مبلغین و مبلغات کیلئے ماہِ مُحرّم الحرام سے متعلق
اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

مُحرّمُ الحرام کے 26 بیانات

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مبلغین و مبلغات کیلئے ماہِ مُحرم الحرام سے
متعلق اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

مُحرّمُ الحَرَام کے
26 بیانات

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : مُحَرَّمُ الْحَرَام کے 26 بیانات

صفحات : 753

پہلی بار : ذوالحجۃ الحرام ۱۴۴۱ ہجری مطابق اگست 2020

تعداد : ویب ایڈیشن

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہوگی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شَخص کو ہوگی جس نے عِلْم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی خود اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عَساکِر، ۱۳۸/۵۱)

اجمالی فہرست

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ !عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** منظم اور مربوط طریقے سے دین کا کام کرنے والی تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بھائیوں کے بارہ اور اسلامی بہنوں کے آٹھ مدنی کام دعوتِ دین پھیلانے کے بڑے اہم ذرائع ہیں۔ ان مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔ ان ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں لاکھوں اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے لوازمات میں سے ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ یہ بیانات اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے تحت تیار ہوتے ہیں۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے 500 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔ بیان کیسے مرتب کیا جاتا ہے اور کتنے مراحل سے گزارا جاتا ہے؟ ہر مرحلے کا کیا انداز ہے؟ نیز شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی اب تک کیا خدمات ہیں؟ اس کی تفصیل کتاب کے آخر میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے **تفصیلی تعارف** میں موجود ہے۔

نگرانِ المدینۃُ العلمیۃ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری مدَّظلہ العالی کی تجویز پر شعبہ قائم ہونے سے لے کر اب تک ہر اسلامی ماہ کے تحت ہونے والے بیانات کو یکجا کیا جاتا ہے اور انہیں کتابی صورت دے کر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ یوں **جمادی الاولیٰ تا ذوالحجۃ الحرام کے ٹوٹل 183 بیانات** آٹھ ضخیم کتابوں کی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کر دیئے گئے ہیں۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اب **محرم الحرام کے 26 بیانات** پر مشتمل مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔

اس کتاب کے حوالے سے چند باتوں کی وضاحت ذہن نشین فرمالیں:

✿ اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ

ان بیانات میں برقرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کا لحاظ رکھیں۔

✿ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درود پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے درود پاک اور دعائیں ختم کر دی گئی ہیں۔

✿بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید بر آں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تاکہ استفادہ میں آسانی رہے۔

✿طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، مآخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "المدینۃ العلمیۃ" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

درود شریف کی فضیلت

سرکارِمدینہ منوّرہ، سردارِ مکہ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: فرض حج کرو بے شک اس کا اَجر بیس غَزوات میں شرکت کرنے سے زیادہ ہے اور مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا اس کے برابر ہے۔ (فردوس الاخبار،۲/۲۰۷ حدیث ۲۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِه" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(اَلْمُعجَمُ الْکبیر لِلطّبرانی ج٦ص١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں:

۞ نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ۞ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گا ۞ ضَرورتاً سمٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ۞ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ۞ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللہ، تُوبُوْا اِلَی اللہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند

آواز سے جواب دوں گا ❁ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❁ دیکھ کر بیان کروں گا ❁ پارہ 14، سورۃُ النَّحل، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ❁ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❁ اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❁ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا ❁ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❁ نظر کی حفاظت بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے ایک ایسی عظیم ہَستی کے مُتعلِّق چند مدنی پُھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا کہ جن کی وجہ سے اسلام کی عِزَّت، شان و شوکت اور قُوَّت

میں اِضافہ ہوا جن کو میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمۃُ الرَّحْمٰن نے اِسلام کے تاج اور اِسلام کی مِعْراج جیسے اَلقابات سے یاد فرمایا، جن کو اِسلام اور مُسلمانوں کی عِزَّت قرار دیا۔ وہ ایک ایسے اَمِیْرُالْمُؤمِنِین تھے جو اپنی رِعایا کی خبر گیری اور خَیرخواہی کے جذبے کے تحت رات کے وقت دَورہ فرماتے اور مُحتاج و مُصیبت زَدَہ کی داد رَسی فرماتے تھے، اس کے بعد اس عظیم شَخصیَّت کی شان اور ان کی رائے کے مُوافق نازل ہونے والی قرآنِ کریم کی آیات اور ان کے فَضائل میں وارد ہونے والی اَحادِیثِ طَیِّبَہ بھی آپ کے گوش گُزار کروں گا، یہ اہم شَخصیَّت کون تھیں ان کا نام ونَسب کُنْیَّت و لَقب نیز آپ کی پاکیزہ عادات وصِفات مثلاً عاجزی واِنکساری اور احکامِ الٰہی کی بَجا آوری سے متعلق بھی بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا، پھر آخر میں ایک مدنی بہار اور سلام کے مدنی پُھول بھی پیش کروں گا۔ آیئے! سب سے پہلے ایک حکایت سنتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ منورہ کی ایک رات

ایک رات کی بات ہے کہ مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً کی ایک مُعزّز شَخصِیَّت دَورہ کرنے نکل کھڑی ہوئی اور اُن کے چلنے کا انداز یہ بتا رہا تھا کہ وہ فَقَط چَہَل قَدمی کے لیے نہیں نکلے بلکہ ضَرور کوئی خاص مَقصد پیشِ نَظر ہے۔ چلتے چلتے اچانک اُن کی نَظر ایک خَیمے پر پڑی، جب وہ خَیمہ کے قریب پہنچے تو خَیمے کے اندر سے کسی کے تکلیف میں مُبتلا ہونے کی آوازیں سُنائی دیں، اُس خَیمے کے باہر ایک شَخص بھی بیٹھا ہوا تھا۔ اُنہوں نے اُس شخص کو سلام کیا اور سلام کے بعد اس کا حال دَرْیافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ خلیفۂ وَقت سے ملنے آیا ہے اور اس نے یہ بھی بتایا کہ میری اَہلیہ اُمّید سے ہونے کے سبب تکلیف میں مُبتلا ہے۔ یہ سُن

کر وہ عظیم شَخْص اپنے گھر آئے اور اپنے بچوں کی اَمّی سے کہا: "کیا تم ثَواب کمانا چاہتی ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے خُود تم تک پہنچایا ہے ؟" اُن کی اَہلیہ نے جَواب دیا: 'کیا بات ہے؟" تو اُنہوں نے کہا: "ایک اَجْنَبی عورت اُمّید سے ہونے کی وجہ سے آزمائش میں مُبْتلا ہے اور اس کے پاس کوئی بھی نہیں ہے۔" ان کی اَہلیہ نے کہا: "اگر آپ راضی ہیں تو میں چلتی ہوں۔" اُنہوں نے کہا: "ٹھیک ہے تم ضَروری سامان وَغیرہ لے کر چلو۔" جب وہاں پہنچے تو اپنی اَہلیہ کو اندر بھیج دیا اور خود اُس شَخْص کے پاس بیٹھ گئے اور آگ جَلا کر ہانڈی اس کے اُوپر رکھ دی۔ ہانڈی پک کر تیار ہوئی تو (کچھ دیر بعد) بچے کی وِلادت ہوگئی، اُن کی اَہلیہ نے اندر سے آواز دی: "**اے اَمِیْرَالْمُؤمِنِیْن!** اپنے ساتھی کو بیٹے کی خوشخبری دے دیجئے۔" جیسے ہی اس شَخْص نے لفظ "اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن" سُنا تو ڈر گیا اور عاجِزی کے ساتھ تھوڑا سا پیچھے ہٹ کے بیٹھ گیا۔ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن نے فرمایا: "جیسے بیٹھے تھے ویسے ہی بیٹھے رہو۔" اور ہانڈی اُٹھا کر اپنے بچوں کی امی کو دی اور فرمایا کہ "خاتون کو کھلاؤ اور اسے آسودَہ کرو۔" پھر اس شَخْص کو بھی کھانے کے لیے دیا اور فرمایا: "کل صُبْح میرے پاس آنا میں تمہاری ضَروریات کو پورا کر دوں گا۔" جب وہ شَخْص صُبْح حاضر ہوا تو اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن نے اس کے نَو مولُود بچّے کا وَظیفہ بھی جاری کیا اور اسے بھی مال وَغیرہ عَطا کیا۔

(التبصرۃ، المجلس التاسع والعشرون فی فضل۔۔۔ الخ، ج ۱، ص ۴۲۰، وغیرہ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کَردَہ حکایت کو سُن کر ہر شَخْص کے ذِہن میں یہ سُوال پیدا ہو سکتا ہے کہ مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں اُس رات آخر وہ کون تھے جو شہرِ مدینہ کا دَورہ کرنے باہر نکلے...وہ کون تھے ؟جن کی زِندگی اتنی سادَہ اور مُبارَک تھی کہ ان کی رِعایا کے لوگ بھی پہچان نہ پاتے تھے ،وہ کون تھے ؟جو اپنی رِعایا میں گھل مِل کر کام کرنے اور اس میں کسی قسم کی شَرم محسوس نہ کرنے کو

پسند فرماتے تھے ...وہ کون تھے ؟جن کے دِل میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی دُکھیارِی اُمّت کی خَیر خواہی کا جَذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔" وہ عَظیم شَخْص کوئی اور نہیں بلکہ اَمِیْرُالْمُومِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان بہُت اَرفَع واَعلیٰ ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ عَظیم خلیفہ تھے جِن کی رِعایاان کی دَرازیٔ عُمر کی دُعا کرتی تھی۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خُلَفائے راشِدین میں دوسرے خلیفہ ُراشد ہیں۔

فاروقِ اعظم کا نام،کنیت اور نسب:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کُنیت "اَبُوحَفْص" ہے۔اور یہ کنیت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بارگاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہی عطا ہوئی۔(فیضانِ فاروقِ اعظم،ج ۱،ص ۴۰) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام دَورِجاہلیت اور دَورِاسلام دونوں میں "عُمر" ہی رہا۔ اور "عُمر" کے معنی ہیں" آباد رکھنے والا" یا" آباد کرنے والا "۔توچونکہ اَمِیْرُالْمُومِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سبب اسلام آباد ہونا تھا اس لیے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے پہلے سے ہی آپ کو"عُمر" نام عطافرمادیا اوراسلام آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سبب آباد ہوا، لہٰذا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسم با مسمی ہیں (یعنی جیسا آپ کے نام کا مطلب تھا ویسے ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کام سرانجام دیئے۔)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بہت سے اَلقاب ہیں۔جن میں سب سے زِیادہ مشہور لَقب "فاروق" ہے۔ یہ لَقب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خود بارگاہِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ سے عطاہوا۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا نزّال بن سَبرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم نے اَمِیْرُالْمُومِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے عرض کی:" اے اَمِیْرُالْمُومِنِیْن ہمیں سَیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مُتعلِّق کچھ ارشاد

فرمایئے؟ تو آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ”اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ شخصیت ہیں جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ”فارُوق“ لَقب عطا فرمایا کیونکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حق کو باطل سے جُدا کر دکھایا۔ (تاریخ ابن عساکر، ج ۴۴، ص ۵۰)

فارقِ حق و باطل امامُ الھُدیٰ

تیغِ مسلُولِ شِدّت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، حصہ دوم، ص ۳۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

القاباتِ فاروقِ اعظم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذات سے اسلام کو بے شُمار فوائد حاصل ہوئے اسی لیے عُلَماءِ اَہلِ سُنَّت کَثَّرَھُمُ اللہُ تَعَالٰی نے ازراہِ عقیدت کثیر اَلقابات سے فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مُلَقَّب کیا ہے۔ اعلیٰ حَضرت، عظیمُ البرَکت، امامِ اَہلسُنَّت، مجدّدِ دین و مِلّت، عاشقِ ماہِ نَبُوَّت، پَروانۂ شمعِ رِسالت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے فتاویٰ رضویہ شریف میں مُختلف مَقامات پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اِن گیارہ اَلقابات کے ساتھ یاد فرمایا ہے: ● اَمِیْرُالْمُؤمِنِین ● غیظُ الْمُنافِقِین ● اِمامُ العادِلین ● اِسلام کی عِزّت ● اِسلام کی شوکت ● اِسلام کی قُوّت ● اِسلام کی دولت ● اِسلام کے تاج ● اِسلام کی مِعراج ● عِزُّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْن (یعنی اِسلام اور مسلمانوں کی عِزّت) ● سَیِّدُ الْمُحَدَّثِین۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۶۴۳، ۴۰۴، ج ۱۰، ص ۶۷، ج ۱۵، ص ۵۷۵۔)

شیخِ طریقت، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بھی اپنے رِسالے ”کراماتِ فارُوقِ اعظم“ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چالیسویں نمبر پر مُسلمان ہونے

کی عظیم نِسبت سے چالیس اَلقابات ذِکر فرمائے ہیں۔

قرآنِ کریم اور فاروقِ اعظم:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عظمت و شان بہت نرالی ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ صحابہ ٔ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ایک مُنْفَرِد مقام رکھتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ قُرآنِ کریم میں بہُت سی آیاتِ طَیِّبہ ہیں جو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں نازل ہوئیں اور آپ کی شان وعَظَمت پر دَلالت کرتی ہیں۔ ان میں سے فقط دو آیاتِ مُبارکہ سُنئے

(1)حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما فَرماتے ہیں کہ دوعالَم کے مالک و مختار، مکّی مدنی سَرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم پر 39 لوگ اِیمان لاچکے تھے۔ پھر حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مُسلمان ہوئے اور مسلمانوں کی تَعداد چالیس ہوگئی تب یہ آیتِ مُبارکہ نازِل ہوئی:

"یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۴﴾ "(پ ۱۰،الانفال:۶۴)

ترجَمۂ کنزالایمان:"اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے۔"

(معجم کبیر، احادیث عبداللہ ابن عباس،ج ۱۲ ،ص ۴۷،حدیث: ۱۲۴۷۰)

صَدرُ الافاضِل مولانا سیِّد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: سعید بن جُبیر حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ایمان لانے کے بارے میں نازِل ہوئی۔ ایمان سے صرف تینتیس مرد اور چھ عورتیں مُشرّف ہوچکے تھے تب حضرتِ عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اسلام لائے۔

(2)ایک کافِر نے اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں بیہودہ کلمہ زبان سے نکالا تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کو اس آیتِ مُبارکہ میں صَبْر کرنے اور مُعاف فرمانے کرنے کا حکم ارشاد فرمایا:

وَ قُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا﴿۵۳﴾ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۵۳)

ترجمۂ کنزالایمان: "اور میرے بندوں سے فرماؤ وہ بات کہیں جو سب سے اچھی ہو بیشک شیطان ان کے آپس میں فساد ڈال دیتا ہے بیشک شیطان آدمی کا کُھلا دشمن ہے۔"

خازن، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۵۳، ج ۳، ص ۱۷۷۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی شخص کی بات کا فِیْ نَفْسِہٖ (بذاتِ خود) دُرُست ہونا ایک اچھا وَصف ہے لیکن اگر اس کی بات کو کسی مُسلَّمہ شَخصیَّت کی تائید وتَوثیق حاصل ہو جائے تو یہ اس سے بھی بڑھ کر کمال ہے کہ یہ تائید اس کے لیے سَنَد کا دَرَجہ رکھتی ہے۔ قُربان جائیے اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان وعظمت پر کہ آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کی رائے اتنی دُرُست اور صائِب تھی کہ قُرآنِ کریم کی بَعض آیاتِ طَیِّبَہ وہ ہیں جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی رائے کے مُوافِق نازِل ہوئیں یعنی آپ نے بارگاہِ رِسالت میں کوئی رائے پیش کی تو اسی کے مُطابِق و مُوافِق قرآنی آیت نازِل ہوگئی جیسا کہ حضرت علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: "قُرآنِ کریم کے بَعض اَحکام حضرت عُمر فارُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی رائے کے مُوافِق ہیں"۔(سیرۃ حلبیۃ، ج۱، ص ۴۷۴) آیئے لفظِ "عُمر" کے تین حُروف کی نِسبت سے ایسی تین آیات سُنتے ہیں۔ چنانچہ

(1) ایک بار اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ نبوّت میں عَرْض کی: آپ کے ہاں نیک وبد ہر قِسْم کے لوگوں کا آنا جانا لگا رہتا ہے لہٰذا اَزْواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو پَردے کا حُکْم دیجیے۔ تو اللہ تعالٰی نے آپ کی مُوافَقت میں سُورۂ اَحزاب کی آیت نمبر 59 نازل فرمادی:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے مُنہ پر ڈالے رہیں، یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(بخاری، ج ۳، ص ۳۰۴، الحدیث ۴۷۹۰)

(2) اسی طرح تَخْلِیقِ اِنسانی کے مَراحِل پر مشتمل سُورۂ مومِنون کی آیت 12 تا 14 سُن کر آپ کے مُنہ سے نکلا "فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ" تو یہی الفاظ نازِل ہو گئے اور حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: "اے عُمَر! اُس ذات کی قَسَم جس کے قَبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! یہ آیت تو انہی اَلفاظ کے ساتھ مکمل ہوئی جو تُم نے کہے"۔ (در منثور ج ۶، ص ۹۲)

(3) حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا کہ تین باتوں میں رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے میری مُوافقت ہوئی (ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ) میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: "لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى یعنی یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر ہم مقامِ ابراہیم کو مُصَلّٰی (یعنی نماز پڑھنے کی جگہ) بنائیں

(تو کیسا رہے گا؟) تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مُبارکہ میری تائید میں نازل فرماکر مقامِ ابراہیم کو مُصَلّٰی بنانے کا حکم ارشاد فرما دیا: وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ (پ ۱، البقرة: ۱۲۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔ (بخاری، کتاب الصلوة، باب ما جاء فی القبلة۔۔۔ الخ، ج ۱، ص ۱۵۸، حدیث: ۴۰۲ ملتقطا۔ در منثور، پ ۱، البقرة، تحت الآية: ۱۲۵، ج ۱، ص ۲۹۰۔)

ترجمانِ نبی ہمزبانِ نبی

جانِ شانِ عَدالت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، حصہ دوم، ص ۳۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

احادیثِ کریمہ اور فارُوقِ اعظم:

اَمِیرُالْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عَظمت و شان یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ان خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے ہیں جن کی فَضیلت و شان پر مُتَعَدَّد فرامینِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم موجود ہیں آیئے لفظِ "فاروق" کے پانچ حُروف کی نسبت سے سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان میں پانچ فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم سنئے۔

(1) عُمر سے بہتر کسی انسان پر آج تک سُورَج طُلُوع نہیں ہوا۔

(سنن ترمذی ج ۵، ص ۳۸۴، الحدیث ۳۷۰۴)

(2) جس سے عُمر ناراض ہو جائے اُس سے اللہ تعالی بھی ناراض ہو جاتا ہے۔

(جمع الجوامع ج ۱، ص ۸۳، الحدیث ۴۳۴)

(3) میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو وہ عُمر ہوتا۔ (سنن ترمذی حدیث ۳۸۰۶)

(4) جس نے عُمر سے مَحَبَّت کی اُس نے مُجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے عُمر سے بُغْض رکھا اُس نے مُجھ سے بُغْض رکھا۔ (الشفاء ج۲، ص ۵۴)

(5) اللہ تعالیٰ نے عُمر کی زبان اور قَلْب پر حق کو جاری فرمادیا ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔الخ، الحدیث: ۵، ۳۷۰۲/ ۳۸۳)

وہ عمر جس کے اَعْداء پہ شَید اسَقَر

اس خدادوست حضرت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، حصہ دوم، ص ۳۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم کی عاجزی وانکساری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کسی شَخْص میں لاتَعداد ایسے اَوصاف موجود ہوں جو اس کی شَخْصِیَّت کی بھرپور عکّاسی کرتے ہوں اور لوگوں میں اِن اَوْصاف کا چرچا بھی ہو تو بسا اَوقات ایسا شَخْص اپنے نَفْس کے مَکرو فریب میں آکر تکبُّر اور خُود پسندی جیسے اَمراض میں مُبْتلا ہو جاتا ہے، لیکن قربان جائیے اَمِیْرُالْمُومِنِیْن حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آپ بے شُمار اَوصافِ حمیدہ کے حامل ہونے کے باوجود بھی بِحَمْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِن باطِنی اَمراض سے پاک اور مُبَرَّا تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرتِ طَیِّبَہ پر کئی کُتُب لکھی جاچکی ہیں اور تَقریباً تمام ہی مُؤَرِّخین نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اَخلاق، عادات و اَطوار کو بیان کرتے ہوئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عاجزی واِنکساری کو ایک مُستقل باب میں بیان کیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ آپ جیسے عالَمِ اسلام کے عظیم حُکمران کا حُقُوقُ اللّٰہ، حُقُوق

الرَّسول، حُقُوقِ اَہلِ بَیت، حقوقِ صحابہ اور حُقُوقُ العِباد کی پاسداری، عَدل واِنصاف، اَمن واَمان قائم کرنے ،عِلمِ دِین کی نَشر واِشاعت وغیرہ جیسے جَو اہِرات سے مُرَصَّع (مزین) تاج پر عاجزی واِنکساری ایک خوشنما طُرَّہ معلوم ہوتی ہے۔ اسی عاجزی وانکساری کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو وہ عزّت اور مَقام ومرتبہ عطا فرمایا کہ آج تک چہار دانگِ عالم میں آپ کے ذِکر کی دُھوم ہے اور تاقیامت تمام مُسلمان آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اَوصافِ حمیدہ کو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیان کرتے اور ان پر عمل کرتے رہیں گے۔

فاروقِ اعظم زمین پر آرام فرماتے

حضرت سَیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے آپ فَرماتے ہیں کہ:" اَمِیْرُ الْمُومِنِین حَضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب شہر سے باہر کہیں سَفر وغیرہ پر جاتے تو راستے میں اِستراحَت (آرام کرنے) کے لیے مٹّی کا ڈھیر لگا کر اس پر کپڑا بچھاتے اور پھر آرام فرماتے۔"

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزھد، کلام عمر بن الخطاب، ج ۸، ص ۱۱۵۰، حدیث:۲۱)

فاروقِ اعظم کی عاجزی وانکساری کی انتہا

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک مرتبہ ملکِ شام تشریف لے گئے، حضرت سَیِّدُنا ابو عُبَیْدَہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ دونوں ایک ایسے مَقام پر پہنچے جہاں گھٹنوں تک پانی تھا، آپ اپنی اُونٹنی پر سُوار تھے، اُونٹنی سے اُترے اور اپنے موزے اُتار کر اپنے کندھے پر رکھ لئے، پھر اُونٹنی کی لگام تھام کر پانی میں داخل ہوگئے تو حضرت سَیِّدُنا ابو عُبَیْدَہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: اے اَمِیْرُ الْمُومِنِین! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ کام کررہے ہیں مجھے یہ پسند نہیں کہ یہاں کے باشندے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نظر اُٹھا

کر دیکھیں۔" تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عاجِزی واِنکساری سے بَھرپُور جَواب دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا:" اَفسوس اے ابوعُبَیدَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ! اگر یہ بات تمہارے علاوہ کوئی اور کہتا تومیں اُسے اِس اُمَّت کے لئے نشانِ عبرت بنا دیتا۔کیا تمہیں یاد نہیں ہم ایک بے سروسامان قَوم تھے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اسلام کے ذَریعے عزّت بخشی، جب بھی ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ عزّت کے علاوہ عزت حاصل کرنا چاہیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں رُسوا کردے گا۔" (مستدرک حاکم، کتاب الایمان، قصۃ خروج عمرالی الشام، ج ۱، ص ۲۳۶، حدیث: ۲۱۴)

میرے عیب بتانے والا میرا محبوب

حضرت سَیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا:" مجھے سب سے زِیادہ مَحبوب وہ ہے جو میرے عَیب بتائے"۔ (طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ج ۳، ص ۲۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کس قدر تواضع وانکساری سے کام لیتے تھے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن ہونے کے باوجود مٹی پر آرام کرتے اور فرماتے مجھے ایسا شخص پسند ہے کہ جو مجھے میرے عیب بتائے جبکہ اس کے بَرخِلاف ہمارا حال یہ ہے کہ اگر کوئی ہماری تعریف کرتا رہے تو ہم اس سے بہت خوش رہتے ہیں جہاں اس نے ہمارے کسی عیب کی نشاندہی کی فوراً آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔حالانکہ اگر کوئی ہماری تعریف کرے تو خوشی سے پھولنے اور غرور وتکبُّر کی آفت میں مُبتلا ہونے کے بجائے یہ سوچنا چاہیے کیا واقعی مجھ میں یہ خوبی موجود بھی ہے یا نہیں، اگر ہے تو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکر ادا کرنا چاہیے اور اگر کوئی ہماری خامیاں، خرابیاں بیان کرے تو اس پر ناراض ہونے یا اس شخص کے لیے دل میں بُغض وکینہ بٹھالینے کے بجائے اپنی اصلاح

کرنی چاہیے۔اپنی تعریف پر خُوش ہونے والوں کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اَتَوْا وَّ یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸۸﴾ (پ ۴، آل عمران: ۱۸۸)

ترجمۂ کنزالایمان: ”ہر گزنہ سمجھنا انہیں جو خُوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کئے اُن کی تعریف ہو، ایسوں کو ہر گز عَذاب سے دُور نہ جاننا اور ان کے لئے دَرْدناک عذاب ہے۔“

صَدْرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: اس آیت میں وعید ہے خُود پسندی کرنے والے کے لئے اور اس کے لئے جو لوگوں سے اپنی جُھوٹی تعریف چاہے، جو لوگ بغیر علم اپنے آپ کو عالِم کہلواتے ہیں یا اسی طرح اور کوئی غلط وَصف اپنے لئے پسند کرتے ہیں انہیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔“ (خزائن العرفان، پ ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی جھوٹی سچّی تعریف پر اِتراتے پھرنا، خوشی سے پُھولے نہ سمانا، غرور وتکبُّر کی آفت میں مُبتلا ہو جانا مَذموم فعل ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 21 صفحہ 597 پر لکھتے ہیں: اگر (کوئی) اپنی جھوٹی تعریف کو دوست رکھے کہ لوگ اُن فَضائل سے اس کی ثَناء (یعنی تعریف) کریں جو اس میں نہیں جب تو صَریح حرامِ قطعی ہے۔ہاں اگر تعریف واقعی (یعنی سچی) ہو تو اگرچہ تاوِیلِ مَعروف ومشہور کے ساتھ، جیسے شَمْسُ الْاَئِمَّہ وفَخْرُ الْعُلَمَاءِ وَتَاجُ الْعَارِفِیْن وَاَمْثَالُ ذٰلِك (یعنی اماموں کے آفتاب، اہل علم کے لئے فخر، اور عارفوں کے تاج، اور اسی قسم کے دوسرے توصیفی کلمات (جو تعریف وتوصیف ظاہر کریں) کہ (اس سے) مقصود اپنے ہم عَصر یا مِصر (یعنی ہم زمانہ

یا شہر) کے لوگ ہوتے ہیں اور اس پر اس لئے خوش نہ ہو کہ میری تعریف ہو رہی ہے بلکہ اس لئے کہ ان لوگوں کی (تعریف) ان کو نفعِ دینی پہنچائے گی سمعِ قبول (توجُّہ) سے سُنیں گے جو ان کو نصیحت کی جائے گی تو یہ حقیقۃً حُبِّ مدح (تعریف کی محبت) نہیں بلکہ حُبِّ نُصحِ مسلمین (مسلمانوں کی خیر خواہی کی محبت) ہے اور وہ محض ایمان ہے۔ طریقۂ محمدیّہ وحدیقہ ندیہ میں ہے:"ریاست کی چاہت اور محبّت کے تین اَسباب ہیں، دوسرا یہ ہے کہ (اگر کوئی شخص) اِقتِدار (یعنی حکومت) اس لئے چاہتا ہے تا کہ اس کی وجہ سے نِفاذِ حق، اعزازِ دین (یعنی دِین کی سربُلندی) اور لوگوں کی اِصلاح کر سکے، اگر یہ ممنوع اُمور مثلاً رِیاء تلبیس، اور واجب اور سُنَّت کے چھوڑنے سے خالی ہو تو نہ صرف جائز ہے بلکہ مُستَحَب (موجب اجر و ثواب ہے) چنانچہ اللہ تعالٰی نے نیک بندوں کی حکایت بیان فرمائی (کہ وہ بارگاہ رَبُّ العزّت میں عرض گُزار ہوتے ہیں) اے پَرْوَرْدگار! ہمیں پرہیز گار اور ڈرنے والے لوگوں کا امام (یعنی پیشوا) بنادے۔ (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۱ ص ۵۹۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عاجزی وانکساری کی دولت عطا فرمائے اور تکبُّر وخُودپسندی کی آفت سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

تکبُّر وخُود پسندی اور دیگر باطنی بیماریوں کی تباہ کاریوں کا تفصیلی مُطالعہ کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتابیں "تکبُّر" اور "باطنی بیماریوں کی معلومات" آج ہی مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً حاصل کر لیجئے اور اوّل تا آخر مُطالعہ کرنے کی نیّت بھی فرمالیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اِطاعتِ باری تعالٰی اور اطاعتِ رَسُولُ اللہ پر سختی کے ساتھ کاربند تھے، یہی وجہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام صحابہ سے اپنی رِضا کا وَعدہ فرما

لیا۔ مگر اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ربّ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں سب سے زیادہ پُختہ تھے اور خود رَسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس بات کی گواہی دی۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حُضُور نبیِ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَشَدُّ اُمَّتِیْ فِیْ اَمْرِاللّٰہِ تَعَالٰی عُمَر یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُعاملے میں میری اُمَّت میں سب سے زِیادہ پُختہ عُمر بن خطاب ہے۔" صفۃ الصفوۃ، ذکر جملۃ من مناقبہ وفضائلہ، الجزء ا، ج ا، ص ۱۴۴۔

حضرت سَیِّدُنا مِسْوَر بن مَخْرَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: "کُنَّا نَلْزَمُ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ نَتَعَلَّمُ مِنْہُ الْوَرَعَ یعنی ہم لوگ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ ہی رہتے تھے تاکہ تَقْوٰی و پرہیز گاری سیکھیں۔"

(طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر، ج ۳، ص ۲۲۰)

فاروقِ اعظم کے نزدیک سب سے اہم کام

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نماز سے بے حد مَحَبَّت فرماتے اور رات کے درمیانی حصّے میں نماز پڑھنا پسند فرماتے، آپ کے نزدیک نماز تمام کاموں میں سب سے اَہَم ترین کام تھا اسی لیے دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلاتے۔ چُنانچہ

امام بُخاری وامام مسلم وامام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم نے حضرت سَیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت کیا ہے کہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حَضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے صُوبوں کے گورنروں کے پاس فرمان بھیجا کہ: "تمھارے سَب کاموں سے اَھَم میرے نزدِیک نماز ہے۔ جس نے

اِسے (شرائط وارکان کے ساتھ اَدا کر کے) محفوظ رکھا اور اس کی پابندی کی اُس نے اپنا دِین مَحْفُوظ رکھا اور جس نے اِسے ضائع کیا وہ اَوروں کو بدرجہ ٔ اَولیٰ ضائع کرے گا۔" (موطاامام مالک، کتاب وقوت الصلاۃ، باب وقوت الصلاۃ، ج ۱، ص ۳۵، حدیث: ۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نماز جو دینِ اسلام کا رکن ہے وہ حضرت سَیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نزدیک تمام کاموں سے اہم ترین ہے ہمیں بھی اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی چاہیے اوراگر کوئی شرعی مجبوری نہ ہو تو تکبیرِ اولی کے ساتھ مسجد کی پہلی صف میں پانچوں نمازیں باجماعت پابندی سے ادا کرنی چاہئیں یاد رکھئے جان بوجھ کر نماز قضا کرنا یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بالکل ہی نہ پڑھنا حرام و جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ مگر افسوس! ہم میں سے بعض مُسلمان فُضُول باتوں اور کاموں میں وقت ضائع تو کردیتے ہیں مگر نمازوں کی طرف دھیان ہی نہیں دیتے۔ آہ! جس رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا دیا کھاتے ہیں اسی کے آگے سجدہ ریز ہونے سے کتراتے ہیں۔ یاد رکھئے! ہر عاقِل وبالغ مرد وعورت مُسلمان پر روزانہ پانچ وقت کی نماز فَرض ہے، جو نَماز کو فَرض نہ مانے وہ دینِ اسلام سے خارج ہے چاہے اس کا نام اوراس کے دیگر کام مسلمانوں والے ہوں اور فَرض تو مانے مگر ادا نہ کرے وہ مُسلمان تو ہے مگر ایک نَماز بھی جو تَرک کردے وہ سخت فاسِق و گُنہگار مُستَحِقِّ عذابِ نار ہے۔ چنانچہ جان بوجھ کر نَماز ترک کرنے والوں کے عذاب کے مُتَعلِّق میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 9 صَفْحَہ 158 پر ارشاد فرماتے ہیں: جس نے قَصداً (یعنی جان بوجھ کر) ایک وقت کی (نماز) چھوڑی ہزاروں برس جہنَّم میں رہنے کا مُستَحِق ہوا، جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی قَضا نہ کر لے۔

(فتاوی رضویہ، ج ۲۱، ۹)

اس سے اندازہ لگائیے کہ جب ایک نماز کو جان بوجھ کر چھوڑنے پر ہزاروں سال تک جہنّم میں رہنا پڑے گا تو جو شخص دن بھر کی تمام نمازیں جان بوجھ کر تَرک کر دیتا ہو بلکہ وہ اس خَصلتِ بد کا عادی ہو اور نماز بالکل ہی نہ پڑھتا ہو تو وہ کس قدر سَخت عذاب میں مُبتلا رہے گا۔

لٰہذا نماز کی اَہمیَّت سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ یہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بہت بڑا انعام ہے۔ نماز سے رَحمت نازل ہوتی ہے، نماز جہَنَّم کے عذاب سے بچاتی ہے، اور نمازی کے لیے سب سے بڑی نِعْمت یہ ہے کہ اُسے بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دِیدار ہو گا، نمازی کو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفاعت نصیب ہوگی (شعب الایمان، ج۳،ص ۳۹ ، الحدیث :۲۸۰۷) نماز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُوشْنُودی کا سبب ہے (تنبیہ الغافلین ،ص ۱۵۰،الحدیث: ۳۷۰)، نَماز سے گناہ مُعاف ہوتے ہیں (مسند امام احمد، ج۹،ص ۱۳۱، الحدیث:۲۳۵۶۲) ، نَماز بیماریوں سے بچاتی ہے (سنن ابن ماجہ، ج ۴،ص ۹۸، الحدیث: ۳۴۵۸) نَماز دُعاؤں کی مَقْبُولیت کا سبب ہے (تنبیہ الغافلین، ص ۱۵۱، الحدیث: ۳۷۰) ، نَماز سے روزی میں بَرَکت ہوتی ہے، نَماز اندھیری قَبْر کا چراغ ہے (تنبیہ الغافلین،ص ۱۵۱، الحدیث: ۳۷۰)، نَماز عذابِ قَبْر سے بچاتی ہے (الزواجر، ج۱،ص ۲۹۵) ، نَماز جنّت کی کُنْجی ہے (المسند للامام احمد، ج ۵، ص ۱۰۳، الحدیث: ۱۴۶۶۸)، نَماز پُل صِراط کے لیے آسانی ہے (تنبیہ الغافلین، ص ۱۵۱، الحدیث: ۳۷۰)، نَماز میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے (السنن الکبری للنسائی، ج ۵، ص ۲۸۰، الحدیث: ۸۸۸۸)

آیئے! ہم سب مل کر نیَّت کرتے ہیں کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔۔۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، پانچوں نمازیں مَسجد کی پہلی صَف میں باجماعت اَدا کریں گے۔۔۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، تکبیرِ اُولیٰ پانے کیلئے پہلے ہی سے ضروری حاجات اور وضو وغیرہ سے فَراغت کے بعد مسجد میں جماعت کا انتظار کریں گے۔۔۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے اپنی اصلاح کی کوشش

کیلئے مدنی انعامات پر عمل کریں گے۔۔۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، اور ساری دُنیا کی اصلاح کی کوشش کیلئے ہر ماہ تین دن مدنی قافلوں میں ضَرور سفر کریں گے۔۔۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمیرُالْمُومِنِین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حَق و صَداقَت کے شَہنشاہ تھے اورآپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ عَظیم نِعمت بار گاہِ خُداوندی سے بوسیلۂ بار گاہِ رِسالَت عَطا ہوئی تھی، حَق و صَداقَت کے ساتھ ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذاتِ مُبارَکہ میں اَیسی ہیبت وجلالت بھی رَکھی جو باطِل کو جھنجھوڑ کے رَکھ دیتی تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ ہیبت حَق وباطل کے دَرمِیان ایک آڑ تھی، اس کے سبب بڑے بڑے سُورماؤں (بہادروں) کا پِتّا پانی ہو جاتا (یعنی جوش دَب جاتا)، حالانکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ظاہِری وَضع قَطع میں نِہایت ہی سادہ شَخصِیَّت کے مالک تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ہیبت سے نہ صرف انسان کانپتے بلکہ شَیطان پر بھی لَرزَہ طارِی ہو جاتا تھا۔ چُنانچہ

فاروقِ اعظم سے شَیطان بھی ڈرتا تھا

حضرت سَیِّدُنا سَعد بن اَبی وَقّاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایَت ہے کہ ایک دِن اَمِیرُالْمُومِنِین حَضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں اُس وَقت حاضِر ہوئے جب کچھ قریشی عَورتیں آپ سے سُوالات کررہی تھیں اوراُن کی آواز بھی کافی اُونچی تھی۔ جیسے ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ داخِل ہوئے تو وہ عَورتیں آپ کی آواز کو سُنتے ہی دَبک گئیں اور فوراً ہی خاموشی سادھ لی۔ یہ مَنظر دیکھ کر

خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم مسکرا دیئے۔ حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُن عورتوں کو مُخاطب کرکے کہا: "اے اپنی جان کی دُشمنو! مُجھ سے تمہیں خَوف آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم سے نہیں آتا۔" تو اُنہوں نے عَرض کیا: "رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم تو نِہایت ہی خوش مِزاج اور نَرم دِل ہیں آپ اِن کے مُقابلے میں سَخْت ہیں۔" یہ سُن کر رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: "اے عُمَر! جس راستے پر چلتے ہوئے تمہیں شیطان دیکھ لے گا، وہ اُس راستے کو چھوڑ دے گا۔" (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ج ۲، ص ۵۲۶، حدیث: ۳۶۸۳ ملتقطا)

شیطان کے راستہ چھوڑنے کی وجہ:

عارف باللہ، ناصِحُ الْاُمَّۃ، علامہ عبدُ الغنی بن اسماعیل نابلسی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیث پاک کو بیان کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: "شیطان حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا راستہ کیوں چھوڑتا تھا؟ اس کی وجہ یہ تھی کہ دل شیطان کی چراگاہ اور خوراک نہیں بلکہ اس کی چراگاہ اور خوراک تو شہوات ہیں۔ تو اے لوگو! تم جب محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کے ذریعے شیطان کا بھگانا چاہو گے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے شیطان دُور بھاگ جاتا تھا تو ایسا ناممکن ہے کیونکہ تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جو پرہیز سے پہلے دوائی پینا چاہتا ہے حالانکہ مِعدہ مُرغَّن غذاؤں سے بھرا ہوا ہے۔ نیز وہ ایسا کرکے اس شخص کی طرح نَفْع حاصل کرنا چاہتا ہے جو پرہیز اور مِعدہ خالی کرنے کے بعد دوائی پیتا ہے۔ جان لو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر دَوا ہے اور تقویٰ پرہیز ہے جو دل کو شہوات سے خالی رکھتا ہے لٰہذا جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر شہوات سے خالی دل میں اُترتا ہے تو وہاں سے شیطان ایسے بھاگتا ہے جیسے غذا سے خالی

مِعدہ میں دوا اُترنے سے بیماری بھاگتی ہے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:﴿ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ ﴾ (پ۲۶،ق: ۳۷) ترجمۂ کنزالایمان: "بے شک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے جو دل رکھتا ہو۔"

مزید ارشاد فرماتے ہیں: "جب آپ حالت نماز میں ہوں تو اپنے دل کی کڑی نگرانی کریں اور دیکھیں کہ کیسے شیطان اسے بازاروں، دُنیا بھر کے حساب و کتاب اور دُشمنوں کے جوابات دینے کی جانب کھینچ کر لے جاتا ہے؟ اور کیسے آپ کو دُنیا بھر کی مُختلف وادِیوں اور ہلاکت خیزیوں کی سیر کراتا ہے؟ یہاں تک کہ فُضُولیاتِ دنیامیں سے جو چیز آپ کو یاد نہیں آتی وہ بھی حالتِ نماز میں یاد آجاتی ہے۔ تو شیطان آپ کے دل پر یَلغار اسی وقت کرتا ہے جبکہ آپ نماز اس حالت میں ادا کر رہے ہوں کہ دل بحث و مُباحثہ میں مشغول ہو۔ اس لمحے دل کی خوبیاں و خامیاں سب ظاہر ہو جائیں گی ۔ آپ اگر واقعی شیطان سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو تقوی کے ساتھ پہلے پرہیز اپنائیں پھر اس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر کی دوا استعمال کریں تو شیطان آپ سے ایسے ہی بھاگے گا جیسے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بھاگتا تھا۔"

(اصلاحِ اعمال، جلد اوّل، ص ۲۱۲۔)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ہے اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمرِ فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے شیطان بھی ڈرتا ہے کہ جس کا کام ہی لوگوں کو بہکانا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی والے کاموں میں لگانا ہے۔ ہر شخص کے ساتھ نیکی کا ایک فرشتہ ہے جو اسے نیکی کی طرف بلاتا ہے اور ایک بدی کا شیطان ہوتا ہے جو اسے بُرائیوں کی طرف بُلاتا ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ جو بدی والا

شیطان تھا وہ بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بُرے کاموں کی طرف بلانے سے ڈرتا تھا۔ چنانچہ

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمرتضٰی شیر خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ارشاد فرماتے ہیں: ”ہم تمام صحابہ یہی سمجھتے تھے کہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ جو شیطان ہے وہ اس بات سے ڈرتا ہے کہ آپ کو کسی غلط کام کا حکم دے۔“ کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل الشیخین، الجزء: ۱۳، ج ۷، ص ۱۲، حدیث: ۳۶۱۴۱ ملتقطاً

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت اور آپ کی شان و عظمت سے مُتَعلِّق سُننے کی سعادت حاصل کی، آپ کی سیرتِ مبارکہ میں ہمارے لئے بھی تربِیَّت کے بے شُمار مدنی پھول موجود ہیں۔ ہم نے سب سے پہلے آپ کا اَپنے ماتحتوں کی خَبَر گیری اور خَیر خواہی سے بھرپُور ایک واقعہ سُنا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کس طرح رات کے وقت اپنی رِعایا کے مُحتاج و مُصیبت زَدہ اَفراد کے مَسائل حل کرنے کیلئے دَورہ فرمایا کرتے تھے۔ اس سے یہ درس ملتا ہے کہ ہم میں سے اگر کوئی نگران ہے اور اس کیلئے ممکن ہو تو فرداً فرداً اپنے ماتحتوں کے مسائل معلوم کرے اور ان کے حل کیلئے کوشش بھی کرے، اگر کسی کی بھی حق تَلَفی ہو گئی روزِ محشر اس کا حساب دینا ہو گا۔ اس حکایت کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نامِ مُبارک، کُنیت و اَلقاب بھی معلوم ہوئے۔ پھر آپ کی شان میں اور آپ کی رائے کے مُوافق نازل ہونے والی آیاتِ قُرآنی سے آپ کی عظمت و رِفعت کا علم ہوا، پھر ہم نے چند احادیثِ مُبارکہ بھی سُنی کہ عمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے بہتر کسی شخص پر سُورج طُلوح

نہیں ہوا، میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو وہ عُمر ہوتا، جس نے عُمر سے بُغض رکھا اس نے مجھ سے بُغض رکھا ۔ ان روایات سے مزید آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مَقام و مرتبہ اُجاگر ہوتا ہے۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی پاکیزہ صفات میں سے عاجزی وانکساری سے مُتَعَلِّق واقعات سُن کر یہ دَرس ملا کہ انسان چاہے کتنا ہی عظیم مرتبے پر فائز کیوں نہ ہو جائے اسے تکبُّر وخُود پسندی جیسی آفتوں میں مُبتلا ہونے کے بجائے ہمیشہ عاجزی وانکساری اختیار کرنی چاہیے کہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ** یعنی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔ پھر میں نے آپ کے سامنے سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نزدیک اَہم تَرین کام یعنی نماز کے فَضائل اور نہ پڑھنے کی وعیدیں بھی بیان کیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم نے نِیَّت کی ہے کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ اَدا کریں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی نِیَّت پر ثابت قَدم رہتے ہوئے عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نفس وشیطان کے شر سے محفوظ فرمائے اور سَیِّدُنا فاروقِ اعظم کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے زندگی بَسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شیطان کے خلاف اعلانِ جنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جاری رہے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلے میں سفر کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے حقیقی دُشمن یعنی نَفْس وشَیْطان کے خِلاف بہتر انداز میں جنگ کرنا چاہتے ہیں اور دل میں رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی خوف پیدا کرنے کے خواہش مند ہیں تو تبلیغِ قرآن

وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تَحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے کہ جس نے جھوٹ ،غیبت،چغلی،حسد،فضول گوئی، فُحش کلامی وغیرہ جیسی بُرائیوں سے بچانے کیلئے شیطان کے خِلاف اعلانِ جنگ کیا ہوا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہت سے اسلامی بھائی نَفْس وشیطان کے خطرناک واروں سے بچنے میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں اور اپنی گُناہوں بھری زِندگی چھوڑ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکام کی بجاآوری میں زِندگی بَسر کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی ساری دُنیامیں نیکی کی دعوت عام کرنے کاعَزْمِ مُصَمَّم رکھتی ہے۔اس سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تَربِیّت کے بے شُمار مدنی قافلے 3 دن، 12 دن، ایک ماہ اور 12 ماہ کے لئے ملک بہ ملک، شہر بہ شہر اور قریہ بہ قریہ سفر کرکے علمِ دِین اور سُنّتوں کی بہاریں لُٹا رہے ہیں اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچا رہے ہیں۔

یقیناً راہِ خُدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ہَمراہ دعوتِ اِسلامی کے اِن مدنی قافلوں میں سفر کرنا بہُت بڑی سَعادت ہے۔اِن مدنی قافلوں کی بَرَکت سے پَنْج وَقتہ نَماز ونوافل کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں بھی سیکھنے کو ملتی ہیں اوریوں علمِ دِین حاصِل کرنے کا مَوقَع مُیَسَّر آتا ہے۔

بارہ مدنی کام کیجئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلوں میں سَفر کی بَرَکت سے بے شُمار افراد اپنے سابِقہ طَرزِ زِندگی پر نادِم ہو کر گُناھوں بھری زِندگی سے تائِب ہوگئے اور سُنّتوں بَھری زِندگی بسر کرنے لگے اور دعوتِ اسلامی کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینے والے بن گئے۔ دعوتِ اسلامی کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ہفتہ وار اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت

ہونے والا ہفتہ وار سُنَّتوں بھرا اجتماع تلاوتِ قرآن، نعتِ رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، سُنَّتوں بھرا بیان، رِقَّت انگیز دُعا، ذِکرو دُرُود، صلوٰۃ و سلام کے مدنی پھولوں اور علمِ دین کے گُلدستوں سے سجا ہوا ہوتا ہے اور یقیناً اس طرح کے اِجتماع میں شرکت کثیر اَجر و ثواب اور بَرَکات کے حُصُول کا ذَریعہ ہے۔ چُنانچہ

علمِ دین کی محفل میں شرکت کی فضیلت

رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فَرمانِ مُعَظَّم ہے: قِیامَت کے دِن کچھ اَیسے لوگ ہوں گے جو نہ تو اَنبِیاء ہوں گے نہ شُہَداء، (مگر) اُن کے چہروں کا نُور دیکھنے والوں کی نِگاہوں کو خِیرہ (یعنی چکا چوند) کرتا ہوگا۔ اَنبِیاء وشُہدا ءاُن کے مَقام اور قُربِ اِلٰہی کو دیکھ کر اِظہارِ مَسَرَّت فرمائیں گے۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے کسی صحابی نے عَرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! یہ کون (خوش نصیب) ہوں گے؟ اِرشاد فرمایا: یہ مُختلف قَبائل اور بَستیوں کے لوگ ہوں گے جو (دُنیا میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد کرنے کے لئے اِکٹھے ہوتے تھے اور پاکیزہ باتیں اِس طَرح چُنتے تھے جِس طَرح کھجور کھانے والا بہترین کھجوریں چُنتا ہے۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی حضور مجالس الذکر۔۔ الخ، ۲/ ۲۵۲، حدیث: ۲۳۳۴)

آپ بھی دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں پابندئ وقت کے ساتھ شرکت فرماکر خُوب خُوب سُنَّتوں کی بہاریں لوٹیے اور سُنَّتوں کی تربیَّت کے مدنی قافلوں میں سفر اختیار فرماکر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کیجئے۔ آیئے! ترغیب کے لیے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

عِصیاں کا مریض عالِم بن گیا

حافظ آباد (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: سنہ ۱۴۱۴ھ بمطابق 1993ء کی بات

ہے کہ جب میں آٹھویں کلاس کا طالبِ علم تھا۔ ٹی وی اور وی سی آر پر فلمیں دیکھنا، گانے باجے سُننا، بدنگاہی کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، بات بات پر ہر کسی کو جھاڑ دینا اور دن بھر آوارہ گردی کرتے رہنا میرا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ ایک روز میرے ایک کلاس فیلو نے مجھے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا تعارُف پیش کیا کہ "یہ عشقِ رسول کی شمع تھامے راہِ شریعت پر گامزن ایک ایسی تحریک ہے جس سے وابستہ اکثر وبیشتر افراد سر تا پا اتباعِ سنّت کا نمونہ ہیں ۔ ہر جمعرات کو مغرب کی نماز کے بعد دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے آپ بھی سنّتوں کی تربیت کیلئے اس اجتماع میں شرکت فرمایا کریں۔" میں نے سوچا ایک بار شرکت کرنے میں کیا حرج ہے! لہٰذا ایک دن میں بھی اجتماع میں شریک ہو گیا۔ جب وہاں کے رُوح پَرْوَر مَناظر دیکھے تو دل کو بڑی فرحت ملی خُصوصاً اجتماع کے بعد اسلامی بھائیوں کی آپس میں ملاقات کے انداز نے تو مجھے حیران کردیا کہ نہ تو آپس میں کوئی جان پہچان، نہ ہی کوئی رشتہ داری اس کے باوجود ایک دوسرے سے کیسے پُرجوش انداز میں مُسکرا کر مُصافَحہ ومُعانَقہ کررہے ہیں اس کا مجھ پر گہرا اثر پڑا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں پابندی سے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہونے لگا اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہوکر آپ کی نگاہِ فیض اثر سے نہ صرف گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوگیا بلکہ سنہ ۱۴۱۹ھ بمطابق سنہ 1999ء میں اپنے والدین سے اجازت لے کر پنجاب سے باب المدینہ (کراچی) آگیا اور دعوتِ اسلامی کے تعلیمی ادارے "جامعۃ المدینہ" میں داخلہ لے کر حُصُولِ علمِ دین میں مشغول ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شوال المکرم سنہ ۱۴۲۷ھ بمطابق نومبر سنہ 2006ء میں عالم کورس مکمل کرلیا اور میری خوش نصیبی کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مُبارک ہاتھوں سے میرے سر پر دَستارِ فضیلت سجائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جنت کا راستہ:

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ضیائے دُرُود وسلام میں فرمانِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نقل فرماتے ہیں: "جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔"

(مجمع الزوائد، ج ۱۰، ص ۲۵۵، الحدیث ۱۷۳۰۷، دار الفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں:

❁ نِگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورتاً سِمٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں

گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صلُّوا عَلَی الْحبیب، اُذْکُرُوا اللہ، تُوبُوْا اِلَی اللہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❁ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❁ دیکھ کر بیان کروں گا ❁ پارہ 14، سورۃُ النَّحل، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ❁ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❁ اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❁ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا ❁ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❁ نظر کی حفاظت بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے حسنینِ کریمین یعنی حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن اور سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کی سیرت سے مُتعلِّق چند مدنی پُھول پیش کرنے کی سعادَت حاصل کروں گا۔سب سے پہلے ایک واقعہ بیان کروں گا کہ جس میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ان شہزادوں سے مَحَبَّت کا عِلْم ہو گا، اس کے بعد ان کے نام مع کُنیت واَلقاب اور نام رکھنے کا واقعہ بھی سُنیں گے۔ پھر میں آپ کو حَسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کی شان و عظمت پر چند فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے بچپن میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَربیَّت کا اَنداز بھی بیان کروں گا ۔پھر دونوں شہزادوں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کی سَخاوت، خَیرخواہیٔ اُمَّت اور عِلْم وحِکمت سے مُتعلِّق واقعات بھی آپ کے گوش گُزار کرنے کے سعادت حاصل کروں گا۔ پھر آخر میں زِیارتِ قُبور کی سُنَّتیں اور آداب بھی بیان کروں گا۔ آیئے سب سے پہلے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا سے مَحَبَّت کی جھلک مُلاحظہ کیجئے!

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا ابُو بُرَیۡدَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں خطبہ ارشاد فرمارہے تھے، اسی دوران حضرت سیدنا امام حَسَن اور سیدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا تشریف لائے، اُنہوں نے سُرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں اور صِغر سَنی (بچپن) کی وجہ سے گرتے پڑتے چلے آرہے تھے، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب انہیں دیکھا تو مِنبر سے نیچے تشریف لے آئے، دونوں شہزادوں کو اُٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد سچ ہے، اِنَّمَاۤ اَمۡوَالُکُمۡ وَ اَوۡلَادُکُمۡ فِتۡنَۃٌ ؕ ،ترجَمۂ کنزالایمان: تمہارے مال

اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں۔ (پ ۲۸، التغابن ۱۵) میں نے ان بچوں کو دیکھا کہ گرتے پڑتے آرہے ہیں تو مجھ سے صَبْر نہ ہو سکا، حتی کہ میں نے اپنی بات کاٹ کرانہیں اُٹھالیا۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حکیمُ الْاُمَّت، مُفْتی احمدیار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: خیال رہے کہ اس موقعہ پر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حاضرین میں سے کسی سے نہ منگایا، نہ کسی اور کی گود میں بٹھایا، بلکہ خُود مِنْبر شریف سے اُتر کر خطبہ چھوڑ کر بچوں کے پاس گئے، انہیں اُٹھا کر لائے اپنے برابر بٹھایا، یہ ہے حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی انتہائی مَحَبَّت ان دونوں سے۔ اور اس آیتِ کریمہ میں "فِتْنَۃٌ" بمعنی آفت یا مصیبت نہیں بلکہ محنت یا آزمائش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ مؤمن کو ثواب دیتا ہے۔ اور حضراتِ حسنینِ کریمین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما) کے لیے خطبہ قَطع کرنا حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُصُوصِیَّت ہے۔ نہ تو ہم کو جائز ہے کہ ہم اپنے بچوں کے لیے خُطبہ جُمعہ چھوڑیں یا توڑیں نہ حضرت علی و فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو جائز تھا کہ انہیں صاحبزادوں کے لیے خُطبہ یا نماز چھوڑیں۔ (مراٰۃ المناجیح)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک میں بیان کردہ واقعے سے معلوم ہوا کہ حُضُورِ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضراتِ حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے کس قدر مَحَبَّت فرماتے تھے کہ خطبہ چھوڑ کر مِنْبر شریف سے نیچے تشریف لائے اور دونوں شہزادوں کو اُٹھا کر اپنے پاس بٹھالیا۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی اَحادیثِ مُبارکہ سے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دونوں شہزادوں سے مَحَبَّت کا ثُبُوت ملتا ہے کبھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں اپنے سینۂ مُبارک سے چمٹالیتے تو کبھی بطورِ شَفْقت

پیشانی کا بوسہ لیتے۔ کبھی اپنے مُبارک کندھوں پر بٹھالیا کرتے اور فرماتے جو شخص ان دونوں سے مَحبّت کرتا ہے وہ میرا محبوب ہے۔ آیئے ان کی حضرات کی محبت کو اپنے دل میں مزید پُختہ کرنے اور ان کی سیرت و کردار پر عمل کرنے کی نِیّت سے ان کا ذِکرِ خیر سُنتے ہیں۔

نام و کُنیت اور اَلقاب:

ان دونوں میں بڑے شہزادے حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسَن مُجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کُنیّت "ابُو محمد" ہے ۔اور لَقب "تَقِی و سَیِّد" جبکہ عُرف "سِبطُ رَسُولِ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" اور "سِبطِ اکبر" ہے۔ آپ کو "رَیحانَۃُ الرَّسُوْل" بھی کہتے ہیں۔ آپ جنَّت کے نوجوان کے سردار ہیں۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وِلادتِ مُبارکہ 15 رَمَضانُ الْمُبارک 3ھ کی شب میں مدینۂ طیبہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْمًا میں ہوئی۔ حُضُور سَیِّدِعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کیا اور بال جُدا کیے گئے اور حکم دیا کہ بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی جائے ۔(تاریخ الخلفاء، بلب الحسن بن علی بن ابی طالب،ص ۱۴۹ وروضۃ الشھداء (مترجم)، باب ششم،ج ۱،ص ۳۹۶)

آپ کا نام امامُ الْانبیاء، سَیِّدُ الْاَسخیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رکھا۔ مکمل واقعہ کچھ یوں ہے کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا اسماء بنت عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وِلادت کامُژدہ پہنچایا۔ (تو) حُضُور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور فرمایا کہ اسماء میرے فرزند کولاؤ، حضرتِ اسماء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے (امامِ حَسَن کو) ایک کپڑے میں (لپیٹ کر) حُضُور سَیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر کیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے داہنے کان میں اَذان اور بائیں میں تکبیر فرمائی اور حضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علیؑ

اَلْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے دریافت فرمایا: تم نے اس فرزندِ اَرْجمند کا کیا نام رکھا ہے ؟ عرض کیا: یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری کیا مَجال کہ بے اِذْن واِجازت نام رکھنے پر سَبْقَت کرتا لیکن اب جو دریافت فرمایا ہے تو میرا خیال ہے "حَرْب" نام رکھا جائے، باقی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُختار ہیں۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام حَسَن رکھا۔ (سوانح کربلا ص ۹۲ ملخصًا) جبکہ ایک روایت میں یہ ہے کہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انتظار فرمایا، یہاں تک کہ حضرت سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام حاضر ہوئے اور اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت علی مُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو آپ کی بارگاہ میں وہ قُرب حاصل ہے جو حضرت سَیِّدُنا ہارون عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو درگاہِ حضرت موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں تھا۔ مُناسب ہے کہ اس فرزندِ سَعادت مند کا نام فرزندِ حضرتِ ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نام پر رکھا جائے۔ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام دریافت فرمایا۔ عرض کی: شَبَّر، ارشاد فرمایا: اے جبریل! لُغتِ عرب میں اس کے کیا معنیٰ ہیں، عرض کی: حَسَن، تو آپ کا نام حَسَن رکھا گیا۔ (روضۃ الشہداء (مترجم)، باب ششم، ج ۱، ص ۳۹۷۔ ۳۹۸ ملخصاً)

آپ کے چھوٹے بھائی سَیِّدُ الشُّہداء، راکبِ دوشِ مُصطفٰے حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وِلادت 5 شعبانُ المعظم سن 4ھ کو مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں ہوئی۔ آپ کا نام حُضُور پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "حُسین" اور "شَبیر" رکھا جبکہ آپ کی کُنْیت "ابو عبد اللہ" اور آپ کا لَقب بھی "سِبْطُ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" اور "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" ہے اور آپ کے برادرِ مُعَظَّم کی طرح آپ بھی جنّتی جوانوں کا سردار ہیں۔

(اسد الغابۃ، باب الحاء والحسین، ۱۱۷۳۔ الحسین بن علی، ص ۲۵، ۲۶ ملتقطاً وسیر اعلام النبلاء، ۲۷۰۔ الحسین الشہید... الخ، ج ۴، ص ۴۰۲۔ ۴۰۴)

منقول ہے کہ جب حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں امامِ عالی مقام سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وِلادتِ باسعادت ہوئی تو سَیِّدِ عالم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سَیِّدَتُنا فاطمۃُ الزھرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا میرے بیٹے، میرے جگر کے ٹکڑے کو میرے پاس لاؤ۔ تو امامِ عالی مقام کو ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے انہیں اپنی گود میں لیا اور آپ کے دائیں کان میں اذان کہی اور بائیں کان میں تکبیر کہی اور اپنا لعابِ اَقْدس انکے مُنہ میں ڈالا اور آپ کے حق میں دُعا فرمائی اور حکم دیا کہ ساتویں روز ان کا عقیقہ کرو، اور بالوں کو اُتار کر اس کے وزن کے برابر چاندی خیرات کردو۔ چنانچہ ساتویں روز یہ عمل کیا گیا۔ (کنز العمال، ج۸، حصہ ۱۶، ص ۲۵۲، ح ۴۵۹۹۳)

اُمُّ المُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن اور امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی پیدائش کے ساتویں دن ان کی طرف سے دو دو بکریاں عقیقہ میں ذَبح فرمائیں۔

(مصنف عبد الرزاق، باب العقیقہ، ۴/ ۳۳۰، حدیث: ۷۹۶۳)

عقیقہ کب کرنا چاہیے؟:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "عقیقہ کے بارے میں سوال جواب" میں "فتاویٰ رضویہ" کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: عقیقہ ولادت کے ساتویں روز سُنّت ہے اور یہی اَفضل ہے، ورنہ چودھویں، ورنہ

اِکّیسویں دن۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۵۸۶) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ، حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد اَمْجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: عقیقے کیلئے ساتواں دن بہتر ہے اور اگر ساتویں دن نہ کرسکیں تو جب چاہیں کرسکتے ہیں، سُنّت اَدا ہوجائے گی۔ بعض نے یہ کہا کہ ساتویں یا چودھویں یا اِکّیسویں دن یعنی سات دن کا لحاظ رکھا جائے یہ بہتر ہے اور یاد نہ رہے تو یہ کرے کہ جس دن بچّہ پیدا ہو اُس دن کو یاد رکھیں، اُس سے ایک دن پہلے والا دن جب آئے تو وہ ساتواں ہوگا، مثلاً جُمعہ کو پیدا ہوا تو جُمعرات ساتواں دن ہے اور سنیچر (یعنی ہفتے) کو پیدا ہوا تو ساتواں دن جُمعہ ہوگا پہلی صورت میں جس جمعرات کو اور دوسری صورت میں جس جُمعہ کو عقیقہ کرے گا اس میں ساتویں دن کا حساب ضَرور آئے گا۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضراتِ حسنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما احادیث کی روشنی میں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کو اہلبیتِ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بے حد محبَّت تھی اور ان میں سے سب سے زِیادہ محبوب ترین حضرت سَیِّدُنا امام حسن اور سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما تھے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے مختلف مَواقع پر ان حضرات کی شان و عظمت کو بیان فرمایا۔ آیئے "حَسنین" کے پانچ حُروف کی نسبت سے ان کی عظمت و شان پر پانچ فرامینِ مُصطفٰے سُنتے ہیں۔

1):۔ ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا یعنی حسن و حسین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) دُنیا میں میرے دو پُھول ہیں۔ (بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الولد وتقبیلہ و معانقتہ، ۳/ ۴۳۴، حدیث: ۵۵۳۵)

2):۔ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِیعنی حسن اور حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔(ابن ماجہ)

3):۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا امام حَسن اور حضرتِ سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما کو پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کندھوں میں پر سوار دیکھا تو کہا: آپ دونوں کی سواری کیسی شاندار ہے ؟تو شہنشاہِ اُمَم ،تاجدارِ حَرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اور سوار بھی تو کیسے لاجواب ہیں۔ (تاریخِ دمشق، ج ۱۴، ص ۱۶۲)

4):۔ مَنْ اَحَبَّھُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ،یعنی جس نے ان دونوں سے مَحَبَّت کی اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے عَداوت کی اس نے مجھ سے عَداوت کی۔(ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، ۱/ ۹۶،حدیث: ۱۴۳)

5)حسن کے لیے میری ہیبت وسِیادت اور حُسین کے لیے میری جُراَت وسَخاوت ہے۔
(کنز العمال ج،۵ ص ۱۱۰)

اسی شَفْقَت و مَحَبَّت کے سبب دونوں شہزادے اکثر اَوقات رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم کے پاس رہا کرتے اورآپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم ان کے رونے کی آواز سُن کر پریشان ہو جاتے ۔حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ ایک سفر میں نکلے، ابھی کچھ ہی راستہ طے کیا تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (حضرات) حَسن و حُسین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما) کے رونے کی آواز سنی اور دونوں اپنی والدہ ٔماجدہ (سَیِّدہ فاطمۃ الزہراہ رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہَا) کے پاس ہی تھے، سرکار دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے رونے کی آواز سُن کر بے قرار ہو گئے اور تیزی سے ان کے پاس پہنچے اور سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا، میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: انہیں سَخت پیاس لگی ہے، حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پانی لینے کے لیے مشکیزے کی طرف بڑھے مگر اس میں پانی موجود نہیں تھا۔ ان دنوں پانی کی سَخت قِلَّت اور شدید حاجت تھی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آواز دی، کیا کسی کے پاس پانی ہے؟ ہر ایک نے کجاوؤں سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر پانی کا ایک قَطرہ تک نہ ملا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سَیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا: ایک بچہ مجھے دو، سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایک بچے کو پردے کے نیچے سے دے دیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پکڑ کر اپنے سینے سے لگالیا مگر وہ پیاس کی وجہ سے مُسلسل روتے رہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے مُنہ میں اپنی زبان مُبارک ڈال دی وہ اسے چوسنے لگے حتی کہ سیراب ہو گئے، (حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ) میں نے دوبارہ اس کے رونے کی آواز نہ سنی، جبکہ دوسرے شہزادے مُسلسل رو رہے تھے، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دوسرے کو بھی مجھے دو، حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے دوسرے کو بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے کردیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے ساتھ بھی وہی مُعامَلہ فرمایا، (یعنی اس کے مُنہ میں بھی اپنی مُبارک زبان ڈال دی تو وہ بھی سیراب ہو کر خاموش ہوگئے) اس کے بعد وہ دونوں ایسے خاموش ہوگئے کہ دوبارہ ان کے رونے کی آواز نہ سنی۔

مجمع الزوائد، خصائص کبریٰ (المعجم الکبیر، ۳/۵۰، حدیث: ۲۶۵۶)

شہزادگان کا بچپن:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ سیِّدِ عالم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دونوں شہزادوں سے کس قدر محبت فرماتے کہ ان کے رونے کی آواز سُن کر پریشان ہوگئے اور پانی کی قِلَّت کے سبب پیاس کی شِدَّت سے بلکتے ہوئے دونوں شہزادوں کے مُنہ میں اپنی زبانِ مُبارک ڈال کر انہیں سیراب فرمادیا۔اسی شَفْقَت و محبَّت بھرے انداز سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وقتاً فوقتاً ان کی تَربیت بھی فرمایا کرتے ۔ حضرت سَیِّدُنا ابُوالْحَوْرَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حَسَن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کہا کہ آپ کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کونسی بات یاد ہے ؟تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: مجھے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ بات یاد ہے کہ میں نے صدقہ کے کھجوروں میں سے ایک کھجور اُٹھا کر مُنہ میں ڈال لی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے مُنہ سے وہ کھجور نکالی اور اس کے جو اَجزاء میرے مُنہ میں رہ گئے تھے وہ بھی نکلوائے اور انہیں صَدقے کے کھجوروں میں واپس رکھ دیا۔ عرض کی گئی یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اگر ایک کھجور اُنہوں نے اُٹھالی تو اس میں کیا حرج ہے ؟تو میرے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہم آلِ محمد کیلئے صَدَقے کا مال حلال نہیں ہے۔اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمایا کرتے تھے جس میں تمہیں شُبہ ہو اس کو چھوڑ کر اس کی طرف جاؤ جس میں تمہیں شُبہ نہ ہو۔ کیوں کہ سچ میں اطمینان ہوتا ہے اور جُھوٹ میں شک وشُبہ ہوتا ہے۔ (اسدالغابہ، ص ۱۶ ۔۱۷ مختصراً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں رسولِ اکرم، نبیِ محتشم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیارے نواسے حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کیسی پیاری تربیت فرمائی کہ صَدَقہ کی دی ہوئی کھجور ان سے واپس لے لی اور تربیت کرتے ہوئے یہ ارشاد بھی

فرمادیا کہ ہم آلِ محمد کیلئے صدقے کا مال حلال نہیں ہے۔ اس روایت سے ہمیں بھی یہ مدنی پھول ملا کہ بچوں کی تربیت ابتدائی عُمر سے ہی کرنی چاہیے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ والدین بچے کی تربیت کا صحیح طرح حق اَدا نہیں کرتے اور بچپن میں اچھے بُرے کی تمیز نہیں سکھاتے اور جب وہی اولاد بڑی ہو جاتی ہے تو پھر ایسے والدین اپنی اولاد کی نافرمانی کا رونا روتے نظر آتے ہیں۔ لہٰذا ہر ماں باپ کو چاہیے کہ بچپن میں ہی اپنی اولاد کی صحیح تربیت کریں۔ بچہ سمجھ کر انہیں چھوٹ نہ دیں، اور نہ ہی یہ کہہ کر ان کی تربیت کو نظر انداز کریں کہ ابھی تو بچہ ہے جب بڑا ہو گا تو خود سمجھ جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو اپنی اولاد کی صحیح اور اسلامی طریقوں کے مُطابق تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اولاد کی صحیح تربیت کرنے سے مُتعلِّق مفید معلومات کے حُصُول کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "تربیتِ اولاد" ہدیۃً حاصل کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہم شکل:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضور نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے دونوں نواسے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے مُشابہ تھے، حضرت سیِّدُنا علیُّ الْمُرتضیٰ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرماتے ہیں: جس کی یہ خواہش ہو کہ وہ ایسی ہستی کو دیکھے جو چہرے سے گردن تک سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سب سے زیادہ مُشابہ ہو وہ حَسن بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ

لے اور جس کی یہ خواہش ہو کہ ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے ٹخنے تک رَنگ و صُورت میں نبیٔ کریم کے سب سے زیادہ مُشابہ ہو وہ حُسین بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ لے۔"

(معجم الکبیر، الحسین بن علی بن ابی طالب، ۳/ ۹۵، حدیث: ۲۷۶۸)

اعلیٰ حضرت مُجدّدِ دین وملّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

مَعْدُوم نہ تھا سایۂ شاہِ ثقلین
اس نور کی جلوہ گہ تھی ذاتِ حسنین
تمثیل نے اس سائے کے دو حصّے کیے
آدھے سے حَسَن بنے آدھے سے حُسین

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حسنین کریمین کی سخاوت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضراتِ حَسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما جہاں شکل و صُورت میں مُشابہت رکھتے تھے وہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی آغوشِ رحمت سے تربیَّت پانے کی بَرکت سے سیرت وکردار میں بھی آپ کی پیروی کیا کرتے۔ یہ میٹھے میٹھے آقا، تاجدارِ انبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فیض تھا کہ دونوں شہزادے رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھما راہِ خدا میں دل کھول کر خرچ کرتے اور غریبوں اور مُحتاجوں کی حاجت روائی فرماتے۔

امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جود و سخا:

لفظِ "حسن" کے تین حُروف کی نسبت سے امامِ عالی مقام، حضرت سَیِّدُنا امام حَسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سَخاوت کے تین واقعات سُنتے ہیں۔

۞ منقول ہے کہ ایک مرتبہ امام عالی مقام حضرت سَیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے پاس ایک شخص کی آواز سنی کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دس ہزار دِرہم کا سوال کررہا ہے۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ سُنتے ہی گھر تشریف لے گئے اور دس ہزار درہم اس کے پاس بھجوادیئے۔ (تاریخ دمشق ج ۱۳ ص ۲۴۵)

۞ ایک شخص آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور تنگدستی کی شکایت کی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے ایک لاکھ درہم عنایت فرمادیئے۔ (تاریخ دمشق ج ۱۳ ص ۲۴۵ ملخصًا)

۞ ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں ایک شخص نے اپنی تنگدستی، ناداری، فقرو فاقہ کا حال بیان کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے عامل کو بلایا اور فرمایا پچاس ہزار اشرفیاں ان کو دے دیجئے۔ (طبقاتِ کبریٰ) حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی اس کے بعد یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ اس شخص سے پچاس ہزار اشرفیاں اٹھائی نہ گئیں تو اس نے مزدور بلایا۔ وہ شخص جب دو مزدور لایا تو امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دونوں مزدوروں کی اجرت بھی دے دی۔ غلاموں نے عرض کی کہ حضور اب تو ہمارے پاس ایک اشرفی بھی نہیں بچی۔ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اجر بھی ملے گا اور زیادہ ملے گا۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۳۰۶ ملخصاً)

امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فیاضی:

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی مشہور و معروف کتاب "کشف المحجوب" میں

تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت سیّد نا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ایک آدمی نے سوال کیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ! ہمارا وظیفہ آنے والا ہے، جیسے ہی وظیفہ پہنچے گا آپ کو دے دیا جائے گا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ حضرت سَیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف سے ایک ایک ہزار دینار کی پانچ تھیلیاں پہنچ گئیں۔ تھیلیاں پہنچانے والوں نے عرض کیا کہ حضرت سَیّدُنا امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مَعْذرت کی ہے کہ یہ تھوڑی سی رَقْم ہے، اسے قبول فرمالیں، سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ساری رقم اس غریب آدمی کے حوالے کر دی اور اس سے مَعْذرت چاہی ۔(کشف المحجوب ص۷۷)

حضرت سَیِّدُنا عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امامِ عالی مقام امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس ان کی اہلیہ یہ پیغام لے کر گئیں کہ "ہم نے آپ کے لیے لذیذ کھانا اور خوشبو تیار کی ہے، آپ اپنے ہم پلّہ دیکھیں اور انہیں ساتھ لے کر ہمارے پاس تشریف لائیں ۔" حضرت سَیّدُنا امام عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مسجد میں گئے اور وہاں جو مساکین وسائلین تھے انہیں لے کر گھر تشریف لے گئے۔ ہمسایہ خواتین بھی آپ کی اہلیہ کے پاس آگئیں اور اُن سے کہنے لگیں، "خدا کی قسم تمہارے گھر تو مَساکین جمع ہو گئے۔" پھر حضرت سَیّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا، "میں تمہیں اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو میرا تجھ پر ہے کہ تم کھانا اور خُوشبو بچا کر نہیں رکھو گی۔" پھر اُنہوں نے ایسے ہی کیا۔ آپ نے مساکین کو کھانا کھلایا انہیں کپڑے پہنائے اور خوشبو لگائی۔ (حسن اخلاق 62)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اِنَّ خَیْرَ الْمَالِ مَاوَقَی الْعِرْضَ، بہترین مال وہی ہے کہ جو کسی کی عزت وآبرو کو محفوظ کرنے کا وسیلہ بن جائے۔ (تاریخ دمشق ج ۱۴ ص ۱۸۱)

دستگیرِ ہر دوعالم کر دیا سِبطین کو
اے میں قرباں جانِ جاں اُنگشت کیا لی ہاتھ میں
(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا امام حسن اور سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما کی جُود و سخاوت کے واقعات سُن کر ہمیں بھی یہ جذبہ ملا کہ ہم بھی اپنے حلال مال میں سے جس قَدر آسانی ہوسکے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرتے رہا کریں۔ صدقہ دینے سے ہمارے مال میں ہر گز کمی نہیں آتی بلکہ مزید بڑھتا ہے۔ حضرت ابو کبشہ اَنماری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے نبیِّ مُکرَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ تین باتیں وہ ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں اور (ان میں سے) ایک بات کی تمہیں خبر دیتا ہوں اسے یاد رکھو، فرمایا: کسی بندے کا مال صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔ (ضیائے صدقات ص ۱۵۳، ملخصًا) ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا: نماز (ایمان کی) دلیل ہے اور روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے اور صدقہ کوتاہیوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے آگ کو پانی۔ (ضیائے صدقات ص ۱۵۲) تو معلوم ہوا راہِ خُدا میں خَرچ کرنے میں ہمارا ہی فائدہ ہے۔ کہ اس سے نہ صِرف اَجر و ثواب ملتا ہے بلکہ صَدقہ ہمارے کیے ہوئے گناہوں کا کفّارہ بھی بن جاتا ہے اور ہماری آخِرت بھی سَنْور جاتی ہے۔ آپ سے بھی مدنی التجا ہے کہ اپنے صدقات عطیات دعوت اسلامی کو دے کر نیکی کے کاموں کو بڑھایئے اور دونوں جہانوں کی بھلائیاں حاصل کیجئے۔ راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فَضائل و

دیگر اہم معلومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "فضائلِ صدقات" کا مطالعہ بے حد مفید ثابت ہو گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حسنینِ کریمین اور دلجوئی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشرے میں جو شَخصِیَّت جس قَدر بلند مرتبے کی حامل ہوتی ہے وہ عاجِزی واِنکساری اور مِلَنْساری جیسی عظیم صِفات سے عُموماً عاری ہوتی ہے۔ مگر قربان جایئے! حضراتِ حَسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما کے کہ دونوں شہزادوں میں یہ صِفات بھی بدرَجہ اَتَمّ موجود تھیں۔ آج اگر کوئی اِس فانی دنیا کے کسی مَنْصَب پر فائز ہو جائے یا اُسے کوئی بڑا عُہدہ مل جائے تو اُس کے اُٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے کا انداز بدل جاتا ہے، وہ غریبوں مُحتاجوں سے ملنا، اُن کے دُکھ سُکھ میں ساتھ دینا تو دُور کی بات اُنہیں دیکھنا تک پسند نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کو حضراتِ حَسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما کی سیرت پر عمل کرنا چاہیے۔

حضرت سیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک مرتبہ تشریف لے جارہے تھے کہ راستے میں چند غریب لوگ کھانا کھارہے تھے اُنہوں نے جب آپ کو دیکھا تو دوڑتے ہوئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حُضُور آیئے اور ہمارے ساتھ کھانا تناول فرمایئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اُسی وقت اُن غُرباء کے حَلْقہ میں جابیٹھے اور اُن کے ساتھ کھانا تَناوُل فرمایا۔ اور فرمایا کہ مجھے کھانے کی حاجت تو نہیں تھی لیکن تمہاری خوشی کی خاطر چند لُقمے کھالیتا ہوں۔

(تاریخ دمشق، ج۱۴، ص ۱۸۱)

اِسی طرح ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا کچھ ایسے مَساکِین پر سے گُزر ہوا جو راستے میں بیٹھے لوگوں سے سُوال کر رہے تھے اور زمین پر بِکھرے ہوئے روٹی کے بچے کھچے ٹکڑے کھا رہے تھے، آپ نے اُنہیں سَلام کیا، اُنھوں نے سلام کا جواب دینے کے بعد عرض کی: اے نواسۂ رسول! تشریف لائیے اور ہمارے ساتھ کھانا تَناوُل فرمایئے! جب اُنہوں نے کھانے کی دعوت دی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ بَڑائی چاہنے والوں کو پسند نہیں فرماتا" پھر آپ سُواری سے نیچے تشریف لائے اور اُن کے ساتھ کھانا تَناوُل فرمایا۔ جاتے ہوئے اُنہیں سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری دَعوت قبُول کی، تم بھی میری دعوت قبُول کرو۔ اُنھوں نے عرض کی: حُضُور! جیسے آپ فرمائیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُن سے ایک مُعَیَّن وقت طے کر لیا، جب وہ آپ کے پاس آئے تو آپ نے اُنہیں عُمدہ کھانا کھلایا اور خود بھی اُن کے ساتھ کھانا تناوُل فرمایا۔ (احیاء العلوم، ۲/ ۲۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان کے قربان کہ یہ دیکھتے ہوئے بھی کہ دعوت کرنے والے خود مِسکِین و مَفلُوکُ الحال (مُفلِس) ہیں اور کھانے کے بچے کھچے ٹکڑے چُن چُن کے کھا رہے ہیں، مگر اُن کی خوشی کی خاطر دونوں شہزادوں نے دعوت قبول فرمائی اور اُن کے ساتھ بیٹھ کر کھانا بھی تناوُل فرمایا۔ اِس سے ہمیں بھی یہ مَدَنی پھول ملا کہ جب بھی کسی کی دل جُوئی کرنے مثلاً مُحتاج کی مَدد کرنے، غَمگُساری کرنے، بیمار کی عِیادَت کرنے، تَعزِیَت کرنے، کسی کی دعوت قبول کرنے الغرض جب بھی اِس طرح کے مَواقع ملیں تو اچھی اچھی نِیّتوں کے ساتھ مسلمان کا دل خوش کر کے ثوابِ عظیم کا حَقدار بننا چاہیے، اِس ضِمن میں دو فَرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے:

(1) بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں فرائض کے بعد سب سے زیادہ پسندیدہ عمل یہ ہے کہ مسلمان کو خوش کرے۔(المعجم الکبیر، ج ۱۱، ص ۵۹، حدیث ۱۱۰۷۹)

(2) جس نے میرے بعد کسی مسلمان کا دل خُوش کِیا اُس نے مجھے میری قبرِ انور میں خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا، اللہ تعالیٰ اُسے قِیَامت کے دن خوشی عطا فرمائے گا۔"(کنز العمال، کتاب الزکوۃ، ج۶، ص ۱۸۴، رقم الحدیث: ۱۶۴۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا پیارا مذہب دینِ اسلام ہمیں مسلمان بھائی کا دل خوش کرنے اور اُس کے ساتھ اچھا سُلُوک کرنے کا حُکم دیتا ہے اور اُس کی دل آزاری وایذا رسانی سے مَنَع کرتا ہے۔ مگر شیطان لعین ہر گز نہیں چاہتا کہ ہم اسلامی تَعلیمات پر عمل پیرا ہو کر جنّت کے حقدار بنیں بلکہ وہ بد بخت اِیذائے مُسلِم جیسے حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کاموں میں مُبتلا کر دیتا ہے۔ یاد رکھئے! مسلمان مسلمان کا خَیر خَواہ ہوتا ہے اگر کبھی شیطان کے بہکاوے میں آکر غلطی ہو جائے اور کسی کو ہماری طرف سے تکلیف پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر فوراً اپنے مسلمان بھائی سے سچے دل سے مُعافی مانگ لینی چاہیے۔ ہر گز ہر گز سُستی وشَرم سے کام نہیں لینا چاہیے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا میں ہماری شَرم کل بروزِ قیامت ساری مخلوق کے سامنے شَرمِندگی اور رُسوائی کا سَبَب بنے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حسنینِ کریمین کا علم وفضل:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا امام حَسن اور سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْھما نے چونکہ مَدِیْنَۃُ الْعِلْم نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اور بابِ مَدِیْنَۃُ الْعِلْم امیرُ المؤمنین

حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی زیرِ نگرانی پرورش پائی، تو اِن دونوں مُعَظَّم ہستیوں کے فیضانِ تربیت کی برکت سے دونوں شہزادے بھی عِلم و فَضل میں ممتاز و نُمایاں مقام رکھتے ہیں۔ آیئے دونوں کے علمی مقام و مرتبے کے بارے میں سنتے ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ عُمر بھر احادیثِ مُبارکہ سیکھنے اور اِنکی اِشاعت و ترویج میں کوشاں رہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے براہِ راست تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے احادیث سنیں، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عِلاوہ اپنے والد حضرتِ علی، بھائی امامِ حُسین اور دیگر اکابر صحابہ سے احادیث روایت کیں۔ اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی اور اپنے بھائی کی اَولاد کو حُصُولِ تعلیم کے بارے میں بڑی تاکید کرتے، ایک بار ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو! آج تو تم قوم میں سب سے چھوٹے ہو۔ لیکن کل تم اِن کے بڑے بنو گے۔ اور تم میں سے جس میں یاد رکھنے کی طاقت نہ ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ لکھ لیا کرے۔ (تاریخ دمشق، ج۱۳، ص۲۵۹) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عِلم و فَضل کا اندازہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اِن جوابات سے لگایا جاسکتا ہے جو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علی مُشکل کُشا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے پوچھے۔ آیئے اِن حضرات کی عِلم و حکمت سے بھرپور گفتگو سے چند مدنی پھول سنتے ہیں، چنانچہ حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اِستفسار فرمایا: میرے بیٹے بتاؤ! راست رَوِی (یعنی سچائی و دِیانتداری) کیا ہے؟

☆... عرض کی: راست رَوِی بھلائی کے ذریعے بُرائی کو دُور کرنے کا نام ہے۔

☆... پھر اِستفسار فرمایا: عزّت و بلندیٔ مرتبہ کس چیز میں ہے؟

☆... عرض کی: رِشتہ داروں اور قبیلہ والوں کے ساتھ بھلائی و تعاوُن کرنے میں۔

☆... اِستفسار کیا: شفقت و مہربانی کس میں ہے؟

☆... عرض کی: قَناعت اِختیار کرنے اور کسی کو حقیر و ذلیل نہ جاننے میں۔

☆... اِستِفسار کیا: مَلامت کیا ہے؟

☆... عرض کی: خود کو محفوظ رکھنا اور دوسرے کو ذلیل و رُسوا کرنا۔

☆... اِستِفسار فرمایا: سَخاوت کیا ہے؟

☆... عرض کی: تنگدستی اور خوش حالی میں خرچ کرنا۔

☆... اِستِفسار فرمایا: بُزدِلی کیا ہے؟

☆... عرض کی: دوست پر جُراٗت مندی کا مُظاہَرہ کرنا اور دشمن سے بھاگنا۔

☆... اِستِفسار فرمایا: حِلم (بُردباری) کیا ہے؟

☆... عرض کی: غُصّہ پی جانا اور نَفس کو قابو میں رکھنا۔

☆... اِستِفسار فرمایا: فَقر کیا ہے؟

☆... عرض کیا: نَفس کا ہر چیز کے مُعاملے میں حَرِیص ہونا۔

☆... اِستِفسار فرمایا: ذِلَّت کس چیز میں ہے؟

☆... عرض کی: سچائی کا سامنا کرتے وقت گھبرا جانے میں ۔

☆... اِستِفسار فرمایا: بُزُرگی کیا ہے؟

☆... عرض کی: نقصان کرنے والے کو کچھ عَطا کرنا اور قُصور وار کو مُعاف کر دینا۔

☆... اِستِفسار فرمایا: محرومی کیا ہے؟

☆... عرض کی: حصّہ ملنے پر انکار کر دینا۔

(المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۶۸۸، ج۳، ص ۶۸۔ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیّدُنا امامِ حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اِن جوابات سے ہمیں علم و حِکمت کے بہت سے مدنی پھول حاصل ہوئے۔جو جوابات سیّدُنا امامِ حسنِ مُجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دیئے ہمارے مُعاشرے میں اِن کے بر خِلاف ہورہا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بھلائی کے ذریعے برائی کو دور کرنا یہ راست رَوِی ہے جبکہ ہمارا مَعْمُول ہے کہ اگر کوئی ہمارے ساتھ بُرا سُلوک کرے تو ہم بھی اُس کا جواب بُرائی سے دیتے ہیں، بعض اَوقات حد سے بھی تَجاوُز کر جاتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ عزّت و بَلندی رشتہ داروں اور قبیلہ والوں کے ساتھ بھلائی و تَعاوُن کرنے میں ہے جبکہ ہم اپنے رشتہ داروں سے قَطعِ رَحمی کرتے ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فرمان کے مطابق شَفقت و مہربانی ،قناعت اختیار کرنے اور کسی کو حقیر و ذلیل نہ سمجھنے کا نام ہے لیکن افسوس! کہ دوسرے کو ذلیل و رُسوا کرنا گویا کہ ہم اپنا حق سمجھتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اِرشاد کے مطابق سخاوت یہ ہے کہ تنگدستی اور خوش حالی دونوں حَالَتُوں میں (مال راہِ خدا میں) خرچ کرنا، جبکہ ہم خوش حالی میں ہی راہِ خدا میں اپنا مال خرچ کردیں تو بھی غَنِیْمَت ہے۔ آپ نے بتایا کہ حِلم یہ ہے کہ غصّہ کو پی جانا اور نفس کو قابو میں رکھنا، جبکہ ہم غصّے کی حالت میں نجانے کیا کیا کام کر گزرتے ہیں پھر جب غصہ ٹھنڈا ہوتا ہے تو سِوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں آتا، اِسی طرح اپنے نفس پر قابو پانا تو دَرکِنار بلکہ ہم تو خود نفس کی خواہشات کو پورا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نقصان کرنے والے کو کچھ عطا کرنا اور غَلَطی کرنے والے کو مُعاف کردینا یہ بُزُرگوں کا شِیوہ ہے جبکہ ہم اِس کے بالکل بر خِلاف کرتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنی بری عادتوں کو ختم کرکے اچھی عادتیں اپنانی چاہئیں کیونکہ فَرد سے مُعاشرہ بنتا ہے اگر ہم اپنی عادات واَطوار میں سُدھار پیدا کرنے میں کامیاب

ہو گئے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا مُعاشرہ بھی اچھا ہو جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

امام حسین کا علم:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فرامینِ مبارکہ سے علم وحِکمت کے بہت سے مَدَنی پھول چننے کی سعادت حاصل کی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چھوٹے بھائی حضرت سیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی میدانِ علم میں یگانۂ روزگار (بے مثل) تھے۔ آپ نے بھی شہرِ علم جنابِ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور دروازۂ شہرِ علم امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا مَولیٰ علی مشکل کُشا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے علمِ دین کا بیش بہا خزانہ پایا ۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی علم سے بھرپور گُفتگو ایسی دلکش ہوا کرتی تھی کہ لوگوں کی یہ خواہش ہوتی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خاموش نہ بیٹھیں بلکہ عِلم و حِکمت کے مَدَنی پھول لُٹاتے ہی رہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے جدِ کریم ، مومنوں کیلئے رؤوف ورحیم، شفیعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اور اپنے والدِ محترم، والدۂ مُحترمہ اور امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث سنیں اور رِوایت کیں۔ اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت کرنے میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بھائی امام حسن، آپ کے شہزادے امام زینُ العابدین، آپ کی صاحبزادیاں، پوتے امام باقر عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سمیت دیگر عُلماء و مُحدِّثین شامل ہیں۔

(الاصابہ، ج۲، ص۶۸)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مُستقل علمی حلقہ مسجدِ نبوی میں لگا ہوتا جس میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

لوگوں کو فِقْہی مسائل سے آگاہ فرماتے تھے۔ آپ کے اس عِلْمی حلقے کی شُہرت اتنی تھی کہ ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کسی نے امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مُتعلِّق پوچھا، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مسجدِ نَبَوِی شریف میں چلے جاؤ اور جس حلقے میں لوگ یوں مُؤَدَّب بیٹھے ہوں گویا اُن کے سروں پر پرندے ہوں تو جان لینا کہ یہی حضرتِ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مَجْلس ہے۔ (تاریخ دمشق ، ج۱۴، ص ۱۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلے میں سفر کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے اَسلافِ کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی زندگی پر عمل کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ علمِ دین حاصل کرکے دوسروں تک پہنچانا چاہیے اور حُصُولِ علمِ دین کا کوئی بھی موقع ہرگز ہرگز ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ یاد رکھئے! اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی جن لوگوں پر اپنی خُصُوصی نظرِ کَرَم فرماتا ہے دین کی سُوجھ بوجھ بھی اُنہی بندوں کو عطا فرماتا ہے۔ جیسا کہ

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ یعنی جس شخص سے اللہ عَزَّوَجَلَّ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے ۔ (بخاری، کتاب العلم باب من یرد اللہ بہ خیرا... الخ، ۱/ ۴۲، حدیث: ۷۱) بلاشبہ وہ لوگ تو عظیم ہیں ہی جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے علم کی دولت عطا فرمائی مگر وہ لوگ بھی خوش قسمت ہیں جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عِلم سیکھنے کا مَوْقع اور جذبہ فَراہم کیا اور وہ اس مَوْقع سے پورا پورا فائدہ اُٹھاتے ہوئے علمِ دین کے حصول میں مگن رہتے ہیں۔ علمِ دین سیکھنے کا ذوق رکھنے والوں، اِس کی طَلَب میں گھر سے نکلنے والوں نیز اِسے سیکھ کر علمِ دین کی روشنیاں بِکھیرنے والوں کو

مُبارک ہو کہ اِن خوش نصیبوں کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ جنّت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَعصوم فِرِشْتے اِن کے لئے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور کائنات کی ہر ہر چیز اِن کی بخشش کے لئے مصروفِ دُعا ہو جاتی ہے۔ حصولِ علم کا ایک ذریعہ عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلے میں سفر کرنا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلوں میں سفر کی بَرَکت سے اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ غُسل وطہارت ، نماز وروزہ سے مُتَعَلِّق ضروری مسائل سیکھنے کا موقع بھی ملتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ہر ماہ تین دن کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کی سعادت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حضرتِ سیِّدُنا امامِ حسن اور حضرت سیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما کی شان و عَظَمَت سے مُتَعَلِّق سننے کی سَعادت حاصل کی۔ اِن حضرات کی سیرتِ مبارکہ میں ہمارے لیے بھی تربِیَت کے بے شُمار مَدَنی پھول ہیں۔ سب سے پہلے ہم نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے مَحَبَّت کا واقعہ اور مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کی بیان کردہ شَرح سنی جس سے معلوم ہوا کہ دورانِ خُطبہ منبر شریف سے اُٹھ کر دونوں شہزادوں کو اُٹھانے کے لیے آنا یہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خاصِیَّت تھی آپ کے علاوہ خُطبے کے دوران کسی اور کو اس کی اِجازت نہیں۔ اس کے بعد دونوں شہزادوں کے نام و کُنیت مَعَ اَلْقاب ہم نے سماعت

کیے اور ضِمناً عقیقے سے مُتعلّق یہ بھی معلوم ہوا کہ وِلادت کے ساتویں روز عقیقہ کرنا سنّت اور افضل ہے ۔ عقیقے سے مُتعلّق مزید معلومات کے لئے شیخِ طریقت ، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "عقیقے کے بارے میں سوال جواب" مکتبۃ المدینہ سے حاصل کرنے کی نیّت فرمالیجئے۔ اس کے بعد ہم نے دونوں شہزادوں کی عَظمت پر چند احادیثِ مُبارکہ سن کر ان کے بلند وبالا مقام کو جانا اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا اُن سے مَحبّت بھرا انداز بھی مُلاحَظہ فرمایا۔ ہمیں بھی حضراتِ حسنینِ کریمین، جمیع اہلِ بیت اَطہار سمیت جملہ صحابہ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے نہ صرف خود مَحبّت کرنی چاہیے بلکہ اپنی اَوْلاد کو بھی اُن کی مَحبّت اور سیرت پر چلتے ہوئے زندگی گزارنے کی تعلیم دینی چاہیے۔ اس کے بعد ہم نے یہ بھی سُنا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے بچپن میں تربِیّت فرماتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا کہ صَدَقہ ہمارے لیے حلال نہیں ، اِس سے ہمیں بھی یہ درس ملا کہ اَوْلاد کی تربِیَت کے لیے ضروری نہیں کہ جب وہ خوب سمجھ دار ہو جائے اور ہمارے ہاتھوں سے نکل کر مُعاشرے کی برائیوں میں مبتلا ہو جائے تو تب ہم اُس کی اِصلاح کی کوشش کریں۔ بعض اَوْقات بچّہ سمجھ کر اُس کی غلط باتوں کو بھی نَظر اَنداز کر دیا جاتا ہے جو بعد میں اُس کی عادت بن جاتی ہے اور والدین کی پریشانی کا سَبَب بنتی ہے لہٰذا والدین کو چاہیے کہ اپنی اَولاد کو ابتدائی عمر ہی سے اچھے بُرے ، حلال وحرام کی تمیز سکھائیں۔ دورانِ بیان ہم نے حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما کی شانِ سخاوت سے مُتعلّق واقعات بھی سُنے کہ آپ دونوں شہزادے کس قدر سخی تھے کہ غریبوں اور ناداروں کی دل کھول کر مدد فرمایا کرتے تھے۔اس کے علاوہ دونوں شہزادوں کی مبارک زندگی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس قدر بلند مرتبہ پر فائز ہونے کے

باوجود لوگوں کا دل خوش کرنے کی خاطر انتہائی خَستہ حال لوگوں کی دعوت قبول فرما کر اُن کے ساتھ کھانا بھی تناوُل فرماتے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ صرف امیروں کی دعوتوں میں شریک ہو کر مرغِ مُسَلَّم پر ہاتھ صاف کر کے اپنی حرص کا ثبوت دینے کے بجائے غریب وخَستہ حال مسلمان بھائیوں کی حَوصلہ اَفزائی اور دل جُوئی کی خاطر کھلے دل سے اُن کی بھی دعوت قبول کریں۔ اِس کے بعد میں نے آپ کے سامنے حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما کا علمی مقام بھی بیان کیا کہ دونوں مبارک شہزادے علم کے مَوجیں مارتے ایسے سمُنْدر تھے کہ جس کا کوئی کنارہ نہ تھا اور کثیر لوگ اُن حضرات سے اِستفادہ کرتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اُن کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

بارہ مدنی کام کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اُن حضرات کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے علمِ دین حاصل کرنا، نیکیاں کرنا، گناہوں سے بچنا، فکرِ آخرت کے لیے کُڑھنا، خوفِ خدا و عشقِ مصطفی میں زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کے کاموں میں ترقی کے لیے دعوتِ اسلامی کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ دعوتِ اسلامی کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک ہفتہ وار مدنی کام "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" بھی ہے۔ اور نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اہم فریضہ ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور خود سیّدُ الْانبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اسی مقصد کیلئے دنیا میں بھیجا گیا، انہوں نے مختلف مشکلات و تکالیف برداشت کرنے کے بعد اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کے اِس عظیم فریضے کو بَحُسن وخوبی سر انجام دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں بھی اِسی عظیم مقصد کو پورا کرنے کیلئے ہر ہفتے "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" میں شرکت کرنے کی ترغیب دلاتا ہے آپ بھی وقت نکال کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ آیئے ضمن میں ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

ویران مسجد کیسے آباد ہوئی؟

روجھان مزاری (ضلع راجن پور، پنجاب، پاکستان) کے اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے:

کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول سے وابستہ کچھ اسلامی بھائی کوٹ مٹھن (ضلع) سے ہمارے علاقے میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے تشریف لائے۔ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے دوران اُن کا گزر ہمارے محلہ شیخاں سے ہوا۔ یہاں اُن کی نظر ایک ایسی مسجد پر پڑی جس پر تالے پڑے ہوئے تھے۔ وہ عاشقانِ رسول امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کی کُڑھن "مسجد آباد کرو" اورآپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کے فرمان "مسجد بھرو تحریک جاری رہے گی" کے شیدائی تھے لہٰذا اہلِ محلّہ کے ساتھ مل کر ہاتھوں ہاتھ اس کے تالے توڑے، اس کی صفائی ستھرائی کا اہتمام کیا اور لوگوں کو نماز پڑھنے اور مسجد آباد رکھنے کا ذہن دے کر وہاں سے تشریف لے گئے۔ اُن اسلامی بھائیوں کی دین سے محبت اور نماز سے اُلفت کے سبب مسجد کی رونقیں بحال ہوگئیں مگر افسوس! یہ رونقیں دیرپا ثابت نہ ہوسکیں۔ رفتہ رفتہ نمازی کم ہوتے گئے اور مسجد میں پھر سے ویرانی کے بادل مَنڈلانے لگے۔ دین کا درد رکھنے والے اسلامی بھائیوں کی جانب سے ایک مرتبہ پھر اس کی رعنائیوں کو بحال کرنے کی کوشش کی گئی مگر وہ بھی کارآمد ثابت نہ ہوسکیں۔

تیسری مرتبہ کوٹ مٹھن سے پھر اسلامی بھائیوں کا ایک مدَنی قافلہ اسی محلّہ میں تشریف لایا

اوران کی نگاہوں میں بھی مسجد کا یہ دل خراش منظر آیا۔ اُن نیک سیرت اسلامی بھائیوں سے مسجد کی ویرانی کا یہ دل سوز منظر دیکھا نہ گیا۔ بے ساختہ اُن کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔ اُنہوں نے اس کی رونقوں کو بحال کرنے کا عزم بالجزم کیا اور وہاں دل وجان کے ساتھ مدَنی کام کا آغاز کر دیا۔ نیکی کی دعوت کے ذریعے اُن عاشقانِ رسول نے لوگوں کو نماز کی اہمیت اور مسجد آباد کرنے کی فضیلت سے آگاہ کیا اور علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے ذریعے لوگوں کو مسجد میں لانے، درسِ فیضانِ سنّت میں شرکت کروانے کا سلسلہ شروع کیا۔ اُن اسلامی بھائیوں کے اخلاص کی بدولت مسجد نمازیوں سے آباد ہونے لگی۔ مسجد میں فیضانِ سنّت کا درس ہونے لگا۔ مدرسۃ المدینہ کے قیام کے ذریعے دُرست مخارج کے ساتھ قرآن شریف پڑھانے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نمازیوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی اور پھر وہ دن بھی آیا کہ جس مسجد میں پانچ وقت دور کی بات ایک وقت کی بھی نماز نہ ہوتی تھی آج اس میں جمعہ کی نماز ہونے لگی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو عروج عطا فرمائے اور بانیِ دعوتِ اسلامی کا سایہ تادیر قائم ودائم فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔

تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تِری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"قبور کی زیارت سنَّت ہے" کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے قبرِستان کی حاضِری کے 16 مَدَنی پھول:

❁ نبیِّ کریم ، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: میں نے تمہیں زیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، لیکن اب تم قبروں کی زِیارت کرو کیونکہ یہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب اور آخِرت کی یاد دلاتی ہے۔(اِبن ماجه ج۲ص ۲۵۲ حدیث ۱۵۷۱) ❁ قبورِ مسلمین کی زیارت سنّت اور مزاراتِ اولیاءِ کرام وشُہداءِ عُظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی حاضِری سعادت بر سعادت اور انہیں ایصالِ ثواب مَندُوب (یعنی پسندیدہ) و ثواب ۔ (فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ج۹ص۵۳۲) ❁ (ولیُّ اللہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو رَکعت نَفل پڑھے، ہر رَکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی اور تین بار سورۃ الاخلاص پڑھے اور اس نَماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کرے گا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔(عالمگیری ج۵ص ۳۵۰)

❁ مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو۔ (ایضاً)

❁ قَبْر کو بوسہ نہ دیں ، نہ قَبْر پر ہاتھ لگائیں۔(فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ج۹ص ۵۲۲،۵۲۶) بلکہ قَبْر سے کچھ فاصلے پر

کھڑے ہو جائیں۔ ❁ قَبْر کو سجدۂ تعظیمی کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیّت ہو تو کفر ہے۔(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج۲۲ص ۴۲۳) ❁ قبرِستان میں اُس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ "رَدُّالْمُحتار" میں ہے: (قبرِستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔(رَدُّالْمُحتار ج ا ص ۶۱۲) بلکہ نئے راستے کا صِرف گمان ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔(دُرِّ مُختار ج۳ص ۱۸۳) ❁ کئی مزاراتِ اولیاء پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں مِسمار (یعنی توڑ پھوڑ) کر کے فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکر و اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے۔ ❁ زیارتِ قبرِ میّت کے مُواجَہہ میں (یعنی چِہرے کے سامنے) کھڑے ہو کر ہو اور اس (یعنی قبر والے) کی پائنتی (پا۔اِن۔تی یعنی قدموں) کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔(فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ج۹ص ۵۳۲) ❁ قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو اِس کے بعد کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ بِالْاَثَر۔ ترجمہ: اے قَبْر والو! تم پر سلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔(عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۰) ❁ جو قبرستان میں داخل ہو کر یہ کہے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَۃِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَھِیَ بِکَ مُؤْمِنَۃٌ اَدْخِلْ عَلَیْھَا رَوْحًا مِّنْ عِنْدِکَ وَسَلَامًا مِّنِّیْ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! (اے) گل جانے والے جِسموں اور بوسیدہ ہڈّیوں کے رب! جو دنیا سے ایمان کی حالت میں رخصت

ہوئے تو ان پر اپنی رحمت اور میر اسلام پہنچا دے۔ تو حضرتِ سیِّدُنا آدم علٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لے کر اس وقت تک جتنے مؤمن فوت ہوئے سب اُس (یعنی دُعا پڑھنے والے) کے لیے دعائے مغفِرت کریں گے۔ (مُصَنَّف ابن اَبی شَیبہ، ج۸ص۲۵۷) ❁ شفیعِ مجرمان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے: جو شخص قبرستان میں داخِل ہُوا پھر اُس نے سُوْرَۃُ الْفَاتِحہ، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص اور سُوْرَۃُ التَّکَاثُر پڑھی پھر یہ دُعا مانگی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو کچھ قرآن پڑھا اُس کا ثواب اِس قبرستان کے مومن مردوں اور مومِن عورتوں کو پہنچا۔ تو وہ تمام مؤمِن قِیامت کے روز اس (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے) کے سِفارشی ہونگے۔ (شَرحُ الصُّدُور ص ۳۱۱) ❁ حدیثِ پاک میں ہے: "جو گیارہ بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص یعنی قُلْ ھُوَاللہُ اَحَدٌ (مکمَّل سورۃ) پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو پہنچائے، تو مردوں کی گِنتی کے برابر اسے (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے کو) ثواب ملے گا"۔ (دُرِّ مُختار ج۳ص۱۸۳) ❁ قَبْر کے اوپر "اگر بتّی" نہ جلائی جائے اس میں سُوئے ادب (یعنی بے ادبی) اور بد فالی ہے۔ (اور اس سے مَیِّت کو تکلیف ہوتی ہے) ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔ (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۹ ص ۴۸۲، ۵۲۵) ❁ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں: صحیح مسلم شریف میں حضرت عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی، انہوں نے دمِ مرگ (یعنی بوقتِ وفات) اپنے فرزند سے فرمایا: "جب میں مر جاؤں تو میرے ساتھ نہ کوئی نَوحہ کرنے والی جائے نہ آگ جائے"۔ (مُسلِم ص ۷۵ حدیث ۱۹۲) ❁ قَبْر پر چَراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ

رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قَبْر پر آگ رکھنے سے میِّت کو اَذِیَّت (یعنی تکلیف) ہوتی ہے، ہاں رات میں راہ چلنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قبر کی ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں۔

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھیے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو
سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم ہے کہ بے شک تمہارے نام مع شناخت مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں لہٰذا مجھ پر اَحسن (یعنی خوبصورت الفاظ میں) دُرودِ پاک پڑھو۔

(مصنّف عبد الرزاق ج ۲ ص ۲۱۴ رقم الحدیث ۳۱۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں:

❁ نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورتاً سمٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند

آواز سے جواب دوں گا ❁ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❁ دیکھ کر بیان کروں گا ❁ پارہ 14، سورۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْاٰیَۃً۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ❁ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❁ اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❁ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❁ نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول، چمنستانِ علی کے مہکتے پھول، اِمامِ عالی مَقام، سَیِّدُنا اِمامِ حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ذِکرِ خَیر کروں گا، جس میں اُن کی

وِلادَت کے ساتھ ساتھ اُن کی کرامتوں کا ذِکر بھی ہو گا، مُختَصَر واقِعہ کَربَلا نیز گستاخانِ امامِ حُسَین کا عبرت ناک اَنجام اورآپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی شہادت کے بعد کے واقِعات، شَہادَت کے بعد صادر ہونے والی کرامات بھی آپ کے گوش گزار کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔اسکے بعد یَزید اور اس کے بُرے کردار کے ساتھ ساتھ اِس بَد بَخُت کی عِبرَت ناک موت اور آخِر میں ہاتھ مِلانے کے مَدَنی پھول بھی بیان کروں گا۔ان شاء اللہ عزوجل

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کنوئیں سے پانی اُبل پڑا

حضرت سَیِّدُنا امامِ عالی مقام امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ جب مدینہ مُنوّرہ سے مکہ مُکرمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں حضرت سَیِّدُنا ابنِ مُطیع عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡبَدِیۡع سے مُلاقات ہوئی۔ اُنہوں نے عَرض کی: میرے کُنوئیں میں پانی بہت ہی کم ہے براہِ کرم! دُعائے برکت سے نوازدیجئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے اس کُنوئیں کا پانی طلب فرمایا۔ جب پانی کا ڈول حاضر کیا گیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے مُنہ لگا کر اس میں سے پانی نوش کیا اور کُلّی کی۔ پھر ڈول کو واپس کُنویں میں ڈال دیا تو کُنویں کا پانی کافی بڑھ بھی گیا اور پہلے سے زیادہ میٹھا اور لذیذ بھی ہو گیا۔ (الطبقات الکبری، ج۵، ص ۱۱۰)

وِلادتِ مبارکہ

سُبۡحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیا شان ہے امامِ عالی مقام حضرت سَیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی مُبارک کُلّی کی برکت سے کُنوئیں کا پانی پہلے سے کافی بڑھ بھی گیا اور لذیذ

اور شیریں بھی ہو گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ بابرکت سے وقتاً فوقتاً کرامات کا ظُہور ہوتا رہتا حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت باسَعادت بھی باکَرامت ہے۔ چُنانچہ سَیِّدی عارِف باللہ نورُ الدّین عبدُ الرّحمٰن جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی "شَواہدُ النّبوّۃ" میں فرماتے ہیں۔ منقول ہے کہ امامِ پاک (امام حسین) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مُدَّتِ حَمل چھ ماہ ہے۔ حضرت سَیِّدُنا یحییٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور امامِ عالی مَقام امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے علاوہ کوئی ایسا بچّہ زِندہ نہ رہا جس کی مُدَّتِ حَمل چھ ماہ ہوئی ہو۔ (شواہد النبوۃ ص ۲۲۸ مکتبۃ الحقیقۃ ترکی)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت 5 شعبان 4ھ کو مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں ہوئی۔ آپ کی کُنیت ابوعبد اللہ اور لَقَب سِبطِ رسولِ اللہ اور رَیحَانَۃُ الرَّسُوْل ہے۔ حُضور پُرنور سیّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے آپ کا نام حُسین اور شَبّیر رکھا اور آپ کو بھی جنّتی جوانوں کا سَردار اور اپنا فَرزَند فرمایا۔ (اسد الغابۃ، باب الحاء والحسین، ۱۱۷۳۔ الحسین بن علی، ص ۲۵،۲۶ ملتقطاً "سیر اعلام النبلاء"، ۲۷۰۔ الحسین الشھید... الخ، ج۴، ص ۴۰۲۔۴۰۴)

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے امام حسین اور آپ کے بڑے بھائی حضرت سیدنا حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما کے بارے میں فرمایا: مَنْ اَحَبَّھُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ، یعنی جس نے ان دونوں سے مَحَبَّت کی اس نے مجھ سے مَحَبّت کی اور جس نے ان سے عَداوت کی اس نے مجھ سے عَداوت (دُشمنی) کی۔ (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللّٰہ، ۹۶/۱، حدیث: ۱۴۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں ان دونوں ہستیوں کی مَحَبَّت بڑھائیے اور ان سے بُغض رکھنے والوں کی صُحبتِ بد سے بچئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں خوفِ خدا عزوجل

وعشقِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے ساتھ ساتھ تمام اہلِ بیتِ اطہار اور جُملہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے مَحَبَّت کے جام پلاتا ہے۔ آپ بھی اس مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور خوب خوب برکتیں حاصل کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شہادت کی شہرت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت امامِ عالی مَقام امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت کے ساتھ ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شَہادت کی خَبَر مَشْہور ہوچکی تھی، شِیْر خوار گی(دودھ پینے کی عمر)کے ایّام میں حُضُورِ اَقْدَس نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الفَضْل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شَہادت کی خَبر دی، چنانچہ حضرت سَیِّدَتنا اُمُّ الفَضْل بنتِ حارث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا ایک دن حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئیں: یارسول اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم میں نے آج ایک پریشان خَواب دیکھا ہے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: توعرض کی: وہ بہت ہی شدید ہے۔ تو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا وہ خواب ہے کیا۔؟ توعرض کی: میں نے دیکھا کہ آپ کے جسدِ اطہر سے ایک ٹکڑا کاٹا گیا اور اسے میری گود میں رکھا گیا۔ ارشاد فرمایا: تم نے بہت اچھا خواب دیکھا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فاطمہ کے بیٹا ہوگا اور وہ تمہاری گود میں دیا جائے گا۔ ایسا ہی ہوا کہ حضرت امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیدا ہوئے اور میری گود میں دیئے گئے۔ حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الفَضْل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے ایک دن حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی خدمتِ اَقْدَس میں حاضر ہوکر حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

واٰلہٖ وسلَّم کی گود میں دیا، کیا دیکھتی ہوں کہ چشمانِ مُبارک سے آنسو جاری ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! ایسا کیا ہوا؟ فرمایا: جبریل عَلَیْہِ السَّلَام میرے پاس آئے اور اُنہوں نے مجھے یہ خبر دی کہ میری اُمّت میرے اس فرزند کو قتل کرے گی۔ میں نے کہا: کیا اس کو؟ فرمایا: ہاں اور میرے پاس اس کے مَقْتَل (شہید ہونے کی جگہ) کی سُرخ مٹّی بھی لائے۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ج ۱۴، ص ۱۹۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُس وقت کا تَصَوُّر دِل لرزا دیتا ہے جب کہ اس فرزندِ اَرجمند رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت کی مُسَرَّت کے ساتھ ساتھ شہادت کی خَبَر پہنچی ہو گی، سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی چَشْمَۂ رَحْمَت چَشْم نے اَشکوں کے موتی بَرسا دیئے ہوں گے، اِس خَبر نے صَحابہ کِبار جانِثارانِ اَہلِ بَیْت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن کے دِل ہلا دیئے، اِس دَرد کی لَذت (حضرت سَیِّدُنا) علی مرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دِل سے پوچھیئے، صِدق و صَفا کی اِمتحان گاہ میں سُنَّتِ خَلیل عَلَیْہِ السَّلَام اَدا کر رَہے ہیں۔ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا نے اپنے اِس نونہال کو زمینِ کَربلا میں خون بَہانے کے لیے اپنا خونِ جِگَر (دُودھ) پلایا، (حضرت سَیِّدُنا) علی مرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے دِلْبَنْد (پیارے بیٹے) کو خاکِ کَربلا میں لوٹنے اور دَم توڑنے کے لئے سینے سے لگا کر پالا، مُصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے بیابان میں سُوکھا حَلْق کٹوانے اور راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں مَردانہ وار جان نذر کرنے کے لئے اپنی آغوشِ رَحمت میں تَربِیَت فرمائی، یہ آغوشِ کَرامت و رَحمت فِردَوسی چمنستانوں اور جنّتی اَیوانوں (محلات) سے کہیں زِیادہ بالا مَرتبت ہے۔ (سوانح کربلا ۱۰۶، تقدُّم و تاخر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں ہمارے اَسلاف اور بُزرگانِ دِین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِین کی پیش کردہ قُربانیوں کے سَبَب ہی آج دینِ اسلام کا یہ چمنستان (باغ) سَرسَبز و شاداب ہے۔ ان نُفُوسِ قُدْسِیَّہ کو پیش آنے والے مَصائِب و آلام کا تذکرہ بڑا دِل سوز ہے بالخُصُوص میدانِ کَربلا میں اَہلِ بَیتِ اَطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِین نے جو مُصیبتیں جھیلیں ان کا تو تَصَوُّر ہی دِل دَہلا دیتا ہے۔ جفاکار و ستم شِعار کُوفیوں نے جس بے مُرَوَّتی اور بے دِینی کا مُظاہرہ کیا، تاریخ میں اِس کی مثال نہیں ملتی۔ خود ہی حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو صَدہا (سینکڑوں) دَرخواستیں بھیج کر کوفہ آنے کی دعوت دی اور جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِن کی زَمین کو شَرَفِ قَدَم بوسی عَطا فرمایا تو بَجائے استِقبال کرنے کے وہ آپ کے خون کے پِیاسے ہوگئے مُسَلَّح لشکر لیکر آپ کے سَدِّ راہ (رُکاوٹ) ہوئے نہ شَہر میں داخِل ہونے دیا نہ ہی وَطن واپس لوٹ جانے پر راضی ہوئے، حُسَیْنی قافِلَہ کو ریگزارِ کَربلا (کربلا کے صحرا اور ریت میں) میں اِقامت پَذیر ہونا پڑا، کور باطِنوں (دل میں کینہ رکھنے والوں) نے فُرات کا آبِ رَواں (جاری پانی) خاندانِ رسالت پر بند کردیا۔ اَہلِ بیت کے ننھے ننھے حَقیقی مَدَنی مُنّے تِشنہ لَب (پیاسے) ایک ایک قَطرہ کے لئے تَڑپ رہے تھے، چھوٹے چھوٹے بچّے اور باپَردہ بیبیاں سب بُھوک و پیاس سے بیتاب و ناتواں ہوگئے تھے۔ تیز دُھوپ، گرم ریت، گرم ہَوائیں، اور بے وَطَنی کا اِحساس اَلگ دامَن گیر ہے۔ اُدھر بائیس ہزار کا لَشکَرِ جرّار تَیغ و سِنان (نیزوں اور تلواروں) سے مُسَلَّح درپے آزار (تکلیف وصدمہ پہنچانے کو تیار) اور اَپنے ہُنر آزمانے کا طَلَبْ گار ہے مگر بُھوک پیاس کی شِدّت کے باوجود فرزَندانِ آلِ رَسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم و رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِین نے ایسی بَہادُری اور جَواں مَردی کا مُظاہرہ کیا کہ اَعداء دانتوں میں اُنگلی دیتے رہ گئے، کئی یَزیدیوں کو ہَلاک کرنے کے بعد خاندانِ حضرتِ امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

کے نونہال دادِ شُجاعت دیتے یکے بعد دیگرے (بڑی بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے) شہادت سے سَرفَراز ہوتے گئے۔ عزیز واَقارِب، دوست واَحباب، خُدّام وغلام، دِلبند و جِگر پیوند سب نے آئینِ وَفا ادا کرکے حضرتِ امام عالی مقام امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر اپنی جانیں فدا کردیں تو پھر سیّدِ اَنبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نُورِ نظر، فاطمہ زَہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا لَختِ جِگر بے کسی و بُھوک پیاس کی حالت میں آل واَصحاب کی مُفارَقَت (جدائی) کا زَخم دِل پر لئے ہوئے شَمشِیر (تلوار) ہاتھ میں لیکر لڑنے کو تیار ہوگیا اور اِس کمالِ مہارت و ہُنرمَندی سے مُقابَلہ کیا کہ بڑے بڑے بہادُروں کے خون سے کربلا کے پیاسے ریگستان کو سیراب فرمادیا اور نعشوں کے اَنبار لگادِیئے، بالآخِر تیر اَندازوں کی جماعَتیں ہر طَرَف سے آگئیں اور امام تِشنہ کام، امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو گھیر کر ہر طرف سے تیر بَرسانے شروع کردیئے، تیروں کی بَوچھاڑ میں نُورانی جِسم زَخموں سے چکنا چُور اور لہُولہان ہوگیا، ایک تیر پیشانی اَقدس پر لگا اور آپ گھوڑے سے نیچے تشریف لے آئے، ظالموں نے نیزوں پر رکھ لیا اور آپ شَربتِ شَہادت سے سیراب ہوگئے۔

اِس مَعرِکہ ظُلم وسِتَم میں اگر بڑے سے بڑا بہادُر بھی ہوتا تو اُس کے حَوصلے پست ہوجاتے اور سرِ نیاز جُھکا دیتا مگر فرزندِرَسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَصائِب کا ہُجُوم اپنی جگہ سے نہ ہٹا سکا اور ان کے عَزم و استِقلال میں فَرق نہ آیا، حَق وصَداقَت کا حامی مُصِیبتوں کی بھیانک گھٹاؤں سے نہ ڈرا اور طُوفانِ بلا کے سَیلاب سے اس کے پائے ثَبات (استقلال، ثابت قدمی) میں جُنبِش بھی نہ ہوئی۔ راہِ حَق میں پہنچنے والی مُصِیبتوں کا خوش دِلی سے خَیر مَقدم کیا، اپنا گھر لُٹانا اور اپنا خون بہانا منظور کیا مگر اِسلام کی عزت میں فرق آنا بَرداشت نہ ہوسکا۔ سرِ مبارک کٹوا کر اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وسلَّم کے دِین کی حقّانِیَّت (سچائی) کی عملی شہادت دی۔

گھر لٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے
جانِ عالم ہو فدا اے خاندانِ اہلِ بیت
سر شہیدانِ محبَّت کے ہیں نیزوں پر بلند
اور اونچی کی خُدا نے قَدر وشانِ اہلِ بیت
دولتِ دیدار پائی پاک جانیں بیچ کر
کربلا میں خُوب ہی چمکی دوکان اہلِ بیت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعۂ کربلا اکسٹھ (61) ہجری ماہِ مُحَرَّمُ الحَرام میں پیش آیا، آج کئی صَدیاں گُزر جانے کے بعد بھی اِس کی یاد دِلوں میں تروتازہ ہے، اسلامی تاریخ کے اَوراق پر شُہدائے کربلا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُم اَجمَعِین کے کارنامے سُنہری حُرُوف میں لکھے ہیں۔ شَہیدانِ کربلا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُم اَجمَعِین کی شاندار اور بے مثال قُربانیوں کا تذکرہ سُن کر دِلوں پر سوز کی کَیفیَّت طاری ہو جاتی ہے۔ یہ سب اس وجہ سے ہے کہ ان مبارک ہستیوں نے دین کی سربلندی کی خاطر راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا یہاں تک کہ اپنی جانوں کی بھی پرواہ نہیں کی، یہ ان کی قربانیوں کا ہی صدقہ ہے کہ ہمیں نہ تو کوئی مصیبت اٹھانی پڑی اور نہ ہی جانی ومالی قربانی دینی پڑی بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے مسلمان گھرانے میں آنکھ کھلی۔ آیئے ہم اس دین کو سیکھنے، سُنّتوں کی دُھومیں مچانے، اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے اپنے وقت اور مال کی قُربانی دیتے ہوئے عاشقانِ رسول کے ساتھ راہِ خدا

میں ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فرزندِ رسول، جگر گوشۂ بتول، چمنستانِ علی کے مہکتے پھول سیدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور آپ کے جانثاروں پر یزیدیوں نے ظُلم وسِتم کی انتہا کردی مگر خاندانِ اہلبیت نے ہر مشکل گھڑی میں رضائے اِلٰہی اور دینِ اسلام کی سربلندی کی خاطر صبر واستقلال کا مُظاہرہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی شان وعظمت اور اپنی بارگاہ میں قُرب و مَنْزِلت کو لوگوں پر ظاہر کرنے اور گُستاخانِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دُنیا وآخرت میں ذَلیل وخوار کرنے اور دُنیا کو ان کے انجامِ بد سے آگاہ کرنے کیلئے سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذات سے کئی کرامات صادر فرمائیں۔

عِبْرت ناک موت

منقول ہے کہ امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ میدانِ کربلا میں یَزیدیوں پر اِتْمامِ حُجَّت کے لیے جب خُطْبَہ اِرْشاد فرمارہے تھے تو اِسی دَوران صَفِ اَعْداء (دشمنوں کی صف) میں سے ایک بے باک نے کہا کہ آپ کو پیغمبرِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیا نِسْبت؟ یہ کلمہ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے بہت تکلیف دِہ تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُس کے لئے بددُعا فرمائی اور عَرض کی یارَبّ عَزَّوَجَلَّ! اس بدزبان کو فوری عَذاب میں گرفتار کر۔ امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ دُعا فرمائی اور اُس کو قَضائے حاجت کی ضَرورت پیش آئی، گھوڑے سے اُتر کر ایک طَرف بھاگا اور کسی جگہ قضائے حاجت کے لئے بَرَہْنَہ ہو کر بیٹھا۔ ایک سیاہ بِچھُّو نے ڈنک مارا تو نجاست آلودہ تڑپتا پھرتا تھا۔ اس رُسوائی کے

ساتھ تمام لشکر کے سامنے اُس ناپاک کی جان نکلی مگر پھر بھی اُن سَنگ دِلوں اور بے شَرموں کو عبرت نہ ہوئی۔ (روضۃ الشہداء (مترجم)، باب نہم، ج ۲، ص ۱۸۶۔۱۸۸)

گستاخِ حسین پیاسا مرا

یزیدی فوج کا ایک سخت دل مُزنی شخص امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے آکر یوں بکنے لگا: دیکھو تو سہی دَریائے فُرات کیسا موجیں مار رہا ہے۔ خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قَسم! تمہیں اس کا ایک قطرہ بھی نہ ملے گا اور تُم یونہی پِیاسے ہی ہَلاک ہو جاؤ گے۔ امامِ تشنہ کام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رَبُّ الانام عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: اَللّٰھُمَّ اَمِتْہُ عَطْشَانًا، یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس کو پِیاسا مار۔ امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دعا مانگتے ہی اس بے حیا مُزنی کا گھوڑا بِدَک کر دوڑا، مزنی پکڑنے کے لئے اُس کے پیچھے بھاگا، پِیاس کا غلبہ ہوا، اس شِدَّت کی پیاس لگی کہ اَلْعَطَشُ اَلْعَطَشُ (یعنی ہائے پیاس! ہائے پیاس) پُکارتا تھا مگر پانی جب اُس کے مُنہ سے لگاتے تھے تو ایک قَطرَہ بھی پی نہ سکتا تھا یہاں تک کہ اِسی شِدَّتِ پیاس میں تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ (امام حسین کی کرامات ص ۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امامِ عالی مقام امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کوئی معمولی بات نہ تھی، یہ نواسۂ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم، دِلْبَنْدِ فاطمہ، جگر گوشۂ مُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی شہادت تھی۔ آپ اور آپ کے اہلِ بَیت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن نے صَبر ورِضا کا وہ اِمتحان دیا جو دُنیا کو حیرت میں ڈالتا ہے۔ راہِ حق میں وہ مصیبتیں اُٹھائیں جن کے تَصَوُّر سے ہی دِل کانپ جاتا ہے۔ یہ ایسی شہادت ہے کہ اس نے انسان تو انسان بلکہ زمین وآسمان کو بھی غمگین کر دیا، چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آسمان دو آدمیوں کی شہادت پر رویا ہے پہلی بار حضرتِ سَیِّدُنا یحیٰ بن زَکَریا عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شہادت پر اور دوسری بار امامِ عالی مقام سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت پر۔ (تاریخِ دمشق،ج ۱۴،ص ۲۲۵) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد 6 ماہ تک آسمان پر سُرخی چھائی رہی اور جب بھی آسمان کی طرف نگاہ جاتی تو یوں محسوس ہوتا جیسے خون آلود ہو۔ (تاریخِ دمشق،ج ۴ ا ص ۲۲۷) اس دن آسمان پر سیاہی چھا گئی اور دن میں تارے نظر آنے لگے اور لال ریت کی بارش ہونے لگی اور زمین سے جب کوئی پتھر اُٹھایا جاتا تو اسکے نیچے سے خُون نکلتا۔ (تاریخ دمشق، ج ۱۴، ص ۲۲۶)

آیا نہ ہو گا اس طرح حُسن وشَباب ریت پر
گلشنِ فاطمہ کے تھے سارے گُلاب ریت پر
تَرسے حُسین آب کو میں جو کہوں تو بے ادب
لَمسِ لبِ حسین کو ترسا ہے آب ریت پر
جانِ بتول کے سوا کوئی نہیں کِھلا سکا
قطرۂ آب کے بغیر اتنے گُلاب ریت پر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابہ واَوْلِیاءُ اللہ کی ذات سے ان کی زِندگی میں تو کرامات کا صُدور ہوتا ہی ہے بعض اوقات ان کے وصال کے بعد بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی عقیدت ومحبت کو لوگوں کے دلوں میں بسانے کیلئے ایسے خلافِ عادت کام ظاہر فرماتا ہے کہ عقلِ انسانی دَنگ رہ جاتی ہے۔ امامِ عالی مقام

حضرت سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد بھی آپ کی ذاتِ مُبارکہ سے کئی کرامات صادر ہوئیں۔ چنانچہ

نیزہ پر سرِ اقدس کا کلام کرنا

حضرت سَیِّدُنا مِنْہال بن عَمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: واللہ! میں نے بچشمِ خود دیکھا کہ جب امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سرِ مُبارک کو لوگ نیزے پر لئے جا رہے تھے اُس وَقْت میں دِمَشْق میں تھا، سرِ مُبارک کے سامنے ایک شَخْص سُورَۂ کہف پڑھ رہا تھا جب وہ اِس آیت پر پہنچا:

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ہماری ایک عجیب نِشانی تھے۔ (پ۱۵، الکھف: ۹)

اُس وَقْت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سرِ مُبارک کو گویائی دی، بزبانِ فصیح فرمایا:

اَعْجَبُ مِنْ اَصْحٰبِ الْکَھْفِ قَتْلِیْ وَحَمْلِیْ۔

اَصحابِ کہف کے واقِعہ سے میرا قَتْل اور میرے سر کو لیے پھرنا عجیب تر ہے۔

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، باب حرف الہمزۃ، ج ۱، ص ۲۶۵)

صَدرُ الْاَفاضِل مولانا سَیِّد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: دَرْ حقیقت بات یہی ہے کیونکہ اَصحابِ کہف پر کافروں نے ظُلْم کیا تھا اور حضرت امام (حسین) رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اُن کے نانا کی اُمَّت نے مہمان بنا کر بُلایا، پھر بے وَفائی سے پانی تک بَند کردیا، آل و اَصحاب کو حضرت امام (حُسین) رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے شَہِید کیا، پھر خود حضرت امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شَہِید کیا، اَہْلِ

بیت عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان کو اَسِیر (قید) کیا، سرِ مُبارک شہر شہر پھرایا۔ اَصحابِ کَہف سالہا سال کی طوِیل خواب کے بعد بولے، یہ ضَرور عجیب ہے مگر سرِ مُبارَک کا تَن سے جُدا ہونے کے بعد کلام فرمانا اِس سے عجیب تَر ہے۔

سرِ انور کی کرامت سے راہب کا قبولِ اسلام

(سر مبارک کو لیے پھرنے والے قافلے کے بارے میں) منقول ہے کہ ایک منزل میں جب اُس قافلہ نے قِیام کیا وہاں ایک دَیر (گرجا گھر) تھا۔ دَیر کے راہِب نے ان لوگوں کو اَسّی ہزار درہم دے کر سرِ مُبارک کو ایک شَب اپنے پاس رکھا۔ غُسل دیا، عطر لگایا، اَدَب و تعظیم کے ساتھ تمام شَب زِیارت کرتا اور روتا رہا اور رَحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے جو اَنوار سرِ مُبارک پر نازل ہورہے تھے ان کا مُشاہدہ کرتا رہا حتّٰی کہ یہی اس کے اسلام کا باعث ہوا۔ اَشقِیا (بدبختوں) نے جب دَراہِم تقسیم کرنے کے لیے تھیلیوں کو کھولا تو دیکھا سب میں ٹھیکریاں بھری ہوئیں ہیں اور ان کے ایک طَرَف لکھا ہے: وَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعۡمَلُ الظّٰلِمُوۡنَ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہرگز اللہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے۔ (پ ۱۳، ابراھیم: ۴۲)

اور دوسری طَرَف یہ آیت لکھی ہوئی ہے: وَسَيَعۡلَمُ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَىَّ مُنۡقَلَبٍ يَّنۡقَلِبُوۡنَ ﴿۲۲۷﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کَروَٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ (پ ۱۹، الشعراء: ۲۲۷)

(الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر فی فضائل اہل البیت ... الخ، الفصل الثالث، ص ۱۹۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اس کرامت میں یزیدیوں کیلئے کیسا درسِ عبرت تھا کہ جس مال و دولت کی مَحَبَّت میں اُنہوں نے آلِ رسول پر ظُلم و سِتم کے پہاڑ توڑے، انہیں تکالیف اور اَذِیتیں پہنچائیں، گُلشنِ اہلبیت کے حَسین و خُوشنما پھولوں کو کربلا کی تپتی ریت پر تڑپایا، وہی مال جب ان

کے پاس آیا بھی تو مٹی کی ٹھیکریاں بن کر۔ مگر افسوس کہ وہ بَد بَخْت اپنی شَقاوت کے سبب اس سے بھی عبرت پکڑنے میں ناکام رہے۔ یاد رکھیے! مال و دولت اور دُنیا کی مَحَبَّت انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔ مال کی حرص ولالچ ایسی بلا ہے کہ انسان اس کے سبب طرح طرح کی بداخلاقیوں بڑی بڑی برائیوں میں گرفتار ہو جاتا ہے۔مال و دولت کی ہَوس و طَمَع (لالچ) در حقیقت بہت سے گناہوں کا سرچشمہ ہے۔ انسان اس فناء ہونے والے مال کے حصول کیلئے کسی کی جان لینے سے بھی دَریغ نہیں کرتا اور اسے اپنے ایمان تک کی پرواہ نہیں رہتی۔ نبی کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال و دولت کی حرص اور حُبِّ جاہ انسان کے دین کو نُقْصان پہنچاتے ہیں۔

(جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب حدیث ماذئبان جائعان، الحدیث: ۲۳۸۶، ص۱۸۹۰)

ایک اور حدیث پاک میں ہے زیادہ مال والے ہلاک ہو گئے سوائے اس کے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں میں کثرت سے اپنا مال خرچ کرے اور وہ تھوڑے ہیں۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ، الحدیث ۸۰۹۱، ج۳، ص ۱۸۰، بدون: عباد اللہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مال سے محبت کا ثُبوت دیتے ہوئے اسے جمع رکھنے کے بجائے زیادہ سے زیادہ راہِ خدا میں خرچ کرنا چاہیے کیونکہ نیک کاموں میں مال خرچ کرنے / صدقہ و خیرات دینے سے کم نہیں ہوتا بلکہ مزید بڑھتا ہے۔ آپ بھی اپنے صدقات و مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دے کر خُوب خُوب اَجْر و ثواب کے حَقْدار بن جائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں، میٹھے میٹھے

مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی عنایتوں، اولیائے عظام کی نسبتوں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شب وروز کی کوششوں کے نتیجے میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی پیغام دیکھتے ہی دیکھتے بابُ الاسلام (سندھ)، پنجاب، خیبر پختونخواہ، گلگت بلتستان، کشمیر، بلوچستان اور پھر ملک سے باہَر مثلاً ہند، بنگلہ دیش، عرب امارات، سی لنکا، برطانیہ، آسٹریلیا، کوریا، جنوبی افریقہ یہاں تک کہ اس وقت (1436ھ میں) دُنیا کے تقریباً 200 ممالک میں پہنچ گیا اور آگے کُوچ جاری ہے اور دعوتِ اسلامی خدمتِ دین کے 92 سے زائد شعبوں میں سُنّتوں کی خدمتوں میں مشغول ہے۔ ان تمام شعبہ جات کو چلانے کیلئے کروڑوں نہیں اربوں کے اخراجات ہوتے ہیں۔ آپ سے مدنی التجاہے کہ آپ بھی نیکی کے کاموں میں ترقی کیلئے اپنے صدقات و مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دے کر اجرو ثواب کا ذخیرہ حاصل کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب سُوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قاتلوں کو اس ظُلم وستم کے بدلے عَیش وعشرت نصیب ہوئی؟ نہیں، نہیں اور ہرگز نہیں، دُنیا میں بھی ان کا عبرت ناک اَنْجام ہوا اور آخرت میں بھی عذابِ اِلٰہی میں گرفتار ہونگے۔ آیئے پہلے اُس ناپاک ابنِ زیاد کے انجامِ بد کے بارے میں سُنتے ہیں کہ جس نے یزید پلید کے حکم پر خاندانِ اہلبیت کا خون بہایا۔

ابنِ زیاد کا انجام:

عُبیدُاللہ ابنِ زیاد، یزید کی طرف سے کوفے کا والی (گورنر) تھا۔ اسی بدنہاد (بدزاد و کمینے) کے حکم سے حضرت امام (حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) اورآپ کے اہلِ بیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو یہ تمام ایذائیں پہنچائی

گئیں،(شہادتِ امام حسین کے بعد) یہی ابنِ زیاد مُوصل میں تیس ہزار فوج کے ساتھ اُترا۔ مختار نے ابراہیم بن مالک اَشتر کو اس کے مقابلہ کیلئے فوج لے کر بھیجا، موصل سے پندرہ کوس کے فاصلہ پر دریائے فُرات کے کنارے دونوں لشکروں میں مُقابلہ ہوا اور صُبح سے شام تک خوب جنگ رہی۔ جب دن خَتم ہونے والا تھا اور آفتاب قریبِ غُروب تھا اس وقت ابراہیم کی فوج غالب آئی، ابنِ زیاد کو شکست ہوئی، اس کے ہمراہی بھاگے۔ ابراہیم نے حکم دیا کہ فوجِ مُخالف میں سے جو ہاتھ آئے اس کو زندہ نہ چھوڑا جائے۔ چنانچہ بہت سے ہلاک کیے گئے۔ اسی ہنگامہ میں ابنِ زیاد بھی فُرات کے کنارے مُحرم کی دسویں تاریخ 67ھ میں مارا گیا اور اس کا سر کاٹ کر ابراہیم کے پاس بھیجا گیا، ابراہیم نے مختار ثقفی کے پاس کوفہ میں بھجوایا، مختار نے دارُ الْامارت (دارالخلافہ) کوفہ کو آراستہ کیا اور اہلِ کوفہ کو جمع کر کے ابنِ زیاد کا سرِ ناپاک اسی جگہ رکھوایا جس جگہ اس مغرور نے حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سرِ مبارک رکھا تھا۔(سوانح کربلا ص ۱۸۲ بتغیر قلیل)

جس وقت ابنِ زِیاد اور اس کے سرداروں کے سر مختار کے سامنے لاکر رکھے گئے تو ایک بڑا سانپ نُمودار ہوا، اس کی ہیبت سے لوگ ڈر گئے وہ تمام سروں پر پھرا جب عبید اللہ ابنِ زیاد کے سر کے پاس پہنچا اس کے نتھنے میں گُھس گیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر اس کے مُنہ سے نکلا، اس طرح تین بار سانپ اس کے سر کے اندر داخل ہوا اور غائب ہو گیا۔(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن... الخ، الحدیث: ۳۸۰۵،ج ۵، ص ۴۳۱)

ابنِ زیاد، ابنِ سَعد، شِمر، قیس ابنِ اَشعَث کِندی، خولی ابنِ یزید، سنان بن اَنَس نخعی، عبد اللہ بن قیس، یزید بن مالک اور باقی تمام اَشقِیا جو حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قتل میں شریک تھے اور

ساعی (کوشش کرنے والے) تھے طرح طرح کی عقوبتوں (تکلیف دہ سزاؤں) سے قتل کیے گئے اور ان کی لاشیں گھوڑوں کی ٹاپوں (کھروں) سے پامال کرائی گئیں۔ (روضۃ الشہداء (مترجم)، دسواں باب، فصل دوم، ج ۲، ص ۴۵۵ ماخوذاً)

اے ابنِ سَعد! رَے کی حکومت تو کیا ملی	ظُلم و جَفا کی جلد ہی تجھ کو سَزا ملی
اے شمرِ نابکار! شہیدوں کے خُون کی	کیسی سزا تجھے ابھی اے ناسَزا ملی
اے تِشنگانِ خونِ جوانانِ اہلِ بیت	دیکھا کہ تم کو ظُلم کی کیسی سَزا ملی
رُسوائے خَلْق ہوگئے برباد ہوگئے	مردُودو! تم کو ذلتِ ہر دوسَرا ملی
تم نے اُجاڑا حضرتِ زہرا کا بوستاں	تم خود اُجڑ گئے تمہیں یہ بد دُعا ملی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یزید اور اس کا کردارِ بد

یزید وہ بدنصیب شَخْص ہے جس کی پیشانی پر اَہْلِ بَیْتِ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بے گناہ قَتْل کا سِیاہ داغ ہے اور جس پر ہر زمانے میں دُنیائے اسلام مَلامت کرتی رہی ہے اور قیامت تک اِس کا نام تحقیر کے ساتھ لیا جائے گا۔ یہ بدباطِن، سِیاہ دل، ننگِ خاندان (خاندان کی ذلت کا باعث) تھا۔ نِہایَت موٹا، بدنُما، کثیرُ الشَّعر (کثرت سے شعر و شاعری کرنے والا)، بدخُلق (بُری عادتوں والا)، فاسِق، فاجِر، شَرابی، بدکار، ظالم، بے اَدَب، گستاخ تھا۔ اِس کی شَرارتیں اور بےہُودگیاں ایسی ہیں جن سے بدمعاشوں کو بھی شَرم آئے۔ حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن حنظلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم نے یزید پر اُس وَقْت خُرُوج کیا جب ہمیں اندیشہ ہو گیا کہ اِس کی بدکاریوں کے سَبَب آسمان سے پتّھر نہ برَسنے

لگیں۔

مَحرَمات کے ساتھ نِکاح اور سُود وغیرہ مَنْہِیّات (حرام کاموں) کو اس بے دِین نے عَلانیہ رِواج دیا۔مدینہ طَیّبہ و مکّہ مکرّمہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً کی بے حُرمَتی کرائی۔ حضرت ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہُ سے روایت ہے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: "میری سُنَّت کا پہلا بدَلنے والا بنی اُمیّہ کا ایک شَخْص ہو گا جس کا نام یزید ہو گا۔" 59ھ میں حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہُ نے دُعا کی: " یارَبِّ عَزَّوَجَلَّ! میں تُجھ سے پَناہ مانگتا ہوں 60ھ کے آغاز اور لڑکوں کی حکومت سے۔"

اِس دُعا سے معلُوم ہو تا ہے کہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہُ جو حامِلِ اَسرار تھے، اِنھیں معلوم تھا کہ 60ھ کا آغاز لڑکوں کی حکومت اور فِتنوں کا وَقت ہے۔ اِن کی یہ دُعا قبول ہوئی اور انہوں نے 59ھ میں بمُقامِ مدینہ طیّبہ رِحلَت فرمائی۔ (سوانح کربلا، ۱۱۱۔۱۱۲ بتغیر)

یزید کی عبرت ناک موت

حضرت سیّدُنا حَسَن بَصری رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہُ سے روایت ہے "دُنیا کی مَحبَّت ہر بُرائی کی جڑ ہے"۔ (الجامع الصغیر للسیوطی ص۲۲۳ حدیث ۳۶۶۲) یزید پلید کا دِل چُونکہ دُنیائے ناپائیدار کی مَحبّت سے سَرشار تھا اس لیے وہ شُہرت واِقتِدار کی ہَوَس میں گرفتار ہو گیا۔ اپنے اَنجام سے غافل ہو کر اس نے امامِ عالی مقام اور آپ کے رُفقاء عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے خونِ ناحَق سے اپنے ہاتھوں کو رَنگ لیا۔ جس اِقتِدار کی خاطر اس نے کَربلا میں ظُلم وسِتَم کی آندھیاں چلائیں وہ اِقتِدار اس کے لیے کچھ زِیادہ ہی ناپائیدار ثابِت ہوا۔ بدنَصیب یزید صِرف تین بَرَس چھ ماہ تَختِ حکومت پر شَیطَنَت (شرارت وخباثت) کر کے ربیع الاوّل ۶۴ھ کو ملکِ شام کے شَہر "حِمص" کے عَلاقے حُوّارِین میں ۳۹ سال کی عُمر میں مر گیا۔ (الکامل فی التاریخ ج۳ ص۴۶۴)

یزید پلید کی مَوت کا ایک سَبَب یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ وہ ایک رُومی النَّسل لڑکی کے عِشق میں گرفتار ہوگیا تھا مگر وہ لڑکی اندرُونی طور پر اِس سے نَفرت کرتی تھی۔ ایک دِن رَنگ رَلیاں مَنانے کے بَہانے اس نے یزید کو دُور ویرانے میں تنہا بُلایا، وہاں کی ٹھنڈی ہواؤں نے یزید کو بدمَسْت کر دیا۔ اس دوشیزہ نے یہ کہتے ہوئے کہ جو بے غیرت و نابکار اپنے نبی کے نَواسے کا غَدّار ہو وہ میرا کب وفادار ہو سکتا ہے، خَنجرِ آبدار کے پے دَر پے وار کر کے چِیر پھاڑ کر اس کو وہیں پھینک دِیا۔ چند روز اس کی لاش چِیل کوّوں کی دعوت میں رہی۔ بالآخرِ ڈھونڈتے ہوئے اُس کے اَہالی موالی (نوکر چاکر) وَہاں پہنچے اور گڑھا کھود کر اُس کی سَڑی ہوئی لاش کو وہیں داب آئے۔ (اوراق غم ص ۵۵۰)

کربلا والوں سے بڑھ کر مصیبت زدہ کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے ضمن میں آپ کی کرامات اور یزید کا عبرت ناک اَنجام سُنا، نیز امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اورآپ کے جانثاروں پر ہونے والے ظُلم و سِتم کے باوجود ان حضرات کا صَبر وتَحَمُّل بھی مُلاحظہ کیا۔ واقعۂ کربلا کی تفصیلی معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتابیں "سوانحِ کربلا" اور "آئینہ قیامت" کا مطالعہ بے حد مفید ثابت ہو گا۔ آج ہی ہدیۃً حاصل کر کے مطالعہ کی نیت بھی فرمالیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شُہدائے کربلا پر ہونے والے ظُلم و ستم کی داستان پڑھ کر ہر مُشکل وقت میں صبر کا ذہن بنے گا۔ یادرکھئے! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تکالیف و مَصائب نازل فرما کر اپنے محبوبانِ بارگاہ کی آزمائش فرماتا اوران کے مقام و مرتبہ کو بلند فرماتا ہے۔ لہٰذا اگر کسی پر کوئی مصیبت آپڑے تو اس کو چاہیے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رہے اور نفس وشیطان کے بہکاوے میں آکر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر اعتراضات اور شکوے شکایات کرنے

کے بجائے بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِین اور بالخصوص کربلا کے خُونی منظر کو تصوّر میں لائے اور شہیدان و اسیرانِ کربلا رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن پر جو مصیبتیں آئیں انہیں یاد کرکے یہ ذہن بنانے کی کوشش کرے کہ میری یہ چھوٹی سی مصیبت تو ان پر آنے والی بڑی بڑی مُصیبتوں کے مُقابلے میں کچھ بھی نہیں، مگر پھر بھی ان مُبارک ہستیوں نے دین کے استحکام اور رضائے ربُّ الاَنَام عَزَّوَجَلَّ کی خاطر ان مصائب و آلام کو برداشت کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں انعام و اکرام سے نوازا اور آخرت میں بلند و بالا مقام پر فائز فرمادیا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بے صبری کی وجہ سے آخرت کی ان ابدی سعادتوں سے محروم ہو جاؤں۔ مصیبت پہنچنے پر ہمیں اس طرح بھی ذہن بنانا چاہئے کہ شاید میری برائیوں کی سزا آخرت کے بجائے دنیا ہی میں دے دی گئی ہے۔ اس طرح امید ہے کہ صبر آسان ہو جائے گا۔ خدا کی قسم! مرنے کے بعد ملنے والی سزا کے مُقابلے میں دُنیا کی سزا انتہائی آسان ہے، دُنیا کی مُصیبت آدمی برداشت کر ہی لیتا ہے مگر آخرت کی مصیبت برداشت کرنا ناممکن ہے۔

لہٰذا مَصائب و آلام پر شِکوے شکایات کرنے، ہر وقت لوگوں کے سامنے اپنی پریشانیوں کا رونا رونے اور اپنی زبان سے کُفریات بکنے کے بجائے ان آزمائشوں اور تکلیفوں کا سامنا کرتے ہوئے صَبْر و تَحمُّل سے کام لینا چاہئے۔ یاد رکھئے! ربُّ الاَ نام عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں ہزارہا حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں جو ہماری عقل میں نہیں آتیں، کبھی کبھار تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مصیبتیں نازل فرما کر اپنے بندوں کو آزماتا بھی ہے اور جب وہ صبر کرتے ہیں تو اُن کے گناہوں کو مٹاتا اور دَرجات کو بلند فرماتا ہے۔ لہٰذا ہم پر جو بھی مصیبتیں آتی ہیں ہمارے ہی بھلے اور بہتری کے لئے آتی ہیں اگرچہ ہمیں اس کی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ آیئے!

مصیبت پر صبر کرنے کی فضیلت سے متعلق صبر کے تین حروف کی نسبت سے **3** فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں۔

1. ''اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے مصیبت میں مبتلا فرمادیتا ہے۔''[1]
2. مومن اور مومنہ کو اپنی جان، اولاد اور مال کے ذریعے آزمایا جاتا رہے گا یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے ذمے کوئی گناہ نہ ہوگا۔[2]
3. ''جس کسی مسلمان کو کوئی کانٹا چُبھے یا اس سے بھی معمولی مُصیبت پہنچے تو اس کے لئے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گُناہ مٹا دیا جاتا ہے۔''[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلے میں سفر کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مصیبتوں پر صبر کی عادت بنانے، توکل وقناعت کا ذہن پانے، ایمان کی حِفاظت کی کُڑھن بڑھانے، دل میں خوفِ خدا جگانے، عشقِ مصطفےٰ کی شمع جَلانے، نیکیاں کرنے اور گناہوں کی عادت مِٹانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سُنّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر اختیار کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تربیّت کے بے شُمار مَدَنی قافِلے 3 دن، 12 دن، ایک ماہ اور 12 ماہ کے لئے ملک بہ ملک، شہر بہ شہر اور قَریہ بہ قَریہ سَفَر کر کے عِلْمِ دِیْن اور سُنّتوں کی بَہاریں لُٹا رہے ہیں اور نیکی کی دَعْوَت

---

[1] ...بخاری، کتاب المرضی، باب ما جاء کفارۃ المرض، ۴/۴، حدیث: ۵۶۴۵

[2] ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی الصبر علی البلاء، ۴/۱۷۹، حدیث: ۲۴۰۷

[3] ...مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب ثواب المؤمن فیما... الخ، ص۱۳۹۱، حدیث: ۲۵۷۲

کی دُھومیں مچا رہے ہیں۔ علمِ دِین کے لیے سَفَر کے بے شُمار فضائل ہیں چُنانچہ رَسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ "عِلْم کا ایک باب جسے آدمی سیکھتا ہے میرے نزدیک ہزار رَکْعَت نَفْل پڑھنے سے زِیادَہ پسندیدہ ہے اور جب کسی طالبُ العِلْم کو عِلْم حاصل کرتے ہوئے موت آجائے تو وہ شَہِید ہے۔" (الترغیب والترہیب، کتاب العلم، الحدیث 16، ج ۱، ص 54)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حضرت سیدنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذات سے مُتعلّق یہ سُنا کہ آپ کی وِلادت ہی ایک کرامت تھی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مدتِ حَمْل چھ ماہ تھی آپ اور حضرت سَیِّدُنا یحیٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے علاوہ کوئی ایسا بچہ زندہ نہیں رہا جس کی مدتِ حمل چھ ماہ ہوئی ہو۔اس کے بعد ہم نے یہ بھی سنا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیدتنا اُمُّ الْفَضْل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کو امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کی خَبَر بھی دے دی۔ جس سے یہ معلوم ہوا کہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے غَیب کا علم جانتے ہیں جبھی اتنے عرصے قبل نہ صرف امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کی خبر دی بلکہ شہادت کا مقام بھی بتا دیا۔ اور یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب بھی کسی پر کوئی آزمائش آجائے تو اس پر آہ وبُکا (رونا دھونا) کرنے کے بجائے صبر کا مُظاہرہ کرنا چاہیے، کیونکہ میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے یہ پہلے ہی معلوم ہو چکا تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے نواسے کربلا میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمَّت کے چند بدبختوں کے ہاتھوں شہید ہوں گے لیکن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے

باوجود صابروشاکر رہے۔اس کے برعکس ہم پر اگر چھوٹی سی بھی مُصیبت یاپریشانی آجاتی ہے تو ہم واوِیلا مچادیتے ہیں، ہمیں چاہیے کہ مُصیبت کے وَقْت ہم بھی کربلاوالوں کے مَصائب یاد کیا کریں اس سے یقیناً ہمیں صبر کی توفیق ملے گی۔اس کے بعد ہم نے یہ بھی سُنا جس شخص نے سیدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی گُستاخی کی تھی تواس کا انجام یہ ہوا کہ وہ خود پیاسا مرا،اس سے ہمیں یہ سبق ملتاہے کہ ہم بھی اَہْلِ بَیْت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی بے اَدَبی اور گستاخی سے بچیں اور ان سے سچی مَحبّت کریں۔اس کے بعد ہم نے سرِ اقدس سے صادر ہونے والی کرامتوں کے بارے میں سُنا کہ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سرِ مُبارک اگر چہ تَن سے جدا ہے مگر کیسی فصیح عربی زبان میں کلام کررہاہے؟اس سے ہمیں یہ درس ملا کہ جو بھی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے دِیْن کی سَربُلندی والے کاموں میں لگ جاتاہے اور اس راہ میں پیش آنے والی مصیبتوں پر صبر کرتااور استقامت کے ساتھ تمام مصائب کا سامنا کرتا ہے تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اسے وہ مقام عطافرماتاہے کہ دُنیاسے چلے جانے کے بعد بھی اس کانام زِنْدَہ رہتاہے اور اس کی وَفات کے بعد بھی اس کے جِسْم سے کرامتوں اور بَرَکتوں کاظُہور ہوتا رہتاہے۔ اس کے بعد ہم نے یزید پلید اور ابنِ زیاد بد نہاد(بد زاد و کمینے)کی عبرت ناک موت کے بارے میں سنا، اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ جو بھی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نیک بندوں کادشمن ہواس کے لیے آخرت میں تو دردناک انجام ہے ہی ساتھ ہی ساتھ وہ دنیا میں بھی ذلیل و رُسواہوجاتاہے۔اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں اہلِ بیت کی محبت عطافرمائے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں حصہ لیجئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلوں میں سَفَر کی بَرَکت سے بے شُمار اَفراد اپنے سابِقہ طَرزِ زِندگی پر نادِم ہوکر گناہوں بھری زندگی سے تائِب ہوگئے اور سُنّتوں بھری زِندگی بَسَر کرنے لگے اورذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینے والے بَن گئے۔ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ بھی ہے۔مَدَنی مُذاکروں میں اسلامی بھائی مُختَلِف قسم کے مثلاً عقائدو اَعمال، فَضائِل ومَناقب، شَریعت وطَرِیقت، تاریخ وسیرت، سائنس وطِبّ، اَخلاقیات واسلامی مَعلومات، مَعاشی ومُعاشَرَتی وتَنظیمی مُعامَلات اور دِیگر بہت سے مَوضُوعات کے مُتَعَلِّق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طَرِیقت اَمیرِ اَہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حِکمت آموز وعِشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ڈُوبے ہوئے جَوابات سے نَوازتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ مُذاکَرہ کوئی نئی چیز نہیں بلکہ علمِ دِین کے مُذاکَرے تو صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بُزُرگانِ دِین میں بھی ہُوا کرتے تھے۔اور یہ مُذاکرے توعِلم حاصِل کرنے کا ایک ذَرِیعَہ ہیں اورعِلمِ دِین سیکھنے کے جو فضائِل ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔بَہارِ شَرِیعَت میں ہے کہ "گھڑی بھرعِلمِ دِین کے مَسائل میں مُذاکرہ اور گُفتگُو کرنا ساری رات عِبادَت کرنے سے اَفضَل ہے۔" (بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۶۲۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 12 مَدَنی کاموں کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کو وہ تَرَقّی ملی کہ دن بدن ہزاروں لوگ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے لگے اور ان کی زِندگیوں میں قابلِ قَدر مَدَنی اِنقِلاب رُونُما ہوگیا۔آیئے تَرغیب کے لیے ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں۔

علم وحکمت بھرا مدنی مذاکرہ

واہ کینٹ (ضلع راولپنڈی، پاکستان) کے مقیم نوجوان اپنی زندگی کے احوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ نمازیں قضاء کرنا، فلموں کے فحش و بے ہودہ مناظر دیکھ کر شیطان کو خوش کرنا اور عشقیہ وفسقیہ گانے باجے سن کر مست رہنا میرا معمول بن چکا تھا۔ سنّتوں پر عمل کرنے سے محروم تھا، الغرض میرے ہر طرف گناہوں کا گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا، میری گناہوں سے تاریک دنیا میں نیکیوں کی شمع کچھ یوں فروزاں ہوئی، ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی سے ملاقات ہوگئی اُنہوں نے انفرادی کوشش کے ذریعے دس روزہ اجتماعی اعتکاف کا ذہن دیا، پُرخلوص انداز میں دی گئی نیکی کی دعوت دل پر اثر کرگئی اور میں اجتماعی اعتکاف میں بیٹھ گیا، جہاں میرے شب و روز عبادت میں بسر ہونے لگے، پُرسوز بیانات اور رقت انگیز دعاؤں نے میرے دل کی دنیا ہی بدل دی، کرم بالائے کرم یہ کہ اجتماعی اعتکاف میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مدنی مُذاکرہ سُننے کی سعادت ملی، آپ کے پُراثر ملفوظات سے میں اس قدر متأثر ہوا کہ میں نے فوراً اپنے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور نمازوں کی پابندی کا عزم کرلیا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ترغیب دلانے پر چاند رات کو گھر جانے کے بجائے راہِ خدا کا مسافر بن گیا جہاں علمِ دین کے سنہری موتیوں سے دامن بھرنے کا موقع ملا اور سنّتیں سیکھنے کے ساتھ ساتھ ان پر عمل کرنے کا جذبہ دل میں موجزن ہوگیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طَرف لاتے ہوئے سنّت کی فَضِیلَت اور چَند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مِشکاۃُ الْمَصابِیح،ج۱ص۵۵ حدیث۱۷۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"ہاتھ ملانا سنّت ہے" کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے ہاتھ ملانے کے 14 مَدَنی پھول

❁ دو مسلمانوں کا بوقتِ مُلاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ مِلانا سنّت ہے۔ ❁ رُخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی مِلا سکتے ہیں۔ ❁ نبی مُکَرَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا ارشادِ مُعَظَّم ہے:"جب دو مسلمان مُلاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خَیرِیَّت دَرْیافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو رحمتیں نازِل فرماتا ہے جن میں سے نِنانوے رَحمتیں زِیادہ پُرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچّھے طریقے سے اپنے بھائی سے خَیرِیَّت دَرْیافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔" (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرانِیّ ج۵ ص۳۸۰ رقم ۷۶۷۲) ❁ "جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بَخش دیئے جاتے ہیں۔" (شُعَبُ الْاِیمان لِلْبَیْہَقِیّ حدیث ۸۹۴۴ ج۶ ص۴۷۱ دارالکتب العلمیہ بیروت) ❁ ہاتھ مِلاتے وَقت دُرُود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دُعا بھی پَڑھ لیجئے: "یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُم" (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغْفِرت فرمائے)۔ ❁ دو مسلمان ہاتھ مِلانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہوگی ہاتھ جُدا

ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفِرت ہو جائے گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ (مُسنَد اِمام احمد بن حَنبل ج۴ ص ۲۸۶ حدیث ۱۲۴۵۴ دارالفکر بیروت) ❁ آپس میں ہاتھ مِلانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے۔ ❁ فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسلَّم ہے: جو مسلمان اپنے بھائی سے مُصافَحہ کرے اور کسی کے دِل میں دوسرے سے عَداوت نہ ہو تو ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ دونوں کے گُزَشتہ گناہوں کو بَخش دے گا اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحبَّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دِل یا سینے میں عَداوت نہ ہو تو نِگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بَخش دیئے جائیں گے۔ (کَنزُ العُمّال ج۹ ص ۵۷) ❁ جتنی بار مُلاقات ہو ہر بار ہاتھ مِلا سکتے ہیں۔ ❁ دونوں طَرَف سے ایک ایک ہاتھ مِلانا سنّت نہیں مُصافَحہ دو ہاتھ سے کرنا سنّت ہے۔ ❁ بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنّت نہیں۔ ❁ ہاتھ مِلانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چُوم لینا مکرُوہ ہے۔ ہاتھ مِلانے کے بعد اپنی ہتھیلی چُوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نِکال لیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۱۵ مُلَخَّصاً) ❁ اگر اَمرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے ہاتھ مِلانے میں شَہوت آتی ہو تو اُس سے ہاتھ مِلانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شَہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے۔ (دُرِّمُختار ج۲ ص ۹۸ دارالمعرفۃ بیروت) ❁ مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وَقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رُومال وَغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۹۸)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعَہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر

بھی ہے۔

غم کے بادل چَھٹیں قافلے میں چلو خُوب خوشیاں مِلیں قافلے میں چلو

لُوٹ لیں رحمتیں خوب لیں برکتیں خواب اچھے دِکھیں، قافلے میں چلو

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت:

سرکارِمدینہ، راحتِ قلب وسینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا وہ شخص ہو گا جس نے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے ۔“ (اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخَطّاب ج۵ ص ۲۷۷ حدیث ۸۱۷۵)

کثرت سے دُرُود اُن پہ پڑھو رب نے جو چاہا
سینے میں اُتر آئیں گے انوارِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں:

✿ نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ✿ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ✿ ضَرورتاً سمٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں

گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صلُّوا عَلَی الْحبیب، اُذکُرُوااللہ، تُوبُوْا اِلَی اللہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❁ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❁ دیکھ کر بیان کروں گا ❁ پارہ 14، سورۃُ النَّحل، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ❁ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❁ اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❁ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا ❁ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❁ نظر کی حفاظت بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے زبان کی حفاظت سے مُتعلِّق مدنی پھول پیش

کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ سب سے پہلے حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ایک نصیحت بھری حکایت بیان کروں گا۔ اس کے بعد قرآنِ پاک کی آیات اور خاموشی کے فضائل پر احادیثِ مُبارکہ اور ضِمناً فُحش گوئی کی مذمت گوش گُزار کروں گا۔ اس کے بعد فُضول جُملوں کی چند مثالیں اور بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کے اَقوال بھی سُناؤں گا۔ اس کے بعد فُضول گوئی سے بچنے کے چند طریقے اور آخر میں بات چیت کرنے کے مدنی پُھول بھی بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

زبان کا قفلِ مدینہ:

حضرت سَیِّدُنا عُمر بن سلیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے حوّاریوں کے پاس اس حالت میں تشریف لے گئے کہ آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسمِ اَنور پر اُون کا جُبّہ تھا اور ایک عام سی شلوار پہنی ہوئی تھی، ننگے پاؤں تھے اور سر پر بھی کوئی کپڑا وغیرہ نہیں تھا، آنکھوں سے آنسو رَواں تھے، بُھوک کی وَجہ سے آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا رَنگ مُتغَیَّر ہو گیا تھا اور پیاس کی شِدّت سے ہونٹ بالکل خُشک ہو چکے تھے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے حَواریوں کو سلام کیا، اور فرمایا: "اے بنی اسرائیل! اگر میں چاہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے دُنیا تمام تر نعمتوں کے ساتھ میرے قدموں میں آجائے لیکن میں اس بات کو پسند نہیں کرتا۔ اے بنی اسرائیل! تم دُنیا کو ہمیشہ حقیر جانو، اسے کوئی وُقعت نہ دو یہ خود تمہارے لئے نرم ہو جائے گی، تم دُنیا کی مذمت کرو تمہارے لئے آخرت مُزیَّن ہو جائے گی، ایسا ہر گز نہ کرنا کہ تم آخرت کو پسِ پُشت ڈال دو اور دُنیا کی تعظیم و توقیر کرو، بے شک دُنیا کوئی قابلِ احترام شے نہیں کہ اس کی تعظیم کی جائے۔ دُنیا تو تمہیں ہر روز کسی نہ کسی نئی آفت یا نُقصان کی طرف بلاتی ہے لہٰذا اس کے

دھوکے سے بچو۔" پھر زَبان کی حفاظت کے بارے میں نصیحت کے مدنی پُھول لُٹاتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم فُضول گوئی سے بچتے رہو، کبھی بھی ذِکْرُاللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ اپنی زبان سے کوئی لفظ نہ نکالو، ورنہ تمہارے دل سَخت ہو جائیں گے، بے شک دل نَرم ہوتے ہیں لیکن فُضول گوئی اِنہیں سَخت کر دیتی ہے۔ اور جس شَخص کا دل سَخت ہو جائے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

(عیون الحکایات ج ۱، ص ۱۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سَیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے حَواریوں کو جو نصیحتیں فرمائیں ان میں فُضول گوئی سے بچنے اور اپنی زبان کو ذِکْرُاللہ سے تر رکھنے کا بھی حکم ارشاد فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ فُضول گوئی دل کی سَختی کا بھی سبب ہے۔ یاد رکھئے! زبان بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ بے شُمار نعمتوں میں سے دیگر اعضائے جسم کی طرح ایک عظیم نعمت ہے۔ اس زبان کے ذَریعے ہم جہاں نیکیاں کما کر جنّت کی ابدی نعمتوں کے حقدار ہوسکتے ہیں وہیں اس کے غلط استعمال کے سبب گناہوں کے مُرتکب ہو کر عذابِ نار میں گرفتار بھی ہوسکتے ہیں۔ افسوس! فی زمانہ زبان کی حفاظت کا تصوُّر تقریباً مفْقُود (ختم) ہو چکا ہے، ہمیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہے کہ گوشت کا یہ چھوٹا سا ٹکڑا جو دو ہونٹوں اور دو جبڑوں کے پہرے میں ہے، کس طرح ہمارے پورے وجود کو دُنیوی واُخروی مَصائب میں مُبتلا کر سکتا ہے۔ مگر نتائج سے بے پرواہ ہو کر بلا سوچے بولتے چلے جانا آج ہماری عادت بن چکی ہے، یاد رکھئے! ہماری زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ لکھا جارہا ہے جیسا کہ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ہے۔ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک مُحافظ تیار نہ بیٹھا ہو (پ۲۶ سورۃق آیت۱۸) اور میدانِ محشر کے وَحشت ناک ماحول میں اپنے مُتعلِّقین و مُحبین کے سامنے ہر ایک نے اس نامۂ اعمال کو پڑھ کر بھی سُنانا ہوگا۔ جیساکہ ارشاد باری تعالی ہے۔

وَنُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًاؕ﴿۱۴﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ”اور اس کے لئے قیامت کے دن ایک نَوِشتہ نکالیں گے جسے کُھلا ہوا پائے گا، فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے“ (پارہ 15 سورۃبنی اسرائیل آیت نمبر14، 13)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزِ محشر کی رُسوائی سے خود کو بچانے کیلئے ہمیں اپنی زبان کی حفاظت کرنی ہے، فُضول گفتگو سے بچنے کیلئے ایسی صُحبت بھی چھوڑنی ہے جہاں زبان کو قابو میں رکھنا دُشوار ہو کیونکہ جب زَبان چلتی ہے تو جھوٹ، غیبت، چُغلی، فُحش گوئی، تُہمت اور نہ جانے کیسی کیسی برائیوں کی مُرتکب ہو جاتی ہے۔ لہٰذا عافیّت اسی میں ہے کہ اپنی زَبان کی حفاظت کی جائے۔

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! زمین پر زبان سے زِیادہ قیدی بنانے کے لائق کوئی شے نہیں۔“

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، رقم: ۱۳، ج۳، ص۳۳۷)

اکابرین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین فرماتے ہیں: ”زبان ایک درندے کی مانند ہے اگر تم اسے باندھ کر نہیں رکھو گے تو یہ تمہاری دُشمن بن جائے گی اور تمہیں نُقصان پہنچائے گی۔“

(المستطرف فی کل فن مستظرف، الباب الثالث عشر،ج ۱، ص ۱۴۶)

یقیناً زبان کو قابو میں رکھنا بے حد ضَروری ہے بعض اَوْ قات بندہ اپنی زبان سے ایسا کلمہ کہہ جاتا ہے کہ اس کی طرف توجُّہ بھی نہیں ہوتی اور وہ بات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب بن جاتی ہے۔ بے سوچے سمجھے بول پڑنا بے حد خطرناک نتائج کا حامل ہو سکتا۔ چنانچہ

ہمیشہ کی رِضا و ناراضی

حضرتِ سیِّدُنا بلال بن حارث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں، سلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: کوئی شخص اچھّی بات بول دیتا ہے اُس کی اِنتہا نہیں جانتا اس کی وجہ سے اس کے لیے اللہ کی رِضا اُس دن تک کیلئے لکھی جاتی ہے جب وہ اُس سے ملے گا۔ اور ایک آدمی بُری بات بول دیتا ہے جس کی اِنتہا (یعنی انجام) نہیں جانتا اللہ اس کی وَجہ سے اپنی ناراضی اُس دن تک لکھ دیتا ہے جب وہ اس سے ملے گا۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج ۴ ص ۱۴۳ حدیث ۲۳۲۶)

پہلے تولو پھر بولو!

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: (بعض اَوقات آدمی) کوئی بات ایسی بُری بول دیتا ہے جس سے رَبّ تعالٰی ہمیشہ کے لیے ناراض ہو جاتا ہے لہٰذا انسان کو چاہیے کہ بَہُت سوچ سمجھ کر بات کیا کرے۔ حضرتِ سیِّدُنا عَلقَمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) فرمایا کرتے تھے کہ مجھے بَہُت سی باتوں سے بِلال ابنِ حارث (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی (یہ) حدیث روک دیتی ہے۔ (مرقات) یعنی میں کچھ بولنا چاہتا ہوں کہ یہ حدیث سامنے آجاتی ہے اور میں (اس خوف سے)

خاموش ہو جاتا ہوں۔ (کہ کہیں ایسی بات مُنہ سے نہ نکل جائے جس کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیشہ کیلئے مجھ سے ناراض ہو جائے) (مِراٰۃ ج ۶ ص ۴۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان کی تیزی کے بھیانک نَتائج سے دیگر اعضائے بدن بھی مُتأثر ہوتے ہیں اسی لئے سارے اَعضاء صُبح ہوتے ہی زبان سے یہ اِلتجا کرتے ہیں کہ تو سیدھی چلنا ورنہ تیرا وَبال ہم پر آئے گا۔

روزانہ صُبح اَعضاء زَبان کی خُوشامد کرتے ہیں:

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: جب انسان صُبح کرتا ہے تو اُس کے تمام اَعضاء زَبان کی خُوشامد کرتے ہیں، کہتے ہیں: "ہمارے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر! کیونکہ ہم تجھ سے وابستہ ہیں اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم سیدھے رہیں گے اگر تو ٹیڑھی ہو گی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔" (ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، ۴/۱۸۳، حدیث: ۲۴۱۵)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: "نَفْع نُقصان، راحت و آرام، تکالیف و آلام میں (اے زبان!) ہم تیرے ساتھ وابستہ ہیں اگر تُو خَراب ہو گی ہماری شامت آجاوے گی تو دُرُست ہو گی ہماری عِزّت ہو گی۔ خیال رہے کہ زَبان دل کی تَرجُمان ہے اس کی اچھّائی بُرائی دل کی اچھائی بُرائی کا پتا دیتی ہے۔" (مراٰۃ، ۶/۴۶۵)

زَبان کی بے اِحتیاطی کی آفتیں:

واقعی زَبان اگر ٹیڑھی چلتی ہے تو بعض اَوقات فَسادات برپا ہو جاتے ہیں، اِسی زَبان سے اگر کسی کو بُرا بھلا کہا اور اُس کو غصّہ آگیا تو بعض اَوقات قتل و غارَت گری تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اِسی زَبان سے

کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ دیا اور اُس کی دل آزاری کر دی تو یقیناً اس میں گُنہگاری اور جہنّم کی حقداری ہے۔

دل کی سختی کا انجام:

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر رَحم فرمائے ہماری زبانوں کو لگام نصیب کرے اور ہمارے دِلوں کی سَختی کو دُور فرمائے کہ سَخت دِلی فُحش گوئی کی عَلامت ہے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی مکّی مَدَنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: فُحش گوئی سخت دِلی سے ہے اور سخت دِلی آگ میں ہے۔ ‘‘

(ترمذی، کتاب البرو الصله، باب ماجاء فی الحیاء، ۴۰۶/۳، حدیث: ۲۰۱۶)

مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: جو شخص زَبان کا بے باک ہو کہ ہر بُری بھلی بات بے دَھڑک مُنہ سے نکال دے تو سمجھ لو کہ اس کا دل سخت ہے اس میں حیا نہیں۔ سختی وہ دَرَخت ہے جس کی جَڑ انسان کے دل میں ہے اور اس کی شاخ دَوزخ میں۔ ایسے بے دَھڑک انسان کا اَنجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ (اور) رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بارگاہ میں بھی بے اَدب ہو کر کافر ہو جاتا ہے۔ (مراٰۃ، ۶/ ۶۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے زبان کو قابو میں نہ رکھنے کے سبب انسان دیگر آفتوں کے ساتھ ساتھ فُحش گوئی میں بھی مُبتلا ہو جاتا ہے۔ بد قسمتی سے ہمارے مُعاشرے میں بدکلامی اور فُحش گوئی اس قدر عام ہو چکی ہے کہ ہماری کوئی مجلس، کوئی بیٹھک اس گُناہ سے محفوظ نہیں جہاں چند دوست جمع ہوئے، مذاق مسخری کا سلسلہ شُروع ہوا تو کئی کئی گھنٹے انجامِ آخرت سے بے خوف ہو کر بے ہودہ اور فُحش گفتگو میں مگن رہتے ہیں۔ انہیں اس بات کی بالکل فکر نہیں ہوتی ہماری یہ فحش گفتگو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب ہے۔ جیسا کہ

فحش کلامی رب تعالیٰ کو ناپسند ہے:

حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فُحش کلامی سے بچو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فُحش اور فحش کہنے کو پسند نہیں فرماتا۔[1]

مومن کی پہچان:

سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن عیب نکالنے والا، لعنت کرنے والا، فحش گو اور بے حیا نہیں ہوتا۔[2]

فحش گو پر جنت حرام ہے:

ایک اور حدیث پاک میں ہے: ہر فحش کلام کرنے والے پر جنت کا داخلہ حرام ہے۔[3]

دوزخیوں کی تکلیف کا باعث:

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چار شخص جہنمیوں کے لئے عذاب میں مُبتلا کی تکلیف کے ساتھ ساتھ مزید تکلیف کا باعث بنیں گے، وہ کھولتے پانی اور بھڑکتی آگ کے درمیان دوڑتے ہوئے موت مانگتے ہوں گے، (ان چار اَشخاص میں سے) ایک شخص وہ ہو گا جس کے مُنہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہو گا، اس سے کہا جائے گا: اِس بد نصیب کا کیا مُعاملہ ہے جس نے ہماری تکلیف کو اور زیادہ کر دیا؟ وہ کہے گا: میں وہ بدنصیب ہوں جو ہر فحش اور خبیث بات کو دیکھ کر ایسے لذّت اُٹھاتا تھا جیسے فُحش کلامی سے

---

1 ... الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الغضب، ذکر الزجر عن الظلم...الخ، ۳۰۷/۷، حدیث: ۵۱۵۴

2 ... سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی اللعنة، ۳۹۳/۳، حدیث: ۱۹۸۴

3 ... موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، ۲۰۴/۷، حدیث: ۳۲۵

لذت اٹھائی جاتی ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے فُحش گوئی کس قدر بُری عادت ہے مگر افسوس! فحش گوئی اور بے حیائی کو فروغ دینے میں ماحول کے ساتھ ساتھ ذرائعِ اَبلاغ (میڈیا) مثلاً ریڈیو، ٹی، وی کے مختلف چینلز اور مُتعدِّد رَسائل اور اَخبارات بھی مصروف ہیں ۔ جس کی بِناء پر ہمارا مُعاشَرہ تیزی سے فَحّاشی، عُریانی و بے حیائی کی آگ کی لپیٹ میں آتا جارہا ہے جس کے سبب خاص کر نئی نسل اَخلاقی بے راہ روی وشدید بد عملی کا شکار ہوتی جارہی ہے۔ فلمیں ڈِرامے ، گانے باجے ، بیہودہ فنکشنز رَواج پارہے ہیں۔ اکثر گھر سینما گھر اور اکثر مجالس نقّار خانے کا سماں پیش کر رہی ہیں۔ خدارا! ہوش میں آیئے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔اور خود کو فحش گوئی اور بے حیائی کے مَناظر سے بچانے کیلئے مدنی چینل دیکھتے رہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے علمِ دین حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ نہ صرف آپ کی ذات میں حیرت انگیز تبدیلی آئے گی بلکہ آپ کے اہلِ خانہ کی زندگی میں بھی مدنی انقلاب برپا ہوجائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاموشی کے فضائل:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے فُحش گوئی کی مذمّت پر احادیثِ مُبارکہ سُنیں کہ فحش گوئی کرنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ ناپسند فرماتا ہے ،اس پر جنت حرام ہو جاتی ہے اور وہ جہنمیوں کے لیے مزید تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی فُحش اور بے ہودہ گفتگو میں پڑنے کے بجائے فُضول گفتگو

---

1 ... موسوعة الامام لبن ابی الدنیا، کتاب الصمت ،۷/ ۱۳۲ ، حدیث : ۱۸۷

سے بچتے ہوئے خاموشی کی عادت بنانی چاہیے۔ کیونکہ خاموشی ایک ایسا عمل ہے کہ جس کے ذریعے انسان بہت سے گناہوں خاص کر فحش گوئی سے بچ سکتا ہے۔ آیئے! خاموشی کی فضیلت پر 6 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

(1) "اے ابودَرْدَاء! کیا میں تجھے دو ایسے عمل نہ بتاؤں جن کی مَشَقَّت تو خَفیف (ہلکی) ہے مگر ان کا اَجْر عظیم ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ ان جیسے کسی عمل کے ساتھ ملاقات نہیں کی گئی وہ دو عمل طویل خاموشی اور حسنِ اخلاق ہیں۔"

(مجمع الزوائد، باب ماجاء فی حسن الخلق، رقم: ۱۲۶۷۲، ج ۸، ص ۴۸)

(2) جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور آخِرت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہئے کہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔" (بخاری، کتاب الادب، باب من کان یومن باللہ والیوم الاخر... الخ، ۴/ ۱۰۵، حدیث: ۶۰۱۸)

(3) "جو خاموش رہا اس نے نَجات پائی۔" (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، رقم: ۲۵۰۹، ج ۴، ص ۲۲۵)

(4) "جسے سَلامتی عزیز ہو اسے چاہئے کہ خاموشی اختیار کرے۔"

(شعب الایمان، رقم ۴۹۳۷، ج ۴، ص ۲۴۱)

(5) "بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت نہیں پا سکتا جب تک اپنی زبان کو روکے نہ رکھے۔" (المعجم الاوسط، رقم الحدیث ۶۵۶۳، ج ۵، ص ۵۵)

(6) "خُوشخبری ہے اس شخص کیلئے جو اپنا زائد کلام بچا کر رکھے اور زائد مال خرچ کر دے۔" (المعجم الکبیر، مسند رکب المصری، رقم: ۴۶۱۶، ج ۵، ص ۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک سوال اور اس کا جواب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خاموشی کے فَضائل سُن کر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ایسی فُضول گفتگو جو گناہوں سے آلُودَہ نہ ہو تو شرعاً اس میں کوئی قباحت (برائی) نہیں تو پھر خاموش رہنے پر اصرار کرنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: بولنے میں کثیر آفات ہیں غَلَطی، جُھوٹ، غیبت، چُغلی، رِیاکاری، نِفاق، فُحش گوئی، بحث ومُباحثہ کرنا، اپنی تعریف کرنا، باطِل میں مشغول ہونا، جھگڑا کرنا، فضول گفتگو کرنا، بات بڑھانا گھٹانا، مخلوق کو اِیذا دینا اور کسی کی پردہ دَری کرنے جیسے عُیُوب کا تعلق زبان ہی سے ہے۔ یہ کثیر آفات زبان پر بہت جلد آجاتی ہیں اور زبان پر بوجھ بھی نہیں بنتیں اور دل کو ان کی وجہ سے لُطف وسُرُور حاصل ہوتا ہے، خود طبیعت بھی ان پر اُکساتی ہے اور شیطان بھی زور لگاتا ہے۔ ان آفات میں پڑنے والا زبان کی حفاظت کرنے سے قاصر رہتا ہے کیونکہ وہ اپنی من پسند بات کر گزرتا ہے اور جو خود کو ناپسند ہو اس سے خاموش رہتا ہے جبکہ یہ (یعنی کہاں بولنا اچھا ہے اور کہاں برا) مَخْفِی اور پیچیدہ علم میں سے ہے۔ لٰہذا بولنے میں خطرہ ہے اور چپ رہنے میں عافیت ہے یہی وجہ ہے کہ خاموشی کی بڑی فضیلت ہے۔ نیز خاموش رہنے سے مُنْتَشِر خیالات واَفکار یکجا ہوجاتے ہیں، وقار قائم رہتا ہے، بندہ ذکر و فکر اور عبادت کے لئے فارغ ہوتا ہے، دنیا میں بولنے کے برے انجام سے اَمن میں اور آخرت میں اس کے حساب سے فارغ رہتا ہے۔

فُضُول جملوں کی مثالیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس صد افسوس! کئی اچھے نظر آنے والے بھی بدقسمتی سے بھلائی کی باتیں کرنے کے بجائے فُضُول باتوں میں مشغول نظر آتے ہیں۔ یاد رہے! بے فائدہ باتوں میں

مَصروف ہونا یافائدہ مند گفتگو میں ضَرورت سے زیادہ الفاظ ملا لینا حرام یا گناہ نہیں البتّہ اسے چھوڑنا بَہُت بہتر ہے۔(اِحیاءُ العُلوم ج۳ص ۱۴۳) کیونکہ غیر ضَروری باتیں کرتے کرتے "گناہوں بھری" باتوں میں جاپڑنے کا قَوی اِمکان رہتا ہے لہٰذا خاموشی ہی میں بھلائی ہے۔ہمارے مُعاشرے میں آج کل بِلا حاجت ایسے ایسے سُوالات کئے جاتے ہیں کہ سامنے والا شرمندہ ہو جاتا ہے اور اگر جواب میں اِحتیاط سے کام نہ لے تو جھوٹ کے گناہ میں بھی پڑ سکتا ہے۔اس طرح کے سُوالات کی چند مثالیں سُنئے اگر ضَرورت ہو تو ٹھیک اور اِس کے بِغیر بھی کام چل سکتا ہے تو مسلمانوں کو شرمندَگی یا گناہوں کے خَدشات سے بچایئے۔ مثلاً(1) ہاں بھئی کیا ہو رہا ہے! (2) یار! آج کل دُعاؤں نہیں کرتے! (3) ارے بھائی! ناراض ہو گیا؟(4) یار! لگتا ہے آپ کو مزا نہیں آیا!(5) یہ گاڑی کتنے میں خریدی؟ (6) کس سال کا ماڈَل ہے؟ (7) آپ کے عَلاقے میں مکان کا کیا بھاؤ چل رہا ہے؟(8) یار! مہنگائی بَہُت زیادہ ہے (9) فُلاں جگہ پر موسِم کیسا ہے؟(10) اُف! اتنی گرمی! (11) آج کل تو کڑکڑاتی سردی ہے (12) نہ جانے یہ بارش اب رُکے گی بھی یا نہیں!(13) ذرا بارش آئی کہ بجلی گئی!(14) آپ کے یہاں بجلی تھی یا نہیں؟وغیرہ وغیرہ۔

عُمُوماً بیان کردہ کلمات اور اس طرح کے بے شُمار فِقرات بِلا ضَرورت بولے جاتے ہیں۔"گپ شپ" کرنے والے، بات کا بتنگڑ بنانے والے، بلکہ فُضول بات چُونکہ جائز ہے گناہ نہیں یہ سوچ کر یا وَیسے ہی جو کبھی کبھار ہی فُضول باتیں کرتے ہیں وہ بھی فُضول باتوں کے مُتَعَلِّق حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرتِ سَیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کے تاثُّرات (تَ۔اَث۔ثُرات) مُلاحظہ فرمائیں اور اپنے آپ کو فُضُول گفتگو کے اِن چار نُقصانات سے ڈرائیں۔آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان چار وُجُوہات کی بِنا پر فُضُول باتوں کی مَذَمَّت فرمائی ہے۔

(1):۔ فُضُول باتیں کِراماً کاتِبین (یعنی اعمال لکھنے والے بُزُرگ فِرِشتوں) کو لکھنی پڑتی ہیں، لہٰذا آدمی کو چاہیے کہ ان سے شَرْم کرے اور انہیں فُضُول باتیں لکھنے کی زَحْمت نہ دے۔

(2):۔ یہ بات اچّھی نہیں کہ فضول باتوں سے بھرپور اعمال نامہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش ہو۔

(3):۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں تمام مخلوق کے سامنے بندے کو حکم ہو گا کہ اپنا اعمال نامہ پڑھ کر سُناؤ! اب قِیامت کی خوفناک سختیاں اس کے سامنے ہوں گی، انسان برَہنہ (بَ۔رَہْ۔نہ یعنی ننگا) ہو گا، سخت پیاسا ہو گا، بھوک سے کمر ٹوٹ رہی ہو گی، جنَّت میں جانے سے روک دیا گیا ہو گا اور ہر قسم کی راحت اُس پر بند کر دی گئی ہو گی، غور تو کیجئے ایسے تکلیف دِہ حالات میں فُضُول باتوں سے بھرپور اَعمال نامہ پڑھ کر سنانا کس قدَر پریشان کُن ہو گا!

(4):۔ بروزِ قیامت بندے کو فُضُول باتوں پر ملامت کی جائے گی اور اُس کو شرمندہ کیا جائے گا۔ بندے کے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہو گا اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے شرم وندامت سے پانی پانی ہو جائے گا۔

(مِنہاجُ العابِدین ص ۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا تصوُّر تو کیجئے کہ میدانِ محشر کی خوفناک فَضاء میں کہ جب پیاس کی شِدّت سے دَم نکلا جارہا ہو، بھُوک سے کمر ٹُوٹ رہی ہو، جہنّم کی ہولناک سزاؤں کا سوچ کر کلیجہ مُنہ کو آرہا ہو پھر وہاں ہمارے مُتعلقین بھی موجود ہوں تو مُغَلَّظات وفُضولیات سے بھرپور نامۂ اعمال کو پڑھنا کتنا دُشوار کام ہو گا؟ لہٰذا! میدانِ محشر میں اس ممکنہ پریشانی سے بچنے کے لئے ہمیں اپنی زبان کی حفاظت سے ذرّہ برابر بھی غَفلت نہیں کرنی چاہئے اور فکرِ مدینہ کرتے ہوئے اس طرح حساب لگانا چاہیے کہ اگر میں نے روزانہ صرف 15 مِنٹ بھی فُضُول باتیں کی ہیں تو ایک مہینے کے ساڑھے سات

گھنٹے ہوئے اور ایک سال کے 90 گھنٹے، بِالفرض کسی نے پچاس سال تک روزانہ اَوسَطاً 15 مِنَٹ فُضُول گفتگو کی تو 187 دن 12 گھنٹے ہوئے یعنی چھ ماہ سے زائد، تو غور فرمایئے !قِیامت کا ہولناک دن جس میں سورج صرف سوا میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا، ایسی ہوشرُبا گرمی میں مُسلسل بِلا وقفہ چھ ماہ تک کون ''اعمال نامہ'' پڑھ کر سُنا سکے گا! یہ تو صِرف یومیہ پندرہ مِنَٹ کی فُضُول گوئی کا حِساب ہے۔ ہمارے تو بسااَوقات کئی گھنٹے دوستوں کے ساتھ ''فُضُول گپ شپ''میں گزر جاتے ہیں ، گناہوں بھری باتیں اور دیگر بُرائیاں مزید برآں

یارب نہ ضَرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں!
اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
بک بک کی یہ عادت نہ سرِ حشر پھنسا دے
اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
ہرلَفظ کا کس طرح حساب آہ! میں دوں گا
اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رکھئے !زِندگی کے اَیّام چند گھنٹوں سے اور یہ چند گھنٹے چند لمحوں سے عِبارت ہیں ، زِندگی کا ہر سانس اَنمول ہیرا ہے ،کاش !ہمیں ایک ایک سانس کی قَدر نصیب ہو جائے کہ کہیں کوئی سانس بے فائدہ نہ گزر جائے اور کل بروزِ قِیامت زندگی کا خزانہ نیکیوں سے خالی پاکر اَشکِ ندامت نہ بہانے پڑ جائیں !صد کروڑ کاش !ایک ایک لمحے کا حِساب کرنے کی عادت پڑ جائے کہ کہاں بسر ہو رہا ہے، زَہے مُقدّر !زِندگی کی ہر ہر ساعت مُفید کاموں ہی میں صَرف ہو ۔ بروزِ قِیامت اَوقات کو فضول باتوں

، خُوش گپّیوں میں گزرا ہوا پاکر کہیں کَفِ اَفسوس مَلتے نہ رہ جائیں لہٰذا ہم بھی اپنے لمحاتِ زِندگی کی قَدر کرتے ہوئے خود کو نیکیوں کا عادی بنانے، گناہوں سے بچنے دوسروں کو بچانے، فُضُول گوئی سے پیچھا چُھڑانے اورذِکرودُرُود کی عادت بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر قُفلِ مدینہ تحریک کا حصّہ بنے گے اور ہر ماہ یومِ قفلِ مدینہ بھی منائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

قُفلِ مدینہ لگا رہے گا۔۔۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ
ایک چپ۔۔۔ سو سُکھ
پہلے تولو۔۔۔بعد میں بولو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گفتگو کا جائزہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان کی حفاظت کرنے، فُضول اور بے فائدہ باتوں سے بچنے کیلئے اگر ہم اپنے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کی بات چیت کرنے کا انداز، گفتگو میں ان کی احتیاطیں اور ان کے نصیحت آموز اَقوال کو مدِّ نظر رکھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بھی فُضُول گوئی سے بچنے کا ذِہن بنے گا۔

زبان کی حفاظت سے متعلق 12 اقوالِ بزرگانِ دین:

(1)... امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ گفتگو سے بچنے کے لئے اپنے مُنہ میں کنکری رکھا کرتے اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کرتے: یہی وہ چیز ہے جو مجھے ہلاکت کی جگہوں پر لے گئی ہے۔

﴿2﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمَا فرماتے ہیں: میری زبان ایک درندہ ہے اگر میں اسے کھلا چھوڑ دوں تو مجھے کھا جائے۔

﴿3﴾... حضرت سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آلِ داؤد کی حکمت سے ہے کہ عقلمند پر لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کی خبر رکھے، اپنی زبان کی حفاظت کرے اور اپنے کام پر توجُّہ رکھے۔

﴿4﴾... حضرت سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جو زبان کی حفاظت نہیں کر سکتا وہ دین کی حقیقت کو نہیں جان سکتا۔

﴿5﴾... ایک بزرگ فرماتے ہیں: خاموشی آدمی میں دو فضیلتیں جمع کر دیتی ہے: ایک اس کا دین سلامت رہتا ہے اور دوسرا وہ اپنے ساتھی کی بات کو سمجھ لیتا ہے۔

﴿6﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن واسع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ النَّافِع نے حضرت سَیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے فرمایا: اے ابو یحییٰ! لوگوں پر زبان کی حفاظت، درہم و دینار کی حفاظت سے زیادہ سخت ہے۔

﴿7﴾... حضرت سَیِّدُنا یونُس بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس شخص کی زبان دُرُستی پر قائم رہتی ہے تم اس کا اثر اس کے ہر عمل میں دیکھو گے۔

﴿8﴾... حضرت سَیِّدُنا رُبَیع بن خُثَیْم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے بیس سال تک دُنیاوی گفتگو نہیں کی۔ جب صبح ہوتی تو دَوات، کاغذ اور قلم رکھتے اور جو گفتگو بھی کرتے اسے لکھ لیتے پھر شام کے وقت اپنے نفس کا مُحاسبہ کرتے۔ (احیاء العلوم ج ۳، ص ۳۳۸)

ایک بار حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی ملاقات ہوئی۔ اُنہوں نے آپس میں گفتگو کی اور پھر دونوں روئے پھر سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: اے ابو علی (یہ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل کی کنیت ہے) ''میں آج کی اس صُحبت سے بہُت ثواب کی اُمّید رکھتا ہوں۔'' سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں آج کی اس صُحبت سے بہُت خوفزدہ ہوں۔'' سیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: کیوں؟ سیِّدُنا فضیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: کیا ہم دونوں اپنی گفتگو کو آراستہ نہیں کر رہے تھے؟ کیا ہم تکلُّف میں مُبتلا نہیں تھے؟ سیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ سُن کر رو پڑے۔ (مِنْہاجُ الْعابِدِین ص ۴۴)

اللہُ اَکْبَر! مقامِ غور ہے۔ ان نیک بندوں کی ملاقات رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اور ان کی بات چیت خالص اسلامی ہوا کرتی تھی ۔ مگر ان کا خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ مُلاحظہ فرمایئے! دونوں اَولیائے کرام رَحِمَہُمَا اللہُ السَّلَام اس ڈر سے رو رہے ہیں کہ ہماری گفتگو میں کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی تو نہیں ہو گئی۔ کہیں ہم فُضُول یا بِلاوجہ خُوبصورت جملے تو نہیں بول گئے!

نبیِّ کریم ،رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: (بروزِ قیامت) تم میں میرے نزدیک سب سے زِیادہ ناپسندیدہ اور میری مجلس سے زیادہ دُور وہ لوگ ہوں گے جو بتکلُّف بہت زِیادہ بولنے والے، خُوب فَصاحت بھری گُفتگو کرنے والے اور بغیر اِحتیاط کئے بہت زِیادہ کلام کرنے والے ہوں گے۔ (المعجم الکبیر، ۲۲/ ۲۲۱، حدیث: ۵۸۸)

پرہیزگار تکلُّف سے دور ہوتے ہیں:

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں: آدمی کو چاہئے کہ

ہر چیز میں مقصود پر اِکتفا کرے اور کلام کا مقصود غرض کو سمجھانا ہے اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ تَصَنُّع (بناوٹ) ہے اور قابلِ مذمت ہے البتہ خطابت میں مُبالغہ اور ناقابلِ فہم گفتگو سے بچتے ہوئے خوبصورت الفاظ سے وَعظ و نصیحت کرنا اس میں داخل نہیں ہے کیونکہ خطابت سے مقصود دِلوں کو نیکیوں کی طرف مائل کرنا اور رغبت دلانا اور انہیں خواہشات سے روکنا اور دلوں میں رِضائے الٰہی کے حُصول کی جگہ بنانا ہے اور اَلفاظ کی خُوبصورتی اس میں مُؤثِّر ہوتی ہے، لہٰذا اس میں مُضائقہ نہیں۔ رہے وہ مُحاورات جو حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں ان میں قافیہ باندھنا اور تکلُّف کرنا مُناسب نہیں ہے بلکہ ان میں مشغول ہونا قابلِ مذمّت ہے اور ان پر اُبھارنے والی چیز، رِیاکاری، فَصاحت کا اظہار اور دوسروں پر فَوقِیَّت وبرتَرِی پانے کے ذریعے مُمتاز و نُمایاں ہونا ہے۔ ان میں سے ہر ایک مذموم (برا) ہے، شریعت انہیں ناپسند کرتی ہے اور ان سے روکتی ہے۔ (احیاء العلوم ج۳ ص۴۰۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی گفتگو میں نکھار پیدا کرنے کیلئے ضرورت سے زیادہ خُوبصورت جُملوں کا استعمال کرنے سے پرہیز کریں بالخصوص جب کسی اَن پڑھ یا سیدھے سادھے اسلامی بھائی کو نیکی کی دعوت پیش کریں تو اس بات کا خاص خیال رکھیں ورنہ ہم نے اپنی طرف سے تو نیکی کی دعوت تو دے دی مگر اس بیچارے کو کچھ سمجھ ہی نہ آئے تو کیا فائدہ؟۔ لہٰذا ہر کسی سے اس کے مَقام و مرتبہ کے لحاظ سے گفتگو کرنی چاہیے۔ جیسا کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کُتب و رسائل اس قدر آسان اَنداز میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہر ایک اسلامی بھائی بآسانی پڑھ کر سمجھ سکتا ہے۔ آپ بھی شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کُتب و رسائل اور مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہونے والی ہر کتاب کا خُود بھی مُطالَعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی تُحفۃً پیش کیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے زبان کی حفاظت کے حوالے سے کئی مدنی اِنعامات عطا فرمائے ہیں: مثلاً مدنی انعام نمبر 29 میں فرماتے ہیں: آج آپ نے کسی سے ایسے فُضول سوالات تو نہیں کئے جن کے ذَرِیعے مُسلمان عموماً جُھوٹ کے گناہ میں مُبتلا ہو جاتے ہیں؟ (مثلاً بلا ضَرورت پوچھنا آپ کو ہمارا کھانا پسند آیا؟ وغیرہ) مدنی انعام نمبر 33 ہے کیا آج آپ نے (گھر میں اور باہر) کسی پر تُہمت تو نہیں لگائی کسی کا نام تو نہیں بگاڑا؟ کسی سے گالی گلوچ تو نہیں کی؟ اسی طرح مدنی انعام نمبر 38 ہے کہ کیا آج آپ جُھوٹ، غیبت، چُغلی، حسد، تکبُّر اور وعدہ خِلافی سے بچنے میں کامیاب ہوئے؟ مدنی انعام نمبر 46 ہے کہ کیا آج آپ نے زَبان کا قُفلِ مدینہ لگاتے ہوئے فُضول گوئی سے بچنے کی عادت ڈالنے کیلئے کچھ نہ کچھ اَشارے سے اور کم اَز کم چار بار لکھ کر گفتگو کی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ مدنی انعامات میں سے ہر ایک کا تعلُّق زبان کی حفاظت سے ہے بالخصوص مدنی انعام نمبر 46 میں فُضول گفتگو سے خود کو بچانے، قفلِ مدینہ کی عادت بنانے کیلئے لکھ کر اور اشارے سے گفتگو کرنے کا ذہن دیا گیا ہے۔ ہمیں بھی فُضول گوئی سے پیچھا چُھڑانے اور خاموشی کی عادت ڈالنے کے لئے روزانہ کم از کم 4 بار لکھ کر گفتگو کرنی چاہیے اور پھر کوشش کرتے ہوئے اس عادت کو بڑھانے کیلئے اکثر لکھ کر گفتگو کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔ لکھ کر گفتگو کرنا اتنا آسان نہیں کیونکہ اس میں مَشَقَّت ہے اور نفس مشقت سے گھبراتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”اگر لوگوں کو لکھ کر گفتگو کرنے کا مُکلَّف بنایا جاتا ہے تو یہ بہت کم گفتگو کرتے۔“ (جنت کی دو چابیاں ص ۱۱۶)

اسی طرح فُضول گفتگو سے بچنے کیلئے اشارے سے بات کرنا بھی مُفید ہے کہ کسی کو بلانا ہو، پانی

وغیرہ چاہیئے ہو تو ہاتھ یا گردن کے اشارے سے بھی کام چلایا جاسکتا ہے۔ اگر ہم دن کا کوئی وقت مثلاً عصر تا مغرب، یا روزانہ ایک گھنٹہ 26 منٹ زبان کا قفلِ مدینہ لگائیں گے، اشارے سے یا لکھ کر گفتگو کریں گے تو آہستہ آہستہ ذِہن بنتا جائے گا۔

اگر فُضول گوئی کی عادت سے جلدی جان چھڑانا چاہیں تو روزانہ کچھ دیر کے لئے مُنہ میں پتھر رکھ لیجئے کہ یہ سُنَّتِ صدیقی بھی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے مُنہ مبارک میں پتھر رکھا کرتے تاکہ اس کے ذریعے اپنے آپ کو فُضول گفتگو سے روک سکیں۔ (معجم الاوسط، ج ۵، ص ۷۴، حدیث ۶۵۴۱)

لیکن خیال رہے کہ پتھر بَیْضَوی شکل میں اچھی طرح گھِسائی کیا ہوا ہو اور اس کا سائز اتنا بڑا ہو کہ حلق سے نیچے نہ اُتر سکے۔

اگر کبھی زبان سے فُضول بات نکل جائے تو اس پر نادِم ہو کر دُرودِ پاک پڑھئے۔ دُرُودِ پاک کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فُضول گوئی سے نجات مل ہی جائے گی۔

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دَم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ
ہماری فالتو باتوں کی عادت دُور ہو جائے
لگائیں مُستقل قفلِ مدینہ لب پہ ہم مولیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خاموشی کی عادت بنانے کیلئے بیان کردہ طریقوں میں سے کسی ایک طریقے پر بھی پابندی سے عمل کرلیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فُضول گوئی سے چھٹکارا مل

جائے گا۔ مگر ابتداءً اس میں شیطان رُکاوٹیں ڈالے گا۔ کبھی گھر والے تو کبھی کوئی اور، کبھی خود ہی ایسا لگے گا کہ میں خاموش نہیں رہ سکتا، مگر ہمت نہ ہاریئے کوشش کرتے رہئے خوب جِدّوجُہد کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضَرور کامیاب ہوں گے۔ مزید فُضول گوئی کی آفات سے پیچھا چُھڑانے اور زبان کی حفاظت کا ذہن بنانے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کُتُب "کُفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب" اور "غیبت کی تباہ کاریاں" نیز مکتبۃُ المدینہ کی شائع کردہ کتاب اِحیاءُ العلوم جلد 3 سے زبان کی آفات کا مُطالَعہ کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُفید معلومات کے ساتھ ساتھ قُفلِ مدینہ کا ذِہن بھی بنے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے زبان کی آفتوں کے بارے میں سُنا کہ زبان ایک بے لگام گھوڑے کی مانند ہے اگر اس کو روکنے کی کوشش نہ کی جائے تو یہ انسان کو دُنیا و آخرت میں بھی مُشکلات کا شکار کر سکتی ہے۔ اس ضمن میں ہم نے سب سے پہلے حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نصیحت آموز حکایت سُنی جس میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے زبان کی حفاظت کا حکم ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد میں نے قرآنِ پاک کی آیات اور خاموشی کے فضائل پر احادیثِ مُبارکہ بیان کرنے کی سعادت حاصل کی اور ضمناً فحش گوئی کی مذمت بھی آپ کے گوش گزار کی۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اگر ہم ضروری بات بھی کریں تو کم سے کم الفاظ میں نمٹائیں۔ مگر ہمارے یہاں ہوتا یہ ہے کہ اگر کہیں کچھ افراد مل بیٹھ کر فالتو گپیں ہانکنے میں مصروف ہوں اور ان میں ایک آدمی خاموش بیٹھا ہو تو اس

کو نہ بولنے کا طعنہ دیا جاتا ہے، اور اس بات پر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بے عزتی کی جاتی ہے مذاق اُڑایا جاتا ہے۔اس کے بعد ہم نے فُضول جملوں کی چند مثالیں بھی سُنی کہ بعض افراد کو فُضول سوالات کرنے کی ایسی عادت ہوتی ہے کہ ان کے سوالات سے لوگ پریشان ہو جاتے ہیں۔یاد رکھئے! اس طرح کے سوالات سے بعض اوقات جواب نہ ہونے کی صورت میں سامنے والے کو شرمندگی اُٹھانی پڑتی ہے لہٰذا ایسے فُضول سوالات سے بھی بچنا چاہیے۔اس کے بعد ہم نے بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے اَقوال اور سَیِّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اور سَیِّدُنا فُضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُلاقات کا واقعہ سُنا ان میں بھی ہمارے لیے عبرت کے زبردَست مدنی پھول ہیں۔ وہ دونوں بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما دورانِ ملاقات خوفِ خدا کے سبب رو رہے ہیں کہ کہیں ہم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والا کوئی جملہ تو نہیں نکل گیا؟ اے کاش! ہمارا بھی یہ مدنی ذہن بن جائے کہ ہم بھی مجلس کے اختتام پر اس طرح اپنا مُحاسبہ کریں کہ کیا ہم نے اپنی گفتگو میں کسی کی دل آزاری تو نہیں کی؟ کسی کی غیبت تو نہیں کر بیٹھے؟ کسی کو گالی تو نہیں دی؟ کہیں اس گفتگو میں ہم سے فالتو جملے تو نہیں نکل گئے؟ اگر ہم اس طرح فکرِ مدینہ کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بھی فُضول گوئی سے بچنے کا ذِہن بنے گا۔اس کے بعد فُضول گوئی سے بچنے کے چند طریقے مثلاً لکھ کر گفتگو کرنا، اشارے سے گفتگو کرنا، سُنَّتِ صدیقی پر عمل کرتے ہوئے مُنہ میں پتھر رکھنا اور دُرودِ پاک کی کثرت کرنا بھی آپ نے سماعت فرمایا۔ اگر ہم بھی ان طریقوں میں سے کسی ایک پر عمل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فُضول گوئی کی عادت سے جان چھوٹ جائے گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان کی حفاظت کا ذہن بنانے، فُضول گوئی کی عادت سے پیچھا چھڑانے ،اپنے قیمتی وقت کو ضائع ہونے سے بچانے کیلئے ذِکرو دُرُود کی عادت اپنانے، گناہوں سے بچنے اور نیکیوں پر اِستقامت پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کرنا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس سِلسِلے میں دَعوتِ اِسلامی کے سُنَّتوں کی تربیّت کے بے شُمار مَدَنی قافِلے 3 دن، 12 دن، 1 ماہ اور 12 ماہ کے لئے مُلک بہ مُلک، شہر بہ شہر اور قَریہ بہ قَریہ سفر کرکے علمِ دین اور سُنّتوں کی بہاریں لُٹارہے اور نیکی کی دَعوت کی دُھومیں مچا رہے ہیں۔ یقیناً راہِ خُدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے ان مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ اِن مَدَنی قافلوں کی بَرَکت سے پَنْجْ وَقْتہ نمازونوافل کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی سُنَّتیں بھی سیکھنے کو ملتی ہیں اور علمِ دین حاصل کرنے کا مَوقع مُیَسَّر آتا ہے۔ علمِ دین کے لیے سَفَر کے بے شُمار فَضائل ہیں۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سیِّدُ الْمُبلِّغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو عِلْم کی تلاش میں نکلتا ہے وہ واپس لوٹنے تک اللہ تعالٰی کی راہ میں ہوتا ہے۔" (ترمذی، کتاب العلم، رقم ۲۶۵۶، ج ۴، ص ۲۹۴)

حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "عِلْم کا ایک باب جسے آدمی سیکھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ہزار رَکعت نَفْل پڑھنے سے زِیادہ پسندیدہ ہے اور جب کسی طالبُ الْعِلْم کو علم حاصل کرتے

ہوئے مَوت آجائے تو وہ شہید ہے۔‘‘

(الترغیب والترہیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم، رقم ١٦، ج١، ص ٥٤)

ہمیں بھی حُصولِ علم کی خاطر ہر ماہ تین دن راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کو اپنا معمول بنالینا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ علمِ دین حاصل کرکے دوسروں تک پہنچانا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے یہ مدنی قافلے جہاں علمِ دین حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں وہیں ان کی برکت سے معاشرے کے بگڑے ہوئے جرائم پیشہ افراد تائب ہوکر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہوگئے، بے نمازی نمازی بن گئے، چور ڈاکو اور شراب کے عادی سُنّتوں کے پیکر بن گئے۔ آیئے! ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

شراب کا عادی کیسے تائب ہوا؟

بابُ المدینہ (کراچی) میں مُقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: ١٤٢٥ھ بمطابق 2005ء کی بات ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل بُری صُحبت کی نحوست سے میں نے شراب پینا شروع کردی۔ چونکہ میرے والِد صاحب انتقال فرماچکے تھے اور گھر میں سب سے بڑا میں ہی تھا اس لئے گھر کی تمام ذِمّہ داری میرے کندھوں پر تھی، دلی طور پر شراب کو بُرا جاننے کے باوجود میں عادت کے ہاتھوں مجبور ہوچکا تھا، ہزارہا کوششوں کے باوجود میں اس سے جان نہ چھڑا سکا۔ چنانچہ اس نیت سے کہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرکے دُعا کروں تو شاید اس عادتِ بد سے نجات مل جائے میں نے عاشِقانِ رسول کے ہمراہ تین دن کے مَدَنی قافلے میں سُنّتوں بھرا سفر اختیار کیا اور دورانِ مَدَنی قافلہ خُوب دعائیں کیں، مَدَنی قافلے کے دوران مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جو رحمتیں ملیں وہ بیان سے باہر ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے شراب نوشی کی بُری عادت سے میری جان چھوٹ

گئی وہ دن اور آج کا دن تین سال کا عرصہ گزر گیا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شراب پینا تو دُور کی بات میں نے یہ منحوس کام کرنے کے بارے میں کبھی سوچا تک نہیں۔ اور یہ بیان دیتے وقت میں عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں دس روزہ اجتماعی اعتکاف کی بَرَکتیں لوٹنے میں مصروف ہوں اور عمامہ کا تاج بھی میرے سر پر جگمگا رہا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ ٔ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵)

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے بات چیت کرنے کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں۔

۞: مُسکرا کر اور خَندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ۞: چلاّ چلاّ کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلُّفی میں اکثر دوست آپس میں کرتے ہیں سُنَّت نہیں۔ ۞: چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عُمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ۞: جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سُنئے۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شُروع کر دینا سُنَّت نہیں۔ ۞: بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں

قہقہہ نہ لگائیے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا۔ ۞: کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مُخاطب کے ظرف اور اس کی نَفْسیات کے مُطابق بات کی جائے۔ ۞: بدزَبانی اور بے حَیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اِجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۲۱، ص۱۲۷)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِشر یعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفَحات پر مشتمل کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

"**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنۡزِلۡہُ الۡمَقۡعَدَ الۡمُقَرَّبَ عِنۡدَكَ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ**"۔

گر لَبِ پاک سے اِقرارِ شَفاعت ہو جائے
یُوں نہ بے چین رکھے جوشِشِ عصیاں ہم کو

شعر کی وضاحت: اے میرے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ کے مبارک لبوں سے اس بات کا اِقرار ہو جائے کہ ہاں آپ میری شفاعت فرمائیں گے تو میرے گناہوں کا جوش مجھے بے چین نہ کرسکے گا۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125 : **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً**۔

یعنی ”پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو“ میں دِیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَسُولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اپنی اپنی جگہ بے مِثْل و بے مِثال ہیں، سب ہی آسمانِ ہِدایت کے تارے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے ہیں، لیکن ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور سب صحابہ میں اَفْضَل خُلفائے راشدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم ہیں، اِنہی خُلفاء میں سے دوسرے خلیفۂ راشد، اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، آپ کا یومِ وِصال یکُم مُحَرَّمُ الْحَرام ہے۔ آیئے! اسی مُناسَبَت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زِنْدَگی کے ایک روشن پہلو ”**عشقِ رسُول**“ کے بارے میں سُننے کی سَعادَت حاصل کرتے ہیں۔

پہلے کچھ منقبتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اشعار "وسائلِ بخشش" سے سُنتے ہیں۔

خدا کے فضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
خدا اُن کا محمد مصطفی فاروقِ اعظم کا
کرم اللہ کا ہر دم نبی کی مجھ پہ رحمت ہے

مجھے ہے دو جہاں میں آسرا فاروقِ اعظم کا
بھٹک سکتا نہیں ہر گز کبھی وہ سیدھے رستے سے
کرم جس بخت وَر پر ہو گیا فاروقِ اعظم کا
اِلٰہی! ایک مُدّت سے مِری آنکھیں پیاسی ہیں
دِکھا دے سبز گنبد واسطہ فاروقِ اعظم کا
شہادت اے خدا عطاؔر کو دیدے مدینے میں
کرم فرما اِلٰہی! واسطہ فاروقِ اعظم کا

فارُوقِ اَعْظَم اور سرکار کی دل جوئی!

حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرْشاد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رَسُولِ اَکْرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غمگین حالت میں اپنے مہمان خانے میں تشریف فرما تھے۔ میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غُلام کے پاس آیا اور کہا کہ "رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے میرے داخل ہونے کی اِجازَت مانگو۔" اس نے واپس آکر کہا: "میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں آپ کا ذِکْر تو کیا ہے مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوئی جواب ارشاد نہیں فرمایا۔" تھوڑی دیر بعد میں نے پھر کہا کہ "نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے میری حاضری کی اِجازَت مانگو۔" وہ گیا اور واپس آکر پھر کہا: "میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آپ کا ذِکْر کیا مگر آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔" میں کچھ کہے بغیر واپس پلٹا تو غُلام نے آواز دی کہ "آپ اَندر آجایئے! اِجازَت مل گئی ہے۔" چُنانچہ میں اَندر گیا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام کِیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک

چٹائی پر ٹیک لگائے تشریف فرما تھے، جس کے نِشانات آپ کے پہلو پر واضِح نظر آرہے تھے، پھر میں کھڑے کھڑے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دِل جُوئی کیلئے عرض گُزار ہوا: "**اَسْتَاْنِسُ یَا رَسُوْلَ اللہ** یعنی یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کے ساتھ باتیں کر کے آپ کو مانُوس کرنا چاہتا ہوں۔ ہم قُریش جب مَکَّۂ مُکَرَّمہ میں تھے تو اپنی عورتوں پر غالب تھے اور یہاں مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ میں آکر ہمارا ایسی قوم سے واسطہ پڑا، جن پر عورتیں غالب ہیں۔" یہ سُن کر حُضُور نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُسکرائے۔ میں نے کہا: "یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں حَفْصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس گیا تھا اور ان سے کہا: آپ اپنے ساتھ والی (یعنی حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) پر کبھی رَشک نہ کرنا کیونکہ وہ تم سے زِیادہ حَسِین اور شہنشاہِ مدینہ، قَرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پسندیدہ زوجہ ہے۔" یہ سُن کر سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوبارہ مُسکرادیئے۔ (بخاری، کتاب النکاح، باب موعظۃ الرجل ابنتہ لحال زوجہا ج ۳، ص: ۴۶۰، حدیث: ۵۱۹۱، ملتقطا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے اَندازہ لگایئے کہ سَیِّدُنا فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ بھی گوارا نہ تھا کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی تکلیف یا غم میں مُبتلا ہوں، اسی لئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مانُوس کرنا چاہا اور بِالآخر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے اس اِرادے میں کامیاب بھی ہوگئے اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُن کی باتوں پر مسکرا دیئے۔ ذرا غور کیجئے! ایک طرف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ عالَم ہے کہ وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غمزدہ دیکھ کر اُداس ہوجاتے اور آپ کی دِل جُوئی کیلئے طرح طرح کی کوشش کرتے اور ایک ہم ہیں کہ شب وروز گُناہوں میں بَسر کرتے ہوئے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکت کو اَذِیَّت

پہنچاتے ہیں مگر ہمیں اس کا ذرا بھی اِحساس نہیں۔ یاد رکھئے! اس بات میں شک نہیں کہ آج بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اُمّتیوں کے تمام اَحوال کو مُلاحَظہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: میری زِنْدگی تمہارے لیے بہتر ہے تم مجھ سے باتیں کرتے ہو اور میں تم سے، اور میری وَفات بھی تمہارے لیے بہتر، تمہارے اعمال مجھ پر پیش کیے جائیں گے، جب میں کوئی بھلائی دیکھوں گا تو حمدِ اِلٰہی بجالاؤں گا اور جب بُرائی دیکھوں گا تمہاری بخشش کی دُعا کروں گا۔ (البحر الزخار المعروف بمسند البزار، حدیث: ۱۹۲۵ مکتبہ العلوم والحکم ۵/۳۰۸و ۳۰۹)

حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے ہر اُمّتی اور اس کے ہر عمل سے خبر دار ہیں۔ حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہیں اَندھیرے، اُجالے، کُھلی، چُھپی، مَوْجُود و مَعْدُوم ہر چیز کو دیکھ لیتی ہے۔ جس کی آنکھ میں مَازَاغ کا سُرمہ ہو، اس کی نگاہ ہمارے خواب وخَیال سے زِیادہ تیز ہے، ہم خواب وخیال میں ہر چیز کو دیکھ لیتے ہیں، حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نگاہ سے ہر چیز کا مُشاہَدہ کر لیتے ہیں۔ صُوفیاء فرماتے ہیں کہ یہاں اعمال میں دل کے اعمال بھی داخل ہیں، لہٰذا حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے دِلوں کی ہر کیفیّت سے خبر دار ہیں۔ (مرآۃ ج ا، ص: ۴۳۹)

تم ہو شہید و بصیر اور میں گنہ پر دلیر
کھول دو چشمِ حیاء تم پہ کروروں دُرود

شعر کی وضاحت: اے میرے پیارے نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) آپ کو اللہ تعالیٰ نے

کائنات کے ذرّے ذرّے پہ گواہ بنا کر بھیجا اور جہاں کا کوئی گوشہ آپ سے پوشیدہ نہ رہا، آپ سب کچھ دیکھ رہے ہیں اور یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ میں گناہوں پہ کس قدر جری و دلیر ہوں، میری شرم و حیاء کی آنکھ کھول دیں تاکہ گناہ کرتے ہوئے شرما جاؤں، آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں فرمائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اُمّتیوں کے تمام اَحوال سے باخبر ہیں تو ہمارے نیک اعمال دیکھ کہ خُوش اور بُرے اعمال سے غمگین بھی ہوتے ہوں گے۔ لٰہذا ہمیں چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا حاصل کرنے کیلئے زِیادہ سے زِیادہ نیک اَعمال کریں، آپ کی ذاتِ بابرکت پر کثرت سے دُرُود و سلام کے گَجرے نچھاور کریں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل کریں اور دُوسروں کو بھی سکھائیں تاکہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُوش ہو کر روزِ محشر اپنے گُنہگار اُمّتیوں کی شَفاعت فرما کر جنَّت میں ہمیں بھی اپنے ساتھ لیتے جائیں۔

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دارو گیر ۔۔۔ امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے ۔۔۔ صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر ۔۔۔ سیّدِ بے سایہ کے ظِلِّ لِوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن ۔۔۔ دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی نامۂ اعمال جب کُھلنے لگیں ۔۔۔ عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعارُفِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

خلیفۂ دُوُم، جانَشینِ پیغمبر، حضرتِ سیِّدُنا عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنیت "اَبُو حَفْص" اور لقب "فارُوقِ اَعظم" ہے۔ ایک روایت میں ہے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ 39مَردوں کے بعد، خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا سے اِعلانِ نُبُوَّت کے چھٹے سال ایمان لائے، اسی لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مُتَمِّمُ الْاَرْبَعِین یعنی "40 کا عدد پُورا کرنے والا" کہتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اِسلام قبول کرنے سے مُسلمانوں کو بے حد خُوشی ہوئی اور اُن کو بہت بڑا سہارا مل گیا یہاں تک کہ حُضُور، رحمتِ عالَم، جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَمِ مُحتَرَم میں اِعلانیہ نماز ادا فرمائی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِسلامی جنگوں میں مُجاہِدانہ شان کے ساتھ بر سرِ پیکار رہے اور تمام مَنْصُوبہ بندیوں میں شاہِ خَیْرُ الْاَنام، رسُولِ عالی مَقام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وزیر و مُشیر کی حیثیّت سے وفادار ورفیق کار رہے۔ خلیفۂ اَوَّل، اَمِیْرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے بعد حضرتِ سَیِّدُنا فارُوقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو خلیفہ مُنْتَخَب فرمایا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تختِ خِلافت پر رَونق اَفروز رہ کر جانَشینیِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام تر ذِمّے داریوں کو بہت ہی اچھے انداز سے سر انجام دیا۔

بالآخر نمازِ فجر میں ایک بدبخت نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر خنجر سے وار کیا اورآپ زَخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شرفِ شہادت سے سرفراز ہوگئے۔ بَوَقتِ وفات آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عُمر شریف 63 برس تھی۔ حضرتِ سَیِّدُنا صُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نمازِ جنازہ پڑھائی

اور گوہرِ نایاب، فیضانِ نُبُوَّت سے فَیض یاب خلیفہ ٔرِسالت مآب حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روضہ ٔمُبارَکہ کے اندر حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پہلوئے انور میں مدفُون ہوئے، جو کہ سرکارِ انام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک پہلو میں آرام فرما ہیں۔ (الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ ج ا ص ۲۸۵، ۴۰۸، ۴۱۸، ملخصًا) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔

شہادت اے خدا عطّار کو دیدے مدینے میں
کرم فرما اِلٰہی! واسطہ فاروقِ اعظم کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والدین، بھائی بہن، اَولاد اور مال و جائیداد سے مَحبَّت انسان میں فِطری طور پر ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے اَہل و عِیال اور عزیز و اَقارِب کو بُھلا کر ان کی مَحبَّت کو دل سے نکال بھی دے تو اس کے اِیمان میں کوئی خرابی نہیں آئے گی اور اس کا اِیمان بدستُور قائم رہے گا، کیونکہ ان اَفراد کو ماننا، ان کی مَحبَّت کو دل میں بَسائے رکھنا، اِیمان کیلئے ضروری نہیں جبکہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانا، آپ کی تَعْظِیم کرنا، آپ سے مَحبَّت رکھنا، ایمان کیلئے جُزْوِ لَایَنْفَکّ (یعنی وہ حصہ جو جُدا نہ ہو سکے) ہے، لٰہذا مومنِ کامل کے لیے ضَروری ہے تمام رِشتوں اور کائنات کی ہر شے سے محبوب تَرین، اُسے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات ہو۔

ہر شے سے محبوب:

بخاری شریف، حدیث نمبر 6632 میں ہے:

حضرت سَیِّدُنا عَبْدُاللہ بن ہشام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ہم سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ

لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عمر فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔ سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: "لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا مِنْ نَفْسِی یعنی یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھے میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْكَ مِنْ نَفْسِكَ نہیں عُمر! اس رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! (تمہاری مَحبّت اس وقت تک کامل نہیں ہوگی) جب تک میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔" سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: "وَاللہِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِی یعنی یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔" یہ سُن کر نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "اَلْآنَ یَا عُمَرُ یعنی اے عُمر! اب (تمہاری مَحبّت کامل ہوگئی۔) (بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب کیف کانت یمین النبی، ج ۴، ص ۲۸۳، حدیث: ۶۶۳۲۔)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حکم صِرف فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے ہی نہیں بلکہ رہتی دُنیا تک آنے والے ایک ایک مُسلمان کیلئے ہے، کیونکہ مَحبّتِ مُصْطَفٰے وہ چیز ہے، جس کے بِغیر ہمارا ایمان کامل ہی نہیں ہوسکتا۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْن یعنی تم میں سے کوئی شخص اس وَقْت تک مومن (کامل) نہیں ہو سکتا، جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والِدَیْن، اولاد اور تمام لوگوں سے زِیادہ مَحْبُوب نہ ہو جاؤں۔" (صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، الحدیث ۱۵، ج ۱، ص ۱۷) **یقیناً! ایک مُسلمان**

کو پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ایسی ہی محبّت ہونی چاہئے کیونکہ یہی اس کی زِندگی کا سب سے قیمتی اَثاثہ ہے۔

تُمہاری یاد کو کیسے نہ زِندگی سمجھوں
یہی تو ایک سہارا ہے زِندگی کیلئے
میرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رَحمتِ عالَم
میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کیلئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ رسول کے کیا کہنے! جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی یاد آتی تو آپ بے قَرار ہو جاتے اور فِراقِ محبوب میں گِریہ وزاری کرتے، چُنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے غُلام حضرت سَیِّدُنا اَسلَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دو عالَم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذِکر کرتے تو عشقِ رسول سے بے تاب ہو کر رونے لگتے اور فرماتے: "پیارے آقا، سید الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو لوگوں میں سب سے زِیادہ رَحْم دل، یتیم کیلئے والد اور لوگوں میں دِلی طور پر سب سے زِیادہ بَہادُر تھے، وہ تو نِکھرے نِکھرے چہرے والے، مہکتی خُوشبو والے اور حسب کے اِعتبار سے سب سے زِیادہ مُکَرَّم تھے، اَوَّلین و آخرین میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مِثْل کوئی نہیں۔"

(جمع الجوامع، ج ۱۰ ص ۱۶، حدیث ۳۳)

ہے کلامِ اِلٰہی میں شَمْس و ضُحٰے ترے چہرۂ نور فزا کی قسم

قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زُلفِ دوتا کی قسم
ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حُسن واَدا کی قسم

فارُوقِ اعظم کا عقیدہ و مَحَبَّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے آقا و مولیٰ ہیں، ہم سب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَدنیٰ غُلام ہیں اور غُلام چاہے کیسے ہی اَعلیٰ مرتبہ پر کیوں نہ پہنچ جائے مگر اپنے مَولیٰ کی مَحَبَّت اور اس کی عقیدت ہمیشہ اس کے دل میں قائم رہتی ہے، وہ اس کے اِحسانات کو کبھی فراموش نہیں کرتا، ہر ایک کے سامنے بڑے فَخْرِیہ اَنداز میں اپنے آقا کی تعریف کرتا اور اس کا غُلام ہونے میں خُوشی محسوس کرتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی ایک سچے عاشقِ رسول، قطعی جنّتی اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں اَعلیٰ مرتبے پر فائز صحابیِ رَسُول ہیں۔ آپ بھی مَحَبَّتِ رَسُول میں سَرشار ہو کر خُود حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خادِم اور غُلام ہونے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا سعید بن مُسیَّب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اَمیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب مَنْصَبِ خِلافت پر فائز ہوئے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بَرسَرِ مِنْبَر فرمایا: ''کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنْتُ عَبْدَہٗ وَخَادِمَہٗ یعنی میں حُضُورِ پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبتِ بابرکت سے فَیض یافتہ رہا ہوں، پس میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا غُلام اور خِدمت گار رہا ہوں۔''

(مستدرک حاکم، کتاب العلم، خطبۃ عمر بعد ما ولی۔۔۔ الخ، ج ۱ ص ۳۳۲، ح: ۴۴۵)

میں تو کہا ہی چاہوں کہ بندہ ہوں شاہ کا
پر لُطف جب ہے کہہ دیں اگر وہ جناب ہُوں

شعر کی وضاحت: میں تو کہتا ہی ہوں کہ میں اپنے آقا(صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا بندہ یعنی غلام ہوں، اے میرے آقا(صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) لطف تو تب ہے کہ حضور فرمائیں، ہاں تُو میرا غلام ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا غُلامیِ رسول کا دَعویٰ صرف زبان کی حد تک نہیں تھا بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، نبیِّ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے واقعی سچے غُلام تھے، ساری زِندگی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر عمل کرتے ہوئے بسر فرمائی۔ لیکن افسوس! صد افسوس! ہم غُلامیِ رسول کا دَم بھرتے اور اس طرح کے دَعوے تو کرتے نظر آتے ہیں کہ

جان بھی میں تو دے دوں خُدا کی قسم!
کوئی مانگے اگر مُصطفٰے کے لئے

مگر ہمارا کردار اس کے بَرعکس دِکھائی دیتا ہے۔ یاد رکھئے! مَحبَّتِ رَسُول صرف اس بات کا نام نہیں کہ اجتماعِ ذِکر و نعت اور جلُوسِ میلاد میں بُلند آواز سے جُھوم جُھوم کر نَعت شریف پڑھی جائے، ہاتھ اُٹھا کر زور زور سے نَعرے لگائے جائیں اور پھر ساری رات جاگنے کے بعد نمازِ فجر پڑھے بغیر ہی سو جائیں، عام دنوں میں بھی پانچوں نمازیں حتّٰی کہ جُمُعہ تک نہ پڑھیں، پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری سُنَّت داڑھی شریف مُنڈوائیں یا ایک مُٹّھی سے گھٹائیں، سُنَّتوں کو چھوڑ کر نِت نئے فیشن

اپنائیں، حُسنِ اَخلاق سے پیش آنے کے بجائے بد اَخلاقی اور دیگر بُرائیاں بھی نہ نکال پائیں تو ایسی مَحبَّت کامل کیسے ہو گی؟ جبکہ حقیقی مَحبَّت تو اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ حُقُوق کی اَدائیگی میں سرکارِ دوجہاں، شفیعِ عاصیاں، وکیلِ مجرماں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُونچا مانا جائے، وہ اس طرح کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لائے ہوئے دِین کو تسلیم کریں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم واَدب بجالائیں اور ہر شخص اور ہر چیز یعنی اپنی ذات، اپنی اَولاد، ماں باپ، عزیز واَقارِب اور اپنے مال واَسباب پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا وخُوشنودی کو مُقدَّم رکھیں۔ (ماخوذ از اشعۃ اللمعات، ج ۱، کتاب الایمان، فصل اول ،ص ۵۰) اور جس کام سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مَنْع فرمادیا، اس سے بچنے کی کوشش بھی کرتے رہیں، اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت اس کا اِرتکاب کر بیٹھیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے بخشے جانے اور روزِ محشر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفاعت پانے کی اُمید رکھتے ہوئے سچّی توبہ کریں اور آئندہ اس گُناہ کی طرف جانے کا خیال بھی اپنے دل میں نہ لائیں۔ آیئے! اس بات کی سچّے دل سے نِیَّت کرتے ہیں کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ بلکہ آج تک جتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں توبہ کرکے انہیں اَدا بھی کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ جُھوٹ، غیبت، چُغلی، وعدہ خِلافی، دھوکہ دہی وغیرہ گُناہوں سے بچتے رہیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ فیشن پرستی کو چھوڑ کر سُنَّت کے مُطابِق لباس پہنیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔، فلمیں ڈرامے، گانے باجے چھوڑ کر صِرف مدنی چینل دیکھیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

میں بچنا چاہتا ہوں ہائے پھر بھی بچ نہیں پاتا
گُناہوں کی پڑی ہے ایسی عادت یا رسول اللہ

کمر اعمالِ بد نے ہائے! میری توڑ کر رکھ دی
تباہی سے بچا لو جانِ رحمت یا رسول اللہ
مِرے منہ کی سیاہی سے اندھیری رات شرمائے
مِرا چہرہ ہو تاباں نورِ عزّت یا رسول اللہ
بوقتِ نزع آقا ہو نہ جاؤں میں کہیں برباد
مِرا ایمان رکھ لینا سلامت یا رسول اللہ

(وسائلِ بخشش، ص328)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامل مَحَبَّت کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مُحِب یعنی مَحَبَّت کرنے والے کو اپنے محبوب سے تَعَلُّق رکھنے والی ہر ہر چیز سے مَحَبَّت ہو۔اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مَحَبَّتِ رَسُوْل کے کیا کہنے! سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکات سے مَحَبَّت فرماتے بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَوْلاد، اَزْواج، اَصْحاب بلکہ ہر وہ چیز جسے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نِسْبَت ہو جاتی اس سے بھی والہانہ عقیدت اور مَحَبَّت فرماتے اوریہی حقیقی مَحَبَّت کے تقاضوں میں سے ہے۔اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ طَیِّبَہ کے بے شُمار واقعات ایسے ہیں، جن سے اسی حقیقی مَحَبَّت و عشق کا والہانہ اِظہار ہوتا ہے، آیئے ان میں سے ایک واقعہ سُنتے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 30 سُوْرَۃُ الْبَلَد کی پہلی اور دوسری آیت میں اِرْشاد فرماتا ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲)

تَرجَمۂ کنزالایمان: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

(پارہ:۳۰،البلد:۱،۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُفَسِّرینِ کرام کا اس بات پر اِجماع (اِتّفاق) ہے کہ اس آیتِ کریمہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ جس شہر کی قسم یاد فرمارہا ہے، وہ مکہ مُکرمہ ہے۔ اسی آیت کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جناب میں یُوں عرض گُزار ہوئے: یارَسُوْلَ اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فِدا ہوں! آپ کی فضیلت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اتنی بُلند ہے کہ آپ کی حیاتِ مُبارکہ کی ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قسم ذِکر فرمائی ہے نہ کہ دوسرے اَنْبیاء کی اور آپ کا مَقام ومرتبہ اس کے ہاں اتنا بُلند ہے کہ اس نے **لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ** کے ذریعے آپ کے مُبارک قدموں کی خاک کی قسم ذِکر فرمائی ہے۔" (شرح زرقانی علی المواھب، الفصل الخامس۔۔۔ الخ، ج۸، ص۴۹۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَکَّۂ مُکَرَّمہ سے اس لیے بھی مَحبَّت فرماتے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے محبوب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس شہر میں تشریف فرما ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا سے بھی ایسی ہی مَحبَّت فرماتے تھے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا سے عِشق و مَحبَّت اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَدِیْنَۂ

مُنوَّرَہ میں وفات کی دُعا فرمایا کرتے تھے۔ اور وہ یُوں کہ بارگاہِ الٰہی میں عَرض کرتے: **اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی شَھَادَۃً فِی سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِی فِی بَلَدِ رَسُوْلِکَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرما اور مجھے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہر میں مَوت عطا فرما۔ (بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب کراھیۃ النبی۔۔۔الخ، ج ۱، ص ۶۲۲، حدیث: ۱۸۹۰) اورآپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ دونوں دُعائیں مَقبول و مُستَجاب ہوئیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شہادت اے خدا عطّار کو دیدے مدینے میں
کرم فرما الٰہی! واسطہ فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش، ص527)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم اور اِتّباعِ رسول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کوئی کسی سے مَحبَّت کا دَم بھرتا ہے تو اس جیسا بننے، اس کی اَداؤں کو اَپنانے اور اس کی پیروی میں ہی ساری زِندگی گُزارنے کی کوشش کرتا ہے۔ اَمِیرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ رسول کا اَندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہر مُعاملے میں دو عالَم کے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتّباع (پیروی) کرتے۔ چُنانچہ

بڑھی ہوئی آستینوں کو چُھری سے کاٹ لیا:

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نئی قمیص پہنی تو چُھری منگوائی اور فرمایا: ”اے بیٹے ! اس کی لمبی آستینوں کو سِرے سے پکڑ کر کھینچو اور جہاں تک میری اُنگلیاں ہیں، ان کے آگے سے کپڑا کاٹ دو۔“ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے کاٹا تو وہ بالکل سیدھا نہیں بلکہ اُوپر نیچے سے کٹا۔ میں نے عرض کیا: ”ابا جان! اگر اسے قینچی سے کاٹا جاتا تو بہتر رہتا؟“ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”بیٹا! اسے ایسے ہی رہنے دو کیونکہ میں نے شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسے ہی کاٹتے دیکھا تھا۔ اس لیے میں نے بھی چُھری سے آستینیں کاٹ دیں۔“ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے آستین کاٹنے کے بعد کُرتے کی حالت یہ تھی کہ اس سے بعض دھاگے باہر نکل کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قدموں کے بوسے لیتے رہتے تھے۔

(مستدرک حاکم، کتاب اللباس، کان نبی اللہ۔۔۔ الخ، ج ۵، ص ۲۷۵، حدیث: ۷۴۹۸۔)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ مُبارَکہ میں پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عشقِ رسول اور آپ کا سُنَّتوں پر عمل کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتّباع میں آپ نے بھی چُھری ہی سے آستین کاٹ لی لیکن وہ صحیح نہ کٹی، پھر بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسی حالت میں اس قمیص کو پہننے میں کوئی شرم و عار محسوس نہیں کی، یہ کمال دَرَجے کا اِتّباعِ سُنَّتِ مُصْطَفٰے تھا۔ اسی طرح دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سُنَّتوں سے مَحَبَّت اور اس پر عمل کا یہ عالَم تھا کہ دُنیا کی کوئی کشش اور بے

وَفا مُعاشرے کی کوئی جُھوٹی "مُرَوَّت" ان سے سُنَّت نہ چُھڑا سکتی تھی۔ چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا حَسَن بَصری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا مَعْقِل بن یَسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (جو کہ وہاں مُسلمانوں کے سردار تھے ایک مرتبہ) کھانا کھا رہے تھے کہ ان کے ہاتھ سے لُقْمَہ گِر گیا، اُنہوں نے اُٹھالیا اور صاف کرکے کھالیا۔ یہ دیکھ کر گنواروں نے آنکھوں سے ایک دوسرے کو اِشارہ کیا(کہ کتنی عجیب بات ہے کہ گِرے ہوئے لُقْمَہ کو اُنہوں نے کھالیا) کسی نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کہا، "اللہ عَزَّوَجَلَّ اَمیر کا بھلا کرے، اے ہمارے سردار! یہ گنوار تِرچھی نگاہوں سے اِشارہ کرتے ہیں کہ اَمیر صاحب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے گِرا ہوا لُقْمَہ کھالیا حالانکہ ان کے سامنے یہ کھانا مَوْجُود ہے۔

"اُنہوں نے فرمایا، " ان عجمیوں کی وجہ سے میں اس چیز کو نہیں چھوڑ سکتا، جسے میں نے سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُنا ہے۔ ہم ایک دوسرے کو حکم دیتے تھے کہ لُقْمَہ گِر جائے تو اسے صاف کرکے کھالیا جائے شیطان کیلئے نہ چھوڑا جائے۔" (ابن ماجہ شریف ج۴ص۱۷ حدیث ۳۲۷۸)

رُوحِ ایماں مغزِ قرآں جانِ دیں
ہست حُبِّ رَحمۃٌ لِّلْعٰلَمِیں

شعر کا خلاصہ: ہمارے پیارے آقا رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت ایمان کی رُوح، قرآنِ کریم کا مغز(خلاصہ) اور دِین کی جان ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ جَلِیْلُ الْقَدْر صحابی اور مُسلمانوں کے سردار سَیِّدُنا مَعْقِل بن یَسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سُنَّتوں سے کس قدر پیار کرتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عجمیوں

کے اِشاروں کی ذرّہ برابر پرواہ نہ کی اور بے دَھڑک سُنّتوں پر عمل جاری رکھا۔ آج بعض نادان مُسلمان ایسے بھی ہیں کہ "ماڈرن ماحول" میں داڑھی مُبارَک جیسی عظیمُ الشّان سُنّت کے ترک کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ "حکمتِ عملی" تصوُّر کرتے ہیں۔ حقیقی حکمتِ عملی یہی ہے کہ لاکھ بُرا ماحول ہو، اَغیار کا زور ہو، بے دِینوں کا شور ہو، الغرض کیسا ہی دَور ہو، آپ داڑھی شریف، عمامہ پاک اور سُنّتوں بھرے سادہ لباس میں ملبُوس رہئے، کھانے پینے اور روز مرَّہ کے معمولات میں سُنّتوں کا دامن تھامے رہئے، اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کیلئے اِنفرادی کوشش جاری رکھئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ چراغ سے چراغ جلتا چلا جائے گا، حق کا بول بالا ہو گا، شیطان کا مُنہ کالا ہو گا، ہر طرف سُنّتوں کا اُجالا ہو گا، دولتِ دُنیا کا ہر عاشِق، میٹھے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مَتوالا ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گھر گھر نُورِ حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اُجالا ہو گا۔

شَہا ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خُوب سیکھ جاؤں ... تیری سُنّتیں سکھانا مدنی مدینے والے

تیری سُنّتوں پہ چل کر میری رُوح جب نکل کر ... چلے تم گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص428)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَحبّت کا تقاضا یہ نہیں کہ جس سے مَحبّت کی جائے تو فقط اسی کی ذات میں کھو کر اپنی مَحبّت کو مَحدُود رکھا جائے بلکہ مُحِب تو اپنے محبوب سے مَنسُوب ہر شے سے پیار کرتا ہے، اس کے اَہل و عِیال، اَعِزَّہ و اَقرِبا اور دوست و اَحباب سے بھی مَحبّت کرتا ہے۔ چُنانچہ

حسنینِ کریمین کو اپنی اَولاد پر ترجیح دی:

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب خِلافتِ فارُوقی میں اللہ تَعَالٰی نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ہاتھ پر مدائن فَتْح کیا اور مالِ غنیمت مدینۂ مُنوَّرہ میں آیا تو اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مسجدِ نَبوِی میں چٹائیاں بچھوائیں اور سارا مالِ غنیمت ان پر ڈھیر کروادیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان مال لینے جَمْع ہو گئے۔ سب سے پہلے حضرت سَیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: ”اے اَمیرُ الْمُومنین! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو مُسلمانوں کو مال عطا فرمایا ہے، اس میں سے میرا حِصّہ مجھے عَطا فرمادیں۔“ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: آپ کے لیے بڑی پذیرائی اور کرامت (عزّت) ہے۔“ ساتھ ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک ہزار (1000) دِرْہم انہیں دے دیئے۔ اُنہوں نے اپنا حِصّہ لیا اور چلے گئے، ان کے بعد حضرت سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کھڑے ہو کر اپنا حِصّہ مانگا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: آپ کے لیے بڑی پذیرائی اور کرامت (عزّت) ہے۔“ ساتھ ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک ہزار (1000) دِرْہم انہیں بھی دے دیے، اس کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بیٹے حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُٹھے اور اپنا حصہ مانگا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ” آپ کے لیے بھی بڑی پذیرائی اور کرامت (عزّت) ہے۔“ اور ساتھ ہی انہیں پانچ سو (500) دِرْہم عطا فرمائے، اُنہوں نے عرض کیا: ”اے اَمیرُ الْمُومنین! میں اس وَقت بھی حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تلوار اُٹھا کر جہاد میں شریک ہوا تھا جب سَیِّدُنا حسن و حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کم عُمر مَدَنی مُنّے تھے۔ اس کے باوُجود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انہیں ایک ایک ہزار دِرْہم اور مجھے پانچ سو عطا کیے؟“ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ سُننا تھا کہ اَہلِ بیت کی محبّت کا سمندر

مَوجیں مارنے لگا اور عِشْق و مَحبَّت سے سرشار ہو کر ارشاد فرمایا: جی ہاں بالکل! (اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں بھی ان کے برابر حصّہ دوں تو) جاؤ پہلے تم حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے باپ جیسا باپ لاؤ، ان کی والدہ جیسی والدہ، ان کے نانا جیسا نانا، ان کی نانی جیسی نانی، ان کے چچا جیسا چچا، ان کے ماموں جیسا ماموں لاؤ اور تم کبھی بھی نہیں لاسکتے۔ کیونکہ: "اَبُوْهُمَا فَعَلِیُّ الْمُرْتَضٰی ان کے والد عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شیر خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔" "اُمُّهُمَا فَفَاطِمَةُ الزَّهْرَاءِ ان کی والدہ سَیِّدہ فَاطِمَةُ الزَّهْرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں۔" "جَدُّهُمَا مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰی ان کے نانا محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، جَدَّتُهُمَا خَدِيْجَةُ الْكُبْرٰى ان کی نانی سَیِّدہ خَدِيْجَةُ الْكُبْرٰى رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں۔ عَمُّهُمَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ ان کے چچا حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں خَالُهُمَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ان کے ماموں حضرت اِبراہیم بن رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَرَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں خَالَتَاهُمَا رُقَيَّةُ وَاُمُّ كُلْثُوْمٍ اِبْنَتَا رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور ان کی خالائیں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیٹیاں سَیِّدہ رُقیہ اور سَیِّدہ اُمِّ کُلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہیں۔" (ریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۳۴۰۔ ملتقطاً)

اَمیرِ اَہلسنّت سیرتِ فاروقی کے مَظْہَر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اَہْلِ بیت سے عِشْق و مَحبَّت کا یہ نِہایت ہی اَنوکھا انداز ہے کہ اپنی سگی اَولاد کے مُقابلے میں اَہْلِ بیت کے شہزادوں کو دوگُنا عطا فرمایا۔ اس واقعے میں ہمارے لئے بھی یہ مدنی پھول مَوجُود ہے کہ ہم بھی ساداتِ کرام سے مَحبَّت و شَفْقَت سے پیش آئیں اور ان کا خُوب اَدَب واِحْتِرام بجالائیں کیونکہ یاد رہے کہ صحابہ واَہْلِ بیت رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے علاوہ ساداتِ کرام بھی سرورِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ و

سلَّم کی نِسبت اور ان کا جُز ہونے کی وجہ سے تَعظِیم وتَوقیر کے مُستَحِق ہیں، اَلحَمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اہلِ بیت سے محبت آج آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عشاق میں بھی سینہ بہ سینہ چلی آرہی ہے۔یہی وجہ ہے کہ عاشقِ فاروقِ اعظم شیخِ طریقت ،امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضراتِ ساداتِ کرام کی تَعظِیم وتَوقیر بجالانے میں پیش پیش رہتے ہیں ۔مُلاقات کے وَقت اگر امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بتادیا جائے کہ یہ سَیِّد صاحب ہیں تو بارہا دیکھا گیا ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نہایت ہی عاجزی سے سَیِّد زادے کا ہاتھ چُوم لیا کرتے ہیں ۔انہیں اپنے برابر میں بٹھاتے ہیں، ساداتِ کِرام کے شہزادوں سے بے پناہ مَحبَّت اور شَفقَت سے پیش آتے ہیں ،جب کبھی شیرنی وغیرہ بانٹنے کی ترکیب ہوتی ہے تو سَیِّدوں کو دوگنا پیش فرماتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگرچہ ساداتِ کرام سے مَحبَّت کرنے والے اَفراد کی کمی نہیں مگر افسوس صد کروڑ افسوس! بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو ساداتِ کرام کی اَہَمِیَّت وفضیلت سے ناواقف ہیں یا پھر ان کی خِدمت کرنے میں سُستی کا شکار ہیں، اپنی اَولاد کو تو دُنیا کی ہر آسائش دینے کیلئے تیّار رہیں لیکن اَولادِ سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یعنی سادات کی خِدمات کیلئے ایک رُوپیہ بھی جیبِ خاص سے حاضِر کرنے سے کَترُاتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جو میرے اَہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلُوک کریگا، میں روزِ قیامت اس کا صِلہ اسے عطا فرماؤں گا۔ (اَلجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص 533 حدیث 8821) لہٰذا ہمیں بھی اپنی دُنیا وآخرت بہتر بنانے کے لئے ساداتِ کرام کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا چاہیے اوران کی خِدمت کرتے رہنا چاہیے تاکہ ہمیں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا وخُوشنودی حاصِل ہوسکے۔

ہم کو سارے سیّدوں سے پیار ہے

ان شاء اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرح دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عشقِ رسول کے پیارے پیارے واقعات پڑھنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 274 صفحات پر مُشْتَمِل عِشْقِ رسول کے جام پلانے والی بہت ہی پیاری کتاب "**صحابۂ کرام کا عشقِ رسول**" کا ضَرور مُطالَعہ فرمالیجئے۔ اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (**Download**) بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (**Print Out**) بھی کیا جاسکتا ہے۔

اسی طرح عِشْقِ رسول و عشقِ صحابہ واَہلبیت کو دل میں مزید بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَعمالِ صالحہ کی دولتِ بیش بَہا حاصل ہوگی، گُناہوں سے نَفْرت کا ذِہْن بنے گا اور ہماری آخرت بھی سَنور جائے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے سے پیارے پیارے واقعات اور ضِمناً اَہم مدنی پُھول بھی چُننے کی سعادت حاصل کی۔

❖ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اسی عِشْقِ کامل کے طُفیل سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

کو دُنیا میں اِختیار و اِقتِدار اور آخرت میں عِزَّت و وَقار ملا۔

❖ سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عشقِ رسول کی اَعْلیٰ و عُمدہ مثال قائم کرکے قیامت تک آنے والے مُسلمانوں کو آقائے دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشق کرنے کا سلیقہ سکھادیا۔

❖ آج کے اس پُرفِتَن دَور میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ایسے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، جہاں عاشقانِ مُصطفٰے کا تذکرہ ہوتا ہے، ان کے عِشْقِ رسول کے واقعات سُنائے جاتے ہیں، اس کی برکت سے ہمارے دل میں بھی عشقِ مُصطفٰے کی شَمْع روشن ہوگی اور عمل کا جَذبہ بڑھے گا۔

❖ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسا پیارا مدنی ماحول دعوتِ اسلامی پیش کررہی ہے، لٰہذا ہم سب بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع اور ہفتہ وار اجتماعی طور پر ہونے والے مدنی مذاکرے میں اوّل تا آخر شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی اِنْعامات پر عمل کی کوشش جاری رکھیں، ہماری زندگی میں مدنی اِنْقلاب برپا ہو جائے گا ہم بھی سُنَّتوں کے پابند اور نیک مُسلمان بن جائیں گے۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

❖ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنائے نیز عشقِ رسول کے تقاضوں کو پُورا کرتے ہوئے، خُوب خُوب سُنَّتیں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس خُصُوصی اسلامی بھائی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نیکی کی دعوت اور سُنّتوں کی خِدمَت کے مُقدَّس جذبے کے تحت مُتَعَدَّد شعبہ جات کا قِیام عمل میں لایا گیا ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ مجلس ''خُصُوصی اسلامی بھائی'' بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں کو خُصوصی اسلامی بھائی کہا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ مجلس، خصوصی اسلامی بھائیوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے اور انہیں مُعاشرے کا باکردار فرد بنانے میں مصروفِ عمل ہے، اسی کے ساتھ مجلس خُصُوصی اسلامی بھائی فَرض عُلُوم پر مُشْتَمِل کتابیں شائع کرنے کا عزمِ مُصَمَّم رکھتی ہے بلکہ گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں کو عِلْمِ دین سکھانے کے ساتھ ساتھ عَصری عُلُوم سے رُوشَناس کروانے کیلئے بہت کچھ کرنے کا اِرادہ رکھتی ہے۔ اسی طرح نابینا اسلامی بھائیوں کے لئے بھی عنقریب مدرسۃُ المدینہ کی ترکیب کی جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

12 مدنی کام کیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلوں میں سَفَر کی بَرَکت سے بے شُمار افراد اپنے سابِقَہ طَرزِ زِندگی پر نادِم ہو کر گُناھوں بھری زِندگی سے تائِب ہو گئے، سُنَّتوں بَھری زِندگی بَسَر کرنے لگے اور ذَیلی حلقے کے 12 مدنی

کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لینے والے بن گئے۔ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت بھی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والا ہفتہ وار سُنَّتوں بھرا اجتماع تلاوتِ قرآن،نعتِ رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ،سُنَّتوں بھرے بیان ،رِقَّت اَنگیز دُعا،ذِکرودُرُود کے مدنی پھولوں اور عِلْمِ دین کے گُلدستوں سے سجاہوا ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ !یہ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرا اجتماع حُصُولِ علمِ دین کا ایک بہترین ذَرِیعہ ہے، لٰہذا پابندیِ وَقْت کے ساتھ شِرکت فرماکر خُوب خُوب سُنَّتوں کی بہاریں لوٹئے اور سُنَّتوں کی تَربِیَت کے مدنی قافلوں میں سفر اِختیار فرماکر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذَخیرہ اِکٹھا کیجئے۔ آیئے!ترغیب کے لیے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

مَدَنی ماحول کی تربیت

ضلع مُظفَّر آباد(کشمیر)کے مُقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول کی برکات کا تذکرہ کچھ اس طرح کرتے ہیں:میں قرآنِ پاک حفظ کررہاتھامگر افسوس!میری عَمَلی حالت بہت خراب تھی۔نیکیوں سے کوسوں دُور، آوارہ لڑکوں کی طرح زِندگی گُزار رہا تھا۔سُنَّتوں پر عمل کرنے کا شوق تھا نہ ہی عبادتِ الٰہی بَجالانے کا ذوق۔میرے اُجڑے گلستاں میں عمل کی مدنی بہار کچھ اس طرح آئی،میرے ایک عزیز جن کی دُکان پر اکثر میرا آنا جانا رہتا تھا،ایک دن وہ مجھ سے کہنے لگے: آپ قرآنِ کریم حفظ کررہے ہیں،لیکن آپ کی عادات و اَطوار عام لڑکوں کی طرح ہی ہیں، آپ اپنے سرپر عمامہ تو دُور کی بات ٹوپی تک نہیں پہنتے،اس طرح آپ اوراسکول وکالج کے عام لڑکوں کے درمیان کیا فرق رہ

گیا؟مزید کہنے لگے: میرا بھانجا بھی سردارآباد (فیصل آباد) میں دعوتِ اسلامی کے مدرسۃُ المدینہ میں قرآنِ کریم حِفْظ کرنے کی سَعادَت حاصل کررہا ہے، مگر اس کا اَخلاق و کردار، طریقہ گُفتار نیز اپنے پرائے سے ملنے کا اَنداز قابلِ رَشک ہے۔ جب وہ رَمَضانُ الْمُبارَک کی چھٹیوں میں گھر آئے تو وہاں ہونے والی عملی تربِیَت دیکھ کر سب گھر والے بے حَد خُوش ہوئے، ان کا مَعْمُول تھا کہ سُنَّت کے مُطابِق کھاتے پیتے، گھر میں داخل ہوتے وَقْت بُلند آواز سے سب کو سَلام کرتے، والدین کے ہاتھوں کو چُومتے، نظریں جُھکا کر گُفتگو کرتے، کھانے کے دوران سُنَّتیں بیان کرتے اور سب گھر والوں کو سُنَّتوں پر عمل کرنے کی ترغیب دِلاتے۔ مدرسۃُ المدینہ کے طالبِ علم کی یہ مدنی بہار سُن کر مجھے اپنی بد عملی پر نَدامت ہونے لگی، چُنانچہ میں نے ہاتھوں ہاتھ دعوتِ اسلامی کے مدرسۃُ المدینہ میں داخلہ لینے کی نِیَّت کی اور اُسی سال سردارآباد (فیصل آباد) جا پہنچا اور مدرسۃُ المدینہ (فیضانِ مدینہ) مدینہ ٹاؤن میں داخلہ لے کر مدَنی ماحول کا فیضان پانے میں مَشْغُول ہو گیا۔ کچھ ہی عرصہ میں حیرت اَنگیز طور پر مجھ میں نُمایاں تبدیلی واقع ہونے لگی۔ آہستہ آہستہ میں بھی دعوتِ اسلامی کے مدَنی رنگ میں رنگتا چلا گیا، عمامہ شریف کا تاج ہر وقت میرے سر پر رہنے لگا، نمازِ پنجگانہ کا پابند بن گیا، ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں بھی شرکت کرنے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 1998ء میں مدرسۃُ المدینہ سے قرآنِ کریم حِفْظ کرنے کی سَعادَت حاصل کی اور اس کے بعد جامعۃُ المدینہ میں داخلہ لے کر عالِم کورس (درسِ نظامی) کرنے میں مَشْغُول ہو گیا۔ جامعۃُ المدینہ کے سُنَّتوں بھرے مدنی ماحول میں میرا کردار مزید اچھا ہو گیا، جہاں عِلْمِ دین کا اِکْتِساب ہوا، وہیں اپنے علم پر عمل کرنے، مدَنی قافلوں میں سفر کے ذریعے اسے دوسروں تک پہنچانے اور مدَنی کاموں کے ذریعے اِصلاحِ اُمَّت کا سنہری مَوقع بھی ہاتھ آیا۔ نیز شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر قادری عطاری بننے کا شرف بھی نصیب ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فیضانِ

اَمیرِ اَہلسُنَّت سے درسِ نظامی (عالم کورس) مکمل کر چکا ہوں اور تادمِ تحریر تقریباً 4 سال سے جامعۃُ المدینہ میں تَدْرِیس کے فرائض سر اَنجام دے رہا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت ، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت ، مُصطَفٰے جانِ رَحمت ، شمعِ بزمِ ہدایت ،نوشۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے محبَّت کی اُس نے مجھ سے محبَّت کی اور جس نے مجھ سے محبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

"اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ" کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے سَلام کے 11 مَدَنی پھول

❀ مسلمان سے مُلاقات کرتے وَقْت اُسے سَلام کرنا سُنَّت ہے۔ ❀ دِن میں کتنی ہی بار مُلاقات ہو، ایک کمرہ سے دُوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وَہاں موجود مسلمانوں کو سَلام کرنا کارِ ثَواب ہے۔ ❀ سلام میں پہل کرنا سُنَّت ہے۔ ❀ سَلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقَرَّب ہے۔ ❀ سَلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے۔ جیسا کے میرے مکّی مدنی آقا میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پَہلے سَلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج ۶ ص ۴۳۳) ❀ سَلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔ (کیمیائے سعادت) ❀ اَلسَّلامُ عَلَیْکُم کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہوجائیں

گی۔اور وَبَرَکَاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی ❀ اِسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ❀ سَلام کا جواب فوراً ❀ اور اِتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سَلام کرنے والا سُن لے۔ ❀ سَلام اور جوابِ سلام کا دُرُست تَلَفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرائیے: اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ اَب پہلے میں جواب سُناتا ہوں پھر آپ اِس کو دوہرائیے: وَعَلَیْکُمُ السَّلام

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِشریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101 مَدَنی پھول،ص ۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِرْشاد مُشکبار ہے: ''جس نے مُجھ پر سو100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے دَرْمِیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہَدَاء کے ساتھ رکھے گا۔'' (مَجْمَعُ الزَّوَائِد، ج10 ص 253 حدیث 17298)

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں

تم ہو میں تم پر فِدا تم پہ کروروں درود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ''**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبرانی ج۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125 : **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً** یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخْلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀

مَدَنی قافلے، مَدَنی اِنْعامات، نیز علاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے سچے عاشِقِ رَسُول کی پہچان سے مُتَعَلِّق مَدَنی پُھول پیش کرنے کی سَعَادَت حاصِل کروں گا۔ عاشِقِ رَسُول ہونے کا دَعْویٰ تو بہت سے کرتے ہیں مگر ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کیا واقعی ہم سچے عاشِق ہیں یا صِرْف زَبانی دَعْوے ہی کرتے ہیں۔ سب سے پہلے میں آپ کے عِشْقِ رَسُول اور جانثاری کا ایک واقعہ بیان کروں گا۔ اس کے بعد نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت سے مُتَعَلِّق قُرآنی آیات اور اَحادِیْثِ مُبارَکہ پیش کروں گا۔ اس کے بعد صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن کے عِشْقِ رَسُول کے واقِعات اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت کی عَلامات کے ساتھ ساتھ ایک عاشِقِ رَسُول کو کیسا ہونا چاہیے؟ اِس حوالے سے بھی مَدَنی پُھول پیش کروں گا اور آخِر میں مِسْواک کی سُنَّتیں اور آداب بھی بَیان کروں گا۔ آیئے پہلے ایک اِیْمان اَفْروز حِکایت سُنتے ہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا

صُلحِ حُدَیْبِیَہ کے سال قُرَیْش نے حَضْرتِ سَیِّدُنا عُرْوَہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو (جو اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے) شَہَنْشاہِ دو عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس بھیجا، اُنہوں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جب وضو فرماتے تو صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وضو کا پانی حاصل کرنے کے لئے اس قدر تیزی سے بڑھتے کہ یُوں مَعْلُوم ہوتا جیسے ایک دُوسرے سے لڑ پڑیں گے۔جب لُعابِ مُبارَک ڈالتے یا ناک صاف کرتے تو صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے ہاتھوں میں لے کر (بطورِ تَبرُّک) اپنے چہرے اور جِسْم پر مَل لیتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں کوئی حکم دیتے تو فوراً تَعْمِیل کرتے اور جب گفتگو فرماتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے خاموش رہتے اور اَزْرَاہِ تَعْظِیم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھتے۔

جب حَضْرتِ سَیِّدُنا عُرْوَہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَہْلِ مکہ کے پاس واپس گئے تو ان سے کہا: اے گروہِ قُریش! میں قَیصر وکِسریٰ اور نَجّاشی کے دَرباروں میں بھی گیا ہوں، لیکن خُدا کی قسم میں نے کسی بادشاہ کی اُس کی قَوم میں ایسی شان وشوکَت اور قَدْر و مَنْزِلَت نہیں دیکھی جیسی شان (حَضْرَت) محمد (مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُن کے صَحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) میں دیکھی ہے۔[1]

جس وقت تھے خدمت میں اُن کی ابوبکر و عمر، عثمان و علی
اُس وقت رسولِ اکرم کے دربار کا عالم کیا ہو گا

مَحَبَّتِ رَسُول اَصْلِ اِیْمان ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اس بے مِثال جذبۂ عِشْقِ رَسُول کو سامنے رکھتے ہوئے ہر اُمَّتی پر حَق ہے کہ وہ مَحْبُوبِ دوجہاں، سَرورِ کَون ومَکاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچّی مَحَبَّت پیدا کرے اور اپنی خواہشات، گھر بار، مال واَسْباب، یہاں تک کہ اَوْلاد اور اپنی جان سے بھی بڑھ کر

---

[1] ... شفا ،فصل فی عادۃ الصحابۃ فی تعظیمہ، ۳۸/۲

اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کو اپنے دل میں بَسا لے کیونکہ ان کی مَحَبَّت ہی ہمارے اِیمان کی بُنیاد ہے۔ چُنانچہ پارہ 10 سُورَۃُ التَّوبہ کی آیت نمبر 24 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ	ترجَمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ اگر تمہارے
وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ	باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور
وَ اَمْوَالُ اﰳقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ	تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی
تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ	کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں
اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں
وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى	اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں
یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی	لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ
الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۴﴾	دیکھو (انتظار کرو) یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم
(پ۱۰، التوبۃ: ۲۴)	لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

صَدرُ الاَفاضِل حَضرتِ عَلّامہ مَولانا سَیِّد محمد نَعِیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: دِین کے مَحفُوظ رکھنے کے لئے دُنیا کی مَشَقَّت برداشت کرنا مُسلمان پر لازِم ہے اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور اس کے رَسُول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اطاعت کے مُقابل دُنیوی تعلُّقات کچھ قابلِ اِلتفات نہیں اور خُدا اور رَسُول کی مَحَبَّت اِیمان کی دَلیل ہے۔

مَعلُوم ہوا کہ رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت ایک مُسلمان کیلئے ایمان کی بُنیاد ہے۔ بلکہ مُسلمان کا اِیمان بھی اس وَقت کامِل ہوتا ہے کہ جب وہ سَرْوَرِ کَونَین، رَحمتِ دارَین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے عزیزوں اور قرابت داروں سے بھی بڑھ کر محبوب و عزیز جانے۔

محبتِ رسول خونی رشتوں سے بڑھ کر ہے

نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: **لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ** تم میں سے کوئی اس وَقْت تک مُؤمِن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والِد، اَوْلاد اور تمام لوگوں سے زِیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔[1]

سَرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس فرمانِ مُبارَک کو صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے مکمّل طور پر اپنے اُوپر نافِذ کرر کھا تھا اور ان سچّے عاشِقانِ رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نزدیک ان کے جائیداد و مال اور اہل و عیال سے بڑھ کر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ کریم محبُوب ہوگئی۔ ایک بار اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے کسی نے سوال کیا کہ آپ لوگ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کیسی محبّت کرتے ہیں؟ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: **کَانَ وَاللہِ اَحَبَّ اِلَیْنَا مِنْ اَمْوَالِنَا وَاَوْلَادِنَا وَاٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ عَلَی الظَّمَاءِ**، خدا کی قسم! رحمتِ عالَم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیں اپنے مال، اپنی اَوْلاد، ماں باپ اور سخت پیاس کے وَقْت ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر محبُوب ہیں۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حضرتِ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے جب پوچھا گیا کہ آپ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کس قدر محبّت کرتے ہیں تو آپ نے قِیامت تک آنے

---

[1] ... بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول... الخ، ۱/۱۷، حدیث: ۱۵

[2] ... شفا، القسم الثانی، الباب الاول، فصل فیما روی عن السلف والائمۃ، الجزء الثانی، ص ۲۲

والے مُسلمانوں کو یہ بتا دیا کہ ہمارے نزدیک حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کی ذات ہمارے مال، اَوْلاد اور ماں باپ سے بڑھ کر مَحْبُوب تَرِین ہے۔ یقیناً مُؤمِنِ کامِل اور ایک عاشِقِ رَسُول کی یِہی پہچان ہوتی ہے کہ اسے اپنے قَریبی رِشْتہ داروں، گھر والوں، بال بچوں اور اپنی جان سے بھی زیادہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت ہوتی ہے کیونکہ اپنی جان تو سب کو مَحْبُوب ہوتی ہے لیکن جو سچّے عاشِقِ رَسُول ہوتے ہیں وہ مَحْبُوب کے نام پر جان دینے سے بھی گُریز نہیں کرتے اور اپنی ذات پر اپنے حَبِیب کو مُقَدَّم جانتے ہیں۔

حَضْرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بِن ہِشَام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم رَسُولِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سَیِّدُنا عُمر بن خَطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے، حَضْرتِ فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرْض کی: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھے میری جان کے عِلاوہ ہر چیز سے زِیادہ مَحْبُوب ہیں۔ سَرورِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدْرت میں میری جان ہے جب تک میں تُمہارے نزدیک تُمہاری جان سے بھی زِیادہ مَحْبُوب نہ ہو جاؤں اس وَقْت تک تُمہارا ایمان کامِل نہیں ہو سکتا۔ حضرتِ فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: اللہ کی قسم! اب آپ مجھے میری جان سے بھی زِیادہ مَحْبُوب ہیں۔ اِس پر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عُمر! اب (تُمہارا ایمان کامِل ہوا)[1]

محمد کی محبّت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اِسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمّل ہے

---

[1] ... بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب کیف کانت... الخ، ۴/۲۸۳، حدیث: ۶۶۳۲

محمد کی غلامی ہے سَنَد آزاد ہونے کی
خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی
محمد کی محبت آنِ ملّت شانِ ملّت ہے
محمد کی محبت روحِ ملّت جانِ ملّت ہے
محمد کی محبت خون کے رِشتوں سے بالا ہے
یہ رشتہ دُنیوی قانون کے رِشتوں سے بالا ہے
محمد ہے متاعِ عالَمِ ایجاد سے پیارا
پِدَر، مادر بِرادر مال جاں اولاد سے پیارا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ یہ روشن اور دَرَخْشَندہ سِتارے جن کی چمک دَمک سے پورا عالَم جگمگا رہا ہے اُن کے دل مَحبَّتِ رَسُول سے کس قدر روشن تھے، عِشْقِ رَسُول کی چاشنی اُن کی رَگ وجاں میں اِس قدر سَرایت کرچکی تھی کہ اُنہیں مَحْبُوب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات سے بڑھ کر کوئی چیز عزیز نہ تھی۔ یہ ایسے سچّے عاشِقانِ رَسُول تھے کہ اُنہوں نے عَمَلی طور پر عِشْقِ رَسُول میں نہ صِرْف اپنا مال و دَوْلَت لُٹا دیا بلکہ حالتِ جنگ میں اپنی جانوں کی پَروا کئے بغیر سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حِفَاظَت کیلئے اپنی جان کی بازیاں بھی لگادیں اور اپنے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ نازْنِین کیلئے خُود کو ڈھال بنا کر کُفَّار کی طَرف سے ہونے والے تِیروں کے حَملے اپنے جِسموں پر سہتے ہوئے جامِ شَہادَت بھی نوش کیے۔ آئیے! جنگِ اُحُد کے اُس خُونریز مَعْرِکے کے اَحْوال سُنْتے ہیں کہ جب اِسْلام کے عَظِیم مُجاہِدِین اپنی مَحْبُوب ہستی کے دِفاع کے خاطِر اپنی جان کے نذرانے پیش کرتے رہے، عِشْق اُنہیں

آزماتا رہا اور وہ وَفا شِعار سُرخُرو ہوتے رہے۔

غَزْوَۂ اُحد کے جانثار صحابہ

صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے جاں نِثارانہ جذبات کا ظُہور سب سے زِیادہ غَزْوَۂ اُحد میں ہوا، اس غزوہ میں ایک مَقام پر رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ صِرف سات اَنصاری اور دو قریشی صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان رہ گئے۔ اس حالت میں کُفّار نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر گھیرا تنگ کر دیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان جاں نِثاروں سے مُخاطِب ہو کر فرمایا: جو اُن بدبختوں کو ہم سے دُور ہٹائے گا اس کے لئے جنّت ہے۔ ایک اَنصاری صحابی فوراً آگے بڑھے اور کُفّار سے لڑتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قُربان ہو گئے۔ اس طرح ایک ایک صحابی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اپنی جان قُربان کرتا جاتا، یہاں تک کہ یکے بعد دِیگرے ساتوں اَنصاری صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جامِ شَہادت نوش کر گئے۔[1]

حُسنِ یُوسف پہ کٹیں مِصر میں اَنگشتِ زناں
سَر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مَردانِ عرب
(حدائقِ بخشش، ص۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِنہی صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو طَلحہ اور حضرتِ سَیِّدُنا سعد بن اَبی وَقّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما بھی شامِل تھے جو اِنتِہائی جاں نِثاری کے ساتھ کُفّارِ بد اَطوار سے نَبَرد آزما رہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا

[1] ... مسلم، کتاب الجهاد والسير، باب غزوة احد، ص٩٨٩، حدیث: ١٧٨٩، ملخصاً

سَعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رَسُولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میرے سامنے اپنا تَرکَش بکھیر دیا اور فرمایا کہ تیر پھینکو، میرے ماں باپ تُم پر قُربان۔[1]

حَضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ غَزْوَۂ اُحد میں حَضرتِ سَیِّدُنا اَبُو طَلْحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ڈھال لے کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے سَراپا ڈھال بنے ہوئے تھے، حَضرتِ سَیِّدُنا اَبُو طَلْحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ زَبردَست تیر اَندازی کرنے والے تھے۔ اُس روز تو (آپ کے ہاتھوں) دو تین کمانیں بھی ٹوٹ گئیں، جب کوئی شَخْص تیروں سے بھرا تَرکَش لے کر وہاں سے گُزرتا تو حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرماتے: یہ تیر اَبُو طَلْحہ کے سامنے ڈال دو۔ حَضرتِ اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ گردن اُٹھا کر کُفّار کی طَرف دیکھتے تو حَضرتِ سَیِّدُنا اَبُو طَلْحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَرض کرتے: میرے ماں باپ آپ پر قُربان! گردن اُٹھا کر نہ دیکھیں، کہیں کوئی تیر نہ لگ جائے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قُربان ہونے کے لئے خادِم کا گَلا مَوجُود ہے۔[2] حَضرتِ سَیِّدُنا قَیس بن اَبُو حازم فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ غَزْوَۂ اُحد میں پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دِفاع کرتے کرتے حَضرت اَبُو طَلْحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہاتھ شَل ہو چُکا تھا۔[3]

اس غَزوہ میں حَضرتِ سَیِّدُنا شمّاس بن عُثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جاں نِثاری کا یہ عالَم تھا کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دائیں بائیں جس طَرف بھی نَظر اُٹھا کر دیکھتے، اِنہیں تلوار کے ساتھ مَوجُود پاتے، اُنہوں نے خُود کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ڈھال بنا رکھا تھا یہاں تک کہ زَخموں سے چُور ہو کر

---

1 ... بخاری، کتاب المغازی، باب اذھمت طائفتان منکم ... الخ، ۳/۳۷، حدیث: ۴۰۵۵

2 ... بخاری، کتاب المغازی، باب اذھمت طائفتان منکم ... الخ، ۳/۳۸، حدیث: ۴۰۶۴

3 ... بخاری، کتاب المغازی، باب اذھمت طائفتان منکم ... الخ، ۳/۳۸، حدیث: ۴۰۶۳

ایک دن اور ایک رات کے بعد شہید ہو گئے۔[1]

یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں

ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَحَبَّت کی عَلامات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کیسے سچّے عاشِقِ رَسُول تھے کہ دُشمنوں سے مُقابلے کے دَوران نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کس طَرح حِفَاظَت کرتے، اپنے جِسموں پر تیروں کے وار سہتے اور بالآخر زَخموں سے چُور چُور ہو کر اپنی جان رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نِثار کر دیا کرتے۔یقیناً یہ ان حَضرات کے سچّے عاشِقِ رَسُول ہونے کی عَلامَت ہے۔

یاد رکھئے! مَحبُوب کے نام پر جان دینے کے علاوہ بھی مَحبَّت کی کچھ عَلامات ہیں جنہیں ایک عاشِقِ صادِق کے عِشق و مَحبَّت کی دَلیل سمجھا جاتا ہے نیز ان عَلامات کو دیکھ کر دوسروں کو یقین ہو جاتا ہے کہ واقعی یہ شَخص فُلاں سے بے حَد مَحبَّت کرتا ہے۔مثلاً مَحبَّت کرنے والا ہر مُعاملے میں اپنے مَحبُوب کی اِطاعَت کرتا ہے، ہر وَقْت اس کے ذِکْر سے اپنی زَبان تَر رکھتا ہے، اس کی پَسَنْد کو اپناتا اور جو چیز اسے ناپَسَنْد ہو اس سے دُور رہتا ہے وغیرہ وغیرہ۔یقیناً ہر مُسلمان حُضُورِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بے پناہ عِشْق

---

[1] ... الطبقات الکبری، تذکرۃ شماس بن عثمان رضی اللہ عنہ، ۳/ ۱۸۶، ملخصاً

کرتا ہے، لہٰذا عاشقِ رسول کو چاہیے کہ وہ اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عَمَل اور ہر طرح سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیم کرے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذکرِ خَیْر سے ہر وَقْت اپنی زبان کو تَر رکھے۔ جس مُسلمان میں یہ عَلامتیں پائی جاتی ہیں وہ سچّا عاشِقِ رَسول کہلاتا ہے۔ آیئے! مَحبّتِ رَسُول کی چَنْد عَلامتوں کے بارے میں سُنتے ہیں اور اپنے اَنْدر عمل کا جذبہ بَیدار کرنے کی نِیّت بھی کرتے ہیں۔

(1) اِطاعت واِتّباع

مَحبَّت کی اَوّلین عَلامت مَحْبُوب کی اِطاعَت و اِتّباع ہے، اس لئے ہر اُمّتی پر حَق ہے کہ مَحْبُوبِ دوجہان، سَرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس بات کا حکم اِرْشاد فرمادیا، اُس پر عَمَل پیرا ہو اور اس کی ذَرّہ برابر مُخالَفَت کا تَصَوُّر بھی ذِہْن میں نہ لائے۔ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں یہ عَلامَت بھی کامِل طور پر مَوْجُود تھی۔ وہ نُفُوسِ قُدْسِیہ ہر مُعامَلے میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعَت و پَیْروی کیا کرتے اور جو چیز حُضُور کو پسند ہوتی اُسے مَحْبُوب جانتے تھے۔

سرکار کی پسند اپنی پسند

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک دَرْزِی نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دَعْوت کی، میں بھی اس دعوت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ شریک ہوگیا، دَرْزِی نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے روٹی، کدّو (لوکی شریف) اور گوشت کا سالن رکھا تو میں نے دیکھا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم برتن سے کدّو شریف تلاش کرکے تناول فرمارہے ہیں (حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں) **فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ یَوْمِئِذٍ** یعنی اس دن سے میں بھی

کدّو شریف کو پسند کرتا ہوں۔(بخاری، کتاب البیوع، باب ذکر الخیاط، ۲/۱۷، حدیث: ۲۰۹۲)

اسی طرح جس کام سے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْع فرمادیتے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فوراً اسے ترک کر دیا کرتے اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی غیر مَوجُودگی میں بھی اس کام کو نہیں کرتے اگرچہ ان کا فائدہ کیوں نہ ہوتا جیسا کہ

حَضْرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ رَسُوْلِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شَخْص کو دیکھا کہ وہ سونے کی اَنگوٹھی پہنے ہوئے ہے۔ آپ نے اس کے ہاتھ سے انگوٹھی نِکال کر پھینک دی اور فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ آگ کے اَنگارے کو اپنے ہاتھ میں ڈالے؟ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تَشْرِیف لے جانے کے بعد لوگوں نے اس شَخْص سے کہا کہ تُو اپنی اَنگوٹھی اُٹھالے اور (اِس کو بیچ کر) اِس سے نَفْع حاصل کرلے۔ تو اس نے جَواب دیا کہ خُدا کی قسم! جب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس اَنگوٹھی کو پھینک دیا تو اب میں اس اَنگوٹھی کو کبھی بھی نہیں اُٹھا سکتا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سِیْرت پر عَمَل کرتے ہوئے ہر مُعاملے میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فَرامین پر عمل اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جن کاموں سے منع فرمایا ان سے بچنا چاہئے کیونکہ مَحَبَّت کا دَعْویٰ اُسی صُورت میں دُرُسْت ہو گا جب ہم حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِتّباع میں زِنْدَگی بَسر کریں گے۔ یقیناً آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارَک زِنْدگی ہمارے لئے بہترین نُمونۂ عمل ہے۔ قُرآنِ پاک میں پارہ 21، سُورۃُ الاَحْزاب کی آیت

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب اللباس، باب الخاتم، ۲/۴۸۱، حدیث: ۴۳۸۵

نمبر 21 میں اِرشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں رَسُوْلُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔ (پ۲۱، الاحزاب:۲۱)

صَدرُالاَفاضِل حضرتِ علّامہ مَولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیتِ مُبارَکہ کے تَحت فرماتے ہیں: ان کا اَچّھی طرح اِتّباع کرو اور دِینِ الٰہی کی مدد کرو اور رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ نہ چھوڑو اور رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّتوں پر چلو یہ بہتر ہے۔

مُفَسِّرِشَہِیر حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان "نورُالعِرفان" میں اِسی آیت کے تَحت فرماتے ہیں: مَعْلُوم ہوا کہ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی زِنْدَگی شَرِیف سارے انسانوں کے لیے نُمونہ ہے جس میں زِنْدَگی کا کوئی شُعْبہ باقی نہیں رہتا اور یہ بھی مَطْلَب ہو سکتا ہے کہ رَبّ (تَعَالٰی) نے حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی زِنْدَگی شریف کو اپنی قُدْرَت کا نُمونہ بنایا۔ کارِیْگر نُمونہ پر اپنا سارا زورِ صَنْعَت صَرف کر دیتا ہے۔ مَعْلُوم ہوا کہ کامیاب زِنْدَگی وہی ہے جو ان کے نَقْشِ قَدم پر ہو، اگر ہمارا جینا، مَرنا، سونا، جاگنا حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے نَقْشِ قَدم پر ہو جائے تو یہ سارے کام عبادت بن جائیں۔ (نور العرفان، پ۲۱، الاحزاب، تحت الآیۃ:۲۱، ص۶۷۱)

سرکارِ مدینہ، قَرارِ قَلْب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جس نے میری سُنَّت کو زِنْدہ کیا اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ واجتناب البدع، ۳۰۹/۴، حدیث:۲۶۸۷)

سُنَّت زندہ کرنے کا ثواب

نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ سَیِّدُنا بلال بن حارِث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: جان لو! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی: یا رَسُولَ اللہ کیا جان لوں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دوبارہ اسی طرح فرمایا: اے بلال جان لو! عَرض کی: یا رَسُولَ اللہ کیا جان لوں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **مَنْ اَحْیَا سُنَّۃً مِنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ فَاِنَّ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِہَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِہِمْ شَیْئًا** یعنی جس نے میری ایسی سُنَّت کو زِندہ کیا جو میرے بعد مِٹ چکی تھی (یعنی اس پر عمل تَرک کیا جاچُکا تھا) تو اسے ان تمام لوگوں کے اَجر کے بَرابر ثواب ملے گا جو اس سُنَّت پر عمل کریں گے اور ان کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہیں ہو گی اور جس نے کسی بِدعَتِ سَیِّئَہ (بُری بدعت) کو رَواج دیا جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ناپسند فرماتے ہیں تو اس پر ان تمام لوگوں کے گُناہوں کے بَرابر گناہ ہے جو اس بِدعَتِ سَیِّئَہ پر عمل کریں گے اور ان لوگوں کے گُناہ میں بھی کچھ کمی نہیں ہو گی۔ (ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ واجتناب البدع، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۶)

سُنَّت کو زِنْدہ کرنے کا مطلب

حضرتِ علّامہ مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی مذکورہ حدیث کے اس حصّے "مَنْ اَحْیَا سُنَّۃً یعنی جس نے میری سُنَّت کو زندہ کیا" کے تحت فرماتے ہیں: "سُنَّت کو زِندہ کرنے سے مُراد اپنے قَول و عمل کے ذَرِیعے اس سُنَّت کی اِشاعَت وتَشْہِیر کرنا ہے۔" حدیثِ پاک کے اس حِصّے "قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ یعنی جو میرے بعد مِٹ چکی تھی" کی تَشْرِیح میں اِمام ابنُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قول نَقْل فرماتے ہیں: "اس سے مُراد یہ ہے کہ اس سُنَّت پر عمل کو چھوڑ دیا گیا ہو، تو میرے بعد جس نے اس سُنَّت کو اپنے عمل کے

ذَریعے یا دوسروں کو اس پر عمل کی ترغیب کے ذَرِیعے زِندہ کیا تو اس کے لیے ان لوگوں کی مِثل پُورا پُورا اَجر ہے جو بھی اس سُنَّت پر عمل کرے۔"(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/ ۴۱۴، تحت الحدیث: ۱۶۸)

اِتّباعِ رَسُول اور اَمیرِ اہلسنّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی پیارے آقا مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبَّت کا دَم بھرتے ہیں تو دُنیا و آخرت کی بہتری کیلئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِتّباع نہایت ضَروری ہے۔ سُنّتوں کو زِندہ کرنے اور سُنّتوں کے عامِل بنے رہنے کیلئے کسی ایسے عاشِقِ صادِق کی صُحبت اِخْتیار کرنی ہوگی جو نہ صِرف خُود سُنّتوں کا پیکر ہو بلکہ دوسروں کو بھی راہِ سُنَّت پر چلا کر مَنْزِلِ عِشْق تک پہنچادے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَوجُودہ دور میں شَیْخِ طَرِیقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حَضْرتِ عَلّامہ مولانا اَبُو بلال محمد اِلْیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذات میں اِتّباعِ رَسُول اور اِحیائے سُنَّت کا جو عَظِیم جذبہ ہے وہ اپنی مِثال آپ ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نہ صِرف خود سُنّتوں پر عمل کرتے ہیں بلکہ دیگر مُسلمانوں کو بھی اِتّباعِ سُنَّت کے زیور سے آراستہ کرنے میں ہمہ تَن مَصرُوفِ عمل ہیں۔ یہی وَجہ ہے کہ اِتّباعِ سُنَّت کے سانچے میں سَر تا پا ڈَھلی ہوئی آپ کی شَخْصِیَّت کو دیکھ کر لاکھوں افراد مُتاثِر ہوئے اور اس کے نتیجے میں سَر پر عِمامہ کا تاج، چہرے پر داڑھی شَریف اور بدن پہ سُنّتوں بھرا لباس سَجا کر نہ صِرف عاشِقانِ رَسُول کی صَف میں شامِل ہوگئے بلکہ نَماز، روزے اور شَرْعی اَحْکامات کے پابند بھی بن گئے۔ اَمیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بسا اَوْقات ایسی ایسی سُنَّتوں پر عمل کر لیتے ہیں کہ دیکھنے والے حَیران رہ جاتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِتّباعِ سُنَّت کی نِیَّت سے کبھی فَرش پر لیٹتے ہیں تو کبھی چٹائی

پر۔ آپ نے اپنے سونے کے لئے نہ تو اپنے گھر میں کوئی گَدیلا رکھا ہے نہ ہی پلنگ، البتّہ جب کسی کے گھر تَشریف لے جاتے ہیں اور وہاں اگر سونے کی نَوبت آتی ہے تو میزبان جس قسم کا بچھونا پیش کرتا ہے اسی پر آرام فرمالیتے ہیں۔ اس میں بھی اِتّباعِ سُنَّت ہی کی جَلوہ نُمائی ہے کیونکہ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی بچھونے میں عَیب نہیں نکالا۔[1]

اَلْغَرَض آپ کے شب وروز کے مَعْمُولات میں اِتّباعِ رَسُول کی ہی جھلک نَظر آتی ہے جو کہ یقیناً پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے والہانہ عِشْق و مَحبَّت کی دَلیل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صَدَقے ہمیں بھی اپنے حَبِیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایسی ہی سچی مَحبَّت اور اُن کی اِطاعَت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) تعظیم و تکریم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَحْبُوب کی اِطاعَت و پَیرْوی کے عِلاوہ مَحبَّت کی ایک بہت بڑی عَلامَت مَحْبُوب کی تَعْظِیم و تَکْرِیم کرنا بھی ہے۔ نہ صرف یہ مَحبَّت کی عَلامَت ہے بلکہ اس کا لازمی حِصّہ بھی ہے جس کے بغیر مَحبَّت کا دَعْوٰی سراسر جھوٹا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو شَخْص کسی سے مَحبَّت کرتا ہے وہ خُود بھی اس کی تَعْظِیم کرتا ہے اور دوسروں سے بھی اِسی کی تَوَقُّع رکھتا ہے حتّٰی کہ اگر کوئی شَخْص اس کے مَحْبُوب کی بے اَدَبی و توہین کر بیٹھے تو وہ مُضْطَرِب (بے چین) ہو جاتا ہے۔ یہ تو عام مَحْبُوب کی بات ہے جبکہ

[1] ... وسائل الوصول، الباب الثالث، الفصل الثانی فی صفة فراشه... الخ، ص ۱۲۳

سَرْوَرِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو کائنات کے ساتھ ساتھ خُود خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے بھی مَحْبُوب ہیں اِسی لئے اُن کی تَعْظِیْم وتَوْقِیْر کا حکم خُود اللہ تَبَارَک وتعالیٰ نے دیا ہے۔ چُنانچہ پارہ 26، سُورۃُ الفتح کی آیت نمبر 8 اور 9 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۟ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ۟ (پ ۲۶، الفتح: ۸،۹)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضِر و ناظِر اور خُوشی اور ڈر سُناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رَسُول پر اِیمان لاؤ اور رَسُول کی تَعْظِیْم وتَوْقِیْر کرو اور صُبْح وشام اللہ کی پاکی بولو۔

ایک اور مَقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے حَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیْم کرنے والوں کی فَلاح وکامرانی کا اس طرح اِعْلان فرماتا ہے، چُنانچہ پارہ 9، سُورۃُ الاَعْراف کی آیت نمبر 157 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۟ (پ۹، الاعراف: ۱۵۷)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: تو وہ جو اس پر اِیمان لائیں اور اس کی تَعْظِیْم کریں اور اُسے مدد دیں اور اس نُور کی پَیْرَوی کریں جو اس کے ساتھ اُترا وہی بامُراد ہوئے۔

آقا کا نام نہیں مٹاؤں گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچّے عاشِقانِ رسول یعنی صحابۂ کرام

عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں محبّت کی یہ علامت بھی کامل تھی۔یہی وجہ ہے کہ وہ تمام حضرات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بے حد تعظیم کیا کرتے تھے۔حُدیبیہ میں صُلح نامہ لکھتے وقت حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے جس والہانہ انداز میں سَرْوَرِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اپنی بے پناہ محبّت اور تعظیمِ رسول کا اِظْہار کیا وہ بھی اپنی مِثال آپ ہے۔چُنانچہ جب رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور قُریش کے نُمائندے سُہَیل بن عَمرو کے درمیان صُلح کی شرائط پر اِتّفاق ہو گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُعاہدہ کی دَسْتاوِیز لکھنے کے لئے حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بُلایا اور اِرشاد فرمایا: لکھو ”بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم“ اس پر سُہَیل نے کہا کہ ہم اسے نہیں جانتے آپ ”بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ“ لکھئے۔ نبیِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر حضرتِ سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہی اَلفاظ لکھ دیئے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: لکھو: ھٰذَا مَا صَالَحَ عَلَیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سُھَیْلَ بْنَ عَمْرٍو یعنی یہ وہ شرائط ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُہَیل بن عَمرو کے ساتھ صُلح ہوچکی ہے۔اس پر بھی سُہَیل کہنے لگا کہ رَسُوْلُ اللّٰہ کے اَلفاظ نہ لکھئے کیونکہ اگر ہمیں آپ کی رِسالت پر یقین ہوتا تو پھر ہمارے اور آپ کے دَرمیان کوئی جھگڑا ہی نہ ہوتا، آپ ایسا کیجئے کہ اس کے بجائے صِرف اپنا اور اپنے والد کا نام لکھ دیجئے۔ رسولِ اَکرم، نُورِ مُجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی یہ بات بھی قبول فرمائی اور حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا کہ رَسُوْلُ اللّٰہ کے اَلفاظ مِٹا دو۔ لیکن قُربان جائیے حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ رسول پر کہ عرض کرنے لگے یا رَسُوْلَ اللّٰہ میں آپ کے نامِ مُبارَک کو ہرگز نہیں مِٹا سکتا۔ بالآخر نبیِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

نے خُود ہی رَسُوْلُ اللہ کی جگہ محمد بن عبدُ اللہ لکھ دیا۔[1]

آنکھوں کا تارا نامِ محمد	دل کا اُجالا نامِ محمد
پوچھے گا مولا لایا ہے کیا کیا	میں یہ کہوں گا نامِ محمد
اپنے رضا کے قربان جاؤں	جس نے سکھایا نامِ محمد
اپنے جمیلِ رضوی کے دل میں	آ جا سما جا نامِ محمد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے کو سُن کر کسی کے ذِہن میں یہ وَسْوَسہ پیدا ہو سکتا ہے کہ **اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَب** یعنی حکم اَدَب پر بھی فَوقیت رکھتا ہے، تو حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی تَعْمِیل نہیں کی اور نامِ اَقْدس مِٹانے سے انکار کر دیا۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بارے میں ایسا سوچنا بھی گُستاخی و بے اَدَبی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نامِ مُبارَک کو نہ مٹانے میں بھی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیم اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عِشْق و مَحبَّت کی دلیل ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے گوارا نہیں کِیا کہ میں اپنے ہاتھوں سے اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ اَقْدس کو مِٹاؤں۔ اس سے ہمیں یہ دَرْس بھی ملتا ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نامِ محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھنے کے بعد اسے مِٹانے کو بے اَدَبی سمجھا تو جو لوگ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام لکھنے کے بعد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھنے کے بجائے صِرف ”ص“ یا ”صلعم“ لکھنے پر اِکْتِفا کرتے

---

[1] ...الکامل فی التاریخ، ذکر عمرۃ الحدیبیۃ، ۸۹/۲، ملخصاً

ہیں انہیں بھی اس سے بچنا چاہیے کہ یہ بھی بے اَدَبی ہے، اس کے بجائے پورا دُرُودِ پاک یعنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھنا چاہیے۔

امامِ اَہلسُنَّت، عاشقِ ماہِ رِسالت مولانا شاہ اِمام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی خِدمت میں اِستِفتاء (سوال) پیش ہوا۔ مُستَفتِی (سوال کرنے والے) نے سوال میں ''صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم'' کی جگہ ''صَلْعَم'' لکھ دیا تھا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے تَنْبِیْہ کرتے ہوئے اِرْشاد فرمایا۔ سوال میں ''صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم'' کی جگہ ''صَلْعَم'' لکھا ہے اور یہ سَخْت ناجائز ہے۔ یہ بَلا عوام تو عوام ۱۴ ویں صدی کے بڑے بڑے اکابِر وفُحُول کہلانے والوں میں بھی پھیلی ہوئی ہے، کوئی ''صَلْعَم'' لکھتا ہے۔ کوئی ''صللم'' کوئی فقط ''صؐ'' کوئی ''عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام'' کے بدلے ''عَمْ'' یا ''ع م'' ایک ذرّہ سیاہی یا ایک اُنگل کاغذ یا ایک سیکنڈ وَقت بچانے کے لیے کیسی کیسی عَظِیم بَرَکات سے دُور پڑتے اور مَحرومی و بے نصیبی کا شکار ہوتے ہیں۔ (فتاوی افریقہ، ص۵۰ بتغیر قلیل)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3) کثرتِ ذِکر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَحبَّت کی علامتوں میں سے ایک عَلامَت یہ بھی ہے کہ عاشِقِ صادِق جس سے مَحبَّت کرتا ہے، بات بات پر اس کا ذِکر کرتا ہے کیونکہ اسے مَحبُوب کے ذِکر سے لَذت ملتی ہے۔ ایک روایت میں ہے: مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ، یعنی جو شخص کسی سے مَحبَّت کرتا ہے اس کا ذِکر کثرت

سے کرتا ہے۔[1] چونکہ ہمارے عِشْق و مَحَبَّت کا مَرْکز سَرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ مُبارَکہ ہے اس لئے ہمیں کثرت سے اُن کا ذکر کرنا چاہئے۔ ذِکرِ رَسُول وہ بابرکت وَظِیْفہ ہے جس میں عُشّاق کے دلوں کی تسکین بھی ہے، اِظْہارِ مَحبّت بھی ہے اور نیکیوں کا خزانہ بھی۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ محبوبِ دوجہاں، سَرورِ کَون و مَکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ طیبّہ پر زِیادہ سے زِیادہ دُرُود و سَلام پڑھا جائے۔

مُحَقِّق عَلَی الاِطلاق حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُ الْحق مُحدِّث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: جب بندۂ مومن ایک بار دُرُود شریف پڑھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس بار رَحْمت بھیجتا ہے، (دس گُناہ مٹاتا ہے) دس دَرَجات بُلَند کرتا ہے، دس نیکیاں عطا فرماتا ہے، دس غلام آزاد کرنے کا ثواب اور بیس غَزوات میں شُمولیّت کا ثَواب عطا فرماتا ہے۔ دُرُودِ پاک سببِ قَبولیّتِ دُعا ہے، اِس کے پڑھنے سے شَفاعَتِ مصطفٰے واجب ہو جاتی ہے۔ پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا بابِ جنّت پر قُرب نصیب ہو گا، دُرُودِ پاک تمام پریشانیوں کو دُور کرنے اور تمام حاجات کی تکمیل کے لئے کافی ہے، دُرُودِ پاک گُناہوں کا کَفّارہ ہے، صَدقے کا قائم مَقام بلکہ صَدقے سے بھی اَفْضل ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی کس قدر خُوش نصیبی کی بات ہے کہ ہم گُناہگاروں کے دامن اُس مَحْبُوب کی مَحبَّت سے مالا مال ہیں جن کی نہ صِرف ذات بابَرَکت ہے بلکہ ان کا ذِکر بھی دُنیا و آخرت کی سَعادَت مَندیوں کا مَجْمُوعہ ہے، اُس شَخص کی خُوش بَخْتی کی کوئی اِنْتہا نہیں جس کا دل یادِ مُصطفٰے اور زبان ذکرِ مُصْطَفٰے میں مَشْغول رہتی ہو اور ذِکرِ محبوب کی لَذت نے اسے ساری دُنیا کی محبتوں سے بے

---

1 ... کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب الاول فی الذکر وفضیلتہ، ۱/۲۱۷، حدیث: ۱۸۲۵

2 ... جذب القلوب، ص ۲۲۹

نیاز کر دیا ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی نے 72 مدنی انعامات میں میں سے مدنی اِنعام نمبر **5** میں روزانہ کم از کم **313** مرتبہ دُرُودِ پاک کے ذریعے ذِکرِ مُصطفٰے کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ ہمیں بھی اس مدنی انعام پر عمل کے ذریعے سرورِ کائنات، شاہِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکات پر خُوب خُوب دُرُود و سَلام کے گجرے نچھاور کرنے چاہئیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی اِصلاح کی کوشش کیلئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عاشقِ رسول کو کیسا ہونا چاہیے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک سچّے عاشقِ رسول کیلئے اِنتہائی ضَروری ہے کہ وہ ہر ہر مُعاملے میں نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَقْوال واَفْعال کی پیروی کرے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل کرے، ہر طرح سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابۂ کرام، اَزْواجِ مُطَہَّرات، اَہْلِ بیتِ اَطْہار رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی تَعْظِیْم کو لازم سمجھے اور شہرِ مدینہ، مسجدِ نبوی زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا، قبرِ اَنْور اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آثارِ شَریفہ کی تَعْظِیْم وتَوقیر اور ان کے اَدَب و اِحْترام کو ضَروری جانے۔ ہر وَقْت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِکر شریف سے اپنی زبان کو تَر رکھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دوستوں سے دوستی اور دُشمنوں سے دُشمنی رکھے۔ ان نِشانیوں کے علاوہ اپنے کردار کو بہتر بنانے کیلئے ایک سچّے عاشقِ

رَسُول کیلئے یہ بھی ضَروری ہے کہ وہ پانچوں نمازیں باجماعت مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے والا، فُحش وبد کلامی سے بچنے والا، اپنی زبان کی حِفَاظَت کرنے والا، دوسروں کی بھلائی چاہنے والا ، لڑائی جھگڑے سے بچنے والا، لوگوں میں صُلح کروانے والا، مُصِیبت پر صَبْر کرنے والا، جھوٹ ،غیبت چُغلی، کینہ، حَسَد وغیرہ بُرائیوں سے بچنے والا، الغرض چھوٹی سے چھوٹی نیکی کرنے والا اور ہر ایک گُناہ سے بچنے والا ہونا چاہئے۔ وہ کس قسم کا عاشقِ رسول ہے جو دن رات اللہ عزوجل اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانیوں میں بسر کرتا ہے، شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاری قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ چوٹ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
عالموں پر ہنسیں، پھبتیاں بھی کَسیں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
جو کہ گانے سنیں، فلم بینی کریں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
بد نگاہی کریں، بد کلامی کریں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
کھائیں رزقِ حرام، ایسے ہیں بدلگام	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
عَہد توڑا کریں ، جھوٹ بولا کریں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
جو ستاتے رہیں دل دُکھاتے رہیں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
چغلیوں تہمتوں، میں جو مشغول ہوں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈھکیں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
داڑھیاں جو مُنڈائیں کریں غیبتیں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
کاش ! عطاؔر کا طیبہ میں خاتمہ	ہو کرو یہ دعا عاشِقانِ رسول

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے حَبِیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایسا عاشقِ صادِق بنادے کہ جو بھی ہمارے حُلیے اور کردار کو دیکھے تو کہہ اُٹھے کہ وہ دیکھو سچّا عاشقِ رسول جارہا ہے۔ اے کاش! ہماری پہچان ہی عاشقِ رَسُول کے نام سے ہوجائے تو اس سے بڑھ کر سَعادَت کی بات اور کیا ہوگی۔

فَنا اِتنا تو ہو جاؤں میں تیری ذاتِ عالی میں
جو مجھ کو دیکھ لے اس کو تیرا دِیدار ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سچّے عاشقانِ رَسُول کی پہچان کے حوالے سے مدنی پُھول سُننے کی سَعادَت حاصل کی ۔ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بے اِنْتہا مَحَبَّت کے بارے میں سُنا کہ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وضو فرماتے تو صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ کے جِسْمِ اَقْدس سے مَسْ (چُھو جانے والے) وضو کے پانی کو حاصل کرنے کیلئے ایک دوسرے سے سَبْقَت لے جانے کی کوشش کرتے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی فوراً تعمیل کرتے ، آپ کے سامنے نِہایت اَدَب واِحْترام کے ساتھ بیٹھتے کبھی آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھتے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جس مَجْلس میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خَیر کیا جارہا ہو اِنْتِہائی اَدَب واِحْترام کے ساتھ آپ کا ذِکرِ خَیر سُننا چاہیے۔اس کے بعد ہم نے قرآنِ پاک کی آیت اور احادیثِ مبارکہ سُنیں جن سے مَعْلُوم ہوا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت ایمانِ کامل کیلئے شرط ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبّت خُونی رِشتہ داروں اور اپنی جان ومال سے بھی عزیز ہونی چاہیے۔صِرف زَبان کی حدتک محبّتِ رَسُول کا دعویٰ نہیں ہونا چاہیے بلکہ عملاً سچی اور حقیقی محبّت ہونی چاہیے، صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان ایسے سچے عاشقانِ رَسُول تھے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اپنی جان تک لُٹادیا کرتے تھے۔اے کاش!ہمیں بھی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سچی محبّت نصیب ہو جائے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نامُوس کی خاطِر جان ومال لُٹانے والے بن جائیں۔پھر ہم نے سُنا کہ ایک عاشِقِ صادِق میں کیا کیا نشانیاں ہوتی ہیں۔ان علامتوں میں سے ایک علامت اطاعتِ رسول ہے۔صَحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان میں محبّت کی یہ علامت بھی کامل طور پر موجود تھی، یہ حضرات ہر ہر مُعاملے میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیرْوی کو لازِم جانتے تھے، یہاں تک کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جس کام کو کِیا اور اسے کرنے کا حکم نہیں دیا یہ نُفُوسِ قُدسیّہ عِشْقِ و محبّت میں اس کام کو بھی سَعادت سمجھتے ہوئے بجالاتے تھے۔ایک ہم ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سُنّتوں کو چھوڑ کر مَغرِبی تہذیب کے دِلْدادہ بنے پھرتے ہیں حالانکہ سُنّت میں حکمت اور ہمارے لیے باعثِ رَحمت ہے۔اِس پُرفِتَن دَور میں طرح طرح کی سُنّتیں سیکھنے اور عمل کا جذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کسی نِعمت سے کم نہیں، آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سَفر کی بَرَکت سے خُوب خُوب سُنّتیں سیکھ کر عمل کا جذبہ پاسکتے ہیں۔پھر ہم نے محبّت کی ایک اور علامت تَعْظِیمِ رَسُول کے مُتعَلّق سُنا کہ صَحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بے حد تَعْظِیم کِیا کرتے تھے جیسا کہ حضرت علی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم کے بارے میں سُنا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنْہُ نے تعظیماً رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ مُبارَک مٹانے سے انکار کر دیا۔اس کے بعد ہم نے ذِکرِ مُصطفٰے کے بارے میں سُنا کہ یہ بھی محبّت کی علامتوں میں سے ایک اَہم علامت ہے کیونکہ جو جس سے مَحبّت کرتا ہے تو ہر بات میں اس کا تذکرہ کرتا ہے، اگر ہم بھی عشقِ رَسُول کا دَم بھرتے ہیں تو زِیادہ سے زِیادہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خَیر کرنا چاہیے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ عادات کا تذکرہ کرنا چاہیے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابَرکات پر بکثرت دُرُود و سلام پڑھنا چاہیے ۔اس کے علاوہ جس طرح ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زندگی گُزاری، اسی طرح ہمیں بھی نہ صِرف خُود آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے طَریقے پر چلتے ہوئے سچے عاشِقِ رَسُول ہونے کا ثُبُوت دینا چاہیے بلکہ اپنی اَوْلاد کے دلوں میں بھی مَحبّتِ رسول پیدا کرنی چاہیے

مرحبا! ماہِ ربیع الاول کا ہِلال چمک چکا ہے، سبحان اللہ

ربیعُ الاول اُمیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا	دعاؤں کی قبولیّت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا
خدا نے ناخُدائی کی خود انسانی سفینے کی	کہ رحمت بن کے چھائی بارہویں شب اس مہینے کی
جہاں میں جشنِ صبحِ عید کا سامان ہوتا تھا	اُدھر شیطان تنہا اپنی ناکامی پہ روتا تھا
صدا ہاتف نے دی اے ساکنانِ خِطّۂ ہستی!	ہوئی جاتی ہے پھر آباد یہ اُجڑی ہوئی بستی
مبارَکباد ہے ان کیلئے جو ظلم سہتے ہیں	کہیں جن کو اماں ملتی نہیں برباد رہتے ہیں
مبارکباد بیواؤں کی حسرت زا نگاہوں کو	اثر بخشا گیا نالوں کو فریادوں کو آہوں کو
ضعیفوں بیکسوں آفت نصیبوں کو مبارَک ہو	یتیموں کو غلاموں کو غریبوں کو مبارک ہو
مبارَک ٹھوکریں کھا کھا کے پَیہم گرنے والوں کو	مبارَک دشتِ غُربت میں بھٹکتے پھرنے والوں کو

مبارَک ہو کہ دَورِ راحت وآرام آپہنچا مبارک ہو کہ ختم المرسلیں تشریف لے آئے	نَجاتِ دائمی کی شکل میں اسلام آپہنچا جنابِ رَحمۃٌ لِّلعٰلمیں تشریف لے آئے
بَصَد اندازِ یکتائی بَغایَت شانِ زیبائی	امیں بن کر امانت آمِنہ کی گود میں آئی

سرکار کی آمد مرحبا! سردار کی آمد مرحبا! سالار کی آمد مرحبا!

مختار کی آمد مرحبا! منٹھار کی آمد مرحبا! دلدار کی آمد مرحبا!

غمخوار کی آمد مرحبا! تاجدار کی آمد مرحبا! شاندار کی آمد مرحبا!

شہریار کی آمد مرحبا! شہِ ابرار کی آمد مرحبا! حضور کی آمد مرحبا!

مرحبایامصطفی مرحبایامصطفی مرحبایامصطفی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ابھی تک 25 جھنڈے یا 12 جھنڈے نہیں لگائے تو ہمت کر کے بارہویں تک بلکہ پورا ماہِ نور ہی اپنی مسجد، گھر، دکان، کارخانہ وغیرہ پر دعوتِ اسلامی کا فیضانِ رضا، فیضانِ غوثُ الوریٰ اور فیضانِ گنبدِ خضرا سے مالامال جھنڈا لگانے کی نیت کر لیجئے اور یاد رکھئے! جھنڈے سائیکل، اسکوٹر، کار، بسوں، ویگنوں، ٹرکوں، ٹرالروں، ٹیکسیوں، رِکشوں، ریڑھوں، گھوڑا گاڑیوں وغیرہ سب پر اپنے پلے سے لگانے ہیں۔

نبی کا جھنڈا لے کر نکلو دنیا پر چھا جاؤ

نبی کا جھنڈا امن کا جھنڈا ہر گھر میں لہراؤ

❀ اے عاشقانِ میلاد! اپنے گھر پر 12 جھالروں (یعنی لڑیوں) یا کم از کم 12 بلبوں سے اور اپنی مسجد و محلے میں بھی 12 دن تک خوب خوب چراغاں کیجئے۔

❀ اے عاشقانِ میلاد! سب عاشقانِ رسول کو جشنِ ولادت کی خوشیاں کس طرح منانی چاہئیں، اس کے لئے امیرِ اہلسنّت کا پیارا پیارا رسالہ "صبحِ بہاراں" سب تک پہنچایئے، گھر گھر، دکان دکان، دفتر دفتر اسے تقسیم کیجئے۔

❀ اے عاشقانِ میلاد! اس عیدوں کی عید کے موقع پر استعمال کی ہر چیز نئی لینی ہے۔ سفید لباس، عمامہ، سربند، ٹوپی، سر پر اوڑھنے کی سفید چادر، کتھئی چادر، مسواک، جیب کا رومال، چپل، تسبیح، عطر کی شیشی، ہاتھ کی گھڑی، قلم، قافلہ پیڈ وغیرہ۔ اپنے استعمال کی ہر چیز ممکنہ صورت میں نئی لینی ہے۔

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا
عالم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ ولادت

❀ اے عاشقانِ میلاد! بارہویں شب دعوتِ اسلامی کے اجتماعِ میلاد میں گزارنا ہے اور یہ بھی نیت کر لیجئے کہ 12 ربیع الاوّل کو روزہ رکھ کر سبز پرچم اٹھائے، جلوسِ میلاد میں بھی شرکت کروں گا۔ ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

پیارے آقا، بارہویں والے مصطفیٰ، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد منانے کی کیا برکتیں ہیں، جشنِ ولادت منانے کی نیتیں کیا ہونی چاہئیں اس کے علاوہ بہت سے رنگ برنگے مدنی پھول حاصل کرنے کے لئے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ "صبحِ بہاراں" مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدرسۃ المدینہ کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے مَدَنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں بھی بچپن ہی سے سچے عاشقانِ رسول کی صَفوں میں شامل ہو کر سُنّتوں کے عامل بن جائیں تو پریشان ہونے کی قَطْعاً ضَرورت نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضانِ نظر سے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام مَدَنی مُنّوں کی تعلیم و تربیت کیلئے مدرسۃُ المدینہ (للبنین) اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے مدرسۃُ المدینہ (للبنات) قائم ہیں۔ جن میں تَجْوِیْد و قراءَت کے ساتھ قرآنِ مجید پڑھایا جاتا ہے۔ اِس کا پڑھنا، پڑھانا اور سُننا سُنانا سب ثواب کا کام ہے۔ قُرآنِ پاک کا ایک حَرف پڑھنے پر 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک ہر مُسلمان کے لیے ہدایت کا سرچشمہ بھی ہے۔ اس پر عمل کرنا دونوں جہان میں کامیابی کا سبب ہے، لیکن یاد رکھئے! عمل کرنے کے لیے اسے صحیح پڑھنا، سیکھنا اور سمجھنا ضَروری ہے لیکن اَفسوس صد اَفسوس! کہ ہماری اَکثریّت قُرآنِ پاک کو پڑھنے، سیکھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے بَتَدرِیج دُور ہوتی جارہی ہے۔ حالانکہ اس کی تعلیم کے بارے میں پیارے مُعلّمِ کائنات، فَخرِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہ۔** یعنی تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قُرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ (صحیح البخاری، الحدیث:۵۰۲۷، ج۳، ص ۴۱۰) قرآنِ کریم کس قدر سیکھنا ضَروری ہے اس کے مُتَعَلِّق سیّدی اعلیٰ حضرت اِرْشاد فرماتے ہیں: اتنی تَجْوِید (سیکھنا) کہ ہر حَرْف دوسرے حَرْف سے صحیح مُمتاز ہو فرضِ عَین ہے۔ بغیر اس کے نماز قَطْعاً باطل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مخرجہ، ج۳، ص ۲۵۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تحت

ہزاروں مَدارِس بنام مدرسۃُ المدینہ اس مدنی کام کے لیے کوشاں ہیں ۔ تادمِ بیان صِرف پاکستان میں برائے حِفْظ وناظِرہ 2ہزار سے زائد مدرسۃُ المدینہ (لِلْبَنِیْن وَلِلْبَنَات) چل رہے ہیں جن میں مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کی کُل تعداد 1 لاکھ سے زیادہ ہے، آپ سے بھی مَدَنی اِلْتجاء ہے کہ اپنے مدنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو تَجوید و قراٰت کے ساتھ قُرآنِ پاک کی تعلیم دلوانے ، ان کی اَخلاقی تربیَّت کے ذَریعے انہیں نیک بنانے اور اسے اپنے لیے صَدَقۂ جارِیہ بنانے کیلئے مدرسۃُ المدینہ میں داخل کروادیجئے۔

عطا ہو شوق مَولیٰ مَدرَسے میں آنے جانے کا

خُدایا ذَوق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اور ہمارے اَہل وعَیال کو صحیح مَعنوں میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے، اپنے خوف سے رونے، اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عشق میں تڑپنے ، بے اَدبوں کی صُحبت سے دُور رہنے اور عاشقانِ رَسُول کی صُحبت میں اُٹھنے بیٹھنے کی سَعادت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی کاموں میں حِصّہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس پُرفِتَن دور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہر جگہ عشقِ رسول کی شمع جلانے میں مَصروف ہے۔ لہٰذا آپ بھی خوفِ خُدا کی عادت اپنانے ، سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت جگانے، سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے ، خود کو فَرائض وواجبات ، سُنَن ومُستَحبّات کا پابند

بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام چوک درس دینا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک دَرْس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے، نیکیوں میں رَغْبَت بڑھانے، نمازوں کی پابندی کا ذِہن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِیْن کی باتیں پہنچانا اَجْر و ثَواب کا کام ہے۔

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔ (حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج ۱۰ ص ۴۵ حدیث ۱۴۴۶۶) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: "اللّٰہ تَعَالٰی اُس کو تَرو تازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔" (سُنَنِ تِرمذی ج ۴ ص ۲۹۸ حدیث ۲۶۶۵)

ہر کلمے پر سال بھر کی عبادت کا ثواب

حُجَّۃُ الاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام ابُو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی فرماتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدُنا مُوسٰی کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے۔ اُس کی جزا کیا ہے؟ اللّٰہ تَبارَکَ وَ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: میں اُس کے ہر کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنَّم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔ (مُکَاشَفَۃُ القُلُوب ص ۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے نیکی کی دعوت دینے کے کس قدر فضائل ہیں، چوک

دَرس بھی مُسلمانوں کو نیکی کی دعوت دینے، بُرائی سے منْع کرنے اور عِلْمِ دِیْن سِکھانے کا اَہم ذَرِیْعہ ہے کہ لوگ بازاروں میں بیٹھے بدنگاہی، فُضُول باتوں اور طرح طرح کے گناہوں میں مَشْغُول ہوسکتے ہیں، بعض اوقات چوک دَرس میں شرکت کی بَرَکت سے ان کی زِنْدگی میں ایسا مَدَنی اِنْقلاب برپا ہوجاتا ہے کہ وہ اپنی گناہوں بھری زِنْدگی سے توبہ کرکے نیکیوں کی راہ پر گامزن ہوجاتے ہیں۔ آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

عَیّاش نوجوان

زم زم نگر، حیدرآباد (بابُ الاِسْلام سندھ) کے علاقے محبوب ٹاؤن میں مُقیم اسلامی بھائی اپنی خزاں رَسِیدہ زندگی میں بہار آنے کا تذکرہ کچھ یوں کرتے ہیں کہ: میں ایک عَیّاش نوجوان تھا۔ بُرائیوں کی دَلْدَل میں اس قدر دَھنس چُکا تھا کہ شراب نوشی جیسی عادتِ بد میں گرفتار ہوگیا۔ ایک دن دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائی نے شَفْقَت بھرے اَنْداز میں چوک دَرْس میں شِرکت کی دعوت پیش کی، میں ان کی دعوت قبول کرتے ہوئے سُنَّتوں بھرے درس میں شریک ہوگیا۔ درس کے پُر تاثیر الفاظ نے میرے دل کی دُنیا ہی بدل ڈالی۔ رَفْتہ رَفْتہ اسلامی بھائیوں کی اِنْفرادی کوشش کی بَرَکت سے مدنی ماحول کے قریب سے قریب تر ہوتا چلا گیا۔ عاشِقانِ مصطفٰے کی صُحبت کی بَرَکت سے ماہِ رمضانُ المبارک کے آخری عشرے کے تربیتی اعتکاف کی سعادت ملی۔ علمِ دین سیکھنے کو ملا، اچھے لوگوں کی صحبت کیا ملی دل کی سیاہی دھلنے لگی۔ نماز سے کوسوں دور بھاگنے والا شخص مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز اَدا کرنے والا بن گیا۔ شراب کی مَستی میں مَست رہنے والا عشقِ مُصطفٰے میں تڑپنے والا بن گیا۔ مہکے مہکے مدنی ماحول کی پُر بہار فِضاؤں میں ایسا ذِہن بنا کہ میں مُشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہوگیا اور

مجھے شراب نوشی اور گُناہوں کی دیگر نحوستوں سے نَجات مل گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(اِبنِ عساکِر ج۹، ص۳۴۳)

زمانے بھر میں مچا دیں گے دُھوم سُنَّت کی
اگر کرم نے ترے ساتھ دیدیا یاربّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے مسواک سے مُتَعلِّق چند مدنی پھول پیش کرتا ہوں۔

پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُن لیجئے: ❀ دو رَکعت مِسواک کرکے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے۔ (اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب، ج۱، ص102، حدیث18) ❀ مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور رَبّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے۔ (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل، ج2، ص438، حدیث 5869) ❀ مِسواک پِیلُو یا زَیتُون یانِیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔ ❀ مِسواک کی

موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ❀ مِسواک ایک بالِشت سے زِیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ ❀ اِس کے رَیشے نَرم ہوں کہ سَخت رَیشے دانتوں اور مَسوڑھوں کے درمیان خَلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں۔ ❀ مِسواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نَرم کر لیجئے۔ ❀ مُناسب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وَقت تک کار آمد رہتے ہیں جب تک ان میں تَلخی باقی رہے۔ ❀ دانتوں کی چوڑائی میں مِسواک کیجئے۔ ❀ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم اَز کم تین بار کیجئے۔ ❀ ہر بار دھو لیجئے۔ ❀ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو۔ ❀ پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے۔ ❀ مُٹّھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بَواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ❀ مِسواک وُضو کی سُنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ اُسی وَقت ہے جبکہ مُنہ میں بدبُو ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج 1، ص 623)

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ دو کُتُب "بہارِ شَرِیعت" حصّہ 16 (312 صَفَحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنَّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سَفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پَروَرْدگار
سُنّتوں کی تربیَّت کے قافلے میں بار بار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھ سے عرض کی کہ رَبّ تعالیٰ فرماتا ہے: "اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمّتی تم پر ایک سَلام بھیجے، میں اس پر دس (10) سلام بھیجوں؟ (نسائی، ص ۲۲۲، حدیث ۱۲۹۲)

رَبِّ اَعْلٰی کی نعمت پہ اَعْلٰی دُرُود
حق تعالیٰ کی مِنَّت پہ لاکھوں سلام
(حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔(اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچھی نِیَّت کے کسی بھی عمل خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص

پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُحَرَّمُ الْحَرَام شَرِیْف کا بابرکت مہینہ جاری و ساری ہے، اس مُبارَک مہینے کو اَہْلِ بیتِ اَطْہار اور اِمامِ عالی مَقام، امامِ تِشْنہ کام سَیِّدُنا اِمام حسن مُجْتَبیٰ اور امام حُسین، کَرِیْمَیْن، سَعِیْدَیْن، شَہِیْدَیْن، قَمَرَیْن، مُنِیْرَیْن، طَیِّبَیْن، طَاہِرَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے، آیئے! اسی حوالے سے حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی شان وَعَظَمَت کے بارے میں سُنْنے کی سَعادت حاصِل کرتے ہیں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِن دونوں شہزادوں سے بہت مَحَبَّت فرماتے اور انہیں ذراسی تکلیف میں مُبْتَلا دیکھنا پسند نہ فرماتے۔

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن اور بھیانک اژدھا!

حضرت سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم حُضُور نبیِ اَکْرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر تھے، حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ اَیْمَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آئیں اور عَرْض کی: حَسَن و حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا گم ہوگئے ہیں، اُس وَقْت دِن خُوب نِکلا ہوا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابۂ کِرام (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن) سے فرمایا: چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو، ہر ایک نے اپنا راستہ لیا اور میں حُضُور نبیِ اَکْرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ چل پڑا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُسَلْسَل چلتے رہے، حتّٰی کہ ہم ایک پہاڑ کے دامَن میں پہُنچ گئے، (دیکھا کہ) حَسَن و حُسَیْن

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور ایک اَژدھا اُن کے پاس اپنی دُم پر کھڑا ہے اور اُس کے مُنہ سے آگ کے شُعلے نِکل رہے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تیزی سے آگے بڑھے تو وہ اَژدھا حُضُور نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ کر سُکڑ گیا اور پھر پتھروں میں چُھپ گیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس تَشْرِیف لائے اور دونوں کو الگ الگ کِیا اور ان کے چہروں کو صاف کیا اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قُربان، تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کتنی عِزّت والے ہو۔ (معجم الکبیر، باب الحاء، حسن بن علي بن أبي طالب الخ، ۳/ ۶۵، حدیث: ۲۶۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حَبِیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے اس قَدر مَحبّت فرماتے تھے کہ دونوں شہزادوں کو کسی تکلیف میں مُبْتَلا دیکھنا بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو گوارا نہ تھا، اِسی لئے جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بتایا گیا کہ حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا گم ہوگئے ہیں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بے قرار ہو کر صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ساتھ ان کی تلاش شُروع کردی۔ اس کے عِلاوہ بھی بہت سی اَحادیثِ مُبارکہ میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دونوں شہزادوں سے بے اِنتہا مَحبّت کا ثُبُوت مِلتا ہے۔ چُنانچہ حَضْرتِ سَیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرض کی گئی کہ اہلِ بیت میں آپ کو زِیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا: حَسَن اور حُسَین۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حَضْرت سَیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہا سے فرمایا کرتے کہ میرے بچّوں کو میرے پاس بُلاؤ، پھر اُنہیں

سُونگھتے اور اپنے ساتھ چِمٹا لیتے تھے۔

(ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب مناقب الحسن والحسین، ج۵، ص۴۲۸ حدیث:۳۷۹۷)

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: مَحبّت کی بہت قِسمیں ہیں: اولاد سے محبت اور قِسم کی ہے، اَزْواج سے اور قِسم کی، دوستوں سے اور قِسم کی۔ اولاد میں حضراتِ حَسنین بہت پیارے ہیں، ازواج میں حضرتِ (سَیِّدَتُنا) عائشہ صِدّیقہ، مَحبُوبہ مَحبُوبِ رَبُّ العالمین ہیں، دوست واحباب میں حضرتِ ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بہت پیارے ہیں مَزید فرماتے ہیں: حُضُور انہیں کیوں نہ سُونگھتے، وہ دونوں تو حُضُور کے پُھول تھے پُھول سونگھے ہی جاتے ہیں، انہیں کلیجے سے لگانا، لپٹانا انتہائی مَحبت وپیار کے لیے تھا۔ اس سے مَعلُوم ہُوا کہ چھوٹے بچوں کو سُونگھنا، اُن سے پیار کرنا، انہیں لپٹانا، چمٹانا سنتِ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے۔

(مراۃ المناجیح، ۸/۴۱۸)

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

(حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! ہم بھی اِن حَضرات کی مَحبَّت کو اپنے دل میں مزید پُختہ کرنے اور ان کی سیرت وکردار پر عمل کرنے کی نِیَّت سے ان کا ذِکرِ خیر سُنتے ہیں۔

نام و کُنیت اور اَلقاب:

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن میں سے بڑے حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسَن مُجْتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنْیَت "ابُو محمد" ہے۔ اور لَقَب "تَقِی اور سَیِّد" جبکہ عُرف "سِبْطُ رَسُولِ الله صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" ہے، نیز آپ کو "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" بھی کہتے ہیں۔ آپ جَنَّت کے نوجوانوں کے سردار ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادتِ مُبارَکہ 15 رَمَضانُ الْمُبارَک 3 ہجری کی شب میں مدینۂ طیبہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں ہوئی۔ حُضُور سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کیا اور بال جُدا کیے گئے اور حُکْم دیا کہ بالوں کے وزن کے برابر چاندی صَدَقہ کی جائے۔ (تاریخ الخلفاء، باب الحسن بن علی بن ابی طالب، ص ۱۴۹ و روضۃ الشھداء (مترجم)، باب ششم، ج ۱، ص ۳۹۶)

آپ کا نام، اِمامُ الْانبیاء، سَیِّدُ الْاَسْخِیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رکھا۔ مکمل واقِعہ کچھ یُوں ہے کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا اسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے بارگاہِ رِسالَت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت کامُژدہ پہنچایا۔ (تو) حُضُور پُرنُور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور فرمایا کہ اسماء میرے فرزند کو لاؤ، حضرتِ اسماء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے (امامِ حسن کو) ایک کپڑے میں (لپیٹ کر) حُضُور سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر کیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے داہنے کان میں اَذان اور بائیں میں تکبیر فرمائی اور حضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے دریافت فرمایا: تم نے اس فرزندِ اَرْجمند کا کیا نام رکھا ہے؟ عرض کی: یَارَسُوْلَ الله! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری کیا مَجال کہ بے اِذْن واِجازت نام رکھنے پر سَبْقت کرتا، لیکن اب جو دریافت فرمایا ہے تو میرا خیال ہے "حَرْب" نام رکھا جائے، باقی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُختار ہیں۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام حَسَن رکھا۔ (سوانحِ کربلا ص ۹۲ ملخصاً)

وہ حسن مجتبیٰ سیدُ الاسخیاء

راکبِ دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش)

شعر کی وضاحت: وہ امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو کہ سخیوں کے سردار ہیں، جو کہ اپنے نانا جان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے کندھوں پر سُوار ہوتے تھے، اُن کی ذاتِ مبارک پر لاکھوں سلام۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چھوٹے بھائی سَیِّدُ الشُّھَدَاء، راکبِ دَوشِ مُصْطَفٰی، حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت 5 شعبانُ المعظم سن 4 ہجری کو مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں ہوئی۔ آپ کا نام، حُضُور پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "حُسین" اور "شبیر" رکھا جبکہ آپ کی کُنْیَت "اَبُوعَبدُاللہ" اور آپ کا لَقب بھی "سِبْطُ رَسُوْلِ اللہِ (رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے)" اور "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" (رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پھول) ہے اور اپنے برادرِ اکبر کی طرح آپ بھی جنَّتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (اسد الغابۃ، باب الحاء والحسین، ۱۱۷۳۔ الحسین بن علی، ص ۲۵، ۲۶ ملتقطاً و سیر اعلام النبلاء، ۲۷۰۔ الحسین الشہید... الخ، ج۴، ص ۴۰۲۔ ۴۰۴)

کیسے نام رکھے جائیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے سُنا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیارے نواسوں کے نام خود تجویز فرمائے۔ آیئے! اسی ضِمن میں نام رکھنے کے کچھ آداب بھی سُن لیجئے۔ اچھے نام رکھنا اولاد کے حُقُوق میں سے ہے اور والِدین کی طرف سے اپنے بچے کے لئے سب سے پہلا اور بُنیادی تحفہ بھی ہے، جسے وہ عُمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے، یہاں تک کہ جب میدانِ حَشر بَرپا ہوگا تو وہ اسی نام سے مالکِ کائنات عزوجل کے حُضُور بلایا جائے گا، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابو دَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

سے مَروِی ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "قِیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پُکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔" (سنن ابی داود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، الحدیث ۴۹۴۸، ج ۴، ص ۳۷۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک سے وہ لوگ عِبرت حاصِل کریں جو اپنے بچے کا نام کسی گلوکار، فِلمی اداکار یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کُفار کے نام پر رکھ دیتے ہیں، اس سے بدترین ذِلّت کیا ہوگی کہ مُسلمان کی اولاد کو کل میدانِ مَحشر میں کُفار کے ناموں سے پُکارا جائے۔ وَالعِیاذُ بِاللہ ہمارے مُعاشَرے میں بچے کے نام کا انتخاب کرنے کی ذمہ داری عُموماً کسی قریبی رشتہ دار مثلاً دادی، پُھوپھی، چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے اور بعض اوقات علمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے وہ بچوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں، جن کے کوئی مَعانی نہیں ہوتے یا پھر اچھے مَعانی نہیں ہوتے، یا پھر شرعاً دُرست نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے بچنا چاہیے، بعض اوقات ایسا نام بھی تلاش کِیا جاتا ہے جو گھر، خاندان یا محلے میں دُور دُور تک کسی کا نہ ہو، جو بھی سُنے تو کہہ اُٹھے کہ یہ نام تو پہلی بار سُنا ہے، کیسا زبردست نام رکھا ہے؟ یہ الفاظ سُن کر نام رکھنے والا پُھولے نہیں سماتا، لیکن ایسوں کو ایک لمحے کے لئے سوچ لینا چاہیے کہ کہیں یہ خُوشی **حُبِّ جاہ** (یعنی تعریف کی خواہش) کے مَرَض کا نتیجہ تو نہیں، لہٰذا انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اَسمائے مُبارَکہ اور صحابہ کِرام و تابعینِ عِظام اور اولیائے کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ناموں پر نام رکھنے چاہئیں، جس کا ایک فائدہ تو یہ ہو گا کہ بچے کا اپنے اَسلاف (یعنی بزرگوں) سے رُوحانی تَعَلُّق قائم ہو جائے گا اور دُوسرا ان نیک ہستیوں کا نام رکھنے کی برکت سے اس کی زندگی میں مدنی اثرات بھی مرتب ہوں گے۔ ناموں کے حوالے سے مزید دِلچسپ اور حیرت انگیز مَعلُومات حاصِل کرنے کیلئے مکتبۃُ

المدینۃ کی مطبوعہ تقریباً 180صفحات پر مُشتمِل کتاب **"نام رکھنے کے احکام"** کا مُطالَعہ کیجئے کہ اس کتاب میں بچوں کے نام رکھنے کیلئے سینکڑوں اچھے ناموں کی فہرست موجود ہے، نیز اس کے عِلاوہ بچوں کے نام رکھنے کے بارے میں کثیر مَدَنی پُھول جگہ بہ جگہ اپنی خُوشبُوئیں مہکا رہے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کے فضائل احادیث کی روشنی میں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے مُختلف مَواقع پر ان حضرات کی ایسی شان و عَظَمت بیان فرمائی جسے سُن کر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے دل میں حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی مَحَبَّت بڑھے گی۔ آیئے ان کی شان و عظمت سے مُتَعَلِّق چند فرامینِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَہُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ، یعنی جس نے ان دونوں سے مَحَبَّت کی اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے عَداوت کی اس نے مجھ سے عَداوت کی۔ (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، ۹۶/۱، حدیث: ۱۴۳)

ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا یعنی حَسَن و حُسَین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) دُنیا میں میرے دو (2) پُھول ہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین، الحدیث: ۳۷۵۳، ج۲، ص ۵۴۷)

عاشقِ صحابہ واہلبیت، سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بارگاہِ رِسالت میں عرض کرتے ہیں:

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
کیجے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گل

(حدائقِ بخشش)

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنی حَسَن اور حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی،ج ۵،ص ۴۲۶،ح ۳۷۹۳)

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن سے مَحبَّت واجب ہے:

حضرت سیّدنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ: جب یہ آیتِ مُبارَکہ "قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ" (پ25، سُورۃُ الشُّورٰی:23) نازِل ہُوئی

تَرجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا، مگر قرابت کی محبّت" تو صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کے وہ کون سے قَرابَت دار ہیں، جن سے مَحبَّت کرنا ہم پر واجب ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: علیُّ الْمُرْتَضٰی، فاطِمَۃُ الزَّہرا اور ان کے دونوں بیٹے (یعنی حضرت سیّدنا امام حسن و امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ)۔ (معجم کبیر، باب الحاء، حسن بن علي بن أبي طالب، ۳/۴۷، حدیث: ۲۶۴۱)

بُلا لو ہم غریبوں کو بُلا لو یا رسول اللہ
پئے شبّیر و شبّر فاطمہ حیدر مدینے میں

(وسائلِ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہُوا کہ اَہلِ بیت کی مَحبَّت واجب و ضَروری ہے، ہر مُسلمان کے نزدیک اپنی جان ومال، عِزّت و آبرو، ماں باپ اور اَولاد سے بھی زِیادہ محبوب، اَہلِ بیتِ کرام

ہونے چاہئیں۔ ان مبارک ہستیوں کی مَحبّت، سَیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت ہے اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت، اِیمانِ کامل کی نِشانی ہے۔ چُنانچہ

نبیِّ رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ“ یعنی کوئی بندہ مومنِ کامل نہیں ہو سکتا، جب تک کہ مجھے اپنی جان سے بڑھ کر نہ چاہے ”وَ ذَاتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ ذَاتِہٖ“ اور میری ذات، اُسے اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ ہو ”وَتَکُوْنَ عِتْرَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ عِتْرَتِہٖ“ اور میری اَوْلاد اس کو اپنی اولاد سے زِیادہ پیاری نہ ہو ”وَاَھْلِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِہٖ“ اور میرے اَہْلِ بیت اسے اپنے گھر والوں سے بڑھ کر پیارے اور محبوب نہ ہو جائیں۔ (شعب الایمان، باب فی حب النبی، ۲/۱۸۹، حدیث: ۱۵۰۵ بتصرف ما)

اَہْلِ بیتِ اَطْہار کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَہْلِ بیتِ اَطْہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 22، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، آیت نمبر 33 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾		تَرجَمۂ کنزالایمان: اللہ تو یِہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خُوب سُتھرا کر دے۔

اکثر مُفَسّرِین کرام کی رائے ہے کہ یہ آیتِ مُبارَکہ حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی، حضرت سَیِّدہ فاطِمہ زَہرا، حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسَن اور حضرتِ سَیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے حق میں نازِل ہُوئی۔

امام احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے حضرتِ ابُو سَعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت کی ہے کہ یہ آیت پنجتن پاک کی شان میں نازِل ہوئی۔ پنجتن سے مُراد حُضُور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرتِ علی، حضرت فاطمہ، حضرتِ امام حَسَن اور حضرتِ امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم ہیں۔(سوانح کربلا، ص ۸۰،۷۹ ،ملتقطا)

ایک رِوایت میں یہ بھی ہے کہ حُضُور، جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان حضرات کے ساتھ اپنی باقی صاحبزادیوں اور قرابت داروں اور اَزْواجِ مُطَہَّرات کو بھی شامِل فرمایا۔

(الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر، الفصل الاول، ص ۱۴۴)

آیتِ مُبارکہ کی تَفْسیر کرتے ہوئے،امام طَبری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی اے آلِ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے بُری باتوں اور فُحش چیزوں کو دُور رکھے اور تُمھیں گُناہوں کے میل کُچیل سے پاک وصاف کردے۔(طبری پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ ۳۳،ج ۱۰ص ۲۹۶)

صَدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سَید مُفتی محمد نَعیمُ الدین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ اَہْلِ بیتِ کرام کے فَضائل کا مَنبَع ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تمام اَخْلاقِ دَنِیَّہ واَحْوالِ مَذمُومہ (یعنی بُرے اَخلاق واَحوال) سے اُن کی تَطْہیر فرمائی گئی (یعنی اِنہیں بُرے اَخلاق سے محفوظ رکھا گیا)۔ بعض احادیث میں مَروِی ہے کہ اَہْلِ بیت، نار پر حَرام ہیں (یعنی اَہلِ بیت جنّتی ہیں) اور یہی اس تَطْہِیر کا فائدہ اور ثَمرہ ہے اور جو چیز ان کے اَحوالِ شَریفہ کے لائق نہ ہو اس سے ان کا پَرْوَرْدْگار عَزَّوَجَلَّ اُنہیں محفوظ رکھتا اور بچاتا ہے۔ (سوانح کربلا، ص ۸۲)

ہمیں بھی اَہْلِ بیتِ پاک سے مَحَبَّت قائم رکھتے ہوئے، ان کے نَقْشِ قدم پر چلنے کی کوشِش

کرنی چاہیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صدقے ہمیں بھی گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور خُوب خُوب نیکیاں کر کے جنت میں ان نیک ہستیوں کا قُرب عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پارہ ہائے صُحُف غُنچہ ہائے قُدُس　　اَہلِ بیتِ نَبوّت پہ لاکھوں سلام
آبِ تَطہیر سے جس میں پودے جمے　　اس رِیاضِ نَجابت پہ لاکھوں سلام
خونِ خَیرُ الرُّسُل سے ہے جن کا خمیر　　اُن کی بے لَوث طِینت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کے لئے روشنی کا انتظام ہو گیا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَہلِ بیت میں سب سے عَزیز اور محبوب حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی دونوں شہزادوں کو اپنے کندھوں پر سُوار کرلیا کرتے، حتّٰی کہ نماز میں سجدے کی حالت میں دونوں پُشتِ اَطْہر پر سُوار ہوتے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سجدہ طَویل کر دیا کرتے اور جب سجدے سے سرِ اَقدس اٹھاتے تو اِنہیں آرام سے زمین پر بٹھا دیتے۔

حضرت سَیِّدُنا ابوھُرَیْرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ ایک روز ہم سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ نمازِ عِشاء ادا کر رہے تھے، سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سَجدے میں گئے تو امام حَسَن اور امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُشت مُبارک پر سُوار ہو گئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سجدے سے سَر اٹھایا تو ان کو نَرمی سے پکڑ کر

زمین پر بٹھا دیا، پھر جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوبارہ سجدے میں گئے تو امام حَسَن اور امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے دوبارہ ایسے ہی کیا، حتی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز مکمَّل فرمالی اور ان دونوں کو اپنی رانوں پر بِٹھالیا۔ (مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۵۹۲، حدیث: ۱۰۶۶۴ بدون الی امھما، البدایۃ والنھایۃ ثم دخلت سنۃ احد وستین، ۵/۱۶/۷) اسی طرح بَچپن میں ایک مَرتبہ خُطبے کے دوران دونوں شہزادے مسجد میں تشریف لائے، تو نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُطبہ چھوڑ کر ان کے پاس گئے اور انہیں اُٹھاکر اپنے سامنے بٹھالیا۔ (ترمذی، ج ۵، ص ۴۲۹، ح ۳۷۹۹)

آقا کی امام حسن پر خصوصی شفقت:

حضرت سیِّدنا عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والِد سے رِوایت کرتے ہیں: ایک مرتبہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو چُوما، سُونگھا اور سینے سے لگالیا، اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک انصاری صَحابی کھڑے تھے، انہوں نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر اس قدر شَفْقَت دیکھ کر عرض کی: **یارَسُوْلَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا بھی ایک بیٹا ہے، جو اَب بالغ ہوچکا ہے، مگر میں نے اسے کبھی نہیں چُوما، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے تیرے دل سے رحمت نکال لی ہے، تو اس میں میرا کیا قُصُور ہے۔ (المستدرک، من فضائل الحسن بن علی، ج ۴، ص ۱۶۱، حدیث: ۴۸۴۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ہمیں بھی اپنے بچوں کے ساتھ پیار و مَحبَّت سے پیش آنا، ہر معاملے میں ان کے ساتھ مُشفِقانہ برتاؤ کرنا اور انہیں اپنے ساتھ کھلانا چاہئے۔ بات بات پر مار پیٹ کرنا، جِھڑکنا، آنکھیں دِکھانا اِنتہائی نُقصان کا باعِث بن سکتا ہے، لہٰذا بچوں کی دِلجُوئی اور ان کی بہتر

تَربِیَت وپَرْوَرِش کی پُوری پُوری کوشِش کرنی چاہئے۔ مکتبۃ المدینہ کی کتاب "تربیتِ اولاد" لیجئے، آپ کو معلوم ہو گا کہ اولاد کی تربیت کیسے کرنی ہے؟اِسی طرح سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رِسالہ "اولاد کے حقوق" جو کہ مکتبۃ المدینہ سے آسان کرکے شائع کیا گیا ہے،اس کا مطالعہ بھی مُفید ہو گا۔اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، آیئے!اب سُنیے کہ بچوں کو خوش کرنے کی کیا فضیلت ہے چنانچہ:

حضرت سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا روایت کرتی ہیں کہ خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:"بے شک جنَّت میں ایک گھر ہے جسے "اَلْفَرَح" کہا جاتا ہے۔ اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو بچوں کو خُوش کرتے ہیں۔" (جامع صغیر،الحدیث ۲۳۲۱، ص ۱۴۰)

اعلیٰ حَضرت، اِمامِ اَہلسُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک سُوال کے جَواب میں باپ پر اَولاد کے حُقُوق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ باپ "خدا کی ان اَمانتوں کے ساتھ مہر ولطف (شَفقت و مَحبّت) کا برتاؤ رکھے، انہیں پیار کرے، بدن سے لپٹائے، کندھے پر چڑھائے۔ان کے ہنسنے، کھیلنے، بہلنے کی باتیں کرے، ان کی دِلجُوئی، دِلداری، رِعایَت و مُحافَظت ہر وَقت حتّٰی کہ نماز وخطبہ میں بھی ملحوظ رکھے۔نَیا میوہ، نَیا پھل پہلے اِنہیں (اِنہی) کو دے کہ وہ بھی تازے پھل ہیں، نئے کو نیا مُناسِب ہے۔ کبھی کبھی حَسْبِ مَقْدُور (حسبِ استطاعت) انہیں شیرینی وغیرہ کھانے، پہننے، کھیلنے کی اچھی چیز (جو) کہ شرعاً جائز ہے، دیتا رہے۔بہلانے کیلئے جھوٹا وعدہ نہ کرے، بلکہ بچے سے بھی وعدہ وہی جائز ہے جس کو پُورا کرنے کا قصد (اِرادہ) رکھتا ہو۔چند بچے ہوں تو جو چیز دے سب کو برابر و یکساں دے، ایک کو دوسرے پر بے فضیلتِ دینی (دِینی فضیلت کے بغیر) ترجیح نہ دے۔" (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَحَبَّت کا ایک اور پہلو سَماعت فرمایئے، چنانچہ

سرکار حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کو دم فرمایا کرتے تھے:

حضرت سیِّدنا اِبْنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایَت ہے کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیِّدنا امام حَسَن اور امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو کَلِماتِ تَعَوُّذ کے ساتھ دَم فرماتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارے جَدِّ اَمْجد یعنی حضرت ابراہیم بھی اپنے صاحبزادوں حضرت اسماعیل وحضرت اِسْحاق عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اِنہی کَلِمات کے ساتھ دَم فرمایا کرتے تھے: اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ یعنی میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کامل کَلِمات کے ذریعے ہر شیطان وزہریلے جانور اور ہر نَظرِ بد سے پناہ مانگتا ہوں۔ (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، ۲/ ۴۲۹، حدیث: ۳۳۷۱)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: "کَلِمَاتُ اللّٰہ (اللہ کے کلمات) سے مُراد سارے اَسماءِ اِلٰہیہ (اللہ کے نام) ہیں، چونکہ وہ ہر نَقْص (کمی) اور خرابی سے پاک ہیں، اس لیے اُنہیں تامّات کہا گیا، جیسے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ لینا ضروری ہے، ایسے ہی اس کے ناموں کی پناہ بھی ضروری ہے۔" مزید فرماتے ہیں: جِنّ اور نَظرِ بد سے بھی انسان بیمار ہو جاتا ہے، جِنّ کا اثر قرآنِ کریم سے ثابت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۲، ص۴۰۹ ملتقطاً)

قرآن پاک میں بیماریوں سے شفا ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے دَم وغیرہ کے جواز کا ثبوت ملتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے پیارے نواسوں کو دَم فرمایا کرتے تھے۔ قرآنِ مجید کی آیاتِ مُبارکہ کے ذریعے بیماروں پر پڑھ کر دم کرنے سے مُتعلّق کئی روایات مَوجود ہیں: چنانچہ، اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان فرماتی ہیں: جب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَہْل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس پر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ پڑھ کر دم فرماتے۔ (مسلم، کتاب السلام، باب رقیۃ المریض بالمعوذات والنفث ص ۱۲۰۵، حدیث: ۲۱۹۲)

اَعْلٰی حضرت، امامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جائز تعویذ کہ قرآنِ کریم یا اَسمائے اِلٰہِیّہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ناموں) یا دیگر اَذکار و دَعوات (دُعاؤں) سے ہو، اس میں اَصلاً (بالکل) حَرَج نہیں بلکہ مُستحَب ہے۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسے ہی مَقام میں فرمایا کہ "مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ یعنی تم میں جو شخص اپنے مُسلمان بھائی کو نَفْع پہنچاسکے (تو اسے نَفْع) پہنچائے۔" (مسلم، کتاب السلام، باب استحباب رقیۃ من العین۔۔۔ الخ، ص ۱۲۰۸، فتاویٰ افریقہ، ص ۱۶۸) اَلْبَتّہ غیر شَرعی تعویذات اور غیر شرعی کلمات والے دَم ناجائز ہیں جیسا کہ اَعْلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں "وہ مقصود جس کے لئے وہ تعویذ یا عمل کیا جائے، اگر خِلافِ شَرع ہو، ناجائز ہو جائے گا، جیسے عورتیں تَسْخِیْرِ شوہر (شوہر کو مَغلُوب کرنے) کیلئے تعویذ کراتی ہیں، یہ حکمِ شرع کا عکس ہے (خِلافِ شریعت ہے)، یُونہی تفریق و عَداوَت (یعنی آپس میں جُدائی ڈالنے اور دُشمنی پیدا کرنے) کے عمل و تعویذ کہ مَحارِم (رشتہ داروں) میں کئے جائیں، مثلاً بھائی کو بھائی سے جُدا کرنا، یہ قَطعِ رحم ہے اور قَطعِ رحم حرام، یُونہی زَن وشو

(میاں، بیوی) میں نِفاق ڈلوانا (بھی حرام ہے)۔ (فتاوی رضویہ، ج ۲۴، ص ۱۹۶)

مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا اَبُوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے خَیرخواہیِ مُسلِمین کے جَذبے کے تحت جہاں دیگر شعبہ جات قائم فرمائے ہیں، وہیں مَجلِس مکتُوبات و تَعوِیذاتِ عطاریہ کا شعبہ بھی قائم فرمایا ہے، جس کے تحت نہ صرف مکتوبات کے ذریعے پریشان حالوں کی غمخواری کی جاتی ہے، بلکہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطاکردہ تعویذات و اَوراد ووظائف کے ذریعے مُختلف پریشانیوں کا حل اور فی سبیل اللہ بیماروں کا علاج کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، ہر ماہ تقریباً 1,25,000 (ایک لاکھ پچیس ہزار) مریضوں کو 4 لاکھ سے زائد تعویذات و اورادِ عطاریہ دیئے جاتے ہیں، یہ تعویذات آپ "تعویذاتِ عطاریہ" کے بستے سے فِی سَبِیلِ اللہ بآسانی حاصِل کرسکتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مرحبا حسنین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رحمتِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیسی محبت و شفقت تھی، مزید عشقِ حسنینِ کریمین بڑھانے والی بات سُنیئے اور ایمان تازہ کیجئے، چنانچہ عاشقِ صحابہ واہلبیت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں:

معدوم نہ تھا سایۂ شاہِ ثقلین اُس نور کی جلوہ گاہ تھی ذاتِ حسنین

تمثیل نے اُس سایہ کے دو حصے کیے آدھے سے حسن بنے ہیں آدھے سے حسین

رُباعی کی وضاحت: یوں تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک سایہ سورج کی دھوپ اور چاند کی روشنی میں زمین پر نہ پڑتا تھا، مگر جب آپ کے فیضان کا سایہ حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا پر پڑا تو سینے تک امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مشابہ ہوگئے اور امامِ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سینے سے پاؤں تک مشابہ ہوگئے۔

قصیدہ ءِ نور میں سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں:

ایک سینہ تک مشابہ اِک وہاں سے پاؤں تک حُسنِ سبطین ان کے جاموں میں ہے نیا نور کا

صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عِیاں خطِ توام میں لکھا ہے یہ دو وَرقہ نور کا

یاد رکھئے! سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شاعری قرآن و حدیث کی ترجمانی اور بزرگوں کے اقوال و احوال کے مطابق ہے، اعلیٰ حضرت نے حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مشابہت کو یوں ہی نہیں لکھ دِیا بلکہ

ترمذی شریف میں ہے: سید الاولیاء، مولیٰ مشکل کشاء، شیرِ خدا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: امامِ حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سینے اور سر کے درمیان محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بہت مشابہ تھے اور اِمامِ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِس سے نیچے کے حصے میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بہت مشابہ تھے۔

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا از سر تا قدم بالکل ہمشکلِ مصطفیٰ تھیں۔ (صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم)اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے صاحبزادگان یعنی حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا میں یہ مشابہت تقسیم کر دی گئی تھی، حضرت امام حسین کی پنڈلی قدم شریف تک اور ایڑی بالکل حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مشابہ تھی، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے قدرتی مشابہت بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے جو اپنے کسی عمل کو حضور کے مشابہ کردے تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے، تو جسے خدا تعالیٰ اپنے محبوب کے مشابہ کرے، اُس کی محبوبیت کا کیا حال ہو گا۔ (مرآۃ جلد 8 ص 480)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے اَہْلِ بیت اور پیارے نواسوں سے بے انتہا مَحَبَّت کرتے دیکھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت کی وجہ سے یہ حضرات بھی ان سے مَحَبَّت و شَفْقَت سے پیش آتے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد بھی آپ کے اہلِ بیتِ اطہار اور بالخُصُوص حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کا بے حد خیال رکھا کرتے، چُنانچہ

صدیقِ اکبر کی اِمامِ حسن سے مَحَبَّت:

حضرت سیِّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن، خَلِیْفَۃُ الْمُسْلِمِیْن مُنْتَخَب ہُوئے تو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے تَعَلُّق کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اہلِ بیتِ اطہار کا بہت خَیال رکھا کرتے اور اَہْلِ بیتِ اَطہار کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ "نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَقارِب (رشتہ دار) مُجھے اپنے اَقارِب سے زیادہ عَزِیز ہیں۔" (بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث بنی نضیر، الحدیث: ۴۰۳۶، ج ۳، ص ۲۹)

باغ جنّت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اہلبیت
تم کو مُژدہ نار کا اے دُشمنانِ اہلبیت

(ذوقِ نعت)

فارُوقِ اعظم کی امامِ حُسین سے والہانہ مَحَبَّت:

حضرت سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں ایک دن اَمِیْرُ الْمُومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر گیا، مگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرت اَمِیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ علیحدگی میں مصروفِ گفتگو تھے اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بیٹے حضرت عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دروازے پر کھڑے اِنتظار کر رہے تھے۔کچھ دیر انتظار کے بعد وہ واپس لوٹنے لگے تو ان کے ساتھ ہی میں بھی واپس لوٹ آیا۔بعد میں اَمِیرُ الْمُومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے میری مُلاقات ہوئی تو میں نے عرض کی:"اے اَمِیرُ الْمُومنین! میں آپ کے پاس آیا تھا، مگر آپ حضرت اَمِیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ مَصْرُوفِ گفتگو تھے۔ آپ کے بیٹے عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی باہر کھڑے انتظار کر رہے تھے (میں نے سوچا جب بیٹے کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے، مجھے کیسے ہو سکتی ہے) لہٰذا میں ان کے ساتھ ہی واپس چلا گیا۔" تو فارُوقِ اَعْظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اے میرے بیٹے حسین! میری اَوْلاد سے زِیادہ، آپ اس بات کے حق دار ہیں کہ آپ اَندر آجائیں اور ہمارے سروں پر یہ جو بال ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بعد کس نے اُگائے ہیں، تم ساداتِ کرام نے ہی تو اُگائے ہیں۔"

(تاریخِ ابن عساکر، ج ۱۴، ص ۱۷۵)

شیرِ خدا کی امام حسن سے مَحَبَّت:

حضرت سیّدنا اَصبغ بن نُباتہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیّدنا امام حسن مُجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیمار ہوئے تو حضرت سیّدنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ان کی عِیادت کے لئے تشریف لے گئے، ہم بھی اُن کے ساتھ عِیادت کے لئے حاضِر ہُوئے۔ حضرت سیّدنا علیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خَیرِیَّت دریافت کرتے ہوئے فرمایا: اے نواسۂ رسول! اب طَبیعت کیسی ہے؟ عَرض کی: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہتر ہوں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو بہتر ہی رہو گے، پھر حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: مُجھے سہارہ دے کر بٹھائیں، حضرت سیّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انہیں اپنے سینے سے ٹیک لگا کر بیٹھا دیا، پھر حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ایک دن مجھ سے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تھا: اے میرے بیٹے! جنّت میں ایک درخت ہے جسے شَجَرَۃُ الْبَلْوٰی کہا جاتا ہے، آزمائش میں مبتلا لوگوں کو قیامت کے دن اس درخت کے پاس جمع کیا جائے گا، جب کہ اس وقت نہ میزان رکھا گیا ہو گا نہ ہی اعمال نامے کھولے گئے ہوں گے، انہیں پورا پورا اجر عطا کیا جائے گا۔ پھر سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مُبارَکہ تلاوت فرمائی،

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔) (پ۲۳، الزمر، آیت ۱۰)۔ (کتاب الدعاء للطبرانی، ص ۳۴۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس واقِعہ سے جہاں حَضرتِ سیّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اپنے شہزادے امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَحبَّت کا عِلْم ہُوا، وہیں امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بیان کردہ فرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ بھی معلوم ہُوا کہ پریشانیوں، مُصیبتوں اور آزمائشوں پر صَبر

کرنے والوں کو قِیامت کے دن ان کے صَبْر کا پُورا پُورا اَجْر دِیا جائے گا۔ یاد رکھئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں ہزارہا حِکمتیں پوشِیدہ ہوتی ہیں، جن کا ہمیں عِلْم نہیں ہوتا۔ لہٰذا ہر ایک کے سامنے اپنی پریشانی، غریبی و مُفلِسی کا رونا رونے، اپنے دُکھڑے سُنانے اور تنگدَستی کے سبب مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ربّ تعالیٰ کی ذات پر بے جا اِعتِراضات کر کے اپنی زبان سے کُفرِیات بکنے کے بجائے، اِن آزمائشوں اور تکلیفوں کا سامنا کرتے ہوئے صَبْر و تحمُّل سے کام لینا چاہئے، کیونکہ یہ مُصِیبتیں اور بلائیں گُناہوں کے کفّارے اور دَرَجات میں بلندی کا باعِث ہوتی ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبُوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب بروزِ قِیامت اَہلِ بَلا (یعنی بیماروں اور آفت زدوں) کو ثَواب عَطا کیا جائیگا، تو عافِیت والے تمنّا کریں گے کہ کاش! دُنیا میں ہماری کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔ (سُنَنُ التِّرمِذِی ج۴ص۱۸۰ حدیث ۲۴۱۰ دارالفکر بیروت)

مُفسّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس حدیثِ پاک کے الفاظ **"کاش! دُنیا میں ہماری کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں"** کے تحت فرماتے ہیں: "یعنی تمنّا و آرزُو کریں گے کہ ہم پر دُنیا میں ایسی بیماریاں آئی ہوتیں، تاکہ ہم کو بھی وہ ثواب آج ملتا جو دوسرے بیماروں اور آفت زَدوں کو مل رہا ہے۔" (مراٰۃ، ج۲ص، ۴۲۴)

نافرمانوں کی خُوشحالی میں حکمت:

بعض اَوقات مُسلمان اپنی خَستہ حالی اور کافِروں کی عیش و عشرت سے بھرپُور زِندگی کو دیکھ کر بھی وَسوسوں کا شِکار ہوجاتا ہے اور اس کے ذِہن میں طرح طرح کے سُوالات پیدا ہوتے ہیں، حالانکہ اس میں بھی اللہ رَبُّ الْعٰلَمِین جَلَّ جَلَالُہ کی بہت بڑی حِکمت پوشِیدہ ہے۔ چنانچہ،

حضرتِ سَیِّدُنا اِبنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں عرض کی: اے میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ! مومن بندہ تیری اِطاعت کرتا اور تیری مَعْصِیَّت (نافرمانی) سے بچتا ہے (لیکن) تُو اس کے لیے دُنیا تنگ فرما کر اس کو آزمائشوں میں ڈالتا ہے اور کافر تیری اِطاعت نہیں کرتا بلکہ تجھ پر اور تیری مَعْصِیَّت (نافرمانی) پر جُرأت کرتا ہے، لیکن تُو اس سے مُصیبت کو دُور رکھتا اور اس کیلئے دُنیا کُشادہ کر دیتا ہے، (آخر اس میں کیا حکمت ہے؟) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وَحْی فرمائی: بندے بھی میرے ہیں اور مُصیبَت بھی میرے اختیار میں ہے اور سب میری حمد کے ساتھ میری تسبیح کرتے ہیں، مُومِن کے ذِمّہ گُناہ ہوتے ہیں تو میں اس سے دُنیا کو دُور کرکے اُسے آزمائش میں ڈالتا ہوں تو یہ (آزمائش و مُصیبت) اس کے گُناہوں کا کَفّارہ بن جاتی ہے، حتّٰی کہ وہ مُجھ سے مُلاقات کرے گا تو میں اسے نیکیوں کا بدلہ دوں گا اور کافر کی (دنیاوی اعتبار سے) کچھ نیکیاں ہوتی ہیں، تو میں اس کے لیے رِزق کُشادہ کرتا اور مُصیبت کو اس سے دُور رکھتا ہوں تو یُوں اس کی نیکیوں کا بدلہ دُنیا میں ہی دے دیتا ہوں، حتّٰی کہ جب وہ مجھ سے مُلاقات کرے گا تو میں اس کے گُناہوں کی اس کو سَزا دُوں گا۔[1]

بہر حال ہمیں مُسلمان ہونے کی حیثیت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام کو حکمت پر مُشْتَمِل سمجھنا چاہیے اور مُصِیبت پر صَبْر کا مُظاہرہ کرتے ہوئے اَجْر و ثواب کا خُوب خُوب ذَخیرہ کرنا چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بے صَبْری و ناشُکرِی سے بچائے اور صَبْر و شُکْر کا عادی بنائے۔

اٰمین بِجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

[1] ...احیاء العلوم، کتاب الصبر و الشکر، الرکن الثالث.. الخ، ۱۶۲/۴

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی آپس کی مَحَبَّت:

حضرت سیِّدنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ **رَسُوْلُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ تین (3) دن رات سے زیادہ قَطعِ تَعلُّق کرے۔ ان میں جو بات چیت کرنے میں پہل کرے گا، وہ جنت کی طرف جانے میں بھی سبقت کرے گا۔ حضرت ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ حَضراتِ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کے دَرمِیان کوئی شکررنجی ہوگئی ہے۔ میں امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خِدمت میں حاضِر ہُوا اور عَرض کی: لوگ آپ کی اِقْتِداء کرتے ہیں اور آپ حَضرات ایک دوسرے سے ناراض ہیں اور باہَم قَطعِ تَعلُّق کر رکھا ہے۔ آپ ابھی امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس جائیں اور انہیں راضی کریں کیونکہ آپ ان سے چھوٹے ہیں، امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اگر میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سُنا ہوتا کہ جب دو(2) آدمیوں کے درمیان قَطعِ تَعلُّق ہوجائے، توان میں جو بات چیت کرنے میں پہل کرے گا وہ پہلے جنَّت میں جائے گا، میں مُلاقات کرنے میں ضَرور پہل کرتا، مگر میں اِس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میں ان سے پہلے جنَّت میں چلا جاؤں۔

حضرت ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اس کے بعد میں حضرت سیِّدنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور انہیں سارا واقعہ سُنایا: امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ امام حسین نے جو بات کہی ہے وہ درست ہے۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس تشریف لائے، ان سے مُلاقات کی اور یُوں دونوں بھائیوں کی آپس میں صُلح ہوگئی۔ (ذخائر العقبیٰ، ص ۲۳۸)

رِشتہ توڑنے والے کی موجودگی میں رَحمت نہیں اُترتی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہُوا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین (3) دن رات سے زیادہ قَطع تَعلُّق کرے۔ مگر افسوس! آج کل ذرا ذرا سی بات پر لوگ ناراض ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کی شکل دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے، معمولی سی رنجش پر خاندان جُدا ہو جاتے ہیں، بعض اوقات خونی رِشتے بھی قتل و غارت گری پر اُتر آتے ہیں۔ یہ مدنی ماحول سے دُوری اور علمِ دِین کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ مدنی قافلوں میں سفر کرکے، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع اور مدنی مذاکرے میں شرکت کرکے علمِ دین حاصل کریں تاکہ جہالت کی وجہ سے جو گناہ ہوتے ہیں، اُن سے بچ سکیں۔

قطعِ رِحمی کرنے والا مغفِرت سے مَحْرُوم:

فرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: پیر اور جمعرات کو اللہ تَعَالٰی کے حُضُور لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ آپس میں عَداوت رکھنے اور قطعِ رِحمی کرنے والوں کے عِلاوہ سب کی مَغْفِرت فرما دیتا ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبرانی ج۱، ص۱۶۷، حدیث: ۴۰۹)

حضرتِ سَیِّدُنا اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَنقُول ہے، حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ مَسْعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک بار صُبح کے وَقت مَجلس میں تشریف فرما تھے، اُنہوں نے فرمایا: میں قاطِعِ رِحم (یعنی رشتہ توڑنے والے) کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دیتا ہوں کہ وہ یہاں سے اُٹھ جائے تاکہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت کی دُعا کریں، کیونکہ قاطعِ رِحم (یعنی رِشتہ توڑنے والے) پر آسمان کے دروازے بند رہتے ہیں۔ (یعنی اگر وہ یہاں مَوْجُود رہے گا تو رحمت نہیں اُترے گی اور ہماری دُعا قبول نہیں ہو گی۔) (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج۹ ص۱۵۸ رقم ۸۷۹۳)

ناراض رِشتے داروں سے صلح کرلیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو ذرا ذرا سی باتوں پر اپنی بہنوں، بیٹیوں، پھوپھیوں، خالاؤں، ماموؤں، چچاؤں، بھتیجوں، بھانجوں وغیرہ سے قَطعِ رحمی کرلیتے ہیں، ان لوگوں کے لیے بیان کردہ حدیثِ پاک میں عبرت ہی عبرت ہے۔ میری مَدَنی اِلتجا ہے کہ اگر ہم میں سے کسی کی کسی رِشتے دار سے ناراضی ہے تو اگرچِہ رِشتے دار ہی کا قُصور ہو، صُلح کیلئے خُود پَہَل کیجئے اور خود آگے بڑھ کر خَندہ پیشانی کے ساتھ اُس سے مل کر تعلُّقات سَنوار لیجئے۔ اگر معافی مانگنے میں پہل بھی کرنی پڑے تو رِضائے الٰہی کیلئے معافی مانگنے میں پہل کرلینی چاہئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سر بُلندی پائیں گے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: **مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللہ۔ یعنی** "جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے عاجزی کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔" (شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۲۷۶ حدیث ۸۱۴۰) اور ہمیشہ اپنے رشتہ داروں سے بنا کر رکھئے، ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا مُظاہرہ کرتے رہئے، کیونکہ اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا فقیہ ابُو اللَّیث سَمَرقَندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **صِلَۂ رِحمی کرنے کے 10 فائدے** ہیں: ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل ہوتی ہے ❀ لوگوں کی خُوشی کا سَبَب ہے ❀ فِرِشتوں کو مَسرّت ہوتی ہے ❀ مُسلمانوں کی طرف سے اس شَخص کی تعریف ہوتی ہے ❀ شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے ❀ عُمر بڑھتی ہے ❀ رِزق میں بَرکت ہوتی ہے ❀ فوت ہو جانے والے آباء واَجداد (یعنی مسلمان باپ دادا) خُوش ہوتے ہیں ❀ آپس میں مَحبّت بڑھتی ہے ❀ وفات کے بعد اس کے ثواب میں اِضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگ اُس کے حق میں دُعائے خَیر کرتے ہیں۔ (تَنبیہُ الغافِلین ص۷۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے گھروں اور مُعاشَرے (مُ۔عا۔شَ۔رے) کو اَمن کا گہوارہ بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوجایئے اور ہر ماہ کم اَز کم تین (3) دن کیلئے مَدَنی قافلے میں سُنَّتوں بھرا سفر کیجئے، نیز مَدَنی اِنعامات کے مُطابِق زِندگی گُزاریئے۔ نیز صِلہ رحمی کے فَضائل و برکات جاننے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "نیکی کی دعوت صفحہ نمبر 156 تا 161"، رسالہ "**ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صُلح کرلی** اور اِحترامِ مسلم" کا مُطالَعہ فرمایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب اور رسائل کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے حَضراتِ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی شان و عَظمت اور ان کی سِیرت کے مُتَعَلِّق سُننے کی سَعادَت حاصل کی۔ ہمارے آقا مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان دونوں شہزادوں سے بے پناہ مَحَبَّت فرمایا کرتے تھے، کبھی اپنے مُبارَک کندھوں پر بٹھالیا کرتے تو کبھی پیٹھ پر، کبھی ان کی خاطِر سجدہ طویل فرماتے تو کبھی انہیں سینے سے لگاتے، پیشانی کو چُومتے اور انہیں پُھولوں کی طرح سُونگھا کرتے۔ یاد رکھئے! اس میں ہمارے لئے بھی یہ دَرْس مَوجُود ہے کہ ہم بھی حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے خُوب خُوب مَحَبَّت کریں اور ان کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے اپنی زِندگی بسر کرنے کی کوشش کریں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں

سُرخروئی اور کامیابی قدم چُومے گی۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے گُناہوں سے بچنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام اپنے اَعْمال کا مُحاسبہ کرتے ہوئے مَدنی انعامات پر عمل کرنا بھی ہے ۔ ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام بھی نہ صرف خُود فکرِ آخرت میں اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے جیسا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "اے لوگو! اپنے اَعمال کا حساب کرلو، اس سے پہلے کہ قیامت آجائے اور تم سے ان کا حساب لیا جائے۔ (حلیۃ الاولیاء ، ج ۱، ص ۵۶) شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفتن دَور میں فکرِ آخرت کا ذِہن بنانے، نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل مَدنی اِنعامات بصُورتِ سُوالات عطا فرمائے ہیں۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، اسکولز، کالجز اور جامِعات کے طَلباء کے لئے 92، طالبات کے لئے 83، اور مدرسۃ المدینہ کے مدنی مُنّوں کے لئے 40 مَدنی اِنعامات ہیں، اِسی طرح خُصُوصی یعنی گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں اور قیدیوں کے لیے بھی مَدنی اِنعامات مُرتَّب فرمائے ہیں۔ مَدنی اِنْعامات کے رَسائل مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً طلب کیے جاسکتے ہیں، ان کا بَغور مُطالَعَہ کرنے کے بعد آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ دَرْاَصْل خُود اِحْتِسابی کا ایک جامع

نِظام ہے جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضل وکَرم سے آہستہ آہستہ دُور ہو جاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے پابندِ سُنَّت بننے، گُناہوں سے نَفرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بنتا ہے۔ آیئے مدنی انعامات کے رسالے کی ایک مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے۔ چنانچہ،

مَدَنی انعامات کے رسالے کی بَرَکت

نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا ایک رسالہ تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے۔ مَدَنی انعامات کا رسالہ ملنے کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لیے مسجد میں حاضر ہوگئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور مدنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

مدنی اِنعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی
یا اِلٰہی! خوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور

آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مَدَنی پھول**" سے انگوٹھی پہننے کے چند اہم مَدَنی پھول سنتے ہیں۔

انگوٹھی پہننے کے مَدَنی پھول

❀ مَرد کو **سونے** کی انگوٹھی پہننا **حَرام** ہے۔ ❀ (نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زیور پہنانا **حرام** ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا۔ ❀ **لوہے** کی انگوٹھی جہنّمیوں کا زیور ہے۔ (ترمذی ج۳ ص ۳۰۵ حدیث ۱۷۹۲) ❀ مرد کے لیے وہی انگوٹھی جائز ہے جو صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زیادہ) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے **ناجائز** ہے (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص ۵۹۷) ❀ بِغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا **ناجائز** ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے۔ ❀ حُروفِ مُقَطَّعات (مٓ۔ قٓ۔ طٰ۔ عٓ وغیرہ) کی انگوٹھی پہننا جائز ہے مگر حروفِ مُقَطَّعات والی انگوٹھی بِغیر وُضو پہننا اور چُھونا یا مُصافَحے کے وقت ہاتھ ملانے والے کا اس انگوٹھی کو بے وُضو چُھو جانا جائز نہیں۔ ❀ اِسی طرح مردوں کے لیے ایک سے

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

زیادہ (جائزوالی) انگوٹھی پہننا یا (ایک یا زیادہ) چھلّے پہننا بھی **ناجائز** ہے۔ ❀ چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ (یعنی نگینے) کی کہ وَزن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے۔ہاں تکبُّر یا زنانہ پن کا سنگار (یعنی لیڈیز اسٹائل کی ٹِیپ ٹاپ) یا اور کوئی غَرَضِ مذموم (یعنی قابلِ مذمّت مقصد) نیّت میں ہو تو ایک انگوٹھی (ہی) کیا اِس نیّت سے (تو) اچّھے کپڑے پہننے بھی جائز نہیں (فتاوٰی رضویہ ج۲۲ ص ۱۴۱) ❀ عِیدَین میں انگوٹھی پہننا مُستَحب ہے ۔(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۷۹، ۷۸۰) ❀ لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا خَول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوٹھی کے پہننے کی (مرد و عورت کسی کو بھی) مُمانَعَت نہیں (عالمگیری ج۵ ص ۳۳۵) ❀ مَنّت کا یا دَم کیا ہوا دھات (METAL) کا کڑا بھی مرد کو پہننا ناجائز و گناہ ہے اسی طرح مدینہ منورہ شریف زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡماً یا اجمیر شریف یا کسی بھی درگاہ کے چاندی یا کسی بھی دھات کے چھلّے اور اسٹیل کی انگوٹھی بھی جائز نہیں ❀ اگر کسی اسلامی بھائی نے دھات کا کڑا یا دھات کا چھلّا، ناجائز انگوٹھی، یا دھات کی زنجیر (BRACELET-CHAIN) پہنی ہے تو ابھی اُتار کر توبہ کر لیجیے اور آئندہ نہ پہننے کا عہد کیجیے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو (۲) کُتُب، بہارِ شریعت حصہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھیے۔سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفر بھی ہے۔

آؤ! مَدَنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سنتیں سیکھیں گے اس میں اِنۡ شَآءَ اللہ سر بسر

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہوجائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا شیخ حُسَین بن احمد کَوّاز بِساطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے یہ دُعا کی کہ (یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ!) میں خواب میں ابُو صالِح مُؤَذِّن کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ (چُنانچہ میری دُعا مقبول ہوئی اور) میں نے خواب میں اُنہیں اچھی حالت میں دیکھ کر پُوچھا: اے ابُو صالِح! مجھے اپنے یہاں کے حالات کی خبر دیجئے۔ فرمایا: اے ابُو الحسَن! اگر سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر دُرُودِ پاک کی کَثرت نہ کی ہوتی تو میں ہَلاک ہو گیا ہوتا۔[1]

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمل

---

1 . . . سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیما ورد من لطائف . . . الخ، اللطیفۃ الثلاثون، ص ۱۳۶

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بغیر اَچھّی نِیَّت کے کسی بھی عمل خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ﴾ (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری

1 . . . معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: ''بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً''[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِلْ اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ مُحَرَّمُ الْحَرام کا مہینہ ہے اور یہ وہ مہینہ ہے، جس میں کربلا کا واقعہ ہوا، جس میں یزید اور یزیدیوں نے نواسۂ رسول، حضرت سَیِّدُنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سمیت کم و بیش بہتّر (72) قابلِ اِحْتِرام ہستیوں کے ساتھ نہ صرف اِنتہائی نامُناسِب سُلوک کیا بلکہ اُن میں سے بہت سوں کے خُونِ ناحق سے بھی اپنے ہاتھوں کو رنگین کرکے ظُلْم وزِیادَتی کا وہ طوفانِ بدتمیزی برپا کیا کہ جس کی داستان عاشقانِ صحابہ واہلبیت کے لئے اِنتہائی اَذِیَّت کا باعث ہے۔ یزید پلید، اِبْنِ زِیاد اور جو لوگ بھی ان بدبختوں کے ساتھ اُن مُبارَک ہستیوں کی اِیذا رسانی اور شہادت کے ذِمّے دار تھے، اُن سب کا دُنیا میں بھی عبرتناک اَنْجام ہوا اور آخرت میں بھی اُنہیں ذِلّت و رُسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آیئے یزید پلید کی فِتْنہ اَنگیزیوں اور اُس کے دَرْدناک اَنْجام کے بارے میں کچھ سُنتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/ ۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

یزید پلید کون تھا؟

یزید وہ بد نصیب شخص ہے، جس کی پیشانی پر اَہْلِ بَیْتِ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بے گُناہ قتل کا سِیاہ داغ ہے اور جس پر ہر زمانے میں دُنیائے اسلام مَلامت کرتی رہی ہے اور قیامت تک اس کا نام حقارت (ذِلّت) کے ساتھ لیا جائے گا۔ یہ بد باطن، سِیاہ دل (شخص) 25 ہجری میں دِمشق میں پیدا ہوا۔ نہایت موٹا، بد نُما، بہت زیادہ بالوں والا، بداَخلاق، بد مِزاج، فاسق، فاجر، شرابی، بدکار، ظالم، بے اَدب، گُستاخ تھا۔ اس کی شرارتیں اور بیہودگیاں ایسی تھیں کہ جن سے بدمُعاشوں کو بھی شرم آئے۔ جن سے شرعاً نکاح حرام ہے، یزید، ان سے نکاح کو رواج دینے والا، سُود اور دیگر حرام کاموں کو اعلانیہ کروانے والا تھا۔ (خلاصہ از سوانحِ کربلا، ص ۱۱۱، ملتقطاً)

غَیب دان آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اپنے زمانۂ نُور بار میں وقتاً فوقتاً صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو یزید پلید کے فتنے سے آگاہ فرماتے رہے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اَوَّلُ مَنْ يُّبَدِّلُ سُنَّتِیْ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَيَّةَ يُقَالُ لَهٗ يَزِيْدُ یعنی میری سُنّت کا پہلا بدلنے والا بنواُمَیّہ کا ایک شخص ہو گا، جس کا نام یزید ہو گا۔ (تاریخ مدینہ، یزید بن صخر... الخ، ۶۵/۲۵۰، رقم: ۸۲۹۲) ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: میری اُمّت میں عَدل واِنصاف قائم رہے گا، یہاں تک کہ پہلا رَخْنہ انداز، بنواُمَیّہ کا ایک شخص ہو گا، جس کا نام یزید ہو گا۔[1]

یزید پلید کی فتنہ انگیزیوں کے بارے میں سرکارِ نامدار، غَیبوں پر خبردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1... فردوس الاخبار، ذکر الفصول من ادوات الالف واللام، باب اللام الف، ۲/۴۲۷، حدیث: ۷۷۰۹

کی اِنہی پیش گوئیوں کی وجہ سے مشہور صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے وصال سے قبل یہ دُعا مانگا کرتے تھے: اَعُوْذُ بِاللہ مِنْ رَأْسِ السِّتِّیْنَ وَاِمَارَۃِ الصِّبْیَان "یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، 60 ہجری کے آغاز اور لڑکوں کی حکومت سے۔" چُنانچہ آپ کی یہ دُعا قبول ہوئی اور 59 ہجری میں (بمقام مدینۂ طیِّبہ میں) آپ کا اِنتقال ہو گیا (اور ٹھیک 60 ہجری میں یزید پلید مَسنَدِ سَلْطَنَت پر نمودار ہوا۔)[1]

یزید پلید کی جفاکاریاں

صَدْرُالْاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یزید پلید کی حضرت سیدنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے دُشمنی کی وجہ بیان کرتے ہوئے اور شہادتِ امام حُسَیْن کے بعد یزید کی طرف سے مکے اور مدینے شریف کے مسلمانوں پر ڈھائی جانے والی ظُلم و زِیادَتی کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وُجُودِ مُبارک یزید کی آزادیوں کیلئے ایک زبردست مُحْتَسِب (یعنی حساب لینے والا) تھا، وہ جانتا تھا کہ آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے زمانۂ مُبارک میں اُس کو کُھل کر کھیلنے کا موقع نہ ملے گا اور اُس کی کسی بھی اُلٹی حرکت اور گمراہی پر حضرت امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ صبر نہ فرمائیں گے، اس کو نظر آتا تھا کہ امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسے دِیندار کا کوڑا ہر وقت اس کے سر پر گھوم رہا ہے، اسی وجہ سے وہ اور بھی زیادہ حضرت امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جان کا دشمن تھا اور اسی لئے حضرت امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت اس کیلئے باعثِ مَسَرَّت ہوئی۔ حضرت امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سایہ اٹھنا تھا، یزید کُھل کر کھیلا (یعنی بالکل آزاد ہو گیا) اور اَنْواع و اَقْسام کے مَعَاصِی (یعنی گُناہوں) کی گرم بازاری

1...عمدۃ القاری، کتاب العلم، باب حفظ العلم، ۲/۲۶۱، رقم: ۱۲۰

ہوگئی۔ حرام کاری، بھائی بہن کا نکاح، سُود، شراب، اعلانیہ رائج ہوئے، نمازوں کی پابندی اُٹھ گئی، بغاوت وسرکشی اِنتہا کو پہنچی، خَباثَت نے یہاں تک زور کِیا کہ مُسلِم بن عُقبہ کو بارہ ہزار(12000) یا بیس ہزار (20,000) کا لشکرِ گراں لے کر مدینۂ طَیِّبہ کی چڑھائی کیلئے بھیجا۔ یہ 63 ہجری کا واقعہ ہے۔ اِس نامُراد لشکر نے مدینۂ طَیِّبہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً) میں وہ طُوفان برپا کیا کہ اللہ کی پناہ!، قتل، غارت اور طرح طرح کے مَظالِم، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ کے ہمسایوں پر کئے۔ وہاں کے رہنے والوں کے گھر لُوٹ لئے، سات سو(700) صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو شہید کیا اور دوسرے عام باشندے مِلا کر دس ہزار (10,000) سے زیادہ کو شہید کیا، لڑکوں کو قید کرلیا، ایسی ایسی بدتمیزیاں کیں، جن کا ذکر کرنا ناگوار ہے۔ مسجدِ نَبَوِی شریف (عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام) کے سُتونوں میں گھوڑے باندھے، تین دن تک مسجد شریف میں لوگ نماز سے مُشَرَّف نہ ہوسکے۔ صرف حضرت سَعِید بن مُسَیَّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مجنوں بن کر وہاں حاضر رہے۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن حَنْظَلَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ یزیدیوں کی بُری حرکات اس حد تک پہنچیں کہ ہمیں اندیشہ ہونے لگا کہ اِن کی بدکاریوں کی وجہ سے کہیں آسمان سے پتھر نہ برسیں۔ (الصواعق المحرقہ، الباب الحادی عشر، الخاتمہ فی بیان اعتقاداھل السنۃ، ص ۲۲۱ ملخصاً) پھر یہ شریر لشکر، مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی طرف روانہ ہوا، راستہ میں اَمیرِ لشکر مرگیا اور دُوسرا شخص اُس کا قائم مقام کیا گیا۔ مَکَّۂ مُعَظَّمَہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً) پہنچ کر اُن بے دِینوں نے مِنْجَنِیْق (مِنْجَنِیْق پتّھر پھینکنے کا آلہ ہوتا ہے جس سے پتّھر پھینک کر مارا جاتا ہے اس کی زَد بڑی زبردست اور دُور کی مار ہوتی ہے) سے پتّھروں کی بارِش کی۔ اِس سنگ باری سے حَرَم شریف کا صحنِ مُبارَک پتّھروں سے بھر گیا اور مسجدِ حرام کے سُتون ٹُوٹ پڑے اور کعبۂ مُقَدَّسہ کے غِلاف شریف اور چھت کو اُن بے دِینوں نے جلادِیا۔ اِسی چھت میں اُس دُنبہ کے سینگ بھی تَبَرُّک کے طور پر محفوظ تھے، جو حضرت سَیِّدُنا اسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فِدیہ میں قُربانی

کِیا گیا تھا، وہ (سِینگ) بھی جل گئے، کعبۂ مُقدَّسہ کئی روز تک بے لباس رہا اور وہاں کے باشندے (یزیدی لشکر کی طرف سے پہنچنے والی) سخت مُصیبت میں مُبْتلا رہے۔ (خلاصہ سوانح کربلا، ص ۱۷۷ تا ۱۷۹، ملخصًا)

نواسۂ رسول کا خُطبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پَلید جب تک زِندہ رہا، ظُلم و سِتَم کی آندھیاں چلاتا رہا۔ اُس کی پوری زندگی بے رحمی کی افسوسناک داستان ہے، یزید کے ہاتھ مکہ و مدینہ اور شُہدائے کربلا کے مظلوموں کے خُون سے رنگے ہوئے ہیں، اِقْتِدار کی ہَوَس نے اُسے پاگل اور اَفْرادی قوّت نے اُسے مَغْرُور بنا ڈالا تھا، چاہئے تو یہ تھا کہ وہ راکبِ دوشِ مُصْطَفٰے، جگر گوشۂ مُرتَضیٰ، دِلْبندِ فاطمہ، سُلْطانِ کربلا، سَیِّدُ الشُّہَدا، اِمامِ عالی مقام، اِمامِ عرشِ مقام، امامِ ہُمّام، اِمامِ تِشْنہ کام کے فضائل و کمالات سے مُتَعَلِّق فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پیشِ نظر رکھ کر اُن کی قَدْر و مَنْزِلَت کا اِعْتِراف کرتا، اُن کی اور اُن کے رُفَقا کی خدمت کرکے جنّت پالیتا، مگر آہ! اُس نے تو شیطانِ لَعِین اور نَفْسِ اَمّارہ کی غُلامی کا طَوْق اپنے گلے میں ڈالے رکھا اور مُسلسل ہَٹ دَھرمی کا مُظاہرہ کرتا رہا، بالآخر اپنے ناپاک منصوبے کو عَمَلی جامہ پہناتے ہوئے اُس ظالِم و جابِر اور فاسِق و فاجِر نے گُلشنِ اہلِ بَیْت کو جس بے دَرْدی کے ساتھ اُجاڑا اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نازُک و خُوش نُما پھولوں کو جس بے دردی سے مَسْلا اُس کے تصوُّر سے ہی رُوح کانپ جاتی ہے اور پلکیں بھیگ جاتی ہیں۔

اُن گُستاخوں، بے اَدَبوں اور غدّاروں نے اِس بات کی کوئی پروانہ کی کہ نبیِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سَیِّدُنا اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے اپنی مَحَبَّت اور اُن کی عظمت و فضیلت کو کس قدر تاکید کے ساتھ بیان فرمایا: **ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا**، یعنی حَسَن اور حُسَیْن (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) دُنیا میں

میرے دو(2) پھول ہیں۔[1] نیز ارشاد فرمایا: اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ، یعنی حَسَن اور حُسَین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُلطانِ کربلا، حضرت سَیِّدُنا اِمامِ عالی مقام، اِمام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چونکہ بہت زیادہ رَحم دل تھے، لہٰذا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یزید پلید کے ظالم وجابر ساتھیوں کو میدانِ جنگ میں دعوتِ فکر دیتے رہے، نیز اپنی اَہَمِّیَّت بتلا کر اُنہیں جنگ وجِدال اور ظُلم و سِتَم سے باز آنے کی مُسلسل نصیحت فرماتے رہے، چُنانچہ میدانِ کربلا میں حُجّت پوری کرنے کے لئے حضرت سَیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے گھوڑے پر سُوار ہوکر یزیدی لشکر کا رُخ کِیا اور پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِس قدر بلند آواز میں پُکارا کہ جسے تمام لوگوں نے سُنا، چُنانچہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! میری بات سُنو اور جلد بازی کا مُظاہَرہ نہ کرو، حتّٰی کہ میں تمہیں اُس چیز کے مُتَعَلِّق نصیحت نہ کرلوں کہ جو مجھ پر لازِم ہوچکا ہے اور اپنے آنے کا عُذر بیان نہ کرلوں۔ پس اگر تم میرا عُذر قبول کرلو، میری بات کی تصدیق کرو اور میرے بارے میں اِنْصاف سے کام لو تو تم اس معاملے میں بامُراد ہوجاؤ گے اور تم سے میرے مُتَعَلِّق کوئی مُواخَذہ (یعنی سوال) بھی نہ ہوگا۔ ہاں! اگر تم میرا عُذر قبول نہیں کرتے تو سُنو! پھر یہ آیاتِ مُبارَکہ تلاوت فرمائیں:

فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَ شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَیْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَیَّ وَ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ (پ ۱۱، یونس: ۷۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تو مل کر کام کرو اور اپنے جھوٹے معبودوں سمیت اپنا کام پکّا کرلو پھر تمہارے کام میں تم پر کچھ گُنجلک (اُلجھن وپوشیدگی) نہ رہے پھر جو ہوسکے میرا کرلو اور مجھے

---

1 … بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین، ۲/۵۴۷، حدیث: ۳۷۵۳

2 … ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی … الخ، ۵/۴۲۶، حدیث: ۳۷۹۳

مُہلت نہ دو۔

اِنَّ وَلِیَّۦَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۗۖ وَ هُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹۶﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۹۶) تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک میرا والی اللہ ہے جس نے کتاب اُتاری اور وہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔

پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حَمد وثنا کرنے کے بعد (اُن یزیدیوں سے) فرمایا: تم لوگ میری نِسبَت کے بارے میں غور کرلو کہ میں کون ہوں۔۔۔؟، کیا تمہارے لئے میرا قتل جائز ودُرُست ہے۔۔۔؟ کیا میں تمہارے نبی کا نواسہ نہیں۔۔۔؟ کیا سَیِّدُ الشُّہداء حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے والد کے چچا نہیں۔۔۔؟ کیا حضرت سَیِّدُنا جعفر طیّار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے چچا نہیں۔۔۔؟ کیا تم تک میرے اور میرے بھائی سے مُتَعَلِّق رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ ارشاد نہ پہنچا تھا کہ تم دونوں نوجوانانِ جنّت کے سردار ہو۔۔۔؟ تو اگر تم میری بات کی تصدیق کرو (تو سن لو) کہ یہی حق ہے، کیونکہ میں نے اُس وقت سے جُھوٹ نہیں بولا، جب سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ جُھوٹ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سخت ناپسند ہے اور اگر تم مجھے جُھٹلاتے ہو تو حضرت سَیِّدُنا جابِر بن عبدُ اللہ، ابوسعید، سَہل بن سَعد، زید بن اَرقَم یا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن سے پُوچھ لو، کیونکہ ان سب نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے (میرے مُتَعَلِّق) یہ فضائل سُن رکھے ہیں۔ کیا میری اِس نصیحت میں تمہارے لئے کوئی ایسی بات نہیں جو تمہیں میرا خُون بہانے سے روک سکے۔۔۔؟ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اگر تمہیں میری بات میں یا میرے مُتَعَلِّق نبی کا نواسہ ہونے میں کوئی شک ہو تو خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مَشرِق و مَغرِب میں میرے سِوا تم میں یا تمہارے سِوا کسی اور قوم میں کوئی نبی کا نواسہ موجود نہیں۔ ذرا بتاؤ تو سہی کیا، تمہیں مجھ سے اپنے کسی مقتول کا بدلہ طَلَب کرنا ہے یا میں نے تمہارا مال ضائع کر دِیا ہے کہ اُس کے بدلے مال چاہتے ہو یا پھر اپنے زخمیوں کا قِصاص درکار ہے (آخر کس چیز کا بدلہ چاہتے ہو)۔۔۔؟ وہ بد بَخت خاموش رہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اے شَبَث بن

رِبْعی، اے حَجّار بن اَبْجَر، اے قَیس بن اَشْعَث، اے زید بن حارِث! کیا تم لوگوں نے ہی مجھے خُطُوط بھیج کر نہیں بُلوایا تھا؟ وہ صاف مُکَر گئے اور بولے: ہم نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: کیوں نہیں، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم ہی لوگوں نے تو ایسا کیا تھا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! اگر تم میری بَیعت کرنا پسند نہیں کرتے تو مجھے چھوڑ دو تاکہ میں کسی محفوظ جگہ چلا جاؤں۔ بدنصیب قَیس بن اَشْعَث بولا: آپ اِبنِ زِیاد بد نِہاد کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خَم کرلیں۔ (تو آپ کو چُھٹکارا مل سکتا ہے) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ہرگز اس کی بَیعت نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! میں اپنے اور تمہارے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ لیتا ہوں، اِس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ میں تمہارے اور اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ لیتا ہوں، ہر اُس مُتَکَبِّر سے جو حِساب کے دن پر یقین نہیں رکھتا۔ [1]

ظالم کے ذریعے ظالموں کی ہلاکت

افسوس صد کروڑ افسوس! مال وزر اور عُہدوں کی لالچ نے یزیدی لشکر کی آنکھوں پر گمراہی کی پٹّی باندھ دی تھی، وہ بدنصیب لوگ دنیائے ناپائیدار کی فانی مَحَبَّت سے سَرشار اور شہرت واِقْتِدار کی ہَوَس (یعنی لالچ) میں گرِفتار تھے، اُن کے دل پتّھر سے بھی زیادہ سخت ہوچکے تھے، ان پر بدبَختی اور شیطانیّت غالِب آچکی تھی، لہٰذا اُن پر مظلومِ کربلا، امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مُخْلِصانہ نصیحتوں اور اِرشادات کا کوئی اَثر نہ ہوا، کیونکہ وہ خُونخوار دَرِندے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خُون کے پیاسے تھے، لہٰذا اِن نصیحتوں کے باوُجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے جنگ کرنے پر بَضِد رہے۔

[1] ... الکامل فی التاریخ، سنة احدی وستین، ذکر مقتل الحسین، ۳/۴۱۸-۴۱۹ ملتقطاً وملخصاً

ہمارے غیب دان آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چونکہ واقِعۂ کربلا کا پہلے ہی سے عِلْم تھا اور جانتے تھے کہ میرا کلمہ پڑھنے والے ہی میرے اَہْلِ بَیْت کو خاک وخُون میں نہلائیں گے، لہٰذا وِصالِ ظاہری سے قَبْل ہی حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، حضرت سَیِّدَتُنا فاطمۃُ الزّہرا اور حَسَنَیْنِ کَرِیْمَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن سے فرمادیا تھا: اَنَا سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمْتُمْ، وَحَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبْتُمْ یعنی جو تم سے صُلح کرے گا، میں اُس کے لئے صلح جُو ہوں اور جو تم سے جنگ کرے گا، میں اُس سے جنگ کرنے والا ہوں۔[1]

لہٰذا جس غلیظ اِقْتِدار کی خاطر اُن بدکردار و بداَطوار یزیدیوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے لڑائی مول لیتے ہوئے میدانِ کربلا میں خاندانِ اَہْلِ بَیْت پر ظُلْم و سِتَم کی آندھیاں چلائیں، وہ اِقْتِدار اُن کے لئے تَباہی وبَربادی کا پروانہ ثابت ہوا۔ آیئے! پہلے یزیدی فوج کے بدبَختوں کے مَجْمُوعی اَنْجام کے بارے میں سُنتے ہیں اور پھر یزیدِ پلید کے دَرْدناک اَنْجام کے بارے میں سُنیں گے۔

یُوں تو دِین کی مَدَد و نُصرت کی سعادت اَہْلِ حق کو ہی حاصل ہوتی ہے، مگر بعض اَوْقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ظالموں، نافرمانوں اور فاجِروں کو اِقْتِدار عطا کرکے اُن کے ذریعے بھی اپنے دِین کا کام لیتا اور ظالموں کو اُن کے ہاتھوں ہلاک کرواتا ہے جیسا کہ پارہ 8 سورۃُ الْاَنْعام کی آیت نمبر 129 میں ارشادِ رَبّانی ہے:

وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ۠ ﴿۱۲۹﴾ (پ۸، الانعام: ۱۲۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مُسَلَّط کرتے ہیں بدلہ اُن کے کئے کا۔

حدیث شریف میں ہے: اِنَّ اللّٰہَ لَیُؤَیِّدُ ھٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ یعنی بے شک اللہ تعالٰی اِس دِین کا کام فاجر (یعنی گُناہگار) شخص سے بھی کروالیتا ہے۔ (بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم

---

1 . . . ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، فضل الحسن والحسین. . . الخ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۴۵

۲۷۴/۴، حدیث: ۶۶۰۶) چُنانچہ شہیدوں کے خُونِ ناحق کا بدلہ لینے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ٹھیک چھ (6) سال بعد مُختار ثَقَفی جیسے کَذّاب یعنی جھوٹے اور ظالم شخص کو مُقرَّر فرمایا، جس نے ایک ایک یزیدی کو چُن چُن کر نہایت سَفّاکی اور بے دَرْدی کے ساتھ مَوت کے گھاٹ اُتار دِیا اور کیوں نہ ہو کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حُضورِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے یحیٰ بن زَکَرِیّا (عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے (قتل کے) عِوَض ستّر ہزار (70,000) مارے اور بے شک میں آپ کے نواسے کے (قتل کے) عِوَض اِن سے دُگنے ماروں گا۔[1] لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِن فرامین کا ظُہُور ہونا شُروع ہوا اور پھر یکے بعد دِیگرے اِبنِ زِیاد، اِبنِ سَعد، شِمر، قَیس بن اَشْعَث کِنْدی، خَولی بن یزید، سِنان بن اَنَس نَخَعی، عبدُ اللہ بن قَیس، یزید بن مالک اور باقی تمام بَدبَخت جو حضرت سَیِّدُنا اِمام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قتل میں شریک یا کوشاں تھے، طرح طرح کی اذِیّتیں دے کر قتل کئے گئے اور اُن کی لاشیں گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کرائی گئیں۔ (سوانحِ کربلا، ص ۱۸۳ ، ملخصاً)

عُبَیْدُ اللہ بن زِیاد کی ہلاکت

عُبَیْدُ اللہ بن زِیاد، یزید کی طرف سے کُوفہ کا والی (گورنر) مقرر کیا گیا تھا۔ اسی بَدنِہاد کے حکم سے حضرت امام (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) اور آپ کے اَہلِ بَیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو یہ تمام اِیذائیں پہنچائی گئیں، یہی اِبنِ زِیاد (مقامِ) مُوصِل میں تیس ہزار (30,000) فَوج کے ساتھ اُترا۔ (واقعۂ کربلا کے ٹھیک 6 سال بعد) مُختار نے ابراہیم بن مالک اَشْتَر کو اِس کے مقابلہ کے لئے ایک فوج کو لے کر بھیجا، مُوصِل سے پندرہ (15) کوس

---

1 . . . مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، استشھد الحسین یوم الجمعۃ یوم علشواء، ۱۷۳/۴، حدیث: ۴۸۷۵

کے فاصلے پر دریائے فُرات کے کَنارے دونوں لشکروں میں مُقابلہ ہوا اور صبح سے شام تک خُوب جنگ رہی۔ جب دن ختم ہونے والا تھا اور آفتاب قریبِ غُروب تھا، اُس وقت ابراہیم کی فوج غالب آئی، اِبنِ زِیاد کو شکست ہوئی (اور) اُس کے ہمراہی بھاگے۔ ابراہیم نے حکم دِیا کہ فوجِ مُخالِف میں سے جو ہاتھ آئے، اُس کو زندہ نہ چھوڑا جائے۔ چُنانچہ بہت سے ہلاک کئے گئے۔ اِسی ہنگامہ میں اِبنِ زِیاد بھی فُرات کے کَنارے مُحرَّم کی دسویں تاریخ 67ہجری میں مارا گیا اور اُس کا سر کاٹ کر ابراہیم کے پاس بھیجا گیا، ابراہیم نے (وہ ناپاک سر) مُختار کے پاس کُوفہ میں بھجوایا، مُختار نے دارُ الاِمارَت (یعنی دارُ الحکومت) کُوفہ کو آراستہ کِیا اور اہلِ کُوفہ کو جمع کر کے اِبنِ زِیاد کا ناپاک سر اُسی جگہ رکھوایا، جس جگہ اُس مَغرورِ حکومت و بندۂ دُنیا نے حضرت امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سرِ مُبارک رکھا تھا۔ مُختار نے اہلِ کُوفہ کو خِطاب کر کے کہا کہ اے اہلِ کُوفہ! دیکھ لو کہ حضرت سَیِّدُنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خُونِ ناحق نے اِبنِ زِیاد کو نہ چھوڑا، آج اِس نامُراد کا سر اِس ذِلَّت و رُسوائی کے ساتھ یہاں رکھا ہوا ہے، چھ (6) سال ہوئے ہیں، وہی تاریخ ہے، وہی جگہ ہے، خُداوَندِ عالَم نے اِس مَغرور، فرعون خِصال کو ایسی ذِلَّت و رُسوائی کے ساتھ ہلاک کِیا، اِسی کُوفہ اور اِسی دارُ الاَمارَت میں اِس بے دِین کے قتل وہلاک پر جشن مَنایا جارہا ہے۔ (سوانح کربلا، ص ۱۸۲)

عِمارہ بن عُمیر سے مروی ہے کہ جب عُبَیْدُ اللہ اِبنِ زِیاد بد نِہاد اور اُس کے ساتھیوں کے (کٹے ہوئے) سر لاکر مسجد کے صحن میں رکھے گئے تو میں بھی اُن کے پاس گیا، لوگ کہنے لگے "آگیا آگیا" (میں نے دیکھا) تو ایک سانپ آیا جو تمام سروں کے درمیان سے ہوتا ہوا عُبَیْدُ اللہ اِبنِ زِیاد بد نہاد کے (سر کے پاس پہنچ کر اُس کے) نتھنوں میں داخل ہوگیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر نکلا پھر چلا گیا، حتّٰی کہ (نگاہوں سے)

او جھل ہو گیا (کچھ ہی دیر بعد) لوگ پھر کہنے لگے "آ گیا آ گیا" دو یا تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ (اَلْاَمَان وَ الْحَفِیْظ) (ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن ... الخ ۵/ ۴۳۱، حدیث: ۳۸۰۵)

صَدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُنہیں (یعنی یزیدیوں کو) نہیں معلوم تھا کہ خُونِ شُہَداء رنگ لائے گا اور سَلْطَنَت کے پُرزے اُڑ جائیں گے، ایک ایک شخص جو قتْلِ حضرتِ امام رَضِیَ اللہُ تَعالٰی عَنْہُ میں شریک ہوا ہے، طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک ہو گا، وہی فُرات کا کَنارہ ہو گا، وہی عاشورہ (یعنی 10 مُحَرَّمُ الْحَرام) کا دن، وہی ظالموں کی قوم ہو گی اور مُختار کے گھوڑے اُنہیں روندتے ہوں گے، اُن کی جماعتوں کی کثرت اُن کے کام نہ آئے گی، اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے، گھر لُوٹے جائیں گے، سُولیاں دی جائیں گی، لاشیں سڑیں گی، دُنیا میں ہر شخص تُف تُف کرے گا، اِس ہلاکت پر خُوشی منائی جائے گی، مَعْرِکَۂ جنگ میں اگرچہ اُن کی تعداد ہزاروں کی ہو گی مگر چُوہوں اور کُتّوں کی طرح اُنہیں جان بچانی مُشکل ہو گی، جہاں پائے جائیں گے مار دیئے جائیں گے، دُنیا میں قیامت تک اُن پر نفرت وملامت کی جائے گی۔ (سوانح کربلا، ص ۱۸۴-۱۸۵)

اے تِشنگانِ خونِ جوانانِ اہلبیت ۔۔۔ دیکھا کہ تم کو ظُلم کی کیسی سزا ملی
کُتّوں کی طرح لاشے تمہارے سڑا کیے ۔۔۔ گُھورے پہ بھی نہ گور کو تمہاری جا مِلی
رُسوائے خلق ہو گئے برباد ہو گئے ۔۔۔ مردُودو! تم کو ذِلّتِ ہر دوسرا ملی
تم نے اُجاڑا زَہرا کا بوستان ۔۔۔ تم خود اُجڑ گئے تمہیں یہ بد دُعا ملی
دُنیا پرستو! دین سے منہ موڑ کر تمہیں ۔۔۔ دُنیا ملی نہ عیش و طَرب کی ہوا ملی
آخر دِکھایا رنگ شہیدوں کے خون نے ۔۔۔ سر کَٹ گئے اَماں نہ تمہیں اِک ذرا ملی
پائی ہے کیا نعیمؔ اُنہوں نے ابھی سزا ۔۔۔ دیکھیں گے وہ جحیم میں جس دن سزا ملی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو تھا یزیدیوں اور یزید کے دستِ راست اِبْنِ زِیاد بَد نِہاد کے بدترین اور ذِلَّت ناک اَنْجام کا مَجْمُوعی اور مُخْتَصَر تذکرہ کہ کس طرح مُخْتار ثَقَفی کے حکم پر اُس کے لشکر نے یزیدی فَوج کے ایک ایک شخص کو مَوت کے گھاٹ اُتار دیا، اب ذرا یزید پلید کے اَنْجام کے بارے میں بھی سُنئے۔

یزید کا اَنْجام

واقعۂ کربلا کے کچھ ہی دنوں کے بعد یزید ایک ہلاکت خیز اور انتہائی مُوذِی مَرَض میں مُبْتلا ہوا، پیٹ کے دَرْد اور آنتوں کے زَخْموں کی ٹیِس (یعنی تکلیف) سے ماہیِ بے آب (یعنی جس طرح مچھلی پانی کے بغیر تڑپتی ہے) کی طرح تڑپتا رہتا تھا، حِمْص میں جب اُسے اپنی مَوت کا یقین ہوگیا تو اپنے بڑے لڑکے مُعاویہ کو بِسْتَرِ مَرگ پر بُلایا اور اُمورِ سَلْطَنَت کے بارے میں کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ بے ساخْتہ بیٹے کے مُنہ سے چیخ نکلی اور نہایت ذِلَّت و حقارت کے ساتھ یہ کہتے ہوئے باپ کی پیشکش کو ٹھکرا دیا کہ جس تاج و تخت پر آلِ رسول کے خُون کے دَھبّے ہیں، میں اُسے ہرگز قبول نہیں کرسکتا، خُدا اِس منحوس سَلْطَنَت کی وِراثَت سے مجھے مَحْرُوم رکھے، جس کی بنیادیں نواسۂ رسول کے خُون پر رکھی گئی ہیں۔ یزید اپنے بیٹے کے مُنہ سے یہ اَلْفاظ سُن کر تڑپ گیا اور شِدّتِ رَنْج واَلَم سے بستر پر پاؤں پٹخنے لگا، مَوت سے کچھ دن پہلے یزید کی آنتیں سڑ گئیں اور اُس میں کیڑے پڑ گئے، تکلیف کی شِدّت سے خِنزیر کی طرح چیختا تھا، پانی کا قَطرہ حَلْق سے نیچے اُترنے کے بعد نَشْتَر کی طرح چبھنے لگتا تھا، عجیب قَہرِ الٰہی کی مار تھی، پانی کے بغیر بھی تڑپتا تھا اور پانی پا کر بھی چیختا تھا، بالآخر اِسی دَرْد کی شِدّت سے تڑپ تڑپ کر اُس کی جان نکلی، لاش میں ایسی ہولناک بدبُو تھی کہ

قریب جانا مشکل تھا، جیسے تیسے اُس کو سپُردِ خاک کِیا گیا۔[1]

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "امام حُسَین کی کرامات" میں یزید پلید کے اَنجام کے بارے میں ایک اور واقعہ نقل کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: یزید پلید کی مَوت کا ایک سَبَب یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ وہ ایک رُومیُ النَّسل لڑکی کے عشق میں گرفتار ہوگیا تھا، مگر وہ لڑکی اندرونی طور پر اُس سے نفرت کرتی تھی، ایک دن رنگ رلیاں مَنانے کے بہانے اُس نے یزید کو دُور ویرانے میں تنہا بُلایا، وہاں کی ٹھنڈی ہواؤں نے یزید کو بَدمَسْت کر دِیا، اُس دوشیزہ نے یہ کہتے ہوئے کہ جو بے غیرت و نابکار (یعنی نکمّا) اپنے نبی کے نواسے کا غدّار ہو وہ میرا کب وفادار ہو سکتا ہے، خنجرِ آبدار (تیز دھار) کے پے در پے وار کرکے چِیر پھاڑ کر اُس کو وہیں پھینک دِیا۔ چند روز تک اُس کی لاش چِیل کوّوں کی دعوت میں رہی۔ بالآخر ڈُھونڈتے ہوئے اُس کے اَہالی مَوالی (یعنی نوکر چاکر) وہاں پہنچے اور گڑھا کھود کر اُس کی سڑی ہوئی لاش کو وہیں داب (دَفنا) آئے۔[2] اب ذرا اس کی قَبْر کا حال بھی سُنتے چلئے۔ چُنانچہ

یزید کی قَبْر کا حال

دِمَشق کے پُرانے قَبْرِستان بابُ الصَّغِیْر کے کچھ آگے یزید کی قَبْر کا نشان تھا، جس پر آج سے کئی سالوں پہلے لوگ اینٹیں پتّھر مارتے تھے اور اکثر اینٹوں کا ڈھیر لگا رہتا تھا، وہاں اب شیشہ، کانچ، (اور) لوہا گَلانے کی بھٹّی لگی ہوئی ہے، اُس کارخانے میں شیشے کے برتن بنائے جاتے ہیں، اُس لوہے اور کانچ کو گَلانے کی آگ والی بھٹی بالکل ٹھیک جس جگہ قَبْر تھی وہاں بنی ہوئی ہے۔ گویا یزید کی قَبْر پر ہر وقت آگ

1... تاریخ کربلا، ص ۳۴۵

2... امام حسین کی کرامات، ص ۴۷

جلتی رہتی ہے۔ (شہادت نواسۂ سید الابرار، ۹۱۸-۹۱۹)

اے خاک بتا زورِ یزید آج کہاں ہے   وہ تخت ہے کس قبر میں وہ تاج کہاں ہے

جو رہا تو نام حُسَین کا ، جسے زندہ رکھتی ہے کربلا   نہ رہا نہ یزید کی وہ جفا رہی نہ ہی شِمر کا وہ سِتَم رہا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نبیِ اَکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ بَیْتِ اَطْہار رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ دُشمنی رکھنے اور اُنہیں اَذِیَّت پہنچانے والوں کا کیسا بدترین اَنجام ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد اُنہیں کَفَن بھی نصیب نہیں ہوتا، دُنیا میں بھی ذِلَّت اُن کا مُقدّر بن جاتی ہے اور آخرت میں بھی اُنہیں رُسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا نیز اُن کا ٹھکانا جہنّم کی آگ ہے۔

نبیِ اَکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس شخص نے میرے اہلِ بَیْت پر ظُلم کیا اور مجھے میری عِترَتِ پاک (یعنی اولاد) کے بارے میں اَذِیَّت دی، اُس پر جنّت حرام کر دی گئی۔[1] ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص بَیْتُ اللہ شریف کے ایک کونے اور مقامِ ابراہیم کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھے، روزے رکھے اور پھر اہلِ بَیْت کی دشمنی پر مر جائے تو وہ جہنّم میں جائے گا۔[2] تابعی بُزرگ حضرت سَیِّدُنا امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جن لوگوں نے حضرت سَیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قتل کِیا ہے، اگر وہ اللہ تعالٰی کے فضل وکرم سے بخشے بھی جائیں تو وہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیا مُنہ دکھائیں گے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر حضرت سَیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قتل میں میرا دَخْل ہوتا اور مجھے جنّت اور دوزخ کا

---

1 . . . برکاتِ آلِ رسول، ص ۲۵۹

2 . . . مُسْتَدْرَک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، مبغض اھل البیت یدخل النار . . . الخ، ۴/ ۱۲۹ - ۱۳۰ حدیث: ۴۷۶۶

اِختیار دِیا جاتا تو میں دوزخ اِختیار کرتا، اِس خوف کے سبب کہ جنّت میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کس منہ سے جاؤں گا۔ (تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، الحسن البصری وقتلۃ الحسین، ص ۵۴ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید پر چُونکہ اپنی حکومت و سَلْطَنَت بچانے کا جنّ سوار تھا، لہٰذا اِس بدبخت نے اِقْتِدار کے نشے میں بدمَسْت ہو کر گلشنِ فاطمہ کو اِس قدر بے دَرْدی کے ساتھ پامال کِیا کہ سُن کر جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، دل رَنْجِیدہ ہو جاتا اور آنکھوں سے بے ساخْتہ اَشک رَواں ہو جاتے ہیں۔ بہرحال یزیدیوں کے اَنْجامِ بد سے یہ بھی پتا چلا کہ اللہ والوں کی دُشمنی دُنیا و آخرت میں خسارے کا باعث ہے، کیونکہ واقعۂ کربلا میں جتنے اَشْخاص شہید ہوئے، وہ سب کے سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرَّب ترین اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے تھے اور جو بدنصیب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَولیا سے دُشمنی رکھتا ہے، اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اعلانِ جنگ دِیا جا چکا ہے، چُنانچہ

نبیِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ، یعنی جو میرے کسی ولی سے دُشمنی کرے، میں اُس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یزید کو پلید کہنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اگرچہ یزید پلید اَزْخُود اِبْنِ زِیاد بدنِہاد کی فوج میں شامل نہ رہا مگر شہیدان و اَسِیرانِ کربلا پر جس قدر بھی ظُلْم و جَفا ڈھائے گئے، اُن میں اِبْنِ زِیاد بدنِہاد کو نہ صرف

---

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲

یزید پلید کی بھرپُور رِضا مندی اور اُس کی مکمل تائید و حِمایت حاصل رہی بلکہ اُسی فاسِق و فاجر شخص کے حکم پر ظالموں کے سردار اِبنِ زیاد بدنِہاد اور اُس کے لشکریوں نے اَہلِ بَیتِ اَطہار کی سرِ عام گُستاخیاں کیں اور تپتی دُھوپ میں میدانِ کربلا کی سَر زمین کو جاں نثاروں کے خُون سے رَنگین کیا، لہٰذا یزید جیسے پلید و بد بخت کو بے قصور قرار دینا، اَہلِ بَیتِ اَطہار رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے غدّاری، مُحِبّانِ اَہلِ بَیت کی دل آزاری، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قہر و غضب اور جہنّم کی حقداری کا سبب ہے۔ اس مُعاملے میں خُلفائے راشِدین کا طرزِ عمل ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے، وہ حضرات اَہلِ بَیتِ اَطہار بالخُصوص امامِ عالی مَقام حضرت سَیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عزّت و نامُوس کے سچّے مُحافِظ تھے، یزید پلید سے اُنہیں سخت نَفرت تھی نیز یہ نُفُوسِ قُدسِیہ اُس پلید کو اَمِیرُ الْمُومنین کہنے والے بدبختوں کو سخت سے سخت سزا دیتے تھے۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 590 صَفحات پر مُشتمل کتاب **"حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدُالعزیز کی 125 حکایات"** کے صَفحہ 392 پر ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز قاتِلِ حُسَین "یزید پلید" کو خلیفہ نہیں تسلیم کرتے تھے، چُنانچہ ایک بار دورانِ گُفتگو کسی نے یزید کو اَمِیرُ الْمُومنین کہا تو (آپ سخت ناراض ہوئے اور) اُس سے فرمایا: تم یزید کو اَمِیرُ الْمُومنین کہتے ہو؟ پھر اُسے بیس (20) کوڑے مارنے کا حکم دِیا۔ (تاریخ الخلفاء، یزید بن معاویہ ابو خالد الاموی، ص۲۰۹)

اَعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں جب یزید کے بارے میں سُوال کیا گیا کہ یزید کو پلید کہنا شرعاً جائز ہے یا نہیں، نیز اُس کے نام کے ساتھ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہنا دُرُست ہے یا نہیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: یزید بے شک پلید تھا، اُسے پلید کہنا اور لکھنا جائز ہے، اور اُسے رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہ کہے گا مگر ناصبی (یعنی اپنے سینے میں حضرت علی اور حَسَن و

حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے بُغض و کِینہ رکھنے والا ہے جو) کہ اَہْلِ بَیْتِ رسالت کا دُشمن ہے، وَالْعِیَا ذُبِاللّٰہِ تَعَالٰی (فتاوی رضویہ، ۱۴/ ۶۰۳، ملخصًا)

حضرت علّامہ اِبْنِ حَجَر ہیتَمی مکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا صالح بن احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے والد حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: (بابا جان!) ایک قوم ہماری جانب یہ بات مَنْسُوب کرتی ہے کہ ہم یزید کے حِمایتی ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: **یَابُنَیَّ وَھَلْ یَتَوَلّٰی یَزِیْدَ اَحَدٌ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ** اے میرے بیٹے! کیا اللہ تعالٰی پر ایمان رکھنے والا بھی یزید پلید کا حِمایتی ہو سکتا ہے؟ (الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر، الخاتمہ فی بیان اعتقاد اھل السنۃ، ص ۲۲۲)

یزید کا بیٹا مُعاویہ جو کہ نیک و صالح تھا، قتلِ امام حُسَین کی وجہ سے اپنے باپ یزید غدّار و مکّار سے سخت نفرت کرتا تھا، چُنانچہ (اپنے باپ یزید پلید کے بارے میں) کہنے لگا: میرے باپ کو حکومت دی گئی، وہ نالائق تھا، نواسۂ رسول سے لڑا، اُس کی عُمر کم کردی گئی اور اس کی نَسْل تباہ کردی گئی، وہ اپنی قبْر میں گُناہوں کے سبب گِروی رکھ دِیا گیا (یعنی تاقیامت مُبتلائے عذاب ہوگیا)، پھر روتے ہوئے کہنے لگے: ہم پر سب سے زِیادہ گِراں اُس کی بُری مَوت اور بُرا ٹھکانہ ہے، اُس بدبَخْت نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اَولاد کو قتل کِیا، شراب حلال کی اور کعبے کی بے حُرمتی کی۔ ((الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر، الخاتمہ فی بیان اعتقاد اھل السنۃ، ص ۲۲۴)

صَدْرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یزید پلید فاسق، فاجر، مُرتکبِ کبائر (یعنی گناہِ کبیرہ کرنے والا) تھا، مَعَاذَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) اُس سے اور رِیحانۂ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سیّدنا امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کیا نسبت؟ آج کل جو بَعض

گمراہ کہتے ہیں کہ ہمیں اُن کے مُعامَلہ میں کیا دَخْل؟ ہمارے وہ (یعنی امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) بھی شہزادے (ہیں)، وہ (یزید پلید) بھی شہزادے (ہیں) ایسا بکنے والا مَردُود، خارِجی، ناصبی (یعنی اپنے سینے میں حضرت علی اور حَسَن و حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے بُغْض و کینہ رکھنے والا ہے اور) مُسْتَحِقّ جہنّم ہے۔

(بہارِ شریعت، ۱/ ۲۶۱، حصہ اوّل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیغامِ کربلا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً جب تک زمین و آسمان کا وُجود باقی رہے گا، واقعۂ کربلا عاشقانِ صحابہ و اہلبیت کو صَبْر وتَحَمُّل، اِیثار و قربانی اور گلشنِ اسلام کی آبیاری کا دَرْس و پیغام دیتا رہے گا۔ جفا کار و سِتَم شِعار یزیدیوں نے جس بے مُرُوَّتی اور بے دِینی کا مُظاہَرہ کیا یقیناً تاریخ میں اُس کی مِثال نہیں مل سکتی، باوجود یہ کہ گھر کا گھر سب لُٹ گیا، کئی بیبیاں بیوہ اور بچّے یتیم ہوگئے، امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھی، ہاشمی جوان، مُسلم بن عقیل و اَولادِ عقیل، فرزندانِ علی و شہزادگانِ حَسَنَیْن کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن یزیدی لشکر کے زہریلے تِیر و تلوار اور نیزوں سے چھلنی ہو کر وَقْفے وَقْفے سے نواسۂ رسول کے قدموں پر نِثار ہوتے رہے، یزیدیوں کی بے مُرُوَّتی و بے غیرتی کا عالَم یہ تھا کہ دُودھ پیتا نَنّھا علی اَصغر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شِدّتِ پیاس سے تڑپتا رہا، بالآخر تِیر کا شِکار ہوکر شہادت سے سَرفراز ہوا، اَلْغَرَض گُمراہِیّت کے عَلَمبرداروں نے چمنِ زَہرا کے ہرے بھرے بوستان کو دِن دھاڑے تَہَس نَہَس (تباہ وبرباد) کر کے رکھ دِیا، مگر قربان جایئے میدانِ کارزار (میدانِ جنگ) کے بہادر شہسواروں، اَہلِ بَیْتِ اَطْہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کے روشن تاروں اور گُلشنِ فاطمہ کے جگرپاروں کی ہمّت اور صبر و

اِستِقلال پر کہ اِس قدر دل سوز مَصائب وآلام میں مُسلسل تین (3) دن بھوک وپیاس سہہ کر بھی صبر و اِستِقامت کے ساتھ باطل کے خِلاف ڈَٹے رہے اور صَبْر کا دامن مَضْبُوطی سے تھامے رکھا، کیونکہ یہ ایک آزمائش تھی اور اللہ والوں کی ہمیشہ سے یہ شان رہی ہے کہ آزمائشوں میں صبر وبرداشت سے کام لیتے ہیں جیسا کہ

عبدُالملک بن مَروان کے وَقْت میں جب دوبارہ حضرت سَیِّدُنا علی بن حُسین اِمام زَینُ الْعابِدِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اَسِیر (یعنی قید) کئے گئے اور لوہے کی بھاری قَیْد وبَند کا بارِ گراں (بھاری بوجھ) اُن کے تَنِ نازنین پر ڈالا گیا اور پہرہ دار مُتَعَیَّن کر دیئے گئے، امام زُہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حالت کو دیکھ کر رو پڑے اور کہا: مجھے تمنّا تھی کہ میں آپ کی جگہ ہوتا کہ آپ پر یہ بارِ مَصائب دل پر گوارا نہیں ہے۔ اس پر حضرت سَیِّدُنا امام زَیْنُ الْعابِدِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیا تیرا یہ خیال ہے کہ اس قَید وبند ش سے مجھے کرب وبے چینی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر میں چاہوں تو اس میں سے کچھ بھی نہ رہے، یہ فرما کر بیڑیوں میں سے پاؤں اور ہتھکڑیوں میں سے ہاتھ نکال دیئے۔ (المنتظم، سنة اربع وتسعين، ۵۳۰۔علی بن الحسین...الخ، ۳۳۰/۶، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ اَسِیران وشہیدانِ کربلا کا یہ صَبْر قابلِ تحسین اور لائقِ تقلید ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اگر ہم پر بھی کوئی ناگہانی مُصیبت آجائے، مثلاً قریبی عزیز وفات پاجائیں یا بچّہ بیمار پڑ جائے، ڈاکہ پڑ جائے یا کوئی حادِثہ پیش آجائے، پولیس گرفتار کر لے یا مُقدَّمہ قائم ہو جائے، رقم یا گاڑی وغیرہ گم یا چوری ہو جائے، سردی وگرمی یا لوڈشیڈنگ ومہنگائی شِدَّت اختیار کر جائے یا نوکری سے نکال دیا جائے، اَلغَرَض بلاؤں کا ہُجوم ہی کیوں نہ ہو جائے، اُس وَقْت مَظلومین

کربلا کے مَصائب و آلام کو یاد کرکے صَبْر و اِسْتِقْلال کا مُظاہرہ کرتے ہوئے صَبْر صَبْر اور صرف صَبْر سے کام لیجئے کہ مُصیبتوں پر صبر کرنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فضل و کرم سے بروزِ قیامت بے شُمار اِنْعام واِکرام سے سَرفراز فرمائے گا۔

حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کے بدن یا اس کی اَوْلاد یا اس کے مال کی طرف کوئی مُصیبت بھیجوں، پھر وہ صَبْرِ جمیل کے ساتھ اس کا اِسْتِقْبال کرے، تو قیامت کے دن مجھے اس سے حیا آئے گی کہ میں اس کے لئے مِیزان قائم کروں یا اس کا نامۂ اَعمال کھولوں۔ (کنزالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الصبر علی موقع والاقارب، الجزء۲، ۱۱۵/۳، حدیث:۶۵۵۸) اَلبتّہ اگر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑا یا بلا وجہِ شرعی کسی پر اِظْہار کرکے ناشُکری کے اَلفاظ مُنہ سے نکالنے کی نادانی کر ڈالی تو یاد رکھئے! ثواب حاصل ہونا تو کُجا، اُلٹا خسارے کا باعث ہوجائے گا، جیسا کہ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مصیبت کے وقت رانوں پر ہاتھ مارنا، اَجر کو برباد کر دیتا ہے۔ (فردوس الاخبار، بلب الضاد، ۴۲/۲ حدیث:۳۷۱۷)

حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: جسے کوئی مُصیبت پہنچے پھر وہ اس کی وجہ سے اپنے کپڑے پھاڑے یا رُخسار (گال) پیٹے یا گریبان چاک کرے یا بال نوچے تو گویا اس نے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے جنگ کرنے کے لئے نیزہ اُٹھا لیا۔ (کتاب الکبائر، الکبیرة التاسعة والاربعون، فصل فی التعزیة، ص۲۲۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اسیرانِ وشُہَدائے کربلا رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے صَدْقے مُصیبتوں پر صبر کرنے اور ایسے موقع پر شکوہ وشکایت کرنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید کی دنیا اور مال دولت کی مَحَبَّت ہی کی وجہ سے سانحہ ہُوا، اس ظالمِ بد اَنْجام کو امامِ عالی مقام، سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ گرامی سے اپنے اِقْتِدار کو خطرہ محسوس ہوتا تھا، حالانکہ حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دُنیائے ناپائیدار سے کیا سروکار! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو کل بھی اُمَّتِ مُسلمہ کے دِلوں کے تاجدار تھے، آج بھی ہیں اور رہتی دُنیا تک رہیں گے ۔مگر اُس بدبخت نے مال و دولت کی ہوس کے نشے میں بدمست ہو کر اپنی آخرت کے ساتھ ساتھ دُنیا بھی تباہ و برباد کرڈالی، واقعی دُنیا کی مَحَبَّت ہر فِتْنہ و فَساد کا سبب ہے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے: حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ، یعنی دُنیا کی مَحَبَّت ہر بُرائی کی جڑ ہے۔ (جامع صغیر، ص ۲۲۳، حدیث: ۳۶۶۲)

اسی طرح فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جسے دُنیا کی مَحَبَّت کا شربت پِلایا گیا، وہ 3 چیزوں کا مزہ ضرور چکھے گا (1) ایسی سختی جس سے اس کی تھکن دُور نہ ہو گی، (2) ایسی حرص جس سے وہ غنی نہ ہو گا (3) ایسی خواہش جس کی تکمیل نہ کر سکے گا، کیونکہ دُنیا طالبہ (طلب کرنے والی) اور مطلوبہ (جسے طلب کیا جائے) ہے، لہٰذا جس نے دُنیا کو طلب کیا، آخرت اس کے مرنے تک اسے تلاش کرتی رہے گی ، جب وہ مر جائے گا تو وہ اسے پکڑ لے گی اور جس نے آخرت طلب کی، دُنیا اسے ڈھونڈتی رہے گی یہاں تک کہ وہ اس میں سے اپنا پُورا رِزْق حاصل کر لے۔" (طبرانی کبیر، عبداللہ بن مسعود، رقم ۱۰۳۲۸، ج ۱۰، ص ۱۶۲)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ: دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے، جتنا کہ مال و دولت کی حرص اور حُبِّ جاہ انسان کے دِین کو نقصان پہنچاتے ہیں۔"

(جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب حدیث ما ذئبان جائعان، الحدیث: ۲۳۷۶، ص ۱۸۹۰)

یاد رہے! جو شخص اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر میں رہتا ہے، تو وہ دُنیا کی رنگینیوں اور اس کی آسائشوں کے دھوکے میں نہیں پڑ سکتا۔ لہٰذا ہمیں بھی دُنیا کی فانی لذّتوں میں مگن رہنے کے بجائے ہر وقت اپنے ایمان کی سلامتی اور قبر و آخرت کی بہتری کی فکر کرنی چاہیے، یقیناً ایک مسلمان کے لئے سب سے قیمتی سرمایہ اس کا ایمان ہے، اگر اِیمان سلامت رہا تو نجات کی اُمید کی جاسکتی ہے اور اگر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں کی کثرت و نحوست کے سبب ایمان ہی برباد ہو گیا تو پھر نجات کی کوئی صورت نہ ہو گی۔

تاج و تخت و حکومت مت دے		کثرتِ مال و دولت مت دے
اپنی رضا کا دے دے مُژدہ		یا اللہ میری جھولی بھر دے

کتاب "سوانحِ کربلا" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعۂ کربلا کی مزید تفصیل جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 192 صفحات پر مشتمل کتاب "**سوانحِ کربلا**" کا مُطالَعہ نہایت مُفید ہے۔ اس کتاب میں اَہلِ بیت اور خُلفائے راشدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کے فضائل بیان کرنے کے ساتھ ساتھ کربلا کے واقعات کے مُختلف پہلوؤں کو کافی تفصیل کے ساتھ ذِکر کیا گیا ہے، نیز امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد یزیدیوں کی طرف سے مکے اور مدینے میں ڈھائی جانے والی فِتْنہ

انگیزیوں اور ان کے بدترین اَنجام کو بھی بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طلب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃُ المدینہ کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابہ واَہْلِ بَیْت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کا فَیض پانے اور دیگر نیک کاموں میں اِستِقامت حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی نہایت مُفید ہے، لہٰذا آپ سے مدنی اِلتجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے ہر دَم وابَستہ رہئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت کی ڈھیروں بَھلائیاں حاصِل ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی تادمِ تحریر 97 سے زائد شُعبہ جات میں سُنَّتوں کی خِدمت میں مَصروفِ عمل ہے، اُنہی میں سے ایک شُعبہ جامعۃُ المدینہ بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء بابُ المدینہ (کراچی) میں نیو کراچی کے عَلاقے گودھرا کالونی میں کھولی گئی اور اب تک پاکستان کے کئی شہروں کے علاوہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا کے مختلف مُمالِک مثلاً ہِند، جُنوبی اَفریقہ، اِنگلینڈ، نیپال اور بنگلہ دیش وغیرہ میں بھی جامعۃُ المدینہ لِلْبَنِیْن اور جامعۃُ المدینہ لِلْبَنات قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں علمِ دِین حاصِل کرکے نہ صرف اپنی عِلمی پیاس بُجھارہے ہیں، بلکہ دُوسروں کو بھی نورِ عِلم سے مُنوّر کرنے میں مصروف ہیں۔ جامعۃ المدینہ کی خُصُوصیَّت یہ بھی ہے کہ ان جامعات المدینہ

میں طَلَبہ کو نہ صرف دِینی تعلیم سے آراستہ کیا جاتا ہے بلکہ اُن کی اَخلاقی اور رُوحانی تَربِیَت کی طرف بھی بھرپُور توجُّہ دی جاتی ہے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِن طلبہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میں دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے طلبہ کرام سے بَہُت مَحَبَّت کرتا ہوں اوران کے صَدقے سے اپنے لئے دُعائے مَغفِرت کِیا کرتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃُ المدینہ کے طلبہ نَمازِ پنجگانہ کے علاوہ دیگر نَوافِل بھی پڑھتے اور مُتَعَدِّد طلبہ مل کر صلوٰۃُ التَّوبہ، تہَجُّد، اِشْراق اور چاشت کی نمازوں کا اِہتمام بھی کرتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخِل کرواکر اُن کی اور اپنی دُنیاو آخرت کو بہتر بنائیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں ۔۔۔ اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے یزید پَلید اور اس کی ناپاک فوج کی فِتنہ پَروَری، ظُلم وزِیادَتی اور ذِلَّت آمیز اَنجام کے بارے میں سُنا، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کے فتنے فَساد اور ظُلم وزِیادَتی کے بارے میں پہلے ہی واضح طور پر اِرْشاد فرمادیا تھا کہ سب سے پہلے میری سُنَّت بدلنے والا بنواُمیَّہ کا یزید نامی شخص ہوگا نیز یہ بھی فرمایا کہ میری اُمَّت میں عَدل واِنْصاف قائم رہے گا اور پھر بنواُمیہ کا یزید نامی ایک شخص آکر اس عدل واِنْصاف میں رَخنہ اَندازی کرے گا اور پھر یہی ہوا کہ اس بد بَخْت نے عَدل واِنْصاف کی بُنیادیں کھود کر تاریخ کے صفحات پر ظُلم وزِیادَتی کی وہ داستان لکھی کہ جسے پڑھ

سُن کر بدن لرزِیدہ اور آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ اس بَدبخت کے مَظالِم سے مکے مدینے کے عام باشندوں سے لے کر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بلکہ اَہلِ بیتِ اَطہار اور حضرت سَیِّدُنا اِمام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تک کوئی بھی محفوظ نہ رہا۔ شہادتِ امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بعد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سمیت دس ہزار (10,000) سے زائد اَفراد کو شہید کرنا، سُود، شراب، بدکاری کو فَروغ دینا، بھائی بہن کے نکاح کو رِواج دینا، مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مدینے شریف کو گھوڑوں کی نَجاست سے آلودہ کرنا، کعبۂ مُعَظَّمہ پر پتھروں کی بارش کرنا اور اس کے مُقَدَّس غِلاف کو نَذرِ آتش کرنا، یزیدیوں کے گُناہوں کا وہ اَنبار تھا جس کی وجہ سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو یہ خَدشہ ہوا کہ شاید بَطورِ عذاب ان لوگوں پر آسمان سے پتھر برسیں گے۔

بہرحال سچ ہے کہ بُرے کام کا اَنجام بُرا ہے، چنانچہ واقعہ کربلا کو زیادہ عرصہ نہ ہوا تھا کہ یزید کو ایک لڑکی نے خنجرِ آبدار کے وار سے قتل کرکے اس کی بے گور و کفن لاش ویرانے میں پھینک دی نیز دیگر یزیدیوں کو بھی مُختار ثَقَفی کے ہاتھوں ذِلَّت ناک اَنجام سے دوچار ہونا پڑا۔ یقیناً یزید اور یزیدیوں کے ان ناپاک کاموں کی وجہ سے تا قیامت دُنیا انہیں بُرے القاب سے یاد کرے گی، جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی یزید کو پلید کہنے کی شرعی اِجازت اور اس کے بارے میں اچھے الفاظ استعمال کرنے مثلاً اس پلید کو امیرُ المؤمنین کہنے لکھنے یا اس کے ساتھ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہنے لکھنے کی مُمانعت فرمائی نیز یزید پلید کے لئے اچھے الفاظ استعمال کرنے والوں کی مَذمَّت بیان کرتے ہوئے انہیں اَہلِ بیت سے دُشمنی رکھنے والوں میں شُمار فرمایا۔ بلکہ خلیفۂ راشد حضرت سَیِّدُنا عُمر بن عبدُالعزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تو یزید کو اَمیرُ المؤمنین کہنے والے ایک شخص کو کوڑے بھی لگوائے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صحابہ و اَہلِ بیت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کی مَحبَّت پر جینا مرنا نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مَدَنی قافلہ" بھی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام و اَہلِ بیتِ اَطہار کی مَحَبَّت و اُلفت کا جام پینے پلانے، شُہدائے کربلا کی بے مِثل قُربانیوں کی یادیں تازہ کرنے اور ان کے مدنی پیغام کو دُنیا بھر میں عام کرنے کے لئے تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام، راہِ خُدا میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ اَحادیثِ مُبارَکہ میں جابجا راہِ خُدا میں سفر کے فَضائل بیان کئے گئے ہیں جیسا کہ حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس شخص کا دل راہِ خُدا میں خوف کی وجہ سے دَھڑکنے لگتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر جہنَّم کو حرام فرما دیتا ہے۔ (مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/۳۶۹، حدیث: ۲۴۶۰۲) ایک اور مَقام پر اِرشاد فرمایا: جس بندے کے پاؤں راہِ خُدا میں گرد آلود ہوں، اُنہیں جہنّم کی آگ نہ چُھوئے گی۔ (بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب من اغبرت قدماه...الخ، ۲/۲۵۷، حدیث: ۲۸۱۱)

آیئے! آپ کی ترغیب و تَحریص کے لئے مَدَنی قافِلے کی ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں، چُنانچہ

اِسی ماحول نے اَدنیٰ کو اَعلیٰ کر دیا دیکھو

شاہدرہ (مرکزُالاَولیالاہور ،پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں اپنے والِدین کا اِکلوتا بیٹا تھا، زِیادہ لاڈ پیار نے مجھے حَد دَرَجہ ڈِھیٹ اور ماں باپ کا سخت نافرمان بنادیا تھا، رات گئے تک آوارہ گردی کرتا اور صبح دیر تک سویا رہتا۔ماں باپ سمجھاتے تو اُن کو جھاڑ دیتا۔وہ بے چارے بعض اَوقات رو پڑتے۔ دُعائیں مانگتے مانگتے ماں کی پلکیں بِھیگ جاتیں۔ اُس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام، جس لمحے میں مجھے دعوتِ اسلامی والے ایک عاشقِ رسول سے مُلاقات کی سَعادت ملی اور اُس نے محبَّت و پیار سے اِنْفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھ پاپی و بدکار کو مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے تیّار کیا، چُنانچِہ میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ تین (3) دن کے مَدَنی قافِلے کا مُسافِر بن گیا۔ نہ جانے ان عاشِقانِ رسول نے تین (3) دن کے اندر کیا گھول کر پلا دیا کہ مجھ جیسے ڈِھیٹ انسان کا پتّھر نُما دل جو ماں باپ کے آنسوؤں سے بھی نہ پِگھلتا تھا، مَوم بن گیا، میرے دل میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہو گیا اور میں مَدَنی قافِلے سے نمازی بن کر لوٹا۔گھر آکر میں نے سلام کیا، والِد صاحِب کی دَست بوسی کی اور اَمّی جان کے قدم چُومے۔گھر والے حیران تھے! اس کو کیا ہو گیا ہے کہ کل تک جو کسی کی بات سننے کیلئے تیّار نہیں تھا ، وہ آج اتنا با ادب بن گیا ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کی صحبت نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا اور یہ بیان دیتے وقت مجھ سابقہ بے نمازی کو مُسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے یعنی صَدائے مدینہ لگانے کی ذِمّہ داری ملی ہوئی ہے۔(دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مُسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانے کو صَدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں۔)

کر سفر آؤ گے ،تم سُدھر جاؤ گے مانگو چل کر دُعا ،قافِلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا　　جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِمامہ شریف کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مَدَنی پھول**" سے عمامہ شریف باندھنے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔

پہلے دو فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ ہوں: "عمامے کے ساتھ دو رَکعت نَماز بغیر عمامے کی ستر (70) رَکعتوں سے اَفضل ہیں۔" (2) "ٹوپی پر عمامہ ہمارے اور مشرِکین کے درمیان فرق ہے ہر پیچ پر کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روزِ قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔" (3) ❀ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔ (4) ❀ عمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ (6) گز

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 . . . فِرْدَوْسُ الاَخْبار، ۲/۲۶۵، حدیث: ۳۲۳۳

3 . . . جامع صغیر لِلسُّیُوْطی، ص ۳۵۳، حدیث: ۵۷۲۵

4 . . . کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس، ص ۳۸

سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو۔[1] ❀رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو (2) ایک (1) پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے۔[2] ❀عمامے کو جب از سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یک بار گی زمین پر نہ پھینک دے۔[3] ❀اگر ضرور تاً اُتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک ایک پیچ کھولنے پر ایک ایک گُناہ مٹایا جائے گا۔[4]

عِمامے کے چھ (6) طِبّی فوائد مُلاحظہ ہوں: ❀ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سردی گرمی اور دھوپ وغیرہ براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے اِس سے نہ صِرف بال بلکہ دماغ اور چہرہ بھی مُتاثِّر ہوتا ہے اور صحّت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لہٰذا اتباع سنت کی نیّت سے عمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہانوں میں عافیّت ہے۔ ❀طِبّی تحقیق کے مطابِق دردِ سر کیلئے عِمامہ شریف پہننا بَہُت مفید ہے۔ ❀عمامہ شریف سے دماغ کو تقویت ملتی اور حافِظہ مضبوط ہوتا ہے۔ ❀عمامہ شریف باندھنے سے دائمی نَزلہ نہیں ہوتا یا ہوتا بھی ہے تو اس کے اثرات کم ہوتے ہیں۔ ❀عمامہ شریف کا شملہ نچلے دھڑ کے فالج سے بچاتا ہے کیوں کہ شملہ حرام مغز کو موسمی اثرات مَثَلاً سردی گرمی وغیرہ سے تحفُّظ فراہم کرتا ہے۔ ❀شملہ "سرسام" کے مرض کے خطرات میں کمی لاتا ہے۔ دماغ کے وَرَم (یعنی سُوجن) کے مَرَض کو سرسام کہتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۸۶

2... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۲۹۹

3... فتاویٰ ھندیۃ، ۵/ ۳۳۰

4... فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۲۱۴ ملخصاً

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16(304 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنّتوں کی تربیت کے قافِلے میں بار بار　　مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

حضرتِ عبدُاللہ بن سَلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے بھائی حضرتِ عُثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مُلاقات کے لیے گئے تو وہ بہت خُوش دِکھائی دیے اور کہنے لگے: میں نے آج رات خواب میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دِیدار کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے ایک ڈول (یعنی برتن) عطا فرمایا، جس میں پانی تھا، میں نے پیٹ بھر کر پیا، جس کی ٹھنڈک ابھی تک محسوس کر رہا ہوں۔ اُنہوں نے پُوچھا: آپ کو یہ مَقام کیسے حاصِل ہوا؟ جواب دِیا: نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے کی وجہ سے۔ (سعادۃ الدارین، ص: ۱۴۹، از جھوٹا چور، ص:۱)

دِیدار کی بِھیک کب بٹے گی؟
منگتا ہے اُمّید وار آقا!

(ذوقِ نعت، ص ۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا

❀ دیکھ کر بیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جھوٹ بولنا چھوڑ دو!

ایک شَخْص سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہوا اور عَرض کی: میں آپ پر اِیمان لانا چاہتا ہوں مگر میں شَراب نوشی، بدکاری، چوری اور جھوٹ سے مَحَبَّت رکھتا ہوں اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِن چیزوں کو حَرام کہتے ہیں، جبکہ مجھ میں اِن تمام چیزوں کے تَرک کرنے کی طاقت نہیں ہے، اگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس بات پر راضی ہوجائیں کہ میں اِن میں سے کسی ایک چیز کو تَرک کردوں تو میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اِیمان لانے کو تیّار ہوں۔ نبیِّ رحمت، مالکِ کوثر و جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: تم جھوٹ بولنا چھوڑ دو! اُس نے اِس بات کو قَبول کرلیا اور مُسلمان ہوگیا، جب وہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کے پاس سے گیا تو اُسے شراب پیش کی گئی، اُس نے سوچا اگر میں نے شراب پی لی اور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے شراب پینے کے مُتَعَلِّق پُوچھا اور میں نے جُھوٹ بول دیا تو عہد شِکنی ہوگی اور اگر میں نے سچ بولا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھ پر حَد قائم کردیں گے، یہ سوچ کر اُس نے شراب کو تَرْک کردیا، پھر اُسے بدکاری کرنے کا موقع مُیَسَّر آیا تو اُس کے دل میں پھر یہی خیال آیا، لہٰذا اُس نے اِس گُناہ کو بھی تَرک کردیا، اسی طرح چوری کا مُعاملہ ہوا، پھر وہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہوا اور کہنے لگا! یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے بہت اچھا کِیا کہ مجھے جُھوٹ بولنے سے روک دیا اور اس نے مجھ پر تمام گُناہوں کے دروازے بند کردیئے، اِس کے بعد وہ شَخْص تمام گُناہوں سے تائب ہوگیا۔ (تفسیر کبیر،۶/ ۱۶۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جب ایک شَخْص نے جُھوٹ کو چھوڑ کر سچ بولنے کا پُخْتہ اِرادہ کرلیا تو وہ کئی کبیرہ گُناہوں سے باز آگیا۔ معلوم ہوا کہ جُھوٹ تمام گُناہوں کی جڑ ہے۔ تمام بُری عادتوں میں سب سے بُری خَصلت ہے۔ جُھوٹ زبان سے بولا جائے خواہ عمل سے ظاہِر کیا جائے بہر صُورت قابلِ مَذَمَّت ہے۔ جُھوٹ کا مطلب یہ ہے کہ حقیقت کے برعکس کوئی بات کی جائے۔ (حدیقہ ندیہ ،ج۲،ص ۴۰۰) یعنی اگر کسی نے پُوچھا: آپ ہفتہ وار اجتماع میں تشریف لائے تھے؟ اور جواباً کہہ دیا: جی ہاں! (حالانکہ شرکت نہیں کی)، کیا آپ نے کھانا کھالیا ہے؟ اور جواباً کہہ دیا: جی ہاں! (حالانکہ کھانا نہیں کھایا تھا) تو یہ جُھوٹ ہوا، کیونکہ واقع (حقیقت) کے خِلاف ہے۔ جھوٹ بولنا ایسی بُری عادت ہے کہ ہر مذہب میں اِسے بُرائی سمجھا جاتا ہے، ہمارے پیارے دینِ اسلام نے اِس سے بچنے کی بہت تاکید کی ہے، قرآنِ پاک نے کئی مقامات پر اس کی مَذَمَّت بیان فرمائی اور جھوٹ بولنے والوں پر خُدا کی لَعنت بھی ہے۔

جھوٹ اور آیاتِ کریمہ:

چُنانچہ پارہ 17 سُوْرَۃُ الْحج آیت نمبر 30 میں اِرشاد ہوتا ہے۔

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور بچو جھوٹی بات سے۔

پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحل کی آیت نمبر 105 میں اِرشادِ باری تعالٰی ہے:

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ (پارہ:۱۴، النحل:۱۰۵)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: جھوٹ بُہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جُھوٹے ہیں۔

صَدرُالاَفاضِل حضرتِ علّامہ مَولانا مُفْتی سَیِّد محمد نَعِیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جُھوٹ بولنا اور اِفتِرا کرنا (بُہتان لگانا) بے اِیمانوں ہی کا کام ہے۔ (خزائن العرفان، پارہ:۱۴، النحل، تحت الآیہ:۱۰۵) اِمَامُ الْمُتَکَلِّمِیْن، حضرتِ علّامہ امام فَخْرُالدِّین محمد بن عُمر رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ اِس بات پر قَوِی دلیل ہے کہ جُھوٹ تمام کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گُناہ اور بدتَرین بُرائی ہے، کیونکہ جُھوٹ بولنے اور جُھوٹا الزام لگانے کی جُرأت وُہی شَخْص کرتا ہے، جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں پر یقین نہ ہو یا جو شَخْص غیر مُسلِم ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جھوٹ کی مَذمَّت میں اس طرح کا کلام فرمانا، نہایت ہی سخت تَنْبِیہ ہے۔ (التفسیر الکبیر:۷/ ۲۷۲، الجزء العشرون، ملتقطاً)

نیکیوں میں دل لگے ہر دم بنا
عامِلِ سُنَّت اے نانائے حُسین!

جُھوٹ سے بُغض و حسد سے ہم بچیں
کیجئے رحمت اے نانائے حُسین!

(وسائلِ بخشش، ص:۲۵۸)

ایمان کمزور کر دینے والا مَرَض:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگایئے! جُھوٹ بولنے والے کی قرآنِ پاک میں کیسی مَذَمَّت بَیان فرمائی گئی ہے۔ بار بار جھوٹ بولنا ایمان کی کمزوری پر دلالت کرتا ہے اور جھوٹے شَخْص کے باطِنی بِگاڑ کا بھی سبب بنتا ہے، جُھوٹ ایک ایسا مَرَض ہے جو اِیمان کو کمزور اور ناتُواں کرتا چلا جاتا ہے۔ جُھوٹ کا مَرَض لاحِق ہونے کا انداز بھی نِرالا اور غیر محسُوس ہوتا ہے، انسان ہر بار جھوٹ بولتے ہوئے یہی سوچتا ہے کہ ایک بار جُھوٹ بولنے سے کونسا بڑا نُقصان ہو جائے گا۔ حالانکہ مُعاشَرے میں بگاڑ عُمُوماً جھوٹ بولنے کی وجہ سے ہی ہوتا ہے۔ جھوٹ بولنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کذّاب (بہت بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے اور جہنَّم میں داخِل ہو جاتا ہے۔

جھوٹ اور احادیثِ مبارکہ:

آیئے اِسی حوالے سے تین (3) فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں۔

1. سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جَنَّت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فِسق و فُجُور ہے اور فِسق و فُجُور (گناہ) دوزخ میں لے جاتا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الادب، باب قبح الکذب، الحدیث:۲۶۰۷، ص:۱۴۰۵، ملتقطاً)
2. بیشک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جَنَّت کی طرف لے جاتی ہے اور بیشک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صِدّیق یعنی بہت سچ بولنے والا ہو جاتا ہے۔ جبکہ جھوٹ گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنَّم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ

جُھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کذّاب یعنی بہت بڑا جُھوٹا ہوجاتا ہے۔(بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالیٰ،۴/ ۱۲۵، رقم:۶۰۹۴)

3. بارگاہِ رسالت میں ایک شَخْص نے حاضِر ہوکر عَرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جہنَّم میں لے جانے والا عَمَل کونسا ہے؟ فرمایا: جُھوٹ بولنا، جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے اور جب گُناہ کرتا ہے تو ناشُکری کرتا ہے اور جب ناشُکری کرتا ہے تو جہنَّم میں داخِل ہوجاتا ہے۔(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ ابن عمرو بن العاص،۲/ ۵۸۹، رقم:۶۶۵۲)

ہائے نافرمانیاں بدکاریاں بے باکیاں آہ! نامے میں گناہوں کی بڑی بھرمار ہے
زِندگی کی شام ڈھلتی جارہی ہے ہائے نَفْس! گرم روز و شَب گناہوں کا ہی بس بازار ہے

(وسائلِ بخشش، ص:۴۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جُھوٹ کتنی ہَلاکت خیز بیماری ہے۔انسان کے لگاتار جھوٹ بولتے رہنے کی وجہ سے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ہم میں سے کوئی ہرگزیہ نہیں چاہے گا کہ ہمارا نام تھانے میں مُجرِموں کے رَجسٹر میں دَرْج کردیا جائے اور اگر ایسا ہوجائے تو ہمارے دِن کا چین اور راتوں کی نیند و سُکون برباد ہوجائے، غور کیجئے! جب مُجرِموں کی فہرست میں اپنا نام دیکھنا کسی کو منظور نہیں تو خُدائے واحِد وقہّار عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اگر کسی کو جُھوٹوں کی فہرست میں ڈال دیا جائے اور مُسلسل جُھوٹ بولنے کی وجہ سے اسے کَذَّاب یعنی بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جائے،ایک مُسلمان کو یہ بھی گوارا نہیں ہونا چاہیے۔اسی طرح اگر کسی کو معلوم ہو کہ فُلاں راستے میں قدم قدم پر خطرہ ہے،

اس پر جانے سے جان ومال کا نُقصان بھی ہو سکتا ہے، تو عَقْلمند شَخْص ہمیشہ اس راستے پر جانے سے بچتا رہے گا، مگر افسوس! ہمیں اپنی دنیا بہتر بنانے کی فِکْر تو ہر دَم لگی رہتی ہے، لیکن ہم اپنی آخِرت اچھی بنانے کی کوشش سے یکسر غافِل ہیں، ہم جانتے ہیں کہ جھوٹ جہنَّم کی طرف جانے والا ایک خطرناک راستہ ہے، مگر ہم سارے خطرات کو نظر انداز کرتے ہوئے بڑی تیزی سے اس راستے پر چلے جارہے ہیں، افسوس صَد کروڑ افسوس! اب تو جھوٹ بولنے والوں نے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جھوٹ کو بُرائی سمجھنا ہی چھوڑ دیا۔ دُنیا میں جُھوٹ بول کر چند ٹکوں کا فائدہ اُٹھانے والے، جُھوٹے چُٹکلوں کے ذریعے دوسروں کو ہنسانے والے، جُھوٹے خواب سُنا کر دوسروں کا دِل بہلانے والے، اپنے نام کے ساتھ جھوٹے اَلْقابات لگا کر حُبِّ جاہ (عزت وشُہرت کی مَحبَّت) کا سامان کرنے والے یاد رکھیں! کہ مرنے کے بعد جھوٹ کا عذاب ہر گز ہر گز برداشت نہ ہوسکے گا۔ چُنانچہ

جھوٹے شَخْص کو ملنے والے عَذابات:

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: خَواب میں ایک شَخْص میرے پاس آیا اور بولا: چلئے! میں اُس کے ساتھ چَل دِیا، میں نے دو (2) آدمی دیکھے، ان میں ایک کھڑا اور دُوسرا بیٹھا تھا، کھڑے ہوئے شَخْص کے ہاتھ میں لَوہے کا زَنْبُور تھا، جسے وہ بیٹھے شَخْص کے ایک جَبڑے میں ڈال کر اُسے گُدّی تک چِیر دیتا، پھر زَنْبُور نکال کر دُوسرے جَبڑے میں ڈال کر چِیرتا، اِتنے میں پہلے والا جَبڑا اپنی اَصْلی حالت پر لَوٹ آتا، میں نے لانے والے شَخْص سے پُوچھا: یہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: یہ جُھوٹا شَخْص ہے، اِسے قِیامت تک قَبْر میں یہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔

(مساوئ الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی الکذب وقبح ماتی بہ اھلہ، ص: ۷۶، حدیث: ۱۳۱، جھوٹا چور، ص: ۱۴)

مشہور بُزرگ حضرتِ سَیِّدُنا ابُوعبدُالرَّحمٰن حاتِمِ اَصَمّ بلخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ''جھوٹا'' دوزخ میں کُتّے کی شَکْل میں بدل جائے گا۔ ''حسد کرنے والا'' جہنَّم میں سُوَر کی شَکْل میں بدل جائے گا اور ''غیبت کرنے والا'' جہنَّم میں بندر کی شَکْل میں بدل جائے گا۔ (تنبیہ المغترین، ص: ۱۹۴، از جھوٹا چور: ۱۰)

خَطاؤں کو میری مِٹا یاالٰہی! مجھے نیک خَصلت بنا یاالٰہی!
مجھے غیبت و چُغلی و بدگمانی کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی!
زبان اور آنکھوں کا قُفْلِ مدینہ عطا ہو پئے مُصْطَفٰے یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش، ص: ۱۰۰،۱۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت میں جہاں حَسَد کے مَذمُوم جَذبے کو دِل میں جگہ دینے والوں اور لوگوں کی غیبت کرنے والوں کے لیے دَرْسِ عِبْرت ہے، وُہیں جُھوٹ بولنے والوں کیلئے بھی سبق مَوجود ہے۔ جُھوٹ بول کر اِس فانی دُنیا میں وَقتی کامیابی پانے والا پُھولے نہیں سَماتا، لیکن قَبْر و آخِرت میں سِوائے کفِ افسوس (یعنی افسوس سے ہاتھ مَلنے) کے اِس کے پاس کوئی اور چارہ نہ ہوگا۔ ذرا غور کیجئے! دُنیا میں داڑھ کا دَرْد نہ سہہ سکنے والا، آخِرت میں جبڑے چِیرے جانے پر ہونے والی تکلیف کس طرح برداشت کرسکے گا؟ دُنیا میں ایک مچھر کے کاٹ لینے پر بے قَرار ہوجانے والا، جھوٹ بولنے کی وجہ سے قَبْر میں ہونے والے عذاب کو کس طرح سہہ سکے گا؟ اور بسا اَوقات تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ جھوٹا شَخْص اپنے جھوٹ کی وجہ سے اس دنیا میں ہی قہرِ الٰہی میں مُبْتَلا ہوجاتا ہے۔ چُنانچہ

جُھوٹا چور:

ایک شَخْص نے اپنے چچا کے بیٹے (Cousin) کا مال چُرا لیا، مالِک نے چور کو حَرَم پاک میں پکڑ لِیا اور کہا: یہ میرا مال ہے! چور نے کہا: تم جُھوٹ بولتے ہو! اُس شَخْص نے کہا: ایسی بات ہے تو قَسَم کھا کر دِکھاؤ! یہ سُن کر اُس چور نے (کعبہ شریف کے سامنے) "مَقامِ ابراہیم" کے پاس کھڑے ہو کر قَسَم کھالی، یہ دیکھ کر مال کے مالِک نے "رُکْنِ یَمانی" اور "مَقامِ ابراہیم" کے درمیان کھڑے ہو کر دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھالئے، ابھی وہ دُعا مانگ ہی رہا تھا کہ چور پاگل ہو گیا اور وہ مکہ شریف میں اِس طرح چیخنے چِلّانے لگا: "مجھے کیا ہو گیا؟ اور مال کو کیا ہو گیا! اور مال کے مالِک کو کیا ہو گیا!" یہ خَبَر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دادا جان حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پہنچی، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف لائے اور وہ مال جَمْع کر کے جس کا تھا، اُس شَخْص کو دے دیا اور وہ اُسے لے کر چلا گیا، جب کہ وہ چور پاگلوں کی طرح (بھاگتا اور) چیختا چِلّاتا رہا، یہاں تک کہ ایک پہاڑ سے نیچے گِر کر مر گیا اور جنگلی جانور اُس کو کھا گئے۔

(اَخْبار مَکّۃ لِلاَزْرَقی: ۲/۲۶ مُلَخَّصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! چوری کرنے، جھوٹی قسم کھانے اور جھوٹ بولنے والا کیسے عِبرَت ناک انجام سے دوچار ہوا۔ اس لیے ہمیں بھی چوری کرنے، جُھوٹی قسمیں کھانے اور خُصُوصاً جُھوٹ جیسے بَدترین گُناہ سے بچنا چاہیے۔ (از جھوٹا چور، ص: ۳)

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں:

ہر طرح کے گُناہوں خُصُوصاً جھوٹ سے بچنے اور سچ کی عادت بنانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ یاد رکھئے! خَربوزے کو دیکھ کر خَربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تِل کو گُلاب کے پُھول میں رکھ دیا جائے تو اُس کی صُحبت میں رہ کر گُلابی ہو جاتا ہے، اسی طرح تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مہربانی سے بے وَقْعت پتھر بھی "اَنمول ہیرا" بن کر خُوب جگمگاتا ہے۔(پردے کے بارے میں سُوال جواب، ص:۱۰۹) اگر ہم بھی جُھوٹ، غیبت، چُغلی، فلمیں ڈِرامے دیکھنے دکھانے، گانے باجے سُننے، سُنانے جیسی بُری عادتوں سے پیچھا چُھڑانا چاہتے ہیں تو ہاتھوں ہاتھ اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عملی طور پر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے رہیں، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنَّتوں کی تَربِیَت کیلئے راہِ خدا میں سفر اِختیار کریں، کامیاب زِندگی گُزارنے اور اپنی آخِرت سنوارنے کیلئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کے رِسالے میں دیے گئے خانے پُر کر کے ذِمہ دار کو ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کا اِنتظار کیے بغیر، پہلی تاریخ کو ہی جَمْع کروانے کا معمول بنالیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع، ہفتہ وار اجتماعی طور پر دیکھے جانے والے "مدنی مذاکرے" میں خود بھی شرکت اور دُوسروں تک بھی اس کی دعوت پہنچاتے رہیں، دعوتِ اسلامی کے ہر دلعزیز، 100 فیصد اسلامی چینل "مَدَنی چینل" خود بھی دیکھتے رہیں اور دُوسروں کو بھی دیکھنے کی ترغیب دِلاتے رہیں۔ اگر اِن مدنی کاموں میں مُستقل مزاجی کے ساتھ

شرکت اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت نصیب ہو گئی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت مزید پیدا ہو گی، صحابہ و اولیاء کا مُبارک فیضان جاری و ساری ہو جائے گا، گناہوں سے دِل بیزار ہو گا اور فِکرِ آخِرت کے ساتھ سُنَّتوں کے مُطابِق زِندگی بَسر کرنے کا بھی ذِہن بنے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ہمیں عالِموں اور بُزرگوں کے آداب　　سِکھاتا ہے ہر دَم سدا مَدنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو مِلیں گی　　دِلائے گا خوفِ خُدا مَدنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص:۶۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر عمل کا نتیجہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم دُنیا میں جو عَمَل کرتے ہیں، اُس کے نتائج بھی ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں۔ اگر عَمَل نیک ہو تو اس کا نتیجہ بھی اچھا ہو گا اور اگر عَمَل بُرا ہو تو یقیناً اُس کا نتیجہ بھی بُرا ہی سامنے آئے گا۔ چُونکہ جُھوٹ بُرے اعمال سے تَعَلُّق رکھتا ہے، تو اس کے نَتائج بھی بُرے ہی نکلتے ہیں۔ بَسا اَوْقات جُھوٹ بولنے میں بظاہر فائدہ محسُوس ہو رہا ہوتا ہے، مگر اَنجام بالآخِر بُرا ہی ہوتا ہے، اگر دُنیا میں بُرا نتیجہ سامنے نہ بھی آئے، تب بھی قَبْر و آخِرت میں اِس کے سبب ضَرور پکڑ ہو سکتی ہے۔ آیئے! اَحادیثِ مُبارَکہ میں بیان کردہ جُھوٹ کی مُختلف تباہ کاریاں سُنتے ہیں۔

جُھوٹ کے بھیانک نتائج:

☆... جب بندہ جُھوٹ بولتا ہے، اس کی بَدبُو سے فِرِشتہ ایک مِیل دُور ہو جاتا ہے۔(ترمذی، باب ماجاء في الصدق والكذب، الحديث: ۱۹۷۹، ۳/ ۳۹۲) ☆... جُھوٹ بولنا سب سے بَڑی خِیانت ہے۔(سنن ابي داود، كتاب الادب، باب في المعاريض، الحديث: ۴۹۷۱، ۴/ ۳۸۱) ☆... جُھوٹ ایمان کے مُخالِف ہے۔(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابي بكر الصديق، الحديث: ۱۶، ۱/ ۲۲) ☆... لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے والے کیلئے ہَلاکت ہے۔(سنن الترمذي، كتاب الزهد، باب ماجاء من تكلم بالكلمة ليضحك الناس، الحديث: ۲۳۲۲، ۴/ ۱۴۲) ☆... لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے والا جہنّم کی اِتنی گہرائی میں گِرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے سے زِیادہ ہے۔(شعب الايمان، باب في حفظ اللسان، الحديث: ۴۸۳۲، ۴/ ۲۱۳)

☆... جھوٹ بولنے سے مُنہ کالا ہو جاتا ہے۔(شعب الايمان، باب في حفظ اللسان، الحديث: ۴۸۱۳، ۴/ ۲۰۸)

☆... جھوٹی بات کہنا کبیرہ گُناہ ہے۔(المعجم الكبير، الحديث: ۲۹۳، ۱۸/ ۱۴۰ ملخصاً) ☆... جُھوٹ بولنا مُنافِق کی عَلامتوں میں سے ایک نِشانی ہے۔(صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب خصال المنافق، الحديث: ۱۰۶، ص: ۵۰)

☆... جھوٹ بولنے والے قِیامت کے دن، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زِیادہ ناپسندیدہ اَفراد میں شامِل ہوں گے۔(كنز العمال، الحديث: ۴۴۰۳۷، ۱۶/ ۳۹)

میں فالتو باتوں سے رہوں دُور ہمیشہ
چُپ رہنے کا اللہ سَلِیقہ تُو سِکھا دے!
میں جُھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نِکالوں!
اللہ مَرَض سے تُو گُناہوں کے شِفا دے!

(وسائلِ بخشش، ص ۱۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جُھوٹ آخِرت کیلئے کتنی نُقصان دِہ چیز ہے۔ اس

لیے عَقلمند وہی ہے کہ جو جُھوٹ سے پیچھا چُھڑا کر ہمیشہ سچ کا دامَن تھامے رہے۔ سچ بولنے سے اِنْسان نہ صِرف جھوٹ کی اِن وَعِیدوں سے بچ سکے گا بلکہ سچ بولنے کے فَوائد سے بھی مالا مال ہو گا۔ چُنانچہ

سچ بولنے کے دس (10) فوائد:

حکیمُ الامّت، مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (1) جو شَخْص سچ بولنے کا عادی ہو جائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے نیک کار بنادے گا۔ (2) اس کی عادت اچھے کام کرنے کی ہو جائے گی۔ (3) اُس کی بَرَکت سے وہ مرتے وَقْت تک نیک رہے گا۔ (4) بُرائیوں سے بچے گا۔ (5) جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صِدّیق ہو جائے اس کا خاتِمہ اچھا ہوتا ہے۔ (6) وہ ہر قسم کے عَذاب سے مَحفُوظ رہتا ہے۔ (7) ہر قسم کا ثَواب پاتا ہے۔ (8) دُنیا بھی اُسے سچّا کہنے، اچھا سمجھنے لگتی ہے۔ (9) اُس کی عزّت لوگوں کے دِلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔ (مرآۃ المناجیح ج ۶/ ۴۵۲) (10) سچ ایک ایسا نُور ہے جو سچ بولنے والوں کے دلوں کی ہدایت کا سبب بنتا ہے، جس قَدر اُنہیں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصِل ہوتا ہے، اُتنا ہی اُنہیں وہ نُور حاصِل ہوتا جاتا ہے۔ (تفسیر روح البیان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الایۃ: ۳۵، ۷/ ۱۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے سچ بولنے والے خُوش نصیب لوگ کیسے کیسے عَظِیمُ الشّان فَضائل اور دُنیا و آخِرت کے اِنْعامات سے سَرفَراز ہوتے ہیں، لہٰذا اگر ہم بھی ان اِنعامات و فَضائل کے حُصُول کے خواہشمند ہیں تو ہمیں بھی اپنے آپ کو سچ کا خُوگر (عادی) بنانا ہو گا۔ واقعی جہاں سچ بولنے کے اُخْرَوی فَضائل وبَرَکات حاصِل ہوتے ہیں، وہیں بسا اَوْقات بڑی بڑی دُنیوی پریشانیوں سے بھی نَجات مِل جاتی ہے، اِس ضِمْن میں ایک نہایت اِیمان افروز حِکایت سُنئے اور حق گوئی (سچ بولنے) کو اپنی گُفتار کا اہم ترین حصہ بنانے کی پُخْتَہ نِیَّت کر لیجئے۔

سچا چرواہا:

حضرتِ نافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرت عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ ایک سفر میں تھے، راستے میں ایک جگہ ٹھہرے اور کھانے کے لیے دَسْتَر خَوان بچھایا، اِتنے میں ایک چَرواہا (یعنی بکریاں چَرانے والا) وہاں آگیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: آیئے، دَسْتَر خوان سے کچھ لے لیجئے، عَرض کی: میرا روزہ ہے، حضرتِ عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: کیا تم اِس سَخت گرمی کے دِن میں (نَفْل) روزہ رکھے ہوئے ہو، جبکہ تم ان پہاڑوں میں بکریاں چَرا رہے ہو، اُس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قَسَم! میں یہ اِس لیے کر رہا ہوں کہ زِندگی کے گُزرے ہوئے دِنوں کی تلافی (یعنی بدلہ ادا) کر لوں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُس کی پرہیز گاری کا امتحان لینے کے اِرادے سے فرمایا: کیا تم اپنی بکریوں میں سے ایک بکری ہمیں بیچو گے؟ اس کی قیمت اور گوشت بھی تمہیں دیں گے تاکہ تم اس سے روزہ اِفْطار کر سکو، اُس نے جواب دیا: یہ بکریاں میری نہیں ہیں، میرے مالک کی ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آزمانے کے لیے فرمایا: مالک سے کہہ دینا کہ بھیڑیا، ان میں سے ایک کو لے گیا ہے، غُلام نے کہا: تو پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کہاں ہے؟ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تو دیکھ رہا ہے، وہ تو حقیقت کو جانتا ہے اور اس پر میری پکڑ فرمائے گا)، جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مدینے واپس تشریف لائے تو اُس کے مالِک سے غُلام اور ساری بکریاں خرید لیں، پھر چَرواہے کو آزاد کر دیا اور بکریاں بھی اُسے تحفے میں دے دیں۔

(شُعَبُ الْاِیمان: ۴/ ۳۲۹، حدیث: ۵۲۹۱، مُلَخَّصاً از جھوٹا چور، ص: ۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سچ بولنے سے نہ صِرف اس دُنیا میں ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں بلکہ بندہ جُھوٹ جیسے گُناہ میں مُبتلا ہونے سے بھی بچ جاتا ہے۔ اس لیے ہمیشہ سچ بولنے کی عادت بنایئے اور جُھوٹ بولنے کی عادت سے جان چُھڑایئے! ۔ کیسی ہی مُشکِل ہو، بڑی سے بڑی مصیبت آن پڑے، ہرگز ہرگز جُھوٹ کا سہارا نہ لیجئے اور سچ پر مَضبُوطی سے جَم جایئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِین ودُنیا کی بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

سچ بولنے سے جان بچ گئی:

مَنْقول ہے کہ ایک دن حَجّاج بن یُوسُف چند قیدیوں کو قَتْل کروا رہا تھا، ایک قَیدی اُٹھ کر کہنے لگا: اے اَمیر! میرا تم پر ایک حق ہے۔ حَجّاج نے پُوچھا: وہ کیا؟ کہنے لگا: ایک دن فُلاں شَخْص تمہیں بُرا بَھلا کہہ رہا تھا، تو میں نے تمہارا دِفاع (یعنی بچاؤ) کِیا تھا۔ حَجّاج بولا: اِس کا گواہ کون ہے؟ اُس شَخْص نے کہا: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا واسِطہ دے کر کہتا ہوں کہ جس نے وہ گُفتگو سُنی تھی وہ گواہی دے۔ ایک دوسرے قَیدی نے اُٹھ کر کہا: ہاں! یہ واقِعہ میرے سامنے پیش آیا تھا۔ حَجّاج نے کہا: پہلے قَیدی کو رِہا کردو، پھر گواہی دینے والے سے پوچھا: تجھے کیا رُکاوٹ تھی کہ تُو نے اُس قَیدی کی طرح میرا دِفاع (یعنی بچاؤ) نہ کِیا؟ اُس نے سچّائی سے کام لیتے ہوئے کہا: "رُکاوٹ یہ تھی کہ میرے دل میں تمہاری پُرانی دُشمنی تھی۔" حَجّاج نے کہا: اسے بھی رِہا کردو، کیونکہ اس نے بڑی ہِمّت کے ساتھ سچ بولا ہے۔

(وَفیات الاَعْیان لابن خلکان: ۲/۲۸، از جھوٹا چور، ص: ۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا سچ بولنے والا ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے، کیوں کہ "سانچ کو

آنچ نہیں"یعنی سچ بولنے والے کو کوئی خطرہ نہیں، وہ سَر اسَر فائدے میں ہی ہے۔ مگر افسوس! صد افسوس! آج ہمارے مُعاشَرے میں جُھوٹ ایک وَبائی مَرَض کی صُورت اِختیار کر گیا ہے۔ مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، اَمیر ہو یا غَرِیب، وَزِیر ہو یا اُس کا مشیر، افسر ہو یا کوئی چوکیدار، اَلْغَرَض! مُعاشَرے کا تقرِیباً ہر فرد اِس مَرَض کا مریض نظر آتا ہے۔ بدقسمتی سے آج کل ایسے مَواقِع پر بھی جھوٹ کا سَہارا لے لِیا جاتا ہے، جہاں سچ بولنے کی صُورت میں بھی کوئی دُنیوی نُقصان نہیں ہوتا۔

بچّوں سے جھوٹ بولنا:

اِنہی صُورتوں میں سے ایک، والِدَین کا اپنے کَم عُمر بچوں سے جُھوٹ بولنا بھی ہے۔ عُمُوماً دیکھا جاتا ہے کہ والِدَین چھوٹے بچّوں سے اپنی بات مَنْوانے کیلئے طرح طرح کے جُھوٹ بولتے ہیں۔ جیسے اِدھر آؤ بیٹا! چیز لے لو، پھر چلے جانا، (حالانکہ کچھ دینا نہیں ہوتا) یا چھوٹے بچّے کو بہلانے کیلئے یہ کہنا، کہ بیٹا چُپ ہو جاؤ، ہم تمہیں کِھلونے لاکر دیں گے۔ (جبکہ ایسا اِرادہ نہیں ہوتا) اسی طرح بات نہ ماننے پر انہیں ڈرانے کے لیے جُھوٹ بول دینا۔ جیسے جلدی سو جاؤ ورنہ بلّی یا کُتّا آجائے گا وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھئے! اس طرح کے تمام جُملے جھوٹ کو شامل ہیں اور کہنے والا جہاں خود جھوٹ کے سَبَب سَخْت گنہگار ہو رہا ہوتا ہے، وہیں اِن جھوٹے جُملوں سے بچّے کی اَخلاقی تَربِیَت پر بھی گہرا اَثر پڑتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ بچپن ہی سے سچ سننے اور سچ بولنے سے مَحروم ہو کر جھوٹ سننے اور جھوٹ بولنے کا عادی بن جاتا ہے۔ ایسے ماحول میں پَروَرِش پانے والا بچّہ جیسے ہی تھوڑا سمجھدار ہوتا ہے، بات بات پہ جھوٹ بولنے لگتا ہے، لہٰذا ہمیں اپنے بچّوں سے بھی جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔

حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: مُصْطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزم

ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے مَکان میں تشریف فرماتھے۔ میری ماں نے مجھے بُلایا کہ آؤ! تمہیں کچھ دُوں گی۔ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا: کیا چیز دینے کا اِرادہ ہے؟ اُنہوں نے عَرض کی: کھجور دوں گی۔ اِرشاد فرمایا: اگر تُو کچھ نہیں دیتی تو یہ تیرے ذِمّے جُھوٹ لِکھا جاتا۔ (سُنَنِ ابو داؤد: ۴/۳۸۷، حدیث ۴۹۹۱)

سچّی بات سِکھاتے یہ ہیں سِیدھی راہ چلاتے یہ ہیں

اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں کون بنائے بناتے یہ ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات بَخُوبی معلوم ہوگئی کہ بچّوں کے ساتھ بھی جُھوٹ بولنے کی شرعاً اِجازت نہیں، لہٰذا آج تک جس نے ایسا کیا اُسے فوراً سچّی توبہ کرنی چاہیے اور ہمیشہ سچ کی عادت اپنانی چاہیے۔ خُود بھی جُھوٹ سے بچئے اور اپنی اَولاد کو بھی اس بُری عادت سے بچانے کا سامان کیجئے۔ اس کیلئے شَیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مَولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 36 صفحات پر مشتمل رِسالے **"جھوٹا چور"** کا خُود بھی مُطالعہ کیجئے اور اپنے بچّوں کو بھی یہ رِسالہ پڑھنے کی تَرغِیب دلائیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جُھوٹ بولنے کی عادت سے جان چُھوٹ جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جُھوٹے اِلزامات لگانا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے ہاں چند ایسی اِصْطِلاحات ہیں، جو کسی خاص مَنْصب یا خاص ڈِگْری (Degree) پر دَلالت کرتی ہیں، لیکن دھوکہ، فریب اور بہت زِیادہ جُھوٹ بولنے کے سبب، اِن اِصْطِلاحات کو ایسے لوگ بھی اِسْتِعْمال کرتے نَظَر آتے ہیں، جن کا اِن ڈِگریوں اور عُہدوں سے دُور دُور کا بھی تَعَلُّق نہیں ہوتا، اگر کچھ تَعَلُّق اور نِسبَت ہو بھی جائے، تب بھی یہ اَفراد اِن اِصْطِلاحات کو اِسْتِعْمال کرنے کے مَجاز نہیں ہوتے۔ عُمُوماً وہ لوگ کہ جنہیں اَدْوِیات کا تھوڑا بہت علم ہو جائے یا جو بطور ڈِسپِنْسَر (Dispenser)، یا کسی کلینک (Clinic) میں بطور ہیلپر (Helper یعنی مُعاوِن) کام کر چکے ہوں، تو وہ بھی اپنے آپ کو نہ صرف "ڈاکٹر (Doctor)" کہتے دِکھائی دیتے ہیں بلکہ اپنے لیے "ڈاکٹر" کا لفظ کہلوانا پسند بھی کرتے ہیں، حالانکہ "ڈاکٹر" کا لَفْظ ایک خاص ڈِگری کی نِشاندہی کرتا ہے اور اسے وہی شَخْص اِسْتِعْمال کر سکتا ہے کہ جو اس کا اَہل بھی ہو۔ اِس کے عِلاوَہ کسی اور کا اسے اِسْتِعْمال کرنا قانوناً جُرم اور شَرعاً جُھوٹ کہلائے گا۔ اِسی طرح بعض اَفْراد کو جب چند جڑی بُوٹیوں کا علم ہو جائے یا عِلْمِ طِبّ کے بعض نُسخے پتہ چل جائیں تو وہ بھی اپنے نام کے ساتھ "حکیم صاحب" کہلوانے اور لکھنے میں بڑا فخر محسوس کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ سَراسَر جُھوٹ اور دھوکہ ہے۔ اسی طرح جھوٹ کا بازار اس قَدر گرم ہے کہ بعض علم سے کورے (خالی) لوگ بھی عُلَماء کی صَف میں گُھسنے سے دَریغ نہیں کرتے۔ ہمارے یہاں لفظِ "مولانا" دِین کا علم رکھنے والوں کیلئے بولا جاتا ہے، لیکن دیکھا گیا ہے کہ نِرے جاہِل لوگ بھی صرف اسی لفظ کو نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر "**عَلّامَہ وَفَہّامَہ**" (بہت زیادہ علم رکھنے والا، بہت سمجھ بُوجھ رکھنے والا) وغیرہ جیسے الفاظ اپنے لیے اِسْتِعْمال کرنے میں ذرا نہیں ہچکچاتے۔ حالانکہ ایسا کرنا سَراسَر جھوٹ اور نِرا وَبال ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیر سیّد کا سادات بننا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشَرے میں پائی جانے والی باطنی بیماریوں میں سے ایک بہت ہی خطرناک بیماری "حُبِّ جاہ" بھی ہے، جس کا مطلب ہے شُہرت و عزّت کی خواہش کرنا۔ (نیکی کی دعوت، ص۸۷) اور یہ خواہش ہر فساد کی جڑ ہے۔ بسا اَوقات یہ دِین کو بھی تباہ و برباد کر دیتی ہے، اس لیے اِس سے بچنا بہت ضَروری ہے۔ ایک مُسلمان کے لیے تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانِ عبرت نِشان ہی کافی ہے: کہ دو(2) بُھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں اِتنی تَباہی نہیں مچاتے جتنی تَباہی حُبِّ جاہ و مال (یعنی مال ودَولت اور عزّت وشُہرت کی مَحبّت) مُسلمان کے دِین میں مَچاتی ہے۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی اخذ المال، ۱۶۶/۴، حدیث ۲۳۸۳) بیان کردہ حدیثِ پاک سے مَعلُوم ہوا کہ حُبِّ جاہ میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ اس ناپاک بیماری کی آفتوں کے سَبَب حضرتِ سَیِّدُنا ابُو نَصر بِشر حافی مَروَزِی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں کسی ایسے شَخْص کو نہیں جانتا جو اپنی شُہرت چاہتا ہو اور اس کا دِین تَباہ و برباد اور وہ خُود ذَلیل و خوار نہ ہوا ہو۔ (احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، بیان ذم الشھرۃ۔۔۔الخ، ۳۴۰/۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگائیے کہ اپنی شُہرت و عزّت کی خَواہش کرنا کیسا خطرناک مَرَض ہے۔ اسی مَرَض کا شِکار بَعض اَفراد ایسے بھی ہوتے ہیں کہ لوگوں سے عزّت پانے کیلئے جھوٹ کا سَہارا لیتے ہوئے اپنی ذات بدلنے سے بھی گُریز نہیں کرتے۔ برِّ صغیر پاک و ہِند میں "**سیِّد**" کا لفظ ایسے لوگوں کے لیے بولا جاتا ہے، جن کا سِلسِلۂ نَسَب اپنے والد کی طرف سے حُضُورِ اَنْور، شافعِ مَحْشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جا ملتا ہو۔ ہمارے ہاں جاہ و حَشْمت اور قدر و مَنزِلت کو پانے کیلئے بَعض غیرِ سیِّد اَفراد بھی اپنے آپ کو "سادات" کہلواتے ہیں، حالانکہ یہ بات حَقیقت سے بہت دُور ہوتی ہے۔

یاد رہے! اپنے حَقیقی باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اپنا باپ بتانا یا اپنے خاندان ونَسَب کو چھوڑ کر کسی دوسرے خاندان سے اپنا نَسَب جوڑنا حَرام اور جنَّت سے مَحروم ہو کر دوزخ میں لے جانے والا کام ہے۔ اس بارے میں بڑی سَخت وعیدیں حدیثوں میں آئی ہیں چُنانچِہ

حضرتِ عبدُ اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُما سے مَروِی ہے: رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جو شَخص اپنے باپ کے غَیر کو اپنا باپ بنانے کا دعوٰی کرے۔ وہ جنّت کی خُوشبو بھی نہیں سُونگھے گا، حالانکہ جنَّت کی خُوشبُو پانچ سو(500) بَرَس کی راہ سے پائی جائے گی۔ (الترغیب والترھیب، کتاب النکاح، الترھیب أن ینتسب...الخ، ۳/۵۲، الحدیث :۵)

دو جہاں کے سُلطان، سَروَرِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نِشان ہے: جو اپنے باپ کے غَیر کو اپنا باپ بنانے کا دَعوٰی کرے، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے، تو اس پر جنَّت حَرام ہے۔ (بُخارِی، ۴/۳۲۶، حدیث: ۶۷۶۶)

شَیخِ طریقت، اَمِیرِ اہلسنت، حضرت علّامہ مَولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یہاں وہ لوگ عِبرت حاصِل کریں جو لے پالک بچّے کا دِل رکھنے کیلئے اُس پر اپنے آپ کو حقیقی باپ ظاہِر کرتے ہیں اور وہ بھی بے چارہ عُمر بھر اُسی کو اپنا حقیقی باپ سمجھتا ہے، اپنے سچّے باپ کو اِیصالِ ثَواب اور اُس کیلئے دُعا کرنے تک سے محرُوم رہتا ہے۔ یاد رکھئے! ضَروری دستاویزات، شَناختی کارڈ، پاسپورٹ اور شادی کارڈ وغیرہ میں بھی حقیقی باپ کی جگہ منہ بولے باپ کا نام لکھوانا حَرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ طلاق شُدہ یا بیوہ عَورتیں بھی اپنے اگلے گھر کے بچوں کو اُن کے حَقیقی باپ کے مُتَعَلّق اندھیرے میں رکھ کر آخرت کی بربادی کا سامان نہ کریں۔ عام

بول چال میں کسی کو ابّا جان کہہ دینے میں حَرَج نہیں جبکہ سب کو مَعلُوم ہو کہ یہاں "جسمانی رشتہ" مُراد نہیں۔ ہاں اگر ایسے "ابّا جان" کو بھی کسی نے سگا باپ ظاہِر کیا تو گنہگار و عذابِ نار کا حَق دار ہے۔

شَیْخُ الحدیث، حضرتِ مَولانا عَبۡدُ الۡمُصۡطَفٰی اَعۡظَمی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: آج کل بے شُمار لوگ اپنے آپ کو صدّیقی و فارُوقی و عُثمانی و سیّد کہنے لگے ہیں! اِنہیں سوچنا چاہیے کہ وہ لوگ ایسا کرکے کتنے بڑے گناہ کے دَلدَل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ خُداوندِ کریم عَزَّوَجَلَّ ان لوگوں کو صِراطِ مستقیم پر چلنے کی تَوفِیق عَطا فرمائے اور اِس حَرام و جہنّمی کام سے اِن لوگوں کو توبہ کی تَوفِیق عَطا فرمائے۔ (آمین)

(جہنم کے خطرات ص:۱۸۲ ملخصًا) (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص:۳۷۹)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مذاق میں جھوٹ بولنا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ جھُوٹ ہمارے مُعاشَرے میں ایک وائرس (جراثیم) کی طرح پھیلا ہوا ہے۔ شاید ہی ہماری کوئی بیٹھک یعنی مَجْلِس جھوٹ سے مَحْفُوظ ہوتی ہو، خُصُوصاً مذاق میں جھوٹ بولنا تو بہت عام ہے، خُوش گپیوں کیلئے مَحفِل سجانا اور پھر اسے رنگ دینے کیلئے جھوٹے چُٹکلے، جھوٹی کہانیاں اور جھوٹے قصّے سنا کر لوگوں کو ہنسانا، اسی طرح موبائل فون کے ذریعے افواہیں اُڑانا، سوشَل مِیڈیا (Social Media) کے ذریعے کسی کی طرف جُھوٹی بات مَنْسُوب کرکے پھیلانا تو گویا مَعیُوب ہی نہیں سمجھا جاتا، حالانکہ اِن سب باتوں میں شَیطان کی خُوشی اور اپنی آخِرت کی بربادی ہے۔ جُھوٹ کی مُرَوَّجہ صُورتوں میں سے ایک اور خَطرناک صُورت کورٹ (عدالت) میں جُھوٹی گواہی دینا بھی ہے۔ جُھوٹ کی یہ صُورت یعنی کورٹ (عدالت) میں جُھوٹی گواہی دینا سب میں خَطرناک ہے، کیونکہ

اِس سے لوگوں کے حُقُوق اور عزّت و آبرو کو نُقصان پہنچتا ہے اور اس سے مُعاشَرتی نِظام میں خَلَل واقع ہوتا ہے۔

رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جُھوٹی گواہی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شرک کے برابر ہے۔ (سنن الترمذی، ابواب الشھادات، باب ماجاء فی شھادۃ الزور، ۴/۱۳۳) اِسی طرح جھوٹی قسمیں کھانا بھی اِنْتہائی بُری خَصلَت ہے، ہمارے یہاں جُھوٹی قسمیں کھاکر ترقّی پانے کو بڑا کارنامہ سمجھا جاتا ہے اور جو جُھوٹ سے دامَن بچاتے ہوئے ہمیشہ سچ بولنے کا عادی ہو، اُسے بے وقوف، کم عَقْل، نادان اور اَحْمَق سمجھا جاتا اور بسا اَوقات سچ کو تَرَقّی کی راہ میں رکاوٹ تَصَوُّر کِیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بسا اَوقات مَذمُوم مَقاصِد کے لیے جُھوٹی قَسَم اُٹھانے سے بھی دَرِیغ نہیں کِیا جاتا۔ حالانکہ یہ بھی گُناہِ کبیرہ ہے۔ آیئے! جُھوٹی قسمیں کھانے کے مُتَعَلِّق دو(2) فَرامینِ مُصْطَفٰے سُنتے ہیں:

1. کبیرہ گُناہ، تین(3) ہیں، شرک، والدین کی نافرمانی، جُھوٹی قَسَم اور کسی کو قَتْل کرنا۔

(بخاری، کتاب الایمان والنذور، ۴/۲۹۵، الحدیث: ۶۶۷۵)

2. جو اپنی قَسَم کے ذریعے کسی مُسلمان کا حق چِھینے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر جہنَّم کو واجِب اور جنَّت کو حَرام کر دے گا۔" صحابۂ کرام (عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان) نے عَرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اگر وہ معمولی شَے ہو تو؟ فرمایا: اگرچہ لُوبان ہی ہو۔ (مسلم، کتاب الایمان، رقم الحدیث: ۱۳۷، ص: ۸۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جھوٹی قسمیں کھاکے دوسروں کا مال دبانے والے کے لیے جہنَّم میں داخلے کی وَعِید سنائی ہے۔ بَیان کردہ صُورتوں

کے عِلاوہ بھی دیگر کئی صُورتوں میں جھوٹ بولا جاتا ہے۔ جیسے جھوٹی تَعْریفیں کرنا، جھوٹے خَواب سنانا، جھوٹی وَکالت کرنا، جھوٹے وعدے کرنا، جھوٹی خَبَریں پھیلانا، یکم اپریل پر جُھوٹ بول کر اپریل فُول منانا، اَلْغَرَض! بے شُمار صُورَتوں میں جھوٹ ایک ناسُور (ہمیشہ رہنے والے زخم) کی طرح ہمارے مُعاشَرے میں پھیلتا جارہاہے۔ جھوٹ اور اس جیسی دیگر ظاہِری وباطِنی بیماریوں سے بچنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، زَبان کو غَیرْ ضَروری باتوں سے بچانے کیلئے زَبان کا قُفْلِ مدینہ لگالیجئے، ہرہفتے مَدَنی مُذاکرے اور سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے، مَدَنی انعامات پر عَمَل اور عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین (3) دن کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیاوآخِرت کی ڈھیروں بھلائیاں نَصِیب ہوں گی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرکھئے! جھوٹ ناجائز وگناہ ہے، مگر بعض صورتیں ایسی بھی ہیں کہ جن میں کسی غرضِ صحیح اور ضرورت کے پیشِ نظر شریعت نے جھوٹ بولنے کی اجازت بھی دی ہے اور اس میں گناہ نہیں البتہ ❀ جس اچھے مقصد کو سچ بول کر حاصل کیا جاسکتاہو اور جھوٹ بول کر بھی، تواُس کو حاصل کرنے کے لیے جھوٹ بولنا حرام ہے ❀ اگر اچھامقصد جھوٹ سے حاصل کرسکتا ہو اور سچ بولنے میں حاصل نہ ہو گاتواب بعض صورتوں میں جھوٹ بھی جائز بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے، جیسے (1) کسی بے گناہ کو ظالم شخص قتل کرناچاہتاہے یا ایذادیناچاہتاہے اور وہ اس کے ڈر سے چھپاہواہے، ظالم نے کسی سے دریافت کیا کہ وہ کہاں ہے؟ تو وہ اگرچہ جانتاہو تو کہہ سکتاہے مجھے معلوم نہیں (2) یاکسی کی امانت اس کے پاس ہے، کوئی اسے چھیننے کیلئے پوچھتاہے کہ امانت کہاں ہے؟ یہ انکار کرسکتاہے کہ میرے پاس اس کی امانت نہیں۔ ("ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص ۷۰۵) (3) اسی

طرح دو مسلمانوں میں اِختلاف ہے اور یہ ان دونوں میں صُلح کرانا چاہتا ہے، تو ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمھیں اچھا جانتا ہے، تمھاری تعریف کرتا ہے یا اس نے تمھیں سلام کہا ہے اور دوسرے کے پاس بھی اسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت کم ہو جائے اور صلح ہو جائے۔(4) نیز بیوی کو خوش کرنے کے لیے کوئی بات خلافِ واقع کہہ دے (تو بھی جھوٹ نہیں)۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الکراھیۃ،الباب السابع عشر في الغناء، ج۵، ص۳۵۲.)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے جُھوٹ کی تباہ کاریوں کے مُتَعلِّق سُنا، یقیناً جُھوٹ سب بُرائیوں کی جڑ ہے، اگر کوئی جُھوٹ سے بچنے کا پُختہ اِرادہ کرلے تو سچ بولنے کی بَرَکت سے دیگر کئی گُناہوں سے بھی بچ سکتا ہے۔ جُھوٹا شَخْص آخِرت میں تو رُسوا ہوگا ہی، لیکن اگر جُھوٹ سے دُنیا میں اس کا پردہ ہٹ جائے تو بھی ایسا شَخْص ذَلِیْل وخوار ہوتا ہے۔ جُھوٹ بولنے والے سے فِرِشتہ ایک مِیْل دُور چلا جاتا ہے اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ناپسندیدہ بندہ بن جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ دِیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ "جھوٹ" کے خِلاف اِعلانِ جنگ کرتے ہوئے تمام گُناہوں سے بچنے کی کوشش جاری رکھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عَمَل کرنے کی تَوفِیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَجْلِس وُکَلاء و ججز کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وَکالت ہمارے مُعاشَرے کا اَہَم تَرِین شُعبہ ہے، تبلیغِ قُرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں کم و بیش 97 شُعْبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کررہی ہے، وہیں ”وَکالت“ سے مُنسلک اَفراد کی اِصلاح کے لیے ”مَجْلِسِ وُکَلا وججز“ کے ذَرِیعے نیکی کی دَعوت پھیلارہی ہے اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، اس مَدَنی مقْصد ”مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ“ کے مُطابِق زِندگی گُزارنے اور فکرِ آخِرت کرنے کامَدَنی ذِہن بھی بنارہی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مدنی کام مدنی قافلہ بھی ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنّتوں کی خِدمت کے لیے ذَیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذَیلی حلقے کے 12 مَدَنی کام، مُسلمانوں کو راہِ سنّت پر چلانے اور عاشِقانِ رسول میں سُنّتوں کی مدنی بہاریں عام کرنے میں بہت مُعاوِن ہیں۔ ذَیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام، ہرماہ تین (3) دن کے ”مَدَنی قافلے میں سفر کرنا“ بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے جہاں علمِ دین سیکھنا، علمِ دِین سے مالامال کتب و رسائل پڑھنا مُیَسَّر آتا ہے، وہیں لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے اور بُرائیوں سے مَنْع کرنے کا ثَواب بھی ہاتھ آتا ہے۔ یاد رکھئے! ہماری نیکی کی دعوت سے اگر کوئی ایک اسلامی بھائی بھی سُنَّتوں کا پیکر اور نمازی بن گیا، تو اُسے اُن نیک اعمال کا ثَواب تو ملے گا ہی، ساتھ میں ہمارے نامۂ اعمال میں بھی ثَواب لکھا

جاتا رہے گا۔

فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔(سُنَنُ التِّرْمِذِی، ج ۴، ص ۳۰۵،حدیث ۲۶۷۹) آپ بھی ہر ماہ تین(3) دن کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کرنے کی نِیَّت فرمالیجئے،اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ آیئے !ترغیب کے لئے مدنی قافلے کی مَدَنی بہار سُنتے ہیں:

مَدَنی بہار:

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں گُناہوں کے دَلدل میں پھنسا ہوا تھا، مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بِلاناغہ شراب پینا، ماں باپ کو ستانا اور نمازیں قضا کرنا میرا مشْغلہ تھا، پھر ایک دن میرے بھانجے نے مجھے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے میں سفر کی دعوت پیش کی، پہلے تو میں ٹال مٹول سے کام لیتا رہا،لیکن اُنہوں نے ہِمّت نہ ہاری اور مجھ پر اِنْفرادی کوشش جاری رکھی اور آخر کار میں نے ماہِ محرم الحرام میں شہیدانِ کربلا رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے ایصالِ ثَواب کی نیت سے مَدَنی قافلے میں سَفَر اِخْتیار کرلیا، دورانِ مَدَنی قافلہ نیکی کی دعوت اور سُنّتوں بھرے بیانات سننے اور بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطاؔر قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مختلف مَوضُوعات پر مُشْتَمِل رسائل کا مُطالَعہ کرنے کا مَوقَع مِلا،اِن بَیانات اور پُر تاثیر تحریر کا مُجھ گُناہ گار پر ایسا اَثر ہوا کہ میرے دل میں مَدَنی اِنْقِلاب برپا ہوگیا۔اَلْغَرَض !مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے مجھے اپنی سابقہ گُناہوں بھری زِندگی پر نَدامت ہونے لگی، میرا سَر شَرم سے جھک گیااور میں نے اپنے تمام پچھلے گُناہوں بالخُصُوص شراب نوشی سے سچی تَوبَہ کی، نمازوں کی پابندی اور ماں باپ کی

فرمانبرداری کا عَزمِ مُصَمَّم کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے میں نے سر پر سبز سبز عِمامے شریف کا تاج سجالیا اور ایک مُٹّھی داڑھی شریف رکھنے کی بھی نیت کرلی اور اب ایک مسجد میں مُؤَذِّن کی حیثیت سے خدمات سر انجام دے رہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کی سنّتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج۱ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے دعوتِ اسلامی کے مَطبُوعَہ رسالے "101 مَدَنی پھول" سے بات چیت کے حوالے سے چند اَہَم مَدَنی پُھول سُنتے ہیں: ❀ مُسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ❀ مُسلمانوں کی دِلجُوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چِلّا چِلّا کر بات کرنے سے حتی الامکان اِحتِیاط کیجئے۔ ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچھّی اچھّی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گُفتگو کی عادت بنایئے آپ کے اَخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ عُمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❀ بات چیت کرتے وَقْت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، اُنگلیوں کے ذَرِیعے بدَن کا مَیل چُھڑانا، دُوسروں کے سامنے باربارناک کو چُھونا یاناک یا کان میں اُنگلی ڈالنا، تُھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ❀ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اِطمینان سے سُنئے، بات کاٹنے سے بچیئے نیز دورانِ گُفتگو قہقہہ لگانے سے بچیئے کہ قہقہہ لگانا سُنَّت سے ثابت نہیں۔ بات کرتے وَقْت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اُس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مُخاطب کے ظَرف اور اُس کی نَفسِیات کے مُطابِق بات کی جائے۔ ❀ بد زبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اِجتِناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مُسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج۲۱ ص۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنَّت حرام ہے۔ حُضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اُس شَخص پر جنَّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔ (کتابُ الصَّمت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ج۷ ص۲۰۴ رقم ۳۲۵)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو (2) کُتُب بہارِ شریعت حصہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدیۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نَفْلی اِعْتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع للسیوطی ج ۷ ص ۱۹۹ حدیث ۲۲۳۵۲، از ضیائے درود و سلام، ص ۱۱)

اُف وہ رہِ سنگلاخ، آہ! یہ پا شاخ شاخ

اے مِرے مُشکل کُشا! تم پہ کروڑوں دُرُود

شعر کی وضاحت: ہائے افسوس! طویل سفر ہے، راستہ بھی پتھروں سے بھرا ہوا ہے اور میرے پاؤں بھی زخموں سے چُور چُور ہیں۔ اے میری مشکلوں کو حل فرمانے والے آقا! (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میری مشکل کشائی فرما دیجئے، آپ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . . ال ۵۹۴۲ خ، ۱۸۵/۶ ، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچانک دو (2) شیر آ پہنچے

مَنْقُول ہے کہ بادشاہِ رُوم کا بھیجا ہوا ایک عجمی شخص مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ آیا اور لوگوں سے حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا پتہ پُوچھا، لوگوں نے بتا دیا کہ وہ دوپہر کو شہر سے کچھ دُور کھجور کے باغوں میں قَیْلُولَہ (یعنی آرام) فرماتے ہوئے تمہیں ملیں گے۔ یہ عجمی شخص ڈُھونڈتے ڈُھونڈتے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس پہنچ گیا اور یہ دیکھا کہ آپ اپنا چمڑے کا دُرَّہ اپنے سر کے نیچے رکھ کر زمین

پر گہری نیند سو رہے ہیں۔ عجمی شخص اِس ارادے سے تلوار کو نیام سے نِکال کر آگے بڑھا کہ اَمیرُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قتل کر کے بھاگ جائے، مگر وہ جیسے ہی آگے بڑھا، اچانک اس نے دیکھا کہ دو(2) شیر مُنہ پھاڑے، اس پر حملہ کرنے والے ہیں۔ یہ خوفناک منظر دیکھ کر وہ خوف ودَہشت سے چیخ پڑا، جس کی وجہ سے اَمیرُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیدار ہوگئے اور مُلاحظہ فرمایا کہ عجمی شخص ننگی تلوار ہاتھ میں لئے ہوئے تھر تھر کانپ رہا ہے۔ آپ نے اس کی چیخ اور دَہشَت کا سبب دَرْیافت فرمایا تو اس نے سَچ سَچ سارا واقعہ بیان کر دیا اور پھر بلند آواز سے کلمہ پڑھ کر مُشرَّف بہ اِسلام ہوگیا اور اَمیرُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کے ساتھ نہایت ہی شَفْقَت والا برتاؤ فرما کر اس کے قُصُور کو مُعاف کر دیا۔ (ازالۃ الخفاء، فصل رابع، ۴/ ۱۰۹)۔۔۔

خدا کے فضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
خدا ان کا محمد مصطفٰے فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش، ص۵۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے مَعلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے خاص بندوں کی خُود حِفاظت فرماتا ہے اور بعض اوقات اِن کے لیے غیب سے ایسا سامان فَراہَم کر دیتا ہے کہ جو کسی کے وَہم وگُمان میں بھی نہیں ہوتا نیز اس واقعہ سے حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی وانکساری والی پیاری صفت بھی معلوم ہوئی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ امیرُ المُومنین اور بادشاہِ وَقت تھے، اگر چاہتے تو عالی شان محل بنواتے، اسے ہر طرح کی آسائش وسہولیات سے مُزَیَّن کرواتے اور اس میں

نہایت آرام دہ بستر بھی لگوا سکتے تھے، مگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عاجزی وانکساری اپناتے ہوئے زمین پر ہی آرام فرمالیا کرتے تھے۔ ذرا غور کیجئے! ایک طرف تو مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں کہ جو تمام سہولیات کو ٹھکرا کر عاجزی کا پیکر بنے رہے اور ایک ہم ہیں کہ دولت اور دُنیوی جاہ ومنصب کے نشے میں مدہوش ہو کر نہ جانے کیوں غُرور وتکبُّر کی دَلدَل میں پھنستے جارہے ہیں۔ یاد رکھئے! جو دُنیوی مال و دولت اور شہرت کے مالک ہیں انہیں تو زِیادہ اِحتیاط کی حاجت ہے کہ کہیں یہ دُنیوی نعمتیں انہیں تکبُّر کی آفت میں مُبتلا کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب نہ بن جائیں۔ تکبُّر ایسی بُری صفت ہے کہ جس کی وجہ سے بندہ دنیا وآخرت میں ذلیل ورُسوا ہو جاتا ہے جیسا کہ نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: "جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجِزی اختیار کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بُلندی عطا فرمائے گا، وہ خود کو کمزور سمجھے گا مگر لوگوں کی نظروں میں عظیم ہو گا اور جو تکبُّر کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے ذلیل کر دے گا، وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہو گا مگر خُود کو بڑا سمجھتا ہو گا یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک کُتّے اور خِنزِیر سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ (کنز العمال کتاب الاخلاق، قسم الاقوال ج۳، ص ۵۰، الحدیث ۵۷۳۴)

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا
یا ربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص178)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تکبُّر کی تباہ کاریاں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تکبُّر ایسا مُہلِک (یعنی ہلاک کرنے والا) باطنی مرض ہے کہ اپنے ساتھ دیگر کئی بُرائیوں کو لاتا ہے اور کئی اچھائیوں سے انسان کو محروم کر دیتا ہے۔ حجّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "مُتَکَبِّر شخص جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے، اپنے مسلمان بھائی کے لئے پسند نہیں کر سکتا، ایسا شخص عاجزی پر بھی قادر نہیں ہوتا، جو تقویٰ و پرہیز گاری کی جڑ ہے، کینہ (یعنی دل میں چُھپی ہوئی دُشمنی) بھی نہیں چھوڑ سکتا، اپنی عزّت بچانے کے لئے جُھوٹ بولتا ہے، اس جھوٹی عزّت کی وجہ سے غُصّہ نہیں چھوڑ سکتا، حسد سے نہیں بچ سکتا، کسی کی خیر خواہی نہیں کر سکتا، دوسروں کی نصیحت قَبول کرنے سے محروم رہتا ہے، لوگوں کی غیبت میں مُبتلا ہو جاتا ہے، مُتَکَبِّر آدمی اپنا بھرم رکھنے کے لئے ہر بُرائی کرنے پر مجبور اور ہر اچھے کام کو کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔" (احیاء العلوم، ج۳، ص ۴۲۳) مزید فرماتے ہیں تکبُّر کا اظہار کبھی تو انسان کی حَرَکات و سَکَنات سے ہوتا ہے، جیسے منہ بُھلانا، ناک چڑھانا، ماتھے پر بَل ڈالنا، گھورنا، سر کو ایک طرف جُھکانا، ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھنا، ٹیک لگا کر کھانا، اَکڑ کر چلنا وغیرہ اور کبھی گُفتگو سے مثلاً کسی کو یہ کہنا: (تم میرے سامنے کچھ بھی نہیں ہو)، تمہاری یہ ہمت کہ مجھے جواب دیتے ہو" یوں مختلف اَحوال، اَقوال اور اَفعال کے ذریعے تکبُّر کا اظہار ہو سکتا ہے، پھر بعض متکبّرین میں اِظہار کے تمام انداز پائے جاتے ہیں اور کچھ متکبّرین میں بعض۔ لیکن یاد رہے کہ یہ تمام باتیں اُسی وقت تکبُّر کے زُمرے میں آئیں گی جبکہ دل میں تکبُّر موجود ہو محض ان چیزوں کو تکبُّر نہیں کہا جا سکتا۔ (ماخوذ از احیاء العلوم، ج۳، ص ۴۳۴)

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا
یا ربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

(وسائل بخشش مُرمّم، ص178)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تکبُّر ہی کے سبب شیطان ذلیل و رُسوا ہو کر بارگاہِ الٰہی سے نکالا گیا، حالانکہ اس سے پہلے شیطان سَرکَش و نافرمان نہیں تھا بلکہ اُس نے ہزاروں سال عبادت کی، جنّت کا خزانچی رہا، وہ جِنّ تھا مگر اپنی عبادت و رِیاضت اور عِلمیّت کے سبب مُعَلِّمُ المَلَکُوت یعنی فرشتوں کا اُستاد بن گیا، مگر چند گھڑیوں میں تکبُّر کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توہین کا مُرتکب ہو گیا اور حکمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی وجہ سے اُس کی برسوں کی عبادتیں بے کار اور ہزاروں سال کی رِیاضتیں پامال ہو گئیں، ذِلّت و رُسوائی اُس کا مُقدّر بنی، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لعنت کا طوق اُس کے گلے پڑ گیا اور وہ جہنّم کے دائمی (یعنی ہمیشہ کے) عذاب کا مستحق ٹھہرا۔ آیئے! تکبّر کی آفت سے بچنے کیلئے اس کی مذمّت پر تین (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا بھی ایمان ہو گا، وہ جہنّم میں داخل نہ ہو گا اور جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبّر ہو گا وہ جنّت میں داخل نہ ہو گا۔" (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ، الحدیث: ۱۴۸، ص ۶۱)

2. قیامت کے دن تکبّر کرنے والوں کو انسانی شکلوں میں چیونٹیوں کی مانند اُٹھایا جائے گا، ہر جانب سے ان پر ذِلّت طاری ہو گی، انہیں جہنّم کے "بُولَس" نامی قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا اور بہت بڑی آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لیکر ان پر غالب آجائے گی، انہیں "طِیْنَةُ الْخَبَالِ" یعنی جہنّمیوں کی پِیپ پلائی جائے گی۔" (مسند احمد، ۲/ ۵۹۶، حدیث: ۶۶۸۹)

3. جو آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اور چلنے میں اِتراتا ہے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر غضب فرمائے گا۔" (المستدرک، کتاب الایمان، باب من یتعاظم فی نفسہ۔۔۔الخ، الحدیث:۲۰۸، ج۱، ص۲۳۵)

تُوبُوا اِلَی اللہ　　اَسْتَغْفِرُ اللہ

گر تکبُّر ہو دِل میں ذرّہ بھر
سُن لو جنّت حرام ہوتی ہے

(وسائل بخشش مُرمّم، ص495)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی تکبُّر کی آفت سے بچتے ہوئے عاجزی پیدا کرنی چاہیے کیونکہ عاجزی کی بڑی برکتیں ہیں ❀ عاجزی کرنے والے کے لیے فرشتے بلندی کی دعا کرتے ہیں ❀ عاجزی کرنے والے کے لیے خوشخبری ہے ❀ عاجزی کرنے والے بروزِ قیامت منبروں پر بیٹھے ہوں گے ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب بندوں کو عاجزی کی دولت عطا فرماتا ہے ❀ عاجزی کرنے والے کو ساتوں آسمان تک بلندی عطا کی جاتی ہے ❀ عاجزی کرنے والے پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ رحم فرماتا ہے۔

(احیاء العلوم، ۳/۹۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زِندَگی کا مختصر تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بہت ہی پیارے وصف "عاجزی" کے بارے میں ایمان افروز واقعہ سُنا، یکم مُحَرَّمُ الْحَرَام کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یومِ عُرس منایا گیا۔ آیئے! اِسی مناسبت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مُبارکہ کے مُتَعَلِّق کچھ مدنی پھول سُننے کی سَعادت حاصِل کرتے ہیں خلیفہ دُوُم، جانشینِ پیغمبر، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنْیَت "ابُو حَفْص" ہے۔ (مستدرک للحاکم حدیث ۵۰۴۲، ۴/۲۳۹) اور لقب "فاروقِ اَعظم" ہے، یہ لقب آپ کو بارگاہِ رسالت سے عطا ہوا۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتُنا عائشہ صِدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اَمیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام (یعنی لقب) "فارُوق" رکھا۔ (تہذیب الاسماء ۲/۳۲۵) اور دَورِ جاہلِیّت اور دَورِ اسلام دونوں میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام "عُمَر" ہی رہا۔ (رِیاضُ النُّضرۃ، ۱/۲۷۲) اور "عمر" کے معنی ہیں آباد رکھنے والا یا آباد کرنے والا۔ حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سبب چُونکہ اِسلام کو آباد ہونا تھا، اس لیے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے پہلے ہی آپ کو "عمر" نام عطا فرمادیا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/۳۶۰)

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عامُ الفِیل کے 13 سال بعد مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَۃ میں پیدا ہوئے، یُوں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تاریخِ وِلادت 583 عیسوی جو کہ ہجرت سے تقریباً 41 سال پہلے ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے عُمَر میں تقریباً ساڑھے دس سال اور رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عُمَر میں تقریباً تیرہ سال (13) چھوٹے ہیں۔ (اُسُدُ الغَابۃ ۴/۱۵۷، ماخوذا)

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا مُبارک

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم اور خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک دُعا کی برکت سے اَمیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ 39 مردوں کے بعد اِعلانِ نُبُوَّت کے چھٹے (6) سال میں ایمان سے مُشرف ہوئے۔(الرّیاض النضرۃ ۱/۲۸۵،طبقات کبریٰ ۳/۲۰۴):چُنانچہ حدیثِ مبارک میں ہے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یُوں دُعا فرمائی اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّۃً:یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تُو بالخصوص عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ذریعے دِینِ اسلام کو عزّت اور بُلندی نصیب فرما۔(ابن ماجہ، ۱/۷۷،حدیث:۱۰۵)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اِسلام قبول کرنے سے مُسلمانوں کو بے حد خُوشی ہوئی اور اُن کو بہُت بڑا سہارا مل گیا، یہاں تک کہ حُضُور رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَمِ مکہ میں اِعْلانیہ نَماز اَدا فرمائی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سرورِ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تمام اسلامی تحریکات اور صُلح وجنگ وغیرہ کے تمام معاملات میں وزیر و مُشیر کی حیثیّت سے وَفادار رہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے بعد حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو خلیفہ مُنْتَخَب فرمایا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تقریباً دس (10) سال چھ (6) ماہ کی مُدَّت تک تختِ خِلافت پر رَونق اَفروز رہ کر جانَشینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام ترذِمّے داریوں کو بہت اچھے طریقے سے سر اَنجام دیا۔(تاریخُ الْخُلَفاء، ص۱۰۸ ،کراماتِ فاروقِ اعظم، ص ۲)

سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات

ایک دن نمازِ فجر میں ایک بدبخت ابولؤلؤ فیروز نامی غیر مسلم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر خنجر سے وار کیا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شرفِ شہادت سے مُشرَّف ہوگئے۔ بوقتِ شہادت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عُمر شریف 63 برس تھی۔

(الرِّیاضُ النَّضرۃ ۱/۴۱۸،۴۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی وانکساری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عَطا سے کسی کو مَنْصَبِ خِلافَت یا مَنْصَبِ حکومت ملنا بہت بڑی سَعادت ہے۔ اس مَنْصَب کا حقیقی معنوں میں حق اُسی وقت ادا ہوسکے گا، جب وہ حاکم اپنی رِعایا کے ساتھ عدل وانصاف کرے، لوگوں کے حُقُوق کی ادائیگی میں ہر وقت فکر مند رہے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت وعبادت میں بھی زندگی بسر کرتا رہے، ورنہ جو حاکم ان کاموں سے رُوگردانی کرتے ہوئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی والے کاموں کا مُرتکب ہوگا تواس کے دُنیا وآخرت میں ذلیل ورُسوا ہونے کا خوف ہے۔ عموماً جب کسی کو کوئی بڑا عُہدہ ملتا ہے تو وہ شکرِ الٰہی بجالانے اوراس مَنْصَب کے تقاضوں کو پورا کرنے کے بجائے، طرح طرح کے باطنی اَمراض مثلاً تکبُّر، خود پسندی اور حُبِّ جاہ وغیرہ گناہوں میں مُبتلا ہو جاتا ہے اور بسا اوقات سرکشی میں اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ لوگوں کے حق تلف کرنا، اُنہیں ظلم وستم کا نشانہ بنانا، اپنے منصب سے ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہوئے قتل وغارت گری کا بازار گرم کرنا، اس کی نظر میں گویا کوئی بُرائی ہی نہیں ہوتی اور ایسے گناہوں بھرے حالات میں عاجزی وانکساری اور حِلْم وبُردباری پیدا ہونا بہت مشکل ہے۔ ہاں دُنیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے ایسے بھی ہوئے ہیں جنہوں نے بڑے سے بڑا عُہدہ ملنے کے باوُجود بھی

عاجزی وانکساری اور سادگی کو اپنائے رکھا۔ آیئے! اس ضمن میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی وانکساری سے مالامال چار (4) مدنی پھول سنتے ہیں، چُنانچہ

1. حضرت سیِّدُنا سعید بن مُسَیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اَمیرُ المُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب شہر سے باہر کہیں سفر وغیرہ پر تشریف لے جاتے تو راستے میں اِسْتِراحت (یعنی آرام) کے لیے مٹّی کا ڈھیر لگا کر اُس پر کپڑا بچھاتے اور پھر آرام فرماتے۔

(مصنف ابن ابی شیبه، حدیث ۸، ۱۵۰/۲۱)

2. حضرت سیِّدُنا ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں عید کے دن مدینہ کے کچھ لوگوں کے ساتھ (نمازِ عید کے لیے) نکلا تو میں نے راستے میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (نمازِ عید کے لیے) ننگے پاؤں ہی تشریف لیے جا رہے ہیں۔

(مُسْتَدْرَک لِلحاکم، حدیث۴۵۳۵، ۴/ ۳۲)

3. حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خَطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بسا اَوقات آگ کے قریب ہاتھ لے جاتے پھر اپنے آپ سے سُوال فرماتے: اے خَطّاب کے بیٹے! کیا تجھ میں یہ آگ برداشت کرنے کی طاقت ہے؟ (مناقب عمر بن الخطاب، ص ۱۵۴)

4. آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں یہ بھی منقول ہے کہ آپ مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ کے کمسن یعنی نابالغ بچوں سے اپنے لیے یُوں دُعا کرواتے کہ: اے بچّو دُعا کرو! عمر بخشا جائے۔ (فضائلِ دُعا، ص ۱۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ المؤمنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی واِنکساری کا عالم تو دیکھئے کہ عید کے دن بھی ننگے پاؤں عید گاہ کی طرف چلے جا رہے ہیں، کبھی دورانِ سفر مٹّی کے ڈھیر کو تکیہ بنا کر اُس پر آرام فرما رہے ہیں اور قطعی جنّتی ہونے کے باوُجود کبھی عذابِ الٰہی سے ڈرتے

ہوئے، بچوں سے اپنی بخشش و مغفرت کیلئے دُعا کروارہے ہیں۔ یقیناً جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے عاجزی کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندو بالا مقام عطا فرماتا ہے جیسا کہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے:

"جو اپنے مسلمان بھائی کے لئے تواضُع اختیار کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بُلندی عطا فرماتا ہے اور جو مسلمان بھائی پر بلندی چاہتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے پستی میں ڈال دیتا ہے۔ (معجم الاوسط، من اسمہ محمد، ۵/۳۹۰، الحدیث: ۷۱۱۷)

موزے اُتار کر کندھے پر رکھ لیے!

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے امیر المومنین فاروقِ اَعظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو عاجزی وانکساری جیسی صفات کی وجہ سے بہت بُلند مقام و مرتبہ عطا فرمایا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی اس عزّت ومَقام کے علاوہ لوگوں سے ملنے والی عزّت و شہرت کے بالکل خواہش مند نہ تھے، جیسا کہ ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ملکِ شام کی طرف تشریف لے گئے تو حضرت سَیِّدُنا ابُوعبیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی ان کے ساتھ تھے یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک ایسے مقام پر پہنچے، جہاں گھٹنوں تک پانی تھا، آپ اپنی اُونٹنی پر سوار تھے، آپ اُونٹنی سے اُترے اور اپنے موزے اُتار کر اپنے کندھے پر رکھ لئے، پھر اُونٹنی کی لگام تھام کر پانی میں داخل ہو گئے تو حضرت ابُوعبیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: اے امیرُ المؤمنین! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، آپ جو یہ کام کررہے ہیں، مجھے یہ پسند نہیں کہ یہاں کے لوگ آپ کو نظر اُٹھا کر دیکھیں۔ حضرت عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: "افسوس! اے ابُوعُبیدہ! اگر یہ بات تمہارے علاوہ کوئی اور کہتا تو میں اسے اُمَّتِ محمدی کے لئے عبرت بنا دیتا، ہم ایک بے سَر و سامان قوم تھے، پھر اللہ تعالٰی نے ہمیں اسلام کے ذریعے عزّت عطا فرمائی، جب بھی ہم اللہ تعالٰی کی عطا کردہ عزّت کے

عِلاوہ سے عزّت حاصِل کرنا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ہَمیں رُسوا کر دے گا۔(الزواجر عن اقتراف الکبائر، الباب الاول فی الکبائر الباطنۃ۔۔۔الخ،۱/ ۱۶۱)

تُو عطا حِلم کی بھیک کر دے میرے اَخلاق بھی ٹھیک کر دے
تجھ کو فاروق کا واسطہ ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص138)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُالمومنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی واِنکساری تو دیکھئے کہ حاکمِ وقت ہو کر بھی گویا اس بات کو ناپسند فرمارہے ہیں کہ لوگ مجھے میرے منصب کی وجہ سے مجھے عزّت(Protocol)دیں، مجھے تو بس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی عزّت ہی کافی ہے اور ایک ہم ہیں کہ ہر مُعاملے میں اپنی عزّت وشُہرت اور اپنی واہ واہ چاہتے ہیں، بسا اوقات یہ خواہش بھی جوش مارتی ہے کہ اگر امیروں اور صاحبِ مَنصب حضرات میں بھی شہرت مل جائے تو داد وتحسین کے ساتھ ساتھ ڈھیروں انعامات بھی حاصِل ہو جائیں گے! اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ4 سورۂ آلِ عمران آیت نمبر188 میں ارشاد فرماتا ہے:

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اَتَوْا وَّ یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِۚ-وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ(۱۸۸)	تَرجَمۂ کنزالایمان: ہر گز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کیے ان کی تعریف ہو ایسوں کو ہر گز عذاب سے دور نہ جاننا اور ان کے لیے

		دردناک عذاب ہے۔

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر صراطُ الجنان جلد2 صفحہ 117 پر ہے: اس آیت میں خُود پسندی کرنے والوں کے لئے وعید ہے اوران کے لئے جو حُبِّ جاہ یعنی عزّت، تعریف، شہرت کے حُصُول کی تمنّامیں مُبتلاہیں۔جب کسی شخص کے دل میں یہ آرزو پیدا ہونے لگے کہ لوگ اس کے شیدائی ہوں، ہر زبان اس کی تعریف میں تر ہو،سب میرے کمال کے مُعترِف ہوں،مجھے ہر جگہ عزّت سے نوازا جائے، عالِم نہیں ہوں پھر بھی علّامہ صاحب کہا جائے،ملک و قوم کی کوئی خدمت نہیں کی پھر بھی مِعْمارِ قوم کہا جائے، نجات دہندہ سمجھا جائے، محسنِ قوم قرار دیا جائے، میرا تعارف بہترین اَلقابات کے ساتھ ہو، مُلاقات پُرتپاک انداز میں کی جائے، سلام جُھک کر کیا جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے دل پر غور کرلے کہ کہیں وہ حُبِّ جاہ کا شکار تو نہیں ہو چکا، اگر ایسا ہو تو اس آیت سے سبق حاصل کرتے ہوئے فوراً سے پیشتر اُس سے چھٹکارے کی کوشش کرے۔یاد رکھئے! خُودپسندی اور حُبِّ جاہ کے مرض میں مُبتلا شخص اُخروی انعامات سے محرومی کا شکار ہوتا ہے اور دل میں مُنافَقت کی زیادتی، قلبی نُورانیت سے محرومی، دین کی خرابی میں مُبتلا ہو جاتا ہے نیز بُرائی سے منع کرنے اور نیکی کی دعوت دینے سے محرومی، ذِلّت و رُسوائی کا سامنا، اُخروی لَذت سے محرومی، قلبی سُکون کی بربادی اور دولتِ اِخلاص سے محرومی جیسے نُقصانات کا سامنا کرسکتا ہے، لہٰذا اسے چاہئے کہ دنیا کی بے ثباتی، تعریف پسندی کی مذمت، مَنْصَب و مرتبہ کے تعلق سے اُخروی مُعاملات اور بُزرگانِ دِین کے حالات و اَقْوال کا بکثرت مُطالعہ کرے تاکہ ان مذموم اَمراض سے نجات کی کوئی صورت ہو۔

آیئے! خُود پسندی اور حُبِّ جاہ سے بچنے کیلئے تین (3) فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. ”جو شہرت طلب کرے گا (قیامت کے دن) اس کے عیبوں کی تشہیر ہو گی اور جو شخص لوگوں کو دِکھانے کے لئے عمل کرے گا اللہ تعالٰی اسے اس کا بدلہ دے گا۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب الریاء والسمعۃ، ۴/۲۴۷، الحدیث: ۶۴۹۹)

2. ”دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اتنا نُقصان نہیں کرتے جتنا مال اور مرتبے کی حرص کرنے والا اپنے دِین کے لئے نُقصان دِہ ہے۔ (ترمذی، ۴/ ۱۶۶، الحدیث:۲۳۸۳)

3. ”اگر خُود پسندی انسانی شکل میں ہوتی تو وہ سب سے بدصُورت انسان ہوتی۔

(الفردوس بماثور الخطاب، باب اللام، ۲/۱۹۳، الحدیث: ۵۰۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی وانکساری کے بارے میں سُن رہے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بعد سب سے افضل و بہتر ہونے کی بارگاہِ رسالت سے سند عطا ہوئی لیکن آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کبھی فخریہ انداز اختیار نہ کیا اور نہ ہی کسی مسلمان کو حقیر جانا، بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دیگر مسلمانوں کو اپنے سے بہتر جانتے تھے۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا ابو رافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے قریب سے گُزرے تو میں قرآنِ پاک کی

خُوبصورت لہجے میں تلاوت کر رہا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سُن کر ارشاد فرمایا: ”**یَا اَبَا رَافِعْ! لَاَنْتَ خَیْرٌ مِّنْ عُمَرَ تُؤَدِّیْ حَقَّ اللہِ وَحَقَّ مَوَالِیْکَ** یعنی اے ابُو رافع! یقیناً تم عمر سے بہتر ہو کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حقوق اور اپنے آقا کے حُقُوق اچھی طرح اَدا کرتے ہو۔“

(شعب الایمان للبیھقی، باب فی حق السادۃ علی المالید، ج٦، ص ٣٨٦، حدیث: ٨٦١٣)

عاجزی کی تعریف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر المومنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی وانکساری پر قُربان جائیے کہ اُمَّتِ محبوب میں صدّیقِ اکبر کے بعد سب سے افضل ہیں، قطعی جنَّتی ہیں اور حاکمِ وقت ہیں پھر بھی دوسروں کو اپنے سے بہتر جانتے ہیں۔ عاجزی کی تعریف بھی یہی ہے کہ **خُود کو خوبیوں میں دُوسروں سے کم تر اور خامیوں میں بر تر سمجھے۔** (فیض القدیر ١/ ٥٥٩ ماخوذا)

حضرت سیّدُنا حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "تواضُع (عاجزی) یہ ہے کہ جب تم اپنے گھر سے نکلو تو جس مسلمان سے بھی مِلو، اُسے اپنے آپ سے افضل جانو۔" (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج ١، ص ١٦٣)

میں سب سے بُرا ہوں نگاہِ کرم ہو	مگر آپ کا ہُوں نگاہِ کرم ہو

خوش بختی کی ایک علامت

حضرت علامہ ابنِ جوزی رَحمۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”آدمی کی خُوش بختی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ اپنے نفس سے عاجزی اور اپنے تمام اَفعال واَقوال میں کوتاہی کا اقرار کرائے۔“ (بحر الدموع، ص ٢٠٠) امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی اپنے نفس سے عاجزی کا اقرار کرواتے۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا ابنِ مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: کہ ایک دن اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہیں باہر نکلے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑا، کیا دیکھتا ہوں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک باغ میں داخل ہوئے۔ میرے اور ان کے درمیان ایک دیوار تھی، میں نے سُنا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے آپ کو مخاطب کر کے بطورِ عاجزی ارشاد فرما رہے تھے: "اے مسلمانوں کے امیر! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ تمہیں ضَرور عذاب میں مُبتلا کرے گا۔" (موطا امام مالک، باب ماجاء فی التقی، کتاب الکلام، ج ۲، ص ۴۶۹، حدیث: ۱۹۱۸)

نفس کو ذلیل کرنے کا عزم:

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر بن حفص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک بار امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فارُوقِ اَعظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی پُشت پر مشکیزہ اُٹھالیا۔ آپ سے عرض کی گئی کہ حُضُور آپ مَت اُٹھائیں، ارشاد فرمایا: "میرے نفس نے مجھے عُجب پسندی (یعنی اپنے آپ کو بڑا سمجھنے) میں مُبتلا کر دیا تو میں نے اسے ذلیل کرنے کی ٹھان لی۔" (تاریخ اسلام، ۳/ ۲۷۰)

کتاب "فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو باطنی اَمراض اور دیگر بُری صفات سے خود پاک تھے مگر ہمیں تکبُّر اور خود پسندی کا علاج بتاتے ہوئے، اپنے عمل سے گویا ارشاد فرما رہے ہیں کہ نفس کو ان آفات سے بچانے کیلئے اپنا کام خود کرنا چاہیے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اسی عاجزی واِنکِساری کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو وہ عزّت اور مقام و مرتبہ عطا فرمایا

کہ آج تک پُوری کائنات میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ذِکر کی دُھوم مچی ہوئی ہے اور تا قیامت تمام مسلمان آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اَوصافِ حَمِیدہ کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ عمل بھی کرتے رہیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ نے سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مُبارکہ سے مُتَعَلِّق دو 2 جلدوں پر مُشتمل کتاب **"فیضانِ فاروقِ اعظم"** شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں اسلامی قوانین کے مُطابق زندگی گزارنے کے مُتَعَلِّق اہم معلومات کو آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے۔اس کتاب میں عدل و انصاف کرنے اور عام لوگوں کے حُقُوق ادا کرنے کے طریقے بھی موجود ہیں،لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَۃً طلب فرمایئے،خود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو رِیڈ(یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے،ڈاؤن لوڈ(Download)اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

دعوتِ اسلامی کی قیُّوم	اِک اِک گھر میں مچ جائے دُھوم
اس پہ فِدا ہو بچہ بچہ	یا اللہ!مِری جھولی بھر دے۔ (وسائلِ بخشش مُرمّم،ص ۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے امیر المومنین سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی والی

پاکیزہ صفت کے بارے میں سُنا اور ضمناً تکبُّر جیسی باطنی بیماری کا بھی ذکر آیا۔ یاد رکھئے! تکبُّر ایسی خطرناک باطنی بیماری ہے کہ اگر فوراً اس کا علاج نہ کیا جائے تو بڑھتے بڑھتے اس سے دیگر بہت سی بیماریاں جَنم لیتی ہیں۔ لہٰذا جس طرح ہم جسمانی بیماریوں کا سُن کر نہ صرف پریشان ہو جاتے ہیں بلکہ ان کا علاج بھی شروع کر دیتے ہیں اسی طرح یہاں بھی عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے تکبُّر کا علم ہو جانے کے بعد اس کا علاج فوراً شروع کر دینا چاہیے، کیونکہ جو اس بیماری میں مُبتلا ہوتا ہے وہ مسلمان کی دل آزاری، جُھوٹ، غیبت، چغلی، حسد وغیرہ مُہلک (یعنی ہلاک کر دینے والی) بیماریوں کا شکار ہو سکتا ہے۔ آیئے! تکبُّر کی آفت سے پیچھا چُھڑانے اور عاجزی اپنانے کے چند طریقے سُنتے ہیں۔

(1) مدنی ماحول اپنالیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاجزی وانکساری اور دیگر نیک خصلتیں اپنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اس مدنی ماحول نے لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقِلاب برپا کر دیا، کئی بگڑے ہوئے نوجوان توبہ کر کے راہِ راست پر آگئے، ماں باپ سے نازیبا رَوِیّہ اختیار کرنے والے باادب ہو گئے، کُفر کے اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو نُورِ اسلام نصیب ہوا، یورپی ممالک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواہش مند کعبۃُ الْمُشَرَّفَہ و گنبدِ خَضرا کی زیارت کے لئے بیقرار رہنے لگے، دنیا کے بے جا غموں میں گُھلنے والے فکرِ آخِرت کی مَدَنی سوچ کے حامِل بن گئے، فُحش رَسائل اور عِشقِیَہ و فِسقِیَہ ڈائجسٹوں کے مطالعے کے شائقین مکتبۃُ المدینہ کی شائع کردہ کُتُب و رسائل کا مُطالَعہ کرنے لگے، تفریح کی خاطر گناہوں بھرے سفر کے عادی مدنی قافلوں

میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ راہِ خدا میں سفر کرنے والے بن گئے اور بے نمازی نہ صرف نمازی بلکہ نمازیں پڑھانے والے (یعنی اِمام مسجد) بن گئے اور کثیر اسلامی بھائی نمازِ فجر کیلئے مسلمانوں کو جگانے (صدائے مدینہ) لگانے والے بن گئے۔ صدائے مدینہ لگانا ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام اور سنّتِ فارُوقِ اعظم بھی ہے۔

منقول ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ عادتِ مُبارکہ تھی کہ جب نمازِ فجر کے لیے اپنے گھر سے تشریف لاتے تو راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے نیز اذانِ فجر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا تو اسے بھی جگاتے۔ (طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر، ج۳، ص ۲۰۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ سینکڑوں اسلامی بھائی روزانہ مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگاتے اور نیکیاں کماتے ہیں۔ آیئے اسی ضمن میں ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ سے بُلاوا آگیا

ضلع قصور پنجاب پاکستان کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تو تھا، لیکن مدنی کاموں میں سُستی کا شکار تھا۔ حُسنِ اتفاق سے مُحرَّمُ الْحَرام 1431 ھ بمطابق جنوری 2010ء کو دعوتِ اسلامی کے ڈویژن مُشاورت کے ذمہ دار اسلامی بھائی سے مُلاقات کا شرف حاصل ہوا، جب انہیں میری مدنی کاموں میں عدم دلچسپی کا علم ہوا تو انفرادی کوشش کرتے ہوئے نہ صرف مدنی کام کرنے کا ذہن دیا بلکہ صدائے مدینہ کی پابندی کرنے کی ترغیب بھی دِلائی، نیز اس ضمن میں اُنہوں نے مجھے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا

فرمان ”صدائے مدینہ دِکھائے مدینہ ‘‘بھی سُنایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا ذِہن بن گیا اور حاضریِ مدینہ کی اُمید پر اگلے ہی دن میں نے اس پر عمل شروع کر دیا۔ صدائے مدینہ کیا لگانی شروع کی مجھ پر تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کرم ہو گیا۔ میرے تو وارے ہی نیارے ہو گئے، قسمت کا ستارا یُوں چمکا کہ اسی سال مجھے بارگاہِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حاضری کا شرف حاصل ہو گیا۔ کرم بالائے کرم یہ کہ صدائے مدینہ کی برکت سے میرے بڑے بھائی کو بھی حج کی سعادت نصیب ہو گئی، دورانِ حج شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہونے کا شرف بھی مل گیا۔ شاید یہ مدینے شریف کی حاضری اور ایک ولیِ کامل سے بیعت کی برکت تھی کہ میرے بھائی جو پہلے نمازوں میں سُستی کا شکار رہتے، لیکن اب تمام گناہوں سے توبہ کر کے نیکیوں کی جانب مائل ہونے لگے۔ باجماعت نماز کا اِہتمام کرنے لگے۔ داڑھی شریف کی بھی نیّت کرلی۔ حج سے واپسی آنے کے کم و بیش دو ماہ بعد جبکہ ایک عزیز کی شادی میں شریک تھے، بارات آنے ہی والی تھی لیکن جُونہی نماز کا وقت ہوا سب کو باآوازِ بلند نماز کی دعوت دی اور مسجد کی جانب چل دیے۔ جب وضو کے لئے وضوخانے پر پہنچے تو اچانک دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے گِر پڑے۔ نمازیوں نے آگے بڑھ کر اُٹھایا اور مسجد میں لِٹا دیا۔ مسجد میں لِٹاتے ہی ان کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ وہاں موجود سبھی لوگ بھائی جان کی اس ایمان افروز وفات پر افسوس کے ساتھ ساتھ رشک کرنے لگے۔

لگا فجر میں بھائی گھر گھر میں جا کر
ذرا دِل لگا کر "صدائے مدینہ"

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص369)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2)سلام میں پہل کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم تکبُّر کی آفت سے پیچھا چُھڑانے اور عاجزی اپنانے کے چند طریقے سُن رہے تھے، عاجزی وانکساری پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ امیر ہو یا غریب، چھوٹا ہو یا بڑا ہر مُسلمان کو سلام میں پہل کی جائے۔ ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو بچوں کو بھی سلام میں پہل فرمایا کرتے تھے۔ حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چند لڑکوں کے پاس سے گُزرے تو اُن کو سلام کیا، پھر فرمایا: "رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔" (صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب التسلیم علی الصبیان، الحدیث ۶۲۴۷، ج۴، ص ۱۷۰)

تری سادگی پہ لاکھوں، تری عاجزی پہ لاکھوں
ہوں سلامِ عاجزانہ مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص426)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سلام کو عام کرنے کیلئے ہمیں ایک مدنی انعام بھی عطا فرمایا ہے، چنانچہ **مدنی انعام نمبر 6** میں فرماتے ہیں کہ "کیا آج آپ نے گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گُزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے **مسلمانوں کو سلام** کیا؟" لہٰذا

اچھی اچھی نیتّوں کے ساتھ مسلمانوں کو سلام کرنے کی بھرپور عادت بنائیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مدنی انعام پر عمل کے ساتھ ساتھ اس کی خوب برکتیں بھی نصیب ہوں گی۔

(3) اپنا کام خود کیجئے!

عاجزی پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنا سامان خُود اُٹھائیے اور اگر کوئی عُذر نہ ہو تو گھر کے کام کرنے کی بھی عادت بنائیے۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: "جس نے اپنا سامان خُود اُٹھا لیا وہ تکبُّر سے آزاد ہو گیا۔" (شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع، الحدیث: ۸۲۰۱، ج۶، ص ۲۹۲)

پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خود بھی اپنے گھر کے کام کاج میں مشغول رہتے تھے" (بخاری، ج۱، ص ۲۴۱) اِسی سنت پر عمل کرتے ہوئے صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گھر کے کام کاج سے عار (شرم) محسوس نہ فرماتے، گھر میں ترکاریاں چھیلتے، کاٹتے اور دوسرے کام بھی کر دیا کرتے تھے۔ (ماہنامہ اشرفیہ، صدر الشریعہ نمبر، ص ۵۴) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی گھر کے کام خُود کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(4) ان اعمال کو اختیار کیجئے!

ایسے اعمال اختیار کیجئے، جو تکبُّر کو مٹانے والے ہیں، غریب اور نیک مسلمانوں کی صُحبت میں بیٹھئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بھی تکبّر جائے گا، عاجزی آئے گی۔

بکری کی کھال پر بیٹھنے کی برکت

دعوتِ اسلامی کے اِشَاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد اوّل حصّہ 2 صَفْحَہ 403 پر ہے: "بکری اور مینڈھے کی (پکائی ہوئی یعنی مخصوص طریقے سے خشک

کی ہوئی) کھال پر بیٹھنے سے مِزاج میں نرمی اور عاجزی پیدا ہوتی ہے۔" (بہار شریعت، جلد اوّل، ص۴۰۳، بتغیر) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے بیٹھنے کی جگہ پر عُموماً بکری کی (خشک کی ہوئی) کھال بچھانے کا اِہتمام فرماتے ہیں بلکہ بیان کے دوران بھی اکثر اوقات آپ کی فرشی چٹائی پر بکری کی کھال بچھی ہوئی ہوتی ہے۔ آپ بھی کوشش کر کے اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بکری یا مینڈھے کی (خُشک کی ہوئی) کھال بچھا لیجئے اور اس کی برکتوں کا کھلی آنکھوں سے نظارہ کیجئے۔

(5) صدقہ دیجئے!

صدقات و خیرات کرنا بھی ایسا عمل ہے جو عاجزی پیدا کرتا اور تکبُّر کو ختم کرتا ہے۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: "مسلمان کا صَدَقہ عُمر میں زیادتی کا سبب ہے اور بُری موت سے بچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تکبُّر و فخر کو دُور فرما دیتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، رقم ۴۶۰۹، ج ۳، ص ۲۸۴) لہٰذا اپنے صدقات، زکوٰۃ، خیرات دعوتِ اسلامی کو دیگر مدنی کاموں میں مُعاوِن بنئے۔

(6) حق بات تسلیم کر لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاجزی پیدا کرنے والے اُمور میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر کوئی ہماری کسی غلطی کی نشاندہی کرے تو فوراً اپنی غلطی مان لینی چاہئے، چاہے وہ عُمر، تجرِبے اور رُتبے میں ہم سے کم ہی کیوں نہ ہو۔ نیز جب کسی اسلامی بھائی سے اختِلافِ رائے ہو، یا پھر آپ پر واضح ہو جائے کہ وہ حق پر ہے تو ضِد کرنے کے بجائے سرِ تسلیم خَم کر لیجئے اور حق بات بیان کرنے پر اس کی تعریف کرتے ہوئے کہیے کہ "آپ دُرُست فرما رہے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔" ایسے موقع پر اپنی غلطی مان

لینا اگرچہ نفس پر بہت گراں (یعنی بھاری) گزرتا ہے، مگر مسلسل ایسا کرتے رہنے سے عادت بن جائے گی اور تکبُّر کی آفت سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

غلطی کا اعتراف!

جلیلُ القَدر محدِّث امام دارِقُطنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب نو عمر طالبِ عِلم تھے تو ایک دن حضرتِ سیِّدُنا امام انباری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی درسگاہ میں حاضر ہوئے۔ حدیث لکھوانے میں امام انباری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک راوی کے نام میں غلطی کی، حضرت سیِّدُنا دارِقُطنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کمالِ ادب کے سبب امام انباری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تو ٹوک نہیں سکے مگر جو اُن کی آواز شاگردوں تک پہنچاتا تھا، اس کو اِس غلطی سے آگاہ کر دیا۔ جب دوسرے جمعہ کو امام دارِقُطنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پھر مجلسِ درس میں گئے تو امام انباری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا جوشِ حق پسندی اور بے نفسی کا عالَم دیکھئے کہ اُنہوں نے بھری مجلس کے سامنے یہ اِعلان فرمایا کہ اُس روز فُلاں نام میں مجھ سے غلطی ہوگئی تھی تو اِس نوجوان طالبِ عِلم نے مجھے آگاہ کر دیا۔ (تاریخ بغداد، ج۳، ص۴۰۰)

(6) نُمایاں حیثیت کے طالب نہ بنئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاجزی اپنانے کیلئے اس بات کا بھی خیال رکھئے کہ جب ہم اپنے رُفَقاء کے ساتھ ہوں یا کسی محفل میں ہوں، کبھی بھی دل میں اس خواہش کو جگہ نہ دیں کہ مجھے نُمایاں حیثیت دی جائے، اُونچی جگہ بٹھایا جائے، میری آؤ بھگت کی جائے۔ ہاں! اگر کسی نے اَز خود ہمیں نُمایاں جگہ پر

بیٹھنے کا کہا تو قبول کرنے میں حرج نہیں چنانچہ

امیرُ المومنین حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کہیں تشریف فرما ہوئے صاحِبِ خانہ نے حضرت کے لئے مسند حاضر کی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: کوئی گدھا ہی عزّت کی بات قبول نہ کرے گا۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۲۳، ص۷۲۰)

(8) غریبوں کی دَعوت بھی قبول کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صِرف امیروں سے تعلُّقات بڑھانے اوران کے ہاں دعوتوں پر جانے کے بجائے غریبوں سے بھی رابطے میں رہئے اور جب وہ آپ کو دعوت دیں تو قبول کیجئے۔ ہمارے اَسلاف دُنیاوی مالداروں سے دُور رہتے اور غریبوں پر خُصُوصی شفقت فرماتے ہوئے ان کی دعوت قبول فرماتے، جیساکہ

غریبوں پر خصوصی شفقت

محدِّثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عُمُوماً مالداروں کی دعوت قبول نہ کرتے تھے لیکن اس کے برعکس اگر کوئی غریب مسلمان دعوت کی پیشکش کرتا تو جہاں تک ممکن ہوتا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قبول فرمالیتے اور اس کے معمولی وسادہ کھانے پر بھی اُس کی تعریف فرماتے تاکہ اس کے دل میں کوئی مَلال نہ آئے۔ ایک مرتبہ ایک غریب آدمی کی دعوت پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے گھر تشریف لے گئے۔ وہاں جاکر معلوم ہوا کہ اس کا مکان چھپر نُما اور بدبودار علاقہ میں واقع تھا، مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس کی دِلجوئی کے لئے اس کے ہاں کھانا تناوُل فرمایا اور اپنے کسی

عمل سے اُس غریب کو محسوس نہ ہونے دیا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بدبُو محسوس کررہے ہیں، حالانکہ عام حالات میں معمولی سی بدبُو بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے ناگوار ہوتی۔

(حیات محدّث اعظم، ص ۱۸۴)

(9) لباس میں سادگی اختیار کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لباس میں سادگی اختیار کرنے سے طبیعت میں عاجزی پیدا ہوتی ہے جبکہ عُمدہ لباس پہننے سے تکبُّر و رِیاکاری پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" حصّہ 16 صَفْحَہ 52 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: اتنا لباس جس سے سِتْرِ عورت ہوجائے اور گرمی سردی کی تکلیف سے بچے، فرض ہے اور اس سے زائد جس سے زِینت مقصود ہو اور یہ کہ جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دیا ہے تو اُس کی نعمت کا اظہار کیا جائے، یہ مُسْتَحَب ہے۔ خاص موقع پر مثلاً جمعہ یا عید کے دن عُمدہ کپڑے پہننا مُباح (جائز) ہے۔ اس قسم کے کپڑے روزنہ پہنے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اِترانے لگے اور جن غریبوں کے پاس ایسے کپڑے نہیں انہیں نظرِ حقارت سے دیکھے، لہٰذا اس سے بچنا ہی چاہیے۔ اور تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو، وہ ممنوع ہے، تکبُّر ہے یا نہیں اس کی شَناخُت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبُّر آ گیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہت بُری صفت ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاِباحۃ، فصل فی اللبس، ج۹، ص ۵۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(10)عاجزی کے فضائل کا مُطالعہ کیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاجزی اپنانے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی ان کتب ورسائل "تکبُّر" صفحہ 70 تا96 ،احیاء العلوم جلد 3 صفحہ 999 تا1010،سیرتِ رسولِ عربی صفحہ 340 تا346، فیضانِ عائشہ صدیقہ 560 تا570 ،سیرتِ مصطفٰی" 606 تا 609 کا مطالعہ کیجئے،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے عاجزی وانکساری اختیار کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت ، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنَّت نِشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [1]

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر   چلے تم گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص۴۲۸)

ناخن کاٹنے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے ! شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے ناخن کاٹنے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ ❀ جُمعہ کے دن ناخن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ہاں! اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔ (دُرِّمُختار، ۹/۶۶۸) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولانا امجد علی اعظمی

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث :۱۷۵

فرماتے ہیں: منقول ہے کہ جو جُمُعہ کے روز ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) اللہ تعالٰی اُس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین (3) دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گُناہ جائیں گے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار، ۶۶۸/۹، بہارِ شریعت حصّہ ۱۶، ۲۲۶، ۲۲۵) ❀ ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (دُرِّمُختار، ۶۷۰/۹، اِحیاءُالعُلوم، ۱۹۳/۱) ❀ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیاں سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ (دُرِّمُختار، ۶۷۰/۹، اِحیاءُالعُلوم، ۱۹۳/۱) ❀ جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری، ۳۵۸/۵) ❀ دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے برص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔ (اَیضاً) ❀ ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (اَیضاً) ❀ ناخن کا تَراشہ (یعنی کٹے ہوئے ناخن) بیتُ الخَلاء یا غسل خانے میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ (اَیضاً) ❀ بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ برص یعنی کوڑھ ہو جانے

کا اندیشہ ہے البتہ اگر اُنتالیس (39) دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹتا تو چالیس دن سے زائد ہو جائیں گے تو اس پر واجِب ہو گا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لیے کہ چالیس دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے۔(تفصیلی معلومات کے لیے فتاویٰ رضویہ جلد 22 صَفْحَہ 574 تا 685 کا مطالعہ کیجئے) ❀ لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔(اِتحاف السّادۃ للزّبیدی، ۲/۶۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار
سنّتوں کی تربیت کے قافِلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش، ص ۶۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس (10) رَحمتیں نازِل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس (10) مرتبہ دُرُودِ پاک بھیجے گا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو (100) رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک بھیجے گا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دے گا کہ یہ بندہ نِفاق اور دوزخ کی آگ سے بَری ہے اور قِیامت کے دن اسے شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔“

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، فی الصلوة علی النبی۔۔۔الخ، الحدیث: ۱۷۲۹۸، ج۱۰، ص۲۵۳)

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے

میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص305)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبرانی ج۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّتیوں کے سردار!

حَضرت سَیِّدُنا حُذیفہ بن یمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "ایک بار میں نے اپنی والدۂ ماجدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے عَرض کی: آپ مجھے اجازت عطا فرمائیں کہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کی اقتدا میں نمازِ مَغْرِب ادا کروں اور عَرْض کروں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے اور تمہارے لیے دعائے مغفرت فرمائیں، حضرتِ سَیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نبیِّ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِقتدا میں نمازِ مَغْرِب پڑھی، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عشا کی ادائیگی سے بھی فارغ ہو گئے اور تشریف لے جانے لگے تو میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔

نبیِّ غیب داں، رسولِ ذیشاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری آواز سُنی تو فرمایا: کون؟ کیا حذیفہ؟ عرض کی: جی ہاں! اِرْشاد فرمایا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ **غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ وَلِاُمِّکَ** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری اور تمہاری ماں کی مغفرت فرمائے! پھر فرمایا: یہ ایک فِرِشتہ ہے، جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اُترا، اس نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرے اور مجھے بِشارت دے کہ: "**بِاَنَّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ** یعنی فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) جنّتی عورتوں کی سردار ہیں، **وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ** اور حَسَن و حُسَین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(سنن الترمذی، ابواب الماقب عن رسول اللّٰہ، باب مناقب حسن بن علی بن ابی طالب، حدیث: ۳۷۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیب دان آقا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نورِ نبوّت سے حضرت حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پہچان بھی لیا اور ان کی دلی حاجت بھی مَعْلُوم کرلی کہ یہ کیوں آرہے ہیں؟ اور بغیر ان کے کہے ان کے لیے اور ان کی والدہ کے لیے دعائے مغفرت بھی فرمادی۔ یقیناً ہمارے آقا، مکی مَدَنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دل کی حالت پوشیدہ

نہیں ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر تو پتھروں کی حالت بھی عیاں ہے، چنانچہ احادیثِ طیّبہ کی سب سے معتبر کتاب "بخاری شریف" میں ہے:

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ** یعنی اُحد پہاڑ ہم سے مَحبّت کرتا ہے اور ہم اِس سے مَحبّت کرتے ہیں۔

(بخاری، کتاب الزکاۃ، باب خرص التمر، ج ۱، ص ۵۰۰، حدیث: ۱۴۸۲)

عِلمِ غیبِ مُصطفٰے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! جب آقا عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک پتھر کا حال مَعْلُوم ہے اور وہ جانتے ہیں کہ کس پتھر میں ہم سے کتنی مَحبّت ہے تو وہ بندۂ مؤمن کے دلی حالات سے بھی یقیناً واقف ہیں، جبھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَضرتِ حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کہے بغیر ہی ان کی دلی خواہش پر مطلع ہوگئے اور ان کے لیے اور ان کی والدہ کے لیے دُعائے مغفرت فرمائی، اس رِوایت کو سُن کر اگر یہ وسوسہ آئے کہ دلوں کے حالات اور کیفیات کا علم تو غیب ہے اور علمِ غیب صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ہے تو یاد رکھ لیجئے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃ ہے، اس کا علمِ غیب ذاتی یعنی اس کا اپنا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ سے ہے جبکہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اور اولیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا علمِ غیب ذاتی نہیں بلکہ عطائی یعنی اللہ تَعَالٰی کا دیا ہوا ہے اور انہیں یہ علم ہمیشہ ہمیشہ سے نہیں ہے بلکہ جب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں دیا ہے، تب سے ہے اور جتنا دیا اُتنا ہی ہے، اُس کے دیے بغیر ایک ذرّہ کا بھی علم انہیں حاصل نہیں، لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی انبیا اور اولیاء کو علم عطا فرماتا ہے اور وہ اس علم کو آگے بھی پھیلاتے ہیں، چنانچہ علمِ غیبِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں قرآنِ پاک میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں (پارہ: ۳۰، سورۃ التکویر: ۲۴)

اِس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیرِ خازِن میں ہے: (اس آیت سے) مُراد یہ ہے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس علمِ غیب آتا ہے تو لوگوں پر اُسے بیان کرنے میں بخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو بتاتے ہیں۔ (خازن، ۴/ ۳) اِس آیت و تفسیر سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کو غیب بتاتے ہیں اور ظاہر ہے بتائے گا وُہی، جو خود بھی جانتا ہو۔

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ”حدائقِ بخشش شریف“ میں کیا خوب فرماتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا
جب نہ خُدا ہی چُھپا تم پہ کروڑوں دُرُود

شرحِ کلامِ رضا:

یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کی شان کے کیا کہنے! شبِ معراج عین جاگتی حالت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مُبارک سر کی آنکھوں سے اپنے پاک پَرْوَرْدْگار عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کیا، تو یوں اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کہ غیبُ الغیب ہے، وہ بھی اپنے فضل و کرم سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ظاہر و آشکار ہو گیا تو اب کوئی اور غیب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس طرح نِہاں یعنی چھپا رہ سکتا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کروڑوں بار دُرُود و سلام کا نزول ہو۔

بچہ بچہ نور کا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا حُذَیفہ بن یمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ایمان افروز حدیثِ پاک سے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادی کی شانِ عظمت نشان کے ساتھ ساتھ

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی شان و شوکت بھی ظاہر ہوئی۔ دونوں شہزادے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مشابہ تھے۔(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما، ۲/۵۴۷، حدیث: ۳۷۵۲ و ۳۷۴۸ ملتقطا)

حضرت سیِّدنا عُقْبَہ بن حارِث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نمازِ عصر پڑھی پھر باہر نکلے، ان کے ساتھ حضرت سیِّدنا علیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بھی تھے۔ ایک بار حضرت سیِّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیِّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا تو فرطِ محبت سے انہیں اپنے کندھے پر اُٹھالیا اور فرمایا: میرا باپ ان پر قربان! یہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مشابہت رکھتے ہیں، علی سے مشابہت نہیں رکھتے جبکہ حضرت سیِّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسکرا رہے تھے۔(بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی، ۲/ ۴۸۶، حدیث: ۳۵۴۲)

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

(حدائقِ بخشش، ص:۲۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً حضرت سیِّدُنا امام حَسَن اور حضرت سَیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کرم وشفقت کے باغ کے مہکتے پھول ہیں، یہ دونوں سرکارِ کائنات، فخرِ مَوجُودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے ہیں، آقا کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان سے کمال محبّت تھی، آیئے! اُن کی محبّت کو پروان چڑھانے اور اپنے پلّے میں نیکیاں لکھوانے کی نیّت سے ان کا ذکرِ خیر سنتے ہیں:

نام و کُنْیَت و اَلقاب:

ان دونوں شہزادوں میں سے بڑے حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنیت "ابو محمد" ہے۔ لقب "تَقِی و سَیِّد" جبکہ عرف "سِبْطُ رَسُولِ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" اور "سبطِ اکبر" ہے۔ آپ کو "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" (یعنی رسولِ خدا کے پھول) اور "آخِرُ الْخُلَفَاءِ بِالنَّصِّ" (یعنی حدیثِ پاک کے مطابق آخری خلیفہ) بھی کہتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادتِ مُبارکہ 15 رَمضانُ المُبارک 3 ہجری کی شَب میں مدینۂ طیبہ میں ہوئی۔ حُضُور سَیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کیا اور بال جُدا کیے گئے اور حکم دیا کہ بالوں کے وزن کی چاندی صدقہ کی جائے ۔(تاریخُ الْخُلَفَا، بابُ الحسن بن علی بن ابی طالب، ص ۱۴۹ و روضۃ الشھداء (مترجم)، باب ششم، ۱/ ۳۹۶) آپ کا نام اِمامُ الانبیاء، سَیِّدُالاَسخِیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہی "حسن" رکھا۔ (سوانحِ کربلا، ص ۹۲)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چھوٹے بھائی امامِ عالی مقام، حَضْرتِ سَیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت 5 شعبانُ المعظم سن 4 ھ کو مدینۂ منورہ میں ہوئی۔ ان کا نام بھی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "حُسَین" اور "شَبِّیر" رکھا جبکہ آپ کی کُنیت "ابو عبد اللہ" اور آپ کا لقب بھی "سِبْطُ رَسُوْلِ اللہِ" (یعنی رسولِ خدا کے نواسے) اور "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" (یعنی رسولِ خدا کے پھول) ہے اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (اسد الغابۃ، باب الحاء والسین، ۱۱۷۳۔الحسین بن علی، ص ۲۵، ۲۶ ملتقطاً و سیر اعلام النبلاء، ۲۷۰۔الحسین...الخ، ۴/ ۴۰۲۔ ۴۰۴)

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن اور امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی پیدائش کے ساتویں دن، ان کی طرف سے دو دو بکریاں عقیقہ میں ذَبح فرمائیں۔ (مصنف عبد الرزاق، باب العقیقہ، ۴/ ۲۵۴، حدیث: ۷۹۹۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عقیقہ کرنا ایک سُنّت عمل ہے۔ (فتاوی رضویہ ج ۲۰ ص ۵۸۶)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ، حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عقیقے کیلئے ساتواں دن بہتر ہے اور اگر ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں، سُنّت اَدا ہو جائے گی۔ بعض نے یہ کہا کہ ساتویں (7ویں) یا چودھویں (14ویں) یا اِکّیسویں (21ویں) دن یعنی سات (7) دن کا لحاظ رکھا جائے یہ بہتر ہے اور یاد نہ رہے تو یہ کرے کہ جس دن بچّہ پیدا ہو، اُس دن کو یاد رکھیں، اُس سے ایک دن پہلے والا دن جب آئے تو وہ ساتواں ہو گا، مثلًا جُمعہ کو پیدا ہوا تو جُمعرات ساتواں (7واں) دن ہے اور سنیچر (یعنی ہفتے) کو پیدا ہوا تو ساتواں (7واں) دن جُمعہ ہو گا، پہلی صورت میں جس جمعرات کو اور دوسری صورت میں جس جُمعہ کو عقیقہ کرے گا اس میں ساتویں (7ویں) دن کا حساب ضَرور آئے گا۔

(بہارِ شریعت ج۳ص ۳۵۶)

عقیقہ کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہیں تو امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے رِسالے "**عقیقے کے بارے میں سوال جواب**" کا مطالعہ فرمایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آقا عَلَیْہِ السَّلَام کی نواسوں سے مَحَبَّت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات قابلِ غور ہے کہ عُموماً جب بھی بچہ پیدا ہوتا ہے عقیقہ اس کے والِدَین ہی کرتے ہیں، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ جب حضرت سَیِّدُنا امامِ حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت ہوئی تب بھی اور جب حضرتِ سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تشریف لائے تب بھی عقیقہ ان کے والِدَین نے نہیں کیا بلکہ ان کے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہی اپنے پیارے

نواسوں کا عقیقہ فرمایا، اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے نواسوں سے کیسی مَحَبَّت فرماتے تھے؟ آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نہ صرف حَسَنَینِ کَرِیمَین سے پیار اور مَحَبَّت فرماتے تھے بلکہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کئی مواقع پر ان کی شان و عظمت کو بھی بَیان فرمایا ہے، آیئے ''حَسَنَین'' کے پانچ (5) حروف کی نسبت سے ان کی عظمت وشان کے مُتَعَلِّق پانچ (5) احادیثِ مُبارَکہ سنتے ہیں:

1) امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن اور حضرتِ سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو سرکار (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے کندھوں پر سُوار دیکھا تو کہا: آپ دونوں کی سُواری کیسی شاندار ہے؟ تو نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اور سوار بھی تو کیسے لاجواب ہیں۔ (ترمذی، باب مناقبِ حسن رضی اللہ عنہ ج ۵، ص ۴۳۲، حدیث ۳۸۰۹)

2) ایک اور حدیثِ پاک میں اِرْشاد فرمایا: **مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ** یعنی جس نے ان دونوں سے مَحَبَّت کی، اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے عَداوت (یعنی دُشمنی) کی اس نے مجھ سے عَداوت (یعنی دُشمنی) کی۔ (ابن ماجه، کتاب السنة، باب فی فضائل اصحاب رسول اللّٰہ، ۱/۹۶، حدیث: ۱۴۳)

3) حَسَن اور حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جَنَّتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی... الخ، الحدیث: ۳۷۹۳، ج۵، ص ۴۲۶)

4) حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِن دونوں نونہالوں کو سونگھتے اور سینۂ مُبارَک سے لپٹاتے۔ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی... الخ، الحدیث: ۳۷۹۷، ج۵، ص ۴۲۸)

5) **هُمَا رَيْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْيَا** یعنی حَسَن و حُسَین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) دُنیا میں میرے دو پُھول ہیں۔ (ترمذی، باب مناقبِ حسن رضی اللہ عنہ ج ۵، ص ۴۲۷، حدیث ۳۷۹۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے ! کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کیسی کمال مَحبَّت واُلفت تھی، وہ لوگ جو اپنے بچوں سے اِس وجہ سے پیار و مَحبَّت سے پیش نہیں آتے کہ کہیں ان کا رُعب ودبدبہ ختم نہ ہو جائے، ان کے لیے آقا عَلَیْہِ السَّلَام کا یہ عمل درسِ نصیحت ہے کہ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدِ کائنات ہونے کے باوجود بھی اپنے نواسوں کو کندھوں پر سوار فرماتے تھے، آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حَسَنَینِ کَرِیمَین کی محبت کو اپنی مَحبَّت قرار دیا اورحَسَنَینِ کَرِیمَین سے دشمنی کو خود سے دشمنی قرار دیا، اپنی اولاد کو چُومنا، خُود سے چمٹانا، کندھوں پر سوار کرنا اور اُنہیں سینے سے لگانا یہ تو ہوتا ہی ہے لیکن آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو سُونگھا بھی کرتے اور فرماتے حسن و حسین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) دنیا میں جنت کے پھول ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، باب مناقب اہل بیت النبی، الفصل الاول ۸ / ۴۶۲)

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھُول ہیں
کیجئے رضاؔ کو حَشْر میں خَنداں مثالِ گُل

(حدائقِ بخشش، ص:۷۷)

شرحِ کلامِ رضا:

اے میرے پیارے آقا! اپنے جن دو شہزادوں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا پھُول فرمایا یعنی حَضرت امامِ حسن اور حضرتِ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ان کے صدقے میں رَضا کو میدانِ محشر میں ہر قسم کی مشکلات و پریشانیوں سے بچا کر مسکراتے (یعنی کھِلتے) ہوئے پھول کی طرح کر دیجئے۔

(شرح حدائقِ بخشش، ص:۷ ۲۱، ماخوذاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اہلِ بیت کی مَحَبَّت ایمان کا جُزہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک مُسلمان کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنی جان، مال، اولاد سے بڑھ کر سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت رکھے، کیونکہ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مَحَبَّت ہی اصلِ ایمان ہے، اس کے بغیر دعویٔ ایمان ہر گز قابلِ قبول نہیں، آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامت یہ بھی ہے کہ بندہ اُن تمام لوگوں سے بھی مَحَبَّت کرے اور ان کا ادب و احترام کرے جن کو رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت و تعلق حاصل ہے۔

یاد رکھئے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے محبت کرنا محبتِ رسول کی عَلامت ہے۔ ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ سے محبت کرنا محبتِ رسول کی عَلامت ہے۔ اہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے محبت کرنا محبتِ رسول کی عَلامت ہے۔ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے محبت کرنا محبتِ رسول کی عَلامت ہے۔

ہم کو سارے سیّدوں سے پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خود حدیثِ پاک میں اپنی اولاد کو اہلِ بیتِ کرام کی محبت سکھانے کی ترغیب مَوجُود ہے، چنانچہ

آقا عَلَیْہِ السَّلَام نے اِرشاد فرمایا: "اَدِّبُوا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ یعنی اپنے بچوں کو تین(3) چیزیں سکھاؤ، حُبِّ نَبِیِّکُمْ اپنے نبی کی مَحَبَّت، وَحُبِّ اَھْلِ بَیْتِہٖ اور اہل بیت کی مَحَبَّت، وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ اور قرآنِ پاک پڑھنا۔ (الصواعقُ المُحرقہ، المقصدُ الثانی فیماتضمنتہ تلک الآیۃ من طلب محبۃ آلہ، ص ۱۷۲)

اِس حدیثِ پاک سے مَعْلُوم ہوا کہ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے اہلِ بیتِ کرام سے کس قَدَر مَحَبَّت فرماتے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اس بات کی تعلیم اِرشاد فرمارہے ہیں کہ تم تو مجھ سے اور میرے اہلِ بَیت سے مَحَبَّت کرتے ہی ہو اپنی آنے والی نسلوں کے دلوں میں بھی میری اور میرے اہل بیت کی مَحَبَّت پیدا کرو تاکہ ان کا شُمار بھی نَجات یافتہ لوگوں میں ہو۔ ایک اور مقام پر تو آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے اہلِ بیتِ کرام کی مَحَبَّت کو اِیمانِ کامل کے لیے شرط قرار دیا۔ چنانچہ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: کوئی بندہ مومنِ کامل نہیں ہوتا یہاں تک کہ میں اسے اس کی جان سے زیادہ پیارا نہ ہوں اور میری اَولاد اس کو اپنی جان سے زیادہ پیاری نہ ہو اور میرے اہل اُن کو اپنے اہل سے زیادہ مَحْبُوب نہ ہوں اور میری ذات اس کو اپنی ذات سے زیادہ پیاری نہ ہو۔ (شعب الایمان للبیھقی، باب فی حب النبی، فصل فی براءتہ فی النبوۃ، الحدیث: ۱۵۰۵، ۱۸۹/۲)

اِیماں جسے کہتے ہیں عقیدے میں ہمارے
وہ تیری محبت تری عِترَت کی وِلا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ مؤمنِ کامل بننے اور اُخروی نجات پانے کے لیے اہلِ بیتِ کرام کی مَحَبَّت بہت ضروری ہے۔ **اہلِ بیت کی مَحَبَّت** رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت

ہے، **اہلِ بیت کی مَحَبَّت** اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا پانے کا سبب ہے، **اہلِ بیت کی مَحَبَّت** ایمانِ کامل کی نشانی ہے، **اہلِ بیت کی مَحَبَّت** دونوں جہاں کی کامیابی پانے کا سبب ہے، **اہلِ بیت کی مَحَبَّت** خاتمہ بالخیر کا ذریعہ ہے۔ **اہلِ بیت کی مَحَبَّت** سچے عاشقِ رسول ہونے کی علامت ہے۔ **اہلِ بیت کی مَحَبَّت** غلامیِ مُصْطَفٰے کی سند ہے۔ اَلْغَرَض! **اہلِ بیت** سے مَحَبَّت رکھنا بہت بڑی سعادت اور دائمی نجات کا سبب ہے، اس لیے ہمیں خود بھی ان سے مَحَبَّت کرنی چاہیے اور اپنی اولاد کو بھی اہلِ بیتِ اَطہار کی مَحَبَّت اور ان کا ادب سکھانا چاہیے، اس کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ اپنی اولاد کو اہلِ بیتِ اَطہار کے واقعات سنائے جائیں، اہلِ بیتِ کرام کی سیرت و کردار سے انہیں آگاہ کیا جائے اور ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کا درس دیا جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ نے اہلِ بیتِ اَطہار کے مُتَعَلِّق کتب و رسائل شائع کیے ہیں، جن میں سے ایک نہایت ہی پیاری کتاب "شانِ خاتونِ جنَّت" بھی ہے، جس میں شہزادیِ کونین، مخدومہ کائنات، خاتونِ جنَّت حضرت بی بی فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت و کردار کے رنگ برنگے مدنی پھولوں سے مہکتی خوشبوئیں اُمّتِ مُسلمہ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے، اس کے علاوہ رسالہ "حسینی دُولہا"، کراماتِ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ رسائل بھی مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیے جاسکتے ہیں نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے انہیں پڑھا (Read) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حَسَنَینِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جگر پارے، حَضْرت بی بی فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے شہزادے اور اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حَضْرتِ سَیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے دُلارے (بہت ہی پیارے اور لاڈلے) ہیں، ان کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں، کیوں نہ ہو کہ انہی کا گھرانہ ہی تو ہے جو تمام فضائل و کمالات اور برکات وحسنات کا منبع و مرکز ہے۔ یہ دونوں شہزادے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کمالات کے مظہر اور جامع تھے۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اہلِ بیت میں سے حَسَنَینِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے بے پناہ مَحَبَّت فرماتے تھے،

مَحَبَّت کا نِرالا انداز

حَضْرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات کسی کام سے نبیِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں گیا تو نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس طرح تشریف لائے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی چیز کو گود میں لیے تھے، مجھے خبر نہ تھی کہ وہ کیا ہے، جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گود میں لیے ہیں؟ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسے کھولا تو حَسَن و حُسَین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی آغوش میں تھے، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے، میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ الٰہی! میں ان دونوں سے مَحَبَّت کرتا ہوں تُو بھی ان سے مَحَبَّت کر اور جو اِن سے مَحَبَّت کرے اس سے بھی مَحَبَّت کر! (ترمذی، باب مناقبِ حسن رضی اللہ عنہ، ۵/۴۲۷، حدیث ۳۷۹۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حَسَنَینِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنۡہُمَا سے کیسی محبت تھی کہ آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کسی موقع پر دونوں شہزادوں کو کتنے مَحَبَّت بھرے انداز میں اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھے۔

خُطبہ چھوڑ دیا

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا ابو بُرَیْدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں خطبہ ارشاد فرمارہے تھے، اسی دوران حضرت سیدنا امام حَسَن اور سیدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا تشریف لائے، اُنہوں نے سُرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں کم عمری کی وجہ سے گِرتے پڑتے چلے آرہے تھے، نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب انہیں دیکھا تو مِنۡبر سے نیچے تشریف لے آئے، دونوں شہزادوں کو اُٹھایا اور اپنے سامنے بٹھالیا، پھر فرمایا: اللہ تَعَالٰی کا اِرشاد سچ ہے ﴿اِنَّمَاۤ اَمۡوَالُکُمۡ وَ اَوۡلَادُکُمۡ فِتۡنَۃٌ ؕ﴾ (پ۲۸، التغابن:۱۵) ترجمۂ کنزالایمان: تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ (آزمائش) ہی ہیں۔ ﴾ میں نے ان بچوں کو دیکھا کہ گِرتے پڑتے آرہے ہیں تو مجھ سے صَبۡر نہ ہوسکا، حتی کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر انہیں اُٹھالیا۔ (ترمذی، باب مناقبِ حسن، ۵/۴۲۹، حدیث ۳۷۹۹)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: اس موقع پر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (دونوں شہزادوں کو) حاضرین میں سے کسی سے نہ منگایا، نہ کسی اور کی گود میں بٹھایا، بلکہ خُود مِنۡبر شریف سے اُتر کر خُطبہ چھوڑ کر بچوں کے پاس گئے، اُنہیں اُٹھا کر لائے اپنے برابر بٹھایا، یہ ہے حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی انتہائی مَحَبَّت ان دونوں سے۔ (نیز) اس آیتِ کریمہ میں "فِتۡنَۃٌ" بمعنٰی آفت یا مصیبت نہیں، بلکہ بمعنٰی محنت یا آزمائش ہے، اللہ تَعَالٰی ان کے ذریعے مؤمن کو ثواب دیتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/۴۷۸)

تربیتِ اولاد کی اہمیت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اَولاد کی تربیت ایک آزمائش سے کم نہیں ہے، اگر اِنسان صحیح معنوں میں شریعت کے عین مُطابِق اپنی اولاد کی تربیت کر جائے تو اولاد اس کے لیے ثوابِ جاریہ کا سبب ہے اور اگر اولاد صحیح تربیت نہ ہونے کے سبب خدانخواستہ گناہوں کی راہ پر چل پڑے تو ایسی اولاد والِدَین کے لیے جہاں دنیا میں رُسوائی کا سبب بن جاتی ہے، وُہیں آخرت میں بھی والِدَین کی پکڑ کا سبب بن سکتی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ایک شخص سے فرمایا: اپنے بچے کی اچھی تربیت کرو کیونکہ تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کی کیسی تربیت کی ہے اور تم نے اسے کیا سکھایا۔ (شعب الایمان، ۲/ ۴۰۰) اولاد کی صحیح تربیت کرنے کا بہترین وقت بچپن ہوتا ہے۔ جس طرح موم کو کسی بھی سانچے میں ڈھالا جائے تو وہ آسانی سے ڈھل جاتا ہے، اسی طرح بچوں کو ان کی ابتدائی عمر میں جس بھی رنگ میں رنگا جائے، وہ رنگتے چلے جاتے ہیں، کیونکہ بچپن میں اُن کی یادداشت ایک خالی تختی کی مانند ہوتی ہے، اس پر جو لکھا جائے گا، ساری عمر کے لئے محفوظ ہو جائے گا، دیکھا جاتا ہے کہ بچپن کی عادات آخر عمر تک ساتھ رہتی ہیں، اس لیے اگر بچے کو بچپن ہی سے سلام کرنے میں پہل کا عادی بنایا جائے تو وہ عمر بھر اس عادت کو نہیں چھوڑے گا، اگر اُسے بچپن ہی سے نماز کی پابندی کرنے، قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے، فلموں ڈراموں اور گناہوں بھرے مختلف چینلز سے بچنے، ماں باپ اور بڑوں کا ادب واِحترام کرنے، سچ بولنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ ساری عمر جھوٹ سے بیزار رہے گا، اسی طرح اگر اُسے سنّت کے مطابق کھانے پینے، بیٹھنے، جوتا پہننے، لباس پہننے، سرپر عمامہ باندھنے وغیرہ کا عادی بچپن میں ہی بنادیا جائے تو وہ نہ صرف خود ان پاکیزہ عادات کو اپنائے

رکھے گا بلکہ اس کے یہ اچھے اوصاف اس کے ساتھ رہنے والے دیگر بچوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہو جائیں گے۔ یاد رکھئے! اگر ہماری تربیت بچے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندگی، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غلامی اور اسلامی معاشرے میں اس کی ذمہ داری نہ سکھا سکی تو اُسے اپنا فرماں بردار بننے کا خواب دیکھنا بھی چھوڑ دیجئے۔ کیونکہ یہ اسلام ہی ہے، جو ایک مسلمان کو اپنے والدین کا مطیع و فرماں بردار بننے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے اولاد کی ظاہری زیب و زینت، اچھی غذا، اچھے لباس اور دیگر ضروریات کی کفالت کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی و رُوحانی تربیت کے لئے بھی کمربستہ ہو جائیے۔

جامعۃ المدینہ، مدرسۃ المدینہ اور دارُ المدینہ کا مختصر تعارف!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں بڑوں کی اصلاح کی کوشش میں ہے، وہیں چھوٹے بچوں کو بھی دینی تعلیم و تربیت کے ذریعے معاشرے کا ایک اہم فرد بنانے کے لیے بھی مصروفِ عمل ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت قائم ہونے والے کئی شعبہ جات جیسے مدرسۃُ المدینہ، جامعۃُ المدینہ اور دارُ المدینہ اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ خاص طور پر دارُ المدینہ ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جو دِینی و دُنیوی تعلیم کا حسین امتزاج ہے۔ جس میں پڑھنے والا بچہ بڑا ہو کر باوقار مسلمان بن سکتا ہے۔ "دارُ المدینہ" کے قیام کا بنیادی مقصد اُمّتِ مصطفےٰ کی نئی نسلوں کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالتے ہوئے دِینی و دُنیوی تعلیم سے آراستہ کرنا ہے۔ اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے بھی نماز، روزے کے پابند بنیں، سُنّتوں کے آئینہ دار بنیں، ماں باپ کے فرمانبر دار بنیں، حُسنِ اخلاق کے پیکر بنیں، علمِ دین حاصل کر کے نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے والے بنیں، تو ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنے بچوں کو ایسا پاکیزہ مدنی ماحول فراہم کریں، جہاں ایسی تربیت کرنے کا اِنتظام ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ

وَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے جامعاتُ المدینہ ، مدارسُ المدینہ اور دارُ المدینہ میں خصوصیت کے ساتھ مدنی تربیت پر بھی توجہ دی جاتی ہے، یہاں پڑھنے والے طلبائے کرام اور مدنی مُنّوں کو نیکیوں بھری زندگی گزارنے کے لیے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ **مدنی انعامات** پر عمل کی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔ لہٰذا آپ بھی اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ ، مدرسۃُ المدینہ اور دار المدینہ میں داخل کروایئے۔ آپ کا بچہ بھی بڑا ہو کر سُنّتوں کا پیکر اور عِلْمِ دِین کا مبلغ بن جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "صدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں حصہ لیتے رہیے۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام " صدائے مدینہ لگانا" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نَمازِ فَجر کیلئے اُٹھانے کو صدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں۔ مَنقُول ہے کہ اَمِیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ معمول تھا کہ آپ لوگوں کو نماز کے لیے بیدار کرتے، جب نمازِ فجر کے لیے تَشْرِیف لاتے راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے، نیز اذانِ فجر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا تو اسے بھی جگاتے۔ (طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/ ۲۶۳) اور اگر کوئی نمازِ فجر میں غیر حاضر ہوتا تو اس کے بارے میں معلومات حاصل کرتے۔ چُنانچِہ ایک بار آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے صُبح کی نماز میں حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان بن ابی حَثْمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نہیں دیکھا۔ بازار تشریف لے گئے، راستے میں ان کا گھر تھا، اُن کی ماں حضرتِ سیِّدَتُنا شِفا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ صُبح کی نماز میں، میں نے سُلیمان کو نہیں پایا؟ انہوں نے کہا: رات میں نماز (یعنی نَفلیں) پڑھتے رہے پھر نیند آگئی، سیِّدُنا عُمَر فاروقِ

اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: صُبح کی نَماز جماعَت سے پڑھوں، یہ میرے نزدیک اِس سے بہتر ہے کہ رات میں قِیام کروں۔ (یعنی رات بھر نفلیں پڑھوں) (موطا امام مالک ج ۱ ص ۱۳۴ حدیث ۳۰۰، از نیکی کی دعوت، ص ۴۷۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سیِّدُنا عُمَرفاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے جگاتے اور نماز میں غیر حاضر افراد کی گھر جاکر خیر خبر لیتے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ صدائے مدینہ لگانے کے ساتھ ساتھ نمازوں کے اوقات میں یہ بھی نوٹ کیا کریں کہ ہمارے محلے کے اسلامی بھائیوں میں سے کون جماعَت سے نَماز پڑھتا ہے اور کون نہیں؟ اگر کوئی نَمازی کسی نَماز میں غیر حاضِر ہو تو اُس کے گھر جاکر یا فون کر کے اُس کی خیر خبر بھی لیں، بیمار ہو گیا ہو تو عِیادت کریں اور سُستی کی وجہ سے نہ آیا ہو تو نیکی کی دعوت دیں۔ تمام اسلامی بھائیوں کو یہ انداز اختیار کرنا چاہئے، اس سے ہماری مسجدوں کی رونق بحال رہے گی۔ اگر ہماری انفرادی کوشش سے ایک اسلامی بھائی بھی نماز کا عادی بن گیا تو یقیناً نیکی کی دعوت دینے کا ثواب ملنے کے ساتھ ساتھ یہ صدقۂ جاریہ کا سبب بھی بنے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کامل مسلمان بننے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُعاشرے کے کئی بگڑے ہوئے افراد دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے راہِ راست پر آچکے ہیں۔ اسی ضمن میں ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے، چنانچہ

مدنی بہار:

مَتھرا (ھند) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان ہے، میں ایک ماڈرن نوجوان تھا، فلمیں ڈِرامے دیکھنا میرا مشغلہ تھا، مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے بیان کی کیسیٹ "T.V. کی تباہ کاریاں" سننے کا شَرَف حاصِل ہوا جس نے میری کایا پلٹ دی، میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے

مُنسلِک ہو گیا۔مجھے APENDIX کی بیماری ہو گئی اور ڈاکٹر نے آپریشن کا مشورہ دیا۔میں گھبر ا گیا، ایسے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلِّغ کی انفِرادی کوشِش کے نتیجے میں زندگی میں پہلی بار عاشِقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے 3 دن کے مَدَنی قافِلے کا مسافِر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے بِغیر آپریشن کے میرا مرض جاتا رہا۔اب ہر ماہ 3 دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں، ہر ماہ مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ جَمْع کرواتا ہوں اور مسلمانوں کو نمازِ فَجر کیلئے جگانے کی خاطِر گھوم پھر کر صدائے مدینہ لگاتا ہوں۔(فیضانِ سنت، ص۲۴۸)

لگا فجر میں بھائی گھر گھر میں جا کر
ذرا دِل لگا کر "صدائے مدینہ"

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص369)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَسَنَینِ کَرِیمَین کی دلجوئی کے مختلف انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بچوں کی طبیعت نہایت حساس ہوتی ہے اور ان کا دل شیشے سے زیادہ نازک ہوتا ہے۔اگر بچّوں کو بات بات پر جھڑکا جائے بلکہ انہیں مارا بھی جائے تو ان کی طبیعت میں چِڑچِڑاپن، بدتمیزی اور بدمزاجی جیسی خامیاں پیدا ہو جاتی ہیں یُوں اس قیمتی ہیرے کی غلط تراش خراش اسے بے مول اور بیکار بنا دیتی ہے جبکہ بچوں کی دلجوئی کرنا اور گھل مِل جانا، ان میں خود اعتمادی، برداشت اور حُسنِ اَخلاق جیسے خوب صورت اوصاف پیدا کر دیتا ہے۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام بچوں سے بہت پیار فرماتے اور شفقت و مَحبّت بھرا سلوک فرماتے جبکہ حضرت

سیّدنا امام حسن و حضرت سیّدنا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی دلجوئی فرمانے میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے انداز ہی نرالے تھے، آیئے ان میں سے چند واقعات سنتے ہیں:

سرکار سجدے کو طویل فرمادیتے:

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن شَدَّاد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد حضرت شَدَّاد بن ہاد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرکار دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مغرب یا عشا کی نماز پڑھانے کے لیے تشریف لائے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم امام حسن یا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا میں سے کسی ایک شہزادے کو اٹھائے ہوئے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے اور شہزادے کو اپنے پاس بٹھادیا۔ پھر نماز کے لیے تکبیر فرمائی اور نماز شروع کردی۔ نماز کے دوران آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طویل سجدہ فرمایا، حضرت سیّدنا شَدَّاد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں میں نے سر اُٹھاکر دیکھا کہ شہزادے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُشت مبارک پر سوار ہیں اور سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سجدہ میں ہیں، میں پھر سجدہ میں چلا گیا۔ جب نماز ادا فرماچکے تو لوگوں نے عرض کی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے نماز میں اتنا طویل سجدہ کیا کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی امرِ الٰہی واقع ہوگیا ہے یا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وحی نازل ہونے لگی ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایسی کوئی بات نہیں تھی، میرا بیٹا مجھ پر سوار تھا، مجھے یہ بات پسند نہ آئی کہ میں جلدی کروں اور اس کی دل شکنی ہو۔ (نسائی، کتاب التطبیق، باب ھل یجوز أن تکون سجدۃ أطول۔ الخ، ص۱۹۶، حدیث:۱۱۳۸)

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی

زَہرا ہے کلی جس میں حُسَیْن اور حَسَن پھول

(حدائقِ بخشش، ص 79)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سب سے زیادہ مَحْبُوب!

حضرت سیِّدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کیا گیا: اہلِ بیت میں آپ کو زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا: "حسن اور حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا" مزید فرماتے ہیں: نبیِّ کریم رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیِّدتنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرماتے "میرے بچوں کو میرے پاس لاؤ، پھر انہیں سُونگھتے اور اپنے ساتھ لپٹا لیتے۔" (ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن۔۔۔الخ، ۴۲۸/۵، حدیث: ۳۷۹۷)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: محبت کی بہت قسمیں ہیں: اولاد سے محبت اور قسم کی ہے، ازواج سے اور قسم کی، دوستوں سے اور قسم کی۔ اولاد میں حضرات حسنین بہت پیارے ہیں، ازواج میں حضرت عائشہ صدیقہ محبوبہ محبوبِ ربُّ العالمین ہیں، دوست و احباب میں حضرت ابو بکر صدیق بہت پیارے ہیں لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں۔ مزید فرماتے ہیں کہ حضور انہیں کیوں نہ سُونگھتے وہ دونوں تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پھول تھے، پھول سُونگھے ہی جاتے ہیں، انہیں کلیجے سے لگانا لپٹانا انتہائی محبت و پیار کے لیے تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹے بچوں کو سُونگھنا، ان سے پیار کرنا، انہیں لپٹانا چمٹانا سنتِ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴۷۷/۸)

جو اپنی زندگی میں سُنّتیں ان کی سجاتے ہیں انہیں پیارا محمد مصطفٰے اپنا بناتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۸۹)

حسنینِ کریمین کی حوصلہ افزائی:

حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کُشتی لڑ رہے تھے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرما رہے تھے: حسن! حسین کو پکڑلو۔ حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ حَسَن کی حوصلہ افزائی فرمارہے ہیں حالانکہ یہ بڑے ہیں؟ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دوسری طرف جبریل امین ہیں جو حُسین کو ایسے ہی کہہ کر حوصلہ افزائی فرمارہے ہیں، (سیرا علام النبلاء، الحسن بن علی، ۳۹۲/۴)

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
کیجے رضؔا کو حشر میں خنداں مثالِ گل

(حدائقِ بخشش، ص 77)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بچوں کی دلجوئی کرنا، ان سے شفقت سے پیش آنا اور حوصلہ افزائی کرنا سرکارِ والا تبار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارک انداز ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے بچوں سے پیار و محبت سے پیش آنا چاہئے اور ہر معاملے میں ان کے ساتھ شفقت بھرا برتاؤ کرنا چاہیے ، انہیں اپنے ساتھ کھلانا چاہیے اور انہیں خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا روایت کرتی ہیں کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: بے شک جنّت میں ایک گھر ہے جسے ”اَلْفَرَح“ کہا جاتا ہے۔ اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو بچوں کو خوش کرتے ہیں۔ (جامع صغیر، الحدیث ۲۳۲۱، ص ۱۴۰)

بچوں سے مَحَبَّت کیجئے!

مَعْلُوم ہوا اپنی اولاد اور بچوں کو خوش کرنا جنّت میں داخلے کا سبب بھی ہے۔ بچے کی نفسیاتی ضروریات میں سے یہ بھی ہے کہ اس سے مَحَبَّت اور شفقت بھرا برتاؤ کیا جائے، وہ بچے جو ماں باپ کی مَحَبَّت سے محروم رہتے ہیں، بسا اوقات نفسیاتی بیماریوں میں مبتلا دِکھائی دیتے ہیں، اچھے کھانوں، کپڑوں اور کھلونوں کے بجائے بچے اس بات کے زیادہ محتاج ہوتے ہیں کہ ان کے والِدَین ان پر توجہ دیں اور ان سے مَحَبَّت کریں۔ بعض لوگ اپنے بچّوں کے سامنے مال و اسباب کے تو ڈھیر جمع کر دیتے ہیں، لیکن انہیں اپنی حقیقی توجہ اور پیار محبت سے محروم رکھتے ہیں، ان کے پاس اس قدر بھی وقت نہیں ہوتا کہ وہ اپنی اولاد سے مَحَبَّت بھری چند باتیں ہی کرلیں۔ اسی طرح بعض والِدَین ایسے بھی ہوتے ہیں، جو اپنے بچّوں سے بے جا سختی کرتے ہیں، حالانکہ جس طرح ایک بچے کی اَچّھی صحت کے لیے متوازن غذا ضروری ہے، اسی طرح بچّوں کی اچھی تربیت کے لیے والِدَین کا مناسب پیار بھی بہت ضروری ہے۔ آیئے! بچّوں سے محبت کے اِظْہار کے چند طریقے سنتے ہیں:

1. ان کی جائز خواہشات کو اپنی وُسعت کے مطابق پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔
2. ان کی باتوں کو توجہ سے سُننے کی عادت بنائی جائے، بسا اوقات بچے کچھ معلوماتی سُوالات کرتے ہیں، اس موقع پر بھی ان کی پوری بات سُننی چاہیے، اس سے ان کی حوصلہ افزائی بھی ہوگی اور مزید

سیکھنے کا ذہن بنے گا، جبکہ فضول گفتگو کرنے سے بچپن ہی سے انہیں بچنے کا ذہن دیا جائے۔

3. کوئی بھی اچھا کام سر انجام دینے (مثلاً نماز کی پابندی کرنے، تلاوتِ قرآن کرنے، مدنی انعامات پر عمل کرنے وغیرہ) پر انہیں تحائف دیے جائیں یا ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

4. بچوں سے غلطی ہو جانے کی صورت میں انہیں پیار و مَحَبَّت سے ہی سمجھایا جائے۔ بوقتِ ضرورت سختی سے بھی کام لے سکتے ہیں، لیکن یاد رہے! کہ بے جا اور حد سے زیادہ غصے کا اظہار بچوں کے دلوں میں نفرت کے بیج بو سکتا ہے۔

5. یہ بھی ذہن نشین رہے کہ بچوں سے بے جا لاڈ پیار آپ کی اولاد سے محبت نہیں بلکہ ان کے لیے زہرِ قاتل ہے۔ (جہاں ان کو سمجھانے، ان کی تربیت کرنے کی حاجت ہو، وہاں احسن انداز سے فوراً سمجھانے کا سلسلہ ہونا چاہئے)

اولاد کی بہترین تربیت کے مُتَعَلِّق مزید مَدَنی پھول حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 188 صفحات پر مشتمل کتاب **"تربیتِ اولاد"** اور رسائل **"اولاد کے حقوق** اور **بیٹی کی پرورش"** ہدیۃً حاصل فرما کر ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حَسَنَینِ کَرِیْمَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مَحَبَّت کے حوالے سے سُنا کہ

♣ آقا عَلَیْہِ السَّلَام کو اِن دونوں شہزادوں (حضراتِ حَسَن و حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) سے بے حد پیار تھا اور یہ اُسی پیار اور تربیت کا ایک اظہار تھا کہ دونوں شہزادوں کے نام بھی سرکار عَلَیْہِ السَّلَام نے رکھے تھے۔

♣ حضراتِ حَسَن و حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا عقیقہ سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے خود فرمایا تھا، دونوں کی تربیت آقا عَلَیْہِ السَّلَام نے خود فرمائی۔

♣ حضراتِ حَسَن و حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو گُھٹّی آقا عَلَیْہِ السَّلَام نے دی، حضراتِ حَسَن و حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا بچپن آقا عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے گزرا، ان کی تربیت آقا عَلَیْہِ السَّلَام نے خود فرمائی۔

♣ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن، سَیِّدَیْن، جَلِیْلَیْن، شَہِیْدَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو اپنے مبارک کندھوں پر سوار فرماتے، اَلْغَرَض! ہر ہر کام میں آقا عَلَیْہِ السَّلَام ان کی دلجوئی فرماتے اور ان سے اپنی دائمی مَحَبَّت کا اظہار فرماتے۔

♣ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حضراتِ حسنینِ کریمین، جمیع اہلِ بیتِ اَطہار سمیت جملہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے نہ صرف خود مَحَبَّت کرنے بلکہ اپنی اَوْلاد کو بھی اُن کی مَحَبَّت اور سیرت پر چلتے ہوئے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کی سنّتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے دعوتِ اسلامی کے مَطبُوعَہ رسالے "101 مَدَنی پھول" سے بات چِیت کے حوالے سے چند اَہم مَدَنی پُھول سُنتے ہیں: ❀ مُسکرا کر اور خَندہ پیشانی سے بات چِیت کیجئے۔ ❀ مُسلمانوں کی دِلجُوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چِلاّ چِلاّ کر بات کرنے سے حد دَرَجہ اِحتیاط کیجئے۔ ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گُفتگُو کی عادَت بَنایئے آپ کے اَخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عُمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❀ بات چِیت کرتے وَقت پَردے کی جگہ ہاتھ لگانا، اُنگلیوں کے ذَرِیعے بَدَن کا مَیل چُھڑانا، دُوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چُھونا یا ناک یا کان میں اُنگلی ڈالنا، تُھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ❀ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اِطمینان سے سُنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گُفتگُو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سُنَّت سے ثابِت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جب بات چِیت کی جائے تو اُس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مُخاطَب کے ظرف اور اُس کی نَفسِیات کے مُطابِق بات کی جائے۔ ❀ بدزَبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اِجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مُسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷) اور بے حَیائی کی بات کرنے والے پر جنَّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اُس شَخص پر جنَّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔ (کتابُ الصَّمت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ج۷ص ۲۰۴ رقم ۳۲۵)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِشریعت

حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول

دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جلد نَجات پانے والا شَخص وہ ہوگا، جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔(فردوس الاخبار، ج۲/۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سدا مَیں
اور ذِکر کا بھی شوق پئے غَوث و رَضا دے

(وسائِلِ بخشش مُرمّم، ص114)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمل

سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...ال ۵۹۴۲ خ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱)بغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار کی مَحَبَّت پانے کا نسخہ!

حضرت سیّدنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی تھے، ان میں سے ایک دائیں کندھے پر اور دوسرے بائیں کندھے پر سوار تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دونوں کو باری باری چُوم رہے تھے۔ ایک شخص نے عرض کی: **یارسول اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ان سے مَحَبَّت فرماتے ہیں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں! جس نے ان سے مَحَبَّت کی، اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے بُغض رکھا، اس نے مجھ سے بُغض رکھا۔

(مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، رکوب الحسن والحسین۔۔۔الخ، ۱۵۶/۴، حدیث: ۴۸۳۰)

حضرت سیّدنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو محبتِ رسول کا یہ معیار بارگاہِ رسالت سے عطا ہوا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تمام عمر اسے اپنائے رکھا، جب مروان بن حکم حضرت سَیّدنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں بوقتِ وفات حاضر ہوا اور عرض کی: "جب سے آپ کی صُحبت اختیار کی ہے، میں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذات میں حضراتِ حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی مَحبَّت بہت زیادہ پائی ہے۔" یہ سُن کر حضرت سیّدنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیقرار ہو کر اُٹھ بیٹھے اور ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ہم نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ کہیں جانے کے لیے نکلے، ابھی کچھ ہی راستہ طے کیا تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے رونے کی آواز سُنی اور وہ دونوں اس وَقْت اپنی والدہ کے پاس تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلدی جلدی چلتے ہوئے، ان کے پاس تشریف لے گئے۔ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سیّدہ فاطمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے یہ فرماتے سُنا: میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ عرض کی: پیاس (یعنی پیاس کی وجہ سے دونوں رو رہے ہیں۔) نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پانی لینے کے لیے مشکیزے کی طرف بڑھے، مگر اس میں پانی مَوجُود نہ تھا کیونکہ اُن دِنوں پانی کی اتنی سخت قِلَّت تھی کہ لوگ بھی پانی کی تلاش میں رہا کرتے تھے۔ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو پُکار کر فرمایا: کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟

ہر ایک نے کجاووں (سواریوں کے بیٹھنے کیلئے اونٹ کی کمر پر بنائی گئی نشستوں) سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر انہیں ایک قطرہ تک نہ ملا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خاتونِ جنّت، سیّدہ فاطمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا: ایک بچہ مجھے دو۔ خاتونِ جنّت سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایک بچے کو

پردے کے نیچے سے دے دیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُنہیں لے کر اپنے سینے سے لگایا مگر وہ سخت پیاس کی وجہ سے مُسلسل رو رہے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کے مُنہ میں اپنی زبان مُبارک ڈالی تو وہ اُسے چُوسنے لگے حتّٰی کہ سیراب ہوگئے۔(حضرت سیّدنا ابُوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ) میں نے دوبارہ ان کے رونے کی آواز نہ سُنی، جبکہ دوسرے (شہزادے) اسی طرح مُسلسل رو رہے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "دوسرے کو بھی مجھے دو۔" خاتونِ جنّت سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے دوسرے کو بھی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے کردیا، حضورِ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے ساتھ بھی وہی مُعاملہ فرمایا،(یعنی ان کے مُنہ میں بھی اپنی مُبارک زبان ڈال دی تو وہ بھی سیراب ہو کر خاموش ہوگئے) اس کے بعد دونوں شہزادے ایسے خاموش ہوئے کہ میں نے دوبارہ ان کے رونے کی آواز نہ سُنی۔ حضرت سیّدنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مزید فرماتے ہیں: میں ان سے مَحبّت کیوں نہ کروں جبکہ میں نے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن کے ساتھ ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔(معجم کبیر، بقیۃ اخبار حسن بن علی بن أبی طالب، ۵۰/۳، حدیث: ۲۶۵۶)

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھُول ہیں
کیجے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گُل

(حدائقِ بخشش ص 77)

شعر کی وضاحت:

اے میرے پیارے آقا! اپنے جن دو شہزادوں کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا پھُول فرمایا یعنی حَضرت امامِ حسن اور حضرتِ امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ان کے صدقے میں رَضا کو میدانِ محشر

میں ہر قسم کی مشکلات و پریشانیوں سے بچاکر مسکراتے (یعنی کِھلتے) ہوئے پھول کی طرح کر دیجئے۔

(شرح حدائقِ بخشش، ص:۲۱۷، ماخوذاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اُصول اچھی طرح ذِہن نشین کرلیجئے کہ جس طرح صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان اور اہلبیتِ اَطہار کی مَحَبَّت دُنیاو آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے، ایسے ہی ان سے بُغض وعداوت رکھنے میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے، جیسا کہ

دُشمنِ صحابہ کا انجام

ایک شخص حضرت سَیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے سامنے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کی شان میں گُستاخی وبے اَدَبی کے الفاظ بکنے لگا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے فرمایا کہ تم اپنی اس خبیث حرکت سے باز رہو ورنہ میں تمہارے لئے بددُعا کردوں گا۔ اُس گُستاخ وبے باک نے کہہ دیا کہ مجھے آپ کی بددُعا کی کوئی پروا نہیں۔ آپ کی بددُعا سے میرا کچھ بھی نہیں بِگڑ سکتا۔ یہ سُن کر آپ کو جلال آگیا اور آپ نے اس وَقت یہ دُعا مانگی کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر اس شخص نے تیرے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابیوں کی توہین کی ہے تو آج ہی اس کو اپنے قہر وغضب کی نشانی دکھادے تاکہ دوسروں کو اِس سے عبرت حاصل ہو۔ اس دُعا کے بعد جیسے ہی وہ شخص مسجد سے باہر نکلا تو اچانک ایک پاگل اُونٹ کہیں سے دوڑتا ہوا آیا اور اس کو دانتوں سے پچھاڑ دیا اور اس کے اُوپر بیٹھ کر اس کو اس قدر زور سے دَبایا کہ اس کی پسلیوں کی ہڈیاں چُور چُور ہو گئیں اور وہ فوراً ہی مر گیا۔ یہ منظر دیکھ کر لوگ دوڑ دوڑ کر حضرت سَیِّدُنا سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو مبارک باد دینے لگے کہ آپ کی دُعا مقبول ہو گئی اور صحابۂ

کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُم کا دشمن ہلاک ہوگیا۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، ج۶، ص۱۹۰)

امیں ہیں یہ قرآن و دینِ خدا کے مدارِ ہُدیٰ اعتبارِ صحابہ
رسالت کی منزل میں ہر ہر قدم پر نبی کو رہا انتظارِ صحابہ
انہیں میں ہیں صدیق و فاروق و عثماں انہیں میں علی شہسوارِ صحابہ

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُم کی شان میں اَدنیٰ سی گُستاخی کرنے والے کا اَنجام کیسا خطرناک اور عبرتناک ہوا، واقعی یہ حقیقت ہے کہ اللہ والوں کی شان میں گستاخی کرنا یا انہیں کسی بھی طرح سے تکلیف پہنچانا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب کو دعوت دینے والی بات ہے۔ ان بُزرگوں کی شان میں گُستاخی و بے ادبی کرنے والا دُنیا میں تو ذلیل و رُسوا ہوتا ہی ہے آخرت میں بھی ذِلّت اُس کا مُقدّر ہوگی۔ یزید پلید بھی وہ بدنصیب شخص ہے جو نہ صرف صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُم کی توہین کا مُرتکب ہوا بلکہ اس کی پیشانی پر اَہلِ بَیۡتِ کِرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان کو بے گُناہ شہید کرنے کا سِیاہ داغ (بھی) ہے اور جس کی ہر زمانے میں دُنیائے اسلام مذمّت کرتی رہی ہے اور قیامت تک اس کا نام حَقارت (ذِلَّت) کے ساتھ لِیا جائے گا۔ یہ بدباطن، سِیاہ دل (شخص) 25 ہجری میں دَمِشق میں پیدا ہوا۔ نہایت موٹا، بدنُما، بداَخلاق، بد مِزاج، فاسِق، فاجِر، شرابی، بدکار، ظالِم، بے اَدب، گُستاخ تھا۔ اس کی شرارتیں اور بیہودگیاں ایسی تھیں کہ جن سے بدمُعاشوں کو بھی شرم آئے۔ (خلاصہ از سوانحِ کربلا، ص ۱۱۱، ملتقطاً)

یزید پلید کی خُرافات

صَدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شہزادۂ کونین، حضرت امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کاوُجُودِ مُبارک یزید کی آزادیوں کیلئے ایک زبردست مُحتَسِب (یعنی حساب لینے والا) تھا، وہ جانتا تھا کہ آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے زمانۂ مُبارَک میں اُس کو کُھل کر کھیلنے کا موقع نہ ملے گا اور اُس کی کسی بھی اُلٹی حرکت اور گمراہی پر حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ صبر نہ فرمائیں گے، اس کو نظر آتا تھا کہ امام (حسین) رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسے دِیندار کا کوڑا ہر وقت اس کے سر پر گھوم رہا ہے، اسی وجہ سے وہ اور بھی زیادہ حضرت امام (حسین) رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جان کا دُشمن تھا اور اسی لئے حضرت امام (حسین) رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت اس کیلئے باعثِ مَسرَّت ہوئی۔

حضرت امام (حسین) رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سایہ اُٹھنا تھا، یزید کُھل کر کھیلا (یعنی بالکل آزاد ہوگیا) اور اَنْواع و اَقْسام کے مَعاصِی (یعنی گُناہوں) کی گرم بازاری ہوگئی۔ حرام کاری، بھائی بہن کا نکاح، سُود، شراب، اعلانیہ رائج ہوئے، نمازوں کی پابندی اُٹھ گئی، بَغاوت و سرکشی اِنتہا کو پہنچی، خَباثَت نے یہاں تک زور کِیا کہ مُسلِم بن عُقبہ کو بارہ ہزار (12000) یا بیس ہزار (20,000) کا لشکر لے کر مدینۂ طَیِّبہ کی چڑھائی کیلئے بھیجا۔ اِس نامُراد لشکر نے مدینۂ طَیِّبہ (زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا) میں وہ طُوفان برپا کیا کہ اللہ کی پناہ! قتل وغارت اور طرح طرح کے مَظالِم، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمسایوں پر کئے۔ وہاں کے رہنے والوں کے گھر لُوٹ لئے، سات سو (700) صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو شہید کیا اور دوسرے عام باشندے مِلا کر دس ہزار (10,000) سے زیادہ کو شہید کِیا، لڑکوں کو قید کرلیا، ایسی ایسی بد تمیزیاں کیں، جن کا

ذکر کرنا ناگوار ہے۔ مسجدِ نَبَوِی شریف (علیٰ صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کے سُتونوں میں گھوڑے باندھے، تین دن تک مسجد شریف میں لوگ نماز سے مُشَرَّف نہ ہوسکے۔ صرف حضرت سَعِید بن مُسَیَّب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دِیوانے بن کر وہاں حاضر رہے۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن حَنْظَلَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ یزیدیوں کی بُری حرکات اس حد تک پہنچیں کہ ہمیں اندیشہ ہونے لگا کہ اِن کی بدکاریوں کی وجہ سے کہیں آسمان سے پتھر نہ برسیں۔ (الصواعق المحرقہ، الباب الحادی عشر، الخاتمہ فی بیان اعتقاد اھل السنۃ، ص ۲۲۱ ملخصاً)

پھر یہ شریر لشکر، مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی طرف روانہ ہوا، راستہ میں امیرِ لشکر مر گیا اور دُوسرا شخص اُس کا قائم مقام کِیا گیا۔ مَکَّۂ مُعَظَّمَہ (زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا) پہنچ کر اُن بے دِینوں نے مِنْجَنِیْق (مِنْجَنِیْق پتّھر پھینکنے کا آلہ ہوتا ہے جس سے پتّھر پھینک کر مارا جاتا ہے اس کی زَد بڑی زبردست اور دُور کی مار ہوتی ہے) سے پتّھروں کی بارش کی۔ اِس سنگ باری سے حَرَم شریف کا صحنِ مُبارَک پتّھروں سے بھر گیا اور مسجدِ حرام کے سُتون ٹُوٹ پڑے اور کعبۂ مُقَدَّسہ کے غِلاف شریف اور چھت کو اُن بے دِینوں نے جلا دِیا۔ اِسی چھت میں اُس دُنبے کے سینگ بھی تبرُّک کے طور پر محفوظ تھے، جو حضرت سَیِّدُنا اسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فِدیہ میں قُربانی کِیا گیا تھا، وہ (سِینگ) بھی جل گئے، کعبۂ مُقَدَّسہ کئی روز تک بے لباس رہا اور وہاں کے باشندے (یزیدی لشکر کی طرف سے پہنچنے والی) سخت مُصیبت میں مُبْتَلا رہے۔ (خلاصہ سوانح کربلا، ص ۱۷۷ تا ۱۷۹، ملخصًا)

خرافاتِ یزید پلید کا بائیکاٹ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ یزید پلید نے اپنے دَورِ حکومت میں بدکرداری کا

ثُبُوت دیتے ہوئے کئی خُرافات کو عام کیا مثلاً، مَحارِم (وہ رشتے دار جن سے نکاح حرام ہے ان) سے نکاح اور سُود وغیرہ کو اِس بے دِین نے عَلانِیَہ رواج دیا، مدینہ طیبہ ومکہ مکرمہ کی بے حُرمتی کرائی، صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ اَطہار کو ظُلم وسِتم کے بعد شہید کروادیا، گانے باجے سُننا، خُوب شراب پینا، نماز نہ پڑھنا الغرض یہ بدبخت ہر وہ کام کرتا، جس سے شریعتِ مُطَہَّرہ نے منع فرمایا۔ یقیناً انسان عزّت وشہرت، مال و دولت اور حکومت ملنے سے سرکش وبے باک بن جاتا ہے اور پھر دھیرے دھیرے دین سے دُور اور دُنیا سے قریب تر ہو جاتا ہے، اپنے تخت وتاج کی لاج رکھنے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں اور اس کے پیاروں کی گُستاخیوں سے بھی باز نہیں آتا۔ یزید پلید بھی اِقتِدار و حکومت کی مَحبَّت میں مُبتلا ہو کر ایسا سَرکَش ہوا کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی شان میں گستاخیاں کیں، اُن کو تکلیفیں پہنچائیں، اُن کا دل دُکھایا حالانکہ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان تو وہ مقدّس ہستیاں ہیں، جن کی شان وعظمت کے بارے میں خود سُلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَکۡرِمُوۡا اَصۡحَابِیۡ فَاِنَّھُمۡ خِیَارُکُمۡ یعنی میرے صحابہ (عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان) کی عزّت کرو کہ وہ تمہارے نیک تَرین لوگ ہیں۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، ۲/۴۱۳، حدیث: ۶۰۱۲) مزید فرمایا: "خَیۡرُ اُمَّتِی الۡقَرۡنُ الَّذِیۡنَ یَلُوۡنِیۡ ثُمَّ الَّذِیۡنَ یَلُوۡنَھُمۡ ثُمَّ الَّذِیۡنَ یَلُوۡنَھُمۡ یعنی میری اُمّت میں سب سے بہتر میرے زمانہ والے ہیں (یعنی صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان) پھر اُن کے بعد کے لوگ (یعنی تابعین) پھر اُن کے بعد کے لوگ ہیں (تبعِ تابعین رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن۔)" (مسلم، کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل الصحابہ ... الخ، ص، حدیث: ۱۳۷۲)

نمایاں ہے اسلام کے گلستاں میں ہر اک گل پہ رنگِ بہارِ صحابہ
یہ مہریں ہیں فرمانِ خَتمُ الرُّسُل کی ہے دِینِ خدا شاہکارِ صحابہ

انہیں میں ہیں بدر و اُحد کے مجاہد لقب جن کا ہے جاں نثارِ صحابہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یزید کا بُرا کردار اور اُس کی وجہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مُبارک زمانہ پا کر بھی اُن کا قُرب حاصل نہ کر سکا اور نہ ہی اُن کی تعظیم کر کے اپنے لئے آخرت کی نجات کا سامان کر سکا بلکہ اس نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاک گھرانے پر ظُلم و سِتم کی آندھیاں چلائیں اور اُن پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑے۔ یزید پلید نے یہ سب تاج و حکومت اور دُنیاوی مال و دولت کی مَحَبَّت میں کیا، کیونکہ اس ظالِم بد اَنجام کو امامِ عالی مقام، سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ گرامی سے اپنے اِقْتِدار کو خطرہ محسوس ہوتا تھا حالانکہ حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دُنیائے ناپائیدار سے کیا سروکار! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو کل بھی اُمَّتِ مُسلِمہ کے دِلوں کے تاجدار تھے، آج بھی ہیں اور رہتی دُنیا تک رہیں گے۔ مگر اُس یزید بدبخت نے مال و دولت کے نشے میں بدمست ہو کر اپنی آخرت کے ساتھ ساتھ دُنیا بھی تباہ و برباد کر ڈالی۔ واقعی دُنیا کی مَحَبَّت ہر فِتْنہ و فَساد کا سبب ہے، یہ ساری تباہی **دُنیا** کی مَحَبَّت ہی نے مچائی ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت انسان کو ظالم بنا دیتی ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت انسان کو بے حِس و بے باک بنا دیتی ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت انسان کو پتھر دِل بنا دیتی ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت اعمال کو ضائع کر دیتی ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت دِین کو نُقصان پہنچانے کا سبب ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت گمراہی کا سبب ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت انسان کو نیکیوں سے دُور کر دیتی ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت ہی گُناہوں پہ جَری (یعنی دلیر) کر دیتی ہے۔ آیئے **دُنیا** کی مذمّت پر 3 فرامینِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. دُنیا کی مَحَبَّت تمام گُناہوں کی جڑ ہے۔(کتاب ذم الدنیا مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا ج۵ ص۲۲ حدیث۹)

2. چھ (6) چیزیں عمل کو ضائع کر دیتی ہیں: (۱) مخلوق کے عُیُوب کی ٹوہ میں لگے رہنا (۲) دل کی سختی (۳) دُنیا کی مَحَبَّت (۴) حَیا کی کمی (۵) لمبی اُمید اور (۶) حد سے زِیادہ ظُلم۔" (کنز العمال، ۸/۳۶، جزء ۱۶، الحدیث: ۴۴۰۱۶)

3. "دو بُھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو اتنا نُقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال و دولت کی حِرص (لالچ) اور دُنیا کی مَحَبَّت انسان کے دِیْن کو نُقصان پہنچاتے ہیں۔ (جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب حدیث ماذئبان جائعان، الحدیث: ۲۳۸۳، ص۱۶۶)

پیچھا مِرا دُنیا کی محبت سے چُھڑا دے
یا ربّ مجھے دِیوانہ مدینے کا بنا دے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص112)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا دُنیا کس قدر حقیر چیز ہے، لہٰذا اِس کو اَہم سمجھنا بڑی بے وقوفی ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک تو دُنیا کی حیثیت دَرحقیقت مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں بلکہ یہ دُنیا تو آخرت کی کھیتی ہے، اگر ہم اس میں اچھے اعمال کی صُورت میں بیج بوئیں گے تو آخرت میں اَجرو ثواب کی صُورت میں فصل کاٹ سکیں گے۔ لہٰذا اپنا بینک بیلنس بڑھانے، خزانوں کے اَنبار جَمع کرنے، عُمدہ و مہنگی کاروں میں گُھومنے، دُوسروں کی جائیدادیں ہتھیانے اور ٹھاٹ باٹ سے رہنے کی حرص پالنے کے بجائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے جو نعمتیں عطا کی گئیں ہیں، اُنہی پر قناعت کرتے ہوئے اُس کی رِضا پر راضی رہتے ہوئے حرص کی آلُودگیوں سے خُود کو بچانا چاہئے۔

شیخُ الحدیث حضرت علّامہ عبدُ المُصطفیٰ اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لالچ بہت ہی بُری خَصلت اور نِہایت خراب عادت ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کو جو رِزْق و نعمت اور مال و دَولت یا جاہ (یعنی عزّت) و مَرْتَبہ مِلا ہے، اُس پر راضی ہو کر قناعت کر لینی چاہئے۔ دُوسروں کی دَولتوں اور نعمتوں کو دیکھ دیکھ کر خُود بھی اُس کو حاصِل کرنے کے خیال میں پریشان حال رہنا اور غلط و صحیح ہر قسم کی تدبیروں میں دن رات لگے رہنا یہی جذبۂ حرص و لالچ کہلاتا ہے اور حرص و طمع دَرْ حقیقت انسان کی ایک پیدائشی خَصلَت ہے۔ (جنتی زیور، ۱۱۰، بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیاوی مال و دولت کے حُصُول کی خواہش و کوشش کرنے کے بجائے آخرت کی نعمتوں کو پانے کیلئے خوب نیکیاں کیجئے اور دُنیا سے بے رغبتی اختیار کیجئے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: ہم سب میں بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اَزْهَدُكُمْ فِي الدُّنْيَا وَاَرْغَبُكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ یعنی تم میں سب سے بہترین وہ ہے جو دنیا سے زیادہ بے رغبتی اور آخرت میں زیادہ رغبت رکھنے والا ہو۔ (شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/۳۴۳، حدیث: ۱۰۵۲۱)

دُنیا سے بے رغبتی کسے کہتے ہیں؟

حضرتِ علامہ عبدُ الرءُوف مناوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: دُنیا کے فنا اور عیب دار ہونے کی وجہ سے بے رغبتی کرے اور آخرت کی بُزرگی اور ہمیشہ رہنے کی وجہ سے آخرت میں رغبت رکھے، عقلمند وہ ہے جو دُنیا اور دُنیا کے میل کچیل سے اپنے آپ کو بچائے اور دُنیا کو اپنا خادِم بنائے، ضرورت کے مُطابق دُنیا جمع کرے اور اس کے علاوہ دنیا سے کنارہ کَشی اختیار کرے کیونکہ جب کوئی دنیا سے مُنہ موڑتا ہے تو دُنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے، جو شخص دُنیا کمانے کی خاطر

جتنا دُنیا کے پیچھے بھاگتا ہے، دُنیا اس سے اتنی ہی بھاگتی ہے، جیسے سایہ سُورج کی طرف مُنہ کر کے چلنے والے کے پیچھے پیچھے آتا اور سُورج سے پیٹھ پھیر کر چلنے والے کے آگے آگے بھاگتا ہے، اگر یہ شخص اپنے آگے بھاگنے والے سایہ کو پکڑنے کی کوشش کرے بھی تو ناکام ہو گا۔ (فیض القدیر، ۳/ ۶۶۲ تحت الحدیث: ۴۱۱۴)

دولتِ دُنیا سے بے رغبت مجھے کر دیجئے

میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار

(وسائلِ بخشش ص ۲۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مفتیِ دعوتِ اسلامی کے اَوصاف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ جو دُنیا کے پیچھے بھاگتا ہے تو دُنیا اسے اپنے پیچھے بھگاتی ہے اور وہ دُنیا کی مَحبَّت میں سَرکَش و نافرمان ہو کر دِھیرے دِھیرے دِین سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے اور جو خوش نصیب دُنیا سے بے رغبتی اِختیار کرتا ہے تو دُنیا خود اس کے قدموں میں چلی آتی ہے۔ اگر ہم دُنیا کی مَحبَّت سے پیچھا چُھڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے شریعت و سُنَّت کے مُطابق عمل کرنے کی سعادت نصیب ہو گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مُتَّقِی و پرہیز گار، اچھی عادات و کردار کے حامل بے شُمار اسلامی بھائی وابستہ ہیں، انہی میں سے ایک مرحوم مُفتیِ دعوتِ اسلامی الحافظ القاری الحاج **محمد فاروق العطاری المدنی** رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں، جو بہت ہی اعلیٰ اَوصاف کے مالک تھے، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خوفِ خدا و عشقِ رسول رکھنے والے، دُنیا سے بے رغبت، قناعت پسند اور مُصیبت پر صبر کرنے

والے، بکثرت مُطالعہ کرنے والے، تلاوتِ قرآن کا ذوق رکھنے والے، عاجزی واِنکساری کے پیکر تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ سُنَّتوں اور مُسْتَحَبَّات پر عمل کرنے والے، حُسنِ اَخلاق سے پیش آنے والے، وَقْت کے قدر دان، اچھے مُدَرِّس اور بہترین امام تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نیکی کی دعوت دینے، مدنی قافلوں میں سفر کرنے اور مدنی مرکز کی اطاعت کرنے والے تھے۔ آپ مُرشِد مُرشِد کرنے والے، مُرشِد سے محبت کرنے والے اور مُرشِد بھی ان سے محبت فرماتے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت عطا فرمائے اور گُناہوں سے بچتے ہوئے خُوب خُوب نیکیاں کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یقیناً مُقدَّر کا وہ ہے سکندر   جسے خیر سے مل گیا مدنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی   دِلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول
گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ   گُناہوں کو دیگا چُھڑا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یزید کی خُرافات اور ان کا بائیکاٹ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید نے جن خُرافات اور بُرائیوں کا سَرِ عام اِرتِکاب کیا تھا، بد قسمتی سے آج وہی چیزیں ہمارے مُعاشرے میں بھی عام ہوتی جارہی ہیں، حالانکہ شریعتِ مُطہرہ، شریعتِ اِسلامیہ نے ان تمام بُرائیوں مثلاً شراب پینے، گانے باجے سُننے، سُود کھانے، نماز نہ پڑھنے کی مذمت اور ان کے نُقصانات بیان کیے ہیں، آئیے! ان میں سے چند خُرافات اور ان کے نُقصانات سنتے ہیں۔

یزید کی ایک بُرائی شراب نوشی

یزید کی ایک بُری عادت شراب نوشی تھی جبکہ شراب پینا حرامِ قطعی ہے اور اسے حلال جان کر پینا کُفر ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے مُعاشرے میں یہ بُرائی بھی عام ہوتی جارہی ہے۔ یاد رکھئے! شراب تمام بُرائیوں کی جڑ ہے کہ شراب پی کر انسان ہر گُناہ میں بآسانی مُبتلا ہوسکتا ہے کیونکہ شرابی کو ہوش نہیں ہوتا اور وہ اچھے بُرے کی تمیز بھی کھو بیٹھتا، شراب کیا گُل کِھلاتی ہے۔ آیئے اس ضمن میں ایک حدیثِ پاک سُنتے ہیں، چنانچہ

شراب نے کیا گُل کِھلائے:

حضورِ نبیِ مُکرَّم، نُورِ مُجسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: بُرائیوں کی اصل (یعنی شراب) سے بچو کیونکہ تم سے پہلے ایک شخص تھا، جو اللہ عزَّوَجَلَّ کی عبادت کیا کرتا اور لوگوں سے الگ تھلگ رہتا، ایک عورت اس کی مَحبَّت میں گرفتار ہوگئی اور اس کی طرف خادِم کو کہلا بھیجا کہ ہم تمہیں گواہی کے لئے بُلا رہے ہیں۔ چنانچہ وہ وہاں پہنچ گیا۔ جب بھی وہ کسی دروازے سے اندر داخل ہوتا تو وہ اس پر بند کر دیا جاتا، یہاں تک کہ وہ ایک نہایت حسین وجمیل عورت کے پاس پہنچا، جس کے قریب ایک لڑکا کھڑا تھا اور وہاں شیشے کا ایک بڑا برتن تھا، جس میں شراب موجود تھی۔ اس عورت نے عابد سے کہا: "میں نے تجھے کسی قسم کی گواہی دینے کے لئے نہیں بُلایا بلکہ اس لئے بُلایا ہے کہ تُو اس لڑکے کو قتل کرے کے مجھ سے بدکاری کرے یا پھر شراب کا صرف ایک جام پی لے، اگر تُو نے اِنکار کیا تو میں واویلا کروں گی اور تجھے ذلیل ورُسوا کردوں گی۔" جب اس شخص نے دیکھا کہ اس کے پاس اس سے چھٹکارے

کی کوئی راہ نہیں تو اس نے کہا: "مجھے شراب کا گلاس پلا دے۔" عورت نے شراب کا ایک جام پلایا تو اس نے مزید مانگا، پس وہ اسی طرح شراب پیتا رہا یہاں تک کہ اس عورت کے ساتھ مُنہ بھی کالا کیا اور لڑکے کو بھی قتل کر دیا۔ لہٰذا تم شراب سے بچتے رہو، بِلاشُبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ایمان اور شراب نوشی دونوں کسی شخص کے سینے میں کبھی جمع نہیں ہوسکتے، ہاں! عنقریب ایک دوسرے کو باہر نکال دے گا۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الاشربۃ، فصل فی الاشربۃ، الحدیث: ۵۳۲۴، ج۷، ص۳۶۷۔)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ شراب کتنی بُری چیز ہے کہ جس کے پینے کے بعد انسان ہر طرح کا گُناہ بآسانی کر ڈالتا ہے۔ یاد رکھئے! شراب نوشی کے جہاں اُخروی نُقصانات ہیں وہیں اس کے دُنیاوی نُقصانات بھی بہت زیادہ ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اسلام نے شراب نوشی کو جو حرام قرار دیا ہے اِس میں بے شُمار حکمتیں ہیں، اب غیر مسلم بھی اِس کے نقصانات کو تسلیم کرنے لگے ہیں، چُنانچِہ ایک غیر مسلم مُحقِّق کے تَأَثُّرات کے مطابِق شروع شروع میں تو بدنِ انسانی شراب کے نقصانات کا مقابلہ کرلیتا ہے اور شرابی کو خوشگوار کیفیت مل جاتی ہے مگر جلد ہی داخِلی (یعنی جسم کی اندرونی) قوّتِ برداشت ختم ہو جاتی اور مُستقِل مُضِر اثرات مُرتَّب ہونے لگتے ہیں۔ شراب کا سب سے زیادہ اثر جگر (کلیجی) پر پڑتا ہے اور وہ سُکڑنے لگتا ہے، گُردوں پر اِضافی بوجھ پڑتا ہے جو بِالآخر نڈھال ہو کر انجامِ کار ناکارہ (FAIL) ہو جاتے ہیں، عِلاوہ ازیں شراب کے استِعمال کی کثرت دِماغ کو مُتَوَرِّم (یعنی سُوجن میں مُبتَلا) کرتی ہے، اَعصاب میں سوزِش ہو جاتی ہے نتیجۃً اَعصاب کمزور اور پھر تباہ ہو جاتے ہیں، شرابی کے مِعدہ

میں سُوجَن ہو جاتی ہے، ہڈّیاں نرم اور خَستہ (یعنی بَہُت ہی کمزور) ہو جاتی ہیں، شراب جسم میں موجود وٹامنز (Vitamins) کے ذَخائر کو تباہ کرتی ہے، وٹامن B اور C اِس کی غارتگری کا بِالخصوص نشانہ بنتے ہیں۔ شراب کے ساتھ ساتھ تمباکو نوشی کی جائے تواِس کے نُقصان دہ اَثرات کئی گُنا بڑھ جاتے ہیں اور ہائی بلڈ پریشر، سٹروک اور ہارٹ اٹیک (Heart Attack) کا شدید خطرہ رہتا ہے۔ بکثرت شراب پینے والا تھکن، سَر دَرد، مَتلی اور شِدّتِ پیاس میں مُبتَلا رہتا ہے۔ بے تحاشہ شراب پی جانے سے دل اور عملِ تَنَفُّس (سانس لینے کا عمل) رُک جاتا اور شرابی فوری طور پر موت کے گھاٹ اُتر جاتا ہے۔ (فیضانِ سنت، ص۴۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شراب نوشی کی نحوست سے بچنے کے لیے کیا کرنا چاہئے، سُنئے اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ بندہ بُرے دوستوں (شرابیوں) کی صحبت چھوڑ کر اچھی صحبت اَپنالے، تاکہ اس کی برکت سے شراب نوشی اور اس طرح کی دیگر بُرائیوں سے جان چُھوٹ جائے۔ فی زمانہ اچھی صُحبت پانے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اپنانا بھی ہے کہ جس کی برکت سے مُعاشرے کے بگڑے ہوئے لاکھوں اَفراد توبہ کرکے راہِ راست پر آ گئے۔ ہم بھی مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری زندگی میں نیکیوں کی مدنی بہار آجائے گی۔

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی کرتے اور نصیحت کے مدنی پُھول لُٹاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

تُو نشے سے باز آ مت پی شراب
دو جہاں ہو جائیں گے ورنہ خراب

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص714)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یزید کی دوسری بُرائی، گانے باجے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید میں ایک بُرائی یہ بھی تھی کہ وہ گانے باجے سُننے کا عادی تھا جبکہ گانے باجے سُننا ناجائز، سخت حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ مگر افسوس! صد کروڑ افسوس! یہی بُرائی آج ہمارے معاشرے میں بھی عام ہوتی نظر آرہی ہے، چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت اکثر اس بُرائی میں مُبتلا نظر آتے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا موسیقی مسلمانوں کی نَس نَس میں اُترتی چلی جارہی ہے، تقریباً ہر جگہ ہی موسیقی کی دُھنیں سُنی جاتی ہیں۔ ہوٹل ہو یا مکان اور دُکان، کارخانہ ہو یا گودام، کار ہو یا بس، ٹیکسی ہو یا سوزوکی، ہر جگہ ہی مسلمان اس بُری آفت کا شکار نظر آتے ہیں۔ اسی طرح بچوں کے اکثر کھلونوں میں بھی میوزک ہوتا ہے۔ بے چارے کے جُھولے کے اُوپر کھلونا لٹکا دیا جاتا ہے جو اسے موسیقی سُناتا اور سُلاتا ہے۔ جب بچپن ہی سے بچہ میوزک سُننے کا عادی ہوگا تو بڑا ہو کر میوزک سے کیسے بچ سکے گا۔ فی زمانہ موبائل فون کے ذریعے مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گانے باجے سننا تو بہت ہی آسان ہوچکا ہے۔ دورِ جدید کی اس ایجاد سے جہاں دن رات گانے سُننے کا گناہ ہورہا ہے، وہیں اپنے موبائل فون پر کالرٹون (Caller Tune) اور رِنگ ٹون (Ring Tune) سیٹ کرکے دوسروں کو سُنا کر ناجائز و حرام کام کا اِرتکاب ہورہا ہے۔ افسوس صد افسوس! اب تو مَساجد میں بلکہ مسجدُ الحرام شریف میں اور وہ بھی عین خانہ کعبہ کے طواف میں لوگوں کے موبائل فون کی گھنٹیاں بلکہ مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میوزیکل ٹونز گونجتی رہتی ہیں، حالانکہ میوزیکل ٹون تو مسجِد کے علاوہ بھی ناجائز ہے۔ (تو مسجد میں تو حکم اور سخت ہوگا) اسی طرح اس موبائل فون پر سیٹ کی گئی موسیقی کی دُھنوں اور گانے کے بے ہُودہ کلمات سے

مسجدوں کا اِحتِرام اور تقدُّس پامال ہوتا ہے، مسجد کے پُر کیف ماحول میں ذِکر و اَذْکار، تلاوتِ قرآن اور سنّتوں بھرے درس و بیان کرنے سُننے والوں کی توجّہ اور کَیف و سُرور مُتاثِّر ہوتا ہے حتّٰی کہ اپنے یا کسی اَور کے موبائل کی وجہ سے نماز جیسی اَہم عبادت کی بھی خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ ادائیگی دُشوار ہو جاتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گانے سُننا ناجائز و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ احادیثِ مُبارَکہ میں اس بُرے فعل کی مُمانعت وارِد ہوئی ہے ۔ آیئے !اس بارے میں 3 روایات سُنتے ہیں۔

(1) جو شخص کسی گانے والی کے پاس بیٹھ کر گانا سُنتا ہے، قِیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے کانوں میں پِگھلا ہوا سیسہ اُنڈیلے گا۔ (کنزُ العُمّال ج۱۵ ص ۹۶ ، حدیث: ۴۰۶۶۲)

(2) گانے باجے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیوں کہ یہ شہوت کو اُبھارتے اور غیرت کو برباد کرتے ہیں اور یہ شراب کے قائم مقام ہیں، اس میں نشے کی سی تاثیر ہے۔

(تفسیر درمنثور ج۶ ص ۵۰۶ ، شعب الایمان ج ۴ ص ۲۸۰ حدیث ۵۱۰۸)

(3) گانا اور لَہو دل میں اس طرح نِفاق اُگاتے ہیں، جس طرح پانی سبزہ اُگاتا ہے۔ قَسَم ہے اس ذاتِ مُقدَّسہ کی جس کے قَبضہ ٔقُدرت میں میری جان ہے !بے شک قراٰن اور ذِکرُ اللہ ضرور دل میں اس طرح ایمان اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبز گھاس اُگاتا ہے۔ (فردوس الاخبار، ۲/ ۱۰۱ ، حدیث: ۴۲۰۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایات کی روشنی میں معلوم ہوا، گانے باجے سننا حرام ہے ۔ مگر افسوس کہ ہمارے مُعاشرے کے ماڈرن مفکرین اور میوزک کے شائقین اس لہو ولَعِب اور یادِ الٰہی سے غافل کرنے والی منحوس شے کو رُوح کی غِذا قرار دیتے ہیں۔ دَرحقیقت مومن کی رُوح کی غِذا تو ذِکرُ اللہ ہے، جس سے اِسے سُکون ملتا ہے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 13 ،سُورۂ رَعد، آیت نمبر 28 میں ارشاد

فرماتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِؕ ترجَمۂ کنزالایمان : وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں۔(پ ۱۳، الرعد:۲۸)

یاد رکھیے! موسیقی رُوح کی غِذا ہرگز نہیں ہوسکتی بلکہ یہ تو سَراسَر رُوح میں بگاڑ پیدا کرنے، نمازوں اور عبادتوں کی لذّتیں تباہ کرنے، شرم وحیا کا خُون کرنے اور مسلمانوں کو بے پردگی پر اُبھارنے کا سبب ہے، مَعَاذَاللہ گانوں کے بعض اشعار تو ایسے بھی ہیں، جن میں بے تحاشا کُفریات بکے جاتے ہیں، جنہیں ہم گُنگُناتے پھرتے ہیں اور اس طرف ہماری توجّہ بھی نہیں جاتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں گانے باجے کی نحوست سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر وقت نعت وتلاوت، سُنَّتوں بھرے بیانات، مدنی مُذاکرے اور مدنی چینل کے ایمان افروز سلسلے دیکھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میں گانے باجوں اور فِلموں ڈِراموں کے گنہ چھوڑوں
پڑھوں نعتیں کروں اکثر تلاوت یا رسول اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص331)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یزید کی تیسری بُرائی، سُود

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید کی خُرافات میں سے ایک بُرائی یہ بھی تھی کہ اُس نے سُود جیسے گھناؤنے گُناہ کو عام کیا، حالانکہ سُود قطعی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس کے حرام

ہونے کا اِنکار کرنے والا کافر اور جو حرام سمجھ کر اس بیماری میں مُبتلا ہو، وہ فاسِق اور مَرْدُوْدُ الشَّہادۃ (یعنی اُس کی گواہی نامقبول) ہے۔ بدقسمتی سے یہ بُرائی بھی ہمارے مُعاشرے میں بڑی تیزی سے پھیلتی جارہی ہے، اگر کسی حاجت مند کو قرض (Loan) کی ضرورت پڑ جائے تو جگہ جگہ سُودی اِدارے قائم ہیں، جن سے بآسانی سُود پر قرض مل جاتا ہے اور قرض لینے والا بھی بخوشی سُود (Interest) پر قرض لے لیتا ہے اور اس کو کوئی بُرائی بھی تصور نہیں کرتا، ایسے موقع پر اگر دِین کا درد رکھنے والا کوئی اسلامی بھائی سمجھانے کی کوشش بھی کرے تو اس قسم کی باتیں سُننے کو ملتی ہیں: "بھئی کیا کریں مجبوری ہے، ہم تو بے بس ہیں، اس کے بغیر چارہ ہی نہیں، ہم اکیلے کر بھی کیا سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ" حالانکہ یہ باتیں دُرُست نہیں، کیونکہ نہ تو ہم بے بس و مجبور ہیں اور نہ ایسا ہے کہ ان حرام کاریوں کے بغیر چارہ نہیں اور جہاں تک اس بات کا تعلّق ہے کہ ہم اکیلے کیا کرسکتے ہیں، کم از کم ہم اپنی ہی اصلاح کی کوشش کا جذبہ تو پیدا کریں، ہمّت و حوصلے اور خُلوصِ نیّت کے ساتھ عملی میدان میں آگے تو بڑھیں، کیا خالی نعرے لگانے سے مُعاشرے کا بِگڑا ہوا نظام دُرُست ہو جائے گا؟ کیا محض کُڑھتے رہنے سے مُعاشرے میں تبدیلی آجائے گی؟ جی نہیں، بلکہ ہمیں سب سے پہلے اپنے آپ کو بدلنا ہو گا، اپنا جائزہ لینا ہو گا، آپ تاریخ کے اوراق اُٹھا کر دیکھ لیجئے، اسلام کے عظیم سِپہ سالاروں کے حیرت میں ڈالنے والے عظیم کارناموں کو دیکھ لیجئے، جہاں بھی تبدیلی آئی، وہ کسی اِنقلابی قدم اُٹھانے کے سبب آئی۔ ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرَام اپنی برکتیں لُٹارہا ہے، اس ماہِ مقدّس کی 10 تاریخ کو جو عظیم واقعہ رُونما ہوا، اس میں ہمارے لیے مدنی تربیت کے بے شمار مدنی پھول ہیں، لاکھوں سلام! اہلبیت کے اُن عظیم شاہسواروں پر کہ جن کے سروں پر ظلم و سِتم کے بادل منڈلا رہے ہیں، ہر طرف سے اذّیت و تکلیف کی آندھیاں چلائی جا رہی ہیں مگر کسی کی **نماز قضا نہیں ہوتی**، لاکھوں

سلام! خاندانِ اہلبیت کی اُن پاک دامن بیبیوں پر کہ اپنی آنکھوں کے سامنے خون کی ندیاں بہتی دیکھ رہی ہیں، مگر **شریعت کا دامن** ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں خاندانِ اہلبیت کے صدقے عقلِ سلیم عطا فرمائے، جذبۂ ایمانی نصیب فرمائے، اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے کچھ کر گزرنے کی ہمت وتوفیق نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قُربان جائیے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدنی سوچ پر کہ ہمیں ایک ایسا عظیم **"مدنی مقصد"** عطا فرمایا ہے کہ واقعی اگر ہم اس مدنی مقصد کو پیشِ نظر رکھ کر زندگی گزارنے کا عزمِ مُصَمَّم بھی کریں اور اس کے ساتھ ساتھ عملی اِقدامات بھی کریں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مسجدیں نمازیوں سے بھر جائیں گی، ہر طرف سُنّتوں کی مدنی بہار آجائے گی، بڑی تیزی کے ساتھ گناہوں کے بہتے ہوئے سیلاب میں غلامانِ رسول کو ایک سہارا مل جائے گا، وہ عظیم **"مدنی مقصد"** کیا ہے، آیئے! مل کر اُس کو دُہرا لیتے ہیں: **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے"**۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کرم سے "نیکی کی دعوت" کا خُوب جذبہ دے
دُوں دُھوم سُنّتِ محبوب کی مچا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 77)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم چاہتے ہیں کہ دوا بھی نہ کھائیں اور مرض سے شِفا بھی مل جائے، مانا کہ

مُعاشی خوشحالی کے لئے پورے مُعاشرے کو سُود اور دیگر بُرائیوں سے پاک کرنے کی ضرورت ہے مگر یاد رکھیں! مُعاشرہ فرد سے بنتا ہے، جب تک ہم اپنی اصلاح کی کوشش نہیں کریں گے، سارے مُعاشرے کی اصلاح کیسے ہوگی؟۔ آیئے اب سُود کی مذمّت پر چند روایات سُنتے ہیں۔

1. سُود (کا گناہ) ستّر (70) حصّہ ہے، ان میں سب سے کم درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے زِنا کرے۔ (سنن ابن ماجۃ، ابو اب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، ۳/ ۷۲، الحدیث: ۲۲۷۴)
2. (ظاہری طور پر) سُود اگرچہ زیادہ ہی ہو، آخرِ کار اس کا اَنجام کمی پر ہوتا ہے۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن مسعود، الحدیث: 4026، ج2، ص109)
3. قیامت کے دن سُود خور کو اس حال میں اُٹھایا جائے گا کہ وہ دِیوانہ ومَخْبُوطُ الْحَوَاس (گھبرایا ہوا) ہوگا۔ (المعجم الکبیر، عوف بن مالک، الحدیث: 110، ج18، ص60)
4. جس قوم میں سُود پھیلتا ہے اس قوم میں پاگل پن پھیلتا ہے۔ (کتاب الکبائر للذھبی، الکبیرۃ الثانیۃ عشرۃ، ص70)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: شبِ معراج میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا، جن کے پیٹ کمروں کی طرح (بڑے بڑے) تھے، جن میں سانپ پیٹوں کے باہر سے دیکھے جارہے تھے۔ میں نے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: "یہ کون لوگ ہیں؟" اُنہوں نے عرض کی: **"یہ سُود خور ہیں۔"** (سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، الحدیث: 2273، ج3، ص 71)

رسالہ "سُود اور اس کا علاج" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہمارے پیٹ میں اگر معمولی سا کیڑا چلا جائے، تو طبیعت میں

عجیب سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ قیامت کا یہ سخت عذاب کیسے برداشت کریں گے؟ سُود کھانے والے لوگوں کے پیٹ اتنے بڑے ہوں گے جیسے کسی مکان کے کمرے۔ ان میں سانپ اور بچھّو وغیرہ ہوں گے۔ کس قدر بھیانک عذاب ہے۔ سُود کی مذمّت اور اس کے علاج سے مُتَعلِّق مزید مُفید معلومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رِسالہ **"سُود اور اس کا علاج"** ہاتھوں ہاتھ مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً حاصل فرما کر خُود بھی اس کا مُطالَعہ کیجئے اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کا ثواب پانے اور انہیں اس گُناہ سے بچانے کیلئے تحفۃً پیش کیجئے، اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

12 مدنی کاموں میں سے ایک ماہانہ مدنی کام "مدنی انعامات"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیوں کا جذبہ پانے اور گناہوں سے خُود کو بچانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام "مدنی انعامات کا رِسالہ" جمع کروانا بھی ہے۔ خوش نصیب عاشقانِ رسول اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے مدنی انعامات پر عمل کی سعادت حاصل کرتے اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رِسالہ پُر کرتے ہیں اور مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو رِسالہ جمع کرواتے ہیں ۔ ہمارے اَسلافِ کرام بھی نہ صرف خُود اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے جیسا کہ

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں :"اے لوگو! اپنے اَعمال کا

حساب کرلو، اس سے پہلے کہ قیامت آجائے اور تم سے ان کا حساب لیا جائے۔ (حلیۃ الاولیاء،ج ۱،ص ۵۶) شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفِتَن دَور میں فکرِ آخرت کا ذِہن بنانے، نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل مَدنی اِنعامات بَصُورتِ سُوالات عطا فرمائے ہیں۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، اسکولز، کالجز اور جامعۃ المدینہ کے طَلباء کے لئے 92، طالبات کے لئے 83 اور مدرسۃُ المدینہ کے مدنی مُنّوں کے لئے 40 مَدنی اِنعامات ہیں، اِسی طرح خُصُوصی یعنی گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں کے لیے 27، قیدیوں کے لیے 52 مَدنی اِنعامات مُرتَّب فرمائے ہیں۔ مَدنی اِنعامات کے رَسائل مَکْتَبۃُ الْمَدِیْنہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً طلب کیے جاسکتے ہیں، ان کا بَغور مُطالَعہ کرنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ دَرْاَصْل خُود اِحتِسابی کا ایک جامع نِظام ہے، جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضل وکَرم سے آہستہ آہستہ دُور ہوجاتی ہیں اوراس کی بَرَکت سے پابندِ سُنَّت بننے، گُناہوں سے نَفرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بنتا ہے۔ آیئے! مدنی انعامات کے رسالے کی ایک مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے۔ چنانچہ،

مَدنی انعامات کے رسالے کی بَرَکت

نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدنی انعامات کا ایک رسالہ تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے۔ مَدنی انعامات کا رسالہ ملنے کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لیے مسجد

میں حاضر ہوگئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور مدنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

مَدَنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خُوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یزید کی چوتھی بُرائی، نماز نہ پڑھنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید جن بُرائیوں میں مبتلا تھا ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ وہ یا تو سِرے سے نماز ہی نہیں پڑھتا تھا اور اگر پڑھتا بھی تھا تو قضا کر کے پڑھتا تھا، حالانکہ نماز قضا کر کے پڑھنا بھی گُناہ ہے، اور نہ پڑھنا تو اس سے بھی بڑا گُناہ ہے۔ فی زمانہ یہ گناہ بھی بالکل عام ہے۔ اوّل تو ہماری اکثریت نمازوں کی ادائیگی سے غافل اور حُقُوقُ اللہ پامال کرنے کی طرف مائل نظر آتی ہے اور جو رہے سَہے مُسلمان نَماز پڑھتے بھی ہیں، ان میں سے شاید ایک فیصد (1٪) کو بھی نماز دُرست پڑھنی آتی ہو۔ یاد رکھئے! حُقُوقُ اللہ میں سے نَماز اِنتہائی اَہمِیّت کی حامِل ہے، جس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا کہ روزِ قِیامَت حُقُوقُ اللہ میں سب سے پہلے اسی کے مُتعَلِّق سوال کیا جائے گا۔ حَدِیْثِ پاک میں ہے "**اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صَلَاتُه**" یعنی کل قِیامَت کے دن بندے سے سب پہلے اس کی نَماز کے بارے میں سوال ہوگا۔ اس حَدِیْثِ پاک کے تَحت حَضرتِ علّامہ عَبْدُالرَّؤف مناوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ بے شک نماز اِیمان کی عَلامَت اور اَصْلِ عِبادَت ہے۔ (التیسیر شرح جامع الصغیر، ۱/۳۹۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِسلام میں جو اَہمیّت نَماز کو حاصِل ہے وہ کسی اور عِبادَت کو حاصِل

نہیں، نماز اَرکانِ اِسلام میں سے ایک اَہَم ترین رُکن ہے، نماز ایک بہُت ہی عَظِیم عِبادَت ہے، نماز جنَّت میں لے جانے والا عمل ہے، نماز نُور ہے، خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ دو رَکعتیں ادا کرنے والے کے لئے جنَّت واجِب ہو جاتی ہے، (صحیح مسلم، رقم ۲۳۴، ص ۱۴۴) دو رَکعت نمازدُنیاومَافِیْھَا(یعنی دُنیا اور جو کچھ اِس میں ہے) سے بہتر ہے، نماز اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ عمل ہے، نَماز میں ہر سجدے کے عِوَض ایک نیکی لکھی جاتی، ایک گُناہ مِٹایا جاتا اور ایک دَرَجہ بُلند کیا جاتا ہے، نَمازی بروزِ قیامت سَلامتی کے ساتھ جنَّت میں داخل کیا جائے گا، نَماز سے گُناہ جھڑتے ہیں، ایک نماز پچھلی نماز کے دوران ہونے والے گناہوں کو دھوڈالتی ہے، نمازی خَیر میں رات گُزارتا ہے، نَماز بُرائیوں کو مِٹادیتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی روزانہ پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نفل نمازوں کی سعادت بھی نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دیدارِ حق دِکھائے گی اے بھائیو! نماز جنّت تمہیں دِلائے گی اے بھائیو! نماز
جنَّت میں نَرم نَرم بچھونوں کے تَخت پر آرام سے سُلائے گی اے بھائیو! نماز
فاقے سے مُفلسی سے جہنّم کی آگ سے سب سے تمہیں بچائے گی اے بھائیو! نماز
پڑھ کر نماز ساتھ لو سامانِ آخرت محشر میں کام آئے گی اے بھائیو! نماز
بات اعظمیؔ کی مانو نہ چھوڑو کبھی نماز اللہ سے مِلائے گی اے بھائیو! نماز

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بالخصوص اُن گناہوں کی مذمّت اور ان کے

نُقصانات سُنئے، جن کو یزیدِ پلید نے عام کیا۔ یاد رکھئے! گناہ چاہے چھوٹا ہو یا بڑا، اس میں نقصان ہی نقصان ہے اور گناہوں میں کس قدر نُحُوست ہے، اس کی تباہی و بربادی کا اندازہ اس روایت سے لگایئے، چنانچہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان (پارہ 8، سورۂ انعام، آیت نمبر: 160) سے ہرگز دھوکے میں نہ پڑنا:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ
مَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤی اِلَّا مِثْلَهَا

(پ۸، الانعام: ۱۶۰)

ترجَمۂ کنز الایمان: جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں اور جو بُرائی لائے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اس کے برابر۔

کیونکہ گناہ اگرچہ ایک ہی ہو اپنے ساتھ دس (10) بُری خصلتیں لے کر آتا ہے: (۱) جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو غضب دِلاتا ہے اور وہ اسے پورا کرنے پر قُدرت رکھتا ہے۔ (۲) وہ (یعنی گناہ کرنے والا) اِبلیس ملعُون کو خوش کرتا ہے۔ (۳) جنّت سے دُور ہو جاتا ہے۔ (۴) جہنّم کے قریب آجاتا ہے۔ (۵) وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے۔ (۶) وہ اپنے باطن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے۔ (۷) اعمال لکھنے والے فرشتوں یعنی کِرَاماً کاتِبِین کو اِیذا دیتا ہے۔ (۸) وہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روضۂ مبارکہ میں رنجیدہ کر دیتا ہے۔ (۹) زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو اپنی نافرمانی پر گواہ بنالیتا ہے۔ (۱۰) وہ تمام انسانوں سے خیانت اور ربُّ العالمین عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے۔ (بحر الدموع، الفصل الثانی عواقب المعصیۃ، ص: ۳۰)

گناہ کرنے سے مزید یہ نُقصانات بھی ہو سکتے ہیں مثلاً: (۱) روزی کم ہو جانا (۲) بلاؤں کا ہُجُوم (۳) عمر گھٹ جانا (۴) دل میں اور بعض مرتبہ تمام بدن میں اچانک کمزوری پیدا ہو کر صحت خراب ہو جانا (۵)

عبادتوں سے محروم ہو جانا(۶)عقل میں فُتور پیدا ہو جانا(۷)لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو جانا (۸)کھیتوں اور باغوں کی پیداوار میں کمی ہو جانا(۹)نعمتوں کا چِھن جانا(۱۰)ہر وقت دل کا پریشان رہنا (۱۱)اچانک شدید بیماریوں میں مُبتلا ہو جانا(۱۲)اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں ،نبیوں اور نیک بندوں کی لعنتوں میں گرفتار ہو جانا(۱۳)چہرے سے ایمان کا نُور نکل جانے سے چہرے کا بے رونق ہو جانا(۱۴)شرم و غیرت کا جاتے رہنا۔(۱۵)ہر طرف سے ذِلّتوں،رُسوائیوں اور ناکامیوں کا ہجوم ہو جانا(۱۶)مرتے وقت مُنہ سے کلمہ نہ نکلنا وغیرہ وغیرہ گُناہوں کی نحوست سے بڑے بڑے دُنیاوی نُقصان ہوا کرتے ہیں۔(جنّتی زیور، ص:۱۴۳)

آہ! ہر لمحہ گنہ کی کثرت اور بھرمار ہے
غلبۂ شیطان ہے اور نفسِ بداَطوار ہے

مُجرموں کے واسطے دوزخ بھی شُعلہ بار ہے
ہر گنہ قصداً کیا ہے اسکا بھی اِقرار ہے

ہائے! نافرمانیاں بدکاریاں بے باکیاں
آہ! نامے میں گُناہوں کی بڑی بھرمار ہے

چُھپ کے لوگوں سے گناہوں کا رہا ہے سلسلہ
تیرے آگے یاخدا ہر جُرم کا اظہار ہے

زندگی کی شام ڈھلتی جا رہی ہے ہائے نفس!
گرم روز و شب گُناہوں کا ہی بس بازار ہے

بندۂ بدکار ہوں بے حد ذلیل و خوار ہوں
مغفرت فرما الٰہی! تُو بڑا غفار ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص 478)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے یزیدِ پلید کے بُرے کردار کے حوالے سے بیان سُنا، یہ

ایک بے نقاب حقیقت ہے کہ یزید پلید ایک ظالم، جابر، بے باک و بے حِس اور ایک بد کردار انسان تھا ، جس نے کئی گُناہوں بھری خُرافات مثلاً شراب نوشی، سُود، گانے باجے، جانوروں کو آپس میں لڑانے وغیرہ جیسے گناہوں کو عام کیا، یہ بدبخت سِرے سے نماز نہ پڑھتا اور اگر پڑھتا بھی تو وقت گُزار کر پڑھتا۔

ہمیں خود بھی اور اپنی آنے والی نسلوں کو بھی یزید پلید میں پائی جانے والی اِن تمام خُرافات سے بچانے کیلئے، ان بُرائیوں کا عملی بائیکاٹ کرنا چاہیے اور اپنے آپ کو دنیا کی محبت اور گُناہوں سے دُور رکھنا چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دنیا کی محبت اور مال و دولت کی حرص سے محفوظ فرمائے اور ہمارے دلوں کو راکبِ دوشِ مصطفٰے، جگر گوشۂ مُرتضٰی، دَلبندِ فاطمہ، سلطانِ کربلا، سَیِّدُ الشُّھَدَاء، اِمامِ عالی مقام، اِمامِ عرش مقام، اِمامِ ہُمام، اِمامِ تِشنہ کام، شہزادۂ کونین، حضرت سَیِّدُنا **امام حسین** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی محبت سے آباد فرمائے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھُول ہیں
کیجے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گُل

(حدائقِ بخشش ص 77)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نَبوّت، مُصطفٰے جانِ

رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ ٔ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح، ج۱ص۵۵حدیث۱۷۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ“ کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے سَلام کے 11 مَدَنی پھول

❁ مسلمان سے مُلاقات کرتے وَقْت اُسے سَلام کرنا سُنَّت ہے۔ ❁ دِن میں کتنی ہی بار مُلاقات ہو، ایک کمرہ سے دُوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وَہاں موجود مسلمانوں کو سَلام کرنا کارِ ثَواب ہے۔ ❁ سلام میں پہل کرنا سُنَّت ہے۔ ❁ سَلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقَرَّب ہے۔ ❁ سَلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے۔ جیسا کے میرے مکّی مدنی آقا میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فَرمانِ باصَفا ہے: پَہلے سَلام کہنے والا تکبُّر سے بَرِی ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۶ص۴۳۳) ❁ سَلام (میں پہل) کرنے والے پر90 رَحمتیں اورجواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔ (کیمیائے سعادت) ❁ السَّلامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَبَرَکاتُہٗ شامل کریں گے تو30 نیکیاں ہو جائیں گی ❁ اِسی طَرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلامُ وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکاتُہٗ کہہ کر30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ❁ سَلام کا جواب فوراً ❁ اوراِتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سَلام کرنے والا سُن لے۔ ❁ سَلام اور جوابِ سلام کا دُرُست تلفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرایئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَب پہلے میں جواب سُناتا ہوں پھر آپ اِس کو دوہرایئے: وَعَلَیْکُمُ السَّلَام

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اورآداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

امیرُ المومنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہاری دُعاؤں کا محافظ، ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کا باعث اور تمہارے اَعمال کی پاکیزگی کا سبب ہے۔[1]

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عفُوّ و غَفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ

1...القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ... الخ، ص ۲۷۰

مُصْطَفٰے صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ''نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ '' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱)بِغیر اَچھّی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔(۲) جِتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدقسمتی سے ہمارے مُعاشَرے میں ایک تعداد نِت نئے نشوں کی لَت (بُری عادت) میں پڑ چکی ہے۔ یہ طرح طرح کے نشے، دِین وایمان، جان ومال اور صحت کے لیے اِنتہائی تباہ کُن ہیں، افسوس! کوئی شراب کے نشے میں مست ہے تو کوئی بھنگ، افیون، چرس وغیرہ میں اپنی زِندگی برباد کررہا ہے اور ایک تعداد ہے جو سگریٹ، پان، گُٹکا، مین پوڑی میں لگی ہوئی ہے۔

اِن کے استعمال کی بُنیادی وجہ بُرے دوستوں (نشہ کرنے والوں) کی صحبت، بڑھتی ہوئی بے روزگاری

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی ۔۔۔ الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

اور روز بروز بڑھتی ہوئی مہنگائی کے ساتھ ساتھ دِین سے دُوری اور قرآن و حدیث میں بیان کردہ وعیدوں سے بے خبری بھی ہے۔یاد رہے! کہ بیان کردہ چیزوں میں سے بعض چیزیں مثلاً پان گٹکا، مین پوڑی وغیرہ اگرچہ نشہ آور نہیں مگر کسی نہ کسی طرح انسانی صحت کیلئے نقصان دہ ضرور ہیں۔ آیئے! مختلف قسم کی مُضرِ صحّت و نشہ آور چیزوں کی تباہ کاریوں کے بارے میں سُنتے ہیں تاکہ اِن چیزوں کے دِینی و دُنیوی نُقصانات سُن کر ہماری نئی نسل اپنے آپ کو اِن چیزوں سے دُور رکھے اور نشے کی آفت میں مُبتلا ہر شخص بھی اپنے آپ کو نشے کی ہلاکتوں سے بچانے کی کوشش کرے۔ آیئے پہلے ایک حِکایت سُنئے۔چُنانچہ

نشئی سُدھر گیا

حُجّۃُ الاسلام، حضرت امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ "**احیاء العلوم**"میں لکھتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا محمد بن زکریا غَلابی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک رات حضرت سیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر ہوا وہ نمازِ مغرب کی ادائیگی کے بعد مسجد سے نکل کر اپنے گھر کا اِرادہ رکھتے تھے، اچانک نشے میں مدہوش ایک نوجوان آپ کے راستے میں آیا جو ایک عورت کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ رہا تھا، عورت نے مدد کے لئے پُکارا تو لوگ اس نوجوان کو مارنے کے لئے جمع ہو گئے۔ حضرت سیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس نوجوان کو دیکھ کر پہچان لیا اور لوگوں سے کہا: میرے بھتیجے کو چھوڑ دو۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میرے پاس آؤ۔ تو وہ نوجوان شرمندہ ہونے لگا، تب آپ نے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگایا پھر اس سے فرمایا: میرے ساتھ چلو۔ چُنانچہ وہ آپ کے ساتھ چلنے لگا حتی کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر پہنچ گیا۔ آپ نے اپنے ایک غُلام سے فرمایا: آج رات اِسے اپنے پاس سُلاؤ، جب اِس کا نشہ دُور ہو تو جو کچھ اِس نے کیا ہے، وہ اِسے بتا دینا اور اِسے میرے پاس

لانے سے پہلے جانے مت دینا۔ چُنانچہ جب اس کا نشہ دُور ہوا تو خادم نے اُسے سارا ماجرا بیان کیا، جس کی وجہ سے وہ بہت شرمندہ ہوا اور رونے لگا اور واپس جانے کا ارادہ کیا تو غُلام نے کہا: حضرت کا حکم ہے کہ تمہیں اُن کے پاس لے جاؤں۔ چُنانچہ، وہ اُس نوجوان کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس لے آیا، آپ نے اُس نوجوان سے فرمایا: کیا تجھے اپنی ذات سے شرم نہیں آئی؟ کیا تجھے اپنی شرافت سے حیا نہ آئی؟ کیا تُو نہیں جانتا کہ تیرا والد کون ہے؟ تُو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر اور جن کاموں میں لگا ہوا ہے اُنہیں چھوڑ دے۔ وہ نوجوان اپنا سر جھکا کر رونے لگا، پھر اُس نے اپنا سر اُٹھا کر کہا: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عہد کرتا ہوں، جس کے بارے میں قیامت کے دن مجھ سے سوال ہو گا کہ آئندہ کبھی میں نشہ آور چیز نہیں پیوں گا اور نہ ہی کسی عورت پر دَسْت درازی کروں گا اور میں رَبّ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرے قریب آؤ۔ پھر آپ نے اُس کے سر پر بوسہ دے کر فرمایا: اے میرے بیٹے! تُو نے توبہ کر کے بہت اچھا کیا۔ اِس کے بعد وہ نوجوان آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلسوں میں شریک ہونے لگا اور آپ سے حدیث شریف لکھنے لگا۔[1]

شرابِ مَحَبَّت کچھ ایسی پِلا دے کبھی بھی نشہ ہو نہ کم یااِلٰہی
مجھے اپنا عاشق بنا کر بنا دے تُو سرتاپا تصویرِ غم یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص109)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نشہ کیسی بُری چیز ہے، یہ کیسی کیسی بیہودہ

1 . . . احیاء العلوم، ج ۲، ص ۱۱۸۶

حرکتیں کرنے پر اُبھارتا ہے، جگہ جگہ انسان کو ذلیل ورُسوا کرواتا ہے، یادرکھئے! نشہ عقلِ انسانی کو زائل کر دیتا ہے، انسان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی یاد سے غافل کر کے نافرمانی والے کاموں میں مُبتلا کر دیتا ہے، لوگوں کی بدخواہی اور نُقصان پر اُبھارتا ہے، گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے پر اُبھارتا ہے، اچھے بُرے کی تمیز ختم کر دیتا ہے، اپنے اور بیگانے کے فرق کو مِٹا دیتا ہے، انسان بیوی اور بہن میں بھی مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اِمتیاز نہیں کرپاتا، حتّٰی کہ ماں باپ جنہوں نے خُود تکلیفیں اُٹھا کر اسے پالا پوسا، جوان کیا، اُس کی ضروریات کا خیال رکھا، زندگی بھر ہر غم سے اُسے دُور رکھا، اُس کی خواہشات پر اپنی خواہشات کو قُربان کِیا، ہمیشہ اپنی خُوشیوں کے آگے اُس کی خُوشیوں کو عزیز رکھا، مگر بُرا ہو، اِس نشے کا کہ جس کی وجہ سے انسان اپنے ماں باپ کی نہ صرف نافرمانی کرتا ہے بلکہ اُن کی توہین کرنے اور اُنہیں بدترین تکلیف سے دوچار کرنے سے بھی گُریز نہیں کرتا اور یُوں انسان نشے کی لَت میں مُبتلا ہو کر گناہوں کا ایک نہ رُکنے والا سلسلہ شروع کر دیتا ہے۔

بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں جہاں دُوسری بہت سی بُرائیاں سر اُٹھا رہی ہیں، وُہیں نشے نے بھی اپنی جڑیں انتہائی مضبوط کرلی ہیں، آج ایک کثیر تعداد ہے، جو نشے کی عادی ہے۔ مَرْد ہو یا عورت، بُوڑھا ہو یا جوان ہو یا نَوعمر لڑکا، امیر ہو یا غریب، افسر ہو یا مُلازم، تاجر ہو یا کسان، پڑھا لکھا ہو یا اَن پڑھ غرض مختلف پیشوں، طبقوں اور عُمروں سے تَعَلُّق رکھنے والے بے شُمار افراد جانے انجانے میں کسی نہ کسی طور پر نشے کی نحوست میں بُری طرح سے جکڑے ہوئے ہیں۔ مختلف قسم کے نشے مثلاً بھنگ، افیون، چرس، نشے کے ٹِیکے (Injections) اور شراب وغیرہ دن بدن عام ہوتے چلے جارہے ہیں۔ آہ! انسان کس قدر نادان ہے کہ ایک طرف تو اپنے ہی ہاتھوں اپنی جان ومال اور عزّت وآبرو برباد کیے جارہا ہے اور

دوسری طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کر کے اُن کو ناراض کئے جارہا ہے۔ حالانکہ قرآنِ کریم میں واضح طور پر مال کو فضولیات میں اُڑانے اور اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع کِیا گیا ہے۔ جیسا کہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 27 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِؕ-وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ تَرجَمۂ کنز الایمان: اور فضول نہ اُڑا بے شک اُڑانے والے (فضول خرچی کرنے والے) شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رَبّ کا بڑا ناشکرا ہے۔ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۲۷)

نیز پارہ 2 سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 195 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

(پ۲، البقرة: ۱۹۵)

اسلام میں نشے کی مذمّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اسلام نے اپنے چاہنے والوں کے نَفع و نُقصان کا کس قدر خیال رکھا ہے اور دِین و دُنیا کے اعتبار سے نُقصان دہ چیزوں سے بچنے اور نَفع مند چیزوں کے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ نشہ آور چیزوں کا استعمال بھی انتہائی ناپسندیدہ اور ممنوع قرار دیا گیا ہے کیونکہ نشہ ہلاکت و فضول خرچی کا باعث ہونے کے ساتھ ساتھ دِین و دُنیا کے اعتبار سے بھی بہت سی طِبّی اور مُعاشرتی خامیوں اور خرابیوں کا مجموعہ ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝۹۰ (پ۷، المائدہ: ۹۰)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! شراب اور جُوا اور بُت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔

نشہ کی نحوست کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نشہ کی حالت میں نماز جیسی عظیم عبادت کے قریب جانے سے بھی منع فرمادیا۔ جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى (پ۵، النساء: ۴۳)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو نشے کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ۔

قرآنِ کریم کے علاوہ بہت سی احادیثِ مُبارکہ میں بھی نشہ آور چیزوں سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے۔ آیئے اِس ضِمن میں چار(4) احادیثِ مُبارکہ سُنتے ہیں:

1. اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفَتِّرٍ یعنی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نشہ لانے والی اور فتُور پیدا کرنے والی ہر چیز سے منع فرمایا ہے۔[1]

2. شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ، فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ لائے، اس کی کم مقدار بھی حرام ہے۔[2]

3. ایک مرتبہ ٹھنڈے علاقے میں رہنے والے ایک صاحب حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں حاضر

1...ابوداود، کتاب الاشربہ، باب النھی عن المسکر، ۳/ ۴۶۱، حدیث: ۳۶۸۶

2...ابوداود، کتاب الاشربۃ، باب النھی عن المسکر، ۳/ ۴۵۹، حدیث: ۳۶۸۱

ہوئے اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہم ایک ٹھنڈی زمین میں رہتے ہیں اور وہاں سخت کام کرتے ہیں اور ہم گیہوں سے ایک مشروب بناتے ہیں، جس سے اپنے کام کاج میں اور اپنے علاقے کی ٹھنڈک پر قوت حاصل کرتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کِیا وہ (مشروب) نشہ آور ہوتا ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: اُس سے بچو۔ عرض کی: لوگ اُسے پینا نہیں چھوڑیں گے۔ فرمایا: اگر نہ چھوڑیں تو اُن سے جنگ کرو۔[1]

4. غیب دان آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: لَیَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِی الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَہَا بِغَیْرِ اِسْمِہَا یعنی ضرور میری اُمّت کے کچھ لوگ شراب کو اس کا نام بدل کر پئیں گے۔[2]

حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو چیز بھی نشہ دے (وہ) پتلی ہو جیسے شراب (وغیرہ یا) خشک ہو جیسے افیون، بھنگ، چرس وغیرہ وہ حرام ہے۔[3] لہٰذا ہر طرح کے نشے سے اجتناب (یعنی بچنا) ضروری ہے۔ اے کاش دنیاوی نشوں سے ہماری جان چھوٹ جائے اور ہم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کا نشہ طاری ہو جائے۔

رہوں مست و بے خُود میں تیری وِلا میں پِلا جام ایسا پلا یا الٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن وحدیث کی روشنی میں نشے کے حرام ہونے کا سُنا، آیئے! اب احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں اِس کی کچھ وعیدیں بھی سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دلوں میں خوفِ خدا پیدا ہو

1...ابو داود، کتاب الاشربة، باب النهی عن المسکر، ۳/۴۶۰، حدیث: ۳۶۸۳

2...ابو داود، کتاب الاشربة، باب فی الداذی، ۳/۴۶۱، حدیث: ۳۶۸۸

3...مرآة المناجیح، ۵/۳۲۹

اور ہم نشے جیسی بدترین آفت سے خُود بھی دُور بھاگیں اور اپنے معاشرے کو بھی اس سے بچائیں۔ چُنانچہ

شراب کی مذمّت

رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اِجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ یعنی شراب سے بچو کہ وہ ہر بُرائی کی کُنجی ہے۔[1]

حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: میں نے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اُمُّ الْخَبَائِث (یعنی بُرائیوں کی جڑ شراب) سے بچو کہ گزشتہ زمانہ میں ایک شخص عابد تھا اور لوگوں سے الگ رہتا تھا ایک عورت اُس پر عاشق ہوگئی، اُس نے اُس شخص کے پاس ایک خادمہ کو بھیجا کہ گواہی کے لیے اسے بُلا کر لا، وہ بُلا کر لائی، جب مکان کے دروازوں میں داخل ہوتا گیا، خادمہ دروازے بند کرتی گئی، جب اندر کے مکان میں پہنچا دیکھا کہ ایک خوبصورت عورت بیٹھی ہے اور اس کے پاس ایک لڑکا ہے اور ایک برتن میں شراب ہے، اس عورت نے کہا میں نے تجھے گواہی کے لیے نہیں بُلایا بلکہ اس لیے بُلایا ہے کہ تُو اِس لڑکے کو قتل کر یا مجھ سے بُرائی کا ارتکاب کر یا پھر شراب کا ایک پیالہ پی، اگر تُو ان باتوں سے انکار کرتا ہے تو میں شور کروں گی اور تجھے رُسوا کر دوں گی۔ جب اُس نے دیکھا کہ مجھے کچھ کرنا ہی پڑے گا تو کہا، ایک پیالہ شراب کا مجھے پِلادے، جب ایک پیالہ پی چکا تو کہنے لگا اور دے، جب خُوب پی چُکا تو بُرائی بھی کی اور لڑکے کو قتل بھی کیا، لہٰذا شراب سے بچو۔ خدا کی قسم! ایمان اور شراب کی عادت مرد کے سینے میں ایک

---

1 ۔۔۔مستدرک للحاکم، کتاب الاشربة، باب اجتنبو الخمر...الخ، ۵/ ۲۰۱، حدیث: ۷۳۱۳

ساتھ میں جمع نہیں ہوتے، قریب ہے کہ اِن میں سے ایک دوسرے کو نکال دے۔[1]

حضور نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک موقع پر شراب پینے کی وعید بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے، ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس نے نشہ آور چیز پی اس کی 40 دن کی نمازیں کم کردی جائیں گی، پھر اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے (نیز بار بار توبہ کرنے اور پھر دوبارہ اُس کا اِرتکاب کرنے والے کے بارے میں ارشاد فرمایا) اگر چوتھی بار پھر ایسا کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اسے طِیْنَۃُ الْخَبَال سے پلائے۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ طِیْنَۃُ الْخَبَال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنمیوں کی پیپ۔[2]

حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شراب کے بارے میں دس (10) شخصوں پر لعنت کی: (1) شراب بنانے والے پر (2) شراب بنوانے والے پر۔ (3) شراب پینے والے پر۔ (4) شراب اُٹھانے والے پر۔ (5) جس کے پاس شراب اُٹھا کر لائی گئی اس پر۔ (6) شراب پلانے والے پر۔ (7) شراب بیچنے والے پر۔ (8) شراب کی قیمت کھانے والے پر۔ (9) شراب خریدنے والے پر۔ (10) جس کیلئے شراب خریدی گئی اس پر۔[3]

حضرت سَیِّدُنا ابواُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: قسم ہے میری عزّت کی! میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا میں اس کو

1...ابن حبان، کتاب الاشربۃ، فصل فی الاشربۃ، ۷/۳۶۷، حدیث: ۵۳۲۴

2...ابو داود، کتاب الاشربۃ، باب النھی عن المسکر، ۳/۴۵۹، حدیث: ۳۶۸۰

3...ترمذی، کتاب البیوع، باب النھی ان یتخذ الخمر خلاً، ۳/۴۷، حدیث: ۱۲۹۹

اُتنی ہی پیپ پلاؤں گا اور جو بندہ میرے خوف سے اُسے چھوڑے گا، میں اس کو حوضِ قُدُس سے پلاؤں گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُن خوش نصیب مسلمانوں کو جنّت میں شرابِ طہور یعنی پاکیزہ شراب پلائی جائے گی، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لیے دُنیا میں نشہ آور شراب سے بچے ہوں گے۔ وہ پاکیزہ شراب پی کر نہ چکر آئیں گے نہ مَتلی ہو گی، نہ قے آئے گی نہ ہوش ختم ہو گا، وہ شراب کیسی ہو گی؟ سُنئے پارہ 30، سُورۂ مُطَفِّفِین آیت نمبر 25 تا 28 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَ فِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ ﴿۲۷﴾ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: نتھری (خالص و پاک) شراب پلائے جائیں گے جو مُہر کی ہوئی رکھی ہے اس کی مہر مشک پر ہے اور اسی پر چاہیے کہ للچائیں للچانے والے اور اس کی ملونی (ملاوٹ) تسنیم سے ہے وہ چشمہ جس سے مُقرَّبانِ بارگاہ پیتے ہیں۔ (پ: ۳۰، المطففین: ۲۵ تا ۲۸)

حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تفسیر **"نورُ العرفان"** میں ان آیات کے تحت فرماتے ہیں: رَحِیۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ، شرابِ طہور کے علاوہ شراب ہے جو بوتلوں میں پیک کی ہوئی ہے اور شرابِ طہور کی نہر ہو گی، شرابِ طہور تو دُنیاوی شراب چھوڑنے کا عوض ہو گی اور یہ شراب یعنی رَحِیۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ عشقِ اِلٰہی و عشقِ مصطفوی پینے کا بدلہ ہو گی، دنیا میں عُشّاق نے اس عشق کی شراب پی تھی، جس پر شریعت کی مُہر تھی، اس لیے انہیں وہاں بھی مُہر لگی شراب ملے گی۔ جنّت میں 3 قسم کی شراب ہو

---

1 … مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی امامۃ الباھلی، ملتقطا، ۸/۲۸۶، حدیث: ۲۲۲۸۱

گی، (1) "شَرَاباً طَهُوْرًا" جس کی نہر ہر گھر میں پہنچے گی، (2) "رَحِیْقٍ مَّخْتُوْم" جو بوتلوں میں پیک ہوگی، (3) "تَسْنِیْم" جس کے چند قطرے رَحِیْقٍ مَّخْتُوْم میں خوشبو کے لیے مِلائے جائیں گے وہ اَبرار پئیں گے اور مقربین خالص تسنیم نوش کریں گے۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه تفسیر "**نورالعرفان**" میں مزید لکھتے ہیں: عام جنّتیوں کو تو چند قطرے ڈال کر شرابِ طہور یا رَحِیْقٍ مَّخْتُوْم دی جائے گی مگر مقربین ہمیشہ خالص تسنیم پئیں گے، کیونکہ ان کے گھروں میں تسنیم کے چشمے ہوں گے، تسنیم کی لذّت و خوشبو مخلوق کے خیال سے وراء ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پی کر پتہ لگے گا، ربّ عَزَّوَجَلَّ نصیب کرے۔ (نورالعرفان، ص۹۴۷)

شرابِ محبّت کچھ ایسی پِلا دے کبھی بھی نشہ ہو نہ کم یااِلٰہی
مجھے اپنا عاشق بنا کر بنا دے تُو سرتاپا تصویرِ غم یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص109)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معاشرے پر شراب کے بُرے اثرات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مُبارَکہ کی روشنی میں ہم نے شراب نوشی کی انتہائی عبرتناک وعیدیں سُنیں نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ شراب اس قدر بدترین چیز ہے کہ اس کی وجہ سے شرابی کو قیامت میں پِیپ پینی پڑے گی۔ آیئے شراب نوشی، بھنگ اور افیون کے کچھ طِبّی اور معاشرتی نُقصانات کے بارے میں بھی سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

شراب نوشی کے نُقصانات:

شراب نوشی کے چند نُقصانات یہ ہیں: (1) شَراب نوشی کی وجہ سے کروڑوں افراد مختلف مُہلک (یعنی ہلاک کرنے والے) اور خطرناک امراض کا شکار ہو رہے ہیں۔ (2) لاکھوں افراد شراب نوشی کی وجہ سے ہلاک ہو رہے ہیں۔ (3) بہت سے سڑک حادثات کی وجہ شراب پی کر گاڑی چلانا بھی ہے۔ (4) ہزاروں افراد شرابیوں کے ہاتھوں بے قصور قتل و غارت گری کا نشانہ بن رہے ہیں۔ (5) لاکھوں عورتیں شرابی شوہروں کے ظلم وستم کا نشانہ بنتی ہیں اور مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کئی عورتیں بھی اِس گناہِ کبیرہ کی نحوست کی لپیٹ میں آکر جہنّم کی حقدار بنتی ہوں گی۔ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ

ان کے علاوہ پاک نسلوں کی تباہی، سُستی، بے راہ روی، گھروں کی تباہی، آرزوؤں کی بربادی اور دِماغی صلاحیتوں کا نُقصان وغیرہ بھی شراب کے نقصانات میں شامل ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کو عقلِ سلیم اور ہدایت عطا فرمائے اور شراب نوشی کی آفتِ بد سے نجات عطا فرمائے۔[1]

گنہ کرتے ہوئے گر مر گیا تو کیا کروں گا میں
بنے گا ہائے میرا کیا کرم فرما کرم مولیٰ

مسلماں ہوں اگرچہ بد ہوں، سچّے دل سے کرتا ہوں
ترے ہر حکم کے آگے سر تسلیم خم مولیٰ

تُو بس رہنا سدا راضی، نہیں ہے تابِ ناراضی
تُو ناخوش جس سے ہو برباد ہے تیری قسم مولیٰ

عطا کر عافیت تُو نَزع و قبر و حَشر میں یاربّ
وسیلہ فاطِمہ زَہرا کا کر لطف و کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص97،98)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . صراطُ الجنان، پ۷، ج۳ / ۲۲-۲۳ بتغیر قلیل

بھنگ کے نُقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح بھنگ پینے کے بھی بہت سے نُقصانات ہیں، بھنگ ایک مشہور بُوٹی ہے، جو اَعضا کو بے حِس کر دیتی ہے۔ علامہ اِبنِ حجَر مکی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہ تَعَالٰی نے ارشاد فرمایا ہے کہ اِس کو کھانے میں ایک سو بیس (120) دِینی و دُنیوی نُقصانات ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

(1) بھنگ انسان کو گھٹیا سوچ کا مالک بناتی ہے (2) فطرتی رَطُوبات کو خُشک کرتی ہے (3) بدن کو طرح طرح کی بیماریوں میں مُبتلا کرتی ہے (4) اس کی وجہ سے بھولنے کی بیماری پیدا ہوتی ہے (5) سر چکراتا ہے (6) نسل ختم ہوتی ہے اور (7) مَردانہ طاقت ختم ہو جاتی ہے (8) بھنگ اچانک موت کا سبب بنتی ہے (9) عقل کو فاسد اور زائل کرتی ہے (10) تپِ دِق (یعنی ٹی بی) اور (11) اِسْتِسْقاء (یعنی پیٹ پھُولنے اور زیادہ پیاس لگنے کی) بیماری پیدا ہوتی ہے (12) فکر و خیالات خراب ہو جاتے ہیں (13) انسان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل ہوتا ہے (14) راز فاش کرتا ہے (15) بُرائیوں کا ارتکاب کرنے لگتا ہے (16) اس کی حیاء ختم ہو جاتی ہے (17) بہت زیادہ دِکھلاوا کرتا ہے (18) محبت ختم ہو جاتی ہے (19) بھنگ کی وجہ سے ایسا مدہوش ہوتا ہے کہ بعض اوقات اس کا سِتْر (یعنی بدن کا وہ حصّہ جس کا چھپانا فرض ہے) تک کُھل جاتا ہے (20) غیرت ختم ہو جاتی ہے (21) عقل مندی ضائع ہو جاتی ہے (22) ابلیس کا ہم نشین بن جاتا ہے (23) نمازوں سے غفلت برتنے لگتا ہے (24) حرام کاموں کا ارتکاب کرتا ہے (25) برص اور (26) کوڑھ پن کا شکار ہو جاتا ہے (27) مسلسل بیمار رہنے لگتا ہے (28) دائمی زکام میں بھی مُبتلا ہو جاتا ہے (29) بھنگ کی وجہ سے جگر چھلنی، (30) منہ بدبودار اور (31) دانت خراب ہو جاتے ہیں (32) پلکوں کے بال گِر جاتے (33) دانت

پیلے پڑ جاتے اور(34) نظر کمزور ہو جاتی ہے(35) جسم سُست ہو جاتا ہے(36)نیند زیادہ آتی ہے(37)کام کاج میں کاہلی(سُستی) پیدا ہوتی ہے (38) بھنگ کی وجہ سے شیر بچھڑا بن جاتا ہے(یعنی طاقتور کمزور ہو جاتا ہے)(39)عزّت والا ذلیل ہو جاتا ہے(40)صحت مند، بیمار ہو جاتا ہے(41)بہادر بُزدل ہو جاتا ہے (42) انسان حقیر و کمزور ہو جاتا ہے(43)اگر اسے کھلایا جائے تو سَیر نہیں ہوتا(44)عطا کیا جائے تو شکر گُزار نہیں ہوتا(45)اگر بات کی جائے تو عمل پیرا نہیں ہوتا(46)بھنگ ماہرِ زبان کو گونگا اور(47)ذہین کو کُند ذہن بنا دیتی ہے(48)ذہانت کو ختم کر دیتی ہے(49)نامردی اور(50)لعنت کا وارِث بناتی ہے (51)جنت سے دُوری پیدا کرتی ہے(52)مرتے وقت کلمہ شہادت بُھلا دیتی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

افیون کے نُقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علامہ ابنِ حَجَر مکی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھنگ کی اِن قباحتوں (بُرائیوں) اور نُقصانات کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ تمام بُرائیاں افیون وغیرہ میں بھی پائی جاتی ہیں بلکہ افیون وغیرہ میں اس سے زیادہ ہیں کہ اس میں صورت بگڑ جاتی ہے جیسا کہ اس کو کھانے والے کی حالت سے مشاہدہ کیا جاسکتا ہے اور اسے کھانے والے کی حالت سے جس عجیب چیز کا مشاہدہ کیا

1 ... جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۱/ ۶۹۲ - ۶۹۳ملتقطاً و مفہوماً

جاسکتا ہے: (۱)اس میں بدن اور (۲) عقل کا بگڑ جانا اور (۳)ان کا گھٹیا ترین، بوسیدہ اور گندی صورت کی طرف پھر جانا ہے (۴) افیون استعمال کرنے کے عادی لوگ کبھی بھی سیدھے راستے کی طرف مائل نہیں ہوتے (۵) مُرُوَّت واخلاق کو خراب کرنے والی چیزوں کی طرف ہی جاتے ہیں۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے، ہمارے معاشرے پر اپنا خاص کرم فرمائے، اسے مُنَشِّیات سے پاک وصاف فرمائے اور ہمیں اپنی نافرمانی سے بچائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

لمحہ لمحہ بڑھ رہی ہیں ہائے! نافرمانیاں
اور گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یارسول
نیکیوں میں یارسولَ اللہ دل لگ جائے کاش!
اور گناہوں سے مجھے ہوجائے نفرت یارسول

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص242،241)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ شراب بھنگ افیون وغیرہ کس قدر نُقصان دہ ہیں، اگرچہ یہ چیزیں نشہ نہ دلائیں، تب بھی ان کا استعمال گناہ ہے۔ آیئے اس ضمن میں فتاویٰ رضویہ سے ایک سوال وجواب سُنتے ہیں۔

---

1 . . . جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۱/ ۶۹۳ ملتقطاً و مفہوماً

سوال: کیا فرماتے ہیں عُلَمائے دِینِ مَتِین اس مسئلہ میں کہ سوائے شراب کے بھنگ، افیون، تاڑی، چرس کوئی شخص اتنی مقدار میں پیئے کہ اس سے نشہ نہ آئے وہ شخص حرام کا مرتکب ہوا یا نہیں؟ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا (یعنی بیان فرمایئے اجر پایئے۔)

الجواب: نشہ بِذَاتِہٖ حرام ہے، نشہ کی چیزیں پینا جس سے نشہ بازوں کی مشابہت ہو، اگرچہ نشہ تک نہ پہنچے یہ بھی گناہ ہے یہاں تک کہ علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ خالص پانی اس طرح پینا جس طرح شراب کے دَور چلتے ہیں، حرام ہے۔ ہاں اگر دوا کے لئے کسی مرکّب (مثلاً معجون وغیرہ) میں افیون یا بھنگ یا چرس کی اتنی قلیل مقدار ڈالی جائے جس کا عقل پر بالکل اثر نہ ہو تو حرج نہیں، بلکہ افیون میں اس سے بھی بچنا چاہئے کہ اس خبیث چیز کا اَثَر یہ ہے کہ معدے میں سوراخ کر دیتی ہے، جو افیون کے سِوا کسی بلا سے نہیں بھرتے تو خواہی نخواہی اس کی مقدار بڑھانی ہی پڑتی ہے۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ ان تمام مہلک اشیاء سے کوسوں دُور رہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کرے۔ بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں ان مہلک (ہلاک کر دینے والی)، نشہ آور اور حرام منشیات کے علاوہ ایک بڑی تعداد پان اور گٹکا کھانے کی عادی بھی ہے، پان گُٹکا اگرچہ حرام اور نشہ آور نہیں، لیکن ان کے نُقصانات بھی کسی طرح کم نہیں۔ لہٰذا اپنے حالِ زار پر رَحم فرمایئے اور ان کا بھی مُکمل طور پر بائیکاٹ کر دیجئے، آیئے اس کی بھی تباہ کاریاں ملاحظہ فرمائیں چُنانچہ

1... فتاوٰی رضویہ، ۲۵/ ۲۱۳ بتغیر قلیل

مَسُوڑھوں کے کینسر کے مریض کی حکایت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "پان گٹکا" میں تحریر فرماتے ہیں کہ انداز اًچالیس(40) سالہ آدمی نے ایک بار مجھے بتایا: میرے مَسُوڑھوں میں کینسر ہو گیا ہے، آپریشن بھی کروا چکا ہوں مگر صِحّت نہیں ملی، دراصل میں روزانہ 20 یا25 پان کھاتا اور ساتھ ہی ساتھ سگریٹ کی ایک آدھ ڈِبیا بھی پی جاتا تھا۔ میں نے پوچھا: اب پان سگریٹ کا اِستِعمال فرماتے ہیں یا نہیں ؟ تو وہ دونوں کان پکڑنے لگے کہ ان چیزوں ہی نے تو مجھے برباد کِیا اور موت کے دَہانے پر لا کھڑا کِیا، اب ان کو کیسے استعمال کر سکتا ہوں![1]

پان یا گُٹکا اور گلے کا کینسر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ کس طرح پان اور سگریٹ نے اس شخص کی صِحّت کو تباہ و برباد کر دیا یہاں تک کہ اس کو مسوڑھوں میں کینسر ہو گیا۔ اس طرح کے اور بھی بہت سے مریض ہیں جو تمباکو نوشی کی وجہ سے سخت تکلیف و پریشانی میں مُبتلا ہیں۔

یاد رکھئے! پان یا گٹکا بکثرت کھانے والے کی پہلے پہَل آواز میں خرابی پیدا ہوتی ہے اور گلا بیمار رہو جاتا ہے، اگر وہ اس تکلیف کو تَنبِیہ (NOTICE) تصوُّر کر کے پان یا گُٹکا کھانے سے باز نہیں آتا تو بڑھتے بڑھتے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گلے کے کینسر تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے: گلے کے کینسر کے مریضوں میں سے 60 تا70 فیصد تعداد پان یا گٹکا کھانے والوں کی ہوتی ہے، آج کل گردے کی پتھری کی بیماری

---

1 . . . پان گُٹکا، ص ۲

عام ہے۔ اس کا ایک بہت بڑا سبب چھالیا اور چُونا کھانا بھی ہے۔ گُردے سے نکلی ہوئی پتھری کی جب تَشخِیص (EXAMINE) کی جاتی ہے تو اکثر اس میں کیلشیم (یعنی چُونے) کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ حتّٰی کہ بسا اوقات پتھری میں چھالیا کے اَجزا بھی موجود ہوتے ہیں۔ جو لوگ مزے لے لے کر گُٹکا اور طرح طرح کی خُوشبو دار سُپاری کھاتے ہیں ان کی خدمت میں عَرض ہے: ایک ڈاکٹر کے بیان کے مطابِق گُردے میں 80 فیصد پتھری چھالیا کے سبب ہوتی ہے۔ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گُردہ ناکارہ (Fail) ہو جانا یا اس میں کینسر (Kidney cancer) ہو جانا بھی پان گٹکے کے کثرتِ استِعمال کے نُقصانات میں سے ہے۔

مین پوڑی اور گٹکا پان کھانا چھوڑ دو
بھائیو سگریٹ کا دُھواں اُڑانا چھوڑ دو
کینسر گر ہو گیا گھبراؤ گے پچھتاؤ گے
سر پٹخ کر روؤ گے، پر کچھ نہ تم کر پاؤ گے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پان کا اُخرَوی نُقصان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پان گٹکا کھانے والوں کو آخرت کی تیاری کا مدنی ذہن دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اگر ثواب دلانے والی اچّھی اچّھی نیّتیں نہ ہوں تو بازاری پان کھانے میں آخِرت کے مُعامَلے میں بھی نُقصان ہی نظر آرہا ہے کہ زندَگی کے انمول لمحات پان چھالیا چبانے کی نَذر ہو جاتے ہیں، اس دَوران انسان ذِکر و دُرُود سے دُور

اور تلاوت سے معذور رہتا ہے۔ بار بار پِیک تُھوک کر دُوسروں کے لئے گِھن کا باعِث بنتا ہے، کسی کے کپڑے، گاڑی یا دیوار وغیرہ پر پِیک ڈال دی تو بندوں کی حق تلفی کے مُعامَلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اور وُضُو کے مُعامَلے میں بھی پان کھانے والے کے لئے سخت آزمائش کا سامنا ہے۔ آیئے !اس ضِمن میں فتاوی رضویہ جلد اوّل کے صفحہ 838 کی ایک عبارت کا خلاصہ سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

پان کھانے والے مُتَوَجِّہ ہوں

اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: پانوں کی کثرت سے عادی خُصُوصاً جبکہ دانتوں میں فَضا (یعنی فاصلہ ہو) ہو تجربے سے جانتے ہیں چھالیہ کے باریک رَیزے اور پان کے بہُت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اِس طرح مُنہ کے اَطراف میں گُھس جاتے ہیں کہ تین(3) بلکہ کبھی دس(10) بارہ(12) کُلّیاں بھی اُن کی مکمل صفائی کو کافی نہیں ہوتیں ،نہ خِلال اُنہیں نکال سکتا ہے نہ مسواک، سوا کُلّیوں کے کہ پانی سوراخوں میں داخِل ہوتا اور جُنبِشیں دینے (یعنی ہِلانے) سے جمے ہوئے باریک ذرّوں کو بَتَدرِیج چُھڑا چُھڑا کر لاتا ہے،اس کی بھی کوئی حد بندی نہیں ہوسکتی اور حالانکہ مکمّل صفائی کی سخت تاکید ہے، مُتَعَدَّد احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جب بندہ نَماز کو کھڑا ہوتا ہے، فِرِشتہ اس کے مُنہ پر اپنا مُنہ رکھتا ہے یہ جو پڑھتا ہے، اِس کے مُنہ سے نکل کر فِرِشتے کے مُنہ میں جاتا ہے،اُس وَقت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے، ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت تکلیف ہوتی ہے کہ اور کسی شے سے ایسی نہیں ہوتی۔[1]

فِرِشتوں کو ایذا ہوتی ہے

1... فتاوٰی رضویہ، ۱/ ۸۳۸ مفہوماً

حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو نَماز کیلئے کھڑا ہو تو چاہئے کہ مِسواک کرلے کیونکہ جب وہ اپنی نَماز میں قِراءت (قِ۔رَا۔ءَتْ) کرتا ہے تو فِرِشتہ اپنا منہ اِس کے منہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اِس کے منہ سے نکلتی ہے، وہ فِرِشتے کے منہ میں داخِل ہو جاتی ہے۔[1] اسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا ابو ایُّوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ دونوں فِرِشتوں کیلئے اس سے زِیادہ کوئی چیز تکلیف دہ نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کو نَماز پڑھتا دیکھیں اور اس کے دانتوں میں کھانے کے رَیزے پھنسے ہوں۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ پان گٹکا کھانے والے لوگ بہت سے دِینی، دُنیوی اور طبی نُقصانات اُٹھانے کے ساتھ ساتھ اپنے منہ کی بدبو اور گندگی سے مخلوقِ خدا بلکہ **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ معصوم فرشتوں کو تکلیف پہنچانے کا باعث بھی بنتے ہیں۔ لہٰذا ایسے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ جلد از جلد اس آفت سے اپنا دامن آزاد کریں۔

رسالہ "پان گُٹکا" کا تعارُف

پان گُٹکے کی تباہ کاریوں کی مزید معلومات جاننے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 14 صفحات پر مشتمل رِسالہ "پان گُٹکا" کا مطالعہ اِنتہائی مفید ہے، اس رسالے میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے چُونے کے نُقصانات، اصلی کتّھے کے فوائد اور نقلی کتّھے کے نُقصانات کے علاوہ نہایت مفید معلومات

1...شُعَبُ الْاِیمان، ۲/ ۳۸۱، حدیث: ۲۱۱۷

2...المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/ ۱۷۷، حدیث: ۴۰۶۱

بیان فرمائی ہیں، لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے **ھدیۃً** طلب فرما کر خُود بھی مطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

آیئے اب سگریٹ نوشی اور تمباکو نوشی کے نُقصانات بھی سُنئے، چُنانچہ

سگریٹ کے طِبّی نُقصانات

(1) سگریٹ پینے والا اپنی جیب سے رقم خرچ کرکے گویا کہ اپنے لئے مُصِیبت خریدتا ہے اور دوسروں کو بھی دُھویں سے تکلیف پہنچاتا ہے۔ (2) اس کے استعمال سے نیکی اور عبادت بھاری محسوس ہوتے ہیں۔ (3) اس کا استعمال کرنے والا بُری صحبت کی طرف راغب رہتا ہے۔ (4) اس کے استعمال سے منہ اور زبان کا کینسر ہوجاتا ہے۔ (5) سانس پھُولنے کا مرض پیدا ہوجاتا ہے۔ (6) چہرے اور جسم کا رنگ خراب ہوجاتا ہے نیز (7) چہرے اور جسم پر بدنُما جُھریاں بھی پڑ جاتی ہیں۔ (8) ہارٹ اٹیک (یعنی دل کا دورہ پڑنے) کا خطرہ رہتا ہے۔ (9) سگریٹ نوشی اور تمباکو نوشی کرنے والے دائمی کھانسی کا شکار ہوجاتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نشے کی تباہ کاریاں کس قدر زیادہ ہیں کہ ان کا شمار نہیں کِیا جاسکتا، مُنَشِّیات کا عادی حقوقُ اللہ اور حقوقُ العِباد دونوں کو پامال کرتا ہے، حتی کہ اپنے بدن کا حق بھی ادا نہیں کرتا، اس کا جسم سُست ہوجاتا ہے، محنت مزدوری کے قابل نہیں رہتا نتیجتاً وہ معاشرے میں اپنا وقار کھو بیٹھتا ہے اور غیروں کا محتاج ہوجاتا ہے، گھر والے اس سے بیزار اور یار

دوست اس سے کتراتے ہیں، غمگین رہتا اور دکھوں میں زندگی گُزارتا ہے، الغرض وہ کونسی پریشانی ہے جو اس نشے کے مریض کو نہیں ہوتی، مگر اس کے باوجود بدقسمتی سے فی زمانہ مُنَشّیات کے استعمال کا رُجحان بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے جس کی وجہ سے پوری قوم، بالخصوص نوجوان نسل بُری طرح سے متاثر ہو رہی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے طور پر مُنَشّیات کی روک تھام کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور وہ اس طرح کہ خُود بھی ان اشیاء سے بچیں، اپنے بچوں کو بھی سختی کے ساتھ ان سے بچائیں، ان کی نقل و حرکت اور صحبت پر نظر رکھیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور کیسے بچوں یا لڑکوں کے ساتھ ان کا اُٹھنا بیٹھنا ہے، اس کے علاوہ ہمیں چاہئے کہ نشے کی لت (بُری عادت) میں مُبتلا ہونے والے بیماروں اور مریضوں کو بھی ان چیزوں کے استعمال سے پرہیز کی ترغیب دلائیں، کیونکہ یہ ایک اچھا عمل ہے اور اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ کارِ ثواب بھی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حَبِیب، طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی بیماروں سے نہ صرف ہمدردی فرماتے تھے بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُختلف مَواقع پر علاج معالجے اور پرہیز کی ہِدایات بھی ارشاد فرمائی ہیں۔ جیسا کہ،

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ مُنذِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اسی طرح کا ایک واقعہ ذِکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے یہاں تشریف لائے، حضرتِ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ تھے، ہمارے یہاں کھجوروں کے خَوشے لٹکے ہوئے تھے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُنہیں تناوُل فرمانے لگے، حضرتِ عَلی بھی ساتھ کھانے

لگے، پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے علی! ٹھہرو، ٹھہرو! (یعنی تم ان کھجوروں کو کھانے سے پرہیز کرو) کیونکہ تم میں ابھی نَقاہت ہے (یعنی تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو اور تم پر کمزوری کا اثر غالب ہے اس وجہ سے تمہارے لئے پرہیز ضَروری ہے) حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ مُنذِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: پھر میں نے ان کے لئے چُقندر اور جَو پکائے تو نبیِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے علی! یہ کھاؤ کیونکہ یہ تمہارے لئے نَفع بَخش اور مُوافِق ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ کھجور جو کہ وزنی غذا ہے اور بیماری سے اُٹھنے کے فوراً بعد شاید اس کے کھانے سے نُقصان کا اندیشہ تھا، لہٰذا پیارے آقا، مکی مدنی مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اس سے پرہیز کا حکم ارشاد فرمایا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ خیر خواہی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی صِحّت اور جان کی حفاظت کا اپنی استطاعت کے مطابق خیال کریں اور انہیں نُقصان دینے والی اشیاء بالخصوص مُنَشِّیات کے استعمال سے روکیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لوگ نشے کے عادی کیوں بنتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اب یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ کون سے اسباب ہیں جن کی وجہ سے لوگ عموماً نشے کی آفت میں مُبتلا ہو جاتے ہیں اور آخر کار ان اسباب سے خُود کو کس

---

1 . . . تِرمِذی، کتاب الطب، باب ماجاء فی الحمیة، ۴/۳، حدیث: ۲۰۴۳

طرح بچانا ممکن ہے، مُنَشِّیات کا غلط راستہ اختیار کرنے کی چند وجوہات خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں جن میں سب سے بڑی وجہ بُری صحبت اختیار کرنا ہے۔

(1) بُری صحبت

ایک تجزیے کے مطابق 90 فیصد لوگ جو مُنَشِّیات کے عادی بنے ہیں، وہ بد قسمتی سے بُری صحبت اور بُرے دوستوں کی وجہ سے بنے ہیں، پہلے تو بُرے دوست مفت میں مِنّتیں کرکے مُنَشِّیات کھلاتے پِلاتے ہیں اور ساتھ ہی بے بُنیاد فوائد بھی بیان کرتے ہیں کہ یار آزما کر تو دیکھو غم دُور ہو جائیں گے، دکھ درد کو بھول جاؤ گے، نہ پیا تو کیا جِیا، پیسے تھوڑی لے رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ بس آغاز یہیں سے ہوتا ہے پھر جب ایک مرتبہ نشہ آور چیز استعمال کرتا ہے تو اس عادت میں ایسا پھنستا ہے کہ نکلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ یوں دُنیا و آخرت کے خسارے کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔

(2) گھر کا ماحول

مُنَشِّیات میں پڑنے کی ایک وجہ گھر کا ماحول بھی ہے کہ بسا اوقات والدین کو ان مُنَشِّیات میں مُبتلا دیکھ کر بھی بچے مُنَشِّیات کے عادی ہو جاتے ہیں، لہٰذا اگر والدین اپنے بچوں کو اس بیماری سے بچانا چاہتے ہیں تو ان کو خُود بھی مُنَشِّیات سے مکمل طور پر بچنا ہو گا۔

(3) آوارہ گردی

اسی طرح اچھے اور صحیح کاموں میں مصروف رہنے کے بجائے آوارہ گردی کرنا اور فضول قسم کی

سرگرمیوں میں پڑے رہنا بہت ساری خرافات کے ساتھ ساتھ نشے کی بیماری میں مُبتلا ہونے کا سبب بھی بن جاتا ہے۔ آوارہ گردی کے سبب نشے کی لپیٹ میں آنے والا یہ شخص، اُس وقت کو بھول جاتا ہے کہ جب یہ بالکل بے بس و مجبور تھا، ماں کی شفقت بھری آغوش کا محتاج تھا، اپنے قدموں پر کھڑا ہونے کے لیے اِسے باپ کے شفیق و مہربان ہاتھوں بلکہ اُس کی اُنگلی کے سہارے کی ضرورت تھی، یہ نادان شخص اُس وقت کو بُھول جاتا ہے کہ جب اس کے پیٹ میں کسی تکلیف کے سبب درد کی وجہ سے ماں دن بھر کام کاج کرنے کے باوجود بھی ساری ساری رات اپنی نیند کو قربان کر دیتی تھی کہ میر الختِ جگر کس تکلیف میں مُبتلا ہے، یہ نادان شخص اُس وقت کو بُھول جاتا ہے، جب اس کے مُسکرانے پر دُکھی ماں باپ کے چہرے کی غمگینی، خوشی میں بدل جاتی تھی، یہ نادان شخص اُس وقت کو بھول جاتا ہے کہ جب یہ اپنے قدموں پر کھڑا ہو کر چلنے کی عمر تک پہنچا تھا، اس کے کھڑا ہونے پر اس کے ماں باپ نے نہ جانے کیسی خوشیاں منائی ہوں گی، یہ نادان شخص اُس وقت کو بُھول جاتا ہے کہ جب یہ خود سویا ہوتا تھا، ماں اس کے ناشتے اور اس کے اسکول کی تیاری کے لیے کتنی مشقت سے اُٹھ کر اس کی تیاری کو مکمل کرتی تھی، یہ نادان شخص اُس وقت کو بُھول جاتا ہے کہ جب تک یہ اسکول سے واپس نہیں آتا تھا یا اگر کسی دن کسی وجہ سے دیر ہو جاتی تو پریشانی کے سبب ماں پر بے سکونی و بے چینی کے بادل منڈلا رہے ہوتے تھے، آنکھیں ٹک ٹِکی باندھ کر گویا دروازے پر جمی ہوتی تھیں کہ باہر سے کب آواز آئے گی کہ "ماں میں آگیا ہوں"، پھر اس کے آنے پر خوشی کے مارے ماں اُسے اپنے ساتھ چِمٹا لیتی ہو گی، کبھی ماتھے پر بوسے دیتی ہو گی تو کبھی اپنے نرم نرم ہاتھوں سے اُس کے چہرے کو صاف کرتی ہو گی، خوشی کے مارے

کبھی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بن کر نکلنے لگتی ہو گی تو کبھی جوشِ محبت میں رونے لگتی ہو گی۔ آہ! یہی نادان شخص جب ماں کی شفقت بھری گود سے دُور بھاگ کر، رحمدل باپ کو دُکھ اور تکلیفیں پہنچا کر بُرے دُوستوں اور بُری محفلوں میں اپنا وقت برباد کرتا ہے تو بسا اوقات ذِلّت و رُسوائی اس کا ایسا مقدر بنتی ہے کہ زمانہ اسے دیکھتا ہے۔

اے عاشقانِ صحابہ و اہلبیت، اے عاشقانِ رسول! ایسے لاکھوں نوجوانوں کو ماں باپ سے مِلانے کی کوشش کیجئے کہ جن کی زندگیوں کے چراغ بجھتے جارہے ہیں، ایسے افراد میں بھی نیکی کی دعوت عام کیجئے، بڑی ہی نرمی و محبت کے ساتھ ان پر اِنفرادی کوشش کرکے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کیجئے، ان نادان عاشقانِ رسول کو غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دامن سے وابستہ کیجئے۔ اگر ان میں سے کوئی سچی توبہ کرکے راہِ راست پر آجاتا ہے، ماں باپ کی آنکھوں کا نور اور دل کا سُرُور ان کو واپس مل جاتا ہے تو ان کے غمگین دِل سے کتنی دُعائیں نکلیں گی، جو ہمارے لیے نجاتِ آخرت کا سامان بن سکتی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر گھر کے بڑے افراد چھوٹوں کو بالکل آزاد چھوڑ دیں، آنکھ بند کرکے ان پر بھروسا کریں اور پوچھ گچھ کرنا چھوڑ دیں کہ رات کو دیر تک کہاں تھے، کس کے ساتھ تھے تو اس لاپروائی کی وجہ سے بچے بُرے لوگوں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں اور یوں نشے کی آفات میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا گھر کے بڑوں کو چاہئے کہ بچوں کو دن یا رات میں خواہ مخواہ صرف وقت گُزاری کیلئے گھروں سے باہر نہ چھوڑیں نیز اگر وہ کسی ضروری کام سے باہر جائیں اور آنے میں غیر معمولی تاخیر

ہو جائے تو ان سے ضرور پوچھیں کہ اتنی دیر کہاں تھے تاکہ وہ آئندہ جلدی گھر آنے کی عادت بنائیں۔

(4) انجام سے غافل ہونا

نشے کی لت (بُری عادت) میں پڑنے کا ایک سبب اس بھیانک فعل کے انجام اور دِینی، دُنیوی اور طِبّی نُقصان سے بے خبری بھی ہے۔ ظاہر ہے کہ جب کسی کو کسی چیز کے نُقصانات کا علم نہ ہو تو وہ اس سے بچنے کی کوشش بھی نہیں کرتا۔ لہٰذا جو اس نحوست سے بچنا چاہتے ہیں، انہیں چاہئے کہ اس کے انجام کو لازمی پیشِ نظر رکھیں۔

(5) کثرتِ مال

نشے کی عادت میں مُبتلا ہونے کا ایک سبب پیسوں کی کثرت بھی ہے، اگر کسی کے پاس پیسوں کی کثرت ہو یا بغیر محنت کے پیسے ملیں تو اسے خرچ کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ یا دکھ نہیں ہوتا۔ لہٰذا فضولیات میں خرچ کرتے ہوئے نشے کا بھی عادی بن جاتا ہے، ایسے شخص کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ قرآنِ پاک میں اِسراف (فضول خرچی) سے منع کیا گیا ہے اور فضول اُڑانے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا ہے نیز یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ نعمتوں کی قدر کرنے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے اور ان کی ناقدری کرنے اور غلط استعمال کرنے کا انجام نہایت ہی بُرا ہے۔

قرآنِ کریم کے پارہ 13 سورۂ ابراہیم کی آیت نمبر 7 میں ارشادِ خداوندی ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِيْدٌ ۝ (پ۱۳، ابراھیم:۷) ترجَمۂ کنزالایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دُوں گا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ نشے کی طرف لے جانے والے اِن تمام اسباب سے بچنے کی کوشش کریں جو ابھی ہم نے سُنے اور خاص طور پر بُری صحبت سے دُور رہیں، بُری صحبت سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ اچھی صحبت اختیار کرنا اور اچھے ماحول سے وابستہ ہو جانا ہے، لہٰذا آپ تمام اسلامی بھائیوں کی خدمت میں مدنی التجا ہے کہ نہ صرف خُود دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے بلکہ اپنے گھر والوں، دوستوں اور رشتے داروں کو بھی اس پیارے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی ترغیب دلائیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے باعمل مسلمان بن کر زندگی گُزارنے کی سعادت نصیب ہو گی۔ نیز مزید رحمتیں اور برکتیں پانے کیلئے ذیلی حلقے کے بارہ (12) مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔

بعدِ فجر مدنی حلقہ:

ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام نمازِ فجر کے بعد مَدَنی حَلْقے میں شرکت بھی ہے۔ جس میں روزانہ، تین (3) آیاتِ قرآنی کی تلاوَت مع ترجمہ کَنْزُ الایمان وتفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نورُ العرفان / تفسیر صِراطُ الجنان نیز درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور (منظوم) شَجَرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی بڑی برکتیں ہیں۔

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآنِ کریم

سیکھا، سکھایا اور اس پر عمل کیا، قرآنِ کریم اس کی شفاعت کرے گا اور جنّت میں لے جائے گا۔ [1] لہٰذا آپ بھی پابندی کے ساتھ مدنی حلقے میں شرکت کی نیت فرمالیجئے، نیز دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر خُوب خُوب نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خُوب برکتیں حاصِل ہوں گی۔ آیئے ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

نشے کی عادتِ بد چھُوٹ گئی

عطّار آباد (جیکب آباد، بابُ الاسلام سندھ) کے علاقے سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے: پہلے میں غَلَط عقائد کا حامِل اور اخلاقی بُرائیوں کی دلدل میں دھنسا ہوا تھا، روزانہ رات کو 8 سے 12 بجے تک بھنگ، چرس اور شراب وغیرہ کا نشہ کیا کرتا، پھر بدمست ہو کر گھر پہنچتا اور بستر پر بے سُدھ ہو کر سو رہتا۔ میری ماں میری حالت دیکھ کر روتی رہتی اور مجھے سمجھاتی لیکن مجھ پر ذرا بھی اثر نہ ہوتا۔ پھر غالباً 2010ء میں ہمارے علاقے میں سیلاب آیا تو ہم نے ایک محفوظ مقام پر پناہ لی۔ وہاں میں شدید بیمار ہوگیا، میری خُوش نصیبی کہ اسی دوران میری ملاقات ایک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ہوگئی، جن کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں زندگی میں پہلی بار مجھے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے بدعقیدگی اور نشے کی عادتِ بد سے توبہ کی توفیق بھی مل گئی، تادمِ بیان جامعۃُ المدینہ میں درجہ ثانیہ (یعنی دُوسرے سال) کا طالبِ علم ہوں۔

1…تاریخ دمشق، ۴۱/۳

گر آئے شرابی مِٹے ہر خرابی
چڑھائے گا ایسا نشہ مَدَنی ماحول
اگر چور ڈاکو بھی آجائیں گے تو
سُدھر جائیں گے گر مِلا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی دینِ متین کے 100 سے زائد شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، انہیں میں سے ایک شعبہ **مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ** بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کی مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ کے تحت دُکھیارے مسلمانوں کا امیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کے اجازت دیئے گئے تعویذات کے ذَرِیعے فی سبیل اللہ عِلاج کیا جاتا ہے، نیز استخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! ہفتے میں 2 دن "مدنی چینل" پر "رُوحانی علاج و استخارہ" نامی سلسلہ براہِ راست (Live) نشر ہوتا ہے، جس سے ہزاروں مسلمان مستفیض ہوتے ہیں۔ دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول کی خیر خواہی کرتے ہوئے فون لائنز کے ذریعے بھی اِستخارہ کیا جاتا ہے، ماہانہ کم و بیش 55,000 (پچپن ہزار) اسلامی بھائی اس سروس کے ذریعے رابطہ کرتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر "ای میل استخارہ سروس" بھی موجود ہے، اس کے ذریعے بھی اِستخارہ کیا جاتا ہے، بیرونِ ملک کے عاشقانِ رسول کے

لئے ”واٹس ایپ(Whatsapp) استخارہ سروس“ بھی موجود ہے، جس پر ماہانہ ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں فیضیاب ہوتے ہیں ، پریشان حال اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے لیے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود ”کاٹ سروس“ کے ذریعے پریشانیوں، بیماریوں اور مشکلات کی کاٹ کی جاتی ہے، ماہانہ کم و بیش65,000(پینسٹھ ہزار) پریشان حال اس سروس سے فیضیاب ہوتے ہیں (سالانہ کم وبیش 7لاکھ 80 ہزار سے زائد افراد کی کاٹ کی جاتی ہے۔)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اس وقت مجلس کی طرف سے بِلا مبالغہ لاکھوں تعویذاتِ عطاریہ اور تعزیت، عیادت اور تسلّی نامے بھیجے جاچکے ہیں اور ایک اندازے کے مطابق تادمِ تحریر مجلس کی طرف سے پاکستان بھر میں روزانہ لگنے والے تعویذاتِ عطّاریہ کے بستے (اسلامی بھائیوں کے) تقریباً750، بیرونِ ملک تقریباً230 ماہانہ مریضوں کی اوسطاً تعداد 3,35,000(تین لاکھ پینتیس ہزار)، نیز پاکستان بھر میں کم و بیش80 مقامات پر ”**اسلامی بہنوں**“ کے بھی ہفتہ وار تعویذاتِ عطاریہ کے بستے لگتے ہیں، جن پر تعویذاتِ عطاریہ دینے اور لینے والی صرف اسلامی بہنیں ہی ہوتی ہیں، ان بستوں پر ماہانہ ہزاروں اسلامی بہنیں فیضیاب ہوتی ہیں۔ ماہانہ مکتوباتِ عطاریہ (دستی(By Hand)، بذریعہ ڈاک، بذریعہ نیٹ) کم و بیش70,000 (ستّر ہزار) ماہانہ تعویذات و اورادِ عطاریہ تقریباً6لاکھ کی تعداد میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔ نیز تعویذاتِ عطاریہ کے بستہ ذِمہ داران کی اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں سینکڑوں عاشقانِ رسول مدنی قافلے میں سفر کرتے ہیں۔ ہزاروں نئے اسلامی بھائی ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرتے ہیں، ہزاروں عاشقانِ رسول سلسلہ عالیہ قادِریہ، رضویہ، عطّاریہ میں داخل ہونے کا شرف پاتے ہیں۔ کئی خوش نصیب داڑھی

شریف اور عمامے کا تاج سجالیتے ہیں، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں عملی طور پر شرکت کرنے والے بن جاتے ہیں، مختلف کورسز کے ذریعے فرض علوم، سُنّتیں و آداب سیکھ کر شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! تعویذاتِ عطاریہ کے بستوں پر ''کفّار کے قبولِ اسلام ''کی خوشخبریاں بھی ملتی رہتی ہیں، تعویذاتِ عطاریہ حاصل کرنے والوں کوترغیب دِلا کر ہر ماہ مکتبۃُ المدینہ کے ہزاروں رسائل،VCDs,CDs تقسیم کی جاتی ہیں۔ملک و بیرونِ ملک پریشان حال اسلامی بھائیوں کیلئے ''غمخواری اجتماعات '' کئے جاتے ہیں، جس میں صَلٰوۃُ الحَاجَات، سنّتوں بھرے بیانات اور اجتماعی دعا کے ساتھ ساتھ اِستخارے ہیپلیے (یرقان) کے مریضوں کیلئے خصوصی علاج اور تمام مسائل کا تعویذاتِ عطاریہ کے ذریعے علاج کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، ان اجتماعات میں ہزاروں اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں اوران میں سے کئی ، ہفتہ وار اجتماع،مدنی مذاکروں کے پابند اور ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلوں کے مسافر بھی بنتے ہیں۔ تعویذاتِ عطاریہ کے طلب گار اسلامی بھائیوں کوچاہئے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع اور ہر ہفتے اجتماعی طور پر دیکھے جانے والے مدنی مذاکرے میں شرکت فرمائیں اور تعویذاتِ عطاریہ کے بستے سے تعویذ حاصل کریں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے نشہ آور چیزوں کی تباہ کاریوں کے بارے میں سنا کہ یہ چیزیں کس قدر خطرناک ہیں اور انسان کو کس قدر دِینی اور دُنیاوی نُقصانات سے دوچار کرتی ہیں ❀ جو شخص نشے کی آفت میں مُبتلا ہو جائے عموماً اس کے گھر کی خُوشیاں ملیامیٹ ہو جاتی ہیں ❀ اس کے بچے پریشان رہتے ہیں، ❀ اس کے والدین اور اس کی بیوی کو اس سے شکایت رہتی ہے، ❀ لوگوں کے دلوں میں اس کی نفرت بیٹھ جاتی ہے، ❀ بعض اوقات نشے کا عادی، گالی گلوچ اور مار دھاڑ کے ذریعے مسلمانوں کو اپنی ذات سے تکلیف پہنچاتا ہے، ❀ طرح طرح کی خطرناک جسمانی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے، ❀ نشے کی وجہ سے وہ اپنا مال برباد کر بیٹھتا ہے، ❀ اپنے ہی ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کا خطرہ مول لیتا ہے، ❀ اپنے جان و مال اور وقت کو برباد کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی ناقدری کرتا ہے۔ لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ خُود بھی اس مہلک مرض سے دور رہے اور دوسروں کو بھی اس سے بچائے اور بدقسمتی سے جو اس مصیبت میں گرفتار ہو چکا ہے وہ جلد از جلد اس سے چھٹکارے کی کوشش کرے، سچّی توبہ کرے، اس کا بہترین حل بُری صحبت کو چھوڑ کر اچھے ماحول سے وابستہ ہو جانا بھی ہے، لہٰذا آپ تمام اسلامی بھائیوں کی بارگاہ میں مدنی التجا ہے کہ اپنی دنیا وآخرت کی بہتری کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سُنّت کا جو آئینہ دار ہے　　بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص۴۷۲)

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: ❀ "تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ "اِثْمِد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔[2] ❀ پتّھر کا سُرمہ اِستِعْمال کرنے میں حَرَج نہیں اور سِیاہ سُرمہ یا کاجَل زینت کی نِیّت سے مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔[3] ❀ سُرمہ سوتے وقت اِستِعْمال کرنا سُنَّت ہے۔[4] ❀ سُرمہ استعمال کرنے کے تین (3) منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (2) کبھی دائیں (یعنی سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (یعنی اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں

1…مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2…ابن ماجه، ۴/۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷

3…فتاویٰ هندیة، ۵/ ۳۵۹

4…مرآۃ المناجیح، ۶/ ۱۸۰

میں لگائیے۔[1] اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ یاد رکھئے! تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سیدھی جانب سے شروع کِیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگائیے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سُنّتیں سیکھنے، تین دن کے لئے ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۶۹-۲۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . شُعَبُ الْاِیمان، ۵/۲۱۸-۲۱۹

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔**یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، افطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے عرض کی: یَا رَسُوۡلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں دُرُود کی کثرت کرتا ہوں، میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھنے کے لئے کتنا وقت مُقرَّر کروں؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو۔ انہوں نے عرض کی، چوتھائی؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو لیکن اگر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھو گے تو بہتر ہے۔ عرض کی، نِصف؟ فرمایا: جتنا چاہو پڑھو، مگر زِیادہ پڑھو گے تو بہتر ہے۔ عرض کی: تہائی؟ فرمایا: جتنا چاہو پڑھو، مگر زِیادہ پڑھو گے تو بہتر ہے۔ عرض کی: میں سارا وَقت آپ پر دُرُودِ پاک پڑھتا رہُوں گا۔ فرمایا: پھر تو یہ عمل تُمہاری پریشانیوں کو کفایت کرے گا اور تمہاری

مَغفِرت کا سبب بن جائے گا۔[1]

دُور ہو جائیں دنیا کے رنج و اَلَم ہو عطا اپنا غم دیجئے چشمِ نم
مال و دولت کی کثرت کا طالب نہیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۰۴)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب، اُذْكُرُوا اللّٰه، تُوْبُوْا اِلَى اللّٰه وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے

1... مستدرک، کتاب التفسیر، باب اکثروا علیّ الصلٰوۃ... الخ، ۱۹۸/۳، حدیث: ۳۶۳۱

2... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ مُحرَّمُ الحَرام ہمارے درمیان جاری وساری ہے ،یہ مہینا ہر سال ہمیں شُہدائے کربلا کی اور بالخصوص نواسۂ مُصطفٰے، سَیِّدُ الشُّہداء، اِمامِ عالی مقام حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یاد دِلاتا ہے، کیونکہ آج سے صدیوں پہلے اِکسٹھ (61) ہجری کو تاریخِ اسلام میں حق وباطل کے درمیان ایک عظیم معرِکہ پیش آیا، جسے **واقعہ کربلا** کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس معرِکے میں شُہدائے کربلا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے استقامت بھرے انداز نے تمام اہلِ حق کو باطل کے سامنے ڈَٹ جانے اور ضرورت پڑنے پر دینِ اسلام کی خاطر جان کا نذرانہ پیش کرنے کا عظیمُ الشّان سبق دیا۔ اگر سُلطانِ کربلا، حضرت سَیِّدُنا اِمامِ عالی مقام، اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چاہتے تویزیدیوں کو تباہ وبرباد کرسکتے تھے مگر اِستِطاعَت اور قدرت کے باوجود خون کے پیاسوں پر بھی کرم نوازی فرمائی اور جنگ میں پہل نہ کی بلکہ آپ آخری وقت تک ان کو سمجھاتے رہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈراتے رہے۔ میدانِ کربلا میں حُجّت پوری کرنے کے لئے حضرت سَیِّدُنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے گھوڑے پر سُوار ہو کر یزیدی لشکر کا رُخ کِیا اور جو کچھ فرمایا، اس کا ہر لفظ کرم نوازی پر مبنی تھا۔ چُنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میری بات سُنو اور جلد بازی کا مُظاہَرہ نہ کرو، حتّٰی کہ میں تمہیں اُس چیز کے مُتَعَلِّق نصیحت نہ کرلوں کہ جو مجھ پر لازِم ہوچکا ہے اور اپنے آنے کا عُذر بیان نہ کرلوں۔ پس اگر تم میرا عُذر قبول کرلو، میری بات کی تصدیق کرو اور میرے بارے میں اِنْصاف سے کام لو تو تم اس معاملے میں بامُراد ہوجاؤ گے اور تم سے میرے مُتَعَلِّق کوئی مُواخَذہ (یعنی سوال) بھی نہ

ہو گا۔ہاں! اگر تم میرا عُذر قبول نہیں کرتے تو سُنو! پھر یہ آیاتِ مُبارَکہ تلاوت فرمائیں:

فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَ شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَیْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَیَّ وَ لَا تُنْظِرُوْنِ﴿۷۱﴾ (پ ۱۱، یونس: ۷۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو مل کر کام کرو اور اپنے جُھوٹے معبُودوں سمیت اپنا کام پکّا کرلو پھر تمہارے کام میں تم پر کچھ گُنجلک (اُلجھن و پوشیدگی) نہ رہے پھر جو ہو سکے میرا کرلو اور مجھے مُہلت نہ دو۔

اِنَّ وَلِیِّ َۧ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ﳲ وَ هُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ﴿۱۹۶﴾ (پ ۹، الاعراف: ۱۹۶)

ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک میرا والی اللہ ہے جس نے کتاب اُتاری اور وہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔

پھر آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حَمْد و ثنا کرنے کے بعد (اُن یزیدیوں سے) فرمایا: تم لوگ میری نِسْبَت کے بارے میں غور کرلو کہ میں کون ہوں۔۔۔؟، کیا تمہارے لئے میرا قتل جائز و دُرُست ہے۔۔۔؟ کیا میں تمہارے نبی کا نواسہ نہیں۔۔۔؟ کیا سَیِّدُ الشُّہَداء حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے والد کے چچا نہیں۔۔۔؟ کیا حضرت سَیِّدُنا جعفر طیّار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے چچا نہیں۔۔۔؟ کیا تم تک میرے اور میرے بھائی سے مُتَعَلِّق رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ ارشاد نہ پہنچا تھا کہ تم دونوں نوجوانانِ جنّت کے سردار ہو۔۔۔؟ تو اگر تم میری بات کی تصدیق کرو (تو سن لو) کہ یہی حق ہے، کیونکہ میں نے اُس وقت سے جُھوٹ نہیں بولا، جب سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ جُھوٹ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سخت ناپسند ہے اور اگر تم مجھے جُھٹلاتے ہو تو حضرت سَیِّدُنا جابِر بن عبدُ اللہ، ابو سعید، سَہل بن سَعْد، زید بن اَرْقَم یا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن سے پُوچھ لو، کیونکہ ان سب نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے (میرے مُتَعَلِّق) یہ فضائل سُن رکھے ہیں۔ کیا میری اِس نصیحت میں تمہارے لئے کوئی ایسی بات نہیں جو تمہیں میرا خُون بہانے سے روک سکے۔۔۔؟ پھر آپ نے فرمایا: اگر تمہیں میری بات میں

یا میرے مُتَعَلِّق نبی کا نواسہ ہونے میں کوئی شک ہو تو خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مَشْرِق و مَغْرِب میں میرے سِوا تم میں یا تمہارے سِوا کسی اور قوم میں کوئی نبی کا نواسہ موجود نہیں۔ ذرا بتاؤ تو سہی کیا، تمہیں مجھ سے اپنے کسی مقتول کا بدلہ طَلَب کرنا ہے یا میں نے تمہارا مال ضائع کر دِیا ہے کہ اُس کے بدلے مال چاہتے ہو یا پھر اپنے زخمیوں کا قِصاص دَرکار ہے (آخر کس چیز کا بدلہ چاہتے ہو)۔۔۔؟ وہ بد بَخْت خاموش رہے، آپ نے فرمایا: اے شَبَث بن رِبْعی، اے حَجّار بن اَبْجَر، اے قَیْس بن اَشْعَث، اے زید بن حارِث! کیا تم لوگوں نے ہی مجھے خُطُوط بھیج کر نہیں بُلوایا تھا؟ وہ صاف مُکَر گئے اور بولے: ہم نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم ہی لوگوں نے تو ایسا کیا تھا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! اگر تم میری بَیعت کرنا پسند نہیں کرتے تو مجھے چھوڑ دو تاکہ میں کسی محفوظ جگہ چلا جاؤں۔ بدنصیب قَیْس بن اَشْعَث بولا: آپ اِبنِ زِیاد کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خَم کر لیں (تو آپ کو چھٹکارا مل سکتا ہے) آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ہرگز اس کی بَیعت نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! میں اپنے اور تمہارے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ لیتا ہوں، اِس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ میں تمہارے اور اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ لیتا ہوں، ہر اُس مُتَکَبِّر سے جو حِساب کے دن پر یقین نہیں رکھتا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد بخت یزیدیوں نے نصیحت پر مشتمل آپ کے اس کریمانہ انداز کا جواب سخت اذیّتیں اور تکلیفیں پہنچا کر دیا، مگر آپ کو مصیبتوں کا ہُجُوم حق سے نہ ہٹا سکا اور آپ کے عزم واستقلال میں کوئی کمی نہ آئی، حق وصداقت کا حامی مصیبتوں کی بھیانک گھٹاؤں سے نہ ڈرا اور طوفانِ بلا کے سیلاب سے اس کی ثابت قدمی میں کوئی فرق نہ آیا، دِین کا شیدائی دنیا کی آفتوں کو خیال میں نہ لایا۔ اگر آپ یزید کی بیعت کرتے تو وہ تمام لشکر آپ کے قدموں میں ہوتا، آپ کا احترام کیا جاتا، خزانوں

1... الکامل فی التاریخ، سنة احدی وستین، ذکر مقتل الحسین، ۳/۴۱۸۔ ۴۱۹ ملتقطاوملخصاً

کے منہ کھول دیئے جاتے اور دولتِ دنیا قدموں پر لٹا دی جاتی، مگر جس کا دل حُبِّ دنیا سے خالی ہو اور دنیا کی ناپائیداری کا راز جس پر واضح ہو، وہ دنیا کے نمائشی رنگ ورُوپ پر کیا نظر ڈالے۔

حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے راحتِ دنیا کے منہ پر ٹھوکر ماردی اور راہِ حق میں پہنچنے والی مصیبتوں کا خوش دلی سے استقبال کیا اور اس قدر آفتوں اور بلاؤں کے باوجود یزید جیسے فاسقِ مُعْلن (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والے) شخص کی بیعت کا خیال بھی اپنے قلبِ مبارک میں نہ آنے دیا، اپنا گھر لُٹانا اور اپنا خون بہانا منظور کیا، مگر مسلمانوں کی تباہی وبربادی گوارا نہ فرمائی اور اسلام کی عزت پر حرف نہیں آنے دیا، خدا کی قسم! میدانِ کربلا میں کربلا والوں کا اسلام کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنا، رہتی دُنیا کے مسلمانوں کیلئے بہت بڑی کرم نوازی تھی۔ اس کے علاوہ بھی اِن حضرات کے کردار کے بہت سے پہلو مسلمانوں کیلئے قابلِ تقلید نمونہ ہیں، آیئے آج کے بیان میں عفوو درگُزر، مہمان نوازی اور مسلمانوں کی خیر خواہی وغیرہ سے متعلق **"کربلا والوں کے کریمانہ انداز"** سنتے ہیں۔ چنانچہ

کریم ہو تو ایسا

ایک آدمی کے پاس بیس (20) یا تیس (30) اُونٹ تھے، مگر وہ ان کے کھانے پینے کا کوئی اِنتِظام نہیں کرپارہا تھا، کسی شخص نے اُسے حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا مشورہ دیا، لہٰذا وہ شخص اپنی مُراد لے کر چل پڑا۔ جس وقت وہ حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں پہنچا تو آپ اپنے خادمین کے ساتھ کھانا کھانے میں مصروف تھے، اس نے دل میں سوچا کہ شاید یہ مجھے کھانے میں شریک نہ کریں۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ آپ نے اس پر شفقت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: آیئے! ہمارے ساتھ کھانے میں شامل ہو جایئے۔ لہٰذا وہ شخص کھانے میں شامل

ہو گیا۔ کھانے سے فراغت کے بعد آپ نے ہاتھ دھوئے اور اس کی جانب متوجہ ہو کر اُس کی حاجت پوچھی، حاجت سُن کر ارشاد فرمایا: اپنے اونٹوں کو لے آؤ! اِس جگہ سے اپنے اونٹوں کو کھلاؤ۔ اس نے آپ کی کرم نوازی دیکھی تو بے ساختہ کہنے لگا: **میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ سخاوت بے مثال ہے۔**[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کرم نوازی کی کیا ہی بات ہے، کبھی آپ کسی کی مشکل دُور فرماتے، کبھی کسی غریب کی حاجت پوری فرماتے، کبھی کسی مسافر کو نوازتے تو کبھی کسی کی مجبوری و بے بسی کا ذکر سُن کر اس کی امداد کے لیے کمربستہ ہو جاتے، کیونکہ سخاوت کا عظیم وَصف آپ کو اپنے پیارے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے وراثت میں ملا تھا جیسا کہ نبیِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے لاڈلے نواسے کے بارے میں خود ارشاد فرمایا کہ حسین میری جرأت اور سخاوت کا وارث ہے۔[2] لہٰذا آپ جُود و سخاوت میں اپنی مثال آپ تھے، آیئے! آپ کی کریمانہ سخاوت سے متعلق 2 مزید حکایات سنتے ہیں:

(1) ایک ایک ہزار دینار کی پانچ تھیلیاں

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر اپنی تنگدستی اور فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ! ہمارا وظیفہ آنے والا ہے، جیسے ہی

1... موسوعة ابن ابی الدنیا، مکارم الاخلاق، ۳/۲ ۵۱ مفهوماً

2... معجم کبیر ،زینب بنت ابی رافع عن فاطمه، ۴۲۳/۲۲ ،حدیث: ۱۰۴۱ ملتقطا

وظیفہ پہنچے گا، ہم آپ کو رخصت کر دیں گے۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ حضرت سیِّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف سے ایک ایک ہزار دِینار (یعنی سونے کے سکّوں) کی پانچ (5) تھیلیاں آپ کی بارگاہ میں پیش کی گئیں۔ قاصد نے عرض کی: حضرت سیِّدنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے معذرت کی ہے کہ یہ تھوڑی سی رقم ہے، اُسے قبول فرما کر غریبوں میں تقسیم فرما دیجئے۔

حضرت سیِّدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وہ ساری رقم اس غریب آدمی کے حوالے کر دی اور اِس کرم نوازی کے باوجود تاخیر پر معذرت فرمائی۔[1]

یا شہیدِ کربلا فریاد ہے	نورِ چشمِ فاطمہ فریاد ہے
ہے مری حاجت میں طیبہ میں مروں	اے مرے حاجت رَوا فریاد ہے
مفلس و ناچار و خَستہ حال ہوں	مَخزنِ جُود و عطا فریاد ہے
بخت کی ہیں جس قدر بھی گُتِّھیاں	ساری سُلجھا دو شہا! فریاد ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۵۸۶ تا ۵۸۸)

(2) چرواہے کو نواز دیا

ایک مرتبہ نواسۂ مصطفٰے، جگر گوشۂ شیرِ خدا حضرت سیِّدنا امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا گُزر ایک چرواہے کے پاس سے ہوا جو بکریاں چَرا رہا تھا، وہ چرواہا آپ کے پاس حاضر ہوا اور تحفے کے طور ایک بکری آپ کی خدمت میں پیش کر دی، آپ نے اس سے پوچھا کہ تم آزاد ہو یا غلام؟ اس نے عرض

1...کشف المحجوب، باب فی ذکر آئمتھم من اھل البیت، ص ۷۷

کی: حضور! میں غلام ہوں۔ آپ نے وہ بکری اسے واپس لوٹا دی۔ اس نے عرض کی: حضور! یہ میری اپنی بکری ہے تو آپ نے بکری قبول فرمالی۔ پھر آپ نے اس غلام کو بھیڑ بکریوں سمیت اس کے آقا سے خرید کر آزاد فرما دیا اور بھیڑ بکریاں اسے تحفے میں دے دیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سخاوت کے کریمانہ انداز کے بارے میں ہم نے سُنا، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی سخاوت جیسی عظیم صفت اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اپنی استطاعت کے مطابق اپنے پریشان حال مسلمان بھائیوں کی مدد کیا کریں، حدیثِ پاک میں ہے: قیامت کے روز جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہ ہوگا، تین (3) شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی، یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) جس نے میرے کسی اُمّتی کی پریشانی دُور کی ہوگی (2) جس نے میری سُنّت کو زندہ کیا ہوگا، (3) اور جس نے مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔[2] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جو مال اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں عطا فرمایا ہے اس کے ذریعے اپنے عزیز رشتے داروں اور غریبوں کے ساتھ خیر خواہی کیا کریں۔ آیئے سخاوت کا جذبہ دل میں پیدا کرنے کے لئے سخاوت و صدقے کے بارے میں تین (3) فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں:

سخاوت و صدقے کے بارے میں تین فرامینِ مصطفٰے

(1) سخی آدمی، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے، جنّت سے اور لوگوں سے قریب ہے اور دوزخ سے دُور ہے۔[3]

1... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب البیوع والاقضیۃ، باب فی الرجل یھدی الرجل الخ، ۵/۳۸۹، حدیث: ۱

2... بستان الواعظین، مجلس فی قولہ تعالی ان اللہ وملئکتہ... الخ، ص ۲۶۱-۲۶۰

3... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باماجاء فی السخاء، ۳/۳۸۷، حدیث: ۱۹۶۸

(2) تین باتیں وہ ہیں جن پر میں قسم کھا سکتا ہوں اوران میں سے ایک بات کی میں تمہیں خبر دیتا ہوں اسے یاد رکھو کہ کسی بندے کا مال صَدَقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔[1]

(3) نماز (ایمان کی) دلیل ہے اور روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے اور صدقہ خطاؤں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میدانِ کربلا میں کربلا والوں کو کس قدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مگر ان مشکل گھڑیوں میں بھی اُن مبارک ہستیوں نے اپنے **کریمانہ انداز** میں کوئی تبدیلی نہیں آنے دی بلکہ ان کٹھن حالات میں ظاہری بے سروسامانی کے باوجود بھی اپنی سخاوت کے دریا بہاتے رہے، آیئے اس سلسلے میں حضرت سَیِّدَتُنا زینب بنتِ شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کرم نوازی کا ایک واقعہ سُنتے ہیں:

انوکھی سخاوت

واقعہ کربلا کے بعد اہلِ بیت کو مدینۂ منورہ تک پہنچانے کے لئے جس شخص کو مقرر کیا گیا تھا، وہ بہت نیک دل تھا، اس نے پورے راستے اہلِ بیت کی ضروریات کا خیال رکھا اور اُن کے ساتھ نرمی اور حسنِ سُلوک سے پیش آیا، جب یہ قافلہ مدینۂ منورہ پہنچ چکا تو شہزادیِ شیرِ خدا حضرت سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی چھوٹی بہن فاطمہ بنتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اُن سے عرض کی: اس شخص نے پورے سفر میں ہمارا خوب خیال رکھا ہے، ہمیں بھی اسے کچھ نہ کچھ انعام دینا چاہئے۔ حضرت سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ

1... مسند احمد، حديث ابي كبشة الانماري رضي الله عنه، ٢٩٨/٦، حديث: ١٨٠٥٣، ملتقطا

2... ترمذي، كتاب السفر، باب ماذُكِر في فضل الصلاة، ١١٧/٢، حديث: ٦١٤

اللہ تَعَالٰی عَنْھا نے فرمایا کہ ہم اس شخص کو صرف اپنے زیورات ہی پیش کرسکتے ہیں۔ چُنانچہ دونوں شہزادیوں نے اپنے کنگن وغیرہ اُتار کر اُسے دے دیئے اور ساتھ ہی معذرت بھی کی (کہ اس کے علاوہ ہمارے پاس دینے کے لئے کچھ بھی نہیں)، اس شخص نے وہ تمام سامان واپس لوٹادیا اور عرض کی: اگر میں نے وہ خدمت گُزاری دنیوی مفاد کے لئے کی ہوتی تو یقیناً اس انعام پر مجھے خوشی ہوتی، مگر میں نے تو وہ خدمت صرف اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی خُوشنودی اور رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آپ لوگوں کی قرابت داری کی وجہ سے کی تھی۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اہلِ بیتِ اطہار کی کرم نوازی کس قدر اعلیٰ درجے کی تھی کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا نے عقیدت کا اظہار کرنے اور اہلِ بیت کے ساتھ حسنِ سُلوک سے پیش آنے والے کو نہ صرف اپنے زیورات عطا فرمادیئے بلکہ اس بات پر اس سے معذرت کا اظہار بھی فرمایا کہ اس کے علاوہ تمہیں دینے کے لئے ہمارے پاس مزید کوئی چیز نہیں، اِن مبارک ہستیوں کے روشن کردار سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ اگر کوئی شخص ہمارے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو بدلے میں ہمیں بھی اُس کے شکریہ کے طور پر اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہئے، حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللہَ یعنی جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا بھی شکر گُزار نہیں ہوتا۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الشکر... الخ، ۳/۳۸۴، حدیث: ۱۹۶۲)

اس حکایت سے ہمیں یہ مدنی پھول بھی حاصل ہوئے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے اور

1... الکامل فی التاریخ، ج ۳، ص ۴۴۰

پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی سچی محبت کا اظہار کرنے کے لئے ہمیں بھی اپنے دل میں اہلِ بیت کی عقیدت و محبت کا چراغ روشن رکھنا چاہئے کیونکہ محبتِ اہلِ بیت، دُنیا و آخرت کی سعادتیں حاصل ہونے کے علاوہ شفاعتِ مُصْطَفٰے حاصل ہونے کا بھی کا ذریعہ ہے جیسا کہ مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص وَسِیلہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ میری بارگاہ میں اس کی کوئی خدمت ہو، جس کے سبب میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں، اُسے چاہئے کہ میرے اہلِ بیت کی خدمت کرے اور اُنہیں خُوش کرے۔[1]

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کس قدر خُوش قسمت ہے وہ مسلمان جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آلِ پاک کی خوشی کا سبب بنے۔ آیئے! اہلِ بیتِ اطہار کے فضائل پر مشتمل مزید 3 فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں:

(1) ارشاد فرمایا: جو میرے اہلِ بَیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں قیامت کے دن اُسے اِس کا صِلہ عطا فرماؤں گا۔[2]

(2) ارشاد فرمایا: جو شخص اولادِ عبدُ المُطَّلِب میں سے کسی کے ساتھ دنیا میں نیکی (بھلائی) کرے گا، اُس کا صِلہ دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ قیامت کے دن مجھ سے ملے گا۔"[3]

(3) ارشاد فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لیے باعثِ امن ہیں اور میرے اہلِ بیت میری اُمت کے

1... برکاتِ آلِ رسول، ص ۱۱۰

2... جامع صغیر، حرف المیم، ص ۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱

3... تاریخ بغداد، حرف المیم من آباء العبادلة، ۱۰۲/۱۰، حدیث: ۵۲۲۱

لئے باعثِ امن ہیں۔[1]

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زَہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حسن پُھول

(حدائقِ بخشش مرمم، ص۷۹)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس شعر میں اپنے آپ کو مخاطب کرکے یوں ارشاد فرماتے ہیں، اے رضاؔ اُس کرم ورحمت والے باغ کی کیا بات ہے، جس باغِ رسالت کی کلی سیدۃُ النّساء فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اور سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃ امام حسن و امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جس مہکتے باغ کے پھول ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح اہلِ بیتِ اطہار کی محبت دنیا و آخرت میں نجات پانے اور شفاعت کا ذریعہ ہے، ایسے ہی اِس پاک گھرانے سے بغض و عناد رکھنا ہلاکت کا سبب ہے۔ جیسا کہ **بحرو بر کے بادشاہ**، دوعالم کے شہنشاہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حضراتِ حسنین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے ارشاد فرمایا: جو تم سے جنگ کرے میں اس سے جنگ کروں گا اور جو تم سے صلح کرے اس کی مجھ سے صلح ہے۔[2] ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: خبردار! جو شخص اہلِ

1... کنز العمال، کتاب الفضائل، باب اہل البیت، جز ۶، ۴۵/۱۲، حدیث: ۳۴۱۵۰

2... ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل فاطمۃ، ۴۶۵/۵، حدیث: ۳۸۹۶

بیت کی بغض و عداوت پر مرا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے نا امید ہے اور آگاہ ہو جاؤ! جو شخص اہلِ بیت سے بغض و عداوت کی حالت پر مرا وہ کافر مرا اور کان کھول کر سُن لو! جو شخص اہلِ بیت کی بغض و عداوت پر مرا اسے جنّت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہو گی۔[1]

باغ جنّت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اہلِ بیت
تم کو مُژدہ نار کا اے دُشمنانِ اہلِ بیت

(ذوقِ نعت، ص۵۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اہلِ بیت سے بغض رکھنے کی کیسی سخت وعیدیں ہیں ، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہر دم ان کا خُوب ادب و احترام کریں اور اہلِ بیت سے عداوت و دُشمنی رکھنے والوں کی صحبت سے کوسوں دُور رہیں کیونکہ صحبت ضرور رنگ لاتی ہے، اگر اچھوں کی صحبت مل جائے تو انسان میں اچھائی پیدا ہو ہی جاتی ہے اور دل بھی گُناہوں سے بیزار ،نیکیوں کا طلبگار اور بُزرگانِ دین اور اہلِ بیتِ اطہار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی محبت سے سرشار ہو ہی جاتا ہے اور اس کے برعکس اگر خدانخواستہ بُری صحبت میسر آجائے تو انسان نہ چاہتے ہوئے بھی بُرائیوں میں مبتلا ہو ہی جاتا ہے، لہٰذا اولیاء اور اہلِ بیت سے عقیدت و محبت رکھنے والوں ہی کی صحبت اختیار کی جائے تا کہ ان کی صحبت کی

1... الشرف المؤبد، ص ۱۰۵

برکت سے ہمیں بھی اُن نیک ہستیوں کا ادب واحترام نصیب ہو، بد قسمتی سے آج کل بُری صحبتیں اس قدر عام ہوچکی ہیں کہ اچھی صحبت ملنا مشکل ہوچکا ہے،ایسے حالات میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے جو اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کرنے کے عظیم مدنی مقصد کے پیشِ نظر لوگوں کو گُناہوں سے بچانے، نیکیوں کی راہ پر لانے اور اُنہیں اولیاء و اہلِ بیتِ اطہار کی محبت گھول کر پِلانے میں مصروفِ عمل ہے، لہٰذا ہم سب دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیں اور گُناہوں سے نفرت، نیکیوں کی رغبت اور اہلِ بیت کی سچی محبت اپنے دل میں پیدا کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں بھی سفر کرتے رہیں بلکہ تمام اسلامی بھائی، کربلا والوں کے کریمانہ انداز کو **نذرانہ عقیدت پیش** کرتے ہوئے، شہیدان و اسیرانِ کربلا کے اِیصالِ ثواب کی نیّت سے بالخصوص **عاشُورہ**(8.9.10 یا 9.10.11 مُحَرَّمُ الْحَرَام) کے مدنی قافلوں میں سفر کیلئے ابھی سے نیت فرمالیجئے، اس کی خوب خوب برکتیں حاصل ہوں گی اور اہلِ بیتِ اطہار کی محبت میں اضافہ ہوگا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اولیا کا کرم، تم پہ ہو لاجَرم — خُوب جلوے ملیں، قافلے میں چلو
اولیائے کرام ان کا فیضانِ عام — لُوٹنے سب چلیں قافلے میں چلو
یا خدا ہرگھڑی رَٹ ہو عطار کی — قافلے میں چلیں قافلے میں چلو
لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو — سیکھنے سُنتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ ”امام حسین کی کرامات“ کا تعارف

کربلا والوں کی محبت و اُلفت دل میں پیدا کرنے کیلئے امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **”امام حسین کی کرامات“** کا مطالعہ نہایت مفید ہے، یہ رسالہ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت، آپ کے فضائل و کمالات اور کرامات کے علاوہ یزید اور یزیدیوں کے دردناک انجام کی معلومات اور **عاشوراء کے فضائل** پر مشتمل **انمول رسالہ** ہے، لہٰذا آج ہی یہ رسالہ مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کرکے خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ شعبہ تراجم کی کوششوں سے اس رسالے کا انگلش، ہندی، سندھی اور گجراتی سمیت کُل 7 زبانوں میں ترجمہ ہوچکا ہے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ **(Download)** اور پرنٹ آؤٹ **(Print Out)** بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے **کربلا والوں کے مزید کریمانہ انداز** کے بارے میں سُنتے ہیں چنانچہ حق تلفی کرنے والے کو معاف کرنا اور درگزر سے کام لینا بھی اہل بیتِ اطہار کے بے مثال کریمانہ انداز کا حصہ ہے، معاف کرنا نبیِ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری سنّت

ہونے کے ساتھ ساتھ دِینی اور دُنیوی اعتبار سے بہت ہی عُمدہ خصلت ہے، قرآنِ کریم میں عفو و درگزر سے کام لینے کا حکم بھی دیا گیا ہے جیسا کہ پارہ 9 سورۃُ الاَعراف کی آیت نمبر 199 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۹۹) تَرجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معافی کی برکت سے باہمی صلح کی فضا پیدا ہوتی ہے، آپس کے مسائل حل ہوتے ہیں، باہمی ناراضیوں کا خاتمہ ہوتا ہے، آپس میں محبت بڑھتی ہے اور دل میں بغض و کینہ کے جذبات پیدا نہیں ہوتے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ **کربلا والوں** کے **اندازِ کریمانہ** کی نقل کرتے ہوئے عفو و درگُزر سے کام لیا کریں، کسی مسلمان کا قُصور معاف کرنے سے معاف کرنے والے کی عزّت کم نہیں ہوتی بلکہ اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ چنانچہ

حدیثِ پاک میں ہے: کسی کو معاف کرنے کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ (معاف کرنے والے) بندے کی عزّت ہی میں اضافہ فرماتا ہے۔[1] آیئے! عفو و درگُزر سے متعلق **کربلا والوں کے کریمانہ انداز** کے بارے میں تین (3) واقعات سُنتے ہیں:

(1) گالیاں دینے والے کو دعائیں دِیں

1... مسلم مُسلِم، کتاب البر... الخ، باب استحباب العفو والتواضع، ص، ۱۰۷۱، حدیث: ۶۵۹۲

ایک مرتبہ عِصام بن مُصْطَلِق نامی ملکِ شام کا ایک باشندہ جو کہ مولائے کائنات حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بغض رکھتا تھا، حضرت سَیِّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے اُنہیں اور اُن کے والدِ محترم حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بُرا بھلا کہنے لگا۔ حضرت سَیِّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسے جھڑکنے اُلجھنے یا تلخ کلامی سے کوئی جوابی کاروائی کرنے کے بجائے اَعُوْذُ بِاللہ اور بِسْمِ اللہ پڑھنے کے بعد یہ آیاتِ مبارکہ تلاوت فرمائیں:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۹۹-۲۰۱)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو، اور اے سُننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دے (کسی بُرے کام پر اُکسائے) تو اللہ کی پناہ مانگ بے شک وہی سُنتا جانتا ہے۔ بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب اُنہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے، ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

پھر فرمایا: اپنے اوپر بوجھ ہلکا رکھ اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تیرے لئے اور اپنے لئے مغفرت کا سوال کرتا ہوں، اس کے علاوہ آپ اس کے ساتھ اس قدر عفوو درگُزر، نرمی اور خندہ پیشانی سے پیش آئے کہ اس کا بغض و عداوت ایک دَم محبت میں تبدیل ہو گیا اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گیا وَمَا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ

اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْہُ وَمِنْ اَبِیْہِ یعنی رُوئے زمین پر حضرت سَیِّدُنا امام حسین اور اِن کے والد حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے زیادہ میرے نزدیک کوئی محبوب نہیں۔[1]

گالیاں سُن کر دُعا دیتے ہو تم اے شہیدِ کربلا! تم پر سلام

ہے فلاح کامرانی نرمی و آسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

(2) گالی دینے والے کے ساتھ خیر خواہی

ایک مرتبہ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے شہزادے حضرتِ سَیِّدُنا امام زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو کسی نے گالی دی تو آپ نے (غُصّہ ہونے اور انتقامی کاروائی کرنے کے بجائے) اُسے اپنا مُبارَک کُرتا اور **ایک ہزار درہم** دینے کا حکم دیا۔ کسی نے کہا: آپ نے پانچ (5) خَصلتیں جمع کرلی ہیں: (۱) بُردباری (۲) تکلیف نہ دینا (۳) اس شخص کو ایسی بات سے رہائی دینا جو اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُور کر دیتی (۴) اسے توبہ وندامت کی طرف راغب کرنا (۵) بُرائی کے بعد تعریف کی طرف رجوع کرنا۔ آپ نے معمولی دنیا کے ساتھ یہ تمام عظیم چیزیں خَرِیدلیں۔[2]

(3) میں نے اپنا غُصّہ پی لیا

ایک بار امام زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اُن کی لونڈی وضو کروا رہی تھی، اچانک اس کے ہاتھ سے برتن آپ کے چہرے پر گِر گیا جس سے چہرہ زخمی ہو گیا۔ آپ نے اس کی طرف سر اٹھا کر دیکھا تو اس نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: **وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ** "اور غُصّہ پینے والے" امام زین

1... تفسیر البحر المحیط، پ ۹، الاعراف، تحت الایۃ: ۱۹۹، ۴/ ۴۴۶، تفسیر قرطبی پ ۹، الاعراف، ۴/ ۲۵۰، ملخصاً

2... احیاء العلوم، ۳/ ۲۲۱

العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں نے اپنا غُصّہ پی لیا۔ اس نے پھر عرض کی: **وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ** ’’اور لوگوں سے در گزر کرنے والے‘‘ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے معاف کرے۔ پھر عرض گزار ہوئی: **وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ** ’’اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے‘‘ ارشاد فرمایا: جا! تُو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے آزاد ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ یہ حضرات کتنے نرم مزاج اور بُردبار ہوا کرتے، لوگوں کی غلطیوں پر ان کو ڈانٹنے، جھڑکنے اور اُن کے ساتھ اُلجھنے کے بجائے ان کے قصور کو معاف کرنے والے ہوتے تھے، ہم **کربلا کے جانثاروں** سے محبت کا دم تو بھرتے ہیں لیکن ہمیں اس پر بھی غور کرلینا چاہئے کہ کیا ہم بھی دوسروں کی غلطیوں کو معاف کرتے ہیں یا ان سے فوراً بدلہ لینے کا، اِنتقامی کاروائی کرنے کا جذبہ دل میں جوش مارنے لگتا ہے اور تکلیف پہنچانے والے کو اِینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے لئے بڑی تکلیف پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں، نیز کنیز کو معاف کرنے اور رِضائے الٰہی کے لئے آزاد کرنے سے متعلق آخر میں جو حکایت سُنی، اس میں ان لوگوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ جو اپنے ملازمین کے ساتھ نہایت غیر مناسب سلوک کرتے ہیں اور ان کی معمولی غلطیوں پر انہیں خوب جھاڑ پلاتے اور ان کی حوصلہ شکنی و دل آزاری کرتے ہیں، اس کے بجائے ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے ماتحتوں کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آئیں، اُن کی غلطیوں پر انہیں پیار اور محبت سے سمجھائیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے اُن سے عفوو در گزر کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خوب

1... ابن عساکر، ذکر من اسمه علی، علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب، ۳۸۷/۴۱

خوب برکتیں اور رحمتیں حاصل ہوں گی۔ **احادیث میں عفو و درگزر** کے کثیر فضائل بیان کئے گئے ہیں ،آیئے معاف کرنے کی فضیلت کے بارے میں احادیثِ مُبارکہ سُنتے ہیں:

(1)... حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب لوگ حساب کے لئے ٹھہرے ہوں گے تو اس وقت ایک مُنادی یہ اعلان کرے گا کہ جس شخص کا اجر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ذمہ ٔکرم پر ہے وہ اُٹھے اور جنّت میں داخل ہو جائے۔ پھر دوسری بار اعلان کرے گا کہ جس کا اجر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ذِمَّۂ کرم پر ہے وہ اُٹھے اور جنّت میں داخل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا کہ وہ کون ہے جس کا اجر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ذمہ ٔکرم پر ہے۔ منادی کہے گا: ان کا جو لوگوں (کی خطاؤں) کو معاف کرنے والے ہیں۔ پھر تیسری بار مُنادی اعلان کرے گا: جس کا اجر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ذمہ ٔکرم پر ہے وہ اُٹھے اور جنّت میں داخل ہو جائے۔ تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بِلا حساب جنّت میں داخل ہو جائیں گے۔[1]

(2)... حضرت سَیِّدُنا اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوَایَت ہے ،نبیِ اکرم ،نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اس کے لئے (جنّت میں) محل بنایا جائے اور اس کے درجات بلند کئے جائیں تو اسے چاہئے کہ جو اس پر ظلم کرے وہ اسے معاف کر دے اور جو اسے محروم کرے ،وہ اُسے عطا کرے اور جو اس سے تعلقات توڑے وہ اس سے تعلقات جوڑے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیئے جب کوئی ہمیں بُرا بھلا کہے یا ہمارے ساتھ بُرا

1... معجم الاوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ۱/۵۴۲، حدیث: ۱۹۹۸ ملتقطا

2... مستدرک، کتاب التفسیر، شرح آیۃ: کنتم خیر امّۃ...الخ، ۳/۱۲، الحدیث: ۳۲۱۵

سلوک کرے تو **اہلِ بیت اطہار کے کریمانہ انداز** پیشِ نظر رکھتے ہوئے درگزر سے کام لیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عفو ودرگزر کرنے کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

عفو کر اور سدا کے لیے راضی ہو جا گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"صدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اہلِ بیت کی سچی محبت، جذبۂ عفو و درگُزر، نیکیوں کی رغبت اور گُناہوں سے نفرت دل میں پیدا کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے، **اور ذیلی حلقہ کے 12 مَدَنی کاموں** میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام روزانہ **"صدائے مدینہ لگانا"** بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو **"صَدائے مدینہ"** لگانا کہتے ہیں، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی مَساجد کی آباد کاری کے لئے اس مدنی کام میں اپنا حصہ شامل کریں اور دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! صدائے مدینہ ایسا پیارا مدنی کام ہے کہ جس میں اُخروی فوائد کے ساتھ ساتھ طِبّی و دُنیوی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ آیئے **صدائے مدینہ** لگانے کے دُنیوی فوائد سنتے ہیں۔ مثلاً

- **صدائے مدینہ کی برکت سے** صبح کی تازہ ہوا ملتی ہے۔ **صدائے مدینہ کی برکت** سے پیدل چلنا نصیب ہوگا، کیونکہ پیدل چلنے سے انسان صحت مند رہتا ہے۔
- پیدل چلنے سے انسانی ہاضمہ درست رہتا ہے۔

- پیدل چلنے سے انسان مختلف بیماریوں (مثلاً ہارٹ اٹیک، فالج، لقوہ وغیرہ) سے بچ جاتا ہے۔
- پیدل چلنے سے ہڈّیاں مضبوط ہوتی ہیں، پیدل چلنے سے وزن اعتدال میں رہتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صدائے مدینہ لگانا (یعنی نماز کے لیے لوگوں کو جگانا) سُنَّتِ مُصطفٰے اور سُنَّتِ صحابہ ہے، اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔[1] **صدائے مدینہ** لگانے سے کیسی کیسی برکتیں ملتی ہیں، اِس کا اندازہ اِس **مدنی بہار** سے لگائیے۔ چنانچہ

سرکار کی بارگاہ سے بُلاوا آ گیا

ٹھینگ موڑ (قصور، پنجاب) کے علاقے اِلٰہ آباد کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تو تھا، لیکن مدنی کاموں کے سلسلے میں سُستی کا شکار تھا۔ حُسنِ اتفاق سے محرم الحرام 1431ھ بمطابق جنوری 2010ء کو دعوتِ اسلامی کے ڈویژن مشاورت کے ذمہ دار اسلامی بھائی سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، جب انہیں میری مدنی کاموں میں عدم دلچسپی کا علم ہوا تو انفرادی کوشش کرتے ہوئے نہ صرف مدنی کام کرنے کا ذہن دیا بلکہ صدائے مدینہ کی پابندی کرنے کی ترغیب بھی دِلائی (مسلمانوں کی خیر خواہی کرتے ہوئے انہیں نمازِ فجر کے لئے جگانے کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ''صدائے مدینہ لگانا'' کہتے ہیں) نیز اس ضمن میں انہوں نے مجھے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا فرمان ''صدائے مدینہ دکھائے مدینہ'' بھی سنایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میرا

1... طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳، مفہوماً

ذہن بن گیا اور حاضریِ مدینہ کی اُمید پر اگلے ہی دن میں نے اس پر عمل شروع کر دیا۔ صدائے مدینہ کیا لگانی شروع کی مجھ پر تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کرم ہو گیا۔ میرے تو وارے ہی نیارے ہو گئے، قسمت کا ستارا یوں چمکا کہ اسی سال مجھے بارگاہِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حاضری کا شرف حاصل ہو گیا۔ کرم بالائے کرم یہ کہ صدائے مدینہ کی برکت سے میرے بڑے بھائی کو بھی حج کی سعادت نصیب ہو گئی، دورانِ حج شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہونے کا شرف بھی مل گیا۔ شاید یہ مدینے شریف کی حاضری اور ایک ولی کامل سے بیعت کی برکت تھی کہ میرے بھائی جو پہلے نمازوں کی ادائیگی میں سُستی کا شکار تھے، لیکن اب تمام گناہوں سے توبہ کرکے نیکیوں کی جانب مائل ہونے لگے۔ باجماعت نماز کا اہتمام کرنے لگے۔ داڑھی شریف کی بھی نیّت کر لی۔ حج سے واپسی آنے کے کم و بیش دو ماہ بعد جبکہ ایک عزیز کی شادی میں شریک تھے، بارات آنے ہی والی تھی لیکن جونہی نماز کا وقت ہوا سب کو باآوازِ بلند نماز کی دعوت دی اور مسجد کی جانب چل دیئے۔ جب وضو کے لئے وضو خانے پر پہنچے تو اچانک دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے گر پڑے۔ نمازیوں نے آگے بڑھ کر اُٹھایا اور مسجد میں لٹا دیا۔ مسجد میں لٹاتے ہی ان کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ وہاں موجود سبھی لوگ بھائی جان کی اس ایمان افروز وفات پر افسوس کے ساتھ ساتھ رشک کرنے لگے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی اور **12 مدنی کاموں** میں دلچسپی کس قدر باعثِ برکت ہے، لہٰذا ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے

1... چمکدار کفن، ص ۱۰

وابستہ رہتے ہوئے 12 مدنی کاموں میں شمولیت اور سنّتوں کی خدمت کے ذریعے اپنی دُنیا و آخرت کو بہتر بنانے کے لئے کوشاں رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس جامعاتُ المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی اب تک 103 سے زائد شعبہ جات میں سُنّتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، انہی میں سے ایک شعبہ جامعۃُالمدینہ بھی ہے، شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دلی خواہش کے تحت علمِ دِین کو عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995 میں نیوکراچی کے عَلاقے گودھرا کالونی (بابُ المدینہ کراچی) میں کھولی گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک دُنیا کے مختلف مُمالِک مثلاً پاکستان، ہند، جُنوبی افریقہ، انگلینڈ، نیپال اور بنگلہ دیش وغیرہ میں جامعۃُ المدینہ لِلْبَنِیْن اور لِلْبَنات قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عِلْمِ دِیْن حاصِل کر کے نہ صرف اپنی عِلْمی پیاس بُجھا رہے ہیں بلکہ دُوسروں کو بھی فیضانِ عِلْم سے مُنوّر کرنے میں مصروف ہیں۔ اِن جامعاتُ المدینہ کی خُصُوصِیَّت یہ ہے کہ دِینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ طَلَبہ کی اَخلاقی تَرْبِیَت بھی کی جاتی ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے بچوں کو جامعات المدینہ میں داخل کروا کے ان کو علمِ دین حاصل کرنے کا مدنی ذہن دیں، خود بھی علمِ دین حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم نے **کربلا والوں کے کریمانہ انداز** سننے کی سعادت حاصل کی کہ

♣ **کربلا والے** غُصّہ کرنے کے بجائے غصہ پینے والے، لوگوں کی غلطیوں کو معاف کرنے والے اور سب سے عفوو درگزر کا معاملہ فرمانے والے تھے۔

♣ **کربلا والے** زمین میں فتنہ و فساد سے بچنے والے اور امن و سکون قائم کرنے والے تھے۔

♣ **کربلا والے** خُوب صدقہ و خیرات کرنے والے تھے۔

♣ **کربلا والے** اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اور دِین اسلام کی سربلندی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کردینے والے تھے۔لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ان پاکیزہ گھرانے والوں کی سیرت و کردار پر عمل کرکے دنیا وآخرت کو روشن بنائیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا وخُوشنُودی حاصل کریں۔

پئے حُسین و حَسَن فاطمہ علی حیدر ہمارے بگڑے ہوئے کام دے بنا یارَبّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت

سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۷۹، حدیث:۱۷۵)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لباس کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سب سے پہلے فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں: جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۲ ص ۵۹ حدیث ۲۵۰۴) جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ** تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہوجائیں گے (شُعَبُ الْاِیمان ج ۵ ص ۱۸۱ حدیث ۶۲۸۵) جو باوُجُودِ قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا (ابوداؤد، ج ۴ ص ۳۲۶ حدیث ۴۷۷۸) خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحمۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارَک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا (کَشْفُ الْاِلْتِبَاس فِی اسْتِحْبَابِ اللِّبَاس، ص ۳۶) لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نفل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی (کَشْفُ الْاِلْتِبَاس فِی اسْتِحْبَابِ اللِّبَاس، ص ۴۱) پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مثلًا جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں (کَشْفُ الْاِلْتِبَاس فِی اسْتِحْبَابِ اللِّبَاس، ص ۴۳) اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے

برعکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد 3 صَفْحَہ 409 پر ہے: سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پَوروں تک اور چوڑائی ایک بالِشت ہو (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۵۷۹) سنت یہ ہے کہ مرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے (مراٰۃ ج ۶ ص ۹۴) غرض مردانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 481 پر ہے: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک ''عورَت'' ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخِل نہیں اور گھٹنے داخِل ہیں۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۹۳)

طرح طرح کی ہَزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب ''بہارِ شریعت حصّہ 16'' اور ''سنّتیں اور آداب'' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آئیں سُنّت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّابَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، افطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ "شامی" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتکاف کی نیّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبّت کی وجہ سے 3، 3 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے

گناہ بخش دے۔[1]

اپنے خطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو کون کرے یہ بھلا، تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص:۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

---

1 ... مُعْجَم کبیر، ۳۶۲/۱۸، حدیث: ۹۲۸

2 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کا ادب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا پیارا مذہب، دِینِ اسلام ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ ہم مقدّس ہستیوں، متبرِّک مقامات اور بابرکت چیزوں کا احترام کریں اور بے اَدَبی سے اور بے اَدَبوں کی صحبت سے اپنے آپ کو دُور رکھیں۔ ایک زمانہ تھا کہ ہر مسلمان ایک دوسرے کی عزّت و حُرمت کا پاسدار، حُسنِ اَخلاق کا آئینہ دار، باادب وحیاء دار اور سنّتِ سرکار کی چلتی پھرتی یادگار ہوا کرتا۔ اولاد اپنے والدین سے اور شاگرد و مرید اپنے استاد و پیر سے آنکھ مِلانا تو دُور کی بات اُن کے سامنے آنے سے بھی جھجکتے، اُن سے گفتگو کے دوران آنکھیں جُھکاتے، آواز دباتے اور اُن کا حکم بجالاتے تھے۔ سامنے تو سامنے غیر موجودگی میں بھی اُن کا ادب ملحوظ رکھتے۔ بڑوں کو نام سے نہیں بلکہ القاب اور اچھے الفاظ سے پکارتے غرض ہر کسی کے مرتبے کا لحاظ (Respect) اور چھوٹے بڑے کی تمیز برقرار رکھتے تھے اور صرف یہی نہیں بلکہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اسی طرح مساجد، مزارات، قرآنِ کریم، کتابوں، تحریروں اور اللہ والوں سے منسوب چیزوں وغیرہ کا بھی خوب خوب ادب کیا جاتا تھا۔ **مگر افسوس!** آج کل ہماری اکثریت ان اخلاقیات و آداب سے محروم ہو چکی ہے، یہی وجہ ہے کہ بد اخلاقی اور بے ادبی کے مظاہرے بہت عام ہوتے جارہے ہیں، نہ صرف والدین، استاد اور پیر بلکہ ان سے بڑھ کر مقدّس ہستیوں کے ادب و احترام میں کمی آتی جارہی ہے۔ شاید اِنہی بے ادبیوں اور بدلحاظیوں کی وجہ سے ہم دن بہ دن گھریلو خوشحالی (Happiness)، ترقّی اور اُخروی فوائد و برکات سے محروم ہوتے جارہے ہیں۔ منقول ہے کہ مَاوَصَلَ مَنْ وَصَلَ اِلَّا بِالْحُرْمَةِ وَمَاسَقَطَ مَنْ سَقَطَ اِلَّا بِتَرْكِ الْحُرْمَةِ وَالتَّعْظِيْمِ **جس نے جو کچھ پایا**

ادب و احترام کے سبب سے پایا اور جس نے جو کھویا وہ ادب و احترام نہ کرنے کی وجہ سے ہی کھویا۔[1] شاید اسی وجہ سے یہ بات مشہور ہے کہ "**باادب بانصیب بے ادب بے نصیب**" آیئے آج **ادب کی ضرورت واہمیت** اور اس کی برکتوں کے بارے میں سُنتے ہیں۔ چنانچہ

نام پاک کا ادب کرنے سے بلند مقام حاصل ہوا

سلسلہ عالیہ نَقْشْبَنْدِیَّہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک دن عام بَیتُ الخلا (Toilet) میں بڑا اسا مٹّی کا پِیالہ مُلاحَظہ فرمایا، غور سے دیکھا تو بیتاب ہو گئے، کیونکہ اُس پیالے پر لفظ، اللہ کَنُدہ تھا! لپک کر پِیالہ اُٹھالیا اور خادِم سے پانی کا لوٹا منگوا کر اپنے دستِ مبارک سے خوب مَل مَل کر اچّھی طرح دھو کر اُس کو پاک کیا، پھر ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر اَدَب کے ساتھ اُونچی جگہ رکھ دیا، ایک دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آپ کو اِلہام فرمایا گیا (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بات آپ کے دل میں ڈالی گئی): جس طرح تم نے میرے نام کی تعظیم کی میں بھی دنیا و آخِرت میں تمہارا نام اُونچا کرتا ہوں۔ آپ فرمایا کرتے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نامِ پاک کا اَدَب کرنے سے مجھے وہ مقام حاصل ہوا جو سو (100) سال کی عبادت و رِیاضت سے بھی حاصل نہ ہو سکتا تھا۔[2]

اَدب اُستادِ دِینی کا مجھے آقا عطا کر دو دِل و جاں سے کروں اُن کی اِطاعت یا رسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص: 331)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نامِ

1... تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص ۴۲

2... حضرات القدس، مکاشفہ، ۳۵، جزء، ۲، ص، ۱۱۳

خُداوندی عَزَّوَجَلَّ کا ادب کرنے کی برکت سے کیسا عظیم مقام حاصل ہوا کہ آپ خود فرمایا کرتے کہ **"مجھے وہ مقام حاصل ہوا جو 100 سال کی عبادت وریاضت سے بھی حاصل نہ ہو سکتا تھا"** ہمیں بھی چاہیے بالعموم ہر قسم کی تحریر کا ادب کریں اور بالخصوص اگر کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مبارک نام یا کسی بھی مقدس ہستی یا چیز کا نام زمین پر یا کسی نامُناسب جگہ پر پڑا ہوا دیکھیں تو اسے اُٹھا کر صاف کریں اور نہایت ادب کے ساتھ کسی اُونچی جگہ پر رکھ دیا کریں بلکہ ہو سکے تو اپنے گھر، آفس، مسجد، مدرسے اور گلی محلے میں کوئی ایسی جگہ مُقرَّر کریں جہاں مُقدَّس اَوراق اور تحریرات بوسیدہ (Worn-out) ہونے کی صورت میں جمع کی جاسکیں اور وقتاً فوقتاً اُن کو دفن کرنے یا سمندر میں ٹھنڈا کرنے کا مناسب بندوبست بھی کر دیا جائے۔

اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ دو جہاں کے سلطان، سَرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ فضیلت نشان ہے: جو کوئی زمین سے ایسا کاغذ اُٹھائے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ناموں میں سے کوئی نام ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس (اٹھانے والے) کا نام (روحوں کے سب سے اعلیٰ مقام) عِلِّیِّیْن میں بلند فرمائے گا۔[1] لہٰذا ہر مُقدَّس تحریر، کاغذ اور اخبارات کا ادب کیجئے اور ان کی بے ادبی سے بچنے کی کوشش کیجئے۔ **افسوس! صد کروڑ افسوس!** آج کل اَخبارات اور دِیگر لکھائی والے کاغذات کے ساتھ ساتھ مُقدَّس کلِمات والے کاغذات بھی جابجا سڑکوں (Roads) پر بِکھرے دِکھائی دیتے ہیں۔ اور یہ اَلمناک داستان اِسی پر ختم نہیں ہوتی بلکہ یہ اَخبارات اور مقدس تحریرات بے اَدبیوں کے مختلف مَراحِل مثلاً گھر کے کچرا دان (Dustbin)، گلی محلے میں لوگوں کے قدموں تلے آنے کے بعد طرح طرح کی آلودگیوں، گندی نالیوں یا کچرا کُونڈی کی نذر ہو جاتے ہیں حالانکہ مقدس تحریر کے ساتھ ساتھ تمام حروف کا ادب واحترام کرنا چاہیے۔

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب اللقطه، ۴/۳۰۰، حدیث: ۶۸۴۶

صَدرُ الشَّرِیعہ، بَدرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بچھونے یا مُصَلّے پر کچھ لکھا ہوا ہو تو اس کو اِستِعمال کرنا ناجائز ہے، یہ عِبارت اس کی بناوٹ میں ہو یا کاڑھی گئی ہو یا رَوشنائی سے لکھی ہو اگرچِہ حُرُوفِ مُفْرَدَہ (یعنی جُدا جُدا حُرُوف) لکھے ہوں کیونکہ حُرُوفِ مُفْرَدَہ (یعنی الف، باء، تاء، ثاء وغیرہ اکیلے حروف) کا بھی اِحترام ہے۔ اکثر دَسترخوان (Dining mats) پر عِبارت لکھی ہوتی ہے ایسے دَسْتَرخوانوں کو اِستِعمال میں لانا (اور) ان پر کھانا کھانا نہ چاہیے۔ بعض لوگوں کے تکیوں (Pillows) پر اَشعار لکھے ہوتے ہیں، اِن کا بھی اِستِعمال نہ کیا جائے۔[1]

تحریر کے ادب کے متعلق امیر اہلسنت کی کُڑھن

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر کے ادب کا ذہن دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ایسے پائیدان (Door mats) بھی دروازے کے باہر نہ رکھے جائیں جن پر حُرُوفِ تَہَجّی میں کچھ لکھا ہو۔ اسی طرح چپّل پر اگر کمپنی وغیرہ کا نام لکھا ہو تو اِستِعمال سے قَبل اسے مِٹا دیا جائے۔ یوں ہی مُصَلّے، پلاسٹک کی چٹائی، لحاف و تولیہ وغیرہ پر بھی عَرَبی حُرُوفِ تَہَجّی میں کمپنی کے نام کی چِٹ لگی ہو تو ایسی چِٹ بھی جُدا کر کے ٹھنڈی کر دی جائے۔ چادریں، قالین، ڈیکوریشن کی دَرِیاں، تکیہ یا گدیلا اَلْغَرَض جس چیز پر بھی بیٹھنے یا پاؤں رکھنے کی ضَرورت پڑتی ہو اُس پر کچھ نہ لکھا جائے، نہ ہی چَھپی ہوئی چِٹ سِلائی کی جائے۔[2] لہٰذا اگر آپ بھی کہیں کچھ لکھا ہوا پائیں، اس کا اَدَب بجا لاتے ہوئے اُس چیز پر بیٹھیں، نہ پاؤں رکھیں اور بے اَدَبی کا اَندیشہ ہو تو ان چیزوں کے اِستِعمال ہی سے گُریز فرمائیں، یا پھر کسی ترکیب سے اس لکھے ہوئے ٹکڑے کو جدا کر کے قابلِ

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۲۰

2 . . . مدنی مذاکرہ، قسط ۲، مقدس تحریرات کے آداب کے بارے میں سوال جواب، ص ۴

تعظیم جگہ رکھ دیجئے۔ اگرچہ یہ سب کچھ سُننا بہت آسان اور اس پر عمل کرنا بہت مشکل کام ہے لیکن اگر ہم تحریرات اور مُقدّس اَوْراق کے ادَب کے بارے میں اپنے اسلافِ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کے حالات سُنیں تو ہمیں عمل کرنے کا جذبہ ملے گا اور اس ادب کی ڈھیروں برکتیں بھی نصیب ہوں گی۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں:

نامِ خدا کا ادب کرنے سے گنہگار ولی بن گیا

حضرتِ سَیِّدُنا بِشْر حافی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه توبہ سے قبل بہُت بڑے شرابی تھے، آپ ایک مرتبہ شراب کے نشے میں دُھت کہیں جارہے تھے کہ راستے میں ایک کاغذ پر نظر پڑی جس پر "**بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم**" لکھا ہوا تھا آپ نے تعظیماً اُٹھالیا اور عطر خرید کر معطر کیا پھر اُسے ایک بلند جگہ پر ادب کے ساتھ رکھ دیا، اُسی رات ایک بُزرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے خواب میں سُنا کہ کوئی کہہ رہا ہے جاؤ! بِشر سے کہہ دو کہ تم نے میرے نام کو معطر (Fragrant) کیا، اُس کی تَعْظِیم کی اور اسے بُلند جگہ رکھا ہم بھی تمہیں پاک کریں گے، اُن بُزرگ نے دِل میں سوچا کہ بِشر تو شرابی ہے شاید مجھے خواب میں غلط فہمی ہوئی ہے، تو اُنہوں نے وضو کیا نفل پڑھے اور پھر سو گئے، دُوسری اور تیسری بار بھی یہی خواب دیکھا اور یہ بھی سُنا، کہ ہمارا یہ پیغام بِشر ہی کی طرف ہے جاؤ! انہیں ہمارا پیغام پہنچادو! چنانچہ وہ بزرگ، حضرتِ بشر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی تلاش میں نکلے ان کو پتا چلا کہ وہ شراب کی محفل میں ہیں تو وہاں پہنچے اور بشر کو آواز دی، لوگوں نے بتایا کہ وہ تو نَشے میں بد مست ہیں، اُنہوں نے کہا اُنہیں جا کر کِسی طرح بتا دو کہ ایک آدمی آپ کے نام کوئی پیغام لایا ہے اور وہ باہر کھڑا ہے کسی نے جا کر اندر خبر دی تو حضرت سیدنا بِشر حافی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا اس سے پوچھو کہ وہ کِس کا پیغام (Message) لایا ہے؟ دریافت کرنے پر وہ بزرگ فرمانے لگے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیغام لایا ہوں، جب

آپ کو یہ بات بتائی گئی تو جُھوم اُٹھے فوراً ننگے پاؤں باہر تشریف لے آئے پَیغامِ حق سن کر سچے دِل سے توبہ کی اور اُس بُلند مَقام پر پہنچے کہ مُشاہَدہ حق کے غلبے کی شِدت سے ننگے پاؤں (Barefoot) رہنے لگے اِسی لیے آپ حافی (یعنی ننگے پاؤں والا) کے لقب سے مشہور ہوگئے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لکھے ہوئے کاغذ کا اَدب و احترام کرنے کا رب عَزَّوَجَلَّ نے کیسا انعام و اکرام عطا فرمایا کہ سخت گنہگار اور شرابی شخص کو اپنا ولی بنالیا، اور آپ کو دنیا میں وہ بلند مقام عطا فرمایا کہ جب تک آپ زندہ رہے جانور بھی آپ کے ادب کی وجہ سے راستے میں گوبر نہیں کرتے تھے، جیسا کہ منقول ہے کہ **حضرتِ** سیدنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ ننگے پاؤں چلتے تھے اور جب تک بغداد شریف میں آپ حیات رہے کسی چَوپائے (جانور) نے راستے میں گوبَر نہ کیا اور وہ صِرف اِس حُرمَت واَدب کے پیشِ نَظر کہ حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہاں ننگے پاؤں چلتے پھرتے ہیں، ایک دن ایک چَوپائے نے راستے میں گوبر کر دیا تو اُس کا مالِک یہ بات دیکھ کر گھبرا گیا کہ ہو نہ ہو آج حضرتِ سَیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اِنْتِقال ہو گیا ہے ورنہ یہ جانور کبھی راستے میں گوبر نہ کرتا، چُنانچِہ تھوڑی دیر کے بعد اُس نے سُن لیا کہ حضرت کا وِصال ہو گیا ہے۔ (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا ادب واحترام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بعد تمام مخلوق میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

---

1 . . . تذکرۃ الاولیاء، جزء ۱، ص ۱۰۶، بتغیر قلیل

2 . . . فضائل دعا، ص ۲۵۶، ملخصًا

افضل واعلیٰ ہیں، ان کی تعظیم و توقیر اور ادب و احترام ضروری ہے اور ان کی شان میں ادنیٰ سی توہین یعنی گستاخی و بے ادبی کفر ہے۔ جیسا کہ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللهِ تَعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کُفر ہے۔[1] انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی شان میں بے ادبی ذِلّت ورُسوائی اور تمام نیک اعمال کی بربادی کا سبب ہے جیسا کہ شیطان نے جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بے ادبی کا ارتکاب کیا تو ملعون ہو کر بارگاہِ الٰہی سے نکالا گیا حالانکہ اس سے پہلے وہ سرکش و نافرمان نہ تھا بلکہ ہزاروں سال سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول تھا، وہ جِنّ ہونے کے باوجود اپنی عبادت و رِیاضت اور عِلمیّت کے سبب مُعَلِّمُ المَلَکُوت یعنی فرشتوں کا اُستاد تھا اور اس قدر مقرّب تھا کہ بارگاہِ خداوندی میں ملائکہ کے ساتھ حاضر ہوتا۔ مگر حکمِ الٰہی کی نافرمانی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی کی بے ادبی سے اُس کی برسوں کی عبادتیں ضائع ہو گئیں اور ذِلّت ورُسوائی اُس کا مقدّر بنی، ہمیشہ ہمیشہ کیلئے لعنت کا طوق اُس کے گلے پڑ گیا اور وہ جہنَّم کے دائمی (یعنی ہمیشہ ہمیشہ کے) عذاب کا مستحق ٹھہرا۔ لہٰذا ہمیں بھی شیطان کے اس عبرتناک انجام سے ڈرتے ہوئے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی شان میں گُستاخی کرنے اور گُستاخوں کی صحبت اختیار کرنے سے دُور رہنا چاہیے اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذات کو واجبُ الاحترام سمجھنا چاہیے نیز یہ بھی پتہ چلا کہ انبیاء کی شان میں گُستاخی و بے ادبی شیطان کا طریقہ ہے، ہر ایک کو اس سے بچنا چاہیے۔

انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام لیتے وقت اچھے اچھے القابات لگانا تعظیم کی علامت ہے۔

انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے منسوب اشیاء کو تبرک سمجھنا تعظیم کی علامت ہے۔

انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ناموں پر اپنے بچوں کا نام رکھنا بھی محبت اور تعظیم کی علامت ہے۔

---

1 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۴۷

انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذکرِ خیر سے اپنی مجلسوں کو بابرکت بنانا بھی تعظیم کی علامت ہے۔

جبکہ ان کی شان میں نازیبا کلمات استعمال کرنا، کسی بھی طرح ان کی ذات، نام یا ان سے منسوب تبرکات کی تحقیر کرنا ان کے معجزات میں شک کرنا بڑی بے ادبی اور دنیا و آخرت میں ذِلّت و رُسوائی کا باعث ہے۔

قرآنِ کریم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کئی مَقامات پر اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ادب بجالانے کا حکم اِرشاد فرمایا اور اس حکم کی تعمیل کرنے والوں کو گناہوں کی معافی اور جنت میں داخلے کی بشارت سنائی ہے۔ چُنانچہ پارہ 6 سُوْرَۃُ مَائِدَہ کی آیت نمبر 12 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ (پ۶، المائدہ: ۱۲)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرضِ حسن دو تو بے شک میں تمہارے گناہ اُتار دوں گا اور ضَرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رَواں

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی محبت و عقیدت اور اُن کا ادب و احترام جہاں ایمان والوں کے ایمان کی علامت ہے اور اُن کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے وہیں کئی بے ایمانوں کو ایمان کی دولت ملنے کا بھی ذریعہ ہے۔ چنانچہ

ادب کی برکت سے ایمان نصیب ہوا

حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرعون کو دعوتِ ایمان دینے کیلئے تشریف لے گئے تو فرعون نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے معجزات کو دیکھ کر آپ عَلَیْہِ

السَّلَام پر ایمان لانے کے بجائے آپ کے مقابلے کیلئے اپنی سلطنت (State) کے جادوگروں کو جمع کیا۔جب مقابلے کا وقت ہوا تو ان جادوگروں (Magicians) نے حضرت سَیِّدُ ناموسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا،اے موسیٰ! یاتو آپ اپنا عصا ڈالیں یا ہم اپنی جادو کی لاٹھیوں اور رسیوں کو پھینکیں،ان کا یہ کہنا حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے ادب کے لیے تھا کہ وہ بغیر آپ کی اجازت کے اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے۔ حضرت سَیِّدُ ناموسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تم پہلے ڈالو۔جب انہوں نے اپنا سامان ڈالا، جس میں بڑے بڑے رسّے اور لکڑیاں تھیں تو وہ اژدھے نظر آنے لگے اور میدان ان سے بھرا ہوا معلوم ہونے لگا،پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا عصا (Staff) ڈالا تو وہ ایک عظیمُ الشّان اژدہا بن گیا اور جادوگروں کی سحر کاریوں کو ایک ایک کرکے نگل گیا پھر جب موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے دستِ مبارک میں لیا تو وہ پہلے کی طرح عصا ہو گیا۔ چنانچہ یہ معجزہ دیکھ کر ان جادوگروں پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بے اختیار " اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی ہم تمام جہانوں کے ربّ پر ایمان لائے " کہتے ہوئے سجدے میں گر گئے۔ جادوگروں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ادب کیا کہ آپ کو مقدم کیا اور آپ کی اجازت کے بغیر اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے،اس ادب کا عوض انہیں یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان و ہدایت کی دولت سے سرفراز فرمادیا۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سیّدنا مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا ادب کرنے کی برکت سے بے ایمان جادوگروں کو ایمان کی دولت نصیب ہوگئی۔ذرا غور کیجئے! جو شخص نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ادب واحترام کرے،اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کس قدر فضل وکرم ہو گا۔ آیئے! اس ضمن میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ پاک کے ادب واحترام اور اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وانعام

---

1 . . . صراط الجنان،۳/ ۴۰۳ تا ۴۰۴، ملخصاً

کے بارے میں ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 510 صفحات پر مشتمل کتاب "**اللہ والوں کی باتیں**" جلد 4 کے صفحہ 61 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں (مُسْطِح نامی) ایک آدمی تھا جو 200 سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا رہا۔ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اُسے ٹانگوں سے گھسیٹ کر گندگی کے ڈھیر پہ پھینک دِیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی (Revelation) فرمائی کہ جا کر اُس کی نمازِ جنازہ اَدا کریں، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! بنی اسرائیل کہتے ہیں کہ وہ 200 سال تک تیری نافرمانی کرتا رہا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: وہ ایسا ہی تھا مگر وہ جب بھی تورات کھولتا اور نامِ محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو دیکھتا تو اُسے چُوم کر آنکھوں سے لگاتا اور اُن پر دُرود پڑھتا تھا، پس میں نے اُس کا یہ عمل قبول کر کے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے ہیں اور **70 جنّتی حُوروں سے اُس کا نکاح** کر دِیا ہے۔[1]

لب پر آجاتا ہے جب نامِ جناب منہ میں گُھل جاتا ہے شہدِ نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب اپنے لب چُوم لیا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے بنی اسرائیل کے ایک گنہگار شخص کی صرف اس لئے بخشش و مغفرت ہو گئی کہ جب بھی وہ توریت شریف میں نامِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھتا تو آنکھوں سے لگاتا، چُومتا اور درودِ پاک پڑھا کرتا تھا۔ تو پھر اُمَّتِ مُحَمَّدِیَّہ میں سے اگر کوئی اپنے پیارے آقا

---

1 . . . حلیۃ الاولیاء، وھب بن منبہ، ۴/۴۵، حدیث: ۴۶۹۵

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نہ صرف نام بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات اور آپ سے نِسْبَت رکھنے والی ہر شے کی تَعظیم کولازِم وضروری جانے تو پھر اس پر رَحْمتِ خُداوَندی کی کیسی چھما چھم بارشیں ہوں گی۔

اور پھر یہ تو وہ عظیم بارگاہ ہے جس کے ادب و احترام کا حکم خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دیا ہے، ارشادِ خداوندی ہے:

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠ ﴿۱۵۷﴾ (پ ۹، الاعراف: ۱۵۷)

تَرجَمۂ کنزالایمان: تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نُور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اُترا وہی بامُراد ہوئے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کو سَیِّدُ الْاَنْبیا، محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ کے آداب سکھاتے ہوئے اُنہیں اِس بلند بارگاہ میں عامیانہ انداز (Common conduct) اختیار کرنے کی مُمانعت فرمائی ہے۔ چُنانچہ پارہ 18، سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت نمبر 63 میں اِرشاد ہوتا ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ (پارہ: ۱۸، النور: ۶۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے

صَدْرُ الْاَفاضِل، حضرتِ علامہ مولانا سَیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (اس آیت کے) ایک معنٰی مُفسِّرین نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ (جب کوئی) رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پُکارے تو اَدَب و تکریم اور تَوقِیر و تعظیم کے ساتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُعظَّم اَلقاب سے نرم آواز کے ساتھ مُتَواضِعانہ و مُنْکَسِرانہ (یعنی عاجزی والے) لہجے میں "**یَانَبِیَّ اللہ! یَارَسُوْلَ اللہ! یَاحَبِیْبَ اللہ!**" کہہ کر پُکارے۔[1] اِمامُ المُفسرین، حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرشاد فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پہلے حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **یَا مُحَمَّدُ، یَا اَبَاالْقَاسِم** کہہ کر پکارا کرتے

1 . . . تفسیر خزائن العرفان، پارہ: ۱۸، سورۃ النور: تحت الآیۃ: ۶۳ بتغیر قلیل

تھے مگر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت ظاہر کرنے کیلئے عام انداز میں اُنہیں پُکارنے سے منع فرمادیا تو صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان **یَا نَبِیَّ اللہ، یَا رَسُوْلَ اللہ** کہا کرتے۔[1]

یَارَسُوْلَ اللہ کے نعرے سے ہم کو پیار ہے

جس نے یہ نعرہ لگایا اُس کا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حُضُورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ادب کس قدر اہم ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یہ بات بھی ناپسند ہے کہ کوئی میرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نام لے مُخاطب کرے۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے: عُلماء تصریح (وضاحت) فرماتے ہیں کہ حُضُورِ اَقْدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نام لے کر نِدا کرنی حَرام ہے۔[2] **یاد رہے!** حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ادب صِرف آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ ظاہری تک ہی مَحْدُود نہیں تھا بلکہ رہتی دُنیا تک ہر آنے والے مُسلمان پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت کو تسلیم کرنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مبارکہ کو واجِبُ الْاِحْترام جاننا بے حد ضروری ہے۔ جیساکہ حضرتِ علامہ اِسمٰعیل حقّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ظاہِری حَیات اور بعدِ پردہ پوشی (یعنی ظاہری وفات کے بعد) غَرَض ہر حالت میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم وتوقیر اُمَّت پہ لازِم اور ضَروری ہے کیونکہ دِلوں میں جتنی حُضُورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم بڑھے گی اِتنا ہی نُورِ ایمان میں اِضافہ ہوتا رہے گا۔[3]

---

1 . . . دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الاول، الجزء الاول ص ۱۹

2 . . . فتاویٰ رضویہ ۳۰/۱۵۷

3 . . . تفسیر روح البیان، ج۷، ص۲۱۶

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا مِلا
جان کی اِکسیر ہے اُلفت رسولُ اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص:۱۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علمائے کرام کا ادب و احترام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے علاوہ عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے ادب و احترام کا بھی خوب لحاظ رکھنا چاہئے۔ یاد رکھئے! عُلماء وارثِ انبیاء ہیں کیونکہ یہ حضرات انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کی میراث یعنی علمِ دین کو حاصل کرتے اور اس کے ذریعے لوگوں کی رَہنُمائی کرتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: بے شک زمین پر عُلَماء کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے جن سے کائنات کی تاریکیوں میں رَہنُمائی حاصل کی جاتی ہے۔[1] لیکن بدقسمتی سے آج کل شاید کسی سوچے سمجھے منصوبے (Pre-planning) کے تحت اُمّتِ محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے دُور کیا جارہا ہے، ان کے مقام و مرتبے کو مُسلمانوں کے دل و دماغ سے نکالا جارہا ہے، ان کی شان میں لَب کُشائی کی جارہی ہے، ان پر اعتراض اور طعن و تنقید کرنے پر اُبھارا جارہا ہے بلکہ اب تو مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عُلَماء کی توہین و تحقیر تک نوبت آپہنچی ہے جو کہ ایمان کی بربادی کا سبب بن سکتی ہے۔ یوں بھی جو علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا گستاخ ہوگا وہ ان کی صحبت و فیض سے محروم ہوجائے گا اور جب یہ دونوں چیزیں نصیب نہ ہوں گی تو دُرُست شرعی رَہنُمائی حاصل ہونا بھی دُشوار، لہٰذا بے عملیاں کرتے کرتے ایسوں کا کُفر تک جاپڑنا بھی عین ممکن ہے۔

---

1 . . . مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۳۱۴/۴، حدیث: ۱۲۶۰۰

لمحۂ فکریہ!

ذرا سوچئے! سنجیدگی سے غور کیجئے!! کہ جو مقدس ہستیاں ہمیں قرآن و حدیث کے معنٰی و مفہوم سمجھائیں . . . نماز، روزے، حج، زکوٰۃ وغیرہ عبادات کے طریقے سکھائیں . . .، ان عبادات میں غلطی ہو جانے پر اس کا حل ارشاد فرمائیں . . .، ماں باپ کا ادب و تعظیم نیز رشتے داروں اور عام مسلمانوں کے حقوق بتائیں . . .، ہمارے ہاں فوتگی ہو جائے تو تجہیز و تکفین (Burial) کے مسائل سے ہمیں آگاہ کریں اور مَیِّت کے مَتْرُوکہ مالِ وراثت کو شَرِیعت کے مطابق وُرَثاء میں تقسیم کرنے پر رَہنُمائی فرمائیں . . . میاں بیوی میں اختلاف کی صورت میں ان کے درمیان فیصلہ کروائیں . . .، ہماری تجارتی و کاروباری اُلجھنیں سُلجھائیں اور اس کے علاوہ دِین و دُنیا کے بے شمار مراحل میں ہمارے ساتھ خیر خواہی کر کے ہمیں ذِلّتِ دُنیا اور عذابِ آخرت سے بچنے کے طریقے بتائیں، ہمارے جنازے پڑھائیں، کیا ہم اپنے ان محسنوں کا شکریہ ادا کرنے اور ان کا ادب کرنے کے بجائے انہیں طعن و تنقید کا نشانہ بنا کر اپنی آخرت داؤ پر لگائیں گے؟ ہرگز نہیں بلکہ ہمیں اپنے اُن محسنوں کا شکر گُزار، شرعی مسائل میں اُن کا اطاعت گُزار ہونے کے علاوہ اُن کا ادب و احترام کرنا چاہیے۔

ہمارے بزرگانِ دِین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن عُلماء کا بے حد احترام کیا کرتے تھے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عَمرو بن قیس رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے پاس جب کوئی عالِمِ دِین تشریف لاتے تو آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ دوزانو بیٹھ جاتے۔[1]

حضرت سیِّدُنا علامہ اسماعیل حقی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: یاد رکھو! علماء، انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ

---

1 . . . اللہ والوں کی باتیں، ۵/۱۳۱

الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کے وارث (Sucessor) ہیں اور ان کے عُلوم انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے علوم سے حاصل شدہ ہیں تو جس طرح باعمل علمائے کرام کَثَّرَہُمُ اللہُ تَعَالٰی، انبیا اور مُرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کے اعمال اور علوم کے وارث ہیں اسی طرح علما کا مذاق اڑانے والے، مذاق اڑانے میں ابو جہل، عقبہ بن ابی معیط اور ان جیسے دیگر کافروں کے وارث ہیں۔[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ علمائے کرام کے ادب کے بارے میں اپنے مریدین و محبین کی بہت زیادہ مدنی تربیت فرماتے ہیں، آپ علماء کا مقام و مرتبہ بیان کرتے ہوئے اور اُن کے احترام کا ذہن دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اسلام میں عُلَمائے حق کی بہت زیادہ اہمیت ہے اور وہ علمِ دِین کے باعث عوام سے افضل ہوتے ہیں، غیر عالِم کے مقابلے میں عالِم کو عبادت کا ثواب بھی زیادہ ملتا ہے چنانچہ حضرت محمد بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَروی ہے: عالِم کی دو (2) رکعت غیرِ عالِم کی سترّ (70) رکعت سے افضل ہے۔[2] لہٰذا دعوتِ اسلامی کے تمام وابَستگان بلکہ ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ عُلَمائے اہلسنّت سے ہر گز نہ ٹکرائیں، ان کے ادب و احترام میں کوتاہی نہ کریں، علمائے اہلسنّت کی تحقیر سے قطعاً گُریز کریں۔ بِلا اجازتِ شَرعی ان کے کردار اور عمل پر تنقید کرکے غیبت کا گناہِ کبیرہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام نہ کریں۔

حضرت سیِّدُنا ابو الحفص کبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے کسی عالِم کی غیبت کی تو قِیامت کے روز اس کے چہرے پر لکھا ہو گا **"یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے مایوس (Disappointed) ہے۔"**

1...روح البیان، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۰۶، ۵/۳۰۵

2...کنز العمل، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ۱۰/۸۷، حدیث: ۲۸۷۸۲

(1) حضرت سیِّدُنا ابوذرّ غِفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: عالِم زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دلیل و حُجَّت ہے تو جس نے عالم میں عیب نِکالا وہ ہلاک ہو گیا۔(2)

علما کی بے ادبی کی مثالیں

آج کل بعض لوگ بات بات پر عُلَمائے کِرام کے بارے میں توہین آمیز کلمات بک دیا کرتے ہیں، مثلاً کہتے ہیں: بھئی ذرا بچ کر رہنا "علّامہ صاحِب" ہیں۔ عُلَماء لالچی ہوتے ہیں، ہم سے جلتے ہیں۔ ہماری وجہ سے اب ان کا کوئی بھاؤ نہیں پوچھتا، چھوڑو چھوڑو یہ تو مولوی ہے۔ (معاذاللہ عالموں کو بعض لوگ حقارت سے کہہ دیتے ہیں) یہ مُلّا لوگ۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علمائے کرام کا ادب و احترام نصیب فرمائے اور اُن کی بے ادبی کی آفت سے ہمیں بچائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم کا ادب و احترام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اب قرآنِ کریم کے ادب و احترام کے بارے میں کچھ مدنی پھول سُنتے ہیں، اگرچہ اس گئے گُزرے دور میں بھی مسلمانوں کے دل میں قرآنِ کریم کا بہت زیادہ ادب واحترام ہے، مگر یاد رہے کہ صرف دل کے اندر ہی قرآنِ کریم کا ادب ہونا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ظاہری آداب کا بجالانا بھی ضروری ہے۔ بد قسمتی سے علمِ دین سے دُوری (Distance) کے باعث

---

1 . . . مکاشفۃ القلوب، الباب العشرون فی بیان الغیبۃ والنمیمۃ، ص ۷۱

2 . . . کنز العمل، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ۱۰/ ۷۷، حدیث: ۲۸۶۶۹

لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد اُن ظاہری آداب کا خیال رکھنے سے نہ صرف محروم ہے بلکہ ناواقف بھی ہے۔ حالانکہ ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں چاہئے کہ قرآنِ کریم کے آداب سیکھیں اور اُن کا لازمی خیال رکھیں تاکہ اس عظیم کتاب کی معمولی سی بھی بے ادبی نہ ہونے پائے، یاد رکھیں! باادب لوگ دُنیا و آخرت میں کامیاب ہی کامیاب ہیں، کیا خبر ادب کی وجہ سے ہماری بگڑی بن جائے۔ جیسا کہ

قرآنِ کریم کے ادب کی برکت

دلیلُ العارفین میں ہے: ایک فاسِق نوجوان تھا، جس کی بُرائیوں کی وجہ سے مسلمان اس سے نفرت کیا کرتے تھے اور اسے بہُت منع کرتے لیکن وہ ایک نہ سُنتا۔ اَلْغرض جب اس کا اِنتقال ہو گیا تو کسی نے اِسے خواب میں دیکھا کہ سر پر تاج (Crown) رکھے فِرِشتوں کے ہَمراہ جنّت میں جارہا ہے، اِس سے پوچھا کہ تُو تو بدکار تھا، یہ دولت کہاں سے نصیب ہوئی؟ جواب دیا: دنیا میں مجھ سے ایک نیکی ہوئی وہ یہ کہ جہاں کہیں قرآنِ پاک پر میری نگاہ پڑتی، کھڑے ہو کر تعظیم کی نظر سے اسے دیکھتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس کی بدولت بخش دیا اور یہ دَرَجہ عِنایت فرمایا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دلوں میں قرآنِ مجید کی عظمت پیدا کیجیے اور خوب خوب اس کا ادب واحترام بجالایئے، ہوسکتا ہے کہ یہی عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قبول ہو جائے اور ہماری مغفرت کا سبب بن جائے۔ آیئے اب قرآنِ کریم اور تلاوتِ قرآنِ کریم کے کچھ آداب سُنتے ہیں:

❀ قرآنِ کریم کا سب سے بڑا ادب جو ہر مسلمان پر انتہائی واجب ہے وہ یہ کہ طہارت و پاکی کے بغیر (Without cleanliness & purity) اسے ہرگز ہرگز نہ چھُوئے۔ ❀ اگر وُضو نہ ہو تو قرآنِ عظیم

1 . . . دلیل العارفین از ہشت بہشت، مجلس ۵، ص ۹۲ بتغیر قلیل

چُھونے کے لئے وُضو کرنا فرض ہے۔[1] ❀ بے وُضو (Without ablution) (شخص) کو قرآنِ مجید یا اس کی کسی آیت کا چُھونا حرام ہے۔ بے چُھوئے زبانی یا دیکھ کر پڑھے تو کوئی حَرَج نہیں۔ ❀ جس کو نہانے کی ضرورت ہو (یعنی جس پر غسل فرض ہو) اس کو مسجد جانا، طواف کرنا، قرآنِ مجید چُھونا اگرچِہ اس کا سادہ حاشِیہ یا جِلد یا چَولی چُھوئے یا بے چُھوئے دیکھ کر یا زَبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چُھونا یا پہننا جیسے مُقَطَّعَات (وہ حروف جن کے ظاہری معنٰی سمجھ ہی نہیں آتے جیسے الٓمّٓ، حٰمٓ وغیرہ) کی انگوٹھی حرام ہے۔[2] ❀ جب بھی قرآنِ کریم چھُونے یا اس کی تلاوت کرنے کی سعادت حاصل ہو انتہائی ادب و تعظیم کے ساتھ چُومے اور سِینے سے لگا کر برکت حاصل کرے، امیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روزانہ صبح قرآنِ کریم کو چُومتے تھے اور فرماتے: یہ میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا عہد اور اس کی کتاب ہے۔[3] ❀ مستحب یہ ہے کہ باوُضُو، قِبلہ رُو، اچّھے کپڑے پہن کر تِلاوت کرے۔[4] ❀ تلاوتِ قرآن کیلئے مسواک وغیرہ کے ذریعے اچھی طرح منہ صاف کرے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے مُنہ قرآنِ کریم کیلئے راستے ہیں (یعنی تلاوتِ قرآن کا ذریعہ ہیں) اِنہیں مسواک کے ذریعے پاکیزہ کر لیا کرو۔ ❀ تلاوت کے شروع میں اَعوذُ پڑھنا مُسْتَحَب ہے اور ابتِدائے سُورت میں بِسْمِ اللہ سنّت، ورنہ مُسْتَحَب۔[5] ❀ لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ پاؤں سمٹے ہوں اور منہ کُھلا ہو، یوہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت

---

1 ... نور الایضاح ،کتاب الطہارۃ، فصل فی اوصاف الوضو، ص ۵۹ ، مفہوماو ملتقطا

2 ... بہارِ شریعت، حصّہ ۲، ۱/ ۳۲۶

3 ... ردالمحتار علی الدر المختار ج ۹ ص ۶۳۴، بتغیر قلیل

4 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۵۵۰

5 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۳/ ۵۵۰

جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔[1] ❀ غسل خانے اور نَجاست کی جگہوں میں قرآنِ کریم پڑھنا، ناجائز ہے۔[2] ❀ قرآنِ کریم کے آداب میں یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے، نہ پاؤں پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قرآنِ کریم نیچے ہو۔[3] ❀ قرآنِ کریم کو جُزدان و غِلاف میں رکھنا ادب ہے۔ ❀ صحابہ و تابعین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے زمانے سے اس پر مسلمانوں کا عمل ہے۔ ❀ کسی نے محض خیر وبَرَکت کیلئے اپنے مکان میں قرآنِ کریم رکھ چھوڑا ہے اور تلاوت نہیں کرتا تو گناہ نہیں بلکہ اس کی یہ نیّت باعثِ ثواب ہے۔[4] ❀ ہوسکے تو روزانہ اسکی زیارت سے برکت حاصل کیا کرے کہ اس کی زیارت بھی عبادت ہے۔ جیسا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عبادت کا جو حصہ تمہاری آنکھوں کیلئے ہے وہ آنکھوں کو دیا کرو۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: آنکھوں کا عبادت میں سے کیا حصہ ہے؟ فرمایا: قرآنِ کریم میں نظر کرنا، اس میں غور و فکر کرنا اور اس کے عجائب سے عبرت حاصل کرنا۔[5]

میں ادب قرآن کا ہر حال میں کرتا رہوں
ہر گھڑی اے میرے مولیٰ تجھ سے میں ڈرتا رہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل بدقسمتی سے دِینی کتابوں اور مقدّس تحریروں کے ادب کا

1...صراط الجنان، ۱/۲۸

2...غنیۃ المستملی، ص ۴۹۶

3...بہارِ شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۴۹۶

4...بہارِ شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۴۹۵

5...شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی قراءۃ من المصحف، ۲/ ۴۰۸، حدیث: ۲۲۲۲

جذبہ کم ہوتا جارہا ہے، مثال کے طور پر کئی گھروں، دفاتر وغیرہ میں اخبار بیچنے والا روزانہ اخبار دے کر جاتا ہے اور اُس کے دینے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ یا تو وہ دروازے کے نیچے سے اندر کی طرف پھینکے گا یا دروزاے کے اُوپر سے پھینکے گا، اُس نادان کو اتنی سمجھ بُوجھ اور عقل نہیں کہ چند پیسوں کی خاطر میں روزانہ کتنی بڑی بے ادبی کرتا ہوں، کیونکہ اخبارات میں آیاتِ قرانی، احادیثِ مبارکہ، بزرگانِ دِین کے اقوال اور کئی جگہ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ ورسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نام لکھے ہوتے ہیں، **اے کاش!** اِس **اخبار فروش** تک بھی "**مقدّس تحریروں کے ادب**" والی **نیکی کی دعوت** پہنچ جائے۔ اِسی طرح یوٹیلٹی بِلز دینے والے بھی شاید اِسی انداز سے بِل (Bill) پھینک کر جاتے ہوں گے۔ کسی بِل پر نام عبد القیوم لکھا ہوگا تو کسی پر محمد بلال وغیرہ، کئی کمپنیاں بھی اپنی کسی چیز (Item) کی مشہوری کے لیے اِسی انداز سے اُس چیز کا تعارف پہنچاتے ہیں کہ اس دوران نہ جانے کیسی کیسی بے ادبیاں ہوتی ہوں گی۔

اس بے ادبی سے خود بھی بچنے اور دوسروں کو بھی بچانے کیلئے گھر کے مین گیٹ پر لکڑی یا لوہے کا ایک بکس (Box) بنا کر لگادیا جائے اور اس پر یہ لکھ بھی دیا جائے کہ **"اخبار اور یوٹیلٹی بلز وغیرہ اس میں ڈالیں"** اس طرح اخبار فروش اور بلز دینے والے مقدّس تحریر کی بے ادبی سے بچ سکتے ہیں اور آپ کو بھی نیکی کی دعوت دینے کا ثواب ملے گا۔

علمِ دِین سے دُوری اور دولتِ ادب کی معلومات نہ ہونے کی شاید وجہ یہ ہے کہ ہم نے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا اور بزرگانِ دِین رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہم اجمعین کے نقشِ قدم پر چلنا چھوڑ دیا ہے، آج بھی اگر ہم اچھی صحبت اپنائیں اور اپنے بزرگوں کے کِردار و فرامین پر مضبوطی سے عمل کریں تو یقیناً ایک بار پھر ہمارا معاشرہ **آدابِ دِین** کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ اللہ والوں کے نزدیک آداب کس قدر اہم اور ضروری ہیں، **آیئے!** اس بارے میں پہلے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے طرزِ عمل کے بارے

میں سُنتے ہیں اور اس کے بعد بزرگوں کے فرامین بھی سُنیں گے:

کتابوں کا ادب

زم زم نگر حیدرآباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ 8 شَوَّالُ الْمُکَرَّم 1427 بمطابق یکم اکتوبر 2006 بروز بدھ اشراق وچاشت کے نوافل کی ادائیگی کے بعد امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نظر ایک دِینی کتاب پر پڑی جس پر کسی نے "وائٹو" (whito، لفظ مٹانے والا قلم) رکھ دیا تھا، آپ نے بڑھ کر قلم اُس کتاب سے ہٹاتے ہوئے اس طرح ارشاد فرمایا: دِینی کتاب پر کسی چیز کا رکھنا ادب کے خلاف ہے، اس کا خیال رکھنا سعادت مندی ہے ورنہ جو اس طرف توجہ نہیں دیتا ہے، اس کی بے احتیاطیں بڑھ جاتی ہیں۔ پھر فرمانے لگے دعوتِ اسلامی کے قیام سے پہلے کی بات ہے کم وبیش 27 سال قبل میں ایک صاحب سے ملاقات کیلئے پہنچا دورانِ گفتگو انہوں نے ہاتھ میں لی ہوئی احادیثِ مبارکہ کی مشہور کتاب مشکوۃ شریف کو اس طرح اُوپر سے میز (Table) پر ڈالا کہ اچھی خاصی "**دھمک**" (Sound) پیدا ہوئی، مجھے اس بات کا اس قدر صدمہ ہوا کہ آج کافی عرصہ گزر جانے کے باوُجود بھی جب وہ واقعہ یاد آتا ہے تو اس "**دھمک**" کا صدمہ محسوس ہوتا ہے۔[1] اسی طرح ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ **۱۴۲۰**ھ میں مجھے **چلِ مدینہ** یعنی امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہمراہ حج کی سعادت حاصل ہوئی، ایک روز مکہ مکرمہ زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں جہاں ہمارا قیام تھا، بعدِ اشراق وچاشت امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اچانک اُٹھے اور سامنے رکھی ایک دِینی کتاب جس پر برابر رکھی چادر کا کونا ڈھلک آیا تھا اُسے ہٹایا اور کتاب اُٹھا کر آنکھوں سے لگائی، سر پر رکھی اور چُوم کر ادب سے اُسی جگہ واپس رکھ دی۔ شرکائے قافلہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ

1 . . . تذکرہ امیر اہلسنت، قسط ۴، ص ۳۴

اَلْعَالِیَہ کے ادب و عملی ترغیب کے اس دلنشین انداز سے بے حد متأثر ہوئے اور نیت کی آئندہ ہم بھی دِینی کتابوں کے آداب کا خیال رکھیں گے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "چوک درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے اور خود کو فرائض وواجبات، سُنَن و مُسْتَحَبّات کا پابند اور **ادب و تعظیم کا پیکر** بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور 12 مدنی کاموں میں بھی بَڑھ چَڑھ کر حصّہ لیجئے۔12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام **"چوک درس"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک دَرْس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے، بے نمازیوں کو نمازی بنانے، مسجدوں سے دُور رہنے والوں کو مسجدوں کی حاضری کا شرف دِلانے، نیکیوں میں رَغْبت بڑھانے، نمازوں کی پابندی کا ذِہن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِیْن کی باتیں پہنچانا، اَجر وثواب کا کام ہے۔ چنانچہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے، تاکہ اس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنَّتی ہے۔[2] اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان مدنی کاموں کی برکت سے بے شمار لوگ گناہوں بھری زندگی سے توبہ کرکے راہِ سُنّت پر گامزن ہوگئے، آیئے ترغیب کیلئے ایک **مدنی بہار** سنتے ہیں۔ چنانچہ

1...تذکرہ امیر اہلسنت، قسط ۴/ ۳۵

2...حلیۃ الاولیاء، ۱۰/ ۴۵، حدیث: ۱۴۴۶۶

چوک درس کی برکت سے سُدھر گیا

لائنزایریا(بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بیان دیا، میں اپنے گھر کی چھت پر کھڑا تھا کہ میری نظر گلی میں کھڑے دعوتِ اسلامی کے ایک باعمامہ اسلامی بھائی پر پڑی جو اکیلا ہی چوک درس دے رہا تھا، ایک بھی اسلامی بھائی درس سننے کیلئے نہیں رُکا تھا، میں یوں تو دِین سے عملی طور پر اس قدر دُور تھا کہ سبز عمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جاتا تھا مگر نہ جانے کیوں ان کو تنہا درس دیتا دیکھ کر مجھے ترس آگیا سوچا کہ چلو بے چارے کے ساتھ کوئی نہیں تو میں ہی جاکر شریک ہو جاتا ہوں چُنانچِہ میں چوک درس میں شریک ہو گیا، میرا چوک درس میں شریک ہونا میری اِصلاح کا سبب بن گیا اور میں مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے یہاں مَدَنی اِنعامات کا عَلاقائی ذِمّے دار ہوں، ایک دن تو وہ تھا کہ میں سبز عمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جایا کرتا تھا اور اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج وہ دن ہے کہ خود میرے سر پر سبز سبز عمامے شریف کا تاج جگمگا رہا ہے۔

تمہیں لطف آ جائے گا زندگی کا
قریب آکے دیکھو ذرا مدنی ماحول
نبی کی مَحبَّت میں رونے کا انداز
چلے آؤ سکھلائے گا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص ۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مساجد کا ادب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل بد قسمتی سے جہاں برگزیدہ ہستیوں، مُقدّس چیزوں اور

بابرکت مَقامات کے ادب و احترام کی طرف سے ہماری توجہ کم ہو گئی ہے، وہیں مسجد کے ادب و تقدّس میں بھی بہت کمی آچکی ہے حالانکہ مسجد کے معاملے میں ہر مسلمان کو یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ مسجد بادشاہِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کا دربار ہے، لہٰذا مسجد کا ادب و احترام دُنیا کے بڑے سے بڑے بادشاہ کے دربار سے بھی زیادہ ہونا چاہئے، مگر بدقسمتی سے آج کل مسجدوں میں دُنیوی باتیں کرنا عام ہوتا جارہا ہے، افسوس! علمِ دِین سے دُوری اور فکرِ آخرت سے محرومی کے باعث مسجد میں بیٹھ کر انتہائی بے باکی اور غیر سنجیدگی سے نہ صرف دُنیوی باتیں کی جاتی ہیں بلکہ جانے انجانے میں بہت سارے ایسے کام کئے جاتے ہیں جو آدابِ مسجد کے خلاف ہیں، حالانکہ مسجد کے آداب کو نظر انداز کردینا اور ذِکر و اذکار وغیرہ نیک کاموں کے بجائے اس کی بے حُرمتی کرنا یا اس میں بیٹھ کر دُنیوی باتیں کرنا دُنیا و آخرت کی بربادی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور اس کے فضل و کرم سے محرومی کا سبب ہے۔ جیسا کہ

مساجد میں دنیاوی باتیں ہوں گی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فتاویٰ رضویہ کی 16 ویں جلد میں ایک روایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: روایت میں آتا ہے کہ ایک مسجد اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور شکایت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دُنیا کی باتیں کرتے ہیں، ملائکہ اسے آتے ہوئے ملے اور بولے: ہم انہیں ہلاک کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔[1]

اسی طرح نبیوں کے سُلطان، سردارِ دوجہان صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجد کے اندر لوگوں کی باتیں اپنے دُنیاوی معاملات کے بارے میں ہوں گی، تم ایسوں کی

---

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۳۱۲ بتغیر قلیل

صحبت میں نہ بیٹھنا کیونکہ ایسے لوگوں کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کوئی ضرورت نہیں۔[1] مشہور مفسّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ان پر کرم نہ کرے گا، ورنہ ربّ عَزَّوَجَلَّ کو کسی بندے کی ضرورت نہیں، وہ ضرورتوں سے پاک ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے والے کتنے بدنصیب ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسروں کو ان کی ہم نشینی وصحبت اختیار کرنے سے منع فرمادیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکابر وبزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن خود بھی آدابِ مسجد کا بہت زیادہ خیال رکھا کرتے تھے اور دوسروں کی بھی اس بارے میں مدنی تربیت فرمایا کرتے تھے۔ جیسا کہ

مسجد میں آواز بلند کرنے والوں کی مدنی تربیت

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ادبِ مسجد سے مُتَعَلِّق دو آدمیوں کی مدنی تربیت فرمائی۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا سائب بن یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں کھڑا ہوا تھا کہ کسی نے مجھے کنکری (Small stone) ماری، میں نے دیکھا تو وہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ آپ نے (بلند آواز سے باتیں کرنے والے دو آدمیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور ان دونوں کو میرے پاس لے کر آؤ۔ میں ان دونوں کو لے کر حاضرِ خدمت ہوگیا۔ امیرُ المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے پوچھا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ اَمیرُ المُؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر تم دونوں مدینے کے

---

1 ... شعب الایمان، باب فی الصلوات، فصل المشی الی المساجد، ۸۶/۳، حدیث: ۲۹۶۲

2 ... مِراٰۃ المناجیح، ۴۵۷/۱

رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا۔ تم لوگ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی مسجد میں بلند آواز سے گفتگو کررہے ہو۔[1]

مشہور مفسّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ وہ حضرات دنیوی باتیں اُونچی آواز سے کررہے تھے، ورنہ مسجد میں درس، تدریس، ذکرُ اللہ (اور) نعت شریف وغیرہ بلند آواز سے کرسکتے ہیں، جب کہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم نہ صرف مسجد کے اندر دنیاوی باتوں سے بلکہ اُن تمام کاموں سے بھی بچیں جو آدابِ مسجد کے خلاف ہوں، یاد رکھئے! مسجد کے اندر دوڑنے، زور زور سے چھینکنے، کھانسنے یا ڈکارنے، بِلا ضرورت جماہی لینے اور اس کی آواز بلند کرنے نیز بغیر نیتِ اِعتکاف کھانے، پینے سونے وغیرہ سے مسجد کا تقدُّس پامال ہوتا ہے بلکہ ان میں سے بعض کام ناجائز و حرام بھی ہیں۔

آیئے! مسجد کے ادب و احترام کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 568 صفحات پر مشتمل کتاب **"ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت"** سے مسجد کے 12 آداب سُنتے ہیں۔

مسجد کے چند آداب

1. بہت سی مساجد میں دستور ہے کہ ماہِ رمضان مُبارَک میں لوگ نمازیوں کے لیے افطاری بھیجتے ہیں۔ وہ بِلا نیتِ اِعتکاف وہیں بے تکلُّف کھاتے پیتے اور فرش خراب کرتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔
2. وضو کرنے کے بعد اعضائے وضو سے ایک چھینٹ (بھی) پانی کی فرشِ مسجد پر نہ گرے۔

1... بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب رفع الصوت فی المساجد، ۱/۱۷۸، حدیث: ۴۷۰

2... مراۃ المناجیح، ۱/ ۴۵۶

3. مسجد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کرو کہ آہستہ آواز نکلے، اسی طرح کھانسی (میں بھی)۔(حدیث میں ہے)اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَکْرَہُ الْعَطْسَۃَ الشَّدِیْدَۃَ فِی الْمَسْجِدِ (یعنی) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔[1]

4. مسجد میں دُنیا کی کوئی بات نہ کی جائے۔ ہاں! اگر کوئی دِینی بات کسی سے کہنا ہو تو قریب جاکر آہستہ سے کہنا چاہیے نہ یہ کہ ایک صاحب مسجد میں کھڑے ہوئے، راہگیر سے جو سڑک پر کھڑا ہوا ہے، چِلّا کر باتیں کر رہے ہیں یا کوئی باہر سے پُکار رہا ہے اور یہ اس کا جواب بلند آواز سے دے رہے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اوراقِ مقدسہ کا تحفظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ادب و آداب کا صرف درس ہی نہیں دیا جاتا بلکہ اس کیلئے عملی طور پر جدّ وجہد بھی کی جاتی ہے، جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ دعوتِ اسلامی جہاں سُنّتوں کی خدمت کے کم و بیش 104 شعبہ جات میں مصروفِ عمل ہے، وہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ایک باقاعدہ شعبہ "**مجلس تَحَفُّظِ اَوراقِ مُقَدَّسہ**" بھی ہے۔ اس مجلس کا بنیادی مقصد مقدس اوراق کا تحفظ کرنا اور لوگوں کو ان کی پامالی اور بے ادبی سے بچانا ہے۔ اسی عظیم جذبے کے تحت مجلس تَحَفُّظِ اَوراقِ مُقَدَّسہ کے اسلامی بھائی مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں (مثلاً علماء، ائمہ، مسجد کمیٹیاں، تاجر، دُکاندار وغیرہ) کے تعاون سے مختلف مقامات پر اَوراقِ مُقَدَّسہ کے تَحَفُّظ کیلئے بکس (Box) یا بوریوں وغیرہ کی ترکیب بناتے ہیں اور مجلس کے دیئے ہوئے شرعی و تنظیمی اُصولوں کے مُطابق

[1] ... شعب الایمان، باب فی تشمیت العاطس، فصل فی خفض الصوت بالعطاس، ۷/۳۲، حدیث ۹۳۵۶

اَوراقِ مُقدَّسہ کو دفن، ٹھنڈا یا محفوظ کرنے کا بھرپور انتظام کرتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اسی مجلس کے تحت پاکستان کے تقریباً 150 سے زائد شہروں میں مختلف مقامات پر کم وبیش 27000 (ستائیس ہزار) باکس (Box) لگائے جاچکے ہیں اور اب تک اوراقِ مقدسہ کے تقریباً 2 لاکھ سے زائد تھیلے محفوظ کئے جاچکے ہیں۔

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ ❀ جو لوگ قابلِ ادب چیزوں اور ہستیوں کا ادب و احترام کرتے ہیں، اُن کے نصیب اچھے ہوتے ہیں ❀ اور وہ ادب کی برکت سے دُنیا و آخرت کی سعادتیں پانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں ❀ ادب کی وجہ سے بسااوقات بے ایمان کو ایمان کی دولت نصیب ہوتی ہے جیسا کہ جادوگروں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا معمولی سا ادب کیا تو اُنہیں ایمان کی دولت نصیب ہوئی ❀ ادب کی وجہ سے کبھی گناہ گار کو توبہ اور نیکی کی توفیق ملتی ہے ❀ تو کسی کو ولایت کا درجہ نصیب ہو جاتا ہے، ہمارے بُزرگانِ دِین نامِ خدا کا، اللہ عَزَّوَجَلَّ والوں کا، مساجد کا اور قرآن کا خود بھی بے حد ادب کرتے اور دُوسروں کی بھی اس معاملے میں مدنی تربیت فرمایا کرتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِن بزرگوں کے طرزِ عمل کا اور اِن کی تعلیمات کا صدقہ ہمیں بھی عطا فرمائے اور ہمیں باادَب بانصیب بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور

جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آئینہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

انگوٹھی کے مدنی پھول

آیئے! انگوٹھی پہننے کے چند مدنی پھول سنتے ہیں: ❁ مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننا **حرام** ہے سلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے مَنْع فرمایا۔[2] ❁ (نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زَیور پہنانا **حرام** ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا۔[3] ❁ لوہے کی انگوٹھی جہنمیوں کا زیور ہے۔[4] ❁ مرد کیلئے وہی انگوٹھی جائز ہے جو مردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے **ناجائز** ہے۔[5] ❁ بِغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا **ناجائز** ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 . . . صَحیح بُخاری ج ۴ ص ۶۷ حدیث ۵۸۶۳

3 . . . بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۲۸، دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۵۹۸

4 . . . ترمذی ج ۳ ص ۳۰۵ حدیث ۱۷۹۲

5 . . . رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۵۹۷

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ "**شامی**" میں ہے:"اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے تو اِعتکاف کی نیّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)"۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جب تم مؤذن کو سُنو تو تم بھی اسی طرح کہو جس طرح وہ کہہ رہا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر 10 رحمتیں بھیجتا ہے۔ (ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب ماجاء فی فضل النبی، ۵/ ۳۵۳، حدیث: ۳۶۳۴)

یانبی! تُجھ پہ لاکھوں دُرُود وسلام   اِس پہ ہے ناز مُجھ کو ہُوں تیرا غُلام

اپنی رَحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام   مُجھ سے عاصی کا بھی ناز بَرْدار ہے

(وسائل بخشش، ص۴۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دومَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وعدے کی پابندی کی خاطر جان کی پروانہ کی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"دِین و دُنیا کی انوکھی باتیں"** کے صفحہ 459 پر ہے: نعمان بن مُنذر نامی عرب کا ایک بادشاہ تھا، جس نے سال میں دو دن مقرر کئے ہوئے تھے کہ ایک دن لوگوں میں سے جو اُسے پہلے ملتا تھا، اُسے انعام واکرام سے نوازتا اور ایک دن ایسا تھا کہ جو اُس دن اُسے پہلے ملتا وہ اُسے قتل کرا دیتا تھا۔ قبیلۂ طے کا ایک شخص فقر وفاقہ سے تنگ آکر باہر نکلا تو اس کا سامنا نعمان بن منذر سے اُسی روز ہو گیا جس میں وہ پہلے ملنے والے کو قتل کر دیا کرتا تھا اور یہ اُس سے ملنے والا پہلا شخص تھا۔ اس شخص کو جب اپنے قتل کا یقین (Definite) ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا: آپ مجھے ابھی قتل کریں یا دن کے آخری حصے میں بات ایک ہی ہے لیکن میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور اہل وعیال بھُوکے ہیں، اگر آپ مجھے تھوڑی سی مہلت دے دیں تو میں اپنے گھر والوں کے لئے خوراک کا بندوبست اور ان کے لئے وصیت کر آتا ہوں۔ بادشاہ کو اُس کے حال پر رحم آگیا تو اُس سے کہا: تمہارے لوٹنے کی ضمانت کون دے گا کہ اگر تم واپس نہ آؤ تو تمہارے بدلے اُسے قتل کر دیا جائے۔ اُس شخص نے بادشاہ کے مُصاحِب شریک بن عدی کی طرف دیکھا اور اُس سے ضامن (Guarantor) بننے کے لئے عرض کی۔ شریک بن عدی نے کہا: میں اس کی ضمانت دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ شخص چلا گیا، دوپہر ڈھل گئی تو بادشاہ نے شریک سے کہا: دوپہر ڈھل چکی ہے لیکن ابھی تک وہ نہیں آیا۔ شریک نے کہا: شام تک وقت باقی ہے۔ جب شام ہونے کو قریب ہوئی تو بادشاہ نے شریک سے کہا: تمہارا وقت آگیا ہے (لہٰذا اب) قتل کے لئے تیار ہو جاؤ۔ شریک نے کہا: مجھے ایک شخص آتا دکھائی دے رہا ہے اور میرے خیال میں یہی وہ قبیلۂ طے کا شخص ہے، اگر یہ وہ شخص نہ ہوا تو آپ مجھے قتل کر سکتے ہیں۔ جب وہ شخص قریب آیا تو معلوم ہوا کہ یہ تو وہی شخص ہے جو شریک کو ضامن بنا کر گیا تھا۔ بادشاہ نے اُسے دیکھ کر تھوڑی دیر کے لئے سر جھکا لیا پھر سر اُٹھا کر اُس سے

کہا: اے قبیلۂ طے کے شخص! تُونے **وعدے کی پابندی** کی انتہا کردی اور شریک سے کہا: اے شریک تُونے **احسان و مُرَوَّت کی انتہا کردی**۔ (سُنو!) میں آج سے تم دونوں کی وجہ سے قتل والے دن کو ختم کرتا ہوں۔ پھر بادشاہ نے اُس قبیلۂ طے والے شخص سے کہا: تجھے وعدہ پورا کرنے پر کس چیز نے مجبور کیا، حالانکہ اس میں تیری جان جانے والی تھی؟ اُس نے کہا: وعدے کو پورا کرنا میرا دِین (Religion) ہے اور جس میں اِیفائے عہد (وعدہ پورا کرنا) نہ ہو اس کا کوئی دِین نہیں۔ یہ سُن کر بادشاہ نے اُسے انعام واکرام سے نوازا اور اُسے باعزت اُس کے گھر والوں کی طرف لوٹا دیا۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص ۴۵۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے اندازہ لگایئے کہ پہلے کے لوگوں میں خیر خواہی، احسان و ہمدردی، اُخوّت وبھائی چارہ اور **وعدے کی پابندی** کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوتا تھا! حالانکہ بُرے وقت میں بالخصوص جب موت کے سائے منڈلا رہے ہوں، ایسے میں پرائے تو پرائے اپنے بھی ساتھ چھوڑ جاتے ہیں، جان دینے کا دعوٰی کرنے والے بھی منہ موڑ لیتے ہیں اور وعدہ وفا کرنے کے بجائے وعدہ خلافی اور دھوکے بازی سے کام لیتے ہیں مگر جو اپنے دِین پر مضبوطی سے عمل کرنے والے ہوں، خوفِ خدا کی شمع سے جن کے سینے روشن ہوں، جن کے دل مسلمانوں کی خیر خواہی کے مقدس جذبے سے سرشار ہوں، وعدوں کی پاسداری جن کی رگ وپے میں رچ بس چکی ہو تو ان پر کبھی کوئی امتحان آ بھی جائے تو رحمتِ خداوندی ان کو مایوس (Disappoint) نہیں کرتی بلکہ ان کی دست گیری فرماتی ہے، پھر نہ صرف ان کو فضل وکرم سے نوازا جاتا ہے بلکہ ان کے صدقے میں دیگر لوگ بھی ہلاکت سے محفوظ ہوجاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی دُکھیارے مسلمانوں کا دُکھ درد سمجھیں، آزمائش کے وقت ان کا سہارا بنیں، انہیں دلاسہ دیں، ہر جائز طریقے سے ان کی خیر

خواہی اور مدد کریں کہ حدیثِ پاک میں مسلمان کی مدد کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: تاجدارِ حرم، شہنشاہِ اُمم، سراپا جُود و کرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مومن سے دنیا کی کوئی تکلیف (Trouble) دُور کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی قیامت کی تکلیف دُور فرمائے گا۔ جس نے کسی تنگ دست پر آسانی کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا۔ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔ (مسلم ،کتاب الذکر والدعاء ۔۔الخ، باب فضل الاجتماع ۔۔۔ الخ،ص ۱۱۱۰ ،حدیث: ۶۸۵۳)

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی تم کسی کی فانی مصیبت دفع کرو ! اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تم سے باقی (آخرت کی) مصیبت دفع فرمائے گا، تم مؤمن کو فانی دنیوی آرام پہنچاؤ ! اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تمہیں باقی اُخروی آرام دے گا کیونکہ بدلہ احسان کا احسان ہے۔ یہ حدیث بہت جامع ہے، کسی مسلمان کے پاؤں سے کانٹا نکالنا بھی ضائع نہیں جاتا، حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صرف قیامت ہی میں بدلہ ملے گا بلکہ قیامت میں بدلہ ضرور ملے گا، اگرچہ کبھی دنیا میں بھی مل جائے۔ مزید فرماتے ہیں: جو مقروض کو معافی یا مہلت دے، غریب کی غربت دُور کرے، تو اِنْ شَآءَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) دین و دنیا میں اس کی مشکلیں آسان ہوں گی۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۱۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ حاجت مند مسلمانوں کی مدد کرنا بہت بڑا کارِ ثواب اور کثیر فوائد و ثمرات کے حصول کا ذریعہ ہے۔ یاد رکھئے! وعدہ پورا کرنا بھی مسلمان کی مدد کرنے کا

ایک ذریعہ ہے مثلاً کسی نے اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کیلئے اس شرط پر قرضہ (Loan) دیا کہ فلاں تاریخ تک لوٹا دینا کیونکہ میں نے یہ پیسے اپنی چند ضروریات کیلئے رکھے ہوئے تھے، قرض لینے والے نے بھی وعدہ کیا کہ وقت پر رقم لوٹادوں گا اور اس نے اپنا وعدہ وفا بھی کردیا، یوں ایک طرف قرض خواہ نے ایک حاجت مند مسلمان کی مدد کی تو دوسری جانب اس حاجت مند مسلمان نے بھی حسبِ وعدہ قرضہ واپس کرکے اس قرض خواہ کی مدد کی تاکہ وہ وقت پر اپنی رقم لے کر اپنی ضرورت پوری کرسکے۔ بہرحال وعدہ (Promise) چاہے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ہو یا بندوں سے اسے ہر حال میں پورا کرنا ہمارا فرض ہے کیونکہ وعدہ پورا کرنا اسلامی تعلیمات کا اہم ترین حصہ ہے۔ قرآنِ کریم واحادیثِ رسولِ کریم میں وعدہ پورا کرنے کا حکم، اس کی اہمیت، اس کے فضائل اور وعدہ خلافی کی وعیدیں بیان ہوئی ہیں۔ چنانچہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 34 میں وعدے کی اہمیت کو یوں بیان کیا گیا ہے:

وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـٴُـوْلًا ﴿۳۴﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور عہد پورا کرو بے شک عہد سے سوال ہونا ہے۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۴)

مُفَسِّرِ قرآن، حضرت سَیِّدُنا اِسماعیل حَقّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: آیتِ مبارکہ میں وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے خواہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ہو یا بندوں کا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عہد اس کی بندگی اور اطاعت کرنے کا ہے۔ (تفسیر خازن، الاسراء، تحت الآیۃ: ۳۴، ۳/ ۱۷۴ ملتقطاً) اور بندوں سے عہد میں ہر جائز عہد داخل ہے۔ **افسوس صد کروڑ افسوس!** کہ وعدہ پورا کرنے کے مُعاملے میں بھی ہمارا حال کچھ اچھا نہیں بلکہ وعدہ خلافی کرنا ہمارا قومی مزاج بن چکا ہے۔ لیڈر (Leader) قوم سے عہد کرکے توڑ دیتے ہیں اور لوگ ایک دوسرے سے عہد کرکے توڑ دیتے ہیں۔

(صراط الجنان،۵/۴۵۸)

تفسیر ”طَبَری“میں منقول ہے:بِلاشُبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ عہد توڑنے والے سے پُرسِش(پوچھ گچھ) فرمائے گا، اس لئے اے لوگو! تمہارے اور جس کے ساتھ عہد طے پایا ہے اسے نہ توڑو کہ کہیں وعدہ خلافی کرکے غداری کرو۔(تفسیرطبری،الاسراء،تحت الآیة:۳۴،۸/۷۸)

پارہ 13 سُوْرَۃُ رَعْد کی آیت نمبر 20 میں وعدہ پورا کرنے والوں کی شان بیان کرتے ہوئے خالق و ملک عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ لَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ ۙ﴿۲۰﴾ (پ۱۳، الرعد:۲۰) ترجمۂ کنزالایمان:وہ جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں اور قول باندھ کر(وعدہ کرکے) پھرتے نہیں۔

مفسرِ قرآن حضرت سَیِّدُنا اِسماعیل حَقِّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:یعنی آخرت کا اچھا انجام اُنہی کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد پورا کرتے ہیں کہ اس کے ربّ ہونے کی گواہی دیتے ہیں اور اس کا حکم مانتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد اور ان معاہدوں کو توڑتے نہیں جواُنہوں نے لوگوں کے ساتھ کئے ہوئے ہیں۔(روح البیان،تحت الآیة:۲۰،۴/۳۶۳)

پارہ 18 سُوْرَۃُ مُؤْمِنُوْن کی آیت نمبر 8 تا 11 میں وعدہ وَفا کرنے والوں کو جَنَّتُ الفِردَوس کی خوشخبری دی گئی ہے چُنانچہ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿۸﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۘ﴿۹﴾ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی امانتوں اوراپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس

يَرِثُوۡنَ الۡفِرۡدَوۡسَ ؕ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۱﴾ کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(پ۱۸،المومنون:۸تا ۱۱)

صدرُ الافاضل مولانا سیِّد مفتی محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سُوْرَۃُ مُؤْمِنُوْن کی بیان کردہ آٹھویں(8) آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں:خواہ وہ اَمانتیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہوں یا خَلْق (لوگوں)کی اور اِسی طرح عَہد(خواہ)خدا عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ ہوں یا مخلوق کے ساتھ،سب کی وَفا (تکمیل) لازِم ہے۔(خزائن العرفان،پ۱۸، المؤمنون،تحت الآیۃ: ۸)

حضرت سَیِّدُنا علامہ قُرطبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:ہر قسم کی ذِمّہ داری جو انسان اپنے ذمہ لیتا ہے خواہ اس کا تعلق دِین سے ہو یا دُنیا سے،گفتار سے ہو یا کردار سے اس کا پورا کرنا مسلمان کی امتیازی شان ہے۔(تفسیرقرطبی،پ۱۸،المومنون:تحت الایۃ:۸،۶/۸۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اسلام میں وعدے کی کس قدر اہمیت ہے اور وعدہ نبھانے والے کس قدر خوش نصیب ہیں کہ جن کی شان وشوکت کو قرآنِ کریم کی آیاتِ مقدسہ میں نہایت خوب صورت انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں چاہئے کہ جس طرح ہم خود دوسروں سے اس بات کی اُمید رکھتے ہیں کہ کوئی ہم سے وعدہ خلافی نہ کرے، ہمیں دھوکہ نہ دے اور اپنے کئے ہوئے وعدے پر پورا اُترے،اسی طرح ہمیں خود کو بھی اس بات کا عادی بنانا ہوگا کہ جب ہم کسی سے وعدہ کریں تو وعدہ خلافی کرنے کے بجائے بِلا تاخیر وعدہ پورا کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ہاں!اگر پہلے ہی وعدہ پورا نہ کرنے کا اندیشہ ہو تو اب وعدہ کرنے سے بچئے کیونکہ وعدہ کرنا تو بہت آسان ہوتا ہے مگر اسے نبھانا مشکل(Difficult) ہوتا ہے۔ مُھَلَّبْ بِن اَبِیْ صُفْرَہ نے اپنے بیٹے عبدُ المَلِک کو نصیحت کرتے ہوئے کہا:اے بیٹے!وعدہ کرنے میں پہل نہ کر کیونکہ

وعدہ کرنا تو آسان ہے مگر اِسے پورا کرنا دُشوار ہے۔(شُعَبُ الإیمان، الثانی والثلاثون، باب فی الایفاء بالعقود ۸۲/۴، حدیث: ۴۳۶۱، ملخصاً)بسا اوقات وعدہ خلافی بُغض و کینے کو جنم دیتی ہے، چنانچہ حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اِرشادِ نصیحت بنیاد ہے: تم کسی سے ایسا وعدہ نہ کرو، جسے پورا نہ کر سکو، ورنہ تمہارے اور اس کے دَرمیان بُغض پیدا ہو جائے گا۔(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب منه فی المواعظ...الخ، ۱۰/۴۰۵، رقم: ۱۷۷۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کتنی پیاری اور بہترین نصیحت ارشاد فرمائی اور بُغض و کینے سے بچنے کا کتنا عمدہ نُسخہ عطا فرمایا۔ **مگر افسوس!** کہ اب ہمارے معاشرے میں وعدہ خلافی بہت عام ہوتی جارہی ہے بچہ ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، بوڑھا ہو یا جوان، اولاد ہو یا والدین، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا ملازم، ڈاکٹر (Doctor) ہو یا مریض، کاریگر ہو یا ہیلپر، دُکان دار ہو یا گاہک، مالک مکان ہو یا کرائے دار، اُستاد ہو یا شاگرد، رشتے دار ہو یا پڑوسی، دنیا دار ہو یا مذہبی حُلیے والا الغرض وعدہ خلافی کے اس ہلاکت خیز مرض نے کم و بیش ہر شعبے سے وابستہ افراد کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے اور وعدہ خلافی کی نحوست کے سبب مسلمانوں کے درمیان بُغض و کینے اور ذاتی رنجشوں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ **یاد رکھئے!** وعدہ خلافی گناہِ کبیرہ، ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے اور وعدہ خلافی کرنے والے کے لئے احادیثِ مبارکہ میں بہت سخت وعیدیں آئی ہیں۔ آیئے! وعدہ خلافی کی مذمّت پر 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اور عبرت حاصل کیجئے۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے، اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا کوئی فرض قبول نہ ہوگا نہ نفل۔(بخاری، کتاب فضائل المدینة، باب حرم

المدینۃ، حدیث: ۱۸۷۰، ۱/ ۶۱۶)

2. ارشاد فرمایا: لوگ اس وقت تک ہلاک نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اپنے لوگوں سے عہد شکنی نہ کریں۔ (ابو داود، کتاب الملاحم، باب الامر والنہی، ۴/ ۱۶۶، حدیث: ۴۳۴۷)

3. ارشاد فرمایا: وعدہ قَرض کی مانند ہے۔ ہلاکت ہے اُس کے لئے جو وعدہ کرے اور پھر اُس کے خِلاف کرے، اُس کے لئے ہلاکت ہے، اُس کے لئے ہلاکت ہے۔ (معجم اوسط، باب الحاء، من اسمہ حمزہ، ۲/ ۳۵۱، حدیث: ۳۵۱۴)

4. ارشاد فرمایا: منافق کی تین (3) نشانیاں ہیں: (1) جب بات کرے تو جھوٹ بولے، (2) جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور (3) جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت (Dishonesty) کرے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال المنافق، ص ۵۳، حدیث: ۲۱۱)

شارحِ بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ آخری حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس حدیث میں منافق کی تین (3) ایسی علامتیں بیان کی گئیں (ہیں)، جن کا تعلق قول، عمل (اور) نیت میں سے ایک ایک سے ہے، کذب (جھوٹ) فسادِ قول ہے، خیانت (دھوکہ بازی) فسادِ عمل ہے اور وعدہ خلافی فسادِ نیّت ہے۔ جو منافق ہوگا اس میں یہ تین (3) باتیں ضرور ہوں گی لیکن یہ ضروری نہیں کہ جس میں یہ تین (3) باتیں پائی جائیں وہ منافق بھی ہو، اس لیے اگر کسی مسلمان میں یہ باتیں پائی جائیں اسے منافق کہنا جائز نہیں، ہاں! یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس میں نفاق کی علامت ہے۔ (نزھۃ القاری، ۱/ ۳۴۸، ملخصا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ وعدہ خلافی کرنے والے کس قدر بدبخت ونادان ہیں کہ وعدہ خلافی کرکے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے معصوم فرشتوں کی لعنت کے حقدار ہوتے، منافقت

کی آفت میں پھنستے اور فرض وواجب کی قبولیت کی نعمت سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ افسوس کہ اب دل کی سختی اس قدر بڑھ چکی ہے کہ وعدہ خلافی کی وعیدیں سننے کے باوجود بھی ہمارا اس گناہ سے بچنے کا ذہن ہی نہیں بن پاتا۔ لوگ ہم پر اعتماد کرکے ہم سے ملنے کا وقت لیتے ہیں، ہماری ضرورت کے وقت قرض دیتے ہیں، ہمیں اپنے رازوں کا امین بناتے ہیں مگر ہم ایسے بدلگام ہیں کہ وعدہ خلافی کرکے ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیتے اور ان کے اعتماد (Trust) کو ٹھیس پہنچا کر بڑے اطمینان سے زندگی گزارتے ہیں۔ وعدے کی پابندی کے اعتبار سے اگر ہم ان معصوم ہستیوں یعنی انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سیرت کا مطالعہ کریں تو شاید ہمارے سر شرم سے جھک جائیں کیونکہ وہ حضرات ہماری طرح وعدہ کرکے اس کا خلاف کرنے یا بِلا وجہ ٹال مٹول سے کام لینے والے نہ تھے بلکہ اپنے وعدوں کو ہمیشہ پورا فرماتے تھے۔ آیئے! بطورِ ترغیب حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خَلِیۡلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فرزند حضرت اسماعیل ذَبِیۡحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وعدہ پورا کرنے کی ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں۔ چنانچہ

وعدے کے سچے پیغمبر

حضرت سَیِّدُنا سہل بن عقیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کسی شخص سے ایک جگہ ملنے کا وعدہ کیا، طے شدہ وقت پر آپ وہاں تشریف لے گئے، لیکن وہ شخص بھول گیا، آپ وہیں ٹھہرے رہے، حتّٰی کہ شام ہوگئی اور پھر رات بھی آپ نے وہیں گزاری، اگلے دن وہ شخص آیا اور آپ سے پوچھنے لگا کہ آپ کل سے یہاں ہیں؟ گئے نہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں، میں کل سے یہیں ہوں۔ یہ سُن کر اس شخص نے معذرت کی کہ میں کل آنا بھول گیا تھا، یہ سُن کر آپ نے فرمایا: جب تک تم نہیں آجاتے تب تک میں یہیں ٹھہرا رہتا، اسی وجہ سے آپ

صادق (Truthful) ہوگئے۔(تفسیر طبری، سورہ مریم، ۸/۳۵۱)

آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس وصف کو بیان کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 16 سورۂ مریم کی آیت نمبر 54 میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِسْمٰعِیْلَ٘-اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا(۵۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کتاب میں اِسماعیل کو یاد کرو، بے شک وہ وعدے کا سچّا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتاتا۔ (پ۱۶، مریم: ۵۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نظر میں وعدے کی کس قدر اہمیت تھی اسی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو **"صَادِقُ الْوَعْد" یعنی وعدے کے سچے** کا لقب عطا فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے آقا و مولیٰ، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مبارکہ میں اس عظیم وصف کا ظہور کامل طور پر دکھائی دیتا ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اپنی پوری زندگی (Whole-life) وعدے کی پاسداری فرمائی حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو غیر مسلموں سے کئے ہوئے وعدوں کو بھی بڑی اہمیت دیا کرتے تھے۔ چنانچہ

اے نوجوان! تم نے تو مجھے مشقت میں ڈال دیا

حضرت سَیِّدُنا ابوالحمساء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اعلانِ نبوت سے پہلے میں نے سرورِ کائنات، فخرِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کچھ سامان خریدا، اسی سلسلے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کچھ رقم میرے ذِمّے باقی رہ گئی، میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا: آپ یہیں ٹھہریئے! میں ابھی گھر سے رقم لاکر اسی جگہ پر آپ کی بارگاہ میں حاضر کرتا ہوں۔

حضورِ انور، شافعِ محشر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسی جگہ ٹھہرے رہنے کا وعدہ فرما لیا، مگر میں گھر آکر اپنا وعدہ بُھول گیا۔ پھر تین (3) دن کے بعد مجھے جب خیال آیا تو رقم لے کر اس جگہ پر پہنچا، کیا دیکھتا ہوں کہ آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسی جگہ میرا انتظار (Wait) فرما رہے ہیں۔ مجھے دیکھ کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیشانی پر بل نہیں آیا اور اس کے سِوا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اور کچھ نہیں فرمایا: کہ اے نوجوان! تم نے تو مجھے تکلیف میں ڈال دیا، کیونکہ میں اپنے وعدے کے مطابق تین (3) دن سے یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، الباب الثانی، فصل و اما خلقه ... الخ، ص ۱۲۶ ،جزء ۱)

خُدا جن کو نوازے ذکر کی لذّت وہ پاتے ہیں
کیا تھا وعدہ جو روزِ اَزَل اُس کو نبھاتے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ محبوبِ ربِّ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِیفائے عَہد کی کیسی عظیم مثال قائم فرمائی اور حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن اَبی حَمْساء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کئے ہوئے وعدے کو کیسی عمدگی سے نِبھایا حتّٰی کہ اِس وَعدہ وَفائی میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تین (3) دن تک انتظار فرمایا۔ بِلا شُبہ اِنتظار کی طَوالت اور اِس پر کمالِ صَبر واِستقامت، یہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیبہ کی اَعلیٰ ترین مثال ہے۔

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالقِ حُسن واَدا کی قسم

(حدائق بخشش، ص ۸۰)

مختصر وضاحت: اے میرے رحمت والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی خُلقِ مُبارک کو عظیم (بہت بڑا) قَرار دیا ہے اور آپ کی وِلادَتِ باسعادت ہزاروں سَعادَتیں اور برکتیں لے کر آئی، ایسی نرالی و حَسِین کسی کی پیدائش نہ ہوئی۔ میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ! بھلا آپ کی طرح کا کون ہو سکتا ہے؟ ہاں ہاں! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی قسم! آپ جیسا کوئی نہیں"

وعدے کی پابندی

حضرت سَیِّدُنا حُذَیْفَہ بن یَمان اور حضرت سَیِّدُنا ابوحُسَیْل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یہ دونوں صحابی کہیں سے آرہے تھے، راستے میں دُشمنانِ اسلام نے ان دونوں کو روک کر پوچھا: تم دونوں بدر کے میدان میں حضرت محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی مدد کرنے کے لئے جارہے ہو۔ ان دونوں نے انکار کیا اور جنگ میں شریک (Participate) نہ ہونے کا وعدہ کیا تو انہوں نے ان دونوں کو چھوڑ دیا۔ جب یہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اپنا واقعہ بیان کیا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان دونوں کو لڑائی کی صفوں سے الگ کر دیا اور ارشاد فرمایا: ہم ہر حال میں عہد کی پابندی کریں گے ہم کو صرف خدا عَزَّوَجَلَّ کی مدد درکار ہے۔ (مسلم، کتاب الجهاد والسير، باب الوفاء بالعهد، ص ٨٦٣، الحديث: ٤٦٣٩)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ جب جنگ کا موقع ہو تو ایسے میں ایک ایک سپاہی بڑا قیمتی ہوتا ہے، مگر قربان جائیے! تاجدارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس فیصلے پر کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صرف غیر مسلموں سے کیا ہوا وعدہ نبھانے کیلئے لشکرِ اسلام سے اپنے دو بہادر (Brave) اور جانباز صحابۂ کرام کو الگ کر دیا، مگر ان سے کیے ہوئے وعدے کی خلاف ورزی نہ ہونے دی۔

اے محبتِ رسول کا دم بھرنے والے **عاشقانِ صحابہ و اہلبیت**! ذرا سوچئے! جس کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہم غلام ہیں، ان کی شان تو یہ ہے کہ وہ غیروں سے کئے ہوئے وعدے کی بھی خلاف ورزی نہیں فرماتے اورایک ہم ہیں کہ اپنے مسلمان بھائیوں سے وعدہ خلافی کرکے ان کی دل آزاری کرتے ہیں اور کثرت سے وعدہ خِلافی کے گناہ میں مبتلا ہو کر بات بات پر جھوٹ بولتے اور فَخْرِیَّہ انداز میں یہ کہتے سُنائی دیتے ہیں کہ ہم نے فلاں کو دھوکا دے دیا،فلاں کو فریب میں ڈال دیا وغیرہ وغیرہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جبکہ دوسری جانب ہمارے بزرگوں کا طرزِ عمل کتنا پیارا ہے کہ جو ہر حال میں اپنے وعدے کی پاسداری فرماتے، مسلمانوں کے حُسنِ ظن کی لاج رکھتے اور ان کے اعتماد کو ٹھیس پہنچانے سے بچتے تھے۔ آیئے! اس ضمن میں دو(2) سبق آموز واقعات سنتے ہیں۔ چنانچہ

بیٹی کا نکاح کر دیا

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِحیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو ارشاد فرمایا: ایک قریشی شخص نے مجھ سے میری بیٹی کا ہاتھ مانگا تھا اور میں نے اس سے مُبْہَم سا وعدہ کیا تھا۔ بخدا! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نِفاق کی تیسری علامت (وعدہ خلافی کرنے) کے ساتھ ملاقات نہیں کرنا چاہتا، میں تم سب کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی بیٹی کا نکاح (Marriage) اس شخص سے کر دیا۔ (احیاء العلوم، کتاب افات اللسان ۳/۱۶۴)

ڈاکوؤں کے سردار کی توبہ

سرکارِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے قافلے کے ساتھ حصولِ علمِ دین کیلئے جیلان سے بغداد جارہے تھے کہ راستے میں ڈاکوؤں نے قافلے کو لُوٹ لیا، ایک ڈاکو آپ کے پاس آیا اور کہا:

تمہارے پاس کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا: گُدڑی کے اندر چالیس (40) دِینار ہیں۔ ڈاکو مذاق (Joke) سمجھ کر چلا گیا۔ دوسرا ڈاکو آیا آپ نے اسے بھی یہی جواب دیا۔ جب سارے ڈاکو قافلہ لُوٹ کر سردار کے پاس جمع ہوئے تو آپ کو بلایا گیا۔ سردار نے پوچھا: تمہارے پاس کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: چالیس (40) دِینار ہیں۔ آپ کی تلاشی کے بعد جب واقعی چالیس (40) دِینار نکلے تو سردار نے پوچھا: بیٹا! تمہیں سچ بولنے پر کس چیز نے ابھارا؟ ارشاد فرمایا: میں نے اپنی والدہ سے ہمیشہ سچ (Truth) بولنے کا وعدہ کیا تھا یہ سُن کر ڈاکوؤں کا سردار روتے ہوئے کہنے لگا: یہ بچہ اپنی ماں سے کئے ہوئے وعدے کو نہیں بُھولا اور میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے کئے ہوئے وعدے کو بُھول کر اس کی نافرمانی کر رہا ہوں! چنانچہ اسی وقت ڈاکوؤں کے سردار نے اپنے ساتھیوں سمیت توبہ کی اور قافلے کا لُوٹا ہوا مال بھی واپس کر دیا۔ (بهجة الاسرار، ذکرطريقه، ص ١٦٨، ملخصاً)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ والوں کا وعدے کی پابندی کے حوالے سے کس قدر مدنی ذہن بنا ہوا تھا کہ جو پُرخطر حالات میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عمل پیرا رہتے اور وعدے کی پاسداری کا بھرپور انداز میں لحاظ رکھتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی ان اللہ والوں کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے ہر حال میں وعدے کی پاسداری کریں اور ایسوں کی صحبت (Company) میں بیٹھیں کہ جن کی برکت سے ہمیں بھی وعدے کی پابندی کا مدنی ذہن اور وعدہ خلافی سے چھٹکارا نصیب ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ صحابہ واہلبیت کی صحبت کی

برکت سے دیگر برکتوں کے ساتھ ساتھ وعدے کی پابندی کا بھی خوب خوب ذہن بنتا ہے، لہٰذا آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام ہر ماہ کم سے کم **3 دن** کے **"مدنی قافلے میں سفر"** بھی ہے۔ اَحادیثِ مُبارکہ میں جابجا راہِ خُدا میں سفر کے فَضائل بیان کئے گئے ہیں، چنانچہ

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جس بندے کے پاؤں راہِ خُدا میں گرد آلود ہوں، اُنہیں جہنّم کی آگ نہ چُھوئے گی۔ (بخاری ،کتاب الجهادو السير،با ب من اغبر ت قد ماه...الخ ،۲/ ۲۵۷، حدیث: ۲۸۱۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں سفر کرنا جہاں آخرت میں فائدہ مند ہے وہیں دنیا میں بھی مصیبتوں، تکلیفوں اور آزمائشوں کے دُور ہونے کا سبب بھی ہے۔ آیئے! مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔ چنانچہ

6 سال پرانے مرض سے شفا مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) میں مقیم ایک اسلامی بھائی کی ہَمشِیرہ جو 6 سال سے انتہائی تکلیف دہ مرض اِیگزیما (Eczema، جلد کی ایک بیماری) میں مبتلا تھیں۔ بہت علاج کروایا لیکن کوئی فرق نہ ہوا جس کی وجہ سے پریشانی بڑھتی جارہی تھی، اِسی دوران ان کے بھائی کی ملاقات ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی سے ہوئی۔ انہوں نے اپنی پریشانی کا ذکر کیا تو مبلغِ دعوتِ اسلامی نے مدنی قافلے کی مدنی بہاریں بیان کیں کہ جو پریشانیوں سے نجات اور بیماریوں سے شفا پانے کے ارادے سے راہِ خدا میں سفر کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دلی مراد کو پورا فرمادیتا ہے، لہٰذا آپ بھی مدنی قافلے میں سفر کرکے اپنی بہن کی شفایابی کیلئے دعا

کیجئے۔ ان اسلامی بھائی نے جب مدنی قافلے کی بَرَکات سنیں تو ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے میں سفر کی نیت کرلی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت یوں ظاہر ہوئی کہ ان کی بہن دن بدن صحت یاب ہونے لگی اور کچھ ہی عرصے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے انہیں 6 سالہ پُرانے مُوذی مرض سے نجات مل گئی۔

مدنی قافلوں کی اہمیت پر فرامینِ امیرِ اہلسنّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی زیادہ سے زیادہ مدنی قافلے کی برکتیں لُوٹنے کیلئے ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت ضرور حاصل کرنی چاہیے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کو مدنی قافلے اور ان میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول بڑے محبوب ہیں۔ آیئے! مدنی قافلے کی اہمیت سے متعلق آپ کے پانچ (5) اقوال سُنتے ہیں۔

- ❖ دعوتِ اسلامی کی بقاء مدنی قافلوں میں ہے۔
- ❖ مدنی قافلے دعوتِ اسلامی کے لئے رِیڑھ کی ہڈّی کی حیثیت رکھتے ہیں۔
- ❖ اگر شرعی رُکاوٹ نہ ہو تو دِین کی خاطر گھر سے باہر راہِ خدا میں رہنے کی عادت بنایئے۔ میں نے گھر سے باہر رہ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے دِین کی خدمت کی سعادت پائی ہے۔
- ❖ مجھے مدنی قافلوں میں سفر کرنے والوں سے پیار ہے۔
- ❖ ہماری منزل مدنی قافلوں کے ذریعے پوری دُنیا میں سنّتوں کی بہاریں عام کرنا ہے۔

(نیک بننے اور بنانے کے طریقے، ص۲۹ تا ۳۳)

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سُنتیں قافلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو دُور ہوں آفتیں قافلے میں چلو
یا خدا ہرگھڑی رَٹ ہو عطارؔ کی قافلے میں چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص کسی سے وعدہ کرتا ہے مثلاً آپ کا فُلاں کام اس دن تک مکمل کردُوں گا مگر کسی عذر کے سبب وہ اس کام کو پورا نہیں کرپاتا، اب جس سے وعدہ کیا گیا تھا وہ یہ سمجھتا ہے کہ وعدہ کرنے والے نے اس سے وعدہ خلافی کی ہے اور ٹال مٹول سے کام لے رہا ہے، یوں ایک غلط فہمی کے سبب فریقین میں اَن بَن ہوجاتی ہے اور پھر غیبتوں، تہمتوں اور عیب دریوں وغیرہ کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ **یاد رکھئے!** وعدہ خلافی کا ہرگز یہ مطلب نہیں جو ہم نے سمجھ لیا ہے بلکہ وعدہ خلافی اس وقت کہلائے گی جب وعدہ پورا کرنے کی نیت ہی نہ ہو۔ جیسا کہ **حُضُورِ پُرنور،** شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت اسے پورا کرنے کی بھی ہو بلکہ وعدہ خلافی یہ ہے کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت اسے پورا کرنے کی نہ ہو۔ (الجامع لاخلاق الراوی، باب املاء الحدیث، ص ۳۱۵، رقم: ۱۱۶۸)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیّت پورا کرنے کی ہو پھر پورا نہ کرسکے، وعدہ پر نہ آسکے تو اُس پر گناہ نہیں۔ (ابو دلو د، کتاب الادب، باب فی العدۃ ۴/ ۳۸۸، حدیث ۴۹۹۵)

مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر وعدہ کرنے والا پورا کرنے کا ارادہ (Intention) رکھتا ہو مگر کسی عذر یا مجبوری کی وجہ سے پورا نہ کرسکے تو وہ گناہ گار نہیں، یوں ہی اگر کسی کی نیّت وعدہ خلافی کی ہو مگر اِتفاقاً پورا کردے تو گنہگار

ہے اُس بدنیّتی کی وجہ سے۔ ہر وعدے میں نیّت کا بڑا دخل ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۴۹۲)

صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وعدہ کیا مگر اس کو پورا کرنے میں کوئی شرعی قباحت (خرابی) تھی اس وجہ سے پورا نہیں کیا تو اس کو وعدہ خلافی نہیں کہا جائے گا اور وعدہ خلافی کا جو گناہ ہے اس صورت میں نہیں ہو گا۔ مثلاً وعدہ کیا تھا کہ میں فلاں جگہ پر آؤں گا اور وہاں بیٹھ کر تمہارا انتظار کروں گا۔ مگر جب وہاں گیا تو دیکھتا ہے کہ ناچ رنگ اور شراب نوشی وغیرہ میں لوگ مصروف ہیں، (لہٰذا) وہاں سے چلا آیا تو یہ وعدہ خلافی نہیں ہے یا اس کا انتظار کرنے کا وعدہ کیا اور انتظار کر رہا تھا کہ نماز کا وقت آگیا یہ چلا آیا (تو یہ) وعدہ کے خلاف نہیں ہوا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص۷)

مجلس دارُ المدینہ کا تعارف!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ وعدہ کرنے کے بعد اسے پورا نہ کرنا ہر صورت میں بدعہدی و وعدہ خلافی نہیں ہوتا، لہٰذا اگر کبھی کسی نے وعدہ کر کے پورا نہ کیا یا تاخیر کا مظاہرہ کیا ہو تو ہر گز ہر گز اس پر وعدہ خلافی کا الزام لگانے، اسے بدنام کرنے یا اس کے متعلق بدگمانی و غیبت میں مبتلا ہونے کے بجائے حسنِ ظن سے کام لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں مسلمانوں کے بارے میں حُسنِ ظن رکھنے، وعدوں کی پابندی کرنے اور وعدہ خلافی سے بچنے کا بھرپور ذہن دیا جاتا ہے، لہٰذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شعبہ جات (Departments) کے ذریعے نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے۔ اُمّتِ مسلمہ تک دِینی تعلیمات عام

کرنے کیلئے، جامعاتُ المدینہ، مدارسُ المدینہ، سُنَّتوں بھرے اجتماعات، مدنی مذاکرے، مَدَنی قافلے، مدنی دورہ، **اِصلاحِ اعمال کورس، فیضانِ نماز کورس**، فرض عُلُوم کورس، مَدَنی چینل اور مدنی درس وغیرہ کی اہمیت اپنی جگہ مگر ضرورت اس اَمر کی بھی تھی کہ کوئی ایسا تعلیمی اِدارہ ہو جو دِینی و دُنیاوی تعلیم کا حَسین امتزاج ہو، جس میں پڑھنے والے مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں نہ صرف باوقار مُسلمان بنیں بلکہ شریعت کے مطابق پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرکے خُود کفیل ہو کر مُعاشرے میں نُمایاں مقام بھی حاصل کرسکیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت **"دارُالمدینہ"** کا قیام عمل میں لایا گیا، لٰہذا آپ بھی اپنے بچوں کو علم و عمل کا پیکر اور معاشرے کا بہترین فرد بنانے کے لئے دارُالمدینہ میں داخل کروایئے تاکہ بچپن ہی سے ان کی طبیعت میں اچھی عادتیں پیدا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاشرے میں ترقی پانے کیلئے ایک دوسرے کا اعتماد (Trust) حاصل کرنا بہت ضروری ہے اور ترقی کے اس سفر میں کامیابی پانے کیلئے یقین دہانی کی قدم قدم پر ضرورت پڑتی ہے جس کا ایک ذریعہ وعدہ پورا کرنا بھی ہے۔ آیئے! وعدہ نبھانے اور وعدہ خلافی کے گناہ سے چھٹکارا پانے کے لئے چند طریقوں کے متعلق سنتے ہیں:

(1) وعدہ پورا کرنے کے فضائل پیشِ نظر رکھئے!

وعدہ پورا کرنے کی عادت بنانے کیلئے اس کے فضائل پر مشتمل روایات اور بزرگانِ دِین کے واقعات کا مطالعہ کیجئے کہ اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عمل کا جذبہ پیدا ہوگا۔ ترغیب کیلئے ایک حدیثِ پاک سنئے، جس میں وعدہ پورا کرنے والوں کو بہترین لوگوں میں شمار کیا گیا ہے۔

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جو وعدہ پورا کرنے والے اور نیک طبیعت کے مالک ہیں، بے شک! اللہ عَزَّوَجَلَّ گمنام اور پرہیز گار بندے کو پسند فرماتا ہے۔(مسند ابی یعلی، مسند ابی سعید الخدری، ۱/۴۵۱، حدیث:۱۰۴۷)

(2)وعدہ خلافی کے دنیوی واخروی نقصانات پر غور کیجئے!

وعدہ خِلافی کے نقصانات پر غور کرنے سے بھی وعدہ پورا کرنے کی عادت بنے گی۔ وعدہ پورا نہ کرنے کے نقصانات میں یہ ہے کہ وعدہ توڑنا مُنافَقت کی علامت، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب اور دُنیا میں عزّت وو قار کی بربادی (Destruction) کا باعِث ہے، وعدہ خِلافی کرنے والے کی کوئی بات قابلِ اعتماد نہیں ہوتی، وعدہ خلافی کرنے والا دُنیا میں تو رُسوا ہوتا ہی ہے آخِرت میں بھی سخت سزاؤں کا مستحق بن سکتا ہے۔

(3)محتاط جملے بولیے

وعدہ خِلافی سے بچنے کیلئے محتاط جملے بولنا بھی مفید ہے مثلاً اگر کوئی دَرزی ہے تو وہ وعدہ نہ کرے بلکہ یوں کہے: "میرا اِرادہ تو ہے کہ کل تک کپڑے آپ کو دے دوں، لیکن وعدہ نہیں کرتا، ہو سکتا ہے اِس میں کوتاہی ہو جائے۔" یا اس جیسے دیگر محتاط جملے بول دے۔ صحیح عُذر بتا دینے میں بھی کوئی مُضائِقہ نہیں۔ اسی طرح جن اِسلامی بھائیوں کا لین دین کا کام ہے، اگر ان کو پکّا پتہ (Confirm) ہے کہ یہ لَین دین وعدے کے مطابق طے شدہ وقت پر نہیں ہو سکے گا تو ایسی صُورت میں اُنہیں چاہیے کہ کسی کو کوئی چیز پہنچانے وغیرہ کا یقینی وقت (Confirm time) نہ دیں۔

امیرِ اَہلسنّت کے مدنی پھول

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جہاں دیگر کئی معاملات میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے، وہیں وعدہ خلافی سے بچنے کے تعلق سے بھی ہمیں شاندار مدنی پھول عطا فرمائے ہیں۔ چنانچہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"غیبت کی تباہ کاریاں"** میں فرماتے ہیں:

(1) وعدہ یہ ہے کہ کسی سے باقاعدہ وعدے کے طور پر طے کیا کہ "فُلاں کام کروں گا یا فُلاں کام نہیں کروں گا" اگر لفظ "وعدہ" نہ کہا مگر انداز و الفاظ کے ذَرِیعے اپنی بات کو مُؤَکَّد کیا یعنی اس بات کی تاکید ظاہر کی تب بھی "وعدہ" ہے مثلاً " **مدنی قافلے** " میں سفر کروں گا کے ساتھ "وعدہ کرتا ہوں" کہا، یا یہ کہنے کے بجائے کہا: بالکل پکّی بات کہہ رہا ہوں یا کہا: یقین مانئے، یا کہا: بالکل طے ہے کہ، یا کہا: نہیں نہیں آپ مطمئن رہئے، یا کہا: بس اب طے ہو گیا کہ وغیرہ۔ اس کی مثال یوں دوں جیسا کہ "منگنی " (Engagement) کہ یہ وعدہ ہے اگرچِہ اس میں " **وعدے** " کا لفظ نہیں بولا جاتا مگر باقاعدہ لڑکی والوں سے طے کیا جاتا ہے اور یہاں "طے کرنا" ہی وعدہ ہے۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۴۶۱) **(2)** بعض لوگ یہ جملہ بولتے ہیں: "چلئے وعدہ نہیں کرتے تو اِرادہ ہی کر لیجئے" ہو سکتا ہے کہ اِس طرح اِرادہ یا نیّت کروانا بھی بہُت سوں کو گُناہوں میں مُبتلا کر دیتا ہو۔ جی ہاں، دل میں اِرادہ (یعنی نیّت) نہ ہونے کے باوُجود مثلاً کسی نے کہہ دیا کہ "میں اِرادہ (یا نیّت) کرتا ہوں 12 ماہ (یا 1 ماہ (30 دن) یا 3 دن) کے مَدَنی قافِلے میں سفر کروں گا۔" تو یہ صریح (یعنی کُھلا) جھوٹ ہے۔ لہٰذا جب بھی کسی سے اِرادہ کروائیں ساتھ میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی کہلوالیا کریں تو اگر دل میں اِرادہ نہ بھی ہوا اگلا گُناہ سے بچ جائے گا۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۴۶۲) **(3)** "کوشِش کروں گا" کہنے میں بھی گناہ میں پڑنے کا خطرہ موجود ہے یعنی دل میں نیّت نہ ہونے کے باوُجود جان چھڑانے کیلئے کہہ دیا " **کوشِش کروں گا** " تو یہ بھی جھوٹ ہے لہٰذا یُوں کہلوایئے: "میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کوشِش کروں گا، یا" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو کوشِش کروں گا۔" یہ جملہ

"کوشِش کروں گا" ہمارے یہاں بہُت ہی عام ہے، کہنے والے کو پہلے اپنی نیّت پر غور کرلینا چاہئے اگر "کوشِش کروں گا" کہنے کے ساتھ "اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ" کہنے کی عادت پڑ گئی، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عافیّت ہی عافیّت ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہتے وقت اِس کے معنٰی پر بھی نظر رکھی جائے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معنٰی ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو" اکثر لوگ اس کا تلفُّظ غلط ادا کرتے ہیں، صحیح ادائیگی کی خوب مَشق کیجئے: اِنْ۔ شا۔ آللہ۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۴۶۲)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ہم نے وعدے کی پابندی سے متعلق بیان سننے کی سعادت حاصل کی چنانچہ ہم نے سنا کہ

*وعدہ پورا کرنا مسلمانوں کی مدد کا ذریعہ ہے۔ *وعدے کے مُتَعَلِّق بروزِ قیامت سوال کیا جائے گا۔ *وعدہ نبھانا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پاکیزہ سُنّت ہے۔ *وعدہ نبھانا بزرگوں کا طریقہ ہے۔ *وعدہ نبھانے والے بہترین لوگ ہیں۔ *وعدہ خلافی کرنے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فرشتوں کی لعنت ہوتی ہے۔ *وعدہ خلافی کرنے والے کا نہ تو فرض قبول ہوتا ہے نہ ہی کوئی نفل۔ *وعدہ خلافی کرنے والے کے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ *وعدہ خلافی کرنا منافقت کی نشانی ہے۔ *وعدہ خلافی کرنا دنیا و آخرت میں ذِلّت و رُسوائی کا سبب ہے۔

اللہ تعالٰی، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے طفیل ہم سب کو وعدہ پورا کرنے اور وعدہ خلافی سے بچنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا　　جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبرستان کی حاضری کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے 163 مدنی پھول سے قبرستان کی حاضری کی سنتیں اور آداب سیکھتے ہیں: ❀ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: میں نے تم کو زیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ (اِبن ماجه، ۲/۲۵۲، حدیث ۱۵۷۱)

❀ (وَلِیُّ اللہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو (2) رَکْعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعَت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک (1) بار اٰیَۃُ الْکُرْسِی، اور تین (3) بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ تعالیٰ اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کریگا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو

---

1 . . . مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

بہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔ (فتاویٰ ھندیہ، ۳۵۰/۵) ❀ مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو۔ (ایضاً) ❀ قبرِستان میں اس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ "رَدُّالْمُحتار" میں ہے: (قبرِستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۶۱۲/۱) بلکہ نئے راستے کا صِرف گمان ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔ (دُرِّمُختار، ۱۸۳/۳) ❀ کئی مزاراتِ اولیا پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سَہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں توڑ پھوڑ کر کے فرش بنادیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکرو اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے۔ ❀ زیارتِ قبر میّت کے چہرے کے سامنے کھڑے ہو کر ہو اور اس قبر والے کے قدموں کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۵۳۲/۹) ❀ قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو اس کے بعد کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ بِالْاَثَرِ یعنی اے قَبْر والو! تم پر سلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ (فتاویٰ ھندیۃ، ۳۵۰/۵) ❀ قَبْر کے اوپر اگر بتّی نہ جلائی جائے اس میں بے ادبی اور بد فالی ہے (اور اس سے میّت کو تکلیف ہوتی ہے) ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۴۸۲/۹، ۵۲۵ ملخصًا) ❀ قَبْر پر چَراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قَبْر پر آگ رکھنے سے میِّت کو اَذِیَّت (یعنی تکلیف) ہوتی ہے، ہاں! رات میں راہ چلنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبْر کے ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مدنی پھول**" اور "**101 مدنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۴۲۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، افطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ "شامی" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتکاف کی نیّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تقرب نشان ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس (10) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جس نے دس (10) بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر سو (100) رحمتیں بھیجتا ہے اور جس نے سو (100) بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر

ہزار(1000) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جس نے ہزار(1000) بار دُرُودِ پاک پڑھا تو میں اور وہ جنت کے دروازے پر ایک ساتھ ہوں گے۔[1]

در دو آلام میں تسکین انہیں ملتی ہے

نام ان کا جو مصیبت میں لیا کرتے ہیں

(وسائلِ بخشش، ص ۲۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کیلئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا

1... القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ... الخ، ص ۲۶۱

2... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ دُنیا جس میں ہم سب اپنی زندگی گزار رہے ہیں یہ درحقیقت آخرت کی کھیتی ہے اور زندگی، موت تک پہنچانے والا ایک سفر ہے، لہٰذا ہمارا ہر اچھا بُرا عمل آخرت کیلئے ذخیرہ ہورہا ہے اور ہماری ہر سانس ہمیں موت کے قریب کررہی ہے۔ سمجھدار (Wise) انسان وہی ہے جو اپنی سانسیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور اطاعت و فرمانبرداری میں گزارے، آخرت میں نفع دینے والے اعمال کرے اور نقصان دہ اعمال سے خود کو دُور رکھے۔ یاد رہے! چوری شراب نوشی اور بدنگاہی جیسے ظاہری گُناہوں سے بچنے کے ساتھ ساتھ باطنی گُناہوں کی معلومات اور ان سے بچنا بھی ضروری ہے۔ باطنی گناہوں سے مراد وہ گناہ ہیں جن کا تعلق دل سے ہوتا ہے مثلاً بغض و عداوت، حسد، ریاکاری اور خودپسندی وغیرہ، اِن گُناہوں کو پہچاننا قدرے مشکل ہے، اس لئے اِن سے بچنا بھی دُشوار ہے، انہی باطنی گُناہوں میں سے ایک انتہائی خطرناک گُناہ **"تکبُّر"** (Arrogance) بھی ہے، تکبُّر ایک ایسا مُہلِک (یعنی ہلاک کردینے والا) مرض ہے کہ کئی بُرائیوں کو اپنے ساتھ لاتا ہے اور کئی اچھائیوں سے آدمی کو محروم کردیتا ہے۔ چُنانچہ حجۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **مُتکبِّر شخص** جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے، اپنے مسلمان بھائی کیلئے پسند نہیں کرسکتا، ایسا شخص عاجزی پر بھی قادر نہیں ہوتا جو تقوٰی و پرہیزگاری کی جڑ ہے، کینہ بھی نہیں چھوڑ سکتا، اپنی عزّت بچانے کیلئے جھوٹ بولتا ہے، اس جھوٹی عزّت کی وجہ سے غُصّہ نہیں چھوڑ سکتا، حسد سے نہیں بچ سکتا، کسی کی خیر خواہی نہیں کرسکتا، دوسروں کی نصیحت قبول کرنے سے محروم رہتا ہے، لوگوں کی غیبت میں مبتلا ہوجاتا ہے الغرض متکبِّر آدمی اپنا بھرم

رکھنے کیلئے ہر بُرائی کرنے پر مجبور اور ہر اچھے کام کو کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔ [1]

لٰہذا ہمیں چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے اپنے اندر عاجزی پیدا کریں اور تکبُّر جیسی بُری آفت سے اپنے آپ کو کوسوں دُور رکھیں، آج کے اس بیان میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم تکبُّر کے انجام اور کسی مسلمان کو حقیر جاننے کی مذمت کے بارے میں سُنیں گے۔ آیئے سب سے پہلے اس بارے میں ایک حکایت سُنتے ہیں کہ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن تکبُّر کو کس قدر ناپسند کیا کرتے تھے۔ چنانچہ

تکبُّر سے اعلیٰ حضرت کی ناگواری

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا سیِّد ایُّوب علی رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک صاحِب جن کا نام مجھے یاد نہیں اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مُجدِّدِ دِین ومِلّت، حضرتِ علّامہ مولانا شاہ امام احمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی کبھی کبھی اُن کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضور (اعلیٰ حضرت) ان کے یہاں تشریف فرما تھے کہ ان کے محلے کا ایک بیچارہ غریب مسلمان ٹوٹی ہوئی پُرانی چارپائی پر جو صحن (Courtyard) کے کَنارے پڑی تھی، جھجکتے ہوئے بیٹھا ہی تھا کہ صاحِبِ خانہ نے نہایت کڑوے تیوروں سے اُس کی طرف دیکھنا شُروع کیا یہاں تک کہ وہ ندامت سے سر جُھکائے اُٹھ کر چلا گیا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو صاحِبِ خانہ کے اِس مغرورانہ انداز سے سخت تکلیف پہنچی مگر کچھ فرمایا نہیں۔ کچھ دنوں بعد وہ آپ کے یہاں آئے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی چارپائی پر جگہ دی، وہ بیٹھے ہی تھے کہ اتنے میں کریم بخش نامی حجّام (Barber) حُضور (اعلیٰ حضرت) کا خط بنانے کیلئے آئے، وہ اِس فکر میں تھے کہ کہاں

---

1 ...احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر والعجب، باب بیان حقیقۃ الکبر و آفتہ، ۳/۴۲۳، ج ۳، ص ۴۲۳ ملخصًا

بیٹھوں؟ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بھائی کریم بخش! کیوں کھڑے ہو؟ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور اُن صاحب کے برابر میں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا، وہ بیٹھ گئے، پھر ان صاحِب کے غصے (Anger) کی یہ کیفیت تھی کہ جیسے سانپ پُھنکاریں مارتا ہے، وہ فوراً اُٹھ کر چلے گئے، پھر کبھی نہ آئے۔ خلافِ معمول جب عرصہ گزر گیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اب فُلاں صاحِب تشریف نہیں لاتے! پھر خود ہی فرمایا: میں بھی ایسے متکبِّر مغرور شخص سے ملنا نہیں چاہتا۔[1]

تُونے باطل کو مِٹا کر دِین کو بخشی جِلا
سنّتوں کو پھر جِلایا اے امام احمد رضا

(وسائلِ بخشش مرمم، ۵۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے چند مدنی پھول حاصل ہوئے: (1) جس کے دل میں تکبُّر ہوتا ہے، وہ غریب یا عام لوگوں کو اپنے قریب بیٹھنے کے لائق نہیں سمجھتا (2) غرور و تکبُّر کے مارے ہوئے شخص پر نصیحت کا اثر انداز ہونا نہایت ہی مشکل ہے اور وہ اپنے تکبُّر کے سبب بعض اوقات نیک لوگوں کی صحبت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب تکبُّر کرنے والے کے برابر میں ایک حَجّام (Barber) کو یہ کہہ کر بٹھایا کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور یوں اشارۃً مُتکبِّر شخص کو تکبُّر کرنے اور مسلمان کو کمتر سمجھنے سے باز آنے کی نصیحت کرنی چاہی تو وہ شخص نصیحت قبول کرنے کے بجائے وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے ولیُّ اللہ کی صحبت سے محروم ہو گیا، (3) تکبُّر کرنا اور کسی مسلمان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنا ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ

1 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۱۰۵ ملخصاً

تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے نزدیک انتہائی ناپسندیدہ عمل تھا یہی وجہ ہے کہ جب اس مُتکبِّر شخص نے اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی بارگاہ میں آنا جانا چھوڑ دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں بھی ایسے شخص سے ملنا نہیں چاہتا،(4) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک اور برگزیدہ بندے امیر و غریب، گورے کالے، حرفت (دستکاری) و پیشے (Professions)اور ذات پات کا لحاظ کئے بغیر تمام مسلمانوں سے اُخوّت وبھائی چارے کا سلوک کیا کرتے اور ہر مسلمان کو عزت کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے،یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ جیسی عظیم علمی وروحانی شخصیت نے ایک حجّام کو اپنی چارپائی پر بٹھانے میں کوئی عار محسوس نہیں کی۔اسی طرح کی عاجزی وانکساری سے بھرپور حسنِ سلوک سے مُتَعَلّق ایک واقعہ محدِّثِ اعظم پاکستان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا بھی ہے۔ چنانچہ

دیہاتیوں کو نیچے نہ بیٹھنے دیا

مُحدِّث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا **محمد سردار احمد چشتی قادری** رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی خدمت میں دو دیہاتی (یعنی گاؤں دیہات کے رہنے والے) ایک مسئلہ پوچھنے کیلئے حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت چارپائی پر جلوہ گر تھے، دیہاتیوں نے آپ کے علمی مقام کا پاس کرتے ہوئے زمین پر بیٹھنا چاہا، مگر آپ نے عاجزی کرتے ہوئے اُن دیہاتیوں کو اِصرار کرکے نہ صرف چارپائی پر بٹھایا بلکہ اپنی چارپائی کے سرہانے کی طرف بٹھایا۔ حکم کی تعمیل کیلئے انہیں آپ کے برابر بیٹھنا پڑا اور آپ نے ان کے مسئلے کا جواب مرحمت فرمایا۔[1]

آپ کے اخلاق تھے ، خلقِ عظیم مصطفی	کیا مبارک آپ کے کردار تھے شیخ الحدیث
تھے مبلغ آپ تکریمِ شہ لولاک کے	واصفِ اصحاب اور انصار تھے شیخ الحدیث

1 . . . حیات محدّث اعظم، ص ۱۹۳ ابتغیر قلیل

(حیاتِ محدث اعظم، ص ۴۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ والوں کے اخلاق کس قدر بلند ہوا کرتے تھے کہ وہ اپنے علم و عمل، تقویٰ وپرہیز گاری اور اچھے اوصاف کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بار گاہ میں مقرّب، لوگوں کی نظر میں معزّز اور مخلوقِ خدا سے حقیقتاً افضل ہونے کے باوجود بھی خود کو دوسروں سے افضل سمجھنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی اختیار کیا کرتے تھے جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور محدِّثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں ہم نے سُنا کہ انہوں نے اپنے یہاں آنے والے عام لوگوں کی بھی عزّت افزائی فرمائی بلکہ محدِّثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تو دیہاتیوں کو اپنی چارپائی کے سرہانے کی طرف بٹھایا، جس میں پائنتی کی طرف بٹھانے کے مقابلے میں زیادہ عزّت افزائی ہے، یقیناً یہ حضرات جانتے تھے کہ کسی سے افضل ہونے میں اور اپنے آپ کو کسی سے افضل سمجھنے میں بڑا فرق ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے مال و منال، حُسن و جمال یا علم و کمال وغیرہ میں کسی سے افضل ہونا بُرا نہیں مگر تکبُّر کرتے ہوئے اپنے آپ کو کسی مسلمان سے افضل سمجھنا بہت بُرا ہے ، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اِن مبارک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے عاجزی اختیار کریں اور تکبُّر سے اجتناب کریں، عاجزی میں دُنیا و آخرت کی بھلائیاں ہی بھلائیاں ہیں اور تکبُّر میں خسارہ ہی خسارہ ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے جس درجے کی عاجزی کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اُسی درجے بلند فرما دیتا ہے حتّٰی کہ اسے اعلیٰ عِلِّیِّین (سب سے بلند درجے) میں کر دیتا ہے اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقابلے میں جس درجے کا تکبُّر کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ

اُسے اُسی درجے گرا دیتا ہے حتی کہ اُسے اَسْفَلُ السّافِلِین (سب سے نچلے درجے) میں کر دیتا ہے۔[1]

اسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جو اپنے مسلمان بھائی کے سامنے عاجزی اختیار کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا فرمائے گا اور جو اس کے سامنے اپنی بڑائی کا اظہار کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے رُسوا کر دے گا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان احادیثِ مبارکہ میں خود کو افضل و بہتر سمجھنے والوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ جو شخص تکبُّر کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ذلیل و رُسوا ہو، اس کا دُنیاوی عزّت و وقار یقیناً کسی کام کا نہیں کیونکہ حقیقی عزّت و وقار تو یہی ہے کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے عاجزی اختیار کرے اور اس کی بارگاہ میں معزّز و مکرّم ہو جائے۔ آیئے! عاجزی اختیار کرنے اور تکبُّر کی ہلاکت خیزیوں سے بچنے کا جذبہ اپنے دل میں پیدا کرنے کیلئے تکبُّر کی مذمت کے بارے میں 4 فرامینِ خداوندی سُنتے ہیں:

چنانچہ پارہ 14 سُوْرَۃُ نَحْل آیت نمبر 23 میں خدائے رحمٰن کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ تَرجَمۂ کنز الایمان: بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا۔

پارہ 24 سُوْرَۃُ مؤمن آیت نمبر 35 میں رَبُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾	تَرجَمۂ کنز الایمان: اللہ یوں ہی مہر کر دیتا ہے متکبّر سرکش کے سارے دل پر۔

پارہ 24 سُوْرَۃُ مؤمن آیت نمبر 60 میں خدائے جبّار و قہّار ارشاد فرماتا ہے:

---

1 ۔۔۔ الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الحظر والاباحۃ، باب التواضع والکبر والعجب، ۷/۴۷۵، حدیث: ۵۶۴۹

2 ۔۔۔ المعجم الاوسط، باب الف، ۵/۳۹۰، حدیث: ۷۷۱۱

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِیۡ سَیَدۡخُلُوۡنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیۡنَ ﴿۶۰﴾ (پ۲۴، المؤمن: ۶۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے (تکبُّر کرتے) ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو کر۔

پارہ 9 سُوْرَۂ اَعْراف آیت نمبر 146 میں فرمانِ رَبُّ الْعباد ہے:

سَاَصۡرِفُ عَنۡ اٰیٰتِیَ الَّذِیۡنَ یَتَکَبَّرُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ ؕ

ترجَمۂ کنز الایمان: اور میں اپنی آیتوں سے انہیں پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں۔

مُفَسِّرِ قرآن حضرت سیِّدُنا ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آخری آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ تکبُّر کرنے والے نہ قرآنی آیات میں غور وفکر کرسکیں گے نہ ان سے عِبرت حاصل کریں گے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ بندوں کے حق میں تکبُّر کس قدر ہلاکت خیز خصلت ہے کہ تکبُّر کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ناپسندیدہ بندے ہیں، ایسے بدنصیبوں کے دلوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ مہر لگادیتا ہے، تکبُّر کرنے والے قرآنی آیات میں غور و فکر کرنے اور ان سے عبرت و نصیحت حاصل کرنے سے محروم ہوجاتے ہیں اور ایسے بدبخت ذلیل ورُسوا ہو کر جہنم (Hell) میں جائیں گے۔ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ

بدقسمتی سے اس قدر وعیدوں کے باوجود بھی بعض نادان لوگ غرور و تکبُّر کے نشے میں اس قدر بدمست رہتے ہیں کہ غریبوں، فقیروں، مسکینوں، یتیموں، اسی طرح دِینی یا دُنیوی اعتبار سے اپنے سے کم مرتبے والوں کی عزّت کرنا، انہیں سلام کرنا یا ان کے سلام کا جواب دینا، ان کے ساتھ آپ جناب سے

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر و العجب، باب بیان حقیقة الکبر و آفته، ۳/ ۴۲۳ مفهوما

گفتگو کرنا، ان کے پاس بیٹھنا یا انہیں اپنے ساتھ بٹھانا، ان کے یہاں کسی تقریب میں شرکت کرنا یا انہیں اپنی کسی تقریب میں دعوت دینا، ان سے غلطی سرزد ہوجانے پر عفو ودرگزر سے کام لینا، ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا یا اپنے ساتھ بٹھا کر کھلانا، ان کے ساتھ تعلقات (Relations) قائم رکھنا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا وغیرہ اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ بالفرض کوئی دردمند مسلمان انہیں بُرائی میں مبتلا دیکھ کر نصیحت کردے یا غلطی سے کسی مسلمان کی زبان سے ان کی شان کے خلاف کوئی بات نکل جائے تو اس بے چارے کی تو شامت ہی آجاتی ہے اور اسے سب کے سامنے کھری کھری سنائی جاتی ہے مثلاً مجھے جانتا نہیں میں کون ہوں؟ تیری ہمت کیسے ہوئی، میرے سامنے اونچی آواز سے بات کرنے کی؟ ذرا اپنی اوقات تو دیکھ! دو ٹکے کا نہیں ہے اور مجھے نصیحت کرنے چلا، دو منٹ میں چھٹی کا دودھ یاد دلادوں گا، ایک لگادیا نا تو دن میں تارے نظر آنے لگیں گے! وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھئے! دولت و وزارت، عہدہ و منصب، صحت و طاقت، ذات پات، رعب و دبدبہ وغیرہ سب عارضی وفانی ہیں لہٰذا ان چیزوں کے گھمنڈ میں مبتلا ہوکر مسلمانوں کو حقیر سمجھنے والوں کو چاہیے کہ وہ غرور و تکبُّر کی آفتیں اپنے پیشِ نظر رکھیں اور عاجزی وانکساری اپناتے ہوئے خلقِ خدا کی ہمدردی کے جذبات اپنے دل میں پیدا کریں ورنہ یاد رکھیں! اگر تکبُّر کے سبب جہنم میں جھونک دیا گیا تو خدا کی قسم! جہنم کا عذاب برداشت نہ ہوسکے گا۔ آیئے! غرور و تکبُّر کی تباہ کاریوں پر مشتمل 4 فرامینِ مُصْطَفٰے سنئے اور اس بُری عادت سے سچی توبہ کیجئے۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: بدتر (Worst) ہے، وہ شخص جس نے اپنے آپ کو اچھا سمجھا اور تکبُّر کیا اور خدائے بزرگ و برتر کو بھول گیا۔ [1]

---

1 . . . سنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، ۴/۲۰۳، حدیث: ۲۴۵۶

2. ارشاد فرمایا: بے شک جہنّم میں ایک مقام ہے جس میں تکبُّر کرنے والوں کو ڈال کر اوپر سے بند کر دیا جائے گا۔[1]

3. ارشاد فرمایا کہ مُتکبِّرین کو قیامت کے دن چیونٹیاں (Ants) بنا کر انسانی شکلوں میں اٹھایا جائے گا کہ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز ان پر غالب آجائے گی پھر انہیں جہنم کے ایک قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا جسے "بُولَس" کہا جاتا ہے، وہاں آگوں کی آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لے لے گی (یہی نہیں بلکہ) انہیں طِیْنَۃُ الْخَبَال یعنی جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔[2]

4. ارشاد فرمایا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا بھی ایمان ہو گا وہ جہنم میں داخل نہ ہو گا اور جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبُّر ہو گا وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔[3]

حضرت علامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: جنت میں داخل نہ ہونے سے مُراد یہ ہے کہ تکبُّر کے ساتھ کوئی جنت میں داخل نہ ہو گا بلکہ عذاب بھگتنے کے ذریعے یا اللہ تعالیٰ کے عَفْو و کرم سے تکبُّر اور ہر بُری خصلت سے پاک و صاف ہو کر جنّت میں داخِل ہو گا۔[4]

امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ غُلامانِ رسول کو **سمجھاتے اور نیکی کی دعوت** سے مالامال مدنی پھول عطا فرماتے ہوئے اپنے مجموعہ کلام "**وسائلِ بخشش**" میں فرماتے ہیں:

خوب انساں کو کرتی ہے رُسوا　　　جب زباں بے لگام ہوتی ہے

---

1 . . . مساوی الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی ذم العجب والکبر...الخ، ص ۲۳۴، حدیث: ۵۷۷

2 . . . مسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص، ۵۹۲/۲، حدیث: ۶۶۸۹

3 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، ص ۶۱، حدیث: ۲۶۶

4 . . . مرقاۃ المفاتیح، کتاب الآداب، باب الغضب والکبر، ج ۸، ص ۸۲۸، ۸۲۹

گر تکبُّر ہو دِل میں ذرّہ بھر سُن لو جنّت حرام ہوتی ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 495)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ تکبُّر کس قدر ہلاکت خیز بیماری ہے کہ جس بدنصیب کو یہ بیماری لگ جائے اسے تباہی و بربادی کے دہانے لا کھڑا کرتی اور بالآخر اسے جہنم کا حقدار بنادیتی ہے، لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم اپنے کمزور بدن پر ترس کھائیں اور جہنم کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو ڈرائیں، جب بھی نفس و شیطان کسی مسلمان کو حقیر جاننے اور غرور و تکبُّر کا مظاہرہ کرنے پر اُبھاریں تو انسان کو اپنے ماضی، اپنی اوقات اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطاؤں پر غور کرنا چاہئے کہ پہلے میں بھی فُلاں فُلاں نعمت و خوبی سے محروم تھا، میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا مجھ پر فضل ہوا اور اُس نے مجھ جیسے بے اوقات کو اپنی نعمتوں اور بے پناہ خوبیوں سے نہال فرمایا مگر ان نعمتوں اور خوبیوں کا شکر کرنے کے بجائے میں اس کی نافرمانی کرتے ہوئے گھمنڈ و تکبُّر کے گناہ میں مبتلا ہوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ میری بے حسی اور ناشکری کے سبب یہ نعمتیں مجھ سے چھن جائیں اور جس کو میں حقیر سمجھ رہا ہوں اسے دے دی جائیں۔ آیئے! اس ضمن میں دو (2) انتہائی فکر انگیز حکایات سنتے ہیں: چنانچہ

اپنی اوقات یاد رکھتا ہوں

ایاز، سلطان محمود غزنوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک ادنیٰ غُلام تھا، پھر ترقی کرتے کرتے اس کا محبوب ترین وزیر بن گیا۔ ایاز کی کامیابیاں حاسِدین درباریوں کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھیں۔ وہ موقع کی تاک میں رہتے تھے کہ کسی طرح ایاز کو محمود کی نظروں سے گِرادیں۔ آخر کار انہیں ایک موقع مل ہی گیا۔ ہوا یوں

کہ ایاز کا معمول تھا کہ روزانہ مخصوص وقت میں ایک کمرے میں چلاجاتا اور کچھ دیر گزار کر واپس آجاتا۔ درباریوں نے محمود کے کان بھرنا شروع کئے کہ ضرور ایاز نے شاہی خزانے میں خُرد بُرد (یعنی ہیرا پھیری) کرکے مال جمع کررکھا ہے، جسے دیکھنے کے لئے کمرہ خاص میں جاتا ہے، وہ اس کمرے کو تالا (Lock) لگاکر رکھتاہے اور کسی اور کو اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتا۔ محمود کو اگرچہ ایاز پر مکمل اعتماد تھا مگر درباریوں کو مطمئن کرنے کے لئے ایک وزیر کو کہا کہ اُس کمرے کا تالا توڑ ڈالو، وہاں جو کچھ ملے وہ تمہارا ہے۔ وزیر اور دیگر درباری خوشی خوشی ایاز کے کمرے میں جا گُھسے۔ مگر یہ کیا! وہاں ایک پُرانے بوسیدہ لباس اور چپلوں کے سِوا کچھ تھا ہی نہیں۔ درباریوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ محمود نے ایاز سے ان کپڑوں اور چپلوں کے بارے میں دریافت کیا تو اُس نے بتایا کہ یہ میری غلامی کے دور کی یادگار ہیں، جنہیں دیکھ کر میں اپنی اوقات یادرکھتا ہوں اور خود کو موجودہ عُروج (یعنی ترقّی) پر تکبُّر میں مبتلا نہیں ہونے دیتا۔ یہ سُن کر محمود اپنے وفادار خادِم ایاز سے اور زیادہ متأثر نظر آنے لگا اور درباریوں کا منہ کالا ہوا۔[(1)]

دیدے یا ربّ مجھ کو وفا دَر نہ چھُوٹے مُرشِد کا
لب پہ رہے بس یہ ہی صدا پِیر میرا پیارا پِیر میرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سُنا آپ نے کہ جو لوگ اپنی اوقات یادرکھتے ہیں اور منصب و مرتبہ ملنے کے باوجود اپنے آپ کو بڑا نہیں سمجھتے اور تکبُّر سے اپنا دامن بچاتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے مقام و مرتبے

---

1 . . . تکبُّر، ص ۶۵

میں مزید اضافہ فرما دیتا ہے آیئے! اب ایک ایسے شخص کا دل دہلا دینے والا واقعہ سُنتے ہیں، جس سے گھمنڈ و غرور کے سبب نعمتیں سلب کرلی گئیں۔ چنانچہ

فقیر کو دُھتکارنے والا فقیر بن گیا

ایک شکستہ حال فقیر نے ایک مالدار (Rich man) شخص کے سامنے دستِ سوال دراز کیا مگر مالدار شخص نے فریادرسی کرنے کے بجائے اُلٹا اس پر زبان سے نیزہ زَنی شروع کردی اور اسے خوب ذلیل کیا، فقیر کا دل خون خون ہوگیا اور جذبات میں ایک آہ بھر کر کہا: تمہارے غصّہ کرنے کی وجہ شاید یہ ہے کہ تمہیں بھیک مانگنے کی ذِلّت کا احساس نہیں۔ یہ جُملہ سُن کر مالدار شخص آگ بگولا ہوگیا اور فقیر کو غلام کے ذریعے دھکے دلوا کر باہر نکلوا دیا۔ خدا کا کرنا یوں ہوا کہ وہ مغرور مالدار کچھ عرصہ بعد قلّاش ہوگیا اور محتاجی نے اس کے آنگن میں بسیرہ کرلیا، دوست، رشتے دار اور غلام و دربان سب چُھوٹ گئے اور یہ شخص سڑک پر آگیا۔ جس غلام نے فقیر کو اپنے آقا کے حکم سے دھکے دے کر نکالا تھا، اسے ایک نئے مالدار آقا نے خریدلیا۔ یہ آقا بہت نرم دل، فریادرس اور مہربان تھا، غریبوں، فقیروں کی امداد کرنے سے زیادہ اسے کسی چیز میں خوشی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ہر وقت اس کے دروازے پر منگتوں اور ضرورت مندوں کا ہجوم (Crowd) لگا رہتا تھا۔ ایک رات کسی فقیر نے اس کے دروازے پر صدا لگائی، غلام نے فقیر کی مدد کرنے کی نیت سے جیسے ہی دروازہ کھولا، اس کی چیخ نکل گئی کیونکہ سامنے موجود فقیر کوئی اور نہیں اس کا پُرانا مغرور آقا تھا، اپنے پُرانے آقا کی یہ حالت دیکھ کر غلام آبدیدہ ہوگیا اور اس کی امداد کرکے اپنے موجودہ آقا کے پاس چلا آیا۔ آقا نے جب غلام کو آزُردہ و آبدیدہ دیکھا تو پوچھا: کیا کسی نے تمہیں کوئی تکلیف پہنچائی ہے؟ یہ سن کر غلام نے اپنے پرانے آقا کا سارا حال اس کے گوش گزار کردیا، ساری کہانی (Story) سننے کے بعد آقا بولا: میں وہی فقیر ہوں، جسے

اس نے دھکے دلوا کر نکلوا دیا تھا اور آج دیکھو کہ وقت کی کایا کیسی پلٹی ہے کہ قدرت نے اسے میرے ہی دروازے پر بھیک مانگنے کے لئے لا کھڑا کیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حکایت عقلمندوں کیلئے واقعی زبردست تازیانۂ عبرت ہے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال و دولت، حسن و وجاہت یا کسی بھی اعتبار سے ہمیں دوسروں پر فضیلت عطا فرمائی ہے تو ہمیں گھمنڈ و تکبُّر میں مبتلا ہو کر دوسروں کو حقیر جاننے ان کا مذاق اُڑانے، دُھتکارنے اور اُنہیں ذلیل کرنے کے بجائے ہوش کے ناخُن لینے چاہئیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنا چاہئے ورنہ یاد رکھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پکڑ بہت سخت ہے۔

فخر و غرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا   یاربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا
ایماں پہ ربّ رحمت دیدے تُو استقامت   دیتا ہوں واسطہ میں تجھ کو ترے نبی کا

(وسائل بخشش مرمم،۱۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "تکبُّر" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تکبُّر سے نجات اور اس کی دِینی و دُنیوی ہلاکتوں کی معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 97 صفحات پر مشتمل کتاب **"تکبُّر"** کا مطالعہ بہت مفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں تکبُّر سے بچنے کی فضیلت، تکبُّر کی اقسام، تکبُّر کے نُقصانات، تکبُّر کی 19 علامات، تکبُّر کے مختلف انداز، تکبُّر پر اُبھارنے والے 8 اسباب، تکبُّر کا علاج اور اس کے

1 ۔۔۔ بوستان سعدی، باب دوم در احسان، ص ۸۰

علاوہ دیگر کئی معلوماتی مدنی پھولوں کو انتہائی آسان سبق آموز انداز میں بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرمائیے، خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (**Download**) اور پرنٹ آؤٹ (**Print Out**) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم تاریخ کے اوراق کا مطالعہ کریں تو عبرت کے بے شمار نمونے ہمیں نظر آئیں گے مثلاً بہت سے ایسے ظالم و جابر لوگ بھی گزرے جن کا شمار دنیا کے طاقتور افراد میں ہوتا تھا، جن کے پاس نعمتوں کے خزانے موجود تھے، جن کے حکم کی خلاف ورزی کرنا گویا موت کو دعوت دینا تھا، جو زمین پر اکڑ اکڑ کر چلتے تھے، جن کے ظلم و جبر کے نہ صرف کارنامے سُن کر بلکہ ان کا نام سُن کر ہی لوگ لرز جاتے تھے، جو لوگوں کو جوتی کی نوک پر رکھتے تھے، غرض یہ کہ ان کا غرور و تکبُّر اپنی انتہا کو پہنچا ہوا تھا، مگر شاید وہ اس بات سے بے پروا تھے کہ ایک دن انہیں بھی مرنا ہے اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہے، بالآخر موت نے ان غرور و تکبُّر کے ماروں کو اپنے شکنجے (Grasp) میں لے کر خاک میں مِلا دیا، انہیں بلند و بالا محلات سے اُٹھا کر تنگ و تاریک قبر کے گڑھے میں لا پھینکا، ان کا نام ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹا دیا اور دوسروں کیلئے نشانِ عبرت بنا دیا۔ آئیے! ایسے ہی ایک مغرور بادشاہ کی موت کی عبرت آموز حکایت سنئے اور نصیحت کے مدنی پھول چُن کر اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ

مغرور بادشاہ کی موت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ''عُیُون الحکایات (حصہ دوم)'' میں ہے:
حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بہت بڑی سلطنت (Kingdom) کے بادشاہ نے ارادہ کیا کہ میں اپنے سارے ملک کا گشت کروں۔ چنانچہ اس نے اپنا بہترین لباس منگوایا لیکن وہ پسند نہ آیا، پھر اس سے عمدہ لباس منگوایا، لیکن پسند نہ آیا۔ بالآخر سینکڑوں لباسوں میں سے اسے اپنی پسند کا جوڑا مل گیا۔ پھر گھوڑے لائے گئے تو ان میں سے کوئی گھوڑا پسند نہ آیا، آخر کار ہزاروں گھوڑوں میں سے اُسے اپنی پسند کا گھوڑا مل گیا۔ اب بادشاہ بڑی شان و شوکت سے لشکر کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوا، راستے میں ابلیسِ لعین نے بہکایا تو غرور و تکبُّر کی آفت میں مبتلا ہو گیا اور گردن اَکڑائے بڑے شاہانہ انداز میں آگے بڑھنے لگا۔ غرور و تکبُّر کی وجہ سے لوگوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھتا تھا۔ راستے میں ایک ضعیف و ناتواں شخص بوسیدہ کپڑوں میں نظر آیا، اس نے سلام کیا لیکن بادشاہ نے نہ تو جواب دیا نہ ہی اس کی طرف دیکھا۔ اس نے کہا: اے بادشاہ! مجھے تجھ سے ضروری کام ہے۔ بادشاہ نے اس کی بات سُنی اَن سُنی کر دی۔ اس نے آگے بڑھ کر گھوڑے کی لگام پکڑ لی۔ بادشاہ (King) نے تِلمِلا کر کہا: لگام چھوڑ! تُو نے ایسی حرکت کی ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نے ایسی جرأت نہیں کی۔ کہا: مجھے تجھ سے بہت ضروری کام ہے۔ بادشاہ نے کہا: ابھی تُو ہمارا مہمان بن جا! واپسی پر تیری بات سُن لوں گا۔ کہا: ہرگز نہیں! خدا کی قسم! مجھے ابھی تجھ سے کام ہے۔ بادشاہ نے کہا: بتا! کیا کام ہے؟ کہا: ایک راز کی بات ہے، میں چاہتا ہوں کہ صرف تجھے ہی معلوم ہو، لا! اپنا کان میرے قریب کر۔ بادشاہ نے سر جھکایا تو اس نے کہا: میں مَلَکُ الْمَوْت ہوں، تیری رُوح قبض کرنے آیا ہوں۔ یہ سننا تھا کہ بادشاہ مارے دہشت کے تھر تھر کانپنے لگا، رنگ متغیر ہو گیا، اس نے خوف زدہ لہجے میں کہا: اس وقت مجھے کچھ مہلت دے دو، تاکہ

میں جس کام سے نکلا ہوں اسے پورا کر آؤں، پھر تم جو چاہے کرنا۔ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: اللہ کی قسم! تُو اپنی سلطنت کو اب کبھی نہ دیکھ سکے گا۔ بادشاہ نے منّت سماجت کرتے ہوئے کہا: اچھا! مجھے میرے گھر والوں کے پاس ہی جانے کی مہلت دے دو۔ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ہرگز نہیں، خدا کی قسم! اب تُو کبھی بھی اپنے اہل وعیال (Family) سے نہ مل سکے گا۔ یہ کہہ کر اس کی رُوح قبض کرلی اور اس کا بے جان جسم گھوڑے سے زمین پر آپڑا۔[1]

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن قبر میں ہوگا ٹھکانا ایک دن
منہ خدا کو ہے دِکھانا ایک دن اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی دورہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ان آیاتِ مبارکہ، احادیثِ کریمہ اور عبرت ونصیحت کے مدنی پھولوں سے مالامال حکایات سے عبرت حاصل کریں اور غرور وتکبُّر اور اس جیسی دوسری باطنی بیماریوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں، جہاں اچھی صحبت حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ مدنی تربیت کے بہت سے مواقع بھی میسر آتے رہتے ہیں، اس کے علاوہ 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "**مدنی دَورہ**" بھی ہے، جس کے ذریعے گھر گھر، دُکان دُکان لوگوں کو

1 . . . عیون الحکایات، حصہ دوم، ص ۳۷۵

نیکی کی دعوت دی جاتی ہے۔ سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر کرنے والے مدنی قافلے کے جدول میں تو روزانہ بعد نمازِ عصر "**مدنی دَورہ**" کی ترکیب ہوتی ہے،اس کے علاوہ عَلاقوں، حلقوں میں **ہفتہ وار** یہ مدنی کام تنظیمی طور پر طے ہے۔ کئی خوش نصیب عاشقانِ رسول ہفتے میں ایک سے زائد بار بھی "**مدنی دَورہ**" کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، "**مدنی دَورہ**" بہت ہی اہم مدنی کام ہے،کیونکہ اس مدنی کام کے ذریعے **مسجدیں آباد** ہوتی ہیں، "**مدنی دَورہ**" نیکی کی دعوت کے فضائل پانے کا بہترین ذریعہ ہے، "**مدنی دَورے**" کے ذریعے عِلمِ دِین سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے، "**مدنی دَورے**" کی برکت سے **نفل اعتکاف** کی سعادت ملتی ہے، "**مدنی دَورہ**" **مدنی تربیت** کا بہترین ذریعہ ہے، "**مدنی دَورے**" کی برکت سے "**سلام**" کی سُنّت بھی عام ہوتی ہے۔ "**مدنی دَورے**" میں **نفس کی کاٹ** اور **تکبُّر** کا علاج بھی کیا جاسکتا ہے، "**مدنی دَورہ**" **مدنی قافلے** سفر کروانے کی مشین ہے۔ "**مدنی دَورہ**" دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی **ترقی** کو نمایاں کرتا ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اَہم فریضہ ہے کہ تمام ہی اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بلکہ خُود سیِّدُ الاَنبیاء، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اسی مقْصد کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا چنانچہ علّامہ زُرقانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شرح مواہب میں فرماتے ہیں کہ بالخُصُوص حج کے زمانے میں حضورنبیِ کریم،رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ مُبارَکہ تھی کہ جب اہلِ عرب کے دُور دراز سے آنے والے قبائل مکّے میں جمع ہوتے تھے، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام قبائل (Tribes) میں دَورہ فرما کر لوگوں کو اِسلام کی دعوت دیتے۔ اسی طرح عرب میں وقتاً فوقتاً بہت سے میلے لگتے تھے، جن میں دُور دراز کے قبائلِ عرب جمع ہوتے تھے۔ ان میلوں میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ اسلام کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ (شرح المواھب، ذکر عرض المصطفٰی...الخ،۲/۷۳ ملخصاً) لہٰذا

ہمیں بھی نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے مدنی دورے کی ترکیب کرتے رہنا چاہئے،اس مدنی کام کی برکت سے کیسے کیسے مدنی انقلاب برپا ہوتے ہیں، **آیئے!** اس بارے میں بطورِ ترغیب ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چُنانچِہ

"مدنی دورے" کی برکت سے مسجد آباد ہو گئی

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، سنّتوں کی تربیت کیلئے دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کا 12 دن کا مدنی قافلہ بابُ المدینہ (کراچی) سے پنجاب کے ایک شہر "سوہاوہ" کی ایک مسجد میں پہنچا۔دروازے پر تالا تھا، جُوں تُوں چابی حاصل کی ،دروازہ کھولا تو ہر چیز مٹّی سے اَٹی ہوئی تھی،ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کافی عرصہ سے مسجد بند پڑی ہے۔اَلحَمْدُ لله عَزَّوَجَلَّ ہم نے مل جُل کر صفائی کی، مدنی دورہ کرکے شہر کے لوگوں کو نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے اُن سے مسجد میں آنے کی التجاء کی۔ افسوس!ہمارے اِخلاص کی کمی کے باعث ایک شخص بھی ساتھ نہ آیا، مگر ہم نے ہمت نہ ہاری،اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لیکر قریبی کھیل کے میدان (Playground) میں داخل ہو گئے اور ڈرتے ڈرتے کھیلنے میں مشغول نوجوانوں کی خدمت میں نیکی کی دعوت پیش کی۔اَلحَمْدُ لله عَزَّوَجَلَّ اُن کے دل پَسیج گئے ، کئی نوجوان ہاتھوں ہاتھ ہمارے ساتھ چل پڑے ، مسجد میں آکر ہمارے ساتھ نمازیں پڑھنے اور سنّتوں بھرے بیانات سُننے کی سعادت حاصل کی ، ہماری درخواست پر انہوں نے اس مسجد کو آباد کرنے کی نیت کی۔یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود تقریباً 70 سالہ ایک بزرگ آبدیدہ ہو کر فرمانے لگے،میں تو لوگوں سے مسجد آباد کرنے کے لیے کہتا رہتا تھا مگر میری سُنے کون؟اَلحَمْدُ لله عَزَّوَجَلَّ آج عاشقانِ رسول کی آمد اور **مدنی دورے کی برکت** سے ہماری مسجد آباد ہو گئی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس مدنی بہار سے مدنی دورے کی برکت کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ نیکی کی دعوت کو عام کرنے اور مسجد بھرو تحریک میں ہمیں اپنا حصہ ملانے کی کس قدر سخت ضرورت ہے، لہٰذا آیئے! اس نیکی کے کام میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دینے کے لئے اس مدنی ماحول سے منسلک ہو جایئے بلکہ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر ان کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جایئے، اولیائے کاملین کی صحبت میں رہنا اور ان سے فیوض و برکات حاصل کرنا یقیناً ایک بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ ان کی صحبت میں رہنا بلندیِ درجات اور دنیا و آخرت میں نجات کا باعث ہے، ان کی صحبت کی برکت سے انسان کا ظاہر و باطن سنور جاتا ہے، علم و عمل کا جذبہ ملتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا نصیب ہوتی ہے۔ مگر یاد رکھئے! شیطان (Devil) کبھی یہ نہیں چاہتا کہ مسلمان اللہ والوں کے دامن کرم سے وابستہ ہو کر فضلِ خداوندی کے حقدار بن جائیں۔ لہٰذا وہ کسی بھی طرح انہیں اللہ والوں سے دُور کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے بلکہ بسا اوقات اس مقصد کیلئے اُنہیں غرور و تکبُّر میں بھی مبتلا کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ ہم تو کامل و اکمل ہو چکے ہیں، اب ہمیں مزید تربیت کی ضرورت نہیں، ہماری معلومات بھی دیگر لوگوں سے زیادہ ہیں، لوگ ہماری تعریفیں کرتے ہیں، ہمیں عقیدت سے سلام کرتے اور آگے پیچھے گُھومتے ہیں، اب ہمیں کسی پیر و مرشد کی ضرورت نہیں اور یوں وہ تکبُّر کا شکار ہو کر مرشدِ کامل کی صحبت اور فیوض و برکات سے محروم ہو جاتے ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں ایک عبرت ناک حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

جنّت غائب ہو گئی

حضرت جُنید بغدادی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک مرید کو یہ سُوجھی کہ میں کامل ہو گیا ہوں اور اب مجھے پیر کی صحبت و خدمت میں رہنے کی کوئی حاجت نہیں رہی بلکہ میرے لیے اکیلا رہنا بہتر ہے۔ پس وہ گوشہ نشین ہو گیا اور حضرت جُنید بغدادی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہونا چھوڑ دیا۔ ایک رات اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایک اُونٹ (Camel) لے کر آئے ہیں اور اس سے کہہ رہے ہیں کہ وہ اسے لینے آئے ہیں تا کہ وہ یہ رات جنت میں گزارے۔ چنانچہ وہ لوگ اسے اونٹ پر سوار کر کے لے گئے یہاں تک کہ ایک ایسی جگہ پہنچے جو بہت خوبصورت تھی، وہاں کی ہر ہر شے سے حُسن ٹپکتا تھا، نفیس کھانوں کے ساتھ ساتھ میٹھے پانی کے چشمے (Springs) بھی رواں تھے۔ وہ صبح تک وہاں کے مزے لیتا رہا اور جب صبح ہوئی تو اس نے خود کو اپنے حُجرے میں پایا۔ یہ سلسلہ اسی طرح کئی روز تک جاری رہا کہ اسے ہر رات ایسے دکھائی دیتا کہ فِرِشتے اسے سُواری پر بٹھا کر جنّت کی سیر کراتے اور طرح طرح کے میوے کھلاتے ہیں یہاں تک کہ وہ تکبُّر و غرور کا شکار ہو گیا اور یہ دعویٰ کرنے لگا کہ اس کی حالت اس کمال تک پہنچ چکی ہے کہ اس کی راتیں بھی جنّت میں گزرتی ہیں۔ لوگوں نے اس کی خبر حضرت جُنید بغدادی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دی تو آپ اُس کے پاس گئے اور دیکھا کہ وہ بڑے ٹھاٹھ سے تکبُّر میں اکڑا بیٹھا ہے۔ آپ نے اس سے کیفیت پوچھی تو اس نے بڑے فخر سے اپنے بلند مقام اور جنّت کی سیر کا ذکر کیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: آج جب جنّت میں جاؤ تو 3 مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ پڑھنا۔ اس نے کہا: بہت اچھا۔ چنانچہ حسبِ معمول جب وہ جنّت میں پہنچا تو یاد آنے پر محض تجربے کے طور پر اس نے 3 بار لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ پڑھا۔ تو اسے لے جانے والے تمام لوگ چیخ مار کر بھاگ گئے اور وہ کیا دیکھتا ہے کہ جنّت فوراً اس کی آنکھوں سے غائب ہو گئی اور وہ نجاست اور کوڑا کرکٹ والی جگہ پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے چاروں طرف مُردار ہڈیاں پڑی ہیں۔ اُسی وقت اُس نے جان لیا کہ یہ ایک شیطانی جال تھا اور میں اس جال میں گرفتار تھا۔ فوراً توبہ

کی اور اپنے پیر و مرشد سَیِّدُ الطَّائِفَہ حضرت سَیِّدُنا جُنید بَغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے یہ مدنی پھول حاصل ہوئے کہ اگرچہ ہم بہت ہی نیک ہوں، ہر دلعزیز ہوں، لوگ ہمارے آگے پیچھے گھومتے ہوں اور برملا ہم سے اپنی عقیدت (Affection) کا اظہار کرتے ہوں مگر ہمیں چاہئے کہ تمام اولیائے کرام کا ادب و احترام کریں اور ہرگز ہرگز اپنے آپ کو اپنے پیر و مرشد کے مدِّ مقابل کھڑا نہ کریں بلکہ اپنی شہرت و نام وَری کے مقابلے میں ان کی صحبت میں حاضری اور ان کی قدم بوسی کو ہی عظیم سعادت سمجھیں، تکبُّر کی آفت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کرتے رہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کریں کہ جس نے ہمیں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اور بانیِ دعوتِ اسلامی، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا دامنِ کرم عطا فرمایا، جن کے ذریعے بہترین اسلامی نقوش پر ہماری تربیت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

مجھ ناتواں پہ کردو مُرشِد کرم خدارا دے دو مجھے سہارا دے دو مجھے سہارا
شدّت کی بے بسی ہے سخت آفتوں نے گھیرا کردو کرم خدارا دے دو مجھے سہارا

(عطاری ہوں عطاری، ۴۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس ججز اینڈ وکلاء (Judges And Wokala)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قُرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک

---

1 . . . کشف المحجوب، باب آدابهم فی الصحبة، ص ۳۷۸-۳۷۷ ملخصا

دعوتِ اسلامی جہاں کم و بیش 104 شُعْبہ جات میں دِینِ اسلام کا مدنی پیغام عام کر رہی ہے، وہیں ''وکالت (Advocacy)'' سے مُنسلِک اَفراد کی اِصلاح کے لیے **''مجلسِ ججز اینڈ وکلا''** کے ذَرِیعے انہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، اس مَدَنی مقْصَد **''مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ''** کے مُطابِق زندگی گُزارنے اور فکرِ آخرت کا مَدَنی ذِہن دینے میں مصروفِ عمل ہے۔ اس شعبے کے عاشقانِ رسول کے گھروں، دفاتر، بار ایسوسی ایشن وغیرہ میں وقتاً فوقتاً **"مدنی حلقوں"** کا سلسلہ ہوتا رہتا ہے، اس شعبے کے عاشقانِ رسول **ہفتہ وار اجتماع و مدنی مذاکرے** میں بھی شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ مجلس مدرسۃ المدینہ بالغان کی کوشش سے اِس شعبے سے وابستہ اَفراد کو بھی "تعلیمِ قرآن" کی روشنی سے منور کرنے کے لیے **مدرسۃ المدینہ بالغان** کی ترکیب ہوتی ہے، جس میں قرآنِ کریم کی تعلیم فی سبیل اللہ دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ **مجلسِ ججز اینڈ وکلاء** کو مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی

صدقہ تجھے اے رَبِّ غفّار مدینے کا

اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے **تکبُّر کی تباہ کاریوں** سے متعلق سنا کہ یہ دنیا و آخرت میں نقصان کا سبب ہے، لہٰذا ہمیں اس سے چھٹکارا پانے کی سخت ضرورت ہے اور جس طرح جسمانی بیماری کے علاج کیلئے ہم مختلف تدابیر اختیار کرتے ہیں اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ تکبُّر جیسی باطنی و رُوحانی

بیماری کے علاج کی فکر کرتے ہوئے اس کیلئے بھی عملی اقدامات کرنے چاہئیں۔

آیئے! تکبُّر سے نجات پانے کیلئے چند مدنی پھول سنئے اور عمل کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ

تکبُّر سے نجات پانے کے چند مدنی پھول

❀ تکبُّر سے نجات پانے کے لئے اس طرح "فکرِ مدینہ" (یعنی اپنا محاسبہ) کیجئے کہ کل جب حشر برپا ہوگا اور ہر ایک اپنے کئے کا حساب دے گا تو مجھے بھی اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے اعمال کا حساب دینا پڑے گا، اگر تکبُّر کی وجہ سے میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے ناراض ہوگیا اور مجھے جہنّم میں جھونک دیا گیا تو جہنم کا ہولناک عذاب کیسے برداشت کر پاؤں گا؟ اس طرح اپنا محاسبہ (Self accountability) کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تکبُّر سے بچنے میں کافی مدد ملے گی۔

❀ تکبُّر اور دیگر بُرائیوں سے نجات کیلئے دُعا کا سہارا لیجئے کہ **دُعا مومن کا ہتھیار** ہے۔ لہٰذا دُعا کیجئے کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نیک بننا چاہتا ہوں، تکبُّر اور دوسری تمام بُرائیوں سے جان چھڑانا چاہتا ہوں، مگر نفس و شیطان نے مجھے دبا رکھا ہے، تُو ان کے مقابلے میں مجھے کامیابی عطا فرما، مجھے نیک بنادے، عاجِزی کا پیکر بنادے۔

گنہگار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں — کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ
رِہائی مجھ کو ملے کاش! نفس و شیطاں سے — تِرے حبیب کا دیتا ہوں واسِطہ یاربّ
گناہ بے عدد اور جُرم بھی ہیں لا تعداد — مُعاف کردے نہ سہ پاؤں گا سزا یاربّ
میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں — حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

❀ تکبُّر سے بچنے کیلئے اپنے عیوب پر نظر رکھنا بہت مُفید ہے اور اپنی عادات واطوار کو تقویٰ سے زینت دینا عُیُوب ونَقائص کی پہچان کے لئے بہت مُعاوِن ہے۔ ❀ تکبُّر کا ایک عِلاج یہ بھی ہے کہ جب تکبُّر میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو بندہ اُس کے نقصانات و عذابات پر خوب غور کرے تاکہ اس کے اندر اس ہلاکت خیز عمل یعنی تکبُّر سے بچنے کا جذبہ پیدا ہو۔ ❀ تکبُّر سے نجات پانے کے لئے عاجِزی اختیار کرنا اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھنا بے حد مُفید ہے، عاجزی تکبُّر کی ضد ہے، عاجزی سے لبریز دل میں تکبُّر کیلئے کوئی گُنجائش نہیں۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: تواضُع (یعنی عاجزی) اختیار کرو اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بڑے مرتبے والے بندے بن جاؤ گے اور تکبُّر سے بھی بَری ہو جاؤ گے۔[1]

❀ تکبُّر سے نجات کیلئے ہر مسلمان سے سلام کیجئے بلکہ سلام میں پہل کیجئے خواہ وہ امیر ہو یا غریب، بڑا ہو یا چھوٹا۔ ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو بچوں کو بھی سلام میں پہل فرمایا کرتے تھے۔ حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ چند لڑکوں کے پاس سے گزرے تو اُن کو سلام کیا، پھر فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔[2] ❀ تکبُّر سے نجات پانے کیلئے اپنے کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی کوشش کیجئے اور اپنا سامان خود اُٹھایئے۔ **حدیث پاک** میں ہے: جس نے اپنا سامان خود اُٹھالیا وہ تکبُّر سے آزاد ہو گیا۔[3] ❀ اسی طرح صدقہ وخیرات کرتے رہنا بھی دل میں مسلمانوں کی ہمدردی پیدا کرنے اور تکبُّر سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ **فرمانِ مُصْطَفٰے** ہے: مسلمان کا صَدَقہ عمر میں زیادتی کا سبب ہے اور بُری موت سے بچاتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی وجہ سے تکبُّر و فقر اور فخر کو دُور فرما دیتا

---

1 ... کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، جزء ۳، ۴۹/۱، حدیث: ۵۷۲۲

2 ... بخاری، کتاب الاستئذان، باب تسلیم علی الصبیان، ۱۷۰/۴، حدیث: ۶۲۴۷

3 ... شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع، ۲۹۲/۶، حدیث: ۸۲۰۱

ہے۔[1] ❀ تکبُّر سے نجات پانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جب کسی سے اختِلافِ رائے ہو، پھر آپ پر ظاہر ہو جائے کہ وہ حق پر ہے تو ضِد کرنے کے بجائے سرِ تسلیم خم کر لیجئے۔ پھر اس کے سامنے اس بات کا اعتِراف کرتے ہوئے بیانِ حق پر اس کی تعریف بھی کیجئے کہ آپ دُرُست فرما رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اعترافِ حق کا یہ اقرار اگرچِہ نفس پر بہت ہی گراں ہے، مگر مسلسل ایسا کرتے رہنے سے حق کا اعتِراف کرنا ہماری عادت بن جائے گی اور اس کی برکت سے تکبُّر سے بھی جان چھُوٹتی چلی جائے گی۔

❀ تکبُّر سے نجات پانے کیلئے اپنے رُفَقاء کے ساتھ ہوں یا کسی محفل میں کبھی بھی دل میں اس خواہش کو جگہ نہ دیجئے کہ مجھے نُمایاں حیثیت دی جائے، اُونچی جگہ بٹھایا جائے، میری آؤ بھگت کی جائے۔ ہاں! کسی نے از خود آپ کو نمایاں جگہ پر بیٹھنے کی درخواست کی تو قبول کرنے میں حرج نہیں۔

امیر المومنین حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کہیں تشریف فرما ہوئے صاحِبِ خانہ نے حضرت کیلئے مسند حاضر کی، آپ اس پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: کوئی گدھا ہی عزّت کی بات قَبول نہ کرے گا۔[2] ❀ تکبُّر سے نجات پانے کے لئے دوسروں کو بِلاوجہ اپنے پاس بُلانے کے بجائے نفس کے تکبُّر کو توڑنے کیلئے حتَّی الامکان خود چل کر ملاقات کرنے جایئے۔ ❀ تکبُّر سے نجات پانے کیلئے غریبوں کی دعوت بھی قبول کیجئے۔ صِرف امیروں سے تعلُّقات بڑھانے اور ان کے ہاں دعوتوں پر جانے کے عادی نہ بنئے بلکہ اپنے شناساؤں (یعنی جاننے والوں) میں غریبوں کو بھی شامل کیجئے اور جب وہ آپ کو دعوت دیں تو قبول کیجئے۔ ❀ تکبُّر سے نجات پانے کی غرض سے لباس میں

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۳/ ۲۸۴، حدیث: ۴۶۰۹
2 . . . فتاوٰی رضویہ، ۲۳ / ۷۲۰

سادگی اختیار کیجئے۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو، وہ ممنوع ہے، تکبُّر ہے یا نہیں؟ اس کی شَناخُت (Identify) یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا، اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبُّر آگیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہت بُری صفت ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے تکبُّر کا انجام اور مسلمانوں کو حقیر جاننے کی مذمّت کے بارے میں سُنا کہ تکبُّر کرنے والا شخص بہت سی بُرائیوں اور اُخروی آفتوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

- ❀ تکبُّر کرنے والا جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہ دوسروں کیلئے پسند نہیں کرتا۔
- ❀ تکبُّر کرنے والا عاجزی جیسی عظیم خوبی سے محروم ہو جاتا ہے۔
- ❀ مسلمانوں سے بُغض وکینے کی بدترین خصلت اس کے دل میں اپنی جڑیں مضبوط کرلیتی ہے۔
- ❀ تکبُّر اسے اپنی جھوٹی عزّت بچانے کیلئے جھوٹ پر اُکساتا ہے۔
- ❀ تکبُّر کرنے والا غُصّے سے نہیں بچ پاتا۔
- ❀ تکبُّر کرنے والے کے دل میں مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ نہیں ہوتا۔
- ❀ تکبُّر کرنے والا بدنصیب نصیحت (Advice) قبول کرنا گوارا نہیں کرتا۔
- ❀ تکبُّر کی عادت اُسے نیک کاموں سے دُور اور بُرے کاموں پر مجبور کر دیتی ہے۔
- ❀ تکبُّر کرنے والا نیک لوگوں بلکہ بزرگوں تک کی صحبت سے اپنے آپ کو دُور کرلیتا ہے۔
- ❀ تکبُّر کرنے والے کی بڑی بدنصیبی یہ ہے کہ تکبُّر کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے پسند نہیں فرماتا۔

---

1 ... بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶،۳/ ۴۰۹

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ تکبُّر سے بچنے کے جو علاج ہم نے سُنے، ان کے مطابق اپنے آپ کو اس آفت سے بچانے اور عاجزی اپنانے کی کوشش کریں اور یہ بات پیشِ نظر رکھیں کہ حدیثِ پاک کی روشنی میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبُّر کل قیامت کے دن جنت میں داخلے سے رُکاوٹ بن جائے گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے طفیل ہم سب کو غرور وتکبُّر کی آفت سے محفوظ فرمائے اور عاجزی وانکساری کا پیکر بنائے اور مرتے دم تک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی عطا فرمائے اور ایمان وعافیت کے ساتھ مدینے میں شہادت کی موت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سلام کرنے کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے سلام سے متعلق چند مدنی پھول سنئے ❀ مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سنّت ہے ❀ مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 16 صَفْحَہ

---

1 . . . مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

102 پر لکھے ہوئے جُز یئے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں ❀ دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرہ سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے ❀ سلام میں پہل کرنا سنّت ہے ❀ سلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقرَّب ہے ❀ سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بری ہے۔ جیسا کہ مکّی مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔[1] ❀ جواب میں وَعَلَیکُمُ السَّلامُ وَ رَحمَۃُ اللہِ وَ بَرَکاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں ❀ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو   پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے   ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . شُعَبُ الایمان ج ٦ ص ٤٣٣

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نیّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحَبَّت کی وجہ سے **3،3 مرتبہ** دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ کریم پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (مُعْجَم کبیر، ۱۸/۳۶۲، حدیث: ۹۲۸)

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو کون کرے یہ بھلا، تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۱۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (1) بِغیر اَچّھی نیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں ملتا۔(2) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم **"مصیبتوں پر صبر کا ذہن کیسے بنے"** اس موضوع سے متعلق سُنیں گے، **احادیثِ مبارکہ** میں **مصیبتوں پر صبر کرنے** کی ترغیبات ، **مصیبتوں پر صبر کرنے اور اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنے** کے تعلق سے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

عَلَیْھِم اجمعین کا کس قدر زبردست مدنی ذہن بنا ہوا تھا،اِس کی بھی چند جھلکیاں ہم ملاحظہ کریں گے، **مصیبت کے وقت بے صبری** کی چند مثالیں(Examples) بھی بیان ہوں گی، **مصیبتوں پر صبر کا ذہن** بنانے کے **7** طریقے بھی بیان کئے جائیں گے۔

اللہ کرے!دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صابِرہ خاتون

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"عیونُ الحکایات"** جلد2 کے صفحہ 179 پر لکھا ہے کہ حضرت سیِّدُنا اَصْمَعِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:ایک مرتبہ میں اپنے ایک دوست کے ساتھ سفر پر تھا،جنگل سے گزرتے ہوئے ہم راستہ بھول گئے،کچھ دُور ایک خیمہ(Tent) نظر آیا تو اس طرف گئے، وہاں پہنچ کر بلند آواز سے سلام کیا، تو ایک عورت خیمے سے باہر آئی اور ہمارے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا:تم کون ہو؟ہم نے کہا:ہم راستہ بھول گئے ہیں، خیمہ دیکھا تو اس طرف چلے آئے۔عورت نے کہا:تم لوگ تھوڑی دیر یہیں ٹھہرو یہاں تک کہ میں تمہارا حق پورا کروں، جس کے تم حق دار ہو۔ہم وہیں کھڑے رہے۔ اس نے اپنی چادر اُتار کر بچھائی اور خود پردے کی اَوٹ میں رہ کر کہنے لگی:اس چادر پر بیٹھ جاؤ، میرا بیٹا ابھی آتا ہی ہو گا پھر تمہاری ضیافت کا اہتمام کر دیا جائے گا۔ہم چادر پر بیٹھ گئے کچھ دُور ایک سوار آتا دِکھائی دیا تو بولی:یہ اُونٹ تو میرے بیٹے کا ہے لیکن اس پر سوار ہونے والا میرے بیٹے کے علاوہ کوئی اور ہے۔کچھ ہی دیر بعد سوار خیمے کے پاس پہنچ گیا، اس نے عورت سے

کہا: اے اُمِّ عقیل! اللہ کریم تمہارے بیٹے کے معاملے میں تمہیں عظیم اجر عطا فرمائے۔ یہ سُن کر اس عورت نے کہا: تمہارا بھلا ہو، کیا میرا بیٹا مر گیا؟ کہا: ہاں۔ پوچھا: اس کی موت کا سبب کیا بنا؟ کہا: وہ اُونٹوں کے درمیان پھنس گیا تھا، اُونٹوں نے اُسے کنوئیں میں دھکیل دیا، جس کی وجہ سے اُس کی موت واقع ہو گئی۔ بیٹے کی موت کی خبر سُن کر وہ صابرہ خاتون نہ روئی اور نہ ہی کسی قسم کا واویلا (یعنی شور) کیا بلکہ اس اُونٹ والے سے کہا: نیچے اُترو ہمارے ہاں کچھ مہمان آئے ہیں، ان کی مہمان نوازی کا اہتمام کرو، وہ سامنے مینڈھا بندھا ہوا ہے، اسے ذبح کر کے مہمانوں کو پیش کرو، چنانچہ

مینڈھا ذبح کیا گیا اور اس کے گوشت سے ہماری دعوت کی گئی۔ ہم کھانا کھاتے ہوئے سوچ رہے تھے کہ یہ عورت کتنی صبر والی ہے کہ جوان بیٹے کی موت پر کسی طرح کا غیر شرعی کام نہ کیا اور نہ ہی کسی قسم کا شور شرابہ کیا۔ جب ہم کھانا چکے تو صابرہ خاتون نے کہا: تم میں سے کوئی شخص مجھے اللہ پاک کی کتاب میں سے کچھ آیات سُنا کر مجھ پر احسان کرے گا؟ میں نے کہا: ہاں! میں تمہیں قرآنی آیات سناتا ہوں۔ صابرہ خاتون نے کہا: مجھے کچھ ایسی آیات سناؤ جن سے صبر و شکر کی دولت نصیب ہو۔ میں نے سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 155 اور 156 کی تلاوت کی:

وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور خوشخبری سُنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔ (پ۲، البقرۃ: ۱۵۵، ۱۵۶)

خاتون نے یہ آیاتِ قرآنیہ سُنیں تو کہا: جو تم نے پڑھا، کیا قرآن میں بالکل اسی طرح ہے؟ میں نے کہا: ہاں! اللہ پاک کی قسم! قرآن میں اسی طرح ہے۔ صابِرہ خاتون نے کہا: تم پر سلامتی ہو، اللہ پاک تمہیں خوش رکھے۔ پھر اس نے نماز پڑھی اور کہا: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ بے شک میرا بیٹا عقیل، اللہ

کریم کی بارگاہ میں پہنچ گیا ہوگا، تین(3) مرتبہ اس نے یہی کلمات کہے، پھر اس طرح درخواست گزار ہوئی: اے میرے پاک پروردگار! جیسا تُو نے حکم دیا میں نے ویسا ہی کیا، اب تُو بھی اپنے اس وعدے کو پورا فرمادے جو تُو نے کیا ہے، بے شک تُو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ (عیون الحکایات، ص ۳۰۳)

ٹُوٹے گو سر پہ کوہِ بَلا صَبْر کر اے مبلغ نہ تُو ڈگمگا صَبْر کر

لب پہ حرفِ شکایت نہ لا صَبْر کر ہاں یہی سُنّتِ شاہِ ابرار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۷۳)

مختصر وضاحت: بالفرض اگر تجھ پر بلاؤں کے پہاڑ بھی ٹُوٹ پڑیں تب بھی تجھے چاہئے کہ تُو صبر سے کام لے۔ اے مبلغ! مصیبتوں سے مت گھبرا اور صبر سے کام لے۔ جب بھی کوئی مصیبت یا پریشانی آجائے تو حرفِ شکایت زبان پر لانے کے بجائے صبر سے کام لینا، اس لئے کہ مصیبتوں پر صبر کرنا تو مکی مدنی سلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سُنّت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! پہلے کے مسلمانوں کا مصیبتوں اور آزمائشوں پر صبر کے معاملے میں کس قدر زبردست مدنی ذہن بنا ہوا تھا، جو حالتِ جوانی میں اولاد کی فوتگی جیسے غمناک موقع پر بھی بے صبری، نوحہ، چیخ وپکار اور کوئی بھی غیر شرعی کام کرنے کے بجائے رِضائے الٰہی پر راضی رہتے تھے۔ انہیں اس بات کا پختہ یقین ہوتا تھا کہ اولاد اللہ پاک کی اَمانت ہوتی ہے، اگر اس نے اپنی امانت واپس لے لی ہے تو اس پر بے صبری کا مظاہرہ یا چیخ وپکار کرنے کے بجائے دل وجان سے اس کے فیصلے کو تسلیم کرلینا چاہئے۔ مگر افسوس! علمِ دِین سے دُوری کے باعث اب ہمارے معاشرے میں اس طرح کی مدنی سوچ رکھنے والے بہت کم نظر آتے ہیں اور گویا کہ ہر دُوسرا شخص کسی نہ کسی اِعتبار سے بے صبری

میں مبتلا دِکھائی دیتا ہے، مثلاً ☆ کسی کا قریبی عزیز یا بچہ فوت ہو گیا تو بے صبری، علمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے **جوان بیٹے یا بیٹی کی موت** پر تو شاید اِس قدر بے صبری ہوتی ہو گی کہ مَعَاذَ اللہ **کفریہ کلمات** تک بھی بَک دِیے جاتے ہوں گے ☆ آپریشن (Operation) کروایا مگر ناکام ہو گیا تو بے صبری، ☆ بیماری آگئی تو بے صبری ☆ کسی کی کوئی چیز گم ہو گئی تو بے صبری ☆ بجلی چلی گئی تو بے صبری، ☆ پانی بند ہو گیا تو بے صبری، ☆ جنریٹر خراب ہو گیا تو بے صبری، ☆ گاہک کم ہو گئے تو بے صبری، ☆ تنخواہ یا کمیٹی ملنے میں تاخیر ہو گئی تو بے صبری، ☆ ٹریفک جام ہو گیا تو بے صبری، ☆ گاڑی پنکچر ہو گئی تو بے صبری، ☆ کھانے وغیرہ میں نمک، مِرچ کم یا زیادہ ہو گیا تو بے صبری، ☆ کوئی کڑوی چیز مُنہ میں آگئی تو بے صبری، ☆ ٹھنڈے یا میٹھے پانی کی جگہ سَادہ یا کھارا پانی مِلا تو بے صبری، ☆ ناشتہ یا کھانا وقت پر نہ ملا تو بے صبری، ☆ گرمی یا سردی بڑھ گئی تو بے صبری، ☆ ریل یا جہاز وغیرہ کی ٹکٹیں وقت پر نہیں ملیں تو بے صبری، ☆ سواری نہیں مل رہی تو بے صبری، ☆ کسی نے لفٹ نہیں دی تو بے صبری، ☆ بیان کرنے یا نعت پڑھنے کا موقع نہیں دیا گیا تو بے صبری، ☆ کسی نے دل دُکھا دیا تو بے صبری، ☆ اچھی نوکری نہیں مل رہی تو بے صبری، ☆ اچھا رشتہ نہیں مل رہا تو بے صبری، ☆ اچھا مکان نہیں مل رہا تو بے صبری، ☆ موبائل کے سگنل نہیں آرہے یا نیٹ نہیں چل رہا تو بے صبری، ☆ کسی نے شادی بیاہ یا ولیمے میں نہیں بُلایا تو بے صبری، ☆ کسی نے بات سُن کر ٹال دی تو بے صبری، ☆ فریج، موبائل، پانی کی موٹر یا اِستری وغیرہ کوئی چیز خراب ہو گئی تو بے صبری، ☆ کسی سے قرضہ مانگا مگر نہ ملا یا رقم اُدھار دی واپس نہ ملی تو بے صبری، ☆ کسی سے پانی مانگا مگر اس نے منع کر دیا تو بے صبری، ☆ مسجد سے جُوتے چوری ہو گئے تو بے صبری، ☆ جیب کٹ گئی تو بے صبری، ☆ کسی کی کال رِیسیو نہ ہوئی تو بے صبری، ☆ کرائے دار نے کرایہ دینے میں تاخیر کر دی تو بے صبری، ☆ کسی کے یہاں مہمان بن کر گئے اور اس نے خاطر خواہ

خیر خواہی نہ کی تو بے صبری، ☆بس وغیرہ میں بِھیڑ کے سبب کسی نے پاؤں دبا دیا تو بے صبری، ☆ کاروبار میں نقصان ہو گیا تو بے صبری، ☆ پاؤں پھسل گیا یا چوٹ لگ گئی تو بے صبری، ☆ مدنی مشورہ شروع ہونے میں کسی وجہ سے تاخیر ہو گئی تو بے صبری، ☆کسی ذمہ دار یا ماتحت سے دل دُکھ گیا تو بے صبری، ☆کسی وجہ سے تنظیمی ذمہ داری واپس لے لی گئی یا کسی دوسرے شعبے میں تبادلہ ہو گیا تو بے صبری، ☆ مدنی قافلے میں سفر کے دوران آزمائش آگئی تو بے صبری☆ ہمسائے کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچی تو بے صبری۔ الغرض زندگی کے کم و بیش ہر شعبے سے تَعَلُّق رکھنے والوں کو بے صبری کی بُری آفت نے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔

یاد رکھئے! مصیبتیں، پریشانیاں اور بیماریاں ہماری زندگی کا حصہ ہیں، لہٰذا ان پر گھبرانا، چیخنا چلانا، شکوے شکایات کے اَنبار لگانا اور بِلا ضرورت کسی پر اِظہار کرنا ہرگز عقلمندوں کا طریقہ نہیں، ایسے مواقع پر اللہ پاک کی رضا پر راضی رہتے ہوئے، صبر کا دامن مضبوطی سے تھام کر اس کے بدلے میں ملنے والے **فضائل اور ثواب** پر نظر رکھنی چاہئے کہ یہی اللہ والوں کا ہمیشہ سے طریقہ رہا ہے، جیسا کہ

ایک بار امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: جب میں کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہوں اس وقت بھی مجھ پر اللہ پاک کی ان چار نعمتوں کا نزول ہوتا ہے: (1) اس مصیبت کے سبب فی الوقت میں گناہ میں مبتلا نہیں ہوتا۔ (2) اس مصیبت کے وقت مجھ پر اس سے بڑی کوئی مصیبت نازل نہیں ہوتی۔ (3) اس مصیبت کے وقت میں اس پر راضی ہوتا ہوں۔ (4) اس مصیبت کے وقت مجھے اس پر ثواب کی اُمید ہوتی ہے۔ (فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۲/۱٦۹، تحت الحدیث: ۱۵۰٦)

اس کے علاوہ احادیثِ مبارکہ میں بھی مصیبتوں، پریشانیوں اور بیماریوں پر **صبر کے فضائل** کو بیان کیا گیا ہے۔ آیئے! صبر کا ذہن بنانے کے لئے 4 یار کی نسبت سے 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے، چنانچہ

مصیبتوں پر صبر کے فضائل پر مشتمل 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

(1) ارشاد فرمایا: اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے مصیبت میں مبتلا فرمادیتا ہے۔ (بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، رقم: ۴، ۵۶۴۵/۴)

(2) ارشاد فرمایا: بندے کو اپنی دِینداری کے اعتبار سے مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے، اگر وہ دِین میں سخت ہوتا ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر وہ اپنے دِین میں کمزور ہوتا ہے تو اللہ کریم اس کی دِینداری کے مطابق اسے آزماتا ہے۔ بندہ مصیبت میں مبتلا ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس دنیا ہی میں اس کے **سارے گناہ بخش** دیئے جاتے ہیں۔ (ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، ۳۶۹/۴، رقم: ۴۰۲۳)

(3) ارشاد فرمایا: جب اللہ پاک کسی بندے سے محبت فرماتا ہے یا اسے اپنا دوست بنانے کا اِرادہ فرماتا ہے تو اس پر آزمائشوں کی بارش فرمادیتا ہے، پھر جب وہ بندہ اپنے ربّ کو پکارتا ہے، اے میرے ربِّ کریم! تو اللہ پاک فرماتا ہے: میرے بندے تُو جو کچھ مجھ سے مانگے گا میں تجھے عطا فرماؤں گا یا تو جلد ہی تجھے دے دوں گا یا اسے تیری آخرت کیلئے ذخیرہ کر دوں گا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر...الخ، ۱۳۵/۴، رقم: ۵۲۲۵)

(4)ارشاد فرمایا: جس کے مال یا جان میں مُصیبت آئی پھر اُس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہِر نہ کیا تو اللہ پاک پر حق ہے کہ اس کی مغفِرت فرمادے۔(مَجْمَعُ الزَّوَائِد،کتاب الزھد،باب فیمن صبر علی العیش...الخ،۱۰/۴۵۰،حدیث:۱۷۸۷۲)

چُپ رہسیں تاں موتی مِلسن، صَبر کرِیں تا ہیرے
پاگلاں وانگوں رَولا پاویں ناں موتی ناں ہیرے

یعنی:اگر تُو(مصیبتیں آنے پر)خاموشی اختیار کرے گا تو تجھے(ثواب کے)موتی ملیں گے،صبر سے کام لے گا تو اس کے بدلے میں تجھے(ثواب کے)ہیرے ملیں گے۔ہاں!اگر تُو نے پاگلوں کی طرح شکوے شکایات کا اظہار کیا تو پھر تجھے نہ تو موتی ملیں گے اور نہ ہی ہیرے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آزمائش زحمت نہیں رحمت ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا!مصیبتوں اور آزمائشوں کا آنا باعثِ زحمت نہیں بلکہ باعثِ رحمت وسعادت ہے،مصیبت میں مبتلا شخص سے اللہ پاک بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے،مصیبت میں مبتلا ہونے والے کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں،آزمائش میں مبتلا شخص کو اللہ پاک بے حساب عطا فرماتا ہے اور مصیبت چھپانے والے کو بارگاہِ الٰہی سے مغفرت کا پروانہ عطا کیے جانے کی خوشخبری ہے۔ **مصیبتوں پر صبر** کے اِتنے **فضائل** سُن کر تو ہمیں ذہن بنانا چاہئے کہ چاہے کتنی ہی مصیبتیں آپڑیں، آزمائشوں کے طُوفان ہمیں ڈگمگانے کی کوشش کریں،پریشانیوں کا سیلاب اُمنڈ آئے اور بیماریاں ہر

طرف سے گھیر اڈال دیں تب بھی حرفِ شکایت زبان پر ہر گز نہ آئے بلکہ ان پر صبر کر کے اس کے بدلے میں ملنے والے ثواب کے تصور میں ایسے گم ہوجائیں کہ تکلیف کا احساس تک باقی نہ رہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرتِ طیّبہ سے بھی ہمیں یہی مدنی پھول ملتا ہے کہ جب ان پر کوئی مُصیبت آجاتی تو یہ حضرات اس پر صبر کے بدلے ملنے والے ثواب کے تصوُّر میں ایسے گم ہو جاتے کہ انہیں تکلیف کا احساس تک نہ رہتا بلکہ اللہ پاک کے یہ نیک بندے مُصیبتوں کے آنے پر خوش ہوتے۔ آیئے! بطورِ ترغیب 3 ایمان افروز واقعات ملاحظہ کیجئے اور اپنے آپ کو صبر ورضا کا پیکر بنانے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

زخمی ہوتے ہی ہنس پڑنا

منقول ہے، حضرت سیِّدُنا فتح مَوصِلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اَہلیہ مُحترمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا ایک مرتبہ زور سے گِریں، جس سے ناخُن (Nail) ٹُوٹ گیا، لیکن دَرد سے کراہنے اور "ہائے"، "اُوہ" وغیرہ کرنے کے بجائے وہ ہنسنے لگیں! کسی نے پوچھا: کیا زَخم میں دَرد نہیں ہو رہا؟ فرمایا: صَبْر کے بدلے میں ہاتھ آنے والے ثواب کی خوشی میں مجھے چوٹ کی تکلیف کا خیال ہی نہ آسکا۔ (کیمیائے سعادت، رکن چہارم، منجیات، ۷۸۲/۲)

بیٹے کی موت پر مسکراہٹ

سِلسِلَۂ عالِیَہ چِشتِیَہ کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا فُضَیل بِن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کبھی کسی نے مسکراتے نہ دیکھا تھا، لیکن جس دن آپ کے شہزادے حضرت سَیِّدُنا علی بِن فُضَیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو آپ مسکرانے لگے، لوگوں نے عرض کی: یہ خوشی کا کونسا موقع ہے، جو آپ

مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا: میں اللہ پاک کی رِضا پر راضی ہو کر مسکرا رہا ہوں کیونکہ اللہ پاک کی رِضا ہی کے سبب میرے بیٹے کو قضا آئی ہے۔ ربِّ کریم کی پسند اپنی پسند۔ (تذکرۃ الاولیاء، ۱/۸۶-۸۷ ملخصا)

میں خوش ہوں یا غمگین

حضرت **مُطَرِّف** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا بیٹا فوت ہو گیا۔ لوگوں نے انہیں بڑا خوش و خرم دیکھا تو کہا کہ کیا بات ہے کہ آپ غمزدہ ہونے کی بجائے خوش نظر آ رہے ہیں۔ فرمایا: جب مجھے اس صدمے (Sho ck) پر صبر کی وجہ سے اللہ پاک کی طرف سے دُرُود و رحمت اور ہدایت کی بشارت ہے تو میں خوش ہوں یا غمگین؟ (مختصر منہاج القاصدین، کتاب الصبر والشکر، فصل فی آداب الصبر، ص ۳۲۲)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! مصیبتوں میں مبتلا ہونے کے بعد اللہ والوں کا مصیبتوں پر صبر کا انداز بھی کیسا نرالا ہوتا ہے، جو بڑی سے بڑی مصیبت آجانے پر بھی غمگین و پریشان ہونے کے بجائے ربِّ کریم کی رضا پر راضی رہتے اور ان لمحات میں بھی ایسے ہی خوش رہتے جیسے ہم عام لوگ نعمتیں ملنے پر خوش ہوا کرتے ہیں۔ بیان کردہ واقعات میں خصوصاً ان لوگوں کے لئے نصیحت کے مدنی پھول موجود ہیں جو یہ شکوے کرتے دکھائی دیتے ہیں کہ ہم تو عرصہ دراز سے فُلاں پریشانی یا بیماری میں مُبتلا ہیں، اس سے نجات کے لئے گڑگڑا کر دُعائیں کرتے ہیں، اَوراد و وظائف بھی پڑھتے ہیں، نماز روزے کی پابندی بھی کرتے ہیں، صدقہ و خیرات بھی کرتے ہیں، بُزرگوں کے آستانوں پر جا کر دُعائیں بھی مانگتے ہیں، بُھوکوں کو کھانا بھی کھلاتے ہیں، سُنّتوں بھرے اجتماعات میں بھی شرکت کرتے ہیں، کئی بار مدنی قافلوں میں بھی سفر کیا، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا، طرح طرح کے جَتَن کئے مگر مصیبتیں ہیں کہ ختم ہونے کے بجائے مزید بڑھتی ہی چلی جا رہی ہیں، بس اب بہت صبر کر لیا، اب مزید صبر کی گنجائش نہیں۔ یُوں

ہی بعض نادان تو یہ بھی کہتے سُنائی دیتے ہیں کہ **”نہ جانے مجھ سے ایسی کیا خطا ہوئی ہے، مجھ سے ایسا کون سا گناہ ہوا ہے کہ جس کی مجھ کو سزا مل رہی ہے۔!**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر ہر لمحہ گناہ کی کثرت اور بھرمار کے باوجود، افسوس ہیں ان پر جو یہ کہہ رہے ہیں کہ آخر **"مجھ سے ایسا کون سا گناہ ہوا ہے کہ جس کی مجھ کو سزا مل رہی ہے۔!**

کیا **نمازیں قضا** کرنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا ماہِ رمضان کے **فرض روزے** بِلا عذرِ شرعی چھوڑ دینا کوئی گناہ نہیں؟ کیا مُسلمانوں کی بِلا عذرِ شرعی **دِل آزاریاں** کرنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا **قتلِ ناحق** کرنا یا کروانا کوئی گناہ نہیں؟ کیا **جادُو** کروا کر کسی کو تکلیف میں ڈالنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا **زکوۃ فرض** ہونے کے باوجود ادا نہ کرنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا **والدین کی نافرمانی** و دِل آزاری کرنا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا **سود کا لین دین** کرنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا **یتیم کا مال ظلماً** کھانا کوئی گناہ نہیں؟ کیا **جھوٹ اور دھوکے** کا سہارا لے کر کسی کو نقصان پہنچانا کوئی گناہ نہیں؟ کیا **شراب نوشی، تکبُّر اور خود پسندی** کوئی گناہ نہیں؟ کیا **زکوۃ کے مال میں خیانت** کر کے اپنی آخرت کو برباد کرنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا **چوری** کرنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا **خودکشی** کر کے اپنی جان کو ہمیشہ کے لیے ہلاکت میں ڈالنا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا **مردوں کا عورتوں** کی طرح اور **عورتوں کا مردوں** کی طرح فیشن اِختیار کرنا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا **پیشاب کے چھینٹوں** سے نہ بچنا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا **رِیاکاری** کر کے اپنے نیک اعمال کو ضائع کر دینا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا **لوگوں کی پوشیدہ باتیں** سُننا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا عورت کا **شوہر کی نافرمانی** کرنا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا اپنے رِشتہ داروں سے **قطعِ رحمی** (بِلا عذرِ شرعی تعلقات ختم کرنا) کرنا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا **چُغلی** کے ذریعے محبتوں کو چُرا لینا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا **نوحہ** کرنا (یعنی کسی کے مرنے پر چیخنا چلّانا کپڑے پھاڑنا بال نوچنا سینہ پیٹنا اور ناشکری کے کلمات زبان پر لانا) **کوئی گناہ نہیں؟** کیا مُسلمان کو بِلا عذرِ شرعی **اَذیت دینا اور بُرا بھلا کہنا کوئی گناہ نہیں؟** کیا **اولیاءُ اللہ کو اذیت دینا اور ان سے دُشمنی رکھنا کوئی گناہ نہیں؟** کیا **مرد کا ریشمی**

لباس پہننا، **سونا** (Gold) اِستعمال کرنا **کوئی گناہ نہیں؟** مَعَاذَ اللہ کیا **صحابۂ کرام** عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان **کے بارے میں زبان درازی** کرنا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا کسی مسلمان کے بارے میں **کینہ** (یعنی دل میں دُشمنی چھپاکر) رکھنا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا **اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر** سے بے خوف ہو جانا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا **جوئے** کے ذریعے کسی کے مال پر قبضہ کرنا **کوئی گناہ نہیں؟**۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں صرف **چند گناہوں** کا تذکرہ کیا گیا ہے، اس کے علاوہ اور نہ جانے کتنے گناہ ہوتے ہوں گے، پھر بھی ہم کہیں "کہ آخر" **مجھ سے ایسا کون سا گناہ ہوا ہے کہ جس کی مجھ کو سزا مل رہی ہے۔!**"۔ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ **اللہ پاک** ہماری حالتِ زار پر کرم فرمائے، اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　**صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

مصیبتوں پر صبر کا ذہن کیسے بنے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! شکوے شکایات کرنے اور بے صبری کرنے سے مصیبت تو جانے سے رہی، اُلٹا صَبْر کے ذَرِیعے ہاتھ آنے والا عظیمُ الشّان ثواب ضائع ہو جاتا ہے جو کہ بذاتِ خود ایک بہُت بڑی مصیبت ہے۔ لہٰذا مصیبت چاہے بڑی ہو یا چھوٹی، ہمیں چاہئے کہ ہم صبر کا دامن مضبوطی سے تھامے رہیں اور ایسے طریقے اختیار کریں، جن کی برکت سے بے صبری سے ہماری جان چھوٹ جائے، ہم مصیبتوں کا مقابلہ کرنے میں کامیاب ہوجائیں اور ہمارا شمار بھی مصیبت پر صبر اور شکر کرنے والے خوش نصیبوں میں ہونے لگ جائے۔ مصیبتوں پر صبر کا ذہن بنانے کے لئے چند طریقے پیشِ خدمت ہیں، آیئے! اِنہیں توجہ کے ساتھ سُن کر ان پر **عمل کی نیت** کرتے ہیں:

مصیبتوں پر صبر کا ذہن بنانے کے 7 طریقے

(1) جب بھی کوئی مصیبت و پریشانی آجائے، ہمیں گھبرا کر ربِّ کریم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں رُجوع کر کے کثرت سے توبہ و اِستغفار کرنا چاہیے۔ زَبان تو زبان دل میں بھی ایسی بات نہیں لانی چاہیے کہ میں نے تو کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا، میں تو سب کے ساتھ اچّھائی کرتا ہوں آخِر **"کیا خطا مجھ سے ایسی ہوئی ہے جس کی مجھ کو سزا مل رہی ہے!"** ایسی نادانی بھری باتیں سوچنے کے بجائے عاجِزی بھرا مدَنی ذِہن بنانا چاہیے، اپنے آپ کو سراپا خطا تصوُّر کرتے ہوئے، ہر حال میں اللہ کریم کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ میں تو سخت ترین مجرم ہونے کے سبب شدید عذاب کا حقدار ہوں، مجھ پر آئی ہوئی مصیبت اگر میرے گناہوں کی سزا ہے تو میں بہُت ہی سستا چُھوٹ رہا ہوں، ورنہ دنیا کے بجائے آخِرت میں جہنَّم کی سزا ملی تو میں کہیں کا نہ رہوں گا۔

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنَّم ہی تھا میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا

(سامانِ بخشش، ص ٦١)

(2) رحمتِ عالم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر ڈھائے جانے والے مظالم اور آزمائشوں کو یاد کرنا بھی مصیبتوں پر صبر کا ذہن بنانے میں بے حد مفید ہے۔ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اصحاب کو کس کس طرح سے ستایا گیا، آیئے! اس کی چند دلخراش جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

جب مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مکے کی وادیوں میں لوگوں کو خُدائے پاک کی عِبادت کی طرف بُلانا شروع فرمایا تو شرک وکفر کی فضاؤں میں پروان چڑھنے والوں کو یہ بات سخت ناگوار گزری اور وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جان کے دشمن ہوگئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی راہ میں کانٹے بچھائے، جسمِ نازنین پر پتھر برسائے، تکالیف و مَصَائِب کے پہاڑ توڑ ڈالے اور طعن

و تشنیع کا بازار خوب گرم کیا پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ جو کوئی بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے کی سَعادَت سے مشرف ہوتا، یہ بدبخت لوگ اسے بھی طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا اور مصیبتوں میں گرفتار کرکے اِسلَام سے پھیرنے کی کوششوں میں لگ جاتے، کسی کو تنُّور کی طرح گرما گرم صحرائے عرب کی تیز دھوپ میں پُشت کو کوڑوں کی مار سے زخمی کرکے جلتی ہوئی ریت پر پیٹھ کے بل لٹاتے اور سینے پر اتنا بھاری پتھر رکھ دیتے کہ کروٹ نہ بدلنے پائے، کسی کے جسم کو لوہے کی گرم سلاخوں سے داغتے، کسی کو پانی میں اس قدر ڈُبکیاں دیتے کہ ان کا دم گھٹنے لگتا اور کسی کو چٹائی میں لپیٹ کر ناک میں دُھواں دیتے، جس سے سانس لینا مشکل ہو جاتا۔ غرض ایسے ایسے جاں سوز مظالم ڈھائے کہ اگر ان کی جگہ پہاڑ ہوتا تو شاید وہ ڈگمگانے لگتا، لیکن قربان جایئے، ان شَمعِ رِسالت کے پروانوں پر! ان مَصَائِب و آلام سے گھبرا کر کسی ایک نے بھی نہ تو بے صبری کا مظاہرہ کیا، نہ چیخ وپکار کی اور نہ ہی کسی کے آگے اپنی تکالیف کا اظہار کیا بلکہ اللہ پاک کی رضا پر راضی رہے، مصائب و آلام کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور اللہ پاک کا قربِ خاص حاصل کیا۔

(3) مُحَرَّمُ الْحَرَام کا مہینا بھی ہمیں صبر و رضا کا درس دیتا ہے، یہ وہی مہینا ہے جس میں واقعۂ کربلا پیش آیا تھا، یزیدِ پلید اور ابنِ زیاد بدبخت کی فوجوں نے میدانِ کربلا میں نواسۂ رسول حضرت سَیِّدُنا امام عالی مقام امامِ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، آپ کے خاندان (Family) والوں اور دیگر جاں نثاروں پر وہ ظلم و ستم ڈھائے کہ تصوُّر کرکے ہی رُوح تڑپ جاتی اور بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، اس کے جواب میں ان حضرات نے صبر و رضا کا جو عملی مظاہرہ کیا یقیناً وہ لائقِ تقلید ہے۔

رونا مصیبت کا تُو مت رو، اٰلِ نبی کے دیوانے کرب وبلا والے شہزادوں، پر بھی تُو نے دھیان کیا؟

(4)مصیبت پر صبر کا ذہن بنانے کے لئے جہنم کے عذابات کو یاد کیجئے، یقیناً دنیا کی بڑی سے بڑی مصیبت بھی اس کے سب سے ہلکے عذاب کے برابر بھی نہیں ہو سکتی۔ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہو گا، اُسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن سے اُس کا دماغ کھولنے لگے گا۔(بخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ۲۶۲/۴، حدیث: ۶۵۶۱)

اِلٰہی! واسطہ پیارے کا، میری مغفرت فرما عذابِ نار سے مجھ کو خدایا خوف آتا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۳۴)

(5)مصیبت پر صَبْر کا ذِہن بنانے کے لئے اپنے سے بڑھ کر مصیبت زدہ کے بارے میں غور کیا جائے کہ فلاں کے مقابلے میں میری تکلیف بہت کم ہے، یوں اپنی مصیبت ہلکی محسوس ہو گی اور صَبْر کرنا آسان ہو جائے گا۔

(6)مصیبت پر صَبْر کو آسان بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس طرح اپنا ذِہن بنایا جائے کہ یہ مصیبت عارِضی (Temporary) اور ہلکی ہو کر جلد ختم ہو جانے والی ہے مگر صَبْر کی صورت میں ملنے والا اجر وثواب کبھی ختم نہ ہو گا۔ لہٰذا صَبْر ہی میں بھلائی ہے۔

(7)مُصیبت آنے پر دل کو اللہ پاک سے ڈرانے، صَبْر پر استِقامت پانے اور غَلَط قدم اٹھانے سے خود کو بچانے کیلئے توبہ و استِغفار کرتے ہوئے، یہ ذِہن بنائیے کہ مجھ پر جو مُصیبت نازِل ہوئی ہے یہ میرے بُرے اعمال کا نتیجہ ہے، جیسا کہ پارہ 25 سورۃُ الشُّوریٰ کی آیت نمبر 30 میں ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍؕ(۳۰)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت

کچھ تو مُعاف فرما دیتا ہے۔ (پ ۲۵، الشوریٰ: ۳۰)

اِس آیتِ مقدّسہ کے تَحت حضرت صدرُالاَفاضِل حضرت علامہ مولانا سیِّد مفتی محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ خِطاب (اُن) مُومنین مُکَلَّفِین (یعنی عاقِل بالغ مسلمانوں) سے ہے، جن سے گناہ سَر زد ہوتے ہیں، مُراد یہ ہے کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مؤمِنین کو پہنچتی ہیں ، اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں، ان تکلیفوں کو اللہ پاک ان کے گناہوں کا کفّارہ کر دیتا ہے اور کبھی مومِن کی تکلیف اُس کے رَفعِ دَرَجات (یعنی دَرَجات کی بلندی) کیلئے ہوتی ہے۔

یہ تِرا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر　　　یہ مَرَض تیرے گناہوں کو مِٹا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۳۲)

(8) مصیبت پر صبر کرنے کا ذہن بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم وقتاً فوقتاً مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیہ کی کتب و رسائل کو اپنے مطالعے میں رکھیں یا کسی کے ذریعے سنتے رہیں، کیونکہ ان کتب و رسائل میں مصیبت پر صبر کے تعلق سے کئی حدیثیں، سبق آموز حکایات، اللہ والوں کے ارشادات اور نصیحت آموز واقعات موجود ہیں۔

آیئے !ترغیب کے لئے امیرِ اَہلسُنّت کی مایہ ناز تصنیف **"فیضانِ سنت"** جلد اول کے صفحہ نمبر 386 سے ایک فکر انگیز حکایت سنئے اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھول چن کر اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

عجیب و غریب مریض

حضرت سیِّدُنا یونُس عَلَیْہِ السَّلام نے حضرت سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام سے فرمایا: میں رُوئے زمین کے سب سے بڑے عابِد(یعنی عبادت گزار) کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ حضرت سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام آپ عَلَیْہِ السَّلام کو ایک ایسے شخص کے پاس لے گئے، جس کے ہاتھ پاؤں جُذام کی وجہ سے گل کَٹ کر جُدا ہو چکے تھے اور وہ زَبان سے کہہ رہا تھا، اے اللہ پاک! تُو نے جب تک چاہا، ان اَعضاء سے مجھے فائدہ بخشا اور جب چاہا لے لیا اور میری اُمّید(Hope) صِرف اپنی ذات میں باقی رکھی، اے میرے پیدا کرنے والے! میرا تو مقصود بس تُو ہی تُو ہے۔ حضرت سیِّدُنا یونُس عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: اے جبرئیلِ امین! میں نے آپ کو نمازی روزہ دار شخص دکھانے کا کہا تھا۔

حضرت سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے جواب دیا، اِس مصیبت میں مبتلا ہونے سے قَبل یہ اَیسا ہی تھا، اب مجھے یہ حکم ملا ہے کہ اس کی آنکھیں بھی لے لُوں۔ چُنانچہ حضرت سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے اشارہ کیا اور اُس کی آنکھیں نکل پڑیں! مگر عابِد نے زَبان سے وُہی بات کہی، اے اللہ پاک! جب تک تُو نے چاہا، اِن آنکھوں سے مجھے فائدہ بخشا اور جب چاہا انھیں واپَس لے لیا۔ اے خالق! میری اُمّید گاہ صِرف اپنی ذات کو رکھا، میرا تو مقصود بس تُو ہی تُو ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے عابِد سے فرمایا: آؤ ہم تم باہَم مل کر دُعا کریں کہ اللہ کریم تم کو پھر آنکھیں اور ہاتھ پاؤں لوٹا دے اور تم پہلے ہی کی طرح عبادت کرنے لگو۔ عابِد نے کہا: ہر گز نہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: آخر کیوں نہیں؟ عابِد نے جواب دیا: جب میرے ربّ کریم کی رِضا اِسی میں ہے تو مجھے صِحّت نہیں چاہئے ۔ حضرتِ سیِّدُنا یونُس عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: واقعی میں نے کسی اور کو اِس سے بڑھ کر عابِد نہیں دیکھا۔ حضرت سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے کہا: یہ وہ راستہ ہے کہ رِضائے الٰہی تک رسائی کیلئے اِس سے بہتر کوئی راہ نہیں۔ (رُوضُ الرِیاحین، الحکایة السادسة والثلاثون بعد الثلاث مئة، ص ۲۸۱)

جے سوہنا مِرے دُکھ وِچ راضی
میں سکھ نُوں چُلّھے پاواں
(یعنی میرا محبوب جب کہ میرے دُکھی ہونے پر خوش ہے تو پھر میں سُکھ چین کو بھاڑ (چولھے) میں جھونکتا ہوں)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! صابِر ہو تو اَیسا! آخِر کون سی مصیبت ایسی تھی، جو اُن بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وُجُود میں نہ تھی حتّٰی کہ آنکھوں کے چَراغ بھی بجھا دیئے گئے مگر اُن کے صبر و اِستِقلال میں ذرّہ برابر فرق نہ آیا، وہ "رِضائے الٰہی پر راضی رہنے" کی اُس عظیم منزِل پر فائز تھے کہ اللہ پاک سے شفا طَلَب کرنے کے لئے بھی تیّار نہیں تھے کہ جب اللہ پاک نے بیمار کرنا منظور فرمایا ہے تو میں تندرُست (Healthy) ہونا نہیں چاہتا۔ بِلاشبہ یہ اِنہی کا حِصّہ تھا۔ ایسے ہی اللہ والوں کا مَقُولہ ہے: "**نَحْنُ نَفْرَحُ بِالْبَلَاءِ کَمَا یَفْرَحُ اَھْلُ الدُّنْیَا بِالنِّعَمِ** "یعنی "**ہم بلاؤں اور مصیبتوں کے ملنے پر ایسے ہی خوش ہوتے ہیں جیسے اہلِ دنیا دُنیوی نعمتیں ہاتھ آنے پر خوش ہوتے ہیں۔**"

یاد رہے! مصیبت بسا اوقات مومِن کے حق میں رَحمت ہوا کرتی ہے، لہٰذا اگر ہم مصیبت پر صَبْر کرنے میں کامیاب ہوگئے تو بروزِ قِیامت اس کے ایسے عظیمُ الشّان ثواب کے حق دار ہوجائیں گے جس کو دیکھ کر لوگ رشک کریں گے۔ چُنانچِہ

عافیت والے تمنّا کریں گے!

نبیِّ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: جب بروزِ قِیامت اَہلِ بلا (یعنی بیماروں اور آفت زدوں) کو ثواب عطا کیا جائیگا تو عافِیت والے تمنّا کریں گے کہ کاش! دُنیا میں ہماری

کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔(ترمذی،کتاب الزھد، ۴ /۱۸۰، حدیث: ۲۴۱۰)یعنی تمنّا وآرزو (Wish) کریں گے کہ ہم پر دنیا میں ایسی بیماریاں آئی ہوتیں،جن میں آپریشن کے ذَرِیعے ہماری کھالیں کاٹی جاتیں تاکہ ہم کو بھی وہ ثواب آج ملتا جو دوسرے بیماروں اور آفت زدوں کو مل رہا ہے۔(مرآۃ المناجیح،۲/۴۲۴)

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "یَومِ تَعْطِیل اِعتِکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! بیمار اور آفت زدہ لوگ کس قدر خوش نصیب ہیں کہ ان کے ثواب کو دیکھ کر بروزِ قیامت عافیت والے بھی رشک کریں گے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی بیماریوں (Diseases) اور آفات وبَلِیّات پر صبر کرنے کی عادت بنا کر ثوابِ آخرت کے حقداروں میں شامل ہوجائیں۔بیماریوں اور مصیبتوں پر صبر کا ذہن پانے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں لگ جانا بھی ہے۔ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"یَومِ تَعْطِیل اِعتِکاف"** بھی ہے۔چُھٹی والے دن شہر کے کمزور عَلاقوں اوراطراف کے گاؤں میں جاکر وہاں کی مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ **مقامی عاشقانِ رسول** کو نیکی کی دعوت دے کر علمِ دِین سیکھنے، سکھانے کی ترکیب کی جاتی ہے۔☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یَومِ تَعْطِیل اِعتِکاف اسلامی بھائیوں کو سُنّتیں و آداب اور مَدَنی دَرس وغیرہ کا طریقہ سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے۔☆یَومِ تَعْطِیل اِعتِکاف کی بَرَکت سے مساجِد آباد ہوتی ہیں۔☆یَومِ تَعْطِیل اِعتِکاف کی بَرَکت سے مسجد میں گزرنے والا ہر ہر لمحہ عِبادَت میں شُمار ہوگا۔☆یَومِ تَعْطِیل اِعتِکاف کی بَرَکت

سے مسجد سے مَحَبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زِیادہ سے زِیادہ وَقت گزارنے کی فضیلت حاصل ہو گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنا زِیادہ وَقت مسجد میں گزارنے کی بھی کیا خوب فضیلت ہے، چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تُم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمد و رفت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ کریم (پارہ 10، سُورۂ توبہ کی آیت نمبر 18 میں اِرشاد) فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَی الزَّكٰوةَ (پ۱۰، التوبہ:۱۸)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اللہ کی مسجدیں وُہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قِیامت پر اِیمان لاتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، ۴/۲۸۰، حدیث: ۲۶۲۶)

اللہ پاک ہمیں بھی **12 مدنی کاموں** کے ذریعے دعوتِ اسلامی کا مدنی کام زیادہ سے زیادہ کرنے، مسجدیں آباد کرنے، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک مَدَنی بہار سنئے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنے کی نیت کیجئے، چُنانچہ

وقتِ وفات کلمۂ طیبہ کی تکرار

زم زم نگر (حیدرآباد باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرید تھے۔ 29 رَمَضان المبارک 1425 ھ کو ریلوے ورکشاپ کی ڈیوٹی سے گھر واپس لوٹے، تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد جب ظہر کیلئے وُضو کرنے اٹھے تو گر پڑے اور بے ہوش ہو گئے۔ ہوش آیا تو بلند آواز سے کَلِمہ طَیِّبہ پڑھنے لگے۔ رات تقریباً 10:00 بجے پھر

بے ہوش ہو گئے اور منہ سے خون جاری ہو گیا۔ عیدُ الفطر کی صبح طبیعت پھر خراب ہو گئی۔ اب کی بار ڈاکٹروں نے خدشہ ظاہر کیا کہ انہیں "ہیپاٹائٹس C" ہے۔ وہ اسلامی بھائی دو دن ہسپتال میں رہے۔ اس دوران ان کی زبان پر کَلِمہ طَیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ اور دُرُود شریف جاری رہا۔ ٹیسٹ کے دوران بھی وہ اسلامی بھائی مسلسل کَلِمہ طَیِّبہ کا وِرد کرتے رہے۔ منگل و بدھ کی درمیانی رات وہ تلاوتِ قرآنِ پاک میں مصروف رہے، صبحِ صادق کے وقت بلند آواز سے کَلِمہ طَیِّبہ پڑھنے لگے اور کَلِمۂ طَیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا وِرد کرتے کرتے ان کی روح قَفَسِ عُنصری سے پرواز کر گئی۔

دعا ہے یہ تجھ سے دل ایسا لگا دے ۔۔۔ نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مدنی ماحول
یقیناً مقدّر کا وہ ہے سکندر ۔۔۔ جسے خیر سے مل گیا مَدنی ماحول
پلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ ۔۔۔ تمہیں عاشقِ مُصْطَفٰے مدنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۴۷ - ۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایمان کے ساتھ زِندگی گزارنے والا ہی کامیاب ہے، بڑا نازُک مُعاملہ ہے، شیطان ہر وَقت ایمان کی گھات میں لگا رَہتا ہے۔ مصیبت آنے پر صَبْر کرتے ہوئے ہر حال میں ربِّ کریم کی رِضا پر راضی رَہنا چاہئے۔ اللہ پاک جسے چاہے بے حساب جنّت میں داخِل فرمائے اور جسے چاہے امتحان میں مبتلا کر کے صَبْر کی توفیق عطا فرما کر انعام و اِکرام کی بارِشیں فرمائے۔ مومِن کامِل وُہی ہے جو ہر حال میں ربِّ کریم کا شُکر گزار بندہ بن کر رہے۔ مُصیبتوں کی وجہ سے اللہ پاک پر اعتراض کر کے خود کو ہمیشہ کیلئے جہنّم کے حوالے کر دینے والا شخص بہُت ہی بڑا بد نصیب ہے۔ ہر مسلمان کو

امتحان کے لئے تیّار رہنا چاہئے، خدائے رحمٰن کا پارہ 2 سُوْرَۃُ البَقَرہ کی آیت نمبر 214 میں فرمانِ عبرت نِشان ہے:

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا یَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: کیااِس گُمان میں ہو کہ جنَّت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلوں کی سی رُوْدَاد نہ آئی۔

اِس آیتِ کریمہ کے تحت صدرُ الافاضِل حضرت علامہ مولانا مفتی سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیت غَزْوَۂ اَحزاب کے مُتَعَلِّق نازِل ہوئی، جہاں مسلمانوں کو سردی اور بھوک وغیرہ کی سخت تکلیفیں پہنچی تھیں۔ اس میں انہیں صبر کی تلقین فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ راہِ خدا میں تکالیف برداشت کرنا قدیم سے خاصانِ خدا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کا معمول رہا ہے، ابھی تو تمہیں پہلوں کی سی تکلیفیں پہنچی بھی نہیں۔

مجلس مکتبۃُ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مَصرُوف ہے، جن میں سے ایک شعبہ **"مجلس مکتبۃُ المدینہ"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ مکتبۃُ المدینہ سے جہاں سُنّتوں بھرے بیانات اور میموری کارڈز دُنیا بھر میں پہنچ رہے ہیں، وہیں سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کی کتابیں بھی لاکھوں کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنّتوں کے مدنی پُھول کھلا رہی ہیں۔ مکتبۃُ المدینہ کے اب تک کم و بیش 45 **ذیلی شعبہ جات** قائم ہو چکے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فیضانِ امیرِ اہلسنّت کی برکت سے "مَکْتَبَةُ الْمَدِیْنَه الْعَرَبِیَّه" بھی قائم ہو چکا ہے ، جہاں سے بہت مناسب قیمتوں میں عربی کتب حاصل کی جاسکتی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شُکْر کے بارے میں مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے آیئے! شکر کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اللہ کریم کو یہ بات پسند ہے کہ بندہ ہر نوالے اور ہر گھونٹ پر اللہ کریم کا شکر ادا کرے۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعاء، الخ، باب استحباب حمداللہ۔۔۔الخ، ص ۱۱۲۲، حدیث: ۲۹۳۲)

(2) فرمایا: تمہیں چاہئے کہ زبانیں ذکر سے اور دل شکر سے تر رکھو۔ (شعب الایمان، باب فی محبة اللہ، فصل فی ادامة ذکراللہ، ۱/۴۱۹، حدیث: ۵۹۰، ملتقطاً) ☆ شکر اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ (شکر کے فضائل، ص ۱۲) ☆ اللہ پاک کی نعمتوں پر شکر واجب ہے۔ (خزائن العرفان، پ۲، البقرہ، تحت الایۃ: ۱۷۲) ☆ شکر کی توفیق عظیم سعادت ہے۔ (ایضاً، ص ۱۲) ☆ شکر میں نعمتوں کی حفاظت ہے۔ (ایضاً، ص ۱۲) ☆ شکر اللہ والوں کی عادت ہے۔ (ایضاً، ص ۱۲) ☆ شکر ترکِ معصیت ہے۔ (ایضاً، ص ۱۲) ☆ نعمت ملنے پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کی صورت میں بندہ عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔ (صراط الجنان، ۴/۴۰۶) ☆ عبادت بغیر شکر کے مکمل نہیں ہوتی۔ (بیضاوی، ۱/۴۴۹، پ۲، البقرہ، تحت الایۃ: ۱۷۲) ☆ شکر تمام عباتوں کی اصل ہے۔ (تفسیر کبیر، ۲/۱۹۱، پ۲، البقرہ، تحت الایۃ: ۱۷۲) ☆ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر شِبْلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شکر یہ ہے کہ نظر نعمت عطا کرنے والے پر ہو نہ کہ نعمت پر۔ (احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، ۴/۱۰۳) ☆ ابو سلیمان

واسطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو یاد کرنے سے دل میں اس کی محبت پیدا ہوتی ہے۔(تاریخ مدینہ ابن عساکر،۳۶/۳۴۴، حدیث: ۴۱۳۳) ☆حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو شکر کے ذریعے محفوظ کرلو۔(حلیۃ الاولیا،۵/۳۷۴، حدیث: ۷۴۵۵)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفْحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادر کھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ،اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِ کریم ،رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحَبَّت کی وجہ سے تین تین (3،3) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گُناہ بخش دے۔ (مُعْجَمِ کبیر، ۳۶۲/۱۸، حدیث: ۹۲۸)

کعبہ کے بدرُ الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم صحابۂ کرام اور اہل بیت عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مقام و مرتبہ اور ان کے شان سے متعلق بیان سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ پہلے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان

---

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

کی شان سے متعلق قرآنِ پاک کی آیت اور کچھ احادیثِ طیبہ بیان کی جائیں گی۔اس کے بعد اہلِ بیت کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی محبت کی اہمیت اور اس سے متعلق احادیثِ طیبہ سنیں گے۔ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نبیِ پاک عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آل سے کیسی محبت کرتے تھے اس کے چند واقعات بھی بیان کئے جائیں گے۔ آخر میں حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ کا مختصر تعارف بھی بیان کیاجائے گا۔اللہ کرے کہ ہم سارا بیان سننے والے بن جائیں۔بعض اسلامی بھائی دورانِ بیان تسبیح کے ذریعے ذِکرو درود شریف وغیرہ پڑھتے رہتے ہیں،یادرکھئے!یہ اِس کا موقع نہیں ہے،ہم چونکہ علمِ دِین سیکھنے کی نیّت سے یہاں جمع ہوئے ہیں تودورانِ بیان پوری توجہ بیان کی طرف ہی ہونی چاہئے،ویسے علمِ دین سیکھنے پر مشتمل بیان سُننا بھی ذِکرُ اللہ ہی میں شامل ہے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم کی اصحابِ کہف سے ملاقات

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی دو جلدوں پر مشتمل کتاب **"فیضانِ فاروقِ اعظم"** جلد1 صفحہ 304 پر ہے:ایک دن اللہ پاک کے محبوب،دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ربِ کریم کی بارگاہ میں اَصحابِ کہف سے ملاقات کی آرزو کی تواسی وقت حضرت سیِّدُنا جبریل امین عَلَیۡہِ السَّلَام حاضر ہوئے اور بارگاہِ رسالت میں عرض کی،"یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ انہیں دنیامیں ظاہراً نہیں دیکھ پائیں گے،البتہ اپنے صحابہ میں سے چار صحابیوں کوان کے پاس بھیج دیں تاکہ وہ آپ کا پیغام اُن تک پہنچائیں اور انہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے کی دعوت دیں۔"بھیجنا یوں ہے کہ آپ اپنی چادر مبارک بچھایئے!ایک طرف حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ، دوسری طرف حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ، تیسری طرف حضرت علی المرتضیٰ

شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور چوتھی طرف حضرت ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بٹھا دیجئے۔ پھر اُس ہوا کو بلائیں جو حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے تابع تھی اور اسے حکم فرمایئے کہ اِن چاروں صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اجمعین کو اٹھائے اور اس غار تک لے جائے جہاں اصحاب کہف آرام فرما ہیں۔" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایسا ہی فرمایا، ہوا نے وہ چادر جس پر چاروں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آرام و سکون سے بیٹھے تھے اسے اٹھایا اور اصحابِ کہف کے غار کے پاس چادر کو زمین پر رکھ دیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے غار کے قریب پہنچ کر اس کے دہانے سے پتھر ہٹایا، جیسے ہی روشنی اندر پہنچی تو اَصحاب کہف کے کتے نے ہلکی سی آواز نکالی اور حملہ کرنے کے لیے باہر آیا لیکن جب اس نے رسولِ پاک، سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ کو دیکھا تو اِن کے قدموں کے بوسے لینے لگا اور اپنی دم ہلانے لگا اور پھر سر کے اشارے سے اندر آنے کو کہا۔ چاروں صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اجمعین غار کے اندر گئے اور سوئے ہوئے اصحابِ کہف کو یوں سلام کیا: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ۔" اللہ پاک نے اپنے کرم سے اصحابِ کہف کو بیدار فرمایا اور انہوں نے بھی جواباً سلام کیا۔ چاروں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اپنا تعارف کروایا اور سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سلام پہنچایا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لے آئے، دینِ اسلام کو قبول کیا اور عرض کی: "ہماری طرف سے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں سلام پیش کیجئے گا۔" پھر وہ اپنی اپنی جگہوں پر دوبارہ لیٹ گئے۔ وہ چاروں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان دوبارہ چادر پر بیٹھ گئے اور ہوا انہیں بارگاہِ رسالت میں پہنچانے کے لیے چادر کو لے کر چل پڑی۔

اُدھر حضرت سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حاضر ہوگئے اور ان چاروں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ جو ہوا سب کچھ بیان کر دیا۔ اور جب چاروں صحابۂ کرام

عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بھی پورا واقعہ بیان کیا اور اصحابِ کہف کا سلام بھی پہنچایا، یہ سن کر نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت خوش ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے اور بارگاہِ الٰہی میں یوں دعا فرمائی: "اے رب کریم! میرے، میرے رشتہ داروں، میرے دوستوں اور مجھ سے محبت کرنے والوں کے درمیان کبھی جدائی نہ ڈالنا اور جو مجھ سے، میرے اہلِ بیت سے اور میرے اصحاب سے محبت کرتا ہے ان سب کی مغفرت فرما۔ (روح البیان، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ: ۵،۲۱ / ۲۳۱، انوارِ آفتاب صداقت، ۲/ ۱۹۸، فیضانِ صدیق اکبر، ص ۶۱۲) (فیضان فاروق اعظم، ۱/ ۳۰۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت کے اندر بہت سے خوشبودار مدنی پھول ہمارے ذہنوں کو تازگی بخش رہے ہیں، آیئے! ہم بھی چند مدنی پھولوں کو اپنے دامن میں سمیٹنے کی کوشش کرتے ہیں:

(1) اللہ کریم نے نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مالک و مختار بنایا بلکہ ایسی حکمرانی و بادشاہی اور شہنشاہی عطا فرمائی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کائنات کی ہر ہر چیز پر اللہ کے حکم سے حکومت فرماتے ہیں۔ چنانچہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہوا کو حکم ارشاد فرمایا تو وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کی بجا آوری کرتے ہوئے صحابۂ کرام کو اصحاب کہف کے غار تک لے گئی، یقیناً یہ آپ کا ایک زبردست معجزہ ہے کہ ہواؤں پر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حکمرانی کا سکہ قائم ہے۔

خالقِ کل نے آپ کو مالکِ کل بنا دیا دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ واختیار میں

(2) تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان

یہ ہے کہ انسان تو انسان بے زبان جانور بھی انہیں پہچانتے اور ان کی تعظیم و توقیر بجالاتے تھے، چنانچہ غار کے اندر موجود اصحابِ کہف کے کتے نے جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے صحابیوں کو دیکھا تو ان کے مبارک قدموں کے بوسے لینے لگا، اپنی دم ہلانے لگا اور پھر سر کے اشارے سے اندر آنے کو کہا۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

دامنِ مُصْطَفٰے سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا

جس کے حضور ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

(3) صحابہ کرام اور اہلِ بیت مصطفٰے سے محبت کرنے والوں کے لئے اللہ کے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مغفرت کی دعا ارشاد فرمائی، ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اہلِ بیتِ اطہار اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے عقیدت و محبت رکھیں، ان کی شان و عظمت کے ترانے گنگناتے رہیں، ان کی بے ادبی سے بچتے رہیں اور ان کی تعظیم و توقیر بجالاتے رہیں۔ اے کاش! دعائے مُصْطَفٰے میں سے ہمیں بھی حصہ نصیب ہو جائے اور اللہ پاک ان سے محبت کرنے کی برکت سے ہمیں بھی مغفرت یافتہ لوگوں میں شامل فرمالے۔

ہم کو اصحابِ نبی سے پیار ہے　　اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

ہم کو اہلبیت سے بھی پیار ہے　　اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح کسی مُسلمان کی بڑی سے بڑی نیکی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی چھوٹی سی نیکی کے برابر نہیں ہو سکتی، اسی طرح کوئی کتنا ہی بڑا ولی، غوث اور قُطب بن جائے اور اس کی ذات سے بکثرت کرامات کا صُدُور بھی ہوتا رہے، لیکن پھر بھی وہ کسی ادنیٰ صحابی کے مَقام کو نہیں

پہنچ سکتا۔ شَیْخُ الْحدیث حضرت علامہ مُفتی عبدُالمصطفٰے اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمام عُلَماءِ اُمّت واکابرِ اُمّت کا اِس مَسْئَلہ پر اِتِّفاق ہے کہ صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم ”اَفْضَلُ الاَولیاء“ ہیں یعنی قِیامت تک کے تمام اَوْلیاء اگرچہ وہ دَرَجۂ وِلایت کی بُلند ترین منزل پر فائز ہوجائیں، مگر ہرگز ہرگز کبھی بھی وہ کسی صحابی کے کمالاتِ ولایت تک نہیں پہنچ سکتے۔ خُداوندِ قُدُّوس نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَمْعِ نُبُوَّت کے پروانوں کو مَرتبۂ وِلایت کا وہ بُلند و بالا مَقام عطا فرمایا ہے اور اُن مُقَدَّس ہستیوں کو ایسی ایسی عظیمُ الشَّان کرامتوں سے سَرفراز فرمایا ہے کہ دوسرے تمام اَوْلیاء کے لیے اِس مِعْراجِ کمال کا تَصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اِس میں شک نہیں کہ حضراتِ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے اِس قدر زِیادہ کرامتوں کا صُدور نہیں ہوا، جس قدر کہ دوسرے اَوْلیائے کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے کرامتیں مَنْقول ہیں، لیکن واضح رہے کہ کَثْرتِ کرامت افضلیتِ وِلایت کی دلیل نہیں، کیونکہ وِلایت دَر حقیقت قُربِ الٰہی کا نام ہے۔ قُربِ الٰہی جس کو جس قَدَر زیادہ حاصل ہوگا، اُسی قدر اس کی ولایت کا درجہ بُلند سے بُلند تر ہوگا۔ صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم چونکہ نگاہِ نُبُوَّت کے اَنوار اور فَیضانِ رسالت کے فُیُوض و بَرکات سے مُسْتَفِیض ہیں، اِس لیے بارگاہِ خُداوندی میں اُن بزرگوں کو جو قُرب و تقرُّب حاصل ہے، وہ دوسرے اَوْلیاءُ اللہ کو حاصل نہیں۔ (کراماتِ صحابہ، ص۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی صحابۂ کِرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کی شان ایسی بے مثال ہے کہ کوئی بھی ان کے مقام و مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔ یہ وہ مبارک ہستیاں ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا، یہ وہ خوش نصیب افراد ہیں جنہیں اللہ پاک نے اپنی محبوب پاک عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی رفاقت کے لیے منتخب فرمایا، یہی وہ مقدس گروہ ہے جسے سب سے پہلے تبلیغِ اسلام کی سعادتیں ملیں، یہی وہ پاکیزہ لوگ ہیں جنہوں نے دینِ اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے کفار کے ظلم و ستم کو برداشت کیا،

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں ابتدائے اسلام کے مشکل ماحول میں بھوک پیاس برداشت کرکے، پیٹ پر پتھر باندھ کر، قریبی رشتہ داروں کی دشمنیاں مول لے کر اور ان سے جنگیں لڑ کر بھی پرچمِ اسلام کو سربلند رکھا، یقیناً ان کی ان تھک محنتوں اور لازوال قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج ہم اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نام لیوا ہیں، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مقام و مرتبہ اس قدر بلند ہے کہ خود اللہ پاک نے قرآنِ پاک کی مختلف آیات میں انتہائی شاندار طریقے سے ان کی مدح فرمائی ہے۔ آیئے! اُن پاک ہستیوں کے بارے میں قرآنِ پاک کی ایک آیت سُنتے ہیں، تاکہ ہمارے دِلوں میں اُن کی عظمت و عقیدت مزید اُجاگر ہو جائے۔

چُنانچہ پارہ 11 سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ آیت نمبر 100 میں اِرشاد ہوتا ہے:

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۰۰﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

(پ ۱۱، التوبة: ۱۰۰)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان کس قَدر بُلند و بالا ہے کہ اللہ پاک نے ان کے اَعمال قبول فرما کر انہیں اپنی دائمی رِضا اور جنتی نعمتوں کی بشارت سنائی، اور بھی کئی آیات ہیں جن میں صحابۂ کرام کی شان، ان کا مقام اور دیگر خوبیاں و کمالات بیان ہوئے ہیں۔ اللہ پاک کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی مُختلف مَواقع پر اپنے پیارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی عَظمت و شان بیان فرمائی اور ان کے مقام و مرتبے کو عظیم الشان انداز میں اجاگر فرمایا ہے۔ آیئے! حُصُولِ بَرَکت کیلئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت پر 3 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سنئے۔

1. ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک نے مجھے مُنْتَخَب فرمایا اور میرے لئے میرے اَصحاب کو پسند فرمایا، پھر ان میں سے میرے وزیر، مُعاوِن اور رِشتے دار بنائے ،فَمَنْ سَبَّھُمْ پس جو انہیں گالی دے گا،فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللہِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ اس پر اللہ پاک ،اس کے فِرِشتوں اور تمام لوگوں کی لَعنت ہے،لَایَقْبَلُ اللہُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ،روزِ قیامت اللہ پاک نہ اس کا کوئی فَرض قبول فرمائے گا نہ نَفل۔ (الصواعق المحرقہ، ص ۴)

2. ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ پاک سے ڈرتے رہو" میرے بعد انہیں (اپنی تہمتوں اور بُری باتوں کا) نشانہ مَت بنانا، پس جس نے ان سے مَحبَّت کی، تو اس نے مجھ سے مَحبَّت کی وجہ سے ایسا کیا اور جس نے ان سے بُغْض رکھا تو اس نے (دَر حقیقت) مجھ سے بُغْض کی وَجہ سے ایسا کیا، جس نے انہیں اَذِیَّت دی، اُس نے مجھے اَذِیَّت دی اور جس نے مجھے اَذِیَّت دی، اُس نے اللہ پاک کو اَذِیَّت دی اور جو اللہ پاک کو اِیذا دے، عنقریب اللہ پاک اس کی پکڑ فرمائے گا۔" (مشکاۃ، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابہ، ۲/۴۱۴، حدیث: ۶۰۱۴)

3. ارشاد فرمایا: جس نے میرے اَصحاب کے مُتعلِّق بُری بات کہی تو وہ میرے طریقے سے ہٹ گیا اس کا ٹھکانا آگ ہے۔" (الریاض النضرۃ، الباب الاول، ذکر ماجاء فی الحث علی حبھم والاحسان الیھم... الخ، ۱/ ۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بُغْض رکھنے والے بحکمِ حدیث، اللہ پاک، اسکے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لَعنت کے حقدار ہیں۔ اس لیے ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ہمیشہ پیار اور ادب کا تعلق رکھنا چاہیے، اللہ پاک ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی

محبت میں ہمیشہ گم رکھے، ان کی محبت کا چراغ ہمارے دلوں میں سدا روشن رہے اور ہم یہی جلتا ہوا چراغ لے کر قبر میں جائیں اور اس کی برکت سے ہماری قبر کا اندھیرا دور ہو جائے۔ یاد رکھئے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ساتھ اہلِ بیت عظام سے محبت و عقیدت کا دم بھرنا بھی ضروری ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے محبت ہو اور دل **نَعُوْذُ بِاللہ** عَزَّوَجَلَّ اہلِ بیت عظام کے بغض سے بھرا ہو، یا اہلِ بیت کی محبت تو دل میں ہو ساتھ ہی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ دشمنی کے بیج بھی دل میں ہوں ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ بندۂ مومن کے لیے لازمی ہے کہ وہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بھی محبت رکھے اور ساتھ میں اہلِ بیت عظام کا خادم بھی ہو۔ صحابۂ کرام ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وفادار ساتھی ہیں تو اہلِ بیتِ عظام آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد ہیں۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی لختِ جگر حضرت بی بی فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اولاد ہیں۔ حبیبِ خدا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اپنی سچی محبت کا اظہار کرنے کے لئے ہمیں بھی اپنے دل میں اہلِ بیت کی عقیدت و محبت سے پیش آنا چاہیے۔ ☆ کیونکہ **اہلِ بیت عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت** ایمانِ کامل کی نشانی ہے، ☆ **اہلِ بیت عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت** جنت میں لے جانے کا سبب ہے، ☆ **اہلِ بیت عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت** جہنم سے بچائے گی، ☆ **اہلِ بیت عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت** عشقِ رسول کا تقاضا ہے، ☆ **اہلِ بیت عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت** قبر و آخرت میں کام آئے گی، ☆ **اہلِ بیت عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت** ان کے نقشِ قدم پر چلنے پر ابھارتی ہے، ☆ **اہلِ بیت عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت** اللہ پاک اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا پانے کا ذریعہ ہے، ☆ **اہلِ بیت عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت** سے اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت نصیب ہوتی ہے۔ الغرض **اہلِ بیت عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت** دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیوں کا سرچشمہ ہے۔ یہاں تک کہ **اہلِ بیت عظام عَلَیْہِمُ**

الرِّضْوَان کی محبت ہی شفاعتِ مُصطفٰے حاصل ہونے کا بھی کا ذریعہ ہے جیسا کہ مُصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص وَسِیلہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ میری بارگاہ میں اس کی کوئی خدمت ہو، جس کے سبب میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں، اُسے چاہئے کہ میرے اہلِ بیت کی خدمت کرے اور اُنہیں خُوش کرے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کس قدر خُوش قسمت ہے وہ مسلمان جو اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آلِ پاک کی خوشی کا سبب بنے اور اسی وجہ سے ان کے نانا جان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت کا امید وار بن جائے۔ جبکہ کتنا بدنصیب ہے وہ شخص جو اہلِ بیتِ پاک سے بغض رکھے اور اسی بغض اور دشمنی میں زندگی گزار دے۔ جس طرح اہلِ بیتِ پاک سے محبت کرنا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرنا ہے ایسے ہی اہلِ بیتِ پاک سے بغض اور دشمنی رکھنا گویا سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بغض اور دشمنی ہے۔ وہ لوگ جو اہلِ بیت پاک سے بغض رکھتے ہیں اور ان کی شان میں نازیبا الفاظ کہتے ہیں ایسوں کو سوچنا چاہیے کہ کل بروزِ قیامت جب شفیعِ امت، نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان سے منہ موڑ لیں گے تو پھر یہ کدھر جائیں گے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے خود اپنے اہلِ بیت سے بغض رکھنے پر وعیدیں ارشاد فرمائی ہیں۔ آیئے عبرت کے لیے 3 وعیدیں سنتے ہیں:

1. جو اہلِ بیت سے محاربہ (جنگ) کرے میں اس کا محارب ہوں اور جو ان سے صلح کرے اس کی مجھ سے صلح ہے۔(سنن الترمذی، کتاب المناقب، بلب فضل فاطمة رضی اللّٰہ عنہا، ۵/۴۶۵، حدیث: ۳۸۹۶)
2. خبردار! جو شخص اہلِ بیت کی بغض و عداوت پر مرا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا۔ "یہ اللہ پاک کی رحمت سے ناامید ہے۔" (الشرف

1... برکاتِ آلِ رسول، ص ۱۱۰

المؤید، ص ۱۰۵)

3. جو شخص اہلِ بیت سے بُغض یا حسد کرے گا، اسے قِیامت کے دن حوضِ کوثر سے آگ کے چابکوں سے دُور کیا جائے گا۔(کنز العمال، کتاب الفضائل، ۴۸/۶، حدیث: ۳۴۱۹۸، الجزء الثانی عشر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اہلِ بیتِ کرام سے بُغض، عداوت اور دشمنی کتنی ہلاکت خیز ہے کہ جو ان سے جنگ کرے گویا وہ خود آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے جنگ کرنے والا ہے اور ایسا شخص جب مر جائے گا تو قیامت کے دن اللہ پاک کی رحمت سے دور کر دیا جائے گا اسی طرح کل بروزِ قیامت ایسے شخص کو حوضِ کوثر کہ جس سے نیک لوگ سیر اب ہو رہے ہوں گے اور دستِ شاہِ کوثر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے کوثر کے لبالب جام پی رہے ہوں گے وہاں سے آگ کے کوڑے مار مار کر دور کر دیا جائے گا۔ یہ کتنی بڑی بد نصیبی ہے۔ اللہ پاک اہلِ بیت کی محبت سے ہمارے دلوں کو آباد فرمائے اور مرتے دم تک ہم اسی محبت پر قائم ودائم رہیں اور کل بروزِ قیامت اہلِ بیتِ کرام کے نانا جان، سرورِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے بھی بہرہ مند ہوں اور آپ کے ہاتھوں سے کوثر کے جام بھی پئیں۔

حوضِ کوثر کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حوضِ کوثر کیا ہے، اس بارے میں صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: یہ حوض نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو مرحمت ہوا، حق ہے۔ اِس حوض کی مسافت ایک مہینہ کی راہ ہے، اس کے کناروں پر موتی کے قُبّے ہیں، چاروں گوشے برابر ہیں، اس کی مٹی نہایت خوشبو دار مشک کی ہے، اس کا پانی دُودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا

اور مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور اس پر (جو) برتن (رکھے ہوئے ہیں وہ) ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ ہیں۔ جو اس کا پانی پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہو گا، اس میں جنت سے دو پرنالے ہر وقت گرتے ہیں، ایک سونے کا، دوسرا چاندی کا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۱۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مَدَنی اِنعامات"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حوضِ کوثر کے جام پینے، محبتِ اہلِ بیت بڑھانے اور ان کی سیرت طیبہ پر عمل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں مشغول ہو جانا بھی ہے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "**مَدَنی اِنْعامات**" کے مُطابِق روزانہ فِکْرِ مدینہ کرتے ہوئے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمَّہ دار کو مَدَنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا بھی ہے۔

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسخہ ہیں، ☆ مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں ☆ مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَولت ہاتھ آتی ہے ☆ مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ (Gift) بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی یاد دِلاتا ہے، ☆ مَدَنی اِنعامات بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکْرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحَاسَبہ کرنے کا بہترین ذَرِیْعَہ ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سُنیے، چنانچہ

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا اِنعام

ایک اسلامی بھائی مَدَنی قافِلے میں سفر پر تھے۔ اِسی دَوران اُن پر بابِ کرم کُھل گیا۔ ہُوا یُوں کہ رات کو جب سوئے تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، کیا دیکھتے ہیں کہ جنابِ رِسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خواب میں تشریف لے آئے۔ ابھی جلووں میں ہی گُم تھے کہ لَب ہائے مُبارَکہ کو جُنبِش ہوئی، رَحمت کے پُھول جَھڑنے لگے اور اَلفاظ کچھ یُوں ترتیب پائے: **"جو مَدَنی قافلے میں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں اُنہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے جاؤں گا۔"**

مِرے تم خواب میں آؤ، مِرے گھر روشنی ہوگی — مِری قسمت جگا جاؤ، عِنایت یہ بڑی ہوگی
مجھے گر دِید ہو جائے، تو میری عِید ہو جائے — تِرا دِیدار جب ہو گا، مجھے حاصِل خوشی ہوگی
میں بَن جاؤں سَراپا "مَدَنی اِنعامات" کی تَصویر — بنُوں گا نیک یااللہ اگر رَحمت تِری ہوگی

(وسائل بخشش مُرمَّم، ص ۳۹۱-۳۹۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور عشقِ رسول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نبیِ کریم، رؤفٌ رّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سچے اور سب سے بڑے عاشق تھے، آج بہت سے لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عشق ہے مگر وہ عشق کے تقاضے پورے نہیں کرتے جبکہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم وہ عظیم ہستیاں ہیں کہ جنہوں نے اپنے گفتار و کردار سے یہ ثابت کر کے بتادیا کہ عشقِ رسول ہی دینِ حق کی شرطِ اول ہے، گویا انہوں نے

عشقِ حبیب میں خود کو فنا کر دیا، یہی وجہ ہے کہ آج کئی صدیاں گزر جانے کے باوجود بھی یہ حضرات عشاقانِ رسول کے دلوں کی دھڑکن ہیں۔ عموماً بعض مریضوں کو ڈاکٹر مخصوص دوائیں کھانے کا کہتے ہیں، مریض اگر وہ دوائیں کھائیں تو ٹھیک رہتے ہیں اور نہ کھائیں تو ان کی حالت بگڑتی چلی جاتی ہے، اسی طرح صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا حال تھا کہ یہ عشقِ رسول کے مقدس مریض تھے، ان کے لیے دیدارِ مصطفٰے، صحبتِ مصطفٰے، اطاعتِ مصطفٰے اور اتباعِ مصطفٰے دوا کی سی حیثیت رکھتے تھے اور یہ ایک ایسی دوا تھی کہ جس سے ان کی موت و حیات وابستہ تھی، اس کے بغیر ان کا جینا دشوار تھا۔ اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یہ سچے جانثار اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک ایک ادا کو نوٹ کرتے اور پھر اس پر عمل کرتے۔ رسولِ اکرم، نبیِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنے اہلِ بیت سے پیار اور الفت کا برتاؤ یہ ایسا معاملہ تھا جو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پوشیدہ نہ تھا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بخوبی جانتے تھے کہ آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے اہلِ بیت سے کیسی محبت رکھتے ہیں، یہی وجہ تھی کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی اہلِ بیت کرام سے سچی محبت کرتے تھے اور ہمیشہ ان سے ادب اور پیار کا تعلق رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے زیادہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اقارب کو عزیز رکھتے۔ چنانچہ

منقول ہے کہ حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب اَمِیْرُالْمُؤمِنِین، خَلِیْفَۃُ الْمُسْلِمِین مُنتخب ہُوئے تو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تَعَلُّق کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اہلِ بیتِ اطہار کا بہت خَیال رکھا کرتے اور اَہلِ بیتِ اَطہار کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ "نبیِّ کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَقارِب (رشتہ دار) مُجھے اپنے اَقارِب سے زیادہ عَزِیز ہیں۔" (بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث بنی نضیر، الحدیث: ۴۰۳۶، ج۳، ص ۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کو اہلِ بیت کرام سے کیسی محبت تھی کہ انہیں اپنے گھر والوں پر ترجیح دیتے۔ آیئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی اہلِ بیتِ پاک سے محبت کے کچھ واقعات سنتے ہیں:

(1) حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تذکرہ ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! جب علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کلام فرماتے تو آپ کی آواز میں شیر کی سی گرج ہوتی، جب ظاہر ہوتے تو چاند کی طرح روشن ہوتے اور جب نوازتے تو بارش کی طرح بے انتہا عطا فرماتے، بعض حاضرین نے دریافت کیا کہ آپ افضل ہیں یا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ؟ فرمایا: ”حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چند نقوش بھی آلِ ابوسفیان سے بہتر ہیں۔ پھر فرمایا: جو شخص حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مدح میں ان کی شایانِ شان شعر سنائے میں اس کو ہر شعر کے بدلے ہزار دینار انعام دوں گا۔“ چنانچہ حاضرین نے شعر سنائے، حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے تھے: ان اشعار میں جو آپ نے ” **امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان و عظمت بیان کی آپ اس سے بھی زیادہ افضل ہیں۔** “ پھر حضرت سیّدنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما نے حضرت علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی شان و عظمت میں کئی اشعار پڑھے۔[1]

(2) حضرت سیّدنا ابو المہزم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم ایک جنازے میں شریک ہوئے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی ہمارے ساتھ تھے، واپسی پر حضرت سیّدنا

---

1 . . . الناھیۃ، فصل تابع فی فضائل معاویۃ، ص ۵۹ مختصرًا

امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو تھکاوٹ محسوس ہوئی تو ایک جگہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ استراحت کے لئے کچھ دیر بیٹھ گئے۔ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی چادر سے حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاؤں سے گرد و غبار صاف کرنے لگے تو حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انہیں منع فرمایا۔ اس پر حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: **فَوَاللہِ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مِنْكَ مَا اَعْلَمُ لَحَمَلُوْكَ عَلٰی رِقَابِهِمْ**، یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جو عظمت میں جانتا ہوں اگر لوگوں کو پتہ چل جائے تو وہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اپنے کندھوں پر اٹھالیں۔ (تاریخ ابن عساکر، ۱۴/ ۱۷۹ مختصرا)

(3) حضرت سیّدنا محمد بن ابو یعقوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ملاقات ہوئی تو حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے **مرحبا و أهلا بِابْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم** یعنی خوش آمدید اے رسولُ اللہ کے بیٹے! کہتے ہوئے ان کا استقبال فرمایا اور حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں تین لاکھ درہم پیش کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ (طبقات ابن سعد، الحسین بن علی، ۶/ ۴۰۹)

(4) حضرت امامِ حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک بار اَمِیْرُ المؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! میری تمنا ہے کہ آپ ہمارے پاس آیا کریں۔ چنانچہ میں ایک دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر گیا مگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ علیحدگی میں مصروفِ گفتگو تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بیٹے حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دروازے پر کھڑے انتظار کر رہے تھے۔ کچھ دیر انتظار کے بعد جب وہ واپس جانے لگے تو میں بھی لوٹ آیا۔ بعد میں امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنْہُ سے میری ملاقات ہوئی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ''کَمْ اَرَکَ یعنی آپ ہمارے پاس دوبارہ آئے ہی نہیں؟'' میں نے عرض کیا: ''اے امیر المومنین! میں تو آیا تھا مگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ مصروفِ گفتگو تھے۔ آپ کے بیٹے عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی باہر کھڑے انتظار کر رہے تھے (میں نے سوچا جب بیٹے کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے مجھے کیسے ہو سکتی ہے) لہٰذا میں ان کے ساتھ ہی واپس چلا گیا۔'' آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ''**اَنْتَ اَحَقُّ بِالْاِذْنِ مِنْ عَبْدِ اللہِ ابْنِ عُمَرَ اِنَّمَا اَنْبَتَ فِیْ رُءُوْسِنَا اللہُ ثُمَّ اَنْتُمْ** یعنی آپ میری اولاد سے زیادہ اس بات کے حق دار ہیں کہ اندر آجائیں۔ ہمارے سروں پر یہ جو بال ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بعد تم نے ہی تو اگائے ہیں۔'' (تاریخ ابن عساکر، ۱۴/۱۷۶، ریاض النضرہ، ۱/۳۴۱)

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حسن پھول

(حدائقِ بخشش، ص ۷۹)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس شعر میں اپنے آپ کو مخاطب کر کے یوں ارشاد فرماتے ہیں، اے رضاؔ اُس کرم و رحمت والے باغ کی کیا بات ہے، جس باغِ رسالت کی کلی سیدۃُ النّساء فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اور سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃ امامِ حسن و امامِ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جس مہکتے باغ کے پھول ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کل 10 محرام الحرام ہے اور یہ وہ دن ہے کہ جس میں نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول، سَیِّدُ الشُّہدا، راکبِ دوشِ مُصطفےٰ، فرزندِ مولا علی مُشکِل کُشا حضرت سیدنا امام

حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان کے رفقاء کے ساتھ کربلا کے تپتے ریگستان میں بے کسی کے ساتھ شہید کیا گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت سے ہمیں بھی درس ملتا ہے کہ راہِ حق میں آنے والی مصیبتوں پر صبر اور استقامت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ آیئے ثواب کی نیت سے حضرت سیدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مختصر ذکرِ خیر سنتے ہیں:

☆ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت 5 شعبان 4ھ کو مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً میں ہوئی۔ ☆ آپ کا نام حُضور پرنور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "حُسین" اور "شبیر" رکھا۔ ☆ آپ کی کُنیت "ابو عبداللہ" اورآپ کا لَقب بھی "سِبْطُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" اور "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" ہے۔ آپ کے برادرِ مُعظّم کی طرح آپ بھی جنّتی جوانوں کا سردار ہیں۔ (اسد الغابۃ، باب الحاء والحسین، ۱۱۷۳۔ الحسین بن علی، ص ۲۶، ۲۵ ملتقطاًوسیر اعلام النبلاء، ۲۷۰۔الحسین الشھید...الخ، ۴/ ۴۰۲۔۴۰۴) ☆ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ولادت کے بعد نبیِ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کے دائیں کان میں اذان کہی اور بائیں کان میں تکبیر کہی اور اپنا لعابِ اَقْدس انکے مُنہ میں ڈالا۔(کنز العمال، ج۸، حصہ ۱۶، ص ۲۵۲، ح ۴۵۹۹۳) ☆ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انہیں دنیا میں اپنا پھول قرار دیا۔(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین، ۲/ ۵۴۷، حدیث: ۳۷۵۳)

☆ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے بڑے بھائی حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرح جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی...الخ، حدیث: ۳۷۹۳، ۵/ ۴۲۶)

☆ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نہایت سخی اور نیک خصلت تھے۔ کئی حج پیدل کئے تھے۔(احیاء العلوم) ☆ آپ نے بھی شہرِ علم جنابِ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور دروازۂ شہرِ علم امیرُ المؤمنین حضرتِ سیّدُنا مَولیٰ علی مشکل کُشا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے علمِ دین کا بیش بہا خزانہ پایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی علم سے

بھرپور گفتگو ایسی دلکش ہوا کرتی تھی کہ لوگوں کی یہ خواہش ہوتی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خاموش نہ بیٹھیں بلکہ عِلم و حِکمت کے مَدَنی پھول لُٹاتے ہی رہیں۔ ☆آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے جدِ کریم، مومنوں کیلئے رؤف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اوراپنے والدِ محترم، والدۂ مُحترمہ اورامیرُ المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمرِ فاروق عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث سنیں اور رِوایت کیں۔ ☆آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت کرنے میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بھائی امام حسن، آپ کے شہزادے امام زینُ العابدین، آپ کی صاحبزادیاں، پوتے امام باقر عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سمیت دیگر عُلماء و مُحدِّثِین شامل ہیں۔(الاصابہ،۲/۶۸) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مُستقل علمی حلقہ مسجدِ نبوی میں لگا ہوتا جس میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں کو فقہی مسائل سے آگاہ فرماتے تھے۔(تاریخ دمشق،۱۴/ ۱۸۱) اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے نقشِ قدم پر چلنے اورآپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عرس کے موقع پر خُوب خُوب نذر ونیاز اور عبادتیں کرکے ان کا انہیں نذر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کی توفیق عطا فرمائے۔اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس رابطہ بالعلما والمشائخ کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اہل بیت عظام و صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت سے اپنے دلوں کو سرشار کرنے کے لئے عاشقانِ اہلِ بیت و عاشقانِ صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی صحبت اختیار کیجیے اس کا ایک بہترین زریعہ عاشقانِ رسول کی مَدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر خدمتِ دین کے لئے اپنی خدمات پیش کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم وبیش 104 شُعبہ جات میں **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے۔ اِنہی شُعبہ جات میں سے ایک شُعبہ **"مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ"** بھی ہے۔ اِس شُعبے کا بُنیادی مقصد عاشقانِ رسول کے عُلمائے کِرام و مشائخِ عِظام مثلاً ائمۂ مساجِد، خُطبا اور پیرانِ طریقت وغیرہ کو دعوتِ اسلامی کی دِینی خدمات سے آگاہ کرنا، مَدَنی کاموں میں

اُن کی مدد (Help) حاصِل کرنا، اُن کی دُعائیں لینا، سُنّی جامعات و مَدارِس میں مَدَنی کاموں کی ترکیب بنانا، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع، مَدَنی مُذاکرے، مُختلف سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں عاشقانِ رسول کے جامعات و مَدارِس کے طَلَبۂ کِرام کی شرکت کروانا اور اُن کے لیے مناسِب خَیر خواہی کا اِنتظام کرنا ہے۔ اللہ کریم دعوتِ اسلامی اور **"مجلسِ رابطہ بالعُلَما والمشائخ"** کو مزید ترقّیاں عطا فرمائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول پر اِستقامت نصیب فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۳۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

اچھی صحبت کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اچھی صحبت کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ" یعنی انسان اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے۔ (مسلم، کتاب البر۔۔۔الخ، باب المرء مع من

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

احب، ص ۱۰۸۸، حدیث: ۶۷۱۸) (2) فرمایا: ”اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ“ یعنی آدمی اپنے دوست کے دین اور اس کے طور طریق پر ہوتا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ وہ دیکھے کہ کس سے دوستی رکھتا ہے۔(مسند لامام احمد بن حنبل، مسند ابی هریرة، ۲۳۳/۳، حدیث: ۸۴۲۵) ☆ اچھے بُرے ساتھی کی مثال مُشک کے اٹھانے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے، مشک اٹھانے والا یا تو تجھے ویسے ہی دے گا یا تو اس سے کچھ خرید لے گا اور یا تو اس سے اچھی خوشبو پائے گا اور بھٹی دھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔ (مسلم، کتاب البر و الصلة، باب استحباب مجالسة... الخ، ص ۱۰۸۴، حدیث: ۶۶۹۲۔) ☆ حدیث شریف میں فرمایا گیا: بڑوں کی صحبت میں بیٹھا کرو اور علماء سے باتیں پوچھا کرو اور حکما سے میل جول رکھو۔(المعجم الکبیر، ۱۲۵/۲۲، حدیث: ۳۲۴) ☆ اچھا ہمنشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔(الجامع الصغیر، حرف الخاء، حدیث: ۴۰۶۳، ص ۲۴۷) ☆ اچھے دوست کی ہم نشینی نہ صرف دنیا میں سود مند ہوتی ہے بلکہ قبر میں بھی نیکوکار کی صحبت فائدہ پہنچاتی ہے۔(اچھے ماحول کی برکتیں، ص ۳۳) ☆ عمل کرنے کا وہ اعلیٰ جذبہ جو ایک پاکیزہ ماحول کی صحبت سے ملتا ہے وہ دوسری طرح ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔(ایضا، ص ۲۱) ☆ ایسا ماحول بنانا چاہیے جس میں تمام شرکاء کا اٹھنا بیٹھنا آپس میں ملاقات کرنا اور ایک دوسرے سے محبت رکھنا فقط اللہ پاک کی رضا و خوشنودی کے لئے ہو۔(ایضا، ص ۲۵) ☆ اچھے ماحول سے اچھی صُحبت میسر ہوتی ہے۔(ایضا، ص ۱۶) ☆ اچھے ماحول سے وابستہ ہونے پر ظاہر و باطن کی اصلاح ہوتی ہے۔(ایضا، ص ۱۶) ☆ بُرے ماحول کو اپنانے والے افراد اپنی عزت و وقار اور حیثیت کو کھو دیتے ہیں۔(ایضا، ص ۲۶) ☆ حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس بھائی یا ساتھی کی صحبت تمہیں دینی فائدہ نہ پہنچائے تم اس کی صُحبت سے بچو تاکہ تم محفوظ و سلامت

رہو۔ (کشف المحجوب، باب الصحبۃ ومایتعلق بھا، ص ۳۷۴) ☆ دعوتِ اسلامی کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا روح پرور ماحول عبادات و معاملات کی نگہداشت اور سنتوں کی محافظت کا جذبہ لئے ہوئے سوئے مدینہ رواں دواں ہے لہٰذا دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ اور نیک ماحول سے وابستہ ہونا سعادت دارین ہے۔ (اچھے ماحول کی برکتیں، ص ۲۲)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** **اور** **"163 مدنی پھول"** ھَدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ،اَلبتّہ اگراِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کافرمانِ رَاحت نِشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغفار (بخشش کی دُعا) کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲)

ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے
میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ [1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے بیان میں ہم صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِین اور صالحین (یعنی نیک لوگوں) کی نیکیوں کی حرص کے کچھ واقعات سنیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم مفتیٔ دعوتِ اسلامی مفتی محمد فاروق عطاری مدنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت و کردار کی جھلکیاں، آپ کی زندگی کے مختلف گوشوں جیسے آپ کی نرمی، تقویٰ و پرہیزگاری اور اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

سے آپ کی محبت کے بارے میں سنیں گے، وقتاً فوقتاً مدنی تربیت کے مختلف مدنی پھول بھی حاصل کریں گے۔

اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مفتیٔ دعوتِ اسلامی سے متعلق کیا جذبات ہیں یہ بھی سنیں گے۔ اللہ کرے کہ ہم سارا بیان سننے والے بن جائیں۔ بعض اسلامی بھائی دورانِ بیان تسبیح کے ذریعے درود شریف وغیرہ پڑھتے رہتے ہیں، ذِکر کرتے رہتے ہیں، یاد رکھئے! یہ اِس کا موقع نہیں ہے، ہم چُونکہ علمِ دِین سیکھنے کی نیّت سے یہاں جمع ہوئے ہیں تو دورانِ بیان پوری توجہ بیان کی طرف ہی ہونی چاہیے، ویسے علمِ دین سیکھنے پر مشتمل بیان سُننا بھی ذِکرُ اللہ ہی میں شامل ہے۔

زخمی حالت میں بھی نماز ادا فرمائی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب فیضانِ فاروقِ اعظم جلد اول کے صفحہ 758 پر ہے کہ اَمِیْرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ نماز شروع کرنے سے پہلے اعلان فرماتے: "اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ یعنی اپنی صفیں سیدھی کرلو۔" پھر نماز شروع کرتے۔ اَبُولؤلؤ بھی صف میں موجود تھا، جیسے ہی سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نماز شروع کی تو اس نے آپ پر خنجر سے حملہ کیا اور تین 3 شدید وار کئے۔ آپ زخمی حالت میں نیچے تشریف لے آئے۔

(تاریخ ابن عساکر، ۴۴/ ۴۱۱ ملتقطاً)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زخم اتنے شدید اور گہرے تھے کہ اس وقت آپ کو ایک شربت پلایا گیا تو وہ سارا شربت زخموں کے ذریعے باہر آگیا، لوگوں نے سمجھا کہ شاید زخموں سے خون (Blood) وغیرہ نکلا ہے۔ لہٰذا انہوں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دودھ پلایا تو وہ بھی زخموں سے باہر آگیا۔ (طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر، ۳/ ۲۵۹ ملخصاً) اتنے شدید زخمی ہونے کے باوجود بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ زندگی

کی آخری سانس تک نماز کا اِہتمام فرماتے رہے۔ چنانچہ حضرتِ سیّدُنا مِسوَر بن مَخرَمَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب حضرتِ سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو زخمی کیا گیا تو میں اور حضرتِ عبد اللہ ابن عباس (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) حضرتِ سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان پر کپڑا ڈالا ہوا تھا، ہم نے کہا: یہ نماز کے نام پر جتنی جلدی اٹھیں گے کسی اور چیز کے نام سے نہیں اُٹھیں گے، چنانچہ ہم نے عَرض کی: یَا اَمِیْرَالْمُؤمِنِین! نماز! یہ سن کر حضرتِ سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُٹھے اور فرمایا: اللہ پاک کی قسم! جو نماز چھوڑ دے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے زخمی حالت میں بھی نماز ادا کی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۸/۵۷۹، حدیث: ۱۲)

نماز کی پابندی اور ہم:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یقینی جنّتی ہونے کے باوجود احکامِ شرعیہ پر کیسا عمل کرنے والے تھے۔ انہیں نماز سے کیسی محبت اور نیکیوں کی کیسی حرص تھی کہ شدید زخمی حالت میں بھی نماز کا اہتمام فرمایا۔ ایک طرف تو ان اللہ والوں کی نمازوں سے محبت ہمارے سامنے ہے، جو زخموں سے چُور چُور ہونے کے باوجود نماز نہیں چھوڑتے تھے جبکہ دوسری جانب آج کل کے نام کے مسلمانوں کا حال بے حال ہے، جن کی اکثریت نماز پڑھتی ہی نہیں ہے، اگر نماز پڑھنے کی توفیق ملے بھی تو بے توجہی سے پڑھتے ہیں۔

جو نماز باقاعدگی سے پڑھتے بھی ہیں، ان میں بھی ایک تعداد ایسی ہے جو **نماز اور اس میں پڑھے جانے والے اذکار** نہیں سیکھتے، پڑھنے والوں میں بھی ایک تعداد ہے جو حقیقی معنوں میں پابندِ نماز نہیں ہے، خوشی میں پڑھتے ہیں تو غمی میں چھوڑ دیتے ہیں، کچھ غمی میں پڑھتے ہیں تو خوشی میں چھوڑ دیتے ہیں۔

کچھ وہ ہوتے ہیں جنہیں تھوڑی سی تکلیف بھی پہنچے تو وہ سمجھتے ہیں کہ اب ہم سے نماز معاف ہے حالانکہ ایسا کیسے ہوسکتا ہے۔ کاش! ہمیں بھی سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسا ذوقِ عبادت مل جائے، شوقِ نماز مل جائے، مدنی ذہن مل جائے، ہم بھی اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے بن جائیں اور اے کاش! ہماری بھی کوئی نماز بلکہ کوئی جماعت بھی قضا نہ ہونے پائے۔

اے کاش! نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہم **نماز کے مسائل** سیکھیں، نماز کے ایسے سینکڑوں مسائل ہیں کہ جن کا معلوم ہونا ایک نمازی کے لیے بہت ضروری ہے، ہوسکتا ہے کہ شیطانِ لعین وسوسہ ڈالے کہ نماز کے تو مسائل ہی اِتنے ہیں، اِنہیں سیکھیں کیسے؟ شیطان کے اِس وار کو ناکام بناتے ہوئے ہمیں ہمت کرنی چاہئے، نماز کے مسائل سیکھنے کا ذوق و شوق بیدار کرنا چاہئے، دُنیوی ڈِگریاں حاصل کرنے کے لیے اِنسان کتنی کوشش کرتا ہے، کوئی بھی کام، کاروبار کرنا ہو تو پہلے اُس کو سیکھنے میں کئی کئی سال لگا دیتا ہے، غور کیجئے! کیا نماز بغیر سیکھے ہی ہم پڑھ سکتے ہیں؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اِس پُرفتن دَور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے لیے **اللہ** پاک کی ایک بہت بڑی نعمت ہے، اِس نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے ہمیں اِس مدنی ماحول سے وابستہ رہ کر خوب نیکیاں کرنی چاہئیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں جہاں دِیگر مختلف **مدنی کورسز** کروائے جاتے ہیں، اِنہی میں نماز سے متعلق ایک بہت ہی پیارا کورس ہے، جس کا نام ہے "**فیضانِ نماز کورس**"۔ یعنی یہ کورس بالخصوص ہے ہی **نماز کے مسائل** سے متعلق، یہ کورس ہے بھی **صرف 7 دن** کا۔ یہ کورس **رہائشی** ہوتا ہے، یعنی 7 دن مکمل طور پر مجلس مدنی کورسز کے دیئے گئے جدول کے مطابق گزارنے کی برکت سے **نماز کے سینکڑوں مسائل** کی معلومات جاننے کے ساتھ ساتھ **نماز کا عملی طریقہ** سیکھا جاسکتا ہے، نماز میں ہونے والی غلطیاں دُور کی جاسکتی ہیں۔

مجلس مدرسۃ المدینہ آن لائن کی طرف سے اس وقت 30 سے زائد مختلف آن لائن مدنی کورسز

کروائے جارہے ہیں، جن میں ایک "**فیضانِ نماز کورس**" بھی ہے، یعنی اگر کوئی گھر بیٹھے **بذریعہ انٹرنیٹ** یہ کورس کرنا چاہے تو دعوتِ اسلامی یہ سہولت بھی پیش کررہی ہے، اِس کورس کی **مُدّت 63 دن** ہے، درجے (کلاس) کا **دورانیہ 30 منٹ** ہے اور یہ کورس **اُردو اور انگلش** 2 زبانوں میں کروایا جاتا ہے، اب تو ہمیں چُستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے **نماز** سیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے، آیئے! مل کر اپنے جذبات کا اِظہار کرتے ہیں کہ

*** نماز سیکھیں گے سکھائیں گے * نماز سیکھیں گے سکھائیں گے * نماز سیکھیں گے سکھائیں گے۔**

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نماز کی برکات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پابندی کے ساتھ نماز پڑھنے کی بڑی برکتیں ہیں: مثلاً ☆ **نماز** جنّت میں لے جانے والا عمل ہے، ☆ **نماز** مومن کے لئے بہترین عمل ہے، ☆ **نماز** نُور ہے ☆ خشوع وخضوع کے ساتھ 2 رکعتیں **نماز** ادا کرنے والے کے لئے جنّت واجب ہو جاتی ہے، ☆ 2 رکعت **نماز** دُنیا و مَافِیْھَا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اِس میں ہے) سے بہتر ہے، ☆ **نماز** اللہ پاک کا پسندیدہ عمل ہے، ☆ **نماز** میں ہر سجدے کے عوض ایک نیکی لکھی جاتی، ایک گناہ مٹایا جاتا اور ایک درجہ بُلند کیا جاتا ہے۔ ☆ **نمازی** بروزِ قیامت سَلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل کیا جائے گا، ☆ **نماز** سے گناہ جھڑتے ہیں، ☆ **نماز** گناہوں کے میل کو دھو دیتی ہے، ☆ ایک **نماز** پچھلی **نماز** کے دوران ہونے والے گناہوں کو دھو ڈالتی ہے، ☆ **نمازی** خیر میں رات گزارتا ہے، ☆ **نمازی** کے لئے معصوم فِرشتے ربِّ کریم کی بارگاہ میں مغفرت کی سفارش کرتے ہیں، ☆ **نمازی** اللہ پاک کی اَمان یعنی حفاظت میں رہتا ہے، ☆ **نماز**، نمازی کے لئے دُعائے حفاظت کرتی ہے، ☆ **نماز**، شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔

دِیدارِ حق دِکھائے گی اے بھائیو! نماز
جنّت تمہیں دِلائے گی اے بھائیو! نماز
دربارِ مصطفٰی میں تمہیں لے کے جائے گی
خالق سے بخشوائے گی اے بھائیو! نماز
جنّت میں نرم نرم بچھونوں کے تخت پر
آرام سے سُلائے گی اے بھائیو! نماز
فاقے سے مُفلسی سے جہنّم کی آگ سے
سب سے تمہیں بچائے گی اے بھائیو! نماز
بات اعظمیؔ کی مانو نہ چھوڑو کبھی نماز
اللہ سے مِلائے گی اے بھائیو! نماز

(جنتی زیور، ص۶۵۸ بتغیر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین کے سینے نیکیوں کی حرص اور فکرِ آخرت سے معمور تھے، ان کی سیرت (Biography) وکردار کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ وہ بڑھاپے میں یا عمر کے آخری ایّام میں ہی نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتے تھے، بلکہ بچپن سے ہی نیکیوں کے شیدائی ہوتے اور ان کی ساری زندگی اتباعِ شریعت اور عبادت و ریاضت میں گزرتی تھی۔ ان کی زندگیوں کے شب و روز اطاعتِ الٰہی میں بسر ہوتے، اس کے باوجود بھی ان کا نیکیاں کرنے کا جذبہ کم نہیں ہوتا تھا بلکہ نیکیوں کی حرص مزید بڑھتی ہی چلی جاتی تھی۔

حضرت جنیدِ بغدادی اور نیکیوں کی حرص:

چنانچہ منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا جنیدِ بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِبتداءً آئینوں (Mirrors) کی تجارت کرتے تھے، اس دوران بھی آپ کا معمول تھا کہ جب اپنی دُکان پر تشریف لے جاتے تو پردہ گرا کر چار سو (400) رکعت نمازِ نَفْل ادا فرماتے، ایک مُدّت تک آپ نے اس عمل کو جاری رکھا۔ پھر آپ

دُکان چھوڑ کر حَضْرتِ سِرّی سَقَطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اوران کے مکان کی ایک کوٹھڑی میں عبادت میں مصروف ہوگئے۔ اس طرح آپ نے چالیس (40) سال کا طویل عرصہ گزارا۔ تیس (30) سال تک آپ کا معمول تھا کہ عشاء کی نماز کے بعد کھڑے ہو کر صبح تک اللہ اللہ کہا کرتے اور اسی وضو سے صبح کی نماز ادا کرتے۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ بیس (20) برس تک مجھ سے تکبیرِ اُولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ (شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص:۳۷ ملخصاً)

اللہ! عبادت میں مرے دل کو لگا دے میں ساتھ جماعت کے پڑھوں ساری نمازیں

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۱۴)

حَضْرت سیِّدُنا ابوبَکْر عطَّار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُنا جُنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو میں اور میرے کچھ دِینی دوست وہاں مَوجُود تھے، ہم نے دیکھا کہ اِنتقال سے کچھ دیر قبل کمزوری کی وجہ سے آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ کے دونوں پاؤں سُوج ہوئے تھے۔ جب رُکوع وسُجود کرتے تو ایک پاؤں موڑ لیتے جس کی وجہ سے بہت تکلیف اور پریشانی ہوتی۔ دوستوں نے یہ حالت دیکھی تو کہا: اے ابُو قاسم! یہ کیا ہے؟ آپ کے پاؤں سُوج ہوئے کیوں ہیں؟ فرمایا: "اللہ اَکْبَر، یہ تو نعمت ہے۔" حضرت سیِّدُنا ابُو محمد حَرِیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: "اے ابو قاسم! اگر آپ لیٹ جائیں تو کیا حرج ہے؟" فرمایا: "ابھی وَقْت ہے، جس میں کچھ نیکیاں کرلی جائیں، اس کے بعد کہاں موقع ملے گا۔" پھر اللہ اَکْبَر کہا اور آپ کی رُوح اس دارِ فانی سے عالَمِ بالا کی طرف پرواز کرگئی۔ یہ بھی منقول ہے کہ جب آپ سے کہا گیا: حُضُور! اپنی جان پر کچھ نرمی کیجئے، تو فرمایا: اب میرا نامۂ اَعمال بند کیا جارہا ہے، اس وَقْت نیک اعمال کا مجھ سے زِیادہ کون حاجت مند ہوگا۔ (عیون الحکایات، ص ۲۵۰ ملخصاً)

مِری زندگی بس تِری بندگی میں
ہی اے کاش! گُزرے سدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمارے اسلاف اور ہم:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حِکایت سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بُزرگانِ دین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نیکیاں کمانے میں کس قدر حَریص تھے کہ سیدنا جنیدِ بغدادی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا جاں کَنی کا وَقْت ہے، کمزوری اور نَقاہت کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز اَدا کرنا ممکن نہیں ہے، کثرتِ عِبادت کے سبب پاؤں سُوجے ہوئے ہیں، تکلیف کی شدّت ہے، ان تمام اَعذار (Excuses) کے باوُجُود بھی خواہش یہی ہے کہ مزید کچھ نیکیاں کرلی جائیں جبکہ دوسری طرف ہم ہیں کہ اپنی زندگی طرح طرح کے فضول کاموں میں برباد کررہے ہیں، ☆ بزرگانِ دین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ہر قدم دِین اور شریعت کی اِتّباع میں اُٹھاتے جب کہ ہم دِین و شریعت پر عمل سے جی چراتے ہیں، ☆ بزرگانِ دِین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن فرض و واجب کے ساتھ ساتھ سُنّت اور مستحب کی بھی زبردست پابندی فرماتے تھے جبکہ ہم فرائض و واجبات سے بھی غافل ہیں، ☆**اللہ** پاک کے یہ نیک بندے آخری دَم تک نیکیاں کمانے کی دُھن میں مگن رہتے جبکہ ہم میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنی ساری زندگی غفلت میں گُزار کر بُڑھاپے میں بھی نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتے ☆ ہمارے اسلاف سالہا سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نمازیں ادا کیا کرتے تھے جبکہ ایک تعداد ہے، جسے فجر میں بیدار ہونے کی توفیق نہیں ملتی، ☆ اور جو بیدار ہوتے ہیں، ان میں

سے بہت کم مساجد میں آکر فجر با جماعت پڑھتے ہیں۔ ✫ہمارے اَسلاف پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کے دیوانے تھے جبکہ ہم فیشن کے مَتوالے، دنیا کی رنگینیوں کے مَستانے ہیں، ✫ہمارے اسلاف نہ صرف خود نیکیاں کرتے بلکہ دوسروں تک بھی نیکی کی دعوت پہنچاتے جبکہ ہم میں سے کئی خود گناہوں میں مشغول رہتے ہیں بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دوسروں کو بھی گناہوں کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ اے کاش! ہم بھی نیک بن جائیں، اے کاش! ہم بھی اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں۔ اے کاش! ہمیں بھی اپنے اسلاف کی طرح فکرِ آخرت نصیب ہو جائے۔ آیئے! مل کر دعا مانگتے ہیں:

مِرے دِل سے دُنیا کی چاہَت مِٹا کر ۔۔۔ کر اُلفَت میں اپنی فنا یاالٰہی!
گناہوں کے اَمراض سے نیم جاں ہوں ۔۔۔ پئے مُرشِدی دے شِفا یاالٰہی!
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ ۔۔۔ گناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اولیائے کرام کے ذکر کی برکتیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے نیک بندوں کی زندگیوں میں ہمارے لیے سیکھنے کے بے شمار مدنی پھول ہیں، یہ پاکیزہ صفات لوگ ہر وقت اپنے خالقِ حقیقی کی رِضا کی جستجو میں ہوتے ہیں، یہ مقدس لوگ دنیا میں حقیقتاً ایک مسافر (Traveller) کی سی زندگی بسر کرتے ہیں اور ہمیشہ جہانِ آخرت کو پیشِ نظر رکھتے ہیں، جس طرح کوئی دنیادار اپنی دنیا کو بہتر سے بہترین کرنے کے لیے فکر مند رہتا ہے، اللہ پاک کے یہ نیک بندے اس سے کہیں زیادہ اپنی آخرت کی بہتری کے لیے مصروفِ عمل ہوتے

ہیں، یہ لوگ اپنی زندگیاں اس طرز سے گزار جاتے ہیں کہ بعد والوں کے لیے محض ان کا ذکر کرنا بھی اللہ پاک کی رحمتیں پانے کا سبب بن جاتا ہے۔ اللہ پاک ان کے تذکروں میں ایسی تاثیر رکھ دیتا ہے کہ فقط ان کے **ذکر کی برکت** سے دلوں کی دنیا زیروزبر ہونے لگتی ہے، ان کے **ذکر کی برکت** سے ہی لوگوں کی کایا پلٹنے لگتی ہے۔ ان کے **ذکر کی برکت** سے دِلوں کی صفائی ہوتی ہے، ان کے **ذکر کی برکت** سے رُوح کو تازگی نصیب ہوتی ہے، ان کے **ذکر کی برکت** سے فکر و نظر کو وسعت ملتی ہے، ان کے **ذکر کی برکت** سے عمل کی رغبت ملتی ہے، ان کے **ذکر کی برکت** سے دلوں میں تقوے کا نور داخل ہوتا ہے، **ان کے ذکر** کی روشنی دِل ودِماغ کو زِندہ کر دیتی ہے، ان کے **ذکر کی برکت** سے نیک اوصاف کی رہنمائی ملتی ہے، ان کے **ذکر کی برکت** سے ربِّ کریم کی معرفت نصیب ہوتی ہے۔ ان نیک عادت لوگوں میں سے ایک **مفتیِ دعوتِ اسلامی** مفتی محمد فاروق عطاری مدنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔ آیئے! آپ کی سیرت کے بارے میں کچھ سنتے ہیں، پہلے آپ کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے:

مفتیِ دعوتِ اسلامی کا مختصر تعارف:

♣ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام "محمد فاروق" تھا۔ ♣ آپ کی وِلادت 26 اگست 1976 کو رمضان المبارک کے مہینے میں فاروق نگر (لاڑکانہ باب الاسلام سندھ) میں ہوئی۔ ♣ ابتدائی تعلیم وحفظِ قرآن زم زم نگر (حیدرآباد) باب الاسلام (سندھ) کے ایک سُنّی جامعہ سے کیا، پھر فاروق نگر (لاڑکانہ) سے زم زم نگر حیدر آباد اور پھر 1989 میں بابُ المدینہ (کراچی) منتقل (Shift) ہو گئے۔ (مفتی دعوتِ اسلامی، ص ۳ ملخصاً) ♣ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی برکت سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ ♣ آپ اپنی عادات واطوار میں دیگر طَلَبہ سے ممتاز حیثیت کے حامِل تھے۔ ♣ آپ کا معمول تھا کہ روزانہ قرآنِ کریم کی ایک منزل کی تلاوت کرتے، یوں 7 دن میں مکمل قرآنِ پاک ختم کر لیا کرتے

تھے۔♣زبان کی حفاظت کے معاملے میں بہُت مضبوط مدنی ذہن بنا ہوا تھا، گفتگو خود شروع کرنے کے بجائے اکثر سامنے والے کے مُنْتَظِر رہتے تھے۔♣ آپ کو کبھی قہقہہ لگاتے نہیں دیکھا گیا، لبوں پر مسکراہٹ ضَرور دیکھی جاتی۔♣ آپ کے تحریر کردہ فتاوٰی کی تعداد **تقریباً 4000** ہے۔♣7 فروری 2002ء میں اپنے مرشدِ کریم، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ساتھ حج وزِیارتِ مدینہ مُنوّرہ کی سعادت سے مُشرَّف ہوئے۔(مفتی دعوتِ اسلامی، ص ۱۴ تا ۱۶، ملخصاً وملتقطاً)♣ مفتیٔ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حج کی سعادت ملنے کے بعد 2002ء میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن بنے اور تا دمِ حیات مرکزی مجلسِ شوریٰ میں شامل رہے۔(مفتی دعوتِ اسلامی، ص ۱۷ ملخصاً)♣ آپ کا معمول تھا کہ ہر ماہ پابندی سے مدنی انعامات کا رسالہ جمع کرواتے۔(مفتی دعوتِ اسلامی، ص ۲۵)♣ آپ بہت سے نیک اوصاف جیسے خوفِ خدا، عشقِ رسول، دُنیا سے بے رغبتی، قناعت پسندی، صبر و تحمّل اور عاجزی واِنکساری کے پیکر تھے۔♣ اس کے ساتھ ساتھ آپ فرائض، واجبات، سُنّتوں اور مُسْتَحبّات کے عامل، حُسنِ اَخلاق کے پیکر، وَقْت کے قدردان، درسِ نظامی کے اچھے مُدَرِّس اور بہترین امام تھے۔(مفتی دعوتِ اسلامی، ص ۳۴ تا ۵۶ ملخصاً وملتقطاً)♣18 مُحرّمُ الحرام 1427ھ مطابق 17 فروری 2006ء جُمعۃ المبارک کو بعد نمازِ جمعہ آپ نے اس دنیا سے پردہ فرمایا۔(مفتی دعوتِ اسلامی، ص ۵۷ ملخصاً)♣ آپ کی نمازِ جنازہ دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں آپ کے پیر و مرشد، اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے پڑھائی۔ آپ کا مزارِ پُراَنوار صحرائے مدینہ (نزد ٹول پلازہ باب المدینہ) کراچی میں ہے۔(مفتی دعوتِ اسلامی، ص ۶۱ تا ۶۵ ملخصاً وملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مفتیِ دعوتِ اسلامی کی نرمی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے مفتیِ دعوتِ اسلامی مفتی محمد فاروق عطاری مدنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کی مختصر جھلکیاں ملاحظہ کیں، جسے سن کر یہ بات روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی ہے کہ آپ کی پوری زندگی شریعت وسُنّت کی پیروی سے معمور تھی۔ وہ خوبیاں جو بزرگوں کی زندگیوں کا حصہ تھیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مفتیِ دعوتِ اسلامی کی زندگی بھی انہی خوبیوں سے معمور نظر آتی ہے، آپ خوفِ خدا، عشقِ رسول، حِلْم، حوصلہ، صبر، حُسنِ سلوک، سادگی، قناعت، عاجزی اور فکرِ آخرت سمیت کئی عمدہ اور اعلیٰ اوصاف (Quali ties) کے جامع تھے۔ آپ کی بہترین خوبیوں میں سے ایک بہت ہی پیاری خوبی "**نرمی**" (Softness) بھی ہے۔ آپ کی سیرت کا جائزہ لیا جائے تو یوں لگتا ہے جیسے نرمی کُوٹ کُوٹ کر آپ کی طبیعت میں بھری ہوئی تھی۔ ہر ایک سے نرمی سے پیش آنا اور ہر کام میں نرمی کا مظاہرہ کرنا، یہ آپ کا معمول تھا۔ چنانچہ آپ کی والدہ محترمہ کا بیان ہے: ہم نے ان کو کبھی غصّہ کرتے نہیں دیکھا، نہ بہن، بھائیوں پر، نہ اپنی بچی کی امّی پر غصّہ کرتے، ہمیشہ نرمی سے گفتگو فرماتے تھے۔ (مفتیٔ دعوتِ اسلامی، ص ۳۸)

آپ کے ساتھ سُنّتوں کی خدمت کرنے والے ایک مفتی صاحب کا بیان ہے: مفتیِ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ساتھ کام کرنے والوں پر کمال شفقت فرماتے اور ہر دم خیر خواہی پیشِ نظر ہوتی، تکلُّف نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ مجھ سے کبھی یہ نہیں فرمایا: "یہ کام کیوں نہیں کیا" اور مجھے کبھی بھی نہیں ڈانٹا اور نہ ہی (میں نے انہیں) کسی کو ڈانٹتے دیکھا۔ (مفتیٔ دعوتِ اسلامی، ص ۳۸)

اِفتاء مکتب میں خدمت پر مامور اسلامی بھائی کا بیان ہے: ایک مرتبہ مکتب میں کمپیوٹر کی میزیں رکھنے کا معاملہ درپیش تھا۔ مجھ سے پیمائش میں بھول ہوگئی، نتیجۃً لائی جانے والی میزیں وہاں پوری نہ آرہی تھیں۔ کوئی اور ہوتا تو شاید میری خوب خبر لیتا مگر مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قربان! آپ نے مجھے اس بارے

میں ذرا بھی نہیں ڈانٹا بلکہ نہایت نرمی کے ساتھ مجھے میری غلطی کی طرف مُتوجِّہ کیا۔(مفتیٔ دعوتِ اسلامی، ص ۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نرمی کی اہمیت اور فوائد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! مفتیٔ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیسے نرم مزاج شخص تھے، نرمی ہی سے کام لیتے اور نقصان ہو جانے پر بھی نرمی کا دامن نہ چھوڑتے اور نرمی سے ہی اصلاح بھی فرماتے تھے۔ اے کاش! ہم بھی نرمی اپنانے والے بن جائیں۔ افسوس! آج ہمارے معاشرے کی ایک تعداد ہے، جو نرمی سے تعلق توڑتی نظر آرہی ہے۔ ایک تعداد ہے جس میں نرمی کی جگہ بے جا سختی نے لے لی ہے۔ **نرمی کے ختم** ہونے کی وجہ سے لوگوں سے خیر خواہی اور خدا ترسی کا جذبہ دم توڑتا نظر آرہا ہے۔ **نرمی کے ختم** ہونے کی وجہ سے بات بات پہ جھگڑنا عام ہوتا جارہا ہے، **نرمی کے ختم** ہونے کی وجہ سے لوگ چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر بھی لڑنے جھگڑنے پر کمر بستہ ہو جاتے ہیں، **نرمی کے ختم** ہونے کی وجہ سے آپس کی محبتیں اور **صبر و تحمل** جیسی عمدہ عادات ختم ہوتی جارہی ہیں، **نرمی کے ختم** ہونے کی وجہ سے ہی عفو و درگزر سے منہ موڑا جارہا ہے۔ حالانکہ نرمی ایک ایسی خصلت ہے، جو شریعت کو بے حد مطلوب (Required) ہے، نرمی ایک ایسی خوبی ہے، جو تمام بھلائیوں کی اصل ہے، **نرمی ایسی صفت ہے** جو انسان کو رحم پر اُبھارتی ہے، **نرمی ایسی صفت ہے** جو انسان کو ظلم سے روکتی ہے، **نرمی ایسی صفت ہے** جو انسان کو تکبّر سے بچاتی ہے، **نرمی ایسی صفت ہے** جو انسان میں عاجزی اور انکساری پیدا کرتی ہے، **نرمی ایسی صفت ہے** جو بندے کو صلح اور معافی کی جانب لاتی ہے، **نرمی ایسی صفت ہے** جو بندے کو ہر دلعزیز بناتی ہے، **نرمی ایسی صفت ہے** جو انسان میں سختی کو ختم کرتی ہے۔ آیئے نرمی کی فضیلت پر 3 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. بیشک اللہ پاک رفیق ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سختی پر عطا نہیں فرماتا بلکہ نرمی کے سوا کسی بھی شے پر عطا نہیں فرماتا۔ (مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۲، حدیث: ۲۵۹۳)
2. جو نرمی سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔ (مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۲، حدیث: ۲۵۹۲)
3. اللہ پاک اس شخص پر رحم فرمائے جو کچھ بیچے تو نرمی کرے، کچھ خریدے تو نرمی کرے اور جب اپنے حق کا تقاضا کرے تب بھی نرمی کرے۔ (بخاری، کتاب البیوع، باب السھولة.. الخ، ۱۲/۲، حدیث: ۲۰۷۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! جب خرید و فروخت (Sale & Purchase) کی چند لمحوں کی ملاقات میں بھی شریعت کو نرمی مطلوب ہے تو وہ افراد جن سے برسوں کا ساتھ ہو وہاں تو اور زیادہ نرمی درکار ہو گی۔ اس لیے رشتہ دار ہو یا اجنبی، بڑا ہو یا چھوٹا، دکاندار ہو یا چوکیدار، ملازم ہو یا افسر ہمیں ہر ایک سے نرمی سے پیش آنا چاہیے۔

البتہ جہاں شریعت نے سختی کا حکم فرمایا ہے، وہاں شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اللہ پاک کی رِضا کے لیے سختی کرنی ہو گی، مثلاً اگر محرم بے پردگی کرے تو اس پر غیرت کھانا، 8 سالہ بچہ یا بچی نماز میں سُستی کرے تو سختی کرنا، مگر **یاد رہے!** نجاست کو نجاست سے پاک نہیں کیا جاتا، پانی سے پاک کیا جاتا ہے، یہ نہ ہو کہ کسی کو سدھارنے کے لیے سختی کی اور شریعت کی حدود توڑ کر خود گناہ گار اور جہنم کے حقدار بن جائیں۔

اللہ پاک ہمیں نرمی کی عادت بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بنا دو صَبْر و رِضا کا پیکر، بنوں خوش اخلاق ایسا سَرْوَر
رہے سدا نَرم ہی طبیعت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مسجد درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی ذات میں نرمی کا وصف اور مزید اعلیٰ اوصاف پیدا کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ (Associate) ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "**مسجد درس**" بھی ہے۔ ☆"**مسجد درس**" سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆"**مسجد درس**" سے انفرادی کوشش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ☆"**مسجد درس**" سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆"**مسجد درس**" کی برکت سے بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے۔ بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کی تو کیا ہی بات ہے چنانچہ

منقول ہے کہ اللہ کریم نے حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَولِیاء، ۶/۵، حدیث: ۷۶۲۲) بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سُنّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سُننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اَندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم

کا خوف محسوس نہیں ہو گا۔ آیئے ! بطورِ ترغیب **"مسجد درس"** کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

بغض وعناد نکل گیا

بھلوال (ضلع گلزار طیبہ سرگودھا، پنجاب، پاکستان) کے مقیم ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے گمراہی کی تاریک وادیوں میں بھٹک رہے تھے، اس بُری صحبت کی نحوست کا رنگ اس قدر غالب تھا کہ دعوتِ اسلامی کا نام لینا بھی پسند نہیں کرتے تھے، ان کے شب و روز اسی بغض و عناد میں بسر ہو رہے تھے۔ ایک روز وہ اپنے محلے کی مسجد میں نمازِ مغرب کی ادائیگی کے لئے گئے، نماز کے بعد مسجد میں **مدنی درس** (درسِ فیضانِ سُنّت) ہو رہا تھا، ان کی خوش قسمتی کہ وہ درس میں شریک ہو گئے۔ **مدنی درس** (درسِ فیضانِ سُنّت) کے بعد انہوں نے اس اسلامی بھائی سے جارِحانہ (لڑائی جھگڑے کے) انداز میں بحث مباحثہ شروع کر دیا مگر وہ اسلامی بھائی بڑے پیارے انداز میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتیں بتانے کے ساتھ ساتھ سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کا ذہن بھی دیتے رہے، اللہ کریم کے فضل و کرم سے وہ ہفتہ وار سُنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہو گئے، سُنتوں بھرے اجتماع میں مبلغِ دعوتِ اسلامی کا بیان پھر ذِکْرُ اللہ اور آخر میں رقت انگیز دعا نے تو ان کے دل کی دنیا ہی بدل دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! انہوں نے سچے دل سے توبہ کی اور سُنّتوں بھری زندگی بسر کرنے کیلئے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

مسجد مسجد گھر گھر پڑھ کر، اسلامی بھائی سناتا رہے
ہے تجھ سے دعا ربّ اکبر! مقبول ہو "فیضانِ سُنّت"

(وسائل بخشش مرمم، ص ۴۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مفتی دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت ہی باکمال شخصیت تھے،

یہی وجہ ہے کہ آپ بیک وقت کئی ذمہ داریاں نبھا رہے تھے، درسِ نظامی کے بہترین مدرس(Teacher) تھے، زبردست عالم تھے، تجربہ کار مفتی تھے،ایک کامیاب اِمام ہونے کے ساتھ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن بھی تھے مگر اس کے باوجود آپ کی شخصیت میں عاجزی وانکساری نمایاں طور پر نظر آتی تھی، آپ کی زیارت سے فیض یاب ہونے والے اسلامی بھائی اس بات کے گواہ ہیں کہ مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عاجزی وانکساری کے پیکر تھے۔ بالخصوص آپ خادمین اسلامی بھائیوں سے بڑی محبت سے پیش آیا کرتے تھے، خادم کو گویا بھائی سمجھتے اور اس کی عام آدمی سے زیادہ قدر کیا کرتے۔بڑی راتوں وغیرہ کے اجتِماعات میں بھی منچ(اسٹیج) پر تشریف نہ لاتے تھے۔گلشنِ اقبال باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اتنے سادہ طبیعت تھے کہ مجھے ایسا ہی لگتا تھا کہ میں ایک عام اسلامی بھائی کے ساتھ ہوں،چاہے علاقے میں ہوں یا مدنی قافلے میں سفر پر ہوں ہر جگہ سادگی اور عاجزی، آپ کی سادگی دیکھ کر کوئی یہ محسوس نہیں کرسکتا تھا کہ یہ اتنے بڑے مفتی صاحب ہیں۔ایک اور اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ مفتی محمد فاروق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جمعرات کو بعدِ اجتماع سنّتیں سیکھنے سکھانے کے مدنی حلقوں میں بھی شرکت فرمایا کرتے تھے۔کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ میں نے کئی نئے اسلامی بھائیوں کو علاقے میں آپ کا تعارف عالم و مفتی کے لحاظ سے کرایا تو آپ عاجزی کرتے ہوئے فرماتے کہ میں مفتی نہیں ہوں۔ایک مرتبہ بڑے پیار سے سمجھایا کہ"آپ جب میرا تعارف اس طرح سے کرادیتے ہیں تو میں اتنا فری ہوکر مدنی قافلے ودیگر مدنی کاموں کی دعوت نہیں دے پاتا۔" (مفتی دعوتِ اسلامی،ص ۵۵)

اسی طرح جب بین الاقوامی (International)اجتماع میں پہلی بار بطورِ رُکنِ شوریٰ مفتی فاروق صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نام کا اِعلان ہوا تو اس وقت آپ علاقائی مشاورت کے نگران تھے۔جب

سب نے مبارک باد دینا شروع کی تو فرمایا کہ ”مفتی فاروق کا اِعلان ہوا ہے وہ کوئی اور ہوں گے (کیوں کہ میں تو مُفتی نہیں ہوں)“ (مفتیِ دعوتِ اسلامی، ص۵٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مفتیِ دعوتِ اسلامی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی سیرت بالخصوص آپ کی عاجزی و انکساری سے ہمیں بھی سیکھنا چاہیے اور خود میں عاجزی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ عاجزی کرنے والا بظاہر خود کو جُھکا رہا ہوتا ہے لیکن حقیقتاً وہ اپنی شخصیت کو بلند کر رہا ہوتا ہے۔ کئی احادیثِ طیّبہ میں عاجزی اپنانے کی ترغیب آئی ہے۔ آیئے! عاجزی کا جذبہ پیدا کرنے کی نیت سے 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1) دوسروں کو مُعاف کرنے کے سبب اللہ پاک بندے کی عزّت بڑھاتا ہے اور جو شخص اللہ پاک کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ پاک اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔ (مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، ص ۱۰۷۱، حدیث: ۲۵۸۸)

2) ہر شخص کے ساتھ دو فِرِشتے ہوتے ہیں اور اسے ایک لگام ڈالی جاتی ہے جس کے ذریعے اسے روکتے ہیں پس اگر وہ اپنے نَفُس کو اونچا کرتا ہے تو وہ اسے کھینچتے ہیں اور دعا کرتے ہیں: اے اللہ کریم! اسے پستی عطا فرما اور اگر وہ اپنے نفس کو پست کرتا ہے تو یوں دعا کرتے ہیں: اے اللہ کریم! اسے بلندی عطا فرما۔ (المعجم الکبیر، ۲۱۸/۱۲، حدیث: ۱۲۹۳۹ مفهومًا)

3) اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو محتاج نہ ہونے کے باوجود عاجزی کرے اور اپنا مال گناہوں میں خرچ نہ کرے۔ (شعب الایمان، باب فی الزکاة... الخ، ۲۲۵/۳، حدیث: ۳۳۸۸ ملتقطاً)

فَخۡر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا

یاربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

(وسائلِ بخشش، ص۱۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راہِ طریقت میں پیر کی محبت اور اس کی اطاعت کی بے حد اہمیت ہے، پیر کی محبت اور اطاعت کی بدولت ایک مُرید اپنے پیر کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہوتا ہے جبکہ مرشِد کی محبت سے خالی دل اس کی برکتوں سے بھی محروم رہتا ہے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی 273 صفحات پر مشتمل کتاب "**آدابِ مرشدِ کامل**" کے صفحہ 38 پر ہے:

حضرت سیدنا امام عبدالوہاب شعرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے میرے بھائی! تُو جان لے کہ مرشِد کے اَدَب کا اعلیٰ حصہ مرشِد کی مَحبت ہی ہے۔ جس مُرید نے اپنے مرشِد سے کامل محبت نہ رکھی۔ اس طرح کہ مرشِد کو اپنی تمام خواہشات پر ترجیح نہ دی تو وہ مُرید اس راہ میں کامیاب نہ ہوگا۔ کیونکہ مرشِد کی مَحبت کی مثال سیڑھی کی سی ہے۔ مُرید اس کے ذریعے ہی سے چڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کو پہنچتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! پیر کی محبت ضروری (Necessary) ہے، مفتیِ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اَن گنت عمدہ صفات میں سے ایک صفت یہ بھی تھی کہ آپ اپنے پیرومرشد اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بے حد محبت کرتے تھے۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اگر انہیں کچھ عنایت فرماتے تو یہ بے حد خوش ہوتے اور جاکر اپنی والدہ محترمہ کے ہاتھ میں دے دیتے اور عرض کرتے: "اس تبرک کو گھر میں سب کو تھوڑا تھوڑا تقسیم کر دیجیے۔" (مفتیِ دعوتِ اسلامی، ص ۳۶)

آپ کے ادبِ مرشد کا حال یہ تھا کہ جب کبھی گھر میں موجودگی کے دوران امیرِ اہلِسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا فون آتا تو جیسے ہی فون آتا اگر کُرتہ اُتارا ہوتا تو پہن لیتے۔

اکثر فرمایا کرتے کہ: "مجھے جو عزّت ملی ہے، میرے مُرشد کا صدقہ ہے۔" مکتب مجلسِ افتاء میں ان کی رَفاقت میں کام کرنے والے مفتی صاحب کا کہنا ہے کہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی بہت سی عادات ان میں موجود تھیں، مثلاً: مسکرانے کا انداز، گفتگو کا انداز اور اشاروں سے گفتگو کرنے کا انداز وغیرہ۔ مفتیٔ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جب بھی اپنے مرشدِ کریم کی بارگاہ میں حاضری کا شرف نصیب ہوتا تو آپ بارگاہِ مرشد میں حاضری کے آداب کو ضرور مدِّنظر رکھا کرتے، مثلاً دوزانو ہو کر بیٹھتے، اس دوران کوئی وظیفہ نہ پڑھتے، بِلا اجازت (Without Permission) مُرشد وہاں سے رخصت نہ ہوتے وغیرہا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلسنّت کے آپ کے بارے میں جذبات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تقریباً ہر مُرید اپنے پیر کی تعریف کرتا رہتا ہے، اس کی عادات (Habits) وغیرہ بیان کرتا رہتا ہے، لیکن کمال تب ہے کہ جب پیر اپنے مرید کی تعریفیں کرے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ مفتیٔ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایسے مُریدِ کامل تھے کہ جن کی تعریفیں خود ان کے پیر و مرشد کرتے نظر آتے ہیں، ان کے تقویٰ، پاک دامنی، ذوقِ عبادت، علم و عمل، خوف و خشیت اور اخلاص و صدقِ دل سے دعوتِ اسلامی کے ساتھ وابستگی کو امیر اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے کئی بار بیان فرمایا ہے۔ بارہا دیکھا گیا ہے کہ جب امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکرے میں دعا کرواتے

ہیں تو مفتیِ دعوتِ اسلامی کا نام ضرور لیتے ہیں، اسی طرح مفتیِ دعوتِ اسلامی کے وصال کے وقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا آپ کی نمازِ جنازہ پڑھانا، پھر رقت انگیز دعا کرنا، جنازے کو کندھا دینا، تدفین کے مراحل میں خود موجود رہنا، تدفین کے بعد تلقین کرنا، قبر پر خود ہی اذان دینا، قبر کے سرہانے سورۂ بقرہ کا پہلا رکوع خود ہی تلاوت کرنا اور تدفین کے بعد بھی رو رو کر دعائیں کرنا یہ سب اعمال جہاں امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی نیکیوں کی حرص پر دلالت کرتے ہیں وہیں مفتیِ دعوتِ اسلامی سے آپ کی دلی محبت کے گواہ بھی ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے مفتیِ دعوتِ اسلامی کے بارے میں کیا جذبات و تاثرات ہیں آیئے سنتے ہیں، مفتیِ دعوتِ اسلامی کے تیجے کے سلسلے میں منعقد کئے گئے اجتماعِ ذکر و نعت میں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ☆کسی بھی مسئلے میں رجوع کرتے ہوئے میں نے کبھی ان (مفتیٔ دعوتِ اسلامی) کی پیشانی پر بَل نہیں دیکھا۔ ☆کئی بار ایسا ہوا کہ بعض مسائل میں انہوں (مفتیٔ دعوتِ اسلامی) نے مجھ سے گفتگو فرمائی، پھر یا تو مجھے قائل کر دیا یا پھر خود قائل ہوگئے، مگر میں نے انہیں کبھی ناراض ہوتے نہیں دیکھا کہ میں نے اتنی کتابیں پڑھ رکھی ہیں، بلکہ بارہا عاجزی فرمائی اور مجھ سے یہی کہتے رہتے کہ آپ رہنمائی فرمائیں۔ ☆انہیں (مفتیٔ دعوتِ اسلامی کو) حفاظتِ ایمان کی ایسی فکر ہوتی تھی کہ کیا بتاؤں؟ ☆میں نے ان کے معاملات کو خود قریب سے دیکھا ہے۔ ☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ میں نے ان کی عاجزی کے بہت سے معاملات دیکھے ہیں۔ (مفتیٔ دعوتِ اسلامی، ص ۷۴-۷۵)

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب "غیبت کی تباہ کاریاں" کے صفحہ 466 پر فرماتے ہیں:
☆دعوتِ اسلامی کی "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے رُکن مُفْتیِٔ دعوتِ اِسلامی الحاج اَلحافِظ اَلقاری حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد فاروق عطارِی مدنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں میرا حُسنِ ظن ہے کہ وہ دعوتِ

اسلامی کے مخلص مبلّغ اور اللہ پاک سے ڈرنے والے بُزرگ تھے۔ ✫ گویا(وہ) اِس حدیثِ پاک کے مِصداق تھے: کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ یعنی "دنیا میں اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو۔" (بخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی: کن فی الدنیا۔۔۔الخ، ۲۲۳/۴، حدیث: ۶۴۱۶) ✫ وِصال شریف کے تقریباً 3 سال 7 مہینے 10 دن بعد کئی گھنٹے کی موسلا دھار برسات کی وجہ سے مفتیٔ دعوتِ اسلامی الحاج حافظ محمد فاروق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبر درمیان سے کُھل گئی۔ ✫ دیکھنے والوں نے دیکھا کہ آپ کی لاش مبارک اور کفن اس طرح سلامت تھے کہ گویا ابھی ابھی انتقال ہوا ہو۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص۴۶۶-۴۶۷ ملخصاً)

منقول ہے کہ اس واقعے کے بعد کسی نے مفتیٔ دعوتِ اسلامی کی خواب میں زیارت کی تو پوچھا: آپ کو یہ رتبہ کیسے ملا؟ مرحوم خاموش رہے، بالآخر اصرار پر فرمایا:(زبان پر) قفلِ مدینہ (دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں کسی بھی عُضو کو گناہ اور فُضولیات سے بچانے کو قُفلِ مدینہ لگانا کہتے ہیں۔) لگانے کی وجہ سے مرحوم واقعی نہایت سنجیدہ اور کم گو(یعنی کم بولنے والے) تھے، ہم سبھی کے لیے اس واقعہ میں **"خاموشی"** اپنانے کی ترغیب ہے۔ (مفتیِ دعوتِ اسلامی، ص۸۹ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس "شعبہ تعلیم"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں دُنیا بھر میں مسلمانوں کو نیکی کے کاموں کی طرف گامزن کر رہی ہے، وہیں گورنمنٹ و پرائیویٹ اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور مُختلف تعلیمی اِداروں سے مُنسلک لوگوں میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنے کیلئے مجلس شُعبۂ تعلیم کا قیام عمل میں لایا گیا، جس کا بُنیادی مقصد ان اِداروں سے وابستہ لوگوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے سُنّتوں کے مُطابق زِندگی گُزارنے

کا مدنی ذِہن دینا ہے، یہ مجلس کالجز اور یونیورسٹیز کے اَساتذہ (Teachers) و طلبہ (Students) سے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ تعلق قائم کر کے اِنہیں نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں سے روشناس کرواتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تَعْلیمی اِداروں میں مدنی اِنعامات کا سِلْسِلَہ جاری کرتی اور ہاسٹل میں مدرسۃُ المدینہ بالِغان قائم کر کے ان مُسْتَقْبِل کے مِعْماروں کو تعلیمِ قرآن کی لازوال دولت سے مالامال کرتی، ان کی دِینی و اَخلاقی تَرْبِیَت کی ہر مُمکن کوشش کرتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شعبے سے وابستہ ہزاروں عاشقانِ رسول، گناہوں سے تائب ہو کر نمازی اور سُنّتوں کے عادی بن چکے ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کو برکتیں عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

مزارات پر حاضری کے آداب

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے !دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے رسالے "مَزاراتِ اولیاء کی حِکایات" سے مَزارات پر حاضِری کا طریقہ اور اس کے مَدَنی پھول سُنتے ہیں، چنانچہ

❀ اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہم اجمعین کے مزاراتِ طیِّبات پر حاضِری دینے اور اُن سے فیض لینے کا بُزرگوں کا معمول رہاہے، جیساکہ فقہ حنبلی کے پیروکاروں کے شیخ امام خلاّل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب بھی کوئی معاملہ درپیش ہوتا ہے، میں امام موسیٰ کاظم بن جعفر صادق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مزار پر حاضر ہوکر آپ کا وسیلہ پیش کرتاہوں۔ اللہ کریم میری مشکل کو آسان کر کے مجھے میری مراد عطا فرمادیتاہے۔(تاریخ بغداد، ۱/۱۳۳) ❀ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی حاجت پیش آتی ہے، دورَکعت نَماز ادا کرکے امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُرانوار پر جاکر دعا مانگتا ہوں، اللہ کریم میری حاجت پوری کردیتاہے۔ (الخیرات الحِسان، ص ۲۳۰) (اگر کوئی شَخْص اللہ پاک کے ولی کے مَزار شریف یا) کسی بھی مُسلمان کی قَبْر کی زِیارَت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مَکان پر (غَیر مکروہ وَقْت میں) دو(2) رَکعت نَفْل پڑھے، ہر رَکعت میں **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** کے بعد ایک (1) بار **اٰیَۃُ الْکُرْسِی** اور تین (3) بار **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** پڑھے اور اس نَماز کاثَواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ کریم اُس فوت شُدہ بندے کی قَبْر میں نُور پیدا کرے گا اور اِس (ثَواب پہنچانے والے) شَخْص کو بہُت زِیادہ ثَواب عَطا فرمائے گا۔ (فتاوٰی عالمگیری، ۵/ ۳۵۰) ❀ پھر اچھی اچھی نیتیں کرنے کے بعد مَزارات کی طرف روانہ ہو اور (زائریعنی زِیارت کرنے والے کوچاہیے کہ اولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کے) مَزاراتِ طَیِّبات پر حاضِر ہونے میں پائنتی (پا۔ئِن۔تی۔ یعنی قدموں) کی طرف سے جائے اور کم ازکم چار(4) ہاتھ کے فاصِلہ پر مُواجَہہ میں (یعنی چِہرے کے سامنے) کھڑا ہو اور مُتَوَسِّط (یعنی درمِیانی) آواز میں (اِس طرح)

سَلام عرض کرے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ، پھر **"دُرُودِ غَوْثِیہ"** تین (3) بار، **اَلْحَمْد** شریف ایک (1) بار، اٰیَۃُ الْکُرْسِی ایک (1) بار، **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** سات (7) بار، پھر **"دُرُوْدِ غَوْثِیہ"** سات (7) بار، اور وَقْت فُرصت دے تو سُوْرَۂ یٰسٓ اور **سورۂ مُلک** بھی پڑھ کر اللہ کریم سے دُعا کرے کہ الٰہی! اِس قِراءَت پر مجھے اِتنا ثواب دے جو تیرے کرم کے قابِل ہے، نہ اُتنا جو میرے عَمَل کے قابِل ہے اور اِسے میری طرف سے اِس بندۂ مقبول کو نَذْر پہنچا۔ پھر اپنا جو مطلب، جائز (اور) شرعی ہو، اُس کے لیے دُعا کرے اور صاحبِ مَزار کی رُوح کو اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے، پھر اُسی طرح سَلام کرکے واپَس آئے۔ (فتاوی رضویہ، ص۹/۵۲۲) ❀ حاضری کے آداب کا خیال رکھتے ہوئے رضائے الٰہی کے لئے مزار پر حاضری دیجئے ❀ حَتَّی الْمَقْدُور باوُضو رہئے ❀ حاضری کے لئے جاتے ہوئے باوضو ہو کر جائیے اور ذِکرو دُرُود سے اپنی زبان تَر رکھئے۔ (مزاراتِ اولیا کی حکایات، ص۷)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جَنَّت نشان ہے: جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا، جب تک جَنَّت میں اپنا مَقام نہ دیکھ لے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۳۲۶، حدیث: ۲۵۹۰)

وہ تو نِہایت سَستا سودا بیچ رہے ہیں جَنَّت کا
ہم مُفلِس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

مختصر وضاحت: مالکِ جنّت، قاسمِ نعمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو جنت کو بہت کم بھاؤ میں فروخت کررہے ہیں، مگر آہ! ہم غریب اس کا سودا کیسے کریں؟ کیونکہ اپنے پلّے تو کچھ بھی نہیں ہے، اپنا تو ہاتھ ہی خالی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" "مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔"[1]

مَدَنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادَہ، اُتنا ثواب بھی زِیادَہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے ہمارے بیان کا **موضوع** ہے "اسلام

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

مکمل ضابطۂ حیات ہے " اس بیان میں ہم سنیں گے کہ اسلام نے عورتوں پر کیا کیا احسانات فرمائے، اس تعلق سے دورِ فاروقی کا ایک دلچسپ واقعہ بھی بیان ہو گا، اسلام نے والدین کے حوالے سے ہمیں کیا تعلیمات ارشاد فرمائیں، اس بارے میں بھی کچھ مدنی پھول سنیں گے۔ پڑوسیوں کے حقوق بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس سے متعلق 3 احادیثِ مبارکہ بھی بیان کی جائیں گی، حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ کس طرح کا سلوک فرمایا کرتے تھے؟ اس کی چند جھلکیاں بھی بیان ہوں گی۔ تجارتی معاملات کو درست طریقے سے سرانجام دینے کے تعلق سے اسلامی تعلیمات اور بزرگوں کی تجارت کی جھلکیاں بھی بیان کی جائیں گی۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسلام (Islam) ایک امن پسند، سچا، پیارا، کامل و اکمل، انتہائی تیزی کے ساتھ پھیلتا ہوا عالمگیر مذہب ہے، اسلام وہ واحد مذہب ہے کہ جس کے ماننے اور چاہنے والوں کی تعداد پوری دنیا میں سب سے زیادہ ہے، اسلام اپنی لاجواب خوبیوں کے سبب ہمیشہ ہر دور میں غالب ہی رہا، کبھی مغلوب ہوا نہ ہو گا، اسلام میں دینی، دنیاوی، اُخروی، اخلاقی، ظاہری، باطنی، گھریلو، خاندانی، معاشرتی اور معاشی بلکہ ہر اعتبار سے زندگی کے تمام شعبہ جات سے وابستہ افراد کے لئے بہترین اُصول وضوابط اور شاندار ہدایات موجود ہیں۔ جو اس حقیقت کو ثابت کرتے ہیں کہ **"اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے"**۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صرف اسلام ہی اللہ پاک کا پسندیدہ دِین ہے، چنانچہ

پارہ 6 سورۃُ المائدہ کی آیت نمبر 3 میں ربِّ کریم کا فرمانِ حقیقت بنیاد ہے:

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًاؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دِین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دِین پسند کیا۔

(پ ٦، المائدۃ ٥: ٣)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام نے عورتوں کے بہت سے حقوق بیان فرمائے ہیں اور انہیں معاشرے میں وہ مقام و مرتبہ بخشا ہے جس نے انسانیت کا سر فخر سے بلند کر دیا۔ آیئے! عورتوں کے بارے میں اسلام کی عطا کردہ حسین تعلیمات کی ایک روشن مثال ملاحظہ کرتے ہیں تاکہ ہمیں بھی اس بات کا یقینِ کامل حاصل ہو جائے کہ بِلا شُبہ **"اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے"**، چنانچہ

فاروقِ اعظم کا بہترین جواب

تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن میں ہے: ایک شخص امیرُ المُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت لے کر حاضر ہوتا ہے۔ جب آپ کے دروازے پر پہنچا تو ان کی زوجہ اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ناراضی کے عالم میں گفتگو کرتے سنا۔ وہ شخص یہ کہتے ہوئے واپس لوٹ گیا کہ میں تو اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے ارادے سے ان کے پاس آیا تھا (مگر) یہی معاملہ تو خود ان کے ساتھ بھی ہے (لہٰذا یہ کیونکر میرا مسئلہ حل کر پائیں گے؟)۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے بلوایا اور آنے کا مقصد دریافت فرمایا۔ اس نے عرض کی کہ میں تو آپ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے ارادے سے آیا تھا، تو جب میں نے (آپ کے بارے میں) آپ کی زوجہ مُحترمہ کی گفتگو سُنی تو (مایوس ہو کر) واپس لوٹ گیا۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے ارشاد فرمایا: میری بیوی کے مجھ پر چند حقوق (Rights) ہیں (یعنی مجھے اس سے چند فوائد حاصل ہوتے ہیں) جن کی بنا پر میں اس سے درگزر کرتا ہوں: (1) وہ میرے لئے جہنم سے آڑ ہے، اس کی وجہ سے میرا دل حرام سے بچا رہتا ہے (یعنی میں اس کے ذریعے خواہشِ نفس کی تسکین کرلیتا ہوں اور یوں حرام کام سے بچ جاتا ہوں)۔ (2) جب میں اپنے گھر سے نکل جاتا ہوں تو وہ میری خزانچی اور میرے مال کی نگہبان بن جاتی ہے۔ (3) میری دھوبن ہے، میرے کپڑے دھوتی ہے۔ (4) میرے بچے کی پرورش کرتی ہے اور (5) میرے لئے روٹیاں اور کھانا پکاتی ہے۔ یہ سن کر وہ شخص بولا کہ بے شک مجھے بھی اپنی بیوی سے وہی فائدے حاصل ہوتے ہیں جو آپ کو حاصل ہیں مگر میں نے اس کے ساتھ کبھی درگزر سے کام نہ لیا لہٰذا اب میں بھی درگزر سے کام لوں گا۔ (تنبیہ الغافلین، باب حق المرأۃ علی الزوج، ص ۲۸۰)

بنا دو صبر و رضا کا پیکر، بنوں خوش اخلاق ایسا سرور
رہے سدا نرم ہی طبیعت، نبیّ رحمت شفیع امّت

(وسائل بخشش مرمم، ص ۲۰۸)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! اسلام عورتوں کے حقوق کا کتنا بڑا علمبردار، پیارا اور مہذّب ترین مذہب ہے کہ جو نہ صرف ہر قسم کی ظلم و زیادتی سے روکتا ہے بلکہ اپنے ماننے والوں کو قوتِ برداشت کا بھی درس دیتا ہے چنانچہ جب ایک شخص بارگاہِ فاروقی میں اپنی بیوی کی شکایت لے کر حاضر خدمت ہوا تو آپ نے دیانت داری کا ثبوت دیتے ہوئے اس معاملے میں اسلامی تعلیمات کو اس کے سامنے نہایت حسین انداز میں اُجاگر فرمایا۔ جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اسلام ہی عورت کی عزت وناموس کا حقیقی پاسبان ہے۔ یاد رہے! اسلام سے پہلے عورتوں کا حال بہت خراب تھا، مردوں کی نظر

میں اس سے زیادہ عورتوں کی کوئی حیثیت (Value) ہی نہیں تھی کہ وہ ان کی نفسانی خواہشات پوری کرنے کا **"کھلونا"** تھیں، عورتیں دن رات محنت مزدوری کرکے جو کچھ کماتیں، وہ بھی مردوں کو دے دیا کرتی تھیں، مگر ظالم مرد پھر بھی ان عورتوں کی کوئی قدر نہیں کرتے تھے بلکہ جانوروں کی طرح ان کو مارتے پیٹتے ،ذرا ذرا سی بات پر عورتوں کے کان ناک وغیرہ اعضا کاٹ لیا کرتے اور کبھی تو قتل بھی کر ڈالتے تھے، عرب کے لوگ لڑکیوں کو زندہ دفن کردیا کرتے تھے اور باپ کے مرنے کے بعد اس کے لڑکے جس طرح باپ کی جائیداد اور سامان کے مالک ہو جایا کرتے تھے، اسی طرح اپنے باپ کی بیویوں کے مالک بن جایا کرتے تھے اور ان عورتوں کو زبردستی لونڈیاں بنا کر رکھ لیا کرتے تھے، عورتوں کو ان کے ماں باپ بھائی بہن یا شوہر کی میراث (Inheritance) میں سے کوئی حصہ نہیں ملتا تھا، نہ عورتیں کسی چیز کی مالک ہوا کرتی تھیں۔ جب رسولِ مقبول، بی بی آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ پاک کی طرف سے **"دینِ اسلام"** لے کر تشریف لائے تو دنیا بھر کی ستائی ہوئی عورتوں کی قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا۔ اسلام کی بدولت ظالم مردوں کے ظلم و ستم سے کچلی اور روندی ہوئی عورتوں کا درجہ اس قدر بلند و بالا ہو گیا کہ بیٹی کی صورت میں اس کو رحمت قرار دیا، ماں کے روپ میں اس کے قدموں کو جنت کی چوکھٹ سے تشبیہ دی اور معاشرے میں اسے وہ عزّت اور مقام دیا جس کا اس سے پہلے تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا، عبادات و معاملات بلکہ زندگی اور موت کے ہر مرحلے اور ہر موڑ پر مردوں کی طرح عورتوں کے بھی حقوق مقرر ہو گئے، چنانچہ عورتوں کو مالکانہ حقوق حاصل ہو گئے، عورتیں اپنے مہر کی رقموں، اپنی تجارتوں، اپنی جائیدادوں کی مالک بنا دی گئیں، اپنے ماں باپ، بھائی بہن اولاد اور شوہر کی میراثوں کی وارث قرار دی گئیں۔ (جنتی زیور، ص۳۹تا۴۲ ملخصًا وملتقطًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ماں باپ کے حوالے سے اسلامی رہنمائی کے روشن پہلو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماں باپ وہ عظیم ہستیاں ہیں، جن کا سب کچھ ان کی اولاد ہوا کرتی ہے، اولاد چاہے ناکارہ ہو، نافرمان ہو، اگرچہ معذور ہی کیوں نہ ہو مگر وہ والدین کے جگر کا ٹکڑا ہوتی ہے، مگر افسوس! والدین معاشرے کے وہ مجبور ولاچار افراد ہیں کہ جو ہر دور میں ظلم وستم کی چکی میں بُری طرح سے پسے ہوئے نظر آتے ہیں، والِدَین کے سارے احسانات کو بُھلا کر انہیں اب اپنے لئے مَعَاذَ اللہ کباب میں ہڈّی کی طرح خیال کیا جاتا ہے، والدین کے ساتھ نوکروں سے بھی بُرا سُلُوک کیا جاتا ہے، والدین اولاد کی بہتری کے لئے کوئی نصیحت کردیں تو انہیں گُھور گُھور کر دیکھا جاتا ہے، انہیں جھاڑا جاتا، طعنے دیئے جاتے اور گھر سے بے دخل کردینے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں حتّٰی کہ معاملات اب اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ بعض ملکوں میں تو گھر سے بے دخل کئے اور اولاد کے ستائے والدین کی دیکھ بھال کے لئے باقاعدہ اب اولڈ ہاؤس (Old House) قائم ہیں، جہاں پر ان بیچاروں کی ساری زندگی اپنی اولاد کی جدائی کے غم، ان کی یاد میں روتے بلکتے اور ایڑیاں رگڑتے رگڑتے گزر جاتی ہے۔ یاد رہے! اسلام ان چیزوں کی سختی کے ساتھ بُرائی بیان فرماتا ہے، ماں باپ کی عزّت وناموس اور ان کے حقوق کی بجا آوری کے حوالے سے اسلام میں بڑی واضح ہدایات بکثرت موجود ہیں، والدین کے حقوق کی بجا آوری اور ان کی عزّت وناموس کے تحفظ کی اسلام نے جس قدر ترغیب و تاکید ارشاد فرمائی ہے وہ غافلوں کو بیدار کرنے کے لئے کافی ہے۔ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتے ہوئے ربِّ کریم پارہ 15، سُورۂ بنی اسرائیل، آیت نمبر 23 اور 24 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ ترجمۂ کنزالایمان: اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سُلُوک

اَلْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ﴿۲۴﴾

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۳-۲۴)

کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہُوں (اُف تک) نہ کہنا اور انھیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے ربّ تُو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن (بچپن) میں پالا۔

شَیْخُ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبد المُصْطَفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ماں باپ کے حقوق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (1) خبردار خبردار ہرگز ہرگز اپنے کسی قول و فعل سے ماں باپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ دیں۔ اگرچہ ماں باپ اولاد پر کچھ زیادتی بھی کریں مگر پھر بھی اولاد پر فرض ہے کہ وہ ہرگز ہرگز کبھی بھی اور کسی حال میں بھی ماں باپ کا دل نہ دکھائیں۔ (2) اپنی ہر بات اور اپنے ہر عمل سے ماں باپ کی تعظیم و تکریم کرے اور ہمیشہ ان کی عزّت و حُرمت کا خیال رکھے۔ (3) ہر جائز کام میں ماں باپ کے حکموں (Orders) کی فرماں برداری کرے۔ (4) اگر ماں باپ کو کوئی بھی حاجت ہو تو جان و مال سے ان کی خدمت کرے۔ (5) اگر ماں باپ اپنی ضرورت سے اولاد کے مال و سامان میں سے کوئی چیز لے لیں تو خبردار خبردار ہرگز ہرگز بُرا نہ مانیں۔ نہ اظہارِ ناراضی کریں بلکہ یہ سمجھیں کہ میں اور میرا مال سب ماں باپ ہی کا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضورِ انور، شافعِ محشر، آمنہ کے دلبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شخص سے یہ فرمایا کہ اَنْتَ وَ مَالُكَ لِاَبِیْكَ یعنی تُو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب ماللرجل من مال ولدہ، ۳/۸۱، حدیث: ۲۲۹۲) (6) ماں باپ کا انتقال ہو جائے تو

اولاد پر ماں باپ کا یہ حق ہے کہ ان کے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے رہیں اور اپنی نفلی عبادتوں اور خیرات کا ثواب ان کی روحوں کو پہنچاتے رہیں، کھانوں اور شیرینی وغیرہ پر فاتحہ دلا کر ان کی ارواح کو ایصالِ ثواب کرتے رہیں۔ (7) ماں باپ کے دوستوں اور ان کے ملنے جلنے والوں کے ساتھ احسان اور اچھا برتاؤ کرتے رہیں۔ (8) ماں باپ کے ذمہ جو قرض ہو، اس کو ادا کریں یا جن کاموں کی وہ وصیت کر گئے ہوں، ان کی وصیتوں پر عمل کریں۔ (9) جن کاموں سے زندگی میں ماں باپ کو تکلیف ہوا کرتی تھی، ان کی وفات کے بعد بھی اُن کاموں کو نہ کریں کہ اس سے ان کی روحوں کو تکلیف پہنچے گی۔ (10) کبھی کبھی ماں باپ کی قبروں کی زیارت کے لئے بھی جایا کریں۔ان کے مزاروں (قبروں) پر فاتحہ پڑھیں۔ سلام کریں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں، اس سے ماں باپ کی اَرواح کو خوشی ہوگی اور فاتحہ کا ثواب فرشتے نور کی تھالیوں میں رکھ کر ان کے سامنے پیش کریں گے اور ماں باپ خوش ہو کر اپنے بیٹے بیٹیوں کو دعائیں دیں گے۔ (جنّتی زیور، ص ۹۲ تا ۹۴ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! اسلام کتنا پیارا دِین ہے کہ جس نے حقیقی معنیٰ میں ماں باپ کے حقوق کے حوالے سے لوگوں میں عقل و شعور بیدار کیا، اگر اسلام کی جلوہ گری نہ ہوتی تو اس عظیمُ الشّان طریقے سے ان کے حقوق کے تحفظ کی پاسداری کا سبق کون سکھاتا؟ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اسلامی تعلیمات کو عملی طور پر اپناتے ہوئے ماں باپ کی قدر کریں، ان کے حقوق بجالائیں، ان کی ناراضی والے کاموں سے بچیں اور ان کی خدمت کو دُنیا و آخرت کی سعادت سمجھیں۔

اللہ کریم ہمیں والدین کا ادب و احترام بجالانے اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بڑے بھائی کے حوالے سے اسلامی تعلیمات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والدین کے بعد بہن بھائی کا آپس کا رشتہ (Relation) بہت قریبی شمار کیا جاتا ہے، اس لیے والدین کے مرنے کے بعد عُموماً ان کے درمیان تعلُّقات خراب ہونے کا اندیشہ رہتا ہے، لہٰذا بھائی بہنوں کے درمیان ناراضیوں کا دروازہ بند کرنے کے لئے والدین کے بعد گھر کے افراد میں سے جس شخصیت کے مقام و مرتبے کو اسلام نے شان و شوکت سے نوازا اور جس کے ادب و احترام کا درس دیا ہے وہ ہے **بڑا بھائی**۔ بڑے بھائی کی اَہمیّت کو اُجاگر کرتے ہوئے نبیِ رحمت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: **حَقُّ كَبِيْرِ الْاِخْوَةِ عَلٰی صَغِيْرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِهٖ** یعنی بڑے بھائی کا حق اپنے چھوٹے بہن بھائیوں پر ایسا ہے جیسا کہ باپ کا حق اپنے بیٹے پر۔ (شعب الایمان، بلب فی بر الوالدین، فصل فی صلة الرحم، ۶/۲۱۰، حدیث: ۷۹۲۹)

یاد رکھئے! بڑے بھائی کے دل میں چھوٹے بہن بھائیوں کیلئے والد جیسی شفقت و مَحَبَّت رکھی گئی ہے۔ بڑا بھائی والد کی موجودگی میں چھوٹوں کا خیال رکھتا ہے، ان کی ضرورتوں کو پُورا کرتا ہے اور اگر والد کا سایۂ شفقت اُٹھ جائے تو بعد میں بھی اپنی ذِمّہ داریاں اچھے طریقے سے نبھاتا ہے، بڑے بھائی کے اتنے احسانات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ ہم بھی ان کا ادب کریں، والِدین کی غیر مَوْجُودگی میں انہیں اپنے والدین کا مرتبہ دیں، ورنہ انہیں اپنا سرپرست سمجھیں، ان کی غیبت، چُغلی اور ان کے مُتعلّق بدگمانیوں سے بچیں، حتّی الامکان ان کی جائز خواہشات اور اَحکامات کی تکمیل کریں، ہمیشہ ان سے اچھے تعلُّقات قائم رکھیں اور اگر کبھی ناراضی ہو جائے تو خود بڑھ کر بڑے بھائی سے معافی مانگیں اور انہیں منانے کیلئے جس قدر ممکن ہو کوشش کریں۔

بڑے بھائی سے اچھا سُلُوک کیجئے

حضرت سَیِّدُنا جَرِیر بن حازِم رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میرا سر میرے ہاتھوں میں ہے، اس کی تعبیر (Interpretation) جاننے کیلئے میں نے اپنا یہ خواب حضرت سَیِّدُنا امام اِبْنِ سیرین رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سنایا (جو خوابوں کی تعبیر بتانے میں کافی مہارت رکھتے تھے) اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں، ارشاد فرمایا: کیا تمہارا کوئی بڑا بھائی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک سے ڈرتے رہو، اس کے ساتھ اچّھا سُلُوک کیا کرو اور اس سے تعلّق توڑنے سے باز رہو۔ (شعب الایمان، باب فی برالوالدین، فصل فی صلة الرحم، ۶/ ۲۱۰، رقم: ۷۹۲۸)

بڑے بھائی بہن کا میں کہا مانا کروں ہر دم   کروں ماں باپ کی دن رات خدمت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۳۱)

چھوٹوں پر شفقت

یاد رکھئے! اسلام نے جہاں چھوٹوں کو بڑے بھائی کا ادب واِحترام کرنے کا درس دیا ہے، وہیں بڑوں کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی چھوٹے بہن بھائیوں کے ساتھ شَفْقَت و مَحبّت کا برتاؤ کریں۔ آیئے! بطورِ ترغیب 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: جس کی 3 بیٹیاں یا 3 بہنیں ہوں، یا 2 بیٹیاں یا 2 بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سُلُوک کرے اور ان کے معاملے میں اللہ پاک سے ڈرے تو اس کے لئے جنت ہے۔ (ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء فی النفقة علی...الخ، ۳/ ۳۶۷، حدیث: ۱۹۲۳)

(2) ارشاد فرمایا: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کی عزّت نہ کرے اور ہمارا حق نہ پہچانے، وہ ہم سے نہیں۔ (معجم کبیر، سعید بن جبیر عن ابن عباس، ۱۱/ ۳۵۵، حدیث: ۱۲۲۷۶)

بڑے جتنے بھی ہیں گھر میں اَدب کرتا رہوں سب کا
کروں چھوٹے بہن بھائی پہ شفقت یَارَسُولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۱)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

رشتے داروں کے حوالے سے اسلامی ضابطۂ حیات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح گھریلو رشتوں کے حوالے سے دینِ اسلام ہماری تربیت و رہنمائی فرماتا اور ایک دوسرے کے حقوق کی رعایت کرنے کا درس دیتا ہے، اسی طرح رشتے داروں کے حوالے سے بھی اس مذہب میں ہمارے لئے رہنما اُصول و قوانین موجود ہیں۔

رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سلوک کے حوالے سے اسلام ہمیں کیا حکم فرماتا ہے اور ہمیں ان کے ساتھ کس طرح کا رویّہ (Behaviour) رکھنا چاہئے۔ آیئے! سنئے اور رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے کی بھرپور کوشش کیجئے، چنانچہ

پارہ 4 سُوْرَۃُ النِّسآء کی پہلی آیتِ مبارکہ میں ارشادِ رحمٰن ہے:

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۝۱ (پارہ:۴، النساء: ۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رِشتوں کا لحاظ رکھو، بے شک اللہ ہر وَقْت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

تفسیرِ نعیمی میں اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے: مُسلمانوں پر جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ضروری ہے، ایسے ہی اپنے قَرابت داروں کے حق اَدا کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ مزید اِرشاد

فرماتے ہیں: اپنے عزیزوں، قریبوں پر اچھا سُلُوک بہت ہی مُفید ہے، دُنیا میں بھی، آخرت میں بھی، اس سے زِندگی، موت، آخرت سب سنبھل جاتی ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، ۴/ ۴۵۶-۴۵۵ ملتقطاً)

یاد رکھئے: دادا، دادی، نانا، نانی، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ وغیرہ کے حقوق بھی ہیں۔

شَیْخُ الحدیث حضرتِ علّامہ مَولانا عبدُ المصطفٰی اَعظمی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: رشتوں کو کاٹنا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے، لہٰذا ہر مُسلمان کو ہمیشہ اِس کا خیال رکھنا چاہیے کہ کسی رشتے دار سے تعَلُّق نہ کاٹے بلکہ ہمیشہ اِس کوشش میں لگا رہے کہ رشتے داروں سے تعَلُّق (Relation) قائم رہے اور کبھی بھی رشتہ کٹنے نہ پائے۔ بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ جو رشتے دار ہم سے تعَلُّق رکھے گا، ہم بھی اُس سے تعَلُّق رکھیں گے اور جو ہم سے کٹ جائے گا، ہم بھی اُس سے کٹ جائیں گے، یہ کہنا اور یہ طریقہ بھی اِسلام کے خِلاف ہے۔ (مزید فرماتے ہیں:) رشتے داروں کے ساتھ تعَلُّق کاٹ دینے کی ایک ہی صُورت جائز ہے اور وہ یہ کہ شریعت کے مُعاملے میں تعَلُّق کاٹ دیا جائے، مثلاً کوئی رشتے دار اگرچہ کتنا ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہو، اگر وہ مُرتَد (یعنی اسلام سے پھر جائے) یا گمراہ وبد دِین ہوجائے تو پھر اُس سے تعَلُّق کاٹ لینا واجب ہے یا کوئی رشتہ دار کسی گُناہِ کبیرہ میں گرِفتار ہے اور منع کرنے پر بھی باز نہیں آتا بلکہ اپنے گُناہِ کبیرہ پر ضِد کرکے اَڑا ہوا ہے تو اُس سے بھی قطعِ تعَلُّق کرلینا ضروری ہے، کیونکہ اُس کے ساتھ تعَلُّق رکھنا اور تعاوُن کرنا گویا اُس کے گُناہِ کبیرہ میں شرکت کرنا ہے اور یہ ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ (بہشت کی کنجیاں، ص ۱۹۷ ملتقطاً وملخصًا) لیکن اگر یہ اس کے گناہ میں کسی طرح کی معاونت (مدد) نہیں کرتا اور اس کے گناہ کی وجہ سے اس کے اندر گناہوں کی نحوست پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو پھر قطعِ تعلقی کرنا واجب نہیں ہے اور اگر ممکن ہو تو نیکی کی دعوت ضرور دیتا رہے تاکہ وہ گناہوں سے باز رہے۔

یاد رہے! شریعتِ مطہرہ نے سب کے حقوق بیان کیے ہیں، مگر شریعت کے دائرے کے مطابق ، والدین ہوں یا رشتہ دار ، بہن بھائی ہوں یا پڑوسی بہر صورت حقوق کی پاسداری اسی صورت میں ہے جب وہ شریعت کے عین مطابق ہو ، اگر والدین یا رشتہ دار یا دوست احباب خلافِ شریعت کام کا حکم دیں تو پھر کسی کی اطاعت نہیں کی جائے گی اور نہ رشتہ نبھایا جائے گا بلکہ اللہ پاک اور رسولِ کریم رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کی جائے گی کیونکہ اللہ پاک کی نافرمانی والے کاموں میں مخلوق میں سے کسی کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔ یہ مدنی پھول ہمیں ہر جگہ پیشِ نظر رکھنا چاہیے اور ہر جگہ اس پر عمل پیرا رہنا ضروری ہے۔

مدنی انعامات میں سے ایک مدنی انعام "گھر درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! اسلام نہ صرف ہمیں رشتے داروں سے تعلقات مضبوط بنانے کا درس دیتا ہے بلکہ بلاوجہِ شرعی رشتہ کاٹنے سے بھی سختی سے منع فرماتا ہے۔ یقیناً ہمیں اسلام سے محبت ہے اور یہ محبت ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم بِلاوجہ شرعی رشتہ کاٹنے سے بچیں اور رشتے داروں سے اچھا سلوک کرنے کو اپنا معمول بنالیں۔ رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی مدنی سوچ پانے کا ایک بہترین ذریعہ مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے **"گھر درس"** دینا یا سُننا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! **"گھر درس"** اہلِ خانہ کے ایمان کے تحفُّظ اور ان کی اصلاح کا ذریعہ ہے ۔ **"گھر درس"** کی برکت سے گھر میں اِتّحاد و اِتّفاق قائم رہے گا، **"گھر درس"** کی برکت سے لڑائی جھگڑوں اور ناچاقیوں سے چُھٹکارا ملے گا، **"گھر درس"** کی برکت سے دن بدن دِینی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ **"گھر درس"** کی برکت سے گھر میں مدنی ماحول بنے گا۔ لِہٰذا اپنے گھروں میں مَدنی ماحول بنانے کے لئے روزانہ کم از کم ایک بار درسِ فیضانِ سُنت دینے یا سُننے کی ترکیب فرمائیے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے تخریج شدہ

کتب ورسائل سے بھی حسبِ موقع درس دیا جاسکتا ہے۔

آیئے !ترغیب کیلئے **گھر درس** کی ایک مدنی بہار سُنئے ، چنانچہ

گھر درس کی مدنی بہار

ہند کے ایک اسلامی بھائی کا پورا گھرانہ بد مذہبوں کیساتھ تعلُّقات کے باعث بد عملی کے ساتھ ساتھ بد عقیدَگی کی طرف بھی گامزَن تھا،ایک دن وہ سب گھر والے مل کر فلمیں ڈرامے دیکھنے میں مشغول تھے کہ ان کا17 سالہ چھوٹا بھائی جو کہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اِجتماع میں آنے جانے لگا تھا،وہ کمرے میں داخِل ہوااور اپنی کوئی چیز الماری سے نکال کر اِسی انداز پر واپس پلٹا۔اِس کی یہ عجیب وغریب حرَکت دیکھ کر ان کے بڑے بھائی نے غصّے میں چیخ کر کہا،کیاتیرا دِماغ خراب ہو گیا ہے جو آج یہ عجیب بچکانہ حرَکت کررہاہے ! چھوٹا بھائی جوابی کاروائی کئے بِغیر دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ والِدہ صاحِبہ نے خُلاصہ کیا کہ اِس نے مجھے بتایا تھا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ آئندہ فلمیں ڈرامے نہیں دیکھوں گا!ان اسلامی بھائی نے غصّہ کی وجہ سے چھوٹے بھائی سے بات چِیت بند کر دی۔ چھوٹے بھائی نے گھر میں سب کو اِکٹھّا کر کے **فیضانِ سنّت کا درس** جاری کر دیا۔ لیکن بڑے بھائی اِس درس میں نہیں بیٹھتے تھے ،ایک دن وہ بھی قریب ہو کر بیٹھ گئے کہ سُنوں توسَہی یہ دَرس میں کیا بتاتا ہے، انہوں نے درس سناتو بہُت اچھّالگا ،لہٰذا وہ بھی روزانہ **گھر درس** میں شریک ہونے لگے ۔رفتہ رفتہ ان کے دل کی سیاہی دُور ہونے لگی ، حتّٰی کہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتِماع میں حاضِری دینے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ درس کی برکت سے بد مذہبوں کی صُحبت سے ان کی جان چُھوٹ گئی اور چہرے پر داڑھی سجالی۔پہلے وہ بد عقیدہ مُقرِّر کی گمراہ کُن کیسیٹیں شوق سے سنتے تھے، مگراب اِس کی جگہ مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیانات سنتے ہیں۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فیضانِ غَوث و رضا مَدَنی ماحول
سنور جائیگی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول
سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے نظرِبد سے سدا مَدَنی ماحول
(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۴۷،۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلام کی بہاریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسے جیسے زمانہ گزرتا جارہا ہے، اسلام کی شان و عظمت میں مزید اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ آج بھی اسلام، راہِ حق سے بہک جانے والوں اور کفر کی تاریکی میں بھٹکے لوگوں کو کفر کی دلدل سے نکال کر انہیں اپنے دامنِ کرم میں لے رہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول، عاشقانِ رسول کی صحبت و انفرادی کوشش اور امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کی کتب و رسائل پڑھنے کی برکت سے بھی کئی غیر مسلم کفر سے توبہ کرکے داخلِ اسلام ہورہے ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں چند ایمان افروز جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

بر اعظم افریقہ کے ایک ملک زمبیا کے دار الخلافہ لُساکا (Lusaka) کی کموالا (Kamwala) جیل میں 2004 میں درسِ فیضانِ سُنّت میں بیان کردہ دُرودِ پاک کے فضائل سُن کر 25 غیر مسلم قیدی دولتِ اسلام سے مشرف ہوئے۔ (25 کرسچن قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام، ص3،2 ملخصًا)

U.K (انگلینڈ) کے ایک اسلامی بھائی نے ایک غیر مسلم پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے اسے مکتبۃ المدینہ سے جارہ کردہ V.C.D بنام **"بین الاقوامی اجتماع و اجتماعی اعتکاف"** تحفے میں دی، اس غیر مسلم نے جب وہ وی، سی، ڈی دیکھی تو بین الاقوامی اجتماع اور اجتماعی اعتکاف کے

مناظر اور دیدارِ امیر اہلسنت کی برکت سے وہ اس قدر متأثر ہوا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔(کرسچن مسلمان ہو گیا، ص۷،۸ ملخصاً)ہند کے ایک اسلامی بھائی جو پہلے کفر کی تاریک وادیوں میں بھٹک رہے تھے،ایک دن کسی نے انہیں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"احترامِ مسلم"** تحفے میں دیا،انہوں نے پڑھا تو اسلام کی محبت دل میں گھر کر گئی، پھر کچھ دن بعد مدنی قافلے والے عاشقانِ رسول نے بھی ان پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں اسلام کی دعوت دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"احترامِ مسلم"** کے مطالعے اور عاشقانِ رسول کی انفرادی کوشش کی برکت سے وہ بھی کلمہ پڑھ کر اسلام کی دولت سے مالا مال گئے۔(تعارفِ امیر اہلسنت، ص۲۵،۲۴ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معاشرتی اعتبار سے اسلامی رہنمائی کے روشن پہلو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاشرے میں رہنے والوں میں سے انسان کا سب سے زیادہ جن سے واسطہ پڑتا ہے وہ اس کے پڑوسی (Neighbours) ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلام کا انسانیت پر یہ بہت بڑا فضل و احسان ہے کہ اس نے پڑوسیوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک بجالانے کا حکم فرما کر اپنے ماننے والوں کو ایک دوسرے کی عزّت و ناموس کا محافظ بنا دیا۔

آیئے! فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی روشنی میں ہم سنتے ہیں کہ اسلام نے پڑوسیوں کے متعلق ہمیں کیا رہنمائی عطا فرمائی ہے اور ہم پر ان کے حقوق کی بجا آوری کس قدر لازم و ضروری ہے چنانچہ

ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ پڑوسی کا کیا حق ہے؟ یہ کہ جب وہ تم سے مدد مانگے اس کی مدد

کرو، جب قرض مانگے اسے قرض دو، جب محتاج ہو اسے دو، جب بیمار ہو اس کی عیادت کرو، جب اسے خیر پہنچے تو اسے مبارک باد دو، جب مصیبت پہنچے تو اس سے تعزیت کرو، جب مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ، بغیر اس کی اجازت کے اپنی عمارت بلند نہ کرو کہ اس کی ہوا روک دو، اپنی ہانڈی سے اس کو تکلیف نہ دو مگر یہ کہ اس میں سے کچھ اسے بھی دے دو، اگر پھل خریدو تو اس کے لئے بھی بھیجو، اگر بھیجنا (ممکن) نہ ہو تو چھپا کر مکان میں لاؤ اور تمھارے بچے اسے لے کر باہر نہ نکلیں کہ پڑوسی کے بچے کو تکلیف ہو گی۔(شعب الایمان، باب في اکرام الجار، ۷/۸۳ ، حدیث: ۹۵۶۰)

ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم !وہ (کامل) مومن نہیں ہو گا، اللہ پاک کی قسم! وہ (کامل) مومن نہیں ہو گا، اللہ پاک کی قسم !وہ (کامل) مومن نہیں ہو گا۔ عرض کی گئی کون؟ یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ارشاد فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہو۔(بخاری، کتاب الادب، باب اثم من لا یا من جارہ بوائقہ، ۴/۱۰۴ ،حدیث: ۶۰۱۶)

بیان کردہ احادیثِ مبارکہ میں ان نادانوں کے لئے عبرت کے مدنی پھول موجود ہیں جو اپنے سُکون کی خاطر اپنے ہی پڑوسیوں کے کام آنے کے بجائے پیٹھ پھیر کر، گاڑی کھڑی کر کے، گندہ پانی چھوڑ کر، گڑھا کھود کر، چبوترے بڑھا کر، قناتیں لگا کر یا دیگر طریقوں سے انہیں تکلیف دینے میں کوئی شرمندگی (Shame) یا حرج محسوس نہیں کرتے، یقیناً ان کا یہ رویہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے کیونکہ اسلام تو پڑوسیوں کے حقوق کا سب سے بڑا علمبردار ہے اور ہمیں یہی تعلیم ارشاد فرماتا ہے کہ اپنے پڑوسی کے لئے وہی پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو چنانچہ

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قَبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ

اپنے پڑوسی یا بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔(مسلم،کتاب الاِیمان، باب الدلیل علی ان من خصال الایمان۔۔۔الخ، حدیث: ۴۵،ص ۴۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی مبارک زندگیاں اسلامی سانچے میں ڈھلی ہوئی ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ حضرات اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہا کرتے ہیں۔ آیئے!بطورِ ترغیب ایک ایمان افروز حکایت ملاحظہ کیجئے چنانچہ

خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور پڑوسیوں کے حقوق

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"بہتر کون؟"** کے صفحہ نمبر 62 پر ہے کہ حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پڑوسیوں کا بہت خیال رکھا کرتے،ان کی خبر گیری فرماتے، اگر کسی پڑوسی کا انتقال ہو جاتا تو اس کے جنازے کے ساتھ ضرور تشریف لے جاتے، اس کی تدفین کے بعد جب لوگ واپس ہو جاتے تو آپ تنہا اس کی قبر کے پاس تشریف فرما ہو کر اس کے حق میں مغفرت و نجات کی دعا فرماتے نیز اس کے اَہلِ خانہ کو صبر کی تلقین کرتے اور انہیں تسلّی دیا کرتے۔(بہتر کون،ص ۶۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

احکام کے حوالے سے اسلامی ضابطۂ حیات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاشرے کو فتنہ و فساد اور خون ریزی سے بچانے کے لئے اسلامی نظام کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اسلامی احکام برادریوں کے اعتبار سے نہیں بدلتے اور نہ ہی کسی کے رتبے اور مقام کی وجہ سے ان میں تبدیلی ہوتی ہے بلکہ امیر و غریب، گورے کالے، عربی عجمی سب کے لئے اسلام کے احکام برابر (Equal) ہیں جس کا اندازہ اس روایت سے لگایئے، چنانچہ

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: قریش ایک مخزومی عورت کے بارے میں بہت ہی پریشان تھے جس نے چوری کی تھی، لوگ کہنے لگے کہ اس بارے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے گفتگو کون کرے؟ بعض آدمیوں نے کہا کہ حضرت سَیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے علاوہ ایسی جُرأت اور کون کر سکتا ہے کیونکہ وہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہیتے ہیں۔ جب حضرت سَیِّدُنا اُسامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس بارے میں حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے گفتگو کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کیا تم اللہ پاک کی حدود کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: بے شک تم سے پہلے لوگ اسی لئے ہلاک ہوئے تھے کہ جب کوئی مالدار چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ اللہ پاک کی قسم! اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب۵۶، ۲/۴۶۸، حدیث: ۳۴۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدرسۃ المدینہ بالغان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! مجرموں کے بارے میں اسلامی قوانین کے مطابق فیصلے کرنے اور انہیں اپنے انجام تک پہنچانے کے معاملے میں اسلام کوئی دو رائے نہیں رکھتا بلکہ اس دِین میں عدل و انصاف کے تمام تر تقاضوں کو پورا کیا جاتا ہے۔ ربِّ کریم کا کروڑہا کروڑ احسان ہے کہ جس نے ایسے اُصول پسند اور عظیمُ الشَّان دِین کی دعوت کو عام کرنے کا عظیم فریضہ سرانجام دینے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کو شرف بخشا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی

نے دینِ اسلام کی خدمت کے جذبے کے تحت کم و بیش 104 شُعبہ جات قائم کئے ہیں، اِنہی میں سے ایک **"مجلس مدرسۃُ المدینہ بالغان"** بھی ہے۔ جس کے تحت **ملک و بیرون ملک** تقریباً **13853** (تیرہ ہزار آٹھ سو ترپن) مدرسۃُ المدینہ بالغان لگائے جارہے ہیں جن میں پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً **89043** (نواسی ہزار تینتالیس) ہے، **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں بالغ یعنی بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کو مختلف مقامات (مثلاً مساجد، دفاتر، مارکیٹ، دکان) اور مختلف اوقات میں دُرست مخارج کی ادائیگی کے ساتھ مدنی قاعدہ اور قرآنِ کریم فِیْ سَبِیْلِ اللہ پڑھایا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدرسۃ المدینہ بالغان کے کم و بیش **63 منٹ کے جدول** میں کتاب **"نماز کے احکام"** سے نماز، غسل، وضو، نمازِ جنازہ، سُنّتیں سکھانا، **"مدنی درس"** دینا، **"فرض علوم"** پر مشتمل بیانات سُننا، **"دُعا"** یاد کروانا اور آخر میں مدنی انعامات کے رِسالے سے **"فکرِ مدینہ"** کرنا کروانا بھی شامل ہے۔

آیئے! نیت کرتے ہیں کہ تعلیمِ قرآن حاصل کرنے کے لیے **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں خود بھی شرکت کریں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیں گے۔ ہاتھوں کو بلند کرکے زور سے کہئے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معاشی لحاظ سے اسلامی رہنمائی کے روشن پہلو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تجارت ایک مقدّس پیشہ ہے اورانبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی پیاری پیاری سُنّت بھی، جس میں بہت برکتیں رکھی گئی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجارتی معاملات کو درست طریقے سے سرانجام دینے کے لئے اسلام میں ہمارے لئے واضح احکامات موجود ہیں، لہٰذا اگر تجارت سے وابستہ افراد ان حکامات کو سیکھ کر ان کی روشنی میں فریضۂ تجارت سرانجام دیں گے تو اِنْ

شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں دنیا و آخرت کی بہت سی بھلائیاں اور برکتیں نصیب ہوں گی۔ آیئے! اس تعلق سے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: بے شک گناہوں میں سے کچھ گناہ ایسے ہیں، جنہیں رزق کی طلب کا ارادہ ہی مٹا سکتا ہے۔ (معجم اوسط، من اسمہ احمد، حدیث ۱۰۲، ۱/۴۲ ملتقطاً)

(2) ارشاد فرمایا: سچا امانت دار تاجر (بروزِ قیامت) انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صدّیقین اور شہدا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی التجار...الخ، ۳/۵، حدیث: ۱۲۱۳)

حکیم الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ دوسری حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ دیگر پیشوں سے تجارت اعلیٰ پیشہ ہے، پھر تجارت میں غلّہ کی، پھر کپڑے کی، پھر عطر کی تجارت افضل ہے۔ ضروریاتِ زندگی اور ضروریاتِ دینی کی تجارت دوسری تجارتوں سے بہتر پھر سچا تاجر مسلمان بڑا ہی خوش نصیب ہے کہ اسے نبیوں، ولیوں کے ساتھ حشر نصیب ہوتا ہے۔ (انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صدیقین اور شہدا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی صاحب فرماتے ہیں:) مگر یہ ہمراہی ایسی ہوگی جیسے خدام کو آقا کے ساتھ ہمراہی ہوتی ہے یہ مطلب نہیں کہ یہ تاجر نبی بن جائے گا، اچھا تاجر تاجوَر (بادشاہ) ہے، بُرا تاجر فاجر (گناہگار) ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۲۴۴)

مال میں ملاوٹ کرنے والوں، **کم تولنے والوں**، تجارت و کاروبار میں جھوٹ بول کر مال بیچنے والوں کو سمجھاتے ہوئے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ **نصیحت کے مدنی پھول** عطا فرماتے ہیں:

اے ملاوٹ کرنے والے مان جا خوف کر بھائی عذابِ نار کا
چھوڑ دو اے تاجرو! کم تولنا جھوٹ چھوڑو بیچنے میں بولنا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۷۱۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! شریعت کے مطابق تجارت کرنے سے کیسی کیسی برکتیں نصیب ہوتی ہیں، **مگر افسوس!** علمِ دِین سے دُوری اور راتوں رات مالدار بننے کے سہانے خواب دیکھنے کی نامناسب سوچ کے سبب اب تجارت(Trade) جیسا مقدس ترین پیشہ **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان بازی، لُوٹ ماری، نقصان پہنچانے، حسد کی آگ میں جل بُھن کر بندش و کالا جادو کروانے، بدنگاہی، وعدہ خلافی، مفاد پرستی، دھوکہ دہی، لالچ، سُود خوری، رِشوت کے لین دَین، حرام خوری، جھوٹی قسمیں کھانے اور مصنوعی مہنگائی کرنے سمیت سینکڑوں اقسام کی بُرائیوں کا مجموعہ بن چکی ہے۔ غالباً یہ اسلامی تعلیمات اور تجارت کے بنیادی مسائل سے منہ پھیرنے کا ہی نتیجہ ہے۔ تجارتی لین دَین کے حوالے سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا زمانہ انتہائی شاندار تھا کیونکہ ان کے زمانۂ مبارک میں صرف اسی تاجر کو بازار میں آنے کی اجازت ہوتی تھی جو عالِم ہو اور سُود کے گناہ سے بچتا ہو چنانچہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے کہ ہمارے بازار میں وہی شخص آئے جو دِین میں فقیہ یعنی عالم ہو، اگر ایسا نہ ہوا تو وہ سُود کھانے میں مبتلا ہو جائے گا۔ (تفسیر قرطبی، پ۳ البقرۃ، تحت الایۃ: ۲۷۵، الجزء الثالث، ۲/۲۶۷)

اسی طرح زمانۂ صحابہ کے بعد آنے والے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی زندگی بھی بالخصوص تاجر برادری کے لئے مشعلِ راہ ہے کیونکہ یہ حضرات جہاں اعلیٰ درجے کے عابد وزاہد تھے وہیں مدنی ذہن رکھنے والے سچے و امانت دار تاجر بھی تھے کہ جن کی تجارت مکمل طور پر اسلامی اُصول و قوانین کے سانچے میں ڈھلی ہوئی اور حرص ولالچ کی بدبُو سے پاک تھی۔

آیئے! بطورِ ترغیب ایک ایمان افروز حکایت سنئے، چنانچہ

بُزُرگانِ دِین کا اَندازِ تجارت

ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ "واسط" کے مقام پر تھے، انہوں نے گندم سے بھری ایک کشتی بصرہ شہر کی طرف بھیجی اور اپنے وکیل کو لکھا: جس دن یہ کھانا بصرہ پہنچے اُسی دن اسے بیچ دینا اور اگلے دن تک مُؤَخَّر نہ کرنا۔ اتفاقاً وہاں بھاؤ (Rate) کم تھا تو تاجروں نے ان کے وکیل کو مشورہ دیا کہ اگر آپ اسے جمعہ کے دن تک مُؤَخَّر کریں تو اس میں دُگنا فائدہ ہوگا۔ چنانچہ اس نے جمعہ تک کے لئے فروخت کرنا مُؤَخَّر کر دیا تو اس میں کئی گُنا فائدہ ہوا۔ وکیل نے یہ واقعہ مالک کو لکھ کر بھیجا تو انہوں نے وکیل کو خط لکھا: اے فُلاں! ہم اپنے دِین کی سلامتی کے ساتھ تھوڑے فائدے پر ہی قناعت کرلیا کرتے ہیں مگر تم نے اس کے خِلاف کِیا۔ ہمیں یہ پسند نہیں کہ ہمیں اس سے کئی گُنا فائدہ ہو لیکن اس کے بدلے ہمارے دِین میں سے کوئی چیز چلی جائے (یعنی ہمیں دِینی و اُخروی نُقصان پہنچے) لہٰذا جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو وہ تمام مال لے کر بصرہ کے فقرا پر صدقہ کر دینا۔ شاید ایسا کرنے سے میں ذخیرہ اندوزی کے گُناہ سے نَجات پاسکوں کہ نہ تو مجھے (اُخروی) نقصان ہو اور نہ ہی (دُنیوی) فائدہ۔ (احیاء العلوم الدین، ۲/۹۳)

اللہ پاک ان نیک ہستیوں کے صدقے ہمیں بھی خیر خواہیِ اُمّت کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اے کاش! اللہ پاک کی راہ میں اپنا مال اِخلاص کے ساتھ لُٹانے کا جذبہ مل جائے۔ آیئے! مل کر بارگاہِ مُصطفٰے میں اِستغاثہ پیش کرتے ہیں:

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دوں شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۱۶)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! ہمارے بزرگوں کا اندازِ تجارت اور طرزِ معیشت کس قدر

نرالہ تھا۔ بِلا شُبہ اسلامی تاریخ کے صفحات ایسے باکردار لوگوں کے واقعات سے بھرے ہوئے ہیں جو نہ صرف اپنے ذاتی مُعاملات بلکہ تجارتی مصروفیات میں بھی ایثار و بھلائی اور مسلمانوں کی خیر خواہی کو اپناتے ہوئے اسلام کے مَعاشی اصولوں پر کاربند رہے، شاید اسی وجہ سے ان کے دور کی مَعاشی خوشحالی اپنی مثال آپ تھی، بہرحال اگر تاجر حضرات لالچ کے پھندے سے نکل کر شریعت کے مقرر کردہ اُصول و قوانین کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال لیں اور کسب و تجارت کے مُعاملے میں اللہ والوں کی پیروی کریں تو مُعاشرے میں ایک شاندار خوشحالی لائی جاسکتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر اتوار بعدِ مغرب مدنی چینل پر **"احکامِ تجارت"** کے نام سے ایک معلوماتی سلسلہ بھی براہِ راست (Live) نشر کیا جاتا ہے، جس میں زِندگی کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے عاشقانِ رسول کی مدنی تربیت کے لیے مختلف شرعی احکام پر مشتمل علمِ دِین سے مالامال جوابات دیے جاتے ہیں، تاجر اسلامی بھائیوں کے لیے یہ سلسلہ بہت بڑی نعمت ہے کہ گھر / دُکان اور دفتر میں بیٹھے بیٹھے تجارت سے متعلق سینکڑوں مسائل سے آگاہی ہو سکتی ہے۔ اس سلسلے کی برکت سے علمِ دین حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے کاروبار میں پائے جانے والی شرعی غلطیاں بھی دُور کرنے کی سعادت نصیب ہوگی اور علمِ دِین سیکھنے کی برکت سے **کاروبار میں بھی برکت** ہوگی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی

اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَنگوٹھی پہننے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"163 مَدَنی پُھول"** سے انگوٹھی پہننے کی چند سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ ☆مرد کو سونے کی اَنگوٹھی پہننا حرام ہے۔ سُلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سونے کی اَنگوٹھی پہننے سے مَنْع فرمایا۔(بخاری،۴/۶۷، حدیث:۵۸۶۳) ☆(نابالغ)لڑکے کو سونے چاندی کا زَیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا۔ (بہارِ شریعت،۳/ ۴۲۸ ،دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار، ۹/ ۵۹۸)، ☆لوہے کی اَنگوٹھی جہنّمیوں کا زیور ہے۔(ترمذی، ۳/ ۳۰۵، حدیث: ۱۷۹۲) ☆مَرد کیلئے وہی اَنگوٹھی جائز ہے جو مَردوں کی اَنگوٹھی کی طرح ہو یعنی صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زِیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مَرد کے لیے ناجائز ہے (رَدُّالمُحتار، ۹/ ۵۹۷) ☆بِغیر نگینے کی اَنگوٹھی پہننا ناجائز ہے کہ یہ اَنگوٹھی نہیں چھلّا ہے، ☆ اگر کسی اِسلامی بھائی نے دھات کا کڑا یا دھات کا چھلّا ، ناجائز اَنگوٹھی، یا دھات کی زنجیر (Chain) پہنی ہوئی ہے تو اَبھی اَبھی اُتار کر توْبہ کرلیجئے اور آئندہ نہ پہننے کا عہد کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسائل "

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/ ۵۵، حدیث:۱۷۵

163 مدنی پھول"اور "**101 مدنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ، البتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے، جب آپس میں ملیں اور مُصافَحہ کریں** (یعنی ہاتھ ملائیں) **اور نبی** (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) **پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بَخش دیئے جاتے ہیں۔**

(مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱)

کعبہ کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اِجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج ہم ''**تبرکات کی برکات**'' سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ تبرکات اور اس کے ثبوت میں دو (2) قرآنی واقعات، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نبیِ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقدس تبرکات کی کیسی تعظیم کیا کرتے تھے؟ تبرکات کی **تعظیم** سے کیا کیا فائدے ہوتے ہیں؟ تبرکات کی بے ادبی سے کیا نقصانات ہوتے ہیں یہ بھی سنیں

---

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

گے۔ اللہ پاک کرے کہ ہم سارا بیان توجہ کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کر سکیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قمیصِ یوسف سے شفاء

سورۂ یوسف میں اللہ پاک کے نبی حضرت سیدنا یعقوب اور حضرت سیدنا یوسف عَلَیْہِمَا السَّلَام کا طویل واقعہ بیان ہوا ہے، جب حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کے سوتیلے بھائیوں نے دھوکے سے کنویں میں ڈال دیا اور کچھ تاجر انہیں کنویں سے نکال کر مصر لے گئے اور وہاں بیچ دیا، حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اپنے بیٹے حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی جدائی سے بڑے غمگین ہوئے اور اس غم میں آنسو بہا بہا کر آنکھوں کی روشنی مُتاثر ہوئی، کئی سال بعد جب حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے بھائیوں کے ذریعے والدِ محترم کی بصارت کی کیفیت کا معلوم ہوا تو انہوں نے اپنی قمیص بطورِ تبرک اپنے والدِ محترم کیلئے بھیجی اور جو کچھ فرمایا، قرآنِ پاک میں وہ یوں بیان کیا گیا ہے، چنانچہ پارہ 13، سُورۂ یُوسف کی آیت نمبر 93 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا ۚ (پ۱۳، یوسف:۹۳)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: میرا یہ کُرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو اُن کی آنکھیں کُھل جائیں گی۔

جب حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائیوں نے وہ کُرتا حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے چہرے پر ڈالا تو کیا ہوا، اسے کچھ آیات کے بعد یوں بیان کیا گیا ہے:

فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ۚ

تَرجَمۂ کنزُالایمان: پھر جب خوشی سنانے والا آیا اس نے وہ کُرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا اسی وقت اس

کی آنکھیں پھر آئیں (روشن ہو گئیں) (پ ۱۳، یوسف: ۹۶)

تفسیر صراطُ الجِنان میں ہے: جمہور مفسرین فرماتے ہیں کہ خوشخبری سنانے والے حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائی یہودا تھے۔ یہودا نے کہا کہ حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس خون آلودہ قمیص بھی میں ہی لے کر گیا تھا، میں نے ہی کہا تھا کہ حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیڑیا کھا گیا، میں نے ہی اُنہیں غمگین کیا تھا، اس لئے آج کُرتا بھی میں ہی لے کر جاؤں گا اور حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی زندگانی کی خبر بھی میں ہی سناؤں گا۔ چنانچہ یہودا کُرتا لے کر **80** فرسنگ (یعنی **240** میل) دوڑتے آئے۔ یہودا نے جب حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی قمیص حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے چہرے پر ڈالی تواُسی وقت ان کی آنکھیں درست ہو گئیں اور کمزوری کے بعد قوت اور غم کے بعد خوشی لوٹ آئی، پھر حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میں اللہ پاک کی طرف سے وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے کہ حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام زندہ ہیں اور اللہ پاک ہمیں آپس میں ملا دے گا۔ (تفسیرکبیر، یوسف، تحت الآیۃ: ۹۶، ۵۰۸/۶، جمل مع جلالین، یوسف، تحت الآیۃ: ۹۶، ۸۰/۴، ملتقطاً) (صراط الجنان، ۵/ ۵۴ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حضرت سیدنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام خود نبی ہیں، وہ ایک اور نبی، اپنے والد حضرت سیدنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے آنکھوں کے مرض کیلئے بطورِ تبرک اپنا کُرتا بھیج رہے ہیں اور جب اس کُرتے کو ان کے چہرے پر ڈالا گیا تو اللہ پاک نے انہیں آنکھوں کی بیماری سے شفا عطا فرمادی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں سے نسبت رکھنے والی اشیا کو تبرک سمجھنا اور ان سے برکتیں لینا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا طریقہ رہا ہے اور اس واقعے کو قرآنِ پاک میں ذکر فرمانا، اس بات کا اعلان ہے کہ **تبرکات سے فائدہ** ہوتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قحط سالی سے نجات مل گئی!

حضرتِ سیدنا شیخ عبد الحق محدثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سخت قحط سالی ہوئی، لوگوں کی بہت دُعاؤں کے باوجود بارِش نہ ہوئی، حضرتِ سیدنا بابا نظامُ الدِّین اولیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی امّی جان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے کپڑے کا ایک دھاگا ہاتھ میں لے کر عرض کی: اے اللہ پاک! یہ اس خاتون کے دامن کا دھاگا ہے جس پر کبھی کسی نامحرم کی نظر نہ پڑی، میرے مولیٰ! اسی کے صدقے رحمت کی برکھا (بارِش) برسادے! ابھی دعا ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ رحمت کے بادل گھر گئے اور رِم جھم رِم جھم بارش شروع ہوگئی۔ (اخبار الاخیار، ص ۲۹۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تبرکات کے فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ بزرگوں کے جسم سے نسبت رکھنے والے لباس کے ایک دھاگے کی بھی کتنی شان ہے کہ اسے ہاتھ میں رکھ کر مانگی گئی دعا قبول ہوگئی۔ اللہ پاک جو تمام برکتوں کا مالک ہے، اُس ربِّ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنے ان نیک بندوں کو دنیا جہاں کی ایسی برکتوں سے نوازا ہوتا ہے کہ جو چیزیں ان سے منسوب ہو جائیں، وہ بھی بابرکت ہو جاتی ہیں۔

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عظام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے منسوب چیزیں بڑی بابرکت اور فیض رساں ہوتی ہیں، یعنی ان مُقدس تبرُّکات کا ادب و اِحترام کرنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کو ان تَبَرُّکات سے **خوب فیض** ملتا ہے۔

تبرُّک کسے کہتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبرُّک سے مراد (انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) بزرگانِ دِین کی وہ چیزیں جو برکت کے طور پر رکھی جائیں۔(برکات کاثبوت، ص۲بتغیر) پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسم سے مَسّ (Touch) ہونے والی اور نسبت رکھنے والی ہر ہر چیز بھی مُتبرَّک ہے، اسی طرح صحابۂ کرام و بزرگانِ دین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مبارک اجسام سے چُھو جانے والی (اور نسبت رکھنے والی) ہر چیز بھی مُتبرَّک ہے۔ (تبرکات کاثبوت، ص۴،۳ ملتقطاً) اس لیے ہمیں ہر اس چیز کا ادب و احترام کرنا چاہیے جسے بزرگوں سے نسبت ہو جائے۔ ان کے مُوئے مبارک، قمیص، جُبّہ، دستار، پیالہ الغرض! ان سے نسبت رکھنے والا کوئی تنکا ہو یا لباس کا دھاگا ہو اس کا ادب واحترام کرنے سے بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ برکتیں نصیب ہوں گی۔

فیض پانے کیلئے کامل اعتماد شرط ہے

تبرکات سے فیض پانے کیلئے اِعتِقاد پکّا ہونا چاہئے، کچا یقین نہ ہو، مثلاً یہ سوچنا کہ فُلاں بُزرگ سے یا فُلاں ولیُّ اللہ کے مزار پر حاضری دینے سے نہ جانے فائدہ ہو گا یا نہیں ہو گا، مُوئے مبارک سے برکتیں ملتی ہیں یا نہیں۔ زَم زَم شریف پینے سے بیماریاں دُور ہوتی ہیں یا نہیں؟ تعویذات سے مشکلات حل ہوتی ہیں یا نہیں، دَم دُرُود سے فائدہ ہوتا ہے یا نہیں وغیرہ۔ اس طرح کے کچے اور مشکوک خیالات سے فائدہ نہیں ہوتا۔ یقین جتنا پُختہ ہو گا، اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے فیض بھی اُسی قدر زیادہ ملے گا کیونکہ فیض پانے کے لیے پختہ اعتقاد ہونا شرط ہے۔

البتہ یاد رہے! وظائف وغیرہ رِضائے الٰہی کے لیے کیے جائیں، نہ کہ کام بنانے کے لیے، جس نے صرف اپنی غرض کے لیے ہی وظائف کیے تو اسے ثواب نہ ملے گا۔ چاہیے یہ کہ وظائف اللہ پاک کی

رِضا کے لیے کرے اور اس کے وسیلے سے اللہ پاک سے اپنا کام ہونے کی دعا کرے۔

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عُمر بھر بھی نہ پا سکا
مِرے مَولیٰ تُجھ سے گلہ نہیں یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبرکات سے برکتیں ملتی، مشکلات دور ہوتی اور مصیبتیں ٹلتی ہیں یہ عقیدہ رکھنا آج کی نئی بات نہیں ہے، کیونکہ قرآنِ پاک کی کئی آیات میں تبرکات کی اہمیت اور پچھلی اُمّتوں کے تبرکات سے فیض پانے کے واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ **تابوتِ سکینہ** (وہ متبرک صندوق جس میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے تبرکات رکھے جاتے تھے) سے **بنی اسرائیل** کا برکتیں لینا، **محرابِ مریم** میں حضرت سیدنا زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کا دُعا مانگنا اور اس کا قبول ہونا۔ تبرکات سے برکتیں پانے کے یہ وہ واقعات ہیں جو قرآنِ پاک میں بڑی تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ آیئے! تبرکات کی برکتیں ملنے سے متعلق ایک قرآنی واقعہ سنتے ہیں:

مقامِ ابراہیم سے تبرک

کعبۂ مُعظّمہ میں ایک پتھر ہے جسے **مقامِ ابراہیم** کہتے ہیں۔ یہ وہ پتھر ہے جس پر اللہ پاک کے نبی، جنابِ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا قدم مبارک رکھا، تو جتنا ٹکڑا ان کے زیرِ قدم آیا، تر (گیلی) مٹی کی طرح نرم ہوگیا، یہاں تک کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا قدم مبارک اس میں جم گیا، پھر جب ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے قدم اُٹھایا، اللہ پاک نے دوبارہ اس ٹکڑے میں پتھر کی سختی پیدا کردی کہ وہ نشانِ قدم محفوظ رہ گیا۔ (فتاوی رضویہ، ۲۱/ ۹۸ ملتقطا) ربِّ کریم جَلَّ جَلَالُہ نے رہتی دنیا کے تمام مسلمانوں کو مقامِ ابراہیم کی تعظیم کرنے اور اس کا قرب پانے اور اس کے قریب (Near) نماز پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا، چنانچہ اللہ پاک

پارہ 1 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 125 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ (پ ۱، البقرة: ۱۲۵)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

حکیم الامت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مقامِ ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے کعبۂ معظمہ کی تعمیر کی، وہ بھی حضرت خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی برکت سے شَعَائِرُ اللہ بن گیا اور اس کی تعظیم ایسی لازم ہوگئی کہ طواف کے نفل اس کے سامنے کھڑے ہو کر پڑھنا سُنّت ہوگئے۔ جب بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے قدم پڑ جانے سے صفا مروہ اور مقامِ ابراہیم شَعَائِرُ اللہ (یعنی اللہ پاک کی نشانیاں) بن گئے اور قابلِ تعظیم ہوگئے تو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام و اولیائے عظام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین کے مزارات (Shrines)، جس میں یہ حضرات دائمی قیام فرما ہیں، یقیناً شَعَائِرُ اللہ ہیں اور ان کی تعظیم (ہر ایک مسلمان پر) لازم ہے۔ (علم القرآن، ص۴۸ ملتقطاً)

"**تفسیر صراط الجنان**" میں ہے: اس (آیت) سے معلوم ہوا! جس پتھر کو نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی قدم بوسی حاصل ہو جائے وہ عظمت والا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا! جب پتھر نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کے قدم مبارک لگنے سے عظمت والا ہو گیا تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مطہرات، اہلِ بیت اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی عظمت کا کیا کہنا۔ (لہٰذا) اس سے تبرکات کی تعظیم کا بھی ثبوت (Proof) ملتا ہے۔ (صراط الجنان، ۱/ ۲۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار اجتماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی جو چیز بھی اللہ پاک کے نیک لوگوں سے نسبت پا جائے وہ

برکت والی ہو جاتی ہے۔ اپنے دلوں میں تبرکات کی اہمیت بڑھانے،ان سے فیض حاصل کرنے، ان کے ادب واحترام کا جذبہ اپنے دلوں میں بیدار کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے **12 مدنی کاموں** میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وارایک مدنی کام **"ہفتہ واراجتماع"** بھی ہے۔ ☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں تلاوت و نعت اور علمِ دین سے بھرپور سُنّتوں بھرا اصلاحی بیان سننے، اجتماعی طور پر ذِکْرُ اللہ کرنے اور رِقّت انگیز دُعا میں اپنے گُناہوں سے تائب ہونے کے ساتھ ساتھ بُری صحبت سے بچنے اور اچھی صحبت اِخْتیار کرنے کے مواقع بھی مُیسر آتے ہیں۔ ☆یقیناً اچھی صحبت اِخْتیار کرنا اور مل کر اللہ کریم کا ذِکر کرنا قابلِ فضیلت عمل ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب لوگ کسی مجلس میں اِکھٹے ہو کر اللہ کریم کا ذِکر کرتے ہیں، پھر جب وہ فارغ ہوتے ہیں تو اُن سے کہا جاتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ، بے شک تمہارے گُناہوں کو بخش دِیا گیا ہے اور تمہاری بُرائیوں کو نیکیوں سے بدل دِیا گیا ہے۔(شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ، ۱/۴۵۴، حدیث: ۶۹۵)

☆**"ہفتہ وار اجتماع"** تلاوتِ قرآن، نعتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ، سُنَّتوں بھرے بیان، رِقّت انگیز دُعا، ذِکرودُرُود کے مدنی پھولوں اور عِلْمِ دین کے گُلدستوں سے سَجا ہوتا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ واراِس مدنی کام **"ہفتہ واراِجتماع"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے **"ہفتہ واراِجتماع"** کا مطالعہ کیجئے، تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی، بالخصوص **ہفتہ واراجتماع کی مجالس کے نگران واراکین** تو اِس رِسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں۔ یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ پر دَستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اِس رِسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے۔☆ اِجتماعات کی اہمیّت ☆ دعوتِ اسلامی اوراِجتماعات کا اِہتمام ☆ ہفتہ واراِجتماع کیا ہے؟ ☆ اجتماع کا **مکمل جدول** ☆ اجتماع میں شرکت کرنے کے **13 فضائل وبرکات** ☆ ہفتہ واراِجتماع سے متعلق **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے مدنی مشوروں کے مدنی پھول ☆ **خیر خواہ کے 19 مدنی پھول** ☆ ہفتہ واراجتماع سے متعلق **اِحتیاطوں اور مُفید معلومات** پر مبنی سوال جواب ☆ ہفتہ واراجتماع کی **شرعی و تنظیمی اِحتیاطیں** وغیرہ۔

آیئے! بطورِ ترغیب **"ہفتہ وار اجتماع"** میں شرکت کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے والے ایک عاشقِ رسول کی مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

ٹیبل ٹینس کا شائق

باب المدینہ (کراچی) کے مقیم ایک اسلامی بھائی مذہبی ذہن نہ ہونے کے باعث ٹیبل ٹینس کے بے حد شوقین تھے، شام ہوتے ہی ٹیبل ٹینس کھیلنے میں مصروف ہو جاتے اور بسا اوقات یہ سلسلہ رات گئے تک جاری رہتا، الغرض اسی طرح کے دیگر فضول کاموں میں وہ اپنے شب وروز بسر کر رہے تھے۔ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی ان کے پاس تشریف لائے اور سبھی کھیلنے والوں سمیت ان پر انفرادی کوشش کر کے نماز اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی اور وہ مسلسل ان اسلامی بھائی کو نیکی کی دعوت دیتے رہے۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے کی برکت سے آہستہ آہستہ ان کا دل نرم ہو گیا، ان کے سیاہ دل کی کالک اُترنے لگی، انہوں نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور فضولیات کو چھوڑ کر دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول

تُو آ بے نمازی، ہے دیتا نمازی خدا کے کرم سے بنا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بدگمانی سے بچئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام اور اللہ پاک کے نیک بندوں سے تبرُّک لینے میں دل میں کوئی شک وشبہ نہیں ہونا چاہیے، دل میں مختلف وساوس کو جگہ دے کر، امتحان لینے اور آزمانے کی آرزو لے کر تبرکات لینے والے کو بسا اوقات ہاتھوں ہاتھ سزا بھی مل جاتی ہے، اس بات کو اس حکایت سے سمجھئے، چنانچہ

اللہ پاک کے ایک ولی کی خدمت میں بادشاہِ وقت قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔ ان کے پاس کچھ سیب نذر (یعنی کسی کی طرف سے تحفے) میں آئے تھے۔ انہوں نے ایک سیب بادشاہ کو دیا اور کہا: کھاؤ۔ اس نے عرض کی: حضور بھی نوش فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے بھی کھائے اور بادشاہ نے بھی۔ اس وقت بادشاہ کو دِل میں خیال گزرا کہ یہ جو سب سے بڑا خوش رنگ سیب ہے، اگر اپنے ہاتھ سے اُٹھا کر مجھے دے دیں تو میں جان لوں گا کہ یہ ولی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہی سیب اٹھا کر فرمایا: ہم مصر گئے تھے، وہاں ایک جگہ پر بہت سے لوگ جمع تھے، دیکھا کہ ایک شخص ہے جس کے پاس ایک گدھا ہے اور اس گدھے کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے۔ ایک شخص کی ایک چیز دوسرے کے پاس رکھ دی جاتی ہے۔ اس گدھے سے پوچھا جاتا ہے، گدھا ساری مَجْلِس کا دورہ کرتا ہے، جس کے پاس ہوتی ہے، جا کر سر ٹیک دیتا ہے۔ پھر وہ اللہ پاک کے ولی فرمانے لگے: یہ حِکایت ہم نے اس لئے بیان کی کہ اگر یہ سیب نہ دیں تو ہم ولی ہی نہیں اور اگر دیں گے تو اس گدھے سے بڑھ کر کیا کمال دِکھایا۔ یہ فرما کر سیب بادشاہ کی طرف پھینک دِیا

۔ (بدگمانی، ص35)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اس حکایت میں ہمارے لیے بھی سیکھنے کے مدنی پھول ہیں کہ ہمیشہ دوسروں کے بارے میں حُسنِ ظن سے کام لیناچاہیے، اگر کوئی اللہ پاک کا نیک بندہ بطورِ ولی اللہ مشہور ہو تب بھی اس کا امتحان لینے سے بچنا چاہیے اور ہمیشہ حُسنِ ظن کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

اسی طرح تبرکات کے معاملے میں شک نہیں کرنا چاہیے، البتہ یہ یاد رہے کہ ولی پابندِ شریعت ہوتا ہے۔ اگر لمبی لمبی لِٹّوں والا، بہت سی انگوٹھیاں پہننے والا، بے نمازی شخص ہمیں کسی مزار کے باہر مل جائے تو وہ ولی کیسے ہوسکتا ہے؟ یہ بھی یاد رہے کہ ولی "عالِم" ہوتا ہے۔ آپ داتا صاحب، خواجہ صاحب، غوثِ پاک (رَحمۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہِم اَجمعین) بلکہ کسی بھی مشہور بزرگ کے واقعات پڑھیں گے تو آپ کو سب کی سیرت میں یہ یہی ملے گا کہ ان کی زندگی کا ابتدائی حصہ علمِ دین کے حصول میں گزرا۔

یاد رکھئے! حُسنِ ظن میں فائدے ہی فائدے ہیں، جبکہ بدگمانی میں نقصانات ہی نقصانات ہیں۔ افسوس! آج کے دور میں ہماری ایک تعداد ہے جو حُسنِ ظن کی بجائے بدگمانی کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے۔ بات بات پہ بدگمانی کے نظارے عام ہیں۔ کسی کو فون کریں اور وہ ریسیو Receive نہ کرے تو بدگُمانی۔۔بیٹے کی توجہ ماں سے کم ہوجائے تو فوراً بہو سے بدگُمانی، کسی اچھی نوکری سے فارغ ہوگئے تو دفتر کے کسی فَرد سے بدگُمانی، کاروبار میں نُقصان ہوگیا تو قریبی دُکاندار سے بدگُمانی، اپنی ہی کمزور کارکردگی یا کسی تنظیمی مصلحت کے پیشِ نظر تنظیمی ذمہ داری ختم کردی گئی یا تبدیل ہوگئی تو ذِمہ داران سے بدگُمانی، اِجتماعِ ذِکر و نعت کے اِنتِظامات میں کمزوری ہوئی تو اِنتظام کرنے والوں سے فوراً بدگُمانی، اِجتماعِ ذِکر و نعت میں کوئی شخص عشقِ رسول میں جُھوم رہا ہے یا اپنے گناہوں کو یاد کرکے رو رہا ہے تو بدگُمانی، کسی بُزرگ یا پیر نے اپنے مُرِیدِین یا مُتَعَلِّقِین کی ترغِیب یا تحدیثِ نعمت (یعنی نعمت کے چرچے) کے لئے

کوئی اپنا واقعہ بیان کر دیا تو فوراً ان سے بد گُمانی، جس نے قَرض لیا اور وہ رَابِطے میں نہیں آ رہا یا جس سے مال بُک کروالیا وہ مِل نہیں رہا تو فوراً بد گُمانی، کسی نے وَقْت دیا اور آنے میں تاخیر ہو گئی تو بد گُمانی، کسی کے پاس تھوڑے ہی عرصے میں گاڑی، اچھّا مکان اور دیگر سہولیات آگئیں تو بد گُمانی۔ الغرض! ہمارا معاشرہ اس وقت **بد گمانی کی خوفناک آفت** کی لپیٹ میں ہے۔

یاد رکھئے! **بد گمانی** دیگر کئی گناہوں میں مبتلا کرا دیتی ہے ☆ **بد گمانی** دوسروں کے عیبوں کی ٹوہ میں لگاتی ہے ☆ **بد گمانی** حسد پر اُبھارتی ہے ☆ **بد گمانی** غیبت کرواتی ہے ☆ **بد گمانی** دل میں نفرتوں کے بیج اُگاتی ہے ☆ **بد گمانی** آپس میں محبتیں ختم کر کے مزید دُوریاں بڑھاتی ہے ☆ **بد گمانی** حُسنِ سلوک سے محروم کرواتی ہے ☆ **بد گمانی** بندے کو بد خُلق بناتی ہے ☆ **بد گمانی** اِلزام تراشی پر اُبھارتی ہے ☆ **بد گمانی** دنیا اور آخرت میں رُسوا کرواتی ہے۔ لہٰذا عقل مند وہی ہے جو بد گمانی کی بجائے حُسنِ ظن (اچھے گُمان) کی عادت اپنائے، کیونکہ ☆ **حُسنِ ظن** ایک عمدہ عبادت ہے، ☆ **حُسنِ ظن** گناہوں سے بچانے والا ہے ☆ **حُسنِ ظن** رکھنا ایمان کے تقاضوں میں سے ہے ☆ **حُسنِ ظن** ایمان کا حصہ ہے ☆ **حُسنِ ظن** نیک لوگوں کی عادات میں سے ہے ☆ **حُسنِ ظن** بندے کو ثواب کا مستحق کرتا ہے ☆ **حُسنِ ظن** دوسروں کی عزّتوں کا محافظ ہے ☆ **حُسنِ ظن** سے سکون اور قرار ملتا ہے ☆ **حُسنِ ظن** بندے کو شیطان کے چُنگل سے بچاتا ہے ☆ **حُسنِ ظن** ایمان کو تقویت دیتا ہے، ☆ **حُسنِ ظن** قلب و روح کو پاکیزہ کرتا ہے، ☆ **حُسنِ ظن** بندے کو نیک بناتا ہے، ☆ **حُسنِ ظن** سے اللہ پاک اور اس کے مدنی حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا ملتی ہے۔

ایک بار نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کعبہ کو مُخاطب کر کے اِرشاد فرمایا: **تُو خُود اور تیری فضا کتنی اچھی ہے؟ تُو کتنی عظمت والا ہے اور تیری حُرمت کتنی عظیم ہے؟ اُس ذاتِ پاک کی قسم!**

جس کے قبضۂ قُدرت میں محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی جان ہے! اللہ پاک کے نزدیک مؤمن کی جان ومال اور اُس سے اچھا گمان رکھنے کی حُرمت، تیری حُرمت سے بھی زِیادہ ہے۔(سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب حرمۃ دم المؤمن وماله، ۳۱۹/۴، حدیث: ۳۹۳۲)

خُدایا عطا کر دے رحمت کا پانی
رہے قلب اُجلا دُھلے بدگُمانی

(شیطان کے بعض ہتھیار، ص ۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تبرکات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ نبیِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سراپا رحمت وبرکت ہیں، جو چیز بھی آقا کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت کا شرف پاتی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے باعثِ برکت سمجھتے۔ اسی لیے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کئی طریقوں سے پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے برکتیں پانے کی کوشش کرتے، وہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسمِ اطہر کو تبرکاً چُھوتے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو تبرک سمجھتے اور اس سے برکتیں اُٹھاتے، جس پانی سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنا مبارک ہاتھ دھوتے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے اپنے چہروں اور بدن کے حصوں پر بطورِ تبرک ملتے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بچے ہوئے کھانے سے تبرک حاصل کرتے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پسینۂ مبارکہ، لعابِ دہن، مُوئے مبارک، انگوٹھی مبارک، بستر مبارک، لباس مبارک، چارپائی مبارک اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی استعمال فرمائی ہوئی چٹائی مبارک سے بھی برکتیں حاصل کرتے، الغرض! ہر وہ

شے جسے تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تھوڑی یا زیادہ نسبت حاصل ہو جاتی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے اپنے لیے تبرک بنا لیتے، احادیثِ مبارکہ میں اس طرح کے درجنوں واقعات ملتے ہیں۔ آیئے! ان میں سے 3 واقعات سنتے ہیں:

(1) منقول ہے کہ مشہور صحابیِ رسول، حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس نبیِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک قمیص اور مقدس ناخنوں کے کچھ تراشے تھے۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وقتِ وصال آیا تو آپ نے وصیت فرمائی کہ مجھے اُس قمیص میں کفن دیا جائے جو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں عطا فرمائی تھی اور وہ مبارک قمیص میرے جسم سے بالکل ملا کر رکھی جائے۔ جبکہ آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مبارک ناخنوں کے بارے میں وصیت فرمائی کہ باریک کرکے ان کی آنکھوں اور منہ پر رکھ دیئے جائیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مزید فرمایا: یہ کام ضرور انجام دینا اور مجھے سب سے زیادہ رحم و کرم کرنے والے ربِّ کریم کے سپرد کر دینا۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، باب المیم ولعین، ۵/۲۲۳)

(2) مسلم شریف میں ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی صاحبزادی حضرت سَیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک جُبّہ (Jubbah) تھا (ایک مرتبہ) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے وہ جُبّہ نکالا اور فرمایا: یہ جُبّہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے پہنا کرتے تھے، اب ہم اسے بیماروں کے لئے دھوتے ہیں اور اس سے شفا حاصل کرتے ہیں۔ (مسلم، کتاب اللباس و الزینۃ، باب تحریم لبس الحریر۔۔۔ الخ، حدیث: ۲۰۶۹، ص ۸۸۳)

مشہور مفسرِ قرآن، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب لوگ اس کی زیارت کرنے آتے تھے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا یہ فرما کر زیارت کراتی تھیں کہ یہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حیات شریف میں پہنا کرتے تھے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لباس کی زیارت کرانا سُنّتِ صحابہ ہے جیسا کہ فی زمانہ مُوئے مبارک کی زیارت کرائی جاتی ہے۔ معلوم ہوا! بزرگوں کے تبرکات کی زیارت کرانا، ان کالباس دھو کر بیماروں کو پلانا سُنتِ صحابہ ہے،ان میں شفاہے۔ آبِ زمزم حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلام کی ایڑی سے پیدا ہوا، تمام بیماریوں کے لئے شفاہے۔ مرآۃ المناجیح،۹۸/۶ ملتقطا) بعض حضرات ام المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حضور(صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)کے تبرکات کی زیارت کرنے آیا کرتے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا انہیں زیارت کراتی تھیں۔ (مرآۃ المناجیح،۹۱/۶)

(3) مسلم شریف کی ایک اور روایت میں ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے اس پیالہ سے ہر قسم کے شربت، شہد، نبیذ، پانی اور دودھ پلائے ہیں۔(مسلم،کتاب الاشربۃ، باب اباحۃ النبیذ... الخ،حدیث: ۲۰۰۸ ،ص ۸۵۷)

حکیم الامّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا پیالہ تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے لوگوں کو دکھا کر فرمایا: اس پیالہ سے میں نے حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بہت قسم کے شربت اور دودھ پلایا ہے یعنی یہ پیالہ بڑا ہی متبرک ہے کہ اسے حضورِ انور کے ہاتھ اور لب بارہا لگے ہیں۔ معلوم ہوا! حضراتِ صحابہ، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے استعمالی برتنوں کو برکت کے لئے اپنے پاس رکھتے تھے اور لوگوں کو اس کی زیارت کراتے تھے۔

مثنوی شریف میں ہے: حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر وہ کپڑے کا دستر خوان تھا، جس سے حضور نے ہاتھ و منہ پونچھ لئے تھے، جب وہ میلا (Dirty) ہو جاتا تھا تو اسے آگ میں ڈال

دیتے، میل جل جاتا کپڑا محفوظ رہتا تھا۔(مرآۃ المناجیح،۶/۸۱ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ عقیدہ تھا کہ آقا کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تبرکات میں برکتیں ہی برکتیں ہیں۔ ہمیں بھی یہی عقیدہ رکھنا چاہیے اور بزرگوں سے منسوب تبرکات مثلاً ان کے لباس، استعمال کی چیزیں، رہنے کی جگہیں، عبادت کرنے کے مقامات، الغرض! ان سے نسبت رکھنے والی کوئی بھی چیز ہو، ہمیں اس کا ادب اور احترام کرنا چاہیے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** شفائیں ملتی ہیں، **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** فیض پانا انبیائے کرام کا طریقہ ہے۔ **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** رِزْق میں کُشادگی ہوتی ہے۔ **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** سکون ملتا ہے۔ **تبرکات کی برکتوں سے** فیض پانا صحابۂ کرام کا وطیرہ رہا ہے، **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** دنیا و آخرت کی پریشانیاں دُور ہوتی ہیں۔

نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے دعائیں قبول ہوتی ہیں، **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** بیماریاں ٹلتی ہیں، **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے اور **نیک لوگوں کے تبرکات** کے ادب و احترام کی وجہ سے سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے لوگ ہدایت پا جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ **تبرکات کی زیارت سے** دلوں کو چین ملتا ہے، **تبرکات کی زیارت سے** آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے، **تبرکات کی زیارت** کے وقت قبولیتِ دعا کے امکان (Chance) بڑھ جاتے ہیں، **تبرکات کی زیارت** سے اللہ پاک کی رحمتیں نصیب ہوتی ہیں، **تبرکات کی زیارت سے** گناہوں سے بیزاری و نفرت کا ذہن بنتا ہے، **تبرکات کی زیارت سے** ذہنی سکون ملتا ہے، **تبرکات کی زیارت سے** زبان

پر ذِکْرُ اللّٰہ جاری ہو جاتا ہے۔ **تبرکات کی زیارت سے** نیکیاں کرنے کا جذبہ ملتا ہے۔

آیئے! اسی تعلق سے ایک حکایت سنتے ہیں: چنانچہ،

تبرک کے ادب کی برکتیں

حضرت سَیِّدُنا ابو علی روز باری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بہن فاطمہ بنت احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا فرماتی ہیں: شہر بغداد میں کچھ نوجوانوں نے اپنے میں سے ایک کو کسی ضرورت سے بھیجا، اس نے لوٹنے میں تاخیر کردی، یہ لوگ غضبناک ہونے لگے، اتنے میں وہ ایک خربوزہ (Mel on) لئے ہنستا ہوا پہنچا۔ نوجوانوں نے دریافت کیا: ایک تو تُو دیر سے آرہا ہے، اس پر ہنستا بھی ہے؟ لڑکے نے کہا، میں آپ لوگوں کے لئے ایک عجیب چیز لایا ہوں۔ سب نے پوچھا: وہ کیا؟ لڑکے نے اپنے ہاتھ کا خربوزہ انہیں پیش کیا اور کہا: اس خربوزے پر حضرت سَیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہاتھ رکھ دیا تھا، اس لئے میں نے اسے 20 دِرہم میں خرید لیا۔ اس کی بات سُن کر سب نے خربوزے کو چُوما اور اپنی اپنی آنکھوں سے لگایا۔ ان میں سے ایک نے کہا، حضرت سَیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کس چیز نے اس مقام پر پہنچایا؟ کسی نے کہا: تقویٰ نے۔ سائل نے کہا: میں تمہیں گواہ بنا کر اللہ پاک سے توبہ کرتا ہوں، اس کے بعد سب نے اسی کی طرح توبہ کی، پھر وہ سب طرطوس نامی شہر تشریف لے گئے اور وہیں شہادت کا رُتبہ پا لیا۔ (الروض الریاحین، ص ۲۱۸)

عقیدتمندوں کی بھی مغفرت

امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف **"نماز کے احکام"** صفحہ نمبر 372 پر تحریر فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا بِشرِ حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو انتقال کے بعد قاسم بن مُنَبِّہ نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی

اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟جواب دیا، اللہ کریم نے مجھے بخش دیا اور ارشاد فرمایا، تم کو بلکہ تمہارے جنازے میں جو جو شریک ہوئے، ان کو بھی میں نے بخش دیا۔ تو میں نے عرض کیا، یااللہ پاک مجھ سے مَحبَّت کرنے والوں کو بھی بخش دے۔ تو اللہ کریم کی رَحمت مزید جوش پر آئی اور فرمایا: قِیامت تک جو تم سے مَحبَّت کریں گے، اُن سب کو بھی میں نے بَخش دیا۔

(شرح الصدور، ص۲۸۹)

بشر حافی سے ہمیں تو پیار ہے اِنْ شَآءَ الله دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حضرت سیدنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاتھ لگائے ہوئے خربوزے کا ادب کرنے کی وجہ سے ان نوجوانوں کے دلوں کی کایا پلٹ گئی، انہوں نے گناہوں سے توبہ کی اور شہادت کے عظیم مرتبے پر فائز ہوئے، اس حکایت سے ہمیں یہ مدنی پھول ملا کہ اگر بزرگوں سے نسبت رکھنے والی کسی شے کا خلوصِ دِل سے اِحترام کیا جائے تو بندے دِین و دنیا کی سعادتوں سے سرفراز ہوسکتے ہیں۔ آج بھی جب مساجد میں، اِجتماعِ میلاد میں اور دیگر مقامات پر تبرکات کی زیارت ہوتی ہے تو لوگ جوق در جوق، والہانہ محبت و عقیدت سے اس میں شرکت کرتے ہیں اور اپنی آنکھوں کو روشن کرتے ہیں۔ یوں لوگوں میں دِین پر عمل کا جذبہ بیدار ہوتا ہے اور لوگ نیک کاموں کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

تبرک کی توہین پر سزائیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح تبرکات کی تعظیم اور اِحترام کرنے سے کئی فائدے ملتے ہیں اور برکتیں نصیب ہوتی ہیں، اسی طرح اگر ان کی تعظیم نہ کی جائے اور ان کی بے ادبی اور توہین

کی جائے تو بسا اوقات دنیا میں ہی اس کی سزا بھی مل جاتی ہے۔ اس کی سب سے واضح مثال **تابوتِ سکینہ** ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی 430 صفحات پر مشتمل کتاب **"عجائب القرآن مع غرائب القرآن"** کے صفحہ نمبر 52-53 پر ہے: (تابوتِ سکینہ) شمشاد کی لکڑی کا ایک صندوق تھا جو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل ہوا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی آخرِ زندگی تک آپ کے پاس ہی رہا، پھر بطورِ میراث یکے بعد دیگرے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد کو ملتا رہا، یہ بڑا ہی مُقَدَّس اور بابرکت صندوق (Box) تھا۔ بنی اسرائیل میں جب کوئی اختلاف پیدا ہوتا تھا تو لوگ اسی صندوق سے فیصلہ کراتے تھے، صندوق سے فیصلے کی آواز اور فتح کی بشارت سُنی جاتی تھی، بنی اسرائیل اس صندوق کو وسیلہ بنا کر دعائیں مانگتے تھے تو ان کی دعائیں مقبول ہوتی تھیں، بلاؤں کی مصیبتیں اور وباؤں کی آفتیں ٹل جایا کرتی تھیں، الغرض یہ صندوق بنی اسرائیل کے لئے تابوتِ سکینہ، برکت و رحمت کا خزینہ اور نصرتِ خداوندی کے نزول کا نہایت مُقَدَّس اور بہترین ذریعہ تھا۔ مگر جب بنی اسرائیل طرح طرح کے گناہوں میں ملوث ہو گئے اور ان لوگوں میں معاصی و طُغیان اور سرکشی و عصیان کا دور دورہ ہو گیا تو ان کی بداعمالیوں کی نحوست سے ان پر خدا کا یہ غضب نازل ہو گیا کہ قومِ عَمَالِقَہ کے کفار نے ایک لشکرِ جرار کے ساتھ ان لوگوں پر حملہ کر دیا، ان کافروں نے بنی اسرائیل کا قتلِ عام کر کے ان کی بستیوں کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ عمارتوں کو توڑ پھوڑ کر سارے شہر کو تہس نہس کر ڈالا اور اس متبرک صندوق کو بھی اُٹھا کر لے گئے۔ اس مقدس تبرک کو نجاستوں کے کُوڑے خانہ میں پھینک دیا۔ لیکن اس بے ادبی کا قومِ عَمَالِقَہ پر یہ وبال پڑا کہ یہ لوگ طرح طرح کی بیماریوں اور بلاؤں کے ہجوم میں جھنجھوڑ دیئے گئے۔ چنانچہ قومِ عَمَالِقَہ کے 5 شہر بالکل برباد اور ویران ہو گئے۔ یہاں تک کہ ان کافروں کو یقین ہو گیا کہ یہ صندوقِ رحمت کی بے ادبی کا عذاب ہم پر پڑ گیا ہے تو ان کافروں کی آنکھیں کھل گئیں۔ چنانچہ ان

لوگوں نے اس مقدس صندوق کو ایک بیل گاڑی پر لاد کر بیلوں کو بنی اسرائیل کی بستیوں کی طرف ہانک دیا۔ (عجائب القرآن، ص۵۳، ۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے معلوم ہوا! بزرگوں کے تبرکات کی اِہانت و بے ادبی کرنا قہرِ قہّار اور غضبِ جبّار کو دعوت دینا ہے، کیونکہ قومِ عمالِقہ نے جب اس بابرکت صندوق کی بے ادبی کی تو ان پر ایسا قہرِ الٰہی کا پہاڑ ٹُوٹا کہ وہ بلاؤں کے ہجوم سے بلبلا اُٹھے اور انہیں اس بات کا یقین ہو گیا کہ ہم پر بلاؤں اور وباؤں کا حملہ اسی بابرکت صندوق کی بے ادبی کی وجہ سے ہوا ہے۔ چنانچہ اسی لئے ان لوگوں نے اس مقدس صندوق کو بیل گاڑی پر لاد کر بنی اسرائیل کی بستی میں بھیج دیا تاکہ وہ لوگ غضبِ الٰہی کی بلاؤں سے نجات پالیں۔

اس واقعے سے یہ مدنی پھول بھی ملا کہ کوئی بھی قوم تب تک اللہ پاک کی رحمتوں اور نعمتوں سے حصہ پاتی رہتی ہے، جب تک وہ اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتی رہے۔ جب وہ اللہ پاک کی نافرمانی اور گناہوں میں مبتلا ہو جائے تو دنیا اور آخرت کی کئی پریشانیاں ان کا مقدر بن جاتی ہیں، جیسا کے بنی اسرائیل کے ساتھ ہوا کہ جب تک وہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے تابعدار (Obedient) رہے، ان کی بیان کردہ باتوں پر عمل کرتے رہے اور ان کے احکامات کی پیروی کرتے رہے تو نہایت سکون اور اطمینان سے رہے لیکن جیسے ہی انہوں نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بتائے ہوئے احکاماتِ الٰہیہ سے منہ موڑا، ذِلّتیں اور رُسوائیاں ان کا مقدر بن گئیں۔ اگر غور کیا جائے تو آج مسلمانوں کی بھی یہی حالت ہے۔ صدیوں تک مسلمان دنیا پر غالب رہے اور ہر میدان میں ترقی کرتے رہے۔ لیکن جب سے قرآنِ کریم کے احکامات اور اس کی تعلیمات پر عمل سے دُور ہونے لگے اور سرورِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری سے رُوگردانی شروع کردی اور اسلامی احکامات سے منہ

موڑا تو طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہوتے گئے اور آج جو حالت ہے وہ سب کے سامنے ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب بھی وقت ہے، آج بھی اگر ہم شریعت (یعنی اللہ ورسول کے احکامات) پر عمل کرنے والے بن جائیں تو تمام مصیبتیں ختم ہوسکتی ہیں، شریعت کی پاسداری کی برکت سے بے سکونیاں ختم ہوسکتی ہیں، شریعت کی پاسداری کی برکت سے نفرتوں کی دِیواریں، محبتوں کی فضاؤں میں تبدیل ہوسکتی ہیں۔جب ہماری پیدائش کا اصل مقصد اللہ پاک کی عبادت ہے اور ہم شریعت کے احکام سے آزاد بھی نہیں ہیں اور ہمیں قیامت کے دن اپنے ہر عمل کا حساب بھی بہر صورت دینا ہے تو اس کی عبادت سے غافل ہو جانا، اس کے احکامات کو پس پشت ڈال دینا اور دنیا کے کام دھندوں میں ہی مصروف رہنا کہاں کی دانشمندی ہے؟۔

مجلس"اِزدِیادِ حُب"

لہٰذا زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے نیک بننے، گناہوں سے بچنے اور پابندِ سنت بننے کا ذہن بنے گا۔اَلْحَمْدُ للہ عَزَّوَجَلَّ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں اِسلام کی مدنی بہاریں لُٹانے کے لئے کم و بیش 104 شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کر رہی ہے، انہی شعبوں میں سے ایک شعبہ **"مجلس اِزْدِیادِ حُب"** (یعنی محبتیں بڑھانے والا شعبہ) بھی ہے۔☆ **"مَدَنی انعام نمبر 55""کیا آپ نے اِس ہفتے کم از کم ایک اسلامی بھائی کو** (جو پہلے مدنی ماحول میں تھے مگر اب نہیں آتے) **تلاش کرکے ان کو مدنی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟** (مگر جس پر تنظیمی پابندی ہو اسے نہ چھیڑیں)**"** کو باقاعدہ تنظیمی طور پر عَمَلی جامہ پہناتے ہوئے وہ پُرانے اسلامی بھائی جو پہلے آتے تھے مگر اب نہیں آتے، اُنہیں مَدَنی ماحول میں فَعال کرکے **"مسجد بھرو تحریک"** میں شامل کرنا، اُن سے پیشگی وَقْت لے کر اِنْفِرادی طور پر دُکان، گھر یا دفتر جاکر ملاقات

کرنا، اُنہیں سُنّتوں بھرے اِجتماعات و مَدَنی مذاکروں میں آنے کا ذہن دینا، اِجتماعی اِعتکاف اور مَدَنی کورسز (اِصلاحِ اَعمال کورس، فیضانِ نماز کورس وغیرہ) کرنے کی ترغیب دلانا، مَدَنی قافِلوں میں سفر کروانا، اُن کے گھروں میں مَدَنی حلقے کی ترکیب کرنا، اُنہیں مدرسۃُ المدینہ بالغان میں شرکت کروانا، اُن کی خوشی، غمی، بیماری وفوتگی وغیرہ کے معاملات میں شریک ہونا اور مشکلات میں مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کی ترکیب کرانا وغیرہ، اِس مجلس کے مقاصِد میں شامل ہے۔

اللہ کریم **"مجلس اِزدِیادِ حُبّ"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے، ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا　　جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

عمامہ باندھنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ''163 مدنی پھول'' سے عمامہ باندھنے کے مَدَنی پھول سُنتے ہیں۔ پہلے دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں:(1) ارشاد فرمایا: عمامے کے ساتھ دو رَکعت نَماز بغیر عمامے کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہیں۔ (اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخَطّاب، ۲/۲۶۵ حدیث: ۳۲۳۳) (2) عمامے عَرَب کے تاج ہیں تو عمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور جو عمامہ باندھے اُس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے۔ (کَنْزُالْعُمّال، ۱۵/ ۱۳۳، رقم: ۴۱۱۳۸) ☆ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد 3 صفحہ 660 پر ہے: عمامہ کھڑے ہوکر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا الٹا کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہوکر پہنا) وہ ایسے مَرَض میں مبتلا ہوگا جس کی دوا نہیں۔ ☆ عمامے کے شِملے کی مقدار کم از کم چار اُنگل اور ☆ زیادہ سے زیادہ (آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ (فتاوٰی رضویہ، ۲۲/ ۱۸۲) (بیچ کی انگلی کے سرے سے لیکر کُہنی تک کا ناپ ایک ہاتھ کہلاتا ہے) ☆ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔ (کَشْفُ الاِلْتِبَاس، ص۳۸) ☆ عمامے میں سنت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ اور اس کی بندِش **گنبد نُما** ہو (فتاوٰی رضویہ، ۲۲/ ۱۸۶) ☆ طِبّی تحقیق کے مطابِق دردِ سر کیلئے عِمامہ شریف پہننا بَہُت مفید ہے۔ ☆ عمامہ شریف سے دماغ کو تقویت ملتی اور حافِظہ مضبوط ہوتا ہے۔ ☆ عمامہ شریف باندھنے سے دائمی نَزلہ نہیں ہوتا یا ہوتا بھی ہے تو اس کے اثرات کم ہوتے ہیں۔ ☆ عمامہ شریف کا شملہ نچلے دھڑ کے فالج سے بچاتا ہے کیوں کہ شملہ حرام مغز کو موسمی اثرات مثلاً سردی گرمی وغیرہ سے تحفُّظ فراہم کرتا ہے ☆ عمامہ کے فضائل اور فوائد کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے

رسالے **”163 مدنی پھول“** کا مطالعہ کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **”سُنّتیں اور آداب“** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **”101 مدنی پھول“ اور ”163 مدنی پھول“** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

نبیِ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہوگا۔ (ترمذی، ابواب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: قِیامت میں سب سے آرام میں وہ ہوگا، جو حُضُور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے ساتھ رہے اور حُضُور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ) کی ہَمراہی نصیب ہونے کاذریعہ دُرُود شریف کی کَثْرت ہے۔اس سے مَعْلُوم ہواکہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنّت ملتی ہے اوراس سے بَزمِ جنّت کے دُولہا(صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ملتے ہیں۔(مرآۃ المناجیح،۲/۱۰۰)اسی لئے تومیرے آقا اعلیٰ حضرت،امام اہلسنت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں۔

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لُوں رَضا
لوٹ جاؤں پا کے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۰۴)

مختصر وضاحت: اے رضا! میدانِ حشر میں اللہ اوراس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب اپنے عشاق اور دیوانوں پر فَضْل وکَرَم فرمارہے ہوں گے تواس عالَم میں میری بے خودی کا عالَم کیساہو گا؟بس میں تو سرکارِ والاتبار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دامَن تھام لُوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّةُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**"مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمل سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶ ، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگاکر بیان سُنوں گا☆ٹیک لگاکر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گا☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆دھکّا وغیرہ لگاتو صبر کروں گا، گھورنے،جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب، اُذْکُرُوا

اللہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مُحَرَّمُ الْحَرام کا بابرکت مہینا جاری وساری ہے، اس مُبارَک مہینے کو شہیدانِ کربلا اور بالخصوص اِمامِ عالی مَقام، سَیِّدُنا اِمامِ حُسین، شہزادۂ کونین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے تقویٰ و پرہیزگاری، صدقہ وخیرات، فضائل ومناقب، شان و عظمت، آقا کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آپ سے محبت اور بالخصوص(Specially) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عبادت کا ذوق وشوق، عبادت کے واقعات سُنیں گے۔

اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے، آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

محبتِ امامِ حسین کا اجر

حضرت سَیِّدُنا علامہ عبدُالرَّحْمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ عَمْرو بن لیث کے سامنے اس کی تمام فوج کو جمع کیا گیا، عَمْرو بن لیث نے جب اپنی فوج کی یہ کثرت دیکھی تو رو پڑا اور دل ہی دل میں کہنے لگا، اے کاش! امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت کے وقت میں وہاں موجود ہوتا اور میرے پاس اتنی فوج ہوتی تو میں اپنی جان، شان وشوکت اور ساری فوج کو ان پر قربان کر دیتا۔ اس زمانے کے کسی ولی کو خواب میں، حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم نے فرمایا: عَمْرو بن لیث سے کہہ دو کہ اس کے دل میں جو خیال آیا ہے ہمیں اس کی خبر ہے اور ہم نے اس کے ارادے کو قبول کرلیا ہے، اللہ کریم تمہیں اس ارادے اور اس خیال پر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ جب خواب دیکھنے والے نے عَمرو بن لیث کو یہ خوش خبری سنائی تو وہ خوشی سے جھوم اُٹھا اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ (بستان الواعظين، مجلس في فضل يوم عاشوراء وماجاء فيه، ص ۲۴۰ ملتقطا)

اے عاشقانِ امامِ حسین! سُنا آپ نے کہ جو خوش نصیب اپنی شہرت اور مقام و مرتبے کی پروا کئے بغیر محض دل میں رِضائے الٰہی اور خوشنودیِ مُصْطَفٰے کے حُصول اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نسبت و شرافت کی بنا پر امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے عقیدت و محبت کا اظہار کرے، اپنے دل میں ان کی خدمت کرنے کی تمنا بسائے تو اس خوش قسمت پر پیارے آقا، محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ضرور کرم ہوتا ہے جیساکہ بیان کردہ واقعہ میں اپنے ایک غلام کے خواب میں تشریف لاکر عمرو بن لیث کے لئے خوشخبری ارشاد فرمائی اور اس کے دل میں آنے والے خیال (Opinion) کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمایا۔ آیئے! سنتے ہیں کہ عَمرو بن لیث کو محبتِ امامِ حُسین کی وجہ سے اور کیا مقام و مرتبہ ملا، چنانچہ

محبتِ امامِ حُسین کی وجہ سے مغفرت ہوگئی

خُراسان کے حاکم عَمرو بن لیث کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ پاک نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس نے کہا: اللہ کریم نے مجھے بخش دیا، پوچھا کس سبب سے؟ اس نے کہا: ایک مرتبہ میں پہاڑ سے اپنے لشکر کی کثرت دیکھ کر خوش ہو رہا تھا تو میں نے تمنا کی کاش! میں اُس وقت میدانِ کربلا میں ہوتا، جب یزیدی لشکر امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور دیگر اہلِ بیت پر ظلم و ستم کر رہے تھے تو میں آپ کی کچھ خدمت کر سکتا۔ تو ربِّ کریم نے اِسی نیت کے سبب میری مغفرت فرما

دی۔(مدارج النبوت، باب نہم ذکر حقوق آنحضرت، ۱/۳۰۵ ملخصا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے جو شخص اپنے دل میں محبتِ اہلِ بیت اور سَیِّدُنا امامِ حُسین کی محبت کو بسالیتا ہے وہ دنیاو آخرت کی برکتوں سے حصہ پالیتا ہے کیونکہ اہلِ بیتِ اطہار سے محبت کرنا ایسا ہی ہے جیسے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کرنا اہلِ بیتِ اطہار کی محبت دنیاو آخرت کی بے شمار بھلائیوں کا سرچشمہ ہے۔ یہاں تک کہ اہلِ بیتِ اطہار کی محبت شفاعتِ مُصْطَفٰے حاصل ہونے کا ذریعہ ہے، جیسا کہ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: جو شخص وَسیلہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ میری بارگاہ میں اس کی کوئی خدمت ہو، جس کے سبب میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں، اُسے چاہئے کہ میرے اہلِ بیت کی خدمت کرے اور اُنہیں خُوش کرے۔(برکاتِ آلِ رسول، ص ۱۱۰)

اے عاشقانِ اہلبیت! ہمیں بھی چاہئے کہ اہلِ بیتِ اطہار اور بالخصوص سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی غُلامی کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال کر ان کی سیرتِ طیبہ کے روشن پہلوؤں پر عمل کریں، اِن مقدّس ہستیوں کا نہایت اَدب واِحترام بجالائیں، ان کی خُوشی کو اپنی خُوشی اور ان کے غم کو اپنا غم سمجھیں، ان سے دِل وجان سے محبت کریں، کیونکہ آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضراتِ حسنینِ کریمین سے بے پناہ محبت فرماتے تھے، چنانچہ

حضراتِ حسنینِ کریمین سے محبت

حضرتِ سَیِّدُنا ابوایوب انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حضراتِ حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی گود میں کھیل رہے

تھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ اِن سے محبت کرتے ہیں؟ نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں، حالانکہ یہ میرے دو پھول ہیں جن کی مہک میں سونگھتا ہوں۔ (معجم کبیر، ۴/۱۵۵، حدیث: ۲۸۸۴)

کس زباں سے ہو بیان عزوشان اہل بیت　　مدح گوئے مُصطفٰے ہے مدح خوانِ اہلِ بیت

مُصطفٰے عزت بڑھانے کے لئے تعظیم دیں　　ہے بلند اِقبال تیرا دُودمانِ اہلِ بیت

(ذوق نعت، ص ۱۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ربِّ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ نے امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بہت سی خصوصیات اور شان و عظمت سے نوازا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عبادت و ریاضت، تقویٰ و پرہیزگاری کے واقعات سننے سے پہلے آپ کا مختصر ذکرِ خیر اور تعارف (Introduction) سنتے ہیں: چنانچہ

مختصر تعارف

☆**حضرتِ** سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی وِلادت 5 شعبان 4ھ کو مدینۂ منورہ میں ہوئی۔ ☆آپ کا نام نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "حُسین" اور "شبیر" رکھا۔ ☆حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کُنْیت "ابوعبداللہ" اور لقب "سِبْطُ رَسُوْلِ اللّٰہِ (رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے)" اور "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" (رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پھول) ہے۔ ☆حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، الحسین الشهید ... الخ، ۴/۴۰۲ تا ۴۰۴ ملتقطا) ☆نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے کان میں اذان دی۔ (کنز العمال، حصہ: ۱۶، ۸/۲۵۲، حدیث: ۴۵۹۹۳) ☆حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نہایت سخی اور نیک خصلت تھے۔ ☆حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کئی حج پیدل

گئے۔ حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مدینۂ منورہ سے پیدل چل کر (25) حج کئے۔ (اسد الغابة، رقم: ۱۱۷۳، الحسین بن علی، ۲/۲۸ ملخوذا) ☆ حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اپنے والدِ ماجد اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے علمِ دین کا بیش بہا خزانہ پایا۔ ☆ حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی علم سے بھرپور گُفتگو (Discourse) ایسی دلکش ہوتی تھی کہ لوگوں کی یہ خواہش ہوتی کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ خاموش نہ بیٹھیں بلکہ عِلم و حِکمت کے خزانے لُٹاتے ہی رہیں۔ ☆ حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے ناناجان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اپنے والدِ محترم، والدۂ مُحترمہ اور اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اَحادیث سُنیں اور رِوَایت کیں۔ ☆ حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا مُستقل عِلمی حلقہ مسجدِ نبوی میں لگتا جس میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ لوگوں کو فقہی مسائل سے آگاہ فرماتے تھے۔ ☆ حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شہادت 10 محرم الحرام 61 ہجری کو میدانِ کربلا میں ہوئی۔

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زَہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حسن پھول

(حدائقِ بخشش، ص ۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

امامِ حُسین کی عبادت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سیرتِ طیبہ کے روشن پہلوؤں سے معلوم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہر وصف میں اپنی مثال آپ تھے، لیکن یہ اوصاف آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اپنے ہی گھر سے تربیت میں ملے تھے کیونکہ بچے کی تربیت کا سب سے پہلا مکتب (اسکول)

اس کا گھر ہوتا ہے، بچے کے سب سے پہلے اُستاد والدین ہوتے ہیں اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا گھرانہ وحی والہام کا مرکز اور علم وعرفان کا چشمہ تھا، آپ کا گھرانہ رشکِ کائنات اور مرکزِ تجلیات تھا، آپ کا گھرانہ عبادت و ریاضت اور سخاوت کا مرکز تھا، آپ کا گھرانہ زُہد و تقویٰ اور پرہیز گاری کا سرچشمہ تھا، آپ کا گھرانہ غریبوں کی حاجت روائی اور غم کے ماروں کا سہارا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو تو بچپن میں تعلیم و تربیت کا ایسا بابرکت نورانی وروحانی ماحول میسر آیا کہ دوعالم کے مالک ومختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گود سے تربیت ملی، حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خاص فیضان ملا، یہی وجہ تھی کہ

حضرتِ امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ علم وفضل میں یکتا تھے، **حضرتِ امام حسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایثار وتوکل کے پیکر تھے، **حضرتِ امام حسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ شجاعت وبہادری میں بے مثال تھے، **حضرتِ امام حسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تقویٰ وپرہیز گاری کے مالک تھے، **حضرتِ امام حسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ صدقہ وخیرات کے بے مثال نمونے تھے، **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہر حال میں صبر وشکر کے عادی تھے، **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے، **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عبادت و رِیاضت کے پیکر تھے، **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نفل عبادت اور کثرت سے تلاوتِ قرآن کے شوقین تھے، یہاں تک کہ بہت سی روایتوں میں آپ کی عبادت و ریاضت، نفل نمازوں اور بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا تذکرہ ملتا ہے، آیئے !آپ کی عبادت کے متعلق (2) روایات سنتے ہیں: چنانچہ

نماز و روزے کے پابند

1. علامہ ابنِ اثیر جزری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **کَانَ الْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَاضِلاً کَثِیْرَ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوۃِ**

وَالْحَجِّ وَالصَّدَقَةِ وَاَفْعَالِ الْخَيْرِ جَمِيْعِهَا یعنی حضرت سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کثرت سے نماز پڑھتے، روزہ رکھتے، حج کرتے، صدقہ وخیرات کرتے اور تمام بھلائی کے کاموں میں حصہ لیتے تھے۔(اسد الغابۃ، رقم: ۱۱۷۳، الحسین بن علی، ۲/۲۸)

2. آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بیٹے حضرتِ سَیِّدُنا امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: میرے والدِ گرامی حضرت سیّدنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ دن اور رات میں ہزار (1000) رکعت نوافل ادا فرمایا کرتے تھے۔(عقد الفرید، باب من کلام الزھاد و أخبار العباد، ۳/۱۱۴ مختصرا)

اے عاشقانِ امام حسین! سُنا آپ نے کہ **حضرتِ امام حسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہ عبادت کا کس قدر ذوق و شوق رکھتے تھے، **ہم غور کریں** کیا ہم **فرض نماز** بھی پڑھتے ہیں؟ **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرض روزوں کے علاوہ نفل روزے بھی کثرت سے رکھتے تھے، **ہم غور کریں** کیا ہم فرض روزے بھی رکھتے ہیں؟ **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کثیر نوافل ادا کرتے تھے، **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کثرت سے صدقہ وخیرات کرتے تھے، **ہم غور کریں** کیا ہم زکوٰۃ بھی اس کے شرعی اُصولوں کے مطابق دیتے ہیں؟ **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نیک اعمال بجالاتے تھے، **ہم غور کریں** کیا ہم اللہ پاک کو راضی کرنے والے کاموں پر عمل کر کے زندگی گزار رہے ہیں یا نہیں؟ **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حج کی ادائیگی کے شوقین تھے، **ہم غور کریں** کیا ہم نے استطاعت کے باوجود شرعی اصولوں کے مطابق فرض حج بھی کیا ہے کہ نہیں؟ اَلْغَرَض! حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنی زندگی کے شب و روز ربِّ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری اور عبادت و ریاضت میں گزارتے اور کوئی لمحہ (Moment) فضولیات میں بسر نہ کرتے بلکہ ہر وقت دل یادِ خداوندی میں مصروف رہتا تو زبان ذکرِ خُدا سے معمور رہتی، گویا کہ آپ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، کھاتے پیتے، سوتے جاگتے، ہر حالت میں اور ہر وقت

ربِّ کریم کا ذِکر کرتے اور خصوصاً نماز کی ادائیگی کا بے حد خیال فرماتے اور بڑے ذوق و شوق سے نماز ادا فرماتے، کیونکہ نماز کی تعلیم تو بچپن ہی میں نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حاصل ہوئی تھی، یہ مدنی تربیت کا ہی فیضان تھا کہ آپ فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی بہت زیادہ کثرت فرماتے تھے۔

سُبْحٰنَ اللہ! قُربان جائیے! نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عبات و ریاضت کے ذوق و شوق پر کہ جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں، **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بلند مرتبہ صحابی ہیں، **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اہلِ بیتِ مُصطفٰے میں شامل ہیں، **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے شہزادے ہیں، **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے جگر کے ٹکڑے ہیں، **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ دوجہاں کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نواسے ہیں، **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اہلِ بیتِ مصطفٰے میں سے ہیں اور اہلِ بیتِ کرام کی شان یہ ہے کہ آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **کوئی بندہ کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ مجھے اپنی جان سے بڑھ کر نہ چاہے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ ہو اور میری اولاد اس کو اپنی اولاد سے زیادہ پیاری نہ ہو اور میرے اہلِ بیت اسے اپنے گھر والوں سے بڑھ کر پیارے اور محبوب نہ ہو جائیں۔** (شعب الایمان، باب فی حب النبی، ۲/ ۱۸۹ ، حدیث: ۱۵۰۵)

حضرتِ امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صحابۂ کرام میں شامل ہیں اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان یہ ہے کہ مدینے کے تاجدار، بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **تمہارا پہاڑ بھر سونا خیرات کرنا میرے کسی صحابی کے سَوا سیر جو خیرات کرنے بلکہ اُس کے آدھے کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔**" (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا، ۲/ ۵۲۲، حدیث: ۳۶۷۳)

ان تمام فضائل کے باوجود حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا حال یہ ہے کہ فرائض کے ساتھ ساتھ نفل عبادت کی کثرت فرما رہے ہیں۔

اے عاشقانِ صحابہ واولیاء! ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اجمعین کثرت سے ربِّ کریم کی عبادت اور نفل نمازوں کی کثرت کرتے تھے جبکہ دوسری طرف ہماری فرض نمازوں کے معاملے میں سستیاں مُسلسل بڑھتی جارہی ہیں، کانوں میں اَذان کی آواز آتی ہے مگر ہم اپنے کام کاج کی مصروفیات کا بہانہ بناکر یا پھر سُستی کی وجہ سے نماز قضا کرڈالنے میں شرم محسوس نہیں کرتے، جبکہ گُناہ کرنے کیلئے ہماری سُستی فوراً چُستی میں بدل جاتی ہے۔ بعض تو ایسے بھی من چلے اور منہ پھٹ ہوتے ہیں کہ جب اُن کو دِین کا درد رکھنے والا کوئی اسلامی بھائی سمجھاتے ہوئے نیکی کی دعوت دے اور نماز پڑھنے یا قضا نمازیں ادا کرنے کی ترغیب دِلائے تو کہتے ہیں **"اِنْ شَآءَ اللہ اگلے جمعہ سے دوبارہ نمازیں پڑھنا شُروع کریں گے یا رَمضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کریں گے"** یوں کسی قسم کی شرم و جِھجک کئے بِغیر بڑی دلیری کے ساتھ **مَعَاذَ اللہ** اس بات کا گویا اِقرار کررہے ہوتے ہیں کہ ہم نمازیں تَرک کرنے کا یہ کبیرہ گُناہ جُمُعہ کے دن تک یا رمضانُ المبارک تک مُسلسل جاری رکھیں گے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے گھروں میں اتفاق نہیں، آئے دن لڑائی جھگڑے معمول بن گئے ہیں، ہر ایک رِزق میں بے برکتی کی وجہ سے پریشان (Worried) ہے، ہر ایک دوسرے سے ناراض نظر آتا ہے، کہیں والدین اپنی نافرمان اولاد سے بیزار ہیں، تو کہیں بھائی بھائی کے درمیان ناچاقیاں پیدا ہو رہی ہیں۔

بچوں کی اچھی تربیت کریں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شاید اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم اللہ پاک اور رسول

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عمل چھوڑ کر دن رات ان کی نافرمانی والے کاموں میں مشغول ہو گئے، نہ صرف خود نمازوں سے دُور ہوئے بلکے ہمارے بچے اور گھر والے بھی نمازوں سے دُور ہوتے جا رہے ہیں اور ہم اپنے بچوں کی اچھی تربیت نہیں کرتے، انہیں نمازوں کا ذہن بھی نہیں دیتے، حالانکہ ہمیں بچوں کی اچھی تربیت کرنی چاہئے اور بچپن ہی سے انہیں نمازوں کا ذہن دینا چاہئے۔

یاد رکھئے! اگر بچوں کو بچپن ہی میں ناجائز و حرام کاموں سے بچا کر ان کی اچھی تربیت پر توجہ دی جائے تو دنیا و آخرت میں کامیابی ان کا مقدر بنے گی، جیسا کہ سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بچپن میں اچھی تربیت کی برکت سے آپ بے شمار اوصاف کے حامل بنے، لہٰذا والدین پر لازم ہے کہ بچوں کی اچھی تربیت کریں ورنہ کل بروزِ قیامت اس کے بارے میں پوچھا جائے گا، چنانچہ

حضرتِ سیِّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے ایک شخص سے فرمایا: اپنے بچے کی اچھی تربیت کرو کیونکہ تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کی کیسی تربیت کی اور تم نے اسے کیا سکھایا۔ (شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاھلین، ۶/ ۴۰۰، حدیث: ۸۶۶۲)

والدین پر اولاد کے جو حقوق اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بیان فرمائے ہیں، ان میں سے چند حقوق پیشِ خدمت ہیں: ❁ زبان کھلتے ہی اللہ اللہ پھر پورا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پھر پورا کلمہ ٔ طیبہ سکھائے ❁ جب تمیز آئے اَدب سکھائے، کھانے، پینے، ہنسنے، بولنے، اُٹھنے، بیٹھنے، چلنے، پھرنے، حیا، لحاظ، بزرگوں کی تعظیم، ماں باپ، استاذ اور دُختر (یعنی بیٹی) کو شوہر کے بھی اِطاعت کے طُرُق (یعنی طریقے) و آداب بتائے۔ ❁ قرآنِ مجید پڑھائے۔ ❁ استاذ نیک، صالح، متقی، صحیح العقیدہ، سِنّ رسیدہ (بڑی عمر والے) کے سپرد کردے اور دُختر (بیٹی) کو نیک پارسا عورت سے پڑھوائے۔ ❁ بعد ختمِ

قرآن ہمیشہ تلاوت کی تاکید رکھے۔ ❁ عقائدِ اسلام و سنّت سکھائے کہ لوح سادہ فطرتِ اسلامی و قبولِ حق پر مخلوق ہے (یعنی چھوٹے بچے دینِ فطرت پر پیدا کیے گئے ہیں یہ حق کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں لہٰذا) اس وقت کا بتایا پتھر کی لکیر ہو گا۔ ❁ حضورِ اقدس، رحمتِ عالم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی محبت و تعظیم ان کے دل میں ڈالے کہ اصلِ ایمان و عینِ ایمان ہے۔ ❁ حضور پُرنور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے آل واَصحاب و اولیاء و علما کی محبت و عظمت تعلیم کرے کہ اصلِ سنّت و زیورِ ایمان بلکہ باعثِ بقائے ایمان ہے۔ ❁ سات برس (7 Years) کی عمر سے نماز کی زبانی تاکید شروع کر دے۔ ❁ علمِ دِین خُصوصاً وُضو، غسل، نماز و روزہ کے مَسائل، توکل، قناعت، زُہد، اِخلاص، تواضع، اَمانت، صِدق، عدل، حیا، سلامتِ صُدُور و لسان (یعنی دل اور زبان کی سلامتی) وغیرہا خوبیوں کے فضائل، حرص و طمع، حُبِّ دُنیا، حُبِّ جاہ، رِیا، عجب، تکبُّر، خِیانت، کِذب، ظُلم، فحش، غیبت، حسد، کینہ وغیرہا بُرائیوں کے رَذائل پڑھائے۔ ❁ خاص پسر (یعنی بیٹے) کے حقوق سے یہ ہے کہ اسے لکھنا، پَیرنا (یعنی کسی فن میں ماہر ہونا)، ❁ سورۂ مائدہ کی تعلیم دے۔ ❁ خاص دُختر (یعنی بیٹی) کے حقوق سے یہ ہے کہ اس کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کرے بلکہ نعمتِ اِلٰہیہ جانے، اسے سینا، پرونا، کاتنا، کھانا پکانا سکھائے اور سورۂ نور کی تعلیم دے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۵۲ تا ۵۵ ملخصاً)

یاد رکھئے! اگر ہم نے اپنے بچوں کی اصلاح کی کوشش نہ کی اور ان کو نماز، روزے کا پابند نہ بنایا تو بروزِ قیامت کی رسوائی (Disgrace) کے ساتھ ساتھ دنیاوی نقصان یہ ہو گا کہ یہ بڑے ہو کر ہماری بات نہیں مانیں گے، ہمیں آنکھیں دکھائیں گے اور آئے دن ہماری پریشانیوں میں اضافے کا سبب بنتے رہیں گے لیکن اس وقت سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

مری آنیوالی نسلیں تیرے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے!
(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوتِ قرآن کا جذبہ

اے عاشقانِ امام حسین! جس طرح سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو کثرتِ عبادت کا ذوق و شوق تھا اور کثرت سے نوافل ادا فرمانے کا شوق تھا، اسی طرح آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے کا بھی بہت ہی زیادہ شوق تھا، آیئے! آپ کی کثرت سے تلاوتِ قرآن کے متعلق سنتے ہیں: چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا اِمام شَعبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **رَاَیْتُ الْحُسَیْنَ یَتَخَتَّمُ فِیْ شَھْرِ رَمَضَان** یعنی میں نے دیکھا سیّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ رَمضانُ المُبارک میں مکمل قرآنِ مجید ختم فرمایا کرتے تھے۔(سیر اعلام النبلاء، الحسین بن علی، ۴/۴۱۰)

قرآن کے باعمل عالِم

حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قرآن کے عالمِ باعمل، تقویٰ و پرہیز گاری کے پیکر، خوفِ خُدا رکھنے والے اور صاحبِ سخاوت تھے۔ (شہادت نواسہ سید الابرار، ص۴۷۳ ملخصاً)

تلاوتِ قرآن اور نماز سے محبت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سَیِّدُنا امامِ حسین کی قرآن کریم اور نمازوں سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ 9مُحَرَّمُ الْحَرَام کو جب یزیدیوں کے ساتھ باہمی صلح کی اُمید ختم

ہوگئی تو امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے بھائی کو فرمایا کہ کسی طرح یہ لڑائی کل تک مؤخر ہو جائے اور آج کی رات ہمیں عبادتِ الٰہی کے لئے مل جائے تو بہتر ہے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے بھائی کو ارشاد فرمایا:

اگر موقع مل جائے تو آج کی رات نماز، دعا اور اِستِغْفَار میں گزاریں کیونکہ مجھے ربِّ کریم کی رضا کے لئے نماز اور تلاوتِ قرآن سے محبت ہے اور کثرت کے ساتھ دعا اور اِستِغْفَار میرا معمول ہے۔

(الکامل فی التاریخ، ۳/ ۴۱۵)

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! ذرا سوچئے! جب ہر طرف دشمنوں کا ہجوم ہو، مصیبتوں پر مصیبتیں اور آزمائشوں پر آزمائشیں آرہی ہوں، پینے کے لئے پانی نہ مل رہا ہو تو ہم میں سے ہر ایک کی تمنا یہی ہوگی کہ کاش کسی طرح ان مصیبتوں سے چھٹکارا مل جائے، کسی طرح یہ مصیبت ٹل جائے، مگر سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی تمنا دیکھئے کہ کیا فرما رہے ہیں کاش کہ یہ رات بھی عبادت کرنے کے لئے مل جائے، یہ رات بھی تلاوتِ قرآن کے لئے مل جائے، یہ رات بھی دعا و مناجات کے لئے مل جائے، واقعی یہ اُسی عبادت کا ذوق و شوق تھا کہ میدانِ کربلا میں اتنی تکلیفیں اور مصیبتیں آنے کے باوجود بھی یہ جذبہ ٹھنڈا نہ ہوا اور میدانِ کربلا میں 10 دن کوئی نماز قضا نہیں کی، عبادت سے محبت کا عَالَم یہ تھا کہ آخری وقت اپنا مبارک سر بارگاہِ عالی میں جھکایا اور سجدے کی حالت میں شہادت کو سینے سے لگایا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی دُرست نماز و تلاوتِ قرآن سیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے، **فیضانِ نماز کورس** کرنا اور **مدرسۃ المدینہ** (بالغان) میں شرکت کرکے پابندی سے تعلیمِ قرآن حاصل کرنا بہت مددگار ثابت ہوگا۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "بعدِ فجر مدنی حلقہ"

اے عاشقانِ امام حسین! اگر ہم بھی اللہ و رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکام کے مطابق زندگی گزارنے، نماز، روزہ اور نفل عبادات کی پابندی کرنے اور امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرت پر عمل کا جذبہ بڑھانا چاہتے ہیں تو آج ہی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور اپنا کچھ نہ کچھ وقت نکال کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے کسی ایک مدنی کام کی ذمہ داری لے لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"بعدِ فجر مدنی حلقہ"** بھی ہے۔ جس میں نمازِ فجر کی جماعت سے فراغت کے بعد دعوتِ اسلامی کے تحت قائم کئی مساجد میں روزانہ (3) آیات کی تلاوت مع ترجَمۂ کنز الایمان اور تفسیر خزائنُ العرفان، تفسیر نُورالعرفان یا تفسیر صِراطُ الجِنان، درسِ فیضانِ سُنَّت، منظوم شجرۂ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ پڑھنے اور سننے کا معمول ہوتا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے اس مدنی کام **"بعدِ فجر مدنی حلقہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"بعدِ فجر مدنی حلقہ"** کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃُ المدینہ کے بستے پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ اس رسالے میں آپ پڑھ سکیں گے۔

☆ بعدِ فجر مدنی حلقہ کسے کہتے ہیں؟ ☆ مدنی حلقہ لگانے کا طریقہ ☆ اسلاف کے مدنی حلقے ☆ مدنی حلقے کے معمولات کی وضاحت ☆ فیضانِ سنّت کے متعلق مفید باتیں ☆ شجرہ شریف پڑھنے کی برکتیں ☆ دعا کے فوائد ☆ اِشراق وچاشت کی برکتیں ☆ مدنی حلقہ لگانے کے فوائد اور ☆ مدنی حلقہ لگانے کی چند احتیاطیں وغیرہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ❁ مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے مسجِد میں بیٹھنے کا ثَواب حاصِل ہوتا ہے۔ ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے تِلاوتِ قُرآن کرنے اور سُننے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے۔ ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقہ قُرآنِ کریم

کو ترجمہ و تفسیر کے ساتھ سمجھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے۔ ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے اِشراق وچاشت کے نوافِل پڑھنے کا موقع مِلتا ہے۔ ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے میں بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے ذِکرِ خیر پر مشتمل شجرہ شریف پڑھنے سُننے کا شَرف حاصِل ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے ذِکرِ خیر پر مشتمل اِس مُبارک شَجرے کی بَرَکت سے کئی عاشِقانِ رسول کی دعائیں قبول ہوتی، مصیبتوں اور پریشانیوں سے چھٹکارا نصیب ہوتا اور اٹکے ہوئے کام بن جاتے ہیں، آیئے! بطورِ تَرغیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

ویزے مل گئے

ایک اسلامی بھائی تقریباً 14 سال سے بیرونِ ملک میں مُقیم اور 6 سال سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہیں۔ جہاں اُن کا اپنا کاروبار ہے۔ اُنہیں ایک بار اپنے کارخانے میں کام کرنے والوں کی ضَرورت پڑی۔ اُنہوں نے ویزوں کے لئے باربار درخواستیں جمع کروائیں، مگر کافی کوششوں کے باوجود ویزے نہ مِل سکے۔ کئی سال یُونہی گزر گئے، وہ بہت پریشان تھے کیونکہ مُلازمین نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں نقصان اُٹھانا پڑرہا تھا۔ خیر اُنہوں نے ہِمَّت کرکے ایک مرتبہ پھر درخواست جمع کروائی۔ اِسی دوران ایک اسلامی بھائی نے اُنہیں **"شَجَرۂ قادِرِیَّہ رَضَوِیَّہ ضِیائیہ عَطّارِیَّہ"** سے شَجَرۂ عالِیَہ کے دُعائیہ اَشعار پڑھنے کا مَشْوَرہ دِیا۔ اُنہوں نے شجرے شریف سے دُعائیہ اَشعار کو بِلاناغہ پڑھنا شروع کردیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شَجَرۂ عالِیَہ قادِرِیَّہ رَضَوِیَّہ عَطّارِیَّہ پڑھنے کی بَرَکت سے اُن کا وہ کام جو کئی سالوں سے نہیں ہوپارہا تھا، حیرت انگیز طور پر چند دنوں میں ہوگیا اور اُنہیں ویزے مِل گئے۔

مُشکلیں حل کر شہِ مُشکل کُشا کے واسطے ... کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ... صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صدقہ و خیرات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عبادات کے واقعات سُن رہے تھے، جس طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرائض وواجبات کے پابند ہونے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نفل نمازیں ادا کیا کرتے تھے،اسی طرح آپ کثرت سے نفل صدقہ و خیرات بھی کرتے،غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرتے تھے کیونکہ یہ آپ کی خاندانی وراثت تھی۔ آپ اہلِ بیت کے سخی گھرانے کے چشم وچراغ(Son) تھے،اس لیے سخاوت اور راہِ خدا میں خرچ کرنے میں کسی سے پیچھے نہ رہتے، آپ کی ذات میں صَدَقہ وخَیرات کا جذبہ اِس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ بسااَوقات تو اپنی ضروریات کو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پر قُربان کردِیا کرتے تھے۔

آیئے! آپ کے صدقہ و خیرات کرنے کے بارے میں ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

کریم ہو تو ایسا

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت سیِّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تنگدستی اور فقر و فاقہ کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ! ہمارا وظیفہ آنے والا ہے، جیسے ہی وظیفہ پہنچے گا ہم آپ کو رخصت کردیں گے۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ حضرت سیِّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی طرف سے ایک ایک ہزار(1000)دِینار کی پانچ(5) تھیلیاں آپ کی بارگاہ میں پیش کی گئیں۔ قاصد نے عرض کی: سَیِّدُنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے معذرت کی ہے کہ یہ تھوڑی سی رقم ہے،اسے قبول فرما کر غریبوں میں تقسیم فرما دیجئے۔

حضرت سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ساری رقم اس غریب آدمی کے حوالے کر دی اور اس

سے معذرت فرمائی کہ آپ کو انتظار کرنا پڑا۔ (کشف المحجوب، باب فی ذکر آئمتہم من اہل البیت، ص ۷۷)

بھوکے رہتے تھے خود اَوروں کو کھلا دیتے تھے
کیسے صابر تھے محمد کے گھرانے والے

اے عاشقانِ امام حسین! بیان کردہ واقعے سے **دو** نکات حاصل ہوئے۔

ایک تو یہ کہ حضرت سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ صدقہ و خیرات کرنے اور غریبوں، تنگدستوں، محتاجوں اور حاجت مندوں کی مدد کرنے کے عادی تھے جیسا کہ ابھی ہم نے سُنا آپ نے ساری رقم فوراً اس غریب و محتاج کو عطا فرمادی، مگر افسوس فی زمانہ ہم بخل سے کام لیتے ہوئے صَدَقہ و خَیرات کرنے کے معاملے میں سُستی کرتے ہیں، اگر کوئی حاجت مند آ بھی جائے تو کاروبار، یا روزگار کے حوالے سے شکوے شکایات کے انبار لگاتے اور جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے اس کی مدد نہیں کرتے اور اگر کبھی کسی کی مدد کرنے کی توفیق مل بھی جائے تو حُبِّ جاہ اور ریاکاری کی آفت میں مبتلا ہو کر تصویریں بنواتے اور پھر اس کو سوشل میڈیا (Social Media) پر اَپ لوڈ (Upload) کر کے لوگوں کی طرف سے واہ واہ کی داد وصول کرنے جیسی بُری عادت میں مبتلا ہونے کی خواہش جوش مارتی ہے۔

یاد رکھئے! صَدَقہ و خَیرات کرنے سے بظاہر تو مال میں کمی واقع ہوتی ہے، لیکن حقیقت میں برکت ہی برکت ہوتی ہے، جیسا کہ

صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا

ہم گناہگاروں سے محبت کرنے والے محبوب آقا، بے سہاروں کے سہارا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: مَانَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَۃٍ یعنی صَدَقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔ (معجم اوسط، من

اسمہ احمد، ۱/۶۱۹، حدیث: ۲۲۷۰)

مجلس اِزدِیادِ حُبّ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی صدقہ وخیرات کرنے کے جہاں اُخروی فوائد ہیں، وہیں صدقہ وخیرات کرنے سے آپس میں محبتیں پیدا ہوتیں اور نفرتیں مٹتی ہیں، مگر افسوس! ہم فانی دُنیا کی لذّت اور مال و دولت کی محبت میں گرفتار ہو کر ایک دوسرے سے دُور ہوتے جارہے ہیں، دلوں سے محبت ختم ہوتی جارہی ہے، بات بات پر ایک دوسرے سے لڑنے جھگڑنے کا ماحول بنتا جارہا ہے، جس کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں فتنہ وفساد پھیلتا اور امن وامان ختم ہوتا جارہا ہے۔ مگر قربان جایئے! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول پر جو اِس نازک دَور میں بھی ہمیں مسلمانوں کے ساتھ لڑائی جھگڑوں سے بچانے، اتفاق واتحاد کے ساتھ رہنے کی ترغیب دلانے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے دُکھ درد میں شریک ہونے، مشکل وقت میں ان کی حاجت روائی کرنے جیسی اچھی سوچ فراہم کررہی ہے، جس کی ایک واضح جھلک دعوتِ اسلامی کی **"مجلس اِزدِیادِ حُبّ"** بھی ہے۔ **نیک کام نمبر 55"** کو باقاعدہ تنظیمی طور پر عَمَلی جامہ پہناتے ہوئے پُرانے اسلامی بھائی جو پہلے مدنی ماحول میں تھے مگر اب نہیں آتے، اُنہیں مَدَنی ماحول میں فَعّال کرکے **"مسجد بھرو تحریک"** میں شامل کرنا، اُن سے پیشگی وَقْت لے کر اِنفرادی طور پر دُکان، گھر یا دفتر جاکر ملاقات کرنا، اُنہیں سُنّتوں بھرے اِجتماعات و مَدَنی مذاکروں میں آنے کا ذہن دینا، مختلف کورسز (مثلاً اِصلاحِ اعمال کورس، فیضانِ نماز کورس وغیرہ) کرنے کی ترغیب دلانا، قافِلوں میں سفر کروانا، اُن کے گھروں میں مَدَنی حلقے کی ترکیب کرنا، اُنہیں مدرسۃُ المدینہ بالغان میں شرکت کروانا، اُن کی خوشی، غمی، بیماری و فوتگی وغیرہ کے معاملات میں شریک ہونا اور مشکلات میں مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کے ذریعے ان کی مدد کرنا، مرحومین کے لیے ایصالِ

ثواب اجتماع کرنا وغیرہ اِس مجلس کے مقاصِد میں شامل ہے۔ اللہ کریم دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات کو مزید برکتیں اور ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسرا نکتہ

اے عاشقانِ رسول! یہ بھی پتہ چلا کہ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عاجزی وانکساری کے پیکر تھے، تبھی تو تھوڑی سی تاخیر ہونے پر اس شخص سے معافی مانگی، حالانکہ آپ کے لئے معافی مانگنا ضروری نہیں تھا، مگر پھر بھی معافی مانگی، جبکہ اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو عاجزی وانکساری تو دُور کی بات، ہم غلطیاں (Mistakes) کرنے کے باوجود بھی معافی نہیں مانگتے اور ہٹ دھرمی کرتے ہوئے یوں کہتے سنائی دیتے ہیں کہ **بھائی ہم تو شریفوں کے ساتھ شریف اور بدمعاشوں کے ساتھ بدمعاش ہیں، جو ہم سے جھگڑا کرے گا ہم اس کو نہیں چھوڑیں گے، جو ہمیں ایک بات سُنائے گا، ہم اُسے دس سُنائیں گے، جو ہمیں تکلیف پہنچائے گا، ہم اس کا جینا حرام کر دیں گے،** جبکہ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن تو خود سے بدتمیزی کرنے والوں کے ساتھ بھی حُسنِ اَخلاق سے پیش آتے، ہمارے بزرگانِ دِین تو غلطی نہ ہونے کے باوجود بھی معافی مانگ لیتے، ہمارے بزرگانِ دِین تو گالیاں بکنے والوں کو بھی دعائیں دیتے تھے، ہمارے بزرگانِ دِین تو دل آزاریاں کرنے والوں کے ساتھ بھی عفو و درگزر سے کام لیتے تھے، ایک ہم ہیں کہ بِلا وجہِ شرعی لوگوں کی دل آزاریاں کرتے ہیں، ہم جان بوجھ کر لوگوں کو تکلیفیں دیتے ہیں، ہم لوگوں کی غیبتیں کرتے ہیں، ہم ناحق لوگوں کی چیزیں ہڑپ کر جاتے ہیں، ہم ہنسی مذاق کرنے والوں کو گالیاں دیتے ہیں، ہم لوگوں سے بدلہ لینے کے مواقع تلاش کرتے ہیں، لہٰذا

ہمیں چاہئے کہ ان بُری عادات کو چھوڑ کر اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے، عَفْو و دَر گزر، حِلْم و بُردباری، تحمل مزاجی اور عاجزی و انکساری کی عادات کو اپنائیں، کیونکہ عاجزی وانکساری کی عادات رکھنے والے ہر دلعزیز بن جاتے ہیں جبکہ تکبُّر اور بات بات پر لڑنے جھگڑنے کے لئے تیار ہو جانے والوں سے لوگ نفرت کرنے لگتے ہیں۔ چنانچہ

عاجزی اختیار کیجئے

امیرُالْمُؤمِنِین، خَلِیْفَۃُ الْمُسْلِمِیْن حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: جو اللہ کریم کے لئے عاجزی اختیار کرے، اللہ پاک اُسے بلندی عطا فرمائے گا، پس وہ خود کو کمزور سمجھے گا مگر لوگوں کی نظروں میں وہ عظیم ہوگا اور جو تکبُّر کرے، اللہ کریم اُسے ذلیل کر دے گا پس وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہوگا مگر خود کو بڑا سمجھتا ہوگا یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک خنزیر سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب کلام عمر بن الخطاب، ۱۹/۱۴۴، حدیث: ۳۵۶۰۲ ملتقطا)

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا
یا ربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے اچھی صحبت سے متعلق چند مفید باتیں بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

اچھی صحبت سے متعلق چند مفید باتیں

پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی انسان اس کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرے۔ (صحیح مسلم، کتاب البر۔۔۔الخ، باب المرء مع من احب، ص ۱۰۸۸، حدیث: ۶۷۱۸) (2) فرمایا: "اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ" یعنی آدمی اپنے دوست کے دِین اور اس کے طور طریق پر ہوتا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ تم دیکھو کہ کس سے دوستی رکھتے ہو۔ (المسند لامام احمد بن حنبل، مسند ابی ہریرۃ، ۲۳۳/۳، حدیث: ۸۴۲۵) ☆ اچھے بُرے ساتھی کی مثال مُشک کے اُٹھانے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے، مُشک اُٹھانے والا یا تو تجھے ویسے ہی دے گا یا تُو اس سے کچھ خرید لے گا اور یا تُو اس سے اچھی خوشبو پائے گا اور بھٹی دھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا تُو اس سے بدبو پائے گا۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب استحباب مجالسۃ...الخ، ص ۱۰۸۴، حدیث: ۶۶۹۲۔) ☆ حدیث شریف میں فرمایا گیا: بڑوں کی صحبت میں بیٹھا کرو اور علماء سے باتیں پوچھا کرو اور حکما سے میل جول رکھو۔ (المعجم الکبیر، ۱۲۵/۲۲، حدیث: ۳۲۴) ☆ اچھا ہمنشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ (الجامع الصغیر، حرف الخاء، ص ۲۴۷، حدیث: ۴۰۶۳) ☆ اچھے دوست کی ہم نشینی نہ صرف دنیا میں سُودمند ہوتی ہے بلکہ قبر میں بھی نیکوکار کی صحبت فائدہ پہنچاتی ہے۔ (اچھے ماحول کی برکتیں، ص ۳۳) ☆ عمل کرنے کا وہ اعلیٰ جذبہ جو ایک پاکیزہ ماحول کی صحبت سے ملتا ہے وہ دوسری طرح ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ (سابقہ حوالہ، ص ۲۱) ☆ ایسا ماحول بنانا چاہیے جس میں تمامی شرکاء کا اُٹھنا بیٹھنا آپس میں ملاقات کرنا اور ایک دوسرے سے محبت رکھنا فقط اللہ پاک کی رضا و خوشنودی کے لئے ہو۔ (سابقہ حوالہ، ص ۲۵) ☆ اچھے ماحول سے اچھی صُحبت میسر ہوتی ہے۔ (سابقہ حوالہ، ص ۱۶) ☆ اچھے ماحول سے وابستہ ہونے پر ظاہر و باطن کی اصلاح ہوتی ہے۔ (سابقہ حوالہ، ص ۱۶) ☆ بُرے ماحول کو اپنانے

والے افراد اپنی عزت و وقار اور حیثیت کو کھودیتے ہیں۔ (سابقہ حوالہ، ص۲۶) ☆حضرت مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جس بھائی یاساتھی کی صحبت تمہیں دِینی فائدہ نہ پہنچائے تم اس کی صُحبت سے بچو تاکہ تم محفوظ و سلامت رہو۔ (کشف المحجوب، باب الصحبة وما يتعلق بها، ص ۳۷۴) ☆اچھی صحبت اور نیکیوں کی رَغبت دِلانے والا دعوتِ اسلامی کا روح پرور ماحول عبادات و معاملات کی نگہداشت اور سُنّتوں کی محافظت کا جذبہ لئے ہوئے سُوئے مدینہ رواں دواں ہے، لہٰذا دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ اور نیک ماحول سے وابستہ ہونا سعادتِ دارین ہے۔ (اچھے ماحول کی برکتیں، ص۲۲)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(312 صفحات)اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمایئے، سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔ **ہفتہ وار مدنی مذاکرے** اور **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع** میں پابندی کے ساتھ اوّل تا آخر شرکت بھی کثیر علمِ دین حاصل کرنے کے بہترین ذرائع ہیں۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئ: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (۱) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (۲) میری سُنّت کو زندہ کرنے والا (۳) مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔** (البدور السافرة لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱ حدیث: ۳۶۶)

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں دُرُود دافعِ جُملہ بلا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

مختصر وضاحت: اے قیامت کے دن ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا! آپ پر اللہ پاک کی رحمتیں ہوں اور اے تمام مصائب و آلام کو ہم سے دُور فرمانے والے پیارے نبی! آپ پر کروڑوں درود وسلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعظیم کی خاطِر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسلامی سال کا آغاز مُحَرَّمُ الْحَرَام کے بابرکت مہینے سے ہوتا ہے، ربِّ کریم نے ہمیں اسلامی سال کے اس پہلے مہینے میں ہی خوب نیکیاں کرنے اور اجر وثواب حاصل کرنے کے کثیر مواقع عطا فرمائے ہیں، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم مُحَرَّمُ الْحَرَام کے فضائل ، اس میں عبادت کرنے کی برکتیں، روزے رکھنے، مسلمانوں سے خیر خواہی کرنے اور راہِ خُدا میں خرچ کرنے کے فضائل کے ساتھ ساتھ اس ماہِ مقدّس میں بزرگوں کی عبادات کرنے کے واقعات بھی سُنیں گے، اللہ کرے کہ ہم سارا بیان دِلجمعی اور اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کرلیں۔

آیئے! سب سے پہلے مُحَرَّمُ الْحَرَام کی **شان و عظمت** اور اس کی **فضیلت** کے بارے میں ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

خیراتِ عاشوراء کی برکات

یومِ عاشوراء (10 مُحَرَّمُ الْحَرَام) کو ملکِ "رَے" میں کسی قاضی (Qadi) کے پاس ایک سائل یعنی مانگنے والا آکر عرض گزار ہوا کہ میں ایک غریب وعِیال دار آدمی ہوں، آپ کو یومِ عاشوراء کا واسطہ! میرے لئے 10 کلو روٹیاں، 5 کلو گوشت اور 2 درہم (چاندی کی اشرفیوں) کا انتظام فرما دیجئے۔ قاضی نے ظہر کے بعد آنے کا کہا۔ جب فقیر وقتِ مقرر پر آیا تو عصر میں بُلایا۔ وہ عصر کے بعد پہنچا پھر بھی کچھ نہ دیا، خالی ہاتھ ہی ٹَرخا دیا۔ فقیر کا دل ٹوٹ گیا۔ وہ رنجیدہ رنجیدہ ایک غیر مسلم کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: آج کے مقدس دن کے صدقے مجھے کچھ دے دو۔ اس نے پوچھا: آج کون سا دن ہے؟ تو فقیر نے عاشوراء کے کچھ فضائل بیان کیے۔ جسے سُن کر اُس غیر مسلم نے کہا: آپ نے بہت ہی عظمت والے دن کا واسطہ دیا ہے، اپنی ضَرورت بیان کیجئے۔ سائل نے اس سے بھی وُہی ضَرورت بیان کر دی۔

اُس آدمی نے گندم کی 10 بوریاں، 100 کلو گوشت اور 20 دِرہم (چاندی کی اشرفیاں) پیش کرتے ہوئے کہا: یہ آپ کے اَہل و اولاد کے لیے زندگی بھر ہر ماہ اس دن کی فضیلت کے صدقے مقرر رہے۔ رات کو قاضی صاحب نے خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: نظر اُٹھا کر دیکھ! جب نظر اُٹھائی تو 2 عالیشان محل نظر آئے، ایک چاندی اور سونے کی اینٹوں کا اور دوسرا سُرخ یاقوت کا تھا۔ قاضی نے پوچھا: یہ دونوں محل کس کے ہیں؟ جواب ملا، اگر تم سائل کی ضَرورت پوری کر دیتے تو یہ تمہیں ملتے، مگر چونکہ تم نے اُسے (خالی ہاتھ) لوٹا دیا تھا اس لئے اب یہ دونوں محل فُلاں غیر مُسلم کے ہیں۔ قاضی صاحب بیدار ہوئے تو بہت پریشان تھے۔ صبح ہوئی تو غیر مسلم کے پاس گئے اور اس سے دریافت کیا کہ کل تم نے کون سی "نیکی" کی ہے؟ اس نے پوچھا، آپ کو کیسے علم ہوا؟ قاضی صاحب نے اپنا خواب سنایا اور پیشکش کی کہ مجھ سے ایک لاکھ درہم لے لو اور کل کی "نیکی" مجھے بیچ دو۔ تو اس غیر مسلم نے کہا: میں رُوئے زمین کی ساری دولت لے کر بھی اسے فروخت نہیں کروں گا، اللہ پاک کی رحمت و عنایت بہت خوب ہے۔ یہ کہنے کے بعد وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ (روض الریاحین، الحکایۃ السابعۃ والعشرون۔۔۔الخ، ص ۲۷۵)

اے خُدائے مصطفٰے میں ، تری رحمتوں پہ قُرباں
ہو کرم سے میری بخشش ، بُطفیلِ شاہِ جیلاں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ عاشوراء کے دن کے بڑے فضائل ہیں، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کی دِل جُوئی کرنا، مشکل وقت میں اس کے کام آنا بہت عمدہ اور ربِّ کریم کا پسندیدہ عمل ہے، کسی مُسلمان کی پریشانی دُور کرنا **عرش کا سایہ** پانے والے اعمال میں سے ایک بہت ہی پیارا عمل ہے، جی ہاں! آئیے! قاسمِ نعمت ،مالک جنّت صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پیارا پیارا فرمانِ عالیشان سُنتے ہیں: چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (البدور السافرۃ للسیوطی، ص ۱۳۱ حدیث: ۳۶۶)

معلوم ہوا کہ مسلمان کی پریشانی دُور کرنا بہت فائدہ مند کام ہے۔ جبکہ کسی کی دِل آزاری کرنا یعنی بِلا اجازتِ شرعی دل دُکھانا اور اس کی حاجت روائی نہ کرنا بُرا عمل اور نعمتِ الٰہی سے محروم کرنے والا عمل ہے، اس غیر مسلم نے ایک مسلمان کی دِل جُوئی کی، اللہ پاک کی مشیّت کہ اس نے اپنے فضل سے اس دِل جُوئی کا اُسے یہ صِلہ دیا کہ اسے دولتِ ایمان جیسی انمول نعمت عطا کر دی اور دوسری طرف وہ مسلمان قاضی جس نے فقیر کی دِل جُوئی نہ کی اور اسے خالی ہاتھ لوٹا دیا وہ جنت کی عظیم نعمتوں اور محلات سے محروم ہو گیا، ذرا سوچئے! جب ایک غیر مسلم کو مسلمان کی دل جوئی کرنے پر ایمان جیسی عظیمُ الشّان اور انمول نعمت نصیب ہو سکتی ہے، جنت کا اعلیٰ محل مُقدّر بن سکتا ہے، دنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل ہو سکتی ہیں؟ تو جو مسلمان ہو، آقا کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اُمّتی ہو، وہ اگر کسی کی دل جوئی کرے، مصیبت میں کسی کے کام آئے، پریشانی میں کسی کا سہارا بنے، غم اور تکلیف کے وقت کسی کا ساتھ دے، مشکل وقت میں کسی کی حاجت روائی کرے تو یقیناً اللہ کریم ایسے مسلمان کو بھی بے شمار برکتیں عطا فرمائے گا۔

یہ مسئلہ بھی پیشِ نظر رہنا چاہئے کہ غیرِ نبی کا خواب شریعت میں دلیل نہیں ہوتا اور ہر مانگنے والے فقیر کو دینا جائز بھی نہیں۔ جن کا کام ہی صرف بھیک مانگ کر کمانا ہے، جنہیں پیشہ ور (Professional) بھکاری

بھی کہتے ہیں، ان کو خیرات دینا ثواب نہیں بلکہ گناہ کا کام ہے۔ سوال کرنے والے کے پاس کھانے یا پہننے کے لیے کچھ نہ ہو تو وہ سوال کر سکتا ہے، اسی طرح یہ سب کچھ ہے مگر کوئی خاص ضرورت مثلاً دوا و علاج کے لیے رقم درکار ہو تو اور بات ہے، لیکن سوچ سمجھ کے ہی خیرات دی جائے۔

بہر حال ہمیں چاہئے کہ مسلمانوں کی دِل جوئی کرنے والے اعمال بجالائیں، مسلمانوں کو ناراض کرنے والے کاموں سے بچیں۔ آیئے! دل جوئی کی تعریف سنتے ہیں: چنانچہ

دل جوئی کی تعریف

دل جُوئی یعنی دوسروں سے ہمدردی کرنا، انہیں خوشی پہنچانا اور ان کے دلوں میں خوشی داخل کرنا وغیرہ۔

مگر افسوس! فی زمانہ ہمارے معاشرے میں کسی کا دل خوش کرنے والے اعمال کم اور دل آزاری والے کام عام ہوتے جا رہے ہیں۔ کبھی کسی کے بارے میں غلط باتیں پھیلائی جاتی ہیں تو کبھی کسی کے عیبوں کو اُچھالا جاتا ہے، کبھی کسی کی چُغلیاں لگائی جاتی ہیں تو کبھی کسی کو دھوکا دیا جاتا ہے، کبھی کسی کے ساتھ خیانت کی جاتی ہے تو کبھی کسی کو جان بوجھ کر نظر انداز کیا جاتا ہے، کبھی کسی کو حقارت کی نظر سے دیکھ کر چہرہ پھیر لیا جاتا ہے تو کبھی بڑا عہدہ (Post) ملنے پر ماتحتوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جاتے ہیں، کبھی کسی کو ذات پات کا طعنہ دے کر جہالت کا اظہار کیا جاتا ہے تو کبھی کسی کی قوم کے بارے میں اُلٹی سیدھی باتیں کر کے اس کی دل آزاری مول لی جاتی ہے، کبھی دو گھروں میں لڑائی کروا کر ان کا سکون برباد کیا جاتا ہے تو کبھی دو عزیزوں میں غلط فہمیاں پیدا کروا کر ان کا تماشہ دیکھا جاتا ہے۔ یوں سمجھیں کہ کسی کی راہ سے کانٹے ہٹانے کی بجائے گویا کانٹے بچھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اَلْغَرَض! فی زمانہ دل آزاری کرنے والے کام بڑی خوشی سے کیے جاتے ہیں مگر دل جوئی والے کاموں سے گریز کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ہمارا دِین (Religion) یہ چاہتا ہے کہ

ہم ایک دوسرے کی دل جوئیاں کریں، کیونکہ دل جوئی کے بڑے فائدے ہیں۔ ☆دل جوئی سے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔ ☆دل جوئی سے ناراضیاں ختم ہوتی ہیں۔ ☆ دل جوئی سے محبتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆دل جوئی بیگانوں کو بھی اپنا بنا دیتی ہے۔ ☆دل جوئی نیکی کے کاموں میں معاونت کرتی ہے۔ ☆ دل جوئی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ ☆ دل جوئی جہنم سے بچاتی ہے، ☆دل جوئی سے دنیا بھی بہتر ہوتی ہے۔ ☆دل جوئی سے قبر بھی روشن ہو سکتی ہے۔ ☆ دل جوئی آخرت میں بھی کامیابیاں دلا سکتی ہے، اَلْغَرَض! دل جوئی میں فائدے ہی فائدے ہیں۔ لہٰذا جائز طریقے سے مسلمان مرد کا مسلمان مردوں، اپنی محرمات اور بچوں کی امی کی، اسی طرح مسلمان عورتوں کا مسلمان عورتوں، اپنے محارم اور بچوں کے ابو کی دل جوئی کرنا بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے۔ ایسا کرنے سے جہاں آخرت اچھی ہو گی، وہیں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مدد ملے گی۔ آیئے! دل جوئی کرنے کے فضائل پر مشتمل (3) فرامینِ مُصطفٰے سنتے ہیں: چنانچہ

دل جوئی کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عمل مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے۔ (معجم کبیر، ۱۱/۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹)
2. ارشاد فرمایا: بے شک مغفرت کو واجب کر دینے والی چیزوں میں سے تیرا اپنے مسلمان بھائی کا دل خوش کرنا بھی ہے۔ (معجم اوسط، ۶/۱۲۹، حدیث: ۸۲۴۵)
3. ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کا دل خوش کرتا ہے تو اللہ پاک اُس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللہ پاک کی عبادت اور اس کی وحدانیت بیان کرتا رہتا ہے۔ جب وہ آدمی مرنے کے بعد اپنی قبر میں پہنچتا ہے تو وہ فرشتہ اُس کے پاس آکر کہتا ہے: کیا تم مجھے جانتے ہو؟ آدمی کہتا ہے: تم کون ہو؟ وہ کہتا ہے: میں وہ خوشی ہوں جو تُو نے فُلاں بندے کے دل میں داخل کی تھی اور آج میں

تیرا دل بہلا کر پریشانی دُور کروں گا، میں تجھے تیری حجت یاد دلاؤں گا، میں نکیرین (قبر میں سوالات کرنے والے فرشتوں) کے جواب میں تجھے حق پر ثابت قدم رکھوں گا، میں قیامت کے دن تیرے ساتھ ہوں گا، ربِّ کریم کی بارگاہ میں تیری شفاعت کروں گا اور جنت میں تیرا مقام دکھاؤں گا۔ (موسوعة ابن ابی الدنیا، قضاء الحوائج، ۲۱۳/۴، حدیث: ۱۱۵)

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دِل میں اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی کا کیسا پیارا جذبہ ہے اور کتنی پیاری دعا کرتے ہیں کہ

اُمّتِ محبوب کا یاربّ بنا دے خیر خواہ
نفس کی خاطر کسی سے دل میں میرے ہو نہ بیر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۴۳)

مختصر وضاحت: امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس شعر میں فرماتے ہیں کہ اے ربِّ کریم مجھے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امّت کا خیر خواہ بنادے، نفس کی خاطر میرے دل میں کسی کے لئے بھی دشمنی نہ ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یوں تو ماہِ محرّمُ الحرام مکمل ہی رحمتوں اور برکتوں بھرا ہے مگر بالخصوص (Specially) اس ماہ کا دسواں دن جسے **عاشوراء** کہتے ہیں، اس کی شان و عظمت کے کیا کہنے، یہ دن پچھلی اُمتوں میں بھی بڑا مکرم و محترم رہا ہے، تاریخ اس دن کے اہم واقعات سے بھری ہوئی ہے۔ اس دن میں عبادت کرنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، اس دن دعائیں قبول ہوتی

ہیں، اس دن حاجت مندوں کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں، اس دن تنگدستوں کی تنگدستیاں دور ہوتی ہیں اور اسی دن غمزدوں اور دکھیاروں کی مصیبتیں دور ہوتی ہیں: چنانچہ

شبِ عاشوراء کا وسیلہ کام آگیا

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"حکایتیں اور نصیحتیں"** صفحہ 457 پر ہے: بصرہ میں ایک مال دار (Rich man) آدمی رہتا تھا۔ ہر سال شبِ عاشوراء کو اپنے گھر میں لوگوں کو جمع کرتا جو قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے اور اللہ پاک کا ذکر کرتے۔ اسی طرح رات بھر تلاوتِ قرآن اور ذکرِ الٰہی کا سلسلہ جاری رہتا۔ پھر وہ شخص سب کو کھانا پیش کرتا۔ مساکین کی خبرگیری کرتا۔ بیواؤں اور یتیموں سے بھی اچھا سلوک کرتا۔ اس کا ایک پڑوسی تھا جس کی بیٹی اپاہج تھی۔ اس لڑکی نے اپنے باپ سے پوچھا: اے میرے والدِ محترم! ہمارا پڑوسی ہر سال اس رات لوگوں کو کیوں جمع کرتا ہے؟ اور پھر سب مل کر تلاوتِ قرآن اور ذکر کرتے ہیں۔ باپ نے بتایا: یہ عاشوراء کی رات ہے، اللہ پاک کی بارگاہ میں اس کے بہت زیادہ فضائل ہیں۔ جب سب گھر والے سو گئے تو بچی سحری تک بیدار رہ کر قرآنِ عظیم کی تلاوت اور ذکرِ الٰہی سنتی رہی۔ جب لوگوں نے قرآنِ حکیم ختم کر لیا۔ تو وہ لڑکی اس طرح دعا مانگنے لگی: یا اللہ! تجھے اس رات کی حُرمت کا واسطہ اور ان لوگوں کا واسطہ جنہوں نے ساری رات تیرا ذکر کرتے ہوئے جاگ کر گزاری ہے! مجھے عافیت عطا فرما دے، میری تکلیف دور کر دے اور میرے دل کی شکستگی (یعنی ٹوٹنا) دور فرما دے۔ ابھی اس کی دعا پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ اس کی تکلیف اور بیماری ختم ہو گئی اور وہ اپنے پاؤں پر اُٹھ کھڑی ہوئی۔ جب باپ نے اس کو پاؤں پر کھڑے ہوئے دیکھا تو پوچھا: اے میری بیٹی! تجھ سے اس رنج و غم اور مصیبت کو کس نے دُور کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: اللہ کریم

نے مجھ پر اپنی رحمت کا بادل برسایا اور انعامات ونوازشات میں ذرہ بھر بخل نہ کیا۔اے میرے والدِ محترم!میں نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اس رات کا وسیلہ پیش کیا تو اس نے میری تکلیف دور فرمادی اور میرے جسم کو صحیح فرمادیا۔(الروض الفائق فی المواعظ والرقائق،المجلس الثانی والاربعون۔۔۔الخ،ص ۲۳۶)

تری رَحمتوں پہ میں قربان یا ربّ مِرے بال بچّے مِری جان یا ربّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ عاشوراء کی رات دعائیں قبول(Accept) ہوتی ہیں، دوسرا یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم شبِ عاشوراء کو عبادت وریاضت میں گزارتے تھے، وہ نیک لوگ دوسروں کو بھی جمع کرکے ربِّ کریم کا ذکر کرتے، تلاوتِ قرآن کرتے، یتیموں اور بیواؤں کی حاجت روائی کرتے، غریب ومسکین لوگوں کی دیکھ بھال کرتے تھے اوراس رات کا بے حد ادب واحترام کرتے تھے اور اپنے رزقِ حلال سے نذرونیاز کرتے تھے،لہٰذا ہمیں بھی اس رات کو عبادت میں اوردن کوروزے کی حالت میں گزارنا چاہئے۔ کیونکہ عاشوراء کے دن کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اس دن روزہ رکھنے کی بڑی برکتیں ہیں،خود ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نےاِس دن روزہ رکھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے، آیئے!عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کے فضائل پر تین (3) فرامینِ مُصطفٰے سنتے ہیں:

عاشوراء کے روزے کے فضائل

1. ارشاد فرمایا:عاشوراء کا روزہ رکھو اس دن انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام روزہ رکھتے تھے۔(جامع صغیر،ص ۳۱۲،حدیث:۵۰۶۷)
2. ارشاد فرمایا:یومِ عاشوراء کا روزہ رکھو اور اِس میں یہودیوں کی مخالفت کرو،اس سے پہلے یا بعد میں

بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔(مسند امام احمد، ۱/۵۱۸ حدیث: ۲۱۵۴) یاد رکھئے! جب بھی عاشورے کا روزہ رکھیں تو ساتھ ہی نویں یا گیارہویں مُحَرَّمُ الحرام کا روزہ بھی رکھ لینا بہتر ہے اگر کسی نے صرف 10 محرم الحرام کا روزہ رکھا تب بھی جائز ہے۔

3. ارشاد فرمایا: مجھے اللہ پاک پر گمان ہے کہ عاشوراء کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مٹا دے گا۔(مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام۔۔۔الخ، ص ۴۵۴، حدیث: ۲۷۴۶)

تیرے کرم سے اے کریم! کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہماری تنگ ہے، تیرے یہاں کمی نہیں

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم یومِ عاشوراء یعنی 10 محرم الحرام کے فضائل و برکات سُن رہے تھے، یومِ عاشوراء کے فضائل میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ اِس دن اللہ پاک نے 10 انبیائے کرام کو مختلف اعزازات و اکرامات سے نوازا تھا۔ وہ اعزازات کیا تھے، آیئے! سنتے ہیں: چنانچہ

یومِ عاشوراء کی مُبارک نسبتیں

(1) **اسی دن** حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مدد فرمائی گئی اور فرعون اور اس کے پیروکار ہلاک ہوئے۔ (2) **اسی دن** حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی کشتی(Ship) **"جودی پہاڑ"** پر ٹھہری۔ (3) **اسی دن** حضرت سَیِّدُنا یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔ (4) **اسی دن** حضرت سیّدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی توبہ قبول ہوئی۔ (5) **اسی دن** حضرت سَیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کنویں سے نکالے گئے۔ (6) **اسی دن** حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت ہوئی اور **اسی دن** آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو آسمان پر اُٹھایا گیا۔ (7) **اسی دن** حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی توبہ قبول ہوئی۔ (8) **اسی دن** حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت

ہوئی۔(9) **اسی دن** حضرت سَیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی بینائی کا ضُعف دُور ہوا۔(10) **اسی دن** حضرت سَیِّدُنا اِدریس عَلَیْہِ السَّلَام کو آسمان پر اُٹھایا گیا۔ (11) **اسی دن** اللہ پاک نے حضرت سَیِّدُنا **ایوب** عَلَیْہِ السَّلَام کی آزمائش دُور فرمائی۔(12) **اسی دن** حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو بادشاہت عطا ہوئی۔ (عمدۃ القاری، کتاب الصوم، تحت الباب صیام یوم عاشوراء، ۸/۲۳۳ ملخصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً عقل مندی کا تقاضا یہی ہے کہ جو چیز جتنی معزز ہو، اُسے اتنی ہی اہمیت دی جائے، ابھی ہم نے یومِ عاشوراء میں ہونے والے اعزازات اور اہم واقعات کو سُنا، اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ دن بہت اہمیت کا حامل ہے، لہٰذا ہمیں بھی اسے اتنی ہی اہمیت دینی چاہیے، اسے غفلت میں نہیں گزارنا چاہیے، اسے لایعنی کاموں میں نہیں کھپانا چاہیے، بلکہ اس دن خوب خوب نیک اعمال کرنے چاہئیں، اس دن زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنی چاہئیں، یومِ عاشوراء کو کون سے نیک اعمال بجالانے چاہئیں، آیئے! سنتے ہیں: چنانچہ

یومِ عاشوراء کے اعمال

حضرت سَیِّدُنا علامہ عبدالرحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: 10 محرّم بہت عظمت والا دن ہے، لہٰذا مناسب ہے کہ جس قدر ممکن ہو اچھے کام کیے جائیں۔ بھلائیوں کے اس موسم کو غنیمت جانو اور غفلت سے بچو۔ (التبصرۃ لابن جوزی، المجلس الاول فی ذکر عاشوراء والمحرم، ۲/۸ ملتقطا) (1) یومِ عاشوراء کا روزہ رکھیے اور اس کے ساتھ نویں یا گیارہویں محرمُ الحرام کا روزہ بھی ملا لیجئے تاکہ یہودیوں کی مخالفت ہو سکے۔(مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن العباس ۔۔۔ الخ، ۱/۵۱۸، حدیث: ۲۱۵۴ ماخوذا)(2) حضرت سَیِّدُنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا فرمان ہے: عاشوراء کے دن جو ہزار (1000) مرتبہ **سورۂ اخلاص** پڑھے تو اس کی طرف اللہ پاک نظر فرمائے گا اور جس کی طرف رحمٰن نظر فرمائے اُسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔ (

حاشیۃ النور فی فضائل الایام والشھور، المجلس الحادی عشر فی فضل عاشوراء، ص ۱۲۴) (3) اِس دن توبہ و اِستغفار کیجئے اور بارگاہِ الٰہی سے توبہ پر قائم رہنے کی بھیک طلب کیجئے۔(4)والدین کا اِکرام کیجئے۔(5) غُصّے پر قابو رکھئے۔(6)نوافل کی کثرت کیجیے۔ (7) سُرمہ لگایئے۔ (النور فی فضائل الایام والشھور، المجلس الحادی عشر فی فضل عاشوراء، ص ۱۲۳) (8) یومِ عاشوراء کو بالخصوص اِثْمِد سُرمہ لگایئے، اس کی برکت سے آنکھیں نہیں دُکھیں گی، جیسا کہ

نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یومِ عاشوراء اِثْمِد سُرمہ آنکھوں میں لگائے تو اس کی آنکھیں کبھی بھی نہ دُکھیں گی۔(شعب الایمان، باب فی الصیام، صوم التاسع مع العاشر، ۳/۳۶۷، حدیث:۳۷۹۷)

اسی طرح 10 محرّم الحرام کو(9)فضولیات سے بچیئے۔(10)رشتہ داروں سے ملاقات کیجئے۔(11)خوشبو(fragrance)لگایئے۔(12)روزہ داروں کو افطار کروایئے۔(13) قرآنِ پاک کی تلاوت کیجئے۔(14)ستّر بار سُبْحٰنَ اللہ کا وِرد کیجئے۔(15) یتیم کے سَر پر شفقت سے ہاتھ پھیریئے۔(16) ناراض مسلمانوں میں صلح کروایئے۔(17) (ہوسکے تو) خوفِ خدا سے آنسو بہایئے۔ (مرقع کلیمی، ص190 ملتقطا)

کاش لب پر مرے رہے جاری ذِکر آٹھوں پہر تِرا یاربّ
چشمِ تر اور قلبِ مُضطر دے اپنی اُلفت کی مے پلا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یومِ عاشوراء اور ہم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ یومِ عاشوراء نہ صرف خود بلکہ اپنے

گھر والوں (family members) کو بھی ان اعمال کو بجالانے اور ربِّ کریم کی رضا حاصل کرنے والے نیک اعمال کی ترغیب دلائیں، یاد رکھئے! جس طرح یومِ عاشوراء کو نیک کام کرنے کا ثواب زیادہ ہے، اسی طرح گناہ کرنے کا عذاب بھی زیادہ ہے، مگر افسوس! فی زمانہ علمِ دین سے دُوری اور جہالت کی وجہ سے اس دن کو بھی ہم عام دنوں کی طرح غفلت اور فضولیات کے ساتھ ساتھ گناہوں میں گزارتے ہیں، نہ نیک اعمال کی کوئی فکر ہوتی ہے نہ اس دن کی تعظیم کی، بلکہ ہر طرف بے پردگی کے نظارے ہوتے ہیں، کہیں گلیوں بازاروں میں تو کہیں قبرستان میں بے پردہ عورتیں گُھوم رہی ہوتی ہیں اور ایک تعداد ہے جو بدنگاہی کے گناہ میں بھی جاپڑتی ہوگی، اسی طرح 10 محرم الحرام کو بعض گھروں میں طرح طرح کی خرافات اور فضول رسم و رواج میں قیمتی وقت ضائع کیا جاتا ہے، آیئے! محرم الحرام اور بالخصوص یومِ عاشوراء میں کی جانے والی خرافات (بُرائیوں) اور فضول رسموں کے متعلق سنتے ہیں: چنانچہ

گھر میں کھانا نہ بنانا

10 محرم الحرام کو بعض عورتیں گھر میں روٹی نہیں بناتیں اور نہ ہی گھر کی صفائی ستھرائی کرتی ہیں اور نہ ہی جھاڑو دیتی ہیں اور بعض تو ایسی ہیں کہ پورے دس دن گھر میں آگ نہیں جلاتیں اور آگ جلانے کو ناجائز و حرام سمجھتی ہیں، 10 دن گزر جانے کے بعد کھانا بناتی ہیں۔

یادرکھئے! ہمارے دینِ اسلام میں ان باطل رسومات کی کوئی حیثیت نہیں، کیونکہ اسلام ایسا دین ہے جو گزشتہ اور موجودہ تمام باطل، بے ہودہ اور واہیات رسموں کو ختم کرتا ہے۔ نیکیاں کرنے اور شریعتِ مُطَہَّرہ پر عمل کی ترغیب دلاتا ہے، مگر افسوس صد افسوس! فی زمانہ یہ خلافِ شرع رسمیں ہمارے معاشرے اور گھروں میں بڑے زور و شور سے پھیلتی جارہی ہیں، ہم میں سے کئی ان رسموں میں ملوّث ہیں اور اپنی

ماں، بہن، بیوی، بیٹی اور بہو کو ان خرافات (بُرائیوں) میں ملوّث (Involved) دیکھ کر بھی ٹس سے مس نہیں ہوتے اور نہ ہی ان رسموں کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جب کوئی دین کا درد رکھنے والا اسلامی بھائی ہمیں نیکی کی دعوت دے اور سمجھائے کہ یہ رسمیں تو جائز نہیں تو ان پر غصے اور ناراضی کا اظہار کیا جاتا ہے اور ان کو یہ کہہ کر خاموش کروادیا جاتا ہے کہ تم تو کل کے بچے ہو، تم نے تو ابھی پڑھنا لکھنا سیکھا ہے۔ تمہیں کیا پتہ یہ رسمیں تو ہمارے باپ دادا سے چلی آرہی ہیں۔

یاد رکھئے! ہر وہ کام جو ناجائز ہو وہ اس لیے جائز نہیں ہو جاتا کہ کسی کے باپ دادا نے کیا تھا، ہمارے مسلمان ہونے کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اپنے خاندان میں، اپنے علاقے میں، اپنے محلے میں اور اپنے گھر میں پائی جانے والی ہر رسم کو شریعت کے مطابق کریں، اگر وہ جائز ہو تو اسے کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر وہ ناجائز ہو تو اسے فوراً سے بیشتر ترک کر دینا چاہیے۔

ناجائز رسمیں اپنانے والوں کو نصیحت

تفسیرِ صراط الجنان میں ہے: ایسے لوگوں کو اپنے طرزِ عمل پر غور کرنا چاہئے جو شریعت کے خلاف رسمیں بجالانے اور دیگر اَفعال کرنے پر کوئی شرعی دلیل پیش کرنے کی بجائے یہ کہنے لگتے ہیں کہ ہمارے بڑے بوڑھے عرصۂ دراز سے یہ رسم و کام کرتے چلے آرہے ہیں اور ہمارے خاندان میں شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو جو ان رسموں اور کاموں کو نہ کرتا ہو، پھر ہم کسی کے کہنے پر ان چیزوں کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں! اگر یہ لوگ اللہ پاک اور اس کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم کے دیئے ہوئے احکام کو سامنے رکھ کر اپنے طرزِ عمل پر صحیح طریقے سے غور کریں تو انہیں بھی معلوم ہو جائے گا کہ ان کی رسمیں اور اَفعال شریعت کے سراسر خلاف ہیں اور یہ ان کے کندھوں پر اپنے اور دوسروں کے گناہوں کا بہت

بھاری بوجھ ہیں۔ اللہ کریم ایسے لوگوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے اور شریعت کے احکام کے مطابق عمل کرنے اور ان کے خلاف کام کرنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔ (صراط الجنان، ۷/۴۰ ملخصاً)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "قافلہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایسی فضول اور لغو رسموں سے پیچھا چھڑانے، نیکیوں کا جذبہ پانے، شریعت کی پیروی کا ذہن پانے، دِین و دنیا کی کامیابی و بھلائی پانے، اپنی اور اپنے گھر والوں کی دنیا و آخرت بہتر بنانے اور ربِّ کریم کی رضا حاصل کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "**قافلہ**" بھی ہے، یاد رکھئے! دعوتِ اسلامی کے قافلے جہاں مختلف ایّام اور مختلف تاریخوں پر سفر کرتے ہیں، وہیں بُزرگانِ دین کے اعراس اور **بالخصوص ماہِ محرم الحرام کی 8، 9، 10 یا پھر 9، 11، 10 کو شہیدانِ کربلا اور امام عالی مقام، امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب پیش کرنے کی نیت سے کثیر عاشقانِ رسول راہِ خُدا میں سفر کرتے ہیں، لہٰذا ہم خود بھی اور اپنے والد، بیٹے، بھائی، اور دوستوں کو ان قافلوں میں سفر کی ترغیب دِلایئے** اور کربلا والوں کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب پیش کرنے کی سعادت حاصل کیجئے۔

اس سال 8، 9، 10 محرم کو 3 دن کے قافلوں میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے لیے امیرِ اہلسنت نے دُعا بھی فرمائی ہے، آیئے! ہم بھی وہ دُعا توجہ کے ساتھ سُنتے ہیں، تمام اسلامی بھائی کوشش کریں کہ امیرِ اہلسنّت کی اِس دُعا سے حصہ پانے میں ہمیں بھی کامیابی نصیب ہو جائے۔

دُعائے عطار: یااللہ! جو بھی میرا مدنی بیٹا **3 دن کے قافلے میں** سفر کرے یا میری مدنی بیٹی کسی

محرم یا پھر اپنے بچوں کے ابو کو تیار کرلے اور سفر کروادے، ان تمام عاشقانِ صحابہ واہلبیت (رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن) کو دونوں جہاں کی بھلائیاں نصیب فرما اور بے حساب مغفرت ان کا مقدر بنادے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　　　صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰه! قافلوں کی بَرَکت سے لاکھوں لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہوا ہے۔ ☆ قافلے میں جانے سے نیک لوگوں کی صحبت مُیَسَّر آتی ہے۔ ☆ قافلے کی بَرَکت سے مسجد میں نَفْلی اِعتکاف کرنے کی سعادت ملتی ہے۔ ☆ قافلے کی بَرَکت سے بے نمازیوں کو نمازوں کی اَہَمِّیَّت معلوم ہوتی ہے۔ ☆ قافلے کی بَرَکت سے بہت سے دِینی مسائل سیکھنے کی سعادت ملتی ہے۔ ☆ قافلے کی بَرَکت سے مسجدوں میں ذِکْر واَذکار، دَرْس وبَیانات کا سِلْسِلہ جاری رہتا ہے۔ ☆ قافلے کی بَرَکت سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔

12 مدنی کاموں میں سے اس مدنی کام **"قافلہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"مدنی قافلہ"** کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) سے پڑھا بھی جاسکتا ہے اور ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔

اس رسالے میں آپ پڑھ سکیں گے۔ ☆ قافلہ کیا ہے، ☆ قافلے میں جانے کی نیتیں، ☆ قافلے کا مختصر جدول ☆ قافلے سے متعلق شرعی وتنظیمی احتیاطیں، ☆ قافلوں کے متعلق 22 نکات ☆ اور بہت سے اہم نکات، حکایات، روایات اس رسالے میں اپنی بہاریں لٹا رہے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب مَدَنی قافلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

مَرَض سے نجات مل گئی

کراچی کے عَلاقے ناظِم آباد کے مقیم ایک عمر رسیدہ اسلامی بھائی تقریباً 19 سال سے سانس کے مَرض میں مُبتَلا تھے۔ بسا اوقات مَرَض کی شِدَّت کی وجہ سے اُنہیں شدید تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا، کبھی آدھی رات کو طبیعت بگڑ جاتی تو اُسی وَقْت ڈاکٹر (Doctor) کے پاس جانا پڑتا۔ الغَرَض عِلاج میں کوئی کمی نہ چھوڑی جاتی۔ اُن کی خوش قسمتی کہ ایک مرتبہ عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین (3) دن کے قافِلے میں جانے کی سعادت حاصِل ہوئی، قافلے کی بَرَکت سے جہاں اُن کے شب و روز عبادتِ الٰہی میں گزرے، عِلْمِ دین حاصِل کرنے کا موقع ملا اور وہیں اُنہیں دیگر بَرَکات بھی نصیب ہوئیں۔ قافلے کے دوران اُنہیں نہ اِنجکشن کی حاجت پیش آئی اور نہ ہی کسی ڈاکٹر کے پاس جانا پڑا بلکہ وہاں ایسا اِطمینان اور سُکون ملا کہ جو اِس سے پہلے کبھی نہ ملا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ قافلے کی بَرَکت سے اُن کے 19 سال پُرانے مَرَض میں نُمایاں کمی آگئی۔

چاہو گر برکتیں قافلے میں چلو پاؤ گے عظمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یومِ عاشوراء اور واقعۂ کربلا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرَام کے فضائل و برکات اور بالخصوص یومِ عاشوراء میں کئے جانے والے اعمال اور اس دن میں پیش آنے والے واقعات کے بارے میں سُن رہے تھے، 10 مُحَرَّمُ الْحَرَام ہمیں ہر سال شُہدائے کربلا اور بالخصوص نواسۂ رسول، سیِّدُ الشُّہداء، اِمامِ

عالی مقام حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی یاد بھی دِلاتا ہے، کیونکہ دس مُحَرَّمُ الْحَرَام اِکسٹھ (61) ہجری کو تاریخِ اسلام میں حق و باطل کے درمیان ایک عظیم معرکہ پیش آیا، جسے **واقعہ کربلا** کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس واقعہ میں شُہدائے کربلا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے اِستقامت بھرے انداز نے تمام اہلِ حق کو باطل کے سامنے ڈَٹ جانے اور ضرورت پڑنے پر دینِ اسلام کی خاطر جان کا نذرانہ پیش کرنے کا عظیمُ الشّان سبق دیا۔ اسی مناسبت سے حضرتِ سَیِّدنا اِمام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ایک کرامت اوراس سے حاصل ہونے والے چند نکات سنتے ہیں: چنانچہ

گستاخ و بدزبان آگ میں

یومِ عاشورا (بروز جمعۃ المبارک 10 مُحَرَّمُ الْحرام) کو جب اِمامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ میدانِ کربلا میں خطبہ ارشاد فرمارہے تھے، اس وقت خیموں کی حفاظت کے لئے خندق میں آگ روشن دیکھ کر ایک بدزبان (جس کا نام مالک بن عُروہ تھا) اس طرح بکواس کرنے لگا: اے حُسین! تم نے وہاں کی آگ سے پہلے یہیں آگ لگالی۔ حضرتِ امامِ عالی مقام، امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: **کَذَبْتَ یَا عَدُوَّ اللّٰہِ** یعنی اے دُشمنِ خُدا! تُو جھوٹا ہے کیا تجھے گُمان ہے کہ میں دوزخ میں جاؤں گا؟

اُس گستاخ و بدبخت کے الفاظ سُن کر حضرت سیّدنا مسلم بن عَوسَجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے اُس بدزبان کے منہ پر تیر مارنے کی اجازت چاہی۔ لیکن صبر و تحمل کے پیکر حضرتِ سیّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: ہماری طرف سے جنگ کی ابتدا نہیں ہونی چاہئے۔ یہ فرماکر دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے اور ربِّ کریم کی بارگاہ میں عرض کی: یاربّ! عذاب نار سے قبل اس گستاخ کو دنیا ہی میں آگ کے عذاب میں مبتلا فرما۔ فوراً دعا قبول ہوئی اور اس کے گھوڑے کا پاؤں ایک سوراخ میں

گیااور وہ گھوڑے سے گر ااور اس کا پاؤں رِکاب میں اُلجھ گیااور گھوڑے نے اسے آگ میں ڈال دیااور وہ بدنصیب آگ میں جل گیا۔

حضرتِ سیّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے سجدۂ شکر کیااور ربِّ کریم کی حمد وثناء کی اور عرض کی: اے اللہ! تیرا شکر ہے کہ تُو نے آلِ رسول کے گستاخ کو سزادی۔(سوانحِ کربلا، ص۱۳۸ ماخوذاً، کراماتِ امام حسین، ص۷ ملخصاً)

اَہلبیتِ پاک سے بے باکیاں گستاخیاں لَعنَۃُ اللہِ عَلَیکُم دُشمنانِ اَہلبیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے ایک تو حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی شان و شوکت اور بارگاہِ اِلٰہی میں مقام و مرتبہ ظاہر ہورہاہے کہ ابھی آپ کی زبان سے الفاظ نکلے ہی تھے کہ فوراً اللہ پاک کی بارگاہ میں قبول ہوئے اور وہ گستاخ وبدبخت دنیاوآخرت میں ذلیل و رُسوا ہوا اور آگ کے عذاب میں مبتلا ہو کر موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ دوسرا یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی ہماری دل آزاری کرے یا بد تمیزی کرے، بے شرمی اور بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بدسلوکی کرے، گالی دے، یا بے حیائی کی بات کہے تو کوئی انتقامی کاروائی کرنے کی بجائے اپنا معاملہ اللہ پاک کے سپرد کردینا چاہیے اوراس کی باتوں پر صبر کرنا چاہئے اور صبر کا ذہن بنانے کے لئے ان مقدس ہستیوں پر میدانِ کربلا میں پیش آنے والی مصیبتوں پر غور کرنا چاہئے کہ

صبر کی عادت بنایئے

میدانِ کربلامیں حضرتِ سیّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ پر جان، مال، اولاد، بھوک، پیاس، خوف اور طعنے بازی جیسی سب آزمائشیں آئیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے نانا جان، دوعالم کے سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کلمہ پڑھنے والے آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے جانی دشمن بن گئے اور آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں

دینے لگے، آپ کے بھائیوں، بیٹوں، بھانجوں اور بھتیجوں کو شہید کیا گیا، آپ کے رفقاء کو تکلیفیں دِی گئیں، آپ کے خاندان والوں کو ستایا گیا، مگر پھر بھی آپ ان تمام آزمائشوں میں سرخ رُو ہوئے ، صبر واستقامت کا پہاڑ بنے رہے، رِضائے اِلٰہی پر راضی رہتے ہوئے زبان سے حمدِ اِلٰہی بجالاتے رہے اوران بد بختوں کو برابر نیکی کی دعوت اور اسلام کی تعلیمات دیتے رہے، ایک لفظ بھی بے صبری کا ادا نہ کیا حتّٰی کہ سجدے کی حالت میں اپنی جان کا نذرانہ بارگاہِ خداوندی میں پیش کر دیا۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ان اللہ والوں کی سیرتِ طیبہ پر عمل کرتے ہوئے خوب نیکی کی دعوت عام کریں، مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے کے لئے کوشاں رہیں، راہِ خدا میں آنے والی مصیبتوں پر صبر کریں اور اس مُبارک دن میں تلاوتِ قرآن، ذِکر و دُرود، صدقہ و خیرات، نوافل کی کثرت اور نذر و نیاز کی صورت میں ان عظیم ہستیوں کو خراجِ عقیدت پیش کریں اور ان کی بارگاہ میں خوب خوب ایصالِ ثواب کریں۔

یاد رکھئے! فی زمانہ اس بابرکت دن پر جو لوگ ٹھنڈے مشروبات اور کھچڑے پر امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی فاتحہ دلاتے ہیں، نیاز کرتے ہیں، کھانا کھلاتے ہیں، گھروں میں تقسیم کرتے ہیں، یہ جائز و مستحب اور نیکیوں بھرا کام ہے: چنانچہ

نیاز کس چیز پر دلوائیں؟

حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ محرم میں دس دنوں تک خصوصاً دسویں کو حضرت سیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ و دیگر شہدائے کربلا کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں، کوئی شربت پر فاتحہ دلاتا ہے، کوئی شیر برنج (چاولوں کی کھیر) پر، کوئی مٹھائی پر، کوئی روٹی گوشت پر، جس پر چاہو فاتحہ دلاؤ جائز ہے، ان کو جس طرح ایصالِ ثواب کرو مَندوب (اچھا عمل) ہے۔ بہت سے پانی اور شربت کی سبیل لگادیتے ہیں، جاڑوں (سردیوں) میں چائے پلاتے ہیں، کوئی کھچڑا پکواتا ہے جو کارِ خیر کرو اور ثواب

پہنچاؤ ہوسکتا ہے،ان سب کو ناجائز نہیں کہا جاسکتا۔بعض جاہلوں میں مشہور ہے کہ محرم میں سوائے شہدائے کربلا کے دوسروں کی فاتحہ نہ دلائی جائے،ان کا یہ خیال غلط ہے، جس طرح دوسرے دنوں میں سب کی فاتحہ ہوسکتی ہے،ان دنوں میں بھی ہوسکتی ہے۔(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶،۳/ ۶۴۳)

ایصالِ ثواب کرنے کا ایک طریقہ یعنی مومنین کیلئے دُعائے مغفرت کرنے کا ثبوت قرآنِ کریم میں واضح طور پر موجود ہے، چنانچہ پارہ 28 سورۂ حشر کی آیت نمبر 10 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ (پ۲۸،الحشر:۱۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اُن کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے ربّ ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے

مشہور مُفَسّرِ قرآن، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ صرف اپنے لئے دُعا نہ کرے، بزرگوں کے لئے بھی کرے، دوسرا یہ کہ بُزرگانِ دِین خصوصاً صحابہ کرام و اہلِ بیت کے عُرس، ختم، نیاز فاتحہ وغیرہ یہ اعلیٰ چیزیں ہیں کہ اِن میں اُن بزرگوں کے لئے دعا ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ۲۸/ ۸۷۳)

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں ایصالِ ثواب

حضرتِ سعد بن عُبادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہوا تو انہوں نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہوکر عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میری والدہ محترمہ کا میری غیر موجودگی میں انتقال ہوگیا ہے، اگر میں ان کی طرف سے کچھ صَدَقہ کروں تو کیا انہیں کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ ارشاد

فرمایا: ہاں، عرض کی: تو میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا باغ ان کی طرف سے صَدَقہ ہے۔(بُخاری، ۲/۲۴۱، حدیث: ۲۷۶۲)

حضرتِ علامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سات (7) روز تک مُردوں کی طرف سے کھانا کھلایا کرتے تھے۔(الحاوی للفتاوی، ۲/۲۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ" کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو سلامت رکھے کہ جنہوں نے ہم جیسے لوگوں کی رہنمائی کیلئے مختلف موضوعات پر کتب و رسائل تحریر فرمادیئے تاکہ ہم ان کے مطالعے کے ذریعے اپنے دِینی و دُنیوی معمولات کو اچھے طریقے سے ادا کرسکیں۔ فاتحہ و ایصالِ ثواب کے ثبوت و طریقہ کار پر مشتمل امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بہت ہی پیارا رسالہ **"فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ"** ہدیۃً حاصل کرکے اس کا مطالعہ کیجئے۔ جس میں بہت سی معلومات کے ساتھ ساتھ اِیصالِ ثواب کا طریقہ بھی موجود ہے۔ اس رسالے کو خود بھی پڑھیئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلایئے۔ بالخصوص **ایصالِ ثواب کے اجتماعات** (مثلاً تیجہ، دَسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ) میں مرحومین کے **ایصالِ ثواب** کے لیے اس رِسالے کو تقسیم کیجئے، یہ رِسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ **(Download)** اور پرنٹ آؤٹ **(Print Out)** بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس شعبۂ تعلیم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! محرم الحرام کی برکتیں پانے، یومِ عاشوراء کو نیکیوں میں گزارنے کا جذبہ پانے، شہیدانِ کربلا کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب پیش کرنے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کا جذبہ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں انبیائے کرام، صحابۂ کرام، تابعینِ عظام اور اولیائے کرام اور اہلِ بیتِ اطہار کے نقشِ قدم پر چلنے کی ترغیب دی جاتی ہے، آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ! نیک بننے اور فکرِ آخرت میں کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں مسلمانوں کو نیکی کے کاموں کی طرف گامزن کر رہی ہے، وہیں گورنمنٹ و پرائیویٹ اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور مختلف تعلیمی اِداروں سے وابستہ لوگوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے مجلس **"شُعْبۂ تعلیم"** کا قِیام عمل میں لایا گیا، جس کا بُنیادی مَقْصَد ان اِداروں سے وابستہ لوگوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے سُنّتوں کے مُطابِق زندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے، یہ مجلس کالجز اور یونیورسٹیز کے اَساتذہ (Teachers) و طلبہ (Students) سے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ تعلق قائم کر کے اِنہیں اُمت پر شفیق آقا، مدینے والے مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں سے روشناس کرواتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ تعلیمی اِداروں میں "نیک کام" کا سِلسِلہ جاری کرتی اور ہاسٹل میں مدرسۃُ المدینہ بالِغان قائم کر کے ان مُستقبِل کے معِماروں کو تعلیمِ قرآن کی لازوال دولت سے مالامال کرتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس شعبے سے وابستہ ہزاروں عاشقانِ رسول، گناہوں سے تائب ہو کر نمازی اور سُنّتوں کے عادی بن چکے ہیں۔ اللہ پاک شہیدانِ کربلا اور بالخصوص سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے طفیل دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کو برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تعظیمِ سادات کے مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سیّدوں کی تعظیم کے چند نکات سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:

2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔(1) فرمایا: جو میرے اَہلبیت میں سے کسی کے ساتھ اچھّا سُلوک کرے گا، میں روزِ قِیامت اِس کا صِلہ (بدلہ) اُسے عطا فرماؤں گا۔(جامع صغیر، ص۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱)(2) فرمایا: جو شخص اَولادِ عَبْدُ الْمُطَّلِب میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی (بھلائی) کرے اُس کا صِلہ (بدلہ) دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ روزِ قِیامت مجھ سے ملے گا۔(تاریخ بغداد، ۱۰/۱۰۲، حدیث: ۵۲۲۱) ☆ساداتِ کرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۷) جبکہ سیِّد کی بطورِ سیّد یعنی وہ سیِّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۶) ☆ساداتِ کرام کی تعظیم وتکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات رسُولِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں۔(سادات کرام کی عظمت، ص۷) ☆ اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم وتوقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے۔(اَلشِّفا، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل ومن اِعظامه...الخ، ص۵۲، الجزء: ۲) ☆تعظیم کے لیے نہ یقین دَرکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔(سادات کرام کی عظمت، ص۱۴) ☆جو واقع میں سیِّد نہ ہو اور دِیدہ ودِانستہ (جان بوجھ کر) سَیِّد بنتا ہو وہ ملعون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔(سادات کرام کی عظمت، ص۱۶) ☆اگر کوئی بدمذہب سیِّد ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی

بدمذہبی حدِّ کفر تک پہُنچ چکی ہو تو ہرگز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۱۷) ☆سادات کی تعظیم ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۴۲۳ ماخوذا) (سادات کرام کی عظمت، ص۸) ☆استاد بھی سیِّد کو مارنے سے پرہیز کرے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۸۴) ☆ساداتِ کرام کو ایسے کام پر ملازم رکھا جا سکتا ہے جس میں ذِلَّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلَّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۱۲)

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(312 صفحات)اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمائیے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور رَبّ کریم کی حمد بیان کی اور پھر نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنے رَبّ سے مغفرت طلب کی، تو یقیناً اس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کرلیا۔ (در منثور، پ ۳۰، نکرد علہ ختم القرآن، ۶۹۸/۸)

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں دُرُود دافعِ جملہ بلا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

مختصر وضاحت: اے قیامت کے دن میری شفاعت فرمانے والے اور اے ہر مصیبت کو دُور فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ پر کروڑوں دُرُود ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھُورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یوں تو تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اپنے اپنے درجے ہیں مگر ان مقدس ہستیوں میں حضرتِ سَیِّدُنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو خاص مقام و مرتبہ حاصل

ہے، آپ نے دینِ اسلام کی خاطر بہت تکالیف برداشت کیں۔خوفِ خدا ہو یا عشقِ رسول، تقویٰ و پرہیزگاری ہو یا عبادت و رِیاضت، کَرامت و شَرافت ہو یا استقامت، عاجزی و انکساری ہو یا حُسنِ اخلاق، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ذات میں ان تمام خوبیوں کی جھلک دکھائی دیتی تھی، آپ کا مقام و مرتبہ یہ ہے کہ غلاموں کو سینے لگانے والے ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وقتاً فوقتاً آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے فضائل بیان فرمائے۔ آج کے بیان میں ہم آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا تذکرہ، **مختصر** تعارف، فضائل بالخصوص آپ کی ایمان پر استقامت اور عشقِ رسول کے واقعات سنیں گے، اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے حضرت سَیِّدُنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا بلال کی آزادی

حضرت سَیِّدُنا عُروَہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ورقہ بن نوفل (جو کہ اُمُّ المومنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے چچازاد بھائی تھے) کا گزر حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس سے ہوا جبکہ انہیں (اسلام لانے کی وجہ سے) مارا جارہا تھا اور ایسی حالت میں بھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ "اَحَدٌ ، اَحَدٌ" یعنی اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے" کی صدا لگا رہے تھے۔ ورقہ بن نوفل نے دیکھا تو کہا: بلال! اللہ ہی کا نام لئے جاؤ۔ پھر اُمَیّہ بن خَلَف جو حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو مار رہا تھا، اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اللہ کی قسم! اگر تم انہیں اس بات پر شہید کردو گے تو میں رحمت و برکت پانے کے لئے (اِن کا مزار) بناؤں گا۔ ایک دن امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا گزر حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس سے ہوا اور وہ لوگ حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ساتھ یہی برتاؤ کر رہے تھے تو حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اُمَیّہ بن خَلَف سے فرمایا: اس بیچارے کے

معاملے میں تُو اللہ سے نہیں ڈرتا۔ کب تک اسے تکلیف دیتا رہے گا؟ اُمیہ نے کہا: آپ نے اسے بگاڑا ہے، آپ اسے اس تکلیف سے بچالیں جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ تو اَمیر المومنین حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: میرے پاس بلال سے زیادہ تندرست و توانا غلام (یعنی خادم) ہے، بلال مجھے دے کر وہ تم لے لو۔ کہنے لگا: منظور ہے، تو حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اُمیّہ کو اپنا غلام دے دیا اور حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو لے لیا اور اُنہیں آزاد کر دیا۔

(حلیۃ الاولیاء، بلال بن رباح، ۱/۱۹۹، رقم: ۴۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ! سُنا آپ نے کہ حضرت سیّدُنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو راہِ خدا میں کتنی آزمائشیں آئیں، لیکن پھر بھی باطل کے آگے اپنا سر نہیں جھکایا، گویا ان اللہ والوں کا یہ شیوہ (Habit) تھا کہ سر کٹتا ہے تو کٹ جائے۔ جان جاتی ہے تو چلی جائے مگر دینِ اسلام کو چھوڑ کر باطل کے آگے سر نہ جھکنے پائے۔ ان کا یہ عمل ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ راہِ حق میں اپنا سب کچھ بھی لُٹانا پڑے تو لُٹا دیا جائے لیکن حق کا ساتھ نہ چھوڑا جائے اور ڈٹ کر باطل کا مقابلہ کیا جائے۔ دنیا میں اس کا صِلہ اگرچہ کچھ نہ ملے لیکن ایسے لوگوں کی یقیناً آخرت سنور جاتی ہے، بارگاہِ الٰہی سے اِنعامات واِکرامات کی بارش برستی ہے۔

حضرت سیدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آخری دم تک اِخلاص اور اِستِقامت کے ساتھ دینِ اِسلام پر ثابت قدم رہے، راہِ خدا میں جان کی بازی لگا دی مگر آپ کی ثابت قدمی میں ذرّہ برابر بھی کمی نہ آئی، دینِ اِسلام قبول کرنے کے بدلے میں مظلومانہ زندگی بسر کرنے کے باوجود کبھی زبان پر شکوہ نہیں آیا اور ایک طرف ہم محبّتِ رسول کا دم بھرنے والے معمولی سی خراش پر شور مچا دیتے ہیں، ذرا سی

تکلیف پہنچنے پر بے صبری کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں، ذرا سوچئے! حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس قدر تکلیفیں برداشت کرنے کے باوجود بھی گویا زبانِ حال سے یہی کہتے رہے کہ جان تو جاسکتی ہے لیکن کلمہ نہیں چھوٹ سکتا۔ لٰہذا ہمیں بھی چاہئے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزاریں، ان کی قربانی کے واقعات پڑھ کر اوران کا ذکرِ مبارک کر کے اپنے ایمان کو تازہ کریں۔ آیئے! آپ کی ایمان پر اِستقامت کے مزید واقعات سننے سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف سنتے ہیں چنانچہ:

مختصر تعارف

☆حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قبیلہ بَنِی جُمَحَ کے غلام تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام بلال، والد کا نام رَباح اور والدہ محترمہ کا نام حمامہ ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، بلال بن رباح، ۱/۲۰۰، ملخصاً) ☆آپ کی کنیت ابو عبدُاللہ، ابو عبدالکریم، ابو عبدالرحمن اور ابو عَمرو حبشی ہیں۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، رقم: ۲۱۴، بلال بن رباح، ۱/۲۱۸) ☆مؤذنِ رسول اور سَیِّدُ الْمُؤَذِّنِیْن (یعنی اذان دینے والوں کے سردار) کے القابات سے مشہور تھے۔ چنانچہ حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بلال ایک اچھے انسان اور مُؤَذِّنِیْن (یعنی اذن دینے والوں) کے سردار ہیں۔ (معجم کبیر، ۵/۲۰۹، حدیث: ۵۱۱۹) ☆آپ کا شمار اسلام قبول کرنے والے اوّلین سعادت مندوں میں ہوتا ہے۔ (صفۃ الصفوۃ، ۱/ ۲۲۷ ماخوذا) ☆حضرت سیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تنہائی میں عبادت کرنے والے، صاحبِ فضل و سخاوت، امیر المومنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ☆آپ کو دینِ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے بہت زیادہ ستایا گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دو جہاں کے سردار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خازِن (خزانچی) تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کرنے والے، نیکیوں میں پہل کرنے والے اور

ربِّ کریم کی ذات پر کامل بھروسا اور یقین رکھنے والے تھے۔(حلیۃالاولیاء، بلال بن رباح، ۱/۱۹۹) ☆آپ اسلام میں سچے اور پاکیزہ دل والے تھے۔☆دوپہر کے وقت جب گرمی خوب زور پکڑتی تو اُمَیّہ بن خَلَف انہیں باہر لاکر پیٹھ کے بل مکہ کے ریتلے میدان میں ڈال دیتا پھر بڑا پتھر لانے کا حکم دیتا تو ان کے سینے پر رکھ دیا جاتا۔لیکن حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس سخت مصیبت میں گرفتار ہونے کے باوجود "اَحَد، اَحَد" یعنی اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے" کی صدا لگائے جاتے۔(حلیۃالاولیاء بلال بن رباح، ۱/۲۰۰) ☆آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا وصال 20 سنِ ہجری کو ہوا۔(ابن عساکر، رقم:۹۷۴، بلال بن رباح، ۱۰/۴۴۵)

جاہ و جلال دو نہ ہی مال و منال دو
سوزِ بلال بس مری جھولی میں ڈال دو
دُنیا کے سارے غم مِرے دل سے نکال دو
غم اپنا یا حبیب! برائے بلال دو
ذِکر و دُرود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے
میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش مرمّم، ۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پیکرِ صبر و وفا اور اسلام کے حقیقی آئینہ دار، اسلام سے محبت کرنے والے، اسلام کی خاطر تکلیفیں برداشت کرنے والے اور اسلام کی خاطر اپنی جان تک قربان کرنے والے تھے، آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ایمان پر استقامت

کا ایک اور واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

اسلام کے حقیقی آئینہ دار

حضرت سیدنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک روز میں حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس سے گزرا تو آپ کو تپتی ہوئی زمین پر لٹا کر سزا دی جا رہی تھی (گرمی کی شدت اتنی تھی کہ) اگر اس زمین پر گوشت کا ٹکڑا رکھ دیا جاتا تو وہ بھی پک جاتا، اس حال میں بھی آپ کی زبانِ مبارک پر یہ الفاظ جاری تھے: میں لات وعُزّٰی (یعنی بتوں) کی خدائی کو تسلیم نہیں کرتا۔ یہ سن کر بدبخت اُمیہ بن خلف نے آپ کی سزا میں اور اضافہ کر دیا اور آپ کے گلے کو اس زور سے دبایا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بے ہوش ہو گئے۔ (سبل الھدی والرشاد، جماع ابواب بعض الامور۔۔۔الخ، الباب الخامس عشر فی عدوان المشرکین۔۔۔الخ، ۳۵۷/۲)

ایمان کی اہمیت:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیدنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے ایمان پر کس قدر مضبوطی سے قائم تھے۔ کاش! ہمیں بھی اپنے ایمان کی حفاظت کی حقیقی معنوں میں فکر نصیب ہو جائے۔ یاد رکھئے! آج کل بہت سے کام ایسے ہیں جن کی وجہ سے ایمان داؤ پر لگ جاتا ہے۔ مثلاً گانے سننا، یہ بھی گناہ ہے مگر بعض نادان **مَعَاذَ اللّٰہ** ایسے گانے جھوم جُھوم کر سُن رہے ہوتے ہیں، یا ساتھ ساتھ بڑے مزے سے گُنگنا رہے ہوتے ہیں جن میں **کُفْرِیہ جملے** شامل ہوتے ہیں، افسوس کہ دِینی معلومات کی کمی کی وجہ سے اِنہیں اس بات کا معلوم بھی نہیں ہوتا کہ یہ کُفْریہ اشعار ہیں۔ اسی طرح جب کوئی مصیبت یا پریشانی آئے مثلاً جوان موت ہو جائے، اچانک حادثہ ہو جائے تو بعض نادان شکوے اور شکایت بھرے ایسے جملے بول دیتے ہیں جو ایمان کو داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ اسی طرح بعض

نادان غیر مسلموں کے مختلف طور طریقوں کی نقل کرتے ہوئے ان کو اپنانے میں اتنا آگے بڑھ جاتے ہیں کہ ان کے ایسے تہوار منانے لگتے ہیں جو ایمان کو ضائع کرنے والے ہوتے ہیں۔

اللہ پاک ہمارے حال پر کرم فرمائے اور ہمیں **ایمان کی سلامتی** کی فکر عطا فرمائے۔

مُسلماں ہے عطّار تیری عطا سے

ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص 105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہم نے حضرت سیدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی ایمان پر استقامت کے بارے میں سُنا۔ آیئے اسی بارے میں مزید کچھ سنتے ہیں: چنانچہ

ایمان پر استقامت

یہ بھی منقول ہے کہ آپ کو دینِ اسلام سے ہٹانے کے لیے بعض اوقات غیر مسلم آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو باندھ کر بچوں کے حوالے کر دیا کرتے جو آپ کو مکہ کی گلی کُوچوں (Streets) میں گھسیٹتے پھرتے، لیکن اس کے باوجود آپ کی زبان پر "اَحَد، اَحَد" یعنی اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے، جاری رہتا۔ (مصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، باب فی بلال وفضلہ، ۵۳۷/۷، حدیث: ۱، ملتقطا)

اِستقامت دِین پر مجھ کو عطا فرمایئے

یا رَسُوْلَ اللہ برائے آلِ یاسر یانبی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۳۷۸)

اے عاشقانِ بلالِ حبشی! سُنا آپ نے کہ حضرتِ سیدنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دِینِ اسلام سے کیسی

محبت فرماتے تھے، دِینِ اسلام کی سربُلندی کے لئے اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار تھے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زِندگی کامَقْصدِ اَصلی یہی تھا، آپ نے اپنے کردار سے رہتی دُنیا تک کے مُسلمانوں کو یہ بتادیا کہ ایک مسلمان کو دینِ اسلام اور اپنے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسی محبت ہونی چاہئے۔ آپ نے اپنی خواہشات،مال واَسباب،اَولاد وقریبی رِشتہ دار حتّٰی کہ اپنی جان سے بھی بڑھ کر اللہ کریم اوراس کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کی اور اس مَحبّت کو ہمیشہ اپنے دل میں بسائے رکھا، نتیجۃً آپ کے عمل سے خُوش ہوکر رسولِ خدا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کئی مواقع پر آپ کی تعریف وتوصیف فرمائی اور جنت میں اپنے غلام کے قدموں کی آواز کو بھی سماعت فرمایا: چنانچہ

قدموں کی آہٹ

معراج کی رات جنت کی سیر کے دوران نبیِ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنت میں کسی کے قدموں کی آہٹ سماعت فرمائی، جس کے بارے میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بتایا گیا کہ یہ حضرت بلال حبشی کے قدموں کی آواز ہے۔ (مشکاۃ المصابیح ،کتاب المناقب، باب مناقب عمر، ۴۱۸/۲ ،الحدیث: ۶۰۳۷ ملتقطا)

سُبْحٰنَ اللہ! قربان جایئے! حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان پر کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے غلام کے قدموں کی آہٹ جنت میں سماعت فرمارہے ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو یہ مقام ومرتبہ کس عمل کے سبب حاصل ہوا، آیئے سنتے ہیں: چنانچہ

جنت میں لیجانے والا عمل

حضرتِ سیدنا بریدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک صبح نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیدار ہوئے تو حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے فرمایا: اے بلال! کونسی چیز تمہیں مجھ سے پہلے جنت

میں لے گئی؟ آج شب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سُنی۔ تو حضرتِ سیدنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کیا: یَا رَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں (وضو کرنے کے بعد) ہمیشہ دو رکعتیں پڑھ کر اذان دیتا ہوں اور جب بے وضو ہو جاتا ہوں تو فوراً وضو کر لیتا ہوں تو رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا (اچھا!) یہی وجہ ہے۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔۔ الخ، ۵/۳۸۵، حدیث: ۳۷۰۹ ملتقطا)

اے عاشقانِ صحابہ! سنا آپ نے کہ سیّدنا بلال ِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو نفل نماز کا کیسا جذبہ تھا، جب بھی وضو کرتے تو دو رکعت نماز تَحِیَّۃُ الْوُضُوْ ادا فرماتے اور ایک طرف ہم اپنے کردار کی طرف نگاہ دوڑائیں تو ہمارا حال یہ ہے کہ نوافل کے ساتھ ساتھ فرائض وواجبات کی ادائیگی میں بھی سُستی و غفلت نظر آتی ہے، دوستوں کے ساتھ فضول باتوں میں گھنٹوں ضائع کر دیتے ہیں، لیکن نماز کی خاطر مسجد میں جانے کے لئے ٹائم نہیں۔ شادی کی دعوت میں دو گھنٹے پہلے پہنچ جاتے ہیں، لیکن نماز کے لئے 10 منٹ پہلے جانے کا وقت نہیں، بلکہ ایک تعداد ایسی ہے کہ مسجد میں اگر پہنچتے بھی ہیں تو عین جماعت کے وقت، جمعہ والے دن عین خطبہ کے وقت جلدی جلدی میں وضو کے قطرے مسجد کے فرش پر گِراتے ہوئے جماعت میں شامل ہوتے ہیں، حالانکہ مسجد کے فرش پر وضو کے پانی کے قطرے ٹپکانا شرعاً دُرست نہیں ہے۔

ہم غور کریں کہ کہیں اپنی زندگی کے مقصد (Purpose of life) کو بُھول کر دن رات اللہ پاک کے حقوق کی پامالی میں بسر تو نہیں کر رہے؟

یاد رکھئے! ایمان و عقائد کی درستی کے بعد نماز حُقُوقُ اللہ میں سب سے اہم حق ہے۔ چنانچہ فتاویٰ

رضویہ جلد 9، ص159-158 پر ہے: ایمان و تصحیحِ عقائد (یعنی ایمان اور درست عقائد کو تسلیم کرنے) کے بعد جملہ حُقُوقُ اللہ میں سب سے اہم و اعظم نماز ہے۔

نماز ضائع کرنے والوں کو قبر و حشر میں دردناک عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا، چنانچہ

بے نمازی کی سزا

بروزِ قیامت گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز چھوڑنے والوں کے چہرے سیاہ ہوں گے اور بے شک جہنم میں ایک وادی ہے جسے لَمْلَمْ کہا جاتا ہے، اس میں سانپ ہیں اور ہر سانپ اُونٹ جتنا ہے، اس کی لمبائی ایک مہینے کی مسافت جتنی ہے، جب وہ بے نمازی کو ڈَسے گا تو اس کا زہر 70 سال تک اس کے جسم (Body) میں جوش مارتا رہے گا، پھر اس کا گوشت گل کر ہڈی سے الگ ہو جائے گا۔ (کتاب الکبائر، فصل فی المحافظة علی الصلوات والتہلون بھا، ص ۲۶)

اے عاشقانِ رسول! خوفِ خدا اسے لرز جانا چاہئے، خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے اور آج سے ہی نمازوں کی پابندی شروع کر دیجئے، نہ صرف پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں باجماعت ادا کرنے کا معمول بنائیں بلکہ تَحِیَّۃُ الْوُضُو اور دیگر نوافل کی بھی پابندی کرنے کی نیت کر لیجئے، تَحِیَّۃُ الْوُضُو کی ترغیب تو 72 نیک کاموں میں بھی شامل ہے۔ یہ نوافل پڑھنے سے اس نیک کام پر بھی عمل ہو جائے گا، ویسے بھی نوافل پڑھنے کی کئی برکتیں ہیں۔ آیئے! نفل نمازوں کی پابندی کا ذہن بنانے کے لئے 3 فرامینِ مُصطفٰے سنتے ہیں: چنانچہ

نوافل کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: جس نے دو رکعت نفل ادا کئے جن میں اپنے دل سے کچھ بات نہ کی تو اُس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری، کتاب الوضو، باب الوضوثلاثاً ثلاثاً، ۷۸/۱، حدیث: ۱۵۹)

2. ارشاد فرمایا: جو شخص احسن طریقے سے وضو کرے اور دو رکعتیں قلبی توجہ سے ادا کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ (مسلم، کتاب الطہارۃ، باب ذکر المستحب عقب الوضوء، ص ۱۱۸، حدیث: ۵۵۳)

3. ارشاد فرمایا: جس نے احسن طریقے سے وضو کیا پھر اٹھ کر دو یا چار رکعتیں پڑھیں اور ان کے رکوع و سجود، خشوع کے ساتھ ادا کئے پھر اللہ کریم سے مغفرت طلب کی تو ربِّ کریم اس کی مغفرت فرما دے گا۔ (مسند احمد، بقیۃ حدیث ابی دَرْدَاء، ۱۰/۴۳۰، حدیث: ۲۷۶۱۶)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی
میں پڑھتا رہوں سُنّتیں، وقت ہی پر ہوں سارے نوافل ادا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بلالِ حبشی کا عشقِ رسول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاکیزہ اَوصاف اس قدر ہیں کہ مختصر وَقْت اُن خصائص کو بیان کرنے کیلئے ناکافی ہے، مگر آپ کا ایک وصف بے مثل و بے مثال ہے اور وہ ہے **عشقِ رسول**، یوں تو عشقِ رسول تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے دلوں کی دھڑکن تھا، مگر سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے آقا کی مَحبَّت و غلامی میں یوں گم رہتے کہ انہیں دنیا کی کسی چیز سے کوئی غرض نہ ہوتی۔ وہ سب کچھ برداشت کر سکتے تھے، لیکن انہیں کبھی یہ گوارا نہ تھا کہ کوئی ان کے آقا کی شانِ اقدس میں ادنیٰ سی بے ادبی کی جراَت کرے، اسی عشقِ کامل کے طفیل سیّدنا

بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دنیا و آخرت میں ایسا مقام و مرتبہ اور وقار ملا کہ ان کی قسمت پر رشک آتا ہے۔ یہ ان کے عشق کا کمال تھا کہ مشکل سے مشکل وقت میں بھی رَسُولُ اللہ سے ملنے کا شوق انہیں تڑپاتا رہتا، حتّٰی کہ جانکنی (یعنی روح نکلنے) کے وقت بھی حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اپنے محبوب سے وصال کی خوشی تھی، آیئے! اپنے دلوں میں عشقِ رسول کو اُجاگر کرنے کی نیت سے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے عشقِ رسول کا ایسا ہی ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

حضور سے ملنے کی خوشی

جب مؤذنِ رَسُوْلُ اللہ حضرت سیدنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پر مرضِ وفات میں جانکنی (یعنی نزع) کا عالم طاری ہوا تو ان کی بیوی نے بے قرار ہو کر یہ کہا: "وَاحُزْنَاہُ" ہائے رے میری مصیبت! تو حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے آنکھیں کھول دیں اور تڑپ کر فرمایا: "وَاطَرَبَاہُ" واہ رے میری خوشی! آخری کلمات جو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زبان مبارک سے نکلے وہ یہ تھے غَدًا نَلْقَی الْاَحِبَّۃَ مُحَمَّدًا وَّحِزْبَہٗ یعنی کل میں اپنے آقا و مولا حضرت سَیِّدُنا محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تمام صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے جا ملوں گا۔ (احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس، ۵/۲۳۱)

قسمت مجھے مل جائے بلالِ حبشی کی
دم عشقِ محمد میں نکل جائے تو اچھا
کافُور نہ ہو میرے کفن اور بدن میں
حضرت کا کوئی پسینہ مل جائے تو اچھا

دوسرے شعر میں شاعر کی تمنا ہے کہ جب میں مر جاؤں تو میرے کفن اور بدن میں کافُور کی جگہ رسولِ خدا، تاجدارِ انبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پسینہ کوئی مل جائے تو بہت اچھا ہو۔

اے عاشقانِ بلالِ حبشی! سُنا آپ نے کہ عاشقِ صادق، سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کیسا کامل درجے کا عشق تھا کہ موت کو مسکراتے ہوئے گلے لگا رہے ہیں، اس لئے کہ مرنے کے بعد حضور کی بارگاہ میں حاضری نصیب ہوگی، جنت میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات ہوگی۔ حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے گفتار و کردار سے یہ ثابت کرکے دکھایا اور سکھایا کہ عشقِ رسول ہی دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے، سفر ہو یا حضر، زندگی کے سانس چل رہے ہوں یا موت کا وقت ہو، الغرض ہر جگہ ہر معاملے میں انہوں نے محبتِ رسول کو اپنا سرمایۂ حیات بنائے رکھا اور عشقِ حبیب میں خود کو فنا کردیا، یہی وجہ ہے کہ آج کئی صدیاں گزر جانے کے باوجود بھی حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عُشّاقانِ رسول کے دلوں کی دھڑکن بنے ہوئے ہیں اور ایک طرف ہم محبتِ رسول کا دم بھرنے والے! اپنے اوپر غور کریں تو صرف زبان کی حد تک ہی عشقِ رسول کے دعوے ہیں اور کردار عشقِ رسول سے خالی ہے،

ذرا سوچئے! **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والے بِلاوَجہ کسی سے لڑائی جھگڑا کرتے ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والے بدلہ لینے کے مَواقع تلاش کرتے ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والے گالیاں بکتے ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والے تہذیب و اخلاق کا دامن ہاتھوں سے چھوڑتے ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والے داڑھی ایک مٹھی سے کم کرواتے ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والے مسلمانوں کی دل آزاریاں کرتے ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والے غیر مسلموں کی نقالی کرتے ہیں؟ یقیناً نہیں اور ہرگز نہیں۔

امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی ایسے عاشقانِ رسول کو سمجھاتے ہوئے اور توجہ دِلاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں!

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول

عالموں پر ہنسیں پھبتیاں بھی کسیں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول

جو کہ گانے سنیں فلم بینی کریں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول

بدنگاہی کریں، بد کلامی کریں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول

کھائیں رزقِ حرام، ایسے ہیں بد لگام ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول

عہد توڑا کریں، جھوٹ بولا کریں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول

جو ستاتے ہیں دل دکھاتے رہیں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول

چغلیوں تہمتوں، میں جو مشغول ہوں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول

گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈھکیں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول

داڑھیاں جو منڈائیں کریں غیبتیں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ایک سچے عاشق کی ہمیشہ سے یہ کوشش ہوتی ہے کہ اس کا محبوب اس سے راضی رہے، جس کے لئے وہ مختلف طریقے اپنانے کی کوشش کرتا ہے، وہ اپنے محبوب کے روزمرہ کے معمولات کو نوٹ کرتا اور پھر اسے اپنے دل میں سما کر سینے سے لگالیتا ہے، اپنی زندگی اور اپنے تمام معاملات کو محبوب کی پسند کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے اور جو چیز محبوب کو ناپسند ہو وہ بھی اسے ناپسند کرتا ہے اور جس چیز کو محبوب سے نسبت ہو جائے وہ بھی عاشق کی نظر میں محبوب ہو جاتی ہے، یہی وجہ تھی کہ حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ آقا کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّم کے قبیلے والوں سے بے پناہ محبت فرماتے اور ان کے لئے دعائیں کرتے تھے، چنانچہ

قریش کے لئے دعا کرتے

حضرت سَیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بَنُونَجَّار کی ایک صحابیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے فرمایا: مسجدِ نبوی شریف کے گِرد میرا ہی گھر سب سے اُونچا تھا اور اسی پر حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ فجر کی اَذان دیا کرتے تھے، وہ رات کے آخری حصے میں آکر مکان کی چھت پر بیٹھ جاتے اور فجر طُلُوع ہونے کا اِنتظار کرتے، جب اسے دیکھتے تو انگڑائی لیتے اور یہ دُعا مانگتے: **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَحْمَدُكَ وَاَسْتَعِيْنُكَ عَلٰى قُرَيْشٍ اَنْ يُقِيْمُوْا دِيْنَكَ** یعنی اے اللہ! میں تیری حمد بیان کرتا ہوں اور قریش کے معاملے میں تیری مدد طلب کرتا ہوں کہ وہ تیرے دِین کو قائم کریں، اس کے بعد اَذان کہتے، وہ صحابیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: خدا کی قسم! میری معلومات میں ایک رات بھی ایسی نہیں کہ اُنہوں نے یہ دُعا نہ مانگی ہو۔ (ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب الاذان فوق المنارہ، ۱/۲۱۹، حدیث: ۵۱۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے دو باتیں پتہ چلیں:

ایک یہ کہ جب اَذان سے پہلے قریش کیلئے دُعائیہ کلمات کہنا جائز اور سُنَّتِ بلالی ہے تو پھر اَذان سے پہلے سرکارِ مدینہ کیلئے دُعا کرنا یعنی دُرُود و سلام پڑھنا بھی یقیناً جائز بلکہ کثیر اَجر و ثواب کا باعث ہے۔

دُوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اذان سے پہلے اپنے لئے اور حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قبیلے والوں کے لئے بلاناغہ دُعائیہ کلمات کہتے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ جب دعا کریں تو صرف اپنے لئے ہی نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے دعا کریں، کیونکہ دُعا کی قبولیت کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جب ہم اپنے لیے دُعا مانگیں تو سب اہلِ اسلام کو اس دُعا میں شریک کریں۔ اعلیٰ

حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اگر دُعا مانگنے والا خود قابلِ عطا نہیں تو کسی بندے کا طُفیلی ہو کر مراد کو پہنچ جائے گا یعنی اگر دُعا مانگنے والا خود ایسا ہے کہ اسے کچھ نہ دیا جائے تو کسی نیک کے صدقے اسے اپنی مُراد مل جائے گی۔

حضرت سَیِّدُنا ابوالشیخ اَصْبہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت کی: ہم سے ذکر کیا گیا، جو شخص مسلمان مَردوں اور عورتوں کے لیے دُعائے خیر کرتا ہے، قیامت کو جب ان کی مجلسوں پر گزرے گا تو ایک کہنے والا کہے گا: یہ وہ ہے جو تمہارے لیے دُنیا میں دُعائے خیر کرتا تھا، پس وہ اس کی شفاعت کریں گے اور جنابِ اِلٰہی میں عرض کر کے اسے جنت میں لے جائیں گے۔

قرآنِ کریم کے پارہ 26، سورۂ محمد، آیت نمبر 19 میں تمام مسلمانوں کیلئے دُعا کرنے کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِؕ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے خاصّوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گُناہوں کی معافی مانگو۔ (پ۲۶، محمد: ۱۹)

حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ (یعنی اے اللہ! میری مغفرت فرما) کہتے سُنا۔ فرمایا: اگر سب مسلمانوں کو شاملِ دُعا کرتا تو تیری دُعا مقبول ہوتی۔ (ردّ المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، آداب الصلاۃ، مطلب: في الدعاء بغیر العربیۃ، ۲/۲۸۶)

اے عاشقانِ صحابہ! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی دُعاؤں میں اپنے تمام مسلمان بھائیوں اور دوست احباب بالخصوص والدین اور اپنے اساتذہ کو ضرور یاد رکھا کریں، یاد رکھئے! ☆ دُعا دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ☆ دُعا اللہ کریم سے مُناجات کرنے، اس کا قُرب حاصل

کرنے، اس کی عظیم بارگاہ سے مُرادیں پانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ☆ دعا بخشش و مغفرت کا پروانہ حاصل کرنے اور دُنیوی واُخروی مَصائِب و مُشکِلات کے حل کا نہایت آسان اور مُجرَّب ذریعہ ہے۔ ☆ دُعا ایک بہترین عبادت اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتِ مُبارکہ ہے۔ ☆ دُعا گنہگار بندوں کے حق میں اللہ کریم کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت و سعادت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک کام کی ترغیب:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنے دلوں میں عشقِ رسول، عشقِ صحابہ و اولیاء کی شمع روشن کرنے، محبتِ رسول سے دلوں کو گرمانے، گناہوں سے نفرت اور ایمان کی حفاظت کا جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اپنا کچھ نہ کچھ وقت نکال کر ذیلی حلقوں کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، ان مدنی کاموں میں شمولیت کی برکت سے ہم گناہوں سے بچے رہیں گے، آخرت کے لیے نیکیوں کا ذخیرہ جمع ہوتا رہے گا، نیکی کی دعوت دینے والے خوش نصیبوں میں ہمارا شُمار ہو گا، اچھی صحبت مُیسّر آئے گی اور مدنی انعامات پر عمل کا جذبہ نصیب ہو گا۔ ☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "72 نیک کام" عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چھڑانے کا بہترین نُسخہ ہیں، ☆ نیک کام پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں ☆ نیک کام پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَولت ہاتھ آتی ہے۔ انہی نیک کاموں میں سے نیک کام نمبر 43 ہے کہ: آپ نے (بِلا مصلحتِ شرعی) کسی ایک یا چند سے ذاتی دوستی گانٹھ رکھی ہے یا سب کے ساتھ **یکساں تعلقات** رکھے

ہیں ؟ (ذاتی دوستیاں اور گروپ تنظیمی کاموں کی ترقی میں عام طور پر رکاوٹ بنتے ہیں۔)

یادرکھئے! چند مخصوص لوگوں سے ہی دوستی کرکے صرف اِنہی کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے رہنا دیگر لوگوں کے ذہنوں میں کئی ایک وسوسے پیدا کرنے کا سبب بن سکتا ہے اور بالخصوص ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کے لیے یہ عمل تنظیمی کاموں میں بھی بہت بڑی رکاوٹ ہے، اس سے بعض اوقات **غیبت، تہمت اور بدگمانیوں** جیسے باطنی گناہوں میں جا پڑنے کا اِمکان ہوتا ہے، جس کی وجہ سے نیکیاں ضائع ہوسکتی ہیں، نامۂ اعمال گناہوں سے پُر ہوسکتا ہے، لہٰذا چند مخصوص لوگوں کے ساتھ ہی تعلقات رکھنے کی بجائے سب کے ساتھ یکساں سلوک رکھیں۔ اگر کوئی خوش نصیب اللہ پاک کی رِضا کے لیے کسی سے دوستی کرے، علمِ دِین سیکھنے کے لیے کسی سے دوستی کرے، قافلے میں سفر وغیرہ کے لیے دوستی کرے، اِنفرادی کوشش کرے تو یہ الگ بات ہے۔

آیئے! نیک کاموں پر عمل کرنے کا جذبہ پانے کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔ چنانچہ

سرسبز وشاداب باغ

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: 16 جنوری 2013ء کو رات خواب میں مرحوم رکنِ شوریٰ حاجی زم زم عطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت ہوئی۔ دیکھتا ہوں کہ وہ ایک خوشنما باغ میں پھولوں سے سجی ہوئی سیج پر تشریف فرما ہیں اور کچھ تحریر فرما رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ کیا تحریر فرما رہے ہیں ؟ فرمایا: بیٹا! اپنے اعمال کا جائزہ لے رہا ہوں۔ میں نے پوچھا: آپ کو دنیا سے رخصت ہونے کے بعد یہ مقام اور مرتبہ کیسے ملا اور یہ خوشنما باغ کس کا ہے ؟ فرمایا: یہ مقام و مرتبہ نیک کاموں پر عمل کرنے کی وجہ سے ہے اور یہ باغ مجھے نیک کاموں پر عمل کرنے کی بدولت اللہ کریم کی طرف سے انعام میں ملا ہے۔ پھر ایک

آہ! بھرنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ کاش! میرے پیر (یعنی شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ) کا ہر مُرید 72 نیک کاموں کا عامل بن جائے۔ اس کے بعد مجھے بھی نیک کاموں پر عمل کرنے کی ترغیب دینے لگے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے عشقِ رسول کے واقعات سُن رہے تھے، ایمان لانے اور غُلامی سے آزادی پانے کے بعد عاشقِ بے مثال حضرتِ سیّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنی زندگی کے حسین ایّام سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں گزارے، یقیناً حقیقی عاشق جب اپنے محبوب کا دیدار نہ کرے تو اسے کسی پل چین نہیں آتا، وہ محبوب کو دیکھنے کے لئے بیقرار ہو جاتا ہے، یہی وجہ تھی کہ جب حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصالِ ظاہری ہوا تو حضرت سیدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی حالت غیر ہوگئی، آپ مدینے کی گلیوں میں یہ کہتے پھرتے تھے کہ لوگو! تم نے کہیں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا ہے تو مجھے بھی دکھا دو یا مجھے آپ کا پتا بتا دو۔ اسی غم میں آپ مدینہ طیبہ سے ہجرت کر کے مُلکِ شام کی طرف چلے گئے۔

آیا ہے بُلاوا مجھے دربارِ نبی سے

جب حضرت سَیِّدنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مدینہ طیبہ سے ہجرت کر کے ملکِ شام کے عَلاقے "دَارَیَّا" میں سُکُونَت اِختیار فرمائی۔ تو ایک رات خواب میں اللہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے بلال! یہ کیسی بے وفائی ہے، کیا ابھی وہ وقت نہ آیا کہ تم میری زیارت کیلئے مدینے آؤ۔ عاشقِ بے مثال حضرتِ سیّدنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ غمزدہ و خوفزدہ حالت میں بیدار ہوئے، سواری پر

سوار ہوئے اور مدینۂ منوَّرہ کی جانب روانہ ہوگئے۔ جب مدینہ طیبہ کی نُورانی اور پُرکیف فضاؤں میں داخل ہوئے تو بے تابانہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ پُرانوار پر حاضر ہوئے، آنکھوں سے آنسوؤں کا تار بندھ گیا اور اپنا چہرہ مزارِ پاک کی مبارک خاک پر مَس کرنے لگے، گلشنِ رسالت کے دونوں مہکتے پھول حضراتِ حَسَنَینِ کرِیمَین (حضرت اِمام حسن و حضرت امام حسین) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما کی وہاں تشریف آوری ہوئی تو حضرتِ سیّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے دونوں شہزادوں کو گلے لگالیا اور پیار کرنے لگے۔ شہزادوں نے فرمائش کی: اے بِلال! ہم آپ کی وہی اذان سننے کے خواہش مند ہیں جو صبح کے وقت نانا جان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طیبہ میں دیا کرتے تھے۔

حضرتِ سیّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مسجدِ نبوی شریف کی چھت پر اُس حصّے میں تشریف لے گئے جہاں وہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری میں اَذان دیا کرتے تھے۔ جب حضرتِ سیّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے **"اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ"** سے اَذان کا آغاز فرمایا تو مدینۂ طیبہ میں لوگ بے تاب ہوگئے، جب **"اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ"** کے کلمات کہے تو لوگوں کی بے تابی اس قدر بڑھ گئی کہ ہر طرف آہ و بُکا شروع ہوگیا، پھر جب **"اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ"** پر پہنچے تو لوگ اپنے آپ سے بیگانہ ہوگئے، ایک دوسرے سے پوچھنے لگے: کیا رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مزارِ پُرانوار سے باہر تشریف لے آئے ہیں؟

حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد اہلِ مدینہ میں کبھی اتنی زیادہ آہ و زاری نہ ہوئی تھی جتنی اس دن دیکھنے میں آئی۔

(ابنِ عساکر، رقم: ۴۹۳، ابراہیم بن محمد۔۔الخ، ۷/۱۳۷۔ فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۷۲۰، مُلَخَّصًا)

دُنیا کے سارے غم مرے دل سے نکال دو

غم اپنا یا حبیب! برائے بلال دو

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۰۵)

اے عاشقانِ رسول! یہ حقیقت ہے جو عشقِ رسول میں روتا ہے، وہ دنیاوآخرت میں کامیاب ہوتا ہے، جب سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنی ساری زندگی **اللہ** کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عشق ومحبت میں گزاری تو ربِّ کریم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دنیاوآخرت میں بلند مقام و مرتبہ عطا فرمایا، قیامت تک آنے والے لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت ڈال دی گئی اور حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کے ایسے ایسے فضائل ومراتب کو بیان کیا جن کو پڑھ یا سُن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لاڈلے اور پیارے صحابی حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا دُنیا میں کیسا بلند مقام تھا، **اللہ** پاک کی رحمت اور مصطفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے میں آخرت میں ان پر **کیسی کیسی کرم نوازیاں** ہوں گی، آیئے! اس کے مُتعلِّق (2) فرامینِ مُصطفٰے سنتے ہیں: چنانچہ

شانِ بلال بزبانِ مصطفٰے

1. ہم غریبوں کے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک مرتبہ حضرتِ بلال (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: بروزِ قیامت جنّتی اُونٹنی پر سوار ہوکر اذان کہیں گے اور جب **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه** کے کلمات کہیں گے تو تمام انبیاء اوراِن کے اُمّتی بلال کو دیکھ رہے ہوں گے۔ انبیاء وشہدا کے بعد سب سے پہلے بلالِ حبشی کو جنّتی حُلّہ (یعنی جنّتی لباس) پہنایا جائے گا۔ (ابن عساکر، رقم: ۹۷۴، بلال بن رباح، ۱۰/ ۴۵۹، حدیث: ۲۶۵۵، ملتقطاً)

2. حضور نبیِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت بلال ایسی اُونٹنی پر سوار ہو کر آئیں گے جس کی کاٹھی سونے اور یاقوت سے مزیّن ہو گی، ان کے ہاتھ میں جھنڈا ہو گا تمام مؤذنین ان کے پیچھے پیچھے ہوں گے اور یوں بلال کی قیادت میں وہ قافلہ جنت میں داخل ہو جائے گا یہاں تک کہ وہ بھی جنت میں داخل ہو جائے گا جس نے صرف چالیس (40) دن اللہ پاک کی رِضا کے لئے اذانیں دی ہوں گی۔ (ابن عساکر، رقم: ۹۷۴، بلال بن رباح، ۴۶۰/۱۰، حدیث: ۲۶۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ایک بہت ہی پیاری خُوبی یہ بھی تھی کہ وہ اذان دیتے تھے۔ اذان دینا بہت پیارا عمل ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ رِضائے الٰہی اور ثواب کے لیے موقع ملنے پر یہ سعادت بھی حاصل کیا کریں۔

حدیث شریف میں ہے: جِنّ واِنس اور جو بھی چیز موذن کی ندا سنتی ہے، وہ بروزِ قیامت اس کی گواہی دے گی۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب رفع الصوت بالنداء، حدیث: ۶۰۹، ۱/۲۲۲)

اسی طرح **امامت** کرنا بھی بہت بڑی سعادت ہے۔ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین شخص مُشک کے ٹِیلوں پر ہوں گے، نہ تو یہ غمگین ہوں گے اور نہ ہی گھبراہٹ کا شکار، جبکہ لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے۔ ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جس نے قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کی پھر رِضائے الٰہی کی خاطر ثواب کی اُمید پر کسی قوم کی امامت کی۔ (معجم الکبیر، ۳۳۱/۱۲، حدیث: ۱۳۵۸۴) اللہ پاک ہمیں ان دونوں سعادتوں سے سرفراز ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس اِمامت کورس

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرتِ طیبہ سے حصہ پانے اور اپنے دلوں میں عشقِ رسول کو اُجاگر کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کے لئے **107 شعبہ جات** میں دِینِ متین کا کام کررہی ہے۔ اِنہی شعبہ جات میں ایک شعبہ مجلس **امامت کورس** بھی ہے۔

اِمامت ایک ایسا مقدس شعبہ ہے کہ ہر شخص دل سے اس کی قدر کرتا ہے۔ اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: امامت اسلام کی بہترین خدمت اور رزقِ حلال کے حصول کا عظیم ذریعہ ہے۔ **"مجلس امامت کورس"** کی ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ یہ اندرون وبیرونِ ملک کی مساجد کے لیے اہل وذمہ دار امام ومؤذن مہیا کرے۔ یہ مجلس اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کرتی ہے کہ دعوتِ اسلامی کے تحت ذمہ داریاں سرانجام دینے والے ائمہ کرام امامت ونماز سے متعلق بنیادی فرض علوم سے مکمل آگاہی رکھتے ہوں، متقی ہونے کے ساتھ ساتھ باعمل بھی ہوں، دِین ومسلک کا درد رکھنے والے ہوں، مدنی مرکز کے طریقِ کار کے مطابق 12 مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے والے ہوں۔ ائمہ کرام اچھا بیان کرنے کی صلاحیت، عقائد میں پختگی، امامت وخطابت کی اہلیت، تجوید وقراءت سے تلاوتِ قرآن کرنے کی صلاحیت سے مالامال ہونے کے ساتھ ساتھ حُسنِ معاشرت سے زندگی گزارنے والے ہوں۔ اسی لئے امامت کورس میں بنیادی عقائد، نماز وامامت سے متعلق ضروری فقہی مسائل، تجوید وقرأت اور اخلاقیات سکھانے کے ساتھ تنظیمی تربیت کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امامت کورس کی برکت سے کئی افراد اپنی نمازیں درست کرنے کے ساتھ امام بن کر رخصت ہوتے اور معاشرے میں عزّت کا مقام پاتے ہیں۔ لہٰذا جسے بھی موقع ملے اسے ضرور امامت کورس کے ذریعے علمِ دین حاصل کرکے تبلیغِ دِین میں اپنا حصہ شامل کرنا چاہیے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کو مزید ترقیاں اور برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے **شکر کے بارے میں کچھ مفید باتیں** بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

پہلے 2 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ارشاد فرمایا: اللہ پاک کو یہ بات پسند ہے کہ بندہ ہر نوالے اور ہر گھونٹ پر اللہ کریم کا شکر ادا کرے۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعاء، الخ، باب استحباب حمداللہ۔۔۔الخ، ص ۱۱۲۲، حدیث ۲۹۳۲) (2) ارشاد فرمایا: تمہیں چاہیے کہ زبانیں ذکر سے اور دل شکر سے تر رکھو۔ (شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ، فصل فی ادامۃ ذکر اللہ، ۱/۴۱۹، حدیث: ۵۹۰، ملتقطاً) ☆شکر اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ (شکر کے فضائل، ص۱۲) ☆اللہ پاک کی نعمتوں پر شکر واجب ہے۔ (خزائن العرفان، پ۲، البقرہ، تحت الآیۃ: ۱۷۲) ☆شکر کی توفیق عظیم سعادت ہے۔ (ایضاً، ص۱۲) ☆شکر میں نعمتوں کی حفاظت ہے۔ (ایضاً، ص ۱۲) ☆شکر ہی سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ (ایضاً، ص ۱۲) ☆شکر اللہ والوں کی عادت ہے۔ (ایضاً، ص ۱۲) ☆نعمت ملنے پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کی صورت میں بندہ عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔ (صراط الجنان، ۴/۴۰۶) ☆عبادت بغیر شکر کے مکمل نہیں ہوتی۔ (بیضاوی، ۱/۴۴۹، پ ۲، البقرہ، تحت الآیۃ: ۱۷۲) ☆شکر تمام عبادتوں کی اصل ہے۔ (تفسیر کبیر، ۲/۱۹۱ پ ۲، البقرہ، تحت الآیۃ: ۱۷۲) ☆حضرت سیّدنا ابوبکر شِبْلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شکر یہ ہے کہ نظر نعمت عطا کرنے والے پر ہو نہ کہ نعمت

پر۔(احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، ۴/۱۰۳) ☆حضرت سیّدنا ابو سلیمان واسطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو یاد کرنے سے دل میں اللہ پاک کی محبت پیدا ہوتی ہے۔(تاریخ مدینہ ابن عساکر، ۳۶/۳۳۴، حدیث: ۴۱۳۳) ☆حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو شکر کے ذریعے محفوظ کر لو۔(حلیۃ الاولیا، ۵/۳۷۴، حدیث: ۷۴۵۵) ☆امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دل کا شکریہ ہے کہ نعمت کے ساتھ خیر اور نیکی کا ارادہ کیا جائے ☆زبان کا شکریہ ہے کہ اس نعمت پر اللہ پاک کی حمد و ثناء کی جائے۔☆باقی اعضا کا شکریہ ہے کہ اللہ پاک کی نعمتوں کو اللہ پاک کی عبادت میں خرچ کیا جائے اور ان نعمتوں کو اللہ پاک کی معصیت میں صَرف ہونے سے بچایا جائے ☆آنکھوں کا شکریہ ہے کہ کسی مسلمان کا عیب دیکھے تو اس پر پردہ ڈالے۔(احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، الرکن الاول فی نفس الشکر، بیان فضیلۃ الشکر، ۴/۱۰۳، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں (یعنی گھبراہٹوں) اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب، ۵/۲۷۷ حدیث: ۸۱۷۵)

سُرُور رہتا ہے کیف دَوام رہتا ہے لبوں پہ میرے دُرُود و سلام رہتا ہے
بَری ہیں نارِ جہنّم سے وہ خُدا کی قسم ! کہ جن کو ذِکرِ محمد سے کام رہتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی ...الخ، ۱۸۵/۶ ،حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ایک موضوع پر بڑی گفتگو کی جاتی ہے اور وہ ہے **خوش قسمت کون؟** (Who is fortunate?) آج ہر ایک نے اپنی اپنی سوچ کے مطابق خوش قسمتی کے کچھ معیار بنا رکھے ہیں، **کوئی کہتا ہے** جس کے پاس بڑی اچھی گاڑی ہے وہ بڑا خوش قسمت ہے، **کوئی کہتا ہے** جس کے پاس دولت کی رَیل پَیل ہے وہ بڑا خوش قسمت ہے۔ **کوئی کہتا ہے** جس کا گھر بڑا خوبصورت ہے وہ بڑا خوش قسمت ہے، **کوئی کہتا ہے** جس کے بڑے بڑے لوگوں سے رابطے ہیں وہ بڑا خوش قسمت ہے ۔ **کوئی کہتا ہے** جس کا ایک کال پر کام ہو جاتا ہے وہ بڑا خوش قسمت ہے۔ تو **کوئی**

کہتا ہے جو بیرونِ ملک رہتا ہے وہ بڑا خوش قسمت ہے۔ اَلْغَرَض! جتنے منہ اتنی باتیں، ہر ایک کے نزدیک خوش قسمتی کا معیار جُدا ہے، آج ہم قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ آیا جن لوگوں کو ہم خوش قسمت سمجھتے ہیں، **وہی لوگ خوش قسمت ہیں یا حقیقت کچھ اور ہے؟** اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! "**خوش قسمت کون**" سے متعلق ایک حدیثِ مُبارکہ سنتے ہیں: چنانچہ

مال و دولت اور اولاد کی حقیقت

ایک دن نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہاری اور تمہارے اہل و عیال (Family)، مال اور اَعمال کی مثال کیا ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم یعنی اللہ اور اُس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بہتر جانتے ہیں۔ تو پیارے آقا، مدینے والے مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تمہاری، تمہارے اہل و عیال، مال اور اعمال کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جس کے تین بھائی ہوں، جب اس کی موت کا وقت قریب آئے تو وہ اپنے تینوں بھائیوں کو بُلائے اور ایک سے کہے: تم میری حالت دیکھ رہے ہو، یہ بتاؤ کہ تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ جواب دے: میں تمہارے لئے اتنا کر سکتا ہوں کہ فی الحال تمہاری تیمار داری کروں، تمہارے ساتھ رہ کر تمہاری حاجات اور ضروریات کو پورا کروں، پھر جب تمہارا انتقال ہو جائے تو تمہیں غسل دے کر کفن پہناؤں اور لوگوں کے ساتھ مل کر تمہارا جنازہ اُٹھاؤں کہ کبھی میں کندھا دوں اور کبھی کوئی دوسرا شخص، جب (تمہیں دفن کر کے) واپس آؤں تو جو کوئی تمہارے بارے میں پوچھے اس کے سامنے تمہاری بھلائی ہی بیان کروں۔ نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ بھائی در حقیقت اس شخص کے **اہل و عیال ہیں**۔ یہ فرمانے کے بعد نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ

الرِّضْوَان سے پوچھا: اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ تو عرض کی: ہم اس میں کوئی بھلائی نہیں پاتے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا: پھر وہ اپنے دوسرے بھائی سے کہے: تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو، تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ تو وہ جواب میں کہے: میں اس وقت تک تمہارا ساتھ دوں گا جب تک تم زندہ ہو، جونہی تم دنیا سے رخصت ہو گئے تو ہمارے راستے جدا جدا ہو جائیں گے کیونکہ تم قبر میں پہنچ جاؤ گے اور میں یہیں دنیا میں رہ جاؤں گا۔ (نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:) یہ بھائی اصل میں اس شخص کا **مال ہے**، اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم اسے بھی اچھا نہیں سمجھتے۔ پھر حضور نبیِ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص اپنے تیسرے بھائی سے کہے: یقیناً تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو اور تم نے میرے اہل و عیال اور مال کا جواب بھی سُن لیا ہے، بتاؤ! تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ اُسے تسلی دیتے ہوئے کہے: میرے بھائی، میں تو قبر میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہیں وحشت سے بچاؤں گا اور جب حساب کا دن آئے گا تو میں تیرے میزان میں جا بیٹھوں گا اور اسے وزن دار کر دوں گا۔ (حضور نبیِ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:) یہ اس کا **(نیک) عمل ہے**، اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ تو بہت اچھا دوست ہے، حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہی حقیقت (Reality) ہے۔

(کنزالعمّال، حرف المیم، کتاب الموت، قسم الافعال، نیل الموت، ۸/۱۸۳، الجزء: ۱۵، حدیث: ۴۲۹۷۴)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج دو چیزوں کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے، **ایک خاندان، اور دوسرا مال و دولت۔** غور کیجئے! آج **جس خاندان** کے بل بوتے پر انسان پھولے نہیں سماتا، اچھے خاندان سے تعلق ہونے کی بنا پر فخر و غرور کرتا ہے، **جس خاندان** کے لئے انسان ساری زندگی دولت کمانے کے

لئے اپنی زندگی داؤ پر لگادیتا ہے، **جس خاندان** کے لیے تکلیفیں اور مصیبتیں اُٹھاتا ہے، **جس خاندان** کی خاطر لوگوں کے طعنے برداشت کرتا ہے، **جس خاندان** کی خاطر اپنی زندگی کو بے آرام کر دیتا ہے، **جس خاندان** کی خاطر سردی و گرمی کو برداشت کرتا ہے، **جس خاندان** کے مستقبل کو بنانے کے لئے اپنا مستقبل داؤ پر لگا دیا جاتا ہے وہ صرف قبرستان تک ساتھ دیں گے۔

اور **دوسرا وہ مال** جس سے انسان بڑی محبت کرتا ہے، **وہ مال** جسے دنیا میں بڑا سنبھال سنبھال کر رکھتا ہے **وہ مال** جس کی خاطر راتوں کی نیندیں قربان کر دیتا ہے، **وہ مال** جسے حاصل کرنے کے لئے حلال و حرام کی تمیز بھول جاتا ہے، **وہ مال** جسے لوگوں کو دھوکا دے کر کماتا ہے، **وہ مال** جس کی خاطر گھر والوں کو چھوڑ کر دُور دراز علاقوں میں سفر کیا جاتا ہے، **وہ مال** جسے جمع کرنے کے کئی طریقے سوچے جاتے ہیں، **وہ مال** جس کو جمع کرنے کے لئے بیسیاں (کمیٹیاں) ڈالی جاتی ہیں، **وہ مال** صرف مرنے تک ہی ساتھ رہے گا، جیسے ہی انتقال ہو گا، سب مال و دولت، جائیداد (Property) وغیرہ بیوی، بچے اور بہن بھائی رشتہ دار آپس میں تقسیم کرلیں گے۔

یادرکھئے! بیوی بچوں کی اچھی تربیت اور ان کے حقوق کی ادائیگی کیلئے ان کے ساتھ مشغول رہنے اور اپنے لئے، اپنے بال بچوں کے لئے اور جن کی کفالت انسان پر واجب ہے، ان کے لئے بقدرِ ضرورت رزقِ حلال کی بھاگ دوڑ کرنے میں کوئی بُرائی نہیں، مگر اولاد اور فیملی کی محبت میں مبتلا ہو کر اپنے ربِّ کریم کو بھول جانا، اولاد کی وجہ سے فخر و تکبر کرنا اور ضرورت سے بڑھ کر کثرتِ مال کی جستجو جاری رکھنا نہ صرف بُرا ہے بلکہ انسان کی اُخروی سعادتوں سے محرومی کا سبب بھی ہے، چنانچہ

ربِّ کریم پارہ 27 سُورۂ حدید آیت نمبر 20 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ترجَمۂ کنز العرفان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو صرف

وَّ زِیۡنَۃٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیۡنَکُمۡ وَ تَکَاثُرٌ فِی الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَوۡلَادِ ؕ (پ۲۷، الحدید: ۲۰) کھیل کُود اور زینت اور آپس میں فخر و غرور کرنا اور مالوں اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ہے۔

اس آیت کریمہ کے آخر میں ارشاد فرمایا:

وَ مَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ ﴿۲۰﴾ (پ۲۷، الحدید: ۲۰) تَرجَمۂ کنز العرفان: اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔

تفسیرِ صراطُ الْجِنَان میں ہے کہ دنیا کی زندگی آپس میں فخر و غرور کرنے اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنے کا نام ہے اور جب دنیا کا یہ حال ہے اور اس میں ایسی قباحتیں موجود ہیں تو اس میں دل لگانے اور اس کے حصول کی کوشش کرتے رہنے کی بجائے ان کاموں میں مشغول ہونا چاہئے جن سے اُخروی زندگی سنور سکتی ہے۔ (صراط الجنان، ۹ / ۷۴۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شروع میں بیان کردہ حکایت اور اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ خاندان، اولاد اور مال و دولت فقط دنیا ہی میں کام آتے ہیں، خاندان، اولاد تو صرف قبرستان تک ساتھ جاتے ہیں، خاندان اولاد اور مال و دولت کفن دفن کے کام آتے ہیں جبکہ نیک اعمال قبر کے اندر بھی کام آتے ہیں۔ خاندان، اولاد، مال اور دولت تو مرتے ہی ساتھ چھوڑ دیتے ہیں جبکہ نیک اعمال قبر میں بھی تنہا نہیں چھوڑتے، لہٰذا عقلمند انسان کو چاہئے کہ وہ مال زیادہ ہونے کی حرص کرنے اور اپنی اولاد پر فخر و غرور کرنے کی بجائے نیک اعمال میں اضافے کے لئے کوشش کرتا رہے کیونکہ نیک اعمال کے بہت سے فوائد ہیں، مثلاً

☆ **نیک اعمال** کی برکت سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔ ☆ **نیک اعمال** کی برکت سے

جنّت کی لازوال نعمتیں نصیب ہوں گی۔ ☆**نیک اعمال** کی برکت سے عذابِ قبر و حشر سے نجات ملتی ہے۔ ☆**نیک اعمال** گُناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہیں۔ ☆**نیک اعمال** رحمتِ الٰہی کے نزول کا سبب ہیں۔ ☆**نیک اعمال** کا اللہ پاک دنیا و آخرت میں اچھا بدلہ عطا فرماتا ہے۔ ☆**نیک اعمال** قبر میں اچھی اچھی اور پیاری شکل اِختیار کر کے آئیں گے۔ ☆**نیک اعمال** قبر میں راحت و سکون کا باعث بنیں گے۔ ☆**نیک اعمال** کی وجہ سے لوگوں میں انسان کی نیک نامی ہوتی ہے۔ ☆**نیک اعمال** کی وجہ سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆**نیک اعمال** دُنیا و آخرت میں سلامتی اور نجات کا سبب ہیں۔ ☆**نیک اعمال** حشر تک انسان کے ساتھ رہیں گے۔ ☆**نیک اعمال** میدانِ محشر کی ہولناکیوں سے بچائیں گے۔ ☆**نیک اعمال** میزانِ عمل پر کام آئیں گے۔ ☆**نیک اعمال** پُل صراط پر گزرنے میں مدد گار ثابت ہوں گے۔ ☆**نیک اعمال** جنت میں انسان کے جنت میں داخلے اور درجے بلند ہونے کا ذریعہ بنیں گے۔

حقیقی خوش قسمت کون؟

اے عاشقانِ رسول! اب اپنے آپ سے سوال کیجئے اور سوچئے کہ حقیقت میں **خوش قسمت کون ہے؟** بڑے خاندان والا خوش قسمت ہے؟ مال و دولت کی کثرت والا خوش قسمت ہے یا پھر نیک اعمال کی کثرت کر کے قبر میں جانے والا خوش قسمت ہے؟ تو ہر عقلمند اس سوال کے جواب میں بے اختیار یہی کہے گا کہ **نیک اعمال کرنے والے ہی خوش قسمت ہیں۔**

حقیقی خوش قسمت کون؟ حقیقی معنوں میں کامیابی کس کو حاصل ہو گی؟ آیئے! اس بات کو جاننے کے لیے قرآنِ کریم کی 2 آیات سُنتے ہیں، چنانچہ اللہ پاک اپنے پاکیزہ کلام میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ   تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے

تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَاؕ وَ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۱۳﴾ (پ ۴، النساء: ۱۳)

رسول کا اللہ اُسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی ہے بڑی کامیابی۔

ایک اور مقام پر فرمانِ خداوندی ہے:

فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدۡخِلَ الۡجَنَّةَ فَقَدۡ فَازَؕ (پ ۴، آل عمران: ۱۸۵)

ترجمۂ کنزالایمان: جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا۔

اس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنَان میں ہے: **معلوم ہوا کہ قیامت میں حقیقی کامیابی یہ ہے کہ بندے کو جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل کر دیا جائے جبکہ دنیا میں کامیابی فِیْ نَفْسِہٖ کامیابی تو ہے لیکن اگر یہ کامیابی آخرت میں نقصان پہنچانے والی ہے تو حقیقت میں یہ خسارہ ہے اور خصوصاً وہ لوگ کہ دنیا کی کامیابی کے لئے سب کچھ کریں اور آخرت کی کامیابی کیلئے کچھ نہ کریں وہ تو یقیناً نقصان ہی میں ہیں۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ایسے اعمال کی طرف زیادہ توجہ دے اور ان کے لئے زیادہ کوشش کرے جن سے اسے حقیقی کامیابی نصیب ہو سکتی ہے اور ان اعمال سے بچے جو اس کی حقیقی کامیابی کی راہ میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔** (تفسیر صراط الجنان، پ ۴، آل عمران، الآیۃ: ۱۸۵، ۲/۱۱۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی صحیح معنوں میں خوش قسمت وہی ہے جو جہنم سے بچ جائے۔ حقیقی خوش قسمت وہی ہے جو جنت کے عالیشان باغات میں پہنچ جائے، حقیقی خوش نصیب وہی ہے جو اپنا ایمان دنیا سے سلامت لے کر جانے میں کامیاب ہو جائے۔ سوچئے تو سہی کہ جو خوش نصیب اپنا ایمان دنیا سے سلامت لے کر چلا گیا، اب شیطان سے اُسے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ربّ نے چاہا تو قبر میں بھی اس کے لیے آسانیاں ہوں گی۔ ربّ نے چاہا تو کل محشر کے دن بھی وہ امن میں

ہو گا۔ ربّ نے چاہا تو پُل صراط سے گزرنا بھی اس کے لیے آسان ہو جائے گا۔ ربّ نے چاہا تو وہ جہنم سے ہمیشہ کے لیے بچ کر جنت میں چلا جائے گا۔ اور یہ سب کچھ اس لیے ہو گا کہ وہ خوش نصیب اپنا ایمان دنیا سے سلامت لے کر جانے میں کامیاب ہو گیا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے ایمان کی سلامتی کی فکر کریں۔ یاد رکھئے! گناہوں کی کثرت کو بُرے خاتمے کے اسباب میں بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ گناہوں سے بچیں اور نیک اعمال کی کثرت کرنے والے بن جائیں اور ہم بھی خوش قسمت لوگوں میں شامل ہونے کے لئے کمربستہ ہو جائیں، کیونکہ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جو موت سے پہلے موت کی تیاری کر لیتے ہیں۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جن سے ان کا ربّ راضی ہے۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں قبر میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پہچان نصیب ہو گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں بروزِ قیامت اللہ کریم کی رحمت نصیب ہو گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں قیامت کے دن حساب و کتاب کا خوف نہیں ہو گا۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب ہو گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جن کی قبریں جنّتی باغ ہوں گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں جن** کی قبریں نورِ مصطفٰے سے روشن ہوں گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں جنت کی نعمتیں حاصل ہوں گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں ایمان کی سلامتی نصیب ہو گی۔ آیئے! مل کر ربِّ کریم کی بارگاہ میں دُعا مانگتے ہیں۔

مِرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر کر اُلفت میں اپنی فنا یا الٰہی
مِرا ہر عمل بس تِرے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خوش قسمت کون؟ ہم اس کے بارے میں سُن رہے ہیں، فی زمانہ جس طرح مال و دولت والوں کو خوش قسمت سمجھا جاتا ہے، اسی طرح مختلف دنیاوی چیزوں اور کریموں اور لوشن سے اپنے چہروں کو خوبصورت، تروتازہ اور حسین و جمیل رکھنے والوں کو بھی خوش قسمت سمجھا جاتا ہے، لیکن حقیقی طور پر تو خوش قسمت وہ ہیں جن کے چہرے قیامت کے دن خوبصورت ہوں گے، خوش قسمت تو وہ ہیں جن کے چہرے بروزِ قیامت چمکتے دَمکتے ہوں گے، خوش قسمت تو وہ ہیں جنہیں قیامت کے دن نور عطا کیا جائے گا، خوش قسمت تو وہ ہیں جن کے چہروں کو دور سے دیکھ کر لوگ پہچان لیں گے، خوش قسمت تو وہ ہے جن کے حسین و جمیل چہروں کو دیکھ کر جنّتی بھی رشک کریں گے، خوش قسمت تو وہ چہرے والے ہیں جو جنت میں عمدہ باغات اور عظیمُ الشّان نعمتیں ملنے پر خوشی منا رہے ہوں گے، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں پارہ 30 سُوْرَۃُ غَاشِیَہ آیت نمبر 8 تا 10 میں ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وُجُوْهٌ يَّوْمَىٕذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿۸﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿۹﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۱۰﴾

تَرجَمۂ کنز الایمان: کتنے ہی منہ اس دن چین میں ہیں۔ اپنی کوشش پر راضی۔ بلند باغ میں

تفسیر صراطُ الجِنان میں ان آیات کے تحت ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت میں پرہیز گار مومنین چین میں ہوں گے، نہ انہیں سورج کی گرمی ستائے گی، نہ زمین کی تپش، نہ انہیں خوف ہو گا نہ غم، نہ ربِّ کریم کا عتاب ہو، نہ فرشتوں کی لعن طعن، نہ قیامت کی گھبراہٹ، کیونکہ یہ حضرات دنیا میں ربِّ کریم کے خوف سے بے چین رہے اور دنیا میں خوفِ خدا کی بے چینی قیامت کے دن چین کا ذریعہ ہے اور قیامت کے دن جب مسلمان اپنا مرتبہ اور ثواب دیکھیں گے تو وہ دنیا میں کئے جانے والے اپنے نیک اعمال پر راضی اور خوش ہوں گے۔ اور حقیقتاً نیکیوں پر خوش ہونے کا وقت بھی قیامت ہی کا دن

ہے، کیونکہ اپنے انجام کی خبر نہیں، لہٰذا جب محشر میں اعمال کی مقبولیت دیکھیں گے تو خوش ہوں گے یونہی مومنوں کے نیک اعمال نہایت اچھی شکلوں میں ان کے ساتھ ہوں گے، جن کو دیکھ کر انہیں دلی شادمانی ہوگی۔ (صراط الجنان، ۱۰/ ۶۴۹)

نور آنکھوں میں تو چہروں پہ اُجالے ہوں گے
مصطفٰے والوں کے انداز نِرالے ہوں گے

جنّتی وہ ہے جنہیں اُن کی شفاعت پہ یقین
اور جو مُنکِر ہیں وہ دوزخ کے حوالے ہوں گے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ خوش قسمت لوگ کون ہیں؟ جن کے چہرے بروزِ قیامت چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، ان پر رحمتِ الٰہی کی برسات ہورہی ہوگی، لوگ حساب و کتاب کی سختیوں میں مبتلا ہوں گے اور یہ لوگ اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے، ان کو کسی قسم کا کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا، آیئے! سنتے ہیں: چنانچہ

روشن چہرے والے

حضرت سیِّدُنا ابو ادریس خولانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے عرض کی: میں اللہ پاک کی رضا کے لئے آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضرت سیدنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: تمہیں مبارک ہو، میں نے نبیِّ بے مثال، سیدہ آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ارشاد فرماتے سنا: قیامت کے دن بعض لوگوں کے لئے عرش کے گرد کرسیاں نصب کی جائیں گی، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکدار ہوں گے، لوگ گھبراہٹ (Confusion) کا شکار ہوں گے جبکہ انہیں کوئی پریشانی نہ ہوگی، لوگ خوفزدہ ہوں گے انہیں کوئی خوف نہ ہوگا، وہ ربِّ کریم کے دوست ہیں جن پر نہ کوئی اندیشہ ہے نہ کچھ غم۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ

فِی اللہِ یعنی اللہ کریم کی رِضا کے لئے آپس میں محبت کرنے والے۔(قوت القلوب، الفصل الرابع والاربعون فی کتاب الاخوۃ فی اللہ تبارک و تعالی ...الخ، ۲/۳٦٤)

اے عاشقانِ رسول! کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو محض اللہ پاک کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو محض ربِّ کریم کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو محض رضائے الٰہی کے لئے دوسروں کو نیکی کی دعوت دیتے ہیں، کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے لئے دوسروں کو گناہوں سے بچنے کی ترغیب دلاتے ہیں، مگر افسوس! فی زمانہ دو مسلمانوں کے درمیان بات بات پر لڑائی جھگڑا اور دنگا فساد نظر آتا ہے ☆کہیں ذات اور قومیت پر جھگڑا ہوتا نظر آتا ہے تو کہیں تَعَصُّب کی بنا پر لاٹھیاں چلتی نظر آتی ہیں ☆کہیں دکاندار اور کاروباری حصّے دار آپس میں دست و گریباں ہیں تو کہیں مالک مکان اور کرائے داروں میں ہاتھا پائی ہوتی نظر آتی ہے۔ ☆کہیں ڈاکٹر اور مریض ایک دُوسرے سے بے صبری کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں تو کہیں ٹھیکیدار و ملازمین آپس میں گُتھم گُتھا ہوتے نظر آتے ہیں۔ ☆کہیں باپ اور بیٹا ایک دوسرے سے جھگڑتے ہیں تو ☆کہیں ساس بہو کے جھگڑے ہوتے نظر آتے ہیں۔ ☆کہیں ایک پڑوسی دوسرے کو گالیاں دیتا نظر آتا ہے تو کہیں ایک دوست دوسرے کے عیبوں کو اچھالتا، غیبتیں اور چغلیاں کرتا نظر آتا ہے ☆کہیں دِینی سمجھ بُوجھ رکھنے والے ایک دوسرے کی بِلاوجہِ شرعی مخالفت کرتے نظر آتے ہیں تو کہیں نیکی کی دعوت دینے والے ایک دوسرے کی باتوں سے ناراض ہو کر دِین کے کاموں میں سستی کرتے نظر آتے ہیں۔

الغرض ہر طرف مسلمانوں میں بُغض و کینہ اور حسد پھیلا ہوا ہے، حالانکہ بُغض و کینہ اور حسد ہلاکت میں ڈالنے والی باطنی بیماریاں ہیں، آیئے! اپنے دلوں میں مسلمانوں کے ساتھ محبت بڑھانے اور بُغض و کینہ

سے جان چھڑانے کے لئے ایک روایت سنتے ہیں، چنانچہ

جنت میں لے جانے والا عمل

ایک بار انبیاء کے تاجدار، مکّی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: ابھی اس راستے سے تمہارے پاس ایک جنّتی شخص آئے گا۔ اتنے میں ایک انصاری صحابی آئے، انہوں نے اپنے جوتے بائیں ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے اور ان کی داڑھی سے وُضو کا پانی ٹپک رہا تھا، انہوں نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ دوسرے دن پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہی ارشاد فرمایا: تو پھر وہ ہی انصاری صحابی پہلے کی طرح آئے۔ تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ حضرت عبدُاللہ بن عَمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اُن صحابی کے پیچھے ہو لئے اور اُن کے پاس جا کر کسی طرح ان سے تین دن تک رکنے کی اجازت لے لی۔ چنانچہ انہوں نے تین راتیں ان انصاری صحابی کے ساتھ گزاریں لیکن انہیں رات میں عبادت کرتے نہ دیکھا ہاں! جب وہ اپنے بستر پر کروٹ لیتے تو اللہ پاک کا ذکر کرتے یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لئے اُٹھ کھڑے ہوتے۔ حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے انصاری صحابی سے اچھی بات کے علاوہ کچھ نہ سنا۔ جب تین دن پورے ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین بار فرماتے سُنا کہ ابھی تمہارے پاس ایک جنّتی شخص آئے گا اور تینوں بار آپ ہی آئے۔ تب ہی میں نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ آپ کا عمل جانوں گا لیکن میں نے آپ کو کوئی بڑا عمل کرتے نہیں دیکھا۔ تو پھر آپ کو یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا؟ انہوں نے جواب دیا: میرا کوئی اور عمل نہیں بس یہی ہے جو آپ نے دیکھا، ہاں ایک بات یہ ضرور ہے کہ میں کسی بھی مسلمان کے لئے اپنے دل میں کھوٹ نہیں پاتا اور جو اللہ نے کسی کو دیا ہے اُس پر حسد نہیں کرتا۔

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا: یہی وہ عمل ہے جس نے آپ کو رفعتیں بخشیں اور ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ (احیاء العلوم، ۳/ ۵۷۱ ملتقطاً)

نیکیوں میں دل لگے ہر دَم، بنا عامِلِ سُنَّت اے نانائے حُسین

میں گُناھوں سے سَدا بچتا رہوں کیجئے رَحمت اے نانائے حُسین

جُھوٹ سے بُغض و حَسَد سے ہم بچیں کیجئے رَحمت اے نانائے حُسین

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۵۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہی اللہ پاک کی رِضا اور ثواب کے حصول کے لیے حسد، کینہ اور بغض و عداوت، لڑائی جھگڑوں اور نفرتوں کو بُھلا کر ایک دوسرے کے گلے لگ جانا چاہئے، ایک دوسرے سے معافی تلافی کر لینی چاہئے، کیونکہ ربِّ کریم کی رِضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کو بروزِ قیامت بہت بڑا مقام و مرتبہ ملے گا، چنانچہ

قابلِ رشک لوگ

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت عرش کے گرد نور کے منبر ہوں گے، ان پر موجود لوگوں کے لباس اور چہرے نورانی ہوں گے، وہ نہ انبیاء ہیں نہ شہداء لیکن ان پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ان کی صفات بیان فرما دیجئے۔ ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ پاک کی رِضا کے لئے آپس میں محبت کرتے، اس کی رِضا کی خاطر ساتھ بیٹھتے اور اسی کی رِضا کے لئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب المتحابین فی اللہ، ۱۰/ ۴۹۱، حدیث: ۱۷۹۹۹ ملتقطا)

نیک کاموں کی ترغیب

اے عاشقانِ رسول! لڑائی جھگڑوں سے پیچھا چھڑانے، محبتیں پھیلانے، نفرتیں مٹانے، مسلمانوں میں صلح صفائی کا ذہن پانے اور حُسنِ اخلاق سے پیش آنے کا جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ (Attached) ہو جائیے، اپنا کچھ نہ کچھ وقت نکال کر ذیلی حلقوں کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، اس مدنی ماحول میں شمولیت کی برکت سے گناہوں سے بچے رہیں گے، آخرت کے لیے نیکیوں کا ذخیرہ جمع ہوتا رہے گا، اچھی صحبت مُیسّر آئے گی اور سب سے بڑھ کر سعادت کی بات یہ کہ **نیک کاموں** پر عمل کا جذبہ نصیب ہو گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ☆نیک کام، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسخہ ہیں۔ ☆نیک کاموں پر عمل کرنے کی برکت سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ ☆نیک کاموں پر عمل کرنے کی برکت سے لڑائی جھگڑے اور دل آزاری جیسے گناہوں سے بچنے کا جذبہ نصیب ہوتا ہے۔ ☆نیک کاموں پر عمل کی برکت سے مسلمانوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ ☆نیک کاموں پر عمل کرنے کی برکت سے فکرِ آخرت کا ذہن بنتا ہے۔ ☆نیک کاموں پر عمل کی برکت سے نمازوں کی پابندی اور دیگر نیک اعمال کا ذوق و شوق پیدا ہوتا ہے۔ ☆نیک کاموں پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں۔ انہی نیک کاموں میں سے **نیک کام** نمبر 52 میں ہے: **کیا آپ نے اس ہفتے اجتماع کے فوراً بعد خود آگے بڑھ کر انفرادی کوشش کرتے ہوئے نئے نئے اسلامی بھائیوں سے ملاقات کا شرف حاصل کر کے ان کا نام پتا اور فون نمبر حاصل کیا؟** (کم از کم چار سے ملاقات اور کم از کم ایک کا پتا وغیرہ ضرور لیجئے پھر ان سے رابطہ بھی رکھئے)

لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے اِنفرادی کوشش کی سعادت حاصل کریں اوراپنی آخرت کی بہتری کےلئے نیکیوں کا خزانہ جمع کرنےکی کوشش میں لگ جائیں۔اِنفرادی کوشش کرنے کی برکت سے کیسی کیسی بہاریں آتی ہیں، آیئے! اس کے بارے میں ایک مدنی بہار سنئے: چنانچہ

گناہوں کا مریض عالِم بن گیا

پنجاب، پاکستان کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے فلمیں دیکھنے، گانےباجے سننے ، بدنگاہی کرنے، والدین کی نافرمانی کرنے، بات بات پر ہر کسی کو جھاڑ دینے جیسے گناہوں کے عادی تھے، ایک روز ان کے ایک کلاس فیلو اسلامی بھائی نے ان پر **اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے** انہیں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی دعوت دی، تووہ اجتماع میں شریک ہوگئے۔ جب وہاں کے روح پرور مناظر دیکھے تو ان کے دل کو بڑی فرحت ملی خصوصاً اجتماع کے بعد اسلامی بھائیوں کی آپس میں ملاقات کے انداز نے توانہیں حیران کر دیا کہ نہ تو آپس میں کوئی جان پہچان ،نہ ہی کوئی رشتہ داری اس کے باوجود ایک دوسرے سے کیسے پُرجوش انداز میں مسکرا کر مصافحہ و معانقہ کر رہے ہیں، ان پر بڑا گہرا اثر پڑا اوروہ پابندی سے ہفتہ وار اجتماع میں شریک ہونے لگے اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کرآپ کی نگاہِ فیض اثر سے نہ صرف گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوگئے بلکہ اپنےوالدین سےاجازت لے کرپنجاب سے کراچی آگئےاور دعوتِ اسلامی کے”جامعۃ المدینہ“میں داخلہ لے کرعلمِ دین حاصل کرنے میں مشغول ہو گئےاور عالم کورس(یعنی درسِ نظامی) مکمل کرلیا،ان کی خوش نصیبی کہ امیرِاہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مُبارک ہاتھوں سے ان کے سرپر دستارِ فضیلت سجائی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم خوش قسمت کون؟ کے بارے سُن رہے تھے ، یقیناً خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو جنت کی ابدی نعمتوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دنیا کی عارضی تکالیف پر صبر کرتے،راتوں کی تنہائیوں میں اُٹھ کر نیک اعمال کرتے اور مشقتوں کو برداشت کرتے ہیں۔ ایسے خوش نصیبوں کو مبارک ہو کہ ربِّ کریم انہیں کثیر انعامات واکرامات سے نوازے گا اور ایسے خوش نصیبوں کے لئے ربِّ کریم نے طرح طرح کی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں: چنانچہ

سونے کا محل

مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"عُیُوْنُ الْحِکَایات"** حصہ دوم صفحہ 252 پر ہے کہ حافظ مُطَہَّر سَعْدِی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ بہت متقی وپرہیز گار تھے، مسلسل ساٹھ (60)سال تک اللہ پاک سے ملاقات کے شوق میں آنسو بہاتے رہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک رات میں نے اپنے آپ کو خواب میں ایک ایسی نہر کے کنارے پایا جس میں عمدہ مُشک بہہ رہا تھا۔ اس کے دونوں کناروں پر انتہائی قیمتی موتی بکھرے ہوئے تھے۔ پھر میں نے سونے کی اینٹوں سے بنا ہوا محل دیکھا۔ جس میں خوبصورت لڑکیاں بہترین لباس وزیورات سے آراستہ بلند آواز میں ربِّ کریم کی پاکی بیان کررہی تھیں، میں نے جب ان کی تسبیح سُنی تو پوچھا: تم کون ہو ؟ انہوں نے خوبصورت آواز میں کہا: ہم ربِّ کریم کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہیں۔ میں نے کہا: تم یہاں کیا کرتی ہو؟ انہوں نے کہا: ربِّ کریم نے ہمیں ان لوگوں کے لئے پیدا فرمایا ہے جو رات کو قیام کرتے ہیں اور اپنے ربّ سے مناجات کرتے ہیں جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔ میں نے کہا: **وہ خوش قسمت لوگ کون ہیں؟** جن کی آنکھیں ربِّ کریم تم سے ٹھنڈی کرے گا، انہوں نے کہا: کیا تم ان لوگوں کو نہیں جانتے؟ میں نے کہا نہیں۔ کہا: بے شک یہ وہ لوگ

ہیں، جو قرآن کی تلاوت کرتے، تہجد پڑھتے اور دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ ایسے ہی خوش نصیب عبادت گزاروں کے لئے اللہ کریم نے ہمیں پیدا فرمایا ہے۔ (عیون الحکایات، ۲/۵۲، ملخصا)

سُبْحٰنَ اللہ! کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو رات کی تنہائی میں اپنے ربِّ کریم کو یاد کرتے ہیں۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزے پابندی کے ساتھ رکھتے ہیں۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو نمازِ تہجد ادا کرتے ہیں۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو روزانہ تلاوتِ قرآن کرتے ہیں۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو رات کو قیام کرتے ہیں۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہماری ایک تعداد ایسی ہے جو راتوں کو دیر تک جاگ کر کبھی فلموں ڈراموں میں اپنا وقت برباد کرتی ہے تو کبھی موبائل فون پر کال پیکجز کے ذریعے اپنے قیمتی لمحات کو گناہوں میں گزارتی ہے، کبھی سوشل میڈیا پر ساری ساری رات بے ہودہ اور فضول گفتگو پھیلاتے ہوئے اپنا اور دوستوں کا وقت برباد کرتی ہے۔ ان میں اکثریت ان لوگوں کی ہوتی ہے جنہیں نہ نمازوں کی کوئی فکر ہوتی ہے اور نہ قرآن پڑھنا آتا ہے اور جن کو قرآن پڑھنا آتا بھی ہے تو وہ بھی مہینوں قرآنِ کریم کی زیارت نہیں کرتے، اس کو ہاتھ تک نہیں لگاتے بلکہ اپنے نفس کو یوں جھوٹے دلاسے دیتے ہیں کہ ماہِ رمضان میں نمازوں کی کثرت کریں گے، ماہ رمضان میں رات کو نوافل پڑھیں گے، ماہِ رمضان میں خوب تلاوت کریں گے، ماہِ رمضان میں صبح وشام ایک ایک پارہ پڑھیں گے، حالانکہ یہ جانتے ہیں کہ ہماری زِندگی کا ایک ایک لمحہ بڑا قیمتی ہے اور ہماری زِندگی ہر آن تیزی سے کم ہوتی جارہی ہے، ہم موت کے قریب ہوتے جارہے ہیں مگر ہم پھر بھی سستی کا مظاہرہ کرتے اور اپنے نفس کو جھوٹی تسلیاں دیتے ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے اس فانی دُنیا کے دھوکے میں مبتلا ہو کر اپنے قیمتی لَمحات کی ناقَدری کرنے کے بجائے تقویٰ و پرہیز گاری اپنانے کی کوشش میں لگ جانا چاہئے،

اپنے شب وروز کو فُضُولیات اور دُنیوی عَیش وعشرت میں برباد مت کیجئے،بلکہ نمازوں کی پابندی اور روزانہ کچھ نہ کچھ تلاوتِ قرآنِ کریم کی عادت بنائیے اور اللہ کریم نے جن کاموں کا حکم دیا ہے ان کی ادائیگی میں سُستی نہ کیجئے اور نیکیوں میں مشغول ہو جائیے، کیونکہ نیکی کے کاموں میں کوشش کرنے والوں کے بارے میں اللہ کریم پارہ 17 سُورۂ انبیاء آیت نمبر 94 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْیِهٖۚ وَ اِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: تو جو کچھ بھلے کام کرے اور ہو ایمان والا تو اس کی کوشش کی بے قدری نہیں اور ہم اسے لکھ رہے ہیں۔ (پ۱۷، الانبیاء: ۹۴)

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ ربِّ کریم کی بارگاہ میں عالی حسب نسب، مال و دولت اور عزت و شہرت والا خوش قسمت نہیں ہے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جو چاہے کسی بھی قبیلے اور قوم سے تعلق رکھتا ہو، گوری رنگت والا ہو یا کالی رنگت والا، دولت مند ہو یا مفلس وغریب، مرد ہو یا عورت، اگر وہ ایمان والا ہے، نیک اعمال کرتا اور ربِّ کریم کی اطاعت وفرمانبرداری میں کوشش کرتا ہے، وہی دنیا وآخرت میں کامیاب ہے۔

مجلس مَدَنی مذاکرہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا حقیقی خوش قسمت وہی ہیں جو اپنے ربِّ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے، اس کی حرام کردہ چیزوں اور گناہوں سے بچتے ہیں، لہٰذا گناہوں سے بچنے، نیکیوں کا جذبہ پانے، سُنّتوں کو اپنانے اور ربِّ کریم کی نافرمانی والے کاموں سے بچنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں خدمتِ دین کے 107 شعبہ جات میں سُنّتوں کی دُھومیں مچا رہی ہے، جن میں

سے ایک شعبہ "**مجلس مَدَنی مذاکرہ**" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شَیْخ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے "**علم بے شمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حُصُول کا ذَرِیعہ سُوال ہے۔**" کے قَول کو عملی جامہ پہناتے ہوئے سُوال و جواب کا ایک سِلسِلہ شروع کیا ہے، جسے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں "**مَدَنی مذاکرہ**" کہا جاتا ہے۔ عاشِقانِ رسول مَدَنی مُذاکروں میں عَقائد واَعمال، فضائل و مَناقِب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس وطِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی مَعْلُومات، معاشی و مُعاشرتی و تنظیمی مُعاملات اور دیگر بہت سے مَوضُوعات (Topics) کے مُتَعَلِّق مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شَیْخ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُنہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نَوازتے ہیں۔

"**مجلس مَدَنی مذاکرہ**" کے تحت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِن عطا کردہ دِلچسپ اور عِلْم و حکمت سے بھرپور مَدَنی پُھولوں کی خُوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو مہکانے کیلئے اِن مَدَنی مُذاکروں کو تحریری رِسالوں، اور میموری کارڈز (Memory Cards) کی صُورت میں پیش کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ یہ سب کچھ اور امیرِ اہلسنّت سے متعلق بہت کچھ جاننے کے لیے www.ilyasqadri.com وِزٹ کیجئے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کو برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے حُسنِ سلوک کے بارے میں چند معلوماتی باتیں بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: ہر حُسنِ سلوک صدقہ ہے، غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/۳۳۱، حدیث: ۴۷۵۴) (2) فرمایا: جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا

ہے اُسے چاہئے کہ صِلَۂ رِحمی کرے۔(بخاری،۱۳۶/۴ ، حدیث: ۶۱۳۸)

☆قرآن وحدیث میں مطلقاً رشتہ داروں اور ذوِی القُربیٰ (یعنی قرابت والوں) کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کا حکم ہے۔(ردالمحتار،۶۷۸/۹ ماخوذاً) ☆حُسنِ سلوک کرنے میں والدین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے۔(ردالمحتار،۶۷۸/۹ ملخصاً) ☆حُسنِ سلوک کی مختلف صورتیں ہیں، ہَدِیّہ و تحفہ دینا اور اگر ان کو کسی کام میں مدد درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔ (دُرَر،۳۲۳/۱ ملخصاً) حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:(حُسنِ سُلُوک میں یہ بھی شامل ہے کہ)عام مسلمانوں سے ملاقات میں دوستی ظاہر کرے،☆ان کی مزاج پُرسی کرے،☆ان کے رَنج و غم میں شریک رہے ☆ان کی دعوت میں شرکت کرے،☆ان کو اچھے لقب اور اچھے نام سے پکارے، ☆انہیں بھلائی سے یاد کرے،☆ضرورت کے وقت اچھا مشورہ دے،☆مصیبت کے وقت ان کے کام آئے ،(تفسیر نعیمی،۴۹/۱ ملخصًا) ☆حضرت سیدنا امام اعظم نے فرمایا: یادرکھو! اگر تم لوگوں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش نہ آئے تو وہ تمہارے دشمن بن جائیں گے اگرچہ تمہارے ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں۔(امام اعظم کی وصیتین،ص۲۵۔) ☆حضرت سیدنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: جب تم لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کروگے تو وہ تمہارے ماں باپ کی طرح ہوجائیں گے، اگرچہ تمہارے اور ان کے درمیان کوئی رشتہ ناطہ نہ ہو۔(امام اعظم کی وصیتیں،ص۲۶) ☆اولیاءُ اللہ اپنی بُرائیاں کرنے والوں بلکہ جان کے درپے رہنے والوں کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک کیا کرتے ہیں۔(غیبت کی تباہ کاریاں،ص۳۴۲ ماخوذاً) ☆حُسنِ سلوک کرنے سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔☆حُسنِ سلوک لوگوں کی خوشی کا سبب ہے۔☆حُسنِ

سلوک کرنے سے فرشتوں کو مَسَرّت ہو تی ہے۔☆حُسنِ سلوک کرنے سے مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے۔☆حُسنِ سلوک کرنے سے شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے۔☆حُسنِ سلوک کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔ ☆حُسنِ سلوک کرنے سے رِزُق میں برکت ہوتی ہے۔(تَنبیہُ الغافِلین، ص ۷۳ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

بیان کی اَہمیّت

تقریر اور بیان کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اپنا مقصود پہنچایا جاسکتا ہے۔ آج کے دور میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین و احکامات اور دِینی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ بیان بھی ہے۔ خود رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان و تقریر کو رونق بخشی، آپ کے دلکش و دل نشیں بیانات کا اثر تھا کہ لوگوں کے دلوں کی دنیا تبدیل ہونے لگی، جہالت کے اندھیرے چھٹنے لگے اور اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پھیلنے لگی۔ بیان کے متعلق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، ۵/۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱) رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے تقریر اور بیان کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے دِین کی تبلیغ کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک "تقریر وبیان" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں، ان اجتماعات کا ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ امیر اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں الگ ایک بیان ہوتا ہے اور بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں الگ ایک بیان ہوتا ہے۔ یہ تمام بیانات دعوتِ اسلامی کی

مجلس اَلْمَدِینَۃُ الْعِلْمِیَۃ کا شعبہ "بیاناتِ دعوتِ اسلامی" تیار کرتا ہے۔

شعبے کی ضمنی تقسیم

کام کی بہتری اور بروقت تکمیل کیلئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی اس وقت **تین** ضمنی شعبوں پر مشتمل ہے۔

(1) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے پاکستان: دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات اسی شعبے میں اردو زبان میں تیار اور فائنل کئے جاتے ہیں۔ پھر یہی بیانات مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے دنیا بھر میں بھیجے جاتے ہیں۔

(2) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے اسلامی بہنیں: اس شعبے کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات کو تمام ضروری مراحل سے گزار کر کتابی صورت میں شائع کروانا ہے۔ ہر چار مہینوں کے بیانات ایک جلد کی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک یہ شعبہ محرم الحرام تا ربیع الآخر 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 1** کی صورت میں شائع کر چکا ہے، جمادی الاولیٰ تا شعبان المعظم 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 2** بھی شائع کر چکا ہے، جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔

(3) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے بیرونِ ملک: اس شعبے کے تحت بیرونِ ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پر کام کیا جاتا ہے۔

بیانات کی تیاری کے اہم مراحل

شعبہ بیانات میں تیار ہونے والے تمام تر بیانات تقریباً 16 مراحل سے گزار کر فائنل کئے جاتے

ہیں۔ مراحل اور ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(1)انتخابِ موضوع: سب سے پہلے شعبہ بیانات میں مکمل 1 سال کے بیانات کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ اسلامی سال کے ایونٹس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ موقع مناسبت اور ایام کے اعتبار سے ہی موضوع کا انتخاب کیا جائے۔

(2)تلاشِ مواد: فہرست فائنل ہو جانے کے بعد مختلف اسلامی بھائی اس کے لیے تلاشِ مواد میں لگ جاتے ہیں، اس کے لیے موضوع کے مطابق بزرگانِ دین کی تصانیف، دعوتِ اسلامی کے مبلغین بالخصوص، امیر اہلسنت اور اراکینِ شوریٰ کے اسی موضوع پر ہونے والے بیانات سے مدد لی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی کی طرف سے تیار کردہ سافٹ ویئر اور مکتبہ شاملہ سے بھی تلاشِ مواد کیا جاتا ہے۔

(3)جمع مواد: تلاشِ مواد کے بعد اس کی ثقاہت کو پرکھا جاتا ہے، اسلامی بھائی اپنے متعلقہ ذمہ دار کو کسی بھی موضوع پر جمع ہونے والا سارا مواد چیک کرواتا ہے اور باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے کہ کون سا مواد بیان میں شامل کیا جائے۔ یوں اسے سرسری ترتیب دی جاتی ہے اور بیان کا خاکہ بنایا جاتا ہے۔

(4)بیان کی ترتیب: بیان کے خاکے کے بعد اسے مکمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ چھوٹے سائز کے تقریباً 24 سے 25 صفحات موضوع سے متعلق مواد کے ہوتے ہیں جبکہ 5 سے 7 صفحات میں تنظیم سے متعلق مواد بھی بیان میں شامل کیا جاتا ہے۔

(5)فارمیشن: مکمل بیان ترتیب دینے کے بعد اس کی جزوی فارمیشن بھی کی جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا

ہے کہ شعبہ کے بعض اسلامی بھائی بیان بناتے ہوئے فارمیشن بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو بیان کی ترتیب کے بعد فارمیشن کی جاتی ہے۔

(6) شعبہ ذمہ دار کا اسے فائنل کرنا: فارمیشن کے بعد ماتحت اسلامی بھائی بیان شعبہ ذمہ دار کو بھیج دیتا ہے۔ جہاں از اول تا آخر مکمل بیان گہری نظر سے چیک کیا جاتا ہے۔ جہاں تبدیلی کی حاجت ہو وہاں مواد یا ترتیب کو تبدیل بھی کیا جاتا ہے اور مکمل بیان کو فائنل کیا جاتا ہے۔

(7) نگرانِ علمیہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش: شعبہ ذمہ دار کے فائنل کر لینے کے بعد نگرانِ المدینۃ العلمیہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری مدظلہ بیان کی تنظیمی تفتیش کرتے ہیں اور ضرورتاً بیان میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہیں۔

(8) مکمل بیان کی تفتیش و تخریج: نگرانِ علمیہ سے بیان فائنل ہونے کے بعد مکمل بیان کی تخریج و تفتیشِ تخریج ہوتی ہے۔ تمام حوالہ جات اصل کتب سے شامل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

(9) دارالافتا کے مفتی صاحب سے مکمل بیان کی شرعی تفتیش: تخریج و تفتیشِ تخریج کے بعد بیان شرعی تفتیش کیلئے دارالافتا کے مفتی صاحب کے پاس بھیجا جاتا ہے جو مکمل بیان کی شرعی تفتیش کرتے ہیں اور جہاں تبدیلی کی حاجت ہو اس کی اصلاح بھی فرماتے ہیں۔

(10) مجلسِ تراجم سے انگلش الفاظ کی چیکنگ: اردو کے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی جگہ انگریزی کے الفاظ زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ دارالافتا سے آنے کے بعد بیان میں مشکل الفاظ کو ہٹا کر آسان اردو الفاظ ورنہ بریکٹ میں انگلش الفاظ بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ پھر ان الفاظ کی انگلش چیکنگ کیلئے

بیان مجلسِ تراجم کو بھیجا جاتا ہے جو ان انگلش الفاظ کو سیاق و سباق کی روشنی میں چیک کرتے ہیں اور ضروری تبدیلیاں بھی کرتے ہیں۔

(11) پیج سیٹ اپ: ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد المدینۃ العلمیہ کے طے شدہ مدنی پھولوں کے مطابق مکمل بیان کا پیج سیٹ اپ کیا جاتا ہے۔

(12) فائنل پروف ریڈنگ: یوں تو اب تک کئی بار بیان کی سرسری پروف ریڈنگ ہو چکی ہوتی ہے مگر غلطی کے امکان کو ختم کرنے کیلئے اس مرحلے پر مکمل بیان کی از اول تا آخر باریک نظر سے پروف ریڈنگ کی جاتی ہے۔ بیان میں موجود آیاتِ کریمہ اور ان کے ترجمہ کا بھی تقابل کیا جاتا ہے۔

(13) نگرانِ پاک کابینہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش: ان تمام مراحل سے گزار کر اسلامی بھائیوں کا بیان نگرانِ پاک کابینہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابورجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کے پاس فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے جو بیان کو از اول تا آخر پڑھتے اور اس کی تنظیمی تفتیش فرماتے اور ضرورت پڑنے پر بیان میں تبدیلیاں بھی کرواتے ہیں، ان سے چیک ہو کر بیان دوبارہ المدینۃ العلمیہ آتا ہے اور اس میں ضرورتاً تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور بیان کابینہ مکتب بھیجا جاتا ہے۔ پھر کابینہ مکتب سے وہ بیان فائنل کر کے پاکستان بھر میں متعلقہ مقامات تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(14) بیرونِ ملک کے اعتبار سے تبدیلیاں: اسلامی بھائیوں کا فائنل ہونے والا یہی بیان بعد میں پاکستان کے سوا دنیا بھر میں ہوتا ہے۔ یوں ہر بیان میں بیرونِ ملک کے اعتبار سے بھی تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ اور اسے اسلامی بہنوں کے اعتبار سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

(15)اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری: اسلامی بھائیوں کا بیان جب پیج سیٹ اپ کے مراحل سے گزر جاتا ہے تو اب اسی بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں تیار کیا جاتا ہے اور اسلامی بہنوں کے اعتبار سے اس میں مناسب تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ مذکر کے صیغوں اور جملوں کو مؤنث کے صیغوں اور جملوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اور جو مواد اسلامی بہنوں سے متعلق نہیں ہوتا اسے بھی بیان سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(16)اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ: بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھال کر اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیک کروایا جاتا ہے اور ان کے نشان زدہ مقامات پر تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی کارکردگی

(1) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مارچ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں ساڑھے چار سو (450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

(2) اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کے اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے بیانات کی پہلی جِلد "**سُنّتوں بھرے بیانات**" کے نام سے **شعبان المعظم 1439 سن ہجری مطابق 27 اگست 2017 سن عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا ربیعُ الآخِر** کے اصلاحی موضوعات پر 18 سنتوں بھرے بیانات شامل کئے گئے ہیں۔

(3) مزید بر آں کہ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں/پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے

تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے ایک کتاب بنام "**اسلامی بیانات** جلد 1" **ذوالحجۃ الحرام 1441 سن ہجری مطابق 11 اگست 2019 سن عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔اس دیدہ زیب جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا ربیع الآخر** کے اصلاحی موضوعات پر 19 سنتوں بھرے بیانات شامل ہیں۔

(4)اسی طرح شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے دوسری کتاب بنام "اسلامی بیانات جلد 2" **ربیع الآخر 1441 سن ہجری مطابق دسمبر 2019 سن عیسوی** میں چھپ کر شائع ہوچکی ہے۔اس جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **جمادی الاولیٰ تا شعبان المعظم 1441ھ مطابق جنوری 2020 تا اپریل 2020 سن عیسوی** کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات شامل ہیں۔

(5) جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ اپریل کی ابتدا میں یہ کتاب بھی شائع ہو جائے گی اور مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہو گی۔

پاکستان کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

اب تک کی معلومات کے مطابق صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے ہونے والے اجتماعات کی تعداد **751** ہے جس میں لاکھوں اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں۔ جبکہ اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد **7340** اور شرکائے اجتماع کی تعداد **241462** ہے۔پاکستان بھر میں جہاں جہاں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں وہاں تمام مقامات پر ہونے والے بیانات کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے۔

بیرونِ ملک کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) سے جو بیانات فائنل ہو جاتے ہیں کچھ ماہ کے فرق سے وہی بیانات ضروری تبدیلیوں کے ساتھ بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں کے لئے مرتب کئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تادمِ تحریر بیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں کے اجتماعات کی مجموعی تعداد 747 اور شرکائے اجتماعات کی تعداد 33808 ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے اجتماعات کے مقامات کی تعداد 3047 اور شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 106786 ہے۔

مبلغین و مبلغات کیلئے ماہِ صَفَرُ المُظَفَّر سے
متعلق اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

صَفَرُ المُظَفَّر کے 24 بیانات

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ (دعوتِ اسلامی)

مبلغین و مبلغات کیلئے ماہِ صَفَرُ المُظَفّر سے
متعلق اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

صَفَرُ المُظَفّر کے

24 بیانات

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحَابِكَ یَا حَبِیۡبَ اللہ

نام کتاب : صَفَرُ المُظَفّر کے 24 بیانات

صفحات : 713

پہلی بار : محرم الحرام ۱۴۴۱ ہجری مطابق ستمبر 2020

تعداد : ویب ایڈیشن

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہو گی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شخص کو ہو گی جس نے عِلْم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی خود اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عَساکِر، ۱۳۸/۵۱)

اجمالی فہرست

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** منظم اور مربوط طریقے سے دین کا کام کرنے والی تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بھائیوں کے بارہ اور اسلامی بہنوں کے آٹھ مدنی کام دعوتِ دین پھیلانے کے بڑے اہم ذرائع ہیں۔ ان مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔ ان ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں لاکھوں اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے لوازمات میں سے ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ یہ بیانات اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے تحت تیار ہوتے ہیں۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے 500 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔ بیان کیسے مرتب کیا جاتا ہے اور کتنے مراحل سے گزارا جاتا ہے؟ ہر مرحلے کا کیا انداز ہے؟ نیز شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی اب تک کیا خدمات ہیں؟ اس کی تفصیل کتاب کے آخر میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے **تفصیلی تعارف** میں موجود ہے۔

نگرانِ المدینۃُ العلمیۃ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدَّ ظلّہ العالی کی تجویز پر شعبہ قائم ہونے سے لے کر اب تک ہر اسلامی ماہ کے تحت ہونے والے بیانات کو یکجا کیا جاتا ہے اور انہیں کتابی صورت دے کر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ یوں **جُمادَی الاولیٰ تا محرم الحرام** کے **ٹوٹل 209 بیانات** نو (9) ضخیم کتابوں کی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کر دیئے گئے ہیں۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اب **صفر المظفر کے 24 بیانات** پر مشتمل مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔

اس کتاب کے حوالے سے چند باتوں کی وضاحت ذہن نشین فرمالیں:

✿ اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ

ان بیانات میں برقرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کالحاظ رکھیں۔

✿ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے درودِ پاک اور دعائیں ختم کردی گئی ہیں۔

✿بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید برآں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تاکہ استفادہ میں آسانی رہے۔

✿طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، ماٰخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "المدینة العلمیة" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃُ العلمیّۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

درود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "ضیائے درود و سلام "میں فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نقل فرماتے ہیں: ”جو مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی سو حاجات پوری فرمائے گا۔ ان میں سے تیس (30) دنیا کی ہیں اور ستّر آخرت کی۔“ (کنز العُمّال ج ۱ ص ۲۵۵ رقم الحدیث ۲۲۲۹)

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورتاً سمٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا

❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صلُّوا عَلَی الْحبیب، اُذْکُرُوااللہ، تُوبُوْا اِلَی اللہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❁ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❁ دیکھ کر بیان کروں گا ❁ پارہ 14، سورۂ نَحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً**۔ یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ❁ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❁ اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❁ مَدنی قافلے، مَدنی انعامات، نیز علاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❁ نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے بدشُگُونی سے مُتعلِّق مدنی پُھول بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ بدشُگُونی ایسی بیماری ہے جو ساری دُنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ میں سب سے پہلے آپ کے سامنے ایک حکایت اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھول پیش کروں گا، اس کے بعد شُگُون کی قِسمیں، قرآنِ پاک کی آیات، احادیثِ مُبارکہ اوراس بارے میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مبارک فتویٰ بھی آپ کے گوش گزار کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ اس کے بعد بدشُگُونی کی چند مثالیں، بدشُگُونی کے نقصانات اور بدشُگُونی کا علاج بھی بیان کروں گا نیز بیان کے آخر میں لباس سے متعلق مدنی پھول بھی پیش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بدشُگُونی لینا میرا وہم تھا

ایک شخص کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں اتنا تنگ دَست ہوگیا کہ بھوک مِٹانے کے لئے مَٹّی کھانی پڑی مگر پھر بھی بھوک ستاتی رہی۔ میں نے سوچا کاش! کوئی ایسا شخص مل جائے جو مجھے کھانا کھلا دے، چنانچہ میں ایسے شخص کی تلاش میں ایران کے شہر اَہواز کی طرف روانہ ہوا حالانکہ وہاں میرا کوئی واقف نہ تھا۔ جب میں دریا کے کنارے پہنچا تو وہاں کوئی کشتی موجود نہیں تھی، میں نے اسے بَدفالی پر محمول کیا۔ پھر مجھے ایک کشتی نظر آئی مگر اس میں سُوراخ تھا، یہ دوسری بَدفالی ہوئی۔ میں نے کشتی کے مَلّاح کا نام پوچھا تو اس نے "دیوزادہ" بتایا (جسے عربی میں شیطان کہا جاتا ہے) یہ تیسری بَدفالی تھی۔ بہرحال میں اس کشتی پر سوار ہوگیا، جب دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچا تو میں نے آواز لگائی: اے بوجھ اُٹھانے والے

مزدور! میرا سامان لے چلو، اس وَقْت میرے پاس ایک پُرانا لحاف اور کچھ ضَروری سامان تھا۔ جس مزدُور نے مجھے جواب دیا وہ ایک آنکھ والا (یعنی کانا) تھا، میں نے کہا: یہ چوتھی بدفالی ہے۔ میرے جی میں آئی کہ یہاں سے واپس لوٹ جانے میں ہی عافیت ہے لیکن پھر اپنی حاجت کو یاد کرکے واپسی کا اِرادہ تَرْک کر دیا۔ جب میں سرائے(مُسافرخانے) پہنچا اور ابھی یہ سوچ رہا تھا کہ کیا کروں کہ اتنے میں کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا: کون؟ تو جواب ملا کہ میں آپ سے ہی ملنا چاہتا ہوں۔ میں نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟ اس نے کہا: ہاں۔ میں نے دل میں کہا: "یا تو یہ دشمن ہے یا پھر بادشاہ کا قاصِد!" میں نے کچھ دیر سوچنے کے بعد دروازہ کھول دیا۔ اس شخص نے کہا: مجھے فلاں شخص نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ اگرچہ میرے آپ سے اِختلافات ہیں لیکن اَخلاقی حُقُوق کی اَدائیگی ضَروری ہے، میں نے آپ کے حالات سُنے ہیں اس لئے مجھ پر لازِم ہے کہ آپ کی ضروریات کی کَفالت کروں۔ اگر آپ ایک یا دو ماہ تک ہمارے یہاں قیام کریں تو آپ کی زندگی بھر کی کَفالت کی ترکیب ہو جائے گی اور اگر آپ یہاں سے جانا چاہتے ہیں تو یہ 30 دینار ہیں انہیں اپنی ضَروریات پر خَرچ کرلیجئے اور تشریف لے جایئے ہم آپ کی مجبوری سمجھتے ہیں۔ اس شخص کا بیان ہے کہ اس سے پہلے میں کبھی 30 دینار کا مالک نہیں ہوا تھا نیز مجھ پر یہ بات بھی ظاہِر ہوگئی کہ بدشُگُونی کی کوئی حقیقت نہیں۔ (روح البیان، ۳۰۴/۱ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے پتہ چلا کہ بدشُگُونی نام کی کسی چیز کو حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ شخص دورانِ سفر اپنے ذِہن کے مُطابق بدشگونیوں کا شکار ہوا اور یہ سوچنے لگا کہ اب سفر ختم کرکے واپس جانے میں ہی عافیت ہے۔ کیونکہ اس کے خیال کے مطابق اتنی ساری بدفالیوں کے بعد اس کی حاجت کا پورا ہونا مُمْکِنات میں سے نہیں تھا لیکن اس کی حاجت شدید تھی اس لیے سفر ختم نہ

کیا۔ اور جب وہ وہاں پہنچا تو اس کی توقُّع کے بَرخلاف اسے اتنی رقم مل گئی جو اس سے پہلے اس نے کبھی دیکھی بھی نہیں تھی۔ اپنی حاجت کے اس طرح پورا ہونے کے بعد اس نے یہ ذہن بنالیا کہ بدشُگُون کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

شُگُون کی قسمیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شُگُون کا معنی ہے فال لینا یعنی کسی چیز، شَخْص، عَمَل، آواز یا وَقْت کو اپنے حَقْ میں اچّھا یا بُرا سمجھنا۔ اِس کی بُنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: ❁ بُرا شُگُون لینا ❁ اچّھا شُگُون لینا۔ چنانچہ اسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ محمد بن احمد اَنصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: اَچّھا شُگُون یہ ہے کہ جس کام کا اِرادہ کیا ہو اُس کے بارے میں کوئی کلام سُن کر دلیل پکڑنا، یہ اُس وَقْت ہے جب کلام اَچّھا ہو، اگر بُرا ہو تو بدشُگُونی ہے۔ شریعت نے اِس بات کا حکم دیا ہے کہ انسان اَچّھا شُگُون لے کر خوش ہو اور اپنا کام خوشی خوشی پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور جب بُرا کلام سُنے تو اُس کی طَرَف تَوَجُّہ نہ کرے اور نہ ہی اُس کے سَبَب اَپنے کام سے رُکے۔ (الجامع لاحکام القراٰن للقرطبی، پ۲۶، الاحقاف، تحت الاٰیۃ:۴، ج۸، جزء۱۶، ص۱۳۲)

مُفَسّرِ شَہِیر حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان لکھتے ہیں: اسلام میں نیک فال لینا جائز ہے، بَدفالی، بَدشُگُونی لینا حرام ہے۔ (تفسیر نعیمی، ۹/۱۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کسی بھی چیز کو دیکھ کر اس سے نیک فالی لینا جائز ہے مثال کے طور پر ہم کسی کام کو جارہے ہوں، کسی نے پُکارا: "یارَشید (یعنی اے ہدایت یافتہ)"، "یاسَعید (یعنی اے سعادت مند)"، "اے نیک بَخْت" ہم نے خَیال کیا کہ اَچّھا نام سُنا ہے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کامیابی ہوگی یا کسی

بُزرگ کی زِیارَت ہوگئی اِسے اپنے حَق میں اچّھا سمجھا کہ اَب اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اپنے مقْصد میں کامیابی ملے گی تو یہ اَچّھا شُگُون ہے اور اسلام نے اسے پَسَنْد کیا ہے۔ جبکہ کسی بھی چیز کو دیکھ کر اس سے بدشُگُونی اور بدفالی مُراد لینا اس سے اسلام نے منع کیا ہے، مثلاً ایک شَخْص سَفَر کے اِرادے سے گھر سے نکلا لیکن راستے میں کالی بلّی راستہ کاٹ کر گُزر گئی، اب اُس شَخْص نے یہ یَقین کرلیا کہ اِس کی نُحُوسَت کی وَجہ سے مجھے سَفَر میں ضَرور کوئی نُقصان اُٹھانا پڑے گا اور سَفَر کرنے سے رُک گیا تو ایسا کرنا بدشُگُون میں مُبتلا ہونا ہے اور اس سے شریعت نے منع کیا ہے۔ کسی شخص، جگہ، چیز یا وقت کو منحوس جاننے کا اسلام میں کوئی تصوُّر نہیں یہ مَحض وَہمی خیالات ہوتے ہیں۔

آیاتِ قرآنی

قرآنِ کریم میں کئی جگہ بدشُگُونی کی ممانعت آئی ہے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 9، سورۂ اَعْراف کی آیت 131 میں فرعونیوں کے مُتعلّق ارشاد فرماتا ہے:

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّطَّیَّرُوْا بِمُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓىٕرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝۱۳۱

ترجمۂ کنزالایمان: تو جب انہیں بھلائی ملتی کہتے یہ ہمارے لئے ہے اور جب بُرائی پہنچتی تو موسیٰ اور اس کے ساتھ والوں سے بَدشُگُونی لیتے، سُن لو ان کے نصیبہ (مقدّر) کی شامت تو اللہ کے یہاں ہے لیکن ان میں اکثر کو خبر نہیں۔ (پ۹، الاعراف:۱۳۱)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس آیت کے تَحت لکھتے ہیں: جب فرعونیوں پر کوئی مصیبت (قحط سالی وغیرہ) آتی تھی تو (وہ لوگ) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور ان

کے ساتھی مؤمنین سے بد شُگُونی لیتے تھے، کہتے تھے کہ جب سے یہ لوگ ہمارے ملک میں ظاہِر ہوئے ہیں تب سے ہم پر مصیبتیں بَلائیں آنے لگیں۔ (مُفْتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) انسان مُصیبتوں، آفتوں میں پھنس کر توبہ کرلیتا ہے مگر وہ لوگ اَیسے سرکش تھے کہ ان سب سے ان کی آنکھیں نہ کھلیں بلکہ ان کا کُفْر و سرکشی اور زِیادہ ہوگئی کہ جب کبھی ہم ان کو آرام دیتے، اَرْزانی (سستی)، چیزوں کی فَراوانی وغیرہ تو وہ کہتے کہ یہ آرام وراحَت ہماری اَپنی چیزیں ہیں، ہم اِس کے مُستحق ہیں نیز یہ آرام ہماری اَپنی کوشِشوں سے ہیں۔ (تفسیر نعیمی، ۹/۱۱۷)

ایک اور مقام پر پارہ 5، سورۂ نِساء کی آیت نمبر 78 میں یہودیوں کے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔

وَ اِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثًا ﴿۷۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اورانہیں کوئی بھلائی پہنچے تو کہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور انہیں کوئی برائی پہنچے تو کہیں یہ حضور کی طرف سے آئی تم فرمادو سب اللہ کی طرف سے ہے تو ان لوگوں کو کیا ہوا کوئی بات سمجھتے معلوم ہی نہیں ہوتے!

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: جب حضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہجرت فرما کر مدینہ پاک (زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْمًا) میں رونق اَفروز ہوئے اور یہودِ مدینہ کو دعوتِ اسلام دی تو اکثر یہود نے سَرکشی کرتے ہوئے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی مخالفت پر کمر باندھ لی اور ان میں سے بعض لوگ تَقِیَّہ کرکے (یعنی اپنے کُفر کو چھپاتے ہوئے) کلمہ پڑھ کر مسلمانوں میں گُھس آئے اور طرح طرح سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے لگے جس

کی سزائیں کبھی وہاں وَقْت پر بارش نہ ہوتی کبھی پھل کم ہوتے جیسے کہ گزشتہ اُمّتوں کا حال ہوتا رہا ہے تو مَردُود یہودی اور مُنافقین بولے کہ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ ان صاحب (محمد رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے قدم آنے سے ہمارے ہاں کی خَیر وبَرَکت کم ہوگئی، یہ سب مصیبتیں ان کی آمد سے ہوئیں ،ان کی تَردِید میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی (تفسیر نعیمی،۵/۲۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے پتہ چلا کہ بدشُگُونی لینا کفار کا شعار ہے اور انہی سے یہ وَبا(بیماری) بعض کمزور ذہن مسلمانوں کے دلوں میں بھی راسخ ہوگئی ہے۔ لہٰذا اس سے بچنا چاہیے کیونکہ بد شُگُونی لینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ یادرکھئے! بد شُگُونی دینی اعتبار کے ساتھ ساتھ ایک مسلمان کیلئے دُنیوی طور پر بھی بہت زیادہ خطرناک ہے۔ یہ انسان کو وسوسوں کی دَلدل میں اُتار دیتی ہے اور وہ ہر چھوٹی بڑی چیز سے ڈرنے لگتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی پَرچھائی (یعنی سائے) سے بھی خوف کھاتا ہے۔ وہ اس وَہم میں مبتلا ہوجاتا ہے کہ دنیا کی ساری بد بختی وبد نصیبی اسی کے گِرد جمع ہوچکی ہے اور دوسرے لوگ پُرسکون زندگی گزار رہے ہیں۔ ایسا شخص اپنے پیاروں کو بھی وہمی نگاہ سے دیکھتا ہے جس سے دلوں میں کَدُورَت (یعنی دشمنی) پیدا ہوجاتی ہے۔ بد شُگُونی کی باطنی بیماری میں مبتلا انسان ذہنی و قلبی طور پر مَفْلُوج (یعنی ناکارہ) ہو کر رہ جاتا ہے اور کوئی کام ڈھنگ سے نہیں کرپاتا۔ امام ابوالحسن علی بن محمد ماوردی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی لکھتے ہیں: جان لو! بد شُگُونی سے زیادہ فِکْر کو نقصان پہنچانے والی اور تدبیر کو بگاڑنے والی کوئی شے نہیں ہے۔ (ادب الدنیاوالدین، ص۲۷۴)

احادیثِ مبارکہ

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بدفالی لینے والوں سے اپنی بیزاری کا اِظہاران الفاظ میں فرمایا: **لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَطَیَّرَ وَلَاتُطُیِّرَ لَہٗ** یعنی جس نے بدشُگُونی لی اور جس کے لیے بدشُگُونی لی گئی وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی ہمارے طریقے پر نہیں ہے)۔(المعجم الکبیر،۱۸/ ۱۶۲، الحدیث ۳۵۵ وفیض القدیر، ۳/۲۸۸، تحت الحدیث: ۳۲۰۶)

شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تین چیزیں جس شخص میں ہوں وہ بلند درجات تک نہیں پہنچ سکتا (۱) جو اپنی اَٹکل سے غیب کی خبر دے (یعنی آیندہ کی بات بتائے) یا (۲) فال کے تیروں سے اپنی قسمت معلوم کرے یا (۳) بدشُگُونی کے سبب اپنے سفر سے رُک جائے۔ (تاریخ ابن عساکر، رجاء بن حیوۃ، ۱۸/ ۹۸)

حضرتِ سیِّدُنا معاویہ بن حَکَمْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی : یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم زمانۂ جاہلیت میں کچھ کام کرتے تھے (آپ ہمیں ان کا حکم بتائیے؟) ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: کاہنوں کے پاس مت جاؤ، میں نے پوچھا: ہم (پرندوں وغیرہ سے) شُگُون بھی لیتے تھے؟ اِرشاد فرمایا: یہ ایک چیز (یعنی خیال) ہے جسے تم میں سے کوئی اپنے دل میں پاتا ہے لیکن یہ تمہیں (تمہاری حاجت وغیرہ سے) نہ روک دے۔ (مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الکھانۃ واتیان الکھان ص ۱۲۲۳، الحدیث ۵۳۷ مع مرقاۃ المفاتیح، کتاب الطب والرقی، الفصل الاول، ۸/ ۳۵۸)

منقول ہے کہ ایک شخص نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی : یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم ایک مکان میں رہتے تھے، اس میں ہمارے اہل وعیال کثیر اور

مال کثرت سے تھا پھر ہم نے مکان بدلا چنانچہ ہمارے مال اور اہل و عیال کم ہو گئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: چھوڑو! ایسا کہنا بُری بات ہے۔ (ادب الدنیا والدین للماوردی، ص۲۷۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدشُگُونی کی مذمّت پر بیان کردہ احادیثِ مُبارکہ سے معلوم ہوا کہ بدشُگُونی لینے والا بلند درجات پانے سے محروم رہتا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا وہ ہمارے طریقے پر نہیں اسی طرح جب ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے مکان کے بارے میں شکایت کرتے ہوئے کہا کہ جب سے ہم اس مکان میں گئے ہیں تو ہمارے اہل و عیال اور مال میں کمی آگئی ہے تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فوراً اس خیال کی نفی کرتے ہوئے فرمایا: ''ایسا کہنا بُری بات ہے'' بدقسمتی سے یہ بدشُگُونی ہمارے مُعاشرے میں اس قدر عام ہے کہ ہم بات بات پر اس بری عادت کے مُرتکب ہوتے نظر آتے ہیں۔ مثلاً

بدشُگُونی سے مُتعلِّق اعلیٰ حضرت کا فتویٰ

کبھی نئی نوکری کیلئے جاتے ہوئے راستے میں ایمبولینس یا فائر بریگیڈ کی آواز سُن کر یہ ذِہن بنالیتے ہیں کہ آج ناکامی مُقدَّر میں ہے۔ کبھی پہلا گاہک سودا لئے بغیر چلا جائے تو دکاندار اسے بدشُگُونی سمجھتے ہیں۔ اسی طرح حاملہ عورت کو میت کے قریب نہیں جانے دیتے تو کبھی جوانی میں بیوہ ہو جانے والی عورت کو منحوس کہہ کر دل آزاری، تُہمت، بدگُمانی اور طرح طرح کے بُرے اَلقاب سے پُکارا جاتا ہے۔

یاد رکھئے! اسلام نے اس طرح کسی کو منحوس سمجھنے کو حرام قرار دیا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے اسی نوعیّت کا سُوال کیا گیا کہ ایک شخص کے مُتعلِّق مشہور ہے اگر صُبح کو اس کی منحوس صُورت دیکھ لی جائے یا کہیں کام

کو جاتے ہوئے یہ سامنے آجائے تو ضَرور کچھ نہ کچھ دِقّت اور پریشانی اُٹھانی پڑے گی اور چاہے کیسا ہی یقینی طور پر کام ہو جانے کا وُثُوق (اِعتماد اور بھروسہ) ہو لیکن ان کا خیال ہے کہ کچھ نہ کچھ ضَرور رُکاوٹ اور پریشانی ہوگی۔ چنانچہ اُن لوگوں کو ان کے خیال کے مُناسب ہر بار تجربہ ہوتا رہتا ہے اور وہ لوگ برابر اِس اَمر (یعنی بات) کا خیال رکھتے ہیں کہ اگر کہیں جاتے ہوئے اس سے سامنا ہو جائے تو اپنے مکان پر واپس آجاتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد یہ معلوم کرکے کہ وہ منحوس سامنے تو نہیں ہے! اپنے کام کے لئے جاتے ہیں۔ اب سُوال یہ ہے کہ ان لوگوں کا یہ عقیدہ اور طرزِ عمل کیسا ہے؟ کوئی قباحتِ شرعیہ (شرعاً بُرا) تو نہیں؟ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: شرعِ مُطَہَّر (پاک شریعت) میں اس کی کچھ اَصل نہیں، لوگوں کا وہم سامنے آتا ہے۔ شریعت میں حکم ہے: اِذَا تَطَیَّرْتُمْ فَامْضُوْا یعنی جب کوئی شُگُون بد، گمان میں آئے تو اس پر عمل نہ کرو۔ وہ طریقہ محض ہندوانہ ہے مسلمانوں کو ایسی جگہ چاہیے کہ "اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ، وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ، وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ" (یعنی اے اللہ! نہیں ہے کوئی برائی مگر تیری طرف سے اور نہیں ہے کوئی بھلائی مگر تیری طرف سے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں) پڑھ لے اور اپنے رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) پر بھروسا کرکے اپنے کام کو چلا جائے، ہرگز نہ رُکے، نہ واپس آئے۔ وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ (فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۶۴۱ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دل آزاری سے بچئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی شخص کو منحوس قرار دینے میں اس کی سَخت دل آزاری اور آخرت میں ذلت و خواری اور جہنم کی حقداری ہے۔ اگر ہم نے کسی بد شُگُونی کے سبب کسی کو منحوس کہہ کر اس کی دل آزاری کی ہو یا کسی بھی سبب سے اس کا دل دُکھایا مثلاً گالی دی، برے لقب سے پکارا، مذاق

اڑایا، آنکھیں دکھا کر ڈرایا، مارا پیٹا، نقلیں اُتاریں یا اس کی غیبت کی اور اس کو پتا چل گیا۔ اَلغَرَض کسی بھی طرح بِلا اجازتِ شرعی کسی کی ایذاء رسانی کا سبب بنے تو فرداً فرداً ہر ایک سے معافی مانگ لیجئے۔ ایسے افراد سے آپ کا چاہے کیسا ہی قریبی رشتہ کیوں نہ ہو، بڑے بھائی ہوں یا والِد، ساس ہوں یا سُسر، صدر ہوں یا وزیر، استاذ ہوں یا پیر، مؤذِّن ہوں یا امام و خطیب جو کچھ بھی ہوں بِغیر شرمائے جلد از جلد ان سے مُعافی مانگ کر راضی کر لیجئے ورنہ جہنَّم کا ہولناک عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن شَجَرہ رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیہ فرماتے ہیں: جس طرح سمندر کے کَنارے ہوتے ہیں اِسی طرح جہنَّم کے بھی کَنارے ہیں جن میں بُختی اونٹوں جیسے سانپ اور خَچّروں جیسے بِچھّو رہتے ہیں۔ اہلِ جہنَّم جب عذاب میں کمی کیلئے فریاد کریں گے تو حکم ہو گا کَناروں سے باہَر نکلو وہ جُوں ہی نکلیں گے تو وہ سانپ انہیں ہونٹوں اور چِہروں سے پکڑ لیں گے اور ان کی کھال تک اُتار لیں گے وہ لوگ وہاں سے بچنے کیلئے آگ کی طرف بھاگیں گے پھر ان پر کُھجلی مُسَلَّط کر دی جائے گی وہ اس قدَر کُھجائیں گے کہ ان کا گوشت پوست سب جَھڑ جائے گا اور صرف ہڈّیاں رَہ جائیں گی، پکار پڑے گی: "اے فُلاں! کیا تجھے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو کہا جائے گا یہ اُس اِیذاء کا بدلہ ہے جو تُو مومِنوں کو دیا کرتا تھا۔"

(اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْہِیب ج ۴ ص ۲۸۰ حدیث ۵۶۴۹ دار الفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان کی دل آزاری کرنا، اسے تکلیف پہنچانا یقیناً حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ مسلمانوں کا احترام دل میں بٹھانے اور ان کی دل آزاری سے خود کو بچانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رَسائل "اِحترامِ مُسلم" اور

"ظُلم کا انجام" مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل فرما کر اوّل تا آخر مُطالعہ کر لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیٹی کی ولادت نحوست ہے۔۔۔؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مختلف علاقوں، قوموں اور برادریوں میں مختلف بدشگونیاں پائی جاتی ہیں اور بعض تو ایسی ہیں جو کم و بیش ہر قوم و علاقے میں ہی پائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ مسلسل لڑکیوں کی پیدائش کو بہت بڑی نحوست سمجھنا۔ بعض افراد بیٹی کی پیدائش پر سخت پریشان ہو جاتے ہیں حالانکہ بیٹا ہو یا بیٹی دونوں ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہیں، مسلمان کو اس نعمت پر شکرِ الٰہی بجالانا چاہیے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ جو خوشی کا سماں بیٹے کی ولادت پر ہوتا ہے، محلے بھر میں مٹھائیاں تقسیم ہوتی ہیں، مبارک سلامت کا خوب شور مچتا ہے، بیٹی کی ولادت پر اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ہوتا۔ دنیاوی طور پر لڑکیوں سے والدین اور خاندان کو بظاہِر کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا بلکہ ان کی شادی کے کثیر اَخراجات کا بار (بوجھ) باپ کے کندھوں پر آن پڑتا ہے، شاید اسی لئے بعض نادان بیٹیوں کی ولادت ہونے پر ناک چڑھاتے (یعنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتے) ہیں اور بچی کی امی کو طرح طرح کے طعنے دیئے جاتے ہیں، طلاق کی دھمکیاں دی جاتی ہیں بلکہ اُوپر تلے بیٹیاں ہونے کی صورت میں اس دھمکی کو عملی تعبیر بھی دے دی جاتی ہے۔ اور ستم بالائے ستم یہ کہ کبھی تو بیٹیوں کو ہی منحوس قرار دے دیا جاتا ہے۔ یاد رکھئے! بیٹا ہو یا بیٹی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دَین ہے وہ کسی کو صرف بیٹوں سے نوازتا ہے تو کسی کو صرف بیٹیوں سے اور کسی کو نہ بیٹے نہ بیٹی۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا

وَ يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًاؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾

ترجَمۂ کنزالایمان:۔ جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کر دے بے شک وہ علم و قدرت والا ہے۔(پ25، الشوریٰ:49، 50)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم جس طرح بیٹے کی ولادت پر مسرت کا اظہار کرتے ہیں اسی طرح بیٹی کی ولادت پر بھی خوب خوب خوشیاں منائیں ۔ اور جو لوگ بیٹیوں کی پیدائش سے چِڑتے (خفا ہوتے) ہیں، منہ بگاڑ لیتے ہیں بلکہ جو بدنصیب اَول فَول بک کر کُفرانِ نعمت (نعمت کی ناشکری) کے گناہ میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں انہیں اس بارے میں غور کرنا چاہیے۔ یاد رکھئے! بیٹیوں کی پیدائش پر منہ بگاڑ کر ناراض ہو جانا یہ زمانۂ جاہلیت کے کفار کا طریقہ ہے کہ وہ لوگ بیٹیوں کو زِندہ دَرگور (دَفنا دیا) کرتے تھے۔ چنانچہ پارہ 14 سُورَۂ نَحل کی آیت نمبر 58۔59 میں ارشاد ہوتا ہے :

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان:۔ اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس بشارت کی برائی کے سبب کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبا دے گا ارے بہت ہی برا حکم لگاتے ہیں۔(پ14، النحل:۵۸۔۵۹)

جو لوگ بیٹیوں کی پیدائش پر دل چھوٹا کرتے ہیں یا اس وجہ سے کُڑھتے رہتے ہیں وہ بیٹی کی پیدائش اور بیٹی کی فضیلت پر 4 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم سماعت فرمائیں۔

(1)"جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گھر فرشتوں کو بھیجتا ہے جو آکر کہتے

ہیں: "اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔" پھر فرشتے اس بچی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک ناتُواں وکمزور جان ہے جو ایک ناتُواں سے پیدا ہوئی ہے، جو شخص اس ناتُواں جان کی پرورش کی ذمہ داری لے گا تو قیامت تک مددِ خدا (عَزَّوَجَلَّ) اس کے شاملِ حال رہے گی۔" (مجمع الزوائد، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء فی الاولاد، ۲۸۵/۸، حدیث: ۱۳۴۸۴)

(2) "جس کے ہاں بیٹی پیدا ہو اور وہ اسے اِیذاء نہ دے اور نہ ہی بُرا جانے اور نہ بیٹے کو بیٹی پر فضیلت دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا۔"

(المستدرک للحاکم، کتاب البر والصلة، ۵/۲۴۸، حدیث: ۷۴۲۸)

(3) "جس کی تین بیٹیاں ہوں، وہ ان کا خیال رکھے، ان کو اچھی رہائش دے، ان کی کفالت کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔" عرض کی گئی: "اور دو ہوں تو؟" فرمایا: "اور دو ہوں تب بھی۔" عرض کی گئی: "اگر ایک ہو تو؟" فرمایا: "اگر ایک ہو تو بھی۔" (المعجم الاوسط، ۴/۳۴۷، حدیث: ۶۱۹۹)

(4) "جس شخص پر بیٹیوں کی پرورش کا بار پڑ جائے اور وہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لئے جہنَّم سے روک بن جائیں گی۔"

(مسلم، کتاب البر و الصلة، باب فضل الاحسان الی البنات، ص ۱۴۱۴، حدیث: ۲۶۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی بیٹی کو منحوس کہنے اور اس کی پیدائش کو بدشگُونی سمجھنے کے بجائے خود بھی اس کی ولادت پر شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے خوب خوشیاں منانی چاہئیں اور کسی کو بیٹی کی ولادت پر کڑھتا، دل برداشتہ ہوتا اور غم میں ڈوبا ہوا پائیں تو اس کو بھی نیکی کی دعوت دے کر اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔ نیز بیٹی کی اچھی تعلیم و تربیّت کیلئے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام چلنے

والے مدرسۃ المدینہ للبنات، جامعۃُ المدینہ للبنات اور دار المدینہ للبنات میں داخل کروا دیجئے، اپنے شہر / عَلاقے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کروائیے، مقامی اسلامی بہنوں کے ساتھ مل کر دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے 8 مدنی کاموں میں حصہ لے کر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا مدنی ذہن بنائیے، اگر آپ کی بیٹی بڑی ہو گئیں ہیں مگر ابھی تک قرآن نہیں پڑھا تو دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے مدرسۃ المدینہ بالغات میں داخلہ کروائیے، جہاں اسلامی بہنیں قرآنِ پاک پڑھانے کے ساتھ ساتھ اسلامی بہنوں کے ضروری مسائل بھی انہیں سمجھاتی ہیں، سکھاتی ہیں، مبلغہ بناتی ہیں، معلمہ بناتی ہیں، ماں باپ کا ادب سکھاتی ہیں، گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھول عطا فرماتی ہیں۔ اس کے علاوہ اولاد بالخصوص بیٹی کی بہتر پرورش سے مُتعلق مدنی پھول حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ "**اولاد کے حقوق**" اور "**بیٹی کی پرورش**" کا مطالعہ بھی بے حد مفید ہے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بیٹی کی ولادت سے متعلق بد شُگُونی کی ایسی مثال سُنی کہ جو کم وبیش ہر جگہ ہی پائی جاتی ہے۔ بد شُگُونی ایک عالمی بیماری ہے، مختلف علاقوں میں رہنے والے لوگ مختلف چیزوں سے بد شگونیاں لیتے ہیں۔ آیئے! "**بد شُگُونی سے بچیں**" کے 13 حروف کی نسبت سے بد شُگُونی کی مزید 13 مثالیں سنتے ہیں۔ (1) اندھے، لنگڑے، ایک آنکھ والے اور معذور افراد میں سے کسی کو یا کبھی کسی خاص پرندے یا جانور کو دیکھ کر یا اس کی آواز کو سن کر بَد شُگُونی کا شکار ہو جانا۔ جیسے بلی کے رونے کی آواز، اُلّو کو دیکھ لینا، وغیرہ (2) کبھی کسی وَقْت یا دن یا مہینے سے بد فالی لینا۔ (3) کوئی کام کرنے کا اِرادہ کیا

اور کسی نے طریقہ کار میں نَقْص کی نشاندہی کر دی یا اس کام سے رُک جانے کا کہا تو اس سے بدشُگُونی لینا کہ تم نے ابتداء ہی میں ٹانگ اَڑا دی، اب تو یہ کام نہیں ہو سکے گا۔(4) اخبارات میں شائع ہونے والے ستاروں کے کھیل سے اپنی زندگی کو غمگین و رَنجیدہ کرلینا۔(5)مہمان کی رخصتی کے بعد گھر میں جھاڑو دینے کو منحوس خیال کرنا۔(6) جوتا اُتارتے وَقْت جوتے پر جوتا آنے سے بدشُگُونی لینا۔(7)سیدھی آنکھ پھڑکے تو یقین کرلینا کہ کوئی مصیبت آئے گی(8) یہ سمجھنا کہ خالی قینچی چلانے سے گھر میں لڑائی ہوتی ہے اور کسی کا کنگھا اِستعمال کرنے سے دونوں میں جھگڑا ہوتا ہے۔(9)بچہ سویا ہوا ہو اُس کے اوپر سے کوئی پھلانگ کر گزر جائے تو بچے کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے(10) رات کو آئینہ دیکھنے سے چہرے پر جُھریاں پڑتی ہیں(11)سورج گرہن کے وَقْت حامِلہ عورت چُھری سے کوئی چیز نہ کاٹے کہ بچہ پیدا ہو گا تو اس کا ہاتھ یا پاؤں کٹا یا چِرا ہوا ہو گا(12) کبھی نمبروں سے بدفالی لینا(بالخصوص یورپی ممالک کے رہنے والے 13 کے ہندسے کو منحوس سمجھتے ہیں) (13) مغرب کی اذان کے وَقْت تمام لائٹیں روشن کر دینی چاہئیں ورنہ بلائیں اُترتی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بدشُگُونی کے نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدشُگُونی حرام اور گناہ کا کام ہے اور اس سے بچنا بے حد ضروری ہے۔ مگر افسوس کہ یہ ایسا بھیانک آسیب ہے جو ہمارے مُعاشَرہ کو اپنے پنجے میں جکڑے تباہی کے راستے پر لئے جارہا ہے یہ ہماری دُنیا و آخرت کی زِندگی کو مکمل تباہ کرنے پر تُلا ہوا ہے اس کے نُقصانات بہُت ہیں شاید ہم میں سے اَکثرِیَّت اَیسی ہے جو اِن کے نُقصانات سے ہی واقف نہیں ہے۔

بد شُگُونی کے نُقصانات میں سے ایک بہُت ہی بڑا نُقصان یہ ہے کہ ❁ بد شُگُونی کا شکار ہونے والوں کا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اِعْتماد اور تَوَکُّل کمزور ہو جاتا ہے اور وہ بَجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر تَوَکُّل کرنے کے اُن مادّی چیزوں کو اپنے اِعْتقاد کا مَحْوَر بنالیتے ہیں کہ جن سے بَد شُگُونی کا تَعلّق ہو اور اِس کے علاوہ ❁ بد شُگُونی لینے والے کے ذِہن میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں بَد گمانی پَیدا ہو جاتی ہے۔ ❁ اُس کا تقدیر پر ایمان کمزور ہونے لگتا ہے۔ ❁ ساتھ ہی ساتھ شَیطانی وَسْوَسوں کا دروازہ بھی کھلتا ہے۔ ❁ بد فالی سے آدَمی کے اندر تَوَہُّم پَرَستی (یعنی وہمی ہونا)، بُزدِلی، ڈر اور خوف، پَست ہمّتی اور تنگ دِلی پَیدا ہو جاتی ہے۔ ❁ اور جب وہ کسی کام میں ناکام ہوتا ہے تو انتہائی مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے حالانکہ کسی بھی مُعاملہ میں ناکامی کی بہُت سی وُجُوہات ہو سکتی ہیں مثلاً کام کرنے کا طریقہ دُرُست نہ ہونا، غَلط وَقْت اور غَلط جگہ پر کام کرنا اور ناتَجرِبہ کاری وغیرہ وغیرہ، لیکن بَد شُگُونی کا عادِی شَخْص اپنی ناکامی کا سَبَب نُحُوسَت کو قرار دینے کی وَجہ سے اپنی اِصْلاح سے مَحْرُوم رہ جاتا ہے کیونکہ اسے اَپنی غلطیوں کا کوئی اِحْساس ہی نہیں ہوتا وہ تو اَپنی ہر غَلَطی کا ذِمّہ دار کسی کالی بلّی یا کُتّے کو قرار دیتا ہے۔ ❁ بد شُگُونی کی وَجہ سے بعض اَوْقات رِشتے ناطے ٹُوٹ جاتے ہیں اور پھر آپَس کی ناچاقیاں زِندگی کو اَجِیرن (ناگوار) کر کے رکھ دیتی ہیں۔ ❁ اور جو لوگ اپنے اوپر بد فالی کا دروازہ کھول لیتے ہیں اُنہیں ہر چیز مَنحُوس نَظر آنے لگتی ہے، کسی کام کے لیے گھر سے نکلے اور کالی بلّی نے راستہ کاٹ لیا تو یہ ذِہن بنالیتے ہیں کہ اب ہمارا کام نہیں ہو گا اور واپس گھر آگئے، ایک شَخْص صُبْح سویرے اپنی دُکان کھولنے جاتا ہے راستہ میں کوئی حادِثہ پیش آیا تو سمجھ لیتا ہے کہ آج کا دِن میرے لیے مَنحُوس ہے لہٰذا آج مجھے نُقصان ہو گا یوں ان کا نظامِ زِندَگی دَرْہَم بَرْہَم ہو کر رہ جاتا ہے۔ (بد شُگُونی ص ۱۸۔۲۴ ملخصا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد شُگُونی کے ان نقصانات کو ذہن میں رکھیے، اور جب بھی بد شُگُونی میں پڑنے کا اندیشہ ہو تو یہ نقصانات ذہن میں لائیے اور کچھ یوں ذہن بنانے کی کوشش کیجئے کہ بد شُگُونی

میں پڑنا گناہ کا کام ہے اور یہ میرے لیے دنیا و آخرت میں باعثِ نُقصان ہے۔ جب ہمارا یہ ذہن بن جائے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس آفت سے جان چھوٹ جائے گی۔ بد شگُونی سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس کے اسباب پر غور کیا جائے اور اس کے علاج کیلئے بھی کوشش کی جائے۔ آیئے بد شگُونی کے چند اسباب اور ان کے علاج سن کر اس پر عمل کی نیت کرتے ہیں۔

بد شگُونی کے 6 اسباب اور اُن کے علاج:

(1)... بد شگُونی کا پہلا سبب اِسلامی عقائد سے لاعلمی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ تقدیر پر اِن معنوں میں اعتقاد رکھے کہ ہر بھلائی، بُرائی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے علمِ اَزلی کے موافق مقدّر فرمادی ہے، جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا، اپنے عِلْم سے جانا اور وہی لکھ دیا۔ تو بد شگُونی دل میں جگہ ہی نہیں بنا سکے گی کیونکہ جب بھی انسان کو کوئی نقصان پہنچے گا تو وہ یہ ذہن بنالے گا کہ یہ میری تقدیر میں لکھا تھا نہ کہ کسی چیز کی نُحوست کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔

(2)... بد شگُونی کا دوسرا سبب توکل کی کمی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ جب بھی کوئی بد شگُونی دل میں کھٹکے تو رب عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بد شگُونی کا خیال دل سے جاتا رہے گا۔

(3)... بد شگُونی کا تیسرا سبب بدفالی کی وجہ سے کام سے رک جانا ہے۔ اِس کا علاج یہ ہے کہ جب کسی کام میں بدفالی نکلے تو اسے کر گزریئے اور اپنے دل میں اس خیال کو جگہ مت دیجئے کہ اس بدفالی کے سبب مجھے اس کام میں کوئی خسارہ وغیرہ ہو گا۔

(4)... بد شگُونی کا چوتھا سبب اس کی ہلاکت خیزیوں اور نقصانات سے بے خبری ہے کہ بندہ جب کسی چیز کے نقصان سے ہی باخبر نہیں ہے تو اس سے بچے گا کیسے؟ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ بد شگُونی کی ہلاکت

خیزیوں اور نُقصانات کو پڑھے، ان پر غور کرتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش بھی کرے۔

(5)...بدشُگُونی کا پانچواں سبب روز مرہ کے معمولات میں وظائف شامل نہ ہونا ہے۔اس کا علاج اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجددِ دین وملت، پروانۂ شمع رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کچھ یوں ارشاد فرماتے ہیں: ''اس قسم (یعنی بد شگُونی وغیرہ) کے خطرے وَسوسے جب کبھی پیدا ہوں اُن کے واسطے قرآن کریم وحدیث شریف سے چند مختصر وبیشمار نافِع (فائدہ دینے والی) دعائیں لکھتا ہوں انہیں ایک ایک بار خواہ زائد (یعنی ایک سے زیادہ مرتبہ) آپ اور آپ کے گھر والے پڑھ لیں۔ اگر دل پُختہ ہو جائے اور وہ وہم جاتا رہے تو بہتر ورنہ جب وہ وَسْوَسہ پیدا ہو ایک ایک دفعہ پڑھ لیجئے اور یقین کیجئے کہ اللہ ورسول کے وعدے سچے ہیں اور شیطان مَلْعُون کا ڈرانا جُھوٹا۔ چند بار میں بِعَوْنِہٖ تَعَالٰی (یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی مدد سے) وہ وَہم بالکل زائل (یعنی ختم) ہو جائے گا اور اَصلاً (بالکل) کبھی کسی طرح اس سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ وہ دعائیں یہ ہیں: ''لَنْ یُّصِیْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَاۚ هُوَ مَوْلٰىنَاۚ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ'' ترجمۂ کنزالایمان: ہمیں نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دیا وہ ہمارا مولیٰ ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہئے'' (پ۱۰،التوبۃ:۵۱) ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ'' ترجمۂ کنزالایمان: اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز۔'' (پ۴، آل عمران:۱۷۳) ''اَللّٰھُمَّ لَایَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِكَ'' یعنی الٰہی! اچھی باتیں تیرے سوا کوئی نہیں لاتا اور بُری باتیں تیرے سوا کوئی دُور نہیں کرتا اور کوئی زور طاقت نہیں مگر تیری طرف سے۔ ''اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری فال فال ہے اور تیری ہی خیر خیر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔'' (باطنی بیماریوں کی معلومات، ص289بتغیر قلیل)

(6)... بد شُگُونی کا چھٹا سبَب نیک شُگُون اختیار نہ کرنا یا نیک شُگُون اختیار کرنے میں توجہ نہ دینا اور اس کی بنیادی معلومات کا نہ ہونا بھی ہے۔ برا شُگُون لے کر اس پر عمل کرنے سے چونکہ شریعت منع فرماتی ہے اور نیک شُگُون لینا شرعاً مستحب ہے۔ تو برے شُگُون سے بچنے کیلئے نیک شُگُون لینے کی عادت بنائی جائے۔ مگر بد قسمتی سے نیک شُگُون کے بارے میں معلومات نہ ہونے کے سبب بہت سے وہ طریقے جن سے فال لیا جاتا ہے ناجائز ہونے کے باوجود لوگ انہیں جائز سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید کا کوئی بھی صفحہ کھول کر سب سے پہلی آیت کے ترجمے سے اپنے کام کے بارے میں خود ساختہ مفہوم اَخذ کر لینا۔

قرآنی فال نکالنا ناجائز ہے

اس طرح فال نکالنا ناجائز ہے۔ حدیقہ ندیہ میں ہے: قرآنی فال اور اس طرح کی دیگر فال جو فی زمانہ نکالی جاتی ہیں نیک فالی میں نہیں آتیں۔ یہ ناجائز ہیں۔ (حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ، ۲/۲۶ ملخصًا) جبکہ بریقہ محمودیہ میں ہے: قرآن پاک سے بد شُگُونی لینا مکروہِ تحریمی ہے۔ (بریقہ محمودیہ شرح طریقہ محمدیہ، باب الخامس والعشرون، ۲/۳۸۶)

نیک شُگُون مراد لینے کے جائز طریقوں میں سے ایک طریقہ استخارہ بھی ہے۔ اور یہ ایسا عمل ہے کہ اس کی ترغیب احادیثِ مبارکہ میں بھی وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں تمام اُمور میں استخارہ تعلیم فرماتے جیسے قرآن کی سُورت تعلیم فرماتے تھے۔

(بُخارِی، کتاب التھجد، باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی، ۱/۳۹۳، حدیث ۱۱۶۲)

مفسرِ شہیر، حکیم الامت، مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی

نمازِ استخارہ ایسے اہتمام سے سکھاتے تھے جیسے قرآن مجید کی سورت۔اِستخارہ کے معنی ہیں خیر مانگنا یا کسی سے بھلائی کا مشورہ کرنا، چونکہ اس (استخارہ کی) دُعا و نماز میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے گویا مشورہ کرتا ہے کہ فلاں کام کروں یا نہ کروں اسی لئے اسے اِستخارہ کہتے ہیں۔(مراٰۃ المناجیح،۲/ ۳۰۱)

یاد رکھئے! استخارہ کے کچھ آداب ہیں جن کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

(1)...استخارہ صِرف ان کاموں کے بارے میں کیا جاسکتا ہے جو ہر مسلمان کی رائے پر چھوڑے گئے ہیں مثلاً تجارت یا ملازمت میں سے کس کا انتخاب کیا جائے؟ مکان و دکان کی خریداری مفید ہو گی یا نہیں؟ شادی کہاں کی جائے؟

(2)... استخارہ کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ وہ کام جائز ہو، جن کاموں کے بارے میں شریعت نے واضح اَحکام بیان کر دیئے ہیں وہ لازمی طور پر ادا کرنے ہوں گے ان میں استخارہ نہیں ہوتا۔ جیسے پنج وقتہ فرض نمازیں پڑھنا، زکوۃ ادا کرنا، اسی طرح وہ کام جن سے شریعت نے منع کیا ہے ان کے کرنے کیلئے بھی استخارہ نہیں ہوتا جیسے جھوٹ بولنا، شراب، جُوئے کا اڈہ وغیرہ کھولنے کا کاروبار کرنا۔

(3)...اِستخارہ کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اِستخارہ ایسے کام کے متعلق کیا جائے جس کے کرنے کے بارے میں طبیعت کا کسی طرف مَیلان نہ ہو کیونکہ اگر کسی ایک طرف رَغبت پیدا ہو چکی ہو گی تو پھر اِستخارہ کی مدد سے صحیح صورتحال کا واضح ہونا بہت مشکل ہو جائیگا۔(فتح الباری،۱۲/ ۱۵۵ ملخصًا)

(4)...استخارہ کا جواب ظَنِّی ہوتا ہے یقینی نہیں اِستخارہ میں جو اشارہ آئے اس پر عمل کرنا بہتر ہے لیکن اس کے خِلاف بھی عمل کرنا جائز ہے۔استخارہ کرنے کے بعد اس پر عمل کرنا فرض یا واجب نہیں ہو جاتا۔اور اِستخارہ کے خلاف کرنے والا گناہ گار بھی نہیں ہوتا اور ایسا کرنے سے کسی قسم کا نقصان بھی نہیں

ہوتا۔ اگر استخارہ کے خِلاف کرنے ہی میں دُنیاوی فائدہ ظاہر ہوتو اس پر عمل کرنے میں کچھ مُضائقہ بھی نہیں۔ہاں البتہ بِلاوَجہ استخارہ کرنے کے بعد اس کے خلاف عمل نہیں کرنا چاہئے۔

استخارے کی مزید معلومات اور طریقہ جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 1247 صَفحات پر مشتَمل کتاب "بہارِ شریعَت جلد اوّل" کے صفحہ 681 تا 683 اور 126 صفحات پر مشتمل کتاب "بدشگونی" کے صفحہ 44 تا 53 کا مُطالَعہ فرمالیجئے۔

ہاتھوں ہاتھ استخارہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا کے کم و بیش 192 ممالک میں اپنا مدنی پیغام پہنچا چکی ہے اور خدمتِ دین کے کم و بیش 95 شعبہ جات میں مدنی کام جاری و ساری ہے، ان شعبہ جات میں ایک شعبہ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ بھی ہے، مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کا کام دکھیارے مسلمانوں کی بذریعہ مکتوبات غم خواری اور تعویذات، اَورادو وظائف کے ذَرِیعے فی سبیل اللہ رُوحانی عِلاج کرنا ہے۔

مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ کے بستوں پر ماہانہ تقریباً 1 لاکھ 64 ہزار سے زائد مریض، 3 لاکھ 45 ہزار سے زائد تعویذات، 1 لاکھ 86 ہزار سے زائد اوراد اور 56 ہزار سے زائد مکتوبات فی سبیل اللہ ملک و بیرونِ ملک ارسال کئے جاتے ہیں۔ اس شعبے کے تحت "استخارہ مجلس" بھی ہے۔ روزانہ پوری دُنیا سے بذریعہ فون کثیر عاشقانِ رسول اِستخارے کے ذریعے اپنے مسائل کا حل جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ماہانہ کم و بیش 50,000 (پچاس ہزار) کے قریب اسلامی بھائی اس اِستخارہ سروس پر رابطہ فرماتے ہیں۔ پاکستانی وقت کے مطابق روزانہ صبح 9 بجے سے اگلے دن صبح 5 بجے تک (مسلسل 20 گھنٹے) ہاتھوں ہاتھ

استخارہ اس نمبر پر کیا جاتا ہے۔ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ 021-34858711

ہر جمعرات مغرب تا جمعہ صبح 9 بجے تک اور ہر اتوار صبح 9 تا شام 6 بجے تک استخارہ نہیں ہوتا، اور اسلامی بہنیں رابطہ نہ فرمائیں بلکہ اپنے گھر کے کسی مرد کے ذریعے فون کروا کر استخارہ کرواسکتی ہیں۔ اس کے علاوہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہفتے میں 2 دن مدنی چینل پر رُوحانی علاج و استخارہ نامی سلسلہ براہِ راست نشر ہوتا ہے، اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر ای میل استخارہ سروس بھی موجود ہے۔ جس پر روزانہ سینکڑوں میلز موصول ہوتی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی و عروج عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے بد شُگُونی سے متعلق سننے کی سعادت حاصل کی۔ سب سے پہلے میں نے آپ کو ایک حکایت سنائی کہ جس میں ایک شخص اپنے سفر کے دوران مختلف بد شگونیوں کا شکار ہوا اور سفر سے واپسی کا ارادہ کیا مگر اس نے فقر و فاقہ اور تنگدستی سے مجبور ہو کر کھانے کی تلاش میں سفر جاری رکھا لیکن ایک مقام پر پہنچ کر جب اس کی توقع سے زیادہ رقم اسے مل گئی تو اس نے یہ ذہن بنالیا کہ بد شُگُونی کی کوئی حقیقت نہیں یہ صرف میرا وہم تھا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اگر ہمارے ساتھ کوئی اس طرح کا واقعہ پیش آئے اور ہم اسے بد شُگُونی سمجھ بیٹھیں تو فوراً شیطانی وسوسہ سمجھتے ہوئے جھٹک دینا چاہیے۔ وسوسوں کے علاج کے بارے میں اہم معلومات حاصل کرنے کیلئے بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُم

الْعَالِیَہ کا رسالہ ”وسوسے اور ان کا علاج“ کا مطالعہ کیجئے۔ اس کے بعد ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ شُگون دوطرح کا ہے ایک بُرا شُگون ہوتا ہے اور دوسرا اچھا شگون۔ مذہبِ اسلام اچھا شُگون لینے کی اجازت دیتا ہے مثلاً ہم صبح کسی کام کیلئے گھر سے نکلے اور کسی وَلیُّ اللہ کی زیارت ہوگئی تو ہمیں یہ نیک شُگون لینا چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس نیک بندے کی زیارت کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرا یہ کام ہوجائے گا۔ اس کے بعد بدشُگونی سے مُتعلِّق آیاتِ کریمہ، احادیثِ مبارکہ اوراعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مبارک فتوے سے یہ معلوم ہوا کہ بدشُگونی کی درحقیقت کوئی اصل نہیں یہ صرف لوگوں کا وہم ہے کہ میں نے صبح فلاں شخص کو دیکھا تھا تو میرے ساتھ ایسا ہوا، یادرکھئے! اس طرح کسی کو منحوس کہنے میں اس کی شدید دل آزاری ہوتی ہے اور مسلمان کی دل آزاری کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس کے بعد میں نے آپ کو بدشُگونی کی مثالوں میں سے عالمگیر بدشُگونی یعنی بیٹی کی پیدائش کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نحوست سمجھنے کے بارے میں بتایا کہ لوگ بیٹے کے مقابلے میں بیٹی کی پیدائش پر زیادہ خوشی کا اظہار نہیں کرتے اور کسی کے بیٹیاں ہی بیٹیاں پیدا ہوجائیں تو بعض اوقات ان کی ماں کو بھی طعن و تشنیع کے تِیروں سے اس کا دل دُکھایا جاتا ہے۔ ہمیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں اولاد کی نعمت سے نوازا ہے بعض بے اولاد لوگ اس نعمت کو پانے کیلئے نہ جانے کتنے جتَن کرتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بیٹی کی پیدائش کو زحمت سمجھنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت سمجھیں اور اس کی خوب اچھی پرورش کرکے جنت کے حقدار بنیں۔ اس کے بعد ہم نے بدشُگونی کے مزید مثالیں، اس کے نقصانات اور علاج کے بارے میں سنا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بدشُگونی کی آفت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلے میں سفر کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی عادتِ بد سے پیچھا چھڑانے کیلئے ماحول کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ اگر ہم جھوٹ ، غیبت ، چغلی ، ماں باپ کی نافرمانی ، مسلمان کی دل آزاری ، چوری ڈکیتی وغیرہ ظاہری وباطنی گناہوں سے بچنے اور پنج وقتہ نمازوں کے عادی بننے ، سچ بولنے ، ماں باپ کی فرمانبرداری ، حسنِ اخلاق کی عادت اپنانے اور بہت سی نیکیوں کا عادی بننے کے خواہش مند ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع، ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت اور ہر ماہ عاشقانِ رسول کے ساتھ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کا معمول بنالیجئے۔ اگر آپ اپنی روزمرہ کی دنیاوی مصروفیات ترک کرکے اپنے گھر والوں اور بُرے دوستوں کی صحبت چھوڑ کر ان مدنی قافلوں میں سفر کریں گے تو اپنے طرزِ زندگی پر دیانت دارانہ غور وفکر کا موقع میسر آئے گا، اپنی آخرت کو بہتر سے بہتر بنانے کی خواہش دل میں پیدا ہوگی، جس کے نتیجے میں اب تک کئے جانے والے گناہوں کے ارتکاب پر ندامت محسوس ہوگی، ان گناہوں کی ملنے والی سزاؤں کا تصور کرکے رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے ، دوسری طرف اپنی ناتوانی و بے کسی کا احساس دامن گیر ہوگا اور اگر دل زندہ ہوا تو خوفِ خدا کے سبب آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک کر رخساروں پر بہنے لگیں گے۔ ان مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کی برکت سے فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ زبان پر درودِ پاک جاری ہوجائے گا ، اور زبان تلاوتِ قرآن ، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول کی عادی بن جائے گی ، دُنیا کی محبت میں ڈوبا ہوا دل آخرت کی بہتری کے لئے بے چین ہوجائے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد شُگُونی و بد گمانی، بے حیائی و بے پردگی اور اس طرح کے دیگر امراض سے شفا پانے اور سُنّتوں پر عمل کرنے اور ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں کی دھومیں مچانے والے بن جائیے۔ ذیلی حلقے کے ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام روزانہ "صدائے مدینہ" بھی ہے، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں نمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا "صدائے مدینہ" کہلاتا ہے۔ اور نمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا سنّتِ فارُوقی بھی ہے۔ منقول ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ عادتِ مبارکہ تھی کہ جب نمازِ فجر کے لیے اپنے گھر سے تشریف لاتے تو راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے نیز اذانِ فجر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا تو اسے بھی جگاتے۔ (طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر، ج۳، ص ۲۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے متعلقین و محبین و تمام دعوتِ اسلامی والوں کو مدنی انعامات میں ایک مدنی انعام صدائے مدینہ کا بھی عطا فرمایا ہے، بلاشبہ روزانہ سینکڑوں اسلامی بھائی دیگر لوگوں کو نمازِ فجر کے لیے جگاتے اور ادائے فاروقی پر عمل کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں۔ آیئے اسی ضمن میں ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

مہاراشٹر (ہند) کے اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی سے قبل میں مرضِ عصیاں میں انتہاء درجے تک مبتلا ہو چکا تھا۔ دن بھر مزدوری کرنے کے بعد جو رقم حاصل ہوتی رات کو اسی سے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شراب خرید کر خوب عیاشی کرتا، شور شرابا

کرتا، گالیاں تک بکتااور والدین واہل محلہ کو خوب تنگ کرتا، اسکے علاوہ میں پرلے درجے کاجواری وبے نمازی بھی تھا۔اسی غفلت میں میری زندگی کے قیمتی ایام ضائع ہوتے رہے آخرکارمیری قسمت کاستارہ چمکا۔ ہوایوں کہ خوش قسمتی سے میری ملاقات دعوتِ اسلامی کے ایک ذِمّہ داراسلامی بھائی سے ہوئی۔ انہوں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافلے میں سَفَر کرنے کی ترغیب دلائی۔ مجھ سے انکارنہ ہوسکااور میں ہاتھوں ہاتھ تین دن کے مَدَنی قافلے کامسافربن گیا۔ مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کی صحبت ملی اور بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل بھی سننے کو ملے۔ جس کی یہ بَرَکت حاصل ہوئی کہ مجھ جیسا پکابے نمازی، شرابی وجُواری تائِب ہوکرنہ صرف نماز پڑھنے والا بن گیابلکہ صدائے مدینہ لگانے والا اور دوسروں کومَدَنی قافلوں کامسافِربنانے والا بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری اِنفرادی کوشش سے اب تک 30 اسلامی بھائی مَدَنی قافلوں کے مسافِربن چکے ہیں اور اس وقت میں ایک مسجد میں مؤذِّن ہوں اور خوب مَدَنی کاموں کی دھومیں مچارہاہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طَرَف لاتے ہوئے سُنّت کی فَضِیلَت اور چَنْد سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالَت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمْعِ بَزمِ ہدایت، نَوشَئہ بَزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ا ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے بانیٔ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے لباس کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ✹ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پَردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۲ ص۵۹ حدیث ۲۵۰۴) مُفسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پَردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں اَیسے ہی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر جنّات کی نِگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شَرْم گاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مراٰۃ ج ا ص ۲۶۸) ✹ جو باوجودِ قُدرت زیب وزِینَت کا لِباس پہننا تواضُع (یعنی عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو کَرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔ (ابوداوٗد ج۴ ص۳۲۶ حدیث ۴۷۷۸) ✹ لِباس حَلال کمائی سے ہو اور جو لِباس حَرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اُس میں فَرض و نَفل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (کَشْفُ الْاِلْتِبَاس فِی اسْتِحْبَابِ اللِّبَاس لِلشَّیخ عبدالحق الدّھلوی ص ۳۶) ✹ (لباس) پہنتے وَقت سیدھی طَرَف سے شُرُوع کیجئے (کہ سُنّت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔ (اَیضاً ص۴۳) ✹ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے بر عکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طَرَف سے شُرُوع کیجئے۔ ✹ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد 3 صَفحہ 409 پر ہے: سُنّت یہ ہے کہ دامَن کی لمبائی آدھی پِنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زِیادہ سے زِیادہ اُنگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالِشت ہو۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص

۵۷۹) ✹ سُنّت یہ ہے کہ مَرْد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے۔(مراٰۃ ج۶ ص۹۴) ✹ مَرد مَردانہ اور عَورَت زَنانہ ہی لِباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کالحاظ رکھئے۔ ✹ تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے۔ تکبُّر ہے یا نہیں اِس کی شَناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پَیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رَہی تو تکبُّر آگیا۔ لٰہذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بَہُت بُری صِفَت ہے۔

(بہارِ شریعت ج۳ ص۴۰۹،رَدُّالْمُحتار ج۹، ص۵۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صَفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تم سُدھر جاؤ گے گر اِدھر آؤ گے
سیکھنے سنّتیں، قافِلے میں چلو
فضلِ مولیٰ سے جب آئیں گے پائیں گے
جذبۂ عِلم دیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ منوّرہ، سردارِ مکہ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: فرض حج کرو بے شک اس کا اَجر بیس غَزوات میں شرکت کرنے سے زیادہ ہے اور مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھنا اس کے برابر ہے۔ (فردوس الاخبار، ۲/۲۰۷ حدیث ۲۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲) جِتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورتاً سمٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❁ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❁ دیکھ کر بیان کروں گا ❁ پارہ 14، سورۂ نَحْل، آیت125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ**(ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے)اور بُخاری شریف (حدیث4361)میں وارِد اِس فرمانِ مصطفٰےصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَ لَوْاٰيَةً**۔ یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ❁ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❁ اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❁ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا ❁ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❁ نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے ایک ایسی عظیم ہَستی کے مُتعلِّق چند مدنی پُھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا کہ جن کی وَجہ سے اسلام کی عِزَّت، شان وشوکت اور قُوَّت میں اِضافہ ہوا جنہوں نے سَخاوت کے دریا بہادیئے، جن کا فیضان کئی صَدیاں گزر جانے کے باوجود آج بھی جاری وساری ہے، جن کے مزارِ پُر انوار پر ہر وقت لوگوں کا ہجوم رہتا ہے جو حاضر ہو کر اپنی مُنہ مانگی جائز مُرادیں پاتے ہیں۔ یہ اَہم شَخصیَّت کون تھیں ان کا نام ونَسب کُنیَّت ولَقب اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیان

کروں گا۔ نیز آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حُصولِ علم کیلئے سفر کرنا نیز آپ کی پاکیزہ عادات وصِفات مثلاً شریعت کی بجا آوری، مہمانوں کی مہمان نوازی اور پیر ومُرشد کی فرمانبرداری سے مُتعلِّق مدنی پھول بھی آپ کے گوش گزار کروں گا،اس کے علاوہ آپ کی کرامت اور آخر میں پانی پینے کی سُنّتیں اور آداب بھی بیان کروں گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آیئے !سب سے پہلے ایک حکایت سنتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جادو گر کا قبول اسلام

رائے راجو ایک بہت بڑا غیر مُسلم جادو گر تھا لوگ اسے اپنے جانوروں کا دودھ دیا کرتے تھے اور اگر کوئی اسے دُودھ کا نذرانہ نہ دیتا تو وہ اس کے جانوروں پر ایسا جادو کرتا کہ جانوروں کے تھنوں سے دودھ کے بجائے خون نکلنے لگتا، ایک دن ایک بوڑھی عورت رائے راجو کے پاس دودھ لے جارہی تھی کہ ایک بزرگ نے اسے بلاکر فرمایا یہ دُودھ مجھے دیدو اور جو اس کی قیمت بنتی ہے وہ لے لو اس بوڑھی عورت نے کہا کہ ہمیں بہر صورت یہ دودھ رائے راجو کو دینا ہی پڑتا ہے ورنہ ہمارے جانوروں کے تھنوں سے دُودھ کے بجائے خون آنے لگتا ہے یہ سن کر اُس بُزرگ نے مُسکرا کر فرمایا اگر تم یہ دودھ مجھ دے دو تو تمہارے جانوروں کا دودھ پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ جائے گا یہ سُنتے ہی اس عورت نے آپ کو دودھ پیش کر دیا جب وہ اپنے گھر گئی تو یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اسکے جانوروں میں اس قدر دودھ تھا کہ تمام برتن بھر جانے کے بعد بھی تھنوں سے دودھ ختم نہیں ہو رہا تھا جب اُس بزرگ کی یہ زندہ کرامت لوگوں میں عام ہوئی تو گرد و نَواح سے لوگ دودھ کا نذرانہ لیکر حاضر ہونے لگے ایک طرف تو لوگوں کی عقیدت کا یہ حال تھا اور دوسری طرف رائے راجو یہ ماجرا دیکھ کر آگ بگولا ہو رہا تھا

آخر کار ان بزرگ کی بار گاہ میں حاضر ہوا اور انہیں مُقابلے کے لئے للکارتے ہوئے کہنے لگا کہ اگر آپ کے پاس کوئی کمال ہے تو دکھائیں بزرگ نے فرمایا میں کوئی جادو گر نہیں میں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک عاجز بندہ ہوں ہاں اگر تمہارے پاس کوئی کمال ہے تو تم دکھاؤ یہ سنتے ہی وہ اپنے جادو کے زور پر ہوا میں اُڑنے لگا۔ وہ بزرگ یہ دیکھ کر مُسکرائے اور اپنے جوتے ہوا میں اُچھال دیئے جوتے رائے راجو کے ساتھ ہوا میں اُڑنے لگے ان بزرگ کی یہ کرامت دیکھ کر رائے راجو اتنا مُتاثر ہوا کہ توبہ کر کے دائرۂ اسلام میں داخل ہو گیا نہ صرف مسلمان ہوا بلکہ آپ کے ہاتھ پر بیعت بھی کی اور آپ کی صحبت بابرکت سے فیضیاب بھی ہوا۔ (تذکرہ اولیائے لاہور، ص۵۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے جس باکرامت ہستی کی ایمان اَفروز کرامت سماعت فرمائی کہ ایک نظرِ ولایت سے اُنہوں نے اس جادو گر کو کُفر کے اندھیروں سے نکال کر نُورِ اسلام سے مالامال فرمادیا، بھٹکے ہوئے راستے سے ہٹا کر صراطِ مُستقیم پر گامزن فرمادیا۔ کیا آپ جانتے ہیں یہ کون تھے؟ یہ عظیم شخصیت حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش سیّد ابُوالحسن علی بن عُثمان حسنی جلّابی ہجویری جنیدی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی تھے۔

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ برصغیر پاک و ہند کے اَوَّلین مُبلغینِ اسلام میں سے وہ عظیم شخصیّت ہیں جنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کرم نوازیوں اور سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عنایتوں سے ہند میں اسلام کا پرچم لہرایا، اسے نُورِ اسلام سے مُنوَّر فرمایا، جہالت و گمراہی میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو توحید و رسالت کے انوار سے رُوشناس کروایا، لوگوں کے دلوں میں خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کی محبت کے پُھول کھلائے اور

معرفتِ الٰہی کے خزانے لُٹائے۔ آپ کے درس و تدریس، وعظ و تبلیغ، اجتماعی و انفرادی کوشش، تصنیف و تحریر اور روحانی قوت سے ہند میں نہایت ہی تیزی سے اسلام کی روشنی پھیلنا شروع ہوئی اور لوگ جوق در جوق دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ آیئے ہم بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ذکرِ خیر سے برکتیں حاصل کرتے ہیں۔

ولادت و سلسلۂ نسب

حضرت سیّدُنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی ولادتِ باسعادت کم وبیش ۴۰۰ھ میں غزنی شہر (مشرقی افغانستان) کے محلہ جلّاب میں ہوئی۔ کچھ عرصے بعد آپ کا خاندان محلہ ہجویر میں منتقل ہو گیا۔ آپ کی کُنیت ابوالحسن، نام علی اور لقب داتا گنج بخش ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شجرۂ نسب اس طرح ہے: "حضرت سیّد علی بن سید عثمان بن سیّد علی بن عبد الرحمن ہے اور آپ کا سلسلۂ نسب حضرت سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم تک پہنچتا ہے۔ (مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص۸تا۱۱، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)
آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصالِ پُر مَلال اکثر تذکرہ نِگاروں کے نزدیک 20 صفر المظفر 465ھ کو ہوا آپ کا مزار (مرکز الاولیاء) لاہور (پاکستان) میں ہے اسی مُناسَبت سے اسے مرکزُالاولیاء اور داتا نگر کہا جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حُصُولِ علم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ شریعت بُنیاد ہے **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ** یعنی علمِ دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر (حسبِ حال) فرض ہے۔ اِس حدیثِ پاک کے علاوہ بھی علمِ دین کے کثیر فضائل احادیثِ مُبارَکہ میں وارد

ہوئے ہیں جن کے پیشِ نظر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے ہمیشہ اس فریضہ میں مشغول رہتے ہیں اور طلبِ علم سے کبھی بھی گُریزاں نہیں ہوتے۔ اسی جذبے کے پیشِ نظر حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی حصولِ علمِ دین میں مشغول ہوگئے۔ جس دور میں حضرت سیّدُنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی پیدا ہوئے اُس وقت کئی عالم، فاضل اور اہلِ دانش غزنی میں رہتے تھے، گویا غزنی کی فضا میں ہر طرف علم و فکر اور معرفت کا چرچا تھا، ایک تو ماحول کا اثر اور دوسرا یہ کہ آپ کے حق میں ہادیٔ عالَم اور مرجعِ خلائق بننا مُقدَّر میں لکھا جاچکا تھا لہٰذا آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رحمتِ الٰہی کے سایہ میں خود علمِ دین حاصل کرنا شروع کیا اور چار سال سے زائد عمر میں حُروف شَناسی کے بعد قرآنِ مجید پڑھنا شروع کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں قرآنی تعلیم مکمل کرلی، اس کے بعد رَفتہ رَفتہ وقت کے مشہور عُلماء سے عربی، فارسی، حدیث، فقہ، تفسیر، منطق، فلسفہ اور دیگر عُلُوم و فُنون حاصل کئے۔ اور رحمتِ خداوندی کے ذریعے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مُتَبَحِّر عالمِ دین بن کر اُفُقِ عالم پر رُونما ہوئے۔ **(فیضان داتا گنج بخش ملخصا، ص ۳)**

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے سینے میں علمِ دین حاصل کرنے کا بے انتہا شوق تھا، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے اس شوق کو پورا کرنے اور ظاہری اور باطنی علم و عرفان کی روشنی کی تلاش میں بہت سے سفر کئے اور اس دوران بڑی بڑی صَعوبتیں اَذِیَّتیں برداشت کیں آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علمِ دین کی خاطر شام، عِراق، بغداد، مَدائِن، فارَس، قہستان، آذربائیجان، خُراسان اور تُرکستان کے علاوہ دیگر مُمالک کے سفر کیے اور آخر میں ہند تشریف لائے اور مرکز الاولیاء لاہور میں اسلام کا ایسا جھنڈا گاڑا جو قیامت تک اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی نہ اُکھاڑ سکے گا۔

(اللہ کے خاص بندے، ص ۴۶۰ وغیرہ ملخصًا)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو علمِ دین حاصل کرنے کا

کس قدر شوق تھا کہ آپ نے دُور دَراز مَقامات عراق، شام، فارس، طبرستان اور ترکستان سمیت 10 سے زائد مُمالک کا سفر کیا۔ ایک ہم ہیں کہ اس ترقّی یافتہ دور میں جبکہ علمِ دین حاصل کرنا انتہائی آسان ہو چکا ہے اس کے باوجود بھی علمِ دین سے کوسوں دور ہیں ؟افسوس! صد افسوس! ہم اپنے بچّوں کی بہتر تعلیم و تربیت کیلئے انہیں دینی عُلوم کے زیور سے آراستہ کرنے کے بجائے صرف دُنیاوی عُلُوم وفُنون سکھاتے ہیں اگر بچہ ذرا ذہین ہو تو اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہش انگڑائیاں لینے لگتی ہے اور اس خواہش کی تکمیل کے لئے اس کی دینی تربیت سے مُنہ موڑ کر مغربی تہذیب کے نمائندہ اِداروں کے مخلوط ماحول میں تعلیم دلوانے میں کوئی عار (شرم) محسوس نہیں کی جاتی بلکہ اسے "اعلیٰ تعلیم" کی خاطر کُفار کے حوالے کرنے سے بھی دَریغ نہیں کیا جاتا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ مسلمانوں کی بدحالی، مَغرِبی تَہذیب سے مَحبّت اور روشن خیالی اور اخلاقی قدروں کی پامالی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ آج مسلمانوں کی دین سے دوری کا یہ عالم ہے کہ انہیں اپنے کام کاج سے فراغت کے بعد فضولیات میں وقت برباد کرنا تو منظور ہے مگر اپنی آخرت کی بہتری کیلئے فرض علوم سیکھنے کی فرصت نہیں۔ خدارا! ہوش میں آیئے! زندگی اور وقت کو غنیمت جانتے ہوئے حصولِ علمِ دین میں مشغول ہو جایئے ورنہ یہ سانسیں رُکتے ہی علمِ دین حاصل کرنے کا یہ انمول موقع بھی ہاتھ سے چلا جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ دعوتِ اسلامی نے ہمارے لئے علمِ دین حاصل کرنا بہت ہی آسان کر دیا ہے۔ مدنی منوں کی بہتر تعلیم و تربیت کیلئے مدارسُ المدینہ، دارالمدینہ اور درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کیلئے جامعات المدینہ وغیرہ قائم ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف شعبہ جات سے تعلُّق رکھنے والے اسلامی بھائیوں کی تربیت اور ان میں مزید قابلیت پیدا کرنے کیلئے مختلف کورسز مثلاً "مدنی انعامات ومدنی قافلہ کورس" "مدنی تربیتی

کورس"،"فرض علوم کورس"،"تجوید و قراءت کورس"،"امامت کورس"،"مدرس کورس"کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ لہٰذا آپ سے جس طرح بھی ممکن ہو سکے ان کورسز میں شرکت فرما کر علمِ دین کی خوب خوب بہاریں لوٹیئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علمِ دین سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علوم باطنی کی تحصیل اور سلسلۂ بیعت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن وحدیث اور تمام ظاہری وشرعی عُلُوم سے فراغت کے بعد جب داتا صاحب رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے راہِ سُلوک میں قدم رکھنے کا ارادہ فرمایا تو پیرِ کامل کی تلاش میں بہت سی خانقاہوں، درویشوں اور اَھْلُ اللہ کی صحبتوں سے فائدہ اُٹھایا۔ اسی تلاش میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا ابُوالْفَضْل محمد بن حسن خُتُلی جنیدی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی خدمت میں پہنچا دیا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سلسلۂ جنیدیہ میں ان کے ہاتھ پر بیعت ہوئے، یہ وہی سلسلہ ہے جس میں حضور غوثُ الاعظم مُحیُ الدِّین سیّد ابو محمد عبدُ القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرَانِی بیعت ہوئے تھے۔ حضرت داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سلسلہ چند واسطوں سے حضرت سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی تک پہنچتا ہے۔ اور حضرت سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی وہ جَلِیْلُ الْقَدر ہستی ہیں جو براہِ راست اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے شرفِ بیعت اور خلافت کی دولت سے مالا مال تھے۔

(مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص ۱۳، وغیرہ ملخصاً)

حکم مرشد کی حکمت!

حضرتِ سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (پیرو مرشد حضرت سَیِّدُنا ابُوالفَضل محمد بن حسن خُتُّلی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کی خدمت میں رہ کر) حُصُولِ معرفت کی خاطر بے حد ریاضت وعبادت کی، حُصولِ علم کی خاطر سفر کی صَعوبتیں برداشت کیں، رضائے الٰہی کے لئے اُونی لباس پہنا، مَحبَّتِ الٰہی میں فَقر و فاقہ اختیار کیا اور عشقِ حقیقی میں ثابت قدمی کی خاطر مَصائب و مُشکلات میں صَبر وضَبط سے کام لیا آخر کار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے آپ کی معرفت کی تکمیل ہوئی۔ جب آپ کے پیرو مُرشد حضرت سیِّدُنا ابُوالفَضل محمد بن حَسَن خُتُّلی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کی نظرِ ولایت نے دیکھا کہ میرے مُریدِ خاص کے علمِ ظاہری و باطنی سے مخلوقِ خدا کے فائدہ اُٹھانے اور ان کی صُحبت سے فیض پانے کا وقت آگیا ہے تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حکم دیا کہ تم (مرکزُالاولیاء) لاہور روانہ ہو جاؤ اور وہاں جا کر رُشد و ہدایت کا فریضہ اَنجام دو، حضرت سَیِّدُنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے مُرشد کا حکم سُن کر عرض کی: حضور! وہاں تو پہلے ہی میرے پیر بھائی اور آپ کے مرید حضرت شاہ میراں سَیِّد حسین بخاری زَنجانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی موجود ہیں اور وہ تو قُطب بھی ہیں تو پھر مجھے وہاں روانہ کرنے کی کیا حکمت؟ پیر صاحب نے فرمایا: تم اس بات کو رہنے دو اور فوراً (مرکزالاولیاء) لاہور روانگی کی تیاری کرو۔ (مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص ۵۰، وغیرہ)

حضرت سَیِّدُنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی حکمِ مُرشد کی تعمیل میں سفر پر روانہ ہوئے۔ جس دن آپ نے (مرکزالاولیا) لاہور شہر میں قدم رکھا اسی دن آپ نے ایک جنازہ دیکھا، لوگوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ جنازہ (مرکزُالاولیا) لاہور کے قُطب حضرت شاہ میراں سَیِّد حسین بخاری زنجانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی کا ہے۔ اس وقت آپ کو اپنے اس سوال کا جواب مل گیا کہ جب (مرکزالاولیا) لاہور میں پہلے ہی ایک قُطب موجود ہیں تو میرے جانے کی کیا ضرورت اور مُرشد کے حکم کی حکمت بھی معلوم

ہو گئی۔ (مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص ۵۰، وغیرہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے ہمیں یہ مدنی پھول ملتا ہے کہ اگر مرشدِ کامل کسی بات کا حکم دیں اور ہمیں بظاہر اس کا کوئی فائدہ نظر نہ آئے یا حکمت معلوم نہ ہو تب بھی آنکھ بند کر کے اِس یقین کے ساتھ حکم کی تعمیل کرنی چاہئے کہ مُرشدِ کامل نے حکم دیا ہے تو کوئی نہ کوئی حکمت و مَصلحت ضرور ہو گی۔ کیونکہ ہماری آنکھیں ظاہری چیزوں کو دیکھتی ہیں جبکہ مرشدِ کامل اپنی نگاہِ ولایت سے تمام مصلحتوں کو سامنے رکھ کر ہی حکم صادر فرماتے ہیں۔ لہٰذا مُریدِ صادق (سچے مُرید) کو چاہئے کہ پیرِ کامل کے اَحکامات کو اپنی عقل کے ترازو میں تولنے اور "کیوں، لیکن، اگر، مگر" کے ہیر پھیر میں پڑنے کی بجائے فوراً عمل پیرا ہو۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُ الْعَزیز بن مسعود دبّاغ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا فرمان ہے: مرید کی اپنے پیر سے سچی مَحبَّت کی علامت یہ ہے کہ مُرید اپنے پیر کو عقل کے ترازو میں تولنا چھوڑ دے یہاں تک کہ اسے اپنے پیر کے تمام افعال، اَقوال اور اَحوال بالکل دُرُست دکھائی دیتے ہوں، اگر کوئی بات سمجھ میں آجائے تو ٹھیک، ورنہ اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِپُرد کر دے مگر اس بات کا یقین رکھے کہ پیر کا عمل درست ہی ہے۔ لیکن اگر اسے پیر کا کوئی فعل بظاہر غلط معلوم ہو اور دل میں خیال کرے کہ پیر صاحب غلطی پر ہیں تو ایسا شخص پَل بھر میں سر کے بَل گر جاتا ہے اور اپنے دعویٔ اِرادت میں جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔ (الابریز، الباب الخامس فی ذکر التشایخ والارادۃ، الجزء الثانی، ص ۷۷) اور سیدنا امام عبدُ الوہّاب شَعْرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرانی ارشاد فرماتے ہیں: مُرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے مُرشِد کو کبھی کیوں نہ کہے کیونکہ تمام مَشائخ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس مرید نے اپنے مرشِد کو کیوں کہا وہ طریقت میں کامیاب نہ ہو گا۔ (الانوار القدسیہ، ص ۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے پُرفِتن دور میں پیری مُریدی کا سلسلہ وسیع تر ضَرور ہے، مگر کامل اور ناقِص پیر کا اِمتیاز مُشکل ہے۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم ہے! کہ وہ ہر دَور میں اپنے پیارے

محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کی اِصلاح کیلئے اپنے اَولیاء کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام ضَرور پیدا فرماتا ہے۔جو اپنی مومنانہ حِکمت وفَراست کے ذریعے لوگوں کو یہ ذِہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔(اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ)

فی زمانہ مُرشِدِ کامل کی ایک مثال شیخِ طریقت،امیرِ اَہلسنّت،بانیِ دعوتِ اسلامی،حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہیں،جن کی نگاہِ ولایت نے لاکھوں مسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا کردیا۔آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضویہ میں مُرید کرتے ہیں،اور قادری سلسلے کی تو کیا بات ہے!کہ شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مُریدوں کے لئے قیامت تک اس بات کے ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی توبہ کئے بغیر نہیں مرے گا۔"(بہجۃ الاسرار،ذکر فضل اصحابہ وبشراھم،ص۱۹۱)

جو کسی کا مُرید نہ ہو اُس کی خِدمت میں مَدَنی مشورہ ہے!کہ اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے اس زمانے کے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضویہ کے عظیم بُزرگ شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مرید ہو جائے۔یقیناً مرید ہونے میں نُقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں،دونوں جہاں میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے نیک بندوں کے دامن سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور اچھوں کے صَدقے ہمیں بھی اچھا بنائے۔اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اتباعِ شریعت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اپنی ساری

زندگی اتباعِ شریعت، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت اور معرفت کی منازل طے کرنے میں گزاری آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بہت سی ریاضتیں اور مُجاہدے کئے، جگہ جگہ کی سیر وسیاحت فرمائی، کئی مُمالک کے سفر بھی کیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دورانِ سفر بھی پابندیٔ نماز کا بہت اہتمام فرمایا کرتے تھے مُسلسل چالیس سال تک سفر میں رہے لیکن اِس کے باوجود کبھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نمازِ باجماعت ترک نہ ہوئی جب جُمعہ کا دن آتا تو آپ کسی نہ کسی شہر میں چلے جاتے اور نمازِ جمعہ ادا فرماتے۔ (کشف المحجوب، ص ۱۳، ملخصاً، مطبوعہ نوریہ رضویہ) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انتہائی خُشُوع و خُضُوع کیساتھ نماز ادا فرماتے اور نماز میں آپ کامل طور پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف مُتوجہ رہتے، فارغ اَوقات میں نَوافل کی کثرت کیا کرتے۔ پابندیٔ نماز سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذات میں ذِکرِ الٰہی پر مُداوَمت (یعنی ہمیشگی)، طہارتِ نفس، عاجزی و انکساری اور اخلاص جیسی خوبیاں پیدا ہوئیں۔ (اللہ کے خاص بندے ص ۴۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مختلف مُمالک کا سفر اختیار فرمایا مگر دورانِ سفر کبھی بھی نماز ترک نہ فرمائی۔ اور جب بھی نماز ادا فرماتے تو کامل توجہ اور انتہائی خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ ادا فرماتے۔ جبکہ ہمارا مُعاملہ اس کے برعکس نظر آتا ہے کہ بعض افراد تو ایسے ہیں کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نماز پڑھتے ہی نہیں اور جو پڑھتے ہیں ان میں سے ایک تعداد ہے جو دُرُست طریقے سے نماز پڑھنے سے قاصر ہے۔ نماز میں خشُوع و خُضوع حاصل ہونا تو دَرکنار نماز میں توجُّہ بھی نصیب نہیں ہوتی اور دل میں طرح طرح کے خیالات آتے رہتے ہیں، ان کا جسم تو مسجد میں ہوتا ہے لیکن دل بازار اور کاروباری مُعاملات میں اُلجھا رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ ایسوں کو عبادت میں لذّت و چاشنی نصیب نہیں ہو پاتی۔ ایسے افراد کو چاہیے کہ جلد از جلد دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں

۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے شیطانی خیالات وَساوِس کے علاج کانہ صرف طریقہ معلوم ہو گا بلکہ عملی طور پر نفس وشیطان کے ہر وار کو ناکام بنانے کا جذبہ بھی ملے گا اس کے علاوہ نمازوں کی پابندی اور سُنَّتوں پر عمل کا جَذبہ بھی نصیب ہو گا۔اس کیلئے اگر ہم مدنی انعامات پر عمل کرنا شروع کر دیں تواِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نماز میں خشوع و خضوع کی عادت بن جائے گی۔ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ مدنی انعام نمبر44 میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے نماز اور دُعا کے دوران خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش فرمائی؟

ترا شکر مولا دیا مدنی ماحول
نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مدنی ماحول
تو آ بے نمازی، ہے دیتا نمازی
خدا کے کرم سے بنا مدنی ماحول
یہاں سُنَّتیں سیکھنے کو ملیں گی
دلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

داتا صاحب کی مہمان نوازی

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دیگر اچھی صفات کے ساتھ ساتھ آپ کی مہمان نوازی بھی بڑی عام تھی آپ کے گرد مُحِبِّین و مُریدین اور اسلام قبول کرنے والوں کا ہر وقت ہجوم لگا رہتا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس بات کو بہت ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص آپ کے پاس

آئے اور بھوکا واپس چلا جائے۔اس مقصد کے لئے آپ نے ایک لنگر خانے کا اِنتظام کر رکھا تھا۔ جس میں بہت سادہ اور معمولی غِذا مہمانوں کو مُہیا کی جاتی تھی۔ کبھی روٹی اور دال اور کبھی جَو اور گندم کا دلیہ ہوتا تھا، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مختصر کھانے میں اتنی برکت عطا فرماتا کہ ہر شخص آپ کے لنگر خانہ سے شِکم سیر ہو کر جاتا تھا۔ مشہور ہے کہ روٹیوں اور لنگر پر جب تک آپ ایک نظر نہیں ڈال لیتے تھے اس وقت تک وہ تقسیم نہیں کیا جاتا تھا۔ ہزاروں غریب، مسکین اور مہمان یہ کھانا کھاتے تھے مگر کبھی خادموں کو یہ شکایت نہیں ہوئی کہ کھانا کم ہو گیا ہو۔ خود آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اسی دَسْتَر خوان پر بیٹھتے تھے جو عام لوگوں کے لئے بچھایا جاتا تھا اور وہی غِذا استعمال فرماتے جو سب کے لئے لنگر خانہ میں تیار کی جاتی تھی ۔روٹیاں کبھی دال سے ، کبھی سرکہ اور نمک سے اور کبھی گوشت سے مہمانوں کو کھلائی جاتی تھیں۔ یہ آپ کی کرامت تھی کہ سادی سی غذا میں بھی کھانے والے بے انتہا لطف حاصل کرتے تھے۔(گنج بخش فیض عالم، ص۵۹ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے ہمارے داتا صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قدر مہمان نواز تھے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں آنے والا کوئی بھی شخص بغیر کھائے نہیں جاتا تھا۔ مہمان نوازی کرنا یقیناً بہت عظیم سعادت ہے اگر اس میں اچھی اچھی نیتیں شامل کر لی جائیں تو ثواب ہی ثواب ہے۔ جبکہ بعض لوگ مہمانوں کی آمد پر گھبرا جاتے حالانکہ مہمان نوازی تو ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت ہے اور مہمان تو باعثِ خیر و برکت ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمیں ان کے آنے پر خوش ہونا چاہیے اور ان کی خُوب خُوب خیر خَواہی کر کے اَجر و ثواب کمانا چاہیے۔ آیئے ترغیب کے لئے مہمان نوازی سے مُتعلِّق دو احادیثِ مبارکہ سنتے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس گھر میں مہمان ہو اس گھر میں خَیر و برکت اسی طرح دوڑتی ہے جیسے اُونٹ کی کوہان سے چھری (تیزی سے گرتی ہے)، بلکہ اس سے بھی تیز۔“ (سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الضیافۃ، الحدیث ۳۳۵۶، ج۴، ص۵۱)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے "جب کوئی مہمان کسی کے یہاں آتا ہے تو اپنا رِزْق لے کر آتا ہے اور جب اس کے یہاں سے جاتا ہے تو صاحبِ خانہ کے گُناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے۔"

(کشف الخفا، حرف الضاد المعجمۃ، الحدیث ۱۶۴۱، ج۲، ص۳۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی بُزرگانِ دین کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے ملاقات کیلئے آنے والے علمائے کرام و دیگر شخصیات حتی کہ عام اسلامی بھائیوں کی بھی خیر خواہی فرماتے ہیں اور علمائے کرام کی خدمت میں خود اپنے ہاتھوں سے کھانا بھی پیش فرماتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بھی مہمان نوازی اور خیر خواہی کی ترغیب دلائی جاتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک خواب کا ذکر!

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حَنَفِیُّ الْمَذْہب تھے اور حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم ابُوحنیفہ نُعمان بن ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے خاص عقیدت بھی رکھتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”میں ایک روز سفر کرتا ہوا ملک شام میں مؤذنِ رسول حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے روضے پر حاضر ہوا، وہاں میری آنکھ لگ گئی اور میں نے اپنے آپ کو مکہ معظمہ میں پایا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم قبیلہ بنی شیبہ کے دروازے پر موجود ہیں اور ایک عُمر رَسیدہ شخص کو کسی چھوٹے بچے کی طرح اُٹھائے ہوئے ہیں، میں فرطِ مَحبّت سے بے قرار

ہو کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف بڑھا اور آپ کے مبارک قدموں کو بوسہ دیا، دل ہی دل میں اس بات پر بڑا حیران بھی تھا کہ یہ ضعیف شخص کون ہے؟ اتنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم قُوّتِ باطنی اور علمِ غیب کے ذریعے میری حیرت واِستِعجاب کی کیفیّت جان گئے اور مجھے مُخاطب کرکے فرمایا: "یہ ابُوحنیفہ ہیں اور تمہارے اِمام ہیں۔ (مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص ۱۷)

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنا یہ خواب بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس سے مجھے معلوم ہوگیا کہ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شُمار ان لوگوں میں سے ہے جن کے اَوصاف شریعت کے قائم رہنے والے احکام کی طرح قائم و دائم ہیں، یہی وجہ ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان سے اس قدر مَحبَّت فرماتے ہیں اور آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو امامِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جو مَحبَّت ہے اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ جس طرح آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے خطا ممکن نہیں اسی طرح اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے کرم سے حضرت سیّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی خطا سے محفوظ ہیں۔ (کشف المحجوب مترجم، ص ۲۱۶ بتغیرِ قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے جہاں ہمیں اِمامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عظمت وشان معلوم ہوئی وہیں ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم دلوں کے حالات سے بھی باخبر ہیں جبھی تو خواب میں سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل میں پیدا ہونے والے سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "یہ ابو حنیفہ ہیں اور یہ تمہارے امام ہیں۔" یہ

تو خواب کا عالم تھا، نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اپنی حیاتِ ظاہری میں بھی کئی غیب کی خبریں ارشاد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ کا علم عطا فرمایا، یعنی جو ہو چکا ہے اور جو ہو گا وہ سب آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم علمِ غیب کے ذریعے جانتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا ﴿۱۱۳﴾ (پ۵، النسآء: ۱۱۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ خازن میں تین اقوال مذکور ہیں۔

(1) شریعت کے اَحکام اور دِین کی باتیں سکھائیں۔ (2) آپ کو علمِ غیب کی وہ باتیں بتائیں جو آپ نہیں جانتے تھے۔ (3) آپ کو چُھپی چیزیں سکھائیں اور دلوں کے راز پر مُطّلع فرمایا اور مُنافقین کے مکر و فریب آپ کو بتا دیئے۔ (تفسیر خازن، پ۵، النساء، تحت الآیۃ ۱۱۳، ۱/۴۲۹)

ایک اور مقام پر رسولوں کو علمِ غیب عطا کئے جانے کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَیْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۠ (پ۴، آل عمران: ۱۷۹)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ کی شان یہ نہیں اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چُن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

صَدرُ الافاضل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ الھَادِی اس آیت

مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: (اللہ عَزَّوَجَلَّ) ان برگُزیدہ رسولوں کو غَیب کا علم دیتا ہے اور سَیّدِ انبیا، حبیبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رسولوں میں سب سے اَفْضل اور اعلیٰ ہیں اس آیت سے اور اس کے سوا بکثرت آیات و حدیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو غُیُوب کے عُلُوم عطا فرمائے اور غُیُوب کے علم آپ کا مُعجزہ ہیں۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرود

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان آیاتِ مبارکہ کے علاوہ بے شمار ایسی احادیثِ مبارکہ میں بھی ہیں کہ جن میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غیب کی خبریں دیتے ہوئے قیامت تک ہونے والے واقعات کے ساتھ آنے والے دَور میں پیدا ہونے والے فتنوں سے بھی آگاہ فرمایا اور ہمیں ان سے بچنے کی ترغیب بھی دلائی ہے۔

حضرت سَیِّدُنا عَمْرو بِنْ اَخْطب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں نمازِ فجر پڑھا کر مِنْبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں خُطبہ سُناتے رہے یہاں تک کہ نمازِ ظہر کا وقت آ گیا۔ پھر آپ نے مِنْبر شریف سے اُتر کر نمازِ ظہر ادا فرمائی۔ پھر خُطبہ دینے میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ نمازِ عَصْر کا وقت ہو گیا۔ اس وقت آپ نے مِنْبر سے اُتر کر نمازِ عَصْر پڑھائی پھر مِنْبر پر چڑھ کر خُطبہ پڑھنے لگے یہاں تک کہ سورج غُروب ہو گیا تو اس دن بھر کے خُطبہ میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں تمام ان واقعات کی خبر دے دی جو قیامت تک ہونے والے تھے تو جس شخص نے جس قدر زِیادہ اس خطبہ کو یاد رکھا وہ ہم صحابہ میں سب سے زیادہ علم والا ہے۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب احوال القیامہ... الخ، باب فی المعجزات، الحدیث: ۵۹۳۶، ج۲، ص۳۹۷

اسی طرح غَیب کی خبر دیتے ہوئے آنے والے فتنوں کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا: ”لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کو اس بات کی کوئی پروانہ ہوگی کہ اس نے (مال) کہاں سے حاصل کیا حَرام سے یا حلال سے۔“[1] اپنے دین پر صبر کرنے والا انگارہ پکڑنے والے کی طرح ہوگا۔“[2] مساجد میں دُنیا کی باتیں ہوں گی، تم ان کے ساتھ نہ بیٹھنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ان سے کچھ کام نہیں۔“[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ گفتگو سے جہاں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا علمِ غیب معلوم ہوا وہیں ہمیں قیامت کی نشانیوں میں سے بعض نشانیوں کے بارے میں بھی علم ہوا کہ قُربِ قیامت میں لوگ اس بات کی پرواہ نہیں کریں گے کہ ہمارا کمایا ہوا مال حلال ہے یا حرام، اس دُور میں دین پر قائم رہنا انتہائی دشوار ہوگا، مساجد میں دُنیوی باتیں ہونگی۔ اگر ہم غور کریں تو جو علاماتِ قیامت ہم نے سُنیں یہ ہمارے معاشرے میں پیدا ہوچکی ہیں۔ آج ہم بدقسمتی سے حلال و حرام کی تمیز کئے بغیر دَھن کمانے کی دُھن میں مگن ہیں۔ یاد رکھئے! اگر ماں باپ، بہن بھائی، بیوی بچوں یا قرابت داروں کی بے جا خواہشات پوری کرنے اور ان کے طَعنوں سے بچنے کے لئے حرام و حلال کی پروا کئے بغیر مال و دولت جمع کرتے رہے اور علمِ دین سیکھ کر سنّتوں کے مُطابق ان کی تربیت نہ کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قیامت یہی بیوی بچے ہمارے خلاف بارگاہِ الٰہی میں مُقدّمہ کرکے ہماری پکڑ کا باعث بن جائیں۔ اسی طرح دوسری نشانی کہ دین پر صبر کرنے والا انگارہ پکڑنے والے کی طرح ہوگا۔ مفسرِ شہیر حضرت علامہ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”جیسے ہاتھ میں انگارہ رکھنا بہت ہی

1 ...بخاری، کتاب البیوع، باب من لم یبالی من حیث... الخ، ۲/۷، حدیث: ۲۰۵۹

2 ...ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی النھی عن سب الریاح، ۴/۱۱۵، حدیث: ۲۲۶۷

3 ...شعب الایمان، باب فی الصلوات، فصل المشی الی المساجد، ۳/۸۶، حدیث: ۲۹۶۲

بڑے صابر کا کام ہے یوں ہی اس وقت مخلص، کامل مسلمان بننا سخت مُشکل ہو جاوے گا۔"[1] فی زمانہ یہ علامت بھی ہمارے معاشرے میں پائی جانے لگی ہے کہ اگر کوئی سچا مسلمان اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری سُنَّتوں پر عمل کرے، اپنے چہرے پر داڑھی شریف سجالے، یا فیشن پرستی کو چھوڑ کر سُنَّت کے مُطابق مَدنی لباس اپنالے تو ایسے مسلمان کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ طرح طرح سے ستایا جاتا ہے اس کا مذاق اُڑایا جاتا ہے، اس پر طعن و تشنیع کے تیر برسائے جاتے ہیں۔ اگر وہ تب بھی نہ مانے تو بعض اوقات اس بے چارے کو شدید ظُلم و سِتم کا نشانہ بناکر خوب مارا پیٹا بھی جاتا ہے۔ ایسے افراد کو چاہیے کہ اپنے اس فعل سے توبہ کریں اور دین سے مَحَبَّت کا جذبہ پانے، سُنَّتوں کی طرف رَغْبت بڑھانے، فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ سُنَن و نَوافل کی عادت بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اسلامی بھائیوں کو فرائض کے ساتھ ساتھ سُنَّتیں اپنانے اور تہجد، چاشت واِشْراق اور اَوّابین وغیرہ نوافل کی عادت بنانے کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔ کیونکہ فرض کی پابندی کے ساتھ ساتھ نوافل کے بھی بے شُمار فضائل ہیں حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ نوافل کے ذریعے بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب و مُقرَّب بن جاتا ہے۔ چنانچہ

سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرے کسی بندے نے میرے فرض کردہ اَحْکام کی بجا آوری سے زیادہ محبوب شے سے میرا قُرب حاصل نہیں کیا اور میرا بندہ نَوافل کے ذریعے میرا قُرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے مَحَبَّت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے مَحَبَّت کرنے لگتا ہوں تو مَیں اس کے کان بن جاتا ہوں

---

[1] ... مراۃالمناجیح، ۱۷۲/۷

جن سے وہ سُنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضَرور عطا فرماتا ہوں اور اگر کسی چیز سے میری پناہ چاہے تو میں اسے ضرور پناہ عطا فرماتا ہوں۔"

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، الحدیث: ۶۵۰۲، ص ۵۴۵)

مفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس عبارت کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ وَلی میں حُلول کر جاتا ہے جیسے کوئلہ میں آگ یا پھول میں رنگ و بو، کہ خدا تعالیٰ حُلول سے پاک ہے اور یہ عقیدہ (رکھنا) کفر ہے (بلکہ اس کا حدیث کا مطلب یہ ہے) کہ وہ بندہ فَنافِی اللہ ہو جاتا ہے جس سے خدائی طاقتیں اس کے اَعضاء میں کام کرتی ہیں اور وہ ویسے کام کر لیتا ہے جو عقل سے وَراء ہیں (جیسا کہ) حضرت سلیمان (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے تین میل کے فاصلہ سے چیونٹی کی آواز سُن لی، حضرت آصف برخیا (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے پلک جھپکنے سے پہلے یَمن سے تختِ بلقیس لاکر شام میں حاضر کر دیا۔ حضرت عُمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے مدینۂ منورہ سے خُطبہ پڑھتے ہوئے نَہاوند تک اپنی آواز پہنچادی۔ حُضورِ اَنْور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے قیامت تک کے واقعات بچشم مُلاحظہ فرمالیے۔ یہ سب اسی طاقت کے کرشمے ہیں۔ اس حدیث سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو طاقتِ اولیاء کے منکر ہیں۔ (مراۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج سوم، ص ۳۳۶، ملتقطا)

سمتِ مسجد سے مُتعلِّق کرامت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقینا جو لوگ اِتباعِ شریعت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت میں زندگی گُزراتے ہیں اور نوافل کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب پالیتے ہیں تو ان کے اَعضا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طاقتیں

کام کرتی ہیں اور پھر اِن اَولیاءُاللہ سے ایسے مُحَیِّرُالعُقُول (یعنی عقلوں کو حیران کرنے والے) کام صادر ہوتے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر لوگ دَنگ رہ جاتے ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بھی ایسی کئی کرامات کاظُہور رہوا۔ آیئے ان میں سے ایک ایمان افروز کرامت سُنتے ہیں۔ منقول ہے کہ حضرت سَیِّدنا داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مرکز الاولیاء لاہور تشریف لاتے ہی اپنی قیام گاہ کے ساتھ ایک چھوٹی سی مسجد تعمیر کرائی، اس مسجد کی محراب دیگر مساجد کی بہ نسبت جنوب کی طرف کچھ زیادہ مائل تھی، لہٰذا مرکزُالاولیالاہور میں رہنے والے اس وقت کے علماء کو اس مسجد کی سمت کے معاملے میں تشویش لاحق ہوئی۔ چنانچہ ایک روز داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تمام علماء کو اس مسجد میں جمع کیا اور خود امامت کے فرائض انجام دیئے، نماز کی ادائیگی کے بعد حاضرین سے فرمایا: ”دیکھئے کہ کعبہ شریف کس سمت میں ہے؟ یہ کہنا تھا کہ مسجد وکعبہ شریف کے درمیان جتنے حجابات تھے سب کے سب اُٹھ گئے اور دیکھنے والوں نے دیکھا کہ کعبہ شریف محرابِ مسجد کے عین سامنے نظر آرہاہے۔

(مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص۵۶، وغیرہ)

نہ پوچھ ان خِرقہ پوشوں کو عقیدت ہو تو دیکھ ان کو
یدِبَیضا لئے پھرتے ہیں اپنی آستینوں میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے خاص بندوں کو کس قدر انعامات و اکرامات سے نوازتا ہے کہ سیدنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کی ہوئی طاقت سے لاہور اور کَعْبَۃُ اللہ شریف کے درمیان کے سارے پردے ہٹا کر لوگوں کو کَعْبَۃُ اللہ شریف کا دیدار

کروادیا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی ہر دَم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ان محبوب بندوں کی صحبت سے فیضیاب ہوتے رہیں۔ اگر ہم نیک لوگوں کی صحبت میں اُٹھنے بیٹھنے کے خواہش مند ہیں اور خُود بھی گناہوں سے بچتے ہوئے نیکیاں کرنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سنتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلْمِ دین کی شمعیں جلانے اور لوگوں کے دلوں میں اولیاءُ اللہ کی محبت و عقیدت بڑھانے میں مصروف ہے۔ دنیا کے کم و بیش 192 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو منظم کرنے کے لئے تقریباً 95 سے زیادہ مجالس قائم ہیں، انہی میں سے ایک "مجلسِ مزاراتِ اولیا" بھی ہے جو دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دین کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہو کر مُختلف دینی خِدمات سرانجام دیتی ہے۔ مثلاً حتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکر و نعت کا اِنعقاد کرتی ہے، مزارات سے مُلحقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کرواتی اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگاتی ہے جن میں وُضو، غُسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب بھی دلائی جاتی ہے، ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کے تحائف پیش کرتی ہے نیز صاحبِ مزارِ بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلفَا اور مَزارات کے مُتوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کر کے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو دن دُگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی سیرت اور آپ کی شان و عظمت سے مُتعلِّق سُننے کی سعادت حاصل کی، سب سے پہلے آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک کرامت سنی جس میں ایک جادوگر آپ کی کرامت دیکھ کر اسلام لایا۔ اس کے بعد آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نامِ مُبارک، کُنیت واَلقاب اور آپ کا سنِ وفات اور مدفن کے بارے میں سنا۔ اس کے بعد آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمِ دین سے محبت کے بارے میں سنا کہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صرف علمِ دین حاصل کرنے کیلئے کئی ممالک کا سفر اختیار فرمایا۔ پھر ہم نے آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے متعلق سنا کہ کس طرح اپنے مرشدِ پاک کے حکم کی تعمیل کی اور اپنے پیر صاحب کے حکم پر لاہور تشریف لائے اور پھر اس شہر میں علم و معرفت کے دریا بہادیئے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے مرشدِ کامل پر نکتہ چینی کرنے یا بے جا اعتراضات کرنے کے بجائے ان کی ہر بات پر آنکھ بند کر کے حکم کی تعمیل کرنی چاہیے۔ آج ہم نے سیدنا داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیسے پابندِ شریعت تھے کہ مسلسل چالیس سال تک سفر میں رہنے کے باوجود بھی آپ کی کوئی نمازِ باجماعت ترک نہ ہوئی۔ ہمیں بھی اَولیاءُ اللّٰہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ نمازِ باجماعت کی پابندی کرنی چاہیے۔ اس کے بعد ہم نے داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک اور اچھی عادت یعنی مہمان نوازی سے متعلق سنا کہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت مہمان نواز تھے۔ آپ کو یہ بات ناپسند تھی کہ کوئی آپ کے در پر آئے اور خالی چلا جائے۔ پھر میں نے

آپ کے سامنے حضرت سیدنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک خواب بھی بیان کیا کہ جس میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سیدنا امامِ اعظم امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بطورِ شفقت گود میں لیا ہوا تھا اس خواب کے ضمن میں، میں نے علمِ غیبِ مصطفٰے کے متعلق بھی مدنی پھول بھی پیش کئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اپنے نیک بندوں کی صحبت میں رہ کر ان کی سیرت پر چلتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی توفیق وسعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اَولیاءُ اللہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ وہ مدنی ماحول ہے جس نے بزرگانِ دین کے طریقے پر چلتے ہوئے تمام مسلمانوں کو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا ذہن دیا اور نیکی کے کاموں میں ترقی کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب بھی دلائی ہے۔ ذیلی حلقے کے ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام نمازِ فجر کے بعد مَدَنی حَلْقہ بھی ہے۔ جس میں روزانہ، تین آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع ترجمہ کَنْزُالایمان و تفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نورُالعرفان / تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور شَجَرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ قرآن مجید کو پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کی تو کیا بات ہے۔

نبیِّ مکرّم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: **خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہ**، یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (صَحِیحُ البُخارِی ج۳ ص۴۱۰ حدیث ۵۰۲۷)

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے قراٰنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قراٰنِ پاک میں ہے اس پر عمل کیا، قراٰن شریف اس کی شفاعت کریگا اور جنّت میں لے جائے گا۔(تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۴۱ ص ۳، اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانِی ج ۱۰ ص ۱۹۸ حدیث ۱۰۴۵۰) ایک اور حدیث پاک میں ہے: جس شخص نے قراٰنِ مجید کی ایک آیت یا دین کی کوئی سنّت سکھائی قِیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لیے بھی نہیں ہو گا۔(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ۷ ص ۲۸۱ حدیث ۲۲۴۵۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی مدنی حلقے میں شریک ہوں یا ویسے ہی تلاوتِ قرآنِ مجید کے ساتھ ساتھ ترجَمۂ کنزالایمان اور تفسیر خزائن العرفان وغیرہ پڑھنے کی سعادت نصیب ہو تو خوب ٹھہر ٹھہر کر اور اس کے معانی میں غور وفکر کرتے ہوئے اس کی تلاوت کرنی اور چاہیے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بہت برکتیں نصیب ہوں گی۔ اس کے علاوہ مدنی حلقے میں فیضانِ سُنَّت کے 4 صفحات کا درس بھی دیا جاتا ہے۔ جس میں شرکت کی برکت سے حُصولِ علمِ دین کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ اس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی حلقے میں شجرہ شریف بھی پڑھا جاتا ہے اور شجرہ شریف کے تو کیا ہی کہنے کہ مشائخِ کِرام کا یہ دستور رہا ہے! کہ وہ اپنے مُریدین وطالبین کو ایک شَجَرہ شریف بھی عطا فرماتے ہیں جس میں سلسلۂ عالیہ کے تمام مشائخ کے نام اور ضَروری وظائف اور مَخصوص ہدایات بھی ہوتی ہیں۔ شَجَرہ شریف میں سلسلۂ عالیہ کے مشائخ کے نام، بالترتیب اس طرح لکھے ہوتے ہیں کہ سلسلہ نبیِ کریم رؤوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم تک پہنچتا ہے۔ مُرید کو جب یہ یاد رہے گا کہ میں نے جس مرشِدِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے، ان کا سلسلہ اِن مشائخِ عُظام سے ہوتا ہوا نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم تک پہنچتا ہے، تو اس کے دل میں "اپنے مشائخ" کی محبت مزید جاں گُزیں ہو گی۔ شَجَرہ

عالیہ کو پڑھنے کی تلقین اس لئے بھی کی جاتی ہیں کہ جب کوئی "شَجَرہ عالیہ" پڑھے گا تو بار بار اپنے مشائخِ کرام کے نام لینے کی برکت سے نام بھی یاد ہو جائیں گے اور ہر بار ایصال ثواب کرنے کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اولیائے کاملین کی اَرْواحِ مُقدَّسہ بھی خُوش ہوں گی۔ اور ایصال ثواب کرنے والے مرید پر خُصوصی نظرِ عنایت ہوتی ہے جس سے مرید کو دینی و دُنیوی بیشمار بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں اور فائدہ ملتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں اَوْلیاءُ اللہ سے مَحبت، ذکر و دُرُود کی عادت، نیکیوں کی طرف رغبت اور گناہوں سے نفرت کا ذہن دیتا ہے۔ اس مدنی ماحول کی برکت سے بہت سے اسلامی بھائی گُناہوں بھری زِندگی چھوڑ کر سُنّتوں کے مُطابق زِندگی گُزارنے والے بن رہے ہیں۔ آیئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔

سنّتوں کی بہار

ایک اسلامی بھائی اپنی داستانِ عشرت کے خاتمے کے اَحوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والے کاموں میں ایامِ زیست (زندگی کے دن) برباد کر رہا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے کا بہت شوقین تھا۔ اگر کبھی سفر پر جانا ہوتا تو ایسی بس میں بیٹھنا پسند کرتا جس میں فلمیں اور گانے باجے چلتے ہوں، میری زندگی میں سُنَّتوں کی بہاریوں نمودار ہوئی کہ ایک دن عشا کی نماز پڑھنے مسجد میں جانا ہوا۔ نماز کے بعد ایک مبلغ دعوتِ اسلامی نے بڑے دلنشین انداز میں درسِ فیضانِ سُنَّت دینا شروع کیا، میں بھی قریب جاکر بیٹھ گیا اور بغور درس سُننے لگا، فیضانِ سُنَّت کے عام فہم الفاظ سُن کر اس قدر مُتأثِر ہوا کہ باقاعدگی سے درسِ فیضانِ سُنَّت سُننا میرا معمول بن گیا۔ ربیعُ الاوّل کے مبارک مہینے میں اسلامی بھائیوں کے ترغیب دلانے پر امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا "مدنی مذاکرہ" مدنی چینل پر سُننے کا موقع ملا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ

الْعَالِیَہ کے علم و حکمت کے مدنی پُھول سُن کر ایمان تازہ ہو گیا، قبر و حشر کی تیاری کی فکر ذہن میں گردش کرنے لگی، لہٰذا میں نے زندگی کی بقیہ سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے دعوتِ اسلامی کا سُنّتوں بھرا مشکبار مدنی ماحول اپنا لیا اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے" کے تحت نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مشغول ہو گیا۔ تادمِ تحریر ذیلی سطح پر مدنی قافلہ ذِمّہ دار کی سعادت ملی ہوئی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔

تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

پانی پینے کے مدنی پھول

آیئے شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 **مدنی پھول**" سے پانی پینے کے چند مدنی پھول سنتے ہیں:

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم: ❁ اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل **بِسْمِ اللّٰہ** پڑھو اور فراغت پر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہا کرو (تِرمِذی ج۳ ص ۳۵۲ حدیث ۱۸۹۲) ❁ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں

پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابو داو، د ج۳ص ۴۷۴حدیث ۳۷۲۸) مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ منہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراٰۃ ج۶ص۷۷) البتّہ دُرُودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شفا پانی پر دَم کرنے میں حَرَج نہیں ❁ پینے سے پہلے بِسْمِ الله پڑھ لیجئے ❁ چوس کر چھوٹے چھوٹے گُھونٹ پئیں، بڑے بڑے گُھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ❁ پانی تین سانس میں پئیں ❁ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ❁ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اِتحافُ السّادَۃ للزّبید ج۵ص ۵۹۴) ❁ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیے ❁ گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہئے ❁ منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے (الفتاوی الفقہیۃ الکبری لابن حجر الہیتمی ج۴ص۱۱۷، کشف الخفاء ج ۱ص ۳۸۴) ❁ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱)312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲)120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شفاعت کی بشارت

حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے نبیِ کریم ،رء ُوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: ”جو شخص صبح و شام مجھ پر دس دس بار دُرود ِپاک پڑھے گا بروزِ قِیامت اُسے میری شَفاعت پہنچ کر رہے گی۔“ (الترغیب والترھیب، کتاب النوافل، ۱/۳۱۲، حدیث: ۹۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ”**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**“ مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبَرانی ج۶ص۱۸۵حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱)بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)جِتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورتاً سِمٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا ❁ صلُّوا عَلَی الْحبیب،

اُذْکُرُوا اللہ، تُوبُوْا اِلَی اللہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❁ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❁ دیکھ کر بیان کروں گا ❁ پارہ 14، سورۂ نَحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ❁ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❁ اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❁ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا ❁ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❁ نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے ایک ایسی عظیم ہَستی کے مُتعلِّق چند مدنی پُھول

پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا کہ جن کا فیضان پوری دُنیا میں اور بالخُصوص پاک وہند میں عام ہے۔ یہ عظیم شخصیّت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بہت بڑے وَلی ہونے کے ساتھ ساتھ جیّد عالمِ دین بھی تھے۔ آپ کے علم وعمل کا چرچا آج بھی شَش جہاتِ عالم میں زور وشور سے گونج رہا ہے۔ سب سے پہلے میں ان کی ولادت، کُنیّت اور اَلقاب بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مُبارک حُلیہ، آپ کا پاکیزہ بچپن اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پاکیزہ عادات نیز آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عشقِ رسول کے ضمن میں کچھ مدنی پُھول بھی پیش کروں گا۔ آخر میں سُرمہ لگانے کے مدنی پُھول آپ کے گوش گُزار کروں گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ آیئے سب سے پہلے ایک کرامت سُنتے ہیں۔

دو انگریزوں کا قبولِ اسلام:

منقول ہے کہ دو انگریز ایک بہت بڑے عالمِ دین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اِستِفسار کرنے لگے کہ آپ فرماتے ہیں کہ پیغمبرِ اسلام (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا ہے: عُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیَاءِ بَنِی اِسرَائِیل، یعنی میری اُمّت کے عُلماء بنی اسرائیل کے اَنبیاء کی طرح ہیں۔ کیا آپ اس کا ثُبوت دے سکتے ہیں؟ کیونکہ بنی اسرائیل کے پیغمبر تو جانوروں کی بولیاں تک سمجھتے تھے۔ آپ پیغمبرِ اسلام (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمّت کے عالم ہیں، آپ میں کوئی ایسی صلاحیت ہے؟ اتّفاق سے اُس وقت دو کُونجیں اُڑی چلی جارہی تھیں، فَرنگیوں نے عرض کیا کہ وہ جو کُونجیں اُڑی چلی آرہی ہیں وہ ایک دوسری سے کیا باتیں کر رہی ہیں؟

ان عالم صاحب نے فرمایا: میں تو خاکِ پائے اقدس (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ادنیٰ غلام

ہوں اور اِنکساری ظاہر کی۔ مگر انگریزوں نے اِصرار کیا۔ آپ نے فرمایا اچھا اگر آپ اِصرار کرتے ہیں تو سُن لیجئے کہ وہ دونوں کُونجیں یہ گفتگو کر رہی ہیں: اگلی پچھلی سے کہہ رہی ہے جلدی کرو، اندھیرا ہو رہا ہے، پچھلی نے اگلی کو جواب دیا ہے کہ جب ہم پچھلی وادی میں جلدی سے اُتری تھیں، تو میرے بائیں پاؤں میں کانٹا چُبھ گیا تھا اس لیے مجھ سے تیز نہیں اُڑا جا رہا، تم آہستہ آہستہ چلو میں پورے زور سے چلتی ہوں تاکہ تمھارے ساتھ ساتھ رہ سکوں۔

اُن فرنگیوں کے پاس اُس وقت بندوق تھی اور دونوں بڑے نشانچی تھے ایک نے فوراً نشانہ باندھا تو پچھلی کونج گرتے ہی تڑپنے لگی اور اُنہوں نے دیکھا کہ واقعی کونج کے بائیں پاؤں میں کانٹا چُبھا ہوا ہے۔ آپ کی یہ کرامت دیکھ کر وہ انگریز مسلمان ہو گئے اور کہنے لگے حُضُور! واقعی دینِ اسلام سچا ہے۔

(گلستانِ اولیاء از محمد امیر سلطان چشتی مطبوعہ چشتی کتب خانہ فیصل آباد ص50 از فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص391)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں یہ عالِمِ دین کون تھے کہ جنھوں نے اپنے نُورِ علم اور نُورِ وِلایت سے پرندوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سُن کر ان انگریزوں کو بیان فرمادی! یہ کوئی اور نہیں بلکہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِسُنّت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن تھے۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں ایک سچے عاشقِ رسول اور باکرامت وَلی تھے وہیں ایک زبردست عالمِ دین بھی تھے، کم و بیش پچاس عُلُوم پر آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کامِل دَسترس (یعنی مَہارت) حاصل تھی۔

ولادت باسعادت:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت بریلی شریف کے مَحَلّہ جَسولی میں ۱۰ شَوّالُ المُکرّم ۱۲۷۲ ہجری بروزِ ہفتہ بوقتِ ظُہر بمطابق 14 جون 1856ء کو ہوئی۔(حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۵۸ مکتبۃ المدینہ) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پیدائشی نام ''محمد'' ہے، آپ کی والدہ ماجدہ مَحبَّت میں ''اَمَّن میاں'' فرمایا کرتی تھیں، والدِماجد و دیگر اَعِزّہ ''احمد میاں'' کے نام سے پُکارا کرتے۔ آپ کے جدِّ اَمجد نے آپ کا اسمِ شریف ''احمد رضا'' رکھا۔ اور آپ کا تاریخی نام ''اَلْمُختَار'' ہے (جبکہ کُنیت ابو محمد ہے) اور اعلیٰ حضرت خود اپنے نام سے پہلے ''عبد المصطفیٰ'' لکھا کرتے تھے۔(تجلیاتِ امام احمد رضا، ص 21) اس سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی محبت اور غلامی کا اندازہ ہوتا ہے چنانچہ اپنے نعتیہ دیوان حدائقِ بخشش میں ایک جگہ فرماتے ہیں۔

خوف نہ رکھ رضا ذرا، تُو تو ہے ''عبدِ مصطفیٰ''
تیرے لیے اَمان ہے، تیرے لیے اَمان ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

القابات:

سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیشمار اَلْقابات ہیں، جن میں سے آپ کا مشہور ترین لَقَب ''اعلیٰ حضرت'' ہے۔ اور یہ لَقَب آپ کی ذات کے ساتھ اسطرح خاص ہے کہ جب بھی اعلیٰ حضرت کہا، سُنا جاتا ہے، ذِہن فوراً آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف ہی جاتا ہے۔ عُلمائے اہلِ سُنَّت آپ کو اور بھی

بے شُمار القابات سے یاد کرتے ہیں۔ عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے ''تذکرۂ امام احمد رضا'' میں سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ان بارہ القاب کے ساتھ ذِکرِ خیر فرمایا ہے: میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنَّت، ولیٔ نعمت، عظیمُ البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیِ سُنَّت، ماحیِ بدعت، عالِمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبرکت وغیرہ۔

حُلیہ مبارک:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے برادر زادے (بھتیجے) مولانا حسنین رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جمالِ مُبارک کا نقشہ کھینچتے ہوئے کچھ یوں فرماتے ہیں: ابتدائی عُمر میں آپ کا رَنگ چمکدار گَنْدُمی تھا، چہرۂ مُبارک پر ہر چیز نہایت مَوزوں ومُناسب تھی، بلند پیشانی، بینی (ناک) مبارک نہایت سُتْواں (پتلی اور خوشنما) تھی، دونوں آنکھیں بہت خُوبصورت تھیں، نگاہ میں قدرے تیزی تھی، لاغَری (کمزوری) کے سبب سے چہرہ میں گُدازی نہ رہی تھی مگر ان میں مَلاحت اس قدر عطا ہوئی تھی کہ دیکھنے والے کو اس لاغَری (کمزوری) کا احساس بھی نہ ہوتا تھا، داڑھی بڑی خوبصورت تھی، سر مبارک پر زُلفیں کان کی لَو تک تھیں، سرِ مبارک پر ہمیشہ عِمامہ شریف سجا رہتا تھا، آپ کا سینۂ مُبارک باوجود اس لاغری (کمزوری) کے خوب چوڑا محسوس ہوتا تھا، گردن صُراحی دار اور بُلند تھی، آپ کا قد مِیانہ (درمیانہ) تھا، ہر موسم میں سوائے مَوسِمی لباس کے آپ سفید کپڑے ہی زیبِ تن فرماتے، آپ کی

آواز نہایت پُر درد تھی اور کسی قدر بلند بھی تھی، جب اَذان دیتے تو سُننے والے ہمہ تَن گوش (خُوب مُتوجہ) ہو جاتے، آپ نے ہمیشہ ہندوستانی جوتا پہنا جسے سلیم شاہی جوتا بھی کہتے ہیں، آپ کی رفتار ایسی نرم کہ برابر کے آدمی کو بھی (قدموں کی چاپ) محسوس نہ ہوتی تھی۔ (مجدد اسلام از علامہ نسیم بستوی مطبوعہ لاہور ص33,32،بتغیر) لیکن کمال یہ کہ ہمیشہ نظریں نیچی رکھتے تھے۔ کبھی کسی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہ دیکھتے۔

(امام احمد رضا اور ردِ بدعات و منکرات از یسین اختر مصباحی مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور ص200 از فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص84)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی یہ عادتِ مُبارکہ تھی کہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اپنی نظروں کی حفاظت کرتے یعنی اپنی نگاہیں ہمیشہ نیچی رکھتے اور کبھی بھی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہیں دیکھا کرتے۔ کیونکہ یہ عادتِ مبارکہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ہے آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی میٹھی میٹھی نِگاہیں نیچی رہا کرتی تھیں۔ جب آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی طرف توجُّہ فرماتے تو پورے مُتَوَجِّہ ہوتے، مُبارَک نظریں نیچی رہتی تھیں، آپ کی نظریں آسمان کی نسبت زمین کی طرف زیادہ رہتی تھی، اکثر آنکھ مُبارَک کے کنارے سے دیکھا کرتے تھے۔ (شمائلِ ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ، ص ۲۳، حدیث:۷) ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی نگاہیں نیچی رکھیں۔ اور بلاضَرورت اِدھر اُدھر دیکھنے کے بجائے آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگانے کی ترکیب بنائیں۔ آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگانے کی عادت بنانے کیلئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ نے ایک مَدَنی انعام عطا فرمایا ہے کہ **"آنکھوں کی حفاظت کی عادت بنانے کے لئے سونے کے اوقات کے**

علاوہ کم از کم 12 منٹ آنکھیں بند رکھیں؟" اگر ہم بھی اپنی آنکھوں کی حفاظت اور بد نگاہی سے بچنے کا ذہن رکھتے ہیں تو ہمیں اپنی نگاہیں نیچی رکھنی ہوں گی۔ نِیّت کر لیجئے کہ اپنی نظر کی حفاظت کی عادت بنانے کیلئے روزانہ کم از کم 12 منٹ آنکھیں بند رکھوں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

آقا کی حَیا سے جُھکی رہتی نظر اکثر
آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حیرت انگیز بچپن:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً ہر زمانے میں بچّوں کا وُہی حال ہوتا ہے جو آج کل بچّوں کا ہے کہ سات آٹھ سال تک تو انہیں کسی بات کا ہوش نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کسی بات کی تہہ تک پہنچنے کے قابل ہوتے ہیں۔ لیکن قُربان جایئے! سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے، آپ کا بچپن بھی عام بچوں سے مُمتاز و مُنفرد تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب بولنا شُروع کیا تو الفاظ کی اَدائیگی بالکل صاف تھی اَور بچوں کی طرح آپ کی زبان کَج مَج نہ تھی۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص82 ملخصًا) **قُوّتِ حافظِہ** کا یہ عالم تھا کہ ساڑھے چارسال کی ننھی سی عُمر میں قرآنِ مجید ناظِرہ مکمَّل پڑھنے کی نعمت سے باریاب ہوگئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو علم حاصل کرنے کا اس قَدر شوق تھا کہ بغیر کہے خود پڑھنے چلے جاتے، جُمُعہ کے دن بھی جانا چاہتے مگر والدِ مُحترم کے منع فرمانے سے رُک گئے اور سمجھ لیا کہ جُمعہ کے دن دیگر عبادات اور جُمعہ کی تیاری کرنی ہوتی ہے اس وجہ سے چُھٹی ہوتی ہے، باقی چھ دن پڑھنے کے ہیں۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، از فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۸۴ بتغیر)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چونکہ ایک مذہبی گھرانے سے تَعَلُّق رکھتے تھے تو اس کا فیضان یہ ملا کہ چھوٹی چھوٹی شرعی غلطیوں پر آپ بچپن ہی میں بلا تکلّف بول دیا کرتے تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ غلطی کی تصحیح قُدرت ہی نے ان کی عادتِ ثانیہ بنادی تھی، چونکہ ان سے آگے چل کر رَبُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کو یہی کام لینا تھا اسی لیے بچپن ہی سے غیر شرعی باتوں پر دوسروں کی اصلاح کرنا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا۔ ایک دن آپ کے اُستادِ گرامی بچوں کو تعلیم دے رہے تھے کہ ایک لڑکے نے سلام کیا، اُستاد صاحب نے جواب میں فرمایا "جیتے رہو" اس پر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا یہ تو جواب نہ ہوا "وَعَلَیْکُمُ السَّلَام" کہنا چاہیے تھا، آپ کے اس جذبۂ اظہار پر آپ کے اُستاد بے حد مَسرور ہوئے اور آپ کو بڑی نیک دُعاؤں سے نوازا۔ (مجددِ اسلام، ص 37 از فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بچپن میں ہی سلام کا جواب دینے پر کیسی اِصْلاح فرمائی۔ کہ سلام کا جواب "جیتے رہو" نہیں ہوسکتا بلکہ "وَعَلَیْکُمُ السَّلَام" ہی ہوگا۔ آج کل ہمارے مُعاشرے سے یہ سُنَّت ختم ہوتی نظر آرہی ہے۔ بد قسمتی سے ہم مُلاقات کے وقت اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ سے اِبتدا کرنے کے بجائے "آداب عرض" "کیا حال ہے ؟" "مِزاج شریف" "صُبح بخیر"، "شام بخیر" وغیرہ وغیرہ عجیب وغریب کلمات سے گُفتگو کا آغاز کرتے ہیں اسی طرح رُخصت ہوتے وقت بھی "خُدا حافظ" "گڈ بائی" "ٹاٹا" وغیرہ کہہ دیتے ہیں جو کہ خِلافِ سُنَّت ہے، ہاں

رُخصت ہوتے ہوئے **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ** کے بعد اگر خُدا حافظ کہہ دیں تو حرج نہیں۔ قرآنِ پاک میں ہمیں اچھے اَلفاظ کے ساتھ سلام کا جواب دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

وَ اِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ﴿پ۵، النسا:۸۶﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: "اور جب تمہیں کوئی کسی لَفْظ سے سَلام کرے تو تم اس سے بہتر لَفْظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو"۔

اگر ہمیں کوئی سلام کرے تو سَر ہِلا کر یا ہاتھ کے اِشارے سے سلام کا جواب دینے کے بجائے وَعَلَیْکُمُ السَّلام کہنا چاہیے ۔ صَدْرُ الشَّریعہ ،بدْرُ الطَّریقہ مُفْتی اَمْجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: اُنگلی یا ہتھیلی سے سَلام کرنا مَمنوع ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ اُنگلیوں سے سَلام کرنا یہودیوں کا طریقہ ہے اور ہتھیلی سے اِشارہ کرنا نَصارٰی کا۔ بعض لوگ سَلام کے جواب میں ہاتھ یا سر سے اِشارہ کر دیتے ہیں، بلکہ بعض صرف آنکھوں کے اشارہ سے جواب دیتے ہیں یوں جواب نہیں ہوا، ان کو مُنہ سے جواب دینا واجِب ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶ ص ۴۶۴) اور سلام کا جواب فوراً دینا واجب ہے، بلا عُذر تاخیر کی تو گُنہگار ہوا اور یہ گُناہ جواب دینے سے دَفْع نہ ہو گا، بلکہ توبہ کرنی ہو گی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۴۶۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سَلام کی سُنَّت کو زِیادہ سے زِیادہ عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو چھ برس کی عُمر میں جب یہ

معلوم ہو گیا کہ بغداد شریف کس سِمت میں واقع ہے تو پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس وقت سے دمِ آخر تک بغداد شریف کی جانب کبھی پاؤں نہیں پھیلائے۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۸۸بتغیر) اس سے **معلوم** ہوا کہ ہمیں اپنے بُزرگوں کے اَدب واِحترام کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ان کی طرف پیٹھ یا پاؤں کرنے، ان کے سامنے بُلند آواز سے بات کرنے اور ہر طرح کی بے اَدبی سے بچنا چاہیے۔ کم عُمری سے ہی بااَدب ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ حضرت، امام اہلسُنَّت کی خُود اِعتمادی کا عالم یہ تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چھ سال کی عُمر میں ہی پہلی بار ایک بہت بڑے مَجْمع میں کم و بیش دو گھنٹے کی تقریر فرمائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بچپن ہی سے باجماعت نماز کی ادائیگی کو اپنالیا اور کبھی بھی بغیر عُذرِ شرعی جماعت نہ چھوڑی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے برادرزادے مولانا حسنین رضا خان صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُن کے ہم عُمروں سے اور بعض بڑوں کے بیان سے **معلوم** ہوا ہے کہ وہ (سَیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) سمجھدار ہوتے ہی نمازِ باجماعت کے سخت پابند رہے، گویا قبلِ بُلوغ ہی وہ اَصحابِ ترتیب میں شَامل ہو چکے تھے اور وقتِ وفات تک صاحبِ ترتیب ہی رہے۔(سیرتِ اعلیٰ حضرت ص۴۸ از فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص87 ملخصا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سیدی اعلیٰ حضرت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کمسنی سے ہی نمازِ باجماعت کی پابندی فرماتے۔ آج ہم اعلیٰ حضرت سے مَحبَّت کا دعوی تو کرتے ہیں مگر حال یہ ہے کہ خُوب سمجھدار ہونے کے باوجود نہ صرف خود نماز پنجگانہ کی پابندی نصیب ہوتی ہے بلکہ ہمارے بچے بھی بالغ سے جَوان ہو جاتے ہیں مگر انہیں بھی نماز کی پابندی تو دَرکِنار، ٹھیک طرح سے نماز بھی پڑھنا نہیں

آتی اور اس کے ضَروری مسائل سیکھنے کی کوشش تک نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دین سے دُوری کے سبب نہ تو کبھی ہم نے دِینی مسائل سیکھنے اور دینی تعلیم حاصل کرنے کی جستجو کی اور نہ ہی اپنی اولاد کی اَخلاقی تربیّت اور انہیں علمِ دین سکھانے کیلئے کسی دینی ماحول سے وابستہ ہونے کی اِجازت دی۔ ہم نے دُنیا کی مَحبَّت میں صِرف مال کمانے اور دُنیوی تعلیم کے حُصول کیلئے کوشاں رہنے کو ہی اپنا مقصد بنالیا ہے۔ یاد رکھئے! نماز وروزہ اور دیگر مُعاملات کے ضَروری مسائل سیکھنا فرض ہیں۔ لہٰذا زِندگی اور وقت کو غنیمت جانتے ہوئے خود بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر علمِ دین سیکھئے اور اپنے بچوں کو بھی دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کیلئے مدرسۃ المدینہ، دارالمدینہ یا جامعات المدینہ میں داخل کروا دیجئے۔ اس کے علاوہ عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کرنا بھی علمِ دین حاصل کرنے کا اَہم ذریعہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں سفر کی بَرَکت سے نہ صرف علمِ دین کی دولت نصیب ہوتی ہے بلکہ ہمارے اندر بھی ایسا مدنی اِنقلاب برپا ہوتا ہے کہ دیکھنے والے اَش اَش کر اُٹھتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نمازِ باجماعت اَخلاص واِستقامت کے ساتھ مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عاداتِ مُبارکہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ساری زندگی شریعتِ مُطہرہ کی پاسداری میں بسر ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیّت صحیح معنوں میں شریعت کی آئینہ دار نظر آتی

تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی ٹھٹھہ نہ لگاتے (قہقہہ لگا کر نہ ہنستے) ❁ جماہی آنے پر دانتوں میں اُنگلی دَبا لیتے اور کوئی آواز پیدا نہ ہوتی ❁ کُلّی کرتے وقت بایاں ہاتھ داڑھی شریف پر رکھ کر سَر جُھکا کر پانی مُنہ سے گراتے ❁ قبلہ کی طرف رُخ کر کے کبھی نہ تھوکتے ❁ نہ ہی قبلہ کی طرف پاؤں مبارک دراز کرتے ❁ فرض نماز با عمامہ پڑھا کرتے ❁ خط بنواتے وقت اپنا کنگھا اور شیشہ استعمال فرماتے ❁ مِسْواک کیا کرتے ❁ اور سَر مُبارک میں تیل بھی ڈلواتے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ص92 از فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص114) ❁ کسی بھی چیز کے لینے دینے میں سیدھا ہاتھ ہی استعمال فرماتے اگر کبھی لینے والا اُلٹا ہاتھ آگے بڑھاتا تو آپ فوراً دستِ مُبارک روک لیتے اور فرماتے کہ سیدھے ہاتھ میں لیجئے کہ اُلٹے ہاتھ میں شیطان لیتا ہے۔

(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۱۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہ صرف خود سُنَّتوں کے مُطابق زندگی گزارتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی سُنَّتوں پر عمل کی ترغیب دلایا کرتے تھے۔ جیسا کہ ابھی ہم نے سُنا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوئی بھی چیز لینے دینے میں سیدھا ہاتھ ہی اِسْتِعمال فرماتے اور اگر کوئی شخص اُلٹا ہاتھ بڑھاتا تو اس کی اِصلاح فرماتے اور سیدھا ہاتھ استعمال کرنے کی ترغیب دلاتے۔ یاد رکھئے! کھانے، پینے، لینے اور دینے میں سیدھا ہاتھ ہی استعمال کرنا چاہئے کہ شیطان اُلٹے ہاتھ سے کھاتا، پیتا، لیتا اور دیتا ہے۔ حدیثِ مُبارکہ میں ارشاد ہوتا ہے کہ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک سیدھے ہاتھ سے کھائے اور سیدھے ہاتھ سے پئے اور

سیدھے ہاتھ سے لے اور سیدھے ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان اُلٹے ہاتھ سے کھاتا اور اُلٹے ہاتھ سے پیتا اُلٹے ہاتھ سے دیتا اور اُلٹے ہاتھ سے لیتا ہے۔(سُنَنِ ابن ماجہ ج ۴ ص ۱۲ حدیث ۳۲۶۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی سَیِّدی اعلیٰ حضرت کے صدقے میں سُنَّتوں پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسجد کا ادب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مَساجد کا بہت اَدب و اِحترام فرمایا کرتے تھے، مَساجد کی تعظیم کرنا آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شیوہ تھا۔ آپ فرشِ مسجد پر (آواز پیدا ہونے کے خوف سے) ایڑھی اور اَنگوٹھے کے بَل چلا کرتے تھے اور دوسروں کو بھی نصیحت فرمایا کرتے کہ مسجد کے فرش پر چلتے ہوئے آواز پیدا نہیں ہونی چاہیے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت از مولانا ظفر الدین بہاری مکتبہ نبویہ لاہور ص 862)

منقول ہے کہ ایک بار کوئی نواب صاحب مسجد میں نماز پڑھنے آئے اور کھڑے کھڑے بے پرواہی سے اپنی چھَڑی مسجد کے فرش پر گرادی، جس کی آواز حاضرین نے سُنی۔ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''نواب صاحب! مسجد میں زور سے قدم رکھ کر چلنا بھی منع ہے، پھر کہاں چھڑی کو اتنی زور سے ڈالنا!'' نواب صاحب نے وعدہ کیا کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔

(اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں مکتبۃ المدینہ ص 35)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد کا کیسا اَدب کیا کرتے تھے کہ چھَڑی زور سے گرانے پر نواب صاحب کی اِصلاح فرمادی اور خود بھی آواز پیدا ہونے کے خوف سے فرشِ مسجد پر ایڑھی اور انگوٹھے کے بل چلا کرتے۔ مگر افسوس! کہ ہمیں مَساجد کے اَدب کا ذرا بھی پاس نہیں اور نہ جانے کیسے کیسے خلافِ اَدب کام ہم مَساجد میں کرتے ہیں۔ زور سے بولنا، ہنسنا، چلانا، فالتو بولنا، دُنیوی باتیں کرنا، چھوٹے بچوں کو مسجد میں لے جانا اور انکا وہاں شور مچانا، مسجد میں بدبودار کپڑے پہن کر جانا یہ سب ہمارے ہاں عام ہے۔ یاد رکھئے! ہر اُس کام سے مسجد کو بچانا ضَروری ہے جس سے مسجِد کا تقدُّس پامال ہوتا ہو۔ دُنیوی باتیں، ہنسی مَذاق، غُل غپاڑا اور اسی طرح کی لَغویات کیلئے مسجِدیں نہیں بنائی گئیں بلکہ مسجدیں تو عبادتِ الٰہی، کیلئے بنائی گئی ہیں۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا سَائِب بن یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں، میں مسجِد میں کھڑا ہوا تھا کہ مجھے کسی نے کنکری ماری۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرتِ سیِّدُنا اَمیرُ الْمُؤمنین عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے، اُنھوں نے مجھے (اشارہ کرکے) فرمایا: "ان دو شخصوں کو میرے پاس لاؤ!" میں ان دونوں کو لے آیا۔ اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُن سے اِسْتِفْسار فرمایا، "تم کہاں سے تَعَلُّق رکھتے ہو؟ عرض کی، "طائف سے۔" فرمایا، "اگر تم مدینۂ منوَّرہ کے رہنے والے ہوتے (کیونکہ وہ مسجِد کے آداب بخوبی جانتے ہیں) تو میں تمہیں ضَرور سزا دیتا (کیونکہ) تم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مسجِد میں اپنی آوازیں بُلند کرتے ہو۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۷۸ حدیث ۴۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے لَرز جایئے! کہیں ایسا نہ ہو کہ مسجِد میں داخِل تو ہوئے ثواب کمانے مگر خُوب ہَنس بَول کر نیکیاں برباد کر کے باہَر نکلے کہ مسجِد میں دُنیا کی جائز بات بھی نیکیوں کو کھاجاتی ہے۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ مسجد میں دُنیاوی بات چیت کرنا نیکیوں کو اس طرح کھاجاتا ہے جس طرح چوپائے گھاس کو کھاجاتے ہیں۔(اتحاف السادۃ المتقین، کتاب اسرار الصلوۃ ومھماتھا، الباب الاول، ج۳، ص۵۰) لہٰذا مسجِد میں پُرسُکون اور خاموش رہیے۔ بیان بھی کریں یا سُنیں تو سنجیدگی کے ساتھ کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے لوگوں کو ہنسی آئے۔ نہ خُود ہنسئے نہ لوگوں کو ہنسنے دیجئے کہ مسجِد میں ہنسنا قَبْر میں اندھیرا لاتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، باِذْنِ پروَردگار دو صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اَلضِّحْکُ فِی الْمَسْجِد ظُلْمَۃٌ فِی الْقَبْرِ۔** یعنی مسجِد میں ہنسنا قَبْر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔(الجامِعُ الصَّغیر ص ۳۲۲ حدیث ۵۲۳۱) ہاں ضَرورتاً مُسکرانا منع نہیں۔ مسجِد کے اِحترام کا ذِہن بنانے کیلئے شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "مسجدیں خُوشبودار رکھئے" مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً حاصل فرما کر مُطالعہ کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ احترامِ مسجد کا ذِہن بنے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حیرت انگیز قُوَّتِ حافِظہ

حضرتِ مُحدِّثِ اعظم ہند علامہ سَیِّد محمد مُحدِّث کچھوچھوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قُوَّتِ حافِظہ اور علمی قابلیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب دارُالِافتا میں کام

کرنے کے سلسلے میں میرا بریلی شریف میں قِیام تھا تو رات دن ایسے واقعات سامنے آتے تھے کہ اعلیٰ حضرت کی حاضر جَوابی سے لوگ حیران ہو جاتے۔ ان حاضر جَوابیوں میں حیرت میں ڈال دینے والے واقِعات وہ علمی حاضِر جوابی تھی جس کی مثال سُنی بھی نہیں گئی۔ مثلًا اِستِفتا(سُوال) آیا، دارُالِافتا میں کام کرنے والوں نے پڑھا اور ایسا معلوم ہوا کہ نئی قسم کا حادِثہ دَریافت کیا گیا(یعنی نئے قسم کا مُعاملہ پیش آیا ہے) اور جواب جُزئِیَّہ (جُز۔ئی۔یَہ) کی شکل میں نہ مل سکے گا فُقَہائے کرام کے اُصولِ عامّہ سے اِستِنباط کرنا پڑے گا۔(یعنی فُقَہائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام کے بتائے ہوئے اُصولوں سے مسئلہ نکالنا پڑے گا) اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے، عَرض کیا: عجب نئے نئے قسم کے سُوالات آرہے ہیں! اب ہم لوگ کیا طریقہ اختیار کریں؟ فرمایا: یہ تو بڑا پُرانا سُوال ہے۔ ابنِ ہُمام نے "فَتحُ القدیر" کے فُلاں صَفحے میں، ابنِ عابِدین نے "رَدُّ المُحتار" کی فُلاں جلد اور فُلاں صَفحَہ پر (لکھا ہے)، "فتاوٰی ہندیہ" میں، "خَیریہ" میں یہ یہ عبارت صاف صاف موجود ہے اب جو کتابوں کو کھولا تو صَفحَہ، سَطر اور بتائی گئی عبارت میں ایک نُقطے کا بھی فَرق نہیں۔ اس خداداد فَضل و کمال نے عُلَما کو ہمیشہ حیرت میں رکھا۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۲۱۰)

کمزوریٔ حافِظہ کا سبب

سُبْحٰنَ الله عَزَّوَجَلَّ! اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی بے شُمار خُصُوصیات میں سے آپ کا حافظہ بھی کمال کا تھا کہ آپ کے ساتھ رہنے والوں کی نظر میں کوئی پیچیدہ مسئلہ آجاتا اور تلاش کے باوجود انہیں نہیں ملتا تو اس کے حل کے لئے بارگاہِ اعلیٰ حضرت میں حاضر ہو کر اپنی پریشانی عرض

کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی قُوّتِ حافظہ سے نہ صرف کتابوں کے نام بتاتے بلکہ صفحہ وسَطر تک بتادیا کرتے اور جب کتابیں کھول کر دیکھا جاتا تو آپ کے بتائے ہوئے حوالے سے ذَرہ بھی آگے پیچھے نہ ہوتا۔ یہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت کی قُوّتِ حافظہ کا عالم تھا آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاوی رضویہ جلد 26 صفحہ 605 پر ہم عِصیاں کے مریضوں کیلئے نِسیان (بُھول جانے کے مَرَض) سے محفوظ رہنے کا مُجرَّب عمل ارشاد فرماتے ہیں: "دَفعِ نِسیان (بھولنے کی بیماری سے نجات) کے لئے 17 بار سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ ہر شب سوتے وَقت پڑھ کر سینہ پر دَم کرنا اور صُبح 17 بار پانی پر دم کر کے قدرے پینا اور چینی کی رکابی (پلیٹ) پر یہ حُرُوف ا ھ ظ م ف ش ذ لکھ کر پلانا نافع (فائدہ مند) ہے۔ اور چالیس روز سفید چینی (کے برتن) پر مُشک وزَعفران وگُلاب سے لکھ کر آبِ تازہ سے مَحْوْ (یعنی دھو) کر کے پئیں۔ (پھر) تَسمیہ (یعنی بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے) کے بعد فَسَهِّلْ یَااِلٰهِیْ كُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ سَهِّلْ يَا مُحْيِ الدِّيْنِ اَجِبْ، يَا جِبْرَائِيْلُ بِحَقِّ يَابُدُّوْحُ (پڑھیں)۔"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اپنی پڑھی ہوئی باتوں کو یاد رکھنا اور قُوّتِ حافظہ بڑھانا چاہتے ہیں تو اعلیٰ حضرت کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے گُناہوں سے توبہ بھی کرنی ہوگی اور آئندہ گناہوں سے بچنے کی نِیّت بھی کرنی ہوگی کیونکہ حافظے کی کمزوری کا ایک سبب ہماری گُناہوں بھری زِندگی بھی ہے۔ کہا جاتا ہے "**اَلنِّسْيَانُ مِنَ الْعِصْيَانِ**" یعنی نِسیان عِصیان (گناہ) کے باعث ہوتا ہے۔ اگر ہم اپنی زِندگی گُناہوں میں بسر کرتے رہے تو اس کی نُحوست کی وَجہ سے جہاں

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی مَول لینی پڑے گی وہیں کمزوریٔ حافظہ کا نُقصان بھی اُٹھانا پڑے گا۔ لٰہذا زِندگی کو غنیمت جانتے ہوئے جلد ہی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کیجئے۔

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں: اگر تم جلد توبہ کرو گے تو اُمید ہے کہ عنقریب گُناہوں پر اِصرار کرنے کے مَرَض کا تمہارے دل سے قَلْع قَمَع (یعنی خاتمہ) ہو جائے اور گُناہوں کی نُحوست کا بوجھ تمہاری گردن سے اُتر جائے اور گُناہوں کی وَجہ سے جو قَساوَتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) پیدا ہوتی ہے اس سے ہرگز بے خوف نہ ہو۔ بلکہ ہر وَقت اپنے دل پر نگاہ رکھو، کیونکہ بعض صالحین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن نے فرمایا ہے: "بے شک گُناہ کرنے سے دل سِیاہ ہو جاتا ہے اور دل کی سِیاہی کی علامت یہ ہوتی ہے کہ گُناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، طاعت (یعنی عبادت) کے لیے موقع نہیں ملتا، نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (یعنی نصیحت و بیان سُن کر دل پر اثر نہیں ہوتا)۔" اے عزیز! کسی گُناہ کو معمولی خیال نہ کر اور کبیرہ گُناہوں پر اصرار کرنے کے باوجود اپنے آپ کو تائب (یعنی توبہ کرنے والا) گمان نہ کر۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص۴۲۹)

میں کرکے توبہ پلٹ کر گُناہ کرتا ہوں
حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یارَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کا عشقِ رسول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے یوں تو تمام اَوصاف ہی لائقِ صد تحسین اور باعثِ رَشک ہیں۔ لیکن ایک خاص وصف جسمیں آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت نُمایاں اور مُمتاز تھے وہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عشقِ رسول ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سر تاپا عشقِ مُصْطفیٰ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نمونہ تھے۔ یہ وہ عُنوان ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تمام زندگی اسی کے گرد گھومتی نظر آتی ہے۔ عشقِ مصطفیٰ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ وہ شمع ہے جسکو فِروزاں کرنا اور مُسلمانوں کے دلوں میں اس کے چراغ جلانا آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بُنیادی مقصد تھا۔ عشقِ مُصطفیٰ یہ وہ نور ہے کہ جس کی ضِیاپاشیوں سے عالَم کو مُنوَّر کرنا آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بُنیادی مقصد تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش شریف" کا ہر ہر شعر آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عشقِ رسول صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عکّاس نظر آتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عشقِ رسول صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اندازہ اس بات سے کیجئے کہ آپ نے نہ صرف اپنے دونوں بیٹوں کا نام بلکہ اپنے بھتیجوں تک کا نام نامِ اقدس صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رکھا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت مطبوعہ مکتبہ المدینہ ص73 ملخصاً) **حدیثِ پاک** کا آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے انتہا اَدب فرماتے تھے۔ ہمیشہ دَرسِ حدیث بحالتِ قُعود (دوزانوں بیٹھ کر) دیا کرتے۔ احادیثِ کریمہ بغیر وضو نہ چُھوتے اور نہ پڑھایا کرتے۔ کُتُبِ احادیث پر کوئی دوسری کتاب نہ رکھتے۔ حدیث کی ترجمانی فرماتے ہوئے کوئی شخص درمیانِ حدیث اگر بات کاٹنے کی کوشش کرتا تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سخت ناراض ہو جاتے، یہاں تک کہ چہرۂ مُبارک سُرخ ہو جاتا۔ حدیثِ پاک پڑھاتے وقت

دوسرے پاؤں کو زانو پر رکھ کر بیٹھنے کو ناپسند فرماتے۔(امام احمد رضا اور درسِ ادب ص ۱۶) حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم سے مَنْسُوب ہر شے کی تعظیم فرماتے اور اس کا اَدَب بجالاتے۔ منقول ہے کہ ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہیں مَدْعُو تھے، کھانا لگا دیا گیا، سب کو سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کھانا شُروع فرمانے کا اِنتِظار تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ککڑیوں کے تھال میں سے ایک قاش اُٹھائی اور تناوُل فرمائی، پھر دوسری، پھر تیسری، اب دیکھا دیکھی لوگوں نے بھی ککڑی کے تھال کی طرف ہاتھ بڑھا دیئے مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سب کو روک دیا اور فرمایا، ساری ککڑیاں میں کھاؤں گا۔ چُنانچِہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سب ختم کر دیں، حاضِرین مُتَعَجِّب تھے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تو بَہُت کم غِذا استِعمال فرمانے والے ہیں، آج اتنی ساری ککڑیاں کیسے تناوُل فرما گئے! لوگوں کے اِستِفْسار پر فرمایا، میں نے جب پہلی قاش کھائی تو وہ کڑوی تھی اس کے بعد دوسری اور تیسری بھی۔ لہٰذا میں نے دوسروں کو روک دیا کہ ہو سکتا ہے کوئی صاحِب ککڑی مُنہ میں ڈال کر کڑوی پا کر تُھو تُھو کرنا شُروع کر دیں چُونکہ ککڑی کھانا میرے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتِ مُبارَکہ ہے اس لئے مجھے گوارا نہ ہوا کہ اِس کو کھا کر کوئی تُھو تُھو کرے۔

مجھ کو میٹھے مصطفٰے کی سُنَّتوں سے پیار ہے

اِنْ شَاءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکار سے مَنسوب اَشیاء لائقِ تعظیم ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کتنے زبردَسْت عاشقِ رسول تھے، واقعی عاشِق کی شان یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے محبوب سے نِسْبت رکھنے والی ہر شے کو دل وجان سے پسند کرے اور اُس کا اَدب بجالائے جبھی تو سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آقا کی پسند ککڑی کا ایسا اَدب کیا کہ کڑوی ککڑی بھی تناوُل فرمالی۔ یادرہے! حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنَّتوں کا اِحترام اور آپ سے مَنْسُوب اَشیاء میں سے ہر شے کی تعظیم ہم پر لازم ہے اور دَر حقیقت یہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم ہی کی تعظیم ہے۔

حضرت سَیِّدنا قاضی عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی شہرۂ آفاق تصنیف "شِفا شریف" میں تَحریر فرماتے ہیں: " سلطانِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی تَعْظِیم وتَوقِیر میں یہ بھی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے مُبارک سامان، مُقدَّس مکانات، یاکوئی اور شے جو جسمِ پاک سے چُھو بھی گئی ہو اور جس چیز کے بارے میں یہ مشہور ہوگیا ہو کہ یہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی ہے اُن سب کی تَعْظِیم کرنا۔"

(الشفاء، الباب الثالث فی تعظیم امرہ۔۔الخ، فصل ومن اعظامہ۔۔الخ، ۲/۵۶)

اور حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف مَنْسُوب کسی بھی چیز کو کوئی عیب بھی نہ لگانا چاہئے۔ صُدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفْتی اَمجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جو شخص حُضورِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو تمام اَنْبیا میں آخر نبی نہ جانے یا حُضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم) کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے، آپ کے مُوئے مُبارک (مُقدَّس بال) کو تحقیر (بے ادبی) سے یاد کرے، آپ کے لباسِ مُبارک کو گندہ اور میلا بتائے، حُضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم) کے ناخن بڑے بڑے کہے یہ

سب کُفر ہے، بلکہ اگر کسی کے اس کہنے پر کہ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم) کو کدو پسند تھا کوئی یہ کہے مجھے پسند نہیں تو بعض عُلما کے نزدیک کافر ہے اور حقیقت یہ کہ اگر اس حیثیت سے اُسے ناپسند ہے کہ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم) کو پسند تھا تو کافر ہے۔ یوہیں کسی نے یہ کہا کہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کھانا تَناوُل فرمانے کے بعد تین بار اَنگشت ہائے مُبارک چاٹ لیا کرتے تھے، اس پر کسی نے کہا یہ اَدب کے خِلاف ہے یا کسی سُنَّت کی تحقیر کرے، مثلاً داڑھی بڑھانا، مونچھیں کم کرنا، عمامہ باندھنا یا شملہ لٹکانا، ان کی اِہانت (توہین کرنا) کُفر ہے جبکہ سُنَّت کی توہین مقصود ہو۔"

(الفتاوی الھندیۃ"، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ج ۲، ص ۲۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کی کسی سُنَّت کی تحقیر کرنا ایمان کی بربادی اور جہنّم کی حقداری کا سبب ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنی ساری زندگی نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کی پیروی میں بسر کریں کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کی اِتباع یقیناً ہماری زِندگی کے ہر گوشے میں ہمارے لئے مَشْعَلِ راہ ہے۔ جہاں سُنَّت پر عمل کرنے میں ثواب ملتا ہے وہیں اِس کے دُنیوی فوائد بھی کثیر ہیں۔ اپنے دل میں عَظَمتِ مُصْطَفٰے کو بڑھانے، سینے میں اُلفتِ مُصْطَفٰے کی شمع جلانے، نَمازوں اور سُنَّتوں کی عادت بنانے اور ذِکر و دُرُود کی سَعادت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے نہ صرف ہمارے عقائد و اَعمال دُرُست ہوں گے بلکہ ہماری دُنیا و آخرت بھی سنور جائے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان و عظمت کے حوالے سے مدنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کی۔ سب سے پہلے ہم نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک ایمان افروز کرامت سُنی۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت 10 شَوَّالُ الْمُکَرَّم 1272ھ میں ہوئی تھی۔ پھر آپ کے نام کُنیَّت، لقب اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مبارک حُلیے نیز آپ کے حیرت انگیز بچپن کی خُصوصیات کے معلوم ہوئیں کہ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بولنا شروع کیا تو زبانِ مُبارک سے بالکل صاف الفاظ اَدا ہوتے تھے، صرف ساڑھے چار سال کی عُمر میں ہی قرآنِ پاک ناظرہ ختم فرمالیا اور چھ سال کی عُمر میں رَبِیْعُ الْاَوَّل کے موقع پر ایک بہت بڑے مَجْمع کے سامنے کم و بیش دو گھنٹے کی تقریر فرمائی۔ بالغ ہونے سے پہلے ہی نمازِ باجماعت کی پابندی کرنا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا۔ اس کے بعد ہم نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چند عاداتِ مُبارکہ کے مُتعلِّق سُنا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا کہ قہقہہ نہ لگاتے، مسواک استعمال فرماتے اور لَین دَین کے لیے ہمیشہ سیدھا ہی استعمال فرماتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی سُنَّت کے مُطابق ہر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پھر میں نے آپ کو یہ بھی بتایا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد کا بہت زیادہ اَدب کیا کرتے، یہاں تک کہ مسجد میں ایڑی اور انگوٹھے کے بل چلا کرتے تھے تاکہ پاؤں کی دھمک سے آواز نہ پیدا ہونے پائے۔

ہمیں بھی چاہیے کہ موبائل ٹیون سے نمازیوں کو تکلیف پہنچانے نیز بلاوجہ مسجد میں شور مچانے کے بجائے زیادہ سے زیادہ عبادت اور قرآن پاک کی تلاوت میں مشغول رہیں۔ اس کے بعد ہم نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُتعلِّق سُنا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہ صرف سرورِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بے پناہ مَحَبَّت کیا کرتے تھے بلکہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَنْسُوب ہر شے سے بھی مَحَبَّت فرماتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سچا عشق عطا فرمائے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اعلیٰ حضرت کی سیرتِ مُبارکہ پر عمل کرتے ہوئے علمِ دین حاصل کرنا، نیکیاں کرنا، گُناہوں سے بچنا، فکرِ آخرت کے لیے کُڑھنا، خوفِ خدا و عشقِ مُصطفیٰ میں زندگی بسر کرنا، سُنَّتوں پر عمل کا جذبہ پانا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کے کاموں میں ترقی کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک ہفتہ وار مدنی کام "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" بھی ہے۔ اور نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اَہم فریضہ ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور خود سیِّدُ الْاَنبیاء، محبوبِ

خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اسی مقصد کیلئے دنیا میں بھیجا گیا، اُنہوں نے مختلف مُشکلات و تکالیف برداشت کرنے کے بعد بھی اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کے اِس عظیم فریضے کو بحُسن وخوبی سرانجام دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں بھی اِسی عظیم مقصد کو پورا کرنے کیلئے ہر ہفتے "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" میں شرکت کرنے کی ترغیب دلاتا ہے آپ بھی وقت نکال کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ اس کے علاوہ ہر جمعرات کو ہونے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کو اپنا معمول بنا لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔ آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

غفلت کے بادل کیسے چھٹے

یوکے (انگلینڈ) کے مقیم اسلامی بھائی اپنی داستانِ عشرت کے خاتمے کے اَحوال کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے پہلے میں غفلت بھری زندگی بسر کر رہا تھا۔ دنیا کی رنگینیوں میں اس قدر کھویا ہوا تھا کہ نمازوں کی اَدائیگی کا ہوش تھا نہ ہی دیگر فرائض وواجبات کی کوئی پابندی کا ذہن تھا۔ سُنّتوں کی عظمت وشان سے بھی نابلد تھا، فکرِ آخرت سے غافل دُنیا کی رنگینیوں میں شاغِل اپنی زندگی کے قیمتی اَیّام فُضُولیات ولَغویات میں برباد کر رہا تھا۔ میری عِصیاں شِعار زندگی میں کچھ اس طرح سُنّتوں کی بہار آئی کہ ایک مرتبہ مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت مل گئی۔ اجتماع میں ہونے والے سُنّتوں بھرے بیان، ذکر و دُرُود اور بالخُصوص آخر میں مانگی جانے والی رقت انگیز دعا نے میرے دل و دماغ پر چھائی گناہوں کی سیاہی دُور کر دی۔ زندگی کے "اَنمول ہیرے" گُناہوں میں برباد کرنے پر مجھے نَدامت ہونے لگی، سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت

کرنے کی بَرَکت سے مجھے توبہ کی توفیق ملی اور میں نے نیک بننے کا اِرادہ کرلیا، اسی مُقدّس جذبے کے تحت پندرھویں صدی کی عظیم علمی ورُوحانی شخصیّت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے ماحول اور اجتماع کی برکت سے جہاں مجھے پانچ وقت کی نماز پابندی سے ادا کرنے کی توفیق نصیب ہوئی وہیں پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری سُنّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ بھی نصیب ہو گیا۔ یوں میں راہِ سُنّت کا مُسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے سُنّت کے مُطابق چہرے پر داڑھی شریف رکھ لی، سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجالیا اور سفید مدنی لباس زیبِ تَن کرنا اپنا معمول بنالیا۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃُ المدینہ کے ذِمّہ دار کی حیثیّت سے اپنی خِدمات سَر انجام دے رہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے "اِثمد" کے چار حُرُوف کی نسبت سے سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول سنتے ہیں:

(1) سُنَنِ ابن ماجہ کی روایت میں ہے "تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثمد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔" (سُنَن ابن ماجہ ج۴ ص ۱۱۵ حدیث ۳۴۹۷)

(2) پتھّر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سُرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۹)

(3) سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سُنَّت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۱۸۰)

(4) سُرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (الٹی) میں دو، (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔ (انظر: شُعَبُ الْاِیمان، ج ۵ ص ۲۱۸۔ ۲۱۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اس طرح کرنے سے اِنْ شاءَ اللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مدنی پھول، ص ۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شفاعت کی بشارت

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے نبیِ کریم ،رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے:"جو شخص صُبح وشام مجھ پر دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھے گا بروزِ قِیامت اُسے میری شَفَاعَت پہنچ کررہے گی۔" (الترغیب والترھیب، کتاب النوافل، ۱/۳۱۲، حدیث: ۹۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا ❁ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ،

اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❁ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❁ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❁ دیکھ کر بَیان کروں گا ❁ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❁ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❁ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❁ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❁ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❁ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے "مِیلادِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم" کے

حوالے سے مَدَنی پھول پیش کرنے کی سَعادت حاصل کروں گا۔ سب پہلے میں تاجدارِ اَنبیاء، نُورِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک نُور کے مُتَعَلِّق مَعلُومات آپ کے گوش گُزار کروں گا۔ اس کے بعد پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس دُنیا میں جلوہ گری کے وَقْت جو حَیرت اَنگیز واقعات رُونما ہوئے اُن کا مُخْتَصَراً ذِکر کرنے کے بعد یہ بھی بیان کروں گا کہ ایک مُسلمان کو مِیلاد شریف مَنانے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شِیر خواری کے چند مُعْجِزات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مِیلاد مَنانے کی شَرعی حیثیَّت اور مِیلاد مَنانے سے روکنے کا شَرعی حُکْم نیز شَبِ وِلادَتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بوقْتِ وِلادَت قِیام اور صَلٰوۃ و سَلام کی شَرعی حیثیَّت بَیان کروں گا۔ آخر میں چھینک سے مُتَعَلِّق مَدَنی پھول بھی پیش کرنے کی سَعادت حاصل کروں گا۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَنْقُول ہے کہ جب حضرتِ سَیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پیدا ہوئے تو فِرِشْتے صَف دَرْ صَف حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُشْتِ مُبارَک کے پیچھے کھڑے ہو کر نُورِ مُحَمَّدِی کی زِیارت کِیا کرتے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: "یَا اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ فِرِشْتے میری پُشْت کے پیچھے صَف باندھ کر کیوں کھڑے رہتے ہیں؟" ارشاد فرمایا: "اے آدم! یہ فِرِشْتے میرے حَبِیب، خَاتَمُ الْاَنْبِیاء، محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نُور کی زِیارت کرتے ہیں، جسے میں تیری پُشْت سے پیدا فرماؤں گا۔" حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے

عرض کی: ''یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ! اِس مُبارک نُور کو میری پیشانی میں رکھ دے تاکہ یہ فِرِشتے میرے سامنے رہیں۔ '' تواللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس نُور کو آپ علٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کی پیشانی میں رکھ دیا۔ فِرِشتے حضرتِ سَیِّدُنا آدم علٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کے سامنے کھڑے ہو جاتے اور نُورِ مُحَمَّدِی پر دُرُود و سَلَام کے نذرانے پیش کرتے رہتے۔ حضرت سَیِّدُنا آدم علٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام نے عرض کی: ''یَااللہ عَزَّ وَجَلَّ! میں بھی اُس مُبارک نُور کی زِیارت کرنا چاہتا ہوں، لہٰذا اسے میری پیشانی سے نکال کر کسی ایسی جگہ رکھ دے جہاں میں اس کی زِیارت کر سکوں۔'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نُورِ مُحَمَّدِی حضرت آدم علٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کی اَنگُشتِ شَہادت (شَہادت کی اُنگلی) میں مُنْتَقِل فرما دیا۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۴۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جانِ عالَم کی دُنیا میں جلوہ گری

پھر یہ مُبارک نُور اَصلَابِ طَیِّبَہ (پاک پیٹھوں) سے اَرحامِ طاہِرہ (پاک شِکموں) میں مُنْتَقِل ہوتا ہوا حضرتِ سَیِّدَتُنا آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بَطنِ اَطہَر میں ظاہر ہوا اور بارہ رَبِیْعُ الْاَوَّل شریف بروز پیر صُبحِ صادِق کی ضِیا بار سُہانی گھڑی میں اَزلی سَعادَتوں اور اَبدی مَسَرَّتوں کا نُور بن کر چمکا۔

نہ کیوں آج جَشنِ وِلادت منائیں
نظر رَبّ کی رَحمت کے آثار آئے
عَدَدْ ہم کو بارہ کا کیوں ہو نہ پیارا
کہ بارہ تھی تاریخ جب یار آئے

(وسائلِ بخشش، ص۴۷۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادت سے قَبْل ایسے واقعات رُونما ہوئے جن سے سَرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آمد کی خُوشخبریاں ملتی ہیں۔ چُنانچہ

سَبز دَرَخْت

ایک رات حضرت **عبدُالْمُطَّلِب** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وادِیِ اَبْطَحْ میں مَحْوِ آرام تھے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خَواب میں اپنے جِسْمِ اَطْہَر سے ایک سفید زَنْجِیْر نکلتی دیکھی، اُس کے چار کَنارے تھے۔ ایک کَنارہ مَشْرِق میں جا پہنچا، دوسرا مَغْرِب میں، تیسرا آسمان تک اور چَوتھا کَنارہ واپس لوٹ آیا یہاں تک کہ وہ ایک سَبز دَرَخْت بن گیا۔ جب صُبْح ہوئی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کی تَعْبِیْر مَعْلوم کی تو بتانے والوں نے بتایا: ”اگر آپ کا خَواب سچّا ہے تو یقیناً آپ کی مُبارَک پُشْت (نسل) سے ایک ایسی ہَسْتی کا ظُہُور ہوگا جِس پر تمام زمین و آسمان والے اِیمان لائیں گے۔“

(السیرۃ النبویۃ لابن کثیر، کتاب مبعث رسول اللہ، ذکر اخبار غریبۃ، ج۱، ص۳۱۰، بتغیرٍ)

چوپایوں کا کلام کرنا

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عَبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا آمِنَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے رسولِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سَیّاحِ اَفْلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے حامِلَہ ہونے کی دَلیل یہ ہے کہ اُس رات قُریش کے ہر چوپائے نے (بزبانِ فصیح) کلام کرتے ہوئے کہا: ”رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی والدۂ ماجِدہ کے شِکَمِ اَطْہَر میں جلْوہ فرما ہو چکے ہیں، رَبِّ کَعبہ عَزَّوَجَلَّ کی قَسَم! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

واٰلہٖ وَسَلَّمَ دُنیا کے لئے اَمان اور اَہلِ دُنیا کے چَراغ ہیں۔"

(رسائلِ میلادِ مُصطفٰے، رسالۃُ مولدِ النّبی لابن حجر مکّی، ص۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس وَقْت سرکارِمکۂ مُکَرَّمہ، سردارِمدینۂ مُنَوَّرہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادت ہوئی تو سَعادت کی بارشیں ہونے لگیں۔ ظُلمت و تاریکیاں چَھٹ گئیں اور سارا جہان نُزہَت ونُور سے مَعْمُور ہوگیا۔ مَلائکہ آپس میں مُبارک بادِیاں دینے لگے اور ہر آسمان میں ایک سُتُون زَبَرجَد کا قائم کِیا گیا اور وِلادتِ باسَعادَت کی بدولت نُور اَفْشاں کر دیا گیا۔ (الخصائص الکبری (مترجم)، ص ۱۵۲)

مومنو! وَقتِ اَدب ہے آمدِ محبوبِ رَبّ ہے
جائے آداب وطَرَب ہے آمدِ شاہِ عَرَب ہے
غُنچے چِٹکے پُھول مہکے شاخِ گُل پر مُرغ چہکے
روتا ہے شیطاں یہ کہہ کے آمدِ شاہِ عَرَب ہے
بَج رہے ہیں شادیانے بُت لگے کلمہ سُنانے
ہر زَباں پہ ہیں تَرانے آمدِ شاہِ عَرَب ہے
(قبالۂ بخشش، ص۱۸۴)

حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی وِلادتِ باسعادت کی خُوشخبری سُن کر (آپ کے) دادا "حضرت عبدُ الْمُطَّلِب" خُوش خُوش حَرَمِ کَعبہ سے اپنے گھر آئے اور والِہانہ جوشِ مَحبَّت میں اپنے پوتے کو سینے سے لگا لیا۔ پھر کعبہ میں لے جا کر خَیر وبَرَکت کی دُعا مانگی اور "محمد" نام رکھا۔ (شرح الزرقانی، ولادتہ...الخ، ۱/۲۳۲) آپ

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا اَبُولَہَب کی لونڈی "ثُوَیْبَہ" خُوشی میں دوڑتی ہوئی گئی اور "ابُولہب" کو بھتیجا پیدا ہونے کی خُوشخبری دی تو اُس نے اِس خُوشی میں شَہادت کی اُنگلی کے اِشارے سے "ثُوَیْبَہ" کو آزاد کر دیا جس کا ثَمَرَہ اَبُولَہَب کو یہ ملا کہ اُس کی موت کے بعد اُس کے گھر والوں نے اُس کو خواب میں دیکھا اور حال پُوچھا، تو اُس نے اپنی اُنگلی اُٹھا کر یہ کہا کہ تُم لوگوں سے جُدا ہونے کے بعد مجھے کچھ خَیر (بھلائی) نہیں ملی سِوائے اس کے کہ "ثُوَیْبَہ" کو آزاد کرنے کے سَبَب سے اِس اُنگلی کے ذَرِیعے کچھ پانی پِلا دیا جاتا ہوں۔ (بخاری، کتاب النکاح، باب وامہاتکم اللاتی ارضعنکم، ۳/۴۳۲، حدیث: ۵۱۰۱، شرح الزرقانی، ذکر رضاعہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ، ۱/۲۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُسلمان اور مِیلاد

اِس روایت کے تَحت حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ الْحق مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس واقِعے میں مِیلاد شریف والوں کے لئے بڑی دلیل ہے جو تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَبِ وِلادَت میں خُوشیاں مَناتے اور مال خَرچ کرتے ہیں، یعنی ابُولَہَب جو کہ کافِر تھا جب وہ تاجدارِ نَبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادَت کی خَبَر پا کر خُوش ہونے اور اپنی لَونڈی (ثُوَیْبَہ) کو دُودھ پلانے کی خاطِر آزاد کرنے پر بَدلہ دیا گیا۔ تو اُس مُسلمان کا کیا حال ہو گا جو مَحبَّت اور خُوشی سے بَھرا ہوا ہے اور مال خَرچ کر رَہا ہے۔ (مدارِجُ النُّبُوَّت ج۲ ص۱۹)

شَبِ وِلَادَت میں سب مُسلماں نہ کیوں کریں جان و مال قُرباں
ابُو لَہَب جیسے سَخت کافر خُوشی میں جب فَیض پا رہے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وِلَادَتِ باسَعَادَت کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سب سے پہلے حضرتِ ثُوَیْبَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا دُودھ نوش فرمایا پھر اپنی والدۂ ماجِدہ حضرتِ سَیِّدَتُنا آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے دُودھ سے سیراب ہوتے رہے، پھر حضرتِ سَیِّدَتُنا حَلِیْمَہ سَعْدِیَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے دُودھ پلایا۔ (مدارج النبوت، قسم دوم، باب اول، ج2، ص19،18 ملخصاً)

شیر خواری کے معجزات

شُرَفائے عَرَب کی عادت تھی کہ وہ اپنے بچوں کو دُودھ پلانے کے لئے گردونَواح دِیہاتوں میں بھیج دیا کرتے تھے، دِیہات کی صاف سُتھری آب وہَوا میں بچّوں کی تَنْدُرُستی اور جِسمانی صِحّت بھی اَچھی ہو جاتی تھی اور وہ خالِص اور فَصِیح عَرَبی زبان بھی سیکھ جایا کرتے، کیونکہ شہر کی زَبان باہر کے آدمیوں کے مَیل جَول سے خالِص اور فَصِیح و بَلِیْغ زبان نہیں رہا کرتی۔ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کو دُودھ پلانے کی سَعَادَت حضرت سَیِّدَتُنا حَلِیْمَہ سَعْدِیَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حاصل ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شِیْر خواری کے مُعْجِزات بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں۔ میں "بنی سعد" کی عورتوں کے ہَمراہ دُودھ پینے والے بچّوں کی تلاش میں مکّہ کو چلی۔ میری گود میں ایک بچہ تھا، مگر فَقْر و فاقَہ کی وَجہ سے مجھ میں اِتنا دُودھ نہ تھا جو اُس کو کافی ہو سکے۔ رات بھر وہ بچہ بُھوک سے تڑپتا اور روتا بِلبِلاتا رہتا تھا اور ہم اس کی دِلجُوئی اور دِلداری کے لئے تمام رات بیٹھ کر گُزارتے تھے۔ ایک اُونٹنی بھی ہمارے پاس تھی۔ مگر اُس کے بھی دُودھ نہ تھا۔ مکّۂ مُکرَّمہ کے سَفَر میں جس خچر پر میں سُوار تھی وہ بھی اس قَدر لاغَر (کمزور) تھا کہ قافلے والوں کے ساتھ نہ چل سکتا تھا میرے ہَمراہی بھی اس سے تنگ آچکے تھے۔

بڑی مُشکِلوں سے یہ سَفَر طے ہوا (اور یہ قافلہ مکہ میں پہنچ گیا اور قبیلہ بنی سعد کی عورتوں نے دُودھ پلانے کے لیے گھر گھر جاکر بچّوں کی تلاش شُروع کردی اور ان تمام عورتوں کو دُودھ پلانے کے لئے بچّے مِل گئے لیکن حضرتِ حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دُودھ پلانے کے لئے کوئی بچہ نہ مل سکا، تلاش بسیار کے بعد بالآخر) حضرتِ حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سوئی ہوئی قسمت بیدار ہوگئی اور سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ اُن کی آغوش میں آگئے۔ اپنے خیمہ میں لاکر جب دُودھ پلانے بیٹھیں تو بارانِ رَحمت کی طرح بَرَکاتِ نَبُوَّت کاظُہُور شُروع ہوگیا، خُدا کی شان دیکھئے کہ حضرتِ حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اِس قَدر دُودھ اُترا کہ رَحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے بھی اور اُن کے رِضاعی بھائی نے بھی خُوب شِکَم سیر ہو کر دُودھ پیا، اور دونوں آرام سے سوگئے، اُدھر اُونٹنی کو دیکھا تو اُس کے تَھن دُودھ سے بھر گئے تھے۔ حضرتِ حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے شوہر نے اُس کا دُودھ دوہا اور مِیاں بیوی دونوں نے خُوب سیر ہو کر دُودھ پیا اور دونوں شِکَم سیر ہو کر رات بھر سُکھ اور چَین کی نیند سوئے۔

حضرتِ سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا شوہر حُضُور رَحمتِ عَالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کی یہ بَرَکتیں دیکھ کر حَیرْان رہ گیا اور کہنے لگا کہ حلیمہ! تم بڑا ہی مُبارَک بچّہ لائی ہو۔ حضرتِ حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا کہ واقعی مجھے بھی یہی اُمّید ہے کہ یہ نِہایت ہی بابَرَکت بچّہ ہے اور خُدا کی رَحمت بن کر ہم کو مِلا ہے اور مجھے یہی تَوَقُّع ہے کہ اب ہمارا گھر خَیر وبَرَکت سے بھر جائے گا۔

یہ کہتی تھی گھر گھر میں جاکر حلیمہ
میرے گھر میں خَیْرُالْوَریٰ آگئے ہیں
بڑے اَوج پر ہے میرا اب مُقَدَّر

میرے گھر حَبیب خُدا آگئے ہیں

حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ہم رَحْمَت عَالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی گود میں لے کر مکّۂ مُکَرَّمہ سے اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہوئے تو میرا وہی خَچَّر اب اِس قدر تیز چلنے لگا کہ کسی کی سُواری اس کی گَرد کو نہیں پہنچتی تھی، قافلے کی عورتیں حَیران ہو کر مجھ سے کہنے لگیں کہ اے حلیمہ! کیا یہ وہی خَچَّر ہے جِس پر تم سُوار ہو کر آئی تھیں یا کوئی دوسرا تیز رَفتار خَچَّر تم نے خرید لیا ہے؟ اَلْغَرَض ہم اپنے گھر پہنچے وہاں سَخْت قَحط پڑا ہوا تھا تمام جانوروں کے تھَن میں دُودھ خُشک ہو چُکا تھا، لیکن میرے گھر میں قَدَم رکھتے ہی میری بکریوں کے تھَن دُودھ سے بھر گئے، اب روزانہ میری بکریاں جب چَراگاہ سے گھر واپس آتیں تو اُن کے تھَن دُودھ سے بھرے ہوتے حالانکہ پوری بَستی میں اَور کسی کو اپنے جانوروں کا ایک قَطرہ دُودھ نہیں مِلتا تھا میرے قبیلہ والوں نے اپنے چَرواہوں سے کہا کہ تم لوگ بھی اپنے جانوروں کو اُسی جگہ چَراؤ جہاں حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے جانور چَرتے ہیں۔ چنانچہ سب لوگ اُسی چَراگاہ میں اپنے مویشی چَرانے لگے جہاں میری بکریاں چَرتی تھیں، مگر یہاں تو چَراگاہ اور جنگل کا کوئی عَمَل دَخَل ہی نہیں تھا یہ تو رَحْمَتِ عَالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بَرَکاتِ نبُوَّت کا فَیض تھا جِس کو میں اور میرے شوہر کے سِوا میری قوم کا کوئی شخص نہیں سمجھ سکتا تھا۔

اَلْغَرَض اِسی طرح ہر دَم ہر قَدَم پر ہم برابر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بَرَکتوں کا مُشَاھَدَہ کرتے رہے یہاں تک کہ دو سال پورے ہو گئے اور میں نے آپ کا دُودھ چُھڑا دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَنْدُرُستی اور نَشو و نما کا حال دوسرے بچّوں سے اِتنا اچّھا تھا کہ دو سال میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خُوب اچّھے بڑے مَعْلوم ہونے لگے، اب ہم دَسْتُور کے مُطابِق رَحْمَتِ عَالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

کواُن کی وَالِدہ کے پاس لائے اور اُنہوں نے ہمیں اِنعام واِکرام سے نوازا۔

مزید فرماتی ہیں: قاعدہ کے مُطابق اب ہمیں رَحْمَتِ عَالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے پاس رکھنے کا کوئی حق نہیں تھا، مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بَرَکاتِ نبُوَّت کی وَجہ سے ایک لمحہ کے لئے بھی ہمیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جُدائی گوارانہ تھی۔ عجیب اِتّفاق کہ اُس سال مکۂ مُعَظَّمہ میں وَبائی بیماری پھیلی ہوئی تھی۔ چنانچہ ہم نے اس وَبائی بیماری کا بہانہ کرکے حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو رِضامَنْد کرلیا اور پھر ہم رَحْمَتِ عَالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو واپس اپنے گھر لائے اور پھر ہمارا مکان رَحْمَتوں اور بَرَکتوں کی کان بن گیا اور آپ ہمارے پاس نہایت خُوش وخُرَّم ہوکر رہنے لگے۔

(سیرتِ مصطفی، ص ۷۳ تا ۷۷ ملتقطاً ملخصاً)

دائی حلیمہ میں تری تقدیر پر نثار	
گودی میں تیری احمدِ مختار آگئے	

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذاتِ مُبارَکہ باعِثِ تَخْلیقِ کائنات ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نُور کو پیدا فرمایا اور پوری دُنیا کو آپ ہی کے صَدقے میں بنایا۔ جیسا کہ حدیثِ جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہے: "**اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرَ نَبِیِّكَ یَا جَابِرُ** یعنی اے جابِر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نُور کو پیدا فرمایا۔" (کشف الخفاء، حرف الھزۃ مع الواو، ۱/۲۳۷) اِسی طرح حدیثِ قُدسی کا مفہوم ہے کہ "**فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ اٰدَمَ وَلَوْلَا**

مُحَمَّدٌ مَاخَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَاالنَّارَ، یعنی اگر محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی نہ ہوتی تو میں نہ آدم کو پیدا کرتا، نہ ہی جنَّت و دوزخ بناتا۔ " (الخصائص الکبری، باب خصوصیتہ بکتابۃ اسمہ الشریف ۔۔۔۔۔الخ،۱/۱۴)

معلوم ہوا کہ دُنیا کی تمام اَشْیا کو وُجود کی دولت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے تَوَسُّل سے مِلی ہے، آپ ہی اَصْلِ کائنات اور مَنْبَعِ مَوْجُودات ہیں۔ آپ کی دُنیا میں تشریف آوری بھی باعِثِ رَحْمت و مَسَرّت ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جیسے ہی رَبِیْعُ الْاَوَّل شریف کا مُبارَک مہینہ تشریف لائے تو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلَادَت کی خُوشی میں اپنے گھروں، گلیوں اور محلّوں میں سَبز سَبز پرچم لہرائیں، چِراغاں کریں، آپ کی آمد کے نَعْرے لگائیں اور محفلِ مِیلاد کا اِہْتِمام بھی فرمائیں۔ کیونکہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلَادَت پر خُوشی مَنانے کا حکم خُود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دیا ہے۔ چنانچہ پارہ 11 سُورہ یُونُس کی آیت نمبر 58 میں اِرْشاد ہوتا ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾

تَرْجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فَضْل اور اُسی کی رَحْمت اور اُسی پر چاہئے کہ خُوشی کریں وہ اُن کے سب دَھن دولت سے بہتر ہے (پارہ۱۱، یونس۵۸)

مُفسرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت، مُفْتی اَحْمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: اے مَحْبُوب! لوگوں کو یہ خُوشخبری دے کر یہ حکم بھی دو کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے فَضْل اور اس کی رَحْمت مِلنے پر خُوب خُوشیاں مَناؤ۔ عُمُومی خُوشی تو ہر وَقْت مَناؤ اور خُصُوصی خُوشی اُن تاریخوں میں جِن

میں یہ نِعْمَت آئی یعنی رَمَضان، خُصُوصاً شَبِ قَدر اور رَبِیْعُ الْاَوَّل خُصُوصاً بارہویں تاریخ کہ رَمَضان میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا فَضْل قُرآن آیا اور رَبِیْعُ الْاَوَّل میں رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، یعنی محمدِ مُصْطَفٰے (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پیدا ہوئے۔ یہ فَضْل و رَحْمَت یا اُن کی خُوشی مَنانا تُمہارے دُنْیوی جَمْع کیے ہوئے مال و مَتاع، رُوپیہ، مَکان، جائیداد، جانور، کھیتی باڑی بلکہ اَوْلاد وغیرہ سب سے بہتر ہے کہ اس خُوشی کا نَفْع شخصی نہیں بلکہ قومی ہے۔ وَقْتی نہیں بلکہ دائمی ہے۔ صرف دُنیا میں نہیں بلکہ دِین و دُنیا دونوں میں ہے۔ جِسْمانی نہیں بلکہ دِلی اور رُوحانی ہے۔ برباد نہیں بلکہ اس پر ثَواب ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، ج۱۱، ص۳۶۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کی خُوشی مَنانا دُنْیا وَمَا فِیْہَا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اِس میں ہے اُس) سے بہتر ہے۔ کیونکہ دُنْیوی سازو سامان، روپیہ و مکان، جائیداد و مال اور اَہْل و عَیال وغیرہ صرف دُنیا میں ہی کام آتے ہیں جب کہ مِیلاد شریف پر خُوشی مَنانا یہ ایک ایسا عمل ہے جو نہ صرف دُنیا میں باعِثِ بَرکات ہے بلکہ آخرت میں بھی باعِثِ نَجات ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتِ عظمٰی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں بے شُمار نِعْمَتیں عطا فرمائیں ہیں مزید ہزاروں نِعْمَتیں ہم پر ہر آن نازل ہوتی ہی رہتی ہیں، کسی ایک نِعْمت پر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ اِرْشاد نہیں فرمایا کہ میں نے یہ نِعْمت عطا فرما کر تم پر اِحْسَان کیا مگر جب ان تمام نِعْمتوں کی اَصْل یعنی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دُنیا میں مَبْعُوث فرمایا تو اِرْشاد فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۶۴﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کا بڑا اِحسان ہوا مُسلمانوں پر کہ اُن میں انہیں میں سے ایک رَسُول بھیجا جو اُن پر اُس کی آیتیں پڑھتا ہے اور اُنھیں پاک کرتا ہے اور اُنھیں کِتاب و حِکْمت سِکھاتا ہے اور وہ ضَرور اِس سے پہلے کُھلے گمراہی میں تھے۔ (پارہ ۴، آل عمران، ۱۶۴)

یقیناً نبیِّ کریم ، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مُسلمانوں کے لئے ایک عظیم نِعْمت ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد سے کُفْر وشرک کی اَندھیریاں چھٹ گئیں اور چہار سُو اِسلام کی روشنی پھیل گئی۔ ظُلم وبَربَریَّت اور جہالَت کا خَاتِمہ ہوا اور لوگوں میں شُعُور پیدا ہوا اور اُخُوَّت و بھائی چارہ قائم ہوا، تو ہمیں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اس نِعْمت پر خُوب خُوب شُکر بجالانا چاہیے۔ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بھی شُکرانے کے طور پر روزہ رکھ کر اپنی وِلادت کی خُوشی مَنایا کرتے تھے۔

حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم روزہ رکھ کر مِیلاد مَناتے!

چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو قَتَادَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے پیر کے روزے کے مُتعلّق پوچھا گیا تو فرمایا: اس دن میں ہم پیدا ہوئے اور اسی دن ہم پر قرآن اُتارا گیا (مسلم)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حَکِیْمُ الْاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں (جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا) کہ یَا رسولَ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) آپ ہر پیر کو روزہ کیوں رکھتے ہیں اِس میں کیا خُصُوصِیَّت ہے۔ (تو جواباً اِرشاد فرمایا) پیر کے دن دُنیا کو دو

نِعمتیں ملیں: ایک میری تَشْرِیف آوری اور دوسرے نُزولِ قُرآن کی اِبْتِدا کہ غارِ حرا میں پہلی وَحی "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ" پیر کے دن ہی آئی لہٰذا اس دن روزہ رکھنا بہت ہی بہتر ہے۔

مزید فرماتے ہیں: اس حدیث سے چند مسئلے مَعْلُوم ہوئے۔ ایک یہ کہ وَقْت اور جگہ اَشْرَف واقعات کی وجہ سے اَشْرَف ہو جاتے ہیں۔ (مرقات) دوسرے یہ کہ حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادَتِ کَرِیمہ اللہ تَعَالٰی کی بڑی ہی نِعْمت ہے کہ حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے نِعمتوں میں شُمار کیا۔ تیسرے یہ کہ اَہَم واقِعات کی یاد گاریں مَنانا سُنَّت سے ثابت ہے۔ چوتھے یہ کہ یاد گار میں کھیل کُود نہ ہونا چاہئے بلکہ عِبَادَتیں ہوں اِس لیے مِیلاد شریف، عِیدِ مِعْراج، عُرس وغیرہ کا ثُبُوت ہوتا ہے۔

(مراٰۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہوا نِعْمَت مِلنے پر روزہ رکھنا، نَماز پڑھنا، تلاوتِ قُرآن کرنا، ذِکرِ خُدا کرنا، ذِکرِ مُصْطَفٰے کرنا، صَدَقہ وخَیْرات کرنا یہ سب ایسی عِبَادات ہیں کہ جو بَطورِ شُکر بھی کی جاتی ہیں۔ امام اِبنِ حَجَر عَسْقَلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اِرْشاد فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکر کئی قسم کی عِبَادات مثلاً صِیام (روزہ)، سُجُود (نماز)، تِلاوت، صَدَقہ و خَیْرات وغیرہ کے ذریعے اَدا ہو جاتا ہے اور نبیِّ کریم (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم) جو رَحْمَت والے نبی ہیں ان کے ظُہُور سے بڑی نِعْمَت اور کون سی ہو سکتی ہے۔

(از فتاوی رضویہ، ج۲۳، ص۱۱۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مِیلاد شریف کی مَحفِلوں، بڑے بڑے اِجْتِماعات اور جُلُوسِ مِیلاد میں بھی عاشِقانِ رسُول ذِکرِ خُدا و مُصْطَفٰے ہی کرتے ہیں جو کہ اَدائیگیِ شُکر کا طریقہ اور مِیلاد کی اَصْل ہے۔

حضرت سَیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سُیُوطی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مِیلاد شریف کی اَصْل لوگوں کا جَمْع ہونا، جس قدر ممکن ہو قُرآنِ مجید کی تِلاوت کرنا اور آیات واحادیث ورِوایات (جو) نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں وارِد ہوئی ہیں اُن کو بَیان کرنا ہے۔

(الحاوی للفتاوی حسن المقصد فی عمل المولد دار الفکر بیروت ۱/۱۸۹)

یاد رکھئے! مِیلاد شریف کے اِجتِماعات میں شِرکت کرنا، اس میں تِلاوتِ قُرآن اور ذِکرِ نبی آخرُ الزَّمان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کرنا اور سُننا، اس میں صَدقہ و خَیرات کرتے ہوئے اسلامی بھائیوں کی خَیر خواہی کرنا یہ سب کارِ ثواب اور عِبادت ہیں۔ اس نیک کام سے بِلاوجہ روکنا جائز نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: ذِکرِ الٰہی سب مُسلمانوں کے لئے ہے اور مَجْلِسِ مِیلاد مُبارَک جو مُطابِقِ رواجِ حَرَمَیْن شَرِیفَین مُعتَبر رِوایتوں سے پڑھی جائے اور مُنْکَراتِ شَرعِیّہ (خلافِ شریعت کاموں) سے خالی ہو اس سے روکنا ذِکرِ خُدا سے روکنا ہے ایسا شخص اگر بے عُذرِ صحیح مَقبول وقابِلِ قَبول روکے تو وہ **مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ** ہے یعنی خَیر سے روکنے والا خُدا کی باندھی ہوئی حَدوں سے بڑھنے والا گُناہ میں بِالْقَصْد پڑنے والا (ہے)۔ (فتاوی رضویہ، ج۲۳، ص۱۷۵)

مَجالسِ خَیر

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّرِیقہ حضرت عَلّامہ مَولانا مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مِیلاد شَریف یعنی حُضورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ اَقْدَس کا بَیان جائز ہے۔ اِسی کے ضِمْن میں اس مَجْلِسِ پاک میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فَضَائِل ومُعجِزات وسِیَر (خَصْلتیں) و

حالاتِ وحیات ورَضاعت وبِعثت کے واقعات بھی بَیان ہوتے ہیں، ان چیزوں کا ذِکر احادیث میں بھی ہے اور قُرآنِ مجید میں بھی۔ اگر مُسلمان اپنی مَحفِل میں بَیان کریں بلکہ خاص ان باتوں کے بَیان کرنے کے لیے مَحفِل مُنعَقِد کریں تو اس کے ناجائز ہونے کی کوئی وَجہ نہیں۔ اس مَجلِس کے لیے لوگوں کو بُلانا اور شَریک کرنا خَیر کی طَرف بُلانا ہے، جس طرح وَعظ اور جَلسوں کے اِعلان کیے جاتے ہیں، اِشتِہارات چھپوا کر تقسیم کیے جاتے ہیں، اَخبارات میں اس کے مُتعلِّق مَضامِین شائع کیے جاتے ہیں اور ان کی وجہ سے وہ وَعظ اور جَلسے ناجائز نہیں ہو جاتے، اسی طَرح ذِکرِ پاک کے لیے بُلاوا دینے سے اس مَجلِس کو ناجائز وبِدعت نہیں کہا جاسکتا۔

اِسی طَرح مِیلاد شَریف میں شِیرِینی (مٹھائی) بانٹنا بھی جائز ہے، مِٹھائی بانٹنا بِرّ (نیکی) وصِلہ ہے، جب یہ مَحفِل جائز ہے تو شِیرِینی (مٹھائی) تقسیم کرنا جو ایک جائز فِعل تھا اس مَجلِس کو ناجائز نہیں کر دے گا، یہ کہنا کہ لوگ اِسے ضَروری سمجھتے ہیں اس وجہ سے ناجائز ہے یہ بھی غَلَط ہے کوئی بھی واجِب یا فَرض نہیں جانتا، (مزید فرماتے ہیں) بہُت مرتبہ میں نے خُود دیکھا ہے کہ مِیلاد شَریف ہوا اور مِٹھائی نہیں تقسیم ہوئی۔ اور بِالفَرض اسے کوئی ضَروری سمجھتا بھی ہو، تو عُرفی ضَروری کہتا ہو گا نہ کہ شَرعًا اس کو ضَروری جانتا ہو گا۔ اس مَجلِس میں بوَقتِ ذِکرِ وِلادت قِیام کیا جاتا ہے یعنی کھڑے ہو کر دُرُود وسَلام پڑھتے ہیں عُلَمائے کِرام نے اس قِیام کو مُستَحسَن (اچھا) فرمایا ہے۔ کھڑے ہو کر صَلَاۃ وسَلَام پڑھنا بھی جائز ہے۔ (بہار شریعت جلد سوم ص ۶۴۴۔۶۴۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَدرُ الشَّرِیعہ، بَدرُ الطَّرِیقہ رَحمۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیہ کی گُفتگو سے جہاں یہ مَعلُوم ہوا

کہ مَحفلِ مِیلاد میں حُضُورِ پُرنُور شافِعِ یَومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ پاک، بچپن مُبارک اور رَضاعَتِ مُبارَکہ کے واقِعات کا تَذْکِرہ کرنا، اس کے لئے مَحفلِ مِیلاد مُنْعَقِد کرنا، اس میں ہونے والے بیانات کے لئے اِشْتِہارات کے ذَرِیعے لوگوں کو جَمْع کرنا، وِلادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُوشی میں لوگوں کو کھانا کِھلانا جائز ہے وہیں یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ ان بابَرَکت اِجتِماعات کے اِخْتِتام پر کھڑے ہو کر دُرُود وسَلام پڑھنا بھی جائز و مُسْتَحْسَن اور بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن سے ثابت شُدہ ہے۔

حضرتِ عَلّامہ مَولانا اِبْنِ حَسَن دِمْیاطی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی اپنے رِسالے اِثْباتِ قِیام میں فرماتے ہیں: ذِکْرِ وِلادتِ شریف سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وَقْت حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیم کے لئے قِیام کرنا بے شک مُسْتَحَبّ و مُسْتَحْسَن ہے جس کے فَاعِل (کرنے والے) کو ثوابِ کَثِیر و فَضْلِ کَبِیر حاصل ہو گا کہ یہ قِیام کرنا تَعْظِیم میں سے ہے اور تَعْظِیم بھی اُن نبیِ کریم، صاحبِ خُلُقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کہ جن کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ظُلُماتِ کُفر (یعنی کفر کے اندھیروں) سے نورِ ایمان کی طرف لایا اور اِن کے سَبَب ہمیں دَوزخِ جَہْل (یعنی جہالت کے گڑھوں) سے بچا کر بَہِشْتِ مَعْرِفت ویقین (یعنی ایمان وایقان کے باغات) میں داخل فرمایا۔ تو حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیم میں خُوشنودیِ ربُّ الْعَالَمِیْن کی طرف دوڑنا ہے اور قَوی ترین شَعائِرِ دین کا آشکار ہونا اور جو تَعْظِیم کرے شَعائِرِ خُدا کی تو وہ دِلوں کی پرہیزگاری سے ہے اور جو تَعْظِیم کرے خُدا کی حُرمَتوں کی تو وہ اس کے لئے اس کے رَبّ کے یہاں بہتر ہے۔ (اثبات القیام، از فتاوی رضویہ، ج۲۶، ص۵۰۷)

حضرتِ مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ”تَعْظِیم میں کوئی پابندی نہیں بلکہ جس

زَمانہ میں اور جس جگہ جو طریقہ بھی تَعْظِیم کا ہو اسی طرح کرنی چاہئے بشرطیکہ شَرِیْعت نے اس کو حَرام نہ کیا ہو جیسے کہ تَعْظِیْمِی سجدہ ورُکوع۔(ذِکرِ مُصْطَفٰے کرتے وقت تَعْظِیمًا کھڑا ہونا اَفْضَل ہے اس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:) ہمارے زمانے میں (تَعْظِیم کی نِیَّت سے) شاہی اَحْکام کھڑے ہو کر بھی پڑھے جاتے ہیں لٰہذا مَحْبُوب کا ذِکر بھی کھڑے ہو کر ہونا چاہیے۔ دیکھو "**کُلُوْا وَاشْرَبُوْا**" میں مُطْلَقًا کھانے پینے کی اِجازت ہے کہ ہر حَلال غذا کھاؤ پیؤ، تو بریانی، زَرْدہ، قَورمہ سب ہی حَلال ہوا خواہ خَیْرُالقُرُوْن (یعنی دَورِ صحابہ وتابعین) میں ہو یا نہ ہو۔ ایسے ہی "**تُوَقِّرُوْهُ**" کا اَمرِ مُطْلَق ہے کہ ہر قسم کی جائز تَعْظِیم کرو۔ (چاہے) خَیْرُالقُرُوْن سے ثابت ہو یا نہ ہو۔ (جاءالحق، ص۲۰۷، ملتقطاً وملخصًا)

رِفعتِ ذِکر ہے تیرا حِصّہ، دونوں عالَم میں ہے تیرا چرچا
مُرغِ فِردَوس پس اَزْ حمدِ خُدا، تیری ہی مَدح وثَنا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَبِیْعُ الْاَوَّل شریف میں خُوب خُوب جھنڈے لگانے چاہئیں اور گھروں گلیوں اور مَحلّوں میں شَرعی تقاضوں کے مُطابِق خُوب خُوب چَراغاں کرنا چاہئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 561 صَفحات پر مُشْتَمِل کتاب، "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" (مکمَّل) صَفحَہ 174 پر ہے: عرض: مِیلاد شریف میں جھاڑ (یعنی پنج شاخہ مَشْعل)، فانوس، فروش وغیرہ سے زَیب وزِینت اِسراف ہے یا نہیں؟

اِرْشَاد: عُلَما فرماتے ہیں: **لَاخَیْرَ فِی الْاِسْرَافِ وَلَا اِسْرَافَ فِی الْخَیْرِ** (یعنی اسراف میں کوئی

بھلائی نہیں اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے میں کوئی اِسراف نہیں۔جس شے سے تعظیمِ ذِکر شریف مقصود ہو، ہرگز ممنُوع نہیں ہوسکتی۔

ایک ہزار شمعیں

(حضرتِ سَیِّدُنا)اِمام غزالی (عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی)نے اِحیاءُ الْعُلُوم شریف میں سَیِّد ابُوعلی رُوذ بارِی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے نَقْل کیا کہ ایک بندۂ صالح نے مَجْلِسِ ذِکْر شریف ترتیب دی اور اس میں ایک ہزار شَمْعیں روشن کیں۔ایک شخص ظاہر بِیْن(یعنی ظاہری حالت پر نظر رکھنے والے) پہنچے اور یہ کیفیّت دیکھ کر واپس جانے لگے۔بانیٔ مَجْلِس نے ہاتھ پکڑا اور اَندر لے جاکر فرمایا کہ جو شَمع مَیں نے غیرِ خُدا کے لئے روشن کی ہو وہ بُجھا دیجئے ۔ کوششیں کی جاتی تھیں اور کوئی شَمع ٹھنڈی نہ ہوتی ۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج۲ص۲۶مُلَخَّصاً)

لہراؤ سبز پرچم اے آقا کے عاشقو!
گھر گھر کرو چراغاں کہ سرکار آگئے

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ !جَشْنِ وِلادَت میں چَراغاں کرنے کی بھی کیا خُوب بہاریں ہیں شَیخِ طریقت ،امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ایک اسلامی بھائی نے مجھے بتایا کہ ایک بار جَشْنِ وِلادَت کے مَوقَع پر مسجِد کو سَجا کر دُلہن بنایا ہوا تھا، ایک غیر مُسلم قریب سے گُزرا اُس نے سَجاوٹ کے بارے میں مَعلُومات کی جب اسے بتایا گیا کہ ہم نے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادَت کی خُوشی

میں یہ عظیمُ الشّان چَراغاں کیا ہے، تو اس کا دل نبیِّ آخِرُ الزّماں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت سے لَبریز ہو گیا کہ آج وِلادت کو 1500 سال گُزر گئے اِس کے باوُجُود مُسلمان اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اس قدر تُزک واِحتِشام سے جَشنِ وِلادت مَناتے اور اپنی مسجدوں اور گھروں کو یوں سَجاتے ہیں تو بس یہی دین سچا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس نے کُفر سے توبہ کی، کلمہ پڑھا اور حلقہ بگوشِ اِسلام ہو گیا۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ جَشنِ وِلَادت پر چَراغاں کرنے اور اس سے مُتَعَلِّق چند اِحتیاطیں بَیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اپنے گھر پر 12 جھالَروں (یعنی لڑیوں) یاکم ازکم 12 بلبوں سے نیز اپنی مسجِد ومَحَلّے میں بھی 12 دن تک خوب چَراغاں کیجئے۔ (مگر ان کاموں کیلئے بجلی چوری کرنا حَرام ہے۔ لہٰذا اس سلسلے میں بجلی فَراہم کرنے والے اِدارے سے رابِطہ کر کے جائز ذَرائع کی ترکیب بنایئے) سارے عَلاقے کو سَبز سَبز پرچموں اور رَنگ بَرنگے بلبوں سے سَجا کر دُلہن بنادیجئے۔ مسجِد اور گھر کی چھت پر چوک وغیرہ پر راہگیروں اور سُواریوں کو تکلیف سے بچاتے ہوئے حُقُوقِ عامّہ تَلَف کئے بِغیر فضا میں مُعلَّق 12 میٹر یا حسبِ ضَرورت سائز کے بڑے بڑے پرچم لہرایئے۔ بیچ سڑک پر پرچم مت گاڑیئے کہ اس سے ٹریفک کا نظام مُتأَثِّر ہوتا ہے۔ نیز گلی وغیرہ کہیں بھی اِس طرح کی سَجاوَٹ نہ کیجئے جس سے مسلمانوں کا راستہ تنگ ہو اور اُن کی حق تَلَفی اور دل آزاری ہو۔

چَراغاں دیکھنے کے لئے عورتوں کا اَجنبی مَردوں میں بے پردہ نکلنا حَرام و شَرمناک نیز باپردہ عورتوں کا بھی مُروَّجہ انداز میں مَردوں میں اِختِلاط (یعنی خلط ملط ہونا) انتِہائی افسوس ناک ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں جشنِ وِلادت کی خُوشی میں شرعی تقاضوں کے مُطابق خُوب خُوب چراغاں کرنے، سبز سبز پرچم لہرانے اور نیک اِجتِماعات میں شرکت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے سب سے پہلے یہ سُنا کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارک نُور حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُشتِ مُبارک میں جلوہ فرما تھا۔ اور فِرِشتے اس کی زِیارت کیا کرتے تھے۔ پھر سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دُعا پر وہ مُبارک نُور ان کی پیشانی میں مُنْتَقِل ہوگیا۔ اس سے ہمیں یہ مَعْلُوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اگرچہ اس دُنیا میں تمام اَنْبیاء کے بعد جلوہ اَفْروز ہوئے لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ شان ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تَخْلِیق سے بھی پہلے نُور بن کر اس کائنات میں جلوہ فرماتے تھے۔ اور اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ میٹھے میٹھے عَرَبی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اگرچہ بَشَر بن کر اس دُنیا میں رونق اَفْروز ہوئے مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَقِیقت نُور ہے۔ مُفَسِّرِ شَہِیر، حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: "رَحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بَشَر بھی ہیں اور نُور بھی، یعنی نُورانی بَشَر ہیں۔ ظاہری جِسْم شَریف بَشَر ہے اور حَقِیقت نُور ہے۔" (رسائل نعیمیہ، ص۴۰،۳۹) اس کے بعد ہم سُنا کہ اَبُولَہَب کو جب خَبر ہوئی کہ اس کے

یہاں بھتیجے کی وِلادت ہوئی ہے تو اس نے خُوشی میں اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا، تو جِس اُنگلی کے اِشارے سے اس نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا تھا مَرنے کے بعد اُس سے اُسے پانی دیا جاتا ہے۔ اس سے مَعْلُوم ہوا کہ جب ایک کافِر پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نبی مان کر نہیں بلکہ صِرف اپنا بھتیجا جان کر اِن کی آمد کی خُوشی منائے تو وہ اس سے فائدہ اُٹھائے تو ایک مُسلمان اپنے نبی، مکّی مَدَنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کا جشن منائے، چَراغاں کرے اور قُمْقُمے لگائے تو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کیسی بَرَکتوں کا نزُول ہوتا ہو گا۔ لِہٰذا ہمیں بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کا خُوب جشن منانا چاہئے۔ پھر ہم نے یہ بھی سُنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اَن گِنَت نِعْمتوں سے نوازا ہے لیکن کسی بھی نِعْمت کا اِحسان نہیں جتا یا لیکن جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس دُنیا میں بھیجا تو ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مومنوں پر اِحسان ہے۔ اس کے بعد یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُود بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکْر اَدا کرتے ہوئے روزہ رکھ کر اپنا جشنِ وِلادت منایا کرتے تھے۔ مِیْلاد منانا چونکہ کارِثَواب ہے اس لئے مِیْلاد شَریف منانے یا اس میں شَرکت کرنے سے بلاعُذرِ شَرعی روکنے والا گُنہگار ہے۔ شَبِ وِلادَتِ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُوشی میں ذِکْر واَذْکار کرنا اور تَعْظِیْمِ ذکرِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کی خاطِر کھڑے ہو کر صَلوٰۃ و سَلام پڑھنا یہ نہ صِرف جائز بلکہ عُلمائے کِرام کے نزدیک بھی مَحْبُوب عَمَل ہے۔ لِہٰذا آپ سے بھی مَدَنی اِلْتجا ہے کہ دَعوتِ اسلامی کے زیرِاِہتمام بارھویں شَریف کے اِجتماعِ ذِکْر و نَعْت میں اَوَّل تا آخر شرکت فرما کر صُبحِ بہاراں کی بَرَکتیں لوٹئے اور نَذر و نیاز کے لنگر کے ساتھ ساتھ لنگرِ رَسائل کا بھی اِہْتمام کیجئے۔

مجلس لنگرِ رَسائل کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لنگرِ رَسائل سے مُراد یہ ہے کہ مکتبۃُ المدینہ سے کُتُب و رَسائل اور VCD's خَرید کر حُصُولِ ثَواب اور مُسلمانوں کی خَیر خَواہی کی نیّت سے مُفت تقسیم کی جائیں۔ مَجْلِسِ لنگرِ رسائل دَرْ حقیقت مکتبۃُ المدینہ ہی کا ایک شُعْبہ ہے جس کا کام گھر گھر، دَفتر دَفتر، دُکان دُکان، اسکولز، کالجز، یُونیورسٹیز اور جامِعات و مَدارِس میں سارا سال شَیْخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی دیگر مطبوعہ کُتُب و رَسائل اور VCD's وغیرہ کی ذاتی طور پر حَسْبِ اِسْتِطاعت اور مُخَیَّر اسلامی بھائیوں سے ترکیب بنا کر لنگر کی ترکیب کرنا ہے۔

مَجْلِسِ لنگرِ رَسائل کے ذِمّہ داران بِالخُصُوص دعوتِ اسلامی والوں کو اور بِالعُموم ہر عاشقِ رَسُول کو یہ ذِہن دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ اس حدیثِ پاک: "تَہَادُوْا تَحَابُّوْا" (یعنی ایک دوسرے کو تُحفہ دو آپس میں مَحبَّت بڑھے گی) پر عمل کی نِیّت سے ہر ماہ مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ کم اَز کم 12 کُتُب ورسائل یا ایک VCD ذاتی رَقم سے خَرید کر اپنے رِشتے داروں، قَریبی دُکانداروں، طَلبہ و اَساتذہ وغیرہ میں تَقْسیم کریں نیز مَرحُومین کے اِیصالِ ثَواب کے لئے تیجہ، دَسواں، چالیسواں، بَرسی وغیرہ کے مَواقع پر بھی رَسائل پر مَرحُومین کے نام ڈلوا کر مُفت تقسیم کی ترکیب بنایا کریں۔

مَجْلِسِ لنگرِ رسائل کے ذِمّہ داران خُوشی و غَمی (شادی، فَوتگی، چہلم و عُرس وغیرہ)، تکلیف و آزمائش (بے روزگاری، بے اَوْلادی، ناچاقی اور بیماری وغیرہ) اور اِجتماعِ مِیلاد، جُلُوسِ مِیلاد، بڑی گیارھویں شَریف، شَبِ بَرَاءَت، شَبِ مِعْراج، شَبِ قَدْر، اِجْتماعی اِعْتِکاف (30 دن اور 10 دن)، اَعْراسِ بُزرگانِ

دِیْن، رُکنِ شوریٰ / نگرانِ کابینہ کا بیان /مَدنی مشورہ، سفرِ مدینہ، بچے کی وِلادَت، عقیقہ، ہفتہ وار اِجتماع، نمازِ جُمعہ وغیرہ کے مَواقع پر لنگرِ رَسائل کی خُوب ترغیب دِلا کر ترکیب کرتے ہیں۔ آپ بھی نیکی کے کاموں میں تَرَقّی کیلئے خُوب خُوب لنگرِ رَسائل کا اِہتمام کیجئے اور ڈھیروں ثَواب کمائیے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں حصّہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے گُناہوں سے بچنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنْعامات پر عمل کرنا بھی ہے۔ ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام بھی نہ صِرف خُود فِکْرِ آخرت میں اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے جیسا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عُمرِ فارُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "اے لوگو! اپنے اَعمال کا حساب کرلو، اس سے پہلے کہ قِیامت آجائے اور تم سے ان کا حِساب لیا جائے۔ (حلیۃ الاولیاء، ج۱، ص۵۶)

حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ "دُنیا کی فکر دل میں اَندھیرا جب کہ آخرت کی فِکْر روشنی ونُور پیدا کرتی ہے۔ شَیْخِ طرِیْقَت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفِتَن دَور میں فکرِ آخرت کا ذِہن بنانے، نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل مَدَنی اِنْعامات بَصُورتِ سُوالات عطا فرمائے ہیں۔ اِسلامی بھائیوں کے لئے 72، اِسلامی بہنوں کے لئے 63، اِسکولز، کالجز اور جامِعات کے طَلباء کے لئے 92، طالِبات کے لئے 83، اور مَدْرَسۃُ المدینہ کے مَدَنی مُنّوں کے لئے 40

مَدَنی اِنْعامات ہیں، اِسی طرح خُصُوصی یعنی گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں اور قیدیوں کے لیے بھی مَدَنی اِنْعامات مُرتَّب فرمائے ہیں۔ مَدَنی اِنْعامات کے رَسائل مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کسی بھی شاخ سے حاصل کیے جاسکتے ہیں، ان کا بَغَور مُطالَعَہ کرنے کے بعد آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ دَرْاَصْل خُود اِحْتِسابی کا ایک جامع نِظام ہے جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرَم سے آہستہ آہستہ دُور ہو جاتی ہیں اوراس کی بَرَکت سے پابندِ سُنَّت بننے، گُناہوں سے نَفْرت کرنے اور اِیْمان کی حِفاظَت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بنتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تَبلیغِ قُرآن وسُنَّت کی عالمگیر غَیر سِیاسی تحریک، دَعوتِ اِسلامی کا جَشنِ وِلادَت مَنانے کا اپنا ایک مُنْفَرِد اَنْداز ہے، دُنیا کے بے شُمار مُمالِک میں دعوتِ اسلامی کے زَیرِ اِہتِمام عیدِ مِیلادُ النّبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شَب کو عَظیمُ الشّان اِجتِماعِ مِیلاد کا اِنْعِقاد ہوتا ہے۔ اِس کی بَرَکتوں کے کیا کہنے! اس میں شِرکت کرنے والے نہ جانے کتنے ہی خُوش نَصِیبوں کی زِندگیوں میں مَدَنی اِنْقِلاب بَرپا ہو جاتا ہے۔ چُنانچہ اِس ضِمن میں ایک مَدَنی بہار سُنئے

شہر تَراڑ کَھل ضِلع سَدھنوتی (کشمیر) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: رَبِیْعُ النُّور شَریف (۱۴۳۰ھ) کی بارھویں شب ہمارے یہاں کی مسجد میں جَشْنِ وِلادَت کی خُوشی میں سَبز جھنڈے اور چَراغاں کی ترکیب کی جارہی تھی۔ دَریں اَثنا چار اَفْراد جو کہ نَشہ باز تھے مسجِد کے امام صاحِب کی خِدمَت میں حاضِر ہو کر عَرض گُزار ہوئے: ہم نَشہ کرنے کی تیاری کر رہے تھے کہ خیال آیا آج عیدِ

مِیلادُ النّبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رات بھی کیا ہم نَشّے کا گُناہ کریں گے! کیوں نہ ہم توبہ کرلیں لہٰذا آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں۔ چنانچِہ اُنہوں نے توبہ کی اور مَسْجِد میں ہونے والے جشنِ وِلادت کی بہاریں لوٹنے میں شریک ہوگئے۔ امام صاحب نے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے داران سے رابِطہ کیا، اسلامی بھائی مَسْجِد پہنچے اور اُنہوں نے ان سے پُر تَپاک طریقے پر مُلاقات کی اور ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافلے کے جَدْوَل کے مُطابِق ان کی تَربِیَّت شُروع کر دی، اُن کا سیکھنے سکھانے کا شوق دِیدنی تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جشنِ وِلادت کی بَرَکت سے چاروں نے نَمازوں کی پابندی نِبھانے، داڑھی مُبارک سَجانے، 63 روزہ سُنَّتوں بھرے تربیّتی کورس کی سَعادت پانے اور مَساجِد آباد فرمانے وغیرہ وغیرہ نیکیاں بَجالانے کی اچّھی اچّھی نیّتیں بھی کیں، نیز گھر والوں سَمیت سِلْسِلۂ عالِیہ قادِرِیّہ رَضَوِیَّہ میں داخِل ہو کر عطّاری ہو گئے۔

خُوب جُھومو اے گُنہگارو تمہاری عید ہے
ہو گیا بخشش کا ساماں عیدِ مِیلادُ النَّبی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالَت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مَدَنی پُھول"** سے چھینک سے مُتَعلِّق چند مَدَنی پُھول سُنتے ہیں:

مَدَنی پھول:

دو فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

(1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔ (بُخاری ج ۴ ص ۱۶۳ حدیث ۶۲۲۶) **(2)** جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ۱۱ ص ۳۵۸ حدیث ۱۲۲۸۴) **(3)** چھینک کے وقت سر جُھکایئے، مُنہ چُھپایئے اور آواز آہستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۸۴) **(4)** چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائنُ العرفان صَفْحَہ 3 پر طحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے **(5)** سُننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ الله "(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خُود سُن لے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۱۹) **(6)** جواب سُن کر چھینکنے والا کہے: "یَغْفِرُاللّٰہُ لَنَاوَلَکُمْ "(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تُمہاری مَغْفِرت فرمائے) یا یہ کہے: "یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ "(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہِدایت دے اور تُمہارا حال دُرُست کرے)۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۶) **(7)** جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زَبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے مَحفوظ رہے گا۔ (مراٰۃُ المناجیح ج ۶ ص ۳۹۶) **(8)** حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی

کلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے دَرْد میں کبھی مُبتَلا نہیں ہو گا۔(مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیح ج۸ ص۴۹۹ تحتَ الحدیث ۴۷۳۹)(9)جواب اس صُورت میں واجِب ہو گا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حَمد نہ کرے تو جواب نہیں۔(بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ص ۱۲۰)(10)کئی اسلامی بھائی مَوْجُود ہوں تو بَعْض حاضِرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جَواب ہو گا مگر بہتر یِہی ہے کہ سارے جواب دیں۔(رَدُّالْمُحتار ج۹ ص۶۸۴)(11)نَماز میں چھینک آئے تو سُکوت کرے(یعنی خاموش رہے)اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو بھی نَماز میں حَرَج نہیں اور اگر اس وَقْت حمد نہ کی تو فارِغ ہو کر کہے۔(عالَمگیری ج۱ ص۹۸)(12)آپ نَماز پڑھ رہے ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جَواب کی نِیَّت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو آپ کی نماز ٹوٹ جائے گی۔(عالَمگیری ج۱ ص۹۸)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ دو کُتُب "بہارِ شریعت" حِصّہ 16(312صَفَحات)نیز 120صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربِیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

ترے حبیب کی سُنَّت کی دُھوم مَچ جائے
گلی گلی میں پھرے مدنی قافلہ یارَبّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

شَہَنشاہِ خُوش خِصال، سُلطانِ شیریں مَقال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک ایسا فِرِشتہ میری قَبْر پر مُقَرَّر فرمایا ہے، جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے کہ فُلاں بن فُلاں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر (اِس وَقْت) دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔[1]

دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان   کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل

---

1 ... مسندِ بزّار، الجزء الرابع عشر، مسند عمار بن یاسر، ابن الحمیری عن عمار، ۲۵۴/۴، حدیث: ۱۴۲۵

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰـهَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری

1 … معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیْروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضوع "**جوانی میں عبادت کے فضائل**" ہے۔ عُموماً اَیّامِ جوانی میں بے فکری و بے پرواہی اور ان حَسین لمحات کی بے قَدری بڑھاپے میں پچھتاوے کا سبب بنتی ہے۔ لِہٰذا جب تک جوانی باقی اور صحت سَلامت ہے تو اس کو زِیادہ سے زِیادہ عبادت میں گُزارنا بہت ضروری ہے۔

عبادت گزار نوجوان

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک نوجوان کو آبادی اور لوگوں سے الگ تھلگ تَنْہا جنگل میں مَصروفِ عبادت دیکھا۔ میں نے سلام کیا، اس نے جواب دیا۔ پھر میں نے اس سے کہا: اے نوجوان! تم ایسی وِیران جگہ میں (کیوں) ہو، جہاں تمہارا کوئی مدد گار ہے، نہ رفیق؟ اس نے کہا:

---

1 ۔۔۔ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

کیوں نہیں، میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرا مددگار بھی ہے اور رفیق بھی۔ میں نے پُوچھا: (تمہارا) مددگار و رفیق کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: وہ اپنی عزّت کے ساتھ مجھ پر فَوقِیَّت رکھتا ہے، اپنے عِلْم و حکمت کے ساتھ، میرے ساتھ ہے، اپنی ہدایت کے ساتھ میرے سامنے اور اس کی نِعْمت و عظمت میرے دائیں بائیں ہے۔ جب میں نے یہ کلام سُنا تو عرض کی: کیا آپ مجھے اپنی صُحبت اِخْتیار کرنے کی اجازت دیں گے؟ تو وہ کہنے لگا: آپ کی رفاقت مجھے عبادت سے غافِل کر دے گی اور میں اس بات کو پسند نہیں کرتا، (کیونکہ) مشرق سے مغرب تک زمین کا بادشاہ میرے لئے کافی ہے۔ میں نے پُوچھا: آپ کو اس جگہ میں وَحشَت نہیں ہوتی؟ اس نے مجھے جواب دیا: جس کا حبیب واَنیس، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہو، اُسے کیونکر وَحشَت ہوگی؟ میں نے پُوچھا: کھانا کہاں سے کھاتے ہیں؟ جواب دیا: جب میں چھوٹا تھا تو اُس نے اپنے لُطف و کرم سے ماں کے تاریک پیٹ میں بھی مجھے غِذا دی اور اب جبکہ میں بڑا ہو گیا ہوں تو کیا وہ میری کفالت نہیں فرمائے گا، میرے لئے اس کے پاس مُقرَّر شُدہ رِزْق ہے اور اس کا وَقْت بھی لکھا ہوا ہے، پھر میں نے اُس سے دُعا کی دَرْخواست کی تو اس نے مجھے یُوں دُعا دی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی آنکھوں کو اپنی نافرمانی سے محفوظ فرمائے، آپ کے دل کو اپنے خوف سے بھر دے اور آپ کو ان لوگوں سے نہ بنائے، جو اس کے غیر میں مشغول ہو کر عبادت سے غافل ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد جب وہ جانے کے لئے کھڑا ہوا تو میں نے اس کے قریب جا کر عرض کی: اے میرے بھائی! پھر کب آپ سے مُلاقات ہوگی؟ تو وہ مُسکرا کر کہنے لگا: آج کے بعد دنیا میں تو آپ سے مُلاقات نہ ہوگی۔ ہاں! بروزِ قیامت جب سب لوگ جمع ہوں گے تو اگر آپ مجھ سے ملنا چاہیں تو دِیدارِ الٰہی کرنے والوں میں مجھے تلاش کیجئے گا۔ میں نے پُوچھا: آپ کو یہ کیسے معلوم

ہو گیا؟ جواب دیا: اُس کی عزّت کی قسم! اُسی کے سبب معلوم ہوا، کیونکہ میں نے اپنی آنکھ کو حرام کردہ چیزوں سے اور اپنے نَفْس کو خواہشات کے حُصُول سے باز رکھا اور تاریک راتوں میں اس کی عبادت کے لئے تنہائی اِختیار کی، (مجھے اُمید ہے کہ وہ مجھ سے خُوش ہو گا اور) اس کے بدلے وہ مجھے اپنا دِیدار کرائے گا۔ پھر وہ نوجوان غائب ہو گیا، اس کے بعد پھر کبھی اس سے مُلاقات نہ ہو سکی۔[1]

رہوں مست و بے خُود میں تیری وِلا میں
پلا جام ایسا پِلا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش ص105)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت میں اس نوجوان نے جوانی کے زمانے میں ہی دنیا کی رنگینیوں سے ناطہ توڑ کر عبادت ورِیاضت میں خود کو مشغول رکھا اور شریعت کی حرام کردہ اَشیا دیکھنے سے باز رہا اور تَنِ تنہا، اس بیابان میں رہائش اِختیار کرنے سے بھی گُریز نہ کیا۔ اس حکایت میں بالخُصُوص ان نوجوانوں کے لئے عِبرت کے بے شُمار مدنی پھول مَوجُود ہیں کہ جو اپنی جوانی کے نَشے میں مَدہوش رہتے ہوئے نَفْس وشیطان کے بہکاوے میں آکر گُناہوں میں مُلَوِّث رہتے ہیں اور رَبّ تَعَالٰی کی ناراضی کا سامان کرتے ہیں۔ ایسوں کو چاہئے کہ جوانی کی اَہَمِیَّت کو سمجھتے ہوئے اُس کے قیمتی لمحات کو فُضولیات میں برباد کرنے کے بجائے عبادتِ الٰہی میں گُزاریں کہ زِندگی میں یہ نعمت صرف ایک ہی بار ملتی ہے۔

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صحّت، جوانی،

1 ...الروض الفائق، المجلس الحادی والثلاثون فی مناقب الصالحین، ص ۱۶۶ - ۱۶۷

مالداری اور زِندَگی کو ضائع نہ جانے دو، اِس میں نیک اَعمال کرلو کہ یہ نعمتیں بار بار نہیں ملتیں۔(مزید فرماتے ہیں کہ)جَوانی کھیل کُود میں گنوا کر بڑھاپے میں جبکہ اَعضاء بے کار ہو جائیں، کثرتِ عِبادت کی خواہش کرنا بے وقوفی ہے، جو(عمل) کرنا ہے، جَوانی میں کرلو کہ جَوان نیک آدمی کا، بہُت بڑا دَرَجہ ہے۔[1]

رِیاضَت کے یہی دن ہیں بُڑھاپے میں کہاں ہِمّت
جو کچھ کرنا ہو اب کرلو ابھی نُوریؔ جَواں تم ہو

(سامانِ بخشش از شہزادہ اعلیٰ حضرت مُفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ)

پانچ(5)سُوالات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جوانی یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عَطاکردہ نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے کہ جس کا کوئی مول نہیں، ایک بار چلی جائے تو پھر اَربوں، کَھربوں روپے خَرچ کرنے سے بھی حاصل نہیں ہوتی، اگر ہم نے دُنیا میں رہتے ہوئے اپنی جوانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت وعِبادت میں بَسر کی ہوگی تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قِیامت حَسرت ونَدامت سے بچ سکیں گے، وَرنہ اس نعمت کی ناقَدری کے سبب شَدید ذِلَّت وخَواری اُٹھانی پڑ سکتی ہے۔ کیونکہ قِیامت کے دن جوانی سے مُتَعَلِّق بھی سوال کیا جائے گا۔ چُنانچہ

شَفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قِیامت کے دن بندہ اس وَقْت تک قدم نہ اُٹھا سکے گا، جب تک اس سے پانچ (5) چیزوں کے بارے میں سوال نہ

1...مرآۃ المناجیح، ۷/۱۶، ملخصًا

کرلیا جائے: (1) عُمر کن کاموں میں گُزاری ؟ (2) جَوانی کن کاموں میں صَرف کی ؟ (3) مال کہاں سے کمایا ؟ (4) کہاں خَرچ کیا ؟ اور (5) اپنے عِلم پر کہاں تک عمل کیا ؟[1]

جو خُوش نصیب اپنی جوانی کی قَدر کرتے ہوئے نَفْسانی خواہشات سے مُنہ موڑ کر خالصتاً، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے حُصول کی خاطر اپنے شب وروز عِبادت ورِیاضت میں بَسر کرتا ہے، تو وہ دُنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیاں پالیتا ہے۔ آیئے! اِس ضِمْن میں چار (4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

عبادت گزار نوجوان کا مقام

﴿1﴾ اپنی جوانی میں عبادت کرنے والے نوجوان کو، بُڑھاپے میں عبادت کرنے والے بُوڑھے پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے کہ جیسی مُرسَلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تمام نبیوں پر۔[2]

بَہتّر (72) صِدِّیقین کے ثواب کا حقدار

﴿2﴾ جس نوجوان نے لذّتِ دُنیا اور اس کے عیش و عشرت کو چھوڑ دیا اور اپنی جوانی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت کی جانب پیش قدمی کی تو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس خوش نصیب کو بَہتّر (72) صِدِّیقین کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔[3]

1...ترمذی، کتاب صفة القیامة...الخ، باب فی القیامة، ۴/۱۸۸، حدیث: ۲۴۲۴

2...الترغیب فی فضائل الاعمال وثواب ذلک، ص۷۸، حدیث: ۲۲۸

3...کنزالعمال، کتاب المواعظ والرقائق...الخ، الفصل الاول، الترغیب الاحادی من الاقوال، الجزء: ۸، ۱۵/۳۳۲، حدیث: ۴۳۰۹۹

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی بندہ

﴿3﴾ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی مخلوق میں اس خُوبصورت نوجوان کو سب سے زِیادہ پسند فرماتا ہے کہ جس نے اپنی جوانی اور حُسن و جمال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں صَرف کر دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کے سامنے ایسے بندے پر فَخْر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ "یہ میرا حقیقی بندہ ہے۔"[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ

﴿4﴾ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اس نوجوان سے مَحَبَّت فرماتا ہے کہ جس نے اپنی جوانی کو اِطاعتِ خُداوندی میں فنا کر دیا ہو۔[2]

محبت میں اپنی گُما یا اِلٰہی   نہ پاؤں میں اپنا پتا یا اِلٰہی
تُو اپنی وِلایت کی خَیرات دیدے   مِرے غَوث کا واسِطہ یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جوانی کے قَدر دانوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کیسا خاص فَضْل و کرم فرماتا ہے کہ انہیں اپنے محبوب بندوں میں شامل فرمالیتا ہے۔ لٰہذا نوجوانوں کی خِدمت میں عرض ہے، کہ اگر بُڑھاپے میں سُکون و اِطمینان والی زِندگی گُزارنے کے خواہشمند ہیں تو نعمتِ جوانی کو

---

1 ...کنزالعمال، الفصل الاول، کتاب المواعظ والرقائق والخطب و الحکم، الترغیب الاحادی من الاقوال، الجزء: ۸، ۱۵/۳۳۲، حدیث: ۴۳۰۹۶

2 ...حلیۃ الاولیاء، عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز، ۵/۳۹۴، حدیث: ۷۴۹۶

غنیمت جانتے ہوئے اس فانی دُنیا کے پیچھے بھاگنے کے بجائے اپنے نَفْس کو عبادت ورِیاضت کی جانب مائل کرنے کی کوشش کیجئے۔ اگرچہ یہ بے حد دُشوار ہے، کیونکہ جوانی میں اُمیدیں اور خواہشیں عُروج پر ہوتی ہیں، لیکن اگر ہم دیگر مُعاملات کے ساتھ ساتھ حُضُورِ اَکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرتے ہوئے آپ کی عِبادت ورِیاضت سے سجی پاکیزہ زندگی کے مطابق عمل کریں گے، تواِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری زندگی میں بھی مدنی بہاریں آجائیں گی۔

آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذَوقِ عبادت

حضرت سَیِّدُنا عطا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں اور میرے ساتھ حضرت سَیِّدُنا اِبْنِ عمر اور حضرت سَیِّدُنا عُبید بن عُمَرْو رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت سَیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے عرض کی: ہمیں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں کوئی تَعَجُّب خیز بات بتلائیے۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا رو پڑیں اور ارشاد فرمایا: ایک رات رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے: مجھے اِجازت دو کہ میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرلوں۔ میں نے عرض کی: مجھے اپنی خواہش کے بجائے، آپ کا رَبّ تَعَالٰی کے قریب ہونا زِیادہ پسند ہے۔ چُنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر کے ایک کونے میں کھڑے ہو کر اَشک باری فرمانے لگے۔ پھر اچھی طرح وُضو کر کے قرآنِ کریم پڑھنا شُروع کیا تو دوبارہ اَشک باری فرمائی، حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چشمانِ مُبارَک سے نکلنے والے آنسو زمین تک جا پہنچے۔ اِتنے میں مُؤذِّنِ رسول، حضرت سَیِّدُنا بلال

حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو روتا دیکھ کر عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قُربان! کس چیز نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو رُلایا؟ حالانکہ آپ کے صَدْقے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گُناہ بخشے گا، ارشاد فرمایا: کیا میں شُکر گزار بندہ نہ بنوں؟[1]

روتا ہے جو راتوں کو اُمّت کی مَحبّت میں وہ شافِعِ محشر ہے سردار مدینے کا

راتوں کو جو روتا ہے اور خاک پہ سوتا ہے غم خوار ہے، سادہ ہے مختار مدینے کا

قبضے میں دو عالَم ہیں پَر ہاتھ کا تکیہ ہے سوتا ہے چٹائی پر سَردار مدینے کا

(وسائلِ بخشش ص180)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہم عاصِیوں کو بخشوانے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ معصوم بلکہ سَیِّدُ المعصومین و سَیِّدُ العابدین (عبادت گزاروں کے سردار) ہونے کے باوُجود کس قَدر گِریہ و زاری کے ساتھ اللہُ رَبُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کیا کرتے، حالانکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت اس قَدر بُلند و بالا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مالک و مُختار بنایا ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِاِذنِ اِلٰہی، اپنے اِخْتیار سے روزِ محشر بخشش سے نااُمید ہونے والے گنہگاروں کی شَفاعت فرمائیں گے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1 ۔۔۔ درّۃ الناصحین، المجلس الخامس والستون: فی بیان البکاء، ص ۲۵۴-۲۵۳

وَسَلَّمَ اپنی شانِ رِفعت نشان بیان فرماتے ہیں:(بروزِ قیامت)سب سے پہلے میں(اپنے مزارِ فائضُ الاَنوار سے)باہر تشریف لاؤں گا،جب لوگ گروہ کی صُورت میں آئیں گے تو میں ہی ان کا راہ نُما ہوں گا،جب وہ(قیامت کی ہولناکیوں کے سبب)خاموش ہو جائیں گے،تو میں ہی ان کا خطیب(خطبہ پڑھنے والا) ہوں گا،جب وہ روکے جائیں گے تو میں ہی ان کا سِفارشی ہوں گا،جب وہ نااُمید ہو جائیں گے تو میں ہی انہیں خُوشخبری سُنانے والا ہوں گا۔بُزرگی اور(اللہ عَزَّوَجَلَّ کے) تمام خزانوں کی چابیاں،اس دن میرے ہاتھوں میں ہوں گی اور میں اولادِ آدم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زِیادہ بُزرگی والا ہوں گا،ایک ہزار(1000)خدمت گُزار میرے میرے اِرْد گرد ہوں گے۔(1)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ!قُربان جائیے!اوَّلین و آخرین کے سردار اور بِاِذْنِ اللہ ،مالک و مختار ہونے کے باوُجُود بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شوقِ عبادت کا یہ عالَم تھا کہ کثرتِ عبادت کے سبب قدَمینِ نازنِین پر وَرَم(سُوجن) کے آثار نُمایاں ہو جاتے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمّت کے گناہگاروں کی بخشش کی خاطر آہ و زاری فرمایا کرتے۔اس میں بِالخُصُوص ان نوجوانوں کے لئے نصیحت کے مدنی پُھول مَوجُود ہیں کہ جن کا دل عبادت کی جانب مائل نہیں ہوتا اور وہ ساری ساری رات فُضُولیات ولَغْویات میں برباد کر دیتے ہیں،لہٰذا ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ خدارا!محسنِ انسانیت، غمخوارِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے آنسوؤں کو یاد کیجئے،دُنیا و آخرت میں کامیابی پانے کیلئے اَحکامِ خُداوَنْدی کی بجاآوری، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّتوں کی پیروی اور اُخْروی

1...دارمی، باب ما اعطی النبی من الفضل، ۱/ ۳۹، حدیث:۴۸

اِنْعامات پانے کی حرص میں خوب خوب نیکیاں کیجئے۔

جوانی کو بڑھاپے سے پہلے غنیمت جانو

یادر کھئے! جوانی میں عبادت کی توفیق نصیب ہونا، کسی نعمتِ عُظمیٰ (بہت بڑی نعمت) سے کم نہیں، کیونکہ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی انسان، شیطان کی خطرناک چالوں، نَفْس کی ناجائز خواہشوں، بُرے دوستوں کی صحبتوں، دُنیوی مُستقبل بہتر بنانے کی فکروں اور فانی دُنیا کی رنگینیوں میں کھو کر دولت کمانے کے ناجائز طریقوں کے سبب گُناہوں کی اندھیریوں میں بھٹکتا پھرتا ہے اور عبادت و رِیاضت کی طرف مائل نہیں ہو پاتا۔ یادر کھئے! ہمیں بہُت ہی مُختصر وقت کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا ہے اور اس وَقفے میں قبر و حشر کے طویل ترین مُعاملات کیلئے تیاری بھی کرنی ہے، لہٰذا سمجھدار وہی ہے جو اس مختصر سے وَقْت کو غنیمت جانتے ہوئے قبر و حشر کی تیاری میں مشغول ہو جائے اور لمحہ بھر اپنا قیمتی وَقْت فُضُول کاموں میں برباد نہ کرے، کیونکہ معلوم نہیں کہ آئندہ لمحے وہ زِندہ بھی رہے گا یا موت اسے طویل ترین عرصے کیلئے گہری نیند سُلا دے گی۔ لہٰذا جوانی اور زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیوں میں مشغول ہو جائیے۔

حدیثِ پاک میں اِرْشاد ہوتا ہے کہ پانچ (5) چیزوں کو پانچ (5) سے پہلے غنیمت جانو: ''بُڑھاپے سے پہلے جوانی کو، بیماری سے پہلے تَنْدُرُستی کو، فقیری سے پہلے اَمیری کو، مَصروفیّت سے پہلے فُرصَت کو اور موت سے پہلے زِنْدَگی کو۔''[1] اگر ہم بھی اپنی جوانی کو غَفْلت میں گنوانے کے بجائے قبر و آخرت کی تیاری میں مشغول ہو جائیں گے تو اس کی برکت سے نہ صرف ہماری دُنیا بہتر ہو گی بلکہ قَبْر میں بھی رَبّ تعالیٰ کی

---

1 ... مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیْح، کتاب الرقاق، الفصل الثانی، ۲/۲۴۵، حدیث: ۵۱۷۴

نَوازشوں کی چھما چھم بارشیں ہوں گی۔اِن شَاءَاللہ عَزَّوَجَلَّ، آیئے! اس ضمن میں ایک بہت ہی پیاری حکایت سُنتے ہیں۔

دو(2) جنّتوں کی خوشخبری

اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانے میں ایک صالح نوجوان مسجد میں مَشْغولِ عبادت رہتا تھا۔جب اس کا اِنتقال ہو گیا تو(راتوں رات اس کے غسل اور کفن دَفْن کا انتظام کرنے کے بعد) صُبح جس وَقْت اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اس واقعے کی خبر دی گئی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس کے والد کے پاس اس کے صالح بیٹے کے انتقال کی تعزیت کے سلسلے میں تشریف لے گئے،(تعزیت کر لینے کے بعد) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا:تم نے مجھے خبر کیوں نہ دی؟(کہ میں بھی اس کی نمازِ جنازہ وغیرہ میں شریک ہو جاتا)اُس نے عرض کی:اے اَمِیْرُالْمُؤمنین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)!رات(کافی)ہو چکی تھی،(لہٰذا آپ کے آرام کے پیشِ نظر آپ کو بتانا مُناسب نہ سمجھا گیا) تو اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرْشاد فرمایا:مجھے اس صالح نوجوان کی قَبْر کے پاس لے چلو،لہٰذا اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھیوں کو (اس کی) قبر کے پاس لے جایا گیا، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پُکارا:اے فُلاں! (اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:)

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ ج

(پارہ۲۷،الرحمن:۴۶)

ترجمۂ کنزالایمان:اور جو اپنے ربّ کے حُضُور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنّتیں ہیں۔

اس (باعمل) نوجوان نے قبر کے اندر سے دو (2) مرتبہ جواب دیا: یا امیرَ المؤمنین! میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے وہ دو جنّتیں عطا فرما دی ہیں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اس نوجوان نے اپنی ساری زِنْدگی گُناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں میں بسر کی تو مرنے کے بعد یہ عبادت، اس کی بخشش و مَغْفرت کا سبب بنی اور جنَّت کی اَعْلیٰ نعمتیں بھی نصیب ہوئیں۔ یاد رکھئے! یہ حُسن و جوانی دولتِ فانی ہے اور اس پر غُرور و تَکَبُّر حماقت و نادانی ہے۔

ڈھل جائے گی یہ جوانی جس پہ تجھ کو ناز ہے　　　تُو بجالے چاہے جتنا چار دن کا ساز ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تندرستی وجَوانی پر اِتْرانے اور شب و روز گُناہوں میں ضائع کرنے کے بجائے اِخْلاص واِسْتقامت کے ساتھ ذَوقِ عبادت اور شوقِ تلاوت کا معمول بنائے رکھئے، ایسے میں اگر بُڑھاپا آگیا اور عبادت کی لگن بھی باقی رہی تو صِحَّت وہِمَّت نہ ہونے کے باوُجود اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس لاچاری کے عالَم میں بھی جَوانی کی عبادتوں جیسا ثواب ملتا رہے گا۔ چُنانچہ

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”جب بندہ (حالتِ اِسلام میں نیکیاں کرتے ہوئے) عُمر کے اُس حصے میں پہنچ جائے کہ اُسے کسی شے کے مُتَعَلِّق (پہلے سے) علم ہونے کے باوُجود (بوقتِ ضرورت) وہ چیز یاد نہ رہے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے نامۂ اَعمال میں وہ نیکیاں بھی لکھتا رہتا ہے، جو وہ اپنی

---

1 ... تاریخ ابنِ عساکر، عمرو بن جامع بن عمرو بن محمد بن حرب، ۴۵/۴۵۰، رقم: ۵۳۲۰ ملتقطاً

صحّت کے زمانے میں کیا کرتا تھا۔[1] حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ”جو بُوڑھا آدمی بُڑھاپے کی وجہ سے زِیادہ عبادت نہ کرسکے، مگر جوانی میں بڑی (خُوب) عبادتیں کرتا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اُسے مَعذور قرار دے کر اُس کے نامۂ اَعمال میں وُہی جوانی کی عبادت لکھتا ہے۔“[2]

اِلٰہی ہوں بہُت کمزور بندہ نہ دنیا میں نہ عُقبیٰ میں سزا ہو

(وسائلِ بخشش ص316)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عبادت کی بَرَکت سے بُڑھاپے میں بھی جوان

حضرت سَیِّدُنا علامہ زَیۡنُ الدِّین عبدُالرَّحمٰن اِبۡنِ رَجَب حَنۡبلی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ جوانی میں عبادت کرنے سے مُتَعَلِّق بہت پیاری بات ارشاد فرماتے ہیں: ”جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس وَقۡت یاد رکھا، جب وہ جوان اور تَندُرُست تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا اُس وَقۡت خیال رکھے گا، جب وہ بُوڑھا اور کمزور ہوجائے گا اور اُسے بُڑھاپے میں بھی اچھی قُوَّتِ سَماعَت، بَصارت، طاقت اور ذِہانت عطا فرمائے گا۔ حضرت سَیِّدُنا ابُوالطیب طبری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے سو(100) سال سے زِیادہ عمر پائی، آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ذِہنی و جسمانی لحاظ سے تَندُرُست اور توانا تھے، آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے کسی نے صِحَّت کا راز پُوچھا تو ارشاد فرمایا: ”میں نے جوانی میں اپنی جسمانی صَلاحیتوں کو گُناہ سے محفوظ رکھا اور آج جب میں بُوڑھا ہوگیا ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں میرے لئے باقی رکھا ہے۔ اس کے بَرعکس حضرت سَیِّدُنا جنید بغدادی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے

---

1 . . . مُسۡنَدِاَبِیۡ یَعۡلٰی، مسند انس بن مالک، عبداللہ بن عبدالرحمن الانصاری عن انس، ۳/۲۹۳، حدیث: ۳۶۶۶
2 . . . مرآۃ المناجیح، ۷/۸۹

ایک بُوڑھے شخص کو دیکھا کہ جو بھیک مانگ رہا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس شخص نے جوانی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُقُوق کو ضائع کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بُڑھاپے میں اس کی قُوَّت کو ضائع فرما دیا۔"[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں نے اپنی جوانی کے گُلشن کو عبادت و ریاضت کے پانی سے سیر اب کیا اور گُناہوں سے بچتے رہے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بُڑھاپے میں بھی ان پر جوانی کے اثرات باقی رکھے۔ مگر افسوس! ہماری نوجوان نَسْل عبادت وتِلاوت میں مشغول رہنے کے بجائے موبائل فون، اِنْٹرنیٹ، سوشل میڈیا (Social Media) اور ٹی وی کے غلط اِسْتعمال کے سبب اپنا قیمتی وَقْت بے دَرْدی و بے فکری کے ساتھ برباد کرتی نظر آتی ہے۔ موبائل فون جدید ٹیکنالوجی کا ایک حصّہ، وَقْت کی ضرورت اور رابطے کا اَہَم ذریعہ ہے۔ جہاں یہ ہمارے لیے مُفید ہے، وہیں اس کا غلط اِسْتعمال بہت سے نُقْصانات کا باعث بھی بن رہا ہے۔ ہمارے اسکول و کالج کے وہ طلبہ و طالبات جنہیں ہم مُستقبل کے معمار کہتے ہیں، وہ اس آفتِ بد کا شکار ہو چکے ہیں، کوئی گیمز کا دیوانہ ہے تو کوئی فلمی گانوں کا مَتْوالا، کسی کا میموری کارڈ حَیا سوز ویڈیوز سے بھرا ہوا ہے تو کوئی نائٹ پیکجز سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ساری ساری رات بیہودہ اور فُحْش گفتگو میں گُزار رہا ہے۔ اسی طرح انٹرنیٹ، دورِ جدید کی اَہَم اور مُفید اِیجاد ہے اس کے دِینی اور دُنیوی بے شُمار فوائد ہیں، مگر اس کے ذَریعے نوجوانوں میں بہت سی بُرائیاں عام ہوتی جارہی ہیں۔

انٹرنیٹ ایک چُھری کی مانند ہے، جس کا صحیح اور غلط دونوں ہی استعمال ہیں، مگر افسوس! ہمارے

1۔۔۔ مجموعہ رسائلِ ابنِ رجب، قولہ یحفظک، ۳/۱۰۰ ملخصاً

معاشرے میں انٹرنیٹ کا غلط استعمال زیادہ ہے،انٹرنیٹ پر موجود، فحش مضامین اور کہانیاں ، گندی تصویریں اور نفسانی خواہشات کو بھڑکانے والی بیہودہ فلموں،ڈراموں نے نوجوان نسل کے اَخلاق وکردار، عادات واطوار کو تباہ وبرباد کردیاہے،ساری ساری رات اِنٹرنیٹ پربڑی بے دردی کے ساتھ اپنا پیسہ اور قیمتی وقت ضائع کرنا، جھوٹ بولنا، لوگوں کو دھوکہ دینا، بلیک میل کرنا، جیسی برائیاں ہمارے معاشرے کے نوجوانوں میں بڑی تیزی سے عام ہوتی جارہی ہیں،پہلے توانٹرنیٹ کا استعمال صرف کمپیوٹر تک محدود تھا، مگر جب سے یہ سہولت موبائل پر موجود ہوئی تو چھوٹی عمر کے بچے بھی اس وبا کے شکار ہوکر اپنا مستقبل ضائع کررہے ہیں۔اس بیماری میں مبتلا نوجوان تعلیم سے محروم ہوکر معاشرے میں کوئی اہم مقام پانے کے بجائے،اَخلاق و تمیز کھوکر معاشرے میں ذلیل وخوار ہوتے نظر آرہے ہیں ۔خدارا!غفلت سے بیدار ہو جایئے اور اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ اپنی اَولاد کی اِصلاح کا بھی ذِہن بنایئے ۔اگر ہمیں اپنے بچوں کواس جدید ٹیکنالوجی سے مُتعارف کروانا ہی ہے تو اس کا صحیح اِستعمال بھی سکھائیں،ان کی نگرانی بھی کرتے رہیں۔اِنٹرنیٹ کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنا اوراپنی اَولاد کا قیمتی وَقْت صحیح جگہ استعمال کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net وزٹ کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس ویب سائٹ پر قرآنِ پاک،ترجمہ کنزالایمان اور تفاسیر کے علاوہ حدیث واصولِ حدیث، فقہ واصول فقہ، سیرت وتصوف وغیرہ موضوعات سے متعلق اردو، انگلش، عربی،ہندی گجراتی اور دنیا کی مختلف زبانوں میں کتب ورسائل کانہ صرف آن لائن مطالعہ کیاجاسکتاہے،بلکہ فری ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ کی سہولت بھی دستیاب ہے۔اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ

اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری، رضوی، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے مختلف سوالات کے دلچسپ جوابات پر مشتمل مدنی مُذاکرے، نگرانِ شُوریٰ و مبلغین دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے بیانات، حمد و نعت، منقبت اور اصلاح آموز شارٹ کلپس (Short clips) بھی مَوجُود ہیں، جنہیں آپ ڈاؤن لوڈ(Download) کرکے فیس بک(Facebook) یا واٹس اپ(Whatsapp) کا صحیح استعمال کرتے ہوئے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو شئیر (Share) بھی کرسکتے ہیں۔ شرعی مسائل میں رہنمائی حاصل کرنے کیلئے آن لائن دارالافتا اور دُکھی انسانیت کی غمخواری اور روحانی علاج کیلئے، تعویذاتِ عطاریہ آن لائن، کاٹ اور استخارہ بھی کرواسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے چند شعبہ جات کا تعارف بھی شامل ہے، کم و بیش 97 سے زائد شعبہ جات اور دعوتِ اسلامی کے دِیگر کئی مدنی کاموں میں ہونے والے لاکھوں لاکھ روپے کے اخراجات میں بذریعہ انٹرنیٹ مالی معاونت کا مکمل طریقہ کار بھی دیا گیا ہے، جس کے ذریعے آپ صدقاتِ واجبہ (مثلاً زکوٰۃ، فطرانہ، عُشر، روزوں کا فِدیہ، قَسم کا کفّارہ، منّت وغیرہ) اور نافلہ (صدقات وخیرات وغیرہ) کے ذریعے نیکی کے کاموں میں حصہ لے سکتے ہیں، نیز سافٹ ویئر کی صورت میں المدینہ لائبریری بھی ہے، جسے کمپیوٹر میں اِنسٹال(Install) کرکے سرچنگ آپشن(Searching Option) کی مدد سے 200 سے زائد کتب ورسائل سے اِستفادہ کرسکتے ہیں، نیز اوقاتُ الصلوۃ سافٹ ویئر کے ذریعے مختلف ممالک اور شہروں میں، سحر واِفطار اور نماز کے اوقات بھی معلوم کرسکتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دورِ جدید کی ان اِیجادات کا صحیح اِستعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے غلط استعمال کے ذریعے گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی

اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیوں میں دل لگانے کی کوشش کیجئے اور کسی گُناہ کو چھوٹا سمجھ کر ہرگز نہ کیجئے، کیونکہ ایک گُناہ کئی بُرائیوں کا مجموعہ ہوتا ہے، یعنی مزید دس(10) بُرائیاں اپنے ساتھ لاتا ہے جیسا کہ

گُناہ کے دس(10) نُقصانات

اَمِیرُ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: گُناہ اگرچہ ایک ہی ہو، اپنے ساتھ دس(10) بُری خصلتیں لے کر آتا ہے ﴿1﴾ جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو غضب دِلاتا ہے، حالانکہ وہ (رَبّ عَزَّوَجَلَّ) اس بندے پر (غَضَب فرمانے کی) قُدرت رکھتا ہے ﴿2﴾ وہ (یعنی گُناہ کرنے والا) اِبلیسِ لَعِین کو خوش کرتا ہے ﴿3﴾ جنّت سے دُور ہو جاتا ہے ﴿4﴾ جہنّم کے قریب آجاتا ہے ﴿5﴾ وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے ﴿6﴾ وہ اپنے باطن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے، حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے ﴿7﴾ وہ اعمال لکھنے والے فرشتوں کو اِیذا دیتا ہے ﴿8﴾ وہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اُن کے روضۂ مُبارَکہ میں رَنجِیدہ کرتا ہے ﴿9﴾ زمین وآسمان اور تمام مخلوق کو (اپنی) نافرمانی پر گواہ بنا لیتا ہے ﴿10﴾ وہ تمام انسانوں سے خیانت اور رَبُّ الْعٰلَمِین عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے۔(1)

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں ملے گُناہوں کے اَمراض سے شِفا یاربّ

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

---

1 ... بحر الدموع، الفصل الثانی: عواقب المعصیة، ص ۳۰-۳۱

(وسائلِ بخشش ص376)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے گُناہ اگرچہ ایک ہی ہوتا ہے، مگر اس کی وجہ سے انسان دس(10) بُرائیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت کوئی گُناہ سَرزد ہو جائے تو فوراً رَبّ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچی توبہ کیجئے۔ اَفسوس صَد افسوس! بعض نادان جوانی کے نَشے اور فانی دُنیا کے دھوکے میں مُبتلا ہو کر لمبی لمبی اُمیدیں باندھے، غَفلت کی چادر تانے شرعی اَحکام کو پَسِ پُشت ڈال کر توبہ کے مُعاملے میں مسلسل ٹال مٹول سے کام لیتے ہوئے خُود کو اس طرح دِلاسے دیتے ہیں کہ ”ابھی تو میرے کھیلنے کُودنے کے دن ہیں“، ”فُلاں کو دیکھو وہ تو اتنا بُوڑھا ہو چکا ہے، مگر ابھی تک زندہ ہے جبکہ میں تو ابھی تندرست اور جوان ہوں“، یُوں جھوٹی اور کھوکھلی اُمیدوں کے سہارے زِندہ رہتے ہیں، پھر جیسے جیسے جوانی کا زَوال شروع ہوتا ہے تو بُڑھاپا بھی اپنی جڑیں مَضبوط کرتا چلا جاتا ہے، پھر جا کر ایسوں کو ہوش آتا ہے کہ اب تو مجھے توبہ کر کے خُود کو گُناہوں سے بچانے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُوب خُوب عبادات بجالانے کا پُختَہ اِرادہ کرنا چاہئے۔ پھر اگرچہ بَسا اوقات ہمت کر کے نیکیاں کرنے میں کامیاب ہو بھی جاتے ہیں، مگر جوانی کی بہاروں کو یاد کر کے خُوب دِل جَلاتے اور اَشک بہاتے ہیں کہ اے کاش! میں اپنی جوانی کو عبادت ورِیاضت میں بسر کر لیتا، مگر آہ! جوانی تو کسی گزرے ”**کل**“ کی طرح جاچکی اور اب پلٹ کر کبھی واپس نہیں آئے گی۔

توبہ میں تاخیر کی وجہ

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام ابُو حامد محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت سے غافل جوانوں

اور توبہ میں ٹال مٹول کرنے والوں کو نصیحت کے مدنی پھول اِرشاد فرماتے ہیں: جہاں تک توبہ میں تاخیر اور ٹال مٹول کی بات ہے تو اس بات پر غور کرے کہ اَکْثر دوزخی توبہ میں تاخیر کی وجہ سے چِلّاتے ہوں گے کیونکہ ٹال مٹول کرنے والا اپنے مُعاملے کی بُنیاد آئندہ زندگی کو بناتا ہے جو کہ اس کے اختیار میں نہیں۔ ممکن ہے وہ **"کل"** تک زِنْدہ نہ رہے اور اگر باقی رہ بھی جائے تو جس طرح **"آج"** گُناہ کو نہیں چھوڑ سکتا ممکن ہے **"کل"** بھی اس کے تَرْک پر قُدرت نہ پائے۔ کاش! وہ جانتا کہ **"آج"** اس کی توبہ میں رُکاوٹ شَہْوَت کا غلبہ ہے اور شَہْوَت تو **"کل"** بھی اس سے دُور نہ ہو گی بلکہ بڑھ جائے گی، کیونکہ عادت کی وجہ سے یہ مزید پُخْتَہ ہو جاتی ہے اور جس شَہْوَت کو اِنسان عادت کے ذریعے پُخْتَہ کر لیتا ہے، وہ اس کی طرح نہیں جسے اس نے پُخْتَہ نہ کیا۔ اسی سبب سے توبہ میں ٹال مٹول کرنے والے ہلاک ہوئے، کیونکہ وہ دو ہم شکل چیزوں میں تو فرق سمجھتے ہیں، لیکن یہ نہیں سوچتے کہ شہوات سے چھٹکارا پانا مشکل ہے اور اس مُعاملے میں تمام ایّام یکساں ہیں۔ (یاد رکھو!) توبہ میں تاخیر کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے، جسے ایک درخت کو اُکھاڑنے کی حاجت ہے، لیکن جب وہ دیکھتا ہے کہ دَرَخْت مضبوط ہے اور اسے سخت مَشَقّت کے بغیر نہیں اُکھاڑا جا سکتا تو کہتا ہے کہ میں اسے ایک سال بعد اُکھاڑوں گا، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ درخت جب تک قائم رہتا ہے، اس کی جَڑیں مضبوط ہوتی جاتی ہیں اور خود اس (توبہ میں تاخیر کرنے والے) کی عُمر جُوں جُوں بڑھتی جاتی ہے یہ کمزور ہوتا جاتا ہے، تو دُنیا میں اس سے بڑھ کر اَحمق کوئی نہیں کہ اس نے قُوّت کے باوُجُود کمزور کا مُقابلہ نہ کیا اور اس بات کا منتظر رہا کہ جب یہ خود کمزور ہو جائے گا اور کمزور شے مضبوط ہو جائے تو اس پر

غلبہ پائے گا۔[1]

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سو نُمونے ۔ مگر تجھ کو اَندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے ۔ جو آباد تھے وہ مَحَل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے ۔ یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
مِلے خاک میں اَہلِ شاں کیسے کیسے ۔ مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامْوَر بے نشاں کیسے کیسے ۔ زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے ۔ یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جوانی میں اَحْکامِ شرعی وِاطاعتِ الٰہی کی بَجا آوری میں سستی کرنے اور گُناہوں بھری زندگی سے توبہ میں تاخیر کرنے والے نوجوانوں کو خوابِ غفلت سے جگانے کے لئے امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ مُبارَک فرمان کافی ہے۔ عقلمند وہی ہے جو زِندگی کو غنیمت جانتے ہوئے گُناہوں سے توبہ کرلے اوراپنی بقیہ زندگی زِیادہ سے زِیادہ عبادتِ الٰہی میں بَسر کرتا رہے، بِالْخُصُوص نوجوانوں کو توبہ میں ہرگز تاخیر نہیں کرنی چاہئے، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو نوجوان کی توبہ بہت پسند ہے، جیسا کہ رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُحِبُّ الشَّابَّ التَّائِبَ یعنی جوانی میں توبہ کرنے والا شخص، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب ہے۔[2] ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

1…احیاء العلوم، کتاب التوبۃ، الرکن الاول فی دواء التوبۃ…الخ، ۴/۷۲

2…کنز العمال، کتاب التوبۃ، الفصل الاول فی فضلھا والترغیب فیھا، الجزء: ۲، ۴/۸۷، حدیث: ۱۰۱۸۱

مَا مِنْ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الشَّابِّ التَّائِبِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو توبہ کرنے والے نوجوان سے زیادہ پسندیدہ کوئی نہیں۔[1]

نوجوانوں کی اِصلاح اور دعوتِ اسلامی کا کردار

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِس پُرفِتَن دَور میں قرآن و سُنَّت سے دُور، جوانی کی مَستی میں مَخْمُور، حرِص وہَوَسِ دُنیا کے نَشے میں چُور اور نفس وشیطان کے ہاتھوں مجبور ہو کر گُناہوں کے سیلاب میں بہنے والے نوجوانوں کی اِصْلاح اور اَخْلاقی تَربِیَت کیلئے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت 63روزہ مدنی تَربیتی کورس بھی ہوتا ہے۔اس کورس کی اِفادِیَّت و اَہَمِیَّت کے مُتَعَلِّق شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فیضانِ سُنَّت، جلد اوّل صفحہ 510 پر فرماتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی صحبتوں سے مالا مال 63روزہ (مدنی) تربیتی کورس آخِرت کیلئے اِس قَدَر نَفع بَخش ہے کہ اس میں جو کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، اُس کی تفصیلات معلوم ہو جانے کے بعد شاید دِین کا دَرد رکھنے والا ہر مُسلمان یہ حسرت کریگا کہ کاش! مجھے بھی 63روزہ(مدنی) تربیتی کورس کرنے کی سعادت حاصِل ہو جائے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بابُ المدینہ (کراچی) کے علاوہ دِیگر شہروں میں بھی (مدنی) تربیتی کورس کا سلسلہ کیا جاتا ہے۔اِس میں بعض وہ عُلُوم حاصِل ہوتے ہیں، جن کا سیکھنا ہر عاقِل، بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ (مدنی) تربیتی کورس میں (اخلاقی تربیت کے ساتھ ساتھ) وُضو و غسل کے علاوہ نماز کا عملی طریقہ سکھایا جاتا، غُسلِ میّت، تَجْہِیز و تکْفِین، نمازِ جنازہ و نمازِ عید کی تَربِیَت ہوتی

1...کنز العمال، حرف المیم، کتاب المواعظ والحکم، الترغیب الاحادی من الاکمال، الجزء:۸، ۱۵/ ۳۳۲، حدیث: ۴۳۱۰۱

ہے۔ مدنی قاعدہ کے ذَرِیعے دُرُست مَخارِج کے ساتھ قرآنی حُروف کی اَدائیگی کی تعلیم دی جاتی ہے اور قرآنِ کریم کی آخِری 20 سُورَتیں زَبانی حِفظ اور سُورَۃُ الملک کی مَشق کروائی جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بہت سے نوجوان، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوچکے ہیں اور اُن کی بے رونق زندگیوں میں مَدَنی بہاریں آگئیں اور وہ اپنی جوانی کے پُر بہار اَیّام، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام پر وَقْف کرکے اِس مدَنی مقصد کہ "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے" کو عام کرنے والے بن گئے۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ   تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا   قریب آکے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
نبی کی مَحبَّت میں رونے کا انداز   چلے آؤ سِکھلائے گا مَدَنی ماحول
سَنور جائے گی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ   تم اپنائے رکھّو سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش ص646)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "جوانی کیسے گزاریں؟" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نوجوانوں میں عبادت کا ذَوق پیدا کرنے اور سُنَّتوں پر عمل کا شوق بڑھانے کیلئے، شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ۱۸ ربیعُ الاوّل ۱۴۱۲ھ بمطابق 26 ستمبر 1991ء ہفتہ وار سُنَّتوں

بھرے اجتماع میں دعوتِ اسلامی کے اَوَّلین مدنی مرکز جامع مسجد گلزارِ حبیب (واقع گلستانِ اَوکاڑوی بابُ المدینہ کراچی) میں **"جوانی کی عبادت کے فضائل"** کے عُنوان سے بیان فرمایا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیہ نے اس کی مدد سے نئے مواد کے کافی اضافے کے ساتھ **"جوانی کیسے گزاریں؟"** کے نام سے ایک رسالہ مُرتّب کیا ہے۔ اس رِسالے میں قرآنی آیات، نصیحت آموز احادیثِ پاک اور مختلف بُزرگوں کے حکمت سے بھرپُور واقعات کے ذریعے نوجوان طبقے کو عبادت کی جانب راغب کرنے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سچا غلام بنانے اور انہیں قبر و آخرت کی فکر پیدا کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ آپ بھی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ سے **ھَدِیَّۃً** طلب فرما کر اَوَّل تا آخر مُطالَعہ فرمالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ رسالہ جوانی کے مَقْصد کو سمجھنے اور عبادت میں دل لگانے میں کافی حد تک مُعاوِن ثابت ہوگا۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رِسالے کو پڑھا (Read) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے جوانی میں عبادت کے فضائل سُننے کی سعادت حاصل کی۔ جو لوگ اپنی جوانی کے گلشن کو عبادت و رِیاضت کے خُوش نُما مہکتے پُھولوں سے سجاتے ہیں، وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کو بہت محبوب ہوتے ہیں، ان کی پیشانیوں سے عبادت کا نُور جھلکتا ہے اور وہ بُڑھاپے میں بھی صحت و تندرست رہتے ہیں اور مرنے کے بعد جنَّت کی اَبدی نعمتوں سے لُطف اَندوز ہوتے ہیں۔ اے کاش!

ہم بھی پنج وَقتہ نمازِ باجماعت مسجد کی پہلی صَف میں پڑھنے والے پکّے نمازی، تہجد، اِشراق وچاشت کے نوافل کے عادی اور سُنّتوں پر عمل کرنے والے بن جائیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یا خدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام، مدرسۃُ المدینہ بالغان!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے جہاں دیگر بے شُمار فَوائد حاصل ہوتے وہیں ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لینے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام مدرسۃُ المدینہ بالِغان بھی ہے۔ مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں قُرآنِ پاک کی تَعْلِیم دی جاتی ہے۔ قرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی بڑی فَضِیلت ہے۔ چُنانچہ،

حَضرت سَیِّدُنا عُثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَہَنْشاہِ مدینہ، قَرارِ قَلْب وسینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فَیضِ گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "**خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ**، یعنی تم میں بہترین شَخْص وہ ہے، جس نے قُرآن سیکھا اور دُوسروں کو سکھایا۔"

(صحیح البخاري، کتاب فضائل القرآن، باب خیر کم...الخ، الحدیث ۵۰۲۷، ج۳، ص ۴۱۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی ضَرورت واَہَمِیَّت کے پیشِ نَظر قرآنِ پاک کی تَعْلِیمات کو عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بھائیوں کیلئے عُموماً بعد نمازِ عشاء مُختلف مَساجِد

وغیرہ میں ہزارہا مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی ترکیب ہوتی ہے اور اسلامی بہنوں کے لئے مُختلف مَقامات و اَوقات میں ہزارہا مدرسۃُ المدینہ بالِغات کی ترکیب ہوتی ہے، اسلامی بھائی اسلامی بھائیوں سے اور اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں سے پڑھتی ہیں، حُرُوف کی دُرُسْت اَدائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھنے کے ساتھ ساتھ مُختَلِف دُعائیں یاد کرتے، نماز کے مسائل سیکھتے اور سُنَّتوں کی مُفت تَعْلِیم حاصل کرتے ہیں۔ لِہٰذا آپ بھی اپنی دُنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں ضَرور شرکت فرمائیں۔ آیئے تَرغِیب کے لئے ایک مَدنی بہار سُنئے۔ چُنانچہ،

بابُ الْاِسلام (سندھ) کے مشہور شہر زَم زَم نگر (حیدر آباد) کے مُقیم اسلامی بھائی (عُمر تقریباً 28 سال) کا بیان ہے: میں نَویں کلاس میں پڑھتا تھا اور حُصُولِ دُنیا کی جُسْتجو میں مگن تھا۔ میرے علاقے کے اسلامی بھائیوں سے میری راہ و رسم بڑھی تو وہ مُجھے نیکی کی دعوت دے کر مَسْجِد لے گئے۔ جب میں نَماز پڑھ کر مَسْجِد سے نکلنے لگا تو ایک خَیر خواہ اسلامی بھائی (جو مَسْجِد کے دروازے کے قَرِیْب کھڑے تھے) نے مجھ سے دَرْس میں شِرکَت کی اِلْتِجا کی۔ میں دَرْسِ فَیضانِ سُنَّت میں بیٹھ گیا۔ یہ میری دعوتِ اسلامی سے رَفاقَت کی اِبْتِدا تھی۔ پھر میں نے اسلامی بھائیوں کی اِنْفِرادی کوشش سے مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھنا شُروع کر دیا۔ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجْتماع میں شِرکَت کی، جہاں میرے جَذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے۔ چَنْد ہفتوں بعد امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بیان بذریعہ ٹیلیفون ریلے ہوا۔ جسے تمام شُرکائے اِجْتماع نے بڑے غور سے سُنا۔ بیان کے بعد امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اجتماعی توبہ اور بیعت کروائی تو میں بھی عطّاری بن گیا۔ پھر جُوں جُوں وَقْت گُزرتا گیا میں مَدنی ماحول میں رَچْتا بَسْتا گیا۔ میں اپنے ذیلی حلقے میں دو سال تک مَدنی کام کرتا رہا۔ مَدنی ماحول کی بَرَکت سے مجھے فِقْہی مَسائل سے بہُت

دِلچسپی تھی۔ عِلمِ دِین سیکھنے کے جَذبے کے تحت میں نے 1999ء میں جامعۃُ المدینہ (فیضانِ عثمان غنی گلستانِ جوہر باب المدینہ کراچی) میں دَرْسِ نِظامی میں داخلہ لے لیا۔ دَرْسِ نِظامی کے ساتھ ساتھ مَدَنی کام بھی اِستِقامت سے کرنے کی سَعادَت حاصل رہی۔ میں اپنے جامِعہ میں مَدَنی کاموں کا خادِم (ذِمّہ دار) تھا۔ 2005ء میں فارِغُ التَّحصِیل ہونے پر میٹھے میٹھے مُرشدِ کریم امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے میرے سر پر دَستارِ فَضِیلت کے طور پر سبز سبز عمامہ شَرِیف باندھا۔ امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضان کے صَدَقے آج بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رہتے ہوئے مُختلف شُعبہ جات و مدنی کاموں میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مَچانے کی سَعادَت حاصل ہورہی ہے۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تِلاوت کرنا صُبح و شام میرا کام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

آیئے سنت پر عمل کی نیت سے چلنے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں:

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

چلنے کی سُنّتیں اور آداب

❀پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 37 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۳۷)

❀فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: ایک شَخْص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[1] ❀رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ چلتے تو قدرے آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[2] ❀اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں اور نہ اِتنا آہستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ❀راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُرو قار طریقے سے چلئے۔ ❀چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ❀راستے میں دو عورتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعت آئی ہے۔[3] ❀بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے ہوئے چلتے ہیں، یہ قطعاً

---

1 ...مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی...الخ، ص۱۱۵۶، حدیث:۲۰۸۸ ملخصاً

2 ...الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللّٰہ، ص۸۷، رقم:۱۱۸

3 ...ابو داود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/۴۷۰، حدیث:۵۲۷۳

غیر مُہَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لاتیں مارنا بھی بے اَدَبی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کُتُب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (304صفحات) نیز 120 صَفْحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالعہ فرمائیے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار سنّتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نَفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثَواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہوجائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر صُبح وشام دَس دَس (10,10) بار دُرُودِ پاک پڑھا، اُسے قِیامت کے دِن میری شَفاعَت ملے گی۔ (مَجْمَعُ الزَّوائد ج ۱۰، ص ۱۶۳، حدیث ۱۷۰۲۲، از ضیائے درود وسلام)

سب نے صَفِ محشر میں للکار دِیا ہم کو
اے بے کَسوں کے آقا اب تیری دُہائی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۹۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ص ۱۸۵حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱)بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً۔** یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر

تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کاذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ایک ایسی عظیم ہَستی کی سِیرتِ مبارکہ کے مُتَعَلِّق بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں گے، جن کا فیضان کئی صَدیاں گزر جانے کے باوجود بھی جاری وساری ہے، جن کے مزارِ پُرانوار پر ہر وقت لوگوں کا ہجوم رہتا ہے، لوگ حاضر ہو کر اپنی مُنہ مانگی جائز مرادیں پاتے ہیں۔ یہ اَہم شَخصیَّت کون تھیں؟ ان کا نام ونَسب، کُنیَّت ولَقَب کیا تھا؟ آج کے بیان میں یہ سب سُنیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، اس کے ساتھ ساتھ ان کا حُصولِ علم کیلئے سفر کرنا اوران کی پاکیزہ عادات وصِفات مثلاً صبر وشُکر کی مدنی سوچ، علمِ دِین کے حصول کا شوق سے مُتَعَلِّق چند مدنی پھول اور بیان کے آخر میں بیٹھنے کی سُنَّتیں اور آداب بھی بیان کئے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صابر وشاکر نوجوان:

شام کا وَقْت تھا، رات کی تاریکی آہِستہ آہِستہ ہر شَے کو اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی، خُراسان میں ایک بے سازوسامان مُسافِر ہاتھ میں عَصا لیے، ہر چیز سے بے نِیاز، بوسِیدہ، موٹا اور کُھردرا ٹاٹ کا لباس پہنے چلا جارہا تھا، جب وہ آبادی کے قریب پہنچا تو رات گُزارنے کے اِرادے سے ایک ایسے مَقام پر ٹھہرا جہاں بَظاہِر دِین دار نظر آنے والے کچھ اَفْراد بھی مَوْجُود تھے، جن کے چہرے خُوشحالی وبے فِکری سے دَمَک رہے تھے، جیسے ہی ان کی نَظر اِس مَفْلُوْکُ الْحال (خستہ حال) شَخْص پر پڑی، تو اُن میں سے ایک

نے سَخْت لہجے میں سُوال کِیا۔ "تم کون ہو؟" اُس مُسافِر نے نَرْمی سے جواب دیتے ہوئے کہا: مُسافِر ہوں ، یہاں رات بَسَر کرنے کے لیے ٹھہرنا چاہتا ہوں۔ وہ سب قَہْقَہہ لگا کر ہنس پڑے اور اُسے حَقارَت سے دیکھتے ہوئے کہا: یہ ہم میں سے نہیں ہے۔ مُسافِر اُن کی یہ بات سُن کر خُوشی سے کِھل اُٹھا اور جواب میں کہا: واقعی میں تم میں سے نہیں ہوں۔ رات ہوئی تو اُن میں سے ایک شَخْص نے اُس کے آگے سُوکھی روٹی لا کر رکھ دی اور خود اپنے دوستوں کی اُس مَحْفِل میں شریک ہوگیا، جس میں وہ اَنواع واَقسام کی عُمدہ اور لَذِیذ غِذاؤں سے لُطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ ایک دُوسرے سے ہَنسی مَذاق میں بھی مَشْغُول تھے ۔ وہ مُسافِر کو رُوکھی روٹی کھاتا دیکھ کر ہنستے اور کھائے ہوئے خَربُوزے کے چھلکے اُسے مارتے جاتے، ساری رات وہ لوگ طَعْن و تَشْنِیع کے تِیر بَرساتے رہے یعنی بُرا بھلا کہتے رہے، یہاں تک کہ صُبْح ہو گئی مگر وہ صابِر وشاکِر نوجوان خُوش دِلی سے اُن کے سِتَم برداشت کرتا رہا اور کوئی جوابی کاروائی نہ کی۔ (کشف المحجوب، ص٦٦، ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اِس عظیم ہستی کی شان میں، شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی لکھی ہوئی منقبت کے کچھ اشعار سُنتے ہیں۔

ہو مدینے کا ٹِکٹ مجھ کو عطا داتا پیا ‏ ‏ آپ کو خواجہ پِیا کا واسِطہ داتا پیا

دو نہ دو مرضی تمہاری تم مدینے کا ٹِکٹ ‏ ‏ میں پکارے جاؤں گا داتا پیا داتا پیا

دولتِ دنیا کا سائل بن کے میں آیا نہیں ‏ ‏ مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنا داتا پیا

کاش میں رویا کروں عِشقِ رسولِ پاک میں | سوز دو ایسا پئے احمد رضا داتا پیا
کاش! پھر لاہور میں نیکی کی دعوت عام ہو | فیض کا دریا بہا دو سرورا داتا پیا
مجھ کو داتا تاجدارانِ جہاں سے کیا غَرَض | میں تو ہوں منگتا ترے دربار کا داتا پیا
جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دن | ہو مِری اُمّید کا گلشن ہرا داتا پیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

برائی کو بھلائی سے ٹالنے والے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ واقِعے میں اپنے ساتھ نارَوا و ناپسندیدہ سُلوک پر صَبْر کرنے والے وہ بُزُرگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بَرگُزِیدہ وَلی، حضرتِ سَیِّدُنا داتا گَنْج بَخْش علی ہَجْوِیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے۔ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبُوب اور بَرگُزِیدہ بندوں کا یہ مَعمُول ہوتا ہے کہ وہ آنے والی ہَر مُصِیبَت پر صَبْر و شُکْر سے کام لیتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جس طرح اپنے بندوں پر بے شُمار نعمتیں نچھاور فرما کر اِحسانِ عَظیم فرماتا ہے، اسی طرح بَعض اَوقات اُنہیں مَصائِب و آلام کے اِمتِحان میں ڈال کر کامیابی کی صُورت میں بُلَندیِ دَرَجات کے عِلاوہ بے شُمار دُنیوِی و اُخرَوِی اِنْعامات کے ساتھ ساتھ اَیسوں کو یہ مُژدَۂ جاں فِزا بھی سُناتا ہے کہ ﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾﴾ تَرجَمۂ کنزُالایمان: بیشک اللہ صابِروں کے ساتھ ہے۔ (پارہ:۲، بقرہ:۱۵۳) یاد رکھئے! ذاتِ باری تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ کا قُرب وہ عَظیم نِعمَت ہے کہ جس کے حُصُول کے لیے اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اَولِیائے عُظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے ایسی ایسی تکالیف پر صَبْر کِیا کہ جن کے تَصَوُّر سے ہی لَرزَہ طارِی ہو جاتا ہے۔ ہمیں بھی یہ نِیَّت کرنی چاہیے کہ اگر کوئی مصیبت آئی، کسی نے ہمارا

دل دُکھایا یابد سُلوکی سے پیش آیا تو اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے صَبْر سے کام لیں گے۔اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرْشاد فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بَندے کے بَدَن یا اس کے مال یا اس کی اَولاد کی طَرَف کوئی سَخْتی بھیجوں، پھر وہ صَبْرِ جَمِیل کے ساتھ اُس کا اِسْتِقْبال کرے، تو قِیامت کے دِن مُجھے اِس سے حَیا آئے گی، کہ میں اُس کے لیے میزان قائِم کروں یا اُس کا نامہ اَعمال کھولوں۔(کنز العمال،کتاب الاخلاق،قسم اول، ۱۱۵/۲، حدیث:۶۵۵۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! دُنیا میں بَظاہِر کَڑوے مَحْسُوس ہونے والے صَبْر کے چَنْد گُھونٹ آخِرت میں کیسی مِٹھاس کا سَبَب بنیں گے۔ حضرتِ سَیِّدُنا داتا گَنْج بَخْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ساتھ پیش آنے والی بَد سُلوکی پر کَمالِ صَبْر کا مُظاہَرہ کیا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وہ عَظِیم مَقامِ وِلایَت عَطا فرمایا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اِس دُنیا سے پَردہ کیے ہزار(1000)سال سے زائِد کا عَرْصہ بِیت چُکا ہے، مگر آج بھی لاکھوں مُسلمانوں کے دِلوں میں آپ کی مَحبَّت و عَظَمت قائِم و دائِم ہے، لوگ جَوق دَر جَوق آپ کے مَزارِ پُر انوار پر حاضِری کی سَعادَت پاتے ہیں اور اپنی خالی جھولیاں مُرادوں سے بھرتے ہیں۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تَعارُف:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام "عَلی" والد کا نام "عُثمان" ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سِلسِلۂ نَسَب چھ (6)واسِطوں سے سَیِّدُ الشُّھَدا، راکِبِ دوشِ مُصْطَفٰی، حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حَسَنِ مُجْتَبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے جاملتا ہے۔

(بزرگانِ لاہور، ص۲۲۲) آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کُنْیَت ''اَبُوالْحَسَن'' ہے۔(اردو دائرۃ المعارف،۹/ ۹۱) جبکہ مشہور و مَعرُوف لَقَب ''گَنج بَخْش'' ہے۔ اِس لَقَب کی وَجہِ تَسْمِیَہ(نام رکھنے کی وجہ) کچھ یُوں ہے کہ حضرت خواجۂ خواجگان، سَیِّدُنا مُعِینُ الدِّین چِشتی اَجمیری سَنْجَری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو کچھ عَرصے تک آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَزارِ فائِضُ الانْوار پر مُعْتَکِف رہے اور حضرتِ داتا گَنج بَخْش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فُیُوضِ باطِنی سے مالامال ہوکر جب اَلْوَداعی فاتحہ کے لیے حاضِر ہُوئے تو زبانِ مُبارَک پر بے ساختہ یہ شِعْر آگیا:

گَنج بَخْشِ فَیضِ عالَم، مَظْہَرِ نُورِ خُدا
ناقِصاں را پیرِ کامِل، کامِلاں را رَہْنُما

حضرتِ سَیِّدُنا سُلطانُ الہِنْد خواجہ غَرِیب نَواز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زَبانِ مُبارَک سے نِکلا ہوا لَقَب ''گَنج بَخْش'' آج پورے بَرِّصَغِیر میں گُونج رہا ہے۔ یہاں تک کہ بَعْض لوگ تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِسْمِ مُبارَک سے بھی ناواقِف ہوتے ہیں اور مَحْض ''داتا گَنج بَخْش'' کے لَقَب سے ہی یاد کرتے ہیں۔

(محفلِ اولیا، ص۳۸۸، ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور داتا گَنج بَخْش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَتِ باسَعادَت کم و بیش 400ھ میں غَزنی شہر میں ہُوئی۔ کچھ عَرصے بعد آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خاندان مَحلہ ہَجْوِیر مُنْتَقِل ہوگیا، اِسی نِسبَت سے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہَجْوِیری کہلاتے ہیں۔(اردو دائرۃ المعارف، ج۹، ص۹۱ ملخصًا)

غم مجھے میٹھے مدینے کا عطا کر دو شہا   میرا سینہ بھی مدینہ دو بنا داتا پیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

راہِ خُدا میں سفر:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے زمانے کے کئی عَظِیمُ الْمَرْتَبت (یعنی بُلند رُتبے والے) ائمہ طَرِیقت و شَرِیعت سے عِلم و مَعرِفت کے جام پیے، عُمر کا ایک بڑا حِصّہ سَفَر میں گُزارا، جس کا مقْصد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے مِلنا، اُن کے فَیضان سے فَیض یاب ہونا، اپنے نَفْس کو مَشَقَّتوں اور تکلیفوں کا عادی بنا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشنُودی پانا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کِرمان، سِیْستان، تُرکِستان، ماوَراءُالنَّہر، خُوزِستان، طَبَرِسْتان، آذربیجان، فارِس، عِراق، شام، فَلَسطِین اور حِجازِ مُقدَّس سمیت کئی مُلکوں کا سَفَر کیا۔ (اردو دائرۃ المعارف، ۹/۹۴) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جواں عُمری ہی میں عُلومِ ظاہری کی تکمیل کر چکے تھے، آپ کے عِلمی مَقام کا اندازہ اِس واقعے سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مرتبہ سُلطان محمود غزنوی کی مَوجُودگی میں حضرتِ داتا علی ہَجْوِیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک غیر مُسلِم فَلسَفی سے مُکالَمہ ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی عِلمی قابِلیّت سے زَبَردست جوابات کے ذَرِیعے اُسے خاموش کردیا، حالانکہ اُس وَقْت آپ کی عُمر زِیادہ نہ تھی، کیونکہ اِس مُکالَمے کو سُلطان محمود غزنوی کی زِندگی کے آخِری سال میں بھی فَرض کیا جائے تو اُس وَقْت آپ کی عُمرِ مُبارَک تقریباً 20 سال بنتی ہے۔ (پیش لفظ از کشف المحجوب، ص ۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے مصطفٰے کی بارگاہِ پاک میں		کیجئے میری سِفارش آپ یا داتا پیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

عِلمِ دِین کے حُصُول کا شوق:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ داتا گَنج بَخْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عِلمِ دِین حاصِل

کرنے کا کس قَدَر شوق تھا؟ علمِ دین کے حُصُول کی خاطِر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عِراق، شام، اور حِجازِ مُقدَّس سَمیت دس (10) سے زائد مَمالِک کا سَفر کِیا اوراِس راہِ پُرخار میں کئی ناخُوشگوار واقِعات سے بھی ہمکَنار ہوئے، مگر صَبْر ورِضا کے پَیکر اوررَبّ تَعَالٰی کے شُکْر گُزار رہے۔ اب ذرا غَور کیجئے کہ ایک طرف توہمارے اَسلاف کا یہ حال تھا کہ حُصُولِ عِلمِ دِین کے ذَرائِع اِنتہائی دُشوار ہونے کے باوُجُود یہ مُبارَک ہستیاں تَن دَہی (محنت و لگن) سے علمِ دین حاصِل کرتے رہے اور لوگوں میں نیکی کی دَعوَت عام کرتے رہے، اس کے بر عکس ہمارا معاملہ یہ ہے کہ آج اِس تَرَقّی یافتہ دور میں جبکہ عِلمِ دین حاصِل کرنا اِنتہائی آسان ہو چکا ہے، تمام تر سَہُولَتوں اورآسائشوں کے باوُجُود بھی ہم علمِ دین سے دُور ہیں حتّٰی کہ فَرض عُلُوم سیکھنے کی بھی فُرصَت نہیں۔ ہم خُود کو اور اپنی اَولاد کو دُنیَوی فَوائِد دلوانے کے لیے عُلُوم وفُنُون تو سِکھاتے ہیں تا کہ اَعلیٰ ڈِگری حاصِل کرکے ہمارانامِ رَوشَن ہونے کے ساتھ ساتھ اولاد کا عارِضی مُستقبل بھی روشن ہو، مگر اَفسوس! ہمیں اپنی آخِرت سَنوارنے کی بالکل فِکْر نہیں۔ یاد رکھئے! علمِ دین سیکھنا ہر مُسلمان مَرد و عَورت پر فَرض ہے۔

کتنا عِلم سیکھنا فَرض ہے؟

حَدیثِ پاک میں ہے: **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔** یعنی عِلم کا طَلَب کرنا ہر مُسلمان مَرد (اسی طرح عَورت) پر (بھی) فَرض ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء والحث الخ، ۱/۱۴۶، حدیث ۲۲۴)

شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اِس حدیثِ پاک کے تَحت میرے آقا اعلیٰ

حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مَوْلانا شاہ اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جو کچھ فرمایا، اُس کا آسان لفظوں میں مُخْتَصَر اًخُلاصہ عَرْض کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ سب میں اَوّلِین و اَہَم ترِین فَرْض یہ ہے کہ بُنیادی عَقائِد کا عِلم حاصِل کرے، جس سے آدمی صَحِیْحُ العَقِیدہ سُنّی بنتا ہے اور جن کے اِنکار و مُخالَفت سے کافِر یا گُمراہ ہو جاتا ہے۔ اِس کے بعد مَسائِلِ نَماز یعنی اِس کے فَرائِض و شَرائِط و مُفسِدات (نماز توڑنے والی چیزیں) سیکھے تا کہ نَماز صَحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جب رَمضانُ الْمُبارَک کی تَشْرِیف آوری ہو تو روزوں کے مَسائِل، مالِکِ نِصابِ نامی (یعنی حقیقۃً یا حکماً بڑھنے والے مال کے نِصاب کا مالک) ہو جائے تو زکوٰۃ کے مَسائِل، صاحِبِ اِستِطاعَت ہو تو مَسائِلِ حَج، نِکاح کرنا چاہے تو اِس کے ضَرُورِی مَسائِل، تاجِر ہو تو خرید و فَروخْت کے مَسائِل، مُزارِع یعنی کاشتکار (اور زمیندار) پر کھیتی باڑی کے مسائل، مُلازِم بننے اور مُلازِم رکھنے والے پر اِجارہ کے مَسائِل۔ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیاس (یعنی اور اسی پر قِیاس کرتے ہوئے) ہر مُسلمان عاقِل و بالغ مرد و عورت پر اُس کی مَوجُودہ حالَت کے مُطابِق مَسئَلے سیکھنا فَرضِ عین ہے۔ اِسی طرح ہر ایک کیلئے مَسائِلِ حَلال و حَرام بھی سیکھنا فَرض ہے۔ نیز مَسائِلِ قَلْب (باطنی مسائل) یعنی فرائضِ قَلْبِیّہ (باطنی فرائض) مَثَلًا عاجِزی واِخْلاص اور تَوَکُّل وغیرہا اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گُناہ مَثَلًا تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد وغیرہا اور ان کا عِلاج سیکھنا ہر مسلمان پر اَہَم فَرائِض سے ہے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب، ص ۳۴۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہُوا کہ دِین کا بُنیادِی عِلْم نہ سیکھنا، آخرت کی تَباہی و بَربادِی کا سَبَب بن سکتا ہے کیونکہ جب نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نِکاح، تِجارت، مَزدُوری اور دیگر مُعامَلات کے

بارے میں دِینی مَعلُومات نہ ہوں گی تو یقیناً ان کاموں میں شَرْعی غَلَطیاں بھی سرزد ہوجائیں گی جن کی وجہ سے آخرت میں پکڑ ہوسکتی ہے۔ لہٰذا زندگی کی اِن اَنمول ساعَتوں کو غَنِیمت جانتے ہوئے حُصُولِ علمِ دین کے لئے کوشاں رہیے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوجائیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سُنّت بننے، گُناہوں سے بچنے اور آخرت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

گو ذلیل وخوار ہوں پاپی ہوں میں بدکار ہوں	آپ کا ہوں آپ کا ہوں آپ کا داتا پیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مرکزالاولیاء (لاہور) میں تشریف آوری:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مَنْع کرنا یہ وہ عظیم کام ہے کہ جس کی تکمیل کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وقتاً فوقتاً اپنے اَنْبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اِس دُنیا میں مَبْعُوث فَرمایا۔ یہاں تک کہ تاجدارِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اِسی مقصد کیلئے اِس دُنیا میں تَشرِیف لائے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد اُمَّت کو نیکی کی دَعوت دینے اور ان کی تربِیَت کا یہی کام بارگاہِ نَبُوَّت کے براہِ راست تَربِیَت یافتہ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سنبھال لیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بعد بھی ہر دور میں بُزرگانِ دین نے اسلامی تعلیمات کے نُور سے لوگوں کے دِلوں کو مُنوَّر کیا۔ حضرتِ سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی اسی مقصد کو اپنا شِعار بنایا اور نیکی کی دعوت کے اِس اَہَم فَرِیضے کو نبھانے کیلئے مرکزالاولیاء (لاہور) پہنچے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (مرکزالاولیاء) لاہور میں عِلْم و حِکمت کے ایسے دریا بہائے کہ وہ شہر جو پہلے کُفر اور شرک کے اندھیروں میں ڈُوبا ہوا تھا، حُضُور سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کوششوں سے قلعۂ اِسلام بن گیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حُسْنِ اَخلاق، حُسْنِ کِردار

اور نَرْم گُفْتار سے کئی دلوں میں آپ کی مَحَبَّت راسخ ہوگئی۔ مرکزُ الاولیاء(لاہور) میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قیام کی مُدَّت تقریباً تیس (30) سال ہے۔(اللہ کے خاص بندے، ص۴۶۸) اس تمام عَرْصے میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شَب و روز دِین کی تَبلیغ میں مَشْغُول رہے، آپ کی بے داغ سِیرت، دِلکش گُفتگو، پُرنُور شَخْصِیَت اور دِلوں میں اُتر جانے والے ارشاداتِ عالیہ لوگوں کو کفر و ضَلالَت (گمراہی) کے دَلدَل سے نِکال کر ہِدایَت کی راہ پر گامزَن کرتے رہے۔ مرکزُ الاولیاء(لاہور) میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی قِیام گاہ کے پاس ہی ایک جگہ مَسجِد کی تَعمیر کا سنگِ بنیاد رکھا اور اس مسجد کی تعمیر کے وَقْت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خود مزدوروں کی طرح کام کیا اور بڑی مَحَبَّت اور جذبے سے اس کی تعمیر میں پیش پیش رہے، مرکزُ الاولیاء(لاہور) شہر میں یہی پہلی مسجد تھی جو ایک وَلِیُّ اللہ کے ہاتھوں تعمیر ہوئی۔(اللہ کے خاص بندے، ص۴۶۹) حضرتِ سَیِّدُنا داتا گنج بَخْش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوری زندگی خُوب مَحَبَّت و لگن سے خدمتِ دین کا کام سرانجام دیا، دُکھی اِنْسانِیَّت کو اَمن و سُکون کا پَیغام دیا اور اپنے مُرِیدین و مُحِبِّین کی دِینی و دُنیاوی حاجَتوں کو پُورا فرمایا۔ آج بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مَزارِ فائضُ الْاَنْوار سے اپنے عقیدت مندوں کی حاجَت رَوائی فرماتے، ان کی پریشانیاں حل فرماتے اور اپنے رُوحانی فیضان سے جسے چاہتے ہیں مالامال کرتے ہیں۔

میں ہوں عصیاں کا مریض اور تم طبیبِ عاصِیاں	ہو عطا مجھ کو گناہوں کی دوا داتا پیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

داتا صاحب اور حاضریِ مزارات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلِیاءُ اللہ کے مَزارات پر حاضِری کی بَرَکت سے دُعائیں قَبول

ہوتی ہیں، مُشکِلات و مَصائِب سے نَجات ملتی ہے، خاص اِس نَظریے سے اولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے مَزارات پر جانا بھی ہمارے اَسلاف کا طریقہ رہا ہے۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا داتا گَنج بَخش علی ہَجْوِیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بھی یہ مَعمول تھا کہ وہ بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے مَزارات پر حاضِری دیتے تھے، مَزارات پر حاضِری کے مُتَعلِّق اپنے کئی واقِعات اُنہوں نے اپنی مَشہور و مَعرُوف کِتاب "کَشْفُ الْمَحْجُوب" میں دَرْج کیے ہیں۔ آیئے اُن میں سے چند سنتے ہیں: چنانچہ

1. حضرتِ سَیِّدُنا داتا گَنج بَخش علی ہَجْوِیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "میں ایک روز سفر کرتا ہوا، ملکِ شام میں مؤذنِ رسول، حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مزار شریف پر حاضر ہوا، وہاں میری آنکھ لگ گئی اور میں نے اپنے آپ کو مَکَّۂ مُعظَّمہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) میں پایا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبیلہ بنی شیبہ کے دروازے پر موجود ہیں اور ایک عمر رسیدہ شخص کو کسی چھوٹے بچے کی طرح اُٹھائے ہوئے ہیں، میں فرطِ مَحبَّت سے بے قرار ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف دوڑا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک قدموں کو بوسہ دیا، دل ہی دل میں اس بات پر بڑا حیران بھی تھا کہ یہ ضعیف شخص کون ہے؟ اتنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قوتِ باطنی اور علمِ غیب کے ذریعے میری حیرت واِسْتِعْجاب (تعجب) کی کیفیت جان گئے اور مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: "یہ ابو حنیفہ ہیں اور تمہارے امام ہیں۔ (کشف المحجوب، ص۲۱۶، ضیاء القرآن ملخصًا)

2. مزید فرماتے ہیں: ایک بار مجھے ایک (دِینی) مُشْکِل دَرپیش ہوئی، میں نے اُس کے حل کی کوشِش کی مگر کامیاب نہ ہوا، اِس سے قَبْل بھی مجھ پر ایسی ہی مُشْکِل آئی تھی، تو میں نے حضرتِ

شیخ ابویزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَزار شریف پر حاضِری دی تھی اور میری وہ مُشکِل آسان ہوگئی تھی۔ اس مرتبہ بھی میں نے اِرادَہ کیا کہ وہاں حاضِری دُوں۔ اِسی نِیَّت سے تین (3) ماہ تک اُن کے مَزارِ مُبارَک پر چِلّہ کَشی کی، تاکہ میری مُشکِل حل ہوجائے۔ (کشف المحجوب، ص۶۵)

3. حضرت اَبُو العباس قاسم بن مَہْدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں حُضُور داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں کہ آج تک ان کا مَزار ''مَرْو'' (تُرکمانستان) میں مَوْجُود ہے اور بہت مَشہور و مَعْروف ہے، لوگ وہاں مُرادیں مانگنے جاتے ہیں اور بڑی بڑی مُشکِلات حَل کرنے کے لیے ان سے طالبِ اِمداد ہوتے ہیں اور اُن کی اِمداد کی جاتی ہے، یہ بات بہت مُجَرَّب (یعنی کئی بار کی آزمائی ہوئی) ہے۔ (کشف المحجوب، ص۱۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَوْلیائے کِرام حَیات ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ نہ صرف مَزارات پر جانا باعِثِ برکت ہے بلکہ وہاں مُشکِلات بھی حَل ہوتی ہیں اور یہ سب صاحِبِ مَزار ہی کا فَیْضان ہوتا ہے۔ مُمکِن ہے کسی کو یہ وَسْوَسہ آئے کہ اَوْلِیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کا فَیض کیسے مِل سکتا ہے؟ کیونکہ وہ تو وَفات پاچکے ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عِنایات سے مَزارات میں نہ صرف حَیات ہوتے ہیں بلکہ زائرِین (اپنے مزارات کی زِیارت کرنے والوں) کی ہِدایت و مدد بھی فرماتے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا اِمام اسماعیل حَقّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: انبیاء، اَولیاء اور شُہَداء کے اَجسام

قَبروں میں بھی نہ تو مُتَغَیَّر ہوتے ہیں اور نہ ہی بوسیدہ ہوتے ہیں، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن کے جِسموں کو اِس خَرابی سے جو گوشت کے گَلْنے سَڑنے سے پیدا ہوتی ہے، مَحْفُوظ رکھا ہے۔ (تفسیر روح البیان، ج۳، ص۴۳۹)

شَیْخ عبدُالحق مُحدّثِ دِہلوی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَولیاء اِس دارِ فانی سے دارِ بَقا کی طرف کُوچ کر گئے ہیں اور اپنے پَرْوَرْدْگار کے پاس زِندہ ہیں اُنہیں رِزْق دِیا جاتا ہے، وہ خُوش حال ہیں اور لوگوں کو اس کا شُعُور نہیں۔ (اشعۃ اللمعات، کتاب الجہاد، باب حکم الاسراء، ۳/۴۲۳)

حضرتِ علّامہ علی قاری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَوْلِیاءُ اللہ کی دونوں حالتوں (زِندگی و مَوت) میں اَصْلاً (کوئی) فَرق نہیں، اِسی لیے کہا گیا ہے کہ وہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں تشریف لے جاتے ہیں۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ باب الجمعۃ فصل الثالث، ۳/۴۵۹) (از فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص۴۳۳)

کون کہتا ہے ولی سب مر گئے؟
قَید سے چُھوٹے وہ اپنے گھر گئے!

حاضریِ مزارات، برکت کا سبب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان جَلِیْلُ الْقَدْر آئمّہ کِرام رَحِمَھُمُ اللہُ تَعَالٰی کی تَصْریحات سے یہ مَعلُوم ہوا کہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، شُہَداائے عُظام اور اولیائے ربِّ سلام رَحِمَھُمُ اللہُ تَعَالٰی سب اپنے اپنے مَزارات میں زِندہ ہوتے ہیں اور تَصرُّف بھی فرماتے ہیں۔ اسی لیے صرف عوام ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے عُلَماء اور فُضَلاء کا یہ مَعمُول رہا ہے کہ وہ اپنی مُشکِلات کے حَل کے لیے اولیائے کِرام رَحِمَھُمُ اللہُ تَعَالٰی کے مَزارات پر حاضِری دِیا کرتے تھے۔ آیئے اِس بارے میں تین (3) اقوالِ بُزرگانِ دِین رَحِمَھُمُ اللہُ تَعَالٰی

سنتے ہیں۔ چنانچہ

1. مشہور حَنبَلی مُحدِّث حضرت امام خَلَّال ابو بکر احمد بن محمد بَغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی مُعامَلہ دَرپیش ہوتا ہے ، میں اِمام مُوسیٰ کاظِم بن جَعْفَر صادِق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے مَزار پر حاضِر ہو کر آپ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری مُشکِل کو آسان کر کے مجھے میری مُراد عَطا فرما دیتا ہے۔ (تاریخ بغداد، ج ا ص ۱۳۳)

2. کروڑوں شافِعِیُّوں کے پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن اِدریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں : مجھے جب کوئی حاجَت پیش آتی ہے تو میں دو(2) رَکْعَت نَماز ادا کر کے امامِ اَعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَزارِ پُر اَنْوار پر جا کر دُعا مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ میری حاجت پوری کر دیتا ہے۔ (الخیرات الحِسان ص ۹۴)

3. حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک حاجَت تھی اور میں کافی تنگدَست بھی تھا۔ میں نے حضرتِ مَعرُوف کَرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قَبْرِ اَنور پر حاضِری دی، تین(3) بار سورۂ اِخلاص کی تِلاوت کی اور اس کا ثَواب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور تمام مُسلمانوں کی اَرْواح کو پہنچایا، پھر اپنی حاجت بَیان کی۔ جُونہی میں وہاں سے واپس آیا میری حاجت پُوری ہو چکی تھی۔ (الروض الفائق ص ۱۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایصالِ ثواب کی اہمیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعات سے مَعلُوم ہوا کہ اولیائے کِرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کے مَزارات پر دُعائیں قبُول ہوتی ہیں، نیز بُزرگانِ دین اور اَوْلیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کو ایصالِ ثَواب کرنے کی اَہَمِیَّت بھی معلوم ہوئی، لہٰذا ہمارا بھی یہ معمول ہونا چاہئے! کہ جب بھی کسی بُزرگ کے مَزار شریف پر حاضِری کا شَرَف حاصِل ہو تو صاحبِ مَزار کو ضَرور ایصالِ ثواب بھی کریں۔ ہمیں اس کی بڑی بَرکتیں ملیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ

حضرت سیِّدُنا امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہَوازِن قُشَیری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: کہ ایک بُزرگ کا بَیان ہے: میں حضرتِ رابعہ بَصَریہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے حَق میں دُعا کِیا کرتا تھا، ایک دفعہ میں نے اُنہیں خواب میں دیکھا، فرما رہی تھیں: "تمہارے تحائف (یعنی دعائیں اور ایصالِ ثواب) نُور کے طَباقوں میں ہمارے پاس آتے ہیں جو نُور کے رومالوں سے ڈھانپے ہوتے ہیں۔" (الرسالة القشیریة، باب رؤیا القوم، ص ۴۲۴)

مَزارات پر حاضری کے آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی سے بر کتیں حاصِل کرنے کیلئے ان کے مَزارات پر حاضِری کے بھی کچھ آداب ہوتے ہیں۔ حاضِری سے پہلے کیا کیا اچھی نیّتیں ہونی چاہیں؟ مَزارات پر جاکر کیا دُعائیں مانگنی چاہییں؟ مَزارات پر حاضِری کے کیا کیا فَوائد ہیں؟ وغیرہ وغیرہ یہ سب جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مَکْتَبَةُ الْمَدِیْنَہ کے مطبوعہ 48 صَفْحات پر مُشْتَمِل رسالے "مَزاراتِ اولیاء کی حِکایات" ھَدِیّۃً حاصِل فرما کر اِس کا مُطالَعہ کرلیجئے، اِنْ شَآءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ معلومات میں کافی

اضافہ ہو گا۔ آیئے اِسی رسالے سے مَزارات پر حاضِری کا طریقہ اور اس کے مَدَنی پھول سنتے ہیں۔

(اگر کوئی شَخْص ولیُّ اللہ کے مَزار شریف یا) کسی بھی مُسلمان کی قَبْر کی زِیارَت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مَکان پر (غیر مکروہ وَقْت میں) دو(2) رَکْعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعَت میں **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** کے بعد ایک (1) بار **اٰیَۃُ الْکُرْسِی** اور تین(3) بار **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** پڑھے اور اس نَماز کا ثَواب صاحِبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس فَوت شُدہ بندے کی قَبْر میں نُور پیدا کرے گا اور اِس(ثَواب پہنچانے والے) شَخْص کو بہُت زِیادہ ثَواب عَطا فرمائے گا۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۵ ص ۳۵۰) پھر اچھی اچھی نیّتیں کرنے کے بعد مَزارات کی طرف روانہ ہو اور (زائر یعنی زِیارت کرنے والے کو چاہیے کہ اولیائے کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے) مَزاراتِ طیّبات پر حاضِر ہونے میں پائنتی (پا۔ءِن۔تی۔یعنی قدموں) کی طرف سے جائے اور کم از کم چار(4) ہاتھ کے فاصِلہ پر مُواجَہہ میں(یعنی چِہرے کے سامنے) کھڑا ہو اور مُتَوَسِّط(یعنی درمیانی) آواز میں(اِس طرح) سَلام عَرْض کرے: **اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدِیْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ**، پھر "دُرُودِ غَوثیہ" تین(3) بار، **اَلْحَمْد** شریف ایک(1) بار، **اٰیَۃُ الْکُرْسِی** ایک(1) بار، **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** سات (7)بار، پھر "دُرُوْدِ غَوثیہ" سات (7)بار، اور وَقْت فُرصت دے تو **سُوْرَۃ یٰسٓ** اور **سورۂ مُلک** بھی پڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرے کہ الٰہی! اِس قِراءَت پر مجھے اِتنا ثَواب دے جو تیرے کرم کے قابِل ہے، نہ اُتنا جو میرے عَمَل کے قابِل ہے اور اِسے میری طرف سے اِس بندۂ مَقبول کو نَذْر پہنچا۔ پھر اپنا جو مطلب، جائز(اور) شَرعی ہو، اُس کے لیے دُعا کرے اور صاحِبِ مَزار کی رُوح کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قَرار دے، پھر اُسی طرح سَلام کر کے واپَس آئے۔ (فتاوٰی رضویہ:۹/ ۵۲۲، از مزاراتِ اولیا کی حکایات، ص۱۶، ۶)

نِیاز تقسیم کرنے کی اِحتیاطیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ مَزاراتِ اَوْلیاء پر نِیاز بھی تقسیم کی جاتی ہے، یہ بھی صاحبِ مَزار کو ایصالِ ثواب کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل کرنے کے لیے نِیاز وغیرہ تقسیم کرنے کی بڑی فَضِیلت ہے، چنانچہ اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **فتاویٰ رَضَوِیّہ** جلد 24 صفحہ 521 پر لکھتے ہیں: کھانا کھلانا، لنگر بانٹنا بھی مَنْدُوب (یعنی اچھا عمل) وباعِثِ اَجر ہے، حدیث میں ہے: رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: **اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاھِیْ مَلٰٓئِکَتَہٗ بِالَّذِیْنَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ مِنْ عَبِیْدِہٖ**۔ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے اُن بندوں کے ساتھ جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں، فِرِشتوں پر مُباہات (یعنی فَخر) فرماتا ہے۔ (الترغیب والترھیب، ج ۲، ص ۳۸، الحدیث ۲۱، از فتاوی رضویہ، ج ۲۴، ص ۵۲۱)

لیکن لنگر (نیاز) تقسیم کرتے ہوئے اِس بات کا خَیال ضَرور رکھئے کہ کسی بھی طرح لنگر (نیاز) کی بے حُرمَتی و بے ادبی نہ ہو، نہ پاؤں میں آئے، نہ مَزار شریف کا فَرش آلودہ ہو، دھکم پیل سے بچنے کے لئے اسلامی بھائیوں کو بٹھا کر یا قِطار بنا کر لنگر (نیاز) تقسیم کِیا جائے، آنے والے زائرین کے حُقُوق کا خَیال رکھا جائے کہ لنگر (نیاز) تقسیم کرنے کی وجہ سے انہیں حاضِری دینے میں کسی قِسْم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے اور خاص طور پر مَزار شریف کی تعظیم کا مکمل اِہتِمام کِیا جائے، ایسا نہ ہو کہ ایک طرف تو لنگر (نیاز) تقسیم کر کے اَجر و ثَواب کے مُسْتَحِق بنیں اور دوسری طرف مَزار شریف کی بے اَدَبی کے مُرتَکِب ہو جائیں۔ کھانے کی نِیاز کے ساتھ ساتھ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مَطبُوعہ کُتُب و رَسائل تقسیم کر کے بھی بے شُمار ثَوابِ جارِیہ، صاحِبِ مَزار کی خدمت میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ (مزاراتِ اولیا کی حکایات، ص ۱۷)

کھانا گر جائے تو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! نہ صرف مَزار شریف میں لنگر (نیاز) تقسیم کرتے ہوئے بلکہ ہر جگہ کھانا کھاتے اور کھلاتے ہوئے اِحتیاط کرنی چاہیے کہ کہیں کھانے کے دانے وغیرہ ضائع نہ ہو جائیں۔ اگر کہیں کوئی لُقمہ گِر جائے اور تنفیرِ عوام (لوگوں کی نفرت) کا اندیشہ بھی نہ ہو تو لوگوں کی پروا کئے بِغیر بلا جھجک اُٹھا کر کھا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بر کتیں نصیب ہوں گی۔

اُمّ المُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: سلطانِ دوجہان، شَہَنْشاہِ کَون ومَکان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَکانِ عالی شان میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا تو اُس کو لے کر پُونچھا پھر کھا لیا اور فرمایا: عائِشہ! (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) اچّھی چیز کا اِحترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قَوم سے بھاگی ہے تو لَوٹ کر نہیں آئی۔ (ابنِ ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب النھی عن القاء الطعام، ۴/ ۵۰، حدیث: ۳۳۵۳)

کھانا ضائع مت کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل ہر ایک بے بَرَکتی اور تنگدستی کا رونا رو رہا ہے۔ کیا بعید کہ روٹی کا اِحتِرام نہ کرنے کی یہ سَزا ہو۔ آج شاید ہی کوئی مُسلمان ایسا ہو، جو روٹی ضائع نہ کرتا ہو۔ ہر طرف کھانے کی بے حُرمتی کے دِل سوز نظّارے ہیں، شادی کی تقریبات ہوں یا بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کی نیاز کے تبرّکات۔ افسوس صَد کروڑ افسوس! دَسترخوانوں اور دریوں پر بے دردی کے ساتھ کھانا گرایا جاتا ہے، کھانے کے دوران ہڈّیوں کے ساتھ بوٹی اور مَصالَحہ برابر صاف نہیں کِیا جاتا، گرم مَصالحے کے ساتھ بھی کھانے کے کثیر اَجزاء ضائع کر دیئے جاتے ہیں، تھالوں میں بچا ہوا تھوڑا سا کھانا اور پیالوں، پیلیوں میں بچا ہوا شوربا دوبارہ اِستعمال کرنے کا اکثر لوگوں کا ذِہن نہیں، اِس طرح کا بَہُت سارا بچا ہوا کھانا

عُموماً کچرا کُونڈی کی نَذْر کر دِیا جاتا ہے۔ اب تک جتنا بھی اِسراف کِیا ہے، برائے مہربانی! اُس سے توبہ کر لیجئے۔ آئندہ کھانے کے ایک بھی دانے اور شوربے کے ایک بھی قَطرے کا اِسراف نہ ہو اِس کا عہد کر لیجئے۔ **وَاللہِ الْعَظِیْم**! قِیامت میں ذرّہ ذرہ کا حِساب ہونا ہے، یقیناً کوئی بھی قِیامت کے حِساب کی تاب نہیں رکھتا، سچّی توبہ کر لیجئے۔ دُرُود پاک پڑھ کر عَرض کیجئے۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! آج تک میں نے جتنا بھی اِسراف کِیا، اُس سے اور تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے تَوبہ کرتا ہوں اور تیری عَطا کردہ تَوفیق سے آئندہ گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کروں گا، یاربِّ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری تَوبہ قَبول فرما اور مجھے بے حساب بخش دے۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(فیضانِ سنت، ص ۲۵۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حضرتِ سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سِیرت و کردار کے مُتَعَلِّق بیان سنا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پانچویں صدی ہجری کے وہ عظیم الشان بُزرگ ہیں کہ جن کے وِصال کو ہزار (1000) سال سے زِیادہ عرصہ گُزر چکا ہے، مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی و رُوحانی چمک دَمک میں آج بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ لاکھوں مُسلمانوں میں آپ کا فیضان جاری وساری ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اَصل وطن اَفْغانِستان کا شہر غزنی ہے، لیکن لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے کیلئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا وطن چھوڑ کر ایک اَنجان شہر میں اِقامَت اِخْتیار فرمائی، اس سے ہمیں بھی یہ درس ملتا ہے کہ نیکی کی دعوت دینے کے لیے ہر ماہ کم اَزْ کم تین (3) دن کے

مَدَنی قافلے میں ضرور سفر کرنا چاہیے اور اس راہ میں آنے والی مُشکلات کو خَنْدہ پیشانی سے برداشت کرتے ہوئے خوب خوب سُنَّتوں کی خِدْمت کیلئے کوشاں رہنا چاہیے۔ہر شُعْبے سے مُنْسلک اَفْراد پر اَحْسن اَنْداز میں اِنْفرادی کوشش کرنی چاہیے۔

مجلس اِصْلاح برائے کھلاڑیان!

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں مُخْتلف شعبہ جات میں خِدْمتِ دین کا کام سرانْجام دے رہی ہے،وُہیں کھلاڑیوں کی اِصْلاح وتَربِیَت کیلئے بھی ایک شعبہ بنام"مجلس اِصلاح برائے کھلاڑیان" قائم کیا ہے،جس کا بُنیادی مَقْصد کھیلوں سے مُنْسلک لوگوں میں دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی سے وابستہ کرتے ہوئے اس مَدَنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ" کے مطابق زندگی گزارنے کا مدنی ذِہْن دینا ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی کھلاڑیوں اوران کے گھر والوں کو مدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے" کا ذہن دینے کی کوشش جاری ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار اجتماع میں شرکت"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنتوں کی خدمت کے لیے دعوتِ اسلامی کے تحت ذیلی حلقے کے 12مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ذیلی حلقے کے 12مَدَنی کام مُسلمانوں کو راہِ سُنَّت پر چلانے

اور عاشِقانِ رسول میں قرآن و سُنّت کا پیغام پہنچانے میں بہت مُعاوِن ہیں۔ ان 12مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام ” ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شِرکت کرنا“ بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع کا آغاز بعد نمازِ مَغرِب سورۂ مُلک کی تِلاوت سے ہوتا ہے، فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: اس ذات کی قسم! جس کے قَبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! **کتابُ اللّٰہ** کی ایک آیت سننا پہاڑ(جَبَلِ صَبِیر) کی مثل صَدَقہ کرنے کے اَجر سے زیادہ عظیم ہے۔(جمع الجوامع، حرف الواو، ۸/۸۲، حدیث:۲۴۶۱۵) غور کیجئے! جب ایک آیت سننے کے یہ فَوائد ہیں تو مکمل سُورت کا سننا کس قَدَر اَجر و ثَواب کا باعِث ہو گا۔تِلاوت کے بعد نَعت شریف پڑھی جاتی ہے۔ نَعت پڑھنے اور سننے کے بھی کیا کہنے؟ سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نَعت پڑھنا، حضرت حَسّان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سنّت اور نَعت سُننا سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتِ کریمہ ہے ،اس کے بعد سُنَّتوں بھرے بَیان کی ترکیب ہوتی ہے، جس میں علمِ دین کے بیش قیمت موتی چُننے کو ملتے ہیں۔ علمِ دین حاصِل کرنے کی فضیلت کے بارے میں فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: سب سے افضل صَدَقہ یہ ہے کہ مُسلمان علم سیکھے، پھر اپنے اسلامی بھائی کو سکھائے۔(سنن ابن ماجہ، کتاب السنہ، باب ثواب معلم الناس بالخیر، رقم ۲۴۳، ج ۱، ص ۱۵۸)، ذِکرودُعا، صَلٰوۃ وسَلام، نمازِ عشاء، نماز کے بعد حلقے لگتے ہیں، جس میں مختلف موضوعات پر سُنّتیں و آداب بتائے جاتے ہیں، کوئی ایک دُعا یاد کروائی جاتی ہے، فکرِ مدینہ کا مدنی حلقہ ہوتا ہے، پھر وقفہ آرام، خوش نصیب عاشقانِ رسول رات اعتکاف کی سعادت حاصل کرنے کے بعد نمازِ تہجد کی برکات لُوٹتے ہیں، اذانِ فجر کے بعد صدائے مدینہ، نمازِ فجر باجماعت، نماز کے بعد مدنی حلقے میں شرکت اور پھر مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے اِشراق وچاشت کی سعادت پانے کے بعد صلوٰۃ و

سلام پر اجتماع کا اِختِتام ہو جاتا ہے۔ اجتماع کے اختتام پر کئی عاشقانِ رسول سُنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتِماع میں شِرکت ہمارے لئے کس قَدَر باعِثِ اَجرو ثَواب ہے۔ لہٰذا آپ سے مَدَنی التجا ہے، سُستی اُڑائیے اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں اَوّل تا آخِر شِرکت کو اپنا معمول بنائیے! اور ڈھیروں ثَواب کے حَق دار بن جائیے۔ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی برکت کا اندازہ اِس مَدَنی بہار سے لگائیے!

مَدَنی بہار:

مرکزالاولیاء (لاہور) کے علاقے، ملتان روڈ کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح کی تحریر بھیجی کہ میں لااُبالی (بے فکر) اور شوخ طبیعت کا مالک تھا۔ ٹِفن بجا کر بچّوں والے گیت گانے اور قوّالوں کی نَقلیں اُتارنے کے مُعاملے میں خاندان بھر میں مشہور تھا۔ شادی و دیگر تقریبات میں مِزاحیہ چُٹکلے اور فِلمی غَزَلیں سُنانا، گانے گانا، بے ڈھنگے انداز میں ناچ دکھانا اور طرح طرح کے نخروں سے لوگوں کو ہنسانا، میرا مَحبُوب مَشغَلہ تھا، اسکول کا زمانہ تھا، ایک باعِمامہ اسلامی بھائی اکثر بڑے بھائی جان سے ملنے آیا کرتے تھے۔ ایک دن بھائی جان نے میرا تعارُف کروایا تو اُنہوں نے مجھے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غَیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی۔ میں اُن کی دعوت پر جُمعرات کو سنّتوں بھرے اِجتِماع میں جا پہنچا، مجھے بَہُت اچّھا لگا۔ یوں میں نے پابندی سے جانا شروع کردیا اور دیگر کلاس فیلوز کو بھی دعوت پیش کی جس پر وہ بھی آنے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے نمازوں کی پابندی شروع کردی۔ آہستہ آہستہ عِمامہ شریف بھی سج گیا، جس پر گھر کے بعض افراد نے

سختی کے ساتھ مخالَفت کی، حتّٰی کہ بَسا اَوقات مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عِمامہ شریف کھینچ کر اُتار دیا جاتا۔ درس دینے سے روکا جاتا، زُلفیں رکھیں تو گھر والوں نے زبردستی کٹوا دیں، داڑھی ابھی نکلی نہیں تھی، مگر سجانے کی نیّت کرلی تھی۔ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بَیانات کی کیسٹیں سُننے سے ڈھارس بندھی اور حوصلہ ملتا چلا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آہِستہ آہِستہ گھر میں بھی مَدَنی ماحول بن گیا۔ وہ گھر والے جو سنّتوں بھرے اِجتِماع اور مَدَنی قافِلے میں سَفَر کی اِجازت نہیں دیتے تھے، انہوں نے مجھے یکمُشت بارہ(12) ماہ کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کی اِجازت دے دی۔ گھر میں اسلامی بہنوں کا اِجتِماع شُروع ہو گیا اور والِد صاحب نے بھی داڑھی سجالی۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص۴۰۷)

گرچہ فنکار ہو، قافِلے میں چلو　　　گو گلو کار ہو، قافِلے میں چلو
خُلد در کار ہو، قافلے میں چلو　　　فضلِ غفّار ہو، قافِلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھنے کی سُنّتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضِیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح، ج ا ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب مُلاحَظہ کیجیے:

❀...سُرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں، اس طرح بیٹھنا سنّت ہے (لیکن اس دوران گھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لینا بہتر ہے۔) (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۳۷۸) ❀... چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ثابت ہے۔ ❀... جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رُخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔ (سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، الحدیث ۴۸۲۱، ج۴، ص۳۳۸) ❀...قِبلہ رُخ ہو کر بیٹھیں۔ (رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص۲۲۹) ❀...اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مَوْلانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں: پیر واُستاذ کی نشست پر انکی غَیبَت (یعنی غیر مَوجُودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۲۴، ۳۶۹/۴۲۴)

❀...جب کبھی اِجتماع یا مَجْلِس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ❀...جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیں آپ کے قَدَم آرام پائیں گے۔ (الجامع الصغیر، الحدیث ۵۵۴، ص۴۰)...

❀ مَجْلِس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین (3) بار پڑھ لیں تو گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ اور جو اسلامی بھائی مجلسِ خیر و مَجْلِسِ ذِکر میں پڑھے تو اُس کیلئے اُس خَیر پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: **سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ**" ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خُوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا

ہوں۔(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی کفارة المجلس، الحدیث ۴۸۵۷، ج۴، ص۳۴۷) ❀...جب کوئی عالِم با عمل یا متّقی شخص یا سیِّد صاحِب یا والِدَین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔ حکیمُ الاُمّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: بُزُرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیمی قِیام اور اِستِقبال جائز بلکہ سنّتِ صحابہ ہے۔(مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۳۷۰، جملہ منقول از سنتیں اور آداب، ص۹۹، بتغیر)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کُتُب بہارِ شریعت حصّہ16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

بَحر و بَر کے بادشاہ، دو عالَم کے شَہَنشاہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، پھر اُس میں نہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرتے ہیں اور نہ ہی اُس کے نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں، تو قیامت کے دن وہ مجلس اُن کے لئے باعثِ حسرت ہو گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو اُنہیں عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔[1]

ذاتِ والا پہ بار بار دُرود بار بار اور بے شُمار دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نیَّت اُس کے عَمَل

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللہ، ۵/۲۴۷، حدیث: ۳۳۹۱

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری

1 … معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: ''بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً''[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کا عِشْقِ رسول

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دُوسری بار حج کے لئے حاضِر ہوئے تو مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں نبیِ رَحمت، شَفِیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کی آرزو لئے روضۂ اَطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سَعادت نہ تھی۔ اِس موقع پر وہ معروف نعتیہ غَزل لکھی، جس کے مَطْلَع (یعنی پہلے شعر) میں دامنِ رحمت سے وابستگی کی اُمّید دِکھائی ہے:

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں   تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

شعر کی وضاحت: اے بہار جُھوم جا کہ تجھ پر بہاروں کی بہار آنے والی ہے۔ وہ دیکھ! مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُوئے لالہ زار یعنی جانِبِ گُلزار تشریف لا رہے ہیں۔

---

1 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

مقطع (یعنی آخری شعر جس میں شاعر کا تَخَلُّص آتا ہے) میں بارگاہِ رسالت میں اپنی عاجزی اور بے مائیگی (بے۔ما۔یَہ۔گی یعنی مسکینی) کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے کہ،

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ

تجھ سے شَیدا ہزار پھرتے ہیں

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مِصرَعِ ثانی (دوسرے مِصرَع) میں بطورِ عاجزی اپنے لئے "کُتّے" کا لفظ اِستعمال فرمایا ہے، مگر اَدَباً یہاں "شَیدا" لکھ دِیا ہے (جس کا مطلب ہے عاشق)۔

شعر کی وضاحت: اِس مَقْطَع میں عاشِقِ ماہِ رِسالت، سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کمال انکساری کا اِظہار کرتے ہوئے اپنے آپ سے فرماتے ہیں: اے احمد رضا! تُو کیا اور تیری حقیقت کیا! تجھ جیسے تو ہزاروں سگانِ مدینہ (یعنی مدینے کے کُتّے) گلیوں میں دیوانہ وار پھر رہے ہیں۔

یہ غزل عَرض کرکے دِیدار کے اِنتظار میں مُؤدَّب (یعنی باادب) بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی اور چشمانِ سر (یعنی سر کی آنکھوں) سے بیداری میں زیارتِ محبوبِ باری سے مُشرَّف ہوئے۔[1]

آنکھ محوِ جلوۂ دیدار دل پُر جوشِ وجد

لب پہ شکرِ بخششِ ساقی پیالی ہاتھ میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عِشْقِ رسول کو اپنی زندگی کا سرمایہ اور ذکرِ رسول کو گویا اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا تھا، ساری عُمر اپنے محبوب آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عظمت میں نعتیں لکھ لکھ کر لوگوں کو عِشْقِ رسول میں گرماتے رہے اور اُن

---

1 . . . تذکرۂ امام احمد رضا، ص ۱۳ ملخصاً

کے دِل میں عِشْقِ حبیب کے دِیے جلاتے رہے، نیز اپنی زبان و قلم کے ذریعے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عزّت و ناموس کی حفاظت کرتے رہے، چونکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عاشِقِ صادِق تھے، لہٰذا دِیارِ حبیب کی حاضری کا شوق سینے میں موجیں مارتا رہا اور جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دربار میں حاضری کی سعادت ملی تو پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ عظمت میں دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے اور عِشْقِ مُصْطَفٰے میں ڈُوبے ہوئے اَشعار، اُس پاک بارگاہ میں پیش کر دیئے۔ رِقّت و سوز سے بھرپور اَشْعار کو دَرَجۂ قبولیّت حاصل ہوا، غیب دان آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رحمت کو جوش آیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دِیدار کا شربت پِلا کر گویا، اعلیٰ حضرت کے عاشِقِ صادق ہونے پر اپنی مُہر لگا دی۔

جو ہے اللہ کا ولی بے شک
عاشقِ صادِقِ نبی بے شک
غوثِ اعظم کا جو ہے متوالا
واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشق اور مَحبَّت کسے کہتے ہیں:

حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مَحبَّت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: طبیعت کا کسی لذیذ شے کی طرف مائل ہو جانا "مَحبَّت" کہلاتا ہے۔ اور جب یہ میلان قوی اور پختہ (یعنی بہت شدید) ہو جائے تو اُسے "عشق" کہتے ہیں۔ (احیاء العلوم، ۵/۱۶)

یعنی کسی پسندیدہ چیز کی طرف تَعَلُّق قائم ہو جانا مَحَبَّت کہلاتا ہے اور جب وہی تعلق شدت اختیار کر جائے تو اسے عشق کہتے ہیں۔ جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت و عشق کا مطلب یہ ہے کہ ان کی اطاعت و فرمانبرداری والے کام کئے جائیں۔ حضرتِ سہل بن عبدُاللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت کی علامت، قرآن سے مَحَبَّت کرنا ہے اور قرآن سے مَحَبَّت کی علامت، نبیِّ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کرنا ہے اور نبیِّ آخر الزمان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامت، ان کی سُنّت سے مَحَبَّت کرنا اور ان سب سے مَحَبَّت کی علامت یہ ہے کہ آخرت سے مَحَبَّت کرنا اور آخرت سے مَحَبَّت کی علامت یہ ہے کہ قدرِ ضرورت کے علاوہ، دُنیا سے بُغض رکھنا۔ (الجامع لاحکام القرآن، الجزء الرابع، ۲/ ۴۸، ملتقطاً)

عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فوائد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، سچا عاشقِ رسول وہی ہے جو دنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا چھڑا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت میں زندگی گزارتا ہے اور ضرورت سے زیادہ دنیا کے پیچھے نہیں جاتا۔ جو لوگ عشقِ مُصْطَفٰے کو دُنیا کی مرغوب چیزوں پر ترجیح دیتے ہیں، انہیں یہ عظیمُ الشان انعامات حاصل ہوتے ہیں:

1. اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسے لوگوں کے دِلوں میں ایمان راسخ فرما دیتا ہے۔
2. ان کا خاتمہ بھی اچھا ہوتا ہے۔
3. اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ جبریلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذریعے ایسے لوگوں کی مدد فرماتا ہے۔

4. اِنہیں ہمیشہ رہنے والی جنّتوں میں داخل فرمائے گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

5. ایسے لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ بندے کہلاتے ہیں۔

6. منہ مانگی مرادیں پاتے ہیں، بلکہ امید و خیال سے بھی بڑھ کر نعمتیں پاتے ہیں۔

7. سب سے بڑی خوشخبری یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے راضی ہو جاتا ہے۔ (ماخوذ از تمہید الایمان:۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کا تعارف

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت، بریلی شریف کے مَحلّہ جَسُولی میں 10 شَوّالُ الْمُکَرَّم ۱۲۷۲ہجری بمطابق 14 جُون 1856 عیسوی کو ہفتہ کے دن ظہر کے وقت ہوئی۔ [1] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس آیۂ کریمہ سے اپنا سِنِّ ولادت نکالا ہے:

اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُؕ (پ۲۸، المجادلۃ:۲۲) تَرجَمۂ کنز الایمان: یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نَقش فرمادیا اور اپنی طرف کی رُوح سے اُن کی مدد کی۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاندانی لحاظ سے پٹھان، مَسلک کے اعتبار سے حَنَفی اور طریقت میں قادِری تھے۔ آپ کے والدِ ماجِد، استاذُ العُلَماء مولانا نَقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور داداجان مولانا رضا علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ [2] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پیدائشی نام **"محمد"** ہے، آپ کی والِدہ

1... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۵۸ بتغیر

2... فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ص ۶۷ ملخصاً

ماجِدہ مَحَبَّت میں **"اَمَّن میاں"** فرمایا کرتی تھیں، والد ماجِد اور دوسرے رشتے دار **"احمد میاں"** کے نام سے پُکارا کرتے تھے، آپ کے داداجان نے آپ کا نام **"احمد رضا"** رکھا، آپ کا تاریخی نام **"اَلْمُخْتَار"** ہے اوراعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود اپنے نام سے پہلے **"عبدُالمصطفٰی"** لکھا کرتے تھے۔[1] جس سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عِشْقِ رسول کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے، چُنانچہ اپنے نعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش"** میں ایک جگہ فرماتے ہیں:

خوف نہ رکھ رضاؔ ذرا، تُو تو ہے "عبدِ مُصْطَفٰی" تیرے لئے اَمان ہے، تیرے لئے اَمان ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے القابات

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اَلْقابات میں سے مشہور ترین لَقَب **"اعلیٰ حضرت"** ہے، یہ لَقَب آپ کی ذات کے ساتھ اِس طرح خاص ہے کہ جب بھی اعلیٰ حضرت کہا، سُنا جاتا ہے، ذِہن فوراً آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف ہی جاتا ہے۔ عُلمائے اہلِ سُنَّت، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اِس کے علاوہ اور بھی بہت سے القابات سے یاد کرتے ہیں جیسا کہ

شَیْخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے **"تذکرۂ امام احمد رضا"** میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکرِ خیر، اِن القابات و اَلْفاظ کے ساتھ فرمایا ہے: اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنَّت، ولیِ نعمت، عظیمُ

---

1 ... فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۷۷ ملخصاً

اَلبرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسَالت، مُجدِّدِ دِین وملّت، حامیِ سُنّت، ماحِیِ بدعت، عالِمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبرکت۔

اُس کی ہستی میں تھا عمل جوہر
سُنّتِ مصطفیٰ کا وہ پیکر
عالمِ دِین صاحبِ تقویٰ
واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت، آپ کے فتاویٰ، ملفوظات اور آپ کی نعتیہ شاعری کو پڑھ یا سُن کر ہر سمجھدار یہ بات بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ عِشقِ رسول آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نَس نَس میں سَمایا ہوا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عُمر بھر، محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف و توصِیف بیان کی، حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ سَتُودہ صفات (یعنی جس میں قابلِ تعریف خوبیاں ہوں) پر اِعتراضات کرنے والوں کو منہ توڑ جوابات دیئے اور قرآنِ پاک کے ترجمے میں بھی شانِ رسالت کا خاص خیال رکھا۔ یوں سمجھئے کہ عِشقِ مُصطفےٰ کی شمع لوگوں کے دل میں روشن کرنا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بُنیادی مَقصد تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نَعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش شریف"** کا ہر ہر شعر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عِشقِ رسول کی عکّاسی کرتا نظر آتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عِشقِ رسول کا اندازہ اس بات سے کیجئے کہ آپ نے نہ صرف اپنے دونوں بیٹوں کا نام بلکہ اپنے بھتیجوں تک کا نام، نامِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رکھا۔[1]

---

1 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۷ ملخصاً

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ مُبارکہ، سنّتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حقیقی معنیٰ میں آئینہ دار تھی، آپ کا اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، چلنا پھرنا اور بات چیت کرنا، سب سنّت کے مُطابق ہوتا تھا، سنّتوں سے مَحَبَّت کا یہ عالَم تھا کہ ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہیں مَدْعُو تھے، کھانا لگا دِیا گیا، سب کو سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کھانا شُروع فرمانے کا اِنْتِظار تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ککڑیوں کے تھال میں سے ایک قاش اُٹھائی اور تَناوُل فرمائی، پھر دوسری، پھر تیسری، اب دیکھا دیکھی لوگوں نے بھی ککڑی کے تھال کی طرف ہاتھ بڑھا دیئے، مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سب کو روک دِیا اور فرمایا، ساری ککڑیاں میں کھاؤں گا۔ چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سب ختم کر دیں، حاضِرین مُتَعَجِّب تھے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تو بہت کم غِذا اِستِعمال فرمانے والے ہیں، آج اتنی ساری ککڑیاں کیسے تناوُل فرما گئے! لوگوں کے اِسْتِفْسار پر فرمایا: میں نے جب پہلی قاش کھائی تو وہ کڑوی تھی اس کے بعد دوسری اور تیسری بھی، لہٰذا میں نے دوسروں کو روک دِیا کہ ہو سکتا ہے کوئی صاحِب ککڑی مُنہ میں ڈال کر کڑوی پا کر تُھو تُھو کرنا شُروع کر دیں، چُونکہ ککڑی کھانا میرے میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتِ مُبارکہ ہے، اِس لئے مجھے گوارا نہ ہوا کہ اِس کو کھا کر کوئی تُھو تُھو کرے۔ (1)

مجھ کو میٹھے مُصْطَفٰے کی سُنَّتوں سے پیار ہے   اِنْ شَاءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عشق نے کڑوی ککڑی کھانا گوارا کر لیا مگر یہ گوارا نہ کِیا کہ کوئی شخص مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبوب

---

1 . . . فیضانِ سُنّت، ص۴۵۷

چیز ککڑی کھا کر مُنہ بگاڑے یا کسی طرح کی ناپسندیدگی کا اِظہار کرے، یقیناً یہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کی سُنّت سے سچی مَحبَّت کا مُنہ بولتا ثُبُوت تھا، کیونکہ جو تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت سے مَحبَّت کرتا ہے، درحقیقت وہ آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی سے مَحبَّت کرتا ہے جیسا کہ مَکّی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حقیقت بُنیاد ہے: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی، اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی، وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِتباعِ سُنت کی برکت سے اللہ تعالیٰ کا قُرب نصیب ہوتا ہے، اِتباعِ سُنت کی برکت سے دونوں جہاں میں سرفرازی و سُرخروئی نصیب ہو گی، اِتباعِ سُنت کی برکت سے عشقِ رسول میں اِضافہ ہو گا۔ اتباعِ سنت میں ڈھیروں حکمتیں، اتباعِ سنت سے درجات بلند ہوتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، مکی مدنی سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حقیقی مَحبَّت کی وجہ سے حدیثِ پاک کا بے اِنتہا اَدَب فرماتے تھے۔ ہمیشہ دَرسِ حدیث اَدَب کے ساتھ دوزانوں بیٹھ کر دِیا کرتے۔ احادیثِ کریمہ بغیر وُضو نہ چُھوتے اور نہ پڑھایا کرتے۔ کُتُبِ احادیث پر کوئی دوسری کتاب نہ رکھتے۔ حدیث کی شَرْح و وضاحت کے دوران اگر کوئی شَخْص بات کاٹنے کی کوشش کرتا، تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سخت ناراض ہو جاتے، یہاں تک کہ چہرۂ مُبارک غُصّے کی وجہ سے سُرخ ہو جاتا۔ حدیثِ پاک پڑھاتے وقت پاؤں، زانو پر رکھ کر بیٹھنے کو ناپسند فرماتے۔ (2)

---

1 . . . مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۲۷۶ ملخصاً

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے قرآن و حدیث کے اَدَب و اِحْتِرام کا خاص خیال رکھا کریں نیز قرآن و حدیث اور سُنّتوں بھرے بیانات سُنتے ہوئے بھی بھرپُور توجّہ اور تمام تَر آداب کا خیال رکھتے ہوئے بے اَدَبی اور غفلت و لاپروائی سے بچا کریں۔ یاد رکھئے کہ اَدَب انسان کو کامیابی کی بلندیوں تک پہنچا دیتا ہے اور بے اَدَبی اُسے ناکامی اور مَحْرُومی کے دلدل میں دھنسا دیتی ہے۔ افسوس! آج کل تو ہر طرف بے اَدَبی کا دَور دَورہ ہے بالخُصُوص مُبارک اَسماء اور مُقدّس اَوراق کا اَدَب و اِحْتِرام تو اب تقریباً ختم ہوتا جارہا ہے، بسا اوقات اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَسْمائے مبارکہ اور آیاتِ قرآنیہ والے اَوراق سرِ راہ بلکہ **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ گندی نالیوں تک میں پڑے دکھائی دیتے ہیں، یونہی بعض لوگ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عظمت نشان میں جان بُوجھ کر یا بے توجُّہی کے سبب ایسے ایسے الفاظ بول جاتے یا لکھ ڈالتے ہیں کہ جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شایانِ شان نہیں ہوتے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں باادب بنائے اور بے اَدَبوں کی صحبت اور اُن کی تحریریں پڑھنے سے محفوظ رکھے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے　　اور مجھ سے بھی سَرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

اعلیٰ حضرت پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خاص کرم تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریر کا انداز اس قدر دلکش ہے کہ خُود اَدَب کو بھی ان پر ناز رہے گا، یوں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تمام مُبارک ہستیوں کا دل و جان سے اَدَب بجالاتے، مگر پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُعاملے میں تو بہت زیادہ اَدَب کا لحاظ رکھا کرتے تھے، اگر کسی کی تحریر یا گفتگو سے **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بے اَدَبی کا پہلو نکلتا یا کسی لفظ سے شانِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ میں کمی کی بُو بھی محسوس ہوتی تو فوراً تنبیہ فرماتے نیز اپنی تحریروں اور نعتیہ شاعری میں بھی اس قِسم کے الفاظ استعمال کرنے سے بچتے۔ آیئے! اِس ضمن میں دو(2) ایمان افروز واقعات سنتے ہیں چُنانچہ

اَسمائے مقدَّسہ کا اَدَب

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفْحات پر مشتمل کتاب ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' صفْحہ 173 پر ہے کہ ایک روز سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھتیجے مولانا حَسَنَین رضا خان صاحب، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فتوی طلب کرنے والوں کی طرف سے پُوچھے گئے کچھ سوالات سُنا رہے تھے اور جوابات لکھ رہے تھے۔ ایک کارڈ پر لفظِ اللہ لکھا گیا۔ اِس پر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: یاد رکھو کہ میں کبھی تین چیزیں کارڈ پر نہیں لکھتا: (1) اِسْمِ جلالت یعنی اللہ (2) محمد اور احمد اور (3) نہ کوئی آیتِ کریمہ، مثلاً اگر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لکھنا ہے تو یوں لکھتا ہوں: حُضورِ اَقْدس عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَام یا اِسْمِ جلالت یعنی اللہ لکھنا ہو تو اس کی جگہ مولیٰ تعالیٰ لکھتا ہوں۔[1]

خلافِ اَدَب الفاظ نہ لکھے

ایک بار حضرت مولانا سیّد شاہ اِسماعیل حَسَن میاں رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک دُرودِ پاک لکھوایا، جس میں حُضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صِفَت کے طور پر لفظِ حُسَیْن اور زاہِد بھی تھا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دُرودِ پاک تو لکھ دِیا مگر یہ دو لفظ تحریر نہ فرمائے اور فرمایا کہ لفظِ حُسَیْن میں چھوٹا ہونے کے معنی پائے جاتے ہیں اور زاہد اُسے کہتے ہیں جس کے

---

1 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۷۳ ملخصاً

پاس کچھ نہ ہو۔ (حالانکہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تو بِاِذْنِ الله ہر چیز کے مالک و مُختار ہیں لہٰذا) حضورِ اَقْدس صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں اِن اَلفاظ کا لکھنا مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا۔[1]

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں　　دوجہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ میں

شعر کی وضاحت: ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان وعظمت کا یہ عالَم ہے کہ دوجہاں کے مالک ہیں، رُوئے زمین کے تمام خزانوں کی چابیاں آپ کے پاس ہیں، پھر بھی خالی ہاتھ رہتے ہیں، لیکن انہی خالی ہاتھوں سے سب کی جھولیاں بھرتے ہیں، حضرت ابوہُرَیرہ کو بے مثال حافظہ، حضرت ربیعہ کو جنت اور حضرت قتادہ کو آنکھ عطا فرمادی۔ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْھُم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ بابرکات میں اَدَب و تعظیم کا کیسا جذبہ تھا، آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فنا فِی الله اور فنا فِی الرَّسول کے اعلیٰ مَنْصَب پر فائز تھے، الله عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت آپ کے دل پر نَقْش ہوچکی تھی، جیسا کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک موقع پر خُود ارشاد فرمایا: اگر کوئی میرے دل کے دو (2) ٹکڑے کر دے تو ایک پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا الله اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ الله لکھا ہوا پائے گا۔[2]

حبیبِ خُدا کا نظارہ کروں میں　　دِل و جان اُن پر نِثارا کروں میں
خُدا ایک پر ہو تو اِک پر محمد　　اگر قلب اپنا دو پارہ کروں میں
خُدارا! اب آؤ کہ دَم ہے لبوں پر　　دَمِ واپسی تو نظارہ کروں

1 . . . امام احمد رضا اور عِشقِ مصطفٰے، ص ۲۹۳ ملخصًا
2 . . . سوانحِ امام احمد رضا، ص ۹۴

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی ذات کے لئے تو سب کچھ برداشت کرسکتے تھے، لیکن بے چین دِلوں کے چین، رحمتِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ اَقْدس میں ادنیٰ سی بے اَدَبی و گُستاخی بھی برداشت نہیں کرسکتے تھے، یہی وجہ ہے کہ پیشہ وَر گُستاخوں کی گُستاخانہ عبارتوں کو دیکھتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی، دُشمنانِ مُصْطَفٰے کی سازشوں کو بے نقاب کرنے میں کسی کی ملامت کو خاطر میں نہ لاتے، اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت بیان کرنے میں مشغول رہتے نیز ساری زندگی گُستاخوں کی طرف سے پیارے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و عظمت پر کئے جانے والے حملوں کا سختی سے دِفاع کرتے رہے تاکہ وہ غُصّے میں جل بُھن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بُرا بھلا کہنا اور لکھنا شُروع کردیں۔ جیسا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریر کا خُلاصہ ہے: اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْعَزِیْز اپنی ذات پر کئے جانے والے حملوں اور تنقید بھرے جملوں کی طرف کوئی توجّہ نہ دوں گا، سرکار (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی طرف سے مجھے یہ خدمت سِپُرد ہے کہ عزّتِ سرکار کی حِمایت (یعنی دِفاع) کروں نہ کہ اپنی، میں تو خُوش ہوں کہ جتنی دیر مجھے گالیاں دیتے، بُرا کہتے اور مجھ پر بُہتان لگاتے ہیں، اِتنی دیر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی (شان میں) بدگوئی اور عیب جُوئی سے غافل رہتے ہیں، میری آنکھوں کی ٹھنڈک اِس میں ہے کہ میری اور میرے باپ دادا کی عزّت و آبرو عزّتِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ڈھال بنی رہے۔[1] ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: جس کو اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) اور رسول (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی شان میں اَدنیٰ سی بھی توہین کرتا پاؤ، اگرچہ وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو، فوراً اُس سے جُدا ہو جاؤ، جس

1... فتاویٰ رضویہ، ۱۵/ ملخصًا

کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گُستاخی کرتا دیکھو، اگرچہ وہ کیسا ہی عظیم بُزرگ کیوں نہ ہو، اسے اپنے اندر سے دودھ کی مکّھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔[1]

وُہی دُھوم اُن کی ہے ماشاء اللہ مِٹ گئے آپ مٹانے والے
خلق تو کیا کہ ہیں خالق کو عزیز کچھ عجب بھاتے ہیں بھانے والے
کیوں رضاؔ آج گلی سُونی ہے اُٹھ مرے دُھوم مچانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وسوسہ

اِس حقیقت سے اِنکار کی تو گُنجائش ہی نہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ واقعی ایک زبردست عاشِقِ رسول تھے اور آپ کی شَخْصِیّت بے شُمار خُوبیوں کی جامع تھی، مگر آپ کی تحریروں کو پڑھنے یا سُننے کے بعد بسا اَوقات ذہن میں یہ وَسْوَسہ گردش کرنے لگتا ہے کہ آپ کی طبیعت میں فطرتی طور پر سختی کا پہلو غالب رہا، حالانکہ ایک عاشِقِ رسول اور ولیِ کامل کو تو اِنتہائی نَرم طبیعت و مِزاج کا عادی ہونا چاہئے۔

علاجِ وسوسہ

یہ مَحْض ایک شیطانی وَسْوَسہ ہے کیونکہ کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سِیرت و کردار کا باریک بِینی کے ساتھ مُطالَعہ کرنے والے اِس حقیقت سے بخُوبی آگاہ ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِنتہائی نَرم طبیعت کے مالک تھے، البتہ اللہ و رسول کی شان میں گُستاخی یا شرعی اَحکام کی ہَٹ دھرمی سے خلاف وَرْزِی کرنے والوں کے حق میں بہت سَخْت تھے، مگر اس کے باوُجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

1 . . . تعلیماتِ امام احمد رضا بریلوی، ص ۵ ملخصًا

کی سختی کبھی بھی بے محل اور نامُناسب نہ ہوتی بلکہ بڑی محتاط اورانتہائی سنجیدگی کے دائرے میں رہتی، بے شک آپ نے بدمذہبوں کی قابلِ اعتراض تحریروں پر سختی سے گِرِفت فرمائی اور اُن کے ساتھ ذرّہ برابر بھی نرمی نہ برتی، لیکن کسی بھی مقام پر تہذیب وشائستگی کا دامن نہ چھوڑا۔یہی وجہ ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عظام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن سے بُغض وعداوت رکھنے کے سبب کُفر وگمراہی کی تنگ وتاریک وادیوں میں بھٹکنے والے بہت سے اَفراد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریروں کی برکت سے اپنے بُرے عقائد سے تائب ہو کر سچے پکے عاشقِ رسول بن گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ساری عُمر وہی راستہ اپنائے رکھا،جو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے اِختیار فرمایا تھا کہ یہ حضراتِ قُدسِیَّہ بھی عام مومنوں کے مُعاملے میں اِنتہائی شفیق و مہربان تھے، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دُشمنوں کے لئے ان کی تلواریں ہمہ وقت نیام سے باہر ہی رہتی تھیں۔

محمد کی محبّت دِینِ حق کی شرطِ اوّل ہے　　اِسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریرات اور آپ کے ملفوظات کا اگر انصاف کے ساتھ جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ بد دینوں کا سختی کے ساتھ ردّ کرنے میں ہرگز ہرگز آپ کا اپنا کوئی ذاتی فائدہ نہ تھا بلکہ فقط اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبّت نے آپ کو یہ انداز اختیار کرنے پر اُبھارا، ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ نے اپنی ذات کی خاطر کبھی بھی کسی سے بدلہ نہ لیا اور یہی ایک مومن کے ایمانِ کامل کی علامت ہے۔حدیث پاک میں ہے: مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبّت کی اور

اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی بغض رکھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر ہی کسی کو کچھ دِیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر ہی دینے سے رُکا، تو یقیناً اس نے اِیمان مکمل کرلیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سختیاں اور نرمیاں سب رِضائے الٰہی کے لئے تھیں ، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دُشمنوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کے حق میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہ صرف خُود نرم مِزاج تھے بلکہ وقتاً فوقتاً دوسروں کو بھی نرمی اِختیار کرنے کی تاکید فرمایا کرتے چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے متعلّقِین کو نصیحت کے مدنی پھول عطا کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: نرمی کے جو فوائد ہیں، وہ سختی سے ہرگز حاصل نہیں ہوسکتے، لہٰذا جو لوگ عقائد کے مُعاملے میں تَذَبْذُب اور شُکوک و شُبہات کا شِکار ہوں، اُن سے نرمی کی جائے تاکہ وہ راہِ راست پر آجائیں۔[2]

ڈال دی قلب میں عظمتِ مُصطفیٰ
حکمتِ اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ساداتِ کرام سے عقیدت کی وجہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چونکہ ایک سچّے عاشق کے نزدیک محبوب سے نسبت رکھنے والی ہر چیز بھی قابلِ عقیدت و مَحبّت اور لائقِ اِحترام و عزّت ہوتی ہے، لہٰذا اعلیٰ حضرت بھی پیارے آقا، مکی

1...ابو داؤد، کتاب السنة، باب الدليل على زيادة الايمان، ۲۹۰/۴، رقم: ۴۶۸۱
2...امام احمد رضا اور عِشقِ مصطفٰے، ص۲۷۸ ملخصًا

مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منسوب ہر چیز سے محبت کرنے کے ساتھ ساتھ سیّد زادوں سے خاص عقیدت رکھتے تھے جیسا کہ

مَلِکُ الْعُلَمَاء، حضرت علّامہ مولانا ظَفَرُ الدّین قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ساداتِ کرام، جُزْءِ رسول (یعنی نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ مُنَوَّر کا ٹکڑا) ہونے کی وجہ سے سب سے زیادہ تعظیم و توقیر کے حق دار ہیں اور اِس پر پُورا عمل کرنے والا میں نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پایا۔ اس لئے کہ کسی سیّد صاحِب کو وہ اُس کی ذاتی جان پہچان یا قابلیت کے اعتبار سے نہیں دیکھتے تھے بلکہ اِس حیثیّت سے مُلاحظہ فرمایا کرتے تھے کہ وہ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا "جُزْء" ہیں، پھر اِس عقیدت و نظریے کے بعد جو کچھ اِن (ساداتِ کرام) کی تعظیم و توقیر کی جائے، سب دُرُست و بجا ہے۔ اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اپنے قصیدۂ نور میں عرض کرتے ہیں۔

تیری نَسْلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا　　تُو ہے عَینِ نور تیرا سب گھرانا نُور کا[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! ساداتِ کرام کی مَحبَّت واُلفت سے بھرپُور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دو ایمان افروز واقعات سنتے ہیں تاکہ ہمارے دل میں بھی ساداتِ کرام کی مَحبَّت و عظمت کا جذبہ پیدا ہو، چُنانچہ

نام لینے والے کی اِصلاح فرمائی

مَلِکُ الْعُلَمَاء، حضرت علّامہ مولانا ظَفَرُ الدّین قادری رَضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت مولانا نُور محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حضرت مولانا سیّد قناعت علی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ دونوں حضرات،

---

1 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۷۹ ملخصاً

مجدِّدِ دین وملّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبتِ بابرکت میں رہ کر علمِ دین حاصل کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مولانا نُور محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سَیِّد صاحب کا نام لے کر اِس طرح پُکارا: قناعت علی، قناعت علی! جب حُضورِ اَکْرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عاشِقِ صادِق، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو گوارانہ کیا کہ خاندانِ رسول کے شہزادے کو اس طرح نام لے کر پُکارا جائے۔ فوراً مولانا نُور محمد صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بُلوایا اور اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا: کیا سیِّد زادوں کو اِس طرح پُکارتے ہیں؟ کبھی مجھے بھی اِس طرح پُکارتے ہوئے سُنا؟ (یعنی میں تو اُستاد ہوں پھر بھی کبھی ایسا انداز اِختیار نہیں کیا) یہ سُن کر مولانا نُور محمد صاحب بہت شرمندہ ہوئے اور ندامت سے نِگاہیں جُھکا لیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جائیے! آئندہ خیال رکھئے گا۔[1]

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّد زادے کی انوکھی تعظیم

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے اوّلین رسالے "تذکرۂ امام احمد رضا" میں تحریر فرماتے ہیں: مدینۃُ الْمرشِد بریلی شریف کے کسی مَحلّے میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدعو (یعنی دعوت پر بُلائے گئے) تھے۔ اِرادت مندوں نے اپنے یہاں لانے کے لئے پالکی کا اِہتمام کیا

1 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱ / ۱۸۳ ملخصاً

چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سُوار ہوگئے اور چار(4)مزدور، پالکی کو اپنے کندھوں پر اُٹھا کر چل دیئے۔ ابھی تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ یکایک، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پالکی میں سے آواز دی: ''پالکی روک دیجئے'' پالکی رُک گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فوراً باہر تشریف لائے اور بَھرّائی ہوئی آواز میں مزدُوروں سے فرمایا: سچ سچ بتایئے آپ میں سیِّدزادہ کون ہے؟ کیونکہ میرا ذوقِ ایمان، سرورِ دوجہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُوشبو محسوس کررہا ہے، ایک مزدُور نے آگے بڑھ کر عرض کی: حُضور! میں سیّد ہوں۔ ابھی اس کی بات مکمل بھی نہ ہونے پائی تھی کہ عالَمِ اسلام کے پیشوا اور اپنے وقت کے عظیم مجدِّد نے اپنا عِمامہ شریف اُس سیِّد زادے کے قدموں میں رکھ دِیا۔ امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھوں سے ٹَپ ٹَپ آنسو گِر رہے ہیں اور ہاتھ جوڑ کر اِلتجا کررہے ہیں: مُعزَّز شہزادے! میری گُستاخی مُعاف کردیجئے، بے خَیالی میں مُجھ سے بُھول ہوگئی، ہائے غَضَب ہوگیا! جن کی نَعْلِ پاک میرے سَر کا تاجِ عزّت ہے، اُن کے کاندھے (کندھے) پر میں نے سُواری کی، اگر بروزِ قِیامت تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پُوچھ لیا کہ احمد رضا! کیا میرے فرزند کا دَوشِ نازنیں (یعنی نازُک کندھا) اِس لئے تھا کہ وہ تیری سُواری کا بوجھ اُٹھائے؟ تو میں کیا جواب دوں گا! اُس وَقت میدانِ محشر میں میرے ناموسِ عِشق کی کتنی زبردست رُسوائی ہوگی۔ کئی بار زَبان سے مُعاف کردینے کا اِقْرار کروالینے کے بعد امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آخری اِلتجائے شوق پیش کی: محترم شہزادے! اس لاشُعُوری میں ہونے والی خطا کا کَفّارہ جبھی اَدا ہوگا کہ اب آپ پالکی میں سُوار ہوں گے اور میں پالکی کو کاندھا (کندھا) دُوں گا۔ اس اِلتجا پر لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور بعض کی تو چیخیں بھی بُلند ہوگئیں۔ ہزار اِنْکار کے بعد آخِرکار مزدُور شہزادے کو پالکی میں سُوار ہونا ہی پڑا۔ یہ مَنْظر کس قَدَر دل سوز ہے، اہلسنّت کا جلیلُ القدر امام مزدُوروں میں شامِل ہوکر اپنی خُداداد علمیّت اور عالمگیر شُہرت کا سارا اِعزاز، خُوشنُودیِ محبوب کی

خاطر ایک گُمنام مزدور شہزادے کے قدموں پر نِثار کر رہا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سچّے عِشْقِ رسول کے صدقے ایک مخصوص خُوشبو کے ذریعے معلوم ہوگیا کہ پالکی اُٹھانے والے مزدُوروں میں کوئی سَیّد زادے بھی ہیں اور پھر وہاں موجود بہت سے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے عشق کا یہ نِرالا انداز دیکھا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جن کا مقام اِتنا بلند ہے کہ عَرَب و عَجَم کے نامی گرامی علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام اُن سے شرفِ بیعت حاصل کریں، آپ کی صحبت کو اپنے لئے باعثِ فَخر سمجھیں، آپ سے حدیث روایت کرنے کی اجازت طَلَب کریں، آپ کے مجدِّدِ وقت، ولیِ کامل اور عاشِقِ رسول ہونے کی گواہی دیں، جنہیں کم و بیش پچاس (50) علوم و فُنُون میں کامل مہارت حاصل ہے، جنہوں نے لُغوی، معنَوی، اَدَبی اور علمی کمالات پر مُشْتَمِل ذاتِ خُدا، عظمتِ مُصْطَفٰے اور مُقدَّس ہستیوں کے اَدَب و اِحتِرام کا پاسبان ترجمۂ قرآن "کنزُالایمان" کیا، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات و جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل سے مُزَیَّن تیس (30) جلدوں پر مُحیط اکیس ہزار چھ سو چھپن (21,656) صفحات پر مُشْتَمِل فتاویٰ رضویہ جن کے علمی مقام و مرتبے کا ثُبُوت ہے، جن کی وُسعتِ علمی اور فَصاحت وبلاغت کے ہر طرف چرچے ہو رہے ہیں، جنہوں نے حرمین شریفین میں دو (2) دن کے مختصر عرصے اور وہ بھی بیماری کی حالت میں "اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیَّۃ" جیسا تحقیقی رسالہ عربی میں لکھ کر، محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے علمِ غیب کے ثُبُوت پر دلائل کے اَنبار لگائے اور دُشمنانِ رسول کے دانت کھٹّے کئے نیز عُلمائے حَرَمَیْن سے دادِ تحسین حاصل کی، آج وہی امامِ عشق و محبّت عاجزی و اِنکساری کی تصویر

1... انوارِ رضا، ص ۴۱۵ ملخصاً

بنے، سرِ عام ایک سیِّد زادے کے حُضور گڑ گڑا کر مُعافی مانگ رہے ہیں اور خُود پالکی میں بیٹھنے کے بجائے سَیِّد زادے کو پالکی میں بٹھا کر پالکی کا بوجھ اپنے کندھے پر اُٹھا رہے ہیں۔ نیز اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے طرزِ عمل سے یہ مدنی پُھول بھی سیکھنے کو مِلا کہ ساداتِ کرام کو اُن کا نام لے کر مُخاطب کرنا خلافِ اَدَب ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ساداتِ کرام کو اُن کا نام لے کر پُکارنے کو بے اَدَبی شُمار فرماتے تھے حتی کہ آپ کے مُتَعَلِّقِیْن میں سے اگر کوئی اِس قسم کی بے احتیاطی کر بیٹھتا تو ناراضی کا اِظہار فرماتے اور آئندہ ساداتِ کرام کے اَدَب واِحتِرام کی تعلیم ارشاد فرماتے۔

غور کیجئے کہ جسے ساداتِ کرام کی عقیدت و مَحَبَّت اور اُن کے اِحتِرام کا اِس قدر لحاظ ہو، اُسے سَیِّدوں کے سردار، سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس قدر والہانہ عشق ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کسی کو کسی سے عشق ہو جاتا ہے تو عاشق اپنے قلبی جذبات کا اِظہار اور محبوب کی تعریف وتوصیف بیان کرنے کے لئے بسا اَوقات اَشْعار کا سہارا لیتا ہے، کیونکہ اَشْعار کے ذریعے اپنے دِلی جذبات بہت اچھے انداز میں بیان کئے جاسکتے ہیں۔ لِہٰذا اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی اپنے عشق کے اِظہار کے لئے نعتیہ شاعری کا راستہ اِختیار فرمایا چُنانچہ عشق و مستی میں ڈُوب کر لکھے گئے کلاموں پر مشتمل نعتیہ مجموعہ بنام **"حدائقِ بخشش"** آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شاعری کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نوکِ قلم سے تحریر کیا گیا ایک ایک شعر، شریعت کے عین مُطابق ہے۔ یوں تو آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِس مجموعے کے تقریباً ہر ہر کلام کو زبردست شُہرت حاصِل رہی، مگر بِالخُصُوص سلامِ رضا (یعنی مُصْطَفٰی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، شَمْعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام) کو اللہ عَزَّ

وَجَلَّ نے جو عُروج و مرتبہ بخشا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔یہی وجہ ہے کہ **"حدائق بخشش"** اور **"سلامِ رضا"** کی خُوبیوں پر مختلف اِعتِبار سے کُتُب ورَسائل تَصنِیف کئے جانے کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔ بچّے بُوڑھے جوان اور مرد وعورت سبھی مَحافِل وغیرہ میں اس سلام کو عِشْقِ رسول میں بے ساختہ جُھوم جُھوم کر پڑھتے ہیں اور اُن پر ایک عجیب رِقّت طاری ہو جاتی ہے۔

اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سلام میں آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیگر فضائل و کمالات کے ساتھ ساتھ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مختلف اَعضائے مُبارکہ کی شان و شوکت بھی بہت عُمدہ انداز میں بیان فرمائی ہے۔ جیسے دھوپ اور چاندنی میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اقدس کا سایہ نہیں تھا، آپ کے تاجِ نُبُوّت کی یہ شان تھی کہ بڑے بڑے سردار بھی بارگاہِ رسالت میں سر جھکاتے، آپ کے گوشِ مبارک ایسے کہ مِیلوں دُور کی آواز بھی سن لیا کرتے، چشمانِ مبارک حَیا سے جھکی رہتیں، مُبارک زبان ایسی کہ جو کہہ دیا، ہو کر رہا۔ آپ کی حکومت دونوں جہانوں میں نافذ ہے، آپ کی بارگاہ میں کوئی غمزدہ یا پریشان حال حاضر ہوتا تو چہرہ انور کی مسکراہٹ کو دیکھ کر سب غم بھول جاتا، آپ کے مبارک گلے سے دودھ اور شہد جیسی میٹھی خوبصورت آواز نکلتی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سادگی و قناعت کا یہ عالم تھا کہ مالکِ کائنات ہونے کے باوجود انتہائی سادہ غذا تناول فرماتے۔ آیئے! اس ضمن میں سلامِ رضا کے چند اَشعار سُنئے اور عشق و محبت میں جُھومئے:

قَدِّ بے سایہ کے سایۂ مَرحمت ظِلِّ مَمدُودِ رافت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سَرْوَراں خَم رہیں اُس سرِ تاجِ رِفعت پہ لاکھوں سلام

لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر میں مَطۡلَعِ الۡفَجۡر حق مانگ کی اِستقامت پہ لاکھوں سلام

دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان
کانِ لَعلِ کَرامت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جُھکی
اُن بھَووں کی لَطافَت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شَرم و حَیا پر دُرود
اُونچی بِینی کی رِفعت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں
اُس کی نافِذ حُکومت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس تبَسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جس میں نہریں ہیں شِیر و شَکَر کی رَواں
اُس گلے کی نَضارَت پہ لاکھوں سلام

حَجَرِ اَسْوَدِ کعبۂ جان و دل
یعنی مُہرِ نُبوّت پہ لاکھوں سلام

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غِذا
اس شِکَم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ نعتیہ اَشعار تحریر کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں، نہ ہی ہر کسی کو اس کی اجازت ہے، نعتیہ شاعری کے لئے فَنِّ شاعری کے اُصولوں کے ساتھ ساتھ علمِ دین کی دولت اور عُلمائے حق کی صحبت وغیرہ کئی چیزیں ضروری ہیں، بہت سے ایسے شاعر جن کا دنیوی شاعری میں کوئی ثانی نہیں، مگر جب انہوں نے نعتیہ شاعری کے میدان میں قسمت آزمائی تو علمِ دین اور علمائے دِین کی صحبت سے مَحرُوم ہونے کی وجہ سے ایسی ایسی ٹھوکریں کھائیں کہ الامان والحفیظ۔ بہر حال عافیت اسی میں ہے کہ عام لوگ نعت شریف لکھنے کا خیال اپنے دل سے نکال دیں، کیونکہ یہ آسان کام نہیں۔

قربان جائیے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کمالِ احتیاط پر کہ نعت لکھنے کے کامل اہل ہونے اور فنِّ شاعری کے اُصولوں میں مہارت حاصل ہونے کے باوُجود نعت شریف لکھنے کو ایک مُشکل کام کہا

کرتے تھے چُنانچہ خُود ہی فرماتے ہیں: حقیقۃً نعت شریف لکھنا نہایت مُشکل ہے، جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں، اِس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔[1]

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب "کُفریہ کلِمات کے بارے میں سوال جواب" کے صفحہ 232 پر نعتیہ شاعری کرنے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: کہ یہ سُنّتِ صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہے یعنی بعض صحابہ مثلاً حسّان بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت سیِّدُنا زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَغَیرُہُما سے نعتیہ اَشعار لکھنا ثابت ہے۔ تاہم یہ ذِہن میں رہے کہ نعت شریف لکھنا نہایت مُشکِل فَن ہے، اِس کے لئے ماہِرِ فَن، عالِمِ دین ہونا چاہئے، ورنہ عالِم نہ ہونے کی صورت میں رَدیف، قافیہ اور بَحر (یعنی شعر کے وَزن) وغیرہ کو نِبھانے کیلئے خلافِ شان اَلفاظ ترتیب پا جانے کا خَدشہ رہتا ہے۔ عوامُ النّاس (عام لوگوں) کو شاعِری کا شوق چَرانا مناسِب نہیں کہ نَثر کے مُقابلے میں نَظم میں کُفرِیّات کے صُدُور (یعنی وُقوع) کا زیادہ اندیشہ رہتا ہے۔ اگر شرعی اَغلاط سے کلام محفوظ رہ بھی گیا تو فُضولیات سے بچنے کا ذِہن بہت کم لوگوں کا ہوتا ہے۔ جی ہاں! آج کل جس طرح عام گفتگو میں فُضول اَلفاظ کی بھرمار پائی جاتی ہے، اِسی طرح بیان اور نعتیہ کلام میں بھی ہوتا ہے۔[2] لہٰذا اَدَب کا تقاضا تو یہی ہے کہ فَنِّ نعت سے ناواقِف اَفراد خُود سے نعتیں لکھنے کا شوق ہرگز نہ پالیں کہ اِسی میں دونوں جہان کی بھلائی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب تک زندہ رہے، عِشْقِ رسول

1... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۲۷

2... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۳۲

کے طُفیل بارگاہِ مُصْطَفٰے سے حاصل ہونے والے اَنوار وتَجَلِّیات سے خُود بھی فیضیاب ہوتے رہے اور مخلوقِ خُدا کو بھی فیضیاب کرتے رہے نیز رحمتِ عالَم،نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عِنایتوں کا سلسلہ صرف آپ کی حیات تک ہی مَحْدُود نہ رہا بلکہ بعدِ وِصال بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر لُطف و رِضوان کی بارشیں ہوتی رہیں۔ چُنانچہ

دربارِ رسالت میں انتظار

پچّیس(25)صَفَرُ الْمُظَفَّر کو بَیْتُ المقدّس میں ایک شامی بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خواب میں اپنے آپ کو دربارِ رسالت میں پایا۔ تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اَولیائے عِظام،دربار میں حاضِر تھے، لیکن مجلس میں خاموشی طاری تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا اِنتظار ہے۔شامی بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی، حُضور!میرے ماں باپ آپ پر قُربان ہوں، کس کا اِنتظار ہے ؟ سیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **"ہمیں احمد رضا کا اِنتظار ہے۔"** شامی بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی، حُضُور ! احمد رضا کون ہیں؟ ارشاد ہوا:ہندوستان میں **"بریلی"** کے باشِندے ہیں۔ بیداری کے بعد وہ شامی بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مولانا احمد رضا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تلاش میں ہندوستان کی طرف چل پڑے اور جب وہ بریلی شریف آئے تو اُنہیں معلوم ہوا کہ اُس عاشِقِ رسول کا اُسی روز (یعنی 25 صَفَرُالْمُظَفَّر ۱۳۴۰ھ کو) وِصال ہو چُکا تھا، جس روز اُنہوں نے خواب میں سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ کہتے سنا تھا کہ **"ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے۔"**

یا الٰہی جب رَضا خوابِ گِراں سے سر اُٹھائے   دولتِ بیدارِ عِشْقِ مُصطفٰے کا ساتھ ہو[1]

1...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۵-۳۶

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امامِ عشق و محبّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی محبّت دل میں پیدا کرنے، آپ کے عِشْقِ رسول میں سے حِصّہ پانے اور اِرْشادات سے رہنمائی حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 568 صفحات پر مشتمل کتاب **”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“** کا مُطالعہ نہایت مُفید ہے۔ یہ کتاب شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت، حُضور مُفتیِ اَعْظم ہِند مولانا مُصْطَفٰی رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تالیف کی ہوئی وہ کتاب ہے، جس میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت کے عِلم و حِکمت اور عِشْقِ رسول سے بھرپُور اِرشادات کو جمع فرمایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کتاب میں شریعت کے اَحْکام، طریقت کے آداب، نبیِ اَکْرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے فضائل و مناقِب، سَلاطِیْنِ اِسلام کے تذکرے، عُلُوم و فُنُون سے لگاؤ رکھنے والوں کے ذہن میں پیدا ہونے والی اُلجھنوں کے جوابات، حَرام و حلال کے ضروری مسائل، بُزرگوں کی اِیمان اَفروز حکایات اور اِس کے علاوہ بہت سی مُفید معلومات کا خزانہ موجود ہے، لہٰذا آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اِس کا مُطالَعہ فرمایئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی ترغیب دِلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدائقِ بخشش کا تعارف!

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا بے مثال نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" ہے۔ ولیٔ کامل اور امامِ عشق ومحبت کے نوکِ قلم سے نکلا ہوا ہر ایک شعر قرآن وحدیث کا سچا ترجمان اور ناموسِ مصطفٰے، صحابہ واہلِ بیت اوراولیائے کرام رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی عظمتوں کا سچا محافظ اور ان کے فیوض وبرکات کا سرچشمہ ہے۔ چونکہ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو اردو کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی کامل عبور حاصل تھا، اس لئے آپ نے اُردو کے علاوہ عربی اور فارسی وغیرہ زبانوں میں بھی نعتیں تحریر فرمائی ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنے اس نعتیہ دیوان میں فصاحت وبلاغت کے وہ دریا بہائے کہ زمانے کے کئی نامی گرامی شاعر وادیب، حدائقِ بخشش کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں اور وہ داد وتحسین دیئے بغیر نہیں رہ پاتے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کو حدائقِ بخشش سے اس قدر لگاؤ ہے کہ آپ دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ اپنے بیانات ومدنی مذاکروں میں وقتاً فوقتاً حدائقِ بخشش کے اشعار پڑھتے ہیں بلکہ اپنے مریدین ومتعلقین کو بھی حدائق بخشش پڑھنے اور اپنے پاس رکھنے کی ترغیب ارشاد فرماتے ہیں۔ الغرض حدائقِ بخشش اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا وہ بلند پایہ کارنامہ ہے کہ جس کی بدولت عاشقانِ رسول کے سینوں میں عشقِ مصطفٰے کی شمع فروزاں ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ سے حدائق بخشش خرید کر پڑھئے، آپ کے عشقِ رسول میں اضافہ ہوگا۔ ان شاءاللہ عزوجل

مکتبۃُ المدینہ کا قیام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عِشقِ رسول کی شمع اپنے دل میں جلانے اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم و بیش 97 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے، اِنہی میں سے ایک مکتبۃُ المدینہ بھی ہے۔ دورِ حاضر میں پیغامات کی تَرسِیل اور کتب و رسائل کی اِشاعت کے لئے جدید ذرائع اور وسائل کا اِستعمال بڑی تیزی کے ساتھ عام ہوتا جارہا ہے، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ان جدید ذرائع کو نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے یا دِیگر جائز مقاصد کے لئے ہی استعمال کیا جاتا، مگر افسوس کہ بعض باطِل قوّتوں نے اِن ذرائعِ اِبلاغ کو اپنے مَفادات کی تکمیل کا ہتھیار بنالیا، جس کی مدد سے وہ شب و روز اپنے گُمراہ کُن عَقائد کی تروِیج و اِشاعت کر کے بَھولے بھالے مسلمانوں کو راہِ حق سے ہٹانے میں مَصروف ہیں۔ اَلْغَرَض ایک طرف بے عملی کا سیلاب اپنی تباہیاں مچا رہا تھا تو دوسری طرف بدعقیدگی کے خَوفناک طُوفان کی ہَولناکیاں بربادی کے بھیانک مَناظر پیش کر رہی تھیں، لہٰذا شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فِتَن حالات میں بھی بَدعقیدگی کے اس سیلاب کے آگے بند باندھنے کی اَنتھک کوششیں فرمائیں بالآخر آپ کی مُخلِصانہ کوششیں رنگ لائیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۱۴۰۶ھ بمطابق 1986ء میں تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا شاندار آغاز ہو گیا۔ دعوتِ اسلامی کے اس شُعْبے سے، اوّلاً صِرف بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کی گئیں اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کرم اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نظرِ عنایت سے ایسی تَرَقّی نصیب ہوئی کہ آڈیو کیسٹوں سے اپنے کام کا آغاز کرنے والے اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے تَحت آج بابُ المدینہ (کراچی) میں باقاعدہ پریس (Press) اور وی سی ڈیز (VCDs) مکتب قائم ہیں، جو اس شُعبے سے مُتعَلِّق ہر قسم کی جَدید سَہولیات و ضَروریات سے آراستہ

ہیں۔ اس مُختَصَر عرصے میں مکتبۃُ المدینہ سے جہاں سُنَّتوں بھرے بیانات اور مدنی مُذاکرات کی لاکھوں لاکھ کیسٹیں اور وی سی ڈیز (VCDs) دُنیا بھر میں پہنچیں اور پہنچ رہی ہیں، وہیں اَعْلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دیگر عُلَمائے اَہلسُنَّت کَثَّرَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی کتابیں بھی شائع ہو کر کثیر تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنَّتوں کو زِندہ کرنے کا سبب بن رہی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تمام شُعبہ جات بشمول مکتبۃُ المدینہ کو دن گیارھویں رات بارھویں ترقّی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں ... اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

- اَعْلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سینہ، عِشْقِ مُصْطَفٰے کا گنجینہ تھا، آپ کے ملفوظات، فتاویٰ جات اور نعتیہ اَشعار سے عِشْقِ مصطفٰے کی کرنیں پُھوٹتیں۔
- آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر حُضُورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بہت زِیادہ فَضْل و کرم تھا، حتّٰی کہ دُوسری بار سَفرِ مدینہ کے موقع پر سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حالتِ بیداری میں اپنے دِیدار کا جام بھی پلایا۔
- اَعْلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عقیدتوں کا مرکز مَدِیْنَۃُ الرَّسُوْل تھا اور آپ فَنَا فِی الرَّسُول کے اس اَعْلیٰ مَرتبے پر فائز تھے کہ خُود ہی اِرْشاد فرمادِیا کہ اگر کوئی میرے دل

کے دو ٹکڑے کر دے تو ایک پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) لکھا ہوا پائے گا۔

- آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نامِ اَقْدَس اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے تَعَلُّق و نِسبت رکھنے والی ہر شے کا بے حد اَدَب بجالاتے نیز ساداتِ کرام کے ساتھ تو اس قدر اَدَب و تعظیم والا سُلوک فرماتے کہ دیکھنے والے حیرت میں پڑ جاتے۔
- آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قلمی، زَبانی اور عملی ہر طریقے سے لوگوں کی شَرعی رَہنُمائی فرمائی، خُود بھی اَسلافِ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے نَقْشِ قدم پر چلے اور لوگوں کو بھی ان کے راستے پر چلنے کی تاکید فرماتے رہے۔
- آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ناموسِ رسالت کے سچے پاسبان تھے، عام مُسلمانوں کے لئے اِنتہائی رَحم دِل جبکہ بد دِینوں اور گُستاخانِ رسول و دُشمنانِ صحابہ و اَوْلیا کے لئے شمشیرِ بے نِیام کی مانند تھے، ساری زِندگی بد دِینوں کا قلع قمع کرنے میں مصروف رہے۔
- ترجمۂ قرآن "کنزالایمان" اور نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" آپ کے وہ شاندار کارنامے ہیں کہ انہیں پڑھتے یا سُنتے وَقت سینے میں مَوْجُود دل، عِشْقِ حبیب میں جُھومنے لگتا ہے، اَلْغرض اَعْلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عِشْقِ رسول ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اَعْلیٰ حضرت کے صَدْقے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سچی مَحَبَّت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "چوک درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَعْلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فُیُوض وبَرَکات سے حِصّہ پانے کے لئے آپ بھی مَسلکِ اَعْلیٰ حضرت کی ترجمانی کرنے والی، تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر مدنی اِنْعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا اَوڑھنا بچھونا بنالیجئے، نیز ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "چوک درس" بھی ہے۔ یاد رہے کہ! دَرس و بیان کے ذَرِیعے لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے کی بہت فضیلت ہے، چُنانچہ

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی کہ جس نے بھلائی کا حکم دِیا، بُرائی سے مَنْع کیا اور لوگوں کو میری اِطاعت کی طرف بُلایا، وہ قیامت کے دن میرے عرش کے سائے میں ہو گا۔[(1)] حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا، دِین کا قُطبِ اعظم ہے، (یعنی ایسا اَہم رُکن ہے کہ اِس سے دِین کی تمام چیزیں وابَستہ ہیں) اِسی اَہم کام کے لئے اللّٰہ تعالیٰ نے تمام اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مَبعُوث فرمایا۔[(2)] اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں چوک درس دینے یا سُننے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1...حِلْیَۃُ الْاولیاء، ۶/۳۶، رقم: ۷۷۱۶

2...اِحیاءُ العُلوم، ۲/۳۷۷

مدنی بہار: دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے آخری عشرے کے سنّتوں بھرے اِجتماعی اعتکاف میں شریک، ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ ایک رات میں سویا تو میری قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے خواب میں اِمامِ اَہلسُنَّت، مُجَدِّدِ دین وملّت، عالِمِ شَرِیعَت، پیرِ طریقت، حضرتِ علامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا دِیدار کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز پڑھارہے ہیں اور آپ کے پیچھے وَجِیہ چہروں والے کچھ لوگ نماز ادا کررہے ہیں، جن کے سروں پر سبز سبز عمامے اور بدن پر سنّت کے مطابق سفید لباس تھے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ جب معلومات کیں تو پتا چلا کہ سبز سبز عمامہ دعوتِ اسلامی والے سجاتے ہیں اوران کے امیر، شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہیں۔ پھر مجھے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **''تذکرۂ امام احمد رضا''** پڑھنے کا موقع ملا۔ دل تو پہلے ہی مطمئن تھا، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے محبَّت دیکھ کر میں اور بھی متأثر ہوا اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہاتھوں بیعت ہوکر عطّاری بن گیا۔ اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں دعوتِ اسلامی کے اجتماعی اعتکاف میں شریک ہونے کی سعادت پارہا ہوں اور میں سبز سبز عمامہ سجانے اور سُنَّت کے مطابق ایک مٹھی داڑھی شریف سجانے کی بھی نیّت کرتا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اورآداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ

سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسواک کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدَنی پُھول" سے مسواک کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں:

❀ دو رَکْعَت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی ستّر (70) رَکعتوں سے اَفْضَل ہے۔[2]
❀ مسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کر لو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی اور (یہ) رَبّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے۔[3] ❀ حضرت سَیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: (چندیہ ہیں) مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبّ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔ ❀ حضرت سیِّدنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فُضُول باتوں سے پرہیز، مسواک کا استِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صُحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔[4] ❀ مسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو، مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ❀ مسواک

1...مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2...اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، ۱/۱۰۲، حدیث: ۱۸

3...مُسندِ امام احمد بن حنبل، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

4...اِحیاءُ العُلوم، ۳/۲۷

جب ناقابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ اَدائے سُنَّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وَزن باندھ کر سمندر میں ڈَبو دیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب ''**بہارِ شریعت**'' حِصّہ 16(304 صفحات) نیز 120 صفحات پر مُشتمل کتاب ''**سُنّتیں اور آداب**'' ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمایئے۔ سُنَّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سُنَّتوں کی تَربِیَت کے قافِلے میں بار بار　　　مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃ"۔

پُوچھے گا مولیٰ ہے لایا کیا کیا
میں یہ کہوں گا نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
رکھو لحد میں جس دم عزیزو
مجھ کو سُنانا نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲)جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً**۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا

اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُضُور کی تَعْظِیم بَخْشِش کا سبب بن گئی

حضرتِ سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ بَنی اِسرائیل میں ایک ایسا شَخْص تھا جس نے اپنی زِنْدَگی کے دو سو (200) سال، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں گُزارے، اسی نافرمانی کے عالَم میں اس کی موت واقع ہو گئی، بَنی اِسرائیل نے اس کے مُردہ جِسْم کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے گَنْدَگی کے ڈھیر پر پھینک دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحْی بھیجی کہ اس کو وہاں سے اُٹھاؤ اور اس کی تَجْہِیز و تَکْفِین کر کے اس کی نَمازِ جنازہ پڑھو۔ حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے لوگوں سے اس کے مُتَعَلِّق پُوچھا، تو اُنہوں نے اس کے بدکردار ہونے کی گواہی دی، حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: "یارَبّ عَزَّوَجَلَّ! بَنی اِسرائیل تو اِس کے بدکردار ہونے کی گواہی دے رہے ہیں کہ اس نے اپنی زِنْدَگی کے دو سو (200) سال تیری نافرمانی میں گُزارے ہیں؟" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی کہ یہ ایسا ہی بدکردار تھا، مگر اس کی یہ عادت تھی کہ جب کبھی تَورات شریف پڑھنے کے لئے کھولتا اور محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اسمِ گرامی کی طرف دیکھتا تو اس کو

چُوم کر اپنی آنکھوں سے لگالیتا اور اُن پر دُرُود پڑھا کرتا، پس میں نے اس کے اس عَمَل کی قَدر کی اور اس کے گُناہوں کو مُعاف فرما کر اس کا نکاح ستّر (70) حُوروں کے ساتھ کر دیا۔

(حِلیۃ الاولیاء، ۴/ ۴۵، حدیث: ۴۶۹۵)

گناہ گار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں
کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ

(وسائلِ بخشش، ص۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس ایمان اَفروز حِکایت نے تو اَہْلِ اِیمان کے دِل ودِماغ کو مُعَطَّر کر دیا، وہ شخص کہ جو طویل عرصے تک گُناہوں میں مُبْتلا رہا اور اس دوران نیکیوں کے قریب بھی نہ گیا، لیکن صرف نامِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کے سبب اسے یہ اِنْعام ملا کہ حضرتِ مُوسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بحکمِ خُداوندی اس کی تَجْہِیز و تَکْفِین کا اِنْتِظام فرمایا، اس کے سابقہ تمام گُناہ مُعاف کر دیئے گئے اور وہ رَحْمتِ خُداوَنْدی کا مُسْتَحِق ٹھہرا۔ غور کیجئے کہ جب حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا اُمَّتی نامِ مُصطفٰے کی تَعْظِیم کے سبب بخشش ومغفرت کا حقدار ہو سکتا ہے تو پھر اُمَّتِ مُحَمَّدِیَّہ کا وہ فرد جو اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نہ صرف نام کی تعظیم کرے بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات اور اُس سے نِسْبَت رکھنے والی ہر شے کی تَعْظِیم کو لازِم وضروری جانے تو پھر اس پر رَحْمتِ خُداوَنْدی کی کیسی چھما چھم بارشیں ہوں گی۔ نیز اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نامِ مُبارَک کو تعظیم کی نِیَّت سے چُومنا نہ صِرف جائز ہے بلکہ اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشنودی حاصل کرنے کا ذَریعہ بھی ہے۔ یاد رکھئے! ایمان لانے کے بعد تعظیمِ مُصْطَفٰی ہی مَطْلوب و مَقْصُود ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و مَحبّت پر ہی ایمان کا مدار ہے۔ دَعْویٔ اِیمان کے لیے عظمتِ مُصْطَفٰی کی اَہمیّت و ضرورت پر کئی آیاتِ مُبارَکہ دَلالت کرتی ہیں۔ چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 26، سُوْرَۃُ الْفَتْح، آیت نمبر 8 اور 9 میں اِرْشاد فرماتا ہے۔

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۙ(۸) لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُؕ-وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا(۹) (پارہ:۲۶، الفتح: ۸، ۹)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خُوشی اور ڈر سُناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔

اعلیٰ حَضرت، امامِ اَہلِسنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس آیتِ کریمہ کے ضِمن میں جو اِرْشاد فرمایا اس کا خُلاصہ یہ ہے: مُسلمانو! دیکھو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دِینِ اِسْلام بھیجنے، قرآنِ مَجید اُتارنے کا مَقْصد تین (3) باتیں اِرْشاد فرمائی ہیں: پہلی یہ کہ اللہ و رَسُول پر ایمان لانا، دُوسری یہ کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیم کرنا، تیسری یہ کہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی عِبادَت کرنا۔ ان تینوں باتوں کی بہترین تَرتِیب تو دیکھئے، سب سے پہلے اِیمان کا ذِکْر فرمایا اور سب سے آخر میں اپنی عبادت کا اور درمیان میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیم کا حکم اِرْشاد فرمایا، کیونکہ اِیمان کے بغیر حُضُور کی تعظیم فائدہ نہ دے گی۔ بہت سے غَیرمُسلِم ایسے ہیں کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعظِیم و تکرِیم اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر غیر مسلموں کی طرف سے کیے جانے والے اِعتراضات کے جوابات میں کتابیں لکھتے اور لیکچر دیتے ہیں، مگر چُونکہ ایمان نہ لائے، تو اِن کا اِعْتِراضات کے جواب دینا فائدہ مَنْد نہیں ہوگا، کیونکہ یہ ظاہِری تَعْظِیم ہے، اگر دِل میں حُضُورِ اَقْدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی

عَظَمَت ہوتی تو ضَرُور ایمان لاتے۔ کیونکہ جب تک نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سچی تعظیم نہ ہو تو اگرچہ ساری زِنْدگی عِبادَتِ اِلٰہی میں گُزرے، سب بے کار ہے اور بار گاہِ اِلٰہی میں اَصْلاً قابلِ قَبول نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ ایسوں کے بارے میں فرماتا ہے:

وَ قَدِمْنَاۤ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾ (پارہ:۱۹، الفرقان:۲۳)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ انہوں نے کام کئے تھے ہم نے قَصْد فرما کر انہیں باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرّے کر دیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں۔

اور یہ بھی اِرْشاد فرماتا ہے:

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿۴﴾ (پارہ:۳۰، الغاشیہ:۳، ۴)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: کام کریں مَشَقَّت جھیلیں، جائیں بھڑکتی آگ میں۔

یعنی عَمَل کریں، مَشَقَّتیں اُٹھائیں اور بدلہ کیا ہو گا؟ یہی کہ بَھڑکتی آگ میں جائیں گے۔

(فتاویٰ رضویہ:۳۰/۳۰۷، ملخصاً)

آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے		پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ مُبارَکہ اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِرْشاداتِ عالیہ سے واضح ہوا کہ تعظیمِ مُصْطَفٰی ہی اَصْلِ ایمان ہے۔ اگر کوئی شَخْص عظمتِ مُصْطَفٰی سے پہلو تَہی (کنارہ کشی) کرتے ہوئے دِیگر نیک اعمال کی سَعی (کوشش) کرتا ہے، تو اس کا کوئی عمل قابلِ قَبول نہ ہو گا۔ تعظیمِ مُصطفٰے میں ذَرا سی خامی تمام نیک اعمال کی بَربادی کا باعث بن سکتی ہے۔ جیسا کہ پارہ 26 **سُوْرَةُ الْحُجُرٰت** کی آیت نمبر 2 میں اِرْشادِ باری تَعَالٰی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی

فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۲﴾

(پارہ:۲۶،الحجرات:۲)

نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت (ضائع) نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

مُفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ حُضُور کی اَدنیٰ بے اَدَبی کُفر ہے، کیونکہ کُفر ہی سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں، جب ان کی بارگاہ میں اُونچی آواز سے بولنے پر نیکیاں برباد ہیں، تو دُوسری بے اَدَبی کا ذِکر ہی کیا ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ نہ ان کے حُضُور چِلاّ کر بولو، نہ انہیں عام اَلْقاب سے پُکارو، جن سے ایک دوسرے کو پُکارتے ہیں، چچا، ابّا، بھائی، بشر نہ کہو، رَسُوْلُ الله، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن کہو۔(نورالعرفان:۸۲۳)

بارگاہِ ناز میں آہستہ بول	ہو نہ سب کچھ رائیگاں آہستہ چل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے !اللہُ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کا پاک کلام سَیِّدُ الْاِنْسِ وَالْجان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت و شان میں رَطْبُ اللِّسان ہے اور ہمیں اُن کے دَر کی حاضری کے آداب سکھا رہا ہے کہ دَربارِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں صرف آواز کا بُلند ہو جانا ہی اتنا بڑا جُرم ہے کہ اس کی وجہ سے تمام نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دُنیاوی بادشاہوں کے دَرباری آداب، انسانی ساخت (انسانوں کے بنائے ہوئے) ہیں، مگر حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے دروازے شریف کے آداب رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) نے بنائے، (اور) رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) نے (ہی) سِکھائے، نیز یہ آداب صرف اِنسانوں پر ہی جاری نہیں بلکہ جِنّ و اِنْس و فرشتے

سب پر جاری (ہوتے) ہیں۔ فرشتے بھی اِجازت لے کر دولت خانہ میں حاضری دیتے تھے، پھر یہ آداب ہمیشہ کے لیے ہیں۔ (نورالعرفان:۸۲۳)

تِرے رُتبہ میں جس نے چون وچرا کی		نہ سمجھا وہ بدبخت رُتبہ خدا کا

(ذوقِ نعت، ص۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تمام ہی اَنبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام واجبُ الِاحترام اور لائقِ تعظیم ہیں، قرآنِ کریم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مُختلف مَقامات پر انبیائے کرام کی تعظیم کا حکم اِرشاد فرمایا اور اس حکم کی بَجا آوری کرنے والوں کو اِنْعام واِکْرام سے نوازنے کا وَعْدہ بھی فرمایا ہے۔ چُنانچہ پارہ 6 سُوۡرَۃُ الۡمَآئِدَۃ کی آیت نمبر 12 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَاٰمَنۡتُمۡ بِرُسُلِیۡ وَعَزَّرۡتُمُوۡہُمۡ وَاَقۡرَضۡتُمُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا لَّاُکَفِّرَنَّ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَلَاُدۡخِلَنَّکُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ ۚ		تَرجَمۂ کنزالایمان: اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرضِ حسن دو تو بے شک میں تمہارے گُناہ اُتاردوں گا اور ضَرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رَواں

بالخُصُوص حُضُور عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام پر ایمان لانے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کرنے والوں کو فَلاح وکامرانی کی بِشارت عطافرمائی ہے: چُنانچہ پارہ 9 سُوۡرَۃُ الۡاَعۡرَاف کی آیت نمبر 157 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

فَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِہٖ وَعَزَّرُوۡہُ وَنَصَرُوۡہُ وَاتَّبَعُوا النُّوۡرَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ مَعَہٗۤ ۙ		تَرجَمۂ کنزالایمان: تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نُور کی پیروی کریں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾	جو اس کے ساتھ اُترا وہی بامُراد ہوئے۔

یادرکھئے! یہ اِنعامات اُسی وَقْت حاصل ہوں گے کہ جب ہم ہر مُعاملے میں تمام انبیا عَلَیۡہِمُ السَّلَام خُصُوصاً سَیِّدُ الانبیا، محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیم وتَوقیر کو اپنے اِیمان کا حصّہ سمجھیں گے اوران کی اَدْنیٰ سے اَدْنیٰ توہین سے بھی بچنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آدابِ نبوی سکھاتے ہوئے جہاں بارگاہِ رسالت میں آواز بُلند کرنے سے منع فرمایا، وہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عامیانہ اَنْداز میں پُکارنے کی بھی مُمانعت فرمائی ہے۔ چُنانچہ پارہ 18، سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت نمبر 63 میں اِرشاد ہوتا ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ	تَرجَمۂ کنزالایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے

(پارہ:۱۸، النور:۶۳)

صَدْرُ الاَفاضِل، حضرتِ علامہ مولانا سَیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: (اس آیت کے) ایک معنیٰ مُفسِّرین نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ (جب کوئی) رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نِدا کرے (پُکارے) تو اَدَب و تکریم اور تَوقِیر و تعظیم کے ساتھ آپ کے مُعَظَّم اَلقاب سے نرم آواز کے ساتھ مُتَواضِعَانہ و مُنْکَسِرَانہ (عاجزی والے) لہجہ میں "یَانَبِیَّ اللّٰہ! یَارَسُوْلَ اللّٰہ! یَاحَبِیْبَ اللّٰہ!" کہہ کر۔ (تفسیر خزائن العرفان، پارہ:۱۸، سورۃ النور: تحت الآیۃ:۶۳)

اِمامُ المُفسرین، حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ اِرشاد فرماتے ہیں: پہلے حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو یا مُحَمَّدُ، یا اَبَاالْقَاسِم کہا جاتا، جب اللہ تَعَالٰی نے اپنے نبی کی تعظیم کو اس

سے نَہی (مُمانَعت) فرمائی، تو صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) **یَا نَبِیَّ الله، یَا رَسُوْلَ الله** کہا کرتے۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الاول، الجزء الاول ص۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حُضُورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کا مُعامَلہ کس قدر اَہم ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یہ بات بھی ناپسند ہے کہ کوئی میرے حبیب (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا نام لے مُخاطب کرے۔ عُلماء تصریح (وضاحت) فرماتے ہیں: **حُضُورِ اَقدس** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نام لے کر نِدا کرنی حَرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ: ۳۰/۱۵۷) یاد رہے! **حُضُور** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعظیم صِرف حیاتِ ظاہری تک مَحْدُود نہیں تھی بلکہ رہتی دُنیا تک آنے والے ہر مُسلمان پر آپ کی شان وعظمت کو تسلیم کرنا لازِم ہے۔

حضرتِ علامہ اِسمٰعیل حقّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **حُضُور** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ظاہِری حَیات اور بعدِ پردہ پوشی (ظاہری وَفات کے بعد) غَرَض ہر حالت میں **حُضُور** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم وتوقیر اُمَّت پہ لازِم اور ضَروری ہے کیونکہ دِلوں میں جتنی حُضُور کی تعظیم بڑھے گی اِتنا ہی نُورِ ایمان میں اِضافہ ہوتا رہے گا۔ (تفسیر روح البیان ج۷، ص۲۱۶)

خاک ہوکر عشق میں آرام سے سونا مِلا
جان کی اِکسیر ہے اُلفت رسول اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص:۱۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا **حُضُورِ اَقدس** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عشق و مَحبَّت اور ہر مُعاملے میں آپ کا بے حد اَدب، ایمان میں اضافے کا سبب اور اِیمان کی جڑ ہے۔ اس کو یُوں سمجھئے

کہ اگر کسی درخت کی جڑ ہی کٹ جائے تو وہ درخت سُوکھ جاتا ہے اور اس پر لگے ہوئے پھل اور پھول گل سڑ کے جھڑ جاتے ہیں، اِسی طرح تعظیمِ مُصطفٰی، اِیمان کے پودے کی جڑ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے بغیر ایمان کا پودا بھی ہرا بھرا نہیں رہ سکتا اور نیک اَعمال کی صُورت میں اس پر لگے ہوئے پھل اور پھول ضائع ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اپنی نیکیوں کو باقی رکھنے اور شجرِ ایمان کو بڑھانے کیلئے اَدبِ رسول کو لازِم سمجھئے۔ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان نے تعظیمِ مُصطفٰی کی ایسی داستانیں تحریر فرمائیں کہ اس کی مِثال ملنا ناممکن ہے۔ آیئے! شمعِ رسالت کے ان پروانوں کے عشقِ مُصطفٰی کے چند واقعات سُنتے ہیں۔

1. روایت میں ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ، کمالِ اَدب واِحترام کی وجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دروازہ ناخنوں سے کھٹکھٹاتے تھے۔ (شرح شفا للملا علی قاری ج ۲، ص ۷۱)

2. اسی طرح صُلحِ حُدَیبیہ کے سال قُریش نے حضرت سَیِّدُنا عُروہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کو (جو ابھی ایمان نہ لائے تھے)، شہنشاہِ دو عالَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بھیجا، اُنہوں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب وُضو فرماتے تو صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان وضو کا پانی حاصل کرنے کے لئے اس قدر تیزی سے بڑھتے کہ یُوں معلوم ہوتا، جیسے ایک دوسرے سے لڑ پڑیں گے۔ جب لُعابِ مُبارَک ڈالتے یا ناک صاف کرتے تو صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان اسے ہاتھوں میں لے کر (بطورِ تبرُّک) اپنے چہرے اور جسم پر مَل لیتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں کوئی حکم دیتے تو فوراً تعمیل کرتے اور جب گفتگو فرماتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے خاموش رہتے اور اَزراہِ تعظیم، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھتے۔ جب حضرت سَیِّدُنا عُروہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ اَہلِ مکہ کے پاس واپس گئے تو ان سے کہا: اے گروہِ قُریش! میں قیصر و کِسریٰ اور نجّاشی کے درباروں میں بھی گیا ہوں، لیکن خدا کی

قسم! میں نے کسی بادشاہ کی اُس کی قوم میں ایسی شان و شوکت اور قدْر و منْزِلت نہیں دیکھی، جیسی شان (حضرت) محمد (مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ان کے صحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) میں دیکھی ہے۔ (شفا، فصل فی عادۃ الصحابۃ فی تعظیمہ، ۲/۳۸)

3. ایک بار حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چچا حضرتِ سَیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پُوچھا گیا: **اَنْتَ اَکْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللہ**؟ یعنی آپ بڑے ہیں یا، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بڑے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیتے ہوئے اِرْشاد فرمایا: **ھُوَ اَکْبَرُ مِنِّیْ وَاَنَا کُنْتُ قَبْلَہٗ**۔ یعنی بڑے تو وہی ہیں، بس پیدا میں ان سے پہلے ہوا ہوں۔ (کنز العمال: ۱۳/ ۲۲۴ حدیث: ۳۷۳۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسی والہانہ محبّت اور تعظیم کیا کرتے تھے کہ عمر میں بڑے ہونے کے باوُجود بھی بڑائی کی نسبت رَسُوْلُ اللہ کی طرف ہی کرتے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی عشقِ مُصْطَفٰی کی شمع نہ صرف اپنے دل میں روشن کریں بلکہ اپنی اَوْلاد کو بھی اَسْلاف کے عشقِ رسول کے پیارے پیارے واقعات سُنا کر بچپن ہی سے ان کے دل میں محبّتِ رسول کو راسخ کریں۔ اس کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 274 صفحات پر مُشتمل کتاب "**صحابۂ کرام کا عشقِ رسول**" کا مُطالَعہ بے حد مُفید رہے گا۔ اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ہر ماہ کم اَزْ کم تین (3) دن، مدنی قافلے میں سفر، مدنی اِنْعامات پر عمل، مدنی مُذاکروں اور ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عشقِ رسول کی دولت نصیب ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ایک مسلمان کیلئے تعظیمِ مُصْطَفٰی کس قدر اَہمیّت

کی حامل ہے کہ اس کے بغیر دَعْویٔ ایمان ہی بے کار ہے۔ یاد رکھئے! جس طرح خُود تاجدارِ اَنبیا، سرورِ ہر دوسَرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ اَقْدس کی تعظیم ضروری ہے، اِسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے والے اَصْحاب و اَزْواج، آل واَوْلاد اور تَبَرُّکات کے ساتھ ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذِکْرِ اَقْدس کی بھی تعظیم ضروری ہے۔ یُوں تو تمام ہی دِینی محافل میں ذِکْرِ مُصْطَفٰے کیا جاتا ہے، لیکن خاص کر اِجتماعِ میلاد میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْرِ خَیْر کیا جاتا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کو بیان کیا جاتا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مُبارکہ کے پیارے واقعات سُنائے جاتے ہیں، لہٰذا جشنِ عیدِ میلادُ النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ منانا بھی تعظیمِ مُصْطَفٰے ہی کی ایک صُورت ہے۔" (روح البیان، ج۹، ص۵٦)

اِمام جلالُ الدِّین سُیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ: مِیلادِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منانے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مرتبے کی تعظیم ہے۔ (الحاوی للفتاوی، ج۱، ص۲۲۲) اسی طرح محمد بن یُوسف صالحی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مِیلاد منانے سے آپ کی مَحبَّت اور تعظیم ہوتی ہے۔ (سبل الھدی والرشاد، ج۱، ص۳٦۵) ہماری خُوش نصیبی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عنقریب رَبِیْعُ الْاَوَّل کا مُبارَک مہینہ ہمارے درمیان جَلوہ گر ہونے والا ہے، اس رحمتوں والے مہینے کے آتے ہی عاشقانِ رسول کے دلوں میں خُوشیوں کی لہر دوڑ جاتی ہے اور وہ جشنِ عید میلادُ النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تیاریوں میں مصروف ہوجاتے ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد پر تو پُوری کائنات مَسْرور ہوگئی، عرش خُوشی سے جُھوم اُٹھا، کُرسی بھی خُوشی سے اِترانے لگی اور جِنّوں کو آسمان پر جانے سے روک دیا گیا، تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: بے شک ہمیں اپنے راستے میں بڑی مَشَقَّت کا سامنا ہوا ہے اور فرشتے اِنتہائی خُوشی و رُعب سے تسبیح خوانی کرنے لگے، ہوائیں جُھوم جُھوم کر چلنے لگیں اور بادلوں کو ظاہر کردیا، باغات میں ٹہنیاں جُھکنے لگیں اور کائنات کے گوشے گوشے سے "اَھْلًا وَّسَھْلًا

مَرْحَبًا" کی صدائیں آنے لگیں۔(الروض الفائق، ص۲۴۳)اَلْغَرَض! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری سَراسَر رحمتوں اور برکتوں کا مَنْبَع ہے، چُنانچہ اَصحابِ فیل کی ہلاکت کا واقعہ، فارس کے مجوسیوں کی ایک ہزار(1000)سال سے جَلائی ہوئی آگ کا ایک لمحہ میں بجھ جانا، کسریٰ کے محل کا زَلزلہ اور اس کے چودہ (14) کنگروں کا مُنْھَدِم (زمین بوس) ہو جانا، "ہَمدان" اور "قُم" کے درمیان چھ(6) مِیل لمبے چھ(6) میل چوڑے "بُحَیْرۂ ساوہ" کا یکایک بالکل خُشک ہو جانا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی والدہ کے بدنِ مُبارَک سے ایک ایسے نُور کا نکلنا، جس سے "بصریٰ" کے محل روشن ہو گئے۔(المواھب اللدنیۃ وشرح الزرقانی، ولادتہ...الخ، ۱/۱۶۷، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۱) یہ تمام واقعات اسی سلسلہ کی کَڑیاں ہیں، جو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری سے پہلے ہی "مُبَشِّرات" (خُوشخبری دینے والے) بن کر عالَمِ کائنات کو یہ خُوشخبری دینے لگے کہ

مُبارَک ہو وہ شہ پردے سے باہر آنے والا ہے
گدائی کو زمانہ جس کے دَر پر آنے والا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جَشنِ عیدِ مِیلادُ النبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَنانا ایک مُبارک کام ہے، اس کے مَنانے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بے شُمار دِینی و دُنیاوی رحمتیں ملتی ہیں۔ جیسا کہ تفسیرِ رُوحُ الْبیان میں ہے کہ محفلِ میلاد شریف کی برکت سال بھر تک گھر میں رہتی ہے۔(روح البیان، ۹/۵۷) اسی طرح حضرت سیِّدُنا امام قَسْطَلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "وِلادَتِ باسعادت کے ایّام میں محفلِ میلاد کرنے کے خَواص (خُصُوصِیَّت) سے یہ اَمر مُجرَّب (یعنی تجربہ شُدہ بات) ہے کہ اس سال اَمن و اَمان رہتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شخص پر رحمت نازِل فرمائے، جس نے ماہِ وِلادَت کی راتوں کو عید بنا لیا۔" (مواھِبُ اللدُنّیۃ ج ا ص ۱۴۸) جَشنِ میلاد مَنانے والے کو دُنیاوی برکتوں کے ساتھ ساتھ جنَّت کی بشارت بھی ہے۔ شَیخِ مُحَقِّق حضرت شاہ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کی رات خُوشی مَنانے والوں کی جَزاء یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اپنے فَضل و کرم سے **جَنّٰتُ النَّعِیم** میں داخِل فرمائے گا۔ مُسلمان ہمیشہ سے مَحفلِ میلاد مُنعَقِد کرتے آئے ہیں اور وِلادَت کی خُوشی میں دعوتیں دیتے، کھانے پکواتے اور خُوب صَدَقہ و خیرات دیتے آئے ہیں۔ خُوب خُوشی کا اِظہار کرتے اور دل کھول کر خَرچ کرتے ہیں نیز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ باسعادت کے ذِکر کا اِہتِمام کرتے ہیں اور اپنے مکانوں کو سَجاتے ہیں اور اِن تمام اَفعالِ حَسَنہ (اچھے کاموں) کی بَرَکت سے ان لوگوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتوں کا نُزول ہوتا ہے۔ (مَاثَبَتَ مِنَ السُّنَّۃ ص ۷۴ ملخصاً، صبح بہاراں، ص ۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد مَنانے والوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کس قدر خُوش ہوتا ہے اور انہیں کیسے کیسے عَظِیمُ الشَّان اِنعام واِکرام سے نوازتا ہے۔ لہٰذا جشنِ وِلادت کی خُوشی میں مسجِدوں، گھروں، دُکانوں اور سُواریوں پر نیز اپنے مَحَلّے میں بھی سبز سبز پرچم لہرایئے، خُوب چَراغاں کیجئے یا کم اَز کم بارہ (12) بَلب تو ضَرور روشن کیجئے۔ ربیعُ الاوّل کی بارھویں رات حُصُولِ ثَواب کی نیّت سے اجتِماعِ ذِکر و نعت میں شرکت کیجئے اور صُبحِ صادِق کے وَقت سبز سبز پرچم اُٹھائے دُرُود و سلام پڑھتے ہوئے اَشکبار آنکھوں کے ساتھ صُبحِ بہاراں کا اِستِقبال کیجئے۔

12 ربیعُ الاوّل کے دن ہوسکے تو روزہ بھی رکھ لیجئے کہ ہمارے پیارے آقا، مَکّی مَدَنی مصطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یَومِ وِلادت مَنایا کرتے تھے، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا اَبُو قَتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: بارگاہِ رِسالت میں پیر کے روزے کے بارے میں دَریافت کیا گیا تو اِرشاد فرمایا: "اِسی دن میری وِلادَت ہوئی اور اسی روز مجھ پر وَحی نازِل ہوئی۔" (صَحِیح مُسلِم ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۲) یاد رہے! نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادَت پر خُوشی مَنانے کا حکم قرآنِ کریم سے ثابت ہے۔ چُنانچہ پارہ 11 سُورہ یُونُس کی آیت نمبر 58 میں اِرشاد ہوتا ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْاؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ (پارہ ۱۱، یونس ۵۸)

تَرجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فَضْل اور اُسی کی رَحْمت اور اِسی پر چاہیے کہ خُوشی کریں وہ اُن کے سب دَھن دولت سے بہتر ہے۔

مُفسرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت، مُفْتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: اے مَحْبُوب! لوگوں کو یہ خُوشخبری دے کر انہیں یہ حکم بھی دو کہ اللہ(عَزَّوَجَلَّ) کے فَضْل اور اس کی رَحْمت ملنے پر خُوب خُوشیاں مَناؤ۔ عُمُومی خُوشی تو ہر وَقْت مَناؤ، خُصُوصی خُوشی اُن تاریخوں میں جن میں یہ نِعْمت آئی یعنی رَمَضان، خُصُوصاً شَبِ قدر اور رَبِیْعُ الْاَوَّل خُصُوصاً بارہویں تاریخ میں کہ رَمَضان میں اللہ(عَزَّوَجَلَّ) کا فَضْل قُرآن آیا اور رَبِیْعُ الْاَوَّل میں رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن، یعنی محمدِ مُصْطَفٰی (صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پیدا ہوئے۔ یہ فَضْل و رَحْمت یا اُن کی خُوشی مَنانا، تُمہارے دُنْیوی جَمْع کیے ہوئے مال و مَتاع، رُوپیہ، مَکان، جائیداد، جانور، کھیتی باڑی بلکہ اَوْلاد وغیرہ سب سے بہتر ہے کہ اس خُوشی کا نَفْع شَخْصی نہیں بلکہ قومی ہے۔ وَقْتی نہیں بلکہ دائمی ہے۔ صرف دُنیا میں نہیں بلکہ دِین و دُنیا دونوں میں ہے۔ جِسْمانی نہیں بلکہ دِلی اور رُوحانی ہے۔ برباد نہیں بلکہ اِس پر ثَواب ہے۔ (تفسیرِ نعیمی: ۱۱/ ۳۶۹)

دُھوم مچاتے رہیں اور مناتے رہیں		عیدِ میلاد ہم، تاجدارِ حرم
عید میلاد میں، گاڑیں گے یاد میں		سبز پیارا عَلَم، تاجدارِ حرم

(وسائلِ بخشش)

اَہلِ سُنَّت کا مذہب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَہلسنَّت کے مذہب میں مَجلسِ میلادِپاک اَفْضَل ترین مَنْدُوبات (مُستحبات) اوراعلیٰ ترین نیک کاموں میں سے ہے۔(الحق المبین، ص:۱۰۰)

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت عَلّامہ مَولانا مُفْتی محمد اَمْجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مِیلاد شَریف یعنی حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادَتِ اَقْدَس کا بَیان جائز ہے۔ اِسی کے ضِمْن میں اس مَجْلِسِ پاک میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فَضائل ومُعْجِزات وسِیَر (خصلتیں) و حالات وحَیات ورضاعَت وبِعْثَت کے واقعات بھی بَیان ہوتے ہیں، ان چیزوں کا ذِکر احادیث میں بھی ہے اور قُرآنِ مجید میں بھی۔ اگر مُسلمان اپنی مَحفِل میں بَیان کریں، بلکہ خاص ان باتوں کے بَیان کرنے کے لیے مَحفِل مُنْعَقِد کریں، تو اس کے ناجائز ہونے کی کوئی وَجہ نہیں۔ اس مَجْلِس کے لیے لوگوں کو بُلانا اور شَریک کرنا خَیر کی طَرف بُلانا ہے، جِس طرح وَعْظ اور جَلسوں کے اِعْلان کیے جاتے ہیں، اِشْتِہارات چھپوا کر تَقْسِیم کیے جاتے ہیں، اَخْبارات میں اس کے مُتَعَلِّق مَضامِین شائع کیے جاتے ہیں اور ان کی وجہ سے وہ وَعْظ اور جَلسے ناجائز نہیں ہوجاتے، اسی طَرح ذِکرِ پاک کے لیے بُلاوا دینے سے اس مَجْلِس کو ناجائز وبِدعَت نہیں کہا جاسکتا۔ (بہار شریعت، ج:۳، ص:۶۴۴۔۶۴۵)

ربیعِ پاک تجھ پر اَہلسُنَّت کیوں نہ قُرباں ہوں
کہ تیری بارھویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

(قبالہ بخشش، ص ۳۷)

عیدِ میلادُ النَّبی اور دعوتِ اسلامی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُسلمانوں کیلئے سُلطانِ مدینۂ منوّرہ، شَہَنْشاہِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یَومِ وِلادَت سے بڑھ کر اور کون سا دن "یومِ اِنعام" ہو سکتا ہے؟ کیونکہ کائنات کی تمام رونقیں اور تمام نعمتیں اُنہی کے طُفیل تو ملی ہیں اور یہ دن تو عیدوں سے بھی بڑھ کر ہے، کہ دونوں عیدیں بھی اسی کے صَدقے میں نصیب ہوئیں ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام پاکستان سمیت مختلف مقامات پر ہر سال عیدِ میلادُ النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ شاندار طریقے سے مَنائی جاتی ہے۔ ربیعُ الاوّل کی ۱۲ویں شب کو عظیم الشّان اجتماعِ میلاد کا اِنعقاد ہوتا ہے اور عید کے روز (12 ربیع الاوّل) "مرحبا یا مُصطفٰی" کی دُھومیں مَچاتے ہوئے بے شُمار جُلوسِ میلاد نکالے جاتے ہیں، جن میں لاکھوں عاشقانِ رسول شریک ہوتے ہیں۔

عیدِ میلادُ النَّبی تو عید کی بھی عید ہے
بالیقیں ہے عیدِ عیداں عیدِ میلاد النَّبی

(وسائلِ بخشش ص380)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مکتوبِ عطّار:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر اَہَم کام کے کچھ ضروری آداب ہوتے ہیں، جَشنِ میلادُ النَّبی مَنانے کے آداب میں سے یہ ہے کہ تَمام غیر شَرعی کاموں سے اِجْتناب کیا جائے، مثلاً گلی یا سڑک وغیرہ پر اِس طرح سَجاوٹ کرنا کہ جس سے گاڑی والوں اور پیدل چلنے والوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے، ناجائز ہے۔ چَراغاں دیکھنے کیلئے عورتوں کا اَجنبی مَردوں کے درمیان بے پردہ نکلنا نیز باپردہ عورتوں کا بھی مُروَّجہ انداز میں مَردوں میں اِخْتِلاط (یعنی خلط ملط ہونا) انتہائی اَفسوس ناک ہے، نیز بجلی کی چوری بھی ناجائز

ہے، لہٰذا اس سلسلے میں بجلی فَراہم کرنے والے اِدارے سے رابِطہ کر کے جائزذَرائع سے چَراغاں کی ترکیب بنایئے۔ جُلوسِ میلاد میں حتَّی الْاِمکان باوُضُو رہئے، نَمازِ باجماعت کی پابندی کا خیال رکھئے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جَشنِ میلاد مَنانے کے بارے میں اپنے ایک مکتوب میں کچھ اَہَم مدنی پُھول عطا فرمائے ہیں۔ آیئے! ہم بھی اس مکتوبِ عطار کو توجہ کے ساتھ سُنتے ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطّارؔ قادِری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے تمام عاشِقانِ رسول اسلامی بھائیوں / اسلامی بہنوں کی خِدمتوں میں جَشنِ وِلادَت کی خوشی میں لہراتے ہوئے سبز سبز پرچموں، جگمگاتے بلبوں اور ننھے ننھے قُمقُموں کو چومتا ہوا، جھومتا ہوا شہد سے بھی میٹھا مِیٹھا مَدَنی سلام، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال۔

تم بھی کرکے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ
اُونچے میں اُونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

چاند رات کو ان اَلفاظ میں تین(3) بار مَساجِد میں اِعْلان کروایئے: ”تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو مُبارَک ہو کہ ربیعُ النُّور شریف کا چاند نظر آگیا ہے۔“

ربیعُ النُّور اُمّیدوں کی دُنیا ساتھ لے آیا
دُعاؤں کی قَبولیَّت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

مَرد کا داڑھی مُنڈوانا یا ایک مُٹّھی سے گھٹانا، دونوں حرام ہے۔ اسلامی بہن کا بے پردَگی کرنا حرام ہے۔ برائے کرم! رَبیعُ النُّور شریف کی بَرَکت سے اسلامی بھائی ہمیشہ کیلئے ایک مُٹّھی داڑھی اور اسلامی بہنیں

مُستَقِل شَرعی پَردہ اور زَہے قسمت! مَدَنی بُرقع پہننے کی نِیَّت کریں۔(مَرد کا داڑھی مُنڈانا یا ایک مٹّھی سے گھٹانا اور عورت کا بے پردَگی کرنا حرام اور فوراً توبہ کرکے ان گُناہوں سے باز آنا واجِب ہے۔)

جُھک گیا کعبہ سبھی بُت مُنہ کے بَل اَوندھے گِرے
دَبدبہ آمد کا تھا ، اَھلًا وَّ سَھلًا مرحبا

(وسائلِ بخشش ص ۱۴۷)

سُنَّتوں اور نیکیوں پر اِستِقامت پانے کا عظیم مَدَنی نُسخہ یہ ہے کہ تمام عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں روزانہ "فکرِ مدینہ" کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کے رِسالے پُر کرکے ہر ماہ (کی پہلی تاریخ کو) جَمع کروانے کی نِیَّت کریں، ہاتھ اُٹھا کر کہئے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بدلیاں رَحمت کی چھائیں بُوندیاں رَحمت کی آئیں
اب مُرادیں دل کی پائیں آمدِ شاہِ عَرَب ہے

(قبالۂ بخشش ص ۱۸۴)

تمام عاشقانِ رسول بشُمول نگران وذِمّہ داران، رَبیعُ النُّور شریف میں خُصُوصِیَّت کے ساتھ کم اَزْکم تین(3) روزہ مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں اور اسلامی بہنیں 30 دن تک روزانہ گھر کے اندر (صِرف گھر کی اسلامی بہنوں اور مَحرموں میں) درسِ فیضانِ سُنَّت جاری کریں اور پھر آئندہ بھی روزانہ جاری رکھنے کی نیّت فرمائیں۔

لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو
سیکھنے سُنَّتیں قافِلے میں چلو

اپنی مسجِد، گھر، دُکان، کارخانہ وغیرہ پر 12 عَدَد ورنہ کم اَزْکم ایک عَدَد سبز سبز پرچم ربیعُ النُّور شریف کی چاند رات سے لیکر سارا مہینہ لہرائیے۔ بسوں، ویگنوں، ٹرکوں، ٹرالوں، ٹیکسیوں، رکشوں وغیرہ پر ضرور تاً اپنے پلّے سے پرچم خرید کر باندھ دیجئے۔ اپنی سائیکل، اسکوٹر اور کار پر بھی لگائیے۔ ہر طرف سبز سبز پرچموں کی بہاریں مسکراتی نظر آئیں گی۔ عُموماً ٹرکوں کے پیچھے جانداروں کی بڑی بڑی تصویریں اور بے ہُودہ اَشْعار لکھے ہوتے ہیں۔ میری آرزُو ہے کہ ٹرکوں، بسوں، ویگنوں، رکشوں، ٹیکسیوں، سُوزوکیوں اور کاروں وغیرہ کے پیچھے نُمایاں اَلفاظ میں تحریر ہو، **مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے**۔ مالِکانِ بس اور ٹرانسپورٹ والوں سے ملکر مَدَنی ترکیبیں کیجئے اور سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ کے دل کی دُعائیں لیجئے۔

ضَروری اِحْتیاط: اگر جھنڈے پر نَقشِ نَعلِ پاک یا کوئی لکھائی ہو تو اس بات کا خیال رکھئے کہ نہ وہ لیرے لیرے ہو، نہ ہی زمین پر تشریف لائے۔ نیز جُوں ہی ربیعُ النُّور شریف کا مہینہ تشریف لے جائے فوراً اُتار لیجئے۔ اگر احتیاط نہیں کرپاتے اور بے اَدَبی ہو جاتی ہے تو بِغیر نقش و تحریر کے سادَہ سبز پرچم لہرائیے۔

(سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ بھی حتَّی الامکان اپنے مکانِ بے نشان بنام ''بیتُ الفنا'' پر سادہ جھنڈے لگواتا ہے)

نبی کا جھنڈا لیکر نکلو دُنیا پر چھا جاؤ
نبی کا جھنڈا اَمْن کا جَھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

اپنے گھر پر ۱۲ جھالَروں (یعنی لڑیوں) یا کم اَزْ کم ۱۲ بلبوں سے نیز اپنی مسجِد و محَلّے میں بھی ۱۲ دن تک خُوب چَراغاں کیجئے۔ (مگر ان کاموں کیلئے بجلی چوری کرنا حرام ہے۔ لہٰذا اس سلسلے میں بجلی فَراہَم کرنے والے اِدارے سے رابِطہ کرکے جائز ذرائِع کی ترکیب بنایئے) سارے عَلاقے کو سبز سبز پرچموں اور رنگ برنگے بلبوں سے سَجا کر دُلہن بنا دیجئے۔ مسجِد اور گھر کی چھت پر چوک وغیرہ پر، راہگیروں اور سُواریوں کو تکلیف سے بچاتے

ہوئے حُقوقِ عامّہ تَلَف کئے بِغیر فضا میں مُعلَّق ۱۲ میٹر یا حسبِ ضَرورت سائز کے بڑے بڑے پرچم لہرائیے۔ بیچ سڑک پر پرچم مت گاڑیئے کہ اس سے ٹریفک کا نظام مُتاثِر ہوتا ہے۔ نیز گلی وغیرہ کہیں بھی اِس طرح کی سجاوٹ نہ کیجئے، جس سے مسلمانوں کا راستہ تنگ ہو اور اُن کی حق تلفی اور دل آزاری ہو۔

مَشرق و مَغرب میں اِک اِک بامِ کعبہ پر بھی ایک
نَصب پرچم ہوگیا، اَھْلاً وَّ سَھْلاً مرحبا

(وسائلِ بخشش ص ۱۴۶)

ہر اسلامی بھائی حسبِ توفیق زِیادہ، ورنہ کم اَزْکم ۱۲ روپے کے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسائل اور مَدَنی پھُولوں کے مُختلف پمفلٹ، جُلُوسِ میلاد میں بانٹے اوراسلامی بہنیں بھی تقسیم کروائیں۔اِسی طرح سارا سال اپنی دُکان وغیرہ پر تقسیمِ رسائل کا اِہتمام فرما کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچایئے۔شادی غَمی کی تَقاریب میں اور مرحوموں کے ایصالِ ثواب کی خاطر بھی "تقسیمِ رسائل" کیجئے!اور دیگر مُسلمانوں کو اس کی ترغیب دیجئے۔

بانٹ کر مَدَنی رسائل دِین کو پھیلایئے
کرکے راضی حق کو حقدارِ جِناں بن جایئے

سگِ مدینہ کا تحریر کردہ پمفلٹ "جَشنِ ولادت کے ۱۲ مدنی پھُول" ممکن ہو تو 112 ورنہ کم اَزْکم ۱۲ عدد نیز ہوسکے تو رسالہ "صُبحِ بہاراں" 12 عدد مکتبۃُ المدینہ سے ھَدِیّۃً حاصل کرکے تقسیم کیجئے۔ خُصُوصاً اُن تنظیموں کے سربراہوں تک پہنچایئے، جو جَشنِ وِلادَت کی دُھومیں مَچاتے ہیں۔ربیعُ النُّور شریف کے دوران 1200 روپے اگر یہ نہ ہوسکے تو 112 روپے اور اگر یہ بھی نہ بن پڑے تو ۱۲ روپے (بالِغان) کسی

سُنّی عالِم کو پیش کیجئے۔ اگر اپنی مسجد کے امام، مُؤَذِّن یا خُدّام میں بانٹ دیں تب بھی ٹھیک ہے بلکہ یہ خدمت ہر ماہ جاری رکھنے کی نیّت کریں تو مدینہ مدینہ۔ جمعہ کے روز دیں تو بہتر کہ جمعہ کو ہر نیکی کا سَتَّر (70) گُنا ثواب ملتا ہے۔ سُنَّتوں بھرے بیان کا کیسٹ سُن کر کئی لوگوں کی اصلاح ہونے کی خبریں ہیں، آپ حضرات میں بھی کچھ نہ کچھ ایسے خُوش نصیب ہوں گے جو بیان کا کیسٹ سُن کر مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوئے ہوں گے۔ لہٰذا ایسی کیسٹیں اور V.C.D,S لوگوں تک پہنچانا، دِین کی عظیم خِدمت اور بے اِنْتِہا ثواب کا باعِث ہے، تو جس سے بن پڑے ہفتہ میں ورنہ مہینے میں کم از کم 12 آڈیو یا وڈیو کیسٹیں سنّتوں بھرے بیان کی ضرور فروخت کرے۔ مُخَیَّر اسلامی بھائی اگر مُفْت تقسیم کریں تو مدینہ مدینہ۔ جشنِ وِلادت کی خُوشی میں بیان کی کیسٹیں اور V.C.D,S خوب تقسیم فرمایئے اور تبلیغِ دین میں حصّہ لیجئے۔ شادیوں کے مواقع پر "شادی کارڈ" کے ساتھ رِسالہ اور ہوسکے تو بیان کا کیسٹ یا V.C.D بھی منسلک فرمایئے۔ عید کارڈز کا رَواج ختم کرکے اِس کی جگہ بھی یِہی رائج کیجئے تاکہ جو رقم خرچ ہو، اُس سے دِین کا بھی فائدہ ہو۔ مجھے لوگ قیمتی عید کارڈز بھجواتے ہیں، اِس سے دِل خُوش ہونے کے بَجائے جلتا ہے۔ کاش! عید کارڈ پر خَرچ ہونے والی رقم، دین کے کام میں صَرف کی جاتی! نیز اس پر لگی ہوئی افشاں (یعنی چمکدار پاوڈر) سے سخت پریشانی ہوتی ہے۔

اُنکے در پے پلنے والا اپنا آپ جواب
کوئی غریب نواز تو کوئی داتا لگتا ہے

بڑے شہر میں ہر علاقائی مُشاوَرت کا نگران (قصبے والے قصبے میں) 12 دن تک روزانہ مختلف مساجِد میں عظیمُ الشّان سُنَّتوں بھرے اجتماعات مُنْعَقِد کرے (ذِمّے دار اسلامی بہنیں گھروں میں اجتماعات فرمائیں) ربیعُ النُّور شریف

کے دوران ہونے والے تمام اجتماعات میں جن سے ہوسکے وہ سارا مہینہ سبز پرچم ساتھ لایا کریں۔

لب پر نعتِ رسولِ اکرم ہاتھوں میں پرچم
دیوانہ سرکار کا کتنا پیارا لگتا ہے

گیارہ (11) کی شام کو ورنہ 12 ویں شب کو غسل کیجئے۔ ہوسکے تو اس عیدوں کی عید کی تعظیم کی نِیَّت سے سفید لباس، عمامہ، سربند، ٹوپی، سر پر اَوڑھنے کی سفید چادر، پردے میں پردہ کرنے کے لئے کتھئی چادر، مسواک، جیب کا رومال، چپّل، تسبیح، عِطر کی شیشی، ہاتھ کی گھڑی، قلم، قافِلہ پیڈ وغیرہ اپنے اِستعمال کی ہر چیز ممکنہ صُورت میں نئی لیجئے۔ (اسلامی بہنیں بھی اپنی ضَرورت کی جو جو اشیاء ممکن ہوں وہ نئی لیں)

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا
عالَم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ وِلادت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے سُنا کہ

- رسولِ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم، ایمان کا حصّہ ہے۔ بنی اِسرائیل کے 200 سالہ گنہگار و بدکردار شخص کی بخشش کا ذریعہ تعظیمِ مصطفٰے ہی بنی۔
- صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں تعظیمِ مُصطفٰے کا بہت زِیادہ جذبہ تھا۔
- تعظیمِ مصطفٰے حیاتِ مبارک میں ہی نہیں، بلکہ رہتی دُنیا تک آنے والے ہر مسلمان پر لازم ہے۔

❖ مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشق و محبت اور ہر معاملے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بے حد اَدب، اِیمان میں اِضافے کا سبب اور اِیمان کی جڑ ہے۔

❖ کسی بادشاہ کی اُس کی قوم میں ایسی شان وشوکت اور قَدْر و مَنْزِلت نہیں دیکھی گئی، جیسی شان، محبوبِ رحمٰن، (حضرت) محمد (مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی، ان کے صحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) میں دیکھی گئی۔

❖ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے والے آل و اَصْحاب و اَزْواج، اَوْلاد، تَبَرُّکات اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِکرِ اَقْدَس کی بھی تعظیم ضروری ہے۔

❖ تعظیمِ مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تقاضا یہ بھی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَنْسُوب ہر مُبارَک چیز کی تعظیم کی جائے۔

❖ عاشقانِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جَشْنِ عید میلادُ النَّبی بھی بڑی دُھوم دھام سے مَناتے ہیں، کیونکہ یہ دن حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت کی وجہ سے عظمت والا ہے۔

❖ ہمیں بھی چاہیے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جَشْن مَنا کر، رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بے شُمار رحمتیں اور ڈھیروں برکتیں حاصل ہو گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی ساری دُنیا میں عشقِ رسول کی شمعیں روشن کرنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے مختلف شُعبہ جات کے ذریعے دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی شُعبوں میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ تراجِم"** بھی ہے، جو امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا مُختلف زَبانوں میں تَرجمہ کرنے کی خِدمت سَر اَنجام دے رہی ہے تاکہ اُردو پڑھنے والوں کے ساتھ ساتھ دُنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ بھی فیض یاب ہو سکیں اور ان کا بھی یہ مدنی ذِہن بن جائے کہ **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ**۔ اِنتہائی قلیل عرصہ میں اب تک اس مجلس کے تحت دُنیا کی مختلف زَبانوں میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی بہت سی تَصانیف اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا تَرجمہ ہو چُکا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا خُود بھی مُطالَعہ کریں اور اپنے دوست واَحباب کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلائیں، تقسیم کا سلسلہ بھی جاری رکھیں اور ہو سکے تو نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیّت سے تحائف میں کتب ورسائل دیتے رہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے 1 مدنی کام ہفتہ وار مدنی مذاکرہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول اچھی صُحبت فَراہم کرتا ہے، اس کی برکت سے لاکھوں لوگ گُناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر

نیکیوں بھری زندگی گزار رہے ہیں۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام "مَدَنی مذاکرے "میں اَوّل تا آخر شرکت بھی ہے۔ مَدَنی مذاکرے کی تو کیا ہی بات ہے کہ اس میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے مُختلف سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں عِلْمِ دِیْن حاصل ہوتا ہے اور علمِ دِین کی فضیلت میں آتا ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضورِ پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) تمہارا اس حال میں صُبح کرنا کہ تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو، یہ تمہارے لئے 100 رکعتیں نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے علم کا ایک باب سیکھا ہو، جس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، تو یہ تمہارے لئے 1000 رکعت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، ج۱، ص۱۴۲، حدیث۲۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے، ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ہر ہفتے مَدَنی مُذاکرے میں اَوّل تا آخر شرکت کو یقینی بنائیں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مدنی مُذاکرے میں شرکت کی دعوت دیتے رہیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی اسلامی بھائی مدنی مُذاکرے کی برکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کر چکے ہیں۔ آیئے! ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چُنانچہ

میں نے گُناہوں سے توبہ کرلی!

واہ کینٹ (پنجاب، پاکستان) کے اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ بہت سے نوجوانوں کی طرح میں بھی مُتعدّد اَخلاقی بُرائیوں میں مُبتلا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقْت برباد کرنا

میرا محبوب مَشْغَلہ تھا۔ گھر میں مدنی چینل چلنے کی برکت سے مدنی مُذاکرہ دیکھنے کی سَعادت نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پچھلے گُناہوں سے تائب ہو کر فرائض و واجبات کا عامِل بننے کیلئے کوشاں ہوں، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی شریف سجالی ہے اور مدنی حُلیہ بھی اَپنالیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مزید کرم یہ ہوا ہے کہ والِدَین نے بخوشی مجھے "وقفِ مدینہ" کر دیا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بَزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مدنی پھول**" سے مسواک سے مُتَعَلِّق چند اہم مَدَنی پھول سُنتے ہیں۔

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: ❀ دو (2) رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، ج ۱، ص ۱۰۲، حدیث ۳۳۹) ❀ مِسواک پِیلُو یا زَیتُون یا نِیم وغیرہ کَڑوِی لکڑی کی ہو۔ ❀ مِسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ❀ مِسواک ایک بالِشت

سے زِیادَہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ ❀ اِس کے رَیشے نَرْم ہوں کہ سَخْت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں۔ ❀ مِسْواک تازہ ہو توخُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نَرم کرلیجئے۔ ❀ مُناسب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وَقْت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تَلْخی باقی رہے۔ ❀ دانتوں کی چَوڑائی میں مِسْواک کیجئے۔ ❀ جب بھی مِسْواک کرنی ہو کم اَزْکم تین (3) بار کیجئے۔ ❀ ہر بار دھو لیجئے۔ ❀ مِسْواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین (3) اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو۔ ❀ پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے۔ ❀ مُٹّھی باندھ کر مِسْواک کرنے سے بَواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ❀ مِسواک وُضو کی سُنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ اُسی وَقْت ہے جبکہ مُنہ میں بَدبُو ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج۱، ص۸۳۷) ❀ مِسواک جب نا قابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلہ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتّھر وغیرہ وزن باندھ کر سَمُنْدَر میں ڈبو دیجئے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 294 تا 295 کا مطالعہ فرمایئے)

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ دو (2) کُتُب "بہارِ شَرِیعت" حصّہ 16 (312 صَفحات) "سُنَّتیں اور آداب" (120 صفحات) ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تَرْبِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سَفر بھی ہے۔

مجھ کو جَذبہ دے سفر کرتا رہوں پَرْوَرْدگار
سُنَّتوں کی تربیَت کے قافلے میں بار بار

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

امیرُالمومنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا، تمہاری دُعاؤں کا محافظ، رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کا باعث اور تمہارے اَعمال کی پاکیزگی کا سبب ہے۔ (1)

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عفُوّ و غفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲٦٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے

1...القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ... الخ، ص ۲۷۰

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھّی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰـہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰـہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُرُودِ پاک کی بَرَکت سے قبولیتِ دُعا

حضرتِ سَیِّدُنا فُضَالہ بن عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (مسجد میں) تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھی اور پھر یوں دُعا مانگی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رَحم فرما۔ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ یعنی اے نمازی تُو نے جلدی کی، (پھر دُعا کا طریقہ بیان کرتے ہوئے ارشاد

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

فرمایا) جب تُو نماز پڑھ کر بیٹھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی ایسی حَمد کر جو اس کے لائق ہے، پھر مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ اور اُس کے بعد دُعا مانگ۔ راوی کا بیان ہے کہ اِس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حَمد بیان کی اور نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا تو نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ، اے نمازی! تُو دُعا مانگ، قبول کی جائے گی۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ اگر دُعا مانگنے والا قَبُولیت کا طالب ہے تو اسے چاہئے کہ دُعا کے شروع میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و تعریف بھی بیان کیا کرے اور نبیِ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک بھی پڑھا کرے بلکہ آخر میں بھی حمد و دُرود پڑھنا چاہئے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 318 صفحات پر مشتمل کتاب ''فضائلِ دُعا'' صفحہ 68 پر والدِ اعلیٰ حضرت، حضرتِ علّامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دُعا کے آداب بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: دُعا کے لیے اوّل و آخر حمدِ اِلٰہی بجالائے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ کوئی اپنی حمد کو دوست رکھنے والا نہیں، تھوڑی حمد پر بہت راضی ہوتا اور بے شمار عطا فرماتا ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ اَوّل و آخر نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کے آل واَصحاب پر دُرُود بھیجے کہ دُرُود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مَقْبُول ہے اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے بعید ہے کہ دُعا کے اَوّل و آخر کو قبول فرمائے اور دَرمیان کو رَد کر دے۔ (2)

زمین وآسمان کے دَرمیان مُعلَّق دُعا

حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن خطاب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ

---

1 . . . ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی جامع الدعوات . . . لخ ۵/ ۲۹۰ حدیث: ۳۴۸۷

2 . . . فضائلِ دُعا، ص ۶۸ ملخصًا

وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْهُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، یعنی دُعا زمین وآسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے، جب تک تُو اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود نہ بھیجے، بلند نہیں ہوپاتی۔[1] حضرتِ علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: اَلدُّعَاءُ مَحْجُوْبٌ عَنِ اللّٰہِ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَیْتِهٖ یعنی دُعا اللہ تعالیٰ سے حِجاب میں ہے، جب تک محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے اَہلِ بیت پر دُرُود نہ بھیجا جائے۔[2]

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے عزیز! دُعا طائِر (یعنی پرندہ) ہے اور دُرُود شَہپَر (یعنی اس کا سب سے بڑا پَر ہے)، طائِر بے پَر کیا اُڑ سکتا ہے!

پرندے کے بازو کا سب سے بڑا پَر کہ جس کے بغیر کوئی پرندہ پرواز نہیں کر سکتا اسے شَہپَر کہا جاتا ہے۔ یعنی دُعا ایک پرندہ اور دُرُودِ پاک اس کے شَہپَر کی مانند ہے لہٰذا ایسا پرندہ جس کا شَہپَر ہی نہ ہو وہ کیا اُڑے گا ایسے ہی وہ دُعا جو دُرُودِ پاک سے خالی ہو کیسے مَقبُول ہو سکتی ہے؟[3]

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے دُرُودِ پاک کی کثرت کیا کریں، بالخصوص اپنی دُعاؤں کے شُروع اور آخر میں تو نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُبارک پر دُرُودِ پاک لازمی پڑھا کریں، اس کی بَرَکت سے ہماری دُعائیں بارگاہِ الٰہی میں مَقبُول ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

نظر کا نُور دلوں کیلئے قرار دُرُود		عَقِیدتوں کا چَمَن، رُوح کا نِکھار دُرُود

1…ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی…الخ، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۶

2…کنزالعمال، کتاب الأذکار، الباب الثامن فی الدُّعاء ۱/۳۵، الجزء الثانی، حدیث: ۳۲۱۲

3…فضائلِ دُعا، ص۶۹ ملخصاً

چراغِ یاسِ مُسلسل کے گُھپ اَندھیروں میں	غَموں کی دُھوپ میں ہے ابرِ سایہ دار دُرُود
دُرُود رُوح کی بالِیدگی کا ساماں ہے	جَبِینِ شوق کو دیتا ہے اک نِکھار دُرُود
دُرُود نغمۂ نعتِ نبی کا زِینہ ہے	سدا بہار دُعاؤں کا ہے وقار دُرُود
گُلاب ذِہن کے پردوں پہ کِھلنے لگتے ہیں	زَباں پہ جب بھی مِری آتا ہے مُشکبار دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! دُعا دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، دُعا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُناجات (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعریف اور اپنی عاجزی کا اِظہار) کرنے، اس کا قُرب حاصل کرنے، اس کی عظیم بارگاہ سے مُرادیں پانے، اس کے فضل و انعام کا مستحق ہونے، بخشش و مغفرت کا پروانہ حاصل کرنے اور دُنیوی واُخروی مَصائِب ومُشکِلات کے حل کا نہایت آسان اور مُجرَّب ذریعہ ہے، دُعا مانگنا اللہ ربُّ العزت عَزَّوَجَلَّ کے پیارے بندوں کی عادت بھی ہے اور ایک بہترین عبادت بھی، دُعا مانگنا پیارے مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت بھی ہے اور دُعا گنہگار بندوں کے حق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت و سعادت بھی ہے، دُعا کی اہمیت اور قدرومنزلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ قرآنِ پاک میں خود اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کو نہ صرف اپنی بارگاہ میں دُعا مانگنے کا حکم فرمارہا ہے بلکہ قبولیت کی خُوشخبری سے بھی نواز رہا ہے،

چنانچہ پارہ 24 سورۂ مومن آیت نمبر 60 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اور تمہارے ربّ نے فرمایا مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔ (پ۲۴، المؤمن:۶۰)

اسی طرح پارہ 2 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 186 میں ارشادِ خُداوندی ہے:

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِۙ (پ۲، البقرۃ:۱۸۶) ترجَمۂ کنز الایمان: اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پُوچھیں تو میں نزدیک ہوں دُعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارک زندگی کے مبارک ایّام کا مطالعہ کیا جائے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے معمولاتِ زندگی میں مختلف دُعائیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا معمول رہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ مبارک عمل تعلیمِ اُمّت کے لیے بھی تھا، مثلاً گھر میں داخل ہونے کی دُعا، گھر سے نکلتے وقت کی دُعا، سونے سے پہلے کی دُعا، بیدار ہونے کے بعد کی دُعا، کھانا کھانے سے پہلے کی دُعا، کھانا کھانے کے بعد کی دُعا، لباس پہننے کی دُعا، تیل لگانے کی دُعا وغیرہ۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نہ صرف وقتاً فوقتاً دُعا کی اہمیت کو بیان فرمایا بلکہ دن رات مصروفِ دُعا رہنے کی ترغیب بھی دلائی، آیئے دُعا کی اہمیت و فضیلت کے بارے میں چند احادیثِ مُبارکہ سُنتے ہیں:

1. پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ یعنی دُعا عبادت کا مَغز ہے۔[1]

1...ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدُعاء، ۵/۲۴۳، حدیث: ۳۳۸۲

2. حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کوئی چیز دُعا سے بزرگ تر نہیں۔[1]

3. حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے لئے دُعا کا دروازہ کھول دیا گیا تو اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھول دیا گیا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کئے جانے والے سوالوں میں سے پسندیدہ سوال عافیت کا ہے۔ جو مصیبتیں نازل ہو چکیں اور جو نازل نہیں ہوئیں، ان سب میں دُعا سے نفع ہوتا ہے، تو اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! دُعا کرنے کو (اپنے اوپر) لازم کرلو۔[2]

4. حضرت جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہیں تمہارے دُشمن سے نجات دے اور تمہارے رِزق کو وسیع کردے، رات دن اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا مانگتے رہو کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ احادیثِ مُبارکہ میں دُعا مانگنے کے کتنے فضائل بیان فرمائے گئے ہیں کہ دُعا مصائب و آلام سے چھٹکارے کے لئے بھی فائدے مند ہے اور رِزق میں برکت و کُشادگی کا سبب بھی ہے، دُشمنوں سے نجات کا ذریعہ بھی ہے اور مومن کا ہتھیار بھی کہ بندۂ مومن دُعا کے ذریعے بڑی سے بڑی مصیبت اور مشکل سے مشکل حالات کا مقابلہ کرسکتا ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ خُوشی اور غمی ہر حالت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرے اور دُنیا و آخرت کی بھلائیوں کے حصول اور

1...ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدُعاء، ۲۴۳/۵، حدیث: ۳۳۸۱

2...ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دُعاء النبی، ۳۲۱/۵، حدیث: ۳۵۵۹

3...مسند ابو یعلی، مسند جابر بن عبد اللہ ۲۰۱/۲، حدیث: ۱۸۰۶

طرح طرح کی مشکلوں سے نجات کیلئے بار گاہِ الٰہی میں گڑ گڑا کر دُعا مانگے اور دُعا میں غفلت نہ کرے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ دُعا افضل ترین عبادت ہے، جس کے ذریعے ایک مسلمان اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے گویا ہم کلام ہوتا ہے، حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ الدُّعَاءُ یعنی دُعا افضل ترین عبادت ہے۔[1] لہٰذا جس طرح تمام عبادتوں کے کچھ نہ کچھ شرائط و آداب ہوتے ہیں، جن پر اُن عبادات کی قبولیت و دُرُستی کا دار و مدار ہوتا ہے، اسی طرح دُعا کے بھی کچھ آداب ہیں، دُعاؤں کی قبولیت میں اُن آدابِ کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے، اگر دُعا میں اُن آداب کا خیال رکھا جائے تو قبولیتِ دُعا کے اِمکانات بڑھ جاتے ہیں، لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری دُعائیں بار گاہِ الٰہی میں مقبول ہو جائیں تو ہمیں چاہیے کہ دُعا کے آداب کا خاص خیال رکھا کریں۔

کتاب "فضائلِ دُعا" کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُعاؤں کی قبولیت کے آدابِ کی معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 326 صفحات پر مشتمل کتاب **"فضائلِ دُعا"** کا مطالعہ کرنا بے حد مُفید ہے، یہ کتاب در حقیقت اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد حضرت علّامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تصنیف "اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعَاءِ" کی تسہیل ہے، اس کتاب میں دُعا کے فضائل، دُعا کے آداب، قبولیتِ دُعا کے اسباب، قبولیتِ دُعا کے اوقات، قبولیتِ دُعا کے مقامات، دُعاؤں کی قبولیت میں اسمِ اعظم کی اہمیت، قبولیتِ دُعا میں رُکاوٹ بننے والے اَسباب، دُعا مانگنے کے فوائد اور دُعا سے متعلق اہم سوالات و جوابات کو بیان کیا گیا

1…کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب الثامن فی الدُعاء، ۱/۲۹، الجزء الثانی، حدیث: ۳۱۳۱

ہے۔ شاید یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ یہ کتاب ہر گھر کی ضرورت ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً طلب فرمائیے، خُود بھی اِس کا مُطالعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دِلائیے، نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے دُعا کے چند آداب اور اس ضمن میں قبولیتِ دُعا کے واقعات سُنتے ہیں۔

اپنے رَبّ کو محبوب ناموں سے پکارے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ دُعا کرنے والا شروع میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کے محبوب ناموں سے پُکارے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اللہ تعالٰی نے اپنے اسمِ پاک "اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن" پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے کہ جو شخص اسے تین (3) بار کہتا ہے، فرشتہ نِدا کرتا ہے (یعنی آواز دیتا ہے): مانگ کہ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن تیری طرف متوجہ ہوا۔[1]

اسی طرح پانچ (5) بار "یَا رَبَّنَا" کہنا بھی دُعا کی قبولیت میں بہت اَثر رکھتا ہے۔ قرآنِ کریم میں اس لفظِ مبارک کو پانچ (5) بار ذکر کرکے اِس کے بعد ارشاد فرمایا:

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ (پ۴، اٰل عمران: ۱۹۵) تَرجَمۂ کنزالایمان: تو اُن کی دُعا سُن لی اُن کے رَبّ نے۔

امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے منقول ہے: جو شخص بے بسی کے وقت پانچ (5) بار "یَا رَبَّنَا"

1…مستدرک، کتاب الدُعاء والتکبیر…الخ، باب انّ للّٰہ ملکاً موکلاً…الخ، ج۲/ ۲۳۹، حدیث: ۲۰۴۰

کہے تو جس کا خوف رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اُس چیز سے امان بخشے گا اور جو چیز چاہتا ہے، عطا فرمائے گا۔[1]

دُعا سے پہلے نیک عمل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُعا کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ دُعا سے پہلے کوئی نیک عمل کیا جائے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا امام جزری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: **اٰدَابُ الدُّعَاءِ مِنْهَا تَقْدِيْمُ عَمَلٍ صَالِحٍ وَذِكْرُهُ عِنْدَ الشِّدَّةِ** یعنی ہر مشکل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرنا اور دُعا سے پہلے نیک عمل کرنا دُعا کے آداب میں سے ہے۔[2] جب کوئی بندہ اِخلاص کے ساتھ کئے گئے نیک عمل کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں وسیلہ بنا کر دُعا کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے صدقے بندے کی دُعا قبول فرماتا ہے۔ آیئے اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں:

اعمالِ صالحہ کے وسیلے سے مانگی جانیوالی دُعا کی برکت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 656 صفحات پر مشتمل کتاب **"فیضانِ ریاضُ الصالحین"** کے صفحہ 139 پر ہے: حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: گزشتہ زمانے میں تین(3) شخص کہیں جارہے تھے کہ بارش ہونے لگی تو وہ پناہ لینے کیلئے ایک غار میں داخل ہوئے، اچانک پہاڑ سے ایک چٹان گری جس نے غار کا منہ بند کر دیا۔ یہ دیکھ کر انہوں نے کہا: اس مصیبت سے نجات کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم اپنے اپنے نیک

1…روح المعاني، پ۳، آل عمران، تحت الاية: ۱۹۴، ۴/ ۵۱۲

2…الحصن الحصين، آداب الدُعا، ص ۲۳

اعمال کا وسیلہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کر کے دُعا کریں۔ چنانچہ، ان میں سے ایک نے کہا: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے ماں باپ بہت بوڑھے ہو گئے تھے، میں ان سے پہلے نہ تو اپنے اہل و عیال کو پینے کیلئے دودھ دیا کرتا تھا نہ ہی اپنے خادموں کو، ایک دن میں درختوں کی تلاش میں بہت دُور نکل گیا، جب واپس آیا تو میرے والدین سو چکے تھے، میں دودھ لے کر ان کے پاس آیا تو انہیں سویا ہوا پایا، میں نے نہ تو انہیں جگانا مناسب سمجھا اور نہ ہی ان سے پہلے اہل و عیال میں سے کسی کو دینا پسند کیا بلکہ میں دودھ کا پیالہ لئے اپنے والدین کے پاس کھڑا رہا، جب صبح ہوئی تو میں نے انہیں دودھ پیش کیا۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر میں نے یہ عمل صرف تیری رِضا کے لئے کیا تھا تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما! اس کی دُعا سے چٹان کچھ سَرک گئی، لیکن ابھی اتنی جگہ نہ بنی تھی کہ وہ نکل سکتے، پھر دوسرے نے کہا: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے میرے چچا کی بیٹی لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب تھی، میں نے اس سے بُرائی کا اِرادہ کیا تو اس نے انکار کر دیا، پھر وہ قحط میں مبتلا ہوئی تو میرے پاس آئی میں نے اس شرط پر اسے 100 دینار دیئے کہ وہ میری خواہش پوری کر دے، وہ مجبور تھی تیار ہو گئی، جب میں اس کے ساتھ تنہائی میں گیا اور اس پر قابو پالیا تو اس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر اور ناحق مُہر کو نہ توڑ (یعنی اس بُرے کام سے باز آجا) یہ سن کر میں نے اسے چھوڑ دیا اور میں بُرائی سے باز رہا، حالانکہ مجھے اس سے شدید محبت تھی، پھر میں نے اس سے وہ دِینار بھی واپس نہ لئے، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر میں نے یہ عمل صرف تیری رِضا کیلئے کیا تھا تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما! چٹان کچھ اور سَرک گئی لیکن اب بھی وہ باہر نہ نکل سکتے تھے۔ تیسرے نے کہا: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے کچھ مزدوروں سے کام کروایا اور سب کی مزدوری دے دی، لیکن ان میں سے ایک مزدور اُجرت چھوڑ کر چلا گیا، میں نے وہ تجارت میں لگا دی تو اس کی رقم بڑھتی رہی کچھ عرصہ بعد وہ آیا اور کہا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! میری اُجرت مجھے دے دے۔ میں نے کہا: یہ اونٹ، گائے، بکری اور غلام جو کچھ تم دیکھ رہے ہو، یہ سب تمہارے ہیں۔ اس نے کہا:

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! مجھ سے مذاق مت کر۔ میں نے کہا: میں مذاق نہیں کر رہا، یہ سب کچھ تمہارا ہی ہے۔ چنانچہ، وہ سب مال لے کر چلا گیا اور کچھ بھی نہ چھوڑا۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر میرا یہ عمل تیری رِضا کیلئے تھا تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما! پس چٹان ہٹ گئی اور وہ تینوں باہر نکل کر اپنی منزل کی طرف چل دیئے۔(1)

اعمالِ صالحہ کے وسیلے سے دُعا

عَلَّامَہ اِبْنِ بَطَّال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: جو شخص سچی نیت سے اپنے اُن اعمال کے وسیلہ سے دُعا مانگے، جو اس نے خالص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے کئے تھے تو اُمید ہے کہ اس کی دُعا قبول ہو گی، جب غار میں پھنسے لوگوں نے اپنے ان اعمال کے وسیلے سے دُعا مانگی جو انہوں نے خالص رضائے الٰہی کے لئے کئے تھے اور انہوں نے امید کی کہ ان کے وسیلے سے غار کا منہ کھل جائے گا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی دُعا قبول فرما کر اُن پر فضل فرمایا اور انہیں غار سے نجات دی۔(2)

نہ کر رَد کوئی اِلتجاء یا اِلٰہی ہو مقبول ہر اِک دُعا یا اِلٰہی
رہے ذِکر آٹھوں پہَر میرے لب پر تِرا یا اِلٰہی تِرا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص106)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک اور اس کی شرح کی روشنی میں یہ بھی معلوم ہوا کہ جو

---

1 . . . بخاری، کتاب الانبیاء، باب حدیث الغار، ۲/۴۶۴، حدیث: ۳۴۶۵

2 . . . شرح بخاری لابن بطال، کتاب الادب، باب اجابۃ دُعاء من بر والدیہ، ۹/۱۹۳

نیک عمل صرف اور صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے کیا گیا ہو وہی دُنیا و آخرت میں فائدہ دے گا، رِیاکاری کے ساتھ عبادت نہ صرف بے فائدہ ہے بلکہ مصیبت کا باعث بھی ہے، نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کی خاطر ایسے اعمال سے خود کو مُزیّن کرے کہ جن کی حقیقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم میں کچھ اَور ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو اپنی بارگاہ سے دُور فرمادیتا ہے۔[1] نیز رضائے الٰہی کے بجائے دکھاوے کے لئے نیک اعمال کرنے والے کے بارے میں حدیثِ پاک میں ہے کہ قیامت کے دن ریاکار سے کہا جائے گا کہ تُو اپنا اجر اس کے پاس جاکر تلاش کر جس کے لئے تُو عمل کیا کرتا تھا۔[2]

بہرحال ہمیں بھی چاہئے کہ دُعا سے پہلے حسبِ استطاعت اخلاص کے ساتھ کوئی نیک عمل کرلیا کریں، بہت سے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کا طرزِ عمل یہ تھا کہ وہ حضرات دُعا سے پہلے دو(2) رکعت نفل پڑھا کرتے تھے اور اس کے بعد دُعا مانگا کرتے تھے جیسا کہ

ظالم حاکم سے نجات

جب صَفْوَان بن مُحْرِز کے بھتیجے کو زمانے کے ظالم وجابر حاکم ابنِ زیاد نے قید کرلیا تو آپ بہت پریشان ہوئے اور اپنے بھتیجے کی رہائی کے لئے بصرہ کے اُمَراء اور بااثر لوگوں سے سفارش کروائی لیکن کامیابی نہ ہو سکی، ابنِ زیاد نے سب کی سفارشوں کو رَد کردیا، صَفْوَان بن مُحْرِز نے بڑی تکلیف دِہ حالت میں رات گزاری رات کے پچھلے پہر انہیں اچانک اُونگھ آگئی تو خواب میں کسی کہنے والے نے کہا: اے صَفْوَان بن مُحْرِز! اُٹھ اور اپنی حاجت طلب کر یہ خواب دیکھ کر ان کی آنکھ کھل گئی، ایک انجانے سے خوف نے ان کے جسم پر

1...جامع الاحادیث، قسم الاقوال، ۱۶۹/۷، حدیث: ۲۱۶۶۰

2...اتحاف السادۃ المتقین، کتاب ذم الجاہ الریاء، باب بیان ذم الریاء ۷۳/۱۰ مختصراً

لرزہ طاری کر دیا تھا انہوں نے وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کی اور پھر رو رو کر بارگاہِ خُداوندی میں دُعا کرنے لگے، یہ اپنے گھر میں مصروفِ دُعا تھے اور وہاں ابنِ زیاد بے چینی اور کَرب میں مبتلا تھا، اس نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ مجھے صَفْوَان بن مُحْرِز کے بھتیجے کے پاس لے چلو، سپاہی فوراً مشعلیں لے کر ابنِ زیاد کے پاس آئے، ظالم حکمران اپنے سپاہیوں کے ساتھ جیل کی جانب چل دیا، وہاں پہنچ کر اس نے جیل کے دروازے کھلوائے اور بلند آواز سے کہا: صَفْوَان بن مُحْرِز کے بھتیجے کو فوراً رِہا کر دو، اس کی وجہ سے میں نے ساری رات بے چینی کے عالم میں گزاری ہے، حاکم کی آواز سن کر سپاہیوں نے فوراً صَفْوَان بن مُحْرِز کے بھتیجے کو جیل سے نکالا اور ابنِ زیاد کے سامنے لا کھڑا کیا، ابنِ زیاد نے بڑی نرمی سے گفتگو کی اور کہا: جاؤ! خُوشی خُوشی اپنے گھر چلے جاؤ، تم پر کسی قسم کا کوئی جُرمانہ وغیرہ نہیں، اتنا کہہ کر ابنِ زیاد نے اسے رہا کر دیا، وہ سیدھا اپنے چچا صَفْوَان بن مُحْرِز کے پاس پہنچا اور دروازے پر دستک دی، اندر سے آواز آئی: کون؟ کہا آپ کا بھتیجا۔ اپنے بھتیجے کی اس طرح اچانک آمد پر آپ بہت حیران ہوئے اور دروازہ کھول کر اندر لے گئے، پھر حقیقتِ حال دریافت کی تو اس نے رات والا سارا واقعہ سنا دیا، صَفْوَان بن مُحْرِز نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا اور اپنے بھتیجے سے گفتگو کرنے لگے۔[1]

مِہرباں تُو ہی تُو ہی مددگار اُس دُکھی دل کا تُو حامیِ کار
جس کو دُنیا نے ٹھکرا دِیا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص139)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... عیونُ الحکایات، ۲/ ۲۲۰

دل سے جو آہ نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُعا کا ایک اَدَب یہ بھی ہے کہ ظاہری حالت سے عاجزی وانکساری کا اظہار ہو، دل حاضر ہو اور دُعا مانگنے والا اس بات کا یقین رکھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری دُعا اپنے فضل وکرم سے ضرور قبول فرمائے گا۔ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اُدْعُوا اللہَ وَاَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوا اَنَّ اللہَ لَا یَسْتَجِیبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاہٍ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس طرح دُعا مانگا کرو کہ تمہیں قبولیتِ دُعا کا پورا یقین ہو اور یاد رکھو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ غافل دل کی دُعا نہیں سُنتا۔[1]

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا گُزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو بہت گڑگڑا کر دُعا مانگ رہا تھا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ اگر میرے بس میں ہوتا تو میں ضرور اس کی حاجت پوری کرتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسی وقت حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر وحی بھیجی: اے موسی میں تجھ سے زیادہ رحیم وکریم ہوں، مگر بات یہ ہے کہ یہ شخص پکار تو مجھے رہا ہے، پر اس کا دل اپنی بکریوں میں لگا ہوا ہے اور میں ایسے شخص کی دُعا نہیں سُنتا، جس کا دل غیر کی طرف لگا ہوا ہو۔ جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ بات اس شخص کو بتائی تو اس نے دل سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا مانگی اور اس کی حاجت پوری ہوگئی۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بے توجُّہی وبے یقینی سے صرف رسمی انداز میں دُعا ہرگز ہرگز نہیں مانگنی چاہئے بلکہ جب بھی دُعا مانگی جائے، انتہائی توجہ اور یکسوئی کے ساتھ یقینی انداز میں مانگی جائے، بعض اوقات ہم کافی عرصے سے ایک ہی دُعا مانگ رہے ہوتے ہیں مگر وہ قبول نہیں ہوتی، جس کی وجہ سے موقع غنیمت جان کر شیطانِ لعین ہمارے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے، ہمیں

1...ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی جامع الدعوات، ۵/۲۹۲، حدیث: ۳۴۹۰

2...روح البیان، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۵۶، ۳/۱۷۸

چاہئے کہ شیطانی وسوسوں سے بچتے ہوئے دُعا کے قبول نہ ہونے میں اپنا قصور سمجھیں اور اپنا ذہن بنائیں کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا میں کوئی کمی نہیں ہے تو یقینی طور پر ہماری دُعا میں ہی بے یقینی، بے توجہی یا کوئی اور کمی رہ جاتی ہوگی، جو ہماری دُعا کی قبولیت میں رُکاوٹ کا باعث بنتی ہوگی یا پھر ہماری مرضی کے مُطابق مُراد نہ ملنے میں ہماری بھلائی ہوگی۔

اندھے کو آنکھیں مل گئیں

کہتے ہیں: ایک بار اَورنگ زَیب عالمگیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سلطانُ الہند خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُرانوار پر حاضر ہوئے۔ احاطہ میں ایک اندھا فقیر بیٹھا صدا لگا رہا تھا: یا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! آنکھیں دے۔ آپ نے اس فقیر سے دریافت کیا: بابا! کتنا عرصہ ہوا آنکھیں مانگتے ہوئے؟ بولا، برسوں گُزر گئے مگر مُراد پوری ہی نہیں ہوتی۔ فرمایا: میں مزارِ پاک پر حاضِری دے کر تھوڑی دیر میں واپس آتا ہوں اگر آنکھیں روشن ہوگئیں تو ٹھیک، ورنہ قتل کروا دوں گا۔ یہ کہہ کر فقیر پر پہرا لگا کر بادشاہ حاضِری کیلئے اندر چلے گئے۔ اُدھر فقیر پر گِریہ طاری تھا اور رو رو کر فریاد کر رہا تھا: یا خواجہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! پہلے صرف آنکھوں کا مسئلہ تھا اب تو جان پر بن گئی ہے، اگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کرم نہ فرمایا تو مارا جاؤں گا۔ جب بادشاہ حاضِری دے کر لوٹے تو اُس کی آنکھیں روشن ہو چکی تھیں۔ بادشاہ نے مسکرا کر فرمایا کہ تم اب تک بے دِلی اور بے توجُّہی سے مانگ رہے تھے اور اب جان کے خوف سے تم نے دل کی تڑپ کے ساتھ سوال کیا تو تمہاری مُراد پوری ہوگئی۔

ہو چشمِ شِفا اب تو شَہا! سُوئے مریضاں　　عِصیاں کے مَرَض نے ہے بڑا زور دکھایا

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۵۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں کے مزارات پر خُلوصِ دل سے ان کے وسیلے سے مانگی جانے والی دُعا بھی قبول ہوتی ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی حاجات کے لئے وقتاً فوقتاً اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مزارات پر حاضری دیتے رہیں اور ان کے وسیلے سے دُعائیں مانگیں۔ والدِ اعلیٰ حضرت، حضرتِ علّامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دُعا کے آداب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء و صِفّات اور اس کی کتابوں خصوصاً قرآن اور ملائکہ و انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بالخصوص حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء خصوصاً حضور غوثِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اپنی حاجات کے پورا ہونے کے لیے وسیلہ بنائے کہ محبوبانِ خُدا کے وسیلے سے دُعا قبول ہوتی ہے۔[1] قرآنِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی بارگاہ میں وسیلہ اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اُس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔[2] لہٰذا دُعاؤں کی قبولیت کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیاروں کو وسیلہ بنانا چاہئے اور ہو سکے تو نیک بندوں سے اپنے لئے دُعا بھی کروانی چاہئے، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نیک بندوں کی دُعائے خیر اور دُعائے نقصان ضرور قبول فرماتا ہے۔ جیسا کہ

حضرت الحاج مولانا عبدُ المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں علماء، اولیاء اور تمام صالحین کی کسی کے خلاف دُعائیں بہت ہی خطرناک اور ہلاکت آفریں بلائیں ہیں۔ ان بزرگوں کی دُعائے ضَرَر اور پھٹکار وہ تلوار ہے جس کی کوئی ڈھال نہیں اور یہ تباہی و بربادی کا وہ زہر آلود

1... فضائلِ دُعا، ص ۷۱ بتغیر قلیل

2... پ ۶، المائدۃ: ۳۵

تِیر ہے جس کا نشانہ کبھی خطا نہیں کرتا، لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ زندگی بھر ہر ہر قدم پر یہ دھیان رکھے کہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی شان میں ذرّہ بھر بھی بے ادبی نہ ہونے پائے اور بزرگانِ دِین میں سے کسی کی بھی دُعائے ضَرَر نہ لے بلکہ ہمیشہ اس کوشش میں لگا رہے کہ خُدا عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی دُعائیں ملتی رہیں کیونکہ نیک بندوں کی نقصان کیلئے دُعائیں بربادی کا خوفناک سگنل (Signal اِشارہ) اور ان کی دُعائیں آبادی کا شیریں پھل ہیں۔[1]

آیئے اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت سُنیے اور اپنے دل میں اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کی مزید عظمت پیدا کیجئے:

آنکھیں بے نور ہو گئیں

حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عطاء رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو مسلم خولانی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه جب مسجد سے اپنے گھر کی طرف تشریف لے جاتے تو دروازے پر پہنچ کر اَللّٰهُ اَکْبَر کی صدا بلند کرتے ،جواب میں آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی زوجہ محترمہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْها بھی اَللّٰهُ اَکْبَر کہتیں۔ پھر جب آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه صحن میں جاتے تو اَللّٰهُ اَکْبَر کہتے ،جواب میں آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی زوجہ بھی اَللّٰهُ اَکْبَر کہتیں۔ جب کمرے میں داخل ہوتے تو پھر اَللّٰهُ اَکْبَر کہتے اور جواب میں آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی زوجہ محترمہ بھی اَللّٰهُ اَکْبَر کہتیں، یہ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا ہر روز کا معمول تھا ایک رات جب آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه گھر تشریف لائے اورآپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے دروازے پر پہنچ کر حسبِ معمول اَللّٰهُ اَکْبَر کہا لیکن جواب نہ ملا، پھر جب صحن میں پہنچ کر اَللّٰهُ اَکْبَر کہا تب بھی جواب نہ ملا، جب کمرے میں پہنچے اور اَللّٰهُ اَکْبَر کہا تب بھی

---

1 . . . کراماتِ صحابہ، ص۱۳۶

آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی زوجہ نے جواباً اَللّٰہُ اَکۡبَر نہ کہا آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی زوجہ محترمہ نے آپ کو کھانا دیا اور چُپ چاپ زمین پر بیٹھی رہی، ایسا لگتا تھا جیسے وہ آپ سے ناراض ہیں، آپ کے گھر میں روشنی کیلئے چراغ تک نہیں تھا، لیکن آپ پھر بھی صابر وشاکر تھے۔ جب آپ نے اپنی زوجہ کو ناراض پایا تو ان سے دریافت کیا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندی! تُو کیوں پریشان ہے؟ یہ سُن کر وہ کہنے لگیں: تمہارا امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے ہاں بڑا مرتبہ ہے، وہ تمہاری بہت تعظیم کرتے ہیں، اگر آپ ان سے ایک خادم مانگ لیں تو وہ ضرور آپ کو عنایت فرمادیں گے، ہمارے پاس ایک بھی خادم نہیں جو ہماری خدمت کرسکے، خادم آجائے گا تو ہمیں آسانی ہوجائے گی، یہ سن کر آپ نے دُعا کے لئے ہاتھ اٹھادیئے اور اس طرح بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض گزار ہوئے: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اسے اندھا کردے جس نے میرے گھر والوں کا ذہن خراب کیا ہے اور ہم میں پھُوٹ ڈالنے کی کوشش کی ہے، آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی دُعا کا اثر فوراً ظاہر ہوا اور پڑوسیوں کی ایک عورت کی آنکھیں اچانک بے نور ہوگئیں جو اپنے گھر میں تھی اور اسی نے آکر آپ کی زوجہ ٔمحترمہ سے کہا تھا کہ اگر تُو اپنے خاوند سے کہے تو وہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے غلام حاصل کرسکتے ہیں، اور اگر تمہیں غلام مل گیا تو اس طرح تمہاری زندگی پُرسُکون ہوجائے گی۔ کچھ نظر نہ آنے کی بناء پر اس نے گھر والوں سے کہا: تم نے چراغ کیوں بجھادیئے؟ گھر والوں نے کہا: چراغ تو جل رہے ہیں، شاید! تمہاری آنکھیں بےکار ہوچکی ہیں، اب وہ عورت بہت پریشان ہوئی اور جب اسے معلوم ہوا کہ یہ حضرت سَیِّدُنا ابو مُسلم خولانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی دُعا کا اثر ہے تو وہ اپنی حرکت پر بہت شرمندہ ہوئی اور آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے معافی چاہی اور زار و قطار رونے لگی، اور عرض کرنے لگی: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر معاف فرمادیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ

کی بار گاہ میں دُعا فرمائیں کہ میری بِینائی لوٹ آئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس پر ترس آنے لگا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بار گاہ میں دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھادیئے اور اس کی بِینائی کے لئے دُعا کی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابھی دُعا سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ اس عورت کی آنکھیں روشن ہو گئیں اور وہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔ (1)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی　بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ والوں کی دُعائیں کیسا اثر رکھتی ہیں کہ اِدھر اُن نیک بندوں کے منہ سے دُعا نکلتی ہے اُدھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بار گاہ میں مقبول ہو جاتی ہے، ان کی دُعاؤں سے مصیبتیں ٹلتی ہیں، غم دُور ہوتے ہیں، تقویٰ و پرہیز گاری اور جذبۂ عبادت نصیب ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ نہ صرف نیک لوگوں کی دُعائیں حاصل کریں، بلکہ اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی بھی کوشش کریں اس کے ساتھ ساتھ بُرے لوگوں کی صحبت سے بچتے ہوئے اچھے اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضانِ دُعا سے مالا مال ہونے، دُعا میں رِقّت و سوز پانے اور دُعا کے آداب سیکھنے سکھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہ کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں

1 ... عیونُ الحکایات، ۱/ ۹۰

بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنا"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُنّتوں بھرے اجتماع میں مانگی جانے والی دُعائیں ضَرور رنگ لاتی ہیں، کیونکہ وہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا ذکرِ خیر ہوتا ہے اور جس جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا ذکرِ خیر کِیا جائے تو وہاں رحمتِ الٰہی کی چھما چھم بارشیں برستی ہیں جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا امام سُفیان بِن عُیَیْنہ (عُ۔یَ۔نہ) فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمتِ الٰہی اُترتی ہے۔[1] ذرا سوچئے کہ جہاں چھما چھم رحمتیں برس رہی ہوں وہاں دُعائیں کیوں قبول نہ ہوں گی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جماعت میں بَرَکت ہے اور مسلمانوں کے مجمع میں دُعا مانگنا قبولیت کے قریب تر ہے عُلَماء فرماتے ہیں: جہاں چالیس (40) نیک مُسلمان جمع ہوتے ہیں اُن میں سے ایک ولیُّ اللہ ضَرور ہوتا ہے۔[2] لہٰذا ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے، سُنّتوں بھرے اجتماع میں مانگی جانے والی دُعاؤں کے ثمرات کس طرح ظاہر ہوتے ہیں۔ سنئے اور جھومئے چنانچہ

اجتماعی دُعا میں توبہ کی توفیق مل گئی

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، جوانی اور اچھّی صحّت نے مجھے مغرور بنادیا تھا، نِت نئے فینسی ملبوسات سِلوانا، رات گئے تک آوارہ گردی میں وقت گنوانا، جُوئے میں پیسے لُٹانا وغیرہ میرا معمول تھا۔ والِدَین سمجھا سمجھا کر تھک چکے تھے حتی کہ کبھی کبھار تو میری اصلاح کے لئے دُعا کرتے ہوئے امّی جان کی پلکیں بِھیگ جاتیں۔ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی مجھے ہفتہ

1…**حلیۃ الاولیاء**، ۷/۳۳۵، حدیث: ۱۰۷۵۰
2…فتاوٰی رضویہ، ۲۴/۱۸۴ بتغیر قلیل

وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کرتے مگر میں ٹالتا رہا، بالآخر ہم دونوں اجتماع گاہ پہنچ گئے، خُدا کی قسم! میں نے زندگی میں کبھی ایسی رُوحانیت دیکھی تھی نہ سُنی تھی۔ جب رِقّت انگیز دُعا شُروع ہوئی تو شرکائے اجتِماع کی ہِچکیوں کی آواز بُلند ہونے لگی حتی کہ میرے جیسا پتھّر دل آدمی بھی پُھوٹ پُھوٹ کر رونے لگا، میں نے اپنے گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کا ہو کر رہ گیا۔

تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
تَنَزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی ترقّی کا باعث بنا مَدَنی ماحول
یقینا مُقدّر کا وہ ہے سکندر جِسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ۶۴۶ تا ۶۴۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نیک لوگوں کی دُعاؤں میں شریک ہو کر دُعا مانگنے کی کیسی کیسی برکتیں ہیں، واقعی ہم نہیں جانتے کہ کس نیک بندے کی دُعا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو جائے اور اُس کے صدقے دُعا میں شریک تمام لوگوں کی بگڑی بن جائے۔ آیئے اس ضمن میں ایک واقعہ سُنتے ہیں۔ چنانچہ

نیک بندے کی دُعا پر آمین کہنے کی برکت

حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطِی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحٰق محمد بن یزید واسطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ کیا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میری مغفِرت کر دی۔ میں نے پوچھا: مغفِرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابو

عَمرو بَصری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جُمُعہ کے دن ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے اور دُعا کی تو ہم نے آمین کہی، بس اسی لئے مغفِرت ہو گئی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ماں باپ، استاد اور تمام مسلمانوں کے لئے دُعا کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جب ہم اپنے لیے دُعا مانگیں تو سب اہلِ اسلام کو اس دُعا میں شریک کر لیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اگر دُعا مانگنے والا خود قابلِ عطا نہیں تو کسی بندے کا طُفیلی ہو کر مراد کو پہنچ جائے گا۔

حضرت سَیِّدُنا ابو الشیخ اصبہانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا ثابت بُنانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کی: ہم سے ذکر کیا گیا جو شخص مسلمان مَردوں اور عورتوں کے لیے دُعائے خیر کرتا ہے قیامت کو جب ان کی مجلسوں پر گزرے گا ایک کہنے والا کہے گا: یہ وہ ہے کہ تمہارے لیے دُنیا میں دُعائے خیر کرتا تھا پس وہ اس کی شفاعت کریں گے اور جنابِ الٰہی میں عرض کر کے اسے جنت میں لے جائیں گے۔

قرآنِ کریم میں مسلمانوں کیلئے دُعا کرنے کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِؕ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے خاصّوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گُناہوں کی معافی مانگو۔ (پ۲۶، محمد: ۱۹)

حدیث میں ہے: نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ (یعنی اے اللہ! میری

---

1 ...شَرحُ الصُّدُور، ص ۲۸۲

مغفرت فرما) کہتے سنا، فرمایا: اگر سب مسلمانوں کو شاملِ دُعا کرتا تو تیری دُعا مقبول ہوتی۔[1]

حضرتِ سَیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا: مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَۃٍ حَسَنَۃً یعنی جو شخص سب مسلمان مردوں اور عورتوں کیلئے استغفار کرے، اللہ تعالٰی اس کے لئے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔[2]

لٰہذا ہمیں چاہئے کہ اپنی دُعاؤں میں اپنے مسلمان بھائیوں کو بھی یاد رکھا کریں، ساتھ ہی والدین بلکہ اپنے استادوں کے لئے بھی ضرور دُعا کریں، یاد رہے کہ دِینی استاد روحانی باپ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کے لئے دُعا کرنا انسان کے حق میں نعمتوں کا سبب ہے، حدیثِ پاک میں ہے: اِذَا تَرَکَ الْعَبْدُ الدُّعَاءَ لِلْوَالِدَیْنِ فَاِنَّہٗ یَنْقَطِعُ عَنْہُ الرِّزْقُ یعنی جب بندہ والدین کے لئے دُعا کرنا چھوڑ دیتا ہے تو اس سے رِزق روک دیا جاتا ہے۔[3] لٰہذا اُستادوں اور ماں باپ کے لئے بھی لازمی دُعا کرنی چاہئے۔ جب بھی دُعا مانگیں دُعا میں نہایت عاجزی وگریہ وزاری کریں، روتے اور گڑگڑاتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی بے بسی اور لاچاری کا اظہار کرتے ہوئے اپنی حاجات کے لئے التجائیں کریں۔

حضرت علّامہ، مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس اَدبِ دُعا کے تحت فرماتے ہیں: جس قدر اِدھر سے عاجزی زیادہ ہوگی، اُدھر سے لطف وکرم زائد ہوگا۔ مزید فرماتے ہیں کہ دُعا میں آنسو ٹپکنے میں کوشش کرے اگرچہ ایک ہی قطرہ ہو کہ قبولیت کی دلیل ہے، رونا نہ آئے تو رونے کا سا مُنہ بنائے کہ نیکوں کی صورت

1…ردّالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، آداب الصلاۃ، مطلب: في الدعاء بغیر العربیۃ، ۲۸۶/۲

2…مجمع الزوائد، کتاب التوبۃ، باب الاستغفار للمؤمنین والمؤمنات، ۳۵۲/۱۰، حدیث: ۱۷۵۹۸

3…کنز العمال، کتاب النکاح، قسم الاقوال، باب بر الاب والام من الاکمال، ۲۰۱/۱۶، حدیث: ۴۵۵۴۸

بھی نیک ہے۔ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ دُعا میں گڑگڑانے والوں کو پسند فرماتا ہے۔[1]

رونے والی آنکھیں مانگو، رونا سب کا کام نہیں

ذِکرِ محبت عام ہے لیکن، سوزِ محبت عام نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُعا کی قبولیت کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے دُعا کرنی چاہیے، نیز دُعا کی قَبولِیَّت میں جلدی کرنے سے بھی بچنا چاہیے، بعض نادان لوگ مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں کہ ہم تو اتنے عَرصے سے دُعائیں مانگ رہے ہیں، بُزُرگوں سے بھی دُعائیں کرواتے رہے ہیں، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا، یہ وَظائِف پڑھتے ہیں، وہ اَوراد بھی پڑھتے ہیں، فُلاں فُلاں مَزار پر بھی گئے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری حاجت پوری کرتا ہی نہیں، حالانکہ بسا اَوقات قَبولِیَّتِ دُعا کی تاخیر میں کافی مصلحتیں بھی ہوتی ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں، لہٰذا دُعا میں جلدی نہیں مچانی چاہیے، دُعا کی قَبولِیَّت میں جلدی مچانے اور قبولیت میں تاخیر پر اُکتانے والوں کو چوٹ کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے مخصُوص انداز میں نصیحت کے جو مدنی پھول عطا فرمائے، اُن کا خُلاصہ سُنئے اور قبولیتِ دُعا میں جلدی مچانے سے خُود کو بچایئے:

اَفسروں کے پاس تو بار بار دھکّے کھاتے ہو مگر...

دُنیوی اَفسروں سے کام نِکلوانے کے آرزو مَندوں کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس تک اُمّید اور انتظار میں گُزار دیتے ہیں، صُبح و شام اُن کے دروازوں پر دَوڑتے ہیں اور وہ اَفسران ہیں کہ مُنہ نہیں لگاتے،

1...کتاب الدعاء للطبرانی، باما جاء فی فضل...الخ، ص٢٨، حدیث:٢٠

جواب نہیں دیتے، جِھڑکتے، ناک بَھوں چڑھاتے ہیں، ان افسروں کے پاس دھکّے کھانے میں گرچہ برسوں گُزر جائیں مگر اُمّید اب بھی پہلے دن کی طرح مضبوط ہے، دُنیاوی افسروں کے ہاں دھکّے کھانے والے تو نہ اُمّید توڑیں، نہ اُن کا پیچھا چھوڑیں، مگر افسوس! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دروازے پر اَوّل تو آتا ہی کون ہے! اور آئے بھی تو اُکتاتے، گھبراتے، کل کا ہوتا آج ہو جائے، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گُزرا اور شِکایَت ہونے لگی، صاحِب! پڑھا تو تھا، کچھ اَثر نہ ہوا! یہ اَحمق اپنے لئے قَبولیَّت کا دروازہ خُود بند کر لیتے ہیں۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَالَمْ یُعَجِّلْ یَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ یَسْتَجِبْ لِی یعنی تُمہاری دُعا قَبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو یہ مت کہو کہ میں نے دُعا کی تھی قَبول نہ ہوئی۔[1] مزید فرماتے ہیں: بَعض تو اِس تاخیر پر ایسے بے قابو ہو جاتے ہیں کہ اَعْمال، اَوْراد اور دُعاؤں کی تاثیر سے اپنا اعتقاد بلکہ نَعُوْذُ بِاللہ عَزَّوَجَلَّ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وَعدۂ کرم سے بھی اِعتِماد ختم کر بیٹھتے ہیں۔ ایسوں سے کہا جائے کہ اَے بے حَیاء! بے شَرمو!! ذرا اپنے گریبان میں مُنہ ڈالو۔ اگر کوئی تُمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تُم اُس کا ایک کام نہ کرو تو اپنا کام اُس سے کہتے ہوئے اَوّل تو خود ہی شرم محسوس کرو گے کہ ہم نے تو اُس کا کام کیا نہیں، اب کِس مُنہ سے اُس سے کام کو کہیں؟ اور اگر وہ کام بہت زیادہ ضروری ہو کہ کہہ بھی دیا اور اُس دوست نے نہ کیا تو یہ سوچ کر اس سے اَصلاً (یعنی بالکل) شِکایَت نہ جانو گے کہ ہم نے اُس کا کام کب کیا تھا جو وہ کرتا۔

اب غور کرو کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کتنے اَحکام پر عمل کرتے ہو...؟ اُس کے حُکم پر عمل نہ کرنا اور اپنی دَرخواست ہر صُورت میں مَنْظور ہونے کی خواہش کرنا کیسی بے حیائی ہے! او اَحمق! پھر فَرق دیکھ!

1...صحیحُ البخاری ج ۴ ص ۲۰۰ حدیث ۶۳۴۰

اپنے سَر سے پاؤں تک نَظرِ غور کر! ایک ایک رُوئیں میں ہَر وَقت، ہر آن کتنی کتنی ہزار ہزار در ہزار درُ ہزار صَد ہزار بے شُمار نِعمتیں ہیں۔ تُو سوتا ہے اور اُس کے مَعْصُوم فِرِشتے تیری حِفاظت کو پَہرا دے رہے ہیں، تُو گُناہ کررہا ہے اور پھر بھی سَر سے پاؤں تک صِحّت و عافِیَت، بَلاؤں سے حِفاظَت، کھانے کا ہَضم، فُضلات (یعنی جسم کی اندرونی گندگیوں) سے نجات، خُون کی رَوانی، اَعضاء میں طاقَت، آنکھوں میں روشنی وغیرہ بے حِساب کرم بے مانگے تُجھ پر اُتر رہے ہیں۔ پھر اگر تیری بَعض خواہِشیں عطا نہ ہوں، کِس مُنہ سے شِکایَت کرتا ہے ؟ تُو کیا جانے کہ تیرے لئے بَھلائی کس چیز میں ہے! تُو کیا جانے کہ تجھ پر کیسی سَخْت مصیبت آنے والی تھی جو اِس دُعا نے دُور کی، تُو کیا جانے کہ اِس دُعا کے عِوَض کیسا ثواب تیرے لئے ذَخیرہ ہورہا ہے، اُس رَبّ کا وَعدہ سچّا ہے اور قبول کی یہ تینوں صُورتیں ہیں، جن میں ہر پہلی، پچھلی سے اَعلیٰ ہے۔ ہاں، بے اِعتِقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا اور اِبلیسِ لَعین نے تجھے اپنا سا کرلیا۔ (1)

مُسلماں ہوں اگرچہ بد ہوں، سچّے دِل سے کرتا ہوں ترے ہر حکم کے آگے سرِ تسلیم خم مولیٰ
خِرَد کرتی نہیں اب کام اِلٰہی! میں ہوا ناکام تجھی سے اِلتجاء ہے مجھ پہ کر رحم و کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرَمّم، ص97)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ تَوقیت کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُنّتوں کی خِدمت اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت اب تک 100

1 . . . فضائلِ دُعا، ص۱۰۰ ملخصًا

سے زائد شعبہ جات کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ اِنہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ ”**مجلسِ تَوقِیت**“ بھی ہے۔ **تَوقِیت سے مُراد وہ عِلْم ہے جس کی مدد سے دُنیا کے کسی بھی مقام کے لئے نمازِ پنجگانہ، طُلوع وغُروب**(سحری واِفطار کے اوقات)، **نِصْفُ النَّھَار اور مِثْلِ اوّل وثانی وغیرہ کے اَوقات معلوم کئے جاتے ہیں نیز دُرست سَمتِ قِبلہ کا تَعَیُّن کیا جاتا ہے۔** اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنت، مُجدِّدِ دین و مِلّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ایک مکتوب میں اِس عِلْم کی اَھَمِّیَّت کے مُتَعَلِّق فرمایا: عَلّامہ اِبنِ حَجَر مکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ”الزَّوَاجِر“ میں اِس (عِلْم) کو فَرْضِ کِفَایہ لکھا ہے۔[1] نماز کی صِحّت کا مسئلہ ہو یا روزہ کی دُرُستی کا، ان کے اَحْکام علمِ تَوقیت کے مَرہُون ہیں، اوقاتِ صَوم و صلوٰۃ کی مَعْرِفت درکار ہو یا صحیح سَمتِ قِبلہ کا تَعَیُّن اِس عِلْم کے بغیر ممکن نہیں، اگرچہ مسجد کی عمارت سے سَمتِ قبلہ معلوم تو ہو سکتی ہے مگر قبلہ رُو مسجد تَعْمِیر کرنے کے لئے تو اِس فَنّ کا جاننا پھر بھی اہم ہے، لہٰذا اِس علم کی اَہمیّت و اِفَادِیت کے پیشِ نظر تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت باقاعدہ ایک شعبہ قائم ہے، جس کا کام علمِ توقیت کے ذریعے مختلف مقامات کے اَوقاتِ صَوم و صلوٰۃ کے دُرُست نقشہ جات تیّار کرنے کے ساتھ ساتھ اس علم کو عام کرنا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلسِ تَوقِیت نے اب تک نہ صرف علمِ تَوقِیت کے اُصُول و قوانین کے مُطابق بے شُمار شہروں کے اَوْقَاتُ الصَّلٰوۃ کے نقشہ جات تیّار کئے ہیں بلکہ اس سلسلے میں مزید ایک قدم بڑھاتے ہوئے دعوتِ اسلامی کی مایہ ناز مجلس آئی ٹی کے تعاوُن سے ایک ایسا سافٹ وئیر بنام ”اَوقَاتُ الصَّلٰوۃ“ بھی مُتَعَارَف کروایا ہے جو کمپیوٹر اور موبائل وغیرہ پر نمازوں کے دُرُست وقْت کی نشاندہی میں بے حد مُفید

---

1 . . . مکاتیبِ ملک العلما قلمی، حیاتِ ملک العلما ص ۸، مطبوعہ ادارہ معارف نعمانیہ مرکز الاولیاء لاھور

ہے۔ چُنانچہ کمپیوٹر سافٹ وئیر کے ذریعے دُنیا بھر کے تقریباً 27لاکھ مقامات جبکہ موبائل اپلی کیشن(Mobile Application) کے ذریعے تقریباً 10ہزار مقامات کے لئے درست اَوقاتِ نماز و سمتِ قبلہ بھی معلوم کئے جاسکتے ہیں۔

نِظامُ الاَوْقات سے مُتعَلِّق کسی بھی قسم کا مسئلہ یا تجویز ہو تو مجلس کے اراکین و ذِمّہ داران سے عالمی مدنی مرکز کے فون نمبرز پر یا اس ای میل ایڈریس (prayer@dawateislami.net) کے ذریعے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں، مکتب کے مَخْصُوص اَوقات میں توَقِیت مکتب میں بالمشافہ رہنمائی بھی لی جاسکتی ہے۔

اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو — اللہ کرم ایسا کرے تجھ میں جہاں میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے دُعاؤں کی قبولیت کے واقعات بھی سُنے اور ساتھ ہی ساتھ دُعا کی اہمیت، اس کے فضائل اور قبولیتِ دُعا کے آداب کے بارے میں بھی سنا کہ دُعا مانگنا حکمِ خُداوندی ہے، دُعا کرنا سنتِ مُصْطَفٰے ہے، دُعا کرنا اِطاعتِ مصطفٰے ہے، بزرگوں کا پسندیدہ معمول ہے، دُعا عبادت کا مغز ہے، دُعا افضل عبادت ہے، دُعا مومن کا ہتھیار ہے، دُعا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بُزُرگ تَر ہے، دُعا مصیبتوں میں نفع بخش ہے، دُعا دُشمن سے نجات اور رزق میں کشادگی کا سبب ہے۔ دُعا کے اَوّل و آخر میں دُرُودِ پاک پڑھنا قبولیتِ دُعا کا سبب ہے، دُعا کی قبولیّت کے لیے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے پسندیدہ ناموں سے دُعا کرنا نہایت اثر رکھتا ہے، دُعا کی قبولیّت کے لیے نیک عمل بجالانا اور اس نیک

عمل کے وسیلے سے دُعا کرنا قبولیتِ دُعا کا اہم ذریعہ ہے، قبولیتِ دُعا کا یقین رکھتے ہوئے توجہ اور یکسوئی کے ساتھ دُعا مانگنی چاہیے، دُعا میں بزرگوں کا وسیلہ پیش کرنا بھی قبولیتِ دُعا کا سبب ہے، نیک لوگوں کے ساتھ مل کر اجتماعی طور پر دُعا کرنے میں برکت ہے، دُعا میں اپنے پیر، والدین، استادوں اور تمام مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیے، دُعا روتے، گڑگڑاتے اور اپنی بے بسی و بے کسی کا اظہار کرتے ہوئے مانگی جائے، دُعا میں آنسو کا ایک بھی قطرہ نکل گیا تو وہ قبولیتِ دُعا کی علامت ہے۔

مغفرت کا ہوں تجھ سے سُوالی پھیرنا اپنے دَر سے نہ خالی
مجھ گنہگار کی اِلتجاء ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے
آہ! رَنج و اَلم نے ہے مارا یا اِلٰہی مجھے دے سہارا
ایک غمگین دِل کی صدا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص136-37)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہاتھ ملانے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **101 مدنی پھول** سے ہاتھ ملانے کی چند سنتیں و آداب سنتے ہیں: پہلے دو فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں:❀جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے رحمتیں زیادہ پرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔[1] ❀جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[2]

❀دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔❀رخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں۔❀ہاتھ ملاتے وقت درود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے: **یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُم** (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے۔)❀دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قَبول ہو گی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔[3] اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ❀آپس میں ہاتھ ملانے

1...معجم اوسط، ۵/۳۸۰، رقم: ۷۶۷۲

2...شعب الایمان، ۶/۴۷۱، حدیث: ۸۹۴۴

3...مسند احمد، ۴/۲۸۶، حدیث: ۱۲۴۵۴

سے دُشمنی دُور ہوتی ہے۔❀ جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں۔❀ دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا سنّت ہے۔❀ بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں❀ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔❀ ہاتھ ملانے کے بعد اپنی ہتھیلی چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں۔[1]❀ اگر اَمرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے ہاتھ ملانے میں شہوت آتی ہو تو اس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے۔[2]❀ مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنّتیں سیکھنے، تین دن کے لیے ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۶۷۰،۶۶۹)

1... بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/ ۴۷۱ مُلَخَّصاً
2... دُرِّمُختار، ۲/ ۹۸
3... بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/ ۴۷۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ راحت نشان ہے: جو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے اُس کا دُرود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (1)

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص٢٦٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس

---

1 … معجم اوسط، من اسمه احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم **"اَصحابِ کہف** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم **کا واقعہ"** سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی مختلف سورتوں میں پچھلی اُمّتوں کے سبق آموز واقعات، اُن پر نازل ہونے والی نعمتیں، عذابات اور مختلف حیرت انگیز عجائبات اور نشانیوں کو بیان فرمایا ہے۔ اَصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کا واقعہ بھی عجائباتِ قرآنیہ میں سے ایک

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

تَعَجُّب خیز اور سبق آموز واقعہ ہے، جس کا ذکر قرآنِ کریم کے پندرہویں (15ویں) پارے کی "سورۂ کہف" میں موجود ہے۔ اس واقعے کا بیان قرآنِ کریم میں اِن الفاظ کے ساتھ فرمایا گیا ہے:

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ اِذْ اَوَى الْفِتْیَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ہماری ایک عجیب نشانی تھے جب ان جوانوں نے غار میں پناہ لی پھر بولے اے ہمارے رَبّ ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی (راہ پانے) کے سامان کر۔ (پ ۱۵، الکہف: ۹-۱۰)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر "صِراطُ الجِنان" میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت لکھا ہے کہ یہاں سے اَصحابِ کہف (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم) کا واقعہ شروع ہوتا ہے اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی عجیب و غریب نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دِیا، کیونکہ اس واقعے میں بہت سی نصیحتیں اور حکمتیں ہیں۔(1) اسی آیتِ مقدّسہ میں موجود لفظِ "رَقِیْم" کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا نے فرمایا: "رَقِیْم" اُس وادی کا نام ہے جس میں اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم جلوہ فرما ہیں۔(2)

آیئے! اب ہم اَصحابِ کَہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کے اِس روحانی و اِیمان افروز واقعے کے متعلق سنتے ہیں اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھول چنتے ہیں چُنانچہ

اَصحابِ کَہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کا واقعہ

1...صِراطُ الجِنان، پ ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ: ۹، ۵/ ۵۴۰

2...تفسیر خازن، پ ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ: ۹، ۳/ ۱۹۸

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 617 صفحات پر مشتمل تفسیر ''صِراطُ الجِنان'' جلد 5 صفحہ 541 پر اَصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کے ایمان افروز واقعے کو کچھ یوں بیان کیا گیا ہے کہ اَصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم اُفۡسُوس نامی شہر کے شریف و قابلِ احترام لوگوں میں سے ایماندار لوگ تھے۔ ان کے زمانے میں دَقْیَانُوس نامی ایک بڑا ظالم بادشاہ تھا، جو لوگوں کو غیرِ خدا کی عبادت پر مجبور کرتا اور جو شخص بھی غیرِ خدا کی عبادت پر راضی نہ ہوتا، اُسے قتل کر ڈالتا تھا۔ دَقْیَانُوس بادشاہ کے ظلم و ستم سے اپنا ایمان بچانے کے لئے اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم بھاگے اور قریبی ایک پہاڑ میں غار کے اندر پناہ لے لی، وہاں سوگئے اور 300 برس سے زیادہ عرصے تک اسی حال میں رہے۔ تلاش کروانے پر بادشاہ کو معلوم ہوا کہ وہ ایک غار کے اندر ہیں تو اس نے حکم دِیا کہ غار کو ایک مضبوط دیوار کھینچ کر بند کر دِیا جائے تاکہ وہ اس میں (بھوکے پیاسے) مر جائیں اور وہ غار ہی ان کی قبر ہو جائے، یہی ان کی سزا ہے۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کا ایمان کی حفاظت کے معاملے میں کس قدر زبردست مدنی ذہن بنا ہوا تھا کہ ان حضرات نے فتنوں سے بچنے اور سلامتیِ ایمان کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرکے غار میں پناہ لینا تو گوارا کرلیا، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور کو معبود ماننے کیلئے تیار نہ ہوئے، یہ بھی معلوم ہوا کہ فتنوں کے زمانے میں مخلوق سے علیحدگی اختیار کرنا ، ایمان کی حفاظت کا نہایت مؤثّر ترین ذریعہ ہے۔

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عنقریب فتنے ہوں گے جن میں بیٹھا ہوا کھڑے شخص سے اچھا رہے گا اور کھڑا شخص چلنے والے سے اچھا رہے گا اور چلنے والا شخص

1... صِراطُ الجِنان، ۵/ ۵۴۱، بتغیر قلیل

دوڑنے والے سے اچھا رہے گا۔ جو اس (فتنے) کی طرف جھانکے گا تو وہ اسے بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ تو جسے بچاؤ کی کوئی جگہ یا پناہ گاہ ملے تو اسے چاہئے کہ وہ اس میں پناہ لے لے۔[1]

مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: **بیٹھنے** سے مراد ہے ان فتنوں سے الگ تھلگ رہنا، ان سے بالکل واسطہ نہ رکھنا، یہ ذریعہ ہو گا فتنوں سے حفاظت کا کہ وہ نہ فتنوں کو دیکھے گا نہ ان کا اثر لے گا۔ اور **کھڑے ہونے** سے مراد ہے دُور سے انہیں دیکھنا، ان پر خبر دار اور مطلع ہونا۔ **چلنے** سے مراد ہے ان میں **مشغول** ہونا مگر معمولی طور پر۔ اور **دوڑنے** سے مراد ہے، ان میں خوب **مشغول** ہونا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۱۹۵، مختصراً)

آج بھی نئے نئے فتنے سَر اُٹھا رہے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم ہر وقت اپنے **ایمان کی حفاظت** کی فکر میں مشغول رہیں، نیز فتنوں سے حفاظت اور سلامتیِ ایمان کے لئے اِصلاحِ اُمّت کی کوششوں میں مصروف تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں، روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کریں اور ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ایمان کی حفاظت اور ایمان پر خاتمہ بالخیر کے لیے مخصوص اوراد و وظائف پڑھنے کا معمول بنائیں، آیئے حفاظتِ ایمان سے متعلق چند اَوراد و وظائف سُنتے ہیں۔ چنانچہ

ایمان پر خاتمہ کے 4 اوراد

---

1 ... بخاری، کتاب الفتن، باب تکون فتنۃ القاعد... الخ، ۴/ ۴۳۶، حدیث: ۷۰۸۲

ایک شخص بارگاہِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میں حاضِر ہو کر ایمان پر خاتِمہ بالخیر کیلئے دعا کا طالِب ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس کیلئے دعاء فرمائی اور ارشاد فرمایا: **(1)**(روزانہ) 41 بار صبح کو **یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ۔** (اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے ہمیشہ قائم رہنے والے! کوئی معبود نہیں مگر تُو۔) اوّل و آخِر دُرُود شریف نیز **(2)** سوتے وَقت اپنے سب اَوراد کے بعد **سُورۂ کافِرون** روزانہ پڑھ لیا کیجئے، اس کے بعد کلام وغیرہ نہ کیجئے، ہاں اگر ضَرورت ہو تو کلام کرنے کے بعد پھر سُورۂ کافِرون تلاوت کر لیں کہ خاتِمہ اِسی پر ہو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خاتِمہ ایمان پر ہو گا۔ اور **(3) تین**(3) بار صبح اور **تین**(3) بار شام اس دُعاء کا وِرد رکھیں: **اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نُّشْرِکَ بِکَ شَیْئًا نَّعْلَمُہٗ وَنَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُہٗ** ("اے اللہ عزوجل ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ جان کر ہم تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں اور ہم اِس سے اِستغفار کرتے ہیں جس کو نہیں جانتے۔")[1] **(4) بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَوُلْدِیْ وَ اَھْلِیْ وَمَالِیْ۔** (اللہ تعالیٰ کے نام کی بَرَکت سے میرے دین، جان، اولاد اوراہل و مال کی حفاظت ہو۔) **صبح وشام 3،3 بار** پڑھیئے، دین، ایمان، جان، مال، بچّے سب محفوظ رہیں۔[2] (غروبِ آفتاب سے صبحِ صادِق تک رات اور آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ایمان کی حفاظت کے لیے ایسی بُری صحبت سے بچیں، جس سے بربادیِ ایمان کا اندیشہ ہو۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر "صِراطُ الجِنان" میں ہے: **نیکوں اور نیکیوں سے محبت ایمان کی علامت ہے، جبکہ بُروں اور بُرائیوں سے محبت ایمان کی کمزوری کی**

1...الملفوظ حصہ ۲ ص ۲۳۴ حامد اینڈ کمپنی مرکز الاولیاء لاہور

2...شجرہ قادِریہ رضویہ ص ۱۲ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

علامت ہے، لہٰذا ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی ایمانی قوت کو اپنے قلبی مَیلان سے معلوم کرے، کیونکہ جن دِلوں میں فلموں، ڈراموں، بے حیائیوں اور گانوں کی محبت ہو، ان دلوں میں نماز، ذِکر، دُرود اور تلاوت کی محبت نہیں سما سکتی۔ (تفسیر صراط الجنان، جلد 1، ص168)

اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارا ایمان سلامت رکھے، ایمان کی سلامتی کے ساتھ خاتمہ بالخیر نصیب ہو، گنبدِ خضریٰ کے سائے تلے شہادت کی موت نصیب ہو، جنّت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے پڑوس میں جگہ نصیب ہو۔

مُسلماں ہے عطّاؔر تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تفسیر "صِراطُ الجِنان" میں ہے کہ دَقْیَانُوس بادشاہ نے اصحابِ کہف رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُم کو ہلاک کرنے کا یہ کام جس کے سپرد کیا وہ نیک آدمی تھا، اس نے ان اصحاب رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُم کے نام، تعداد اور پورا واقعہ ایک تختی پر لکھوا کر تانبے کے صندوق میں دیوار کی بنیاد کے اندر محفوظ کر دِیا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسی طرح ایک تختی شاہی خزانہ میں بھی محفوظ کرا دی گئی۔ کچھ عرصے بعد دَقْیَانُوس ہلاک ہو گیا، زمانے گزرے، بادشاہتیں بدلتی رہیں، یہاں تک کہ ایک نیک بادشاہ مقرر ہوا جس کا نام بَیدرُوس تھا اور اس نے 68 سال حکومت کی۔ اس کے دورِ حکومت میں ملک میں فتنہ فساد پیدا ہوا، یوں کہ بعض لوگ مرنے کے بعد اُٹھنے اور قیامت آنے کے منکر (یعنی انکار کرنے والے) ہو گئے۔ بادشاہ ایک تنہا مکان میں بند ہو گیا اور اس نے گِریہ وزاری کرتے ہوئے بارگاہِ الٰہی

میں دعا کی کہ یاربّ عَزَّوَجَلَّ! کوئی ایسی نشانی ظاہر فرما جس سے مخلوق کو مُردوں کے اُٹھنے اور قیامت آنے کا یقین حاصل ہو جائے۔ اسی زمانے میں ایک شخص نے اپنی بکریوں کے لئے آرام کی جگہ حاصل کرنے کے لئے اسی غار کا انتخاب کیا (جس میں اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم موجود تھے) پھر اس نے (چند لوگوں کے ساتھ مل کر) دیوار ِگرادی۔ دیوار گرنے کے بعد کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ ِگرانے والے بھاگ گئے۔ اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اللہ تعالٰی کے حکم سے خوشی خوشی اُٹھے، چہرے ترو تازہ، طبیعتیں خوش اور زندگی کی تروتازگی بدستور برقرار تھی۔ ایک نے دوسرے کو سلام کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ [1]

فِتنوں سے بچئے اور دُوسروں کو بھی بچایئے

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سنا آپ نے کہ جو اپنے دِین واِیمان کی حِفاظت کے لئے اپنا وطن چھوڑ کر ہجرت کرتا ہے تو اللہ تعالٰی غیب سے اُس کی حفاظت کے لئے ایسے اسباب پیدا فرما دیتا ہے کہ عقلیں حیران رہ جاتی ہیں۔ چونکہ اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے بھی اپنے دین و اسلام کی حفاظت کی خاطر لوگوں سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے غار میں پناہ لی، لہٰذا اللہ تعالٰی نے غار کو ایک خاص ہیبت بخش کر ان کی حفاظت فرمائی کہ کوئی ان تک جا نہیں سکتا تھا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ فتنوں اور فتنہ پھیلانے والوں سے دُور رہتے ہوئے نیک لوگوں کی صحبت کی صورت میں ایسا ٹھکانا اختیار کریں جو فتنوں سے حفاظت کا ذریعہ ہو۔ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی ہمیں فتنوں سے بچنے کے لئے اچھا ٹھکانا اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسے فتنے ہوں گے، اِن میں بیٹھے رہنے والا، کھڑے ہونے والے

---

1 . . . صِراطُ الجِنان، ۵ / ۵۴۲، بتغیر قلیل

سے، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا، جو اِن کی طرف جھانکے گا وہ اُسے اُچک لیں گے، اِس لیے جو کوئی پناہ یا ٹھکانا پائے تو اِس کی پناہ میں آجائے۔

حضرت عَلامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اِس فرمانِ عالی شان میں بیٹھنے سے مُراد، اِن فتنوں سے الگ تھلگ رہنا اور بالکل واسطہ نہ رکھنا ہے، یہ اِن فتنوں سے حِفاظت کا ذریعہ ہو گا، وہ نہ فتنوں کو دیکھے گا نہ اِن کا اثر لے گا۔ کھڑے رہنے سے مُراد دُور سے اِنہیں دیکھنا، اِن پر خبردار اور مطلع ہونا ہے۔ چلنے سے مُراد اِن میں معمولی طور پر مشغول ہونا ہے۔ دَوڑنے سے مُراد ان میں خوب مشغول ہونا ہے۔ ٹھکانے سے مراد اَمن کی جگہ اور پناہ سے مُراد وہ آدمی ہے جو اُسے فتنوں سے بچالے یعنی یا تو پناہ کی جگہ چلا جائے یا ایسے شخص کے پاس رہے جو اُس کو اِن فتنوں سے بچائے۔(1)

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جنگِ رُوم کے سفر میں اصحابِ کہف کے غار کے پاس سے گُزرتے وقت اس غار میں داخل ہونے کی خواہش کا اظہار کیا تو حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے انہیں منع کیا اور یہ آیتِ مُبارَکہ تلاوت فرمائی:

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَیْهِمْ لَوَلَّیْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اے سننے والے اگر تو اُنہیں جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور ان سے ہیبت میں بھر جائے۔(2) (پ ۱۵، الکھف: ۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے جاگنے کے بعد سب سے

1…مرقاۃ المفاتیح، ۲۶۱/۹، تحت الحدیث: ۵۳۸۴

2…تفسیر خازن، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۸، ۲۰۵/۳ ملخصاً

پہلے ایک دوسرے کو سلام کیا اور پھر نماز ادا کی۔ ان کے اس عمل سے معلوم ہوا کہ سلام و نماز بہت قدیم عبادتیں ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلام میں بھی انہیں ایک خاص اہمیت و فضیلت حاصل ہے، مگر افسوس! کہ اب سلام جیسی پیاری پیاری سُنّت مِٹتی جارہی ہے اور بدقسمتی سے مساجد بھی نمازیوں سے خالی ہوتی جارہی ہیں۔ حالانکہ احادیثِ مُبارکہ میں نماز پڑھنے اور مسلمانوں کو سلام کرنے کی دلنشین خوشخبریاں ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب سلام و نماز کی فضیلت پر مشتمل 2 احادیثِ مُبارکہ سنتے ہیں چُنانچہ

نبیِ مکرّم، شفیعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوْا یعنی سلام کو عام کرو سلامتی پاؤ گے۔[1] اور نماز کے متعلق ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ میں نے آپ کی اُمت پر 5 نمازیں فرض فرمائی ہیں اور ان کے بارے میں اپنے آپ سے عہد کیا ہے کہ جو انہیں پابندی کے ساتھ ان کے وقت میں ادا کرے گا، اسے جنت میں داخل کروں گا اور جو ان کو پابندی کے ساتھ ادا نہ کرے گا اس کے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں۔[2] لہٰذا ہم سبھی کو چاہئے کہ سلامتی حاصل کرنے اور جنت پانے کے لئے سلام کی سُنّت کو عام کریں اور پنج وقتہ نمازِ باجماعت کی پابندی کرتے رہیں۔ آیئے ہم سب نیت کرتے ہیں کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی، پانچوں نمازیں باجماعت تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے نماز سے فارغ ہو کر یَمْلِیْخَا سے

---

1 ...ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام...الخ، ذکر اثبات السلامة...الخ، ۱/۳۵۷، حدیث: ۴۹۱

2 ...ابوداود، کتاب الصلوة، باب المحافظة علی وقت الصلوة، ۱/۱۸۸، حدیث: ۴۳۰

کہا کہ آپ جائیے اور بازار سے کچھ کھانے کو بھی لائیے اور یہ بھی خبر لائیے کہ دقیانوس بادشاہ کا ہم لوگوں کے بارے میں کیا ارادہ ہے۔ وہ بازار گئے تو انہوں نے شہر کے دروازے پر اسلامی علامت دیکھی اور وہاں نئے نئے لوگ پائے، یہ دیکھ کر انہیں تعجب ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ کل تک تو کوئی شخص اپنا ایمان ظاہر نہیں کر سکتا تھا جبکہ آج اسلامی علامتیں ظاہر ہیں۔ پھر کچھ دیر بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تندور والے کی دُکّان پر گئے اور کھانا خریدنے کے لئے اسے دقیانوسی روپیہ دِیا، جس کا رواج صدیوں پہلے ختم ہو گیا تھا اور اسے دیکھنے والا بھی کوئی باقی نہ رہا تھا۔ بازار والوں نے خیال کیا کہ کوئی پرانا خزانہ ان کے ہاتھ آگیا ہے، چُنانچہ وہ انہیں پکڑ کر حاکم کے پاس لے گئے، وہ نیک شخص تھا، اس نے ان سے دریافت کیا کہ خزانہ کہاں ہے؟ انہوں نے کہا خزانہ کہیں نہیں ہے۔ یہ روپیہ ہمارا اپنا ہے۔ حاکم نے کہا: یہ بات کسی طرح قابلِ یقین نہیں، کیونکہ اس میں جو سال لکھا ہوا ہے وہ 300 برس سے زیادہ کا ہے اور آپ نوجوان ہیں، ہم لوگ بوڑھے ہیں، ہم نے تو کبھی یہ سِکّہ دیکھا ہی نہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں جو دریافت کروں وہ ٹھیک ٹھیک بتاؤ تو مسئلہ حل ہو جائے گا۔ یہ بتاؤ کہ دقیانوس بادشاہ کس حال میں ہے؟ حاکم نے کہا: آج رُوئے زمین پر اس نام کا کوئی بادشاہ نہیں، سینکڑوں برس پہلے ایک بے ایمان بادشاہ اس نام کا گزرا ہے۔ آپ نے فرمایا: کل ہی تو ہم اس کے خوف سے جان بچا کر بھاگے ہیں اور میرے ساتھی قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہیں، چلو میں تمہیں ان سے مِلادُوں، حاکم اور شہر کے سردار اور ایک کثیر مخلوق ان کے ہمراہ غار کے کنارے پہنچ گئے۔ اَصحابِ کہف یَمْلِیْخَا کے انتظار میں تھے، جب انہوں نے کثیر لوگوں کے آنے کی آواز سنی تو سمجھے کہ یَمْلِیْخَا پکڑے گئے اور دقیانوسی فوج ہماری تلاش میں آرہی ہے۔ چُنانچہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد میں مشغول ہو گئے۔ اتنے میں شہر کے لوگ پہنچ گئے اور یَمْلِیْخَا نے بقیہ حضرات کو تمام قصّہ سنایا، ان حضرات نے سمجھ لیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکم سے اتنا طویل زمانہ (یعنی

300 سال سے بھی زیادہ عرصے تک) سوئے رہے اور اب اس لئے اٹھائے گئے ہیں کہ لوگوں کے لئے موت کے بعد زندہ کئے جانے کی دلیل اور نشانی بنیں۔

جب حاکمِ شہر غار کے کنارے پہنچا تو اس نے تانبے کا صندوق دیکھا، اس کو کھلوایا تو تختی برآمد ہوئی، اس تختی میں اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اور اُن کے کُتّے کا نام لکھے ہوئے تھے۔[1]

اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی تعداد اور اَسمائے مُبارَکہ

خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند، شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی تعداد میں جب لوگوں کا اختلاف ہوا تو یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی:

قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ میرا ربّ ان کی گنتی خوب جانتا ہے انہیں نہیں جانتے مگر تھوڑے۔[2] (پ۱۵، الکھف: ۲۲)

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: میں انہی کم لوگوں میں سے ہوں، جو اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی تعداد کو جانتے ہیں۔ اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی تعداد 7 ہے جن کے اَسمائے گرامی یہ ہیں: (1) مَکْسَلْمِیْنَا، (2) یَمْلِیْخَا، (3) مَرْطُوْنَس، (4) بِیْنُوْنَس، (5) سَارِیْنُوْنَس، (6) ذُوْنوانس، (7) کَشْفِیْطَطْنُوْنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن اور آٹھواں اُن کا کتا جس کا نام قِطْمِیْر ہے۔[3]

اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے ناموں کی برکت

---

1 ... صراطُ الجنان، ۵/ ۵۴۲، بتغیر قلیل

2 ... عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۱۵۳

3 ... تفسیر خازن، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ: ۲۲، ۳/۲۰۷

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین رَحمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ نے اپنی کتابوں میں اَصحابِ کہف کے ناموں کے فوائد وخواص بیان کئے ہیں، آیئے! ہم بھی ان ناموں کی برکتیں سُنتے ہیں چُنانچہ

منقول ہے کہ اگر یہ نام لکھ کر دروازے پر لگادیئے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے، سرمائے پر رکھ دیئے جائیں تو چوری نہیں ہوتا، کشتی یا جہاز ان کی برکت سے غرق نہیں ہوتے، بھاگا ہوا شخص ان کی برکت سے واپس آجاتا ہے، کہیں آگ لگی ہو اور یہ نام کپڑے میں لپیٹ کر ڈال دیئے جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے آگ بجھ جاتی ہے، بچے کے رونے، باری کے بخار، دردِ سر، اُمُّ الصِّبۡیَان (یعنی خاص قسم کے دماغی جھٹکوں اور دوروں کی بیماری)، خشکی وتری کے سفر میں، جان ومال کی حفاظت، عقل کی تیزی اور قیدیوں کی آزادی کے لئے یہ نام فائدے مند ہیں۔[1]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم کے صندوق سے نکلنے والی تختی میں ان کے ناموں کے علاوہ یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ یہ جماعت اپنے دِین کی حفاظت کے لئے دقیانوس کے ڈر سے اس غار میں پناہ گزین ہوئی، دقیانوس نے خبر پاکر ایک دیوار سے انہیں غار میں بند کر دینے کا حکم دِیا، ہم یہ حال اس لئے لکھتے ہیں تاکہ جب کبھی یہ غار کھُلے تو لوگ ان کے حال پر مطلع ہو جائیں۔ یہ تختی پڑھ کر سب کو تعجب ہوا اور لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا بجالائے کہ اس نے ایسی نشانی ظاہر فرمادی، جس سے موت کے بعد اُٹھنے کا یقین حاصل ہوتا ہے۔ حاکمِ شہر نے اپنے بادشاہ بَیدرُوس کو اس واقعہ کی اطلاع دی، چُنانچہ بادشاہ بھی بقیہ معزز لوگوں اور سرداروں کو لے کر حاضر ہوا اور شکرِ الٰہی کا سجدہ بجالایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کی۔ اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم نے بادشاہ سے مُعانقہ (مُ۔عَانَ۔قَہ) کیا یعنی گلے ملے اور فرمایا: ہم تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے

---

1 ۔۔۔ حاشیہ جمل، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ: ۲۲، جز۲، ۴/۴۲۳، بتغیر قلیل

سپرد کرتے ہیں۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اللہ تعالیٰ تیری، تیرے مُلک کی حفاظت فرمائے اور جنّات و انسانوں کے شر سے بچائے۔ بادشاہ کھڑا ہی تھا کہ وہ حضرات اپنی خواب گاہوں کی طرف واپس ہو کر مصروفِ خواب ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات دے دی، بادشاہ نے ایک درخت کی لکڑی کے صندوق میں ان کے جسموں کو محفوظ کیا اور اللہ تعالیٰ نے رُعب سے ان کی حفاظت فرمائی کہ کسی کی مجال نہیں کہ وہاں پہنچ سکے۔ بادشاہ نے غار کے مُنہ پر مسجد بنانے کا حکم دِیا اور ایک خوشی کا دن مُعَیَّن (مخصوص) کر دِیا کہ ہر سال لوگ عید کی طرح وہاں آیا کریں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے ہمیں 3 مدنی پھول حاصل ہوئے: پہلا یہ کہ مرنے کے بعد زندہ ہو کر اُٹھنا حق ہے اور اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا واقعہ اس کی نشانی اور دلیل ہے۔ دوسرا یہ کہ کراماتِ اَولیا حق ہیں، اصحاب کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نبی نہیں بلکہ بنی اسرائیل کے ولی ہیں، ان کی کرامت یہ بیان ہوئی کہ غار میں 300 سال سے زیادہ عرصے تک سوتے رہے۔ اتنا عرصہ بے غذا سونا اور فنا نہ ہونا یقیناً ایک کرامت ہے۔ یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ کرامت سوتے میں بھی ظاہر ہو سکتی ہے، اس کے لئے ولی کا جاگا ہوا ہونا ضروری نہیں جیسا کہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی تفسیرِ قرآن، بنام "صِراطُ الجِنان" میں ہے: کرامت ولی سے سوتے میں بھی ظاہر ہو سکتی ہے اور اسی طرح بعدِ موت بھی۔ ان کے جسموں کو مٹی کا نہ کھانا یہ بھی کرامتِ اولیا میں سے ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ولی اپنے اختیار سے کرامت ظاہر کرے اور اسے علم بھی ہو بلکہ بعض اوقات بغیر ولی کے اختیار کے اور بغیر اس کے علم کے بھی کرامت ظاہر ہوتی ہے جیسے

---

1 . . . صِراطُ الجِنان، پ ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۰ـ۵، ۵/ ۶۴۱، ۵/ ۵۴۳، ماخوذاً بتغیر قلیل

اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے واقعے سے ہوا۔[1] تیسرا مدنی پھول یہ مِلا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اور ہر سال اُن کا عُرس منانا ہرگز ممنوع نہیں بلکہ نیک لوگوں کا طریقہ ہے جیسا کہ صدرُ الاُفاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی واقعے کی روشنی میں ارشاد فرماتے ہیں: بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اَہلِ اِیمان کا قدیم طریقہ ہے۔ بزرگوں کے قُرب میں برکت حاصل ہوتی ہے، اسی لئے اللّٰہ والوں کے مزارات پر لوگ حصولِ برکت کے لئے جایا کرتے ہیں۔ قبروں کی زیارت سُنّت اور ثواب کا باعث ہے۔[2]

تاجدارِ رسالت، **شہنشاہِ نبوت** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر سال کے آغاز میں **شُہَدائے اُحد** عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی قبروں کی زیارت کو تشریف لے جاتے اور اُن کے لیے دُعا فرماتے کہ سلامتی ہو تم پر (راہِ حق میں) تمہارے صبر کرنے کے سبب اور کیا ہی اچھا ہے آخرت کا گھر (جو تمہیں اس کے بدلے میں عطا ہوا)۔[3]

سِراجُ الہند، حضرت سَیِّدُنا شاہ عبد العزیز محدثِ دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلام کا عُرس منانا اس حدیثِ پاک سے ثابت ہے۔[4]

مُفَسّرِ شَہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: بزرگوں کے آستانوں کے برابر مسجد بنانا اور برکت کے لیے وہاں نمازیں پڑھنا، قرآن شریف اور بہت سی احادیث سے ثابت ہے۔ سورۂ کہف میں ہے: لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْہِمْ مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾[5] (ترجمۂ کنزالایمان: قسم ہے کہ ہم تو ان پر

1 . . . صِراطُ الجِنان، پ ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ: ۵، ۱۱ / ۵۴۴ بتغیر قلیل

2 . . . خزائن العرفان، پ ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ: ۲۱، ص ۵۵۲ بتغیر قلیل

3 . . . مُصَنَّف عَبْدالرَّزّاق، کتاب الجنائز، باب فی زیارۃ القبور، ۳ / ۳۸۱، رقم: ۶۷۴۵ ملخصاً

4 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۹ / ۲۰۲ ملخصاً

5 . . . پ ۱۵، الکہف: ۲۱

مسجد بنائیں گے۔) حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ انور اور اکثر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مزارات کے پاس مسجدیں ہیں، یہ خود صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن یا صالحین عَلَیْہِمْ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِین نے بنائیں، اب مزاراتِ اولیاء کے پاس عام مسلمان مسجدیں بناتے ہیں، مقبولوں کے قرب میں نماز زیادہ قبول ہوتی ہے۔ مسجدِ نبوی میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار (50000) نمازوں کے برابر ہے، حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قُرب کی وجہ سے، ربّ تعالیٰ نے گنہگار اسرائیلیوں سے فرمایا تھا: وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ[1] (ترجمۂ کنزالایمان: اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں۔) قبورِ انبیا کی برکت سے توبہ قبول ہوگی۔ (اللہ تعالیٰ) حضرت سَیِّدُنا زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ بیان فرماتا ہے: هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ[2] (ترجمۂ کنزالایمان: یہاں پکارا زکریا اپنے رَبّ کو۔) حضرت سَیِّدُنا زکریا عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت سَیِّدَتُنا بی بی مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس کھڑے ہو کر بیٹے کی دعا مانگی، معلوم ہوا کہ بزرگوں کے قُرب میں توبہ اور دُعا بہت قبول ہوتی ہے۔[3]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بزرگانِ دین عَلَیْہِمْ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِین اور اہلِ حق علمائے کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ اپنی مشکلات کے حل کے لیے اولیائے کرام رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مزارات پر حاضری دِیا کرتے تھے۔ آیئے! اس ضمن میں معمولاتِ بزرگانِ دین ملاحظہ فرمایئے، چُنانچہ

1. حضرت سَیِّدُنا حسن بن ابراہیم خَلّال حنبلی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی معاملہ درپیش ہوتا ہے، میں حضرت سَیِّدُنا امام موسیٰ بن جعفر رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُرانوار پر حاضر

1…پ ۱، البقرۃ:۵۸

2…پ ۳، اٰل عمرٰن:۳۸

3…مرآۃ المناجیح، ۱/ ۴۴۰ ملتقطاً بتغیر قلیل

ہو کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری مشکل کو آسان کر کے مجھے میری مراد عطا فرما دیتا ہے۔[1]

2. شافِعیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیِّدُنا امام محمد بن اِدریس شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی حاجت پیش آتی ہے تو میں دو رَکعت نماز ادا کر کے حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار پر جا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ میری حاجت جلد پوری کر دیتا ہے۔[2]

3. حضرت سیِّدُنا یحیٰی بن سلیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک حاجت درپیش تھی اور میں کافی تنگدست بھی تھا۔ میں نے حضرت سیِّدُنا معروف کَرخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبرِ اَنور پر حاضری دی، 3 بار سُورۂ اِخلاص کی تلاوت کی اور اس کا ثواب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور تمام مُسلمانوں کی اَرواح کو پہنچایا پھر اپنی حاجت بیان کی۔ فرماتے ہیں کہ میں اس حال میں واپس آیا کہ میری حاجت پوری ہو چکی تھی۔[3]

4. حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن محمد زہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزار کی حاضری مُرادیں پوری ہونے کیلئے مُجَرَّب (یعنی تجربہ شُدہ) ہے اور جو کوئی ان کے مزار کے پاس 100 مرتبہ سورۂ اِخلاص کی تلاوت کرے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سوال

---

1 ...تاریخ بغداد، مقدمة المصنف، باب ماذکر فی مقابر بغداد... الخ، ۱/۱۳۳

2 ...الخیرات الحِسان، الفصل الخامس والثلاثون، ص ۹۴ ملتقطاً

3 ...الروض الفائق، المجلس الرابع والثلاثون الخ، ص ۱۸۸

کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حاجت کو پورا فرمادے گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ والوں کے مزارات کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں کہ یہاں آنے والا خالی دامن نہیں لوٹایا جاتا بلکہ مَن کی مرادیں پاتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی بزرگوں کی محبت وعقیدت بڑھانے کے لئے شریعت کے دائرے میں رہ کر وقتاً فوقتاً ان کے مزارات کی حاضری اور ان کے عُرس میں شرکت کا اہتمام کیا کریں، عُرس کے موقع پر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کی نیّت سے خوب **تقسیمِ رسائل** کی ترکیب کی جائے، زائرین کو **نماز کی پابندی** کی تلقین کی جائے، مدنی انعامات پر عمل کرنے اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کے لیے اِنفرادی کوشش کا سلسلہ کیا جائے، مسجد و فِنائے مسجد کے علاوہ جہاں ممکن ہو مدنی چینل کے ذریعے **مدنی مذاکرہ** دیکھنے / دِکھانے کا باقاعدہ اِہتمام کیا جائے، **ہفتہ واراجتماع** کے دن قریبی ہفتہ واراجتماع میں شرکت کی دعوت دی جائے۔ "**مدنی تربیت گاہ**" قائم کرکے عاشقانِ رسول کو فرض علوم، سُنّتیں و آداب سکھانے کی کوشش کی جائے۔

کتاب "فیضانِ مزاراتِ اولیاء" کا تعارُف

اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی شان و عظمت اور ان کے مزارات پر حاضری کی مزید برکتیں جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 138 صفحات پر مشتمل کتاب **"فیضانِ مزاراتِ اولیا"** کا مطالعہ فرمایئے، یہ کتاب عارف بِاللہ امام عبدُ الغنی بن اسماعیل نابُلسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عربی کتاب کا اُردو زبان میں ترجمہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں فضائلِ اولیا پر مشتمل آیات، احادیث کے

---

1 ۔۔۔ مناقب معروف الکرخی، الباب السابع والعشرون فی ذکر فضیلۃ زیارۃ قبرہ۔۔۔الخ، ص ۲۰۰

علاوہ ولایت، کرامت اور اولیا کی اقسام، ان سے متعلق اہم اُمور، قبروں کے مختلف احوال، جعلی پیروں کی مذمّت، مزاراتِ اولیا کی برکات، وہاں پر حاضری کے آداب اور بہت سی اہم معلومات کو جمع کیا گیا ہے۔ لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرما کر خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض لوگوں کے ذہنوں میں شیطان یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ دن مُعَیَّن یعنی مخصوص کر کے خوشی کا اظہار کرنا یا عُرس منانا جائز نہیں۔ یاد رکھئے! دن مُعَیَّن یعنی مخصوص کر کے خوشی کا اظہار کرنے اور اللہ والوں کا عرس منانے میں شرعاً کوئی حرج نہیں نیز یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ بِلا وجہِ شرعی ان جائز و مستحب کاموں کو ناجائز کہنا ہرگز عقلمندوں کا طریقہ نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دن مقرر کر کے خوشی کا اظہار کرنا یا خوشی ملنے کے دن کو اپنے لئے عید کا دن قرار دینا، نیک و پرہیزگار لوگوں کے معمولات میں شامل رہا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے حواریوں (یعنی اپنے اصحاب) کی درخواست پر بارگاہِ الٰہی میں آسمان سے خوان اُتارنے اور پھر اسے اپنے اور اپنی قوم کے لئے عید کا دن قرار دیئے جانے کے لئے عرض گزار ہوئے، جس کا ذکر پارہ 7 سورۂ مائِدَہ کی آیت نمبر 114 میں یوں بیان فرمایا گیا ہے:

قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآىٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَةً مِّنْكَۚ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ(۱۱۴)

ترجمۂ کنز الایمان: عیسیٰ ابن مریم نے عرض کی اے اللہ اے ربّ ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اُتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تُو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ (پ۷، المائدۃ:۱۱۴)

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دُعا سے یہ سبق ملتا ہے کہ جس دن قدرتِ خداوندی کا کوئی خاص نشان ظاہر ہو، اس دن خوشی منانا اور خوشی کا اظہار کرکے عید منانا حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مُقدّس سُنّت ہے۔[1] بالفرض عُرس کے موقع پر اگر کہیں خلافِ شرع کام ہوتے بھی ہیں تو ان کاموں کو ختم کیا جائے گا نہ کہ عرس کو چُنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 679 صفحات پر مشتمل کتاب "جنّتی زیور" صفحہ 206 پر ہے: اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحْمَةُ اللهِ السَّلَام کے مزارات پر حاضری مسلمانوں کے لئے باعثِ سعادت و برکت ہے، ان کی نیاز و فاتحہ، ایصالِ ثواب مستحب اور خیر و برکت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ البتہ عُرسوں میں جو خلافِ شریعت کام ہونے لگے ہیں مثلاً قبروں کو سجدہ کرنا، عورتوں کا بے پردہ ہو کر مَردوں کے مجمع میں گُھومتے پھرنا، عورَتوں کا ننگے سر مزاروں کے پاس جُھومنا، چِلّانا، نامحرم مَردوں کو دیکھنا، باجا بجانا، ناچ کرانا، یہ سب خُرافات ہر حالت میں ہر جگہ ممنوع ہیں، بزرگوں کے مزاروں کے پاس تو اور زیادہ مذموم ہیں، لیکن ان خرافات و ممنوعات کی وجہ سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ

1 . . . عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۹۳ ملخصاً

بزرگوں کا عرس حرام ہے، بلکہ اس کے بجائے جو کام حقیقت میں حرام اور ممنوع ہیں، ان کو روکنا لازم ہے۔ ناک پر اگر مکھی بیٹھ گئی ہے تو مکھی کو اُڑا دینا چاہیے ناک کاٹ کر نہیں پھینک دینی چاہیے۔ اسی طرح اگر جاہلوں اور فاسقوں نے عرس میں کچھ حرام اور ممنوع کاموں کو شامل کر دِیا ہے، تو ان حرام و ممنوع کاموں کو روکا جائے گا، عرس ہی کو حرام نہیں کہہ دِیا جائے گا۔[1]

ہم کو سارے اَولیاء سے پیار ہے اِنْ شَآءَ اللہ! اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ”صدائے مدینہ“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضانِ قرآن سے مالا مال ہونے، اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام کی محبت وعقیدت میں مزید اضافہ کرنے، عِلْمِ دین سیکھنے اور عمل کا جذبہ دل میں پیدا کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، نیز ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام روزانہ **”صدائے مدینہ لگانا“** بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو **”صَدائے مدینہ“** لگانا کہتے ہیں، لہٰذا آپ بھی صَدائے مدینہ لگایئے اور مَساجد کی آباد کاری میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ صدائے مدینہ لگانا سنتِ صحابہ ہے، اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔[2] آیئے! بطورِ

1... جنتی زیور، ص۲۰۶ بتغیر قلیل

2... طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳، مفہوماً

ترغیب صدائے مدینہ لگانے کی ایک ایمان افروز مدنی بہار سنتے ہیں چُنانچِہ

کلمہ پاک کا ورد کرنے لگے

ضلع اوکاڑہ (پنجاب پاکستان) کے شہر دِیپالپور کے اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے چچا جان دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مرید تھے۔ پڑھے لکھے نہیں تھے مگر مَدَنی کاموں میں شرکت رہتی۔ صدائے مدینہ کا روزانہ معمول تھا اور اس کیلئے صبح جلدی بیدار ہو کر دُور دُور تک صدائے مدینہ لگا کر مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے بیدار کرتے۔ اس عادت کی بنا پر وہ "دیپالپور" میں مشہور تھے۔ 26 رَمَضانُ المبارک ۱۴۲۶ھ ہمارے چچا، سردار آباد (فیصل آباد) سے لَوٹ رہے تھے۔ عشاء کی نماز کا وقت ہونے پر گاڑی روک کر نمازِ عشاء ادا کی، پھر آگے روانہ ہوئے۔ گاڑی تیز رفتاری کے ساتھ جا رہی تھی کہ اچانک چچا جان نے بلند آواز سے کَلِمَہ طَیِّبَہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پڑھا اور فرمایا سب کَلِمَہ پڑھو۔ سبھی نے کَلِمَہ طَیِّبَہ کا ورد شروع کر دِیا، ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ گاڑی کو اچانک ایک زور دار جھٹکا لگا اور گاڑی اُلٹ گئی اور لُڑھکتی ہوئی کھائی میں جا گری۔ دیگر لوگ معمولی زخمی ہوئے مگر چچا جان کو شدید زخم آئے، شدید تکلیف کے باوُجود اُن کی زبان پر بلند آواز سے کَلِمَہ طَیِّبَہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جاری تھا اور اس طرح کَلِمَہ طَیِّبَہ کا وِرد کرتے ہوئے ہمارے چچا جان محمد رفیق عطاری انتقال فرما گئے۔ ان کی تدفین دوسرے روز رَمَضان المبارک کی 27 ویں شب عمل میں لائی گئی۔

یقیناً مقدّر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مَدنی ماحول
اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آ جاؤ دیگا سِکھا مدنی ماحول

تمہیں لُطف آ جائے گا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مدنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو مِلیں گی دِلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص647،646)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نسبت کی بہاریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نسبت کی بھی کیا خُوب بہاریں ہیں: اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا کُتّا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے نسبت حاصل ہونے کے سبب عزّو شرف والا بن گیا۔ یاد رکھئے کہ ❀نسبت ایک عظیم حقیقت ہے ❀نسبتوں کی وجہ سے بے قدر و قیمت چیزیں قیمتی ہو جاتی ہیں ❀نسبت کو ہمارے معاشرے میں بھی بڑی اہمیت حاصل ہے کہ بہت سے افراد کو لوگ صرف ان کے باپ دادا کی نسبت سے پہچانتے ہیں ❀ دنیا کی طرف نظر اٹھا کر دیکھیں تو ہمیں کئی عجائبات نظر آئیں گے، مثلاً قدیم کرسیاں، کتابیں، فن پارے، قدیم زمانے کے سِکّے، ہتھیار، تلواریں، طیّارے، لباس، برتن، اوزار وغیرہ آج بھی دنیا بھر کے عجائب خانوں (Museums) کی زِینت ہیں، اس لئے کہ اب یہ معمولی چیزیں نہ رہیں بلکہ قدیم زمانوں، ملکوں، بادشاہوں، قوموں، تہذیبوں اور شخصیات سے منسوب ہونے کے سبب ان معمولی چیزوں کو اتنی شہرت و اہمیت حاصل ہو گئی کہ اب انہیں قیمتی چیزوں کی طرح بڑے اہتمام کے ساتھ محفوظ رکھا گیا ہے، اگر ان چیزوں کو کوئی خاص نسبت حاصل نہ ہوتی تو یہ انمول ہونے کے بجائے بدستور بے قدر و قیمت ہی رہتیں بلکہ بہت پہلے ہی ان کا وجود مِٹ چکا ہوتا ❀ اللہ تعالیٰ نے

قرآنِ کریم میں حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جان، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے والے شہرِ مکہ کی قسم ارشاد فرمائی ❀ نبی کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پاک بیبیوں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کو جب نسبتِ رسول نصیب ہوئی تو وہ مومنوں کی مائیں کہلائیں اور خاکِ مدینہ کو جب نسبتِ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حاصل ہوئی تو وہ خاکِ شِفا کہلائی ❀ نسبتِ مُصْطَفٰے نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو آسمانِ ہدایت کا روشن ستارہ بنادِیا ❀ نسبت ہی کے سبب ساداتِ کرام افضل و اعلیٰ ہیں ❀ نسبت ہی کی بدولت حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کے گھوڑے کے قدموں کی خاک سببِ حیات بن گئی ❀ نبیوں عَلَیْہِمُ السَّلَام کی نسبت کا صدقہ تھا کہ بنی اسرائیل تابوتِ سکینہ کی برکت سے دشمنوں پر فتح پالیتے ❀ نسبت ہی کی برکت تھی کہ حضرت سَیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسمِ اطہر سے چُھو جانے والی مُبارَک قمیص کے سبب حضرت سَیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بینائی لوٹ آئی ❀ مخصوص ملکوں، شہروں، علاقوں، گلی کُوچوں، قصبوں، محلوں، مہینوں، دِنوں، تاریخوں، قوموں، مقامات و شخصیات حتّٰی کہ روزمَرَّہ استعمال ہونے والی عام سی چیزوں کے قابلِ احترام اور لائقِ تعظیم ہو جانے میں اسی نسبت کا فیضان ہے۔

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نسبت کی اہمیت کو مزید اُجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: صفا اور مروہ وہ پہاڑ ہیں جن پر حضرت سَیِّدَتُنا ہاجِرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا پانی کی تلاش میں 7 بار چڑھیں اور اُتریں۔ اُس اللہ والی کے قدم پڑ جانے کی برکت سے یہ دونوں پہاڑ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی بن گئے اور قیامت تک حاجیوں پر اس پاک بی بی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی نقل اُتارنے میں ان پر چڑھنا اور اُترنا 7 بار لازم ہو گیا۔ بزرگوں کے قدم لگ جانے سے وہ چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی بن گئی۔ مقامِ ابراہیم وہ پتھر ہے، جس پر کھڑے ہو کر حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کعبۂ معظمہ کی تعمیر کی، وہ بھی

حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی بن گیا اور اس کی تعظیم ایسی لازم ہوگئی کہ طواف کے نفل اس کے سامنے کھڑے ہو کر پڑھنا سُنّت ہوگئے کہ سجدے میں سر اس پتھر کے سامنے (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں) جھکے۔ جب بزرگوں کے قدم پڑجانے سے صفامروہ اور مقامِ ابراہیم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی بن گئے اور قابلِ تعظیم ہوگئے تو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام اور اولیائے کرام رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی قبریں کہ جن میں یہ حضرات دائمی قیام فرماہیں، یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیاں ہیں اور ان کی تعظیم لازم ہے۔ اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے غار جس میں وہ آرام فرما ہیں گزشتہ زمانے کے مسلمانوں نے وہاں مسجد بنائی اور رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے کام پر ناراضی کا اظہار نہ کیا، جس سے معلوم ہوا کہ وہ جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی بن گئی، جس کی تعظیم ضروری ہوگئی۔ جو جانور قربانی کے لئے یا کعبۂ معظمہ کیلئے مُتَعَیَّن ہوجائے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی ہے، اس کا احترام کرنا چاہیے، جیسے قرآن کا جُزدان، غلافِ کعبہ، آبِ زمزم اور سرزمینِ مکہ شریف وغیرہ کا احترام کرنا ضروری ہے، کیونکہ ان کو رَبّ عَزَّوَجَلَّ یا اس کے پیاروں سے نسبت ہے، لہٰذا ان سب کی تعظیم ضروری ہے۔ طُورِ سینا پہاڑ اور مکہ معظمہ اس لئے عظمت والے بن گئے کہ طُور کو حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام سے اور مکہ معظمہ کو ہمارے پیارے آقا، حبیبُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت ہوگئی۔ خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کے پیاروں کی چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیاں ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں کی تعظیم و توقیر قرآنی فتوے سے دِلی تقویٰ ہے، لہٰذا جو کوئی نمازی روزہ دار تو ہو مگر اس کے دل میں تبرُّکات کی تعظیم نہ ہو وہ دِلی پرہیزگار نہیں۔[1]

دونوں عالَم میں ہُوا وہ سُرخُرو
جس کو اُن کی چشمِ رحمت مل گئی

1 ... علم القرآن، ص۴۸ تا ۵۰، ملتقطا، بتغیر قلیل

میں اِمام احمد رضا کا ہُوں غلام
کتنی اعلیٰ مجھ کو نِسبت مل گئی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص400)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے نسبت کی بہاریں ملاحظہ کیں، اگر ہم اصحابِ کہف رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُم کے واقعے پر غور کریں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہاں بھی ہمیں نسبت کا فیضان دکھائی دے گا۔ کُتّے کو عموماً ایک معمولی سا جانور سمجھا جاتا ہے، راہ چلتے لوگوں پر بھونکنا اس کی عادت میں شامل ہوتا ہے، لیکن اگر اسی جانور کو اللہ والوں کی نسبت و صحبت مل جائے تو پھر وہ عام کُتّا نہیں رہتا بلکہ اس کی شان و شوکت اور اہمیت و رِفعت کئی گُنا بڑھ جاتی ہے، اصحابِ کہف رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُم کے کُتّے کا بھی کچھ یہی معاملہ ہے کہ جو پہلے ایک عام سا کُتّا تھا مگر اسے اَصحابِ کہف رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُم سے محبت و اُلفت ہوگئی تھی لہٰذا وہ ان اللہ والوں کی محبت میں اُن کا رفیق و شریکِ سفر اور محافظ بن گیا، اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللهِ السَّلام کی صحبت و نسبت کی برکتیں کیا نصیب ہوئیں، اس کی تو قسمت چمک اُٹھی اور اس کا مقام و مرتبہ اتنا بلند ہوگیا کہ ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں اپنے مقبول بندوں یعنی اصحابِ کہف رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ساتھ ساتھ اس کا بھی ذکر فرمایا، چُنانچہ پارہ 15 سورۃُ الکہف کی آیت نمبر 18 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ ؕ ترجَمۂ کنز الایمان: اور اُن کا کُتّا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر۔ (پ۱۵، الکھف:۱۸)

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: بُزرگوں کی صحبت کا کتّے پر اتنا اثر ہوا کہ اس کا ذِکر عزّت سے قرآن میں آیا اور اس کے

نام کے وظیفے پڑھے جانے لگے، اس کو ہمیشہ کی زندگی نصیب ہوئی۔ مِٹّی اسے نہیں کھاتی۔ تو جس انسان کو نبی کی صحبت نصیب ہو اس کا کیا پوچھنا![1]

کُتّے کے نقصان سے محفوظ رہنے کا وظیفہ

صدرُ الافاضِل حضرت علامہ مولانا سیِّد مفتی محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ تفسیرِ ثَعلَبی میں ہے: جو کوئی ان کلمات وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے کُتّے کے شر سے اَمن میں رہے گا۔[2] اگر کُتّا بھونکتا ہوا لپکے، حملہ آور ہو تو یہی قرآنی کلمات پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔[3]

اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے کُتّے کا مقام و مرتبہ بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَصحابِ کَہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا کتّا بلعم باعُور کی شکل (کا) بن کر جنّت میں جائے گا اور وہ اس کتّے کی شکل (کا) ہو کر دوزخ میں پڑے گا۔ اُس (یعنی اصحابِ کَہف کے کُتّے) نے محبوبانِ خدا کا ساتھ دِیا، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے اُس کو انسان بنا کر جنّت عطا فرمائی اور اُس (یعنی بلعم باعُور) نے محبوبانِ خدا سے عداوت (یعنی دشمنی) کی (نتیجتاً وہ تباہ و برباد ہو گیا)۔[4]

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چند جانور جنّت میں جائیں گے: (1) حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُونٹنی قَصوا، (2) اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا کُتّا،

1... نور العرفان، پ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ۱۸، ص ۴۷۰ بتغیر قلیل
2... خزائن العرفان، پ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ۱۸، ص ۵۵۱ بتغیر قلیل
3... سگِ مدینہ کہنا کیسا؟، ص۳۱
4... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۶۶ بتغیر قلیل

(3) حضرت سَیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اُونٹنی اور (4) حضرت سَیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دراز گوش۔[1] ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: اگر زمین مسجد کے لئے وقف ہو جائے تو اُس کی شان و عظمت بڑھ جاتی ہے، اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے کُتّے نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے پیاروں کیلئے وقف کر دی تو اُسے ہمیشہ کی زندگی مل گئی، زمین اور کُتّا زندگی وقف کرنے کی وجہ سے شان والے ہو گئے، تو اگر انسان اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی رِضا و خوشنودی کے حُصُول کی خاطر دِین کے لئے وقف کر دے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں سے بھی افضل ہو جائے گا۔[2]

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے محبت کی برکت

حضرت سَیِّدُنا اِمام ابو عبدُ اللہ محمد بن احمد قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب نیک بندوں اور اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام کی صحبت میں رہنے کی برکت سے ایک کُتّا اتنا بلند مقام پا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر قرآنِ پاک میں فرمایا تو اس مسلمان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام اور نیک بندوں سے محبت کرنے والا اور ان کی صحبت سے فیضیاب ہونے والا ہے بلکہ اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے تسلّی ہے جو کسی بلند مقام پر فائز نہیں۔[3] یعنی ان کیلئے تسلّی ہے کہ وہ اپنی اس محبت و عقیدت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کامیاب ہوں گے۔[4]

خاک مجھ میں کمال رکھا ہے مُرشِدی نے سنبھال رکھا ہے

1... مرآۃ المناجیح، ۷/۵۰۱ بتغیر قلیل

2... تفسیرِ نعیمی، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۷۳، ۳/۱۳۴ بتغیر قلیل

3... تفسیر قرطبی، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۸، الجزء ۱۰، ۵/۲۶۹

4... صِراطُ الجِنان، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۸، ۵/۵۵۰

میرے عیبوں پہ ڈال کر پردہ مجھ کو اچھوں میں ڈال رکھا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اللہ والوں سے خُوب خُوب عقیدت و محبت رکھیں اور اس کے ساتھ ساتھ اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نماز روزے کی پابندی کریں نیز اچھے اعمال اختیار کرتے ہوئے بُرے اعمال سے ہر دَم خود کو بچانے کی بھرپور عملی کوشش جاری رکھیں۔ خاص طور پر اللہ والوں کی بے اَدبی، دُشمنی اور عداوت سے دُور رہیں، کیونکہ اس کا انجام بہت بُرا ہے: حدیثِ قُدسی میں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ جس نے میرے کسی ولی سے دُشمنی کی میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔[1]

بے ادبی کی مذمّت بیان کرتے ہوئے نبیِ کریم، رؤفٌ رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَدَبُ السُّوْءِ کَعِرْقِ السُّوْءِ یعنی بے ادبی بہت بُری عادت کی طرح ہے۔[2] حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں زیادہ علم کے مقابلے میں تھوڑے ادب کی زیادہ ضرورت ہے۔[3] اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: لَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا اَدَبَ لَہٗ یعنی جو باادب نہیں اس کا کوئی دِین نہیں۔[4] کسی دانا کا قول ہے: مَا وَصَلَ مَنْ وَصَلَ اِلَّا بِالْحُرْمَۃِ وَمَا سَقَطَ مَنْ سَقَطَ اِلَّا بِتَرْكِ الْحُرْمَۃِ یعنی جس نے جو کچھ پایا اَدب واحترام کرنے کے سبب ہی

1…بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع…الخ، ۲۴۸/۴، حدیث: ۶۵۰۲

2…شعب الایمان، باب فی الجود والسخاء، حدیث: ۱۰۹۷۴، ۴۵۵/۷

3…رسالہ قشیریہ، باب الادب، ص۳۱۷

4…فتاویٰ رضویہ، ۱۵۸/۲۸

پایااور جس نے جو کچھ کھویاوہ اَدب واحترام نہ کرنے کے سبب ہی کھویا۔(1)

مشہور کہاوت ہے کہ **"با ادب بانصیب، بے ادب بد نصیب"** لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ بے ادبی اور بے ادبوں سے دُور رہے اور دِل و جان سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں کا ادب بجالائے کیونکہ ادب انسان کو دنیاو آخرت میں کامیابیاں اور عزت و شہرت دلواتا ہے، یہ وہ انمول چیز ہے کہ جس کی تعلیم خود ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرمائی چُنانچہ

نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبِیْ یعنی مجھے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے ادب سکھایا اور بہت اچھا ادب سکھایا۔(2) بہر حال عزّت و ذِلّت سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اختیار میں ہے، وہ چاہے تو اپنے پیاروں سے نسبت اور ان کا ادب بجالانے کی برکت سے ایک کُتّے کو بھی نواز دے اور اس کے سر پر عزّت کا تاج سجا کر اسے جنّت کا پروانہ عطا فرمادے اور چاہے تو بلعم بن باعور جیسے مقبولِ بارگاہ کو بے ادبی و گستاخی کی وجہ سے اپنی بارگاہ سے دُھتکار دے۔

بَلْعَم باعُور بنی اِسرائیل میں بہت بڑا عالِم تھا۔ مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات تھا (یعنی اُس کی دُعا قبول ہوتی تھی) مال کے لالچ میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے بد دُعا کرنی چاہی، جو اَلفاظ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے کہنا چاہتا تھا، اپنے لئے نکلتے تھے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے اُس کو ہلاک کر دِیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۶۷ بتغیر قلیل) ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

محفوظ سَدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص315)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . راہِ علم، ص۲۹

2 . . . جامع صغیر، حرف الھمزہ، حدیث: ۳۱۰، ص ۲۵

مدرسۃُ جامعۃُ المدینہ آن لائن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی 100 سے زائد شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروف ہے، جس میں سے ایک شعبہ "جامعۃ المدینہ آن لائن" بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جامعۃ المدینہ آن لائن کے تحت بھی مختلف کورسز کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے، یہ کورسز کون کون سے ہیں، آیئے! ان کورسز کی چند جھلکیاں سُنتے ہیں: ❀طہارت کورس، ❀نماز کورس، ❀عقائد و فقہ کورس ❀فیضانِ زکوٰۃ کورس ❀ درسِ نظامی آن لائن ❀فیضانِ بہارِ شریعت کورس ❀فیضانِ فرض علوم کورس، ❀فیضانِ تفسیر کورس ❀تجہیز و تکفین کورس، ❀فیضانِ تفسیر صراط الجنان کورس، ❀فیضانِ رمضان کورس، ❀ قُربانی کورس وغیرہ۔ ہر کورس کی مُدّت اور دورانیہ مختلف ہے، ان کورسز میں داخلوں کا طریق کار دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) پر دیا ہوا ہے۔

اس کے علاوہ ان نمبرز 2799484-321 92+ 5262526-333 92+ پر کال یا وٹس ایپ (WhatsApp) کے ذریعے بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ کورس کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائی اپنی سہولت کے مطابق ڈبل بارہ (24) گھنٹوں میں سے کوئی بھی ٹائم لے سکتے ہیں۔

پاکستان سے پڑھنے والے اسلامی بھائیوں کی فیس 1050 (ایک ہزار پچاس روپے) ہے، اگر فیملی سے ایک سے زیادہ افراد پڑھ رہے ہوں تو ایک کی مکمل فیس اور بقیہ کو فیملی پیکج کے تحت 50٪ فیصد ڈسکاؤنٹ دیا جائے گا۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان میں ہم نے سنا کہ

- ❖ اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم یعنی غار والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں میں سے ایک عجیب نشانی تھے۔
- ❖ اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم ایمان کی حفاظت کے مدنی جذبے سے سرشار نیک لوگ تھے۔
- ❖ اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کی برکت سے کثیر لوگ گمراہی سے محفوظ ہوگئے۔
- ❖ اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کا جسمِ مبارک طویل عرصہ سونے کے باوجود بھی سلامت رہا، جو ان کی کُھلی کرامت تھی۔
- ❖ اَصحابِ کہف نماز کی ادائیگی بجالانے اور سلام کو عام کرنے والے لوگ تھے۔
- ❖ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے غار کے قُرب و جوار میں ایک خاص ہیبت کے ذریعے اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کی حفاظت فرمائی۔
- ❖ مزارات پر جانا اور وہاں جاکر دعائیں کرنا، بزرگانِ دِین عَلَیۡہِمۡ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡمُبِین کا معمول ہے۔
- ❖ مزارات کے قُرب میں مسجدیں بنانا نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے۔
- ❖ اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کا کُتّا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں سے نسبت و محبت کا شرف پاکر اور ان کا ادب بجالاکر بارگاہِ الٰہی میں مقبول اور جنّتی ہوگیا۔
- ❖ اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کے اسمائے گرامی کی برکت سے آگ سے حفاظت ہوتی ہے، اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کے اسمائے گرامی کی برکت سے سرمایہ محفوظ رہتا ہے، اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کے اسمائے گرامی کی برکت سے کشتی و جہاز ڈُوبنے سے محفوظ رہتے ہیں، اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کے اسمائے گرامی کی برکت سے بھاگا ہوا شخص واپس آجاتا

ہے الغرض ان ولیوں کے ناموں کی برکت سے بہت سی پریشانیوں سے چھٹکارا نصیب ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اَصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم کے طفیل ہمیں اولیائے کرام عَلَیۡھِم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ السَّلام کا ادب و احترام اور ان کی سچی پکی عقیدت و محبت نصیب فرمائے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سنّت کے مطابِق میں ہر اک کام کروں کاش تُو پیکرِ سنّت مجھے شہ اللہ! بنادے

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص۱۱۸)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر میں آنے جانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتۡ بَرَکَاتُھُمُ الۡعَالِیَہ کے رسالے 101 مدنی پھول سے گھر میں آنے جانے کی چند سنّتیں اور آداب سنتے ہیں:

❀ جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: بِسۡمِ اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (اللہ عَزَّوَجَلَّ

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔)[1] اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی۔ ❀ اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے۔ ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلاً بِسْمِ اللہ کہے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے۔ ❀ اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سَلام کا جواب دیں گے۔[2] یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مُبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔[3] ❀ جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ ❀ اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بَخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے، کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اِجازت نہ دی ہو ❀ جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تا کہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے ❀ کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اِس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے ❀ واپَسی پر اَہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی اَدا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سُنّتوں بھرا رِسالہ وغیرہ بھی تُحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب ”بہارِ شریعت“ حِصّہ

1…ابوداود، ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۵

2…رَدُّالمُحتار، ۹/۶۸۲

3…شرح الشّفاءللقاری، ۲/۱۱۸

16(312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو   پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے   ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے: جس نے قرآنِ پاک پڑھا، رَبّ تعالٰی کی حمد کی، نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُود شریف پڑھا اور اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طَلَب کی تو اس نے بھلائی کو اس کی جگہ سے تلاش کرلیا۔[1]

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفور بَخْش دو جُرم و خَطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش مُرمّم، ص۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے

---

1 ۔۔۔ شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی استحباب التکبیر ۔۔۔ الخ، ۲/۳۷۳، حدیث: ۲۰۸۴

بہتر ہے۔(اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱)بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دِین دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک عظیم مبلغ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم ایک ایسی عظیم ہَستی کے مُتعلِّق بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں گے کہ جن کی وَجہ سے اسلام کی عِزّت، شان و شوکت اور قُوَّت میں اِضافہ ہوا، جنہوں نے سَخاوت کے دریا بہا دیئے، جن کا فیضان کئی صَدیاں گزر جانے کے باوجود آج بھی جاری و ساری ہے، جن کے مزارِ پُر انوار پر ہر وَقْت عاشقانِ رسول، عاشقانِ صحابہ و اہلبیت اور عاشقانِ اولیاء کا ہجوم رہتا ہے جو حاضر ہو کر اپنی مُنہ مانگی جائز مُرادیں پاتے ہیں۔ یہ اَہَم شَخصیَّت کون تھی؟ ان کا نام و نَسب، کُنیَّت ولَقب کیا تھا؟ یہ بھی سُنیں گے، نیز آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک بہت ہی پیاری خُوبی"شوقِ علم

دِین" کے بارے میں بھی رنگ برنگے مدنی پھولوں کی مہکتی خوشبوؤں سے اپنے مَشامِّ دِماغ کو معطر و معنبر کرنے کی کوشش کریں گے، ان مدنی پھولوں کو اپنے دِل کے مدنی گلدستے میں سجا کر ان پر عمل کی بھی کوشش کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے بعد اَہلِ بَیْتِ اَطہار و صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے شجرِ اسلام کی آبیاری کی، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بعد ان کی پیروی میں بعد میں آنے والے بُزرگوں نے بھی دینِ متین کی خِدمت کے اس اہم فریضے کو حُسن و خُوبی کے ساتھ ادا کیا۔ بالخُصُوص پاک وہند میں تبلیغِ اسلام کے لئے جن اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام نے نمایاں کردار اَدا کیا، ان میں حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سرِ فہرست ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اندازِ تبلیغ، علمِ دِین دین کی ترویج و اشاعت، اجتماعی و انفرادی کوششوں، تصنیف و تحریر اور رُوحانی قُوَّت سے ہند میں نہایت ہی تیزی سے اسلام کی روشنی پھیلنا شروع ہوئی اور کثرت سے لوگ دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ آیئے! آج ہم اِنہی داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شوقِ علمِ دِین کے مُتَعَلِّق سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں تاکہ ہمارے دلوں میں بھی علمِ دِین کی بُجھتی شمع دوبارہ رَوشن ہوجائے، اے کاش! داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ نصیب ہو جائے، آیئے! پہلے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصر تعارُف سنتے ہیں چنانچہ

داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تعارف

حضرت داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کُنیت ابو الحسن، جبکہ علی اسمِ گرامی یعنی نام ہے۔ آپ غزنی کے رہنے والے تھے۔ جُلّاب اور ہجویر "غزنی" کے محلّوں میں سے دو(2) محلے ہیں، پہلے جُلَّاب میں قِیام پذیر تھے پھر ہجویر میں منتقل ہو گئے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت کم و بیش ۴۰۰ھ میں ہوئی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شوقِ علمِ دِین

حضرت خواجہ مَستان شاہ کابلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّد علی بن عثمان ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ محمود غزنوی کے قائم کردہ دِینی مدرسے میں اکثر دیکھے گئے، اُس وَقت آپ کی عمر بمشکل 12، 13 سال کی ہوگی، حُصُولِ علمِ دِین کے جذبے سے سرشار یہ طالبِ علمِ دِین تعلیم میں اتنا مَحْو ہوتا کہ صبح سے شام ہو جاتی مگر کبھی پانی تک پیتے نہ دیکھا گیا، رضوان نامی سفید رِیش بزرگ اُس مَدْرَسے کے مُدرِّس تھے، وہ اپنے اس خاموش طبع طالبِ علمِ دِین کو تکریم کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔

ایک روز سلطان مَحْمُود غَزنَوی کا گُزر اسی مَدْرَسے کی جانب سے ہوا اور وہ اس عظیم دِینی درس گاہ میں آیا، دیگر شاگردوں کے برعکس حضرت مخدوم علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے کام میں اتنے مگن تھے کہ ان کو کوئی خبر نہ تھی، بزرگ استاذ نے پکارا: دیکھو علی! کون آیا ہے؟ اب کیا تھا ایک طرف محمود غزنوی اور دوسری جانب ایک کمسن راہِ حق کا مُتلاشی، عجیب منظر تھا، سلطان محمود غزنوی نے اس نو عمر طالبِ علمِ دِین کی تَجَلِّیات کی تاب نہ لاتے ہوئے فَوراً نظریں جھکا دیں اور مُدَرِّس سے کہا: واللہ! یہ بچہ

1 . . . مقدمہ کشف المحجوب، ص۸ تا ۱۱ ماخوذاً

خدا عَزَّوَجَلَّ کی طرف راغب ہے، ایسے طالبِ علمِ دِین اس مَدرسے کی زِینت ہیں۔[1]

جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دن
ہو مِری اُمید کا گلشن ہرا داتا پیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص534)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ! سنا آپ نے کہ حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ علمِ دِین سیکھنے اور مُطالعہ کرنے میں کس قدر مشغول رہا کرتے تھے کہ کم عُمری کے قیمتی لمحات کو بھی ضائع نہ ہونے دیا، کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ وقت اور علمِ دِین دین دونوں کی اہمیت سے ذرہ بھر بھی غافل نہ تھے، اس قدر چھوٹی عمر میں بھی حُصولِ علمِ دِین اور مُطالعہ کرنے میں مسلسل مشغُول رہتے نیز زبان کا "قُفلِ مدینہ" یعنی زبان کو فضولیات سے بچانے پر بھی سختی سے کاربند تھے، کتابوں سے آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَحَبَّت تو دیکھئے کہ مطالعہ کرتے کرتے شام ہوجاتی، مگر آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس پانی پینے کے لئے بھی وَقت نہ نکل پاتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اسی شوقِ علمِ دِین، ذوقِ مطالعہ، اپنے کام سے کام رکھنے اور قُفلِ مدینہ لگانے یعنی خاموش رہنے کی مَدَنی سوچ نے آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس بلند مقام پر پہنچادیا تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بزرگ استادِ محترم بھی آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عزّت واِحترام کی نگاہ سے دیکھا کرتے، حتّٰی کہ اپنے وَقت کے عظیم عاشقِ رسول اور علمِ دِین دوست بادشاہ سلطان محمود غزنوی جب آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مدرسے میں تشریف لائے تو علمِ دِینی مصروفیت کے سبب داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کی آمد کا علم ہی نہ ہوسکا چنانچہ سلطان محمود غزنوی بھی آپ رَحْمَۃُ

---

1 ... اللہ کے خاص بندے، ص ۴۶۰

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان میں یہ تاریخی اور تعریفی کلمات کہے کہ **"اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ بچہ خدا عَزَّوَجَلَّ کی طرف راغب ہے، ایسے طالبِ علمِ دِین اس مدرسے کی زینت ہیں۔"**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیاس پانی سے بجھ جاتی ہے، لیکن علمِ دِین کا پیاسا کبھی سیر اب نہیں ہوتا، کیونکہ یہ پیاس چشمۂ علمِ دِین سے فیضیاب ہو کر بڑھتی ہی چلی جاتی ہے، اسی علمِ دِین کی جستجو کے لئے ہمارے بزرگوں نے اپنے گھر بار اور اپنے آبائی شہروں کو خیر آباد کہہ کر مختلف مَمالک اور شہروں کا سفر فرمایا، حالانکہ اُس وَقْت اس قَدَر آسانیاں نہ تھیں مگر چونکہ حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علمِ دِین دین سیکھنے کے حریص تھے، لہٰذا آج کل جیسی سَہُولیات مُیَسَّر نہ ہونے کے باوُجود بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حُصُولِ علمِ دِین کی خَاطِر آزمائشوں کا مقابلہ کرتے ہوئے دُور دراز شہروں کے سفر فرمائے نیز سینکڑوں مَشائخِ کرام سے فیض یاب ہونے کا شَرف حاصل کیا۔ چنانچہ

طلبِ علمِ دِین کے لئے سَفَر

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جتنے بھی مَمالک کا سفر فرمایا، اس کا مقصُود علمائے دِین و مَشائخ کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر اِکتسابِ فیض اور اپنی علمِ دِینی پیاس بجھانے کا اِنتظام کرنا تھا۔ اس مَقْصد کے حُصُول کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صرف خُراسان کے تین سو(300) مَشائخ کی خِدمَت میں حاضِری دی اور ان کے علمِ دِین و حِکمت کے پُر بہار گلستانوں سے پھول توڑ کر اپنا دامن بھرتے رہے۔[1]

1 . . . کشف المحجوب، ص ۱۸۱ ماخوذاً

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کسی دُنیوی مَقصد کے تحت نہیں بلکہ طلبِ علمِ دِین کی خاطر ایک ہی شہر کے 300 علمائے کِرام کی بارگاہ میں حاضری دِی، یہ تو صرف ایک شہر کے علمائے کِرام کی تعداد ہے، یقیناً آپ نے اس کے علاوہ بھی کئی شہروں اور ملکوں کے بہت سے علماء کی بارگاہ میں حاضری دی ہوگی، داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طلبِ علمِ دِین کی خاطر اس محنت ولگن کی انتہا کے مُتَعَلِّق سُن کر ذہنوں میں اَسلافِ کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام کی یاد تازہ ہو جاتی ہے کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اندر بھی اسلاف کی طرح حصولِ علمِ دِین کا شوق اور ذوقِ مُطالَعہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، ہمارے بزرگ شب وروز طلبِ علمِ دِین میں مشغول رہا کرتے، انتہائی محنت ولگن کے ساتھ مطالعے میں مصروف رہتے نیز علمِ دِین سیکھنے کی خاطر اپنی خواہشات تک کو بھی قربان کر دیا کرتے تھے۔ آیئے! بطورِ ترغیب بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کے شوقِ علمِ دِین سے مُتَعَلِّق 2 حکایتیں سنتے ہیں چنانچہ

امام مُسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شوقِ علمِ دِین

ایک دن کسی علمِ دِینی مجلس میں حدیثِ پاک کی مشہور کتاب "مُسلم شریف" کے مؤلف حضرت سَیِّدُنا اِمام مُسلِم بِن حَجاج قُشَیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی حدیث کے بارے میں اِستفسار کیا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گھر آکر وہ حدیث تلاش کرنا شروع کر دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں کھجوروں کا ایک ٹوکرا پیش کیا گیا۔ تلاشِ حدیث کے دوران آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس میں سے ایک ایک کھجور اُٹھا کر کھاتے رہے حتّٰی کہ حدیث ملنے تک تمام کھجوریں ختم ہو گئیں، اتنی زیادہ کھجوریں کھا لینے کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اِنتقال ہو گیا۔

(تھذیب التھذیب، حرف المیم، من اسمه مسلم، مسلم بن حجاج...الخ، ۱۵۰/۸، رقم:۶۸۹۴)

سَیِّدُنا ضَحّاک رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شوقِ علمِ دِین

حضرت سَیِّدُنا ضَحّاک بصری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا لقب **"نَبِیل"** ہے، اس لقب کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک دن حضرت سَیِّدُنا امام ابنِ جُرَیج رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی درس گاہ میں (علمِ دِین دین سیکھنے کے لئے) مَوجُود تھے کہ اچانک وہاں سے ایک ہاتھی کا گزر ہوا۔ تمام طَلَبہ دَرْس چھوڑ کر ہاتھی دیکھنے چلے گئے، مگر یہ اپنی جگہ پر بیٹھے رہے، حضرت سَیِّدُنا امام ابنِ جُرَیج رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: ضَحّاک! تم ہاتھی دیکھنے کیوں نہیں گئے؟ عرض کی: ہاتھی آپ کی صُحبت سے بڑھ کر نہیں! یہ جواب سُن کر حضرت سَیِّدُنا امام ابنِ جُرَیج رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: **"اَنْتَ النَّبِیل"** یعنی تم تو بہت شاندار ہو۔ (تھذیب التھذیب، حرف الضاد، من اسمه ضحاک، الضحاک بن مَخْلَد، ۷۹/۴، رقم:۳۰۵۷)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ***میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!*** دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگوں کا شوقِ علمِ دِین کیسا لاجواب تھا کہ جب یہ حضرات حُصُولِ علمِ دِین میں مشغُول ہوتے تو پھر اپنے آس پاس کی ہر چیز سے بے پروا ہو جاتے تاکہ اپنے مقصد میں کامیابی سے ہمکنار ہوسکیں۔ بِلا شبہ ان نُفُوسِ قُدْسِیہ نے علمِ دِین کو اپنا سب کچھ دے دیا تھا تو علمِ دِین نے بھی انہیں محروم نہ رکھا بلکہ مُسلمانوں کا رہنما بنادیا۔ یقیناً یہ سب ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عطا، علمِ دِین کے فضائل سے آگاہی اور علمِ دِین سے مَحَبَّت ہی کا نتیجہ تھا کہ آج ہم ان کا ذکرِ خَیر کرکے اپنے دلوں کو مُنَوَّر کررہے ہیں۔ آیئے! بطورِ تَرغیب ہم بھی علمِ دِین کے فضائل پر مشتمل 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

﴿1﴾ جو شَخْص طلبِ علمِ دِین کے لیے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے۔

(ترمذی، کتاب العلمِ دِین، باب فضل طلب العلمِ دِین، حدیث: ۲۶۵۶، ۴/۲۹۴)

﴿2﴾ طالبِ علمِ دِین کو خوش آمدید! طالبِ علمِ دِین کو فِرِشتے گھیر لیتے ہیں اور اپنے پروں کے ذریعے اس پر سایہ کرتے ہیں، پھر وہ طالبِ علمِ دِین سے طلبِ علمِ دِین کے سبب محبّت کرتے ہوئے قِطار در قِطار آسمانِ دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔ (معجم کبیر، صفوان بن عسال ... الخ، ۸/۵۴، حدیث: ۷۳۴۷)

﴿3﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن بندوں کو اٹھائے گا پھر علماء کو علیحدہ کر کے فرمائے گا: اے علماء کی جماعت! میں تمہیں جانتا ہوں اسی لیے تمہیں اپنی طرف سے علم عطا کیا تھا اور تمہیں اس لیے علم نہیں دیا تھا کہ تمہیں عذاب میں مُبتَلا کروں گا۔ (لہٰذا اب) جاؤ! کیونکہ میں نے تمہاری مَغفِرت فرمادی۔

(جامع بیان العلمِ دِین و فضله، باب جامع فی فضل العلمِ دِین، ص ۶۹، حدیث: ۲۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نہ نامے میں عِبادت ہے نہ پلّے کچھ رِیاضت ہے
اِلٰہی! مغفرت فرما ہماری اپنی رحمت سے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 403)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَدرُ الشَّریعه، بَدرُ الطَّریقه حضرتِ علّامه مَولانا مُفتی محمد اَمجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علمِ دِین کے فَوائد و ثمرات بَیان کرتے ہوئے فرماتے ھیں: علم ایسی چیز نھیں جس کی فضیلت اور خُوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ھو، ساری دنیا جانتی ھے که علم بھت بھتر چیز ھے، اس کا حاصِل کرنا طُغرائے امتیاز ھے۔ یھی وہ چیز ھے جس سے انسانی زندگی کامیاب اور خُوشگوار ھوتی ھے اور اسی سے دنیا و آخرت سُدھرتی ھے۔ (یاد رھے! علم سے) وہ علم

مُراد ہے جو قرآن و حدیث سے حاصل ہو، کہ یہی وہ علم ہے، جس سے دنیا و آخرت دونوں سنورتی ہیں اور یہی علم ذریعۂ نجات ہے اور اسی کی قرآن و حدیث میں تعریفیں آئی ہیں اور اسی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔(بہارِ شریعت، (حصہ شانزدھم)، ۶۱۸/۳ ملتقطاً)

علم انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی مِیْراث ہے، **علم** قُربتِ الٰہی کا راستہ ہے، **علم** ہدایت کا سرچشمہ ہے، **علم** گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے، **علم** خَوفِ خدا کو بیدار کرنے کا عظیم نُسخہ ہے، **علم** دنیا و آخرت میں عِزّت پانے کا سبب ہے، **علم** مُردہ دِلوں کی حیات ہے، **علم** سلامتیِ ایمان کا مُحافظ ہے، **علم** مخلوقِ خدا کی مَحَبَّت پانے کا سبب ہے، اَلْغَرَض! **علم** بے شمار خُوبیوں کا جامع ہے، اس میں دِین بھی ہے دنیا بھی، اس میں آرام بھی ہے اطمینان بھی، اس میں لذّت بھی ہے راحت بھی، لٰہذا عَقْل مند وُہی ہے جو طلبِ علمِ دِیْن میں مشغول ہوکر نجاتِ آخِرت کا سامان کر جائے۔اے کاش! کہ ہمیں بھی علمِ دین سیکھنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ! مجھے عالمِ دین بنا دے
اور دین کے احکام پہ بھی مجھ کو چلا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً کسی بھی اِنْسان کے اچھا یا بُرا ہونے میں گھر کے ماحول کو بُنیادی حیثیت حاصِل ہوتی ہے، اگر گھر والے خصوصاً والدین بُرائیوں میں مبتلا ہوں تو اولاد پر بھی اس کے بُرے اَثرات مُرتَّب ہوتے ہیں اور اگر والِدَین نیک نمازی، خوفِ خدا و عشقِ مُصطفےٰ کی لازوال دولت سے مالا مال اور علمِ دِیْن کی نعمت سے سرشار ہوتے ہیں تو ان کی تعلیم و تربِیَت اور خُوبیوں کا فیض صرف ان کی ذات تک ہی مَحدُود نہیں رہتا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و اِحسان سے نسل در نسل منتقل ہوتا چلا جاتا ہے کیونکہ

بچوں کا پہلا مَدْرَسہ ہی ان کا گھر ہوتا ہے، چنانچہ

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بچے اپنے ماں باپ کے ہر عمل کو بغور دیکھتے سنتے ہیں اور اُن کی عبادتوں دعاؤں کو یاد کر کے اُن کی نَقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ باپ کو چاہیے کہ اچھا نمونہ بنے کہ اولاد باپ کی نقل کرتی ہے، بچوں کا پہلا مَدْرَسہ ان کا گھر ہے اور پہلے مُعَلِّمِ دِین اُن کے ماں باپ۔ (مرآۃ المناجیح، ۲۸/۴) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ بچہ ہوش سنبھالنے پر جیسا اپنے ماں باپ اور ساتھیوں کو دیکھتا ہے ویسا ہی بن جاتا ہے، ماں باپ بچے کے پہلے استاد ہیں، ان کی صحبت بچے کی طبیعت کے لیے نقشہ ہے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ اپنی لڑکیوں کے لیے اچھے خاوند اور لڑکوں کے لئے دِیندار نیک بیویاں تلاش کرو تاکہ بچے نیک ہوں۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۱۰۰ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذات میں ہمیں جو خوبیاں نظر آتی ہیں، نیز شوقِ علمِ دِین کے جو مبارک اثرات آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شَخْصِیَّت میں نظر آتے ہیں، یقیناً اس میں فَضْلِ خداوندی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاملِ حال رہا، مگر ساتھ ساتھ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر والوں خصوصاً والدین کی تعلیم و تربیت کا بھی اس میں بہت بڑا عمل دخل تھا۔ آیئے! اب داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مثالی گھرانے کی ایک ایمان افروز جھلک ملاحظہ کرتے ہیں اور پھر اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش بھی کریں گے، چنانچہ

داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مُتَّقِی گھرانہ

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عبدُالرَّحْمٰن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے وقت کے زبردست عالِم اور عابد و زاہد تھے۔ سلطنتِ غَزنیہ کے زمانے میں دنیا کے کونے کونے سے علمائے کرام، مشائخِ عظام، شُعَرا (شُ۔عَ۔رَا) اور صُوفِیا "غزنی" میں جمع ہوگئے تھے، جس

کی وجہ سے غزنی عُلُوم وفُنُون کا مرکز بن چکا تھا، آپ کے والدِ ماجد حضرت سَیِّدُنا عثمان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی یہاں رہائش اِختیار فرمائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ حُسَیْنی سادات سے تعلق رکھنے والی عابِدہ زاہِدہ خاتون تھیں۔(فیضان داتا علی ہجویری، ص۶ بتغیر قلیل) جن کی زبان ذکرِ الٰہی سے تر اور دل جلوۂ حق سے سرشار رہتا تھا،(فیضانِ داتا علی ہجویری، ص۸) آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ماموں کو زُہد و تقویٰ اختیار کرنے کے سبب **تاجُ الاولیا** کے لقب سے شہرت حاصل تھی۔ اَلْغَرَض! آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خاندان شَرافت وصَداقت اور علم وفَضْل کی وجہ سے مشہور تھا۔(فیضان داتا علی ہجویری، ص۶)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گھرانہ کیسا قابلِ رشک تھا کہ والدِ محترم رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے وقت کے زبردست عالمِ دین، والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہا اعلیٰ درجے کی عابدہ وزاہدہ اور تلاوتِ قرآن کی شیدائی جبکہ ماموں جان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی کوئی عام شخصیت نہیں بلکہ **"تاج الاولیا"** یعنی اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللهِ السَّلَام کے تاج کے لقب سے مشہور تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب علم وعمل، عبادت وریاضت اور تلاوتِ قُرآن کی نعمت سے مالامال گھرانے میں پرورش پائی تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بھی اس کی خُوب خُوب برکتیں نصیب ہوئیں، ان کے طُفَیل اللہ تعالیٰ نے آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بھی تقویٰ وپرہیز گاری کی نعمت سے نوازا اور اس قدر علم وفضل عطا فرمایا کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس میں سے مخلوقِ خدا کو بھی خوب فیضیاب فرمایا۔

مجھ کو داتا تاجدارانِ جہاں سے کیا غَرَض

میں تو ہوں منگتا ترے دربار کا داتا پیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص535)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! فی زمانہ ایسی تقویٰ و پرہیز گاری اور علمِ دِین سے مَحَبَّت نہ تو اب والدین میں نظر آتی ہے اور نہ ہی اولاد میں، شاید اس کی یہ وجہ ہے کہ والِدَین کا سارا زور بچوں کو دنیاداری سکھانے پر لگا ہوا ہے، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماں باپ کو چاہئے کہ اولاد کو صرف مالدار بنا کر دُنیا سے نہ جائیں، انہیں دِیندار بنا کر جائیں جو خود انہیں بھی قبر میں کام آئے کہ زندہ اولاد کی نیکیوں کا ثواب مُردے کو قبر میں ملتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۵۶۵)

رسولِ اکرم، نُورِ مُجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی مرتا ہے اُس کا (ہر) عمل رُک جاتا ہے، سوائے 3 (اعمال) کے، (1) صَدَقہ ٔ جارِیہ، (2) وہ علم جس سے لوگ نَفع اُٹھائیں اور (3) نیک اولاد جو اُس کے لئے دُعا کرے۔ (مسلم، کتاب الوصیۃ، باب مایلحق الانسان...الخ، ص۸۸۶، حدیث: ۱۶۳۱)

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: نیک اولاد سے علم و عمل والا بیٹا مراد ہے۔ صاحبِ مِرقاۃ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بیٹے کو چاہیے کہ باپ کو دعائے خیر میں یاد رکھے، حتّٰی کہ نماز میں ماں باپ کو دعائیں پہلے دے بعد میں سلام پھیرے ورنہ اگر نیک بیٹا دعا بھی نہ کرے، ماں باپ کو ثواب ملتا رہے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۱۸۹ بتغیرِ قلیل)

بچوں کی مَدَنی تربیت میں ماں کا کردار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد کے سنورنے یا بگڑنے میں زیادہ کردار ماں ہی کا ہوتا ہے کیونکہ

ماں کی گود بچے کی پہلی درس گاہ ہوتی ہے، اگر یہ تربیت گاہ معیاری ہو گی تو جو تربیت حاصل کر کے نکلے گا وہ بھی معیاری ہو گا مثلاً اگر مائیں اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، صحابہ و اہلبیت رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے فرامین پر عمل پیرا ہونے والیاں، اَزواجِ مُطَہَّرات، خاتونِ جنّت اور صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی حقیقی دیوانیاں، شوقِ علمِ دِین اور ذوقِ تلاوت کی نعمت سے سرشار، مُتَّقِی و پرہیز گار، عبادت گزار، سُنّتوں بھری زندگی گزارنے والیاں اور اچھے ماحول سے وابستہ ہوں گی تو ان کی اولاد بھی انہی خصوصیات کی مالک ہو گی۔

بد قسمتی سے آجکل کی عورتوں کا زیادہ تر وقت ذِکر و دُرود، تلاوت و عبادت اور علمِ دِین سیکھنے کے بجائے ایک دُوسرے کی غیبتیں کرنے، اِدھر کی اُدھر لگانے، بِلاضرورت بازاروں میں گُھومنے، فلمیں، ڈرامے دیکھنے، مَوسِیقی سننے، ناوِل و ڈائجسٹ پڑھنے، کمپیوٹر، موبائل اور انٹرنیٹ وغیرہ کا غلط استعمال (Miss Use) کرنے، سوشل میڈیا کے جال میں اپنے آپ کو پھنسا کر نہ کرنے والے کاموں میں پڑ جانے اور نت نئے فیشن اپنانے وغیرہ میں گزر جاتا ہے، جبکہ بچا ہوا وقت گھر کے کام کاج نمٹانے میں کٹ جاتا ہے، نتیجتاً اپنی اور اپنے بچوں کی اصلاح سے غافل بے عملی کی شکار ان ماؤں کی بے عملی کے بُرے اَثرات براہِ راست آنے والی نسلوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہو جاتے ہیں، تاریخ گواہ ہے کہ پھر انہی کے بچوں میں سے آگے چل کر کوئی جواری بنتا ہے، تو کوئی فراڈی، کوئی دہشت گرد بنتا ہے تو کوئی چرسی موالی، کوئی چور بنتا ہے تو کوئی ڈاکو، پھر ان جرموں میں ملوّث افراد جب قانون کے ہتّھے چڑھتے ہیں تو بسا اوقات پھانسی تک بھی نوبت آجاتی ہے۔ آیئے! ایسے ہی ایک مجرم کی عبرت آموز حکایت سنتے ہیں چنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اِشَاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 188 صفحات پر مشتمل کتاب ''تربیتِ اولاد'' صفحہ نمبر 17 پر ہے کہ ایک مرتبہ ایک مجرم تختۂ دار پر لٹکایا جانے والا تھا۔ جب اس سے اس کی

آخری خواہش پوچھی گئی تو اس نے کہا کہ میں اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں۔ اس کی یہ خواہش پوری کر دی گئی۔ جب ماں اس کے سامنے آئی تو وہ اپنی ماں کے قریب گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا کان نوچ ڈالا۔ وہاں پر مَوجُود لوگوں نے اسے ڈانٹا کہ بیوقوف! ابھی تُو پھانسی کی سزا پانے والا ہے تُو نے یہ کیا حرکت کی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے پھانسی کے اس تختے تک پہنچانے والی یہی میری ماں ہے، کیونکہ میں بچپن میں کسی کے کچھ پیسے چُرا کر لایا تھا تو اس نے مجھے ڈانٹنے کی بجائے میری حوصلہ افزائی کی اور یوں میں جرائم کی دُنیا میں آگے بڑھتا چلا گیا اور بالآخر آج مجھے پھانسی دے دی جائے گی۔ (تربیتِ اولاد، ص۷ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ ماں کی لاپرواہی اور اس کی غلط تربیت نے کیا گُل کِھلائے کہ اس کے لال نے جرائم کی دنیا میں قدم رکھ دیا بالآخر پھانسی کی سزا پا کر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا، اس کے برعکس جن ماؤں کا کردار آئینے سے زیادہ شفاف ہوتا ہے، جن کے سینے خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰے سے منور ہوتے ہیں، جو دنیا کی فانی آسائشوں میں ڈوبی نہیں ہوتیں، شرم و حیا جن کے خمیر میں شامل ہوتی ہے، اسلام کی سربُلندی کی خاطر جینے مرنے کا جذبہ جن کے خون میں سرایت کر چکا ہوتا ہے، جنّت کی ابدی نعمتیں جن کے پیشِ نظر ہوتی ہیں، تو یہی مدنی سوچ وہ اپنے جگر کے ٹکڑوں میں بھی منتقل کرتی رہتی ہیں، پھر ایسی ماؤں کی گود سے مُحدّثین، مجدِّدین، مُفسّرین، اولیائے کرام، مفتیانِ کرام، علمائے عظام، مسلمانوں کے اِمام، دینِ اسلام کی خاطر جانیں قربان کر دینے والوں نیز خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی دولت سے مالا مال اسلامی حکمرانوں نے جنم لیا۔

لہٰذا والِدَین کو چاہئے کہ وہ سمجھداری کا مُظاہَرہ کریں، اپنی سوچ میں تبدیلی لائیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اس نعمت کی قدر کریں نیز ان کی مدنی تربیت کرتے ہوئے خود بھی ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچنے کی کوشش کریں، غیر محارم سے شرعی پردہ کریں، فرائض و واجبات، سُنَن و مستحبات کی پابندی کریں، ظاہری و باطنی علوم سیکھیں، اچھی عادتیں اور اچھے اخلاق اپنائیں، اپنے بچوں کے ذہنوں میں بھی ایسی

ہی مدنی سوچ پیدا کریں، بچے شرارت کریں تو ہمیشہ تنہائی میں نرمی سے سمجھائیں، بُرے دوستوں اور بد عقیدہ لوگوں کی صحبت میں ہر گز نہ بیٹھنے دیں کہ بد عقیدہ لوگوں کی صحبت، ان سے تعلیم حاصل کرنا، ان کے بیانات سننا یا ان کی تحریریں پڑھنا ایمان کے لئے زہرِ قاتل ہے۔ انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں حافظِ قرآن، قاریِ قرآن، عالمِ دین اور مفتی بنائیں، قصّے کہانیوں اور چٹکلوں کی کتابیں نہ خود پڑھیں نہ انہیں پڑھنے دیں، بلکہ مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتابوں اور رسائل کے مطالعہ کی ترکیب بنائیں، خود بھی ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شریک ہوں اور انہیں بھی شرکت کی ترغیب دلائیں، گھر میں اگر گناہوں بھرے چینلز، فلموں ڈراموں اور موسیقی کا سلسلہ ہے تو اسے ختم کروائیں اور صرف 100 فیصدی اسلامی چینل یعنی مَدَنی چینل ہی دیکھیں اور دکھائیں۔ اگر ہم ان مدنی پھولوں کے مُطابِق زِندَگی گُزارنے میں کامیاب ہو جائیں تو یقیناً مُعاشَرے سے جہالت کا اندھیرا چھٹ سکتا ہے، ہر طرف سُنّتوں کی مدنی بہاریں آسکتی ہیں اور ہمارا بچہ بچہ نیک، مُتّقی اور ماں باپ کا فرمانبردار بن سکتا ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

یاربّ بچا لے تُو مجھے نارِ جحیم سے
اولاد پر بھی بلکہ جہنم حرام ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص310)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "چوک درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں ایک مَدَنی مقصد عطا فرمایا ہے کہ "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی

ہے "اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ لٰہذا اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن جایئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک (1) مدنی کام **"چوک دَرْس"** دینا بھی ہے۔ یقیناً چوک دَرْس بہت بابَرَکت اور فَضِیلت والا کام ہے اور اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی بُرائی سے روکنے اور بھلائی کا حکم دینے) کا ایک بہترین اور مُؤثِّر ذَرِیعہ بھی ہے اور نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے منع کرنے والوں کو بہترین اُمت کہا گیا ہے، چنانچہ پارہ 4 سورۂ آلِ عمران آیت نمبر 110 میں ارشاد ہوتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ		تَرجَمۂ کنزالایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو۔

حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نقل فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی، "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو بُلائے، اسے نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے تو اس کی جزاء کیا ہے؟" ارشاد فرمایا، "میں اس کی ہر بات پر ایک سال کی عِبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیاء آتی ہے"۔ (مکاشفۃ القلوب، باب فی الامر والمعروف، ص ۴۸) لٰہذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم چوک درس دیا کریں، اگر درس دے نہ سکتے ہوں تو کم از کم سُننے والوں میں شامل ہو جایا کریں تاکہ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کے فضائل و برکات سے مستفیض ہو سکیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے چوک درس کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

ناچ رنگ اور شراب کا عادی

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے، مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں نہ صِرف گُناہوں کے دَلدل میں نہایت بُری طرح پھنسا ہوا تھا بلکہ میرے عقائد بھی دُرُست نہ تھے۔ نمازوں سے اس قدر غافل تھا کہ عید کی نماز پڑھنا بھی نصیب نہ ہوتی۔ رَمَضانُ المُبارَک میں تمام مُسلمان روزہ رکھتے مگر بَدقسمتی سے میں اِس سَعادَت سے مَحرُوم تھا۔ دِن میں ایک دُکان پر مُلازَمت کرتا، لیکن رات بھر چَرس اور شراب کے نشے میں دُھت رہتا۔ ٹی وی پر فِلمیں ڈِرامے دیکھتا اور بدنگاہی کرکے اپنے نامۂ اعمال میں گُناہوں کا اِضافہ کرتا۔ شادیوں میں ناچ گانے کا شوقین تھا۔ ظُلمتِ عصیاں (گناہوں کی تاریکی) سے نکلنے کا سبب یہ ہوا کہ ہماری دُکان کے سامنے چند اسلامی بھائی فیضانِ سنّت سے چوک درس دیا کرتے تھے۔ کبھی کبھار میں بھی رَسمی طور پر اس میں شِرکت کرلیتا تھا۔ وہ بار بار مجھے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت دیتے، مگر میں ہر بار کوئی نہ کوئی بہانہ بنالیتا۔ ایک روز اُن کی مِنَّت وسَماجت پر میں نے اجتماع میں شِرکت کی ہامی بھرلی اور اجتماع میں حاضر ہو گیا۔ جب وہاں پہنچا تو اجتماع میں ہونے والے بیان، ذِکر، نعت اور رِقَّت انگیز دعا نے مجھے مُتاثِر کردیا، اس کے بعد میری زندگی یکسر بدل گئی۔ چرس، شراب نوشی اور ناچ گانوں سے توبہ کرلی، اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول کی برکت سے پانچوں نمازیں مسجد میں ادا کرنے والا بن گیا۔ مجھ جیسے گُناہوں میں لِتھڑے ہوئے شخص نے مدنی قافلوں میں سَفَر کی برکت سے دِین کے اَہَم مَسائل بھی سیکھ لئے اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّت (داڑھی شریف) بھی سجالی۔ مدنی ماحول کی برکت سے میرے بُرے عقیدے کی بھی اصلاح

ہو گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک درس اور مدنی قافلے کی بَرَکت سے مجھ جیسا ناچ رنگ کا دِلدادہ اور چرس اور شراب کا عادی، سُنّتوں کا پیکر بن گیا۔

تُو آ بے نمازی ہے دیتا نمازی خدا کے کرم سے بنا مدنی ماحول
گر آئے شرابی مٹے ہر خرابی چڑھائے گا ایسا نَشہ مدنی ماحول
اے بیمارِ عِصیاں تُو آ جا یہاں پر گناہوں کی دَیگا دوا مدنی ماحول
گنہگارو آؤ سیہ کارو آؤ گناہوں کو دَیگا چُھڑا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص:۶۴۸، ۶۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کسی کہ ذِہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ پہلے کا زمانہ ہر لحاظ سے صاف سُتھرا تھا، اُس دور میں آج کی طرح بُرائیاں عام نہ تھیں اور نہ ہی بُرائیوں پر اُبھارنے والے آلات و اسباب کی اس قدر کثرت تھی بلکہ عموماً گھر گھر سے اسلامی تعلیمات کی کرنیں پھوٹتی تھیں، والدین بلکہ سارے گھر والے مُتّقی و پرہیزگار اور علم و عمل کی دولت سے سرشار ہوا کرتے تھے خُصُوصاً ماؤں کا کردار لائقِ تقلید تھا جیسا کہ داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے مُتَعَلِّق ہم نے سنا کہ وہ بھی اعلیٰ درجے کی عابدہ و زاہدہ خاتون تھیں، لہٰذا ایسے گھرانوں میں آج کی بہ نسبت کثرت سے نیک ہستیاں جنم لیتی تھیں، جبکہ آج ہر طرف شیطانی کاموں کی کثرت ہے، بے عملی کا دور دورہ ہے، لہٰذا اس گئے گزرے دور میں اب نہ تو ایسی خصوصیت والی مائیں ہیں اور نہ ہی سلف صالحین جیسی خوبیوں والی اولاد۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ اب بے حیائی و بے عملی اپنے عروج پر ہے، مگر اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ نیک ماؤں یا اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کا وجود ہی زمانے سے مِٹ چکا ہے۔ بِلا شبہ نیک و پرہیزگار مائیں اوران سے تربیت پانے والے اولیائے کرام اب بھی رُوئے زمین کے مسلمانوں کو فیضیاب فرمارہے ہیں، فیضانِ اولیاء سے آج بھی کئی غیر مسلموں کے قبولِ اِسلام کی مدنی خبریں موصول ہوتی رہتی ہیں، ان کے فیضان سے آج بھی مسجدوں کی کچھ نہ کچھ رونق باقی ہے، جی ہاں! آج بھی کئی بے نمازی، شرابی، چور ڈاکو، ماں باپ کے نافرمان اپنے گناہوں سے توبہ کرکے نیک لوگوں کی صف میں شامل ہورہے ہیں، جی ہاں! آج بھی گناہوں بھرے چینلز دیکھ کر اپنی آنکھوں کو حرام سے پُر کرکے ربّ تعالیٰ کی ناراضی کا سامان کرنے والے کسی کے سمجھانے کی برکت سے راہِ راست پر آرہے ہیں، جی ہاں! علمِ دین کی دولت سے مالامال کرنے والے دِینی مدارس و جامعات سے فیضانِ علم اب بھی جاری و ساری ہے، جہاں سے سینکڑوں علماء تیار ہوکر علم کے نور سے جہالت کے اندھیروں کو دُور کررہے ہیں، جی ہاں! آج کے اس پُرفتن زمانے میں پندرہویں صدی کی عظیم علمی ورُوحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ وہ عظیم ہستی ہیں، جن میں اولیائے کاملین کی نشانیاں بآسانی دیکھی جاسکتی ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ زمانے کے اس برگزیدہ ولی کی تعلیم و مدنی تربیت ایک ایسی عابدہ وزاہدہ خاتون کے زیرِ سایہ ہوئی جو خود بھی شرعی اُصول و ضوابط پر سختی سے عمل پیرا تھیں اور اپنے بچوں کو بھی شریعت کا آئینہ دار بنانے میں زندگی بھر مصروف رہیں۔ آیئے! اس عظیم بیٹے کی عظیم ماں کی مبارک زِندَگی کا مختصر تعارف بھی سنتے ہیں، چنانچہ

اُمِّ عطار کا ذکرِ خیر

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا ایک نیک و پرہیز گار خاتون تھیں۔ جنہوں نے شوہر کی وفات کے باوجود سخت ترین معاشی آزمائشوں میں بھی اپنے بچوں کی اسلامی خُطوط پر تربیت کی، جس کا منہ بولتا ثُبوت خود امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ بابرکت ہے۔ آپ نے ایک بار بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ والدۂ محترمہ کا شروع ہی سے فرائض و واجبات پر عمل کرنے اور کروانے کا اس قدر ذہن تھا کہ چھوٹی عمر ہی سے ہم بہن بھائیوں کو نمازوں کی تلقین فرمانے کے ساتھ سختی سے عمل بھی کرواتیں، بالخُصوص نمازِ فجر کے لئے ہم سب کو لازمی اُٹھاتیں۔ والدۂ ماجدہ کی اس طرح تلقین و تَرْبِیَت کی بَرَکت سے مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میری بچپن میں بھی کبھی نمازِ فجر چُھوٹی ہو۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ والدۂ محترمہ کا شبِ جُمُعہ (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) کو میٹھا در (باب المدینہ کراچی) کے علاقے میں اِنتقال ہوا۔ موت کے وَقْت مجھے بہت یاد کررہی تھیں، ہمشیرہ نے بتایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کلِمہ طَیِّبَہ اور اِسْتِغْفار پڑھنے کے بعد زبان بند ہوئی۔ بالخصوص غُسل دینے کے بعد چہرہ نہایت ہی رَوشن ہو گیا تھا۔ جس حصۂ زمین پر رُوح قبض ہوئی، اس سے کئی روز تک خوشبو آتی رہی اور خُصوصاً رات کے اس حصے میں جس میں اِنتِقال ہوا تھا، طرح طرح کی خوشبوؤں کی لَپٹیں آتی رہیں۔ سوئم والے دن صبح کے وَقْت چند گُلاب کے پھول لاکر رکھے تھے جو شام تک تقریباً تروتازہ رہے جو میں نے اپنے ہاتھ سے والدہ کی قبر پر چڑھائے۔ یقین جانیں اُن میں ایسی عجیب بھینی بھینی خوشبو تھی کہ میں حیران رہ گیا، کبھی گُلاب کے پھولوں میں، میں نے ایسی خوشبو نہیں سُونگھی تھی نہ ابھی تک سونگھی ہے بلکہ گھنٹوں تک وہ خُوشبو میرے ہاتھوں سے بھی آتی رہی۔ (تذکرۂ امیر اہلسنت (قسط2)، ص۱۴۱ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کوئی عام خاتون نہ تھیں بلکہ اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی مقرب، صابرہ و شاکرہ اور باہمت خاتون تھیں کہ جو آزمائش کی گھڑی میں ثابت قدم رہتے ہوئے بھی اپنی اولاد کی سُنّتوں کے مطابق تربیت میں مشغول رہیں، جو نمازوں اور سُنّتوں کی خود بھی پابند تھیں اور اپنے بچوں کو بھی نماز پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتیں تھیں، شاید ان کی یہی ادا ربّ تعالیٰ کو پسند آگئی، لہٰذا دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر گئیں، بعدِ وصال چہرہ بھی جگمگا اُٹھا اور جس جگہ وصال ہوا وہ جگہ بھی بھینی بھینی خوشبو سے مشکبار ہوگئی، اگر ہماری اسلامی بہنیں بھی اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے کردار سے سبق حاصل کرتے ہوئے اور نفس و شیطان کی مخالفت کرتے ہوئے اپنے ظاہر و باطن کو زیورِ شریعت سے آراستہ کرلیں، فرائض و واجبات کی پابندی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں، جس طرح یہ بچوں کے اسکول یا ٹیوشن جانے کا ناغہ نہیں ہونے دیتیں اور کبھی ہو بھی جائے تو ان پر سختی کرتی ہیں، اگر اسی طرح نمازوں وغیرہ کے معاملات اور ضروری دِینی تعلیمات کیلئے بھی کوشش کریں تو اس کے دنیا میں بھی کثیر فوائد حاصل ہوں گے اور آخرت میں بھی برکتیں نصیب ہوں گی۔

17 صفر المظفر کو اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا یوم منایا جاتا ہے، جن جن سے ممکن ہو اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے اِیصالِ ثواب کے لیے مدنی قافلوں میں سفر اختیار فرمائیں۔

داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ملفوظات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! علمِ دِین کی اہمیت اور عمل کی ترغیب کیلئے حضرت سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نصیحت آموز مدنی پھول سنتے ہیں: آپ فرماتے ہیں،

❀ انسان کو تمام علوم کا جاننا ضروری نہیں، صرف اتنا علم حاصل کرنا لازمی ہے، جسے شریعتِ مطہرہ نے ضروری قرار دیا ہے۔ ❀ طالبِ علم کے لیے لازم ہے کہ باعمل بننے کے لیے علم حاصل کرے ❀ آگ پر قدم رکھنا تو نفس گوارا کر سکتا ہے لیکن علم پر عمل اس سے کئی گنا دُشوار ہے۔ ❀ صرف

علم پر قناعت کرنے والا عالم نہیں، عمل کی برکت سے علم فائدہ دیتا ہے لہٰذا کبھی بھی علم کو عمل سے جدا نہیں کرنا چاہیئے۔❀جو شخص شرعی معاملات میں محتاط نہ ہو، پرہیز گاری کے بغیر علمِ شریعت حاصل کرے، رخصتوں اور تاویلوں کے پیچھے لگ کر شبہات میں پڑے، ائمہ کی تقلید چھوڑ کر خود مجتہد بن بیٹھے، تو ایسا شخص جلد ہی گناہ میں مبتلا ہو جائے گا۔ دراصل یہ باتیں دل کی غفلت کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔

(فیضانِ داتا علی ہجویری، ص۶۹ تا ۷۱ ملتقطاً بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے مُصطفٰے کی بارگاہِ پاک میں
کیجئے میری سِفارش آپ یا داتا پِیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص534)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ ”فیضانِ داتا علی ہجویری“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فرامین اور آپ کی سیرتِ مبارکہ سے متعلق مزید معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ 84 صفحات پر مشتمل رسالہ **”فیضانِ داتا علی ہجویری“** کا مطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس رسالے میں داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شوقِ علمِ دِین، حصولِ علمِ دِین کے لئے سفر، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کرامات، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تصانیف، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے **ملفوظات** اور دیگر کئی مدنی پھولوں کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃ المدینہ سے **ھدیۃً** طلب فرما کر خود بھی پڑھئے اور زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر ثواب کی نِیّت سے مُفت تقسیم بھی فرمایئے۔

مرحبا صد مرحبا! 20 صَفَرُ الْمُظَفَّر، متوقع (22 نومبر) کو داتا صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس مبارک بھی ہے، اس موقع پر ہزاروں عاشقانِ رسول وغلامانِ داتا صاحب، اپنے من کی مُرادیں پوری کرنے اور داتا صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیضان سے اپنی خالی جھولیوں کو بھرنے کے لیے دُور دراز سے سفر کرکے مزارِ پُرانوار پر حاضری کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ان عاشقانِ رسول تک نیکی کی دعوت اور دعوتِ اسلامی کا تعارف پہنچانے کا ایک بہترین و آسان ذریعہ **"مدنی رسائل"** تقسیم کرنا بھی ہے، ہوسکے تو داتا صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ مبارکہ سے متعلق رسائل خرید کر تقسیم کردیے جائیں، ورنہ مکتبۃ المدینہ سے کسی بھی موضوع پر رسائل خرید کر تقسیم کیجئے، مرکز الاولیاء (لاہور) کے علاوہ بھی دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول داتا صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایصالِ ثواب کے لیے مدنی رسائل تقسیم کرسکتے ہیں، آیئے! ہم سب بھی ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ داتا صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے **ایصالِ ثواب** کے لیے ہم بھی **مدنی رسائل** تقسیم کریں گے۔ ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ۔

رِسالہ "فیضانِ داتا علی ہجویری" دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فیضان حاصل کرنے کے لیے آپ کے شب وروز کے مَعمُولات کا مطالعہ کریں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی زندگی نیکی کی دعوت، مخلوقِ خدا کی خدمت اور اشاعتِ علمِ دِین کے لیے وقف فرمادی تھی، حضرت سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دن میں تدریس فرماتے اور رات میں حق کے مُتلاشی افراد کو تلقین فرماتے، ہزاروں جاہل ان کے ذریعے سے عالم، ہزاروں غیر مسلم دولتِ اسلام سے مالا مال ہوئے،

ہزاروں گمراہ سیدھے راستے پر آگئے، ہزاروں دیوانے دولتِ عقل اور دانشوری سے سرفراز ہوئے، ہزاروں ناقص کامل ہوئے اور ہزاروں فاسق نیکوکار ہوئے۔ دُور دُور سے شیخ، حضرت کی خدمت میں آکر بہریاب ہوئے۔[1]

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خُدا

ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

شعر کی وضاحت: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خزانے لُٹانے والے، عالَم کو فیض پہنچانے والے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور کے مظہر ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ناقصوں کے لئے پیرِ کامل اور کاملوں کے رہنما ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان وعظمت اور شوقِ علمِ دِین کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سَیِّدُنا خضر عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صحبت میں رہ کر ان سے بھی علمِ دِین حاصل کیا۔ یاد رہے حضرت سَیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات کیلئے کچھ شرائط ہیں، چنانچہ

سَیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام سے اکتسابِ فیض

حضرت سَیِّدُنا علی خوّاص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا خضر عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات کی تین (3) شرطیں ہیں: (1) وہ سنّت کا عامل ہو۔ (2) دنیا پر لالچی نہ ہو، (3) مُسلمانوں کے لیے اس کا سینہ بالکل صاف ہو، نہ تو اس کے دِل میں کینہ ہو نہ ہی حَسد اور نہ ہی وہ کسی پر تکبّر کرتا ہو۔[2]

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ مبارکہ میں یہ تینوں شرائط مَوْجُود

---

1 . . . حدیقۃ الاولیاء، ص ۱۸۲، ملتقطاً

2 . . . المیزان الخضریہ، ص ۱۵

تھیں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عاملِ سنت، لالچِ دنیا سے بہت دور اور مسلمانوں کے خیر خواہ تھے، اسی لیے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا خضر عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے نہ صرف ملاقات فرمائی بلکہ آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صحبت میں رہ کر ظاہری و باطنی علوم حاصل فرمائے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حضرت سَیِّدُنا خضر عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بہت ہی گہری دوستی تھی۔(1)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کیسا خاص فضل و کرم تھا کہ اس نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نہ صرف علمِ دِین سیکھنے سکھانے کا جذبہ بخشا بلکہ کرم بالائے کرم یہ کہ اپنے پاکیزہ نبی حضرت سَیِّدُنا خضر عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ظاہری و باطنی علوم سیکھنے کا شرف بھی عطا فرمایا۔ یاد رہے! حضرت سَیِّدُنا خضر عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک ایسے برگزیدہ نبی ہیں کہ جو اب بھی حیاتِ ظاہری کے ساتھ مُتَّصِف ہیں اور سمُندر میں لوگوں کی رہنمائی کرنا اِنہی کے سپُرد ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۸۳ بتغیر قلیل)

کاش میں رویا کروں عشقِ رسولِ پاک میں
سوز دو ایسا پئے احمد رضا داتا پیا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص533)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے فضل و کرم اور داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے طفیل امیرِ اَہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بھی شوقِ علمِ دِین اور حکمت و دانائی کا وہ خزانہ عطا فرمایا

1 . . . کشف المحجوب، دیباچہ، ص ۱۶

ہے کہ جو بہت کم لوگوں کے حصے میں آیا ہے۔ آپ کی شخصیت میں ہمیں بزرگانِ دِین اور داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعلیمات کے واضح آثار دکھائی دیتے ہیں، کیونکہ ان اللہ والوں کے فیضان سے آپ کا سینہ بھی علمِ دِین سیکھنے اور اس کی ترویج و اشاعت کے مدنی جذبے سے سرشار ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی نگاہِ فیض سے لاکھوں مُسلمانوں بالخصوص نَوجوانوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا اور وہ گناہوں سے تائب ہو کر صلوٰۃ وسنّت کی راہ پر گامزن ہو گئے۔ اگر ہم عقائد و اعمال، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، طِب و رُوحانیت وغیرہ مختلف موضُوعات پر کئے گئے سوالات کے جَوابات پر مشتمل امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے مَدَنی مذاکرے، اِصلاحی، فقہی، رُوحانی و اَخلاقی موضوعات سے معمور کثیر بیانات سُنیں، بے شمار سُنّتوں کا مجموعہ فیضانِ سُنّت اور بے شمار موضوعات پر دیگر کتب و رسائل کا مطالعہ کریں تو پتا چلے گا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کیسا علم عطا فرمایا ہے۔ دعوتِ اسلامی کا یہ ٹھاٹھیں مارتا سُمُندر دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مردِ کامل کے ذریعے لاکھوں بے نمازیوں کو نمازی، فیشن پرستوں کو سُنّتوں کا عادی، فاسِقوں کو مُتّقی بنا دیا ہے، بدعقیدہ لوگوں کو خوش عقیدگی، جاہِلوں کو علمِ دین کی روشنی، بے عملوں کو عمل کی پختگی، خشک مزاجوں کو لذتِ عشقِ مُصطفوی، بے باکوں کو خوفِ خدا اور اسلامی بہنوں کو زیورِ شرم و حیا سے آراستہ و پیراستہ کیا ہے۔ علمائے کِرام و مُفتیانِ عِظام و مُصَنِّفین اور جامعاتُ المدینہ اور دارُالافتا اہلِسُنّت کی مدنی بہاریں دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس ولیِ کامل، عاشقِ ماہِ رِسالت و عاشقِ اعلیٰ حضرت کے ذریعے جہالت کو کیسے دُور فرمایا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کے دَم قدم سے سُنّتوں کی مدنی بہاریں ہیں، اِن کی اَن تھک کوششوں کو سراہتے ہوئے صرف عوام ہی نہیں بلکہ دُنیا بھر کے عُلماءِ کرام بھی گویا کہ حوصلہ افزائی کرتے ہوئے

اِن الفاظ میں لب کُشائی فرماتے ہیں، آیئے! ہم بھی سُنتے ہیں:

مسلک کا تُو اِمام ہے اِلیاس قادری ۔۔۔ تدبیر تیری تام ہے الیاس قادری
فکرِ رضا کو کر دیا عالَم پہ آشکار ۔۔۔ یہ تیرا اُونچا کام ہے الیاس قادری
سنّت کی خوشبوؤں سے زمانہ مہک اُٹھا ۔۔۔ فیضان تیرا عام ہے الیاس قادری
ہے دعوتِ اسلامی کی دُنیا میں دھوم دھام ۔۔۔ مقبول تیرا کام ہے الیاس قادری
تنہا چلا تُو ساتھ ترے ہو گیا جہاں ۔۔۔ میٹھا تیرا کلام ہے الیاس قادری

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مزاراتِ اولیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی دینِ متین کے تقریباً 103 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، انہی میں سے ایک **"مجلسِ مزاراتِ اولیا"** بھی ہے، جس کا کام ان اولیائے کرام کی خانقاہوں اور درگاہوں (مزارات) پر حاضِر ہونے والے عاشقانِ رسول کو نماز کی پڑھنے کی دعوت دینا ہے، کیونکہ بدقِسمتی سے ایسا بھی دیکھا جاتا ہے کہ مزار پر حاضری دینے والے نماز کے معاملے میں بہت سُستی کا مظاہرہ کرتے ہیں، دعوتِ اسلامی **"مسجد بھرو تحریک"** ہے، اس مدنی ماحول میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نماز کی پابندی کا ایسا مدنی ذہن دِیا جاتا ہے کہ دُنیا اِدھر سے اُدھر ہو جائے، مگر ہماری نماز قضا نہیں ہونی چاہئے، اس مجلس کا کام، صاحبِ مزار کی مُبارک سِیرت کے بارے میں لوگوں کی رہنمائی کرنا اور اِن کے نقشِ قدم پر چلنے کی ترغیب دِلانا، اس مجلس کا کام، مزار کے اطراف کی مسجد میں مدنی قافلوں کو سفر کروانا، اس مجلس کا کام مدنی قافلے کے جدول کے مطابق مختلف اوقات میں ہونے والے حلقوں میں

زائرین کی شرکت کروانا اور اِنہیں بھی مدنی قافلوں میں سفر کرنے اور مدنی انعامات پر عمل کرنے کی دعوت دینا ہے، اس مجلس کا کام تقسیمِ رسائل کے ذریعے زائرین تک نیکی کی دعوت و دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام پہنچانا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہماری خوش بختی ہے کہ آج ہم نے بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک ولی" حضرت داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے **شوقِ علمِ دِین** کے مُتَعَلِّق سننے کا شرف حاصل کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی ان کا صدقہ نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شوقِ علمِ دِین سے متعلق سنا کہ

داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حصولِ علمِ دِین میں اِس قدر مشغول رہتے تھے کہ شام ہو جاتی مگر پانی نوش فرمانے کا بھی خیال نہ آتا۔ اے کاش! حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی وقت کی قدر و منزلت نصیب ہو جائے، فضولیات مثلاً موبائل اور دوستوں سے گپ شَپ وغیرہ میں وقت برباد کرنے کے بجائے، علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔

- داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اساتذہ بلکہ اُس وقت کے بادشاہ بھی آپ کے شوقِ علمِ دِین سے بہت متأثر تھے۔
- داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گھرانہ علم و عمل کا پیکر اور تقویٰ و پرہیز گاری کا شاہکار تھا۔ اے کاش! حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمارے گھروں میں

بھی مدنی ماحول بن جائے، اے کاش! گھر کا ہر فرد نمازی اور عاشقِ رسول بن جائے، اے کاش! گھر اَمن کا گہوارہ بن جائے، اے کاش! گھر کے تمام افراد مدنی انعامات کے عامل بن جائیں، اے کاش! علم وعمل کا جذبہ نصیب ہو جائے، اے کاش! تقویٰ وپرہیز گاری کی دولت نصیب ہو جائے۔

- داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی برکت سے ہزاروں لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوا۔ اے کاش! حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہماری زندگی میں بھی سُنّتوں کی مدنی بہار آجائے، اے کاش! بے عملی ختم ہو جائے، اے کاش! علم وعمل کی برکت سے ایسا مدنی اِنقلاب آئے کہ ہمارے گھر کے ساتھ ساتھ ہمارے محلے، ہمارے عَلاقے والے بھی فیضانِ علم وعمل سے مالا مال ہو جائیں۔ اے کاش! حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمیں اپنے گھر میں پڑوس میں، رِشتے داروں میں جہاں جہاں ہمارے تعلقات ہیں، جہاں جہاں ہم اُٹھتے بیٹھتے ہیں، ہر جگہ نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار پر کروڑہا کروڑ رحمتیں نازل فرمائے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے طُفیل ہمیں بھی دولتِ علمِ دِین سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبوَّت، مُصطفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی

اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنّت کا جو آئنہ دار ہے　　بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چلنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے چلنے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں:

پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 37 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

❀ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: ایک شخص دو (2) چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، تو اللہ تعالٰی نے اسے زمین میں دھنسادیا، وہ قیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[2] ❀ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چلتے تو تھوڑا آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[3] ❀ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمیانی رفتار سے

1…مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2…مُسلِم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم التبختر فی المشی…الخ، ص ۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸

3…الشمائل المحمدیة للترمذی، باب ما جاء فی مشیة رسول اللّٰه، ص ۸۷، رقم: ۱۱۸

چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جارہا ہے اور نہ اِتنا آہستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ❀ راہ چلتے وقت بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ ❀ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ❀ راستے میں دو(2) عورتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانعَت آئی ہے۔[1] ❀ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قطعاً غیر مُھذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ابوداود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/۴۷۰، حدیث: ۵۲۷۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت:

حُضُورِ انور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم کا اِرشادِ خُوشبودار ہے: بے شک تمہارے نام مَعْ شناخْت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں لہٰذا مجھ پر اَحسن (یعنی خوبصورت الفاظ میں) دُرُود پاک پڑھو۔

(مصنَّف عبدالرزاق، باب الصلوٰۃ علی النبی، ۲/۱۴۰، حدیث: ۳۱۱۶)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

---

[1] ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسروں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثَواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دِل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دُوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے جن اَوصاف سے نوازا تھا، ان تمام کا اِحاطہ مختصر سے وقت میں بیان کرنا ممکن نہیں، لہٰذا آج ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صرف ایک بہت ہی پیارے وَصْف یعنی آپ کی **"علمی خِدمات"** کے بارے میں سُنیں گے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کس طرح اپنی پُوری زندگی علمِ دِین کی خدمت کرتے ہوئے گُزاری۔ آیئے! سب سے پہلے حُصولِ برکت کے لئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصر ذِکرِ خیر سُنتے ہیں، چُنانچہ

اعلیٰ حضرت کا تعارف

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت بریلی شریف میں دس (10) شَوّالُ المُکَرَّم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بَوقتِ ظُہر بمطابق چودہ (14) جُون 1856ء کو ہوئی۔[1] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاندانی لحاظ سے پٹھان، مسلک کے لحاظ سے حنفی اور طریقت کے لحاظ سے قادِری تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد ماجد کا نام مولانا نقی علی خان (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اور دادا کا نام مولانا رضا علی خان (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) ہے۔[2] آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پیدائشی نام **"محمد"** ہے، والِدہ ماجِدہ **"اَمَّن میاں"** پکارتی تھیں، والدِ ماجد و دیگر رشتے داروں نے **"احمد میاں"** اور دادا نے **"احمد رضا"** نام رکھا۔ تاریخی نام **"اَلْمُخْتَار"** اور، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نام سے پہلے **"عبدُ المصطفٰی"** لکھا کرتے تھے۔[3] جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دِیوان **"حدائقِ بخشش"** میں فرماتے ہیں:

خوف نہ رکھ رضا ذرا تُو تو ہے عَبدِ مُصْطفٰے　　تیرے لئے اَمان ہے تیرے لئے اَمان ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دِین کی خِدمَت کا انوکھا جَذبہ

حضرت علامہ مولانا بدرُ الدِّین قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صدرُ الشَّریعہ حضرت علامہ

1 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۵۸ ملخصاً
2 . . . فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ص۶۷ بتغیر قلیل
3 . . . تجلیات امام احمد رضا، ص۲۱ بتغیر قلیل

مولانا محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے قرآنِ مجید کے صحیح اور آسان ترجمے کی ضرورت پیش کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے ترجمہ کرنے کی گُزارش کی اور آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے وعدہ بھی فرمالیا، لیکن دِینی مَسائل میں بہت زیادہ مشغول ہونے کی وجہ سے ترجمہ کروانے میں تاخیر ہوتی رہی، بالآخر آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: ترجمے کے لیے میرے پاس الگ سے کوئی وقت نہیں ہے، اس لئے آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ رات میں سوتے وقت یا دن میں قَیۡلُوْلَہ (یعنی دوپہر کو تھوڑا آرام کرنے) کے وقت آجایا کریں۔ چُنانچہ صدرُ الشّریعہ مُفتی امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی خدمت میں حاضر ہوجاتے اور آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ زبانی آیاتِ کریمہ کا ترجمہ کرواتے جاتے اور صدرُ الشّریعہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اس کو لکھتے رہتے۔ پھر جب حضرت صدرُ الشّریعہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اور دیگر عُلمائے حاضرین اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے ترجمے کا تفسیر کی کتابوں سے موازنہ کرتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا اس طرح بروقت ترجمہ کروانا تفسیر کی معتبر کتابوں کے بالکل مُطابق ہوتا تھا۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۴۷۵)

احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی　　خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی
کس طرح اتنے عِلْم کے دریا بہا دیئے　　عُلَمائے حق کی عقْل تو حیراں ہے آج بھی
بھر دی دلوں میں اُلفت و عظمت رسول کی　　جو مخزنِ حلاوتِ ایماں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی ذاتِ مُبارکہ میں خدمتِ دِین کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بَھرا ہوا تھا کہ اتنی مَصروفیات کے باوُجُود بھی اُمَّت کی آسانی اور خیر خواہی کے جذبے کے تحت نیز عِلْم کی نَشْر و اِشاعت کے لئے نہایت عُمدہ اور زبردست ترجمۂ قرآن "**کنزالایمان**" کا اِملا کروادیا، جس کو عُلمائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن نے بالکل شریعت کے مُوافق پایا۔ آیئے! اب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اسی ترجمۂ قرآن "**کنزُالایمان**" کی چند خُصُوصِیات بھی سُنتے ہیں، چُنانچہ

ترجمۂ قرآن کنزُالایمان کی خُصُوصیات

❀ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پاک و ہند کے وہ عَظِیم تَرِین مُتَرجِم (ترجمہ کرنے والے) ہیں جنہوں نے قرآنِ کریم کا ایسا ترجمہ پیش کیا ہے، جس میں رُوحِ قرآن کی حقیقی جھلک مَوجُود ہے، حیرت و تعجب کی بات یہ ہے کہ لفظی ترجمہ ہونے کے ساتھ ساتھ بامُحاوَرہ بھی ہے اور یہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تَرْجَمے کی بہت بڑی خُوبی ہے۔ ❀ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تَرْجَمہ کرواتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ ترجَمہ لُغَت کے مطابق ہو اور الفاظ کے مختلف مَعانی میں سے ایسے مَعانی کا انتخاب کیا جائے جو پہلے اور بعد والی آیت کے تعلُّق کو قائم رکھ سکے۔ ❀ اس ترجمے سے قرآنی حقائق، عِلْم و مَعارف کے وہ پوشیدہ راز ظاہر ہوتے ہیں جو عام طور پر دوسرے ترجموں سے واضح نہیں ہوتے۔ ❀ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ترجمے کی ایک نُمایاں ترین خصُوصیت یہ بھی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہر مُبارک مَقام پر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ادب و اِحترام اور عزّت و پاکدامنی کا بالخصوص

لحاظ رکھا ہے۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۷۶)❀ تَرجَمۂ کنزُ الایمان عِلم و حکمت کا خزانہ اور ایمان کی حقیقی دولت ہے۔❀ تَرجَمۂ کنزُالایمان میں احادیثِ مُبارکہ، تابعین و تبع تابعین کے اقوال اور سلف صالحین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن کی قابلِ اعتماد تفسیروں کا خُلاصہ بھی مَوجُود ہے❀ تَرجَمۂ کنزُالایمان دُنیا کا بہترین ترجمۂ قرآن ہے ،جو کسی لائبریری میں بیٹھ کر یا کسی دُوسرے ترجمے کو دیکھ کر یا تفاسیر و اَحادیث یا لُغات کی کتابوں کو پڑھ کر نہیں کیا گیا بلکہ زبانی لکھوایا گیا ہے۔(ماہنامہ معارفِ رضا، ص87، کراچی ستمبر تانومبر 2008عیسوی)

خدمت قرآنِ پاک کی وہ لاجواب کی	راضی رضا سے صاحبِ قرآں ہے آج بھی
احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی	خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص ۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً قرآنِ کریم ایک مکمل ضابطۂ حیات اور سلامتی واَمن کے ساتھ زندگی بسر کرنے والے دُنیا کے تمام ہی مسلمانوں کے لئے راہِ ہدایت کا حقیقی چراغ ہے، جس کے مَفہوم و مَطلوب کو سمجھنے کے لئے اس کا آسان ترجمہ ہونا ضروری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم کے مُرَوَّجہ تمام اُردو تراجم میں سب سے بہترین اُردو ترجمہ **"ترجمۂ قرآن کنزالایمان"** ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی مصروف زِندگی سے کچھ وقت نکال کر قرآنِ پاک کی تِلاوت کرنے کا معمول بنائیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد اِلیاس عطّاؔر قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ترجمہ و تفسیر کے ساتھ روزانہ تلاوتِ قرآن کرنے کیلئے، اسلامی بھائیوں

کے مدنی انعام نمبر 21 میں فرماتے ہیں: **"کیا آج آپ نے کنزُالایمان سے کم اَزْکم تین آیات** (مع ترجمہ وتفسیر) **تلاوت کرنے یاسُننے کی سعادت حاصل کی؟"**

اگر ہم اس مدنی انعام پر روزانہ عمل کریں تو قرآنِ کریم کی تلاوت کی برکت سے ہمارے گھروں میں خیر وبرکت کا نُزول ہوتا رہے گا، ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھنے کی برکت سے علمِ دین میں اِضافہ ہو گا، قرآنِ کریم کو سمجھنے میں آسانی ہو گی، معلومات کا خزانہ حاصل ہو گا۔ مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والی عظیم الشّان تفسیر بنام **"صِراطُ الجنان"** کا بھی مطالعہ کیجئے، اس تفسیر میں بھی بہت اچھے انداز سے معلومات کا خزانہ اُمّتِ مُسلمہ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فتویٰ نویسی کا آغاز مع "فتاویٰ رضویہ" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی محنت و کوشش سے دِین کی ایسی بے مثال عِلْمی خدمات سر اَنجام دِیں کہ آج تک آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نام کی دُھوم مچی ہوئی ہے۔ اِنہیں کارناموں میں سے ایک بہترین اور زبردست علمی کارنامہ فتویٰ نویسی بھی ہے۔ چُنانچہ

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صرف تیرہ (13) سال دس (10) ماہ چار (4) دن کی عمر میں تمام مُروَّجہ عُلُوم کی تکمیل اپنے والدِ ماجد رَئیسُ المُتَکَلِّمِین حضرت مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کرکے سَنَدِ فراغت حاصل کرلی۔ اُسی دن آپ نے ایک سُوال کے جواب میں پہلا فتویٰ تحریر فرمایا تھا۔ فتویٰ صحیح پاکر آپ کے والدِ ماجد نے مَسندِ اِفتا آپ کے سپرد کردی اور آخر وقت تک فتاویٰ تحریر

فرماتے رہے۔یوں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۱۲۸۶ھ سے ۱۳۴۰ھ تک لاکھوں فتوے لکھے، لیکن افسوس! سب کو نقل نہ کیا جاسکا، جو نقل کر لیے گئے تھے وہ "فتاوی رضویہ" میں موجود ہیں۔ ہر فتوے میں دلائل کا سمندر ٹھاٹھے مار رہا ہے۔ فتاویٰ رضویہ کی 30 جِلدیں ہیں۔ یہ غالباً اُردو زبان میں دنیا کا ضَخیم ترین مجموعۂ فتاویٰ ہے جو کہ تقریباً بائیس ہزار (22000) صَفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتا لیس (6847) سُوالات کے جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل پر مُشتَمِل ہے۔ جبکہ ہزارہا مسائل ضِمناً زیرِ بَحث آئے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 55 سے زائد عُلُوم پر عُبُور رکھنے والے ایسے ماہر عالم تھے کہ درجنوں عُلُومِ عقلیہ ونقلیہ پر آپ کی سینکڑوں تصانیف موجود ہیں، ہر تصنیف میں آپ کی علمی شان وشوکت، فقہی مہارت اور تحقیقی بصیرت کے جلوے دکھائی دیتے ہیں، بالخصوص فتاویٰ رضویہ تو فِقْہ کے سمندر میں غوطہ لگانے والے کے لئے آکسیجن کا کام دیتا ہے۔(اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوشش، ص ۳۔۲ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فتاویٰ جات کی تعداد سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی فنِ اِفتا (فتوی دینے کی صلاحیت) میں کامل مہارت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ عوام تو عوام بڑے بڑے عُلمائے کرام اور مُفتیانِ عِظام بھی تحقیقی جوابات اور پیچیدہ مَسائل کے حَل کیلئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تحریر کردہ فتاویٰ سے رُجُوع کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فتاویٰ رضویہ قرآن، حدیث، اِجماع اور فقہائے کرام کے جُزئیات (جُزْ۔ئِی۔یات) سے آراستہ ہر قسم کے مسائل کا ایسا حَسِین گلدستہ ہے، جو رہتی دنیا تک لوگوں کے قلب و فکر کو اپنی مہکی مہکی خوشبو سے

مہکتا رہے گا نیز اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بلند درجوں میں مزید اضافے کا سبب بنتا رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

مسلکِ حق کی ضمانت ہے ترا نام رضا　　شانِ تحقیق ادا کر گیا خامہ تیرا
فاضل ایسا کہ دیا ربّ نے تجھے فضلِ کبیر　　عالم ایسا کہ ہر عالَم ہوا شیدا تیرا
ہر ورق تیرا شریعت کی دلیلِ روشن　　ایک قانونِ مکمل ہے فتاویٰ تیرا
تری تحریر پہ اُنگشت بَدَنْداں تھا عرب　　تیری تقریر تھی کہ قادری تیغا تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فتاویٰ رَضَوِیہ کی خصُوصِیات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فِقْہی مقام کو سمجھنے کے لئے مسائلِ فِقْہ سے سجے ہوئے بے مثال فتاویٰ جات پر مُشْتَمِل مجموعہ بنام **"فتاویٰ رضویہ"** کی خصُوصیات میں سے چند خصُوصِیات کے بارے میں سنتے ہیں چُنانچہ

❀ **فتاویٰ رضویہ** میں علمِ حدیث و علمِ فقہ کی کُتُب کا بَھرپُور عِلم موجود ہے ❀ **فتاویٰ رضویہ** میں نادر و نایاب حوالوں کا بھی جگہ بہ جگہ ذِکر کیا گیا ہے ❀ **فتاویٰ رضویہ میں** قرآن وحدیث کی روشنی میں نِت نئے مسائل حل کیے گئے ہیں ❀ فنِّ رِیاضی اور علمِ تَوقِیت کے ساتھ ساتھ علمِ میراث کے متعلق بھی نادر و نایاب تحقیق موجود ہے ❀ دِیگر مذاہبِ (فقہیہ) (فِق ہِی یہ) کے قوانین اور جُزئیات (جُزْ۔ئِی۔یات) کا علم بھی شامل ہے ❀ ہر مسئلے میں قرآن وسُنَّت کی پیروی کا اِہتمام کیا گیا ہے ❀ بِدعات

و مُنکرات کا ایمان افروز رَدّ کیا گیا ہے ❀ اس کے علاوہ سب سے بڑی خُصُوصیت یہ ہے کہ بڑے بڑے مُفتیانِ کرام کو فقہی مسائل کے مُعاملے میں وقتاً فوقتاً فتاویٰ رضویہ کی ضرورت پڑتی ہے، بہت سے مفتیانِ کرام فتویٰ دینے کے معاملے میں خاص طور پر فتاویٰ رَضویہ سے مدد لیتے ہیں اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آئندہ بھی لیتے رہیں گے۔ (آئینۂ رَضویات، حصہ ۲، ص۲۲۸، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا باب المدینہ کراچی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ان عُلمائے کرام میں سے ہیں جنہوں نے دینِ حَق کو پھیلانے کے لئے انتہائی ذوق و شوق کیساتھ عُلُوم و فُنُون حاصل کئے اور اس کے بعد ان عُلوم و فُنون کے فیضان کو پوری دیانتداری کے ساتھ بے شُمار طلبائے علمِ دین کے سینوں میں منتقل فرمایا۔ یقیناً یہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی کھُلی کرامت تھی، اس لئے کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے شب و روز کے معمولات پر نظر ڈالی جائے تو ہمیں معلوم ہو گا کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا اکثر وقت تصنیف و تالیف میں ہی گُزر جایا کرتا تھا جیسا کہ مَلِکُ العُلَما حضرتِ علّامہ مفتی محمد ظَفرُ الدِّین بہاری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اَکْثر اَوْقات آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ تصنیف و تالیف میں مَشْغُول رہتے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۹۸) عُموماً علمائے کرام فارغ التحصیل ہونے کے بعد تصنیف و تالیف کے میدان میں قدم رکھتے ہیں اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے زمانۂ طالب علمی سے ہی کتابیں تصنیف کرنے کا سلسلہ شروع فرمادیا تھا۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ۳/۱۴۳۔ ۱۴۴ ملتقطاً) جس کی ایک روشن مثال یہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے محض 8 برس کی عمر میں درسِ نظامی یعنی عالم کورس کے نصاب میں شامل علمِ نحو کی

مشہور و معروف کتاب بنام "هِدَايَةُ النَّحْو" نہ صرف پڑھ لی بلکہ اسی ننھی سی عُمر میں ہی اس کتاب کی عربی زبان میں شرح بھی لکھ ڈالی۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۸۶ بتغیر قلیل)

اگلوں نے بھی لکھا ہے بہت علمِ دین پر   جو کچھ ہے اس صدی میں وہ تنہا رضا کا ہے

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی   خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص۹۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی تصانیف کی تعداد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه تصنیف و تالیف کے میدان میں اپنی مثال آپ تھے، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه ایک بہترین مُحَقِّق و مُصَنِّف بھی تھے، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا تحقیقی انداز آج کے دور کے تحقیقی انداز سے بھی بہتر تھا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اپنے علمی مقالات ورَسائل اور کتب کو عقلی اور منقول دلائل سے ایسا مُزَیَّن کرتے تھے کہ اِن کو پڑھنے والا تنگی محسوس نہیں کرتا تھا بلکہ مطمئن ہو جاتا تھا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی تصانیف، شُروحات وحواشی کی تعداد تقریباً ایک ہزار ہے۔ تصانیف و شُروحات کے علاوہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے بہت سے مَقالات، مکتوبات، ملفوظات وغیرہ بھی ہیں، جن کی تعداد کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکا۔

(فیضانِ اعلیٰ حضرت، مُلتقطاً، ص۵۶۵-۵۶۶)

عِلْم کا چشمہ ہوا ہے مَوجزَن تحریر میں   جب قَلَم تُو نے اُٹھایا اے اِمام احمد رضا

تُو نے باطل کو مٹا کر دِین کو بخشی جِلا سُنّتوں کو پھر جِلایا اے اِمام احمد رضا

اے اِمامِ اہلسنّت نائبِ شاہِ اُمم کیجئے ہم پر بھی سایہ اے اِمام احمد رضا

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۲۵)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! سُنا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کس قدر محنت کے ساتھ مختلف عُلوم وفُنون میں مہارت حاصل کی اور پھر اَسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین کے طریقے پر چلتے ہوئے ان کے فیضان سے لوگوں کو فیضیاب فرمایا اور دِینِ متین کی وہ عظیمُ الشّان خدمت کی کہ عرب و عجم میں آج بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی شان وشوکت اور دِینی خدمات کے ڈنکے بج رہے ہیں، یقیناً یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص فضل و احسان، اس کے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے خصوصی فیضان کی برکت اور اشاعتِ علم کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دینے کی بدولت ہی ممکن ہو سکا، کیونکہ جب ہم آپ کی مصروفیات کی جانب دیکھتے ہیں تو عقلیں حیران رہ جاتی ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اتنے کم وقت میں اتنے سارے معمولات وہ بھی اَحسن انداز میں کس طرح نبھالیا کرتے تھے۔ آیئے! اب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے روز مَرّہ معمولات کی ایک جھلک مُلاحظہ کرتے ہیں، چُنانچہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہمیشہ معمول تھا کہ تصانیف وتالیف، مُطالعہ اور اَوْراد و وظائف کے خیال سے گھر میں ہی تشریف فرمارہتے، صرف پانچوں نمازوں کے وقت مسجد میں تشریف لاتے، سردیوں میں عصر تا مغرب مسجد ہی میں قیام فرماتے، تمام حاضرین بھی اعتکاف کی نِیَّت کے ساتھ مسجد

شریف ہی میں حاضر رہتے اور وہیں تعلیم و تلقین کا سلسلہ جاری رہتا، مغرب کی نماز پڑھ کر اپنے مکان میں تشریف لے جاتے، یہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا روزانہ کا معمول تھا۔

(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۱۰۷ ملتقطاً بتغیر قلیل)

جو علم کا خزینہ کتابوں میں ہے تیری ناموسِ مصطفےٰ کا وہ نگراں ہے آج بھی
احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص۶۷)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور مَنۡصَبِ تدرِیس

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تصنیف کے علاوہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے درسی کتب سے فارغ ہونے کے بعد تدریس کے شُعبے سے وابستہ ہو کر بھی عِلمی خدمات سَر اَنجام دی ہیں۔ دوسرے شہروں میں موجود مَراکِز کے طلبہ بھی آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی تعریف اور عُلوم و فُنون میں مہارت کے چرچے اور خوبیوں کو سُن کر آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی خدمت میں علم حاصل کرنے اور آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے فیض سے برکتیں لُوٹنے کے لئے حاضر ہوتے رہے، اس طرح آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی ذات آہستہ آہستہ تدریسی میدان میں مشہور ہوتی چلی گئی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جو خوش نصیب مسلمان دینِ متین کی سربُلندی کے لئے خُلُوصِ نِیَّت کے ساتھ خدمتِ علمِ دین کا جذبہ لئے، اسے پھیلا کر عِلم کی شمعیں روشن کرتا، اپنی

اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے مقدس جذبے کے تحت، نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی کوشش کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اُسے وہ مرتبہ و مقام عطا فرماتا ہے کہ لوگ اس کی علمی خدمات کا اِعتراف کرتے اور اس کی عظمتوں کے گُن گاتے نظر آتے ہیں۔ بہرحال وقت کے گُزرنے کے ساتھ ساتھ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی خدمات اور اندازِ تدریس کا فیضان مزید شہروں تک عام ہوتا چلا گیا۔

مَلِکُ العُلَما حضرتِ علّامہ مفتی محمد ظفرُ الدِّین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ۱۲۸۶ھ سے ۱۳۴۰ھ تک 54 سال کے عرصے میں کتنے سو (100) نہیں کتنے ہزار (1000) طلبہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علوم کی روشنی سے فیضیاب ہوئے، ان کا کوئی رجسٹر تو تھا نہیں، جس میں سب کا نام داخلہ کے وقت لکھ لیا جاتا اور اگر تصنیفات کے ذریعے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عُلُوم وفُیُوض سے مستفیض ہونے والوں کی تعداد معلوم کرنے کی کوشش کی جائے تو شاید ان کا شُمار ہزاروں بلکہ لاکھوں تک پہنچ جائے۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ۳/۱۴۶۔۱۴۵ ملخصاً) شاید اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انتہائی کم عُمری سے ہی پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ باقاعدہ شُروع کر دیا تھا، چُنانچہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: فقیر کا درس (یعنی عالم کورس) بِحَمْدِہٖ تعالیٰ تیرہ (13) برس دس (10) مہینے چار (4) دن کی عُمر میں ختم ہوا، اس کے بعد چند سال تک طلبہ کو پڑھایا۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۹۲)

عالِم ہی صرف کہنا کب شان ہے تیری   جبکہ ہزاروں تُو نے عالِم بنا دیئے ہیں

(مناقبِ رضا، ص ۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُطالعہ کرنے کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سینۂ بے کینہ میں علمِ دین سیکھنے، علمِ دین کی خدمت کرنے اور مُطالعہ کرنے کا شوق و جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ ایک بار آپ سے سوال ہوا: آپ نے حدیث شریف کی کون کون سی کتابیں پڑھی ہیں؟ تو امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حدیث شریف کی تقریباً تیس (30) کتابوں کے نام لینے کے بعد فرمایا کہ پچاس سے زائد کُتُبِ حدیث میرے درس و تدریس اور مُطالَعہ میں رہی ہیں۔ (اظہار الحق الجلی: ۴۰، بتغیر)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَحَبَّت کرتے ہیں اور یہ مَحَبَّت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ جس طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دِین کی خدمت کی ذِمہ داری سنبھالی، علم کے پیاسوں کو سیراب فرمایا اور اپنی قابلیت کی بنا پر علمی میدان میں اپنا لوہا منوایا، اِسی طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہمیں بھی اپنے اندر عِلْمِ دِین سیکھنے، اس پر عمل کرنے، دوسروں تک پہنچانے اور دِینی کتابوں کا مُطالَعہ کرنے کا ذوق و شوق بڑھانا چاہیے، کیونکہ علم ایک ایسی خُوبی ہے جو انسان کو دیگر مخلوقات سے مُمتاز اور اس کے ظاہر و باطن کو زِندگی بخشتی ہے، عِلْم انسان کی بُنیادی ضروریات میں شامل ہے، رِضائے اِلٰہی کے لیے عِلْم حاصل کرنے کی برکت سے خوف و خشیّت

نصیب ہو گا، عِلْم کی تلاش کرنا عبادت ہے، عِلْم کی تکرار کرنا تسبیح ہے، عِلْم سکھانا صدقہ ہے، عِلْم کے لیے خرچ کرنا نیکی ہے، عِلْم حلال اور حرام کی پہچان کا سبب بنتا ہے، عِلْم اہلِ جنّت کے راستے کا نشان ہے، عِلْم گھبراہٹ وخوف کے وقت سکون کا باعث ہے، عِلْم سفر میں بہترین ہمنشین ہے، عِلْم تنگدستی وخوشحالی میں رہنما ہے، عِلْم کے ذریعے بندہ اولیاء کی منزل کو پالیتا ہے اور دُنیا و آخرت میں بلند مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے۔ عِلْم کے حُصُول کا ایک مَضْبُوط تَرِین ذریعہ دِینی کتب کا مُطالعہ کرنا بھی ہے۔ مطالعہ انسان کی نہ صرف ذاتی ترقی کا باعث ہے بلکہ مذہب وملّت اور مُعاشرے کی تعمیر وترقّی کا اَہَم حِصہ بھی ہے۔ مُطالعہ کرنا قابلیت کی کنجی اور صلاحیتوں کو بیدار کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔(مُطالعہ کیا، کیوں اور کیسے، ص ۱۳ بتغیر قلیل)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے علاوہ بھی مُطالعہ کرنے کے بے شمار فوائد و ثمرات ہیں، جو دنیا و آخرت میں انسان کو کام آتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب، مُطالعے سے مُتَعَلِّق چند مدنی پُھول سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

❀ جب کسی دِینی کتاب کو پڑھیں گے تو ایمان کو تازگی ملے گی اور انسان کے دل میں توحید و رسالت کی شمع مزید روشن ہوتی چلی جائے گی اور اِس طرح مُطالعہ کرنے سے ایمان کی مضبوطی اور پختگی حاصل ہوتی رہے گی۔ ❀ مُطالعہ کرنے کا سب سے پہلا اور اصل مقصد عِلْم حاصل کرنا ہی ہونا چاہئے کیونکہ جہاں مُطالعہ انسان کی شخصیت کو ترقی کی بُلند منزلوں تک پہنچانے کا ذریعہ ہے، وہیں یہ علم کے حُصُول کا وسیلہ بھی بنتا ہے۔ ❀ مُطالعہ کرنے سے کائنات کے اندر غور و فکر کرنے کا ذِہْن بنتا ہے جو کبھی ایک عام انسان کو فرش کی پستی سے اُٹھا کر عرش کی بُلندی تک پہنچا دیتا ہے، کیونکہ قرآنِ کریم

میں بھی کائنات کے اندر غور و فکر کرنے کی بہت زیادہ ترغیب دلائی گئی ہے۔❀ مُطالعہ کرنے سے عقل و شُعور میں اِضافہ ہوتا ہے اور باشُعور انسان یہ جانتا ہے کہ کب اور کہاں کیا بولنا ہے؟ اس وجہ سے وہ ہمیشہ کامیابیاں اور عِزّتیں سمیٹتا چلا جاتا ہے، جبکہ بے شُعور انسان ان باتوں سے محروم رہتا ہے جس کی وجہ سے اس کے حِصّے میں اکثر ناکامی و ذِلّت ہی آتی ہے۔❀ مطالعہ انسان کی دِینی اور دُنیاوی دونوں ترقّیوں کا سبب بنتا ہے اور یہ مُطالَعہ کرنے کا سب سے اَہَم فائدہ ہے۔❀ مُطالعہ کرنا طبیعت میں خوشی، نگاہوں میں تیزی اور ذِہن و دِماغ کو تازگی عطا کرتا ہے۔ جس طرح ایک اچھا دوست ہمیں دِلچسپ باتیں اور حیرت انگیز معلومات دیتا ہے، اسی طرح کتاب بھی ایک اچھے رفیق اور ساتھی جیسا کردار ادا کرتی ہے۔❀ مُطالعہ انسان کو مختلف قوموں کے حالات اور ان کی تہذیب و ثقافت وغیرہ کی خبریں دیتا ہے اور اِن خبروں میں انسان اپنی اور دِیگر تہذیبوں کا تَقابل کرتا ہے اور پھر وجہِ ترجیح تلاش کرتا ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے، مُلتقطاً، ص۱۶ تا ۲۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے، مُطالَعہ کرنے کے کتنے فوائد ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنا وقت فُضُول کاموں میں برباد کرنے کے بجائے روزانہ مُطالعہ کرنا اپنی عادت بنائیں بلکہ کوشش یہ ہونی چاہیے کہ مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کوئی بھی کتاب یا رسالہ ہر وقت ہمارے ساتھ ہو تاکہ جہاں موقع ملے کچھ نہ کچھ مُطالعہ کرکے عِلمِ دِین کے موتی سمیٹے جاسکیں۔ دِین کی خدمت اور حُصُولِ عِلمِ دِین کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کرنا بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلوں کی برکت سے جہاں فرائض و واجبات، سُنَن و مُستحبات پر عمل کی

سعادت نصیب ہوتی ہے، وہیں وُضُو و غسل، نماز روزے اور مختلف اَوقات میں پڑھی جانے والی دُعاؤں کی صورت میں علْم کا ڈھیروں خزانہ بھی ہاتھ آتا ہے۔ ہر ماہ مدنی قافلے میں سفر کرنے سے ایک فائدہ یہ بھی حاصل ہو گا کہ ہمیں ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام پر عمل اور راہِ خدا میں سفر کی سعادت نصیب ہو گی اور جو قدم راہِ خدا میں خاک آلُود ہوتے ہیں، ان کو جہنّم کی آگ نہیں چُھوئے گی۔(مسند احمد، حدیث:۱۵۹۳۵، ۵/۳۹۶) آیئے! اب مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں، چنانچہ

خواب میں اعلیٰ حضرت کا دیدار

پنجاب (پاکستان) کے شہر خانیوال کے مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار اسلامی بھائی کافی عرصے سے اِنفرادی کوشش کے ذریعے مجھے مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دِلاتے رہے، لیکن میں ہمیشہ اُن کو ٹال دیا کرتا تھا۔ آخر کار اُن کی اِنفرادی کوشش کا ثَمَرہ ظاہر ہوا اور میں مَدَنی قافلے کا مسافر بن گیا، ہمارا مدنی قافلہ ایک دیہات میں موجود ایک بزرگ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزار شریف سے مُتَّصِل یعنی قریب ایک مسجد میں ٹھہرا، دنی قافلے کے آخری دن میں اُن بُزرگ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزار شریف کے پاس بیٹھا دُرُود شریف پڑھ رہا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نورانی چہرے والے بزرگ تشریف فرما ہیں اور ان کے پیچھے بھی چند نورانی چہرے والے بُزرگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے اُنہی میں سے ایک سے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یہ سُنِّیوں کے امام، اِمام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ اس طرح مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خواب میں زِیارت نصیب ہو گئی اور مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے مجھے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بھی مُیَسَّر ہو گیا۔

اعلیٰ حضرت سے ہمیں تو پیار ہے اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عصری عُلوم کے ذریعے خدمتِ دین

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیاوی عُلوم وفنون میں **"سائنس"** اور **"ریاضی"** کو بڑی قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔فی زمانہ ان عُلُوم کے ماہرین خُود کو مُعاشرے کا قابل اور اَہم ترین فرد سمجھتے ہیں۔ جبکہ ہمارے اَسلافِ کرام،رِضائے الٰہی کی خاطر دِین کو پھیلانے کے لئے یہ عُلُوم سیکھتے سِکھاتے آئے ہیں، حالانکہ اُس دور میں یہ جدید سہولیات بھی موجود نہ تھیں، جو ہمارے زمانے میں پائی جاتی ہیں، مگر تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے سائنس وریاضی کے میدانوں میں لائقِ تحسین کارنامے سرانجام دیئے،اِنہی میں سے ایک عَظِیم ہستی سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں جنہوں نے ایک صَدِی پہلے سائنس وریاضی میں بہترین دِینی خدمات پیش کیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمِ سائنس پر بڑی گہری نظر تھی ،آپ علمِ سائنس کو اسلام کی روشنی میں دیکھتے اور پَرکھتے تھے، اگر اِس کے نظریات اسلام کے مُطابق ہوتے تو اُن کو قبول فرمالیتے اور اگر اسلامی نظریات کے خلاف ہوتے تو ان کو ٹُھکرا دیا کرتے تھے اوران کا رَدّ کرتے ہوئے اس موضوع پر اسلامی مؤقف اور نظریہ کو واضح فرمادیتے۔ آیئے!علمِ سائنس ورِیاضی کے بارے میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زِندگی کے کچھ روشن پہلوؤں کے بارے میں سُنتے ہیں، چُنانچہ

سائنس کی اصلیت بتادی

ایک مرتبہ مشہور سائنس دان پروفیسر حاکم علی پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور نے اپنے ایک مکتوب کے ذریعے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جدید سائنسی نظریات کو قبول کرلینے کی دعوت دی اور اس کے فائدوں کو بھی سمجھایا مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے جواب میں لکھا: سائنس اس طرح مسلمان نہ ہوگی کہ اسلامی مسائل کو سائنس کے مطابق کرلیا جائے، کیونکہ اس طرح کرنے سے تو مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اِسلام کو سائنس کے موافق کرنا لازم ہوگا۔ لہٰذا جتنے بھی اسلامی مسائل سائنس کے خلاف ہیں، سب میں اسلامی مسئلے کو روشن کیا جائے، سائنس کے دلائل کو رَدّ کردیا جائے، جگہ بہ جگہ سائنس ہی کے اقوال سے اسلامی مسئلے کا ثُبوت ہو اور یہ آپ جیسے عقل مند سائنسدان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے دُشوار نہیں ہو سکتا۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ملتقطاً، ص ۵۶۲-۵۶۳)

استاذُ العلما، حضرت مولانا مُفتی تقدس علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمِ سائنس میں مَہارت و قابلیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں نے اپنے زمانۂ طالبِ علمی میں دیکھا ہے کہ جب کبھی مولوی حاکم علی صاحب، بریلی شریف تشریف لاتے تو مولوی صاحب اور اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مختلف سائنسی آلات کو کُنویں میں لٹکا کر حرکتِ زمین یا رَدِّ حرکتِ زمین (یعنی زمین گھومتی ہے یا نہیں اس) کے مُتَعَلِّق تجربات کیا کرتے تھے اور اس مسئلہ پر تفصیلی دلائل کے ساتھ بحث ہوا کرتی تھی۔ اگرچہ اُس وقت مجھے یہ بحث و دلائل سمجھ نہیں آتے تھے، مگر پھر بھی بغور اس دلچسپ کھیل کو دیکھا کرتا تھا۔" (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۵۶۳)

اسی طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علمِ ریاضی کے ذریعے علمِ فقہ میں جو خدمات سرانجام

دِیں وہ بھی تاریخِ اسلام میں اپنی مِثال آپ ہیں، مثلاً قبلے کی سَمت نکالنے کی مہارت، سورج کے طلوع وغروب کا وقت جاننا، نمازوں کے اوقات، زکوٰۃ و فطرہ کے لئے اَوزان وپیمانوں کا شرعی تعیُّن، مُسافر کے لئے جدید مِیلوں کے اعتبار سے سفر کی مِقدار نکالنا وغیرہ جیسے بے شُمار مسائل پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نایاب تحقیقات نے فقہِ اسلامی میں عِلْم کے ایک باب کا (مزید) اضافہ کیا ہے۔

(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۵۴۷ بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی خدمات اس قدر زیادہ ہیں کہ جی چاہتا ہے کہ بس سُنتے ہی چلے جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! فیضانِ اعلیٰ حضرت سے دعوتِ اسلامی دن بدن ترقی کی منازل طے کرتی چلی جارہی ہے، فیضانِ اعلیٰ حضرت سے 100 فیصدی اسلامی چینل "**مدنی چینل**" ایک الیکٹرانک مبلغ بن کر گھر گھر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچارہا ہے، مدنی چینل کے کئی سلسلوں (Programs) میں بھی اعلیٰ حضرت کا ذِکرِ مُبارک ہوتا رہتا ہے، دعوتِ اسلامی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعلیمات کی روشنی میں خدمتِ دین کے کم وبیش 103 شعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے، ان میں سے ایک شعبہ دارُالاِفتاء اَہلسُنَّت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ مسلمہ کی شرعی رہنمائی کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت بابُ المدینہ (کراچی)، زَم زَم نگر (حیدر آباد باب الاسلام سندھ)، سردار آباد (فیصل آباد)، مرکزُالاولیاء (لاہور)، راولپنڈی اور گلزارِ طیبہ (سرگودھا) میں دارُالافتاء اہلسنَّت قائم ہیں۔ اس کے علاوہ "دارُالافتاء اہلسنَّت" کے علمائے کرام، ٹیلی فون، واٹس اَیپ (Whatsapp)

اور اِنٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مُسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مَسائل کا حل بتاتے ہیں۔اِنٹرنیٹ کے ذریعے دُنیا بھر سے اِس میل ایڈریس(darulifta@dawateislami.net)پر بھی سوالات پوچھے جاسکتے ہیں، نیز دُنیا بھر سے شرعی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے اِن نمبرز پر رابطہ بھی کیا جاسکتا ہے۔نمبر نوٹ فرمالیجئے۔

0300-0220113-------0300-0220112

0300-0220115--------0300-0220114

پاکستانی وقت کے مُطابِق صبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک ان نمبرز پر رابطہ کیا جاسکتا ہے،بروز جُمعہ تعطیل ہوتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک وقت میں کئی کام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی خدمات روزِ روشن کی طرح ظاہر ہیں، جن کے مُتَعَلِّق سُن کر یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گویا کام کرنے کی مشین تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ عادتِ مُبارَکہ تھی کہ وقت بالکل ضائع نہیں فرماتے تھے،بلکہ اکثر علمی کاموں میں ہی مصروف رہتے۔جیسا کہ صاحبِ عُلُوم وفُنون حضرت علامہ عبدُالحق

خیر آبادی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے سوال کیا کہ بریلی شریف میں آپ کی کیا مصروفیات ہیں؟ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے جواب دیا: تدریس (پڑھانا)، اِفتا (فتوی دینا)، تصنیف (کتابیں وغیرہ تحریر کرنا)۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ۱/۲۰۶بتغیر قلیل) نیز بسا اوقات تو ایسا بھی ہوتا کہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ایک ہی وقت میں کئی کئی کام سَر اَنۡجام دیتے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ فیضانِ علمِ دِین سے فیضیاب ہو سکیں اور یوں علمِ دِین کی خدمت بھی ہوتی رہے، چنانچہ

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، محدّثِ اعظم ہند حضرت علامہ سیّد محمد کچھوچھوی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ سُوالات ایک ایک مفتی کو تقسیم فرمادیتے اور پھر ہم لوگ دن بھر محنت کرکے جوابات مرتّب کرتے، پھر عصر و مغرب کے درمیانی مختصر وقت میں ہر ایک سے پہلے سوال پھر جوابی فتوے سماعت فرماتے اور بیک وقت سب کی سُنتے، اسی مختصر وقت میں مصنفین اپنی تصنیف دکھاتے، زبانی سوال کرنے والوں کو بھی اجازت تھی کہ جو کہنا ہو کہیں اور جو سنانا ہو سنائیں۔

اتنی آوازیں، اس قدر جُداگانہ باتیں اور صرف ایک ذات کو سب کی طرف توجہ فرمانا، جوابات کی تصدیق اور اصلاح، مصنّفین کی تائید اور غلطیوں کی درستی، زبانی سُوالات کا اطمینان بخش جواب وغیرہ، ایسے موقع پر علم و فن کے بڑے بڑے عُلما جہاں سر تھام کر چُپ ہو جاتے ہیں کہ کس کی سُنیں اور کس کی نہ سُنیں، لیکن بارگاہِ اعلیٰ حضرت میں سب کی سُنی جاتی اور سب کی اصلاح بھی فرمادی جاتی تھی، یہاں تک کہ اَدبی خطا پر بھی نظر پڑ جاتی تو اس کو بھی درست فرمادیا کرتے تھے۔ (فیضان اعلیٰ حضرت، ص۲۲۳)

حشر تک جاری رہے گا فیض مُرشِد آپ کا فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی جن مبارک ہستیوں کے سینے خوفِ خدا اور عشقِ مُصطَفٰے سے مُنَوَّر ہوتے ہیں، اُن کی بارگاہ میں آنے والا کبھی خالی نہیں جاتا، گمراہوں کو سیدھے راستے کی دولت نصیب ہوتی ہے، علم کے پیاسے سیراب ہوتے ہیں، عاشقانِ رسول کا عشق مزید بڑھتا ہے، بے عملوں کو نیک اعمال کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی مَحَبَّت پانے، آپ کی تعلیمات سے فائدہ اُٹھانے اور خدمتِ دین کا جذبہ بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی اور بالخصوص شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے دامن سے وابستہ ہوجائیں، کیونکہ امیرِ اہلسنت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کا شمار، امامِ اہلسنّت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے سچے مُحِبِّین میں ہوتا ہے کہ جنہیں اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی شخصیت اور آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے کارناموں نے اپنا گرویدہ بنالیا، یہی وجہ ہے کہ امیرِ اہلسنت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی تعلیمات کے مُطابق دِینِ مَتِین کی اِنتہائی شاندار انداز میں خدمات سَرانجام دے رہے ہیں۔ جس کا واضح ثُبوت آپ کی پُرتاثیر تحریریں، سُنّتوں بھرے بیانات اور علم وحکمت سے بھرپور مدنی مُذاکرے ہیں کہ جو ترجمۂ قرآن کنزالایمان، فتاویٰ رضویہ کے جُزئیات اور حدائقِ بخشش کے رِقّت وسوز سے بھرپُور اَشعار سے مُزیَّن ہوتے ہیں۔ آیئے! اب امیرِ اہلسُنَّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی زبانی سُنتے ہیں کہ آپ کو اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے کس قدر مَحَبَّت وعقیدت ہے، چُنانچہ

امیرِ اہلسنت کی اعلیٰ حضرت سے مَحَبَّت

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "سَیِّدی قُطبِ مدینہ" میں تحریر فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں بچپن ہی سے امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیت سے مُتعارَف ہوچکا تھا، پھر جُوں جُوں شُعور آتا گیا، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَحَبَّت دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ پھر مجھے آپ کے سلسلے میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہوا تو ایک ہی واسطے سے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دامن کو تھام لیا (یعنی سَیِّدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ذریعے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا دامن ملا) (سَیِّدی قُطبِ مدینہ، ص ۲)

اِسی عقیدت و محبت کا صدقہ ہے کہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی زندگی کا پہلا رِسالہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کے مُتَعَلِّق لکھا، جس کا نام "تذکرۂ امام احمد رضا" رکھا اور یہ 25 صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳۹۳ھ کو "یومِ رضا" کے موقع پر جاری کیا۔

آیئے! اب اَمیرِ اہلسنّت کی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَحَبَّت کا ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں، چُنانچہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پہلی بار پیر و مُرشد کے شہر بریلی شریف پہنچے تو جب تک قیام رہا، آپ اَدباً ننگے پاؤں رہے اور جب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ مبارک پر حاضری کا وقت آیا تو نہایت ادب سے مزارِ مُبارک پر حاضر ہوئے، دورانِ حاضری ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُتَعَلِّق کسی نے بتایا کہ انہوں نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو دیکھا ہے تو آپ اور آپ کے دونوں شہزادوں نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زیارت کرنے والے کی آنکھوں کو بوسہ دیا

اعلیٰ حضرت سے ہمیں تو پیار ہے　　اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اپنا بیڑا پار ہے

(تعارُفِ امیرِ اہلسنت، ص ۶۲-۶۳ بتقدم و تاَخر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی خدمات کے بارے میں سُنا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مختلف علمی خدمات کے ذریعے اُمّتِ مُسلمہ کو سیر اب فرمایا، مثلاً

- اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے "کنزالایمان" قرآنِ کریم کا شاندار ترجمہ کرکے لوگوں کی آنکھیں ٹھنڈی کیں۔
- اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے علمِ دِین کے بے شُمار وہ قیمتی موتی عطا فرمائے کہ جن سے آج بھی اُمّتِ مُسلمہ ہدایت و رہنمائی حاصل کر رہی ہے اور رہتی دُنیا تک کنزالایمان کا فیضان جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ
- اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے درس و تدریس کے ذریعے علم کے پیاسوں کو سیر اب کیا۔
- اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیضان سے مالامال کئی علماء تیار ہوئے۔
- اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیضان سے کئی خطباء نے منصبِ خطابت کو سنبھالا۔
- اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیضان سے کئی اساتذۂ کرام نے منصبِ تدریس کے فرائض سرانجام دے کر علمِ دِین کے چراغ سے جہالت کے اندھیروں کو دُور فرمایا اور آج بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔

❖ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے کثیر تعداد میں فتاویٰ لکھ کر لوگوں کی دِینی اور علمی اُلجھنیں دُور کیں۔ بالخصوص اُردو زبان میں دنیا کا وہ ضَخیم ترین مجموعۂ فتاویٰ بنام "فتاویٰ رضویہ" اُمّتِ مُسلمہ کو عطا فرمایا جو کہ 30 جلدوں، تقریباً بائیس ہزار (22000) صَفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات کے جوابات اور دو سوچھ (206) رسائل پر مُشتَمِل ہے۔

❖ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے مختلف موضوعات پر کتابیں لکھ کر ہماری رہنمائی کا سامان کیا۔

❖ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے علمی موضُوعات پر اِملا کرواکر بھی علم کی بے مثال خدمت فرمائی۔

❖ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فنِّ شاعری میں بھی اپنی خدمات سرانجام دیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُرْدُو، عَرَبی اور فارسی وغیرہ زبانوں میں نعتیں تحریر فرمائی ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مجموعہ کلام کا نام "حدائقِ بخشش" ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِس نعتیہ دِیوان میں فَصاحت وبَلاغت کے وہ دَریا بہائے ہیں کہ زمانے کے کئی نامی گرامی شاعر واَدیب جب **"حدائقِ بخشش"** کا مُطالَعہ کرتے ہیں، تو اُن کی عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں اور وہ دادو تحسین دیئے بغیر نہیں رہ پاتے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صَدقے ہمیں بھی علمِ دِین حاصل کرنے، اس پر عمل کرنے اور علمِ دِین کے ذریعے اُمّتِ مُسلمہ کی خُوب خُوب خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 **مدنی پھول**" سے چھینکنے کی چند سنتیں و آداب سنتے ہیں: پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں: ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔ (بخاری، ۴/۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶) ❀ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے۔ (معجم کبیر، ۱۱/۳۵۸، حدیث: ۱۲۲۸۴) ❀ چھینک کے وَقت سر جھکایئے، منہ چُھپایئے اور آواز آہِستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۴) ❀ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا

---

1 . . . مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

چاہیے (خزائنُ العرفان صَفحہ 3 پر طَحطاوِی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤَکّدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ❀ سننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۱۱۹/) ❀ جواب سن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے: یَھْدِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔) (فتاویٰ ھندیۃ، ۳۲۶/۵) ❀ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۳۹۶/۶) ❀ حضرتِ سَیِّدُنا، علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مبتلا نہیں ہو گا۔

(مرقاۃ المفاتیح، ۴۹۹/۸، تحت الحدیث: ۴۷۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نَفْلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرودِ پاک کی فضیلت:

حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہَم ملیں اور مُصافَحہ کریں اور نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مسندابی یعلی، ۹۵/۳، حدیث ۲۹۵۱)

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفُور
بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص266)

شعر کا خلاصہ:

اے میرے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگرچہ میرے گناہ حد سے زیادہ ہیں، لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو بہت زیادہ معافی عطا کرنے والے اور بخش دینے والے ہیں، میرے گناہ اور خطائیں بھی معاف کر دیجئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کروڑوں درود و سلام نازل فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰـهَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰـهِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جشنِ ولادت منانے والا خاندان

---

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مَدِینَۃُ الْمُنَوَّرَہ میں ابراہیم نامی ایک دِیوانہ رہا کرتا تھا۔ہمیشہ حلال روزی کماتا اور اپنی آمدنی کا آدھا حصّہ جشنِ وِلادت منانے کے لئے علیٰحدہ جمع کرتا۔رَبِیْعُ الاوّل کی آمد ہوتی تو دُھوم دھام سے مگر شریعَت کے دائرے میں رہ کر جشنِ وِلادت مناتا۔اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایصالِ ثواب کیلئے خُوب لنگر کرتا اور اچھے اچھے کاموں میں اپنی رقم خرچ کرتا۔اُس کی زوجۂ محترمہ بھی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بَہُت دیوانی تھی اور ان کاموں میں مکمَّل تعاوُن کرتی۔زَوجہ کی وفات ہو گئی مگر اس کے معمولات میں فَرق نہ آیا۔ابراہیم دیوانے نے ایک دن اپنے نوجوان بیٹے کو وصیَّت کی: پیارے بیٹے! آج رات میری وفات ہو جائیگی، میری تمام تَرپُونجی میں پچاس(50)دِرہَم اور اُنّیس(19) گز کپڑا ہے۔کپڑا تجہیز و تکفین پر صَرف کرنا اور رہی رقم تو اسے بھی ہوسکے تو نیک کام میں خَرچ کر دینا۔اِس کے بعد اُس نے کلِمۂ طیِّبہ پڑھا اور اس کی روح قَفَسِ عُنْصُری سے پرواز کر گئی۔

بیٹے نے حسبِ وصیّت والدِ مرحوم کو سِپُردِ خاک کر دیا۔اب پچاس(50)دِرہَم نیک کام میں خَرچ کرنے کے مُعاملے میں اس کو سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیا کرے۔اسی فِکْر میں رات جب سویا تو خواب میں دیکھا کہ قِیامت قائم اور ہر طرف نفسی نفسی کا عالَم ہے، خوش نصیب لوگ سُوئے جنَّت رَواں دَواں ہیں، جبکہ مُجرِموں کو گھسیٹ گھسیٹ کر جہنّم کی طرف ہانکا (یعنی لے جایا) جارہا ہے اور یہ کھڑا تھَر تھَر کانپ رہا ہے کہ اس کے بارے میں نہ جانے کیا فیصلہ ہوتا ہے۔اتنے میں غیب سے ندا آئی: اِس نوجوان کو جنّت میں جانے دو۔چُنانچِہ وہ خوشی خوشی جنّت میں داخِل ہو گیا اور سَیر کرنے لگا۔ساتوں جنّتوں کی سَیر کرنے کے بعد جب آٹھویں جنّت کی طرف بڑھا تو داروغۂ جنَّت (یعنی جنَّت کے نگران) حضرتِ رِضوان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اِس جنَّت میں صِرف وُہی داخِل ہو سکتا ہے جس نے ماہِ رَبِیْعُ الاوّل میں وِلادتِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ایّام میں خُوشی منائی ہو۔یہ سُن کر وہ سمجھ گیا کہ

میرے والِدَینِ مَرحومَین اِسی میں ہونے چاہئیں۔اِتنے میں آواز آئی:اِس نوجوان کو اندر آنے دو،اس کے والِدَین اِس سے ملنا چاہتے ہیں،لٰہذا وہ اندر داخِل ہوا۔اُس نے دیکھا کہ اُس کی والِدۂ مرحُومہ نَہرِ کوثر کے قریب بیٹھی ہے،ساتھ ہی ایک تَخت بچھا ہے جس پر ایک بُزُرگ خاتون جلوہ افروز ہیں اوراس کے اِرد گرد کُرسیاں بچھی ہیں،جن پر کچھ پُروقار خواتین تشریف فرما ہیں۔اس نے ایک فِرِشتے سے پوچھا:یہ خواتین کون ہیں؟

اُس فرشتے نے بتایا:تَخت پر شہزادیٔ کونین حضرت سَیِّدَتُنا فاطِمہ زَہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا ہیں اور کُرسیوں پر حضرت سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ، سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ، سیِّدَتُنا مریم، سیِّدَتُنا آسِیہ، سیِّدَتُنا سارہ، سیِّدَتُنا ہاجِرہ، سیِّدَتُنا رابِعہ اور سیِّدَتُنا زُبیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ ہیں۔اسے بَہُت خوشی ہوئی،مزید آگے بڑھا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بہت ہی عظیم تخت بچھا ہے اور اس پر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اپنا چاند سا چہرہ چمکائے رونق افروز (تشریف فرما) ہیں۔ اِرد گرد چار کُرسیاں بچھی ہوئی ہیں،ان پر خُلفائے راشِدِین عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان تشریف فرما ہیں۔ دائیں طرف سونے کی کُرسیوں پر انبیائے کِرام عَلَیْھِمُ السَّلَام رونق افروز اور بائیں جانب شُہدائے کِرام جلوہ فرما ہیں۔اتنے میں اس کے والِدِ مرحوم ابراھیم بھی حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے قریب ہی جُھرمَٹ (یعنی لوگوں کے ایک گروہ) میں نظر آگئے۔ والد صاحِب نے اپنے لختِ جگر کو سینے سے لگا لیا، وہ بَہُت خوش ہوا اور سُوال کیا: ابّا جان! آپ کو یہ عالیشان رُتبہ کیوں کر حاصِل ہوا؟جواب دیا:اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ!یہ جشنِ وِلادت منانے کا صِلہ ہے۔اِسکے بعد اُس نوجوان کی آنکھ کُھل گئی۔ صُبح ہوتے ہی اُس نے اپنا مکان اَونے پَونے داموں (یعنی کم قیمت میں) بیچا اور والِدِ مرحوم کے بچے ہوئے پچاس (50) دِرہَم کے ساتھ اپنی ساری رقم مِلا کر طَعام کا اہتِمام کیا اور عُلَماء وصُلَحاء (یعنی نیک وپرہیز گار لوگوں) کی دعوت کی۔ اُس کا دل دُنیا سے اُچاٹ ہو چکا

تھا، چُنانچِہ مسجِد میں عبادت اور اُسی کی خدمت میں مشغول رَہنے لگا اور اپنی زندگی کے بَقِیّہ تیس (30)سال اسی طرح گزار دیئے۔ بعدِ وفات کسی نے اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا: کیا گُزری؟ بولا: مُجھے جشنِ ولادت منانے کی بَرَکت سے جنَّت میں اپنے والِد مرحوم کے پاس پہنچا دیا گیا ہے۔(صبح بہاراں، ص۸ تا ۱۱)

بخش دے مجھ کو اِلٰہی! بہرِ میلادُالنّبی　　نامۂ اعمال عِصیاں سے مِرا بھر پور ہے
(وسائلِ بخشش ص۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے جشنِ عید میلادُ النّبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منانے والوں کا ایمان افروز واقعہ سنا، واقعی اللہ عَزَّوَجَلَّ میلاد شریف منانے والوں سے خوش ہوتا ہے اور ان پر اپنے انعامات واِکرامات کی بارش بھی فرماتا ہے۔یقیناً میلاد شریف منانا، ماہِ میلاد میں اپنے گھروں، گلی محلّوں بلکہ اپنی گاڑیوں کو مدنی پرچموں، جگمگاتے قُمقُموں، رنگ برنگی لائٹوں سے سجانا، ربیع الاوّل کا چاند نظر آتے ہی مساجد میں مُبارکباد کے اعلان کرنا، اِس ماہِ مبارک کی آمد پر بالخصوص گناہوں سے توبہ کرنا، سُنّتوں اور نیکیوں پر اِستقامت پانے کے عظیم مدنی نُسخے یعنی "**مدنی انعامات**" کے مطابق زندگی گزارنے کا پکّا اِرادہ کرنا، قریہ قریہ، گاؤں گاؤں "**مرحبا یا مُصطفٰے**" کی دُھومیں مچانے کے لیے اسلامی بھائیوں کا **مدنی قافلے میں سفر** کرنا، اجتماعِ مِیلاد و جُلوسِ مِیلاد میں مکتبۃُ المدینہ کے **مدنی رسائل** تقسیم کرکے نیکی کی دعوت کو عام کرنا، ربیع الاوّل کے 12 دن تک عَلاقوں کی مختلف مساجد میں جشنِ وِلادت کے عظیم الشّان **سُنّتوں بھرے اجتماعات** مُنعقد کرنا، ربیعُ الاوّل کے **ہفتہ وار اجتماع** و **مدنی مذاکرے** میں

مدنی پرچم لیے اوّل تا آخر شرکت کرنا، **بارہویں شب** اس عظیم رات کی تعظیم کی نیّت سے غُسل کرنا، نیا لباس پہننا، اپنے روزمرّہ استعمال کی نئی چیزیں لینا، خَاتَمُ الْمُرسَلِیْن، رَحمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْن، سِرَاجُ السَّالِکِیْن، مَحْبُوْبُ رَبِّ الْعَالَمِیْن، جنابِ صَادِقُ و امین، قرارِ ھر **قَلْبِ غَمْگِین** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت پر عمل کرتے ہوئے **یومِ ولادت کو روزہ رکھنا**، بارہویں شب اِجتماعِ میلاد میں گزار کر صبحِ صادق، ہاتھوں میں مدنی پرچم اُٹھائے، دُرود و سلام کے ہار لیے، اشکبار آنکھوں سے **"صبحِ بہاراں"** کا اِستقبال کرنا، بعدِ نمازِ فجر **"سلام و عید مبارک"** کہہ کر ایک دُوسرے کے ساتھ گرم جوشی کے ساتھ مُلاقات کرنا، سارادِن عید کی مُبارکباد پیش کرنا اور عید ملتے رہنا، خوشی کا اظہار کرنا، اجتماعِ میلاد و جلوسِ میلاد کے عاشقانِ رسول کے لیے لنگرِ میلادیہ (کھانا کھلانے) کا اہتمام کرنا، جلوسِ میلاد میں **مدنی پرچم** اُٹھائے، باوُضو لب پر **دُرود و سلام اور نعتوں** کے نغمے سجائے، تعظیمِ نبی سے سر کو جھکائے **"مرحبا یا مُصطفٰے"** کے نعرے لگانا اور خوب خوب صدقہ و خیرات باعثِ اجر و ثواب ہے۔

جب تلک یہ چاند تارے جِھلمِلاتے جائیں گے
تب تلک جشنِ وِلادت ہم مناتے جائیں گے

اُن کے عاشق نور کی شمعیں جلاتے جائیں گے
جبکہ حاسد دِل جلاتے سٹپٹاتے جائیں گے

حشْر تک جشنِ وِلادت ہم مناتے جائیں گے
مرحبا کی دُھوم یارو! ہم مچاتے جائیں گے

جھوم کر سارے کہو آقا کی آمد مرحبا
حشْر میں بھی ہم یہی نعرہ لگاتے جائیں گے

تم کرو جشنِ وِلادت کی خوشی میں روشنی
وہ تُمہاری گورِ تِیرہ جگمگاتے جائیں گے

ذِکرِ میلادِ مبارک کیسے چھوڑیں ہم بھلا
جن کا کھاتے ہیں اُنہیں کے گیت گاتے جائیں گے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص416 تا 418)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہیں جو صرف ایک قوم یا ملک کے لیے ہی نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام عالمین کیلئے رحمت ہیں جیسا کہ پارہ 17 سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَاء آیت نمبر 107 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾		تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے

رحمتِ الٰہی ملنے پر خُوشی مَنانے کا حکم تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خود ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ پارہ 11 سُورۂ یُونُس کی آیت نمبر 58 میں اِرْشاد ہوتا ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ (پارہ ۱۱، یونس ۵۸)		تَرْجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فَضْل اور اُسی کی رَحْمت اور اُسی پر چاہیے کہ خُوشی کریں وہ اُن کے سب دَھن دولت سے بہتر ہے

حکیم الاُمَّت مُفْتی اَحْمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: اے مَحْبُوب! لوگوں کو یہ خُوشخبری دے کر یہ حکم بھی دو کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے فَضْل اور اس کی رَحْمت ملنے پر خوب خُوشیاں مَناؤ۔ عُمُومی خُوشی تو ہر وَقْت مَناؤ اور خُصُوصی خُوشی اُن تاریخوں میں جن میں یہ نِعْمَت آئی یعنی رَمَضان میں، خُصُوصاً شَبِ قَدر اور رَبِیْعُ الْاَوَّل میں خُصُوصاً بارہویں تاریخ کہ رَمَضان میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا فَضْل "قُرآن" آیا اور رَبِیْعُ الْاَوَّل میں رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن، یعنی محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیدا ہوئے۔ یہ فَضْل و رَحْمت یا اُن کی خُوشی مَنانا

تُمہارے دُنیوی جَمْع کیے ہوئے مال و مَتاع، رُوپیہ، مَکان، جائیداد، جانور، کھیتی باڑی بلکہ اَوْلاد وغیرہ سب سے بہتر ہے کہ اس خُوشی کا نَفْع شخصی نہیں بلکہ قومی ہے۔ وَقتی نہیں بلکہ دائمی ہے۔ صرف دُنیا میں نہیں بلکہ دِین و دُنیا دونوں میں ہے۔ جِسْمانی نہیں بلکہ دِلی اور رُوحانی ہے۔ برباد نہیں بلکہ اس پر ثَواب ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، ج۱۱، ص۳۶۹)

خُوشیاں مناؤ بھائیو! سرکار آگئے   سرکار آگئے، شہِ ابرار آگئے
سب جُھوم جُھوم کر کہو سرکار آگئے   دونوں جہاں کے مالک و مختار آگئے
خُوشیوں کے لمحے آگئے دِیوانے جُھوم اُٹھے   عیدوں کی عید آگئی سرکار آگئے

مرحبا سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفیٰ   مرحبا یا مصطفیٰ   مرحبا یا مصطفیٰ   مرحبا یا مصطفیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میلاد شریف منانا حکمِ قرآنی اور نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُوشنودی کا باعث ہے۔ ہر سال ماہِ رَبِیْعُ الاَوَّل اپنی تمام تر عظمتوں، رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے اور خوش نصیب عاشقانِ رسول اپنی اپنی اِستطاعت کے مُطابق اپنے گھروں، دُکانوں، گاڑیوں، گلی محلّوں اور شہروں کو مدنی پرچموں اور رنگ برنگی لائٹوں سے سجا کر خُوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ جشنِ ولادت منانے کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اس دُنیا میں کس وَقْت اور کس دن تشریف لائے اور اُس دن تاریخ کیا تھی؟ آیئے اس بارے میں سنتے ہیں۔

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کُل جہاں کے لئے ہادی و رہبر بن کر واقعۂ اَصحابِ فیل کے پچپن (55) دن کے بعد 12 رَبِیْعُ الاَوَّل بمطابق 20 اپریل 571 بروز پیر صُبحِ صادِق کے وَقت کہ ابھی بعض ستارے آسمان پر ٹمٹمِا رہے تھے، چاند سا چہرہ چمکاتے، کستُوری کی خوشبو مہکاتے، خَتنہ شُدہ، ناف برِیدہ، دونوں شانوں کے درمیان مُہرِ نُبوَّت دَرَخشاں، سُرمگیں آنکھیں، پاکیزہ بدن دونوں ہاتھ زمین پر رکھے ہوئے، سرِپاک آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے دُنیا میں تشریف لائے۔(اَلْمَوَاہِبُ اللَّدُنِّیَّۃ لِلْقَسْطَلَّانِیّ ج ۱ ص ۶۶۔۷۵ وغیرہ)(بڑھاپچاری، ص)

چاند سا چمکاتے چہرہ نور برساتے ہوئے
آ گئے بدرالدجیٰ اَھْلاً وَّ سَھْلًا مرحبا
آمِنہ کے گھر میں آقا کی وِلادت ہو گئی
مرحبا صَلِّ عَلٰی اَھْلاً وَّ سَھْلًا مرحبا
سوئی قِسمت جاگ اُٹھی اور سب کی بگڑی بن گئی
بابِ رحمت وا ہوا اَھْلاً وَّ سَھْلًا مرحبا

(وسائلِ بخشش، مُرمّم، ص147،146)

حضرت شیخ عبدالحق محدّثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اہلِ مکہ کا بھی اسی پر عَمَلدَرْ آمد ہے کہ وہ لوگ 12 رَبِیْعُ الاَوَّل کے دن ہی کاشانۂ نبوت کی زِیارت کے لئے جاتے ہیں اور وہاں میلاد شریف کی محفلیں مُنعقد کرتے ہیں۔(مدارج النبوۃ، ۲/۱۴)

سَحاب رحمتِ باری ہے بارہویں تاریخ — کرم کا چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیں تو جان سے پیاری ہے بارہویں تاریخ — عَدو کے دِل کو کٹاری ہے بارہویں تاریخ
ہزار عید ہوں ایک ایک لحظہ پر قُرباں — خُوشی دلوں پہ وہ طاری ہے بارہویں تاریخ

ہمیشہ تُونے غلاموں کے دِل کیے ٹھنڈے — جلے جو تجھ سے وہ ناری ہے بارہویں تاریخ
حسنؔ ولادتِ سرکار سے ہوا روشن — میرے خدا کو بھی پیاری ہے بارہویں تاریخ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شبِ قدر سے بھی افضل رات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ بارہویں تاریخ بڑی عظمت والی ہے، اسی بارہویں تاریخ کو کفر وشرک کی ساری ظلمتیں کافُور ہو گئیں، اسی بارہویں تاریخ کو چار سُو روشنی ہی روشنی ہو گئی، اسی بارہویں تاریخ کو ہر طرف خوشی کا سماں چھا گیا، اسی بارہویں تاریخ کو جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے کعبے کی چھت پر جھنڈا لگایا، اور یہی وہ بارہویں تاریخ ہے جو شبِ قدر سے بھی افضل ترین ہے۔ چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "بیشک سَرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شبِ وِلادت شبِ قَدْر سے بھی افضل ہے، کیونکہ شبِ ولادت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس دُنیا میں جلوہ گر ہونے کی رات ہے، جبکہ لَیْلَۃُ الْقَدْر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کردہ شب ہے اور جو رات ظُہُورِ ذاتِ سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وجہ سے مُشَرَّف ہو، وہ اُس رات سے زِیادہ شَرَف وعزّت والی ہے، جو ملائکہ کے نُزُول کی بِناء پر مُشَرَّف ہے۔
(مَاثَبَتَ بِالسُّنّۃ ص ۱۵۳)

عیدوں کی عید

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 12 ربیعُ الاول مسلمانوں کے لئے عیدوں کی بھی عید ہے، یقیناً اگر حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جہاں میں شاہِ بحر وبَر بن کر جلوہ گر نہ ہوتے تو کوئی عید، عید ہوتی، نہ کوئی شب،

شب بَرَاءَت ۔ بلکہ کون و مکان کی تمام تر رونق و شان اس جانِ جہان ، رَحمتِ عالمیان، سیّاحِ لامکان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں کی دُھول کا صَدقہ ہے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

(حدائق بخشش ص۱۷۸)

♣سرکار کی آمد... مرحبا♣سردار کی آمد... مرحبا♣آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا ♣رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا♣پیارے کی آمد... مرحبا♣ اچھے کی آمد... مرحبا♣ سچے کی آمد ... مرحبا♣سوہنے کی آمد... مرحبا♣موہنے کی آمد... مرحبا♣مختار کی آمد... مرحبا

مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادت کا دن سب دنوں سے اَفضل ترین دن ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے خُصوصی اہتمام کے ساتھ خُوشی خُوشی اس دن کو منائیں، اجتماعِ میلاد مُنعقد کریں، ہاتھوں میں مدنی پرچم اُٹھائیں ، جلوسِ میلاد میں جائیں، اس دن خُوب صدقہ و خیرات کی عادت بنائیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خوب خوب برکتیں پائیں گے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا امام عبدُالرّحمن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جشنِ ولادت پر فرحت و مسرت کرنے والے کے لیے یہ خوشی، جہنَّم سے رُکاوٹ بنے گی۔ اے اُمَّتِ محبوب! تمہارے لیے خوشخبری ہو

تم دنیا و آخرت میں خیرِ کثیر کے حقدار قرار پائے۔ حضرت سیدنا احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جشنِ ولادت منانے والے کو برکت، عزت، بھلائی اور فخر ملے گا، موتیوں کا عمامہ اور سبز حُلّہ پہن کر وہ داخلِ جنت ہو گا، بے شُمار محلّات اُسے عطا کیے جائیں گے اور ہر محل میں حُور ہو گی۔ نبیِ خیرُ الاَنام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خوب دُرُود پڑھیے، جشنِ ولادت منا کر اسے خُوب عام کیا جائے۔

(مجموع لطیف النبی فی صیغ المولد النبوی القدسی، مولد العروس، ص ۲۸۱، ملتقطاً)

حافظُ الحدیث امام ابُوالخیر محمد بن عبدالرَّحمٰن سَخاوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جشنِ ولادت مَنانے والوں پر اس عمل کی برکات سے فضلِ عظیم ظاہر ہوتا ہے۔ (سبل الھدی والرشاد، الباب الثالث عشر فی اقوال العلماء۔۔۔الخ، ۱/۳۶۲) حضرت سیِّدُنا امام احمد بن محمد قسطلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”وِلادَتِ باسعادت کے ایّام میں محفلِ میلاد کرنے کے خَواص (فوائد) سے یہ اَمْر مُجرَّب (یعنی تجرِبہ شُدہ) ہے کہ اس سال اَمْن و اَمان رہتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شخص پر رحمت نازِل فرمائے جس نے ماہِ وِلادَت کی راتوں کو عید بنالیا۔“

(مواھِبُ اللَّدُنیّۃ، المقصد الاول، ذکر رضاعہ، ۱/۷۸)

عِیدِ مِیلادُ النّبی تو عید کی بھی عِید ہے
بالیقیں ہے عِیدِ عِیداں عیدِ مِیلادُ النّبی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص380)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جشنِ ولادت منانے کے مختلف طریقے اپنانے کے ساتھ ساتھ ہوسکے تو 12 ربیعُ الاول اور بالخصوص ہر پیر شریف کو روزہ رکھنے کی کوشش کریں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ وِلادت بھی منایا ہے، چُنانچہ

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنا مِیلاد خُود مَنایا!

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک دن رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے پیر کے دن کا روزہ (رکھنے) کے مُتَعَلِّق پُوچھا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر قرآن اُتارا گیا (یعنی اس دن پہلی وحی کا نزول ہوا)۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الصوم، باب صیام التطوع، ۱/۵۶۳، حدیث ۲۰۴۵)

ایک اور روایت سنئے جس میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی وِلادت کا تذکرہ کرتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان سے ارشاد فرمایا: میں اب تمہیں بتاؤں گا کہ میری اِبتدا کیا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کی دُعا، حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی بشارت اور میری ماں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا خواب جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا تھا، میری پیدائش کے وقت ایک نُور میری والِدۂ محترمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے لئے ظاہر ہوا، جس سے ملکِ شام کے محلّات ان کے سامنے روشن ہو گئے۔

(ماثَبَتَ بالسنۃ، ذکر شہر ربیع الاول، ص۱۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام نے بھی یومِ مِیلاد مَنایا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری کا ذکر فرمایا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے کمالات کو بیان فرمایا اور خُود سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے بھی اپنی وِلادتِ مُبارَکہ کے تذکرے کیے، اسی طرح صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان بھی

اپنی اپنی محفلوں میں حُضُورِ اکرم، شہنشاہِ اُمم، محبوبِ ربِّ اکرم، کرم ہی کرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کے خُوب خُوب چرچے کرتے۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو سعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ایک مرتبہ سرکارِ والا تبار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کے ایک حلقے کے پاس سے تشریف لائے اور پُوچھا: تمہیں یہاں کس چیز نے بٹھایا ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرنے بیٹھے ہیں، اس کا شکر ادا کررہے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت سے نوازا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے ہم پر بڑا احسان فرمایا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! کیا تمہیں صرف اسی چیز نے یہاں بٹھایا ہوا ہے؟ عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم کو اس کے سِوا کسی اور چیز نے نہیں بٹھایا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام آئے اور اُنہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔ (نسائی، ص ۸۶۱، حدیث: ۵۴۳۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیث شریف کے بعد حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ اسلام اور حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے شکریہ کے لیے مجلسیں کرنا، حلقے بنا کر بیٹھنا سُنَّتِ صحابہ ہے، یہ حدیث مجلسِ میلاد شریف کی اصل ہے۔ (مراۃ، ۳/۳۲۱) یاد رہے کہ اہلسنَّت کے مذہب میں مجلسِ میلادِ پاک افضل ترین مُستحبات اور اعلیٰ ترین مُستحسنات (نیک کاموں میں) سے ہے۔ (الحق المبین ۱۰۰)

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرت عَلّامہ مولانا مُفْتی محمد اَمجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے

ہیں: مِیلاد شَریف یعنی حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادتِ اَقْدَس کا بَیان جائز ہے۔ اِسی کے ضِمْن میں اس مَجلِسِ پاک میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کے فَضَائل و مُعْجِزَات و سِیَر (خَصْلتیں) و حالات وحَیات و رَضاعَت و بِعْثَت کے واقِعات بھی بَیان ہوتے ہیں، ان چیزوں کا ذِکر احادیث میں بھی ہے اور قُرآنِ مجید میں بھی۔ اگر مُسلمان اپنی مَحفِل میں بَیان کریں بلکہ خاص ان باتوں کے بَیان کرنے کے لیے مَحفِل مُنْعَقِد کریں تو اس کے ناجائز ہونے کی کوئی وَجہ نہیں۔ اس مَجلِس کے لیے لوگوں کو بُلانا اور شَریک کرنا خَیر کی طَرف بُلانا ہے، جِس طرح وَعْظ اور جَلسوں کے اِعْلان کیے جاتے ہیں، اِشْتِہارات چھپوا کر تَقْسِیم کیے جاتے ہیں، اَخْبارات میں اس کے مُتَعَلِّق مَضامِین شائع کیے جاتے ہیں اور ان کی وجہ سے وہ وَعْظ اور جَلسے ناجائز نہیں ہوجاتے، اسی طَرح ذِکرِ پاک کے لیے بُلاوا دینے سے اس مَجلِس کو ناجائز و بِدعَت نہیں کہا جاسکتا۔ (بہارِ شریعت جلد سوم ص ۶۴۴ ۔ ۶۴۵)

ربیع پاک تجھ پر اہلسنّت کیوں نہ قرباں ہوں
کہ تیری بارھویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

(قبالۂ بخشش ص ۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہوا کہ اجتماعِ مِیلاد میں حُضُورِ پُرنُور، شافِعِ یَوْمُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادتِ پاک، رَضاعَتِ مُبارَکہ اور بچپن شریف کے واقِعات بیان کرنا، اس کے لئے اجتماعِ ذکر و نعت مُنْعَقِد کرنا، اس میں ہونے والے بَیانات کے لئے لوگوں کو جَمْع کرنا، وِلادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُوشی میں لوگوں کو کھانا کِھلانا جائز ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمان اس

مبارک مہینے میں جشنِ وِلادت کی خُوشی مناتے ہیں، مسجِدوں، گھروں، دُکانوں اور سُواریوں پر نیز اپنے محلّے میں بھی مدنی پرچم لہراتے ہیں، خُوب چراغاں کرتے ہیں۔ ربیعُ الاوّل شریف کی بارہویں رات حُصُولِ ثواب کی نیّت سے اجتماعِ ذِکر و نعت میں شرکت کرتے ہیں، صُبحِ صادِق کے وَقْت مدنی پرچم اُٹھائے دُرُود وسلام پڑھتے ہوئے اَشکبار آنکھوں کے ساتھ صُبحِ بہاراں کا اِستِقبال کرتے ہیں، 12ربیعُ الاول شریف کے دن روزہ رکھ کر جُلوسِ میلاد میں شریک ہوتے ہیں۔ میلاد شریف منانے والے ایسے عاشقانِ رسول سے تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم خُوش ہوتے ہیں، جیسا کہ

ہم بھی اس سے خوش ہوتے ہیں

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے خواب میں تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زِیارت کا شرف حاصل ہوا، تو میں نے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم! کیا آپ کو مسلمانوں کا ہر سال آپ کی وِلادتِ مبارک کی خوشیاں مَنانا پسند آتا ہے؟ تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو ہماری وِلادت پر خُوشیاں مناتا ہے اور ہم سے خوش ہوتا ہے، ہم بھی اُس سے خوش ہوتے ہیں۔ (تذکِرۃُ الواعظِین، ص ۶۰۰)

خدا کی رِضا چاہتے ہیں دو عالَم
خدا چاہتا ہے رِضائے محمد

شعر کی وضاحت: دونوں جہاں خُدا عَزَّوَجَلَّ کی رِضا وخوشنودی کے طلبگار ہیں اور خُدا عَزَّوَجَلَّ اپنے محبُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رضا چاہتا ہے۔ روزِ محشر ربّ عَزَّوَجَلَّ اوّلین وآخرین کو جمع کرکے حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے فرمائے گا: ''كُلُّهُمْ يَطْلُبُوْنَ رِضَائِيْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ يَامُحَمَّدُ'' یہ

سب میری رضا چاہتے ہیں اور اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! میں تمہاری رضا چاہتا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جشنِ ولادت منانے کا ثواب

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ولادت کی رات خُوشی مَنانے والوں کی جزا یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں فضل و کرم سے جَنّٰتُ النَّعِیم میں داخِل فرمائے گا۔ مسلمان ہمیشہ سے محفلِ میلاد مُنعَقِد کرتے آئے ہیں اور وِلادت کی خوشی میں دعوتیں دیتے، کھانے پکواتے اور خُوب صَدَقہ و خیرات کرتے آئے ہیں۔ خوب خوشی کا اِظْہار کرتے اور دل کھول کر خَرچ کرتے ہیں نیز آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی وِلادتِ باسعادت کے ذِکْر کا اِہتِمام کرتے ہیں اور اِن تمام اَفعالِ حَسَنہ (یعنی نیک اور اچھے اعمال) کی بَرَکت سے ان لوگوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتوں کا نُزول ہوتا ہے۔ (مَاثَبَتَ باالسُّنَّۃ، ص ۱۵۵ ملتقطًا)

❀ سرکار کی آمد... مرحبا ❀ سردار کی آمد... مرحبا ❀ آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا ❀ رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا ❀ پیارے کی آمد... مرحبا ❀ اچھے کی آمد... مرحبا ❀ سچے کی آمد... مرحبا ❀ سوہنے کی آمد... مرحبا ❀ موہنے کی آمد... مرحبا ❀ مُختار کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! اب ماہِ ربیعُ الاول میں میلاد منانے والے عاشقانِ رسول کے نرالے انداز بھی دیکھئے کہ لوگ اپنے جذبۂ عشق و محبّت میں سرشار ہو کر کیسے اہتمام کے ساتھ اس ماہِ

میلاد کو مناتے آئے ہیں۔ چنانچہ

بادشاہ کا شوقِ میلاد:

اربل کے بادشاہ ابُو سعید مظفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر سال ربیعُ الاول میں میلاد شریف بڑے اہتمام سے مناتے، بہت بڑی محفل کا اِنعقاد کرتے۔ ان مَحافل میں شرکت کرنے والے کا بیان ہے کہ اس نے محفلِ میلاد میں بُھنی ہوئی بکریوں کے پانچ ہزار سر دیکھے، 10 ہزار مُرغیاں، فرنی کے ایک لاکھ پیالے اور حلوے کے 30 ہزار طشت دیکھے، بہت سے عُلما اور صُوفیا محفلِ میلاد میں شرکت کرتے تھے، بادشاہ (ابُو سعید مظفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) انہیں قیمتی لباس پہناتے، انعامات سے نوازتے، وہ ہر سال محفلِ میلاد پر تین (3) لاکھ دِینار خرچ کرتے تھے، مہمانوں کے لیے مہمان خانہ ہوتا تھا، وہ ہر سال اس گھر میں سالانہ ایک لاکھ دِینار صَرف کرتے تھے، تیس (30) ہزار دِینار خرچ کرکے حَرَمَیْن شَرِیْفَیْن کے راستے دُرُست کرواتے، یہ صدقات ان صدقات کے علاوہ تھے، جنہیں پوشیدہ طور پر کیا جاتا تھا۔ (سبل الہدی والرشاد، ج ۱، ص ۳۶۲، بتغیر قلیل)

مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَۃ میں محفلِ میلاد کا انعقاد

شیخُ الحدیث حضرتِ علامہ عبد المصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی تصنیف "سیرتِ مصطفٰے" کے صفحہ نمبر 72 پر لکھتے ہیں کہ جس مُقدّس مکان میں حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ولادت ہوئی، تاریخِ اسلام میں اس مَقام کا نام "مَوْلِدُ النَّبِی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم" (نبی کی پیدائش کی جگہ) ہے، یہ بہت ہی بابرکت مقام ہے۔ مسلمان حکمرانوں اور میلاد کی محفلیں سجانے والے بادشاہوں نے اس مُبارَک

یاد گار پر بہت ہی شاندار عمارت بنا دی تھی، جہاں اہلِ حرمین شریفین اور تمام دنیا سے آنے والے مسلمان دن رات محفلِ میلاد شریف منعقد کرتے اور خُوب صلوٰۃ و سلام پڑھ کر اُس کا نذرانہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کرتے رہتے تھے۔ چُنانچہ

فرشتوں کے انوار

مشہور محدِّث حضرتِ سَیِّدُنا شاہ وَلِیُ اللہ محدثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی کتاب ''فیوضُ الحرمین'' میں تحریر فرمایا ہے کہ میں ایک مرتبہ اُس محفلِ میلاد میں حاضر ہوا، جو مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ میں رَبِیْعُ الاَوَّل کی بارھویں تاریخ کو مولدُ النبی (یعنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ولادت گاہ) میں منعقد ہوئی تھی، جس وقت ولادت کا ذکر پڑھا جارہا تھا تو میں نے دیکھا کہ یکبار گی (اچانک) اس مجلس سے کچھ انوار بُلند ہوئے، میں نے ان انوار پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ اور ان فرشتوں کے انوار تھے، جو ایسی محفلوں میں حاضر ہوا کرتے ہیں۔ (سیرتِ مصطفٰی، ص ۷۲-۷۳)

نُوری محفل پہ چادر تنی نُور کی
نُور پھیلا ہوا آج کی رات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی تَربِیَّت گاہوں کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے کم و بیش 103 شُعبوں میں مدنی کام کررہی ہے، ان میں سے ایک شُعبہ ''مدنی تربیّت گاہ'' بھی ہے۔ جس میں عاشقانِ رَسول مختلف مُلکوں، شہروں اور قصبوں

سے آنے والے اسلامی بھائیوں کی مدنی تربیت فرماتے ہیں۔ پھر یہ اسلامی بھائی علمِ دین سیکھ کر اور سُنَّتوں کی تربیت پا کر اپنے علاقوں میں جا کر "نیکی کی دعوت" کے مدنی پھول مہکاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی وَقتاً فوقتاً سُنَّتوں کی تربیت حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مَدَنی تَربِیَّت گاہوں پر حاضر ہونا چاہیے اور جو سیکھیں، اسے دوسروں تک بھی پہنچانے کی سَعادَت حاصل کرنی چاہیے۔ نیز جو اسلامی بھائی یکمشت (یعنی ایک ساتھ) زیادہ دِنوں کے لیے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل نہیں کر پاتے، اِن پر انفرادی کوشش کر کے انہیں بھی وقتاً فوقتاً کچھ وقت کے لیے مدنی تربیت گاہوں میں بھیجتے رہیں، اس کی برکت سے بھی کئی عاشقانِ رسول دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے عملی طور پر وابستہ ہو کر مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے والے بنیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ میں روزانہ محفلِ میلاد

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ (میرے پیر و مرشد) حضرتِ سَیِّدُنا قطبِ مدینہ (مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قادری) رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے جُنون کی حد تک عشق تھا بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فَنَافِی الرَّسُول کے منصب پر فائز تھے۔ شب و روز ذِکرِ رسول کرنا ہی آپ کا مَشغلہ تھا۔ اکثر (روضۂ مبارک کی) زیارت کیلئے آنے والے لوگوں سے اِستِفسار فرماتے کہ آپ نعت شریف پڑھتے ہیں؟ اگر وہ ہاں کہتا تو اُس سے نعت شریف سَماعت فرماتے اور خوب مسرور ہوتے، بارہا بکثرت آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے اور روزانہ رات کو آستانۂ عالیہ پر محفلِ مِیلاد کا انعقاد ہوتا۔ جس میں مَدَنی، تُرکی، پاکستانی، ہندی، شامی، مصری، افریقی، سوڈانی اور

دُنیابھر سے آئے ہوئے زائرین شرکت کرتے۔ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی کئی باراُس مُقدس محفِل میں نعت شریف پڑھنے کا شَرَف حاصِل ہوا ہے اور میں نے حضرتِ سَیِّدُنا قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی محفِل میں ایک خاص بات یہ دیکھی کہ حُضور، اختِتام پر (بطورِ تواضُع) دُعا نہیں فرماتے تھے بلکہ کسی نہ کسی شریکِ محفِل کو دُعا کا حکم فرما دیتے۔ دُعا کے بعد روزانہ لازِمی لنگر شریف بھی ہوتا تھا۔ (شرح شجریہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص ۱۳۱-۱۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مسلمان چاہے مکہ مکرمہ کے ہوں یا مدینۂ منورہ یا کسی اور ملک سے تعلُّق رکھتے ہوں، ان کے دل میں ایمان کی علامت یعنی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت ہوتی ہے اور وہ مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبَّت کے اظہار کیلئے اجتماعِ میلاد منعقد کرتے رہے ہیں اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ مگر ہمیں اجتماعِ میلاد کے آداب کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیے، جب بھی اجتماعِ میلاد میں شرکت کی سعادت نصیب ہو تو پہلے ہی اچھی طرح غسل کر لیجئے، صاف ستھرا لباس پہنئے اور ہو سکے تو اچھی خوشبو بھی لگا لیجئے، پھر اجتماع گاہ میں پہنچ کر جہاں جگہ مل جائے وہاں بیٹھ کر نگاہیں جھکائے، خاموشی کے ساتھ نہایت ادب واحترام سے سنئے اور اجتماعِ میلاد کے اختتام پر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِکر کی تعظیم کی نیت سے کھڑے ہو کر صلوۃ وسلام بھی پڑھئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔

عالمِ حجاز حضرت شیخ سیّد علوی بن عباس مالکی مکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ محترم حضرت سید عباس مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک ایسے شخص کا واقعہ نقل فرماتے ہیں جو پوری محفلِ میلاد کھڑے ہو کر

سُنتا تھا۔ چنانچہ آپ کے والد فرماتے ہیں: میں بیتُ المقدس میں بارہویں شریف کی رات محفلِ میلاد میں شریک تھا، میں نے دیکھا ایک بُوڑھا شخص آغاز سے لیکر اختتام تک انتہائی ادب واحترام کے ساتھ کھڑے ہوکر محفلِ میلاد میں شریک تھا، جب کسی نے پوری محفل کھڑے ہوکر سننے کی وجہ دریافت کی تو اس نے بتایا کہ میں نبیِ کریم، رءُوف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذکرِ خیر سنتے وقت تعظیماً کھڑے ہونے کو اچھا نہیں جانتا تھا۔ ایک دن خواب میں دیکھا کہ وہ ایک بہت بڑے اجتماع میں شریک ہے اور لوگ نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا استقبال کرنے کیلئے کھڑے ہیں، جب نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد ہوئی تو تمام لوگوں نے اِنتہائی ادب واِحترام کے ساتھ حُضُور کا استقبال کیا، مگر وہ آپ کی تعظیم میں کھڑا نہیں ہوا، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس سے فرمایا: **"تُو اب کھڑا نہیں ہوسکے گا"** جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے دیکھا کہ وہ اب بھی بیٹھا ہوا ہے۔ اسی پریشانی میں ایک سال گُزر گیا مگر وہ کھڑا نہ ہوسکا۔ بالآخر اس نے یہ منّت مانی کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اس مرض سے شفایاب فرمادے تو میں محفلِ میلاد شُروع سے آخر تک کھڑے ہوکر سُنا کروں گا۔ اس منّت کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے صحت عطا فرمائی۔ تو اب اس کا یہ معمول بن گیا کہ وہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم میں پوری محفل کھڑے ہوکر سنتا ہے۔ (الاعلام بفتاوی ائمۃ الاسلام حول مولدہ علیہ السلام ص ۹۴)

ترا نام لے کر جو مانگے وہ پائے
تیرا نام لیوا ہے پیارا خدا کا
ترے رُتبہ میں جس نے چون و چرا کی
نہ سمجھا وہ بد بخت رُتبہ خدا کا

(ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "صبحِ بہاراں" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں جشنِ عیدِ میلادُ النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت بڑھانے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا **"صُبحِ بہاراں"** نامی رسالہ حاصل کر کے خُود بھی مُطالَعہ کیجئے اور زیادہ سے زیادہ تقسیم بھی کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس رسالے میں ماہِ مِیلاد مَنانے کے دَلائل قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کیے گئے ہیں اور اس رسالے میں رَبِیْعُ الاَوَّل کے مہینے میں جلوسِ مِیلاد نکالنے اور اس میں شرکت کرنے کا طریقۂ کار اور مَحفلِ مِیلاد مُنعقد کرنے کی اچھی اچھی نیتیں اور اس کے علاوہ بہت سے مدنی پھول بھی بیان کیے گئے ہیں۔ نیز اس کے ساتھ ساتھ اس رِسالے میں جشنِ ولادتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اجتماعِ مِیلاد میں شرکت کرنے والے عاشقانِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی مدنی بہاریں بھی موجود ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃ المدینہ سے ہَدِیَۃً طلب فرمایئے، خود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میلادِ مصطفٰے کی برکات سے مالا مال ہونے کے لئے دعوتِ

اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام پاکستان سمیت دیگر کئی ممالک میں مختلف مقامات پر ہر سال عیدِ میلادُ النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم شاندار طریقے سے مَنائی جاتی ہے۔ ربیعُ الاوّل کی ۱۲ ویں شب کو عظیم الشّان اجتماعِ میلاد کا اِنْعقاد ہوتا ہے، "**صبحِ بہاراں**" میں پُرنور سُہانی گھڑیوں کا بڑے ہی ادب واِحترام اور نہایت ہی عقیدت کے ساتھ دَسْت بستہ اِستقبال کیا جاتا ہے اور عید کے روز (12 ربیع الاوّل) "**مرحبا یا مُصطفٰی**" کی دُھومیں مچاتے ہوئے بے شُمار جُلوسِ میلاد نکالے جاتے ہیں، جن میں لاکھوں عاشقانِ رسول شریک ہوتے ہیں۔

عیدِ میلادُ النَّبی تو عید کی بھی عید ہے
بالیقیں ہے عیدِ عیداں عیدِ میلاد النَّبی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص380)

ہفتہ وار مدنی کام:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مُشکبار مدنی ماحول اچھی صُحبت فَراہَم کرتا ہے، اس کی برکت سے لاکھوں لوگ گُناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر نیکیوں بھری زِندگی گُزار رہے ہیں۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مَچایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام مَدَنی مذاکرے میں اوّل تا آخر شرکت بھی ہے۔ مَدَنی مذاکرے کی تو کیا ہی بات ہے کہ اس میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے مُختلف سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں عِلْمِ دِیْن حاصل ہوتا ہے اور علمِ دین کی فضیلت میں آتا ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) تمہارا اس حال میں صُبح کرنا کہ تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو، یہ تمہارے لئے 100 رکعتیں نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے علم کا ایک باب سیکھا ہو جس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، تو یہ تمہارے لئے 1000 رکعت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجه، کتاب السنة، ج۱، ص ۱۴۲، حدیث ۲۱۹) آپ بھی ہر ہفتے مَدَنی مُذاکرے میں اَوَّل تا آخر شرکت کو یقینی بنائیے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مدنی مُذاکرے میں شرکت کی دعوت پیش کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی اسلامی بھائی مدنی مُذاکرے کی برکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کر چکے ہیں۔ آیئے! ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چُنانچہ

میں نے گُناہوں سے توبہ کرلی

واہ کینٹ (پنجاب، پاکستان) کے اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لُباب ہے کہ بہت سے نوجوانوں کی طرح میں بھی مُتعدَّد اخلاقی بُرائیوں میں مُبتلا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقت برباد کرنا میرا محبوب مَشغَلہ تھا۔ گھر میں مدنی چینل چلنے کی برکت سے مدنی مُذاکرہ دیکھنے کی سَعادت نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پچھلے گُناہوں سے تائب ہو کر فرائض و واجبات کا عامِل بننے کیلئے کوشاں ہوں، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی شریف سجالی ہے اور مدنی حُلیہ بھی اَپنالیا ہے،

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مزید کرم یہ ہوا ہے کہ والِدَین نے بخوشی مجھے "وقفِ مدینہ" کر دیا ہے۔ (جو خوش نصیب اسلامی بھائی اپنے شب و روز مدنی کاموں کے لیے وقف کر دے، اُسے دعوتِ اسلامی کی اِصطلاح میں "وقفِ مدینہ" کہا جاتا ہے)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جشنِ وِلادت کے بارے میں مکتوبِ عطّار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر اَہم کام کے کچھ ضروری آداب ہوتے ہیں، جَشنِ عید میلادُ النَّبی مَنانے کے آداب میں سے یہ ہے کہ تَمام غیر شَرعی کاموں سے اِجتناب کیا جائے، مثلاً گلی یا سڑک وغیرہ پر اِس طرح سَجاوٹ کرنا کہ جس سے گاڑی والوں اور پیدل چلنے والوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے، ناجائز ہے۔ چَراغاں دیکھنے کیلئے عورتوں کا اَجنبی مَردوں کے درمیان بے پردہ نکلنا نیز باپردہ عورتوں کا بھی مُروَّجہ انداز میں مَردوں میں اِختِلاط (ایک ساتھ جمع ہونا) انتہائی اَفسوس ناک ہے نیز بجلی کی چوری بھی ناجائز ہے، لہٰذا اس سلسلے میں بجلی فَراہم کرنے والے اِدارے سے رابِطہ کر کے جائز ذَرائع سے چَراغاں کی ترکیب بنائیے۔ جُلوسِ میلاد میں حتَّی الْامکان باوُضُو رہئے، نَمازِ باجماعت کی پابندی کا خیال رکھئے۔

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جَشنِ میلاد مَنانے کے بارے میں اپنے مکتوب میں کچھ اَہم مدنی پُھول عطا فرمائے ہیں۔ آیئے! ہم بھی وہ مکتوبِ عطار توجہ کے ساتھ سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطّارؔ قادِری رضوی عُفِیَ عَنۂ کی جانب سے تمام عاشِقانِ رسول اسلامی بھائیوں / اسلامی بہنوں کی خِدمتوں میں جَشنِ وِلادَت کی خُوشی میں لہراتے ہوئے سبز سبز پرچموں، جگمگاتے بلبوں اور ننھے ننھے قُمقُموں کو چومتا ہوا جُھومتا ہوا شہد سے بھی میٹھا میٹھا مَدنی سلام،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ　　　اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال۔

تم بھی کر کے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ
اُونچے میں اُونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

چاندرات کو ان اَلفاظ میں تین (3) بار مَساجِد میں اِعلان کروایئے: ''تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو مُبارَک ہو کہ ربیعُ النُّور شریف کا چاند نظر آگیا ہے۔''

ربیعُ النُّور اُمّیدوں کی دُنیا ساتھ لے آیا
دُعاؤں کی قبولیّت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

مَرد کا داڑھی مُنڈوانا یا ایک مُٹّھی سے گھٹانا دونوں حرام ہے۔ اسلامی بہن کا بے پردَگی کرنا حرام ہے۔ برائے کرم! ربیعُ النُّور شریف کی بَرَکت سے اسلامی بھائی ہمیشہ کیلئے ایک مُٹّھی داڑھی اور اسلامی بہنیں مُستَقِل شَرعی پَردہ اور زَہے قسمت! مَدَنی بُرقع پہننے کی نِیّت کریں۔ (مَرد کا داڑھی مُنڈانا یا ایک مٹّھی سے گھٹانا اور عورت کا بے پردَگی کرنا، حرام اور فوراً توبہ کرکے ان گُناہوں سے باز آنا واجِب ہے۔)

جُھک گیا کعبہ سبھی بُت مُنہ کے بَل اَوندھے گِرے
دَبدبہ آمد کا تھا، اَھلًا وَّ سَھلًا مرحبا

(وسائلِ بخشش، مُرمّم ص ۱۴۷)

سُنّتوں اور نیکیوں پر اِستِقامت پانے کا عظیم مَدَنی نُسخہ یہ ہے کہ تمام عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کے رِسالے پُر کرکے ہر ماہ (کی پہلی تاریخ کو) جَمع کروانے کی نِیّت کریں، ہاتھ اُٹھا کر کہئے: اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

بدلیاں رَحمت کی چھائیں بُوندیاں رَحمت کی آئیں
اب مُرادیں دل کی پائیں آمدِ شاہِ عَرَب ہے

(قبالۂ بخشش ص ۱۸۴)

تمام عاشقانِ رسول بشُمول نگران و ذِمّہ داران رَبیعُ النُّور شریف میں خُصُوصِیَّت کے ساتھ کم اَز کم تین(3)روزہ مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں۔اور اسلامی بہنیں 30 دن تک روزانہ گھر کے اندر (صِرف گھر کی اسلامی بہنوں اور مَحرموں میں) درسِ فیضانِ سُنَّت جاری کریں اور پھر آئندہ بھی روزانہ جاری رکھنے کی نیّت فرمائیں۔

لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو

سیکھنے سُنَّتیں قافِلے میں چلو

اپنی مسجِد،گھر،دُکان،کارخانہ وغیرہ پر 12 عَدَد ورنہ کم اَز کم ایک عَدَد سبز سبز پرچم ربیعُ النُّور شریف کی چاند رات سے لیکر سارا مہینہ لہرایئے۔بسوں،ویگنوں،ٹرکوں،ٹرالوں،ٹیکسیوں،رکشوں وغیرہ پر ضَرورتاً اپنے پلّے سے پرچم خرید کر باندھ دیجئے۔اپنی سائیکل،اسکوٹر اور کار پر بھی لگایئے۔ہر طرف سبز سبز پرچموں کی بہاریں مسکُراتی نظر آئیں گی۔عُموماً ٹرکوں کے پیچھے جانداروں کی بڑی بڑی تصویریں اور بے ہُودہ اَشعار لکھے ہوتے ہیں۔میری آرزُو ہے کہ ٹرکوں،بسوں،ویگنوں،رکشوں،ٹیکسیوں،سُوزوکیوں اور کاروں وغیرہ کے پیچھے نُمایاں اَلفاظ میں تحریر ہو،**مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے**۔مالِکانِ بس اور ٹرانسپورٹ والوں سے ملکر مَدَنی ترکیبیں کیجئے اور سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ کے دل کی دُعائیں لیجئے۔

ضَروری اِحتیاط: اگر جھنڈے پر نَقشِ نَعلِ پاک یا کوئی لکھائی ہو تو اس بات کا خیال رکھئے کہ نہ وہ لِیرے لِیرے ہو،نہ ہی زمین پر تشریف لائے۔نیز جُوں ہی ربیعُ النُّور شریف کا مہینہ تشریف لے جائے فوراً اُتار لیجئے۔اگر احتیاط نہیں کرپاتے اور بے ادَبی ہو جاتی ہے تو بغیر نقش و تحریر کے سادہ سبز پرچم لہرایئے۔

(سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ بھی حتَّی الامکان اپنے مکانِ بے نشان بنام ''بیتُ الفنا'' پر سادہ جھنڈے لگواتا ہے)

نبی کا جھنڈا لیکر نکلو دُنیا پر چھا جاؤ

نبی کا جھنڈا اَمن کا جَھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

اپنے گھر پر ۱۲ جھالَروں (یعنی لڑیوں) یا کم اَزْ کم ۱۲ بلبوں سے نیز اپنی مسجِد و محلّے میں بھی ۱۲ دن تک خُوب چَراغاں کیجئے۔ (مگر ان کاموں کیلئے بجلی چوری کرنا حرام ہے۔ لہٰذا اس سلسلے میں بجلی فَراہَم کرنے والے اِدارے سے رابِطہ کرکے جائز ذرائع کی ترکیب بنایئے) سارے عَلاقے کو سبز سبز پرچموں اور رنگ برنگے بلبوں سے سَجا کر دُلہن بنادیجئے۔ مسجِد اور گھر کی چھت پر چوک وغیرہ پر راہگیروں اور سُواریوں کو تکلیف سے بچاتے ہوئے حُقوقِ عامّہ تَلَف کئے بِغیر فضا میں مُعلَّق ۱۲ میٹر یا حسبِ ضَرورت سائز کے بڑے بڑے پرچم لہرایئے۔ بیچ سڑک پر پرچم مت گاڑیئے کہ اس سے ٹریفک کا نظام مُتاَثِر ہوتا ہے۔ نیز گلی وغیرہ کہیں بھی اِس طرح کی سجاوٹ نہ کیجئے جس سے مسلمانوں کا راستہ تنگ ہو اور اُن کی حق تَلَفی اور دل آزاری ہو۔

مَشرق و مَغرب میں اک اک بامِ کعبہ پر بھی ایک

نَصب پرچم ہو گیا، اَھْلاً وَّ سَھْلاً مرحبا

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص۱۴۶)

ہر اسلامی بھائی حسبِ توفیق زِیادہ ورنہ کم اَزْکم ۱۲ روپے کے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسائل اور مَدَنی پُھولوں کے مُختلف پمفلٹ جُلُوسِ میلاد میں بانٹے اور اسلامی بہنیں بھی تقسیم کروائیں۔ اِسی طرح سارا سال اپنی دُکان وغیرہ پر تقسیمِ رسائل کا اِہتمام فرما کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچایئے۔ شادی غَمی کی تَقاریب میں اور مرحوموں کے ایصالِ ثواب کی خاطر بھی "تقسیمِ رسائل" کیجئے! اور دیگر مُسلمانوں کو اس کی ترغیب دیجئے۔

بانٹ کر مَدَنی رسائل دین کو پھیلایئے
کرکے راضی حق کو حقدارِ جِناں بن جایئے

سگِ مدینہ کا تحریر کردہ پمفلٹ ''جشنِ ولادت کے 12 مدنی پُھول'' ممکن ہو تو 112 ورنہ کم اَزْکم 12 عدد نیز ہو سکے تو رسالہ ''صُبحِ بہاراں'' 12 عدد مکتبۃُ المدینہ سے ھَدِیّۃً حاصل کرکے تقسیم کیجئے۔ خُصُوصاً اُن تنظیموں کے سربراہوں تک پہنچایئے جو جَشنِ وِلادَت کی دُھومیں مَچاتے ہیں۔ ربیعُ النُّور شریف کے دوران 1200 روپے اگر یہ نہ ہو سکے تو 112 روپے اور اگر یہ بھی نہ بن پڑے تو 12 روپے (بالِغان) کسی سُنّی عالِم کو پیش کیجئے۔ اگر اپنی مسجد کے امام، مُؤَذِّن یا خُدّام میں بانٹ دیں تب بھی ٹھیک ہے بلکہ یہ خدمت ہر ماہ جاری رکھنے کی نیّت کریں تو مدینہ مدینہ۔ جمعہ کے روز دیں تو بہتر کہ جمعہ کو ہر نیکی کا سَتّر (70) گُنا ثواب ملتا ہے۔ سُنَّتوں بھرے بیان کا کیسٹ سُن کر کئی لوگوں کی اصلاح ہونے کی خبریں ہیں، آپ حضرات میں بھی کچھ نہ کچھ ایسے خُوش نصیب ہوں گے جو بیان کا کیسٹ سُن کر مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوئے ہوں گے۔ لہٰذا ایسی کیسٹیں اور V.C.D,S لوگوں تک پہنچانا دین کی عظیم خِدمت اور بے اِنتہا ثواب کا باعِث ہے تو جس سے بن پڑے ہفتہ میں ورنہ مہینے میں کم از کم 12 آڈیو یا وڈیو کیسٹیں سنّتوں بھرے بیان کی ضرور فروخت کرے۔ مُخَیَّر اسلامی بھائی اگر مُفْت تقسیم کریں تو مدینہ مدینہ۔ جشنِ وِلادت کی خُوشی میں بیان کی کیسٹیں اور V.C.D,S خوب تقسیم فرمایئے اور تبلیغِ دین میں حصّہ لیجئے۔ شادیوں کے مواقع پر ''شادی کارڈ'' کے ساتھ رِسالہ اور ہو سکے تو بیان کا کیسٹ یا V.C.D بھی منسلک فرمایئے۔ عید کارڈز کا رَواج ختم کرکے اِس کی جگہ بھی یہی رائج کیجئے تاکہ جو رقم خرچ ہو اُس سے دین کا بھی فائدہ ہو۔ مجھے لوگ قیمتی عید کارڈز بھجواتے ہیں اِس سے دِل خُوش ہونے کے بَجائے جلتا ہے۔ کاش!

عید کارڈ پر خَرچ ہونے والی رقم دین کے کام میں صَرف کی جاتی! نیز اس پر لگی ہوئی افشاں (یعنی چمکدار پاؤڈر) سے سخت پریشانی ہوتی ہے۔

اُنکے در پے پلنے والا اپنا آپ جواب
کوئی غریب نواز تو کوئی داتا لگتا ہے

بڑے شہر میں ہر علاقائی مُشاوَرت کا نگران (قصبے والے قصبے میں) 12 دن تک روزانہ مختلف مساجِد میں عظیمُ الشّان سُنَّتوں بھرے اجتماعات مُنْعَقِد کرے (ذِمّے دار اسلامی بہنیں گھروں میں اجتماعات فرمائیں) ربیعُ النُّور شریف کے دوران ہونے والے تمام اجتماعات میں جن سے ہوسکے وہ سارا مہینہ سبز پرچم ساتھ لایا کریں۔

لب پر نعتِ رسولِ اکرم ہاتھوں میں پرچم
دیوانہ سرکار کا کتنا پیارا لگتا ہے

گیارہ (11) کی شام کو ورنہ 12 ویں شب کو غسل کیجئے۔ ہوسکے تو اس عیدوں کی عید کی تعظیم کی نِیَّت سے سفید لباس، عمامہ، سربند، ٹوپی، سر پر اَوڑھنے کی سفید چادر، پردے میں پردہ کرنے کے لئے کتھئی چادر، مسواک، جیب کا رومال، چپّل، تسبیح، عِطر کی شیشی، ہاتھ کی گھڑی، قلم، قافِلہ پیڈ وغیرہ اپنے اِستعمال کی ہر چیز ممکنہ صُورت میں نئی لیجئے۔ (اسلامی بہنیں بھی اپنی ضَرورت کی جو جو اشیاء ممکن ہوں وہ نئی لیں)

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا
عالَم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ وِلادت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم نے مِیلاد شریف منانے والوں کے

حوالے سے مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کی۔

♣ جشنِ وِلادت منانے کی بَرَکت سے خوش نصیب، ابراہیم نامی شخص کے نوجوان بیٹے کو خواب میں جنّت کے اندر اپنے مرحوم باپ کا قُرب نصیب ہو گیا۔

♣ شبِ وِلادت، شبِ قدر سے بھی افضل ہے۔

♣ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے شکریہ کے لیے ذکرِ میلاد کرنا، حلقے بنا کر بیٹھنا سُنَّتِ صحابہ ہے۔

♣ جشنِ مِیلادِ مُصطفےٰ کی خوشیاں منانے والوں سے سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسم، شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم خوش ہوتے ہیں۔

♣ جشنِ مِیلادِ مُصطفےٰ منانے کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی نصیب ہوتی ہے۔

♣ جشنِ مِیلادِ مُصطفےٰ منانے کی بَرَکت سے گھر میں رحمتیں اور برکتیں اترتی ہیں۔

♣ جشنِ مِیلادِ مُصطفےٰ منانے کی برکت سے پورا سال امن وامان رہتا ہے۔

♣ جشنِ مِیلادِ مُصطفےٰ منانے کی برکت سے رِزق میں برکت اور کشادگی ہوتی ہے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے، عاشقانِ رسول کے ساتھ مل کر خوب دُھوم دھام سے جشنِ وِلادت منائیں گے۔

جب تلک یہ چاند تارے جِھلمِلاتے جائیں گے — تب تلک جشنِ وِلادت ہم مناتے جائیں گے
اُن کے عاشق نور کی شمعیں جلاتے جائیں گے — جبکہ حاسد دِل جلاتے سٹپٹاتے جائیں گے
حشْر تک جشنِ وِلادت ہم مناتے جائیں گے — مرحبا کی دُھوم یارو! ہم مچاتے جائیں گے

ذِکرِ مِیلادِ مبارک کیسے چھوڑیں ہم بھلا   جن کا کھاتے ہیں اُنہیں کے گیت گاتے جائیں گے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص416)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

- ♣ جشنِ مِیلادِ مُصطفیٰ منانا، جہنّم سے چھٹکارے کا سبب بنے گا۔
- ♣ جشنِ مِیلادِ مُصطفیٰ منانا، دنیا و آخرت میں بہت زیادہ بھلائی پانے کا سبب بنے گا۔
- ♣ جشنِ مِیلادِ مُصطفیٰ منانا، عزّت و برکت کا سبب بنے گا۔
- ♣ جشنِ مِیلادِ مُصطفیٰ منانا، مشکلات کے حل کا سبب بنے گا۔
- ♣ جشنِ مِیلادِ مُصطفیٰ منانا، جنّت میں داخلے کا سبب بنے گا۔
- ♣ جشنِ مِیلادِ مُصطفیٰ منانا، رحمتوں کے نزول کا سبب بنے گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں خُوب عقیدت و محبت کے ساتھ جشنِ عِید مِیلادُ النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَنانے کی سَعادَت عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

---

1 ۔۔۔ مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثانى، ۱/۵۵، حديث: ۱۷۵

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر　　چلے تم گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۲۸)

بات چیت کرنے کے اہم مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے بات چیت کے حوالے سے چند اہم مدنی پھول سنتے ہیں: ❀ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ❀ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چلاّ چلاّ کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❀ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ❀ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سنت سے ثابت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ❀ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔ (کتابُ الصَّمت مع موسوعۃ الامام ابن ابی

الدنیا،ج۷ص۲۰۴رقم۳۲۵المکتبۃ العصریۃ بیروت)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب ''بہارِ شریعت حصّہ 16 ''اور ''سنّتیں اور آداب'' ھدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب ''بہارِ شریعت'' حِصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار سنّتوں کی تربیت کے قافِلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش، ص۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً یعنی قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔ (ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار
بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سَلام

(وسائلِ بخشش، ص۶۰۱)

مختصر وضاحت: امیرِ اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ کی کتاب **"وسائلِ بخشش"** کے شعر کا معنٰی یہ ہے کہ بے بسوں اور مجبوروں کے مدد گار آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہزاروں بار دُرُود ہوں اور بے یارومدد گاروں کے حمایتی اور اُن سے ہمدردی کرنے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر

لیتے ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ''مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول:(۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیْر کاثَواب نہیں مِلتا۔

(۲)جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ،اُتناثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کربَیان سُنُوں گا۔❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکادوزانو بیٹھوں گا۔❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔❀ دھکّا وغیرہ لگاتوصَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰـہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰـہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح دین اسلام نے اپنے ماننے والوں کو نرمی، حسن اخلاق، عفو ودرگزر، عاجزی وانکساری، چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے کی تعلیمات سکھائی ہیں وہیں معاشرے میں کیسے رہنا ہے، کن لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہے، کن کی صحبت اختیار کرنی ہے وغیرہ جیسی تعلیمات بھی سکھائی ہیں، مثلا دین اسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ تمہارا رہن سہن اور دوستی ایسے لوگوں کے

---

1 ...معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

ساتھ ہونی چاہئے جن کو دیکھ کر اللہ کریم کی یاد آجائے، جن کی باتیں تمہارے اعمال میں فکرِ آخرت پیدا کریں، آیئے آج کے بیان میں ہم اچھی صحبت کی برکات اور بری صحبت کے وبال کے متعلق بیان سنتے ہیں۔

بُری صحبت کا انجام

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُوبلال محمّد الیاس عطّار قادِرِی رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف "نیکی کی دعوت" کے صفحہ نمبر290 پر فرماتے ہیں: پنجاب (پاکستان) کے ایک محلّے میں ایک عجیب و غریب بدبُو (Bad-smell) محسوس ہونے لگی، عَلاقے والوں کی خوب جُستجو کے بعد کہیں جا کر بدبُو کا سُراغ مِلا، وہ بدبُو ایک بند گھر سے آرہی تھی۔ چُنانچِہ پولیس کو اِطّلاع دی گئی۔ جب پولیس والے لوگوں کی موجودگی میں تالا توڑ کر گھر کے اندر داخِل ہوئے تو یہ دیکھ کر سب کے رونگٹے کھڑے ہوگئے کہ وہاں چارپائی پر ایک جوان آدمی کی لاش پڑی تھی اور اس کے بعض حصّے گل سَڑ چکے تھے اور ان میں کیڑے رِینگ رہے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر بچّوں سمیت کئی افراد بے ہوش ہوگئے۔ تحقیق کرنے پر پتا چلا کہ یہ نوجوان محنت مزدوری کرنے کے لئے اِس عَلاقے میں آیا تھا، کرائے کے مکان میں رِہائش پذیر تھا اور بعض جُواریوں سے اس کی دوستی تھی۔ ایک دن یہ نوجوان اپنے دوستوں سے جُوے میں بَہُت ساری رقم جیت گیا، ہارے ہوئے جواری دوستوں نے ہاری ہوئی رقم لُوٹنے کے لئے اس کے گلے میں پھندا کَسا اور بجلی کے کرنٹ لگا لگا کر موت کے گھاٹ اُتار دیا، پھر اسے بے گوروکفن چھوڑ کر تالا لگا کر فرار ہوگئے۔ (نیکی کی دعوت، ص۲۹۰)

اے جُواری تُو جُوئے سے باز آ ورنہ پھنس جائے گا جس دن تُو مرا

تُو نشے سے باز آ مت پی شراب دو جہاں ہو جائیں گے ورنہ خراب
ہو گیا تجھ سے خدا ناراض اگر قبر سُن لے آگ سے جائیگی بھر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۱۳-۷۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بُری صحبت(Company) میں اُٹھنا بیٹھنا کس قدر ہلاکت وبربادی کا سبب اور بُری صحبت میں رہنے والے نادانوں کا کس قدر بھیانک اَنْجام ہوتا ہے۔بِلاشُبہ بُری صحبت انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی،بُرے لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا گویا آفتوں،بلاؤں اور مصیبتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔بسا اوقات یہی بُرے دوست اپنے فائدے کی خاطر اپنے ہی ساتھیوں کے جانی دشمن بن کر ان سے جینے کا حق چھین لیتے ہیں اور انتہائی اذیّت کے بعد موت کے گھاٹ اُتار دیتے ہیں اور یوں بُرے دوستوں کی صحبت میں رہنے والے معاشرے میں نشانِ عبرت بن جاتے ہیں۔ابھی ہم نے جواریوں کی صحبت میں رہنے والے شخص کی عبرت ناک موت کی حکایت سُنی،ہمیں چاہیے کہ بُرے دوستوں بالخصوص جواریوں کی صحبتِ بد سے دُور رہیں کہ جُوئے کی آفت میں مبتلا افراد اپنی محنت سے کمائی ہوئی ساری جمع پونجی لُٹانے کے ساتھ ساتھ کثیر نُقصانات کا سامنا کرتے ہیں،جیسا کہ

جُوئے کے دنیوی نقصانات

تفسیر صِراطُ الجنان جلد3 صفحہ 24 پر ہے کہ(1) جُوئے کی وجہ سے جُوئے بازوں میں بُغْض، عداوت اور دشمنی پیدا ہو جاتی ہے اور بسا اوقات قتل و غارت گری تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔(2) جُوئے بازی کی وجہ سے مالدار انسان لمحوں میں غُربت واَفلاس کا شکار ہو جاتا ہے،خُوشحال گھر بدحالی کا نظارہ پیش کرنے لگتے ہیں،اچھا خاصا آدمی کھانے پینے تک کا محتاج ہو کر رہ جاتا ہے،معاشرے میں اس کا بنا ہوا وقار ختم ہو جاتا ہے اور سماج میں اس کی کوئی قدر و قیمت اور عزّت باقی نہیں رہتی۔(3) جُوئے باز

نفع کے لالچ میں بکثرت قرض لینے اور کبھی کبھی سُودی قرض لینے پر بھی مجبور ہو جاتا ہے اور جب وہ قرض ادا نہیں کر پاتا یا اسے قرض نہیں ملتا تو وہ ڈاکہ زَنی اور چوری وغیرہ میں مُبتلا ہو جاتا ہے، حتّٰی کہ جُوئے باز چاروں جانب سے مصیبتوں میں ایسا گھر جاتا ہے کہ بالآخر وہ خودکشی کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے (صراط الجنان، ۳/۲۴)

آیئے! جُوئے کی مذمت پر مشتمل 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے اور عبرت حاصل کیجئے۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: جس نے نَرْدْ شِیْر (جُوئے کا ایک کھیل) کھیلا تو گویا اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبو دیا۔ (مسلم، کتاب الشعر، باب تحریم اللعب بالنردشیر، ص ۹۵۵، حدیث: ۲۲۶۰)

2. ارشاد فرمایا: جو شخص نرد کھیلتا ہے پھر نماز پڑھنے اُٹھتا ہے، اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو پیپ اور سُوّر کے خون سے وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے۔ (مسند امام احمد، احادیث رجال من اصحاب النبی، ۹/۵۰، حدیث: ۲۳۱۹۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں جُوئے اور جواریوں سے دُور رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور اچھے لوگوں کی صُحبت میں رہتے ہوئے اپنی زندگی نیکیوں میں بسر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مشہور کہاوت ہے کہ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ بس صحبت کا بھی کچھ ایسا ہی اثر ہوتا ہے کہ جیسی صحبت ویسا اثر کیونکہ اَلصُّحْبَۃُ مُؤَثِّرَۃٌ یعنی صحبت اپنا اثر رکھتی ہے۔ جس خوش نصیب کو اچھی صحبت نصیب ہو جائے تو اس کے تو وارے ہی نیارے ہو جاتے

ہیں کہ اچھی صُحبت کی برکت سے اس کے اندر بھی اچھی عادتوں کا ظہور ہونے لگتا ہے اور بُری عادتوں سے چھُٹکارا ملتا ہے، عمل کا جذبہ نصیب ہوتا ہے اور وہ مُعاشرے میں ایک مُنْفَرد مقام حاصل کرلیتا ہے، لیکن بدقسمتی سے اگر کسی کو مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ بُری صحبت مل جائے تو یوں سمجھئے کہ اس کی ہلاکت کے دن شروع ہوگئے، کیونکہ بُری صحبت کے اثرات انتہائی تباہ کُن ہوتے ہیں، نیک سیرت اور بھولے بھالے انسان کو بُری صحبت بُلندی سے پستی کی گہری کھائی میں گِرا دیتی ہے، بُرائیوں میں اضافے اور مُعاشرے کی تباہی و بربادی میں بُرے دوستوں کا ہی کردار ہوتا ہے، ان میں اُٹھنے بیٹھنے والا بھی ایک دن اِنہی کے رنگ میں رنگ جاتا اور مُعاشرے کے بگاڑ کا سبب بن جاتا ہے۔

کس سے دوستی کرنی چاہیے کس سے نہیں؟

امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایسی چیز میں نہ پڑو جو تمہارے لئے مُفید نہ ہو اور دشمن سے الگ رہو اور دوست سے بچتے رہو مگر جبکہ وہ امین ہو کہ امین کے برابر کوئی نہیں اور فاجر (گنہگار) کے ساتھ نہ رہو کہ وہ تمھیں فجور (گناہ) سکھائے گا اور اس کے سامنے راز کی بات نہ کہو اور اپنے کام میں ان سے مشورہ لو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں۔(شعب الایمان، باب في حفظ اللسان، فصل في فضل السكوت عما لا يعنيه، ۴/۲۵۷، حديث:۴۹۹۵)

امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا مولا علی مشکل کُشا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: فاجر (کُھلے عام گناہ کرنے والے) سے بھائی بندی نہ کرو کہ وہ اپنے فعل کو تمہارے لیے مُزَیَّن (بناسنوار کر پیش) کرے گا اور یہ چاہے گا کہ تم بھی اس جیسے ہو جاؤ اور اپنی بدترین خصلت کو اچھا کرکے دکھائے گا، تمہارے پاس اس کا آنا جانا عیب اور ننگ (باعثِ شرم) ہے اور احمق سے بھی بھائی چارہ نہ کرو کہ وہ اپنے آپ کو مشقت میں

ڈال دے گا اور تمہیں کچھ نفع نہیں پہنچائے گا اور کبھی یہ ہو سکتا ہے کہ تمہیں نفع پہنچانا چاہے گا مگر نقصان (Loss) پہنچادے گا، اس کی خاموشی بولنے سے بہتر ہے، اس کی دُوری نزدیکی سے بہتر ہے اور (اس کی) موت زندگی سے بہتر۔ کذّاب (جھوٹے شخص) سے بھی بھائی چارہ نہ کرو کہ اس کے ساتھ مُعاشرت تمہیں نفع نہ دے گی، تمہاری بات دوسروں تک پہنچائے گا اور دوسروں کی تمہارے پاس لائے گا اور اگر تم سچ بولو گے جب بھی وہ سچ نہیں بولے گا۔(تاریخ ابن عساکر، ۵۱۶/۴۲)

حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک کُتّے کو حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیچھے پیچھے چلتے دیکھا تو کہا: اے ابو یحییٰ! آپ کے ساتھ یہ؟ فرمایا: یہ (کُتّا) بُرے ہم نشیں سے بہتر ہے۔(معجم اوسط، ۱۹۲/۱، حدیث: ۶۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بُرا دوست دنیا و آخرت کیلئے کس قدر نقصان دہ ہوتا ہے۔ لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم بُرے لوگوں کے سائے سے بھی دُور رہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بُروں کی صحبت میں رہنے کی وجہ سے لوگ ہمارے مُتَعَلِّق بھی طرح طرح کی باتیں بنائیں اور ہمیں بھی بُرے اَلْقابات سے پُکاریں۔ آیئے! بُری صحبت کی ہلاکت خیزیوں سے بچنے کیلئے اس کی مذمت پر مشتمل 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں اور ان سے حاصل ہونے والے نصیحت کے مدنی پھول چنتے ہیں، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: بُرے ساتھی سے بچو کیونکہ وہ جہنّم کا ایک ٹکڑا ہے، اُس کی مَحَبَّت تمہیں فائدہ نہیں پہنچائے گی اور وہ تم سے اپنا وعدہ پورا نہیں کرے گا۔(فردوس الاخبار، ۲۲۴/۱، حدیث: ۱۵۷۳)
2. ارشاد فرمایا: بُرے ہم نشین سے بچو کہ تم اسی کے ساتھ پہچانے جاؤ گے۔(تاریخ ابن عساکر، الحسین بن جعفر بن محمد بن حمدان... الخ، ۴۶/۱۴)

3. ارشاد فرمایا: صبح اس حال میں کرو کہ تم عالِم ہو یا مُتَعَلِّم (طالبِ علم)(Student) یا عالم کی باتیں سننے والے، یا عالم سے مَحَبَّت کرنے والے اور پانچویں نہ ہونا کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔(کشف الخفاء، حدیث:۴۳۷، ۱/۱۳۴)

4. ارشاد فرمایا: اچھے اور بُرے ہم نشیں کی مثال مُشک کے اُٹھانے اور بھٹّی سُلگانے والے کی سی ہے مُشک والا تمہیں مُشک ویسے ہی دے گا یا تم اس سے خریدوگے، اور کچھ نہ سہی تو خوشبو تو آئے گی اور بھٹّی دھونکنے والا تمہارے کپڑے جلادے گا یا تم اس سے بدبو پاؤ گے۔(بخاری، کتاب البیوع، باب فی العطار وبیع المسک، ۲/۲۰، الحدیث: ۲۱۰۱)

حکیم الامت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کردہ حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: سُبۡحٰنَ اللہ(عَزَّوَجَلَّ)! کیسی پاکیزہ مثال ہے جس کے ذریعے سمجھایا گیا ہے کہ بُروں کی صحبت فائدہ اور اچھوں کی صحبت نُقصان کبھی نہیں دے سکتی، بھٹّی والے سے مُشک نہیں ملے گا گرمی اور دُھواں ہی ملے گا، مُشک والے سے نہ گرمی ملے نہ دھواں مُشک یا خوشبو ہی ملے گی۔(حدیثِ پاک کے اس حصے **"مُشک والا یا تو تجھے مُشک ویسے ہی دے گا یا تُو اس سے خرید لے گا، اور کچھ نہ سہی تو خوشبو تو آئے گی"** کی شرح میں مفتی صاحب فرماتے ہیں:) یہ اَدنیٰ نفع کا ذکر ہے، مشک خرید لینا یا اس کا مُفت ہی دے دینا اعلیٰ نفع ہے جس سے ہمیشہ فائدہ پہنچتا رہے گا اور صرف خوشبو پالینا اَدنیٰ نفع ہے۔ خیال رہے کہ ابُوجہل وغیرہ دشمنانِ رسول، حضور(صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پاس حاضر ہوئے ہی نہیں، وہاں حاضری مَحَبَّت سے حاصل ہوتی ہے۔(حدیثِ پاک کے اس حصے **"اور وہ دوسرا تیرے کپڑے جلادے گا یا تُو اس سے بدبو پائے گا"** کی وضاحت میں مفتی صاحب فرماتے ہیں:) اس فرمانِ عالی کا مقصد یہ ہے کہ حتَّی الْاِمکان بُری صحبت سے بچو کہ یہ دِین و دنیا برباد کردیتی ہے اور اچھی صحبت اختیار کرو کہ اس سے دِین و دُنیا

سنبھل جاتے ہیں۔ سانپ کی صحبت جان لیتی ہے، بُرے یار کی صحبت ایمان برباد کر دیتی ہے۔(مرآۃ المناجیح،۶/۵۹۱)

چَنگے بندے دی صُحبت یارو جیوَیں دُکان عطاراں سودا بھاوَیں مُل نہ لَیّے حُلّے آن ہزاراں

بُرے بندے دی صحبت یارو جیوَیں دُکان لوہاراں کپڑے بھاوَیں کُنج کُنج بَیّے چِنگاں پَین ہزاراں

یعنی اچھے شخص کی صحبت عطّار (عِطر فروش) کی دکان کی طرح ہے کہ جہاں سے آدمی کچھ نہ بھی خریدے تو اسے خوشبو تو آہی جاتی ہے اور بُرے شخص کی صحبت لوہار کی دکان کی مِثل ہے، جہاں اپنے کپڑوں کو جتنا بھی سمیٹ کر رکھیں، چِنگاریاں اُس تک پہنچ ہی جاتی ہیں۔

بُری صحبت بربادیِ ایمان کا سبب ہے

حضرت سَیِّدُنا علامہ محمد بن احمد ذہبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص شرابیوں کی صُحبت میں بیٹھتا تھا جب اُس کی موت کا وقت قریب آیا تو کسی نے کَلِمہ شریف کی تلقین کی تو کہنے لگا: تم بھی پیو اور مجھے بھی پلاؤ۔ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بِغیر کَلِمہ پڑھے مر گیا (جب شرابیوں کی صُحبت کا یہ حال ہے تو شراب پینے کا کیا وَبال ہو گا!) ایک شطرنج کھیلنے والے کو مرتے وقت کَلِمہ شریف کی تلقین کی گئی تو کہنے لگا: شَاھَکَ (یعنی تیرا بادشاہ) یہ کہنے کے بعد اُس کا دم نکل گیا۔(کتابُ الکبائر، ص۱۰۳ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اچھی صحبت اپنانے میں فائدہ ہی فائدہ ہے جبکہ بُروں کی صحبت اختیار کرنے میں دِین و دنیا کا سراسر نُقصان ہی نُقصان ہے کہ بُری صحبت انسان کے ایمان کو بھی برباد کر ڈالتی ہے، عموماً لوگ جان لیوا، خوفناک اور زہریلے جانوروں، کیڑے مکوڑوں اور وحشت ناک چیزوں سے توڑرتے ہیں اور ان سے بچنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور پُر خطر (Dangerous)

مقامات کے قریب سے بھی نہیں گزرتے، **مگر افسوس!** کہ ہلاکت و بربادی سے بھرپور بُری صحبتوں سے پیچھا چُھڑانا انتہائی دُشوار محسوس کیا جاتا ہے، آہ! بُری صحبت کی نحوست ایسی چھائی ہے کہ عبادت میں دل نہیں لگتا۔ لوگ اپنے اکثر کاموں میں خوب غور و فکر کرنے اور اپنا فائدہ دیکھنے کے بعد ہی کوئی قدم اٹھاتے ہیں، مگر کسی کی صحبت اختیار کرتے وقت اس بات کا ذرا بھی خیال نہیں کرتے کہ وہ ہمارے حق میں فائدے مند ثابت ہو گا بھی یا نہیں۔ بہر حال کسی کو دوست بنانے سے پہلے 112 مرتبہ غور کر لینا ضروری ہے تاکہ بعد میں کسی قسم کا پچھتاوا نہ ہو، پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِطُ** یعنی آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے اُسے یہ دیکھنا چاہئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔ (**مُسند امام احمد، ۳/۱۶۸، حدیث: ۸۰۳۴**)

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی سے دوستی کرنے سے پہلے اسے جانچ لو کہ **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) (اور) رسول (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا مُطیع (یعنی فرماں بردار) ہے یا نہیں، ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿**وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ** ﴿۱۱۹﴾﴾ (ترجمۂ کنز الایمان: اور سچوں کے ساتھ ہو۔ (پ ۱۱، **التوبة: ۱۱۹**)

صُوفیاء (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) فرماتے ہیں کہ **انسانی طبیعت** (Nature) میں "**اَخذ**" یعنی لے لینے کی خاصیَّت ہے۔ حَریص کی صحبت سے حرص، زاہد کی صُحبت سے زُہد و تقویٰ ملے گا۔

(مرآۃ المناجیح، ۶/۵۹۹)

ہو اَخلاق اچھا ہو کِردار سُتھرا مجھے مُتَّقِی تُو بنا یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ دوستی کے مُعاملے میں ہر کسی پر اندھا اعتماد نہ کریں اور نہ ہی ایسوں کی صحبت میں بیٹھیں کہ جن کا دامن پہلے ہی مختلف قسم کی بُرائیوں سے داغ دار ہو، کیونکہ طرح طرح کی بُرائیوں میں مبتلا رہنے والے لوگوں پر جب بُرا وقت آتا ہے تو ان سے تعلقات رکھنے والے بھی بسا اوقات اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔ آیئے! اس بات کو سمجھنے کیلئے ایک حکایت سنتے ہیں۔ چنانچہ

چوہے اور مینڈک کی دوستی

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف **"نیکی کی دعوت"** کے صفحہ نمبر 381 پر فرماتے ہیں کہ عارِف بِاللہ حضرت مولانا رُوم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بُری صُحبت کا نقصان سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں: اِتِّفاقاً ایک ندی کے کَنارے پر ایک چُوہے کی مینڈک سے ملاقات ہوگئی اور دونوں میں دوستی ہوگئی، چُوہے نے کہا کہ کبھی ملنے کو دل چاہے تو آپ پانی کی گہرائی (Depth) میں ہوتے ہیں جہاں آواز بھی نہیں پہنچ سکتی تو پھر آپ کو اِطّلاع کِس طرح ہو؟ آخِر طے یہ پایا کہ ایک تاگا (دھاگا) چُوہے کے پاؤں میں اور اِس کا دوسرا سِرا مینڈک کے پاؤں میں باندھ دیا جائے۔ وقتِ ضَرورت اِطّلاع کی ترکیب ہوجائے گی، چُنانچِہ ایسا ہی کیا گیا۔ ایک دن اچانک کوّے نے چُوہے پر جَھپٹّا مارا اور اس کو منہ میں لے کر اُڑا تو مینڈک بھی دھاگے میں بندھا ہونے کے سبب اِس کے ساتھ کھنچا کھنچا ہوا میں چلا جارہا تھا، مینڈک نے کہا کہ یہ چُوہے جیسے ناجِنس (یعنی نالائق) سے دوستی کی سزا ہے۔ معلوم ہوا، ناجِنسوں (نالائقوں) اور بُری بُری صُحبتوں کے سبب بہُت آفات پہنچتی ہیں۔

ہَمنشینِ نیک جُوئید اے مِہاں　　　اے فُغاں از یارِ ناجِنس اے فُغاں

(فریاد ہے! ناجِنس (یعنی نالائق) دوست سے فریاد ہے۔ اے دوستو! نیک ساتھی تلاش کرو)

(مثنوی، دفتر ششم ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۸۵ بتغیّر)

بدمذہبوں کی صحبت زہرِ قاتل ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بیوقوف لوگوں کی صحبت کہیں کا نہیں چھوڑتی بلکہ بسا اوقات ان کی نحوست **"ہم توڈُوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈُوبیں گے"** کے مصداق دوسروں کو بھی بربادی کے گہرے گڑھے میں دھکیل دیتے ہیں۔ یادرہے! جس طرح شرابیوں، جواریوں اور گناہوں میں ملوث رہنے والوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا باعثِ ہلاکت ہے، اسی طرح بدمذہبوں سے میل جول رکھنا، ان کی تقاریر سُننا، کتابیں پڑھنا، ان کی آڈیو(Audio) سُننا، ویڈیو(Video) دیکھنا، یا کسی دُوسرے کو شئیر (Share) کرنا، ان کے ساتھ کھانا پینا یا رشتے داری قائم کرلینا بھی ایمان کیلئے زہرِ قاتل اور دنیا و آخرت کی شدید تباہی وبربادی کا سبب ہے۔ **افسوس!** فی زمانہ بعض نادان بدمذہبوں سے تعلُّقات قائم کرتے اور یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ہمیں کوئی ہِلا نہیں سکتا، ہم بہت ہی مضبوط(Strong) ہیں، ہم نے ان سے تَعلُّق اس لئے قائم رکھا ہوا ہے تاکہ انہیں اپنے جیسا بنالیں، یونہی بعض نادان تسکینِ نفس کی خاطر بدمذہب عورتوں سے نکاح کرتے اور یوں کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے نکاح اس لئے کیا ہے تاکہ انہیں بھی اپنے رنگ میں رنگ لیں، اسی طرح کچھ نادان گھرانے ایسے بھی ہیں جو صرف دنیا کی اچھی تعلیم کی خاطر اپنے نونہالوں کو بدمذہب اُستادوں کے سپرد کردیتے ہیں اور بالآخر یہی بچے بڑے ہوکر بدمذہبی اختیار کرجاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس کلام سے عبرت حاصل کریں

، چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **غیر مذہب والیوں(یاوالوں)کی صحبت آگ ہے**، ذی علم(علم والے)، عاقل، بالغ مردوں کے مذہب (بھی)اس میں بگڑ گئے ہیں۔ عمران بن حطان رقاشی کا قصہ مشہور ہے، یہ تابعین کے زمانہ میں ایک بڑا مُحدِّث تھا، بد مذہب عورت (سے شادی کرکے اس) کی صحبت میں(رہ کر)مَعَاذَاللہ خود بد مذہب ہوگیا اور یہ دعویٰ کیا تھا کہ (اس سے شادی کر کے)اسے سُنّی کرنا چاہتا ہے۔ جب صحبت کی یہ حالت (کہ اتنا بڑا محدث گمراہ ہوگیا)تو(بدمذہب کو)استاد بنانا کس درجہ بدتر ہے کہ استاد کا اثر بہت عظیم اور نہایت جلد ہوتا ہے، تو غیر مذہب عورت (یامرد)کی سپردگی یاشاگردی میں اپنے بچوں کو وہی دے گا جو آپ (خودہی)دِین سے واسطہ نہیں رکھتا اور اپنے بچوں کے بددِین ہوجانے کی پروا نہیں رکھتا۔(صراط الجنان،۷/ ۲۰)

مجھے دیدے اِیمان پر اِستِقَامَت پئے سَیِّدِ مُحتَشَم یااِلٰہی
خُدایا بُرے خاتِمے سے بچانا پڑھوں کَلِمَہ جب نکلے دَم یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر صِراطُ الجنان جلد3 صفحہ 134 پر ہے کہ بد مذہبوں کی محفل میں جانا اور ان کی تقریر سُننا ناجائز و حرام اور اپنے آپ کو بد مذہبی و گمراہی پر پیش کرنے والا کام ہے۔ ان کی تقاریر آیاتِ قرآنیہ پر مشتمل ہوں خواہ احادیثِ مُبارَکہ پر، اچھی باتیں چننے کا زُعم(گُمان)رکھ کر بھی انہیں سُننا ہرگز جائز نہیں۔ عین ممکن بلکہ اکثر طور پر واقع ہے کہ گمراہ شخص اپنی تقریر میں قرآن وحدیث کی شرح ووضاحت کی آڑ میں ضرور کچھ باتیں اپنی بد مذہبی کی بھی ملا دیا کرتے ہیں اور قوی خدشہ بلکہ وقوع کا مُشاہدہ ہے کہ وہ باتیں تقریر سننے والے کے ذہن میں راسخ ہو کر

دل میں گھر کر جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گمراہ و بے دِین کی تقریر و گفتگو سننے والا عموماً خود بھی گمراہ ہو جاتا ہے۔ ہمارے اَسلاف اپنے ایمان کے بارے میں بے حد محتاط ہوا کرتے تھے، لہٰذا باوجود یہ کہ وہ عقیدے میں انتہائی مُتَصَلِّب (پختہ) ہوتے پھر بھی وہ کسی بدمذہب کی بات سننا ہرگز گوارا نہ فرماتے تھے، اگرچہ وہ سو بار یقین دہانی کراتا کہ میں صرف قرآن و حدیث بیان کروں گا۔ چنانچہ

آدھا لفظ بھی نہ سنا

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس بارے میں اَسلاف کا عمل نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (حضرت) سَیِّدُنا سعید بن جُبَیْر شاگردِ عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو راستہ میں ایک بدمذہب ملا۔ کہا، کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا: میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی ایک کلمہ۔ (آپ نے) اپنا انگوٹھا چھنگلیا کے سرے پر رکھ کر فرمایا: "وَلَا نِصْفَ كَلِمَةٍ" (یعنی) آدھا لفظ بھی نہیں۔ لوگوں نے عرض کی، اس کا کیا سبب ہے؟ فرمایا: یہ ان میں سے ہے یعنی گمراہوں میں سے ہے۔

سَیِّدُنا امام ابنِ سیرین کی بدمذہبوں سے نفرت

(اسی طرح) امام محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس دو بدمذہب آئے۔ عرض کی، کچھ آیاتِ کلام اللہ آپ کو سنائیں! فرمایا: میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی کچھ احادیثِ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنائیں! فرمایا، میں سننا نہیں چاہتا۔ انہوں نے اصرار کیا۔ فرمایا: تم دونوں اٹھ جاؤ یا میں اٹھ جاتا ہوں۔ آخر وہ خائب و خاسر چلے گئے۔ لوگوں نے عرض کی: اے امام! آپ کا کیا حرج تھا اگر وہ کچھ آیتیں یا حدیثیں سناتے؟ فرمایا: میں نے خوف کیا کہ وہ آیات و احادیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویل لگائیں اور وہ میرے دل میں رہ جائے تو میں ہلاک ہو جاؤں۔

(اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ واقعات نقل کرنے کے بعد) پھر فرمایا: آئمہ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کو تو یہ خوف اور اب عوام کو یہ جُرأت ہے **وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ**۔ دیکھو! امان کی راہ وہی ہے جو تمہیں تمہارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بتائی، **"اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَایُضِلُّوْنَکُمْ وَلَایَفْتِنُوْنَکُمْ"** ان (بدمذہبوں) سے دُور رہو اور انھیں اپنے سے دُور کرو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ دیکھو! نجات کی راہ وہی ہے جو تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ نے بتائی:

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾ (پ۷، الانعام: ۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

بُھولے سے ان میں سے کسی کے پاس بیٹھ گئے ہو تو یاد آنے پر فوراً کھڑے ہوجاؤ۔

(فتاویٰ رضویہ، ۱۵/ ۱۰۷، ۱۰۶ ملخصاً)۔(صراط الجنان، ۳/ ۱۳۴)

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۱۵)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدرسۃ المدینہ بالغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بُری صحبت اپنے اندر کس قدر ہلاکت خیزیوں کو لئے ہوتی ہے کہ جو بڑوں بڑوں کو راہِ حق سے بھٹکا دیتی ہے، لہٰذا سمجھدار شخص کو چاہئے کہ وہ دِینی و دُنیوی عُلوم و فُنون کی ڈِگریاں حاصل کرلینے اور ان میں ماہر ہونے کے باوجود بھی اپنے نفس پر اعتماد (Trust) نہ کرے اور ہمیشہ بدمذہبوں اور بُرے لوگوں کی صحبت سے دُور بھاگے اور ہمیشہ اچھوں ہی کی صحبت اپنائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اچھوں کی صحبت پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، لہٰذا ہمیں بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مدنی کاموں میں مشغول رہنا چاہئے۔ 12 مَدَنی

کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مدرسۃُ المدینہ بالغان"** میں پڑھنا یا پڑھانا بھی ہے۔

❀ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے دُرست قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذریعہ ہے ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیسّر آتی ہے۔ ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے سُننے کی سعادت ملتی ہے ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے علمِ دین کی دَولت نصیب ہوتی ہے ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب میسّر آتا ہے ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے مدنی انعامات پر عمل کا جذبہ ملتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُرائیوں میں مبتلا افراد جب دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہ کر مدرسۃ المدینہ بالغان میں قرآنِ کریم سیکھنے آتے ہیں اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حصہ لیتے ہیں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان پر مدنی رنگ چڑھتا جاتا ہے۔ آیئے! اس کی ایک ایمان افروز مدنی بہار ملاحظہ کیجئے اور جھومئے، چنانچہ

بدنگاہی کی عادت سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے اور بدنگاہی کرنے کا عادی تھا جبکہ نمازوں کی پابندی کا بھی ذہن نہ تھا۔ اتفاق سے ایک مرتبہ میری ملاقات سفید لباس زیبِ تن کیے سبز سبز عمامہ سجائے ایک اسلامی بھائی سے ہوئی، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں شرکت کی دعوت دی، میں نے دعوت قبول کرتے ہوئے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں

پڑھنا شروع کر دیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی برکت سے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت میرا معمول بن گیا، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مرید بھی ہو گیا۔ نمازی اور مسجد میں درس دینے والا بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب میں فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کو چھوڑ چکا ہوں اور اپنے گھر والوں پر بھی انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں بھی نمازی بنانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سِکھا مدنی ماحول
بُری صحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آ کے پا مدنی ماحول
سَنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سَدا مدنی ماحول
گر آئے شرابی مٹے ہر خرابی چڑھائے گا ایسا نشہ مدنی ماحول
دعا ہے یہ تجھ سے دل ایسا لگا دے نہ چُھوٹے کبھی بھی خدا مدنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶تا۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُری صحبت میں چاہے بڑا مُبتلا ہو یا چھوٹا اسے اس کے نُقصانات ضرور پہنچتے ہیں، مگر بڑوں کے مُقابلے میں بچوں کے حق میں بُری صحبت انتہائی خطرناک ثابت ہوتی ہے کیونکہ انہیں کم عُمری میں اچھے بُرے کی تمیز نہیں ہوتی، اگر بچپن ہی سے ان کی مدنی تربیت نہ کی جائے تو یہ بڑے ہو کر آوارہ، ضِدّی، سُود خور، رِشوت خور، بدمذہب، بے نمازی، جُواری، شرابی، بے حیا، فیشن پرست، فلمیں ڈراموں کے شیدائی، ماں باپ کے نافرمان اور نہ جانے کیسی کیسی بُری خصلتوں کے

عادی بن جاتے ہیں اور والدین و خاندان کا نام بدنام کرتے ہیں۔ لہٰذا والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کی بہتر تعلیم کے ساتھ ساتھ مدنی تَربِیَت کیلئے بھی وقت نکالیں اور وقتاً فوقتاً انہیں اچھی صحبت کے فوائد اور بُرے دوستوں کی صحبت کے نُقصانات بتا کر ان کی دنیا و آخرت سنوارنے اور انہیں مُعاشرے کا مُعزز فرد بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ جیسا کہ ایک سمجھدار باپ کو جب اپنے بچے کے بُری صحبت میں مبتلا ہونے کا علم ہوا تو اس نے لاپروائی کا مُظاہرہ کرنے کے بجائے اسے کس طرح سمجھانے کی کوشش کی۔ آیئے! اس سے مُتَعَلِّق ایک حکایت سنئے اور نصیحت کے مدنی پھول چُن کر عمل کی کوشش بھی کیجئے ، چنانچہ

بُری صحبت کا اثر

نیک گھرانے کا ایک مَدَنی مُنّا بُرے دوستوں کی صحبت میں اُٹھنے بیٹھنے لگا۔ اس کے والد صاحب کو یہ بات پتا چلی تو انہوں نے اُسے سمجھایا کہ بُروں کی صحبت تمہیں بھی کہیں بُرا نہ بنادے۔ اس نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ابو جان! آپ فکر نہ کیجئے میں ان جیسا نہیں بنوں گا۔ والد محترم نے اپنے بیٹے کو عملی طور پر سمجھانے کا ارادہ کرلیا اور ایک دن گھر میں بہت سارے آلو بخارے (Prunes) لے آئے، اس میں کچھ آلو بخارے گھر والوں نے کھالئے، جب باقی آلو بخارے رکھنے لگے تو بیٹے نے کہا: ابو جان! ان میں ایک گلا سڑا آلو بخارا بھی ہے اسے نکال دیجئے، والد صاحب بولے: ابھی رہنے دو، کل دیکھیں گے۔ دوسرے دن جب باپ بیٹے نے آلو بخارے دیکھے تو گلے سڑے آلو بخارے کے قریب والے آلو بخارے بھی خراب ہو چکے تھے۔ اب والد صاحب نے بیٹے کو سمجھایا: دیکھا بیٹا! صحبت کا کتنا اثر ہوتا ہے! ایک سڑے ہوئے آلو بخارے کی صحبت سے دوسرے اچھے والے آلو بخارے بھی خراب ہو گئے!

مدنی مُنّے کی سمجھ میں آگیا اور اس نے بُرے دوستوں کی صحبت میں بیٹھنے سے توبہ کرلی۔

(دودھ پیتا مدنی منا، ص ۲۷ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ایک عقلمند باپ نے اپنے مدنی مُنّے کو بُری صحبت سے روکنے کا کیسا پیارا طریقہ اختیار کیا کہ اس نے ایک ننھے ذِہن کے مُطابق عام سی مثال کے ذریعے اسے بُری صحبت کے نُقصان سے آگاہ کیا تو بیٹے نے بھی بآسانی اپنے باپ کی بات یہ سوچ کر قبول کرلی کہ جس طرح ان گلے سڑے آلو بخاروں کے درمیان رہ کر اچھے آلو بخارے بھی خراب ہوگئے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ بُرے دوستوں کی صحبت کی نحوست کے سبب میں بھی ان جیسا بن جاؤں! غور کیجئے کہ ایک طرف تو ایسے خوش نصیب والدین کا شاندار کردار ہمارے سامنے ہے جبکہ دوسری جانب ہمارے معاشرے میں ایسے نادان بھی ہیں جو اپنی اولاد کو اچھی صحبت میں بیٹھنے کی ترغیب دِلانا تو دُور کی بات ہے، اچھی صحبت میں بیٹھنے سے ہی روکتے ہیں، پھر بسا اوقات یہی اولاد جب بُری صحبت کا شکار ہو کر بِگڑ جاتی ہے تو والدین اپنے کئے پر کفِ افسوس ملتے رہ جاتے ہیں (یعنی پچھتا رہے ہوتے ہیں) مگر **"اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت۔"** لہٰذا پھر لاکھ کوششوں کے باوجود بھی ایسی اولاد راہِ راست پر نہیں آتی، چنانچہ

مَدَنی قافلے سے روکنے کا نقصان

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"فیضانِ سنت"** کے صفحہ نمبر 61 پر فرماتے ہیں کہ

مدینۃُ الْاَولیاء احمد آباد شریف (ہند) کے ایک عاشقِ رسول نے ایک نوجوان پر اِنفرادی کوشش

کر کے اُس کو مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے آمادہ کرلیا، مگر والِد صاحِب نے دُنیوی تعلیم میں رُکاوٹ کے خوف سے اُخرَوی تعلیم کے سفر (Travel) سے روک دیا۔ بے چارے کو عاشِقانِ رسول کی صُحبت ملتے ملتے رَہ گئی، نتیجۃً وہ بُرے دوستوں کے ہتھے چڑھ گیا اور شرابی بن گیا۔ اب اس کے والِد صاحِب کو اپنی غلطی کا اِحساس ہوا، اُس نے اُسی عاشقِ رسول کو درخواست کی، اِس کو مدنی قافِلے میں لے جاؤ کہ کہیں اس کی شراب کی لَت چھوٹے۔ اُس نوجوان پر دوبارہ اِنفِرادی کوشِش کی گئی مگر چُونکہ پانی سر سے اونچا ہو چکا تھا یعنی بے چارہ بہُت زیادہ بگڑ چکا تھا لہٰذا کسی صورت مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے آمادہ نہ ہوا۔

اسی طرح شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو آپ کی بڑی بہن نے بتایا کہ ایک اسلامی بہن نے رو رو کر دعا کیلئے کہا ہے کہ میرے بیٹے کی اصلاح کیلئے دعا کریں، ہائے! ہائے! میں نے خود ہی اُس کو برباد کیا ہے، اس کو دعوتِ اسلامی کے مدرَسۃُ المدینہ میں حفظ کیلئے داخل تو کروادیا مگر بے چارہ جو سنّتیں وغیرہ سیکھ کر آتا وہ گھر میں بیان کر دیتا تو گھر والے اُس کا مذاق اُڑاتے۔ آخِر اُس کا دل ٹوٹ گیا اور اُس نے مدرَسۃُ المدینہ میں جانا چھوڑ دیا۔ اب بُرے دوستوں کی صحبت میں رَہ کر آوارہ ہو گیا ہے، اِتّفاق سے مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مل گیا ہے اب میں سخت پچھتا رہی ہوں، ہائے میرا کیا بنے گا!

صحبتِ صالِح تُرا صالح کُنند　　　صحبتِ طالح تُرا طالح کُنند

(یعنی اچھّوں کی صحبت تجھے اچھّا بنادے گی اور بُرے کی صحبت تجھے بُرا بنادے گی)

کتاب "اچھے ماحول کی برکتیں" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جو والدین اپنے بچوں کو اچھی صحبت کی برکتوں سے محروم رکھتے ہیں تو انہیں اپنے کئے پر کس قدر حسرت و ندامت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اگر والدین اپنے آپ کو

مدنی ماحول سے وابستہ رکھیں اور اپنے بچوں کی مدنی تَرْبِیَت کریں تو یہ اولاد نہ صرف دُنیامیں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گی بلکہ نجاتِ آخرت کاذریعہ بھی بن سکتی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ نے اچھی صحبتوں کا فیضان عام کرنے اور بُری صحبتوں کے وبال سے اُمّت کو بچانے کیلئے 50 صفحات پر مشتمل کتاب **"اچھے ماحول کی برکتیں"** شائع کی ہے۔اس کتاب میں آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ طیبہ اور بُزرگانِ دِین کے اقوال کی روشنی میں اچھے،بُرے ماحول کی پہچان،اچھے ماحول کے فوائد اور بُرے ماحول کے نُقصانات بیان کئے گئے ہیں ۔ مکتبۃُ المدینہ سے اس کتاب کو ہدیۃً حاصل کرکے خود بھی مطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیے۔دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے،ڈاؤن لوڈ(Download)اور پرنٹ آؤٹ(Print Out)بھی کیاجاسکتاہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تِل کو اگر گلاب کے پُھول میں رکھ دیا جائے تو اس کی صُحبت میں رَہ کر وہ بھی گلابی ہوجاتاہے،اسی طرح اچھے لوگوں کی صحبت میں اُٹھنے بیٹھنے والا بھی دن بدن ان کے رنگ میں رنگتا چلا جاتاہے۔جو خُوش نصیب لوگ خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دولت سے مالا مال ہوں،محبتِ صحابہ و اہلبیت کی دولت سے سرشار ہوں،سرتاپا سُنّتوں کی چلتی پھرتی تصویر ہوں،جن کی صحبت کی برکت سے عمل کا جذبہ بڑھتاہو،گناہوں سے نفرت اور فکرِ آخرت نصیب ہوتی ہو تو ایسوں کا فیضان پانے والا بھلاکس طرح برکتوں سے محروم رہ سکتاہے۔

حضرت سَیِّدُنا مصلح الدِّین سعدی شیرازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اچھی صحبت کی اہمیت کو نہایت خوب صورت انداز میں بیان فرمایاہے چنانچہ آپ گلستانِ سعدی میں فرماتے ہیں،جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے:یعنی ایک روز خوشبو والی مٹی حَمّام میں مجھے ایک دوست کے ہاتھوں سے ملی،میں نے اُس مٹی سے کہا

کہ تو مُشک ہے یا عنبر ! تیری دلکش خوشبو نے مجھے مَسْت و بے خود کر دیا ہے (یہ سن کر مٹی نے کہا) میں تو حقیر (یعنی ادنیٰ سی) مٹی تھی لیکن ایک مُدّت تک میں پھولوں کی صحبت میں رہی پس ہم نشین کے جمال نے مجھ میں اثر کیا (کہ میں خوشبو دار ہو گئی) ورنہ میں تو وہی خاک و مٹی ہوں جو پہلے تھی۔ (گلستان سعدی ص ۴)

اچھی صحبت کی برکات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس قدر ممکن ہو نیک لوگوں کی صحبت سے وابستہ رہیں کہ اچھوں کی صحبت انسان تو انسان اگر کسی جانور کو بھی نصیب ہو جائے تو پھر وہ عام جانور نہیں رہتا بلکہ اس کی صحبت ونسبت کی برکت سے اس کی شان وشوکت اور اہمیّت و رِفعت کئی گُنا بڑھ جاتی ہے، جیسے اَصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے کُتّے ہی کو لے لیجئے کہ جو پہلے ایک عام سا کُتّا تھا مگر اسے اَصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے محبت و اُلفت ہو گئی تھی لہٰذا وہ ان اللہ والوں کی مَحَبَّت میں اُن کا رفیق، شریکِ سفر اور محافظ بن گیا، اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کی صحبت کی برکتیں تو کیا نصیب ہوئیں، اس کی تو قسمت ہی چمک اُٹھی اور اس کا مقام و مرتبہ اتنا بلند ہو گیا کہ ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں اپنے مقبول بندوں یعنی اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے ساتھ ساتھ اس کا بھی ذکر فرمایا، چُنانچہ پارہ 15 سُوْرَۃُ الْکَھف کی آیت نمبر 18 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ ؕ ترجَمۂ کنز الایمان: اور اُن کا کُتّا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر۔ (پ ۱۵، الکھف: ۱۸)

حضرت سَیِّدُنا اِمام ابوعبدُ اللہ محمد بن اَحمد قرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب نیک بندوں اور اولیائے کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام کی صحبت میں رہنے کی برکت سے ایک کُتّا اتنا بلند مقام پا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکرِ خیر قرآنِ پاک میں فرمایا تو اس مسلمان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو اولیائے کرام

اور نیک بندوں سے مَحبَّت کرنے والا اور ان کی صحبت سے فیضیاب ہونے والا ہے بلکہ اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے تسلّی ہے جو کسی بلند مقام پر فائز نہیں۔[1] یعنی ان کیلئے تسلّی ہے کہ وہ اپنی اس محبت و عقیدت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کامیاب ہوں گے۔[2]

مدنی چینل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ انسان ہو یا جانور اچھی صحبت سے فیضیاب ہونے والا کوئی بھی محروم نہیں رہتا بلکہ اس پر ربّ عَزَّوَجَلَّ کا خاص فضل و احسان ہوتا ہے اور اس کا بیڑا پار ہو جاتا ہے۔ اس پُرفتن دَور میں اچھی صحبت پانے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی ماحول میں عاشقانِ رسول کی صحبت سے بہت سے بگڑے ہوئے لوگوں کی اصلاح کا سامان ہو چکا ہے اور توبہ کے بعد اس مدنی مقصد کے تحت زندگی بسر کر رہے ہیں **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ"** لہٰذا ہم سب بھی اس مدنی مقصد پر عمل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی پوری دنیا میں خدمتِ دین کے 104 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروفِ عمل ہے، انہی میں سے ایک شعبہ **"مدنی چینل"** بھی ہے۔ دورِ حاضر میں میڈیا ذہن سازی و کردار سازی میں ایک کارگر ہتھیار کا کام کر رہا ہے، بہت سے لوگ اس کا غلط استعمال (Misuse) کرنے لگے، جس کی وجہ سے بالخصوص نوجوان نسل ان بُرے اثرات و افکار کی لپیٹ میں آتی جا رہی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه اور دعوتِ اسلامی کی

1 . . . تفسیر قرطبی، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۸، الجزء۱۰، ۵/۲۶۹
2 . . . صراطُ الجِنان، پ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ: ۱۸، ۵/ ۵۵۰

مرکزی مجلسِ شوریٰ نے بڑی شدّت سے محسوس کیا کہ مسلمانوں کے گھروں سے T.V نکلوانا قریب بہ ناممکن ہے، بس ایک ہی صورت نظر آئی اور وہ یہ کہ جس طرح دریا میں طُغیانی آتی ہے تو اُس کا رُخ کھیتوں وغیرہ کی طرف موڑ دیا جاتا ہے تاکہ کھیت بھی سیر اب ہوں اور آبادیوں کو بھی ہلاکت سے بچایا جاسکے، عین اِسی طرح T.V ہی کے ذَرِیعے مسلمانوں کے گھروں میں داخِل ہو کر اُن کو غفلت کی نیند سے بیدار کیا جائے۔ جب اِس شُعبے کے مُتَعَلِّق معلومات حاصل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ اپنا T.V چینل کھول کر فلموں ڈِراموں، گانوں، باجوں، موسیقی کی دُھنوں اور عورتوں کی نمائشوں سے بچتے ہوئے 100 فیصدی اسلامی مَواد فراہم کرنا ممکن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ نے خوب جِدّ وجَہد کر کے رَمضانُ المبارَک ۱۴۲۹ھ بمطابق ستمبر 2008ء سے مدنی چینل کے ذَرِیعے گھر گھر سُنّتوں کا پیغام عام کرنا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کے حیرت انگیز مدنی نتائج آنے لگے۔

مَدَنی چینل کی مُہِم ہے نفس وشیطاں کے خلاف   جو بھی دیکھے گا کرے گا اِنْ شَآءَ اللہ اِعتراف
نَفْسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار   شرمِ عصیاں کے سبب ہوگا گنہگار اَشکبار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی اپنے اہلِ خانہ، رشتہ داروں اور دوستوں کو مدنی چینل دیکھنے کی ترغیب دلایئے، گناہوں بھرے چینل دیکھنے سے خود بھی بچئے اور دوسروں کو بھی بچایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی چینل پر معاشرے میں پائی جانے والی ان تمام بُرائیوں کی نشاندہی کی جاتی ہے جو دُنیاوی نُقصان کے ساتھ ساتھ بروزِ قِیامت بھی ذِلّت ورُسوائی کا باعث بنیں گی۔ ہم بھی نِیَّت کرتے ہیں کہ آج کے بعد گناہوں بھرے چینلز نہیں دیکھیں گے اور نہ گُناہوں کے قریب جائیں گے بلکہ خالص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضاو خُوشنودی کیلئے خوب خوب نیکیاں کریں گے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی نِیَّت پر ثابت قدم رہتے ہوئے عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سنا کہ

- بُری صحبت میں بیٹھنے والا معاشرے میں نشانِ عبرت بن جاتا ہے،
- بُری صحبت میں بیٹھنے والا ہمیشہ نقصان ہی اٹھاتا ہے۔
- بدمذہبوں کی صحبت ایمان کے لئے زہرِ قاتل ہے۔
- جبکہ اچھوں کی صحبت میں دنیا و آخرت کی بہتری ہے
- والدین کی ذمہ داری ہے کہ اولاد کو اچھی صحبت فراہم کریں
- بُری صحبت سے بچنے کے نقصانات سے آگاہ کریں۔
- نیک لوگوں کی صحبت کی برکت سے انسان تو انسان جانور بھی محروم نہیں رہتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نیک بندوں کے صدقے ہمیں بھی اچھی صحبت نصیب فرمائے اور بُری صحبت سے بچتے ہوئے دوسروں کو بچانے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت ، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی

اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا　　جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں:

❀ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ❀ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چلّا چلّا کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❀ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یاناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ❀ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سنت سے ثابت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ❀ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے۔[1] اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب "**بہارِ شریعت**" حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب "**سنّتیں اور آداب**"، اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل "**101 مدنی پھول**" اور "**163 مدنی پھول**" مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔ سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کا کرتا رہوں پروردگار سنتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۱۲۷

2... کتابُ الصَّمْت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ۷/۲۰۴ حدیث: ۳۲۵

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا نُوۡرَ اللہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔**یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں ،البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ "**شامی**" میں ہے:"اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے تو اِعتکاف کی نیّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُاللہ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)"۔

دُرُود شریف کی فضیلت

محبوبِ خدائے توّاب، نُبُوَّت کے آفتاب، جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشگوار ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت دی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اِس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، کہتا ہے: فُلاں بن فُلاں نے آپ پر اِس وقت دُرودِ پاک پڑھا ہے۔

(مسندبزار، ۲۵۵/۴، حدیث:۱۴۲۵)

گرنے کو ہوں روک لو غوطہ لگے ہاتھ دو ایسوں پہ ایسی عطا تم پہ کروروں درود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۱)

مختصر وضاحت:

اے میرے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ! آپ نے جہاں اتنے احسانات فرمائے وہیں ایک کرم اور فرما دیجئے کہ ہمیں گناہوں کے سمندر میں ڈُوبنے سے بچالیجئے اور ہم جیسوں پہ کرم فرمانا بھی آپ ہی کا کام ہے میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ! آپ پر کروڑوں بار درود ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ،

1…معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث:۵۹۴۲

اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَنحُوس کون؟

ایک بادشاہ اور اس کے ساتھی شکار کی غرض سے جنگل (Forest) کی جانب چلے جا رہے تھے۔ صبح کے سنّاٹے میں گھوڑوں کی ٹاپیں صاف سنائی دے رہی تھیں جنہیں سنتے ہی اکثر راہگیر راستے سے ہٹ جاتے تھے کیونکہ بادشاہ سلامت شکار پر جاتے ہوئے کسی کا راستے میں آنا پسند نہیں کرتے تھے۔ بادشاہ اور اس کے ساتھیوں کی سواری بڑی شان و شوکت سے شہر سے گزر رہی تھی، جونہی بادشاہ شہر کی فَصِیل (چار دیواری) کے قریب پہنچا اس کی نگاہ سامنے آتے ہوئے ایک آنکھ والے شخص پر پڑی جو راستے سے ہٹنے کے بجائے بڑی بے نیازی سے چلا آ رہا تھا۔ اسے سامنے آتا ہوا دیکھ کر بادشاہ غصّے سے چیخا: ”اُف! یہ تو انتہائی بد شگونی ہے۔ کیا اس بد بخت کانے (یعنی ایک آنکھ والے) شخص کو عِلْم نہیں تھا کہ جب بادشاہ کی سواری گزر رہی ہو تو راستہ چھوڑ دیا جاتا ہے، لیکن اس منحوس یک چشم (یعنی ایک آنکھ والے) نے تو ہمارا راستہ کاٹ کر انتہائی نُحوست کا ثبوت دیا ہے۔“ بادشاہ سپاہیوں کی جانب مُڑا اور غصے سے چیخا: ”ہم حکم دیتے ہیں کہ اس ایک آنکھ والے شخص کو ان سُتونوں سے باندھ دیا جائے اور ہمارے لَوٹنے تک یہ شخص یہیں بندھا رہے گا۔ ہم واپسی پر اس کی سزا تجویز کریں گے۔“ سپاہیوں (Guards) نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور اس شخص کو ستونوں سے باندھ دیا گیا۔ بادشاہ اور اس کے ساتھی گرد اُڑاتے جنگل کی جانب روانہ ہوگئے۔ بادشاہ کے خدشات کے برعکس اس روز بادشاہ کا شکار بڑا کامیاب رہا۔ بادشاہ نے اپنی

پسند کے جانوروں اور پرندوں کا شکار کیا۔ بادشاہ بہت خوش تھا کیونکہ آج اس کا ایک نشانہ بھی نہیں چُوکا بلکہ جس جانور پر نگاہ رکھی اسے حاصل کرلیا۔ وزیر نے جانوروں اور پرندوں کو گنتے ہوئے کہا: ”واہ! آج تو آپ کا شکار بہت خوب رہا، کیا نگاہ تھی اور کیا نشانہ!“ اسی طرح تمام ساتھی بھی بادشاہ کی تعریف میں مصروف تھے، جب شام ڈھلے بادشاہ شہر کے قریب پہنچا تو اس شخص کو رسیوں میں جکڑا ہوا پایا۔ بادشاہ کی سواری کے ساتھ ساتھ جانوروں اور پرندوں سے بھرا چھکڑا بھی چلا آرہا تھا جسے دیکھ کر بادشاہ اور اس کے ساتھی خوشی سے پھُولے نہ سَمارہے تھے۔ بھرا ہوا چھکڑا دیکھ کر وہ شخص زور دار آواز میں بادشاہ سے مخاطب ہوا: کہیے بادشاہ سلامت! ہم دونوں میں سے کون منحوس ہے، میں یا آپ؟ یہ سنتے ہی بادشاہ کے سپاہی اس شخص کے سر پر تلوار تان کر کھڑے ہوگئے لیکن بادشاہ نے انہیں ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔ وہ شخص بِلاخوف پھر مخاطب ہوا: کہیے بادشاہ سلامت! ہم میں سے کون منحوس ہے ”میں یا آپ؟“ میں نے آپ کو دیکھا تو میں رسیوں میں بندھ کر چِلچِلاتی دھوپ میں دن بھر جلتا رہا جب کہ مجھے دیکھنے پر آپ کو آج خوب شکار ہاتھ آیا۔ یہ سُن کر بادشاہ نادِم ہوا اور اس شخص کو فوراً آزاد کردیا اور بہت سے اِنعام واِکرام سے بھی نوازا۔ (بدشگونی، ص۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے وہمی بادشاہ نے تو ایک آنکھ والے شخص کو منحوس جان کر اسے کڑی دُھوپ میں پورا دن قید رکھنے کی سزا دی مگر پھر بھی اسے شکار میں پہلے سے کہیں زیادہ کامیابی حاصل ہوئی۔ اس حکایت سے تو ان کے وہم کی مکمل کاٹ ہوگئی جو کسی انسان، جانور یا کسی دن مہینے کو محض اپنے وہم کی بنیاد پر منحوس خیال کرتے ہیں حالانکہ شریعت میں اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ یاد رکھئے! جو شخص وہم کی آفت میں مبتلا ہوجاتا ہے تو اسے ہر چیز منحوس محسوس ہونے لگتی ہے، حتّٰی کہ وہمی شخص کم

عقل لوگوں کی باتوں میں آکر غلط فیصلے کر کے نہ صرف خود آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے بلکہ دیگر لوگوں کیلئے بھی وبالِ جان بن کر رہ جاتا ہے۔ کسی مسلمان کے **مَنْحُوس ہونے کا خیال** نفرت کے وبال میں ڈال سکتا ہے۔ مَنْحُوس ہونے کا وہم شیطان (Satan) کا وہ ہتھیار ہے جو مسلمانوں کو باہم **دست و گریبان** کراتا، لڑائی، جھگڑے کرواکر چین و سکون کی بر بادی کا سبب بن جاتا ہے۔ یہ بات اچھی طرح ذِہن نشین کر لیجئے کہ کسی شخص، جگہ، چیز یا وَقْت کو منحوس جاننے کا اسلام میں کوئی تصوُّر نہیں یہ محض وہمی خیالات ہوتے ہیں۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اسی نوعیت کا سُوال کیا گیا کہ ایک شخص کے متعلق مشہور ہے اگر صبح اس کی مَنحُوس صُورَت دیکھ لی جائے یا کہیں کام کو جاتے ہوئے یہ سامنے آجائے تو ضَرور کچھ نہ کچھ دِقّت اور پریشانی اُٹھانی پڑے گی اور چاہے کیسا ہی یقینی طور پر کام ہو جانے کا وُثُوق (اِعتماد اور بھروسا) ہو لیکن ان کا خیال ہے کہ کچھ نہ کچھ ضَرور رُکاوٹ اور پریشانی ہو گی چنانچہ اُن لوگوں کو ان کے خیال کے مناسب ہر بار تجربہ (Experience) ہوتا رہتا ہے اور وہ لوگ برابر اِس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ اگر کہیں جاتے ہوئے اس سے سامنا ہو جائے تو اپنے مکان پر واپس آجاتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد یہ معلوم کر کے کہ وہ منحوس سامنے تو نہیں ہے! پھر اپنے کام کے لئے جاتے ہیں۔ اب سُوال یہ ہے کہ ان لوگوں کا یہ عقیدہ اور طرزِ عمل کیسا ہے؟ کوئی قباحتِ شرعیہ (شرعی خرابی) تو نہیں؟

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب ارشاد فرمایا: شرعِ مطہر (پاکیزہ شریعت) میں اس کی کچھ اصل (حقیقت) نہیں، لوگوں کا وہم سامنے آتا ہے۔ شریعت میں حکم ہے: **اِذَا تَطَیَّرْتُمْ فَامْضُوْا** یعنی جب کوئی شگونِ بد گمان میں آئے تو اس پر عمل نہ کرو۔ وہ طریقہ محض ہندوانہ ہے مسلمانوں کو ایسی جگہ چاہیے کہ

''اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ ،وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ، وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ''[1] پڑھ لے اور اپنے رب (عَزَّوَجَلَّ) پر بھروسا کرکے اپنے کام کو چلا جائے، ہرگز نہ رُکے، نہ واپس آئے۔ وَاللہُ تعالٰی اَعْلَمُ (فتاویٰ رضویہ، ۲۹/۶۴۱ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دِینِ اسلام اس طرح کے وہم وخیالات کی مذمّت کرتا ہے کہ جس سے کسی کی دل آزاری ہو، لہٰذا ہمیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے بدشگونی و وہم سے بچنا چاہیے۔ آیئے! اب **شگون کی تعریف** اور اس کی قسموں کے متعلق سنتے ہیں۔ چنانچہ

شُگُون کسے کہتے ہیں؟

شگون کا معنی ہے فال لینا یعنی کسی چیز، شخص، عمل، آواز یا وَقْت کو اپنے حق میں اچھا یا بُرا سمجھنا۔ اس کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: (1) بُرا شگون لینا، (2) اچھا شگون لینا۔ علامہ محمد بن احمد اَنصاری قُرطبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تفسیرِ قُرطبی میں نَقْل کرتے ہیں: اچھا شگون یہ ہے کہ جس کام کا اِرادہ کیا ہو اس کے بارے میں کوئی کلام سُن کر دلیل پکڑنا، یہ اس وَقْت ہے جب کلام اچھا ہو، اگر بُرا ہو تو بدشگونی ہے۔ شریعت نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ انسان اچھا شگون لے کر خوش ہو اور اپنا کام خوشی خوشی پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور جب بُرا کلام سُنے تو اس کی طرف توجُّہ نہ کرے اور نہ ہی اس کے سبب اپنے کام سے رُکے۔ (تفسیر قرطبی، پ۲۶، الاحقاف، تحت الآیۃ: ۴، ۸/۱۳۲، الجزء ۱۶ مفهوماً)

اچھے اور بُرے شگون میں فرق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدشگونی اور اچھے شگون میں فرق (Difference) بھی جان لیجئے

1... (ترجمہ: اے اللہ! نہیں ہے کوئی بُرائی مگر تیری طرف سے اور نہیں ہے کوئی بھلائی مگر تیری طرف سے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں)

چنانچہ ان دونوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ بَد شگونی لیناشَرعاً ممنوع اور اچھاشگون لینا مُستَحَب ہے،اس کے علاوہ☆اچھاشگون لینا ہمارے مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا طریقہ ہے جبکہ بَد شگونی غیر مسلموں کا شیوہ ہے ☆اچھا شگون لینے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رحم و کرم سے اچھائی اور بھلائی کی اُمید ہوتی ہے جبکہ بَد شگونی سے نااُمیدی پیدا ہوتی ہے ☆نیک فال سے دل کو اطمینان اور خوشی حاصل ہوتی ہے جو ہر کام کی جدوجہد اور تکمیل کے لیے ضَروری ہے جبکہ بَد شگونی سے بِلاوجہ رَنج و تردُّد پیدا ہوتا ہے ☆نیک فالی انسان کو کامیابی، حرکت اور ترقی کی طرف لے جاتی ہے جبکہ بَد شگونی سے مایوسی، سُستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے جو تَنَزُّلی کی طرف لے جاتی ہے۔**مِراٰۃُ الْمَنَاجِیح** میں ہے:نیک فال لینا سنّت ہے،اس میں اللہ تعالٰی سے اُمید ہے اور بد فالی لینا ممنوع کہ اس میں رب (عَزَّوَجَلَّ) سے نااُمّیدی ہے۔اُمّید اچھی ہے نااُمّیدی بُری، ہمیشہ ربّ سے اُمّید رکھو۔(مرآۃ المناجیح،۶/۲۵۵)

بد شُگونی مشرکین کی پرانی رَسم ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیر مسلموں میں مختلف چیزوں سے بُرا شگون لینے کی رسم پرانی ہے اور ان کے وہمی لوگ ہر چیز سے اثر قبول لیتے ہیں مثلاً کوئی شخص کسی کام کو نکلتا اور راستے میں کوئی جانور سامنے سے گزر جاتا یا کسی مخصوص پرندے کی آواز کان میں پڑ جاتی تو فوراً گھر واپس آتا، اسی طرح کسی کے آنے کو، بعض دنوں اور مہینوں کو منحوس سمجھنا ان کے ہاں (مشہور) تھا۔اسی طرح کے تصورات اور خیالات ہمارے معاشرے میں بھی بہت پھیلے ہوئے ہیں۔اسلام اس طرح کی تَوَہُّم پرستی(وہم) کی ہر گز اجازت نہیں دیتا اور اسلام نے جہاں دیگر فضول رسموں کی جڑیں ختم کیں، وہیں اس بُری رسم کا بھی خاتمہ کر دیا۔(صراط الجنان،۳/۴۱۲) آیئے!بد شگونی کے مُتَعَلِّق 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں۔چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: جب تم حسد کرو تو زیادتی نہ کرو، جب تمہیں بدگمانی پیدا ہو تو اس پر یقین نہ کرو اور جب تمہیں بدشگونی پیدا ہو تو اُسے کر گزرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرو۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال، عبدالرحمن بن سعد، ۵/۵۰۹)

2. ارشاد فرمایا: میری اُمّت میں تین چیزیں لازِماً رہیں گی: بَدفالی، حَسَد اور بدگمانی۔
ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جس شخص میں یہ 3 خصلتیں (Traits) ہوں وہ ان کا تدارُک (علاج) کس طرح کرے؟ اِرشاد فرمایا: جب تم حَسَد کرو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِسْتِغْفار کرو اور جب تم کوئی بَدگمانی کرو تو اس پر جمے نہ رہو اور جب تم بَدفالی نکالو تو اس کام کو کرلو۔ (معجم کبیر، ۳/۲۲۸، حدیث: ۳۲۲۷)
اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مُعاملے میں ہمارے بزرگانِ دین کا طرزِ عمل لائقِ تقلید ہے کیونکہ یہ حضرات کسی مخصوص شخص، جگہ، وقت یا چیز کو اپنے لئے منحوس خیال کرکے بدشگونی لینے یا ستاروں کے زائچوں پر یقین رکھ کر وہمی لوگوں کی طرح ذہنی کشمکش میں مبتلا ہونے کے بجائے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کامل یقین رکھتے تھے اور جس کام کا ارادہ کرلیتے اسے کر گزرتے۔ آیئے! اس ضمن میں 2 سبق آموز حکایت ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

سفر سے نہ رُکے

امیرُ المؤمنین مولا مشکل کُشا حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب خارجیوں سے جنگ کے لئے سفر کا اِرادہ کیا تو ایک نجومی (Fortune-Teller) رُکاوٹ بنا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! آپ تشریف نہ لے جایئے، حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا: اس وَقْت چاند عَقْرَب (آسمان کے برجوں میں سے ایک بُرج) میں ہے۔ اگر آپ اس وَقْت تشریف لے گئے تو آپ کو شکست ہو جائے گی۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب دیا: نبیِ کریم

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ اور حضراتِ صدیق و عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نُجومیوں پر اِعتقاد نہیں رکھتے تھے ، میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرتے ہوئے اور تمہاری بات کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ضَرور سفر کروں گا۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس سفر پر روانہ ہوگئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ ظاہری کے بعد سب سے زیادہ بَرَکت اس سفر میں عطا فرمائی حتّٰی کہ تمام دشمن مارے گئے اورامیر المومنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فتح کے ساتھ خوشی خوشی واپس تشریف لائے۔(غذاء الالباب فی شرح منظومة الآداب، ۱۹۱/۱، بتغیر قلیل)

بَعدِ خُلَفائے ثَلاثَہ سب صَحابہ سے بڑا ۔ آپ کو رُتبہ ملا مولیٰ علی مشکلکُشا

قَلعۂ خیبر کا دروازہ اُکھاڑا آپ نے ۔ مرحبا! صد مرحبا! مولیٰ علی مشکلکُشا

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بدشگونی کی تردید

امیرُالْمُؤمِنِین حضرت سیِّدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے غلام مُزاحِم کا بیان ہے: جب ہم مدینۂ طَیِّبہ سے نکلے تو میں نے دیکھا کہ چاند ''دَبَران'' میں ہے، میں نے ان سے یہ کہنا تو مناسب نہ سمجھا بلکہ یہ کہا: ذرا چاند کی طرف نظر فرمایئے، کتنا خوبصورت (Beautiful) نظر آتا ہے! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دیکھا تو چاند دَبَران میں تھا، فرمایا: شاید تم مجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ چاند دَبَران میں ہے، مُزاحِم! ہم چاند سورج کے ساتھ نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ واحد وقہار کے حکم و مَشِیّت کے ساتھ نکلتے ہیں۔

(سیرت ابن عبدالحکم، ص۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اصل نحوست تو گناہوں میں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! کوئی وَقْت بَرَکت والا اور عظمت و فضیلت والا تو ہو سکتا ہے جیسے ماہِ رمضان، ربیعُ الاول، جمعۃُ المبارک وغیرہ مگر کوئی مہینا یا دن منحوس نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اسلام میں کوئی دن یا کوئی ساعت منحوس نہیں ہاں بعض دن بابرکت ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/۴۸۴)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صفر المظفر بھی دیگر مہینوں کی طرح ایک بابرکت مہینا ہے۔ جس طرح دیگر مہینوں میں رب عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم کی بارشیں ہوتی ہیں اسی طرح اس میں بھی ہو سکتی ہیں بلکہ اسے تو صَفَرُ الْمُظَفَّر یعنی کامیابی کا مہینا کہا جاتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسی معزز مہینے میں حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اور خاتونِ جنت حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ زہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی شادی خانہ آبادی ہوئی۔ (الکامل فی التاریخ، ۲/۱۲) ☆ صفر المظفر میں مسلمانوں کو فتحِ خیبر نصیب ہوئی۔ (البدایۃ والنہایۃ، ۳/۳۹۲) ☆ سیفُ اللہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن ولید، حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عاص اور حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے صفر المظفر آٹھ ہجری میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ (الکامل فی التاریخ، ۲/۱۰۹) ☆ مدائن (جس میں کسریٰ کا محل تھا) کی فتح 16 ہجری صفر المظفر کے مہینے میں ہوئی۔ (الکامل فی التاریخ، ۲/۳۵۷)

مگر افسوس کہ جیسے ہی صفر المظفر کے پُربہار اور بابرکت مہینے کی آمد ہوتی ہے تو نُحُوست کے وہمی تصورات کے شکار بعض نادانوں کی جانب سے اس پاکیزہ مہینے سے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیوں پر مشتمل پیغامات پھیلائے جاتے ہیں اور اس ماہ (Month) کو انتہائی منحوس تصور کیا جاتا ہے کہ اس

مہینے میں آفتوں اور بلاؤں کا نزول ہوتا ہے، لہٰذا کابلی چنوں کی نیاز دلائی جاتی ہے یا پھر آٹے کی گولیاں بنا کر سمندر میں ڈلوایا جاتا ہے، بالخصوص اس ماہ کے آخری بدھ کو تو بہت ہی زیادہ منحوس تصور کیا جاتا ہے۔ آیئے! اس مہینے کے بارے میں پھیلی ہوئیں غلط فہمیوں سے مُتَعَلِّق سنتے ہیں۔ چنانچہ

حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے، لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں، خصوصاً ماہِ صفر کی ابتدائی 13 تاریخیں بہت زیادہ نَحس مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں، یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ "صفر کوئی چیز نہیں۔" (بخاری، کتاب الطب، باب لا ھامة، حدیث:۵۷۵۷، ۳۶/۴) یعنی لوگوں کا اسے منحوس سمجھنا غلط ہے۔ اسی طرح ذیقعدہ کے مہینے کو بھی بہت لوگ بُرا جانتے ہیں اور اس کو خالی کا مہینا کہتے ہیں، یہ بھی غلط ہے اور ہر ماہ میں 3، 13، 23، 8، 18، 28 کو منحوس جانتے ہیں، یہ بھی لغو بات ہے۔ (مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں کہ) ماہِ صفر کا آخر چہار شنبہ (بدھ کا دن) ہندوستان میں بہت منایا جاتا ہے، لوگ اپنے کاروبار بند کر دیتے ہیں، سیر و تفریح و شکار کو جاتے ہیں، پوریاں پکتی ہیں اور نہاتے دھوتے خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس روز غسلِ صحت فرمایا تھا اور بیرونِ مدینہ طیبہ سیر کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ یہ سب باتیں بے اصل ہیں، بلکہ ان دنوں میں حضورِ اکرم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مرض شِدَّت کے ساتھ تھا، وہ باتیں خلافِ واقع (جھوٹی) ہیں اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیں آتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں بیان کی جاتی ہیں سب بے ثبوت ہیں، بلکہ حدیث کا یہ ارشاد: لَاصَفَرَ یعنی صفر کوئی چیز نہیں (بخاری، کتاب الطب، باب لا ھامة، حدیث:۵۷۵۷، ۳۶/۴)۔ ایسی تمام خرافات (Nonsense) کو رد کرتا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۶۵۹)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ماہِ صَفَرُ الْمُظَفَّر سے مُتَعَلِّق عوام میں پھیلی ہوئیں غلط فہمیوں کا حقیقت سے دُور دُور تک کوئی تعلُّق نہیں بلکہ یہ محض وہمی خیالات اور علمِ دِین سے دُوری کا نتیجہ ہے۔ لہٰذا مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں چاہئے کہ ہم اس طرح کے وہمی خیالات سے اپنے آپ کو دُور رکھیں اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر **12 مَدَنی کاموں** میں خُوب حصّہ لیں کیونکہ اس مدنی ماحول میں وہم اور بدشگونی سے بچنے اور اس کے علاج کا بھرپور ذہن دیا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مدنی درس"** بھی ہے جو عِلْمِ دِیْن سیکھنے سکھانے کا نہایت مؤثر ذریعہ ہے۔ **مدنی دَرْس** سے مُراد یہ ہے کہ شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہْلِسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی چند کُتُب و رَسَائِل کے عِلاوہ آپ کی باقی تمام کُتُب و رَسَائِل بِالْخُصُوص **فیضانِ سنّت** سے مَسْجِد / چوک / بازار / دُکان / دفتر اور گھر وغیرہ میں دَرْس دینے کو تنظیمی اِصْطِلَاح میں **مَدنی دَرْس** کہتے ہیں۔

✤ **مدنی درس** بہت ہی پیارا مدنی کام ہے کہ اِس کی برکت سے **مسجد کی حاضری** کی بار بار سعادت حاصل ہوتی ہے۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے **کثیر مطالعے** کا بھی موقع ملتا ہے۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے **مسلمانوں سے ملاقات** و **"سلام"** کی سُنّت عام ہوتی ہے۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے امیرِ اہلسنّت کے مختلف موضوعات پر مشتمل کتب و رسائل سے علمِ دِین سے مالا مال **قیمتی مدنی پھول اُمّتِ مسلمہ** تک پہنچائے جاسکتے ہیں۔ ✤ **مدنی درس**، **بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت معاون و مددگار ہے۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے **مسجد کی حاضری سے محروم** رہنے والوں تک

بھی نیکی کی دعوت پہنچانے کا ایک مُفید ترین ذریعہ ہے۔✤مسجد کے علاوہ **چوک، بازار، دُکان** وغیرہ میں اگر **"مدنی درس"** ہو گا تو اس کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی وہاں بھی **تشہیر و نیک نامی** ہو گی۔✤**مدنی درس** کی برکت سے امیرِ اہلسنّت کی **مختلف کتب و رسائل کا تعارف** عام ہو گا۔

دُعائے عطار: یاربِّ محمّد عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **!جو اسلامی بھائی یا اسلامی بہن روزانہ 2** درس دیں یا سُنیں ان کو اور مجھے بے حساب بخش اور ہمیں ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پڑوس میں اکٹّھا رکھ۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

جو دے روز دو درسِ فیضانِ سنّت
میں دیتا ہوں اس کو دُعائے مدینہ

(وسائلِ بخشش، ص۳۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

منقول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا مُوسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَولیاء، ۶/۵، حدیث ۷۶۲۲)

آیئے! **مدنی درس** کی ایک ایمان افروز حکایت سنئے اور جھومئے۔ چنانچہ

گانے باجوں کا شوقین

ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والے کاموں میں ایامِ زِیست (یعنی زندگی کے دن) برباد کررہے تھے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے کے بے حد شوقین تھے۔ اگر کبھی سفر پر جانا ہوتا تو ایسی بس میں بیٹھنا پسند کرتے جس میں فلمیں اور گانے باجے چلتے ہوں، ان کی زندگی میں سُنَّتوں کی مدنی بہاریُوں نمودار ہوئی کہ ایک دن عشاء کی نماز پڑھنے مسجد میں جانا ہوا۔ نماز کے بعد ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی نے بڑے دِلنشین انداز میں مدنی درس دینا شروع کیا، وہ بھی قریب جاکر بیٹھ گئے اور بغور درس سُننے لگے، فیضانِ سُنَّت کے عام فہم الفاظ سُن کر وہ اسلامی بھائی اس قدر مُتاثر ہوئے کہ باقاعدگی سے مدنی درس میں شرکت کرنا ان کا معمول بن گیا۔ ربیعُ الاوّل کے مبارک مہینے میں اسلامی بھائیوں کے ترغیب دلانے پر انہیں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا **"مدنی مذاکرہ"** مدنی چینل پر دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ کے علم و حکمت کے مدنی پھول سُن کر ان کا ایمان تازہ ہوگیا، قبر و حشر کی تیاری کی فکر ذہن میں گردش کرنے لگی، لہٰذا انہوں نے زندگی کی بقیہ سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے دعوتِ اسلامی کا سُنّتوں بھرا مشکبار مدنی ماحول اپنالیا اور امیرِ اہلسنّت کے عطا کردہ مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"** کے تحت نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مشغول ہوگئے۔

یقیناً مُقدَّر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول
یہاں سنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دلائے گا خوفِ خُدا مَدَنی ماحول
اے بیمارِ عصیاں تُو آ جا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دوا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چھُڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۷-۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہم ایک ایسی بیماری ہے کہ جو انسان کا سُکھ چین سب کچھ چھین لیتی اور اس کی عقل کی صلاحیتوں (Abilities) کو ضائع کر دیتی ہے، جو لوگ وہم کی آفت میں پھنس جاتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ان کیلئے شخصیات، جگہیں، اوقات، علامتیں، تاریخیں، ایّام، راتیں، مہینے یا سال وغیرہ کچھ بھی باعثِ سعادت نہیں بلکہ وہ اپنے علاوہ ہر چیز کو اپنے حق میں بِلا وجہ منحوس خیال کر کے بد شگونی لیتے اور اپنے اوپر مختلف بُرائیوں کے دروازے کھولتے ہیں، مثلاً

بد شگونی کی صورتیں

✤ کبھی اندھے، لنگڑے، ایک آنکھ والے اور معذور لوگوں سے تو کبھی کسی خاص پرندے یا جانور کو دیکھ کر یا اس کی آواز کو سُن کر بد شگونی کا شکار ہو جاتے ہیں ✤ کبھی کسی وَقْت یا دن یا مہینے سے بد فالی لیتے ہیں ✤ کوئی کام کرنے کا اِرادہ کیا اور کسی نے طریقہ کار میں نقصان کی نشاندہی کر دی یا اس کام سے رُک جانے کا کہا تو اس سے بد شگونی لیتے ہیں کہ اب تم نے ٹانگ اَڑا دی ہے تو یہ کام نہیں ہو سکے گا ✤ کبھی ایمبولینس (Ambulance) کی آواز سے تو کبھی فائر بریگیڈ (Fire brigade) (آگ بُجھانے والی گاڑی) کی آواز سے بد شگونی میں مبتلا ہوتے ہیں ✤ کبھی اخبارات میں شائع ہونے والے ستاروں کے کھیل سے اپنی زندگی کو غمگین ورَنجیدہ کر لیتے ہیں ✤ کبھی مہمان کی رخصتی کے بعد گھر میں جھاڑو دینے کو منحوس خیال کرتے ہیں ✤ کبھی جوتا اُتارتے وَقْت جوتے پر جُوتا آنے سے بد شگونی لیتے ہیں ✤ سیدھی آنکھ پھڑکے تو یقین کر لیتے ہیں کہ کوئی مصیبت آئے گی ✤ عید جمعہ کے دن ہو جائے تو اسے حکومتِ وَقْت پر بھاری سمجھتے ہیں ✤ کبھی بلّی (Cat) کے رونے کو منحوس سمجھتے ہیں تو کبھی رات کے وَقْت کُتّے

کے رونے کو ✤ پہلا گاہک سودا لئے بغیر چلا جائے تو دکاندار اس سے بَد شگونی لیتا ہے ✤ نئی نویلی دلہن کے گھر آنے پر خاندان کا کوئی شخص فوت ہو جائے یا کسی عورت کی صِرف بیٹیاں ہی پیدا ہوں تو اس پر منحوس ہونے کا لیبل لگ جاتا ہے ✤ اگر کوئی عورت اُمید سے ہو تو مَیِّت کے قریب نہیں آنے دیتے کہ بچے پر بُرا اثر پڑے گا ✤ جوانی میں بیوہ ہو جانے والی عورت کو منحوس جانتے ہیں، ✤ خالی قینچی چلانے سے گھر میں لڑائی ہوتی ہے ✤ کسی کا کنگھا اِستعمال کرنے سے دونوں میں جھگڑا ہوتا ہے ✤ خالی برتن یا چمچ آپس میں ٹکرانے سے گھر میں لڑائی جھگڑا ہو جاتا ہے ✤ جب بادلوں میں بجلی کَڑک رہی ہو اور سب سے بڑا بچہ (پَلوٹھا، پہلوٹھا) باہر نکلے تو بجلی اس پر گِر جائے گی ✤ بچے کے دانٹ اُلٹے نکلیں تو ننھیال (یعنی ماموں وغیرہ) پر بھاری ہوتے ہیں ✤ چھوٹا بچہ کسی کی ٹانگ کے نیچے سے گزر جائے تو اس کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے ✤ بچہ سویا ہوا ہو اُس کے اُوپر سے کوئی پھلانگ کر گزر جائے تو بچے کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے ✤ مغرب کے بعد دروازے میں نہیں بیٹھنا چاہئے کیونکہ بلائیں گزر رہی ہوتی ہیں ✤ زلزلے کے وَقْت بھاگتے ہوئے جو زمین پر گِر گیا وہ گُونگا ہو جائے گا ✤ رات کو آئینہ دیکھنے سے چہرے پر جُھریاں پڑتی ہیں ✤ انگلیاں چٹخانے سے نُحوست آتی ہے ✤ سورج گرہن کے وَقْت **"اُمید والی عورت"** چُھری سے کوئی چیز نہ کاٹے کہ بچہ پیدا ہو گا تو اس کا ہاتھ یا پاؤں کٹا یا چِرا ہوا ہو گا ✤ نو مَولُود (نئے پیدا ہونے والے بچے) کے کپڑے دھو کر نچوڑے نہیں جاتے کہ اس سے بچے کے جسم میں درد ہو گا ✤ کبھی نمبروں (Numbers) سے بَد فالی لیتے ہیں (بالخصوص یورپی ممالک کے رہنے والے)، اسی لئے ان کی بڑی بڑی عمارتوں میں 13 نمبر والی منزل نہیں ہوتی (بارھویں منزل کے بعد والی منزل کو چودھویں منزل قرار دے لیتے ہیں)، اسی طرح ان کے اسپتالوں میں 13 نمبر والا بستر یا کمرہ (Room) بھی نہیں پایا جاتا کیونکہ وہ اس نمبر کو منحوس سمجھتے ہیں ✤ مغرب کی اذان کے وَقْت تمام لائٹیں روشن کر دینی چاہئیں ورنہ بلائیں اُترتی ہیں۔

بیان کردہ بدشگونیوں کے علاوہ بھی مختلف معاشروں، قوموں، برادریوں میں مختلف بدشگونیاں پائی جاتی ہیں۔(بدشگونی، ص۱۶تا۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے جو بھی اس طرح کی بدشگونیوں کا شکار ہے تو اسے چاہئے کہ سمجھداری کا مُظاہرہ کرتے ہوئے فوراً اس مرض سے پیچھا چُھڑائے کیونکہ بدشگونی کی تباہ کاریاں اس قدر زیادہ ہیں کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔

آیئے! عبرت کے لئے **بدشگونی کی چند تباہ کاریوں** سے متعلق سنتے ہیں۔ چنانچہ

بدشگونی کی تباہ کاریاں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 126 صفحات پر مشتمل کتاب **"بدشگونی"** صفحہ نمبر 20 پر ہے کہ ✤ بدشگونی کا شکار ہونے والوں کا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اِعتماد اور توکُّل کمزور ہو جاتا ہے، ✤ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں بدگمانی پیدا ہوتی ہے، ✤ تقدیر پر ایمان کمزور ہونے لگتا ہے، ✤ شیطانی وَسْوَسوں کا دروازہ کھلتا ہے، ✤ بدفالی سے آدمی کے اندر توہُّم پرستی، بُزدلی، ڈر اور خوف، پَست ہمتی اور تنگ دلی پیدا ہو جاتی ہے، ✤ ناکامی کی بہت سی وجوہات (Reasons) ہو سکتی ہیں مثلاً کام کرنے کا طریقہ دُرُست نہ ہونا، غَلَط وَقْت اور غَلَط جگہ پر کام کرنا اور ناتجربہ کاری لیکن بدشگونی کا عادی شخص اپنی ناکامی کا سبب نُحوست کو قرار دینے کی وجہ سے اپنی اِصلاح سے محروم رہ جاتا ہے ✤ بدشگونی کی وجہ سے اگر رِشتے ناطے توڑے جائیں تو آپس کی ناچاقیاں جنم لیتی ہیں ✤ جو لوگ اپنے اُوپر بدفالی کا دروازہ کھول لیتے ہیں انہیں ہر چیز منحوس نظر آنے لگتی ہے۔

کتاب "بدشگونی" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد شگونی کے متعلق معلومات حاصل کرنے اور اس مُوذی مرض سے چھٹکارا پانے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 126 صفحات پر مشتمل کتاب **"بد شگونی"** کا مطالعہ کیجئے۔ اس کتاب (Book) میں شگون کی قسمیں، اچھے بُرے شگون کی مثالیں، بد شگونی کی مختلف صورتیں، بد شگونی کے نقصانات، فال کھولنے اور اس کی اُجرت کا حکم، استخارہ کرنے کے طریقے، دعائیں اور فائدے، ماہِ صفر میں پیش آنے والے چند تاریخی واقعات، کھیتوں کو نظرِ بد سے بچانے کا نسخہ، مُوئے مبارک کی برکتیں، بد شگونی اور اچھے شگون میں فرق، سبق آموز حکایات و واقعات اور دیگر کئی مدنی پھولوں کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرمایئے، خُود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ توفیق دے تو زَہے نصیب! زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر تقسیم کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ وہم اور بد شگونی اگرچہ بے حد مہلک امراض ہیں مگر ایسے امراض بھی نہیں کہ جو لاعلاج ہوں اور جن سے پیچھا چھڑوانا انتہائی دشوار ہو، لہٰذا مایوس ہو کر شیطان کو موقع دینے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات اور اس کی رحمت پر بھروسا کرتے ہوئے ان کے اسباب پر غور کیجئے اور فوراً علاج شروع کردیجئے۔ آیئے! بد شگونی کے اسباب (Causes) اور ان کے علاج کے مُتَعَلِّق سنتے ہیں، چنانچہ

بد شُگُونی کے 6 اسباب اور اُن کے علاج

(1)...بد شُگُونی کا پہلا سبب اِسلامی عقائد سے لاعلمی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ تقدیر پر اِن

معنوں میں اعتقاد رکھے کہ ہر بھلائی، بُرائی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے علمِ اَزلی کے موافق مقدّر فرمادی ہے، جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا، اپنے عِلم سے جانا اور وہی لکھ دیا۔ تو بدشگونی دل میں جگہ ہی نہیں بناسکے گی کیونکہ جب بھی انسان کو کوئی نقصان پہنچے گا تو وہ یہ ذہن بنالے گا کہ یہ میری تقدیر (Fate) میں لکھا تھا نہ کہ کسی چیز کی نُحوست کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔

(2)...بدشُگُونی کا دوسرا سبب توکل یعنی اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرنے کی کمی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ جب بھی کوئی بدشُگُونی دل میں کھٹکے تو رب عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بدشُگُونی کا خیال دل سے جاتا رہے گا۔

(3)...بدشُگُونی کا تیسرا سبب بدفالی کی وجہ سے کام سے رُک جانا ہے۔ اِس کا علاج یہ ہے کہ جب کسی کام میں بدفالی نکلے تو اسے کر گزریئے اور اپنے دل میں اس خیال کو جگہ مت دیجئے کہ اس بدفالی کے سبب مجھے اس کام میں کوئی خسارہ وغیرہ ہوگا۔

(4)...بدشُگُونی کا چوتھا سبب اس کی ہلاکت خیزیوں اور نقصانات سے بے خبری ہے کہ بندہ جب کسی چیز کے نقصان سے ہی باخبر نہیں ہے تو اس سے بچے گا کیسے؟ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ بدشُگُونی کی ہلاکت خیزیوں اور نُقصانات کو پڑھے، ان پر غور کرتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش بھی کرے۔

(5)...بدشُگُونی کا پانچواں سبب روز مرّہ کے معمولات میں وظائف شامل نہ ہونا ہے۔ اس کا علاج اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کچھ یوں ارشاد فرماتے ہیں: اس قسم (یعنی بدشُگُونی وغیرہ) کے خطرے وَسوسے جب کبھی پیدا ہوں اُن کے واسطے قرآن کریم وحدیث شریف سے چند مختصر و بے شمار نافع (فائدہ دینے والی) دعائیں لکھتا ہوں انہیں ایک ایک بار خواہ زائد (یعنی ایک سے زیادہ مرتبہ) آپ اور آپ کے گھر والے پڑھ لیں۔ اگر دل پُختہ ہو جائے اور وہ وہم جاتا رہے تو

بہتر ورنہ جب وہ وَسْوَسہ پیدا ہوا ایک ایک دفعہ پڑھ لیجئے اور یقین کیجئے کہ اللہ ورسول کے وعدے سچے ہیں اور شیطان مَلْعُون کا ڈرانا جُھوٹا۔ چند بار میں بِعَوْنِہٖ تَعَالٰی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے) وہ وَہْم بالکل زائل (یعنی ختم) ہو جائے گا اور اَصلاً (بالکل) کبھی کسی طرح اس سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ وہ دعائیں یہ ہیں: (1) حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز۔ (پ۴، اٰل عمران: ۱۷۳)

(2) اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری فال فال ہے اور تیری ہی خیر خیر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (باطنی بیماریوں کی معلومات، ص289 بتغیر قلیل)

(6)...بد شُگُونی کا چھٹا سبب نیک شُگُون اختیار نہ کرنا یا نیک شُگُون اختیار کرنے میں توجہ نہ دینا اور اس کی بنیادی معلومات کا نہ ہونا بھی ہے۔ بُرا شُگُون لے کر اس پر عمل کرنے سے چونکہ شریعت منع فرماتی ہے اور نیک شُگُون لینا شرعاً مستحب ہے۔ تو بُرے شُگُون سے بچنے کیلئے نیک شُگُون لینے کی عادت بنائی جائے۔

مجلس ائمہ ٔمساجد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد شگونی کے اسباب کی پہچان اور ان کے علاج کا ایک بہترین ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہم کسی اچھے ماحول سے وابستہ ہو کر دینِ متین کے مدنی کاموں میں مشغولیت اختیار کر کے اس موذی مرض کی کاٹ کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بد شگونی سمیت کئی بُرائیوں کے نہ صرف اسباب کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے بلکہ ان کے علاج کے طریقوں کے متعلق بھی مدنی پھول دیئے جاتے ہیں لہٰذا آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر خوب خوب برکتیں لُوٹیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے 104 شعبہ جات (Departments) میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس ائمہ ٔمساجد"** بھی ہے کہ جو

مَساجد کی آبادکاری کیلئے خطباء، ائمہ و مُؤذِّنین کی تقرُّرِی کا کام سر اَنجام دیتی ہے اور ان کی خَیر خواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرَّر کرتی ہے، تاکہ یہ اسلامی بھائی مُعاشی پریشانیوں سے آزاد ہو کر خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرتے رہیں۔ مَساجد کو آباد کرنے میں ائمہ و مُؤذِّنین کا اَہَم کردار ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ائمہ کرام، صدائے مدینہ، اِنْفِرادی کوشش کے ذَرِیعے نمازِ باجماعت کی طرف رَغْبت، **مدنی درس** (درسِ فیضانِ سُنَّت)، نمازِ فجر کے بعد مَدنی حلقے میں شِرکت، **مدنی دورے** کے ذریعے اُس مسجد کے اطراف کے گھروں اور دُکانوں وغیرہ میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے اور سُنَّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں کی بَرَکت سے مَسجدوں کو آباد رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجلس ائمہ مساجد کو مزید ترقیاں اور عروج نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہو جائیں مولا مسجدیں آباد سب کی سب		سب کو نمازی دے بنا یاربِّ مُصطفےٰ
اَحکامِ شَرع پر مجھے دے دے عمل کا شوق		پیکرِ خُلُوص کا بنا یاربِّ مُصطفےٰ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمِّ عطار کا ذکرِ خیر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے درمیان صفر المظفر کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے، اس میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا وصال ہوا، اِسی مُناسبت سے ان کا ذکرِ خیر بھی سُنتے ہیں۔ چنانچہ آپ ایک نیک و پرہیزگار خاتون تھیں۔ انہوں نے شوہر کی وفات کے باوجود

سخت ترین معاشی آزمائشوں میں بھی اپنے بچوں کی اسلامی خُطوط پر مدنی تربیت کی، جس کا مُنہ بولتا ثُبوت خود امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ بابرکت ہے۔ امیرِ اَہلسنّت نے ایک بار بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ والدۂ محترمہ کا شروع ہی سے فرائض وواجبات پر عمل کرنے اور کروانے کا اس قدر ذہن تھا کہ چھوٹی عمر ہی سے ہم بہن بھائیوں کو نمازوں کی تلقین (Instruct) فرمانے کے ساتھ سختی سے عمل بھی کرواتیں، بالخُصوص نمازِ فجر کے لئے ہم سب کو لازمی اُٹھاتیں۔ والدۂ ماجدہ کی اس طرح تلقین و مدنی تَربِیَت کی بَرَکت سے مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میری بچپن میں بھی کبھی نمازِ فجر چُھوٹی ہو۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ والدۂ محترمہ کا شبِ جُمُعہ (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) کو میٹھادر (بابُ المدینہ کراچی) کے علاقے میں اِنتقال ہوا۔ موت کے وَقْت مجھے بہت یاد کر رہی تھیں، ہمشیرہ نے بتایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کلِمہ طَیِّبَہ اوراِستغفار پڑھنے کے بعد زبان بند ہوئی۔ بالخصوص غُسل دینے کے بعد چہرہ نہایت ہی رَوشن ہو گیا تھا۔ جس حصّہ زمین پر رُوح قَبض ہوئی، اس سے کئی روز تک خوشبو آتی رہی اور خُصوصاً رات کے جس حصے میں اِنتِقال ہوا تھا، اس میں طرح طرح کی خوشبوئیں آتی رہیں۔ سوئم والے دن صبح کے وَقْت چند گُلاب کے پھول لاکر رکھے تھے جو شام تک تقریباً تروتازہ رہے جو میں نے اپنے ہاتھ سے والدہ کی قبر پر چڑھائے۔ یقین جانیں اُن میں ایسی عجیب بھینی بھینی خوشبو تھی کہ میں حیران رہ گیا، کبھی گُلاب کے پھولوں میں، میں نے ایسی خوشبو نہیں سُونگھی تھی نہ ابھی تک سونگھی ہے بلکہ گھنٹوں تک وہ خُوشبو میرے ہاتھوں سے بھی آتی رہی۔

(تذکرۂ امیر اہلسنت (قسط 2)، ص ۴۱ ملتقطاً)

جَبِیں مَیلی نہیں ہوتی دَہَن مَیلا نہیں ہوتا	غلامانِ محمد کا کفن مَیلا نہیں ہوتا

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! واقعی اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کوئی عام خاتون نہ تھیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

مقرب، صابرہ وشاکرہ اور باہمت خاتون تھیں کہ جو آزمائش کی گھڑی میں ثابت قدم رہتے ہوئے بھی اپنی اولاد کی سُنّتوں کے مطابق مدنی تربیت میں مشغول رہیں، جو نمازوں اور سُنّتوں کی خود بھی پابند تھیں اور اپنے بچوں کو بھی نماز پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتیں تھیں، شاید ان کی یہی ادا ربّ تعالیٰ کو پسند آگئی، لہٰذا دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر گئیں، بعدِ وصال چہرہ بھی جگمگا اُٹھا اور جس جگہ وصال ہوا وہ جگہ بھی بھینی بھینی خوشبو سے مشکبار ہوگئی، اگر ہماری اسلامی بہنیں بھی اُمِّ عطار رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے کردار کو اپناتے ہوئے نفس و شیطان کی مخالفت کریں اور اپنے ظاہر وباطن کو زیورِ شریعت سے آراستہ کریں، فرائض و واجبات کی پابندی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں، جس طرح یہ بچوں کے اسکول (School) یا ٹیوشن جانے کا ناغہ نہیں ہونے دیتیں، اگر اسی طرح نمازوں وغیرہ کے معاملات اور ضروری دِینی تعلیمات کیلئے بھی کوشش کریں تو اس کے دنیا میں بھی کثیر فوائد حاصل ہوں گے اور آخِرت میں بھی برکتیں نصیب ہوں گی۔

17 صفر المظفر کو اُمِّ عطار رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا یوم منایا جاتا ہے، تمام اسلامی بھائی اس ماہ میں اُمِّ عطار رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے اِیصالِ ثواب کیلئے کم از کم 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر اختیار فرمائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے **وہم اور بد شگونی** کے حوالے سے جو بیان سننے کی سعادت حاصل کی اس سے ہمیں چند مدنی پھول حاصل ہوئے مثلاً

♣ کسی شخص، جگہ، چیز، مہینا، سال، وَقت یا تاریخ کو منحوس جاننے کا اسلام میں کوئی تصوُّر نہیں کیونکہ اصل نحوست تو گناہوں میں ہے۔

♣بد شگونی لینا شیطانی کام اور اچھا شگون لینا مستحب کام ہے۔

♣بد شگونی ایک عالمی بیماری ہے، مختلف ممالک (Countries) میں رہنے والے لوگ مختلف چیزوں سے بد شگونی لیتے ہیں۔

♣بد شگونی انسان کے لئے دینی و دُنیوی اعتبار سے بے حد خطرناک ہے۔

♣ماہِ صفر یا اس کے آخری بدھ کو منحوس جاننا، ستاروں کے اثرات پر یقین رکھنا اور نجومیوں کے پاس جانا خلافِ شرع کام ہیں، حقیقت سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

♣بزرگانِ دِین ستاروں کی تاثیر کے بالکل بھی قائل نہ تھے، لہٰذا یہ حضرات جس کام کا ارادہ فرما لیتے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ اُمِّ عطار کے طفیل ہمیں وہم اور بد شگونی کی آفت سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے — بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوتے پہننے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے جوتے پہننے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں: فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، ص ۸۹۴، حدیث: ۲۰۹۶) (2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتِداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری ج۴ ص۶۵ حدیث ۵۸۵۵) (4) مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے (5) کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (اَبُوداو،د ج۴ ص۸۴ حدیث ۴۰۹۹) (6) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں (7) (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو

سیدھا نہ کرنا "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔(سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب **بہارِ شریعت حصّہ 16**(312 **صفحات**)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** جبکہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کاثَواب مِلتارہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یاسَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یاسونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضاہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سوسکتا ہے)

دُرُود شَریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شَفاعت نِشان ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فِرِشتہ میری قَبْر پر مُقرَّر فرمایا ہے جسے تمام مخلُوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُسکے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے، فُلاں بن فُلاں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔

(مجمع الزوائد، ۱۰/ ۲۵۱، حدیث: ۱۷۲۹۱)

ہے کرم ہی کرم کہ سُنتے ہیں آپ خوش ہو کے بار بار دُرود
ذاتِ والا پہ بار بار دُرود بار بار اور بے شمار دُرود

(ذوقِ نعت، ص۸۶-۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ مبارکہ کو جس طرح دیگر اوصاف مثلاً عبادت وریاضت، تقویٰ وپرہیزگاری، عشقِ رسول اور علوم وفنون میں کمال حاصل تھا، اسی طرح **حُسنِ اَخلاق**(Politeness) کے معاملے میں بھی مسلمانوں کی دِل جُوئی، نرمی، عفو ودرگزر وغیرہ صِفات کی حامِل اور مثالی شخصیت تھے۔ آپ کی سیرتِ مبارکہ بیان کرنے کیلئے یہ مختصر وقت ناکافی ہے۔ لہٰذا آج ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کے ایک پہلو یعنی آپ کے **حُسنِ اَخلاق** سے مُتَعَلِّق ایمان افروز واقعات سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتے ہیں۔ چنانچہ

دل کی کیفیت بدل گئی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"بریلی سے مدینہ"** صفحہ 13 پر نقل فرماتے ہیں: مَدِیْنَۃُ الْمُرْشِد بریلی شریف میں ایک صاحب تھے، جو بُزُرگانِ دِین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِیْن کو اَھَمِّیَّت نہ دیتے تھے۔ ان کے خاندان کے کچھ افراد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بیعت تھے۔ وہ لوگ ایک دن کسی طرح سے بہلا پُھسلا کر اِن کو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زِیارت کے لیے لے چلے۔ راستے میں ایک حَلوائی کی دُکان پر گرم گرم اَمرتیاں (ماش کے آٹے کی مٹھائی جو جلیبی کے مُشابہ ہوتی ہے) تَلی جارہی تھیں، دیکھ کر اِن صاحِب کے منہ میں پانی آگیا۔ کہنے لگے: یہ کِھلاؤ تو چلوں گا۔ ان حضرات نے کہا کہ واپَسی میں کھلائیں گے پہلے چلو۔ بَہَر حال سب لوگ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوگئے۔ اِتنے میں ایک صاحِب گرم گرم اَمرتیوں کی ٹوکری لے کر حاضِر ہوئے، فاتِحہ کے بعد سب کو تقسیم ہوئیں۔ دربارِ اعلیٰ حضرت کا قاعِدہ تھا کہ ساداتِ کرام اور داڑھی والوں کو دُگنا حصّہ ملتا تھا، چُونکہ

ان صاحِب کی داڑھی نہیں تھی لہٰذا ان کو ایک ہی اَمرتی ملی۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ ان کو دو (2) دیجئے۔ تقسیم کرنے والے نے عَرض کی: حُضور! ان کے داڑھی نہیں ہے۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا: اِن کا دل چاہ رہا ہے، ایک اور دیجئے۔ یہ کرامت دیکھ کر وہ اعلیٰ حضرت کے مُرید ہوگئے اور بُزُرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللهُ المُبِین کی تعظیم کرنے لگے۔

مصطفٰے کا وہ لاڈلا پیارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اس کی عطا کردہ طاقت سے لوگوں کے دل کی بات جان لیتے ہیں۔ جیسا کہ نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اِتَّقُوْا فَرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ یعنی مومن کی فراست و دانائی سے ڈرو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نُور سے دیکھتا ہے۔ جبھی تو اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اپنی مومنانہ فراست سے اس شخص کی دلی کیفیت کو جان کر کمالِ شفقت اور حُسنِ اَخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے (2) امرتیاں دلوائیں ورنہ اُصولی طور پر صرف داڑھی والوں اور سیّد زادوں کو ہی دُگنا (Double) حصہ دیا جاتا تھا۔ آپ کے حُسنِ اخلاق کی برکت سے وہ شخص نہ صرف اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کا عقیدت مند بن گیا بلکہ آپ کے مُریدوں میں شامل ہوگیا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اپنی ذات میں حُسنِ اَخلاق کی پیاری صِفت کو پیدا کرنے کی کوشش کریں کہ جس شخص میں بھی یہ خُوبی پائی جاتی ہے اس کو دُنیا و آخِرت کے بے شُمار فوائد (Benefits) حاصل ہوتے ہیں۔ حُسنِ اَخلاق کے فضائل پر مشتمل حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی دو (2) احادیثِ مبارکہ سن کر عمل کا جذبہ پیدا کیجئے۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: بے شک بَد اَخلاقی اور بَد کلامی اِسلام میں سے نہیں اور بیشک لوگوں میں اِسلام کے اِعْتِبار سے سب سے اَچّھا وہ ہے، جو اُن میں زِیادہ اَچّھے اَخْلاق والا ہے۔ (مسند امام احمد، ۷/۴۱۰، رقم: ۲۰۸۷۴)
2. ارشاد فرمایا: بے شک تم میں سے مجھے سَب سے زِیادَہ محبوب اور آخِرَت میں میرے سب سے زِیادَہ قریب وہ شَخْص ہوگا، جو تم میں بہترین اَخْلاق والا ہوگا اور تم میں سے مجھے سب سے زِیادَہ ناپسند اور آخِرَت میں مجھ سے زِیادَہ دُور وہ شَخْص ہوگا جو تم میں بَدترین اَخلاق والا ہوگا۔ (مسند امام احمد، ۶/۲۲۰، رقم: ۱۷۷۴۷)

اِک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس حُسنِ اَخلاق ملے بھیک میں اخلاص ملے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ لوگوں میں اسلام کے لحاظ سے سب سے اچھا اور بروزِ قیامت قُربِ مصطفٰے پانے والا شخص وہ ہوگا، جس کا **اخلاق سب سے زیادہ اچھا** ہوگا۔ ہمیں چاہئے کہ بد اخلاقی سے بچتے ہوئے کسی بھی معاملے میں حُسنِ اَخلاق کا دامن ہرگز نہ چھوڑیں۔ آیئے! اس بارے میں مزید سنتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق اور بد اخلاقی کہتے کسے ہیں؟ اس کی پہچان کیا ہے؟ کیونکہ جب تک اِس کی پہچان نہیں ہوگی، اُس وَقْت تک حُسنِ اَخلاق کو اپنانے یا بَد اَخلاقی سے بچنے میں مدد نہیں ملے گی۔ اس لئے پہلے ان کی تعریفات (Definitions) سُن لیجئے۔ چُنانچہ

حُسنِ اَخلاق اور بد اَخلاقِی کی تعریف

اَخلاق "خُلُق" کی جَمْع ہے اور خُلُق کی وَضاحت میں مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ کتاب اِحیاءُ الْعُلُوم جلد 3 صفحہ 165 پر حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خُلُق (عادت) نَفْس میں

رَاسِخْ(موجود) ایک ایسی کیفیت کا نام ہے، جس کی وَجہ سے اَعْمال بآسانی صادِر ہوتے ہیں۔(اِنہیں عَمَلی جامہ پہنانے میں کسی) غور وفکر کی حاجت نہیں ہوتی۔ اگر نَفْس میں مَوْجُود کَیْفِیَّت ایسی ہو کہ اُس کے باعث اَچّھے اَفْعال اس طرح اَدا ہوں کہ وہ عَقْلِی اور شَرعی طور پر پسندیدہ ہوں تو اسے حُسنِ اَخلاق کہتے ہیں اور اگر اس سے بُرے اَفْعال اس طرح اَدا ہوں کہ وہ عَقْلِی اور شرعی طور پر ناپسندیدہ ہوں تو اسے بد اَخْلَاقی سمجھا جائے گا۔

اِس تعریف سے یہ مَعلُوم ہُوا کہ جو شخص کبھی کبھار کسی عارِضی حاجت یا وَقْتِی جوش و جَذبے کی وجہ سے کوئی اچھا عمل کرے مثلاً مال خرچ کرے یا غُصّہ آنے پر قابُو کرلے تو یہ مُعاملات بھی اگرچہ قابلِ تعریف ہیں لیکن حقیقی سَخاوَت اور حقیقی بُردباری اُسی وَقْت نصیب ہو گی، جب یہ چیزیں طبیعت میں داخل ہو جائیں گی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! حُسنِ اَخلاق یہ نہیں کہ ہم صرف مالداروں یا بلند مراتب پر فائز لوگوں کے ساتھ میل جول رکھیں اور صرف اِنہی سے خوش اخلاقی اور ملنساری سے پیش آئیں اور جب کوئی غریب و نادار، یا کم مرتبے والا شخص ہم سے ملنا چاہے یا کوئی بات کرنا چاہے تو اس سے منہ پھیر لیں یا منہ بگاڑ کر بے توجہی سے اس کی بات سُنیں بلکہ حُسنِ اَخلاق تو یہ ہے کہ امیر ہو یا غریب، سیٹھ ہو یا ملازم، نگران ہو یا ماتحت ہر ایک سے یکساں سلوک سے پیش آئیں اور ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی کا برتاؤ کریں، جس طرح مالداروں کو عزّت دی جاتی ہے ان کا احترام کیا جاتا ہے، ان کی دعوت قبول کرلی جاتی ہے، غریبوں کے ساتھ بھی ایسا ہی رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ ہمارے اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حُسنِ اَخلاق کا یہ عالم تھا کہ اگر کوئی غریب اور نادار شخص آپ کی دعوت (Invite) کرتا تو آپ اپنی کثیر مصروفیات کے باوجود بھی بخوشی اُس کی دِلجوئی کے لئے دعوت قبول فرمالیا کرتے تھے۔ چنانچہ

ایک غریب، یتیم بچے کی دلجوئی

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا سیّد ایوب علی رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک کمسن صاحبزادے نہایت ہی بے تکلفانہ انداز میں سادگی کے ساتھ حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کی: میری والدہ نے آپ کی دعوت کی ہے، کل صبح کو بُلایا ہے۔ اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے اُن سے دریافت فرمایا: مجھے دعوت میں کیا کھلاؤ گے؟ اس پر اُن صاحبزادے نے اپنے کُرتے کا دامن جو دونوں ہاتھوں سے پکڑا ہوا تھا پھیلا دیا، جس میں ماش کی دال اور دو چار مرچیں پڑی ہوئی تھیں، کہنے لگے دیکھئے ناں! یہ دال لایا ہوں۔ حُضور نے اُن کے سر پر دستِ شفقت پھیرتے ہوئے فرمایا: اچھا! میں اور یہ (یعنی حاجی کفایت اللہ رضوی صاحب) کل دن کے دس بجے (10:00) آئیں گے، پھر حاجی کفایت اللہ صاحب سے فرمایا: مکان کا پتہ دریافت کر لیجئے۔ غرض صاحبزادے مکان کا پتہ بتا کر خوش خوش چلے گئے۔ دوسرے دن وقتِ مُعَیَّن پر اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) عصائے مبارک ہاتھ میں لئے ہوئے باہر تشریف لائے اور حاجی صاحب سے فرمایا: چلئے، اُنہوں نے عرض کی کہاں؟ فرمایا اُن صاحبزادے کے ہاں دعوت کا وعدہ (Promise) جو کیا تھا، آپ کو مکان کا پتا معلوم ہو گیا یا نہیں؟ عرض کیا: جی حضور، جس وقت مکان پر پہنچے تو وہ صاحبزادے دروازہ پر کھڑے انتظار میں تھے، حضور کو دیکھتے ہی یہ کہتے ہوئے بھاگے! مولوی صاحب آگئے، دروازہ کے قریب ہی ایک چھپر پڑا ہوا تھا، وہاں کھڑے ہو کر انتظار فرمانے لگے، کچھ دیر کے بعد ایک بوسیدہ چٹائی (آپ کے تشریف فرما ہونے کے لیے) آئی اور ڈھلیا میں موٹی موٹی باجرہ کی روٹیاں اور مٹی کی رِکابی میں وہی ماش کی دال جس میں مرچوں کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے (سامنے) لا کر رکھ دی اور کہنے لگے: کھائیے! حُضُور نے فرمایا: بہت اچھا، کھاتا ہوں! ہاتھ دھونے کے لئے پانی لے آیئے۔

اِدھر وہ صاحبزادے پانی لانے کو گئے اور اِدھر حاجی صاحب نے کہا کہ حضور یہ مکان (Home) نقّارہ یعنی ڈھول بجانے والے کا ہے۔ حضور یہ سُن کر (غایت تقویٰ کی وجہ سے) غمگین ہوئے، اتنے میں وہ صاحبزادے پانی لے کر حاضر ہوئے، حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے والد کہاں ہیں اور کیا کرتے ہیں؟ دروازے کے پردے میں سے اُن صاحبزادے کی والدہ نے عرض کی: حضور! میرے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے، وہ کسی زمانے میں نوبت بجاتے تھے، اس کے بعد توبہ کر لی تھی، اب صرف یہ لڑکا ہے، جو مزدوروں کے ساتھ مزدوری کرتا ہے۔ حضور نے (خوشی سے) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہا اور شریکِ طعام ہو گئے، مگر دل ہی دل میں حاجی صاحب کے یہ خیال آرہا تھا کہ حضور کو کھانے میں بہت احتیاط ہے، یہ روٹی اور وہ بھی باجرہ کی اور اس پر ماش کی دال کس طرح تناول فرمائیں گے۔ مگر قربان اِس اخلاق اور دِلداری پر کہ میزبان کی خُوشی کے لئے خوب پیٹ بھر کر کھایا، وہاں سے واپسی پر حاجی صاحب کے شُبہ کو دُور فرمانے کے لئے ارشاد فرمایا: اگر ایسی خُلوص کی دعوت روز ہو تو میں روز قبول کروں۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس غریب لڑکے کی دِلجوئی کے لئے دعوت قبول فرما کر اپنے چاہنے والوں کو حُسنِ اَخلاق کا کیسا پیارا درس دیا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ امیروں کے اچھے اور عمدہ کھانوں سے لطف اندوز ہونے کے لئے صرف انہی کی دعوت قبول نہ کریں بلکہ خوشی خوشی غریبوں کی دعوت قبول کر کے ان کی دال روٹی کھا کر بھی ان کی دِلجوئی کا سامان کریں کیونکہ دعوت قبول کرنا تو ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنت ہے۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اگر مجھے بکری کے پائے کی بھی دعوت دی جائے تو میں قبول کروں گا اور اگر مجھے بکری کا بازو بھی تحفۃً دیا جائے تو میں

قبول کروں گا۔(بخاری،کتاب النکاح،باب من اجاب الی کراع، ۳/۴۵۵،حدیث:۵۱۷۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! دعوت قبول کرنے سے مُتَعَلِّق دو(2) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اس کا بھائی شادی یا کسی اور موقع پر دعوت دے تو اسے چاہئے کہ قبول کرے۔(مسلم،کتاب النکاح،باب الأمر بإجابة الداعی...الخ،ص۵۷۵،حدیث:۳۵۱۳)
2. ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے ضَرور قبول کرے، پھر چاہے کھائے، چاہے نہ کھائے۔(مسلم،کتاب النکاح،باب الأمر بإجابة الداعی...الخ،ص۵۷۵،حدیث:۳۵۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ایسی دعوت جو خلافِ شریعت نہ ہو قبول کریں اور اس میں امیر و غریب کے فرق کو مٹاتے ہوئے اپنے ہر مسلمان بھائی کا دِل خوش کرنے کی نِیَّت سے ممکن ہو تو شرکت بھی کریں۔ ایسا نہ ہو کہ مالدار یا صاحبِ منصب شخص ہمیں دعوت میں بُلائے تو ہم فوراً ہامی بھر لیں اور کوئی غریب خلوصِ نیت سے ہمیں دعوت دے تو ہمیں گھر کا ضروری کام یاد آجائے یا **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ غرور و تکبُّر کی وجہ سے اس کی دعوت قبول کرنے سے انکار کردیں۔

حُجَّۃُ الاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دعوت قبول کرنے میں امیر و غریب کا فرق سامنے نہ ہو کہ یہ تکبُّر ہے جو کہ ممنوع ہے۔ بعض متکبرین حضرات صرف اَغْنِیا(مالداروں) کی دعوت قبول کرتے ہیں، فُقَرَاء کی نہیں یہ خلافِ سنّت ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غُلام و مسکین سب کی دعوت قبول فرماتے تھے۔(احیاء العلوم،۲/۴۵بتغیر قلیل)

میں غریب بے سہارا کہاں اور ہے گزارہ مجھے آپ ہی نبھانا مدنی مدینے والے

تِری سُنّتوں پہ چل کر مِری روح جب نکل کر چلے تُو گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص426)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حُسنِ اَخلاق کے بارے میں سُن رہے ہیں۔ اگر کوئی آپ کے لئے نازیبا کلمات استعمال کرتا تو آپ صبر و تحمل اور عفو در گزر سے کام لیتے اور اپنی ذات کے لئے غُصہ کرنے اوراس سے انتقام لینے کے بجائے رضائے الٰہی کے لئے انہیں معاف (Forgive) فرمادیا کرتے تھے۔ چنانچہ

کسی کی مدح وذمّ کی پروانہیں

ایک مرتبہ گالیوں سے بھرا ہوا ایک خط (Letter) آیا، پڑھنے والے نے چند سطریں پڑھ کرخط علیحدہ رکھتے ہوئے عرض کی: حضور! کسی بدمذہب نے اپنی دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔ حلقۂ ارادت میں شامل ہونے والے ایک نئے مُرید وہ خط اُٹھا کر پڑھنے لگے۔ اتفاق کی بات تھی کہ بھیجنے والے کا جو نام اور پتہ لکھا تھا، وہ ان صاحب کے اَطراف کا تھا۔ نئے مرید کو بہت زیادہ رنج ہوا۔ اس وقت تو خاموش رہے لیکن جب اعلیٰ حضرت مغرب کی نماز کے بعد دولت کدہ کی طرف جانے لگے تو آپ کو روک کر عرض کیا: اس وقت جو خط میں نے پڑھا تھا کسی سنگدل (سخت دل) نے گالیاں لکھ کر بھیجی تھیں۔ میری رائے ہے کہ ان پر مُقدَّمہ کیا جائے۔ ایسے لوگوں کو سزا دلوائی جائے تاکہ دوسروں کے لیے عبرت کا نمونہ بن جائیں ورنہ دوسروں کو بھی ایسی جراءت ہوگی۔

حلم وحیا کے پیکر، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے نئے مُرید کی یہ بات سُنی تو یہ کہہ کر اندر

چلے گئے: تشریف رکھئے! میں ابھی آتا ہوں۔ پھر دس پندرہ (15/10) خطوط (Letters) دستِ مبارک میں لئے باہر تشریف لائے اور فرمایا: ذرا انہیں پڑھئے! یہ دیکھ کر پاس بیٹھے ہوئے لوگ بڑے حیران ہوئے کہ یہ نہ جانے کس قسم کے خطوط ہیں؟ خیال ہوا کہ شاید اسی قسم کے گالی نامے ہوں گے۔ جن کے پڑھوانے سے یہ مقصود ہو گا کہ اس قسم کے خط آج کوئی نئی بات نہیں، بلکہ زمانہ سے آرہے ہیں۔ لیکن وہ صاحب خط پڑھتے جارہے تھے اور ان کا چہرہ خوشی سے دَمکتا جارہا تھا۔ جب سب خط پڑھ چکے تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: پہلے ان تعریف کرنے والوں بلکہ تعریف کا پُل باندھنے والوں کو اِنعام واِکرام، جاگیر و عطیات سے مالامال کر دیجئے، پھر گالی دینے والوں کو سزا دلوانے کی فکر کیجئے گا۔ باادب وجذباتی مُرید نے عرض کی: حضور! جی تو یہی چاہتا ہے کہ اِن سب کو اِتنا انعام واکرام دیا جائے جو نہ صرف اِن کو بلکہ اِن کی نسلوں کو بھی کافی ہو۔ مگر یہ میری وسعت سے باہر ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: جب آپ مخلص کو نفع نہیں پہنچاسکتے، تو مخالف کو نقصان بھی نہ پہنچایئے۔ (اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوشش، ص ۲۵)

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قدر حُسنِ اَخلاق کے مالک تھے کہ اپنے خلاف نازیبا کلمات استعمال کرنے والوں سے بدلہ لینے کے بجائے انہیں معاف فرما دیا کرتے۔ لہٰذا ہمیں بھی سیرتِ اعلیٰ حضرت پر عمل کرتے ہوئے غلطی کرنے والوں کو، جان بوجھ کر ستانے والوں، گالیاں دینے والوں کو رِضائے الٰہی کی خاطر مُعاف کرنے کی عادت بنانی چاہئے، کوئی کتنا ہی غُصّہ دِلائے ہمیں صبر و تحمل کا دامن ہرگز نہیں چھوڑنا چاہئے۔ یاد رکھئے! کسی کی غلطی پر بدلہ لینے کی قُدرت کے باوُجود اسے مُعاف کر دینا ایسی بہترین عادت ہے کہ اگر ہم اسے اپنالیں تو ہمارا مُعاشَرہ

اَمَن و سُکون کا گہوارہ بن سکتا ہے اور اس طرح لڑائی جھگڑے اور تمام فتنے خود بخُود دَم توڑ جائیں گے۔ دوسروں کو معاف کرنے کی عادت بنانے کے لئے ہمیں اپنے غُصّے پر قابو پانا ہو گا کیونکہ غُصَّہ انسانی فطرت میں شامل ایک غیر اِختیاری صِفَت ہے کہ اکثر اس سے لڑائی جھگڑا، دو بھائیوں میں جُدائی، میاں بیوی میں طَلاق، آپس میں نَفرت اور قَتل و غارَت تک نوبت پہنچ جاتی ہے، ایسے موقع پر ہمیں اپنے بزرگوں کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنی ذات کیلئے غصّہ کرنے کے بجائے عفوودرگزر سے کام لینا چاہیے۔ جیسا کہ

اپنی ذات کیلئے بدلہ نہ لیا

اَمیرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نشہ کرنے والے ایک شخص کو سزا دینے کا ارادہ فرمایا: تو وہ آپ کی بُرائی کرنے لگا۔ آپ نے اسے چھوڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کی: اے اَمیرُ الْمُؤمِنِیْن ! جب اس نے آپ کو گالی (Swear) دی تو آپ نے اسے کیوں چھوڑ دیا؟ فرمایا: اس لئے کہ اس نے مجھے غصّہ دِلایا تھا، اب اگر میں اسے سزا دیتا تو یہ میری اپنی ذات کے لئے غصّہ ہوتا اور میں نہیں چاہتا کہ کسی مسلمان کو اپنی ذاتی غیرت کی وجہ سے کوئی سزا دُوں۔ (احیاء العلوم، ۳/۲۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کوئی جھوٹ بول کر اپنا کام نکالنا چاہتا ہو اور ہمیں معلوم بھی ہو کہ یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے تو ایسی صورت میں بھی حُسنِ اخلاق اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس پر سختی کرنے کے بجائے نرمی اور حکمتِ عملی سے کام لیتے ہوئے ایسا طریقہ اختیار کیا جائے کہ معاملہ خوش اُسلُوبی سے حل ہو سکے، ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حُسنِ اخلاق کا یہ عالم تھا کہ ایک بار کسی نے آپ کے سامنے غلط بیانی سے کام لیا تو آپ کو نورِ فراست سے اس کے جھوٹ (Lie) کا علم ہو گیا، پھر بھی آپ نے اس کے ساتھ سختی کا برتاؤ کرنے اور سب کے سامنے اسے ذلیل و رُسوا کرنے کے بجائے

پیار و محبت اور حکمتِ عملی سے معاملے کو حل فرمایا۔ چنانچہ

نورِ فراست سے حقیقتِ حال جان لی

ایک شخص نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: میری بیوی کا انتقال ہو گیا ہے، گھر میں میت پڑی ہوئی ہے، تجہیز و تکفین کے لئے میرے پاس ایک پیسہ نہیں، حضور میری مدد فرمائیں۔ سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے نورِ باطن سے اُن کے فریب کو جان لیا، مگر پھر بھی اسے ذلیل کر کے نہیں نکالا بلکہ کچھ رقم حاجی ذکاءُ اللہ خان صاحب قادری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دے کر فرمایا کہ آپ ان کے ساتھ چلے جایئے اور کفن وغیرہ کا سامان کر دیجئے۔ آپ حسبِ ارشاد ان کے ساتھ جاتے ہیں اور تھوڑی دیر میں واپس آکر جو رقم ہمراہ لے گئے تھے واپس اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے کر دیتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ اُن صاحب نے کچھ دُور جا کر مجھ سے کہا کہ بھائی! میت وغیرہ کچھ نہیں ہے بات یہ ہے کہ میرے پاس جو پیسے تھے، وہ جُوئے میں ہار آیا ہوں، لہٰذا جو کچھ رقم آپ لائے ہیں آدھی آپ لے لیجئے اور آدھی مجھے دے دیجئے۔

(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۴۰۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اصلاح کرنے کا انداز کس قدر حُسنِ اَخلاق سے بھرپور تھا کہ آپ نے نورِ باطن سے جان لیا کہ یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے، اس کے گھر میں کسی کا انتقال نہیں ہوا پھر بھی اس شخص کو ذلیل و رُسوا کرنے کے بجائے ایسی حکمتِ عَمَلی اختیار فرمائی کہ وہ شخص اپنے ناپاک ارادے میں ناکام ہوا۔ اسی طرح اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ جھوٹ اور دھوکہ (Deceiving) دہی سے کام لے کر کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے۔ آیئے اس ضمن میں دو (2) احادیثِ مُبارکہ ملاحظہ فرمایئے۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: سچائی کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنّت میں ہیں اور جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ یہ گناہ کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں لے جانے والے ہیں۔

(الثقات لابن حبان، باب الکذب، ۷/۴۹۴، رقم: ۵۷۰۴)

2. ارشاد فرمایا: جو ہمارے ساتھ دھوکہ بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور مکر و دھوکہ بازی جہنم میں ہے۔ (کنزالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، المکر والخدیعة، الجزءالثالث، ۲/۲۱۸، حدیث: ۷۸۲۱)

دَرْدِ سر ہو یا بخار آئے تڑپ جاتا ہوں میں جہنم کی سزا کیسے سہوں گا یا ربّ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیرتِ اعلیٰ حضرت پر عمل کا جذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور 12 مَدَنی کاموں میں حصّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام "**مَدَنی مذاکرہ**" بھی ہے۔

❁ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ "مَدَنی مذاکرے" دیکھتے، سُننے رہنے کی بَرَکت سے شَرعی مُعامَلات میں اِحتیاط کرنے کا ذِہن نصیب ہوتا ہے ❁ مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے عاشقانِ رسول کی صُحبت مُیَسَّر آتی ہے، ❁ مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے عمل کا جَذبہ بڑھتا ہے، ❁ مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے ❁ مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت نصیب ہوتی ہے۔ ❁ مَدَنی مذاکرے کی برکت سے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک "**دعوتِ اسلامی**" کی اپ

ڈیٹس(Updates) ملتی ہیں۔ ❁ مَدَنی مذاکرہ علمِ دِین کی ترقی کا باعث ہے ❁ مَدَنی مذاکرہ، امیرِ اہلسنت کی زندگی کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں تجربات سے مدنی تربیت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ❁ مَدَنی مذاکرے میں دِینی معلومات ملنے کے ساتھ ساتھ اَخلاقی تربیت بھی ہوتی ہے۔ ❁ مدنی مذاکرے کی بَرَکت سے امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کئے گئے مُختلف سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں عِلْمِ دِیْن حاصل ہوتا ہے اور علمِ دِین کی فضیلت میں آتا ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوذَر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ

ایک ہزار نوافل سے افضل

حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) تمہارا اس حال میں صُبح کرنا کہ تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو، یہ تمہارے لئے سو(100) رکعتیں نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے علم کا ایک باب سیکھا ہو، جس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، تو یہ تمہارے لئے ہزار (1000) (One Thousand) رکعت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب السنة، ۱/۱۴۲، حدیث: ۲۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی اسلامی بھائی مدنی مُذاکرے کی برکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کر چکے ہیں۔ اس لئے آیئے! ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ہر ہفتے "مَدَنی مُذاکرے" میں اَوَّل تا آخر شرکت کو یقینی بنائیں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مدنی مُذاکرے میں شرکت کی دعوت دیتے رہیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خوب خُوب بر کتیں حاصل ہوں گی۔ ہفتہ وار مدنی مذاکرے کے علاوہ مختلف مواقع پر بھی مدنی مذاکروں کا سلسلہ ہوتا ہے جن میں

لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول دیکھنے، سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، مثلاً مُحَرَّمُ الْحَرَام کے **10 مدنی مذاکرے**، ماہِ ربیعُ الاول (بارہویں) کے **12 مدنی مذاکرے**، ماہِ ربیعُ الاخر (گیارہویں) کے **11 مدنی مذاکرے**، ماہِ رمضان میں روزانہ 2 مدنی مذاکرے، ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کے **10 مدنی مذاکرے** وغیرہ۔ان مدنی مذاکروں میں بھی اوّل تا آخر شرکت کرکے دُنیا و آخرت کی بے شمار برکتیں و بھلائیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ آیئے بطورِ ترغیب مدنی مذاکرہ دیکھنے کی ایک مدنی بہار سنئے اور جُھومئے۔ چنانچہ

مدنی مذاکرے نے سُدھار دیا

واہ کینٹ (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے پہلے بہت سے نوجوانوں کی طرح متعدد اَخلاقی بُرائیوں میں مبتلا تھے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقْت برباد کرنا ان کا محبوب مَشغلہ تھا۔ گھر میں مدنی چینل چلنے کی برکت سے انہیں مدنی مذاکرہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدنی مذاکرے کی برکت سے وہ اسلامی بھائی اپنے پچھلے گناہوں سے تائب ہو کر فرائض و واجبات کے عامِل بن گئے، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی مُبارَک سَجالی اور مدنی حُلیہ بھی اپنا لیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مزید کرم سے ان کے والدین نے بخوشی انہیں **"وقفِ مدینہ"** (یعنی دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں پیش) کر دیا ہے۔

گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ گناہوں کو دیگا چُھڑا مدنی ماحول
پلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ تمہیں عاشقِ مصطفٰے مدنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص٦٤٨)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طلبہ پر شفقت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً وہ لوگ بہت خوش نصیب ہیں کہ جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس بات کی توفیق عطا فرمائی کہ وہ علمِ دِین حاصِل کریں۔ طالبِ علمِ دِین کی اہمیت اس لئے بھی زیادہ ہے کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمت میں ہوتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طلبہ (Students) کے ساتھ خوب شفقت و محبت فرماتے اور ان کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آتے تھے۔ چنانچہ

آپ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ طلبہ پر بڑے شفیق و کریم تھے، خوشیوں کے موقعوں پر، عید کے دِنوں میں، اُن کیلئے نئے نئے کپڑے بنواتے اور قسم قسم کے کھانے پکوا کر کھلاتے تھے۔ عرب طلبہ کیلئے عربی کھانا، روسی طلبہ کے لئے روسی کھانا، بنگالی طلبہ کیلئے بنگالی کھانا، سندھی کے لئے سندھی کھانا، پنجابی طلبہ کیلئے پنجابی کھانا۔ الغرض جن طلبہ کو جو کھانا مرغوب ہوتا وہ پکوا کر انہیں کھلاتے اور کِھلا کِھلا کر خُوش ہوتے تھے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۱۸۷)

ایک روپیہ انعام

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سعادت مند شاگرد مَلِکُ الْعُلَمَاء حضرت مولانا محمد ظفر الدِّین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے سب سے پہلا فتویٰ 1322ھ میں لکھا اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں اصلاح کیلئے پیش کیا حُسنِ اتفاق سے بالکل صحیح نکلا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فتویٰ کو لے کر میرے پاس خود تشریف لائے اور ایک روپیہ اپنے دستِ مبارک سے عنایت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: مولانا! سب سے پہلا فتویٰ جب میں نے لکھا تھا تو میرے والدِ ماجد نے مجھے شیرینی کھانے کیلئے ایک روپیہ عنایت فرمایا تھا۔ آج آپ نے جو فتویٰ لکھا یہ پہلا فتویٰ ہے اور مَاشَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بالکل صحیح ہے۔ اِس لئے اِسی اتباع میں ایک روپیہ آپ کو شیرینی کھانے کیلئے دیتا ہوں، خوشی کی وجہ سے میری زبان بند ہو گئی اور میں کچھ بول نہ سکا، اس لئے کہ فتویٰ پیش کرتے وقت میں خیال کر

رہا تھا کہ خدا جانے کہ جواب صحیح لکھا ہے یا غلط، مگر خدا کے فضل سے وہ صحیح اور بالکل صحیح نکلا اور پھر اس پر انعام اور وہ بھی ان الفاظِ کریمہ کے ساتھ کہ "میرے والدِ ماجد نے مجھے اوّل فتویٰ پر انعام (Gift) دیا تھا، اس لئے میں بھی اوّل فتویٰ صحیح پر انعام دیتا ہوں"۔ حق یہ ہے کہ ایک خادم کی وہ عزّت افزائی ہے جس کی حد نہیں اور پھر اس عزّت افزائی کو ہمیشہ بر قرار رکھا۔(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طلبہ کے ساتھ کس قدر شفقت اور حُسنِ اَخلاق کا مظاہرہ فرمایا کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی علمِ دِین حاصل کرنے والے طلبۂ کرام کے ساتھ شفقت سے پیش آئیں اور ان کی خوب خوب خدمت کریں اور ان کی ضروریات کو پورا کر کے اس کی برکتیں لُوٹنے کی سعادت حاصل کریں۔ آیئے! اس حوالے سے بزرگانِ دِین رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِیْن کا عمل ملاحظہ فرمایئے۔ چنانچہ

منقول ہے کہ ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دیگر طلبہ سے فراغت کے بعد اپنے دونوں بیٹوں کو پڑھانے کے لئے دوپہر کا وقت مقرر کیا ہوا تھا، ایک دن ان دونوں نے شکوہ کیا کہ دوپہر کے وقت طبیعت جلد ہی اُکتا جاتی ہے اور تھکاوٹ ہو جاتی ہے، لہٰذا آپ پہلے ہمیں پڑھا دیا کریں۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: یہ طلبہ جو کہ مسافر بھی ہیں، دنیا کے مختلف حصوں سے میرے پاس علم حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں، لہٰذا پہلے ان کو پڑھانا ضروری ہے، اس طرح دیگر طلبہ پر شفقت کے باعث ان کے دونوں لڑکوں نے وہ مقام حاصل کیا کہ یہ دونوں اپنے زمانے کے بیشتر فقہاء پر فوقیت لے گئے۔(راہ علم، ص۸۴) اسی طرح حضرت داتا گنج بخش سیّد علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے استاذ حضرتِ سَیِّدُنا ابو العباس احمد بن محمد اشقانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مجھے ان سے بے حد محبت ہے، اور وہ مجھ پر خُصُوصِی شَفْقَت فرماتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی طلبہ کے ساتھ محبت و شفقت

کے ساتھ پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔(فیضان داتا علی ہجویری، ص۲۱ملتقطاً)

ہے عالَم کی خدمت یقیناً سعادت ہو توفیق اس کی عطا یا الٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ شہر سے باہر بہت کم تشریف لے جاتے، مسلسل تصنیف و تدریس، افتاء نویسی، اوراد و وظائف، عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے، لیکن مخلصین کے اِصرار اور دِینی ضرورت دیکھ کر شدید مصروفیات کے باوجود بھی آپ دُور دراز مقامات پر تشریف لے جاکر مریضوں (Patients) کی عیادت فرمایا کرتے تھے، جیسا کہ ذکاء اللہ خان صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی کبھی باہر بھی تشریف لے جاتے۔ چنانچہ

عیادت کے لئے شہر سے باہر گئے

ایک مرتبہ شیر پور ضلع پیلی بھیت کے دو (2) صاحبان جو بہت بڑے رئیس اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بڑے عقیدت مند تھے، اُن کے رشتہ داروں میں کوئی عورت بیمار ہوئیں تو شیر پور سے کچھ لوگ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لینے کیلئے آئے اور ساتھ چلنے کیلئے بے حد اصرار کیا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کے ساتھ چلنے کا وعدہ فرما لیا، اسٹیشن پر بہت سے لوگ استقبال کیلئے موجود تھے، آپ کو بڑے آرام و عافیت کے ساتھ لے گئے۔ جیسے ہی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہاں پہنچے ایک صاحب تشریف لائے اور عرض کی کہ حضور! آپ شاید ریل (Train) پر سوار ہوئے ہوں (گے) کہ مریضہ کو شفاء ہونی شروع ہوگئی۔ اب حضور کے قدم مبارک آگئے ہیں تو بالکل صحت یاب ہو جائے گی

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دو دن قیام فرمایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے مریضہ اچھی ہو گئی، بڑی خاطر و ادب و تعظیم کے ساتھ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو رخصت کیا گیا۔

(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کثیر مصروفیات کے باوجود لوگوں کی دِلجوئی کے لئے مریضوں کی عیادت فرماتے تھے، یقیناً بیماروں کی عیادت کرنا کارِ ثواب اور بہت بڑی سعادت کی بات ہے لیکن بعض اوقات عیادت کرنے والے لوگ مریض کے لئے راحت کے بجائے زحمت کا باعث بن جاتے ہیں۔ بِلاضرورت مرض کی تفصیل (details) پوچھنا، طِبّی معاملات سے لاعِلْم ہوتے ہوئے بھی اسے طرح طرح کے مشورے دینا اور دیگر فضول سوالات کرنا مریض کے لئے کوفت کا سبب بن جاتے ہیں، بہر حال عیادت کرنے میں مریض کی کیفیت کا خیال رکھنا ضروری ہے اور اگر یہ محسوس ہو کہ ہماری موجودگی مریض کے لئے تکلیف کا سبب ہے تو جلد وہاں سے روانہ ہو جانا چاہئے، لیکن اگر مریض کے پاس بیٹھنے سے اسے اُنس حاصل ہو تو پھر بیٹھنا بہتر ہے۔ جیسا کہ حضرت علامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: جس وقت یہ گمان ہو کہ مریض اس شخص کے زیادہ بیٹھنے کو ترجیح دیتا ہے، مثلاً وہ اس کا دوست یا کوئی بُزُرگ ہے یا وہ اس میں اپنی مصلحت سمجھتا ہے، اسی طرح کوئی اور فائدہ ہو تو اس وقت مریض کے پاس زیادہ دیر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الجنائز، ۴/۶۰، تحت الحدیث: ۱۵۹۱)

لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی مریضوں کی عیادت کرنے کی عادت ڈالیں اور خوب خوب ثواب کمائیں۔ جی ہاں! کسی مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عیادت و غمخواری تو مدنی انعامات میں بھی شامل ہے، چنانچہ مدنی انعام نمبر 53 ہے:

"کیا آپ نے اس ہفتے کم از کم ایک **مریض یا دُکھیارے** کے **گھر یا اسپتال جا کر** سُنّت کے مطابق **غمخواری** کی؟اوراس کو تحفہ (خواہ مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رِسالہ یا پمفلٹ) **پیش** کرنے کے ساتھ ساتھ **تعویذاتِ عطاریہ** کے اِستعمال کا مشورہ دیا؟

آیئے !ترغیب کے لئے مریضوں کی عیادت کے فضائل پر مشتمل احادیثِ کریمہ سُنئے۔چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنّت کے پھل چننے میں رہا۔(مسلم،کتاب البر...الخ، باب فضل عیادۃ المریض، ص۱۰۶۶، حدیث:۶۵۵۳)
2. ارشاد فرمایا: بہترین عیادت جلد اُٹھ جانا ہے۔(شعب الایمان، ۵۴۲/۶،حدیث:۹۲۲۱)
3. ارشاد فرمایا: جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنے کسی مسلمان بھائی سے ملنے جاتا ہے تو ایک منادی اسے مخاطب کرکے کہتا ہے کہ خوش ہو جا کیونکہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تُو نے جنت میں اپنا ٹھکانہ بنالیا ہے۔(ترمذی،کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی زیارۃ...الخ،۴۰۶/۳، رقم:۲۰۱۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی بیان کردہ احادیثِ مبارکہ پر عمل کرنے اور مسلمانوں کی دل جوئی کی نیت سے حکمتِ عملی کے ساتھ مریضوں کی عیادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مریضوں کی عیادت کرنے جائیں تو انہیں طبّی علاج کے ساتھ ساتھ رُوحانی علاج کیلئے تعویذاتِ عطاریہ حاصل کرنے کی ترغیب بھی دلانی چاہئے،اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی 104 شعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے، اِنہی میں سے ایک **"مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ"** بھی ہے جو مریضوں اور پریشان حال اسلامی بھائیوں کی خیر خواہی میں مصروفِ عمل ہے۔اس مجلس کی طرف سے ہر ماہ(Month) تقریباً ایک لاکھ پچیس ہزار(1،25،000)بیماروں اورپریشان حال لوگوں میں کم وبیش 4 لاکھ سے زائد تعویذات و اَورادِ عطّاریہ رِضائے الٰہی کیلئے بالکل مُفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔

یادرہے! تعویذاتِ عطاریہ (یعنی امیرِ اہلسنّت کی طرف سے اجازت شدہ تعویذات) کی بر کتیں فقط کسی مَخْصُوص علاقے یا شہر تک ہی مَحْدُود نہیں بلکہ سے **روزانہ ہزاروں** مریضوں کو **تعویذاتِ عطاریہ فی سبیل اللہ** دیے جاتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

داتا صاحب کا عُرس مُبارَک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 20 صفر المظفر حضرتِ سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عرس مبارک ہے۔ لہٰذا اسی مناسبت سے حُصُولِ برکت کیلئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصراً ذِکرِ خیر بھی سُنتے ہیں۔ آپ کا نام "عَلی" والِد کا نام "عُثمان" ہے۔ آپ کا سِلسِلۂ نَسَب چھ(6)واسِطوں سے سَیِّدُ الشُّہَدا، راکِبِ دوشِ مُصْطَفٰی، حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حَسَنِ مُجْتَبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے جاملتا ہے۔(بزرگانِ لاہور، ص۲۲۲ملتقطاً) آپ کی کُنیت "اَبُوالْحَسَن" ہے۔(اردو دائرۃ المعارف،۹/۹۱) جبکہ مَشْہور و مَعرُوف لَقَب "گَنج بَخْش" اور داتا صاحب ہے۔ آپ بہت بڑے عالمِ دین، شیخِ طریقت، عبادت گزار اور متقی بزرگ تھے، آپ کی کتاب کَشْفُ الْمَحْجُوْب دنیا بھر میں مشہور ہے۔

ولادتِ باسعادت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادتِ باسَعادَت کم و بیش 400 سِنِہ ھ میں غَزنی شہر (City) میں ہُوئی۔ کچھ عرصے بعد آپ کا خاندان مَحلّہ ہَجْوِیر آگیا، اِسی نِسبَت سے آپ ہَجْوِیری کہلاتے ہیں۔ (اردو دائرۃ المعارف، ۹/ ۹۱ ملخصاً) آپ کا وِصالِ پُر مَلال ۲۰ صفر المظفر ۴۶۵ سِنِہ ھ کو مرکز الاولیا لاہور (پاکستان) کی سرزمین پر ہوا، جہاں آپ کا مزار منبعِ انوار و تجلیات اور دعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔

رسالہ "فیضانِ داتا علی ہجویری"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایصالِ ثواب کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کا واقعی جن کا ذہن بنتا ہو، دل میں پکی نیت ہو تو ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہئے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ داتا صاحب کی سیرتِ مبارکہ کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ **"فیضانِ داتا علی ہجویری"** کا ضرور مُطالَعہ فرمائیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علمِ دِین کا خزانہ حاصل ہوگا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے **حُسنِ اَخلاق** سے متعلق مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کی کہ

❀ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خلافِ شرع کاموں کو دیکھ کر نہایت احسن انداز میں اصلاح فرمادیا کرتے تھے۔

❀ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غُصّے سے بچتے تھے اور ہر کسی کے ساتھ نہایت نرمی، شفقت اور حُسنِ اَخلاق سے پیش آیا کرتے تھے۔

❀ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مریضوں کی عیادت فرمایا کرتے تھے۔

❀ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غریبوں کی بھی دعوت قبول فرمالیا کرتے تھے۔

❀اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جو گالیاں دیتا، آپ کو بُرا بھلا کہتا، اس کے خلاف بھی آپ جوابی کاروائی نہیں فرماتے بلکہ حُسنِ اَخلاق کا مُظاہرہ فرماتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی ہر مسلمان کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

سنّتیں عام کریں، دین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب

❀ سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تا کہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔ ❀ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: **اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ** ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔(بخاری، ۴/۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵) ❀ عصر کے بعد نہ سوئیں عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔(مسند ابی یعلی، ۴/۲۷۸، حدیث: ۴۸۹۷) ❀ دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔(عالمگیری، ۵/۳۷۶) ❀ دن کے

1…مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب وعشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔(عالمگیری، ۳۷۶/۵) ❀ سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے۔ اور ❀ کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر۔(اَیضاً) ❀ سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہوگا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہوگا۔ ❀ سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو ، تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ۔ سُبْحٰنَ اللہ۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ کا ورد کرتا رہے) یہاں تک کہ سو جائے، کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔(اَیضاً) ❀ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔(بخاری، ۱۹۶/۴، حدیث:۶۳۲۵) ❀ اُسی وَقت اس کا پکا ارادہ کرے کہ پرہیز گاری وتَقویٰ کرے گا کسی کو ستائے گا نہیں۔(فتاوٰی عالمگیری، ۳۷۶/۵) ❀ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال (Ten years) کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہئے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔(دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار، ۶۲۹/۹) ❀ میاں بیوی جب ایک چارپائی پر سوئیں تو دس برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِ شَہوت کو پہنچ جائے تو وہ مَرد کے حکم میں ہے۔(دُرِّمُختار، ۶۳۰/۹) ❀ نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے۔ ❀ رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ جیسا کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغین، رَحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: فرضوں کے بعد افضل نَماز رات کی نماز ہے۔

(مسلم، ص ۵۹۱، حدیث:۱۱۶۳)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو (2) کُتُب ”بہارِ شریعت

حصّہ 16"(312صفحات)اور 120 **صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب"** کے ساتھ ساتھ رسالہ "**163 مدنی پھول**"اور"**101 مدنی پھول**"ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص٦٦٩)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالٰی کی رِضا ہو۔ **”فتاویٰ شامی“** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

سَرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فَیضِ گنجینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے: بے شک اللہ تعالٰی نے ایک فِرِشتہ میری قَبْر پر مُقرَّر فرمایا ہے، جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُنْنے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے، فُلاں بِن فُلاں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فیما یستفتح به الدعاء... الخ، ۱۰/ ۲۵۱، حدیث: ۱۷۲۹۱)

کَربلا والوں کا صَدَقَہ یانبی!
دُور ہوں رَنج و اَلَم چشمِ کرم
وِردِ لَب ہر دَم دُرُودِ پاک ہو
یا شَہِ عَرَب و عَجَم! چشمِ کرم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دُرُود شریف پڑھنے والا کس قَدَر بَخْتْوَر ہے کہ اُس کا نام مع وَلدِیت بارگاہِ رِسالت میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ مدنی پھول بھی اِنْتِہائی اِیمان اَفروز ہے کہ قَبْرِ مُنَوَّر پر حاضِر فِرِشتے کو اِس قَدَر زِیادہ قُوَّتِ سَماعَت دی گئی ہے کہ وہ دُنیا کے کونے کونے میں ایک ہی وَقْت کے اندر دُرُود شریف پڑھنے والے لاکھوں مسلمانوں کی اِنْتِہائی دِھیمی آواز بھی سُن لیتا ہے اور اُسے عِلْمِ غَیْب بھی عطا کیا گیا ہے کہ وہ دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام بلکہ اُن کے والِد صاحِبان تک کے نام جان لیتا ہے۔ جب خادِمِ دربارِ رِسالت کی قُوَّتِ سَماعت اور عِلْمِ غَیْب کا یہ حال ہے تو سَرکارِ والا تَبار، مکّے مدینے کے تاجدار، مَحبوبِ پَرْوَرْدگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِخْتِیارات و عِلْمِ غَیْب کی کیا شان ہو گی! وہ کیوں نہ اپنے غُلاموں کو پہچانیں گے اور کیوں نہ اُن کی فَریاد سُن کر بِاِذْنِ اللہ تعالیٰ اِمداد فرمائیں گے!

فَریاد اُمّتی جو کرے حالِ زار میں ممکن نہیں کہ خَیرِ بَشَر کو خَبَر نہ ہو

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے وُضو نامِ محمد نہ لینے والے بُزُرگ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "**گلدستۂ دُرُود و سَلام**" میں ہے کہ سُلطان محمود غَزنَوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک زَبَرْدَست عالِمِ دِیْن اور صَوم و صَلوٰۃ کے پابند تھے اور باقاعِدگی کے ساتھ قُرآنِ پاک کی تِلاوَت کیا کرتے۔ آپ نے اپنی ساری زِندگی دِیْنِ اِسلام کے مُطابق گزاری اور پَرچَمِ

اِسلام کی سَربُلَندی اور اِعلائے کَلِمَۃُ اللہ (اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام بُلند کرنے) کے لئے بہت سی جنگیں لڑیں اور فَتْح یاب ہوئے۔ آپ شُجاعَت و بہادُرِی کے ساتھ ساتھ عشقِ رَسُول کے عَظِیم مَنْصَب پر بھی فائز تھے۔

آپ کے فرمانبردار غُلام ایاز کا ایک بیٹا تھا جس کا نام "مُحَمَّد" تھا۔ حضرت مَحمود غَزنَوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب بھی اُس لڑکے کو بُلاتے تو اُس کے نام سے پُکارتے، ایک دن آپ نے خِلافِ مَعْمُول اُسے "اے ایاز کے بیٹے!" کہہ کر مُخاطَب کیا۔ ایاز کو گُمان ہوا کہ شاید بادشاہ آج ناراض ہیں! اِس لئے میرے بیٹے کو نام سے نہیں پُکارا، وہ آپ کے دَربار میں حاضِر ہوا اور عَرض کی: میرے بیٹے سے آج کوئی خَطا (Mistake) سَرزَد ہوگئی، جو آپ نے اُس کا نام چھوڑ کر "ایاز کے بیٹے" کہہ کر پُکارا؟ آپ نے فرمایا: میں نامِ "مُحَمَّد" کی تَعْظِیم کی خاطِر تمہارے بیٹے کا نام بے وُضُو نہیں لیتا چُونکہ اُس وَقْت میں بے وُضُو تھا اِس لیے نامِ "مُحَمَّد" کو بِلا وُضُو لَبوں پر لانا مناسِب نہ سمجھا۔ (روح البیان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۷، ۱۸۵/۴۰ مفہوماً)

لب پہ آ جاتا ہے جب نامِ جناب	منہ میں گُھل جاتا ہے شہدِ نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب	اپنے لب چُوم لیا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۴)

مختصر وضاحت: اے میرے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ نامی اسمِ گرامی (محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) ہمارے لبوں پر آتا ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے کسی نے خالص شہد ہمارے منہ میں گھول دیا ہو، اسی خوشی میں ہونٹ آپس میں مل جاتے ہیں اور ایک دوسرے کا بوسہ لے لیتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ مشہور عاشقِ رَسول بادشاہ سُلطان مَحمود غَزنَوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اپنے آقا و مَولیٰ، اَحمدِ مجتبیٰ، حبیبِ کِبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشق و مَحبّت کا اِظہار کرنے کا انداز بھی کس قدر لائقِ تَحسِین تھا۔ بِلا شُبہ آپ عشقِ حبیب میں فَنَا ہو چکے تھے جبھی تو تمام رَسولوں کے سَردار، مَحبوبِ غَفَّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ نامی اِسمِ گرامی کے ساتھ نِسبَت کے سَبَب بطورِ ادب بے وُضُو نامِ "**مُحَمَّد**" اپنی زبان پر نہ لاتے، اگرچہ بے وُضُو نامِ "**مُحَمَّد**" لینا شرعاً جائز ہے مگر اُن کا عشق اُنہیں اِس بات کی اِجازت نہیں دیتا تھا، بالفرض کبھی ایسی صُورتِ حال پیش آجاتی کہ نامِ "**مُحَمَّد**" لئے بغیر چارہ نہ ہوتا اور اُس وَقت یہ بے وُضُو ہوتے تو اَدَباً کوئی دوسرا مناسِب نام استعمال فرمالیتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نامِ "**مُحَمَّد**" کا ادب بجالانے کا صَدَقہ ہے کہ آج تک اِن بادب ہستیوں کی شُہرت و عظمت کے ڈَنکے چہار جانب بج رہے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اِن عاشقانِ رَسول کے نَقشِ قَدم پر چلتے ہوئے نامِ "**مُحَمَّد**" کے ساتھ ساتھ جن مسلمانوں کا نام "**مُحَمَّد**" ہو اُن کا بھی ادب کرنے کی عادت بنائیں کہ اَحادیثِ مُبارَکہ میں اِن کے ساتھ حُسنِ سُلوک بجالانے کا حکم اِرشاد ہوا ہے چُنانچہ

اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مَروِی ہے کہ نَبیِّ کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب تم بیٹے کا نام "**مُحَمَّد**" رکھو تو اُس کی عزّت کرو، مَجلس میں اُس کے لئے جگہ کُشادہ کرو اور اُس کی طرف بُرائی کی نِسبَت نہ کرو۔ (جامع صغیر، ص ۴۹، حدیث: ۷۰۶) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب لڑکے کا نام "**مُحَمَّد**" رکھو تو نہ اُسے مارو اور نہ ہی مَحروم کرو۔ (مسند البزار، مسند ابی برزہ الاسلمی، ۹/۳۲۷، حدیث: ۳۸۸۳)

آنکھوں کا تارا نامِ محمد دِل کا اُجالا نامِ محمد
اللہُ اَکْبَر رَبُّ الْعُلا نے ہر شے پہ لکھا نامِ محمد
ہیں یُوں تو کَثْرت سے نام لیکن سب سے ہے پیارا نامِ محمد
صَلِّ عَلٰی کا سِہرا سجا کر دُولہا بنایا نامِ محمد

(قبالۂ بخشش، ص ۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ نامِ ''مُحَمَّد'' کی بھی کیا خوب شان و شوکت ہے کہ جس خُوش نصیب کا نام ''مُحَمَّد'' رکھ دیا جائے تو یہ نام اُسے بھی شان و شوکت والا اور تَعْظِیم و تَوْقِیر کا مُسْتَحِق بنا دیتا ہے لہٰذا بِالْعُمُوم سبھی اور بِالْخُصُوص جن کا نام ''مُحَمَّد'' ہو اُن کی اِنْتِہائی تَعْظِیم و تَوْقِیر بجا لائیے۔

یاد رہے! ادب کا یہ انداز ہمیں اُسی وقت سمجھ آسکتا ہے کہ جب ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حقیقی مَعْنٰی میں ادب و اِحْتِرام بجالائیں گے کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ادب و اِحْتِرام بجالانا ہم سب پر ضروری ہے چُنانچہ صَدْرُ الشَّرِیْعہ، بَدْرُ الطَّرِیْقہ حضرت علّامہ مَوْلانا مُفْتی محمد اَمجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **نَبِی کی تَعْظِیم فَرْضِ عَیْن بلکہ اَصلِ تمامِ فَرائض ہے۔ کسی نَبِی کی اَدْنیٰ تَوہِین یا تکذیب، کُفْر ہے۔** (بہارِ شریعت، حِصّہ اوّل، ۱/۴۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا پیارا پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ بھی اپنے پاکیزہ کَلام میں اپنے بندوں کو حَبیبِ مُکَرَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیم و تَوْقِیر بجالانے کی تَرْغِیب اِرشاد فرمارہا ہے چُنانچہ پارہ 26 سُوْرَۂ فَتْح کی آیت نمبر 9 میں اِرشادِ رَبُّ الْعِباد ہے:

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ (پ۲۶، الفتح: ۹)

ترجمۂ کنزُالایمان: تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اُس کے رَسُول پر اِیمان لاؤ اور رَسُول کی تَعْظِیم و تَوْقِیر کرو۔

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ بیان کردہ آیتِ مُقدَّسہ کے تحت فرماتے ہیں: توسب میں مُقدَّم ایمان ہے کہ بے اِس کے تعظیمِ رَسُول مقبول نہیں، اِس کے بعد تعظیمِ رَسُول ہے کہ بے اِس کے نماز اور کوئی عِبادت مَقبول نہیں، یُوں توعَبْدُ اللہ تمام جہان ہے مگر سَچّا عَبْدُ اللہ وہ ہے جو عَبْدِ مُصْطَفٰے (یعنی غُلامِ مُصْطَفٰے) ہے ورنہ عَبْدِ شَیْطان ہو گا۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی (اللہ تعالٰی کی پناہ) (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۲۳)

جبکہ پارہ 18 سُوْرَۂ نُوْر کی آیت نمبر 63 میں حُضُور سراپا نُور، فَیضِ گنجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پُکارنے کا ادب سِکھلاتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ (پ۱۸، النور: ۶۳)

ترجَمۂ کنزُالایمان: رَسُول کے پُکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تُم میں ایک دوسرے کو پُکارتا ہے۔

حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عَبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کردہ آیتِ مُقدَّسہ کی تَفْسیر میں فرماتے ہیں: لوگ حُضُورِ اَنْوَر، شافعِ مَحْشَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یا مُحَمَّد! یا اَبَاالْقَاسِم کہہ کر پُکارتے تھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی کی تَعْظیم کی وجہ سے اُنہیں ایسا کرنے سے منع فرمادیا، تب سے صَحَابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان یَا رَسُوْلَ اللہ! یَا نَبِیَّ اللہ! کہا کرتے۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، الجزء الاول، الفصل الاول فی ذکر ما انزل اللہ تعالٰی فی کتابہ من فضلہ، ص ۱۹ حدیث: ۴)

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ آیتِ مُقدَّسہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: (یوں نہ پکارو) کہ اے زید! اے عَمْرو! بلکہ یُوں عَرْض کرو: یَا رَسُوْلَ اللہ، یَا نَبِیَّ اللہ، یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْن، یَا خَاتَمَ النَّبِیّٖن، یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِکَ اَجْمَعِیْن۔ لِہٰذا عُلَمَا تَصْرِیح (وَضاحت) فرماتے ہیں (کہ) حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نام لے کر نِدا کرنی (پُکارنا) حَرام

ہے اور واقعی محلِّ اِنصاف ہے! جسے اُس کا مَالِک وَمولیٰ تَبارَک وَتَعالیٰ نام لے کر نہ پُکارے غُلام کی کیا مَجال کہ راہِ ادب سے تَجاوُز (Exceed) کرے، بلکہ اِمام زَیْنُ الدِّیْن مَرَاغی وغیرہ مُحَقِّقِیْن (رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) نے فرمایا: اگر یہ لفظ کسی دُعا میں وارِد ہو جو خُود نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تعلیم فرمائی جیسے دعائے **"یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ"** اے مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! میں آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے تَوَسُّل (وسیلے) سے اپنے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف مُتَوَجِّہ ہوا۔ (ابن ماجة، کتاب اقامة الصلوة، باب ماجاء فی صلوة الحاجة، ۲/۱۵٦، حدیث: ۱۳۸۵) تاہم اِس کی جگہ یَارَسُوْلَ اللّٰہ، یَانَبِیَّ اللّٰہ (کہنا) چاہیے، حالانکہ الفاظِ دُعاء میں حتَّی الْوُسْع (جتنا ممکن ہو) تَغْیِیْر (تبدیلی) نہیں کی جاتی۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۵۷-۱۵٦/۳۰ ملتقطا)

نُوح و خَلیل و مُوسیٰ و عیسیٰ سب کا ہے آقا نامِ محمد
دَولَت جو چاہو دونوں جہاں کی کر لو وَظیفہ نامِ محمد
پائیں مُرادیں دونوں جہاں میں جس نے پُکارا نامِ محمد
(قبالۂ بخشش، ص ۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن عَزَّوَجَلَّ کو اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ اَقدس کا ادب کس قَدر عزیز ہے کہ اُس نے اپنے پاکیزہ کلام میں اپنے بندوں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ نامی اِسمِ گرامی کا ادب بجالانے کا حکم اِرشاد فرمایا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اِس فرمانِ خُداوندی اور مُفَسِّرِین کِرام رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پُکارتے وقت ادب و تعظیم کا دامن مَلحُوظِ خاطِر رکھتے ہوئے ہمیشہ صِفاتی نام مَثَلاً یَارَسُوْلَ اللّٰہ، یَاحَبِیْبَ اللّٰہ وغیرہ اِستِعْمال کرنے کی

عادت بنائیں۔ ویسے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تمام ہی نام یقیناً لائقِ ادب و تعظیم اور خُدا عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ہیں مگر اِن میں سے نام "اَحْمَد" اور نامِ "مُحَمَّد" کی شان سب سے جُدا (Unique) ہے کیونکہ یہ دو ایسے مُبارَک نام ہیں کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بہت ہی زِیادہ محبوب ہیں چُنانچہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب نام

صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ حضرت علّامہ مَوْلانا مُفْتی محمد امجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِسْمِ پاک "مُحَمَّد" و "اَحْمَد" ہیں اور ظاہِر یہی ہے کہ یہ دونوں نام خُود اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے مُنْتَخَب فرمائے، اگر یہ دونوں نام خُدا (تعالیٰ) کے نزدیک بہت پیارے نہ ہوتے تو اپنے محبوب کے لیے پسند نہ فرمایا ہوتا۔ (بہارِ شریعت، حِصّہ ۳، ۱۶/ ۶۰۱) پھر اِن دونوں میں سے نامِ "مُحَمَّد" کو جو اَہمِیَّت و فضیلت حاصل ہے وہ ہر عقلمند شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ مگر اَفسوس صَد کروڑ اَفسوس کہ جیسے جیسے ہم زَمانۂ نَبَوِی سے دُور ہوتے جارہے ہیں ہمارے معاشرے میں جہالَت کے اندھیرے بڑھتے جارہے ہیں۔ جس کی ایک واضِح مِثال یہ ہے کہ بعض نادان اپنی اَوْلاد کے لئے ایسے ناموں کی تلاش میں رہتے ہیں کہ جو گھر، خاندان محلّے میں دُور دُور تک کسی کا نہ ہو، جو بھی سُنے عَش عَش کر اُٹھے کہ واہ! کیسا زَبَردَسْت نام رکھا ہے، اَرے یہ نام تو ہم نے پہلی بار سُنا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اِسی طرح بعض نادان بے معنیٰ نام یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ غیر مُسْلِموں کے ناموں پر اپنی اَوْلاد کے نام رکھتے ہیں اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ یقیناً یہ سب عِلْمِ دِیْن سے دُوری اور نام رکھنے کی اَہمِیَّت سے ناواقفی کا نتیجہ ہے۔ یاد رکھئے! نام کا تَعَلُّق صرف دُنیاوِی زندگی تک مَحْدُود نہیں بلکہ جب میدانِ حَشْر قائم ہو گا تو اِنسان کو اُسی نام سے بُلایا جائے گا جس نام سے اُسے دنیا میں پُکارا جاتا ہے چنانچہ

حضرت سیِّدُنا اَبُو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَرْوِی ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سَیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: قِیامت کے دن تُم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں (Names) سے پُکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔ (ابوداود،کتاب الادب، باب في تغيير الاسماء، ۴/۳۷۴، حديث: ۴۹۴۸)

لہٰذا والِدَین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کے ایسے نام ہرگز نہ رکھیں کہ کل بَروزِ قِیامت خُود اُنہیں اور اُن کے بچوں کو سب کے سامنے ذِلّت و شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔ ہاں! نام رکھنے ہی ہیں تو حُصولِ بَرَکت کی نِیَّت سے بچوں کے نام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن جبکہ بچیوں کے نام اُمَّہَاتُ الْمُؤمِنین اور صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ اَجْمَعِیْن اور وَلِیَّات رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِنَّ اَجْمَعِیْن کے ناموں پر رکھنے کا ذہن بنائیے کیونکہ یہ نام بڑی بَرَکت والے ہوتے ہیں۔ خُصُوصاً نامِ "مُحَمَّد" کی عظمت کے تو کیا کہنے کہ یہ وہ مُبارَک نام ہے کہ کَلِمَۂ طَیِّبَہ، قُرآنِ کریم، اذان، نَماز، تِلاوت، دُرُود و سلام اور دِینی کُتُب وغیرہ سبھی اِس نامِ اَقْدَس کی بَرَکات سے مَعمور ہیں، اِسی طرح مَشْرِق و مَغْرِب، شِمال و جُنُوب، زَمین و آسمان ہر سَمت نامِ "مُحَمَّد" کے چَرچے اور جلوے ہیں حتّٰی کہ ایک جائزے کے مُطابِق دُنیا میں سب سے زِیادہ رکھا جانے والا نام "مُحَمَّد" ہے۔ لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں بھی اِس مُعَزَّز و مُکَرَّم نام کی بَرَکتیں حاصل ہو جائیں تو اِس کا ایک بہترین ذَرِیْعَہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنے بیٹوں کا نام "مُحَمَّد" رکھیں تاکہ یہ مُبارَک نام ہماری بخشش و مَغْفِرت کا ذَرِیْعَہ بَن جائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے ہمیں بھی جنَّت میں داخل فرمادے۔

آیئے! بطورِ ترغیب نامِ "مُحَمَّد" کے فضائل پر مُشْتَمِل 4 فَرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں چُنانچہ

اِرْشاد فرمایا: جس کے ہاں بیٹا پیدا ہو اور میری مَحَبَّت اور میرے نام کی بَرَکت حاصل کرنے کے لئے

اُس کا نام ”**مُحَمَّد**“ رکھے تو وہ اور اُس کا بیٹا دونوں جَنَّت میں جائیں گے۔(کنزالعمال،کتاب النکاح،قسم الاقوال، الباب السابع...الخ،الفصل الاول فی الاسماء و الکنی،جزء۸، ۱۶/ ۱۷۵، حدیث:۴۵۲۱۵)

اِرْشاد فرمایا: جس دَسْتَر خوان پر کوئی ”**اَحْمَد**“ یا ”**مُحَمَّد**“ نام کا ہو، تو اُس جگہ پر ہر روز دو بار بَرَکت نازل کی جائے گی۔(مسند الفردوس، ۲/ ۳۲۳، حدیث:۵۶۵۲۵)

اِرْشاد فرمایا: جس نے میرے نام سے بَرَکت کی اُمّید کرتے ہوئے میرے نام پر نام رکھا، قِیامت تک صُبح و شام اُس پر بَرَکت نازِل ہوتی رہے گی۔(کنزالعمال،کتاب النکاح،قسم الاقوال،الباب السابع...الخ،الفصل الاول فی الاسماء و الکنی،جزء۸، ۱۶/ ۱۷۵، حدیث:۴۵۲۱۳)

اِرْشاد فرمایا: بَروزِ قِیامت دو شخص اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑے کیے جائیں گے، حُکْم ہوگا: اِنہیں جَنَّت میں لے جاؤ۔ عَرْض کریں گے: اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ! ہم کس عمل کی بدولت جَنَّت کے قابِل ہوئے، ہم نے تو جَنَّت کا کوئی کام کیا نہیں؟ فرمائے گا: جَنَّت میں جاؤ! میں نے قسم اِرْشاد فرمائی ہے کہ جس کا نام ”**اَحْمَد**“ یا ”**مُحَمَّد**“ ہو، دوزخ میں نہ جائے گا۔(فردوس الاخبار، ۲/ ۵۰۳، حدیث:۸۵۱۵)

اِرْشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: مجھے اپنی عِزَّت و جَلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا، اُسے عَذاب نہ دوں گا۔(کشف الخفاء، حرف الخاء، ۱/ ۳۴۵، حدیث:۱۲۴۳)

پُوچھے گا مَوْلیٰ لایا ہے کیا کیا میں یہ کہوں گا نامِ محمد
غَم کی گھٹائیں چھائی ہیں سَر پر کر دے اِشارہ نامِ محمد
رَنج و اَلَم میں ہیں نام لیوا کر دے اِشارہ نامِ محمد

(قبالۂ بخشش، ص ۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نامِ اَقدس کے فضائل اور اِس کی بَرَکتوں کے مُتَعَلِّق سُن کر کئی اِسلامی بھائیوں کا یہ ذِہن بنا ہو گا کہ آئندہ ہم بھی اپنے بچوں، پوتوں اور نَواسوں وغیرہ کا نام "**مُحَمَّد**" ہی رکھیں گے اور رکھنا بھی چاہئے مگر یاد رہے! نامِ "**مُحَمَّد**" پر نام رکھنے میں بے اَدَبی کا اَندیشہ ہے اور بے اَدَبی سے بچنا نِہایت ضروری ہے، نامِ "**مُحَمَّد**" کی بے اَدَبی سے بچنے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ عقیقے والے دن بچے کا نام "**مُحَمَّد**" جبکہ پُکارنے کے لئے کوئی دُوسرا نام رکھ لیا جائے تاکہ نامِ "**مُحَمَّد**" کی بَرَکتیں بھی مِلیں اور نام کی بے اَدَبی سے بھی بچت ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے بُزرگوں کا بھی یہی مَعمول رہا ہے کہ وہ حُصُولِ بَرَکت کے لئے اپنے بچوں کے نام "**مُحَمَّد**" اور ادب کے تَقاضے کے پیشِ نَظر پُکارنے کے لئے کوئی دُوسرا نام تجویز فرماتے چُنانچہ

اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا طریقۂ کار

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنّت مَوْلانا شاہ اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے سب بیٹوں، بھتیجوں کا عقیقے میں "**مُحَمَّد**" نام رکھا پھر نامِ اَقدس کے آداب کو ملحُوظِ خاطِر رکھنے اور آپس میں پہچان کے لئے عُرف جُدا مُقرَّر کئے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۶۸۹ ملخصًا)

عاشقِ اعلیٰ حضرت کی ادا

اِسی طرح جب عاشقِ اعلیٰ حضرت، اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کسی کا نام رکھنے کی درخواست کی جاتی ہے تو عُمُوماً آپ اُس بچے کا نام "**مُحَمَّد**" اور پُکارنے کے لئے عُرف مَثَلاً "**رَجَب رَضا**" رکھتے ہیں۔ نام کے ساتھ رَضا کا اِضافہ 'اِمامِ اَہلسُنّت مَوْلانا شاہ اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نِسبت(Relation) سے کرتے ہیں۔ (نام رکھنے کے اَحکام، ص۲۹)

اپنے رضا کے قربان جاؤں جس نے سِکھایا نامِ مُحمد
آنکھوں میں آکر دِل میں سَماکر رَنگت رَچا جا نامِ مُحمد
اپنے جَمِیْلِ رَضوِی کے دِل میں آجا سَما جا نامِ مُحمد

(قبالۂ بخشش، ص ۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عُلَمائے کِرام نے اپنی کتابوں میں بھی نامِ "مُحَمَّد" کے تَعَلُّق سے نِہایت دِلچسپ مَدَنی پُھول بَیان فرمائے ہیں۔ آیئے! حُصُولِ بَرَکت کے لئے نامِ "مُحَمَّد" سے مُتَعَلِّق چند اِیمان اَفروز مَدَنی پُھول مُلاحَظَہ کیجئے چُنانچہ

لفظِ "مُحَمَّد" کے بارے میں اِیمان اَفروز مَدَنی پُھول

مشہور مُفَسِّر ِ قُرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تفسیرِ نعیمی میں فرماتے ہیں کہ لفظِ "مُحَمَّد" کے معنیٰ ہیں: ہر طرح تعریف کیا ہُوا، ہر وَقْت، ہر زَمانہ، ہر زبان میں حَمْد و ثَناء کئے ہوئے، حقیقت یہ ہے کہ جیسے حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تمام خَلْقَت(مخلوق) سے اَفضل، تمام رَسُولوں کے سَردار ہیں، اِسی طرح حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام شریف بھی تمام نبیوں کے ناموں کا سَردار ہے، اِس نامِ پاک کے بے شمار فضائل ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

(1) سب کے نام اُن کے ماں باپ رکھتے ہیں، لَقَب قَوم دیتی ہے، خِطاب حُکومت سے مِلتا ہے، مگر حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام، لَقَب وخِطاب سب ربّ تعالٰی کی طرف سے ہیں کہ عَبْدُالْمُطَّلِب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے فِرِشتے کی بِشارت سے یہ نام رکھا۔ (2) دُوسروں کے نام پیدائش کے ساتویں دِن

رکھے جاتے ہیں، مگر حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نام عالَم کی پیدائش سے پہلے عَرْشِ اَعْظَم پر لکھا گیا تھا اور حضرت عِیْسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادت سے قریباً 600 بَرَس پہلے اپنی قوم کو فرمایا: **اِسْمُہٗ اَحْمَد** (یعنی) اُن کا نامِ پاک **"اَحْمَد"** ہے، پچھلی قومیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نام کی بَرَکت سے دُعائیں مانگتی تھیں۔ (3) حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نام **"مُحَمَّد"** بہت جامِع ہے، جس میں حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بے شُمار فضائل بیان ہو گئے ہیں۔ آدم کے معنٰی (Meaning) تھے "مٹّی سے پیدا ہونے والے"، اِبراہیم کے معنٰی ہیں "مہربان باپ"، نُوح کے معنٰی ہیں "خَوفِ خُدا سے گریہ وزاری و نَوحہ کرنے والے"، اِن تمام ناموں میں ایک ایک وَصْف کی طرف اِشارہ ہے، مگر **"مُحَمَّد"** کے معنٰی ہیں "ہر طرح، ہر وَصْف میں بے حد تعریف کئے ہوئے"، اِس میں حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لاتعداد کمالات وخوبیوں کی طرف اِشارہ ہو گیا۔ (5) لفظ **"مُحَمَّد"** میں غیبی خَبَر بھی ہے کہ ہمیشہ یعنی دُنیا و آخِرت میں اُن کی ہر جگہ، ہر طرح حَمْد وثَناء ہُوا کرے گی، اِسی خَبَر کی صَدَاقت (سچّائی) ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ آج بھی حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے برابر کسی کی تعریف نہیں ہوتی بلکہ جو حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے وابستہ ہو گئے اُن کی بھی تعریف ہو گئی، فَرْش پر اُن کی دُھوم، عَرْش پر اُن کے چرچے۔ (6) جو اپنے بیٹے کا نام مَحبَّت میں **"مُحَمَّد"** رکھے، اللہ تعالٰی اُس پر رَحم فرمائے گا کہ مجھے ایسے شخص کو عذاب دیتے حَیا آتی ہے جس نے میرے مَحبوب کی مَحبَّت میں اپنے بیٹے کا نام **"مُحَمَّد"** رکھا ہے۔ (تفسیر نعیمی، ۴/ ۲۲۰-۲۲۱ ملخصاً وملتقطاً)

نامِ **"مُحَمَّد"** کی مزید بَرَکتوں کو بیان کرتے ہوئے مُفتی صاحب فرماتے ہیں: سب کے نام پیدائش کے ساتویں دن رکھے جاتے ہیں مگر حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا نام ربّ تعالٰی نے مخلوق کی پیدائش سے پہلے رکھ دیا کہ آدم عَلَیْہِ السَّلام نے یہ نام عَرْش کی بُلندی پر لکھا پایا، نُوح عَلَیْہِ السَّلام کی کَشتی (Ark)

اِسی نام کی بَرَکت سے مُکَمَّل ہوئی، اَنبیاءِ کِرام (عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے نام کے طُفَیل (وَسیلے) سے دُعائیں کیں۔ اَسماءِ اَنبیائے کِرام (اَنبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ناموں) کے مَعانی ایسے اعلیٰ نہیں جیسے (نامِ) "مُحَمَّد" کے مَعانی ہیں یعنی بے عَیب اور ہر طرح لائقِ حَمد، حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے نام سے قَبْر کے اِمتِحان میں کامیابی اور مَحشَر میں نَجات ہے۔ (اَلْغَرَض) حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نام وہ کِیمِیا (کی۔می۔یا) ہے (کہ) جس سے اِنسان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔

(شانِ حبیب الرحمن، ص ۵۵)

شیدا نہ کیوں ہوں اِس پر مُسلماں رَبّ کو ہے پیارا نامِ مُحمد
رکھو لَحد میں جس دم عزیزو مُجھ کو سُنانا نامِ مُحمد
روزِ قِیامت مِیزان و پُل پر دے گا سَہارا نامِ مُحمد

(قبالۂ بخشش، ص ۷۳)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "نام رکھنے کے اَحکام" کا تعارُف

اے عاشِقانِ رَسُول! بَیان کردہ نامِ "مُحَمَّد" کے مُتَعَلِّق دِلچسپ مَدَنی پُھول سُن کر ہمارے سِینوں میں بھی اِس مُقَدَّس نام کی اَہَمِیَّت و اَفْضَلِیَّت اور شان و عَظمت مزید اُجاگر ہوئی ہو گی۔ نامِ "مُحَمَّد" کے فضائل وبَرَکات اور نام رکھنے کے بارے میں شَرعی اَحکامات اور بہت سے مَدَنی پُھولوں کی مَعلومات کے لئے دعوتِ اِسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ کتاب بَنام "نام رکھنے کے اَحکام" کا مُطالَعہ فرمایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کتاب میں مُعاشَرے میں نام رکھنے کے مختلف اَنداز، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے

پسندیدہ نام، ضروری وَضاحت، اَسمائے اِلٰہیّہ کے ساتھ نام رکھنے کے مَدَنی پُھول، نامِ ''مُحَمَّد'' کی بَرَکتوں پر مُشْتَمِل فَرامِینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، لفظِ ''مُحَمَّد'' کے بارے میں اِیمان اَفروز مَدَنی پُھول، لَقَب، تَخَلُّص اور کُنْیَت کی تعریف، اِس کے عِلاوہ مَدَنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کے نام رکھنے کے لئے 538 ناموں کی فِہرِس کو بھی شامل کیا گیا ہے، لہٰذا خُود بھی اِس کتاب کا مُطالَعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرِنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نامِ ''مُحَمَّد'' کا نِہایت ادب بجالاتے تھے، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہم بھی بُزُرگوں کے طریقے پر عمل پیرا ہو کر اِس نامِ پاک کی عِزَّت و حُرمَت کا خیال کرتے اور دل و جان سے اِس کا خوب خوب ادب بجالاتے مگر اَفسوس صَد کروڑ اَفسوس! کہ اب اِس نامِ پاک کا تَقَدُّس بُری طرح پامال کیا جا رہا ہے، مَثَلاً بعض مُنہ پھٹ اور بے باک نادان زبان کے اِس قَدَر تیز ہوتے ہیں کہ وہ عام لوگوں کے ساتھ ساتھ ''مُحَمَّد'' نام والے مسلمانوں کو بھی مُعاف نہیں کرتے اور اُنہیں بھی مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فُحش گالیوں اور بُرے اَلقابات سے بُلاتے ہیں، یوں ہی بعض نادان شَرعی اَحکام سے ناواقفی کے سبب ہر شخص کے نام سے قَبل ''مُحَمَّد'' لکھتے یا پڑھتے ہیں حالانکہ بسا اَوقات معنٰی کے اِعتِبار سے بعض ناموں سے پہلے ''مُحَمَّد'' لکھنا پڑھنا درست نہیں ہوتا لہٰذا پھر نامِ ''مُحَمَّد'' کی بَرَکت تو کیا مِلتی اُلٹا بے اَدَبی کا وَبال سَر آتا ہے۔ اب ایک طرف تو اِن جیسے نادانوں کا طرزِ عمل ہے تو دُوسری جانِب اُن بادب ہستیوں کا لائقِ تقلید کردار

ہمارے سامنے ہے کہ جو ناموسِ مُصْطَفٰے کے ساتھ ساتھ نامِ **"مُحَمَّد"** کی عِزَّت و حُرمَت کے سچے پاسبان اور نامِ **"مُحَمَّد"** کے ادب کے مُعَاملے میں زبردَست مَدَنی ذِہْن رکھنے والے تھے۔ آیئے! نامِ **"مُحَمَّد"** کا ادب بجالانے کے تَعَلُّق سے ایک سبق آموز واقعہ سُنتے ہیں چُنانچہ

مُفْتیِ اَعظم نے اِصلاح فرمائی

سِراجُ الْعَارِفِیْن حضرت علّامہ مَولانا غُلامِ آسی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے نام کے شُروع میں بَرَکت کے لیے لفظ **"مُحَمَّد"** شامل کرلیا تھا۔ اِس پر شہزادۂ اعلیٰ حضرت مُفتیِ اَعظم ہِنْد مَولانا مصطفٰے رضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تَنْبِیْہ (Warning) فرمائی کہ یہاں اِسْمِ رِسالت (یعنی مُحَمَّد) نہیں ہونا چاہیے۔ میں نے فوراً عَرْض کیا کہ حُضُور! پھر "مُحَمَّد عَبْدُ الْحَیّ" کا کیا حُکْم ہو گا؟ اِس کے جواب میں حضرت نے فرمایا: کُجا عَبْدُ الحَیّ و کُجا غُلامِ آسی (یعنی کہاں عَبْدُ الحیّ اور کہاں غلامِ آسی)؟ عَلَّامہ (غُلامِ آسی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) فرماتے ہیں: یہ جواب سُن کر میں حَیرت زَدہ رہ گیا اور حضرت کے تَفَقُّہ فِی الدِّین (دِین کی سمجھ) کی عَظمت دل میں خوب خوب رَچ بس گئی۔

حُضُور مُفتیِ اَعظم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے اِرشاد سے یہ رہنمائی فرمائی ہے کہ جس نام کے شُروع میں لفظ **"مُحَمَّد"** لایا جائے، اگر اُس نام کا اِطْلاق لفظ **"مُحَمَّد"** پر دُرُست ہو تو وہاں لفظ **"مُحَمَّد"** لانا درست ہو گا (جیسے محمد صادِق) اور اگر نام کا اِطْلاق لفظ **"مُحَمَّد"** پر دُرُست نہ ہو تو وہاں لفظ **"مُحَمَّد"** شُروع میں لانا دُرُست نہ ہو گا، (جیسے محمد غلام حُسَیْن)۔ حُضُور سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عبدُ الْحَیّ ہیں، لہٰذا محمد عَبْدُ الْحَیّ کہنا دُرُست ہے لیکن غلامِ آسی نہیں ہیں، اِس لئے **"محمد غلامِ آسی (یعنی "آسی" کا غلام)"** کہنا نامناسِب ہے۔ (جہانِ مفتی اعظم، ص۴۵۱، بتغیر قلیل)

اِس کے عِلاوہ بھی بعض ایسے نام ہیں کہ جن سے قبل نامِ **"مُحَمَّد"** کا اِطلاق دُرُست نہیں ہوتا مَثَلاً عَبْدُ الْمُصْطَفٰے، غُلامِ غَوْث، غُلامِ جِیلانی، عُبَیْدِ رَضا وغیرہ مگر بسااَوقات اِن ناموں سے قبل بھی **"مُحَمَّد"** لکھ دیا جاتا ہے البتّہ یہ بات بھی ذِہن نشین رکھئے کہ نامِ **"مُحَمَّد"** کا اِطلاق کس نام پر دُرُست ہے اور کس نام پر نہیں اِس کا تَعَیُّن کرنے کی ہر کسی کو اِجازت نہیں! لٰہذا اِس کے لئے کسی مُسْتَنَد سُنّی عالِمِ دِین یا دعوتِ اسلامی کے تحت قائم دارُ الاِفتا اَہلسنّت سے رُجُوع کیجئے۔

محفوظ سَدا رکھنا شَہا! بے اَدَبوں سے
اور مجھ سے بھی سَرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "یَومِ تعطیلِ اِعْتِکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کس قَدَر غَیرت مَند تھے کہ جب یہ حضرات نامِ **"مُحَمَّد"** کی بے اَدَبی ہوتا دیکھتے تو بے قَرار ہوجاتے اور اُن کی غَیرتِ اِیمانی کو جوش آجاتا لٰہذا یہ حضرات ہاتھوں ہاتھ بے اَدَبی کرنے والے کی اِصلاح (Reformation) فرماتے۔ اے کاش کہ ہمیں بھی اِن بُزرگوں کا صَدَقہ نصیب ہوجائے اور ہم بھی اِن کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر نامِ **"مُحَمَّد"** کا ادب بجالانے والے اور اِس پاکیزہ نامِ مُبارَک کی بے اَدَبی ہوتا دیکھ کر ہاتھوں ہاتھ بے اَدَبی کرنے والے کی اِصلاح کرنے والے بن جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے اِس پُرفِتَن دور میں

دعوتِ اسلامی مسلمانوں کے اندر بُزُرگوں کی اِس مَدَنی سوچ کو اُجاگر کرنے، اُنہیں نامِ "مُحَمَّد" کا ادب بجا لانے اور نامِ "مُحَمَّد" کی بے اَدَبی کرنے والوں کی اِصلاح کرنے کا ذِہن دینے کے لئے ہر دم کوشاں ہے، لہٰذا آپ بھی اِس مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے اور ادب و تعظیم کا پیکر بننے کے لئے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام "یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف" بھی ہے۔ چُھٹی والے دن شہر کے کمزور علاقوں اوراطراف کے گاؤں / گوٹھوں میں جاکر وہاں کی مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ مقامی عاشقانِ رسول کو نیکی کی دعوت دے کر عِلمِ دِین سیکھنے / سکھانے کی ترکیب کی جاتی ہے۔ ❁ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف اسلامی بھائیوں کو سُنّتیں و آداب اور مَدَنی دَرْس وغیرہ کا طریقہ سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے ❁ یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مساجِد آباد ہوتی ہیں ❁ یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجِد میں گزرنے والا ہر ہر لَمحہ عِبادَت میں شُمار ہوگا ❁ یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجِد سے مَحَبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زِیادہ سے زِیادہ وَقْت گُزارنے کی فضیلت حاصل ہوگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنا زِیادہ وَقْت مسجد میں گزارنے کی بھی کیا خوب فضیلت ہے کہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدْرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تُم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجِد میں کثرت سے آمد و رَفْت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 10، سُورۂ توبہ آیت نمبر 18 میں اِرشاد فرماتا ہے

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اللہ کی مسجدیں وُہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قِیامت پر ایمان لاتے اور نَماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (پ ۱۰، التوبہ: ۱۸)

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، ۲۸۰/۴، حدیث: ۲۶۲۶)

آیئے! بطورِ ترغیب ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں چُنانچِہ

میں پتنگ بازی کا شوقین تھا!

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کی پچھلی زِندگی گُناہوں میں گزر رہی تھی، پتنگ بازی کے بھی شوقین تھے، ویڈیو گیمز اور گولیاں کھیلنا وغیرہ اُن کے مَشاغِل میں شامل تھا۔ ہر ایک کے مُعامَلے میں ٹانگ اَڑانا، لوگوں سے لَڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا جیسی بُرائیوں میں گرِفتار تھے۔ خُوش قسمتی سے ایک اسلامی بھائی کی اِنْفِرادی کوشِش پر یہ رَمَضانُ المُبارَک کے آخری عَشْرے میں اپنے عَلاقے کی مسجد میں مُعْتَکِف ہوگئے۔ جہاں اُنہیں بہت اچّھے اچّھے خواب نظر آئے اور خُوب سُکون مِلا۔ اِس کے بعد اُنہوں نے مزید 2 سال اِعْتِکاف کی سَعادَت حاصِل کی۔ ایک بار اُن کی مسجِد کے مُؤَذِّن صاحِب اِنْفِرادی کوشِش کرکے اُنہیں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں لے آئے۔ ایک مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی سُنّتوں بھرا بیان کر رہے تھے کہ جو سفید لِباس اور کتھئی چادر میں مَلبوس، چہرے پر ایک مُشت داڑھی اور سَر پر سبز عِمامہ شریف کا تاج سجائے ہوئے تھے۔ ایسا بارونق چہرہ اُنہوں نے زِندگی میں پہلی بار دیکھا تھا۔ مُبَلِّغ کے چہرے کی کَشِش اور نُورانیّت نے اُن کا دل موہ لیا اور وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُنہوں نے ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی۔

بگڑے اَخلاق سارے سَنْوَر جائیں گے، مَدَنی ماحول میں کرلو تُم اِعْتِکاف
جامِ عشقِ محمد بھی ہاتھ آئے گا، مَدَنی ماحول میں کرلو تُم اِعْتِکاف

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۴۰-۶۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ تَوقیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو کر 12 مَدَنی کاموں میں مشغول ہو جانا نامِ "**مُحَمَّد**" کا ادب بجالانے کی مَدَنی سوچ پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، اِسی طرح دعوتِ اسلامی کے قائم کردہ شُعبہ جات میں سے کسی شُعبے سے وابستہ ہو کر اپنی خِدمات پیش کرنے سے بھی نامِ اَقدس کی عِزّت و حُرمَت اور اِس کے ادب و اِحترام کا ذِہن نصیب ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں نیکی کی دَعوت کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے۔ اِنہی شُعبہ جات (Departments) میں سے ایک "**مجلسِ تَوقیت**" بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلسِ تَوقیت اب تک اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق عِلْمِ تَوقیت کے اُصول و قوانین کا لحاظ رکھتے ہوئے دنیا کے بے شُمار شہروں (بشمول حرمینِ طیبین) کے "**اَوْقَاتُ الصَّلٰوۃ**" کے نقشہ جات کے ساتھ ساتھ پاکستان بھر کے پندرہ سو (1500) سے زائد مقامات پر مشتمل عظیم الشان کتاب بنام "**اوقاتِ نماز برائے پاکستان**" شائع کروا چکی ہے۔ اس سِلسلے میں مزید ایک قَدَم بڑھاتے ہوئے دعوتِ اِسلامی کی "**مجلِس آئی ٹی**" کے تَعاوُن سے ایک ایسا سافٹ وئیر بنام "**اَوْقَاتُ الصَّلٰوۃ**" بھی مُتَعارَف کروایا ہے کہ جو کمپیوٹر اور موبائل وغیرہ پر نمازوں کے دُرُست وَقْت کی نشاندہی میں بہت زِیادہ مُفید ہے۔ اس سافٹ وئیر بنام "**اَوْقَاتُ الصَّلٰوۃ**" سے سینکڑوں مقامات کے اوقاتِ نماز جاننے کی سہولت موجود ہے، نِظامُ الاَوْقات سے مُتَعَلِّق کسی بھی قسم کے مَسْئَلے یا تجویز کے لئے مجلِس کے

اراکین و ذِمّہ داران سے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی کے فون نمبر پر یا اِس اِی میل ایڈریس(prayer@dawateislami.net) کے ذریعے رابِطہ کیا جا سکتا ہے۔عالَمی مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں،آفس کے مَخْصُوص اَوْقات میں مَجْلِسِ تَوْقِیت آفس میں بِالْمُشَافَہ رہنمائی بھی لی جاسکتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تُجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو

(وسائل بخشش مرمم،ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جشنِ وِلادت کے بارے میں مکتوبِ عطّار

اے جشنِ وِلادتِ مُصْطَفٰے منانے والے عاشقانِ رسول!صَفَرُ الْمُظَفَّر کا مُبارَک مہینا اپنے اِخْتِتَام کی جانب رَواں دَواں ہے۔پھر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رَبِیْعُ الْاَوَّل کا نُور بار مہینا اپنی آب و تاب کے ساتھ جَلْوَہ گر ہوگا کہ یہی وہ عَظِیْمُ الشَّان مہینا ہے کہ جس کا عاشقانِ رَسول گیارہ(11) ماہ بڑی شِدَّت کے ساتھ اِنْتِظار کرتے،مَرحبا یا مُصْطَفٰے کی گونج میں جلوسِ مِیلاد کی دُھومیں مچاتے،مَحافِلِ نعت کا اِہْتِمام کرتے،صَدَقَہ و خَیْرات کرتے،مدنی پرچم اور جھنڈیاں لگاتے،چَراغاں کرتے اور دُھوم دھام سے جَشنِ وِلادَت کی خوشیاں مَنا کر اپنی عقیدت و مَحبّت کا اِظْہار کرتے ہیں۔مگر یاد رہے!ہر اَہَم کام کے کچھ ضروری آداب ہوتے ہیں،اِسی طرح جَشنِ عِیْدِ مِیلَادُ النَّبِی مَنانے کے بھی کچھ آداب ہیں جن کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے۔چُنانچہ جَشنِ وِلادَت کے موقع پر گلی یا سڑک وغیرہ پر اِس طرح سَجاوٹ کرنا کہ جس سے

گاڑی والوں اور پیدل چلنے والوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے، ناجائز ہے۔ چَراغاں دیکھنے کیلئے عَورتوں کا اَجنبی مَردوں کے درمیان بے پردہ نکلنا اور باپردہ عَورتوں کا بھی مُرَوَّجہ انداز میں مَردوں میں اِخْتِلاط (ایک ساتھ جمع ہونا) اِنتہائی اَفسوس ناک ہے جبکہ بجلی کی چوری (Theft) بھی ناجائز ہے، لہٰذا اِس سِلسلے میں بجلی فَراہم کرنے والے اِدارے سے رابِطہ کرکے جائز ذَرائع سے چَراغاں کی ترکیب بنایئے۔ جُلوسِ مِیلاد میں حَتَّی الْاِمکان باوُضُو رہیے، نَمازِ باجماعت کی پابندی کا خیال رکھئے۔

شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا اَبُوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جَشنِ مِیلاد مَنانے والے عاشقانِ مِیلاد کو اپنے مکتوب (Letter) میں کچھ اَہَم مَدَنی پُھول عطا فرمائے ہیں۔ آیئے! ہم بھی وہ **"مکتوبِ عطّار"** تَوَجُّہ کے ساتھ سُنّنے کی سَعادت حاصل کرتے ہیں:

مکتوبِ عطّار:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانِب سے تمام عاشِقانِ رُسول اسلامی بھائیوں / اسلامی بہنوں کی خِدمتوں میں جَشنِ وِلادت کی خُوشی میں لہراتے ہوئے مدنی پرچموں، جگمگاتے بلبوں اور نَنّھے نَنّھے قُمقُموں کو چُومتا ہوا جُھومتا ہوا شہد سے بھی میٹھا مَکّی مَدَنی سلام

اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ　　اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال۔

تُم بھی کر کے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ　　اُونچے میں اُونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

چاندرات کو اِن اَلفاظ میں تین (3) بار مَساجِد میں اِعْلان کروایئے: تمام عاشقانِ رسول کو مُبارک ہو کہ رَبِیْعُ الاوّل شریف کا چاند نظر آگیا ہے۔

رَبِیْعُ الاوّل اُمّیدوں کی دُنیا ساتھ لے آیا　　دُعاؤں کی قَبولیَّت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

مَرد کا داڑھی مُنڈوانا یا ایک مُٹّھی سے گھٹانا دونوں حرام ہے۔ اسلامی بہن کا بے پردَگی کرنا حرام ہے۔ براہِ کرم! رَبیعُ الاوّل کی بَرَکت سے اسلامی بھائی ہمیشہ کیلئے ایک مُٹّھی داڑھی اور اسلامی بہنیں مُستَقِل شَرعی پَردہ اور زَہے قسمت! مَدَنی بُرقع پہننے، شرعی پردہ کرنے کی نِیَّت کریں۔ (مَرد کا داڑھی مُنڈانا یا ایک مٹّھی سے گھٹانا اور عورت کا بے پردَگی کرنا، حرام اور فوراً توبہ کرکے اِن گُناہوں سے باز آنا واجِب ہے۔)

جُھک گیا کعبہ سَبھی بُت مُنہ کے بَل اَوندھے گِرے   دَبدبہ آمد کا تھا، اَھْلاً وَّ سَھْلاً مرحبا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۴۷)

سُنَّتوں اور نیکیوں پر اِستِقامت پانے کا عظیم مَدَنی نُسخہ یہ ہے کہ تمام عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کے رِسالے پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو جَمع کروانے کی نِیَّت کریں، اگر نیّت بنتی ہو تو ہاتھ اُٹھا کر کہئے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یاد رکھئے اگر دل میں نیّت نہ ہونے کے باوجود جان بوجھ کر دکھاوے کیلئے ہاتھ اٹھانا کہ میں بھی نیّت کرتا ہوں گناہ ہے۔)

بدلیاں رَحمت کی چھائیں بُوندیاں رَحمت کی آئیں   اب مُرادیں دل کی پائیں آمدِ شاہِ عَرَب ہے

(قبالہ بخشش، ص۱۸۴)

تمام عاشقانِ رسول بَشُمول نگران و ذِمّہ داران رَبِیْعُ الاوّل شریف میں خُصُوصِیَّت کے ساتھ کم اَز کم تین (3) دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں اور اسلامی بہنیں ایک ماہ تک روزانہ گھر کے اندر (صِرف گھر کی اسلامی بہنوں اور مَحْرَموں میں) مَدَنی دَرس جاری کریں اور پھر آئندہ بھی روزانہ جاری رکھنے کی نِیَّت فرمائیں۔

سعادت ملے درسِ فیضانِ سنّت   کی روزانہ دو مرتبہ یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۳)

اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنی مسجِد، گھر، دُکان، کارخانہ وغیرہ پر 12 عَدَد ورنہ کم اَز کم ایک عَدَد مدنی پرچم رَبِیْعُ الاوّل کی چاندرات سے لیکر سارا مہینا لہرایئے۔ بسوں، ویگنوں، ٹرکوں، ٹرالوں، ٹیکسیوں، رکشوں، ریڑھوں، گھوڑا گاڑیوں وغیرہ پر ضرورتاً اپنے پلّے سے پرچم خرید کر باندھ دیجئے۔ اپنی سائیکل، اسکوٹر اور کار پر بھی لگایئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرف مدنی پرچموں کی مدنی بہاریں مسکراتی نظر آئیں گی۔ عُمُوماً ٹرکوں کے پیچھے جانداروں کی بڑی بڑی تصویریں اور بے ہُودہ اَشعار لکھے ہوتے ہیں۔ میری آرزو ہے کہ ٹرکوں، بسوں، ویگنوں، رکشوں، ٹیکسیوں، سُوزوکیوں اور کاروں وغیرہ کے پیچھے نُمایاں اَلفاظ میں تحریر ہو: **"مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے"**۔ مالِکانِ بس اور ٹرانسپورٹ والوں سے مِل کر مَدَنی ترکیبیں کیجئے اور سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کے دل کی دُعائیں لیجئے۔

ضَروری اِحتیاط: اگر جھنڈے پر نَقشِ نَعلِ پاک یا کوئی لکھائی ہو تو اِس بات کا خیال رکھئے کہ نہ وہ لیرے لیرے ہو، نہ ہی زمین پر تشریف لائے نیز جُوں ہی رَبِیْعُ الاوّل شریف کا مہینا تشریف لے جائے فوراً اُتار لیجئے۔ اگر احتیاط نہیں کر پاتے اور بے ادَبی ہو جاتی ہے تو سادہ مَدَنی پرچم لہرایئے۔ (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ بھی اپنے مکانِ بے نشان پر سادہ مَدَنی پرچم لگواتا ہے۔)

نبی کا جھنڈا لیکر نکلو دُنیا پر چھا جاؤ　　نبی کا جھنڈا اَمن کا جَھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

اپنے گھر پر 12 جھالَروں (یعنی لڑیوں) یا کم اَز کم 12 بلبوں سے نیز اپنی مسجِد و محلّے میں بھی 12 دن تک خُوب چَراغاں کیجئے۔ (یادرکھئے! بجلی کی چوری کرنا حرام ہے، لہٰذا بجلی فَراہم کرنے والے اِدارے سے رابِطہ کر کے جائز ذرائع کی ترکیب بنایئے) سارے عَلاقے کو مَدَنی پرچموں اور رنگ برنگے بلبوں سے سَجا کر دُلہن بنا دیجئے۔ مسجِد اور گھر کی چھت پر جبکہ چوک وغیرہ پر راہگیروں اور سُواریوں کو تکلیف سے بچاتے ہوئے حُقوقِ عامّہ تَلَف کئے بِغیر فضا میں مُعلّق 12 میٹر یا حسبِ ضَرورت سائز کے بڑے بڑے مَدَنی پرچم لہرایئے۔ بیچ سڑک

پر مَدَنی پرچم کے لئے بانس مت گاڑیئے کہ اِس سے ٹریفک کا نظام مُتاثِر ہوتا ہے۔ نیز گلی وغیرہ کہیں بھی اِس طرح کی سجاوٹ نہ کیجئے جس سے لوگوں کا راستہ تنگ ہو اور اُن کی حق تلفی اور دل آزاری ہو۔

مَشرق و مَغرب میں اک اک! بامِ کعبہ پر بھی ایک　　نَصب پرچم ہو گیا، اَھْلاً وَّ سَھْلاً مرحبا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۴۶)

ہر اسلامی بھائی حَسْبِ توفیق زِیادہ ورنہ 112 یا کم اَزْ کم 12 روپے کے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسائل اور مَدَنی پھولوں کے مُختلف پمفلٹ جُلُوسِ میلاد میں بانٹے اور اسلامی بہنیں بھی تقسیم کروائیں۔ اِسی طرح سارا سال اپنی دُکان وغیرہ پر تقسیمِ رسائل کی ترکیب فرما کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچایئے۔ شادی غَمی کی تَقاریب میں اور مرحوموں کے ایصالِ ثواب کی خاطِر بھی تقسیمِ رسائل کی ترکیب کیجئے اور دیگر مُسلمانوں کو اِس کی ترغیب دیجئے۔

بانٹ کر مَدَنی رسائل دِین کو پھیلایئے　　کرکے راضی حق کو حقدارِ جِناں بن جایئے

مکتبۃُ المدینہ کا تحریر کردہ پمفلٹ "جشنِ وِلادت کے 12 مَدَنی پُھول" ممکن ہو تو 112 ورنہ کم اَزْ کم 12 عدد نیز ہوسکے تو رسالہ صُبحِ بہاراں 12 عدد مکتبۃُ المدینہ سے ہَدِیّۃً حاصل کر کے تقسیم کیجئے۔ خُصُوصاً اُن تنظیموں کے سربراہوں تک پہنچایئے جو جَشنِ وِلادت کی دُھومیں مچاتے ہیں۔ رَبِیْعُ الاوّل شریف کے دوران 1200 روپے اگر یہ نہ ہوسکے تو 112 روپے اور اگر یہ بھی نہ بن پڑے تو 12 روپے (بالِغان) کسی سُنّی عالِم کو پیش کیجئے۔ اگر اپنی مسجد کے اِمام، مُؤَذِّن یا خُدّام میں بانٹ دیں تب بھی ٹھیک ہے بلکہ یہ خدمت ہر ماہ جاری رکھنے کی نِیَّت کریں تو مدینہ مدینہ۔ جمعہ کے روز دیں تو بہتر کہ جمعہ کو ہر نیکی کا ستّر (70)) گُنا ثواب ملتا ہے۔ (مگر جمعہ کا انتظار کرنے کے بجائے موقع ملتے ہی نیک کام فوراً کرلینا چاہئے) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُنَّتوں بھرے بیان کا کیسٹ سُن کر کئی لوگوں کی اِصلاح ہونے کی خبریں ہیں، آپ حضرات میں بھی کچھ نہ کچھ ایسے خُوش

نصیب ہوں گے جو بیان کا کیسٹ سُن کر مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوئے ہوں گے۔ لہٰذا سنتوں بھرے بیانات و مدنی مذاکرات کے میموری کارڈز لوگوں تک پہنچانا دِین کی عظیم خِدمت اور بے اِنتہا ثواب کا باعِث ہے تو جس سے بن پڑے ہفتہ میں ورنہ مہینے میں کم از کم 12 میموری کارڈز ضرور فروخت کرے۔ مُخَیَّر اسلامی بھائی اگر مُفت تقسیم کریں تو مدینہ مدینہ۔ شادیوں کے مواقع پر شادی کارڈ کے ساتھ مَدَنی رِسالہ اور ہو سکے تو مذکورہ میموری کارڈ بھی شامل کیجئے۔

کوئی غریب نواز تو کوئی داتا لگتا ہے ۔۔۔ اُنکے در پے پلنے والا اپنا آپ جواب

بڑے شہر میں ہر علاقائی مُشاوَرت کا نگران (قصبے والے قصبے میں (12 دن تک روزانہ مختلف مساجِد میں عظیمُ الشّان سُنَّتوں بھرے اِجتماعات مُنعَقِد کرے (ذِمّے دار اسلامی بہنیں گھروں میں (بغیر مائک) اِجتماعات فرمائیں) رَبِیْعُ الاوّل شریف کے دوران ہونے والے تمام اِجتماعات میں جن سے ہو سکے وہ سارا مہینا مدنی پرچم ساتھ لایا کریں۔

دیوانہ سَرکار کا کتنا پیارا لگتا ہے ۔۔۔ لَب پر نعتِ رسولِ اَکرم ہاتھوں میں پرچم

گیارہ (11) کی شام کو ورنہ 12 ویں شَب کو غُسل کیجئے۔ ہو سکے تو اِس عِیدوں کی عِید کی تَعظِیم کی نِیَّت سے سفید لباس، عِمامہ، سَربند، ٹوپی، سَر پر اَوڑھنے کی سفید چادر، پردے میں پردہ کرنے کے لئے کتھئی چادر، مِسواک، جیب کا رومال، چپّل، تسبیح، عِطر کی شیشی، ہاتھ کی گھڑی، قلم، مدنی قافِلہ پیڈ وغیرہ اپنے اِستعمال کی ہر چیز ممکنہ صُورت میں نئی لیجئے۔ (اسلامی بہنیں بھی اپنی ضَرورت کی جو جو اَشیاء ممکن ہوں وہ نئی لیں)

عالَم نے رنگ بدلا صُبحِ شبِ وِلادت ۔۔۔ آئی نئی حکومت سِکّہ نیا چلے گا

(ذوقِ نعت، ص۶۷)

بارہویں شب اجتِماعِ میلاد میں گزار کر بوقتِ صُبحِ صادِق اپنے ہاتھوں میں مَدَنی پرچم اُٹھائے، دُرُود

وسلام کے ہار لئے، اشکبار آنکھوں سے صبحِ بہاراں کا استِقبال کیجئے۔ بعد نمازِ فَجر سلام و عید مبارَک کہہ کر ایک دوسرے سے گرم جوشی کے ساتھ ملاقات فرمائیے اور سارا دن عید کی مبارَکباد پیش کرتے اور عید ملتے رہئے۔

عیدِ میلادُ النّبی تو عید کی بھی عید ہے　　بالیقیں ہے عیدِ عیداں عیدِ میلادُ النّبی

(وسائلِ بخشش ص ۴۶۵)

میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ ولادت مناتے رہے۔ آپ بھی یادِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں 12 ربیعُ الاوّل شریف کو روزہ رکھ کر مَدَنی پرچم اُٹھائے جُلوسِ میلاد میں شریک ہوں۔ جہاں تک ممکن ہو باوُضو رہئے۔ لب پر نعتوں کے نغمے سجائے، دُرُود و سلام کے پھول برساتے، نگاہیں جھکائے پُروقار طریقے پر چلئے۔ اُچھل کود مچا کر کسی کو تنقید کا موقع مت دیجئے۔

ربیعُ الاوّل تجھ پر اَہلسنّت کیوں نہ ہوں قرباں　　کہ تیری بارھویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

(قبالۂ بخشش، ص ۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

❋ نامِ "**مُحَمَّد**" مُسلمان کی شان و عظمت کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ ❋ نامِ "**مُحَمَّد**" عِزّت و اَفزائی کا ذریعہ ہے۔ ❋ نامِ "**مُحَمَّد**" خُدا عَزَّوَجَلَّ کو بھی محبوب ہے۔ ❋ نامِ "**مُحَمَّد**" کی بَرَکت سے اِنسان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ ❋ نامِ "**مُحَمَّد**" کی بَرَکتوں سے کائنات فیضیاب ہو رہی ہے۔ ❋ نامِ "**مُحَمَّد**" جنّت میں داخلے کا سبب ہے۔ ❋ نامِ "**مُحَمَّد**" نارِ جہنّم سے نَجات کا ذریعہ ہے۔ ❋ نامِ "**مُحَمَّد**" کی بے اَدَبی سے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو سَخت نفرت تھی۔ ❋ نامِ "**مُحَمَّد**" کی بے اَدَبی کرنے سے

ہر ایک کو بچنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نامِ **"مُحَمَّد"** کے صَدَقے و طُفَیل ہمیں بھی ادب و تعظیم کی لازوال دَولت نصیب فرمائے اور ہمیں اِس مُقَدَّس نام کی خوب خوب بَرَکتیں نصیب فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

سُنَّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثْمد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔** (ابن ماجہ، ۱۱۵/۴، حدیث: ۳۴۹۷)

❀ پتھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت

---

1 ... مشكاة الصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حديث: ۱۷۵

سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔(فتاویٰ ھندیہ، ۳۵۹/۵) ❀ سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سنت ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۱۸۰/۶) ❀ سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں، (2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔(شعب الایمان، ۲۱۸/۵-۲۱۹) ❀ اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ ❀ تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگائیے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مَدَنی پھول**" اور "**101 مَدَنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائل بخشش مرمم، ص۴۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعۡتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعۡتِکاف کاثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیاہواپانی پینے کی بھی شَرعاًاِجازت نہیں ،اَلبتَّہ اگر اِعۡتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمۡناً جائز ہو جائیں گی۔اِعۡتِکاف کی نِیَّت بھی صِرۡف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضاہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے:اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعۡتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکۡرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے(یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فَرمانِ مُصۡطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب جُمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ کریم فِرِشۡتوں کو بھیجتا ہے، جِن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یَومِ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ مُجھ پر کَثۡرَت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔(کنزالعمال،کتاب الاذکار، ۱/۲۵۰،حدیث:۲۱۷۴)

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی   کوئی کمی سَروَرا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۱۷۲)

مختصر وضاحت: اے ہمارے مہربان آقا! ہم نے گناہ کرنے میں کوئی کمی نہیں کی مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے عطا فرمانے میں کوئی کمی نہیں فرمائی۔ آپ پر کروڑوں بار دُرود نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے بَیان میں ہم "اُمّتِ مُصطفٰے کی

---

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

خُصوصیات" کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصِل کریں گے۔ سب سے پہلے ہم سُنیں گے کہ تورات شریف میں اُمّتِ مُصْطَفٰے کی کن کن خُصوصیات (Characteristics) اور فضائل و کمالات کو اُجاگر کیا گیا ہے، جب حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اُمّتِ محبوب کی خُصوصیات کا عِلْم ہوا تو اُنہوں نے کس چیز کی خواہش کا اِظہار کیا تھا؟ اِس کے بعد اُمّتِ محبوب کی اَفضلیت کی وجہ اور چھ (6) عظیمُ الشّان فضائل بھی بَیان ہوں گے، اُمّتِ محبوب کے افراد کے حافِظے کس قدر مضبوط ہوتے ہیں، اِس تَعَلُّق سے بزرگوں کے اَقوال اور حافظُ الحدیث حضرت سَیِّدُنا امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بے مثال یادداشت کا ایک واقعہ بھی ہم سُنیں گے۔ آخر میں غمخوارِ اُمّت، تاجدارِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی اُمّت سے مَحَبَّت و شفقت کی چند جھلکیاں بھی بَیان ہوں گی۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔ بعض اسلامی بھائی دورانِ بیان تسبیح کے ذریعے ذِکر و درود شریف وغیرہ پڑھتے رہتے ہیں۔ یاد رکھئے! یہ اِس کا موقع نہیں ہے، ہم چُونکہ علمِ دِین سیکھنے کی نیّت سے یہاں جمع ہوئے ہیں تو دورانِ بیان پوری توجہ بیان کی طرف ہی ہونی چاہئے، کیونکہ علمِ دین سیکھنے پر مشتمل بیان سُننا بھی ذِکْرُ اللہ ہی میں شامل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تورات میں اُمَّتِ محمدیہ کے فضائل

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی بہت ہی پیاری کتاب "**اللہ والوں کی باتیں**" جلد 5 صفحہ نمبر 516 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: "اے میرے مولا! میں نے تورات میں ایک ایسی اُمّت کا ذِکر پایا ہے جو سب اُمّتوں سے بہتر (Better) ہو گی، لوگوں کو بھلائی کا

حکم دے گی اور بُرائی سے منع کرے گی، وہ پہلے اور بعد والی تمام کتابوں پر ایمان لائے گی، حتّٰی کہ کانے دجّال کو بھی قتل کرے گی۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ”اے میرے پاک پرور گار! اسے میری اُمَّت بنادے۔“ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ”اے موسیٰ! وہ اَحمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت ہے۔“ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ”اے میرے پروردگار! میں نے ایک ایسی اُمّت کا ذِکر پایا جس کے لوگ اللہ پاک کی بہت حمد کریں گے، سُورج کا خیال رکھیں گے (یعنی نماز اور روزوں کی وجہ سے ہمیشہ سورج کے طلوع و غروب کا حساب رکھیں گے۔ اسلامی نمازیں افطار سحری تو سورج سے ہیں مگر خود روزے عیدیں حج وغیرہ چاند سے اس لئے مسلمان دونوں کا حساب رکھتے ہیں اور کوئی قوم یہ دونوں کام نہیں کرتی۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۵۳ ملتقطاً)) اور منصَبِ حکومت و امامت پر فائز ہوں گے، جب کسی کام کا ارادہ کریں گے تو کہیں گے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہم اس کام کو کریں گے۔“

حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ”اے میرے پروردگار! اسے میری اُمَّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! وہ اَحمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت ہے۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ربّ کریم! میں نے تورات میں ایسی اُمَّت کا ذکر پایا، جن کی دُعائیں قبول ہوں گی اور ان کے حق میں دعائیں قبول کی جائیں گی، ان کی سفارش قبول ہوگی اور ان کے حق میں سفارش قبول کی جائے گی۔ یہ کہہ کر حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: الٰہی! تُو انہیں میری اُمّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! وہ احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔

حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ربّ کریم! میں نے تورات میں ایسی اُمّت کا ذکر پایا ہے جو بلندی پر چڑھیں گے تو اللہ پاک کی کبریائی بیان کریں گے اور جب کسی وادی میں اُتریں تو

اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کریں گے، ان کے لئے پوری زمین پاک ہو گی اور وہ جہاں بھی ہوں، ساری زمین ان کے لئے قابلِ نماز ہو گی، وہ ناپاکی سے پاکی حاصل کریں گے، جہاں پانی (Water) نہ پائیں گے، وہاں مٹی سے پاکی حاصل کرنا، ان کے لئے ایسا ہو گا جیسے پانی سے اور بروزِ قیامت وضو کے اثر سے ان کے اعضائے وضو چمکتے ہوں گے۔ یہ کہہ کر حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تُو انہیں میری اُمَّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! وہ احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت ہے۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: "اے ربّ کریم! میں نے (تورات میں) ایسی اُمّت کا ذکر پایا ہے کہ جب وہ کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کریں گے تو ان کے لئے ایک نیکی لکھ دی جائے گی اور جب وہ نیکی کر لیں گے تو ان کی نیکی کو 10 سے 700 گُنا تک بڑھا دیا جائے گا اور اگر کسی گناہ کا ارادہ کریں گے تو ان کے لئے کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر گناہ کا اِرتکاب کر بیٹھیں گے تو اُن کے لئے صرف وہی گناہ لکھا جائے گا۔" یہ کہہ کر حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: "اے میرے پروردگار! تُو انہیں میری اُمَّت بنادے۔" اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: "اے موسیٰ! وہ اَحمدِ مجتبیٰ، محمدِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔ یہاں ایک بات توجہ طلب ہے کہ گناہ کا پختہ ارادہ کرنا مثلاً اسباب نہ ہونے کی وجہ سے گناہ نہ کیا، مگر مکمل ارادہ تھا تو اب گناہ گار ہو گا۔

حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: "اے اللہ پاک! میں نے ایک اُمَّتِ مرحُومہ کا ذکر پایا، جو کمزور ہونے کے باوجود کتابُ اللہ کے وارث ہوں گے اور تُو نے انہیں چُن لیا ہے، ان میں سے کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہو گا، کوئی درمیانی راہ چلنے والا ہو گا اور کوئی نیکیوں میں سبقت کرنے والا ہو گا، میں نے ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں پایا

، جس پر رحم نہ کیا گیا ہو۔" یہ کہہ کر حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: "اے پاک پروردگار! تُو انہیں میری اُمَّت بنا دے۔" اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: "اے موسٰی! وہ احمدِ مجتبیٰ، مالکِ ہر دوسَرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔"

حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو عرض کی: "اے اللہ پاک! ان کے مَصاحِف ان کے سینوں میں (محفوظ) ہوں گے (یعنی قرآنِ کریم ان کے سِینوں میں محفوظ ہوگا)، وہ اہْلِ جنت کا سا مختلف (Different) رنگوں کا لباس پہنیں گے اور فرشتوں کی طرح صفیں بنا کر نماز پڑھیں گے، مساجد میں ان کی آوازیں شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح ہوں گی اور جہنم میں ان میں سے وہی شخص داخل ہوگا جو نیکیوں سے اس طرح خالی ہو، جیسے پتھر درخت کے پتوں سے خالی ہوتا ہے۔" یہ کہہ کر حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: "اے میرے پروردگار! تُو انہیں میری اُمَّت بنا دے۔" اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: "اے موسٰی! وہ احمدِ مجتبیٰ، مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت ہے۔" جب حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو اس فضیلت سے تعجب ہونے لگا جو اللہ پاک نے سیِّدُ الانبیاء، مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کی اُمَّت کو عطا فرمائی تو کہنے لگے: "کاش! میں حضرت سیِّدُنا محمدِ مصطفٰے، احمدِ مُجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اصحاب میں سے ہوتا۔" تو اللہ پاک نے ان کی رضا کے لئے 3 آیات نازل فرمائیں، چنانچہ پارہ 9، سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف کی آیت نمبر 144 اور 145 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یٰمُوْسٰۤى اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَ بِكَلَامِیْ ﳲ فَخُذْ مَاۤ اٰتَیْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ

ترجمۂ کنزُالایمان: اے موسٰی میں نے تجھے لوگوں سے چُن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے تو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا اور شکر والوں میں ہو اور ہم نے اس کے

الشّٰکِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَ کَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّ اْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَاؕ سَاُورِیْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۴۵﴾

لئے تختیوں میں لکھ دی ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل اور فرمایااے موسٰی اسے مضبوطی سے لے اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اس کی اچھی باتیں اختیار کریں عنقریب میں تمہیں دکھاؤں گا بے حکموں کا گھر۔

(پ ۹، الاعراف: ۱۴۴، ۱۴۵)

پارہ9،سُوْرَۃُ الْاَعْراف کی آیت نمبر 159 میں اِرشاد ہوا:

وَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ یَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ (پ ۹، الاعراف: ۱۵۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور موسٰی کی قوم سے ایک گروہ ہے کہ حق کی راہ بتاتا اور اسی سے انصاف کرتا۔

یہ سن کر حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام پوری طرح راضی ہو گئے۔(اللہ والوں کی باتیں، ص ۵۱۶ تا ۵۱۹ ملخصاوملتقطا)

امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **اُمّتِ مُصطفٰے** میں پیدا ہونے کی اِس نعمت پر اللہ پاک کا شکر ادا کرتے ہوئے بارگاہِ اِلٰہی میں عرض کرتے ہیں:

شکر ادا ہو کیونکر تیرا پیارے نبی کی اُمّت میں
مجھ سے نکمے کو بھی پیدا تُو نے اے رحمٰن کیا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۹۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! اُمّتِ مُصطفٰے کو ربِّ کریم نے دو چار یا پانچ نہیں بلکہ بے شمار فضائل و برکات اور کئی خُصوصیات سے نوازا ہے،وہ تورات شریف جسے اللہ پاک نے حضرت

سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل فرمایا، اس مقدس آسمانی کتاب کے اندر بھی اس عظیم اُمّت کے فضائل و کمالات اور شاندار خُصوصیات کو بیان کیا گیا ہے، حتّٰی کہ جب موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو عِلْم ہوا کہ یہ تمام فضائل و کمالات اُمّتِ مُصطفٰے کے ہیں، تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اس اُمَّت کو اپنی اُمَّت بنانے کی اِلتجا (Request) پیش کی، مگر جب اس کی اجازت نہ ملی تو پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُمَّتِ محبوب میں شامل ہونے کی خواہش کا اِظہار ان الفاظ میں کیا کہ **"کاش! میں حضرت سیّدُنا محمدِ مصطفٰے، حبیبِ کبریا** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کے اصحاب** (یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) **میں سے ہوتا۔"**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں چند مدنی پھول ذہن نشین کرلیجئے: (1) پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت کا کیسا ہی خاص ولی، صحابی بلکہ کوئی فرشتہ کسی بھی نبی کے برابر ہرگز نہیں ہوسکتا، جیسا کہ

بہارِ شریعت میں ہے: انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام)، تمام مخلوق یہاں تک کہ رُسُلِ ملائکہ (فرشتوں کے رسولوں) سے افضل ہیں۔ ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو، کسی نبی کے برابر نہیں ہوسکتا۔ جو کسی غیرِ نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے، دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۴۷ ملخصا) (2) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور پُرنور، سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء (تمام نبیوں کے نبی) اور جمیع مخلوقاتِ الٰہی (اللہ پاک کی تمام مخلوق) سے افضل تر ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۵/ ۲۶۸) (3) حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا اس اُمت میں شامل ہونے کی خواہش کا اظہار فرمانا، اس اُمت کی فضیلت کا پتا ضرور دیتا ہے، مگر وہ اس اُمت سے بہت افضل بلکہ ان 5 انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ہیں کہ جو دیگر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بھی افضل ہیں۔

اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ احسان ہے کہ اس نے رسولِ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں ہمیں مسلمان بنایا اور ہمیں رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت میں شامل فرما کر ہم پر اتنا بڑا احسان فرمایا کہ اگر ہم اس کے اس احسان پر ساری زندگی بھی اس کا شکر بجالاتے رہیں تب بھی اس کا حق ادا نہ کر پائیں۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دیوان **"وسائلِ بخشش"** میں لکھتے ہیں کہ

شکر تیرا کہ اُن کی اُمّت میں مجھ کو اے ذُوالجلال رکھا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمّتِ سرکار کے افضل ہونے کی وجہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں، بِلا تشبیہ حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے صدقہ میں حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی اُمت تمام اُمتوں سے افضل (ہے)۔ (بہارِ شریعت، ۱/۵۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ کریم کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامنِ کرم ہمارے ہاتھوں میں آیا، یقیناً ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں سب سے افضل ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت بھی پچھلی تمام اُمّتوں سے افضل ہے اور افضلیت کی وجہ ہر گز ہر گز یہ نہیں کہ اس اُمّت میں کثرت سے سرمایہ دار ہوں گے، اِن میں انجینئر اور ڈاکٹر کثیر ہوں

گے ،نہ ہی فضیلت کی یہ وجہ ہے کہ یہ جنگجو، بہادر اور قوی ہوں گے یا یہ اِس لیے افضل ہیں کہ نہایت ہی چالاک وہوشیار ہوں گے بلکہ اِن کی افضلیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے اَہم مَنْصَب پر فائز ہیں، چنانچہ پارہ 4، سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 110 میں خدائے رحمٰن کا فرمانِ عالیشان ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمّتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

تفسیرِ خازن میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھا ہے: اس اُمَّت کو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کی بدولت دیگر تمام اُمّتوں پر فضیلت دی گئی ہے اور اسی سبب سے یہ اُمّت تمام اُمّتوں میں سب سے بہترین اُمّت ہے، پس ثابت ہوا! اس اُمّت کے بہترین ہونے کی وجہ (Reason) اس کے افراد کا نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا ہے۔ (تفسیرِ خازن، پ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۱۰، ۱/۲۸۹)

اب ہمیں اپنے بارے میں غور کرنا چاہیے کہ کیا ہم نیکی کی دعوت دینے والے اور بُرائی سے روکنے والے ہیں؟ یاد رہے: اگر ہمارا گمان غالب ہو کہ بُرائی کرنے والے کو بُرائی سے روکیں گے تو وہ بُرائی سے رُک جائے گا تو ہمیں روکنا واجب ہے، نہ روکیں گے تو گناہ گار ہوں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا اِحسان ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں مُیَسّر ہے، قربان جائیے! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدنی سوچ پر! جنہوں نے ایک ایسا عظیم الشّان **مدنی مقصد** عطا فرمایا ہے کہ جس کو پانے کے لیے ہمارے پاس "**نیکی کی دعوت**" کو عام کرنے کے سینکڑوں

مواقع ہیں، وہ مدنی مقصد کیا ہے ؟، آیئے! مل کر دُہرا لیتے ہیں: **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے"**۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **مسجد بناؤ تحریک** ہے، یہ **مسجد بھرو تحریک** ہے، یہ **نمازی بڑھاؤ تحریک** ہے، **کاش!** ہم بھی اِس کا حصہ بن کر عملی طور پر نیکی کی دعوت دینے والوں میں شامل ہو جائیں، یہ بہت اچھا ہے کہ ہم زِیادہ سے زِیادہ نیکی کی دعوت کے لیے اپنے آپ کو پیش کریں، مگر کسی عُذر کی وجہ سے اگر ایسا نہ ہو سکے تو ہمیں روزانہ کم از کم 2 گھنٹے تو مدنی کاموں کے لیے، **نیکی کی دعوت** کو عام کرنے کے لیے پیش کرنے ہی چاہئیں، بسا اوقات ہم بڑی بڑی مساجد میں جمعہ کے دن لوگوں کی بہت بڑی تعداد دیکھ کر خوش ہو جاتے ہوں گے کہ ہماری مسجدیں آباد ہو گئی ہیں، نمازی بہت بڑھ گئے ہیں بلکہ ماہِ رمضان میں یہ نظارے زیادہ دیکھنے کو ملتے ہوں گے، مگر اس کے ساتھ شاید آپ نے یہ منظر بھی دیکھا ہو گا کہ ماہِ رمضان کی رُخصتی کے ساتھ ہی بد قسمتی سے مسجدیں ویران ہو جاتی ہیں، **نمازیوں کی تعداد** کم ہو جاتی ہے، اس کے علاوہ اگر مختصر سا جائزہ لیا جائے تو سینکڑوں مساجد ایسی بھی ہوں گی کہ جہاں آبادی بھی ہے مگر نماز پڑھنے والے نہیں، مسجد تو ہے مگر اِمام نہیں، ایسے عَلاقوں میں **"نیکی کی دعوت"** کی کتنی زِیادہ ضرورت ہے، اُمّتِ مصطفٰے کو راہِ راست پر لانے کے لیے ہمیں وقت کی قربانی دینی ہو گی۔ **اے کاش!** ہمیں دردِ اُمّت نصیب ہو جائے۔

نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ کی توفیق عطا ہو اُمّتِ محبوب کو سدا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص 88)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمّت محبوب کے 6 فضائل

حَکِیمُ الامت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پارہ 4، سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 110 کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے بے شمار فضائل ہیں، یہاں ان میں سے کچھ عرض کئے جاتے ہیں: (1) یہ اُمّت آخر اُمَمْ (یعنی اُمّتوں میں سے آخری اُمّت) ہے، گزشتہ اُمّتوں کے عُیُوب قرآنِ کریم میں بیان ہوئے، جس سے وہ ساری دُنیا میں بدنام ہو گئیں، مگر اِس اُمّت کے بعد نہ کوئی نیا نبی آئے گا، نہ کوئی آسمانی کتاب جس میں اِس کے عُیُوب بیان ہوں، غرضیکہ اس اُمّت کی پردہ پوشی کی گئی۔ (2) پچھلی کُتُب میں اس اُمّت کے اَوصاف کا ذِکر تو تھا ان کے عُیُوب کا تذکرہ نہ تھا جس کے باعِث وہ لوگ اس اُمّت میں ہونے کی تمنّا(Wish) کرتے تھے۔ (3) جیسے ربّ کریم نے دیگر اَنبیائے کرام (عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُوَالسَّلام) کو نام لے کر پُکارا، ہمارے حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَلقاب سے، اسی طرح ان کی اُمّتوں کو نَسَبی ناموں سے پکارا گیا: (یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ، یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ هَادُوۡۤا) وغیرہ مگر اس اُمّت کو (یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا) (اے ایمان والو!) کے دِلکش وپیارے خطاب سے نوازا گیا۔ (4) پچھلی اُمّتیں اپنے نبیوں کے بعد ساری ہی گمراہ ہو جاتی تھیں، مگر اِس اُمّت میں تا قیامت ایک فرقہ (سوادِ اعظم یعنی اہلسنّت وجماعت) حق پر رہے گا۔ (5) اِس اُمّت میں ہمیشہ اَولیاءُ اللہ وعُلَمائے رَبّانی ہوتے رہیں گے، جس درخت کی جڑ ہری رہے، اس میں پھل پھول آتے ہی رہتے ہیں۔ (6) یہی اُمّت کل قیامت کے دِن بارگاہِ الٰہی میں گزشتہ نبیوں کی گواہی دے گی کہ خدایا! انہوں نے اپنی قوموں کو تبلیغ کی تھی۔ (تفسیر نعیمی، پ۴، آل عمران، تحت الآیۃ:۱۱۰،۴/۹)

اے خدائے دو جہاں اِحسان تیرا ہے بڑا　　تُو نے پیدا ان کی اُمّت میں ہمیں فرمایا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۶۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ مدنی پھولوں میں اُمت کی فضیلت کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کے احسانات کا بھی بیان ہے، جن میں یہ بھی ہے کہ ہمارے جرم و گناہوں کی پردہ پوشی کا اہتمام کیا گیا ہے اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ اس اُمت میں علماء و اولیاء ہوتے رہیں گے۔ آج بھی دیکھا جاتا ہے کہ دنیا بھر میں کروڑوں مسلمان حنفی تو کروڑوں شافعی، اسی طرح مالکی و حنبلی ہیں۔ اسی طرح کروڑوں قادری، نقشبندی، چشتی، سہروردی سلسلوں سے وابستہ ہو کر اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین کے سائے میں ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمّتِ سرکار کو ربِّ کریم نے جن خُصوصیات سے نوازا ہے، ان میں سے ایک خُصوصیت یہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے اس اُمّت کو **حافظے کی مضبوطی** کی عظیمُ الشان نعمت بھی عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ

کم عمری میں عِلْم کا حُصول

حضرت سَیِّدُنا حسین بن عبد الرحیم عراقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس اُمّت کی ایک خُصوصیت یہ بھی ہے کہ لوگوں نے اپنی کم عمری میں جن علوم پر عُبور حاصل کیا، گزشتہ اُمّتیں لمبی عمر ملنے کے باوجود حاصل نہ کر سکیں، یہی وجہ ہے کہ اتنی کم عمری میں اس اُمّت کے مجتہدین پر علوم و معارف کے خزانے کھل گئے۔ (شرح زرقانی علی المواہب، خصائص امتہ...الخ، ۷/۴۷۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس اُمت میں کثیر علماء ہوئے، ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

آیئے! ہم اپنے بارے میں غور کریں کہ کیا ہم اپنے اوپر لازم (فرض وواجب) علوم بھی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ بعض فرائض علوم حاصل کرنے کا ذریعہ **مدرسۃ المدینہ بالغان** بھی ہے، **مدرسۃ المدینہ آن لائن**(On line) کے ذریعے اپنے وقت کی سہولت کے مطابق مختلف موضوعات پر علمِ دین حاصل کیا جاسکتا ہے (مدرسۃ المدینۃ On Line کی فیس(Fee) بھی ہے اور یہ بذریعہ انٹرنیٹ پڑھایا جاتا ہے)۔

حفظ و یادداشت کی صلاحیت

حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ کریم نے اس اُمّت کو حفظ و یادداشت (حیرت انگیز حافظے) کی وہ صلاحیت عطا فرمائی ہے جو پچھلی اُمّتوں میں سے کسی کو بھی عطا نہیں کی گئی، اللہ پاک نے اس نعمت کو سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کے ساتھ خاص فرمایا اور اس کی بدولت اس اُمّت کی عزّت افزائی فرمائی۔(شرح زرقانی علی المواہب، خصائص امتہ...الخ، ۷/۴۷۸)

آیئے! حُصولِ برکت کے لئے قوتِ حافظہ کے عظیم جوہر سے مالامال اور اُمّتِ محبوب کو فیضانِ حدیث سے فیضیاب فرمانے والے ایک عاشقِ رسول بزرگ کے قوتِ حافظہ کے بارے میں سُنئے، چنانچہ

3 لاکھ احادیثِ مبارکہ

نَاصِرُالْحَدِیْث، اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن فِی الْحَدِیْث حضرت سَیِّدُنا ابو عَبْدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قوتِ حفظ بیان کرنے کے لئے یہ بات ہی کافی ہے کہ جس کتاب کو وہ ایک نظر دیکھ لیتے تھے، وہ انہیں حفظ ہو جاتی تھی، تحصیلِ عِلْم کے ابتدائی دور میں انہیں 70 ہزار احادیث حفظ (یعنی زبانی یاد) تھیں اور بعد میں جا کر یہ عدد 3 لاکھ تک پہنچ گیا، جن میں سے ایک لاکھ احادیث صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح تھیں، ایک مرتبہ "بلخ" نامی شہر گئے تو وہاں کے لوگوں نے فرمائش کی، آپ اپنے شُیُوخ سے ایک ایک روایت بیان کریں تو آپ نے ایک ہزار شیوخ سے ایک ہزار احادیث زبانی بیان کر دیں۔ (ارشادالساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/۵۹ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمّتِ محبوب کی خُصوصیات میں سے ایک بہترین خُصوصیت یہ بھی ہے کہ بروزِ قیامت جب پچھلی اُمّتیں اپنے نبیوں کو جھٹلائیں گی تو اللہ کریم اُمتِ مُصطفٰے کو یہ شرف عطا فرمائے گا کہ اس دن یہ انبیائے کرام کے حق میں گواہی دے گی، جیسا کہ

نبیوں کے حق میں اُمتِ محبوب کی گواہی

نبیِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کریم قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی اُمّت کو بُلائے گا اور فرمائے گا: تم نے نوح کو کیا جواب دیا تھا؟ وہ کہیں گے: انہوں نے نہ ہمیں کبھی دعوت دی، نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کبھی نصیحت کی اور نہ ہمیں کسی چیز کا حکم دیا اور نہ منع کیا، حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: اے میرے ربّ کریم! میں نے انہیں ایسی دعوت دی جو اوّلین و آخرین سب کو شامل تھی، اللہ کریم فرشتوں سے فرمائے گا: احمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) اور ان کی اُمّت کو بلاؤ، تو سلطانِ مدینہ، قرارِ

قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُمّت اس شان سے حاضر ہوں گے کہ ان کا نُور ان کے آگے آگے ہو گا۔ حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت سے کہیں گے: کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے اپنی قوم کو اللہ پاک کا پیغام پہنچا دیا تھا اور انہیں سمجھانے کی بہت کوششیں کی تھیں، انہیں پوشیدہ اور علانیہ طور پر دوزخ سے بچانے کی کوششیں کیں، لیکن پھر بھی یہ میری دعوت سے دُور بھاگتے رہے۔ تو آقائے نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کہیں گے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے، وہ سب سچ ہے۔ اس پر حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کہے گی: اے احمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: آپ کو اور آپ کی اُمّت کو اس کا علم کیسے ہوا؟ ہم سب سے پہلی اُمَّت ہیں جبکہ آپ اور آپ کی اُمَّت سب سے آخر میں تشریف لائے ہیں، تو مکی مدنی سلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سورۂ نوح تلاوت فرمائیں گے، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سورت ختم فرمائیں گے تو آپ کی اُمّت کہے گی کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ سچا واقعہ ہے اور اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک اللہ پاک ہی غالب حکمت والا ہے۔ (مستدرک، کتاب: تواریخ المتقدمین من الانبیاء والمرسلین، شھادۃ نبینا وامتہ...الخ، ۳/۴۱۴، حدیث: ۴۰۶۶)

یہ سب اللہ کی عنایت ہے مل گئی مُصْطَفٰے کی اُمّت ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طاعون اس اُمّت کے لئے رحمت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! طاعون ایک ایسی جان لیوا وبائی بیماری ہے جس کو ڈاکٹر (پلیگ) Plague کہتے ہیں۔ اس بیماری میں گردن، بغلوں اور ران کے کنارے میں آم کی گٹھلی کے برابر گلٹیاں نکل آتی ہیں۔ جن میں بے پناہ درد اور ناقابلِ برداشت سوزش ہوتی ہے۔ شدید بخار چڑھ جاتا ہے، آنکھیں سرخ ہو کر دردناک جلن سے شعلے کی طرح جلنے لگتی ہیں، (بالآخر) مریض شدتِ درد اور شدید بے چینی و بے قراری میں تڑپ تڑپ کر بہت جلد مر جاتا ہے۔ (عجائب القرآن، ص۲۶۱)

یاد رہے! طاعون کا یہ تباہ کن مَرَض پچھلی اُمّتوں کے لئے عذاب مقرر کیا گیا تھا، مگر یہ اُمَّتِ محبوب کی خُصوصیات میں سے ہے کہ اللہ پاک نے اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں اسی مرض کو مومنوں کے لئے باعثِ رحمت بنا دیا، چنانچہ

اُمّتِ محمدیہ پر اللہ کریم کا خاص فضل و کرم

بخاری شریف کی حدیثِ پاک میں ہے کہ تمام نبیوں کے سردار، جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ پاک جس پر چاہتا اسے بھیجتا۔ پھر اللہ کریم نے مؤمنین کے لئے اسے رحمت بنا دیا۔ تو جو شخص طاعون پھیلنے کے زمانے میں اپنے شہر میں صبر کے ساتھ طلبِ ثواب کے لئے اس اعتقاد کے ساتھ ٹھہرا رہے کہ اسے وہی پہنچے گا جو اللہ کریم نے اس کے لئے لکھ دیا ہے تو اس کے لئے شہید کی مثل ثواب ہے۔ (بخاری، کتاب الطب، باب اجر الصابر فی الطاعون، ۳۰/۴ حدیث: ۵۷۳۴)

حضرت علامہ غلام رسول رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اس اُمَّتِ مُحَمَّدِیَہ پر اللہ کریم کی بہت مہربانی ہے کیونکہ جو بیماری دوسری اُمّتوں کے لئے عذاب

مقرر کی گئی ہے، وہ اس اُمّت کے لئے اللہ پاک کی رحمت ہے۔ طاعون بنی اسرائیل کے لئے عذاب اور اِس اُمّت کے لئے رحمت ہے۔(تفہیم البخاری، ۵/۳۵۵)دوسرے مقام پر فرمایا: اس اُمّت کے مومنوں کے لئے طاعُون کو رحمت کیا ہے، اس کا رحمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ یہ شہید کے ثواب کو شامل ہے، اگرچہ صورت کے اعتبار سے سخت تکلیف دہ ہے۔(تفہیم البخاری،۸/۸۰۰)

کرم اے شافعِ محشر کھلے اَعمال کے دفتر ۔۔۔ گو بدکار و کمینہ ہوں مگر ہوں تیری اُمّت سے

نہ نامے میں عبادت ہے نہ پلّے کچھ ریاضت ہے ۔۔۔ الٰہی! مغفرت فرما ہماری اپنی رحمت سے

الٰہی! واسطہ دیتا ہوں میں میٹھے مدینے کا ۔۔۔ بچا دنیا کی آفت سے بچا عقبیٰ کی آفت سے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۰۳،۴۰۲)

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ”صَدائے مدینہ“

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اللہ کریم کی رحمت پر قربان کہ اس نے مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے لئے طاعون کہ جو پچھلی اُمّتوں کے لئے بطورِ عذاب مقرر تھا، مگر اِس اُمّت کے لئے اِسے رحمت بنا دیا۔ جس سے یہ اندازہ لگانا ذرا بھی مشکل نہیں کہ اللہ پاک اپنے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کی اُمّت سے کتنی محبت فرماتا ہے۔

ذرا سوچئے! گناہوں کے ارتکاب کے سبب اگر اس اُمّت کے لئے بھی طاعُون کو عذاب بنا دیا جاتا تو کس قدر تکلیف و آزمائش ہوتی، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ پاک کی نافرمانیوں سے خود بھی بچیں اور دُوسروں کو بھی بچائیں، خوب خوب نیکیاں بجالائیں اور سُنّتوں بھری زندگی گزاریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت سے گناہوں سے نفرت، نیکیوں سے محبت اور سُنّتوں پر عمل کا جذبہ نصیب ہوتا ہے، لہٰذا اس مدنی ماحول سے وابستہ رہ کر **12 مدنی کاموں** میں عملی طور پر شامل ہو کر نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرتے ہوئے راہِ آخرت کے لیے **سامانِ آخرت** جمع کیجئے۔

ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "**صدائے مدینہ**" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانے کو "**صَدائے مدینہ**" لگانا کہتے ہیں۔☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "**صدائے مدینہ**" کی برکت سے نمازِ تہجد کی سعادت مل سکتی ہے۔☆ "**صدائے مدینہ**" کی برکت سے نماز کی حفاظت ہوتی ہے۔☆ "**صدائے مدینہ**" کی برکت سے مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔☆ "**صدائے مدینہ**" کی برکت سے "**نیکی کی دعوت**" دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔☆ "**صدائے مدینہ**" کی برکت سے دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور تشہیر (Propagation) ہو گی۔☆ "**صدائے مدینہ**" لگانے والا بار بار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں، اس کے حق میں بھی قبول ہوں گی۔☆ "**صدائے مدینہ**" میں پیدل چلنے کی برکت سے صحت بھی اچھی ہو گی۔☆ "**صدائے مدینہ**" لگانا مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا ہے اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ مصطفٰے ہے، مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ حیدری و سُنّتِ فاروقی ہے۔ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ فجر کے لئے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔ (طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳ مفہوماً)

"**صدائے مدینہ**" والے مدنی کام سے متعلق مزید مفید ترین معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ

المدینہ کے رِسالے **”صدائے مدینہ“** کا مطالعہ کیجئے۔

آیئے!بطورِ ترغیب **”صدائے مدینہ“** لگانے کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جھومئے، چنانچہ

صدائے مدینہ دکھائے مدینہ

ایک ڈویژن(Division)کے مَدَنی مشورے میں دورانِ مَدَنی مَشْوَرہ جب صدائے مدینہ کی بات چلی تو ایک اسلامی بھائی کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں مدینے شریف کی حاضِری کی سَعَادَت حاصِل ہوئی ہے اور یہ سب صدائے مدینہ کی برکتیں ہیں، کیونکہ وہ پابندی سے صدائے مدینہ لگاتے ہیں۔

صدائے مدینہ دِکھائے مدینہ الٰہی دکھا دے ضیائے مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ قدر وہ عظیمُ الشَّان رات ہے جس کی اَہَمِّیَّت و فضیلت کو مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے، کیونکہ اِس رات میں قُرآنِ کریم اُتارا گیا، یہ رات ہزار(1000) مہینوں سے افضل ہے،اِس رات کی فضیلت میں قرآنِ کریم کے تیسویں (30ویں)پارے میں ایک مکمل (Complete) سُورت بھی ہے، اس کے علاوہ اس رات کے اور بھی بہت سے فضائل وبرکات کتابوں میں موجود ہیں۔ **یادرہے!** اس اُمّت سے پہلے بھی کئی اُمّتیں آئیں مگر کسی کو بھی یہ عظیمُ الشان نعمت نہیں ملی، مگر ربِّ کریم نے تمام نبیوں کے سردار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کو یہ شرف بخشا کہ اسے شبِ قدر جیسی عظیمُ الشان اور مبارک رات کا تحفہ عطا فرمایا، چنانچہ

شبِ قدر عطا کی گئی

حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ ہوا، جس نے ایک ہزار ماہ اللہ کریم کی راہ میں لڑائی کی۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اس سے بہت تعجب ہوا اور تمنا کرنے لگے: کاش! ان کے لئے بھی ایسا ممکن ہوتا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے ربِّ کریم! تُو نے میری اُمّت کو کم عمر عطا فرمائی، اب ان کے اعمال بھی کم ہوں گے۔ تو اللہ کریم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شبِ قدر عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو میں نے تجھے اور تیری اُمّت کو ہر سال عطا فرمائی ہے۔ یہ رات ماہِ رمضان میں تمہارے لئے اور قیامت تک آنے والے تمہارے اُمّتیوں کے لئے ہے، جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (الروض الفائق، ص ۴۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہم گناہگاروں کے گناہوں کو بخشوانے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے اُمّتیوں پر کس قدر مہربان ہیں کہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا قصہ بیان ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ غمِ اُمّت میں بے قرار ہوگئے اور اسی بے قراری کے عالم میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بارگاہِ الٰہی میں غمِ اُمّت کا اظہار کیا تو اللہ پاک نے رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری اُمت کو شبِ قدر جیسی مبارک نعمت سے سرفراز فرمایا۔

یاد رہے! غمِ اُمّت کا یہ پہلا واقعہ نہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی اُمت سے اتنی

محبت ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کئی مواقع پر گناہگارانِ اُمت کو یاد فرمایا، چنانچہ

دنیا میں جَلوہ اَفروز ہوتے ہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سَجدہ فرمایا اور ہونٹوں پر یہ دُعا جاری تھی: رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِی یعنی پَرْوَرْدگار! میری اُمَّت میرے حوالے فرما۔(فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۷۱۲)

امام زُرقانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: ''اُس وَقْت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُنگلیوں کو اِس طرح اُٹھائے ہوئے تھے جیسے کوئی گِریہ وزاری کرنے والا اُٹھاتا ہے۔(زرقانی علی المواھب، ولادتہ و عجائب و مارات ۔۔۔ الخ، ۱/ ۲۱۱)

رَبِّ ھَبْ لِی اُمَّتِی '' کہتے ہوئے پیدا ہوئے حق نے فرمایا کہ بخشا ''الصَّلٰوۃُ والسَّلام

(قبالۂ بخشش، ص۹۴)

اِسی طرح رَحمتِ عالَم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سفرِ معراج پر روانگی کے وقت اُمَّت کے عاصِیوں کو یاد فرما کر آبدیدہ ہوگئے، دیدارِ جمالِ خداوندی اور خصُوصی نوازشات کے وقت بھی گُنہگارانِ اُمَّت کو یاد فرمایا۔(بخاری، کتاب التوحید، باب قولہ تعالٰی (وکلم اللہ موسٰی تکلیمًا)، ۴/ ۵۸۱، حدیث:۷۵۱۷ مفھوماً)

عُمر بھر (وقتاً فوقتاً) گُنہگارانِ اُمَّت کے لیے غمگین رہے۔(مسلم، باب دعاء النبی لامتہ، ...الخ، ص۱۰۹، حدیث:۲۰۲ مفھومًا)

جب قَبر شریف میں اُتارا گیا، لبِ جاں بخش کو جُنبِش تھی، بعض صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے کان لگا کر سُنا، آہستہ آہستہ اُمَّتِی (میری اُمَّت) فرماتے تھے۔ قِیامت میں بھی اِنہی کے دامن میں پناہ ملے گی، تمام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے ''نَفْسِی نَفْسِی اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِی'' (یعنی آج مجھے اپنی فکر ہے کسی اور کے پاس چلے جاؤ) سُنو گے اور اس غمخوارِ اُمَّت کے لب پر ''یَارَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِیْ'' (اے رَبّ! میری

اُمّت کو بخش دے) کا شور ہو گا۔ (مسلم، باب ادنی اھل الجنّۃ منزلۃ فیھا، ص ۱۰۶، ۱۰۵، حدیث: ۱۹۴ مفھوماً)

کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے کوئی اسیر غم ان کو پُکارتا ہو گا
کوئی کہے گا دُہائی ہے یا رسولَ اللہ تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہو گا
عزیز بچّہ کو ماں جس طرح تلاش کرے خدا گواہ یہی حال آپ کا ہو گا
کہیں گے اور نبی اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِی مِرے حُضور کے لَب پر اَنَا لَھَا ہو گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گناہگار اُمّت سے کتنی مَحبّت واُلفت فرماتے ہیں اور آپ کو اپنی اُمّت کا کتنا خیال ہے۔ جبکہ دوسری جانب اگر ہم اس اُمّت کے حالِ زار کا جائزہ لیں تو یہ دل خراش حقیقت (Reality) سامنے آئے گی کہ اُمّتِ مسلمہ کی اکثریت اب اپنے اس محسن و مہربان آقا، مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احسانات اور فرامین کو بُھلا کر **فرائض و واجبات** کی ادائیگی سے غافل ہو کر نفس و شیطان کی پیروی میں مشغول ہے، قرآنِ کریم کے ارشادات کو بُھلا بیٹھی ہے، مسجدوں سے دُور اور علم و علماء کی اہمیت سمجھنے سے محروم دِکھائی دیتی ہے، عاشقانِ رسول سے رشتہ توڑ کر بُری صحبتوں کی شیدائی ہو گئی ہے، اپنے بزرگوں کی تعلیمات کو بالکل فراموش کر چکی ہے، سُنّتوں سے منہ موڑ کر فیشن پرستی کی دلدل میں دھنستی جارہی ہے، غیر مسلموں اور فاسق و فاجر لوگوں کی نقّالی کرنے میں فخر محسوس کرتی ہے، حقوقُ اللہ و حقوقُ العباد کی ادائیگی کی اہمیت سے غافل ہو چکی ہے، سُود، جُوا، شراب نوشی، رِشوت، بدکاری، حرص ولالچ، قتل وغارت گری اور قطعِ رِحمی کی آفت میں مبتلا ہے، جبکہ جھوٹ، غیبت، حسد، تکبر، وعدہ خلافی، ظلم، عیب جوئی، فحاشی، والدین کی نافرمانی، چوری، ڈاکہ زَنی، بےحیائی اور بے پردگی جیسی کئی تباہ کُن بُرائیوں کا شکار

ہے۔ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دِین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریبُ الْغُرَباء ہے
جو قوم کے مالک تھی علوم اور حِکَم کی
اب علم کا واں نام نہ حکمت کا پتا ہے
جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلِہ ہے
فریاد ہے اے کشتیِ اُمّت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”دارُ الافتا اہلسنت“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم ایسے اُمّتی بن جائیں جیسا ایک اُمّتی کو ہونا چاہیے تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے آپ کو بیان کردہ بُرائیوں سے بچائیں، سُنّتیں اپنائیں، علمِ دِین حاصل کرکے دوسروں تک پہنچائیں، الغرض ہمارا ظاہر و باطن ایسا سنور جائے کہ جو بھی دیکھے بے ساختہ پکار اُٹھے کہ **”اُمّتی ہو تو ایسا“**۔ تو آیئے! عشقِ رسول کا جام پینے، کامل اُمّتی بننے، اپنے ظاہر و باطن کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے اور گناہوں سے پیچھا چھڑانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شعبہ جات میں دینِ مَتِین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **”دارُ الاِفتاء اہلسُنّت“** بھی ہے، جس کے تحت سب سے پہلا دارُالاِفتا 15 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1421ھ کو جامع مسجد کنزُالاِیمان، بابری چوک

بابُ المدینہ (کراچی)میں قائم ہُوا اور اب تک کراچی کے مُختلِف علاقوں اور پاکستان کے مُختلِف شہروں میں بھی "دارُالاِفتاء اَہلسُنّت" قائم ہوچکے ہیں، جہاں مُفْتِیانِ کِرام اُمّتِ مُسْلِمَہ کی شرعی رہنمائی میں مَصرُوف ہیں۔اِس کے علاوہ "دارُالاِفتاء اَہلسُنّت" کے مُفْتِیانِ کِرام ٹیلی فون،واٹس ایپ(WhatsApp) اور اِنْٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مُسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مَسائل کا حل بتاتے ہیں۔اِنْٹرنیٹ کے ذریعے دُنیا بھر سے اِس میل ایڈریس(darulifta@dawateislami.net)پر سُوالات پوچھے جا سکتے ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی چینل کے سلسلوں میں "دارُالاِفتاء اَہلسُنّت" کے نام سے ایک مقبولِ عام اور نہایت معلوماتی سلسلہ بھی نشر کیا جاتا ہے۔دُنیا بھر سے شرعی رہنمائی حاصِل کرنے کے لئے اِن نمبرز پر رابِطہ بھی کِیا جاسکتا ہے۔نمبرز نوٹ فرمالیجئے۔

0300-0220113-------0300-0220112

0300-0220115-------0300-0220114

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علمِ دین کا نور پھیلانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی(I.T)کے تعاون سے "دارالافتاء اہلسنّت"موبائل ایپلیکیشن(Application)بھی آچکی ہے اور مزید ترقی کا سفر جاری ہے۔یادرکھئے!پاکستانی وَقْت کے مُطابِق صبح10:00بجے سے شام4:00بجے تک اِن نمبرز پر رابِطہ کِیا جاسکتا ہے،دوپہر ایک سے دو بجے تک وقفہ ہوتا ہے اور بروز جُمُعہ تعطیل ہوتی ہے۔(رمضان المبارک میں ضرورتاً اوقات میں تبدیلی بھی کی جاتی ہے)۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت،چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔سرکارِ ابدِ قرار، شَفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنَّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

کھانا کھانے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**سنتیں اور آداب**" سے کھانا کھانے کی سنتیں اور آداب سُنتے ہیں۔☆ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھو لیجئے۔ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ اللہ پاک اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔(ابن ماجه،کتاب الاطعمه،باب الوضوء عند الطعام ،حدیث۳۲۶۰،ج۴،ص۹) حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: اس(یعنی کھانے کے وضو) کے معنیٰ ہیں: ہاتھ ومنہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کرلینا۔(مرآۃ المناجیح،ج۶،ص۳۲)☆جب بھی کھانا کھائیں تو الٹا پاؤں بچھا دیجئے اور سیدھا کھڑا رکھئے یا سرین پر بیٹھ جایئے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھئے۔(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۹ ملخصاً)☆کھانے سے پہلے جوتے اُتار لیجئے۔☆کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیجئے۔☆اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ، پڑھ لیجئے۔☆کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے، اگر کھانے میں زہر بھی ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اثر نہیں کرے گا:(دعا یہ ہے:) بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ

---

[1] ... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ (یعنی اللہ پاک کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے۔)(فردوس الاخبار، حدیث: ۱، ۲۷۴/۱۹۵۵)☆سیدھے ہاتھ سے کھائیے۔☆اپنے سامنے سے کھائیے۔☆کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگائیے، مثلاً یہ نہ کہیے کہ مزیدار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سنت ہے بلکہ جی چاہے تو کھالیجئے ورنہ ہاتھ روک لیجئے۔☆اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت مولانا شاہ امام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے، مکروہ و خلافِ سنت ہے۔(سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی)عادتِ کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا ورنہ نہیں اور پرائے گھر عیب نکالنا تو(اس میں)مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص وبے مروتی پر دلیل ہے۔(فتاویٰ رضویہ ۲۱، ۶۵۲)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (312صفحات)اور120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے "101مدنی پھول" اور "163مدنی پھول" ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سوسکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس پر دس(10) رَحمتیں نازِل فرمائے گا، اُس کے دس(10) دَرجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس(10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس(10) گناہ مٹادے گا۔[1]

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرُود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

---

1 ۔۔۔سنن کبریٰ، کتاب عمل الیوم۔۔۔الخ، باب ثواب الصلاۃ۔۔۔الخ، ۶/۲۱، حدیث: ۹۸۹۲

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مدنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام لوگوں کے دِلوں کی رعایت کرتا ہے، جس قوم کے لوگوں میں جو چیز رائج ہو اور ان کے دل اُسے اچھا محسوس کریں، وہ اس عمل کو کرتے ہوں، لیکن اُسے واجب نہیں سمجھتے اور نہ وہ کام شریعت سے ٹکراتا ہے تو ایسے کاموں کو کرنے کی شریعت ترغیب دلاتی ہے۔ جیسے دُولہا کے لیے سہرے یا گجرے کا ہونا کہ کئی قوموں میں یہ رائج ہے۔ البتہ دینِ اسلام دِلوں کی رعایت کے ساتھ ساتھ مال، عقل، مسلمان کی عزّت اور دِین کے اُصولوں کی حفاظت کا بھی درس دیتا ہے، لہٰذا ہر وہ

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

رسم جو شریعت سے ٹکراتی ہو،اس کی مذمّت بیان کرتا ہے اور حقیقۃً اس میں نہ صرف ہماری بلکہ خاندانوں، برادریوں اور قوموں کی بھلائی ہے۔

اِنْ شَآءَاللہ! آج کے بیان میں ہم **"معاشرے کی رسومات"** میں سے چند بُری رسموں کے بارے میں سُنیں گے۔ مصر کے اندر ایک غیر اسلامی اور انسانیت سوز رسم عرصۂ دراز سے جاری تھی، وہ رسم کیا تھی اور اس کا خاتمہ کیسے ہوا؟ ماہِ صفر سے متعلق بھی بہت سی غلط باتیں اور رسمیں لوگوں میں عام ہیں، ان کے بارے میں علمائے دِین کے ارشادات بھی سنیں گے، شادی بیاہ کے موقع پر غیر شرعی رسومات کی نشاندہی کی جائے گی، حضور داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا مختصر تعارف بھی پیش کیا جائے گا۔ اللہ کرے کہ ہم پورا بیان توجہ کے ساتھ سننے میں کامیاب ہو جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رُکے دَرْیا کو جاری کر دیا فاروقِ اعظم نے

اَمیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"کراماتِ فاروقِ اعظم"** میں ایک حکایت نقل فرماتے ہیں: جب مصر فتح ہوا تو ایک روز اہلِ مِصر نے حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے عرض کی: اے امیر! ہمارے دریائے نِیل کی ایک رَسْم ہے جب تک اُس کو ادا نہ کیا جائے دریا جاری نہیں رہتا۔ انہوں نے اِسْتِفْسار فرمایا (یعنی سوال کیا): کیا؟ کہا: ہم ایک کنواری لڑکی کو اُس کے والِدَین سے لے کر عُمدہ لباس اور نفیس زیور (Fine Jewellery) سے سجا کر دریائے نیل میں ڈالتے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اسلام میں ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا اور اسلام پُرانی واہِیات (بیہودہ) رَسموں کو مٹاتا ہے۔ پس وہ رَسْم موقوف رکھی (یعنی روک دی) گئی اور دریا کی روانی کم ہوتی گئی، یہاں تک کہ لوگوں نے وہاں سے چلے

جانے کا قَصد (یعنی ارادہ) کیا، یہ دیکھ کر حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے امیرُ الْمُؤمِنین خلیفۂ ثانی حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خَطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں تمام واقعہ لکھ بھیجا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب میں تحریر فرمایا: تم نے ٹھیک کیا بے شک اسلام ایسی رسموں کو مٹاتا ہے۔ میرے اس خط میں ایک رُقعہ ہے، اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا۔

حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس جب امیرُ الْمُؤمِنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا خط پہنچا اور اُنہوں نے وہ رُقعہ اس خط میں سے نکالا تو اُس میں لکھا تھا: (اے دریائے نیل!) اگر تُو خود جاری ہے تو نہ جاری ہو اور اللہ پاک نے جاری فرمایا ہے تو میں اللہ پاک سے عرض گزار ہوں کہ تجھے جاری فرمادے۔ حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ رُقعہ دَریائے نیل میں ڈالا، ایک رات میں 16 گز پانی بڑھ گیا اور یہ رَسْم مِصْر سے بالکل ختم ہو گئی۔ (کراماتِ فاروقِ اعظم، ص۱۵، ص۱۰، العظمۃ لامام اصبھانی، ص۳۱۸، رقم: ۹۴۰، ملخصاً)

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے، کایا ہی پلَٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی، سردار کا عالَم کیا ہو گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! وجودِ کائنات میں اسلامی تعلیمات کا نور پھیلنے سے پہلے کیسی کیسی عجیب و غریب، دردناک اور غیر شرعی رسومات و خُرافات نے مُعاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا، مثلاً جب دریائے نیل خشک ہونے لگتا تو اہلِ مصر کے لوگ ہر سال ایک نوجوان لڑکی کو زیورات سے آراستہ کرکے اُسے دریا کی بھینٹ چڑھاتے یعنی دریا میں ڈال دیا کرتے اور یہ باطل نظریہ قائم کرلیا تھا کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو دریائے نیل خشک (Dry) ہو جائے گا، مگر قربان جائیے! نگاہِ نُبوّت

سے فیض یافتہ، بارگاہِ رِسالت کے تعلیم و تربِیت یافتہ اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر! جن کی بدولت برسہا برس سے جاری اس جاہلانہ اور شرمناک رَسْم کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح اَہلِ مِصر میں دریائے نیل کو جاری رکھنے کے لئے غَلَط اِعتقاد پر مبنی بُری اور غیر شرعی رسم جاری تھی اِسی طرح موجودہ دَور میں بھی بہت سے غَلَط قسم کے اِعتقادات (عقیدے)، تَوَہُّمات (وہم)، ناجائز رُسومات اور غیر شرعی تہواروں (Non Sharee Festivals) کی تباہ کاریوں نے معاشرے کو شریعت و سُنّت سے دُور کرکے تباہی کے قریب لا کھڑا کیا ہے۔

آیئے! چند ناجائز رسومات و تہواروں کے بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ

ماہِ صفر سے متعلق پھیلے بے بنیاد خیالات

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"بدشگونی"** میں ہے کہ نُحوست کے وہمی تصورات کے شکار لوگ ماہِ صفر کو مصیبتوں اور آفتوں کے اُترنے کا مہینا سمجھتے ہیں، خصوصاً اس کی ابتدائی تیرہ (13) تاریخیں جنہیں **"تیرہ تیزی"** کہا جاتا ہے بہت منحوس تصوُّر کی جاتی ہیں۔ وہمی لوگوں کا یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ صفر کے مہینے میں نیا کاروبار شروع نہیں کرنا چاہئے، نقصان کا خطرہ ہے، سفر کرنے سے بچنا چاہئے ایکسیڈنٹ (Accident) کا اندیشہ ہے، شادیاں نہ کریں، بچیوں کی رخصتی نہ کریں گھر برباد ہونے کا امکان ہے، ایسے لوگ بڑا کاروباری لین دین نہیں کرتے، گھر سے باہر آمد و رفت میں کمی کر دیتے ہیں، اس گمان کے ساتھ کہ آفات نازل ہو رہی ہیں اپنے گھر کے ایک ایک برتن کو اور سامان کو

خوب جھاڑتے ہیں، اسی طرح اگر کسی کے گھر میں اس ماہ میں میت ہو جائے تو اسے منحوس سمجھتے ہیں اور اگر اس گھرانے میں اپنے لڑکے یا لڑکی کی نسبت طے ہوئی ہو تو اس کو توڑ دیتے ہیں۔ تیرہ تیزی کے عنوان سے سفید چنے (کابُلی چنے) کی نیاز بھی دی جاتی ہے۔ نیاز فاتحہ کرنا مُسْتَحَب وباعثِ ثواب ہے اور ہر طرح کے رزقِ حلال پر ہر ماہ کی ہر تاریخ کو دی جاسکتی ہے لیکن یہ سمجھنا کہ اگر تیرہ تیزی کی فاتحہ نہ دی اور سفید چنے پکا کر تقسیم نہ کئے تو گھر کے کمانے والے افراد کا روزگار متأثر ہوگا، یہ بے بنیاد خیالات ہیں۔

عربوں میں ماہِ صفر کو منحوس سمجھا جاتا تھا

دورِ جاہلیت میں (یعنی اسلام سے پہلے) بھی ماہِ صفر کے بارے میں لوگ اسی قسم کے وہمی خیالات رکھا کرتے تھے کہ اس مہینے میں مصیبتیں اور آفتیں بہت ہوتی ہیں، چنانچہ وہ لوگ ماہِ صفر کے آنے کو منحوس خیال کیا کرتے تھے۔ (عمدۃ القاری،۷/۱۱۰ مفهوماً)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال ہوا: کیا مُحرم و صفر میں نکاح کرنا منع ہے؟ ارشاد فرمایا: نکاح کسی مہینہ میں منع نہیں، یہ غلط مشہور ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۹۵)

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: ماہِ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں، خصوصاً ماہِ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ نحس (یعنی نُحوست والی) مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ **"صفر کوئی چیز نہیں۔"** (بخاری، کتاب الطب، باب الجذام ۴/۲۴، حدیث: ۵۷۰۷) یعنی لوگوں کا اسے منحوس سمجھنا غَلَط ہے۔ اسی طرح ذیقعدہ کے مہینے کو بھی بہت لوگ بُرا جانتے

ہیں اور اس کو خالی کا مہینا کہتے ہیں یہ بھی غَلَط ہے اور ہر ماہ میں 28، 18، 8، 23، 13، 3(تاریخ) کو منحوس جانتے ہیں یہ بھی لَغْو(یعنی بے کار) بات ہے۔(بہارِ شریعت،۳/۶۵۹)

اصل نحوست تو گناہوں میں ہے

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اسلام میں کوئی دن یا کوئی ساعت(وقت) منحوس نہیں ہاں! بعض دن بابرکت ہیں۔(مرآۃ المناجیح،۵/۴۸۴) تفسیر رُوح البیان میں ہے: صفر وغیرہ کسی مہینے یا مخصوص وَقْت کو منحوس سمجھنا دُرُست نہیں، تمام اوقات اللہ کریم کے بنائے ہوئے ہیں اور ان میں انسانوں کے اعمال واقع ہوتے ہیں۔ جس وَقْت میں بندۂ مومن اللہ کریم کی اطاعت و بندگی میں مشغول ہو وہ وَقْت مبارک ہے اور جس وَقْت میں اللہ کریم کی نافرمانی کرے وہ وَقْت اس کے لئے منحوس ہے۔ درحقیقت اصل نُحوست تو گناہوں میں ہے۔(تفسیر روح البیان،۳/۴۲۸)

دن رات مسلسل ہے گناہوں کا تسلسل کچھ تم ہی کرو نا یہ نحوست نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاشرے کی ناجائز رسومات اور تہواروں میں سے ایک ”بَسَنْت میلا“ بھی ہے۔ یہ تہوار اگرچہ غیر مسلموں کا ایجاد کردہ ہے مگر عِلْمِ دین سے دوری کے باعث مسلمانوں میں بھی اب اس تہوار کو منانے کا رواج زور پکڑتا جارہا ہے۔ یاد رکھئے! بَسَنْت میلا کثیر بُرائیوں اور بے حیائی کا مجموعہ، وقت کا ضیاع، پیسہ برباد کرنے کا ذریعہ اور قیمتی جانوں کے ضائع ہونے، کتنے مسلمانوں کو تکلیف میں ڈالنے کا سبب ہے۔ جیسا کہ

بَسَنْت میلے اور پتنگ بازی کی آفات

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں جس کا خلاصہ ہے کہ: ☆بَسَنْت میلا ایک گستاخِ رسول کی یادگار ہے، ☆بَسَنْت میلے میں پتنگ بازی کے مقابلے ہوتے اور فحش گانے چلائے جاتے ہیں، ☆بَسَنْت میلا بے حیائی کا مجموعہ ہے، ☆بَسَنْت میلے میں ہر سال بے شمار افراد اور بچے چھتوں سے گرنے، پتنگ کی ڈور پھنسنے، بجلی کی تاروں کے گِرنے یا مقابلہ بازی کے دوران آپس میں لڑ جھگڑ کر موت کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں، ☆بَسَنْت میلے کے سبب ہر سال کئی لوگ زندگی بھر کے لئے معذور ہو جاتے ہیں، ☆بَسَنْت میلے میں ہر سال کروڑوں روپیہ برباد کر دیا جاتا ہے، ☆بَسَنْت میلے میں ہر سال کئی لوگ اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، الغرض بَسَنْت میلا بے شمار خرابیوں کا مجموعہ ہے۔ اللہ کریم تمام مسلمانوں کو بَسَنْت میلا جیسے فضول اور بیہودہ تہواروں سے دور رہنے اور دوسروں کو بھی اس سے بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مدنی مذاکرہ قسط۹: یقینِ کامل کی برکتیں، ص۲۶-۲۵ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے معاشرے میں **منگنی اور شادی** کے موقع پر مختلف رسمیں ادا کرنے کا بہت زیادہ رواج ہے۔ پھر ہر علاقے، ہر قوم اور ہر خاندان کی اپنی مخصوص رسمیں ہوتی ہیں۔ چونکہ یہ رسمیں محض عُرف کی بنیاد پر ادا کی جاتی ہیں اور کوئی بھی انہیں فرض و واجب تصور نہیں کرتا لہٰذا جب تک کسی رسم میں کوئی شرعی قباحت (خرابی) نہ پائی جائے اسے حرام و ناجائز نہیں کہہ سکتے۔ جیسا کہ

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے:

☆وہ رسمیں جن کی ادائیگی کے سبب شریعت کی خلاف ورزی نہ کرنی پڑے تو ایسی رسموں کی پابندی کرنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں، ☆لڑکی جوان ہو جائے تو اس کی جلد از جلد شادی کرنا ضروری ہے تاکہ فتنوں کا دروازہ بند ہو سکے، ☆افسوس! معاشرے کو رسم و رواج نے اس قدر جکڑا ہوا ہے کہ بعض خاندانوں میں شادی بیاہ کے موقع پر ناجائز رسمیں ادا کرنا بہت ضروری سمجھا جاتا ہے، مگر ان رسموں کی ادائیگی کے لئے ان کے پاس پیسہ نہیں ہوتا، لہٰذا اسی سبب سے وہ اولاد کی شادیوں میں بہت زیادہ تاخیر کر دیتے ہیں، ☆بعض لوگوں پر شادی کی رسموں کو ادا کرنے کا جنون اس قدر سوار ہوتا ہے کہ وہ ان رسموں کی ادائیگی کے لئے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سود کی لعنت کو گلے لگا لیتے ہیں۔(بہار شریعت، ۳/ ۱۰۴ ملخصاً)

پس ان امور میں ضابطہ کلیہ واجبۃ الحفظ یہ ہے کہ فعل فرائض وترک محرمات کو ارضائے خلق پر مقدم رکھے اور ان امور میں کسی کی مطلقاً پروانہ کرے اور اتیان مستحب وترک غیر اولٰی پر مدارات خلق ومراعات قلوب کو اہم جانے اور فتنہ و نفرت وایذاو وحشت کا باعث ہونے سے بہت بچے۔ اسی طرح جو عادات ورسوم خلق میں جاری ہوں اور شرع مطہر سے اُن کی حُرمت وشناعت نہ ثابت ہو اُن میں اپنے ترفع و تنزہ کے لئے خلاف وجُدائی نہ کرے کہ یہ سب امور ایتلاف وموانست کے معارض اور مرادومحبوب شارع کے مناقض ہیں(فتاوی رضویہ جلد4، 525)

یہ ہے بہت مُشکل اس پر کام کرنے کی حاجت ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فتاویٰ رضویہ جلد 4، صفحہ 525 پر رسم و رواج کے اصول بیان کیے گئے ہیں، آیئے! ان اُصولوں کی روشنی میں چند مدنی پھول سنتے ہیں؛

1)فرائض وواجبات پر عمل کا معاملہ ہو یا کسی رسم کو کرنے کی وجہ سے کوئی ناجائز و حرام کام

کرنے کا سلسلہ ہو ہر گز کسی مخلوق، برادری، قوم، بڑے یا رشتہ داری کا لحاظ نہیں رکھا جائے گا یعنی کوئی منع کرے تب بھی فرائض و واجبات اور سنّتِ مؤکدّہ پر عمل کیا جائے گا اور کوئی کتنا ہی کہے مگر مکروہِ تحریمی و ناجائز یا حرام کام نہیں کیا جائے گا (یہ بھی یاد رہے کہ اس طرح کے معاملے میں حد سے بڑھنے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ناجائز غصّہ کر کے خود گناہ گار اور عذابِ نار کے حقدار ہوں، مقولہ ہے: نجاست کو نجاست سے نہیں بلکہ پانی سے پاک کیا جاتا ہے)۔

2) اگر کوئی ایسی رسم ہے کہ جو شریعت کے خلاف نہ ہو، لوگ اس کو اہتمام سے کرتے ہیں۔ تو اس کو کرنے میں لوگوں کے دلوں کی رعایت کرے اگرچہ اس کے کرنے میں کوئی مستحب چھوٹ جائے کہ اس طرح کی رسمیں چھوڑنے سے دل تنگ ہوتے ہیں، نفرتیں پھیلتی ہیں، فتنہ ہوتا ہے اور اس جائز رسم کو نہ کر کے لوگوں سے ہٹ کر چلنا شریعت کو پسند نہیں لہٰذا مسلمانوں کے دلوں کی خوشی کا لحاظ رکھتے ہوئے ایسے جائز رسم و رواج کو پورا کیا جائے۔

یہ شادی ہوئی یا اعلانِ جنگ؟

☆ بعض لوگ ناچ گانوں کے اس قدر شیدائی ہوتے ہیں کہ منگنی والے دن ہی یہ شرط رکھ لیتے ہیں کہ کچھ بھی ہو جائے، شادی میں ناچ گانا ضرور ہو گا، اگر نہیں ہوا تو یاد رکھو! ہم ایسی شادی میں ہر گز نہیں آئیں گے۔ **مَعَاذَ الله** عَزَّوَجَلَّ۔ ☆سود کا لین دین کرنا ناجائز و حرام ہے مگر افسوس! بعض لوگ شادی بیاہ کی ناجائز رسومات پوری کرنے اور لوگوں کو دکھانے کے لئے سودی قرضے لے لیتے ہیں، ☆ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ میاں بیوی میں لڑائی جھگڑے آئے روز کا معمول بن جاتے ہیں، ☆ مکان تھا تو

وہ بھی اونے پونے دام بیچنا پڑ جاتا ہے،☆دو خاندانوں کے درمیان نفرتوں کی دیوار کھڑی ہو جاتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے خاندان کے خاندان اُجڑ جاتے ہیں،☆اس میں ہر گز کوئی شک نہیں کہ شادی بیاہ ایک خوشی کا موقع ہوتا ہے،☆مگر بعض لوگ خوشی کو آڑ بنا کر شادی بیاہ میں مَعَاذَ اللہ کئی ناجائز و حرام کام کرتے اور غیر شرعی رسومات کر کے اللہ پاک کے غضب کو ابھارتے والے کام کرتے ہیں،☆یاد رکھئے!خوشی کے موقع پر اللہ پاک کی نافرمانی کرنا ہر گز عقلمندوں کا طریقہ نہیں۔(بہار شریعت،۲/۱۰۶ملخصاً)

گانے باجے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً اکثر گھروں میں رواج ہے کہ شادی کے ایام میں رشتہ دار اور محلے کی عورتیں جمع ہو کر ڈھولک بجاتی اور گیت گاتی ہیں،یہ حرام ہے کہ اولاً ڈھول بجانا ہی حرام پھر عورتوں کا گانا،مزید یہ کہ عورت کی آواز نامحرموں کو پہنچانا اور وہ بھی گانے کی۔جو عورتیں اپنے گھروں میں بات کرتے وقت گھر سے باہر آواز جانے کو معیوب(بُرا) جانتی ہیں ایسے موقعوں پر وہ بھی شریک ہو جاتی ہیں گویا ان کے نزدیک گانا کوئی عیب ہی نہیں کتنی ہی دور تک آواز جائے کوئی حرج نہیں نیز ایسے گانے میں جوان کنواری لڑکیاں بھی شریک ہوتی ہیں۔ایسے اشعار پڑھنا یا سننا کس حد تک ان کے دبے ہوئے جوش کو اُبھارے گا اور اخلاق و عادات پر اس کا کہاں تک اثر پڑے گا یہ باتیں ایسی نہیں جن کے سمجھانے کی ضرورت ہو یا ثبوت پیش کرنے کی حاجت ہو۔(ماخوذ از بہار شریعت،۳/۱۰۵ملخصاً)

مہندی کی رسم

مہندی کی رسم اگر اس بات کا نام ہے کہ دُلہن کو خاندان کی عورتیں مل کر مہندی لگائیں تو یہ جائز

ہے۔ شریعت کے دائرے میں رہ کر اگر یہ رسم ادا کی جائے اور اس کے علاوہ بھی کوئی خرابی نہ ہو تو کوئی حرج نہیں بلکہ نیک نیّت کے ساتھ ہو تو کارِ ثواب ہے۔ لیکن ہمارے ہاں عام طور پر جائز رسمِ مہندی کی صورت کم ہی ہوتی ہے۔ ہمارے ہاں جسے مہندی کہتے ہیں، وہ اس رسم کا نام ہے کہ جس میں نوجوان لڑکیاں غیر شرعی لباس پہنے خوب بن سنور کر بے پردہ حالت میں بازاروں اور گلیوں میں سے مہندی کے تھال لئے ہوئے گزرتی ہیں اور پھر دلہن یا دولہا کے گھر جاکر ناچ گانے کی **"پرائیویٹ"** محفل سجاتی ہیں اور طرح طرح کے فتنوں کی پیدائش کا ذریعہ بنتی ہیں۔ (تربیتِ اولاد، ص۳۶،۳۷)

میوزیکل فنکشن

اسی پر بس نہیں بلکہ اب تو باقاعدہ میوزیکل فنکشن کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں سازو آلات کے ساتھ گلوکاروں اور گلوکاراؤں سے اسپیکر (Speaker) پر گانے سنے جاتے ہیں اور طوائفوں کا ناچ دیکھا جاتا ہے اور ہاتھ پیٹ پیٹ کر تالیوں کی صورت میں انہیں "داد" بھی دی جاتی ہے۔ اس قسم کی محافل میں جن فواحش و بدکاریوں اور اخلاق خراب کرنے والی باتوں کا اجتماع ہوتا ہے، ان کے بیان کی حاجت نہیں۔ **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ! ماں باپ، بیٹا بیٹی، بھائی بہن ایک ساتھ ان خوشیوں میں مگن ہوتے ہیں اور "حیا" دُور کھڑی شرم سے پانی پانی ہو رہی ہوتی ہے۔ ایسی ہی محفلوں کی وجہ سے اکثر نوجوان آوارہ ہو جاتے ہیں اور اپنا دھن دولت برباد کر بیٹھتے ہیں۔ (تربیت اولاد، ص۳۷)

امیر اہلسنّت کی مدنی سوچ کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں یہ ذہن دِیا جاتا ہے کہ نکاح کی **عظیم سُنّت** کی ادائیگی کے موقع پر غیر شرعی کاموں سے بچتے ہوئے نکاح سے پہلے **اِجتماعِ ذِکر و نعت** کا اِہتمام کیا جائے، **اللہ پاک اور اُس کے رسول** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذِکر ہو، دونوں خاندانوں

میں خیر و برکت کے لیے دُعائیں کی جائیں، شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اگر اِس طرح رسمِ نکاح ہو گی تو اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ کئی گناہوں سے بچت بھی ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

منگنی کی رسم

منگنی شادی کے وعدہ کا نام ہے۔ لیکن اس موقع پر بھی بے ہُودہ رسموں کا انعقاد ضروری سمجھا جاتا ہے، جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لڑکا خود اپنے ہاتھوں سے اپنی منگیتر کے ہاتھ میں انگوٹھی پہناتا ہے ۔(تربیت اولاد، ص۳۷)مرد کو سر اور داڑھی کے بالوں کے سوا مہندی لگانا ناجائز ہے مگر اکثر دولہے اپنے ہاتھ بلکہ پاؤں کو بھی مہندی سے رنگے ہوئے ہوتے ہیں۔(تربیت اولاد، ص۳۷)بینڈ باجے والے بلوائے جاتے ہیں جو بارات کی آمد کے موقع پر اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ساز و آلات بجانے کے گناہ کمانے کے ساتھ ساتھ سوئے ہوئے مسلمانوں اور مریضوں کو اذیت بھی پہنچاتے ہیں۔(تربیت اولاد، ص۳۸)

اگر یہ ہو کہ خاندان والے آپس میں ملیں، پردے کی رعایت ہو اور کوئی خلافِ شرع بات نہ ہو تو منگنی میں حرج نہیں۔

دودھ پلائی کی رسم

بعض اوقات رخصتی کے موقع پر دُودھ پلائی کی رسم ادا کی جاتی ہے، جس میں دولہے کو نامحرم خواتین کے مجمع (Crowd) میں بُلایا جاتا ہے۔ اس کے دوست ایسے موقع پر اسے تنہا نہیں چھوڑتے اور اس کے ساتھ ہی تشریف لاتے ہیں۔ پھر کوئی نامحرم نوجوان لڑکی اپنی ہم عمر لڑکیوں کے جھرمٹ میں دولہے کو دودھ کا گلاس پیش کرتی ہے اور پھر ہَلَّہ گُلَّہ ہوتا ہے اور دولہا کے دوست نامحرم عورتوں

کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے ہیں، پھر آخر میں دولہے سے دودھ پلائی کا مطالبہ کیا جاتا ہے جو عموماً اس کی حیثیت سے کئی گنا زائد ہوتا ہے، ایسے موقع پر بے پردگی کے علاوہ بھی بہت تکلیف دہ مناظر دکھائی دیتے ہیں۔(تربیتِ اولاد، ص۳۸)

شادیوں میں آتش بازی

ناچ باجے آتش بازی حرام ہیں، کون ان کی حرمت سے واقف نہیں مگر بعض لوگ(ان کاموں میں) ایسے منہمک(مشغول) ہوتے ہیں کہ یہ نہ ہوں تو گویا شادی ہی نہ ہوئی بلکہ بعض تو اتنے بے باک ہوتے ہیں کہ اگر شادی میں یہ محرمات(شرعاً ممنوع کام) نہ ہوں تو اسے غمی اور جنازہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ ایک تو گناہ اور شریعت کی مخالفت ہے، دوسرے مال ضائع کرنا، تیسرے تمام تماشائیوں کے گناہ کا یہی سبب ہے اور سب کے مجموعہ کے برابر اس پر گناہ کا بوجھ۔ آتش بازی میں کبھی کپڑے جلتے کبھی کسی کے مکان میں آگ لگ جاتی ہے کوئی جل جاتا ہے۔ مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے ہر کام کو شریعت کے موافق کرے، اللہ(پاک) ورسولِ(کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی مخالفت سے بچے اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔(بہارِ شریعت، ۲/۱۰۶ ملتقطاً)

شادیوں میں مت گنہ نادان کر خانہ بربادی کا مت سامان کر
چھوڑ دے سارے غلَط رَسْم ورواج سنّتوں پر چلنے کا کر عہد آج
خوب کر ذِکرِ خدا و مُصْطَفٰے دل مدینہ اُن کی یادوں سے بنا

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "چوک دَرْس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شادی بیاہ اور دیگر خوشی غمی کی تقریبات کے مواقع پر شریعت کی

پیروی کا ذہن پانے اور دین و دنیا کی کامیابی و بھلائی پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے **12 مَدَنی کاموں** میں حصہ لے کر اپنے علاقے میں سُنّتوں کی دھومیں مچائیے۔ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"چوک دَرْس"** بھی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ☆چوک دَرْس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے کا ذَرِیعہ ہے۔☆چوک دَرْس بے نمازیوں کو نمازی بناتا ہے۔☆چوک دَرْس مسجدوں سے دُور رہنے والوں کو مسجدوں سے قریب کرتا ہے۔☆چوک دَرْس کی بَرَکت سے نیکیوں میں رَغْبَت پیدا ہوتی ہے۔☆چوک دَرْس کی بَرَکت سے عَلاقے(Area) میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچ جاتی ہیں۔☆چوک دَرْس نمازوں کی پابندی کا ذِہن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِیْن کی باتیں پہنچانا، اَجْر و ثَواب کا کام ہے، چنانچہ

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بدمذہبی دُور کی جائے تو وہ جنَّتی ہے۔(حلیۃ الاولیاء،١٠/٤٥،حدیث:١٤٤٦٦)

آیئے! بطورِ تَرْغِیب چوک دَرْس کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

وفات سے قبل توبہ نصیب ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم ایک اسلامی بھائی کے عَلاقے کی مسجد کے باہر **"چوک دَرْس"** ہوتا تھا۔ایک دن حَسْبِ مَعمول چوک دَرْس کے لیے اسلامی بھائی تشریف لائے تو آس پاس موجود لوگوں کو دَرْس میں شرکت کرنے کی دعوت پیش کی، ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر قریب ہی رِکشا اسٹینڈ

پر موجود چوکیدار راجو بھائی کو بھی دَرْس میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ راجو بھائی دَعوت قبول کرتے ہوئے مدنی درس(درسِ فَیضانِ سُنَّت) میں شریک ہوگئے۔ دَرْس کے بعد مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی نے رِقَّت انگیز دُعا سے قبل دَرْس سُنْنے والوں کو پچھلے گناہوں سے تَوبہ کروائی اور دورانِ دُعا حاضِرین کی مَغْفِرت کے لیے بھی دُعا مانگی۔ دُعا کے اِختتام پر دَرْس سُنْنے والوں نے باآوازِ بُلند دُرُودِ پاک پڑھا، راجو بھائی نے دُرُودِ پاک پڑھتے ہوئے انگوٹھے چُوم کر آنکھوں(Eyes) سے لگائے، بلند آواز سے کَلِمَۂ طَیِّبَہ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ** پڑھا اور بے اِختیار زمین پر گِر پڑے۔ ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر اُنہیں اُٹھایا تو اُس وَقْت وہ اپنے خالقِ حقیقی سے جا مِلے تھے۔

ہے تمنّائے عطّار یاربّ! اُن کے جَلووں میں یُوں مَوت آئے
جھُوم کر جب گِرے میرا لاشہ تھام لیں بڑھ کے شاہِ مدینہ

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”ویلنٹائن ڈے“ کی خُرافات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاشرے میں پھیلی ہوئی ناجائز رسومات و تہواروں میں سے ایک ”**ویلنٹائن ڈے**“ بھی ہے۔ بسنت کی طرح یہ بھی غیر مسلموں کے تہواروں میں سے ایک تہوار ہے جو کثیر بُرائیوں کا مجموعہ ہے۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! بَسَنْت کی طرح ”**ویلنٹائن ڈے**“ کے موقع پر بھی بعض نادان لوگ تمام شرعی حُدود کو پامال کرتے ہوئے خوب گناہوں کا بازار گرم کرتے ہیں۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے بے پردگی و بے حیائی کے ساتھ میل ملاپ، تحفے تَحائف کے لین دَیْن سے لے کر فحاشی و عُریانی کی ہر قسم کا مُظاہرہ کھلے عام یا چوری چُھپے، جس کا جتنا بس چلتا ہے عام دیکھا سُنا جاتا ہے، گفٹ شاپس(Gift shops) اور پھولوں کی دُکان پر رش میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ان اشیا کو خریدنے والے بھی

نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہوتی ہیں۔ویلنٹائن ڈے پر ہوٹلز کی بکنگ عام دنوں کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے۔مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ !شراب کا بہت زیادہ کاروبار ہوتا ہے جبکہ ساحلِ سمندر پر بے پردگی اور بے حیائی کا ایک نیا سُمَندر رہوتا ہے۔

وہ ممالک جہاں غیر مسلم مذہبی اور اخلاقی پابندیوں سے آزاد رہتے ہیں اور بے حیائی کے کاموں کو وہاں ہر طرح کی قانونی چھوٹ حاصل ہے۔اِس دن کے ہنگامے سے بعض اوقات وہ بھی پریشان ہو جاتے ہیں اور اس کے خلاف بعض اوقات کہیں کہیں سے دَبی دَبی صدائے احتجاج بھی بلند ہوتی رہتی ہے لیکن اِنتہائی دُکھ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ اِس دن کو غیر مسلموں کی طرح بے حیائی کے ساتھ منانے والے بہت سے مسلمان بھی اللہ پاک اور اُس کے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عطا کردہ پاکیزہ احکامات کو پسِ پُشت ڈالتے ہوئے کھلم کھلا گناہوں کا اِرتکاب کرکے نہ صرف اپنے نامۂ اعمال کی سیاہی میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ مسلم مُعاشرے کی پاکیزگی کو بھی ناپاک وآلُودہ کرتے ہیں۔بدنگاہی، بے پردگی، فحاشی وعُریانی،اَجنبی لڑکے اور لڑکیوں کا میل ملاپ، ہنسی مذاق،اِس ناجائز تعلُّق کو مضبوط رکھنے کے لئے تحائف کا تبادلہ اور آگے بدکاری تک کی نوبتیں یہ سب وہ باتیں ہیں جو اِس دن زور وشور سے جاری رہتی ہیں،اِن شیطانی کاموں کے ناجائز وحرام ہونے میں کسی مسلمان کو بالکل بھی شبہ (Doubt) نہیں ہوسکتا کیونکہ قرآنِ کریم کی روشن آیات اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے واضح اِرشادات سے اِن کاموں کی حُرمت و مذمت ثابت ہے۔اِس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اِس طرح کی تمام خُرافات سے خود بھی بچیں اور اُمّتِ مسلمہ کی خیر خواہی کے مقدس جذبے کے پیشِ نظر دُوسرے مسلمانوں کو بھی اِس سے بچائیں۔

اللہ کریم کو راضی کرنے والے کاموں میں لگ جائیں۔ربِّ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صدقہ مجھے سرکار نواسوں کا عطا ہو اغیار کے ٹکڑوں سے شہنشاہ بچالو

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس جامعۃ المدینہ آن لائن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی دینِ متین کے 104 سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے، انہی میں سے ایک شعبہ **"جامعۃ المدینہ آن لائن"** بھی ہے، جامعۃ المدینہ آن لائن کے تحت **4سالہ درسِ نظامی کورس** کروایا جاتا ہے، درجے کا دورانیہ روزانہ تقریباً 1 گھنٹہ ہے۔ شعبہ **آن لائن کورسز** کے تحت 30 کورسز کروائے جارہے ہیں، جن میں **چند کورسز کے نام اور اجمالی تعارف** سُنئے: **تفسیرِ قرآنِ کریم** پر 2 طرح کے کورسز ہیں ایک جس میں پورے قرآنِ کریم کی تفسیر **"تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان"** مکمل پڑھائی جاتی ہے اور اس کورس کا نام بھی **"تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان"** ہے، اس کی مدت تقریبا **26ماہ** ہے۔ دوسرا کورس **فیضانِ تفسیر** کے نام سے ہے، جس میں پورے قرآنِ کریم کی تفسیر اجمالاً پڑھائی جاتی ہے، اس کی مدت تقریباً 92 دن ہے۔ **فیضانِ بہارِ شریعت کورس:** اس کورس میں عالم بنانے والی کتاب **بہارِ شریعت** 12 ماہ میں تقریباً پوری پڑھائی جاتی ہے۔ **فقہ و عقائد کورس:** اس کورس کی مدت بھی 12 ماہ ہے، اس میں عقائد و فقہ کی مختلف کتب پڑھائی جاتی ہیں اور فرض علوم سکھائے جاتے ہیں۔ **فیضانِ نماز کورس** اور **طہارت کورس:** ان دونوں کورسز میں **نماز اور طہارت کے مسائل** تفصیلاً پڑھائے جائے ہیں۔ ان دونوں کورسز کی مدت 63 دن ہے۔ **فیضانِ حج اور فیضانِ عمرہ کورس:** زائرینِ حرمینِ طیبین کے لئے بہت سے شاندار کورسز ہیں جن میں **حج اور عمرہ** کے تفصیلی احکام اور طریقہ

سکھایا جاتا ہے، ان کورسز کی مدت تقریباً **ایک ماہ اور روزانہ درجے کا دورانیہ تقریباً 30 منٹ ہے۔ نیو مسلم کورس:** اسلام قبول کرنے والے نئے مسلمانوں (New Muslims) کے لئے لاجواب کورس ہے، اس کی مدت **72 دن** ہے۔ **سنّتِ نکاح کورس:** شادی شدہ اور غیر شادی شدہ افراد کے لئے بہت شاندار کورس ہے، جس میں نکاح کے مسائل، میاں بیوی کے حقوق، گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے؟ اور بہت کچھ اس کورس میں شاملِ نصاب ہے، اس کی مدت 30 دن ہے۔

ان کورسز کے علاوہ مزید یہ کورس بھی کروائے جاتے ہیں:

(1) **فیضانِ فرض علوم کورس**، (2) **تجہیز و تکفین کورس**، (3) **فیضانِ رمضان کورس**، (4) **فیضانِ زکوٰۃ کورس**، (5) **فیضانِ تصوف کورس**، (6) **عربی گرائمر کورس**، (7) **فیضانِ شمائلِ مُصْطَفٰے کورس** اور (8) **احکامِ قربانی کورس** وغیرہ۔ یاد رہے! ان میں سے اکثر کورسز کے درجے کا دورانیہ روزانہ 30 منٹ اور کچھ کا 1 گھنٹہ ہے ۔ علمِ دین کے خواہش مند عاشقانِ رسول کے لئے ان کورسز کے ذریعے علمِ دِین حاصل کرنے کا سنہری موقع ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے ڈیپارٹمنٹ (Department) کے آپشن (Option) میں جا کر **جامعۃ المدینہ آن لائن** سے اس کا داخلہ فارم پُر کریں اور علمِ دین کا خزانہ حاصل کریں۔ ان موبائل نمبرز سے بھی مزید معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

0333-5252625***0321-2799484**

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم معاشرے کی **غلط رَسموں اور تہوار** اور ان کی تباہ کاریوں کے

بارے میں سُن رہے ہیں۔ عموماً بعض نادان خوشی و غمی کے موقع پر غیر شرعی رسومات کرنے اور غیر مسلموں کے تہوار منانے کے حد سے زیادہ شیدائی ہوتے ہیں۔دنیا اِدھر سے اُدھر ہو جائے، آندھیاں، طوفان، سیلاب یا زلزلے آجائیں، قانون حرکت میں آجائے مگر پھر بھی وہ ان ناجائز رسومات کو ادا کرنے اور غیر مسلموں کے تہواروں کو منانے کے بُرے ارادے سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہیں ہوتے، بالفرض کوئی ان کی اصلاح کرنے کی کوشش کرے اور انہیں ان خرافات کے دینی و دنیاوی نقصانات بتلائے تو جواب ملتا ہے کہ یہ ہماری خاندانی رسمیں ہیں اور ہمارے باپ دادا کے زمانے سے چلتی آرہی ہیں، لہٰذا ہم ان رسموں کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔ الامان والحفیظ۔ **یاد رکھئے!** ناجائز رسموں کے لئے خاندان(Family)وغیرہ کے عمل کو دلیل بنالینا ہرگز عقلمندی نہیں بلکہ شریعت کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے، جیسا کہ

غمی خوشی کی ناجائز رسموں میں مبتلا لوگوں کو نصیحت:

تفسیر صراط الجنان میں ہے: ان لوگوں کو اپنے طرزِ عمل پر غور کرنا چاہیے جو غمی خوشی کے موقع پر شریعت کے خلاف رسمیں بجالانے اور دیگر اَفعال کرنے پر کوئی شرعی دلیل پیش کرنے کی بجائے یہ کہنے لگتے ہیں کہ ہمارے بڑے بوڑھے عرصۂ دراز سے یہ رسم و کام کرتے چلے آرہے ہیں اور ہمارے خاندان میں شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو جو غمی خوشی کے موقع پر ان رسموں اور کاموں کو نہ کرتا ہو، پھر ہم کسی کے کہنے پر ان چیزوں کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟! اگر یہ لوگ اللہ پاک اور اس کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیئے ہوئے احکام کو سامنے رکھ کر اپنے طرزِ عمل پر صحیح طریقے سے غور کریں تو انہیں بھی معلوم ہو جائے گا کہ ان کی کچھ رسمیں اور اَفعال شریعت کے سراسر خلاف ہیں اور یہ ان کے کندھوں پر اپنے اور دوسروں کے گناہوں کا بہت بھاری بوجھ ہیں۔ (صراط الجنان، ۷/۱۰۴)

شریعت کے مقابلے میں باپ دادا کی پیروی کرنا کیسا؟

(یاد رکھئے!)شریعت کے مقابلے میں گمراہ باپ دادا کی پیروی کرنا حرام ہے۔یونہی گناہ کے کاموں میں باپ دادا کی پیروی ناجائز ہے کہ بحکمِ حدیث اللہ کریم کی نافرمانی کے کام میں کسی کی اطاعت نہیں کی جاسکتی۔(مسلم،کتاب الامارۃ،باب وجوب طاعۃ الامراء۔۔۔الخ،ص ۷۸۹،حدیث ۴۷۶۵)

ہمارے ہاں شادی،موت(خوشی غمی)اور دیگر کئی مواقع پر شریعت پر چلنے کا کہا جائے تو لوگ آگے سے یہی باپ دادا،خاندان اور برادری کے رسم و رواج کا عذر پیش کرتے ہیں یہ بھی سراسر غلط و باطل ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ بُروں کی پیروی بُری ہے اور اچھوں کی پیروی اچھی جیسے ہم صحابہ(عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان)،تابعین،ائمہ مجتہدین، اولیاء و صالحین(رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین)کی پیروی کرتے ہیں تو یہ بہت اچھی ہے کہ اس کا حکم خود قرآن نے دیا ہے چنانچہ فرمایا:

وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ (پ ۱۱،التوبہ:۱۱۹) تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور سچوں کے ساتھ ہو۔

ہر نماز میں بزرگوں کی پیروی کی دعا مانگنے کا فرمایا،چنانچہ فرمایا:

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ﴬ تَرْجَمۂ کنزالایمان: راستہ اُن کا جن پر تُو نے اِحسان کیا۔

(پ ۱،الفاتحہ:۷)

اللہ کریم ہمیں اچھوں کی پیروی کرنے اور بُروں کی پیروی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔(صراط الجنان،۱/۲۷ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صفر المظفر کا مبارک مہینا ہمارے درمیان اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے۔ 17 صفر المظفر ۱۳۹۸ھ اُمِّ عطار یعنی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا

یوم ہے۔ تو آیئے! اسی مناسبت سے اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا مختصر تعارف سنتے ہیں:

اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا ذِکرِ خَیر

امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی کی والدہ ماجدہ ایک نیک، صالحہ اور پرہیز گار خاتون تھیں۔ شوہر کی وفات کے باوجود سخت ترین معاشی آزمائشوں میں بھی اپنے بچوں کی اسلامی خُطوط پر مدنی تربیت کی، جس کا مُنہ بولتا ثُبوت خود امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ بابرکت ہے۔ امیرِ اَہلسنّت نے ایک بار بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ والدۂ محترمہ کا شروع ہی سے فرائض و واجبات پر عمل کرنے اور کروانے کا اس قدر ذہن تھا کہ چھوٹی عمر ہی سے ہم بہن بھائیوں کو نمازوں کی تلقین فرمانے کے ساتھ سختی سے عمل بھی کرواتیں، بالخُصوص نمازِ فجر کے لئے ہم سب کو لازمی اُٹھاتیں۔ والدۂ ماجدہ کی اس طرح تلقین و مدنی تَرْبِیَت کی بَرَکت سے مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میری بچپن میں بھی کبھی نمازِ فجر چُھوٹی ہو۔

شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: والدۂ محترمہ کا شبِ جُمُعہ (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) کو میٹھادر (بابُ المدینہ کراچی) کے علاقے میں اِنتقال ہوا۔ موت کے وَقْت مجھے بہت یاد کر رہی تھیں، ہمشیرہ نے بتایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ! کلِمہ طَیِّبَہ اور اِستِغفار پڑھنے کے بعد زبان بند ہوئی۔ بالخصوص غُسل دینے کے بعد چہرہ نہایت ہی رَوشن ہو گیا تھا۔ جس حصّۂ زمین پر رُوح قَبْض ہوئی، اس سے کئی روز تک خوشبو آتی رہی اور خُصوصاً رات کے جس حصے میں اِنتِقال ہوا تھا، اس میں طرح طرح کی خوشبوئیں آتی رہیں۔ سوئم والے دن صُبح کے وَقْت چند گُلاب کے پھول لاکر رکھے تھے جو شام تک تقریباً ترو تازہ رہے جو میں نے اپنے ہاتھ سے والدہ کی قبر پر چڑھائے۔ یقین جانیں اُن میں ایسی عجیب بھینی بھینی خوشبو تھی کہ میں حیران رہ گیا، کبھی گُلاب کے پھولوں میں، میں نے ایسی خوشبو نہیں سُونگھی تھی نہ ابھی تک سونگھی

ہے بلکہ گھنٹوں تک وہ خُوشبو میرے ہاتھوں سے بھی آتی رہی۔(تذکرۂ امیر اہلسنت (قسط2)، ص ۱۴۱ ملتقطاً)

عرسِ پاک آگیا اُمِّ عطار کا مولا روضہ دِکھا اُمِّ عطار کا
ان سے عطار کی ہم کو نعمت ملی حق ہو کیسے ادا اُمِّ عطار کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! 20صفرُ المظفر کو حضرت سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بھی عرسِ پاک ہے۔ آیئے!اسی مناسبت سے داتا گنج بخش کا مختصر تعارف سنتے ہیں:

ولادت وسِلسلۂ نسب

حُضُور سید داتا گَنج بَخْش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَتِ باسَعادَت کم وبیش 400 سِنہ ھ میں غَزنی شہر (City) میں ہُوئی۔ کچھ عَرصے بعد آپ کا خاندان محلہ ہَجْوِیر آگیا، اِسی نِسبَت سے آپ ہَجْوِیری کہلاتے ہیں۔(اردو دائرۃ المعارف، ۹/۹۱ ملخصاً) آپ کا نام **"علی"** والِد کا نام **"عُثمان"** ہے۔ آپ کا سِلسِلۂ نَسَب چھ (6) واسِطوں سے سَیِّدُ الشُّھَدا، راکِبِ دوشِ مُصْطَفٰے، حضرت سَیِّدُنا امامِ حَسَنِ مُجْتَبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے جاملتا ہے۔(بزرگانِ لاہور، ص ۲۲۲ ملتقطاً) آپ کی کُنیَت **"اَبُوالْحَسَن"** ہے۔(اردو دائرۃ المعارف، ۹/۹۱) مَشہور ومَعرُوف لَقَب **"گنج بخش"** اور **"داتا صاحب"** ہے۔

آپ بہت بڑے عالمِ دین، شَیخِ طریقت، عبادت گزار اور متقی بزرگ تھے، آپ کی کتاب **کَشْفُ الْمَحْجُوْب** دنیا بھر میں مشہور ہے۔ آپ کا وصالِ پُرملال 20صفرُ المظفر ۴۶۵ سِنہ ھ کو مرکزُ الاولیا لاہور (پاکستان) کی سرزمین پر ہوا اور یہیں پر آپ کا مزار شریف واقع ہے جو دعاؤں کی قبولیت کا مرکز ہے۔ داتا صاحب کی سیرتِ مبارکہ کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ **"فیضانِ داتا علی ہجویری"** کا مُطالَعہ کیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! خوش نصیب عاشقانِ رسول ماہِ صفر میں حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عرس مبارک کے موقع پر اور امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے ایصالِ ثواب کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت پاتے ہیں، لہٰذا ہمت کیجئے، داتا صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے ایصالِ ثواب کے لئے عاشقانِ رسول کے ساتھ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عقیقے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"غفلت"** سے عقیقے کی چند سنتیں اور آداب سنتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: لڑکا اپنے عقیقے میں گِروی ہے ساتویں دن اُس کی طرف سے جانور ذَبح کیا جائے، اُس کا نام رکھا جائے اور سر مُونڈا جائے۔" (تِرمِذی ج۳ ص۱۷۷ حدیث۱۵۲۷) ☆گِروی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اُس سے پورا نفع (فائدہ) حاصِل نہ ہو گا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے اور بعض (مُحدِّثین) نے کہا بچّے کی سلامتی اور اُس کی نَشو و نُما (پھلنا پھولنا) اور اُس میں اچّھے اَوصاف (یعنی عمدہ خوبیاں) ہونا عقیقے کے ساتھ وابَستہ ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/۳۵۴) ☆بچّہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذَبح کیا جاتا ہے اُس کو عقیقہ کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/۳۵۵) ☆لڑکے کے عقیقے میں دو بکرے اور لڑکی میں ایک بکری ذَبح کی جائے یعنی لڑکے میں نَر جانور اور لڑکی میں مادہ مُناسِب ہے۔ اور لڑکے کے عقیقے میں بکریاں اور لڑکی میں بکرا کیا جب بھی حَرَج نہیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/۳۵۷)

☆ قربانی کے اُونٹ وغیرہ میں عقیقے کی شرکت ہوسکتی ہے۔ ☆ عقیقہ فرض یا واجب نہیں ہے صرف سنّتِ مستحبّہ ہے، (اگر گنجائش ہو تو ضرور کرنا چاہیے، نہ کرے تو گناہ نہیں البتّہ عقیقے کے ثواب سے محرومی ہے) غریب آدمی کو ہرگز جائز نہیں کہ سُودی قرضہ لے کر عَقیقہ کرے۔ (اسلامی زندگی، ص۲۷) ☆ بچّہ اگر ساتویں دن سے پہلے ہی مر گیا تو اُس کا عقیقہ نہ کرنے سے کوئی اثر اُس کی شَفاعت وغیرہ پر نہیں کہ وہ وقتِ عَقیقہ آنے سے پہلے ہی گزر گیا۔ ہاں! جس بچّے نے عقیقے کا وَقت پایا یعنی سات دن کا ہو گیا اور بِلا عُذر باوَصفِ استِطاعت (یعنی طاقت ہونے کے باوُجود) اُس کا عقیقہ نہ کیا اُس کے لیے یہ آیا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کی شَفاعت نہ کرنے پائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۰/ ۵۹۶) ☆ عقیقہ ولادت کے ساتویں روز سنّت ہے اوریہی افضل ہے، ورنہ چودھویں، ورنہ اکّیسویں دن۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۰ /۵۸۶) ☆ عقیقے کا جانور اُنھیں شرائط کے ساتھ ہونا چاہیے جیسا قربانی کے لیے ہوتا ہے۔ اُس کا گوشت فُقَرا اور عزیز و قریب دوست واَحباب کو کچّا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا اُن کو بطورِ ضِیافت و دعوت کِھلایا جائے یہ سب صورَتیں جائز ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۳۵۷) ☆ اگر ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں، سنّت ادا ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت، ۳/۳۵۶)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفْحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِ رحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے، (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا اور (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔** (اَلبُدورُ السّافرۃ لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱، حدیث: ۳۶۶)

شافعِ روزِ جَزا تم پہ کروروں دُرُود دافعِ جُملہ بَلا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

مختصر وضاحت: بروزِ محشر ہم گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اللہ کریم کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں۔ اور اے تمام مصیبتیں اور بلائیں دور فرمانے والے پیارے نبی! آپ پر کروڑوں دُرُود ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کا بیان اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا

خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تصوف کے واقعات پر مشتمل ہو گا، سب سے پہلے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بیعت و خلافت کا ایک دلچسپ واقعہ، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصر تعارف (Introduction) اور آپ کی سیرت کی چند جھلکیاں بیان ہوں گی، اعلیٰ حضرت کو نمازِ باجماعت سے کیسی محبت تھی، آپ توکل و قناعت میں کس قدر بلند مقام پر پہنچے ہوئے تھے، اس تعلق سے آپ کی سیرت کے کچھ واقعات بھی ہم سنیں گے، خلافِ شرع کاموں کو طریقت کا نام دینے والوں کے بارے میں علمائے کرام نے جو ارشادات بیان فرمائے ہیں، یہ بھی اِس بیان میں ہم سُنیں گے۔ اللہ کرے کہ ہم دِلجمعی کے ساتھ اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بیعت و خلافت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے رسالے **"پیر پر اِعتراض منع ہے"** کے صَفْحہ نمبر 47 پر ہے: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 21 سال کی عمر میں اپنے والدِ ماجد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ حضرت سید شاہ آلِ رسول مارہَری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سِلسلۂ عالیہ قادِرِیَّہ میں ان سے بَیْعَت کی۔ ان کے مرشِدِ کامل نے (اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مرید بنانے کے ساتھ ساتھ) تمام سلسلوں کی اجازت و خلافت اور سندِ حدیث بھی عطا فرمائی۔ حالانکہ حضرت شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خلافت واجازت کے معاملے میں بڑے محتاط تھے۔ مگر جب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مرید ہوتے ہی تمام سلسلوں کی اجازت ملی تو خانقاہ کے ایک خادم سے نہ رہا گیا۔ عرض کی: حضور! آپ کے خاندان میں تو خلافت بڑی ریاضت اور

مجاہدے کے بعد دی جاتی ہے۔ ان کو آپ نے فوراً خلافت عطا فرمادی۔ حضرت شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس شخص سے ارشاد فرمایا: لوگ گندے دل اور گندے نفس لے کر آتے ہیں، ان کی صفائی پر خاصا وقت لگتا ہے مگر یہ پاکیزگیِ نفس کے ساتھ آئے تھے۔ صرف نسبت کی ضَرورت تھی، وہ ہم نے عطا کردی۔ پھر حاضرین(Audience) سے مخاطب ہو کر فرمایا: مجھے مدت سے ایک فکر پریشان کئے ہوئے تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وہ آج دُور ہو گئی۔ قِیامت میں جب اللہ پاک پوچھے گا کہ **آلِ رسول! ہمارے لئے کیا لایا ہے؟ تو میں اپنے مُرید اَحمد رضا خان کو پیش کردوں گا۔** پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وہ تمام اعمال واشغال(وظائف) عطا فرما دیئے۔ جو خانوادۂ بَرکاتیہ میں سینہ در سینہ چلے آرہے ہیں۔

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اپنے مجموعہ کلام **"وسائلِ بخشش"** میں فرماتے ہیں:

جو ہے اللہ کا ولی بے شک　　عاشقِ صادقِ نبی بے شک
غوثِ اعظم کا جو ہے مَتوالا　　واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم،۵۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! ہمارے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تصوف کے کس قدر عظیم مرتبے پر پہنچے ہوئے تھے، حالانکہ 21 سال کی بھری جوانی میں تو اُمیدیں جوان ہوتی ہیں، چاروں جانب خواہشات کا ہجوم ہوتا ہے، دنیوی عیش ولذّات سے لطف اندوز ہونا معمول بن جاتا ہے، نفس و شیطان پوری طاقت سے انسان کو فکرِ آخرت اور نیک

اعمال سے غافل کر کے اس کی قبر و آخرت کو تباہ کرنے میں مصروف (Busy) رہتے ہیں، انسان پر مال و دولت جمع کرنے اور بینک بیلنس بڑھانے کا جنون سوار رہتا ہے، الغرض اس عمر میں انسان عموماً اللہ پاک کی یاد سے غافل رہتا ہے، لیکن قربان جایئے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پر! جنہوں نے جوانی کی نعمت کی قدر کرتے ہوئے ان تمام بُرائیوں سے اپنے دامن اور اپنے باطن کو پاک و صاف رکھا، بچپن سے ہی زُہد و تقویٰ کو اختیار کیا اور سُنّت کے مطابق زندگی گزاری، چنانچہ جب آپ اپنے چمکدار باطن کے ساتھ حضرت شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی بارگاہِ مقدسہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اپنے نورِ فراست سے آپ کے باطن کو ملاحظہ فرمالیا اور ہاتھوں ہاتھ آپ کو اجازت و خلافت اور سندِ حدیث عطا فرمادی، یہ تمام انعام و اکرام سے نوازنے کے بعد آپ کے پیر و مرشد نے اپنے اس مریدِ کامل کی شان و عظمت کو یوں اُجاگر فرمایا کہ قِیامت میں جب اللہ پاک پوچھے گا کہ **آلِ رسول! ہمارے لئے کیا لایا ہے؟ تو میں اپنے مُرید احمد رضا خان کو پیش کر دُوں گا۔"**

بیان کردہ حکایت سے یہ مدنی پھول بھی ملا کہ اگر پیر اپنے کسی مُرید کو نوازے تو اس عطا پر اپنے پیر بھائی سے ہرگز حسد نہ کرے، کسی پیر کا اپنے مُرید کو نوازنا کئی طرح سے ہو سکتا ہے مثلاً کوئی مُرید اپنے پیر کے ہر فرمان پر لبیک کہنے والا، نہ صرف لبیک کہنے والا بلکہ اُس فرمان کو نہایت ہی محبت و عقیدت سے، دِل و جان سے قبول کر کے اُس پر عمل کرنے والا ہو تو یقیناً پیر بھی ایسے مُرید سے خوش ہی ہو گا، اُس مُریدِ صادِق پر اپنے پیر کی طرف سے عطاؤں اور نوازشات کی بارشیں ہی ہوں گی، لہٰذا کسی ایسے مُرید سے کبھی بھی حسد نہیں کرنا چاہئے ورنہ اس کا نقصان خود اسی کو اُٹھانا پڑ سکتا ہے۔ جیسا کہ

حضرت سیدنا امام عبد الوہاب شعرانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں کہ مُرید پر لازم ہے کہ

جب اس کا مُرشد اس کے پیر بھائیوں میں سے کسی ایک کو اس سے آگے بڑھا دے (یا کوئی منصب عطا کرے) تو وہ اپنے مُرشِد کے اَدَب کی وجہ سے اپنے اس پیر بھائی کی خدمت (اور اطاعت) کرے اور حَسَد ہر گز نہ کرے۔ ورنہ اس کے جمے ہوئے پاؤں پھسل جائیں گے اور اسے بڑا نقصان پیش آئے گا۔ لیکن اگر کوئی مرید اپنے پیر بھائیوں سے آگے بڑھنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مرشد کی خوب اطاعت کرے اور اپنے آپ کو ایسی صفات سے آراستہ کر لے جن کے ذریعے وہ آگے بڑھ جانے کا مستحق ہو جائے اور اس وقت مرشد بھی اسے اسی پیر بھائی کی طرح دوسرے پیر بھائیوں سے آگے بڑھا دے گا کیونکہ مرشِد تو مُریدوں کا حاکم اور ان کے درمیان عدل کرنے والا ہوتا ہے اور بہت کم ہے کہ کوئی مُرید اس مرض سے بچ جائے۔ (الانوار القدسیہ، الجزء الثانی، ص ۲۹)

سدا پیر و مُرشد رہیں مُجھ سے راضی
کبھی بھی نہ ہوں یہ خَفا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصر تعارف اور آپ کی سیرت کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

تعارفِ اعلیٰ حضرت اور سیرتِ رضا کی چند جھلکیاں

☆اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت بریلی شریف میں دس (10) شَوّالُ الْمُکَرَّم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظُہر مطابق چَودہ (14) جُون 1856ء کو ہوئی

[1]☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد مفتی نقی علی خان(رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ)اور دادا مفتی رضا علی خان(رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ)ہیں۔[2]☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پیدائشی نام"**محمد**"ہے۔☆والِدہ ماجِدہ"**اَمَّن میاں**"پکارتی تھیں☆والدِماجدودیگر رشتے داروں نے"**احمد میاں**"اور دادا نے"**احمد رضا**"نام رکھا☆تاریخی نام"**اَلْمُخْتَار**"تھا☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نام سے پہلے"**عبدُالمصطفیٰ**"لکھا کرتے تھے[3]☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بچپن ہی سے نہایت ذہین اور سنجیدہ طبیعت کے مالک تھے☆چھ(6)سال کی ننھی سی عمر میں آپ نے میلادُالنّبی کے ایک مجمع میں فصیح عربی زبان میں خطاب فرماکرلوگوں کو حیران کر دیا(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۸۵)☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قہقہہ نہیں لگاتے تھے☆آپ جماہی آنے پر انگلی دانتوں میں دبالیتے اور کوئی آواز پیدا نہ ہوتی☆سمتِ قبلہ کے ادب کی وجہ سے کُلّی کرتے وقت بایاں ہاتھ داڑھی شریف پر رکھ کر سر جھکا کر پانی منہ سے گراتے ☆قبلہ کی طرف رُخ کر کے کبھی نہ تُھوکتے☆نہ ہی قبلہ کی طرف پائے مبارک دراز کرتے☆نمازِ پنجگانہ مسجد میں باجماعت ادا کرتے☆فرض نماز باعمامہ پڑھا کرتے☆مسواک کیا کرتے اور سر مبارک میں تیل بھی ڈلواتے☆آپ کا ظاہر وباطن ایک تھا،جو کچھ آپ کے دل میں ہوتا وہی زبان پاک سے ادا فرماتے اور جو کچھ زبان سے فرماتے اُس پر آپ کا عمل ہوتا☆جب کسی سُنّی عالم سے ملاقات ہوتی،دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے اور اس کی ایسی عزّت وقدر کرتے جس کے لائق وہ اپنے کو نہ سمجھتا☆کاشانۂ اقدس سے کوئی سائل خالی واپس نہ جاتا☆کتبِ احادیث پر دوسری کتاب نہ رکھتے☆مجلسِ میلاد شریف میں

1...حیاتِ اعلیٰ حضرت،۱/۷۷ملخصًا
2...فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں،ص۷۶بتغیر قلیل
3...تجلیات امام احمد رضا،ص۲۱بتغیر قلیل

ذکرِ ولادت شریف کے وقت صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے، باقی شروع سے آخر تک ادباً دوزانو بیٹھے رہتے[1]☆کسی بھی چیز کے لینے دینے میں سیدھا ہاتھ ہی اِستِعمال فرماتے، اگر کبھی لینے والے نے اپنا اُلٹا ہاتھ آگے بڑھادیا تو آپ فوراً دستِ مُبارَک روک لیتے اور فرماتے کہ سیدھے ہاتھ میں لیجئے کہ اُلٹے ہاتھ میں شیطان لیتا ہے۔[2]☆آپ کا وصال 25صفر1340ھ 18 اکتوبر 1921 میں ہوا۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۶۳۱)☆آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مَساجِد کا بہت اَدب کرتے☆مسجد میں داخِل ہوتے ہوئے ہمیشہ دایاں قدم پہلے داخِل فرماتے☆جبکہ باہر آتے ہوئے پہلے بایاں قدم جوتے کے بالائی حصے پر رکھتے پھر سیدھے پاؤں میں جوتا پہن کر اُلٹے پاؤں میں جوتا پہنتے (تاکہ سُنّت کے مُطابِق عمل ہو جائے)☆ایک روز نمازِ فجر ادا کرنے کے لیے خلافِ مَعمُول اعلیٰ حَضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تھوڑی دیر ہو گئی، نمازیوں کی نگاہیں، بار بار کاشانۂ اَقدس کی طرف اُٹھ رہی تھیں کہ عین اِنتظار میں جلدی جلدی تشریف لائے، اس جلدی کی کیفیت میں اتّباعِ سنّت کا عالَم یہ تھا کہ دروازۂ مسجد کے زینے پر جس وَقت اُن کا قدمِ مُبارَک پہنچا تو سیدھا، مسجد کے نئے فرش اور پُرانے فَرش پر قدم پہنچا تو سیدھا، آگے صحنِ مَسجد میں ایک صَف بچھی تھی اُس پر قدم پہنچا تو سیدھا اور اِسی پر بَس نہیں ہر صَف پر پہلے سیدھا ہی قدم رکھا، یہاں تک کہ محراب میں مُصَلّٰی پر بھی سیدھا قدم ہی پہنچایا۔[3]

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "وسائل بخشش" میں تحریر فرماتے ہیں:

اس کی ہستی میں تھا عمل جوہر سُنّتِ مُصْطَفٰے کا وہ پیکر

1...فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۱۴، ۱۱۵

2...فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۱۱

3... فیضانِ اعلیٰ حضرت ۱۲۰ بتغیر

عالِمِ دین، صاحبِ تقویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاندانی لحاظ سے پٹھان، مسلک کے لحاظ سے حنفی اور طریقت کے لحاظ سے قادِری تھے۔ یاد رہے! حنفی، امامِ اعظم کی، شافعی، امام شافعی کی، حنبلی امام احمد بن حنبل کی اور مالکی امام مالک (عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃ) کی پیروی کرنے والوں کو بولتے ہیں۔ ان سب کے نظریات قرآن وحدیث کے عین مُطابق اور ایک ہی ہیں، یہ آپس میں بھائی بھائی ہیں، البتہ شرعی مسائل (جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل) میں قرآن و حدیث کی روشنی میں انہوں نے اپنی اپنی تحقیقات بیان فرمائی ہیں، تو یہ اُمت کے ائمہ ہوئے اور اُمت کو علماء کی پیروی کا حکم دیا گیا تو اُمت نے ان کی پیروی کی، اس لیے حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی وغیرہ کہلائے۔ اسی طرح اپنے باطن کی اصلاح، دِین و شریعت پر عمل اپنی زندگی میں نافذ کرنے، نیک لوگوں سے نسبت پانے اور ان کے طریقِ کار پر چلتے ہوئے، قرآن وحدیث کی تعلیمات کو اپنانے کے لیے اُمت نے مُختلف بزرگوں کا دامن تھاما تو یہ **قادری**، **چشتی**، **سہروردی**، **نقشبندی** کہلائے۔ یہ سب کے سب اللہ پاک کے بندے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اُمتی، محبّانِ صحابہ واہلبیت، علماء کے چاہنے والے اور عاشقانِ اولیاء ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تَصَوُّف کس چیز کا نام ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شریعت میں مفتیِ اسلام اور تَصَوُّف

میں ولیِ کامل کے منصب پر فائز تھے۔ یاد رکھئے! تصوف اتباعِ شریعت کا نام ہے، **تَصَوُّف** گناہوں سے بچنے کا نام ہے، **تَصَوُّف** سُنّتوں پر عمل پیرا ہونے کا نام ہے، **تَصَوُّف** رِضائے الٰہی پانے والے کام کرنے کا نام ہے، **تَصَوُّف** حقوق اللہ کی پاسداری کا نام ہے، **تَصَوُّف** حقوق العباد کی پابندی (یعنی بندوں کے حقوق پورے) کرنے کا نام ہے، **تَصَوُّف** دِینِ اسلام پر عمل کا نام ہے، **تَصَوُّف** نمازوں کی پابندی کا نام ہے۔ **تصوف** فرض وواجب اور مستحب کو اپنانے کا نام ہے، **تصوف** مسلمانوں کی پریشانیوں کو حل کرنے کا نام ہے، **تصوف** حسنِ اخلاق کا نام ہے، تصوف مسلمانوں کی خیر خواہی کا نام ہے۔ **تصوف** نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا نام ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نام کے نہیں بلکہ حقیقی صوفی تھے اور **تصوف کی علامات** آپ کی ذاتِ پاک میں پورے طور پر پائی جاتی تھیں اور **مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ** آپ کے سینے میں کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سنئے اور اس سے مدنی پھول چنئے، چنانچہ

عیادت کے لئے شہر سے باہر گئے

ایک مرتبہ شیر پور ضلع پیلی بھیت (ہند) کے دو (2) صاحبان جو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بڑے عقیدت مند تھے، اُن کے رشتہ داروں میں کوئی عورت بیمار ہوئیں تو شیر پور سے کچھ لوگ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لینے کیلئے آئے اور ساتھ چلنے کیلئے بے حد اصرار کیا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کے ساتھ چلنے کا وعدہ فرمالیا، اسٹیشن پر بہت سے لوگ استقبال کیلئے موجود تھے، آپ کو بڑے آرام وعافیت کے ساتھ لے گئے، جیسے ہی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہاں پہنچے ایک صاحب

تشریف لائے اور عرض کی کہ حضور! آپ شاید ریل(Train) پر سوار ہوئے ہوں(گے) کہ مریضہ کو شفاء ہونی شروع ہوگئی۔اب حضور کے قدم مبارک آگئے ہیں تو بالکل صحت یاب ہو جائے گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے دو دن قیام فرمایا، اللہ پاک کے فضل و کرم سے مریضہ اچھی ہوگئی، بڑی خاطر و ادب و تعظیم کے ساتھ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو رخصت کیا گیا۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۱۸۳ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوا! اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ایک باکرامت ولی تھے، اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے وُجُودِ مسعود کی برکت سے بیماروں کو شفا ملتی تھی، اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ دن رات خدمتِ دین میں مشغول رہنے کے باوجود لوگوں کی دِلجوئی میں پیش پیش رہا کرتے تھے، اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بلاوجہِ شرعی کسی کا دل نہیں دکھاتے تھے، اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ جب بھی کسی سے وعدہ کرتے تو اسے ضرور پورا فرماتے تھے، اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ مریضوں کی عیادت والی سُنّت پر عمل کیا کرتے تھے۔

آیئے! کچھ دیر کے لیے ہم اپنے اوپر غور کریں کہ کیا **خدمتِ دِین** کا یہ مدنی جذبہ ہمارے اندر بھی موجود ہے؟ کیا ہمارے سینے بھی مسلمانوں کی دِلجوئی کے جذبے سے سرشار ہیں؟ کیا ہم بھی وعدے کی پابندی کرتے ہیں؟ کیا ہمیں بھی مریضوں کی عیادت کرنے کی سعادت ملتی ہے؟ اگر نہیں! تو آیئے! مل کر نیت کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دینِ اسلام کی خوب خوب خدمت کریں گے، مسلمانوں کی دلجوئی میں پیش پیش رہیں گے، بلاوجہِ شرعی کبھی بھی کسی مسلمان کا دل نہیں دکھائیں گے، وعدہ کریں گے تو اسے ضرور نبھائیں گے، مریضوں (Patients) کی عیادت والی سُنّت پر عمل کی بھرپور کوشش کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بناوٹی صوفی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ تَصَوُّف کو ایک عجیب رنگ دے دیا گیا ہے، شریعت کی خلاف ورزیوں اور فسق و فجور میں مبتلا لوگ **تَصَوُّف** اور طریقت کی آڑ لے کر بھولی بھالی عوام کو بیوقوف بنا رہے ہیں۔ یاد رکھئے! تَصَوُّف شریعت کی خلاف ورزی کرنے، نمازیں چھوڑنے اور نامحرم عورتوں کے جھرمٹ میں رہنے یا ان سے ہاتھ پاؤں دبوانے کا نام نہیں، تَصَوُّف منشیات کے نشے میں ڈُوب کر طریقت طریقت کی رٹ لگانے، بالوں کے بڑھانے اور رنگ برنگے کپڑے پہننے کا نام نہیں۔

اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر
خضر کے بھیس میں یہاں راہزن بھی پھرتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ظاہری اور باطنی شریعت کی حقیقت

مدنی مذاکرے میں ہونے والے سوال جواب مع اضافہ پر مشتمل مجموعہ بنام "**فیضانِ مدنی مذاکرہ** قسط:10" میں ایک سوال ہے: بعض لوگ اپنے آپ کو مَجْذوب یا فقیر کا نام دے کر، خلافِ شَریعت کاموں کو **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! اپنے لیے جائز قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ طریقت کا معاملہ ہے، یہ تو فقیری لائن ہے، ہر ایک کو سمجھ میں نہیں آسکتی۔ پھر اگر ان سے نماز پڑھنے کو کہا جائے تو **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! کہتے ہیں کہ یہ ظاہری شریعت، ظاہری لوگوں کے لیے ہے، ہم باطنی اَجسام کے ساتھ خانہ کعبہ یا مدینے میں نماز پڑھتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ایسوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ اس سوال کے

جواب میں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:

شریعت چھوڑ کر خلافِ شرع کاموں کو طریقت یا فقیری لائن قرار دینا یا طریقت کو شریعت سے جُدا خیال کرنا گمراہی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شریعت اور طریقت کے باہمی تعلق کو یوں بیان فرماتے ہیں: شریعَت مَنۡبَع ہے اور طریقت اس میں سے نکلا ہوا ایک دریا ہے۔ عُموماً کسی مَنۡبَع یعنی پانی نکلنے کی جگہ سے اگر دریا بہتا ہو تو اسے زمینوں کو سیراب کرنے میں مَنۡبَع کی حاجت نہیں ہوتی، لیکن شریعَت وہ مَنۡبَع ہے کہ اس سے نکلے ہوئے دریا یعنی طریقت کو ہر آن اس کی حاجت ہے کہ اگر شریعَت کے مَنۡبَع سے طریقت کے دریا کا تَعلُّق ٹوٹ جائے، تو صرف یہی نہیں کہ آئندہ کے لیے اس میں پانی نہیں آئے گا بلکہ یہ تَعلُّق ٹُوٹتے ہی دریائے طریقت فوراً فنا ہو جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۵۲۵، ملخّصاً) (فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط: 10: ولی اللہ کی پہچان، ص ۲۱)

ظاہری اور باطنی شریعت کی حقیقت

صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: طریقت منافیِ شریعت (یعنی شریعت کے خلاف) نہیں وہ شریعت ہی کا باطنی حصہ ہے، بعض جاہل متصوِّف (مُتَ۔ صَوِّ۔ وِفْ) جو یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ طریقت اور ہے شریعت اور، محض گمراہی ہے اور اس زُعمِ باطِل (غَلَط خیال) کے باعث اپنے آپ کو شریعت سے آزاد سمجھنا صریح کُفر و اِلحاد (کفر و بے دِینی ہے)۔ احکامِ شرعیہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم ہو سُبکدوش نہیں ہو سکتا۔ بعض جُہّال جو یہ بک دیتے ہیں کہ شریعت راستہ ہے، راستہ کی حاجت ان کو جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں، ہم تو پہنچ گئے۔

سیِّدُ الطائفہ حضرت جُنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں فرمایا: صَدَقُوْا لَقَدْ وَصَلُوْا، وَلٰکِنْ اِلٰی اَیْنَ ؟ اِلَی النَّارِ وہ سچ کہتے ہیں بیشک پہنچے، مگر کہاں ؟ جہنم کو۔ (الیواقیت والجواھر، الفصل الرابع، المبحث السادس والعشرون، باختلاف بعض الالفاظ، ص ۲۰۶) البتہ اگر مَجْذُوبیت (جَذب کی حالت) سے عقلِ تکلیفی زائِل (ختم) ہوگئی ہو جیسے غشی والا تو اس سے قلمِ شریعت اُٹھ جائے گا مگر یہ بھی سمجھ لو جو اس قسم کا ہو گا اس کی ایسی باتیں کبھی نہ ہوں گی، شریعت کا مقابلہ کبھی نہ کرے گا۔ (بہارِ شریعت، حصہ اوّل، ۱/ ۲۶۵۔۲۶۷) مثلاً اگر نماز کا کہا جائے تو انکار نہ کرے گا، بلکہ نماز پڑھے گا۔ یاد رہے کہ ہر کسی کو دیکھ کے مجذوب سمجھ کر اس کی پیروی کی اجازت نہیں۔ یہ کیا بات ہے کہ نماز تو مدینے میں پڑھتے ہیں مگر کھانا آستانے میں۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ مجذوب سے بیعت نہیں کر سکتے کہ وہ اس کیفیت میں ہی نہیں کہ دوسروں کی رہنمائی کر سکے اور بیعت کا اہم مقصد ہی دِین و شریعت پر عمل کی رہنمائی حاصل کرنا ہے، مزید یہ کہ ولی اور پیر کے لیے عالم ہونا ضروری ہے تاکہ لوگوں کی دُرست شرعی رہنمائی کر سکیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تصوف کا باب نہایت کشادہ ہے، صوفیائے کرام نے تصوف کی مختلف تعریفیں بیان کی ہیں، چنانچہ منقول ہے کہ (پابندِ شریعت ہونے) عجز واِنکساری اپنانے اور توکُّل و قناعت اختیار کرنے کا نام تصوف ہے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۵/ ۳۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ! ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پابندِ شریعت اور عاجزی و انکساری کے پیکر ہونے کے ساتھ ساتھ توکل و قناعت کی قیمتی دولت سے مالا مال تھے اور آپ انتہائی کم غِذا اِستِعْمال فرمایا کرتے تھے، آپ کی عام غِذا چکّی کے پسے ہوئے آٹے کی روٹی اور بکری کا قورمہ تھا، آخرِ عُمر

میں یہ غِذا مزید کم ہو کر فقط ایک پیالی بکری کے گوشت کا شوربا بِغیر مرچ کا اور ایک ڈیڑھ بسکٹ (Biscuit) سُوجی کا تَناوُل فرماتے تھے، الغرض کھانے پینے کے مُعاملے میں آپ نہایت سادہ تھے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۱۱۳) اسی طرح روزہ رکھنا آپ کو بہت پسند تھا، کیسی ہی علالت (بیماری) ہوتی، کتنی ہی نقاہت (کمزوری) ہوتی (ماہِ رمضان کا) روزہ کبھی نہ چھوڑتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھتیجے اور خلیفہ مَوْلانا حَسَنَیْن رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: روزے کی قضا کے بارے میں نہ اُن کے کسی بڑے کی زَبانی سُنا نہ کسی برابر والے نے بتایا نہ ہم چھوٹوں نے کبھی ماہِ مُبارَک کا کوئی روزہ قَضا کرتے دیکھا۔ بعض مرتبہ ماہِ (رَمضان) مُبارَک میں بھی عَلالت ہوئی مگر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے روزہ نہ چھوڑا، اگر کسی نے بَاِصرار عَرض بھی کِیا کہ ایسی حالت میں روزے سے کمزوری اور بڑھے گی تو اَرْشاد فرمایا: مَرِیض ہوں تو عِلاج نہ کروں؟ لوگ تعجّب سے کہتے تھے کہ روزہ بھی کوئی عِلاج ہے۔ اَرْشاد فرمایا: اِکْسِیر عِلاج ہے، میرے آقا مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بتایا ہوا ہے۔ اِرشاد فرماتے ہیں: **صُوْمُوْا تَصِحُّوْا** یعنی روزہ رکھو تَنْدُرُسْت ہو جاؤ گے۔ (معجم اوسط، ۶/۱۴۶، حدیث:۸۳۱۲)

جب 1339 ہجری کا ماہِ رَمَضان مئی، جون 1921 میں پڑا اور مسلسل عَلالت (بیماری) اور شدید کمزوری کے باعِث اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے اپنے اندر موسمِ گرما میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ پائی تو اپنے حق میں یہ فتویٰ دیا کہ پہاڑ پر سردی ہوتی ہے وہاں روزہ رکھنا ممکن ہے، لٰہذا روزہ رکھنے کے لیے وہاں جانا استطاعت کی وجہ سے فَرْض ہو گیا۔ پھر آپ روزہ رکھنے کے ارادے سے کوہِ بھوالی ضلع نینی تال تشریف لے گئے۔ (تجلیاتِ امام احمد رضا، ص۱۳۳ ملخصًا) اور ایسا بھی نہ تھا کہ روزوں میں پیٹ بھر کر کھانا کھانا آپ کے معمولات میں ہو، عام ایام میں جتنی غذا آپ کھاتے رمضان میں وہ اور کم ہو جاتی تھی، چنانچہ

روزہ میں ایک وقت کھانا

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت مَولانا محمد حُسین مِیر ٹھی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بَیان ہے کہ میں نے رَمَضانُ المبارَک کی 20 تاریخ سے اِعتِکاف کِیا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجِد میں تشریف لائے تو فرمایا: "جی تو چاہتا ہے کہ میں بھی اعتِکاف کروں، مگر (دِینی مشاغِل کے باعِث) فُرصت نہیں ملتی۔ آخِر 26 رَمَضانُ المُبارَک کو فرمایا: "آج سے میں بھی مُعتَکِف ہی ہو جاؤں۔" حضرت مَولانا محمد حُسین مِیر ٹھی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "شام (Evening) کو (کھجور وغیرہ سے روزہ تو اِفطار فرما لیتے مگر) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کھانا کھاتے میں نے کسی دن نہیں دیکھا۔ سَحَری کے وَقْت صِرف ایک چھوٹے سے پیالے میں فیرینی اور ایک پیالی میں چٹنی آیا کرتی تھی، وہ نوش فرمایا کرتے۔" ایک دن میں نے دریافت کیا: "حضُور! فیرینی اور چٹنی کا کیا جوڑ؟" فرمایا: "نمک سے کھانا شروع کرنا اور نمک ہی پر خَتْم کرنا سُنّت ہے، اِس لیے چٹنی آتی ہے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۱۳ ملتقطاً)

مُصطَفٰے کا وہ لاڈلا پیارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ الله عَزَّوَجَلَّ! پیکرِ سنّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ میٹھی فیرینی سے قبل اور بعد اس لئے نمکین چٹنی استِعمال فرماتے تھے کہ کھانے کے اوّل آخِر نمک استِعمال کرنے کی سُنّت ادا ہو جائے۔ کھانے کے اوّل آخِر نمک (یا نمکین) کھانے سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ستر (70) بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔

(فیضانِ سنّت، ص۶۵۹) اللہ پاک کا فضل و احسان ہے کہ اس نے ہم گناہگاروں کو دامنِ رضا سے وابستہ ہونے اور اعلیٰ حضرت کے صدقے میں دامنِ مُصْطَفٰے عطا فرمایا، مگر ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں سے منہ موڑے بیٹھے ہیں، سُنّتیں اپناتے ہوئے شرم محسوس کرتے ہیں، **ایک دور تھا کہ جب** کھڑے ہو کر کھانا یا کھلانا بہت ہی بُرا سمجھا جاتا تھا مگر اب ایسا کرنا گویا ایک **فیشن** (Fashion) بنتا جارہا ہے، **ایک دور تھا کہ جب** اُلٹے ہاتھ سے کھانے پینے کو عیب شمار کیا جاتا تھا اور فوراً اِصلاح کی جاتی تھی جبکہ آج اُلٹے ہاتھ سے کھانا کھانے، لینے دینے کو **"بچپن کی عادت"** کہہ کر ٹال دیا جاتا اور اِصلاح کرنے والوں کو اچھا نہیں سمجھا جاتا، **ایک دور تھا کہ جب** ایک ایک لقمے کی قدر کی جاتی اور برتن کو صاف کر کے کھانے کو ضائع ہونے سے بچایا جاتا تھا مگر اب بہت سا کھانا جان بوجھ کر ضائع کر دیا جاتا ہے، **ایک دور تھا کہ جب** مسلمان کا بچہ بچہ سُنّتوں کا شیدائی ہوا کرتا تھا مگر اب سُنّتوں پر عمل کا جذبہ ختم ہوتا جارہا ہے، **ایک دور تھا کہ جب** ناجائز فیشن کرنے کو ہر کوئی بُرا سمجھتا تھا مگر اب اس کو باعثِ فخر سمجھا جاتا ہے، **ایک دور تھا کہ جب** سُنّتیں اپنانے والوں کو ہر جگہ عزّت دی جاتی تھی، ان کی **حوصلہ افزائی** کی جاتی تھی، مگر اب پابندِ سنت اسلامی بھائیوں کو طرح طرح سے ستایا جاتا، جی بھر کر ان کا مذاق اُڑایا جاتا، ان کا دل دکھایا جاتا اور انہیں عجیب و غریب القابات سے پکارا جاتا ہے۔

وہ دور آیا کہ دیوانۂ نبی کے لیے ہر ایک ہاتھ میں پتھر دکھائی دیتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضانِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مالا مال عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی اس گئے گزرے دور میں بھی فیضانِ رضا کو عام کرنے اور فیشن زدہ مسلمانوں کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔ فیضانِ اعلیٰ حضرت سے فیضیاب ہونے اور سُنّتیں اپنانے کا جذبہ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں جتنا ہو سکے وقت ضرور دیجئے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"مدنی قافلہ"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلوں کی بَرَکت سے نہ جانے کتنے لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہوچکا ہے۔ ☆ مَدَنی قافلے میں سفر کرنے سے نیک لوگوں کی صحبت مُیَسَّر آتی ہے۔ ☆ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے مسجد میں نَفْلی اِعتکاف کرنے کی سعادت ملتی ہے۔ ☆ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے بے نمازیوں کو نمازوں کی اَہَمِّیَّت معلوم ہوتی ہے۔ ☆ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے بہت سے دِینی مسائل سیکھنے کی سعادت ملتی ہے۔ ☆ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے مسجدوں میں ذِکْر و اَذکار، دَرْس و بَیانات کا سِلْسِلہ جاری رہتا ہے۔ ☆ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆ مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے! حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکْر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ پاک اُس سے ایسے خوش ہوتا ہے، جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔ (ابن ماجه، کتاب المساجد... الخ، باب لزوم المساجد... الخ، ۱/۴۳۸، رقم: ۸۰۰) آیئے! بطورِ ترغیب مَدَنی قافلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

ٹانگوں کے درد سے نجات مل گئی

زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی کی ٹانگوں میں شدید درد رہتا تھا کہ اُٹھنا بیٹھنا

مشکل ہو گیا تھا۔ اس درد سے نجات پانے کیلئے انہوں نے بہت رقم خرچ کی۔ باب الاسلام سندھ کے علاوہ پنجاب کے کئی ڈاکٹروں سے بھی علاج کروایا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا۔ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ان کی ملاقات ہوئی، دورانِ گفتگو اس نے اسلامی بھائی سے اپنی تکلیف کا اظہار کیا تو انہوں نے شفقت بھرے انداز میں انفرادی کوشش کی اور انہیں مدنی قافلے میں سفر کی برکات بتاتے ہوئے کہا کہ آپ نے اتنا علاج کروایا ہے اگر چاہیں تو ایک کوشش یہ بھی کر کے دیکھیں، ان اسلامی بھائی کی یہ باتیں ان کے دل پر اثر کر گئیں اور وہ 3 دن کے مدنی قافلے کے لئے تیار ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جب انہوں نے مدنی قافلے میں سفر کیا تو وہاں رو رو کر اپنی بیماری سے شفا کیلئے دعا کی، ان کی دعا قبول ہوئی اور مدنی قافلے کی برکت سے انہیں درد سے نجات مل گئی۔

گرچہ بیماریاں، ہوں کہیں پتھریاں پاؤ گے صحّتیں ، قافِلے میں چلو
ہے شفا ہی شفا، مرحبا! مرحبا! آکے خود دیکھ لیں، قافِلے میں چلو
دُور بیماریاں اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں، قافِلے میں چلو
سُن لے عطّارؔ کی، اپنے غمخوار کی یہ ندا "سب چلیں"! قافِلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۷۳ تا ۶۷۵)

یاد رہے! مدنی قافلہ ہو یا کوئی بھی نیکی جو اللہ پاک کی رِضا کے لیے کی جائے، پھر اس کے وسیلے سے دعا کی جاسکتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ٹیلی تھون کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راہِ خدا میں خرچ کرنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں۔

نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وقتاً فوقتاً **صدقہ** کے بہت سے فضائل بیان فرمائے ہیں: **صدقہ** اللہ پاک کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی فضل الصدقۃ، ۲/۱۴۶، حدیث: ۶۶۴) **صدقہ** بُرائی کے ستّر دروازے بند کرتا ہے۔ (فردوس الاخبار، ۲/۳۴، حدیث: ۳۶۵۱) **صدقہ** گناہ کو مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الزکاۃ، ۲/۱۱۸، حدیث: ۶۱۴) **مسلمان کا دیا ہوا صدقہ** عمر (Age) کو بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے۔ (فردوس الاخبار، ۲/۲۶، حدیث: ۳۵۷۸) **صدقہ** ستّر قِسم کی بلاؤں کو روکتا ہے، جن میں آسان تر بلا، بدن بگڑنا اور سفید داغ ہیں (تاریخ البغداد، ۸/۲۰۴، حدیث: ۴۳۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کا دور ایسا ہے کہ جس میں مال و دولت صرف کئے بغیر کوئی بھی کام کرنا بہت دشوار ہے۔ یہاں تک کہ دِین کا کام کرنے، دِینی تعلیمات کو پھیلانے، جامعات و مدارس چلانے اور علمِ دین کے فروغ کیلئے بھی کثیر سرمایے کی قدم قدم پر ضرورت پڑتی ہے۔ پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ غیب نشان ہے: **"آخرِ زمانہ میں دِین کا کام بھی دِرہم و دِینار سے ہوگا۔"** (المعجم الکبیر، ۲۰/۲۷۹، حدیث: ۶۶۰، ملخصاً)

اس حدیثِ پاک سے جہاں میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علمِ غیب ثابت ہوا، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک زمانہ میں دِین کا کام کرنے کے لیے پیسے کی سخت ضرورت پڑے گی، فی زمانہ جو حالات ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 104 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دِین و سُنّت کا پیغام عام کر رہی ہے، جن پر اربوں روپے کے اخراجات آتے ہیں، ان شعبہ جات میں **جامعۃ المدینہ** اور **مدرسۃ المدینہ** بھی شامل ہیں، جہاں قرآنِ کریم اور علمِ دِین کی تعلیم فی

سبیل اللہ (مُفت) دی جاتی ہے۔

دنیا بھر میں 3 ہزار سے **زائد مدارس المدینہ** میں کم و بیش 1 لاکھ 44 ہزار سے زائد مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں قرآنی تعلیم کے حصول میں مشغول ہیں۔ جبکہ اب تک کم و بیش 3 لاکھ سے **زائد مدنی مُنّے** اور مدنی مُنّیاں **مدرسۃ المدینہ** سے **حفظ و ناظرہ** کی سعادت حاصل کرچکے ہیں۔ جبکہ دنیا بھر میں **چھ سو چھ (606) جامعات المدینہ** میں 50 ہزار سے زائد طلبہ و طالبات دینی تعلیم کے حصول میں مشغول ہیں، صرف ان دو شعبہ جات کے اخراجات کروڑوں روپے سالانہ ہیں۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 2 دسمبر 2018ء متوقع 23 ربیع الاول 1440ھ بروز اتوار دن 02:00 تا رات 02:00 **ٹیلی تھون** (یعنی مدنی عطیات مہم) کی ترکیب ہوگی۔ **فی یونٹ 10 ہزار** کا ہوگا، **ملک و بیرونِ ملک** دعوتِ اسلامی کے زیر انتظام چلنے والے **مدارس المدینہ** اور **جامعات المدینہ** کے جملہ اخراجات کے لیے اپنے صدقات سے تعاون فرمائیں۔ اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کیلئے یونٹس جمع کروائیں۔ زیادہ نہ ہو تو گھر کے ہر فرد کی طرف سے کم از کم **ایک یونٹ** تو ضرور جمع کروائیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ یونٹ جمع کرنے کا اپنا کوئی ہدف بنا کر ابھی سے اس کے لیے رابطے شروع کر دیجئے۔ اللہ پاک آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تصوف سے متعلق سن رہے تھے، یاد رکھئے! صوفیائے کرام شریعتِ مُطَہَّرہ کی پیروی کرنے والے، خواہشاتِ نفس کو مٹانے والے، فرائض و واجبات کی پابندی کرنے والے اور عشقِ رسول کو اپنے سینے میں سمانے والے ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایسے صُوفی تھے، جن میں یہ تمام خوبیاں پائی جاتی

تھیں اور آپ فرائض و واجبات کی پابندی کا خوب اہتمام فرماتے تھے۔ آیئے! اس ضمن میں دورِ رضا کے دو ایمان افروز واقعات سنتے ہیں: چنانچہ

سفر و حضر میں نمازِ باجماعت کا اہتمام

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سفر و حضر، صحت و علالت ہر حال میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا ضروری خیال فرماتے تھے۔ اگر کسی گاڑی سے سفر کرنے میں وقتِ نماز اسٹیشن پر نہیں ملتا تو آپ اُس گاڑی سے سفر ہی نہیں فرماتے تھے اور دوسری گاڑی اختیار فرماتے یا نمازِ باجماعت کے لیے کسی اسٹیشن (Station) پر اُتر جاتے اور اُس گاڑی کو چھوڑ دیتے، پھر نمازِ باجماعت ادا کرنے کے بعد جو گاڑی ملتی بقیہ سفر اُس سے پورا فرماتے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت،۱۳۶)

نماز سے محبت کا عالَم

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے پاؤں کا انگوٹھا پک گیا، اُن کے خاص جراح (پھوڑا پھنسی اور زخم کا علاج کرنے والا) (جو شہر میں سب سے تجربہ کار جراح تھے انہوں) نے اِس انگوٹھے کا آپریشن کیا، پٹی باندھنے کے بعد انہوں نے عرض کی: حضور اگر حرکت نہ کریں گے تو یہ زخم دس بارہ (12/10) روز میں ٹھیک ہو جائے گا ورنہ زیادہ وقت لگے گا وہ یہ کہہ کر چلے گئے، یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ مسجد کی حاضری اور جماعت کی پابندی ترک کر دی جائے۔ جب ظہر کا وقت آیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے وضو کیا کھڑے نہ ہو سکتے تھے تو بیٹھ کر باہر دروازے تک آ گئے، لوگوں نے کُرسی پر بٹھا کر مسجد میں پہنچا دیا اور اسی وقت اہلِ محلہ اور خاندان والوں نے یہ طے کیا کہ ہر اذان کے بعد ہم سب میں سے چار مضبوط آدمی کرسی لے کر حاضر ہو جایا کریں گے اور پلنگ سے ہی کرسی پر بٹھا کر مسجد کی محراب کے قریب بٹھا دیا کریں

گے۔یہ سلسلہ تقریباً ایک ماہ تک بڑی پابندی سے چلتا رہا، جب زخم اچھا ہوگیا اور آپ خود چلنے کے قابل ہو گئے تو یہ سلسلہ ختم ہوا۔اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نماز تو نماز ہے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی جماعت کا ترک بھی بلاعُذرِ شرعی شاید کسی صاحب کو یاد نہ ہوگا۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت،۱۳۶)

جس نے دیکھا انہیں عقیدت سے قلب کی آنکھ سے محبّت سے
مرحبا مرحبا پکار اٹھّا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نمازِ باجماعت سے کیسی مَحَبَّت تھی کہ کسی حال میں جماعت چھوڑنا گوارا نہ تھا، نمازِ باجماعت سے آپ کی مَحَبَّت کا عالم تو دیکھئے کہ پاؤں میں شدید زخم کے سبب چلنے میں دُشواری ہے، لیکن پھر بھی مسجد میں جاکر نمازِ باجماعت ادا فرما رہے ہیں۔ بیان کردہ واقعات میں ان نادانوں کے لئے عبرت کے مدنی پھول موجود ہیں جو نماز کے اوقات میں گلی کے کونوں، چوکوں اور دکانوں پر بیٹھے فضول باتوں میں مشغول رہتے ہیں، دکانداروں، دفاتر میں کام کرنے والوں، رکشہ، ٹیکسی(Taxi) اور بسیں چلانے اور ریڑھی لگانے والوں کی لاپروائی کا یہ عالم ہے کہ اَذانیں ہو جاتی ہیں، نمازوں کا وقت ختم اور دوسری نمازوں کا وقت آجاتا ہے، مگر افسوس! یہ نادان اپنی جگہ سے ٹَس سے مَس نہیں ہوتے، یوں ہی بعض لوگ سُستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بغیر جماعت کے یا پھر گھر میں ہی پڑھ لیتے ہیں۔ یاد رکھئے! ہر عاقل (عقلمند)، بالغ، حُر (آزاد)، قادِر (قدرت رکھنے والے) پر (دیگر شرائط کے ساتھ) جماعت واجِب ہے، بِلا عُذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مُسْتَحِقِّ سزا (سزا کا حق دار) ہے اور کئی بار ترک کرے (چھوڑے)، تو فاسِق مَردُوْدُ الشَّھادۃ (یعنی اس کی گواہی مَقْبُول نہیں) اور اس کو سخت سزا دی

جائے گی۔(بہارِ شریعت، حصہ سوم، ۱/ ۵۸۲)

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: منافقین پر سب سے زیادہ بھاری عشاء اور فجر کی نماز ہے اور وہ جانتے کہ اس میں کیا ہے؟ تو گھسٹتے ہوئے آتے اور بے شک میں نے ارادہ کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو حکم فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں، ان کے پاس لے کر جاؤں، جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھر اُن پر آگ سے جلا دوں۔(مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ۔۔۔الخ، ص ۲۵۶، حدیث: ۱۴۸۲)

اگر ہم میں سے کسی کو یوں کہا جائے کہ آپ اپنا مال یہاں بیچیں گے تو دس گنا فائدہ ہوگا جبکہ دوسرے شہر میں اس پر 27 گنا فائدہ ہوگا، تو یقیناً ہم میں سے ہر ایک کی یہی کوشش ہوگی کہ اسے دوسرے شہر لے جا کر ہی بیچا جائے۔ ذرا سوچئے! دنیاوی و عارضی فائدے کی خاطر دُور دراز کا سفر کرنے کے لئے بھی ہمارا ذہن بن جاتا ہے مگر آہ! چند قدَم چل کر مسجد میں آکر باجماعت نماز اَدا کرکے 27 گُنا ثواب کمانے کا ذہن نہیں بن پاتا۔ جی ہاں! جماعت سے نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے 27 درجے زیادہ افضل ہے، چنانچہ

حُضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **"صَلَاۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلَاۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً** یعنی باجماعت نماز ادا کرنا، تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس (27) درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔" (بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، ۱/ ۲۳۲، حدیث: ۶۴۵)

آیئے! بارگاہِ الٰہی میں دعا کرتے ہیں:

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس ائمّہ مساجد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے نہ صرف نمازوں بلکہ نمازِ باجماعت پر استقامت نصیب ہوتی ہے، لہٰذا نمازِ باجماعت اور بہت سی نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے آپ بھی فیضانِ اعلیٰ حضرت سے مالامال دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے اور سُنّتوں کی دُھومیں مچانے میں اپنا کردار ادا کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کم و بیش 105 شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس ائمّہ مساجد"** بھی ہے، جو مَساجد کی آبادکاری کیلئے خطباء، ائمّہ ومُؤَذِّنین کی تَقَرُّرِی کا کام سَرانْجام دیتی اوران کی خَیر خواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرَّر کرتی ہے، تاکہ یہ اسلامی بھائی مُعاشی پریشانیوں سے آزاد ہوکر خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کریں۔ مَساجد کو آباد کرنے میں اَئمہ ومُؤَذِّنین کا اَہَمّ کردار ہوتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ اَئمّہ کرام 12 مدنی کاموں مثلاً **صدائے مدینہ**، اِنْفِرادی کوشش کے ذَرِیعے نمازِ باجماعت کی طرف رَغْبت، مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت)، **بعدِ فجر مدنی حلقے میں شِرکت**، **مدنی دورے** کے ذریعے اُس مسجد کے اطراف کے گھروں اوردُکانوں وغیرہ میں نیکی کی دعوت کوعام کرنے، اپنی مسجد کے نمازیوں کی **ہفتہ وار اجتماع** و**مدنی مذاکرے** میں شرکت اور سُنَّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں کی

بَرَکت سے مَسجدوں کو آباد رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام رکھنے کے چند مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے نام رکھنے کے چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں: پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:

(1) ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔ (ابو داود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۴۸)

(2) ارشاد فرمایا: انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے ناموں پر نام رکھو۔ (ابوداود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۵۰) ☆ بچے کی کنیت رکھنا جائز ہے اور حصولِ برکت کے لئے بزرگوں کی نسبت سے کنیت رکھنا بہتر ہے مثلاً ابو تراب (یہ حضرت سیدنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کنیت ہے) وغیرہ (بہارِ شریعت، ۳/۲۱۳) ☆ عبد المصطفیٰ، عبد النبی اور عبد الرسول نام رکھنا بالکل جائز ہے کہ اس سے شرفِ نسبت مقصود ہے۔ عبد کے دو معانی ہیں، بندہ اور غلام، اس لئے یہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ غلام محمد، غلام صدیق، غلام فاروق، غلام علی، غلام حسین وغیرہ نام رکھنا جن میں غلام کی نسبت انبیاء وصالحین کی طرف کی گئی ہو، بالکل جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/ص۲۱۳، ماخوذاً) ☆ محمد بخش، احمد بخش، پیر بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام رکھنا جس میں نبی یا ولی نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملایا گیا ہو، بالکل جائز

ہے (کہ اصل دینے والا صرف اور صرف اللہ پاک ہی ہے، اللہ پاک جسے چاہے اختیار دے تو اللہ پاک کے اختیار دینے سے ہی کوئی نبی ولی دے سکتا ہے)۔ (بہارِ شریعت، ۳/۲۱۴)☆ طٰہٰ ، یٰسین نام بھی نہ رکھے جائیں کہ یہ الفاظ **مُقَطَّعاتِ قُرآنیہ** میں سے ہیں جن کے معانی معلوم نہیں۔(بہارِ شریعت، ۳/۲۱۳)☆ جو نام بُرے ہوں انہیں بدل کر اچھے نام رکھنے چاہئیں۔(بہارِ شریعت، ۳/۲۱۳)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ16(312 صفحات)120صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ "**فتاویٰ شامی**" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اُمّتیوں پر مہربان، محبوبِ رحمٰن، راحتِ دِل و جان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک اللہ پاک نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے، جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت دی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اِس کا اوراس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، کہتا ہے: فُلاں بن فُلاں نے آپ پر اِس وقت دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔ (**مسند بزار، مسند ابن الحمیری عن عمار، ۴/۲۵۵، حدیث: ۱۴۲۵**)

آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس　　بس ہے یہی آسرا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۷)

شعر کی وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کے علاوہ مخلوق میں مجھے کسی سے کوئی اُمید نہیں۔ میری ساری اُمیدیں بس آپ ہی سے وابستہ ہیں۔ اے میرے پیارے آقا! آپ ہی میرا آخری سہارا ہیں۔ آپ پر اللہ پاک کی کروڑوں رحمتیں ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گا☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا☆ضَرورَتاً سِمٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کا موضوع ہے "**فیضانِ صَفَرُ الْمُظَفَّر**"۔ بدشگونی کی کیا حقیقت ہے؟ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ نے اس بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟ اللہ پاک پر بھروسا کرنے کی کیا بَرکات ہیں؟ صَفَرُ الْمُظَفَّر میں کون کون سے عظیمُ الشّان واقعات کا ظہور ہوا؟، ماہِ صَفر سے متعلق اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟ اور ہمیں اس مہینے کو کس طرح گزارنا چاہئے؟ ان تمام چیزوں کا بیان آج کے اجتماع میں ہم سُنیں گے۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بدشگُونی لینا میرا وہم تھا

ایک شخص کا بیان ہے: ایک مرتبہ میں اتنا محتاج ہو گیا کہ بھوک مِٹانے کے لئے مَٹّی کھانی پڑی، مگر پھر بھی بھوک ستاتی رہی۔ میں نے سوچا: کاش! کوئی ایسا شخص مل جائے جو مجھے کھانا کھلا دے، چنانچہ میں ایسے شخص کی تلاش میں اِیران کے شہر اَھْوَاز کی طرف روانہ ہوا حالانکہ وہاں میرا کوئی جاننے والا نہ تھا۔ جب میں دریا کے کنارے پہنچا تو وہاں کوئی کشتی موجود نہیں تھی، میں نے اسے بدفالی (یعنی بدشگونی) جانا۔ پھر مجھے ایک کشتی نظر آئی مگر اس میں سُوراخ تھا، یہ دوسری بدفالی ہوئی۔ میں نے کشتی کے مَلّاح کا نام پوچھا تو اس نے "دیوزادہ" بتایا (جسے عربی میں شیطان کہا جاتا ہے) یہ تیسری بدفالی تھی۔ بہر حال میں اس کشتی پر سوار ہو گیا، جب دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچا تو میں نے آواز لگائی: اے بوجھ اُٹھانے والے مزدور! میرا سامان لے چلو، اس وَقْت میرے پاس ایک پُرانا لحاف اور کچھ ضَروری سامان تھا۔ جس مزدُور نے مجھے جواب دیا وہ ایک آنکھ والا (یعنی کانا) تھا، میں نے کہا: یہ چوتھی بدفالی ہے۔ میرے دل میں

آیا کہ یہاں سے واپس لوٹ جانے میں ہی عافیت ہے، لیکن پھر اپنی حاجت کو یاد کرکے واپسی کا اِرادہ چھوڑ دیا۔ جب میں مُسافر خانے پہنچا اور ابھی یہ سوچ رہا تھا کہ کیا کروں کہ اتنے میں کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا: کون؟ تو جواب ملا: میں آپ سے ہی ملنا چاہتا ہوں۔ میں نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟ اس نے کہا: ہاں۔ میں نے دل میں کہا: "یا تو یہ دشمن ہے یا پھر بادشاہ کا نمائندہ!" میں نے کچھ دیر سوچنے کے بعد دروازہ کھول دیا۔ اس شخص نے کہا: مجھے فُلاں شخص نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ اگرچہ میرے آپ سے اِختلافات ہیں لیکن اَخلاقی حُقُوق کی اَدائیگی ضَروری ہے، میں نے آپ کے حالات سُنے ہیں اس لئے مجھ پر لازِم ہے کہ آپ کی ضروریات پوری کروں۔ اگر آپ ایک یا دو ماہ تک ہمارے یہاں ٹھہریں تو آپ کی ضروریات پوری کی جائیں گی، اگر آپ یہاں سے جانا چاہتے ہیں تو یہ 30 دِینار ہیں، انہیں اپنی ضَروریات پر خَرچ کرلیجئے اور تشریف لے جایئے ہم آپ کی مجبوری سمجھتے ہیں۔

اس شخص کا بیان ہے کہ اس سے پہلے میں کبھی 30 دِینار کا مالک نہیں ہوا تھا اور مجھ پر یہ بات بھی ظاہِر ہوگئی کہ بَدشُگُونی کی کوئی حقیقت نہیں۔ (روح البیان، پ۲، البقرۃ، تحت الایۃ ۱۸۹، ۳۰۴/۱ملخصاً)

حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں: اسلام میں نیک فال لینا جائز ہے ، بدفالی بدشگونی لینا حرام ہے۔ (تفسیر نعیمی، ۱۱۹/۹)

کریں نہ تنگ خیالاتِ بد کبھی ، کردے شعور و فکر کو پاکیزگی عطا یاربّ

(وَسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے پتہ چلا! بدشُگُونی کا حقیقت سے

دُور دُور تک کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ شخص دورانِ سفر اپنے ذِہن کے مُطابق بدشگونیوں کا شکار ہوا اور یہ سوچنے لگا کہ اب سفر ختم کرکے واپس جانے میں ہی عافیت ہے۔ کیونکہ اس کے خیال کے مطابق اتنی ساری بد فالیوں (یعنی بدشگونیوں) کے بعد اس کی حاجت کا پورا ہونا ممکن نہ تھا، چونکہ سفر کرنا بھی ضروری تھا لہٰذا اس نے سفر ختم نہ کیا۔ جب وہ وہاں پہنچا تو اسے اتنی رقم مل گئی جو اس سے پہلے اس نے کبھی دیکھی بھی نہیں تھی اور نہ ہی اسے اس کی توقع تھی۔ اپنی حاجت کے اس طرح پورا ہونے کے بعد اس نے یہ ذہن بنالیا کہ بدشُگُونی کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

اس حکایت سے اُن لوگوں کے وہم کی مکمل کاٹ ہوگئی جو کسی انسان، جانور، کسی دن یا مہینے کو صرف اپنے وہم کی بنیاد پر منحوس خیال کرتے ہیں حالانکہ شریعت میں اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

یاد رکھئے! جو شخص وہم کی آفت میں مُبْتَلا ہوجاتا ہے تو اسے ہر چیز ہی منحوس محسوس ہونے لگتی ہے، حتّٰی کہ وہمی شخص کم عقل لوگوں کی باتوں میں آکر غلط فیصلے کرکے نہ صرف خود آزمائش میں مُبْتَلا ہوجاتا ہے بلکہ دیگر لوگوں کیلئے بھی وبالِ جان بن کر رہ جاتا ہے۔ کسی مسلمان کے **مَنْحُوس ہونے کا خیال** نفرت کے وبال میں ڈال سکتا ہے۔ مَنْحُوس ہونے کا وہم شیطان کا وہ ہتھیار ہے جو مسلمانوں کو آپس میں لڑائی، جھگڑے کرواکر چین وسکون کی بربادی کا سبب بن جاتا ہے۔ یہ بات اچھی طرح ذِہن نشین کرلیجئے کہ کسی شخص، جگہ، چیز یا وَقْت کو منحوس جاننے کا اسلام میں کوئی تصوُّر (Consept) نہیں یہ صرف وہمی خیالات ہوتے ہیں، جیسا کہ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سُوال کیا گیا: ایک شخص کے مُتعلِّق مشہور ہے کہ اگر صُبْح کو اس کی منحوس صُورت دیکھ لی جائے یا کہیں کام کو جاتے ہوئے یہ سامنے آجائے تو ضَرور کچھ نہ کچھ دِقّت (مشکل) اور پریشانی اُٹھانی پڑے گی اور چاہے کیسا ہی یقینی طور پر

کام ہو جانے کا وُثُوق (یعنی اِعتماد اور بھروسا) ہو لیکن ان کا خیال ہے کہ کچھ نہ کچھ ضَرور رُکاوٹ اور پریشانی ہو گی۔ چنانچہ اُن لوگوں کو ان کے خیال کے مُناسب ہر بار تجربہ ہوتا رہتا ہے اور وہ لوگ برابر اِس اَمر (یعنی بات) کا خیال رکھتے ہیں کہ اگر کہیں جاتے ہوئے اس سے سامنا ہو جائے تو اپنے مکان پر واپس آجاتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد یہ معلوم کرکے کہ وہ منحوس سامنے تو نہیں ہے! اپنے کام کے لئے جاتے ہیں۔ اب سُوال یہ ہے کہ ان لوگوں کا یہ عقیدہ اور طرزِ عمل کیسا ہے؟ کوئی قباحتِ شرعیہ (شرعی طور پر بُرا) تو نہیں؟ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ نے جواب دیا: شرعِ مُطَہّر (پاک شریعت) میں اس کی کچھ اَصل نہیں، لوگوں کا وَہم سامنے آتا ہے۔ شریعت میں حکم ہے: "**اِذَا تَطَیَّرۡتُمۡ فَامۡضُوۡا** یعنی جب کوئی شُگُونِ بد (بُراشگون)، گمان میں آئے تو اس پر عمل نہ کرو۔" مسلمانوں کو ایسی جگہ چاہیے کہ "اَللّٰھُمَّ لَا طَیۡرَ اِلَّا طَیۡرُکَ، وَلَا خَیۡرَ اِلَّا خَیۡرُکَ، وَلَا اِلٰہَ غَیۡرُکَ" (یعنی اے اللہ پاک! نہیں ہے کوئی بُرائی مگر تیری طرف سے اور نہیں ہے کوئی بھلائی مگر تیری طرف سے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں) پڑھ لے اور اپنے رَبّ (کریم) پر بھروسا کرکے اپنے کام کو چلا جائے، ہرگز نہ رُکے، نہ واپس آئے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۶۴۱ ملخصًا)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ! اس مُعاملے میں ہمارے بزرگانِ دِین کی زندگی ہمارے لئے پیروی کے لائق ہے۔ یہ حضرات کسی مخصوص شخص، جگہ، وقت یا چیز کو اپنے لئے منحوس خیال کرکے بدشگونی لینے یا ستاروں کے زائچوں پر یقین رکھنے کے بجائے رَبِّ کریم کی ذات پر کامل یقین رکھتے تھے۔ آیئے! اس ضمن میں 2 ایمان افروز حکایات سنتے ہیں، چنانچہ

سفر سے نہ رُکے

امیرُ المؤمنین مولا مشکل کُشا حضرتِ علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے جب خارجیوں سے جنگ کے لئے

سفر کا اِرادہ کیا تو ایک نجومی (Astrologer) رُکاوٹ بنا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! آپ تشریف نہ لے جایئے، حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا: اس وَقْت چاند عَقْرَبْ (آسمان کے بُرجوں میں سے ایک بُرج) میں ہے۔ اگر آپ اس وَقْت تشریف لے گئے تو آپ کو شکست ہو جائے گی۔ یہ سُن کر حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جواب دیا: نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ اور حضراتِ صدیق و عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نُجومیوں پر اِعتقاد نہیں رکھتے تھے، میں اللہ پاک پر بھروسا کرتے ہوئے اور تمہاری بات کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ضَرور سفر کروں گا۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِس سفر پر روانہ ہو گئے، اللہ پاک نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو رسولِ کریم، محبوبِ ربِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ ظاہِری کے بعد سب سے زیادہ بَرَکت اس سفر میں عطا فرمائی حتّٰی کہ تمام دشمنوں کو شکست ہوئی اور امیر المؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فتح کے ساتھ خوشی خوشی واپس تشریف لائے۔ (غذاء الالباب شرح منظومۃ الآداب، مطلب فی اتلاف آلۃ التنجیم والسحر، ۱/۱۹۱ بتغیر قلیل)

بدشگونی کی تردید

امیرُالْمُؤمِنِین حضرت عُمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے غلام حضرت مُزاحِم کا بیان ہے: جب ہم مدینۂ طَیِّبہ سے نکلے تو میں نے دیکھا کہ چاند "دَبَران" میں ہے، میں نے ان سے یہ کہنا تو مناسب نہ سمجھا بلکہ یہ کہا: ذرا چاند کی طرف نظر فرمایئے، کتنا خوبصورت (Beautiful) نظر آتا ہے! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے دیکھا تو چاند دَبَران میں تھا، فرمایا: شاید تم مجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ چاند دَبَران میں ہے، مُزاحِم! ہم چاند سورج کے ساتھ نہیں بلکہ اللہ پاک واحد و قہار کے حکم و مَشِیّت کے ساتھ نکلتے ہیں۔ (سیرتِ ابنِ عبد الحکم، ص۲۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے! دَبَران چاند کی ایک منزل کا نام ہے۔ اس

وقت چاند ثُریا اور جوزا کے درمیان ہوتا ہے۔ عرب میں نجومیوں کا یہ وہم تھا کہ یہ ساعت منحوس ہوتی ہے، حضرت مُزاحم کا اشارہ اسی طرف تھا۔(حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز کی 425حکایات، ص۹۰) لہٰذا حضرت عمر بن عبد العزیز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ نے اللہ پاک پر توکل کا درس دے کر ان کے اس وہم اور بدشگونی کو رد کر دیا۔

معلوم ہوا! ☆اللہ والے نجومیوں پر اعتماد نہیں کرتے، ☆اللہ والے چاند ستاروں کی تاثیر کو نہیں مانتے، ☆اللہ والے بدفالی نہیں لیتے، ☆اللہ والے بدشگونی کی حقیقت کو تسلیم نہیں کرتے، ☆اللہ والے چاند ستاروں کی تاثیر ماننے والوں کی اصلاح کرتے ہیں ☆اللہ والے اللہ پاک کی ذات پر کامل بھروسا رکھتے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی ان بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے وہم و بدشگونی، چاند ستاروں کی تاثیر اور نجومیوں پر اعتماد کرنے کے بجائے صرف اللہ کریم کی ذات پر بھروسا کرنا سیکھیں کیونکہ

اللہ پاک پر بھروسا کرنے کی بَرَکات

☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے وہ ہمیشہ خوش رہتا ہے، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے وہ سکون و اطمینان سے زندگی گزارتا ہے، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے، اس کے کام سنورتے چلے جاتے ہیں، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے اُس کے قدم کبھی ڈگمگاتے نہیں، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے اس کو مشکل ترین صورتِ حال میں بھی صبر کرنا آجاتا ہے، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے اللہ کریم اس سے راضی ہو جاتا ہے، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے کامیابی اس کے قدم چُومتی ہے، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے وہ ترقیوں کی مَنازِل طے کرتا چلا جاتا ہے، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا

ہے وہ شیطان کے دھوکے سے بچ نکلنے میں کامیاب ہوجاتا ہے،☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے وہ بہت ساری بھلائیاں سمیٹنے میں کامیاب ہوجاتا ہے،☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے وہ دنیا والوں کے آگے جھکنے سے بچ جاتا ہے،☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے وہ بدشگونی جیسی بُرائیوں میں کبھی بھی مبتلا نہیں ہوتا،☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے،اس کے لئے غیب سے روزی کا انتظام ہوجاتا ہے۔ آیئے!اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں،چنانچہ

وہ روٹیاں میں ہی بھیجا کرتا تھا

منقول ہے:مسجدِ حَرام شریف میں ایک عبادت گزار شخص رات بھر عبادت میں مشغول رہا کرتا،دن کو روزہ رکھتا،روزانہ شام کو ایک شخص اسے دو روٹیاں دے جاتا،اُس سے افطار کرلیتا اور پھر دوسرے دن تک کیلئے عبادت میں لگ جاتا۔ایک روز اس کے دل میں خیال آیا کہ یہ کیسا توَکُّل ہے؟میں تو ایک انسان کی دی ہوئی روٹی پر بھروسا کرکے بیٹھا ہوں!اور مخلوق کو رِزق دینے والے اللہ پاک پر بھروسا نہیں کیا۔شام کو جب روٹیاں لے کر آنے والا آیا تو اس عبادت گزار شخص نے واپَس کردیں۔ بھوک کی حالت میں تین روز گُزر گئے۔جب بھوک کا غَلَبہ ہوا تو اپنے ربّ کریم سے فریاد کی۔رات کو خواب میں دیکھا کہ وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہے۔اللہ پاک نے فرمایا:میں اپنے بندے کے ذَرِیعے جو کچھ بھیجتا تھا تُو نے اُسے کیوں لوٹا دیا؟ عبادت گزار شخص نے عرض کی:مولا!میرے دل میں خیال آیا کہ تیرے سِوا دوسرے پر بھروسا کر بیٹھا ہوں۔ربِّ کریم نے فرمایا:وہ روٹیاں کون بھیجا کرتا تھا؟عبادت گزار شخص نے عرض کی،یا اللہ!تُو ہی بھیجنے والا ہے۔حکم ہوا!اب میں بھیجوں تو واپَس نہ لوٹانا۔اُسی خواب کے دَوران دیکھا کہ روٹیاں لانے والا شخص اللہ پاک کے دربار میں حاضِر ہے۔اللہ پاک نے اُس سے پوچھا:تُو نے اس عبادت گزار شخص کو روٹیاں دینی کیوں

بند کر دیں؟اُس نے عرض کی: اے مالِک و مولا! تجھے خوب معلوم ہے۔ پھر پوچھا: اے بندے! وہ روٹیاں تُو کسے دیتا تھا؟ اس بندے نے عرض کی: میں تو تجھے (یعنی تیری ہی راہ میں دیتا تھا) ارشاد ہوا: تُو اپنا عمل جاری رکھ، میری طرف سے تیرے لئے اِس کے بدلے میں جنّت ہے۔ (رَوض الرِیاحین ص۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! جو بندہ اللہ کریم کی ذات پر بھروسا کرتا ہے تو اس کے لئے غیب سے رِزْق کا انتظام ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بدشگونی سے بچتے ہوئے اللہ کریم کی ذات پر کامل بھروسا کرنا چاہئے۔ افسوس! جیسے جیسے ہم زمانۂ رسالت سے دُور ہوتے جا رہے ہیں، ہمارا معاشرہ دن بہ دن بُرائیوں کی گہری کھائی میں گِرتا چلا جا رہا ہے، بدشگونی کو ہی لے لیجئے کہ جس نے معاشرے کے ہر طبقے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ بظاہر عقلمند نظر آنے والے لوگوں کے دامن کو بھی اسی منحوس بدشگونی نے داغ دار کر کے رکھا ہوا ہے۔ اب تو یہ ایک عالمی بیماری بن چکی ہے، مختلف ممالک میں رہنے والے مختلف لوگ مختلف چیزوں سے ایسی ایسی بدشگونیاں لیتے ہیں کہ انسان سُن کر حیران رہ جاتا ہے، چنانچہ

بدشگونی کی صورتیں

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "**بَدشُگُونی**" کے صفحہ نمبر 16 پر لکھا ہے: ☆ کبھی اندھے، لنگڑے، ایک آنکھ والے اور معذور لوگوں سے تو کبھی کسی خاص پرندے یا جانور کو دیکھ کر یا اس کی آواز کو سُن کر بدشگونی کا شکار ہو جاتے ہیں ☆ کبھی کسی وَقْت یا دن یا مہینے سے بدفالی لیتے ہیں، ☆ کوئی کام کرنے کا اِرادہ کیا اور کسی نے طریقہ کار میں نقصان کی نشاندہی کر دی یا اس کام سے رُک جانے کا کہا تو اس سے

بَدشگونی لیتے ہیں کہ اب تم نے ٹانگ اَڑا دی ہے تو یہ کام نہیں ہوسکے گا،☆کبھی ایمبولینس (Ambulance)کی آواز سے تو کبھی فائر بریگیڈ(Fire brigade)(آگ بُجھانے والی گاڑی) کی آواز سے بَدشگونی میں مبتلا ہوتے ہیں،☆کبھی اخبارات میں شائع ہونے والے ستاروں کے کھیل سے اپنی زندگی کو غمگین ورَنجیدہ کرلیتے ہیں،☆کبھی مہمان کی رخصتی کے بعد گھر میں جھاڑو دینے کو منحوس خیال کرتے ہیں،☆کبھی جوتا اُتارتے وَقْت جوتے پر جُوتا آنے سے بَدشگونی لیتے ہیں،☆سیدھی آنکھ پھڑکے تو یقین کرلیتے ہیں کہ کوئی مصیبت آئے گی،☆عید جمعہ کے دن ہوجائے تو اسے حکومتِ وَقْت پر بھاری سمجھتے ہیں،☆کبھی بلّی(Cat) کے رونے کو منحوس سمجھتے ہیں تو کبھی رات کے وَقْت کُتّے کے رونے کو ،☆پہلا گاہک سودا لئے بغیر چلاجائے تو دکاندار اس سے بَدشگونی لیتا ہے،☆نئ نویلی دلہن کے گھر آنے پر خاندان کا کوئی شخص فوت ہوجائے یا کسی عورت کی صِرْف بیٹیاں ہی پیدا ہوں تو اس پر منحوس ہونے کا لیبل لگ جاتا ہے،☆اگر کوئی عورت اُمید سے ہو تو مَیِّت کے قریب نہیں آنے دیتے کہ بچے پر بُرا اثر پڑے گا،☆ جوانی میں بیوہ ہوجانے والی عورت کو منحوس جانتے ہیں،☆یہ کہتے ہیں کہ خالی قینچی چلانے سے گھر میں لڑائی ہوتی ہے،☆کسی کا کنگھا اِستعمال کرنے سے دونوں میں جھگڑا ہوتا ہے،☆خالی برتن یا چمچ آپس میں ٹکرانے سے گھر میں لڑائی جھگڑا ہوجاتا ہے،☆جب بادلوں میں بجلی کَڑک رہی ہو اور سب سے بڑا بچہ باہر نکلے تو بجلی اس پر ِگر جائے گی،☆بچے کے دانت اُلٹے نکلیں تو ننھیال (یعنی ماموں وغیرہ) پر بھاری ہوتے ہیں،☆چھوٹا بچہ کسی کی ٹانگ کے نیچے سے گزر جائے تو اس کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے،☆بچہ سویا ہوا ہو اُس کے اُوپر سے کوئی پھلانگ کر گزر جائے تو بچے کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے،☆مغرب کے بعد دروازے میں نہیں بیٹھنا چاہئے کیونکہ بلائیں گزر رہی ہوتی ہیں،☆زلزلے کے وَقْت بھاگتے ہوئے جو زمین پر ِگر گیا وہ گُونگا ہوجائے گا،☆رات کو آئینہ دیکھنے سے چہرے پر جُھریاں پڑتی ہیں،

☆اُنگلیاں چٹخانے سے نُحوست آتی ہے، ☆سورج گرہن کے وَقْت **"اُمید والی عورت"** چُھری سے کوئی چیز نہ کاٹے کہ بچہ پیدا ہوگا تو اس کا ہاتھ یا پاؤں کٹا یا چِرا ہوا ہوگا، ☆نو مَولُود (نئے پیدا ہونے والے بچے) کے کپڑے دھو کر نچوڑے نہیں جاتے کہ اس سے بچے کے جسم میں درد ہوگا، ☆کبھی نمبروں سے بدفالی لیتے ہیں، ☆مغرب کی اذان کے وَقْت تمام لائٹیں روشن کر دینی چاہئیں ورنہ بلائیں اُترتی ہیں۔ وغیرہ بیان کردہ بد شگونیوں کے علاوہ بھی مختلف معاشروں، قوموں، برادریوں میں مختلف بدشگونیاں پائی جاتی ہیں۔ (بدشگونی، ص۱۶تا۱۸)

اللہ کریم مسلمانوں کو بدشگونی کی بُری آفت سے نجات دے اور نیک فال لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اچھے اور بُرے شگون میں فرق

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بدشگونی اور اچھے شگون میں بنیادی فرق یہ ہے کہ ☆بدشگونی لینا شَرْعاً ممنوع اور اچھا شگون لینا مُسْتَحَب ہے، ☆اچھا شگون لینا ہمارے مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا طریقہ ہے جبکہ بدشگونی غیر مسلموں کا شیوہ ہے، ☆اچھا شگون لینے سے اللہ کریم کے رحم و کرم سے اچھائی اور بھلائی کی اُمید ہوتی ہے جبکہ بدشگونی سے نااُمیدی پیدا ہوتی ہے، ☆نیک فال سے دل کو اطمینان اور خوشی حاصل ہوتی ہے جو ہر کام کی جدوجہد اور تکمیل کے لیے ضَروری ہے جبکہ بدشگونی سے بِلاوجہ رَنج و شک پیدا ہوتا ہے، ☆نیک فالی انسان کو کامیابی، حرکت اور ترقی کی طرف لے جاتی ہے جبکہ بدشگونی سے مایوسی، سُستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے جو پستی کی طرف لے جاتی ہے۔

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نیک فال لینا سنّت ہے، اس

میں اللہ پاک سے اُمید ہے اور بد فالی لینا ممنوع کہ اس میں ربِّ (کریم) سے نا اُمّیدی ہے۔ اُمّید اچھی ہے، نااُمّیدی بُری، ہمیشہ ربّ (کریم) سے اُمّید رکھو۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۲۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! برکتوں والا صَفَرُ الْمُظَفَّر اسلامی سال کا دوسرا مہینا ہے، جس طرح دیگر مہینوں میں ربِّ کریم کے فضل و کرم کی بارشیں ہوتی ہیں، اسی طرح اس مہینے میں بھی ہوتی ہیں بلکہ اسے تو صَفَرُ الْمُظَفَّر یعنی کامیابی کا مہینا کہا جاتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ صَفَرُ الْمُظَفَّر کے اس مقدس اور برکت والے مہینے میں کئی عظیمُ الشّان اور تاریخی واقعات رُونما ہوئے ہیں، مثلاً

ماہِ صفر میں پیش آنے والے چند تاریخی واقعات

☆صَفَرُ الْمُظَفَّر کے مہینے میں ہجرت کے دوسرے سال امیرُ المؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور خاتونِ جنت حضرت فاطمہ زہرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی شادی خانہ آبادی ہوئی۔ (الکامل فی التاریخ، ۲/ ۱۲) ☆صَفَرُ الْمُظَفَّر کے مہینے میں مسلمانوں کو فتحِ خیبر نصیب ہوئی۔ (البدایۃ والنہایۃ، ۳/ ۳۹۲) ☆صَفَرُ الْمُظَفَّر کے مہینے میں سَیْفُ اللّٰہ حضرت خالد بن ولید، حضرت عَمرو بن عاص اور حضرت عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ (الکامل فی التاریخ، ۲/ ۱۰۹) ☆صَفَرُ الْمُظَفَّر کے مہینے میں مدائن (جس میں کسریٰ کا محل تھا) کی فتح ہوئی۔ (الکامل فی التاریخ، ۲/ ۳۵۷) ☆صَفَرُ الْمُظَفَّر کے مہینے میں امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دورِ خلافت میں 16ھ میں حضرت سعد بن اَبی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایوانِ (محل) کِسریٰ میں جمعہ کی نماز ادا کی اور یہ پہلا جمعہ تھا جو عراق کی مملکت میں پڑھا گیا۔ ☆صَفَرُ الْمُظَفَّر کے مہینے میں سن 11 ہجری میں ہی جھوٹی نبوت کے دعویدار اَسْوَد عَنْسِی کَذّاب سے مسلمانوں نے نجات پائی۔ (فیضانِ صدیق اکبر، ص۳۹۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے!صَفَرُ الْمُظَفَّر کتنا پیارا مہینا ہے اور اس مبارک مہینے میں کیسے کیسے عظیمُ الشّان واقعات ہوئے!ذرا سوچئے!جس مقدس مہینے میں ایسے اہم واقعات ہوئے ہوں وہ مہینا کس طرح منحوس ہو سکتا ہے؟افسوس صد کروڑ افسوس!عِلْمِ دین سے دُوری اور بُری صحبت کے سبب لوگوں کی ایک تعداد صَفَرُ الْمُظَفَّر جیسے بارونق اور بابرکت مہینے کو بھی مصیبتوں اور آفتوں کے اُترنے کا مہینا سمجھتی ہے،بالخصوص اس کی ابتدائی تیرہ(13) تاریخوں کے بارے میں بہت سی خلافِ شریعت باتیں مشہور(Famous)ہیں،مثلاً

ماہِ صفر سے متعلق پھیلے بے بنیاد خیالات

☆ماہِ صفر کو بلائیں اُترنے کا مہینا سمجھتے ہوئے ابتدائی تاریخوں میں چنے یا گندم اُبال کر نیاز دلائی جاتی ہے۔☆مخصوص تعداد میں سُورۂ مُزَّمِّل کا ختم کروایا جاتا ہے۔☆ساحلِ سمندر پر آٹے کی گولیاں بنا کر مچھلیوں کو ڈالی جاتی ہیں وغیرہ۔ان سب باتوں کے پیچھے لوگوں کا یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ ماہِ صفر میں جو آفات و بلائیں اُترتی ہیں ان کاموں کو کرنے سے یہ بلائیں ٹل جاتی ہیں۔یاد رہے!مصیبتیں و آزمائشیں اللہ پاک کی طرف سے آتی ہیں،ان کیلئے کوئی دن یا مہینا مخصوص نہیں،جس کے حق میں جو آزمائش لکھی جاچکی ہے وہ اسے پہنچ کر رہتی ہے،اب چاہے صفر کا مہینا ہو یا سال کے دیگر مہینے۔یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ قرآن خوانی یا نیاز یا فاتحہ کرنا ایک مستحب کام ہے اور ہر طرح کے رزقِ حلال پر ہر ماہ کی کسی بھی تاریخ کو کسی بھی وقت دلوائی جاسکتی ہے لیکن صرف وہم کی بنا پر یہ سمجھ لینا کہ اگر تیرہ تیزی کی فاتحہ نہ دلائی گئی اور چنے اُبال کر تقسیم نہ کئے گئے تو گھر کے کمانے والے افراد کا روزگار متاثر ہوگا یا گھر والے کسی مصیبت کا شکار ہو جائیں گے،یہ نظریہ بے بنیاد اور بدشگونی پر دلالت کرتا ہے۔

صفر کا آخری بدھ اور نحوست

ماہِ صَفَرُ الْمُظَفَّر کے آخری بدھ کو منحوس سمجھتے ہوئے کئی انداز اختیار کئے جاتے ہیں، مثلاً اس دن ☆لوگ اپنے کاروبار بند کر دیتے ہیں، ☆سیر و تفریح (Entertainment) و شکار کو جاتے ہیں، ☆پوریاں پکتی ہیں ☆نہاتے دھوتے خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس روز غسلِ صحت فرمایا تھا اور بیرونِ مدینہ طیبہ سیر کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ یہ سب باتیں بے اصل ہیں، بلکہ ان دنوں میں حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مرض شِدَّت کے ساتھ تھا، وہ باتیں خلافِ واقع (جھوٹی) ہیں۔ ☆بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیں آتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں بیان کی جاتی ہیں سب بے ثبوت ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶،۳/ ۶۵۹)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے ماہِ صفر کے آخری بدھ کے بارے میں سُوال کیا گیا کہ اس دن عورتیں بطورِ سفر شہر سے باہر جائیں اور قبروں پر نیاز وغیرہ دلائیں جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ نے اس کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: (ایسا) ہرگز نہ ہو (کہ اس میں) سخت فتنہ ہے اور چہار شنبہ (بدھ کا دن منانا) محض بے اصل۔ (فتاوی رضویہ، ۲۲/ ۲۴۰)

حکیمُ الاُمت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض لوگ صفر کے آخری چہار شنبہ (بدھ کے دن) کو خوشیاں مناتے ہیں کہ مَنحوس شَہر (مہینا) چل دیا، یہ بھی باطل (یعنی اس کی کوئی حقیقیت نہیں) ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۲۵۷)

ماہِ صفر اور اسلامی تعلیمات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ باتوں کو سُن کر صَفَرُ الْمُظَفَّر کو منحوس سمجھنے

کا وَہم دل سے نکل گیا ہو گا، اگر کسی کے دل و دماغ میں کبھی اس طرح کے وسوسے آئیں تو اسے چاہئے کہ وہ ان کی طرف توجہ نہ دے بلکہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرے۔ ماہِ صفر کے بارے میں نحوست کا وَہم ختم کرنے کیلئے یہ بات ذہن نشین رہے کہ سال کے تمام مہینے اللہ پاک کے بنائے ہوئے ہیں، ان میں سے کوئی دن یا مہینا ہرگز منحوس نہیں ہے۔ جس طرح دیگر مہینوں میں صبح و شام رحمتِ الٰہی کی بارشیں ہوتی ہیں، اسی طرح ماہِ صفر کی ہر گھڑی رحمت بھری ہے۔ البتہ اگر کوئی اس مہینے میں اللہ پاک کی نافرمانیوں میں مشغول رہے اور پھر کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو یہ اس کے گناہوں کی نحوست تو ہو سکتی ہے مگر اس مہینے سے اس نحوست کا کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ جیسا کہ

تفسیر رُوحُ البیان میں لکھا ہے: صفر وغیرہ کسی مہینے یا مخصوص وَقْت کو منحوس سمجھنا دُرُست نہیں، تمام اوقات اللہ پاک کے بنائے ہوئے ہیں اور ان میں انسانوں کے اعمال واقع ہوتے ہیں۔ جس وقت میں بندۂ مومن اللہ پاک کی اطاعت و بندگی میں مشغول ہو وہ وقت مبارک ہے اور جس وقت میں اللہ پاک کی نافرمانی کرے وہ وقت اس کے لئے منحوس ہے۔ درحقیقت اصل نُحوست تو گناہوں میں ہے۔

(تفسیر روح البیان، پ ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ ۳۷، ۳/۴۲۸)

گناہوں سے مرا سارا وجود افسوس ہے لتھڑا مجھے اب پاک کر دیجے گناہوں کی نحوست سے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۴۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صَفَرُ الْمُظَفَّر کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ صفر بھی سال کے دیگر مہینوں کی طرح ایک بابرکت مہینا ہے، لہٰذا اس مہینے کو بھی دیگر مہینوں کی طرح بابرکت سمجھنا چاہیئے، اس مہینے میں بھی

گناہوں سے بچتے ہوئے خوب خوب نیک اعمال کرنے چاہئیں، نفل روزوں کا اہتمام(Arrangement) کرنا چاہیے، نوافل اور ذکر و درود کی کثرت کرنی چاہیے اور صَفَرُ الْمُظَفَّر سے متعلق ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم سے جو اَوراد و وَظائف منقول ہیں، ان پر عمل کرنا چاہیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ آیئے! ماہِ صفر کے تعلق سے بزرگانِ دِین سے منقول نوافل و وظائف وغیرہ کے بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ

(1)پہلی رات کے نوافل

ماہِ صفر کی پہلی رات میں نمازِ عشاء کے بعد ہر مسلمان کو چاہیے کہ چار(4) رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون(قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ) پندرہ(15) مرتبہ پڑھے، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص(قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) گیارہ(11) مرتبہ پڑھے، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فلق(قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) پندرہ(15) بار پڑھے اور چوتھی رکعت میں سورۂ ناس(قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پندرہ (15) مرتبہ پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد چند بار اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ پڑھے۔ پھر ستّر(70) مرتبہ درود شریف پڑھے تو اللہ پاک اس کو بڑا ثواب عطا فرمائے گا اور اسے ہر بلا سے محفوظ رکھے گا۔ (راحت القلوب فارسی، ص۶۱)

یانبی تیری دُہائی آفتوں میں گھر گیا
رُخ بدل دے مشکلوں کا اور بلائیں مجھ سے پھیر
(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۲۳۴)

(2)بلاؤں سے حفاظت

جو صَفَرُ الْمُظَفَّر کے آخری بدھ کو چار رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سترہ(17)بار سورۂ کوثر(اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ) اور پانچ(5)پانچ(5) بار سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ)، سورۂ فلق (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) اور سورۂ ناس (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس) پڑھے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے: ”یَاشَدِیْدَ الْقُوٰی یَاشَدِیْدَ الْمِحَالِ یَاعَزِیْزُ ذَلَّلْتَ بِعِزَّتِكَ جَمِیْعَ خَلْقِكَ اِکْفِنِیْ مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِكَ یَا مُحْسِنُ یَامُجْمِلُ یَامُفَضِّلُ یَامُنْعِمُ یَامُکْرِمُ یَا مَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن[1] تو اللہ پاک اسے اگلے سال تک تمام بلاؤں سے محفوظ رکھے گا۔(مرقع کلیمی، ص۱۹۶)

بہرِ خاکِ کربلا ہوں دُور آفات و بَلا اے حبیبِ ربّ داوَر! بیکس و مجبور کی

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۹۶)

(3)رزق میں بَرَکت

جو کوئی ماہِ صفر کے آخری بدھ کو سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ، سورۂ وَالتِّیْنِ، سورۂ نصر (اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ)اور سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ) اَسّی اَسّی بار پڑھے، اس مہینے کے ختم ہونے سے پہلے اِنْ شَآءَ اللہ وہ غنی ہو جائے گا۔(لطائفِ اشرفی، ۲/۲۳۱) اس کی عمر دراز کر دی جائے گی۔(جواہر خمسہ، ص۲۰)

میں ہوں بندہ تُو ہے مولیٰ تُو ہے قادر میں ناکارہ میں منگتا تُو دینے والا یااللہ مِری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۱۲۲)

---

1 ... ترجمہ: اے بڑی قوّتوں والے! سخت پکڑ فرمانے والے! اے عزیز! تیری عزت کی قسم! تُو اپنی تمام مخلوق پر غالب ہے۔ مجھے اپنی تمام مخلوق سے بے نیاز کر دے۔ اے احسان فرمانے والے! اے خوبصورتی عطا فرمانے والے! اے فضل فرمانے والے! اے انعام کرنے والے! اے عزت دینے والے! اے شریک سے پاک ذات! تجھے اپنی رحمت کا واسطہ (ہم پر رحم فرما) اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

(4) حاجی سے دُعائے مَغفِرت کروایئے

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: حج کرنے والا مغفرت یافتہ ہے اور حاجی ذُوالْحِجۃ الْحَرام، محرّمُ الحرام، صَفَرُ الْمُظَفَّر اور ربیعُ الاوّل کے 20 دنوں میں جس کے لئے استغفار کرے اس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب اسرار الحج، الباب الاول۔۔۔ الخ، الفصل الاول۔۔۔ الخ، ۱/۳۲۳)

مغفرت کا ہوں تجھ سے سُوالی پھیرنا اپنے در سے نہ خالی
مجھ گنہگار کی التجا ہے یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "چوک دَرْس"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صَفَرُ الْمُظَفَّر کی اہمیت کو سمجھنے، اس مہینے کی برکتیں لُوٹنے اور اس تعلق سے پھیلی ہوئیں غلط فہمیوں سے نجات پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ایک بہت بڑی نعمت ہے، لٰہذا اس نعمت سے فائدہ اُٹھایئے، آج بلکہ ابھی سے اس ماحول کی برکتوں کو لُوٹنے والے عاشقانِ رسول میں شامل ہو کر ذیلی حلقے میں مدنی کاموں کی مضبوطی میں اپنا کِردار ادا کر کے ثوابِ عظیم کے حق دار بن جایئے۔

یاد رہے! ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"چوک دَرْس"** بھی ہے۔
ماہِ صَفَرُ الْمُظَفَّر اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے، یہ وہی مہینا ہے جس میں **یومِ رضا** بھی ہے، اے کاش! اعلیٰ حضرت

رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کی پچیسویں کی نسبت سے ہر ذیلی حلقے میں 25چوک درس شروع ہو جائیں تو نیکی کی دعوت کی دُھوم مچ جائے گی۔ اس کی برکت سے ہر طرف فیضانِ رضاعام ہو گا اور ہر طرف مدنی کاموں کی مدنی بہاریں ہوں گی۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ

12 مدنی کاموں میں سے اِس مدنی کام"چوک دَرْس"کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے"چوک دَرْس"کا مطالعہ کیجئے، تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اِس رِسالے کالازمی مطالعہ فرمائیں۔یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ پر دَستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی پڑھاجاسکتاہے۔

آیئے!بطورِتَرْغِیب چوک دَرْس کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں،چنانچہ

آخری وقت کلمہ نصیب ہو گیا

اپریل2007 کو عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا ایک قافلہ سُنّتوں کی تربیت کیلئے ضلع ناسک(ہند)کی جامع مسجد میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ٹھہراہوا تھا۔شرکائے قافلہ میں سے کچھ اسلامی بھائی مسجد کے سامنے ہوٹل پر"چوک درس"دینے پہنچے اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مشہور کتاب"فیضانِ سُنّت"کا درس شروع ہوا۔ذِکْرُاللّٰہ کے موضوع پر درس ہو رہا تھا،جس میں کَلِمَہ طَیِّبہ کے فضائل بتائے جارہے تھے۔ہوٹل کا مالک بھی درس میں شریک تھا۔ایک ولیِ کامل کی تحریر تاثیر کا تِیر بن کر اس کے دل میں ایسی پیوست ہوئی کہ بے ساختہ اس کی زبان پر بآوازِ بلند کَلِمَہ جاری ہو گیا۔وہ کافی دیر تک کَلِمَہ طَیِّبہ کاوِرْد کرتا رہا۔اب اس کا وقت عاشِقانِ رسول کی صحبت میں گزرنے لگا۔کچھ ہی دنوں بعد یہ اسلامی بھائی بیمار ہو کر ہسپتال میں داخل ہوگئے۔علاج ہوا مگر مرض میں کمی کے بجائے شدت بڑھتی چلی گئی۔پھر انہوں نے بلند آواز سے کَلِمَہ طَیِّبہ پڑھنا شروع کر دیا اور اسی طرح

کَلِمۂ طَیِّبہ پڑھتے پڑھتے ان کا انتقال ہو گیا۔

مجھے ہریالے گنبد کے تلے قدموں میں موت آئے سلامت لے کے جاؤں دِین و اِیماں یارَسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۱۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایامِ بیض کے روزوں کے فضائل

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! روزہ رکھنے کے بے شمار دِینی اور دُنیوی فوائد ہیں۔ لہٰذا تمام مہینوں کی طرح ماہِ صفر میں بھی ایامِ بِیض(یعنی چاند کی تیرہ(13)، چودہ(14) اور پندرہ(15)) تاریخوں کے روزے رکھنے کی کوشش کریں کیونکہ سفر ہو یا حَضر ہمیشہ نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم ہر مہینے ان تین دنوں کے روزے نہ صرف خود رکھتے بلکہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو بھی اس کی ترغیب اِرشاد فرماتے رہے۔ آیئے! ہر ماہ تین دن روزے رکھنے کی فضیلت پر تین احادیثِ مبارکہ سنئے اور عمل کا جذبہ بیدار کیجئے، چنانچہ

(1)حضرت عثمان بن ابو العاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا، جس طرح تم میں سے کسی کے پاس لڑائی میں بچاؤ کیلئے ڈھال ہوتی ہے، اسی طرح روزہ دوزخ سے تمہاری ڈھال ہے اور ہر ماہ تین دن روزے رکھنا بہترین روزے ہیں۔(ابن خزیمہ، جماع ابواب صوم التطوع، باب ذکر الدلیل علی ان الامر بصوم الثلاث۔۔۔الخ، ۳/۳۰۱، حدیث:۲۱۲۵)

(2)حضرت جَرِیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے: نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہر مہینے میں تین دن یعنی تیرہویں چودھویں اور پندرھویں تاریخ کے روزے ساری زندگی کے روزوں کے برابر ہیں۔(نسائی، کتاب الصیام، باب کیف یصوم ثلاثۃ ایام۔۔۔الخ، ص۳۹٦، حدیث:۲۴۱۷)

(3) نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینے کی خرابی کو دُور کرتے ہیں۔ (مسند امام احمد، احادیث رجال من اصحاب النبی، ۳۶/۹، حدیث: ۲۳۱۳۲)

نماز و روزہ و حجّ و زکوٰۃ کی توفیق عطا ہو اُمّتِ محبوب کو سدا یارب

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دارُ الاِفتاء اہلسنّت

سُبۡحٰنَ اللہ! روزہ کتنی پیاری عبادت ہے کہ جو دنیاوی واُخروی برکتوں کا مجموعہ ہے اور روزہ دار کو اس کی خوب خوب برکتیں ملتی ہیں، لہٰذا اگر ہم بھی ان برکتوں کو پانا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی چاہئے کہ ماہِ صفر بلکہ دیگر مہینوں میں بھی خصوصیت کے ساتھ یہ روزے ضرور رکھنے کی سعادت حاصل کریں۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نفل روزوں کا خوب ذہن دیا جاتا ہے اور اس ماحول سے وابستہ بعض عاشقانِ رسول نفل روزوں کے بھی پابند ہیں، لہٰذا اِہمّت کیجئے اور ان عاشقانِ رسول کی صحبت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کو اپنا لیجئے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 107 شعبہ جات میں دینِ مَتِیۡن کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی شُعبہ جات میں سے ایک **"دارُ الاِفتاء اہلسنّت"** بھی ہے، اب تک کراچی کے مُختلِف علاقوں اور پاکستان کے مُختلِف شہروں میں بھی کئی **"دارُ الاِفتاء اہلسنّت"** قائم ہو چکے ہیں، جہاں مُفتیانِ کِرام اُمّتِ مُسلِمہ کی شرعی رہنمائی میں مَصرُوفِ عمل ہیں۔ اِس کے علاوہ **"دارُ الاِفتاء اہلسنّت"** کے مُفتیانِ کِرام ٹیلی فون اور اِنٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مُسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مَسائل کا حل بتاتے ہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعے دُنیا بھر سے اِس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) پر

سُوالات پوچھے جاسکتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی چینل کے سلسلوں میں **"دارُ الاِفتاءِ اَہلسُنَّت"** کے نام سے ایک مقبولِ عام اور نہایت معلوماتی سلسلہ بھی نشر کیا جاتا ہے۔ جو **ہفتے میں چار دن** (پیر، منگل، بدھ، جمعرات) **مختلف اوقات میں** مَدَنی چینل پر براہِ راست (Live) دکھایا جاتا ہے۔ دُنیا بھر سے شرعی رہنمائی حاصِل کرنے کے لیے اس نمبر پر رابِطہ بھی کِیا جاسکتا ہے۔ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔

03117864100

پاکستانی وَقْت کے مُطابِق صبح **10:00** بجے سے شام **4:00** بجے تک اس نمبر پر رابِطہ کیا جا سکتا ہے، دوپہر 01:00 بجے سے 02:00 بجے تک وقفہ ہوتا ہے اور بروز جُمُعہ چھٹی ہوتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عِلْمِ دین کا نور پھیلانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی (I.T) کے تعاون سے **"دارالافتاء اہلسنّت"** موبائل ایپلیکیشن (Application) بھی آچکی ہے اور مزید ترقی کا سفر جاری ہے ۔ اللہ کریم **"دارُالاِفتاءِ اہلسنّت"** کو مزید تَرَقِّیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے پڑوسی کے بارے میں چند نکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

پڑوسی کے بارے میں چند نکات

پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو۔ (ترمِذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی حق الجوار، ۳/۳۷۹، حدیث: ۱۹۵۱) (2) فرمایا: جس نے اپنے پڑوسی کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی

اُس نے اللہ پاک کو اِیذا دی۔(الترغِیب والترھِیب،کتاب البر والصلة، باب الترھیب من اذی الجار۔۔۔الخ، ۳/ ۲۸۶، حدیث:۳۹۰۷)☆"نُزہۃُ القاری" میں ہے: پڑوسی کون ہے اس کو ہر شخص اپنے عُرف اور معاملے سے سمجھتا ہے۔(نزہۃ القاری،۵/ ۵۶۸)☆امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پڑوسی کے حُقُوق میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے سلام کرنے میں پَہَل کرے۔☆اُس سے طویل گفتگو نہ کرے،☆اُس کے حالات کے بارے میں زیادہ پُوچھ گچھ نہ کرے۔☆وہ بیمار ہو تو اُس کی مزاج پُرسی کرے،☆مصیبت کے وَقت اُس کی غم خواری کرے اور اُس کا ساتھ دے۔☆خوشی کے موقع پر اُسے مبارَک باد دے اور اُس کے ساتھ خوشی میں شرکت ظاہر کرے۔☆اُس کی لغزِشوں سے در گزر کرے☆چھت سے اس کے گھر میں نہ جھانکے،☆اُس کے گھر کا راستہ تنگ نہ کرے۔☆وہ اپنے گھر میں جو کچھ لے جارہا ہے اُسے دیکھنے کی کوشش نہ کرے۔☆اُس کے عیبوں پر پردہ ڈالے،☆اگر وہ کسی حادِثے یا تکلیف کا شکار ہو تو فوری طور پر اُس کی مدد کرے۔☆جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اُس کے گھر کی حفاظت سے غفلت نہ بَرتے۔☆اُس کے خلاف کوئی بات نہ سُنے اور اُس کے اَہلِ خانہ سے نگاہوں کو نیچی رکھے۔☆اُس کے بچّوں سے نَرم گفتگو کرے،☆اُسے جن دِینی یا دُنیوی اُمور کا علم نہ ہو، اِن کے بارے میں اُس کی رَہنمائی کرے۔(احیاء العلوم،کتاب آداب الالفة۔۔۔الخ، باب فی حق المسلم والرحم۔۔۔الخ، ۲/ ۲۶۷، ملخصاً)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات) 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ چلنا بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔ (اَلبُدورُ السّافرۃ لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱ حدیث: ۳۶۶)

قلیل روزی پہ دو قناعت، فضول گوئی سے دیدو نفرت
درود پڑھتا رہوں بکثرت، نبیِ رحمت شفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**"مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گا☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دنیا آخرت کی کھیتی ہے، انسان اس دنیا میں جو بوئے گا وہی آخرت میں کاٹے گا، کیونکہ قیامت کا دن نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں ملنے کا دن ہے،

مگر افسوس! یہ سب جاننے کے باوجود ہم عبادتِ خداوندی سے دُور اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی سے بے پرواہو کر جھوٹ، غیبت، چغلی، دھوکا دہی، دنیا کی محبت میں بدمست اور آخرت کی تیاری سے غافل ہیں اور اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش نہیں کرتے، ویسے تو انسان کی اصلاح میں بہت سی چیزیں رکاوٹ ہوتی ہیں، لیکن آج کے بیان میں (3) اہم وجوہات (1) **لمبی اُمیدیں (2) خود اِحتسابی (محاسبۂ نفس) کا نہ ہونا** یعنی اپنے اعمال کا جائزہ نہ لینا اور (3) **بُری صحبت** کے متعلق کچھ باتیں اور آخر میں اپنی اِصلاح کا طریقہ اور اصلاحِ اُمّت میں دعوتِ اسلامی کے کردار کے بارے میں بھی سُنیں گے، اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

لمبی اُمید کے خاتمے کا انعام

بَصرہ کے ایک بادشاہ نے بادشاہت کو خَیر باد کہہ کر زُہد و تقویٰ کی راہ اِختیار کی، لیکن دوبارہ سلطنت و حکومت کی طرف مائل ہوا اور عیش و عشرت میں باقی زِندگی بسر کرنے کی ٹھان لی۔ اس نے ایک شاندار محل بنوایا، جس میں اَعلیٰ قسم کے قالین بچھوائے اور ہر طرح کے سازو سامان سے اس عظیمُ الشَّان محل کو آراستہ کرایا اور ایک کمرہ مہمانوں کے لئے خاص کر دیا، وہاں عُمدہ بستر بچھائے جاتے، وہاں طرح طرح کے کھانے چُنے جاتے۔ وہ بادشاہ لوگوں کو بُلاتا، عظیمُ الشَّان محل اور بادشاہ کی شان و شوکت دیکھ کر لوگ خُوب تعریف کرتے۔ یہ سلسلہ کافی عرصہ تک چلتا رہا، بادشاہ دُنیا کی رنگینیوں میں گُم ہو چکا تھا، اس کے اس عظیمُ الشَّان محل میں ہر طرح کے گانے باجے اور عیش و عشرت کا سامان موجود تھا۔ وہ ہر وَقْت دُنیوی لذّتوں میں مگن رہتا۔ ان مَشاغل نے اسے طُولِ اَمَل یعنی **لمبی اُمید** کے تباہ کُن باطنی مرض میں مُبتلا کر دیا۔

ایک دن اس نے اپنے خاص وزیروں، مُشیروں اور عزیزوں کو بُلا کر کہا: تم اس عظیمُ الشَّان محل میں میری خُوشیوں کو دیکھ رہے ہو، دیکھو! میں یہاں کتنا پُر سُکون ہوں، میں چاہتا ہوں کہ اپنے تمام بیٹوں کیلئے بھی ایسے ہی عظیمُ الشَّان محلّات بنواؤں، تم لوگ چند دن میرے پاس رُکو، خوب عیش کرو اور مزید محلّات بنانے کے بارے میں مُفید مشورے دو، تاکہ میں اپنے بیٹوں کے لئے بہترین محلّات بنانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ چنانچہ وہ لوگ اس کے پاس رہنے لگے۔ ایک رات بادشاہ سمیت تمام لوگ لَہو ولَعِب میں مشغول تھے کہ محل کی کسی جانب سے ایک غیبی آواز نے سب کو چونکا دیا، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا:

"اے اپنی موت کو بُھول کر عمارت بنانے والے! لمبی لمبی اُمیدیں چھوڑ دے، کیونکہ موت لکھی جا چکی ہے۔ لوگ خواہ خُود ہنسیں یا دوسروں کو ہنسائیں، بہر حال موت ان کیلئے لکھی جا چکی ہے اور بہت زِیادہ اُمید رکھنے والے کے سامنے تیار کھڑی ہے۔ ایسے مکانات ہرگز نہ بنا، جن میں تجھے رہنا ہی نہیں، تُو عبادت ورِیاضت اِختیار کر تاکہ تیرے گُناہ مُعاف ہو جائیں۔"

اس غیبی آواز نے بادشاہ اوراس کے تمام ہمراہیوں کو خوف میں مُبتلا کر دیا۔ بادشاہ نے اپنے دوستوں سے کہا: جو غیبی آواز میں نے سُنی کیا تم نے بھی سُنی؟ سب نے کہا: جی ہاں! ہم نے بھی سُنی ہے۔ بادشاہ نے کہا: جو چیز میں محسوس کر رہا ہوں، کیا تم بھی محسوس کر رہے ہو؟ پُوچھا: آپ کیا محسوس کر رہے ہیں؟ اس نے کہا: میں اپنے دل پر کچھ بوجھ سا محسوس کر رہا ہوں، مجھے لگتا ہے کہ یہ میری **موت کا پیغام** ہے۔ لوگوں نے کہا: ایسی کوئی بات نہیں، آپ کی عمر لمبی اور عزت بُلند ہو، آپ پریشان نہ ہوں۔ اس غیبی آواز نے بادشاہ کے دل سے **لمبی لمبی اُمیدوں** کا خاتمہ کر دیا، اسے عیش و عشرت کے تمام منصوبے (Plans) حقیر نظر آنے لگے، فکرِ آخرت کا اس پر غلبہ ہوا، اس کے دل سے خواہشات کی آگ بجھ گئی اور وہ گُناہ چھوڑنے کا عزم کرتے ہوئے، بارگاہِ خُداوندی میں یُوں عرض گزار ہوا: "اے میرے پاک پروردگار! میں تجھے اور

یہاں مَوجُود تیرے بندوں کو گواہ بنا کر تیری طرف رُجُوع کرتا ہوں، اپنے تمام گُناہوں اور زِیادتیوں پر نادِم ہو کر توبہ کرتا ہوں۔ اے میرے خالق! اگر تُو مجھے دُنیا میں کچھ مُدّت اور باقی رکھنا چاہتا ہے تو مجھے دائمی اِطاعت و فرمانبرداری کی راہ پر چلا دے اور اگر مجھے موت دے کر اپنی طرف بُلانا چاہتا ہے تو مجھ پر کرم کر دے اور اپنے کرم سے میرے گُناہوں کو بخش دے۔" بادشاہ اسی طرح مصروفِ اِلتِجا رہا اور اس کا دَرْد بڑھتا گیا، پھر اس نے ان کلمات کی تکرار شُروع کر دی: اللہ کی قسم! موت، اللہ کی قسم! موت۔ بس یہی کلمات اس کی زبان پر جاری تھے کہ اس کی رُوح پرواز کر گئی۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قصر الامل، ۳۶۱/۳، رقم: ۲۷۱، عیون الحکایات، الحکایۃ الثالثۃ والسبعون۔۔۔الخ، ص ۲۰۴ ملخصاً)

خُدایا بُرے خاتمے سے بچانا پڑھوں کلمہ جب نکلے دم یاالٰہی
گناہوں کی عادت بڑھی جارہی ہے کرم یا الٰہی کرم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۱، ۱۱۰)

پہلا سبب لمبی امیدیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہماری اصلاح میں سب سے پہلی اور بڑی رکاوٹ **لمبی اُمیدیں** ہیں، کیونکہ ☆ **لمبی اُمیدیں** انسان کو گناہوں کے گہرے گڑھے میں دھکیل دیتی ہیں ☆ **لمبی اُمیدیں** خواہشات کا دروازہ کھولتی ہیں، ☆ **لمبی اُمیدیں** کی آفت انسان کو دُنیا و آخرت میں کئی طرح کی مصیبتوں میں مُبتلا کر دیتی ہے، نفس و شیطان اسے توبہ کی اُمید دِلا کر اپنے جال میں پھنسا لیتے ہیں۔ ☆ **لمبی اُمیدیں** انسان کو دنیاوی لَذّتوں میں بدمَسْت کر دیتی ہیں۔ ☆ **لمبی اُمیدیں** انسان کو قبر کی وحشتوں سے غافل کر دیتی ہیں۔ ☆ **لمبی اُمیدیں** انسان کو گناہوں پر دلیر کر دیتی ہیں۔ ☆ **لمبی اُمیدیں** انسان کی اصلاح میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ ☆ **لمبی اُمیدیں** انسان کو موت کی تیاری سے بے پرواہ کر دیتی ہیں۔ ☆ **لمبی**

اُمیدیں میں مبتلا ہو کر انسان طرح طرح کے گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ بیان کردہ واقعے میں بادشاہ لمبی امیدوں اور دیر تک زندہ رہنے کی آفت میں مبتلا ہو کر پُر رونق محلات کی تعمیرات اور کھیل کُود کے آلات میں مشغول ہوا، دوستوں کی بے فائدہ صحبت اور خادِموں کی خُوشامدانہ خدمت کے نَشے میں قبر کی تنہائی کو بُھول گیا، لیکن جیسے ہی اس کے دل سے لمبی اُمیدوں کی آگ ختم ہوئی ، غفلت کا اندھیرا دُور ہوا تو وہ بادشاہ گُناہوں سے بیزار اور اس کا دل دُنیا سے اُچاٹ ہوا تو اس نے فوراً بارگاہِ الٰہی میں توبہ کی۔ لمبی اُمیدوں کے مُتعلّق اللہ کریم پارہ 14 سُوْرَۃُ الْحِجْر کی آیت نمبر 3 میں ارشاد فرماتا ہے:

ذَرْهُمْ یَاْكُلُوْا وَ یَتَمَتَّعُوْا وَ یُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝۳

تَرجَمۂ کنزالایمان: انہیں چھوڑو کہ کھائیں اور برتیں اور اُمید انہیں کھیل میں ڈالے تو اب جانا چاہتے ہیں۔

حضرتِ علامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس میں تنبیہ ہے کہ لمبی اُمیدوں میں گرفتار ہونا اور لذّاتِ دُنیا کی طلب میں غرق ہو جانا، ایماندار کی شان نہیں۔ حضرت علی مُرتضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: لمبی اُمیدیں آخرت کو بُھلاتی ہیں اور خواہشات کا اِتّباع، حق سے روکتا ہے۔ **لمبی امید کسے کہتے ہیں؟ لمبی امیدوں سے کیا مراد ہے؟** آیئے ! سنتے ہیں: چنانچہ

لمبی اُمید سے کیا مراد ہے؟

جن چیزوں کا حاصل کرنا بہت مُشکل ہو، ان کو حاصل کرنے کے لیے لمبی اُمیدیں باندھ کر زِندگی کے قیمتی لمحات ضائع کرنا، لمبی اُمید کہلاتا ہے۔ (فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۱/۲۷۷، حدیث:۲۹۴)

یاد رکھئے! لمبی امید شیطان کا ایک ہتھیار ہے، تفسیر ِ صراطُ الْجِنَان میں ہے کہ (شیطان

مردود) لمبے عرصے تک زندہ رہنے کی سوچ انسان کے دل، دماغ میں بٹھا کر موت سے غافل رکھتا ہے، حتّٰی کہ اسی آس امید پر جیتے جیتے اچانک وہ وقت آجاتا ہے کہ موت اپنے دردناک شکنجے میں کَس لیتی ہے، پھر **اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت**، ناچار اپنے کئے اعمال کے انجام سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ (صراط الجنان، ۳/ ۳۱۱ملخصًا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فی زمانہ لوگوں کی اکثریت موت کو بھول کر دنیا کی لمبی امیدوں میں کھوئی ہوئی ہے، جس کی وجہ سے کہیں چوری کا گناہ کیا جارہا ہے تو کہیں ڈاکہ زنی کا، کہیں گانے باجے کے پروگرامز (Functions) ہیں تو کہیں ڈانس پارٹی کی تقریب، کہیں تکبر وغرور ہے تو کہیں حسد وعناد، کہیں بغض و کینہ ہے تو کہیں ذاتی دشمنی، کہیں کاروباری مال پر جھگڑا ہے تو کہیں تقسیمِ وراثت پر بحث و مباحثہ، کہیں خرید و فروخت کے معاملے میں دھوکا دہی ہے تو کہیں کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ کا بازار گرم، کہیں نماز کی ادائیگی میں لاپرواہی ہے تو کہیں بندوں کے حقوق (Rights) کی پاسداری نہیں، نہ علمِ دین سیکھنے کا ذہن ہے اور نہ حلال و حرام کی تمیز الغرض موت سے غفلت، لمبی اُمیدیں اور دنیا کی محبت ہمیں بدلنے نہیں دیتی، ہمیں اپنی اصلاح نہیں کرنے دیتی، ہمارے دل میں خوفِ خدا پیدا نہیں ہونے دیتی، کیونکہ لمبی اُمیدیں گُناہوں کی جڑ اور انسان کی تباہی و بربادی کا ایک سبب ہیں، چُنانچہ

نبیِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: **اَوَّلُ فَسَادِهَا اَلْبُخْلُ وَالْاَمَلُ** یعنی اس اُمّت کا پہلا فساد بخل اور لمبی اُمید ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، باب الامل والحرص، الفصل الثالث، ۲/ ۲۶۰، حدیث: ۵۲۸۱)

حکیم الاُمّت، مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی مُسلمان کا پہلا گُناہ، جو دُوسرے گُناہوں کی جڑ ہے وہ یہ دو (2) چیزیں ہیں: (۱) بخل جڑ ہے خُون ریزی و فَساد کی (۲) لمبی اُمیدیں جڑ ہیں، غَفلت و گُناہوں کی۔ انسان بڑھاپے میں بھی یہ سوچتا ہے کہ ابھی عُمر بہت

ہے، نیکیاں آئندہ کرلیں گے، اسی خیال میں رہتے ہیں کہ موت آجاتی ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۷/۹۴)

اے عاشقانِ رسول! واقعی یہ حقیقت ہے کہ نفس و شیطان ہمیں اس طرح دھوکے میں ڈالتے ہیں کہ ابھی تو تم جوان ہو بڑھاپے میں توبہ کرلینا، یا نوکری سے ریٹائر ہونے کے بعد توبہ کرلینا۔ ابھی بڑی عمر پڑی ہے، ابھی تو کھیلنے کُودنے کے دن ہیں، ابھی دوستوں کے ساتھ نائٹ کلب (Night Club) میں جانے کے دن ہیں، ابھی عمدہ عمدہ ریسٹورنٹ / فُوڈ پوائنٹ (Food Point) پر کھانے کے دن ہیں، ابھی گھومنے پھرنے کے دن ہیں۔ بعد میں توبہ کرلینا، یا بڑھاپے میں خوب نیکیاں کرلینا، **یہ جملے ہمیں اپنے آپ کو بدلنے اور اپنی اِصلاح نہیں کرنے دیتے،** حالانکہ اگر ہم غور کریں تو ہمیں ایسے کئی نوجوان نظر آئیں گے، جن کی جوانیاں بھی اسی طرح کے خیالات میں گزر رہی تھیں، مگر زندگی نے ان کے ساتھ وفا نہیں کی، وہ اچانک موت کا شکار ہوگئے، موت نے انہیں اس ہنستی بستی دنیا سے اٹھا کر اندھیری قبر میں پہنچا دیا۔

چل دیئے دنیا سے سب شاہ و گدا　　کوئی بھی دنیا میں باقی کب رہا
جیتنے دنیا سِکَندر تھا چلا　　جب گیا دنیا سے خالی ہاتھ تھا
لہلہاتے کھیت ہوں گے سب فنا　　خوش نما باغات کو ہے کب بقا؟
تُو خوشی کے پھول لے گا کب تلک؟　　تُو یہاں زندہ رہے گا کب تلک؟

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۰۹)

یاد رکھئے! طویل عمر (Long life) پانے کی لمبی امید نمازیں قضا کرواتی ہے، زکوٰۃ اور فرض حج کی اَدائیگی میں تاخیر کرواتی ہے، ہمیشہ سہولتوں بھری زِندگی پانے کی لمبی اُمید دُکھ، تکلیف اور مَشَقَّت میں مُبتلا کردیتی ہے، لمبی اُمیدیں انسان کے دل میں مال و دولت کی ہَوَس پیدا کرتی ہیں، لمبی اُمیدیں ہی بُلند و بالا عمارتیں تعمیر کرنے پر اُبھارتی ہیں، لمبی اُمیدیں ہی انسان کے دل سے بروزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں اپنے ہر عمل کا جواب

دینے کا ڈر اور بُرے خاتمے کا خوف نکال دیتی ہیں، انسان لمبی اُمیدوں میں پڑ کر ہی مُسلمانوں سے بُغض وعَداوت (دشمنی) رکھتا ہے، توبہ کرنے کی اُمید پر غیبت، چُغلی، حسد، تکبر جیسے باطنی گُناہوں میں جا پڑتا ہے اور شیطان اس کے دل پر حکومت کرتا ہے۔(موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قصر الامل، ۳/۳۲۸، رقم:۱۰۳) لمبی اُمیدوں کی وجہ سے نیکیاں کرنا دُشوار ہو جاتا ہے، جیسا کہ

نیکی کی راہ میں رکاوٹ

حضرت سیِّدُنا امامِ غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لمبی اُمیدیں نیکی وطاعت کی راہ میں رُکاوٹ ہیں، ہر فتنے اور شر کا باعث ہیں، لمبی اُمیدوں میں مُبتلا ہو جانا، ایک مرض ہے جو لوگوں کو اور بہت سے اَمراض میں مُبتلا کرتا ہے۔(منہاج العابدین، ص۱۱۸، ملخصا)

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے
یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے بن تُو مت انجان آخر موت ہے
مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی عاقل و نادان آخر موت ہے

اے عاشقانِ رسول! لمبی اُمیدیں انسان کو غافل اور سُست بنا دیتی ہیں، جس کی وجہ سے نیکی کرنے سے قبل ہی دل میں یہ خیال جَم جاتا ہے کہ "ابھی تھوڑی دیر بعد کر لوں گا، ابھی کافی وَقْت ہے، عبادت کا موقع فوت نہیں ہونے دُوں گا۔" یُوں سُستی کر کے بندہ نیکی کا موقع ضائع کر دیتا ہے، لمبی اُمیدیں انسان کو بد عملی کا شکار کر دیتی ہیں، جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو اللہ پاک کی آخرت میں دی جانے والی سزا سے ڈرتا ہے، وہ دُور کو بھی نزدیک خیال کرتا ہے اور جو لمبی اُمیدوں میں مُبتلا ہو جاتا ہے وہ بد اَعْمالی کا شکار

ہو جاتا ہے۔(منہاج العابدین، ص۸۱) لہٰذا ہمیں چاہئے کہ لمبی امیدوں سے چھٹکارا پانے کے لئے لمبی امیدوں کے نقصانات اور موت کو یاد کرنے کے فضائل پر نظر رکھیں، اس کی برکت سے ہم اپنی اصلاح کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ، آیئے مِلکر دعا کرتے ہیں۔

مرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دم ترے خوف سے یا خُدا یا الٰہی
مرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر کر اُلفت میں اپنی فنا یا الٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسرا سبب خود احتسابی کا نہ ہونا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہماری اصلاح میں رکاوٹ اور ہمارے نہ بدلنے کی دوسری اہم ترین وجہ خود احتسابی (یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لینے کی سوچ) کا نہ ہونا بھی ہے، کیونکہ ہم اپنے اعمال کا احتساب نہیں کرتے، یاد رکھئے! خود احتسابی کا نہ ہونا انسان کو اپنی آخرت سے غافل کر دیتا ہے، خود احتسابی کا نہ ہونا انسان کو نیک اعمال سے دُور کر دیتا ہے، جو انسان اپنا محاسبہ کرتا ہے، اپنے اعمال کا جائزہ لیتا رہتا ہے، وہ نیکیوں کا حریص بن جاتا ہے اور گناہوں سے ہر دم بچنے کی کوشش کرتا ہے، موت کا تصور ہر دم اس کی آنکھوں میں رہتا ہے اور خوفِ خُدا اس کے دل میں رچ بس جاتا ہے، یہی وجہ تھی کہ ہمارے بزرگانِ دین روزانہ اپنا محاسبہ کرتے، اپنے اعمال کا جائزہ لیتے اور خوفِ خُدا سے لرزتے رہتے تھے ، چنانچہ

محاسبۂ نفس کرنے والا خوش نصیب

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**حکایتیں اور نصیحتیں**" کے صفحہ 52 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر کَتَّانِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص برائیوں اور خطاؤں پر اپنے نفس کا محاسبہ کیا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے اپنی زندگی کے سالوں کا حساب لگایا تو ساٹھ (60) سال بنے، پھر دنوں کا حساب کیا تو اکیس ہزار پانچ سو (21500) دن بنے تو اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑا، جب ہوش میں آیا تو کہنے لگا: ہائے افسوس! اگر روزانہ ایک گناہ بھی کیا ہو تو اپنے ربِّ کریم کے حضور اِکیس ہزار پانچ سو (21500) گناہ لے کر حاضر ہوں گا تو ان گناہوں کا کیا حال ہو گا جن کا شمار ہی نہیں؟ ہائے افسوس! میں نے اپنی دنیا آباد کی اور آخرت برباد کی اور اپنے پروردگار کی نافرمانی کرتا رہا، میں دنیا میں تو آبادی سے بربادی کی طرف منتقل ہونا پسند نہیں کرتا تو بروزِ قیامت بغیر ثواب و عمل کے حساب و کتاب کیسے دوں گا؟ اور عذاب کا سامنا کیسے کروں گا؟ پھر اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور زمین پر گر گیا، جب اس کو حرکت دی گئی تو اس کی روح پرواز کر چکی تھی۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۵۲)

اے عاشقانِ اولیاء! سنا آپ نے ہمارے بُزرگانِ دِین کے نزدیک غور و فکر (مُحاسبہ کرنے) کی اس قدر اہمیَّت تھی کہ نیک اعمال کرنے کے باوجود بھی اپنے نفس کی مخالفت کرتے، اپنے آپ کو گناہوں سے بچانے کی کوشش کرتے اور بارگاہِ الٰہی میں حاضری کا خوف دلاتے رہتے، ذرا سوچئے! جب یہ اللہ والے اس قدر اِستِقامت کے ساتھ اپنا محاسبہ کرتے اور آخرت کے بارے میں غور و فکر کرتے تھے تو ہم گُناہ گاروں کو غور و فکر کرنے، اپنے اعمال کا جائزہ لینے کی کس قدر زیادہ ضرورت ہے۔ آیئے! غور و فکر کی عادت بنانے کے لئے ایک اور واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

شب وروز ”غور و فکر“

حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کا معمول تھا کہ جب رات ہوتی اور سب لوگ سو جاتے تو اپنے آپ سے کہتیں، اے رابعہ (ہوسکتا ہے کہ) یہ تیری زندگی کی آخری رات ہو، ہوسکتا ہے کہ تجھے کل کا سورج دیکھنا نصیب نہ ہو، اُٹھ اور اپنے ربِّ کریم کی عبادت کرلے تاکہ کل قیامت میں تجھے ندامت (یعنی شرمندگی) کا سامنا نہ کرنا پڑے، ہمت کر، سونا مت، جاگ کر اپنے رب کی عبادت کر۔ یہ کہنے کے بعد آپ اُٹھ کھڑی ہوتیں اور صبح تک نوافل ادا کرتی رہتیں۔ جب فجر کی نماز ادا کرلیتیں تو اپنے آپ کو دوبارہ مخاطب کرکے فرماتیں، اے میرے نفس! تمہیں مبارک ہو کہ گزشتہ رات تُونے بڑی مشقت اُٹھائی، لیکن یاد رکھ! یہ دن تیری زندگی کا آخری دن ہوسکتا ہے۔ یہ کہہ کر پھر عبادت میں مشغول ہو جاتیں اور جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اُٹھ کر گھر میں ٹہلنا شروع کر دیتیں اور ساتھ ساتھ خود سے فرماتی جاتیں: رابعہ! یہ بھی کوئی نیند ہے، اس کا کیا لطف؟ اسے چھوڑ دو اور قبر میں مزے سے لمبی مدت کے لئے سوتی رہنا، آج تو تجھے زیادہ نیند نہیں آئی لیکن آنے والی رات میں نیند خوب آئے گی، ہمت کرو اور اپنے ربِّ کریم کو راضی کرلو۔ اس طرح کرتے کرتے آپ نے پچاس سال (50 Years) گزار دیئے، آپ نہ تو کبھی بستر پر سوئیں اور نہ ہی کبھی تکیے پر سر رکھا، یہاں تک کہ آپ انتقال کر گئیں۔ (حکایات الصالحین، ص ۳۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی دنیا و آخرت میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں خود احتسابی (غور و فکر) کی عادت بنانی ہوگی، کیونکہ جس طرح دُنیاوی کاروبار سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی شخص اسی وقت کامیاب تاجر بن سکتا ہے، جب وہ اپنے خرچ کیے ہوئے مال سے کئی گُنا زیادہ نفع کمانے میں کامیاب ہوجائے اور اس کا اَصل سرمایہ بھی محفوظ رہے تو اِس مقصد کے حُصُول کے لئے وہ اپنے

کاروبار (Business) کا روزانہ، ماہانہ اور سالانہ حساب کتاب کرتا ہے، پھر اُس پر مختلف پہلوؤں سے غور و فِکر کرتا ہے، جہاں کسی قسم کی خامی نظر آئے، اُسے دُرُست کرتا ہے اور جو چیز نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ نظر آتی ہے اس کو دُور کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے کاروباری مُعاملات کا مُحاسَبہ نہ کرے تو اُسے نفع حاصل ہونا تو دُور، اُلٹا نُقْصان کا سامنا بھی ہو سکتا ہے اور اگر اس نُقْصان کے بعد بھی وہ غفلت کی گہری نیند سے بیدار نہ ہو تو ایک دن ایسا آتا ہے کہ اُس کا اَصل سرمایہ بھی باقی نہیں رہتا اور وہ کوڑی کوڑی کا مُحتاج ہو کر رہ جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جو شخص **"آخرت"** میں نفع کمانے کا آرزُو مَنْد ہو، اُسے بھی چاہئے کہ اپنے کئے گئے اَعْمال پر غور کرے، جو اَعْمال اُس کو نفع دِلوانے میں مُعاون ثابت ہوں، اُن کو مزید بہتر کرے اور جو کام اِس نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ بن رہے ہوں، اُنہیں چھوڑ دے، جو شخص اس طرح اپنا اِحتِساب جاری رکھے گا وہ اللہ کریم کی توفیق سے کامیابی سے ہمکنار ہو گا اور بطورِ نفع اُسے جنّت میں داخلہ نصیب ہو گا، یہی وجہ تھی کہ حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ روزانہ اپنا محاسبہ کرتے تھے، چنانچہ

سَیِّدُنا فاروقِ اعظم کا محاسبۂ نفس

حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (اپنا محاسبہ فرمایا کرتے) رات کے وقت اپنے پاؤں پر دُرَّہ (کوڑا) مار کر فرماتے: بتا! آج تُو نے **"کیا عمل"** کیا؟۔ (احیاء العلوم، ۵/۳۵۸ ملخصًا)

اے عاشقانِ صحابہ واولیاء! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں محاسبۂ نفس اور خود احتسابی کرنے کو **"غور و فکر کرنا"** کہتے ہیں۔ اَمیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہمارے سچے اور حقیقی خیر خواہ ہیں۔ آپ نے ہمیں ایک عظیم الشّان مدنی نسخہ بنام **"مدنی انعامات"** عطا

فرمایا ہے، اس پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا عظیم جذبہ پاسکتے ہیں۔ یہ **مدنی انعامات** کا تحفہ ہمارے اَسلاف کی یاد تازہ کرتا ہے۔ اس کے ذریعے ہم خود اِحتسابی کرکے اپنی اصلاح کا جذبہ پاسکتے ہیں، تنہائی میں مدنی انعامات کے رسالے کو کھول کر اس میں درج شدہ سُوالات کے جوابات میں خود ہی **"ہاں"** یا **"نا"** کے ذریعے اپنے اعمال کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ گویا یہ **مدنی انعامات** ہمیں روزانہ اپنی ہی لگائی ہوئی خود اِحتسابی کی عدالت میں حاضر کرکے اپنے ہی ضمیر سے فیصلہ کروانے اور اپنی اصلاح کا سامان مہیا کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں ۔ یہ **مدنی انعامات** جنت میں لے جانے والے اور جہنم سے بچانے والے اعمال کا مجموعہ ہیں۔ بُزرگانِ دین بھی خود اِحتسابی کرتے اور بلندئ درجات کا اہتمام فرماتے۔ (جنت کی تیاری، ۴۰)

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدنی انعامات"

اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کی عادت بنانے، نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے اور اپنی اصلاح کا جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور اپنی مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وقت نکال کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے سے مُراد جہاں ہم رہتے ہیں، وہاں کی **قریبی مسجد** یا اگر قریب کوئی مسجد نہ ہو تو کسی مخصوص مقام پر ہونے والے مختلف مدنی کاموں مثلاً **صدائے مدینہ**، **مسجد درس**، **مدرسۃ المدینہ بالغان** وغیرہ میں ضرور شرکت کی سعادت حاصل کریں، ہم دنیاوی طور پر جس بھی شعبے سے وابستہ ہوں، **جیسی** ہی کاروباری مصروفیت ہو، عموماً **نمازِ فجر** کے وقت ہم مسجد میں نمازِ باجماعت کے لیے حاضر ہو سکتے ہیں، **صدائے مدینہ لگانے** (یعنی لوگوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانے) کی سعادت پاسکتے ہیں، **بعدِ فجر مدنی حلقے** اور **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں

شرکت کر کے **فیضانِ قرآن** سے مالا مال ہو سکتے ہیں۔

ذیلی حلقوں کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"مَدَنی اِنْعَامات"** کے مُطابِق روزانہ غورو فکر کرتے ہوئے ہر اسلامی مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمَّہ دار کو مَدَنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا بھی ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے اس مدنی کام **"مدنی انعامات"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کے رسالے **"مدنی انعامات"** کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اور بالخصوص ذمہ داران اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اس رسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے، ☆مدنی انعامات کیا ہیں؟☆غورو فکر کیسے کیا جائے؟☆مدنی انعامات کے مقاصد☆مدنی انعامات کی درجہ بندی، ☆چند مدنی انعامات کے طبّی و سائنسی فوائد، ☆اجتماعی غور و فکر کا طریقہ☆مدنی انعامات کی برکتیں، ☆مدنی انعامات کے متعلق فرامینِ امیر اہلسنّت☆مدنی انعامات کے بارے میں مرکزی مجلس شورٰی کے مدنی مشوروں کے نکات ☆مدنی انعامات سے مُتَعَلِّق شرعی و تنظیمی احتیاطوں پر مشتمل سوال جواب وغیرہ۔

☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسْخَہ ہیں، ☆مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں☆مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَوْلت ہاتھ آتی ہے☆مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ (Gift) بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کی یاد دِلاتا ہے، ☆مَدَنی اِنعامات بُزرُگانِ دِین کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے غور و فکر یعنی اپنے اَعمال کا مُحَاسَبَہ کرنے کا بہترین

ذَرِیعَہ ہیں۔ کثیر اسلامی بھائیوں کو مدنی انعامات کی برکتیں حاصل ہو رہی ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے مدنی بہار سنئے، چنانچہ

مدنی انعامات کی برکتیں

فیصل آباد کے اطراف میں رہنے والے ایک اسلامی بھائی کا ڈیڑھ سال میں کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ انہوں نے اپنے اعمال کے بارے میں غور و فکر نہ کی ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی انعامات پر عمل کی برکت سے انہیں سُورۂ مُلک زبانی یاد ہو گئی ہے۔ اسی طرح حیدر آباد کے ایک اسلامی بھائی کو ماہِ رجب المرجب 1426ھ کی ایک رات میں خواب میں مُصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

لبہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مدنی انعامات سے متعلق غور و فکر کرے گا، اللہ پاک اس کی مغفرت فرمادے گا۔

مِرے تم خواب میں آؤ، مِرے گھر روشنی ہوگی　　مِری قسمت جگا جاؤ، عِنایت یہ بڑی ہوگی
مجھے گر دِید ہوجائے، تو میری عِید ہوجائے　　تِرا دِیدار جب ہوگا، مجھے حاصِل خوشی ہوگی
میں بَن جاؤں سَراپا "مَدَنی اِنْعامات" کی تَصویر　　بَنُوں گا نیک یااللہ اگر رَحمت تِری ہوگی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۹۱-۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! 　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تیسرا سبب بُری صحبت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مشہور کہاوت ہے کہ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ فی زمانہ ہمارے معاشرے میں گناہوں کے بڑھنے، اپنی اصلاح کی فکر نہ ہونے اور

نیکیوں میں دل نہ لگنے اور موت سے غافل ہونے کی ایک وجہ بُرے دوست بھی ہیں، کیونکہ جب ہماری دوستی (Friendship) ایسے لوگوں کے ساتھ ہوگی، جنہیں نہ اپنی آخرت کی کوئی فکر ہے اور نہ دوسروں کی، تو ان کی صحبت میں رہ کر ہمیں بھی وہی رنگ چڑھے گا اور یوں ہم اپنی اِصلاح سے غافل ہو کر اپنے قیمتی لمحات کو فضولیات میں گزاریں گے۔

یاد رکھئے! **بُری صحبت** انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی، بُرے لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا گویا **آفتوں، بلاؤں اور مصیبتوں** کے دروازے کھول دیتا ہے۔(❀)**بُری صحبت** نمازوں سے دُور کر سکتی ہے۔(❀)**بُری صحبت** گناہوں کی دَلدل میں دھکیل سکتی ہے۔(❀)**بُری صحبت ماں باپ کی خدمت سے محروم** کر سکتی ہے۔(❀)**بُری صحبت** دُوسروں کے لیے تکلیف کا باعث بننے کے ساتھ **لڑائی جھگڑے کا سبب** بن سکتی ہے۔(❀)**بُری صحبت قتل وغارت گری** کا سبب بن سکتی ہے۔(❀)**بُری صحبت چوری، ڈکیتی، لُوٹ مار، ڈاکہ زنی** جیسے غلط کاموں میں پھنسا سکتی ہے۔(❀)**بُری صحبت نشے میں** مُبتلا کر سکتی ہے۔(❀)**بُری صحبت حرام مال** کمانے پر مجبور کر سکتی ہے۔(❀)**بُری صحبت دِل کی سختی کا** سبب بن سکتی ہے! جی ہاں! اگر ہم غور کریں کہ ہماری زندگی میں **کتنے زلزلے آئے، کتنے سیلاب** آئے جن میں **ہزاروں، لاکھوں اموات** ہوئیں، ہمارے **دِل کی سختی** کس قدر بڑھ چکی ہے کہ **زلزلے کے جھٹکوں** سے بھی ہم بیدار نہ ہو سکے، زلزلوں اور سیلاب میں **موت کا شکار** ہونے والے گویا ہمیں پیغام دے گئے کہ اے ہماری موت پر **صرف تبصرے کرنے والو!** عبرت کی نگاہ سے دیکھو، عنقریب تمہیں بھی موت کا جام پینا ہے، تمہیں بھی موت کا مزہ چکھنا ہے، تمہیں بھی موت کے دروازے سے گزرنا ہے، آخر کس خوش فہمی میں مبتلا ہو، **جاگ جاؤ ابھی وقت ہے!!!** مگر بُری صحبت اور گناہوں کی دلدل میں پھنسنے کی وجہ سے ہم عبرت حاصل نہیں کرتے، ہم زلزلے کے جھٹکے محسوس کرنے

پر گھر سے کسی کھلی جگہ کی طرف تو بھاگتے ہیں، مگر کیا کبھی ہم نے غور کیا کہ زلزلے کے خوف سے سچی توبہ کرتے ہوئے ہمارے **قدم نماز کے لیے مسجد** کی طرف بڑھے؟ کیا ہماری **تلاوتِ قرآن** میں اِضافہ ہوا؟ کیا ہم نے گناہوں سے سچی توبہ کی؟ **اے کاش!** ہم جیتے جی حقیقی معنوں میں **موت کی تیاری** کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سائے تلے جاگنا ہے جاگ لے اَفلاک کے سائے تلے

پیارے بھائیو! بُری صحبت کیسے کیسے گُل کھلاتی ہے، اس کے بارے میں ایک دردناک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

بُری صحبت کا انجام

امیرِ اَہلسُنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز کتاب **"نیکی کی دعوت"** کے صفحہ نمبر 290 پر فرماتے ہیں: پنجاب (پاکستان) کے ایک محلّے میں ایک عجیب و غریب بدبُو محسوس ہونے لگی، عَلاقے والوں کی خوب جُستجو کے بعد کہیں جا کر بدبُو کا سُراغ مِلا، وہ بدبُو ایک بند گھر سے آرہی تھی۔ چُنانچِہ پولیس کو اِطّلاع دی گئی۔ جب پولیس والے لوگوں کی موجودگی میں تالا توڑ کر گھر کے اندر داخِل ہوئے تو یہ دیکھ کر سب کے رونگٹے کھڑے ہوگئے کہ وہاں چارپائی پر ایک جوان آدمی کی لاش پڑی تھی اور اس کے بعض حصّے گل سَڑ چکے تھے اور ان میں کیڑے رِینگ رہے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر بچّوں سمیت کئی افراد بے ہوش ہوگئے۔ تحقیق کرنے پر پتا چلا کہ یہ نوجوان محنت مزدوری کرنے کے لئے اِس عَلاقے میں آیا تھا، کرائے کے مکان میں رِہائش پذیر تھا اور بعض جُواریوں سے اس کی دوستی تھی۔ ایک دن یہ نوجوان اپنے دوستوں سے جُوے میں بہُت ساری رقم جیت

گیا، ہارے ہوئے جواری دوستوں نے ہاری ہوئی رقم لُوٹنے کے لئے اس کے گلے میں پھندا کَسا اور بجلی کے کرنٹ لگا لگا کر موت کے گھاٹ اُتار دیا، پھر اسے بے گور و کفن چھوڑ کر تالا لگا کر فرار ہو گئے۔(نیکی کی دعوت، ص۲۹۰)

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے　　مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے　　جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
مِلے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے　　مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے　　زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اچھی صحبت کی برکتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بُرے دوستوں کی صحبت دنیا و آخرت کیلئے کس قدر نقصان دہ ہوتی ہے۔ برے دوستوں کی صحبت جان سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا سبب بنتی ہے، برے دوستوں کی صحبت ذِلّت و رُسوائی کا سبب بنتی ہے، برے دوستوں کی صحبت عبرتناک موت کا سبب بنتی ہے، لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم بُرے لوگوں کی صحبت چھوڑ کر دِیندار اور متقی لوگوں کی صحبت (Company) اختیار کریں، کیونکہ اَلصُّحْبَۃُ مُؤَثِّرَۃٌ یعنی صحبت اپنا اثر (Effect) رکھتی ہے۔ جس خوش نصیب کو اچھی صحبت نصیب ہو جائے تو اس کے تو وارے نیارے ہو جاتے ہیں، کیونکہ ☆ اچھی صحبت

کی برکت سے اچھی عادتیں پیدا ہوتی ہیں۔☆**اچھی صحبت نمازی** بنادیتی ہے☆**اچھی صحبت تلاوتِ قرآن** کا شوق دِلاتی ہے☆**اچھی صحبت** کی برکت سے **علمِ دِین سیکھنے** کا جذبہ ملتاہے۔☆**اچھی صحبت** سے نیکیوں میں آسانی نصیب ہوتی ہے،☆**اچھی صحبت فکرِ آخرت** کا سبب بنتی ہے،☆**اچھی صحبت** دل میں خوفِ خُدا پیدا کرتی ہے،☆**اچھی صحبت** بُری عادتوں سے بچاتی ہے،☆**اچھی صحبت** سُنّتوں پر عمل کا جذبہ بیدار کرتی ہے،☆**اچھی صحبت** مُعاشرے میں عزت کا سبب بنتی ہے، ☆**اچھی صحبت** دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضامن بنتی ہے۔

یادرکھئے!**اچھی صحبت** اپنانے میں فائدہ ہی فائدہ ہے جبکہ بُروں کی صحبت اختیار کرنے میں دِین و دنیا کا سراسر نُقصان ہی نُقصان ہے کہ **بُری صحبت** انسان کے ایمان تک کو برباد کرڈالتی ہے، چنانچہ

سانپ سے بھی خطرناک

مولانا جلال الدین رُومی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تک ممکن ہو بُرے یار (دوست) سے دُور رہو، کیونکہ بُرا ساتھی بُرے سانپ سے بھی زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہے، اس لئے کہ خطرناک سانپ تو صرف جان یعنی جسم کو تکلیف یا نقصان پہنچاتا ہے جبکہ بُرا ساتھی جان اور ایمان دونوں کو برباد کر دیتا ہے۔ (گلدستہ مثنوی، ص ۹۴)

افسوس صد افسوس! فی زمانہ ہم جان لیوا، خوفناک ، زہریلے جانوروں، کیڑے مکوڑوں اور وحشت ناک چیزوں سے تو ڈرتے ہیں اور ان سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں، **مگر** ہلاکت و بربادی سے بھرپور بُری صحبتوں سے پیچھا چُھڑانے کے لئے بالکل بھی کوشش نہیں کرتے، بلکہ بعض لوگ تو ایسے بھی ہوتے ہیں اگر وہ برے دوستوں کی بیٹھک میں نہ جائیں تو انہیں بے قراری سی رہتی ہے، آہ! بری صحبت کی نحوست ایسی چھائی ہے کہ عبادت میں دل نہیں لگتا۔ ہم اپنے اکثر کاموں میں خوب غور و فکر کرنے اور اپنا فائدہ

دیکھنے کے بعد ہی کوئی قدم اٹھاتے ہیں، مگر کسی سے دوستی کرتے اور اس کی صحبت اختیار کرتے وقت اس بات کا ذرا بھی خیال نہیں کرتے کہ وہ ہمارے حق میں فائدے مند ثابت ہوگا بھی یا نہیں۔ بہر حال کسی کو دوست بنانے سے پہلے 112 مرتبہ غور کرلینا چاہئے کہ اس کے **عقائد و اعمال** کیسے ہیں تاکہ بعد میں کسی قسم کا پچھتاوا نہ ہو۔

ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: **اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِطُ** یعنی آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے اُسے یہ دیکھنا چاہئے کہ **کس سے دوستی** کرتا ہے۔ (مُسند امام احمد، ۱۶۸/۳، حدیث: ۸۰۳۴)

اے عاشقانِ رسول! ہمیں چاہئے کہ نیک اور سُلجھے ہوئے لوگوں کی صحبت اختیار کریں، کیونکہ مشہور ہے کہ **اگر تِل کو گُلاب کے پُھول میں رکھ دیا جائے تو اُس کی صُحبت میں رہ کر تِل گُلابی ہو جاتا ہے،** اسی طرح عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا، اللہ پاک اور نبیِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مہربانی سے بےوَقعت پتھر بھی **"اَنمول ہیرا"** بن کر خوب جگمگاتا ہے۔

اصلاحِ اُمّت اور دعوتِ اسلامی کا کردار

اَمیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے لوگوں کی اِصلاح کی جانب خصوصی توجہ دیتے ہوئے دعوتِ اسلامی کی بنیاد رکھی اور آپ نے نیکی کی دعوت عام کرنے اور مُعاشرے کی اِصلاح کے لئے خود قافلوں میں سفر کرکے اس کی اہمیت (Importance) اور ضرورت کو اُجاگر کیا اور اس کارِ خیر کو خُوش اُسلوبی سے انجام دینے کے لئے ایسے ہزاروں مُبلغین تیار کیے جو غیر مسلموں کو ایمان کی دعوت دینے، فاسِقوں کو متقی بنانے، غافِلوں کو خوابِ غفلت سے جگانے، جہالت

کے اندھیرے کا خاتمہ کر کے عِلم و مَعرِفَت کا نور پھیلانے میں مصروف ہیں اور مسلمانوں کو یہ مدنی مقصد اپنانے کی ترغیب دلارہے ہیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** آپ نے دعوتِ اسلامی کو اپنی ذات تک محدود نہ رکھا بلکہ **نیکی کی دعوت** عام کرنے کا جذبہ، **مدنی کاموں کی دُھن** رکھنے والے، اپنی **جان و مال** کی قُربانی دینے والے مبلغین کو اپنی نگاہِ فیض سے ایسا نوازا کہ اِنہیں مرکزی مجلس شوریٰ کی لڑی میں پرویا اور دعوتِ اسلامی کا نظام مرکزی مجلسِ شوریٰ کے تحت کر دیا۔ مُعاشرے کو جس جس میدان میں اِصلاح کی ضرورت پیش آتی گئی، شعبہ جات بنتے چلے گئے۔ اس سلسلے میں ☆اشاعتِ علم کے لئے عظیمُ الشان دِینی درسگاہیں، جامعاتُ المدینہ (للبنین وللبنات) اور دِینی و دُنیوی تعلیم سے آراستہ دارُالمدینہ، ☆حفظِ قرآن میں مصروف مدرسۃ المدینہ (للبنین و للبنات)، ☆مسجد بھرو تحریک کے ساتھ ساتھ **مسجد بناؤ تحریک** کے لیے **مجلس خدام المساجد والمدارس** کا قیام، ☆اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ جیسا علمی و تحقیقی شعبہ، ☆مکتبۃ المدینہ جیسا اہلِ سُنّت کا بہترین اِشاعتی ادارہ، ☆مُعاشرے کے مختلف طبقوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دلچسپ اور معلوماتی مضامین پر مشتمل **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** ☆لوگوں کے روز مرّہ پیش آنے والے مسائل کے شرعی حل کے لئے **دارُالافتاء اہلسنّت** کا قیام سرِفہرست ہے۔ جبکہ میڈیا کے اس دَور میں عالَمِ اسلام کا 100 فیصد گناہوں سے پاک اسلامی چینل **"مدنی چینل"** تو گھر گھر پہنچ کر اِس انداز سے **نیکی کی دعوت** عام کر رہا ہے کہ اس کو ایک سیکنڈ دیکھنے والا بھی اسکی برکتوں سے محروم نہیں رہتا، چاہے وہ بچہ ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، گویا کہ ہر ایک **مدنی چینل** کی برکتوں سے علمِ دِین حاصل کر رہا ہے۔

اگر ہم بھی بُری عادتوں سے پیچھا چُھڑا کر اپنی اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو ہاتھوں ہاتھ اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عملی طور پر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار

سُنّتوں بھرے اجتماع اور ہر ہفتے کو بعد نمازِ عشاء ہونے والے **مدنی مذاکرے** میں شرکت کی عادت اور عاشقانِ رسول کے ساتھ قافلوں میں سُنَّتوں کی تَرْبِیَت کیلئے راہِ خدا میں سفر اِخْتیار کرنے کو اپنا معمول بنالیجئے، اِن مدنی کاموں میں مُستقل مزاجی (Persistence) کے ساتھ شرکت اوردعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت کے ساتھ اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت مزید پیدا ہو گی، پیارے صحابہ و اولیاء کا مُبارک فیضان جاری و ساری ہو جائے گا، گناہوں سے دِل بیزار ہو گا اور فِکْرِ آخِرت کے ساتھ سُنَّتوں کے مُطابِق زِندگی بَسَر کرنے کا بھی ذِہْن بنے گا۔ اِنْ شَآءَاللہ

ہمیں عالموں اور بُزرگوں کے آداب   سِکھاتا ہے ہر دَم سَدا مَدَنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو مِلیں گی   دِلائے گا خَوفِ خُدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص:۶۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے اچھی صحبت کے چند نکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

اچھی صحبت کے نکات

پہلے 2 فرامینِ مصطفے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ "یعنی انسان اس کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرے۔ (صحیح مسلم، کتاب البر۔۔۔الخ، باب المرء مع من احب، ص ۱۰۸۸، حدیث:۶۷۱۸) (2) فرمایا: "اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ" یعنی آدمی اپنے

دوست کے دین اور اس کے طور طریق پر ہوتا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ وہ دیکھے کہ کس سے دوستی رکھتا ہے۔(المسند لامام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۲۳۳، حدیث:۸۴۲۵) ☆ اچھے بُرے ساتھی کی مثال مُشک کے اٹھانے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے، مُشک اُٹھانے والا یا تو تجھے ویسے ہی دے گا یا تُو اس سے کچھ خرید لے گا اور یا تو اس سے اچھی خوشبو پائے گا اور بھٹی دھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب استحباب مجالسۃ...الخ، ص ۱۰۸۴، حدیث:۶۶۹۲۔) ☆حدیث شریف میں فرمایا گیا: بڑوں کی صحبت میں بیٹھا کرو اور علماء سے باتیں پوچھا کرو اور حکما سے میل جول رکھو۔(المعجم الکبیر، ۱۲۵/۲۲، حدیث:۳۲۴) ☆اچھا ہمنشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔(الجامع الصغیر، حرف الخاء، حدیث:۴۰۶۳، ص۲۴۷) ☆اچھے دوست کی ہم نشینی نہ صرف دنیا میں سُود مند (فائدہ مند) ہوتی ہے بلکہ قبر میں بھی نیکوکار کی صحبت فائدہ پہنچاتی ہے۔(اچھے ماحول کی برکتیں، ص۳۳) سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: ایسی چیز میں نہ پڑو جو تمہارے لئے مفید نہ ہو اور دشمن سے الگ رہو اور دوست سے بچتے رہو، مگر جب کہ وہ امین ہو کہ امین کے برابر کوئی ہمنشین نہیں اور امین وہی ہے جو اللہ سے ڈرے اور فاجر کے ساتھ نہ رہو کہ وہ تمہیں فجور سکھائے گا اور اس کے سامنے بھید کی بات نہ کہو، اور اپنے کام میں ان سے مشورہ لو جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔(اچھے ماحول کی برکتیں، ص۳۳) سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: شریر لوگوں سے خیر کی امید رکھنا تعجب کی بات ہے۔(حلیۃ الاولیاء، ۷/۷۲) سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: دیندار لوگوں میں بیٹھا کرو، اگر ان کی صحبت میسر نہ ہو تو اہلِ مُرَوَّت کی مجلس اختیار کرو کیونکہ وہ اپنی مجلسوں میں فحش گوئی نہیں کرتے۔(حلیۃ الاولیاء، ۶/۲۲۴) امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خواہشاتِ نفسانیہ کی پیروی کرنے والوں کے پاس نہ بیٹھنا، ہاں! دین اور

صراطِ مستقیم کی دعوت دینے کی خاطر ان کے ساتھ بیٹھنے میں حرج نہیں۔(امام اعظم کی وصیتیں، ص۲۰)☆حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جس بھائی یا ساتھی کی صحبت تمہیں دینی فائدہ نہ پہنچائے تم اس کی صُحبت سے بچو تا کہ تم محفوظ و سلامت رہو۔(کشف المحجوب، باب الصحبۃ ومایتعلق بھا، ص۳۷۴)☆دعوتِ اسلامی کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا روح پرور ماحول عبادات و معاملات کی نگہداشت اور سنتوں کی محافظت کا جذبہ لئے ہوئے سوئے مدینہ رواں دواں ہے، لٰہذا دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ اور نیک ماحول سے وابستہ ہونا سعادتِ دارین ہے۔(اچھے ماحول کی برکتیں، ص۲۲)

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(312 صفحات)اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمایئے سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (فردوس الاخبار، ۲/۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰)

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز میں جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دنیا بظاہر بڑا پُر رونق مقام ہے، لیکن اس کا عیب یہ ہے کہ یہاں کی ہر چیز کی کوئی نہ کوئی انتہا ہے، عنقریب ایک دن ایسا آئے گا کہ جب دنیا کی تمام رنگینیاں ختم ہو جائیں گی، دنیا کی خوبصورتی پر زوال آجائے گا، دنیا اُجڑے ہوئے چمن کی طرح ویران ہو جائے گی، بڑے بڑے پہاڑ بکھر جائیں گے اور دُھنی ہوئی رُوئی کی طرح پرواز کرتے ہوں گے، عالیشان محلات ٹُوٹ

---

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

پھُوٹ جائیں گے، چمکتے ہوئے ستارے اپنی جگہ چھوڑ دیں گے، سورج اور چاند کی روشنی مدھم پڑ جائے گی، زمین، چاند اور سورج کے گُل ہونے کی وجہ سے تاریک ہو چکی ہو گی، سمندر سُلگائے جائیں گے، زمین ایسے تھر تھرائے گی کہ کبھی نہ تھر تھرائی ہو گی، زمین اپنا بوجھ باہر پھینک دے گی، آسمان پھٹ کر بہہ جائے گا، ایک عجیب سماں ہو گا، حال یہ ہو گا کہ دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی، ایسی تباہی مچے گی کہ اَلْاَمان وَالحفیظ۔ اسی کو قیامت کا دن کہتے ہیں۔ اسی کو حسرت اور پشیمانی کا دن کہتے ہیں، اسی کو حساب کتاب اور سوال جواب کا دن کہتے ہیں، اسی کو زلزلے اور تباہی کا دن کہتے ہیں، اسی کو واقع ہونے اور دل دہلا دینے کا دن کہتے ہیں، اسی کو تھر تھرا دیئے جانے اور اُلٹ دیئے جانے کا دن کہتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اُس دن کی تیاری کرنے اور خوب خوب نیک اعمال بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔

قرآنِ کریم میں قِیامت کو مختلف ناموں سے بیان کیا گیا ہے، قیامت کے تقریباً 100 سے زائد نام ہیں، آیئے! ان میں سے چند ایک نام سُنتے ہیں:

❁......یَوْمِ قَضَاء فیصلے کا دن۔ ❁......یَوْمِ وَزْن نامۂ اعمال تولنے کا دن، ❁......یَوْمِ مَشْہُوْد حاضری کا دن ❁......یَوْمِ خِزْی بعض لوگوں کے لئے ذِلّت کا دن۔ ❁......یَوْمِ مُحَاسَبَۃ حساب کا دن ❁......یَوْمِ حَسْرَت پچھتاوے کا دن ❁......یَوْمِ عَقِیْم سخت دن ❁......یَوْمِ حَشْر جمع ہونے کا دن ❁......یَوْمِ فَزَع گھبراہٹ کا دن ❁......یَوْمِ بَعْث قبروں سے دوبارہ اٹھنے کا دن ❁......یَوْمِ فَتْح نامۂ اعمال کھلنے کا دن۔ ❁......یَوْمِ مِیْعَاد وعدے کا دن ❁......یَوْمِ صَیْحَۃ زلزلے کا دن (چنگھاڑ کا دن) ❁......یَوْمِ زَجْر جھڑک کا دن ❁......یَوْمِ حِسَاب حساب کا دن ❁......یَوْمِ تَلَاق ملاقات کا دن ❁......یَوْمِ تَنَاد پکار کا دن۔ ❁......یَوْمِ جَمْع جمع ہونے کا دن ❁......یَوْمِ تَغَابُن ہار کا دن ❁......یَوْمِ فَصْل فیصلے یا جدائی وامتیاز کا دن۔ وغیرہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قیامت پر ایمان رکھنا بہت ضروری ہے، کیونکہ یہ عقیدہ مسلمان کے **بُنیادی عقائد** اور **ضروریاتِ دِین** سے ہے۔ ضروریاتِ دِین اسلام کے وہ اَحکام ہیں، جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں، جیسے اللہ پاک کی وَحدانیّت (یعنی اس کا ایک ہونا)، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نُبُوّت، نَماز، روزے، حج، جنَّت، دوزخ، قِیامت میں اُٹھایا جانا، حساب وکتاب لینا وغیرہ ان پر ایمان لائے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ قیامت کب آئے گی؟ اس کا حقیقی علم تو اللہ پاک اور اللہ پاک کی عطا سے اس کے حبیب، طبیبوں کے طبیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہے، لیکن قُرآنِ کریم اور اَحادیثِ مُبارکہ میں قِیامت قائم ہونے کی کئی علامات بیان فرمائی گئی ہیں، ان علامات کا ظاہر ہونا قیامت کے جلد آنے کی نشاندہی کرتا ہے، آج کے بیان میں ہم **قِیامت کی علامات** کے بارے میں سُنیں گے۔ اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مکمل سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! سب سے پہلے ایک حدیثِ پاک سنتے ہیں:

جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ مصطفےٰ میں

حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبیِّ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک بالکل سفید لباس اور نہایت سیاہ بالوں والا ایک شخص آیا، اس پر نہ کوئی سفر کا اثر تھا اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔ وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آکر بیٹھ گیا اور اس نے اپنے گھٹنے رسولِ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک گھٹنوں سے مِلا دیئے اور اپنے ہاتھ زانو پر رکھ دیئے اور کہنے لگا: اے محمد! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے؟ پیارے آقا، مدینے والے مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

فرمایا: اِسلام یہ ہے کہ تُو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کے رسول ہیں ، اور تُو نماز قائم کرے ، زکوٰۃ دے ، رمضان کے روزے رکھے اور طاقت ہو تو کعبۃُ اللہ کا حج کرے ۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ ہمیں اس پر تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور پھر خود ہی تصدیق بھی کرتا ہے ۔ پھر اُس نے کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے ؟ نور کے پیکر ، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تُو اللہ پاک ، اُس کے فرشتوں ، اُسکی کتابوں ، اُسکے رسولوں ، آخرت اور تقدیر کے اچھے اور بُرے ہونے پر ایمان لائے ۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتائیے ؟ اُمّت پر مہربان ، دوجہاں کے سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تُو اللہ پاک کی عبادت اس طرح کرے گویا تُو اسے دیکھ رہا ہے ، اگر تُو اسے نہیں دیکھ سکتا تو وہ تو تجھے دیکھ ہی رہا ہے ۔ پھر اس نے عرض کی: مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے ؟ فرمایا: جس سے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا ۔ عرض کی: قیامت کی نشانیاں ہی بتا دیجئے ۔ فرمایا: لونڈی اپنے مالک کو جنے گی اور تم دیکھو گے کہ ننگے پاؤں ، ننگے جسم ، مفلس اور بکریاں چَرانے والے بلند و بالا گھروں کی تعمیرات میں ایک دوسرے پر فخر کرتے ہوں گے ۔ پھر وہ شخص چلا گیا ، (حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں) میں کچھ دیر رُکا رہا ، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عمر ! جانتے ہو وہ سائل کون تھا؟ میں نے کہا: اللہ پاک اور اُس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں ۔ فرمایا: وہ حضرت جبرائیل تھے جو تمہیں تمہارا دِین سکھانے آئے تھے ۔ (مسلم،کتاب الایمان،باب بیان الایمان۔۔۔ الخ، ص ۳۳، حدیث:۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فیضانِ حدیث

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں سیکھنے کے لیے بہت کچھ ہے۔ آیئے! اس حدیثِ پاک سے حاصل ہونے والے چند نکات سنتے ہیں:

پہلی بات جو سیکھنے کو ملی وہ یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نوری مخلوق یعنی فرشتہ ہیں، بلکہ تمام نوری فرشتوں کے سردار ہیں، سَیِّدُ الْمَلَائِکَہ ہیں اور مسلم شریف کی حدیثِ پاک ہے کہ رسولِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ پاک نے فرشتوں کو نور سے پیدا فرمایا ہے۔ (مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب فی احادیث متفرقۃ، ص ۱۲۲۱، حدیث: ۷۴۹۵)

معلوم ہوا حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بھی نور سے پیدا کئے گئے ہیں، نور ہونے کے باوجود حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بشر (آدمی) بن کر ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اس طرح کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی انہیں نہ پہچان سکے، اس سے معلوم ہوا کہ جب حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نوری مخلوق ہونے کے باوجود بشر بن کر اس دنیا میں آئے ہیں تو ہمارے پیارے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی نور ہونے کے باوجود بشر بن کر اس دنیا میں تشریف لائے ہیں۔

حضرتِ جابِر بن عبد اللہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کہتے ہیں، میں نے عرض کی: "یَا رَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! میرے ماں باپ حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر قربان! مجھے بتائیے کہ سب سے پہلے اللہ پاک نے کیا چیز بنائی؟" فرمایا: "اے جابِر! بے شک بِالیقین، اللہ پاک نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔" (فتاوی رضویہ، ۳۰/۶۵۸، الجزءُ المفقود مِن الجزء الاوّل مِنَ

المُصَنَّف لِعبدالرّزّاق، ص ۶۳، حدیث:۱۸)

عقیدہ: بے شک سرکارِ دوعالم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات **نورٌ علیٰ نور ہے مگر** آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بَشَری صورت بھی عنایت ہوئی۔ جیسا کہ پارہ 16 سورۂ کہف کی آیت نمبر 110 میں ارشادِ پاک ہے:

قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (پ ۱۶، الکھف: ۱۱۰)

تَرجَمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ ظاہر صورتِ بشری میں تو میں تم جیسا ہوں۔

یاد رہے! سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **بشریتِ مبارکہ کا انکار کفر ہے۔** (فتاوی رضویہ، ۱۴/۳۵۸ملخصاً)

وضاحت: نبیِّ بے مثال، سیدہ آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **میری اور آپ کی طرح کے بشر نہیں بلکہ اَفْضَلُ الْبَشَر ہیں۔** بَشریت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَشریت کو نوازا، خود ارشاد فرماتے ہیں: **اَيُّكُمْ مِثْلِي** تم میں سے کون میری مثل ہے؟ (بخاری، کتاب الصوم، باب التنکیل لمن اکثر الوصال، ۱/۶۴۶، حدیث: ۱۹۶۵)

نورِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کی شان:** **حدیثِ نور** کے تحت شرح زُرقانی علی الْمَوَاھِبْ میں ہے کہ یہ جو ارشاد فرمایا کہ **تیرے نبی** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔** یہ نورِ نبی کی عظمت اور اس کے انوکھا ہونے کا اظہار ہے۔ (شرح زرقانی علی المواھب، المقصد الاول، ۱/۹۰)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجدِّدِ دین و ملت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا
ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۶، ۲۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

باادب بانصیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دوسری بات جو اِس حدیثِ پاک سے **معلوم** ہوئی وہ یہ ہے کہ حضرت **جبریلِ امین** عَلَیْہِ السَّلَام جب بار گاہِ مصطفےٰ میں حاضر ہوئے تو دوزانو ہو کر ہاتھ ران پر رکھ کر ادب کے ساتھ بیٹھ گئے، اس سے ہمیں بھی یہ درس ملتا ہے کہ جب کسی بڑے کی بار گاہ میں جائیں، چاہے وہ استاذ(Teachers) ہوں، چاہے وہ کوئی عالمِ دین ہوں، چاہے وہ کوئی مفتی صاحب ہوں، پیر و مرشد ہوں یا والد صاحب ہوں تو ہمیں بھی ادب و تعظیم کے ساتھ بیٹھنا چاہیے، افسوس! کہ آج کی نئی نسل اس طرح کے آداب سے بہت دُور ہوتی جا رہی ہے، بڑوں سے کیسے بات کی جاتی ہے، بڑوں کے سامنے اُٹھنے بیٹھنے میں کن آداب کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے، کون سی بات بڑوں کے سامنے خلافِ ادب ہے، وغیرہ وغیرہ ان باتوں سے آج کی نئی نسل ہی کیا بڑے بھی دُور دکھائی دیتے ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ اولاد کو بچپن ہی سے **بڑوں کا ادب واحترام** کرنا سکھائیں۔

یاد رہے کہ! والدین پر **اولاد کے جو حقوق** ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اولاد کی اچھی تربیت کریں، انہیں اسلامی اخلاق و آداب سکھائیں۔ اس کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ **"اولاد کے حقوق"** کا مطالعہ کیجیے۔ تربیتِ اولاد کا فریضہ بَحُسن وخوبی انجام دینے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی 188 صفحات پر مشتمل کتاب **"تربیتِ اولاد"** کا اوّل تا آخر مطالعہ کرنا بھی بہت مفید رہے گا۔ اللہ کریم ہمیں اور ہماری اولادوں کو باادب و بانصیب بنائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قیامت کب آئے گی؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک اور اہم بات جو اس حدیثِ پاک سے ہمیں معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو معلوم تھا کہ رسولِ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ پاک کی عطا سے غیب جانتے ہیں اور یہ بات بھی جانتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے سوال کیا کہ مجھے بتائیے کہ قیامت کب آئے گی۔ حضرت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں حضرت جبرائیلِ امین (عَلَیْہِ السَّلَام) حضور (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے امتحان یا اظہارِ عجز کے لیے تو سوال کر نہیں رہے ہیں، بلکہ یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت کا علم تو ہے مگر اس کا اظہار نہ فرمایا۔ خیال رہے کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے دوسرے موقعوں پر قیامت کا دن بھی بتادیا مہینا بھی تاریخ بھی کہ فرمایا جمعہ کو ہو گی، دسویں تاریخ محرم کے مہینے میں ہو گی۔ (مرآۃ المناجیح، کتاب الایمان، الفصل الاول، ۱/۲۶) جیسا کہ حدیث میں ہے کہ قیامت یومِ عاشوراء یعنی محرم کے مہینے کی دس (10) تاریخ کو ہو گی۔ (فضائل الاوقات للبیھقی، باب تخصیص یوم عاشوراء بالذکر، ص ۱۱۹، الحدیث: ۲۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کی نشانیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پانچویں بات جو اس حدیث سے معلوم ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ قیامت تو آئے گی ہی، مگر اس کے آنے سے پہلے کچھ نشانیاں اور علامتیں بھی ہیں جو اس بات

کی نشاندہی کریں گی کہ قیامت آنے والی ہے۔اس حدیثِ پاک میں غیب جاننے والے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قیامت کی دو نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ایک یہ کہ لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی، دوسری یہ کہ ننگے پاؤں، بَرَہْنَہ (ننگے) جسم والے، مفلس اور بکریاں چرانے والے بلند و بالا گھروں کی تعمیرات میں ایک دوسرے پر فخر کرتے ہوں گے۔ قِیامت کی ان 2 نشانیوں کے بارے میں مزید وضاحت بھی بتائی جائے گی۔ان علامات کے علاوہ بھی احادیثِ طیبہ میں قیامت کی کئی اور علامتیں بھی بیان ہوئی ہیں۔"**بہارِ شریعت**"میں احادیثِ طیّبہ کی روشنی میں قیامت کی کئی علامات ذکر کی گئی ہیں، آیئے! ہم ان میں سے کچھ سنتے ہیں: ☆علم اُٹھ جائے گا۔(یعنی علما اُٹھا لیے جائیں گے) ☆جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ (بامرِ مجبوری) جاہلوں کو مقتدا بنالیں گے،☆پھر ان سے دِینی مسائل پوچھیں گے تو وہ بغیر علم فتوے دیں گے تو خود بھی گمراہ ہوجائیں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کردیں گے۔[1] ☆جہالت کی کثرت ہوگی۔☆بدکاری اور شراب خوری عام ہوگی۔☆مَرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ، یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی۔[2] ☆مال کی کثرت ہوگی۔[3] ☆دِین پر قائم رہنا اتنا دُشوار ہوگا جیسے مُٹھی میں انگارا لینا۔[4] ☆وَقْت میں برکت نہ ہوگی، یہاں تک کہ سال مہینے کی طرح اور مہینا ہفتے کی طرح اور ہفتہ دن کی طرح اور دن ایسا ہوجائے گا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہوگئی۔[5] ☆زکوٰۃ دینا (لوگوں پر ایسا مشکل ہوگا کہ اس کو) تاوان سمجھیں گے۔[1] ☆علمِ

---

[1] ... بخاری، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم، ۱/۵۴، حدیث: ۱۰۰

[2] ... بخاری، کتاب النکاح، باب یقل الرجال ویکثر النساء، ۳/۴۷۲، حدیث: ۵۲۳۱

[3] ... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ ...إلخ، ص ۳۹۲، حدیث: ۲۳۳۹ ملتقطا

[4] ... ترمذی، کتاب الفتن، باب ۷۳، ۴/۱۱۵، حدیث: ۲۲۶۷

[5] ... ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی تقارب الزمن ...إلخ، ۴/۱۴۸، حدیث: ۲۳۳۹ ملتقطا

دین پڑھیں گے، مگر دِین کے لیے نہیں ☆مَرد اپنی عورت کا فرمانبر دار ہو گا۔ ☆ماں باپ کی نافرمانی کرے گا۔ ☆اپنے احباب سے میل جول رکھے گا اور باپ سے جدائی۔ ☆مسجد میں لوگ چِلّائیں گے۔ ☆گانے باجے کی کثرت ہو گی۔ ☆اگلوں پر لوگ لعنت کریں گے، ان کو بُرا کہیں گے۔[2] ☆ذَلیل لوگ جن کو تَن کا کپڑا، پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں، بڑے بڑے محلّات میں فخر کریں گے۔[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں سنا، قیامت کی کچھ نشانیاں ایسی ہیں جو پوری ہو چکی ہیں جبکہ کچھ نشانیاں ایسی بھی ہیں جو پوری ہونا باقی ہیں۔

(1)نشانی چاند کا پھٹ جانا

ایک نشانی جو پوری ہو چکی ہے، اسے قُرآنِ پاک میں بھی صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، چنانچہ پارہ 27 سُورۂ قَمَر کی پہلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ① ترجَمۂ کنزُالایمان: پاس آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند (پ۲۷، القمر: ۱)

تفسیر **صراطُ الْجِنَان** میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے کہ قیامت کے نزدیک ہونے کی نشانی ظاہر ہو گئی کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے معجزہ سے چاند دو ٹکڑے ہو کر پھٹ گیا۔ چاند کا دو ٹکڑے ہونا جس کا اس آیت میں بیان ہے، یہ نبیِ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روشن معجزات میں سے ہے۔ (خازن، القمر، تحت الآیۃ: ۱، ۲۱۶/۴)

---

1 ...ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء في علامة ...إلخ، ۸۹/۴، حدیث: ۲۲۱۷

2 ...ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی علامة ...إلخ، ۹۰/۴، حدیث: ۲۲۱۸

3 ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان ...إلخ، ص ۳۳، حدیث: ۹۳ ملتقطا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ چاند کا پھٹ جانا یہ قیامت کی علامت تھی، جبکہ کفار کے تقاضے پر تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بطورِ معجزہ چاند کو پھاڑ کر اس کے دو ٹکڑے فرمادیئے تھے۔

(2)لونڈی اپنے مالک کو جنے گی

ہم نے قِیامت کی ایک نشانی یہ بھی سُنی کہ **لونڈی مالک کو جنے گی۔** علمائے کرام نے اس فرمانِ مصطفےٰ کی مختلف وضاحتیں بیان کی ہیں۔ ہمارے معاشرے کے ماحول کے مطابق جو وضاحت ہے وہ یہ ہے کہ لوگ اپنی حقیقی ماں کے ساتھ لونڈیوں (ملازمہ/خادمہ) جیسا سلوک کریں گے ،ماں کو لونڈیوں کی طرح رکھیں گے ،ماں کی نافرمانی و حق تلفی کریں گے ،ماں کو تکلیف پہنچائیں گے اور حال یہ ہو جائے گا کہ اولاد اپنی ماں کے ساتھ آقا کی طرح برتاؤ کرے گی۔(مقالاتِ شارحِ بخاری، باب اول ۱/۱۵۶ ملخصًا) چنانچہ

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس فرمانِ عالی کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **(لونڈی مالک کو جنے گی)** یعنی اولاد نافرمان ہو گی، بیٹا ماں سے ایسا سلوک کرے گا جیسے کوئی لونڈی سے (سلوک کرتا ہے) تو (اب مطلب یہی ہوا کہ) گویا ماں اپنے مالک کو جنے گی۔(مرآۃ المناجیح، کتاب الایمان، الفصل الاول، ۱/۲۶)

معاشرے کی حالتِ زار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج اگر ہم اپنے اردگرد نظر دوڑائیں تو یہ حقیقت منہ چڑاتی نظر آئے گی کہ ہمارے معاشرے میں ایک تعداد ہے جو والدین بالخصوص ماں کے ساتھ بہت بُرا سلوک کرتی ہے۔ آج ایک تعداد ہے کہ ماں پر شیر کی طرح دھاڑتی نظر آتی ہے ماں کے

سامنے عُرّاتی نظر آتی ہے، بعض نادان تو مَعَاذَاللہ ماں کو گالیاں دیتے ہیں، اور کچھ بد قسمت تو مارتے پیٹتے بھی ہیں، جیسا کہ آئے روز اخبارات وغیرہ میں خبریں لگتی ہیں۔

ماں قدرت کا انمول تحفہ

حالانکہ "ماں" تو قدرت کا انمول تحفہ (Gift) ہے۔ "ماں" کا مقام قرآن و حدیث میں بَیان ہوا ہے، "ماں" کا فرمانبردار اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول، رَسُولِ مَقبُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے، اگر زندگی بھر بھی ماں کی خدمت کی جائے تب بھی ماں کے احسانات کا بدلہ نہیں چکایا جا سکتا۔ کیونکہ ☆ماں ہی وہ ہستی ہے جو اپنے خُونِ جِگر سے اولاد کو پالتی ہے۔ ☆ماں ہی وہ ہستی ہے جو اپنی اولاد کے آرام کی خاطر اپنا چین سکون قربان کرتی ہے۔ ☆ماں ہی وہ ہستی ہے جو خود تو گرمی برداشت کرتی ہے مگر اولاد کو اس تکلیف سے بچانے کی کوشش کرتی ہے۔ ☆ماں ہی وہ ہستی ہے جو اولاد کی خاطر سردیوں کی ٹھنڈی اور لمبی راتیں جاگ کر گزار دیتی ہے، ☆ماں ہی وہ ہستی ہے جو اپنی خواہشات قربان کر کے اولاد کی خواہشات کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ ☆ماں ہی وہ ہستی ہے جو اپنے منہ کا نوالہ بھی اولاد کے منہ میں دے کر خوش ہوتی ہے اور خود بھوکی سو جاتی ہے۔ ☆ماں ہی وہ ہستی ہے جو اولاد کو گرم و نرم بستر پر لٹا کر خود ٹھنڈے فرش پر لیٹ جاتی ہے۔ ☆ماں ہی وہ ہستی ہے جو شوہر کی وفات کے بعد بھی اولاد کو دربدر بھٹکنے نہیں دیتی۔ ☆ماں ہی وہ ہستی ہے جو قرض کی چکی میں پِس کر بھی اولاد کی فرمائشوں کو پورا کرتی ہے۔ ☆ماں ہی وہ ہستی ہے جو اولاد کی تھوڑی سی تکلیف پر بھی تڑپ جاتی ہے۔ ☆ماں ہی وہ ہستی ہے جو برتن دھو کر لوگوں کے گھروں کی صفائیاں کر کے اپنی اولاد کا پیٹ پالتی نظر آتی ہے۔ ☆ماں ہی وہ ہستی ہے جو گھر گھر کے چکر لگا کر اپنی

اولاد کا سُکھ تلاش کرتی نظر آتی ہے۔☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** معذور اور لاچار اولاد تک کو بھی بے سہارا نہیں چھوڑتی۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** نافرمان اور بدکار اولاد کو بھی اپنے سایۂ شفقت اور ممتا کی ٹھنڈک سے محروم نہیں کرتی۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے** جس کے قدموں تلے جنت ہے۔ اَلْغَرَض! ماں ایک ایسی ہستی ہے جو ہو تو آنگن میں بہار آجاتی ہے اور جو نہ ہو تو تمام تر رونق کے باوجود گھر ویران لگتا ہے۔ لہٰذا ماں کی خدمت کیجئے، ماں کو راضی کیجئے، ماں کو کبھی تکلیف مت پہنچایئے، ماں کو کبھی دکھی مت کیجئے، ماں سے کبھی جھگڑا مت کیجئے، ماں سے کبھی اُونچی آواز میں بات مت کیجئے۔ ماں کی قدر کیجئے۔ اور اگر ماں یا باپ یا ان میں سے ایک بھی ناراض ہے تو فوراً انہیں راضی کیجئے۔

یاد رکھئے! ماں جیسی بھی ہو، ماں ماں ہوتی ہے۔ ماں کے حقوق سے آزاد ہو جانا ممکن ہی نہیں ہے۔

ماں کو کندھوں پر اُٹھائے گرم پتّھروں پر چھ میل.......

ایک صَحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں عَرْض کی: ایک راہ میں ایسے گرم پتّھر تھے کہ اگر گوشت کا ٹکڑا اُن پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا! میں اپنی ماں کو گردن پر سُوار کر کے چھ (6) مِیل (تقریباً 9.656 کلومیٹر) تک لے گیا ہوں، کیا میں ماں کے حُقُوق سے فارِغ ہو گیا ہوں؟ سرکارِ نامدار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں دَرد کے جس قَدَر جھٹکے اُس نے اُٹھائے ہیں، شاید یہ اُن میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔ (معجم صغیر، ۱/ ۹۲، حدیث: ۲۵۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس روایت سے ہمیں یہ درس مل رہا ہے کہ والدین بالخصوص ماں کے ساتھ احسان و بھلائی والا سلوک کیا جائے اور ہمیشہ ان کی اطاعت بھی کی جائے۔ لیکن یاد رہے کہ گناہ کے کاموں میں والدین کی بھی اطاعت نہیں کی جائے گی، مثلاً اگر وہ نماز پڑھنے سے منع

کریں، داڑھی مُنڈوانے کا کہیں وغیرہ تو ان باتوں میں **والدین کی اطاعت نہیں** کی جائے گی۔ کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے: لَا طَاعَةَ لِاَحَدٍ فِی مَعْصِیَةِ اللهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ یعنی اللہ پاک کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں، فرمانبرداری صرف نیک امور میں ہے۔ (بخاری، کتاب اخبار الآحاد، باب ماجاء فی اجازۃ خبر الواحد...الخ، ۴/۴۹۲، حدیث:۷۲۵۷)

گناہ کے علاوہ ہر کام میں ان کی اطاعت کی جائے گی۔ منقول ہے کہ ایک شخص نے عَرض کی، یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! والِدَین کا اپنی اَولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا: **هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ** یعنی وہی تیری جنّت اور تیری دوزخ ہیں۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب بر الوالدین، ۴/۱۸۶، رقم: ۳۶۶۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اپنے ماں باپ کو راضی رکھنا چاہتے ہیں اور یقیناً سبھی چاہتے ہوں گے تو آیئے! ہم ایسی **اچھی صُحبت** اِختیار کریں، جہاں ماں باپ کا ادب واِحترام سکھایا جاتا ہو، جہاں ماں باپ کی تعظیم و توقیر کرنا سکھایا جاتا ہو، جہاں ماں باپ کے سامنے اُف کرنے سے بھی بچنے کی ترغیب دی جاتی ہو۔ اِس پُر فتن دور میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے **اِصلاحِ اُمّت کے جذبے** سے سرشار **نیکی کی دعوت** سے ایسے لاکھوں نوجوانوں کی زندگیوں میں مدنی اِنقلاب برپا ہوا ہے کہ جو اپنے والدین کے لیے تکلیف کا باعث بنے ہوئے تھے، وہ خوش نصیب آج ماں باپ کے لیے راحت کا سامان بن گئے ہیں، ایک تعداد ایسی ہو گی جن کی شرارتوں یا بُری حرکتوں کی وجہ سے ماں باپ کی **نیندیں** اُچاٹ ہو گئی ہوں گی مگر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے اب چین کی نیند نصیب ہوئی ہو گی۔

آیئے! ہم نیک بننے کا عظیم نُسخہ یعنی **مدنی انعامات** کا رسالہ حاصل کریں، **قافلوں کے مُسافر** بن

جائیں، ہمیں پتہ چلے گا کہ ماں باپ کی دُعائیں کس طرح لی جاتی ہیں، **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع اور مدنی مذاکرے** میں نہ صرف خود شرکت کی سعادت حاصل کریں بلکہ اپنے دوست احباب کو بھی شرکت کروائیں، پھر پتہ چلے گا کہ ماں باپ کو کس طرح خوش کر کے ان کے **دِل کی دُعائیں** لی جاسکتی ہیں۔ "**علاقائی دورے**" کے لیے اپنے آپ کو پیش کریں، ہم ہر وقت اپنے آپ کو **نیکی کے کاموں** کے لیے تیار رکھیں اور عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر 12 مَدَنی کاموں میں حِصَّہ لیجئے اور اپنی قَبْر و آخرت کو سَنْوَارِیئے۔

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "صَدائے مدینہ"

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "**صَدائے مدینہ**" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ رِسالہ بنام "**صَدائے مدینہ**" بھی مَنْظرِ عام پر آچکا ہے۔ "**صَدائے مدینہ**" کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے "**صَدائے مدینہ**" کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اور بالخصوص ذمہ داران اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ کے بستے پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

اس رسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے، ☆صدائے مدینہ کیا ہے؟ ☆صدائے مدینہ میں مسلمانوں کے لئے دعا☆صدائے مدینہ کے دنیوی فوائد، ☆صدائے مدینہ کے چند نکات، ☆گلی میں صدائے مدینہ لگانے کا طریقہ، ☆صدائے مدینہ کی مدنی بہاریں وغیرہ۔

☆**اَلْحَمْدُلِلّٰہ "صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے نمازِ تَہَجُّد کی سَعادت مِل سکتی ہے۔ ☆"**صَدائے**

مدینہ "کی بَرَکت سے نَماز کی حِفاظت ہوتی ہے۔☆"**صَدائے مدینہ**"کی بَرَکت سے مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔☆"**صدائے مدینہ**"کی بَرَکت سے"**نیکی کی دعوت**" دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔☆"**صدائے مدینہ**"کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور تشہیر ہوتی ہے۔☆"**صَدائے مدینہ**"لگانے والا بار بار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں اُس کے حق میں بھی قبول ہوں گی۔☆"**صدائے مدینہ**"میں پیدل چلنے کی بَرَکت سے صِحّت بھی اچھی ہو گی۔☆دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو"**صَدائے مدینہ**"لگانا کہتے ہیں اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانا سُنّتِ مُصطفٰے، سُنّتِ داوٗدی (یعنی حضرت سیدنا داوٗد علی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسلام کی سنت) اور سُنّتِ صَحابہ ہے، چنانچہ

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔(طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۲۶۳/۳ مفهوماً) آیئے! بطورِ ترغیب صَدائے مدینہ لگانے کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چنانچہ

صَدائے مدینہ کی بَرَکتیں

ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے مدینے شریف کی حاضری کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور یہ سب صدائے مدینہ کی برکتیں ہیں کہ میں پابندی سے صدائے مدینہ لگاتا ہوں۔

ایک اسلامی بھائی عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دَعْوَتِ اِسْلَامی کے قافِلے کے ساتھ ایک شہر میں گئے، اَذانِ فَجْر کے بعد وہ صدائے مدینہ لگاتے جارہے تھے کہ اچانک ایک گھر سے ایک ماڈرن نوجوان اُن کے ساتھ شامِل ہوا اور اُس نے فَجْر کی نَماز مَسْجِد میں باجَماعَت ادا کی۔ بعد میں اُس نوجوان کے والِد

قافِلے والے عاشِقانِ رسول سے ملنے آئے۔ جو صاحِبِ ثَرْوَت بھی تھے۔ اُنہوں نے آکر بتایا کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے اُن کا نافرمان ماڈرن (Modern) بے نَمازی بیٹا پَنْج وَقْتہ نَماز پڑھنے لگ گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُس ماڈرن نوجوان کے والِد نے اُس شہر میں مَدَنی مَرکَز فَیضانِ مدینہ کے لیے زمین بھی دے دی۔

پڑوسی بَنا مجھ کو جنّت میں اُن کا خُدائے محمد برائے مدینہ
لگا فَجْر میں بھائی گھر گھر پہ جاکر ذَرا دل لگا کر "صدائے مدینہ"

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) نمازیں قضا کرنا!

اے عاشقانِ رسول! ہم **قیامت کی علامات** کے بارے میں سُن رہے تھے۔ معراج پہ جانے والے آقا، غیب بتانے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے **قیامت** کی ایک نشانی یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ لوگ **نمازیں قضا کریں گے**۔ (التذکرۃ باحوال الموتی وامور الاخرۃ، باب اذا فعلت ھذہ الامۃ...الخ، ص۵۹۷)

آج نمازیں قضا کرنے کے مناظر ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں، **افسوس صد افسوس!** آج ہمارے مُعاشرے میں صرف سُستی اور کاہلی کی وجہ سے آئے دِن نمازیں قضا کر دی جاتی ہیں۔ ایک بہت بڑی تعداد ہے جو نمازیں قضا کر دیتی ہے اور انہیں اس کی کوئی پروا بھی نہیں ہوتی۔

بعض لوگ تو ایسے بھی ہیں کہ جب اُن کی ایک یا چند نمازیں رہ جائیں تو ہفتوں ہفتوں بلکہ مہینوں مہینوں تک جان بوجھ کر نماز نہیں پڑھتے اور اگر کوئی نمازوں کی ترغیب دِلائے تو کہتے ہیں "اب اِنْ

شَآءَ اللہ اگلے جمعہ سے دوبارہ نمازیں پڑھنا شُروع کروں گا یا رمضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کروں گا“یوں گویا کسی قِسم کی شرم و جِھجک کے بِغیر بڑی بہادری کے ساتھ مَعَاذَ اللہ اس بات کا اِقرار کِیا جاتا ہے کہ نمازیں تَرْک کرنے کا یہ کبیرہ گُناہ میں جُمُعہ کے دن تک یا رمضانُ المبارک تک مُسلسل جاری رکھوں گا۔یقیناً یہ سب کچھ خوفِ خدا اور شوقِ عِبادت نہ ہونے کا وبال ہے ورنہ جس کے دِل میں اللہ پاک کا خوف اور عِبادت کا ذَوق وشوق ہوتا ہے، وہ ہر حال میں نمازوں کی پابندی کرتا ہے اور اللہ پاک کی نافرمانی سے بچتا ہے۔

یادرکھئے! جان بوجھ کر نَماز قضا کرنا گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔اللہ پاک پارہ 16، سُوْرَۂ مَرْیَم کی آیت نمبر 59 میں اِرشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّاۙ(۵۹) (پ۱۶،مریم:۵۹)

تَرْجَمۂ کنز الایمان: تو اُن کے بعد اُن کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نَمازیں گنوائیں(ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں ”غَیّ“ کا جنگل پائیں گے۔

جہنم کی خوفناک وادی کا ہولناک کُنواں!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ آیتِ مُبارَکہ میں ”غَیّ“ کا تَذکِرہ ہے اور اِس سے مُراد جَہَنَّم کی ایک وادی ہے۔صَدْرُ الشَّرِیْعَہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد اَمجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”غَیّ“ جَہَنَّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زِیادہ ہے، اِس میں ایک کُنواں ہے جس کا نام ”ھَبْ ھَبْ“ ہے، جب جَہَنَّم کی آگ بُجھنے پر آتی ہے، اللہ پاک اس کُنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ(یعنی جہنم کی آگ) بدَسْتور بھڑکنے لگتی ہے(اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے:)

﴿كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا﴾ (پ۱۵، بنی اسرآئیل:۹۷) (ترجمۂ کنزالایمان: جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اُسے اور بھڑکا دیں گے۔) یہ کُنواں بے نمازیوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سُود خوروں اور ماں باپ کو اِیذا (یعنی تکلیف) دینے والوں کے لیے ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۴۳۴، حصہ سوم) جبکہ حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سُوْرَۃُ الْمَاعُون کی آیت نمبر 5 کے تحت فرماتے ہیں: نماز سے بھولنے کی چند صورتیں ہیں: کبھی نہ پڑھنا، پابندی سے نہ پڑھنا، صحیح وقت پر نہ پڑھنا، نماز صحیح طریقے سے ادا نہ کرنا، شوق سے نہ پڑھنا، سمجھ بوجھ کر ادا نہ کرنا، کَسَل و سُستی، بے پرواہی سے پڑھنا۔ (نورُ العرفان ص۹۵۸)

نماز کی برکات

اے عاشقانِ رسول! ہم قیامت کی علامات کے بارے میں سُن رہے ہیں۔ ہم نے سنا کہ **نمازیں قضا کرنا** بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ آیئے! ہاتھوں ہاتھ نیّت کیجئے اور زور سے اِظہار کیجئے کہ آج کے بعد میری کوئی **نماز قضا نہیں ہو گی،** اِنْ شَآءَ اللہ۔

پیارے اسلامی بھائیو! نماز ایک بہُت ہی عَظِیم عِبادَت ہے، نماز جنَّت میں لے جانے والا عمل ہے، نَماز مومن کے لئے بہترین عمل ہے، نماز نُور ہے، خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ دو رَکعتیں ادا کرنے والے کے لئے جنَّت واجِب ہو جاتی ہے، دو رَکعت نماز دُنیا و مَافِیْھَا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس) سے بہتر ہے، نماز **اللہ** پاک کا پسندیدہ عمل ہے، نَماز میں ہر سجدے کے عِوَض ایک نیکی لکھی جاتی، ایک گُناہ مِٹایا جاتا اور ایک دَرَجہ بُلند کیا جاتا ہے، نَمازی بروزِ قِیامت سَلامتی کے ساتھ جنَّت میں داخل کیا جائے گا، نَماز سے گُناہ جھڑتے ہیں، نَماز گُناہوں کے مَیل کچیل کو دھو دیتی ہے، ایک نَماز پچھلی نَماز کے دوران ہونے والے گناہوں کو دھو ڈالتی ہے، نمازی خَیر میں رات گُزارتا ہے، نَماز بُرائیوں کو مِٹا دیتی ہے، نَمازی جنَّت میں

داخِل ہو گا، نَمازی کے لئے مَعْصوم فِرِشتے اللہ پاک کی بارگاہ میں مَغْفِرت کی سِفارش کرتے ہیں، نمازی، اللہ پاک کی اَمان یعنی حِفَاظَت میں رہتا ہے، نَماز، نَمازی کے لئے دُعائے حِفَاظَت کرتی ہے، نَمازی کامل مومن ہے، نَمازی کو پُورا پُورا بدلہ دیا جائے گا، نماز، شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔

جنّت تمہیں دِلائے گی اے بھائیو! نماز ۔۔۔ دیدارِ حَق دِکھائے گی اے بھائیو! نماز
خالق سے بَخْشوائے گی اے بھائیو! نماز ۔۔۔ دربارِ مُصْطَفٰے میں تمہیں لے کے جائے گی
سب کچھ تمہیں پہنائے گی اے بھائیو! نَماز ۔۔۔ عزّت کے ساتھ نُوری لِباس اچّھے زیورات
آرام سے سُلائے گی اے بھائیو! نماز ۔۔۔ جنَّت میں نَرْم نَرْم بچھونوں کے تَخْت پر
رُتْبہ بہت بڑھائے گی اے بھائیو! نماز ۔۔۔ خِدْمَت تمہاری کریں گی حُوریں اَدَب کے ساتھ
میوے تمہیں کِھلائے گی اے بھائیو! نماز ۔۔۔ کوثر کے سَلْسَبِیْل کے شربَت پِلائے گی
خُوشبو میں جب بَسائے گی اے بھائیو! نماز ۔۔۔ سب عِطْر و پُھول ہوں گے نِچھاور پسینے پر
ٹھنڈی ہوا چلائے گی اے بھائیو! نماز ۔۔۔ رَحْمت کے شامیانوں میں خُوشبو کے ساتھ ساتھ
سب کچھ تُمہیں دِکھائے گی اے بھائیو! نماز ۔۔۔ باغِ بہشت روضۂ رِضْواں بہارِ خُلد
سب کچھ تمہیں دِلائے گی اے بھائیو! نماز ۔۔۔ پڑھتے رہو نماز کہ دونوں جہان میں
سب سے تمہیں بچائے گی اے بھائیو! نماز ۔۔۔ فاقے سے مُفْلسی سے جہنّم کی آگ سے
محشر میں کام آئے گی اے بھائیو! نماز ۔۔۔ پڑھ کر نماز ساتھ لو سامانِ آخرت
اللہ سے مِلائے گی اے بھائیو! نماز ۔۔۔ بات اعظمیؔ کی مانو نہ چھوڑو کبھی نماز

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کچھ علاماتِ قیامت اور ہمارا معاشرہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم قیامت کی علامات کے بارے میں سُن رہے ہیں، حضرت **حُذَیفہ بن یَمان** رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، **غیب کا علم جاننے والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **قُربِ قِیامَت کی علامات میں سے یہ کام ہیں۔** (۱) لوگ قطعِ رحمی کریں گے۔ (۲) گناہوں کی کثرت ہوگی۔ (۳) قُرآنِ مجید کو (سونے چاندی سے) مُزیَّن کیا جائے گا۔ (۴) مرد عورتوں کی اور (۵) عورتیں مردوں کی مُشابہَت اختیار کریں گی۔ (۶) آدمی اپنے والد کی نافرمانی کرے گا اور دوست واحباب سے بھلائی کرے گا۔ (۷) گانے والیوں اور (۸) آلاتِ مَوسیقی کا رِواج عام ہو جائے گا۔ تو اُس وَقْت سُرخ آندھی، زمین میں دَھنس جانے، شکلیں تبدیل ہونے اور دوسرے عذابوں کے آنے سے ڈرتے رہنا۔ (حلیۃ الاولیاء، ۳/ ۴۱۰، رقم ۴۴۴۸ ملتقطاً)

اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! ان میں سے کون سا ایسا کام ہے جو آج ہمارے زمانے میں عام نہیں ہے، **قطعِ رحمی کرنا** (یعنی رشتہ داروں سے تعلق توڑ دینا) قیامت کی علامات میں سے بتایا گیا ہے، آج گھروں اور خاندانوں میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے ہوتے ہیں اور پھر یہی جھگڑے بڑھ کر قطعِ رحمی (یعنی رشتہ داروں سے تعلق توڑ دینے) کی صُورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اور خاندان کے افراد کئی کئی سالوں تک ایک دوسرے کا منہ بھی نہیں دیکھتے۔ **گُناہوں کی کثرت** کو بھی قیامت کی علامات میں سے بیان کیا گیا ہے، آج ہم اپنے معاشرے میں دیکھیں تو ہمیں اندازہ ہو گا کہ وہ کون سا گناہ ہے جو ہمارے معاشرے میں نہیں پایا جارہا۔ تنہائی ہو یا محفل، گھر ہو یا بازار، شہر میں ہوں یا گاؤں میں ہر جگہ گناہوں کی بھرمار ہے۔ بلکہ اب تو گناہوں کی ایسی زیادتی ہے کہ خود کو گناہوں سے بچانا مشکل ترین کام ہو گیا ہے۔ **قُرآنِ پاک کو مُزیّن و آراستہ کیا جانا** بھی قیامت کی علامتوں میں سے بیان ہوا ہے، آج قُرآنِ پاک کے غلاف کو، اس کے رحل کو، اس کی بائینڈنگ (یعنی اُوپری جِلد) اور اوراق کو تو بہت سجایا جاتا ہے مگر

اپنے کردار کو قرآنی اخلاق سے آراستہ کرنے والے کم ہوتے جا رہے ہیں، آج قُرآنِ پاک جہاں رکھا جائے اس جگہ کی بھی سجاوٹ کا خیال رکھا جاتا ہے لیکن دل، دماغ، فکر اور سوچ بھی قرآنِ پاک کی تعلیمات سے سج جائے اس کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا۔ **مردوں کا عورتوں اور عورتوں کا مردوں کی مشابہت کرنا بھی قیامت کی نشانی ہے،** غور کیجئے! آج کون سا ایسا شعبہ اور کون سا ایسا کام ہے جس میں عورتیں مردوں کی اور مرد عورتوں کی نقالی نہیں کر رہے۔ افسوس! آج تو جس کام میں عورتوں کی زیادہ تعداد شریک ہو، اسے ہی ترقّی کی علامت سمجھا جانے لگا ہے۔ بال کٹوانے، کپڑے پہننے، بازاروں میں گھومنے، گاڑیاں چلانے، خَرِید و فَروخت کے شُعبہ جات، کھیلوں کے میدان، اَلْغَرَض! کون سی ایسی جگہ ہے جہاں عورتیں مردوں کی نقل کرتی ہوئی نظر نہیں آتیں، اسی طرح آج مردوں میں دیکھیں تو کنگن پہننے، عورتوں کی طرح لمبے بال رکھنے، عورتوں کی طرح ناک اور کانوں میں زیورات پہننے، سر پر ہئیر بینڈ (Hair Band) لگانے، ہاتھوں اور پاؤں کو مہندی سے رنگنے سمیت اور کئی کاموں کا رواج بھی بڑھتا دکھائی دیتا ہے، حالانکہ ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے **قیامت کی علامات** میں شمار کیا ہے اور اس سے منع بھی فرمایا ہے۔ اِسی طرح قِیامَت کی ایک نشانی یہ بھی بیان کی گئی کہ **آدمی اپنے والد کی نافرمانی اور دوست احباب سے بھلائی کرے گا،** اس کے نظارے بھی ہر سُو عام ہیں، بعض لوگوں کا رویّہ اپنے سگے باپ سے بہت سخت ہوتا ہے مگر اپنے دوستوں کے آگے بچھے چلے جاتے ہیں، بعض لوگوں کو اپنے سگے والد سے حُسنِ سلوک (یعنی اچھا سلوک کرنے) کی توفیق نہیں ملتی، مگر اپنے دوستوں کے ساتھ آئے دن پارٹیاں اور دعوتیں چل رہی ہوتی ہیں، بعض لوگ اپنے والد کی اتنی نہیں مانتے جتنی اپنے دوستوں کی مانتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ایسے نظارے بھی دیکھنے میں آتے ہیں جب والد اپنی اولاد کے دوستوں سے کہہ رہے ہوتے ہیں کہ آپ ہی میرے بیٹے کو سمجھائیں، آپ ہی میرے بیٹے کو بتائیں!

میری تو وہ سنتا نہیں ہے۔ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی بیان کیا گیا کہ **گانے والیوں اور آلاتِ موسیقی کی کثرت ہوگی**، اس بارے میں بھی معاشرے کی صورتحال ہمارے سامنے ہے۔ میوزک اور گانے باجے کا سیلاب مسلمانوں کو بہائے لے جارہا ہے، پہلے تو سنیما گھروں کی شکل میں مخصوص جگہیں ہوتی تھیں جہاں مَعَاذَ اللہ گانے، فلمیں اور میوزک کا سلسلہ ہوتا تھا۔ مگر اب تو ہر جگہ گانے اور میوزک کی بھرمار ہے۔ موبائل میں گانے اور میوزک، ٹی وی میں گانے اور میوزک، بازاروں میں گانے اور میوزک، ہوٹلوں میں گانے اور میوزک، کھلونوں میں گانے اور میوزک، بچوں کے جوتوں میں گانے اور میوزک، گھروں میں گانے اور میوزک، سکولز میں گانے اور میوزک، کالجز میں گانے اور میوزک، بسوں میں گانے اور میوزک، کاروں میں گانے اور میوزک، جہازوں میں گانے اور میوزک، ٹرینوں میں گانے اور میوزک! اَلْغَرَض! کون سی ایسی جگہ ہے جہاں گانے اور میوزک کا سلسلہ نہیں ہے۔ بلکہ اب تو مَعَاذَ اللہ نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ مسجدوں میں موبائلز کی دھنیں بجتی ہیں بیل (Bell) آتی ہے تو مسجد میں بھی گانے اور میوزک کی آوازیں گونجنے لگتی ہیں۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کی تیاری کیجئے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم نے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں سنا۔ یقیناً ہمارا ایمان ہے کہ قیامت نے ایک نہ ایک دن ضرور آنا ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے اعمال اور احوال میں ایسی تبدیلی لائیں جو ہمیں قیامت کی ہولناکیوں سے بچاسکے۔

حضرتِ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اِرْشاد فرماتے ہیں: جو دُنیا میں رہ کر قِیامَت کے بارے میں زیادہ غور و فِکر کرے گا، وہ اُن ہولناکیوں سے زِیادَہ مَحفوظ رہے گا۔ بے شک اللہ کریم بندے پر دو خوف جمع نہیں فرماتا، لٰہذا جو دُنیا میں اِن ہولناکیوں کا خوف رکھے گا وہ آخرت میں اِن سے مَحفُوظ رہے گا اور خوف سے مُراد عَورتوں کی طرح رونا دھونا نہیں کہ آنکھیں آنسو بہائیں اور سُنتے وقت دِل نَرم ہو جائے، پھر تُم اُسے بُھول کر اپنے کھیل کُود میں مشغول ہو جاؤ۔ اِس حالَت کو خوف سے کوئی تَعلُّق نہیں، بلکہ جو شَخْص جِس چیز کا خوف رکھتا ہے اُس سے بھاگتا ہے اور جس چیز کی اُمید رکھتا ہے اس کو طَلَب کرتا ہے۔ لٰہذا تُمہیں وُہی خوف نَجات دے گا جو اللہ کریم کی نافرمانی سے روکے اور اُس کی عِبادت و فرمانبرداری پر اُبھارے۔ (احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت۔۔۔الخ، ۲۸۶/۵۔۲۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس سوشل میڈیا (دعوتِ اسلامی) کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! میڈیا کے اس دور میں ٹیکنالوجی اپنے عروج کو چُھو رہی ہے۔ خاص طور پر انٹرنیٹ کی ایجاد کے بعد سوشل میڈیا (Social Media) کے ذریعے دُنیا بھر میں کہیں بھی روابط کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ فیس بک (Facebook)، انسٹاگرام (Instragram)، واٹس ایپ (Whatsapp)، ٹوئٹر (Twitter) اور اس طرح کی دیگر ویب سائٹس (Websites) نے دنیا بھر میں اپنے کروڑوں صارفین بنائے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق اس وقت صرف پاکستان میں کم و بیش 50 ملین (یعنی پانچ کروڑ) سے زیادہ سوشل میڈیا اکاؤنٹس موجود ہیں۔ ان افراد تک قرآن و سنت کا پیغام پہنچانے کے لیے دعوتِ اسلامی نے ایک مجلس بنام **"مجلس سوشل میڈیا"** قائم کی ہے۔ عاشقانِ رسول کی

مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت **"مجلس سوشل میڈیا"** اس وقت جن ویب سائٹس پر کام کر رہی ہے، ان میں یوٹیوب (YouTube)، فیس بک، ٹوئٹر، انسٹا گرام، ٹیلی گرام (Telegram) اور واٹس ایپ (Whatsapp) شامل ہیں۔

فیس بک (Facebook) پر **10 پیجز** (Pages) پر کام کیا جارہا ہے، جن میں دعوتِ اسلامی، مولانا الیاس قادری، مولانا عبید رضا، حاجی عمران عطاری، حاجی شاہد عطاری، دارالافتاء اہلسنت، مدنی نیوز، مدنی چینل، مدنی چینل لائیو اور 30 سیکنڈ اَور لیس (**Thirty seconds or less**) شامل ہیں، جن سب پر ملنے والے لائیک کی کل تعداد کروڑوں میں ہے۔

یوٹیوب (YouTube) پر بھی **10 چینلز** پر کام جاری ہے۔ جن میں مدنی چینل (Madani Channel)، مولانا الیاس قادری (Maulana Ilyas Qadri)، اسلام فور کڈز (Islam for kids)، مولانا عبید رضا عطاری (Maulana Ubaid Raza Attari)، مولانا عمران عطاری (Maulana Imran Attari)، عبدالحبیب عطاری (AbdulHabibAttari)، مدنی چینل اردو لائیو (Madani Channel Urdu Live)، مدنی چینل انگلش (Madani Channel English)، مدنی چینل انگلش لائیو (Madani Channel English Live) اور نعت پروڈکشن (Naat Production) شامل ہیں۔ ان تمام پیجز کے صارفین (Subscribers) کی تعداد مل کر تقریباً 1.7 ملین تک پہنچتی ہے۔

اگر آپ بھی سوشل میڈیا یوزر ہیں تو ان پیجز (Pages) اور چینلز (Channels) کو لائیک (Like) اور سبسکرائب (Subscribe) کیجئے، ان کا کونٹینٹ (Content) خوب شیئر کیجئے اور قرآن و سنت کے پیغام کو دنیا بھر میں پہنچانے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے ہر شعبے کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔(مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۵۵حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے لباس پہننے کے متعلق مَدَنی پھول سنئے۔

فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: ☆جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے۔(مُعْجَم اَوْسَط، ۵۹/۲ حدیث ۲۵۰۴) مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔(مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۶۸) ☆جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ۱۸۱/۵ ،حدیث ۶۲۸۵) ☆جو باوُجُودِ قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔(ابوداؤد ۳۲۶/۴

حدیث: ۴۷۷۸) ☆خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارَک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس لِلشَّیْخ عبدالْحَقّ الدّھلَوی ص ۳۶) ☆لباس حلال کمائی سے ہو جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نَماز قَبول نہیں ہوتی (اَیضاً ص ۴۱) ☆ پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مَثَلًا جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں (اَیضاً ۴۳) ☆اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے بر عکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "بہارِ شریعت" جلد 3 صَفْحَہ 409 پر ہے: سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالِشت ہو۔ (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۵۷۹) ☆سنت یہ ہے کہ مرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے۔ (مراٰۃالمناجیح، ۶/ ۹۴) مرد مردانہ اور عورت زنانہ ہی لباس پہنے چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔ ☆ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب، "بہارِ شریعت" جلد اوّل صَفْحَہ 481 پر ہے: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک "عورَت" ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخِل نہیں اور گھٹنے داخِل ہیں۔ ☆ تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے اور تکبُّر ہے یا نہیں اِس کی شَناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبُّر آگیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہت بُری صِفَت ہے۔ (بہارِ شریعت ۳/ ۴۰۹، رَدُّ الْمُحتار ۹ / ۵۷۹) رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جنت میں وہ نہ جاوے گا جس کے دل میں ذرّہ برابر غرور ہو تو ایک شخص نے عرض کیا کہ کوئی شخص چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے

ہوں، اس کا جوتا اچھا ہو؟ فرمایا کہ اللہ پاک جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے، جبکہ غرور حق کو جھٹلانا لوگوں کو ذلیل سمجھنا ہے۔ (مسلم، کتاب الأیمان، باب تحریم الکبر و بیانہ، ص ٦٠، حدیث: ١٤٧)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** قیمۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمائیے سُنّتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو

(وسائل بخشش مرمم، ص٦٦٩)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم (یعنی آپس میں) ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۹۵/۳، حدیث: ۲۹۵۱)

کعبے کے بدرُ الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج صَفَرُ الْمُظَفَّر کی پچیسویں (25ویں) شب ہے اور پچیس (25) صَفَرُ الْمُظَفَّر کو دُنیا بھر میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدّدِ دین وملت، باعثِ خیر وبرکت، امامِ عشق ومحبت **امام احمد رضا خان** رَحۡمَةُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کا **عُرس** منایا جاتا ہے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اس بابرکت موقع پر باقاعدہ **اجتماعِ یومِ رضا** کا اِنعقاد کیا جاتا ہے، جس میں **قرآن**

1... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

خوانی، نعت خوانی اور سیرتِ اعلیٰ حضرت پر بیانات وغیرہ کا شیڈول ہوتا ہے، اس سال چونکہ یہ **اجتماع یومِ رضا** شبِ جمعہ کو ہے اور دعوتِ اسلامی کا **ہفتہ وار اجتماع** اکثر شہروں میں شبِ جمعہ (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) کو ہی ہوتا ہے، اس لیے اس بار ملک بھر میں **اجتماع یومِ رضا اور ہفتہ وار اجتماع** ایک ساتھ ہی ہو رہے ہیں۔

آیئے! سب سے پہلے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی سیرت کی کچھ مختصر جھلکیاں سنتے ہیں، چنانچہ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ** کی ولادتِ باسعادت 10 شَوَّالُ الْمُکَرَّم ہفتے کے دن ہوئی ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ** نے تقریباً 4 سال کی عمر میں **ناظرہ قرآنِ پاک** ختم کر لیا اور اسی عمر میں فصیح (یعنی خالص) عربی زبان میں گفتگو فرمائی۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ** نے تقریباً 6 سال کی عمر میں پہلا بیان فرمایا ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ** نے 13 سال 10 ماہ اور 4 دن کی عمر میں علومِ درسیہ سے فراغت پائی، دستارِ فضیلت ہوئی، اسی دن فتویٰ لکھنے کا باقاعدہ آغاز فرمایا اور درس و تدریس کا بھی آغاز فرمایا۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ** کی تقریباً 19 سال کی عمر میں سنّتِ نکاح ادا ہوئی اور ازدواجی زندگی کی ابتدا ہوئی ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کو** تقریباً 23 سال کی عمر میں پہلی بار اور تقریباً **51 سال** کی عمر میں دُوسری بار زیارتِ **حرمین شریفین** کا شرف حاصل ہوا۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ** نے تقریباً 68 سال کی عمر میں آخری وصیتیں لکھوائیں اور بالآخر علم و فن کا یہ عظیم آفتاب 25 صفر المظفر 1340ھ، 28 اکتوبر 1921ء کو جمعۃ المبارک کے دن ٹھیک اذانِ جمعہ کے وَقْت تقریباً 68 سال کی عمر میں غروب ہو گیا۔ (ماخوذ از حیاتِ اعلیٰ حضرت، جہانِ رضا، سوانحِ امام احمد رضا، تجلیاتِ امام احمد رضا، تذکرہ امام احمد رضا)

اللہ کریم کی ان پر کروڑوں رحمتیں نازل ہوں، اللہ پاک ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت فرمائے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے وقت کے بہت بڑے عاشقِ رسول تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پوری زندگی عشقِ رسول میں گزری ہے۔ آپ گفتگو فرماتے تو الفاظ کی صورت میں عشقِ رسول کے جام پلاتے، آپ قلم اُٹھاتے تو تحریر کی صورت میں عشقِ رسول کو فروغ دیتے نظر آتے، گویا کہ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ عشقِ رسول کے جام پینے اور پلانے میں صرف ہوا ہے۔ آپ کی شاعری آپ کے عشقِ رسول کا صحیح پتہ دیتی ہے۔

یوں تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت سی **خصوصیات** کے مالک تھے، مگر خاص بات یہ ہے کہ آپ کے کئی اشعار قرآنِ پاک کے تفسیری معنیٰ اور احادیث کی طرف اشارہ کرتے ہیں، گویا قرآن وحدیث میں جو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بیان ہوئی ہے، وہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کئی اشعار سے پتہ چلتی ہے۔ جیسے ایک جگہ فرماتے ہیں:

مومن ہوں مومنوں پہ رؤفٌ رحیم ہو سائل ہوں سائلوں کو خوشی لَاتَنْھَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۲)

اس میں قرآنِ پاک کی اس آیتِ کریمہ کی طرف اشارہ ہے:

وَ اَمَّا السَّآىِٕلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور منگتا کو نہ جھڑکو۔

(پ۳۰، الضحی:۱۰)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

مجرم بُلائے آئے ہیں جَآءُوْكَ ہے گواہ پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۵)

اس شعر میں قرآنِ پاک کی اس آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾

(پ۵، النساء: ۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اِسی طرح سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

رَبّ ہے مُعْطِی، یہ ہیں قاسم   رِزْق اُس کا ہے، کِھلاتے یہ ہیں

(الاستمداد، ص۶)

اس میں اس حدیثِ پاک کی طرف اشارہ ہے جس میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ الْمُعْطِی یعنی دینے والا اللہ ہے اور بانٹنے والا میں۔(بخاری، کتاب الاعتصام، باب قول النبی لاتزال طائفة، ۴/۵۱۱، حدیث: ۷۳۱۱)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا کلام قرآن و حدیث کا آئینہ دار ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی لکھی ہوئی ایک ایک نعت فنِ شاعری میں بھی درجۂ کمال پر ہے اور عشقِ رسول کی نئی نئی جہتوں سے بھی آگاہ کرتی ہے۔ جس طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے جسم کا رُواں رُواں سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت سے لبریز تھا، اسی طرح آپ کی نعتیہ شاعری کا ہر ہر لفظ بھی عشقِ رسول میں ڈُوبا ہوا نظر آتا ہے۔ آپ کا عشقِ رسول اس درجۂ کمال پر تھا کہ آج سو سال گزرنے کے باوجود بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے لکھے ہوئے

اشعار جہاں پڑھے جائیں سننے والے اپنے دلوں میں عشقِ رسول کی تڑپ کو مزید بڑھتا ہوا محسوس کرتے ہیں۔ ان کے دل جھوم اٹھتے ہیں اور بِلا اختیار زبان سے سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ کی صدائیں نکلتی نظر آتی ہیں۔ آج کے بیان کا موضوع بھی **"اعلیٰ حضرت کی شاعری اور عشقِ رسول"** ہے۔ اللہ کرے کہ ہم پورا بیان توجہ کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کرلیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے پہلے ایک حکایت سنتے ہیں:

مالداروں کی چاپلوسی کیوں کروں؟

ایک مرتبہ رِیاست نان پارہ (ضِلع بہرائچ یو پی ہند) کے نواب کی مَدح میں شاعروں نے قصیدے لکھے۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ماہر اور عظیم شعرا شاعروں میں سے تھے، لہٰذا آپ سے بھی کچھ لوگوں نے گزارِش کی کہ نواب صاحب کی تعریف میں کوئی قصیدہ لکھ دیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نواب صاحب کی تعریف میں کوئی قصیدہ تو نہ لکھا البتہ اس گزارش کے جواب میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں آپ نے ایک نعت شریف کہی جس کا مَطْلَع یعنی پہلا شعر یوں ہے:

وہ کمالِ حُسنِ حُضُور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۷)

یعنی سرکارِ دوعالم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال کا کمال یہ ہے کہ اس میں کسی قسم کی کمی ہونا تو دُور کی بات ہے کسی کمی کا گمان بھی نہیں کیا جاسکتا۔

دوسرے مصرعے کا مطلب ہے کہ عموماً پھول کے ساتھ کانٹا بھی ہوتا ہے، شمع کے ساتھ دھواں بھی ہوتا ہے، لیکن آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام باغِ رسالت کے ایسے پھول ہیں جس میں کوئی کانٹا نہیں ہے اور آپ ایسی شمع ہیں جس میں کوئی دھواں نہیں ہے۔

اس کلام کے مَقْطَع یعنی آخری شعر میں ریاست نان پارہ کے نواب صاحب کی تعریف میں قصیدہ نہ لکھنے کی نفیس اور عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی وجہ اس طرح بیان فرمائی کہ

کروں مدحِ اہلِ دُوَل رضا پڑے اس بلا میں مِری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مِرا دین پارۂ ناں نہیں
(حدائقِ بخشش، ص۱۰۹)

یعنی اے رضا کیا میں دولت مندوں، دنیا کے نوابوں اور حکمرانوں کی تعریف و خوشامد کروں؟ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ مالداروں کی خوشامد کرنا ایک بلا (مصیبت) ہے اور اس بلا میں مری بلا ہی پڑے۔ (یعنی مجھ سے تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا) جبکہ دوسرے مِصرَع میں فرماتے ہیں کہ میں تو اپنے رسولِ کریم، محبوبِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَربارِ دُربار کا بھکاری ہوں، میرا دِین "روٹی کا ٹکڑا" نہیں کہ جدھر "مال" دیکھا اُدھر لُڑھک گئے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۱۳۰ ماخوذاً) اللہ پاک ہمیں بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جیسی خودداری نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوشامد سے بچیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا! اللہ والے دنیا

والوں کی خُوشامد و چاپلوسی نہیں کرتے، کیونکہ دولت مندوں کی خُوشامد تو وہ کرے، جسے دُنیا کی ذلیل دَولت پانے کا لالَچ ہو، جبکہ اللہ والے تو قَناعت کی قیمتی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں، اللہ والوں کی نظر دولتمندوں کے فانی مال پر نہیں بلکہ اللہ والوں کو رَحمتِ الٰہی پر بھروسا ہوتا ہے، اللہ والوں کے دل محبتِ الٰہی اور محبتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سرشار ہوا کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! مالداروں کی چاپلوسی کرنا، ان کی خوشامد کرنا شرعاً سخت ممنوع اور دِین کے لئے نقصان دہ ہے۔ آیئے خوشامد کی مذمت سے متعلق 2 احادیث سنتے ہیں:

(1) **ارشاد فرمایا:** جب کسی نے قرآن پڑھا اور تَفَقُّہ فِی الدّین حاصِل کیا (یعنی عالم بنا) پھر بادشاہ کے دروازے پر اُس کی چاپلُوسی کی اور (اُس کے) مال کے لالچ میں آیا تو وہ بادشاہ کے گناہوں کے برابر دوزخ کی آگ میں گھُسا۔ (مسندالفردوس، ۱/۲۸۹، حدیث: ۱۱۳۴)

(2) **ارشاد فرمایا:** لَیْسَ مِنْ خُلُقِ الْمُؤْمِنِ التَّمَلُّقُ یعنی مسلمان خوشامدی نہیں ہوتا۔ (شعب الایمان، باب في حفظ اللسان، ۴/۲۲۴، حدیث: ۴۸۶۳)

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا کہ امیروں سے ایسا تعلق رکھنا جس میں دِین اور خُودداری پر سمجھوتہ کرنا پڑے یہ اچھا نہیں ہے۔ البتہ نیکی کی دعوت دینے کے لیے ان کے پاس ضرور جانا چاہیے۔ اللہ پاک اخلاص کے ساتھ دِین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عشق اور مَحَبَّت کسے کہتے ہیں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شاعری اور ان کے

عشقِ رسول سے متعلق سن رہے تھے۔ عشق کہتے کسے ہیں؟ محبت ہوتی کیا ہے، حُجَّةُ الاسلام حضرتِ امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه مَحَبَّت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: طبیعت کا کسی لذیذ شے کی طرف مائل ہو جانا "مَحَبَّت" کہلاتا ہے۔ اور جب یہ میلان قوی اور پختہ (یعنی بہت مضبوط اور شدید) ہو جائے تو اسے "عشق" کہتے ہیں۔ (احياء العلوم، كتاب المحبة والشوق...الخ، بيان حقيقة المحبة...الخ، ٦/٥)

عشقِ رسول کیا ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے فرمان کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی پسندیدہ چیز کی طرف تَعَلُّق قائم ہو جانا مَحَبَّت کہلاتا ہے اور جب وہی تعلق شدت اختیار کر جائے تو اسے عشق کہتے ہیں۔

عشقِ رسول کے تقاضے

مسلمان اگرچہ بے عمل ہی کیوں نہ ہو، لیکن اُس کو اللہ و رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے محبت ضرور ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہئے۔ آیئے! سنتے ہیں کہ عشق و محبت کے تقاضے اور اس کی علامات کیا ہیں؟ چنانچہ علمائے کرام فرماتے ہیں: اللہ پاک اور اس کے رسول، بی بی آمنہ کے پھول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت و عشق کا تقاضا و علامت یہ ہے کہ ان کی **اطاعت و فرمانبرداری** والے کام کئے جائیں۔

حضرتِ سہل بن عبدُ اللہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: اللہ کریم سے مَحَبَّت کی علامت قرآن سے مَحَبَّت کرنا ہے اور قرآن سے مَحَبَّت کی علامت نبیِّ ذیشان، رسولِ رحمٰن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کرنا ہے اور سَرورِ دوجہاں، مکینِ لامکاں صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامت ان کی سنت سے مَحَبَّت کرنا ہے اور ان سب سے مَحَبَّت کی علامت یہ ہے کہ آخرت سے مَحَبَّت کی جائے اور آخرت سے مَحَبَّت کی

علامت یہ ہے کہ ضرورت کے علاوہ دنیا سے بُغض رکھا جائے۔(تفسیر قرطبي، پ۳، آل عمران، تحت الآیة: ۲، ۳۱/۴ ۷ ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عشقِ رسول کے مزید بھی کئی تقاضے ہیں۔ جیسے ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** اللہ اور اس کے رسول سے محبت کی جائے۔☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ان کا ذکرِ مبارک کثرت سے کیا جائے۔☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ان کے ارشادات کو سُن کر اپنایا جائے اور آگے پھیلایا جائے۔☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ان کے شہر سے بھی محبت کی جائے۔☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ان کی اولاد سے بھی محبت کی جائے۔☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ان کے صحابہ سے بھی محبت کی جائے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ان کی ہر ہر ادا سے محبت کی جائے۔☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ان پر نازل ہونے والی کتاب قرآنِ کریم کی تلاوت کی جائے، اسے سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** اپنی زندگی کو سُنّتوں پر عمل کرتے ہوئے گزارے۔☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ہمیں اپنے آقا و مولا، جنابِ احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت و کردار کو اپنانا چاہیے۔☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ایک بھی نماز قضا نہ کی جائے۔☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** جھوٹ سے بچا جائے۔☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** غیبت اور چغلی سے بچا جائے۔☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ہر اس کام سے بچا جائے جس سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے منع فرمایا ہے۔

سلامِ رضا کی گُونج

اے کاش! کہ ہمیں بھی عشقِ حقیقی میں جینا مرنا نصیب ہو جائے۔ اس میں شک نہیں کہ جب کسی کو کسی سے محبت اور عشق ہو جائے تو عاشق اپنے قلبی جذبات کا اِظہار اور محبوب کی تعریف و توصیف بیان کرنے کے لئے بسا اَوقات اَشعار کا سہارا لیتا ہے، کیونکہ اپنے دِلی جذبات اَشعار کے ذریعے بہت اچھے انداز میں بیان کئے جاسکتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی عشقِ مصطفٰے کے اِظہار کے لئے نعتیہ شاعری کا راستہ بھی اِختیار فرمایا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نعتیہ کلام بنام "**حدائقِ بخشش**" عشقِ رسول سے مالا مال نعتیہ شاعری کا ایک عظیم مجموعہ ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نوکِ قلم سے تحریر کیا گیا ایک ایک شعر شریعت کے عین مُطابق ہے۔

مناظرِ کائنات اور حدائقِ بخشش

اگر ہم غور کریں تو سمجھ آئے گا کہ یہ کائنات حسین مناظر سے بھری ہوئی ہے، ان مناظر اور نظاروں کو ہر کوئی اپنے نقطۂ نظر سے دیکھتا ہے، سائنسدان (Scientist) انہیں اپنی سائنس کی روشنی میں دیکھتا ہے، جغرافیہ دان (Geographer) انہیں اپنے علم کی روشنی میں دیکھتا ہے، کیمسٹری والا انہیں علمِ کیمسٹری کی نگاہ سے دیکھتا ہے جبکہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چونکہ پکے عاشقِ رسول تھے، اس لیے آپ ان تمام مناظر کو عشقِ رسول کی نگاہ سے دیکھتے اور ذہن میں آنے والے خیالات کو نعتیہ شاعری کی صورت میں بیان بھی فرماتے۔ آپ کے نعتیہ کلام **حدائقِ بخشش** میں کئی مناظرِ قدرت کو عشقِ رسول میں ڈوب کر اسی عشقی رنگ میں سمجھایا گیا ہے۔ ان مناظر میں سے ایک سورج بھی ہے۔ یہی سورج ہے جو تمام جہاں کو اپنے نور سے روشن کر رہا ہے، یہی سورج ہے جو ہزاروں سال سے دنیا کو جگمگا رہا ہے مگر اس کا نور کم نہیں ہو رہا۔ یہی سورج ہے جو ہر روز آکر نور کی خیرات بانٹتا ہے۔ یہی

سورج ہے کہ جس کے **طلوع و غروب** ہونے سے دنیا کا نظام چل رہا ہے، اس سورج کو کائنات کے مناظر میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عشق کی کتاب میں اس سورج کی حقیقت کیا ہے، جب سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی جُود و سخاوت کی بات چل رہی تھی تو فرماتے ہیں:

جس کو قُرصِ مہر سمجھا ہے جہاں اے مُنْعِمُو!
اُن کے خوانِ جُود سے ہے ایک نانِ سوختہ

(حدائق بخشش، ص۱۳۶)

یعنی اے تاجدارو! اے بادشاہو! سارا جہاں جسے سورج کی ٹکیا کہتا ہے، لوگ جسے آفتاب کہہ کر پکارتے ہیں، جسے سورج کا نام دیا جاتا ہے۔ یہی سورج اور یہی آفتاب، جانِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستر خوان کی جلی ہوئی روٹی ہے، ذرا سوچو کہ جس کریم آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستر خوان کی جلی ہوئی روٹی سے کائنات کا گزارہ ہو رہا ہے تو ان کے دستر خوان کی وہ روٹیاں جو جلن سے محفوظ ہیں، ان کا کیا حال ہو گا اور جس محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جلی ہوئی روٹی کی طرف دیکھنے سے آنکھیں چُندھیا جاتی ہیں، اس کے اپنے چہرۂ مبارک کے انوار کا عالم کیا ہو گا؟

کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

قدموں میں جبیں کو رہنے دو چہرے کا تصوّر مشکل ہے
جب چاند سے بڑھ کر ایڑی ہے تو رُخسار کا عالَم کیا ہو گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

چاند اور تخیُّلاتِ رضا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اعلیٰ حضرت کی شاعری اور عشقِ رسول سے مُتَعلِّق سُن رہے تھے۔ چاند کا ذکر شعر و شاعری میں جگہ جگہ ملتا ہے۔ محبوب کے حُسن کو، محبوب کی خوبصورتی کو، محبوب کی دلکشی کو اور محبوب کی رنگت کو چاند سے تشبیہ دینا اردو شاعری میں بہت عام ہے۔ مگر جس طرح سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے چاند کو نعتِ محبوب کے لیے استعمال کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آیئے! اس کی چند مثالیں سنتے ہیں:

(1) عموماً شاعر حضرات چاند کے حُسن کی توبات کرتے ہیں مگر اس کے دَھبوں کو نظر انداز کر جاتے ہیں، سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عشق کے رنگ میں بتایا کہ چاند پر دَھبے کیوں ہیں؟ چنانچہ فرماتے ہیں:

برقِ اَنگُشتِ نبی چمکی تھی اُس پر ایک بار
آج تک ہے سِینۂ مہ میں نشانِ سوختہ

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۶)

یعنی سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہاتھ کی نورانی انگلی ایک مرتبہ چمک کر چاند پر پڑی مگر آج تک چاند کے سینے میں جلن کا نشان موجود ہے۔

(2) پھر ایک اور شعر میں چاند کو یہ داغ مٹانے کا طریقہ بھی بتاتے نظر آتے ہیں، چنانچہ **قصیدۂ معراج** میں فرماتے ہیں:

سِتَم کِیا کیسی مَت کٹی تھی قمر! وہ خاک اُن کے رہ گُزر کی
اُٹھا نہ لایا کہ مَلتے مَلتے یہ داغ سب دیکھتا مٹے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۲)

یعنی اے چاند تمہاری عقل کو کیا ہوا کہ اتنا بڑا ستم کر بیٹھے، جب معراج کی رات آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آسمانوں کی سیر کے لیے تشریف لائے تھے تو ان کے رہ گزر کی خاک لے جاتے اور اپنے داغوں پر ملتے رہتے۔ تمہارا اس خاک کو ملنا تھا کہ تمہارے سارے داغ ختم ہو جاتے۔

(3) ایک اور جگہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس چاند کو رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بچپنے کا کھلونا قرار دیتے ہیں۔ جس میں اس حدیثِ پاک کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی علاماتِ نُبُوَّت نے دِینِ اِسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ گہوارے (پنگھوڑے) میں چاند سے باتیں کرتے اور اپنی اُنگلی سے جس طرف اشارہ فرماتے، چاند اُسی طرف جُھک جاتا۔ (جمع الجوامع، ۲۱۲/۳، حدیث: ۸۳۶۱) اسی لیے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

چاند جھک جاتا جدھر اُنگلی اٹھاتے مَہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا
(حدائقِ بخشش، ص۲۴۹)

(4) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

ماہِ مدینہ اپنی تَجَلِّی عطا کرے!
یہ ڈھلتی چاندنی تو پہر دو پہر کی ہے
(حدائقِ بخشش، ص۲۰۲)

یعنی ایک آسمانوں کا چاند ہے اور ایک مدینے کا چاند ہے۔ آسمانوں کا چاند بھی روشنی بکھیرتا ہے

مدینے کا چاند بھی نور کی خیرات بانٹتا ہے، آسمانوں کا چاند جو روشنی دیتا ہے وہ ایک دو پہر تک کے لیے ہوتی ہے جبکہ مدینے کا چاند اگر نور کی جھلک بھی عطا فرمادے تو دنیا و آخرت دونوں روشن ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے ایک اور مقام پر نور کی خیرات لینے کے لیے عرض کرتے ہیں:

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مِرا دِل بھی چمکا دے چمکانے والے

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۸)

چودھویں کا چاند اور طیبہ کا چاند

(5) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ چاند سورج تو آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رُخِ روشن کے سامنے کچھ بھی نہیں، چنانچہ اِرشاد فرماتے ہیں:

خُورشید تھا کِس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۰)

یعنی عین دوپہر کے وقت سورج اپنے عروج پر ہو، پھر رات ہو جائے اور چاند اپنے جوبن پر آجائے، ایسے میں جانِ عالَم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا رُخِ انور پردے سے باہر آئے تو سورج بھی شرما جائے گا، چاند بھی آنکھیں چُرائے گا اور منہ چھپائے گا کیونکہ جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی۔ اس میں اس حدیثِ پاک کی طرف اشارہ بھی ہے کہ حضرت جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو چاندنی رات میں سُرخ (دھاری دار) حُلّہ پہنے ہوئے دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور کو دیکھتا، تو مجھے آپ کا

چہرہ چاند سے بھی زِیادہ خُوبصُورت نظر آتا تھا۔

(ترمذی،کتاب الأدب، باب ماجاء فی الرخصة فی لبس۔۔۔الخ، ۳۷۰/۴،حدیث:۲۸۲۰)

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں:☆صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی نگاہیں حقیقت بین نگاہیں تھیں، (یعنی حقیقت دیکھنے والی تھیں)۔☆کئی وجوہات کی بنا پر نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا چہرہ چاند سے بھی زیادہ حسین ہے۔☆چاند صرف رات میں چمکتا ہے چہرۂ مصطفےٰ دن رات چمکتا ہے۔☆چاند صرف تین رات (آب و تاب سے) چمکتا ہے چہرۂ مصطفےٰ ہمیشہ ہر دن اور ہر رات چمکتا ہے۔☆چاند جسموں پر چمکتا ہے چہرۂ مصطفےٰ جسموں کے ساتھ دلوں پر بھی چمکتا ہے۔☆چاند صرف ابدان (جسموں) کو نور دیتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفےٰ اِیمان کو نور دیتا ہے۔☆چاند گھٹتا ہے پھر بڑھتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفےٰ گھٹنے سے محفوظ ہے۔☆چاند کو گِرہن لگتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفےٰ کبھی نہ گہے۔☆چاند سے عالَمِ اَجسام کا نظام قائم ہے، جبکہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عالَمِ ایمان کا نظام قائم ہے۔ (مرآۃ المناجیح،۸/۶۰ملخصًا)

آسماں کے چاند میں تو پھیکا پھیکا نور ہے　　آگیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے

صبحِ میلادُ النَّبی ہے کیا سُہانا نور ہے　　آگیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے

آنکھ والو آؤ دیکھو ماہِ طیبہ کی ضیا　　آسماں کے چاند میں تو پھیکا پھیکا نور ہے

تُو نہ ہوتا تو نہ ہوتا دو جہاں کا انتظام　　تُو زمیں کا نور ہے تُو آسماں کا نور ہے

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہ کی شاعری اور عشقِ رسول سے متعلق سُن رہے ہیں، عشقِ رسول پر مبنی شاعری سننے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس

سے دل میں محبتِ خدا اور عشقِ مصطفٰے میں اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ اشعار صحیح ہوں اور اشعار لکھنے والا خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰے سے معمور ہونے کے ساتھ دین و شریعت کے ضروری مسائل سے بھی واقف ہو۔ اَمیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس بات کی رہنمائی کرتے ہوئے اپنی مایۂ ناز تالیف **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** میں لکھتے ہیں: سرکارِ اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ارشاداتِ عالِیَّہ کا خُلاصہ ہے کہ جاہِل نعت گو شاعروں کے کلام بَسا اوقات کفرِیّات سے بھرپور ہوتے ہیں، لہٰذا ایسے کلام پڑھنے والوں کو محفلِ نعت میں بُلانا بھی ناجائز، ایسی نعت خوانی میں کسی کو بھیجنا بھی حرام اور ایسے کلام کا سننا بھی گناہ۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۳۴)

جبکہ پارہ 19 سُوْرَۃُ الشُّعَرَاء میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ الشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾ وَ اَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾

(پ۱۹، الشعراء: ۲۲۴ تا ۲۲۶)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں۔ کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ صِراطُ الْجِنَان میں لکھا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ شاعروں کا جھوٹے اور باطل اَشعار لکھنا، انہیں پڑھنا، دوسروں کو سنانا اور انہیں معاشرے میں رائج کرنا گمراہ لوگوں کا کام ہے، اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو ایسے اشعار لکھتے ہیں جن میں اللہ پاک اور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توہین، دینِ اسلام اور قرآن کا مذاق اڑانے اور اللہ پاک کی بارگاہ کے مقرب بندوں کی شان میں گستاخی کے کلمات ہوتے ہیں، یونہی بے حیائی، عُریانی اور فحاشی کی

ترغیب پر مشتمل نیز عورت اور مرد کے نفسانی جذبات کو بھڑکانے والے الفاظ کے ساتھ شاعری کرتے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ وہ لوگ بھی نصیحت حاصل کریں جو ان کی بیہودہ شاعری سنتے، پڑھتے اور دوسروں کو سناتے ہیں۔(تفسیر صراط الجنان،۷/۱۷۱)

کس کس کا کلام پڑھنا چاہیے؟

امیر اہلسنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: کلام کو شریعت کی کسوٹی پر پرکھنے کی ہر ایک میں صلاحیّت نہیں ہوتی، لہٰذا عافیّت اسی میں ہے کہ مُستَنَد علمائے اہلسنّت کا کلام سُنا جائے۔ اردو کلام سننے کیلئے مشورۃً "نعتِ رسول" کے 7 حروف کی نسبت سے 7اسمائے گرامی حاضر ہیں: (1) امامِ اہلسنّت، مولٰینا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (2) اُستاذِ زَمَن حضرت مولٰینا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (3) خلیفۂ اعلیٰ حضرت مَدّاحُ الحبیب حضرت مولٰینا جمیل الرحمٰن رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (4) شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت حُضور مفتیٔ اعظم ہند مولٰینا مصطفٰے رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (5) شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ مولٰینا حامد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (6) خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، (7) حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وغیرہ۔ مزید فرماتے ہیں اگر غیرِ عالم شاعِر کا کلام پڑھنا سننا چاہیں تو کسی ماہرِ فن سُنّی عالِم سے اُس کلام کی پہلے تصدیق کروالیجئے۔ اِس طرح اِنْ شَآءَ اللہ ایمان کی حفاظت میں مدد ملے گی۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۳۸،۲۴۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃ المدینہ نے ان بزرگوں میں سے اکثر کے کلام دِیدہ زیب (خوشنما) انداز میں چھاپ دیئے ہیں۔ انہیں حاصل کرنے کے لیے اپنے قریبی مکتبۃ المدینہ سے

رابطہ فرمائیں اور نورِ مصطفےٰ کی خیرات پانے، دل میں محبتِ مصطفےٰ بڑھانے اور نیک کاموں پر عمل کا جذبہ پانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اور **ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں** میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بن جائیے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"قافلہ"** بھی ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "قافلہ"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! راہِ خدا میں سفر کرنے والے قافلوں میں سفر کی بَرَکت سے نہ جانے کتنے لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا ہو چکا ہے۔☆ **قافلے** میں سفر کرنے سے نیک لوگوں کی صحبت مُیَسَّر آتی ہے۔ ☆ **قافلے** کی بَرَکت سے مسجد میں نَفْلی اِعتکاف کرنے کی سعادت مل سکتی ہے۔☆ **قافلے** کی بَرَکت سے بے نمازیوں کو نمازوں کی اَہَمِّیَّت معلوم ہو سکتی ہے۔☆ **قافلے** کی بَرَکت سے بہت سے دِینی مسائل سیکھنے کی سعادت ملتی ہے۔☆ **قافلے** کی بَرَکت سے مسجدوں میں ذِکْر و اَذکار، دَرْس و بَیانات کا سِلْسِلہ جاری رہتا ہے۔☆ **قافلے** کی بَرَکت سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔☆ مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے! حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکْر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ پاک اُس سے ایسے خوش ہوتا ہے، جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔

(ابن ماجہ، کتاب المساجد... الخ، باب لزوم المساجد... الخ، ۱/۴۳۸، حدیث: ۸۰۰)

آیئے! بطورِ ترغیب قافلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

مدنی قافلے کی برکت سے روزگار مل گیا

ملتان (پنجاب، پاکستان) کے رہائشی ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ وہ کافی عرصہ سے روزگار کے سلسلے میں پریشان تھے متعدد جگہوں پر انٹرویو بھی دیئے مگر کوئی جواب نہ آیا۔ اسی دوران

خوش قسمتی سے ان کی ملاقات دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ہوگئی، انہوں نے تسلی دیتے ہوئے کہا: پیارے بھائی گھبرانے کی کوئی بات نہیں! آپ دعوتِ اسلامی کے قافلے میں سفر کریں، وہاں بیروزگاری سے نجات کی دعا کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ کرم ہوگا۔ کچھ ہی دنوں میں ایک کمپنی میں ان کا انٹرویو تھا، انہوں نے ارادہ کرلیا کہ انٹرویو کے بعد 3 دن قافلے میں سفر کریں گے۔ انٹرویو کے بعد وہ قافلے کے مسافر بن گئے۔ ابھی دوسرا ہی دن تھا کہ انہیں خبر ملی آپ انٹرویو میں کامیاب ہو چکے ہیں، چنانچہ قافلے سے واپسی کے چند روز بعد ہی انہیں کمپنی کی طرف سے لیٹر بھی مل گیا۔ یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ قافلے کی برکت سے انہیں روزگار مل گیا۔

نوکری چاہئے، آئیے آئیے قافلے میں چلیں، قافلے میں چلو
تنگدستی مٹے، دُور آفت ہٹے لینے کو بَرَکتیں، قافلے میں چلو
دُور بیماریاں اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں، قافلے میں چلو
سُن لے عطّارؔ کی، اپنے غمخوار کی یہ ندا "سب چلیں"! قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمَّم، ص۶۷۲-۶۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شاعری سے متعلق بیان سننے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اور ہم نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مبنی چاند سے متعلق کچھ اشعار اور ان کی وضاحت سُنی، حدائقِ بخشش میں ایسے ہی کئی اشعار جابجا اپنی خوشبوئیں بکھیر رہے ہیں، آپ کی لکھی ہوئی نعتوں کو پڑھتے جائیں سنتے جائیں لفظ لفظ سے عشق و محبت کا چشمہ پھوٹتا نظر آتا ہے۔ آپ کی لکھی ہوئی بعض نعتیں عالَمِ اسلام کے بچے بچے کی زبان پر ہیں، جسے

دیکھئے ہر ایک یہی کہتا نظر آتا ہے:

سب سے اَولیٰ و اَعلیٰ ہمارا نبی　　سب سے بالا و وَالا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہَمارا نبی　　دونوں عالَم کا دُولہا ہمارا نبی
خَلق سے اَولیا، اَولیا سے رُسُل　　اور رَسولوں سے اَعلیٰ ہمارا نبی
بُجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں　　شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے　　دینے والا ہے سچا ہمارا نبی
غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجے کہ ہے　　بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۸تا۱۴۰)

اعلیٰ حضرت کا عِشقِ رسول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے شاعری میں جو مقام پایا ہے، اس کی مثال نہیں ملتی۔ یقیناً یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لکھے ہوئے کلاموں کو بارگاہِ مصطفےٰ میں بھی قبولیت حاصل تھی۔ آیئے اسی طرح کا ایک واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دُوسری بار حج کے لئے حاضِر ہوئے تو مدینۂ منوَّرہ میں نبیِ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کی آرزو لئے روضۂ اَطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سَعادت نہ تھی۔ اِس موقع پر وہ معروف نعتیہ غَزل لکھی، جس کے مطلَع (یعنی پہلے شعر) میں دامنِ رحمت سے وابستگی کی اُمّید دِکھائی ہے:

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں　　تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۹۹)

شعر کی وضاحت: اے بہار جُھوم جا کہ تجھ پر بہاروں کی بہار آنے والی ہے۔وہ دیکھ! مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُوئے لالہ زار یعنی جانِب گُلزار تشریف لارہے ہیں۔

مَقْطع (یعنی آخری شعر جس میں شاعر کا تَخَلُّص آتا ہے) میں بارگاہِ رسالت میں اپنی عاجِزی اور مسکینی کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے کہ،

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے شَیدا ہزار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۰)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مِصرَعِ ثانی (دوسرے مِصرَع) میں بطورِ عاجزی اپنے لئے "کُتّے" کا لفظ اِستعمال فرمایا ہے، مگر اَدَباً یہاں "شَیدا" لکھا ہے (جس کا مطلب ہے عاشق)۔

شعر کی وضاحت: اِس مَقْطع میں عاشِقِ ماہِ رِسالت، سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کمال انکساری کا اِظہار کرتے ہوئے اپنے آپ سے فرماتے ہیں: اے احمد رضا! تُو کیا اور تیری حقیقت کیا! تجھ جیسے تو ہزاروں سگانِ مدینہ (یعنی مدینے کے کُتّے) گلیوں میں دیوانہ وار پھر رہے ہیں۔

یہ غزل عَرض کرکے دِیدار کے اِنتظار میں مُؤدَّب (یعنی باادب) بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی اور چشمانِ سر (یعنی سر کی آنکھوں) سے بیداری میں زیارتِ محبوبِ باری سے مُشرَّف ہوئے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سچے عاشقِ رسول تھے، بلکہ عاشقانِ رسول کے قافلے کے سپاہ سالار تھے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ساری زندگی عشقِ رسول کے جام پلاتے رہے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ساری زندگی عشقِ رسول کو فروغ دیتے رہے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ

1 . . . تذکرۂ امام احمد رضا، ص۱۱تا۱۲ ملخصاً

اللہِ عَلَیْہ ساری زندگی اُمّت کو عشقِ رسول کا درس دیتے رہے اور یہ اسی عشقِ رسول کا صلہ تھا کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اس عاشقِ صادق کو بحالتِ بیداری اپنی زیارت سے مشرف فرمایا۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں بھی اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے طفیل حقیقی عشقِ رسول بھی عطا فرمائے اور اپنے پیارے حبیب، دُکھیا دِلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے بھی مشرف فرمائے۔ آیئے! اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سکھائی ہوئی دعا اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ

تُو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف و عطا ہے تجھی پہ بھروسا تجھی سے دعا
مجھے جلوۂ پاکِ رسول دِکھا تجھے اپنے ہی عِزّ و عَلا کی قسم

(حدائق بخشش ص۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت کے اس واقعے سے ہمیں یہ درس مل رہا ہے کہ ہم بھی سچے عاشقِ رسول بن جائیں، اس سے ہماری دنیا بھی اچھی ہوگی اور آخرت بھی بہتر ہوگی۔ اس میں شک نہیں کہ جو سچا عاشقِ رسول ہوگا وہ ہر اس کام سے بچے گا جس سے شریعت بچنے کا تقاضا کرتی ہے۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہوگا وہ** عشقِ مجازی سے بچے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہوگا وہ** رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشادات کے مطابق زندگی بسر کرے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہوگا وہ** نماز قضا نہیں کرے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہوگا وہ** کبھی جھوٹ اور غیبت میں نہیں پڑے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہوگا وہ فرض** روزہ بِلاعُذرِ شرعی نہیں چھوڑے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہوگا وہ** کبھی والدین کی دل آزاری نہیں کرے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہوگا وہ** کبھی پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہوگا وہ** کبھی رشتہ داروں سے قطع تعلقی نہیں کرے گا۔ ☆**جو سچا**

عاشقِ رسول ہو گا وہ کبھی دوسروں کا حق نہیں دبائے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول** ہو گا وہ کبھی دوسروں کی بے عزتی نہیں کرے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول** ہو گا وہ کبھی حرام مال کی طرف نہیں جائے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول** ہو گا وہ کبھی شراب کے قریب بھی نہیں جائے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول** ہو گا وہ بُری صحبت میں نہیں رہے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول** ہو گا وہ کبھی بد نگاہی نہیں کرے گا۔ اَلْغَرَض! ☆**جو سچا عاشقِ رسول** ہو گا وہ ہر اُس کام سے بچے گا جس سے شریعت منع کرتی ہے۔ کیونکہ **سچے عاشقِ رسول کو اس کا عشقِ رسول** عبادات میں لگائے گا۔ **سچے عاشقِ رسول کو اس کا عشقِ رسول** نیکیوں میں مصروف رکھے گا۔ **سچے عاشقِ رسول کو اس کا عشقِ رسول** عمل پر اُبھارے گا۔ **سچے عاشقِ رسول کو اس کا عشقِ رسول** آخرت کی تیاری کروائے گا۔ **سچے عاشقِ رسول کو اس کا عشقِ رسول** ظاہر و باطن کو بہتر کرنے پر اُبھارے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ **سچے عاشقِ رسول کو اس کا عشقِ رسول** بروزِ قیامت جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کروائے گا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کتنی پیاری بات ارشاد فرمائی، چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چُھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۹۳)

شعر کی وضاحت: عموماً ایسا ہوتا ہے کہ آگ سے آگ بجھائی نہیں جاتی، بلکہ آگ سے آگ مزید جل اُٹھتی ہے، لیکن سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں دنیا میں ایک ایسی آگ بھی ہے جو جہنم کی آگ سے بچاتی ہے اور وہ آگ ہے سیدِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عشق کی آگ۔ کہ اگر یہ آگ دل میں پیدا ہو جائے تو یہی آگ جہنم کی آگ سے بچادے گی اور یہ بہت ہی سستا سودا ہے۔

جشنِ وِلادت کے بارے میں مکتوبِ عطّار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صَفَرُ الْمُظَفَّر کا مُبارَک مہینا اپنے اِخْتِتَام کی جانب رَواں دَواں ہے۔ پھر اِنْ شَآءَ اللہ رَبِیْعُ الْاَوَّل کا نُور بار مہینا اپنی آب و تاب کے ساتھ جلْوَہ گر ہو گا۔ اَمیرِ اَہْلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے جَشْنِ مِیْلَاد مَنانے والے عاشقانِ مِیلاد کو اپنے مکتوب (Letter) میں کچھ اَہَم مَدَنی پُھول عطا فرمائے ہیں۔ آیئے! ہم بھی وہ **"مکتوبِ عطّار"** تَوَجُّہ کے ساتھ سُنّنے کی سَعادت حاصل کرتے ہیں:

مکتوبِ عطّار:

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے تمام عاشِقانِ رسول اسلامی بھائیوں / اسلامی بہنوں کی خِدمتوں میں جَشْنِ وِلادت کی خُوشی میں لہراتے ہوئے مدنی پرچموں ، جگمگاتے بلبوں اور نَنّھے نَنّھے قُمقُموں کو چُومتا ہوا جُھومتا ہوا شہد سے بھی میٹھا مِیٹھا مَدَنی سلام

اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال۔

تُم بھی کرکے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ
اُونچے میں اُونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

چاند رات کو اِن اَلفاظ میں تین (3) بار مَساجِد میں اِعْلان کروایئے: تمام عاشِقانِ رسول کو مُبارَک ہو کہ رَبِیْعُ الاوّل شریف کا چاند نظر آ گیا ہے۔

رَبِیْعُ الاوّل اُمّیدوں کی دُنیا ساتھ لے آیا
دُعاؤں کی قَبولیَّت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

مَرد کا داڑھی مُنڈوانا یا ایک مُٹّھی سے گھٹانا دونوں حرام ہے۔ اسلامی بہن کا بے پردَگی کرنا حرام ہے۔ براہِ کرم! رَبِیْعُ الاوّل کی بَرَکت سے اسلامی بھائی ہمیشہ کیلئے ایک مُٹّھی داڑھی اور اسلامی بہنیں مُستَقِل شَرعی پَردہ اور زَہے قسمت! شرعی پردہ کرنے کی نِیَّت کریں۔

جُھک گیا کعبہ سَبھی بُت مُنہ کے بَل اَوندھے گرے
دَبدبہ آمد کا تھا، اَھْلاً وَّ سَھْلاً مرحبا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۴۷)

سُنّتوں اور نیکیوں پر اِستِقامت پانے کا عظیم مَدَنی نُسخہ یہ ہے کہ تمام عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں روزانہ اپنے اعمال پر غور و فکر کرتے ہوئے مَدَنی اِنْعامات کے رِسالے پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو جَمع کروانے کی نِیَّت کریں، اگر نیّت بنتی ہو تو ہاتھ اُٹھا کر کہئے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یاد رکھئے اگر دل میں نیّت نہ ہونے کے باوجود جان بوجھ کر دکھاوے کیلئے ہاتھ اٹھانا کہ میں بھی نیّت کرتا ہوں گناہ ہے۔)

بدلیاں رَحمت کی چھائیں بُوندیاں رَحمت کی آئیں　　　اب مُرادیں دل کی پائیں آمدِ شاہِ عَرَب ہے

(قبالہ بخشش، ص۱۸۴)

تمام عاشقانِ رسول بَشُمول نگران و ذِمّہ داران رَبِیْعُ الاوّل شریف میں خُصُوصِیَّت کے ساتھ کم اَزْ کم تین (3) دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں، اسلامی بہنیں ایک ماہ تک روزانہ گھر کے اندر (صِرف گھر کی اسلامی بہنوں اور مَحْرَموں میں) مَدَنی دَرْس جاری کریں اور پھر آئندہ بھی روزانہ جاری رکھنے کی نِیَّت فرمائیں۔

سعادت ملے درسِ فیضانِ سُنّت　　　کی روزانہ دو مرتبہ یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۳)

اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنی مسجِد، گھر، دُکان، کارخانہ وغیرہ پر 12 عَدَد ورنہ کم اَزْ کم ایک عَدَد مدنی پرچم رَبِیْعُ الاوّل کی چاند رات سے لیکر سارا مہینا لہرائیے۔ بسوں، ویگنوں، ٹرکوں، ٹرالوں، ٹیکسیوں، رکشوں، ریڑھوں، گھوڑا گاڑیوں وغیرہ پر ضرورتاً اپنے پلّے سے پرچم خرید کر باندھ دیجئے۔ اپنی سائیکل، اسکوٹر اور کار پر بھی لگائیے۔ عُمُوماً ٹرکوں کے پیچھے جانداروں کی بڑی بڑی تصویریں اور بے ہُودہ اَشْعار لکھے ہوتے ہیں۔ میری آرزُو ہے کہ ٹرکوں، بسوں، ویگنوں، رکشوں، ٹیکسیوں، سُوزوکیوں اور کاروں وغیرہ کے پیچھے

نُمایاں اَلفاظ میں تحریر ہو: **"مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے"**۔ مالِکانِ بس اور ٹرانسپورٹ والوں سے مِل کر مَدَنی ترکیبیں کیجئے اور سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ کے دل کی دُعائیں لیجئے۔

ضَروری اِحْتیاط: اگر جھنڈے پر نَقشِ نَعلِ پاک یا کوئی لکھائی ہو تو اِس بات کا خیال رکھئے کہ نہ وہ لیرے لِیرے ہو، نہ ہی زمین پر تشریف لائے نیز جُوں ہی رَبِیْعُ الاوّل شریف کا مہینا تشریف لے جائے فوراً اُتار لیجئے۔ اگر احتِیاط نہیں کر پاتے اور بے ادَبی ہو جاتی ہے تو سادہ مَدَنی پرچم لہرایئے۔ (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ بھی اپنے مکانِ بے نشان پر سادہ مَدَنی پرچم لگواتا ہے۔)

نبی کا جھنڈا اَمْن کا جَھنڈا گھر گھر میں لہراؤ
نبی کا جھنڈا لیکر نکلو دُنیا پر چھا جاؤ

اپنے گھر پر 12 جھالَروں (یعنی لَڑیوں) یا کم اَزْ کم 12 بلبوں سے، اپنی مسجِد و محلّے میں بھی 12 دن تک خُوب چَراغاں کیجئے۔ (یاد رکھئے! بجلی کی چوری کرنا حرام ہے، لہٰذا بجلی فَراہَم کرنے والے اِدارے سے رابِطہ کر کے جائز ذرائع کی ترکیب بنایئے) سارے عَلاقے کو مَدَنی پرچموں اور رنگ برنگے بلبوں سے سَجا کر دُلہن بنا دیجئے۔ مسجِد اور گھر کی چھت پر جبکہ چوک وغیرہ پر راہگیروں اور سُواریوں کو تکلیف سے بچاتے ہوئے حُقُوقِ عامّہ تَلَف کئے بِغیر فضا میں مُعَلَّق 12 میٹر یا حسبِ ضَرورت سائز کے بڑے بڑے مَدَنی پرچم لہرایئے۔ بیچ سڑک پر مَدَنی پرچم کے لئے بانس مت گاڑیئے کہ اِس سے ٹریفک کا نظام مُتاثِر ہوتا ہے۔ گلی وغیرہ کہیں بھی اِس طرح کی سجاوٹ نہ کیجئے جس سے لوگوں کا راستہ تنگ ہو اور اُن کی حق تلفی اور دل آزاری ہو۔

مَشرق ومَغرب میں اک اک! بامِ کعبہ پر بھی ایک
نَصب پرچم ہوگیا ، اَھْلاً وَّ سَھْلاً مرحبا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۴۶)

ہر اسلامی بھائی حَسْبِ تَوفیق زِیادہ ورنہ 112 یا کم اَزْ کم 12 روپے کے مکتبۃُ المدینہ کے رسائل اور مَدَنی پُھولوں کے مُختلف پمفلٹ جُلُوسِ میلاد میں بانٹے اور اسلامی بہنیں بھی تقسیم کروائیں۔ اِسی طرح

سارا سال اپنی دُکان وغیرہ پر تقسیمِ رسائل کی ترکیب فرما کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچائیے۔ شادی غَمی کی تَقاریب میں اور مرحوموں کے ایصالِ ثواب کی خاطِر بھی تقسیمِ رسائل کی ترکیب کیجئے اور دیگر مُسلمانوں کو اِس کی ترغیب دیجئے۔

بانٹ کر مَدَنی رسائل دِین کو پھیلائیے کرکے راضی حق کو حقدارِ جِناں بن جائیے

مکتبۃ المدینہ کا تحریر کردہ پمفلٹ "جشنِ وِلادَت کے 12مَدَنی پُھول" ممکن ہو تو 112ورنہ کم اَزْکم 12عدد نیز ہوسکے تو رسالہ صُبحِ بہاراں 12عدد مکتبۃُ المدینہ سے ہَدِیّۃً حاصل کرکے تقسیم کیجئے۔ خُصُوصاً اُن تنظیموں کے سربراہوں تک پہنچائیے جو جَشنِ وِلادَت کی دُھومیں مَچاتے ہیں۔ رَبِیْعُ الاوّل شریف کے دوران 1200روپے اگر یہ نہ ہوسکے تو 112روپے اور اگر یہ بھی نہ بن پڑے تو 12روپے (بالِغان) کسی سُنّی عالِم کو پیش کیجئے۔ اگر اپنی مسجد کے اِمام، مُؤَذِّن یا خُدّام میں بانٹ دیں تب بھی ٹھیک ہے بلکہ یہ خدمت ہر ماہ جاری رکھنے کی نِیَّت کریں تو مدینہ مدینہ۔ جمعہ کے روز دیں تو بہتر کہ جمعہ کو ہر نیکی کا سَتّر(70) گُنا ثواب ملتا ہے۔ (مگر جمعہ کا انتظار کرنے کے بجائے موقع ملتے ہی نیک کام فوراً کرلینا چاہئے) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُنَّتوں بھرے بیان کا کیسٹ سُن کر کئی لوگوں کی اِصلاح ہونے کی خبریں ہیں، آپ حضرات میں بھی کچھ نہ کچھ ایسے خُوش نصیب ہوں گے جو بیان کا کیسٹ سُن کر مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوئے ہوں گے۔ لہٰذا سنتوں بھرے بیانات و مدنی مذاکرات کے میموری کارڈز لوگوں تک پہنچانا دِین کی عظیم خِدمت اور بے اِنْتِہا ثواب کا باعِث ہے تو جس سے بن پڑے ہفتہ میں ورنہ مہینے میں کم از کم 12میموری کارڈز ضرور فروخت کرے۔ مُخَیَّر اسلامی بھائی اگر مُفْت تقسیم کریں تو مدینہ مدینہ۔ شادیوں کے مواقع پر شادی کارڈ کے ساتھ مَدَنی رِسالہ اور ہوسکے تو مذکورہ میموری کارڈ بھی شامل کیجئے۔

کوئی غریب نواز تو کوئی داتا لگتا ہے اُنکے در پہ پلنے والا اپنا آپ جواب

بڑے شہر میں ہر علاقائی مُشاوَرت کا نگران (قصبے والے قصبے میں (12 دن تک روزانہ مختلف مساجِد میں عظیمُ الشّان سُنّتوں بھرے اِجتماعات مُنعَقِد کرے (ذِمّے دار اسلامی بہنیں گھروں میں (بغیر مائک) اِجتماعات فرمائیں) رَبِیْعُ الاوّل شریف کے دوران ہونے والے تمام اِجتماعات میں جن سے ہو سکے وہ سارا مہینا مدنی پرچم ساتھ لایا کریں۔

لَب پر نعتِ رسولِ اَکرم ہاتھوں میں پرچم　　دیوانہ سَرکار کا کتنا پیارا لگتا ہے

گیارہ (11) کی شام کو ورنہ 12 ویں شَب کو غُسل کیجئے۔ ہو سکے تو اِس عِیدوں کی عِید کی تَعْظِیم کی نِیَّت سے نیا لباس، عِمامہ، سَر بند، ٹوپی، سَر پر اَوڑھنے کی سفید چادر، پردے میں پردہ کرنے کے لئے کتھئی چادر، مِسواک، جیب کا رومال، چپّل، تسبیح، عِطر کی شیشی، ہاتھ کی گھڑی، قلم، مدنی قافلہ پیڈ وغیرہ اپنے استِعمال کی ہر چیز ممکنہ صُورت میں نئی لیجئے۔ (اسلامی بہنیں بھی اپنی ضَرورت کی جو جو اَشیاء ممکن ہوں وہ نئی لیں)

آئی نئی حکومت سِکّہ نیا چلے گا　　عالَم نے رنگ بدلا صُبْحِ شبِ وِلادت

(ذوقِ نعت، ص۶۷)

بارہویں شب اجتِماعِ میلاد میں گزار کر بوقتِ صبحِ صادِق اپنے ہاتھوں میں مَدَنی پرچم اُٹھائے، دُرُود و سلام کے ہار لئے، اشکبار آنکھوں سے صبحِ بہاراں کا استِقبال کیجئے۔ بعد نمازِ فَجر سلام و عید مبارَک کہہ کر ایک دوسرے سے گرم جوشی کے ساتھ ملاقات فرمایئے اور سارا دن عید کی مبارَکباد پیش کرتے اور عید ملتے رہئے۔

عیدِ میلادُ النّبی تو عید کی بھی عید ہے　　بالیقیں ہے عید ِعیداں عیدِ میلادُ النّبی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۸۰)

میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ ولادت مناتے رہے۔ آپ

بھی یادِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں 12 ربیعُ الاوّل شریف کو روزہ رکھ کر مَدَنی پرچم اُٹھائے جُلوسِ میلاد میں شریک ہوں۔ جہاں تک ممکن ہو باوُضو رہئے۔ لب پر نعتوں کے نغمے سجائیے، دُرُود و سلام کے پھول برساتے، نگاہیں جھکائے پُروقار طریقے پر چلئے۔ اُچھل کود مچا کر کسی کو تنقید کا موقع مت دیجئے۔

ربیعُ الاوّل تجھ پر اہلسنّت کیوں نہ ہوں قرباں　　　کہ تیری بارھویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

(قبالۂ بخشش، ص۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس حج و عمرہ

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تعلیمات پر عمل کے ساتھ آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کا ذہن دیا جاتا ہے۔ آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ پاک کے فَضل و کَرم سے دعوتِ اِسلامی 107 شُعْبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مصروف ہے، اِنہی شُعْبہ جات میں سے ایک شُعْبہ **"مجلسِ حج و عُمرہ"** بھی ہے جو حج و عُمرہ کے لئے جانے والے اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کو "**نماز کے ضروری اور بنیادی مسائل** سمجھاتے ہیں، حج و عمرہ سے متعلق **مختلف احکام** بتاتے ہیں، مختلف **دُعائیں** یاد کرواتے ہیں، **مکہ و مدینہ کی باادب اور باذوق حاضری** کا طریقہ بتاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس مجلس کے تَحت حج و زیارتِ مدینہ کے لئے مکّے مدینے جانے والوں کو امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ کتابیں **"رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن"** اور **"رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن"** بھی تحفۃً پیش کی جاتی ہیں تاکہ اللہ کے گھر کے مہمان اور حبیبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عُشّاق اِس عِبادت کو اَحسَن طریقے سے بَجالانے میں کامیاب ہو جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے نام رکھنے کے چند نکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

نام رکھنے کے چند مدنی پھول

پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: (1) **ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے ، لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔** (ابو داود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث:۴۹۴۸) (2) **ارشاد فرمایا: انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ناموں پر نام رکھو۔** (ابو داود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۵۰) ☆ بچے کی کنیت رکھنا جائز ہے اور حصولِ برکت کے لئے بزرگوں کی نسبت سے کنیت رکھنا بہتر ہے مثلاً ابو تُراب (یہ حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کنیت ہے) وغیرہ (بہارِ شریعت، ۳/۲۱۳) ☆ عبد المصطفٰے، عبد النبی اور عبد الرسول نام رکھنا بالکل جائز ہے کہ اس سے شرفِ نسبت مقصود ہے۔ عبد کے دو معانی ہیں ، بندہ اور غلام، اس لئے یہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ غلام محمد، غلام صدیق، غلام فاروق، غلام علی، غلام حسین وغیرہ نام رکھنا جن میں غلام کی نسبت انبیاء وصالحین کی طرف کی گئی ہو، بالکل جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/ص۲۱۳، ماخوذاً) ☆ محمد بخش، احمد بخش، پیر بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام رکھنا جس میں نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملایا گیا ہو، بالکل جائز ہے (کہ اصل دینے والا صرف اور صرف اللہ پاک ہی ہے، اللہ پاک جسے چاہے اختیار دے تو اللہ پاک کے اختیار دینے سے ہی کوئی نبی ولی دے سکتا ہے)۔ (بہارِ شریعت، ۳/۲۱۴) ☆ طٰہٰ ، یٰسین نام نہ رکھے جائیں کہ یہ الفاظ مُقَطَّعَاتِ قُرآنیہ میں سے ہیں جن کے معانی معلوم نہیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/۲۱۳) ☆ جو نام برے ہوں

اُنہیں بدل کر اچھے نام رکھنے چاہئیں۔(بہارِ شریعت،۳/۲۱۳)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312صفحات)اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اورامیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

بیان کی اَہَمِّیَّت

تقریر اور بیان کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اپنا مقصود پہنچایا جاسکتا ہے۔ آج کے دور میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین و احکامات اور دِینی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ بیان بھی ہے۔ خود رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان و تقریر کو رونق بخشی، آپ کے دلکش و دل نشیں بیانات کا اثر تھا کہ لوگوں کے دلوں کی دنیا تبدیل ہونے لگی، جہالت کے اندھیرے چھٹنے لگے اور اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پھیلنے لگی۔ بیان کے متعلق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، ۵/۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱) رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے تقریر اور بیان کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے دِین کی تبلیغ کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک "تقریر وبیان" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں، ان اجتماعات کا ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ امیر اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں الگ ایک بیان ہوتا ہے اور بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں الگ ایک بیان ہوتا ہے۔ یہ تمام بیانات دعوتِ اسلامی کی

مجلس اَلْمَدِینۃُ الْعِلْمِیۃ کا شعبہ "بیاناتِ دعوتِ اسلامی" تیار کرتا ہے۔

شعبے کی ضمنی تقسیم

کام کی بہتری اور بروقت تکمیل کیلئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی اس وقت **تین** ضمنی شعبوں پر مشتمل ہے۔

(1)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے پاکستان:** دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات اسی شعبے میں اردو زبان میں تیار اور فائنل کئے جاتے ہیں۔ پھر یہی بیانات مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے دنیا بھر میں بھیجے جاتے ہیں۔

(2)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے اسلامی بہنیں:** اس شعبے کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات کو تمام ضروری مراحل سے گزار کر کتابی صورت میں شائع کروانا ہے۔ ہر چار مہینوں کے بیانات ایک جلد کی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک یہ شعبہ محرم الحرام تا ربیع الآخر 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 1** کی صورت میں شائع کر چکا ہے، جمادی الاولی تا شعبان المعظم 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 2** بھی شائع کر چکا ہے، جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔

(3)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے بیرونِ ملک:** اس شعبے کے تحت بیرونِ ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پر کام کیا جاتا ہے۔

بیانات کی تیاری کے اہم مَراحِل

شعبہ بیانات میں تیار ہونے والے تمام تر بیانات تقریباً 16 مراحل سے گزار کر فائنل کئے جاتے

ہیں۔ مراحل اور ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(1)**انتخابِ موضوع:** سب سے پہلے شعبہ بیانات میں مکمل 1 سال کے بیانات کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ اسلامی سال کے ایونٹس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ موقع مناسبت اور ایام کے اعتبار سے ہی موضوع کا انتخاب کیا جائے۔

(2)**تلاشِ مواد:** فہرست فائنل ہو جانے کے بعد مختلف اسلامی بھائی اس کے لیے تلاشِ مواد میں لگ جاتے ہیں، اس کے لیے موضوع کے مطابق بزرگانِ دین کی تصانیف، دعوتِ اسلامی کے مبلغین بالخصوص، امیر اہلسنت اور اراکینِ شوریٰ کے اسی موضوع پر ہونے والے بیانات سے مدد لی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی کی طرف سے تیار کردہ سافٹ ویئر اور مکتبہ شاملہ سے بھی تلاشِ مواد کیا جاتا ہے۔

(3)**جمع مواد:** تلاشِ مواد کے بعد اس کی ثقاہت کو پرکھا جاتا ہے، اسلامی بھائی اپنے متعلقہ ذمہ دار کو کسی بھی موضوع پر جمع ہونے والا سارا مواد چیک کرواتا ہے اور باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے کہ کون سا مواد بیان میں شامل کیا جائے۔ یوں اسے سرسری ترتیب دی جاتی ہے اور بیان کا خاکہ بنایا جاتا ہے۔

(4)**بیان کی ترتیب:** بیان کے خاکے کے بعد اسے مکمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ چھوٹے سائز کے تقریباً 24 سے 25 صفحات موضوع سے متعلق مواد کے ہوتے ہیں جبکہ 5 سے 7 صفحات میں تنظیم سے متعلق مواد بھی بیان میں شامل کیا جاتا ہے۔

(5)**فارمیشن:** مکمل بیان ترتیب دینے کے بعد اس کی جزوی فارمیشن بھی کی جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا

ہے کہ شعبہ کے بعض اسلامی بھائی بیان بناتے ہوئے فارمیشن بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو بیان کی ترتیب کے بعد فارمیشن کی جاتی ہے۔

(6) **شعبہ ذمہ دار کا اسے فائنل کرنا:** فارمیشن کے بعد ماتحت اسلامی بھائی بیان شعبہ ذمہ دار کو بھیج دیتا ہے۔ جہاں از اول تا آخر مکمل بیان گہری نظر سے چیک کیا جاتا ہے۔ جہاں تبدیلی کی حاجت ہو وہاں مواد یا ترتیب کو تبدیل بھی کیا جاتا ہے اور مکمل بیان کو فائنل کیا جاتا ہے۔

(7) **نگرانِ علمیہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** شعبہ ذمہ دار کے فائنل کر لینے کے بعد نگرانِ المدینۃ العلمیہ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری مد ظلہ بیان کی تنظیمی تفتیش کرتے ہیں اور ضرورتاً بیان میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہیں۔

(8) **مکمل بیان کی تفتیش و تخریج:** نگرانِ علمیہ سے بیان فائنل ہونے کے بعد مکمل بیان کی تخریج و تفتیشِ تخریج ہوتی ہے۔ تمام حوالہ جات اصل کتب سے شامل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

(9) **دارالافتا کے مفتی صاحب سے مکمل بیان کی شرعی تفتیش:** تخریج و تفتیشِ تخریج کے بعد بیان شرعی تفتیش کیلئے دارالافتا کے مفتی صاحب کے پاس بھیجا جاتا ہے جو مکمل بیان کی شرعی تفتیش کرتے ہیں اور جہاں تبدیلی کی حاجت ہو اس کی اصلاح بھی فرماتے ہیں۔

(10) **مجلسِ تراجم سے انگلش الفاظ کی چیکنگ:** اردو کے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی جگہ انگریزی کے الفاظ زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ دارالافتا سے آنے کے بعد بیان میں مشکل الفاظ کو ہٹا کر آسان اردو الفاظ ورنہ بریکٹ میں انگلش الفاظ بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ پھر ان الفاظ کی انگلش چیکنگ کیلئے

بیان مجلسِ تراجم کو بھیجا جاتا ہے جو ان انگلش الفاظ کو سیاق و سباق کی روشنی میں چیک کرتے ہیں اور ضروری تبدیلیاں بھی کرتے ہیں۔

(11) **پیج سیٹ اپ:** ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد المدینۃ العلمیہ کے طے شدہ مدنی پھولوں کے مطابق مکمل بیان کا پیج سیٹ اپ کیا جاتا ہے۔

(12) **فائنل پروف ریڈنگ:** یوں تو اب تک کئی بار بیان کی سرسری پروف ریڈنگ ہو چکی ہوتی ہے مگر غلطی کے امکان کو ختم کرنے کیلئے اس مرحلے پر مکمل بیان کی از اول تا آخر باریک نظر سے پروف ریڈنگ کی جاتی ہے۔ بیان میں موجود آیاتِ کریمہ اور ان کے ترجمہ کا بھی تقابل کیا جاتا ہے۔

(13) **نگرانِ پاک کابینہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** ان تمام مراحل سے گزار کر اسلامی بھائیوں کا بیان نگرانِ پاک کابینہ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کے پاس فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے جو بیان کو از اول تا آخر پڑھتے اور اس کی تنظیمی تفتیش فرماتے اور ضرورت پڑنے پر بیان میں تبدیلیاں بھی کرواتے ہیں، ان سے چیک ہو کر بیان دوبارہ المدینۃ العلمیہ آتا ہے اور اس میں ضرورتاً تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور بیان کابینہ مکتب بھیجا جاتا ہے۔ پھر کابینہ مکتب سے وہ بیان فائنل کر کے پاکستان بھر میں متعلقہ مقامات تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(14) **بیرونِ ملک کے اعتبار سے تبدیلیاں:** اسلامی بھائیوں کا فائنل ہونے والا یہی بیان بعد میں پاکستان کے سوا دنیا بھر میں ہوتا ہے۔ یوں ہر بیان میں بیرونِ ملک کے اعتبار سے بھی تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ اور اسے اسلامی بہنوں کے اعتبار سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

(15)اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری: اسلامی بھائیوں کا بیان جب پیج سیٹ اپ کے مراحل سے گزر جاتا ہے تو اب اسی بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں تیار کیا جاتا ہے اور اسلامی بہنوں کے اعتبار سے اس میں مناسب تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ مذکر کے صیغوں اور جملوں کو مؤنث کے صیغوں اور جملوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اور جو مواد اسلامی بہنوں سے متعلق نہیں ہوتا اسے بھی بیان سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(16)اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ: بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھال کر اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیک کروایا جاتا ہے اور ان کے نشان زدہ مقامات پر تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی کارکردگی

(1) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مارچ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں ساڑھے چار سو (450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

(2) اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کے اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے بیانات کی پہلی جِلد **"سُنّتوں بھرے بیانات"** کے نام سے **شعبان المعظم 1439 سن ہجری مطابق 27 اگست 2017 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا رَبِیْعُ الْاٰخِر** کے اصلاحی موضوعات پر 18 سنتوں بھرے بیانات شامل کئے گئے ہیں۔

(3) مزید برآں کہ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں / پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے

تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے ایک کتاب بنام ”**اسلامی بیانات جلد 1**“ **ذوالحجۃ الحرام 1441 سنِ ہجری مطابق 11 اگست 2019 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔اس دیدہ زیب جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا ربیعُ الآخر** کے اصلاحی موضوعات پر 19 سنتوں بھرے بیانات شامل ہیں۔

(4)اسی طرح شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی(برائے اسلامی بہنیں) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے دوسری کتاب بنام ”اسلامی بیانات جلد 2“ **ربیع الآخر 1441 سنِ ہجری مطابق دسمبر 2019 سنِ عیسوی** میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **جُمادی الاُولیٰ تا شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1441ھ مطابق جنوری 2020 تا اپریل 2020 سنِ عیسوی** کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات شامل ہیں۔

(5)جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ اپریل کی ابتدا میں یہ کتاب بھی شائع ہو جائے گی اور مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہو گی۔

پاکستان کے اجتماعات وشرکائے اجتماعات کی تعداد

اب تک کی معلومات کے مطابق صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے ہونے والے اجتماعات کی تعداد 751 ہے جس میں لاکھوں اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں۔ جبکہ اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد 7340 اور شرکائے اجتماع کی تعداد 241462 ہے۔پاکستان بھر میں جہاں جہاں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں وہاں تمام مقامات پر ہونے والے بیانات کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے۔

بیرونِ ملک کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) سے جو بیانات فائنل ہو جاتے ہیں کچھ ماہ کے فرق سے وہی بیانات ضروری تبدیلیوں کے ساتھ بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں کے لئے مرتب کئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تادمِ تحریر بیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں کے اجتماعات کی مجموعی تعداد 747 اور شرکائے اجتماعات کی تعداد 33808 ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے اجتماعات کے مقامات کی تعداد 3047 اور شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 106786 ہے۔

مبلغین و مبلغات کیلئے ماہِ ربیع الاوّل سے متعلق
اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

رَبیعُ الاوّل کے
25 بیانات

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مبلغین و مبلغات کیلئے ماہِ ربیع الاوّل سے متعلق

اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

رَبِیعُ الاوّل کے

25 بیانات

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : ربیع الاول کے 25 بیانات

صفحات : 799

پہلی بار : صفر المظفر ۱۴۴۲ ہجری مطابق اکتوبر 2020

تعداد : ویب ایڈیشن

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہو گی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شخص کو ہو گی جس نے عِلْم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی خود اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عَساکِر، ۱۳۸/۵۱)

اجمالی فہرست

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** منظم اور مربوط طریقے سے دین کا کام کرنے والی تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بھائیوں کے بارہ اور اسلامی بہنوں کے آٹھ مدنی کام دعوتِ دین پھیلانے کے بڑے اہم ذرائع ہیں۔ ان مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔ ان ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں لاکھوں اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے لوازمات میں سے ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ یہ بیانات اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے تحت تیار ہوتے ہیں۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے 500 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔ بیان کیسے مرتب کیا جاتا ہے اور کتنے مراحل سے گزارا جاتا ہے؟ ہر مرحلے کا کیا انداز ہے؟ نیز شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی اب تک کیا خدمات ہیں؟ اس کی تفصیل کتاب کے آخر میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے **تفصیلی تعارف** میں موجود ہے۔

نگرانِ المدینۃُ العلمیۃ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدّظلّہ العالی کی تجویز پر شعبہ قائم ہونے سے لے کر اب تک ہر اسلامی ماہ کے تحت ہونے والے بیانات کو یکجا کیا جاتا ہے اور انہیں کتابی صورت دے کر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ یوں **جُمادَی الاولیٰ تا صفر المظفر کے ٹوٹل 307 بیانات** دس (10) ضخیم کتابوں کی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کر دیئے گئے ہیں۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اب **ربیع الاول کے 25 بیانات** پر مشتمل مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔

اس کتاب کے حوالے سے چند باتوں کی وضاحت ذہن نشین فرمالیں:

✿ اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ

ان بیانات میں برقرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کا لحاظ رکھیں۔

✿ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے درودِ پاک اور دعائیں ختم کر دی گئی ہیں۔

✿بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید بر آں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تاکہ استفادہ میں آسانی رہے۔

✿طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، مآخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "المدینۃُ العلمیۃ" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃُ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے **مَحْبُوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کا اِرْشاد مُشکبار ہے:"جس نے مجھ پر سو 100 مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اُس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔"** (مَجْمَعُ الزَّوَائِد، ج10 ص253 حدیث 17298)

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں

تم ہو میں تم پر فِدا تم پہ کروروں درود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نِیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضَا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀

مَدَنی قافلے، مَدَنی اِنعامات، نیز علاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے سچے عاشقِ رَسُول کی پہچان سے مُتَعَلِّق مَدَنی پُھول پیش کرنے کی سَعادَت حاصِل کروں گا۔ عاشِقِ رَسُول ہونے کا دَعویٰ تو بہت سے کرتے ہیں مگر ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کیا واقعی ہم سچے عاشِق ہیں یا صِرف زَبانی دَعوے ہی کرتے ہیں۔ سب سے پہلے میں آپ کے عِشْقِ رَسُول اور جانثاری کا ایک واقعہ بیان کروں گا۔ اس کے بعد نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت سے مُتَعَلِّق قُرآنی آیات اور اَحادِیثِ مُبارَکہ پیش کروں گا۔ اس کے بعد صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن کے عِشْقِ رَسُول کے واقِعات اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت کی علامات کے ساتھ ساتھ ایک عاشِقِ رَسُول کو کیسا ہونا چاہیے؟ اِس حَوالے سے بھی مَدَنی پُھول پیش کروں گا اور آخِر میں مِسواک کی سُنّتیں اور آداب بھی بیان کروں گا۔ آیئے پہلے ایک ایمان اَفروز حِکایت سُنتے ہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا

صُلحِ حُدَیْبِیَہ کے سال قُریش نے حضرتِ سَیِّدُنا عُروہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو (جو اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے) شَہَنْشاہِ دو عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس بھیجا، اُنھوں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب وضو فرماتے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وضو کا پانی حاصل کرنے کے لئے اس قدر تیزی سے بڑھتے کہ یُوں مَعلُوم ہوتا جیسے ایک دُوسرے سے لڑ پڑیں گے۔ جب لُعابِ مُبارک ڈالتے یا ناک صاف کرتے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے ہاتھوں میں لے کر (بطورِ تبرُّک) اپنے چہرے اور جِسْم پر مَل لیتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ انہیں کوئی حکم دیتے تو فوراً تَعْمِیل کرتے اور جب گفتگو فرماتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے خاموش رہتے اور اَزْ راہِ تَعْظِیم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھتے۔

جب حَضْرتِ سَیِّدُنا عُرْوَہ بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَہْلِ مکہ کے پاس واپس گئے تو ان سے کہا: اے گروہِ قُرَیش! میں قَیصر و کِسریٰ اور نَجَّاشی کے دَرباروں میں بھی گیا ہوں، لیکن خُدا کی قسم میں نے کسی بادشاہ کی اُس کی قوم میں ایسی شان وشوکت اور قدْر و مَنْزِلَت نہیں دیکھی جیسی شان (حَضْرَت) محمد (مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُن کے صحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) میں دیکھی ہے۔[1]

جس وقت تھے خدمت میں اُن کی ابو بکر و عمر، عثمان و علی
اُس وقت رسولِ اکرم کے دربار کا عالم کیا ہو گا

مَحَبَّتِ رَسُول اَصْلِ اِیمان ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اس بے مِثال جذبۂ عشقِ رَسُول کو سامنے رکھتے ہوئے ہر اُمَّتی پر حق ہے کہ وہ مَحْبُوبِ دوجہاں، سَرورِ کَون ومَکاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سچّی مَحَبَّت پیدا کرے اور اپنی خواہشات، گھر بار، مال و اَسباب، یہاں تک کہ اَوْلاد اور اپنی جان سے بھی بڑھ کر

---

[1] ... شفا، فصل فی عادۃ الصحابۃ فی تعظیمہ، ۲/۳۸

اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کو اپنے دل میں بَسالے کیونکہ ان کی مَحَبَّت ہی ہمارے ایمان کی بُنیاد ہے۔ چُنانچہ پارہ 10 سُورۃُ التَّوبہ کی آیت نمبر 24 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ﰳاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۴﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو (انتظار کرو) یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔ (پ۱۰، التوبۃ: ۲۴)

صَدرُ الاَفاضِل حَضرتِ عَلّامہ مَولانا سَیِّد محمد نَعِیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: دِین کے مَحفُوظ رکھنے کے لئے دُنیا کی مَشَقَّت برداشت کرنا مُسلمان پر لازِم ہے اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور اس کے رَسُول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اطاعت کے مُقابل دُنیَوی تَعَلُّقات کچھ قابلِ اِلتِفات نہیں اور خُدا اور رَسُول کی مَحَبَّت ایمان کی دَلیل ہے۔

مَعلُوم ہوا کہ رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت ایک مُسلمان کیلئے ایمان کی بُنیاد ہے۔ بلکہ مُسلمان کا ایمان بھی اس وَقت کامِل ہوتا ہے کہ جب وہ سَرورِ کَونَین، رَحمتِ دارَین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے عزیزوں اور قرابت داروں سے بھی بڑھ کر مَحْبُوب و عزیز جانے۔

مَحبَّتِ رَسُوْل خُونی رِشْتوں سے بڑھ کر ہے

نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: **لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ** تم میں سے کوئی اس وَقْت تک مُؤمِن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والِد، اَوْلاد اور تمام لوگوں سے زِیادہ مَحْبُوب نہ ہو جاؤں۔ (1)

سَرکارِ نامدار، مَدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمانِ مُبارَک کو صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے مکمّل طور پر اپنے اُوپر نافِذ کر رکھا تھا اور ان سچّے عاشِقانِ رَسُوْل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک ان کے جائیداد و مال اور اَہْل و عَیال سے بڑھ کر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ کریم مَحْبُوب ہو گئی۔ ایک بار اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حَضْرتِ سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے کسی نے سوال کیا کہ آپ لوگ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسی مَحبَّت کرتے ہیں؟ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: **کَانَ وَاللّٰہِ اَحَبُّ اِلَیْنَا مِنْ اَمْوَالِنَا وَاَوْلَادِنَا وَاٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ عَلَی الظَّمَاءِ**، خدا کی قسم! رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں اپنے مال، اپنی اَوْلاد، ماں باپ اور سَخْت پیاس کے وَقْت ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر مَحْبُوب ہیں۔ (2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حَضْرتِ علی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے جب پوچھا گیا کہ آپ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس قدر مَحبَّت کرتے ہیں تو آپ نے قِیامت تک آنے

---

1 ... بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول... الخ، ۱/۱۷، حدیث: ۱۵

2 ... شفا، القسم الثانی، الباب الاول، فصل فیما روی عن السلف والائمۃ، الجزء الثانی، ص ۲۲

والے مُسلمانوں کو یہ بتادیا کہ ہمارے نزدیک حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات ہمارے مال، اَوْلاد اور ماں باپ سے بڑھ کر مَحْبُوب تَرِیْن ہے۔ یقیناً مُؤمِنِ کامِل اور ایک عاشِقِ رَسُول کی یہی پہچان ہوتی ہے کہ اسے اپنے قَریبی رِشْتہ داروں، گھر والوں، بال بچوں اور اپنی جان سے بھی زیادہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت ہوتی ہے کیونکہ اپنی جان تو سب کو مَحْبُوب ہوتی ہے لیکن جو سچّے عاشِقِ رَسُول ہوتے ہیں وہ مَحْبُوب کے نام پر جان دینے سے بھی گُریز نہیں کرتے اور اپنی ذات پر اپنے حَبِیْب کو مُقَدَّم جانتے ہیں۔

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن ہِشَام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم رَسُولِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سَیِّدُنا عُمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے، حَضْرتِ فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرْض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھے میری جان کے عِلاوہ ہر چیز سے زِیادہ مَحْبُوب ہیں۔ سَرْوَرِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدْرَت میں میری جان ہے جب تک میں تمہارے نزدیک تُمہاری جان سے بھی زِیادہ مَحْبُوب نہ ہو جاؤں اس وَقْت تک تُمہارا ایمان کامِل نہیں ہو سکتا۔ حضرتِ فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: اللہ کی قسم! اب آپ مجھے میری جان سے بھی زِیادہ مَحْبُوب ہیں۔ اِس پر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عُمر! اب (تُمہارا ایمان کامِل ہوا)[1]

محمد کی محبّت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اِسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمّل ہے

---

1 ... بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب کیف کانت... الخ، ۴/۲۸۳، حدیث: ۶۶۳۲

محمد کی غلامی ہے سَنَد آزاد ہونے کی
خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی
محمد کی محبت آنِ ملّت شانِ ملّت ہے
محمد کی محبت روحِ ملّت جانِ ملّت ہے
محمد کی محبت خون کے رِشتوں سے بالا ہے
یہ رشتہ دُنیوی قانون کے رِشتوں سے بالا ہے
محمد ہے متاعِ عالَمِ ایجاد سے پیارا
پِدَر، مادر بِرادر مال جاں اولاد سے پیارا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ یہ روشن اور دَرَخْشَندہ سِتارے جن کی چمک دَمک سے پورا عالَم جگمگا رہا ہے اُن کے دل محبّتِ رَسُول سے کس قَدر روشن تھے، عِشْقِ رَسُول کی چاشنی اُن کی رَگ وجاں میں اِس قَدر سَرایَت کر چکی تھی کہ اُنہیں مَحْبُوب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات سے بڑھ کر کوئی چیز عزیز نہ تھی۔ یہ ایسے سچّے عاشِقانِ رَسُول تھے کہ اُنھوں نے عَمَلی طور پر عِشْقِ رَسُول میں نہ صِرف اپنا مال و دَوْلَت لُٹا دیا بلکہ حالتِ جنگ میں اپنی جانوں کی پَروا کئے بغیر سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حِفَاظَت کیلئے اپنی جان کی بازِیاں بھی لگا دیں اور اپنے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ نازَنِین کیلئے خُود کو ڈھال بنا کر کُفّار کی طَرف سے ہونے والے تِیرُوں کے حَمْلے اپنے جِسْموں پر سہتے ہوئے جامِ شَہادَت بھی نوش کیے۔ آیئے! جنگِ اُحُد کے اُس خُونریز مَعْرِکے کے اَحْوال سُنْتے ہیں کہ جب اِسْلام کے عَظِیم مُجاہِدِین اپنی مَحْبُوب ہستی کے دِفاع کے خاطِر اپنی جان کے نذرانے پیش کرتے رہے، عِشْق

اُنہیں آزماتا رہا اور وہ وَفاشِعار سُرخُرو ہوتے رہے۔

غَزوۂ اُحُد کے جانثار صحابہ

صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے جاں نِثارانہ جذبات کا ظُہُور سب سے زِیادہ غَزوۂ اُحُد میں ہوا، اس غَزوہ میں ایک مَقام پر رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ صِرف سات اَنْصاری اور دو قریشی صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان رہ گئے۔ اس حالت میں کُفّار نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر گھیرا تنگ کر دیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان جاں نِثاروں سے مُخاطِب ہو کر فرمایا: جو اُن بدبختوں کو ہم سے دُور ہٹائے گا اس کے لئے جَنَّت ہے۔ ایک اَنْصاری صَحابی فوراً آگے بڑھے اور کُفّار سے لَڑتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قُربان ہوگئے۔ اس طرح ایک ایک صَحابی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اپنی جان قُربان کرتا جاتا، یہاں تک کہ یکے بعد دِیگرے ساتوں اَنْصاری صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جامِ شَہادَت نوش کر گئے۔[1]

حُسنِ یُوسف پہ کَٹیں مِصر میں اَنگشتِ زَناں
سَر کَٹاتے ہیں ترے نام پہ مَردانِ عَرَب
(حدائقِ بخشش، ص۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِنہی صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں حَضرتِ سَیِّدُنا اَبُو طَلْحہ اور حَضرتِ سَیِّدُنا سَعد بن اَبی وَقّاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما بھی شامِل تھے جو اِنتہائی جاں نِثاری کے ساتھ کُفّارِ بد اَطوار سے نَبَرد آزما رہے۔ حَضرتِ سَیِّدُنا

---

1 ... مسلم، کتاب الجھاد والسیر، باب غزوۃ احد، ص۹۸۹، حدیث: ۱۷۸۹، ملخصاً

سَعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رَسُولِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میرے سامنے اپنا تَرکَش بکھیر دیا اور فرمایا کہ تِیر پھینکو، میرے ماں باپ تُم پر قُربان۔[1]

حَضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ غَزوَۂ اُحُد میں حَضرتِ سَیِّدُنا اَبُو طَلْحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ڈھال لے کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے سَراپا ڈھال بنے ہوئے تھے، حَضرتِ سَیِّدُنا اَبُو طَلْحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ زَبَردَسْت تِیر اَندازی کرنے والے تھے۔ اُس روز تو (آپ کے ہاتھوں) دو تین کَمانیں بھی ٹوٹ گئیں، جب کوئی شَخْص تِیروں سے بَھرا تَرکَش لے کر وہاں سے گُزرتا تو حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرماتے: یہ تِیر اَبُو طَلْحہ کے سامنے ڈال دو۔ حَضرتِ اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب مَدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ گردن اُٹھا کر کُفّار کی طَرف دیکھتے تو حَضرتِ سَیِّدُنا اَبُو طَلْحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَرض کرتے: میرے ماں باپ آپ پر قُربان! گردن اُٹھا کر نہ دیکھیں، کہیں کوئی تِیر نہ لگ جائے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قُربان ہونے کے لئے خادِم کا گَلا مَوجُود ہے۔[2] حَضرتِ سَیِّدُنا قَیس بن اَبُو حازم فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ غَزوَۂ اُحُد میں پیارے آقا، مَدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دِفاع کرتے کرتے حضرت اَبُو طَلْحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہاتھ شَل ہو چُکا تھا۔[3]

اس غَزوَہ میں حَضرتِ سَیِّدُنا شَمّاس بن عُثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جاں نِثاری کا یہ عالَم تھا کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دائیں بائیں جس طَرف بھی نَظر اُٹھا کر دیکھتے، اِنہیں تلوار کے ساتھ مَوجُود پاتے، اُنہوں نے خُود کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ڈَھال بنا رکھا تھا یہاں تک کہ زَخموں سے چُور ہو کر

---

[1] ... بخاری، کتاب المغازی، باب اذھمت طائفتان منکم... الخ، ۳/۳۷، حدیث: ۴۰۵۵

[2] ... بخاری، کتاب المغازی، باب اذھمت طائفتان منکم... الخ، ۳/۳۸، حدیث: ۴۰۶۴

[3] ... بخاری، کتاب المغازی، باب اذھمت طائفتان منکم... الخ، ۳/۳۸، حدیث: ۴۰۶۳

ایک دن اور ایک رات کے بعد شہید ہو گئے۔[1]

یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں

ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَحبَّت کی عَلامات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کیسے سچّے عاشقِ رَسُول تھے کہ دُشمنوں سے مُقابلے کے دَوران نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کس طَرح حِفَاظَت کرتے، اپنے جِسْموں پر تِیروں کے وار سہتے اور بالآخر زَخْموں سے چُور چُور ہو کر اپنی جان رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نِثار کر دیا کرتے۔ یقیناً یہ ان حَضْرات کے سچّے عاشِقِ رَسُول ہونے کی عَلامَت ہے۔

یاد رکھئے! مَحْبُوب کے نام پر جان دینے کے علاوہ بھی مَحبَّت کی کچھ عَلامات ہیں جنہیں ایک عاشِقِ صَادِق کے عِشْق و مَحبَّت کی دَلیل سمجھا جاتا ہے نیز ان عَلامات کو دیکھ کر دوسروں کو یقین ہو جاتا ہے کہ واقعی یہ شَخْص فُلاں سے بے حَد مَحبَّت کرتا ہے۔ مثلاً مَحبَّت کرنے والا ہر مُعاملے میں اپنے مَحْبُوب کی اِطاعَت کرتا ہے، ہر وَقْت اس کے ذِکْر سے اپنی زبان تر رکھتا ہے، اس کی پَسَنْد کو اپناتا اور جو چیز اسے ناپَسَنْد ہو اس سے دُور رہتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یقیناً ہر مُسلمان حُضُورِ اَکْرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بے پناہ عِشْق

---

[1] ... الطبقات الکبری، تذکرۃ شماس بن عثمان رضی اللہ عنہ، ۳/۱۸۶، ملخصاً

کرتا ہے، لہٰذا عاشقِ رسول کو چاہیے کہ وہ اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عَمَل اور ہر طرح سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیم کرے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذکرِ خَیْر سے ہر وَقْت اپنی زبان کو تَر رکھے۔ جس مُسلمان میں یہ علامتیں پائی جاتی ہیں وہ سچّا عاشقِ رسول کہلاتا ہے۔ آیئے! محبّتِ رسول کی چَنْد علامتوں کے بارے میں سُنتے ہیں اور اپنے اَنْدر عمل کا جذبہ بَیدار کرنے کی نِیَّت بھی کرتے ہیں۔

(1) اِطاعت واِتّباع

محبّت کی اوّلین عَلامَت مَحْبُوب کی اِطاعَت و اِتّباع ہے، اس لئے ہر اُمّتی پر حَق ہے کہ مَحْبُوبِ دوجہان، سَرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس بات کا حکم اِرْشاد فرمادیا، اُس پر عمل پیرا ہو اور اس کی ذَرّہ برابر مُخالَفت کا تَصَوُّر بھی ذِہْن میں نہ لائے۔ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں یہ عَلامَت بھی کامِل طور پر مَوْجُود تھی۔ وہ نُفُوسِ قُدْسِیہ ہر مُعاملے میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعَت و پَیْروی کیا کرتے اور جو چیز حُضُور کو پَسَنْد ہوتی اُسے مَحْبُوب جانتے تھے۔

سرکار کی پسند اپنی پسند

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک دَرْزِی نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دَعْوت کی ، میں بھی اس دعوت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ شریک ہو گیا، دَرْزِی نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے روٹی، کدّو (لوکی شریف) اور گوشت کا سالن رکھا تو میں نے دیکھا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم برتن سے کدّو شریف تلاش کرکے تَناوُل فرمارہے ہیں (حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں) **فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ یَوْمِئِذٍ** یعنی اس دن سے میں بھی

کَدّو شَرِیف کو پسند کرتا ہوں۔(بخاری، کتاب البیوع، باب ذکر الخیاط، ۲/۱۷، حدیث: ۲۰۹۲)

اسی طرح جس کام سے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْع فرمادیتے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فوراً اسے ترک کر دیا کرتے اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی غَیرمَوجُودَگی میں بھی اس کام کو نہیں کرتے اگرچہ ان کا فائدہ کیوں نہ ہوتا جیسا کہ

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ رَسُولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شَخْص کو دیکھا کہ وہ سونے کی اَنگوٹھی پہنے ہوئے ہے۔ آپ نے اس کے ہاتھ سے انگوٹھی نِکال کر پھینک دی اور فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ آگ کے اَنگارے کو اپنے ہاتھ میں ڈالے؟ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تَشْرِیف لے جانے کے بعد لوگوں نے اس شَخْص سے کہا کہ تُو اپنی انگوٹھی اُٹھالے اور (اِس کو بیچ کر) اِس سے نَفْع حاصل کرلے۔ تو اس نے جَواب دیا کہ خُدا کی قسم! جب رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس اَنگوٹھی کو پھینک دیا تو اب میں اس اَنگوٹھی کو کبھی بھی نہیں اُٹھا سکتا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سِیرت پر عَمَل کرتے ہوئے ہر مُعاملے میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فَرامین پر عمل اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جن کاموں سے منع فرمایا ان سے بچنا چاہئے کیونکہ مَحَبَّت کا دَعْویٰ اُسی صُورت میں دُرُست ہوگا جب ہم حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِتّباع میں زِندَگی بسر کریں گے۔ یقیناً آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارَک زِندَگی ہمارے لئے بہترین نُمونۂ عمل ہے۔ قُرآنِ پاک میں پارہ 21، سُورۃُ الاَحزاب کی آیت

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب اللباس، باب الخاتم، ۲/۴۸۱، حدیث: ۴۳۸۵

نمبر 21 میں اِرشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ۲۱، الاحزاب:۲۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں رَسُوْلُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

صَدرُالافاضِل حَضرتِ علّامہ مَولانا سَیِّد محمد نَعِیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: ان کا اَچّھی طرح اِتّباع کرو اور دِینِ الٰہی کی مدد کرو اور رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ نہ چھوڑو اور رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر چلو یہ بہتر ہے۔

مُفَسِّرِشَہِیر حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان "نورُالعِرفان" میں اِسی آیت کے تحت فرماتے ہیں: مَعْلُوم ہوا کہ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی زِنْدگی شَرِیف سارے انسانوں کے لیے نُمونہ ہے جس میں زِنْدگی کا کوئی شُعْبہ باقی نہیں رہتا اور یہ بھی مَطْلَب ہو سکتا ہے کہ رَبّ (تَعالٰی) نے حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی زِنْدَگی شریف کو اپنی قُدْرَت کا نُمونہ بنایا۔ کاریگر نُمُونہ پر اپنا سارازورِ صَنْعَت صَرف کر دیتا ہے۔ مَعْلُوم ہوا کہ کامیاب زِنْدگی وہی ہے جو ان کے نَقْشِ قَدم پر ہو ، اگر ہمارا جینا، مَرنا، سونا، جاگنا حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے نَقْشِ قَدم پر ہو جائے تو یہ سارے کام عبادت بن جائیں۔ (نور العرفان، پ۲۱، الاحزاب، تحت الآیۃ:۲۱، ص۶۷۱)

سرکارِ مدینہ ، قَرارِ قَلْب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جس نے میری سُنَّت کو زِنْدہ کیا اس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ واجتناب البدع، ۳۰۹/۴، حدیث:۲۶۸۷)

سُنَّت زندہ کرنے کا ثواب

نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدُنا بلال بن حارِث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: جان لو! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی: یا رَسُولَ اللہ کیا جان لوں ؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوبارہ اسی طرح فرمایا: اے بلال جان لو! عَرض کی: یا رَسُولَ اللہ کیا جان لوں ؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مَنْ اَحْیَا سُنَّۃً مِنْ سُنَّتِی قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِی فَاِنَّ لَہُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا** یعنی جس نے میری ایسی سُنَّت کو زِندہ کیا جو میرے بعد مِٹ چکی تھی (یعنی اس پر عمل تَرک کیا جاچُکا تھا) تو اسے ان تمام لوگوں کے اَجر کے بَرابر ثواب ملے گا جو اس سُنَّت پر عمل کریں گے اور ان کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہیں ہو گی اور جس نے کسی بِدعَتِ سَیِّئَہ (بُری بدعت) کو رَواج دیا جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ناپسند فرماتے ہیں تو اس پر ان تمام لوگوں کے گُناہوں کے بَرابر گناہ ہے جو اس بِدعَتِ سَیِّئَہ پر عمل کریں گے اور ان لوگوں کے گُناہ میں بھی کچھ کمی نہیں ہو گی۔ (ترمذی ،کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ و اجتناب البدع، ۴/۳۰۹، حدیث:۲۶۸۶)

سُنَّت کو زِندہ کرنے کا مطلب

حضرتِ علّامہ مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْبَارِی مذکورہ حدیث کے اس حصّے "مَنْ اَحْیَا سُنَّۃً یعنی جس نے میری سُنَّت کو زِندہ کیا" کے تحت فرماتے ہیں: "سُنَّت کو زِندہ کرنے سے مُراد اپنے قول و عمل کے ذَرِیعے اس سُنَّت کی اِشاعت وتَشہِیر کرنا ہے۔" حدیثِ پاک کے اس حِصّے "قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِی یعنی جو میرے بعد مِٹ چکی تھی" کی تشرِیح میں اِمام ابنُ المَلِک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا قول نَقْل فرماتے ہیں: "اس

سے مُراد یہ ہے کہ اس سُنَّت پر عمل کو چھوڑ دیا گیا ہو، تو میرے بعد جس نے اس سُنَّت کو اپنے عمل کے ذَرِیعے یا دوسروں کو اس پر عمل کی ترغیب کے ذَرِیعے زِندہ کیا تو اس کے لیے ان لوگوں کی مِثْل پُورا پُورا اَجر ہے جو بھی اس سُنَّت پر عمل کرے۔" (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/ ۴۱۴، تحت الحدیث:۱۶۸)

اِتّباعِ رَسُول اور اَمیرِ اہلسُنَّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی پیارے آقا مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کا دَم بھرتے ہیں تو دُنیا و آخرت کی بہتری کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتّباع نِہایَت ضَروری ہے۔ سُنّتوں کو زِندہ کرنے اور سُنّتوں کے عامِل بنے رہنے کیلئے کسی ایسے عاشِقِ صادِق کی صُحبت اِختیار کرنی ہوگی جو نہ صِرف خُود سُنّتوں کا پیکر ہو بلکہ دوسروں کو بھی راہِ سُنَّت پر چلا کر مَنزلِ عِشْق تک پہنچا دے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَوجُودہ دَور میں شَیخِ طَریقت، اَمیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ عَلّامہ مولانا اَبُو بلال محمد اِلیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذات میں اِتّباعِ رَسُول اور اِحیائے سُنَّت کا جو عَظِیم جذبہ ہے وہ اپنی مِثال آپ ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نہ صِرف خُود سُنّتوں پر عمل کرتے ہیں بلکہ دیگر مُسلمانوں کو بھی اِتّباعِ سُنَّت کے زیور سے آراستہ کرنے میں ہمہ تَن مَصرُوفِ عمل ہیں۔ یہی وَجہ ہے کہ اِتّباعِ سُنَّت کے سانچے میں سَر تا پا ڈَھلی ہوئی آپ کی شَخصیَّت کو دیکھ کر لاکھوں افراد مُتاثِر ہوئے اور اس کے نتیجے میں سَر پر عِمامہ کا تاج، چہرے پر داڑھی شریف اور بدن پہ سُنّتوں بھرا لباس سَجا کر نہ صِرف عاشِقانِ رَسُول کی صَف میں شامِل ہوگئے بلکہ نماز، روزے اور شَرعی اَحکامات کے پابند بھی بن گئے۔ اَمیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بسا اَوقات ایسی ایسی سُنّتوں پر عمل کر لیتے ہیں کہ دیکھنے والے

حَیران رہ جاتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِتّبَاعِ سُنَّت کی نِیَّت سے کبھی فَرش پر لیٹتے ہیں تو کبھی چٹائی پر۔ آپ نے اپنے سونے کے لئے نہ تو اپنے گھر میں کوئی گدیلا رکھا ہے نہ ہی پلنگ، البتّہ جب کسی کے گھر تشریف لے جاتے ہیں اور وہاں اگر سونے کی نوبت آتی ہے تو میزبان جس قسم کا بچھونا پیش کرتا ہے اسی پر آرام فرمالیتے ہیں۔ اس میں بھی اِتّبَاعِ سُنَّت ہی کی جَلوہ نُمائی ہے کیونکہ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کبھی بچھونے میں عَیب نہیں نکالا۔[1]

اَلْغَرَض آپ کے شب و روز کے مَعْمُولات میں اِتّبَاعِ رَسُول کی ہی جھلک نَظر آتی ہے جو کہ یقیناً پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے والہانہ عِشْق و مَحبّت کی دَلیل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صَدَقے ہمیں بھی اپنے حَبِیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ایسی ہی سچی مَحبّت اور اُن کی اِطاعَت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) تعظیم و تکریم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَحْبُوب کی اِطَاعَت و پَیرَوی کے عِلاوہ مَحبّت کی ایک بہت بڑی عَلَامَت مَحْبُوب کی تَعْظِیْم و تَکْرِیْم کرنا بھی ہے۔ نہ صرف یہ مَحبّت کی عَلَامَت ہے بلکہ اس کالازِمی حِصّہ بھی ہے جِس کے بغیر مَحبّت کا دَعْویٰ سراسر جھوٹا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو شَخْص کسی سے مَحبّت کرتا ہے وہ خُود بھی اس کی تَعْظِیْم کرتا ہے اور دوسروں سے بھی اِسی کی تَوَقُّع رکھتا ہے حتّٰی کہ اگر کوئی شَخْص اس کے مَحْبُوب کی بے اَدَبی وتَوہِین کر بیٹھے تو وہ مُضْطَرِب (بے چین) ہو جاتا ہے۔ یہ تو عام مَحْبُوب کی بات ہے جبکہ

[1] ...وسائل الوصول، الباب الثالث، الفصل الثانی فی صفۃ فراشہ... الخ، ص۱۲۳

سَرْوَرِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تو کائنات کے ساتھ ساتھ خُود خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے بھی مَحْبُوب ہیں اِسی لئے اُن کی تَعْظِیْم وتَوْقِیْر کا حکم خُود اللہ تَبارَک وتعالیٰ نے دیا ہے۔ چُنانچہ پارہ 26، سُورۃُ الفتح کی آیت نمبر 8 اور 9 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ﴿۹﴾ (پ۲۶، الفتح:۸،۹)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضِر و نَاظِر اور خُوشی اور ڈَر سُناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رَسُول پر اِیمان لاؤ اور رَسُول کی تَعْظِیْم وتَوْقِیْر کرو اور صُبْح وشام اللہ کی پاکی بولو۔

ایک اور مَقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے حَبِیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیْم کرنے والوں کی فَلاح وکامرانی کا اس طرح اِعْلان فرماتا ہے، چُنانچہ پارہ 9، سُورۃُ الاَعراف کی آیت نمبر 157 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ (پ۹، الاعراف:۱۵۷)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: تو وہ جو اس پر اِیمان لائیں اور اس کی تَعْظِیْم کریں اور اُسے مدد دیں اور اس نُور کی پَیرَوی کریں جو اس کے ساتھ اُترا وہی بامُراد ہوئے۔

آقا کا نام نہیں مٹاؤں گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچّے عاشِقانِ رسول یعنی صحابۂ کرام

عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں محبّت کی یہ علامت بھی کامل تھی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ تمام حضرات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بے حد تَعْظِیْم کیا کرتے تھے۔ حُدیبیہ میں صُلْح نامہ لکھتے وقت حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے جس والہانہ اَنداز میں سَرْوَرِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی بے پناہ محبّت اور تَعْظِیْمِ رَسُول کا اِظْہار کیا وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ چُنانچہ جب رَسُولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قُرَیْش کے نُمائندے سُہَیْل بن عَمْرو کے درمیان صُلْح کی شَرائِط پر اِتّفاق ہو گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُعاہدہ کی دَسْتاوِیز لکھنے کے لئے حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بُلایا اور اِرْشاد فرمایا: لکھو "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" اس پر سُہَیْل نے کہا کہ ہم اسے نہیں جانتے آپ "بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ" لکھئے۔ نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر حضرتِ سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہی اَلفاظ لکھ دیئے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لکھو: هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو یعنی یہ وہ شَرائِط ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رَسُول حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُہَیْل بن عَمْرو کے ساتھ صُلْح ہو چکی ہے۔ اس پر بھی سُہَیْل کہنے لگا کہ رَسُوْلُ اللہ کے اَلفاظ نہ لکھئے کیونکہ اگر ہمیں آپ کی رِسالت پر یقین ہوتا تو پھر ہمارے اور آپ کے دَرمیان کوئی جھگڑا ہی نہ ہوتا، آپ ایسا کیجئے کہ اس کے بجائے صِرف اپنا اور اپنے والد کا نام لکھ دیجئے۔ رَسُولِ اَکْرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی یہ بات بھی قَبول فرمائی اور حَضْرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا کہ رَسُوْلُ اللہ کے اَلفاظ مِٹا دو۔ لیکن قُربان جایئے حَضْرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ رسول پر کہ عرض کرنے لگے یا رَسُوْلَ اللہ میں آپ کے نامِ مُبارَک کو ہر گز نہیں مِٹا سکتا۔ بالآخر نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے خُود ہی رَسُوْلُ اللّٰہ کی جگہ محمّد بن عبدُ اللّٰہ لکھ دیا۔[1]

آنکھوں کا تارا نامِ محمد	دل کا اُجالا نامِ محمد
پوچھے گا مولا لایا ہے کیا کیا	میں یہ کہوں گا نامِ محمد
اپنے رضا کے قربان جاؤں	جس نے سکھایا نامِ محمد
اپنے جمیلِ رضوی کے دل میں	آ جا سما جا نامِ محمد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے کو سُن کر کسی کے ذِہن میں یہ وَسْوَسہ پیدا ہو سکتا ہے کہ **اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَب** یعنی حکم اَدَب پر بھی فَوقِیت رکھتا ہے، تو حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی تَعْمِیْل نہیں کی اور نامِ اَقْدَس مِٹانے سے انکار کر دیا۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بارے میں ایسا سوچنا بھی گُستاخی و بے اَدَبی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نامِ مُبارَک کو نہ مٹانے میں بھی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **تَعْظِیْم** اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عِشْق و مَحبَّت کی دلیل ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے گوارا نہیں کیا کہ میں اپنے ہاتھوں سے اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ اَقْدَس کو مِٹاؤں۔ اس سے ہمیں یہ دَرْس بھی ملتا ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نامِ محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھنے کے بعد اسے مِٹانے کو بے اَدَبی سمجھا تو جو لوگ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام لکھنے کے بعد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھنے کے بجائے صِرف "ص" یا "صلعم" لکھنے پر اِکْتِفا کرتے

---

[1] ... الکامل فی التاریخ، ذکر عمرۃ الحدیبیۃ، ۲/ ۸۹، ملخصاً

ہیں انہیں بھی اس سے بچنا چاہیے کہ یہ بھی بے اَدَبی ہے، اس کے بجائے پورا دُرُودِ پاک یعنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم لکھنا چاہیے۔

امامِ اَہلسُنَّت، عاشقِ ماہِ رِسالت مولانا شاہ اِمام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی خِدمَت میں اِستِفْتاء (سوال) پیش ہوا۔ مُستَفتِی (سوال کرنے والے) نے سوال میں "صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم" کی جگہ "صَلعَم" لکھ دیا تھا۔ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے تَنْبِیْہ کرتے ہوئے اِرْشاد فرمایا۔ سوال میں "صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم" کی جگہ "صَلعَم" لکھا ہے اور یہ سَخْت ناجائز ہے۔ یہ بَلا عوام تو عوام ۱۴ ویں صدی کے بڑے بڑے اکابِر و فُحُول کہلانے والوں میں بھی پھیلی ہوئی ہے، کوئی "صَلعَم" لکھتا ہے۔ کوئی "صللم" کوئی فقط "ؐ" کوئی "عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام" کے بدلے "عَمْ" یا "ع م" ایک ذرّہ سیاہی یا ایک اُنگل کاغذ یا ایک سیکنڈ وَقت بچانے کے لیے کیسی کیسی عَظِیم بَرَکات سے دُور پڑتے اور مَحرومی و بے نصیبی کا شکار ہوتے ہیں۔ (فتاوی افریقہ، ص ۵۰ بتغیر قلیل)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3) کثرتِ ذِکر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَحَبَّت کی عَلامَتوں میں سے ایک عَلامَت یہ بھی ہے کہ عاشِقِ صادِق جس سے مَحَبَّت کرتا ہے، بات بات پر اس کا ذِکر کرتا ہے کیونکہ اسے مَحْبُوب کے ذِکر سے لَذت ملتی ہے۔ ایک روایت میں ہے: مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ، یعنی جو شخص کسی سے مَحَبَّت کرتا ہے اس کا ذِکر کثرت

سے کرتا ہے۔[1] چونکہ ہمارے عِشْق و مَحَبَّت کا مَرکَز سَرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ مُبارَکہ ہے اس لئے ہمیں کثرت سے اُن کا ذکر کرنا چاہئے۔ ذِکْرِ رَسُول وہ بابرکت وَظِیفہ ہے جس میں عُشّاق کے دلوں کی تسکین بھی ہے، اِظْہارِ مَحَبّت بھی ہے اور نیکیوں کا خزانہ بھی۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ محبوبِ دوجہاں، سَرورِ کَون و مَکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ طیبّہ پر زِیادہ سے زِیادہ دُرُود و سَلام پڑھا جائے۔

مُحَقِّق عَلَی الاِطلاق حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: جب بندۂ مومن ایک بار دُرُود شریف پڑھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے، (دس گُناہ مٹاتا ہے) دس دَرَجات بُلَند کرتا ہے، دس نیکیاں عطا فرماتا ہے، دس غلام آزاد کرنے کا ثواب اور بیس غَزوات میں شُمولیّت کا ثَواب عطا فرماتا ہے۔ دُرُودِ پاک سببِ قبولیّتِ دُعا ہے، اِس کے پڑھنے سے شَفاعَتِ مصطفٰے واجب ہو جاتی ہے۔ پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بابِ جنَّت پر قُرب نصیب ہوگا، دُرُودِ پاک تمام پریشانیوں کو دُور کرنے اور تمام حاجات کی تکمیل کے لئے کافی ہے، دُرُودِ پاک گُناہوں کا کَفَّارہ ہے، صَدقے کا قائم مَقام بلکہ صَدقے سے بھی اَفْضَل ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی کس قدر خُوش نصیبی کی بات ہے کہ ہم گُناہگاروں کے دامن اُس مَحْبُوب کی مَحَبَّت سے مالا مال ہیں جن کی نہ صِرف ذات بابَرَکت ہے بلکہ ان کا ذِکر بھی دُنیا و آخرت کی سَعادَت مَندیوں کا مَجْمُوعہ ہے، اُس شخص کی خُوش بَخْتی کی کوئی اِنْتہا نہیں جس کا دل یادِ مُصْطَفٰے اور زبان ذکرِ مُصْطَفٰے میں مَشْغول رہتی ہو اور ذِکرِ محبوب کی لَذت نے اسے ساری دُنیا کی محبتوں سے بے

---

[1] ... کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب الاول فی الذکر وفضیلته، ۱/۲۱۷، حدیث: ۱۸۲۵

[2] ... جذب القلوب، ص ۲۲۹

نیاز کر دیا ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی نے 72 مدنی انعامات میں میں سے مدنی اِنعام نمبر 5 میں روزانہ کم از کم 313 مرتبہ دُرُودِ پاک کے ذریعے ذِکرِ مُصْطَفٰے کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ ہمیں بھی اس مدنی انعام پر عمل کے ذریعے سرورِ کائنات، شاہِ مَوْجُودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ بابرکات پر خُوب خُوب دُرُود وسَلام کے گجرے نچھاور کرنے چاہئیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی اِصلاح کی کوشش کیلئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عاشقِ رَسُول کو کیسا ہونا چاہیے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک سچّے عاشقِ رسول کیلئے اِنتہائی ضَروری ہے کہ وہ ہر ہر مُعاملے میں نبیِّ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَقْوال و اَفْعال کی پیروی کرے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عمل کرے، ہر طرح سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے صَحابۂ کِرام، اَزْواجِ مُطَہَّرات، اَہلِ بیتِ اَطْہار رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی تَعْظِیْم کو لازم سمجھے اور شہرِ مدینہ، مسجدِ نَبَوی زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا، قبرِ اَنور اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے آثارِ شَرِیفہ کی تَعْظِیْم و تَوْقیر اور ان کے اَدَب و اِحْتِرام کو ضَروری جانے۔ ہر وَقْت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذِکْر شریف سے اپنی زبان کو تر رکھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دوستوں سے دوستی اور دُشمنوں سے دُشمنی رکھے۔ ان نِشانیوں کے علاوہ اپنے کردار کو بہتر بنانے کیلئے ایک سچّے عاشقِ

رَسُول کیلئے یہ بھی ضَروری ہے کہ وہ پانچوں نمازیں باجماعت مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے والا، فُحش وبد کلامی سے بچنے والا، اپنی زبان کی حِفاظَت کرنے والا، دوسروں کی بھلائی چاہنے والا ، لڑائی جھگڑے سے بچنے والا، لوگوں میں صُلح کروانے والا، مُصِیبت پر صَبر کرنے والا، جھوٹ ، غیبت چُغلی، کینہ، حَسَد وغیرہ بُرائیوں سے بچنے والا، الغرض چھوٹی سے چھوٹی نیکی کرنے والا اور ہر ایک گُناہ سے بچنے والا ہونا چاہیے۔ وہ کس قسم کا عاشقِ رسول ہے جو دن رات اللہ عزوجل اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانیوں میں بسر کرتا ہے، شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاری قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ چوٹ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
عالموں پر ہنسیں، پھبتیاں بھی کَسیں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
جو کہ گانے سنیں، فلم بینی کریں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
بد نگاہی کریں، بد کلامی کریں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
کھائیں رزقِ حرام، ایسے ہیں بدلگام	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
عَہد توڑا کریں ، جھوٹ بولا کریں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
جو ستاتے رہیں دل دُکھاتے رہیں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
چغلیوں تہمتوں، میں جو مشغول ہوں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈھکیں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
داڑھیاں جو مُنڈائیں کریں غیبتیں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
کاش ! عطاؔر کا طیبہ میں خاتِمہ	ہو کرو یہ دعا عاشِقانِ رسول

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے حَبِیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ایسا عاشقِ صادِق بنادے کہ جو بھی ہمارے حُلیے اور کردار کو دیکھے تو کہہ اُٹھے کہ وہ دیکھو سچّا عاشقِ رسول جارہا ہے۔ اے کاش! ہماری پہچان ہی عاشقِ رَسُول کے نام سے ہو جائے تو اس سے بڑھ کر سَعادَت کی بات اور کیا ہو گی۔

فَنا اِتنا تو ہو جاؤں میں تیری ذاتِ عالی میں

جو مجھ کو دیکھ لے اس کو تیرا دِیدار ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سچّے عاشقانِ رَسُول کی پہچان کے حوالے سے مدنی پُھول سُننے کی سَعادَت حاصل کی۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بے اِنتہا محبَّت کے بارے میں سُنا کہ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ وضو فرماتے تو صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ کے جِسْمِ اقْدس سے مَسْ (چُھو جانے والے) وضو کے پانی کو حاصل کرنے کیلئے ایک دوسرے سے سَبقَت لے جانے کی کوشش کرتے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کی فوراً تعمیل کرتے ، آپ کے سامنے نِہایت اَدَب واِحتِرام کے ساتھ بیٹھتے کبھی آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھتے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جس مَجلس میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذِکرِ خَیر کیا جارہا ہو اِنتہائی اَدَب واِحتِرام کے ساتھ آپ کا ذِکرِ خَیر سُننا چاہیے۔ اس کے بعد ہم نے قرآنِ پاک کی آیت اوراحادیثِ مبارکہ سُنیں جن سے مَعلُوم ہوا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحبَّت ایمانِ کامل کیلئے شرط ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحبَّت خُونی رِشتہ داروں اور اپنی جان ومال سے بھی عزیز ہونی چاہیے۔ صِرف زَبان کی حد تک مَحبَّتِ رَسُول کا دعویٰ نہیں ہونا چاہیے بلکہ عملاً سچی اور حقیقی مَحبَّت ہونی چاہیے، صحابۂ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضْوَان ایسے سچے عاشِقانِ رَسُول تھے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اپنی جان تک لُٹادیا کرتے تھے۔ اے کاش! ہمیں بھی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سچی مَحبَّت نصیب ہوجائے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نامُوس کی خاطِر جان ومال لُٹانے والے بن جائیں۔ پھر ہم نے سُنا کہ ایک عاشِقِ صادِق میں کیا کیا نشانیاں ہوتی ہیں۔ ان علامتوں میں سے ایک علامت اطاعتِ رسول ہے۔ صَحابۂ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضْوَان میں مَحبَّت کی یہ علامت بھی کامل طور پر موجود تھی، یہ حضرات ہر ہر مُعامَلے میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پَیرَوی کو لازِم جانتے تھے، یہاں تک کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جس کام کو کِیا اور اسے کرنے کا حکم نہیں دیا یہ نُفُوسِ قُدسِیہ عِشقِ و مَحبَّت میں اس کام کو بھی سَعادت سمجھتے ہوئے بجالاتے تھے۔ ایک ہم ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سُنّتوں کو چھوڑ کر مَغرِبی تہذیب کے دِلدَادہ بنے پھرتے ہیں حالانکہ سُنّت میں حکمت اور ہمارے لیے باعثِ رَحمت ہے۔ اِس پُرفِتَن دَور میں طرح طرح کی سُنّتیں سیکھنے اور عمل کا جَذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کسی نِعمت سے کم نہیں، آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کی بَرَکت سے خُوب خُوب سُنّتیں سیکھ کر عمل کا جَذبہ پاسکتے ہیں۔ پھر ہم نے مَحبَّت کی ایک اور علامت تَعۡظِیۡمِ رَسُول کے مُتَعَلِّق سُنا کہ صَحابۂ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضْوَان حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بے حد تَعۡظِیۡم کیا کرتے تھے جیسا کہ حضرت علی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجۡھَہُ الۡکَرِیۡم کے بارے میں سُنا کہ آپ رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہُ نے **تَعْظِیْمًا رَسُوْلُ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نامِ مُبارَک مٹانے سے انکار کر دیا۔اس کے بعد ہم نے ذِکرِ مُصطَفٰے کے بارے میں سُنا کہ یہ بھی مَحَبَّت کی علامتوں میں سے ایک اَہَم علامت ہے کیونکہ جو جس سے مَحَبَّت کرتا ہے تو ہر بات میں اس کا تذکرہ کرتا ہے، اگر ہم بھی عشقِ رَسُول کا دَم بھرتے ہیں تو زِیادہ سے زِیادہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذِکرِ خَیر کرنا چاہیے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پاکیزہ عادات کا تذکرہ کرنا چاہیے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ بابَرَکات پر بکثرت دُرُود وسلام پڑھنا چاہیے ۔اس کے علاوہ جس طرح ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زندگی گُزاری، اسی طرح ہمیں بھی نہ صِرف خُود آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے طَریقے پر چلتے ہوئے سچے عاشِقِ رَسُول ہونے کا ثُبُوت دینا چاہیے بلکہ اپنی اَولاد کے دلوں میں بھی مَحَبَّتِ رسول پیدا کرنی چاہیے

مرحبا!ماہِ ربیع الاول کا ہِلال چمک چکا ہے، سبحان اللہ

ربیعُ الاول اُمیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا
دعاؤں کی قَبولیّت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

خدا نے ناخُدائی کی خود انسانی سفینے کی
کہ رحمت بن کے چھائی بارہویں شب اس مہینے کی

جہاں میں جشنِ صبحِ عید کا سامان ہوتا تھا
اُدھر شیطان تنہا اپنی ناکامی پہ روتا تھا

صدا ہاتف نے دی اے ساکنانِ خِطّۂ ہستی!
ہوئی جاتی ہے پھر آباد یہ اُجڑی ہوئی بستی

مبارَکباد ہے ان کیلئے جو ظُلم سہتے ہیں
کہیں جن کو اماں ملتی نہیں برباد رہتے ہیں

مبارَکباد بیواؤں کی حسرت زا نگاہوں کو
اثر بخشا گیا نالوں کو فریادوں کو آہوں کو

ضعیفوں بیکسوں آفت نصیبوں کو مبارَک ہو
یتیموں کو غلاموں کو غریبوں کو مبارَک ہو

مبارَک ٹھوکریں کھا کھا کے پَیہم گرنے والوں کو
مبارَک دشتِ غُربت میں بھٹکتے پھرنے والوں کو

مبارک ہو کہ دَورِ راحت و آرام آپہنچا مبارک ہو کہ ختم المرسلیں تشریف لے آئے	نَجاتِ دائمی کی شکل میں اسلام آپہنچا جنابِ رَحمۃٌ لِّلعٰلمیں تشریف لے آئے
بَصد اندازِ یکتائی بَغایَت شانِ زیبائی	امیں بن کر امانت آمِنہ کی گود میں آئی

سرکار کی آمد مرحبا! سردار کی آمد مرحبا! سالار کی آمد مرحبا!

مختار کی آمد مرحبا! منٹھار کی آمد مرحبا! دلدار کی آمد مرحبا!

غمخوار کی آمد مرحبا! تاجدار کی آمد مرحبا! شاندار کی آمد مرحبا!

شہریار کی آمد مرحبا! شہِ ابرار کی آمد مرحبا! حضور کی آمد مرحبا!

مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ابھی تک 25 جھنڈے یا 12 جھنڈے نہیں لگائے تو ہمت کر کے بارہویں تک بلکہ پورا ماہِ نور ہی اپنی مسجد، گھر، دکان، کارخانہ وغیرہ پر دعوتِ اسلامی کا فیضانِ رضا، فیضانِ غوث الوری اور فیضانِ گنبدِ خضرا سے مالا مال جھنڈا لگانے کی نیت کر لیجئے اور یاد رکھئے! جھنڈے سائیکل، اسکوٹر، کار، بسوں، ویگنوں، ٹرکوں، ٹرالروں، ٹیکسیوں، رِکشوں، ریڑھوں، گھوڑا گاڑیوں وغیرہ سب پر اپنے پلے سے لگانے ہیں۔

نبی کا جھنڈا لے کر نکلو دنیا پر چھا جاؤ

نبی کا جھنڈا امن کا جھنڈا ہر گھر میں لہراؤ

❀ اے عاشقانِ میلاد! اپنے گھر پر 12 جھالروں (یعنی لڑیوں) یا کم از کم 12 بلبوں سے اور اپنی مسجد و محلے میں بھی 12 دن تک خوب چراغاں کیجئے۔

❀ اے عاشقانِ میلاد! سب عاشقانِ رسول کو جشنِ ولادت کی خوشیاں کس طرح منانی چاہئیں، اس کے لئے امیرِ اہلسنّت کا پیارا پیارا رسالہ "صبحِ بہاراں" سب تک پہنچایئے، گھر گھر، دکان دکان، دفتر دفتر اسے تقسیم کیجئے۔

❀ اے عاشقانِ میلاد! اس عیدوں کی عید کے موقع پر استعمال کی ہر چیز نئی لینی ہے۔ سفید لباس، عمامہ، سربند، ٹوپی، سر پر اوڑھنے کی سفید چادر، کتھئی چادر، مسواک، جیب کا رومال، چپل، تسبیح، عطر کی شیشی، ہاتھ کی گھڑی، قلم، قافلہ پیڈ وغیرہ۔ اپنے استعمال کی ہر چیز ممکنہ صورت میں نئی لینی ہے۔

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا
عالم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ ولادت

❀ اے عاشقانِ میلاد! بارھویں شب دعوتِ اسلامی کے اجتماعِ میلاد میں گزارنا ہے اور یہ بھی نیت کر لیجئے کہ 12 ربیع الاوّل کو روزہ رکھ کر سبز پرچم اٹھائے، جلوسِ میلاد میں بھی شرکت کروں گا۔ ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

پیارے آقا، بارھویں والے مصطفٰی، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد منانے کی کیا برکتیں ہیں، جشنِ ولادت منانے کی نیتیں کیا ہونی چاہئیں اس کے علاوہ بہت سے رنگ برنگے مدنی پھول حاصل کرنے کے لئے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ کا رسالہ "صبحِ بہاراں" مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدرسۃ المدینہ کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے مَدَنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں بھی بچپن ہی سے سچے عاشقانِ رسول کی صَفوں میں شامل ہوکر سُنّتوں کے عامل بن جائیں تو پریشان ہونے کی قطعاً ضَرورت نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے فیضانِ نظر سے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام مَدَنی مُنّوں کی تعلیم و تربیت کیلئے مدرسۃُ المدینہ (للبنین) اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے مدرسۃُ المدینہ (للبنات) قائم ہیں۔ جن میں تَجْوِید و قراءت کے ساتھ قرآنِ مجید پڑھایا جاتا ہے۔ اِس کا پڑھنا، پڑھانا اور سُننا سُنانا سب ثواب کا کام ہے۔ قُرآنِ پاک کا ایک حَرف پڑھنے پر 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک ہر مُسلمان کے لیے ہدایت کا سَرچَشْمہ بھی ہے۔ اس پر عمل کرنا دونوں جہان میں کامیابی کا سبب ہے، لیکن یاد رکھئے! عمل کرنے کے لیے اسے صحیح پڑھنا، سیکھنا اور سمجھنا ضَروری ہے لیکن اَفسوس صَد اَفسوس! کہ ہماری اَکْثَرِیَّت قُرآنِ پاک کو پڑھنے، سیکھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے بَتَدْرِیج دُور ہوتی جا رہی ہے۔ حالانکہ اس کی تعلیم کے بارے میں پیارے مُعَلِّمِ کائنات، فَخْرِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ**۔ یعنی تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قُرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ (صحیح البخاری، الحدیث:۵۰۲۷، ج۳، ص۴۱۰) قرآنِ کریم کس قدر سیکھنا ضَروری ہے اس کے مُتَعَلِّق سیِّدی اعلیٰ حضرت اِرشاد فرماتے ہیں: اتنی تَجْوِید (سیکھنا) کہ ہر حَرْف دوسرے حَرْف سے صحیح مُمتاز ہو فَرضِ عَیْن ہے۔ بغیر اس کے نماز قطعاً باطل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مخرجہ، ج۳، ص۲۵۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تحت

ہزاروں مَدارِس بنام مدرسۃُ المدینہ اس مدنی کام کے لیے کوشاں ہیں۔ تادمِ بیان صِرف پاکستان میں برائے حِفْظ وناظِرہ 2ہزار سے زائد مدرسۃُ المدینہ (لِلْبَنِیْن وَلِلْبَنَات) چل رہے ہیں جن میں مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کی کُل تعداد 1لاکھ سے زیادہ ہے، آپ سے بھی مَدَنی اِلتجاء ہے کہ اپنے مدنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو تَجوید وقراٰت کے ساتھ قُرآنِ پاک کی تعلیم دلوانے، ان کی اَخلاقی تربیّت کے ذَریعے انہیں نیک بنانے اور اسے اپنے لیے صَدَقۂ جارِیہ بنانے کیلئے مدرسۃُالمدینہ میں داخل کروادیجئے۔

عطا ہو شوق مَولیٰ مَدْرَسے میں آنے جانے کا

خُدایا ذَوق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اور ہمارے اَہل وعَیال کو صحیح معنوں میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے، اپنے خوف سے رونے، اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عشق میں تڑپنے، بے اَدبوں کی صُحبت سے دُور رہنے اور عاشقانِ رَسول کی صُحبت میں اُٹھنے بیٹھنے کی سَعادت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی کاموں میں حِصّہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس پُرفِتَن دور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہر جگہ عشقِ رسول کی شمع جلانے میں مَصروف ہے۔ لہٰذا آپ بھی خوفِ خُدا کی عادت اپنانے، سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت جگانے، سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے، خود کو فَرائض وواجبات، سُنَن

ومُستَحَبّات کا پابند بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام چوک درس دینا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک دَرْس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے، نیکیوں میں رَغْبَت بڑھانے، نمازوں کی پابندی کا ذِہن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلمِ دِین کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیعہ ہے اور لوگوں تک عِلمِ دِین کی باتیں پہنچانا اَجر وثَواب کا کام ہے۔

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنَّتی ہے۔ (حِلْیَۃُ الاولیاء ج۱۰ص۴۵ حدیث ۱۴۴۶۶) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: "اللہ تَعَالٰی اُس کو تر و تازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔" (سُنَنِ تِرمِذی ج۴ص۲۹۸ حدیث ۲۶۶۵)

ہر کلمے پر سال بھر کی عبادت کا ثواب

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام ابُو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی فرماتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدُنا مُوسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ خُداوَندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے۔ اُس کی جَزا کیا ہے؟ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اِرشاد فرمایا: میں اُس کے ہر کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنَّم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔ (مُکاشَفَۃُ القُلُوب ص۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے نیکی کی دعوت دینے کے کس قدر فضائل ہیں، چوک

دَرس بھی مُسلمانوں کو نیکی کی دعوت دینے، بُرائی سے منع کرنے اور عِلمِ دِین سکھانے کا اَہم ذَرِیعہ ہے کہ لوگ بازاروں میں بیٹھے بدنگاہی، فضول باتوں اور طرح طرح کے گناہوں میں مشغول ہوسکتے ہیں، بعض اوقات چوک دَرس میں شرکت کی بَرَکت سے ان کی زِندگی میں ایسامَدَنی اِنقلاب برپا ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی گناہوں بھری زِندگی سے توبہ کرکے نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو جاتے ہیں۔ آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

عیّاش نوجوان

زم زم نگر، حیدر آباد (بابُ الاِسلام سندھ) کے علاقے محبوب ٹاؤن میں مُقیم اسلامی بھائی اپنی خزاں رَسیدہ زندگی میں بہار آنے کا تذکرہ کچھ یوں کرتے ہیں کہ: میں ایک عیّاش نوجوان تھا۔ بُرائیوں کی دَلدَل میں اس قدر دَھنس چکا تھا کہ شراب نوشی جیسی عادتِ بد میں گرفتار ہو گیا۔ ایک دن دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائی نے شَفقت بھرے اَنداز میں چوک دَرس میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں ان کی دعوت قبول کرتے ہوئے سُنّتوں بھرے درس میں شریک ہو گیا۔ درس کے پُرتاثیر الفاظ نے میرے دل کی دُنیا ہی بدل ڈالی۔ رَفتہ رَفتہ اسلامی بھائیوں کی اِنفرادی کوشش کی بَرَکت سے مدنی ماحول کے قریب سے قریب تر ہوتا چلا گیا۔ عاشِقانِ مصطفٰے کی صُحبت کی بَرَکت سے ماہِ رمضانُ المبارک کے آخری عشرے کے تربیتی اعتکاف کی سعادت ملی۔ علمِ دین سیکھنے کو ملا، اچھے لوگوں کی صحبت کیا ملی دل کی سیاہی دھلنے لگی۔ نماز سے کوسوں دور بھاگنے والا شخص مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز اَدا کرنے والا بن گیا۔ شراب کی مَستی میں مَست رہنے والا عشقِ مُصطفٰے میں تڑپنے والا بن گیا۔ مہکے مہکے مدنی ماحول کی پُربہار فِضاؤں میں ایسا ذِہن بنا کہ میں مُشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا اور

مجھے شراب نوشی اور گُناہوں کی دیگر نحوستوں سے نَجات مل گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(اِبنِ عَساکِر ج۹، ص۳۴۳)

زمانے بھر میں مچا دیں گے دُھوم سُنَّت کی
اگر کرم نے ترے ساتھ دیدیا یارَبّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے مسواک سے مُتَعَلِّق چند مدنی پُھول پیش کرتا ہوں۔

پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُن لیجئے: ❀ دو رَکعت مِسواک کرکے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، ج۱، ص102، حدیث18) ❀ مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور رَبّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے۔ (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل، ج2، ص۴۳8، حدیث5869) ❀ مِسواک پِیلُو یا زَیتُون یا نِیم وغیرہ کَڑوِی لکڑی کی ہو۔ ❀ مِسواک کی

موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ❀ مِسواک ایک بالِشْت سے زِیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ ❀ اِس کے رَیشے نَرم ہوں کہ سَخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (GAP) کا باعِث بنتے ہیں۔ ❀ مِسواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نَرم کرلیجئے۔ ❀ مُناسب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہیئے کہ رَیشے اُس وَقْت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تَلخی باقی رہے۔ ❀ دانتوں کی چَوڑائی میں مِسواک کیجئے۔ ❀ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم اَز کم تین بار کیجئے۔ ❀ ہر بار دھو لیجئے۔ ❀ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو۔ ❀ پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے۔ ❀ مُٹّھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بَواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ❀ مِسواک وُضو کی سُنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ اُسی وَقْت ہے جبکہ مُنہ میں بدبُو ہو۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ، ج1، ص623) ❀ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلہ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتّھر وغیرہ وزن باندھ کر سَمُنْدَر میں ڈبو دیجئے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 294 تا 295 کا مطالعہ فرمالیجئے)

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ دو کُتُب "بہارِ شَرِیعت" حصّہ 16 (312 صَفَحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنَّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سَفر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت:

حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ میٹھے میٹھے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص صُبح و شام مجھ پر دس دس بار دُرُود شریف پڑھے گا بروزِ قِیامت میری شَفاعت اُسے پہنچ کر رہے گی۔ (اَلتَّرغیب وَالتَّرھیب ج ۱ ص ۲۶۱ حدیث ۲۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صدہزار
بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی

خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا ❀صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نِیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منْع کروں گا ❀اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا عُنوان ہے ''مُعجِزاتِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم'' آج کے اِس بیان میں ہم مکّی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چند مُعجِزات سُنیں گے۔ اوّلاً حضرتِ سیّدُنا جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حَوالے سے مَشْہُور مُعجِزہ سُنیں گے، اُس کے بعد ہم یہ سُنیں گے کہ مُعجِزہ کہتے کسے ہیں؟ پھر ہم یہ سُنیں گے کہ نبیِ اَکرم، نُورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جامِعُ المُعجِزات ہیں، اُس کے بعد مزید آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چند مُعجِزات مثلاً چاند کو دو ٹکڑے کرنا، دُودھ کے ایک ہی پیالے سے 70 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا سَیر ہو جانا، دَرَخْت کا چل کر آنا یہ سب سُننے کی سَعادت حاصل کریں گے۔ اس کے عِلاوہ ہم یہ بھی سُنیں گے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ کونسا مُعجِزہ ہے جو قِیامت تک کے لئے ہے۔ آخِر میں "ناخن کاٹنے" کی سُنّتیں اور آداب بھی سُنیں گے، آیئے حضرتِ سیّدُنا جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا واقعہ سُنتے ہیں۔ چنانچہ،

ایک عجیب چٹان:

حضرتِ سیّدُنا جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ (غزوۂ خندق کے موقع پر) خَنْدق کھودتے وَقْت ناگہاں (اچانک) ایک ایسی چٹان نُمودار ہو گئی جو کسی سے بھی نہیں ٹُوٹی، جب ہم نے بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میں یہ ماجرا عَرض کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھے تین دن کا فاقہ تھا اور شکمِ مُبارک پر پتّھر بندھا ہوا تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دَستِ مُبارک سے پھاوڑا مارا تو وہ چٹان ریت کے بُھربُھرے ٹیلے کی طَرح بِکھر گئی۔ (بخاری جلد ۲ ص ۵۸۸ خندق) اور ایک رِوایت یہ ہے کہ

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس چٹان پر تین مرتبہ پھاوڑا مارا، ہر ضرب پر اُس میں سے ایک روشنی نکلتی تھی اور اس روشنی میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شام و ایران اور یَمَن کے شہروں کو دیکھ لیا اور اِن تینوں مُلکوں کے فتح ہونے کی صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کو بِشارت دی۔(زُرقانی، ج۲، ص۱۰۹، و مدارج، ج۲، ص۱۶۹)

حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دَعوت:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 862 صفحات پر مشتمل کتاب "سیرتِ مصطفٰی" جس میں بارہویں والے آقا، مکی مدنی مصطفٰی، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حسین بچپن، باحیا جوانی، آپ کی ہجرت، غزوات، معجزات اور بہت کچھ ہے، اس کے صفحہ نمبر 325 سے ایک عظیم معجزہ سُنیے اور ایمان تازہ کیجئے، چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ فاقوں سے شکمِ اَقدَس پر پتّھر بندھا ہوا دیکھ کر میرا دل بھر آیا، چُنانچہ میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اِجازت لے کر اپنے گھر آیا اور اپنی اَھلِیَّہ سے کہا کہ میں نے نبیِ اَکرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اِس قَدر شدید بُھوک کی حالت میں دیکھا ہے کہ مجھ میں صَبر کی تاب نہیں رہی۔ کیا گھر میں کُچھ کھانا ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ گھر میں ایک صاع (تقریباً چار کلو) جَو کے سِوا کُچھ بھی نہیں، میں نے کہا کہ تُم جلدی سے اُس جَو کو پیس کر گُوندھ لو، پھر میں نے اپنے گھر کا پلا ہوا ایک بکری کا بچّہ ذَبح کرکے اس کی بوٹیاں بنائیں اور زَوجہ سے کہا کہ جلد اَز جلد گوشت اور روٹیاں تیّار کر لو، میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بُلا کر لاتا ہوں، چلتے وَقت زَوجہ نے کہا: دیکھنا! حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عِلاوہ صِرف چند ہی اَصحاب کو ساتھ میں لانا کیونکہ کھانا کم ہے،

کہیں مجھے رُسوامت کر دینا۔

حَضرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خَندق پر آکر آہستگی سے عَرض کیا کہ یارَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک صاع آٹے کی روٹیاں اور ایک بکری کے بچّے کا گوشت میں نے گھر میں تیار کروایا ہے، لہٰذا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صِرف چند اَشْخاص کے ساتھ چل کر تناوُل فرمالیں، یہ سُن کر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اے خَنْدق والو! جابر نے دَعْوتِ طعام دی ہے، لہٰذا سب لوگ ان کے گھر پر چل کر کھانا کھالیں، پھر مُجھ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آجاؤں روٹیاں مت پکوانا، چُنانچہ جب حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَشْرِیف لائے تو گوندھے ہوئے آٹے میں اپنا لُعابِ دَہَن ڈال کر بَرَکت کی دُعا فرمائی اور گوشت کی ہانڈی میں بھی اپنا لُعابِ دَہَن ڈال دیا۔ پھر روٹی پکانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہانڈی چُولھے سے نہ اُتاری جائے۔ جب روٹیاں پک گئیں تو حَضرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اَہلِیَّہ نے ہانڈی سے گوشت نکال نکال کر دینا شُروع کیا، ایک ہزار صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آسُودہ ہو کر کھانا کھالیا مگر گُوندھا ہوا آٹا جتنا پہلے تھا اُتنا ہی رہ گیا اور ہانڈی چُولھے پر بدَسْتُور جوش مارتی رہی۔

(بُخاری، ج۲، ص۵۸۹، غزوۂ خندق و سیرتِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ۳۲۵/ ۳۲۷ ملخصًا)

اِک دل ہمارا کیا ہے آزار اُس کا کتنا
تُم نے تو چلتے پھرتے مُردے جِلادیے ہیں

شعر کی وضاحت: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے دِل اور اُس کے دُکھ درد کا علاج آپ کے لیے کوئی بڑا کام نہیں ہے، آپ نے چلتے پھرتے مُردے یعنی جو کفر و شرک کے باعث مُردوں سے بھی بدتر تھے، اُنہیں بھی ایمان کی روح عطا فرما کر زِندہ فرمادِیا ہے۔

سرکار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا مُختار کی آمد مرحبا غمخوار کی آمد مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُعْجِزَہ کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے، حاجت روا و مشکل کُشا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لُعابِ مُبارَک (تھوک مبارک) میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کیسی بَرَکت رکھی ہے کہ وہ آٹا کہ جو چند آدمیوں کے لئے بمشکل کافی ہوتا اور وہ سالن کہ جو اتنے آدمیوں کو بھی بمشکل کِفایَت کرتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لُعابِ اَقْدس ڈالنے کی بَرَکت سے ہزار آدمیوں کو ایسا کافی ہوا کہ سب کھا کر سیر ہوگئے مگر وہ آٹا بھی جُوں کا تُوں رہا اور ہانڈی بھی بچ گئی۔ سُبْحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کی تو کیا ہی بات ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایسے ایسے عَظِیْمُ الشَّان مُعْجِزات ہیں کہ اُن کے بارے میں سُن کر عَقْلِ اِنْسانی دَنگ (یعنی حیران) رہ جاتی ہے۔

حُضُور نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کے مزید مُعْجِزات سُننے سے پہلے حُصُولِ عِلْمِ دِین کی نِیَّت سے مُعْجِزہ کی تَعْرِیف بھی سَماعَت فرمالیجئے۔ چُنانچہ،

مُعْجِزے کی تَعْرِیف بَیان کرتے ہوئے حضرتِ عَلّامہ اِمام جَلالُ الدِّین عبدُ الرَّحمٰن بن ابو بکر سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی اِرْشاد فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک مُعْجِزہ سے مُراد ہر وہ خارِقِ عادَت اَمْر (یعنی خلافِ عادَت کام) ہے جو نَبُوَّت کے دَعْویدار کی سَچّائی پر دَلالت کرنے والا ہو۔ (مدنی آقا کے روشن فیصلے ۲۳) یعنی حضراتِ اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نَبُوَّت کی تَصْدِیق کے لئے ان سے کسی ایسی

تَعَجُّب خَیز چیز کا ظاہِر ہونا جو عادَ تاً ظاہر نہ ہوتی ہو، اِسی خِلافِ عادت ظاہِر ہونے والی چیز کا نام مُعجِزَہ ہے۔اور شَیخُ الْحَدِیث حَضرتِ علّامہ مولانا عبدُالمُصطفٰے اَعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللهِ الْغَنِی اِرشاد فرماتے ہیں کہ مُعجِزَہ چونکہ نَبی کی صَداقت ظاہِر کرنے کے لئے ایک خُداوندی نِشان ہوا کرتا ہے۔اِس لئے مُعجِزَہ کے لئے ضَروری ہے کہ وہ خارِقِ عادَت (یعنی خِلافِ عادَت) ہو اور ظاہِری عِلَل و اَسباب (یعنی نظر آنے والی عِلّتوں اور اَسباب) اور عاداتِ جارِیہ کے بالکل ہی خِلاف ہو، وَرْنہ ظاہِر ہے کہ کُفّار اس کو دیکھ کر کہہ سکتے ہیں کہ یہ تو فُلاں سَبَب سے ہوا ہے اور ایسا تو ہمیشہ عادَ تاً ہوا ہی کرتا ہے۔اس بِنا پر مُعجِزَہ کے لئے یہ لازِمی شَرط ہے بلکہ یہ مُعجِزَہ کے مَفْہُوم میں داخِل ہے کہ وہ کسی نہ کسی اِعْتِبار سے اَسبابِ عادِیہ اور عاداتِ جارِیہ کے خِلاف ہو اور ظاہِری اَسباب و عِلَل کے عَمَل دَخَل سے بالکل ہی بالا تَر ہو، تاکہ اس کو دیکھ کر کُفّار یہ ماننے پر مَجْبُور ہو جائیں کہ چُونکہ اس چیز کا کوئی ظاہِری سَبَب بھی نہیں ہے اور عادَتاً کبھی ایسا ہوا بھی نہیں کرتا، اس لئے بِلاشُبہ اِس چیز کا کسی شَخْص سے ظاہِر ہونا اِنْسانی طاقتوں سے بالاتَر کارنامہ ہے۔لٰہذا یقیناً یہ شَخْص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بھیجا ہوا (ہے) اور اُس کا نبی ہے۔(سیرتِ مُصطفٰے،۷۰۹)

"اسی طرح مُوْمِن مُتَّقِی سے اگر کوئی ایسی نادِرُ الوُجُود و تَعَجُّب خَیز چیز صادِر و ظاہِر ہو جائے جو عام طور پر عادَتاً نہیں ہوا کرتی تو اس کو "کَرامت" کہتے ہیں۔اسی قسم کی چیزیں اگر اَنْبِیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اِعْلانِ نَبُوَّت کرنے سے پہلے ظاہِر ہوں تو "اِرْهَاص" اور اِعْلانِ نَبُوَّت کے بعد ہوں تو "مُعْجِزَہ" کہلاتی ہیں اور اگر عام مؤمنین سے اس قسم کی چیزوں کا ظُہُور ہو تو اس کو "مَعُوْنَت" کہتے ہیں اور کسی کافِر سے کبھی اس کی خواہش کے مُطابِق اس قسم کی چیز ظاہِر ہو جائے تو اس کو "اِسْتِدْرَاج" کہا جاتا ہے۔"

(کراماتِ صحابہ، ص۳۶/۳۷)

جامعُ المُعجزات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر نبی کا مُعجِزہ چُونکہ اس کی نبُوَّت کی دلیل ہوا کرتا ہے، لہٰذا خُداوندِ عالَم جَلَّ جَلَالُہٗ نے ہر نبی کو اس دَور کے ماحول اور اس کی اُمَّت کے مِزاجِ عَقْل و فَہْم کے مُناسِب مُعجِزات سے نوازا۔ مثلاً حضرتِ مُوسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دَورِ نبُوَّت میں چُونکہ جادُو اور ساحِرانہ کارنامے اپنی ترقّی کی اعلیٰ ترین مَنْزل پر پہنچے ہوئے تھے، اس لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو "یدِ بَیضا" اور "عَصا" کے مُعجِزات عطا فرمائے، جن سے آپ نے جادُوگروں کے ساحِرانہ کارناموں پر اس طرح غَلَبہ حاصل فرمایا کہ تمام جادُوگر سَجدہ میں گر پڑے اور آپ کی پر ایمان لائے۔ اسی طرح حضرتِ عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں عِلْمِ طِبّ اِنْتہائی ترقّی پر پہنچا ہوا تھا اور اس دَور کے طَبِیبوں یعنی ڈاکٹروں نے بڑے بڑے اَمراض کا عِلاج کرکے اپنی فنّی مہارت سے تمام اِنسانوں کو مَسْحُور کر رکھا تھا، اس لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مادَرزاد اَندھوں اور کوڑھیوں کو شِفا دینے اور مُردوں کو زِندہ کردینے کا مُعجِزہ عطا فرمایا، جس کو دیکھ کر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے دَور کے اَطِبَّاء (یعنی ڈاکٹروں) کے ہوش اُڑ گئے اور وہ حیران و شَشْدَر رہ گئے اور بالآخر اُنہوں نے ان مُعجِزات کو اِنسانی کمالات سے بالاتر مان کر آپ کی نبُوَّت کا اِقْرار کرلیا۔ اَلْغَرَض اسی طرح ہر نبی کو اس دَور کے ماحول کے مُطابِق اور اس کی قَوم کے مِزاج اور ان کی طبیعت کے مُناسِب کسی کو ایک، کسی کو دو، کسی کو اس سے زِیادہ مُعجِزات عطا ہوئے، مگر نبیِّ آخرُ الزَّماں، سَرورِ کَون و مَکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چُونکہ تمام نبیوں کے بھی نبی ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سِیرتِ مُقدَّسہ تمام اَنبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مُقدَّس زِندگیوں کا خُلاصہ ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعلیم تمام اَنبیاءِ کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی

تعلیمات کا عِطْر (نچوڑ) ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ دُنیا میں ایک عالمگیر اور اَبدی دِیْن لے کر تَشْرِیْف لائے تھے اور عالَمِ کائنات میں اَوَّلین و آخرین کی تمام اَقْوام اور مِلّتیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُقدّس دَعْوت کی مُخاطب تھیں، اس لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مُقدَّسہ کو اَنْبیائے سابِقین کے تمام مُعْجِزات کا مَجْموعہ بنا دیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قِسم قِسم کے ایسے بے شُمار مُعْجِزات سے سرفراز فرمایا جو ہر طَبقہ، ہر گروہ، ہر قوم اور تمام اَہْلِ مَذاہِب کے مِزاجِ عَقْل و فَہم کے لئے ضَروری تھے۔(سیرتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ص712 تا 741، ملخصًا و ملتقطاً) علاوہ ازیں بے شُمار ایسے مُعْجِزات سے بھی حَضْرتِ حق جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنے آخِری پیغمبر، شَفیعِ مَحْشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مُمتاز فرمایا جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خَصائِص کہلاتے ہیں۔ یعنی یہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وہ کمالات ومُعْجِزات ہیں جو کسی نبی ورَسُول کو نہیں عطا کئے گئے۔ (سیرتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ص820 ملخصًا)

مَعْلُوم ہوا کہ میرے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات جامعُ الْمُعْجِزات ہے، تمام اَنْبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جُملہ کَمالات، تمام مَحاسِن، جَمیع اَوْصاف اور سارے کے سارے مُعْجِزات آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات میں مَوْجُود ہیں، بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بَعْض ایسے مُعْجِزات سے بھی نَوازا تھا جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علاوہ کسی اور نبی میں نہ تھے، شَقُّ الْقَمَر (یعنی چاند کے دو ٹکڑے کرنے) کا مُعْجِزہ بھی اُنہی مُعْجِزات میں سے ہے، جن میں پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ یکتا اور مُنْفَرِد تھے۔ آیئے عِلْمِ دِیْن حاصل کرنے کی نِیَّت سے مُعْجِزہ شَقُّ الْقَمَر کے بارے میں سُنتے ہیں۔

چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے:

پیارے آقا، تاجدارِ اَنْبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُعْجِزاتِ مُبارَکہ میں سے مُعْجِزَہ ''شَقُّ الْقَمَر ایک بہُت ہی اِیمان اَفْروز اور عَظِیْمُ الشّان مُعْجِزَہ ہے۔ اَحادیثِ مُبارَکہ میں آتا ہے کہ کُفّارِ مکہ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ مُطالَبہ کیا کہ آپ اپنی نبُوّت کی صداقت پر بطورِ دلیل کوئی مُعْجِزَہ اور نشانی دکھایئے۔ تو اُس وَقْت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن لوگوں کو ''شَقُّ الْقَمَر'' کا مُعْجِزَہ دکھایا تو لوگوں کو چاند دو ٹکڑے ہو کر نظر آیا۔ حضرت عبدُ اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس مَوقَع پر وہیں مَوجُود تھے اور اُنہوں نے اس مُعْجِزَہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ اُن کا بَیان ہے کہ حُضُور، سراپا نُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اُوپر اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے نیچے نَظر آرہا تھا۔ آپ نے کُفّار کو یہ مَنْظر دِکھا کر اُن سے اِرْشاد فرمایا کہ ''گواہ ہو جاؤ، گواہ ہو جاؤ۔'' (بخاری جلد ۲ ص ۷۲۱، ص ۷۲۲ باب قوله وانشق القمر) (صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب وانشق القمر...الخ، الحدیث: ۴۸۶۴، ۴۸۶۵، ج ۳، ص ۳۳۹، ۳۴۰)

اس حَدیثِ پاک کے تحت حَکِیْمُ الْاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بَیان فرماتے ہیں کہ یَمَن کا سَردار حَبیب ابنِ مالک، اَبُوجَہْل کی دَعْوت پر مکہ مُعَظَّمہ آیا تھا کہ اِسْلام کا زور کم کرے، لوگوں کو اِسْلام سے روکے، اس نے اَبُوجَہْل وغیرہ کے ساتھ (مل کر) یہ مُطالَبہ کیا تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم کو آسمانی مُعْجِزَہ یعنی چاند دو ٹکڑے کر کے دکھائیں۔ حُضُورِ اَنْور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے ان سب کو صَفا پہاڑ پر لے جا کر یہ مُعْجِزَہ دکھایا۔ مُفْتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں کہ چاند چیرنے کا مُعْجِزَہ تَواتُرِ مَعْنَوی سے اور قرآنِ مجید سے ثابت ہے، رَبّ (عَزَّوَجَلَّ)، پارہ 27، سُورَۃُ الْقَمر کی آیت نمبر 1 میں

اِرشاد فرماتا ہے:

اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَ انۡشَقَّ الۡقَمَرُ ۝۱ ترجَمۂ کنزالایمان: پاس آئی قیامت اور شَق ہو گیا چاند۔

(میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس مُعْجِزَہ مُصْطَفوی کے مُتَعَلِّق اِرْشاد فرماتے ہیں)

اِشارے سے چاند چِیر دیا چُھپے ہوئے خُور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عَصر کِیا یہ تاب وتواں تمہارے لئے
تیری مَرضی پاگیا سُورج پِھرا اُلٹے قَدَم
تیری اُنگلی اُٹھ گئی مَہ کا کلیجہ چِر گیا

سرکار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا مُختار کی آمد مرحبا غمخوار کی آمد مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شانِ انبیا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس مُعْجِزَہ سے مَعْلُوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حَبِیْب، حَبِیْبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو وہ طاقت اور شان عطا کی ہے کہ کوئی بھی اس کا مُقابَلہ نہیں کر سکتا، وہ چاہیں تو چاند کے دو ٹکڑے کر دیں، چاہیں تو ڈُوبا سورج پلٹا دیں، چاہیں تو شَجَر و حَجَر سے کلام کریں اور وہ اُنہیں جواب دیں، چاہیں تو پانی میں پتّھر تیرا دیں، وہ چاہیں تو سنگریزے (پتھر کے ٹکڑے) ان کی تَصْدِیْق کریں، وہ چاہیں تو اُنگلیوں سے پانی کے چشمے بَہا دیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُعْجِزات دنیا ہی تک مَحْدُود نہیں بلکہ دونوں جہانوں میں مُعْجِزاتِ نَبَوِیَّہ کی حکمرانی ہے، اَلْغَرَض دُنیا کی تمام مَخْلُوق باذنِ اِلٰہی اِن کے

تابِع ہے اور ہر چیز پر اُن کا حکم جاری ہے، جسے چاہیں جیسا حکم دیں۔اسی مضمون کو میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: وہ(یعنی میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) بالا دَسْت حاکم (یعنی سب کے افسر ہیں) کہ تمام ماسِوَی اللہ (سارا عالم) ان کا محکوم (ہے) اور ان کے سِوا عالَم میں کوئی حاکم نہیں۔

جس نے ٹکڑے کئے ہیں قَمر کے وہ ہے نُورِ وَحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی
مُلکِ کَونَین میں اَنبیا تاجدار تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ اَبُوہُرَیرہ اور ایک پیالہ دُودھ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح ایک اور ایمان اَفروز مُعجِزہ فیضانِ سُنّت جلد اوّل سے سُنتے ہیں، یہ وہ عظیم کتاب ہے، جس کی اِشاعت پورا سال ہی جاری رہتی ہے، یہ وہ عظیم کتاب ہے جس میں جابجا سُنّتیں لکھی ہوئی ہیں، چنانچہ صفحہ نمبر 690 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں:

دُودھ کا ایک پیالہ اور ستّر صحابہ : حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، اُس خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس کے سِوا کوئی معبود نہیں، میں بھوک کی وجہ سے اپنا پیٹ زمین پر رکھتا اور بھوک کے سبب پیٹ پر پتھّر باندھا کرتا تھا ایک دن میں اس راستے پر بیٹھ گیا جس سے لوگ باہَر جاتے تھے۔

جانِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے پاس سے گزرے تو مجھے دیکھ کر مُسکرائے اور میرا چہرہ دیکھ کر میری حالت سمجھ گئے۔ فرمایا، اے اَبوہُریرہ! میں نے عرض کی، لَبَّیْکَ یارسولَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) فرمایا، میرے ساتھ آجاؤ۔ میں پیچھے پیچھے چل دیا، جب شَہَنْشاہِ بَحرُوبَر، مدینے کے تاجوَر، ساقیئ حوضِ کوثر حبیبِ داوَر عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے مبارک گھر پر جلوہ گر ہوئے تو اجازت لیکر میں بھی اندر داخِل ہو گیا۔ سروَرِ کائنات، شاہِ مَوجُودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک پِیالے میں دودھ دیکھا تو فرمایا، "یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ اَہلِ خانہ نے عرض کی، فُلاں صَحابی یا صَحابِیّہ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے ہَدِیَّہ بھیجا ہے۔ فرمایا، ابو ہُریرہ! میں نے عرض کی، لَبَّیْکَ یا رسولَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) فرمایا، جاکر اَہلِ صُفّہ کو بُلا لاؤ۔ "حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، کہ اَہلِ صُفّہ علیہم الرضوان اسلام کے مِہمان ہیں، نہ اُن کو گھر بار سے رغبت ہے نہ مال و دولت سے اور نہ وہ کسی شَخْص کا سہارا لیتے ہیں۔ جب محبوبِ ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس صَدَقہ کا مال آتا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وہ مال ان (اَصحابِ صُفّہ) کی طرف بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہیں لیتے تھے۔ اور جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس کوئی ھَدِیَّہ آتا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان کے پاس بھیجتے اس میں سے خود بھی استِعمال کرتے اور ان کو بھی شریک فرماتے۔ مجھے یہ بات گراں سی گزری اور دل میں خیال آیا، اَہلِ صُفّہ کا اِس دُودھ سے کیا بنے گا، میں اس کا زِیادہ مُستحق تھا کہ اس دودھ سے چند گھونٹ پیتا اور کچھ قوّت حاصِل کرتا۔ جب اَصحابِ صُفّہ آجائیں گے تو سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھے ہی ارشاد فرمائیں گے، کہ ان کو دودھ پیش کرو۔ اِس صورت میں بہُت مشکل ہے کہ دودھ کے چند گھونٹ مجھے میسَّر ہوں۔ لیکن اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کے بِغیر چارہ نہ تھا۔ میں اَصحابِ صُفّہ کے پاس گیا اور ان کو بُلایا۔ وہ آئے ، انھوں نے شَہَنشاہِ عرب ، محبوبِ ربّ عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اجازت طلب کی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اجازت عطا فرمائی اور وہ گھر میں حاضِر ہو کر بیٹھ گئے۔ میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا، "ابو ہُریرہ!" میں نے عرض کی ، لَبَّیْکَ یا رسولَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) فرمایا، پیالہ پکڑو اور ان کو دودھ پِلاؤ۔" حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، میں نے پِیالہ پکڑا۔ میں وہ پیالہ ایک شخص کو دیتا وہ سَیر ہو کر دودھ پیتا اور پھر پیالہ مجھے لوٹا دیتا۔ حتّٰی کہ میں پِلاتا پِلاتا آقائے مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تک پہنچا۔ اور تمام لوگ سَیر ہو چکے تھے ۔ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پِیالہ لے کر اپنے دستِ اقدس پر رکھا۔ پھر میری طرف دیکھ کر تبسُّم فرمایا، اور فرمایا، "ابو ہُریرہ! میں نے عرض کی ، لَبَّیْکَ یا رسولَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) فرمایا، اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔" عرض کی ، یا رسولَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سچ فرمایا۔ فرمایا، "بیٹھو اور پیو " میں بیٹھ گیا اور دودھ پینے لگا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا، "پیو!" میں نے پیا۔ آپ مسلسل فرماتے رہے، "پیو!" حتّٰی کہ میں نے عرض کی، نہیں، قسم اُس ذات کی جس نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اب مزید گُنجائش نہیں۔ فرمایا، "مجھے دِکھاؤ۔" میں نے پیالہ پیش کر دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالٰی کی حمد بیان کی، بسم اللّٰہ پڑھی اور باقی دودھ نوش فرمالیا۔ (صحیح بخاری، ج ۷، ص ۲۳۰ ، رقم الحدیث ۶۴۵۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ سرکارِ مکۂ مکرّمہ، تاجدارِ مدینہ منوّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عظیم مُعجزہ ہے کہ تمام یعنی سترّ اَہْلِ صُفّہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوان مل کر بھی دودھ کا ایک پیالہ پورا نہ پی سکے۔ میرے آقا اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِسی ایمان افروز واقعہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے عرض گزار ہیں:

کیوں جنابِ بُوہُرَیرہ تھا وہ کیسا جامِ شِیر
جس سے سترّ صاحبوں کا دُودھ سے مُنہ پھر گیا

(حدائقِ بخشش، حصہ اول، ص ۵۳)

سرکار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا مُختار کی آمد مرحبا غمخوار کی آمد مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مِل کر کھایئے بَرَکت پایئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عَظِیْمُ الشّان مُعْجِزَے کی معلومات ہوئیں، وہیں اپنے مُسلمان بھائیوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک اور خَیر خواہی کرنے کا دَرْس بھی مِلتا ہے۔ ایک پیالہ دُودھ سے 70 اَفْراد کا سَیر ہونا تو مُعْجِزَہ نَبَوِی تھا مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ جو چیز مِل بیٹھ کر کھائی جائے، اُس میں بَرَکت ہو جاتی ہے نیز اِس میں دُوسروں کی دِلجُوئی کا سامان بھی ہے اور یہ ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارک سُنَّت بھی ہے، مگر افسوس! ہمارے گھروں میں مَحض سُستی کے سبب ایک ساتھ بیٹھ کر کھانے کی ترکیب

نہیں کرتے، حالانکہ مِل بیٹھ کر کھانا کھانے سے نہ صِرف ایک دوسرے میں باہَمی محبّت و اُنسیّت میں اِضافہ ہوتا ہے، بلکہ اس طریقے سے کھانا کھانے میں بَرَکت بھی ہوتی ہے۔ برکت کیوں نہ ہو؟ کہ یہ عَظیم نُسخہ خُود مکی مدنی آقا، دوعالم کے داتا، آمنہ کے دِلربا، حلیمہ کے پیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تعلیم فرمایا ہے۔ چُنانچہ مَروی ہے کہ ایک بار صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یارَسُولَ اللہ! (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے، فرمایا: اِکٹھے ہو کر کھاتے ہو یا الگ الگ؟ عَرض کی: اَلگ اَلگ، فرمایا: "جَمع ہو کر کھاؤ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لو، تُمہارے لئے اسی میں بَرَکت رکھی جائے گی"۔ (سنن أبي داود، كتاب الأطعمة، باب في الاجتماع على الطعام، ج ٣، ص ٤٨٦، الحديث: ٣٧٦٤، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

اسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں بی بی آمِنہ کے لال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ساتھ مل کر کھانے کی تَرغیب دِلاتے ہوئے اِرشاد فرمایا: (ایک ساتھ کھانا کھانے کی بَرَکت سے) ایک آدمی کی خوراک دو کو کِفایَت کرتی ہے اور دو کی خُوراک چار کو، اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ہاتھ جماعت پر ہے"۔ (رواه البزار عن سمرة رضي الله تعالى عنه، منقول از راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل، ص ۲۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دَرَخْت چل کر آیا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ رَفیعہ (یعنی بُلند و بالا شان) ایسی ہے کہ جاندار تو جاندار بے جان چیزیں بھی میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تابعِ فرمان ہیں،

چُنانچہ حَضرت عَبْدُ اللّٰہ بِنْ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ایک اَعرابی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس آیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کو اِسْلام کی دَعْوت دی، اس اَعرابی نے پُوچھا: کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبُوَّت پر کوئی گواہ بھی ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا کہ ہاں، یہ دَرَخْت جو مَیدان کے کَنارے پر ہے میری نبُوَّت کی گواہی دے گا۔ چُنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس دَرَخْت کو بُلایا تو حَیرت اَنگیز طور پر وہ دَرَخْت فوراً زمین چِیرتا ہوا اپنی جگہ سے چل کر بارگاہِ اَقْدس میں حاضِر ہو گیا اور اس نے بآوازِ بلند تین مَرتبہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبُوَّت کی گواہی دی۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس کو اِشارہ فرمایا تو وہ دَرَخْت واپس اپنی جگہ چلا گیا۔ بعض رِوایتوں میں یہ بھی ہے کہ اس دَرَخْت نے بارگاہِ اَقْدس میں آکر "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" کہا، اَعرابی (دیہاتی) یہ مُعْجِزہ دیکھتے ہی مُسلمان ہو گیا اور جوشِ عَقیدت میں عَرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) مجھے اِجازت دیجئے کہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سَجْدہ کروں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا کہ اگر میں خُدا کے سِوا کسی دوسرے کو سَجْدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سَجْدہ کِیا کریں۔ یہ فرما کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خُود کو سَجْدہ کرنے سے اُسے روک دیا۔ پھر اس نے عَرض کِیا کہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِجازَت دیں تو میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دَستِ مُبارَک اور مُقدَّس پاؤں کو بوسہ دوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس کو اِس کی اِجازت دے دی۔ چُنانچہ اس نے

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُقدّس ہاتھ اور مُبارَک پاؤں کو والہانہ عَقِیدت کے ساتھ چُوم لیا۔(زرقانی جلد۵ص۱۲۸ تاص ۱۳۱ وسیرت مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ص ۷۷۴۔۷۷۵ ملخصاً)

دِیا حکمِ حضوری جس گھڑی سرکارِ والا نے
زمیں کو چِیر تا سجدہ کُناں فوراً شجر آیا

سرکار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا مُختار کی آمد مرحبا غمخوار کی آمد مرحبا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ مدینہ ، قرارِ قَلْب و سِینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس مُعْجِزَہ ٔ مُبارَک سے معلوم ہوا کہ دَرَخْت بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تابعِ فرمان تھے۔ اور وہ بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی تَعْمِیل کرتے تھے۔اور نہ صِرْف یہ کہ وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمانبردار تھے بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جانتے بھی تھے، جبھی تو اُس دَرَخْت نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبُوّت کی گواہی بھی دی۔

میاں بیوی کی لڑائی:

اس حدیثِ پاک سے شوہر کے مقام و مَرتبے کا بھی اَندازہ ہوتا ہے کہ نبیِ اَنْوَر، مَحْبُوبِ رَبِّ داوَر عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اگر میں خُدا عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کسی دوسرے کو سَجْدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ شوہروں کو سَجْدہ کیا کریں۔اِس سے اُن اسلامی بہنوں کو عِبْرت و نَصِیحت کے مَدَنی پُھول حاصل کرنے چاہئیں جو اپنے بچّوں کے اَبّو سے بد اخلاقی کرتی ہیں اور پھر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کا فَخْرِیہ طور پر اِظْہار بھی کرتی ہیں۔حالانکہ یہ سب باتیں شَرِیعتِ مُطَھَّرہ میں حرام اور

جہنّم میں لے جانے والی ہیں۔ لہٰذا اگر خُدا نخواستہ کبھی میاں بیوی کی آپس میں ناچاقی ہو جائے تو نِہایَت صَبْر وتَحمُّل اور عفْو و دَرگُزر سے کام لینا چاہیے۔ حَدیثِ پاک میں آتا ہے: جو غَلَطی پر ہوتے ہوئے جھگڑنا چھوڑ دے، اُس کے لئے جنّت کے کَنارے پر ایک گھر بنایا جائے گا اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑنا چھوڑ دے گا، اُس کے لئے جنّت کے وَسْط (درمیان) میں ایک گھر بنایا جائے گا اور جس کا اَخلاق اچھا ہو گا اُس کے لئے جنّت کے اَعْلیٰ مَقام میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

(سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی المراء، رقم ۲۰۰۰، ج ۳، ص ۴۰۰)

مَعْلُوم ہوا کہ جو حَقّ پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا کرنا چھوڑ دے تو اسے صَبْر کرنے کی وَجہ سے جنّت کے وَسْط میں ایک گھر ملے گا، لہٰذا میاں بیوی میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ صَبْر کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے جنّت کے وَسْط میں مَکان حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اگر فَرِیقَین میں سے کوئی ایک بد اَخلاق ہو تو دوسرے فَرِیق کو چاہیے کہ وہ صَبْر کا دامن نہ چھوڑے کیونکہ اس صُورت میں ثَوابِ عَظِیم ہاتھ آ سکتا ہے اور بے صبری کی صورت میں اتنے بڑے ثواب سے محرومی ہو سکتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں

ہر بنا کام بِگڑ جاتا ہے نادانی میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قِیامت تک کے لئے مُعجِزَہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَسُولِ اَعْظَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُعجِزات میں سے ایک بہت ہی جَلِیْلُ الْقَدر مُعجِزہ قرآنِ مجید بھی ہے۔ بلکہ اگر اس کو ''اَعْظَمُ الْمُعجِزات یعنی سب سے بڑا مُعجِزہ'' کہہ دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا، کیونکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دوسرے مُعجِزات تو اپنے وَقْت پر ظُہور پذیر ہوئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے ہی کے لوگوں نے وہ مُعجِزات مُلاحظہ کئے مگر قرآنِ مجید آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ عَظِیْمُ الشَّان مُعجِزہ ہے کہ قِیامت تک باقی رہے گا۔ یہ ایک ایسا مُعجِزہ ہے کہ جس کا چیلنج خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فُصحائے عَرَب کو کیا ہے۔ چنانچہ پارہ 1، سُورَۃُ الْبقرہ کی آیت نمبر 23 میں اِرْشاد فرمایا:

وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ۪ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۳﴾ (پ۱، البقرۃ:۲۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر تُمہیں کچھ شک ہو اُس میں جو ہم نے اپنے ان خاص بندے پر اُتارا تو اُس جیسی ایک سُورت تو لے آؤ اور اللہ کے سِوا اپنے سب حمایتیوں کو بُلا لو اگر تم سچّے ہو۔

لیکن قرآنِ عَظیم کی عَظِیْمُ الشَّان و مُعجِزانہ فَصاحَت و بَلاغَت کا اِعْجاز تھا کہ عَرَب کے تمام فُصحاء و بُلَغاء جن کی فَصِیحانہ شِعر گوئی اور خَطِیْبانہ بَلاغَت کا چار دانگِ عالَم میں ڈنکا بج رہا تھا مگر وہ اپنی پُوری پُوری کوششوں کے باوُجود قُرآن کی ایک سُورت کی مِثْل بھی کوئی کلام نہ لا سکے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسا کہ آپ نے سُنا کہ قُرآنِ مجید پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کا قیامت تک قائم رہنے والا مُعجِزہ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کلام ہے۔ ہماری خُوش قسمتی کہ ہم اس مُعجِزۂ مُبارَک کو نہ صِرف دیکھ سکتے ہیں بلکہ اس کی بَرَکتیں بھی حاصل کر سکتے ہیں اور اس کے ذَرِیعے سے اپنے گُناہوں کی مُعافی کے ساتھ اپنی نیکیوں میں اِضافہ بھی کر سکتے ہیں اور ان سب باتوں کا حُصُول جبھی ممکن ہو گا جب ہم قرآنِ پاک کی زِیادہ سے زِیادہ تِلاوت کریں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے ہر حَرْف کی تِلاوت پر تُمہیں دس نیکیاں عطا فرمائے گا اور میں نہیں کہتا کہ ''الٓم'' ایک حَرْف ہے بلکہ ''اَلِف'' ایک حَرْف، ''لام'' ایک حَرْف اور ''میم'' ایک حَرْف ہے۔ (المستدرک، کتاب فضائل القرآن، رقم ۲۰۸۴، ج ۲، ص ۲۵۶) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں قُرآنِ پاک کی زِیادہ سے زِیادہ تِلاوت کرنے اور اس مُعجِزۂ مُصْطَفٰے سے خُوب خُوب بَرَکتیں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیگر مُعجِزاتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَعْلُومات حاصل کرنے کے لیے شَیْخُ الْحَدِیْث حَضرت علّامہ مولانا عبدُ الْمُصْطَفٰے اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کی تحریر کردہ کتاب ''سیرتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم'' کا مُطالَعہ فرمائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب کی تخریج وغیرہ کا کام دعوتِ اسلامی کی عِلْمی و تحقیقی مجلس ''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ'' نے سَرانجام دیا اور دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ نے اِسے شائع کیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ دعوتِ اسلامی کی وہ مجلس ہے جس نے خالِص عِلْمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بِیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مُندرِجہ ذیل دس

شُعبے ہیں:

(1) شُعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (2) شُعبۂ تراجم کُتُب

(3) شُعبۂ درسی کُتُب (4) شُعبۂ تخریج

(5) شُعبۂ تفتیش کُتُب (6) شُعبہ اصلاحی کتب

(7) شعبہ اُمیر اہلسنت (8) شُعبۂ فیضانِ صحابہ واہلبیت

(9) شُعبہ فیضانِ حَدیث (10) شُعبۂ نَشْرواشاعت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان میں ہم نے تاجدارِ مدینہ، قَرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُعْجِزَات کے بارے میں سُنا۔ سب سے پہلے ہم نے کئی مُعْجِزَات پر مُشْتَمِل واقعہ جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سُنا کہ جس میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین دن کے فاقہ اور بُھوک کی شِدَّت کے باوُجود ایک چٹان کو نِہایت آسانی سے توڑ دیا، حالانکہ پُورے لشکرِ صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں اسے کوئی بھی توڑنے میں کامیاب نہ ہوا تھا۔ نیز جب حَضْرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دَعْوت کی تو کم سالَن اور تھوڑا آٹا سَیِّدِ عالَم، رَسُولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لُعابِ مُبارَکہ کی بَرَکت سے تمام لشکر کو کافی ہوگیا بلکہ بچ بھی گیا۔ اس کے بعد ہم نے مُعْجِزَہ کی تَعْرِیف سُنی کہ اِعْلانِ نَبُوَّت کے بعد نبی عَلَیْہِ السَّلَام سے جو خِلافِ عادت کام صادِر ہوں اسے ''مُعْجِزَہ'' کہتے ہیں اس

کے بعد ہم نے تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جامِعُ الْمُعجزات ہونے کے بارے میں سُنا کہ وہ تمام کمالات اور مُعجِزات جو دیگر اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں تقسیم ہوئے وہ تمام کے تمام مُعجِزات پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں یکجا کر دیئے گئے۔ بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسے مُعجِزات بھی عطا ہوئے جو پہلے کسی کو نہ ملے۔ اس کے بعد ہم نے مُعجِزہ "شَقُّ الْقَمَر" کے بارے میں سُنا کہ مُصْطَفٰے جانِ رَحمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا۔ اس کے بعد ہم نے جو مُعجِزہ سُنا اس کا تعلُّق سَیِّدُنا اَبُوہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ہے کہ مَحْبُوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا چہرہ دیکھ کر ان کی بُھوک کو بھانپ لیا اور انہیں اپنے ساتھ گھر پر لے گئے اور وہاں حَضْرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک دُودھ کا بھرا ہوا پیالہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے اَصحابِ صُفَّہ کو پیش کیا، تمام اَصحابِ صُفَّہ دُودھ کے اس ایک پیالے سے سیراب ہوگئے مگر اس پیالے میں وہ دُودھ جُوں کا تُوں موجود تھا۔ پھر حَضْرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وہ دُودھ سَیِّدِ عالَم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے نوش فرمایا: اور خُوب سیر ہو کر پیا مگر وہ دُودھ پھر بھی خَتْم نہ ہوا۔ اس مُعجِزے سے ہمیں بھی یہ دَرْس ملا کہ کھانے کی مِقْدار پر نَظَر نہیں رکھنی چاہئے بلکہ اس کھانے کو مل بانٹ کر کھانے کے ذَریعے ملنے والے اَجْر وثواب اور کھانے میں ہونے والی خَیر وبَرَکت پر نَظَر رکھنی چاہئے۔ اس بَیان میں ہمیں یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ قُرآنِ پاک پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ مُعجِزہ ہے جو قیامت تک باقی رہے گا۔ ان تمام مُعجِزات سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ایسی

طاقتیں اور ایسے اِختیارات عطا فرمائے ہیں جو عَقلِ اِنسانی سے ماوَرا ہیں۔

مَدنی قافلے میں سفر کیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو مُعجِزات آج ہم نے سُنے، اِن کے علاوہ بھی پیارے آقا، مَحْبُوبِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بے شُمار مُعجِزات ہیں۔ ان کی تفصیل کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ کتاب "سیرتِ مُصطفٰے" ہدیۃً حاصِل فرما کر اس کا مُطالَعہ کیجئے۔ یاد رکھئے کہ آج کے دَور میں حُصُولِ عِلْمِ دِیْن کا ایک بہترین ذَرِیعہ دَعْوتِ اسلامی کے مَدنی قافلے بھی ہیں جن میں سَفر کی بَرَکت سے نہ صِرْف عِلْمِ دِیْن حاصل ہوتا ہے بلکہ نیکی کی دعوت عام کرنے کے بھی کثیر مَواقع مُیَسَّر آتے ہیں۔ علاوہ اَزیں ان مدنی قافلوں میں سفر کی بَرَکت سے آپ کے اَندر عِلْمِ دِیْن سیکھنے کا جَذبہ پیدا ہوگا، سُنّتوں پر عمل کرنے کا جَذبہ ملے گا، اِیمان کی حِفَاظَت کیلئے کُڑھنے اور آخِرت کی فِکر کرنے کا مَوقع ملے گا۔

یاد رکھئے! ہمارے مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی راہِ خُدا عَزَّ وَجَلَّ میں مُتَعدَّد سَفر کئے ہیں، جن کے دوران سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کئی تکالیف کا سامنا بھی کرنا پڑا لیکن اس کے باوُجُود بھی اِسلام کی دعوت کو عام کیا۔ آج کے اس جدید دَور میں جبکہ مدنی قافلوں میں سَفر کرنا بہت آسان ہوگیا ہے، ہمیں بھی اپنے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّت پر عمل کرتے ہوئے کم اَز کم ہر ماہ تین دن کے مَدنی قافلے میں تو لازِمی سَفر کرنا چاہیے۔ یقیناً راہِ خُدا عَزَّ وَجَلَّ میں سَفر کرنے والے عاشِقانِ رَسُول کے ہمراہ دعوتِ اِسلامی کے اِن مدنی قافلوں میں سفر کرنا بہُت بڑی سَعادَت ہے۔ اِن مَدنی قافلوں کی بَرَکت سے پنْج وَقتہ نَماز و نَوافِل کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کی سُنَّتیں بھی سیکھنے کو ملتی ہیں اور یُوں عِلْمِ دِیْن حاصل کرنے کا مَوقع

مُیَسَّر آتا ہے۔

مدنی کاموں میں حِصّہ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلوں میں سَفَر کی بَرَکت سے بے شُمار افراد اپنے سابِقَہ طَرزِ زِندگی پر نادِم ہو کر گُناھوں بھری زِندگی سے تائِب ہوگئے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں حصّہ لینے والے بن گئے۔ ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام روزانہ "مسجد درس" بھی ہے۔ مسجد دَرْس در حقیقت حُصُولِ عِلْمِ دِیْن کی مُختصر کوشش ہے جس میں سُنَّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضْوَان بھی مسجد میں دَرْس وبیان اور سیکھنے سکھانے کے مدنی حلقے لگایا کرتے تھے اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان علمی حلقوں میں شرکت فرمایا کرتے تھے۔ چُنانچہ حَضْرتِ عبدُاللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے کہ بے شک رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دو مجلسوں کے پاس سے گزرے جو آپ کی مَسْجد میں تھیں۔ فرمایا دونوں کارِ خَیْر اور نیکی میں مَصْروف ہیں، لیکن ان میں سے ایک اَہْلِ مَجْلس دوسرے اَہْلِ مجلس سے اَفْضل و بہتر ہیں۔ یہ جماعت جو دُعا میں مَشْغُول ہے تو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پکارتے اور اس کی جانب اِظْہارِ رَغْبت کرتے ہیں۔ اگر (وہ) چاہے (تو) ان کی دعا کے عِوَض اِن کو عطا فرمائے اور اگر چاہے تو روک دے اور کچھ نہ دے مگر یہ دوسرا گروہ جو تکرارِ عِلْم میں مَصْروف ہے تو یہ لوگ فقہ یا عِلْم سیکھتے ہیں اور آگے جاہلوں کو سکھاتے ہیں ان کا فائدہ زِیادہ ہے اور دوسروں کو پہنچتا ہے۔ تو یہ گروہ جماعتِ اَوَّل سے اَفْضل اور بہتر ہے اور بیشک مجھے مُعلّم بنا کر مَبْعُوث کیا گیا ہے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عِلْم کا دَرْس و تکرار کرنے والی جماعت میں بیٹھ گئے۔ (اشعۃ اللمعات اردو، جلد اول، ص ۵۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ حُضُور سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس حلقے میں جلوہ اَفروز ہوئے جس میں عِلْم کی باتیں ہو رہی تھیں۔ مسجد دَرْس میں بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ تَعْلِیم وتَعَلُّم کی ہی باتیں ہوتی ہیں۔ آپ سے بھی مدنی اِلتجا ہے کہ روزانہ کم اَزْ کم دو مسجد دَرْس دینے یا سُننے کی عادت بنائیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ دِینی مَعْلُومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آنے کے ساتھ ساتھ خوب خوب اجر وثواب بھی ملے گا۔ آیئے! اس ضمن میں ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

مُلاقات کا منفرد انداز:

تَحْصِیل میلسی (ضلع وہاڑی پنجاب، پاکستان) میں مُقیم اسلامی بھائی اپنے مَدنی ماحول میں آنے کا واقِعہ کچھ اس طرح بَیان کرتے ہیں کہ یہ اُن دنوں کی بات ہے کہ جب میں میٹرک میں زیرِ تَعْلیم تھا۔ مدنی ماحول سے دُوری کے باعث جہاں نَماز روزے کی مَعْلومات سے نابلد تھا وہیں عَقائدِ حَقّہ کے بارے میں بھی کوئی خاص شَناسائی نہ تھی، اسی وَجہ سے بدمَذہبوں کے ساتھ بھی میرا اُٹھنا بیٹھنا رہتا۔ ایک دن گھر سے کچھ دُور واقع مسجد (جہاں دعوتِ اسلامی سے وابَستہ اسلامی بھائیوں کا آنا جانا تھا) میں نَماز اَدا کرنے گیا۔ جب میں نے وہاں اسلامی بھائیوں کا مُسکرا مُسکرا کر خَنْدہ پیشانی سے مُلاقات کرنا دیکھا تو مُتاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا، اس طرح آہستہ آہستہ میں نے عِشاء کی نَماز وہیں اَدا کرنا شُروع کر دی۔ ایک دن ایک باعمامہ اِسلامی بھائی نے دعوت پیش کی کہ نَماز کے بعد فیضانِ سُنَّت کا دَرْس ہوتا ہے آپ بھی شِرکت فرمایا کریں۔ میں نے دَرْس میں شَریک ہونے کی نِیَّت کرلی۔ چُونکہ میں سُنَّتیں اور نَوافل مسجد کے صَحْن میں اَدا کرتا تھا اس وَجہ سے مجھے پتہ ہی نہ چلا کہ دَرْس تو مسجد کے اَندر ہوتا ہے۔ جب میں اس بات سے آگاہ ہوا تو ایک دِن

دَرسِ فیضانِ سُنَّت سُننے بیٹھ گیا۔ مجھے دَرس اس قدر پسند آیا کہ اب تو میں نے روزانہ شِرکت کا مَعمُول بنا لیا۔ کچھ عَرصے بعد میں نے مُلتان کالج میں داخِلہ لے لیا، میری خُوش قسمتی کہ وہاں بھی دعوتِ اسلامی سے وابستہ اِسلامی بھائیوں سے میری مُلاقات ہوگئی۔ ایک دن ایک اسلامی بھائی نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی انعامات و مدنی قافِلہ کورس میں شِرکت کا ذِہن دیا۔ جب میں اِمتحان دے کر فارغ ہوا تو کورس کرنے عالمی مدنی مرکز فَیضانِ مدینہ جا پہنچا۔ مدنی انعامات و مدنی قافِلہ کورس کی بھی کیا بات ہے، اس نے تو میری سوچ یکسر بدل کر رکھ دی۔ کورس کے دَوران ہی ہمارے ڈویژن مُشاوَرَت کے نگران نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے دَرسِ نِظامی (عالم کورس) کرنے کا ذِہن دیا۔ میں نے گھر والوں کو راضی کیا اور دَرسِ نِظامی میں داخِلہ لے لیا۔ جب میں دَرَجہ ثالثہ (تیسرے سال) میں تھا، تو امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کے ترغیب دِلانے پر 12 ماہ کے مدنی قافلے کا مُسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر میں بارہ ماہ کے مدنی قافلے کا مُسافر ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ابھی تک 25 جھنڈے یا 12 جھنڈے نہیں لگائے تو ہمت کرکے بارہویں تک بلکہ پورا ماہِ نور ہی اپنی مسجد، گھر، دکان، کارخانہ وغیرہ پر دعوتِ اسلامی کا فیضانِ رضا، فیضانِ غوثُ الوری اور فیضانِ گنبدِ خضرا سے مالا مال جھنڈا لگانے کی نیت کر لیجئے اور یاد رکھئے! جھنڈے سائیکل، اسکوٹر، کار، بسوں، ویگنوں، ٹرکوں، ٹرالروں، ٹیکسیوں، رِکشوں، ریڑھوں، گھوڑا گاڑیوں وغیرہ سب پر اپنے پلے سے لگانے ہیں۔

نبی کا جھنڈا لے کر نکلو دنیا پر چھا جاؤ

نبی کا جھنڈا امن کا جھنڈا ہر گھر میں لہراؤ

❀ اے عاشقانِ میلاد! اپنے گھر پر 12 جھالروں (یعنی لڑیوں) یا کم از کم 12 بلبوں سے اور اپنی مسجد و محلے میں بھی 12 دن تک خوب خوب چراغاں کیجئے۔

❀ اے عاشقانِ میلاد! سب عاشقانِ رسول کو جشنِ ولادت کی خوشیاں کس طرح منانی چاہئیں، اس کے لئے امیرِ اہلسنّت کا پیارا پیارا رسالہ "صبحِ بہاراں" سب تک پہنچایئے، گھر گھر، دکان دکان، دفتر دفتر اسے تقسیم کیجئے۔

❀ اے عاشقانِ میلاد! اس عیدوں کی عید کے موقع پر استعمال کی ہر چیز نئی لینی ہے۔ سفید لباس، عمامہ، سربند، ٹوپی، سر پر اوڑھنے کی سفید چادر، کتھئی چادر، مسواک، جیب کا رومال، چپل، تسبیح، عطر کی شیشی، ہاتھ کی گھڑی، قلم، قافلہ پیڈ وغیرہ۔ اپنے استعمال کی ہر چیز ممکنہ صورت میں نئی لینی ہے۔

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا

عالم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ ولادت

❀ اے عاشقانِ میلاد! بارہویں شب دعوتِ اسلامی کے اجتماعِ میلاد میں گزارنا ہے اور یہ بھی نیت کر لیجئے کہ 12 ربیع الاوّل کو روزہ رکھ کر سبز پرچم اٹھائے، جلوسِ میلاد میں بھی شرکت کروں گا۔ ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پیارے آقا، بارہویں والے مصطفٰی، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد منانے کی کیا برکتیں ہیں، جشنِ ولادت منانے کی نیتیں کیا ہونی چاہئیں اس کے علاوہ بہت سے رنگ برنگے مدنی پھول حاصل کرنے کے لئے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ کا رسالہ "صبحِ بہاراں" مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے۔

سرکار کی آمد مرحبا سردار کی آمد مرحبا مُختار کی آمد مرحبا غمخوار کی آمد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔
(مِشْکاةُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیة بیروت)

میں مُبَلِّغ بنوں سُنّتوں کا خوب چرچا کروں سُنّتوں کا

یا خُدا دَرْس دُوں سُنّتوں کا ہو کرم بہرِ خاکِ مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے ناخُن کاٹنے کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں: (1) جُمعہ کے دن ناخن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے (دُرِّ مُختار ج ۹ ص ۶۶۸) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولیٰنا امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمعہ کے روز ناخُن تَرشوائے (کاٹے) اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخُن تَرشُوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّ الْمُحتار ج ۹ ص ۶۶۸، بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۲۲۵، ۲۲۶) (2) ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سمیت ناخن کاٹے

جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۶۷۰، اِحیاءُ العُلُوم ج ۱ ص ۱۹۳) (3) پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کرکے چھنگلیاں سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ (اَیضاً) (4) جنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸) (5) دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے برص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔ (اَیضاً) (6) ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (اَیضاً)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صَفَحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سُنّتیں سیکھنے تین دِن کے لیے ہر مہینے چلیں قافلے میں چلو
علم حاصل کرو جہل زائل کرو پاؤ گے رفعتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

درود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطّر پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شَفاعت نِشان ہے۔ ”**اِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا**، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فِرِشتہ میری قبر پر مُقرَّر فرمایا ہے۔“ **اَعْطَاہُ اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ**، جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، **فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاِسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ ھٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْکَ**، پس قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُسکے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے، فُلاں بن فُلاں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔" (مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاۃ علی النبی۔۔۔۔۔الخ، ۲۵۱/۱۰، حدیث: ۱۷۲۹۱)

ہے کرم ہی کرم کہ سُنتے ہیں — آپ خوش ہو کے بار بار دُرود
ذاتِ والا پہ بار بار دُرود — بار بار اور بے شمار دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فِرِشتے کی قُوَّتِ سماعت

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دُرُود شریف پڑھنے والا کس قدر بَختوَر ہے کہ اُس کا نام مع وَلدِیَّت بارگاہِ

رِسالت میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ نکتہ بھی اِنتہائی اِیمان اَفروز ہے کہ قَبرِ مُنَوَّر علٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر حاضِر فِرِشتے کو اس قَدَر زِیادہ قُوَّتِ سَماعت دی گئی ہے کہ وہ دُنیا کے کونے کونے میں ایک ہی وَقْت کے اَندر دُرُود شریف پڑھنے والے لاکھوں مُسلمانوں کی اِنْتِہائی دِھیمی آواز بھی سُن لیتا ہے اور اسے عِلْمِ غَیب بھی عطا کیا گیا ہے کہ وہ دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام بلکہ ان کے والِد صاحِبان تک کے نام جان لیتا ہے۔ جب خادِمِ دربارِ رِسالت کی قُوَّتِ سَماعت اور عِلْمِ غَیب کا یہ حال ہے تو مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ پروَرْدَگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات و عِلْمِ غَیب کی کیا شان ہو گی! وہ کیوں نہ اپنے غُلاموں کو پہچانیں گے اور کیوں نہ اُن کی فریاد سُن کر بِاِذْنِ اللہ تَعالٰی (یعنی اللہ کے حکم سے) اِمداد فرمائیں گے!

فریاد اُمَّتی جو کرے حالِ زار میں
مُمکن نہیں کہ خَیرِ بَشَر کو خبر نہ ہو

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰيَةً**۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْرَوی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا

❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان کا مَوضُوع ہے "اَخْلاقِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ" اس بَیان میں سب سے پہلے ایک غیر مُسلم قیدی کے ساتھ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ اَخْلاق کا واقعہ آپ کے گوش گُزار کروں گا اور پھر آپ کے سامنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سِیرتِ مُبارَکہ کے وَسِیع وعَرِیض گُلشن سے اَخلاقِ کریمہ کے چَنْد مدنی پُھول پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا تاکہ ہم سب اپنے گُلشنِ حَیات کو ان پُھولوں سے مُعَطَّر رکھیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی بیان کروں گا کہ اَخلاق کسے کہتے ہیں اور اَخلاقِ حَسَنہ سے کیا مُراد ہے؟ اس بیان میں ہم یہ بھی سُنیں گے کہ مُسلمانوں اور غیر مُسلموں کے ساتھ سرکارِ مدینہ، قَرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا رَوَیَّہ کیسا ہوتا تھا؟ علاوہ اَزیں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخْلاق کے حَوالے سے آیات وَاَحادِیْث اور چَنْد واقِعات بیان کروں گا۔ اور پھر آخِر میں عمامہ شریف کی سُنَّتیں اور آداب بیان کئے جائیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قَیدی کے ساتھ حُسنِ اَخْلاق

دوسری سنِ ہجری میں رَسُولِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سَیِّدُنا محمد بن مَسلَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قِیادت میں ایک لشکر نَجد کی جانب رَوانہ فرمایا۔ جس نے بنی حَنِیْفَہ کے سردار ثُمامہ بن اُثال کو گرِفتار کیا اور بارگاہِ رِسالت میں پیش کر دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ثُمامہ کو مَسجِد کے ایک سُتُون سے باندھنے کا حکم اِرشاد فرمایا۔ حکم کی تعمیل ہو جانے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم اُس کے پاس تشریف لائے اور دَرْیافْت فرمایا: اے ثُمامہ! تمہارا کیا حال ہے؟ اور تم اپنے بارے میں کیا گُمان رکھتے ہو؟ ثُمامہ نے جَواب دیا کہ اے محمد! (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میرا حال اور خَیال تو اچّھا ہی ہے۔ اگر آپ مجھے قَتْل کریں گے تو ایک خُونی آدمی کو قَتْل کریں گے اور اگر مجھے آزادی کے اِنعام سے نوازیں تو ایک شکر گُزار کے لئے اِنعام ہو گا اور اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مال کا اِرادہ رکھتے ہیں تو جتنا چاہیں بتا دیجئے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہ گفتگو کر کے چلے آئے۔ پھر دوسرے روز بھی یہی سُوال و جَواب ہوا اور تیسرے روز بھی اسی طرح سُوال فرمایا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا کہ ثُمامہ کو آزاد کر دو۔ چُنانچہ ثُمامہ کو آزاد کر دیا گیا ۔اس واقعے سے پہلے ثُمامہ نے حُضُورِ پُر نُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاقِ حَسَنہ کے بارے میں سُنا تو بہت کچھ تھا لیکن جب بذاتِ خُود آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسْنِ اَخلاق کا مُشاہَدہ کِیا تو بے حد مُتاثِر ہوئے اور مسجدِ نَبوِی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام سے باہر نکل کر قریب ہی ایک کھجور کے باغ میں چلے گئے ، وہاں غُسل کر کے پاک و صاف ہونے کے بعد دوبارہ مسجدِ نَبوِی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام میں آئے اور کَلِمۂ شہادت پڑھ کر مُسلمان ہو گئے۔ (بخاری ج ۲ص ۶۲۷ باب وفد بنی حنیفہ و حدیث ثمامہ ومسلم ج ۲ص ۹۳ باب ربط

الاسیر و مدارج، ج ۲ ص ۱۸۹)

گر پڑ کے یہاں پہنچا مَر مَر کے اسے پایا
چُھوٹے نہ الٰہی اب سنگ درِ جاناں

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبۡحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیسا پیارا اَخلاق تھا ہمارے مَکّی مَدَنی سرکار، شَہَنْشَاہِ والا تَبار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کہ ایک قیدی کے پاس خُود جاکر اس کا حال اَحوال دَرْیافت فرمایا۔ بہر حال آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کامِلُ الۡاَخۡلَاق تھے، چھوٹا ہو یا بڑا، جوان ہو یا بوڑھا، غُلام ہو یا آقا، قَیدی ہو یا آزاد، عورت ہو یا مرد، ہر ایک کے ساتھ ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اَخلاقی برتاؤ اتنا عُمدہ ہوا کرتا تھا کہ لوگ مُتَأَثِّر ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریفیں کیا کرتے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسنِ اَخلاق سے مُتَأَثِّر ہو کر اَجنَبی اَپنائیّت محسوس کرتے، کُفّار اِسلام قبول کرلیتے اور جان کے دُشمن، جان کی حِفَاظَت کرنے والے بن جایا کرتے تھے۔ رَحمتِ دارین، سَرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یہ کریمانہ اَخلاق ہر ایک مُسلمان کو اپنانے چاہئیں، لیکن بد قسمتی سے ہمارا یہ حال ہے کہ اَنجان لوگوں سے حُسنِ سلوک سے پیش آنا تو دُور کی بات! اپنے پڑوسیوں بلکہ والدین، بھائی بہنوں یا بیوی بچوں کے ساتھ ایسا نارَوا سُلُوک کرتے ہیں کہ اَلۡاَمَانُ وَالۡحَفِیۡظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سِیرتِ طیّبہ سے ہمیں یہ دَرس ملتا ہے کہ ہمارا رَوَیّہ ہر کسی کے ساتھ، بالخُصُوص پڑوسیوں، رِشتہ داروں اور گھر والوں

کے ساتھ بہتر ہونا چاہئے، جب بھی کسی کے ساتھ کوئی مُعاملہ ہو تو ہماری کوشش یہی ہو کہ اس کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آئیں کیونکہ حُسنِ اَخلاق بہت ہی خُوبصورت اور عُمدہ صِفَت ہے، اس کا اَندازہ اس بات سے لگایئے کہ جس شخص کے اَخلاق جس قدر عُمدہ اور اچھے ہوں گے حدیثِ مُبارَکہ میں اُسے اتنا ہی بہترین شخص کہا گیا ہے۔ چُنانچہ

بہترین شخص:

حَضرتِ سَیِّدُنا جابر بن سَمُرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرور، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ایک ایسی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا جس میں حضرتِ سَیِّدُنا سَمُرَہ اور حضرت سَیِّدُنا ابُواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی شریک تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "بے شک بد اَخلاقی اور بد کلامی اِسلام میں سے نہیں اور بیشک لوگوں میں اِسلام کے اِعْتِبار سے سب سے اَچّھا وہ ہے جو اُن میں زِیادہ اَچّھے اَخْلاق والا ہے۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، رقم ۲۰۸۷۴، ج۷، ص ۴۱۰)

بہترین وبدترین اَخلاق:

اسی طرح ایک اور روایت میں بہترین اَخلاق والے کو بروزِ قیامت قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُوشخبری بھی سنائی گئی ہے۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابُو ثَعْلَبَہ خُشَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایَت ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ "بیشک تم میں سے مجھے سَب سے زِیادَہ محبوب اور آخِرَت میں میرے سب سے زِیادَہ قریب وہ شَخْص ہو گا جو تم

میں بہترین اَخلاق والا ہو گا اور تم میں سے مجھے سب سے زِیادہ ناپسند اور آخِرت میں مجھ سے زِیادہ دُور وہ شَخْص ہو گا جو تم میں بَدترین اَخلاق والا ہو گا۔" (المسند للامام احمد بن حنبل، رقم ۱۷۷۴۷، ج۶، ص ۲۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے حُسنِ اَخلاق کی فضیلت سُنی، جس سے یقیناً ہمارا بد اَخلاقی کی بُری عادت کو چھوڑنے اور حُسنِ اَخلاق اَپنانے کا ذِہن بھی بنا ہو گا، لیکن سُوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حُسنِ اَخلاق یا بد اَخلاقی کہتے کسے ہیں؟ ان کی پہچان کیا ہے؟ کیونکہ جب تک اِن کی پہچان نہیں ہو گی، اُس وَقْت تک حُسنِ اَخلاق کو اپنانے یا بد اَخلاقی سے بچنے میں مدد نہیں ملے گی۔ تو آیئے ان کی تعریفات سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

حُسنِ اَخلاق اور بد اَخلاقی کی تعریف

اَخلاق "خُلُق" کی جَمْع ہے اور خُلُق کی وَضاحت میں مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 1286 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب اِحیاءُ الْعُلُوم صفحہ 165 پر حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی فرماتے ہیں: خُلُق (عادَت) نَفْس میں رَاسِخ ایک ایسی کیفیت کا نام ہے جس کی وَجہ سے اَعْمال بآسانی صادِر ہوتے ہیں۔ (اِنہیں عَمَلی جامہ پہنانے میں کسی) غور و فکر کی حاجت نہیں ہوتی۔ اگر نَفْس میں مَوْجُود کَیْفِیَّت ایسی ہو کہ اُس کے باعث اَچّھے اَفْعال اس طرح اَدا ہوں کہ وہ عَقْلِی اور شَرعی طور پر پسندیدہ ہوں تو اسے حُسنِ اَخلاق کہتے ہیں اور اگر اس سے بُرے اَفْعال اس طرح اَدا ہوں کہ وہ عَقْلِی اور شرعی طور پر ناپسندیدہ ہوں تو اسے بد اَخلاقی سمجھا جائے گا۔ (احیاء العلوم، جلد3، صفحہ165، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

اِس تعریف سے یہ معلوم ہوا کہ جو شخص کبھی کبھار کسی عارِضی حاجت یا وَقتی جوش وجذبے کی وجہ سے کوئی اچھا عمل کرے مثلاً مال خرچ کرے یا غُصّہ آنے پر قابُو کرلے تو یہ مُعاملات بھی اگرچہ قابلِ تعریف ہیں لیکن حقیقی سَخاوَت اور حقیقی بُردُباری اُسی وَقْت نصیب ہوگی، جب یہ چیزیں طبیعت میں داخل ہوجائیں گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اپنی رِضا کیلئے راہِ خُدا میں مال خرچ کرنے اور غُصّے کو قابو میں رکھتے ہوئے عَفْوودَرگُزر سے کام لینے کی توفیق نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حُسنِ اَخلاق کیا ہے؟

ایک شَخْص نے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حُسنِ اَخلاق کے مُتَعلِّق سُوال کیا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیَتِ مُبارَکہ تِلاوَت فرمائی: خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب مُعاف کرنا اِختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہِلوں سے مُنہ پھیرلو۔ (پ9، الاعراف: 199)

پھر ارشاد فرمایا: حُسنِ خُلق یہ ہے کہ تم قَطعِ تَعَلُّق کرنے والے سے صِلَۂ رحمی (اچھا سُلُوک) کرو، جو تمہیں مَحرُوم کرے اسے عَطا کرو اور جو تم پر ظُلم کرے اسے مُعاف کردو۔ (احیاء العلوم، ج3، ص61)

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ "خَندہ پیشانی سے مُلاقات کرنے، خُوب بھلائی کرنے اور کسی کو تکلیف نہ دینے کا نام حُسنِ اَخلاق ہے۔" (سنن الترمذی، ج3، ص404، الحدیث 2012)

ہو اَخلاق اچّھا ہو کردار سُتھرا

مجھے مُتَّقِی تُو بنا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص ۱۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَخلاقِ نبوّت قُرآن کی روشنی میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِنسانوں سمیت تمام مَخْلُوق میں اَفْضَل واعلیٰ اور اَحسَن و اَکْمل جس ذات کو بنایا وہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکت ہے جن کے اَن گنت اَوصافِ حمیدہ اور بے شُمار و بے مِثْل کمالاتِ جلیلہ میں سے ایک وَصفِ مُبارک "خُلقِ عظیم" بھی ہے۔ پیارے آقا، مکّی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیگر تمام اَوصاف و کمالات کی طرح حُسْنِ اَخلاق میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کوئی ثانی نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی اَخلاقِ حَسَنہ اور اَچھے اَعمال کی تکمیل کے لئے دُنیا میں مَبعُوث فرمائی گئی چُنانچہ حَضْرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُولِ اَکْرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ بِتَمَامِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَکَمَالِ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ** "یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حُسنِ اَخلاق اور اچھے اَعمال کو تمام و کمال تک پہنچانے کے لیے مَبعُوث فرمایا ہے۔"

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب مکارم الاخلاق والعفو عن ظلم، ج۸، رقم ۱۳۶۸۴، ص ۳۶۳)

مَعْلُوم ہوا کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَشْرِیف آوری کا ایک مَقْصَد یہ بھی ہے کہ لوگوں کے اَخلاق و مُعامَلات کو دُرُست کریں۔ ان کے اَندر سے بُرے اَخلاق کی جَڑیں اُکھاڑیں اور ان کی جگہ بہترین اَخلاق پَیدا کریں۔ چُنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

اپنے قول وعمل سے تمام اچھے اَخلاق کی فِہرِست مُرتَّب فرمائی اور زِندَگی کے تمام شُعبوں پر اسے نافِذ کیا اور ہر طرح کے حالات میں اِن پر کاربند رہنے کی ہدایت کی۔

آج سے تقریباً چودہ سو برس پہلے جب ہر طرف بد عملی اور بد اَخلاقی کا دَور دَورہ تھا، انسان ایک دوسرے کے دُشمن تھے، عرب کے قبائل برس ہا برس سے ایک دوسرے کے ساتھ جنگ وجدال میں مصروف تھے گویا دُنیا میں اَمن اور محبت کا وُجود مٹ چُکا تھا ایسے میں مُعلّمِ اَعظم، ہادیٔ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں اپنے اَخلاقِ کریمانہ سے اَمن اور سلامتی کا پیغام عام فرما رہے تھے۔ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے قرآنِ مجید، فُرقانِ حمید میں پارہ 4، سُورۂ آلِ عمرٰن کی آیت نمبر 159 میں اِعلان فرمایا:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم اِن کے لیے نرم دل ہوئے اور اگر تُند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے۔ (پ۴، ال عمرٰن: ۱۵۹)

دُشمنانِ رسول نے قرآن کی زبان سے یہ خُدائی اِعلان سُنا مگر کسی کی مجال نہ ہوئی کہ اِس کے خِلاف کوئی بیان دیتا یا آفتاب سے زِیادہ روشن اِس حقیقت کو جُھٹلاتا بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بڑے سے بڑے دُشمن نے بھی یہ اِعتراف کیا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت ہی بُلند اَخلاق، نرم خُو اور رحیم و کریم ہیں۔

خالقِ کائنات کا فرمان:

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَخلاقِیات کا ایسا حسین پیکر تھے کہ خُود خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے یہ فرما

دیا: وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور بے شک تمہاری خُو بُو بڑی شان کی ہے۔

(پ۲۹، القلم: ۴)

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا　　　　تری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا!　　　　ترے خالقِ حُسن واَدا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص ۶۲)

بہر حال حُضُور نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مَحاسِنِ اَخلاق کے تمام گوشوں کے جامِع تھے۔ یعنی حِلْم وعفو، رَحم وکرم، عَدل واِنصاف، جُود وسَخا، اِیثار وقُربانی، مہمان نوازی، شُجاعت، اِیفائے عہد، حُسنِ مُعامَلہ، صَبر وقناعت، نرم گُفتاری، خُوش رُوئی، مِلنَساری، مُساوات، غَمخواری، سادگی وبے تکلُّفی، تواضُع واِنکساری اور حیاداری کے اتنے بُلند مَراتِب پر فائز ہیں جس تک کسی اور کی رَسائی ممکن نہیں کہ اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے ایک جُملے میں اس کی صحیح تصویر کھینچتے ہوئے اِرْشاد فرمایا کہ ''کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآنَ''یعنی تعلیماتِ قرآن پر پورا پورا عمل یہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاق تھے۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ذکر اخبار رویت فی شمائلہ... الخ، ج۱، ص ۳۰۹)

تیرے تو وَصف عیبِ تَناہی سے ہیں بَری
حیَراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے سُنا کہ حُسنِ اَخلاق ایک وَسیع صِفَت ہے جس کے ضِمن میں بہت ساری خُوبیاں آجاتی ہیں اور یہ تمام خوبیاں سرکارِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُبارَکہ

میں مَوجُود تھیں چونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیّبہ ہمارے لئے بہترین نُمُونہ ہے اس لئے ہمیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات میں مَوجُود اِن اچھے اَخلاق کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مگر افسوس! اگر آج ہم اپنا مُحاسَبہ کریں اور غور کریں تو شاید ان خُوبیوں کا نام ونشان ہمارے اَندر دُور دُور تک نظر نہیں آئے گا۔ نظر آئے بھی کیسے؟ کیونکہ دُنیا کے دَھندوں اور دیگر کام کاج کے لئے تو ہمارے پاس وَقت ہے لیکن پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سُنّتیں سیکھنے کے لئے وقت نہیں، نماز کے لئے وقت نہیں، قرآن کی تِلاوت کے لئے وقت نہیں، قرآن کے مَعانی اور مَفاہیم سمجھ کر عمل کرنے کے لئے وقت نہیں، نیک اجتماعات میں شِرکت کے لئے وقت نہیں، راہِ خُدا کا مُسافر بننے کے لئے وقت نہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمّت کیجئے، غفلت کی اس چادر کو اُتار کر اپنی زندگی کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کا عَزم کرلیجئے۔ آیئے دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے حُسنِ اَخلاق اپنانے اور بُری عادات کو تَرک کرنے کا ذِہن ملے گا۔ نیز نیک اجتماعات میں شِرکت اور مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صُحبت سے اچھے اَخلاق آہستہ آہستہ ہمارے کردار کا حِصّہ بن جائیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اَخلاقِ حَسَنہ کو اَپنانے اور دعوتِ اسلامی کے ماحول سے ہر دم وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَخلاقِ مُصْطَفےٰ کے چند گوشے

نبیوں کے سالار، دوجہاں کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نکھرے نکھرے اَخلاق کے بھی کیا کہنے کہ اِنہی مہکتے پُھولوں کی خُوشبو سے سارا عالَم مہکا، کُفر و شرک کے بادل چھٹے، دلوں کے میل دُور ہوئے، ظُلم وجفا کی کمر ٹوٹی اور سِسکتی اِنسانیَّت کو چین نصیب ہوا۔ آیئے! تاجدارِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسنِ اَخلاق کے چند روشن اور مُنوّر گوشوں کے مُتَعَلِّق مزید سُنتے ہیں تاکہ اُن کی چمک دَمک، نُورانیَّت اور آب و تاب سے ہم بدکاروں کے اَخلاق بھی سنور جائیں، دل روشن ہوجائیں اور ہمارا ظاہِر و باطِن نکھر جائے۔ تو آیئے سب سے پہلے سردارِ دوجہاں، سرورِ کون و مَکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے حِلم اور عفو سے مُتَعَلِّق سُنتے ہیں۔ چُنانچہ،

حِلْم وعَفْو

حضرت زید بن سَعْنَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو اِسلام لانے سے پہلے ایک یہودی عالم تھے اُنہوں نے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے کچھ کھجوریں خریدیں۔ کھجوریں دینے کی مُدَّت میں ابھی ایک دو دن باقی تھے کہ اُنہوں نے بھرے مَجمع میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے انتہائی تَلْخ و تُرش لہجے میں سختی کے ساتھ تقاضا کیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامن اور چادر پکڑ کر نہایت تُند و تیز نظروں سے آپ کی طرف دیکھا اور چِلّا چِلّا کر کہا: اے محمد! (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) تم سب عبدُالمُطَّلِب کی اَولاد کا یہی طریقہ ہے کہ تُم لوگ ہمیشہ لوگوں کے حُقُوق اَدا کرنے میں دیر لگایا کرتے ہو اور ٹال مٹول کرنا تم لوگوں کی عادت بن چکی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نہایت غَضَب ناک اور تیز نظروں سے گُھور کر فرمایا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دُشمن! تُو خُدا کے رَسُول سے ایسی

گُستاخی کر رہا ہے؟ خدا کی قسم! اگر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا اَدَب مانع نہ ہوتا تو میں ابھی اپنی تلوار سے تیرا سر اُڑا دیتا۔ یہ سُن کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عُمر! (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) تم کیا کہہ رہے ہو؟ تمہیں تو یہ چاہیے تھا کہ مجھ کو اَدائے حَق کی تر غیب دے کر اور اُس کو نرمی کے ساتھ تقاضا کرنے کی ہدایت کرکے ہم دونوں کی مدد کرتے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا کہ اے عُمر! (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) اِس کو اِس کے حق کے برابر کھجوریں دے دو، اور کچھ زِیادہ بھی دے دو۔ حضرتِ عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب حق سے زِیادہ کھجوریں دیں تو حضرت زید بن سَعْنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا کہ اے عُمر! میرے حق سے زِیادہ کیوں دے رہے ہو؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: چُونکہ میں نے ٹیڑھی تِرچھی نظروں سے دیکھ کر تمہیں خوفزدہ کر دیا تھا، اس لئے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمہاری دِلجوئی و دِلداری کے لئے تمہارے حق سے کچھ زِیادہ دینے کا مجھے حکم دیا ہے۔ یہ سُن کر حضرت زید بن سَعْنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا کہ اے عُمر! کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ میں زید بن سَعْنہ ہوں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ تم وہی زید بن سَعْنہ ہو جو یہودیوں کا بہت بڑا عالِم ہے۔ اُنہوں نے کہا جی ہاں۔ یہ سُن کر حضرت عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دَرْیافت فرمایا: پھر تم نے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایسی گُستاخی کیوں کی؟ حضرت زید بن سَعْنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب دیا کہ اے عُمر! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دَرْ اَصْل بات یہ ہے کہ میں نے "تورات" میں نبیِ آخِرُ الزَّماں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی جتنی نشانیاں پڑھی تھیں، اُن سب کو میں نے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات میں دیکھ لیا، مگر دو نشانیوں کے بارے میں مجھے اِن کا امتحان کرنا باقی رَہ گیا تھا۔ ایک اُن کا حِلْم جہل پر غالب رہے گا اور دوسرا جس قدر زیادہ اُن کے ساتھ جہل کا برتاؤ کیا جائے گا، اُسی قدر اُن کا حِلْم بڑھتا جائے گا۔ چُنانچہ میں نے اس ترکیب سے ان دونوں نشانیوں کو بھی اِن میں دیکھ لیا اور میں شہادت دیتا ہوں کہ یقیناً یہ نبیِ

بَر حَق ہیں اور اے عُمر! (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) میں بہت ہی مالدار آدمی ہوں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنا آدھا مال، حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت پر صَدَقہ کیا۔ پھر حضرت سَیِّدُنا زید بن سعنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوئے اور کلمہ پڑھ کر اِسلام میں داخل ہوگئے۔ (دلائل النبوۃ ج۱ص۲۳ وزرقانی ج۴ص۲۵۳)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیسا پیارا اَخلاق ہے، ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کہ کوئی کتنے ہی سَخْت لہجے میں بات کیوں نہ کرے، مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسی قَدر صَبْر و حِلْم سے کام لیتے، اسی وَجہ سے وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاقِ کریمانہ کو دیکھ کر اِسلام قبول کرلیا کرتا۔

سو بار ترا دیکھ کے عَفو اور تَرَحُّم ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہے
فریاد ہے! اے کشتیٔ اُمّت کے نگہباں! بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
اے چشمۂ رحمت بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ دنیا پہ ترا لطف سدا عام رہا ہے
جس قوم نے گھر اور وطن تجھ سے چُھڑایا جب تُو نے کیا نیک سُلوک ان سے کیا ہے
برتاؤ ترے جبکہ یہ اَعدا سے ہیں اپنے اَعدا سے غلاموں کو کچھ امّید سِوا ہے
کر حق سے دعا اُمّتِ مرحوم کے حق میں خطروں میں بہت اِس کا جہاز آکے گھرا ہے
اُمّت میں تری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن دِلدادہ ترا ایک سے ایک ان میں سِوا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کمالِ ضَبط کا مُظاہرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ حُسنِ اَخلاق کی نعمت صِرف سَعادَت مَندوں کا حِصّہ ہے

اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاص الخاص اِنعام ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے اَخلاقِ حَسَنہ کی دولت سے مالامال کیا ہے ، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی عادت ہے کہ چھوٹے بڑے سبھی سے نِہایت خَندہ پیشانی اور پُرتپاک طریقے سے ملتے ہیں اور ایسے مَواقع، جہاں اکثر لوگ غُصّے سے بے قابُو ہوجاتے ہیں وہاں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ مُسکراتے رہتے ہیں، چُنانچہ

جب دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع دعوتِ اسلامی کے اَوَّلین مَدنی مرکز "گلزارِ حبیب مسجد "گُلستانِ شَفیع اَوکاڑوی (سولجر بازار) بابُ المدینہ کراچی میں ہوتا تھا۔ قبلہ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اجتماع میں شِرکت کے لئے اسلامی بھائیوں کے ساتھ جب سینما گھر کے قریب سے گُزرے تو ایک نوجوان جو فلم کا ٹکٹ لینے کی غرض سے قِطار میں کھڑا تھا، اس نے (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) بُلند آواز سے اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کو مُخاطب کرکے کہا: "مولانا، بڑی اچھی فلم لگی ہے، آکر دیکھ لو۔" اس سے پہلے کہ آپ کے ہمراہ اِسلامی بھائی، جَذبات میں آکر کچھ کرتے، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے بُلند آواز سے سَلام کیا اور قریب پہنچ کر بڑی ہی نرمی کے ساتھ اِنْفرادی کوشش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بیٹا میں فلمیں نہیں دیکھتا، اَلبتّہ آپ نے مجھے دعوت پیش کی تو میں نے سوچا کہ آپ کو بھی دعوت پیش کروں ، ابھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گلزارِ حبیب مسجد میں سُنَّتوں بھرا اِجتماع ہو گا، آپ سے شِرکت کی دَرخواست ہے، اگر آپ ابھی نہیں آسکتے تو پھر کبھی ضَرور تشریف لائیے گا۔ پھر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اسے ایک عِطر کی شیشی تُحفہ میں پیش کی۔

چند سالوں بعد، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں سُنّتوں کے عامل ایک اسلامی بھائی، سبز عمامہ

سجائے حاضِر ہوئے اور کچھ اس طرح سے عرض کی، حُضُور چند سال قبل ایک نوجوان نے آپ کو (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) فلم دیکھنے کی دعوت دی تھی اور آپ نے کمالِ ضَبط کا مُظاہرہ کرتے ہوئے ناراض ہونے کے بجائے اِجتماع میں شِرکت کی دعوت پیش کی تھی، وہ نوجوان میں ہی ہوں۔ میں آپ کے عظیم حُسنِ اَخلاق سے بے حد مُتاثر ہوا اور ایک دن اجتماع میں آگیا، پھر آپ کی نظرِ کرم ہوگئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں گُناہوں سے توبہ کرکے مدنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ (تعارفِ امیر اہلسنت۔ص40)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی ذات کے لئے اِنتقام نہیں لیا بلکہ صبر کیا اور اِتنی سخت بات کہنے والے کے ساتھ بھی حُسنِ اَخلاق سے پیش آئے، آپ کے حُسنِ اَخلاق کی بَرَکت سے وہ شخص گُناہوں بھری زِندگی چھوڑ کر نیکیوں کے راستے پر گامزن ہوگیا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ایسے موقعوں پر غُصّے سے بپھر جانے اور اِنتِقام لینے کے بجائے حُسنِ اَخلاق کا مُظاہَرہ کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے فَوائد و ثَمرات جیتے جی اِس دُنیا میں ہی نظر آجائیں گے۔ نیکی کی دعوت دینے والوں اور بُرائی سے مَنْع کرنے والوں کے لئے تو خُوش اَخلاق ہونا بہت ضَروری ہے، کیونکہ جو مُبلغ جتنا زیادہ خُوش اَخلاق، سلام میں پہل کرنے والا، پُرتپاک اَنداز سے مُصافَحہ یا مُعانَقہ کرنے والا، خَنْدہ پیشانی سے مسکرا کر ملنے والا، اپنی ذات کے لئے غُصّہ نہ کرنے والا، جو اس پر ظُلم کرے اسے مُعاف کرنے والا، اِحترامِ مُسلِم کا خُوگر اور مُسلمانوں کی غمخواری کرنے والا ہوگا تو لوگ اتنی ہی آسانی سے اس کی طرف مائل ہوں گے اور اسے اِنفرادی کوشش کرنے میں دِقّت کا سامنا بھی نہیں کرنا پڑے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رحم وکرم

حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بے مثال حسنِ اَخلاق کا ایک گوشہ "رحم وکرم" بھی ہے، جو اَنْوار وتَجلِّیات اور بَرَکات وسَعادات کا ایک ایسا سمندر ہے، جس کا کنارہ نظر نہیں آتا۔ کوئی اپنا ہو یا پرایا، قریب ہو یا دُور، دوست ہو یا دُشمن، جو بھی حاضرِ خِدْمت ہوا، تو رحم وکرم کے ساحِلِ سمندر کی ٹھنڈی اور خُوشگوار ہواؤں سے لُطف اَندوز ضَرور ہوا، کسی کا سینہ اِیمان کی دولت سے ٹھنڈا ہوا تو کسی کے سینے میں نَفرتوں اور کدورتوں کی جلنے والی آگ بُجھ گئی، کسی کی بے قراری مِٹ گئی تو کسی کی پریشانی اور مُحتاجی دُور ہوگئی جبکہ حاضِر نہ ہونے والوں نے جب ان تسکین بخش اور مہکتی فِضاؤں کے بارے میں سُنا تو دامنِ کرم سے لپٹنے کے لئے بے چین ہوگئے، ان کے دل مچل گئے اور وہ بارگاہِ رِسالت سے فیض پانے اور رحم وکرم کی ٹھنڈی اور خُوشگوار ہواؤں سے لُطف اَندوز ہونے کے لئے دربارِ رسالت میں حاضر ہونا شُروع کردیا۔ آیئے، نبیِّ اَکْرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رحم وکرم کا ایک بہت ہی پیارا واقعہ سُنتے ہیں، چُنانچہ

جاؤ تم سب آزاد ہو

مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 862 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب سیرتِ مُصْطَفٰے کے صفحہ 437 پر ہے کہ ۸ ھ میں جب مکہ فتح ہوا تو تاجدارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شَہَنْشاہِ اسلام کی حَیثیّت سے حرمِ الٰہی میں سب سے پہلا دربارِ عام مُنْعَقِد فرمایا، جس میں اَفْواجِ اِسلام کے علاوہ ہزاروں کُفَّار ومُشْرِکین کے خَواص وعَوام کا ایک زَبَرْدَسْت اِزْدِحام تھا۔ اس شَہَنْشاہی خُطْبہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

صِرف اہلِ مکہ ہی سے نہیں بلکہ تمام لوگوں سے خطابِ عام فرمایا۔ خطبہ کے بعد شَہَنْشاہِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس ہزاروں کے مَجمع میں ایک گہری نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ سر جُھکائے، نگاہیں نیچی کئے ہوئے، لرزاں و ترساں اَشرافِ قُریش کھڑے ہوئے ہیں۔ ان ظالموں اور جفاکاروں میں وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے راستوں میں کانٹے بچھائے تھے۔ وہ لوگ بھی تھے جو بارہا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر پتھروں کی بارش کرچکے تھے۔ وہ خُونخوار بھی تھے جنہوں نے بار بار آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر قاتِلانہ حملے کئے تھے۔ وہ بے رحم و بے دَرْد بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَندانِ مُبارَک کو شہید اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اَنْور کو لہولہان کر ڈالا تھا۔ وہ اَوباش بھی تھے جو برسہا برس تک اپنی بُہتان تَراشیوں اور شرمناک گالیوں سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَلْبِ مُبارَک کو زَخمی کرچکے تھے۔ وہ سَفّاک و دَرِندہ صِفَت بھی تھے جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے گلے میں چادر کا پھندا ڈال کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا گلا گھونٹ چکے تھے۔ وہ ظُلم و سِتَم کے مُجَسَّمے اور پاپ کے پُتلے بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی حضرت سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو نیزہ مار کر اُونٹ سے گرا دیا تھا اور ان کا حمل ساقِط ہوگیا تھا۔ وہ آپ کے خون کے پیاسے بھی تھے، جن کی تِشْنہ لَبی اور پیاس خُونِ نبوّت کے سِوا کسی چیز سے نہیں بجھ سکتی تھی۔ وہ جفاکار و خُونخوار بھی تھے جن کے جارِحانہ حملوں اور ظالمانہ یَلْغار سے بار بار مدینہ مُنوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے درودیوار دہل چکے تھے۔ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے چچا، حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قاتل اور ان کی ناک، کان کاٹنے والے، ان کی آنکھیں پھوڑنے والے، ان کا جگر چبانے والے بھی اس مَجْمع میں مَوجُود تھے، وہ سِتَم گار جنہوں نے شَمعِ نبوّت کے جاں

نثار پروانوں حضرت بلال، حضرت صُہیب، حضرت عمّار، حضرت خَبَّاب، حضرت خُبَیْب، حضرت زید بن دَثِنَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْھُم وغیرہ کو رسیوں سے باندھ باندھ کر کوڑے مار مار کر جلتی ہوئی ریتوں پر لِٹایا تھا، کسی کو آگ کے دہکتے ہوئے کوئلوں پر سُلایا تھا، کسی کو چٹائیوں میں لپیٹ لپیٹ کر ناکوں میں دھوئیں دیئے تھے، سینکڑوں بار گلا گھونٹا تھا۔ یہ تمام جَور و جفا اور ظُلم و ستمگاری کے پیکر، جن کے جسم کے رونگٹے رونگٹے اور بدن کے بال بال ظُلم و عُدوان اور سَرکَشی و طُغیان کے وبال سے خوفناک جُرموں اور شرمناک مَظالم کے پہاڑ بن چکے تھے۔ آج یہ سب کے سب دس(10)، بارہ(12) ہزار مُہاجرین و اَنصار کے لشکر کی حِراست میں مُجرم بنے ہوئے کھڑے کانپ رہے تھے اور اپنے دلوں میں یہ سوچ رہے تھے کہ شاید آج ہماری لاشوں کو کُتّوں سے نچوا کر ہماری بوٹیاں چِیلوں اور کوّوں کو کِھلا دی جائیں گی اور اَنصار و مُہاجرین کی غَضَب ناک فوجیں ہمارے بچے بچے کو خاک و خُون میں مِلا کر ہماری نَسلوں کو نیست و نابُود کر ڈالیں گی اور ہماری بستیوں کو تاخت و تاراج (تباہ و برباد) کر کے تہس نہس کر ڈالیں گی، ان مُجرموں کے سینوں میں خوف و ہِراس کا طُوفان اُٹھ رہا تھا۔ دَہشَت اور ڈر سے ان کے بدنوں کی بوٹی بوٹی پَھڑک رہی تھی، دل دَھڑک رہے تھے، کلیجے مُنہ میں آ گئے تھے اور عالَمِ یاس میں انہیں زمین سے آسمان تک دُھوئیں ہی دُھوئیں کے خوفناک بادل نظر آرہے تھے۔ اسی مایوسی اور نااُمّیدی کی خطرناک فِضا میں ایک دَم شَہَنْشاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ رحمت ان پاپیوں کی طرف مُتوجّہ ہوئی اور ان مُجرموں سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا کہ ”بولو! تم کو کچھ معلوم ہے؟ کہ آج میں تم سے کیا مُعاملہ کرنے والا ہوں۔“ اس دَہشَت اَنگیز اور خوفناک سوال سے مُجرمین، حواس باختہ ہو کر کانپ اُٹھے، لیکن جَبینِ رحمت کے پیغمبرانہ تیور کو دیکھ کر اُمّید و بِیم (یعنی خوف و امید) کے محشر میں لَرَزتے ہوئے سب یک زبان ہو کر بولے

کہ اَخٌ کَرِیْمٌ وَّابْنُ اَخٍ کَرِیْمٍ آپ کرم والے بھائی اور کرم والے باپ کے بیٹے ہیں۔

سب کی للچائی ہوئی نظریں جمالِ نبوّت کا منہ تک رہی تھیں اور سب کے کان شہنشاہِ نبوّت کا فیصلہ کُن جواب سُننے کے مُنتَظِر تھے کہ اک دم دَفعۃً فاتحِ مکہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے کریمانہ لہجے میں ارشاد فرمایا: لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاذْھَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ آج تم پر کوئی اِلزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔

بالکل غیر مُتوقع طور پر ایک دَم اچانک یہ فرمانِ رِسالت سُن کر سب مُجرموں کی آنکھیں فرطِ نَدامت سے اَشکبار ہو گئیں اور ان کے دلوں کی گہرائیوں سے جَذبات، شکریہ کے آثار، آنسوؤں کی دھار بن کر ان کے رُخسار پر مچلنے لگے اور کُفّار کی زبانوں پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کے نعروں سے حرمِ کعبہ کے در و دیوار پر ہر طرف اَنْوار کی بارش ہونے لگی۔ ناگہاں (اچانک) اور دَفعۃً ایک عجیب انقلاب برپا ہو گیا کہ سماں ہی بدل گیا، فِضا ہی پلٹ گئی اور ایک دَم ایسا محسوس ہونے لگا کہ

جہاں تاریک تھا، بے نُور تھا اور سخت کالا تھا
کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنے غُصّے کو کنٹرول کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیسے رَحیم و کَریم تھے کہ اتنے بڑے بڑے مُجرم جو کسی بھی طرح رَحم کے قابل

نہ تھے اُن پر اپنے کَرَم کی بارش کرتے ہوئے فرمایا کہ "آج تم پر کوئی اِلْزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو" ہمیں بھی اپنے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنے غُصّے کو قابو میں رکھنے اور دوسروں پر شَفْقت وعِنایت کرنے کی عادت ڈالنی ہوگی، اس کا فائدہ ہمیں نہ صِرف دُنیا میں بلکہ آخرت میں بھی ہوگا۔ کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو دوسروں پر رَحم کرتا ہے اللہ تَعَالٰی اس پر رَحم کرتا ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، 312/2، حدیث: 2301)

الغرض نبیِ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَیاتِ طیبہ میں ایسے کئی واقعات ہیں، جن سے پتا چلتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بے مثال اَخلاقِ حَسَنہ کے مالک ہیں، ان اَخلاق میں سے حِلْم وعَفْو یعنی اَذِیَّت برداشت کرنے، مُجرموں کو قُدرت کے باوُجود بغیر اِنْتقام کے چھوڑ دینے اور مُعاف کر دینے والی عادتِ مُبارکہ وہ عظیم شاہکار ہے جو ساری دُنیا میں عَدِیْمُ الْمِثال ہے۔

اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا فرماتی ہیں کہ "وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ اِلَّا اَنْ تُنْتَہَكَ حُرْمَةُ اللّٰہِ" یعنی اپنی ذات کے لئے کبھی بھی رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی سے اِنْتقام نہیں لیا، ہاں اَلْبتّہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حَرام کی ہوئی چیزوں کا اگر کوئی مُرتکِب ہوتا تو ضَرور اس سے مُؤاخَذَہ (یعنی پوچھ گچھ) فرماتے۔

(بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث: ۳۵۶۰، ج۲، ص۴۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سادگی و بے تکلفی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مُختار، باذنِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی روزِ روشن کی طرح جگمگاتی، نُور بکھیرتی سیرتِ مُبارَکہ کی ایک اور بے مِثال پاکیزہ صِفَت ''سادگی و بے تکلُّفی'' بھی ہے چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غلاموں کی دعوت کو بھی قَبول فرمالیا کرتے تھے۔ جَو کی روٹی اور سادہ کھانے کی دعوت پیش کی جاتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسے قَبول فرمالیتے۔ مَفْلُوْکُ الْحال (غریب) اَفراد بیمار پڑتے تو ان کی بیمار پُرسی فرماتے، غریب اور نادار لوگوں کو صُحبت کا شَرَف بخشتے اور اپنے اَصحاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کے دَرمیان گھل مِل کر نِشَسْت فرماتے تھے۔ (شفاء شریف جلد ۱ ص ۷۷)

اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہِرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا بیان ہے کہ حُضُور تاجدارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کبھی کبھی اپنے پیچھے سواری پر اپنے کسی خادِم کو بھی بٹھا لیا کرتے تھے۔

(زرقانی جلد ۴ ص ۲۶۴)

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو سَعِیْد خُدْرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے گھریلو کام خُود اپنے دَستِ مُبارَک سے کرلیا کرتے اور اپنے خادِموں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تَناوُل فرمالیا کرتے تھے نیز گھر کے کاموں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے خادِموں کی مدد بھی فرمایا کرتے تھے۔ (شفاء شریف جلد ۱ ص ۷۷)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! وہ ذات جس کے لیے ساری کائنات کو بنایا گیا، اس کی ایسی سادگی کہ گھر کے کام کاج خُود کریں، خادِموں اور غُلاموں کے ساتھ کھانا تَناوُل کرلیں، گھر کے کاموں میں خادِموں کی مدد

کریں، سُواری پر اپنے ساتھ خادِم کو بٹھالیا کریں، غریبوں کی دعوت کو قبول کریں اور بَخُوشی تشریف لے جائیں۔ یہ سب ایسے اُمُور ہیں کہ ان کے مُتَعلِّق سُن کر بے ساختہ زبان پر یہ شِعر آجاتا ہے

تری سادگی پہ لاکھوں تری عاجزی پہ لاکھوں
ہوں سلامِ عاجِزانہ مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص۴۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سادگی اِختیار کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے کہ ہم جس آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کا دَم بھرتے ہیں، کیا اُس آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل بھی کرتے ہیں؟ وہ سردارِ دوجہاں ہو کر بھی ایسی سادگی اپنائیں کہ گھر کے کام خُود کرلیں جبکہ ہمارا حال یہ ہے کہ اپنے گھر کے کام کرنا اپنی شان کے خِلاف سمجھتے ہیں، خادِم کے ساتھ کھانا کھانا تو دُور کی بات، وہ بے چارہ اگر برابر میں بیٹھ جائے تو اسے اپنی توہین سمجھتے ہیں اور اگر تھوڑا سا مال کہیں سے ہاتھ آجائے یا کوئی سرکاری عُہدہ وغیرہ مل جائے اور بڑے لوگوں میں اُٹھنا بیٹھنا ہو جائے تو ما بدولت کے انداز ہی بدل جاتے ہیں، سوچ ہی تبدیل ہو جاتی ہے، غریبوں سے تو ملنا جُلنا ہی بند کر دیا جاتا ہے، وہ بے چارے اگر دعوت میں بُلائیں تو اُس دعوت میں جانا اپنی توہین سمجھی جاتی ہے۔ کیا یہی ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا طریقہ تھا؟ ہمارا یہ اَنداز کہیں تکبُّر تو نہیں؟ کیا ہم یہ بُھول گئے ہیں کہ ہمارا اور ان غریبوں کو پیدا کرنے والا ایک ہی ہے؟ کیا ہمیں مرنا نہیں؟ کیا روزِ محشر اِنصاف کے لیے رَبِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑا نہیں

ہونا؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ غریبوں کو حقارت کی نظر سے دیکھنا ہمیں برباد کردے، ابھی بھی وَقْت ہے کہ ہم اللہ رَبُّ الْعِزَّت کی بارگاہ میں سچی توبہ کرلیں، اپنی بقیہ زِنْدگی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکامات کے مُطابِق گزاریں اوراپنی زِندگی کو سُنَّتوں کے سانچے میں ڈھال لیں۔ اچھے اَخْلاق اَپنانے اور نیک بننے کا جذبہ حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں نیز مدنی قافلوں میں سفر کرتے رہیں۔

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ، علمِ دین سے مالامال کتب ورسائل کے مطالعے کا سلسلہ بھی جاری رکھیے، الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ کے بیان کا تحریری گلدستہ بنام **"غریب فائدے میں ہے"** بھی منظرِ عام پر آچکا ہے، غریبوں سے محبت کی فضیلت اور غُربت کے فضائل جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ سے یہ رِسالہ طلب کیجئے، آیئے اس رِسالے کی چند جھلکیاں سُنتے ہیں:

❀ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی قناعت ❀ دِل نرم کرنے کا نُسخہ ❀ غُربت کے فوائد ❀ غُربا و فُقراء 500 سال پہلے جنّت میں ❀ مسکینوں کے لیے جنّت ❀ اکثر جنّتی غریب ہوں گے ❀ مُفلِسی دُور کرنے کا وظیفہ ❀ روزی میں برکت کا بہترین نُسخہ، دُعائے نبیِ رحمت اور مساکین سے محبت، اس کے عِلاوہ اور بہت کچھ۔۔۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلے میں سفر کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً راہِ خُدا میں سَفَر کرنے والے عاشقانِ رَسول کے ہَمراہ دعوتِ اسلامی کے ان مَدَنی قافلوں میں سَفَر کرنا بہُت بڑی سَعادَت ہے۔ ان مَدَنی قافلوں کی بَرَکت سے پَنْج

وَقْتًا فَوَقْتًا نمازو نوافل کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتیں بھی سیکھنے کی سَعادَت حاصل ہوتی ہے اور یوں عِلْمِ دِیْن حاصل کرنے کا مَوْقَع مُیَسَّر آتا ہے۔عِلْمِ دِیْن حاصل کرنے کے بے شُمار فضائل ہیں۔چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا امام فَخْرُالدِّین رازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی اپنی مایہ ناز تفسیر ''تفسیرِ کبیر ''میں لکھتے ہیں: سرکارِ دوعالَم ،نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک صَحابی سے گُفتگو فرمارہے تھے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وَحی آئی کہ اس صحابی کی زِندگی کی ایک ساعَت باقی رہ گئی ہے۔یہ وَقْت عَصْر کا تھا۔رَحْمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب یہ بات،اس صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بتائی تو اُنہوں نے مُضْطَرِب ہو کر اِلْتجاء کی:''یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتایئے جو اِس وَقْت میرے لئے سب سے بہتر ہو۔''تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:''عِلْمِ دِیْن سیکھنے میں مشغول ہو جاؤ۔''چُنانچِہ وہ صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ علم سیکھنے میں مشغول ہو گئے اور مَغْرِب سے پہلے ہی اُن کا اِنْتقال ہو گیا۔راوِی فرماتے ہیں کہ اگر عِلْم سے اَفْضَل کوئی شے ہوتی تو رَسُولِ مَقْبُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسی کا حکم اِرْشاد فرماتے۔(تفسیر کبیر، ج۱، ص۴۱۰) بہر حال عِلْمِ دِیْن حاصل کرنا ہو یا اَخْلاقِ رَذِیلہ (بُری عادتوں) سے جان چُھڑا کر حُسنِ اَخلاق کی دولت حاصل کرنی ہو تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابَستہ ہو جایئے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تادمِ حَیات اس پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاقِ کریمانہ کے حَوالے سے کچھ واقعات سنے اور ان واقعات سے مہکنے والے چند مَدَنی پھولوں کی خُوشبو سے اپنے دل و دماغ کو مُعَطَّر و مُعَنبر کیا۔ سب سے پہلے ہم نے سرورِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک قیدی کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا واقعہ سُنا جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کریمانہ اَخلاق سے مُتاثِر ہو کر ایمان لے آئے۔ اس کے بعد یہ بھی سُنا کہ حُسنِ اَخلاق، نَفْس میں مَوجُود اُس کَیفِیَّت کو کہتے ہیں جس کے باعث اَعمال بآسانی اَدا ہوں، انہیں عملی جامہ پہنانے میں کسی غور و فکر کی حاجت نہ ہو اور وہ اَعمال عَقلی اور شَرعی طور پر پسندیدہ بھی ہوں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تمام اَوصاف اور وہ بھی کامل طور پر بیان کرنا، کسی کے بس میں نہیں، جس کو جتنی توفیق ملتی ہے وہ اتنا سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذکرِ خَیر کر کے اپنی دُنیا اور آخرت کو بہتر بناتا ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے اَخلاق کے بارے میں آیاتِ قرآنی اور اَحادیثِ مُبارَکہ بھی سُنیں۔ اس بیان سے ہمیں یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ جس طرح سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حُسنِ اَخلاق کے ساتھ دینِ اِسلام کو پھیلایا، ہم بھی اپنے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے بُرے اَخلاق سے اپنے آپ کو بچائیں اور حُسنِ اَخلاق اپناتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سَفر کرتے رہیں تاکہ ہم خُود بھی علمِ دین سیکھیں اور دوسروں کو بھی سکھانے کا جذبہ ملے۔ حُسنِ اَخلاق سے مُتَعَلِّق مزید مدنی پھول حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ کتاب ”حُسنِ اَخلاق“ آج ہدیۃً حاصل فرما کر خُود بھی مُطالعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی تُحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس شُعبہ تعلیم کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قوموں کی تقدیر نوجوان نسل کی تربیّت پر مُنْحَصِر ہوا کرتی ہے۔ تَرَقّی و تَنَزُّل کی سینکڑوں داستانیں اس بات کی گواہ ہیں کہ زمانے کی باگ ڈور، اسی قوم کے ہاتھ رہی، جس کی جواں نَسلیں اعلیٰ کردار و اَطوار کی حامل تھیں اور جن اَقْوام کی نوجوان نسلیں لَہو ولَعِب، کھیل کود میں مگن رہیں، وہ پستیوں میں گم ہو گئیں۔ آج ہماری حالت بھی کچھ ایسی ہی ہے، ہماری نوجوان نسل بھی تنزُّلی کا شکار نظر آتی ہے، کیونکہ ہمارا تعلیمی مِعیار، اِداروں کی حالت اور نِظامِ تعلیم و تربیَّت اِنْتہائی قابلِ رحم ہے۔

چُنانچہ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سرمایۂ مِلّت کو تباہی سے بچانے کا بیڑا اُٹھایا، اُمَّتِ مُسلِمہ کی اِصلاح کے مقدس جذبے کے تحت ایک عظیم مدنی مقصد بھی عطا فرمایا، وہ کیا ہے "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

امیرِ اَہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہر وہ کوشش کی جس سے مِلّت کا یہ ڈُوبتا ہوا ستارہ دوبارہ اپنی آب و تاب سے پُوری دُنیا کو چمکانے لگے۔ چُنانچہ آپ فرماتے ہیں: "طلبہ مُلک و مِلّت کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں، مُستَقْبِل میں قوم کی باگ ڈور یہی سنبھالتے ہیں، اگر ان کی شَریعت و سُنَّت کے مُطابِق تَربِیَّت کر دی جائے تو سارا مُعاشَرہ خوفِ خدا و عشقِ مُصطفےٰ کا گہوارہ بن جائے۔"

تمام گورنمنٹ و پرائیویٹ اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور مُختلف تعلیمی اِداروں سے مُنْسَلِک لوگوں میں تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنے کے لیے مجلس شُعبۂ تعلیم کا قِیام عمل میں لایا گیا، جس کا بُنیادی مَقْصَد مذکورہ اِداروں سے وابستہ لوگوں کو دعوتِ اسلامی سے وابستہ کرتے ہوئے سُنّتوں کے مُطابِق زِندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے۔ یہ مجلس کالجز اور

یونیورسٹیز کے اَساتذہ وطلبہ سے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ مَراسِم قائم کرکے اِنہیں تاجدارِ رِسالت، شَہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں سے رُوشناس کرواتی ہے۔ نیز تَعْلیمی اِداروں میں مدنی اِنعامات کا سِلْسِلَہ جاری کرتی اور ہاسٹل میں مدرسۃُ المدینہ بالِغان قائم کرکے ان مُسْتَقْبِل کے مِعْماروں کی دِیْنی واَخلاقی تَربِیَّت کی ہر مُمکن کوشش کرتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک بے شُمار بے عمل طَلَبہ ،گناہوں سے تائب ہو کر نمازی اور سُنّتوں کے عادی بن چکے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اِسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کام کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکیاں کرنے، گُناہوں سے بچنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام بعدِ فجر مَدَنی حَلْقہ بھی ہے۔ جس میں روزانہ تین آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع ترجَمۂ کنزالایمان اور تفسیر خزائنُ العرفان، تفسیر نُورالعرفان یا تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان، درسِ فیضانِ سُنَّت، منظوم شَجْرۂ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ پڑھا جاتا ہے، اس کے بعد اِشْراق وچاشْت کے نَوافِل اَدا کئے جاتے ہیں۔ نَمازِ فجر کے بعد طُلُوعِ شمس تک ذِکْر واَذکار کرنے کا ثُبُوت اور فضائل، اَحادیثِ مُبارَکہ میں مَوجُود ہیں۔ چُنانچہ

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے شَہنشاہِ مدینہ،

قرارِ قَلْب و سینہ، صاحبِ مُعَطّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ "جو نمازِ فجر اَدا کرنے کے بعد اپنی جگہ بیٹھا رہے اور کوئی دُنیوی بات نہ کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرتا رہے، پھر چاشْت کی چار رَکْعتیں اَدا کرے، تو گُناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جائے گا، جیسا پاک اس دِن تھا، جس دِن اس کی ماں نے اسے جَنا (پیدا کیا) تھا کہ اس پر کوئی گُناہ نہ تھا"۔

(مسند ابی یعلی، مسند عائشہ، رقم ۴۳۴۸، ج ۴، ص ۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی کاموں کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کو وہ تَرَقّی ملی کہ دن بَدن ہزاروں لوگ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے لگے اور ان کی زِنْدگیوں میں قابِلِ قَدْر مَدَنی اِنْقِلاب رُونُما ہو گیا۔ آیئے تَرْغیب کے لیے ایک مَدَنی بَہار سُنتے ہیں۔

مدینے کا مُسافِر

بابُ المدینہ (کراچی) کے عَلاقہ نیا آباد کے ایک مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میرے والِدِ بُزُرگوار، جن کی عمر کم و بیش 70 سال تھی۔ اِبتِدائی دَور دُنیا کی رنگینیوں کی نَذر رہا، مگر پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے زِندگی میں مَدَنی اِنْقلاب برپا ہو گیا۔ 1995ء میں جب دوسری بار حج کا مُژْدَہ جانفِزا مِلا تو ان کی خُوشی قابلِ دید تھی۔ جیسے جیسے روانگی کا وقْت قریب آرہا تھا، خُوشی دوچند ہوتی جارہی تھی۔ آخر ان کی خُوشیوں کی مِعْراج کا وَقْت قریب آگیا۔ رات 4:00 بجے ایئرپورٹ کی طرف روانگی تھی۔ پوری رات خُوشی خُوشی تیاری میں مَشْغُول رہے، مہمانوں سے گھر بھرا ہوا تھا، تقریباً 3:00 بجے اِحْرام برابر میں رکھ کر اپنے کمرے میں لیٹ گئے۔ میں بھی لیٹ گیا، ابھی بمشکِل پندرہ مِنَٹ ہوئے ہوں گے کہ میرے کمرے کے دروازے پر دَسْتک پڑی۔

چونک کر دروازہ کھولا تو سامنے والِدہ پریشانی کے عالَم میں کھڑی فرما رہی تھیں، تمہارے والِد صاحِب کی طبیعت خَراب ہوگئی ہے۔ میں فوراً ان کے کمرے میں پہنچا تو والِد صاحِب بے قراری کے ساتھ سینہ سَہلا رہے تھے، فوراً اَسپتال لے جایا گیا، ڈاکٹر نے بتایا کہ ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ گھر میں کُہرام مچ گیا کہ کچھ ہی دیر بعد سفر مدینہ کیلئے رَوانگی ہے اور والِد صاحِب کو یہ کیا ہوگیا! اَفسوس طیّارہ والِد صاحِب کو لئے بِغیر ہی سُوئے مدینہ پرواز کر گیا۔ والدِ مُحترم 5 دن اَسپتال میں رہے۔ اِس دَوران مزید 4 مرتبہ دل کا دَورہ پڑا۔ مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے ہوش کے عالَم میں اُن کی ایک بھی نماز قضاء نہ ہوئی۔ جب بھی نَماز کا وَقت آتا تو کان میں عرض کر دی جاتی، نَماز پڑھ لیں آپ فوراً آنکھ کھول دیتے۔ تَیَمُّم (تَ، یَم، مُم) کرا دیا جاتا اور آپ نَقاہت (کمزوری) کے باعث اِشارے سے نَماز پڑھ لیتے۔ آخِری "اٹیک" پر پھر بے ہوش ہوگئے۔ عِشاء کی اَذان پر آنکھیں جھپکیں تو میں نے فوراً عرض کیا، ابّا جان نَماز کیلئے تَیَمُّم کروادوں، اِشارے سے فرمایا، ہاں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے تَیَمُّم کروایا اور والِد صاحب نے اللہ اَکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لئے مگر پھر بے ہوش ہوگئے۔ ہم گھبرا کر دوڑے اور ڈاکٹر کو بُلا لائے۔ فوراً I.C.U میں لے جایا گیا، چند مِنَٹ بعد ڈاکٹر نے آکر بتایا کہ آپ کے والد صاحب کا انتِقال ہوگیا ہے مگر وہ بڑے خُوش نصیب تھے کہ اُنہوں نے بُلند آواز سے کلمہ شریف **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** پڑھنے کے بعد دم توڑا۔

ایک سَیِّد زادے نے والِد مرحُوم کو غُسل دیا۔ چُونکہ والِد صاحِب کو اُنگلیوں پر گِن کر اَذکار پڑھنے کی عادت تھی، لہٰذا آپ کی اُنگلی اُسی انداز میں تھی گویا کچھ پڑھ رہے ہیں، بار بار اُنگلیاں سیدھی کی جاتیں۔ مگر دوبارہ اُسی انداز پر ہو جاتیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کثیر اسلامی بھائی جنازے میں شریک ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے بھائی کی بھی والِد صاحِب کے ساتھ حج پر جانے کی ترکیب تھی۔ وہ حج

کی سعادت سے بہرہ مَند ہوئے۔ بڑے بھائی کا کہنا ہے کہ میں نے مدینہ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡماً میں رو رو کر بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں عَرض کی کہ میرے مرحُوم والِد کا حال مجھ پر مُنۡکَشِف ہو، جب رات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ والِد بُزرُگوار اِحرام پہنے تَشریف لائے اور فرمارہے ہیں: ''میں عُمرہ کی نیّت کرنے (مدینے شریف) آیا ہوں، تم نے یاد کیا تو چلا آیا، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں بہُت خُوش ہوں''۔ دوسرے سال میرے بھتیجے نے مَسۡجِدُ الۡحَرام شریف کے اَندر کعبۃُ اللّٰہ شریف کے سامنے اپنے دادا جان یعنی میرے والِد مرحوم کو عَین بیداری کے عالَم میں اپنے برابر میں نماز پڑھتے دیکھا۔ نماز سے فارِغ ہو کر بہُت تلاش کیا مگر نہ پاسکے۔

مدینے کا مُسافِر سِندھ سے پہُنچا مدینے میں
قدم رکھنے کی نوبَت بھی نہ آئی تھی سَفینے میں

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طَرَف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضِیلَت اور چَنۡد سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنۡشاہِ نبُوَّت، مُصۡطَفٰے جانِ رَحۡمت، شَمۡعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂِ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جَنَّت نِشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشۡکاۃُ الۡمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تُم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے عمامہ شریف کے مدنی پھول سُنتے ہیں۔

دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: ❀ عمامے کے ساتھ دو رَکعت نماز بغیر عمامے کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہیں۔ (اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخِطّاب ج2ص265حدیث3233) ❀ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فِرِشتے دُرُود بھیجتے ہیں جُمُعے کے روز عمامے والوں پر۔ (اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخِطّاب ج1ص147 حدیث529) ❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 1197 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد 3 صَفْحَہ 660 پر ہے: عمامہ کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا اُلٹا کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا) وہ ایسے مَرَض میں مبتَلا ہو گا جس کی دوا نہیں۔ ❀ باندھنے سے پہلے رُک جایئے اور اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیجئے ورنہ ایک بھی اچّھی نیّت نہ ہوئی تو ثواب نہیں ملے گا لہٰذا کم اَز کم یہی نِیَّت کر لیجئے کہ رِضائے الٰہی کیلئے بطورِ سُنَّت عِمامہ باندھ رہا ہوں۔ ❀ مُناسِب یہ ہے کہ عمامے کا پہلا پیچ سر کی سیدھی جانب جائے۔ (فتاوٰی رضویہ ج22ص199) ❀ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُبارَک عِمامے کا شملہ عُموماً پُشت (یعنی پیٹھ مُبارَک) کے پیچھے ہوتا تھا اور کبھی کبھی سیدھی جانب، کبھی دونوں کندھوں کے دَرمِیان دو شملے ہوتے، اُلٹی جانب شِملہ لٹکانا خلافِ سُنَّت ہے۔ (اشعۃ اللّمعات ج3ص582) ❀ عمامے کے شملے کی مِقْدار کم اَز کم چار اُنگل اور ❀ زِیادہ سے زِیادہ (آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ۔ (فتاوٰی رضویہ ج22ص182) (بیچ کی اُنگلی کے سرے سے لیکر کُہنی تک کا ناپ ایک ہاتھ کہلاتا ہے) ❀ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس

فِی اسْتِحْبابِ اللِّبَاس ص38) ❀ عمامے میں سُنَّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زِیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو۔ (فتاوٰی رضویہ ج22ص186) ❀ عمامے کو جب از سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے۔ (عالمگیری ج5ص330) ❀ اگر ضرورتاً اتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک ایک پیچ کھولنے پر ایک ایک گُناہ مِٹایا جائے گا۔ (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج6ص214) ❀ مُحَقِّق عَلَی الِاطلاق، خاتِمُ المُحَدِّثین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُالحقّ مُحَدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: دَستارِ مُبارَک آنحضرت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دَر اَکثَر سَفید بُود وگاہے سِیاہ اَحیاناً سَبز۔ یعنی نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عمامہ شریف اکثر سفید، کبھی سِیاہ اور کبھی سبز ہوتا تھا۔ (کَشْفُ الالْتِبَاس فِی اسْتِحْبابِ اللِّبَاس لِلشَّیخ عبد الحقّ الدّہلوی ص38) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سبز رنگ کا عمامہ شریف بھی سبز سبز گُنبد کے مکین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سرِ انور پر سجایا ہے، دعوتِ اسلامی نے سبز سبز عمامے کو اپنا شِعار بنایا ہے، سبز سبز عمامے کی بھی کیا بات ہے! میرے مکّی مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ اَنور پر بنا ہوا جگمگ جگمگ کرتا گُنبد شریف بھی سبز سبز ہے! عاشقانِ رَسُول کو چاہئے کہ سبز سبز رنگ کے عمامے سے ہر وَقْت اپنے سر کو "سرسبز" رکھیں اور سبز رنگ بھی "گہرا" ہونے کے بجائے ایسا پیارا پیارا اور نکھرا نکھرا سبز ہو کہ دُور دُور سے بلکہ رات کے اندھیرے میں بھی سبز سبز گنبد کے سبز سبز جلووں کے طفیل جگمگاتا نور برساتا نظر آئے۔

نہیں ہے چاند سورج کی مدینے کو کوئی حاجت

وہاں دن رات اُن کا سبز گنبد جگمگاتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تین دن ہر ماہ جو اپنائے مدنی قافلہ
بے حساب اس کا خدایا! خلد میں ہو داخلہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

دُرُود شریف کی فضیلت:

سَرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِرشادِ نُور بار ہے: **زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ**، یعنی تُم اپنی مَجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تُمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قِیامت تُمہارے لئے نُور ہو گا۔

(جامع صغیر، حرف الزای، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کسی مَحفلِ ذِکر میں شرکت کی سَعادت نَصِیب ہو اور حُضُور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِسمِ گرامی لیا جائے تو حُصُولِ بَرَکت کے لئے دُرُودِ پاک پڑھ لینا چاہیے تاکہ ہمارا پڑھا ہوا دُرُودِ پاک روزِ قِیامَت ہمارے لئے نُور ہو اور ہماری بَخْشِش و مَغْفِرت کا ذَرِیعہ بھی بن جائے۔

کوئی حُسنِ عَمل پاس میرے نہیں

پھنس نہ جاؤں قِیامَت میں مَولا کہیں

اے شَفِیعِ اُمَم لاج رکھنا تُمہیں

تم پہ ہر دَم کروڑوں دُرُود و سَلام

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ** (ترجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً** یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا

❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے دِینِ اِسلام کی اِنْتہائی اَہم اور بُنیادی عِبادت نماز کے مُتَعَلِّق بَیان کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا، سب سے پہلے ایک حِکایت بَیان کروں گا، اس کے بعد اس سے حاصل ہونے والے مَدَنی پُھول پیش کروں گا، پھر قُرآن وحَدِیْث سے نماز کے فَضائل بَیان ہوں گے، ساتھ ہی ساتھ جماعت سے نماز پڑھنے کی اَہَمِیَّت اور بچپن ہی سے بچوں کی مَدَنی تَرْبِیَّت کے حَوالے سے بھی کچھ عَرْض کروں گا۔ اس کے علاوہ بے نمازی کے مُتَعَلِّق جو وَعِیدیں قُرآن واَحادِیْث میں ذِکر ہوئیں اس میں سے کچھ بَیان کرنے کے ساتھ قضا نمازوں کی اَدائیگی کا طَریقہ اور بَیان کے آخِر میں جُوتے پہننے کی سُنَّتیں اور آداب بھی آپ کے گوش گُزار کرنے کی سَعادَت حاصِل کروں گا۔ آیئے سب سے پہلے ایک حِکایت سُنتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ سَیِّدُنا حاتِمِ اَصَمّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نماز:

حضرت سَیِّدُنا حاتِمِ اَصَمّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مرتبہ حَضْرتِ عاصِم بن یُوسُف مُحَدِّث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مُلاقات کے لئے تَشْرِیف لے گئے تو حَضْرتِ عاصِم بن یُوسُف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے فرمایا کہ اے حاتِم! کیا تُم اَچّھی طَرح نَماز پڑھتے ہو؟ تو آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ تو حَضْرتِ عاصِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: آپ بتائیے کہ آپ کِس طَرح نَماز پڑھتے ہیں؟ تو حَضْرتِ حاتم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ جب نَماز کا وَقْت قَرِیب ہو جاتا ہے تو میں نِہایَت کامِل و مُکَمَّل طَرِیقے سے وضو کرتا ہوں۔ پھر نَماز کا وَقْت آجانے پر جب مُصَلّٰے پر قَدَم رکھتا ہوں تو اس طَرح کھڑا ہوتا ہوں کہ میرے بدن کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر بَرقَرار ہو جاتا ہے پھر میں اپنے دل میں یہ تَصَوُّر جماتا ہوں کہ خانۂ کعبہ میرے دونوں بھنوؤں کے دَرمِیان اور مَقامِ اِبراہیم میرے سینے کے سامنے ہے، پھر میں اپنے دِل میں یہ یَقِین رکھتے ہوئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری ظاہِری حالت اور میرے دِل میں چُھپے ہوئے تمام خَیالات کو جانتا ہے، اس طَرح کھڑا ہوتا ہوں کہ گویا پُلِ صِراط پر میرے قَدَم ہیں اور جَنَّت میرے داہنے اور جہنَّم میرے بائیں (جانِب) اور مَلَکُ الْمَوْت میرے پیچھے ہیں اور گویا یہی نَماز میری زِنْدَگی کی آخری نَماز ہے، اس کے بَعْد تکبیرِ تَحْرِیمہ نِہایَت ہی اِخْلاص کے ساتھ کہتا ہوں پھر اِنْتِہائی تَدَبُّر اور غور و فِکْر کے ساتھ قِراءَت کرتا ہوں۔ پھر نِہایَت ہی تَواضُع (عاجزی) کے ساتھ رُکُوع اور گِڑگِڑاتے ہوئے اِنکساری کے ساتھ سَجْدہ کرتا ہوں۔ پھر اسی طَرح پُوری نَماز نِہایَت ہی خُضُوع و خُشُوع کے ساتھ خَوف و رِجا (یعنی اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی رَحْمَت کی اُمّید) کے دَرمِیان اَدا کرتا ہوں، یہ سُن کر حَضْرتِ عاصِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حَیرت کے ساتھ پوچھا کہ اے حاتِمِ اَصَمّ! رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیا واقعی آپ ہمیشہ اور ہر وَقْت اسی طَرِیقے سے نَماز پڑھتے ہیں؟ تو آپ نے جَواب دیا کہ جی ہاں! 30 برس سے میں ہمیشہ اور ہر وَقْت اسی طَرح ہر نَماز اَدا

کرتا ہوں۔(روح البیان، ج ۱، ص ۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نَماز کی اَہَمِّیَّت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے اَسْلافِ کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام کس قَدر اِخْلاص، تواضُع اور خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ نَماز اَدا کیا کرتے تھے مگر اس کے باوُجُود ان نُفُوسِ قُدْسِیَّہ کی حالت یہ تھی کہ خَوف واُمّید کی کَیْفِیَّت میں رہا کرتے تھے کہ نہ جانے ہماری عِبادَت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مَقْبول بھی ہے یا نہیں مگر اَفسوس! ہمارا حال یہ ہے کہ ایک تو مُسلمانوں کی اکثریّت نمازوں کی ادائیگی سے غافل اور حُقُوقُ اللہ پامال کرنے کی طرف مائل نظر آتی ہے اور جو رہے سہے مُسلمان نَماز پڑھتے بھی ہیں اُن میں سے نہ جانے کِتنوں کی نَمازیں اِخْلاص والی اور کتنوں کی اِخْلَاص سے خالی ہیں؟ نہ جانے کتنے مُسلمان اپنی نَمازوں میں خُشُوع و خُضُوع کا خیال رکھتے ہیں اور کتنے ہی مُسلمان نَماز میں خُشُوع و خُضُوع کے بَجائے اپنے دوست یار، گھر باراور کاروبار کے خَیالات رکھتے ہیں، نہ جانے کتنے نَمازی نَماز پڑھتے ہوئے سُنَن و واجِبات اور نَماز کے اَرْکان کو پیشِ نَظَر رکھتے ہیں اور کتنے ہی نَمازی، نَماز میں اپنی دُنیاوی ضَروریات، خَواہشات اور اَرْمان کو مدِّ نظر رکھتے ہیں۔ یاد رکھئے! حُقُوقُ اللہ میں سے نَماز اِنْتہائی اَہَمِّیَّت کی حامِل ہے جس کا اَنْدازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا کہ روزِ قِیامَت تمام حُقُوقُ اللہ میں سب سے پہلے اسی کے مُتَعَلِّق سوال کیا جائے گا۔ حَدِیْثِ پاک میں ہے **"اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صَلَاتُه"** یعنی کل قِیامَت کے دن بندے سے سب پہلے اس کی نَماز کے بارے میں سوال ہو گا۔ اس حَدِیْثِ پاک کے تَحْت حَضْرتِ عَلّامہ عَبْدُ الرَّؤف مناوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ بے شک نَماز اِیمان کی عَلامَت اور

اَصْلِ عِبادَت ہے۔ (التیسیر شرح جامع الصغیر، ۱/۳۹۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِسلام میں جو اَہمیَّت نَماز کو حاصِل ہے وہ کسی اور عِبادَت کو حاصِل نہیں، نَماز اَرْکانِ اِسلام میں سے ایک اَہَم ترین رُکْن ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نَبی حَضْرتِ سَیِّدُنا اِبْراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے تو اپنے لئے اور اپنی اَوْلاد کے لئے نَماز کے بارے میں باقاعدہ دُعا بھی فرمائی تھی جس کا تذکرہ قُرآنِ پاک میں بھی ہے چُنانچہ پارہ 13 سُورۂ اِبراہیم کی آیت نمبر 40 میں ہے:

﴿رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ﳓ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾﴾ (پ ۱۳، ابراھیم: ۴۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے میرے رَبّ مجھے نَماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اَوْلاد کو اے ہمارے رَبّ اور ہماری دُعا سُن لے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حَضْرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بَرگُزِیدہ نَبی ہونے کے باوُجُود اپنے اور اپنی اَوْلاد کے لئے نَماز قائم رکھنے کی دُعا فرمارہے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی نَماز کی اَہمیَّت کو سمجھتے ہوئے نہ صِرف خُود پانچوں نَمازیں پابندی کے ساتھ مَسْجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولٰی کے ساتھ باجماعت اَدا کرنی چاہئیں بلکہ اپنے سمجھدار بچّوں کو بھی ساتھ لے کر جانا چاہئے۔ یاد رکھئے! اگر ہم نَمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنے سمجھدار بچوں کو بھی مَسْجِد لے کر جائیں گے تو ان کے ننھے ذِہن بچپن ہی سے نَمازوں کی طَرف مائل ہونے لگیں گے اور پھر بڑے ہو کر وہ بھی نَمازوں کے عادی بن جائیں گے، کیونکہ جو بات بچوں کے ذِہن میں بچپن ہی سے بیٹھ جائے فِطری طور پر بڑے ہو کر بھی وہ بات ان کے ذِہنوں میں راسِخ (پُختہ) ہوتی ہے۔ شاید یہی وَجہ ہے کہ حَدیثِ پاک میں بھی چھوٹی عُمر سے بچوں کو نَماز کی رَغْبَت دِلانے کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کا فرمانِ تربیّت نشان ہے: جب تمہارے بچّے سات برَس کے ہوں تو اُنہیں نماز کا حکم دو اور جب دس برَس کے ہو جائیں (اور پھر بھی نماز نہ پڑھیں) تو مار کر پڑھاؤ (سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ، الحدیث: ۴۹۵، ج۱، ص۲۰۸ ۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قُرآن وحدِیث میں نماز پڑھنے والوں کے لئے بہت سی بِشارتیں اور نماز کی بے شُمار فضیلتیں بیان کی گئی ہیں، آیئے علمِ دین حاصل کرنے اور نماز کی پابندی کا ذِہن بنانے کے لئے دو فرامینِ خُداوندی سُنتے ہیں چُنانچہ پارہ 6 سُورَۃُ النِّسَاء کی آیت نمبر 162 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوۃَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ اُولٰٓىٕكَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا۠ (۱۶۲) (پ6، النساء: 162)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور اللہ اور قیامت پر اِیمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔

پارہ 6 سُورَۃُ الْمَائِدہ کی آیت نمبر 12 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْؕ لَىٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۚ (پ6، المائدہ: 12)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ نے فرمایا بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں ضَرور اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رَسُولوں پر اِیمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرضِ حَسَن دو بے شک میں تُمہارے گُناہ اُتار دوں گا اور ضَرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رَواں۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! نمازیوں کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کیسے کیسے اِنعامات ہیں کہ کہیں انہیں جنَّت و مغفِرت کی بِشارتیں دی جارہی ہیں تو کہیں اَجرِ عَظِیم کی نویدیں (خوشخبریاں) سُنائی جارہی ہیں۔ اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی نماز کی بہت زِیادہ اَہمیَّت اور رَغبت دِلائی گئی ہے، آیئے ترغیب کے لیے نماز کے فضائل پر چند اَحادیثِ مُبارَکہ سُنتے ہیں۔ چُنانچہ،

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما فرماتے ہیں کہ ایک شَخْص نے نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر سب سے اَفْضل عمل کے بارے میں سوال کیا تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "نماز" اس نے پوچھا، "اس کے بعد؟" فرمایا: "نماز" اس نے عَرْض کیا "اس کے بعد؟" فرمایا: "نماز" اس نے عَرْض کیا "اس کے بعد؟" فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جِہاد کرنا۔" (مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/۵۸۰، حدیث: ۶۶۱۳)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نماز کس قَدر اَفْضل ہے کہ نَبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اَفْضَل اَعمال کے بارے میں کئے گئے سوال کے جواب میں تین مَرتبہ فرمایا: سب سے اَفْضَل عمل نماز ہے اور چوتھی مَرتبہ جہاد کا نام اِرْشاد فرمایا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ نماز کو اپنے تمام تر دُنیوی جھمیلوں پر ترجیح دیں اور نماز کا وَقْت ہوتے ہی سارے کام کاج چھوڑ کر نماز کی تیاری میں مَصروف ہو جایا کریں اور نِہایَت ہی خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ باجماعت نماز اَدا کیا کریں کیونکہ صحیح طور پر نماز پڑھنے سے جہاں دِیْن و دُنیا کی بے شُمار بر کتیں حاصل ہوتی ہیں وہیں اس کا ایک بہترین اُخْرَوِی فائدہ یہ بھی ہے کہ کل بروزِ قِیامَت یہی نماز ہماری نَجات و مَغْفِرت کا باعث بن جائے گی۔ جیسا کہ

خُشُوع و خُضُوع سے نماز پڑھنے والے کی مغفِرت

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں، جو ان کے لئے بہتر طریقہ سے وضو کرے اور انہیں ان کے وَقْت میں اَدا کرے اور ان کے رُکوع وسُجود، خُشُوع کے ساتھ پورے کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ اس کی مَغْفِرَت فرمادے اور جو انہیں اَدا نہیں کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّے اس کے لئے کچھ نہیں، چاہے تو اسے مُعاف فرمادے اور چاہے تو اسے عَذاب دے۔ (سنن ابوداوٗد، کتاب الصلوۃ، باب المحافظۃ علی وقت الصلوات، رقم ۴۲۵، ج ۱، ص ۱۷۶)

ہر نَماز پچھلے گُناہوں کا کفّارہ ہے

حَضْرتِ حارث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ حَضْرتِ عُثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک دن تَشْرِیف فرماتھے اور ہم بھی بیٹھے تھے کہ مُؤَذِّن آگیا، حَضْرتِ عُثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پانی منگوا کر وضو کیا، پھر فرمایا کہ میں نے مَدنی تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اسی طَرح وضو کرتے دیکھا ہے اور میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ اِرْشاد فرماتے ہوئے بھی سُنا کہ جو شَخْص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر وہ ظُہر کی نَماز پڑھ لے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گُناہوں کو مُعاف فرمادیتا ہے یعنی وہ گُناہ جو فَجْر کی نَماز اور اس ظُہر کی نَماز کے دَرْمیان ہوئے ہوں، پھر جب عَصْر کی نَماز پڑھتا ہے تو ظُہر اور عَصْر کے مابَیْن (بیچ) کے گُناہوں کو مُعاف فرمادیتا ہے، پھر جب مَغْرب کی نَماز پڑھتا ہے تو عَصْر اور مَغْرب کے دَرْمِیان کے گُناہوں کو مُعاف فرمادیتا ہے، پھر عِشاء کی نَماز پڑھتا ہے تو اُس کے اور مَغْرب کے دَرْمیان کے گُناہوں کو مُعاف فرمادیتا ہے، پھر ہو سکتا ہے کہ رات بھر وہ لیٹ کر ہی گُزار دے اور پھر جب اُٹھ کر وُضو کرے اور فَجْر کی نَماز پڑھے تو عِشاء اور فَجْر کے مابَیْن (بیچ) کے گُناہوں کی بَخْشِش ہوجاتی ہے اور یہی وہ نیکیاں ہیں جو بُرائیوں کو دُور کر دیتی ہیں۔ (الاحادیث المختارۃ، ج ۱، ص ۴۵۰، حدیث ۳۲۴)

نماز سے گُناہ دُھلتے ہیں:

تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر تمہارے کسی کے صِحْن میں نہر ہو، ہر روز وہ پانچ بار اُس میں غُسل کرے تو کیا اُس پر کچھ مَیل رہ جائے گا؟ لوگوں نے عَرْض کیا: جی نہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: نماز گُناہوں کو ایسے ہی دھو دیتی ہے جیسا کہ پانی مَیل کو دھوتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۱۶۵، حدیث ۱۳۹۷)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے نماز پڑھنے والے کس قدر خُوش نصیب ہیں کہ اُن پر رحمتِ الٰہی کی ایسی بارش ہوتی ہے جو اُن کے گُناہوں کو دھو ڈالتی ہے، نماز کی بَرَکت سے سابِقہ گُناہ تو مُعاف ہو ہی جاتے ہیں آیندہ بھی انسان گُناہوں اور بے حَیائی کے کاموں سے کَنارہ کَشی اِخْتیار کرنے لگتا ہے قرآنِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 21، سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْت کی آیت نمبر 45 میں اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ تَرجَمۂ کنز الایمان: بے شک نماز مَنْع کرتی ہے بے حَیائی اور بُری بات سے۔ (پ ۲۱، العنکبوت: ۴۵)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! کیا ہم نے کبھی سوچا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان تو یہ ہے کہ "بے شک نماز بے حَیائی اور بُری باتوں سے مَنْع کرتی ہے۔" تو آخر کیا وَجہ ہے کہ ہم لوگ نماز پڑھنے کے باوُجُود بھی حَرام و گُناہ اور ممنوعاتِ شَرعی (جو کام شرعاً منع ہیں اُن) سے نہیں بچتے، نماز پڑھنے کے باوُجُود ماں باپ کی نافرمانی ہو رہی ہے، نماز پڑھنے کے باوُجُود بے پَردَگی اور عُریانی کا مُظاہَرہ ہو رہا ہے، نماز پڑھنے کے باوُجُود فلمیں اور ڈِرامے دیکھے جا رہے ہیں، نماز پڑھنے کے باوُجُود مَوسیقی اور فلمی گانے گھروں میں ٹیپ ریکارڈر وغیرہ پر بجائے جاتے اور سُنے جاتے ہیں، نماز پڑھنے کے باوُجُود، موبائل، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے

غَلَط اِستِعمال کے ذَرِیعے گُناہوں کے عَمِیق گڑھے کی طَرف تیزی سے گرنے کا سِلسِلہ جاری وساری ہے، نماز پڑھنے کے باوُجُود گالی گلوچ، غیبت، چُغلی، فُحش گوئی، دِل آزاری، لوگوں کی حق تَلَفی، سُود اور رِشوت کے لَین دَین وغیرہ وغیرہ کبیرہ گُناہوں میں اِبتِلائے عام ہے۔ حَیرت بالائے حَیرت کہ نماز پڑھنے کے باوُجُود اپنا چہرہ جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت کی نِشانی پیدا فرمائی ہے اور شَہَنْشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانِ شاہی بھی مَوجُود ہے کہ ”داڑھی بڑھاؤ، مُونچھیں کترواؤ اور آتش پَرَستوں کی مُخالَفت کرو۔“ (صحیح مسلم، ص ١٥٤، رقم ٥٥۔(٢٦٠)) پھر بھی نِہایَت بے دَرْدِی کے ساتھ چہرے سے اِس مَحبَّت کی نِشانی کو نوچ مُونڈ کر گندی نالی تک میں بہا دینے سے گُریز نہیں کیا جارہا، حالانکہ داڑھی مُنڈانا اور کترواکر ایک مُٹھی سے کم کر دینا دونوں حَرام ہے۔ نماز پڑھنے کے باوجود آخر ایسا کیوں؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان یقیناً قطعاً حق ہے، نماز پڑھنے والے کو یقیناً گُناہوں سے باز رہنا ہی چاہیے، تو آخر کیا وَجہ ہے کہ نَمازی ہونے کے باوُجُود فرنگی تہذِیب اور فیشن کی آفت سے جان نہیں چھوٹتی؟ آخر کیوں سُنَّتوں کی جانِب دل مائل نہیں ہوتا؟ کیا حقیقی نَمازی جُھوٹا، دَغاباز، چُغَل خور، رِزقِ حَرام کھانے والا، فلموں ڈِراموں کا دِلدادہ اور مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آتش پَرَستوں جیسے دُشمنانِ مُصطَفٰے کی طَرح داڑھی مُنڈا ہو سکتا ہے؟ نہیں۔۔ کبھی نہیں۔۔ ایک حقیقی نَمازی ہرگز ان بُرائیوں میں مُبتَلا نہیں ہو سکتا۔

پندرہویں صَدی کی عَظِیم عِلمی ورُوحانی شَخصیَّت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِصلاحِ اُمّت کے مُتَعَلِّق اپنے قلبی جذبات کی

عکّاسی اِن اَشعار میں کرتے ہوئے، غُلامانِ رَسُول کو سمجھانے کی کوشش فرماتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

بے نَمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رَسُول
جو کہ گانے سُنیں فلم بینی کریں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رَسُول
بدنگاہی کریں، بَدکلامی کریں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رَسُول
کھائیں رِزقِ حَرام، ایسے ہیں بدلگام اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رَسُول
جو سَتاتے رہیں، دِل دُکھاتے رہیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رَسُول
گالیاں جو بکیں، عیب بھی نہ ڈھکیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رَسُول
داڑھیاں جو مُنڈائیں کریں غیبتیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رَسُول
کاش! عطارؔ کا طیبہ میں خاتمہ ہو کرو یہ دُعا عاشقانِ رَسُول

(وسائلِ بخشش ص649)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بات سمجھ میں آرہی ہے، نَماز تو واقعی بُرائیوں سے روکتی ہے، ہمیں چاہیے کہ اپنی نَماز کا جائزہ لیں۔ نَماز کی ظاہری اور باطنی سُنّتیں اور آداب سیکھ لیں۔ اپنے وُضو اور غُسل کو دُرُست کرلیں۔ اگر باطہارت صحیح طور پر وضو کرکے خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ اس کی تمام تر ظاہری وباطنی سُنَّتوں اور آداب کو ملحُوظ رکھ کر ہم نَماز پڑھیں گے تو ضَرور اس کے بَرَکات و ثَمَرات ظاہر ہوں گے اور واقعی ہماری ظاہِری اور باطِنی گُناہوں کی گَندگیاں اور آلودگیاں دُور ہو جائیں گی اور ہم باشَرع، بارِیش، نیک صُورت، نیک سِیرت مُسلمان بن جائیں گے اور ہمارا پورا کردار سُنَّتوں کا آئینہ دار بن جائے گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ایک عَجیب وغریب واقِعہ:

"نَماز بُرائیوں سے بچاتی ہے۔" کے ضِمن میں ایک عجیب وغَرِیب حِکایت سَماعت فرمایئے: ایک

شخص ایک عورت پر عاشِق ہو گیا اور شب و روز اُس کے فِراق میں بے قَرار رہنے لگا، آخِر کار ہِمَّت کر کے اُس نے ایک چِٹّھی لکھی اور اپنے عِشْق کا اِظْہار کرتے ہوئے وِصال (ملنے) کا طالب ہوا، وہ خاتُون نِہایَت ہی شریف خاندان سے تَعَلُّق رکھتی تھی۔ چُنانچہ وہ اپنے زَبردستی کے "عاشِق" کی چِٹّھی پا کر جھینپ (یعنی شرمِندہ ہو) گئی چُونکہ شادی شُدہ بھی تھی اور اُسے اپنے شوہرِ نامدار کے حُقُوق کی بھی خَبَر تھی کہ شوہر کی نافرمانی سے دُنیا و آخرت میں تَباہی اور بَربادی کے سِوا کچھ ہاتھ نہیں آتا، لہٰذا کچھ سوچ سمجھ کر وہ چِٹّھی اپنے شوہرِ نامدار کی خِدمت میں پیش کر دی۔

اُس کا شوہر نِہایت ہی پرہیز گار ہونے کے ساتھ ساتھ عقلمند بھی تھا۔ اُسے اپنی زَوجہ پر پُورا اِعْتِماد تھا۔ دونوں ایک دُوسرے سے خُوش تھے اور اِزْدِواجی زِنْدَگی نِہایَت ہی خُوشگوار تھی، حُسنِ اِتفاق سے وہ ایک مَسْجِد میں اِمامت بھی کرتا تھا۔ لہٰذا اُس چِٹّھی کے جَواب میں اپنی زَوْجہ ہی کی مَعْرِفَت اُس نے یہ جواب دِلوایا کہ پہلے فُلاں مَسْجِد میں فُلاں اِمام کے پیچھے مُتَواتِر چالیس (40) روز پانچوں وَقْت باجماعت نَماز اَدا کرو، پھر آگے دیکھا جائے گا۔ "مرتا کیا نہ کرتا" بے چارہ عاشِق جو ٹھہرا، اُس نے شَرط مَنظور کر لی اور پابندی سے نَمازِ باجماعت شُروع کر دی۔ جُوں جُوں دِن گزرتے گئے، نَماز کی بَرَکتیں اُس پر آشکار ہوتی چلی گئیں۔ جب چالیس دن گُزر گئے تو اُس کے دل کی دُنیا ہی بدل چکی تھی، چُنانچہ یہ پیغام بھیج دیا: مُحترمہ! نَماز کی بَرَکت سے میری آنکھ کُھل گئی ہے، میں **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ حَرام کاری کے خَواب دیکھتا تھا، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ شکر کہ اُس نے مجھے تیری مَحَبَّت سے چھٹکارا عطا کر دیا ہے اور اب میرے دل میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت موجیں مار رہی ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے تیری مَحَبَّت اور اپنی بدنِیَّتی سے توبہ کر لی ہے اور تجھ سے مُعافی کا طلبگار ہوں۔

جب اُس نیک خاتون نے اپنے شوہر کو یہ پیغام سُنایا تو سُنّتوں کا درد رکھنے والا نیک مرد ایک بگڑے ہوئے اِسلامی بھائی کی اِصلاح کی خُوشخبری پا کر مَسرت سے جُھوم اُٹھا اور اُس کی زبان سے بے ساختہ یہ جاری ہو گیا۔ صَدَقَ اللهُ الْعَظِيْمُ فِيْ قَوْلِهٖ (یعنی ربِّ عظیم جَلَّ جَلَالُہٗ نے بالکل سچ فرمایا)

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔ (پ ۲۱، العنکبوت: ۴۵)

(نزھۃ المجالس، ج ۱، ص ۱۴۰، مفھوما)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ نَماز کی بَرَکت سے ایک "عاشِقِ ناشاد" راہِ راست پر آگیا اور اُس کے دل میں مالِکِ حقیقی کا عِشق مَوجیں مارنے لگا اور اُسے سُکُونِ قلب حاصِل ہو گیا۔ یاد رکھئے کہ نَماز کو اگر اس کے ظاہِری اور باطِنی آداب کے ساتھ اَدا کیا جائے تو یقیناً نَماز ہر بُرے کام سے روکتی ہے۔

مَروی ہے کہ ایک اَنصاری جوان، سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نَماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا اِرتِکاب کرتا تھا، حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے اُس کی شِکایت کی گئی۔ فرمایا: اس کی نَماز کسی روز اس کو ان باتوں سے روک دے گی، چُنانچہ بہُت ہی قَریب زمانہ میں اُس نے توبہ کی اور اُس کا حال بہتر ہو گیا۔ (تفسیر خزائن العرفان، ص ۷۴۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت چیز ہی ایسی ہے کہ جس خُوش نصیب کو یہ چاشنی نَصیب ہو جائے وہ یقیناً پھر کسی اور سے دل لگا ہی نہیں سکتا۔

مَحَبَّت میں اپنی گُما یاالٰہی
نہ پاؤں میں اپنا پتہ یاالٰہی

رہوں مَسْت و بے خُود میں تیری وِلا میں پلا جام ایسا پلا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَرکاتِ نماز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نماز ایک بہُت ہی عَظِیم عِبادَت ہے، نماز جنَّت میں لے جانے والا عمل ہے، نماز مومن کے لئے بہترین عمل ہے، نماز نُور ہے، خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ دو رَکعتیں ادا کرنے والے کے لئے جنَّت واجِب ہو جاتی ہے، دو رَکعت نماز دُنیا و مَافِیْہَا سے بہتر ہے، نماز اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ عمل ہے، نماز میں ہر سجدے کے عِوَض ایک نیکی لکھی جاتی، ایک گُناہ مِٹایا جاتا اور ایک دَرَجہ بُلند کیا جاتا ہے، نمازی بروزِ قیامت سَلامتی کے ساتھ جنَّت میں داخل کیا جائے گا، نماز سے گُناہ جھڑتے ہیں، نماز گُناہوں کے مَیل کچیل کو دھو دیتی ہے، ایک نماز پچھلی نماز کے دوران ہونے والے گناہوں کو دھو ڈالتی ہے، نمازی خَیر میں رات گُزارتا ہے، نماز بُرائیوں کو مِٹا دیتی ہے، نمازی جنَّت میں داخِل ہو گا، نمازی کے لئے مَعصوم فِرِشتے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مَغْفِرت کی سِفارش کرتے ہیں، نمازی، اللہ تعالیٰ کی اَمان یعنی حِفاظَت میں رہتا ہے، نماز، نمازی کے لئے دُعائے حِفاظَت کرتی ہے، نمازی کامل مومن ہے، نمازی کو پُورا پُورا بدلہ دیا جائے گا، نماز، شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔

دیدارِ حَق دِکھائے گی اے بھائیو! نماز جنّت تمھیں دِلائے گی اے بھائیو! نماز

دربارِ مُصْطَفٰے میں تمھیں لے کے جائے گی خالِق سے بَخْشوائے گی اے بھائیو! نماز

عزّت کے ساتھ نُوری لِباس اچھّے زیورات سب کچھ تمھیں پہنائے گی اے بھائیو! نماز

جنَّت میں نَرم نَرم بچھونوں کے تَخْت پر آرام سے سُلائے گی اے بھائیو! نماز

خِدمت تمہاری کریں گی حُوریں اَدَب کے ساتھ رُتبہ بہت بڑھائے گی اے بھائیو! نماز
کوثر کے سَلْسَبِیْل کے شربت پِلائے گی میوے تمہیں کِھلائے گی اے بھائیو! نماز
سب عِطر و پُھول ہوں گے نچھاور پسینے پر خُوشبو میں جب بَسائے گی اے بھائیو! نماز
رَحمت کے شامیانوں میں خُوشبو کے ساتھ ساتھ ٹھنڈی ہوا چلائے گی اے بھائیو! نماز
باغِ بہشت روضہ رِضْواں بہارِ خُلد سب کچھ تمہیں دِکھائے گی اے بھائیو! نماز
پڑھتے رہو نماز کہ دونوں جہان میں سب کچھ تمہیں دِلائے گی اے بھائیو! نماز
فاقے سے مُفْلِسی سے جہنّم کی آگ سے سب سے تمہیں بچائے گی اے بھائیو! نماز
پڑھ کر نماز ساتھ لو سامانِ آخرت محشر میں کام آئے گی اے بھائیو! نماز
بات اعظمیؔ کی مانو نہ چھوڑو کبھی نماز اللہ سے مِلائے گی اے بھائیو! نماز

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح نَماز پڑھنے کے فَضائل وبَرَکات بہُت زِیادہ ہیں، اِسی طرح تَرکِ نَماز کے نُقصانات و عَذابات بھی بے شُمار ہیں۔ یہاں تک کہ جو شَخْص صِرف ایک نَماز جان بوجھ کر چھوڑدے، میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے عذاب کا ذکر کرتے ہوئے فتاوٰی رَضَوِیہ جلد9، صَفْحہ 158 پر اِرشاد فرماتے ہیں: جس نے قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر صِرف) ایک وَقْت کی (نَماز بھی) چھوڑی، ہزاروں بَرس جَہَنَّم میں رہنے کا مُسْتَحِق ہوا، جب تک توبہ نہ کرے اور اُس کی قَضانہ کرلے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَندازہ لگایئے کہ جب ایک نَماز جان بوجھ کر چھوڑنے پر ہزاروں سال تک جہنّم میں رہنا پڑے گا تو جو شَخْص دن بھر کی تَمام نَمازیں جان بوجھ کر تَرک کر دیتا ہو بلکہ وہ اِس خَصلتِ بد کا عادی ہو اور نَماز بالکل ہی نہ پڑھتا ہو تو وہ کس قدر سَخْت عذاب میں مُبْتلا رہے گا۔ اگر کسی میں

یہ عادتِ بد ہے بھی تو جلدی سے اِس سے توبہ کیجئے اور تمام نمازوں کی قضا بھی کیجئے۔ ورنہ یاد رکھئے کہ جہنّم کا عذاب بَرداشت نہیں ہو سکے گا۔

مَنْقُول ہے کہ جس شَخْص کو جہنّم کا سب سے ہلکا عذاب دیا جائے گا تو وہ یہ گُمان کرے گا کہ سب سے زِیادہ تکلیف دَہ عذاب مجھے دیا جارہا ہے۔ حالانکہ مُعاملہ اِس کے بَرخلاف ہو گا۔ چُنانچہ حَضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ رَسُولِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ”دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہو گا، اُسے آگ کے جُوتے پہنائے جائیں گے، جن سے اُس کا دِماغ کھولنے لگے گا۔“

(صحیح البخاری، باب صفة الجنة والنار، الحدیث ۶۵۶۱، ج۴، ص ۲۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا تَصوُّر تو کیجئے! کہ اگر ہمیں نماز تَرک کرنے کی سَزا کے طور پر جہنّم کا صِرف یہی عذاب دیا جائے تو بھی ہم سے برداشت نہ ہو سکے گا کیونکہ ہمارے پاؤں اتنے نازُک ہیں کہ لمحے بھر کے لئے بھی اگر کسی گرم اَنگارے پر جا پڑیں تو پُورے وُجُود کو اُچھال کر رکھ دیں، معمولی سا سَر دَرد ہمارے ہوش گُم کر دیتا ہے، کانٹا بھی چُبھے تو اَوسان خَطا ہو جاتے ہیں تو پھر وہ عَذاب جس سے دِماغ کھولنے لگے، اُسے بَرداشت کرنے کی کس میں ہِمَّت ہے؟ مَنْقُول ہے کہ جو شَخْص وَقْت گُزار کر نماز پڑھتا ہے تو اس کا ٹِھکانا جہنّم کی ”وَیْل“ نامی وہ خوفناک وادی ہے کہ جس کی گرمی سے خُود جہنّم بھی پناہ مانگتا ہے۔ (نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں، ص ۳۱) تو ذرا سوچئے! کہ جو شخص ایک دو نَمازیں چھوڑ دے اُس کا کیا اَنْجام ہو گا؟ اور وہ شَخْص کہ جو نَماز بالکل ہی نہ پڑھے، اُس کا کیا حَشْر ہو گا؟

کب گُناہوں سے کنارہ میں کروں گا یا رَبّ!

نیک کب اے میرے اللہ! بنوں گا یا ربّ!

دَردِ سر ہو یا بُخار آئے تڑپ جاتا ہُوں

میں جہَنَّم کی سَزا کیسے سَہوں گا یا ربّ!

تُوبُوااِلَی اللّٰه　　　اَسْتَغْفِرُاللّٰه

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جان بوجھ کر نَماز قضا کرنے والوں کے بارے میں قرآنِ پاک میں پارہ16، سُوْرَۂ مَرْیَم کی آیت نمبر59 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ﴿۵۹﴾ (پ۱۶، سورہ مریم: ۵۹)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: تو اُن کے بعد اُن کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں "غَیّ" کا جنگل پائیں گے۔

جہنم کی خوفناک وادی کاہولناک کُنواں:

بَیان کردہ آیتِ مُبارکہ میں "**غَیّ**" کاتذکِرَہ ہے اور اِس سے مُراد جہَنَّم کی ایک وادی ہے۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد اَمجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "**غَیّ**" جہَنَّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زِیادہ ہے، اِس میں ایک کُنواں ہے جس کا نام "ھَبْ ھَبْ" ہے، جب جہَنَّم کی آگ بُجھنے پر آتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کُنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ (یعنی جہنم کی آگ) بدَستور بھڑکنے لگتی ہے (اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرْشاد فرماتا ہے:) ﴿**كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا ﴿۹۷﴾**﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اُسے اور بھڑکادیں گے۔ (پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۹۷) یہ

کُنواں بے نَمازیوں اور زانِیُوں اور شرابیوں اور سُود خواروں اور ماں باپ کو اِیذا (یعنی تکلیف) دینے والوں کے لیے ہے۔ (بہارِ شریعت، ج۱، ص۴۳۴)

دُنیا کا کُنواں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خَوفِ خُداوَندی سے لَرز اُٹھیے! اپنے گُناہوں کو یاد کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے توبہ کی بھیک مانگ لیجئے! وَرنہ یاد رکھئے کہ یہ مال و دولت جس کے نَشے میں ہم دُھت ہیں، یہ دولت آنی جانی ہے اور جس دُنیا کی مَستی میں ہم بَدمَست ہیں، یہ دُنیا فانی ہے، یہ تب تک ہے کہ جب تک سانسوں کی رَوانی ہے اور سانسوں کی یہ مالا کب ٹُوٹ جائے، اس کا کوئی بَھروسہ نہیں۔ اس لیے اپنی زِندگی کے اِن اَنمول ہیروں کی قَدر کیجئے اور گُناہوں سے ناطہ توڑ لیجئے، نیکیوں سے تَعلُّق جوڑ لیجئے اور اپنے شَب و روز نیکی کی دعوت کی دُھومیں مَچانے میں بَسر کیجئے! بیان کردہ رِوایَت میں بے نَمازیوں، شرابیوں، بدکاروں، سُود خوروں اور والِدَین کو اِیذا دینے والوں کے لیے دَرسِ عِبرت ہے۔ اُس خَوفناک آتِشِیں کُنوِیں (آگ کے کنویں) کو سمجھنے کے لیے دُنیا کے کسی بھی گہرے کُنوِیں کے کَنارے کھڑے ہو کر اُس کی تنگ و تاریک گہرائی میں ذرا نظر ڈالئے اور تَصَوُّر کیجئے کہ اگر ہمیں اس دُنیا کے کُنوِیں ہی میں قَید کر دیا جائے تو کیا ہم اِس سَزا کو بَرداشت کر سکیں گے یا نہیں؟ یقیناً نہیں، تو پھر جہَنَّم کے کُنوِیں کا عذاب کیونکر بَرداشت ہو سکے گا۔

گر تُو ناراض ہوا میری ہَلاکت ہو گی
ہائے! میں نارِ جہنَّم میں جلوں گا یاربّ!

ذرا سوچئے تو سہی اگر نَمازیں قَضا کرتے رہنے، شراب پینے، بدکاری کرنے، ایذاءِ مُسلِم کا سبب

بننے، والدین کی نافرمانی کرنے اور دیگر گُناہوں میں زِندگی بَسر کرنے کے سبب مرنے کے بعد ہمیں جہنَّم کے عذاب میں مُبتلا کر دیا گیا تو ہمارا کیا بنے گا! ہمارا نازُک بدن تو مَعْمُولی سی گرمی نہیں بَرداشت کر سکتا دوزخ کی آگ کیسے سہہ سکے گا؟ مچّھر ڈنک مارے تو تڑپ اُٹھتے ہیں، اگر جہنَّم کے سانپ، بچھّو لپٹ گئے تو کیا کریں گے؟

کر لے توبہ رَبّ کی رَحمت ہے بڑی قَبْر میں وَرنہ سَزا ہو گی کڑی
بے وَفا دُنیا پہ مَت کر اِعتبار تُو اچانک موت کا ہو گا شکار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تَرکِ نماز سے بڑی کوئی آفت نہیں۔ مگر اَفسوس! ہمارے مُعاشَرے کی اَکثرِیَّت اس میں مُبتلا ہے اور کسی کو اس کی پَروا بھی نہیں۔

مَنْقُول ہے کہ جب بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کی صِرْف تکبیرِ اُولیٰ فوت ہو جاتی تو تین روز اور جَماعت ہاتھ نہ آتی تو سات روز تک اس پر گریہ وزاری کرتے۔ (جواہر البیان، ص ۳۵) جبکہ ہمارے ہاں نمازیں قضا ہو جاتی ہیں مگر افسوس کہ کان پر جُوں تک نہیں رِینگتی۔ مَنْقُول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا حاتِم اَصَمّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی جماعت فوت ہو گئی۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ سِوائے ابُو اسحٰق بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کوئی بھی تَعْزِیَت کے لئے نہ آیا اور اگر میرا بیٹا مر جاتا تو دس ہزار آدمیوں سے زِیادہ تَعْزِیَت کو آتے۔ افسوس کہ لوگوں کی نگاہ میں مُصِیبتِ دین، مُصِیبتِ دُنیا سے زیادہ سَہْل اور آسان ہے۔ (جواہر البیان، ص ۳۵) یاد رکھئے! کہ قَبْر و حَشْر میں نمازیں اور عِبادتیں ہی کام آئیں گی۔ اَوْلاد، مال اَسباب، دُنیوی و کاروباری مَصْرُوفیات، جن کی وَجہ سے نماز چھوڑ دی جاتی ہے، یہ کام نہیں آئیں گے۔ جو لوگ

مُلازَمت یا فیکٹری اور دُکان وغیرہ کی مَصرُوفیت کا بہانہ بنا کر نماز چھوڑ دیتے ہیں، وہ خاص طور پر اس حَدیثِ پاک کو دِل کے کانوں سے سُنیں۔

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے نماز پر مُحافظَت(یعنی ہمیشگی اختیار) کی، قِیامت کے دن وہ نماز اُس کے لیے نُور و بُرہان (یعنی دلیل) اور نَجات ہو گی اور جس نے مُحافظَت(ہمیشگی اختیار) نہ کی اس کے لیے نہ نُور ہے نہ بُرہان (یعنی دلیل) نہ نَجات (ہو گی) اور (ایسا شخص) قِیامت کے دن قارُون و فِرعَون و ہامان و اُبَی بن خَلَف کے ساتھ ہو گا۔ (المسند للأمام أحمد بن حنبل، مسند عبد اللّٰہ بن عمرو، الحدیث: ۶۵۸۷، ج ۲، ص ۵۷۴)

عُلمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے اِس حدیثِ پاک کی شَرح کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا ہے کہ ”بے نمازی کا حَشر ان لوگوں کے ساتھ اِس لئے ہو گا کہ اگر اُسے اُس کے مال نے نماز سے غافِل رکھا تو وہ قارُون کی طرح ہے، لہٰذا اُس کے ساتھ اُٹھایا جائے گا اور اگر اُس کی حُکومت نے اُسے غَفلت میں ڈالا تو وہ فرعَون کی طرح ہے لہٰذا اُس کا حَشر اُس (فرعون) کے ساتھ ہو گا (اور اگر) اُس کی غَفلت کا سبَب اُس کی وَزارت ہو گی تو وہ ہامان کی طرح ہوا لہٰذا اُس (ہامان) کے ساتھ ہو گا یا پھر اُس کی تجارت اُسے غَفلت میں ڈالے گی لہٰذا وہ مکہ کے کافر اُبَیّ بن خَلَف کے مُشابہ ہونے کی وَجہ سے اُس (اُبَیّ بن خَلَف) کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔ (کتاب الکبائر، الکبیرۃ الرابعۃ فی ترک الصلوٰۃ، ص ۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حَدیثِ پاک میں اُن لوگوں کے لیے دَرسِ عِبرت ہے جو اپنے کاروبار میں مَصرُوف رہتے ہیں اور نماز تَرک کر دیتے ہیں۔ جب اُنہیں نماز کی دعوت دی جائے تو کاروباری مَصرُوفیت کا بہانہ بنا دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو قرآنِ پاک کی اس آیتِ مُبارَکہ پر غور کرنا چاہئے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 28، سُورَۃُ الْمُنٰفِقُوْن کی آیت نمبر 9 میں اِرشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۹ (پ28، المنافقون:9)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اَولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذِکر سے غافِل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نُقصان میں ہیں۔

صَدْرُالْاَفاضِل مُفْتی سَیِّد نَعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ الْہَادِی اِس آیت کے تحت اپنی تفسیر خزائنُ العِرفان میں اِرشاد فرماتے ہیں کہ (ذِکرُاللہ سے) پنجگانہ نمازیں یا قُرآن شریف (مُراد) ہے۔ اور (جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے غافِل رہے) یعنی دُنیا میں مَشْغُول ہو کر دِین کو فراموش کر دے اور مال کی مَحَبَّت میں اپنے حال کی پروانہ کرے اور اَولاد کی خُوشی کے لئے راحَتِ آخرت سے غافِل رہے۔ (تو ایسا شخص ہی خسارے میں ہے کہ) اُس نے دُنیائے فانی کے پیچھے دارِ آخرت کی باقی رہنے والی نعمتوں کی پروانہ کی۔

(خزائن العرفان پارہ ۲۸، سورۃ "المنافقون"، آیت ۹)

رزق کا ضامن کون؟

یقیناً اس حقیقت سے کوئی اِنکار نہیں کرسکتا کہ دُنیا میں بسنے والے تمام جاندار، خَواہ تَرَقّی یافتہ شہری ہوں یا کسی گاؤں کے دِیہاتی، گھنے جنگلات میں رہنے والے حَیوانات ہوں یا بُلند وبالا دَرَختوں کی چوٹی پر بنے نشیمن میں آباد پَرندے، سَمُندر کی گہرائیوں میں رہنے والی مچھلیاں ہوں یا پتھروں کے پیٹ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تَسْبِیح و تَقْدِیس کرنے والے کیڑے، ہر ایک کا رِزْق خُدائے خالق و رازِق عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذِمّے لے رکھا ہے۔ چُنانچہ پارہ 12، سُورَۂ ھُود کی آیت نمبر 6 میں ارشادِ خُداوندی ہے:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (پ۱۲، ھود:۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رِزق اللہ کے ذِمّۂ کرم پر نہ ہو

جب خُود اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ ہر جاندار کے رِزْق کا کفیل ہے تو ہمیں چاہیے کہ کاروباری یا کسی بھی قسم کی اَہَم مصروفیت کی وجہ سے نماز ترک کرنے کے بجائے اسی کی ذات پر توکُّل و بھروسا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو رِزْق نصیب میں ہے، وہ ضَرور ملے گا اور دیگر کام بھی بنتے چلے جائیں گے۔

پارہ 28، سُوْرَۃُ الطَّلَاق کی آیت نمبر 2 اور 3 میں اِرْشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاۙ(۲) وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُؕ وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا(۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نَجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے بیشک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے بیشک اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے۔ (پ۲۸، الطلاق: ۲-۳)

دو عالَم کے مالِک و مُختار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک رِزْق بندے کو تلاش کرتا ہے، جیسے اُس کی موت اسے تلاش کرتی ہے۔ (صحیح ابن حبان، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی الحرص... الخ، ۴/۹۸، حدیث: ۳۲۲۷)

یاد رکھئے! وُسعتِ رِزْق اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا میں ہی پوشیدہ ہے، جب ہمارے مُعاشَرے کا ہر فرد اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرے گا اور ظاہری اَسباب کے ساتھ ساتھ رَحْمتِ الٰہی کا طالب ہو گا اور اپنے دل میں تقویٰ و پرہیز گاری کا پودا لگائے گا، یادِ الٰہی اپنے دِل میں بَسانے کے لئے نمازوں کا اِہْتِمام کرے گا تو کوئی بعید نہیں کہ اُس کے رِزْق و مال اور کاروبار میں روز اَفزوں تَرَقّی ہوتی چلی جائے۔

تجارت اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا معمول

اگر ہم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت پر نَظَر ڈالیں تو ہر طَرف تَقْوٰی وپرہیز گاری اور طلبِ رِضائے الٰہی کی بہاریں نظر آتی ہیں۔ وہ مَقْبولانِ خُدا تجارتی مَصروفیات کے باوُجُود کبھی نَماز اور خُدا کی یاد سے غافِل نہیں ہوتے تھے۔ چُنانچہ حَضْرتِ سَیِّدُنا قَتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تجارت تو کرتے تھے مگر جب انہیں حُقُوقُ اللہ میں سے کوئی حق پیش آجاتا تو تِجارت اور خرید و فروخت انہیں ذِکْرُ اللہ سے نہ روکتی، یہاں تک کہ وہ اسے اَدا کرلیتے۔

(بخاری، کتاب البیوع، باب واذا راوا تجارۃ... الخ، ۲/۹، تحت الباب: ۱۱)

صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اِسی طَرزِ عمل کو بیان کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پاک کلام قرآنِ مجید فُرقانِ حمید میں پارہ 18، سُورَۃُ النُّور کی آیت نمبر 37 میں اِرْشاد فرماتا ہے:

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۪ۙ (پ۱۸، النور: ۳۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ مَرد جنہیں غافِل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد اور نماز برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے۔

ایک مرتبہ حَضْرتِ سَیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دیکھا کہ بازار والوں نے اَذان سُنتے ہی اپنا (تجارتی) سامان چھوڑا اور نَماز کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اس پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ اِنہی لوگوں کے حق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آیت "رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ" نازل فرمائی ہے۔ (معجم کبیر، عبد اللہ بن مسعود... الخ، ۹/۲۲۲، حدیث: ۹۰۷۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِسْلام کا اَوَّلین دَور کتنا خُوبصورت اور روشن تھا کہ جب مُسلمان تَقْوٰی وپرہیز گاری کے پیکر ہوا کرتے تھے، وہ حَضرات کَسْبِ حَلال کیلئے تِجارت تو کرتے تھے مگر یادِ الٰہی سے

ہرگز ہرگز غافل نہ ہوا کرتے، شاید یہی وَجہ ہے کہ اُس وقت رِزْق و تجارت میں حَیرت انگیز بَرَکت پائی جاتی تھی۔ اس کے بَرعکس آج جب ہم نے نمازوں سے غفلت اِختیار کرتے ہوئے یادِ الٰہی سے مُنہ موڑا تو کاروبار کے لاتعداد وَسائل، روزگار کے اَن گنت مَواقع اور تَرَقّی کے بے مِثال ذَرائع کے باوُجُود رِزْق و مال میں اِضافے اور بَرَکت کے بجائے ہماری زِندگانی تنگ سے تنگ تَر ہوتی چلی گئی اور کیوں نہ ہو کہ پارہ 16، سُورَۂ طٰہٰ کی آیت نمبر 124 میں اِرشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا (پ۱۶، طٰهٰ: ۱۲۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بیشک اس کیلئے تنگ زندگانی ہے۔

صَدرُالا فاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الہَادِی خزائنُ العرفان میں اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: تنگ زِندگانی یہ ہے کہ ہِدایت کا اِتّباع (پیروی) نہ کرنے سے عملِ بد اور حَرام میں مبتلا ہو یا قَناعت سے مَحرُوم ہو کر گرفتارِ حرص (لالچ میں گرفتار) ہو جائے اور کثرتِ مال و اسباب سے بھی اس کو فَراخِ خاطر (کُشادہ دلی) اور سُکونِ قلب مُیَسَّر نہ ہو، دِل ہر چیز کی طلب میں آوارہ ہو اور حِرص کے غَموں سے کہ ''یہ نہیں وہ نہیں'' حال تاریک اور وَقت خَراب رہے اور مومن مُتوکِّل کی طرح اس کو سُکون و فَراغ حاصل ہی نہ ہو جس کو ''حَیاتِ طیِّبہ'' کہتے ہیں۔ حَضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما نے فرمایا کہ بندے کو تھوڑا ملے یا بہت اگر خَوفِ خُدا نہیں تو اس میں کچھ بھلائی نہیں اور یہ تنگ زِندگانی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے مُنہ پھیرنے کی آفتیں کس قدر شدید ہیں کہ انسان کی مَعِیشت تنگ ہو جائے گی، وہ ناجائز و حَرام کاموں میں مبتلا ہو جائے گا، قَناعت کی دولت چھن

جائے گی اور حِرص کی بھیانک آگ ہر طَرَف سے اسے اپنی لپیٹ میں لے لے گی، جتنا بھی کمالے گا اس کی حِرص کی آگ نہیں بجھے گی۔ وہ مال کو پُر سکون زِنْدگی کا ذَرِیعہ سمجھے گا، مگر دولت وشُہرت حاصل ہونے کے باوُجُود اُسے قَلْبی سُکون حاصل نہ ہو گا۔ آرام دہ بِسْتَر تو ہو گا لیکن چین کی نیند مُیَسَّر نہ ہو گی۔ خواہشات کا سیلاب اس کے صَبْر و شکر اور خُوشیوں کی عمارت کو بہالے جائے گا اور طَرح طَرح کے غم اس کی زِنْدگی کو تاریک کر دیں گے، غرض یہ کہ ایسا شخص سُکون کی دولت سے مَحْرُوم رہے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان تمام آیاتِ مُبارَکہ اور اَحادیثِ مُقَدَّسہ کو سُننے کے بعد ہمیں یہ عہد کرنا چاہیے کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آئندہ ہماری کوئی نَماز قَضا نہیں ہو گی۔ آئندہ ہم پابندی کے ساتھ نمازِ باجماعت کا اِہتِمام کریں گے۔۔۔ بلکہ آج تک جتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں، سچی توبہ کرکے انہیں اَدا کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بے نَمازی کا دَردناک اَنْجام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے نَمازی کے دَرْدناک اَنْجام کی کچھ جھلکیاں مُلاحظہ فرمائیں اور اِسْتِغْفار کریں، یاد رکھئے! بے نَمازی کا عمل برباد کر دیا جاتا ہے، ایک نَماز چھوڑنے کا بھی نُقْصان ایسا ہے گویا کہ انسان کا اَہْل و عَیال و مال سب کچھ ضائع ہو گیا۔ بے نَمازی کے لئے آئمہ ثلاثہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے یہ حکم دیا ہے کہ اُسے بادشاہِ اسلام قَتْل کروا دے جب کہ اَحْناف کے نزدیک بے نَمازی کی دُنْیوی شَرعی سزا یہ ہے کہ بے نَمازی کو قَیْد میں ڈال دیا جائے یہاں تک کہ وہ نَماز نہ پڑھنے سے توبہ کر لے۔ صحیح طور پر نَماز نہ پڑھنے والا خائِب و خاسِر اور نامُراد ہو گا۔ وَقْت گُزار کر پڑھنے والے کی نماز بوسیدہ کپڑے میں لپیٹ کر اُس کے مُنہ پر مار دی جاتی ہے، جان بوجھ کر نَماز تَرک کرنے والا یعنی بے نمازی

اللہ تعالیٰ کے ذِمّہ کرم سے نکل جاتا ہے، بے نمازی کو رَسُولِ ہاشمی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بد بخت فرمایا، بے نمازی، زانی اور قاتل سے بھی بڑا مُجرم ہے، بے نمازی بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر غضب فرمائے گا، نماز میں سُستی کرنے والے کو ناراضیٔ ربِّ اکبر جَلَّ جلالُہ کی صُورت میں عالَمِ بَرزَخ میں یہ سَزا دی جائے گی کہ اُس کا سَر پتھر سے بار بار تا قیامِ قیامت کُچلا جاتا رہے گا۔ بے نمازی، نماز ضائع کرنے کی سَزا دُنیا میں پائے گا، نَزع میں پائے گا، قبر میں پائے گا اور میدانِ محشر میں پائے گا۔ بروزِ قیامت بے نمازی برباد و رُسوا ہو گا، بروزِ قیامت بے نمازی کے چہرے پر بطورِ سزا عبرت ناک، رُسوا کُن تحریر لکھی ہو گی۔

نماز چھوڑنے پر بے نمازی کا نام جہنّم کے اُس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے، جس سے وہ داخلِ جہنّم ہو گا، بے نمازی جہنّم کی خوفناک وادی ''غَیّ'' کا حقدار ہے،

ہو گیا تُجھ سے خدا ناراض اگر	قَبر سُن لے آگ سے جائیگی بھر
عُمر میں چھوٹی ہے گر کوئی نماز	جَلد ادا کر لے تُو آ غفلت سے باز
کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی	قَبر میں وَرنہ سَزا ہو گی کَڑی

تُوبُوا اِلَی اللہ　　اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قضا عُمری کا طریقہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جلدی جلدی ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرکے آج ہی سے نمازوں کی ادائیگی کا اہتمام شروع کر دیجئے اور ساتھ ہی ساتھ آج تک قضا ہونے والی تمام نمازوں کو جَلد

از جَلد اَدا کرنے کی سچّی نِیّت بھی کر لیجئے۔ قَضا نمازوں کو کِس طرح اَدا کرنا ہے اس کے لئے مَلفوظاتِ اعلیٰ حضرت حِصّہ اوّل صَفحہ 70 تا 71 سے عَرض و ارشاد مُلاحَظہ فرمایئے: بعض حاضِرین نے عَرض کیا کہ حُضُور دُنیوی مکروہات (مجبوریوں) نے ایسا گھیرا ہے کہ روز ارادہ کرتا ہوں آج قضا نمازیں ادا کرنا شُروع کر دوں گا مگر نہیں ہوتا! کیا یوں اَدا کروں کہ پہلے تمام نمازیں فَجر کی اَدا کر لوں پھر ظُہر کی۔ پھر اور اَوقات کی، تو کوئی حَرج (تو نہیں) ہے؟ (نیز) مجھے یہ بھی یاد نہیں کہ کتنی نَمازیں قضا ہوئی ہیں۔ ایسی حالت میں کیا کرنا چاہئے؟

ارشاد: قَضا نمازیں جلد سے جَلد اَدا کرنا لازِم ہے، نہ مَعلُوم کس وَقْت موت آ جائے، کیا مُشکل ہے کہ ایک دن کی بیس رَکعتیں ہوتی ہیں (یعنی فجر کی دو رکعت فَرض اور ظُہر کے چار فَرض اور عَصر کے چار فَرض اور مَغرب کے تین فَرض اور عشاء کی سات رکعت یعنی چار فرض تین وِتْر) ان نَمازوں کو سِوائے طُلُوع و غُروب وزَوال کے ہر وَقْت اَدا کر سکتا ہے اور اِختیار ہے کہ پہلے فَجر کی سب نَمازیں اَدا کر لے، پھر ظُہر، پھر عَصر، پھر مَغرب، پھر عشاء کی یا سب نَمازیں ساتھ ساتھ اَدا کرتا جائے اور ان کا ایسا حساب لگائے کہ تخمینہ (یعنی اَندازہ لگانے) میں باقی نہ رہ جائیں زِیادہ ہو جائیں تو حَرج نہیں اور وہ سب بقَدرِ طاقت رَفتہ رَفتہ جلد اَدا کر لے، کاہِلی نہ کرے۔ جب تک فَرض ذِمّہ پر باقی رہتا ہے کوئی نَفْل قَبول نہیں کیا جاتا۔ نِیّت ان نَمازوں کی اِس طرح ہو مثلاً سو بار کی فجر قَضا ہے تو ہر بار یوں کہے کہ "سب سے پہلے جو فجر مجھ سے قضاء ہوئی" ہر دَفعہ یہی کہے۔ یعنی جب ایک اَدا ہوئی تو باقیوں میں جو سب سے پہلی ہے۔ اسی طَرح ظُہر و غیرہ ہر نَماز میں نِیّت کرے۔ جس پر بہُت سی نَمازیں قَضا ہوں اس کے لئے صُورت تَخفیف اور جلد اَدا ہونے کی یہ ہے کہ خالی رَکعتوں (یعنی ظُہر، عَصر اور عشاء کی آخری دو اور مَغرب کی آخری ایک رکعت) میں

بجائے اَلْحَمْد شریف کے تین بار سُبْحٰنَ اللہ کہے، اگر ایک بار بھی کہہ لے گا تو فرض ادا ہو جائے گا نیز تَسْبِیْحاتِ رُکُوع وسُجُود میں صِرف ایک ایک بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم اور سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ لینا کافی ہے۔ تَشَہُّد کے بعد دونوں دُرُود شَریف کے بجائے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ۔ وِتْروں میں بَجائے دُعائے قُنُوت کے رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہنا کافی ہے۔ طُلُوعِ آفتاب کے بیس مِنَٹ بعد اور غُرُوبِ آفتاب سے بیس مِنَٹ قبل نَماز ادا کر سکتا ہے۔ اس سے پہلے یا اس سے بعد ناجائز ہے۔ ہر ایسا شَخْص جس کے ذِمّہ نَمازیں باقی ہیں چُھپ کر پڑھے کہ گُناہ کا اِعلان (اظہار) جائز نہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو نمازوں کی پابندی اور قضا شدہ نمازوں کی ادائیگی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عمر میں چُھوٹی ہے گر کوئی نماز جلد ادا کرلے تُو آ غفلت سے باز
کرلے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان میں ہم نے نَماز کی اَہَمِیَّت و فضیلت اور ترکِ نَماز کی وعیدیں اور اس کے دُنیاوی واُخروی نُقصان کے بارے میں سُنا۔ سب سے پہلے ہم نے حَضرت سَیِّدُنا حاتِم اَصَمّ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں ایک حِکایت سُنی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَماز شُروع کرنے سے پہلے اور نَماز کے دوران اِخْلَاص کا کس قدر لحاظ کیا کرتے تھے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَماز کس طرح پڑھتے ہیں تو فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرکے نِہایت دِل جَمعی کے

ساتھ اس بات کا یقین رکھتے ہوئے مُصلّٰے پر کھڑا ہوتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے ظاہِری حالات اور دل میں چھپے خیالات کو خُوب جانتا ہے۔ نیز میں ہر نماز کو اپنی زِندگی کی آخری نماز سمجھتا ہوں۔ اس حِکایت کے بعد ہم نے نَماز میں اِخلاص کے بارے میں کچھ مدنی پُھولوں کی ضِمن میں بچوں کی مَدنی تربِیّت کے بارے میں بھی سُنا کہ خُود بھی نمازوں کی پابندی کرنی چاہئے اور اپنے سمجھدار بچوں کو بھی اپنے ساتھ مسجد میں لے کر جانا چاہئے کیونکہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ بچہ جب سات سال کا ہوجائے تو اُسے نَماز کا حکم دو اور جب وہ دس سال کی عُمر کو پہنچ جائے تو مار کر نماز پڑھاؤ۔ اس کے بعد ہم نے قُرآنِ پاک سے نَماز کی فَضِیلت کے بارے میں دو آیاتِ مُبارَکہ سُنیں جن میں نمازیوں کے لئے آخرت میں بڑے ثواب اور جنّتی باغات کی بِشارت بیان کی گئی ہے نیز نَماز کے دِیگر فَضائِل کے ساتھ ساتھ ہم نے حَدِیْثِ پاک سے ایک فَضِیلت یہ بھی سُنی کہ سرکارِ دوجہاں، سَرورِ ذِیشاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: اگر تم میں سے کسی کے صِحن میں نہر ہو، ہر روز وہ پانچ بار اُس میں غُسل کرے تو کیا اُس پر کچھ مَیل رہ جائے گا؟ لوگوں نے عَرض کی: جی نہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: نماز گُناہوں کو ایسے ہی دھو دیتی ہے جیسا کہ پانی مَیل کو دھوتا ہے۔ اس کے بعد ہم نے نماز نہ پڑھنے کی وَعِیدوں کے ضِمن میں سُنا کہ بے نمازیوں کا ٹھکانہ جَہَنَّم کی غَیّ نامی وادی میں ہو گا، جس کے اندر ہَبْ ہَبْ نام کا ایسا ہولناک کُنواں بھی ہے، جس کی گرمی کے ذَرِیعے جَہَنَّم کی بُجھتی آگ کو دوبارہ بھڑکایا جاتا ہے اور یہ بھی سُنا کہ مُخْتلف وُجُوہات کی بنا پر نَماز تَرک کرنے والوں کا حَشر فرعون، قارُون، ہامان اور اُبَیّ بن خَلف جیسے کافروں کے ساتھ ہو گا اور یہ بھی سُنا کہ کاروبار یا دیگر مَصروفیات کی وَجہ سے نماز چھوڑنے اور یادِ الٰہی سے مُنہ موڑنے والوں کی زِندگانی تنگ کردی جاتی ہے اور انہیں مال و

دولت حاصِل ہونے کے باوُجود نہ تو سُکونِ قَلب مُیَسَّر آتا ہے اور نہ ہی اُن کی خواہشات خَتْم ہوتی ہیں اور پھر آخر میں ہم نے قضا نمازوں کو اَدا کرنے کا تفصیلی طریقہ بھی سُنا کہ سب سے پہلے اَندازہ لگایئے کہ کتنے عَرصے کی نمازیں قضا ہوئی ہیں پھر اَدائیگی کے وَقْت اس طرح نِیَّت کریں، مَثَلاً سو بار کی فَجْر قضا ہے تو ہر بار یوں کہیں کہ "سب سے پہلے جو فجُر مجھ سے قضا ہوئی" ہر دَفعہ یہی کہیں۔ یعنی جب ایک اَدا ہوئی تو باقیوں میں جو سب سے پہلی ہے۔ اسی طرح ظُہر وغیرہ ہر نماز میں نِیَّت کریں۔ پھر آسانی کے ساتھ جلد اَدا کرنے کیلئے خالی رَکعتوں میں سُورۂ فاتِحہ کے بجائے 3 بار سُبْحٰنَ الله کہیں نیز تَسْبِیحاتِ رُکُوع و سُجود میں صِرف ایک ایک بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیم اور سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ لیں۔ تَشَہُّد کے بعد دونوں دُرُود شریف کے بجائے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ کہنا اور وِتْروں میں دُعائے قُنُوت کے بجائے رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہنا کافی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھی صُحبت اور نمازوں پر اِسْتِقامَت حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدنی ماحول سے وابستگی نِہایَت مُفید ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی تَرغِیب دِلائی جاتی ہے۔ اس مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے بے شُمار افراد گُناہوں سے توبہ کر کے نیکیوں بھری زِندگی گُزارنے والے بن گئے، کئی بے نمازی نمازوں کے پابند ہو گئے اس کے علاوہ نہ جانے کیسے کیسے جَرائِم میں مبتلا اَفراد جب اس ماحول سے وابستہ ہوئے تو ان کی زِندگی میں مَدَنی اِنْقِلاب برپا ہو گیا، آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے! عاشقانِ رَسُول کے ساتھ مَدَنی قافلوں میں سَفر کیجیے! اور روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کی عادت بنایئے، اس کی بَرَکت سے پابندِ سُنَّت بننے اور گُناہوں سے نَفرت کرنے کا ذِہن بنے گا اور پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ

پہلی صَف میں اَدا کرنا بھی آسان ہو جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

مدرسۃُ المدینہ بالِغان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کو مُنَظَّم طریقے سے آگے بڑھانے کے لئے وَقتاً فوَقتاً حسبِ ضَرورت مُختلِف مَجالِس اور شُعبہ جات کا قیام عمل میں لایا جاتا رہتا ہے **تاحال کم و بیش 95 شعبہ جات قائم کئے جاچکے ہیں**، اِنہی میں سے ایک شعبہ **مدرسۃُ المدینہ بالِغان اور مدرسۃُ المدینہ بالِغات بھی** ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاکستان بھر میں مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی تعداد تقریباً 5000 ہے، جن میں تقریباً 43532 اسلامی بھائی، جبکہ مدرسۃُ المدینہ بالغات کی تعداد 3505 ہے، جن میں تقریباً 34500 اسلامی بہنیں قُرآن پاک کی تَعْلِیم فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ حاصل کررہی ہیں۔

بارہ مدنی کاموں میں حِصّہ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے جہاں دیگر بے شُمار فَوائِد حاصل ہوتے وہیں ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام مدرسۃُ المدینہ بالِغان بھی ہے۔ مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں قُرآنِ پاک کی تَعْلِیم دی جاتی ہے۔ قرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی بڑی فَضِیلت ہے۔ چُنانچہ،

حضْرت سَیِّدُنا عُثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَہَنْشاہِ مدینہ، قَرارِ قَلْب وسینہ، صاحبِ مُعطَّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فَیضِ گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "**خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ** یعنی تم میں بہترین شَخْص وہ ہے، جس نے قُرآن سیکھا اور دُوسروں کو سکھایا۔"

(صحیح البخاري، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم... الخ، الحدیث ۵۰۲۷، ج۳، ص۴۱۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک سیکھنے سکھانے کی ضَرورت و اَہَمِیَّت کے پیشِ نظر قرآنِ پاک کی تعلیمات کو عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بھائیوں کیلئے عُموماً بعد نمازِ عشاء مُختلف مَساجِد وغیرہ میں ہزارہا مدرسۃُ المدینہ بالغان کی ترکیب ہوتی ہے اوراسلامی بہنوں کے لئے مُختلف مَقامات و اَوْقات میں ہزارہا مدرسۃُ المدینہ بالِغات کی ترکیب ہوتی ہے، اسلامی بھائی اسلامی بھائیوں سے اور اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں سے پڑھتی ہیں، حُرُوف کی دُرُسْتْ اَدائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھنے کے ساتھ ساتھ مُختلف دُعائیں یاد کرتے، نماز کے مسائل سیکھتے اور سُنَّتوں کی مُفت تَعلیم حاصل کرتے ہیں۔ لہٰذا آپ بھی اپنی دُنیاو آخرت کی بھلائی کے لئے مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں ضَرور شرکت فرمائیں۔ آیئے تَرغیب کے لئے ایک مَدنی بہار سُنئے۔ چُنانچہ،

بابُ الِاسلام (سندھ) کے مشہور شہر زَم زَم نگر (حیدر آباد) کے مُقیم اسلامی بھائی (عُمر تقریباً 28 سال) کا بیان ہے: میں نَویں کلاس میں پڑھتا تھا اور حُصُولِ دُنیا کی جُستجو میں مگن تھا۔ میرے علاقے کے اسلامی بھائیوں سے میری راہ ورسم بڑھی تو وہ مجھے نیکی کی دعوت دے کر مَسْجِد لے گئے۔ جب میں نماز پڑھ کر مَسْجِد سے نکلنے لگا تو ایک خَیر خَواہ اسلامی بھائی (جو مَسْجِد کے دروازے کے قَرِیب کھڑے تھے) نے مجھ سے دَرْس میں شرکَت کی اِلتجا کی۔ میں دَرْسِ فَیضانِ سُنَّت میں بیٹھ گیا۔ یہ میری دعوتِ اسلامی سے رَفاقَت کی اِبتِدا تھی۔ پھر میں نے اسلامی بھائیوں کی اِنْفِرادی کوشش سے مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھنا شُروع کر دیا۔ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں شرکَت کی، جہاں میرے جذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے۔ چند ہفتوں بعد امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بیان بذریعہ ٹیلیفون ریلے ہوا۔ جسے تمام شُرکائے اِجتماع نے بڑے غور سے سُنا۔ بیان کے بعد امیر اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اجتماعی توبہ اور

بیعت کروائی تو میں بھی عطّاری بن گیا۔ پھر جُوں جُوں وَقْت گُزرتا گیا میں مَدَنی ماحول میں رَچْتا بَستا گیا۔ میں اپنے ذیلی حلقے میں دو سال تک مَدَنی کام کرتا رہا۔ مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھے فِقْہی مَسائل سے بَہُت دِلچسپی تھی۔ عِلْمِ دِین سیکھنے کے جَذبے کے تحت میں نے 1999ء میں جامعۃُ المدینہ (فیضانِ عثمان غنی گلستانِ جوہر باب المدینہ کراچی) میں دَرْسِ نَظامی میں داخلہ لے لیا۔ دَرْسِ نِظامی کے ساتھ ساتھ مَدَنی کام بھی اِسْتِقامت سے کرنے کی سَعادَت حاصل رہی۔ میں اپنے جامِعہ میں مَدَنی کاموں کا خادِم (ذِمّہ دار) تھا۔ 2005ء میں فارِغُ التَّحْصِیْل ہونے پر میٹھے میٹھے مُرشدِ کریم امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے میرے سر پر دَستارِ فَضِیلت کے طور پر سبز سبز عمامہ شَرِیف باندھا۔ امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضان کے صَدَقے آج بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رہتے ہوئے مُختلف شُعْبہ جات و مدنی کاموں میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مَچانے کی سَعادَت حاصل ہو رہی ہے۔

یہی ہے آرزُو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تِلاوت کرنا صُبْح و شام میرا کام ہو جائے

جوتا پہننے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ المَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶) (2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے ابتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتِداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری ج ۴ ص ۶۵ حدیث ۵۸۵۵) نزہۃ القاری میں ہے: مسجد میں داخِل ہوتے وقت حکم یہ ہے کہ پہلے سیدھا پاؤں مسجد میں رکھے اور جب مسجد سے نکلے تو پہلے اُلٹا پاؤں نکالے۔ مسجد کے داخلے کے وقت اس حدیث پر عمل دشوار ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے اس کا حل یہ اِرشاد فرمایا ہے: جب مسجد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جوتا نکال کر مسجد میں داخل ہو۔ اور جب مسجد سے باہر ہو تو اُلٹا پاؤں نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔ (نزہۃ القاری ج ۵ ص ۵۳۰ فرید بک اسٹال) (4) مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے (5) کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورَتوں پر

لعنت فرمائی ہے۔ (اَبُوداود، ج۴ص۸۴ حدیث ۴۰۹۹) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقالی کرنے) سے مُمانَعَت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ) (6) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں (7) (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۵۹۶) استعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سُنّتیں سیکھنے تین دن کے لئے ہر مہینے چلیں قافلے میں چلو
اے میرے بھائیو! رَٹ لگاتے رہو قافلے میں چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جنّت کا انوکھا پھل

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، سَیِّدُنا علیُّ الْمُرْتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے رِوایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنّت میں ایک دَرخت پیدا فرمایا ہے، جس کا پھل سیب سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مکھن سے نَرم، شہد سے بھی میٹھا اور مُشک سے زِیادہ خُوشبُودار ہے۔ اس دَرَخْت کی شاخیں تَر موتیوں کی، تنے سونے کے اور پتّے زَبَرجَد کے ہیں۔ **لَا یَاْکُلُ مِنْهَا اِلَّا مَنْ اَکْثَرَ مِنَ الصَّلَاۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ** (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اس دَرَخْت کا پھل صِرف وہی کھا سکے گا، جو سرکارِ والا تَبار، حبیبِ پَرْوَرْدَگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے گا۔ (الحاوی للفتاوٰی للسیوطی، ۲/ ۴۸)

کعبہ کے بدرُ الدُّجٰی تم پہ کروروں درود
طیبہ کے شمسُ الضُّحٰی تم پہ کروروں درود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دُرُود و سلام پڑھنے والا مُسلمان کس قدر خُوش نصیب ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنّت میں اُس کے لئے کس قَدر اِنعام واِکرام تیار کر رکھے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں زِیادہ سے زِیادہ دُرُودِ پاک پڑھ کر اپنے نامۂ اعمال میں نیکیوں کا ذخیرہ کریں۔

وہ تو نہایت سَستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا

ہم مُفلِس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجَمُ الکبیر لِلطَّبَرانی ج۶ص ۱۸۵حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نِگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللہَ، تُوبُوْا اِلَی اللہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!   صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے ایک بہت عظیم اور بُزرگ ہَستی کے بچپن کے حالات وواقعات بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا، پہلے ایک حِکایت بیان کروں گا، پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَت سے قَبْل کے چند واقعات اور وِلادتِ باسَعادت کے بارے میں کچھ مَدَنی پھول پیش کروں گا نیز آپ کے بچپن سے مُتَعَلِّق حالات وواقعات اور کَرامات اور آخر میں گھر میں آنے جانے کی سُنَّتیں اور آداب بیان کروں گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ آیئے پہلے ایک حکایت سُنتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!   صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

مُنّے کی لاش

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "مُنّے کی لاش" میں ایک حکایت نقل فرماتے ہیں۔ خانقاہ میں ایک باپردہ خاتون اپنے مُنّے کی لاش چادر میں لپٹائے سینے سے چمٹائے زار و قطار رورہی تھی۔ اتنے میں ایک "مَدنی مُنّا" دوڑتا ہوا آتا ہے اور ہمدردانہ لہجے میں اُس خاتون سے رونے کا سبب دَریافت کرتا ہے۔ وہ روتے ہوئے کہتی ہے، بیٹا! میرا شوہر اپنے لَختِ جگر کے دِیدار کی حَسرت لیے دُنیا سے رُخصت ہوگیا ہے۔ یہ بچّہ اُس وَقْت پیٹ میں تھا اور اب یہی اپنے باپ کی نشانی اور میری زِندگانی کا سرمایہ تھا، یہ بیمار ہوگیا، میں اِسے اِسی خانقاہ میں دَم کروانے لارہی تھی کہ راستے میں اس نے دم توڑ دیا ہے۔ میں پھر بھی بڑی اُمّید لے کر یہاں حاضر ہوگئی کہ اس خانقاہ والے بُزرگ کی وِلایت کی ہر طرف دُھوم ہے اور ان کی نگاہِ کرم سے اب بھی بہت کچھ ہوسکتا ہے مگر وہ مجھے صَبر کی تلقین کرکے اَندر تشریف لے جاچکے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ خاتون پھر رونے لگی۔ مَدنی مُنّے کا دِل پگھل گیا اوراس کی رَحمت بھری زبان پر یہ اَلفاظ کھیلنے لگے، **"مُحترمہ! آپ کا مُنّا مَرا ہوا نہیں بلکہ زِندہ ہے، دیکھو تو سہی وہ حرکت کر رہا ہے!"** دُکھیاری ماں نے بے تابی کے ساتھ اپنے مُنّے کی لاش پر سے کپڑا اُٹھا کر دیکھا تو وہ سچ مُچ زِندہ تھا اور ہاتھ پیر ہِلا کر کھیل رہا تھا۔ اتنے میں خانقاہ والے بُزرگ اَندر سے واپس تشریف لائے، بچے کو زِندہ دیکھ کر ساری بات سمجھ گئے اور لاٹھی اُٹھا کر یہ کہتے ہوئے "مَدنی مُنّے" کی طرف لپکے کہ تُو نے ابھی سے تقدیرِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ کے سر بَستہ راز کھولنے شُروع کردیئے ہیں! مَدنی مُنّا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا اور وہ بُزرگ اُس کے پیچھے دوڑنے

لگے، "مَدَنی مُنّا" یکایک قَبرِستان کی طرف مُڑا اور بُلند آواز سے پُکارنے لگا: اے قَبْروالو! مجھے بچاؤ! تیزی سے لپکتے ہوئے بُزرگ اچانک ٹھِٹھک کر رُک گئے کیونکہ قبرِستان سے تین سو مُردے اُٹھ کر اُسی "مَدَنی مُنّے" کی ڈھال بن چکے تھے اور وہ "مَدَنی مُنّا" دُور کھڑا اپنا چاند سا چہرہ چمکاتا مُسکرا رہا تھا۔ اُس بُزرگ نے بڑی حَسرت کے ساتھ "مَدَنی مُنّے" کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: بیٹا! ہم تیرے مَرتبے کو نہیں پہنچ سکتے، اِس لیے تیری مَرضی کے آگے اپنا سرِ تَسلیم خَم کرتے ہیں۔ (مُلَخَّص از الحقائق فی الحدائق ج ۱ ص ۱۴۲ وغیرہ مکتبۃ اویسہ رضویہ، بہاولپور، پاکستان)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں وہ "مَدَنی مُنّا" کون تھا؟ اُس مَدَنی مُنّے کا نام سَیِّد عبدُ القادِر تھا اور آگے چل کر وہ غَوثُ الاعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکرَم کے لَقَب سے مشہور ہوئے۔ اور وہ بُزرگ ان کے نانا جان حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ صُومَعِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تھے۔

کیوں نہ قاسم ہو کہ تُو اِبنِ ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادِر ہو کہ مُختار ہے بابا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص ۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے غوثِ پاک رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان بہت اَرفَع و اَعلیٰ ہے، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے زَبَردَست وَلی اور اَولیا کے سردار ہیں۔ اِس حِکایت سے ہمیں مَعلُوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب بندوں کو ایسی زَبَردَست قُوّت وطاقت عَطا فرماتا ہے کہ مُردے بھی

جِلا(یعنی زِندہ کر) دیا کرتے ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایسی پاکیزہ اور بَرگُزِیدہ شَخْصِیَّت ہیں کہ خُود سَیِّدُ الْاَنْبِیاء، حضرت محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور دیگر اَنْبِیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور مُخْتَلِف اَوْلیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے وِلادَت سے قَبْل آپ کی وِلایَت کی بِشارتیں دی ہیں۔ چُنانچہ مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ کتاب **"غوثِ پاک کے حالات"** میں ہے۔

(۱) سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بِشارت

محبوبِ سُبحانی، شیخ عبدُ القادِر جِیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے والدِ ماجِد حضرت سَیِّد ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حُضُور غوثِ اَعْظَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی وِلادَت کی رات مُشاہَدہ فرمایا کہ سَرورِ کائنات، فَخْرِ مَوْجُودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مع صحابۂ کرام اور اَولیائے عِظام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن اِن کے گھر جَلْوہ اَفْروز ہیں اور اِن اَلفاظِ مُبارَکہ سے اُن کو خِطاب فرما کر بِشارت سے نوازا: "اے ابُو صالح! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم کو ایسا فرزند (بیٹا) عطا فرمایا ہے جو وَلی ہے اور وہ میرا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مَحْبُوب ہے اور اس کی اَوْلیاء اور اَقْطاب میں ویسی ہی شان ہوگی، جیسی اَنْبِیاء اور مُرسَلِین عَلَیْہِمُ السَّلَام میں میری شان ہے۔" (سیرتِ غوث الثقلین، ص۵۵ بحوالہ تفریح الخاطر)

(۲) اَنْبِیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بِشارتیں

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجِد کو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عِلاوہ جُمْلہ اَنْبِیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی یہ بِشارت دی کہ تمام اَوْلیاءُ اللہ تمہارے فَرزَندِ اَرْجُمَنْد کے مُطِیْع (فرمانبردار) ہوں گے اور ان کی گردنوں پر ان کا قَدَمِ مُبارَک ہو گا۔" (سیرتِ غوث الثقلین، ص۵۵ بحوالہ تفریح الخاطر)

جس کی مِنبر بنی گردنِ اَوْلیاء
اُس قدم کی کَرامت پہ لاکھوں سَلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۱۵)

(۳)حضرت حَسَن بصری رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی علیہ کی بِشارت:

غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پہلے کے اَوْلیائے کِرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام میں سے کئی ایک نے آپ کی آمد کی بِشارت دی۔ چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے زمانۂ مُبارَک سے لے کر حضرت شیخ مُحیُّ الدِّین سَیِّد عبدُ القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانی کے زمانۂ مُبارَک تک تفصیل سے خبر دی کہ جتنے بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَوْلیاء گُزرے ہیں، سب نے شیخ عبدُ القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانی (کے آنے کی) کی خبر دی ہے۔(سیرت غوث الثقلین، ص۵۸)۔(غوثِ پاک کے حالات، ص۲۱)

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا شیخ ابُوبکر بن ہوارا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک روز اپنے مُریدین سے فرمایا: عنقریب عِراق میں ایک عَجَمی شخص جو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور لوگوں کے نزدیک عالی مَرتَبت ہو گا، اُس کا نام عبدُ القادر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہو گا اور بَغْداد شریف میں سُکُونت اِختیار کریگا، **قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ** (یعنی میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے) کا اِعْلان فرمائے گا اور زمانے کے تمام اَوْلیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن اس کے فرمانبردار ہوں گے۔(بہجۃ الاسرار، ذکر اخبار المشایخ عنہ بذالک، ص۱۴)(غوثِ پاک کے حالات، ص۲۳)

جو وَلی قَبْل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب اَدَب رکھتے ہیں دِل میں مرے آقا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص ۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے غوثِ پاک، شہنشاہِ بغداد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان کس قدر بُلند و بالا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیدا ہوتے ہی غَیب بتانے والے آقا، مکی مدنی مصطفٰی، حبیبِ کبریا، محمدٌ رّسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کے بُلند مَرتبے اور شان و عظمت کی بِشارت دے دی تھی نیز یہ بھی بتادیا تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تمام اَوْلیاء کے سردار ہوں گے، اسی لئے آپ کے پیدا ہوتے ہی بَرکات و تجلّیات کا ظُہور شُروع ہو گیا۔

وِلادَتِ باسَعادَت

حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یکم رَمَضان بروز جمعۃُ الْمُبارَک ۴۷۰ھ کو بغداد شریف کے قریب قَصبہ جِیلان میں پیدا ہوئے (بھجۃ الاسرار، ص ۱۷۱)

حَیرت اَنگیز واقعات

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُالقادر جیلانی، غوثِ صمدانی، شہبازِ لامکانی، قِندیلِ نورانی، اَلْحَسنی وَالْحُسینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَتِ باسَعادَت کے وَقْت بہت سے حَیرت اَنگیز واقعات ظُہور پذیر ہوئے، سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ جب آپ رَونقِ اَفروزِ عالَم ہوئے (دنیا میں تشریف لائے)، اُس وَقْت آپ کی والدۂ ماجِدہ حضرت اُمُّ الْخَیر فاطِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی عُمر ساٹھ سال کی تھی، اس عُمر میں عام طور پر عورتوں کو اَوْلاد سے نااُمیدی ہو جاتی ہے، یہ اللہ تعالٰی کا خاص فَضْل تھا کہ اس عُمر میں حُضُور

غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم اُن کے بَطنِ مُبارَک سے پیدا ہوئے۔

جس رات حضرتِ سَیِّدُنا عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادت ہوئی، اُس رات جِیلان شریف کی جن عورتوں کے ہاں بچہ پیدا ہوا، اُن سب کو اللہ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ نے لڑکا ہی عطا فرمایا اور ہر نو مَوْلُود لڑکا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وَلی بنا۔ (مُنے کی لاش، ص۵)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادت ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں ہوئی اور پہلے دن ہی سے روزے رکھنا شُروع کردیئے، سحری سے لے کر اِفطاری تک آپ والدۂ مُحترمہ کا دُودھ نہ پیتے تھے۔ (بهجة الاسرار، ص۱۷۲)

حضرت سَیِّدُنا غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی والدۂ ماجِدہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الْخَیْر فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا فرمایا کرتی تھیں: جب میرا بیٹا عبدُالقادِر پیدا ہوا تو وہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وَقْت میرا دُودھ نہیں پیتا تھا، اگلے سال رَمَضان کا چاند غُبار کی وَجہ سے نظر نہ آیا تو لوگ میرے پاس دَرْیافْت کرنے کے لئے آئے تو میں نے کہا کہ "میرے بچے نے دُودھ نہیں پیا۔" پھر مَعْلُوم ہوا کہ آج رَمَضان کا دن ہے اور ہمارے شہر میں یہ بات مَشْہُور ہوگئی کہ سَیِّدوں میں ایک بچّہ پیدا ہوا ہے جو رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔ (بهجة الاسرار، ذکر نسبه وصفته، ص۱۷۲)

غوثِ اعظم مُتَّقِی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دُودھ بھی رَمَضان میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیروں کے پیر، پیر دستْ گیر، روشن ضمیر، قُطبِ ربّانی، محبوبِ

سُبحانی، پیرِ لاثانی، پیرِ پیراں، میر میراں، الشَّیخ ابو محمّد سیّد عبد القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی کی شان تو دیکھئے کہ بچپن سے ہی آپ کے سینے میں عِبادَت کا جَذبہ مَوجزن تھا، ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے بچوں کو کم عُمری سے ہی نماز روزہ کی عادت ڈالیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بے شُمار فَوائد و بَرَکات حاصل ہوں گے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بچہ جیسے آٹھویں سال میں قدم رکھے اس کے ولی (سرپرست) پر لازِم ہے کہ اسے نماز روزے کا حکم دے اور جب گیارھواں سال شُروع ہو تو ولی (سرپرست) پر واجب ہے کہ صوم وصلوٰۃ (نماز روزہ نہ رکھنے) پر مارے، بشرطیکہ روزے کی طاقت ہو اور روزہ ضرر نہ کرے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۳۴۵) نیز ہمیں اپنی حالت پر بھی غور کرنا چاہئے کہ ایک طرف تو ہمارے غوثِ پاک ہیں کہ جنہوں نے شِیر خواری یعنی دودھ پینے کے ایام میں، گود میں ہی روزہ رکھا، جبکہ ہمارا حال یہ ہے کہ صِحّت مَند ہونے کے باوُجود بھی مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رَمضانُ الْمُبارَک کے فرض روزے قضا کر دیتے ہیں۔ بعض لوگ شُروع شُروع میں تو پابندی کرتے ہیں، لیکن پھر نَفْس کے بہکاوے میں آکر روزہ رکھنا چھوڑ دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! رَمضانُ الْمُبارَک کے پُورے روزے رکھنا فَرض ہے، بِلا عُذرِ شَرعی ایک روزہ بھی تَرک کرنا ناجائز وحَرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ بِلا عُذرِ شرعی جان بوجھ کر روزہ چھوڑنے کے بارے میں چند وعیدیں سُنئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ اگر ماہِ رمضان کے روزے بغیر کسی شرعی عذر کے چھوڑے ہیں تو توبہ کرکے ان روزوں کی قضا کرلیجئے اور آئندہ پابندی سے رَمَضان کے روزے رکھنے کی نِیَّت بھی کرلیجئے۔ چُنانچہ

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جس نے کسی رُخصت اور مَرَض کے بغیر رَمَضانُ الْمُبارَک کا ایک روزہ چھوڑا، وہ ساری زِنْدگی کے روزے رکھے تب بھی اس کی کمی پُوری نہیں کرسکتا۔" (جامع الترمذی، ابواب الصوم، باب ماجاء فی الافطار متعمداً، الحدیث: ۷۲۳، ص۱۷۱۸)

سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مَدَدْ گار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِسلام میں چار چیزیں فرض فرمائی ہیں، جس نے ان میں سے تین پر عمل کیا تو وہ اسے کسی کام نہ آئیں گی جب تک کہ وہ ان تمام کو اَدا نہ کرے: (۱) نماز (۲) زَکوٰۃ (۳) رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزے اور (۴) بَیْتُ اللہ شریف کا حج۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۱۷۸۰۴، ج۶، ص۲۳۶)

حضرتِ سَیِّدُنا جابِر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَروی ہے، تاجدارِ مدینۂ مُنوّرہ، سُلطانِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جس نے ماہِ رَمَضان کو پایا اور اس کے روزے نہ رکھے وہ شخص شَقِی (یعنی بد بَخْت) ہے۔ جس نے اپنے والِدین یا کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ اچّھا سُلُوک نہ کیا وہ بھی شَقی (یعنی بد بَخْت) ہے اور جس کے پاس میرا ذِکْر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود نہ پڑھا، وہ بھی شَقِی (یعنی بد بَخْت) ہے"۔ (مَجمعُ الزّوائد ج۳ ص۳۴۰ حدیث۴۷۷۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے روزے چھوڑنے سے مُتَعَلِّق دل ہِلا دینے والی احادیثِ مُبارَکہ سماعت فرمائیں، کیا اب بھی روزے تَرک کریں گے؟ کیا اب بھی نمازیں قضا کریں گے؟ کیا اب بھی گُناہوں سے باز نہیں آئیں گے؟ آیئے پکی نِیَّت کر لیجئے کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اب میری کوئی نماز قَضا نہیں ہوگی! کوئی روزہ قضا نہیں ہوگا! زَہے نَصِیب کہ ہم اپنے ساتھ ساتھ اپنے بچوں اور گھر والوں کو

بھی نمازاور روزے کا عادی بنائیں۔ اگر ہم خُود کو اور اپنے گھر والوں کونیک بنانا چاہتے ہیں اور گُناہوں بھری زِندگی سے جان چُھڑانا چاہتے ہیں تو خُود کو اور گھر والوں کو دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ کرلیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے نیک بننے کا جذبہ پیدا ہو گا اور گُناہوں سے نَفْرت کا ذِہن بنے گا اور یوں ہماری دُنیا و آخرت دونوں سنور جائیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیروں کے پیر، پیرِ دَسْتْ گِیر، روشن ضمیر شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مادَرْزاد (یعنی پیدائشی) وَلی تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں تھے اور ماں کو جب چھینک آتی اور اس پر وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہتیں، تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پیٹ ہی میں جواباً "یَرْحَمُكِ اللّٰہُ" کہتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یکم رَمَضَانُ الْمُبارَک بروز پیر صبحِ صادِق کے وَقْت دُنیا میں جلْوہ گر ہوئے، اُس وَقْت ہونٹ آہستہ آہستہ حرَکت کررہے تھے اور اللہ اللہ کی آواز آرہی تھی۔

(منے کی لاش، ص۴-۵)

رونقِ کل اولیا یاغوثِ اعظم دَسْتْگیر
پیشوائے اَصفیا یاغوثِ اعظم دَسْتْگیر
آپ ہیں پیروں کے پیراورآپ ہیں روشن ضمیر
آپ شاہِ اَتقیا یاغوثِ اعظم دَسْتْگیر
پیدا ہوتے ہی رکھے رَمضاں میں روزے، دن میں دودھ
کا نہ اک قطرہ پیا یاغوثِ اعظم دَسْتْگیر

(وسائلِ بخشش، ص ۵۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کھیل کُود سے بے رغبتی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا جاتا ہے کہ بچپن میں عُموماً بچے کھیل کُود کی طرف راغب ہوتے ہیں اور پڑھائی سے دُور بھاگتے ہیں جبکہ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان تو دیکھئے کہ بچپن ہی سے آپ کو کھیل کُود سے کوئی رَغبَت نہیں تھی، نِہایت صاف سُتھرے رہتے اور زبانِ مبارک سے کبھی کوئی کم عَقلی کی بات نہ نکلتی تھی، اپنے لڑکپن کے مُتَعَلِّق خُود اِرشاد فرماتے ہیں کہ عُمر کے اِبتدائی دَور میں جب کبھی میں لڑکوں کے ساتھ کھیلنا چاہتا تو غَیب سے آواز آتی تھی کہ ”لَہو ولَعِب (کھیل کُود) سے باز رہو“ جسے سُن کر میں رُک جایا کرتا تھا اور اپنے گِرد و پیش پر نظر ڈالتا تو مجھے کوئی کہنے والا دِکھائی نہ دیتا تھا، جس سے مجھے دَہشَت سی مَعلُوم ہوتی، میں جلدی سے بھاگتا ہوا گھر آتا اور والدۂ مُحتَرمہ کی آغوشِ مَحبَّت میں چُھپ جاتا تھا، اب وہی آواز میں اپنی تنہائیوں میں سُنا کرتا ہوں، اگر مجھے نیند آتی ہے تو فوراً میرے کانوں میں آکر مجھے مُتَنَبّہ (خبردار) کر دیتی ہے کہ ”تم کو اس لیے نہیں پیدا کیا گیا ہے کہ تم سویا کرو“۔

(بهجة الاسرار، ص ۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے بچوں کو دوسری فُضُول باتیں سکھانے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذِکر سکھائیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا بچوں پر اچھا اَثر پڑے گا۔ چُنانچہ مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اپنی کتاب ”اِسلامی زندگی“ جسے الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے بھی شائع

کیا ہے، اس کتاب میں بچوں کی پَرْوَرِش کا اِسلامی طریقہ بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:

جب بچّہ کچھ بولنے کے لائِق ہو تو اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام سکھاؤ، پہلے مائیں اللہ اللہ کہہ کر بچّوں کو سُلاتی تھیں اور اب گھر کے ریڈیو اور گراموفون (ایسا آلہ جس کے ریکارڈر سے آواز نکلتی ہے) بجا کر بہلاتی ہیں۔ جب بچّہ سمجھ دار ہو جائے تو اُس کے سامنے ایسی حَرَکت نہ کرو جس سے بچے کے اَخلاق خَراب ہوں۔ کیونکہ بچّوں میں نَقْل کرنے کی زِیادہ عادت ہوتی ہے۔ ان کے سامنے نمازیں پڑھو۔ قرآنِ پاک کی تِلاوت کرو اور ان کو بُزرگوں کے قصّے کہانیاں سُناؤ۔ بچّوں کو کہانیاں سُننے کا بَہُت شَوق ہوتا ہے۔ سبق آموز کہانیاں سُن کر اچھّی عادتیں پڑیں گی۔ جب اور زِیادہ ہوش سنبھالیں تو سب سے پہلے ان کو پانچوں کلمے، ایمانِ مُجمَل، ایمانِ مُفَصَّل، پھر نماز سکھاؤ۔ کسی مُتَّقِی یا حافِظ یا مولوی (صاحب) کے پاس کچھ روز بِٹھا کر قرآنِ پاک اور اُردو کے دِینیات (اِسلامیات) کے رِسالے ضَرور پڑھاؤ اور جس سے بچّہ مَعلُوم کرے کہ میں کس دَرَخْت کی شاخ اور کس شاخ کا پھل ہوں، اور پاکی پَلِیدی وغیرہ کے اَحکام یاد کرے۔

(اسلامی زندگی، ص30 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے بچوں کی مدنی تربیت کے لئے بچوں کی سچی کہانیاں لکھی ہیں، جس میں بہت ہی پیارے پیارے عنوان ہیں، انداز بھی بہت آسان رکھا ہے تاکہ بچے بآسانی سمجھ سکیں اور ان رسالوں میں پیپر بہت چکنار کھا گیا ہے اور جگہ جگہ خاکے بنائے گئے ہیں تاکہ بچوں کے لئے کشش ہو، بچوں کی یہ کہانیاں مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے اور اگر ویب سائٹ سے پڑھنا چاہیں تو

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے آپ ان کہانیوں کو پڑھ بھی سکتے ہیں، ڈاؤن لوڈ بھی کرسکتے ہیں اور اس کا پرنٹ بھی نکال سکتے ہیں۔ ان رسائل کے نام ہیں (1) نور والا چہرہ (2) فرعون کا خواب (3) بیٹا ہو تو ایسا (4) جھوٹا چور

"نور والا چہرہ" آپ پڑھیں گے یا بچوں کو پڑھائیں گے یا سنائیں گے تو ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دل میں پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، محمدِ عربی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت بڑھے گی اور ساتھ ہی ساتھ ویڈیو گیمز کے دینی اور دنیاوی نقصانات سے بھی آگاہی ہو گی۔

"فرعون کا خواب" آپ پڑھیں گے یا بچوں کو پڑھائیں گے یا سنائیں گے تو ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی شان و عظمت سے آگاہی ہو گی اور ساتھ ہی ساتھ کولڈ ڈرنکس (Cold Drinks) کے نقصانات کی بھی معلومات ہوں گی۔

"بیٹا ہو تو ایسا" آپ پڑھیں گے یا بچوں کو پڑھائیں گے یا سنائیں گے تو ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پتا چلے گا حضرتِ سیدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس طرح اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کیا اور پھر کس طرح جنّتی مینڈھا، آپ کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھیجا، حضرتِ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خصوصی فضائل بھی پتا چلیں گے اور ٹافیاں، چاکلیٹس اور رنگ برنگی کھٹ مٹھی گولیاں کھانے کے نقصانات بھی آپ کو معلوم ہوں گے۔

"جھوٹا چور" رسالہ اگر آپ پڑھیں گے یا بچوں کو پڑھائیں گے یا سنائیں گے تو ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو بھی جھوٹ سے نفرت ہو گی اور بچوں کو بھی اور ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سچ بولنے کی رغبت آپ کو بھی

ہو گی اور آپ کے بچوں کو بھی اور جو کار آمد مدنی پھول اس رسالے کے آخر میں ہیں، اس سے آپ کو بھی اور بچوں کو بھی ظاہر و باطن صاف رکھنے کی تربیت ہو گی۔ ان شآءاللہ عَزَّوَجَلَّ

کاش! جن بھوت کی کہانیاں بچوں کو پڑھانے یا سنانے کے بجائے ہم یہ سچی اسلامی کہانیاں بچوں کو پڑھائیں یا سنائیں، ان شآءاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ دیکھیں گے کہ آپ کے بچے مدنی ماحول میں ڈھلتے چلے جائیں گے۔

مِرے غوث کا وسیلہ رہے شاد سب قبیلہ
اِنہیں خُلد میں بسانا مَدنی مدینے والے
مِرے جس قدر ہیں اَحباب انہیں کر دیں شاہ بیتاب
ملے عِشق کا خزانہ مَدنی مدینے والے
مِری آنیوالی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تُو بنانا مَدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص429)

شکمِ مادر میں علم

پانچ برس کی عمر میں جب پہلی بار بِسمِ اللہ پڑھنے کی رَسم کے لیے کسی بُزُرگ کے پاس بیٹھے تو اَعُوذ اور بِسمِ اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور الٓمّٓ سے لے کر 18 پارے پڑھ کر سنا دیے۔ اُن بُزُرگ نے کہا: بیٹے! اور پڑھیے۔ فرمایا: بس مجھے اِتنا ہی یاد ہے کیوں کہ میری ماں کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اُس وَقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں نے سن کر یاد کر لیا تھا

(رسالہ منے کی لاش ص4 بحوالہ الحقائق فی الحدائق ص140)

میرے مرشِد مِری سرکار ہیں غوثِ اعظم
میرے رہبر مرے غمخوار ہیں غوثِ اعظم
ہو کرم! حُسنِ عمل آہ! نہیں ہے کوئی
نہ وظائف ہیں نہ اَذکار ہیں غوثِ اعظم
حشر کے روز ہماری بھی شَفاعت کرنا
آہ! ہم سخت گنہگار ہیں غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ غوثُ الوریٰ، مشکل کشا وحاجت روا، گیارہویں والے پیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب کچھ بڑے ہو گئے تو آپ کو قرآنِ پاک کی تعلیم دِلوانے کے لئے مَدْرَسہ میں داخل کروادیا گیا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے بچوں کو قرآنِ پاک کی تعلیم ضَرور دِلوایا کریں۔ اَفسوس! آج ہم اپنے بچوں کو دُنیا کی تعلیم تو بہت زور وشور سے دِلواتے ہیں، خُوب پیسے خرچ کرتے ہیں، توجُّہ بھی دیتے ہیں مگر دِینی تعلیم کی طرف ہمارا کوئی رُجحان نہیں ہے۔ ہم اِسکول کے ہوم وَرک کے مُتَعَلِّق تو روز بچوں سے پوچھ گچھ کرتے ہوں گے، اپنی نگرانی میں بچوں سے ہوم وَرک کرواتے ہوں گے، اگر اسکول میں بچوں کی پڑھائی میں کمزوری نظر آئے تو بچوں کو ڈانٹتے بھی ہوں گے اور اس کمزوری کو دُور کرنے اور تعلیمی مِعیار کو بہتر سے بہتر بنانے کے لیے ٹیوشن کی الگ سے ترکیب بھی کرتے ہوں گے کہ کسی طرح میرا بچہ کوئی پوزیشن لینے میں کامیاب ہو جائے، لیکن صَد اَفسوس! کہ دِینی تعلیمات اور مَدْرَسہ کے اَسْباق سے مُتَعَلِّق ہم بچوں پر بالکل توجُّہ نہیں دیتے۔ آیئے! آج سے نِیَّت کرتے ہیں کہ اب ہم اپنے

بچوں کو ذَوق وشَوق کے ساتھ دِینی تعلیم بھی دلوائیں گے اور اس حَوالے سے ان پر خُوب توجُّہ بھی دیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے ''مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ ''ایک عرصے سے تعلیمِ قرآن کو عام کرنے میں مصروفِ عمل ہیں، جہاں آپ بآسانی اپنے بچوں کو قُرآنی تعلیمات کے زیور سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے اَخلاق و کردار کو بھی بہتر بناسکتے ہیں۔ لہٰذا اس سے فائدہ اُٹھایئے اور ہوسکے تو کم از کم اپنے ایک بچے کو قرآنِ پاک کا حافِظ بنایئے، عالمِ دین بنایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی، جس کا مدنی پیغام دنیا کے کم و بیش 192 ممالک میں پہنچ چکا ہے، اس مدنی تحریک کے تحت مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو فی سبیل اللہ قرآنِ پاک حفظ بھی کروایا جاتا ہے، ناظرہ بھی پڑھایا جاتا ہے، صرف پاکستان میں 2 ہزار سے زائد مدرسۃ المدینہ قائم ہیں، جن میں 1 لاکھ سے زائد طلبہ وطالبات ہیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بچوں اور بچیوں کو عالم اور عالمہ کورس (درسِ نظامی) بھی کروایا جاتا ہے، صرف پاکستان میں دعوتِ اسلامی کے تقریباً پونے 4 سو جامعات المدینہ قائم ہیں، جن میں ہزاروں طلبہ وطالبات ہیں۔ جو والدین اپنے بچوں کو حافظِ قرآن بناتے ہیں، ان کو بروزِ قیامت بہت بڑا مقام عطا کیا جائے گا۔

حضرتِ سَیِّدُنا بُرَیْدَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مُختار، حبیبِ پروَرْدَگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا تو اس کے والدین کو قِیامت کے دن نُور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا، جس کی چمک سُورج کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو دو حُلّے پہنائے جائیں گے جن کی قیمت

یہ دُنیا اَدا نہیں کر سکتی تو وہ پوچھیں گے "ہمیں یہ لِباس کیوں پہنائے گئے ہیں؟" ان سے کہا جائے گا "تمہارے بچوں کے قرآن کو تھامنے کے سبب۔"

(المستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب من قرا القرآن وتعلمه... الخ، رقم ۲۱۳۲، ج۲، ص۲۷۸)

بچوں کو قرآنِ پاک حفظ کروانے یا ناظرہ پڑھوانے کے ساتھ ساتھ علمِ دین بھی سکھائیں، عقائد کے بارے میں بھی بتائیں، پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰی، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آل و اصحاب علیہم الرضوان اور اولیاء و علماء کی محبت اور عظمت بھی بچے کے دل میں اُجاگر کریں، اپنے بچوں کو طہارت، غسل، وضو، نماز و روزہ وغیرہ کے بارے میں بھی تعلیم دیں، اس کے لئے آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ اپنے بچوں کو جامعۃ المدینہ میں داخل کرائیں، ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ تمام علوم بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ، آپ کا بچہ علمِ دین حاصل کر کے دنیا و آخرت میں آپ کے لئے راحت و سکون کا باعث بنے گا۔ ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنی وِلایت کا عِلْم ہونا

حُضُور غوثِ اَعْظَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں کہ جب میں صِغَرِ سِنی (بچپن) کے عالَم میں مَدْرَسہ کو جایا کرتا تھا تو روزانہ ایک فِرِشتہ اِنسانی شکل میں میرے پاس آتا اور مجھے مَدْرَسہ لے جاتا، خُود بھی میرے پاس بیٹھا رہتا تھا، میں اس کو مُطْلَقاً نہیں پہچانتا تھا کہ یہ فِرِشتہ ہے، ایک دن میں نے اس سے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں فِرِشتوں میں سے ایک فِرِشتہ ہوں، اللہ تَعَالٰی نے مجھے اس

لیے بھیجا ہے کہ میں مَدرَسہ میں آپ کے ساتھ رہا کروں۔

اسی طرح آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، کہ ایک روز میرے قریب سے ایک شخص گُزرا جس کو میں بالکل نہ جانتا تھا، اس نے جب فِرِشتوں کو یہ کہتے سُنا کہ کُشادہ ہو جاؤ تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی بیٹھ جائے، تو اس نے ایک فِرِشتے سے پوچھا کہ یہ لڑکا کس کا ہے؟ تو فِرِشتے نے جواب دیا کہ یہ سادات کے گھرانے کا لڑکا ہے، تو اس نے کہا کہ یہ عنقریب بہت بڑی شان والا ہو گا۔ (بھجۃ الاسرار، ص ۴۸)

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے شیخ عبدُ الرَّزّاق رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حُضُور غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے دَرْیافْت کیا گیا کہ آپ کو اپنے وَلی ہونے کا عِلْم کب ہوا؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب میں دس برس کا تھا اور اپنے شہر کے مکتب میں جایا کرتا تھا اور فِرِشتوں کو اپنے پیچھے اور اِرْدگِرد چلتے دیکھتا، جب مکتب میں پہنچ جاتا تو وہ بار بار یہ کہتے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وَلی کو بیٹھنے کے لیے جگہ دو۔ اسی واقعہ کو بار بار دیکھ کر میرے دل میں یہ اِحساس پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دَرَجۂ وِلایت پر فائز کیا ہے۔ (بھجۃ الاسرار، ص ۴۸)

فِرِشتے مَدرَسے تک ساتھ پہنچانے کو جاتے تھے
یہ دربارِ الٰہی میں ہے رُتبہ غوثِ اعظم کا

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوثِ اعظم کا
لحد میں جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے
تو کہہ دوں گا طریقہ قادری ہوں نام لیوا غوثِ اعظم کا

جمیلِ قادری سو جان سے ہو قربان مُرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوثِ اعظم کا

بچپن میں راہِ خُدا کے مُسافر بن گئے

دست گیرِ بے کساں، راہنمائے گمراہاں، شہبازِ لامکاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بچپن ہی میں عِلْمِ دِین حاصل کرنے کے لئے راہِ خدا کے مُسافِر بن گئے تھے۔ چُنانچہ حضرت شَیْخ محمد بن قائد اَوانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرت محبوبِ سُبحانی، غَوثِ اَعْظَم جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہم سے فرمایا کہ بَچپن میں حج کے دن مجھے ایک مرتبہ جنگل کی طَرَف جانے کا اِتّفاق ہوا اور میں ایک بیل کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا کہ اس بیل نے میری طرف دیکھ کر کہا: "یَاعَبْدَالْقَادِرِمَا لِھٰذَا خُلِقْتَ یعنی اے عَبْدُالقادِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! تمہیں اِس قِسْم کے کاموں کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا۔" میں گھبرا کر گھر لوٹا اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مَیدانِ عَرَفات میں لوگ کھڑے ہیں، اِس کے بعد میں نے اپنی والِدۂ ماجِدہ کی خِدْمتِ اَقْدَس میں حاضِر ہو کر عَرْض کیا: "آپ مجھے راہِ خُدا میں وَقْف فرمادیں اور مجھے بغداد جانے کی اِجازت مَرْحَمَت فرمائیں تاکہ میں وہاں جاکر عِلْمِ دِین حاصل کروں۔" والِدۂ ماجِدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے مجھ سے اِس کا سَبَب دَرْیافت کیا، میں نے بیل والا واقعہ عَرْض کر دیا تو اُن کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ 80 دِینار جو میرے والِدِ ماجِد کی وِراثت تھے، میرے پاس لے آئیں، تو میں نے ان میں سے 40 دِینار لے لئے اور 40 دینار اپنے بھائی سَیِّد ابُو احمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے چھوڑ دیئے، والِدۂ ماجِدہ نے میرے چالیس (40) دِینار میری گُدڑی میں سی دِیئے اور مجھے بغداد جانے کی اِجازت عِنایت فرمادی۔ اُنہوں نے مجھے ہر حال میں راست گوئی اور سچّائی کو اپنانے کی تاکید

فرمائی اور جِیلان کے باہر تک مجھے اَلْوَداع کہنے کے لئے تَشریف لائیں اور فرمایا:"اے میرے پیارے بیٹے! میں تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اور خُوشنُودی کی خاطِر اپنے پاس سے جُدا کرتی ہوں اور اب مجھے تُمہارا مُنہ قِیامت کو ہی دیکھنا نصیب ہو گا۔"

(بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، ص۱۶۷)

شوقِ علم دین

حضرتِ سَیِّدُنا شَیْخ عَبْدُ الْقَادِر جِیْلانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کے عِلْمِ دِین حاصِل کرنے کا انداز بڑا نِرالا تھا، آپ کے شوقِ عِلْمِ دِین کا اندازہ اِس بات سے لگایئے کہ آپ فرماتے ہیں: میں اپنے طالِبِ عِلْمی کے زمانے میں اَساتِذہ سے سَبَق لے کر جنگل کی طرف نِکل جایا کرتا تھا، پھر بَیابانوں اور خَرابوں (وِیرانوں) میں دن ہو یا رات، آندھی ہو یا مُوسلا دھار بارش، گرمی ہو یا سردی اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا تھا، اُس وقت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عِمامہ باندھتا اور مَعْمُولی ترکارِیاں کھا کر شِکَم (پیٹ) کی آگ سَرد کرتا، کبھی کبھی یہ ترکارِیاں بھی ہاتھ نہ آتیں، کیونکہ بُھوک کے مارے ہوئے دوسرے فُقَراء بھی اِدھر کا رُخ کر لیا کرتے تھے، ایسے مَواقِع پر مجھے شَرم آتی تھی کہ میں دَرویشوں کی حق تَلَفی کروں، مَجْبُوراً وہاں سے چلا جاتا اور اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری ہوئی زمین پر سو جاتا (قلائد الجواھر، ص۱۰ ملخصاً)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے اِسی زَمانۂ طالِبِ عِلْمی کے بارے میں فرماتے ہیں: میں زمانے کی جن سختیوں سے دوچار ہُوا، اُنہیں برداشت کرتے کرتے پہاڑ بھی پَھٹ جاتا، یہ تو اُس ذاتِ بے نیاز (عَزَّوَجَلَّ) کا کام ہے کہ میں بَہ عافِیَّت اُن خارزاروں (کانٹے دار جنگلوں) سے گُزر گیا۔ (قلائد الجواھر، ص۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ ہمارے غَوثِ اَعْظم، دَسْتگِیْر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَبِیْر کو عِلْمِ دِین حاصِل کرنے کا کِس قدر شَوق تھا کہ تکلیفیں اور مَشَقَّتیں برداشْت کرکے بھی عِلْمِ دِین حاصِل فرماتے۔ یقیناً عِلْمِ دِین کا حُصُول بہت بڑی سَعادت ہے۔ عِلْم کے حُصُول کی کوشِش کرنے والے کے لئے احادِیثِ مُبارکہ میں کثیر فَضائل بیان کئے گئے ہیں۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو اپنے دِین کا عِلْم سیکھنے کے لئے صُبْح کو چلا یا شام کو وہ جنّتی ہے۔

(کنز العمال، کتاب العلم، باب اول فی الترغیب فیہ، الحدیث ۲۸۷۰۲، ج۱۰، ص۶۱)

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سُنا: جو عِلْم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالٰی اُس کے لئے جنّت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالِبُ الْعِلْم کے عَمَل سے خُوش ہو کر اُس کے لئے اپنے پَر بِچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین و آسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں، عالِمِ دِین کے لئے اِسْتِغْفار کرتی ہیں اور عالِم کی عابِد پر فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دِیگر سِتاروں پر اور بے شک عُلَماء وارِثِ اَنْبِیاء ہیں، بے شک اَنْبِیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام دِرْہَم و دِینار کا وارِث نہیں بناتے بلکہ یہ نُفُوسِ قُدْسِیَّہ عَلَیْہِمُ السَّلَام تو صِرْف عِلْم کا وارِث بناتے ہیں، تو جِس نے اِسے حاصِل کر لیا، اُس نے بڑا حِصّہ پا لیا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، ج۱، ص۱۴۵، رقم الحدیث: ۲۲۳، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو بندہ عِلْم کی جُسْتُجو میں جُوتے یا موزے یا کپڑے پہنتا ہے، اپنے گھر کی چوکھٹ

سے نکلتے ہی اُس کے گُناہ مُعاف کردِیئے جاتے ہیں۔(طبرانی اوسط، باب المیم، ج ۴ص ۲۰۴، رقم: ۵۷۲۲، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دورِ جَدید میں نوجوان نَسل ایسے لوگوں کی تلاش میں سَرگرداں نَظر آتی ہے جنہیں وہ دُنیا میں کامیابی کے لئے اپنا آئیڈیَل بنا سکے۔ مگر صَد اَفسوس! اسلامی تَعلِیمات سے دُوری کی بِنا پر وہ یہ بات بُھول چکی ہے کہ دُنیاوی زِندگی فانی ہے۔ لِہٰذا اُخْرَوی زِندگی میں نَجات پانے اور بارگاہِ خُداوندی میں سُرخرو ہونے کے لئے بے حد ضَروری ہے کہ ہم اِسی دنیا میں ایسے لوگ تلاش کریں جو سِیرت وکِردار کے اعلیٰ نُمونے ہوں اور ہم اُنہیں آئیڈِیَل بنا کر فَخْر مَحْسُوس کریں۔ کیونکہ کوئی اِنْسان اُس وَقْت تک اپنی سِیرت کو صَحِیْح اِسْلامی خُطُوط پر تَعْمِیر نہیں کرسکتا جب تک کہ اُس کے سامنے سِیرت وکِردار کے اعلیٰ نُمونے مَوجُود نہ ہوں۔

اِس میں کوئی شک نہیں کہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے بڑھ کر کوئی دوسرا اِنْسان آئیڈِیَل نہیں بن سکتا کیونکہ اُن کا اَصْل کام ہی تَعْمِیرِ سِیرت تھا۔ فرمانِ الٰہی ہر مُوْمِن ومُتَّقِی کے لئے نہ صِرف مَشْعَلِ راہ بلکہ مَقْصَدِ حَیات ہے جیسا کہ پارہ 21 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت نمبر 21 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: **بیشک** تمہیں رَسُوْلُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔(پ۲۱، الاحزاب:۲۱) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو:** یہ بات بھی سب جانتے ہیں کہ شَہَنْشاہِ مدینہ، قرارِ قَلْب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا طریقِ تَرْبِیَّت، نِظامِ صُحبَت تھا، جس کسی نے صُحبتِ نَبَوی سے جس قَدَر زِیادہ فَیض حاصِل کِیا، اُسی قَدَر کامِل واَکْمَل ٹھہرا اور بارگاہِ خُداوندی میں مَقْبُول ومُعَزَّز بن گیا۔

تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد اُمّت کی تربِیَت کا یہی فرِیضہ بارگاہِ نبوّت کے براہِ راست تربِیَت یافتہ ہونے کا شَرَف رکھنے والے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سنبھال لیا۔ نیکی کی دعوت و تربِیَت کا یہ سِلسِلہ چونکہ دائمی و اَبدی تھا اور اُسے قِیامت تک جارِی رہنا تھا اِس لئے یہ کسی نہ کسی شکل وصُورت میں جارِی وسارِی رہا۔

صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بعد بھی ہر دَور میں ایسے عُلَمائے حق اور صاحِبِ دِل بُزُرگ سامنے آتے رہے جنہوں نے اِسلامی تعلیمات کے نُور سے نہ صِرف لوگوں کو مُنَوَّر کیا بلکہ اپنے عَمَل سے دِینِ حق کی صَحِیح تفسِیر و تشرِیح بھی کی۔ اِسلامی تاریخ کا کوئی دَور بھی ایسے نُفُوسِ قُدسِیّہ سے خالی نہیں۔ سَلطَنتیں مِٹ گئیں، حکومتیں وُجُود میں آتی اور خَتم ہوتی رہیں، شہر بستے اور تباہی کا شِکار ہوتے رہے، مگر اُن اَوْلِیاءُ اللہ نے نیکی کی دعوت کے اس اَہَم فرِیضے کو کبھی تَرک نہ کیا۔ اُن نیک بندوں نے جب اَحکامِ خُداوندی کو اپنے نُفُوس کی سَلطَنَت پر نافِذ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عام لوگوں کے دِلوں پر اُن کی حکومت قائم فرمادی، نیز اُنہیں اپنا دوست قرار دیتے ہوئے: ﴿وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اور نہ اُنہیں کچھ اَندیشہ ہو اور نہ کچھ غم۔ پ۱، البقرۃ: ۶۲) کا مُژدۂ جانفِزا سُنایا۔ اُنہی لوگوں میں سے ایک حضرتِ سَیِّدُنا غوثِ اَعظم جِیلانی، قُطبِ ربّانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی بھی ہیں، جن کی عظمت کا آج بھی ڈنکا بَج رہا ہے، دِینِ اِسلام کی شَمع کو فَروزاں کرنے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدماتِ جلیلہ، ایک تارِیخی حقیقت ہے، آپ نے لالچ و خَوف سے بے نیاز ہو کر مَحض رِضائے اِلٰہی کے لئے اپنی زِندگی کا لمحہ لمحہ لوگوں کی اِصلاح کے لئے نہ صِرف وَقْف کیا بلکہ ہر دَم مخلُوقِ خُدا کی دُنیا و آخرت سَنوارنے میں مَصرُوف بھی رہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اُن کے نَقْشِ قَدَم پر چلیں اور اُن کی سِیرت سے حاصِل ہونے والے مَدَنی

پھولوں پر عَمَل کرتے ہوئے اپنی دُنیا و آخِرت کو بہتر بنائیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی حُضُورِ غَوْثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نَقْشِ قَدَم پر چلنے کی تَوفِیْق عطا فرمائے۔ جو خوش نصیب عاشقانِ غوث و رضا سنت کی خدمت کے لئے وقفِ مدینہ ہوں، نیکی کی دعوت دیں، ہر ماہ مدنی قافلوں میں سفر کریں، مدنی انعامات اپنائیں، اُن کے لئے عاشقِ غوث و رضا امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ بارگاہِ غوثیت میں التجاء کرتے ہیں

سجائیں عِمامہ بڑھائیں جو داڑھی — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو ہیں وَقف، سنّت کی خدمت کی خاطر — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو روزانہ دیتے ہیں نیکی کی دعوت — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
سفر قافلے میں جو کرتے ہیں ہر ماہ — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو دیں راہِ مولا میں بارہ مہینے — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو اپناتے ہیں "مدنی انعام" اکثر — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گیارہویں والے پیر، پیرانِ پیر، پیر دست گیر، روشن ضمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بھی کیا بلند و بالا شان ہے کہ آپ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے مُردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے، اللہ اللہ، آپ کی شان تو دیکھئے کہ آپ کی ولادت سے قبل، آپ کی ولایت کی خوشخبریاں آپ کے والد کو انبیاء بلکہ خود سید الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم دیتے ہیں، شانِ غوث پر قربان جائیے، آپ کی آمد کی خبریں،

آپ کی تشریف آوری سے قبل اولیاء دیتے آئے، شان و عظمت تو مُلاحظہ فرمائیے کہ پیدا ہوتے ہی رمضان میں دن کے وقت دودھ نوش نہیں فرماتے، سبحان اللہ بچپن ہی سے کھیل کود سے بچتے ہیں، مرحبا! آپ نے اپنی امی جان کے شکم میں 18 پارے حفظ کر لئے تھے، اللہ اکبر! کیا ارفع و اعلیٰ شان ہے کہ فرشتے مدرسے تک آپ کو پہنچانے آتے تھے، شوقِ علم تو دیکھئے، مرحبا صد مرحبا! آپ دن رات، گرمی سردی، آندھی طوفان بہر حال مطالعہ جاری رکھتے تھے، مشقتیں تکلیفیں برداشت کرتے مگر حصولِ علم میں مشغول رہتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی محبت نصیب فرمائے، ہم آپ کی غلامی میں زندہ رہیں اور کاش! بروزِ قیامت بھی آپ کے غلاموں میں اٹھیں۔ اٰمین

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی، غوثِ پاک کی غلامی کی طرف بُلا رہی ہے، دنیا و آخرت کی بہتریاں پانے کے لئے اس بغدادی و مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔

مجلس مَزاراتِ اَوْلِیاء کا تعارُف:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَیۡخِ طَرِیۡقَت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ نے ہمیشہ تبلیغِ قُرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحرِیک دعوتِ اسلامی کے ہر ہر اسلامی بھائی و اِسلامی بہن کو اَوْلِیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی تَعۡظِیۡم و تَکۡرِیۡم کا دَرۡس دِیا۔ آپ کے اِسی دَرۡس کا نتیجہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے شُعۡبہ جات میں سے ایک اَہَم شُعۡبہ "**مَجلِس مَزَاراتِ اَوْلِیاء**" بھی ہے۔ یہ مَجۡلِس دِیگر مَدَنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دِین کے مَزاراتِ مُبارکہ پر حاضِر ہو کر مُخۡتَلِف دِینی خِدمات سَر اَنۡجام دیتی ہے۔ مثلاً حَتَّی الۡمَقۡدُور صاحِبِ مَزار کے عُرۡس کے مَوۡقَع پر اِجۡتِماعِ ذِکر و نعت کا اِنۡعِقاد کرتی ہے، مَزارات سے مُلۡحَقہ مَساجِد میں

عاشِقانِ رَسول کے مَدَنی قافلے سَفر کرواتی اور بِالخُصُوص عُرس کے دنوں میں مَزار شریف کے اِحاطے میں سُنَّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگاتی ہے، جن میں وُضو، غُسل، تَیَمُّم، نمازاور اِیصالِ ثواب کا طریقہ، مَزارات پر حاضِری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماعات میں شِرکت، مدنی قافلوں میں سَفر اور مدنی اِنْعامات پر عمل کی ترغیب بھی دِلائی جاتی ہے، ایامِ عُرس میں صاحبِ مَزار کی خِدمَت میں ڈھیروں ڈھیر اِیصالِ ثواب کے تحائِف پیش کرتی ہے نیز صاحبِ مَزار بُزُرگ کے سَجّادہ نشین، خُلَفَااور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً مُلاقات کر کے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو دن دُگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی کاموں میں حِصّہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں ایک مَدَنی مقصد عطا فرمایا ہے کہ مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، لِہٰذا اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن جائیے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک کام روزانہ **”چوک دَرس“** بھی ہے۔ بے شک

چوک دَرْس تبلیغِ دین کا ایک بہترین ذَرِیعہ ہے اور یہ بہت بابَرَکت اور فَضِیلت والا کام ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ بازار میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرنے والے کے لیے ہر بال کے بدلے قِیامت میں نُور ہو گا۔

(شُعَبُ الْاِیمان، ج۱، ص۴۱۲، حدیث۵۶۷)

یاد رہے! تِلاوتِ قرآن، حَمد وثَنا، مُناجات ودُعا، دُرُود وسلام، نعت، خُطبہ، دَرْس، سُنّتوں بھرا بیان وغیرہ سب "ذِکْرُ اللہ" میں شامل ہیں۔ لہٰذا ہر اِسلامی بھائی کو چاہیے کہ روزانہ کم اَز کم 12 مِنٹ بازار میں فیضانِ سُنّت کا دَرْس دے یا سُنے۔ جتنی دیر تک دَرْس دے گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُتنی دیر اسے بازار میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے کا ثواب ملے گا۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کتنے خُوش نَصِیب ہیں وہ اِسلامی بھائی جو اپنی زَبان کو نیکی کی دعوت، سُنّتوں بھرے بیان اور ذِکر ودُرُود میں لگائے رکھتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **چوک دَرْس** میں بھی عِلْمِ دین ہی کی باتیں سکھائی جاتی ہیں۔ آپ بھی روزانہ **چوک درس** دینے یا سُننے کی نِیَّت کرلیجئے۔ اس سے آپ کو خُوب خُوب دِینی مَعْلُومات حاصل ہوں گی اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب بھی ملے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بَرَکت سے بہت سے اسلامی بھائی گُناہوں بھری زِندگی چھوڑ کر سُنّتوں کے مُطابق زِندگی گُزارنے والے بن رہے ہیں۔ آیئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔ چُنانچہ

دُشمنِ صحابہ، مُحِبِّ صحابہ بن گیا

صُوبہ پنجاب (پاکستان) کے رہائشی اسلامی بھائی اپنی زِندگی میں آنے والے اِنْقِلاب کا تذکرہ کچھ یُوں کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ اِحسان کہ اس نے مجھے مُسلمان گھرانے میں پیدا کیا مگر اَفسوس!

بد قسمتی میرے آڑے آئی اور عقل و خِرَد کی دہلیز پر قدم رکھنے سے پہلے ہی مجھے بُرے دوستوں کی صُحبت مُیسَّر آگئی اور یہی نہیں بلکہ میرے وہ دوست بُرائیوں میں مبتلا ہونے کے ساتھ ساتھ بد عقیدہ بھی تھے، یہی وجہ تھی کہ اُنہوں نے میرے ذِہن میں بد عقیدگی کا زہر گھول دیا، بے مُروّتی کی اِنتہا یہ تھی کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے مُتَعَلِّق گستاخانہ جُملے بکنے اور ان کی شان میں زبانِ طَعن دَراز کرنے میں ذرا نہیں لَجاتے تھے، ایک مرتبہ بسلسلۂ روزگار میرا پنجاب سے بابُ المدینہ (کراچی) آنا ہوا تو انہی دنوں خُوش قسمتی سے میرا گُزر ایک ایسے راستے سے ہوا جہاں مین چوک پر سفید لباس میں ملبوس سروں پر سبز سبز عمامے سجائے کچھ اسلامی بھائی مَوْجُود تھے، تجسُّس کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں ان کے قریب گیا تو دیکھا کہ ان میں سے ایک اسلامی بھائی "فیضانِ سُنَّت" نامی کتاب تھامے دَرس دے رہے ہیں اور بقیہ توجُّہ کے ساتھ دَرس سُننے میں مَصروف ہیں، دَریں اَثنا ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر مجھ سے مُصافَحہ کیا اور مَحَبَّت کے ساتھ مجھ سے دَرس میں شرکت کی دَرخواست کی، لہٰذا میں بھی دَرس سُننے کھڑا ہو گیا۔ عشقِ مُصطفٰے اور عظمتِ صحابہ سے بھرپور اَلفاظ میرے کانوں میں رَس گھولنے لگے، میرے دل و دماغ کو تازگی ملی اور مجھے اِحساس ہونے لگا کہ میں آج تک گمراہی کی زِندگی بسر کرتا رہا ہوں، اس خیال کے آتے ہی میری آنکھوں کی وادیوں سے آنسوؤں کے چشمے بہنے لگے، خَوفِ خدا کی بدولت میں نے اپنے تمام سابقہ گُناہوں سے توبہ کرلی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پہ قُربان کہ جس نے مجھے چوک درس کی بَرَکت سے دُشمنانِ صحابہ کی صَف سے نکال کر مُحِبّانِ صَحابہ کی صَف میں شامل فرمادیا۔ میرا دل مذہبِ اہلسُنَّت کی حقّانیَّت کی گواہی دینے لگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرمائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسُنَّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

”بغداد کا مسافر“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے گھر میں آنے جانے کے 12 مَدَنی پھول

(1) جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: ”بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ“ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔

(ابوداود، ج ۴ ص ۴۲۰ حدیث ۵۰۹۵)

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہ الصَّمَد عَزَّوَجَلَّ کی مدد شامِلِ حال رہے گی (2) گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا۔

(ابوداود، ج ۴، ص ۴۲۰ حدیث: ۵۰۹۶)

(ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے رَبّ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہم نے بھروسہ کیا) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سُورۃُ الاِخلاص شریف پڑھے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت، اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی (3) اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مَثَلًا ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے (4) اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلًا بِسْمِ اللہ کہے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے (5) اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصّٰلِحِیْن (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سَلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رُوحِ مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (بہارِشریعت حصّہ ۱۶، ص ۹۶، شرح الشّفاء للقاری ج ۲، ص ۱۱۸) (6) جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ (7) اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو (8) جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سُنَّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہَر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مَثَلًا کہے: "محمد الیاس۔" نام بتانے کے بجائے اس موقع پر "مدینہ!" "میں ہوں!"

”دروازہ کھولو“ وغیرہ کہنا سُنَّت نہیں (9) جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے (10) کسی کے گھر میں جھانکنا ممنوع ہے۔ بعض لوگوں کے مکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مَکانات ہوتے ہیں لہٰذا بالکونی وغیرہ سے جھانکتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے گھروں میں نظر نہ پڑے (11) کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے (12) واپَسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی اَدا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سُنَّتوں بھرا رِسالہ وغیرہ بھی تُحفۃً پیش کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب ”سُنَّتیں اور آداب“ ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سُنَّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: "مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ، یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار (1000) مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا، وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا، جب تک جنَّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/۳۲۶، حدیث: ۲۵۹۰)

وہ تو نِہایت سَستا سودا بیچ رہے ہیں جنَّت کا

ہم مُفلِس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے (حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً**۔

یعنی ’’پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو‘‘ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرَوی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سونے کی انگوٹھی نہ اُٹھائی

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شَخْص کے ہاتھ میں سونے کی اَنگوٹھی دیکھی۔ آپ نے اس کے ہاتھ سے نکال کر پھینک دی اور فرمایا: ’’کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ آگ کا اَنگارا اپنے ہاتھ میں رکھے؟‘‘ جب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لے گئے، تو لوگوں نے اس شَخْص سے کہا: تم اپنی انگوٹھی اُٹھالو اور اسے (بیچ کر) اس سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اس نے جواب دیا: نہیں! جب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے پھینک دیا ہے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اسے کبھی نہیں اُٹھاؤں گا۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب اللباس، باب الخاتم، الحدیث: ۴۳۸۵، ج ۲، ص ۱۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کیسے مُطیع و فرمانبردار تھے کہ اگر وہ صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چاہتے تو انگوٹھی اُٹھا کر اپنے اِستعمال میں لاسکتے تھے، مگر اِطاعتِ رسول کے کامل جذبے نے یہ گوارا نہ کیا کہ جس چیز کو رسولِ خدا

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ناپسند فرما کر دُور پھینک دیا، اسے دوبارہ ہاتھ لگائیں۔ یقیناً ہر مُسلمان کو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی طرح نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِطاعت گُزار ہونا چاہیے، جن چیزوں سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے منع فرمادیا، ان سے بچتے رہیں اور جن کا حکم اِرشاد فرمایا ہے، ہمیشہ ان کی پابندی کرتے رہیں، کیونکہ مُسلمانوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت واجب ہے، چُنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال آیت نمبر 1 فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ و رسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو۔		وَاَطِیْعُوااللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ①

حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت میں فرق یہ ہے کہ ربّ تعالیٰ کی اِطاعت صِرف اس کے دیئے گئے حکم میں ہوگی، اس کے کاموں میں اِطاعت نہیں ہوسکتی، لیکن حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِطاعت تین(3) چیزوں میں کی جائے گی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے کیے گئے کاموں میں، بیان کردہ فرامین میں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے جو کام ہوا اور حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے منع نہ فرمایا، اس میں بھی اِطاعت ہوگی۔ یعنی مُصْطَفٰے کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو فرما دیا، اس کو مانو، حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جو کچھ خُود کرکے دکھایا اسے بھی مانو! اور جو کسی کو کرتے ہوئے دیکھ کر منع نہ فرمایا اسے مانو! مزید فرماتے ہیں: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کا حکم فرمانے سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اگر حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِطاعت نہ کی گئی تو اُن کا کچھ نُقصان ہوگا، وہ تو اپنا فرضِ تبلیغ اَدا فرما چکے، اب نہ ماننے اور اطاعتِ مُصْطَفٰے نہ کرنے کا وَبال تم پر ہے۔ (شانِ حبیب الرحمان، ص ۶۶، ملخصاً، ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسانوں کو زِندگی گُزارنے اور دُنیا و آخرت کی کامیابی پانے کیلئے اپنی اور اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا ہے اور ساتھ ہی یہ اِختیار بھی دیا ہے کہ اَحکامِ اِلٰہی پر عمل کرتے ہوئے اس کے مُطیع و فرمانبرار بندے بن کر چاہیں تو جنَّت کی اَبدی نعمتوں سے لُطف اُٹھائیں یا اس کی نافرمانی کے مُرتکب ہو کر جہنَّم کے حقدار ٹھہریں۔ لٰہذا دُنیا و آخرت میں سُرخرو (کامیاب) ہونے کیلئے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاکیزہ کردار کو اَپنانے ہی میں عافیت ہے، کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک زِندگی ہمارے لئے بہترین نُمونہ ٔعمل ہے۔ چُنانچہ پارہ 21، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیت 21 میں اِرشاد ہوتا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ	ترجَمۂ کنز الایمان: بیشک تمہیں رسولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرت مُفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تفسیر ''نُورُ الْعِرفان'' میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زِندگی شریف سارے اِنسانوں کے لیے نمونہ ہے، جس میں زِندگی کا کوئی شُعبہ باقی نہیں رہتا اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ رَبّ (تعالٰی) نے حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زِندگی شریف کو اپنی قُدرت کا نمونہ بنایا۔ کاریگر نمونہ پر اپنا سارا زورِ صَنعت صرف کر دیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ کامیاب زِندگی وہی ہے جو اُن کے نَقشِ قدم پر ہو، اگر ہمارا جینا، مرنا، سونا، جاگنا حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے نَقشِ قدم پر ہو جائے تو یہ سارے کام عبادت بن جائیں۔ (نور العرفان، پ ۲۱، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۲۱، ص ۶۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ مُبارَکہ ہمارے لئے مَشْعَلِ راہ ہے، لہٰذا مُسلمان اور سچے غُلام ہونے کے ناطے ہم پر لازِم یہ ہے کہ تمام مُعاملات میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و پیروی کریں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر مضبوطی سے عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کریں کہ یہی ہماری نَجات کا ذریعہ ہے۔ اس ضمن میں دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے سماعت فرمائیے:

1. مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی، یعنی جس نے میرا حکم مانا، وہ جنّت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ اِنکار کرنے والا ہو گیا۔ (بخاری، ۴/۴۹۹، حدیث: ۷۲۸۰)
2. تم میں سے کوئی اس وَقْت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ اس کی خواہش میرے لائے ہوئے کے تابع نہ ہو جائے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام...الخ، ج ۱، ص ۵۴، الحدیث: ۱۶۷)

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَقْوال، اَفْعال، اَخْلاق وعادات کا بغور مُطالَعہ کرکے اپنی زِندگی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر عمل کرتے ہوئے گُزاریں۔ مُفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِطاعتِ خُدا اور اِطاعتِ مُصْطَفٰے کی اَہَمِیَّت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: انسان کو قُدرت نے دو قسم کے اَعضاء دیئے ہیں، ایک ظاہری، دوسرے چُھپے ہوئے۔ ظاہری عُضْو تو صُورت چہرہ، آنکھ، ناک، کان وغیرہ ہیں اور چُھپے ہوئے عُضْو دل، دماغ، جگر وغیرہ ہیں۔ مُسلمان کامل اِیمان والا جب ہو سکتا ہے کہ

صُورت میں بھی مُسلمان ہو اور دل سے بھی یعنی اسلام کا اس پر ایسا رنگ چڑھے کہ صُورت اور سیرت دونوں کو رنگ دے ، دل میں اللہ تعالٰی اور رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت کا جذبہ موجیں مار رہا ہو ، اس میں ایمان کی شمع جل رہی ہو اور صُورت ایسی ہو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ! کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پسند تھی یعنی مُسلمان کی سی ہو۔ اگر دل میں ایمان ہے مگر صُورت غیر مُسلم کی سی تو سمجھ لو کہ اسلام میں پورے داخل نہ ہوئے، سیرت بھی اچھی بناؤ اور صُورت بھی۔

اسلامی شکل اور اسلامی لباس میں اتنے فائدے ہیں (۱) گورنمنٹ نے ہزاروں محکمے بنا دیئے ہیں، ریلوے، ڈاکخانہ، پولیس، فوج اور کچہری وغیرہ اور ہر محکمے کیلئے وردی علیحدہ علیحدہ مقرر کر دی کہ اگر لاکھوں آدمیوں میں کسی محکمہ کا آدمی کھڑا ہو تو صاف پہچان میں آجاتا ہے، اگر کوئی سرکاری نوکر اپنی ڈیوٹی کے وقت اپنی وردی میں نہ ہو تو اس پر جرمانہ ہوتا ہے، اگر بار بار کہنے پر نہ مانے تو فارغ کر دیا جاتا ہے، اسی طرح ہم بھی محکمہ ٔاسلام اور سلطنتِ مُصْطَفوی اور حکومتِ الٰہیہ کے نوکر ہیں، ہمارے لئے علیحدہ شکل مقرر کر دی کہ اگر لاکھوں کافروں کے بیچ میں کھڑے ہوں تو پہچان لئے جائیں کہ مصطفٰے عَلَیْہِ السَّلَام کا غلام وہ کھڑا ہے، اگر ہم نے اپنی وردی چھوڑ دی تو ہم بھی سزا کے مُسْتَحِق ہوں گے۔ (۲) قدرت نے انسان کی ظاہری صورت اور دل میں ایسا رشتہ رکھا ہے کہ ہر ایک کا دوسرے پر اثر پڑتا ہے، اگر آپ کا دل غمگین ہے تو چہرہ پر اُداسی چھا جاتی ہے اور دیکھنے والا کہہ دیتا ہے کہ خیر تو ہے چہرہ کیوں اداس ہے؟ دل میں خوشی ہے تو چہرہ بھی سرخ و سپید (سفید) ہو جاتا ہے، معلوم ہوا کہ دل کا اثر چہرہ پر ہوتا ہے، اسی طرح اگر کسی کو دِق (یعنی ٹی.بی) کی بیماری ہے تو حکیم کہتے ہیں کہ اس کو اچھی ہوا میں رکھو اچھے اور صاف کپڑے پہناؤ، اس کو فلاں دوا کے پانی سے غسل دو، کہئے بیماری تو دل میں ہے یہ ظاہری

جسم کا علاج کیوں ہو رہا ہے، اسی لئے کہ اگر ظاہر اچھا ہو گا تو اندر بھی اچھا ہو جائے گا۔ تندرست آدمی کو چاہیے کہ روزانہ غسل کرے، صاف کپڑے پہنے، صاف گھر میں رہے تو تندرست رہے گا۔ اسی طرح غذا کا اثر بھی دل پر پڑتا ہے۔ غرض کہ ماننا پڑے گا کہ غذا اور لباس کا اثر دل پر ہوتا ہے، تو اگر کافروں کی طرح لباس پہنا گیا یا کفار کی سی صورت بنائی گئی تو یقیناً دل میں کافروں سے محبت اور مسلمانوں سے نفرت پیدا ہو جاوے گی، غرضیکہ یہ بیماری آخر میں مہلک (ہلاک کر دینے والی) ثابت ہو گی، اس لئے حدیثِ پاک میں آیا ہے "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ" جو کسی دوسری قوم سے مشابہت پیدا کرے، وہ ان میں سے ہے۔ (المعجم الاوسط، الحدیث ۸۳۲۷، ج۶، ص ۱۵۱) خُلاصہ یہ کہ مُسلمانوں کی سی صُورت بناؤ تاکہ مسلمانوں ہی کی طرح سیرت پیدا ہو۔ (اسلامی زندگی، ص:۸۴ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اطاعتِ مُصطفٰے کرتے ہوئے اپنے ظاہر و باطن کو اِسلام کے مُطابق کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَقْوال، اَفْعال، حالات کا بغور مُطالَعہ کر کے اپنی زِندگی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر عمل کرتے ہوئے گُزاریں، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر ہر سنّت پر عمل کی کوشش کیا کرتے تھے، بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس بات کا حکم نہ بھی دیا ہوتا، اس میں بھی پیروی کرتے تھے۔ چنانچہ

بات کرتے وقت مسکرایا کرتے

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ دَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ابُودَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب بھی بات کرتے تو مُسکراتے۔ میں نے عرض کی: آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) اس عادت کو ترک فرما

دیجئے، وَرنہ لوگ آپ کو اَحمق سمجھنے لگیں گے۔ تو حضرت سَیِّدُنا ابُودَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”میں نے جب بھی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بات کرتے دیکھا یا سُنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُسکراتے تھے۔“ (لہٰذا میں بھی اسی سُنَّت پر عمل کی نیّت سے ایسا کرتا ہوں)۔

(مسند احمد، مسند الانصار، باقی حدیث ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ، ۸/۱۷۱، حدیث: ۲۱۷۹۱)

پتلی پتلی گُلِ قُدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

سرکار کی پسند اپنی پسند

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک دَرزی نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کی، (حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ میں بھی دعوت میں شریک ہو گیا، دَرزی نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے روٹی، کدّو (لوکی شریف) اور گوشت کا سالَن رکھا۔ میں نے دیکھا نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ برتن سے کدّو شریف تلاش کر کے تَناوُل فرما رہے ہیں (اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنا عمل بتاتے ہوئے فرماتے ہیں) فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ یَوْمِئِذٍ یعنی اس دن کے بعد سے میں کدّو شریف کو پسند کرتا ہوں۔ (بخاری، کتاب البیوع، باب ذکر الخیاط، ۲/۱۷، حدیث: ۲۰۹۲)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کا کیسا

جذبہ تھا کہ جس کام کا حکم بھی اِرشاد نہیں فرمایا، پھر بھی یہ لوگ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر اَدا اَپنانے کا شوق رکھتے ہیں، پھر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جس چیز کا حکم فرمایا کرتے، تو اس میں اِطاعت کا کیا عالَم ہو گا۔ آیئے! اس ضمن میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی اطاعتِ رسول سے مُتَعَلِّق پیارے پیارے چند واقعات سُنتے ہیں۔

حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا فرمانِ رسول پر عمل:

ایک بار اُمُّ الْمُومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس ایک سائل آیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اُسے روٹی کا ایک ٹکڑا اعطا فرما دیا، پھر ایک خُوش لباس شخص آیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اسے بٹھا کر کھانا کھلایا۔ لوگوں نے اس فرق کی وجہ پُوچھی تو آپ نے ارشاد فرمایا: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے "اَنْزِلُو النَّاسَ مَنَازِلَھُمْ" ہر شخص سے اس کے دَرَجے کے مُطابق برتاؤ کرو۔ (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی تنزیل الناس منازلھم، الحدیث: ۴۸۴۲، ج۴، ص۳۴۳)

مہمان نوازی کی اقسام اور ان کے تقاضے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ الْمُومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے عمل سے معلوم ہوا کہ لوگوں کے مَقام و مرتبہ کا لحاظ کرتے ہوئے ان کی مہمان نوازی، خاطِر تَواضُع اور تعظیم و توقیر کرنی چاہیے۔ ہر مہمان کے ساتھ اس کی حیثیّت کے مُطابق سُلُوک کرنا چاہیے، مہمانوں میں کچھ تو وہ ہوتے ہیں جو گھنٹے دو گھنٹے کیلئے آتے ہیں اور چائے، پانی پینے کے بعد چلے جاتے ہیں اور بعض کیلئے کھانے پینے کا خاص اِہتمام ضروری ہوتا ہے، بعض وہ ہوتے ہیں جنہیں ہم شادی بیاہ، عقیقے وغیرہ کسی تقریب میں دعوت دے کر خُود بُلاتے ہیں، اس میں امیر و غریب کا اِمتیاز کیے بغیر کِھلانے پِلانے اور

بٹھانے میں سب کیلئے یکساں اہتمام کرنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ امیر و کبیر لوگ تو شاہانہ اَنداز میں بیٹھے خُوب اَنْواع واَقْسام کے عُمدہ کھانوں سے لُطف اُٹھائیں، مگر مُفْلس و مُتَوَسِّط لوگوں کو عام کھانے کھلائے جائیں، ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے کہ اس سے مُسلمانوں کی دل شکنی ہوتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: بُرا کھانا اس ولیمے کا کھانا ہے، جس میں مال دار لوگ بُلائے جاتے ہیں اور فُقَراء چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ (صحیح البخاري"، کتاب النکاح، باب من ترک الدعوة...إلخ، الحدیث:۵۱۷۷، ج۳، ص۴۵۵) **بعض مہمان** بہن، بھائی یا قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں، جو کچھ دنوں کیلئے رہنے آتے ہیں، ان کی مہمان نوازی بھی کرنی چاہیے۔

حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ مہمان کا اِکرام کرے، ایک دن رات اُس کا جائزہ ہے (یعنی ایک دن اس کی پوری خاطر داری کرے، حسبِ استطاعت اس کے لیے پر تکلف کھانا تیار کروائے) اور ضِیافت 3 دن ہے (یعنی ایک دن کے بعد ماحضر (جو گھر میں مَوْجُود ہو) پیش کرے) اور 3 دن کے بعد صَدَقہ ہے۔

(صحیح البخاری"، کتاب الأدب، باب إکرام الضیف...إلخ، الحدیث:۶۱۳۵، ج۴، ص۱۳۶)

لوگوں کے مَقام و مرتبے کا خیال کرتے ہوئے یہ بات بھی ملحوظِ خاطِر رہنی چاہیے کہ اگر مہمان کوئی نیک پرہیز گار یا عالمِ دین یا پیر و مُرشد ہوں، تو ان کی شان و عظمت کے مُطابق ان کی مہمان نوازی کی جائے۔ اگر مَذہبی شخصیّت کو کسی تقریب میں بُلانا ہو تو سوچ سمجھ کر دعوت دی جائے کہ یہ دعوت ان کی شان کے لائق بھی ہے یا نہیں، مثلاً شادی وغیرہ کی تقریب میں ناچ گانا، عورتوں کا بے پردہ پھرنا اگرچہ سب کیلئے حرام ہی ہے مگر ایک عالمِ دین یا مذہبی شخص کو دعوت دینا، اس کے مرتبے کی توہین ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ مہمانوں کے مَراتب کے مُطابق ان کی تکریم میں کوتاہی نہ کریں اور ہر مُسلمان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئیں، کیونکہ حُسنِ سُلوک کی برکت سے جہاں آپس کی

مَحَبَّتوں کے چراغ روشن ہوتے ہیں، وہیں سُنَّت پر عمل کے ساتھ ساتھ دونوں جہانوں کی بھلائیاں بھی نصیب ہوتی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابیات کا اطاعت کا مقدس جذبہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک مُسلمان کو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر ہر حکم کی تعمیل کرنی چاہیے اور اپنے ہر عمل میں آپ کی اِتباع کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان چونکہ مَحَبَّتِ مُصْطَفٰے کے اَعْلٰی مَراتب پر فائز تھے، جبھی ان کا ہر عمل سُنَّتِ مُصْطَفٰے کے مُطابق ہوا کرتا اور وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ اَقْدس سے نکلے ہوئے فرمان پر لازِمی عمل کرتے۔ منقول ہے کہ ایک بار شہنشاہِ مدینہ، صاحبِ مُعطر پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ راستے میں مرد و عورتیں مل جل کر چل رہے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عورتوں سے مُخاطب ہو کر فرمایا: اِسْتَأْخِرْنَ فَاِنَّہُ لَیْسَ لَکُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِیْقَ یعنی پیچھے رہو! تم راستے کے درمیان سے نہیں گُزر سکتیں، عَلَیْکُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِیْقِ، بلکہ ایک طرف ہو کر چلا کرو۔ اس کے بعد یہ حال ہو گیا کہ عورتیں اس قدر گلی کے کنارے سے چلتی تھیں کہ ان کے کپڑے دیواروں سے اُلجھ جایا کرتے تھے۔

(سنن ابی داود، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، الحدیث: ۵۲۷۲، ج۴، ص۴۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے میں ہمارے لیے بہترین دَرْس مَوجُود ہے کہ ان صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صرف ایک بار فرمایا "پیچھے رہو! تم

راستے کے درمیان سے نہیں گزر سکتیں" تو اُنہوں نے اس حکم کی ایسی تعمیل کی کہ دیواروں سے لگ کر چلنے سے اُن کے کپڑے اٹک جایا کرتے تھے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فی زمانہ مُسلمانوں میں پائی جانے والی بے حَیائی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: آج کل اکثر مُسلمان عورتوں نے مَردوں کے شانہ بہ شانہ چلنے کی ناپاک دُھن میں حیا کی چادر اُتار پھینکی ہے اور اب دِیدہ زَیب ساڑھیوں، نیم عُریاں غَراروں، مردانہ وَضع کے لباسوں، مرد جیسے بالوں کے ساتھ شادی ہالوں، ہوٹلوں، تفریح گاہوں اور سینما گھروں میں اپنی آخِرت برباد کرنے میں مشغول ہیں۔ آج کا نادان مُسلمان خود .T.V، .V.C.R اور INTER NET پر فلمیں ڈِرامے چلا کر، بے ہُودہ فلمی گیت گُنگنا کر، شادیوں میں ناچ رَنگ کی محفلیں جما کر، غیر مُسلموں کی نَقّالی میں مَعاذَاللہ داڑھی مُنڈا کر، بے شرمانہ لباس بدن پر چڑھا کر، اسکوٹر کے پیچھے بے پردہ بیگم کو بٹھا کر، میک اَپ کروا کر مَخلوط تفریح گاہ میں لے جا کر خُود اپنے ہاتھوں اپنے لیے جہنّم میں جانے کے اعمال کر رہا ہے۔ حضرتِ علامہ مولانا مُفتی سَیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عورَتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی پاؤں اِس قَدَر آہِستہ رکھیں کہ ان کے زَیور کی جھنکار نہ سُنی جائے، اِسی لئے چاہیے کہ عورَتیں باجے دار جھانجھن نہ پہنیں۔

حدیث شریف میں ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس قوم کی دُعا نہیں قبول فرماتا، جن کی عورَتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔ (تفسیراتِ احمدیہ ص ۵۶۵) اس سے سمجھنا چاہیے کہ جب زیور کی آواز عَدَمِ قبولِ دُعا (یعنی دعا قبول نہ ہونے) کا سبب ہے تو خاص عورَت کی (اپنی) آواز (کا بِلا اجازتِ شَرعی غیر مردوں تک پہنچنا) اور اس کی بے پردَگی کیسی مُوجِبِ غَضَبِ الٰہی ہوگی، پردے کی طرف سے بے پروائی، تباہی کا سبب ہے۔ (خزائنُ العِرفان ص ۶۵۶، پردے کے بارے میں سوال جواب: ۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً بے پردگی تباہی وبربادی کا سببِ عظیم ہے۔ مگر افسوس! کہ ہمیں اس کی کوئی پروا نہیں۔ خُدارا! اپنی آخرت کی فکر کیجئے! اوراپنی عورتوں اور مَحارم کو پردے کی ترغیب دیجئے! جو لوگ باوُجُودِ قدرت اپنی عورَتوں اور مَحارِم کو بے پرد َگی سے منع نہ کریں وہ "دَیُّوث" ہیں۔ رَحمتِ عالمیان، سلطانِ دوجہان صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تین(3) شخص کبھی جنّت میں داخل نہ ہوں گے، دَیُّوث، مَردانی وَضع بنانے والی عورت اور شراب نوشی کا عادی۔

(مجمعُ الزّوائد ج۴ ص۵۹۹ حدیث ۷۷۲۲)

حدیثِ پاک میں مَوجود لفظِ دَیُّوث کے بارے میں حضرتِ علامہ عَلاؤالدّین حَصْکَفِی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں، "دَیُّوث" وہ شَخْص ہوتا ہے جو اپنی بیوی یا کسی مَحرم پر غَیرت نہ کھائے۔ (دُرِّ مُختار ج۶ ص ۱۱۳) اس لیے میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی اطاعت کیجئے! خُود بھی بدنگاہی سے بچئے اور اپنے گھر والوں کو بھی پردے کی تلقین کیجئے! گھر میں شَرعی پردہ رائج کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے گھر والوں کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کیجئے! انہیں اپنے علاقے میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں بھیجا کریں۔

مدرسۃ المدینہ للبنات میں قاریہ اسلامی بہنیں مدنی منیوں کو فِیْ سَبِیْلِ الله قرآنِ پاک حفظ وناظرہ کی مُفت تعلیم دیتی ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ بالغات** میں بڑی عمر کی اسلامی بہنوں کو اسلامی بہنیں گھروں میں اجتماعی طور پر فِیْ سَبِیْلِ الله قرآن پڑھاتیں، نماز، دُعائیں اور ان کے مخصوص مسائل وغیرہ سکھاتی ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ للبنات آن لائن** میں اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں کو بذریعہ انٹرنیٹ دُرست ادائیگی کے

ساتھ قرآنِ کریم پڑھاتی اور ان کی سنّت کے مطابق تربیت کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کم و بیش 72 ممالک میں طلبہ وطالبات انٹرنیٹ کے ذریعے قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدرسۃُ المدینہ بالغان و بالغات میں 12 ہزار سے زائد طلبہ و طالبات ہیں۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تلاوت کرنا صُبح و شام میرا کام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بھائی خُود بھی ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع اور ہفتہ وار اجتماعی طور پر دیکھے جانے والے مدنی مذاکرے میں اوّل تا آخر شرکت فرمایا کریں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے خُود ہی اِطاعتِ مُصْطَفٰے کرنے، گُناہوں سے بچنے اور شریعت کے اَحکامات پر عمل کرنے کا ذِہن بنے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شادی کرلو:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں اِطاعتِ رسول کا ایسا جذبہ تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہر حکم پر آنکھیں بند کرلیا کرتے تھے، حضرت ربیعہ اَسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ مجھے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خِدمت گُزاری کا شَرَف حاصل تھا، ایک دن نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: اے ربیعہ تم شادی کیوں نہیں کرلیتے؟ میں نے عرض کی یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں شادی نہیں کرنا چاہتا، کیونکہ ایک تو میرے پاس اتنا

مال واَسباب نہیں کہ ایک عورت کی ضروریات پُوری کرسکوں اور دوسرا یہ کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ کوئی چیز مجھے آپ سے دُور کردے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے اِعراض فرمایا اور میں خدمت کرتا رہا۔ کچھ عرصہ بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پھر ارشاد فرمایا: ربیعہ تم شادی کیوں نہیں کرلیتے ؟ میں نے عرض کی یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں شادی نہیں کرنا چاہتا، کیونکہ ایک تو میرے پاس اتنا مال واَسباب نہیں کہ ایک عورت کی ضروریات پُوری کرسکوں اور دوسرا یہ کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ کوئی چیز مجھے آپ سے دُور کردے، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے اِعْراض فرمایا، لیکن پھر میں نے سوچا کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھ سے زِیادہ جانتے ہیں کہ دُنیا و آخرت میں میرے لیے کیا چیز بہتر ہے، اگر اب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا تو کہہ دوں گا ٹھیک ہے، یَا رَسُوْلَ اللہ آپ مجھے جو چاہیں حکم دیں۔ چُنانچہ جب تیسری بار آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا کہ ربیعہ شادی کیوں نہیں کرلیتے ؟ تو میں نے عرض کی: کیوں نہیں، پھر نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اَنْصار کے ایک قبیلے کا نام لے کر فرمایا، ان کے پاس چلے جاؤ اور ان سے کہنا! مجھے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھیجا ہے کہ فُلاں عورت سے میری شادی کردیں۔ چُنانچہ میں ان کے پاس گیا اور سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پیغام سُنایا تو ان لوگوں نے بڑے پُر تپاک طریقے سے میر اِستقبال کیا اور کہنے لگے، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قاصد اپنا کام کیے بغیر نہیں لوٹنا چاہیے۔ پھر اُنہوں نے اس عورت سے میرا نکاح کردیا اور خُوب شفقت و مہربانی سے پیش آئے اور کوئی دلیل بھی طلب نہیں کی۔

(المسند لامام احمد بن حنبل، حدیث ربیعة بن کعب الاسلمی رضی اللہ عنه، حدیث:۱۶۵۷۷، ج۵، ص ۵۶۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں اِطاعتِ رسُول کا کیسا جذبہ

ہوا کرتا تھا کہ شادی جیسے نازُک مُعاملے میں بھی کوئی دلیل طلب کیے بغیر صرف رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیغام کو سُنتے ہی اپنی لڑکی کی شادی، حضرتِ ربیعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کر دی۔ اس واقعے سے یہ درس ملا، ہم جس سے اپنے بچوں کی شادی کریں، اگرچہ غریب ہو، لیکن نماز، روزہ، سُنَّتوں پر عمل اور تقوی وپرہیز گاری جیسی صفات کا حامل ضرور ہونا چاہیے۔ مگر افسوس! ہمارے مُعاشرے میں صِرف حُسن و جمال اور مال و مَنال اور دُنیوی جاہ و جلال دیکھ کر شادی کر دی جاتی ہے اور ایسی شادی بار ہا خانہ بربادی کا باعِث بنتی ہے۔ لہٰذا شادی میں سیرت و کردار پر خُصُوصی نظر رکھنی چاہئے چُنانچہ، فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے کسی عورت سے اس کی عزت کی وجہ سے نکاح کیا، تو اللہ تعالٰی اس کی ذِلَّت کو بڑھائے گا، جس نے عورت کے مال و دولت (کی لالچ) کی وجہ سے نکاح کیا، اللہ تعالٰی اس کی غُربت میں اِضافہ کریگا، جس نے عورت کے حَسَب نَسَب (یعنی خاندانی بڑائی) کی بِنا پہ نکاح کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گھٹیا پن کو بڑھائے گا اور جس نے صرف اور صرف اس لئے نکاح کیا کہ اپنی نظر کی حفاظت کرے، اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھے، یا صِلۂ رحمی (رشتہ داروں سے اچھا سُلُوک) کرے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے عورت میں برکت دے گا اور عورت کے لئے مَرد میں برکت دے گا۔"

(المعجم الاوسط: الحدیث ۲۳۴۲، ج ۲، ص ۱۸)

لہٰذا ہمیں بھی مال و دولت پانے اور دُنیوی فوائد حاصل کرنے کے بجائے دِینداری اور پرہیز گاری کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دِینی اعتبار سے اچھے لوگوں میں شادی کرنی چاہیے اور اپنی دُنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے تمام مُعاملات میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کرنی چاہیے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و فرمانبرداری کا دَرس دیتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے زَمانۂ جاہلیت کی وہ تمام

فُضول رَسمیں ختم فرمادیں، جن پر عرصہ دراز سے عمل جاری تھا۔

کاش! صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے صدقے میں محمدٌ رَّسُوۡلُ الله، مکے مدینے والے مُصطفٰی، کعبے کے بدرالدجیٰ، طیبہ کے شمسُ الضحیٰ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت کا جذبہ نصیب ہو جائے، زبانی جمع خرچ سے نکل کر کاش! ہم عملی طور پر سچّے، سُچّے عاشقِ رسول بن جائیں، امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ فرماتے ہیں:

یاد رکھنا سبھی چھوڑنا مت کبھی	دامنِ مصطفٰے عاشِقانِ رسول
رحمتِ کبریا تم پہ ہو دائما	ہے ہماری دعا عاشِقانِ رسول
تم پہ فضلِ خدا، رحمتِ مصطفٰے	ہو بروزِ جزا عاشِقانِ رسول
کاش! دنیا میں تم دو بفضلِ خدا	دِیں کا ڈنکا بجا عاشِقانِ رسول
تم پہ ہو قبر میں ہر جگہ حشر میں	سایہ مصطفٰے عاشِقانِ رسول

عاشقِ رسول کو دُعاوں سے نوازنے کے بعد امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
عالموں پر ہنسیں، پھبتیاں بھی کسیں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
جو کہ گانے سنیں، فلم بینی کریں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
بد نگاہی کریں، بد کلامی کریں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
کھائیں رزقِ حرام ، ایسے ہیں بد لگام	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
عَہد توڑا کریں ، جھوٹ بولا کریں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول

جو ستاتے رہیں دل دُکھاتے رہیں		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
چغلیوں تہمتوں، میں جو مشغول ہوں		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈھکیں		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
داڑھیاں جو مُنڈائیں کریں غیبتیں		اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
کاش! عطارؔ کا طیبہ میں خاتِمہ		ہو کرو یہ دُعا عاشِقانِ رسول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چوتھے روز ہی خوشبو لگالی:

منقول ہے کہ دَورِ جاہِلیَّت میں کسی کے مر جانے پر کئی دنوں تک نَوحہ کرنا، سوگ مَنانا عام معمول تھا۔ یہاں تک کہ اِسلام سے پہلے عرب میں بیوہ عورت شوہر کے اِنتقال کے بعد ایک سال تک بُرے مکان، بُرے لباس میں رہتی اور تمام گھر والوں سے علیحدگی اختیار کرتی تھی۔(مرآۃ المناجیح، ۵/۱۵۱)اور یُوں ایک سال تک سوگ کیا کرتی تھی۔ لیکن اسلام کے بعد تاجدارِ انبیا، سَرورِ ہر دوسرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شوہر کے علاوہ دیگر رِشتہ داروں کے (اِنتقال پر) سوگ کیلئے تین (3) دن مُقرَّر فرمائے۔(صحابۂ کرام کا عشقِ رسول: ۲۳۰)جبکہ بیوی اپنے شوہر کی وَفات پر عِدَّت کی مُدّت (چار مہینے دس دن) تک سوگ میں رہے گی۔ اَلبتّہ کسی قریبی (رِشتہ دار) کے مر جانے پر عورت کو تین دن (3) تک سوگ کرنے کی اِجازت ہے اس سے زائد کی (اِجازت) نہیں۔(ردالمحتار، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج۵، ص۲۲۳)

تین (3) دن سے زِیادہ سوگ مَنانے کی یہ رَسم زمانۂ جاہِلیَّت میں اگرچہ طویل عرصے سے رائج تھی لیکن جب رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس سے منع فرمادیا، تو صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کا

اس پر عمل کرنا مثالی تھا۔ چُنانچہ جب حضرت زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھائی کا اِنتقال ہو گیا، تو چوتھے دن اُنہوں نے خوشبو لگائی اور کہا کہ مجھ کو خُوشبو کی ضرورت نہ تھی، لیکن میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مِنْبر پر سُنا ہے کہ کسی مُسلمان عورت کو شوہر کے سِوا تین (3) دن سے زِیادہ کسی کا سوگ جائز نہیں، اس لئے یہ اسی حکم کی تعمیل تھی۔ (سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب احداد المتوفی عنها زوجها، الحدیث: ۲۲۹۹، ج ۲، ص ۴۲۲) اسی طرح جب حضرت اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والد کا انتقال ہوا تو اُنہوں نے تین (3) روز کے بعد اپنے رُخساروں پر خُوشبو ملی اور کہا! مجھے اس کی ضرورت نہ تھی، صرف اس حکم کی تعمیل مقصود تھی۔ (سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب احداد المتوفی عنہا زوجھا، الحدیث: ۲۲۹۹، ج ۲، ص ۴۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوگ منانا کیسا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقِعے سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ اِطاعتِ رسول کے جذبے سے سرشار اور دل وجاں سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت گُزار تھیں، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام میں سوگ کی مُدّت تین (3) دن ہے، مگر جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو وہ چار (4) ماہ دس (10) دن تک سوگ میں رہے گی۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ آج اگر کسی گھر میں میّت ہو جائے تو افسوس صَد افسوس! علمِ دین سے دُوری کے سبب بہت سے غیر شرعی کاموں کا اِرتکاب کیا جاتا ہے، جیسے نوحہ یعنی مِیّت کے اَوصاف (خوبیاں) مُبالغہ کے ساتھ (خُوب بڑھا چڑھا کر) بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بَین (بھی) کہتے ہیں، بِالاِجماع حَرام ہے۔ یُوہیں واوَیلا

، وَامُصِیْبَتَاہ (یعنی ہائے مُصیبت) کہہ کر چلّانا، گِریبان پھاڑنا، مُونھ (مُنہ) نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کُوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلِیّت کے کام ہیں اور حرام (ہیں اسی طرح) آواز سے رونا منع ہے۔ (بہار شریعت، ۱/۸۵۵، ۸۵۴، کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۴۹۶) حالانکہ ایسی صُورت میں صبر سے کام لینا چاہیے اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آزمائش سمجھ کر اس پر راضی رہنا چاہیے۔ مگر افسوس! گھر والے اور آس پڑوس کے لوگ بالخصوص خواتین زور زور سے روتی چِلاّتی ہیں۔ اگر کوئی صَبْر وضَبْط سے کام لیتے ہوئے ان کا ساتھ نہ دے تو اس پر طَعْن و تَشْنِیْع کے تِیر برساتے ہوئے اس طرح کی گفتگو کی جاتی ہے کہ اس کو دیکھو کیسی سخت دل ہے "جوان" میّت پر بھی آنکھوں میں ایک آنسو نہیں آیا۔ یُوں ایک مُسلمان کے بارے میں بدگمانی اور اس کی دِل آزاری کا گُناہ بھی سر لیتی ہیں۔

یاد رکھئے! بَتقاضائے بَشرِیَّت وفات پر غمگین ہو جانا، چہرے سے غم کا ظاہر ہونا، اسی طرح بِلا آواز رونا وغیرہ منع نہیں ہے۔ ہاں! ایسے میں شریعتِ مُطَہّرہ کی خِلاف ورزی منع ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی شریعت کی پاسداری کرتے ہوئے اپنی آخرت بہتر بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کن کاموں میں اطاعت لازِم ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حکم ماننا اِطاعتِ مُصْطَفٰی کہلاتا ہے۔ اطاعت میں ہر وہ کام شامل ہے، جن سے بچنے کا حکم ہے اور وہ کام بھی داخل ہیں

جنہیں کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے۔ جس طرح نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، روزہ رکھنا اور دیگر نیک کام ضروری ہیں، اسی طرح جھوٹ، غیبت، چُغلی، موسیقی وغیرہ گناہوں سے اِجتناب بھی لازِم ہے۔ مگر افسوس! صد افسوس! آج مُسلمانوں نے دِین سے دُوری کے باعث اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت وفرمانبرداری کو چھوڑ دیا، شاید اسی وجہ سے مُعاشرے میں گُناہ عام ہوتے جارہے ہیں۔ جس طرف نظر اُٹھائیے بے عملی، بے راہ روی اور سُنّتوں کی خِلاف وَرزی کے دل سوز نظارے ہیں۔ نمازیں چھوڑنا، گالیاں دینا، تہمتیں لگانا، بدگمانیاں کرنا، غیبتیں کرنا، لوگوں کے عیب جاننے کی جُستجو میں رہنا، معلوم ہونے پر ان کے عیبوں کو اُچھالنا، بات بات پہ جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، فلمیں ڈرامے، گانے باجوں کے نشے میں مخمور رہنا، سرِعام سُود ورِشوت کا لَیْن دَیْن کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، غُرور وتکبر، حَسَد ورِیاکاری اور بُغض وکینہ جیسے بے شُمار گُناہ عام ہیں۔ یاد رکھئے! ایک دن مَوت ہمارا رشتۂ حَیات مُنْقَطِع کرکے (یعنی کاٹ کر) ہمارے آراستہ وپیراستہ کمروں کے نَرم وآرام دِہ گدیلوں سے اُٹھا کر قبر کی مَٹّی پر سُلادے گی، پھر پچھتانے سے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ لہٰذا ان ساعتوں کو غنیمت جانتے ہوئے گُناہوں سے سچی تَوبہ کیجئے! اور نیکیوں میں وَقْت گُزاریئے۔ آیئے! اِطاعتِ مُصطفےٰ کا جذبہ پیدا کرنے کی سچی نِیَّت سے چند فرامینِ مُصطفےٰ سُنتے ہیں:

فضائل پر مُشتمل فرامینِ مُصطفےٰ:

(1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زِیادہ پسندیدہ کام، نماز کو اس کے وَقْت پر اَدا کرنا اور والِدَین سے نیکی کرنا ہے۔ (الجامع الصغیر:۱/۱۸، حدیث:۱۹۶)

(2) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک فرائض کے بعد سب سے زِیادہ پسندیدہ کام کسی اسلامی بھائی کے دل میں خُوشی داخل کرنا ہے۔ (الجامع الصغیر:۱/ ۱۹، حدیث:۲۰۰)

(3) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے پسندیدہ گھر وہ ہے، جس میں یتیم کو عزّت دی جاتی ہو۔ (الجامع الصغیر:۱/ ۲۰، حدیث:۲۱۹)

(4) کوئی اپنے مُسلْمان بھائی کو اس سے زیادہ اَفْضل فائدہ نہیں دے سکتا کہ اسے کوئی اچھی بات پہنچے تو وہ اپنے بھائی کو پہنچادے۔ (جامع بیان العلم وفضلہ، باب دعاء رسول اللّٰہ لمستمع العلم وحافظہ ومبلغہ، الحدیث:۱۸۵، ص ۶۲)

(5) اچھی بات کے علاوہ اپنی زبان کو روکے رکھو، اس طرح تم شیطان پر غالب آجاؤ گے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الادب وغیرہ، باب الترغیب فی الصمت... الخ، رقم ۲۹، ج۳، ص ۳۴۱)

(6) مومنوں میں کامل ترین شخص وہ ہے، جو ان میں زیادہ اچھے اخلاق والا ہے اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اَہْلِ خانہ کے معاملہ میں بہتر ہو۔ (جامع ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی استکمال الایمان وزیادتہ ونقصانہ، رقم ۲۶۲۱، ج۴، ص ۲۷۸)

(7) جو اپنے کسی بھائی کے کسی عیب کو دیکھ لے اور اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس پردہ پوشی کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا۔" (المعجم الکبیر مسند عُقْبَہ بن عامر، رقم ۷۹۵، ج۱۷، ص ۲۸۸)

(8) جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی، پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی، ج۱، ص ۲۱۴، حدیث:۷۳۷)

وعیدوں پر مشتمل فرامینِ مُصْطَفٰے:

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جن گُناہوں کی مَذمّت بیان فرمائی اور بچنے کا حکم دیا، ان سے بھی بچنا اِطاعتِ رسول ہے، آیئے! اس ضمن میں بھی چند فرامینِ مُصطفٰے سُنتے ہیں:

(1) دو شَخْص ایسے ہیں جن کی طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن نَظَرِ رحمت نہیں فرمائے گا، قَطْعِ رحمی کرنے والا اور بُرا پڑوسی۔ (الجامع الصغیر: ۱/۱۷، حدیث: ۱۶۲)

(2) ظُلم سے بچو! اس لیے کہ وہ قِیامت کے اندھیروں میں سے ہے۔ (الجامع الصغیر: ۱/۱۵، حدیث: ۱۳۶)

(3) فُحش گوئی سخت دِلی سے ہے اور سخت دِلی آگ میں ہے۔ (سُنَنُ التِّرْمِذِیّ ج۳ ص۴۰۶ حدیث ۲۰۱۶)

(4) بُغض رکھنے والوں سے بچو، کیونکہ بُغض دِین کو مُونڈ دیتا (یعنی تباہ کر دیتا) ہے۔ (کنز العمال، الحدیث: ۵۴۸۶، ج۳، الجزء الثالث، ص۲۸)

(5) جو مُسلمان عہد شِکنی اور وعدہ خِلافی کرے، اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اوراس کا نہ کوئی فرض قبول ہو گا نہ نفل۔ (صحیح البخاری، کتاب الجزیۃ والموادعۃ، باب اثم من عاھد ثم غدر، الحدیث ۳۱۷۹، ج۲، ص۳۷۰)

(6) جو کسی مومن کو ضَرَر (نقصان) پہنچائے یا اس کے ساتھ مَکْر اور دھوکہ بازی کرے وہ مَلْعُون ہے۔ (سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الخیانۃ والغش، الحدیث: ۱۹۴۸، ج۳، ص۳۷۸)

(7) جو اپنے کسی مُسلمان بھائی کو اس کے کسی ایسے گُناہ پر عار دِلائے گا، جس سے وہ توبہ کر چکا ہو تو، عار دِلانے والا اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ خُود اس گُناہ کو نہ کر لے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، الآفۃ الحادیۃ عشر السخریۃ والاستھزاء، ج۳، ص۱۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی بیان کردہ فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر عمل کرنے میں کامیاب ہوجائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہماری زِندگی میں بھی نیکیوں کی مدنی بہار آجائے گی اور گُناہوں بھری زِندگی سے چُھٹکارا مل جائے گا۔ آیئے! ہم بھی پانچوں نمازیں باجماعت پڑھنے، والدین اور تمام مُسلمانوں سے حُسنِ سُلُوک کرنے، مُسلمانوں کی دل آزاری سے بچنے، ان کا دل خُوش کرنے، یتیموں پر شفقت اور حسبِ اِستطاعت، اہل وعیال کی مدنی تَربِیَت کرنے، مسلمانوں کو اچھی باتیں بتانے، ان کی پردہ پوشی کرنے، مُصیبت پر صَبْر کرنے، ظُلم وزِیادتی، فُحُش گوئی، بُغض وکینہ، وعدہ خلافی، دھوکہ دہی وغیرہ گناہوں سے بچنے کی خُود بھی نِیَّت کرتے ہیں اور دوسرے کو بھی بچائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ۔ اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دوکتب "جنّت میں لے جانے والے اعمال" اور "جہنّم میں لے جانے والے اعمال" کا مُطالعہ کیجئے اور نیکیوں میں رَغبت اور اِستقامت پانے کیلئے ہر ماہ تین (3) دن کے مدنی قافلے میں سفر اور مدنی اِنْعامات پر بھی کیجئے۔

مجلس مدنی انعامات کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہشات کے عین مُطابق اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور جامعاتُ المدینہ ومَدارِسُ المدینہ کے طلبہ وطالبات کو باعمل بنانے کے لیے، مَدَنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب دِلانے کے لئے تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت مَجْلِس مَدَنی اِنْعامات کا قیام عمل میں آیا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے

ہیں: کاش! دیگر فرائض و سُنَن کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان مَدَنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دستورُ العَمَل بنالیں اور تمام ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی بھی اپنے اپنے حَلْقے میں ان (مَدَنی انعامات کے رسائل) کو عام کر دیں اور ہر مسلمان اپنی قبرُ و آخِرت کی بہتری کیلئے ان مَدَنی اِنعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے جنّتُ الفِردوس میں مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔"

آپ کی خواہش کے پیشِ نظر مجلسِ مَدَنی انعامات کے تمام ذِمّہ داران کو تاکید کی جاتی ہے کہ ذیلی حلقہ، حلقہ، علاقہ، ڈویژن اور کابینہ سطح کے تمام ذِمّہ داران و دیگر اسلامی بھائیوں کے ہمراہ ذیلی حلقوں کا جَدول بنائیں۔ اسلامی بھائیوں کے پاس جاجا کر اِنفِرادی کوشش کر کے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پیش کرتے ہوئے، اس پر عمل کرنے کا ذِہن بنائیں، فکرِ مدینہ کرنے کا طریقہ سمجھائیں، تیار ہو جانے والوں کے نام لکھیں، ذیلی ذِمّہ دار کے پاس ذیلی، حلقہ ذِمّہ دار کے پاس حلقہ اور علاقہ / شہر ذِمّہ دار کے پاس علاقہ / شہر کے (ذِمّہ داران و اہلِ مَحبَّت) اسلامی بھائیوں کی فہرست مَوْجُود ہو، یہ تمام ذِمّہ داران، ان اسلامی بھائیوں سے رابطہ رکھیں پھر انہیں فکرِ مدینہ کرنے کی یاد دِہانی بھی کرواتے رہیں۔

آیئے! ہم بھی نیکی کے کاموں میں بڑھ کر چڑھ کر حصہ لیں اور مدنی انعامات پر نہ صرف خود عمل کریں بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو اسکی ترغیب دلا کر ڈھیروں ثواب کمائیں!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے اطاعتِ مُصْطَفٰے کے مُتَعَلِّق بیان سُننے کی سعادت حاصل کی

- یقیناً ایک مسلمان کے لیے دِین و دنیا کی بھلائیاں پانے کا بہترین نُسخہ اطاعتِ مُصطفٰے ہی ہے۔
- اپنے تمام تر مُعاملات کو اطاعتِ مُصطفٰے کے سانچے میں ڈھالنے والا ہی دُنیاوآخرت میں کامیاب ہے۔
- صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مُقدَّس کردار بھی ہمارے لیے مَشْعلِ راہ ہے کہ ان حضرات نے بھی اپنی ساری زندگی نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت میں بسر کی اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس کام کا حکم نہ بھی دیا، پھر ان نُفُوسِ قُدسیہ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر اَدا کولازِمُ الْعَمَل جانتے ہوئے اُس پر عمل کیا۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنا اور اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُطیع وفرمانبردار بنائے اور ہر بُرے کام سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "ہفتہ وار اجتماع":

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر نیکیاں کرنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علمِ دِین سے مالا مال ایسے اجتماع میں شرکت کی بڑی برکتیں ہیں۔ علمِ دین کی محفل میں شرکت کا ثواب ملتاہے اور علمِ دین سیکھنے کی فضیلت کے بارے میں حدیثِ پاک میں ہے کہ:

جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ کو چلے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو جنَّت کے راستہ پر لے جاتا ہے

اور طالبِ علم کی خُوشنودی کے لیے فِرِشتے اپنے بازُو بچھا دیتے ہیں۔(سنن الترمذی"، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، الحدیث:۲۶۹۱، ج۴، ص ۳۱۲)۔ آیئے! ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔

پنجاب (پاکستان) کے شہرِ چشتیاں شریف کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: نَمازوں سے جی چُرانا، داڑھی مُنڈانا، والِدَین کو سَتانا وغیرہ وغیرہ گُناہ، میری زندگی کا حصّہ بن چکے تھے، گانے باجے سننے کا تو مجھے جُنون (یعنی پاگل پن) کی حد تک شوق تھا، طرح طرح کے گانے میرے موبائل فون اور کمپیوٹر میں ہر وَقت موجود رہتے۔ اِنٹرنیٹ کے غَلَط اِستِعمال کے گناہ میں بھی مُلوَّث تھا۔ جینز (JEANS) کے سِوا کسی اور کپڑے کی پتلون نہ پہنتا، حتّٰی کہ ایک مرتبہ عید کے موقع پر میرے لئے والِد صاحِب نے سُوٹ سِلوالیا، لیکن میں نے اُسے پہننے سے اِنکار کر دیا اور نَفس کی خواہِش کے مطابِق پینٹ شَرٹ خرید کر عید کے پُر مَسرَّت موقَع پر اِسی لباس میں ملبوس ہوا۔ فیشن کا دِلدادہ ہونے کی وجہ سے میں نے عمامہ اور کُرتے پاجامے کے بارے میں تو کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ میرے سُدھرنے کے اسباب کچھ یوں ہوئے کہ ہماری مسجِد میں جو نئے امام صاحِب تشریف لائے، وہ خوش قسمتی سے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، "دعوتِ اسلامی" کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ تھے۔ ایک دن اُنہوں نے مجھ پر "اِنفِرادی کوشِش" کرتے ہوئے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی رغبت دِلائی، اُن کی "اِنفرادی کوشِش" کے سبب میں نے دو ایک بار ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کر ہی لی۔ ایک دن اُنہوں نے میرے والِد صاحِب کو "دعوتِ اسلامی" کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیان کی کیسٹ "مُردے کی بے بسی" تحفۃً دی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے ایک رات مجھے یہ کیسٹ سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس بیان کی بَرَکت سے

میرے دِل کی دُنیا زیر و زَبر ہونے لگی، خاص کر اِس "جُملے": "انسان کو مرنے کے بعد اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا، گاڑی ہوئی تو وہ بھی گیراج میں کھڑی رہ جائے گی۔" نے میرے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے ہاتھوں ہاتھ اپنے تمام سابِقہ گناہوں سے توبہ کر لی، اپنا موبائل اور کمپیوٹر بھی گانوں کی نُحوستوں سے پاک کر دیا اور "دعوتِ اسلامی" کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا۔ اِس "مَدَنی ماحول" نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا، میں نے اپنے چِہرے پر پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت کی نشانی داڑھی مبارک اور سر پر عِمامہ شریف کا تاج سجالیا اور سنّت کے مطابِق مَدَنی لباس زیبِ تن کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر مَیں یونیورسٹی کے ہوسٹل میں دعوتِ اسلامی کے شعبۂ تعلیم کے ذِمّے دار کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے کی کوششوں میں مصروف ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"اِثْمِد" کے چار حُرُوف کی نسبت سے سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول:

(1) سُنَنِ ابن ماجہ کی روایت میں ہے "تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثْمِد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔(سُنَن ابن ماجہ ج۴ ص۱۱۵ حدیث ۳۴۹۷) (2) پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۵ ص۳۵۹) (3) سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سُنَّت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ،ج۶، ص۱۸۰) (4) سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (الٹی) میں دو، (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔(شُعَبُ الْاِیمان، ج۵ ص۲۱۸۔۲۱۹) اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ یاد رکھیے! تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر بائیں آنکھ میں۔ طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب 312 صفحات پر مشتمل "بہارِ شریعت حصّہ 16" نیز 120 صَفَحات پر مشتمل "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجیے اور پڑھیے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

اِختیاراتِ مصطفٰے

"اجتماعِ میلاد" (بارھویں شب) کا بیان

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سُلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات میں سو(100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو(100) حاجتیں پوری فرمائے گا، سَتَّر(70) آخرت کی اور تیس(30) دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مُقَرَّر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلا شُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہو گا جیسا میری حیات میں ہے۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 …جمع الجوامع، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ

---

1 . . . معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: ''بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً''[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیرْوی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عظیم رات!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج 1437 سنِ ہجری کے ماہِ ربیعُ الاول کی 12 ویں شب ہے، اللہ تبارک وتعالٰی کا لاکھ لاکھ شکر کہ جس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر عظیمُ الشان فضائل وبرکات والی مُقدّس رات نصیب فرمائی، یہ وہ عظیم رات ہے کہ جس میں محبوبِ ربّ، سلطانِ عرب، رسولِ اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، نبیِ محتشم، شاہِ عرب و عجم، شافعِ اُمم، سراپا جُود و کرم، دافعِ رَنج و اَلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُنیا میں جلوہ گری ہوئی۔

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبد الحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''بے شک سَرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شبِ ولادت، **شبِ قدر سے بھی افضل** ہے، کیونکہ شبِ ولادت سرکارِ مدینہ صَلَّی

---

1 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/ ۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس دنیا میں جلوہ گر ہونے کی رات ہے، جبکہ لَیلَۃُ القَدر سرکار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا کردہ شب ہے اور جو رات ظُہُورِ ذاتِ سرورِ کائنات صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وجہ سے مُشَرَّف ہو، وہ اُس رات سے زِیادہ شَرَف و عزّت والی ہے، جو ملائکہ کے نُزُول کی بِناء پر مشرَّف ہے۔

(مَاثَبَتَ بِالسُّنّۃ ص100)

جب کائنات میں کُفر و شرک اور وَحشت و بَربَرِیَّت کا گُھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ 12 رَبیعُ الاوّل کو مکہ مکرّمہ میں حضرتِ سیِّدَتُنا آمِنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہا کے مکانِ رَحمت نشان سے ایک ایسا نور چمکا کہ جس نے سارے عالَم کو جگمگ جگمگ کر دیا۔ سِسکتی ہوئی انسانیّت کی آنکھ جن کی طرف لگی ہوئی تھی، وہ تاجدارِ رِسالت، شَہنشاہ نُبُوَّت، مَخزنِ جُود و سخاوت، پیکرِ عَظمت و شرافت، مُحسنِ انسانیّت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام عالَمین کیلئے رَحمت بن کر مادرِ گیتی پر جلوہ گر ہوئے۔

12 ربیعُ الاوّل کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دنیا میں جلوہ گری ہوتے ہی کُفر وظُلمت کے بادَل چھٹ گئے، شاہِ ایران "کِسریٰ" کے مَحَل پر زلزلہ آیا، چودہ کُنگرے گر گئے۔ ایران کا جو آتَش کَدہ ایک ہزار سال سے شُعلہ زَن تھا وہ بُجھ گیا، دریائے ساوہ خشک ہو گیا، کعبے کو وَجد آ گیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کی اِس عظیم نورانی رات میں حضرت سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہا کے گلشن کے مہکتے پھول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت کا مبارک ذِکر کر کے اپنے دامن کو رحمتوں اور برکتوں سے بھرنے کی کوشش کریں گے۔ آج کے بیان میں ہم یہ بھی سُنیں گے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے، ہمارے آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیا کیا اِختیارات عطا فرمائے، حکومتِ مصطفیٰ کیسی شان والی ہے، توجہ کے ساتھ سُنیں گے، سمجھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس نورانی

رات کی خوب خوب برکتیں ورحمتیں حاصل ہوں گی۔

آیئے! بیان سے قبل ،عاشقِ ماہِ میلاد و عاشقِ ماہِ رِسالت،امیرِ اہلسنّت،بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ نعروں سے اس نورانی رات کا اِستقبال کرتے ہیں۔ہو سکے تو مدنی پرچم لہرا لہرا کر خوب جوش و جذبے، محبت و عقیدت کے ساتھ مرحبا یا مصطفےٰ کی دُھوم مچایئے۔

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا محمد کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفےٰ مرحبا یا مصطفےٰ مرحبا یا مصطفےٰ مرحبا یا مصطفےٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِختیاراتِ مُصطفٰے

دو عالَم کے مالک و مُختار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ حقیقت بُنیاد ہے:جب قیامت کا دن ہو گا تولوگ اِکھٹّے ہو کر حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عَرض کریں گے کہ آپ اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ وہ فرمائیں گے:میں اِس کے لئے نہیں، لیکن تم حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا دامن پکڑو، کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خلیل ہیں تو وہ حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جائیں گے ،وہ بھی فرمائیں گے:میں اِس کے لئے نہیں، لیکن تم حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ، کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کَلِیم ہیں تو وہ حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ

عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جائیں گے، وہ بھی فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں لیکن تم حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں جاؤ کہ وہ روحُ اللہ اور کَلِمَۃُ اللہ ہیں، تو لوگ حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جائیں گے، وہ بھی فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں ہوں، لیکن تم حضرت سَیِّدُنا محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں چلے جاؤ، وہ میرے پاس آئیں گے تو میں فرماؤں گا، کہ میں ہی توشفاعت کرنے کے لئے ہوں۔ پھر میں اپنے رَبّ سے اِجازت طَلَب کروں گا، تو مجھے اِجازت ملے گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے قلب میں ایسی حَمدیں ڈالے گا کہ جو ابھی میرے علم میں حاضر نہیں۔ میں اُن حَمدوں سے حَمد کروں گا اور رَبّ تعالٰی کے حُضُور سجدے میں گر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اپنا سر اُٹھایئے، کہئے آپ کی سُنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا، شَفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ میں عَرض کروں گا: یَا رَبِّ، اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ یَا رَبّ عَزَّوَجَلَّ! میری اُمّت، میری اُمّت۔ تو فرمایا جائے گا: جایئے اور اپنی اُمّت میں سے ہر اس شخص کو (جہنّم سے) نکال لیجئے کہ جس کے دل میں جَو کے برابر بھی ایمان ہو۔ میں جاؤں گا اور اُنہیں نکال لاؤں گا۔ پھر واپس آؤں گا اور اُنہی حَمدوں سے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی حَمد کروں گا، پھر دوبارہ رَبّ تعالٰی کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اپنا سر اٹھایئے، کہئے آپ کی سُنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ میں عَرض کروں گا: یَا رَبِّ، اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ یَا رَبّ عَزَّوَجَلَّ! میری اُمّت، میری اُمّت۔ کہا جائے گا: جایئے اور اپنی اُمّت کے ہر اُس شخص کو نکال لایئے کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو چُنانچہ میں جاؤں گا اور ایسوں کو نکال لاؤں گا۔ پھر واپس آؤں گا تو رَبّ تعالٰی کی اُنہی حَمدوں سے ثنا کروں گا، پھر اُس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: یا

مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! اپنا سر اٹھائیے، کہئے سُنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: یَا رَبِّ، اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ یارب عَزَّوَجَلَّ! میری اُمَّت، میری اُمَّت۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: جائیے اور جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کمتر ایمان ہو، اُسے بھی آگ سے نکال لیجئے، چُنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ خیال رہے کہ ہم بذاتِ خُود ربّ تعالیٰ کی حَمْد نہیں کرسکتے، جب تک کہ ہم کو حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نہ سکھائیں، ہماری حَمْد حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے سکھانے سے ہے اور حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی حَمْد ربّ تعالیٰ کے سکھانے سے اور ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کی جیسی حَمْد، حضورِ اَنور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے کی ہے اور کریں گے، مخلوق میں کسی نے ایسی حَمْد نہ کی۔ اسی لئے آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا نام اَحمد ہے (یعنی بہت زیادہ حَمْد و تعریف بیان کرنے والا۔ مزید فرماتے ہیں کہ) اُس سجدہ میں حضورِ اَنور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کی بے مثال حَمْد کریں گے اور مقامِ محمود پر ربّ تعالیٰ، حضورِ اَنور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی ایسی حَمْد کرے گا جو کوئی نہ کرسکا ہو گا، اِس لئے حضورِ اَنور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا نام "محمد" ہے (یعنی جس کی بہت زیادہ حَمْد و تعریف بیان کی گئی)۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ گنہگاروں کو نکالنے کیلئے دوزخ میں تشریف لے جائیں گے، جس سے پتہ لگا کہ حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ہم گنہگاروں کی خاطر اَدنیٰ (یعنی معمولی) جگہ پر تشریف لے جائیں گے۔ اگر آج میلاد شریف یا

---

1 . . . بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب یوم القیمة . . . الخ، ۴/۵۷۷، حدیث: ۷۵۱۰

مَجْلِسِ ذِکْر میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تشریف لائیں، تو اُن کے کرم سے بعید (یعنی ناممکن) نہیں، اِس سے اُن کی شان نہیں گھٹتی، ہماری اور ہمارے گھروں کی شان بڑھ جاتی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اللہ رَبُّ الْعزت عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے آقا و مولی، محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسی شان و شوکت کا مالک بنایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کس قدر اِخْتیارات سے نوازا ہے کہ مَحْشر کے دن جب کہ سُورج سوا مِیْل پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا، تانبے کی تپتی زمین پر ننگے پاؤں کھڑا کر دِیا جائے گا، انسان اپنے بہن بھائیوں، ماں باپ اور بیوی بچّوں سے بھاگتا پھر رہا ہو گا، اُس دن ہر کسی کو اپنی ہی پڑی ہو گی نیز گنہگار اپنے پسینے میں ڈُبکیاں کھا رہے ہوں گے، ایسے کڑے دن میں رحیم و کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گُنہگار اُمَّت کو عذابِ دوزخ سے بچانے کی خاطر بے چین ہوں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عالی میں مُسَلْسَل شفاعتِ اُمَّت کی اِجازت طَلَب فرمائیں گے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شفاعت کا اِخْتیار عطا فرمائے گا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اپنے اُمَّتیوں کی شفاعت کر کے اُنہیں جہنّم سے چھٹکارا دِلوا کر داخلِ جنّت فرمائیں گے۔

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا
گناہگار پہ جب لُطف آپ کا ہو گا کیا بغیر کیا بے کیا، کیا ہو گا
خُدا کا لُطف ہوا ہو گا دَستگیر ضرور جو گِرتے گِرتے ترا نام لے لیا ہو گا

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۷/ ۴۱۷ تا ۴۱۹ ملتقطاً

دِکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی | کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہو گا
کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے | کوئی اسیرِ غم ان کو پُکارتا ہو گا
کسی طرف سے صدا آئے گی حضور آؤ | نہیں تو دَم میں غریبوں کا فیصلہ ہو گا
کوئی کہے گا دُہائی ہے یا رسول اللہ | تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہو گا
یہ بے قرار کرے گی صدا غریبوں کی | مقدس آنکھوں سے تار اَشک کا بندھا ہو گا
ہزار جان فِدا نرم نرم پاؤں سے | پُکار سُن کے اسیروں کی دوڑتا ہو گا
عزیز بچّہ کو ماں جس طرح تلاش کرے | خدا گواہ یہی حال آپ کا ہو گا
خدائی بھر اِنہیں ہاتھوں کو دیکھتی ہوگی | زمانہ بھر اِنہیں قدموں پہ لوٹتا ہو گا
میں اُن کے دَر کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے | حسنؔ فقیر کا جنّت میں بِستَرا ہو گا

سرکار کی آمد... مرحبا دِلدار کی آمد... مرحبا اَولیٰ کی آمد... مرحبا اعلیٰ کی آمد... مرحبا والا کی آمد... مرحبا بالا کی آمد... مرحبا، یٰسین کی آمد... مرحبا، طٰہٰ کی آمد... مرحبا مُزّمّل کی آمد... مرحبا مُدّثِّر کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ ساری کائنات کا خالق ومالک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے اور سب اُس کے محتاج ہیں، کوئی چیز بھی اُس کے قبضہ واِختیار سے باہر نہیں، مگر اس نے اپنے فضل وکرم سے مخلوق میں سے اپنے خاص بندوں مثلاً انبیائے کرام عَلَیۡهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام واَولیائے عظام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

عَلَیۡہِم اَجۡمَعِیۡن کو بھی مختلف اِختیارات و کمالات سے نوازا ہے۔اِس بات کو یوں سمجھئے کہ جو جس مرتبے کا مالک تھا، اُسے اُسی کے مُطابق اِختیارات عطا کئے گئے ہیں۔بِلا شُبہ انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وہ قابلِ اِحترام اور مُقدَّس ہستیاں ہیں کہ جن کا مقام مخلوق میں سب سے بُلند و بالا ہے، لہٰذا اُن کو عطا کردہ معجزات، کمالات اور اِختیارات بھی دیگر مخلوق سے افضل و اَعلیٰ ہوتے ہیں، پھر اُن میں بھی تاجدارِ اَنبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جو مرتبہ و مقام حاصل ہے،وہ کسی مُسلمان سے ڈھکا چُھپا نہیں، لہٰذا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات، دِیگر انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِختیارات سے زائد و نُمایاں ہیں۔

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل ۔۔۔ اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
مُلکِ کونین میں انبیاء تاجدار ۔۔۔ تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جِسے ۔۔۔ ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی
سارے اُونچوں میں اُونچا سمجھئے جِسے ۔۔۔ ہے اُس اُونچے سے اُونچا ہمارا نبی
سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کیے ۔۔۔ اَندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں بھی جابجا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات کو بیان فرمایا ہے۔ آیئے! اِختیاراتِ مُصۡطَفٰی پر مشتمل چند آیاتِ مُبارکہ سُنتے ہیں چُنانچہ،

پارہ 5 سُوۡرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 65 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوۡكَ فِیۡمَا ترجَمۂ کنزالایمان: تو اے محبوب تمہارے رَبّ کی قسم وہ

شَجَرَ بَیۡنَہُمۡ ثُمَّ لَا یَجِدُوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیۡتَ وَ یُسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۶۵﴾ (پ۵، النسآء: ۶۵)

مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

پارہ 10 سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃ کی آیت نمبر 29 میں ارشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

قَاتِلُوا الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ لَا بِالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ لَا یُحَرِّمُوۡنَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہٗ (پ۱۰، التوبۃ: ۲۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: لڑو اُن سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اُس کے رسول نے۔

پارہ 28 سُوۡرَۃُ الۡحَشۡر کی آیت نمبر 7 میں ارشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡهُ ۚ وَ مَا نَهٰىكُمۡ عَنۡهُ فَانۡتَهُوۡا ۚ (پ۲۸، الحشر: ۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

پارہ 22 سُوۡرَۃُ الۡاَحۡزَاب کی آیت نمبر 36 میں ارشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَ مَا کَانَ لِمُؤۡمِنٍ وَّ لَا مُؤۡمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہٗۤ اَمۡرًا اَنۡ یَّکُوۡنَ لَہُمُ الۡخِیَرَۃُ مِنۡ اَمۡرِہِمۡ ؕ (پ۲۲، الاحزاب: ۳۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرمادیں تو اُنہیں اپنے معاملہ کا کچھ اِختیار رہے۔

صدرُ الۡاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ اِس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فرمانبرداری ہر مُعاملے میں

واجب ہے اور نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے مُقابلے میں کوئی اپنی ذات کا بھی خود مُختار نہیں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسے کیسے اِختیارات سے نوازا ہے کہ مسلمانوں کے آپس کے مُعاملات میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حاکم و مُختار بنا کر مُسلمانوں پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کو لازِم قرار دے دِیا۔ یوں ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِس بات کا بھی اِختیار دے دِیا کہ جسے چاہیں، جو چاہیں حکم فرمادیں اور جس چیز سے چاہیں، جب چاہیں، منع فرمادیں چُنانچہ

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نائبِ مُطْلَق ہیں، تمام جہان، حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے تحتِ تَصَرُّف (یعنی اِختیار میں) کر دِیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں دیں، جس سے جو چاہیں واپس لیں، تمام جہان میں اُن کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں، تمام جہان اُن کا مَحْکُوم (یعنی حکم کا پابند) ہے اور وہ اپنے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کے سِوا کسی کے مَحْکُوم نہیں، تمام آدمیوں کے مالک ہیں، جو اُنہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنّت (یعنی سنّت کی مِٹھاس) سے محروم رہے، تمام زمین اُن کی مِلک ہے، تمام جنّت اُن کی جاگیر ہے، مَلَکُوْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض (یعنی آسمان و زمین کی سَلْطَنَتیں) حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے زیرِ فرمان، جنّت و نار کی کُنجیاں دستِ اَقْدَس میں دے دی گئیں، رِزْق و خیر اور ہر قِسْم کی عطائیں، حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہی کے دربار سے تَقْسِیم ہوتی ہیں، دُنیا و آخرت، حضور (صَلَّی اللّٰہُ

1 . . . خزائنُ العرفان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الایۃ: ۳۶ بتغیر

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی عطا کا ایک حِصَّہ ہے۔ شریعت کے اَحْکام حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے قبضے میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرمادیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں مُعاف فرمادیں۔[1]

کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر
کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا
کُنجی تمہیں دِی اپنے خزانوں کی خدا نے
محبوب کیا مالک و مُختار بنایا

(ذوقِ نعت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اِس ضمن میں اِخْتیاراتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چند واقعات سُنتے ہیں:

فرضیّتِ حج میں اِخْتیارِ مُصْطَفٰے

جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں پر حج فرض فرمایا اور رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خُطبہ میں حج کی فَرضِیَّت کا اِعْلان کرتے ہوئے فرمایا: **اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا** یعنی اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر حج کو فرض فرما دِیا ہے، لہٰذا حج کیا کرو۔ تو ایک صحابیِ رسول (حضرت سَیِّدُنا اَقْرَع بن حابِس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے عَرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ 3 مرتبہ اُنہوں نے یہی سوال کِیا، مگر ہر مرتبہ رسولوں کے سالار، نبیِ مُخْتار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

1 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۷۹ تا ۸۵ بتغیر

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خاموشی ہی اِختیار فرمائی پھر ارشاد فرمایا: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ اگر میں نے "ہاں" کہہ دِیا ہوتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا۔(1)

یاد رہے کہ! حج زندگی میں ایک بار ہی فرض ہے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ جب صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا اَقْرَع بن حابِس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہر سال حج فرض ہونے کے بارے میں سُوال کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ یعنی حج ایک ہی مرتبہ (فرض) ہے، جو ایک سے زائد کرے گا وہ نفلی ہوگا۔(2)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ! حُضورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت، اِخْتیارات اور فکرِ اُمّت کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ ہر سال حج فرض کر دینے کا اِخْتیار ہونے کے باوُجود اُمَّت کو مشقّت سے بچانے کے لئے "ہاں" فرما کر ہر سال حج کو فرض نہ فرمایا، البتہ اپنے اِخْتیار کا واضح طور پر اِظہار فرما دِیا کہ اگر میں "ہاں" کہہ دیتا تو ہر سال ہی حج کرنا فرض ہو جاتا۔ یاد رہے کہ یہ کوئی پہلا موقع نہ تھا بلکہ بہت سے مواقع پر سرکارِ نامدار، اُمَّت کے غمخوار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہم گُناہ گاروں کی مَشَقَّت و دُشواری کا لحاظ کرتے ہوئے شرعی مسائل میں ہماری آسانیوں کا خاص خیال فرمایا۔ آیئے! اِس ضمن میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُود مُختاری اور اُمَّت کے حق میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خیر خواہی کے بارے میں تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے اور جُھومئے:

1. لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُ عَلَیْھِمُ السِّوَاكَ كَمَا فَرَضْتُ عَلَیْھِمُ الْوُضُوْءَ اگر مجھے اپنی اُمَّت کی

---

1 ۔۔۔ مسلم، کتاب الحج، باب فرض الحج مرة فی العمر، ص ۶۹۸، حدیث: ۱۳۳۷

2 ۔۔۔ مستدرک، کتاب التفسیر، فرضیة الحج فی العمر مرة واحدة، ۲/۱۱، حدیث: ۳۲۱۰

دُشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ضرور اُن پر مِسواک کو اُسی طرح فرض کر دیتا، جس طرح میں نے اُن پر وضو فرض کیا ہے۔[1]

2. لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ اَنْ یُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِہٖ اگر مجھے اپنی اُمّت کی مَشَقَّت کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز کو تہائی یا آدھی رات تک مؤخَّر کرنے کا ضرور حکم دیتا۔[2]

3. وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِیْفِ وَسُقْمُ السَّقِیْمِ لَاَخَّرْتُ ھٰذِہِ الصَّلَاۃَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ اگر بوڑھوں کی کمزوری اور مریضوں کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو اِس نماز (یعنی نمازِ عشاء) کو آدھی رات تک ضرور مؤخَّر کر دیتا۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِن احادیثِ مُبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اگر چاہتے تو عشاء کی نماز کے وقت میں تبدیلی فرمادیتے کہ تہائی یا نصف رات سے پہلے نمازِ عشاء پڑھنا جائز ہی نہ ہوتا اور اسی طرح وضو میں مِسواک کو فرض فرمادیتے کہ بغیر مِسواک نماز ہی نہ ہوتی۔[4] مگر اُمَّت کی آسانی کی وجہ سے ایسا نہ فرمایا۔

اِذنِ خدا سے ہو تم مُختارِ ہر دوعالَم
دونوں جہاں تمہاری خیرات کھا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش، ص297)

یاد رہے کہ! مِسواک شریف ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی

1…مسند احمد، مسند الفضل بن عباس، ۱/۴۵۹، حدیث:۱۸۳۵

2…ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی تاخیر صلوۃ العشاء الاخرۃ، ۱/۲۱۴، حدیث:۱۶۷

3…ابوداود، کتاب الصلوۃ، باب وقت العشاء الاخرۃ، ۱/۱۸۵، حدیث:۴۲۲

4…مرآۃ المناجیح، ۱/۲۸۰ ماخوذا

بہت ہی پیاری سُنّت ہے۔

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مَروِی ہے: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَخَلَ بَیْتَہُ بَدَأَ بِالسِّوَاکِ یعنی نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بھی دولت خانے میں تشریف لاتے، سب سے پہلے مِسواک ہی کیا کرتے تھے۔[1] اور رات یا دن میں جب بھی آرام فرماتے تو جاگ کر وضو سے پہلے مِسواک شریف کیا کرتے تھے۔[2] لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ دیگر سُنّتوں کے ساتھ ساتھ مِسواک شریف کی سُنّت پر بھی عمل کیا کریں کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سُنّت کا ثواب تو ملے گا ہی ساتھ ہی ساتھ مُنہ کی پاکیزگی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا بھی حاصل ہو گی جیسا کہ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اَلسِّوَاکُ مَطْہَرَۃٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاۃٌ لِّلرَّبِّ یعنی مِسواک مُنہ کی پاکیزگی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کا ذریعہ ہے۔[3]

احکامِ شرع پر مجھے دے دے عمل کا شوق
پیکر خُلوص کا بنا یا ربِّ مُصطفٰے

(وسائلِ بخشش، ص131)

آقا کی آمد... مرحبا سَیِّد کی آمد... مرحبا جَیِّد کی آمد... مرحبا طاہِر کی آمد... مرحبا

1...مسلم، کتاب الطھارۃ، باب السواک، ص ۱۵۲، حدیث: ۲۵۳

2...ابو داؤد، کتاب الطھارۃ، باب السواک لمن قام من اللیل، ۱/ ۵۴، حدیث: ۵۷

3...بخاری، کتاب الصوم، باب السواک الرطب والیابس للصائم، ۱/ ۶۳۷، حدیث: تحت الباب

حاضِر کی آمد... مرحبا ناظِر کی آمد... مرحبا ناصِر کی آمد... مرحبا ظاہِر کی آمد... مرحبا باطِن کی آمد... مرحبا حامی کی آمد... مرحبا آقائے عطّار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا

مرحبایا مصطفیٰ مرحبایا مصطفیٰ مرحبایا مصطفیٰ مرحبایا مصطفیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَرَم شریف کی گھاس کاٹنا حلال فرمادِیا

فتحِ مکہ کے موقع پر سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حَرَمِ مکّہ کی گھاس وغیرہ کاٹنے کی حُرمَت بیان کرنے کے بعد حضرت سَیِّدُنا عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی گُزارِش پر اپنے خاص اِختیارات کا اِستعمال کرتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی ضرورتوں کی وجہ سے حَرَم شریف سے اِذخِر نامی گھاس کاٹنے کو حلال وجائز قرار دِیا جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مَکَّۃَ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مکّے شریف کو حَرَم بنایا ہے، لہٰذا نہ یہاں کی گھاس اُکھیڑی جائے اور نہ ہی یہاں کا درخت کاٹا جائے (کہ یہ سب کام حَرَمِ مکّہ میں حرام و ممنوع ہیں)۔ اِس پر حضرتِ سَیِّدُنا عباس بن عبدُ المُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی: اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ بُیُوْتِنَا یعنی ہمارے سُناروں اور ہمارے گھر کی چھتوں کے لئے اِذخِر گھاس کو جائز فرمادیجئے! (یہ ہمارے بہت کام آتی ہے) چُنانچہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اِلَّا الْاِذْخِرَ یعنی اِذخِر گھاس کی تمہیں اِجازت ہے۔(1)

1 ... بخاری، کتاب البیوع، باب ماقیل فی الصواغ... الخ،/، حدیث:

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ذرا غور کیجئے کہ حَرَم شریف کی گھاس وغیرہ کاٹنے کے حرام ہونے کے بارے میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زبانی واضح طور پر سُن لینے کے باوجود حضرت سَیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسے جلیلُ القدر صحابی، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اِذخِر گھاس کو جائز قرار دینے کی فرمائش کر رہے ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی عام انسان یا اپنے جیسا بَشَر نہ سمجھتے تھے، بلکہ اُن کا یہ عقیدہ تھا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حرام و حلال کے اَحْکامات میں تبدیلی کا مکمل اِخْتیار دِیا ہے اور پھر خُود نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی یہ نہ فرمایا کہ مجھے اِس کا اِختیار نہیں بلکہ اپنے اِخْتیارات کو استعمال کرتے ہوئے اِذخِر گھاس کو حلال وجائز قرار دے کر گویا اُن کے اِس عقیدے پر اپنی مُہرِ تصدیق لگادی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِخْتیاراتِ مُصْطفٰے کے اب تک بیان کئے گئے تمام واقعات، اُن چیزوں یا احکامات کے بارے میں ہیں، جن میں حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے اِخْتیارات سے بلاامتیاز اپنی اُمَّت کے تمام افراد کیلئے آسانی عطا فرمائی۔ اب پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِخْتیارات کی وہ شان بھی مُلاحظہ کیجئے کہ کوئی چیز جو ساری اُمَّت کے لئے تو فرض وواجب ہو کہ اگر کوئی ترک کردے تو گُناہ گار ہوگا، مگر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے خصوصی اِخْتیارات سے اِمتیازی طور پر ایک یا چند ایک افراد کو اُس فرض وواجب کے ترک کرنے کی اِجازت عطا فرمادی، یونہی کوئی چیز جو ساری اُمَّت کے لئے تو حرام وناجائز ہو کہ اگر کوئی کرے تو گُناہ گار ہو، مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کسی خاص فرد یا مخصوص افراد کے لئے اُس حرام وناجائز چیز کو حلال و جائز

فرمادِیا۔ آیئے! اس ضمن میں بھی اِختیاراتِ مُصْطَفٰے کے چند ایمان افروز واقعات سُنتے ہیں:

نمازوں کی مُعافی میں اِختیارِ نبوی

اِس میں کوئی شک نہیں کہ ہر مُسلمان پر دن رات میں پانچ (5) نمازیں پڑھنا فرض ہے، اس کی فرضِیَّت کا اِنکار کُفر ہے اور جان بُوجھ کر ایک بار بھی چھوڑنے والا گُناہِ کبیرہ کا مُرتکب اور جہنم کی آگ کا حقدار ہے، جیسا کہ نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ یعنی دن رات میں پانچ (5) نمازیں (فرض) ہیں۔[1] مگر قربان جایئے! سرکارِ نامدار، نبیِ مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات پر کہ ساری اُمَّت پر پانچ (5) نمازیں فرض ہونے کے باوجود ایک صاحب کی گُزارِش قبول کرتے ہوئے اُنہیں تین (3) فرض نمازیں چھوڑنے کی اِجازت عطا فرمادی جیسا کہ

مروِی ہے کہ ایک صاحب نبیِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اِس شرط پر اسلام قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوئے کہ میں دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبول فرمالیا۔[2] یاد رہے کہ ترکِ نماز کی یہ اجازت صرف اُنہی صاحب کیلئے خاص تھی کسی اَور کیلئے ایک نماز بھی بلاعُذرِ شرعی ترک کرنا جائز نہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سارے مسلمانوں پر 5 نمازیں فرض ہیں، مگر پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن صاحب کو اپنے اِختیار سے 3 نمازیں نہ پڑھنے کی اِجازت عطا فرمادی۔ یونہی روزے کے کَفّارے کا بھی ایک واقعہ ہے، وہ بھی سماعت فرمالیجئے، مگر اُس سے

---

1 ۔۔۔ مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الصلوات الخ، ص ۲۴، حدیث: ۱۱

2 ۔۔۔ مسند احمد، مسند البصریین، ۷/۲۸۳، حدیث: ۲۰۳۰۹

پہلے یہ مسئلہ ذہن میں رکھئے کہ روزہ توڑنے کے بارے میں عام حکم یہ ہے کہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں کسی عاقِل بالغ مُقیم (یعنی غیرِ مُسافِر) نے اَدائے روزۂ رَمَضان کی نِیَّت سے روزہ رکھا اور بِغیر کسی صحیح مجبوری کے جان بُوجھ کر جِماع کِیا یا کروایا، یا کوئی بھی چیز لَذَّت کیلئے کھائی یا پی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اِس کی قضاء اور کَفّارہ دونوں لازِم ہیں۔[1] (قضا تو یہ ہے کہ وہ روزہ علاوہ رمضان کسی اَور دن دوبارہ رکھے اور) کَفّارہ یہ ہے کہ ممکن ہو تو ایک رَقَبہ یعنی باندی یا غلام آزاد کرے اور یہ نہ کر سکے تو پے درپے (یعنی مسلسل) ساٹھ (60) روزے رکھے، یہ بھی نہ کر سکے تو ساٹھ (60) مساکین کو پیٹ بھر، دونوں وقت کھانا کھلائے۔[2] روزہ توڑنے والے ہر مسلمان کیلئے یہی حکمِ شَرعی ہے مگر شارِعِ اسلام، شاہِ خیرُ الانام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے عظیمُ الشّان اِختیارات سے اپنے ایک صحابی کے لئے انتہائی خوبصورت انداز میں یہ کَفّارہ معاف فرما دِیا چُنانچہ،

سزا کو انعام میں بدل دِیا

حضرت سَیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ اَقدَس میں حاضر ہو کر عَرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا: کس چیز نے تمہیں ہلاکت میں ڈال دِیا؟ عرض کی: میں رَمَضان میں اپنی عورت سے صُحبت کر بیٹھا۔ فرمایا: کیا غلام آزاد کر سکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا لگاتار دو (2) مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا ساٹھ (60) مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ اتنے میں خدمتِ اَقدَس میں کھجور لائے گئے، حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے (اُس شخص سے) فرمایا: اِنہیں خَیرات کر دو۔ عَرض کی: کیا اپنے

---

1 ... فیضانِ سنت بحوالہ رَدُّالْمُحتَار ج ۳ ص ۳۸۸

2 ... بہارِ شریعت، حصہ پنجم، ۱/ ۹۹۴ ملتقطاً

سے زیادہ کسی محتاج پر خیرات کروں؟ حالانکہ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔ فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ وَقَالَ اِذْھَبْ فَاَطْعِمْہُ اَھْلَكَ یعنی رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہ بات سُن کر ہنسے، یہاں تک کہ دندانِ مُبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا: جاؤ یہ کھجوریں اپنے گھر والوں کو کھلادو (سمجھو کہ تمہارا کَفّارہ ادا ہوگیا)۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رَضَوِیّہ میں اِس حدیثِ پاک کو نَقْل کرنے کے بعد مدینے کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت وشان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مسلمانو! گُناہ کا ایسا کَفّارہ کسی نے بھی نہ سُنا ہوگا (کہ روزہ توڑنے پر) سوا دو مَن خُرمے، بارگاہِ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عطا ہوتے ہیں کہ خود کھالو، کَفّارہ ہوگیا۔ وَاللہ! یہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ رحمت ہے کہ سزا کو اِنعام سے بدل دے۔ (مزید فرماتے ہیں کہ) اُن کی ایک نگاہِ کرم کبائر (یعنی کبیرہ گناہوں) کو حَسَنات (یعنی نیکیوں میں تبدیل) کر دیتی ہے جب تو اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ نے گُناہگاروں، خطاواروں، تباہ کاروں کو اُن کا دروازہ بتایا کہ: ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ﴾ (پ۵، النساء: ۶۴) گُناہگار تیرے دربار میں حاضر ہو کر مُعافی چاہیں اور تُو شفاعت فرمائے تو خُدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔[2]

اپنے خَطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو   کون کرے یہ بَھلا تم پہ کروڑوں دُرود

آقا کی آمد... مرحبا   مُصْطفیٰ کی آمد... مرحبا مُجتبیٰ کی آمد... مرحبا   طٰہٰ کی آمد... مرحبا، اعلیٰ کی

---

1 ...مسلم، کتاب الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع... الخ، ص ۵۶۰، حدیث: ۱۱۱۱

2 ... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۵۳۱ ملخصاً وملتقطاً

آمد... مرحبا بالا کی آمد... مرحبا، مختار کی آمد مرحبا مختار کی آمد مرحبا

مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گواہی کے مُعاملے میں اِختیارِ مُصْطَفٰے

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے باہمی لَین دَین کے مُعاملات میں دو(2) مَردوں کو گواہ بنانے کا حکم دیتے ہوئے پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 282 میں ارشاد فرمایا:

وَ اسْتَشْهِدُوْا شَهِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور دو گواہ کرلو اپنے مَردوں میں سے۔

(پ۳، البقرة: ۲۸۲)

معلوم ہوا کہ کسی بھی معاملے میں تنہا مرد کی گواہی شَرعاً قبول نہیں، یہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم ہے جو تمام مُسلمانوں کیلئے ہے، مگر حُضور عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی مرضی مُبارک سے حضرت سَیِّدُنا خُزَیْمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اِس حکمِ عام سے بَری اور آزاد قرار دیتے ہوئے کسی بھی مُعاملے میں اِن کی تنہا گواہی کو دو مَردوں کی گواہی کے برابر کر دِیا اور ارشاد فرمایا: مَنْ شَهِدَ لَهُ خُزَیْمَةُ اَوْ شَهِدَ عَلَیْهِ فَهُوَ حَسْبُهُ یعنی خُزَیْمَہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کسی کے حق میں گواہی دیں یا کسی کے خلاف گواہی دیں، اِن کی تن تِنہا گواہی کافی ہے۔[1] (یعنی اِن کے گواہی دے دینے کے بعد گواہی کا نِصاب پورا کرنے کے لئے کسی دوسرے گواہ کی ضرورت نہیں)۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِدّت کے حکم میں اِختیارِ نبوی

1... سنن الکبری، کتاب الشهادات، باب الامر بالاشهاد، ۱۰/۲۴۶، حدیث: ۲۰۵۱۶

اگر کسی عورت کا شوہر مر جائے اور وہ حامِلہ نہ ہو تو اُس کی عدّت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں چار (4) ماہ دس (10) دن بیان فرمائی ہے، جیسا کہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 234 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ یَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ (پ ۲، البقرة: ۲۳۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔

صدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حامِلہ کی عدّت تو وَضعِ حَمل ہے (یعنی بچّہ جنتے ہی عِدّت ختم ہو جائے گی) جیسا کہ سورۂ طلاق میں مذکور ہے، یہاں غیرِ حامِلہ کا بیان ہے، جس کا شوہر مر جائے، اُس کی عدّت چار (4) ماہ دس (10) روز ہے۔ اِس مُدّت میں نہ وہ نکاح کرے، نہ اپنا مَسْکَن (یعنی شوہر کا گھر) چھوڑے، نہ بے عُذر تیل لگائے، نہ خوشبو لگائے، نہ سِنگار کرے، نہ رنگین اور ریشمی کپڑے پہنے نہ مہندی لگائے، نہ جدید نکاح کی بات چیت کُھل کر کرے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیت اور اُس کی تفسیر کی روشنی میں واضح طور پر معلوم ہوا کہ اگر غیرِ حامِلہ عورت کا شوہر فوت ہو جائے، تو اُس کی عِدّت چار (4) ماہ دس (10) دن ہے۔ آیئے اب اِس مُعاملے میں بھی سرورِ عالَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِختیار مُلاحظہ کیجئے کہ

حضرتِ سَیِّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حق میں چار (4) ماہ دس (10) دن کی مُدّتِ عِدّت میں کمی فرما کر اُنہیں صرف تین (3) دن تک سوگ منانے کا حکم ارشاد فرمایا چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ جب (میرے شوہرِ اوّل) حضرت سَیِّدُنا جعفر

طَیّار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ شہید ہوئے، سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: تَسَلَّبِیۡ ثَلٰثًا ثُمَّ اصۡنَعِیۡ مَا شِئۡتِ یعنی 3 دن سِنگار (یعنی زینت) سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو۔[1]

اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نبیِ کریم رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِخْتیارات کے ضِمن میں اِس حدیثِ پاک کو نَقْل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں کہ یہاں حضورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کو اِس حکمِ عام سے اِستِثْنا (یعنی آزاد) فرمادِیا کہ عورت کو شوہر پر چار (4) مہینے دس (10) دن سوگ واجب ہے۔[2]

جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ اُسے دیں گے
کریم ہیں یہ خزانے لُٹانے آئے ہیں
اِنہیں خدا نے کیا اپنے مُلک کا مالک
اِنہیں کے قبضے میں ربّ کے خزانے آئے ہیں
سُنو گے لا نہ زبانِ کریم سے نوریؔ
یہ فیض و جُود کے دریا بہانے آئے ہیں

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناقابلِ قُربانی جانور کے بارے میں اِختیارِ مُصْطَفٰی

حضرت سَیِّدُنا بَراء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروِی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوبُردہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

---

1 . . . سنن الکبری، کتاب العدد، باب الاحداد، ۷/۷۲۰، حدیث: ۱۵۵۲۳

2 . . . فتاویٰ رضویہ، ۵۲۹/۳۰

عَنْہُ نے نمازِ عید سے پہلے ہی قُربانی کرلی تو نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اِس کے بدلے دوسری قُربانی کرو (کہ وہ قُربانی نہ ہوئی) تو انہوں نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اب تو میرے پاس چھ (6) مہینے کا بکری کا بچہ ہے جو کہ ایک سال کی بکری سے بہتر ہے۔ نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِجْعَلْهَا مَكَانَهَا، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ یعنی اُس کی جگہ اِسے ذبح کر دو، مگر تمہارے بعد کسی اَور کے لئے ایسا کرنا ہرگز کافی نہ ہوگا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ شہر میں قُربانی کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ نمازِ عید اَدا ہونے کے بعد ہی قُربانی کرے جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے کہ شہر میں قُربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز ہوچکے، لہٰذا نمازِ عید سے پہلے شہر میں قُربانی نہیں ہوسکتی۔[2] مگر چونکہ حضرت سَیِّدُنا ابُوبُردہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نمازِ عید سے پہلے ہی قُربانی کرلی تھی، اسی لئے حُضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں دوسرے جانور کی قُربانی کا حکم ارشاد فرمایا۔ اُن کے پاس چونکہ اب صرف چھ (6) مہینے کا بکری کا بچہ ہی رہ گیا تھا، حالانکہ قُربانی کے لئے بکرے، بکری کا ایک سال کا ہونا ضروری ہے، جیسا کہ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قُربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہئے، اُونٹ پانچ (5) سال کا، بکری ایک سال کی، اِس سے عُمر کم ہو تو قُربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے، ہاں دُنبہ یا بھیڑ کا چھ (6) ماہ کا بچّہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اُس کی قربانی جائز ہے۔[3] چونکہ حضرت سَیِّدُنا ابُوبُردہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

---

1 . . . مسلم، کتاب الاضاحی، باب وقتھا، ص ۱۰۸۴، حدیث: ۱۹۶۱

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۳۳۷

3 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۳۴۰ ملتقطاً

عَنْہُ کے پاس صرف بکری کا چھ (6) ماہ کا بچہ ہی تھا، جس کی قُربانی نہیں ہو سکتی تھی، مگر جب انہوں نے اپنی اِس پریشانی کا تذکرہ حضورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کِیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صرف اُنہی کو چھ (6) ماہ کی بکری کی قُربانی کرنے کی اِجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے بعد آئندہ کسی کے لئے چھ (6) ماہ کی بکری کی قُربانی کرنا کافی نہ ہو گا۔

دو جہاں کے تاجدار، اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا
سرورِ با اِختیار اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا
مالک و مُختارِ ما اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا
حامیِ ہر بے نوا اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک شَخْص، سرکارِ نامدار، دو عالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عَرض کی: میں آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر ایمان لانا چاہتا ہوں، مگر میں شراب نوشی، بدکاری، چوری اور جُھوٹ کا عادی ہوں اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اِن چیزوں کو حرام کہتے ہیں، میں (ایک دَم ہی) اِن تمام گُناہوں کو تو نہیں چھوڑ سکتا، البتّہ اگر آپ اِس بات پر راضی ہوجائیں کہ میں اِن میں سے صرف کسی ایک بُرائی کو تَرْک کر دوں، تو میں آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر ایمان لانے کو تیّار ہوں۔ سُلطانِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم جُھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ اُس نے اِس بات کو قَبول کر لیا اور مُسلمان ہو گیا، جب وہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس سے گیا تو اُس کو شراب پیش کی گئی، اُس نے سوچا کہ اگر

میں نے شراب پی لی اور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے شراب پینے کے مُتَعلِّق پوچھا اور میں نے جُھوٹ بول دِیا تو عہد شِکنی ہو گی اور اگر میں نے سچ بولا تو آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) مجھ پر حَد (یعنی شرعی سزا) قائم کر دیں گے، لہٰذا اُس نے شراب کو تَرک کر دِیا، پھر اُسے بدکاری کرنے کا موقع میسَّر آیا تو اُس کے دل میں پھر یہی خیال آیا، لہٰذا اُس نے اِس گُناہ کو بھی تَرک کر دِیا اِسی طرح چوری کا مُعاملہ ہوا، پھر وہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عَرض کرنے لگا: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ نے بہت اچھا کیا کہ مجھے جھوٹ بولنے سے روک دِیا اور اِس نے مجھ پر تمام گُناہوں کی دروازے بند کر دیئے، اِس کے بعد وہ شَخْص تمام گُناہوں سے تائب ہو گیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِخْتیاراتِ مُصْطَفٰے کے بارے میں بیان کئے گئے اِن تمام واقعات سے بخُوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیسا عظیمُ الشّان مقام عطا فرمایا ہے کہ شریعت کے اَحکام کو مُقرّر کر دینے کے بعد اُن اَحکامات کے مکمل اِخْتیارات، نبیوں کے تاجْوَر، اَفْضَلُ الْبَشَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سَونپ دیئے جیسا کہ مُحَقِّق عَلَی الْاِطْلَاق حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صحیح اور مُخْتار مذہب یہی ہے کہ اَحکام، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سپُرد ہیں، جس پر جو چاہیں حکم کریں، ایک کام ایک پر حرام کرتے ہیں اور دوسرے پر مُباح (یعنی جائز۔ مزید فرماتے ہیں کہ) حَق تعالٰی نے شریعت مُقرَّر کر کے ساری کی ساری، اپنے رسول و محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حوالے کر دی (کہ اس میں جس طرح چاہیں تبدیلی

---

1 ...تفسیر کبیر، پ ١١، التوبۃ، تحت الآیۃ: ١١٩، ٦/١٦٧-١٦٨

واضافہ فرمائیں)[1] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیگر فضائل و کمالات پر کامل یقین و ایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِخْتیارات پر بھی ایمان لائیں نیز اِس قسم کے خیالات کو اپنے ذہنوں میں ہرگز جگہ نہ دیں کہ جس چیز کو قرآنِ کریم میں حلال بیان کیا گیا ہے صرف وہی حلال اور جس چیز کو قرآنِ کریم میں حرام بیان کیا گیا، صرف وہی حرام ہے بلکہ یہ ایمان ہونا چاہئے کہ نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین و احادیث بھی کسی چیز کو حلال و حرام قرار دینے میں قرآنِ کریم ہی کی طرح دلیل و حُجّت ہیں جیسا کہ خود نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اِخْتیارات پر اعتراضات کرنے والے بدنصیبوں کو تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ممکن ہے کہ کوئی شخص اپنے تخت پر ٹیک لگا کر بیٹھے اور میری احادیث میں سے کوئی حدیث بیان کرنے کے بعد (لوگوں کے عقائد خراب کرتے ہوئے) یہ کہے کہ ہمارے تمہارے درمیان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب قرآن موجود ہے، ہمیں اِس میں جو چیز حلال ملے گی، صرف اُسی کو حلال اور اس میں چیز حرام ملے گی، صرف اُسی کو حرام جانیں گے۔ (پھر فرمایا) اَلَا وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ خبردار! جس چیز کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول حرام کردے وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے حرام کردہ کی طرح حرام ہے۔[2]

آج از پئے وِلادت جی ہاں مِلے گی جنّت
مُختارِ خُلد و کوثر تشریف لا رہے ہیں

1...مدارج النبوة، ۲/ ۱۸۳

2...ابنِ ماجه، كتاب السنة، باب تعظيم حديث رسول الله...الخ، ۱/ ۱۶، حديث: ۱۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رہے! کہ اللہ تبارَک وتعالیٰ نے دُنیا میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار (1,24,000) پیغمبر بھیجے اور اُنہیں طرح طرح کے معجزات اور بے مثال اِختیارات سے مُشَرَّف فرمایا مثلاً حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مُردے زندہ کرنے، کوڑھ اور بَرَص کی بیماری دُور کرنے کے اِختیارات ومعجزات عطا فرمائے، حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو جِنّوں اور ہواؤں پر حکومت کرنے اور تین (3) مِیل سے چیونٹی کی آواز سننے وغیرہ جیسے اِختیارات عطا فرمائے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شاہِ بنی آدم، شافعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رسول بنا کر بھیجا تو چونکہ آپ اوّلین و آخرین کے سردار بنائے گئے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پچھلے انبیا و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بڑھ کر فضائل و کمالات و اِختیارات کا مالک بنایا، حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چاند سُورج پر بھی اِختیار عطا فرمایا۔ چُنانچہ،

نُور کا کِھلونا

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے "نُور کا کِھلونا" کے صفحہ نمبر 6 پر لکھتے ہیں کہ

حضرت سَیِّدُنا عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رسولِ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نُبوّت کی نشانیوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِین میں داخِل ہونے کی دعوت دی تھی، میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (بچپن میں) گہوارے (یعنی جُھولے) میں

چاند سے باتیں کرتے اوراپنی اُنگلی سے اُس کی جانب اشارہ کرتے تو جس طرف آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِشارہ فرماتے، چاند اُس جانب جُھک جاتا۔ حُضور پُر نُور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں چاند سے باتیں کرتا تھااور چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا،وہ مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور جب چاند عرشِ الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا تواُس وقت میں اُس کی تَسْبِیح کرنے کی آواز سُنا کرتا تھا۔

چاند جُھک جاتا جِدھر اُنگلی اُٹھاتے مَہد میں　　کیا ہی چلتا تھا اِشاروں پر کھلونا نُور کا

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا　　بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا

میں گدا تُو بادشاہ بھر دے پیالہ نورکا　　نور دِن دُونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ڈُوبا سورج پلٹ آیا

خیبر کے قریب مقامِ صہبا میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نمازِ عصر پڑھ کر حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی گود میں اپنا سرِ اَقدَس رکھ کر سو گئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر وحی نازل ہونے لگی۔ حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سرِ اَقدَس کو اپنی آغوش میں لئے بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ سورج غُروب ہو گیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نمازِ عصر قضا ہو گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ دُعا فرمائی کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! یقیناً علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھے، لہٰذا تُو سُورج کو واپس لوٹا دے تاکہ علی نمازِ عصر اَدا کرلیں۔ حضرت سَیِّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ڈُوبا ہوا

سورج پلٹ آیا اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور زمین کے اوپر ہر طرف دُھوپ پھیل گئی۔[1]

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکان تمہارے لئے　　چُنین و چُناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

اِشارے سے چاند چِیر دِیا چُھپے ہوئے خُور کو پھیر لیا　　گئے ہوئے دن کو عَصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ''سیرتِ مصطفیٰ'' کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل و کمالات اور اِختیارات کے بارے میں مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''سیرتِ مُصطفیٰ'' کا مُطالعہ نہایت مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں اِعلانِ نُبوّت اور ہجرت سے پہلے اور بعد کے واقعات، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات، خاندانی حالات اور غزوات کے واقعات کے علاوہ جمادات، نباتات، حیوانات اور جِنّات وغیرہ سے مُتَعَلِّق معجزات کو بھی نہایت عُمدہ انداز میں بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدرسۃُ المدینہ آن لائن

---

1 . . . سیرتِ مصطفی، ص ۲۲۷ ملخصًا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ایسی ہی پیاری پیاری باتیں بتائی جاتی اور بکثرت سنّتیں سیکھی اور سِکھائی جاتی ہیں، لہٰذا ہم بھی نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے، علمِ دین میں اضافہ کرنے اور عشقِ رسول بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم و بیش 97 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے، جن میں سے ایک شعبہ مدرسۃُ المدینہ آن لائن بھی ہے۔ شَوَّالُ الْمُکَرَّم ۱۴۳۲ھ بمطابق ستمبر 2011ء میں مجلس مدرسۃُ المدینہ آن لائن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اِس شعبے کے تحت انٹرنیٹ کے ذریعے کئی ممالک کے مُسلمانوں کو نہ صرف دُرُست مَخارج کے ساتھ قرآنِ پاک کی مُفت تعلیم دی جاتی ہے بلکہ بُنیادی اسلامی تعلیمات مثلاً وُضو، غُسل، تَیَمُّم، اَذان، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج وغیرہ کے مسائل بھی سکھائے جاتے ہیں، جبکہ باقاعدہ آن لائن درسِ نظامی کروانا بھی ہدف میں شامل ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) پر اِس شعبے کی تفصیلی معلومات اور داخِلہ فارم (Admission Form) بھی موجود ہے، لہٰذا مدرسۃُ المدینہ آن لائن میں داخلے کے خواہشمند اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کی اِس ویب سائٹ کا ضرور وِزٹ (Visit) فرمائیں، مگر یاد رہے کہ فِی الْحال مدرسۃُ المدینہ آن لائن کی سہولت صرف بیرونِ ملک مُقیم اسلامی بھائیوں کے لئے ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں ۔۔۔ اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

والہٖ وَسَلَّمَ کے کمالات واِختیارات کے بارے میں سُنا کہ

❖ روزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شفاعتِ کُبریٰ کا اِختیار عطا فرمائے گا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے ہر اُس اُمَّتی کو جہنّم سے نکال لائیں گے کہ جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی ایمان ہو گا۔ یاد رہے! یہ تو قیامت کے دِن کا اِختیار ہے، دُنیا میں بھی لوگوں کے ذاتی مُعاملات اور حلال و حرام کے شرعی اَحکامات میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کامل اِختیارات عطا فرما کر قرآنِ کریم میں ارشاد فرما دِیا گیا کہ جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں، وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو، معلوم ہوا کہ حضورِ اَقدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نائبِ مُطلَق ہیں۔

❖ تمام جہان حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِختیار میں کر دِیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں حکم دیں، یہی وجہ ہے کہ حَرَمِ مکّہ میں درخت و گھاس وغیرہ کاٹنے کے حرام ہونے کے باوُجود لوگوں کی ضرورت کی وجہ سے اِذخِر گھاس کاٹنا حلال فرما دِیا۔

❖ سب کے لئے 5 وقت کی نماز فرض ہونے کے باوُجود ایک شخص پر اُس کی عرض قبول کرتے ہوئے 3 نمازیں معاف فرما دِیں۔

❖ حج کا حکم بیان کرنے کے بعد جب ہر سال حج کے فرض ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو خاموشی اِختیار فرما کر زندگی بھر میں ایک ہی بار حج کو فرض رکھا اور فرما دِیا کہ اگر میں کہہ دیتا کہ ہاں ہر سال فرض ہے تو، ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا۔

❖ اُمَّت کی دُشواری کا خیال فرماتے ہوئے مِسواک کو صِرف سُنّت ہی رکھا، وُضو میں واجِب قرار نہ دِیا۔

- نمازِ عشاء کے وقت میں بھی اُمَّت کی آسانی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، آدھی رات یا تہائی رات میں نمازِ عشاء پڑھنا واجب نہ فرمایا۔
- ایسی غیرِ حامِلہ عورت جس کا شوہر فوت ہو جائے، اُسے بحکمِ قرآنی چار (4) ماہ دس (10) دن عِدّت میں رہنا واجب ہے، مگر حضرتِ سَیِّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حق میں حُضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِس طویل عِدّت کو تین (3) دن سے تبدیل فرمادِیا۔
- ایک سال سے کم عُمر کی بکری کی قُربانی جائز نہیں، مگر حضرتِ سَیِّدُنا بُردہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو چھ (6) ماہ کی بکری کی قُربانی کی اِجازت عطا فرماتے ہوئے اِرشاد فرمایا کہ تمہارے بعد کسی کے لئے ایسا کرنا جائز نہ ہو گا۔

بہر حال اِختیاراتِ مُصطفٰے سے مُتَعَلّق اِس طرح کے بہت سے واقعات ہیں، جن سے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت اور محبت و عقیدت دلوں میں مزید پُختہ ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہماری طرح مَعَاذَ اللہ کوئی عام بَشَر نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ساری کائنات میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سب سے بلند مقام عطا فرمایا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنائے اور عاشقانِ رسول کی صحبت اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! میلادِ مُصطفی کی کچھ حَسِین گھڑیوں کا ذِکر سُنتے ہیں، کہ جب میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا میں تشریف آوری ہوئی، تاریخ کیا تھی؟ دن کیا تھا؟ کیا حالات تھے؟ آیئے سُنیے، ایمان تازہ کیجئے۔

ماہِ ربیع الاوّل کی 12 تاریخ اور دِن دوشنبہ یعنی پیر ہے، حضرتِ سیدنا عبد المطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے داداجان حرم شریف میں آگئے ہیں، حضرتِ آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا گھر میں اکیلی ہیں، کیونکہ ساس اور شوہر کا سایہ پہلے ہی اُٹھ چکا تھا، سُسر طوافِ خانہ کعبہ میں مشغول ہیں، خیال کیا کہ کاش! اِس وقت خاندانِ عبدِ مناف کی کچھ عورتیں میرے پاس ہوتیں، اچانک کیا دیکھتی ہیں نہایت حسینہ و جمیلہ عورتوں سے گھر بھر گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اُن سے اس اِستفسار فرمایا "بیبیو تم کون ہو؟ کہاں سے آئی ہو؟ اور کیوں آئی ہو؟" اُن میں سے ایک بولیں، "میں اُمُّ البشر تمام انسانوں کی ماں زوجۂ آدم، حوّا ہوں" رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا، دوسری بولیں، "میں فرعون کی بیوی آسیہ ہوں" رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا، تیسری بولیں، "میں عیسیٰ روح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ مریم ہوں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اور باقی تمام عورتیں جنت کی حوریں ہیں، آج کونین کے دُولھا، عالمین کے داتا، فقیروں کے ملجا و ماویٰ محمد رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد آمد ہے، اِن کے استقبال اور آپ کی خدمت کے لیے ہم آئی ہیں۔ اے آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا! دروازے کے باہر نظر ڈالو چاروں طرف تاحدِ نظر فرشتوں کے میلے لگے ہوئے ہیں، گھر میں حوریں در پہ ملک ہیں، جن کی قطاریں تابہ فلک ہیں"۔ حاضرین میں کچھ اِس طرح چرچے ہو رہے ہیں

آئی ندا کہ آمنہ جاگے تیرے نصیب آئیں گے تیری گودی میں اللہ کے حبیب
کہا حوروں نے یہ محبوبِ ربُّ العالمیں ہوں گے فِرشتوں نے کہا سرکار ختم المرسلیں ہوں گے
زمیں بولی کہ یہ اسرارِ قدرت کے امیں ہوں گے فلک بولا کہ ان کے بعد پیمبر نہیں ہوں گے

پیارے نبی، میٹھے نبی، اچھے نبی، سچے نبی، آمنہ کے آنکھوں کے تارے نبی، دائی حلیمہ کے دُلارے نبی، بے سہاروں کے سہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ختنہ شدہ، ناف بریدہ، سُرمگیں آنکھوں کے ساتھ تشریف لائے۔ ہر قسم کی آلائش سے پاک بلکہ آلائشوں سے پاک کرنے کے لیے تشریف لائے۔ غیب سے آواز آنے لگی ربِّ کعبہ (عزوجل) کی قسم! کعبہ کو عزت مل گئی۔ ہوشیار ہو جاؤ کہ کعبہ کو ان کا قبلہ و مسکن ٹھہرا دیا گیا۔

محبوبِ ربِّ العزت، مصطفٰی جانِ رحمت، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدہ کیا۔ مبارک اُنگلیاں آسمان کی طرف اُٹھی ہوئی تھیں۔ جنّتی پھولوں سے بڑھ کر حسین ہونٹ حرکت کر رہے تھے اور آواز آرہی تھی، رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، ولادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے موقع پر 3 جھنڈے نصب کیے گئے، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک خانہ کعبہ کی چھت پر۔

حضرتِ سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں، وِلادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وقت ایسا نور چمکا کہ مشارق و مغارب روشن ہوگئے اور میں نے مکے سے شام کے محلات واضح طور پر دیکھ لیے۔

آمِنہ تجھ کو مبارک شاہ کا میلاد ہو
تیرا آنگن نور، تیرا گھر کا گھر سب نور ہے

اِس طرف جو نور ہے تو اُس طرف بھی نور ہے
ذرّہ ذرّہ سب جہاں کا نُور سے معمور ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی سجدہ فرمایا، کاش! اُس سجدے کے صدقے میں ہمیں سجدوں کی توفیق نصیب ہو جائے اور ہم پانچوں نمازیں مسجد میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ صفِ اوّل میں پڑھنے کے عادی بن جائیں۔یاد رکھیئے! ہر مسلمان مرد و عورت پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے، چاہے اُس کا نام اور دیگر کام مسلمانوں والے ہوں۔ جو بدنصیب ایک وقت کی نماز بھی جان بوجھ کر قضاء کر دیتا ہے اُس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کی آمد کی خوشی میں جبریلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام نے کعبے کی چھت پر جھنڈا نصب کیا۔

رُوح الامیں نے گاڑا کعبے کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اُڑا پھریرا صبحِ شبِ ولادت

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم بھی اپنے ہاتھوں میں اور اپنی سواریوں پر فیضانِ گنبدِ خضریٰ اور فیضانِ گنبدِ غوث و رضا سے مالا مال مدنی پرچم اُٹھائے جلوسِ میلاد میں شرکت کریں گے۔ زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 12 ربیع الاول یعنی آج کا روزہ بھی رکھیں گے کہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر پیر کو روزہ رکھا کرتے تھے اور جب بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں پیر کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا "اسی دِن میری ولادت ہوئی اور اسی دِن مجھ پر پہلی وحی نازل ہوئی"۔ تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم بھی یعنی آج روزہ رکھیں گے۔ ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

بارہویں تاریخ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج بارہویں شب ہے اور 12 کے عدد سے ہم کو پیار ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھائی جان، مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے نعتیہ دیوان ذوقِ نعت میں فرماتے ہیں۔

سحابِ رحمتِ باری ہے بارہویں تاریخ
کرم کا چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیں تو جان سے پیاری ہے بارہویں تاریخ
عدو کے دِل کو کٹاری ہے بارہویں تاریخ
ہزار عید ہوں ایک ایک لحظہ پر قرباں
خوشی دلوں پہ وہ طاری ہے بارہویں تاریخ
تمام ہو گئی میلادِ انبیاء کی خوشی
ہمیشہ اب تیری باری ہے بارہویں تاریخ
خدا کے فضل سے ایمان میں ہیں ہم پورے

کہ اپنی روح میں ساری ہے بارہویں تاریخ

ہمیشہ تُونے غلاموں کے دِل کیے ٹھنڈے

جلے جو تجھ سے وہ ناری ہے بارہویں تاریخ

حسنؔ ولادتِ سرکار سے ہوا روشن

میرے خدا کو بھی پیاری ہے بارہویں تاریخ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

اسی بارہویں تاریخ کی پیاری پیاری نسبت سے دعوتِ اسلامی کے بارہ بارہ ہفتہ وار اجتماعات میں اوّل تا آخر یعنی تلاوت، نعت ،بیان، ذکر، دُعا، رات اعتکاف، بعدِ فجر مدنی حلقہ اور اشراق چاشت تک شرکت اور اپنے ساتھ انفرادی کوشش کرکے دو دو اسلامی بھائی ساتھ لانے کی نیت کیجئے۔ اس ارادے سے ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادتِ باسعادت کی خوشی میں ربیع الاوّل میں بلکہ ہو سکے تو ہاتھوں ہاتھ دعوتِ اسلامی کے 3 دِن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کرلیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی دعوتِ اسلامی کے اس پیارے پیارے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے ، آج کی اِس مبارک رات کی عظیم ساعتوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت حاصل کرتے ہوئے نیک اعمال کی اچھی اچھی نیّتیں کرلیجئے، فرض علوم سیکھنے، روز فکرِ مدینہ کرنے اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی نیّتیں کرلیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناخن کاٹنے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے ناخن کاٹنے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ ❀ جُمُعہ کے دن ناخن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں! اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔(2) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے کہ جو جُمُعہ کے روز ناخُن تَرشوائے (کاٹے) اللّٰہ تعالیٰ اُس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن تَرشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گُناہ جائیں گے۔(3) ❀ ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی

---

1 ...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ...دُرِّمُختار، ۹/۶۶۸

3 ...دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتَار، ۹/۶۶۸، بہارِ شریعت حصّہ ۱۶، ۲۲۵، ۲۲۶

چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا(یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔[1] ❀ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔[2] ❀ جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔[3] ❀ بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ بَرَص یعنی کوڑھ ہو جانے کا اندیشہ ہے البتہ اگر اُنتالیس (39) دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹتا تو چالیس (40) دن سے زائد ہو جائیں گے تو اس پر واجِب ہو گا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لئے کہ چالیس (40) دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے۔ (تفصیلی معلومات کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد 22 صَفْحَہ 574 تا 685 کا مطالعہ کیجئے)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

---

1 ... دُرِّمُختار، ۹/۶۷۰، اِحیاءُ العُلوم، ۱/۱۹۳

2 ... دُرِّمُختار، ۹/۶۷۰، اِحیاءُ العُلوم، ۱/۱۹۳)

3 ... عالمگیری، ۵/۳۵۸

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

نامِ مُصطفٰے کی تعظیم کا انعام

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 510 صفحات پر مشتمل کتاب "اللہ والوں کی باتیں" جلد 4 کے صفحہ 61 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں (مُسْطَح نامی) ایک آدمی تھا جو 200 سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا رہا۔ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اُسے ٹانگوں سے گھسیٹ کر گندگی کے ڈھیر پہ پھینک دِیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ جا کر اُس کی نمازِ جنازہ اَدا کریں، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! بنی اسرائیل کہتے ہیں کہ وہ 200 سال تک تیری نافرمانی کرتا رہا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: وہ ایسا ہی تھا مگر وہ جب بھی تورات کھولتا اور نامِ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو

دیکھتا تو اُسے چُوم کر آنکھوں سے لگاتا اور اُن پر دُرود پڑھتا تھا، پس میں نے اُس کا یہ عمل قبول کر کے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے ہیں اور 70 جنّتی حوروں سے اُس کا نکاح کر دِیا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللہَ، تُوبُوْا اِلَی اللہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] ... حلیۃُ الاولیاء، وھب بن منبہ، ۴/۴۵، حدیث: ۴۶۹۵

[2] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بے وضو نام محمد نہ لینے والے بزرگ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 660 صفحات پر مشتمل کتاب گلدستۂ دُرود و سلام کے صفحہ 474 پر ہے: مشہور بادشاہ، سُلطان محمود غزنوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک زبردست عالمِ دین اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور باقاعدگی کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کیا کرتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی ساری زِندگی عَین دینِ اسلام کے مُطابق گزاری اور پرچمِ اسلام کی سربُلندی اور اِعلائے کَلِمَۃُ اللہ (یعنی اللہ کا کلمہ بُلند کرنے) کیلئے بہت سی جنگیں لڑیں اور کامیاب ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شُجاعت وبہادری کے ساتھ ساتھ عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عَظِیم مَنْصَب پر بھی فائز تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فرمانبردار غلام ایاز کا ایک بیٹا تھا، جس کا نام محمد تھا۔ حضرت محمود غزنوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب بھی اس لڑکے کو بُلاتے تو اس کے نام سے پُکارتے، ایک دن آپ نے خِلافِ معمول اُسے اے اِبنِ ایاز! کہہ کر مُخاطب کِیا۔ ایاز کو گمان ہوا کہ شاید بادشاہ آج ناراض ہیں، اس لئے میرے بیٹے کو نام سے نہیں پکارا، وہ آپ کے دَربار میں حاضِر ہوا اور عرض کی: حُضُور! کیا میرے بیٹے سے آج کوئی غلطی سَرزد ہوگئی جو آپ نے اس کا نام چھوڑ کر اِبنِ ایاز کہہ کر پکارا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں اسمِ محمد کی تَعْظِیم کی خاطِر تمہارے بیٹے کا نام بے وضو نہیں لیتا چُونکہ اس وَقت میں بے وضو تھا، اس لئے لفظِ محمد کو بِلا وضولبوں پر لانا مُناسب نہ سمجھا۔[1]

لب پر آ جاتا ہے جب نامِ جناب، مُنھ میں گُھل جاتا ہے شہدِ نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب، اپنے لب چُوم لیا کرتے ہیں

---

1 . . . روح البیان، ۷/ ۱۸۵، مفہوماً

(حدائقِ بخشش:۱۱۴)

شعر کی وضاحت:

اے میرے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! جب بھی آپ کا اسمِ گرامی ہمارے لبوں پہ آتا ہے، تو ایسے لگتا ہے جیسے کسی نے ہمارے منہ میں خالص شہد ڈال دیا ہے۔ اسی کیفیت میں ہونٹ آپس میں مل جاتے ہیں اور ایک دوسرے کا بوسہ لے لیتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار کے اَسمائے مُبارَکہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یُوں تو نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُتَعَدَّد اسمائے گرامی ہیں۔ چُنانچہ حضرت علّامہ محمد مہدی فاسی مالکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہزار (1000) نام ہیں اور نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بھی ہزار (1000) نام ہیں۔ ابنِ فارس سے منقول ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَسمائے شریفہ دوہزار (2000) سے زائد ہیں۔ ان میں سے ہر نام آپ کی سیرت و کردار کے کسی نہ کسی پہلو کو اُجاگر کرتا ہے۔[1] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذاتی نام دو (2) ہیں، سابقہ کتابوں میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام "احمد" ہے اور قرآنِ کریم میں "محمد" ہے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صفاتی نام بے گنتی ہیں۔[2]

آنکھوں کا تارا نامِ مُحَمَّد   دل کا اُجالا نامِ مُحَمَّد

---

1 ... مطالع المسرات مترجم، ص۱۹۳، ملتقطاً مفہوماً

2 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۹۲ بتغیر قلیل

ہیں یوں تو کثرت سے نام لیکن سب سے ہے پیارا نامِ مُحمّد
پوچھے گا مولیٰ لایا ہے کیا کیا میں یہ کہوں گا نامِ مُحمّد
اپنے جمیلِ رضوی کے دل میں آ جا سما جا نامِ مُحمّد
(قبالۂ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم تعظیمِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے واقعات سُننے کی سعادت حاصل کریں گے اور یہ بھی سُنیں گے کہ قرآن و حدیث میں تعظیمِ مُصطفٰے کے بارے میں کیا کیا فرامین ہیں۔ آیئے سب سے پہلے ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں۔

نِرالی محبت اور مِثالی تعظیم

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 862 صفحات پر مشتمل بہت ہی پیاری اور عظیمُ الشّان کتاب "سیرتِ مُصطفٰی" کے صفحہ 346 پر ہے۔ ذُوالْقَعْدَہ 6 ھجری میں حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چودہ سو (1400) صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ عُمرے کا احرام باندھ کر مکّے کیلئے روانہ ہوئے۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اندیشہ تھا کہ شاید کُفّارِ مکّہ ہمیں عُمرہ اَدا کرنے سے روکیں گے، اِس لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلے ہی قبیلۂ خُزاعہ کے ایک شخص کو مکّے بھیج دِیا تھا تاکہ وہ کُفّارِ مکّہ کے اِرادوں کی خبر لائے۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قافلہ مقامِ عُسفان کے قریب پہنچا تو وہ شخص یہ خبر لے کر آیا کہ کُفّارِ مکّہ نے تمام قبائلِ عرب کو جمع کرکے یہ کہہ دِیا ہے کہ مسلمانوں کو ہر گز ہر گز مکّے میں داخل نہ ہونے دِیا جائے۔ چُنانچہ

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شاہراہ سے ہٹ کر سفر شروع کر دِیا اور عام راستے سے ہٹ کر آگے بڑھے اور مقامِ حُدَیْبِیہ پر پہنچ کر پڑاؤ ڈالا۔ مقامِ حُدَیْبِیہ پر پہنچ کر حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دیکھا کہ کُفّارِ قُرَیْش لڑنے کیلئے تیّار ہیں اور اِدھر مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ سب لوگ اِحْرام باندھے ہوئے ہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُناسب سمجھا کہ کُفّارِ مکّہ سے صُلْح کی گفتگو کرنے کے لئے کسی کو مکّے بھیج دِیا جائے۔ چُنانچہ اِس کام کیلئے پہلے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عُمرِ فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مُنْتَخَب فرمایا لیکن پھر کسی خاص وجہ سے حضرت سَیِّدُنا عُثْمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مکّے بھیجا۔ اُنہوں نے مکّے پہنچ کر کُفّارِ قُرَیْش کو حُضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے صُلْح کا پیغام پہنچایا۔ حضرت سَیِّدُنا عُثْمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی مالداری اور اپنے قبیلہ والوں کی حمایت و پاسداری کی وجہ سے کُفّارِ قُرَیْش کی نگاہوں میں بہت زیادہ معزّز تھے۔ اس لئے کُفّارِ قُرَیْش اُن کے ساتھ کوئی بد سُلوکی نہ کر سکے۔ بلکہ ان سے یہ کہا کہ ہم آپ کو اجازت دیتے ہیں کہ آپ کعبے کا طواف اور صَفا و مَرْوہ کی سَعی کر کے اپنا عُمرہ اَدا کر لیں، مگر ہم محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو ہرگز ہرگز کعبے کے قریب نہ آنے دیں گے۔

حضرت عُثْمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انکار کر دِیا اور کہا کہ میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بغیر ہرگز ہرگز اکیلے اپنا عُمرہ نہیں اَدا کر سکتا۔[1] جب حضرت سَیِّدُنا عُثْمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مکّے سے واپس تشریف لائے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے پوچھا: اے اَبُوعبدُاللہ! (یہ عُثْمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کُنْیَت تھی) آپ نے طوافِ کعبہ کی سعادت تو حاصل کر لی ہو گی؟ تو اُس عشق و وفا کے پیکر نے جواب دِیا: قسم ہے! اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر میں پورا سال مکّۂ مکرّمہ میں ٹھہرا

---

1 . . . سیرتِ مُصطفٰی، ص ۳۴۸ ملتقطا

رہتا اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حُدَیْبِیہ میں ہوتے، تب بھی میں اُس وقت تک بیتُ اللّٰہ شریف کا طواف نہ کرتا جب تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم طواف نہ کرلیتے۔ ہاں قُرَیْش نے مجھے طواف کرنے کا کہا تو تھا مگر میں نے اِنکار کر دِیا۔[1]

اللہ سے کیا پیار ہے عثمانِ غنی کا — محبوبِ خدا یار ہے عثمانِ غنی کا
جس آئینہ میں نورِ الٰہی نظر آئے — وہ آئینہ رُخسار ہے عثمانِ غنی کا
اللہُ غنی حد نہیں اِنعام و عطا کی — وہ فیض پہ دربار ہے عثمانِ غنی کا

(ذوقِ نعت:۵۶،۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آقا ہوں تو ایسے اور غُلام ہو تو ایسا، یقیناً اِس ایمان افروز واقعے سے حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دل میں بے پناہ عشقِ رسول اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حد درجے کی تعظیم کا پتا چلتا ہے کہ کُفّار نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو تنہا طواف کرنے کی پیشکش کی، مگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جذبۂ تعظیم و اَدَب نے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے بغیر طواف کرنا گوارا نہ کیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شمعِ رسالت کے پروانے

اِسی صُلحِ حُدَیْبِیہ کے موقع پر حضرت سَیِّدُنا عُروہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (جو اُس وقت تک ایمان نہ لائے

[1] ... دلائل النبوة، باب ارسال النبی... الخ، ۴/۱۳۴-۱۳۳، ملخصاً

تھے) کُفّارِ مکّہ کی طرف سے شہنشاہِ دو عالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس صُلح کے مُعاملے میں گفتگو کرنے آئے تو اُس وقت اُنہوں نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی جس والہانہ انداز میں تعظیم کرتے ہوئے دیکھا، اُس اندازِ تعظیم کو کُفّارِ مکّہ کے پاس جاکر اِن الفاظ میں بیان کِیا: قسم خُدا کی! میں بہت سے بادشاہوں کے درباروں میں وفد (یعنی نُمائندگی کرنے والی جماعت) لے کر گیا ہوں، میں قیصر (یعنی ملکِ روم کے بادشاہ) کسریٰ (یعنی سلطنتِ ایران کے بادشاہ) اور نجّاشی (یعنی حبشہ کے بادشاہ ان سب) کے درباروں میں بھی گیا ہوں، لیکن خُدا کی قسم! میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا کہ اُس کے ساتھی اِس طرح اُس کی تعظیم کرتے ہوں جیسے حضرت محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کے صَحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) اُن کی تعظیم کرتے ہیں۔ قسم خُدا کی جب وہ تُھوکتے ہیں تو اُن کا لُعاب کسی نہ کسی کی ہتھیلی پر ہی آتا ہے، جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مَل لیتا ہے، جب وہ اپنے اَصحاب کو کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً اُن کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے، جب وہ وضو کرتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے اَصحاب وضو کا (اِستِعْمال شُدہ) پانی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے لَڑ پڑیں گے، جب وہ گُفتگو فرماتے ہیں تو وہ لوگ اُن کی بارگاہ میں اپنی آواز نیچی رکھتے ہیں اور اَدَب و تعظیم کی وجہ سے اُن کی طرف آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے۔[1]

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوجُحَیْفَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھا کہ اُنہوں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وضو کا اِستِعْمال شُدہ پانی (ایک برتن میں) لیا تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اُس پانی کو حاصل کرنے کے لئے دوڑ پڑے، جسے تھوڑا سا بھی حاصل ہو گیا اُس نے (اپنے جسم پر) مَل لیا اور جسے حاصل نہ ہو سکا، اُس نے

---

[1] ... بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجھاد... الخ، ۲/۲۲۳، حدیث: ۲۷۳۱، ملخصا

کسی دوسرے کے ہاتھ سے تَری حاصل کرلی۔[1]

تُو شمعِ رسالت ہے عالَم تِرا پروانہ　　تُو ماہِ نبوت ہے اے جلوۂ جاناناں

جو ساقیِ کوثر کے چہرے سے نقاب اُٹھے　　ہر دل بنے میخانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ

ہر پھول میں بُو تیری ہر شمع میں ضَو تیری　　بلبل ہے تِرا بلبل پروانہ ہے پروانہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے عشقِ رسول سے سرشار ہوکر جس شاندار انداز میں اپنے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کی، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اُن مُبارک ہستیوں نے اپنے کردار سے رہتی دُنیا تک کے مسلمانوں کو یہ بتادِیا کہ ایک اُمّتی کو اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کیسی تعظیم و توقیر کرنی چاہئے۔ یاد رہے! کہ سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ظاہری زمانۂ مُبارکہ سے لے کر آج تک تمام صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان، تابعین، تبعِ تابعین، علمائے کرام، مفتیانِ عظّام، بُزرگانِ دین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن اور عام مسلمان ہر طرح سے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کرتے آئے ہیں اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تاقیامت کرتے رہیں گے اور کیوں نہ کریں کہ تعظیمِ نبی تو ایمان کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ قرآنِ کریم میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ پاک ہے:

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سُناتا تاکہ اے لوگو تم اللّٰہ اور اُس کے

---

[1] ... بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی الثوب... الخ، ۱/۱۵۰، حدیث: ۳۷۶

وَ تُسَبِّحُوۡہُ بُکۡرَۃً وَّ اَصِیۡلًا ﴿۹﴾ (پ ۲۶، الفتح: ۸-۹) رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔

حضرت عَلّامہ قاضی عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عزّت و توقیر کا حکم دِیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَدَب واحترام کو ضروری قرار دِیا۔[1]

اِس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فقیہِ مِلّت حضرت مُفتی جلالُ الدّین اَحمد اَمجدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آیتِ مُبارکہ میں سرکارِ اَقْدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم و توقیر کا جو حکم دِیا گیا ہے وہ صرف جائز نہیں، بلکہ واجب و لازم ہے، لہٰذا مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر طرح نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اَدَب بجالائیں اور ہر جائز طریقے سے اُن کی تعظیم و توقیر کریں۔ اس لئے کہ آیتِ مُبارکہ میں تعظیمِ نبی کا حکم مُطْلَق ہے، یعنی رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کے لئے کوئی خاص طریقہ مُتَعَیَّن نہیں کِیا گیا، لہٰذا ہر طرح سے اُن کی تعظیم کرنا لازم ہے، البتہ اُنہیں خُدا یا خُدا کا بیٹا کہنا یا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرح اُن کے لئے کسی صِفَت کا ثابت کرنا شرک و کُفر ہے اور اُن کو (بطورِ تعظیم) سجدہ کرنا حرام و ناجائز ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ اِس آیتِ مُبارکہ میں سب سے پہلے ایمان کا ذکر ہے، پھر رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم و تکریم کا حکم ہے اور اِس کے بعد عبادت کے لئے فرمایا گیا، جس میں اِس بات کی طرف واضح اِشارہ ہے کہ ایمان سب سے مُقَدَّم ہے یعنی ایمان کے بغیر رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم مقبول نہیں، البتہ ایمان کے بعد تعظیمِ رسول کا درجہ دوسری عبادتوں سے بڑھ کر ہے کہ اس

---

[1] ... الشفا بتعریف حقوق المصطفی، جزء ۲، ص ۳۵

کے بغیر ساری عبادتیں نماز، روزے، زکوۃ و خیرات اور ہر قسم کی ساری نیکیاں نا قابلِ قبول ہیں۔ [1]

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ　　اِن سا نہیں اِنسان وہ اِنسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں　　ایمان یہ کہتا ہے مِری جان ہیں یہ

(حدائقِ بخشش:۲۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ایمان لانے کے بعد ہر مسلمان کے لئے تعظیمِ نبی انتہائی ضروری ہے۔ یاد رہے کہ تعظیم کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنے قول و فعل سے کسی کی بڑائی ظاہر کرے۔ لہٰذا ہر چھوٹا جو واقعی اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے، وہ اپنے بڑے کے سامنے قول و فعل کے ایسے انداز اِختیار کرتا ہے جس سے اُس بڑے کی بڑائی اور عظمت کا پتا چلتا ہے، مثلاً مُرید اپنے پیر کے سامنے، اولاد اپنے والدین کے سامنے، نوکر اپنے افسر کے سامنے، شاگرد اپنے اُستاد کے سامنے، مُقتدی اپنے اِمام کے سامنے، حتّٰی کہ بھائی اپنے بڑے بھائی کے سامنے بہت سے ایسے انداز اِختیار کرتا ہے جس سے بڑوں کا اَدَب و احترام اور اُن کی عزّت و تعظیم کا پتا چلتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بذاتِ خُود بڑوں کو چھوٹوں پر شفقت کرنے اور چھوٹوں کو اپنے بڑوں کی تعظیم کرنے کی تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا یعنی جو شخص چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور بڑوں کی تعظیم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ [2] لہٰذا ہمیں چاہئے

---

1 ... تعظیمِ نبی، ص۷ ابتغیر قلیل

2 ... ترمذی، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فی رحمة الصبیان، ۳/۳۶۹، حدیث:۱۹۲۶

کہ اپنے چھوٹوں پر شفقت کریں اور اپنے ماں باپ، بڑے بہن بھائیوں، بزرگوں، صحیح العقیدہ سُنّی عُلمائے کرام و مفتیانِ عظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی خُوب خُوب تعظیم کریں اور تعظیمِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُعاملے میں تو ہرگز ہرگز کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں بلکہ اگر شیطان مردُود ہمیں مختلف قسم کے حیلے بہانوں اور وَسْوَسوں کے ذریعے تعظیمِ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے روکنے کی کوشش کرے اور تعظیمِ نبی کو شرک و کُفر قرار دے تو ہرگز ہرگز اُس کے بہکاوے میں نہیں آنا چاہیے، یاد رکھئے! شیطانِ لعین جو کہ حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سجدہ کرنے سے اِنکار کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نافرمان اور تعظیمِ نبی کا مُنکر ہو گیا اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے دُھتکار دِیا گیا، وہ کبھی نہیں چاہے گا کہ ہم نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار اور بارگاہِ الٰہی میں مُقرّب ہو جائیں۔

فقیہِ مِلّت حضرت مُفتی جلالُ الدّین احمد اَمجدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نبی کی تعظیم کرنا کُفر نہیں ہے بلکہ نبی کی تعظیم سے انکار کرنا کُفر ہے اور یہ ایسا کُفر ہے جو انسان کی پیدائش کے بعد سب سے پہلے ہوا جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 1، سُورۂ بقرہ کی آیت نمبر 34 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَؕ اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ٘ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ۝۳۴ (پ ۱، البقرۃ: ۳۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دِیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کِیا سوائے اِبلیس کے مُنکر ہوا اور غُرور کیا اور کافر ہو گیا۔

معلوم ہوا کہ تعظیمِ نبی سے انکار ہی وہ کُفر ہے جو انسان کی پیدائش کے بعد سب سے پہلے ہوا اور باقی کُفرِیّات کا وُجُود بعد میں ہوا۔[1]

[1] ... تعظیمِ نبی، ص۶، بتغیر قلیل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیتِ مُبارکہ اور اُس کی تفسیر کی روشنی میں معلوم ہوا کہ نبی کی تعظیم کیلئے کروائے جانے والے سجدے سے انکار، شیطان لعین کے کُفر کا سبب بنا، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ نبی کی تعظیم میں ہرگز ہرگز کمی نہ آنے دیں، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ تعظیم کے طور پر کیا جانے والا سجدہ پچھلی شریعتوں میں تو جائز تھا مگر اب کسی صُورت جائز نہیں۔

سجدہ کرتا جو مجھے اِس کی اِجازت ہوتی
کیا کروں اِذن مجھے اِس کا خُدا نے نہ دیا

(سامانِ بخشش:۶۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک مرتبہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ چند مہاجرین و انصار کے جُھرمٹ میں جلوہ افروز تھے کہ اس دوران ایک اُونٹ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور اُس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سجدہ کیا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان عرض کرنے لگے، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَسْجُدُ لَکَ الْبَھَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَ لَکَ یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جانور اور درخت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سجدہ کرتے ہیں، لہٰذا ہم تو زیادہ اِس بات کے حق دار ہوئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سجدہ کریں، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اپنے رَبّ کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی عزّت کرو، اگر میں کسی کو غیرِ خدا کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو ضرور عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو

سجدہ کرے۔[1] یاد رہے کہ بھائی سے مراد اپنی ذات ہے یعنی میری تعظیم و توقیر کرو، حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنے کو بھائی فرمانا تواضُع واِنکساری کے لیے ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تعظیمِ مُصْطَفٰے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے اور مختلف طریقوں سے حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اَدب و احترام کیا کرتے تھے، نیز پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی انہیں منع نہ فرمایا کرتے تھے، مگر جب تعظیم کے طور پر سجدہ کرنے کی بات آئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُنہیں منع فرما دیا۔ آیئے مختلف پہلوؤں سے تعظیمِ مُصْطَفٰے کے جو خُوشنما انداز صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے والے اکابِر و بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین نے اِختیار فرمائے اور اپنے اَقْوال و اَفْعال کے ذریعے ہمیں سکھائے اُن کے مُتَعَلِّق کچھ مزید واقعات سُنتے اور اُن سے مدنی پھول چُنتے ہیں۔

ایمان کے بعد تعظیمِ مُصطفٰے سب سے مُقدم ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تعظیمِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک پہلو یہ ہے کہ ایمان کے بعد ہر چیز حتّٰی کہ فرض و واجب سے بھی بڑھ کر حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کا لحاظ رکھا جائے، جیسا کہ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **بہارِ شریعت** میں فرماتے ہیں: حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم یعنی اعتقادِ عظمت جزوِ ایمان و رکنِ ایمان ہے اور فعلِ تعظیم بعدِ ایمان ہر فرض سے مُقدّم (یعنی بڑھ کر) ہے، اِس کی اہمیت کا پتا اس حدیثِ پاک سے چلتا ہے کہ غزوۂ خیبر سے واپسی میں منزلِ صَہبا پر نبیِ کریم، رؤفٌ رّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

---

[1] ... مسند امام احمد، مسند سیدہ عائشہ، ۹/ ۳۵۳، حدیث: ۲۴۵۲۵

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نمازِ عصر پڑھ کر حضرت سَیِّدُنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے زانو پر سرِ مبارک رکھ کر آرام فرمایا، حضرت سَیِّدُنا مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نمازِ عصر نہ پڑھی تھی، آنکھ سے دیکھ رہے تھے کہ وقت جارہا ہے، مگر اِس خیال سے کہ زانو سَرکاؤں تو شاید خوابِ مبارک (یعنی نیند) میں خَلَل آئے، زانو نہ ہٹایا، یہاں تک کہ سورج غُروب ہوگیا، جب چشمِ اَقدس (یعنی آنکھ مُبارک) کھلی تو حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی نماز کا حال عرض کِیا، حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم دِیا (تو) ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا، حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نماز اَدا کی پھر ڈُوب گیا، اس سے ثابت ہوا کہ افضلُ العبادات نماز اور وہ بھی صلوٰۃِ وُسطیٰ (یعنی) نمازِ عصر حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نیند پر قربان کردی۔[1]

مولیٰ علی نے واری تری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خَطر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فُروع ہیں
اصلُ الاُصول بندگی اُس تاجور کی ہے

(حدائق بخشش، ۲۰۳-۲۰۵، ملتقطا)

اشعار کا خلاصہ: یعنی حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عصر کی نماز جو سب سے افضل و اعلیٰ نماز ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نیند پر قربان کردی، جس سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے مدینے کے تاجور، شہنشاہِ بَحْر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت و تعظیم کا درجہ ہے، باقی تمام فرائض کا

---

[1] ... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۷۴، بتغیر قلیل

درجہ اس کے بعد ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بہارِ شریعت کی روشنی میں **تعظیمِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مُتَعَلِّق دینِ اسلام کا ایک نہایت ہی اہم عقیدہ سُنا کہ **"حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم یعنی اعتقادِ عظمت جزوِ ایمان ورکنِ ایمان ہے اور فعلِ تعظیم، ایمان کے بعد ہر فرض سے مقدّم (یعنی بڑھ کر) ہے"** لہٰذا ہمیں چاہئے کہ تعظیمِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا چراغ اپنے دل میں ہمیشہ روشن رکھیں اور اس کے لئے صرف اور صرف خُوش عقیدہ لوگوں کی صحبت اِخْتِیار کریں۔ یادرکھئے! تعظیمِ مُصْطَفٰے کا جذبہ اور ایمان کی حفاظت کی فکر اپنے دل میں پیدا کرنے کے لئے جس طرح خُوش عقیدہ ونیک لوگوں کی صحبت اِخْتِیار کرنا ضروری ہے اسی طرح علمِ دین حاصل کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔

کتاب "بہارِ شریعت" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دِین کے صحیح اور ضروری عقائد و مسائل سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **"بہارِ شریعت"** کا مطالعہ بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں انسان کی پیدائش سے موت تک بلکہ موت کے بعد غسل و تجہیز و تکفین، ایصالِ ثواب اور تقسیمِ وراثت تک پیش آنے والے، طہارت، عبادت اور مُعامَلات سے مُتَعَلِّق ہزارہا مسائل بیان کئے گئے ہیں، علاوہ ازیں دِین کے دُرست و ضروری عقائد بھی بیان کئے گئے ہیں، لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی التجا ہے کہ اس کا مطالعہ کیجئے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تعظیمِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جب بھی حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذکرِ پاک سُننے کی سعادت حاصل ہو تو انتہائی اَدب کے ساتھ سُنا جائے، جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' جلد 1 کے صفحہ 75 پر ہے: جب حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا ذِکر آئے تو بکمالِ خشوع و خضوع و انکسار، با اَدَب سُنے۔[1] لٰہذا ہمیں بھی چاہیے کہ ذکرِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وقت ہمیشہ تعظیم و اَدَب کا خیال رکھیں اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذکرِ پاک کے وقت محبت و عقیدت کے ساتھ دُرود شریف بھی پڑھیں کہ یہ برکت کا باعث اور کثیر اجر و ثواب کا ذریعہ ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نامِ پاک کی تعظیم کرنے کی برکت سے جب بنی اسرائیل کے ایک شخص پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اس قدر کرم ہوا تو جو سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اُمَّتی ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نامِ پاک کا اَدب واِحترام کر کے اس کو چُوم کر اپنی آنکھوں سے لگا کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود و سَلام بھیجے گا، اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کس قدر فضل و کرم ہو گا۔ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نامِ مُبارک ''محمد'' کو چُومنا جائز اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کا

---

[1] ... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۷۵

باعث ہے، اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نامِ پاک سُن کر اپنے اَنگوٹھوں کو چُومنا بھی جائز اور باعثِ بَرَکت ہے۔ لٰہذا ہمیں بھی چاہئے کہ جب بھی حُضُورِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مُبارک نام پڑھیں یا سنیں تو تَعْظِیم کی نِیَّت سے انگوٹھے چُوم کر آنکھوں سے لگائیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ پاک پر دُرُودِ پاک پڑھیں۔

نامِ اقدس پر انگوٹھے چومنے کی فضیلت

فتاوٰی شامی میں ہے: جب مؤذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله ِ کہے تو مستحب ہے کہ سننے والا کہے "صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ" اور جب دوسری مرتبہ یہ کلمات سنے تو یوں کہے "قُرَّتُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ" اور انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے ایسا کرنے والے کو نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے ساتھ جنَّت میں لے جائیں گے۔ نیز علاّمہ شامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کتابُ الفِردَوس کے حَوالے سے نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ فرمانِ جنّت نشان بھی نقل کِیا ہے: جو شخص اَذان میں "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله" سُن کر اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چُوم لیا کرے گا، میں ایسے شخص کی قِیادت کروں گا اور اُسے جنَّت کی صفوں میں داخل کروں گا۔[1]

ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نامِ اقدس سُن کر انگوٹھے چومنے کے بارے میں سوال کِیا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جو جواب ارشاد فرمایا، اُس کا خُلاصہ یہ ہے کہ ضرور چومنے چاہئیں بلکہ خاص اذان کے دوران تو

---

1 ... درمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی کراھۃ تکرار الجماعۃ فی المسجد، ۲/۸۴

نامِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُن کر انگوٹھے چومنا علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے مُسْتَحب قرار دیا ہے اور اس خاص موقع پر انگوٹھے چومنے کا حکم حدیثِ پاک میں بھی ہے۔ البتہ نماز میں یا خُطبہ و تلاوتِ قرآنِ کریم میں نامِ مُبارَک سُن کر انگوٹھے چومنا منع ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسمِ پاک "محمد و احمد" کے بارے میں فرماتے ہیں: ظاہر یہی ہے کہ یہ دونوں نام خُود اللہ تعالٰی نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے مُنْتَخب فرمائے، اگر یہ دونوں نام خُدا تعالٰی کے نزدیک بہت پیارے نہ ہوتے تو اپنے محبوب کیلئے پسند نہ فرمائے ہوتے۔[2]

مُحمد نام رکھو تو اس کی تعظیم بھی کرو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کی وجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک نام کا بھی اَدَب و احترام کِیا کریں کہ اس کی ترغیب تو خُود حدیثِ پاک میں بیان کی گئی ہے۔ جیسا کہ نبیِ کریم رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِذَا سَمَّیْتُمُ الْوَلَدَ مُحَمَّدًا فَاَکْرِمُوْہُ یعنی جب تم کسی بچے کا نام محمد رکھو تو پھر اس کی عزّت کرو۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... فتاویٰ رضویہ ۲۲ / ۳۱۵ ملخصاً

2 ... بہار شریعت، حصّہ ۱۶، ۳ / ۶۰۱

3 ... کنز العمال، کتاب النکاح، قسم الاقوال، جزء ۱۶، ۸ / ۱۷۳، حدیث: ۴۵۱۹۰

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سچے عاشقانِ رسول کے دل میں تعظیمِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوتا ہے کہ وہ حضرات، تعظیمِ مُصْطَفٰے کی وجہ سے بے وضو نامِ مُصْطَفٰے لینا بھی خلافِ اَدَب تصوُّر کرتے ہیں، لہٰذا اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہمیں حقیقی اَدب نصیب ہو جائے تو ہمیں چاہئے کہ اچھی صحبت اِختیار کریں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے لئے کسی نعمت سے کم نہیں، اس مدنی ماحول میں دِین و دُنیا کی ڈھیروں بھلائیوں کے علاوہ خوفِ خدا اور محبت و تعظیمِ مُصْطَفٰے کی دولت بھی نصیب ہوتی ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہمیشہ اس مدنی ماحول سے وابستہ رہیں اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا نہایت ہی عظیمُ الشّان کام ہے چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ حقیقت بنیاد ہے: جِہاد کی چار قسمیں ہیں: (1) نیکی کا حکم دینا (2) بُرائی سے منع کرنا (3) صَبر کے مقام پر سچ کہنا اور (4) فاسِقوں سے بُغض رکھنا۔ (پھر ارشاد فرمایا) جس نے نیکی کا حکم دِیا، اُس نے مومنین کے ہاتھ مضبوط کئے اور جس نے بُرائی سے منع کِیا، اُس نے فاسِقوں کی ناک خاک آلود کی۔[1] نیز ایک حدیث میں ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی گئی: لوگوں میں بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ ڈرنے والا، رِشتے

---

[1] ... حِلْیَۃُ الْاَولیاء، محمد بن سوقۃ، ۵/ ۱۱، حدیث: ۶۱۳۰

داروں سے صِلَۂ رِحمی زیادہ کرنے والا اور بہت زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا۔[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **"عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** کی برکت سے اب تک کئی لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوچکا ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک ایسی مَدَنی بہار سُنتے ہیں جس میں **"عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** کی برکت سے ایک شرابی نہ صرف شراب نوشی اور دیگر گناہوں سے تائب ہوگیا بلکہ سُنّتوں پر عمل کرنے والا بھی بن گیا۔ چُنانچہ

نِیّت صاف منزل آسان

عاشِقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ کپڑونج (گُجرات، ھند) پہنچا، **"عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** کے دَوران ایک شرابی سے مُڈ بھیڑ ہوگئی، عاشِقانِ رسول نے اُس پر خُوب اِنْفرادی کوشش کی، جب اُس نے سبز سبز عمامے والوں کی شَفقتیں اور پیار دیکھا تو ہاتھوں ہاتھ اُن کے ساتھ چل پڑا، عاشقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے گناہوں سے سچی توبہ کی، داڑھی بڑھالی، سبز عمامے کا تاج بھی سر پر سج گیا، مَدَنی لباس کا بھی ذِہن بن گیا، 6 دن تک مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصِل کر سکا، مزید 92 دن کے لئے مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کی مگر سفر کے اَخراجات نہ تھے۔ ایک دن ایک رشتے دار سے ملاقات ہوگئی، اُس نے جب مُعاشَرے کے بدنام اور شرابی کو داڑھی، سبز سبز عمامے اور مَدَنی لباس میں دیکھا تو دیکھتا رہ گیا، جب اُس کو بتایا گیا کہ یہ سب مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت ہے اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَسباب ہو جانے کی صُورت میں مزید 92 دن کے سفر کا پختہ ارادہ ہے۔ تو اُس رشتے دار نے کہا، پیسوں کی فِکر مَت کرو، 92 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کا خرچ مجھ سے قبول کرلو، یوں وہ دیوانہ 92 دن کے لئے مَدَنی قافِلے

---

[1] ... شعب الایمان، باب فی صلة الارحام، ۲۲۰/۶، حدیث: ۷۹۵۰

کا مُسافر بن گیا۔

یا خُدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کے ساتھ کاش! سُنّتوں کی تربِیت کے واسطے پھر جلد تر!
خُوب خِدمت سُنّتوں کی ہم سَدا کرتے رہیں مدنی ماحول اے خُدا ہم سے نہ چُھوٹے عُمر بھر

(وسائلِ بخشش، ص۶۳۸-۶۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک کی تعظیم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تعظیمِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیثِ مُبارکہ جو کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک قول و فعل پر مشتمل ہوتی ہیں، اس کا بھی خُوب خُوب اَدَب کِیا جائے اور احادیثِ مبارکہ پڑھتے، لکھتے، سُنتے اور بیان کرتے ہوئے تعظیم کا بہت لحاظ رکھا جائے، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کی خاطر حدیثِ پاک کا بھی نہایت اَدَب و احترام کِیا کرتے تھے، جیسا کہ حضرت علیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: جس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کلام کرتے تو حاضرین اس طرح سر جھکا لیتے کہ گویا ان کے سَروں پر پرندے ہیں۔[1]

جس وقت تھے خدمت میں اُن کی بوبکر و عثمان و علی
اُس وقت رسولِ اکرم کے دربار کا عالَم کیا ہوگا
اِک سمت علی اِک سمت عُمر صِدّیق اِدھر عثمان اُدھر

---

1 . . . الشمائل المحمدیہ للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ، ص۱۹۸حدیث ۳۳۴

ان جگمگ جگمگ تاروں میں مہتاب کا عالَم کیا ہوگا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے علاوہ دیگر اکابر و بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین بھی حدیثِ پاک کی انتہائی تعظیم کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ ایک مرتبہ حضرت سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور ایک حدیثِ پاک کے بارے میں پوچھنے لگا، حضرت سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو کہ لیٹے ہوئے تھے فوراً اُٹھ کر بیٹھ گئے اور حدیثِ پاک بیان کر دی، اُس شخص نے عرض کی: میں چاہتا تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اُٹھنے کی تکلیف نہ کرنی پڑے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اِنِّیْ کَرِھْتُ اَنْ اُحَدِّثَكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُضْطَجِعٌ یعنی مجھے (بطورِ اَدَب) یہ گوارا نہ ہوا کہ لیٹے لیٹے ہی حدیثِ رسول بیان کر دوں۔[1] حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کی خاطر حدیثِ رسول کی انتہائی تعظیم کرنے کے مُعاملے میں امام مالک اور امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا نام سرِ فہرست ہے، چُنانچہ حضرت ابُو مُصْعَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیثِ مُبارکہ کو اَدَب و تعظیم کی وجہ سے بغیر وضو کے بیان نہ فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ حضرت مُطَرِّف بن عبدُ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جب لوگ کچھ پوچھنے کیلئے آتے تو خادمہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دولت خانے سے نکل کر دریافت کیا کرتی کہ آپ حدیثِ پاک پوچھنے آئے ہیں یا کوئی شرعی مسئلہ؟ اگر کہا جاتا کہ مسئلہ دریافت کرنے کیلئے آیا ہوں تو امام مالک

---

[1] ...سبل الهدی والرشاد، الباب التاسع فی سیرة السلف...الخ، ۱۱/ ۴۴۱

رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فوراً ہی باہر تشریف لے آتے ،اور اگر کہا جاتا کہ حدیثِ پاک کیلئے آیا ہوں تو امام مالک رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ غسل فرما کر خوشبو لگاتے، پھر لباس بدل کر نکلتے، آپ کے لئے تخت بچھایا جاتا، جس پر آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ وقار کے ساتھ بیٹھ کر حدیثِ پاک بیان کیا کرتے اور شروع سے آخر تک خوشبو سلگائی جاتی اور وہ تخت صرف حدیثِ پاک روایت کرنے کے لئے ہی مخصوص تھا،جب امام مالک رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا:اُحِبُّ اَنْ اُعَظِّمَ حَدِیْثَہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی مجھے اس طرح رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حدیثِ پاک کی تعظیم کرنا پسند ہے۔[1]

اسی طرح امام بخاری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیثِ پاک کے ادب و احترام کا خاص خیال رکھتے، احادیثِ مبارکہ کے دلکش و دلربا موتیوں کو بخاری شریف کی حسین لڑی میں پرونے کے طریقہ کار کے متعلق تو امام بخاری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بذاتِ خُود ارشاد فرماتے ہیں:مَاکَتَبْتُ فِیْ کِتَابِ الصَّحِیْحِ حَدِیْثًا اِلَّا اِغْتَسَلْتُ قَبْلَ ذٰلِکَ وَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ یعنی میں نے بخاری شریف کی ہر حدیث کو لکھنے سے پہلے وضو کرکے دو(2)رکعت نماز ضرور پڑھی۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین رسولِ اکرم،نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کس قدر تعظیم کیا کرتے تھے کہ حضرت سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ لیٹے لیٹے حدیثِ پاک بیان نہ کرتے ،یونہی امام مالک اور امام بخاری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا جیسے عظیم بُزرگانِ دِین کا جذبۂ ادب بھی خُوب تھا کہ حدیثِ پاک لکھنے سے پہلے غسل کرکے نوافل پڑھا

---

1 ...سبل الھدی والرشاد، الباب التاسع فی سیرۃ السلف...الخ، ۱۱/ ۴۴۲مفہوما و ملخصا

2 ...مقدمہ فتح الباری، الفصل الاول فی بیان السبب...الخ، ۱/ ۱۰

کرتے، حدیثِ پاک بیان کرنے کے لئے غسل کرتے، اچھا لباس زیبِ تن کرتے، خوشبو لگاتے اور بیانِ حدیث کے لئے باقاعدہ ایک تخت خاص فرماتے اور یوں حدیثِ پاک کی تعظیم کا خُوب اہتمام فرمایا کرتے تھے، اگرچہ قرآن و حدیث میں کہیں نہیں فرمایا گیا کہ حدیثِ پاک لیٹے لیٹے بیان نہ کرو، اور نہ ہی یہ فرمایا گیا ہے کہ حدیثِ پاک لکھنے اور بیان کرنے سے پہلے وضو یا غسل کرکے نوافل اَدا کرو، خوشبو لگاؤ، نئے کپڑے پہنو اور مخصوص تخت پر بیٹھ کر ہی حدیثِ پاک بیان کرو وغیرہ وغیرہ، مگر اس کے باوجود حضرت سَیِّدُنا سعید بن مُسَیِّب، حضرت امام مالک اور حضرت امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن جیسی جلیلُ القدر ہستیوں نے جو کہ شریعت کے مسائل و عقائد اور مزاج سے خُوب واقف تھے، جنہیں آج بھی دُنیا جانتی پہچانتی ہے اور اُن کی عظمت کی قائل ہے، ان مُبارک اور عظیم ہستیوں نے صرف تعظیمِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خاطر احترامِ حدیثِ پاک کے یہ تمام انداز اِخْتیار فرمائے اور اپنے طرزِ عمل سے یہ بات اچھی طرح واضح کردی کہ تعظیمِ مُصْطَفٰے کے ہر ہر انداز کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا علیحدہ حکم ضروری نہیں بلکہ ہر وہ طریقہ جائز و مُسْتَحْسَن (یعنی اچھا) ہے، جس سے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت و تعظیم ظاہر ہو۔

محفوظ سَدا رکھنا شَہا بے اَدَبوں سے　　اور مجھ سے بھی سَرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تعظیمِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جن چیزوں کو پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت و تعلق ہے، اُن کی بھی تعظیم کی جائے۔ جیسا کہ حضرت علامہ قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس بارے میں ایک مستقل باب قائم

کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ بھی حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی تعظیم ہے کہ وہ تمام چیزیں جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں اُن کی تعظیم کی جائے،مکہ مکرمہ اور مدینہ طیّبہ کے جن مقامات کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مشرف فرمایا، اُن کا بھی اَدَب واحترام کیا جائے نیز جن مقاماتِ شریفہ پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیام فرمایا اور وہ تمام چیزیں جن کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَستِ مُبارک سے چُھوا ہو یا وہ جسمِ مُبارک کے کسی عضو سے مَس (یعنی Touch) ہوئی ہوں، اُن سب کی تعظیم کی جائے۔ تعظیمِ مُصطفٰے کے اس پہلو کے تحت علامہ قاضی عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چند روایات نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھا گیا کہ منبر شریف میں جو جگہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بیٹھنے کی تھی، وہاں اپنا ہاتھ رکھا اور اسے اپنے مُنہ پر پھیر لیا۔ اسی طرح امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینہ طیبہ میں کسی جانور پر سوار نہ ہوا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ جس مقدّس زمین میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما ہیں میں اس کو اپنے جانور کے کُھروں سے روندوں۔ (1)

مجلسِ نشرواِشاعت کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی تعظیمِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے دل میں مزید اُجاگر کرنے کے لئے دعوتِ اِسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اِسلامی مُختلف شُعبہ جات میں خِدمتِ دِین کے مُقدَّس فَرِیضے کو سَر اَنجام دے رہی ہے، اِنہی میں سے

---

[1] ...الشفا بتعریف... الخ، الجزء الثانی، ص ۵۶ ملتقطاً

ایک شعبہ **"مجلسِ نشرواِشاعت"** بھی ہے۔اس مجلس کے تحت ذرائع اِبلاغِ عَامّہ (Media) یعنی پرنٹ مِیڈِیا (اخبار و جَرائد و رَسائل) اور الیکٹرانک میڈیا (ٹی وی، ریڈیو، انٹرنیٹ) سے وابَستہ مَدنی ماحول سے منسلک اسلامی بھائیوں اور پھر اُن کی مُعاوَنت سے مُتعلِّقہ شعبے کے نئے نئے اَفراد سے رابِطہ کِیا جاتا ہے، کوشش کی جاتی ہے کہ اپنے نگران کی مُشاوَرت سے دَعوتِ اِسلامی کی مدنی خبریں سارا سال ہی آتی رہیں مثلاً مکتبۃُ المدینہ بالخصوص شیخِ طریقت، امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی جاری کردہ کتب و رسائل کے مَضامین و مدنی پھول، مبارک دنوں اور مہینوں کی نسبت سے رسائل وغیرہ مختلف اخبارات، جرائد و رسائل تک پہنچائے جاتے ہیں، دَعوتِ اسلامی کے تنظیمی اور تعارُفی مَقالات (Articles)، دعوتِ اسلامی کی مجلسِ نَشر واِشاعَت کے نام سے شَائع کروانے کی بھی ترکیب بنائی جاتی ہے۔

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بَیان میں ہم نے تعظیمِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حَوالے سے سُنا کہ

- ❀ تعظیمِ مُصطَفٰے، ایمان کا حِصہ ہے۔
- ❀ تعظیمِ مُصطَفٰے کا حکم، خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا ہے۔
- ❀ تعظیمِ مُصطَفٰے، ایمان کے بعد ہر فرض سے مقدم ہے۔
- ❀ تعظیمِ مُصطَفٰے برکت کا باعث اور کثیر اجر و ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔
- ❀ تعظیمِ مُصطَفٰے کی برکت سے ہی بنی اسرائیل کا 200 سال گناہوں میں مبتلا رہنے والا شخص نہ

صرف بخشا گیا بلکہ 70 جنّتی حُوروں سے اُس کا نکاح کر دیا گیا۔

❀ تعظیمِ مُصطفٰے کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نہایت اَدَب و احترام کیا کرتے تھے۔

❀ تعظیمِ مُصطفٰے کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے نہایت اَدَب سے بیٹھتے۔

❀ تعظیمِ مُصطفٰے کی برکتیں لینے کے لیے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک گفتگو اَدَب سے سُنتے۔

❀ تعظیمِ مُصطفٰے کی خاطر، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وضو کا استعمال شُدہ پانی حتّٰی کہ لُعابِ دَہن تک بھی زمین تک نہ جانے دیتے، اُسے اپنے ہاتھوں میں تھام کر برکت کے لئے اپنے جسم پر مَل لیتے۔

❀ تَعظِیم مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیشِ نظر، صحابہ و بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے والی چیزوں کی بھی تعظیم کرتے۔

❀ تعظیمِ مُصطفٰے کرتے ہوئے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نامِ پاک اور حدیثِ پاک کا بھی احترام کرتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں حُضور نبیِ کَرِیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَنسُوب ہر ہر چیز کی تعظیم و توقیر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہنشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا ۔ (ابنِ عساکِر ج۹ص۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے ! شیخِ طریقت ،امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "163مَدَنی پُھول" سے مِسواک کے مَدَنی پُھول سُنتے ہیں۔

❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفحہ 288 پر صدرُ الشَّریعہ ،بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی لکھتے ہیں، مَشائخِ کِرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا ❀ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مَضبُوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافِق ہے، فرِشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۵ص۲۴۹حدیث۱۴۸۶۷) ❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ❀ مِسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسواک ایک بالِشت سے زِیادہ

لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ❀ اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سَخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے دَرمیان خَلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں ❀ مِسواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نرم کر لیجئے ❀ مُناسِب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وَقْت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے ❀ دانتوں کی چوڑائی میں مِسواک کیجئے ❀ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم اَز کم تین بار کیجئے ❀ ہر بار دھو لیجئے ❀ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو ❀ پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے ❀ مُٹھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ❀ مِسواک وضو کی سُنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنَّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وَقْت ہے جبکہ مُنہ میں بدبو ہو (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۶۲۳) ❀ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سُنَّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 294 تا 295 کا مُطالَعہ فرمالیجئے۔)

ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مُشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو ... (not printed)

یا خدا! نکلوں میں مَدَنی قافِلوں کیساتھ کاش! سُنَّتوں کی تربیَّت کے واسطے پھر جلد تر!!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

رسولِ مقبول، بی بی آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول، جانِ کائنات، شاہِ موجودات، شفیعِ عاصیاں، وکیلِ مُجرماں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے:

جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس (10) رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس (10) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر سو (100) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروزِ قیامت شُہداء کے ساتھ رکھے گا۔

(معجم اوسط: ۵/ ۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵، ضیائے درود وسلام، ص: ۳)

پڑھو سلام کرو ڈُوب کر مَحبَّت میں
دُرودِ پاک کی کثرت نبی کی آمد ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص469)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شان و شوکت والی عظیم رات!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج 1438 سنِ ہجری کے ماہِ ربیعُ الاول کی 12 ویں شب ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر کہ جس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر عظیمُ الشان فضائل و برکات والی مُقدّس رات

نصیب فرمائی، یہ وہ عظیم رات ہے کہ جس میں محبوبِ ربّ، سلطانِ عرب، رسولِ اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، نبیِ محتشم، شاہِ عرب و عجم، شافعِ اُمم، سراپا جُود و کرم، دافعِ رَنج و اَلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا میں جلوہ گری ہوئی۔ وہ عظیم رات جو شبِ قدر سے بھی افضل ہے، وہ عظیم رات جس میں مکانِ آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے وہ نورِ عظیم چمکا کہ جس سے مشارق و مغارب روشن ہوگئے۔ وہ عظیم رات جس میں حکمِ خداوندی سے فِرشتوں کے آقا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مشرق و مغرب اور خانہ کعبہ پر جھنڈا نصب کیا۔ وہ عظیم رات ہے کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری پر ایران کے بادشاہ کِسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا اور ایران کا ایک ہزار سال سے جلنے والا آتش کدہ بُجھ گیا۔

بُجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی

(حدائق بخشش، ص138)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج وہ عظیم نورانی، جگمگاتی رات ہے کہ اِس میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے آسمان اور جنّت کے دروازے کھول دِیے گئے تھے، یہ وہ عظیم نورانی رات ہے کہ جس کی برکت سے اس سال دُنیا کی تمام عورتوں کو اولادِ نرینہ یعنی بیٹے عطا کیے گئے۔

آج کی اِس عظیم نورانی رات میں حضرت سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے گلشن کے مہکتے پھول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کا ذِکرِ مبارک کریں اور سُنیں گے، شانِ مصطفٰی و یادِ مصطفٰی میں نعتیں گُنگنائیں گے، مرحبا یا مصطفٰی کے نعرے لگائیں گے اور اپنے خالی دامن

کو رحمتوں اور برکتوں سے بھریں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ہمارے آقا ومولی، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام اچھے اوصاف سے مزین فرمایاہے اور ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا، کئی زمانے آئے اور گُزر گئے مگر آج تک ایسی شان و شوکت ،عزت و مرتبت والا کوئی آیاہے نہ آئے گا۔ آج کے بیان میں ہم انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زبانی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت سے متعلق سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ آیئے !اعلیٰ حضرت، امام عشق و محبت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بہت ہی پیارا شعر سُنتے ہیں۔

تِرے خُلق کو حق نے عظیم کہا تِری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حُسن واَدا کی قسم

(حدائق بخشش، ص80)

شعر کی وضاحت: اے میرے رحمت والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُلقِ مُبارک (یعنی اَخلاق) کو عظیم (بہت بڑا) قرار دیا ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادَتِ باسعادت ہزاروں سَعادَتیں اور برکتیں لے کر آئی، ایسی نرالی و حَسین کسی کی پیدائش نہ ہوئی۔ میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ! بھلا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرح کا کون ہو سکتا ہے ؟ ہاں ہاں ! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی قسم ہے "آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جیسا کوئی نہیں" (شرحِ حدائقِ بخشش، ص:226)

ہم غریبوں کے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان کیسی ہے ؟توجہ کے ساتھ سُنیں اور سمجھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس نورانی رات کی خوب خوب برکتیں ورحمتیں حاصل ہوں گی۔

آیئے! بیان سے قبل ،عاشقِ ماہِ میلاد و عاشقِ ماہِ رِسالت،امیرِ اہلسنّت،بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطاؔر قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ نعروں سے اس نورانی رات کا اِستقبال کرتے ہیں۔ہوسکے تو مدنی پرچم لہرا لہرا کرخوب جوش و جذبے، محبت و عقیدت کے ساتھ مرحبا یا مصطفیٰ کی دُھوم مچایئے۔

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد ... مرحبا... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفی　مرحبا یا مصطفی　مرحبا یا مصطفی　مرحبا یا مصطفی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شانِ مُصطفٰے بزبانِ کلیم اللہ

نبیِ کریم ،رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر تورات نازِل ہوئی اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کو پڑھا تو اس میں ایک اُمَّت کا ذکر دیکھ کر کہنے لگے۔یا ربّ(عَزَّوَجَلَّ)! میں نے تورات میں ایک ایسی اُمَّت کا تذکرہ پڑھا،جو سب سے آخر میں آئے گی اور سب پر سبقت لے جائے گی،اے میرے مالک(عَزَّوَجَلَّ): تُو اُس اُمَّت کو میری اُمَّت بنا دے!تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ یعنی وہ تو احمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُمَّت ہے "حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پروردگار(عَزَّوَجَلَّ)! میں نے تورات میں ایک ایسی اُمَّت کا تذکرہ پڑھا جو خدا(عَزَّوَجَلَّ) کو پُکارے گی اور ان کی دعائیں قبول ہوں گی، اس امّت کو میری اُمّت بنادے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ

نے ارشاد فرمایا: **تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ** یعنی وہ تو احمد (صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی اُمَّت ہے، حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام نے عرض کی، اے مالک (عَزَّوَجَلَّ)! میں نے تورات میں ایک ایسی اُمَّت کا تذکرہ پڑھا، جن کی کتاب ان کے سینوں میں محفوظ ہوگی اور وہ اس کی زبانی تلاوت کریں گے، کیونکہ پہلے کے لوگوں کو اپنی آسمانی کتابیں زبانی یاد نہیں ہوتی تھیں، وہ اُنہیں دیکھ کر پڑھتے تھے، تو عرض کی: اُس امّت کو میری اُمَّت بنا دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: **تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ**، وہ تو احمد (صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی امت ہے، حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے مالک (عَزَّوَجَلَّ)! میں نے تورات میں ایک ایسی امّت کا تذکرہ پڑھا کہ جو اپنے ہی رشتے داروں کو صدقہ دے گی، اور اس پر بھی انہیں اَجر دیا جائے گا، اس امّت کو میری اُمّت بنادے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: **تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ** یعنی وہ تو احمد (صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی اُمَّت ہے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پروردگار (عَزَّوَجَلَّ)! میں نے تورات میں ایک ایسی اُمَّت کا تذکرہ پڑھا کہ اُس کا کوئی فرد نیکی کا اِرادہ کرے گا تو صرف اِرادہ کرنے پر ہی اسے ایک نیکی کا ثواب عطا کر دیا جائے گا اور اگر وہ اُس نیکی کو کرلے گا تو اُسے دس (10) نیکیوں کا ثواب دیا جائے گا، اے میرے مالک (عَزَّوَجَلَّ): اُس اُمَّت کو میری اُمّت بنا دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: **تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ** یعنی وہ بھی احمد (صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی اُمَّت ہے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام نے عرض کی، اے میرے رَبّ (عَزَّوَجَلَّ)! میں نے تورات میں ایک ایسی اُمّت کا تذکرہ پڑھا کہ جب اُس کا کوئی فرد گُناہ کا ارادہ کرے گا تو گُناہ نہیں لکھا جائے گا اور اگر گُناہ کرلے گا تو صرف ایک گناہ لکھا جائے گا تو اے میرے مالک (عَزَّوَجَلَّ): اس اُمّت کو میری اُمَّت بنادے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: **تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ** یعنی یہ بھی احمد (صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی اُمت ہے، حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْهِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) میں نے تورات میں ایک ایسی اُمّت کا تذکرہ پڑھا کہ جنہیں

اگلے پچھلوں کا علم عطا ہو گا اور وہ گمراہی کو مٹا دیں گے اور دَجّال کو قتل کریں گے، پروردگار!(عَزَّوَجَلَّ) اُس اُمّت کو میری اُمّت بنا دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: **تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ** کہ وہ تو احمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُمّت ہے۔ تو موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: پھر مجھے اُمّتِ احمد میں سے بنا دے، اس دُعا پر خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو دو خُصُوصیات سے نوازتے ہوئے فرمایا، اے موسیٰ میں نے تمہیں اپنے پیغام (رسالت) اور اپنے کلام کے لیے چُن لیا ہے، اور جو کچھ میں تم کو دے رہا ہوں اسے لو اور شُکر گزاروں میں سے ہو جاؤ، اس ارشاد پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا، اے رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) میں راضی ہو گیا۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الرابع: ذکر الفضیلۃ ۔ ۔ ۔ الخ، ص ۳۳، حدیث: ۳۱)

اسی طرح ایک حدیثِ قدسی میں ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل کو خبر دیں کہ جو احمد (یعنی نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو نہ مانے گا اسے دوزخ میں ڈالوں گا۔ عرض کی: اے میرے رَبّ (عَزَّوَجَلَّ)! احمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کون ہے؟ فرمایا: میں نے کوئی مخلوق اس سے زیادہ اپنی بارگاہ میں عزّت والی نہ بنائی، میں نے آسمان وزمین کی پیدائش سے پہلے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا، اور جب تک وہ اور اس کی اُمّت جنّت میں داخل نہ ہولے، اس وقت تک تمام مخلوق پر جنت کو حرام کیا۔ عرض کی: اِلٰہی! اس کی اُمّت کون ہے؟ فرمایا: وہ بڑی حمد کرنے والی ہے۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُمّتِ محبوب کی مزید صفات ارشاد فرمائیں۔ تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس اُمّت کا نبی بنا دے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ان کا نبی انہیں میں سے ہو گا۔ عرض کی: اِلٰہی مجھے اس نبی کا اُمّتی بنا دے۔ فرمایا: تم زمانہ میں اس سے پہلے اور وہ بعد میں ہے

، مگر ہمیشہ رہنے والے گھر (جنت) میں تجھے اور اُسے جمع کروں گا۔ (خصائص کبری، باب ذکرہ فی التوارۃ والانجیل... الخ، ۱/۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت کو کیسی شان و شوکت سے نوازا کہ سب اُمَّتوں میں سب سے آخر میں آئی لیکن قدر و منزلت اور فضیلت میں سب پر سَبْقَت لے گئی، وہ اس طرح کہ صرف نیکی کا ارادہ کرنے پر ہی ایک نیکی کا ثواب مل جاتا ہے اور گُناہ کا اِرادہ کرنے پر گُناہ لکھا نہیں جاتا، اگر کوئی نیک عمل کرلے تو اس کا ثواب دس گُنا ملتا ہے جبکہ گناہ کے اِرْتکاب پر صرف ایک ہی گُناہ لکھا جاتا ہے۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ کو اُمتِ محبوب کے فضائل و خُصوصیات کا علم ہوا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس اُمَّت کو اپنی اُمَّت بنانے کی اِلتجا پیش کی مگر جب اس کی اجازت نہ ملی تو پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُمَّتِ محبوب میں شامل ہونے کی درخواست پیش کی۔ یاد رہے! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے اس اُمَّت کو جو فضائل و کمالات عطا فرمائے ہیں، وہ دیگر اُمَّتوں کے حصّے میں نہیں آئے۔ جبھی تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیوانے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد کے ترانے جُھوم جُھوم کر سُناتے ہیں کہ

یہ کس شہنشاہِ والا کی آمد آمد ہے یہ کون سے شہِ بالا کی آمد آمد ہے
وہ آئے آنے کی جن کے خبر تھی مُدت سے دُعا خلیل کی عیسیٰ کی جو بشارت تھے
رُسُل انہی کا تو مُژدہ سُنانے آئے ہیں اُنہیں کے آنے کی خُوشیاں منانے آئے ہیں
کتاب حضرت مُوسیٰ میں وصف ہیں ان کے کتابِ عیسی میں ان کے افسانے آئے ہیں

(سامانِ بخشش، ص۱۱۹تا۱۲۵)

سرکار کی آمد مرحبا♣ سردار کی آمد مرحبا♣ سالار کی آمد مرحبا♣ مختار کی آمد مرحبا♣ غمخوار کی آمد مرحبا♣

تاجدار کی آمد مرحبا♣ شاندار کی آمد مرحبا♣ مرحبایا مصطفیٰ♣ مرحبایا مصطفیٰ♣ مرحبایا مصطفیٰ♣ مرحبایا مصطفیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے توریت میں اُمّتِ مصطفیٰ کی جو خُصُوصیات پڑھیں انہیں سُن کر ہو سکتا ہے کسی کے ذِہن میں یہ خیال پیدا ہو کہ یہ تو اُمَّتِ محبوب کی شان و عظمت کو بیان کیا گیا ہے نہ کہ شانِ مُصْطَفٰے کو! تو یاد رکھئے! اس اُمَّت کو جو شان و شوکت، عظمت و فضیلت اور خصوصیات نصیب ہوئیں وہ در حقیقت نبیِ مکرم، نورِ مجسم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وُجودِ مُعظّم کی برکتوں کا ہی تو صدقہ ہے، اگر سرکارِ مکۂ مکرمہ، سردارِ مدینۂ منوّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف نہ لاتے تو اس دُنیا میں نہ جنّ ہوتے نہ انسان، نہ سورج ہوتا نہ چاند، نہ زمیں ہوتی نہ آسمان، نہ جنت و دوزخ ہوتے نہ ہی حُور و غلمان، نہ لوح و قلم ہوتے نہ عرش و کرسی۔ الغرض حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ پاک ہی مقْصَدِ تخلیقِ کائنات ہے۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے:

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو وحی بھیجی: اے عیسیٰ! محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لا! اور تیری اُمّت میں سے جو لوگ اس کا زمانہ پائیں، انہیں بھی حکم کرنا کہ اس پر ایمان لائیں "فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَاخَلَقْتُ اٰدَمَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَاخَلَقْتُ الْجَنَّۃَ وَلَا النَّارَ کیونکہ اگر محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ گرامی نہ ہوتی تو میں نہ آدم کو پیدا کرتا، نہ ہی جنت و دوزخ بناتا" جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا تو وہ اس وقت جُنْبِش کر رہا تھا میں نے اس پر "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ”لکھ دیا، تو وہ ٹھہر گیا۔ (خصائص الکبری، باب خصوصیتہ بکتابۃ اسمہ الشریف... الخ، ۱/۱۴)

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چُنین و چُناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دہن میں زباں تمہارے لیے بدن میں ہے جاں تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لیے اُٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سماک و سمک میں سِکّہ نِشاں تمہارے لئے

کلیم و نجی مسیح وصفی خلیل و رضی رسول و نبی
عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لیے

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکمِ رواں تمہارے لئے

(حدائق بخشش، ص۳۴۹،۳۴۸)

اشعار کا خلاصہ!

اے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کائنات اوراس میں بسنے والی تمام اشیا کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کی خاطر پیدا کیا گیا ہے، ہماری زبانیں، ہماری زندگیاں، ہمارا اس دنیا میں آنا، سب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کے کرم کا صدقہ ہے اور بروزِ محشر بھی (اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کی شانِ یکتائی دیکھنے کیلئے اُٹھیں گے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی چمک دَمک، جھلک اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُوشبو (سے سارا عالم فیضیاب ہو رہا ہے اور) زمین ہو یا آسمان، بلندی ہو یا پستی، ہر طرف آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کی شان و عظمت کا سِکّہ چل رہا ہے، (حضرت) موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہوں یا (حضرت) نُوح عَلَیْہِ السَّلَام، (حضرت) عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہوں یا (حضرت) آدم عَلَیْہِ السَّلَام، (حضرت) ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام ہوں یا (حضرت) اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام بلکہ ہر رسول و نبی نیز صدیق و فاروق، عثمان و علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم) الغرض ہر ذِی شان ہستی نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعریف و توصیف کے قصیدے پڑھے۔ یہ چاند و سورج، صبح و شام، درخت اور پتے، پھل اور باغ، تلوار اور ڈھال، تاجِ شاہی سب آپ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے کرم کا صدقہ ہے، الغرض آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مقام اس قدر بلند و بالا ہے کہ سارے جہاں میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کا حکم جاری وساری ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات واضح ہوگئی کہ دُنیا کی تمام چیزوں کو وجود کی دولت، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے تَوَسُّل و صدقے سے نصیب ہوئی، آپ ہی اَصلِ کائنات اور مَنْبَعِ موجودات ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام حتّٰی کہ حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بلکہ ساری مخلوق اور تمام کائنات سے پہلے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور کو اپنی قدرتِ کاملہ سے پیدا فرمایا جیسا کہ حدیثِ جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہے: "**اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللہُ نُوْرَ نَبِیِّكَ یَا جَابِر** یعنی اے جابر! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نُور کو پیدا فرمایا۔" (کشف الخفاء، حرف الھمزۃ مع الواو، ۱/۲۳۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً حُضور جانِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ طَیِّبہ بَشَرِیَّت کے ساتھ ساتھ نُور سے بھی معمور ہے۔ بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو قاسِمِ نور یعنی نور تقسیم فرمانے والے ہیں کہ جسے چاہیں پُرنُور فرمادیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا اُسید بن اَبی ایاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ خُوش نصیب صحابی ہیں کہ جن کے چہرے پر مدینے کے تاجدار، شَہَنْشاہِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار ہاتھ پھیرا اور ان کے سینے پر اپنا دَستِ پُر انوار رکھا تو کہا جاتا ہے کہ جب بھی وہ کسی تاریک گھر میں داخِل ہوتے تو وہ گھر روشن و مُنوَّر ہو جاتا۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فی فضائل الصحابہ، ۷/۱۲۳، الجزء الثالث عشر، حدیث: ۳۶۸۱۹، الخصائص الکبری، باب الآیۃ فی اثر یدہ من الشفاء والبریق۔۔۔ الخ، ۲/۱۴۲)

آیئے! ہم بھی مل کر اس نور والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کے گُن گاتے ہیں، جن کی

برکت سے کفر و شرک کی ساری ظلمتیں چھٹ گئیں اور ہر طرف نُور ہی نُور چھا گیا:

عیدِ میلادُالنّبی ہے دل بڑا مسرور ہے
ہر طرف ہے شادمانی رَنج و غم کافور ہے

اِس طرف جو نُور ہے تو اُس طرف بھی نُور ہے
ذَرّہ ذَرّہ سب جہاں کا نُور سے معمور ہے

آمدِ سرکار سے ظُلمت ہوئی کافُور ہے
کیا زمیں کیا آسماں ہر سمت چھایا نُور ہے

جشنِ میلادُالنبی ہے کیوں نہ جُھومیں آج ہم
مُسکراتی ہیں بہاریں سب فضا پُر نُور ہے

مل کے دیوانو! پڑھو سارے دُرُود اب جُھوم کر
آج وہ آیا جہاں میں جو سراپا نُور ہے

آمنہ تجھ کو مبارک شاہ کا مِیلاد ہو
تیرا آنگن نُور، تیرا گھر کا گھر سب نُور ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۸۴،۴۸۳)

سرکار کی آمد مرحبا♣ سردار کی آمد مرحبا♣ سالار کی آمد مرحبا♣ مختار کی آمد مرحبا♣ غمخوار کی آمد مرحبا♣ تاجدار کی آمد مرحبا♣ شاندار کی آمد مرحبا♣ مرحبا یا مصطفیٰ♣ مرحبا یا مصطفیٰ♣ مرحبا یا مصطفیٰ♣ مرحبا یا مصطفیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایسی شان و عظمت عطا فرمائی ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قصیدے پڑھتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل و کمالات بیان کرتے آئے ہیں، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا امام بُوصیری اپنے مشہورِ زمانہ "قصیدہ بُردہ شریف" میں فرماتے ہیں:

وَکُلُّھُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمِ

ترجمہ: تمام انبیاء کرام عَلَیۡھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بحرِ کرم سے ایک چُلّو یا بارش کے ایک قطرے کے طلب گار ہیں۔

اس ضمن میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے جو ارشاد فرمایا، آیئے! اس کا خُلاصہ سنتے ہیں: تمام ہی انبیائے کرام عَلَیۡھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی پاک محافل و مجالس میں حضور سَیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل و مناقب بیان کرتے اور اپنی محفلوں کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف و توصیف سے مُزَیَّن کرتے اور اپنی اُمَّتوں سے حضور پُرنور پر ایمان لانے اور آپ کی مدد کرنے کا عہد لیتے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۱۳۵ ملخصا)

کلیم و نجی مسیح و صفی خلیل و رضی رسول و نبی　　عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لیے

(حدائق بخشش، ص۳۴۸)

شعر کا خلاصہ: حضرت مُوسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام ہوں یا حضرت نوح عَلَیۡہِ السَّلَام، حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام ہوں یا حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلَام، حضرت اسماعیل عَلَیۡہِ السَّلَام ہوں یا کوئی بھی نبی و رسول عَلَیۡہِ السَّلَام ہو، صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ ہوں یا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ یا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ ہوں یا علیُّ المُرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجۡھَہُ الۡکَرِیۡم الغرض ہر ایک آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی تعریف و ثنا میں مشغول نظر آرہا ہے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شانِ مُصطفٰے بزبانِ آدم صَفِیُّ اللہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا آدم صفیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذاتِ

مقدسہ سے کون ناواقف ہے کہ جنہیں ربّ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے باپ (والد) بننے کا شرف عطا فرمایا، تمام فرشتوں سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کروایا اور اپنی بنائی ہوئی جنّت کا نظارہ کروایا، اس قدر بلند و بالا رُتبہ نصیب ہونے کے باوجود حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی محبت کا عالم تو مُلاحظہ فرمایئے کہ ایک مرتبہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے نورِ نظر حضرت شِیث عَلَیْہِ السَّلَام کو نصیحت کرتے ہوئے ان کے سامنے بڑے ہی دلنشین انداز میں تاجدارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدح سرائی فرمائی اور انہیں ذکرِ مُصْطَفٰے کرتے رہنے کی تلقین بھی ارشاد فرمائی۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا آدم صفیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے بیٹے حضرت شِیث عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فرمایا: تُم جب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرو تو ساتھ حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ نامی، اِسمِ گرامی بھی ذِکر کرنا، کیونکہ میں نے اُس وَقْت بھی اُن کا مُبارک نام عَرش کے سُتُونوں پر لکھا ہوا دیکھا تھا، جب میں رُوح اور مٹی کے دَرمیان (تخلیقی مراحل میں) تھا، پھر جب مُجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو اس وَقْت بھی میں نے ہر جگہ اِن کا اِسمِ گرامی لکھا دیکھا، پھر میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے جنَّت میں ٹھہرایا تو وہاں بھی میں نے ہر جَنَّتی محل اور دروازے پر نامِ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) لکھا پایا، اس کے عِلاوہ حُوْرُالْعِیْن کی پیشانیوں، دَرَخْتِ طُوبیٰ و دَرَخْتِ سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی اور دیگر جَنَّتی دَرَختوں کے پتّوں نیز حِجاباتِ اِلٰہِیّہ کے کَناروں اور فِرِشْتوں کی آنکھوں کے دَرمیان بھی یہی نامِ محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھا ہوا دیکھا ہے۔ لہٰذا اُن کا کَثْرت سے ذِکر کرنا، بے شک فِرِشْتے بھی ہر گھڑی ان کے ذِکرِ خیر سے اپنی زبان تَر رکھتے ہیں۔ (تاریخ ابن عساکر، ۲۸۱/۲۳، رقم: ۲۷۸۱: شیث ویقال شبیث بن آدم)

مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب کون؟

نبی کریم ،رؤفٌ رَّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:جب حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! مجھے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں معاف فرمادے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے آدم!تم نے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کو کیسے پہچانا حالانکہ ابھی تو میں نے اسے پیدا ابھی نہیں کیا؟حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جب تُو نے مجھے پیدا کرکے میرے اندر رُوح ڈالی اور میں نے اپنے سر کو اُٹھایا تو میں نے عرش کے سُتونوں پر **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** لکھا دیکھا،تو میں نے جان لیا کہ تُو نے اپنے نام کے ساتھ اس کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے آدم!تُو نے سچ کہا، بیشک وہ تمام مخلوق میں میری بارگاہ میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔تم اس کے وسیلے سے مجھ سے دعا کرو میں تمہیں معاف کردوں گا اور "**وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ**" اگر محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ کرتا۔(مستدرک،ومن کتاب آیات رسول اللہ...الخ،استغفار آدم علیہ السلام...الخ،۳/۵۱۷،حدیث:۴۲۸۶)

نُوح و خلیل و مُوسیٰ و عیسیٰ سب کا ہے آقا نامِ محمد
آنکھوں کا تارا نامِ محمد دِل کا اُجالا نامِ محمد
اللّٰہُ اَکْبَر رَبُّ الْعُلٰی نے ہر شے پہ لکھا نامِ محمد
ہیں یُوں تو کثرت سے نام لیکن سب سے ہے پیارا نامِ محمد
دولت جو چاہو دونوں جہاں کی کرلو وظیفہ نامِ محمد
صلِّ علیٰ کا سہرا سجاکر دُولہا بنایا نامِ محمد

شیدا نہ کیوں ہوں اس پر مسلماں رَبّ کو ہے پیارا نامِ محمد
آنکھوں میں آ کر دل میں سما کر رنگت رچا جا نامِ محمد

(قبالہ بخشش، ص ۷۴،۷۳)

سرکار کی آمد مرحبا♣سردار کی آمد مرحبا♣سالار کی آمد مرحبا♣مختار کی آمد مرحبا♣غمخوار کی آمد مرحبا♣تاجدار کی آمد مرحبا♣شاندار کی آمد مرحبا♣مرحبا یا مصطفٰے♣مرحبا یا مصطفٰے♣مرحبا یا مصطفٰے♣مرحبا یا مصطفٰے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے ابُو البشر حضرت سَیِّدُنا آدم صفیُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مُبارک زبان سے شانِ مصطفٰے سماعت کرنے کی سعادت حاصل کی، یقیناً اس کو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خدا کا خاص فضل واحسان ہی کہا جاسکتا ہے کہ اس دُنیا میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد سے قبل ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے معصوم ہستیوں کے ذریعے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت بیان فرمائی، حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد نبوت کا سلسلہ چلتا رہا، یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو لوگوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں بھیجا، یقیناً آپ کا مقام ومرتبہ بھی نبیوں میں بہت بلند وبالا ہے، آپ نے اپنی قوم کو سیدھی راہ پر لانے کی کوششوں میں کوئی کسر نہ چھوڑی، مگر سوائے چند لوگوں کے یہ بدنصیب قوم اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہی حتّٰی کہ میدانِ محشر میں یہ بدبخت قوم رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر بھی آپ پر جھوٹ باندھے گی، پھر جب حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ الٰہی میں حقیقت کو واضح کریں گے تو اسی دوران تمام اوّلین وآخرین اہلِ محشر کے سامنے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف بھی بیان فرمائیں گے۔ آیئے! اب حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی مبارک زبان سے شانِ مصطفٰے سُنتے ہیں، چنانچہ

شانِ مُصطفٰے بزبانِ نوح نَجِیُّ اللہ

نبیِ کریم، رؤف و رحیم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی امت کو بُلائے گا اور فرمائے گا: تم نے نوح کو کیا جواب دیا تھا؟ وہ کہیں گے: انہوں نے نہ ہمیں کبھی دعوت دی، نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کبھی نصیحت کی اور نہ ہمیں کسی چیز کا حکم دیا اور نہ منع کیا، حضرت سَیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میں نے انہیں ایسی دعوت دی جو اوّلین و آخرین سب کو شامل تھی، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں سے فرمائے گا: احمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اور ان کی امت کو بلاؤ، تو رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی امت اس شان سے حاضر ہوں گے کہ ان کا نُور ان کے آگے آگے ہو گا۔ حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت سے کہیں گے: کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے اپنی قوم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیغام پہنچا دیا تھا اور انہیں سمجھانے کو بہت کوششیں کی تھیں اور پوشیدہ اور اعلانیہ ان کو دوزخ سے بچانے کی کوششیں کیں لیکن پھر بھی یہ میری دعوت سے دُور بھاگتے رہے۔ تو محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُمّت کہیں گے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے، وہ سب سچ ہے۔ اس پر حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کہے گی: اے احمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو اور آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی امت کو اس کا کیا علم؟ ہم سب سے پہلی اُمَّت ہیں جبکہ آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اور آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُمَّت سب سے آخر میں تشریف لائے ہیں، تو محمدٌ رَّسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّمَ سورۂ نوح تلاوت فرمائیں گے، جب آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سورت ختم فرمائیں گے تو آپ کی امت کہے گی کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ سچا واقعہ ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی غالب حکمت والا ہے۔

(مستدرک، کتاب: تواریخ المتقدمین من الانبیاء والمرسلین، شهادة نبینا وامته... الخ، ۳/۴۱۴، حدیث: ۴۰۶۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے بروزِ محشر تمام نبیوں کے سرور، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیسی شان و عظمت عطا فرمائے گا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تبلیغِ رسالت کی تصدیق فرمائیں گے بلکہ آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) قیامت کے اس ہولناک دن تمام اہلِ محشر کی سب سے پہلے شفاعت بھی فرمائیں گے۔ یاد رکھئے! محشر کا دن پچاس ہزار (50,000) سال کا ہو گا، تانبے کی دَہکتی ہوئی زمین ہو گی، سورج ایک مِیل کے فاصلے پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا، بہت سے لوگ اپنے پسینے میں شرابُور ہوں گے، شِدَّتِ پیاس سے زبانیں سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی۔ نَفْسی نَفْسی کا عالَم ہو گا اور اس کڑے وَقت میں کوئی پُرسانِ حال نہ ہو گا۔ اس پریشانی سے نَجات کے لیے اَہلِ محشر سفارشی تلاش کریں گے، جو اُنہیں اس مُصیبت سے نَجات دلائے۔ پھر یہ بات مشورے سے قرار پائے گی کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام ہم سب کے باپ ہیں، اللہ تعالٰی نے اِن کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور جنت میں رہنے کو جگہ دی اور مرتبۂ نُبُوَّت سے سرفراز فرمایا، اُن کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے، وہ ہمیں اِس مُصیبت سے نجات دلائیں گے۔ چنانچہ وہ لوگ بڑی مشکل سے اُن کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے آدم! آپ ابُو البشر ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو اپنے دَستِ قُدرت سے بنایا اور اپنی چُنی ہوئی رُوح آپ میں ڈالی اور ملائکہ یعنی فِرشتوں سے آپ کو

سجدہ کروایا اور جنّت میں آپ کو رکھا، تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے، آپ کو صَفی کیا، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں...؟! آپ ہماری شفاعت کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نجات دے۔ (حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام) فرمائیں گے: میرا یہ مرتبہ نہیں، مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے، آج رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا، نہ آئندہ فرمائے، تم کسی اور کے پاس جاؤ! (پھر) لوگ عرض کریں گے: آخر کس کے پاس ہم جائیں...؟ فرمائیں گے: نُوح کے پاس جاؤ، کہ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر ہدایت کے لیے بھیجے گئے (پھر) لوگ اُسی حالت میں حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اُن کے فضائل بیان کرکے عرض کریں گے کہ آپ اپنے ربّ کے حضور ہماری شفاعت کیجیے کہ وہ ہمارا فیصلہ کر دے، یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق نہیں، مجھے اپنی پڑی ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ! (لوگ) عرض کریں گے، کہ آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں...؟ (تو حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام) فرمائیں گے: تم ابراہیم خلیلُ اللہ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے پاس جاؤ کہ اُن کو اللہ تعالیٰ نے مرتبہ خُلّت سے ممتاز فرمایا ہے، لوگ (جب حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے) یہاں حاضر ہوں گے، تو وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اِس کے قابل نہیں، مجھے اپنا اندیشہ ہے۔ مختصر یہ کہ وہ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں بھیجیں گے، وہاں بھی وہی جواب ملے گا، پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ (رُوحُ اللہ) عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس بھیجیں گے، وہ بھی یہی فرمائیں گے: کہ یہ کام میرے کرنے کا نہیں، آج میرے رَبّ نے وہ غَضَب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی فرمایا اور نہ فرمائے گا، مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، لوگ عرض کریں گے: آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے: تم اُن کے حضور حاضر ہو، جن کے

ہاتھ پر فتح رکھی گئی، جو آج بے خوف ہیں، اور وہ تمام اولادِ آدم کے سردار ہیں، تم محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ، وہ خاتَمُ النَّبِیّٖین ہیں، وہ آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے، اُنہیں کے حضور حاضر ہو جاؤ، وہ یہاں تشریف فرما ہیں۔اب لوگ پھِرتے پھِراتے، ٹھوکریں کھاتے، روتے چلّاتے، دُہائی دیتے حاضرِ بارگاہِ بے کس پناہ ہو کر عرض کریں گے: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی! حضور کے ہاتھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فتحِ باب (یعنی کامیابی کے دروازے کا کھلنا) رکھا ہے، آج حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) مطمئن ہیں، اِن کے علاوہ اور بہت سے فضائل بیان کرکے عرض کریں گے: حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس مصیبت میں ہیں! اور کس حال کو پہنچے! حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) بارگاہِ خداوندی میں ہماری شفاعت فرمائیں اور ہم کو اس آفت سے نجات دلوائیں۔ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) جواب میں ارشاد فرمائیں گے: (انا لھا) یعنی میں ہی اس کام کے لیے ہوں، میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈ آئے ہو، یہ فرما کر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بارگاہِ عزّت میں حاضر ہوں گے اور سجدہ کریں گے۔ارشاد ہو گا "اے محمد! (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اپنا سر اٹھاؤ اور کہو، تمہاری بات سُنی جائے گی اور مانگو جو کچھ مانگو گے ملے گا اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت مقبول ہے۔(بہار شریعت،۱/۱۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اللہ رَبُّ الْعِزت عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے آقا و مولی، محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیسی نرالی شان وشوکت کا مالک بنایا کہ محشر کے اس ہولناک دن جبکہ انسان اپنے بہن بھائیوں، ماں باپ اور بیوی بچّوں سے بھاگتا پھر رہا ہو گا، اُس سخت دن ہر کسی کو اپنی ہی پڑی ہو گی، ایسے کڑے دن میں رحیم و کریم آقا، شفیع وشفیق آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

واٰلِہٖ وَسَلَّم گنہگار اُمَّت کو عذاب ِ دوزخ سے بچانے کی خاطر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عالی میں مُسَلسَل شفاعتِ اُمَّت کی اِجازت طَلَب فرمائیں گے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو شفاعت کا اِختیار عطا فرمائے گا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اپنے اُمَّتیوں کی شفاعت کرکے اُنہیں جہنّم سے چُھٹکارا دِلوا کر داخلِ جنّت فرمائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

قِیامت کی ہوش اُڑانے والی مصیبتوں میں ہمارا بِگڑا ہوا کام کس طرح بنے گا، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ کے بھائی جان حضرت مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ اس کی منظر کشی کرتے ہوئے اپنے کلام میں فرماتے ہیں:

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا ہمارا بِگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا
گناہگار پہ جب لُطف آپ کا ہو گا کیا بغیر کیا بے کیا، کیا ہو گا
خُدا کا لُطف ہوا ہوگا دَستگیر ضرور جو گِرتے گِرتے تِرا نام لے لیا ہو گا
دِکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہوگا
کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے کوئی اسیر غم ان کو پُکارتا ہو گا
کسی طرف سے صدا آئے گی حضور آؤ نہیں تو دَم میں غریبوں کا فیصلہ ہو گا
کوئی کہے گا دُہائی ہے یا رسول اللہ تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہوگا
یہ بے قرار کرے گی صدا غریبوں کی مقدس آنکھوں سے تار اَشک کا بندھا ہوگا
ہزار جان فِدا نرم نرم پاؤں سے پُکار سُن کے اسیروں کی دوڑتا ہوگا
عزیز بچّہ کو ماں جس طرح تلاش کرے خدا گواہ یہی حال آپ کا ہو گا

خدائی بھر اِنہیں ہاتھوں کو دیکھتی ہوگی زمانہ بھر اِنہیں قدموں پہ لوٹتا ہوگا
میں اُن کے دَر کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے حسنؔ فقیر کا جنّت میں بِسترا ہو گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار کی آمد مرحبا♣ سردار کی آمد مرحبا♣ سالار کی آمد مرحبا♣ مختار کی آمد مرحبا♣ غمخوار کی آمد مرحبا♣ تاجدار کی آمد مرحبا♣ شاندار کی آمد مرحبا♣ مرحبا یا مصطفےٰ♣ مرحبا یا مصطفےٰ♣ مرحبا یا مصطفےٰ♣ مرحبا یا مصطفےٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً جو شخص جتنے بڑے مرتبے پر فائز ہوتا ہے اس کے اندر موجود خوبیاں بھی اسی قدر عُمدہ و بے مثال ہونی چاہئیں، جن کے سبب وہ دیگر لوگوں سے ممتاز ہوسکے، اور اگر اس کے اندر بیک وقت کئی عُمدہ خوبیاں جمع ہو جائیں تو اب اس کے مقام و مرتبے کو مزید چار چاند لگ جاتے ہیں، یقیناً نبیوں کی ذات مخلوق میں سب سے افضل و اعلیٰ اور ہر طرح سے ممتاز ہی ممتاز ہے، اللہ تعالیٰ نے انہیں مختلف خوبیوں سے مُزَیَّن فرمایا ہے، مگر سیِّدِ عالم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت وشان پر قُربان جائیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو خوبیاں دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطا فرمائیں وہ سب کی سب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات میں جمع فرمادیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

کوئی مثلِ مصطفےٰ کا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا کسی اور کا یہ رُتبہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

حضرت علامہ محمد نور بخش توکلی نے اپنی کتاب **"سیرتِ رسولِ عربی"** میں ان خوبیوں کو ذکر فرمایا ہے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پہلے دیگر انبیائے کرام کو عطا کی گئیں تھیں اور یہی خوبیاں نبیوں کے سرور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی عطا کی گئیں، آیئے! ہم بھی

ان خوبیوں کا خلاصہ سنتے ہیں۔

﴿1﴾ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کی خوبیاں:

حضرت (سَیِّدُنا) آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کے ناموں کا علم دیا نیز آپ (عَلَیْہِ السَّلام) کو فرشتوں نے سجدہ کیا۔ جبکہ محمدِ مصطفٰی، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے ناموں کے علاوہ مُسَمَّیات کا بھی علم دیا (یعنی نہ صرف تمام چیزوں کے ناموں کا عِلم دیا بلکہ جن چیزوں کے یہ نام ہیں، ان چیزوں کا بھی عِلم عطا فرمادیا)۔ آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور اس کے فرشتے دُرُود بھیجتے رہتے ہیں اور مومنین بھی دُرُود و سلام بھیجتے ہیں۔ یہ کامل ترین بُزرگی ہے کیونکہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کو کیا جانے والا سجدہ تو بس ایک دفعہ ہی ہوا اور دُرُود و سلام ہمیشہ کے لئے جاری ہے اور یہ بُزرگی بہت زیادہ عُموم والی بھی ہے کیونکہ سجدہ کرنے میں تو صرف فرشتے شامل تھے جبکہ دُرُود میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ)، فرشتے اور مومنین سب شامل ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا امام فخرُ الدّین رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "تفسیرِ کبیر" میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اس لئے سجدہ کا حکم دیا تھا کہ اس وقت نورِ محمدی حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی پیشانی میں موجود تھا۔

(تفسیرکبیر، سورۃ البقرۃ، تحت الایۃ: ۲۵۳، الجزء: ۲، ۳/۵۲۵)

مومنو! پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر دُرُود
ہے فِرشتوں کا وظیفہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلام

(قبالۂ بخشش، ص۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا ادریس عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اُٹھایا۔ جبکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے شبِ معراج آسمانوں کے اوپر مقام قَابَ قَوْسَیْنِ تک اُٹھایا۔

﴿3﴾ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

❀ حضرت سَیِّدُنا نُوح عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام پر اِیمان لانے والوں کو اللہ تعالیٰ نے غرق ہونے سے نجات دی۔ جبکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وُجُود کی بَرَکت سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمت فَنَا کردینے والے عذاب سے محفوظ رہی (جیسا کہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کی آیت نمبر 33 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کا کام نہیں کہ انھیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔ (پ ۹، الانفال: ۳۳)

❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کشتیِ نُوح کو بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کے نُور کی بَرَکت سے غَرق ہونے سے بچایا کیونکہ اُس وقت نُورِ محمدی حضرت سَیِّدُنا سام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پیشانی میں تھا۔ (شرح زرقانی، المقصد الاول ... الخ، غزوہ تبوک ... الخ، ۱۰۴/۴)

کشتیِ نوح میں، نارِ نمرود میں
بطنِ ماہی میں یُونُس کی فریاد پر
آپ کا نامِ نامی اے صلِّ علیٰ
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

﴿4﴾ حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کیلئے اللہ تعالیٰ نے پتھر میں سے اُونٹنی نکالی اور آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فصاحت میں بے مثل تھے۔ جبکہ اُونٹ نے بارہویں والے مُصطفٰی، حبیبِ کبریا، آمِنہ کے دِلربا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کلام کیا۔ فصاحت میں کوئی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا۔ (خصائص کبریٰ، ذکر معجزاته فی ضروب الحیوانات، باب قصة الجمل، ۲/۹۵)

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سُخن ہے جس میں سُخن نہ ہو وہ بیان ہے جس کا بیاں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص107)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کیلئے اللہ تعالیٰ نے آگ کو ٹھنڈا کردیا۔ جبکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نور کی بَرَکت سے حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ پر آگ ٹھنڈی ہوئی۔ (شرح زرقانی، المقصدالاول...الخ، غزوہ تبوک...الخ، ۴/۱۰۵) حلیمہ کے پیا، محبوبِ ربُّ العُلٰی، سید الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت شریف پر فارس کی آگ جو ہزار (1000) برس سے نہ بُجھی تھی بُجھ ہوگئی۔ (خصائص کبری، ذکر معجزاته...الخ، باب: الاية فی عدم احراق النار...الخ، ۲/۱۳۳)

﴿6﴾ حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا اِسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آپ کے والدِ محترم حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ذبح کرنے لگے تو آپ نے صبر کیا۔ جبکہ نبیِ کریم، رؤف و رحیم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کا شَقِّ صَدْر ہوا (یعنی سینۂ مبارک چاک ہونے کا واقعہ حقیقتاً رونما ہوا) جبکہ حضرت اسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ذَبح نہیں کیا گیا بلکہ آپ کی جگہ دُنبہ ذَبح کیا گیا۔(شرح زرقانی، المقصد الخامس...الخ، فی تخصیصه بخصائص المعراج، ۸/۲۸-۲۹)

﴿7﴾ حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جب حضرت سَیِّدُنا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بھائیوں نے خَبَر دی کہ یُوسُف (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو بھیڑیا کھا گیا ہے تو حضرت یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھیڑیے کو بُلا کر پُوچھا تو بھیڑیے نے کہا: میں نے یُوسُف (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو نہیں کھایا۔(خصائص کبریٰ، ۲/۱۸۲) جبکہ میرے آقا، مکے مدینے والے مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بھیڑیے نے کلام کیا۔(خصائص کبریٰ، ذکر معجزاته...الخ، باب: قصة الذئب، ۲/۱۰۸)

﴿8﴾ حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالیٰ نے بڑا حُسن و جمال عطا فرمایا۔ جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایسا حُسن عطا ہوا کہ کسی اور کو نہیں مِلا، حضرت سَیِّدُنا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تو آدھا حُسن مِلا تھا مگر حسین و جمیل، محبوبِ ربِّ جلیل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مُکمَّل حُسن مِلا۔

(خصائص کبریٰ، باب اختصاصه...الخ، ۲/۳۱۵)

حُسنِ یوسف پہ کٹیں مِصر میں انگُشتِ زناں

سَر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب (حدائقِ بخشش، ص۵۸)

شعر کی وضاحت: حضرت سَیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے حُسن کو دیکھ کر مِصر کی عورتیں بے اختیار

اُنگلیاں کاٹ بیٹھی تھیں جبکہ ہمارے نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صرف نام پر عرب کے نوجوان اپنے سر کٹاتے رہے ہیں اور تا قیامت کٹاتے رہیں گے۔

(9) حضرت ایُّوب عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا ایُّوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام صَبر کرنے والے تھے۔ جبکہ صَبر میں ہمارے آقا و مولیٰ، محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحوال بہت زیادہ ہیں۔ یعنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا صبر بہت عظیم تھا۔

(10) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یَدِ بَیْضَا (روشن ہاتھ) عطا ہوا۔ جبکہ روشن رسول، آمِنہ کے مہکتے پھول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پُشْتِ مُبارک پر مُہرِ نبُوَّت تھی، اِس کے علاوہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَراپا نُور تھے، اگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ لباسِ بَشَرِیَّت میں نہ ہوتے تو کوئی بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جَمال کی تاب نہ لاتا۔

اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

(ذوقِ نعت، ص ۱۴۲)

حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عَصا مار کر پتّھر سے پانی جاری کر دیا۔ جبکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی اُنگلیوں سے چشموں کی طرح پانی جاری کر دیا۔ (**خصائص کبریٰ، ذکر بقیۃ المعجزات ... الخ، باب: نبع الماء من بین اصابعہ ... الخ، ۶۷/۲**) یہ اُس سے بڑھ کر ہے کیونکہ پتّھر کے اندر سے پانی کا نکلنا تو مشہور و معروف ہے مگر خون و گوشت میں سے پانی کا نکلنا واہ واہ۔

انگلیاں ہیں فیض پر ٹُوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۴)

11 حضرت یوشع عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا یُوشَع عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے سُورج ٹھہرایا گیا۔ جبکہ رسولوں کے سردار، انبیاء کے تاجدار، رسولِ شاندار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے بھی سُورج غُروب ہونے سے روکا گیا۔(شرح زرقانی، المقصدالرابع...الخ، ردالشمس له...الخ، ۶/۴۹۳)

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر دیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

(حدائقِ بخشش، ص۳۵۱)

13 حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ پہاڑ تسبیح پڑھتے تھے۔جبکہ سارے نبیوں کے تاجدار، محبوبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَستِ مُبارَک میں کنکروں نے تَسْبِیْح پڑھی بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسروں کے ہاتھ میں بھی کنکروں سے تسبیح پڑھوادی۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کھانے سے تَسْبِیْح کی آواز آیا کرتی تھی کیونکہ پہاڑ تو خُشوع و خُضوع سے مُتَّصِف ہیں مگر کھانے سے تَسْبِیْح مشہور و معروف نہیں۔

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السّلام
کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۰)

پرندے حضرت سَیِّدُنا داوٗد علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے تابع کر دیئے گئے۔ جبکہ میرے نبی، پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے پرندوں کے ساتھ ساتھ دیگر حیوانات (اُونٹ، بھیڑیے، شیر وغیرہ) بھی اِطاعت گزار و فرمانبردار کر دیئے گئے۔

حضرت سَیِّدُنا داوٗد علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ہاتھ میں لوہا موم کی طرح نَرم ہو جاتا جبکہ میرے آقا، محمدِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے شبِ مِعْراج ایک بڑا پتھر خمیر (یعنی گوندھے ہوئے آٹے) کی مانند نرم ہو گیا تھا۔ (دلائل النبوۃ، الفصل الثلاثون فی ذکر ...الخ، رقم: ۲، ۵۳۹/۳۵۳)

حضرت سَیِّدُنا داوٗد علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نہایت خوش آواز تھے جبکہ پیارے آقا، شبِ اسریٰ کے دُولہا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی نہایت خوش آواز تھے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: وَکَانَ نَبِیُّکُمْ اَحْسَنَھُمْ وَجْھًا وَ اَحْسَنَھُمْ صَوْتًا (اور تمہارے نبی کا چہرہ سب سے زیادہ حسین اور آواز بہت زیادہ خوبصورت تھی) (شمائل محمدیۃ، باب: ما جاء فی قراءۃ رسول اللہ، حدیث: ۳۰۳، ص۱۸۳ و فتح الباری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، تحت الحدیث: ۳۸۸۸، ۱۷۹/۷)

﴿14﴾ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا سُلَیْمان علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عظیم سَلْطَنَت عطا ہوئی۔ جبکہ غریبوں کے آقا، یتیموں کے مولیٰ، محمدِ مصطفٰی، یٰسین وطٰہٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے اِخْتِیار دیا کہ نُبُوَّت کے ساتھ سَلْطَنَت لیں یا عُبُوْدِیَّت، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے عُبُوْدِیَّت (بندگی) کو پسند فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کے خزانوں کی چابیاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا فرمائیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اختیار دیا کہ جس کو چاہیں عطا کریں۔ (سیرت رسول عربی، ۵۵۸)

کنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے
محبوب کیا مالک و مختار بنایا

(ذوقِ نعت، ص۳۳)

حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پرندوں کی بولی سمجھتے تھے۔ جبکہ رسولِ بے مثال، آمِنہ کے لال، محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُونٹ بھیڑیے وغیرہ حیوانات کا کلام سمجھتے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پتھر نے کلام کیا، جسے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سمجھ لیا۔

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اِسی در پر شترانِ ناشاد گلۂ رنج و عَنا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۳)

شعر کی وضاحت: نبیِ کریم ،رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ تو وہ عظیم بارگاہ ہے جہاں انسان تو انسان بلکہ چڑیاں اپنی فریاد لے کر آتی ہیں اور ان کی فریاد رسی کی جاتی ہے، ہرنی انصاف کی طلب گار بن کر حاضر ہوتی ہے مُراد پاکر خُوش وخُرم لوٹتی ہے، یہی تو وہ در ہے جہاں اُونٹ شکایت لے کر حاضر ہو تو اس کی بھی شکایت دُور کی جاتی ہے۔

﴿15﴾ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مُردوں کو زندہ اور اَندھوں کو آنکھ والا اور کوڑھیوں (سفید داغ کی جِلد والوں) کو اچھا کر دیتے تھے۔ جبکہ کونین کے دُولہا، اعلیٰ وبالا، میٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی مُردوں کو زندہ اور اَندھوں کو آنکھ والا اور کوڑھیوں کو اچّھا کیا۔ جب خَیبر فتح ہوا تو وہاں کی ایک غیر مسلم عورت نے آپ صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو زہر والا بکری کا گوشت ھَدِیَّۃً بھیجا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بکری کا بازو لیا اور اُس میں سے کچھ کھایا وہ بازو بولا کہ مجھ میں زہر ڈالا گیا ہے۔(**شرح زرقانی،المقصد الاول۔۔۔الخ، غزوہ خیبر...الخ،۲۹۰/۳**) یہ مُردے کو زندہ کرنے سے بڑھ کر ہے، کیونکہ یہ مَیِّت کے ایک حِصّے کا زندہ ہونا ہے حالانکہ اُس کا بقیہ جو اُس سے الگ اور مُردہ ہی تھا۔

اِک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مُردے جِلا دیئے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۱)

شعر کی وضاحت: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے غموں کو دُور کرنا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیلئے معمولی سے بات ہے کیونکہ آپ تو چلتے پھرتے مُردے زندہ فرمادیتے ہیں تو میرا دل کیا چیز ہے؟۔

حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مِٹّی سے پرندہ بنایا جبکہ غزوۂ بدر میں حضرت سَیِّدُنا عُکَّاشَہ بن مِحْصَن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تلوار ٹُوٹ گئی تو میرے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کو ایک خشک لکڑی عطا کردی جب اُنہوں نے اپنے ہاتھ میں لے کر ہِلائی تو وہ سفید مضبوط لمبی تلوار بن گئی۔(**شرح زرقانی، المقصد الاول، باب: غزوۃ بدر الکبری، ۳۰۱/۲**)(سیرتِ رسولِ عربی، ۵۵۲تا۵۵۹,ملخصًا)

سب سے اَولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی سب سے بالا و وَالا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی دونوں عالَم کا دُولہا ہمارا نبی
بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا نورِ اوّل کا جلوہ ہمارا نبی
جس کو شایاں ہے عرش خُدا پر جلوس ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی

سارے اچھّوں میں اچھّا سمجھئے جسے ہے اُس اچھے سے اچھّا ہمارا نبی
سارے اُونچوں میں اُونچا سمجھئے جسے ہے اس اُونچے سے اُونچا ہمارا نبی
خلق سے اَولیا اَولیا سے رُسل اور رَسولوں سے اَعلیٰ ہمارا نبی
قرنوں بدلی رَسولوں کی ہوتی رہی چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی
مُلکِ کونین میں اَنبیا تاجدار تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۸تا۱۴۰)

رہنما کی آمد مرحبا♣رہبر کی آمد مرحبا♣افسر کی آمد مرحبا♣سروَر کی آمد مرحبا♣محبوبِ ربّ کی آمد مرحبا♣سلطانِ عرب کی آمد مرحبا♣رسولِ اکرم کی آمد مرحبا♣نورِ مجسّم کی آمد مرحبا ♣تاجور کی آمد مرحبا♣پیمبر کی آمد مرحبا♣منوّر کی آمد مرحبا♣معطّر کی آمد مرحبا♣مرحبا یا مُصْطَفٰے♣مرحبا یا مُصْطَفٰے♣مرحبا یا مُصْطَفٰے♣مرحبا یا مُصْطَفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ”سیرتِ رسولِ عربی“ کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے جو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے **مُعْجِزات** و خُصُوصیات سُنیں، ساتھ ہی یہ بھی سنا کہ پیارے آقا، بارہویں والے **مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جامع **مُعْجِزات** ہیں، یعنی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے **تمام مُعْجِزات آپ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **ذاتِ پاک میں موجود ہیں۔ یہ ساری معلومات جو ہم نے سُنیں،** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **یہ مکتبۃُ المدینہ کی بہت** ہی پیاری کتاب ”سیرتِ رَسُولِ عَرَبی“ میں موجود ہیں۔

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مُبارکہ کے بارے میں مزید تفصیل کیلئے مکتبۃُ المدینہ سے اس کتاب کو ہدیۃً حاصل کیجئے اور اس کا مُطالعہ خود بھی کیجئے اور ہو سکے تو دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ترغیب دلایئے۔ یہ کتاب دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ریڈ (یعنی پڑھی) بھی جاسکتی ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کی جاسکتی ہے۔

مجلسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کا تعارُف

اس کتاب کی تخریج وتسہیل وغیرہ کا کام دعوتِ اسلامی کی مَجلِس ''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ'' نے سر اَنجام دیا ہے اور دعوتِ اِسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ نے اِسے شائع کیا ہے۔ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ دعوتِ اسلامی کا وہ اَہم شُعبہ ہے جس نے اِصلاحِ اُمَّت کے جذبے کے تحت خالِص عِلْمی اور اِشاعَتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے 16 شُعبوں میں قرآن وحدیث، تفسیر عربی سے اردو، اردو سے عربی ترجمے اور اصلاحی کُتُب ورسائل تحریر کرنے کا کام جاری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَلٰی اِحْسَانِہٖ

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ''مدرسۃ المدینہ بالغان''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 100 سے زائد شُعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے، آپ بھی دعوتِ اسلامی کے ساتھ وابستہ رہئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام مدرسۃُ المدینہ بالِغان بھی ہے۔ مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں بالخصوص قُرآنِ پاک دُرست پڑھنا سکھایا

جاتا ہے۔ قرآنِ پاک سیکھنے سکھانے کی بڑی فضیلت ہے۔ چُنانچہ،

حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَہَنْشاہِ مدینہ، قَرارِ قَلْب وسینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: "خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ "یعنی تم میں بہترین شَخْص وہ ہے، جس نے قُرآن سیکھا اور دُوسروں کو سکھایا۔[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی ضَرورت و اَہَمِیَّت کے پیشِ نَظر قرآنِ پاک کی تَعْلیمات کو عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تَحْت اسلامی بھائیوں کے لئے عُموماً بعد نمازِ عشاء مُخْتلف مَساجِد وغیرہ میں ہزارہا مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی تَرکیب ہوتی ہے اور اسلامی بہنوں کے لئے مُخْتلِف مَقامات و اَوقات میں ہزارہا مدرسۃُ المدینہ بالِغات کی ترکیب ہوتی ہے، اسلامی بھائی اسلامی بھائیوں سے اور اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں سے قرآنِ کریم پڑھتی ہیں، حُرُوف کی دُرُسْت اَدائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھنے کے ساتھ ساتھ مُخْتلِف دُعائیں یاد کرنا، نماز کے مسائل سیکھنا، مختلف سُنّتیں و آداب سیکھنا، مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت) کا طریقہ سیکھنا، فکرِ مدینہ کرنا وغیرہ مدرسۃ المدینہ بالغان کے جدول میں شامل ہوتا ہے، یہ جدول (دورانیہ) **63 منٹ** کا ہوتا ہے۔ ہمیں بھی اپنی دُنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں ضَرور شِرکت کرنی چاہئے۔ آیئے! مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے والے ایک عاشقِ رسول کی مَدَنی بہار سُنئے۔

میری زندگی میں بہار آگئی

زم زم نگر (حیدر آباد، باب الاسلام، سندھ) کے علاقے آفندی ٹاؤن میں مقیم ایک اسلامی بھائی کے

---

[1] ... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن...الخ، ۳/۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷

بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں ایک فیشن پرست نوجوان تھا، دنیا کی موج مستی میں گم، اپنی آخرت کے انجام سے غافل ایامِ حیات بسر کر رہا تھا کہ میری سوئی ہوئی قسمت جاگ اُٹھی، مجھے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی رُوحانی فضائیں تو کیا میسر آئیں، میری تو خوش بختی کے سفر کا آغاز ہو گیا۔ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی برکات نے میرے تاریک دل کو خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰی کے چراغ سے منور کر دیا۔ اس میں مجھے قراٰنِ پاک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سنّتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں پڑھنے کی برکت سے میری زندگی میں بہار آگئی، فیشن پرستی و موج مستی سے نجات حاصل ہو گئی اور میں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شانِ مُصطفٰے ایک ایسا دلچسپ موضوع ہے، اس کو بیان کرنے کیلئے یہ وقت بہت کم ہے۔ دو جہاں کے تاجدار، سارے انبیاء کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بیان کرتے کرتے کئی صدیاں گزر گئیں، ہر ایک نے اپنے اپنے انداز میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بیان کرنے کی کوشش کی، مگر کوئی بھی کماحقّہ (یعنی جیسا کہ بیان کرنے کا حق ہے) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بیان نہ کر سکا۔ صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں عرض کی۔

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِى وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّاءً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ترجمہ: (۱) آپ سے بڑھ کر کوئی حسین کبھی میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں (۲) آپ سے بڑھ کر حسین وجمیل کسی عورت نے جنا ہی نہیں (۳) آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے ہیں (۴) گویا کہ آپ کو ویسا ہی پیدا کیا گیا جیسا آپ چاہتے تھے۔

اسی طرح ایک بار شہنشاہِ ابرار، صاحبِ عمامہ پُر انوار، صاحبِ پسینہ خوشبودار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدارِ پُر بہار سے مشرف ہونے کے بعد حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وقتِ دیدار طاری ہونے والی کیفیت کو یاد کیا تو جذبات مچل گئے، دل بیقرار اور آنکھیں اشکبار ہوئیں تو آپ نے ایک نعتیہ کلام میں اس کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔ (مہر منیر، ص ۱۳۲، ملخصاً)

اَج سِک مِتراں دِی وَدھیری اے کیوں دِلڑی اُداس گھنیری اے
لُوں لُوں وِچ شوق چنگیری اے اَج نیناں لایاں کیوں جھڑیاں

اس کلام میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسن وجمال، فضائل وکمال کو انتہائی خوبصورت انداز میں بیان فرمایا، بِالآخر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس شعر پر اس کلام کا اختتام فرمایا۔

سُبْحَانَ اللہ مَا اَجْمَلَکَ مَا اَحْسَنَکَ مَا اَکْمَلَکَ
کِتّھے مِہر علی کِتّھے تیری ثنا گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

یعنی میرے آقا آپ اس قدر صاحبِ حُسن وجمال اور صاحبِ کمال ہیں کہ مجھ سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی ثناء ممکن ہی نہیں بلکہ اس سے میری کوئی مناسبت نہیں، کہاں میں اور کہاں آپ کی ذاتِ اقدس، زیارت ودیدار کا شرف فقط آپ کی کرم نوازی ہے، ورنہ میری آنکھیں اس لائق کہاں، ان سے بھی لگنے اور تکنے کی جسارت ہوگئی ہے۔ (شرح سِک متراں دی، ص ۳۸۳)

امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی اپنے بیان و تحریر میں اور اشعار کی صورت میں نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثنا خوانی بیان کی ہے۔ آپ کا نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں ایک کلام لکھا کہ

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے باغِ خلیل کا گُلِ زیبا کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۴)

شعر کی وضاحت: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی میں تمام خُوبیاں جمع ہیں، لہٰذا میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کس کس خوبی کو بیان کروں؟ میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نبیوں کا سردار کہوں؟ اپنا آقا و مولیٰ کہوں؟ حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے باغ کا خوب صُورت پھول کہوں؟

پھر اس کے بعد نبیوں کے تاجدار، مَنبعِ اَنوار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مختلف اَوصاف ذکر فرماتے گئے، جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مکی مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بے شُمار اوصاف و کمالات، فضائل و خصوصیات پر غور کیا تو حیران رہ گئے کہ آپ کی تعریف و ثنا کس طرح بیان کی جائے تو پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کلام کا اختتام ان اشعار پر یوں فرمایا:

تیرے تو وَصف "عیبِ تناہی" سے ہیں بَری حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سَب کچھ اُن کے ثناخواں کی خامشی چُپ ہورہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے ختمِ سُخن اس پہ کر دیا خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۵)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

اے رضا خود صاحبِ قرآں ہے مدّاحِ حُضُور   تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۳)

شعر کی وضاحت: اے رضا! جب صاحبِ قرآن یعنی خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف فرمائی ہے تو پھر تجھ سے کماحقہ تعریف کرنا کیسے ممکن ہے؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام ہی انبیا ورُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کو بے مثال خوبیوں، فضائل و کمالات اور انتہائی شان و عظمت سے نوازا ہے، حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو صفیُ اللہ بنایا، حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کو نجیُ اللہ بنایا، حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو خلیلُ اللہ بنایا، حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو ذبیحُ اللہ بنایا، حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو کلیمُ اللہ بنایا، حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو رُوحُ اللہ بنایا، الغرض ہر ایک نبی کو بے شُمار خوبیوں سے نوازا اور ہمارے آقا، احمدِ مجتبیٰ، بارہویں والے مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہ صرف خلیل بلکہ اپنا حبیب بھی بنایا جیسا کہ خود حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے جس طرح حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کو اپنا خلیل بنایا، اسی طرح مجھے بھی اپنا خلیل بنایا ہے۔ (مسلم، کتاب المساجد، باب النھی عن بناء المساجد علی القبور...الخ، ص ۲۷۰) ایک اور ارشادِ نبوی ہے: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حبیب ہوں اور یہ فخریہ طور پر نہیں کہتا۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی فضل

النبی، ۵/ ۳۵۴، حدیث: ۳۶۳۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ممکن ہے کسی کے ذِہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ آخر خلیل اور حبیب میں کیا فرق ہے تو آیئے! ایک ولیِ کامل کی زبانی سنتے ہیں کہ خلیل اور حبیب کے درمیان کیا فرق ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ میں ان دونوں کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

خلیل اور حبیب کا فرق

(1) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قیامت کے دن رُسوائی سے بچنے کی دُعا مانگی۔ (پ ۱۹، الشعراء: ۸۷) جبکہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صدقے ان کے صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو قیامت کی رُسوائی سے بچانے کا مُژدہ سنایا (یعنی خوشخبری سُنائی)۔ (پ ۲۸، التحریم: ۸)

(2) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے رَبّ تعالیٰ سے مُلاقات کی تمنا کی۔ (پ ۲۳، الصفت: ۹۹) جبکہ رَبّ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خُود بُلا کر شَرفِ ملاقات سے سرفراز فرمایا۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱)

(3) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ہدایت کی آرزو فرمائی۔ (پ ۲۳، الصفت: ۹۹) اور حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے۔ (پ ۲۶، الفتح: ۲)

(4) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس فرشتے مُعزز مہمان بن کر آئے۔ (پ ۲۶، الذّٰریٰت: ۲۴) اور حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے رَبّ تعالیٰ نے فرمایا: فرشتے ان کے سپاہی بنے۔

(توبہ: ۱۰۰، پ ۴، آل عمران: ۱۲۵، پ ۲۸، التحریم: ۴)

(5) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی اُمّت کی مغفرت کی دُعا مانگی۔ (پ ۱۳، ابراھیم: ۴۱) اور حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خود اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ: اپنی اُمّت کی مغفرت مانگو۔ (پ ۲۶، محمد: ۱۹)

(6) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بعد والوں میں اپنا ذکرِ جمیل باقی رہنے کی دعا کی۔ (الشعراء: ۸۴) اور حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خود ربّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ (پ ۳۰، الم نشرح: ۴)

(7) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعے میں رَبّ تعالیٰ نے فرمایا: انہوں نے قومِ لُوط سے عذاب دُور کئے جانے میں بہت کوشش کی۔ (پ ۱۲، ھود: ۷۶، ۷۴۔ پ ۲۰، عنکبوت: ۳۲) اور حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ربِّ غفّار عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ان کافروں پر بھی عذاب نہ کرے گا جب تک اے رحمتِ عالم تُو ان میں تشریف فرما ہے۔ (پ ۹، انفال: ۳۳)

(8) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: اے اللہ! میری دعا قبول فرما۔ (پ ۱۳، ابراھیم: ۴۰) اور حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے ماننے والوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: تمہارا رَبّ فرماتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ (پ ۲۴، المؤمن: ۶۰) (فتاوی رضویہ، ۳۰/۱۷۸-۱۸۲، ملخصًا)

تُو ہی انبیا کا سرور تُو ہی دو جہاں کا یاور
تُو ہی رہبر زمانہ مدنی مدینے والے
تُو خدا کے بعد بہتر ہے سبھی سے میرے سرور
تِرا ہاشمی گھرانا مدنی مدینے والے

تِری فرش پر حکومت تِری عرش پر حکومت
تُو شہنشہِ زمانہ مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص۴۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً پیارے آقا، محمدٌ رَّسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان اس قدر بُلند ہے کہ ساری مخلوق مل کر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت بیان نہیں کرسکتی ۔جب جب شانِ مُصطفٰی بیان کی جاتی ہے تو عاشقانِ رسول کے سِینوں میں محبتِ مُصطفٰے کی شمع روشن ہو جاتی ہے۔ مگر یاد رکھئے! یہ محبّت اُسی وقت کامل مانی جائے گی، جب ہم محبّت کے تقاضوں کو بھی اچھی طرح پُورا کریں گے، مثلاً آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشادات، آپ کے اہلِ بیت، آپ کے صحابۂ کرام، آپ کے شہر اور آپ سے نسبت رکھنے والی ہر ہر شے سے محبّت اور ان کی تعظیم و توقیر بجالاتے ہوں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جس طرح سرورِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبّت کرتے تھے، اسی طرح پیارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِسبت اور آپ کا جُز ہونے کی وجہ سے ساداتِ کرام سے محبّت اور ان کی تَعْظِیْم و تَوْقِیْر بھی کیا کرتے تھے۔لہٰذا ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ساداتِ کرام کی تعظیم و توقیر کرنی چاہیے اور ان سے حُسنِ سُلوک سے پیش آنا چاہیے ،اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں:جو

میرے اَہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کریگا، میں روزِ قیامت اس کا صِلہ اسے عطا فرماؤں گا۔

(اَلجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۵۳۳ حدیث ۸۸۲۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی ساداتِ کرام کی بے حد تعظیم کرتے اور ان کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آتے ہیں۔ مُلاقات کے وَقت اگر امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بتادیا جائے کہ یہ سَیِّد صاحب ہیں، تو بارہا دیکھا گیا ہے کہ آپ نہایت ہی عاجزی سے سَیِّد زادے کا ہاتھ چُوم لیا کرتے ہیں۔ ساداتِ کِرام کے بچوں سے انتہائی مَحَبَّت اور شَفْقَت کرنا یہ آپ کا طُرّہ امتیاز ہے۔ (تعارف امیر اہلسنت، ص ۶۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح آلِ رسول کی تعظیم و توقیر بجالانا مَحَبَّتِ رسول کی علامت ہے، اسی طرح پیارے آقا، میٹھے مُصطفٰے، کعبے کے بدرُ الدُّجیٰ، طَیْبَہ کے شمسُ الضُّحیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت، تعظیم و توقیر اور ان سے مَحَبَّت کے بغیر مَحَبَّتِ رسول کا دعوی بیکار ہے۔ یاد رکھئے! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تمام انسانوں میں سب سے زیادہ تعظیم و توقیر کے لائق ہیں، یہ وہ مُقدّس و مبارک ہستیاں ہیں جنہوں نے سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت پر لبیک کہا، دائرۂ اسلام میں داخل ہو کر تن من دَھن سے اسلام کے ابدی پیغام کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچانے کے لئے تیار رہے۔ ان مبارک ہستیوں نے قرآن و حدیث کی تعلیمات کو عام کرنے اور پرچمِ اسلام کی سربلندی کے لئے ایسی بے مثال قُربانیاں دی ہیں کہ آج کے دور میں جن کا تصور بھی مشکل ہے۔ لِہٰذا ہمیں چاہئے کہ دونوں جہاں میں کامیابی کے لئے ان پاکیزہ ہستیوں کی مَحَبَّت دل میں بسائیں اور ان کے نَقشِ قدم پر چلتے

ہوئے زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں۔ آیئے! ان کی مَحبَّت دل میں بڑھانے کیلئے ان کی شان و عظمت سے مُتعلِّق چند فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں۔

1. "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے صحابہ کو نبیوں اور رسولوں کے علاوہ تمام جہانوں پر فضیلت دی ہے۔"

(مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ماجاء فی اصحاب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم، ۹/۷۳۶، حدیث: ۱۶۳۸۳)

2. ایک شخص نے نبیِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم سے پوچھا، "اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ" کون لوگ بہتر ہیں؟ ارشاد فرمایا: "اَلْقَرْنُ الَّذِیْ اَنَا فِیْہِ ثُمَّ الثَّانِیْ ثُمَّ الثَّالِثُ" یعنی بہتر لوگ اس زمانے کے ہیں جس میں، میں ہوں اس کے بعد دوسرے زمانے کے اوراس کے بعد تیسرے زمانے کے۔

(مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب فضل الصحابہ ثم الذین یلونہم۔۔۔۔۔الخ، ص ۱۳۷۱، حدیث: ۲۵۳۳)

3. لَاتَمَسُّ النَّارُ مُسْلِماً رَاٰنِیْ اَوْرَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ "یعنی اس مسلمان کو جہنم کی آگ نہیں چُھوئے گی جس نے میری یامیرے صحابی کی زیارت کاشرف حاصل کیاہو۔

(ترمذی باب ماجاء فی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وصحبہ، ۵/۴۶۱، حدیث: ۳۸۸۴)

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی دل سے تعظیم کرے اور ان کی مَحبَّت کو ہمیشہ ہمیشہ اپنے اور اپنی نسلوں کے دلوں میں قائم رکھے۔ ان کی مَحبَّت نبیِ کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بُرے لوگوں کی صُحبت سے بچائے اور ان مُبارک ہستیوں کی مَحبَّت ہمارے دلوں میں قائم رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اہلِ سُنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حُضُور
نجم ہے اور ناؤ ہے عترت رسولُ اللہ کی

(حدائق بخشش، ص ۱۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان اورآلِ رسول کی تعظیم وتوقیر اوران کی مَحبّت عشقِ رسول کی علامات ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً جو سچا مُحِب ہوتا ہے، اس کو تو اپنے محبوب کے شہر، شہر کے گلی کُوچوں، بازاروں ہر ایک چیز سے مَحبّت ہوتی ہے، محبوب سے نسبت کی وجہ سے اس کا شہر ادب واحترام اور تعظیم کا مقام بن جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم پیارے آقا، میٹھے مصطفٰے، محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحبّت کرتے ہیں، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحبّت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کے مبارک شہر مکّہ مکرّمہ اور مدینہ طیبہ سے بھی سچی مَحبّت ہونی چاہیے اور انکا ادب واحترام بھی ہمارے دلوں میں قائم رہنا چاہیے۔

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحبّت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ ہم اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر مضبوطی سے عمل پیرا ہوں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سُنّتوں کو عمل کے ذریعے خوب عام کریں، کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے طریقوں پر عمل کرنا ہی ہمارے لئے ترقیِ درجات کا زینہ ہے جیسا کہ

پارہ 21 سُوْرَۃُ الْاَحْزاب کی آیت نمبر 21 میں ارشادِ خداوندی ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

حضرتِ صدرُ الاَفاضِل سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "خزائنُ العرفان" میں اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ان کی اچھی طرح اِتّباع کرو اور دینِ الٰہی کی مدد کرو اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ نہ چھوڑو اور مصائب پر صبر کرو اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر چلو یہ بہتر ہے۔ (خزائن العرفان، پ۲۱، الاحزاب:۲۱، ص۷۷۷)

حضرت سیِّدنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مجھ سے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اگر تُو یہ کر سکتا ہے کہ اس حال میں صبح و شام کرے کہ تیرے دل میں کسی کی بدخواہی (کینہ) نہ ہو تو ایسا ہی کر۔ پھر فرمایا: اے میرے بیٹے! یہ میری سنّت ہے اور جو میری سنّت سے محبت کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/ ۵۵، حدیث:۱۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل کرنا ہمارے لیے دنیا و آخرت میں بہتری کا باعث ہے۔ مسواک ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری سُنَّت ہے۔ ہمارے اَسلاف اس سُنَّت سے کس قدر مَحبَّت کرتے تھے آیئے! اس سے متعلق ایک حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدالوہّاب شَعرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدنا ابو بکر شبلی بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وضو کے وَقت مِسواک کی ضَرورت ہوئی، تلاش کی مگر نہ ملی، لہٰذا ایک دِینار (یعنی سونے کی ایک اشرفی) میں مِسواک خرید کر استعمال فرمائی۔ بعض لوگوں نے کہا: یہ تو آپ نے

بہُت زیادہ خرچ کر ڈالا! کہیں اتنی مہنگی بھی مِسواک لی جاتی ہے؟ فرمایا: بیشک یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مچھر کے پر برابر بھی حیثیَّت نہیں رکھتیں، اگر بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے یہ پوچھ لیا تو کیا جواب دوں گا کہ "تُو نے میرے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت (مِسواک) کیوں ترک کی؟ جو مال و دولت میں نے تجھے دیا تھا، اُس کی حقیقت تو (میرے نزدیک) مچھر کے پر برابر بھی نہیں تھی، تو آخر ایسی حقیر دولت اِس عظیم سُنَّت (مِسواک) کو حاصل کرنے پر کیوں خرچ نہیں کی؟" (مُلَخَّص از لواقح الانوار ص ۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ ہمارے اَسلاف سُنّتوں سے کِس قدر پیار کرتے تھے؟ حضرتِ سیدنا ابو بکر شبلی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے ایک دِینار (یعنی سونے کی اشرفی) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت مِسواک پر قُربان کر دیا اور آہ! آج ہم اپنے آپ کو اگرچہ بڑھ چڑھ کر عاشقِ رسول کہلواتے ہیں، مگر حال یہ ہے کہ اَٹھنّی بھر کی مِسواک بھی ہم سے نہیں خریدی جاتی۔ آیئے! مسواک کی اہمیت وفضیلت پر مشتمل 3 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

(1) مِسواک کا استعمال اپنے لیے لازم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی پاکیزگی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی ہے۔ (مسند احمد، ج۲، ص۴۳۸، حدیث۵۸۶۹) (2) مِسواک میں موت کے سوا ہر مرض سے شِفاء ہے۔ (جامع صغیر، ص۲۹۷، حدیث۴۸۴۰) (3) دو رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے۔ (اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب ج ا ص ۱۰۲ حدیث ۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پُھول" سے مسواک کے مدنی پھول سنتے ہیں۔

پہلے دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ❀ دو رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا

بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے۔[1] ❀ مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں منہ کی صفائی اور رَبّ تعالیٰ کی رِضا کا سبب ہے۔[2] ❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 288 پر صدرُ الشَّریعہ ،بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی لکھتے ہیں، مَشایخ کِرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا ❀ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خوبیاں ہیں: (چندیہ ہیں) منہ صاف کرتی ، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رَبّ راضی ہوتا ہے۔ ❀ سیِّدنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا استِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔[3] ❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو مِسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسواک جب نا قابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہویں تاریخ

---

1 ... اَلتَّرغیب وَالتَّرھیب، ۱/۱۰۲، حدیث: ۱۸

2 ... مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۴۳۸ حدیث ۵۸۶۹

3 ... اِحیاء الْعُلوم ج ۳ ص ۲۷

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج بارہویں شب ہے اور اسی نسبت کی وجہ سے 12 کے عدد سے ہم کو پیار ہے۔ **شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت** حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے نعتیہ دیوان **"وسائلِ بخشش"** میں فرماتے ہیں:

کیوں بارہویں پہ ہے سبھی کو پیار آگیا آیا اسی دن احمدِ مختار آگیا

گھر آمنہ کے سیّدِ ابرار آگیا خوشیاں مناؤ غمزدو غمخوار آگیا

برسیں گھٹائیں رحمتوں کی جھوم جھوم کر رحمت سراپا جب مِرا سردار آگیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی بارہویں تاریخ کی پیاری پیاری نسبت سے دعوتِ اسلامی کے کم از کم 12 ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں اوّل تا آخر یعنی تلاوت، نعت، بیان، ذکر، دُعا، رات اعتکاف، بعدِ فجر مدنی حلقہ اور اشراق چاشت تک شرکت اور اپنے ساتھ انفرادی کوشش کر کے کم از کم دو دو اسلامی بھائی ساتھ لانے کی نیت کیجئے۔ اس ارادے سے ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ **12 ہفتہ وار مدنی مذاکروں میں** بھی شرکت کی نیّت فرمایئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا، سید الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت کی خوشی میں ربیع الاوّل میں بلکہ ہو سکے تو ہاتھوں ہاتھ 3 دِن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کر لیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی دعوتِ اسلامی کے اس پیارے پیارے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، آج کی اِس مبارک رات کی عظیم ساعتوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت حاصل کرتے

ہوئے نیک اعمال کی اچھی اچھی نیّتیں کر لیجئے، فرض علوم سیکھنے، مدنی انعامات کی روزانہ فکرِ مدینہ کرنے اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی نیّتیں کر لیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! میلادِ مُصطفیٰ کی کچھ حَسین گھڑیوں کا ذِکر سُنتے ہیں، کہ جب میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا میں تشریف آوری ہوئی، تاریخ کیا تھی؟ دن کیا تھا؟ کیا حالات تھے؟ آیئے سُنیئے، ایمان تازہ کیجئے۔

ماہِ ربیع الاوّل کی 12 تاریخ اور دِن دو شنبہ یعنی پیر ہے، حضرتِ سیدنا عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے داداجان حرم شریف میں آگئے ہیں، حضرتِ آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا گھر میں اکیلی ہیں، کیونکہ ساس اور شوہر کا سایہ پہلے ہی اُٹھ چکا تھا، سُسر طوافِ خانہ کعبہ میں مشغول ہیں، خیال کیا کہ کاش! اِس وقت خاندانِ عبدِ مناف کی کچھ عورتیں میرے پاس ہوتیں، اچانک کیا دیکھتی ہیں نہایت حسینہ و جمیلہ عورتوں سے گھر بھر گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اُن سے اِستفسار فرمایا "بیبیو! تم کون ہو؟ کہاں سے آئی ہو؟ اور کیوں آئی ہو؟" اُن میں سے ایک بولیں، "میں اُمُّ البشر تمام انسانوں کی ماں زوجۂ آدم، حوّا ہوں" رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا، دوسری بولیں، "میں فرعون کی بیوی آسیّہ ہوں" رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا، تیسری بولیں، "میں عیسیٰ روح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ مریم ہوں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اور باقی تمام عورتیں جنت کی حوریں ہیں، آج کونین کے دُولہا، عالمین کے داتا، فقیروں کے ملجا و ماوٰی محمد رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد آمد ہے، اِن کے استقبال اور آپ کی خدمت کے لیے ہم آئی ہیں۔ اے آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا! دروازے کے باہر نظر ڈالو چاروں طرف تاحدِ نظر فرشتوں کے میلے لگے ہوئے ہیں، گھر میں حُوریں در پہ ملک ہیں، جن کی قطاریں تابہ فلک ہیں"۔ حاضرین میں کچھ اِس طرح چرچے ہو رہے ہیں۔ (مجموع لطیف انسیی فی صیغ المولد النبوی

القدسی، ص ۲۹۲، ملخصاً)

آئی ندا کہ آمنہ جاگے تیرے نصیب آئیں گے تیری گودی میں اللہ کے حبیب
کہا حوروں نے یہ محبوبِ ربُّ العالمیں ہوں گے فرشتوں نے کہا سرکار ختم المرسلیں ہوں گے
زمیں بولی کہ یہ اسرارِ قدرت کے امیں ہوں گے فلک بولا کہ ان کے بعد پیمبر نہیں ہوں گے

پیارے نبی، میٹھے نبی، اچھے نبی، سچے نبی، آمنہ کے آنکھوں کے تارے نبی، دائی حلیمہ کے دُلارے نبی، بے سہاروں کے سہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ختنہ شدہ، ناف بریدہ، سُرمگیں آنکھوں کے ساتھ تشریف لائے۔ ہر قسم کی آلائش سے پاک بلکہ آلائشوں سے پاک کرنے کے لیے تشریف لائے۔ غیب سے آواز آنے لگی ربِّ کعبہ (عَزَّوَجَلَّ) کی قسم! کعبہ کو عزت مل گئی۔ ہوشیار ہو جاؤ کہ کعبہ کو ان کا قبلہ و مسکن ٹھہرا دیا گیا۔

محبوبِ ربِّ العزت، مصطفیٰ جانِ رحمت، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدہ کیا۔ مبارک اُنگلیاں آسمان کی طرف اُٹھی ہوئی تھیں۔ جنّتی پھولوں سے بڑھ کر حسین ہونٹ حرکت کر رہے تھے اور آواز آرہی تھی، رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، ولادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے موقع پر 3 جھنڈے نصب کیے گئے، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک خانہ کعبہ کی چھت پر۔

حضرتِ سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں، وِلادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وقت ایسا نور چمکا کہ مشارق و مغارب روشن ہو گئے اور میں نے مکے سے شام کے محلات واضح طور پر دیکھ لیے۔

آمِنہ تجھ کو مبارک شاہ کا میلاد ہو
تیرا آنگن نور، تیرا گھر کا گھر سب نور ہے
اِس طرف جو نور ہے تو اُس طرف بھی نور ہے
ذرَّہ ذرَّہ سب جہاں کا نُور سے معمور ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی سجدہ فرمایا، کاش! اُس سجدے کے صدقے میں ہمیں سجدوں کی توفیق نصیب ہو جائے اور ہم پانچوں نمازیں مسجد میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ صفِ اوّل میں پڑھنے کے عادی بن جائیں۔ یاد رکھیئے! ہر مسلمان مرد و عورت پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے، چاہے اُس کا نام اور دیگر کام مسلمانوں والے ہوں۔ جو بدنصیب ایک وقت کی نماز بھی جان بوجھ کر قضا کر دیتا ہے اُس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔

رُوحُ الامیں نے گاڑا کعبے کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اُڑا پھریرا صبحِ شبِ ولادت

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم بھی اپنے ہاتھوں میں اور اپنی سواریوں پر فیضانِ گنبدِ خضریٰ اور فیضانِ گنبدِ غوث و رضا سے مالا مال **مدنی پرچم** اُٹھائے، امیرِ اہلسنّت کے عطا کردہ مدنی پھولوں (مکتوب) کے مطابق جلوسِ میلاد میں شرکت کریں گے۔ زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **12 ربیع الاول** یعنی آج کا روزہ بھی رکھیں گے کہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر کو روزہ

رکھا کرتے تھے اور جب بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں پیر کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا"اسی دِن میری ولادت ہوئی اور اسی دِن مجھ پر پہلی وحی نازل ہوئی"۔تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم بھی آج روزہ رکھیں گے۔ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتِکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت!

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش ہوتے وَقْت اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے راضی ہو، اُسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے۔

(فِردَوسُ الاَخبار بماثور الخِطاب ج۲ ص ۲۸۴ حدیث ۶۰۸۳)

اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے اُس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

---

1 ۔۔۔معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادَہ، اُتنا ثواب بھی زِیادَہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشِش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدُنا عبدُ الْمُطَّلِب کا خواب

بہت بڑے عاشِقِ رسول حضرت سیِّدُنا اِمام جَلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جنہوں نے بیداری میں 75 بار رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: (پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دادا جان) حضرت عبدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ (ایک دفعہ) میں حجرِ اَسود کے پاس سو رہا تھا کہ میں نے ایک ہولناک خَواب دیکھا، جس کی وجہ سے مجھ پر بہت زیادہ گھبراہٹ طاری ہوگئی، پھر میں ایک قُریشی کاہِن (یعنی قسمت کا حال بتانے والے) کے پاس آیا اور بتایا کہ میں نے رات خَواب میں ایک درخت دیکھا، جس کی اُونچائی آسمان تک اور شاخیں مَشرِق و مَغرِب تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اُس درخت سے نکلنے والے نُور کی چمک دَمک سُورج کی روشنی سے سَتّر 70 گُنا زائد ہے۔ اُس کے سامنے عَرَب و عَجَم سَجدہ ریز ہیں اور اُس

کی عظمت، نُور اور بلندی میں ہر آن اِضافہ ہو رہا ہے۔ ایک لمحہ وہ چُھپ جاتا ہے تو دُوسرے ہی لمحے ظاہِر ہو جاتا ہے۔ قُریش کی ایک جماعت اُس کی شاخوں سے چمٹی ہوئی ہے جبکہ دُوسری جماعت اُسے کاٹنا چاہتی ہے۔ جونہی یہ جماعت اسے کاٹنے کے لئے قریب پہنچی تو ایک نوجوان نے اُنہیں پکڑ لیا، اِس جیسا حُسن و جَمال کا پیکر اور نَظافَت و خُوشبو سے مُعَطّر نوجوان میں نے کبھی نہیں دیکھا، پھر اس خوب رُو (خوبصورت) نوجوان نے اُس جماعت کے لوگوں کی کمریں توڑ ڈالیں اور آنکھیں نکال دیں۔

میں نے درخت کا پھل لینے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا مگر کچھ نہ لے سکا۔ بالآخر میں نے پوچھا کہ اِس کا پھل کون لے سکتا ہے؟ جواب ملا: صِرف وہ لوگ جو مَضبُوطی سے چمٹے ہوئے ہیں۔ پھر خوف زَدہ حالت میں میری آنکھ کُھل گئی۔ حضرت عبدُ المُطَّلِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے کاہِن کے چہرے کو دیکھا تو اس کا رنگ اُڑ چکا تھا، پھر اُس نے تعبیر بیان کرتے ہوئے کہا: اگر تمہارا خواب سچّا ہے تو تُمہاری پُشت سے ایک ایسا فرزند پیدا ہوگا جو مشرِق و مغرِب کا مالِک ہوگا اور ایک مخلوق اُس کی خوبیوں کو دیکھ کر اُس سے وابَستہ ہو جائے گی۔ (خَصائِص کُبرٰی، باب رؤیا عبدالمطلب، ۱/۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت عَبدُ المطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جس نُور کو خواب میں دیکھا وہ 12 ربیعُ الاول شریف بمُطابِق 20 اپریل 571 بروز پیر صُبحِ صادِق کی روشن و مُنوّر سُہانی گھڑی میں ہمارے پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صُورت میں اَزَلی سَعادَتوں اور اَبَدی مُسرَّتوں کا نُور بَن کر مکہ مُکرّمہ میں پیدا ہوئے۔ (اَلْمَوَاهِبُ اللَّدُنِّيَّة لِلْقَسطَلَانِیّ ج ۱ ص ۶۶-۷۵ ملتقطا)

جس سُہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دِل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادتِ باسعادت ہوتے ہی ظُلمت کے بادل چھٹ

گئے، شاہِ ایران کسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا، چودہ (14) کنگرے گر گئے، ایران کا آتش کدہ جو ایک ہزار (1000) سال سے شعلہ زن تھا وہ بجھ گیا اور دریائے ساوہ خشک ہو گیا اور کعبہ کو وجد آگیا۔

(صبح بہاراں، ص ۲)

چاند سا چمکاتے چہرہ نور برساتے ہوئے		آگئے بدرُ الدُّجیٰ، اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا
جُھک گیا کعبہ سبھی بُت منہ کے بل اَوندھے گرے		دَبدَبہ آمد کا تھا، اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا
چودہ کنگورے گرے آتشکدہ ٹھنڈا ہوا		سٹپٹا شیطاں گیا، اَھلاً وَّ سَھلاً مرحبا (وسائلِ بخشش، ص ۱۴۷، ۱۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے آقا کی رِضاعی مائیں

آقائے دوجہاں، رحمتِ عالمیاں، محبوبِ رحماں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کے بعد سب سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی والدہ ماجِدہ حضرت سیِّدَتُنا بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا نے اپنے نُورِ نظر اور لختِ جگر کو دُودھ پلایا پھر ابولہب کی آزاد کردہ کنیز حضرت ثُوَیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا نے یہ شرف پایا۔ اِن کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دُودھ پلانے کی سَعادت حضرت سیِّدَتُنا حلیمہ سَعدِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کے حصّے میں آئی۔ (سیرتِ رسولِ عربی، ص ۵۹) جن خُوش نصیب بیبیوں نے پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دُودھ پلانے کا شرف حاصل کیا۔ ان میں حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ اَیمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کا مُبارک نام بھی شامل ہے۔ (سیرۃ حلبیہ، باب ذکر رضاعہ وما اتصل بہ، ۱/۱۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن خُوش قسمت بیبیوں نے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دودھ پلانے کا شرف حاصل کیا، ان تمام عورتوں کو دولتِ ایمان نصیب ہوئی۔

حضرت سَیِّدُتنا حلیمہ سَعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا دولتِ ایمان کے عِلاوہ مزید جن برکتوں سے مالامال ہوئیں۔ آیئے! ان سے متعلق پیارے آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بچپن شریف میں ہونے والے چند واقعات سنتے ہیں۔

شَیْخُ الحدیث حضرت علامہ عَبدُالمصطفٰی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی کتاب "سِیرتِ مصطفٰی" میں لکھتے ہیں: شُرَفائے عَرَب کی عادت تھی کہ وہ اپنے بچوں کو دُودھ پلانے کے لئے گرد و نواح کے دِیہاتوں میں بھیج دیا کرتے تھے، دیہات کی صاف سُتھری آب وہوا میں بچّوں کی تندُرُستی اور جِسمانی صِحَّت بھی اَچھی ہوجاتی تھی اور وہ خالِص اور فصیح عَرَبی زَبان بھی سِیکھ جایا کرتے، کیونکہ شہر کی زَبان باہر کے آدمیوں کے مَیل جول سے خالِص اور فَصِیح و بَلِیغ زبان نہیں رہا کرتی۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کو دُودھ پلانے کی سَعادَت حضرتِ سَیِّدَتُنا حَلِیمہ سَعْدِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حاصِل ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شِیر خَواری کے مُعْجِزات بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں ۔میں ''بنی سَعْد'' کی عورتوں کے ہَمراہ دُودھ پینے والے بچّوں کی تلاش میں مکّہ کو چلی۔ میری گود میں ایک بچہ تھا، مگر فقْر و فاقَہ کی وَجہ سے مجھ میں اِتنا دُودھ نہ تھا، جو اُس کو کافی ہوسکے۔ رات بھر وہ بچہ بُھوک سے تڑپتا اور روتا بِلبِلاتا رہتا تھا اور ہم اُس کی دِلجُوئی اور دِلداری کے لئے تمام رات بیٹھ کر گُزارتے تھے۔ ایک اُونٹنی بھی ہمارے پاس تھی۔ مگر اُس کے بھی دُودھ نہ تھا۔ مَکّۂ مُکرَّمہ کے سَفَر میں جس خچر پر میں سُوار تھی، وہ بھی اس قَدر لاغر (کمزور) تھا کہ قافلے والوں کے ساتھ نہ چل سکتا تھا میرے ہَمراہی بھی اُس سے تنگ آچکے تھے۔ بڑی مُشکِلوں سے یہ سَفَر طے ہوا (اور یہ قافِلہ مکہ میں پہنچ گیا اور قبیلۂ بنی سَعْد کی عورتوں نے دُودھ پلانے کے لیے گھر گھر جاکر بچّوں کی تلاش شُروع کردی

اور اُن تمام عورتوں کو دُودھ پلانے کے لئے بچّے مِل گئے، لیکن حَضرتِ حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو دُودھ پلانے کے لئے کوئی بچہ نہ مل سکا، کافی دیر تلاش کرنے کے بعد بِالآخر حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی سوئی ہوئی قسمت بیدار ہوگئی اور سَرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُن کی آغوش میں آ گئے۔(سیرتِ مصطفٰے، ص ۷۳)

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن

حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا جب حُضُور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو لینے کیلئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مکانِ عالیشان پر پہنچیں تو فرماتی ہیں: میں نے دیکھا کہ حُضُور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دُودھ سے بھی زیادہ سفید اُونی کپڑے میں لپٹے ہوئے ہیں، مُشک وعنبر کی خوشبوئیں اُٹھ رہی ہیں، سبز رنگ کا ریشمی کپڑا نیچے بِچھا ہوا ہے، پُشت کے بَل آرام فرما رہے ہیں۔

حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں: میں نے چاہا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نیند سے بیدار کروں مگر میں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن وجمال ہی میں کھو گئی۔ پھر میں نے آہستہ سے قریب ہو کر اپنے ہاتھوں پر اُٹھا کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سینۂ مُبارَکہ پر ہاتھ رکھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور پر مسکراہٹ پھیل گئی اور اپنی ننّھی آنکھیں کھول دِیں اور مجھے دیکھنے لگے، جیسے ہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میری طرف نظر کی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارَک آنکھوں سے ایک نُور نکلا، جو آسمان کی طرف پرواز کر گیا۔ میں نے شوقِ محبَّت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دونوں چشمانِ کرم کے درمیان (یعنی پیشانی پر) بوسہ

دیا۔ (مدارِجُ النُّبُوَّۃ، قسم اول، باب اول، بیان حسن خلقت، ۱۹/۲ ملخصاً)

کٓ گیسو ہٰ دہن یٰ اَبرو آنکھیں عٓ صٓ   کٓھٰیٰعٓصٓ اُن کا ہے چہرہ نور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۹)

مختصر وضاحت: کٓھٰیٰعٓصٓ سُورۂ مریم کے آغاز میں حروفِ مُقَطَّعات ہیں، ان کی ایک عاشقانہ تعبیر فرماتے ہوئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کاف سے مُراد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے گیسو مُبارک ہیں کہ جس طرح کاف مخصوص حلقے و دائرے کی طرح ہوتا ہے، اسی طرح گیسوئے مصطفٰے بھی ایک دلکش حلقے کی شکل میں ہیں، "ہٰ" سے دہنِ مصطفٰے مُراد ہے کہ جس طرح "ہٰ" مُنہ کی طرح گول ہوتی ہے، اسی طرح دہنِ مصطفٰے بھی حسین گولائی میں ہے، یٰ سے اَبروئے مصطفٰے مُراد ہیں کہ یٰ کی صُورت بھی اَبرو کی مانند ہوتی ہے، ع اور ص سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی طرف اشارہ ہے کہ ان کی شکلیں بھی آنکھوں سے ملتی جُلتی ہے، الغرض کٓھٰیٰعٓصٓ میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخِ روشن کو بیان کیا گیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضلِ عظیم ہی تھا کہ حضرت سیِّدَتُنا حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سوئی ہوئی قسمت بیدار ہو گئی اور سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ان کی آغوش میں آ گئے۔ اپنے خیمے میں لا کر جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا دودھ پلانے بیٹھیں تو بارانِ رحمت کی طرح برکاتِ نُبوَّت کا ظُہور شروع ہو گیا، خدا عَزَّوَجَلَّ کی شان دیکھئے کہ حضرت سیِّدَتُنا حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اِس قدر دُودھ اُترا کہ رحمتِ عالَمیاں، شَفیعِ مُجرِماں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے رِضاعی بھائی نے بھی خوب پیٹ بھر کر دودھ پیا

اور دونوں آرام سے سو گئے۔ اُدھر اُونٹنی کو دیکھا تو اُس کے تھَن بھی دُودھ سے بھر گئے تھے۔ حضرت سیِّدَتُنا حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے شوہر نے اُس کا دُودھ دوہا اور دونوں میاں بیوی نے خُوب سیر ہو کر دودھ پیا اور رات بھر سُکھ اور چین کی نیند سونا نصیب ہوا۔

حضرت سیِّدَتُنا حلیمہ سَعدِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا شوہر، سرکارِ ذی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ برکتیں دیکھ کر حیران رہ گیا اور کہنے لگا: حلیمہ! تم بڑا ہی مُبارک بچّہ لائی ہو۔ حضرت سیِّدَتُنا حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا کہ واقعی مجھے بھی یہی اُمّید ہے۔(سیرت حلبیه، باب ذکر رضاعه وماااتصل به، ۱/۱۳۲، مُسْنَدِابی یعلٰی، مسند ام سلمة زوج النبی، حدیث حلیمة بنت ابی الحارث، ۶/۱۷۱، حدیث:۷۱۲۷)

یہ کہتی تھی گھر گھر میں جاکر حلیمہ میرے گھر میں خَیْرُالْوَرٰی آگئے ہیں
بڑے اَوج پر ہے میرا اب مُقدّر میرے گھر حَبیبِ خُدا آگئے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وُجودِ مُصْطَفٰے کی حیرت انگیز برکات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وُجودِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی برکتوں کی کوئی انتہا ہی نہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدَتُنا حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مکان کو اپنی آمد کا شرف کیا بخشا ہر طرف بہار آگئی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وجودِ مسعود کی برکتوں سے نہ صرف حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حصہ پایا بلکہ ان کے جانوروں نے بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خُوب خُوب فُیوض وبَرکات حاصِل کئے، چُنانچہ

حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ (جب) ہم رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کو اپنی گود میں لے کر مکہ شریف سے اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہوئے تو میرا وہی خَچّر اب اِس قدر تیز چلنے لگا کہ کسی کی سُواری اُس کی گَرد کو نہیں پہنچتی تھی، قافلے کی عَورتیں حیران ہو کر مجھ سے کہنے لگیں کہ اے حلیمہ! کیا یہ وہی خَچّر ہے جِس پر تم سُوار ہو کر آئی تھیں یا کوئی دُوسرا تیز رَفتار خَچّر تم نے خرید لیا ہے؟ اَلْغَرَض ہم اپنے گھر پہنچے وہاں سَخت قَحط پڑا ہوا تھا، تمام جانوروں کے تھنوں میں دُودھ خُشک ہو چُکا تھا، لیکن میرے گھر میں قَدَم رکھتے ہی میری بکریوں کے تَھن دُودھ سے بھر گئے، اب روزانہ میری بکریاں جب چَراگاہ سے گھر واپس آتیں تو اُن کے تَھن دُودھ سے بھرے ہوتے حالانکہ پُوری بَستی میں اور کسی کو اپنے جانوروں کا ایک قَطرہ دُودھ نہیں مِلتا تھا میرے قبیلہ والوں نے اپنے چَرواہوں سے کہا کہ تم لوگ بھی اپنے جانوروں کو اُسی جگہ چَراؤ جہاں حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے جانور چَرتے ہیں۔ چُنانچہ سب لوگ اُسی چَراگاہ میں اپنے مَویشی چَرانے لگے، جہاں میری بکریاں چَرتی تھیں، مگر یہاں تو چَراگاہ اور جنگل کا کوئی عَمَل دَخَل ہی نہیں تھا یہ تو رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بَرَکاتِ نُبوّت کا فَیض تھا جس کو میں اور میرے شوہر کے سِوا میری قَوم کا کوئی شَخْص نہیں سمجھ سکتا تھا۔ (سیرتِ مصطفٰے، ص۷۵)

شاہِ جنّ و بشر، خیر سے میرے گھر تیرے آئیں قدم، تاجدارِ حرم
دُور ہوں آفتیں، دیجئے راحتیں ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم

(وسائلِ بخشش، ص۲۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبوبِ کبریا، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نشو ونما

دُوسرے بچوں سے نِرالی تھی یعنی جسم شریف کا بڑھنا دوسرے بچوں سے بالکل مختلف تھا، دن بھر میں پیارے آقا، آمِنہ کے دِلرُبا، حلیمہ کے پیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، کے جسمِ مُبارک میں اِتنی نشوونما اور توانائی آجاتی، جتنی عام طور پر بچّوں میں ایک ماہ میں آتی تھی۔

حضرت سیِّدُنا امام عبدُ اللہ مروزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں کہ جب رسولِ اَکرَم، شہنشاہِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عمر مبارک 2 ماہ ہوئی تو بچوں کے ساتھ گھٹنوں کے بَل چلنے لگے، 3 ماہ ہوئی تو اُٹھ کر کھڑے ہونے لگے، جب 4 ماہ ہوئی تو دیوار کے ساتھ ہاتھ رکھ کر ہر طرف چلا کرتے، 5 ماہ ہوئی تو چلنے پھرنے کی پوری قوت حاصل کر چکے تھے۔ جب عمر مبارک 6 ماہ کو پہنچی تو تیز چلنا شروع فرمادیا تھا، 7 ماہ کو پہنچی تو ہر طرف اچھے طریقے سے دوڑتے تھے اور جب 8 ماہ کے ہوئے تو یوں کلام فرماتے کہ بات اچھی طرح سمجھ میں آجاتی، 9 ماہ کی عمر میں فصیح باتیں کرنا شروع فرمادیں اور جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عُمرِ مبارک 10 ماہ کی ہوگئی تو بچوں کے ساتھ تیر اندازی میں سَبقت لے جاتے اور فرماتے: لِلّٰہِ دَرُّكَ یَا نَفْسُ اَنَا اِبْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یعنی اے نفس! تجھے خدا بھلائی دے، میں عبدُ المُطّلِب کا بیٹا ہوں۔ اِنہی اَیّام میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے لوگوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ فرمایا: میں طاقت کے اِعتِبار سے ایک مَضبُوط ترین عرَب ہوں، نیزہ بازی میں اِن سب سے زِیادہ بہادُر، دِین میں سب سے اعلیٰ محمد بن عبدُ اللہ بن عبدُ المُطّلِب (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہوں۔

(معارِجُ النُّبُوَّۃ، رکن دوم، باب سوم، فصل دوم، ص ۵۵)

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پَھبَن اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام
اُٹھتے بوٹوں کی نشوونما پر دُرود کھلتے غنچوں کی نَکْہَت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۰۶)

شعر کی مختصر وضاحت:

پہلے شعر کی وضاحت فرماتے ہوئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ اللہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بچپن شریف کے حُسن و جمال وخوبصورتی اور خدا کی پسندیدہ صورت پر لاکھوں سلام ہوں۔ دوسرے شعر کی وضاحت میں فرماتے ہیں: جس طرح پودوں کی نشوونُما بہت تیزی کے ساتھ ہوتی ہے، اسی طرح نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نشوونُما کا عالَم ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک دن میں اتنا بڑھتے جتنا دوسرے بچے ایک مہینے میں بڑھتے اور ایک مہینے کے ہو کر سال جتنے دکھائی دیتے، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اس لاجواب نشوونُما پر جھوم جھوم کر درودِ پاک ہوں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ انور کا بڑھنا کلیوں کی مہکی مہکی خوشبو سے مُشابہت رکھتا تھا، کیونکہ آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ مُبارک سے بھی خُوشبو نکل کر راستوں کو مہکا دیا کرتی تھی، اس بے مثال مہکتی ہوئی بڑھوتری پر خوب سلام ہوں۔

ایک اور مقام پر عاشقِ ماہِ رِسالت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

گود میں عالَمِ شباب، حالِ شباب کچھ نہ پوچھ　　گُلبُنِ باغِ نور کی اور ہی کچھ اُٹھان ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۹)

کلامِ رضا کی وضاحت: یعنی میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جب عالَمِ شباب (جوانی) میں قدم رکھا تو اس وقت ان کی جوانی کی کیا شان تھی؟ اس کا اندازہ ہم کیا لگا سکتے ہیں کیونکہ جو اپنی والدہ

کے بطنِ اقدس میں لوحِ محفوظ پہ چلتے قلم کی آواز سنیں اور جھولے میں اپنی انگلی کو حرکت دیں تو چاند ان کا دل بہلائے جب بچپن یہ ہے تو جوانی میں ان کی شان کا عالَم کیا ہو گا، الغرض آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جوانی نور کے باغ کا ایک حَسین پھول تھی جس کی کچھ عجیب ہی اُٹھان تھی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"سیرتِ مصطفٰی" اور سیرتِ رسولِ عربی کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فضائل و کمالات اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بچپن سے مُتعلِّق مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ دو کتب **"سیرتِ مُصطفٰی اور سیرتِ رسول عربی"** کا مُطالعہ نہایت مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان دونوں کتب میں اِعلانِ نُبوّت اور ہجرت سے پہلے اور بعد کے واقعات، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِختیارات، بچپن اور خاندانی حالات اور غزوات کے واقعات کے علاوہ جمادات (یعنی بے جان چیزوں)، نباتات (درخت وغیرہ)، حیوانات اور جِنّات وغیرہ سے مُتعلِّق مُعجزات کو بھی نہایت عُمدہ انداز میں بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمائیے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِن دونوں کُتُب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاوٴن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! حُصُولِ بَرَکت اور سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

سے مَحبَّت بڑھانے کے لئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بچپن کی چند مزید پیاری پیاری اَداؤں کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

سردارِ مکۂ مکرَّمہ، سلطانِ مدینۂ منوَّرہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی عُمر کے ابتدائی حصّے میں پیدا ہوتے ہی جو کلام فرمایا وہ **اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا** تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرشتے جھُولا جھُلاتے تھے۔ (سُبُلُ الھُدٰی وَالرَّشَاد، الباب التاسع فی مناغاتہ للقمر...الخ، ۱/۳۴۹)

حضرت سیِّدُنا عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی علاماتِ نُبُوَّت نے دِینِ اِسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ گھوارے میں چاند سے باتیں کرتے اور اپنی اُنگلی سے جس طرف اشارہ فرماتے، چاند اُسی طرف جھک جاتا۔ (جمعُ الجَوامع، حرف الھمزة مع النون، ۲۱۲/۳، حدیث: ۸۳۶۱)

سَرْوَرِ ذِیشان، مَحبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِسی معجزے کا نقشہ کھینچتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نعتیہ دیوان حدائقِ بخشش میں فرماتے ہیں:

چاند جھک جاتا جدھر اُنگلی اُٹھاتے مہد میں　　کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھِلونا نور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۹)

شعر کی وضاحت: یعنی سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے جُھولے میں لیٹے لیٹے اپنی اُنگلی کو حرکت دیتے تو نُوری کھلونا یعنی چاند آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُنگلی کے اِشاروں پہ حرکت کیا کرتا تھا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بچوں کی عادت کے مطابق کبھی بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کپڑوں میں بول وبراز نہیں فرمایا بلکہ ہمیشہ ایک مُعَیَّن وقْت پر رَفْعِ حاجَت فرماتے۔(معارِجُ النُّبُوَّۃ، رکن دوم، باب سوم، فصل دوم، ص ۵۶)

مَیل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پُتلا نور کا　　　ہے گلے میں آج تک کورا ہی کُرتا نور کا

(حدائق بخشش، ص ۲۴۴)

شعر کی وضاحت: اے میرے پیارے آقا! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جسمِ اقدس میل کچیل سے کتنا صاف وشَفاف ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بدنِ مبارک پر ہمیشہ سادہ سی قمیص ہی استعمال فرمائی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گُفتگو کا آغاز فرمایا، بِسْمِ اللہ شریف پڑھے بغیر کسی چیز کی طرف ہاتھ نہیں بڑھایا اور نہ ہی بائیں ہاتھ سے کوئی چیز لی۔

(معارِجُ النُّبُوَّۃ، رکن دوم، باب سوم، فصل دوم، ص ۵۶)

حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: دورانِ شیر خوارگی (یعنی دودھ پینے کی عمر میں) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دیکھ بھال میں مجھے بہت آرام وآسائش تھی۔(معارِجُ النُّبُوَّۃ، رکن دوم، باب سوم، فصل دوم، ص ۵۶) جب میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہلانا چاہتی تو غیب سے کوئی مجھ پر سبقت لے جاتا۔(معارِجُ النُّبُوَّۃ، رکن دوم، باب سوم، فصل دوم، ص ۵۶)

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دیگر بچوں کی طرح نہ چیختے چِلّاتے اور نہ گِریہ وزاری فرماتے۔

(معارِجُ النُّبُوَّۃ، رکن دوم، باب سوم، فصل دوم، ص ۵۶)

فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ دُرُود کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش، ص۳۰۶)

شعر کی وضاحت: حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش کے موقع پر عجیب وغریب واقعات رُونما ہوئے مثلاً حضرتِ آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو مکہ میں بیٹھ کر قیصر وکسریٰ کے محلات کا دِکھائی دینا، بطنِ اقدس سے نکلنے والے نور سے پوری دنیا کا روشن ہو جانا، ایوانِ کسریٰ کے چودہ (14) کنارے ٹوٹ کر گر جانا، ایران کے آتش کَدے کا بجھ جانا، جانوروں کا ایک دوسرے کو مبارک باد دینا وغیرہ وغیرہ۔ اس عظمت پر ہمیشہ رحمتِ الٰہی برستی رہے اورآپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کھیل کُود کی طرف مائل نہ ہونے کی پیاری عادت پر لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روزانہ ایک نُور آفتاب کی مانند سرکارِ دوجہاں، مکی مدنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خِدمت میں حاضِر ہوتا جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ڈھانپ لیتا اور پھر چھٹ جاتا۔(معارِجُ النُّبُوَّۃ، رکن دوم، باب سوم، فصل دوم، ص ۵۶)

حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ایک روز حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میری گود میں تھے کہ چند بکریوں کا گزر ہوا، اُن میں سے ایک بکری آئی اور جلدی سے اپنا ماتھا زمین پر رکھا (یعنی سجدہ کیا اور اس کے بعد)، حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سرِ اَقدَس کو بوسہ دیا اور واپس چلی گئی۔

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدے کریں
بارَکَ اللّٰہ مرجعِ عالم یہی سرکار ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۶)

شعر کی وضاحت: ہمارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کتنا کرم ہے کہ اُنگلی کے اشارے سے چاند ٹکڑے ہو رہا ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے درختوں کو بولنے کی قُوّت مِل رہی ہے، جانور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سجدہ کرتے ہیں، سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام صرف انسانوں کے ہی مرجع نہیں ہیں بلکہ مَرجعِ عالَم ہیں، یعنی تمام مخلوق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف ہی رجوع کرتی ہے تو یُوں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام سب کی پناہ گاہ ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپن کی اَدائیں کتنی خُوبصورت تھیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے گہوارے میں چاند سے کھیلا کرتے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عام بچوں کی طرح روتے چِلّاتے نہ تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب گُفتگو کا آغاز فرمایا تو سب سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُبارَک نام لیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی کام کیلئے ہاتھ بڑھاتے تو بِسْمِ اللہ شریف پڑھتے اور لین دَین میں ہمیشہ سِیدھا ہاتھ استعمال فرماتے تھے۔

کب کب بسْم اللہ پڑھنی چاہیے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرتے ہوئے ہر جائز کام سے پہلے بِسْمِ اللہ شریف پڑھنی چاہیے کہ اس سے کام میں برکت ہوتی ہے اور جس کام کی ابتدا میں بِسْمِ اللہ نہ پڑھی جائے وہ نامکمل رہ جاتا ہے جیسا کہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو بھی اَہَم کام بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے

ساتھ شُروع نہیں کیا جاتا وہ اَدھورارَہ جاتاہے۔ (الدُّرُّالْمَنْثُور ج ۱ ص ۲۶) لِہٰذا کھانے کِھلانے، پینے پِلانے، رکھنے اُٹھانے، دھونے پکانے ، پڑھنے پڑھانے، چلنے(گاڑی وغیرہ) چلانے، اُٹھنے اُٹھانے، بیٹھنے بٹھانے، بتّی جلانے، پنکھا چلانے، دستر خوان بچھانے بڑھانے، بچھونا لپیٹنے بچھانے، دکان کھولنے بڑھانے، تالا کھولنے لگانے، تیل ڈالنے عطر لگانے، بیان کرنے، نعت شریف سنانے، جوتی پہننے، عمامہ سجانے، دروازہ کھولنے بند فرمانے، اَلغَرَض ہر جائز کام کے شروع میں (جبکہ کوئی مانِعِ شَرْعی نہ ہو) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے کی عادت بنا کراِس کی بَرَکتیں لُوٹنا عین سَعادت ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کرتے ہوئے نہ صرف خُود آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنتوں پر عَمَل کریں بلکہ اپنے بچوں کی مدنی تَرْبِیَت کرتے ہوئے اس بات کا لحاظ رکھیں کہ انہیں ''ٹاٹا، پاپا'' سکھانے کے بجائے ابتدا ہی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لینا سکھائیں، ان سے کھیلتے ہوئے سکھانے کی نیّت سے اُن کے سامنے بار بار اللہ، اللہ کرتے رہیں، اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بچے کی زبان سے سب سے پہلا لفظ ''اللہ'' نکلے گا۔

مزید بولنا شروع کرے تو پھر کلمۂ طَیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنا سکھائیں۔ بعض لوگ اپنے بچوں کو یہ سکھاتے ہیں کہ اللہ اُوپر ہے، لِہٰذا ان بچّوں سے جب پیار سے پوچھا جائے کہ بیٹا! اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ تو وہ فوراً آسمان کی طرف اُنگلی اُٹھا دیتے ہیں، بچّوں کو اس طرح کے اشارے ہر گز ہر گز نہ سِکھائیں۔ یاد رکھئے! اولاد کی صحیح تربیت کا بہترین وقت بچپن ہی ہوتا ہے، کیونکہ جو نیک اور اچھی عادت بچپن میں سکھائی جاسکتی ہے وہ زندگی کے کسی موڑ پر نہیں سکھائی جاسکتی، بچے کو اگر آتے جاتے وقت ٹاٹا ''بائے بائے'' سکھانے کے بجائے سلام کرنا سکھائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ عمر بھر اس

عادت کو نہیں چھوڑے گا، اگر چھوٹی سی عمر میں سچ بولنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ ساری عُمر جھوٹ سے بیزار رہے گا، اسی طرح اگر سُنّت کے مُطابِق کھانے پینے، اُٹھنے بیٹھنے، جُوتا پہننے، لباس پہننے، سَر پر عمامہ باندھنے اور بالوں میں کنگھی وغیرہ کرنے کا عادی بچپن ہی سے بنا دیا جائے تو وہ نہ صرف خود ان پاکیزہ عادات کو اپنائے رکھے گا بلکہ اس کے یہ اچھے اوصاف اس کے ساتھ رہنے والے دیگر بچوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اگر بچوں کی صحیح تربیت نہ ہونے کے سبب خدانخواستہ وہ گناہوں کی راہ پر چل پڑے، تو ایسی اولاد جہاں دنیا میں والدین کی رُسوائی کا سَبب بَن جاتی ہے، وُہیں آخرت میں بھی والِدین کی پکڑ کا باعث بن سکتی ہے جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ایک شخص سے فرمایا: اپنے بچے کی اچھی تربیت کرو کیونکہ تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کی کیسی تَرْبِیَت کی ہے اور تم نے اسے کیا سکھایا۔ (شعب الایمان، ۶/۴۰۰، حدیث ۸۶۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے بچوں اور بچیوں یعنی مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کی مدنی تربیت کیسے کریں؟ اس کے لیے میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"تربیتِ اولاد"** کا مطالعہ کریں، اس کے علاوہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے رِسالے **"اولاد کے حقوق"** کا بھی مطالعہ فرمائیں اور یاد رکھیں کہ! بچوں کی تربیت کے لئے والِدین کا اچھے ماحول سے وابستہ رہنا بہت اَہَم ہے، کیونکہ اس کے بغیر تربیتِ اولاد کا خواب کبھی بھی پورا نہیں ہو سکتا۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مسجد درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھی صحبت، مدنی ماحول پانے اور بچوں کی مدنی تربیت کرنے کا

دُرست طَرِیقہ سِیکھنے کے لئے دَعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں خُوب خُوب حِصَّہ لیجئے، ذیلی حلقے کے بارہ (12) مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ''مسجد درس'' بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجد درس دینے اور سننے کی برکت سے بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے، حدیثِ قُدسی میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سِیکھو اور دوسروں کو بھی سِکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَولیاء ج ۶، ص ۵ حدیث ۷۶۲۲) آیئے! بطورِ تَرغِیب مَسجد درس کی ایک مدنی بہار سُنئے اور جُھومئے چنانچہ

درس کی برکت سے عمامہ سجالیا

ایک مَدَنی قافلہ سکھر بابُ الاسلام سندھ کے ایک گاؤں میں گیا۔ ایک اسلامی بھائی نے نماز کے بعد دَرس دیا۔ دَرس میں پانی پینے کی سُنّتیں اور آخر میں کھڑے ہو کر پانی پینے کے نُقصانات بیان کئے۔ ایک بڑی عُمر کے بُزرگ جو وہاں تشریف فرما تھے، یہ سن کر رونے لگے۔ لوگوں نے پوچھا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے کچھ اس طرح اپنے جذبات کا اظہار کیا کہ میری طویل عمر گزر گئی، مگر مجھے ان سُنّتوں کے بارے میں معلومات نہیں تھیں، عنقریب میں بھی مرنے والا ہوں، ابھی تک مجھے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں کے بارے میں علم ہی نہیں تو قبر میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیسے پہچانوں گا۔ وہ بزرگ اتنے کمزور تھے کہ انہیں سہارا دے کر اُٹھانا پڑتا تھا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ دعوتِ اسلامی سے اتنے متأثر ہوئے کہ سر پر سبز سبز عِمامہ شَریف سَجالیا۔

دعوتِ اسلامی کی قَیُّوم اک اک گھر میں مچ جائے دُھوم

اس پہ فدا ہو بچہ بچہ یااللہ میری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بچپن بھی بڑا ہی دلکش تھا، کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وجودِ مَسعود کی بَرکتیں و بہاریں تو بچپن ہی سے ظاہر ہونا شُروع ہوگئی تھیں۔ آیئے! اپنے سینوں میں مَحَبَّتِ مُصطَفٰے کو مزید اُجاگر کرنے کے لئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وُجودِ مبارک سے ظاہر ہونے والی بَرکتوں کے مُتعلِق سُنئے اور جُھومئے، چنانچہ

وُجودِ مُصطَفٰے کی بہاریں

حُضور پُرنور، فیضِ گنجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے رِضاعی بھائی کے ساتھ مِل کر بکریاں چَرایا کرتے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رِضاعی بھائی ایک دن اپنی والِدہ سے عرض کرنے لگے: اَمّی جان! میرا حجازی بھائی جب کبھی کسی خُشک وادی میں قدم رکھتا ہے تو اُس کی تازگی و ہریالی لَوٹ آتی ہے۔ جب بکریوں کو پانی پلانے کی خاطِر کُنوئیں کے قریب آتا ہے تو پانی خود بخود کنوئیں کے منہ تک بلند ہو جاتا ہے۔ جب سوتا ہے تو اس کے پاس دَرندے آتے اور قدم بوسی کرتے ہیں اور جب کبھی دُھوپ میں سو جائے تو بادل آکر سُورَج کی تپش میں اُس پر سایہ کرتا ہے۔ یہ سُن کر حضرت سیِّدَتُنا حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! اپنے بھائی کا خیال رکھنا۔

(الرَّوضُ الفائِق، ص ۳۰۳)

تِری صُورت تِری سیرت زمانے سے نرالی ہے

تِری ہر ہر ادا پیارے دلیلِ بے مثالی ہے
بشر ہو یا مَلَک جو ہے تِرے در کا سوالی ہے
تری سرکار والا ہے ترا دربار عالی ہے

(ذوقِ نعت، ص۱۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے !اپنے دل میں محبتِ مُصطفٰے مزید بڑھانے کیلئے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپن شریف کے مزید واقعات سنتے ہیں:

ابوطالب کے گھر میں برکتیں!

جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابو طالب نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی کفالت میں لیا اورآپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ابو طالب کے گھر آئے تو اس کا گھر برکتوں والا ہو گیا چنانچہ ابو طالب کا بیان ہے کہ (سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے) جب بھی میرے بچے کھانا کھاتے تو سیر نہ ہوتے، لیکن جب سے حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے ساتھ کھانا تناوُل فرماتے تو سارے بچے شکم سیر ہو جایا کرتے تھے، اس لئے جب بھی میں اپنے بچوں کو کھانا دینا چاہتا تو کہتا رُک جاؤ، میرے بیٹے (محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کو آنے دو پھر کھانا شروع کرنا، اسی طرح جب بھی بچوں کو دودھ پلانا ہوتا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہلے پِلاتے پھر اپنے بچوں کو دیتے اور اگر اس کے بیٹوں میں سے پہلے کوئی پی لیتا تو وہ سارا برتن اکیلا ہی ختم کر دیتا۔ ابو طالب یہ دیکھ کر کہتے: اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تمہاری برکتوں کا کیا کہنا۔ (دلائل النبوۃ ص ۹۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے ایسے پاکیزہ رسول ہیں

کہ جنہیں انسانوں کے ساتھ ساتھ جانور بھی جانتے تھے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں، یہی وجہ ہے کہ جانور جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رُخِ زیبا کو دیکھتے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قُرب پانے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ آیئے! اس ضِمن میں ایک اِیمان افروز رُوحانی واقعہ سنئے اور جھومئے، چنانچہ

یمن کا سفر

جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک دس (10) سال کی تھی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے چچا زُبیر کے ہمراہ یمن کے سفر پر چلے وہ ایک وادی سے گزرے، جس میں ایک نر اُونٹ تھا جو لوگوں کو گزرنے سے روک رہا تھا، جب اس اُونٹ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھا تو بیٹھ گیا اور اپنا سِینہ زَمین پر رَگڑنے لگا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے اُونٹ سے اُتر کر اس پر سوار ہوئے جب وادی پار کرلی تو اس کو چھوڑ دیا جب سَفر سے لوٹے تو دیکھا کہ وادی پانی سے بھری ہوئی ہے تو سَب قافلے والے وہیں رُک گئے، تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ تم میرے پیچھے آجاؤ، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس وادی کے اندر تشریف لے گئے اور سب قُرَیْش آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے پیچھے چلنے لگے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پانی خشک فرمادیا، جب وہ لوگ مکہ واپس آئے تو سب کو یہ واقعہ سُنایا، جسے سُن کر انہوں نے کہا اس بچہ کی شان نرالی ہے۔

(سبل السھدی والرشاد، ۲/۱۳۹)

اللہ اللہ شہِ کونین جلالت تیری	فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری
تُو ہی ہے مُلکِ خدا مِلکِ خدا کا مالک	راج تیرا ہے زمانے میں حکومت تیری

(ذوقِ نعت، ص ۱۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہُوا کہ ہمارے آقا، مَدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عام انسانوں کی طرح بالکل نہیں تھے بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خاص اِنعامات واِکرامات سے نَوازا تھا، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُوب خُوب شان وعظمت بیان کریں، نہ صرف آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُقدَّسہ سے مَحبَّت کرنے والوں سے مَحبَّت کریں نیز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں بے اَدبیاں کرنے والوں کی صُحبَت سے دُور رہیں۔ اس مقصد کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں کہ اس مدنی ماحول سے وابستہ رہنے کی برکت سے دُنیا و آخرت سنور جاتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی مختلف شُعبہ جات کے ذریعے دِین کے پیغام کو عام کرنے کیلئے شب وروز کوشاں ہے۔

مَجلسِ آئی ٹی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے 102 سے زِیادہ شعبہ جات میں سے ایک شعبے "**مجلس آئی ٹی**" کا تعارف سُنیے:

اِنْفارمیشن ٹیکنالوجی کے ذریعے دُنیا بھر کے لوگوں تک دُرُست اِسلامی تعلیمات پہنچانا اور اُنہیں اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا مَدَنی ذِہن دینا اِس مَجلس کے بُنیادِی مَقاصِد میں شامِل ہے۔ "**مجلسِ آئی ٹی**" کے کارناموں میں سے ایک کارنامہ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنّت مَولانا شاہ اَحمد رَضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تَحریر کردہ فتاویٰ جات کے مَجمُوعہ بنام "**فتاویٰ رَضَوِیَّہ**" اور شُہرۂ آفاق ترجَمۂ

قُرآن کَنْزُالْاِیْمان کو سافٹ وئیر کی شکل میں پیش کرنا بھی ہے جو صَد لائِقِ تحسین کارنامہ ہے، اِس مَجْلِس نے "مَجْلِسِ تَوقِیت" کے تَعاوُن سے ایک ایسا سافٹ وئیر بھی مُتَعارَف کروایا ہے جو کمپیوٹر وغیرہ پر نمازوں کے دُرُست اَوقات کی نشاندہی کرنے میں بے حد مُفِید ہے، اَلْمدینہ لائبریری سافٹ وئیر کے ذَرِیعے 200 سے زائد کُتُب کا بآسانی مُطالَعہ کیا جا سکتا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تُجھ پہ جہاں میں   اے دعوتِ اِسلامی تِری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُنگلی کے اشارے سے بارش ہو گئی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ہر چیز کا مالک و مختار بنایا ہے، جِنّ ہو یا انسان، سورج ہو یا چاند، زمین و آسمان اور بادلوں پر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حکومت قائم ہے، بادلوں کو اپنے مبارک ہاتھوں سے اشارہ فرماتے تو وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے چھما چھم برسنا شُروع کر دیتے۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

ایک مرتبہ عرب شریف میں اِنتہائی سخت قحط پڑ گیا، تو ان میں سے ایک حسین و جمیل بوڑھے نے مکہ والوں سے کہا کہ اے اہلِ مکہ! ہمارے اندر ابو طالب موجود ہیں جو بانیِ کعبہ حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد سے ہیں اور کعبہ کے مُتَوَلّی اور سجادہ نشین بھی ہیں، ہمیں ان کے پاس چل کر دُعا کی درخواست کرنی چاہیے، چنانچہ سردارانِ عرب ابو طالب کی خدمت میں

حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ اے ابو طالب! قحط کی آگ نے سارے عرب کو جلا کر رکھ دیا ہے، جانور گھاس پانی کے لئے ترس رہے ہیں اور انسان دانہ پانی نہ ملنے سے تڑپ تڑپ کر دَم توڑ رہے ہیں، قافلوں کی آمدورفت بند ہو چکی ہے اور ہر طرف بربادی و ویرانی کا دور دورہ ہے، آپ بارش کے لئے دُعا کیجیے، اہلِ عرب کی فریاد سُن کر ابو طالب کا دل بھر آیا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے ساتھ لے کر حرمِ کعبہ میں گئے اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیوارِ کعبہ سے ٹیک لگا کر بٹھا دیا اور دُعا مانگنے میں مشغول ہو گئے، درمیانِ دُعا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی انگشتِ مُبارک کو آسمان کی طرف اُٹھا دیا، ایک دَم چاروں طرف سے بدلیاں نمودار ہوئیں اور فوراً ہی اس زور کا بارانِ رحمت برسا کہ عرب کی زمین سیراب ہو گئی، جنگلوں اور میدانوں میں ہر طرف پانی ہی پانی نظر آنے لگا، چٹیل میدانوں کی زمینیں سرسبز و شاداب ہو گئیں، قحط دُور ہو گیا اور سارا عرب خوش حال اور نہال ہو گیا، پھر ابو طالب نے اپنے اُس طویل قصیدے میں جس کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعریف میں لکھا تھا، اس میں اس واقعہ کو ایک شعر میں اس طرح ذکر کیا ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایسے گورے رنگ والے ہیں کہ ان کے رُخِ اَنور کے ذریعہ سے بارش طلب کی جاتی ہے، وہ یتیموں کا ٹھکانا اور بیواؤں کے نگہبان ہیں۔ (شرح زرقانی، ۱/۳۵۵ ملخصا)

جن کو سُوئے آسماں پھیلا کے جَل تَھل بھر دیے
صدقہ اُن ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے معلوم ہوا کہ مصیبت و پریشانی کے وَقت

بار گاہِ الٰہی میں اس کے نیک بندوں کو وسیلہ بنا کر دُعا مانگنا نہ صرف جائز بلکہ دُعا کی قبولیت کا سبب بھی ہے، اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو وسیلہ بنانا ایسا بہترین عمل ہے کہ خود ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی اُمت کو اس کی تعلیم فرمائی ہے، چنانچہ

نابینا کو آنکھیں مل گئیں

حضرت سَیِّدُنا عثمان بن حُنیف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بار گاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کیجئے کہ مجھے عافیت دے۔ ارشاد فرمایا: اگر تُو چاہے تو دُعا کروں اور چاہے تو صبر کر اور یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کی: حضور! دُعا فرمادیجئے۔ انہیں حکم فرمایا: وضو کرو اور اچھا وضو کرو اور دو رَکعت نماز پڑھ کر یہ دُعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیۡكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحۡمَةِ یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ اِنِّیۡ تَوَجَّهۡتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیۡ فِیۡ حَاجَتِیۡ هٰذِهٖ لِتُقۡضٰی لِیَ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعۡهُ فِیَّ

یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور وسیلہ تلاش کرتا ہوں اور تیری طرف مُتَوَجِّہ ہوتا ہوں، تیرے نبی محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذَرِیعے سے جو نبیِّ رحمت ہیں۔ یارسولَ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میں آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے ذَرِیعے سے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف اِس حاجت کے بارے میں مُتَوَجِّہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ)! اِن کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔"

حضرت سَیِّدُنا عثمان بن حُنیف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم اُٹھنے بھی نہ پائے تھے، باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے، گویا کبھی نابینا ہی نہ تھے۔

(معجم کبیر، ۹/۳۰ حدیث: ۸۳۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نیک بندوں کو وسیلہ بنا کر دُعا کرنا، دُعاؤں کی قبولیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نیک بندوں کے وسیلے سے مانگی جانے والی دُعاؤں کو بہت جلد قبول فرماتا ہے۔ اگر ہم جیسے گنہگار بھی نیک بندوں اوران کی خالص ومقبول نیکیوں کے وسیلے سے دُعا کریں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات سے اُمید ہے کہ وہ ہماری حاجات پوری فرمائے گا، کیونکہ ان کی نیکیاں بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہیں، ہم دُعا کرتے ہیں کہ "اے ہمارے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اپنے پیارے نبی، سچّے نبی، آمنہ کے دُلارے نبی، حبیبِ کبریا، محمدِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقبول سجدوں کا واسطہ، حضرتِ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کا صَدَقہ اور حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اطاعتوں کا واسطہ ہمیں اپنی دائمی رضا، اپنی اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی محبت، اولیائے کرام کا اَدَب واِحترام، نیک اَعمال پر اِستقامت، تَقْوٰی واِخلاص اوراچھے خاتمے کی دولت سے مالامال فرما! اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حُضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپن شریف کے چند دلنشین حالات کے متعلق سننے کی سعادت حاصل کی کہ

- مکی مدنی مصطفٰی، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام رِضاعی ماؤں کو اسلام کی دولت نصیب ہوئی۔
- مکی مدنی مصطفٰی، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی برکت سے حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا خچر توانا ہوا اوران کے جانوروں کے تھن دودھ سے بھر گئے۔

- مکی مدنی مصطفٰے، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 9 ماہ کی عمر میں فصیح کلام کیا اور 10 ماہ میں تِیر اندازی فرمائی۔
- مکی مدنی مصطفٰے، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بچپن میں بھی چاند سے باتیں کرتے۔
- آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دیگر بچوں کی طرح نہ چیختے چلّاتے اور نہ گِریہ وزاری فرماتے۔
- مکی مدنی مصطفٰے، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کلام کی ابتدا اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ذِکر سے فرماتے۔
- مکی مدنی مصطفٰے، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بچپن میں بھی بکریاں چراتے، لین دین میں دایاں ہاتھ استعمال فرماتے، نہ چیختے اور نہ چلاتے۔
- مکی مدنی مصطفٰے، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی برکت سے ابو طالب کے بچے سیر ہو جاتے۔
- مکی مدنی مصطفٰے، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جانور بھی ادب بجالائے، سجدے کئے اور درندوں نے بھی قدم بوسی کی سعادت حاصل کی۔
- مکی مدنی مصطفٰے، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بادلوں نے سایہ کیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اشارے سے خوب برسے۔

اُن کا بچپن بھی ہے جہاں پرور
وہ تو جب بھی تھے پالنے والے

(ذوقِ نعت، ص۱۷۱)

اے کاش کہ تمام والدین حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک بچپن کو مدِ نظر رکھ کر اپنے

بچوں کی صحیح اسلامی تعلیمات کے مطابق مدنی تربیت کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سنّت کے مطابِق میں ہر اک کام کروں کاش　　تُو پیکرِ سنّت مجھے اللہ! بنادے

(وَسائلِ بخشش (مرمم)، ص۱۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہاتھ ملانے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **101 مدنی پھول** سے ہاتھ ملانے کی چند سنتیں و آداب سنتے ہیں: پہلے دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ❀ جب دو(2) مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو(100) رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے(99) رحمتیں زیادہ پر تپاک طریقے سے

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔(معجم اوسط، ۵/۳۸۰، رقم: ۷۶۷۲) ❀ جب دو(2) دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی(صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔(شعب الایمان، ۶/۴۷۱، حدیث: ۸۹۴۴)

❀ دو(2) مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کرکے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ ❀ رخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملاسکتے ہیں۔ ❀ ہاتھ ملاتے وقت دُرُود شریف پڑھ کر ہوسکے تو یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُم (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے۔) ❀ دو(2) مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہوگی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ (مسند احمد، ۴/۲۸۶، حدیث: ۱۲۴۵۴) ❀ دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں مصافحہ دو(2) ہاتھ سے کرنا سنّت ہے۔ ❀ بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں ❀ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔(بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/۴۷۲ بتغیر قلیل) ❀ اگر اَمرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے ہاتھ ملانے میں شہوت آتی ہو تو اس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے۔(دُرِّمُختار، ۲/۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں

عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصِل کرو، جہل زائل کرو　　پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنّتیں سیکھنے، تین دن کے لیے　　ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شَفاعت نِشان ہے: جو شخص صُبح وشام مجھ پر 10، 10 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا، بروزِ قیامت اُسے میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔ (1)

شفاعت کرے حشر میں جو رضاؔ کی سِوا تیرے کس کو یہ قُدرت مِلی ہے

(حدائقِ بخشش، ص188)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے

---

1 ...الترغیب والترھیب، کتاب النوافل، الترغیب فی آیات واذکار...الخ، ۱/۳۱۲، حدیث: ۹۹۱

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ایک مسلمان کیلئے ہر ہر معاملے میں حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مبارکہ ایک بہترین نمونہ ہے، جسے بھرپور انداز میں اپناتے ہوئے ہر مسلمان دُنیا و آخرت کی کامیابیاں حاصل کر سکتا ہے، لہٰذا آج ہم اپنے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مُبارکہ میں سے اُن اخلاقِ کریمانہ کے بارے میں سُنیں گے جن کی بلندی و عظمت کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم کے اُنتیسویں (29ویں) پارے کی سُوْرَۃُ قَلَم کی آیت نمبر 4 میں یُوں

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

بیان فرمایا:

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝۴ (پ ۲۹، القلم: ۴) ترجَمۂ کنزالایمان: اور بے شک تمہاری خُو بُو بڑی شان کی ہے۔

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی بِعْثَت کا مقصد اور حُسنِ اَخلاق کی اہمیت واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ یعنی مجھے اَخلاق کے حُسن و خوبی کو مکمل کرنے کے لئے ہی بھیجا گیا ہے۔[1]

تِرے خُلق کو حَق نے عظیم کہا تری خِلْق کو حق نے جمیل کِیا
کوئی تُجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شَہا! تِرے خالقِ حُسن وَادا کی قسم (حدائق بخشش، ص ۸۰)

شعر کی مختصر وضاحت: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اللہ نے عَزَّوَجَلَّ آپ کی مُبارَک عادات و اطوار کو قرآنِ کریم میں عظیم فرمایا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ظاہری سراپا کو بھی اِنتہائی حُسن و جمال بخشا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن اور پیاری پیاری اداؤں کو پیدا کرنے والے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جیسا حسین و جمیل نہ پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہو سکتا ہے۔

آیئے! آج ہم اَخلاقِ مُصْطفٰے کی چند ایمان افروز جھلکیاں سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور نیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی اپنے اَخلاق دُرست کرنے کی کوشش کریں گے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بارگاہِ مُصطفٰے میں اِستغاثہ پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔

مِرے اَخلاق اچھے ہوں مِرے سب کام اچھے ہوں

---

1 … مؤطا امام مالک، کتاب حسن الخلق، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۲/۴۰۴، حدیث: ۱۷۲۳

بنا دو مجھ کو تم پابندِ سُنّت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص332)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَخلاقِ مُصْطَفٰے کی بہترین مثال

حضرت سَیِّدُنا زید بن سَعنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو (اسلام لانے سے) پہلے ایک یہودی عالِم تھے، انہوں نے ایک بار حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کچھ کھجوریں خریدی تھیں۔ کھجوریں دینے کی مُدّت میں ابھی 2 یا 3 دن باقی تھے کہ اُنہوں نے مسجد میں حضور، سراپا نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دامن وچادر پکڑ کر نہایت تیز نظروں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف دیکھتے ہوئے یوں کہا: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! عبد المطّلِب کی ساری اولاد کا یہی طریقہ ہے کہ تم لوگ ہمیشہ لوگوں کے حُقُوق اَدا کرنے میں دیر لگایا کرتے ہو اور ٹال مٹول کرنا تم لوگوں کی عادت بن چکی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نہایت غضب ناک نظروں سے گھورتے ہوئے اُس سے کہا: اے خُدا عَزَّوَجَلَّ کے دُشمن! کیا تو خُدا عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ایسی گُستاخی کر رہا ہے؟ خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر حضورِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَدب کا لحاظ نہ ہوتا تو میں ابھی اپنی تلوار سے تیرا سَر اُڑا دیتا۔ یہ سُن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے (بطورِ عاجزی) فرمایا: اے عُمَر! تم کیا کہہ رہے ہو؟ تمہیں تو یہ چاہیے تھا کہ مجھے اَدائے حق کی ترغیب دے کر اور اِس کو نرمی کے ساتھ تقاضا کرنے کی ہدایت کر کے ہم دونوں کی مدد کرتے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم دِیا کہ اے عُمَر! اِس کو اِس کے حق کے برابر کھجوریں دے دو! اور کچھ زیادہ بھی دے دو۔ حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب حق سے زیادہ کھجوریں دِیں تو اُنہوں نے کہا: اے عُمَر! میرے حق سے زیادہ کیوں دے رہے ہو؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: چونکہ میں نے ٹیڑھی نظروں سے دیکھ کر تمہیں خوفزدہ کر دِیا تھا، اِس لئے حضورِ انور، مدینے کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تمہاری دلجوئی کے لئے تمہارے حق سے کچھ زیادہ دینے کا مجھے حکم دِیا ہے۔ یہ سُن کر انہوں نے کہا: اے عُمَر! کیا تم مجھے پہچانتے ہو میں کون ہوں؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: نہیں، کہا میں یہودیوں کا عالِم زید بن سَعْنَہ ہوں۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: پھر تم نے رسولِ شاندار، منبعِ انوار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ایسی گستاخی کیوں کی؟ جواب دِیا: اے عُمَر! دراصل بات یہ ہے کہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں موجود نبوت کی تمام نشانیاں پہچان لی تھیں مگر 2 نشانیوں کے بارے میں مجھے اُن کا امتحان کرنا باقی رہ گیا تھا۔ (1) اُن کی قُوّتِ برداشت ان کے غَضَب پر غالب رہے گی اور (2) جس قدر زیادہ اُن کے ساتھ جہالت کا برتاؤ کیا جائے گا، اُسی قدر اُن کا حِلم (یعنی صبر وتَحَمُّل) بڑھتا جائے گا۔ چُنانچہ میں نے ان دونوں نشانیوں کو بھی ان میں دیکھ لیا، اے عُمَر! آپ گواہ ہو جائیں کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رَبّ ہونے، اسلام کے دِین ہونے اور محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نبی ہونے پر راضی ہوا، میں بہت ہی مالدار آدمی ہوں، آپ گواہ ہو جائیں کہ میں نے اپنا آدھا مال مکی مدنی سرکار، مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت پر صدَقہ کر دِیا، پھر یہ بارگاہِ رسالت میں آئے اور کلمہ پڑھ کر دامنِ اسلام میں آگئے۔[1]

ترے اَخلاق پر قُرباں ترے اَوصاف پر واری مسلماں کیا عَدُو بھی تیرا قائل یا رسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۴۷)

---

1 . . . مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر اسلام زید بن سعنۃ . . . الخ، ۴/۷۹۳، حدیث: ۶۶۲۶ ملتقطاً وملخصاً

وضاحتِ شعر:۔ یعنی یَارسُولَ اللہ! میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے عُمدہ اَوصاف اور اچھے اَخلاق پر قربان جاؤں کہ اپنے تو اپنے، غَیر بھی آپ کے اَخلاقِ حَسَنہ اور اَوصافِ حمیدہ سے متأثّر تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو کس قدر عمدہ اَخلاق کا پیکر بنایا ہے کہ کوئی لاکھ دل دُکھاتا، بدتمیزی و بداَخلاقی پر اُتر آتا، حق طلب کرنے میں بے ادبی کر جاتا، خاندان والوں کو بُرا بھلا کہہ ڈالتا، الغرض بداَخلاقی کی تمام حدیں پار ہی کر ڈالتا مگر قُربان جایئے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ دَاور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے خُلقِ عظیم پر کہ اینٹ کا جواب پتّھر سے دینے کے بجائے ہمیشہ حِلم و بُردباری، صبر و استقامت اور نرمی سے کام لیتے۔ بداَخلاقی کرنے والے کو ڈانٹنے، مارنے، دھمکیاں دینے، گُھورنے یا اُس سے کسی بھی قسم کی بداَخلاقی کرنے کا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے تصوُّر ہی نہیں کیا جاسکتا بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تو بداَخلاقی سے پیش آنے والے پر بھی لطف و کرم کی بارشیں فرماتے اور اُسے اپنی حسین اَداؤں کا اَسیر بنالیتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِنہی اَخلاقِ کریمانہ کی برکتوں سے فیضیاب ہو کر بے شُمار غیر مسلموں نے اِسلام قبول کیا اور بے شُمار لوگوں کی زندگیوں میں ایسا مدنی انقلاب برپا ہوا کہ ہر طرف اسلام کی پھیلنے والی روشنی نے گمراہی وضلالت کے اندھیروں کو مِٹا دیا اور قتل و غارت گری کرنے والے خون کے پیاسوں کو جامِ محبت پینا نصیب ہوا۔

دَورِ جہالت تھا ہر سُو جب کُفر کی ظلمت چھائی تھی
تم نے حیوانوں جیسے لوگوں کو بھی اِنسان کیا

(وسائلِ بخشش، ص196)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِسی طرزِ عمل (یعنی حُسنِ اَخلاق) کو سامنے رکھتے ہوئے آج ہم اپنا مُحاسبہ کریں کہ اپنے ذاتی دُشمنوں کو مُعاف کر دینے کا یہ جذبہ کیا ہم غُلامانِ رسول کے اندر بھی موجود ہے؟ یقیناً ہم خُود تو بڑی بڑی غلطیاں کر کے دُوسروں سے عَفْو و دَرگُزر اور مُعافی کی اُمّید رکھتے ہیں، مگر کیا ہم نے اپنی حق تلفی ہو جانے پر کبھی کسی مُعافی کے طلبگار، نادِم و شرمسار پر شفقت و مہربانی کرتے ہوئے اپنی اَنا کو فنا کر کے اپنے اُس مسلمان بھائی کا عُذر قبول کیا اور اُسے معاف کر کے اجر و ثواب کمایا یا شیطان کے ہاتھوں کھلونا بن کر مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گالی گلوچ کر کے یا عار دِلا کر اُس مسلمان کی عزّت کی دھجّیاں اُڑا دِیں؟

بہرحال ہم سب کو چاہئے کہ ہم نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت و کردار کو اپنے لئے نمونۂ عمل بنائیں، اپنے اَخلاق سنوارنے کی کوشش جاری رکھیں، اَخلاق سنوارنے کی ترغیب دِلاتے ہوئے نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: اَحْسِنْ خُلُقَكَ یعنی اپنے اَخلاق سنوارو۔[1] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنے اندر صبر وتَحَمُّل، حِلم و بُردباری، محبت و نرمی، عَفْو و دَرگُزر، شرم وحیا، بڑوں کا اَدَب و احترام، چھوٹوں پر شفقت و مہربانی، تمام مسلمانوں کیلئے ایثار و ہمدردی اور خیر خواہی جیسی عُمدہ صفات پیدا کریں اور اپنے اچھے اَخلاق و برتاؤ کے ذریعے رَفتہ رَفتہ مُعاشرے کی بداَمْنی و بے چینی کو اَمْن واَمان اور چین و سُکون میں تبدیل کرنے کی کوشش جاری رکھیں، ہمارا کردار اِس قدر اعلیٰ ہونا چاہئے کہ لوگ ہمارے اَخلاق دیکھ کر دِینِ اسلام کے قریب آئیں اور یہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں کہ جب

---

1 ۔۔۔ شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۲۴۶/۶، حدیث: ۸۰۲۹

غُلاموں کا اَخلاق اتنا پیارا ہے تو پھر اِن کے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اَخلاق کس قدر عالیشان ہو گا۔

خُلق کی دولت سے یہ محروم و بدگُفتار ہے
کردو مالا مال آقا دولتِ اَخلاق سے
(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے اپنے نبیوں اور رسولوں کو انتہائی اعلیٰ صفات سے مُزَیَّن کر کے مبعوث فرمایا اور سب سے آخر میں ہمارے آقا و مولیٰ، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام نبیوں کی صفات کا جامِع بنا کر اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سَر پر خُلقِ عظیم کا تاج سجا کر دُنیا میں بھیجا، مکی مدنی سُلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاق کی حُسن وخُوبی کا اندازہ اِس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا سَعد بن ہِشَام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: مجھے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاق کے متعلق بتایئے، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں پڑھتا ہوں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اَخلاق قرآن ہے۔[1]

اعلیٰ حضرت اپنے نعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش"** میں اَخلاقِ مُصطَفٰے کو بیان کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں عرض گُزار ہیں:

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خِلق کو حق نے جمیل کیا

1...

کوئی تُجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا! ترے خالقِ حُسن واَدا کی قسم (حدائق بخشش،ص۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہمیں کوئی شخص معمولی سی تکلیف پہنچائے یا ذرا سی بھی بداَخلاقی کا مظاہرہ کرے تو ہم حُسنِ اَخلاق اور عفو و دَرگُزر سے کام لینے کے بجائے اس کے دُشمن بن جاتے ہیں اور مختلف طریقوں سے اُس سے بدلہ لینے کی کوشش کرتے ہیں، مگر قربان جایئے! رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ حَسنہ پر کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے جانی دُشمنوں کو بھی مُعاف فرمادِیا کرتے تھے، چُنانچہ

مکّہ فتح ہونے سے پہلے جن کُفّارِ بداَطوار کی طرف سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر زمین تنگ کردی گئی تھی، طرح طرح کی دَرْدناک تکلیفیں دی گئی تھیں، مکّہ فتح ہونے اور مسلمانوں کو غَلَبہ حاصل ہونے کے بعد دیگر قیدیوں کے ساتھ ساتھ اُن خونخوار درندوں کو بھی گرفتار کرکے عدالتِ مُصْطفٰے میں حاضر کِیا گیا، اگر اس موقع پر کوئی اور دُنیوی شہنشاہ ہوتا تو شاید اُن کے لئے سخت سے سخت سزائیں تجویز کرتا، مگر شہنشاہِ کون و مکاں، رحمتِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا، آیئے! ہم بھی سُنتے ہیں اور مدنی پھول چُنتے ہیں:

فتحِ مکّہ کے دن عام مُعافی کا اعلان

مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 862 صفحات پر مُشْتَمل کتاب سیرتِ مُصْطفٰے کے صفحہ 437 پر ہے کہ ۸ ھ میں جب مکّہ فتح ہوا تو تاجدارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شَہَنْشاہِ اسلام کی حَیثیّت سے حرمِ الٰہی میں سب سے پہلا دربارِ عام مُنْعَقِد فرمایا، جس میں اَفْواجِ اِسلام کے علاوہ ہزاروں دُشمنانِ اسلام کا ایک زَبَرْدَسْت ہُجوم تھا۔ اِس شَہَنْشاہی خُطبہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صِرف اہلِ مکّہ ہی سے نہیں

بلکہ تمام لوگوں سے خطابِ عام فرمایا۔ خُطبے کے بعد شَہَنْشاہِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس ہزاروں کے مَجْمَع میں ایک گہری نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ سر جُھکائے، نگاہیں نیچی کئے ہوئے، لَرزاں و تَرساں سردارانِ قُریش کھڑے ہوئے ہیں۔ اُن ظالموں اور جفاکاروں میں وہ لوگ بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے راستوں میں کانٹے بچھائے تھے۔ وہ لوگ بھی تھے جو بارہا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر پتّھروں کی بارش کرچکے تھے۔ وہ خُونخوار بھی تھے جنہوں نے بار بار آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر قاتِلانہ حملے کئے تھے۔ وہ بے رحم و بے دَرْد بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَنْدانِ مُبارَک (کے کچھ حصّے) کو شہید اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اَنْور کو لہولہان کر ڈالا تھا۔ وہ اَوباش بھی تھے جو برسہا برس تک اپنی بُہتان تَراشیوں اور شرمناک گالیوں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَلْبِ مُبارَک کو زَخْمی کرچکے تھے۔ وہ سَفّاک و دَرِنْدہ صِفَت بھی تھے، جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے گلے میں چادر کا پھندا ڈال کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا گلا گھونٹ چکے تھے۔ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے خُون کے پیاسے بھی تھے، جن کی تِشْنہ لَبی اور پیاس خُونِ نُبُوَّت کے سِوا کسی چیز سے نہیں بُجھ سکتی تھی۔ وہ جفاکار و خُونخوار بھی تھے جن کے جارِحانہ حملوں اور ظالمانہ یَلْغار سے بار بار مدینۂ مُنَوَّرہ کے دَر و دِیوار دہل چکے تھے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے چچا، حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قاتل اور اُن کی ناک، کان کاٹنے والے، اُن کی آنکھیں پھوڑنے والے، اُن کا جگر چبانے والے بھی اس مَجْمَع میں مَوْجُود تھے، وہ سِتَم گار جنہوں نے شَمْعِ نُبُوَّت کے جاں نثار پروانوں حضرت بلال، حضرت صُہیب، حضرت عمّار، حضرت خَبّاب، حضرت خُبَیْب، حضرت زید بن دَثِنَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم وغیرہ کو رَسِّیوں سے باندھ باندھ کر کوڑے مار مار کر جلتی ہوئی ریتوں پر لِٹایا تھا، کسی کو آگ کے دہکتے ہوئے کوئلوں پر سُلایا تھا، کسی کو چٹائیوں میں لپیٹ لپیٹ کر ناکوں میں دھوئیں دیئے تھے، سینکڑوں بار گلا

گھُونٹا تھا۔ آج یہ سب کے سب دس (10)، بارہ (12) ہزار مُہاجرین و اَنصار کے لشکر کی حِراست میں مُجرِم بنے ہوئے کھڑے کانپ رہے تھے اور اپنے دلوں میں یہ سوچ رہے تھے کہ شاید آج ہماری لاشوں کو کُتّوں سے نُچوا کر ہماری بوٹیاں چِیلوں اور کوّوں کو کِھلا دی جائیں گی اور اَنصار و مُہاجرین کی غَضَب ناک فوجیں ہمارے بچّے بچّے کو خاک و خُون میں مِلا کر ہماری نَسلوں کو نیست و نابُود کر ڈالیں گی اور ہماری بستیوں کو تاخت و تاراج (تباہ و برباد) کر کے تہس نہس کر ڈالیں گی، ان مُجرموں کے سِینوں میں خوف وہِراس کا طُوفان اُٹھ رہا تھا۔ دَہشَت اور ڈر سے ان کے بدنوں کی بوٹی بوٹی پھڑک رہی تھی، دل دَھڑک رہے تھے، کلیجے مُنہ میں آ گئے تھے۔ اسی مایوسی اور نااُمّیدی کی خطرناک فضا میں ایک دَم شَہَنْشاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہِ رحمت اُن کی طرف مُتَوجّہ ہوئی اور اُن مُجرِموں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا کہ بولو! تم کو کچھ معلوم ہے کہ آج میں تم سے کیا مُعاملہ کرنے والا ہوں؟ اس دَہشَت اَنگیز اور خوفناک سوال سے مُجرِم حواس باخْتہ ہو کر کانپ اُٹھے، لیکن جَبینِ رحمت کے پیغمبرانہ تیور کو دیکھ کر سب یک زبان ہو کر بولے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بڑے کرم والے ہیں۔

سب کی للچائی ہوئی نظریں جَمالِ نُبُوَّت کا منہ تک رہی تھیں اور سب کے کان شہنشاہِ نُبُوَّت کا فیصلہ کُن جواب سُننے کے مُنْتَظِر تھے کہ اک دَم فاتِحِ مکّہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے کریمانہ لہجے میں ارشاد فرمایا: لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاذْھَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ آج تم پر کوئی اِلزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔

بالکل غیر مُتوقع طور پر اچانک یہ فرمانِ رِسالت سُن کر سب مُجرِموں کی آنکھیں فرطِ نَدامت سے اَشکبار ہو گئیں اور اُن کی زبانوں پر جاری ہونے والے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے نعروں سے حرمِ کعبہ کے در و دِیوار پر ہر طرف اَنْوار کی بارش ہونے لگی اور ایک دَم ایسا محسوس ہونے لگا کہ

جہاں تاریک تھا، بے نُور تھا اور سخت کالا تھا

کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: مَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ یعنی رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کبھی کسی مُعاملے میں اپنی ذات کے لئے انتقام نہ لیا۔[2] لہٰذا فتحِ مکّہ کے دن اُن کی ہمّت بندھی کہ اگر اس وقت بھی ہم ان سے لُطف و کرم کی بھیک طلب کریں گے تو یہ رحیم و کریم ہیں مایوس نہیں کریں گے۔

یہ سیدھا راستہ حق کا بتانے آئے ہیں　　یہ حق کے بندوں کو حق سے مِلانے آئے ہیں
یہ بھُولے بچھڑوں کو رَستے پہ لانے آئے ہیں　　یہ بُھولے بھٹکوں کو ہادِی بنانے آئے ہیں
چمک سے اپنی جہاں جگمگانے آئے ہیں　　مہک سے اپنی یہ کُوچے بسانے آئے ہیں
جو گِر رہے تھے اُنہیں نائبوں نے تھام لیا　　جو گِر چکے ہیں یہ ان کو اُٹھانے آئے ہیں
رؤف ایسے ہیں اور یہ رحیم ہیں اتنے　　کہ گِرتے پڑتوں کو سینے لگانے آئے ہیں

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مختار کی آمد... مرحبا مختار کی آمد... مرحبا

مرحبایا مصطفی　مرحبایا مصطفی　مرحبایا مصطفی　مرحبایا مصطفی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نہ صرف اپنے عمل کے ذریعے

---

1 ... سیرتِ مصطفی، ۴۳۷ تا ۴۴۱ بتغیر قلیل

2 ... بخاری، کتاب الادب، باب قول النبی یسروا... الخ، ۱۳۳/۴، حدیث: ۶۱۲۶

زندگی بھر لوگوں کے ساتھ حُسنِ اَخلاق کا برتاؤ کیا بلکہ اپنے غُلاموں کو بھی حُسنِ اَخلاق اختیار کرنے کا درس دیتے ہوئے بارہا اس کے دُنیوی اور اُخروی فوائد بھی بیان کئے۔ آیئے اس ضمن میں سات (7) فرامینِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. حضور سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو اپنے اموال سے خُوش نہیں کرسکتے، لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خُوش اَخلاقی اُنہیں خُوش کرسکتی ہے۔[1]
2. تم جہاں کہیں بھی ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہا کرو، گُناہ سرزد ہوجائے تو نیکی کرلیا کرو، وہ نیکی اُس گُناہ کو مِٹادے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اَخلاق کا برتاؤ کیا کرو۔[2]
3. چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی حقیر نہ جانا کرو، چاہے وہ نیکی یہی ہو کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ مسکراتے چہرے کے ساتھ ملو۔[3]
4. کل قیامت کے دن بندۂ مومن کے میزانِ عمل میں حُسنِ اَخلاق سے زیادہ وزنی کوئی عمل نہیں ہوگا اور بے شک فُحش گوئی اور بدکلامی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند نہیں فرماتا۔[4]
5. دو خصلتیں ایسی ہیں جو مُنافق میں نہیں پائی جاسکتیں، اچھے اَخلاق اور دِین کی سمجھ۔[5]
6. اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ایمان میں زیادہ کامل وہ مومنین ہیں، جن کے اَخلاق زیادہ

---

1 ...شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/۲۵۴، حدیث: ۸۰۵۴
2 ...ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجآء فی معاشرۃ الناس، ۳/۳۹۷، حدیث: ۱۹۹۴
3 ...مسلم، کتاب، باب استحباب طلاقۃ الوجہ عند اللقاء، ص ۱۴۱۳، حدیث: ۲۶۲۶
4 ...ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجآء فی حسن الخلق، ۳/۴۰۳، حدیث: ۲۰۰۹
5 ...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، ۴/۳۱۳، حدیث: ۲۶۹۳

اچھے ہوں۔[1]

7. میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور قیامت کے دن مجھ سے قریب تر وہ لوگ ہوں گے، جن کے اَخْلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں گے۔[2]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس کا تجربہ بارہا ہوا کہ ❀ اچھے اَخْلاق والے کی دُنیا دوست ہوتی ہے، بُرے اَخْلاق والے کے سب دُشمن، گھر والے بھی اور باہر والے بھی ❀ اچھے اَخْلاق والے کی گھر اور باہر والے سب تعظیم اور خدمت کرتے ہیں، بُرے اَخْلاق والا ہر جگہ سزا ہی پاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/۱۶۷، بتغیر قلیل) لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ لوگ ہم سے محبت کریں، ہماری بات تَوَجُّہ سے سُنیں اور کوئی بھی ہم سے بیزار نہ ہو تو ہمیں چاہئے کہ ہم ہر مسلمان سے خُوش اَخْلاقی سے پیش آئیں، بدقسمتی سے ایک تعداد ایسی ہے جو اِس مُعاملے میں بھی پستی کا شکار ہیں ، مالداروں یا پڑھے لکھوں کے ساتھ تو پھر بھی حُسنِ سُلوک کا مظاہرہ کِیا جاتا ہے، مگر غریبوں، اَن پڑھوں یا کم پڑھے لکھوں کے ساتھ تو بداَخْلاقی اور بدتمیزی کی اِنْتہا کر دی جاتی ہے، بالخصوص اپنے گھر کے اَفْراد کے ساتھ تو اَخْلاقیات کا عُموماً لحاظ نہیں کیا جاتا، بعض لوگ باہر والوں کے ساتھ تو حُسنِ اَخْلاق سے پیش آتے ہیں مگر گھر میں آتے ہی نہ جانے اُنہیں کیا ہو جاتا ہے کہ حُسنِ اَخْلاق، عاجزی و مِلَنْساری بُھلا کر شیر چیتے کی طرح دھاڑتے اور رُعب جماتے ہیں، حالانکہ یہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات کے سَراسَر خلاف ہے کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو بڑے چھوٹے،

1 . . . ابوداؤد، کتاب السنة، باب الدلیل . . . الخ، ۴/۲۹۲، حدیث: ۴۶۸۲

2 . . . ترمذی، کتاب البر والصلة، ماجاء فی معالی الاخلاق، ۳/۴۰۹، حدیث: ۲۰۲۵

امیر و غریب حتّٰی کہ غُلاموں سے بھی حُسنِ سُلوک کا برتاؤ فرمایا کرتے تھے۔

حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، سب نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم غلاموں کی دعوت کو بھی قبول فرمالیا کرتے تھے۔ جَو کی روٹی اور سادہ کھانے کی دعوت پیش کی جاتی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اسے قبول فرمالیتے۔ غریب اَفراد بیمار پڑتے تو اُن کی عیادت فرماتے، غریب اور نادار لوگوں کو صُحبت کا شَرَف بخشتے اور اپنے اَصحاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن کے دَرمیان مِل جُل کر نِشَست فرماتے تھے۔

اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کا بیان ہے کہ حُضُور تاجدارِ دو عالَم، شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی کبھی اپنے پیچھے سواری پر اپنے کسی خادِم کو بھی بٹھالیا کرتے تھے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے نُوری آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اچھے اَخلاق کی برکتیں جس طرح باہر والوں کو نصیب ہوتی تھیں، اسی طرح گھر اور خاندان والوں کے ساتھ بھی اچھے اَخلاق کا برتاؤ کرنے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا کوئی ثانی نہ تھا۔

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا سے سوال ہوا کہ کیا نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم گھر میں کام کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم اپنے نعلین مُبارَک خُود گانٹھتے اور کپڑوں میں پیوند لگاتے اور وہ سارے کام کیا کرتے تھے جو مرد اپنے گھروں میں

1... سیرتِ مصطفٰی، ۶۰۷ ملتقطاً بتغیر قلیل

کرتے ہیں۔[1]

اِس روایت میں شوہروں کیلئے گھریلو معاملات سے مُتَعَلِّق بے شُمار مدنی پھول موجود ہیں۔ عموماً گھر میں شوہر کا مزاج اپنی بیوی پر حکم چلانے کا ہوتا ہے۔ معمولی کام کیلئے بھی اسے تنگ کِیا جاتا ہے، حالانکہ کئی کام شوہر بہ آسانی خُود بھی کر سکتا ہے، لیکن ذرا سا ہِلنا وہ اپنی شان کے خلاف سمجھتا ہے اَور تو اَور اگر بیوی اُس کے وہ کام کر بھی دے تو سو سو نخرے کرتا، طرح طرح کے نُقص نکالتا اور خوامخواہ اس کے چکّر لگواتا ہے مثلاً کھانا سامنے رکھا جائے تو نمک یا مِرچ مصالحے کے کم زیادہ ہونے پر تبصرہ آرائی کرنے لگتا ہے اور اگر سب برابر ہوں تو ذائقے کے بارے میں نکتہ چینی پر اُتر آتا ہے اور اگر اِس کی بھی گنجائش نہ ہو تو پھر اِس طرح کی باتیں بناتا ہے ”وہ کیوں نہیں پکایا؟ یہ کیوں پکالیا؟ اِس کا تو دل ہی نہیں چاہ رہا، لے جاؤ میرے سامنے سے اُٹھا کر، میرے لئے ابھی ابھی فلاں چیز پکادو“ وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح اگر کپڑوں پر اِستری کر دی جائے تو کہتا ہے یہ والا جوڑا کیوں اِستری کر دیا؟ یہ نہیں پہنوں گا، ابھی ابھی فُلاں جوڑا اِستری کر دو، پانی پیش کِیا جائے تو کہتا ہے میں اس گلاس میں نہیں پیوں گا، کانچ کے گلاس میں لے کر آؤ، کانچ کے گلاس میں دِیا جائے تو کہتا ہے اس قدر ٹھنڈا یا اتنا گرم پانی کیوں لے آئی؟ جاؤ اور اس میں دوسرا پانی مِلا کر لاؤ وغیرہ وغیرہ، یُوں بِلا وجہ بیوی کو دوڑاتا رہتا ہے۔ ہاں اگر کوئی بات مِزاج کے خلاف ہو مثلاً پانی ٹھنڈا چاہیے تھا، اُس نے گرم لا دیا تو اَحسَن انداز سے ٹھنڈے کا مُطالبہ کرے، ڈانٹ ڈپَٹ نہ کرے اور سب کاموں میں ایسا ہی ہو۔

اے کاش! ہم پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسَلَّم کی پیاری اَداؤں اور خُوبصورت اَخلاق سے کچھ

---

1 ۔۔۔ مسند امام احمد، ۹/۵۱۹، حدیث: ۲۵۳۹۶

سیکھنے اور اُن پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور گھر میں چاہت و خُلُوص بھرا مدنی ماحول قائم کرنے کی غرض سے حتی الامکان اپنے اہلِ خانہ کا ہاتھ بٹانے کی بھی کوشش کیا کریں۔

آیئے! حُسنِ اَخلاق کے فضائل پر مشتمل چند مزید روایتیں سُنتے ہیں:

1. خوفِ خُدا اور اچھے اَخلاق لوگوں کو سب سے زیادہ جنّت میں داخل کریں گے۔[1]
2. مسلمان کو اچھے اَخلاق سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔[2]
3. مومن اپنے اچھے اَخلاق کی وجہ سے رات میں عبادت کرنے اور دن کو روزہ رکھنے والے کا درجہ حاصل کرلیتا ہے۔[3]

اَخلاق ہوں اچّھے مِرا کِردار ہو سُتھرا محبوب کا صَدقہ تُو مجھے نیک بنا دے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے اچھے اَخلاق کے فضائل سُنے، جنہیں سُننے کے بعد یقیناً ہمارا بُرے اَخلاق چھوڑنے اور اچھے اَخلاق اَپنانے کا ذِہن بھی بنا ہو گا، لیکن سُوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اچھے اَخلاق سے کیا مُراد ہے؟ آیئے سُنتے ہیں کہ اچھے اَخلاق کسے کہتے ہیں؟۔ چُنانچہ

اچھے اَخلاق کسے کہتے ہیں؟

ایک شخص نے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اچھے اَخلاق کے

---

1 … ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۳/۴۰۴، حدیث: ۲۰۱۱ ملخصاً

2 … شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/۲۳۵، حدیث: ۷۹۹۲ مفہوماً

3 … ابوداود، کتاب الادب، باب في حسن الخلق، ۴/۳۳۲، حدیث: ۴۷۹۸

مُتَعَلِّق سُوال کیا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس کے سامنے یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوَت فرمائی:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ (پ ۹، الاعراف: ۱۹۹) ترجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب مُعاف کرنا اِختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے مُنھ پھیر لو۔

اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا مولیٰ مشکل کُشا، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں اگلوں اور پچھلوں کے بہترین اَخلاق کے متعلق تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی، یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ضرور ارشاد فرمایئے، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو تمہیں مَحْرُوم کرے تم اسے عَطا کرو، جو تم پر ظُلْم کرے تم اسے مُعاف کردو اور جو تم سے تعلق توڑے تم اس سے تعلق جوڑو۔[1]

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خُوش مزاجی سے مُلاقات کرنا، خُوب بھلائی کرنا اور کسی کو تکلیف نہ دینا، اچھے اَخلاق میں سے ہے۔[2]

ہو اَخلاق اچّھا ہو کِردار سُتھرا مُجھے مُتَّقِی تُو بنا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۴)

کتاب ”حُسنِ اَخلاق“ کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اخلاقِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی برکتیں پانے اور خُود کو اچھے اَخلاق کے زیور سے مُزَیَّن کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 91 صفحات پر مشتمل کتاب ”حُسنِ اَخلاق“ کا مطالعہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت مُفید ثابت ہو گا، یہ کتاب حضرت سَیِّدُنا امام طبرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی

1 ۔۔۔ شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، ۶/۲۲۲، حدیث: ۷۹۵۶

2 ۔۔۔ ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۳/۴۰۴، حدیث: ۲۰۱۲

عربی تصنیف "**مَکَارِمُ الْاَخْلَاق**" کا اُردو ترجمہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کتاب میں اچھے اَخلاق، نرم مِزاجی، عاجزی، لوگوں سے دَرگُزر کرنے، اچھے اعمال بجالانے، لوگوں سے محبت کرنے اور دیگر کئی عادتوں اور عبادات کے فضائل وغیرہ کو بیان کیا گیا ہے لہٰذا آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ مجلسِ تراجم کی طرف سے اس کتاب کا 2 زبانوں "اِنگلش اور ہِندی" میں ترجمہ بھی کیا جاچکا ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (**Download**) اور پرنٹ آؤٹ (**Print Out**) بھی کِیا جا سکتا ہے۔ اِس کے علاوہ رسائل "**میٹھے بول، اِحترامِ مُسلم**" کا مطالعہ بھی بہت مُفید رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹی کو اذیت دینے والے کو بھی مُعافی سے نواز دِیا

تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادی حضرت سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو اُن کے شوہر ابُو العَاص بن ربیع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے غزوۂ بدر کے بعد مدینۂ مُنَوَّرہ کے لئے روانہ کِیا۔ جب قُریشِ مکّہ کو اُن کی روانگی کا عِلْم ہوا تو اُنہوں نے حضرت سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا پیچھا کِیا حتّٰی کہ مقامِ ذِیْ طُویٰ میں اُنہیں پا لیا۔ ہَبّار بن اَسْوَد نے حضرت سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو نیزہ مارا جس کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اُونٹ سے گِر گئیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا حمل ضائع ہو گیا۔[1]

حضرت سَیِّدُنا جُبَیر بن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مقامِ جِعِرَّانَہ (جِ۔عِرْ۔رَانَہ) سے واپسی پر ہم

---

1 ۔۔۔ سیرت نبویّۃ لابن ھشام، غزوۃ بدر الکبری، خروج زینب الی المدینۃ، ص ۲۷۰-۲۷۱ ملخصاً

رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے تھے کہ اتنے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دروازے سے ہَبَّار بن اَسْوَد (جس نے ابھی تک اسلام قبول نہ کِیا تھا) داخل ہوا (اور بیٹھ گیا)، صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! ہَبَّار بن اَسْوَد (آیا ہے)۔ اِرشاد فرمایا: میں نے اِسے دیکھ لیا ہے۔ ایک شخص اُسے مارنے کے لئے کھڑا ہوا تو نبیِ مکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کِیا۔ ہَبَّار نے کھڑے ہو کر کہا، اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم)! آپ پر سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالٰی کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے رسول ہیں۔ یارَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم)! میں آپ سے بھاگ کر کئی شہروں میں گیا اور میں نے چاہا کہ عَجَمِیّوں (یعنی غیر عربیوں) کے مُلکوں میں جا کر رہوں، پھر مجھے آپ کی نرم دِلی، صِلۂ رِحمی نیز جہالت کا برتاؤ کرنے والے سے آپ کا دَرگُزر کرنا یاد آگیا۔ اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم)! ہم شِرک میں مبتلا تھے پھر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں ہلاکت سے نَجات بخشی، لِہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میری جہالت اور میری اُس بات سے جس کی آپ تک خبر پہنچی ہے، دَرگُزر فرمائیں کیونکہ میں اپنے بُرے کام کا اِقرار اور اپنے گناہ کا اِعتِراف کرتا ہوں۔

رحیم و کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جاؤ میں نے تمہیں مُعاف کر دِیا۔ اللہ تعالٰی نے تم پر اِحسان کِیا ہے کہ اُس نے تمہیں اِسلام کی ہدایت دے دی اور اِسلام پچھلے تمام گُناہوں کو مِٹا دیتا ہے۔(1)

سو بار ترا دیکھ کے عفو اور ترَحُّم　　　ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جُھکا ہے

---

1 ... الاصابہ، حرف الھاء، الھاء بعدھا الباء، ۶/۴۱۳-۴۱۲

برتاؤ تیرے جبکہ یہ اَعدا سے ہیں اپنے   اَعدا سے غُلاموں کو کچھ اُمّید سِوا ہے

ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے   نسبت بہت اچھی ہے اگر حال بُرا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عفو و دَرگُزر اور خُلقِ عظیم کے کیسے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں، یقیناً آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مالک و مختار ہیں اگر چاہتے تو ہبّار بن اَسْوَد کے لئے ہلاکت کی دُعا فرما دیتے، تو اللہ تعالیٰ اسے صفحہ ہستی سے مٹا دیتا، مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسا کچھ نہ کیا، ذرا غور کیجئے کہ رحیم و کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بے مثال فضل و احسان اور خُلقِ عظیم سے ہر خاص و عام متاثر تھا، کیوں؟ وہ اس لئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجے گئے اور خُلقِ عظیم کے باکمال منصب سے نوازے گئے ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے در سے دکھ درد دینے والے مجرموں میں مُعافی کے پروانے تقسیم کئے جاتے اور ظلم و زیادتی کے بدلے میں دُعائیں دی جاتی ہیں، چُنانچہ

قوم کے لئے دُعائے ہدایت

غزوہ اُحد میں جب مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک دندان (کے کچھ حصے) کو شہید اور چہرۂ انور کو زخمی کر دِیا گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان لوگوں کے لئے اس طرح دُعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میری قوم کو ہدایت عطا فرما کیونکہ یہ لوگ مجھے جانتے نہیں۔(1)

---

1 ... شفاء، الجزء الاول، اما الحلم، ۱/۱۰۵ ملتقطاً

حق کی راہ میں پتھر کھائے خُوں میں نہائے طائف میں دِین کا کتنی محنت سے کام آپ نے اے سُلطان کیا
جان کے دُشمن خون کے پیاسوں کو بھی شہرِ مکّہ میں عام مُعافی تم نے عطا کی کتنا بڑا اِحسان کیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص197)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَخلاقِ حَسَنہ کے عظیم مرتبے پر فائز ہونے کے باوجود بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اچھے اَخلاق کی دُعا مانگا کرتے تھے، جس میں یقیناً ہم غُلاموں کے لئے یہ تعلیم ہے کہ ہم بھی اچھے اَخلاق اختیار کریں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھے اَخلاق ملنے کی دُعا مانگا کریں۔

ہو اَخلاق اچھا ہو کِردار سُتھرا
مجھے مُتّقی تُو بنا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص104)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے والے ایک عاشقِ رسول کی مدنی بہار سُنتے ہیں:

جھگڑالو سُدھر گیا

واہ کینٹ (ٹیکسلا، پنجاب، پاکستان) کے رہائشی اسلامی بھائی کا تحریری بیان کچھ اس طرح ہے: میں جوانی کے نشے میں بدمَسْت رہتا۔ لوگوں کو تنگ کرنا، مذاق مسخری کرنا، آوازے کسنا، گھروالوں سے لڑائی جھگڑا کرنا، میری عادات میں شامل تھا۔ اچانک ایک دن دعوتِ اسلامی سے وابستہ میرے بڑے بھائی نے مجھے مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلائی، چُنانچہ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ 1 ماہ کے مدنی قافلے کا مُسافر بن

گیا، مدنی قافلے کی برکت سے سنّتوں پر عمل اور عبادت کا ذوق نصیب ہو گیا۔ بالخصوص اسلامی بھائیوں کے اَخلاق نے ایسا متاثر کیا کہ میرے دل میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے محبت کی شمع روشن ہو گئی چُنانچہ ایک رات سویا تو خواب میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تشریف لے آئے اور فرمایا : بیٹا! کل اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُلاقات ہو گی۔ دوسرے دن واقعی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مُلاقات اور دست بوسی کا شرف حاصل ہو گیا، آپ نے دُعاؤں سے نوازا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسی دن مجھے اپنے گُناہوں سے سچی توبہ نصیب ہو گئی اور میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔

خُوب خُود داریاں اور خُوش اَخلاقیاں آیئے سیکھ لیں قافلے میں چلو
اچھی صُحبت مِلے خوب برکت مِلے چل پڑو چل پڑیں قافلے میں چلو
بے عمل با عمل بن گئے خاص کر آپ بھی دیکھ لیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص671 تا676)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بداَخلاقی کے دینی و دنیوی نُقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اچھے اَخلاق کی لازوال نعمت سے مالا مال خُوش نصیب مسلمان دُنیا و آخرت میں کامیاب و کامران اور سب کا محبوب ہوتا ہے، جبکہ بُرے اَخلاق کی بیماری میں مبتلا لوگوں کو دُنیا و آخرت میں شرمندگی و افسوس کے سِوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ آیئے! بُرے اَخلاق کے چند دِینی اور دُنیوی نُقصانات کے بارے میں سُنتے ہیں چُنانچہ

❀بد اَخلاقی نحوست ہے،❀بد اَخلاقی خُود بھی بد عملی ہے اور بہت سی بد عملیوں کا ذریعہ ہے۔[1] ❀جُھوٹ،خیانت،وعدہ خلافی سب بد اَخلاقی کی شاخیں ہیں۔[2]❀بد اَخلاقی آپس کے اختلاف کا باعث ہے۔[3]❀بد اَخلاقی آپس میں بغض وحسد اور جدائی پیدا کرتی ہے۔[4]❀بد اَخلاقی سے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پناہ طلب فرمائی۔[5]❀بد اَخلاقی و بدزبانی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوتا ہے،❀بد اَخلاقی عمل کو ایسے خراب کرتی ہے جیسے سِرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔[6]❀بد اَخلاقی کے سبب گاہک دکاندار کے پاس آتے ہوئے ہچکچاتے ہیں،❀بد اَخلاقی بُرا شگون ہے،[7]❀بد اَخلاقی اگر انسانی شکل میں ہوتی تو وہ (بہت) بُرا آدمی ہوتا،[8]❀اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے بڑی بُرائی بُرے اَخلاق ہیں۔[9]❀بے شک بے حیائی اور بد اَخلاقی کا اسلام کی کسی چیز سے کوئی تعلق نہیں۔[10]❀بد اَخلاقی تبلیغِ دین کی راہ میں بہت بڑی رُکاوٹ ہے،❀بد اَخلاقی سے بسا اوقات میاں بیوی میں طلاق کی نوبت آجاتی ہے،❀بد اَخلاقی کی نحوست سے گھر کا سُکون برباد ہو جاتا ہے،❀بد اَخلاق

1...مراۃُ المناجیح،۶/۴۳۶

2...مراۃُ المناجیح،۶/۴۳۶

3...احیاء العلوم،۲/۵۶۹بتغیر قلیل

4...احیاء العلوم،۲/۵۶۹

5...ابو داود،کتاب الوتر،باب فی الاستعاذۃ،حدیث:۱۵۴۶،۲/۱۳۰ ماخوذاًومفهوماً

6...معجم کبیر،محمد بن کعب...الخ،۱۰/۳۱۹،حدیث:۱۰۷۷۷

7...کنز العمال،کتاب الاخلاق،قسم الاقوال،الباب الثانی...الخ،الجزء۳،۲/۱۷۸،حدیث:۷۳۴۳

8...کنز العمال،کتاب الاخلاق،قسم الاقوال،الباب الثانی،الفصل الاول،الجزء الثالث،۲/۱۷۸،حدیث:۷۳۵۱

9...جامع الاحادیث،۱۹/۴۰۶،حدیث:۱۴۹۲۲ ملخصاً

10...مسند احمد،مسند البصریین،حدیث ابی عبد الرحمن،۷/۴۳۱،حدیث:۲۰۹۹۷

ایک گُناہ سے توبہ کرتا ہے تو اُس سے بدتر گُناہ میں گرفتار ہوجاتا ہے۔[1] ❀ بداَخلاق شخص کو بارہا ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے الغرض بداَخلاقی کثیر برائیوں کا مجموعہ اور دُنیا و آخرت میں ہلاکت و بربادی کا سبب ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم نہ صرف خود اس آفت سے بچیں بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اِس سے بچتے رہنے کی ترغیب دلائیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سب مسلمانوں کو اچھے اَخلاق کی لازوال دولت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مسکرا کر سب سے ملنا دل سے کرنا عاجزی بھاگتے ہیں سُن لے بد اَخلاق انساں سے سبھی

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَخلاق سنوارنے کے طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بداَخلاقی کے دِینی و دُنیوی نُقصانات کے متعلق سُنا، اُمید ہے کہ انہیں سن کر دل میں اس سے نفرت پیدا ہوئی ہوگی اور توبہ کا ذہن بنا ہوگا، مگر سوال یہ ہے کہ آخر وہ کون سے ایسے اُمور ہیں کہ جن کی برکت سے ہم اپنے اَخلاق کو سنوارنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ تو یاد رکھئے! اَخلاق کو درست کرنا اگرچہ ایک مشکل کام ہے، مگر ناممکن نہیں، ہمارا کام محض کوشش کئے جانا ہے، کامیابی دینے والی ذات، اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہے۔ آیئے! اَخلاق سنوارنے اور اچھے اَخلاق کا پیکر بننے کے لئے بارہویں کی نسبت سے 12 طریقے سنئے اور ان پر عمل کی کوشش کی نیّت بھی کیجئے:

(1) اَخلاق سنوارنے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑایئے اور اپنے ہاتھوں کو بلند کرکے اَشکبار آنکھوں

---

1 ... جامع الاحادیث للسیوطی، قسم الاقوال، ۳۷۵/۲، حدیث: ۶۰۶۴

سے بُرے اَخلاق سے نجات کی دُعا مانگئے،(2) کسی پیرِ کامل کا دامن مضبوطی سے تھام لیجئے،اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اَخلاق سنور جائیں گے(3) اچھے اَخلاق کے فضائل اور بُرے اَخلاق کے نُقصانات پر مشتمل احادیث وروایات، واقعات اور اقوالِ بزرگانِ دِین کو بار بار پڑھئے(4) دن کا اکثر حصہ خاموشی اختیار کیجئے اور حتّی الامکان لکھ کر یا اشارے سے گفتگو کی عادت بنائیے،(5) پابندی کے ساتھ تلاوتِ قرآن مع ترجمۂ قرآن کنزالایمان اور اس کے ساتھ تفسیر خزائن العرفان یا نورُالعرفان یا صراطُ الجنان کا مُطالعہ کرنے کا معمول بنالیجئے(6) بُرے لوگوں کی صحبت سے بچتے رہئے (7) دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے نیز ذیلی حلقے کے بارہ(12) مدنی کاموں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیجئے،(8) دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے علم و حکمت سے بھرپور مدنی مذاکروں میں پابندی کے ساتھ شرکت فرمائیے (9) دعوتِ اسلامی سے وابستہ عاشقانِ رسول کے ہمراہ یکمشت 12 ماہ، ہر 12 ماہ میں 1 ماہ(30 دن) اور عُمر بھر ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رِسالہ پُر کیجئے(10) دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے فیضانِ فرض عُلوم کورس، کِردار ساز کورس یعنی "**12 دن کا مدنی کورس**" اور مدنی تربیتی کورس کرلیجئے۔(11) مدنی چینل پر نشر ہونے والے مختلف سلسلے دیکھتے رہئے(12) دعوتِ اسلامی کے تحت 100 سے زائد شعبہ جات میں سے کسی شعبے میں اپنی خدمات پیش کیجئے،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان طریقوں پر عمل کی برکت سے بُرے اَخلاق کا خاتمہ ہو گا اور اچھے اَخلاق اپنانے کا ذہن بنے گا۔

تُو عطا حِلَم کی بھیک کر دے میرے اَخلاق بھی ٹھیک کر دے
تجھ کو فاروق کا واسطہ ہے یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ ڈاکٹرز

دعوتِ اسلامی تبلیغِ دین کے کم و بیش 103 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے۔ جن میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ ڈاکٹرز"** بھی ہے، مَوجُودہ دَور کے طبیبوں کی اَکْثَرِیَّت عموماً بُنیادی ضروری دِینی عُلُوم سے ناواقف نظر آتی ہے، لہٰذا ان کی تعلیم و تَربِیَت کے لئے دعوتِ اسلامی نے **"مجلسِ ڈاکٹرز"** کی بُنیاد رکھی، طِب کے شعبے سے وابستہ ڈاکٹرز کو بنیادی ضروری دینی مسائل سے آگاہی فراہم کرنا، ان کی سُنّتوں کے مطابق تَربِیَت کرنا اور انہیں اس مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ"** کے تحت زِندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا، اس مجلس کے بُنیادی مقاصد میں شامل ہے۔ اس شعبے سے وابستہ اسلامی بھائی اگر اس شعبے میں خدمات سرانجام دینا چاہئیں تو اپنے شہر کے نگرانِ شہر مشاورت سے رابطہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی اور مجلسِ ڈاکٹرز کو مزید ترقیاں اور برکتیں نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں ‎ ‎ اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صاحبِ خُلقِ عظیم، محبوبِ ربِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ پر مشتمل ایسی بے شُمار احادیث و واقعات موجود ہیں کہ جنہیں سُن کر عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں اور بُرے اَخلاق و سخت مزاج والوں کو اپنی اصلاح کی توفیق نیز اچھے اَخلاق، نرمی اور عَفْو و دَرگُزر کی

دولت نصیب ہوتی ہے جبکہ خُوش اَخلاق مسلمانوں کے اَخلاق میں مزید عمدگی اور انہیں ایمان کی تازگی میسر آتی ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب اخلاقِ مُصطفٰے کی مزید چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے اوران کی برکتوں سے اپنے اَخلاق کو مزین کرنے کی کوشش کیجئے، چُنانچہ

اَخلاقِ مُصطفٰے کی جھلکیاں

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "احترامِ مسلم" میں اَخلاقِ مُصطفٰے کی جھلکیوں کو کچھ یوں بیان فرماتے ہیں: ❀ سلطانِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر وقت اپنی زبان کی حفاظت فرماتے اور صرف کام ہی کی بات کرتے، ❀ آنے والوں کو مَحبت دیتے، ایسی کوئی بات یا کام نہ کرتے جس سے نفرت پیدا ہو، ❀ قوم کے معزز فرد کا لحاظ فرماتے اور اُس کو قوم کا سردار مقرر فرما دیتے، ❀ لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف کی تلقین فرماتے، ❀ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی خبر گیری فرماتے، ❀ لوگوں کی اچھی باتوں کی اچھائی بیان کرتے، بُری چیز کو بُری بتاتے اور اُس پر عمل سے روکتے، ❀ ہر معاملے میں اِعتِدال (یعنی میانہ روی) سے کام لیتے، ❀ لوگوں کی اِصلاح سے کبھی بھی غفلت نہ فرماتے، ❀ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھتے بیٹھتے (یعنی ہر وقت) ذِکْرُ اللہ کرتے رہتے، ❀ جب کہیں تشریف لے جاتے تو جہاں جگہ مل جاتی وَہیں بیٹھ جاتے اور دوسروں کو بھی اسی کی تلقین فرماتے، ❀ اپنے پاس بیٹھنے والے کے حُقُوق کا لحاظ رکھتے، ❀ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر رہنے والے ہر فرد کو یہی محسوس ہوتا کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے سب سے زِیادہ چاہتے ہیں، ❀ خدمتِ بابرکت میں حاضر ہو کر گفتگو کرنے والے کے ساتھ اُس وَقت تک تشریف فرما رہتے جب تک وہ خُود نہ چلا جائے، ❀ جب کسی سے مصافحہ فرماتے (یعنی ہاتھ ملاتے) تو اپنا ہاتھ کھینچنے میں پہل نہ فرماتے، ❀ سائل (یعنی مانگنے والے) کو عطا فرماتے، ❀ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سخاوت و خُوش خُلقی ہر ایک کیلئے عام تھی ❀ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مجلس علم، بُردباری، حیا، صبر اور اَمانت کی مجلس تھی ❀ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مجلس میں شوروغل ہوتا نہ کسی کی تذلیل (یعنی بے عزتی)، ❀ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مجلس میں اگر کسی سے کوئی بھُول ہو جاتی تو اُس کو شہرت نہ دی جاتی (یعنی اس کی غلطی کو چھپایا جاتا)، ❀ جب کسی کی طرف مُتَوجّہ ہوتے تو مکمل تَوجّہ فرماتے، ❀ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کسی کے چہرے پر نظریں نہ گاڑتے تھے، ❀ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کنواری لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے، ❀ سلام میں پہل فرماتے، ❀ بچّوں کو بھی سلام کرتے، ❀ جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پُکارتا، جواب میں "لَبَّیْک" (یعنی میں حاضر ہوں) فرماتے، ❀ اَہلِ مجلس کی طرف پاؤں نہ پھیلاتے، ❀ اکثر قبلے کی جانب رُخ کر کے بیٹھتے، ❀ اپنی ذات کیلئے کبھی کسی سے بدلہ نہ لیتے، ❀ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے کے بجائے معاف فرما دِیا کرتے، ❀ اپنی ذات کی وجہ سے کبھی کسی کو نہ مارا، نہ کسی غُلام کو نہ ہی کسی عورت (یعنی زَوجہ وغیرہ) کو مارا، ❀ گفتگو میں نرمی ہوتی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بروزِ قیامت لوگوں میں سب سے بُرا وہ ہے جس کو اُس کی بدکلامی کی وجہ سے لوگ چھوڑ دیں۔(1) ❀ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بات کرتے تو (اِس قدر ٹھہراؤ ہوتا کہ) لفظوں کو گننے والا گِن سکتا تھا، ❀ طبیعت میں نرمی تھی اور ہَشّاش بَشّاش رہتے، ❀ نہ چِلّاتے، ❀ سخت گفتگو نہ فرماتے، ❀ کسی کو عیب نہ لگاتے، ❀ بُخل نہ فرماتے، ❀ اپنی ذاتِ والا کو بالخصوص تین(3) چیزوں، جھگڑے، تکبر اور بے کار باتوں سے بچا کر رکھتے ❀ کسی کا عیب تلاش نہ کرتے، ❀ صرف وہی بات کرتے جو (آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حق میں) باعثِ ثواب ہو، ❀ مُسافر یا اجنبی آدَمی کے سخت کلامی بھرے سوال پر بھی صبر فرماتے، ❀ کسی کی بات کو نہ کاٹتے، البتہ اگر کوئی حد سے تجاوز کرنے لگتا تو اُس کو منع فرماتے یا وَہاں سے اُٹھ جاتے، ❀ سادَگی کا عالم

---

1 ...احیاء العُلوم، ج ۲ ص ۴۵۱

یہ تھا کہ بیٹھنے کیلئے کوئی مخصوص جگہ بھی نہ رکھی تھی، ❀ کبھی چٹائی پر تو کبھی یوں ہی زمین پر بھی آرام فرما لیتے، ❀ کبھی قَہْقَہَہ (یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسرے لوگ ہوں تو سُن لیں) نہ لگاتے، ❀ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے زیادہ مسکرانے والے تھے (یعنی موقع کی مناسبت سے)۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن حارث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔[1]

یا الٰہی! جب بہیں آنکھیں حسابِ جُرم میں　　اُن تبسّم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۳)

شعر کی مختصر وضاحت: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! کل قیامت میں جب اپنے جرموں پر ہماری آنکھیں اشکبار ہوں تو اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مسکراتے ہونٹوں سے نکلنی والی مُبارک دُعاؤں کا صدقہ ہم گناہ گاروں کو بھی عطا فرما دینا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ تعالٰی اخلاقِ مُصْطَفٰے کے طفیل ہمیں بھی اچھے اَخْلاق سے آراستہ کامل مسلمان بنائے اور تادمِ حیات دعوتِ اسلامی سے وابستگی نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتَام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی

1 ... احترامِ مسلم، ص۲۸ تا ۳۰

اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آئینہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

عِمامہ شریف کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **163 مدنی پھول** سے عمامہ باندھنے کی چند سنّتیں و آداب سُنتے ہیں: پہلے دو فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: (1) جماعت اور عمامے کے ساتھ نماز دس ہزار (10،000) نیکیوں کے برابر ہے۔[2] (2) عمامے کے ساتھ ایک جُمُعہ بغیر عمامے کے 70 جمعوں کے برابر ہے۔[3] ❀ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔[4] ❀ عمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی (2/1) گز سے کم نہ ہو، نہ چھ (6) گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو۔[5] ❀ رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو ایک پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے۔[6] ❀ عمامے کو جب از سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور فوراً

---

1 . . . مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 . . . فردوس الاخبار، باب الصاد، ذکر الفصول . . . الخ، ۲/۳۱، حدیث: ۳۶۲۱

3 . . . ابنِ عساکر، ذکر من اسمہ عبدان، عبدان بن زرّین . . . الخ، ۳۷/۳۵۵

4 . . . کشف الالتباس فی استحبابِ اللباس، ص ۳۸

5 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۱۸۶

6 . . . فتاویٰ رضویہ، ۷/۲۹۹

زمین پر نہ پھینک دے۔[1] ❀ اگر ضرورتاً اُتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک، ایک پیچ کھولنے پر ایک، ایک (1) گُناہ مٹایا جائے گا۔[2] عِمامے کے چھ (6) طِبّی فوائد مُلاحَظہ ہوں: ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سَردی گرمی اور دُھوپ وغیرہ براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے اِس سے نہ صِرف بال بلکہ دِماغ اور چہرہ بھی مُتأثِّر ہوتا ہے اور صِحّت کو نُقصان پہنچ سکتا ہے۔ لٰہذا اتباعِ سنّت کی نیّت سے عمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہاں میں عافیّت ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تَرْبِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو ۔۔۔ پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے ۔۔۔ ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... فتاوی ھندیۃ، ۵/۳۳۰

2... فتاوی رضویہ، ۶/۲۱۴ ملخصاً

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کاثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یادم کیاہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضاہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

درد اور سُوجن سے نجات بخش دی

حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (ایک دفعہ دورانِ غُسل) حَمّام میں گِرنے کے سبب مجھے ہاتھوں میں سخت تکلیف محسوس ہورہی تھی، پھر میرے ہاتھوں میں سُوجن بھی آگئی، اِسی تکلیف کے عالَم میں مجھے نیند آگئی، سویا تو خواب میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا رُخِ زیبا نظر آیا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! تمہارے دُرُود نے

مجھے (تمہاری جانب) مُتوجِّہ کیا۔ صُبح اُٹھا تو مُصطفٰے جانِ رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَرَکت سے سُوجن اور دَرد کا نام ونشان تک مِٹ چُکا تھا۔ (سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیما ورد من لطائف...الخ، ص ۱۴۰)

یہ مریض مر رہا ہے ترے ہاتھ میں شِفاء ہے　　اے طبیب! جلد آنا مَدَنی مدینے والے

مجھے آفتوں نے گھیرا، ہے مصیبتوں کا ڈیرا　　یا نبی مدد کو آنا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۲۷-۴۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے چہرے کی سیاہی دُور فرمادی:

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے دورانِ طواف ایک شخص کو ہر قدم پر حُضور نبیِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہوئے دیکھا تو اُس سے پوچھا: اے بھائی! سُبْحٰنَ الله، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کے بجائے دُرُودِ پاک کا وِرد کئے جارہے ہو، اِس میں کیا راز ہے؟ تو وہ پوچھنے لگا: اللہ پاک آپ کو معاف فرمائے، آپ کون ہیں؟ میں نے بتایا: میں سفیان ثوری ہوں۔ تو اُس نے کہا: اگر آپ اَہلِ زمانہ میں اجنبی نہ ہوتے تو میں آپ کو اپنے حال اور اِس راز کی خبر نہ دیتا، پھر بولا کہ میں اپنے والدِ گرامی کے ساتھ حجِ بیتُ اللہ کے ارادے سے چل پڑا۔ دورانِ سفر میرے والدِ محترم بیمار ہوگئے، اُن کا چہرہ سیاہ (Black) ہوگیا، آنکھیں نیلی پڑ گئیں اور پیٹ پھُول گیا، میں نے روتے ہوئے یہ پڑھا: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ (پ ۲، البقرۃ: ۱۵۶) (ترجَمۂ کنز الایمان: ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اُسی کی طرف پھرنا) (تھوڑی دیر بعد) اِسی ویرانے میں میرے والد کا انتقال ہوگیا، پھر میں نے اُن کے چہرے پر چادر ڈال دی۔ اچانک مجھ پر نیند کا غَلَبہ ہوا اور میں سو گیا،

میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس سے زیادہ حسین و جمیل اور صاف ستھرے لباس والا میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ میرے والدِ محترم کے قریب تشریف لائے اور اُن کے چہرے سے چادر ہٹا کر اپنا مبارک ہاتھ چہرے پر پھیرنے لگے۔ تو اُن کا چہرہ دودھ سے زیادہ سفید ہو گیا۔ پھر انہوں نے پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو وہ پہلے کی طرح ہو گیا، پھر وہ پلٹنے لگے تو میں کھڑا ہو گیا اور میں نے اُن کی چادر کو تھام کر پوچھا: یاسَیِّدِی! اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے، آپ کون ہیں؟ جن کے سبب اللہ پاک نے میرے والدِ محترم پر اِس ویرانے میں یہ احسان فرمایا ہے۔ انہوں نے پوچھا: کیا تم مجھے نہیں پہچانتے؟ میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) ہوں، تیرا یہ باپ بہت بڑا گناہگار تھا، لیکن مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک بھیجتا تھا۔ جب یہ اِس بیماری میں مُبْتَلا ہوا تو مجھ سے فریاد کی اور بے شک جو مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے، میں اُس کی فریاد کو پہنچتا ہوں۔ پھر میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ میرے والدِ گرامی کا چہرہ سفید اور پھُولا ہوا پیٹ درست ہو چکا تھا۔ (روح البیان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۷، ۲۲۵/۵۶)

فریاد اُمَّتی جو کرے جو حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بَشر کو خبر نہ ہو

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۰)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلا شک و شبہ ہمارے آقا و مولیٰ، دو عالم کے داتا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اپنے اُمَّتیوں پر اُن کے والدین سے بھی زیادہ مہربان (Kind) ہیں اور اُن پر بہت زیادہ لطف و عنایت بھی فرماتے ہیں، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اپنے ہر اُمَّتی کو نہ صرف پہچانتے ہیں بلکہ مشکل حالات میں پھنسے اُمَّتیوں کی اِمداد بھی فرماتے ہیں۔

بیان کردہ واقعات میں جہاں آقائے دوجہاں، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ظاہری وصال کے بعد مدد کرنا ثابت ہو رہا ہے، وہیں درودِ پاک کی فضیلت کا بھی بیان ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دُرُودِ پاک پڑھنے سے بڑی سے بڑی بلائیں ٹل جاتی ہیں نیز دُرُودِ پاک پڑھنے والوں پر سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خصوصی شفقتیں فرماتے اور مصیبت کے وقت اُن کی حاجت روائی بھی فرماتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں مختلف مواقع پر درودِ پاک کی ترغیب دلائی جاتی رہتی ہے اور درود شریف پڑھنا تو **مدنی انعامات** میں بھی شامل ہے، چنانچہ مدنی انعام نمبر 5 میں ہے: کیا آج آپ نے اپنے شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد اور کم از کم 313 **بار درود شریف** پڑھ لئے؟ اسی طرح مدنی انعام نمبر 49 میں فضول بات نکل جانے کی صورت میں نادِم (یعنی شرمندہ) ہو کر درود شریف پڑھنے کی ترغیب موجود ہے۔ لہٰذا درودِ پاک کی عادت بنانے کیلئے مدنی انعامات پر عمل بہترین نُسخہ ہے، درود وسلام کے فضائل پڑھتے رہیے اور نہ پڑھنے کی وعیدیں بھی ذہن نشین رکھئے، ہمیشہ اپنے پاس ایک عدد تسبیح ضرور رکھئے، جس کے ذریعے روزانہ ایک مخصوص تعداد میں درود شریف پڑھتے رہیے، اس کے علاوہ فارغ وقت میں بھی فضول باتوں میں مشغول رہنے کے بجائے ذکر و درود کی عادت بنایئے۔

آیئے! بطورِ ترغیب دُرُودِ پاک پڑھنے سے حاصل ہونے والی بَرَکات کے مُتَعَلِّق سنتے ہیں، چنانچہ مشہور مُحَدِّث حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحَدِّثِ دِہلَوی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ☆ دُرُود شریف سے مصیبتیں ٹلتی ہیں، ☆ بیماریوں سے شِفا حاصل ہوتی ہے، ☆ خوف دُور ہوتا ہے، ☆ ظُلم سے نَجات حاصل ہوتی ہے، ☆ دُشمنوں پر فَتْح (Victory) حاصل ہوتی ہے، ☆ اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے اور دل میں اُس کی مَحَبَّت پیدا ہوتی ہے، ☆ فِرِشتے اُس کا ذِکر کرتے ہیں، ☆ اَعمال کی تکمیل ہوتی

ہے، ☆دل و جان، اسباب و مال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، ☆پڑھنے والا خُوشحال ہو جاتا ہے، ☆ بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں، ☆اَولاد دَر اَولاد چار نسلوں تک بَرَکت رہتی ہے، ☆دُرُود شریف پڑھنے سے قِیامت کی ہولناکیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے، ☆موت کی سختیوں میں آسانی ہوتی ہے، ☆دنیا کی تباہ کاریوں سے نجات ملتی ہے، ☆تنگدستی (Poverty) دور ہوتی ہے، ☆بھولی ہوئی چیزیں یاد آجاتی ہیں، ☆فِرِشتے دُرُودِ پاک پڑھنے والے کو گھیر لیتے ہیں، ☆دُرُود شریف پڑھنے والا جب پُلِ صِراط سے گُزرے گا تو نُور پھیل جائے گا اور وہ اُس میں ثابِت قدم ہو کر پلک جھپکنے میں نَجات پا جائے گا، ☆عظیم تر سَعادت یہ ہے کہ دُرُود شریف پڑھنے والے کا نام حُضُور سراپا نُور، فیضِ گنجور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے، ☆تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سِینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت بڑھتی ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خوبیاں دل میں گھر کر جاتی ہیں، ☆کثرتِ دُرُود شریف سے حُضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا تصوُّر ذِہن میں قائم ہو جاتا ہے، ☆خُوش نَصیبوں کو قُربتِ مُصطَفٰے نصیب ہو جاتا ہے، ☆خواب میں مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دِیدار نصیب ہوتا ہے، ☆روزِ قِیامت مَدَنی تاجدار، شہِ ابرار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مُصافَحہ (hand shake) کرنے کی سعادَت نصیب ہو گی، ☆دُرُود شریف پڑھنے والے کو فِرِشتے مرحبا کہتے ہیں اور مَحَبَّت رکھتے ہیں، ☆ فِرِشتے اُس کے دُرُود کو سونے کے قلموں سے چاندی کی تختیوں پر لکھتے اور اُس کے لیے دُعائے مَغْفِرت کرتے ہیں اور زمین پر سیر کرنے والے فِرِشتے اُس کے دُرُود شریف کو مدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ بے کَس پناہ میں پڑھنے والے اور اُس کے باپ کے نام کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ (جذب القلوب، ص۲۲۹)

دُکھوں نے تم کو جو گھیرا ہے تو دُرُود پڑھو　　جو حاضِری کی تمنّا ہے تو دُرُود پڑھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

ایک مَدَنی پھول: جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ربیع الاول کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے، ہر طرف میٹھے میٹھے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِکر سے عاشقانِ رسول اپنے دِل و دِماغ کو مہکا رہے ہیں، کہیں آپ کی **ولادت** کا ذِکر ہے تو کہیں آپ کے **کمالات** (Virtues) کی بات ہے۔ کہیں آپ کی **سیرت** کا بیان ہے تو کہیں آپ کی **مبارک صورت** کا ذِکرِ خیر ہے۔ کہیں عِبادتِ **مصطفےٰ** کا بیان ہے تو کہیں سِیادتِ **مصطفےٰ** کے چرچے ہیں۔ کہیں **شفاعتِ مصطفےٰ** کے تذکرے ہیں تو کہیں آپ کی **عنایتوں** کے چرچے ہیں۔ کہیں آپ کی **عظمتوں** کا بیان ہے تو کہیں آپ کی **رِفعتوں** (بُلندیوں) کے تذکرے ہیں۔ کہیں **طاقتِ مصطفےٰ** کا بیان ہے تو کہیں **شُجاعتِ مصطفےٰ** کے گیت گائے جا رہے ہیں۔ کہیں

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہِ مصطفےٰ کی باتیں ہیں تو کہیں عطائے مصطفےٰ کا بیان ہے۔ کہیں خاندانِ مصطفےٰ کے چرچے ہیں تو کہیں برکاتِ نبوت کا بیان ہے۔ کہیں معجزاتِ مصطفےٰ کی باتیں ہیں تو کہیں اَخلاقِ مصطفےٰ کا بیان ہے۔ کہیں اِختیاراتِ مصطفےٰ کی باتیں ہیں تو کہیں نوازشاتِ مصطفےٰ کا بیان ہے۔ کہیں ہجرتِ مصطفےٰ کی باتیں ہیں تو کہیں اِستقبالِ مصطفےٰ کا بیان ہے۔ گویا کہ ذرّہ ذرّہ میلادِ مصطفےٰ کی برکتوں سے اپنا حصہ پا رہا ہے۔

آیئے! اسی مناسبت سے آج ہم بھی **"اِمدادِ مُصطفےٰ کے واقعات"** پر مُشْتَمِل بیان سنیں گے سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ صحابۂ کرام اور دیگر بزرگانِ دِین رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مشکل حالات میں کس طرح رسولِ خدا، شاہِ ارض و سما صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فریاد کرتے تھے اور اِمدادِ مصطفےٰ سے خالی جھولیاں کیسے بھرتیں تھیں، یہ سنیں گے۔ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس طرح اپنے اُمّتیوں کی مدد کرتے ہیں یہ بھی سنیں گے۔ اسی طرح پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جانوروں کی بھی فریاد سنتے اور امداد کرتے ہیں، اس کے بھی چند واقعات سنیں گے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی طرح کے مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیْفُ اللّٰہ کی فریاد

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ صدیقِ اکبر"** کے صفحہ 384 پر ہے: امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا عکرِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو مُسَیلِمہ

کَذَّاب کی سَرکوبی کے لیے روانہ فرمایا اور پھر حضرت سَیِّدُنا **شُرَحْبِیل** (شُ، رَحْ، بِیْل) رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اُن کی مدد کے لیے بھیجا، لیکن ان دونوں کے آگے اُس بدبخت نے ہتھیار نہ ڈالے، کیونکہ حُضورِ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد **مُسَیْلِمَہ کَذَّاب** کا کاروبار چمک اُٹھا تھا اور تقریباً ایک لاکھ (100000) سے زائد اَفراد اُس کے گِرد جمع ہوگئے تھے، حضرت سَیِّدُنا عِکرِمہ اور حضرت سَیِّدُنا **شُرَحْبِیل** رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے بھی اُس کی خُوب لڑائی ہوئی، جس میں اُس کے کئی لوگ مارے گئے، اتنے میں اِن دونوں صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی مدد کے لیے حضرت سَیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بھی آ پہنچے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے لشکر کی تعداد چوبیس ہزار (24000) تھی اور **مُسَیْلِمَہ کَذَّاب** کے پاس اُس وقت چالیس ہزار (40000) فوج تھی، دونوں لشکر بہادری سے لڑے اور جنگ کا نقشہ کئی بار تبدیل ہوا، کبھی حالات مسلمانوں کے حق میں ہوجاتے اور کبھی مُرتَدِّین (یعنی اِسلام سے پھر جانے والوں) کا پلڑا بھاری رہتا۔ ثُمَّ بَرَزَ خَالِدٌ وَدَعَا اِلَی الْبَرَّازِ وَنَادٰی بِشِعَارِھِمْ وَکَانَ شِعَارُھُمْ یَا مُحَمَّدَاہ، فَلَمْ یَبْرُزْ اِلَیْہِ اَحَدٌ اِلَّا قَتَلَہ یعنی جب حضرت سَیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو یقین ہوگیا کہ **بَنُوحَنِیْفَہ** قبیلے والے اُس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک **مُسَیْلِمَہ کَذَّاب** کو قتل نہ کردیا جائے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بذاتِ خُود میدان میں تشریف لائے اور مقابلے کے لیے **مُسَیْلِمَہ کَذَّاب** کے شہسواروں کو طلب کیا اور مسلمانوں کے شِعَار یعنی عادت کے مطابق "یامُحَمَّدَاہ" کا نعرہ (Chant) لگایا اور اُس وقت جنگ میں مسلمانوں کا شِعَار یہ تھا کہ وہ مشکل وقت میں بآوازِ بلند یہ نعرہ لگایا کرتے تھے "یامُحَمَّدَاہ" یعنی یا رسولَ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! ہماری مدد فرمائیے۔ اِسی طرح حضرت سَیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بھی نعرہ لگایا اور پھر دشمنوں کی طرف سے جو بھی مقابلے پر آیا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اُس کی گردن

اُڑادی۔ بالآخر مُسَیْلِمَہ کَذّاب کے ساتھیوں کو شکست ہوئی اور وہ سارے بھاگ کھڑے ہوئے۔ مسلمانوں کی ایک جماعت نے اُن کا پیچھا کیا، بہت سوں کو واصلِ جہنم کیا اور بہت سوں کو گرفتار کرکے قیدی بنالیا نیز کثیر مالِ غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ (فیضانِ صدیقِ اکبر، ص۸۴، ۳بتغیر قلیل)

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے نعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش"** میں یوں عرض کرتے ہیں:

فریاد اُمّتی جو کرے حالِ زار میں ممکن نہیں کہ خیرِ بشَر کو خبَر نہ ہو

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۰)

شعر کی مختصر وضاحت: یعنی بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مصیبت میں پھنسا ہوا کوئی اُمّتی خُلوصِ نیّت کے ساتھ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو پکارے مگر تمام مخلوقات میں سب سے بہترین شخصیت یعنی حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُس پر آئی ہوئی مصیبت سے بے خبر رہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے میں جس جنگ کا ذِکْر ہے وہ جنگِ یَمامَہ ہے، جس میں حضرت سَیِّدُنا خالد بن وَلِیْد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مشکل گھڑی میں شہنشاہِ کون ومکان، مَحبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد مدینۂ مُنَوَّرہ سے بہت دُور ہو کر بھی **"یا مُحَمَّدَاہ"** کے نعرے لگا رہے ہیں۔ غَور فرمائیے کہ وہ خالد بن وَلِیْد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جنہیں مکی مَدَنی سُلطان، رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللہ یعنی اللہ پاک کی تلواروں میں سے ایک تلوار کے خِطاب سے نوازا، وہ خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ عَنْہ جو خود معلمِ انسانیت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے تربیت یافتہ تھے، وہ خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ عَنْہ جو ایسے عظیم لشکرِ اسلام کے سپہ سالار (Chief) تھے

کہ جس میں رَسُوْلِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تَرْبِیَت یافتہ اور شریعت کے پابند بڑے بڑے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان موجود تھے، اگر نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مدد کے لیے پُکارنا جائز نہ ہوتا تو یقیناً دیگر صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان خاموش نہ رہتے بلکہ اُسی وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اِس عمل سے روک دیتے، مگر اُنہوں نے نہ روکا، لہٰذا اُن کا نہ روکنا ہی اِس بات کی دلیل بن گیا کہ حضرت سَیِّدُنا خالد بن وَلید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا عمل شرعاً جائز تھا۔ لہٰذا جب کبھی کوئی مصیبت (Trouble) آجائے تو پوری تَوَجُّہ اور کامل یقین سے رسولِ کائنات، فَخرِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مدد کے لئے پُکاریئے اور دل میں یہ یقین رکھئے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نہ صِرف میری فَریاد سُن رہے ہیں بلکہ اللہ پاک کی عطا سے میری مدد بھی فرمائیں گے۔

یا رَسُوْلَ اللہ کے نعرے سے ہم کو پیار ہے | ہم نے یہ نعرہ لگایا اپنا بیڑا پار ہے
خُلد میں ہوگا ہمارا داخِلہ اِس شان سے | یا رَسُوْلَ اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پکارنا مرحبا! اس میں ہماری بھی تربیت کا سامان ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اس طرح سے پکارا کریں، مثلاً: یَا رَسُوْلَ اللہ، یَا حَبِیْبَ اللہ، یَا نَبِیَّ اللہ، یَا نُوْرَ اللہ۔ چنانچہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے فرمایا:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ ترجمۂ کنزُالایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں

بَعۡضِکُمۡ بَعۡضًا ؕ ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے (پ۱۸، النور:۶۳)

کہ اے زید، اے عمرو۔ بلکہ یوں عرض کرو: یَا رَسُوْلَ اللہ، یَا نَبِیَّ اللہ، یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْن، یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْن، یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۱۵۶)

غَیْرُ اللہ سے مدد مانگنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اللہ پاک کے سوا کوئی بھی مخلوق خواہ وہ کیسی ہی بزرگ ہو، حقیقی طور پر مدد نہیں کر سکتی۔ حقیقی مدد گار صرف اور صرف اللہ پاک ہی کی ذات ہے۔ جیسا کہ اللہ پاک قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۴﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں (پ۱، الفاتحۃ:۴)

تفسیر صراط الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: حقیقی مدد کرنے والا بھی تُو ہی ہے۔ تیری اجازت و مرضی کے بغیر کوئی کسی کی کسی قسم کی ظاہری، باطنی، جسمانی روحانی، چھوٹی بڑی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ (صراط الجنان، ۱/۵۳) البتہ اللہ پاک کی عطا سے اللہ پاک کے نیک بندے بھی مدد گار ہیں اور اللہ پاک کی عطا سے وہ مدد بھی کرتے ہیں۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں ارشادِ ربانی ہے:

فَاِنَّ اللہَ ہُوَ مَوۡلٰىہُ وَ جِبۡرِیۡلُ وَ صَالِحُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۚ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ بَعۡدَ ذٰلِکَ ظَہِیۡرٌ ﴿۴﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: تو بے شک اللہ ان کا مدد گار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں (پ۲۸، التحریم:۴)

تفسیر صراطُ الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: اس آیت میں حضرت جبریل عَلَیْهِ السَّلَام اور نیک مسلمانوں کو مولیٰ یعنی مدد گار فرمایا گیا اور فرشتوں کو ظہیر، یعنی معاون قرار دیا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے بندے مدد گار ہیں، یاد رہے کہ جہاں غیرُ اللہ کی مدد کی نفی ہے، وہاں حقیقی مدد مراد ہے۔ (صراط الجنان، ۱۰/۲۱۸)

اور اس حقیقی مدد گار، خدائے بے نیاز کی عطا سے محبوبِ غفّار، ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ مبارکہ میں مدد کرنے کی تو اتنی مثالیں موجود ہیں کہ اگر سب جمع کی جائیں تو ایک عظیمُ الشّان کتاب مُرَتَّب ہو سکتی ہے۔ آیئے! مختصراً چند مثالیں سنتے ہیں:

بخاری شریف میں ہے، نبیِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے تھوڑے سے کھانے سے پورے لشکر کو سَیر فرما دیا۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق... الخ، ۳/۵۱-۵۲، حدیث: ۴۱۰۱ ماخوذاً)

امام بخاری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه نے یہ حدیث بھی نقل فرمائی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے دودھ کے ایک پیالے سے 70 صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ اَجْمَعِیْن کو سیراب کر دیا۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش النبی... الخ، ۴/۲۳۴، حدیث: ۶۴۵۲ ماخوذاً)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه نے اپنے ایک کلام میں اس واقعے کی منظر کشی کتنے پیارے انداز میں کی ہے۔

کیوں جنابِ بُوہریرہ تھا وہ کیسا جامِ شِیر جس سے ستّر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

(حدائقِ بخشش، ص۵۳)

شعر کی وضاحت: اے جنابِ ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْه! وہ دودھ کا پیالہ کیسا میٹھا اور لذیذ تھا، جس سے ستر (70) صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان سیراب ہو گئے، لیکن پھر بھی دودھ پیالے میں بچ گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بخاری شریف میں یہ روایت بھی ہے کہ اُنگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کر کے چودہ سو (1400) یا اِس سے بھی زائد اَفراد کو سیر اب کر دیا۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الحدیبیۃ، ۳/۶۹، حدیث: ۴۱۵۲و۴۱۵۳ ماخوذاً)

اُنگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہیں جاری

جوش پر آتی ہے جب غمخواری تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۳)

شعر کی وضاحت: ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! کی نرم و نازک اور پیاری پیاری اُنگلیوں کی یہ شان ہے کہ ان سے پانی کے چشمے جاری ہو جاتے ہیں، میٹھے آقا، مالکِ ہر دوسرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جب اپنے غلاموں پر مہربان ہوتے ہیں تو پیاسوں کو اِنہی انگلیوں سے سیراب فرما دیتے ہیں۔ لُعابِ دَہن سے بہت سے لوگوں کو شِفا عطا فرمائی۔ (خصائص کبری، باب آیاته فی ابراء المرضی ... الخ، ۲/۱۱۵-۱۱۸ ماخوذاً)

جیسا کہ بڑا مشہور واقعہ ہے کہ مکہ پاک سے مدینہ طیّبہ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے جب اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ غار کی طرف چلے، تو وہاں پہنچنے پر سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! جب تک میں اندر نہ جاؤں آپ داخل نہ ہوں، اگر اس میں کوئی نقصان دہ چیز ہو گی تو آپ سے پہلے مجھ تک پہنچے گی۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اندر گئے غار صاف کیا، غار میں چاروں طرف سوراخ تھے، جنہیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اپنے تہبند کے ٹکڑے کر کے پُر کیا۔ دو سوراخ رہ گئے، ان پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اپنا پاؤں رکھ دیا اور عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! اندر تشریف لے آیئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم داخل

ہوئے اور سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی گود میں سر انور رکھ کر اِستراحت (آرام) فرمانے لگے، سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو سوراخ میں سے کسی زہریلی چیز نے ڈَس لیا۔ مگر حضور نبیِّ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیند میں خلل آجانے کے خوف سے انہوں نے ذرا جنبش (حرکت) تک نہ کی، مگر آنسو ٹپک پڑے جو رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخِ انور کے بوسے لینے لگے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بیدار ہوئے اور فرمایا: ابو بکر! تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا: کسی (سانپ) نے ڈَس لیا، آپ پر میرے ماں باپ قربان! سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے متاثرہ جگہ پر لُعابِ دہن لگایا تو وہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔ (جامع الاصول، الکتاب السابع فی الغدر، الباب الرابع، الفرع الثانی فی فضائل الرجال علی الانفراد، ۸/۴۵۸، حدیث: ۶۴۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی طرح جنگِ بدر میں حضرت سَیِّدُنا عُکَّاشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی تلوار (Sword) ٹوٹ گئی تو وہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُنہیں ایک چھڑی دی جو اُن کے ہاتھ میں پہنچتے ہی تلوار بن گئی۔ (جامع الاصول، الرکن الثالث، الفن الثانی، الباب الرابع، حرف العین، الفصل الاول، القسم الاول، الفرع الاول، عکاشہ بن محصن، ۱۳/۳۲۴ ملخصاً)

جنگِ اُحُد کے موقع پر حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی آنکھ تیر لگنے سے نکل گئی تو وہ ڈھیلا لے کر سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضر ہوگئے اور آنکھ مانگی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں آنکھ عطا کردی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، فی فضل الانصار، ۷/۵۴۲، حدیث: ۱۵ ملخصاً)

مزید سُنیے، امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ بھی نقل کیا غزوۂ خیبر کے موقع پر حضرت سَیِّدُنا سَلَمَہ بن اَکْوَع رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنی ٹُوٹی ہوئی پنڈلی لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسی وقت اُن کی پنڈلی کو درست کر دیا۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر، ۳/۸۳، حدیث: ۴۲۰۶ ملخصاً)

بخاری شریف کی ایک اور روایت میں ہے کہ قحط (Drought) سے نجات پانے کیلئے ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے دعا کی درخواست کی، حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دعا فرمائی تو ایسی بارش برسی کہ ہفتہ بھر رُکنے کا نام نہ لیا۔ (بخاری، کتاب الاستسقاء، باب الاستسقاء علی المنبر، ۱/۳۴۸، حدیث:۱۰۱۵ ماخوذاً) **صحیح بخاری** میں ہے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن ایک مرتبہ سفر میں پیاس سے بے قرار ہوئے تو بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوکر اپنی پیاس کے بارے میں عرض کی، سرکارِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُنگلیوں سے پانی کے چشمے بہا کر اُنہیں سیراب کر دیا۔ (بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ ... الخ، ۲/۴۹۵، حدیث:۳۵۷۹ ماخوذاً)

اُنگلیاں ہیں فیض پر ٹُوٹے ہیں پیاسے جُھوم کر
ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۴)

شعر کی وضاحت: حدیبیہ کے مقام پر جب پانی ختم ہو گیا تھا، تو نبیِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا دستِ مبارک برتن میں رکھا تو گویا پانی کی نہریں جاری ہو گئیں، جن سے ہزار سے زائد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اپنی پیاس بجھائی اور اپنے برتن بھرے۔ اُسی منظر کا نقشہ کھینچتے ہوئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک انگلیوں سے رحمت کی پانچ نہریں تھیں، جو بہہ رہی تھیں اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جھوم جھوم کر آتے اور اپنی پیاس بجھا رہے تھے۔

مسلم شریف میں تو یہاں تک ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ربیعہ بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جنت مانگی تو اُنہیں جنت بھی عطا کر دی۔ (مسلم کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود... الخ، ص۱۹۹، حدیث:۱۰۹۴ ماخوذاً)

جہاں بانی عطا کردیں بھری جنت ہِبہ کردیں نبی مختارِ کُل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کردیں

جہاں میں اُن کی چلتی ہے وہ دم میں کیا سے کیا کردیں زمیں کو آسماں کردیں ثُریّا کو ثرا کردیں

مِری مشکل کو یوں آساں مِرے مشکِل کُشا کردیں ہر ایک موجِ بَلا کو میرے مولیٰ نا خدا کردیں

(سفینہ بخشش، ص ۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی مذاکرہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کا پیکر بننے، گناہوں سے نفرت کرنے، نیکی کی دعوت اور اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی و غمخواری کا جذبہ پانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"مدنی مذاکرہ"** ہے، اس مدنی کام کے بے شُمار دِینی و دُنیوی فوائد ہیں۔ چنانچہ ✤ **مدنی مذاکرے کی** برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ✤ **مدنی مذاکرے کی** برکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ✤ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے دِینی معلومات کے ساتھ اَخلاقی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ ✤ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی کا جذبہ نصیب ہوتا ہے۔ ✤ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے عاشقانِ رسول کی صحبت نصیب ہوتی ہے۔

اِس مدنی کام کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے رِسالہ **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** کا مطالعہ کیجئے۔ تمام ذِمہ داران اِس رِسالے کو حاصل کریں، اس شعبے کے مدنی کام کو مزید مضبوط و منظّم کرنے کے لیے اِس رِسالے میں دیئے گئے طریقِ کار کا عملی طور پر نفاذ کریں اور کروائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہفتہ وار مدنی مذاکرے کے علاوہ مختلف مواقع پر بھی مدنی مذاکروں کا سلسلہ ہوتا رہتا

ہے، جیسا کہ ربیع الاوّل کے مدنی مذاکروں کی دُھوم دھام تھی، اِسی طرح ماہِ فاخر، ماہِ عبد القادِر، ماہِ ربیع الآخر میں بھی کم و بیش 11 دن **مسلسل مدنی مذاکروں** کا سلسلہ ہو گا۔ آیئے! ہم ابھی سے نیّت کرتے ہیں کہ **ماہِ ربیع الآخر کے مدنی مذاکروں** میں خود بھی شرکت کی سعادت حاصل کریں گے اور دُوسروں کو بھی اس کی دعوت دیں گے۔

ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

آیئے! بطورِ ترغیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور **مدنی مذاکرے** میں شرکت کرنے کی نِیَّت کیجئے۔ چنانچہ

گناہوں سے توبہ کرلی

واہ کینٹ (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی دیگر نوجوانوں کی طرح متعدد اَخلاقی بُرائیوں میں مبتلا تھے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقْت برباد کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ ایک دن انہیں گھر میں مدنی چینل چلنے کی برکت سے مدنی مذاکرہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدنی مذاکرہ دیکھنے کی برکت سے ان کو پچھلے گناہوں سے توبہ نصیب ہوئی اور وہ فرائض و واجبات کا عامِل بننے کی کوشش میں لگ گئے، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی مُبارکہ سجالی۔ اللہ پاک کا مزید فضل و کرم یہ ہوا کہ ان کے والدین نے بخوشی ان کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے **"وقفِ مدینہ"** کر دیا۔

گر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ　تم آ جاؤ دے گا سکھا مدنی ماحول
تمہیں لطف آ جائے گا زندگی کا　قریب آ کے دیکھو ذرا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِمدادِ مُصطفٰے کا باب بہت وسیع و کشادہ ہے، نبیوں کے سُلطان، مَحبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مشکل کُشائی کا یہ فَیضان صِرف انسانوں تک ہی مَحدود نہیں، اِس لئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صِرف انسانوں ہی کے نبی نہیں بلکہ تمام مخلوقات کی طرف نبی بنا کر

بھیجے گئے ہیں، لہٰذا جس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے دُکھیارے اُمّتیوں کی فَریادیں سُنتے اور اللہ پاک کی عطا سے اُن کی مُشکِل کُشائی فرماتے ہیں، اِسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مصیبت میں مُبتَلا جانوروں، پرندوں حتّٰی کہ بے جان چیزوں کی بھی فریادیں سنتے، اُن کی بولیاں سمجھ لیتے اور اُن کی دَسْت گیری بھی فرماتے ہیں چنانچہ

مشہور مُفسّرِ قُرآن، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خود تو عَرَبی بولتے تھے مگر ساری زبانیں سمجھتے تھے، حتّٰی کہ جانوروں کی بولیاں بھی سمجھ لیتے تھے، اِس لیے اُونٹوں، چِڑیوں (Sparrows) نے حُضورِ انور، شاہِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے آستانے پر فریادیں کیں اور دادیں پائیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۱۹، بتغیر قلیل) ایک اور جگہ فرماتے ہیں: (حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو) پتھر سلام کرتے تھے، لکڑی کا سُتُون حَنَّانَہ حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے فِراق (یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جُدائی) میں رویا، آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سے دل کا دُکھ دَرْد کہا اور حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے سب کچھ سمجھ لیا۔

آج حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دروازے پر ہر شخص اپنی بولی میں حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سے فریادیں کرتا ہے، کوئی ترجمہ کرنے والا درمیان میں نہیں ہوتا، سب کی سُنتے سمجھتے ہیں، سب کی فریادْ رَسی کرتے (فریاد کو پہنچتے) ہیں، یہ ہے حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا سب زبانیں جاننے کا ثُبُوت۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۳۸) مزید فرماتے ہیں: حضرت (سَیِّدُنا) سُلَیمان (عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) صِرف چِڑیوں، چیونٹیوں کی بولی سمجھتے تھے، حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) شَجَر و حَجَر، خُشک و تَر ساری مخلوق کی بولی جانتے ہیں، حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) حاجت رَوا، مُشکِل کُشا ہیں۔ یہ وہ مسئلہ ہے جسے جانور بھی مانتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۲۳۹)

آیئے! اب ہم جانوروں سے مُتَعَلِّق اِمدادِ مُصْطَفٰے کے دو ایمان اَفروز روحانی واقعات سنتے ہیں:

ہِرنی کی فریاد

حضرت سَیِّدُنا زَید بن اَرْقَم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ مدینے کی گلیوں سے گزر رہا تھا، ہمارا گزر ایک اَعرابی کے خیمے کے پاس سے ہوا، جس کے ساتھ ایک ہِرنی بھی بندھی ہوئی تھی۔ ہِرنی (female deer) نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ خیمے والا اَعرابی مجھے شِکار کر کے لے آیا ہے، حالانکہ میرے دو (2) بچے جنگل میں موجود ہیں، میرے تَھنوں میں دُودھ گاڑھا ہو رہا ہے یہ نہ تو مجھے ذَبْح کرتا ہے کہ میں اِس تکلیف سے راحت پا جاؤں اور نہ ہی مجھے چھوڑتا ہے کہ جنگل میں اپنے بچوں کو دُودھ پلا آؤں۔ ہِرنی کی فریاد سُن کر سَرْوَرِ معصوم، صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر میں تجھے چھوڑ دوں تو کیا پلٹ کر واپس آجائے گی؟ عرض کی: جی ہاں! اگر میں ایسا نہ کروں تو اللہ پاک مجھے (ناجائز) ٹیکس وُصول کرنے والے کا سا عذاب دے۔ تو حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے چھوڑ دیا، وہ بڑی تیزی و بے قراری سے جنگل کی طرف چلی گئی، ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہ خوشی خوشی واپس آگئی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے خیمے کے ساتھ باندھ دیا۔ اتنے میں وہ اَعرابی بھی پانی کا مشکیزہ اُٹھائے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گیا۔ نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس سے فرمایا: کیا یہ ہِرنی ہمیں بیچو گے؟ اُس نے عَرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ بطورِ ہَدِیَّہ پیشِ خدمت ہے۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہِرنی کو آزاد فرما دیا۔

حضرت سَیِّدُنا زَید بن اَرْقَم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! میں نے اُس ہِرنی کو دیکھا کہ وہ جنگل (Jungle) میں تسبیح اور کلمۂ طَیِّبَہ پڑھتی ہوئی جا رہی تھی۔ (دلائل النبوۃ، باب ماجاء فی کلام الظبیۃ ... الخ، ۶/۳۵)

اُونٹ کی فَریاد

حضرت سَیِّدُنا یَعلیٰ بن مُرَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک دن ہم حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ سفر پر جارہے تھے، اچانک ہمارا گزر ایک ایسے اُونٹ کے پاس سے ہوا کہ جس پر پانی کی مشکیزیں لادی جارہی تھیں، جب اُونٹ نے حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھا تو وہ بِلْبِلانے لگا اور اپنی گردن کو جُھکالیا، حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: اِس اُونٹ کا مالک کہاں ہے؟ (اتنے میں) وہ آگیا، حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم اِسے میرے ہاتھ بیچ دو، اُس نے کہا بلکہ یہ میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تحفۃً پیش کرتا ہوں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بلکہ اِسے بیچ دو، اُس نے کہا، بلکہ تحفۃً پیش کیا، البتّہ یہ اُونٹ ایسے گھرانے کا ہے کہ جس کا ذریعۂ روزگار اِس کے سوا اور کوئی نہیں، حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بہرحال جب تم نے اِس کا مُعامَلہ ذِکْر کرہی دیا ہے تو سُنو! اِس نے کام زیادہ لینے اور چارہ کم دینے کی شکایت کی ہے، لہٰذا اِس کے ساتھ اچّھا سُلوک کیا کرو۔ (دلائل النبوۃ، ذکر المعجزات الثلاث التی شھدن ... الخ، ۶/۲۳)

اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم پیڑ سجدے میں گِرا کرتے ہیں
ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اِسی دَر پر شُتُرانِ ناشاد گلۂ رنج و عنا کرتے ہیں

(حدائق بخشش، ص ۱۱۲-۱۱۳)

کلامِ رضا کی وضاحت: پہلے دو مِصرعوں کا مطلب یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں تو چِڑیاں بھی آکر فریاد کرتی ہیں، ہِرنی مدد طلب کرتی ہے جبکہ اُونٹ بُھوک و غَم کی کہانی سُناتے

ہیں۔ تیسرے اور چوتھے مِصرعے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ، مکّے مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری شان تو دیکھو! جانور اُن کا احترام کرتے ہیں، پتّھر ادب سے سلام کرتے ہیں اور دَرَخت اُنہیں سجدہ کرتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ٹیلی تھون کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سُنّتوں کی خدمت کے لیے دنیا بھر میں مصروفِ عمل ہے، 104 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے نیکی کی دعوت عام کی جا رہی ہے۔ جبکہ آج کا دور ایسا ہے کہ جس میں مال و دولت صرف کئے بغیر کوئی بھی کام کرنا بہت دشوار ہے۔ یہاں تک کہ دِین کا کام کرنے، دِینی تعلیمات کو پھیلانے، جامعات و مدارس چلانے اور علمِ دین کے فروغ کیلئے بھی کثیر سرمایے کی قدم قدم پر ضرورت پڑتی ہے۔

پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ غیب نشان ہے: **"آخرِ زمانہ میں دِین کا کام بھی دِرہم و دِینار سے ہو گا۔"** (المعجم الکبیر، ۲۰/۲۷۹، حدیث: ٦٦٠، ملخصاً)

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب دِین کے کام کیلئے بھی سرمائے کی اَشد ضرورت ہو گی۔ آج کے حالات کسی سے مخفی نہیں ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے ان سینکڑوں شعبہ جات پر اربوں روپے خرچ ہوتے ہیں، ان شعبہ جات میں **جامعۃ المدینہ** اور **مدرسۃ المدینہ** بھی شامل ہیں، جہاں قرآنِ کریم اور علمِ دِین کی تعلیم فی سبیل اللہ (مُفت) دی جاتی ہے۔

دنیا بھر میں 3 ہزار سے زائد مدارس المدینہ میں کم و بیش 1 لاکھ 44 ہزار سے زائد مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں قرآنی تعلیم کے حصول میں مشغول ہیں۔ جبکہ اب تک کم و بیش 3 لاکھ مدنی مُنّے اور مدنی

مُنّیاں **مدرسۃ المدینہ** سے **حفظ و ناظرہ** کی سعادت حاصل کرچکے ہیں۔ جبکہ دنیا بھر میں **چھ سو چھ (606) جامعات المدینہ** میں **50 ہزار** سے زائد طلبہ و طالبات دِینی تعلیم کے حصول میں مشغول ہیں، صرف ان دو شعبہ جات کے اخراجات کروڑوں روپے سالانہ ہیں۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! 2 دِسمبر 2018ء، 23 ربیع الاول 1440ھ بروز اتوار دن 02:00 تا رات 02:00 **ٹیلی تھون** (یعنی مدنی عطیات مہم) کی ترکیب ہوگی۔ **فی یونٹ 10 ہزار** کا ہوگا، **ملک و بیرونِ ملک** دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے **مدارس المدینہ** اور **جامعات المدینہ** کے جملہ اخراجات کے لیے اپنے صدقات سے تعاون فرمائیں۔ اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کیلئے یونٹس جمع کروائیں۔ زیادہ نہ ہو تو گھر کے ہر فرد کی طرف سے کم از کم **ایک یونٹ** تو ضرور جمع کروایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ یونٹ جمع کرنے کا اپنا کوئی ہدف بنا کر ابھی سے اس کے لیے رابطے شروع کردیجئے۔ اللہ پاک آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

احادیثِ طیبہ میں **صدقہ** دینے کے کئی فوائد بیان ہوئے ہیں، آیئے ترغیباً کچھ سنتے ہیں: **صدقہ** اللہ پاک کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی فضل الصدقۃ، ۱۴۶/۲، حدیث: ۶۶۴) **صدقہ** بُرائی کے ستّر دروازے بند کرتا ہے۔ (فردوس الاخبار، ۳۴/۲، حدیث: ۳۶۵۱) **صدقہ** گناہ کو مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الزکاۃ، ۱۱۸/۲، حدیث: ۶۱۴) **مسلمان کا دیا ہوا صدقہ** عمر (Age) کو بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے۔ (فردوس الاخبار، ۲۶/۲، حدیث: ۳۵۷۸) **صدقہ** ستّر قِسم کی بلاؤں کو روکتا ہے، جن میں آسان تر بلا، بدن بگڑنا اور سفید داغ ہیں (تاریخ البغداد، ۲۰۴/۸، حدیث: ۴۳۲۶)

مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ

دعوتِ اسلامی کا ایک شعبہ "مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ" بھی ہے جو شب و روز پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمّت کی غمخواری کرنے میں مَصْرُوفِ عمل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ غمخوارئ اُمّت کی خوشبوؤں سے لبریز اس مجلس کی طرف سے ہر ماہ تقریباً ایک لاکھ پچیس ہزار (1,25,000) بیماروں اور پریشان حال لوگوں میں کم و بیش 4 لاکھ سے زائد تعویذات و اَورادِ عطّاریہ رِضائے الٰہی کے لئے بالکل مُفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ تعویذاتِ عطاریہ کی برکتیں فقط کسی مَخْصُوص عَلاقے یا شہر تک ہی مَحْدُود نہیں بلکہ پاکستان کے سارے صُوبوں کے سینکڑوں شہروں میں سینکڑوں بستے لگائے جارہے ہیں نیز پاکستان کے علاوہ دِیگر مُمالک مثلاً ساؤتھ افریقہ، امریکہ، اِنگلینڈ، بنگلہ دیش اور ہند وغیرہ میں بھی تعویذاتِ عطّاریہ کے سینکڑوں بستوں کی ترکیب ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　　اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

---

1 ... مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثانى، ۱/۵۵، حديث: ۱۷۵

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوشبو کی سنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! خوشبو کی سنّتیں اور آداب کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے ایک فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: چار چیزیں نبیوں کی سُنّت میں داخل ہیں: نکاح، مسواک، حیا اور خوشبو لگانا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الطھارۃ، باب السواک، ۱/۸۸، حدیث: ۳۸۲) ☆ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے۔ (سنّتیں اور آداب ص۸۵) ☆ نماز جمعہ کے لیے خوشبو لگانا مستحب ہے (بہار شریعت ۱/۷۷۴، حصہ ۴ ملخصًا) ☆ نماز میں ربّ سے مُناجات ہے تو اس کے لئے زینت کرنا عطر لگانا مُستَحب ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص۲۰۷) ☆ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ عمدہ خوشبو استعمال کرتے اور اسی کی دوسرے لوگوں کو بھی تلقین فرماتے۔ (سنّتیں اور آداب ص۸۳) ☆ ناخوشگوار بو یعنی بد بو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناپسند فرماتے۔ (سنّتیں اور آداب ص۸۳) ☆ مَردوں کو اپنے لباس پر ایسی خوشبو استعمال کرنی چاہیے جس کی خوشبو پھیلے مگر رنگ کے دھبے وغیرہ نظر نہ آئیں۔ (سنّتیں اور آداب ص۸۵) ☆ عورتوں کے لئے مہک کی ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ وہ خوشبو اجنبی مردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں جس کی خوشبو خاوند یا اولاد، ماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔ (سنّتیں اور آداب ص۸۵) ☆ اسلامی بہنوں کو ایسی خوشبو نہیں لگانی چاہیے جس کی خوشبو اُڑ کر غیر مردوں تک پہنچ جائے (سنّتیں اور آداب ص۸۶) ☆ فرمایا: عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔ (جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجآء فی کراھیۃ خروج المرأۃ متعطرۃ، ۴/۳۶۱، حدیث: ۲۷۹۵) ☆ سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادت کریمہ تھی کہ

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "مشک" سرِ اقدس کے مقدس بالوں اور داڑھی مبارک میں لگاتے۔(سنتیں اور آداب ص ۸۳)☆ائیر فریشنر کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے۔(سنتیں اور آداب ص ۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "بہارِ شریعت" حِصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار سنّتوں کی تربیت کے قافِلے میں بار بار

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ! آئندہ ہفتے کے بَیان کا موضوع ہوگا "**انبیائے کرام کی نیکی کی دعوت کے واقعات**" جس میں مختلف انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نیکی کی دعوت دینے کے واقعات بیان کئے جائیں گے۔ جس سے ہمیں معلوم ہوگا کہ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی قوم کو کتنے عرصے تک دِین کی دعوت دیتے رہے اور ان کی قوم آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ کیا سلوک کرتی رہی، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بیان ہوگا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے کیسی بہترین حکمتِ عملی سے ملکہ سَبا کو دِین کی دعوت دی اور وہ کس طرح اپنی قوم کے ساتھ آپ پر ایمان لائی۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی فرعون اور اس کی قوم کو نیکی کی دعوت دینے کا واقعہ بھی بیان کیا جائے گا۔ ہم یہ بھی سنیں گے کہ ہمارے

آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دِین کی دعوت دینے پر کتنا ستایا گیا اور آپ نے ان ستانے والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ مزید کئی مدنی پھول بھی پیش کئے جائیں گے۔ لٰہذا! **آئندہ جمعرات** بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **اِنفرادی کوشش** کرکے دُوسروں کو بھی ساتھ لانے کی نیّت کیجئے اور ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالٰی کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

تاجدارِ مدینہ، رَاحتِ قلب و سِینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس (10) رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس (10) مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو (100) رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو (100) مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے

آزاد ہے اور اُسے بَروزِ قِیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔(معجم الاوسط، ۵/۲۵۲، حدیث:۷۲۳۵)

پڑھو سلام کرو ڈُوب کر مَحبّت میں دُرُودِ پاک کی کثرت نبی کی آمد ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۴۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الکبیر للطبرانی، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھّی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! بَیان سے قَبْل، عاشِقِ ماہِ مِیلاد، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

کے عطا کردہ نعروں سے ہوسکے تو مَدَنی پرچم لہرا کر خوب جوش و جذبے، مَحَبَّت و عقیدت کے ساتھ مَرحبا یا مُصْطَفٰے کی دُھوم مچائیے۔

سَرکار کی آمد... مَرحبا... سَردار کی آمد... مَرحبا... آمِنہ کے پُھول کی آمد... مَرحبا... رَسولِ مَقبول کی آمد... مَرحبا... پیارے کی آمد... مَرحبا... اچھے کی آمد... مَرحبا... سچے کی آمد... مَرحبا... سوہنے کی آمد... مَرحبا... موہنے کی آمد... مَرحبا... مُختار کی آمد... مَرحبا!

مَرحبا یا مُصْطَفٰے... مَرحبا یا مُصْطَفٰے... مَرحبا یا مُصْطَفٰے... مَرحبا یا مُصْطَفٰے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نُورِ مُصْطَفٰے کی مُنْتَقِلی پر جَشْن کا سَماں

حضرت علّامہ شُعَیْب حَرِیْفِیْش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب نُورِ مُحَمَّدی حَضْرتِ سَیِّدَتُنا آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا میں مُنْتَقِل ہوا تو بڑی بڑی نِشانیاں ظاہِر ہونے لگیں۔ ساری مخلوق ایک دوسرے کو خوشخبریاں دینے لگی، زمین و آسمان میں اِعلان کر دِیا گیا: اے عَرْش! وَقار و سَنجیدگی کا نِقاب اوڑھ لے۔ اے کُرسی! فَخْر کی زِرَہ پہن لے۔ اے سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی! خُوشی سے جُھوم جا۔ اے ھَیْبَت اور رُعْب و دَبْدَبہ کے اَنوار! تم بھی خُوب روشن ہو جاؤ۔ اے جَنَّت! خُوب آراستہ ہو جا۔ اے مَحَلّات کی حُورو! تُم بھی بُلندی سے دیکھو۔ اے رِضوان (باغبانِ جَنَّت)! جَنَّت کے دروازے کھول دو اور حُور و غِلماں کو سَامانِ زِیْنَت سے آراستہ کر کے کائنات کو خوشبوؤں سے مُعَطَّر کر دو۔ اے مالِک (داروغہ جَہَنَّم)! جَہَنَّم کے دروازے بند کر دو کیونکہ آج کی رات میری قُدْرَت کے خَزانوں میں چُھپا ہُوا نُور اور رازِ عَبْدُ اللّٰہ سے جُدا ہو کر آمِنہ کی طرف مُنْتَقِل ہونے والا ہے اور جس گھڑی یہ نُور مُنْتَقِل ہو گا تو اُس کی پیدائش مُکَمَّل

ہوجائے گی اور یہ نُور لوگوں کے سامنے کامِل انسان بَن کر ظاہِر ہو گا۔ (الروض الفائق، ص ۲۴۲ ملتقطاًو ملخصا)

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خِلق کو حق نے جَمِیل کیا کوئی تُجھ سا ہُوا ہے نہ ہو گا شَہا ترے خالقِ حُسن و اَدا کی قسم

(حدائق بخشش، ص ۸۰)

شعر کی وضاحت: اے میرے رَحمت والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ مُبارک کو عظیم (بہت بڑا) قَرار دیا ہے اور آپ کی وِلادَتِ باسعادت ہزاروں سَعادَتیں اور بَرَکتیں لے کر آئی، ایسی نِرالی و حَسِین کسی کی پیدائش نہ ہوئی۔ میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بھلا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرح کا کون ہو سکتا ہے؟ ہاں ہاں! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی قسم ہے **"آپ جیسا کوئی نہیں۔"** (شرحِ حدائقِ بخشش، ص ۲۲۶)

ہر چوپایہ بولنے لگا!

نُورِ مُحَمَّدی یکم رَجَبُ الْمُرَجَّب شَبِ جُمعہ کو مُنْتَقِل ہُوا، جبکہ حضرت سَیِّدُنا اِمام واقِدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نزدیک یہ جُمادَی الْاُخریٰ کی پندرہویں رات تھی۔ اِس رات ہر گھر اور مَکان میں نُور داخِل ہو گیا۔ حضرت سَیِّدُنا اِبنِ عَبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اِس رات قُرَیْش کے ہر چوپائے نے (بَزَبانِ فَصِیح) کلام کرتے ہوئے کہا: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی والِدۂ ماجِدہ کے شِکَمِ اَطْہَر میں جلْوہ فرما ہو چکے ہیں، رَبِّ کعبہ کی قسم! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا کے لئے اَمان اور اَہْلِ دُنیا کے چَراغ (Light) ہیں۔

(الروض الفائق، ص ۲۴۲)

نِثار تیری چہل پہل پر ہزار عِیدیں رَبِیْعُ الْاَوَّل سِوائے اِبلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

زمانہ بھر میں یہ قاعِدہ ہے کہ جس کا کھانا اُسی کا گانا تو نعمتیں جن کی کھا رہے ہیں اُنہیں کے ہم گیت گا رہے ہیں

(رسائلِ نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص ۱۴۳)

سَرکار کی آمد مَرحبا❀ سَردار کی آمد مَرحبا❀ سالار کی آمد مَرحبا❀ مُختار کی آمد مَرحبا❀ غمخوار کی آمد مَرحبا❀ تاجدار کی آمد مَرحبا❀ شاندار کی آمد مَرحبا

❀ مَرحبا یا مُصطفٰے ❀ مَرحبا یا مُصطفٰے ❀ مَرحبا یا مُصطفٰے ❀ مَرحبا یا مُصطفٰے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِسلامی مہینوں میں رَبِیْعُ الْاَوَّل وہ عظیمُ الشّان اور بابَرَکت مہینا ہے کہ جس کی اَہَمِیَّت کو مسلمانوں کا بچّہ بچّہ جانتا ہے، رَبِیْعُ الاوَّل شریف کیا آتا ہے ہر طرف مدنی بہاریں آجاتیں اور فضا نُور بار ہو جاتی ہے، پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دِیوانوں میں خُوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے، بُوڑھا ہو یا جوان ہر حقیقی مسلمان گویا دِل کی زَبان سے بول اُٹھتا ہے کہ

نُور والا آیا ہے ہاں نُور لیکر آیا ہے ۔۔۔ سارے عالَم میں یہ دیکھو نُور کیسا چھایا ہے
چار جانِب روشنی ہے سب سَماں ہے نُور نُور ۔۔۔ حَق نے پیدا آج اپنے پیارے کو فَرمایا ہے
آؤ آؤ نُور کی خَیرات لینے کو چلیں ۔۔۔ نُور والا آمِنہ بی بی کے گھر میں آیا ہے
جُوں ہی آمد ماہِ مِیلادِ مُبارَک کی ہُوئی ۔۔۔ اَہلِ اِیماں جُھوم اُٹھے شَیطٰاں کو غُصّہ آیا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۶۰-۴۶۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کثیر عاشِقانِ رَسُول جشنِ مِیلادِ مُصطفٰے کی خُوشی میں ماہِ مِیلاد میں خُصُوصاً اِبتِدائی 12 دِنوں میں مُختَلِف مقامات پر اِجتِماعِ ذِکر و نَعت اور مدنی مذاکرہ اجتماعات کا اِہتِمام کرتے، اِن میں

شِرکت فرماتے، گھروں، دُکانوں، کارخانوں، گاڑیوں، بازاروں، گلیوں اور مَحلّوں کو مدنی پرچموں اور بَرقی (Electrical) قُمقُموں سے سَجاتے، جُھوم کر، لَب چُوم کر، ہاتھوں میں مدنی پرچم تھامے، مَرحبا یا مُصْطَفٰے کی صَداؤں میں جلوسِ مِیلاد کی دُھومیں مچاتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رَسُول، رَسُولِ مَقبول، گُلشنِ آمِنہ کے مہکتے پُھول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ مُقدَّسہ میں دُرُود وسَلام کے نَذرانے پیش کرتے، تَقسیمِ رَسائل کی تَرکیب فرماتے اور دِل کھول کر لنگرِ مِیلاد کا اِہتِمام فرماتے ہیں۔ آیئے! نُور والے آقا، کائنات کو جگمگانے والے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِس نُورانی مہینے کے نُورانی اَیّام کی رُوحانی بَرَکتوں سے فَیضیاب ہونے کی نِیَّت سے عاشِقِ ماہِ مِیلاد، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تَصنیف **"فَیضانِ سُنّت"** سے ایک اِیمان اَفروز واقِعہ سُنتے ہیں چُنانچہ

جشنِ وِلادت کے لڈّوؤں میں بَرَکت

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ مُراد آباد (ہِند) میں ایک عاشِقِ رَسُول ہر سال رَبِیْعُ الاَوَّل شریف میں دُھوم دھام سے میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا جَشنِ وِلادت مَناتے اور زَبردَست مَحفلِ مِیلاد مُنعَقِد فرماتے، سَرکارِ اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خَلِیْفَہ، صاحِبِ خزائنُ العِرفان حضرت صَدرُ الاَفاضِل علّامہ مَولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُس میں خُصوصی شِرکت فرماتے تھے۔ ایک بار مَحفلِ مِیلاد میں مَعمول سے بَہُت زِیادہ اَفراد آگئے۔ اِختِتَام پر حَسبِ مَعمول پاؤ پاؤ بھر (تقریباً 250 گرام) کے لڈّو کی تَقسیم شُروع ہوئی مگر وہ آدھوں آدھ کم پڑنے لگے۔ بانیِ مَحفِل نے گھبرا کر حضرت صَدرُ الاَفاضِل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدمتِ باکرامت میں ماجَرا عَرض کِیا، آپ نے اپنا رُومال (Handkerchief) نکال کر دیا اور فرمایا: لڈّو کے

بَرتن پر ڈال دیجئے اور تاکید فرمائی کہ تَبَرُّک رُومال کے نیچے سے نکال نکال کر تقسیم کیا جائے مگر بَرتن کھول کر نہ دیکھا جائے۔ چُنانچہ خُوب لڈّو تقسیم ہوئے اور ہر ہر فرد کو لڈّو مِل گیا۔ آخِر میں جب بَرتن کھولا گیا تو رُومال اُٹھاتے وَقْت بَرتن میں جتنے لڈّو تھے اُتنے ہی اب بھی مَوجُود تھے۔! (فیضانِ سنت، ص ۳۵۵)

عِیدِ مِیلادُالنَّبی ہے دِل بڑا مَسْرُور ہے ہر طرف ہے شادمانی رَنج و غَم کافُور ہے
جَشْنِ مِیلادُ النَّبِی ہے کیوں نہ جُھومیں آج ہم مُسکراتی ہیں بہاریں سب فَضا پُر نُور ہے
آمِنہ تجھ کو مُبارَک شاہ کا مِیلاد ہو تیرا آنگن نُور، تیرا گھر کا گھر سب نُور ہے

(وسائل بخشش، ص ۴۸۴، ۴۸۳)

سَرکار کی آمد مَرحبا ❀ سَردار کی آمد مَرحبا ❀ سالار کی آمد مَرحبا ❀ مُختار کی آمد مَرحبا ❀ غمخوار کی آمد مَرحبا ❀ تاجدار کی آمد مَرحبا ❀ شاندار کی آمد مَرحبا

❀ مرحبا یا مُصْطَفٰے ❀ مَرحبا یا مُصْطَفٰے ❀ مَرحبا یا مُصْطَفٰے ❀ مَرحبا یا مُصْطَفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ واقِعے سے ہمیں چند مَدَنی پھول حاصل ہوئے مَثَلاً ❀ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صَدْرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک باکرامت بُزُرگ تھے، جِن کی کرامَت سے مِیلاد شریف کے لڈّوؤں میں اِس قدر بَرَکت ہوئی کہ تمام حاضرین میں تقسیم ہونے کے بعد بھی اُن لڈّوؤں کی تعداد اِتنی ہی رہی کہ جتنی آپ کے رُومالِ باکمال کے ڈالنے سے قَبْل تھی، ❀ مَحافِلِ مِیلاد یا اَعراسِ بُزُرگانِ دِین وغیرہ کے موقع پر بِریانی یا قورمے وغیرہ کے ذریعے لنگر کرنا ضروری نہیں، لڈّو، بالُو شاہی یا اِس طرح کے کسی ہلکے پھلکے آئٹم کا لنگر کر دینے سے بھی مِیلاد شریف کی بَرَکتیں نصیب ہوں گی، ❀ جَشْنِ وِلادتِ سَرکار کی خوشیاں منانا اور اِس موقع پر

تَبَرُّک کا اِہتمام کرنا کوئی بُری یا نئی بات نہیں بلکہ یہ تو ہمیشہ سے مسلمانوں کا طریقہ رہا ہے چُنانچہ

شارحِ بُخاری حضرت سیِّدُنا امام قَسطَلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش (Birth) کے مہینے میں اَہلِ اِسلام ہمیشہ سے محفلیں مُنْعَقِد کرتے، خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے، کھانے کی دَعْوت کرتے، (رَبِیْعُ الْاَوَّل کی) اِن راتوں میں اَنواع واَقسام کی خَیْرات کرتے اور خوشی ظاہِر کرتے چلے آئے ہیں۔ (مواھب لدنیه، الاحتفال بالمولد، ۱/۱۴۸)

کیوں بارہویں پہ ہے سبھی کو پیار آگیا آیا اِسی دن احمدِ مُختار آگیا
گھر آمِنہ کے سَیّدِ اَبرار آگیا خوشیاں مَناؤ غمزدو غمخوار آگیا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَرکار کی آمد مَرحبا ❀ سَردار کی آمد مَرحبا ❀ سالار کی آمد مَرحبا ❀ مُختار کی آمد مَرحبا ❀ غمخوار کی آمد مَرحبا ❀ تاجدار کی آمد مَرحبا ❀ شاندار کی آمد مَرحبا

❀ مَرحبا یا مُصطفٰے ❀ مَرحبا یا مُصطفٰے ❀ مَرحبا یا مُصطفٰے ❀ مَرحبا یا مُصطفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "سیرتِ مصطفٰے" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضورِ پُرنُور، شاہِ غَیُور، شافِعِ یَومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سِیرتِ طَیِّبہ خُصوصاً وِلادتِ باسَعادت کے واقعات سُننے پڑھنے سے دِلوں کو سُکون و اِطمینان نصیب ہوتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رَسُول کی مَدَنی تَحریک دَعْوتِ اسلامی پُوری دُنیا میں جَشنِ وِلادت کی

دُھومیں مچانے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سِیرت و کِردار کے مُخْتَلِف روشن پہلوؤں اور شاندار فرامین سے اُمَّت کو فَیضیاب کرنے کے لئے ہر وَقْت کوشاں ہے۔ لہٰذا اِسی مقصد کے تَحت دَعْوتِ اسلامی کے شُعبے مکتبۃُ المدینہ نے ایک کتاب "سِیرتِ مُصْطَفٰے" شائع کی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کتاب میں سَرکارِ مدینہ، راحتِ قَلْب و سِینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادات و اَطْوار، بچپن کے واقعات، اسلامی غَزَوات کے بارے میں دِلچسپ معلومات اور اِیمان اَفروز واقعات، مَکَّۂ مُکَرَّمَہ سے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی طرف ہِجْرَت، مَکّی اور مَدَنی زِندگی کے مبارک واقعات اور سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُخْتَلِف مُعْجِزات وغیرہ کو بَیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طلب فرمایئے، خود بھی اِس کا مُطَالَعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی ترغیب دِلایئے۔ دَعوتِ اِسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ بے چین دِلوں کے چین، رَحمتِ دارَین، تاجدارِ حَرَمَین، سَرورِ کَونَین، نانائے حَسَنَیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جہاں میں فَضْل و رَحمت بَن کر تشریف لائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت کے نُزُول کا دِن یقیناً خوشی کا دِن ہوتا ہے چُنانچہ

پارہ 11 سُوْرَۂ یُوْنُس کی آیت نمبر 58 میں خدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ ذِیشان ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فَضْل اور اُسی کی رَحمت اور اِسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ اُن کے سب دَھن دَولت سے بہتر ہے۔ (پ ۱۱، یونس: ۵۸)

"تفسیر صِراطُ الجِنان" میں بیان کردہ آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے کہ کسی پیاری اور محبوب چیز کے پانے سے دِل کو جو لَذّت حاصِل ہوتی ہے اِس کو **"فَرَح"** کہتے ہیں اور آیت کے معنٰی یہ ہیں کہ اِیمان والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و رَحمت پر خوش ہونا چاہیے کہ اُس نے اُنہیں نصیحتیں، سینوں کی شِفاء اور اِیمان کے ساتھ دِل کی راحت و سُکون عطا فرمایا۔

اللہ تعالٰی کے فضل اور رحمت سے کیا مراد ہے؟

اور اِس آیت میں اللہ تعالٰی کے فَضْل اور اُس کی رَحمت سے کیا مُراد ہے؟ اِس بارے میں مُفَسِّرِیْن کے مُختَلِف اَقوال ہیں، چُنانچہ حضرت (سَیِّدُنا) عبدُ اللہ بن عَبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما، حضرت (سَیِّدُنا) حَسَن اور حضرت (سَیِّدُنا) قَتَادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما نے فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل سے اِسلام اور اُس کی رَحمت سے قُرآن مُراد ہے۔ ایک قَول یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل سے قُرآن اور رَحمت سے اَحادیث مُراد ہیں۔ جبکہ بعض عُلَماء نے فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فَضْل حُضور پُر نُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت قُرآنِ کریم۔ ربّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور اللہ کا تُم پر بڑا فَضْل ہے۔

(پ۵، النسآء: ۱۱۳)

بعض نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فَضْل قُرآن ہے اور رَحمت حُضورِ اَقدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور ہم نے تمھیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

(پ۱۷، الانبیآء: ۱۰۷)

اور اگر بِالفَرض اِس آیت میں مُتَعَیَّن (خاص) طور پر فَضْل و رَحمت سے مُراد سَرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مُبارَکہ نہ بھی ہو تو جُداگانہ طور پر تو اللہ کے رَسُول صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ یقیناً اللہ تعالیٰ کا عظیم ترین فَضْل اور رَحمت ہیں۔ لِہٰذا نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مُبارَکہ کے حوالے سے خُوشی مَنائی جائے گی، خواہ وہ مِیلاد شریف کرکے ہو یا مِعْراج شریف مَنانے کے ذَرِیعے، ہاں! اگر کسی بدنصیب (Unfortunate) کیلئے یہ خوشی کا مَقام ہی نہیں ہے تو اُس کا مُعامَلہ جُدا ہے، اُسے اپنے اِیمان کے مُتَعَلِّق سوچنا چاہیے۔ (صراط الجنان، ۴/ ۳۴۰ملتقطاً)

جب تلک یہ چاند تارے جِھلملاتے جائیں گے ۔۔۔ تَب تلک جشنِ وِلادت ہم مَناتے جائیں گے

اُن کے عاشِق نُور کی شَمعیں جلاتے جائیں گے ۔۔۔ جبکہ حاسِد دِل جلاتے سٹپٹاتے جائیں گے

لاکھ شَیطاں ہم کو روکے فَضْلِ ربّ سے تا اَبَد ۔۔۔ جَشْن، آقا کی وِلادَت کا مَناتے جائیں گے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۱۶-۴۱۷)

اچھے کی آمد... مَرحبا... سچے کی آمد... مَرحبا... سوہنے کی آمد... مَرحبا... موہنے کی آمد... مَرحبا... مُختار کی آمد... مَرحبا! مَرحبا یامُصْطَفٰے... مَرحبا یامُصْطَفٰے... مَرحبا یامُصْطَفٰے... مَرحبا یامُصْطَفٰے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہمیں جو بھی نعمتیں مُیَسَّر ہیں وہ سب رَسُولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال، مَحبوبِ ربِّ ذُوالْجلال صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وُجُودِ مَسعود ہی کا صَدقہ ہے، آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جانِ کائنات بلکہ کائنات کا وُجُود ہی آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قَدموں

کی ڈُھول ہے، اگر سر کارِ مَکَّۂ مُکَرَّمہ، سردارِ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف نہ لاتے تو اِس دُنیا میں نہ جِنّ ہوتے نہ اِنسان، نہ سُورج ہوتا نہ چاند، نہ زَمین ہوتی نہ آسمان، نہ جَنَّت و دوزخ ہوتے، نہ ہی حُور و غِلمان، نہ لَوح و قَلَم ہوتے نہ عَرش و کُرسی۔ اَلْغَرَض حُضُورِ پاک، صاحِبِ لولاک، سَیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ پاک ہی مقصدِ تخلیقِ کائنات ہے چُنانچہ

میرے آقا سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِسی طرف اِشارہ کرتے ہوئے اپنے مجموعۂ کلام "حدائقِ بخشش" میں کچھ یوں لب کُشائی فرماتے ہیں:

زمین و زماں تمہارے لئے مَکین و مکاں تمہارے لئے
چُنین و چُناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دَہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اُٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

(حدائقِ بخشش، ص348)

مختصر وضاحت: میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کائنات اوراس میں بسنے والی تمام اشیا کو آپ ہی کی خاطر پیدا کیا گیا ہے، ہماری زبانیں، ہماری زندگیاں، ہمارا اس دنیا میں آنا سب آپ ہی کے کرم کا صدقہ ہے اور بروزِ محشر بھی (اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) آپ ہی کی شانِ یکتائی دیکھنے کیلئے اُٹھیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بِن عَبَّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے رِوایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو وَحی بھیجی: اے عیسٰی! محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر اِیمان لا! اور تیری اُمَّت میں سے جو لوگ اُن کا زمانہ پائیں، اُنہیں بھی حکم کرنا کہ اُن پر ایمان لائیں کیونکہ اگر محمدِ عَرَبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ذاتِ گرامی نہ ہوتی تو نہ میں آدم کو پیدا کرتا، نہ ہی جَنَّت و دوزخ

بناتا۔ جب میں نے عَرش کو پانی پر بنایا تو اُس وَقت وہ حَرَکت کر رہا تھا۔ میں نے اُس پر "لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" لکھ دیا، تو وہ ٹھہر گیا۔ (خصائص کبری، باب خصوصیته بکتابة ...الخ، ۱/۱۴)

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

(حدائق بخشش، ص۱۷۸)

مختصر وضاحت: یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نورِ پاک کی پیدائش سے پہلے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کچھ نہ تھا، اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وُجود نہ ہوتا تو سوائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کوئی چیز موجود نہ ہوتی کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام جہانوں کی رُوح وجان ہیں، اگر روح نکل جائے تو بدن ختم ہو جاتا ہے تو جب تک آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم موجود ہیں یعنی جان ہے تو جہاں بھی باقی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج پُوری دُنیا میں عِیدِ مِیلادُ النَّبی کے موقع پر مسلمانوں کے اندر جوش وخَروش پایا جاتا ہے یقیناً وہ قابلِ رَشک اور لائقِ تعریف ہے کہ اَغیار کی مَذمُوم سازِشوں کے باوُجود بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر سال جشنِ وِلادت کی دُھوم دھام میں مُسلسل اِضافہ ہی ہوتا جارہا ہے۔ بِلا شُبہ یہ سب عُلَمائے حقّ اور اَوْلیائے کِرام رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن کی شَب و روز کی کاوِشوں کا نتیجہ ہے کہ آج مسلمانوں کا بچّہ بچّہ تاجدارِ حَرَم، نَبیِّ مُحْتَرَم، شَفیعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کے تَرانے گُنگُناتا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت میں سَرشار ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جشنِ وِلادت کی خوشیاں مناتا ہے۔ غور فرمایئے کہ جن کی تعلیمات پر عمل کی یہ بَرَکتیں ہیں تو خُود اُن حضرات کا عِیدِ مِیلادُ النَّبی کی دُھومیں مچانے کا اپنا انداز کس قَدَر نِرالہ ہو گا۔ آیئے! بطورِ

ترغیب عاشقِ ماہِ مِیلاد، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عشق و مستی سے بھرپور جَشْنِ وِلادَتِ مُصْطَفٰے مَنانے کے دُلرُبا انداز کی چند جھلکیاں مُلاحَظہ کرتے ہیں چُنانچہ

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بارہویں منانے کا اَنداز

عاشقِ ماہِ مِیلاد، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سالہاسال سے یہ مَعمول رہا ہے کہ آپ اِنْتہائی عظیمُ الشّان طریقے سے شَرِیعَت کے دائرے میں رہ کر جَشْنِ وِلادَت کی خوشیاں مناتے ہیں، چنانچہ ماہِ مِیلاد کا مُبارَک چاند نظر آتے ہی آپ جَشْنِ وِلادتِ سَرکار کی خوشی میں اپنی رہائش گاہ کو مدنی پرچموں، جھنڈیوں اور رنگ برنگے بَرْقی قُمْقُموں سے سجاتے (یعنی لائٹنگ (Lighting) کرتے ہیں)، دُرُود وسَلام کی کثرت فرماتے اور عاشِقانِ رَسُول کو بھی وِلادَتِ مَحبوب کی دُھومیں مچانے کی ترغیب دلاتے ہیں جبکہ رَبِیْعُ الاوّل شریف کی چاند رات سے مُسَلْسَل 12 راتیں مَدَنی مذاکرے فرماتے ہیں۔ آپ کی صُحبتِ بابرکت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی عقائد و اَعمال، فَضائِل و مَنَاقِب، شَرِیعَت وطَرِیقت، تاریخ وسِیرت، سائنس و طِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی معلومات، مَعاشی ومُعاشَرتی و تنظیمی مُعامَلات اور دیگر بہت سے موضوعات کے مُتَعَلِّق سُوالات کرتے ہیں اور شَیْخِ طَرِیقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُنہیں حکمت آموز و عشقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نوازتے اور حَسْبِ عادت وَقْتاً فَوَقْتاً **"صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!"** کی دِل نشین صَدا لگا کر حاضِرین کو دُرُود شریف پڑھنے کی سَعادت بھی عِنایت فرماتے ہیں۔ پھر جب بارہویں رات تشریف لاتی ہے تو آپ کی خوشیاں مزید دوبالا ہوجاتی ہیں، چُنانچہ بارہویں شب آپ خُصوصِیَّت کے ساتھ غُسْل فرماتے، اپنے اِستعمال کی کم و بیش ہر چیز مثلاً مَدَنی لِباس، سَبز سَبز عِمامہ، ٹوپی، کنگھی، عِطْر، مِسواک، قُفْلِ مدینہ پیڈ، پین (Pen)، چادر، رُومال، سَربند، چپّل وغیرہ عموماً نئی

اِستعمال فرماتے ہیں۔ بارہویں شب میں مَدَنی مُذاکَرہ فرماتے اور اِجْتماع ذِکْر و نَعْت میں شرکت فرماتے ہیں، پھر اِجْتماع کے اِخْتِتام پر کثیر عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ مِل کر دُرُود و سَلام کا وِرْد کرتے اور عشق و مستی میں ڈُوب کر، جُھومتے ہوئے، والِہانہ اَنداز میں اَشک بار آنکھوں سے **صُبحِ بہاراں** کا اِستِقبال کرتے ہیں۔ آپ کے اِس دِل نشین اَنداز کو دیکھ کر کئی آنکھیں اَشک بار ہو جاتی اور دِلوں میں عشقِ حبیب کی شَمع روشن ہو جاتی ہے جبکہ بارہویں والے دن عِیدِ مِیلادُ النَّبِی کی خوشی میں آپ عاشِقانِ رَسُول میں عِیدی بھی تقسیم فرماتے ہیں۔ مِیلادِ مُصْطَفٰے کی خوشی میں عشق و مَحَبَّت میں ڈوبی ہوئی آپ کی دیوانگی کا اندازہ آپ کے تَحریر کردہ نعتیہ دِیوان **"وَسائِلِ بخشش"** سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے چُنانچہ اپنے اِس نعتیہ دِیوان میں مَوجود ایک کلام کے مَقْطَع میں اپنے جذبات کا اِظْہار کچھ یُوں فرماتے ہیں کہ

پُھولے نہیں سَماتے ہیں عطّاؔر آج تو   دُنیا میں آج حامِیِ عطّاؔر آ گئے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۵۱۲)

سَرکار کی آمد... مَرحبا... سَردار کی آمد... مَرحبا... آمِنہ کے پھول کی آمد... مَرحبا... رَسُولِ مقبول کی آمد... مَرحبا... پیارے کی آمد... مَرحبا...

مَرحبا یا مُصْطَفٰے... مَرحبا یا مُصْطَفٰے... مَرحبا یا مُصْطَفٰے... مَرحبا یا مُصْطَفٰے

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مَدَنی اِنْعامات"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عشق و مستی میں ڈُوب کر اپنے آقا و مَوْلیٰ، حَبیبِ کِبْرِیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کا جَشن مَنانا اِس بات کا واضِح ثُبوت ہے کہ بِلاشُبہ آپ ایک سچّے عاشقِ رَسُول ہیں۔ اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہمیں بھی عشقِ حبیب کی لازَوال دَولت اور جَشنِ

وِلادَت مَنانے کا سَلِیقہ آجائے تو اِس کا بہترین ذَرِیْعَہ یہ ہے کہ ہم دَعْوَتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیں اور خوش دِلی کے ساتھ 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"مَدَنی اِنْعَامات"** کے مُطابِق روزانہ فِکْرِ مدینہ کرتے ہوئے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا بھی ہے۔

❁ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مَدَنی اِنعامات عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسخہ ہیں، ❁ مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں، ❁ مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَولت ہاتھ آتی ہے، ❁ مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ (Gift) اَسْلافِ کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی یاد دِلاتا ہے، ❁ مَدَنی اِنعامات بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکْرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرنے کا بہترین ذَرِیْعَہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرنے کا انداز بھی کتنا پیارا تھا۔ آیئے! اِس کی ایک اِیمان اَفروز جھلک مُلاحَظہ کرتے ہیں چُنانچہ

دن بھر فِکْرِ مدینہ

منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابو ذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دن بھر گھر کے ایک کونے میں (آخِرت کے بارے میں) غور و فِکْر کرتے رہتے تھے۔[1] آیئے! بطورِ ترغیب فِکْرِ مدینہ کرنے کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جھومئے چُنانچہ

---

1 ... احیاء علوم الدین، کتاب التفکر، ۱۶۲/۵

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا اِنعام

ایک اسلامی بھائی کی تَحریر کا خُلاصہ ہے کہ اُنہیں مَدَنی اِنعامات سے پیار ہے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا مَعمول بھی ہے۔ایک بار یہ مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ صوبۂ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھے۔رات کو جب یہ سوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ جنابِ رِسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لے آئے۔لَب ہائے مُبارَکہ کو جُنبِش ہوئی، رَحمت کے پُھول جَھڑنے لگے اور اَلفاظ کچھ یُوں تَرتِیب پائے: **"جو مَدَنی قافِلے میں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں اُنہیں اپنے ساتھ جنَّت میں لے جاؤں گا۔"**

مِرے تم خَواب میں آؤ مِرے گھر روشنی ہوگی
مِری قسمت جگا جاؤ، عِنایت یہ بڑی ہوگی

مجھے گر دِید ہوجائے، تو میری عِید ہوجائے
تِرا دیدار جب ہوگا، مجھے حاصِل خوشی ہوگی

میں بَن جاؤں سَراپا "مَدَنی اِنعَامات" کی تَصویر
بنُوں گا نیک یااللہ اگر رَحمت تِری ہوگی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۹۳-۳۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِیدوں کی عِید

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ اَبد قرار، ہم بے کسوں کے مدد گار، شَفِیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادَتِ باسعادت کا دِن عاشِقانِ مُصْطَفٰے کے لئے عِید سے کم نہیں بلکہ یہ تو عِیدوں کی بھی عِید ہے کیونکہ اِس دن جانِ جہان، رَحمتِ عالَمیان، سَیّاحِ لامکان، مَحبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس دُنیا میں رَحمت بَن کر جلوہ گر ہوئے۔شارِحِ بُخاری حضرت سَیِّدُنا اِمام قَسطَلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے

ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شخص پر رحمت نازِل فرمائے جس نے ماہِ وِلادت کی راتوں کو عِید بنالیا۔

(مواھب لدنیہ، الاحتفال بالمولد، ۱/۱۴۸)

عِیدِ مِیلَادُالنَّبِی تو عِید کی بھی عِید ہے　　　بِالیقیں ہے عِیدِ عِیداں عِیدِ مِیلَادُ النَّبِی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اگر تاجدارِ اَنبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس دُنیائے ناپائیدار میں جلوہ گری نہ ہوتی تو یقیناً کوئی عِید، عید ہوتی اور نہ ہی کوئی شَب، شَبِ قَدْر یاشَبِ بَرَاءت ہوتی۔ یہ عِیدیں اور مُبارَک راتیں ہمیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے صَدقے میں ملی ہیں۔ لٰہذا ہمیں چاہئے کہ ہم عاشقوں کی اِس عِید پر ایک عظیمُ الشَّان نعمت ملنے کی خوشی میں جشنِ وِلادت کی اِس قدر دُھومیں مچائیں کہ شَیطانِ لَعین دُم دبا کر بھاگ جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نعمت ملنے پر خوشی کا اِظہار کرنا اور اِس دن عِید منانا تو ایسا مُبارَک (Blessed) عمل ہے کہ جس کا ثُبوت ہمیں قرآنِ کریم سے بھی مِلتا ہے چُنانچہ

پارہ 7 سُوْرَۃُ مَائِدَہ کی آیت نمبر 114 میں اِرشاد ہوتا ہے:

قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآىٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَةً مِّنْكَ ۚ

ترجَمۂ کنزُالایمان: عیسیٰ ابنِ مریم نے عرض کی اے اللہ اے ربّ ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اُتار کہ وہ ہمارے لئے عِید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی۔ (پ۷، المائدۃ: ۱۱۴)

بَیان کردہ آیتِ مُقدَّسہ کے تحت تفسیر صراطُ الْجِنان میں ہے: اِس آیت سے معلوم ہُوا کہ جس روز اللہ تعالیٰ کی خاص رَحمت نازِل ہو اُس دن کو عِید بنانا، خوشیاں منانا، عبادتیں کرنا اور شکرِ الٰہی بجالانا صالِحِین

(نیک لوگوں) کا طریقہ ہے اور بیشک تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری یقیناً اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور بُزُرگ ترین رَحمت ہے۔ اِس لئے حُضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ مُبارَکہ کے دِن عِید مَنانا اور مِیلاد شریف پڑھ کر شکرِ اِلٰہی بجالانا اور فَرحَت وسُرور (خوشی) کا اِظہار کرنا محمود (قابلِ تعریف) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَقبول بندوں کا طریقہ ہے، چنانچہ

حضرت (سَیِّدُنا) عَبْدُ اللہ بِن عَبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما فرماتے ہیں: جب سَرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ تشریف لائے تو دیکھا کہ غیر مُسلِم عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ اِرشاد فرمایا: یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے عَرض کی: یہ اچھّا دن ہے۔ اُس روز اللہ تعالیٰ نے بَنِی اِسرائیل کو اُن کے دُشمن سے نَجات دی تھی تو حضرت (سَیِّدُنا) مُوسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُس کا روزہ رکھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تمہاری نِسبَت میرا حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے تَعَلُّق زِیادہ ہے چُنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے عاشوراء کا روزہ رکھا اور اِس دن روزہ رکھنے کا حکم فَرمایا۔

(بخاری، کتاب الصوم، باب صیام یوم عاشوراء، ۱/۶۵۶، حدیث: ۲۰۰۴) (صراط الجنان، ۳/۵۴ بتغیر قلیل)

اِسی طرح مُختَلِف رِوایات میں جمعۃُ المُبارَک اور یَومِ عَرَفہ کو بھی عِید کہا گیا ہے جیسا کہ

دو عِیدیں

تِرمِذی شریف میں ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بِن عَبَّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما نے یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوت فرمائی:

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ ترجمۂ کنزُ الایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دِین کامِل کر دیا اور تُم پر اپنی نعمت پُوری کر دی اور

دِیْنًا ؕ (پ ۶، المآئدۃ:۳) تمہارے لئے اِسلام کو دِین پسند کیا۔

یہ آیتِ کریمہ سُن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس مَوجود ایک غیر مُسلِم کہنے لگا: اگر یہ آیت ہم پر نازِل ہوتی تو ہم اُس کے نازِل ہونے کے دِن عید مناتے۔ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ اِبنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اِرْشاد فرمایا: جس روز یہ آیت مُبارَکہ نازِل ہوئی اُس دن دو عِیدیں تھیں: (1) جُمعہ اور (2) عَرَفہ۔ (ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ (المائدۃ)، ۵/ ۳۳، حدیث: ۳۰۵۵) اِس سے مَعلوم ہُوا کہ کسی دِینی کامیابی کے دِن کو خوشی کا دِن منانا جائز اور صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے ثابِت ہے ورنہ (حضرت سَیِّدُنا) عَبْدُ اللہ بِن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا صاف فرما دیتے کہ جس دِن کوئی خوشی کا واقِعہ (Event) ہو اُس کی یادگار قائم کرنا اور اُس روز کو عید منانا ہم بِدْعَت جانتے ہیں، اِس سے ثابِت ہُوا کہ عِیدِ مِیلاد منانا جائز ہے کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سب سے عظیم نعمت کی یادگار و شکر گزاری ہے۔ (صراط الجنان، ۲/ ۳۸۲ ملخصًا)

منانا جَشنِ مِیلادُالنَّبی ہرگز نہ چھوڑیں گے جُلوسِ پاک میں جانا کبھی ہرگز نہ چھوڑیں گے
خُدا کے دوستوں سے دوستی ہرگز نہ چھوڑیں گے نَبی کے دُشمنوں کی دُشمنی ہرگز نہ چھوڑیں گے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۴۱۴)

رہنما کی آمد مَرحبا ❀ رہبر کی آمد مَرحبا ❀ افسر کی آمد مَرحبا ❀ سَروَر کی آمد مَرحبا ❀ محبوبِ ربّ کی آمد مَرحبا ❀ سُلطانِ عَرَب کی آمد مَرحبا ❀ رَسُولِ اَکرم کی آمد مَرحبا

❀ مَرحبا یا مُصْطَفٰے ❀ مَرحبا یا مُصْطَفٰے ❀ مَرحبا یا مُصْطَفٰے ❀ مَرحبا یا مُصْطَفٰے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ مَدرَسۃُ المدینہ آن لائن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رَسُول کی مَدَنی تَحریک دَعوتِ اِسلامی وِلادَتِ مُصْطَفٰے کی دُھومیں مچانے اور مسلمانوں کو عشقِ رَسُول کے جام پِلانے کے ساتھ ساتھ کم و بیش 104 شعبہ جات میں نیکی کی دَعوَت عام کرنے میں مَصروف ہے، جن میں سے ایک شُعبہ مَدرَسۃُ المدینہ آن لائن بھی ہے۔ اِس شُعبے کے تحت اِنٹرنیٹ کے ذَرِیعے مُختَلِف مُمالِک کے مُسلمانوں کو نہ صِرف دُرُست مَخارِج کے ساتھ قُرآنِ پاک کی مُفت(Free) تعلیم دی جاتی ہے بلکہ بُنیادی اِسلامی تعلیمات مَثَلًا وُضو، غُسل، تَیَمُّم، اَذان، نَماز، زَکوٰۃ، روزہ اور حج وغیرہ کے مسائل بھی سکھائے جاتے ہیں۔ اِس شعبے کی تفصیلی مَعلومات اور داخِلہ فارم(Admission Form) کے لئے دعوتِ اِسلامی کی ویب سائٹ(www.dawateislami.net)کاوزٹ فرمائیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اِسلامی تِری دُھوم مچی ہو!

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عَورَتوں کا جُلوسِ مِیلاد میں آنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عیدِ مِیلَادُ النَّبِی کی خوشیاں منانا یقیناً ایک بہت بڑا کارِ ثَواب اور رِضائے اِلٰہی کا سبب ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول 12 رَبِیْعُ الْاَوَّل کے دن جلوسِ مِیلاد میں شرکت کرتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ خواتین کو ایسے جلوسوں میں جانے کی بالکل بھی اِجازت نہیں۔ اَمیرِ اَہلسنّت، بانِیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے بارہا مَدَنی مُذاکَروں میں اِس کی مُمانَعت فرمائی

ہے۔ مگر اَفسوس! اِس کے باوُجود بھی بعض نادان اپنے ساتھ اپنے گھر کی عَوْرَتوں کو بھی جُلوسِ مِیلاد میں لے آتے ہیں جو یقیناً ایک بہت بڑا اَلمِیّہ ہے۔ یاد رکھئے! عَوْرَتوں کا جُلوسِ مِیلاد میں شِرکت کرنا مُسَلْسَل خَطرے کی گھنٹی بجاتا، مردوں اور عورتوں کا زبردست اختلاط ہوتا، بدنِگاہی کا دروازہ کھولتا، عاشِقانِ رَسُول کو آزمائش میں مُبْتَلا کرتا، مسلمانوں کی بدنامی کا سبب بنتا، شَیطان اور سازِشی عَناصِر کو شر پھیلانے کا موقع دیتا ہے، اَلْغَرَض عَوْرَت کا جُلوسِ مِیلاد میں آنا کئی فتنوں کو جَگانے کے مُتَرادِف ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: فِتنہ سویا ہُوا ہوتا ہے اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت جو اُسے بیدار کرے۔ (جامع صغیر، ص ۳۷۰، حدیث: ۵۹۷۵) کسی دِینی فائدے کے بغیر لوگوں کو بے چینی، اِختِلاف، مُصِیبت اور آزمائش میں مُبْتَلا کرکے نِظامِ زندگی کو بِگاڑ دینا "فِتنہ" کہلاتا ہے۔ (حدیقۃ ندیۃ، الخلق الثامن والاربعون، ۱۴۶/۲)

شَرْعی اُصولوں کی پابندی کرنے، چادر اور چار دِیواری کے تَقَدُّس کو بَرقرار رکھنے، حُکمِ خداوندی کی بجا آوری کرنے اور حاجَتِ شَرْعی کے عِلاوہ گھر میں رہنے کو ہی تَرجِیح دینے کے مُعامَلے میں اُمَّہاتُ الْمُؤمنین، صَحابِیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ اَجْمَعِیْن اور وَلِیّات رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِنَّ اَجْمَعِیْن کا کِردار ہماری اِسلامی بہنوں کے لئے یقیناً ایک بہترین عَمَلی نَمُونہ (practical paradigm) ہے لہٰذا اِسلامی بہنوں کو چاہئے کہ وہ اِن اللہ والیوں کے کِردار کو اپنے لئے مَشْعَلِ راہ بنا کر اپنے لئے راہِ جنَّت کو آسان کرنے کا سامان کریں۔ آیئے! اِس ضِمن میں ایک فِکر انگیز حِکایت سُنتے ہیں چُنانچہ

میں فرض حج کر چکی ہوں!

اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدَتُنا سَوْدَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا سے نَفْل حج و عُمرہ کے لئے عَرْض کی گئی تو

فرمایا: میں فَرض حج کر چکی ہوں۔ میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے گھر میں رہنے کا حکم فرمایا ہے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اب میرے بجائے میرا جنازہ ہی گھر سے نکلے گا۔ راوِی فرماتے ہیں، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اِس کے بعد زِندگی کے آخِری سانس تک آپ گھر سے باہَر نہیں نکلیں۔ (تفسیرِ درّ منثور، ۶/۵۹۹)

سبھی عَورَتوں کو بہنوں ماؤں کو بیٹیوں بہو پردہ دیدے

تُو خَیرات دیدے میرے مَولیٰ حیا کی حقیقی سبھی کو ہم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

❁ وِلادتِ مُصْطفٰے کا جَشن تمام مَخلُوق نے مَنایا۔ ❁ وِلادتِ مُصْطفٰے کا جَشن منانا ہمیشہ سے مسلمانوں میں رائج رہا ہے۔ ❁ وِلادتِ مُصْطفٰے سے کائنات کی ہر چیز نُور بار ہو گئی۔ ❁ وِلادتِ مُصْطفٰے کا جَشن، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب بھی پُوری دُنیا میں دُھوم دھام سے مَنایا جاتا ہے۔ ❁ وِلادتِ مُصْطفٰے کا دِن مُسلمانوں کے لئے عِید کا دِن ہے۔ ❁ وِلادتِ مُصْطفٰے کا جَشن منانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَقبول بندوں کا طریقہ ہے۔ ❁ وِلادتِ مُصْطفٰے کا جَشن منانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت کی شکر گزاری ہے۔

اللہ تعالیٰ وِلادتِ مُصْطفٰے کے صَدقے ہمیں مَرتے دَم تک شَریعَت کے مُطابِق دُھوم دھام سے جشنِ وِلادت کی دُھومیں مچانے کی تَوفِیق نَصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

مسواک کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "163 مَدنی پُھول" سے مِسواک کے مَدَنی پُھول سُنتے ہیں: پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ❀ دو رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے۔[2] ❀ مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں منہ کی صفائی اور ربّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے۔[3]

❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 288 پر صدرُ الشَّریعہ ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں، مَشایخِ کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن فرماتے ہیں: جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا۔ ❀ حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ مِسواک میں 10 خوبیاں ہیں: (چند یہ ہیں) منہ صاف کرتی، مَسوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، ربّ راضی ہوتا ہے، ❀ سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ، الفصل الثانی، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ... اَلتَّرغیب وَالتَّرهیب، ۱/ ۱۰۲، حدیث: ۱۸

3 ... مُسندِ اِمام احمد بن حنبل، ۲/ ۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

سے پرہیز، مِسواک کا استِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔[1] ❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو مِسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسواک جب نا قابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب "بہارِ شریعت" حِصّہ 16 (304 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، اَمیرِ اہلسنّت کے 2 رسائل **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھَدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالعہ فرمایئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سُنّتوں کی تَربِیَت کے قافلے میں بار بار مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پَروَردگار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ... اِحیاءُ العُلوم، ۳/۲۷

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالٰی کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے۔)

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

حضرت اَبُو المواہِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: "قیامت کے دن تم ایک لاکھ بندوں کی شَفاعت کرو گے۔" میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں کیسے اس قابِل ہُوا؟ ارشاد فرمایا: "اس لیے کہ تم مجھ پر دُرُود پڑھ کر اس کا ثواب مجھے نذر کر دیتے ہو۔"

(الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ج۲، ص۱۰۱)

شافِعِ روزِ جزا، تم پہ کروروں دُرُود

دافِعِ جُملہ بلا، تم پہ کروروں دُرُود

مختصر وضاحت: اے قیامت کے دن ہم گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا! آپ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں اور اے تمام مصائب وآلام کو ہم سے دُور فرمانے والے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ پر کروڑوں درود وسلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❁ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عظیم نورانی رات!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج 1439 سنِ ہجری کے ماہِ ربیعُ الاول کی 12 ویں شب ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر کہ جس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر عظیمُ الشان فضائل وبرکات والی مُقدّس نورانی رات نصیب فرمائی، یہ وہ عظیم نورانی رات ہے کہ جس میں محبوبِ ربّ، سلطانِ عرب، رسولِ اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، نبیِ محتشم، شاہِ عرب و عجم، شافعِ اُمم، سراپا جُود و کرم، دافعِ رَنج و اَلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُنیا میں جلوہ گری ہوئی۔ وہ عظیم رات ہے کہ جو شبِ قدر سے بھی افضل ہے، وہ عظیم رات ہے کہ جس میں مکانِ آمِنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے وہ نورِ عظیم چمکا کہ جس سے مشارق و مغارب روشن ہوگئے۔ وہ عظیم رات ہے کہ جس میں حکمِ خداوندی سے فِرشتوں کے آقا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مشرق و مغرب اور خانۂ کعبہ پر جھنڈا نصب کیا۔ وہ عظیم رات ہے کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری پر ایران کے بادشاہ کِسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا اور ایران کا ایک ہزار سال سے جلنے والا آتش کدہ بُجھ گیا۔

بُجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی

(حدائق بخشش، ص 138)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج وہ عظیم نورانی، جگمگاتی رات ہے کہ اِس میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے

آسمان اور جنّت کے دروازے کھول دِیے گئے تھے، آج کی اِس عظیم نورانی رات میں حضرت سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے گلشن کے مہکتے پھول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کا ذِکرِ مبارک کریں اور سُنیں گے، شانِ مصطفی و یادِ مصطفٰی میں نعتیں گُنگنائیں گے، **مرحبا یا مصطفٰی کے نعرے** لگائیں گے اور اپنے خالی دامن کو رحمتوں اور برکتوں سے بھریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

ہمارے آقا و مولی، دو عالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام اچھے اوصاف سے مزین فرمایا ہے اور ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا، کئی زمانے آئے اور گُزر گئے مگر آج تک ایسی شان و شوکت، عزت و مرتبت والا کوئی آیا ہے نہ آئے گا۔ آیئے! اعلیٰ حضرت، امام عشق و محبت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بہت ہی پیارا شعر سُنیے۔

تِرے خُلق کو حق نے عظیم کہا تِری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالقِ حُسن و اَدا کی قسم

(حدائق بخشش، ص80)

شعر کی وضاحت: اے میرے رحمت والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُلقِ مُبارک (یعنی اَخلاق) کو عظیم (بہت بڑا) قرار دیا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادَتِ باسعادت ہزاروں سَعادَتیں اور برکتیں لے کر آئی، ایسی نرالی و حَسین کسی کی پیدائش نہ ہوئی۔ میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! بھلا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرح کا کون ہو سکتا ہے؟ ہاں ہاں! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی قسم ہے "آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جیسا کوئی نہیں" (شرحِ حدائقِ بخشش، ص:226)

آیئے! بیان سے قبل، عاشقِ ماہِ میلاد و عاشقِ ماہِ رِسالت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ نعروں سے اس نورانی رات کا اِستقبال کرتے ہیں۔ ہوسکے تو مدنی پرچم لہرا لہرا کر خوب جوش و جذبے، محبت و عقیدت کے ساتھ مرحبا یا مصطفیٰ کی دُھوم مچایئے۔

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا)... مرحبا مختار کی آمد... مرحبا مختار کی آمد ... مرحبا مختار کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُسنِ بے مثال کے پیکر!

مَنقُول ہے کہ ایک بار کچھ غیر مُسلِم اَمِیْرُالْمُؤْمنین حَضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ان سے عرض کی: اے ابوالحسن! اپنے چچا کے بیٹے (یعنی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اَوصاف بیان کریں! تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِرشاد فرمایا: رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ تو بہت زیادہ دراز قد تھے اور نہ ہی بالکل پست قد، بلکہ درمیانے قد سے کچھ بلند تھے، رنگ مبارک سفید تھا جس میں سُرخی کی آمیزش بھی تھی، مبارک زلفیں بہت زیادہ گھنگھریالی نہ تھیں بلکہ کچھ خمدار تھیں جو کانوں تک ہوا کرتیں، کُشادہ پیشانی، سُرمگیں آنکھیں، چمکدار (Pearl-white) دانت، بلند بینی، گردن خوب شفّاف جیسے چاندی کی صراحی، جب چلتے تو مضبوطی سے

قدم جماتے، جیسے بلندی سے اُتر رہے ہوں، جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو کامل توجُّہ فرماتے، جب قیام فرماتے تو لوگوں سے بلند معلوم ہوتے اور جب بیٹھتے تب بھی سب میں نُمایاں ہوتے، جب کلام فرماتے تو لوگوں پر خاموشی چھا جاتی، جب خطبہ اِرْشاد فرماتے تو سامعین پر گِریہ طاری فرما دیتے، لوگوں پر سب سے زیادہ رحیم و مہربان، یتیموں کے لیے شفیق باپ کی مانند، بیواؤں کے لیے کریم و نرم دل، سب سے زیادہ بہادر، سب سے زیادہ سخی اور روشن چہرے والے تھے، عباء (جُبہ) زیبِ تن فرماتے، جَو کی روٹی تناوُل فرماتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تکیہ چمڑے کا تھا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، چارپائی کیکر کی لکڑی کی تھی جو کھجور کے پتوں کی رسی سے بُنی ہوئی تھی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دو عمامے تھے ایک کا نام سَحاب جبکہ دوسرے کو عُقاب کہا جاتا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اشیائے ضرورت میں تلوار ذُوالفَقَار، اونٹنی عضباء، خچر دُلدُل، گدھا یعفور، گھوڑا بحر، بکری برکۃ، عصا ممشوق اور جھنڈا (Flag) **"لِواءُ الحمد"** کے نام سے مَوسُوم تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُونٹ کو خود باندھتے اور اُسے چارا ڈال دیا کرتے، کپڑوں کو پیوند لگا لیا کرتے اور جُوتے کی اصلاح بھی خود ہی فرما لیا کرتے تھے۔ مکمل حُلیہ مُبارکہ بیان فرمانے کے بعد اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: **لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ**، میں نے حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے پہلے اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد آپ جیسا کوئی اور نہیں دیکھا۔ (ازالۃ الخفا، ۴/۴۹۹، ملتقطاً و ترمذی: ۵/۳۶۴، حدیث: ۳۶۵۷ و: ۳۶۵۸)

حُسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سُنا
کہتے ہیں اگلے زمانے والے
وہی دھوم ان کی ہے مَاشَاءَاللہ
مِٹ گئے آپ مٹانے والے

(حدائقِ بخشش: 161)

حُسن و جمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

اَوج و کمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

عزّ و جلالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

عادات و خصالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

عظمت و شانِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ مولائے کائنات حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مبارک حُسن و جَمال اور عادات وخِصال کو کتنے خوبصورت انداز میں بیان فرمایا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نرم دل یتیموں اور بچوں سے محبت کرنے والے تھے ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عاجزی کے ایسے پیکر تھے کہ خود اپنے کپڑوں میں پیوند لگاتے تھے مگر ہم ہیں کہ ہمیں ہر تقریب میں نیا سُوٹ لازمی چاہیے اور اچھی حالت میں موجود کپڑے بھی بِلاوجہ ضائع کر دیتے ہیں ، ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے مگر ہم اپنے گھر والوں اور نوکروں پر رعب ڈال کر ان سے کام کرواتے ہیں اور اگر خلافِ مزاج کام ہو جائے تو گھر والوں کے ساتھ لڑنے جھگڑنے اور نوکروں کو مارنے پیٹنے سے بھی گریز نہیں کرتے ، بسا اوقات نوکری سے فارغ بھی کر دیتے ہیں ۔ یاد رکھئے ! ہم نے جس کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کلمہ پڑھا ہے ان کے کردار سے تو ہمیں عاجزی وانکساری ، چھوٹوں پر شفقت اور ملازموں (Servants) سے حُسنِ سُلوک کا درس ملتا ہے ، لِہٰذا نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ مبارکہ کو اپنایئے اور اپنی دنیا وآخرت کو بہتر بنایئے کیونکہ

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق و عادات بے مثل و بے مثال ہیں، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تمام مخلوق میں منفرد اور ممتاز ہیں، یقیناً اوّلین و آخرین میں ایسے حسن و جمال اور خوبی و کمال والا کوئی تھا، نہ ہے، نہ کبھی ہو گا، تبھی تو مولائے کائنات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت و صورت دونوں کو بیان کرتے ہوئے سچ ہی فرمایا: **لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ**۔ یعنی میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا کوئی اور نہیں دیکھا۔

مشہور مُفسّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرات صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مثل کیا دیکھتے، خدا نے حُضُور (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کا مثل بنایا ہی نہیں۔ (مرآۃ المناجیح، باب اسماء النبی وصفاتہ، الفصل الثانی، ۸/ ۵۸، ملتقطاً)

کوئی مثل مصطفےٰ کا کبھی تھا نہ ہے نہ ہو گا
کسی اور کا یہ رتبہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہو گا

یاد رکھئے! جس طرح نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کمالِ سیرت میں کوئی ثانی نہیں، اسی طرح تمام اوّلین و آخرین میں آپ کے حسن و جمال جیسا بھی کوئی نہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات حسن و جمال کا وہ عظیم پیکر ہے کہ جس کے دیدار سے مُرجھائی کلیاں کِھل اُٹھتی ہیں، تاریک دل جگمگانے لگتے ہیں، افسردہ دل چین و سکون (Peace) پاتے ہیں۔ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حُسن و جمال ایسا بے مثال ہے کہ ہر صحابیِ رسول کی یہ خواہش و تمنا ہوتی کہ ہر وقت پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نور والے چہرے کی زیارت سے مستفیض ہوتے رہیں، اسی وجہ سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حُسن و جمال کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

کے چہرۂ انور کے دیدارِ پُر بہار سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک اور دلوں کو راحت پہنچاتے اور چہرۂ مصطفےٰ کی ایک جھلک ان کے دلوں میں ہزاروں مسرتیں بکھیر دیتی تھی۔

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ زیارتِ رسول کے وقت اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اِنِّیْ اِذَا رَاَیْتُكَ طَابَتْ نَفْسِیْ وَ قَرَّتْ عَیْنِیْ یعنی جب میں آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت سے مشرف ہوتا ہوں تو دل خوشی سے جُھومنے لگتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔

(مسند امام احمد، ۱۵۱/۳ حدیث: ۷۹۳۷ ملتقطا)

اسی طرح ایک شخص جانِ کائنات، فَخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اس طرح دیدار کرتا کہ پلک تک نہ جھپکاتا تھا۔ نبیِ کریم، رؤوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس طرح دیکھنے کا سبب کیا ہے؟ عرض کی: آقا میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کے چہرۂ انور کی زیارت سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نبیِّ کریم، رؤوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن و جمال کے کتنے شیدائی تھے کہ ہر وقت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رُخِ روشن کے نورانی جلووں میں گم رہتے اور آپ کے نور والے چہرے کی تجلیات سے اپنے دل و دماغ کو منور کرتے تھے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حُسن و جمال ایسا بے مثال تھا کہ جو دیکھتا، دیکھتا ہی رہ جاتا۔ چہرہ مصطفےٰ کو دیکھ کر صحابۂ کرام عشقِ رسول میں ایسے خود رفتہ ہوتے کہ کوئی چاند سے تشبیہ دیتا تو کسی صحابی کے نزدیک آپ کا رخِ زیبا چاند سے بھی بڑھ کر حسین ہوتا، کوئی سورج سے تشبیہ دیتا الغرض ہر صحابی اپنے اپنے الفاظ میں عشق کا اظہار کرتے ہوئے نبی پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حسن و جمال کو بیان فرماتے تھے۔

---

[1] ... شفا، الفصل الثانی فی ثواب محبتہ، ۲۰/۲

میرے آقا، سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قلم نے بھی جب حُسن وجمالِ مُصطفیٰ کی برکتیں لینے کے لیے اپنا دامن پھیلایا تو الفاظ کچھ یُوں ترتیب پائے:

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے　　باغِ خلیل کا گُلِ زیبا کہوں تجھے
اللہ رے تیرے جسمِ منوّر کی تابشیں　　اے جانِ جاں میں جانِ تجلّا کہوں تجھے
تیرے تو وَصف عیب تناہی سے ہیں بَری　　حیراں ہُوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سب کچھ اُن کے ثنا خواں کی خامشی　　چُپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے ختمِ سُخن اِس پہ کر دیا　　خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، ص174)

حُسن وجمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا　　اَوج وکمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ عَلٰی وَجْھِہٖ یعنی میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے زِیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا، گویا ایسا معلوم ہوتا کہ سورج آپ کے چہرے میں چل رہا ہو۔ (مشکاۃ، کتاب الفضائل، باب فضائل سید المرسلین، ۲/ ۳۶۲، حدیث: ۵۷۹۵)

حضرت سَیِّدُنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو چاندنی رات میں سُرخ (دھاری دار) حُلّہ پہنے ہوئے دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ اَنور کو دیکھتا، تو مجھے آپ کا چہرہ چاند سے بھی زِیادہ خُوبصورت نظر آتا تھا۔ (سنن الترمذي، کتاب الأدب، باب ماجاء فی الرخصة فی لبس۔۔۔الخ، الحدیث: ۲۸۲۰، ۴/ ۳۷۰)

مشہور مُفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اِن حضرات (صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کی نگاہ حقیقت بین (یعنی حقیقت دیکھنے والی) تھی۔ حقیقت میں چہرۂ مُصْطَفوِی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاند سے کہیں زیادہ حسین ہے کہ چاند صرف رات میں چمکے یہ چہرہ دن رات چمکے، چاند صرف تین رات چمکے یہ چہرہ ہمیشہ ہر دن رات چمکے، چاند جسموں پر چمکے یہ چہرہ دلوں پر بھی چمکے، چاند نورِ اَبدان (یعنی جسموں کو نُور) دے یہ چہرہ نورِ ایمان دے، چاند گھٹے بڑھے یہ چہرہ گھٹنے سے محفوظ رہے، چاند کو گرہن لگے یہ کبھی نہ گہے، چاند سے عالَمِ اَجسام کا نظام قائم ہے، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عالَمِ ایمان کا، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چاند سے زیادہ حسین ہونا صرف ان کی عقیدت میں نہ تھا۔ بلکہ واقعہ یوں ہی ہے، چاند دیکھ کر کسی نے ہاتھ نہ کاٹے، حُسنِ یُوسف دیکھ کر زنانِ مصر (مِصر کی عورتوں) نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور حُسنِ یوسف سے حُسنِ محمد کہیں افضل ہے، لہٰذا حضرت جابر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا یہ فرمان بالکل درست ہے۔ (مِراٰۃُ المناجیح، باب اسماء النبی۔۔۔ الخ، الفصل الثانی، ۸/۶۰)

حُسنِ یُوسُف پہ کٹیں مِصر میں انگشتِ زناں سَر کٹاتے ہیں تِرے نام پہ مردانِ عرب

(حدائقِ بخشش، ص57)

مُختصر وضاحت: مصر کی عورتوں نے جب حُسنِ یوسف دیکھا تو بے اختیار ہو کر اپنی انگلیاں کاٹ بیٹھیں۔ اے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے حُسن و جمال کا عالَم کیا ہو گا جبکہ آپ کا نامِ نامی اسمِ گرامی ہی ایسا ہے کہ عرب کے جوان آپ کے نام پر اپنے سر کٹا رہے ہیں اور تا قیامت کٹاتے رہیں گے۔

حُسن و جمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

اَوج و کمالِ مصطفےٰ مرحبا صد مرحبا
عادات وخصالِ مصطفےٰ مرحبا صد مرحبا
عز وجلال مصطفےٰ مرحبا صد مرحبا
عظمت وشانِ مصطفےٰ مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چودھویں رات کے چاند سا چہرہ

ایک مَرتبہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینے کے باغات میں تشریف لے گئے، وہاں آپ کا سامنا ایک قافلے والوں سے ہوا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا تم یہاں کس لئے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم یہاں کی کھجوریں لینے آئے ہیں، ان کے پاس سُرخ اُونٹ تھا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا کیا تم لوگ یہ اُونٹ مجھے بیچو گے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، اتنے اتنے صاع کھجوروں کے بدلے میں بیچ دیں گے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: میں یہاں اُونٹ لینے کی نیت سے تو نہیں آیا، اس لئے قیمت (Price) ساتھ نہیں لایا، میں اپنے شہر پہنچ کر اس کی قیمت بھجوا دوں گا۔ (یہ کہہ کر) آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اونٹ کی مہار تھامی اور چل دیئے، قافلے والوں کو جب تک آپ عَلَیْہِ السَّلَام نظر آتے رہے، وہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو ہی دیکھتے رہے، جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام ان کی نظروں سے اوجھل ہوگئے تو اب وہ آپس میں کہنے لگے کہ یہ ہم نے کیا کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم نے اونٹ ایک ایسے آدمی کو دے دیا، جسے ہم جانتے بھی نہیں، اور نہ ہی ہم نے اس سے قیمت وصول کی ہے۔ ہم باتوں میں لگے رہے اور وہ آدمی ہمارا اُونٹ لے گیا۔ اتنے میں جو عورت ان کے ساتھ تھی، اس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے اُن کا چہرہ دیکھا تھا، ان کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کا ٹکڑا تھا، **اَنَا ضَامِنَۃٌ لِثَمَنِ جَمَلِکُمْ** میں تمہارے اُونٹ کی ضامن ہوں، اگر وہ

تشریف نہ لائے تو قیمت مجھ سے لے لینا۔(دلائل النبوۃ للبیہقی، ج۵/ ۳۸۱ ملخصا)

اسی طرح ایک خاتون جن کا نام اُمِّ مَعبد تھا، اُنہوں نے آقائے دوعالم، نبیِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن وجمال کو بڑے ہی خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے، فرماتی ہیں: میں نے ایک ایسی ذات دیکھی ہے، جن کا حُسن نُمایاں تھا، جن کا چہرہ (Face) خُوبصورت اور تَخلیق بہت عُمدہ ہوئی تھی، بڑے حَسین، اِنتہائی خُوبصورت تھے، آنکھیں سیاہ اور بڑی، پلکیں لمبی تھیں، ان کی آواز گُونج دار، گردن چمکدار، جبکہ داڑھی مُبارک گھنی تھی۔ دونوں اَبرو باریک اور ملے ہوئے تھے۔ ان کے مُبارک قَدمیں بھی بہت مِیانہ رَوِی تھی، نہ اِتنا طویل قَد کہ دیکھ کر بُرا لگے، نہ اِتنا پَست کہ دیکھ کر حقیر معلوم ہو، دُور سے دیکھو تو بہت زِیادہ بارُعب اور حَسین وجمیل نظر آتے اور جب قریب سے دیکھا جائے تو اس سے کہیں زِیادہ خُوبرُو اور حَسین دِکھائی دیتے۔(سبل الھدی والرشاد، الباب الرابع فی ہجرۃ... الخ، ۳/ ۲۴۴ ملتقطا)

حُسن وجمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا اَوج وکمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اللہ تبارک وتعالٰی نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیسا لازوال اور عمدہ حُسن وجمال عطا فرمایا تھا کہ دیکھنے والا دیکھتا ہی رہ جاتا۔ یاد رکھئے! حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صورت کے ساتھ ساتھ سیرت میں بھی آپ جیسا کوئی نہ تھا۔ بعض لوگ وہ ہوتے ہیں کہ اگر اُن سے صرف سلام دعا کی حد تک تعلق ہو تو وہ بہت نیک اور اعلیٰ اخلاق کے مالک نظر آتے ہیں، لیکن جب اُن سے لَین دَین کا معاملہ کیا جائے، یا اُن سے رشتے داری کی جائے تو اُن کی حقیقت کا پتہ چلتا ہے کہ کتنے نیک ہیں اور کیسے بااخلاق ہیں، لیکن آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مُعاملہ ایسا نہیں تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو کَامِلُ الْاَخْلَاق تھے، چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، بُوڑھا ہو یا جوان، آقا ہو یا غُلام ہر ایک سے ہمارے

پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اَخلاقی بَرتاؤ اِتنا عُمدہ ہوتا کہ لوگ مُتَأَثِّر ہوکر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَعرِیفیں کرتے، آپ کے حُسنِ اَخلاق سے مُتَأَثِّر (Impressed) ہوکر اَجْنَبی اَپنائیت محسوس کرتے، جو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے دُور ہوتے وہ بھی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو صادق و اَمین کہتے، جو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لَین دَین کرتے اور غَیر مسلم ہوتے تو آپ کے اَخلاق سے مُتَأَثِّر ہوکر مسلمان ہوجاتے اور اگر لین دَین کرنے والے مسلمان ہوتے تو اُن کے ایمان پُختہ ہوجاتے اور وہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے نام پہ اپنی جانیں تک قربان کرنے سے گریز نہ کرتے تھے۔

سرکش جو تھے قائل ہوئے دُشمن جو تھے مائل ہوئے
مسحُور کُن ہے کِس قدر یا مُصطفٰی لہجہ تیرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم غور کریں تو ہمارے گھر والے، پڑوسی اور رِشتہ دار بد ظن نظر آتے ہیں، ہمارے ساتھ لین دَین، کام کاج اور دیگر معاملات کرنے سے کتراتے ہیں، آخر ایسا کیوں؟ کہیں ہم بد اَخلاقی، تکبُّر، بات بات پر لڑائی جھگڑا کرنے جیسی بُری عادات میں گرفتار تو نہیں؟ لہٰذا جب بھی کسی کے ساتھ کوئی مُعاملہ ہو تو ہماری کوشش یہی ہو کہ اس کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آئیں کیونکہ حُسنِ اَخلاق بہت ہی خُوبصورت اور عُمدہ صِفَت ہے کہ جس سے پرایا بھی اپنا ہوجاتا ہے، خُوش اَخلاقی سے غَیر مُسلم (Non-muslim) بھی مسلمان ہوجاتا ہے، خُوش اَخلاق کو معاشرے میں عزّت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی حُسنِ اَخلاق کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدرسۃ المدینہ بالغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہمارے پیارے پیارے آقا، حبیبِ کبریا، مکی مدنی مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حُسن و جمال بے مثال تھا، آپ کی صورت کے ساتھ ساتھ آپ کی پاکیزہ سیرت میں بھی آپ کا کوئی ثانی نہیں ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں ایسی ہی پیاری پیاری باتیں جاننے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جایئے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے، **12 مدنی کاموں** میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مدرسۃُ المدینہ بالغان"** میں پڑھنا یا پڑھانا بھی ہے۔ ❀ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے دُرست قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذریعہ ہے ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیَسّر آتی ہے۔ ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے سُننے کی سعادت ملتی ہے ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے علمِ دین کی دَولت نصیب ہوتی ہے ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب میسّر آتا ہے ❀ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے مدنی انعامات پر عمل کا جذبہ ملتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُرائیوں میں مبتلا افراد جب دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہ کر مدرسۃ المدینہ بالغان میں قرآنِ کریم سیکھنے آتے ہیں اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حصہ لیتے ہیں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان پر مدنی رنگ چڑھتا جاتا ہے۔ آیئے! اس کی ایک ایمان افروز مدنی بہار ملاحظہ کیجئے اور جھومئے، چنانچہ

بدنگاہی کی عادت سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے

سے پہلے فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے اور بدنگاہی کرنے کے عادی تھے جبکہ نمازوں کی پابندی کا بھی ذہن نہ تھا۔ اتفاق سے ایک مرتبہ ان کی ملاقات سفید لباس زیبِ تن کیے سبز سبز عمامہ سجائے ایک اسلامی بھائی سے ہوئی، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں شرکت کی دعوت دی، ان اسلامی بھائی نے دعوت قبول کرتے ہوئے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا شروع کردیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی برکت سے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت معمول بن گیا، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مرید بھی ہوگئے۔ نمازی اور مسجد میں درس دینے والے بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب وہ اسلامی بھائی فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کو چھوڑ چکے ہیں اور اپنے گھر والوں پر بھی انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں بھی نمازی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سِکھا مدنی ماحول
بُری صحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آ کے پا مدنی ماحول
سَنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سَدا مدنی ماحول
گر آئے شرابی مٹے ہر خرابی چڑھائے گا ایسا نشہ مدنی ماحول
دعا ہے یہ تجھ سے دل ایسا لگا دے نہ چھُوٹے کبھی بھی خدا مدنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چھُڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶ تا ۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُسن وجمال اور خوبی وکمال میں حضور نبی آخرُالزّمان، رحمتِ عالمیان

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کوئی ثانی نہیں۔ محدثینِ کرام نے اپنے اپنے انداز سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اعضائے شریفہ کے **حُسن و جمال** کو بیان کیا ہے۔ لیکن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن و جَمال اور اَوصاف و کمال کو کماحقہٗ بیان کرنا ہمارے بس کی بات نہیں، مگر اپنے دلوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عشق بڑھانے اور آپ کے ذکرِ خیر سے برکت (Blessing) پانے کیلئے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے چند اَعضائے شریفہ کے حُسن و جمال کا تذکرہ سُن کر اپنا نام ذکرِ مصطفےٰ کرنے والوں کی فہرست میں تو لکھوا سکتے ہیں۔ مثلاً آپ کا چہرۂ انور کیسا تھا، آپ کی مبارک آنکھیں کیسی تھیں ؟ آپ کی پیشانی، آپ کے کان مبارک کیسے تھے، آپ کے رُخسار کیسے خوبصورت تھے۔ آیئے! سب سے پہلے چہرۂ انور کے نورانی جلووں کی جھلک ملاحظہ کرتے ہیں۔

چہرۂ مبارک

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک چہرے سے ہر وقت اَنوار و تجلیات کی بارش ہوتی تھی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور کی برکت سے اندھیروں میں اُجالا ہو جاتا، ظلمتوں کے بادل چھٹ جایا کرتے تھے، جیسا کہ

سوزنِ گمشدہ ملتی ہے تبسُّم سے ترے

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سَحری کے وَقت کچھ سی رہی تھیں کہ اچانک ہاتھ سے سُوئی گِر گئی اور چَراغ (Lamp) بھی بُجھ گیا۔ اتنے میں رَحمتِ عالم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لے آئے۔ چہرۂ اَنور کی روشنی سے سارا گھر روشن ہو گیا حتّٰی کہ سُوئی مل گئی۔ اُمُّ الْمُؤمِنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کا چہرہ کتنا روشن ہے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **وَیْلٌ لِّمَنْ لَّا یَرَانِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ**۔ یعنی اس شخص کے لیے ہلاکت

ہے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کی: وہ کون ہے جو آپ کو قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ فرمایا: وہ بَخیل ہے۔ پوچھا: بَخیل کون؟ ارشاد فرمایا: اَلَّذِیْ لَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِذْ سَمِعَ بِاِسْمِیْ، جس نے میرا نام سُنا اور مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا۔ (القول البدیع، الباب الثالث فی التحذیر من ترک الصلاۃ۔۔۔ الخ، ص ۳۰۲)

سُوزَنِ گمشُدہ ملتی ہے تبسُّم سے ترے شام کو صُبح بناتا ہے اُجالا تیرا

(ذوقِ نعت، ص۱۶)

حُسن و جمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا اَوج و کمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا
عادات و خصالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا عز وجلال مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا
عظمت وشانِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چشمِ مبارک

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک آنکھیں بڑی اور قُدرتِ الٰہی سے سُرمَگیں (سُرمہ والی) اور پلکیں دَراز تھیں، آنکھوں کی سفیدی میں باریک سُرخ ڈورے تھے (سیرتِ رسول عربی، ص۲۵۱)۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس شخص پر ان مُبارک آنکھوں سے نظر فرمادیتے تو اس کے سوئے نصیب جگا دیا کرتے تھے۔ چنانچہ

جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ ان کی آنکھیں

حضرت سَیِّدُنا شیبہ بن عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے ایمان لانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب نبیِ کریم (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) غزوہ حُنَیْن میں شریک ہوئے تو مجھے خیال آیا کہ میرے والد اور چچا کو حضرت علی اور حضرت حمزہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما) نے قتل کر دیا تھا، کیوں نہ آج میں ان سے بدلہ لیتے

ہوئے، ان کے نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو شہید کر دوں، اس ارادے سے میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قریب ہوا اور میں حملہ کرنے ہی والا تھا کہ آگ کا شعلہ (Flame) بجلی کی طرح میری طرف بڑھا، جس سے خوف زدہ ہو کر میں پیچھے کی طرف بھاگا، اتنے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نَظرِ کرم مجھ پر پڑ گئی اور فرمایا: اے شیبہ! پھر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا دستِ قدرت میرے سینہ پر رکھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شیطان کو میرے دل سے نکال دیا اور میں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ اقدس کی طرف نظر اٹھائی تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھے اپنی سماعت و بصارت سے بھی زیادہ محبوب لگنے لگے۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۱/۱۱۲، رقم: ۱۴۴)

جس طرف اُٹھ گئی دَم میں دَم آ گیا

اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

حُسن و جمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

اَوج و کمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

عادات وخصالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

عز وجلال مصطفٰی مرحباصد مرحبا

عظمت وشانِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَبرُوئے مُبارَک

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھویں دَراز اور باریک تھیں اور درمیان میں دونوں اس قَدَر مُتَّصِل

تھیں کہ دُور سے ملی ہوئی معلوم ہوتیں۔ حضرت ہند بن ابی ہالہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ دونوں ابرو کے درمیان ایک رگ تھی جو غُصّے کی حالت میں اُبھر آتی تھی۔(الشمائل المحمدیہ للترمذی، ص۲۲حدیث۷،ملتقطا)

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جُھکی ان بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۰۰)

مختصر وضاحت: ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جب اس جہاں کو اپنی بابرکت تشریف آوری سے زِینت بخشی اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خود تو سجدے میں گِر کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی اُمّت کے لیے دُعا فرما رہے تھے اور کعبۂ مُعَظَّمہ آپ کی طرف جُھک کر آپ کے نُورانی بھووں کی نزاکت و لَطافت کو سَلامی پیش کر رہا تھا۔

بینیٔ مبارک

سرکارِ عالی وقار، مکے مدینے کے تاجدار، منبعِ انوار، صاحبِ عمامۂ پُرانوار، صاحبِ گیسوئے مُشکبار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بینی یعنی ناک مُبارک خُوبصورت اور دراز تھی اور درمیان میں اُبھراؤ نُمایاں تھا اور ناک کی ہڈّی پر ایک نُور درخشاں تھا۔ جو شخص بغور نہ دیکھتا تو اسے معلوم ہوتا کہ بُلند ہے حالانکہ بُلند نہ تھی۔ بُلندی تو وہ نُور تھا جو اسے گھیرے ہوئے تھا۔(الشمائل المحمدیہ للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ، ص۲۲حدیث۷،ملتقطا)

بینیِ پُرنور پر رَخشاں ہے بُکّہ نُور کا ہے لِواءُ الْحَمْد پر اُڑتا پھریرا نُور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۳)

مختصر وضاحت: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پُرنور بینی (ناک مُبارک) پہ ہر وقت اس طرح نُور چمکتا رہتا ہے کہ یوں لگتا ہے جیسے لِواءُ الْحَمْد (قِیامت کے دن اللہ تَعَالٰی کی حمد کا جھنڈا جو حُضُور عَلَیْہِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ہاتھ میں ہوگا اس) کا پھریرا (نشان) لہرا رہا ہے۔ (شرح حدائقِ بخشش، ص:۱۰۷)

حُسن و جمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا　　اَوج و کمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیشانی مبارک

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی مُبارک کُشادہ تھی اور چراغ کی مانند چمکتی تھی۔ چنانچہ حضرتِ حَسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:

مَتٰی یَبْدُ فِی اللَّیْلِ الْبَھِیْمِ جَبِیْنُہٗ　　یَلُحْ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجَی الْمُتَوَقِّدِ

یعنی جب اندھیری رات میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی ظاہر ہوتی تو، تاریکی کے روشن چَراغ کی مانند چمکتی۔ (شرح الزرقانی علی المواہب ج۵/ ۲۷۸)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

جس کے ماتھے شَفاعت کا سہرا رہا　　اس جَبینِ سَعادَت پہ لاکھوں سلام　　(حدائقِ بخشش، ص۳۰۰)

شعر کی وضاحت: جب حَشْر بپا ہوگا اور نفسا نفسی کا عالَم ہوگا، کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہوگا تو شَفاعَت کا سہرا ہمارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سر پہ باندھا جائے گا، تو پھر اس لجپال آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سَعادَت والی پیشانی پہ کیوں نہ لاکھوں بار دُرُود و سَلامِ مَحبَّت پیش کِیا جائے، جن کی وجہ سے ہماری یہاں بھی بگڑی بن رہی ہے اور وہاں بھی بنے گی۔

حُسن و جمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا　　اَوج و کمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لُعاب دَہَن مبارک

حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا لُعابِ پاک خوشبو دار اور نہایت مہک دار تھا، اگر کوئی غمگین اس سے برکت حاصل کرتا تو اس کا غم خوشی میں تبدیل ہو جاتا، جس کے جسم کے کسی حصہ پر لگ جاتا تو اس کا وہ حصہ خوشبو دار ہو جاتا، اگر کوئی زَخْمی اور بیمار شخص لعابِ مبارک کو استعمال کرتا تو شفا پا جاتا۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا سَہل بن سَعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور نبیِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خیبر کے دن ارشاد فرمایا: "میں یہ جھنڈا کل ایک ایسے شخص کو دُوں گا، جس کے ہاتھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ فتح عطا فرمائے گا، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول اس سے مَحَبَّت فرماتے ہیں۔" راوی کہتے ہیں: "صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے وہ رات بڑی بے چینی سے گزاری کہ کس خوش نصیب کو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جھنڈا عطا فرمائیں گے۔" صبح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِستفسار فرمایا: "علی بن ابی طالب (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کہاں ہیں؟" صحابۂ کرام نے عرض کی: "یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وہ آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔" ارشاد فرمایا: "انہیں میرے پاس لاؤ!" چنانچہ، جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حاضرِ خدمت ہوئے تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِن کی آنکھول پر اپنا لُعابِ مبارک (Blessed Saliva) لگایا اور ان کیلئے دعا فرمائی۔ اس کی برکت سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آنکھیں فوراً ٹھیک ہو گئیں اور ایسی ٹھیک ہوئیں گویا کہ کبھی تکلیف تھی ہی نہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی بن ابی طالب، الحدیث: ۲۲۲۳، ص۱۰۰۷)

جس کے پانی سے شاداب جان وجِناں　　اس دَہَن کی طَراوت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش، ص ۳۰۲)

مختصر وضاحت: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دہنِ اقدس چشمۂ علم و

حکمت بھی ہے اور اس دہن کی تَرِی جان و دل کے لیے راحت و سُکون اور تر و تازگی کا باعث بھی ہے۔ میں اپنے آقا(صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے دہنِ مُبارک کی تَرِی پہ بھی لاکھوں سَلام بھیجتا ہوں۔

حُسن و جمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا اَوج و کمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دستِ مبارک

رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شہنشاہِ اُمم، محبوبِ ربِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بازو اور ہتھیلیاں گوشت سے بھری ہوئی تھیں۔ کلائیاں لمبی، ہتھیلیوں کی پُشت کُشادہ اور اُنگلیاں لمبی تھیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُنگلیاں گویا چاندی کی شاخیں تھیں۔ مبارک ہتھیلیاں ریشم سے زیادہ نرم(Soft) تھیں اور عطر فروش کی ہتھیلی کی طرح مہکتی تھیں، خواہ آپ نے خوشبو کو چھُوا ہو یا نہ چھُوا ہو۔ جو شخص بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مصافحہ کر لیتا وہ پورا دن اپنی ہتھیلی سے خوشبو پاتا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی بچے کے سر پر دستِ رحمت پھیرتے تو اس کے سر سے خوشبو آنے کی وجہ سے دیگر بچوں میں پہچان لیا جاتا تھا۔(احیاء العلوم، ۲/۱۳۲۵) جن چیزوں سے آپ کا ہاتھ مبارک مس ہو جاتا وہ چیز کئی کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو کفایت کر جاتیں۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حُدَیْبِیَہ کے دن ہم لوگوں کو پیاس لگی حالانکہ پانی ختم ہو چکا تھا، حضورِ پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کی ہمارے پاس پینے اور وضو کرنے کیلئے پانی نہیں ہے، اس وقت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک لوٹے کے برابر پانی ایک برتن میں تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ اقدس اس برتن میں

رکھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے (Springs) پُھوٹ پڑے، ہم سب نے اس سے پانی پیا اور وضو بھی کیا۔ حضرت جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا گیا، آپ اس وقت کتنے آدمی تھے، فرمایا (1500) تھے ہم اگر ایک لاکھ آدمی بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کفایت کرتا۔ (صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، الحدیث: ۳۵۷۶، ۲/۴۹۳)

اُنگلیاں ہیں فیض پر ٹُوٹے ہیں پیاسے جھوم کر	ندیاں پنجِ آبِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

مختصر وضاحت: صلحِ حُدَیْبِیَہ کے موقع پر جب پانی ختم ہوا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی معجزانہ شان یوں دکھائی کہ ایک برتن میں دستِ اقدس رکھا تو آپ کی فیض رسا اُنگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوگئے، صحابۂ کرام اپنی پیاس بجھانے کیلئے دوڑے، سب نے خوب سیر ہو کر پیا اور اپنی سواریوں کو بھی پلایا کہ یہ پانی وجودِ مصطفےٰ کی خوشبو سے معطر ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پائے مبارک

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دونوں پاؤں مُبارَک پُر گوشت اور خُوبصُورت ایسے کہ کسی کے نہ تھے اور نَرم وصاف ایسے کہ ان پر پانی ذرا بھی نہ ٹھہرتا بلکہ فوراً بہہ جاتا، جس چیز کے ساتھ لگ جاتا وہ چیز بابرکت ہو جاتی، حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب پتھر (Stone) پر چلتے تو وہ نَرم ہو جاتا، تاکہ آپ بآسانی اس پر سے گُزر جائیں۔ اور جب ریت پر چلتے تو اس میں پائے مُبارَک کا نشان نہ ہوتا۔

(سیرتِ رسولِ عربی، ص۲۷۶ ملتقطا)

گورے گورے پاؤں چمکا دو خُدا کے واسطے　　نُور کا تڑکا ہو پیارے گور کی شب تار ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۷)

مختصر وضاحت: اے میرے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ! خُدا کے لیے اپنے گورے گورے اور نُورانی قدمَین میری اندھیری قَبْر میں رکھ کر میری قَبْر کی سیاہ رات کو صُبْحِ نُور بنا دیجئے! تاکہ میری وحشت دُور ہو جائے اور نکیرَین کے سُوالات کے بآسانی جوابات دے سکوں۔

حُسن و جمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
اَوج و کمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عادات و خصالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عزّ و جلال مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عظمت و شانِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت میمونہ بنتِ کَرْدَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاؤں مبارک کا حُسن بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں: میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مکّے میں اُونٹنی پر سوار دیکھا، اس وقت میں اپنے والد کے ساتھ تھی، میرے والد نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قریب جا کر قدم مبارک پکڑ لئے۔ حضرت میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: **فَمَا نَسِیْتُ فِیْمَا نَسِیْتُ طُوْلَ اُصْبُعِ قَدَمِہِ السَّبَّابَةِ عَلٰی سَائِرِ اَصَابِعِہٖ**۔ میں بہت سی باتیں بھول چکی ہوں لیکن یہ بات نہ بھول سکی کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک پاؤں کے انگوٹھے کے برابر والی انگلی (حسن و جمال میں)(In elegance) دوسری انگلیوں کے مقابلے میں لمبی تھی۔ (مسند امام احمد، حدیث میمونہ بنت کردم، ج ۱۰، ص ۳۰۱ ملتقطا)

حُسن و جمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا اَوج و کمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”سیرتِ رسولِ عربی اور سیرتِ مُصطفٰے“ کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل و کمالات اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال سے مُتعلِّق مزید مَعلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتابیں بنام ”سیرتِ رسول عربی اور سیرتِ مُصطفٰے“ کا مُطالعہ نہایت مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کُتب میں اِعلانِ نُبوّت اور ہجرت سے پہلے اور بعد کے واقعات، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات، بچپن اور خاندانی حالات اور غَزوات کے واقعات کے علاوہ جمادات (یعنی بے جان چیزوں)، نباتات (درخت وغیرہ)، حیوانات اور جِنّات وغیرہ سے مُتعلِّق مُعجزات کو بھی نہایت عُمدہ انداز میں بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی ان کُتب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی مُطالعہ فرمایئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ان کُتب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا، میٹھے مصطفٰے، سیدِ انبیاء، حبیبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن وجمال کی، آپ کے روشن و مُنور چہرے کی کیا بات ہے کہ دُور دراز سے لوگ دِیدار کیلئے آتے اور دامنِ اسلام سے وابستہ ہو جاتے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلووں سے ساری کائنات کو عزّت بخشی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن وجمال سے سارے عالم کو مزیّن (Adorn) فرمایا، جبھی تو آج آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک نورآفاقِ عالم میں چمک رہا

ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مہک سے پوری کائنات کو معطر فرمادیا ہے، ذرا سوچئے! جس آقا کے حسن و جمال کا یہ عالم ہے تو خود ان کی ذاتِ مُبارکہ کا کیا عالم ہو گا، لیکن افسوس کہ جس آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسن و جمال کا تذکرہ سننے کیلئے ہم محفلیں سجائیں، مرحبا یا مصطفٰے کی دُھومیں مچائیں، کیا اسی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین کو چھوڑ کو غیر مسلموں کی نقّالی کریں گے؟ کیا سُنّتوں بھرا لباس چھوڑ کر نت نئے فیشن (Fashion) اپنائیں گے؟ کیا پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کو چھوڑیں گے؟ کیا چہرے کو داڑھی شریف سے سجانے کے بجائے داڑھیاں منڈوائیں گے؟ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس عظیم سُنّت کو کیا گندی نالیوں میں بہائیں گے؟ کیا اب بھی والدین کی نافرمانی اور رشتہ داروں سے بدسلوکی سے پیش آئیں گے؟ کیا اب بھی فلموں ڈراموں، گانے باجوں اور دیگر غیر شرعی کاموں میں اپنی زندگی برباد کریں گے؟ کیا یہی محبتِ رسول کا تقاضہ ہے؟ ہمیں تو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری کرنی چاہیے، جن کاموں سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا، ان کے قریب بھی نہیں جانا چاہیے اور جن کاموں کے کرنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے، ان میں ہرگز تاخیر نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ ایک مسلمان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت واجب ہے، چُنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الاَنْفَال آیت نمبر 1 میں فرمانِ باری تعالٰی ہے:

وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ① (پ۹، الانفال:۱)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ و رسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم بھی ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری کریں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں

پر مضبوطی سے عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کریں کہ یہی ہماری نَجات (Salvation) کا ذریعہ ہے۔ آیئے! اس ضمن میں دو (2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سماعت فرمایئے: چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی، یعنی جس نے میرا حکم مانا، وہ جنَّت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ اِنکار کرنے والا ہو گیا۔ (بخاری، ۴/۴۹۹، حدیث:۷۲۸۰)

2. ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وَقْت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ اس کی خواہش میرے لائے ہوئے کے تابع نہ ہو جائے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام ...الخ، ج۱، ص ۵۴، الحدیث:۱۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا اطاعتِ رَسُول جنت میں داخلے کا سبب ہے، یاد رہے! اطاعت میں ہر وہ کام شامل ہے، جن سے بچنے کا حکم ہے (تو ان سے بچنا اطاعت ہے) اور وہ کام بھی داخل ہیں جنہیں کرنے کا حکم اِرْشاد فرمایا ہے، جیسے نماز پڑھنا اور دیگر نیک کام کرنا ضروری ہیں، اسی طرح جُھوٹ، غیبت، وغیرہ گُناہوں سے اِجْتناب بھی لازِم ہے، مگر افسوس! آج کے بعض نادان مُسلمان صرف نام کے رہ گئے ہیں نہ کردار (Character) میں دِین کی کوئی نشانی نظر آتی ہے نہ اخلاق میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق کی جھلک نظر آتی ہے، نہ اعمال میں بزرگانِ دین کی پیروی نظر آتی ہے، بد قِسمتی سے گناہوں پر ایک دُوسرے کی مدد تو کی جاتی ہے مگر نیکی کے کاموں میں شیطان لعین رُکاوٹیں ڈال دیتا ہے، لڑائی جھگڑے عام ہوتے جا رہے ہیں، سُنّتوں کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے، نہ بیٹا باپ کی قدر پہچان رہا ہے نہ بیٹی ماں کی قدر دان ہے، جس طرف نظر اُٹھایئے بے عملی، بے راہ روی اور سُنَّتوں کی خِلاف وَرزی کے دل سَوز نَظارے ہیں۔ زبانی عشقِ رسول کا دعویٰ کرنے والے نادانوں کو امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دَعوتِ اسلامی مدنی چوٹ کرتے اور سمجھاتے ہوئے اپنے مجموعہ کلام "**وسائلِ بخشش**" میں کچھ یوں فرماتے ہیں:

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول

عالموں پر ہنسیں، پھبتیاں بھی کَسیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
جو کہ گانے سنیں، فلم بینی کریں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
بد نگاہی کریں، بد کلامی کریں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
کھائیں رزقِ حرام ، ایسے ہیں بد لگام اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
عَہد توڑا کریں ، جھوٹ بولا کریں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
جو ستاتے رہیں دل دُکھاتے رہیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
چغلیوں تہمتوں ، میں جو مشغول ہوں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈھکیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
داڑھیاں جو مُنڈائیں کریں غیبتیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
کاش ! عطارؔ کا طیبہ میں خاتِمہ ہو کرو یہ دُعا عاشِقانِ رسول

(وسائلِ بخشش، ص649)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرکھئے! ایک دن مَوت ہمارا رشتۂ حَیات ختم کر کے قبر میں سُلا دے گی، پھر بروزِ محشر ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر حساب دینا پڑے گا، سوال ہو گا عمر کن کاموں میں گزرای؟ پھر دوسرا سوال ہو گا جوانی کن کاموں میں گزاری؟ بالخصوص میرے نوجوان اسلامی بھائیو! اُس وقت ہم ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کیا جواب دیں گے کہ اے مالک! میں نے اپنی جوانی گلی، محلوں اورچوکوں پر فضول بیٹھنے میں گنوادی یاساری ساری رات سوشل میڈیا پر فضولیات میں مشغول رہ کر برباد کردی۔ ذرا غور کیجئے! اگر اِنہی بُرے کاموں کی وجہ سے بروزِ قیامت حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّمَ نے اپنا رُخِ انور پھیر لیا تو پھر کون ہمارا پُرسانِ حال ہوگا؟ آپ کے علاوہ کس سے شفاعت کی بھیک مانگیں گے؟

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا
دکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہوگا
خدائے پاک کی چاہیں گے اگلے پچھلے خوشی خدائے پاک خوشی ان کی چاہتا ہوگا
کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے کوئی اَسیرِ غم ان کو پکارتا ہوگا
کسی کے پلّہ پہ ہوں گے یہ وقتِ وزنِ عمل کوئی اُمید سے منہ ان کا تک رہا ہوگا
کوئی کہے گا دُہائی ہے یَارَسُوْلَ اللہ تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہوگا

(ذوقِ نعت، ص۳۶،۳۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! کچھ اچھی اچھی نیّتیں کرلیتے ہیں، مگر یہ ذہن نشین رہے کہ کسی بھی عملِ خیر میں اچّھی نیّت کا مطلب یہ ہے کہ جو عمل کیا جارہا ہے، دل اُس کی طرف مُتوجِّہ ہو اور وہ عمل رِضائے الٰہی کیلئے کیا جارہا ہو، اِس نیّت سے عبادات کو ایک دوسرے سے الگ کرنا **یا عبادت اور عادت میں فرق** کرنا مقصود ہوتا ہے۔ **یاد رہے!** صِرف زَبانی کلامی یا سوچ یا بے توجّہی سے ارادہ کرنا ان سب سے نیّت کوسوں دُور ہے، کیونکہ نیّت اس بات کا نام ہے کہ دل اس کام کو کرنے کیلئے بالکل تیّار ہو یعنی عزمِ مُصَمَّم اور پکّا ارادہ ہو۔

آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ نہ داڑھی منڈوائیں گے نہ ایک مُٹّھی سے گھٹائیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ (یاد رہے! اب تک جو داڑھی مُنڈانے کا گناہ کیا، اِس سے توبہ بھی کرنی ہوگی) سُنَّت کے مطابق لباس اور سر پر سبز سبز عمامے شریف کا تاج سجائیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ والدین کی

نافرمانی سے بچیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ بہن، بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آئیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تمام اہلِ محشر کے سامنے رُسوا ہونے سے بچائے، اپنی اور اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت میں زندگی بسر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے کیونکہ جس خوش نصیب نے اپنی جوانی عبادت وریاضت میں بسر کی ہوگی، اپنی جوانی میں قرآنِ پاک کی تلاوت کی ہوگی، اپنی جوانی نیکی کی دعوت دیتے ہوئے گزاری ہوگی، اپنی جوانی میں بُوڑھے ماں باپ کی خدمت کی ہوگی تو ایسے خوش بخت کو بارگاہِ الٰہی سے انعام واِکرام سے نوازا جائے گا۔ لہٰذا ان سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے بُرے دوستوں (Friends) کی صُحبت سے بچنے، گُناہوں سے سچی تَوبہ کرنے اور نیکیوں میں اِستقامت پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے، عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے مسافر بن جایئے، نیکی کی دعوت دینے اور گناہوں سے روکنے والے بن جایئے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا میں بھی کامیابی ہمارے قدم چُومے گی اور آخرت میں بھی سُرخروئی نصیب ہوگی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس شعبۂ تعلیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی جہاں دنیا بھر میں مسلمانوں کو نیکی کے کاموں کی طرف گامزن کررہی ہے، وہیں گورنمنٹ وپرائیویٹ اسکولز (Schools)، کالجز، یونیورسٹیز اور مُختلِف تعلیمی اِداروں سے مُنسلِک لوگوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے کیلئے شُعبۂ تعلیم کا قِیام بھی عمل میں لایا گیا ہے، جس کا بُنیادی مقصد ان اِداروں سے وابستہ لوگوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے سُنّتوں کے مُطابِق زِندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے، یہ مجلس کالجز اور یونیورسٹیز (Universities) کے اَساتذہ

وطلبہ سے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ مَراسِم قائم کر کے اِنہیں تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں سے رُوشناس کرواتی ہے، نیز تعلیمی اِداروں میں مدنی اِنعامات کا سِلْسِلَہ جاری کرتی اورہاسٹل میں مدرسۃ المدینہ بالِغان قائم کر کے ان مُسْتَقْبِل کے مِعْماروں کی دِینی واَخْلَاقی تربِیَت کی ہر مُمکن کوشش کرتی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک بے شُمار بے عمل طَلَبہ (Students)، گناہوں سے تائب ہوکر نمازی اور سُنّتوں کے عامل بن چکے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کو دن دُگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

دعوتِ اسلامی کی قیّوم دونوں جہاں میں مچ جائے دھوم
اس پہ فدا ہو بچہ بچہ یا اللہ! میری جھولی بھر دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے حُسن وجمالِ مصطفیٰ کے بارے میں سنا، ہم نے سُنا کہ

ہمارے آقا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا حُسن وجمال بے مثل وبے مثال،

ہمارے آقا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دانت مبارک چمکدار، زُلفیں خمدار،

ہمارے آقا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارک چہرہ چاند وسورج سے بڑھ کر روشن،

ہمارے آقا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال کو دیکھ کر بے قرار دِلوں کو چین ملتا،

ہمارے آقا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن وجمال کو دیکھ کر لوگ کلمہ پڑھ لیا کرتے،

ہمارے آقا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن وجمال کو بیان کرنا صحابۂ کرام اور بُزرگانِ دین کا طریقہ ہے۔

ہمارے آقا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حسین و جمیل ہونے کے ساتھ ساتھ بااخلاق، عاجزی کے پیکر، بچوں سے مَحَبَّت کرنے اور غریبوں کی مدد، غمزدوں اور لاچاروں کی حاجت روائی کرنے والے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سچی مَحَبَّت نصیب فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

بارہویں تاریخ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **آج بارہویں شب ہے اور اسی نسبت کی وجہ سے 12 کے عدد سے ہم کو پیارا ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے نعتیہ دیوان "وسائلِ بخشش" میں فرماتے ہیں:**

کیوں بارہویں پہ ہے سبھی کو پیار آگیا آیا اسی دن احمدِ مختار آگیا
گھر آمنہ کے سیّدِ ابرار آگیا خوشیاں مناؤ غمزدو غمخوار آگیا
برسیں گھٹائیں رحمتوں کی جھوم جھوم کر رحمت سراپا جب مِرا سردار آگیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی بارہویں تاریخ کی پیاری پیاری نسبت سے دعوتِ اسلامی کے کم از کم 12 **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات و ہفتہ وار مدنی مذاکروں** میں اوّل تا آخر شرکت اور اپنے ساتھ انفرادی کوشش کر کے کم از کم 2 اسلامی بھائی ساتھ لانے کی نیت کیجئے۔ اس ارادے سے ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا، سید الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادتِ باسعادت کی خوشی میں ربیعُ الاوّل میں بلکہ ہو سکے تو ہاتھوں ہاتھ 3 دِن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کرلیجئے۔

ہم سب دعوتِ اسلامی کے اس پیارے پیارے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں، آج کی اِس مبارک رات کی عظیم ساعتوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت حاصل کرتے ہوئے نیک اعمال کی اچھی اچھی نیّتیں کرلیجئے، فرض علوم سیکھنے، مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ فکرِ مدینہ کرنے اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی نیّتیں کرلیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! میلادِ مُصطفٰی کی کچھ حَسین گھڑیوں کا ذِکر سُنتے ہیں، کہ جب میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُنیا میں تشریف آوری ہوئی، تاریخ کیا تھی؟ دن کیا تھا؟ کیا حالات تھے؟ آیئے سُنیے، ایمان تازہ کیجئے۔

ماہِ ربیع الاوّل کی 12 تاریخ اور دِن دو شنبہ یعنی پیر ہے، حضرتِ سیدنا عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے داداجان حرم شریف میں آگئے ہیں، حضرتِ آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا گھر میں اکیلی ہیں، کیونکہ ساس اور شوہر کا سایہ پہلے ہی اُٹھ چکا تھا، سُسر طوافِ خانہ کعبہ میں مشغول ہیں، خیال کیا کہ کاش! اِس وقت خاندانِ عبدِ مناف کی کچھ عورتیں میرے پاس ہوتیں، اچانک کیا دیکھتی ہیں نہایت حسینہ و جمیلہ عورتوں سے گھر بھر گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اُن سے اِستفسار فرمایا ”بیبیو! تم کون ہو؟ کہاں سے آئی ہو؟ اور کیوں آئی ہو؟“ اُن میں سے ایک بولیں، ”میں اُمُّ البشر تمام انسانوں کی ماں زوجہ آدم، حوّا ہوں“ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا، دُوسری بولیں، ”میں فرعون کی بیوی آسیہ ہوں“ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا، تیسری بولیں، ”میں عیسیٰ روح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ مریم

ہوں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اور باقی تمام عورتیں جنت کی حُوریں ہیں، آج کونین کے دُولہا، عالمین کے داتا، فقیروں کے ملجا و ماوٰی محمد رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد آمد ہے، اِن کے استقبال اور آپ کی خدمت کے لیے ہم آئی ہیں۔ اے آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا! دروازے کے باہر نظر ڈالو چاروں طرف تاحدِ نظر فرشتوں کے میلے لگے ہوئے ہیں، گھر میں حُوریں در پہ ملک ہیں، جن کی قطاریں تا بہ فلک ہیں"۔ حاضرین میں کچھ اِس طرح چرچے ہو رہے ہیں۔ (مجموع لطیف انسیی فی صیغ المولد النبوی القدسی، ص ۲۹۲، ملخصاً)

آئی ندا کہ آمنہ جاگے تیرے نصیب آئیں گے تیری گودی میں اللہ کے حبیب
کہا حوروں نے یہ محبوبِ ربُّ العالمیں ہوں گے فِرشتوں نے کہا سرکار ختم المرسلیں ہوں گے
زمیں بولی کہ یہ اسرارِ قدرت کے امیں ہوں گے فلک بولا کہ ان کے بعد پیمبر نہیں ہوں گے

پیارے نبی، میٹھے نبی، اچھے نبی، سچے نبی، آمنہ کے آنکھوں کے تارے نبی، دائی حلیمہ کے دُلارے نبی، بے سہاروں کے سہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ختنہ شدہ، ناف بریدہ، سُرمگیں آنکھوں کے ساتھ تشریف لائے۔ ہر قسم کی آلائش سے پاک بلکہ آلائشوں سے پاک کرنے کے لیے تشریف لائے۔ غیب سے آواز آنے لگی ربِّ کعبہ (عَزَّوَجَلَّ) کی قسم! کعبہ کو عزت مل گئی۔ ہوشیار ہو جاؤ کہ کعبہ کو ان کا قبلہ و مسکن ٹھہرا دیا گیا۔

محبوبِ ربِّ العزت، مصطفٰی جانِ رحمت، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدہ کیا۔ مبارک اُنگلیاں آسمان کی طرف اُٹھی ہوئی تھیں۔ جنّتی پھولوں سے بڑھ کر حسین ہونٹ حرکت کر رہے تھے اور آواز آرہی تھی، رَبِّ

هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ ، رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ ، رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ ، ولادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے موقع پر 3 جھنڈے نصب کیے گئے، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک خانہ کعبہ کی چھت پر۔

حضرتِ سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں، وِلادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وقت ایسا نور چمکا کہ مشارق و مغارب روشن ہو گئے اور میں نے مکے سے شام کے محلات واضح طور پر دیکھ لیے۔

آمِنہ تجھ کو مبارک شاہ کا میلاد ہو
تیرا آنگن نور، تیرا گھر کا گھر سب نور ہے
اِس طرف جو نور ہے تو اُس طرف بھی نور ہے
ذرَّہ ذرَّہ سب جہاں کا نُور سے معمور ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی سجدہ فرمایا، کاش! اُس سجدے کے صدقے میں ہمیں سجدوں کی توفیق نصیب ہو جائے اور ہم پانچوں نمازیں مسجد میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ صفِ اوّل میں پڑھنے کے عادی بن جائیں۔ یاد رکھیے! ہر مسلمان مرد و عورت پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے، چاہے اُس کا نام اور دیگر کام مسلمانوں والے ہوں۔ جو بدنصیب ایک وقت کی نماز بھی جان بوجھ کر قضا کر دیتا ہے اُس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔

رُوحُ الامیں نے گاڑا کعبے کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اُڑا پھریرا صبحِ شبِ ولادت

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! ہم بھی اپنے ہاتھوں میں اور اپنی سواریوں پر فیضانِ گنبدِ خضریٰ اور فیضانِ گنبدِ غوث ورضا سے مالامال **مدنی پرچم** اُٹھائے، امیرِ اہلسنّت کے عطا کردہ مدنی پھولوں (مکتوب) کے مطابق جلوسِ میلاد میں شرکت کریں گے۔ زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **12 ربیع الاوّل** یعنی آج کا روزہ بھی رکھیں گے کہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر کو روزہ رکھا کرتے تھے اور جب بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں پیر کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا "اسی دِن میری ولادت ہوئی اور اسی دِن مجھ پر پہلی وحی نازل ہوئی"۔ تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم بھی آج روزہ رکھیں گے۔ ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نبوت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر میں آنے جانے کی سنّتیں اور آداب

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

❀جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: بِسۡمِ اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔ (ابوداود، ج۴ ص ۴۲۰ حدیث ۵۰۹۵) اِنۡ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہُ الصَّمَد عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی ❀گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡاَلُكَ خَیۡرَ الۡمَوۡلَجِ وَ خَیۡرَ الۡمَخۡرَجِ بِسۡمِ اللّٰہِ وَلَجۡنَا وَ بِسۡمِ اللّٰہِ خَرَجۡنَا وَ عَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلۡنَا (اَیضاً حدیث ۵۰۹۶) (ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے رب اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہم نے بھروسہ کیا) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سورۃُ الاِخلاص شریف پڑھے۔ اِنۡ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی ❀اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے ❀اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلاً بسم اللہ کہے بِغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے ❀اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیۡن (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رُوحِ مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۹۶، شرح الشِّفاء للقاری ج ۲ ص ۱۱۸) ❀جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: السلامُ علیکم کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ ❀اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو ❀جب آپ کے

گھر پر کوئی دستک دے تو سنّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہَر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مَثَلاً کہے: محمد الیاس۔ نام بتانے کے بجائے اس موقع پر "مدینہ!"، "میں ہوں!" "دروازہ کھولو" وغیرہ کہنا سنّت نہیں ❀ جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے (10) کسی کے گھر میں جھانکنا ممنوع ہے۔ بعض لوگوں کے مکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مکانات ہوتے ہیں لہٰذا بالکونی وغیرہ سے جھانکتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے گھروں میں نظر نہ پڑے (11) کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے (12) واپسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی ادا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سنّتوں بھرا رسالہ وغیرہ بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تین دن ہر ماہ جو اپنائے مَدَنی قافلہ بے حِساب اُس کا خُدایا! خُلد میں ہو داخلہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کاثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب جُمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشْتوں کو بھیجتا ہے، جِن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یَومِ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مُجھ پر کَثْرَت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (کنزالعمال، ۱/۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴)

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی کوئی کمی سَروَرا تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❁ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کیلئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❁ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❁ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بچپن کا زَمانہ خَتْم ہوا اور جَوانی کا مُبارَک زَمانہ آیا تو بچپن کی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جَوانی بھی عام لوگوں سے نِرالی تھی۔ اِعلانِ نبُوَّت سے قَبْل بھی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام زِندگی بہترین اَخلاق و عادات کا خَزانہ تھی۔ سچائی، دِیانت داری، وَفاداری، وَعدے کی پابندی، بُزُرگوں کی عظمت، چھوٹوں پر

---

1 ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

شَفْقَت، رِشتہ داروں سے مَحَبَّت، رَحم و سَخاوت، قوم کے کام آنا، دوستوں سے ہمدردی، عزیزوں کی غَم خَواری، غریبوں اور مُفْلِسوں کی خَبَرگیری، دُشمنوں کے ساتھ نیک بَرتاؤ، مَخلوقِ خُدا کی خَیر خواہی، اَلْغَرَض تمام نیک عادتوں اور اَچّھی اچّھی باتوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِتنی بُلند مَنْزِل پر پہنچے ہوئے تھے کہ دُنیا کے بڑے سے بڑے اِنسانوں کے لئے وہاں تک رَسائی تو کیا؟ اِس کا تَصَوُّر بھی مُمکِن نہیں۔ آیئے! صاحِبِ جُود و نَوال، پیکرِ حُسن و جَمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قابِلِ رَشک اور لائقِ تَقْلِید مبارک جَوانی کے روشن پہلوؤں سے مُتَعَلِّق چند اِیمان اَفروز واقعات سُن کر اپنے دل میں مَحَبَّتِ رُسول کو مزید اُجاگر کرنے کا سامان کرکے اِن واقِعات سے حاصِل ہونے والے مَدَنی پُھولوں کو اپنے دِل کے مَدَنی گُلدَستے میں سَجانے کی کوشِش کرتے ہیں۔

حِلْفُ الْفُضُول

اِسلام سے پہلے عَرَبوں میں جنگوں کا سِلسِلہ رہتا تھا۔ روز روز کی لَڑائیوں سے عَرَب کے سینکڑوں گھرانے بَرباد ہو گئے تھے۔ ہر طرف بداَمْنی اور آئے دِن کی لُوٹ مار سے مُلْک کا اَمْن و اَمان غارَت (تباہ وبَرباد) ہو چُکا تھا۔ کوئی شَخْص اپنی جان ومال کو مَحفوظ نہیں سمجھتا تھا۔ نہ دِن کو چین، نہ رات کو آرام، اِس وَحْشَت ناک صُورتِ حال سے تنگ آکر کچھ صُلْح پسند لوگوں نے ایک اِصلاحی تَحریک چلائی۔ چُنانچہ بَنُو ہاشِم، بَنُو زُہرہ، بَنُو اَسد وغیرہ قَبائِلِ قُرَیْش کے بڑے بڑے سَردار، عَبْدُ اللہ بِن جُدعان کے مکان پر جمع ہوئے اور حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا زُبَیر بن عَبْدُ الْمُطَّلِب نے یہ تجویز پیش کی کہ مَوجُودہ حالات کو سُدھارنے کے لئے کوئی مُعَاہَدَہ کرنا چاہیے، چُنانچہ خاندانِ قُرَیْش کے سَرداروں نے **"جیو اور جینے دو"** کی قِسْم کا ایک مُعَاہَدَہ کیا اور حَلْف (قَسَم) اُٹھا کر عَہْد (وعدہ) کیا کہ ہم لوگ **مُلْک سے بے اَمْنی دُور کریں گے، مُسافِروں کی حِفاظت کریں گے، غریبوں کی اِمداد کرتے رہیں گے، مَظلوم**

کی حِمایت کریں گے، کسی ظالِم یا غاصِب (زبردستی حق چھیننے والے) کو مکّہ میں نہیں رہنے دیں گے۔(سیرتِ مصطفےٰ، ص۸۹)

اِس مُعاہَدے(Agreement) میں شَریک کئی لوگوں کا نام فَضْل تھا، اِسی لئے اِس مُعاہَدے کو **"حِلۡفُ الۡفُضُول"** کہتے ہیں یعنی اُن چند آدمیوں کا مُعاہَدہ جِن کا نام فَضْل تھا۔(سیرت ہشام، ۱/۲۹۷ ملخصًا) اِس میں حُضورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی شَریک ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ مُعاہَدہ اِس قَدَر عزیز تھا کہ اِعلانِ نبُوّت کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرمایا کرتے تھے کہ اِس مُعاہَدے سے مجھے اِتنی خُوشی ہوئی کہ اگر اِس کے بدلے میں کوئی مجھے سُرخ رَنگ کے اُونٹ بھی دیتا تو مجھے اِتنی خُوشی نہ ہوتی۔ آج اِسلام میں بھی اگر کوئی (مَظلُوم) مجھے مَدد کے لئے پُکارے تو میں اُس کی مَدد کے لئے تیّار ہوں۔(سیرۃ نبویۃ لابن ہشام، حرب الفجار، ص ۵۶ مفہوماً)

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا مُرادیں غریبوں کی بَر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ماویٰ، ضعیفوں کا ملجا یتیموں کا والی، غُلاموں کا مولیٰ

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقِعے سے ہمیں چند مَدنی پُھول حاصِل ہوئے(1) پہلا مَدنی پُھول یہ مِلا کہ جوانی میں بھی تاجدارِ نبُوّت، مالِکِ کوثر و جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عَقْل و دانائی کا یہ عالَم تھا کہ خاندانِ قُریش کے بڑے بڑے سردار اپنے اَہَم ترین مَشْوروں اور مُعاہَدوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی شریک کیا کرتے تھے۔ اپنی ہر صِفَت میں باکمال، محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عَقْلِ باکمال کی شان و عظمت مرحبا کہ جَلِیْلُ الْقَدْر تابِعی بُزُرگ

حضرت سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے 71 صحائف (آسمانی کتابوں) کا مُطالَعہ کیا تو اُن سب میں یہ (لکھا ہوا) پایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِبْتِدائے دُنیا سے فَنائے دُنیا تک تمام لوگوں کو جو عَقْل عطا فرمائی ہے وہ نُورِ خُدا، مُحمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عَقْلِ مُبارَک کے مُقابَلے میں ایسے ہی ہے جیسے پُوری دُنیا کے ریگستانوں کے سامنے ایک ذَرَّہ۔ بے شک حضرت سَیِّدُنا نُورِ خُدا، مُحمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عَقْل اور رائے تمام لوگوں سے زِیادہ رَاجح (بہتر) اور اَفضل ہے۔

(اللہ والوں کی باتیں، ۴/ ۴۲)

تِرے خُلق کو حق نے عظیم کہا تِری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہُوا ہے نہ ہو گا شہا تِرے خالقِ حُسن و اَدا کی قسم

(حدائق بخشش، ص ۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) دُوسرا مَدَنی پُھول یہ مِلا کہ بے چین دِلوں کے چَین، رَحمتِ دارَین، تاجدارِ حَرَمَین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَظلوموں کے ہمدرد و غمگسار اور اُن کے حامِی و مَدَد گار تھے چنانچہ جب مَظلوموں کے حق میں **"حِلْفُ الْفُضُول"** کا مُعاہَدہ طے پایا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خُوش ہو کر فرمایا: **"اِس مُعاہَدے سے مجھے اِتنی خُوشی ہوئی کہ اگر اِس معاہدے کے بدلے میں کوئی مجھے سُرخ رنگ کے اُونٹ بھی دیتا تو مجھے اِتنی خوشی نہ ہوتی۔"** لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی مَظلوموں کے دُکھ دَرد کو سمجھیں، اُن کا سہارا بنیں، اُن سے ہمدردی کریں، اُن کی داد رَسی کریں اور اپنی طاقت (Authority) کے مطابِق ظالِم کو ظُلم سے روکیں۔ خُوش نصیب ہیں وہ مُسلمان جو مَظلوموں کی مَدَد کرتے ہیں، ایسوں کے لئے رَبِّ غفّار عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مغفِرت کی خُوش خَبَری ہے چُنانچہ

حُضور سَراپا نُور، شَافِعِ یَوْمُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فَرمانِ خُوش گَوار ہے: جو کسی مَظلوم کی فریادرَسی کرے، اللہ تعالیٰ اُس کے لیے تہتّر (73) مَغْفِرَتیں لکھے گا، اُن میں سے ایک سے اُس کے تمام کاموں کی دُرُستی ہوجائے گی اور بہتّر (72) سے قِیامَت کے دِن اُس کے دَرَجے بُلند ہوں گے۔ (شعب الایمان، باب في التعاون علی البر والتقوی، حدیث: ۷۶۷۰، ۶/ ۱۲۰)

ایک اور مقام پر اِرْشاد فرمایا: جو کسی مَظلوم کے ساتھ اُس کی مَدد کرنے چلے تو اللہ تعالیٰ اُسے اُس دِن ثابِت قَدَمی عَطا فرمائے گا جس دن قَدَم پِھسل رہے ہوں گے۔ (حلیۃ الاولیاء، مالک بن انس، ۶/ ۳۸۳، حدیث: ۹۰۱۲)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں   بچانا ظُلم و سِتم سے مجھے سدا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص76)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3) تیسرا مَدَنی پُھول یہ مِلا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جوانی میں بھی اِصلاحِ مُعاشَرہ کے حقیقی عَلَمبَردار تھے، جو لَڑائی جھگڑوں اور خون خَرابے والے مُعامَلات کو خَتْم کروانے میں ہمیشہ پیش پیش رہا کرتے تھے جبکہ دُوسری جانِب ہم جیسے نِکمّوں کا عالَم ہے کہ جو لَڑتے جھگڑتے مُسلمانوں میں بیچ بچاؤ اور مُعافی تلافی کروانے کے بجائے اُنہیں مزید غُصَّہ دِلاتے، دُور کھڑے تماشہ دیکھ کر لُطف اَندوز ہوتے بلکہ لَڑائی جھگڑے کی تصاویر (Pictures) اور وِیڈیوز بنا کر سوشَل مِیڈیا پر اَپ لوڈ کردیتے ہیں۔ ذرا سوچئے! کیا عاشِقانِ رَسُول صِرف دَعووں اور نَعروں کی حدتک مَحدود ہوتے ہیں؟ کیا عاشِقانِ رَسُول بے حِس ہوتے ہیں؟ کیا عاشِقانِ رَسُول مُسلمانوں کو آپس میں لَڑواتے ہیں؟ کیا عاشِقانِ رَسُول مُسلمانوں کو لَڑتا دیکھ کر لُطف اَندوز ہوتے ہیں؟ کیا عاشِقانِ رَسُول لَڑتے جھگڑتے مُسلمانوں کو دیکھ کر اُن کی تصاویر اور وِیڈیوز بناتے

ہیں ؟یقیناً نہیں !ہر گز نہیں !عاشِقانِ رَسُول تو مُسلمانوں کی عزّت وآبُرو اور جان ومال کے مُحافِظ ہوتے ہیں، عاشِقانِ رَسُول تو مُسلمانوں کو آپس میں مِلانے والے ہوتے ہیں، عاشِقانِ رَسُول تو مُسلمانوں کی آپس کی رَنْجِشیں خَتْم کروانے والے ہوتے ہیں، عاشِقانِ رَسُول تو مُسلمانوں کو گُناہوں سے بچا کر اُنہیں نیکی کی دَعْوَت دینے والے ہوتے ہیں۔تو آئیے !آج سے نِیَّت کرتے ہیں کہ لَڑتے جھگڑتے مسلمانوں کا تماشہ نہیں دیکھیں گے ،اُن کی تصاویر اور ویڈیوز نہیں بنائیں گے ،بِلا وجہِ شَرعی لَڑنے والے یا آپس میں ناراض مسلمانوں میں صُلْح کرواکر اِس پر مِلنے والے ثَواب کے حَقْ دار بنیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

آئیے !بطورِ ترغیب مسلمانوں میں صُلْح کروانے کی فضیلت پر مُشْتَمِل ایک بہت ہی پیارِی حدیثِ پاک سُنتے ہیں چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابُو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ اکرم،نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جو دَرَجے میں روزے، نماز اور زَکوٰۃ سے بھی اَفْضَل ہو؟ صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن نے عَرْض کی:یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ!، کیوں نہیں۔اِرْشاد فرمایا: آپس میں صُلْح کروادینا۔(ابوداود،کتاب الادب،باب فی اصلاح ذات البین، ۴/ ۳۶۵،حدیث:۴۹۱۹)البتّہ یاد رکھئے !مُسلمانوں میں وُہی صُلْح کروانا جائز ہے جو شَرِیْعَت کے دائرے میں ہو۔ ایسی صُلْح جو حَرام کو حَلال اور حَلال کو حرام کردے وہ جائز نہیں ہے، جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوَایت ہے، حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا:مسلمانوں کے درمیان صُلْح کروانا جائز ہے مگر وہ صُلْح (جائز نہیں) جو حَرام کو حَلال یا حَلال کو حرام کردے۔(ابوداود،کتاب الاقضیۃ،باب فی الصلح، ۳/۴۲۵،حدیث:۳۵۹۴)

مَشْہُور مُفَسّرِ قُرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان نَعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: مثلاً زَوجَیْن (میاں بیوی) میں اِس طرح صُلْح کرائی جائے کہ خاوَنْد (شوہر کو) اُس عَوْرَت

کی سَوکَن (اپنی دوسری بیوی) کے پاس نہ جائے گا یا مُسلمان مَقرُوض اِس قدر (اِتنی مقدار میں) شراب و سُود اپنے غیر مُسلِم قرض خواہ کو دے گا۔ پہلی صُورت میں حَلال کو حرام کیا گیا، دُوسری صُورت میں حَرام کو حَلال، اِس قسم کی صُلحیں حَرام ہیں جِن کا توڑ دینا واجِب ہے۔ (مر آۃ المناجیح، ۴/۳۰۳)

دُنیا کے جھگڑے خَتم ہوں اور مُشکلیں ٹَلیں   صَدقہ حَسَن حُسَین کا یا ربِّ مُصطفٰے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ مسلمانوں کے درمیان صُلح کروادینا کس قدر مُبارک عمل ہے کہ حدیثِ پاک میں اِسے دَرَجے میں روزے، نماز اور زکوٰۃ سے بھی اَفضل فرمایا گیا ہے۔ اے کاش! وہ دور بھی آئے کہ ہم بھی مسلمانوں میں صُلح کروانے والے بن جائیں۔ اَمیرِ اہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پر قُربان، جو اپنے سُنّتوں بھرے بَیانات، مَدَنی مُذاکروں اور تَصنیف و تالیف وغیرہ کے ذَرِیعے عَمَلی طور پر اِس سُنّت کو زِندہ رکھنے کی جِدّ و جُہد جاری رکھے ہوئے ہیں اور وَقتاً فَوَقتاً مسلمانوں کو آپس میں مُتّحِد رہنے کی تَرغیب بھی دِلاتے رہتے ہیں جس کی ایک دِلنشین جھلک آپ کا تحریری رِسالہ **"ناچاقیوں کا عِلاج"** اور VCD **"گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے؟"** بھی ہے، لِہٰذا آج ہی اِس رِسالے اور بیان کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طلب فرمایئے، خود بھی پڑھئے اور دُوسروں کو بھی پڑھنے کی تَرغیب دلایئے۔ دَعْوَتِ اِسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس رِسالے کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرِنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوانیِ مُصطفٰے اور شام کا سفر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب انبیا کے سَرْوَر، دو عالَم کے تاجْوَر، مَحبوبِ ربِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عُمْر شریف تقریباً پچیس(25) سال ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اَمانت و صَداقت کا چرچا دُور دُور تک پہنچ چکا تھا۔ حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا مکّہ کی ایک بہت ہی مالدار عَورت تھیں۔ اُن کے شوہر کا اِنتقال ہو چکا تھا۔ اُنہیں ضرورت تھی کہ کوئی اَمانت دار آدمی مِل جائے تو اُن کے ساتھ اپنی تجارَت کا مال و سامان ملکِ شام بھیجیں، چُنانچہ اُن کی نَظرِ اِنْتِخاب نے اِس کام کے لئے حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مُنْتَخَب (Select) کِیا اور کہلا بھیجا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرا مالِ تجارت لے کر ملکِ شام جائیں جو مُعاوَضہ میں دُوسروں کو دیتی ہوں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اَمانت و دِیانت داری کی وجہ سے آپ کو اُس کا دوگُنا دُوں گی۔ حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کی درخواست منظور فرمالی اور تِجارت کا مال و سامان لے کر ملکِ شام کو روانہ ہوگئے۔ اِس سَفَر میں حضرت سَیِّدَتُنا خَدِیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنے ایک قابِلِ اِعْتِماد غُلام "مَیْسَرہ" کو بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رَوانہ کر دیا تاکہ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خِدمت کرتا رہے۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملکِ شام کے مشہور شہر "بُصریٰ" کے بازار میں پہنچے تو وہاں "نَسْطُورا" راہب کی خانقاہ کے قریب ٹھہرے۔ "نَسْطُورا" مَیْسَرہ کو بہت پہلے سے جانتا پہچانتا تھا۔ حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صورت دیکھتے ہی "نَسْطُورا" مَیْسَرہ کے پاس آیا اور پوچھا کہ اے مَیْسَرہ! یہ کون ہیں جو اِس درخت کے نیچے اُتر پڑے ہیں۔؟ مَیْسَرہ نے جواب دیا: یہ مکّے کے رہنے والے اور خاندانِ بَنُو ہاشِم کے چَشم و چَراغ ہیں، اِن کا نام نامی "محمد" اور لقب "اَمین" ہے۔ نَسطورا نے کہا کہ سِوائے نبی کے اِس درخت کے نیچے آج تک کبھی کوئی نہیں اُترا۔ اِس لئے مجھے یقینِ کامِل ہے کہ "نَبِیِّ آخِرُ الزَّماں" (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) یہی ہیں کیونکہ آخری نَبی کی تمام نشانیاں جو میں نے تَوریت و اِنجیل میں پڑھی ہیں وہ سب میں اِن میں دیکھ رہا ہوں۔ کاش! میں اُس وَقْت تک زِندہ رہتا جب یہ اپنی نبُوّت کا اِعلان کریں گے تو میں اِن کی بھرپور مَدَد کرتا اور

پُوری جاں نثاری کے ساتھ اِن کی خدمت گزاری میں اپنی تمام عُمر گزار دیتا۔ اے مَیْسَرہ! میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ خبردار! ایک لمحے کے لئے بھی تُم اِن سے جُدا نہ ہونا اور اِنتہائی خُلوص وعقیدت کے ساتھ اِن کی خدمت کرتے رہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اِن کو **"خَاتَمُ النَّبِیّٖن"** (یعنی آخری نبی) ہونے کا شَرَف عطا فرمایا ہے۔ حُضورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بَصْریٰ کے بازار میں بہت جلد تجارت کا مال فروخت (Sale) کرکے مَکَّۂ مُکَرَّمَہ واپس آگئے۔ واپسی میں جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا قافِلہ شہرِ مَکَّہ میں داخِل ہونے لگا تو حضرت سَیِّدَتُنا بی بی خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا ایک بالاخانے (بُلند جگہ) پر بیٹھی ہوئی قافِلے کی آمد کا مَنظر دیکھ رہی تھیں۔ جب اُن کی نَظر حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر پڑی تو اُنہیں ایسا نظر آیا کہ دو (2) فرشتے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سَرِ اَنْوَر پر دُھوپ سے سایہ کئے ہوئے ہیں۔ حضرت سَیِّدَتُنا خَدِیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے دِل پر اِس نُورانی مَنْظَر کا ایک خاص اَثَر ہوا اور وہ اِنتہائی عقیدت و مَحبَّت سے یہ حَسِیْن جَلْوَہ دیکھتی رہیں۔ پھر اپنے غُلام مَیْسَرہ سے کئی دن کے بعد اِس کا ذِکْر کیا تو مَیْسَرہ نے بتایا کہ میں تو پُورے سَفَر میں یہی مَنْظَر دیکھتا رہا ہوں۔ اِس کے عِلاوہ بھی میں نے بہت سی عجیب وغریب باتوں کا مُشاہَدَہ کیا ہے۔ پھر مَیْسَرہ نے نَسطورا راہِب کی گفتگو اور اُس کی عقیدت و مَحبَّت کا تذکِرَہ بھی کیا۔ یہ سُن کر حضرت سَیِّدَتُنا بی بی خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِکاح کی رَغْبَت ہوگئی۔ (مدارج النبوۃ، قسم دوم، باب دوم، ۲/ ۲۷ ملخصاً)

ہم اُن کے زیرِ سایہ رہتے ہیں جن کا سایہ نظر نہیں آتا
جھولیاں بھری جاتی ہیں عالَم کی دینے والا نظر نہیں آتا

پیغامِ نکاح

حضرت سَیِّدَتُنا بی بی خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا انتہائی شریف خاتون تھیں۔ اَہْلِ مَکَّہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

عَنْہا کی پاک دامَنی کی وجہ سے آپ کو طاہِرہ(پاکباز) کہا کرتے تھے۔ سَرداران ِقُرَیش آپ کے ساتھ نِکاح کے خواہِش مَنْد تھے لیکن آپ نے سب کے پیغاموں کو ٹھکرادیا۔ مگر حُضورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاق وعادات کو دیکھ کر اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے حیرت اَنگیز حالات کوسُن کر خُود بَخُود آپ کے دِل میں نَبیِّ اَکْرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِکاح کی رَغْبت پیدا ہوگئی۔ چُنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُھوپھی حضرت سَیِّدَتُنا صَفِیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو بُلایا اور اُن سے حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے کچھ ذاتی حالات کے بارے میں مَزِید مَعلومات حاصِل کیں پھر حضرت سَیِّدَتُنا نَفیسہ بِنْتِ اُمَیَّہ" کے ذَرِیعے خُود ہی حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا۔ مَشہور سیرَت نِگار حضرت امام اِبنِ اِسحٰق نے لکھاہے کہ اِس رشتے کو پسند کرنے کی وجہ حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ بَیان کی ہے کہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اچھے اَخلاق اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچائی کی وجہ سے پسند کیا۔(شرح زرقانی، تزوجه من خديجة، ۱/۳۷۰-۳۷۴ملخصاً)

تِرا خُلْق سب سے بالا تِرا حُسْن سب سے اعلیٰ　　فِدا تُجھ پہ سب زمانہ مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۲۵)

مختصر وضاحت: اے مدینے والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے اخلاقِ کریمہ سب سے اچھے اور آپ کا مبارک حُسن سب سے بڑھ کر، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا حُسن مبارک ایسا ہے کہ اے مدینے والے آپ پر سب زمانہ فِدا ہے، نثار ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آمنہ کے پِسر، حلیمہ کے دِلبر، مَحبوبِ ربِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس رشتے کو اپنے چچا ابو

طالب اور خاندان کے دوسرے بڑے بُوڑھوں کے سامنے پیش فرمایا۔ سارے خاندان والوں نے نِہایت خُوشی کے ساتھ اِس رشتے کو منظور کر لیا اور نکاح کی تاریخ مُقرَّر ہوئی، سَرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وغیرہ اپنے چچاؤں، خاندان کے دوسرے اَفراد اور شُرَفائے بَنی ہاشِم و سَرداران مُضَر کو اپنے ساتھ لے کر حضرت سَیِّدَتُنا بی بی خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے مکان پر تشریف لے گئے اور نِکاح ہوا۔ اِس نِکاح (Marriage) کے وَقْت ابُوطالِب نے نِہایت فصیح و بلیغ خطبہ پڑھا۔ (شرح زرقانی، تزوجه علیه السلام من خدیجة، ۱/ ۳۷۵، ۳۷۶ ملخصاً) جس کا تَرْجَمہ ہے کہ تمام تعریفیں اُس خدا عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہم لوگوں کو حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی نَسْل اور حضرت سَیِّدُنا اسمٰعیل (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی اَوْلاد میں بنایا اور ہم کو مَعَدْ اور مُضَر کے خاندان میں پیدا فرمایا، اپنے گھر (کَعْبہ) اور اپنے حَرَم کا نگہبان بنایا، ہم کو عِلْم و حِکمت والا گھر اور اَمْن والا حَرَم عطا فرمایا اور ہم کو لوگوں پر حاکم بنایا۔ یہ میرے بھائی کا فَرزَند (بیٹا) محمد بن عَبْدُ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) ہے۔ یہ ایک ایسا جوان ہے کہ قُریش کے جس شَخْص کا بھی اِس کے ساتھ مُوازَنہ کیا جائے یہ اُس سے ہر شان میں بڑھا ہوا ہی رہے گا۔ ہاں مال اِس کے پاس کم ہے لیکن مال تو ایک ڈھلتی ہوئی چھاؤں اور اَدَل بَدَل ہونے والی چیز ہے۔ میرا بھتیجا محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) وہ ہے جس کے ساتھ میری قَرابت اور قُربَت و مَحبَّت کو تم لوگ اچھی طرح جانتے ہو۔ وہ حضرت خَدِیجہ بنتِ خُوَیْلَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نِکاح کرتا ہے اور میرے مال میں سے بیس (20) اُونٹ مہر مُقرَّر کرتا ہے اور اِس کا مُسْتَقْبِل بہت ہی روشن، عظیمُ الشّان اور جَلِیْلُ الْقَدْر ہے۔ (شرح زرقانی، تزوجه علیه السلام من خدیجة، ۱/ ۳۷۶ ملخصاً و مدارج النبوة، قسم دوم، باب دوم، ۲/ ۲۸) اُن کے بعد حضرت سَیِّدَتُنا بی بی خَدِیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے چچازاد بھائی وَرَقہ بن نَوفَل نے بھی کھڑے ہو کر ایک شاندار خُطبہ پڑھا جس کا مَضمون یہ ہے: خدا عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے حمد ہے جس

نے ہم کو ایسا ہی بنایا جیسا کہ اے ابُو طالِب! آپ نے ذِکر کیا اور ہمیں وہ تمام فضیلتیں عطا فرمائی ہیں جن کو آپ نے شُمار کِیا۔ بِلا شُبہ ہم لوگ عَرَب کے پیشوا اور سَردار ہیں اور آپ لوگ بھی تمام فضائل کے اَہل ہیں۔ کوئی قبیلہ آپ لوگوں کے فضائل کا اِنکار نہیں کر سکتا اور کوئی شخص آپ لوگوں کے فَخر و شَرَف کو رَدّ نہیں کر سکتا اور بے شک ہم لوگوں نے نِہایت ہی رَغبَت کے ساتھ آپ لوگوں کے ساتھ مِلنے اور رِشتے میں شامِل ہونے کو پسند کِیا ہے لہٰذا اے قُرَیش! تم گواہ رہو کہ میں نے حضرت خَدِیجہ بِنْتِ خُوَیلَد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو چار سو(400) مِثْقال مہر کے بدلے محمد بن عَبْدُاللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی زَوجِیَّت میں دیا۔ (شرح زرقانی، تزوجہ علیہ السلام من خدیجۃ، ۱/۳۷۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ دورِ جوانی میں ہمارے آقا و مَولیٰ، اَحمدِ مجتبیٰ، محمدِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اَمانت داری، سچّائی اور اچھے اَخلاق کی کِس قَدر دُھوم دھام تھی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِن عُمدہ ترین خُوبیوں کے سبب اپنے پرائے، عَوام و خَواص سَبھی میں صادِق واَمین (یعنی سچے اورامانت دار) کے لَقَب (Title) سے پہچانے جاتے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دِیانت داری، سچّائی اور اچّھے اَخلاق کا فَیضان ہی تو تھا کہ حضرت سَیِّدَتُنا خَدِیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بِلا خَوف و خَطر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنا تِجارَتی سامان بیچنے کے لئے دے دِیا کرتی تھیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دِلرُبا مَدَنی اَداؤں نے حضرت سَیِّدَتُنا خَدِیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا جیسی پاک دامَن خاتون کے دِل کو موہ لیا حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا حُضورِ اَنْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نِکاح کر کے اُمُّ الْمُؤمِنِیْن کے شانْدار شَرَف سے سَرفَراز ہو گئیں۔

تیری صُورت تیری سِیرت زمانے سے نِرالی ہے   تیری ہر ہر ادا پیارے دلیلِ بے مثالی ہے

(ذوقِ نعت، ص۱۶۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! ہم غور کرتے ہیں کہ کیا ہم حُسنِ اَخلاق کے مالک ہیں؟ کیا ہم ہمیشہ سچ بولتے ہیں؟ کیا ہم اَمانت دار ہیں؟ کیا ہم مسلمانوں سے اچھے سُلُوک سے پیش آتے ہیں۔؟ ہمارے اَخلاق تو اِس قدَر عُمدہ ہونے چاہئیں کہ گناہگار و بدکار ہمارے اَخلاق سے مُتَاَثِّر ہو کر اپنے گناہوں سے تائب ہو جائیں، نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو جائیں اور غیر مُسلِم دیکھیں تو اِسلام قبول کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ کَرِیمانہ تو اِس قدَر عُمدہ تھے کہ اُن کی شان و عظمت کو قرآنِ کَرِیم کے پارہ 29 سُوْرَۃُ قَلَم کی آیت نمبر 4 میں یُوں بَیان فرمایا گیا ہے:

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾ (پ ۲۹، القلم: ۴)   ترجَمۂ کنزُالایمان: اور بیشک تمہاری خُوبُو بڑی شان کی ہے۔

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی بِعْثَت کا مَقْصَد اور حُسنِ اَخلاق کی اَہمِیَّت واضح کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: **بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ** یعنی مجھے اَخلاق کے حُسن وخُوبی کو مُکَمَّل کرنے کے لئے ہی بھیجا گیا ہے۔(1)

تِرے خُلْق کو حق نے عظیم کہا تِری خِلْق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تُجھ سا ہُوا ہے نہ ہو گا شَہا! تِرے خالقِ حُسن واَدا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص ۸۰)

شعر کی مختصر وضاحت: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک عادات کو قرآنِ کریم میں عظیم فرمایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ

---

1 . . . مؤطا امام مالک، کتاب حسن الخلق، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۲/۴۰۴، حدیث: ۱۷۲۳

باسَعادت کو بھی خوبصورتی بخشی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن اور پیاری پیاری اداؤں کو پیدا کرنے والے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جیسا حَسِین و جَمِیل نہ پہلے کبھی ہُوا اور نہ آئندہ کبھی ہو سکتا ہے۔

لِہٰذا تمام مسلمانوں خُصوصاً نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سِیرت کو اپنے لئے مَشْعَلِ راہ بناتے ہوئے دِیانت داری، حُسنِ اَخلاق اور سچائی جیسی پاکیزہ خُوبیوں کو اپنی زِندگی کا حِصّہ بنائیں کیونکہ جو شخص اِن خُوبیوں سے مُزَیَّن ہو جاتا ہے تو اپنے ہوں یا پرائے سَبھی اُس کے گُن گاتے، اُس پر اِعتماد کرتے، اُس سے مَحَبَّت کرتے اور اُس کی جانِب مائل ہو جاتے ہیں اور ایسا شخص اپنی اِن خُوبیوں کی بَرَکت سے سب کی آنکھوں کا تارا بن جاتا ہے جبکہ اِس کے بَرعکس خِیانت یعنی دھوکہ بازی، بَداَخلاقی اور جُھوٹ ایسی مَنحوس بُرائیاں ہیں کہ اِن میں مُبتَلا اِنسان اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی مول لیتا، مُخلِص دوستوں سے مَحروم ہو جاتا، لوگوں کا اِعتماد (Trust) پانے اور اُنہیں راضی رکھنے میں ناکام رہتا ہے، اَلغَرَض ایسا شخص ذِلّت ورُسوائی کا ہار اپنے گلے میں ڈال لیتا ہے۔ آیئے! دھوکہ بازی، بَداَخلاقی اور جُھوٹ کی مَذَمَّت پر مُشتَمِل 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے اور عِبرت حاصِل کیجئے چُنانچہ

اِرشاد فرمایا: لعنتی ہے وہ شخص جو کسی مُسلمان کو نُقصان پہنچائے یا اُس کے ساتھ دھوکہ بازی کرے۔

(ترمذی، کتاب البر الصلۃ، باب ماجاء فی الخیانۃ والغش، ۳/۳۷۸، حدیث: ۱۹۴۸)

اِرشاد فرمایا: کنجوس، سَرکَش اور بَداَخلاق جنَّت میں داخِل نہیں ہوں گے۔ (مساوی الاخلاق، باب ماجاء فی ذمّ البخل...الخ، ص ۱۶۸، حدیث: ۳۶۱)

بارگاہِ رِسالت میں ایک شخص نے حاضِر ہو کر عَرض کی: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جہنَّم

میں لے جانے والا عمل کونسا ہے ؟فرمایا: جُھوٹ بولنا، جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گُناہ کرتا ہے اور جب گُناہ کرتا ہے تو ناشُکری کرتا ہے اور جب ناشُکری کرتا ہے تو جہنّم میں داخِل ہو جاتا ہے۔(مسند امام احمد، مسند عبداللہ ابن عمرو بن العاص، ۲/۵۸۹، رقم: ٦٦٥٢)

بڑی کوشِشیں کی گُنہ چھوڑنے کی رہے آہ! ناکام ہم یااِلٰہی
مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے ہو مجھ ناتُواں پر کرم یااِلٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "بعدِ فجر مَدَنی حلقہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ دھوکہ بازی، بدا َخلاقی اور جُھوٹ کس قدر تباہ کُن بُرائیاں ہیں، لہٰذا عقلمندی اِسی میں ہے کہ ہم اپنے نَرم و نازُک بدَن پر تَرس کھائیں اور اپنا مُحاسَبہ کریں کہ اِن گُناہوں میں مُبتَلا ہونے کے سبب اگر ہمیں جہنّم میں جانے کا حکم دیا گیا تو ہمارا کیا بنے گا۔ اِس پُرفِتَن دور میں عاشِقانِ رَسُول کی مَدَنی تَحریک دعوتِ اسلامی مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے اور اِنہیں نیک بنانے کے لئے ہر وَقت کوشاں ہے۔ آیئے! گناہوں سے نجات پانے اور نیکیوں کی راہ پر گامزن ہونے کے لئے ہم بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے والے بن جائیں۔ 12 مَدَنی کاموں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "بعدِ فجر مَدَنی حلقہ" بھی ہے۔ ❁ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے مسجِد میں بیٹھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے، ❁ مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے تِلاوتِ قُرآن کرنے اور سُننے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے ❁ مَدَنی حلقہ قُرآنِ کریم کو ترجمہ و تفسیر کے ساتھ سمجھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے ❁ مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل ہوتا ہے، ❁ مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے اِشراق و

چاشت کے نوافِل پڑھنے کا موقع مِلتا ہے، ❁ مَدَنی حلقے میں بُزُرگانِ دِین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے ذِکرِ خَیر پر مُشْتَمِل شَجَرہ شریف پڑھنے سُنْنے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے اور بُزُرگانِ دِین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کا تَذکِرہ کرنا باعثِ رَحمت ہے چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔ (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء، ۷/۳۳۵، رقم: ۱۰۷۵۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بُزُرگانِ دِین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے ذِکرِ خَیر پر مُشْتَمِل اِس مُبارَک شَجَرے کی بَرَکت سے کئی عاشِقانِ رسول کے رُکے ہوئے کام بَن جاتے ہیں۔ آیئے! بطورِ تَرغیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے چُنانچہ

ویزے مل گئے

عُمّان کے ایک اسلامی بھائی تقریباً 14 سال سے عَرَب مُلک عُمان میں مُقیم اور 6 سال سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہیں۔ جہاں اُن کا اپنا کاروبار (Business) ہے۔ اُنہیں ایک بار اپنے کارخانے میں کام کرنے والوں کی ضَرورت پڑی۔ اُنہوں نے ویزوں کے لئے بار بار درخواستیں جمع کروائیں مگر کافی کوششوں کے باوُجود ویزے نہ مِل سکے۔ کئی سال یُونہی گزر گئے، وہ بہت پریشان تھے کیونکہ مُلازِمین نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں نقصان اُٹھانا پڑ رہا تھا۔ خیر اُنہوں نے ہِمّت کر کے ایک مَرتَبہ پھر درخواست جمع کروائی۔ اِسی دوران ایک اسلامی بھائی نے اُنہیں **"شَجَرۂ قادِرِیَّہ رَضَوِیَّہ ضِیائِیَّہ عَطَّارِیَّہ"** سے شَجَرۂ عالِیَہ کے دُعائیہ اَشعار پڑھنے کا مَشْوَرہ دِیا۔ اُنہوں نے شَجَرے شریف سے دُعائیہ اَشعار کو بِلاناغہ پڑھنا شروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَجَرۂ عالِیَہ قادِرِیَّہ رَضَوِیَّہ عَطَّارِیَّہ پڑھنے کی بَرَکت سے اُن کا وہ کام جو کئی سالوں سے نہیں ہو پا رہا تھا حیرت اَنگیز طور پر چند دنوں میں ہو گیا یعنی اُنہیں مَطلُوبہ تعداد میں ویزے مِل گئے۔

مُشکِلیں حَل کر شہِ مُشکِل کُشا کے واسطے کر بَلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسطے

(شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ، ص۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بچپن سے ہی ہر خُوبی میں اپنی مِثال آپ تھے، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جوانی کی عُمر کو پہنچے تو اِن اَوصاف میں اور بھی نکھار پیدا ہوگیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَمانت و دِیانتداری ایسی شاندار تھی کہ جس کی بَدولت آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مخلوق میں اِنتہائی مَقبُولِیَّت حاصِل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عَقْلِ سَلِیم اور بے مِثْل دانائی کا عظیم جوہر عطا فرمایا، چُنانچہ جب تَعمِیرِ کَعْبَہ کے وَقْت حَجْرِ اَسْوَد کو نَصْب کرنے کے مُعَاملے میں عَرَب کے بڑے بڑے سَرداروں کے درمیان جھگڑا کھڑا ہوگیا اور قَتْل و غارَت گری تک نوبت پہنچ گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کے جھگڑے کا ایسا لاجواب فَیصَلہ فرمادیا کہ بڑے بڑے دانشوروں اور سرداروں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فَیصَلے کی عظمت کے آگے سَر جُھکا دِیا اور سَبھی پُکار اُٹھے کہ وَاللہ یہ اَمین ہیں اور ہم اِن کے فَیصَلے پر راضی ہیں۔ آیئے! ہم بھی وہ واقِعہ سُنتے ہیں اور اُس سے حاصِل ہونے والے مَدَنی پُھول چُنتے ہیں چُنانچہ

واللہ یہ اَمین ہیں!

جب مَکّی مَدَنی سُلطان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عُمْرِ مُبارک پینتیس (35) بَرَس کی ہوئی تو زور دار بارش سے حَرَمِ کَعبہ میں ایسا عظیم سیلاب آیا کہ کعبے کی عِمارت مُنْہَدِم یعنی شَہید ہوگئی۔ عَمَالِقہ، قبیلۂ جُرہُم اور قُصَیّ وغیرہ اپنے اپنے وَقتوں میں کعبے کی تعمیر و مَرَمَّت کرتے رہے تھے مگر چونکہ عمارت گہرائی میں تھی اِس لئے پہاڑوں سے برساتی پانی کے بہاؤ کا زور دار دھارا وادِیِ مکّہ میں ہو کر گزرتا تھا اور اکثر حَرَمِ کَعْبہ میں سیلاب آجاتا تھا۔ کعبے کی حِفاظت کے لیے اُوپر کے حِصّے میں قُرَیش نے کئی بند

بھی بنائے تھے مگر وہ بند بار بار ٹُوٹ جاتے تھے۔ اِس لیے قُرَیْش نے یہ طے کیا کہ کعبے کی ایک مضبوط عمارت بنائی جائے جس کا دروازہ بُلند ہو اور چھت بھی ہو۔ (سيرة حلبية، باب بنيان قريش الكعبة...الخ، ۱/۲۰۴ ملخصاً)

چُنانچہ قُرَیْش نے مِل جُل کر تعمیر کا کام شُروع کر دِیا۔ اِس تعمیر میں حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی شریک ہوئے اور سرداران قُرَیْش کے ہمراہ پتّھر اُٹھا اُٹھا کر لاتے رہے، مُخْتَلِف قبیلوں نے تعمیر کے لیے مُخْتَلِف حِصّے آپس میں تقسیم کر لئے۔ جب عمارت "حَجَرِ اَسْوَد" تک پہنچ گئی تو قبائل میں سخت جھگڑا کھڑا ہو گیا۔ ہر قبیلہ یہی چاہتا تھا کہ ہم ہی "حَجَرِ اَسْوَد" کو اُٹھا کر دیوار میں نَصب کریں۔ تاکہ ہمارے قبیلے کے لئے یہ فَخْر و اِعزاز کا باعِث بن جائے۔ اِس کَشْمَکَش میں چار (4) دِن گزر گئے یہاں تک نوبت پہنچی کہ تلواریں نکل آئیں کچھ قبیلوں نے تو اِس پر جان کی بازی لگا دی اور زمانۂ جَاہِلیَّت کے دَسْتُور کے مطابِق اپنی قسموں کو مَضبوط کرنے کے لئے ایک پیالے میں خُون بھر کر اپنی اُنگلیاں اُس میں ڈبو کر چاٹ لیں۔ پانچویں دن حَرَمِ کَعْبَہ میں تمام قبائلِ عَرَب جمع ہوئے، ایک بُوڑھے شَخْص نے یہ تجویز پیش کی کہ کل جو شَخْص صُبْح سویرے سب سے پہلے حَرَمِ کَعْبَہ میں داخِل ہو اُس کو سَردار مان لیا جائے۔ وہ جو فَیْصَلَہ کر دے سب اُس کو تسلیم کر لیں، چُنانچہ سب نے یہ بات مان لی۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی شان کہ صُبْح کو جو شَخْص حَرَمِ کَعْبَہ میں داخِل ہوا وہ حُضور رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھتے ہی سب پُکار اُٹھے کہ واللہ یہ "اَمین" (Trustworthy) ہیں لہٰذا ہم سب اِن کے فَیْصَلَہ پر راضی ہیں چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا کہ جس جس قبیلے کے لوگ حَجَرِ اَسْوَد کو اُس کے مقام پر رکھنے کے دعوے دار ہیں اُن کا ایک ایک سردار چُن لیا جائے چُنانچہ ہر قبیلے والوں نے اپنا اپنا سردار چُن لیا۔ پھر حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی چادرِ مُبارک کو بچھا کر حَجَرِ اَسْوَد کو اُس پر رکھا اور سرداروں کو حکم دیا کہ سب لوگ اِس چادر کو تھام کر مُقَدَّس پتّھر کو اُٹھائیں۔ چُنانچہ سب سرداروں نے چادر کو اُٹھایا اور

جب حَجَرِ اَسوَد اپنے مقام تک پہنچ گیا تو حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے مُتَبَرَّک ہاتھوں سے اُس مُقَدَّس پتّھر کو اُٹھا کر اُس کی جگہ پر رکھ دیا۔اِس طرح ایک ایسی خُونی لڑائی ٹَل گئی جس کے نتیجے میں نہ معلوم کتنا خون خرابا ہوتا۔(سیرۃ ابن ہشام، حدیث بنیان الکعبۃ ...الخ، ص ۷۹)

تُو ہی اَنبیا کا سَروَر تُو ہی دو جہاں کا یاوَر　　تُو ہی رَہبر زَمانہ مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۲۵)

مختصر وضاحت: اے مدینے والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ نبیوں کے سردار اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دُنیا و آخرت میں مدد کرنے والے اور زمانے بھر کی رہبری اور رہنمائی کرنے والے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دارُالاِفتا اہلسنّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جوانی میں ہمارے آقا و مَولیٰ، اَحمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فَہم و فِراست اور فَیصَلہ کرنے کی صَلاحِیَّت وقُوَّت کس قدر اَرفَع و اَعلیٰ تھی کہ جب مختلف قبائل کے درمیان کسی بات پر ٹھن جاتی اور مُعَامَلہ حَل ہونے کی کوئی صُورت بھی دِکھائی نہ دیتی تو بِالآخِر مُعامَلہ عَدالتِ مُصطَفٰے میں آجاتا چُنانچہ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُعامَلے کی نَوعِیَّت کو دیکھتے ہوئے ایسا مُتاثِّر کُن اور حق پر مُشْتَمِل فَیصَلہ فرماتے کہ جس کو سَبھی لوگ خُوشی خُوشی قبُول کرلیتے اور خُون خَرابے کی نوبَت نہ آتی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رَسُول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی بھی اُمّت کی اِصلاح کے جذبے کے تحت 104 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مَصرُوف ہے۔اِن میں سے ایک اِنتہائی اَہَم شُعبہ "دارُالاِفتا اہلسنّت" بھی ہے۔ جامِع مسجد کَنْزُالاِیمان، بابری چوک بابُ المدینہ

(کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے تحت 15 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1421 ہجری میں دارُالاِفتا اَہلسُنَّت کا آغاز ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ بَیان بابُ المدینہ (کراچی) میں 5 دارُالاِفتا اَہلسُنَّت قائم ہیں، اِس کے عِلاوہ زم زم نگر (حیدرآباد باب الاسلام سندھ) سردار آباد (فَیصل آباد)، مَرکزُالاَولیا (لاہور) میں 2 دارُالاِفتا راولپنڈی اور گُلزارِ طَیبہ (سرگودھا) میں دارُالاِفتا اَہلسُنَّت دُکھیاری اُمَّت کی شَرعی رَہنمائی میں مَصروفِ عمل ہیں، اِس شُعبے سے تَعَلُّق رکھنے والے مُفتیانِ کِرام روزانہ سینکڑوں سُوالات کے جَوابات دیتے ہیں۔ دارُالاِفتا آن لائن سے، اِنٹرنیٹ کے ذَرِیعے اِس اِی میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) پر سُوالات کے جَوابات پُوچھے جاسکتے ہیں۔ دُنیا بھر سے ہاتھوں ہاتھ شَرعی رَہنمائی حاصِل کرنے کے لیے اِن نَمبرز (Numbers) پر رابِطہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ نمبرز نوٹ فرمالیجئے۔

(1) 0300-0220112 (2) 0300-0220113

(3) 0300-0220114 (4) 0300-0220115

پاکستانی وَقت کے مُطابِق صُبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک اِن نمبرز پر رابِطہ کیا جاسکتا ہے (دوپہر ایک سے دو بجے تک وَقفہ ہوتا ہے)۔ بروزِ جُمعہ تَعطیل ہوتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! 100 فیصدی اسلامی چینل "**مدنی چینل**" کے مقبولِ عام سلسلوں میں "**دارالافتاء اہلسنّت**" کا سلسلہ بھی ہے جو کہ ہفتے میں 5 دن، مختلف اوقات میں مدنی چینل پر براہِ راست (Live) نشر کیا جاتا ہے، یہ سلسلہ بھی دیکھتے رہنے سے **علمِ دِین کے قیمتی موتی** جمع کرنے کا موقع ملے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارک جَوانی کے مُتَعَلِّق سُنا کہ

حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ **حق کا ساتھ** دیتے تھے۔

- ح ُض ور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **امانت داری، خ ُوش اخ لاقی اور سچ ّائی** جیسی اعلیٰ خ ُوبیوں سے بھی آراستہ تھے۔
- ح ُض ور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **ص اد ِق وا َمین** ک ے ل َقَب سے م َش ہو ر تھے۔
- ح ُض ور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ن ے **تِج ار َت ی مقاص ِد** کی خاطِ ر کئی م ُل کوں کے س َفَر فرمائے۔
- ح ُض ور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ک و **م َظلوموں اور بے ک َس وں** سے بہت ہمدردی تھی۔
- ح ُض ور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ک ے **ف َیص َل وں** کی ب َرَک ت سے **قبیلوں** کے درمیان **صُلح** ہوجاتی۔
- ح ُض ور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ن ے **ح َجَرِ ا َسوَد** کو اپنے د َسْت ِ اَقْدَس سے دِ ی وارِ **کَعبہ** میں ن َصب فرمایا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو کیسا ہونا چاہئے؟

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سچا چاہنے والا ہونا چاہئے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو صحابۂ کرام، اہلِ بیتِ اطہار اور اولیاء سے محبت کرنے والا ہونا چاہئے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے **احکامات پر عمل** کرنے والا ہونا چاہئے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو **پانچوں نمازیں مسجد میں باجماعت پہلی صف میں** ادا کرنے والا ہونا چاہئے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو **رمضان کے روزے رکھنے اور فرائض و واجبات کی پابندی** کرنے والا ہونا چاہئے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو **نگاہوں، کانوں اور زبان کی حفاظت کرنے والا، فلموں ڈراموں** سے بچنے والا ہونا چاہئے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو **فضولیات، موبائل اور انٹرنیٹ کے بیکار اور گناہوں بھرے اِستعمال** سے بچنے والا ہونا چاہئے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو بُری صحبت سے بچنے والا ہونا چاہئے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو طرح طرح کے نشے سے بچنے والا ہونا چاہئے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو **کثرت سے دُرود و سلام** پڑھنے والا ہونا چاہئے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو سُنّتوں پر عمل کرنے والا اور سُنّتوں کی ترغیب دِلانے والا ہونا چاہئے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو نیکی کی دعوت دینے والا اور بُرائی سے منع کرنے والا ہونا چاہئے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو **جہنّم میں لے جانے والے اعمال** سے بچنے والا ہونا چاہئے۔

ایک سچے عاشقِ رسول نوجوان کو **جنّت میں لے جانے والے اعمال کی بجا آوری** کرنے والا ہونا چاہئے۔

تِری سُنّتوں پہ چل کرمِری رُوح جب نکل کر
چلے تُو گلے لگانا مدنی مدینے والے

ترے نام پر ہو قرباں مِری جان جانِ جاناں
ہو نصیب سر کٹانا مدنی مدینے والے

مِری عادتیں ہوں بہتر بنوں سُنّتوں کا پیکر
مجھے مُتّقی بنانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص۴۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں
نیک ہوجائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چلنے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مَدَنی پھول"** سے چلنے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں: ❁ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 37 میں اِرشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

❁ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: ایک شَخْص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[2] ❁ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چلتے تو کسی قَدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 . . . مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی...الخ، ص ۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸ ملخصاً

۔(1) ۞ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جارہا ہے اور نہ اِتنا آہِستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ۞ راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ ۞ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ۞ راستے میں دو عورتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعَت آئی ہے۔(2) ۞ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قطعاً غیر مُہَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے، اخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کُتُب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (304 صَفْحات)، 120 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، اَمیرِ اَہلسُنّت کے 2 رسائل "**101 مَدَنی پھول**" اور "**163 مَدَنی پھول**" ھَدِیّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اِس کا مُطالَعہ فرمایئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

تین دن ہر ماہ جو اپنائے مدنی قافِلہ ۔۔۔ بے حساب اس کا خدایا! خُلد میں ہو داخِلہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ٦٣٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . شمائل ترمذی، باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللہ، ص ٨٧، رقم: ١١٨

2 . . . ابو داود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ٤/٤٧٠، حدیث: ٥٢٧٣

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کاثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاوىٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

انسانوں اور جنّات کے رسول، حضرت آمنہ کے گلشن کے مہکتے اور حسین پھول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغفار (یعنی بخشش کی دُعا) کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[1]

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفُور بخش دو جُرم و خَطا تم پہ کروڑوں دُرود

1 ۔۔۔معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

مختصر وضاحت: اے میرے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم اِعْتِراف کرتے ہیں کہ ہمارے گناہ بہت زیادہ ہیں لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو بہت زیادہ درگزر کرنے والے اور بخشش عطا فرمانے والے ہیں، لہٰذا ہمارے جُرموں اور خطاؤں کو بھی بخش دیجئے۔ اللہ پاک آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کروڑوں درود و سلام نازل فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ساداتِ کِرام کی خِدمت کا اِنعام

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"عُیونُ الحکایات (حِصّہ اوّل)"** صَفْحہ 197 پر ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوعَبْدُ اللہ وَاقِدِی قاضِی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ایک مَرتبہ عِید کے مَوقع پر ہمارے پاس خَرْچ وغیرہ کے لئے کچھ بھی رَقْم نہ تھی، بڑی تنگ دَستی (غُربت) کے دن تھے، اُن دِنوں یحیٰ بن خالِد بَرْمَکِی حاکم تھا، عِید قَریب آرہی تھی، ہمارے پاس کچھ بھی نہ تھا، چُنانچہ میری ایک خادِمہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی: عِید بالکل قَریب ہے اور گھر میں کچھ بھی خَرچہ وغیرہ نہیں، آپ کوئی ترکیب کیجئے تاکہ گھر والے عِید کی خوشیوں میں شریک ہوسکیں۔ چُنانچہ میں اپنے ایک تاجِر دوست کے پاس گیا اور اُس کے سامنے اپنی حالتِ زار بَیان کی۔ اُس نے فوراً مجھے ایک مُہر بند (مُہر لگا کر بند کی ہوئی) تھیلی دی، جس میں بارہ سو (1200) دِرْہم تھے، میں اُنہیں لے کر گھر آیا اور گھر والوں کے حوالے کردی، گھر والوں کو کچھ تَسلّی ہوئی کہ اب عِید اچھی گزر جائے گی، ابھی ہم نے اُس تھیلی کو کھولا بھی نہ تھا کہ میرا ایک دوست جس کا تَعَلُّق سادات کے گھرانے سے تھا، اُس نے آکر مجھ سے کہا کہ ہمارے حالات بہت خراب ہیں اور عِید بھی قریب ہے، گھر میں خرچہ وغیرہ بالکل نہیں، اگر ہوسکے تو مجھے کچھ رَقْم قَرْض دے دو! میں نے اپنی زَوجہ سے کہا: ہم آدھی رَقْم اِس سَیِّد زادے کو قَرْض اور بَقِیَّہ آدھی اپنے خَرْچ میں لے آتے ہیں۔ یہ سُن کر میری زَوجہ نے کہا: جب آپ اپنے تاجر دوست کے پاس اپنی حاجَت مَندی کا سُوال لے کر گئے تو اُس نے آپ کو بارہ سو (1200) دِرْہم کی تھیلی عطا کی تھی اور اب جبکہ آپ کے پاس دو عالَم کے مُختار، سَیِّدِ اَبرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَولاد میں سے ایک شہزادہ اپنی حاجَت لے کر آیا ہے تو آپ اُسے

آدھی رَقَم دینا چاہتے ہیں؟ کیا آپ کا عشق اِس بات کو گوارا کرتا ہے؟ جایئے! یہ ساری رَقَم اُس سَیِّد زادے کے قدموں پر نچھاور کر دیجئے!، اپنی زَوجہ سے یہ مَحبَّت بھرا کلام سُن کر میں نے وہ ساری رَقَم اپنے دوست کو دے دی، وہ دعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔ سَیِّد زادہ جیسے ہی اپنے گھر پہنچا تو اُس کے پاس میرا وہی تاجر دوست آیا اور اُس سے کہا: آجکل میں بہت تنگ دَستی کا شِکار ہوں، مجھے کچھ رَقَم اُدھار دے دو۔ یہ سُن کر اُس سَیِّد زادے نے وہ رَقَم کی تھیلی میرے اُس تاجِر دوست کو دے دی۔ جب میرے اُس تاجِر دوست نے وہ تھیلی دیکھی تو فوراً پہچان گیا اور میرے پاس آکر پوچھنے لگا: جو رَقَم تم مجھ سے لے کر آئے ہو، وہ کہاں ہے؟ میں نے اُسے تمام واقعہ بتایا تو وہ کہنے لگا: اِتِّفاق سے وہی سَیِّد زادہ میرا بھی دوست ہے، میرے پاس صِرف یہی بارہ سو (1200) دِرْہَم تھے جو میں نے آپ کو دے دیئے، آپ نے اُس سَیِّد زادے کو دیئے اور اُس نے وہ مجھے دے دیئے، اِس طرح ہم میں سے ہر ایک نے اپنے آپ پر دوسرے کو ترجیح دی اور دوسرے کی خُوشی کی خاطِر اپنی خُوشی قُربان کر دی۔ ہمارے اِس واقِعے کی خَبَر کسی طرح حاکمِ وَقت یحییٰ بن خالِد بَرمَکی کو پہنچ گئی، اُس نے فوراً اپنا قاصِد بھیجا جس نے میرے پاس آکر اُس کا پیغام دیا کہ میں اپنی کچھ مَصروفیات کی بِنا پر آپ کی طرف سے غافِل رہا اور مجھے آپ کے حالات کے بارے میں پتہ نہ چل سکا، اب میں اپنے غُلام کے ہاتھ دس ہزار (10000) دِینار (سونے کے سِکّے) بھیج رہا ہوں، اُن میں سے دو ہزار (2000) آپ کے لئے، دو ہزار (2000) آپ کے تاجر دوست کے لئے اور دو ہزار (2000) اُس سَیِّد زادے کے لئے باقی چار ہزار (4000) دِینار تمہاری عظیم وسعادت مند بیوی کے لئے ہیں کیونکہ وہ تُم سب سے زیادہ اَفضل اور عشقِ رسول کی پیکر ہے۔ (عیون الحکایت، ۱/۱۹۷ ملخصًا)

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا تو ہے عَیْنِ نُور تیرا سب گھرانا نُور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم اَجْمَعِیْن کے سینے میں ساداتِ کِرام کے ساتھ ہَمدَرْدِی وخَیر خَواہی کا جَذبہ کس قَدَر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہُوا تھا کہ جو عِیدِ سعید کے مَوقع پر بھی حاجَت مَند ساداتِ کرام کو نہیں بُھولتے تھے، اپنی ذات کے لئے تو تنگ دَستی بھی ہنسی خوشی برداشت کرلیا کرتے تھے مگر قُربان جایئے کہ رِضائے اِلٰہی اور خُوشنُودِیِ مُصْطَفٰے کے حُصول کے لئے سارے سیّدوں کے سردار، ساری کائنات کے سالار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نِسبَت و شَرافت حاصِل ہونے کے سبب ساداتِ کِرام کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے، حتّٰی کہ اپنی خوشیاں اور اپنے حِصّے کی رَقم بھی اُن کے قدَموں پر نِثار کردیا کرتے اور یوں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کَرَم نوازِیوں کے حَق دار قرار پاتے تھے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اِن اللہ والوں کی پَیرْوِی کرتے ہوئے اپنے دِل میں ساداتِ کرام کی مَحَبَّت و اُلفت کو بَسائیں، اِن کی شان و عظمت کو پہچانیں، اِن کا سہارا بنیں اور حاجت مند ساداتِ کرام کی خَیر خَواہی کو اپنی زِندگی کا لازِمی حِصّہ بنائیں۔

بَیان کردہ حِکایت سے ہمیں ایک مَدَنی پُھول یہ بھی مِلا کہ جو لوگ سادات کہلاتے ہیں، ہمیں اُن سے سَیِّد ہونے کا ثُبوت مانگنے کے بجائے اُنہیں سَیِّد تسلیم کرکے دِل و جان سے اُن کی تعظیم اور حَسْبِ حَیثِیَّت اُن کی خِدمت کرنی چاہیے، چنانچہ

سَیِّد ہونے کا ثُبوت مانگنا کیسا؟

اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُو بِلال محمّد اِلیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے سُوال ہوا کہ اگر کسی کے سَیِّد ہونے کا ثُبوت نہ ہو تو کیا اِس کی بھی تعظیم کی جائے گی؟ آپ نے اِرشاد فرمایا: تعظیم کے لیے نہ یَقین دَرْکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سَنَد کی حاجَت لہٰذا جو لوگ

سادات کہلاتے ہیں، اُن کی تعظیم کرنی چاہیے، اُن کے حَسَب و نَسَب کی تحقیق میں پڑنے کی حاجت نہیں اور نہ ہی ہمیں اِس کا حکم دیا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ اَحمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ساداتِ کِرام سے سَیِّد ہونے کی سَنَد طَلَب کرنے اور نہ مِلنے پر بُرا بھلا کہنے والے شخص کے بارے میں اِسْتِفْسَار (سوال) ہوا تو آپ نے جواباً اِرشاد فرمایا: فقیر بارہا فتویٰ دے چکا ہے کہ کسی کو سَیِّد سمجھنے اور اُس کی تعظیم کرنے کے لیے ہمیں اپنے ذاتی عِلْم سے اُسے سَیِّد جاننا ضروری نہیں، جو لوگ سَیِّد کہلائے جاتے ہیں، ہم اُن کی تعظیم کریں گے، ہمیں تحقیقات (Investigation) کی حاجت نہیں، نہ سِیادَت کی سَنَد مانگنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اور زبردستی سَنَد دِکھانے پر مجبور کرنا اور نہ دِکھائیں تو بُرا کہنا، مَطْعُوْن (بدنام) کرنا ہرگز جائز نہیں۔ اَلنَّاسُ اُمَنَاءُ عَلٰی اَنْسَابِھِم (لوگ اپنے نَسَب پر اَمین ہیں)۔ ہاں! جس کی نِسبت ہمیں خُوب تحقیق (سے) مَعلوم ہو کہ یہ سَیِّد نہیں اور وہ سَیِّد بنے (تو) اُس کی ہم تعظیم نہ کریں گے، نہ اُسے سَیِّد کہیں گے اور مُناسِب ہو گا کہ ناواقفوں کو اُس کے فَریب (دھوکے) سے مُطَّلَع کر دیا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۵۸۷ بتغیر) (ساداتِ کرام کی عظمت، ص ۱۵-۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ اَحمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِرْشادِ گرامی میں اُن نادانوں کے لئے عِبرت کے مَدَنی پُھول مَوجود ہیں کہ جن کا ساداتِ کِرام کی تعظیم و تَوقیر اور اَدب بجالانے یا اُن حضرات کی حاجَت رَوائی کرنے کا اُس وَقْت تک ذِہن ہی نہیں بن پاتا کہ جب تلک ساداتِ کِرام اپنے نَسَب (Lineage) پر کوئی گَواہ پیش نہ کر دیں یا سَنَد نہ دکھا دیں۔ ایسوں کو ڈر جانا چاہئے کہ اُن کی اِس بُری عادت کے سبب اگر نانائے حَسَنَیْن، تاجدارِ حَرَمَیْن صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رُوٹھ گئے اور بروزِ قِیامت اُن سے اُن کے مسلمان ہونے کا ثُبوت طَلَب فرمالیا تو یاد رکھئے! اُس وَقْت سَخْت شَرمِنْدَگی کا سامنا ہو سکتا ہے۔ آیئے! اِس بارے میں عِبرت و نصیحت کے مَدَنی پُھولوں سے

مُزَیَّن ایک فِکْر اَنگیز حِکایت سُنتے ہیں چُنانچہ

عظیمُ الشّان جنّتی محل

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کِتاب **"مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب"** صَفْحہ نمبر 471 تا 472 پر ہے: سادات کے کھاتے پیتے گھرانوں میں سے ایک گھر میں سَیّد زادیاں رہتی تھیں، خُدا (عَزَّوَجَلَّ) کا کرنا ایسا ہوا کہ اُن کا باپ فوت ہو گیا، وہ کم سِن جانیں یتیم اور فَقْر و فاقہ کا شِکار ہو گئیں، یہاں تک کہ اُنہوں نے شَرْم کی وجہ سے اپنا وطن چھوڑ دیا، وَطن سے نکل کر کسی شہر (City) کی وِیران مسجد میں ٹھہر گئیں، اُن کی ماں نے اُنہیں وہیں بٹھایا اور خود کھانا لینے کے لئے باہر نکل گئی چُنانچہ وہ شہر کے ایک امیر شخص کے پاس پہنچی جو مسلمان تھا، اُس نے اسے اپنی ساری آپ بیتی سُنائی مگر وہ نہ مانا اور کہنے لگا: تم ایسے گواہ لاؤ جو تمہارے بَیان کی تَصدیق کریں تب میں تمہاری اِمداد کروں گا، وہ عَورت یہ کہہ کر وہاں سے چل دی کہ میں غَرِیبُ الْوَطَن (بے وَطَن) ہوں، گواہ کہاں سے لاؤں؟ پھر وہ ایک غیر مسلِم کے پاس آئی اور اُسے اپنی کہانی سُنائی، چُنانچہ اُس نے اُس کی باتوں کو صحیح سمجھ کر اپنے یہاں کی ایک عَورت کو بھیجا کہ اُسے اور اُس کی بیٹیوں کو میرے گھر پہنچا دو، اُس شخص نے اُن کی عزّت اور اِحترام میں کوئی کمی نہ کی۔ جب آدھی رات گزر گئی تو اُس مسلمان امیر نے خواب میں دیکھا کہ قِیامت قائم ہو گئی ہے اور نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے سَرِ مُبارک پر حمد کا جھنڈا باندھا ہے اور ایک عظیمُ الشّان مَحل کے قریب کھڑے ہیں، اُس امیر نے آگے بڑھ کر پوچھا: یا رَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! یہ مَحل کِس کا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ایک مسلمان مَرد کے لئے ہے، امیر نے کہا: میں خدا عَزَّوَجَلَّ کو ایک ماننے والا مُسلمان ہوں، حُضور، سراپا نُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ سُن کر فرمایا: تُم اِس بات

کے گواہ لاؤ کہ واقعی تم مُسلمان ہو۔ وہ بہت پریشان ہوا تو حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اُس سَیِّدہ عَوْرت کی بات یاد دِلائی جس سے اُس نے گواہ مانگے تھے۔ یہ سُنتے ہی اُسے غموں نے آگھیرا، وہ اُس سَیِّدہ عَوْرت اور اُن کی بچیوں کی تلاش میں نکل پڑا، تلاش کرتے کرتے اُس غیر مسلم کے گھر جا پہنچا اور اُس سے کہا کہ سَیِّدزادی اور اُس کی بچیوں کو مجھے دے دو مگر اُس نے اِنکار کر دیا اور بولا: میں نے اِن کے سبب عظیم بَرَکتیں پائی ہیں، امیر نے کہا: مجھ سے ہزار (1000) دِینار (یعنی سونے کے سِکّے) لے لو اور اِنہیں میرے سِپُرد (سِ۔پُرْد) کر دو لیکن اُس نے پھر بھی اِنکار کر دِیا۔ تب اُس امیر کے دل میں اُسے (یعنی سَیِّد زادی کو) تنگ کرنے کا خیال آیا۔ وہ غیر مسلم اُس کی بُری نِیَّت دیکھ کر بولا: جنہیں تُم لینے آئے ہو، میں اُن کا تم سے زیادہ حقدار ہوں اور تُو نے خواب میں جو محَلّ دیکھا ہے وہ میرے لئے بنایا گیا ہے، کیا تجھے اپنے مسلمان ہونے پر فَخْر ہے؟ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اور میرے گھر والے اُس وَقْت تک نہیں سوئے جب تک کہ ہم سب اُس سَیِّدہ کے ہاتھ پر اِسلام نہیں لائے۔ میں نے بھی تیری طرح خواب میں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کی ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: کیا سَیِّدزادی اور اُس کی بیٹیاں تیرے پاس ہیں؟ میں نے عَرْض کی: جی ہاں! یَارَسُوْلَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ محَلّ تیرے اور تیرے گھر والوں کے لئے ہے۔ مسلمان امیر یہ بات سُنتے ہی واپَس لوٹ گیا اور اللّٰہ تعالٰی بہتر جانتا ہے کہ وہ کس مایوسی کے ساتھ واپَس ہوا ہو گا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۴۷۱-۴۷۲ ملخصًا)

مِرے سب عزیز چُھوٹیں مِرے دوست بھی گو رُوٹھیں
شہا تُم نہ رُوٹھ جانا مَدَنی مدینے والے

میں اگرچِہ ہوں کمینہ تِرا ہوں شہِ مدینہ
مجھے قدموں سے لگانا مَدَنی مدینے والے

تِری جبکہ دِید ہوگی جبھی میری عِید ہوگی
مِرے خواب میں تُو آنا مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۲۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ساداتِ کِرام کے دُکھ دَرد کو محسوس کرنا اور اُن کی خِدمت بجالانا کیسا مُبارَک عمل ہے کہ اَوْلادِ رَسُول کی خِدمت کی بَرَکت سے اللہ تعالٰی نے ایک غیر مسلم کو نہ صِرف دَوْلتِ اِیمان بلکہ جَنّتی مَحَلّ سے بھی سَرفَراز فرمادیا، ذرا سوچئے کہ جب غیر مُسلِم تعظیمِ سادات اور اُن کی خیر خواہی کے سبب نُورِ اِسلام سے فَیض یاب ہو کر جَنّتی مَحَلّ کے حَقْدار قرار پارہے ہیں تو جو مُسلمان اُن کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آئے گا اور خُوش دِلی کے ساتھ اُن کی حاجت رَوائی کی سَعادت (Felicity) پائے گا تو اُس خوش نصیب کو ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کیسے کیسے اِنعام واِکرام سے نوازے گا۔ لٰہذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی ساداتِ کِرام کی اَہَمِّیَّت و فضیلت کو سمجھیں اور عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ رہ کر مکتبۃُ المدینہ کے کتب ورسائل کا مطالعہ کرنے کی عادت بنائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے کتب ورسائل کے مطالعے کی برکت سے کثیر علمِ دِین حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے، بالخصوص امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے لکھے ہوئے مختلف موضوعات پر رسائل بہت آسان انداز میں اور اِنتہائی کم صفحات پر مشتمل ہونے کے باوجود پڑھنے والے کو بہت قیمتی معلومات سے مالا مال کرتے ہیں، جی ہاں! اِنہی رسائل میں سے ایک رسالہ بنام "**پُراسرار خزانہ**" بھی ہے۔

رِسالہ "پُراسرار خزانہ" کا تعارف:

اِس رِسالے میں یتیموں کی دِیوار کا ایمان افروز واقعہ بیان کیا گیا ہے، 7 عِبرت ناک عبارات کون سی تھیں؟ موت کا یقین ہونے کے باوجود ہنسنا کیسا؟ جہنّم کی خطرناک غذائیں کیسی ہوں گی؟ عُمدہ مکان

والوں کا انجام کیا ہوا نیز "**کھانے کے 32 مدنی پھولوں**" کا مہکتا گلدستہ بھی اِس رِسالے میں موجود ہے، آج ہی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طلب فرمایئے۔ خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس رِسالے کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ یہ ایک روشن حقیقت ہے کہ جس سے عشق ہوتا ہے اُس سے نِسبَت رکھنے والی ہر چیز مثلاً مَحبوب کے گھر، اُس کے در و دِیوار، مَحبوب کے گلی کُوچوں، اُس کی آل، اَوْلاد وغیرہ سے بھی عقیدت و مَحَبَّت کا تَعَلُّق قائم ہو جاتا ہے۔ پھر ذرا سوچئے کہ جو عشقِ نَبی میں گم ہو وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آل اور اَہلِ بَیْت رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن یعنی سیِّدوں سے مَحَبَّت کیوں نہ رکھے گا کہ اِن حضرات سے مَحَبَّت رکھنے کا مُطالَبہ تو قرآنِ کریم بھی ہم سے فرما رہا ہے چُنانچہ

پارہ 25 سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کی آیت نمبر 23 میں اِرشادِ خُداوَندی ہے:

قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ (پ۲۵، الشوریٰ:۲۳) ترجمۂ کنزُالایمان: تم فرماؤ میں اِس پر تُم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی مَحَبَّت۔

بَیان کَردہ آیتِ مُبارَکہ کی تفسیر میں اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنّت مَوْلانا شاہ اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ "**قُرْبٰی**" سے مُراد ساداتِ کِرام و اَہلِ بَیْتِ عِظَام (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن) ہیں۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۵۰۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَہلِ بَیتِ اَطْہَار رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن اور ساداتِ کِرام وہ مُقَدَّس ہستیاں ہیں کہ اِن سے محبَّت رکھنے اور اِن کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنے کے فضائل و مَناقِب اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی آئے ہیں چُنانچِہ

ساداتِ کِرام سے حُسنِ سُلُوک کی فضیلت

سراپا انوار، تمام نبیوں کے سالار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جو میرے اَہلِ بَیْت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں روزِ قِیامت اِس کا صِلہ (بدلہ) اُسے عطا فرماؤں گا۔ (جامع صغیر، ص۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱) ایک اور مَقام پر اِرشاد فرمایا: جو شخص اَولادِ عَبْدُ الْمُطَّلِب میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی (بھلائی) کرے اُس کا صِلہ (بدلہ) دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ روزِ قِیامت مجھ سے ملے گا۔ (تاریخ بغداد، ۱۰۲/۱۰، حدیث: ۵۲۲۱)

ہم کو سارے سَیِّدوں سے پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ آلِ رَسُول (یعنی سیّدوں کے ساتھ) کے ساتھ مَحبَّت و حُسنِ سُلُوک کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رَسُول، رَسُولِ مَقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو محبوب ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن ایسے عاشِقِ رَسُول تھے کہ جن کی ہر ہر ادا سے اَدَب و تعظیم کا ظُہور رہوتا تھا، عشقِ رَسُول جن کا قِیمَتی سَرمایہ اور آلِ رَسُول کی مَحبَّت اُن کے لئے رُوحانی آکسیجن کی حَیثِیَّت رکھتی تھی، جن کی پُوری زِندگی عشقِ رَسُول کے جام پیتے پِلاتے اور آلِ رَسُول کا اَدَب اور اُن کی خدمت بجالاتے ہوئے گزری۔ آیئے! بطورِ ترغیب بُزُرگوں کے چند قابلِ

رَشک واقِعات سُنئے اور اپنا اِیمان تازہ کیجئے، چُنانچہ

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی خُوشی میں فاروقِ اعظم کی خُوشی!

حضرت سَیِّدُنا امام جَعْفَر صادِق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والِدِ گرامی حضرت سَیِّدُنا امام محمد باقِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے رِوایَت کرتے ہیں کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس یَمَن سے کچھ عُمدہ کپڑے آئے تو آپ نے وہ کپڑے مُہاجِرِین و اَنْصار میں تقسیم کر دیے۔ لوگ اُن کپڑوں کو پہن کر بہت خوشی محسوس کر رہے تھے، آپ مِنْبَرِ رَسُول اور قَبْرِ اَنْوَر کے درمیان تشریف فرما تھے، لوگ آپ کی خِدمت میں حاضِر ہوتے، آپ کو سلام کرتے اور دُعائیں دیتے۔ اچانک آپ کے سامنے شہزادیِ کَوْنَیْن کے کاشانۂ اَقْدَس سے حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن (یعنی حضرت سیدنا اِمامِ حسن اور حضرت سیدنا اِمامِ حسین) رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا باہر تشریف لائے کیونکہ سَیِّدہ فَاطِمَۃُ الزَّہْرَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا گھر مَسجِدِ نَبَوِی کے صحن ہی میں تھا۔ دونوں شہزادوں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے جِسموں پر اُن عُمدہ کپڑوں میں سے کوئی کپڑا نہیں تھا۔ جیسے ہی آپ نے شہزادوں کو دیکھا تو آپ کے تیوَر (تے۔وَر، انداز) تبدیل ہوگئے، ماتھے پر شِکَن (بَل) پڑ گئے، آپ نے جلال میں آکر اِرشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے تُم لوگوں کو جو قِیمَتی کپڑے پہنائے ہیں اُنہیں دیکھ کر مجھے ذَرَّہ بھر بھی خُوشی نہیں ہوئی۔ سب لوگ یہ سُن کر حیْران وپریشان ہوگئے اور عَرْض کرنے لگے کہ حُضور! ایسی کیا بات ہوگئی جو آپ یہ اِرْشاد فرما رہے ہیں؟ حالانکہ یہ تمام کپڑے آپ نے خُود ہی عطا فرمائے ہیں۔ اِرْشاد فرمایا: یہ بات میں اِن دونوں شہزادوں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی وجہ سے کہہ رہا ہوں، جو لوگوں کے درمیان اِس حالت میں چل رہے ہیں کہ اِن دونوں نے اُن قِیمَتی کپڑوں میں سے کوئی کپڑا ابھی پہنا ہوا نہیں ہے۔ راوِی کہتے ہیں کہ آپ نے فوراً

حاکمِ یَمَن کو خط (Letter) لکھا کہ جلد اَز جلد اِمامِ حَسَن اور اِمامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے لیے 2 بہترین اور قیمتی لباس تیار کرواکر بھیجو۔ حاکمِ یَمَن نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور 2 لباس تیار کرواکے بھیج دیئے۔ آپ نے حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کو وہ جوڑے پہنائے اور خوش ہو کر اِرشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب تک اِن دونوں شہزادوں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے نئے کپڑے نہیں پہنے تھے مجھے دُوسروں کے پہننے کی کوئی خوشی نہ تھی۔ ایک رِوایت میں یُوں ہے کہ حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کو کپڑے پہنا کر آپ نے اِرشاد فرمایا: اب میں خوش ہوگیا ہوں۔ (تاریخ ابنِ عساکر، ۱۴/۱۷۷)

کیا بات رضا اُس چمنستانِ کرم کی		زَہرا ہے کلی جس میں حُسَین اور حَسَن پھول

(حدائقِ بخشش، ص۷۹)

اعلیٰ حضرت اور تعظیمِ سادات

حیاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: جناب سیِّد ایُّوب علی صاحِب (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کا بَیان ہے: ایک کم عُمر صاحِبزادے خانہ داری کے کاموں (گھر کے کام کاج) میں اِمداد کے لیے (اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے) کاشانۂ اَقدس میں مُلازِم ہوئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ سیِّد زادے ہیں لہٰذا (اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے) گھر والوں کو تاکید فرمادی کہ صاحِبزادے سے خبر دار کوئی کام نہ لیا جائے کہ مَخدُوم زادہ ہیں (یعنی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرزندِ اَرجُمند ہیں اِن سے خِدمت نہیں لینی بلکہ اِن کی خدمت کرنی ہے لہٰذا) کھانا وغیرہ اور جس شے (چیز) کی ضَرورت ہو (اِن کی خدمت میں) حاضر کی جائے۔ جس تنخواہ (Salary) کا وعدہ ہے وہ بطورِ نذرانہ پیش ہوتا رہے، چُنانچہ حَسْبُ الاِرشاد (آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِرشاد کے مُطابِق حکم کی) تعمیل ہوتی رہی۔ کچھ عَرصہ کے بعد وہ صاحِبزادے خود ہی تشریف لے گئے۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ۱/۱۷۹)

جو ہے اللہ کا وَلی بے شک عاشِقِ صادِقِ نَبی بے شک
غَوثِ اعظم کا جو ہے مَتْوالا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۶)

امیرِ اہلسنّت اور تعظیمِ سادات

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا رِسالہ **"ساداتِ کِرام کی عظمت"** صَفْحہ 3 تا 5 پر ہے: عَرَب اَمارات کے قِیام کے دَوران بعض ٹیسٹ (Test) کروانے کے لئے اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایک صاحِب کی وَساطت (ذَرِیعے) سے دوبئ کے ایک اَسپتال کی لیبارٹری میں تشریف لے گئے، اپنے پیشاب کی شیشی (Urine bottle) اُن صاحِب کے تقاضے کے باوُجُود اُنہیں اُٹھانے کے لئے نہ دی۔ بعد میں آپ کی خِدمت میں عَرض کی گئی کہ آپ نے اُن صاحِب کو اپنی (پیشاب کی بوتل) (Urine bottle) نہیں دی، اِس میں کیا حِکمت تھی؟ جواباً اِرشاد فرمایا: وہ سَیِّد صاحِب تھے میں اُن کو اپنے پیشاب کی بوتل کیسے پکڑاتا؟ اگر قِیامت کے روز سَیِّد صاحِب کے جَدِّ اَعلیٰ، ہمارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمادیا کہ اِلیاس! کیا تیرا پیشاب اُٹھانے کے لیے میرا بیٹا ہی رہ گیا تھا؟ تو اُس وَقْت میں کیا جواب دُوں گا؟ سَرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ساداتِ کِرام کی نِسبَت اور اُن کی مَحبَّت کی وجہ سے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کون سا اُمَّتی اور ساداتِ کِرام کا خادِم ایسا کرنا گوارا کرے گا؟ ساداتِ کِرام سے عقیدت و مَحبَّت رکھنا اور اُن کا ادب و اِحترام بجالانا انتہائی ضروری ہے۔ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضراتِ ساداتِ کِرام سے بے پناہ مَحبَّت فرماتے ہیں اور اُن کی تعظیم و توقیر بجا لانے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ دَورانِ مُلاقات اگر آپ کو بتا دیا جائے یہ سَیِّد صاحِب ہیں تو بارہا دیکھا گیا

ہے کہ آپ بہت بڑی شخصیت ہونے کے باوُجُود نہایت ہی عاجزی کے ساتھ سَیِّد زادے کے ہاتھ چُوم لیا کرتے ہیں۔ ساداتِ کِرام کے بچوں سے اِنتہائی مَحبَّت اور شَفْقَت کرنا یہ آپ کی خاص عادتِ کریمہ ہے۔ با رہا ایسا بھی ہوا ہے کہ اُن کے نَنّھے مُنّے قَدَموں کو اپنے سَر پر لیتے ہیں۔ آپ اِس بات کو خِلافِ اَدَب سمجھتے ہیں کہ سَیِّد زادوں کی طرف پاؤں پھیلائے جائیں یااُن کی طرف پیٹھ کی جائے۔

امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کی **ساداتِ کرام سے انوکھی عقیدت ومحبت کی جھلک** آپ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کے **مجموعہ کلام "وسائلِ بخشش"** میں بھی نظر آتی ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

کاش ہوتا میں سگ سیّدوں کا، بن کے دربان پہرا بھی دیتا

ربّ نے بھیجا ہے اِنساں بنا کر، تُو سلام اُن سے رو رو کے کہنا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۰۰)

مختصر وضاحت: اے کاش! میں سَیِّد زادوں کے در کا سگ ہوتا اور چوکیدار بن کر اُن کے گھروں کا پہرا دینے کی سعادت پاتا مگر میرے ربِّ کریم نے مجھے انسان بنا کر بھیجا ہے، اے زائرِ مدینہ! تُو بارگاہِ رسالت میں میرا سلام رورو کر پیش کرنا۔

کبھی کبھی آپ کسی سَیِّد زادے کو دیکھ کر اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کا یہ **شِعْر** جُھوم جُھوم کر پڑھنے لگتے ہیں:

تیری نَسْلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا　　تُو ہے عَیْنِ نُور تیرا سب گھرانا نُور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۶)(ساداتِ کرام کی عظمت، ص۳تا۵ ملتقطاً بتغیر قلیل)

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع"

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! سُنا آپ نے کہ ساداتِ کِرام کا اَدب اور اُن کی تعظیم وتوقیر کے مُعاملے میں اللہ والوں کا کِردار کس قدر شاندار ہوا کرتا ہے کہ جنہیں اپنی خوشی سے زِیادہ آلِ رَسُول کی خوشی عزیز ہوتی ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی ساداتِ کِرام کی غُلامی کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال کر اُن کی خدمت گزاری کو اپنا شِعار بنائیں، اُن کا نہایت اَدب واِحترام بجالائیں، اُن کی خوشی کو اپنی خوشی اور اُن کے غم کو اپنا غم سمجھیں اور یہ مَدَنی سوچ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینے والے بن جائیں۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں حاضِری کی بَرَکت سے ساداتِ کِرام کا اَدب نصیب ہوتا ہے، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع کی بَرَکت سے علمِ دِین سیکھنے کی سعادت ملتی ہے، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا ذِکرِ خیر ہوتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ (عُ، یَیْ، نَہ) رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وَقْت رَحمتِ اِلٰہی اُترتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، سفیان بن عیینہ، ۷/۳۳۵، رقم: ۱۰۷۵۰) آیئے! بطورِ تَرغیب ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں حاضِری کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور اِجتماع میں پابندی کے ساتھ حاضِر ہونے کی نِیَّت کیجئے:

مسخرے کی توبہ

مَرکَزُ الاَولیا لاہور کے ایک اِسلامی بھائی گُناہوں اور غفلتوں کی وادِیوں میں گُم تھے۔ ایک اِسلامی بھائی نے اُنہیں دعوتِ اِسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع کی دَعوت پیش کی۔ یہ اُن کی دَعوت پر اِجتماع میں جا پہنچے، اُنہیں بہت اچّھا لگا، لہٰذا اُنہوں نے پابندی سے جانا شُروع کر دیا، نمازوں کی پابندی

بھی شُروع کردی اور عِمامہ شریف بھی سج گیا، گھر کے بعض اَفراد نے سختی کے ساتھ مُخالفت کی مگر مَدَنی ماحول کی کشش اور عاشِقانِ رَسُول کا حُسنِ سُلُوک اُنہیں دعوتِ اِسلامی سے مزید قریب تر کرتا چلا گیا۔ مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سُنّتوں بھرے بَیانات کی کیسٹیں سُننے سے ڈھارس بندھی اور حوصلہ مِلتا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آہِستہ آہِستہ اُن کے گھر کے اندر بھی مَدَنی ماحول بن گیا۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر   گُناہوں کی دیگا دوا مَدَنی ماحول
اگر دردِ سر ہو، کہیں کینسر ہو   دِلائے گا تُم کو شِفا مَدَنی ماحول
شِفائیں مِلیں گی، بلائیں ٹلیں گی   یقیناً ہے بَرَکت بَھرا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ   گناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرکھئے! کامِل مُسلمان ہونے کے لئے مَحبّتِ رَسول کا ہونا اِس قدر لازِم وضروری ہے کہ نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اُس وَقت تک (کامِل) مؤمِن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اُس کے نزدیک اُس کے والِد، اَوْلاد اور تمام لوگوں سے زِیادہ مَحبُوب نہ ہوجاؤں۔ (بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول...الخ، ۱/۱۷، حدیث: ۱۵)

مَحبّتِ رَسُول کا تقاضا ہے کہ ہم ساداتِ کِرام سے بھی مَحبّت وعقیدت رکھیں کیونکہ جو ساداتِ کِرام کی توہین وگستاخی کرے، اِن سے دُشمنی رکھے یا کسی بھی طریقے سے اِن کی بے اَدَبی کرے تو یقیناً ایسا شخص اپنے اِس مَحبّتِ رسول کے دعوے میں جُھوٹا ہے اور اپنے اِس عمل سے نہ صِرف اِنہیں بلکہ اِن کے جدِّ امجد، میٹھے مکّی مَدَنی محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی ناراض کرتا اور اُنہیں اَذِیَّت پہنچاتا ہے چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا شَیخ ابُوالمَواہِب شاذِلی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو شخص نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ دِن ہو یا رات حُضُور سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کثرت سے ذِکر کرتا رہے اور سادات و اَوْلیائے کِرام رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِین سے مَحَبَّت رکھے وَگرنہ خواب (میں زِیارت) کا دَروازہ اُس پر بند ہے، کیونکہ یہ نُفوسِ قُدسِیَّہ تمام لوگوں کے سردار ہیں، یہ جِن سے ناراض ہوتے ہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی اُن سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ (افضل الصلوات علی سید السادات، ص۱۲۷)

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مَوْلانا شاہ اِمام اَحمد رَضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ساداتِ کِرام کی تعظیم (Respect) فَرض ہے اور اُن کی تَوہین حرام، بلکہ عُلَمائے کِرام نے اِرشاد فرمایا: جو کسی عالِم کو مَوْلَوِیا (مَوْل۔وِیا) یا کسی مِیر (سَیِّد) کو مِیروا بَرْوَجْہِ تَحْقِیر (یعنی حقارت سے) کہے کافِر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۴۲۰)

آیئے! اِس ضِمن میں ایک سبق آموز حِکایت سُنئے اور ساداتِ کِرام کی ناراضی و بے اَدَبی اور ناراضیِ مُصطفٰے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طَلَب کیجئے چُنانچہ

سَیِّد زادے کو مارنے کی عجیب حکایت

سَیِّدی عَبْدُ الْوَہّاب شَعْرانی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سَیِّد شریف نے حضرت خَطّاب رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خانقاہ میں بیان کیا کہ کاشِفُ الْبُحَیرَہ نے ایک سَیِّد صاحِب کو مارا تو اُسے اسی رات خواب میں جنابِ رِسالتِ مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِس حال میں زِیارت ہوئی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس سے اِعْراض فرمارہے ہیں (یعنی رُخِ اَنْور پھیر رہے ہیں)۔ اُس نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرا کیا گناہ ہے؟ فرمایا: تُو مجھے مارتا ہے، حالانکہ میں قِیامت کے دِن تیرا شَفِیْع (یعنی شفاعت کرنے

والا) ہوں۔ اُس نے عَرض کی، یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے یاد نہیں کہ میں نے آپ کو مارا ہو۔ اِرشاد فرمایا: کیا تُو نے میری اَوْلاد کو نہیں مارا؟ اُس نے عَرض کی: ہاں۔ فرمایا: تیری ضَرب (مار) میری ہی کلائی پر لگی۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی مُبارَک کلائی نکال کر دِکھائی جس پر وَرم (Swelling) تھا جیسے کہ شہد کی مکّھی نے ڈنک مارا ہو۔ ہم اللہ تعالیٰ سے عافِیّت کا سُوال کرتے ہیں۔

(برکاتِ آلِ رسول، ص۲۶۷-۲۶۸)

مَحفوظ سَدا رکھنا شہا! بے اَدبوں سے　　اور مجھ سے بھی سَر زَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

مجلس مکتبۃُ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ساداتِ کِرام کا مُعامَلہ بڑا ہی نازُک ہے کہ جو بد بخت اِنہیں اَذِیّت دیتا ہے تو دَر حقیقت وہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تکلیف پہنچاتا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی مَول لیتا ہے اور یُوں وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لُطف و کرم سے مَحروم ہو جاتا ہے، لِہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم تمام مسلمانوں بالخُصوص ساداتِ کِرام کا اَدَب بجالائیں، اِنہیں اَذِیّت دینے سے بچتے رہیں اور یہ مَدَنی سوچ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رَسُول کی مَدَنی تَحریک دعوتِ اسلامی 104 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مَصروف ہے، جن میں سے ایک **"مجلس مکتبۃُ المدینہ"** بھی ہے۔ شَیخِ طَرِیقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا آغاز ۱۴۰۶ھ بمطابق 1986ء میں فرمایا اور سب سے پہلے بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کی گئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃُ المدینہ نے اِس مُختَصَر سے عَرصے میں جو تَرَقّی کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اِس مُختَصَر عرصے میں مکتبۃُ المدینہ

سے جہاں سُنّتوں بھرے بیانات اور میموری کارڈز دُنیا بھر میں پہنچ رہے ہیں، وہیں سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کی کتابیں بھی زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر لاکھوں کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنّتوں کے مدنی پھول کھلا رہی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ کے 45 ذیلی شعبے قائم ہو چکے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تُجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَبِیْعُ الْاَوَّل کا نُورانی مہینا اپنی بَرَکتیں لُٹا رہا ہے اور اپنے اِخْتِتَام کی جانب رَواں دَواں ہے۔ اِس کے بعد رَبِیْعُ الْآخِر کا مُبارَک مہینا جلوہ گر ہونے والا ہے، جسے قُطبِ رَبّانی، مَحبوبِ سُبحانی، پیرِ لاثانی شَیْخ عَبْدُ القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے خاص نِسبت حاصِل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جہاں دیگر کئی خُوبیوں سے نوازا تھا وہیں یہ بے مثال خُوبی بھی آپ کے وُجودِ مَسعود کا حِصّہ تھی کہ آپ ساداتِ کِرام کے گھرانے سے تَعلُّق رکھنے والے حَسَنی و حُسَینی سَیِّد تھے۔ آیئے! آپ کا مُختصر تذکرۂ خیر سُنتے ہیں چُنانچہ

غَوثِ پاک کا نام و نَسَب

حضرت سَیِّدُنا غَوثِ اَعظم شَیْخ عَبْدُ القَادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادتِ باسعادت یکم رَمَضان ۴۷۰ھ جُمُعَۃُ الْمُبَارَک کو جِیلَان میں ہوئی۔ آپ کی کُنْیَت ابو محمد ہے اور مُحیُ الدِّین، مَحْبُوبِ سُبحانی، غَوثِ اَعظم، غَوثِ ثَقَلَین وغیرہ آپ کے اَلْقابات ہیں۔ آپ کے والدِ بُزُرگوار کا نام حضرت سَیِّدُنا

اَبُو صَالِحْ مُوسیٰ جنگی دوست اور والِدہ مُحْتَرَمہ کا نام اُمُّ الْخَیر فَاطِمَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا ہے، آپ والِد کی طرف سے حَسَنِی اور والِدۂ ماجِدَہ کی طرف سے حُسَیْنِی سَیِّد ہیں۔(شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص ۸۳)رَبِیْعُ الْآخِر 561 سنِ ہجری میں بعد نمازِ مَغرِب آپ کا وِصال مُبارَک ہوا۔(الزیل علی طبقات الحنابلۃ، ۲۵۱/۳)

تُو حُسَیْنِی حَسَنِی کیوں نہ مُحِیُّ الدِّیں ہو　　اے خِضَر مَجْمَعِ بَحْرَیْن ہے چَشْمَہ تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۱۹)

مختصر وضاحت: اے ہمارے غوثِ پاک! آپ اپنے والدِ ماجد کی طرف سے حضرت سَیِّدُنا امام حسن جبکہ والدۂ ماجدہ کی جانب سے حضرت سَیِّدُنا امامِ حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی اولاد ہیں تو پھر آپ دینِ اسلام کو زندگی بخشنے والے کیسے نہ ہوں گے۔ اے اُمَّتِ محبوب کے خضر! آپ کے روحانی چشمے کا فیض ان 2 دریاؤں سے جاری وساری ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ساداتِ کِرام کے فضائل ومناقِب سُننے کی سعادت حاصِل کی، چُنانچہ ہم نے سُنا کہ

- ❖ ساداتِ کِرام کی خدمت کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کَرَم نوازِیوں کے حَق دار قرار پاتے ہیں۔
- ❖ ساداتِ کرام کی خدمت کی بَرَکت سے ایک غیر مُسلِم کو اِیمان کی دَولت نصیب ہوئی۔
- ❖ ساداتِ کِرام سے سَیِّد ہونے کا ثُبوت طَلَب کرنا ناراضیِ مُصْطَفٰے کا سبب ہے۔
- ❖ ساداتِ کِرام کی خَیر خواہی اور اُن کا ادب بجالانے میں بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا کردار ہمارے لئے مَشْعَلِ راہ ہے۔

❖ ساداتِ کِرام کی تعظیم فَرض ہے اور اُن کی توہین حرام ہے۔

❖ ساداتِ کِرام کو اَذِیَّت دینے والا دَرْ حقیقت رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَذِیَّت دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ غَوثِ پاک کے طُفَیل ہمیں ساداتِ کِرام کی اَہَمِّیَّت کو سمجھنے، اِن کی خَیر خواہی کرنے اور اِن کا خوب خوب اَدَب بجالانے کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵)

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "101 مَدَنی پُھول" سے چھینکنے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔ (بخاری، ۴/۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶) (2) جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے۔ (مُعْجَم کبیر، ۱۱/۳۵۸، حدیث: ۱۲۲۸۴) چھینک کے وَقْت

سَر جُھکایئے، منہ چھپایئے اور آواز آہستہ نکالئے چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔(رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۴) چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائن العرفان، صفحہ 3 پر طحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حَمْدِ اِلٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدَہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے سُننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ الله (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔(بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ص۱۱۹) جواب سُن کر چھینکنے والا کہے یَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے یَهْدِيْكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔)(فتاویٰ ھندیة، ۵/۳۲۶) جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۳۹۶) حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مُبْتَلا نہیں ہو گا۔(مرقاۃ المفاتیح، ۸/۴۹۹، تحت الحدیث: ۴۷۳۹) چھینکنے والے کو چاہیے کہ زور سے حَمْد کہے تا کہ کوئی سُنے اور جواب دے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۴) چھینک کا جواب ایک مَرتبہ واجِب ہے دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجِب نہیں بلکہ مستحب ہے۔(فتاویٰ ھندیة، ۵/۳۲۶) جواب اُس صورت میں واجِب ہو گا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حَمْد نہ کرے تو جواب نہیں۔(بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ص۱۲۰) خُطبے کے وَقْت کسی کو چھینک آئی تو سُننے والا اس کو جواب نہ دے۔(فتاویٰ قاضیخان، ۲/۳۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کُتُب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (304 صَفْحات)، 120 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، امیرِ اَہلسنّت کے 2 رسائل **"101 مَدَنی پھول"**

اور ”163 مَدَنی پھول“ ھَدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اِس کا مُطالَعہ فرمائیے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

تم مَدَنی قافِلوں میں اے اسلامی بھائیو! کرتے رہو ہمیشہ سَفَر خُوشدِلی کے ساتھ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

تاجدارِ مدینہ، رَاحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس (10) رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس (10) مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر سو (100) رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو (100) مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بَروزِ قِیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔ (معجم الاوسط، ۲۵۲/۵، حدیث: ۷۲۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی ... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

ایک مَدَنی پھول: (۱) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم **کمالاتِ مصطفےٰ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے متعلق بیان سننے کی سعادت حاصل کریں گے، اولاً ہم سنیں گے کہ مختصر سا کھانا چودہ سو (1400) صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو کیسے کافی ہو گیا؟ اور مُردہ بکری کیسے زندہ ہوئی؟ معجزہ کسے کہتے ہیں، کرامت کیا ہوتی ہے ان کی تعریفات بھی سنیں گے، یہ بھی سنیں گے کہ اللہ پاک نے ہمارے نبی پاک، مکی مدنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسی عزّت و عظمت عطا فرمائی ہے، اس کے ساتھ ساتھ نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی کے لیے برکت کی دعا ارشاد فرماتے تو اس کی

کیسی برکتیں ظاہر ہوتیں، اس بارے میں بھی سنیں گے۔ اللہ کرے کہ ہم سارا بیان توجہ اوردِلجمعی کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بکری کان جھاڑتی اُٹھ کھڑی ہوئی!

مشہور صحابیِ رسول حضرتِ سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ (غَزوۂ خَندق کے موقع پر) خَنْدق کھودتے وَقْت اچانک ایک ایسی چٹان نُمودار ہوگئی جو کسی سے نہ ٹُوٹتی تھی۔ جب ہم نے بارگاہِ رِسالَت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میں یہ ماجرا عَرض کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھے، تین دن کا فاقہ تھا اور پیٹ مُبارَک پر پتّھر بندھا ہوا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دَستِ مُبارَک سے پھاوڑا مارا تو وہ چٹان ریت کے بُھر بُھرے ٹِیلے کی طَرح بِکھر گئی۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق، الحدیث: ۴۱۰۱، ۳/ ۵۱) ایک اور رِوایت میں یوں بھی آیا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس چٹان پر تین مَرتبہ پھاوڑا مارا، ہر ضَرب پر اُس میں سے ایک روشنی (Light) نکلتی تھی اور اس روشنی میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے شام وایران اور یَمَن کے شہروں کو دیکھ لیا اور اِن تینوں مُلکوں کے فَتْح ہونے کی صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بِشارَت دی۔ (المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، باب غزوۃ الخندق...الخ، ۳/ ۳۱)

حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مسلسل فاقوں کی وجہ سے نبیِ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے شکمِ اَقْدس (پیٹ مبارک) پر پتّھر بندھا ہوا دیکھ کر میرا دل بھر آیا، میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِجازَت لے کر اپنے گھر آیا اور اپنی اَہلیّہ سے کہا کہ میں نے نبیِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِس قدر شدید بُھوک کی حالت میں دیکھا ہے کہ مجھ میں صَبْر کی تاب نہیں رہی۔ کیا گھر میں کُچھ کھانا ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ گھر میں ایک صَاع (تقریباً چار کلو) جَو کے سِوا کُچھ بھی نہیں، میں نے کہا

کہ تُم جلدی سے اُس جَو کو پِیس کر گُوندھ لو، پھر میں نے اپنے گھر کا پَلا ہوا ایک بکری کا بچّہ ذَبْح کرکے اس کی بوٹیاں بنائیں اور زَوجہ سے کہا کہ جلد اَزْ جلد سالن اور روٹیاں تیّار کرلو، میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بُلا کر لاتا ہوں، چلتے وَقْت زَوجہ نے کہا: دیکھو! آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عِلاوہ صِرْف چند ہی اَصْحاب کو ساتھ لانا، کیونکہ کھانا کم ہے، زیادہ افراد کو لا کر مجھے رُسوا(Disgrace) مت کردینا۔

حضْرت سیدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے خَنْدَق پر آکر آہستگی سے عَرْض کیا: یا رَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک صاع آٹے کی روٹیاں اور ایک بکری کے بچّے کا گوشت میں نے گھر میں تیار کروایا ہے، لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چند لوگوں کے ساتھ چل کر تناوُل فرمالیں، یہ سُن کر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اے خَنْدَق والو! جابر نے دَعْوَتِ طَعام (کھانے کی دعوت) دی ہے، لہٰذا سب لوگ ان کے گھر چل کر کھانا کھالیں، پھر مُجھ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آجاؤں، روٹیاں مت پکوانا، چُنانچہ جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَشْریف لائے تو گوندھے ہوئے آٹے میں اپنا لُعابِ دَہَن (تھوک مبارک) ڈال کر بَرَکت کی دُعا فرمائی اور گوشت کی ہانڈی میں بھی اپنا لُعابِ دَہَن ڈال دیا۔ پھر روٹی پکانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہانڈی چُولھے سے نہ اُتاری جائے۔ جب روٹیاں پک گئیں تو حَضْرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اَہْلِیَّہ نے ہانڈی سے گوشت نکال نکال کر دینا شُروع کیا، ایک ہزار صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آسُودہ ہو کر کھانا کھا لیا مگر گُوندھا ہوا آٹا جتنا پہلے تھا اُتنا ہی رہا اور ہانڈی چُولھے پر بدَسْتُور جوش مارتی رہی۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق...الخ، الحدیث: ۴۱۰۱، ۴۱۰۲، ۳/۵۱ ملخصاً)

حضرت سیدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ پھر نبیِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک برتن کے بیچ میں کھائی ہوئی ہڈیوں (Bones) کو جمع کیا اور ان پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور کچھ کلام پڑھا جسے میں نے نہیں سُنا۔ ابھی جس بکری کا گوشت کھایا تھا وُہی بکری یکایک کان جھاڑتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی،

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: اپنی بکری لے جاؤ! میں بکری اپنی زوجہ محترمہ رَضِیَ اللہُ عَنۡھَا کے پاس لے آیا۔ وہ (حیرت سے) بولیں: یہ کیا؟ میں نے کہا: وَاللہ! یہ ہماری وُہی بکری ہے جس کو ہم نے ذَبح کیا تھا۔ دُعائے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اللہ پاک نے اسے زندہ کر دیا ہے! یہ سُن کر ان کی زوجہ محترمہ رَضِیَ اللہُ عَنۡھَا بے ساختہ پکار اُٹھیں، میں گواہی دیتی ہوں کہ بے شک وہ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ (الخصائص الکبرٰی، ۲/۱۱۲)

مُردوں کو جِلاتے ہیں رَوتوں کو ہنساتے ہیں ... آلام مٹاتے ہیں بگڑی کو بناتے ہیں
سرکار کِھلاتے ہیں سرکار پلاتے ہیں ... سلطان و گدا سب کو سرکار نبھاتے ہیں

(فیضانِ سنت، ص ۳۵۰)

☆مرحبا یا مُصطفٰے ☆مرحبا یا مُصطفٰے ☆مرحبا یا مُصطفٰے ☆مرحبا یا مُصطفٰے

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کمالاتِ مصطفٰے کی جھلک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ہمارے ہاں کھانا کم ہو اور کھانے والے افراد زیادہ ہو جائیں تو سوائے کھانے کی مقدار بڑھانے کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا، تقریباً چار کلو آٹا اور بکری کا بچہ چاہے کتنا بھی صحت مند ہو بمشکل پچاس ساٹھ (50/60) افراد کے پیٹ بھر کر کھانے کا سامان بن سکتا ہے۔ لیکن نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لعابِ دہن کی برکت سے اتنا کھانا نہ صرف صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی مکمل جماعت کو پورا ہو گیا بلکہ جتنا پکایا تھا اتنا ہی باقی بچا رہا اور پھر بکری کی بچی ہوئی ہڈیوں پر کلام پڑھا تو وہ گوشت پوست پہن کر پہلے جیسی بکری ہو کر کان جھاڑتی اٹھ کھڑی ہوئی، یہ حکایت سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کئی کمالات کی جامع ہے۔

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس حدیثِ پاک کے تحت جو کچھ ارشاد فرمایا ہے، آیئے! اس میں سے کچھ مدنی پھول سنتے ہیں: ☆**جن** افراد نے کھانا کھایا ان کی تعداد 1400 (چودہ سو) تھی۔ ان میں سے ایک ہزار تو خندق کھودنے والے تھے اور 400(چار سو) وہ حضرات تھے، جو بعد میں بچے کھچے رہے، جو مدینۂ منورہ کے گھروں، بازاروں وغیرہ میں تھے، مدینۂ منورہ کے بچے عورتیں بھی اس دعوت میں شامل کرلی گئی تھیں۔ غرض کہ کھانے والوں کے میلے لگ گئے تھے۔ خوش نصیب تھے وہ لوگ جو اس برکت والے کھانے سے مشرف ہوئے۔ ☆حضور پُرنور، بے چین دِلوں کے سُرُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سب کی دعوت کر دی، اس دن لنگر حضور کا تھا گھر حضرت جابر کا، لہٰذا یہ اعلان اور دعوت بالکل درست ہے۔ جو چیز استعمال سے گھٹے نہیں وہ مالک کی بغیر اجازت استعمال کی جاسکتی ہے جیسے کسی کے چراغ کی روشنی میں مطالعہ کرلینا، کسی کی دیوار سے سایہ لے لینا۔ آج یہ کھانا ان کھانے والوں کے استعمال سے گھٹے گا نہیں لہٰذا حضرت جابر کی بغیر اجازت تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سب کو دعوت دے دی۔ ☆**حضرت** جابر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) تمام آدمیوں کو دعوت دینے اور ان میں اعلان کرنے سے حیران رہ گئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی حیرانی ملاحظہ فرمائی اور تسکین (Console) دینے کے لیے یہ فرمایا: گھبراؤ نہیں اللہ فضل کرے گا جو لائے گا وہ کھلائے گا، تم اتنا کرنا کہ میرے آنے سے پہلے ہانڈی چولہے سے نہ اتارنا اور آٹا پکانا شروع نہ کرنا پھر قدرتِ خدا کا تماشا دیکھنا۔ ☆**اس** واقعہ میں حضورِ انور، شاہِ بحر و بر (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے لعاب شریف کے بہت سے معجزات ہیں: بوٹیوں میں کثرت وبرکت، شوربے کے پانی میں برکت، شوربے کے نمک مرچ مصالحہ گھی میں برکت و کثرت، آٹے میں برکت و کثرت، جس لکڑی سے یہ چیزیں پکائی گئیں اس میں برکت، روٹی پکانے والی کے ہاتھ میں قوت وطاقت ورنہ اتنی بڑی جماعت کی دعوت کے

لیے کئی من گوشت لکڑیاں آٹا چاہیے بہت پکانے والے اور بہت تنّور چاہئیں جیسا کہ آج کل شادیوں کی دعوتوں میں دیکھا جاتا ہے۔ ☆(حضرت)موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے عصا سے پانی کے 12 چشمے پتھر (Stone) سے پھُوٹے، یہاں حضورِ اکرم، نورِ مجسم (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے لُعاب سے ہانڈی سے بوٹیوں شوربے کے چشمے پھُوٹے۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۱۷۷ تا ۱۷۹ ملتقطاً)

واہ کیا جُود و کرم ہے شہِ بَطحا تیرا
نہیں سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عَطا کے وہ ہے قَطرہ تیرا
تارے کھِلتے ہیں سَخا کے وہ ہے ذَرّہ تیرا

فَیض ہے یا شہِ تَسنیم نِرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسُّس میں ہے دریا تیرا

آسماں خَوان، زمیں خَوان، زمانہ مہمان
صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے؟ تیرا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص:۱۵، ۱۶)

اشعار کی وضاحت: اے سردارِ مکۂ مکرمہ! آپ کی سخاوت و مہربانی کے بھی کیا کہنے! جو سائل بھی آپ کے در پر آیا اُس نے آپ کی زبانِ اقدس سے کلمہ شریف کے علاوہ کبھی لفظ "لا (نہیں ہے) نہ سُنا"۔ ❁ یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کی سخاوت کی آبشاروں کا ایک قطرہ موجیں مارتے ہوئے دریا کی طرح ہے اور آپ کے عطا کردہ ذرّے کی چمک سے سخاوت کے تارے روشن ہوگئے۔ ❁ اے جنّتی نہر تسنیم کے مالک! آپ کی عطا بھی بڑی نرالی ہے، آپ کا دریائے فیض تو پیاسوں کو تلاش کر کے ان کی پیاس بجھاتا ہے۔ ❁ تمام جہانوں کی پیدائش آپ کے لئے ہے، آپ سب کے مالک و مختار و صاحبِ خانہ ہیں، زمین و آسمان دستر خوان اور تمام مخلوق مہمان ہے۔

☆ مرحبا یا مُصطفےٰ ☆ مرحبا یا مُصطفےٰ ☆ مرحبا یا مُصطفےٰ ☆ مرحبا یا مُصطفےٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معجزہ کی تعریف

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ معجزے کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: وہ کام جس کے مقابلہ سے بلکہ اس کی سمجھ سے مخلوق عاجز ہو اسے **"معجزہ"** کہتے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں معجزہ ہر وہ عجیب و غریب خلافِ عادت کام ہے جو نبوت کا دعوی کرنے والے کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ دعویٰ نبوت سے پہلے جو (خلافِ عادت کام) نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہو اسے **"اِرہاص"** کہتے ہیں۔ اولیاءُ اللہ کے ہاتھ پر جو عجیب بات ظاہر ہو، اُسے **"کرامت"** کہتے ہیں۔ عام مؤمنین کے ہاتھ پر اگر کبھی کوئی عجیب بات ظاہر ہو، اُسے **"مَعُوْنَت"** کہتے ہیں۔ اور کفار کے ہاتھ سے جو عجوبہ (عجیب و غریب کام) ظاہر ہو اسے **"اِسْتِدْراج"** کہتے ہیں۔ مفتی صاحب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: سارے نبیوں کے معجزے قصّے (Parables) بن گئے، ہمارے حضور کے بہت سے معجزے تاقیامت دیکھنے میں آئیں گے، ذکرِ کثیر، محبوبیتِ قرآنِ مجید، پتھروں، جانوروں پر حضور کا نام کندہ ملنا وغیرہ یہ زندہ جاوید معجزات ہیں۔ حضور کے اولیاء اللہ، ان کی کرامتیں حضور کے زندہ معجزے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۶۲ ملخصاً)

جامعُ المُعجِزات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُعجِزہ نبی کی نَبُوَّت کی دلیل ہوا کرتا ہے، لہٰذا اللہ پاک نے ہر نَبی کو اس دَور کے ماحول اور اس کی اُمَّت کے مِزاجِ عَقْل و فَہم (سوچنے سمجھنے کی صلاحیت) کے مُناسِب مُعجِزَات سے نوازا۔ مثلاً حَضرتِ مُوسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دَورِ نَبُوَّت میں چُونکہ جادُو (Magic) کے ذریعے کارنامے اپنی ترقّی کی اعلیٰ تَرِین مَنْزِل پر پہنچے ہوئے تھے، اس لئے اللہ پاک نے آپ کو "یَدِ بَیضا" اور "عَصا" کے مُعجِزَات عطا فرمائے، جن سے آپ نے جادُوگروں کے سَاحِرانہ (جادُوئی) کارناموں پر اس طرح غَلَبَہ حاصل فرمایا کہ تمام جادُوگر سَجدہ میں گر پڑے اور آپ پر ایمان لائے۔ اسی طرح

حَضْرتِ عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں عِلْمِ طِبّ اِنْتہائی تَرَقِّی پر پہنچا ہوا تھا اور اس دَور کے طَبِیْبوں یعنی ڈاکٹروں نے بڑے بڑے اَمراض کا عِلاج کرکے اپنی فَنّی مَہارت سے تمام اِنْسانوں کو مَسْحُور (اپنے قابو میں) کررکھا تھا، اس لئے اللہ پاک نے حَضْرتِ عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مادرزاد اَنْدھوں اور کوڑھیوں کو شِفا دینے اور مُردوں کو زِنْدہ کردینے کا مُعْجِزہ عطا فرمایا، جس کو دیکھ کر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے دَور کے اَطِبَّاء (یعنی ڈاکٹروں) کے ہوش اُڑ گئے اور وہ حَیْران رہ گئے، بالآخر اُنہوں نے ان مُعْجِزات کو اِنْسانی کمالات سے بالا تَر مان کر آپ کی نَبُوَّت کا اِقْرار کرلیا۔ اَلْغَرض ہر نبی کو اس دَور کے ماحول کے مُطابِق اور اس کی قوم کے مِزاج اور ان کی طبیعت کے مُناسِب کسی کو ایک، کسی کو دو، کسی کو اس سے زِیادہ مُعْجِزات عطا ہوئے، مگر نبیِّ آخرُ الزّماں، سَروَرِ کَوْن و مَکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چُونکہ تمام نبیوں کے بھی نَبی ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سِیْرَتِ مُقَدَّسہ تمام اَنْبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مُقَدَّس زِنْدگیوں کا خُلاصہ (Summary) ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْلِیْم تمام اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تَعْلِیْمات کا عِطْر (یعنی نچوڑ) ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُنْیا میں ایک عالمگیر اور اَبَدی دِیْن لے کر تَشْرِیْف لائے اور عالَمِ کائنات میں اَوَّلِین و آخرین کی تمام اَقْوام اور مِلَّتیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُقَدَّس دَعْوت کی مُخَاطَب تھیں، اس لئے اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُقَدَّسہ کو اَنْبیائے سابِقین کے تمام مُعْجِزات کا مَجْمُوعہ (Collection) بنادیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قِسم قِسم کے ایسے بے شُمار مُعْجِزات سے سرفراز فرمایا، جو ہر طَبقہ، ہر گروہ، ہر قوم اور تمام اَہْلِ مَذاہِب کے مِزاجِ عَقْل و فَہْم کے لئے ضَروری تھے۔ یعنی اللہ پاک نے تمام نبیوں کے سردار، محبوبِ غفار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسے ایسے معجزات عطا فرمائے جو ہر قوم بلکہ اسلام کے علاوہ

دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے مزاج اور سوچ کے بھی مطابق تھے۔(سیرتِ مُصطفٰی، ص ۷۱۲ تا ۷۱۴، ملخصاً وملتقطاً)

اس کے علاوہ بے شُمار ایسے مُعْجِزَات سے بھی اللہ پاک نے اپنے آخِری پیغمبر، شَفِیعِ مَحْشَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو مُمتاز فرمایا، جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے **خَصائص** کہلاتے ہیں۔یعنی یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ کمالات و مُعْجِزَات ہیں، جو کسی اور نبی و رسول کو عطا نہیں کئے گئے۔(سیرتِ مُصطفٰی، ص ۸۲۰ ملخصاً) لہٰذا ہمارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات وہ ذات ہے جس میں تمام معجزات کو جمع کر دیا گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرکھئے! غمخوارِ اُمّت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی اُمّت پر سے شفقت و محبت ایک ایسے سمندر کی طرح ہے جس کی گہرائی اور کنارے کا ہم میں سے کسی کو بھی علم نہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی اُمّت سے محبت و شفقت کا بیان قرآنِ کریم میں بھی موجود ہے، چنانچہ پارہ 11 سورۂ توبہ کی آیت نمبر 128 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾

(پ ۱۱، التوبہ ۱۲۸)

تَرجَمۂ کنز الایمان: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقّت میں پڑنا گِراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

آیئے! اُمّت پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حرص اور **شفقت** کی ایک ایمان افروز جھلک سنتے ہیں،

چنانچہ

اُمّت کے لئے دُعائیں

حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے مجھے تین (3) سوال عطا فرمائے، میں نے دو بار (تو دنیا میں) عرض کرلی: ”اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ“ اے اللہ! میری اُمّت کی مغفرت فرما، اے اللہ! میری اُمّت کی مغفرت فرما۔ ”وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِیَوْمٍ یَرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ کُلُّھُمْ حَتّٰی اِبْرَاھِیْمُ“ اور تیسری عرض اس دن کے لیے اُٹھا رکھی، جس میں مخلوقِ الٰہی میری طرف نیاز مند ہوگی، یہاں تک کہ (اللہ پاک کے خلیل) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بھی میرے نیاز مند ہوں گے۔

یاد رہے! تمام مخلوقات میں حضورِ انور، مکے مدینے کے تاجور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام ہے اور وہ بھی سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نظرِ کرم کے طالب ہوں گے)۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب بیان انّ القرآن علی سبعة۔۔۔الخ، ص ۳۱۸، حدیث: ۱۹۰۴ ملتقطا)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے گنہگارانِ اُمّت! کیا تم نے اپنے مالک و مولیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی یہ کمال رأفت و رحمت (نرمی و رحمت کی انتہا) اپنے حال پر نہ دیکھی کہ بارگاہِ الٰہی سے تین (3) سُوال حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو ملے کہ جو چاہو مانگ لو عطا ہوگا۔ حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے ان میں کوئی سوال اپنی ذات پاک کے لیے نہ رکھا، سب تمہارے ہی کام میں صَرف فرما دیئے، دو (2) سوال دنیا میں کیے وہ بھی تمہارے ہی واسطے، تیسرا آخرت کو اُٹھا رکھا (یعنی آخرت کے لئے باقی رکھ لیا)، وہ تمہاری اس عظیم حاجت کے واسطے جب اس مہربان مولیٰ، رؤف و رحیم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سوا کوئی کام آنے والا، بگڑی بنانے والا نہ ہوگا۔ قسم اس کی جس نے انہیں آپ پر مہربان کیا! ہرگز ہرگز کوئی ماں اپنے عزیز پیارے اکلوتے بیٹے (The only son) پر کبھی بھی اتنی مہربان نہیں، جس قدر وہ اپنے ایک اُمّتی پر مہربان ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۵۸۳)

روتا ہے جو راتوں کو اُمّت کی محبّت میں　　وہ شافعِ محشر ہے سردار مدینے کا
راتوں کو جو روتا ہے اور خاک پہ سوتا ہے　　غم خوار ہے، سادہ ہے مختار مدینے کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۸۰)

☆مرحبایا مُصْطَفٰے☆مرحبایا مُصْطَفٰے☆مرحبایا مُصْطَفٰے☆مرحبایا مُصْطَفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہم سے کتنی محبت فرماتے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کریں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عمل کریں اور دیگر مسلمانوں کو بھی سُنّتوں پر عمل کی ترغیب دلائیں۔ اللہ کریم ہم سب کو سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی

تمام اَنْبِیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جُملہ کمالات، تمام مَحاسِن (یعنی تمام اچھائیاں)، جَمیع اَوْصاف اور سارے کے سارے مُعْجِزات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات میں مَوجُود ہیں۔ تمام انبیائے کرام پر آپ کی افضیلت کو قرآنِ پاک میں بھی بیان کیا گیا۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ (پ ۳، البقرۃ: ۲۵۳)

ترجَمۂ کنزُالایمان: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا

تفسیر صِرَاطُ الْجِنان جلد1 صفحہ 379 پر اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے:☆جن کے بارے میں فرمایا گیا کہ ہم نے انہیں درجوں بلندی عطا فرمائی اس سے مراد ہمارے آقا و مولا، ملجاء وماویٰ، حضور پُرنور، سید الانبیا، جنابِ محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ ☆آپ کو کثیر درجات کے ساتھ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر فضیلت عطا فرمائی۔ ☆اس جگہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام کا ذکر نہ فرمانا بھی آپ کی بلندیِ شان کے لیے ہے۔ اس طرح کہ بتانا مقصود ہے کہ جب بھی انبیائے کرام عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر فضیلت کا ذکر کیا جائے تو کسی اور طرف گمان نہ جائے بلکہ صرف حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذات ہی ذہن میں آئے۔ ☆حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ خصائص و کمالات جن میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر فائق و افضل ہیں اور ان میں آپ کا کوئی شریک نہیں، بے شمار ہیں۔ کیونکہ قرآنِ کریم میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ درجوں بلند کیا اور ان درجوں کا کوئی شمار قرآنِ کریم میں ذِکر نہیں فرمایا گیا تو اب ان درجوں کی کون حد لگا سکتا ہے۔ ☆آپ کو ملنے والے خصائص میں سے کچھ یہ ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت عامّہ ہے یعنی تمام کائنات آپ کی اُمّت ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر نبوت ختم کی گئی۔ آپ کو تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے زیادہ معجزات عطا فرمائے گئے۔ آپ کی اُمّت کو تمام اُمّتوں پر افضل کیا گیا۔ حوضِ کوثر، مقامِ محمود، شفاعتِ کُبریٰ آپ کو عطا ہوئی۔ شبِ معراج خاص قُربِ الٰہی آپ کو ملا۔ اس کے علاوہ بے انتہا خصائص آپ کو عطا ہوئے۔ (مدارک، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵۳، ص ۱۳۰-۱۳۱، جمل، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵۳، ۱/۳۱۰، خازن، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵۳، ۱/۱۹۳-۱۹۴، بیضاوی، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵۳، ۱/۵۴۹-۵۵۰، ملتقطاً)

سیدی اعلیٰ حضرت، اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کتنے پیارے انداز میں شانِ مصطفےٰ و خصائصِ مصطفےٰ کو اپنے مجموعۂ کلام میں لکھتے ہیں:

سب سے اَولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی　　سب سے بالا و والا ہمارا نبی
اپنے مَولیٰ کا پیارا ہمارا نبی　　دونوں عالَم کا دُولہا ہمارا نبی
بُجھ گئیں جس کے آگے سبھی مَشْعَلیں　　شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی
خَلْق سے اَولیا اَولیا سے رُسُل　　اور رَسُولوں سے اَعلیٰ ہمارا نبی
مُلکِ کَونَین میں انبیا تاجدار　　تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
کیا خبر کتنے تارے کِھلے چُھپ گئے　　پر نہ ڈُوبے نہ ڈُوبا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص:۱۳۸، ۱۳۹)

اشعار کی وضاحت: ہمارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ساری مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے اُونچے اور بلند مرتبے والے ہیں۔❁ہمارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے ربِّ کریم کو بہت پیارے ہیں اور ایسے دُولہا ہیں جن کے دونوں جہاں باراتی ہیں۔❁نبیوں کے سلطان، شہنشاہِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم شریعت کی ایسی روشن شمع لے کر تشریف لائے کہ اس کے آنے سے گزشتہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی شریعتوں کو بجھادیا یعنی ان کو منسوخ کردیا۔❁اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین تمام مخلوق سے افضل ہیں، انبیا اور رُسُل عَلَیْہِمُ السَّلَام، اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین سے افضل ہیں اور ہمارے نبی، سچے نبی تمام رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلَام سے بھی افضل ہیں۔❁انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام دونوں جہاں کے تاجدار یعنی بادشاہ ہوتے ہیں اور ان تمام بادشاہوں کے بادشاہ ہمارے مکی مدنی آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

ہیں۔❁ کتنے ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام آسمانِ نبوت پر اپنے اپنے دور میں ستاروں کی طرح چمکتے رہے اور جب ان کی مدت ختم ہوگئی تو چُھپ گئے مگر رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آسمانِ نبوت پر ایسے سورج بن کر چمکے جو نہ پہلے کبھی ڈُوبا ہے نہ آئندہ ڈُوبے گا۔

☆مرحبا یا مُصْطَفٰے☆مرحبا یا مُصْطَفٰے☆مرحبا یا مُصْطَفٰے☆مرحبا یا مُصْطَفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے **معجزات** بے شمار ہیں، اللہ پاک نے اپنی عطا سے آپ کو ایسا زبردست اختیار اور قُوّت عطا فرمائی ہے کہ جس کا اندازہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ”اللہ پاک کی عطا سے“ آپ نے اُنگلی کے اِشارے سے چاند کے 2 ٹکڑے کیے، ”اللہ پاک کی عطا سے“ آپ نے دُعا فرمائی تو ڈُوبا سورج پلٹ آیا، ”اللہ پاک کی عطا سے“ آپ پانی میں پتھر کو تیرا دیں ”اللہ پاک کی عطا سے“ آپ نے لکڑیاں بلب کی مانند روشن فرما دِیں۔ ”اللہ پاک کی عطا سے“ لعابِ دہن (یعنی تھوک مبارک) ڈال کر کھاری کنوؤں کو میٹھا کردیا۔ ”اللہ پاک کی عطا سے“ آپ نے تو اُنگلیوں سے پانی کے چشمے بہا دیے، ”اللہ پاک کی عطا سے“ شَجَر و حَجَر سے کلام کیا، ”اللہ پاک کی عطا سے“ درخت آپ کی بارگاہ میں حاضری کو آیا، ”اللہ پاک کی عطا سے“ تھوڑا سا دودھ ستّر(70) آدمیوں کو کافی ہوگیا، ”اللہ پاک کی عطا سے“ تھوڑا سا کھانا کثیر جماعت کو کفایت کرگیا، ”اللہ پاک کی عطا سے“ آپ کی برکت سے جانور انسانی بولی بولنے لگے، الغرض! اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بہت سے اِختیارات عطا فرمائے۔ آیئے! حصولِ علمِ دین کے ساتھ ساتھ **محبتِ رسول، اُلفتِ رسول، عشقِ رسول** بڑھانے کی نیت سے چند مزید **معجزاتِ رسول** سنتے ہیں:

کھانے میں برکت ہوگئی:

حضرت سیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن ابی عَمْرَہ انصاری رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ ہم ایک بار جنگی سفر میں نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے اور زادِ راہ تقریباً ختم ہو چکا تھا، جب بھوک کی شدّت نے تنگ کیا تو لوگوں نے آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس بات کی اجازت (Permission) طلب کی کہ "بعض سواریاں ذبح کر لی جائیں تا کہ کچھ تو بُھوک کم کی جاسکے۔" حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ نے جب یہ دیکھا کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں اس بات کی اجازت دینے ہی والے ہیں تو انہوں نے آگے بڑھ کر عرض کیا: "یا رسول الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر ہم اپنی سواریاں ذبح کر کے کھانا شروع کر دیں تو دشمن کے سامنے ہم بھُوکے اور بغیر سواریوں کے ہوں گے۔" پھر آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں مسلمانوں کی خیر خواہی سے بھرپور مشورہ دیتے ہوئے عرض کیا: "یَا رَسُولَ الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا مشورہ یہ ہے کہ تمام لشکر والے ایسا کریں کہ جس کے پاس جو کچھ بھی تھوڑا بہت کھانے کے لیے کچھ بچا ہوا ہے، وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر کر دے۔ پھر آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کھانے کے ڈھیر پر برکت کی دعا فرمادیں تو اللہ پاک آپ کی دعا سے اس کھانے میں ایسی برکت پیدا فرما دے گا کہ وہ کھانا ہم سب کے لیے کافی ووافی ہو گا۔" شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ مشورہ بہت ہی پسند آیا اور آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کے اس مشورے کی موافقت فرماتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہونے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ جس کے پاس جو کچھ بچا ہوا تھا، سب نے بارگاہِ رسالت میں لا کر پیش کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: "فَجَمَعَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَدَعَا مَا شَاءَ اللهُ اَنْ یَدْعُوَ یعنی میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم نے ان تمام اشیاء کو ایک جگہ جمع کر دیا، پھر کھڑے ہوئے اور اس پر اللہ پاک کی مرضی سے جو دعا فرمانی تھی، فرمادی۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لشکر کے تمام لوگوں کو حکم ارشاد فرمایا کہ اپنے اپنے برتن اس سے بھر لیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ: "فَمَا بَقِیَ فِی الْجَیْشِ وِعَاءٌ اِلاَّ مَلاؤُهُ وَبَقِیَ مِثْلُهُ یعنی لشکر میں موجود تمام کے تمام برتن اس سے بھر گئے اور وہ کھانا ویسا ہی رہا، اس میں بھی کچھ کمی نہ آئی۔" یہ دیکھ کر حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اتنا مسکرائے کہ آپ کی مبارک داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ ارشاد فرمایا: "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللهِ لَا یَلْقَی اللهَ عَبْدٌ مُّؤْمِنٌ بِهِمَا اِلاَّ حُجِبَتْ عَنْهُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ پاک کا رسول ہوں۔ یہ دونوں کلمات پڑھنے والا کل بروزِ قیامت اللہ پاک سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے اور دوزخ کے مابین ایک آڑ (Barrier) قائم کر دی جائے گی۔ (مسند احمد، حدیث ابی عمرۃ الانصاری، ۵/۲۶۴، حدیث: ۱۵۴۴۹)

کَونَین بنائے گئے سرکار کی خاطر　　کَونَین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا

کُنجی تمہیں دِی اپنے خزانوں کی خُدا نے　　محبُوب کیا مالِک و مُختار بنایا

(ذوقِ نعت، ص:۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مختصر وضاحت: یعنی دنیا و آخرت کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی خاطر پیدا کیا گیا ہے اور ان کی خاطر ہی آپ کو مالکِ کریم نے مالک و سردار بنایا ہے۔ اللہ کریم نے آپ کے قبضے میں اپنے خزانوں کی چابیاں عطا فرمادی ہیں، یہی نہیں بلکہ ربّ کریم نے آپ کو اپنا محبوب اور مالک و مختار بنا دیا ہے کہ جسے چاہیں، جب چاہیں اور جو چاہیں وہ عطا فرما سکتے ہیں۔

☆مرحبایا مُصطفٰے☆مرحبایا مُصطفٰے☆مرحبایا مُصطفٰے☆مرحبایا مُصطفٰے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک سے جہاں رسولِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعا کی برکتیں معلوم ہوئیں، وہیں اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے طرزِ عمل سے یہ بھی پتہ چلا کہ ہمیشہ دوسروں کی خیر خواہی کی کوشش کرنی چاہیے۔

خیر خواہی کیجئے

افسوس! آج ہمارے معاشرے میں خیر خواہی کا جذبۂ خیر بھی دم توڑتا نظر آرہا ہے۔ حالانکہ ہمارا دِین "دینِ اسلام" انسانیت کا سب سے بڑا خیر خواہ ہے کہ غیر مسلموں کو امن وسلامتی والے دِین کو قبول کرنے اور مسلمانوں کو احترامِ مسلم کرنے کا درس دیتا۔ ایک دوسرے کی بھلائی چاہنا اور خیر خواہی کرنا، اس کی تعلیمات کا سنہری باب ہے۔ رسولِ خدا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی خوب ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ حضرت تمیم داری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ **دِین خیر خواہی** ہے، ہم نے عرض کی: کس کی؟ فرمایا: اللہ کی، اس کی کتاب، اس کے رسول اور مسلمانوں کے اماموں اور عوام کی۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان الدین النصیحه، ص ۵۱، حدیث: ۱۹۶)

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خیر خواہی کے مفہوم میں بڑی وُسْعَت ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ "**ہر مسلمان کی خیر خواہی**" یہ ایک ایسا عملِ خیر ہے کہ اگر ہر مسلمان اس تعلیمِ نبوت کو حرزِ جان بنا کر اس پر عمل شروع کر دے تو ایک دَم مسلمانوں کے بگڑے ہوئے معاشرے کی کایا پلٹ جائے اور "**مسلم معاشرہ**" آرام وراحت اور سکون واطمینان کا ایک ایسا گہوارہ

بن جائے کہ دنیا ہی میں بِہِشْت (جنت) کے سکون و اطمینان کا جلوہ نظر آنے لگے۔(منتخب حدیثیں، ص:۲۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لفظِ خیر خواہی اپنے مفہوم کے اعتبار سے عام ہے، مثلاً مسلمانوں کے ساتھ نرمی و بھلائی سے پیش آنا، ان کی مالی مدد کرنا، ان کی پریشانی دُور کرنا، انہیں کپڑے پہنانا، انہیں کھانا کھلانا، انہیں آرام و سکون مہیا کرنا، ان کی ضروریات کو پورا کرنا، شرعی رہنمائی کرنا یا کروا دینا، بھٹکے ہوؤں کو راہِ راست پر لانا، الغرض کسی بھی طرح سے اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ خیر خواہی کرنا ثواب کا کام ہے۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم **"یا شیخ اپنی اپنی دیکھ"** کے تحت صرف اپنے معاملات سُلجھانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ ☆ ہمارے آس پاس کتنے مسلمان پریشان حال ہیں، یا دِین سے دُور ہیں، ہمیں اس کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ ☆ وہ لوگ جن سے ہمارا روزانہ واسطہ پڑتا ہے، ان میں سے کتنے خوش دلی سے اور کتنے پریشان چہروں سے ہمیں ملتے ہیں، ہم نے کبھی اس پر غور کیا؟ ☆ ہمارے جاننے والوں میں سے کتنے قرضوں میں جکڑے ہوئے ہیں بلکہ خاندان میں ہمارے کتنے رشتہ دار غربت و افلاس کی چکی میں پس رہے ہیں، ہمیں اس کی کوئی خبر نہیں۔ ☆ ہمارے پڑوسیوں (Neighbours) کو دو وقت کا کھانا بھی نصیب ہوتا ہے یا نہیں، ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں، ☆ پہننے کے لئے مناسب کپڑے بھی میسر آتے ہیں یا نہیں، ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ ☆ کتنے بیماروں کی راتوں کی نیند اور دن کا سکون پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے برباد ہو رہا ہے، اس طرف ہماری توجہ ہی نہیں ہوتی۔ اب تو بدقسمتی سے نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اگر دو افراد میں لڑائی ہو جائے تو تیسرا ان کو چھڑانے کے بجائے **ویڈیو یا تصاویر** اس بُری نیّت کی وجہ سے بنا رہا ہوتا ہے کہ اِسے **سوشل میڈیا** (Social Media) پر **وائرل** (Viral یعنی بہت زیادہ عام) کروں گا۔ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ چاہیے تو یہ تھا کہ **احترامِ مسلم** کا مظاہرہ کرتے ہوئے دونوں کو نرمی و محبت سے سمجھا کر اس معاملے کو ٹھنڈا کرتا۔ **اے کاش!** ہر مسلمان کی **عزّت کے تحفظ کی مدنی سوچ** نصیب ہو جائے۔ یہ بھی یاد رہے کہ

مسلمان کی عظیم ترین خیر خواہی، **دِین میں اس کی خیر خواہی** کرنا ہے۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ کیا ہم اپنے اہل و عیال، والدین و رشتہ دار، پڑوسیوں اور شرکائے کاروبار کے دِینی معمولات میں بھی خیر خواہ ہیں کہ نہیں؟ بے نمازیوں کو نمازی بنانے، قرآنِ کریم غلط پڑھنے والوں کی درستی کے اسباب بنانے، جو فرائض و واجبات، سُنن و مستحبات سے دُور ہیں، ان کی اصلاح کرنے میں ہمارا کیا کردار ہے؟۔ یقیناً اچھی نیّتوں کے ساتھ مسلمانوں کی خستہ حالی دور کرنا کارِ ثواب ہے جبکہ شریعت کے دائرے میں رہ کر کی جائے، لیکن اس کا فائدہ سامنے والے مسلمان کو دنیا ہی میں حاصل ہو گا اور اگر اس کی دِین میں مدد کی جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دنیا کے ساتھ ساتھ دِین و آخرت کی بھی بہتری ہو گی۔

یاد رکھئے! ایک اچھا مسلمان وہی ہوتا ہے جو اپنے لئے پسند کرے، وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرے۔ آیئے! اپنے اندر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی خیر خواہی کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے (2) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں، چنانچہ

خیر خواہی کے فضائل

- ارشاد فرمایا: لوگوں کیلئے بھی وہی پسند کرو، جو اپنے لیے کرتے ہو اور جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو، اسے دوسروں کے لیے بھی ناپسند کرو، جب تم بولو تو اچھی بات کرو یا خاموش رہو۔ (مسند احمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل، ۸/۲۶۶، حدیث: ۲۲۱۹۳ ملتقطا)
- ارشاد فرمایا: مؤمن اس وقت تک اپنے دِین میں رہتا ہے جب تک اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی چاہتا ہے اور جب اس کی خیر خواہی سے الگ ہو جاتا ہے تو اس سے توفیق کی نعمت چھین لی جاتی ہے۔ (فردوس الاخبار للدیلمی، باب اللام الف، ۲/۴۲۹، حدیث: ۷۷۲۲)

اُمّتِ محبوب کا یاربّ بنا دے خیر خواہ　　　نفس کی خاطر کسی سے دل میں میرے ہو نہ بیر

(وسائل بخشش مرمم، ص ۲۴۳)

☆مرحبا یا مُصْطَفٰے☆مرحبا یا مُصْطَفٰے☆مرحبا یا مُصْطَفٰے☆مرحبا یا مُصْطَفٰے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدرسۃ المدینہ بالغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خیر خواہی کا جذبہ پانے، بدخواہی کی بُری عادت چھڑانے، عشقِ نبی کی شمع کو سینوں میں سجانے اور اپنے باکمال و بے مثال آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں پر چلنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور اپنی مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وَقْت (Time) ذیلی حلقے کے **12 مدنی کاموں** کے لئے بھی نکالئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِن مَدَنی کاموں میں شُمُولِیَّت کی بَرَکت سے ہم نفل عبادات بجالانے کے عادی بن جائیں گے، فرائض وواجبات اور سُنَن ومُسْتَحَبَّات پر عمل کا جذبہ ملے گا، نیکی کی دعوت دینے والی سُنّت پر عمل کا موقع ملے گا، **عاشقانِ رسول کی صحبت** مُیَسَّر آئے گی، نیک اعمال پر اِستقامت نصیب ہوگی۔

یاد رہے! 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "**مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان**" میں پڑھنا یا پڑھانا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ☆**مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان** کی بَرَکت سے دُرُست قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے، ☆**مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان** نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ کے بعض ضروری اَحکامِ اسلامیہ سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ☆**مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان** میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیَسّر آتی ہے، ☆**مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان** کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے، ☆**مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان** کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین کی دَولت نصیب ہوتی ہے، ☆**مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان** کی بَرَکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ مِلتا ہے، ☆**مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان** کی بَرَکت سے اچھے اَخلاق اپنانے کا موقع مِلتا ہے، ☆**مَدْرَسَۃُ**

المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب ملتا ہے کہ عام طور پر مساجد میں ہی اس کی ترکیب ہوتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکت

بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم ایک اسلامی بھائی جنہوں نے 14 سال کی عمر میں میٹرک (Matric) پاس کیا اور مزید تعلیم کے لئے کالج جانے لگے۔ ان کا اکثر وقت عام نوجوانوں کی طرح دوستوں کے ساتھ گپ شپ لڑاتے یا کرکٹ وغیرہ کھیلنے میں گزرتا۔ ان کے علاقے میں دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک عاشقِ رسول اکثر بڑی محبت سے ان سے ملا کرتے اور عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں بتاتے اور اس ماحول کو اپنانے کی ترغیب دیتے۔ ان کے محبت بھرے مَدَنی انداز سے یہ اسلامی بھائی متاثر تو بہت ہوئے مگر طویل عرصہ تک کوئی پیش قدمی نہ کرپائے۔ بالآخر ان کی انفرادی کوشش کی بَرَکت سے مسجد میں بعدِ نمازِ عشاء قائم کئے جانے والے **مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان** میں وہ شرکت کرنے لگے اور عاشقانِ رسول کی صحبت میں دُرُست قرآن پڑھنا سیکھ گئے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت سے باجماعت نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ سنّتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا۔ جلد ہی وہ اسلامی بھائی شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے مرید ہو کر "عطاری" بن گئے۔ کم و بیش 8 سال تک وہ اسلامی بھائی **مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان** میں قرآنِ کریم صحیح مخارج کے ساتھ پڑھانے کی سعادت پاتے رہے۔ اس دوران انہوں نے دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں بھی شرکت کی اور نیکیوں کی مزید رغبت پائی اور پھر انہوں نے 1996 میں درسِ نظامی کرنا شروع کیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 2003 میں فارغ التحصیل ہو گئے۔ اس دوران فتویٰ نویسی کی بھی تربیت لے چکے تھے۔ پیر و مرشد کی شفقت سے مجلس تحقیقاتِ شرعیہ کے رُکن کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دینے کے ساتھ ساتھ دارالافتاء اہلسنّت میں بطورِ مُفتی و مصدِّق (مفتیانِ کرام کے تحریر کردہ فتاویٰ جات کی تصدیق کرنے) کی خدمات بھی سر انجام دے رہے ہیں۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی

صدقہ تجھے اے ربِّ غفار مدینے کا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان** پڑھاتے پڑھاتے توجہِ مُرشِد کی برکت سے کالج (College) میں پڑھنے والے اسلامی بھائی مفتی و مصدِّق بن گئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت قرآنِ پاک کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے مختلف مساجد وغیرہ میں عُموماً بعد نمازِ عشاء ہزارہا **مدرسۃ المدینہ بالغان** کی ترکیب ہوتی ہے۔ جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مخارج سے حروف کی درست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ درست کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مفت حاصل کرتے ہیں۔ آیئے! ہم بھی نیّت کرتے ہیں کہ اگر ہم قرآنِ کریم نہیں پڑھے ہوئے تو مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے اور اگر پڑھے ہوئے ہیں تو پڑھانے کی سعادت حاصل کریں گے۔ (فیضانِ امیر اہلسنت، ص26)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مدرسۃ المدینہ بالغان** کا رسالہ بھی مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو چکا ہے۔ اس رسالے میں قرآنِ کریم پڑھنے کے فضائل، تربیت کی اہمیت، درست قرآنِ پاک پڑھنے کا شرعی حکم، مدرسۃ المدینہ بالغان کے 7 مدنی پھول، مدرسۃ المدینہ بالغان کی مدنی بہاریں، مدرسۃ المدینہ

بالغان کی تعداد بڑھانے کا طریقہ، آداب مسجد، مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول اور اس کے علاوہ کئی مدنی پھول بیان کئے گئے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ملک بھر میں کم و بیش **اٹھارہ ہزار پانچ سو تریسٹھ** (18563) **مدرسۃ المدینہ بالغان** لگائے جارہے ہیں۔ جن میں کم و بیش **ایک لاکھ بارہ ہزار تین سو اَسّی** (112380) عاشقانِ رسول فی سبیل اللہ تعلیمِ قرآن حاصل کررہے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خزانے لُٹانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم معجزات اور کمالاتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے متعلق سُن رہے تھے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سراپا معجزات ہیں، جتنی کثرت سے معجزات کا صدور آپ سے ہوا اور کسی نبی سے نہیں ہوا۔ احادیثِ طیبہ میں کئی ایسے واقعات ملتے ہیں کہ جب سَروَرِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توجہ سے تھوڑا سا کھانا کئی افراد کے لیے کئی کئی مہینوں کے لیے کافی ہو جاتا تھا۔ ان واقعات سے اندازہ ہو گا کہ اللہ پاک نے اپنے مدنی حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کتنے اختیارات عطا فرمائے ہیں۔ جس کے حق میں آپ کے ہاتھ اُٹھ جاتے یا جس کے لیے آپ کے مبارک لب جنبش فرماتے دنیا و آخرت کی برکتیں اس کا مقدر بن جاتیں۔

آیئے علمِ دِین سیکھنے اور محبتِ مصطفےٰ میں اضافہ کرنے کی نیت سے مزید 3 معجزات سنتے ہیں:

1. حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک شخص نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کچھ کھانا طلب کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے نصف وسق (یعنی تقریباً 120 کلو گرام) جَو دے دیئے، وہ آدمی، اس کی بیوی اور ان کے مہمان (ایک عرصہ تک) وہی جو

کھاتے رہے یہاں تک کہ ایک دن اس شخص نے وہ جَو ماپ لئے۔ پھر وہ حضور نبیِ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر تم اسے نہ ماپتے تو تم وہ جَو کھاتے رہتے اور وہ یونہی (ہمیشہ) باقی رہتے۔ (مسلم، کتاب الفضائل، باب فی معجزات النبی، ص ۹۶۳، حدیث ۵۹۴۶)

2. مشہور صحابیِ رسول حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا بیان ہے کہ میں حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں کچھ کھجوریں (Dates) لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یَا رَسُولَ اللہ! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ان کھجوروں میں برکت کی دعا فرما دیجئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کھجوروں کو اکٹھا کر کے دعائے برکت فرمادی اور ارشاد فرمایا کہ تم ان کو اپنے توشہ دان میں رکھ لو اور تم جب چاہو ہاتھ ڈال کر اس میں سے نکالتے رہو لیکن کبھی توشہ دان جھاڑ کر بالکل خالی نہ کر دینا۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ان کھجوروں میں سے خود بھی کھاتے، لوگوں کو بھی کھلاتے اور منوں کے حساب سے اللہ پاک کی راہ میں بھی دیتے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہمیشہ اس تھیلی کو اپنی کمر سے باندھے رہتے تھے یہاں تک کہ حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شہادت کے دن وہ تھیلی ان کی کمر سے کٹ کر کہیں گر گئی۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب لابی ھریرہ، ۵/۴۵۴، حدیث: ۳۸۶۵)

3. حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے پاس ایک بکری تھی۔ انہوں نے اس کے دودھ سے گھی بنا کر ایک مشکیزے میں جمع کیا، جب مشکیزہ بھر گیا تو کنیز کے ہاتھ وہ مشکیزہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بھیج دیا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے ذریعے سالن بنائیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ان کا مشکیزہ خالی کر کے لوٹا دو۔ خالی مشکیزہ گھر پہنچا اور جب بی بی ام سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے دیکھا تو بڑی حیران ہوئیں کہ مشکیزہ جُوں کا تُوں بھرا ہوا ہے اور اس سے گھی بھی ٹپک

رہا ہے، کنیز سے پوچھا کہ کیا وہ مشکیزہ سرکارِ عالی وقار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں نہیں لے گئی؟ اس نے کہا: میں نے ویسے ہی کیا جیسے آپ نے کہا تھا، بھلے آپ خود جاکر تصدیق (Verify) کر لیں۔ حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بارگاہِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: میں نے آپ کی خدمت میں گھی کا مشکیزہ بھیجا، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا، وہ مشکیزہ پہلے کی طرح بھرا ہوا ہے اور اس سے اسی طرح گھی ٹپک رہا ہے۔ تو فخرِ دو عالم نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تُو اس بات سے تعجب کرتی ہے؟ اللہ پاک نے تجھے کھلایا ہے جس طرح تُو نے اس کے نبی کو کھلایا، کھاؤ اور کھلاؤ۔ اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کہتی ہیں: میں گھر آئی اور میں نے اس گھی کو مختلف پیالوں میں ڈال دیا اور کچھ گھی اس مشکیزے میں رہنے دیا جس سے ہم نے ایک یا دو مہینے تک سالن بنایا۔ (مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب علامات النبوہ، باب معجزاتہ فی الطعام و برکتہ فیہ، ۸/۵۴۳، حدیث: ۱۴۱۲۶)

اِنہیں خُدا نے کِیا اپنے مُلک کا مالک — اِنہی کے قبضے میں ربّ کے خزانے آئے ہیں

جو چاہیں گے جِسے چاہیں گے یہ اُسے دیں گے — کریم ہیں یہ خزانے لُٹانے آئے ہیں

سُنو گے لَا نہ زبانِ کریم سے نوریؔ — یہ فَیض و جُود کے دریا بہانے آئے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی چینل دیکھنے کی برکتیں اور ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عشقِ رسول کا جام پینے کے لئے مدنی چینل دیکھتے رہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی چینل دیکھنے کی بہت برکات ہیں، ☆ مثلاً مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے دِینی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے ☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے گناہوں بھرے چینلز دیکھنے سے جان چُھوٹ سکتی

ہے ☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے نماز روزہ وضو غُسل اور دیگر فقہی مسائل سیکھنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے ☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے خوب خوب سُنّتیں سیکھنے کو ملتی ہیں ☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین کے خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰے سے معمور واقعات سننے کی توفیق ملتی ہے ☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے دیدارِ امیر اہلسنّت نصیب ہوتا ہے، ☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے دعوتِ اسلامی کی اپ ڈیٹس حاصل ہوتی ہیں ☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے عمل کا جذبہ نصیب ہوتا ہے ☆ مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے تلاوت، حمد، مُناجات، نعت اور منقبتیں سننے کی سعادت ملتی ہے، لہٰذا جب بھی کسی سے ملاقات ہو یا فون پر بات ہو، کسی تقریب میں جائیں، کہیں سُنّتوں بھرا بیان کرنے کی ترکیب ہو، ہر ایک کو مدنی چینل دیکھنے کی دعوت دیجئے کیوں کہ مدنی چینل دیکھنے کی دعوت دینا بھی نیکی کی دعوت دینے کا ذریعہ ہے۔ اللہ کرے کہ ہم خود بھی مدنی چینل دیکھیں اور گھر والوں کو بھی مدنی چینل دیکھنے کا ذہن دیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے بیٹھنے کی چند سنتیں اور آداب سنتے ہیں ☆سُرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں، طرح بیٹھنا سنت ہے (لیکن اس دوران گھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لینا بہتر ہے۔) (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۳۸۷ ملخصاً) ☆چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ثابت ہے۔ ☆جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ پاک کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، ۴/۳۳۸ حدیث ۴۸۲۱) ☆قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں۔ (رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص۲۲۹) ☆اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مَوْلانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں: پیر واستاذ کی نشست پر انکی غیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔ (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۴، ص ۳۶۹/۴۲۴) ☆جب کبھی اِجتِماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ☆جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔ (جامع الصغیر، الحدیث ۵۵۴، ص ۴۰) ☆مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گا اور جو اسلامی بھائی مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگادی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ" ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، الحدیث: ۴۸۵۷، ۴/۳۴۷)

☆جب کوئی عالم باعمل یا متقی شخص یا سَیِّد صاحب یا والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔

☆مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی لکھتے ہیں: بزرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیمی قیام اور استقبال (خوش آمدید کہنا) جائز بلکہ سنتِ صحابہ ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص ۳۷۰، جملہ منقول از سنتیں اور آداب، ص۹۹، بتغیر)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اجازت نہیں ،اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

سوزَنِ گمشُدہ ملتی ہے تبسُّم سے ترے

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سَحری کے وَقت کچھ سی رہی تھیں کہ اچانک ہاتھ سے سُوئی گِر گئی اور چَراغ (Lamp) بھی بُجھ گیا۔ اتنے میں رَحمتِ عالم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے۔ چِہرۂ اَنور کی روشنی سے سارا گھر روشن ہو گیا حتّٰی کہ سُوئی مل گئی۔ اُمُّ الْمُؤمِنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا چِہرہ کتنا روشن ہے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **وَیْلٌ لِّمَنْ لَّا یَرَانِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ**۔ یعنی اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو مجھے

قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کی: وہ کون ہے جو آپ کو قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ فرمایا: وہ بَخیل ہے۔ پوچھا: بَخیل کون؟ ارشاد فرمایا: **اَلَّذِیْ لَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِذْ سَمِعَ بِاِسْمِیْ،** جس نے میرا نام سُنا اور مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا۔ (القول البدیع، الباب الثالث فی التحذیر من ترک الصلاۃ۔۔۔الخ، ص ۳۰۲)

علمائے کرام فرماتے ہیں: ہر مسلمان پر عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض اور ہر مجلس میں جہاں بار بار حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نام شریف لیا جائے ایک بار واجب ہے اور ہر بار (جب نام آئے تو درود پڑھنا) مستحب۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۹۷)

سُوزَنِ گُمشُدہ ملتی ہے تبسُّم سے ترے   شام کو صُبح بناتا ہے اُجالا تیرا

(ذوقِ نعت، ص۱۶)

مختصر وضاحت: یعنی ہمارے پیارے آقا، نور والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مسکرانے سے ایسا نُور نکلتا جس کی روشنی میں کھوئی ہوئی سُوئی مل جاتی، گویا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نکلنے والا نور رات کی تاریکی کو دن کے اُجالے میں تبدیل کر دیتا تھا۔

درودِ پاک کے انوار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت سے معلوم ہوا کہ نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سراپا نور تھے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے جسمِ انور سے نور کی کرنیں نکلتی تھیں۔

اللہ رے! تیرے جسمِ منوّر کی تابشیں   اے جانِ جاں! میں جانِ تجلا کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۴)

مختصر وضاحت: یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نورانی جسم میں نور کی بھری ہوئی تجلیات کے کیا کہنے۔ اے میری جان کی جان (یعنی اے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میں تو آپ کو نور

کی بھی جان کہوں گا۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ بڑا بدنصیب ہے وہ شخص جو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نامِ نامی سُنے اور درود شریف نہ پڑھے، ایسا شخص بروزِ محشر آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زیارت سے بھی محروم رہے گا اور دنیا و آخرت کی کئی بھلائیوں سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ **درودِ پاک پڑھنے سے** اللہ پاک کی رحمتیں نصیب ہوتی ہیں، **درودِ پاک پڑھنے سے** گناہ معاف ہوتے ہیں، **درودِ پاک پڑھنے سے** درجات بلند ہوتے ہیں، **درودِ پاک پڑھنے سے** مشکلات حل ہوتی ہیں، **درودِ پاک پڑھنے سے** مصیبتیں ٹل جاتی ہیں، **درودِ پاک پڑھنے سے** بندے کا باطن اُجلا ہوتا ہے، **درودِ پاک پڑھنے سے** دلوں کی صفائی ہوتی ہے، **درودِ پاک پڑھنے سے** ظاہر بھی اچھا ہوتا ہے۔ **درودِ پاک پڑھنے سے** روزی میں برکت ہوتی ہے، **درودِ پاک پڑھنے سے** مرادیں بر آتی ہیں، **درودِ پاک پڑھنے سے** مصائب و آلام دُور ہوتے ہیں، **درودِ پاک پڑھنے سے** حافظہ قوی ہوتا ہے، **درودِ پاک پڑھنے سے** بھولی ہوئی چیز یاد آجاتی ہے، **درودِ پاک پڑھنے سے** پُل صراط کی تاریکی دُور ہوتی ہے، **درودِ پاک پڑھنے سے** اجر و ثواب میں برکت ہوتی ہے، سب سے بڑھ کر یہ کہ **درودِ پاک پڑھنے سے** کل بروزِ قیامت شفیعِ محشر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت بھی نصیب ہوگی۔ آیئے اسی متعلق دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیّدتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے کہ نبیِ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: "**مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَتْ شَفَاعَۃٌ لَّہٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ** جو شخص جُمعہ کے دن مجھ پر دُرُود شریف پڑھے گا تو بروزِ قیامت اس کی شفاعت میرے ذِمہ کرم پر ہوگی۔" (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ علی آلہ، ۱/۲۵۵، الجزء الاول، حدیث: ۲۲۳۶)

2. حضرت سَیِّدُنا رُوَیفَع بن ثابِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرۡوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے یہ دُرُود شریف پڑھا: ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ تو اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔“ (معجم کبیر، رویفع بن ثابت الانصاری، ۵/۲۶، حدیث: ۴۴۸۰)

ذاتِ والا پہ بار بار درود بار بار اور بے شمار دُرُود
سر سے پا تک کرور بار سلام اور سراپا پہ بے شمار درود
بے عدد اور بے عدد تسلیم بے شمار اور بے شمار درود
بیٹھتے اٹھتے جاگتے سوتے ہو الٰہی مرا شعار درود
قبر میں خوب کام آتی ہے بیکسوں کی ہے یارِ غار درود

(ذوقِ نعت، ص۸۶۔۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصۡطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ”نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ“ مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

ایک مَدَنی پھول: (۱) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلۡمِ دِیۡن کی تَعۡظِیم کی

[1] ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔ ☆وقتاً فوقتاً **جشنِ وِلادتِ** سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشی میں **"مرحبا یا مصطفٰے"** کے نعرے لگاؤں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کی مقدس اور نورانی رات میں ہم اپنے نورانی آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے **نور** ہونے سے **متعلق** بیان سنیں گے، اولاً ایک **ایمان افروز واقعہ** سنیں گے جس سے معلوم ہو گا کہ ہمارے نور والے آقا، **مکی مدنی مُصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کس طرح نور کی خیرات بانٹتے ہیں۔ اس کے ساتھ قرآنی آیات اور **مختلف تفاسیر** سے نورانیتِ مصطفٰے سے **متعلق مدنی** پھول بھی بیان کئے جائیں گے، آقا کریم، رؤف و رحیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسمِ اقدس سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے جو نور کی کرنیں پُھوٹتی دیکھیں، اس کے بھی چند **اِیمان افروز واقعات** سنیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی سنیں گے کہ آج کی رات جب **مکے مدینے** کے سردار، دو عالم کے **مالک و مختار** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا میں جلوہ گری ہوئی تھی تو دنیا میں کیسے کیسے واقعات پیش آئے تھے۔ اللہ کرے کہ ہم دِلجمعی کے ساتھ اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ **مکمل** بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ربیع الاول وہ مبارک اور عظمت والا مہینا ہے جس کا عاشقانِ

رسول گویا سارا سال انتظار کرتے ہیں۔ اس مہینے کے آتے ہی دنیا بھر کے مسلمان اپنے محبوب آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا **یومِ ولادت** بڑی شان وشوکت اور نہایت عزّت و احترام سے مناتے ہیں، رَبیعُ الاوّل کا چاند نظر آتے ہی غلامانِ مصطفےٰ، عاشقانِ میلاد خوشی سے جھوم اُٹھتے ہیں، گویا ہر طرف بہار کا سماں ہوتا ہے، باغِ اُلفت لہلہانے لگتا ہے، دلوں کی کلیاں کھلنے لگتی ہیں اور خوش نصیبوں کے لبوں پر نعتوں کے گجرے اور دُرود و سلام کی ڈالیاں سج جاتی ہیں، عاشقانِ رسول اپنے گھر، گلیاں، مکان، دکانیں اور بازار سجاتے ہیں اور **اجتماعِ میلاد و محافلِ دُرود** سے آنے والی صَلِّ عَلٰی کی صدائیں کانوں میں رس گھولتی ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ ماہِ ربیع الاول میں وہ نوروالے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے، جن کے نور سے یہ کائنات روشن ہے، جن کے نور سے زمین و آسمان روشن ہیں، جن کے نور سے سورج اور چاند منور ہوئے، جن کے نور سے تاروں اور کہکشاؤں میں روشنی ہے، جن کے نور سے ظلمتیں ختم ہوئیں، جن کے نور سے جہالت کے اندھیرے چھٹ گئے، جن کے نور سے گمراہوں کو راہِ ہدایت ملی اور وہ بھٹکے ہوئے لوگ اس نورِ مجسم، شفیعِ معظم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نور کی خیرات پاکر چاند تارے بن کر خود نُور کی روشنیاں بانٹنے لگے۔ وہ نوروالے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بارہ (12) ربیعُ الاول کو اس کائناتِ رنگ وبُو میں جلوہ فرما ہوئے۔

اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر بارہ (12) ربیعُ الاول کی مُقدّس نورانی رات نصیب فرمائی۔ **آج کی رات وہ عظیم رات** ہے جس میں تاجدارِ حرم، شہنشاہِ عرب و عجم، شافعِ اُمم، نورِ مجسم، رحمتِ عالم، نبیِ محتشم، شاہِ بنی آدم، سراپا جودو کرم، دافعِ رنج و الم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دنیا میں تشریف آوری ہوئی۔ **آج کی رات وہ عظیم رات** ہے جو تمام راتوں کی سردار ہے، **آج کی رات وہ عظیم رات** ہے جس میں مکانِ آمنہ سے ایسا نور چمکا جس سے مشرق و مغرب روشن (Bright) ہوگئے،

آج کی رات وہ **عظیم رات** ہے جس میں اللہ پاک کے حکم سے فِرشتوں کے سردار جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مشرق و مغرب اور خانۂ کعبہ پر جھنڈے نصب کئے۔ **آج کی رات وہ عظیم رات** ہے کہ جس میں اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری پر ایران کے بادشاہ کسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا اور اس کے محل میں دراڑیں پڑ گئیں، **آج کی رات وہ عظیم رات** ہے کہ جس میں ایران کا ایک ہزار سال سے جلنے والا آتش کدہ خود بخود بُجھ گیا۔ **آج کی رات وہ عظیم رات** ہے جس میں اللہ پاک کے حکم سے آسمان اور جنّت کے دروازے کھول دِیے گئے تھے۔ **آج کی رات وہ عظیم رات** ہے جس میں نور والے آقا، مکے مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نور کی خیرات بانٹنے اور جہان کو اپنے نور سے جگمگانے کیلئے اس کائنات میں تشریف فرما ہوئے۔ آیئے! بیان سے قبل، عاشقِ ماہِ میلاد و عاشقِ ماہِ رِسالت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ نعروں سے اس نورانی رات کا اِستقبال کرتے ہیں۔ ہو سکے تو مدنی پرچم لہرا لہرا کر خوب جوش و جذبے، محبت و عقیدت کے ساتھ مرحبا یا مصطفٰے کی دُھوم مچایئے۔

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا

رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا

سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا

مُختار کی آمد... مرحبا پُرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفٰے مرحبا یا مصطفٰے مرحبا یا مصطفٰے مرحبا یا مصطفٰے

مرحبا یا مصطفٰے مرحبا یا مصطفٰے مرحبا یا مصطفٰے مرحبا یا مصطفٰے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نورِ مصطفٰے سب سے پہلے

حافظ الحدیث حضرت امام ابو بکر عبد الرَّزّاق رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے اپنی کتاب **"اَلْمُصَنَّف"** میں حضرتِ سیّدُنا جابِر بن عبد اللہ انصاری رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا سے روایت کی، وہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی: "یارسولَ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! میرے ماں باپ حُضور (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر قربان! مجھے بتائیے کہ سب سے پہلے اللہ پاک نے کیا چیز بنائی؟" فرمایا: "اے جابِر! بے شک بِالیقین، اللہ پاک نے **تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی** صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔**" (فتاوی رضویہ، ۳۰/۶۵۸، الجزءُ المفقُود مِن الجزء الاوّل مِنَ المُصَنَّف لِعبدالرّزّاق، ص ۶۳، حدیث: ۱۸ از سیاہ فام غلام)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"حکایتیں اور نصیحتیں"** کے صفحہ 468 پر ہے: حضرت سیدنا کَعۡبُ الۡاَحبار رَضِیَ اللہُ عَنۡہ سے مروی ہے: جب اللہ پاک نے موجودات کو پیدا فرمانے کا ارادہ کیا اور زمین کو بچھایا اور آسمانوں کو بلند فرمایا تو اپنے فیض ذات سے مٹھی بھر لے کر اس سے ارشاد فرمایا: اے نور! محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) بن جا۔ اس نور نے ایک نوری ستون کی صورت اختیار کرلی اور اس قدر روشن ہوا کہ عظمت کے پردے تک جا پہنچا اور ربِّ کائنات کو سجدہ کیا اور کہا: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یعنی سب خوبیاں اللہ پاک کے لیے ہیں۔ تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: میں نے تجھے اسی لئے پیدا فرمایا اور تیرا نام محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) رکھا ہے، تجھی سے اپنی مخلوق کی ابتدا کروں گا اور تجھی پر اپنی رسالت کا سلسلہ ختم کروں گا۔ پھر اللہ پاک نے اس نور کے چار حصے کرکے ایک حصے سے لوحِ محفوظ اور دوسرے سے قلم کو پیدا فرمایا پھر قلم سے ارشاد فرمایا: لکھ! تو قلم پر ایک ہزار سال تک ہیبتِ اِلٰہی سے لرزہ طاری رہا۔ اس کے بعد قلم نے عرض کی: اے میرے ربّ! کیا لکھوں؟ ارشاد

فرمایا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللہِ لکھ۔ پس قلم نے لکھا اور مخلوق کے متعلق علمِ الٰہی پر رسائی پالی۔ پھر اس نے یہ باتیں لکھیں: (۱)۔۔۔ حضرت سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُشت مبارک میں موجود اولاد کی تعداد۔ (۲)۔۔۔ جو اطاعتِ الٰہی بجالائے گا اللہ پاک اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جو اس کی نافرمانی کرے گا اُسے دوزخ میں ڈال دے گا۔ اسی طرح (۳)۔۔۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت سیِّدُنا عیسیٰ روح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اُمّتوں کے متعلق بھی لکھا، یہاں تک کہ جب حضور نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کے متعلق لکھا کہ جس نے اللہ پاک کی اطاعت کی وہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس نے اللہ پاک کی نافرمانی کی، قلم یہ جملہ ”وہ اُسے جہنم میں ڈال دے گا“ ابھی لکھنا ہی چاہتا تھا کہ اللہ پاک کی طرف سے نِدا آئی: اے قلم! ذرا ادب سے۔ تو وہ ہیبت وجلالِ الٰہی سے شق ہو گیا، پھر دستِ قدرت سے تراشا گیا۔ تب سے قلم میں یہ بات جاری ہو گئی کہ تراشے بغیر نہیں لکھتا۔ پھر اللہ پاک نے قلم سے ارشاد فرمایا: اس اُمّت کے متعلق لکھ: یہ اُمَّت گنہگار ہے اور رب کریم غفّار (یعنی بہت بخشنے والا) ہے۔ پھر اللہ پاک نے تیسرے حصے سے عرش کو پیدا کیا۔ پھر چوتھے حصے کے مزید چار حصے کر کے پہلے حصے سے عقل، دوسرے سے معرفت، تیسرے سے سورج، چاند اور آنکھوں کا نور اور دِن کی روشنی پیدا فرمائی اور یہ سب حقیقتاً نبیِّ مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کے انوار ہیں۔ پس آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام کائنات کی اصل ہیں۔

* اللہ پاک نے نور کی اس چوتھی قسم کے چوتھے حصے کو بطورِ امانت عرش کے نیچے رکھ دیا۔ پھر جب اللہ پاک نے حضرت سیِّدُنا آدم صفی اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پیدا فرمایا تو وہ نور ان کی پُشت مبارک میں رکھا۔ پھر وہ مبارک نور ہمیشہ طیّب وطاہر اور برتر وبالا لوگوں میں منتقل ہوتا رہا۔

یہاں تک کہ پاک وصاف اور معظم ومکرم حالت میں حضرت سیّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ تک پہنچا۔

پھر جب اللہ پاک نے نورِ محمدی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو رفیعُ الشان صُلبوں سے بلند رُتبہ سیِّدہ آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے بطنِ اَطہَر کی طرف منتقل فرمایا تو اس منتقلی کے ساتھ ہی بڑی بڑی نشانیاں ظاہر ہونے لگیں۔ ساری مخلوق ایک دوسرے کو بشارتیں دینے لگی، زمین و آسمان میں اعلان کر دیا گیا: اے عرش! وقار و سنجیدگی کا نقاب اوڑھ لے۔ اے کُرسی! فخر کی زِرہ پہن لے۔ اے سِدرۃُ المنتہٰی! خوشی سے جھوم جا۔ اے ہیبت اور رعب و دبدبہ کے انوار! تم بھی خوب روشن ہو جاؤ۔ اے جنّت! خوب آراستہ پیراستہ ہو جا۔ اے محلات کی حُورو! تم بھی بلندی سے دیکھو۔ اے رضوان (باغبانِ جنت)! جنت کے دروازے کھول دے اور حُور و غلماں کو سامانِ زینت سے آراستہ پیراستہ کر کے کائنات کو خوشبوؤں سے معطّر کر دے۔ اے مالک (داروغۂ جہنم)! جہنم کے دروازے بند کر دے۔ کیونکہ آج کی رات میری قدرت کے خزانوں میں چھپا ہوا نور اور راز عبد اللہ سے جدا ہو کر آمنہ کے بطن میں منتقل ہونے والا ہے اور جس گھڑی یہ نور منتقل ہو گا، اُسی لمحے میں اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مکمل صورت دے دوں گا اور یہ لوگوں کے سامنے انسانِ کامل ظاہر ہو گا۔ منقول ہے کہ نورِ محمدی کی منتقلی کی رات ہر گھر اور مکان میں نور داخل ہو گیا اور ہر چوپایہ محوِ کلام ہو گیا۔ حضرت سیِّدَتُنا آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ارشاد فرماتی ہیں: ”جب تک آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے شکم میں تشریف فرما رہے، میں نے کبھی درد و اَلَم، بوجھ یا پیٹ میں مروڑ محسوس نہ کیا۔ کامل نو (9) ماہ بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادتِ باسعادت ہو گئی۔“ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۴۶۸ تا ۴۷۳ ملتقطاً)

حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا خود فرماتی ہیں: جب سرکارِ نامدار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کائنات میں تشریف لائے تو ایک نُور برآمد ہوا، جس سے ہر شے روشن ہو گئی، یہاں تک کہ نُور کے

سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔(الخصائص الکبری، باب ماظھر فی لیلة مولدہ من المعجزات والخصائص، ۱/۷۸)

حضرت سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا مزید فرماتی ہیں: حضورِ انور، مالکِ کوثر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کے وقت میں نے ایک نُور دیکھا، جس سے شام کے محلّات روشن ہوگئے اور میں نے ان محلّات کو دیکھا۔(الخصائص الکبری، باب ماظھر فی لیلة مولدہ من المعجزات والخصائص، ۱/۷۹)

آمنہ تجھ کو مُبارَک شاہ کا مِیلاد ہو | تیرا آنگن نُور، تیرا گھر کا گھر سَب نُور ہے
آمدِ سرکار سے ظُلمت ہوئی کافُور ہے | کیا زمیں کیا آسمان ہر سَمت چھایا نُور ہے
ہو رہی ہیں چار جانب بارشیں اَنوار کی | دَشت و کُہسار و چمن ہر شے پہ چھایا نور ہے
عِیدِ مِیلادُالنبی ہے دِل بڑا مَسرُور ہے | ہر طرف ہے شادمانی رنج و غم کافور ہے
اس طرف جو نور ہے تو اس طرف بھی نور | ذرّہ ذرّہ سب جہاں کا نُور سے مَعمُور ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۸۴،۴۸۳)

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا پرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا
مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کچھ شک نہیں تمام انسان حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد ہیں اور جنابِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو مٹی سے پیدا کیا گیا یوں وہ خود اور ان کی تمام اولاد خاکی ہے، ہمارے آقا،

مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی اس کائنات میں بشر بن کر تشریف لائے۔ مگر آپ کی حقیقت نور ہے۔ حکیم الامت، مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بشر بھی ہیں اور نور بھی یعنی نورانی بشر ہیں۔ ظاہری جسم شریف بشر ہے اور حقیقت نور ہے۔ (رسالۂ نور مع رسائل نعیمیہ، ص۳۹) آپ عَلَیۡہِ السَّلَام کی بشریت کا انکار ہر گز نہیں کیا سکتا۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رَضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بَشَرِیَّت کا مُطْلَقاً (بالکل) انکار کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج۱۴ص ۳۵۸)

قرآنِ پاک میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نور فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ کریم پارہ 6 سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 15 میں ارشاد فرماتا ہے:

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نورانیت سے متعلق آیتِ کریمہ

قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ ۙ﴿۱۵﴾ (پ ۶، المآئدہ: ۱۵)

تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

تفسیر "خزائن العرفان" میں ہے: (اس آیت میں) سید عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نور فرمایا گیا کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ (کے وسیلے) سے تاریکیٔ کفر دُور ہوئی اور راہِ حق واضح ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان، پارہ۶، المائدۃ:۱۵، ص۲۱۳) اس آیتِ کریمہ کے تحت امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری، امام ابو محمد حسین بغوی، امام فخر الدین رازی، امام ناصر الدین عبد اللہ بن عمر بیضاوی، علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، علامہ ابو الحسن علی بن محمد خازن، امام جلال الدین سیوطی شافعی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن سمیت کثیر مفسرین نے فرمایا کہ آیتِ طیبہ میں موجود لفظ "نور" سے مراد نبی پاک، فخر موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ

والہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ بابرکات ہے۔(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، دسمبر ۲۰۱۷، ص۸)

جبکہ پارہ22، سورۃ الاحزاب آیت 45اور46 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۙ(۴۵) وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا(۴۶) (پ۲۲، الاحزاب:۴۵-۴۶)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب

حکیم الامت، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قرآن شریف نے سورج کو بھی دوسری جگہ سراجِ منیر فرمایا ہے کیونکہ وہ چمکتا بھی ہے اور چمکاتا بھی ہے۔ یہی سورج چاند تاروں کو نور بناتا ہے، کیونکہ یہ سب سورج سے ہی نور پاتے ہیں اور جگمگاتے ہیں۔ اسی طرح حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہٖ وَسَلَّمَ کو بھی سراجِ منیر فرمایا کہ حضور خود بھی چمک رہے ہیں اور صحابۂ کرام اور اولیاء اللہ کو نور بنا رہے ہیں کہ وہ سب حضور ہی سے جگمگا رہے ہیں۔(رسالۂ نور مع رسائلِ نعیمیہ، ص۱۲)

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے　　مِرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
تُو زندہ ہے وَاللہ تُو زندہ ہے وَاللہ　　مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۸)

مختصر وضاحت: پہلے شعر کا مطلب ہے کہ جہاں میں جو بھی چمک رہا ہے، اے نوری چمک والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ والہٖ وَسَلَّمَ! وہ آپ کے نور کے صدقے میں ہی چمک رہا ہے، تو میرے نورانی آقا! میرا دل جو گناہوں کی وجہ سے سیاہ ہو چکا ہے، اس پر بھی نظرِ منور ڈال کر چمک عطا فرما دیجئے۔ دوسرے شعر کا مطلب ہے کہ اے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ والہٖ وَسَلَّمَ! اللہ کی قسم! آپ زندہ ہیں، اللہ

کی قسم! آپ زندہ ہیں، آپ نے صرف میری ظاہری آنکھوں سے پردہ کیا ہے، ورنہ زمانہ آج بھی آپ کے نور سے شاد و آباد ہے۔

جبکہ صدر الافاضل حضرت علامہ مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس آیت (یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ) کے تحت جو کچھ ارشاد فرمایا ہے، اس کا خلاصہ کچھ یوں ہے: ☆نبیِ اکرم، شفیعِ معظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نورِ نبوت نے ہزاروں سورجوں (Suns) سے زیادہ روشنی پہنچائی ہے۔ ☆کفر اور شرک کے اندھیروں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے نورِ حقیقت سے دُور کیا۔ ☆معرفت اور توحیدِ الٰہی تک پہنچنے کی راہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے نورِ حقیقت سے روشن کر دیں۔ ☆گمراہی کی تاریک وادی میں بھٹکنے والوں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے انوارِ ہدایت سے راہ یاب فرمایا۔ ☆لوگوں کی آنکھوں کو، دلوں کو اور روحوں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے نورِ نبوت سے منور کیا۔ ☆حقیقت یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا وجود مبارک ایسا آفتابِ عالم تاب ہے جس نے ہزارہا آفتاب بنا دیئے۔ (یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مبارک وجود جہان کو روشن کرتا ایسا سورج ہے جس نے ہزاروں آفتاب روشن کئے۔)

(تفسیر خزائن العرفان، پارہ ۲۲، الاحزاب: ۴۵-۴۶، ص ۷۸۴ بتغیر)

امامِ اہلسنت، سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بڑا پیارا محبت بھرا تخیّل پیش کرتے ہیں:

بارہ بُرجوں سے جھکا ایک اِک ستارہ نور کا
بارہویں کے چاند کا مُجرا ہے سجدہ نور کا

بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا
تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا

سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا
تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا

سر جھکا اے کشتِ کفر آتا ہے اہلا نور کا
پڑتی ہے نوری بھرن اُمڈا ہے دریا نور کا

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا   تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجا نور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۲تا۲۴۵)

سرکار کی آمد... مرحبا   سردار کی آمد... مرحبا   آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا

رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا   پیارے کی آمد... مرحبا   اچھے کی آمد... مرحبا

سچے کی آمد... مرحبا   سوہنے کی آمد... مرحبا   موہنے کی آمد... مرحبا

مُختار کی آمد... مرحبا   پُرنور کی آمد... مرحبا   سراپا نور کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفی   مرحبا یا مصطفی   مرحبا یا مصطفی   مرحبا یا مصطفی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کی اور بھی کئی ایسی آیاتِ مبارکہ ہیں جن میں نبیِ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو **نُور** کہہ کر خطاب فرمایا گیا ہے، آیئے! محبتِ رسول میں مزید اضافے کی نیت سے ایسی کچھ اور آیات بھی سُنتے ہیں:

چنانچہ، پارہ 18 سورۂ نور آیت نمبر 35 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے

(پ۱۸، النور:۳۵)

تفسیرِ کبیر میں امام رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیت میں **مَثَلُ نُوْرِہٖ** سے مراد حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں (تفسیر کبیر، ۸/۳۴)

اسی طرح پارہ 30 سورۂ فجر آیت نمبر 1 اور 2 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ الۡفَجۡرِ ۙ﴿۱﴾ وَ لَیَالٍ عَشۡرٍ ۙ﴿۲﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی۔

(پ۳۰،الفجر:۲،۱)

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں ہے کہ **وَ الۡفَجۡرِ** سے مراد نبیِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں، اس لئے کہ نبیِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **ایمان کا مطلع ہیں،** **یعنی ایمان کا اُجالا دنیا بھر میں آپ** عَلَیْہِ السَّلَام **سے ظاہر ہوا۔** (شفاء شریف،۱/۳۴)

اسی طرح **پارہ 30 سورۂ طارق، آیت نمبر 1 تا 3** میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾ النَّجۡمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے کی اور کچھ تم نے جانا وہ رات کو آنے والا کیا ہے۔ خوب چمکتا تارا۔

(پ۳۰،الطارق:۳،۲،۱)

اس آیتِ مبارکہ میں **النَّجۡمُ الثَّاقِبُ** سے مراد نورِ مجسم سیّدِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات ہے۔ (شفاء شریف،۱/۳۷)

اسی طرح **پارہ 30 سورۂ وَ الضُّحٰی آیت نمبر 1 اور 2** میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ الضُّحٰی ۙ﴿۱﴾ وَ الَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ۙ﴿۲﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے۔

(پ۳۰،الضُّحٰی:۲،۱)

مفسرینِ کرام فرماتے ہیں: چاشت سے جمالِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نور کی طرف اشارہ ہے اور رات سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گیسوئے عنبریں کی طرف اشارہ ہے۔ (روح البیان، الضّحی، تحت الآیۃ: ۲، ۱۰/۴۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نور کسے کہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نور کے معنٰی ہیں: روشنی، چمک دمک اور اجالا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس سے روشنی اور اجالا نمودار ہو اسے بھی نور کہہ دیا جاتا ہے۔ جیسے سورج کو نور کہتے ہیں اس لیے کہ اس سے نور نکلتا ہے۔ اسی طرح چراغ، لالٹین (Lantern) وغیرہ کو بھی نور کہہ دیا جاتا ہے۔

(رسالۂ نور مع رسائل نعیمیہ، ص ۹ بتغیر)

نور کی دو قسمیں ہیں: (1) نُورِ حِسّی   (2) نورِ عَقْلی

نورِ حسّی اس نُور کو کہتے ہیں جو آنکھوں سے نظر آئے۔ جیسے دھوپ، چراغ اور بجلی وغیرہ کی روشنی۔
نورِ عقلی اس نُور کو کہتے ہیں جو آنکھوں سے محسوس تو نہ کیا جاسکے مگر عقل کہے کہ یہ نور ہے۔ اسی معنٰی میں **اسلام کو، ہدایت کو اور علم کو نور** کہا جاتا ہے۔ (رسالۂ نور مع رسائل نعیمیہ، ص ۹ بتغیر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا، مکے مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورانیت ایسی ہے جو عقلاً بھی ثابت ہے اور کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نورانیت کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ بھی کیا ہے۔ نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور ہونے سے متعلق عقلی دلائل دیتے ہوئے حکیم الامت، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ☆ حضورِ پر نور، شافعِ یومُ النّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اقدس کا سایہ نہ ہونا بھی آپ کے نور ہونے کی علامت ہے۔ ☆ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اطہر سے ایسی خوشبو کا ظاہر ہونا کہ کُوچے اور گلیاں مہک جائیں یہ بھی نورانیت ہی کے باعث ہے۔ ☆ معراج شریف میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسم شریف کا آگ اور زَمْہَرِیْر سے گزر جانا اور کچھ اثر نہ ہونا یہ بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی

نورانیت کے باعث ہے، ☆اسی طرح آسمانوں کی سیر فرمانا، جہاں ہوا نہیں وہاں بھی آپ کا زندہ رہنا، یہ بھی اسی وجہ سے ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نور ہیں۔ ☆اسی طرح شرحِ صدر کے وقت سینۂ مبارک سے دل نکال کر فرشتوں کا اسے دھونا اور حضور کا زندہ رہنا یہ بھی اسی وجہ سے ہے کہ حضور عَلَیْہِ السَّلَام نور ہیں۔ (رسالۂ نور مع رسائلِ نعیمیہ، ص۹، ۱۰ بتغیر) مولانا حسن رضا خان صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

ترا ظہور ہوا چشم نور کی رونق | ترا ہی نور ہے بزمِ ظہور کی رونق
زبانِ حال سے کہتے ہیں نقشِ پا ان کے | ہمیں ہیں چہرۂ غلمان و حور کی رونق
حضور! تیرہ و تاریک ہے یہ پتھر دِل | تجلیوں سے ہوئی کوہِ طور کی رونق
تمہارے نور سے روشن ہوئے زمین و فلک | یہی جمال ہے نزدیک و دور کی رونق

(ذوقِ نعت، ص۱۰۹، ۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نور روشنی کو کہتے ہیں، چمک دمک کو کہتے ہیں، اجالے کو کہتے ہیں، ہم دیکھتے ہیں کہ چاند بھی روشن ہے اور سورج بھی روشن ہے۔ لیکن ان دونوں کی روشنی میں فرق ہے، چاند خود سے روشن نہیں ہے بلکہ سورج کی روشنی سے روشن ہے۔ جبکہ سورج نہ صرف خود سے روشن ہے بلکہ وہ اپنا نور بھی دوسروں کو بانٹ رہا ہے، چاند، تارے اور بڑی بڑی کہکشائیں اور ان گنت سیارے اور ستارے یہ سب کے سب سورج کے نور سے روشن ہیں۔

بلاتشبیہ ہمارے نور نور آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی نورانیت کے سورج ہیں، نورِ حقیقی ہو یا نورِ عقلی و معنوی ہو، مدینے کے تاجدار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دونوں کے مرکز اور مرجع ہیں۔ کئی صحابۂ کرام اور صحابیات عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نور کا مشاہدہ

کیا اور روایتوں میں بیان بھی فرمایا۔ آیئے اسی بارے میں تین روایات سنتے ہیں:

ہوا ہر طرف اُجالہ جو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مسکرائے

(1) حضرت ہند بن ابی ہالہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رخسار نرم و نازک اور ہموار تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا منہ فراخ، دانت کشادہ اور روشن تھے، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ گفتگو فرماتے تو آپ کے دونوں اگلے دانتوں کے درمیان سے ایک نور نکلتا تھا اور جب کبھی اندھیرے میں آپ مسکرا (Smile) دیتے تو دندانِ مبارک کی چمک سے روشنی ہو جاتی تھی۔ (الشمائل المحمدیة، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ، الحدیث: ۱۴، ۷، ص ۲۱، ۲۲ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ کے جیسا کوئی آیا ہی نہیں

(2) حضرت سَیِّدُنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو چاندنی رات میں سُرخ (دھاری دار) حُلّہ پہنے ہوئے دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور کو دیکھتا، تو مجھے آپ کا چہرہ چاند سے بھی زِیادہ خُوبصُورت نظر آتا تھا۔ (ترمذي، کتاب الأدب، باب ماجاء فی الرخصة فی لبس۔۔۔الخ، ۴/۳۷۰، حدیث: ۲۸۲۰)

مشہور مُفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اس حدیثِ پاک کی شرح میں جو کچھ لکھا ہے اس میں سے چند مدنی پھول سنتے ہیں: ☆ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی نگاہیں حقیقت بین نگاہیں تھیں، (یعنی حقیقت دیکھنے والی تھیں)۔ ☆ کئی وجوہات کی بنا پر نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا چہرہ چاند سے بھی زیادہ حسین ہے۔ ☆ چاند صرف رات میں چمکتا ہے چہرۂ مصطفٰے دن رات چمکتا ہے۔ ☆

چاند صرف تین رات (آب وتاب سے) چمکتا ہے چہرۂ مصطفٰے ہمیشہ ہر دن اور ہر رات چمکتا ہے۔☆چاند جسموں پر چمکتا ہے چہرۂ مصطفٰے جسموں کے ساتھ دلوں پر بھی چمکتا ہے۔☆چاند صرف ابدان (جسموں) کو نور دیتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفٰے اِیمان کو نور دیتا ہے۔☆چاند گھٹتا ہے پھر بڑھتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفٰے گھٹنے سے محفوظ ہے۔☆چاند کو گرہن لگتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفٰے کبھی نہ گہے۔☆چاند سے عالَمِ اَجسام کا نظام قائم ہے، جبکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عالَمِ ایمان کا نظام قائم ہے۔(مراۃ المناجیح، باب اسماء النبی۔۔۔الخ، الفصل الثانی،۸/۶۰)

آسماں کے چاند میں تو پھیکا پھیکا نور ہے　　آگیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے

صبحِ میلادُ النَّبی ہے کیا سُہانا نور ہے　　آگیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے

آنکھ والو آؤ دیکھو ماہِ طیبہ کی ضیا　　آسماں کے چاند میں تو پھیکا پھیکا نور ہے

تُو نہ ہوتا تو نہ ہوتا دو جہاں کا انتظام　　تُو زمیں کا نور ہے تُو آسماں کا نور ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چہرہ ایسے جیسے سورج چمک رہا ہو

(3)　ایک مرتبہ حضرت عمّار بن یاسر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پوتے حضرت ابو عبیدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضرت ربیعہ بنتِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے عرض کیا کہ آپ مجھے حضور پُر نُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال کے بارے میں کچھ بتائیں۔انہوں نے کہا:"یَا بُنَیَّ لَوْ رَأَیْتَہُ رَأَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَۃً" اے بیٹے اگر تُو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ اقدس دیکھتا تو تجھے ایسا لگتا جیسے سورج چمک رہا ہو۔(دارمی، باب فی حسن النبی، ۱/۴۴)

سرکار کی آمد۔۔۔مرحبا　　سردار کی آمد۔۔۔مرحبا　　آمنہ کے پھول کی آمد۔۔۔مرحبا

رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا   پیارے کی آمد... مرحبا   اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا   موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا   پرنور کی آمد... مرحبا   سراپانور کی آمد... مرحبا
مرحبایامصطفی   مرحبایامصطفی   مرحبایامصطفی   مرحبایامصطفی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک کام "مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ دوعالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت بڑھانے، ان کے نور کی خیرات پانے کیلئے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ (Attached) ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ☆"مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان" کی بَرَکت سے دُرُست قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے، ☆مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ☆مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان میں حاضری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیَسّر آتی ہے، ☆مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے، ☆مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین کی دَولت نصیب ہوتی ہے، ☆مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ مِلتا ہے، ☆مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے اچھے اَخلاق اپنانے کا موقع مِلتا ہے، ☆مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب ملتا آتا ہے۔ لہٰذا دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہئے اور اس کی خوب خوب برکتیں حاصل

کیجئے۔ آیئے !مَدرَسۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھنے کی بَرَکت پر مُشتَمِل ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

بدنگاہی کی عادت سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے فلمیں ڈِرامے دیکھنے، گانے باجے سُننے اور بدنگاہی کرنے کے عادِی تھے، نمازوں کی پابندی کا بھی ذِہن نہ تھا۔ کسی اسلامی بھائی نے اِنْفِرادی کوشِش کرتے ہوئے اُنہیں مَدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں شِرکت کی دعوت دی، اُنہوں نے مَدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھنا شُروع کردیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) کی بَرَکت سے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شِرکت کا معمول بَن گیا اور وہ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرِید ہوکر نمازی اور مسجد میں دَرْس دینے والے بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کو چھوڑ دیا اور اپنے گھر والوں پر بھی وَسَلَّم کا ذکر کریں۔ جھوم جھوم کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَل

بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آکے پا مَدَنی ماحول

گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶ تا ۶۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ٹیلی تھون کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 104 سے زائد شعبہ

جات کے ذریعے دِین وسنّت کا پیغام عام کررہی ہے، ان شعبہ جات میں **جامعۃ المدینہ** اور **مدرسۃ المدینہ** بھی شامل ہیں، جہاں قرآن پاک اور علمِ دین کی تعلیم فی سبیل اللہ دی جاتی ہے۔ دنیا بھر میں **3000** (تین ہزار) سے زائد **مدارس المدینہ** میں **144000** (ایک لاکھ چوالیس ہزار) سے زائد مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں قرآنی تعلیم سے خود کو آراستہ کررہے ہیں، جبکہ اب تک **300000** (تین لاکھ) سے زائد مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں حفظ وناظرہ کی سعادت حاصل کرچکے ہیں۔ جبکہ دنیا بھر میں **606 جامعات المدینہ** میں **50000** (پچاس ہزار) سے زائد **طلبہ و طالبات** دِینی تعلیم کے حصول میں مشغول ہیں، صرف ان دو شعبہ جات کے اخراجات **کروڑوں روپے** سالانہ ہیں۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **2 دسمبر 2018**ء، 23 ربیع الاول 1440ھ بروز اتوار دن 02:00 تا رات 02:00 ٹیلی تھون کی ترکیب ہوگی۔ فی یونٹ 10 ہزار کا ہوگا، ملک وبیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے **مدارس المدینہ** اور **جامعات المدینہ** کے جملہ اخراجات کے لیے اپنے صدقات سے تعاون فرمائیں۔

پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ غیب نشان ہے: ”آخرِ زمانہ میں دِین کا کام بھی دِرہم ودِینار سے ہوگا۔“ (المعجم الکبیر، ۲۰/۲۷۹، حدیث: ۶۶۰، ملخصاً) آج کے دور کے جو تقاضے ہیں وہ کسی سے ڈھکے چُھپے نہیں ہیں۔ اس لیے دِین کے کاموں میں تعاون کیلئے اپنے صدقات، عطیات اور خیرات وغیرہ سے تعاون فرمائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دیا ہوا صدقہ دنیا وآخرت میں کثیر فائدے کا باعث بنے گا۔

اِمامِ اہلسنّت، مجدّدِ دِین و ملّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ

152 پر صدقہ کے فضائل پر احادیثِ طیبّہ سے حاصل شدہ جو فائدے ذکر کئے ہیں، ان میں یہ بھی ہیں:☆اللہ پاک کے حکم سے (صدقہ دینے والے) بُری موت سے بچیں گے، ستّر دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔☆ان (یعنی صدقہ دینے والوں) کی عُمریں زیادہ ہوں گی۔☆(صدقہ دینے والوں کے پاس) رزق کی وسعت، مال کی کثرت ہو گی، ☆(اور صدقہ دینے والے) صدقہ دینے کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔☆(صدقہ دینے والے) خیر وبرکت پائیں گے۔☆(صدقہ دینے والوں سے) آفتیں بلائیں دُور ہوں گی، ☆(صدقہ دینے والوں سے) بُری قضا ٹلے گی، ☆(صدقہ دینے والوں سے) ستر (70) دروازے برائی کے بند ہوں گے، ☆(صدقہ دینے والوں سے) ستر (70) قِسْم کی بلا دُور ہو گی۔ ☆(صدقہ دینے والوں کے ساتھ) مددِ الٰہی شامل ہو گی۔☆رحمتِ الٰہی ان (یعنی صدقہ دینے والوں) کے لیے واجب ہو گی۔☆ملائکہ اُن (یعنی صدقہ دینے والوں) پر درود بھیجیں گے۔

ان کے علاوہ اور بھی کثیر دِینی ودنیوی فوائد ہیں جو صدقہ دینے سے حاصل ہوتے ہیں۔ لہٰذا ضرور بالضرور آپ خود بھی ٹیلی تھون مہم میں تعاون کیجئے، اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کیلئے اس میں یونٹ جمع کروایئے۔ زیادہ نہ ہو تو گھر کے ہر فرد کی طرف سے کم از کم ایک یونٹ تو ضرور جمع کروایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ یونٹ جمع کرنے کا اپنا کوئی ہدف بنا کر ابھی سے اس کے لیے رابطے شروع کر دیجئے۔ اللہ پاک آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم آقا کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نورانیت سے

متعلق سن رہے تھے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سراپا نور تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ کے جسمِ اقدس سے نور کی کرنیں نکلتے ہوئے دیکھتے، اسی طرح یہ بھی منقول ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس چیز کو چاہتے اسے بھی نور بانٹنے والا بنا دیتے تھے۔ آیئے نور نور آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور بانٹنے کے ایسے 5 واقعات سنتے ہیں:

روشنی بخش چہرہ

(1) حضرتِ سَیِّدُنا اُسید بن اَبی اناس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار میرے چہرے اور سینے پر اپنا دستِ پُرانوار پھیر دیا۔ اس کی بَرَکت یہ ظاہِر ہوئی کہ میں جب بھی کسی اندھیرے (Dark) گھر میں داخِل ہوتا، وہ گھر روشن ہو جاتا تھا۔ (الخصائص الکبریٰ، ۲/۱۴۲ وتاریخ دمشق، ۲۰/۲۱)

چھڑی روشن ہوگئی

(2) حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ دو صحابی حضرت اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اندھیری رات میں بہت دیر تک حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بات کرتے رہے، جب یہ دونوں بارگاہ رسالت سے اپنے گھروں کے لیے روانہ ہوئے تو ایک کی چھڑی (Stick) خود بخود روشن ہوگئی اور وہ دونوں اسی چھڑی کی روشنی میں چلتے ہے جب کچھ دور چل کر دونوں کے گھروں کا راستہ الگ الگ ہو گیا تو دوسرے کی چھڑی بھی روشن ہو گئی اور دونوں اپنی اپنی چھڑیوں کی روشنی کے سہارے سخت اندھیری رات میں اپنے اپنے گھروں تک پہنچ گئے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب الکرامات، الحدیث: ۵۹۴۴، ج ۲، ص ۳۹۹)

درخت کی شاخ روشن ہوگئی

(3) حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت قتادہ بن نعمان رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی۔ رات سخت اندھیری تھی اور آسمان پر گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ بوقت روانگی نبیِ اکریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دست مبارک سے انہیں درخت کی ایک شاخ عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تم بلاخوف وخطر اپنے گھر جاؤ! یہ شاخ تمہارے ہاتھ میں ایسی روشن ہو جائے گی کہ دس آدمی تمہارے آگے اور دس آدمی تمہارے پیچھے اس کی روشنی میں چل سکیں اور جب تم گھر پہنچو گے تو ایک کالی چیز کو دیکھو گے اس کو مار کر گھر سے نکال دینا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جوں ہی حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کاشانۂ نبوت سے نکلے وہ شاخ روشن ہوگئی اور وہ اسی کی روشنی میں چل کر اپنے گھر پہنچ گئے اور دیکھا کہ وہاں ایک کالی چیز موجود ہے آپ نے فرمانِ نبوت کے مطابق اس کو مار کر گھر سے باہر نکال دیا۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، مسندابی سعیدالخدری، الحدیث: ۱۱۶۲۴، ج ۴، ص ۱۳۱)

دستِ مبارک کی برکت

(4) حضرت عائذ بن سعید جسری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ میرے چہرے پر اپنا مبارک ہاتھ پھیر دیجئے اور دُعائے برکت فرمایئے۔ حضورِ انور، رسولوں کے افسر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسا ہی کیا (یعنی اُن کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور دُعائے برکت فرمائی) اُس وقت سے حضرت عائذ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا چہرہ تروتازہ اور نورانی رہا کرتا تھا۔ (الاصابہ فی تمییزالصحابہ، عائذبن سعید، ۳/۴۹۳، رقم ۴۴۶۲) (سیرتِ رسولِ عربی صفحہ ۲۶۵)

چہرہ چمکتا تھا

(5) حضرت ابو سِنان عبدی صباحی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے چہرے پر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ مبارک پھیرا ان کی عمر 90 سال ہوگئی مگر ان کا چہرہ بجلی کی طرح چمکتا تھا۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ابوسنان العبدی ثم الصباحی، ۷/۱۶۴، رقم ۱۰۰۶۶)

میں گدا تُو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا   نور دن دُونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا
تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا   سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا
جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا   نُور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

(حدائق بخشش، ص:۲۴۵)

سرکار کی آمد... مرحبا   سردار کی آمد... مرحبا   آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا   پیارے کی آمد... مرحبا   اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا   موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا   پرنور کی آمد... مرحبا   سراپا نور کی آمد... مرحبا
مرحبا یا مصطفی   مرحبا یا مصطفی   مرحبا یا مصطفی   مرحبا یا مصطفی

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! جو سراپا نور آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی کے چِہرے پر دستِ پُر انوار پھیر دیں تو وہ روشنی دینے لگ جائے، جو سراپا نور آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چھڑیوں اور شاخ پر توجہ فرمادیں تو وہ برقی قمقمے کی مانند روشن ہو جائیں تو ایسے نورانی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی نورانیت کا کیا عالم ہو گا۔ ان واقعات سے یہ بھی معلوم ہوا! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات بظاہر بشریت تھی مگر

حقیقت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ سر تا پا نور ہی نور تھے۔

روشن کر قبر بیکسوں کی اے شمعِ جمالِ مصطفائی

اندھیر ہے بے ترے مِرا گھر اے شمعِ جمالِ مصطفائی

آنکھوں میں چمک کے دل میں آجا اے شمعِ جمالِ مصطفائی

تاریک ہے رات غمزدوں کی اے شمعِ جمالِ مصطفائی

پُر نور ہے تجھ سے بزمِ عالم اے شمعِ جمالِ مصطفائی

(حدائقِ بخشش، ص۳۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

برکاتِ نبوت کا ظہور

چنانچہ منقول ہے کہ ولادت سے کچھ دن پہلے اصحابِ فیل کے ہلاک ہونے کا واقعہ پیش آنا، فارس میں غیر مسلموں کی ایک ہزار سال سے جلائی ہوئی آگ کا ایک لمحہ میں بجھ جانا، کسریٰ کے محل کا زلزلہ اور اس کے چودہ(14) کنگروں کا گر جانا، "ہَمدان" اور "قُم" نامی شہروں کے درمیان چھ میل لمبے چھ میل چوڑے "بُحَیْرۂ ساوَہ" نامی دریا کا یکایک بالکل خشک(Dry) ہو جانا، حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کی والدہ کے بدن سے ایک ایسے نور کا نکلنا جس سے "بصریٰ" کے محل روشن ہو گئے۔ یہ سب واقعات اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں جو حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری سے پہلے ہی عالَمِ کائنات کو خوشخبری دینے لگے۔ (المواھب اللدنیة وشرح الزرقانی، ولادته...الخ، ۱/۱۶۷، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۱)

مبارک ہو حبیبِ ربِّ اکبر آنے والا ہے مبارک! انبیا کا آج افسر آنے والا ہے

اندھیروں میں بھٹکتے پھرنے والوں کو مبارک ہو — تمہیں حق سے ملانے آج رہبر آنیوالا ہے
اگر نہ آج جھومو گے تو کب جھومو گے دیوانو! — مچل جاؤ تمہارا آج یاور آنے والا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۴۶تا۴۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہمارے **نُوری آقا** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **بے مثل و بے مثال** ہیں۔ جس کا اندازہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادتِ اقدس ایسی پاکیزہ، مقدس اور پر نُور ہوئی کہ جس کی کوئی مثال نہ کبھی پیش کی گئی ہے اور نہ کبھی پیش کی جاسکے گی۔

اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب، کُل اُمّت کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایسا **بے مثل و بے مثال** بنایا ہے کہ آپ کی مبارک زندگی کا ہر پہلو بھی بے مثل و بے مثال ہے، حتّٰی کہ آپ کی **ولادتِ باسعادت** بھی ایسی ہے کہ نہ کسی کی ایسی ولادت ہوئی ہے نہ ہو گی۔ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت ہوئی تو گویا ہر طرف نُور کی برسات ہونے لگی اور گویا ساری کائنات جگمگا اُٹھی اور ہر طرف **نور نور** ہو گیا۔ آیئے اس طرح کے چند واقعات سنتے ہیں:

زمانہ روشن ہو گیا

حضرت عثمان بن ابی العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ میری والدہ نے بتایا کہ میں اُس رات حضرت سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے پاس تھی، جس رات رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت ہوئی۔ میں گھر میں ہر طرف روشنی اور نُور پاتی اور محسوس کرتی جیسے ستارے قریب سے قریب تر ہو

رہے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے ایسا لگا یہ ستارے میرے اُوپر ٹُوٹ پڑیں گے۔ پھر جب سرکارِ نامدار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کائنات میں تشریف لائے تو ایک نُور برآمد ہوا جس سے ہر شے روشن ہوگئی، یہاں تک کہ نُور کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔ **(الخصائص الکبری، باب ما ظھر فی لیلۃ مولدہ من المعجزات والخصائص، ۱/۷۸)**

گود میں عالمِ شباب حالِ شباب کچھ نہ پوچھ　　گُلبنِ باغِ نور کی اور ہی کچھ اُٹھان ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نُورِ مصطفےٰ اور چراغ کی روشنی

حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کے وقت میں حضرت سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی خدمت میں حاضر تھی، میں نے دیکھا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نُور، چراغ کے نور کو مات کر رہا ہے، اس رات میں نے چند علامات دیکھیں۔ ☆جب حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیدا ہوئے تو فوراً سجدہ کیا۔ ☆جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سجدے سے سر اُٹھایا تو بزبانِ فصیح فرمایا: "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ"۔ ☆پورے گھر کو میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کے نُور سے روشن اور منور پایا۔ ☆میں نے چاہا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہلاؤں لیکن ہاتفِ غیبی نے آواز دی کہ اے صفیہ! اپنے آپ کو زحمت مت دے کیونکہ ہم نے اپنے محبوب کو پاک و صاف پیدا کیا۔ ☆حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ختنہ کیے ہوئے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے ہیں۔ (شواھد النبوۃ، رکن الثانی، ص۳۳ ملخصًا)

مَیل سے کس درجہ سُتھرا ہے وہ پُتلا نور کا　　ہے گلے میں آج تک کورا ہی کُرتا نور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جس رات حضورِ انور، مکے مدینے کے تاجور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا نورِ نبوت حضرت عَبْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی پُشتِ اقدس سے حضرت آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے مبارک شکم میں منتقل ہوا تو رُوئے زمین کے تمام چوپایوں، خصوصاً قریش کے جانوروں کو اللہ کریم نے گویائی عطا فرمائی اور انہوں نے بزبانِ فصیح یہ اعلان کیا: آج اللہ کریم کا وہ مُقَدَّس رسول ماں کے پیٹ میں جلوہ گر ہو گیا جس کے سر پر تمام دنیا کی امامت کا تاج (The crown) ہے، جو سارے عالم کو روشن کرنے والا چراغ ہے۔ مشرق کے جانوروں نے مغرب کے جانوروں کو بشارت دی، اسی طرح سمندروں اور دریاؤں کے جانوروں نے ایک دوسرے کو یہ خوشخبری سُنائی کہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت کا وقت قریب آ گیا۔ (المواهب اللدنية، المقصد الاول، آيات حمله، ۱/۶۲)

مبارک ہو حبیبِ ربِ اکبر آنے والا ہے　　مبارک! انبیا کا آج افسر آنے والا ہے
مبارک بدنصیبوں کو مبارک ہو غریبوں کو　　جہاں میں بے بسوں کا سایہ گُستر آنے والا ہے
مبارک غم کے مارو! غم غلط ہو جائیں گے سارے　　حبیبِ حق مداوا غم کا لے کر آنے والا ہے
جہاں میں ظلمتوں کا چاک ہو گا آج سے سینہ　　خدا کے فضل سے ماہِ منور آنے والا ہے
خبر ہے ابرِ رحمت آج کیوں دنیا پہ چھائے ہیں　　جہاں میں رحمتوں کا آج پیکر آنے والا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۴۶ تا ۴۴۸)

سرکار کی آمد... مرحبا　　سردار کی آمد... مرحبا　　آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا

رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا پرنور کی آمد... مرحبا سراپانور کی آمد... مرحبا
مرحبایامصطفی مرحبایامصطفی مرحبایامصطفی مرحبایامصطفی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعات سے معلوم ہوا! حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت سے پہلے بہت سے انوکھے واقعات کا ظہور ہوا۔ ساری کائنات میں خوشیوں کی لہریں دوڑ گئیں، گویا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت کی برکت سے ہر سمت نور چھا گیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وقتاً فوقتاً نور کی جھلکیاں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وجودِ اقدس میں ملاحظہ کیا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ جب بھی کوئی صحابی سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حُلیہ مبارک بیان کرتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نورانیت کو کبھی چاند سے تشبیہ دیتا تو کبھی سورج کی مثل ٹھہراتا۔ کوئی کہتا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا رخِ انور یوں لگتا جیسے سورج طلوع ہورہا ہو اور کوئی کہتا یوں لگتا جیسے چودھویں کا چاند تاریک رات میں اپنی ضیائیں بانٹ رہا ہو۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

رُخ دن ہے یا مہرِ سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زُلف یا مُشکِ خُتا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بلبل نے گل ان کو کہا قمری نے سروِ جانفزا
حیرت نے جھنجھلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۱۰)

مختصر وضاحت: ❁ میں اپنے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رخِ انور کو دن کہوں یا آسمان کا

سورج کہوں۔ دونوں نہیں کہہ سکتا کہ سورج کو بھی روشنی محبوبِ خدا عَلَیْہِ السَّلَام کے رُخِ زیبا سے ملی اور دن کا اُجالا بھی آقا عَلَیْہِ السَّلَام کے حُسن کا جلوہ ہے، لہٰذا نہ دن آپ کے چہرے جیسا ہو سکتا ہے نہ سورج اور سرکار عَلَیْہِ السَّلَام کی زلفوں کو رات کہا جائے یا خالص کستوری کہا جائے۔ دونوں نہیں کہہ سکتا کہ ان دونوں کا حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی زلفوں سے کوئی موازنہ نہیں ہو سکتا۔❁ بلبل نے حضور عَلَیْہِ السَّلَام کو پھول سے تشبیہ دی اور فاختہ نے خوبصورت درخت سے جب کہ عقل حیرانی کے عالم میں بولی کہ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان دونوں سے ہی تشبیہ دینا غلط ہے۔❁ سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہوا اور سارے جہاں کو روشن کر دیا اور چاند اپنی تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ چمکا اور ساری دنیا کو نور کا ٹکڑا بنا دیا لیکن جب آقا عَلَیْہِ السَّلَام کے چہرے سے پردہ اٹھا تو نہ چاند کی چمک رہی نہ سورج کی دمک دونوں نے شرمندہ ہو کر منہ چھپا لیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے چند روایات سنتے ہیں، جن میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسم کے **نورانی اوصاف** کا ذکر کیا ہے۔

1. چنانچہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں، میری والدہ اور میری خالہ نے نبیِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم سے بیعت کی، جب ہم واپس لوٹے تو مجھ سے میری والدہ اور خالہ نے فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! ہم نے حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم کی مثل حسین چہرے والا اور صاف کپڑوں والا اور نرم کلام والا نہ دیکھا اور ہم نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم کے منہ مبارک سے نور نکلتا تھا (خصائصُ الکُبری، ۱/۱۰۷)
2. کعب بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم

جب خوش ہوتے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ ایسا چمکتا گویا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے، ہم اس چمک سے حضور کی خوشی معلوم کرتے تھے۔(خصائص الکبری،۱/۱۲۳)

3. اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے، اس حال میں کہ آپ کسی بات پر بہت خوش تھے تو آپ کے چہرۂ انور کے خطوط بجلی کی طرح چمکتے تھے۔(بخاری،۲/۴۸۸حدیث:۳۵۵۵)

4. حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نبی کریم، جنابِ صادق و امین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سایہ نہیں تھا، جب بھی سورج کے سامنے ٹھہرتے تو آپ کی روشنی سورج کی روشنی پر غالب رہتی۔(سبل الہدی والرشاد ۲/ ۴۰)

اللہ رے تیرے جسمِ منور کی تابشیں　　　اے جانِ جاں! میں جانِ تجلّٰی کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۷۴)

مختصر وضاحت: یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نورانی جسم میں نور کی بھری ہوئی تجلیات کے کیا کہنے۔ اے میری جان کی جان (یعنی اے میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں تو آپ کو نور کی بھی جان کہوں گا۔

سرکار کی آمد... مرحبا　سردار کی آمد... مرحبا　آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا　پیارے کی آمد... مرحبا　اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا　سوہنے کی آمد... مرحبا　موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا　پرنور کی آمد... مرحبا　سراپا نور کی آمد... مرحبا

مرحبایامصطفٰی مرحبایامصطفٰی مرحبایامصطفٰی مرحبایامصطفٰی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

"جوتے پہننے کی" سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پُھول**" سے "جوتے پہننے کی سُنّتیں و آداب" سُنتے ہیں۔ چنانچہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ☆جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم، ص ۱۱۶۱، حدیث: ۲۰۹۶) ☆جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے، ☆پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر الٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہیئے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری، ۶۵/۴، حدیث: ۵۸۵۵) نزہۃُ القاری میں ہے: مسجد میں داخِل ہوتے وقت حکم یہ ہے پہلے سیدھا پاؤں مسجد میں رکھے اور جب مسجد سے نکلے تو پہلے الٹا پاؤں نکالے۔ مسجد کے داخلے کے وقت اس حدیث پر عمل دشوار ہے۔ ☆اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کا حل یہ ارشاد فرمایا ہے: جب مسجد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۵۵/۱، حدیث: ۱۷۵

پاؤں سے جوتا نکال کر مسجد میں داخل ہو جایئے اور جب مسجد سے باہر ہو تو اُلٹا پاؤں نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔ (نزہۃ القاری، ۵/۵۳۰) ☆ مَرد مردانہ اور عورت زنانہ جوتا استعمال کرے، ☆ کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے انھوں نے فرمایا: رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد، ۴/۸۴، حدیث: ۴۰۹۹) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہئے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقالی کرنے) سے ممانعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ) ☆ جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں، ☆ (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا۔ "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آکر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور، حصہ ۵، ص ۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سُنّتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اجازت نہیں، البتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب جُمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ کریم فِرشتوں کو بھیجتا ہے، جِن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یَومِ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مُجھ پر کَثْرَت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (کنز العمال، کتاب الاذکار، ۱/۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴)

یا نبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام اس پہ ہے ناز مجھ کو ہُوں تیرا غلام

اپنی رحمت سے تُو شاہِ خیرُ الاَنام مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: جتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج کے ہمارے بَیان کا موضوع ہے **"امام مالک** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **کا عشقِ رسول"** جس میں ہم عالِمِ مدینہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا **مختصر تعارف**، آپ کی دِینی خدمات اور آپ کے **متعلق** فرامینِ رسول سننے کی سعادت حاصل کریں گے، شہر مدینہ، خاکِ مدینہ اور حدیثِ پاک کے ادب و **تعظیم** کے بارے میں آپ کی سیرت کے چند ایمان افروز واقعات بھی سُنیں گے، امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کتنے بڑے **عبادت گزار** تھے، **تلاوتِ قرآن** سے

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی ۔۔۔ الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

آپ کو کیسی مَحَبَّت تھی اور آپ کا اندازِ عبادت کس قدر حَسِین تھا، اس بارے میں علمائے کرام کے ارشادات بھی سنیں گے۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امام مالک اور مسجدِ نبوی کا ادب

خلیفہ ابو جعفر منصور نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مسجدِ نبوی شریف میں مناظرہ کیا، دورانِ مناظرہ ابو جعفر کی آواز کچھ بلند ہوئی تو امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کو (نیکی کی دعوت دیتے ہوئے) فرمایا: اے امیرُ المؤمنین! اس مسجد میں اپنی آواز اونچی نہ کرو، کیونکہ اللہ پاک نے ایک جماعت کو ادب سکھاتے ہوئے ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ (پ ۲۶، الحجرات: ۲)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے

دوسری جماعت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (پ ۲۶، الحجرات: ۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسولُ اللہ کے پاس

اور ایک قوم کی مذمّت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ (پ ۲۶، الحجرات: ۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جو تمہیں حُجروں کے باہر سے پکارتے ہیں

پھر حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بے شک نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عزّت و حُرمت اب بھی اسی طرح ہے، جس طرح آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ظاہری حیات میں تھی۔ یہ سن کر ابو جعفر خاموش ہو گیا، پھر دریافت کیا: اے ابو عبد اللہ! میں قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا مانگوں یا، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف متوجہ ہو کر؟ فرمایا: تم کیوں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے منہ پھیرتے ہو حالانکہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمہارے اور تمہارے والد حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے بروزِ قیامت اللہ پاک کی بارگاہ میں وسیلہ ہیں بلکہ تم حضور، سراپا نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کی طرف متوجہ ہو کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے شفاعت مانگو، پھر اللہ کریم آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ (شفاء، القسم الثانی، الباب الثالث، فصل واعلم انّ حرمۃ النبی۔۔۔ الخ، الجزء الثانی، ص ۴۱)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے   کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۲۶)

مختصر وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اگر میں آپ سے بھی منہ چھپاؤں تو پھر کس کے سامنے جاؤں؟ کیا آپ کے علاوہ بھی کوئی ایسی ذات ہے جس سے یہ اُمید رکھی جائے کہ وہ مجھ پہ نظرِ کرم کرے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! کروڑوں مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امام

مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیسے زبردست عاشقِ رسول تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی ذات کے لئے تو سب کچھ برداشت کر لیا کرتے تھے، لیکن اگر کسی شخص کو اپنے اور ہمارے آقا و مولیٰ، جنابِ احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مسجد شریف میں آواز بلند کرکے بے ادبی کرتا پاتے تو آپ کی غیرتِ ایمانی کو جوش آجاتا، آپ اُس کی اس نازیبا حرکت پر خاموش نہ رہ پاتے اور اسی وقت اسے نیکی کی دعوت دیتے ہوئے بارگاہِ رسالت کے آداب (Manners) یاد دلاتے کہ یہ وہ مقدس مقام ہے، جس کے آداب ہمارے پیارے ربِّ کریم نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں بیان فرمائے ہیں۔ اس واقعے میں جہاں حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عشقِ رسول کا پتا چلتا ہے، وہیں یہ بھی پتا چلا کہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نیکی کی دعوت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے، مگر افسوس! اب نیکی کی دعوت کا جذبہ کم ہوتا جارہا ہے۔ ہم کیسے مسلمان ہیں کہ ہمارے اپنے گھر، پڑوس، گلی، محلے یا علاقے میں بُرائیاں ہورہی ہوتی ہیں، مگر ہم روکنے پر قدرت رکھنے کے باوجود **"یا شیخ اپنی اپنی دیکھ"** کے مصداق بس اپنی اصلاح میں ہی مشغول رہتے ہیں اور انہیں نیکی کی دعوت نہیں دیتے، **دورانِ** سفر بسا اوقات گاڑی میں گانے یا فلمیں ڈرامے چل رہے ہوتے ہیں، یہ بھی نیکی کی دعوت دینے کا بہترین موقع ہے، حکمتِ عملی اور حُسنِ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے **ڈرائیور پر اِنفرادی کوشش**، اُس کو اور گانے باجے سُننے والے دیگر افراد کو گناہ سے بچا سکتی ہے، بسا اوقات گاڑی کے اِنتظار میں **ویٹنگ رُوم** میں یہی دِلسوز مناظر ہوتے ہیں، اِس موقع پر بھی متعلقہ افراد کو نیکی کی دعوت دی جاسکتی ہے۔ اس طرح کی اور کئی مثالیں ہیں جہاں نیکی کی دعوت دینے کے کئی مواقع میسّر ہوتے ہیں، نیکی کی دعوت دینے میں چونکہ ثواب بہت زِیادہ ہے، اس لیے شیطان اس کام میں وسوسے ڈال کر نیکی کے اس عظیم کام سے محروم کرنے کی کوشش کرتا ہے، حالانکہ **مسلمانوں کو سمجھانا فائدہ** دیتا ہے، جی

ہاں! پارہ 27، سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت، آیت نمبر 55 میں اِرشادِ ربّانی ہے:

وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾	ترجمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

احادیثِ مبارکہ میں نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے روکنے کی ترغیبیں موجود ہیں، چنانچہ حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **تم میں سے کوئی جب کسی بُرائی کو دیکھے تو اُسے چاہیے کہ بُرائی کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اور جو اپنے ہاتھ سے بدلنے کی قوت نہ رکھے، اُسے چاہیے کہ اپنی زبان سے بدل دے اور جو اپنی زبان سے بدلنے کی بھی اِستطاعت نہ رکھے، اُسے چاہیے کہ اپنے دل میں بُرا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان کی علامت ہے۔**

(مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النھی عن المنکر۔۔۔الخ، ص ۴۸، حدیث: ۱۷۷)

کیا ہم دل میں بُرا جانتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے ضمیر سے سُوال کرنا چاہئے کہ کسی کو گناہ کرتا دیکھ کر ہاتھ یا زبان سے روکنے میں خود کو بے بس پانے کی صورت میں کیا ہم نے دل میں بُرا جانا؟ صد کروڑ افسوس! بچّوں کی امّی کھانا پکانے میں تاخیر کر دیں، کھانے میں نمک تیز ہو جائے، بیٹا اسکول کی چُھٹّی کر لے تو ضَرور ناگوار گزرے لیکن گھر والوں کی روزانہ پانچوں نمازیں قضا ہو رہی ہوں تو ماتھے پر بَل تک نہ آتے، انہیں سمجھانے کی کوشِش تک نہیں کی جاتی۔ ذرا سوچئے! مَثَلًا میوزِک بج رہا ہے، بے شک روکنے پر قُدرت نہیں مگر کیا یہ ہمارے دل میں کھٹکتا ہے؟ کیا ہم اِسے بُرا محسوس کر رہے ہیں؟ جی نہیں، اِس لئے کہ خود اپنے موبائل میں بھی تو معاذ اللہ **"میوزیکل ٹیون (Musical tune)"** موجود ہے!۔ دو افراد گلی میں گالم گلوچ کر رہے ہیں، بُرا لگا؟ جی نہیں، کیوں؟ اِس لئے کہ کبھی کبھی اپنے منہ

سے بھی **معاذ اللہ** گالی نکل ہی جاتی ہے۔ فُلاں نے جھوٹ بولا، کیا ہمیں ناگوار گزرا؟ جی نہیں، کیوں؟ اس لئے کہ خود اپنی زبان سے بھی **معاذ اللہ** جھوٹ نکل ہی جاتا ہے۔ یہ مثالیں صِرف چوٹ کرنے کیلئے ہیں، ورنہ بہُت ساروں کی حالت یہ ہے کہ اپنے فون میں میوزیکل ٹیون نہیں۔ گالی اور جھوٹ کی عادت نہیں، پھر بھی **"دل میں بُرا جاننے"** کا ذہن نہیں۔ اگر رضائے الٰہی کیلئے حقیقی معنوں میں بُرائی کو دل میں بُرا جاننے کی سوچ بن جائے، کڑھنے کی عادت پڑ جائے تب تو مُعاشَرے میں اِصلاح کا دَور دَورہ ہو جائے کیوں کہ جب ہم بُرائیوں کو دل سے بُرا سمجھنے میں خود پکّے ہو جائیں گے، تو دوسروں کو سمجھانا بھی شروع کر دیں گے، یوں ہر طرف سنّتوں کی مدنی بہاریں آجائیں گی اور **"نیکی کی دعوت"** کی دھوم مچ جائے گی۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رَحم فرمائے اور ہمیں عقلِ سلیم دے کہ ہم بھی خوب خوب نیکی کی دعوت اور آقا کریم، صاحبِ خلقِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت کی دھوم مچانے والے بن جائیں۔

اس حکایت سے ایک مدنی پھول یہ بھی ملا کہ عالمِ مدینہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روضۂ رسول کی طرف رُخ کرکے دُعا کرنے کو نہ صرف جائز سمجھتے تھے بلکہ اس کی تاکید بھی فرمایا کرتے تھے۔ چونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عالمِ مدینہ بھی تھے، لہٰذا اگر روضۂ رسول کی طرف رُخ کرکے دعا کرنا ناجائز یا شرک ہوتا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ضرور اس عمل سے روکتے اور اس کی ہرگز اجازت نہ دیتے۔ گویا آپ کا عشق یہ کہتا تھا کہ کعبے کی اہمیت و عظمت سے انکار نہیں، مگر یاد رکھو! کائنات میں جس کو جو کچھ بھی ملا ہے بلکہ مل رہا ہے، مکی مدنی مُصْطَفٰے، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہی مل رہا ہے، جیسا کہ

امامِ عشق و محبّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدائقِ بخشش میں لکھتے ہیں:

لَا وَ رَبِّ الْعَرْش جس کو جو مِلا اُن سے ملا بٹتی ہے کونین میں نعمت رسولُ اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص ۱۵۲)

مختصر وضاحت: عرشِ اعظم کے پیدا کرنے والے ربِّ کریم کی قسم! جس کو جو کچھ بھی ملا ہے، اللہ پاک کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک دَر سے ہی مِلا ہے، کیونکہ دونوں جہان میں اُنہی کا صدقہ تقسیم ہو رہا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب عالِمِ مدینہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مختصر تذکرۂ خیر سنتے ہیں:

حضرت سیدنا امام مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی ولادت وسِلسلۂ نسب

حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت درست ترین قول کے مطابق (ماہ ربیع الاول) 93ھ مدینہ مُنوَّرہ میں ہوئی۔ (تذکرۃ الحفاظ، الجزء الاول، ۱/۱۵۷)۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا نام مالک اور کنیت ابوعبداللہ ہے، آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: مالک بن انس بن مالک بن ابوعامر۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پر دادا (Great grandfather) ابوعامر "یمن" سے مدینۂ منوَّرہ منتقل ہو کر نعمتِ اسلام سے سرفراز ہوئے اور صحابی ہونے کا شرف حاصل کیا۔ (ترتیب المدارک، ۱/۴۷ ملخصاً) حدیثِ پاک کی مشہور کتاب "مُؤطا (مُ۔اَطْ۔طَا) امام مالک" حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تصنیفِ لطیف ہے۔ (ترتیب المدارک، ۱/۱۰۱، ۱۰۰ مفہوماً) حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا وصال مدینۂ منورہ میں 179 ہجری ماہِ ربیع الاول میں ہوا، جنت البقیع میں سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہزادے حضرت سیدنا ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے قُرب میں آپ کو سپردِ خاک کیا گیا۔ (تذکرۃ الحفاظ،

۱۵۷/۱ـ) وفیات الاعیان، ۵/۴ ملخصاً) اور یہیں پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مزارِ عالیشان بھی ہے۔

عالمِ مدینہ کا حُلیہ مبارک

عالِمِ مدینہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دراز قد، فربہ جسم، سفید رنگ مائل بہ زردی تھے۔ سر اور داڑھی کے بال سفید، نہایت خوش لباس تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شہرِ عدن کے بنے ہوئے نہایت نفیس اور بیش قیمت کپڑے پہنتے تھے۔ اس کے علاوہ خراسان اور مصر کے اعلیٰ قسم کے کپڑے بھی پہنا کرتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا لباس اکثر سفید ہوتا تھا اور آپ عطر لگایا کرتے تھے۔ (بستان المحدثین ص ۱۳ ملتقطاً)

عالِمِ مدینہ کے القابات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اِمامُ الائمہ، عالِمِ مدینہ اور امامِ دارِ الہجرۃ کے القاب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

عالِمِ مدینہ کے اساتذہ کی تعداد

علامہ زُرقانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 900 سے زیادہ علمائے کرام سے علم حاصل کیا۔ (شرح الزرقانی علی الموطا، ۳۵/۱)

درس و تدریس اور فتویٰ نویسی

حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سترہ (17) برس کی عمر میں تدریسِ علم کی مسند پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اساتذہ بھی آپ کے پاس مسائل کے حل کے لئے تشریف لاتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تقریباً ستر (70) سال تک فتویٰ نویسی فرمائی اور لوگوں کو علمِ دِین سکھاتے رہے۔ جلیلُ القدر تابعینِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فقہ اور حدیث کا علم حاصل کرتے

رہے۔(سیر اعلام النبلاء، ۷/۲۸۷ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عالِمِ مدینہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ وہ عظیم محدث اور فقیہ ہیں، جنہیں محدثین وفقہائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں ایک خصوصی (Special) مقام حاصل ہے۔ آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تعریف وتوصیف میں 2روایات ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

امام مالک کی شان میں 2روایات

(1)ارشاد فرمایا: عِلْم مُنْقَطِع (مُن۔قَ۔طِع یعنی ختم) ہوجائے گا تو عالِمِ مدینہ سے زیادہ علم والا باقی نہ رہے گا۔(ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی عالم المدینۃ، ۴/۳۱۱، حدیث: ۲۶۸۹ ملتقطا)

(2)ارشاد فرمایا: عنقریب لوگ (علم کے لئے) سفر کریں گے تو عالِمِ مدینہ سے زیادہ علم والا کوئی نہ پائیں گے۔(مستدرک، کتاب العلم، باب یوشک الناس۔۔۔الخ، ۱/۲۸۰، حدیث: ۳۱۴)

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: محدثینِ کرام کے نزدیک "عالِمِ مدینہ" سے مراد حضرت سَیِّدُنا امام مالک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہیں۔(التمہید لابن عبد البر، زید بن رباح، ۲/۶۷، تحت الحدیث: ۱۲۲)حضرت سَیِّدُنا عبد الرزّاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہماری رائے یہ ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے علاوہ کوئی بھی "عالِمِ مدینہ" کے نام سے معروف نہیں۔ لوگوں نے حُصولِ علم کے لئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی طرف جتنا سفر کیا اتنا کسی کی طرف نہیں کیا۔(ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی عالم المدینۃ، ۴/۳۱۱، ملخصا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ایک فطری معاملہ ہے کہ جس سے عشق ہوجاتا ہے، اس سے

نسبت رکھنے والی ہر چیز سے بھی عشق ہو جاتا ہے۔ محبوب کے گھر سے، اس کے درو دیوار سے، محبوب کے گلی کُوچوں تک سے عقیدت ہو جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فنافِی اللہ اور فنافِی الرَّسول کے نہایت بلند و بالا مَنْصَب پر فائز تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نہ صرف ایک سچے عاشقِ رسول تھے بلکہ عشقِ رسول آپ کی نس نس اور رگ رگ میں سمایا ہوا تھا۔ اللہ پاک کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے کے سبب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نبیوں کے سرور، رسولوں کے افسر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روشن فرامین، شہر مدینہ اور خاکِ مدینہ سے والہانہ عقیدت رکھتے بلکہ ان کی انتہائی تعظیم و توقیر اور ادب و احترام بجالاتے تھے۔ آیئے! بطورِ ترغیب چند ایمان افروز جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

امام مالک اور حدیثِ پاک کا ادب

حضرت سیّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ (نے 17 برس کی عمر میں درسِ حدیث دینا شروع کیا) جب احادیثِ مبارَکہ سنانی ہوتی (تو غُسل کرتے)، چوکی (مَسنَد) بچھائی جاتی اور آپ عمدہ لباس زیبِ تن فرما کر خوشبو لگا کر نہایت عاجِزی کے ساتھ اپنے حُجرۂ مبارَکہ سے باہَر تشریف لا کر اُس پر باادب بیٹھتے (درسِ حدیث کے دوران کبھی پہلو نہ بدلتے) اور جب تک اُس مجلس میں حدیثیں پڑھی جاتیں انگیٹھی میں عُود و لُوبان سلگتا رہتا۔ (بستان المحدثین، ص۱۹، ۲۰)

بچھّو نے 16 ڈنک مارے مگر درسِ حدیث جاری رکھا

حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن مبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے: حضرت سیّدُنا ابو عبد اللہ امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ درسِ حدیث دے رہے تھے کہ بچھّو نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو 16 ڈنک مارے۔ درد کی شِدَّت سے چہرۂ مبارَک زَرد (یعنی پیلا) پڑ گیا مگر درسِ حدیث جاری رکھا۔ (اور پہلو تک نہ بدلا) جب درس خَتْم ہوا

اور لوگ چلے گئے تو میں نے عرض کی: اے ابوعبد اللہ! آج میں نے آپ میں ایک عجیب بات دیکھی ہے کہ بچھّو نے آپ کو 16 ڈنک مارے، مگر آپ نے پہلو نہیں بدلا؟ اس میں کیا حکمت تھی؟ فرمایا: میں نے حدیثِ رسول کی تعظیم کی بِنا پر صَبْر کیا۔ (الشفاء، ۲/۴۶)

جو ہے باادب وہ بڑا بانصیب اور جو ہے بے ادب وہ نہایت بُرا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چہرے کا رنگ تبدیل ہو جاتا

حضرت سَیِّدُنا مُصعَب بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر کیا جاتا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے چہرے کا رنگ تبدیل (Change) ہو جاتا اور کمر مبارک جھک جاتی۔ ایک دن حاضرین نے امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ان کی اس کیفیت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: جو کچھ میں نے دیکھا ہے، تم دیکھتے تو مجھ پر اعتراض نہ کرتے۔ میں نے قاریوں کے سردار حضرت سَیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے جب بھی کوئی حدیث پوچھی تو وہ عظمتِ حدیث اور یادِ رسول میں رو دیتے یہاں تک کہ مجھے ان کے حال پر رحم آنے لگتا۔ (الشفاء، الباب الثالث، ۲/۴۲ ملخصاً) اے کاش! ہمیں بھی عشقِ رسول اور یادِ نبی میں رونا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

ترے عشق میں کاش! روتا رہوں میں رہے تیری اُلفت سے معمور سینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۷۰)

امامِ مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور تعظیمِ خاکِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دروازے پر خُرَاسَان یا مصر کے گھوڑے (Horses) بندھے ہوئے دیکھے۔ ان سے زیادہ عمدہ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے عرض کی: یہ کتنے عمدہ گھوڑے ہیں۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے میں دیتا ہوں۔ میں نے عرض کی: ایک گھوڑا آپ اپنے لئے رکھ لیں۔ فرمایا: مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ اِس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے روندوں، جس میں اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں۔ (احیاء علوم الدین، کتاب العلم، باب ثانی فی العلم المحمود والمذموم واقسامھما واحکامھما، ج ۱/۴۸)

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ　　او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے
اللہُ اکبر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک　　حسرت ملائکہ کو جہاں وَضْعِ سَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۷)

شعر کی وضاحت: پہلے شعر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زائرِ مدینہ کو نصیحت کے مدنی پھول دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے عاشقِ مدینہ! یاد رکھ! تُو کسی معمولی جگہ پر نہیں جارہا بلکہ مدینے کے سفر پر جارہا ہے، لہٰذا غفلت کو چھوڑ اور عشقِ رسول سے سرشار ہو کر چل اور یاد رکھ کہ راہِ مدینہ کی عظمت تو یہ ہے کہ اس پر پاؤں رکھ کر چلنے کے بجائے آنکھوں اور سر کے بل چلا جائے۔

دوسرے شعر میں سرزمینِ مدینہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہُ اکبر! ہمارے قدم اس خاکِ پاک پر ہیں کہ جسے نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدمین شریفین کا بوسہ لینے کی سعادت ملی اور جہاں فرشتے بھی اپنے سر رکھنے کی حسرت رکھتے ہیں۔

قضائے حاجت کے لئے حرم سے باہَر جایا کرتے

حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے تعظیمِ خاکِ مدینہ کی خاطِر مدینۂ منوّرہ میں کبھی بھی قضائے حاجت نہیں کی، اس کیلئے ہمیشہ حرمِ مدینہ سے باہَر (OutSide) تشریف لے جاتے تھے، البتّہ حالتِ مَرَض میں مجبور تھے۔ (بستان المحدثین، ص ۱۹)

مدینہ اس لیے عطّاؔر جان و دل سے ہے پیارا　　کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سرور مدینے میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مسجد درس“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کتنے زبردست عاشقِ رسول تھے، جو نہ صرف آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات بلکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے کے سبب حدیثِ رسول، خاکِ مدینہ اور شہرِ مصطفٰے سے کس قدر عقیدت و محبت فرماتے تھے۔ اے کاش! امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی حدیثِ رسول کے ادب کی مدنی سوچ نصیب ہو جائے اور ہم بھی سچے پکے عاشقِ رسول بن کر شہرِ مُصطفٰے کے حسین تصورات میں گم رہنے والے بن جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنا عشقِ رسول کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے، لہٰذا ہمیں بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ رہنے اور 12 مدنی کاموں میں کچھ نہ کچھ وقت ضرور دینا چاہئے۔ امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے روزانہ کم از کم 2 گھنٹے مدنی کاموں کے لیے دینے کی ترغیب اِرشاد فرمائی ہے۔ یقیناً جو جتنا زِیادہ وقت دے گا، اِنْ شَآءَ اللہ اُس کے لیے ثواب کمانے کے مواقع بھی اُسی قدر زِیادہ ہوں گے۔

یادرہے!ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مسجد درس"** بھی ہے۔ ☆**"مسجد درس"** سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆**"مسجد درس"** سے انفرادی کوشش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ☆**"مسجد درس"** سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆**"مسجد درس"** کی برکت سے بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے۔ بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کی تو کیا ہی بات ہے چنانچہ

منقول ہے کہ اللہ کریم نے حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَولیاء، ۶/۵، حدیث: ۷۶۲۲) بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سُنَّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سُننے والوں کے تو وارے ہی نِیارے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ اُن کی قبریں اَندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ آیئے! بطورِ ترغیب **"مسجد درس"** کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

خوفِ خدا سے رونے کی حلاوت

ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستگی سے پہلے فلمیں ڈرامے دیکھنے کے بے حد شوقین تھے، گناہوں میں اس قدر گھرے ہوئے تھے کہ ان کو اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کے برباد ہونے کا احساس تک نہ تھا۔ ان کی زندگی میں کچھ اس طرح مدنی بہار آئی کہ ان کے علاقے کی مسجد میں ایک اسلامی بھائی مدنی درس (درسِ فیضانِ سنّت) دیا کرتے تھے۔ ایک روز وہ بھی درس میں شریک ہو گئے، درس سنا تو بہت بھلا لگا، علم کی بہت سی باتیں سننے کا موقع ملا اور فکرِ آخرت پر مبنی باتیں سن کر دل کی کیفیت ہی بدل گئی۔ یوں روزانہ مدنی درس (درسِ فیضانِ سنّت) میں شرکت کرنا ان کا معمول بن گیا اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول سے ملاقات (Meeting) بھی رہنے لگی۔ اسلامی

بھائیوں کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں ایک مرتبہ انہیں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ تلاوت و نعت اور سنّتوں بھرے بیان نے ان کے دل و دِماغ پر بہت اثر کیا۔ اجتماع کے آخر میں جب اسلامی بھائیوں نے ذِکر اللہ کیا تو انہیں اپنے دل سے گناہوں کی سیاہی دُور ہوتی محسوس ہونے لگی۔ ذکر کے بعد مانگی جانی والی دعا سے مدنی اِنقلاب برپا ہو گیا۔ خوفِ خُدا سے ان کا رُواں رُواں کانپ اُٹھا۔ آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک سیلاب اُمنڈ آیا یہاں تک کہ روتے روتے ان کی ہچکی بندھ گئی۔ انہوں نے رو رو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے توبہ کی اور آئندہ سُنّتوں بھری زندگی بسر کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

مسجد مسجد گھر گھر پڑھ کر، اسلامی بھائی سناتا رہے
ہے تجھ سے دعا ربّ اکبر! مقبول ہو "فیضانِ سُنّت"

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جس طرح عالِمِ مدینہ، عشقِ رسول کی لازوال دولت سے مالامال تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ ایک سچے عاشقِ رسول تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ کا سینہ شہرِ مُصْطَفٰے کی محبت سے سرشار تھا، جس طرح عالِمِ مدینہ نسبتِ رسول کی اہمیت و فضیلت سے پوری طرح واقف تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ حدیثِ رسول کا دلنشین انداز میں ادب واحترام بجالاتے تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ حدیثِ رسول کی خدمت کی بدولت عوام وخواص میں مشہور ومعروف تھے، اسی طرح عالِمِ مدینہ کی مبارک سیرت کا ایک دلکش پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **عبادت و ریاضت اور تلاوتِ قرآن** کے بھی بہت زیادہ شیدائی تھے۔ آیئے! علمائے کرام کی زبانی آپ کی عبادت و ریاضت اور تلاوتِ قرآن سے محبت کی چند ایمان افروز جھلکیاں سنئے اور عبادت و ریاضت پر کمربستہ ہو جایئے، اللہ پاک، اِمام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے صدقے

ہمیں سجدوں کی لذّت سے مالا مال فرمائے،تِلاوت کا ذوق اور شوق نصیب فرمائے۔اٰمین

امام مالک کی عبادت وریاضت سے متعلق بزرگوں کے اقوال

☆حضرت سَیِّدُنا علامہ قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ لکھتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا زبیر بن حبیب رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے فرمایا:جب بھی کسی (اسلامی) مہینے کی آمد ہوتی تو امام مالک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اس مہینے کی پہلی رات کو شب بیداری (یعنی رات بھر جاگ کر عبادت) فرمایا کرتے۔☆حضرت سیدنا زُبیر بن حبیب رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں:میرے خیال میں آپ یہ عبادت مہینے کا استقبال کرنے کی غرض سے کیا کرتے تھے۔☆آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی صاحبزادی فاطمہ بنتِ مالک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا فرماتی ہیں:امام مالک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ ہر رات اپنا وظیفہ پورا کرتے تھے اور جب جمعہ کی رات آتی تو پوری رات اللہ پاک کی عبادت میں مشغول رہتے۔☆حضرت سَیِّدُنا مُغیرہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا بیان ہے:ایک مرتبہ رات کے وقت لوگوں کے سوجانے کے بعد میں حضرت سَیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے پاس سے گزرا،میں نے دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کھڑے ہوکر نماز میں مشغول ہیں،جب آپ سورۂ فاتحہ پڑھ چکے تو سورۂ "اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ" شروع کر دی،امام مالک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ جب اس آیتِ کریمہ پر پہنچے:

ثُمَّ لَتُسْــٴَـلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۠(۸) ترجَمۂ کنز الایمان: پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہوگی۔ (پ۳۰، التکاثر:۸)

تو بہت دیر تک روتے رہے۔میں آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی تلاوت سننے میں مشغول ہوگیا اور وہیں کھڑا رہا،آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اسی آیت کو دُہراتے رہے اور روتے رہے،یہاں تک کہ صبح چمکنے لگی،پھر آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے رکوع کیا۔میں اپنے گھر کی جانب روانہ ہوگیا،میں وضو کرکے مسجد میں حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد میں (علمِ دین کی) مجلس قائم ہے،لوگ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے اِردگرد حلقہ (Circle) بنا کر

بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے چہرۂ مبارک میں خوبصورت نور چمک رہا ہے۔☆محمد بن خالد رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب بھی میں امام مالک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کا چہرۂ مبارک دیکھتا ہوں تو آپ کے چہرے میں مجھے آخرت (کا خوف رکھنے والوں) کی نشانیاں نظر آتی ہیں۔ جب آپ کلام فرماتے ہیں تو میں جان لیتا ہوں کہ حق آپ کے منہ سے نکلتا ہے۔☆حضرت ابو مُصْعَب رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام مالک رات کے ایک حصے میں طویل رکوع اور سجود ادا فرماتے تھے، جب آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نماز میں کھڑے ہوتے تو یوں لگتا کہ جیسے کوئی خشک لکڑی ہو۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کو کوڑوں کی سزا دی گئی تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سے کہا گیا: مختصر نماز پڑھ لیا کریں، فرمایا: بندے کو چاہئے کہ وہ اللہ پاک کے لئے جو بھی عمل کرے، اچھی طرح کرے۔ (پارہ 29 سُوْرَۃُ الْمُلْك کی آیت نمبر 8 میں) اللہ پاک فرماتا ہے:

لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ ترجَمۂ کنزالایمان: کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔ (پ ۲۹، الملک: ۲)

حضرت ابنِ وہب رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سے زیادہ متقی و پرہیزگار نہیں دیکھا۔☆ابنِ قاسم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے خادم نے بتایا کہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے 40 سال تک اکثر عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔☆ابنِ وہب رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ دن اور رات میں نفل عبادات اکثر تنہائی میں بجالاتے تھے تاکہ کوئی دیکھ نہ سکے۔ (تقریب المدارک وتقریب المسالک، ۹۲/۱، ملتقطاً)۔☆علامہ شعیب حَرِیْفِیْش رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سحری کے وقت کثرت کے ساتھ نماز، ذکرِ الٰہی اور اوراد و وظائف کا اہتمام فرماتے، پھر درس و تدریس میں مشغول ہو جاتے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۴۲۱)

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اخلاص ایسا عطا یاالٰہی
عبادت میں گزرے مری زندگانی کرم ہو کرم یاخدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کتنے بڑے عبادت گزار تھے، جو دن رات تلاوتِ قرآن و نفل عبادات میں مشغول رہا کرتے تھے، آپ کا اندازِ عبادت بھی کتنا پیارا تھا کہ نفل عبادت ہمیشہ تنہائی میں بجالاتے تھے تاکہ لوگ آپ کو عبادت گزار نہ سمجھیں۔ مگر آہ! عبادت کے حوالے سے ہمارا کردار نہایت خستہ حالی کا شکار ہے۔ ہم دوسروں کی کوتاہیوں کو تو نوٹ کرتے ہیں مگر اپنا محاسبہ (Accountability) نہیں کرتے، مثلاً ہم سوچیں کہ کیا ہم روزانہ پانچ وقت کی فرض نمازیں پڑھتے ہیں؟ اگر پڑھتے ہیں تو کیا پابندی سے پڑھتے ہیں؟ کیا نماز اور فرض علوم سیکھنے کی بھی کوشش کرتے ہیں؟ اس کے ساتھ ساتھ نماز میں جو تلاوت و اذکار پڑھتے ہیں، اس کی درستی کی کوشش کرتے ہیں؟ فرض نمازیں جماعت سے پڑھتے ہیں یا اکیلے؟ جلدی جلدی پڑھتے ہیں یا اطمینان سے؟ کیا ہم عبادات میں اخلاص پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ نیکیاں کرکے دوسروں پر بِلا وجہ اظہار کرکے کہیں انہیں ضائع تو نہیں کر بیٹھتے؟ کیا نفل عبادات کی ادائیگی ہمارے معمولات میں شامل ہے؟ ہم روزانہ کتنی تلاوت کرتے ہیں؟ اگر کرتے ہیں تو کیا قواعد و مخارج کا خیال رکھتے ہوئے دُرست تلاوت کرتے ہیں؟ کیا تلاوتِ قرآن کرکے یا سُن کر ہمیں خوفِ خدا سے کبھی رونا آیا؟ کیا ہم درودِ پاک کی کثرت کرتے ہیں؟ کیا ہمارے لب بھی ذکرُ اللہ سے تر رہتے ہیں؟ کیا ہماری آنکھوں سے بھی خوفِ خدا کے سبب آنسو نکلتے ہیں؟ کیا ہم نفل روزے رکھ پاتے ہیں؟ کیا ہمارا زیادہ

وقت عبادت میں گزرتا ہے ؟ کیا ہم موبائل، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا(Social Media) کا 100 فیصد درست استعمال کرتے ہیں؟ کیا ہم صدائے مدینہ لگاتے ہیں؟ کیا ہم سنّتوں کی خدمت کی خاطر ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت پاتے ہیں؟ کیا ہمیں چوک درس و مدنی درس دینے یا سننے کی سعادت ملتی ہے؟ کیا مدرسۃ المدینہ بالغان میں ہمارا پڑھنے یا پڑھانے کا معمول ہے؟ کیا ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے اور دیگر مدنی کاموں میں شرکت کی سعادت حاصل کرپاتے ہیں؟ بہر حال ابھی زندگی کا تسلسل باقی ہے، ابھی سانسیں چل رہی ہیں، ابھی موت کا فرشتہ تشریف نہیں لایا اور ابھی ہوش و حواس کام کررہے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر فرائض و واجبات کے ساتھ ساتھ نفل عبادات کی بجاآوری کے لئے بھی اپنے آپ کو تیار کریں اور یہ مدنی سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے استقامت کے ساتھ وابستہ رہیں۔

مجلس ائمہ مساجد

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے اور سنّتوں کو پھیلانے کیلئے کم و بیش 104 شُعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"ائمہ مساجد"** بھی ہے، جو مَساجد کی آبادکاری کیلئے ائمہ و مُؤذِّنین کی تقرُّرِی کا کام سَراَنجام دیتی ہے اوران کی خَیرخواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرَّر کرتی ہے، تاکہ یہ اسلامی بھائی مُعاشی پریشانیوں سے آزاد ہوکر خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرتے رہیں۔ مَساجد کو آباد کرنے میں ائمہ و مُؤذِّنین کا اَہم کردار ہوتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ائمہ کرام، صدائے مدینہ، اِنْفِرادی کوشش کے ذَریعے نمازِ باجماعت کی طرف رَغْبت، دَرسِ فیضانِ سُنَّت، نمازِ فجر کے بعد مدنی حلقے میں شِرکت اور سُنَّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں کی بَرَکت سے مَسجِدوں کو آباد رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمیں

بھی مسجد آباد کرکے اپنا قَلْبِ شاد کرنے، پانچوں وَقْت مسجد میں حاضِر ہو کر اپنے رَبّ کو یاد کرنے، عشقِ رسُول سے اپنے دل کی اُجڑی بستی آباد کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اپنائے رکھنا چاہئے، خُوب خُوب مدنی قافلوں میں سُنَّتوں بھرا سفر کرتے رہنا چاہئے اور **"فکرِ مدینہ"** کے ذَرِیعے روزانہ مدنی اِنْعامات کا رِسالہ پُر کرکے ہر مدنی یعنی قمری ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جَمْع کروا دیجئے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشقِ رسول کے تقاضے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عشقِ رسول کے بارے میں سن رہے ہیں۔ یقیناً آج کثیر مُسلمان سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشق و محبّت کا دعویٰ کرتے ہیں، مگر یاد رہے! یہ دَعویٰ اسی صورت میں سچا مانا جا سکتا ہے، جب ہم عشقِ رسول کے تقاضوں (Demands) پر بھی حقیقی معنٰی میں عمل کریں گے۔ عشقِ رسول کن باتوں کا تقاضا کرتا ہے۔ آیئے! ان میں سے 4 مدنی پھول سنتے ہیں:

(1) اطاعت واتّباع

عشق کا سب سے بنیادی تقاضا یہ ہے کہ مَحْبُوب کی اطاعت و اِتّباع کی جائے، لہٰذا مَحْبُوبِ دو جہان، سَرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جن باتوں کا حکم ارشاد فرمایا ہے ان پر عمل کیا جائے، جن چیزوں سے منع فرمایا ہے ان سے بچا جائے، جن چیزوں سے پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے انہیں اپنی پسند کا حصہ

بنایا جائے اور جن چیزوں سے نفرت وبیزاری کا اظہار فرمایا ہے ان سے نفرت وبیزاری ظاہر کی جائے۔

یادرہے! مُسلمانوں پر اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت واجب ہے، چُنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کی پہلی آیت میں فرمانِ باری ہے:

وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ①

تَرْجَمۂ کنزُ الایمان: اور اللہ ورسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو۔

کروں ہر آن میں تیری اِطاعت یارسولَ اللہ
پئے مُرشِد بنا دے نیک سیرت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۳)

(2) تعظیم و تکریم

عشق کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ بی بی آمنہ کے لعل، رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حد درجہ تعظیم و تکریم کی جائے۔ اللہ پاک نے اپنے پاکیزہ کلام میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر کرنے کا حکم اِرْشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ پارہ 26، سورۃ الفتح کی آیت نمبر 9 میں ارشادِ باری ہے:

وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ (پ ۲۶، الفتح: ۹)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔

اُٹھو تعظیم کی خاطر کہ گھر میں آمِنہ کے اب
وِلادت کا وہ لمحہ کیف آور آنے والا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۴۸)

(3) کثرتِ ذکر

بندہ جس سے عشق ومحبت کا دَعْویٰ کرتا ہے تو کثرت کے ساتھ اس کا ذکر بھی کرتا ہے، کیونکہ عاشقِ صادق کو اپنے مَحْبُوب کے ذِکْر سے لذّت ملتی ہے۔ چونکہ ہمارے عشق و مَحَبَّت کا مرکز سَروَرِ کائنات، فخر

موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی ذاتِ مُبارکہ ہے، اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم کثرت سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر کریں۔ جھوم جھوم کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعتیں پڑھیں اور سنیں، آپ کی شان بیان کریں اور سنیں اور درودِ پاک کی کثرت کرتے رہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس کی خوب خوب برکتیں نصیب ہوں گی۔

نبی کی آمد ہے کثرت درودِ پاک کی میں مَحَبَّت کر ڈوب کرو سلام پڑھو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۴۶۹)

(4)دوستوں سے دوستی، دشمنوں سے دشمنی

عشق کے تقاضوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس طرح ایک سچے عاشق کو اپنے مَحْبُوب سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے محبت ہوتی ہے، اپنے مَحْبُوب کے دوستوں اور اس کے عزیزوں سے عقیدت ہوتی ہے اسی طرح اس کے دشمنوں سے دشمنی رکھنا، ان سے تعلق (Relation) نہ رکھنا بھی عشق کا تقاضا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی سرورِ کونین، نبیِّ حرمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے والی چیزوں کو محبوب رکھیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دوستوں یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور آپ کے اہلِ بیتِ اطہار رِضْوَانُ اللّٰہ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے مَحَبَّت و اُلفت رکھیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے تعلق رکھنے والوں کی بے ادبی و گستاخی کرنے والوں سے بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

خدا کے دوستوں سے دوستی ہرگز نہ چھوڑیں گے نبی کے دشمنوں کی دشمنی ہرگز نہ چھوڑیں گے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۱۴)

اگر ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں گے تو نہ صرف عشقِ مصطفٰے نصیب ہوگا بلکہ اس کے تقاضے پورے کرنے کی سوچ بھی نصیب ہوگی۔ اللہ کریم ہم سب کو دعوتِ اسلامی کے مدنی

ماحول سے ہر دم وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

چلنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدَنی پھول" سے چلنے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں: ☆پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 37 میں اِرشادِ باری ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

☆فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شَخْص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[2] ☆رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ۔۔۔ مُسلِم، کتاب اللباس و الزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی...الخ، ص ۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸ ملخصاً

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ چلتے تو کسی قَدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[1] ☆اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جارہا ہے اور نہ اِتنا آہستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ☆راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ ☆چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ☆راستے میں دو عورَتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعَت آئی ہے۔[2] ☆بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قطعاً غیر مُہَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے، اخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتۡ بَرَکَاتُھُمُ الۡعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ شمائل ترمذی، باب ما جاء فی مشیۃ رسول اللّٰہ، ص۸۷، رقم:۱۱۸

2 ۔۔۔ ابو داود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/۴۷۰، حدیث:۵۲۷۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جب تم رسولوں (عَلَیْہِمُ السَّلَام) پر دُرُودِ پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے ربّ کا رسول ہوں۔ (**جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی**، ۱/۳۲۰، حدیث ۲۳۵۴)

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرُود سے　　بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

ایک مدنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم **"انبیائے کرام کی نیکی کی دعوت کے واقعات"** کے بارے میں سنیں گے۔ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی قوم کو کتنے عرصے تک دِین کی دعوت دیتے رہے اور ان کی قوم آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ کیا سلوک کرتی تھی، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے کس طرح بہترین حکمتِ عملی سے ملکۂ سبا کو دِین کی دعوت دی اور وہ کیسے اپنی قوم کے ساتھ آپ پر ایمان لائی۔ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو دِین کی دعوت دینے پر کتنا ستایا گیا اور آپ نے ان ستانے والوں کے ساتھ کیا سُلوک کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ نیکی کی دعوت پر مشتمل مزید کئی مدنی

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

پھول بھی سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اللہ کرے کہ ہم سارا بیان مکمل توجہ اور یکسوئی کے ساتھ سننے کی سعادت پائیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! سب سے پہلے اللہ پاک کے پیارے نبی، حضرت سیدنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی نیکی کی دعوت کے بارے میں سنتے ہیں: چنانچہ

حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام اور نیکی کی دعوت

حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام حضرت اِدریس عَلَیْہِ السَّلَام کے پڑپوتے ہیں۔ چالیس (40) یا پچاس (50) سال کی عمر میں آپ نے نبوت کا اعلان فرمایا۔ (ماخوذ صراط الجنان، ۳/۳۴۷) نو سو پچاس (950) سال تک اپنی قوم کو دعوت دیتے رہے۔ (صراط الجنان، ۴/ ۴۲۵) آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کے لوگوں کو بُرائیوں سے روکا، انہیں تقویٰ اختیار کرنے اور باطل معبودوں کو چھوڑ کر صرف واحد و برحق معبودِ حقیقی کی عبادت کرنے کا حکم دیا۔ (پ۲۹، نوح: ۲، ۳ مفہوماً) آپ عَلَیْہِ السَّلَام ایک طویل عرصہ اپنی قوم کو تبلیغ فرماتے رہے۔ (پ۲۰، العنکبوت: ۱۴ مفہوماً) اور تبلیغ کے لیے آپ نے ہر طریقہ استعمال کیا لیکن صرف چند خوش نصیب ہی آپ پر ایمان لائے۔ لوگوں کی اکثریت حق سننے اور ماننے کو تیار نہ تھی۔ (پ۱۲، ھود: ۴۰ ملخصاً) الٹا وہ بدنصیب لوگ طرح طرح سے آپ کی تحقیر (Insult) کرتے اور طرح طرح کی اذیّتوں اور تکلیفوں سے آپ کو ستاتے۔ یہاں تک کہ کئی بار اِن ظالموں نے آپ کو اس قدر مارا کہ آپ بے ہوش ہوگئے، لوگوں نے آپ کو مُردہ خیال کرکے کپڑوں میں لپیٹ کر مکان میں ڈال دیا۔ جب آپ ہوش میں آئے تو آپ پھر مکان سے نکل کر دِین کی تبلیغ فرمانے لگے۔ اسی طرح بارہا آپ کا گلا گھونٹا گیا یہاں

تک کہ آپ کا دم گھٹنے لگتا اور آپ بے ہوش ہو جاتے، مگر ان تکلیفوں اور مصیبتوں پر بھی آپ یہی دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے میرے پروردگار جَلَّ جَلَالُہٗ! تُو میری قوم کو بخش دے اور ہدایت عطا فرما کیونکہ یہ مجھ کو نہیں جانتے، جب نو سو(900) سال سے زیادہ عرصے تک دعوت دیتے رہے اور قوم اپنی سرکشی سے باز نہ آئی تو حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنی کوشش اور قوم کی ہٹ دھرمی کے بارے میں عرض کی اور کافروں کی تباہی و بربادی کی دعا کی۔ اللہ پاک نے ان کی قوم کے کفار پر طُوفان(Storm) کا عذاب بھیجا اور وہ لوگ ڈُوب کر ہلاک ہو گئے۔ قرآنِ پاک میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تبلیغ کے واقعات کو متعدد جگہ کافی تفصیل سے بیان فرمایا گیا ہے۔(عجائب القرآن، ۱۱۳ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ انبیائے کرام میں سے حضرت سیدنا نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دورانِ تبلیغ کتنی مشقتیں برداشت فرمائیں، لیکن پھر بھی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے اہم فریضے کو نہیں چھوڑا۔ یہ حقیقت ہے کہ نیکی کی دعوت دینے والوں کو بڑی مصیبتوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، مگر جب آدمی اس راہ میں مستقل مزاجی سے ثابت قدم رہتے ہوئے صبر و تحمل کے ساتھ اس اہم فریضے کو انجام دیتا ہے تو اللہ پاک غیب سے اُس کی کامیابی(Success) کا سامان پیدا فرما دیتا ہے۔ وہ مُقَلِّبُ الْقُلُوْب(یعنی دلوں کو بدلنے والا) اور ہادی(یعنی ہدایت دینے والا) ہے، وہ ایک لمحے میں لوگوں کے دلوں کو بدل دیتا ہے اور ان کے دلوں میں ہدایت کا نور پیدا فرما دیتا ہے۔ تمام ہی انبیائے کرام اپنی قوموں کو نیکی کی دعوت پیش کرتے، انہیں پیارے ربّ جَلَّ جَلَالُہٗ کی وحدانیت کا یقین دِلاتے اور باطل معبودوں کو پُوجنے کے بجائے اللہ پاک کی عبادت کی طرف بُلاتے تو ان میں سے کچھ لوگ ان پر ایمان لاتے اور اکثر ان کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیتے، مگر ان انبیائے کرام نے بھی اپنی کوشش جاری رکھتے ہوئے اس فریضے کو نبھانے میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔ آیئے! اب

حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی نیکی کی دعوت کا واقعہ سنتے ہیں چنانچہ

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی نیکی کی دعوت

جب فرعون نے خُدا ہونے کا دعویٰ کیا تو اللہ پاک نے اپنے پیارے رسول حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو فرعون کی طرف بھیجا۔(پ۱۵،طہٰ:۴۴) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام دینِ حق کی دعوت دینے فرعون کے محل (Palace) پہنچے، وہاں وہ اپنی قوم کے معزز افراد کے ساتھ موجود تھا (خازن، ۳/۳۸۵ ملخصاً) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: اللہ پاک نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے اور میں تمہارے پاس اس کا پیغام لیکر آیا ہوں۔(خازن، ۲/۱۲۴) فرعون نے کہا میں تو خود ہی خدا ہوں اور یہ بھی یاد رکھو! اگر تم نے انکار کیا تو میں تمہیں قید کر دوں گا۔(پ۱۹، الشعراء:۲۹ مفہوماً) جب فرعون نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی باتیں ماننے سے انکار کر دیا اور انہیں قید کرنے کی دھمکی دی تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرعون سے کہا: مجھے میرے ربّ نے معجزات عطا کئے ہیں، فرعون نے کہا: ہمیں بھی دکھاؤ وہ معجزات کیا ہیں؟ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا عصا زمین پر پھینکا تو وہ بہت بڑا اژدہا بن گیا اور جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اژدہے کو پکڑا تو دوبارہ عصا بن گیا، فرعون نے کہا اور بھی کچھ لائے ہو؟ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے ہاتھ کو گریبان میں ڈال کر نکالا تو ہاتھ سورج کی طرح چمکنے لگا۔(پ۱۹، الشعراء:۲۹ تا ۳۳ ملخصاً)

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام جب اپنے معجزے دکھا چکے تو فرعون نے سرداروں سے کہا: یہ تو جادو گر ہے اور اپنے جادو کے زور پر تم سے تمہارا ملک چھیننا چاہتا ہے، مشورہ دو کہ اب کیا کریں؟(پ۱۹، الشعراء:۳۴ تا ۳۵ ملخصاً) سرداروں نے اسے شہروں سے جادو گروں کو بُلانے کا مشورہ دیا، جب تمام جادو گر جمع ہوگئے تو لوگوں میں میلے کا اعلان کر دیا گیا اور اعلان کر دیا گیا کہ سب لوگ میلے والے دن جمع ہو جائیں۔(پ۱۹، الشعراء:۳۶ تا ۳۹ ملخصاً) جب میلے والے دن سب ایک جگہ جمع ہوگئے اور مقابلہ ہوا تو

جادوگروں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے اپنی رسیاں اور لکڑیاں پھینک دیں ،انہوں نے اپنے جادو کا اتنا زبردست مظاہرہ کیا کہ دیکھنے والوں کو میدان میں سانپ ہی سانپ نظر آنے لگے۔ (خازن،۲/۱۲۷)حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا عصا زمین پر پھینکا تو وہ بہت بڑا اژدہا بن گیا(پ۱۹، الشعراء:۳۲)اور تمام سانپوں (Snakes) کو کھا گیا۔ (پ۱۹، الشعراء:۴۵) جادوگر یہ منظر دیکھ کر فوراً سجدے میں گِر گئے اور مسلمان ہوگئے۔ کیونکہ انہیں یقین ہوگیا تھا کہ یہ جادو نہیں بلکہ معجزہ ہے۔(خازن، ۲/۱۲۷) مگر فرعونی ظلم و ستم، اپنی نافرمانی اور کفر پر قائم رہے۔(خازن،۲/۳۰ تا ۳۲ ملتقطاً وملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی تمام چیزوں کی پروا کئے بغیر دینِ حق کی دعوت دی اور اس راہ میں دی گئی دھمکیاں بھی آپ کے مقصد کو ناکام نہ کرسکیں اور استقامت کے ساتھ آپ نیکی کی دعوت دیتے رہے اور تبلیغِ دین کا فریضہ سر انجام دیتے رہے۔ آپ کا یہ عمل ہمارے لئے بھی ایک بہترین مثال ہے کہ ہم بھی انبیائے کرام کے اس مقصد کو اپنی زندگی کا ایک اہم مقصد سمجھیں۔ یاد رکھئے! کہ زندگی میں قدم قدم پر آزمائشیں آتی ہیں، اللہ پاک اپنے بندوں کو کبھی مرض سے آزماتا ہے، تو کبھی جان و مال کی کمی سے ان کا امتحان لیا جاتا ہے، کبھی دشمن کے خوف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، تو کبھی کسی نقصان سے دوچار ہونا پڑتا ہے، کبھی آفات و بَلِیّات (یعنی مصیبتیں) گھیر لیتی ہیں تو کبھی نِت نئے فتنے استقبال کرتے ہیں۔ یہ تو عام زندگی کی حالت ہے جبکہ راہِ دین اور تبلیغِ دین تو خصوصیت سے ایسا راستہ ہے، جس میں قدم قدم پر تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس میں آزمائشیں کئی گُنا بڑھ جاتی ہیں، اسی سے کھرے اور کھوٹے میں پہچان ہوتی ہے، اسی سے اللہ پاک کے فرمانبردار و نافرمان کے راستے جدا ہوتے ہیں، اس سے عشقِ حقیقی کے کھوکھلے نعرے لگانے والوں اور حقیقت میں اس کا دم بھرنے والوں میں فرق ظاہر ہوتا ہے، حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر

اکثر قوم کا ایمان نہ لانا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا آگ میں ڈالا جانا، اپنے حقیقی فرزند کو قربانی کیلئے پیش کرنا، حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مختلف مصیبتوں کا سامنا کرنا، ان کی اولاد اور اموال کو ختم کر دیا جانا، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مصر اور مَدْیَن کی طرف ہجرت کرنا، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ستایا جانا اور کئی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا شہید کیا جانا یہ سب آزمائشوں اور صبر ہی کی مثالیں ہیں اوران مقدس ہستیوں کی آزمائشیں اور صبر ہر مسلمان کے لئے ایک نمونے (Model) کی حیثیت رکھتی ہیں۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ اسے جب بھی کوئی مصیبت آئے اور وہ کسی تکلیف میں مبتلا ہو تو بے صبری کرنے، ہر ایک کے سامنے اپنی پریشانی کا رونا رونے کے بجائے، اللہ پاک کی ذات پر بھروسا رکھتے ہوئے اللہ پاک کے اِن نیک اور برگزیدہ بندوں یعنی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مبارک زندگیوں سے **مصائب و تکالیف پر صبر و رِضا** کے مدنی پھول چُنتے ہوئے صبر کا دامن تھامے رکھے۔

زباں پر شکوۂ رنج و اَلَم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غَم سے گھبرایا نہیں کرتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیماری اور پریشانی پر شِکوہ کرنے کے بجائے صبر کی عادت بنانی چاہیے کہ شکایت کرنے سے مصیبت دُور نہیں ہو جاتی بلکہ بے صبری کرنے سے صبر پر ملنے والا اَجر بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ بِلا ضرورت بیماری و مصیبت کا اِظہار کرنا بھی اچّھی بات نہیں۔ چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اُس نے اسے چھپایا اور لوگوں سے اس کی شکایت نہ کی تو اللہ پاک پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے۔ (المُعْجَم الاَوْسَط، ۱/۲۱۴، حدیث: ۷۳۷)

صدرُ الشَّریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”یہ تو بڑے رُتبہ والوں کی شان ہے کہ (وہ) تکلیف کا بھی اسی طرح استقبال کرتے ہیں جیسے راحت کا (استقبال کرتے ہیں) مگر ہم جیسے کم سے کم اتنا تو کریں کہ (جب کوئی مصیبت یا تکلیف آئے تو) صبر و استقلال سے کام لیں اور جَزْع و فَزْع (یعنی رونا پیٹنا) کرکے آتے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے نہ (جانے) دیں۔ اتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت جاتی نہ رہے گی پھر اس بڑے ثواب سے محرومی (جو مصیبتوں میں صبر کرنے پر احادیث میں بیان کیا گیا ہے) دوہری مصیبت ہے۔ (بہارِ شریعت، کتاب الجنائز، بیماری کا بیان، ۱/ ۷۹۹)

امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **بلا و مصیبت** میں گرفتار ہونے والوں، معمولی سی پریشانی سے **گھبرا** جانے والوں، ذرا سی تکلیف پر **شکایات کا انبار** لگا دینے والوں کو سمجھاتے ہوئے کیسی پیاری مدنی سوچ عطا فرماتے ہیں کہ:

ٹُوٹے گو سر پہ کوہِ بَلا صَبْر کر اے مبلغ نہ تُو ڈگمگا صَبْر کر
لب پہ حرفِ شکایت نہ لا صَبْر کر ہاں یہی سُنّتِ شاہِ ابرار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۷۳)

مختصر وضاحت: راہِ خدا میں کتنی ہی بڑی مصیبت اور تکلیف پیش آجائے تب بھی صبر ہی کرنا چاہیے۔ بلکہ زبان پر کوئی شکوہ و شکایت کی بات بھی نہ لانی چاہیے کیونکہ اس راہ میں صبر کرنا اور تکالیف کو برداشت کرنا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتِ مبارکہ ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی نیکی کی دعوت

منقول ہے کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک سے دعا کی تھی کہ انہیں ایسی حکومت عطا

کی جائے جو کسی اور کو نہ ملی ہو۔(پ۲۳، صٓ:۳۵) ایسی بے مثل سلطنت کی دعا کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ سلطنت (Empire) بھی آپ کا معجزہ ہو۔ (خزائن العرفان، ص۸۴۳) آپ کی یہ دعا قبول ہوئی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو تیرہ (13) برس کی عمر میں سلطنت عطا کی گئی اور چالیس (40) برس تک آپ نے حکومت فرمائی۔(خازن،۳/۴۰۴،۴۱۴) جنّوں، انسانوں، پرندوں اور جانوروں سب پر آپ کی حکومت تھی اور آپ ہر ایک کی زُبان جانتے تھے۔(خازن،۳/۴۰۴) آپ کے لشکر میں جنّات اور جانوروں کی طرح پرندوں کا ایک دستہ بھی شامل ہوا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام مکۂ مُکَرَّمَہ سے واپس آتے ہوئے یمن کے علاقے صنعا پہنچ کر ٹھہر گئے۔ پرندوں کے دستے میں موجود ہُدہُد نے اس موقعے کو غنیمت جانا اور سیر کو نکل گیا۔ وہ اُڑتے اُڑتے ملکِ سبا کی ملکہ "بلقیس" کے باغ میں پہنچ گیا۔ وہاں اُسے ایک اور ہُدہُد نظر آیا۔ اس ہُدہُد نے ملکہ بلقیس اور اس کی سلطنت، لشکر اور تخت کے بارے میں بتایا اور بلقیس کی سلطنت کا نظارہ بھی کروایا اس لیے اسے کافی دیر ہوگئی۔(معالم التنزیل،۳/۳۵۳) ہُدہُد کی ذمہ داری ہوتی تھی کہ جہاں بھی حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام ٹھہرا کرتے وہاں یہ پانی کی نشاندہی کرتا۔ کیونکہ وہ پانی کے قریب یا دور ہونے کے بارے میں جان لیتا تھا، جہاں اسے پانی نظر آتا وہ اپنی چونچ سے اس جگہ کو کریدنا شروع کر دیتا، پھر جنّات آتے اور اس جگہ کو کھود کر پانی نکال لیتے تھے۔

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام جب اس جگہ اُترے تو آپ کو پانی کی حاجت ہوئی۔ لشکر والوں نے پانی تلاش کیا لیکن انہیں نہ ملا۔ ہُدہُد کو دیکھا گیا تاکہ وہ پانی کے بارے میں بتائے لیکن ہُدہُد موجود نہ تھا۔ (معالم التنزیل،۳/۳۵۳ملتقطاً) جب ہُدہُد حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے تاخیر کا سبب دریافت کیا، اس نے نہایت ادب سے عرض کی: کہ میں ملکِ سبا کی خبر لایا ہوں، اس ملک پر ایک عورت حکومت کر رہی ہے، اس کے پاس ہر وہ چیز ہے جو بادشاہوں کے شایانِ شان ہوتی

ہے اور اس کے پاس ایک بہت بڑا اور عالیشان تخت بھی ہے۔ وہ عورت اور اس کی قوم شیطان کے بہکانے کی وجہ سے اللہ پاک کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتی ہے، حالانکہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (معالم التنزیل، ۳/ ۵۴ ملتقطاً) جب ہُدہُد نے اپنی پوری بات سنا دی تو حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ہم (تمھارا امتحان لے کر) دیکھتے ہیں کہ تم نے سچ کہا ہے یا جھوٹ۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ہُدہُد کو ایک خط (Letter) دیا اور کہا: میرا یہ خط لے جاؤ اور اس پر پھینک دو۔ پھر دُور ہٹ کر دیکھنا کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ ایک دن جب ملکہ بلقیس وزیروں اور درباریوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی، اتنے میں ہُدہُد آیا اور اس نے خط ملکہ پر پھینک دیا۔ ملکہ نے خط اٹھایا اور اس پر لگی ہوئی مہر دیکھ کر وزیروں سے کہا: میرے پاس ایک بہت بڑے بادشاہ کا معزز مکتوب (Letter) آیا ہے۔ پھر اس نے خط پڑھ کر سنایا، اس خط کا مضمون قرآنِ پاک میں بھی بیان فرمایا گیا ہے، چنانچہ پارہ 19، سورۃُ النَّمْل آیت 30 اور 31 میں ارشاد ہوتا ہے

اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِۙ (۳۰) اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَ اْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ۠ (۳۱)

(پ ۱۹، النمل: ۳۱،۳۰)

ترجَمہ کنزالعرفان: بے شک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا ہے یہ کہ میرے مقابلے میں بلندی نہ چاہو اور میرے پاس فرمانبردار بنتے ہوئے حاضر ہو جاؤ۔

پھر ملکہ نے اپنے مشیروں (Advisors) سے مشورہ کیا، طے یہ پایا کہ پہلے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف تحفہ بھیجا جائے۔ اسی سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ بادشاہ ہیں یا نبی، اگر وہ صرف بادشاہ ہیں تو تحفہ قبول کر لیں گے اور اگر نبی ہیں تو ہدیہ قبول نہیں کریں گے بلکہ وہ صرف اسی پر راضی ہوں گے کہ

ہم ان کے دِین کی پیروی کریں۔ ایسے ہی ہوا حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے سارے تحفے واپس لوٹا دیئے اور قاصد سے فرمایا: اگر ملکہ اور اس کی قوم کے لوگ میرے پاس مسلمان ہو کر حاضر نہ ہوئے تو ان کا انجام یہ ہو گا کہ ہم انہیں جنگ میں شکست دے کر وہاں سے نکال دیں گے۔ قاصد نے آکر ملکہ بلقیس کو جب بتایا تو اسے یقین ہو گیا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام صرف بادشاہ نہیں بلکہ اللہ پاک کے نبی بھی ہیں۔ پھر وہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات کرنے کے لیے ایک لشکر لے کر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف روانہ ہوئی۔ جب وہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دربار کے قریب پہنچی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے درباریوں میں سے اپنے ایک وزیر حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے پلک جھپکنے سے پہلے اس کا تخت منگوایا (معالم التنزیل، ۳/۳۵۹، ۳۶۰، ملتقطاً) اور اپنے خادموں کو حکم دیا کہ ملکہ کے تخت کی شکل وصورت کو تبدیل کر دیا جائے، تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ اپنے تخت کو پہچان پاتی ہے یا نہیں۔ جب ملکہ بلقیس حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دربار میں آئی تو اس سے پوچھا گیا: کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ اس نے جواب دیا: گویا یہ وہی ہے۔ اسے بتایا گیا کہ یہ تیرا ہی تخت ہے۔ پھر اسے کہا گیا کہ صحن میں آجاؤ، وہ صحن شفاف شیشے کا بنا ہوا تھا، اس کے نیچے پانی جاری تھا اور پانی میں مچھلیاں تیر رہی تھیں اور اس صحن کے درمیان میں حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام اپنے تخت پر تشریف فرما تھے۔ ملکہ نے جب اس صحن کو دیکھا تو وہ سمجھی کہ پانی بہہ رہا ہے، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے فرمایا: یہ پانی نہیں بلکہ یہ تو شیشہ سے بنا ہوا ایک صحن ہے۔ یہ سن کر ملکہ بلقیس حیران رہ گئی اور اس نے یقین کر لیا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا ملک اور حکومت اللہ پاک کی طرف سے ہے، جب حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے دعوتِ اسلام دی تو اس نے اللہ پاک کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہوئے اسلام قبول کر لیا اور سورج کی عبادت کو چھوڑ کر اللہ پاک کی عبادت کرنا شروع کر دی۔ (معالم التنزیل، ۳/۳۶۱، ۳۶۰ملتقطاً)

نیکی کی دعوت میں حکمتِ عملی کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ کیسے دلکش انداز میں حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے مُلکِ سبا کی غیر مسلمہ ملکہ بلقیس تک دِین کا پیغام پہنچایا۔ یقیناً یہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی حکمت سے بھرپور پُر اثر نیکی کی دعوت کا اثر تھا کہ ملکہ بلقیس نے اللہ کریم کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہوئے اسلام قبول کر لیا۔ اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نیکی کی دعوت دینے میں ہمیشہ حکمت اور تدبیر (strategy) کو مدِ نظر رکھنا چاہیے، بسا اوقات حکمت اور دُور اندیشی کی مدنی سوچ بڑی بڑی رکاوٹوں سے بچا لیتی ہے۔ اس لیے موقع محل کی مناسبت سے حکمتِ عملی اور پختہ تدبیر سے بھی کام لینا چاہیے۔ خود قرآنِ پاک میں اس کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ چنانچہ پارہ 14، سورۂ نَحل آیت 125 میں ارشاد ہوتا ہے:

اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُؕ
(پ۱۴، النحل:۱۲۵)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔

تفسیرِ صراط الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: اس آیت میں تین طریقوں سے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کا حکم فرمایا۔ (1) **حکمت کے ساتھ**۔ اس سے وہ مضبوط دلیل مراد ہے جو حق کو واضح اور شُبہات (یعنی وسوسوں) کو زائل کر دے۔ (2) **اچھی نصیحت کے ساتھ**۔ اس سے مراد ترغیب و ترہیب ہے یعنی کسی کام کو کرنے کی ترغیب دینا اور کوئی کام کرنے سے ڈرانا۔ (3) سب سے **اچھے طریقے سے بحث** کرنے کے ساتھ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ پاک کی طرف اس کی آیات اور دلائل سے

بُلائیں۔(صراط الجنان، ۵ / ۴۰۳ بتغیر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر ہم قرآنِ کریم کی بتائی ہوئی ان تین باتوں کو مدِ نظر رکھنا شروع کر دیں تو ہماری دی ہوئی نیکی کی دعوت میں پہلے سے کئی گنا زیادہ اثر پیدا ہو سکتا ہے۔ آیئے حکمتِ عملی اور نرم گفتگو سے لبریز نیکی کی دعوت دینے کا ایک حیرت انگیز واقعہ سنتے ہیں۔

میٹھے بول کی برکتیں:

چُنانچِہ خُراسان کے ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں حکم ہوا: ”تاتاری قوم میں اسلام کی دعوت پیش کرو!“ اُس وَقت ہلاکو کا بیٹا تگُودار بَر سرِ اِقتِدار تھا۔ وہ بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سفر کر کے تگُودار کے پاس تشریف لے آئے۔ سنّتوں کے پیکر بارِیش مسلمان مبلّغ کو دیکھ کر اُسے مَستی سُوجھی اور کہنے لگا: ”میاں! یہ تو بتاؤ تمہاری داڑھی کے بال اچّھے یا میرے کُتّے کی دُم؟“ بات اگرچِہ غصّہ دلانے والی تھی مگر چونکہ وہ ایک سمجھدار مبلّغ تھے لہٰذا نہایت نرمی (اور حکمتِ عملی) کے ساتھ فرمانے لگے: ”میں بھی اپنے خالق ومالِک اللہ پاک کا کتّا ہوں، اگر جاں نثاری اور وفاداری سے اسے خوش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو میں اچّھا ورنہ آپ کے کُتّے کی دُم ہی مجھ سے اچّھی“ ان کی زَبان سے نکلے ہوئے میٹھے بول تاثیر کا تیر بن کر تگُودار کے دل میں پَیوَست ہو گئے کہ جب اس نے اپنے ”زہریلے کانٹے“ کے جواب میں اس باعمل مبلّغ کی طرف سے ”خوشبودار مَدَنی پھول“ پایا تو پانی پانی ہو گیا اور نرمی سے بولا: آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ میرے مہمان (Guest) ہیں میرے ہی یہاں قِیام فرمایئے۔ چُنانچِہ آپ اُس کے پاس مُقیم ہو گئے۔ تگُودار روزانہ رات آپ کی خدمت میں حاضِر ہوتا، آپ نہایت ہی شفقت کے ساتھ اسے نیکی کی دعوت پیش کرتے۔ آپ کی اِنفِرادی کوشش نے تگُودار کے دل میں مَدَنی اِنقِلاب برپا کر دیا! وُہی تگُودار جو کل تک اسلام کو صَفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے تھا، آج اسلام کا شیدائی بن چکا تھا۔ اسی باعمل

مبلِّغ کے ہاتھوں تنگودار اپنی پوری تاتاری قوم سمیت مسلمان ہوگیا۔ اس کا اسلامی نام احمد رکھا گیا۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۵۴ بتغیر قلیل)

مبلغ کو کیسا ہونا چاہئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اگر تنگودار کے تیکھے جملے پر وہ بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ غصّے میں آجاتے تو ہرگز یہ مَدَنی نتائج بر آمد نہ ہوتے۔ لہٰذا کوئی کتنا ہی غصّہ دلائے، ہمیں اپنی زَبان کو قابو میں ہی رکھنا چاہیے کہ زبان جب بے قابو ہو جاتی ہے تو بعض اوقات بنے بنائے کھیل بھی بگاڑ کر رکھ دیتی ہے۔

ایک مدنی پھول اس حکایت سے یہ بھی ملا کہ نیکی کی دعوت دیتے ہوئے بسا اوقات تلخ لہجوں، کڑوے جملوں، تیوری چڑھائے چہروں اور نیکی کی دعوت قبول کرنے سے منہ موڑنے والے لوگوں سے بھی سامنا کرنا پڑ جاتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہیے، دل بڑا کرنا چاہیے، ہمت اور حوصلے سے کام لینا چاہیے اور اس عظیم کام کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اخلاص کے ساتھ نیکی کی دعوت دینے پر ہی توجہ رکھنی چاہیے۔

یادرکھئے! نیکی کی دعوت دینا ایسا بہترین کام ہے جس میں ناکامی تو ہو ہی نہیں سکتی۔ کیوں کہ اچھّی نیّت کی صورت میں نیکی کی دعوت دینے والا ثوابِ آخِرت کا حقدار تو ہو ہی جاتا ہے۔

حُجَّۃُ الِاسلام حضرت سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نَقل فرماتے ہیں: کسی بُزرگ نے اپنے فرزند کو نصیحت کا مَدَنی پھول عنایت کرتے ہوئے فرمایا: "نیکی کی دعوت" دینے والے کو چاہیے کہ اپنے آپ کو صَبْر کا عادی بنائے اور اللہ پاک کی طرف سے نیکی کی دعوت کے ملنے والے ثواب پر یقین رکھے۔ جس کو ثواب کا کامِل یقین ہو، اُس کو اِس مبارک کام میں تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۲ ص ۴۱۰) لوگوں کی ایذاء کی وجہ سے تبلیغ (نیکی کی دعوت عام کرنے) سے کنارہ کشی نہیں

کرنی چاہیے کہ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے تکالیف برداشت کرنے کے باوجود ساڑھے نو سو(950) سال تک تبلیغ فرمائی۔ تبلیغِ دین کیلئے جرأت اور ہمت کی ضرورت ہوتی ہے، بُزدل اور ڈرپوک آدمی تبلیغ کا حق ادا نہیں کرسکتا۔(صراط الجنان،۴/۳۵۸)نیکی کی دعوت دینے کا معاملہ ہو یا بُرائی سے منع کرنے کا ہر صورت نرمی کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ نرمی کے جو فوائد ہیں وہ سختی سے ہر گز حاصل نہیں ہوسکتے۔

اسی طرح یہ بات بھی ذہن نشین رکھئے کہ مبلّغ کو ہر جگہ مبلّغ ہی ہونا چاہیے، اسے ہر وَقت ہر جگہ اپنا لباس اور اپنا انداز سنّتوں بھرا رکھنا چاہیے، وہ محلّے میں ہو یا بازار میں، جنازے میں ہو یا شادی کی بارات میں، دواخانے میں ہو یا اسپتال(Hospital) میں، باغ میں ہو یا کسی کی تدفین کیلئے قبرستان میں ہر جگہ اسے سُنّتوں کا آئینہ دار ہونا چاہیے اور موقع محل کی مناسبت سے نیکی کی دعوت دینے میں شرم بھی نہیں کرنی چاہیے۔ایک مبلغ کو کن اوصاف سے مُتّصف ہونا چاہیے، آیئے ان میں سے کچھ سنتے ہیں:

❁ مبلغ ارکانِ اسلام (یعنی نماز، روزے وغیرہ) کا پابند اور سُنّتِ رسُول کا حقیقی آئینہ دار ہو، کیونکہ زیورِ علم کے ساتھ عمل کی قوت دعوت کو زیادہ مُؤثِر و کارآمد بناتی ہے۔ ❁ نیکی کی دعوت دیتے وقت خالص اللہ پاک کی رِضا کی نیت پر دِلی توجہ رہے، اس عظیم کام کے صِلے (بدلے) میں کسی دُنیوی مال وجاہ یا نمود و نمائش کا طالب نہ ہو بلکہ محض بارگاہِ خداوندی سے اَجر و ثواب کا اُمّیدوار ہو اوراِس عالمگیر **مدنی مقصد** "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے" کی بجاآوری کے لیے حقیقی جذبے سے سرشار ہو۔ ❁ مُبلغ اپنے علم کی کثرت، زورِ بیان اور صلاحیت و قابلیت پر نہیں بلکہ اللہ پاک پر توکُّل کرنے والا ہو کہ وُہی ہدایت دینے والا ہے۔ ❁ مبلغ حُسنِ اخلاق کا پیکر اور نرمی کا خُوگر(یعنی عادی) ہو۔ ❁ مبلغ کو کبھی راہِ خدا میں کوئی مشکل درپیش ہوجائے، کسی تلخ کلام سے واسِطہ پڑ جائے تو صبر

کرنے والا ہو۔ ❁ مبلغ کیلئے ضروری ہے کہ حالات بھانپ کر اور موقع محل دیکھ کر اس کے مطابق گفتگو کرے۔ مبلغ کو خود کسی بحث و تکرار میں نہیں اُلجھنا چاہیے بلکہ اس کے لیے کسی صحیح العقیدہ سُنّی عالِم صاحِب کے پاس جانے کا مشورہ دے۔ ❁ مبلغ جہاں بھی کوئی بُرائی دیکھے اپنی بِساط (طاقت) اور حیثیّت کے مطابق نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کی ضرور کوشش کرے۔ ❁ مبلغ کو چاہیے کہ ہمیشہ اللہ پاک کی رحمت پر نظر رکھے اور مایوسی کو قریب بھی نہ آنے دے۔ (ماخوذ از سرکار کا اندازِ تبلیغِ دِین، ص ۲۰ تا ۲۴)

عمل کا ہو جذبہ عَطا یاالٰہی! گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی!
میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی!
نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے بنا شائقِ قافلہ یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "یومِ تعطیل اعتکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی دنیا و آخرت کو سنوارنے، نیکی کی دعوت کا جذبہ پانے اور بگڑے ہوئے لوگوں کی اِصلاح کا باعث بن کر خود کو جنّت کا حقدار بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"یومِ تعطیل اِعتکاف"** بھی ہے۔ چُھٹی والے دن شہر کے مختلف علاقوں اور اطراف کے گاؤں، گوٹھوں میں جاکر وہاں کی مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ **مقامی**

عاشقانِ رسول کو نیکی کی دعوت دے کر عِلمِ دِین سیکھنے، سکھانے کی ترکیب کی جاتی ہے۔☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یَومِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف اسلامی بھائیوں کو سُنّتیں اور آداب اور مَدَنی دَرْس وغیرہ کا طریقہ سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے☆یَومِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مساجِد آباد ہوتی ہیں☆یَومِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے بہ نیتِ اعتکاف مسجد میں گزرنے والا ہر ہر لَمحہ عِبادَت میں شُمار ہو گا☆یَومِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجِد سے مَحبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زِیادہ سے زِیادہ وَقْت گُزارنے کی فضیلت حاصل ہو گی۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنا زیادہ وَقْت مسجد میں گزارنے کی بھی کیا خوب فضیلت ہے، چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تُم کسی شَخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمد ورَفْت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ کریم (پارہ 10، سُورۂ توبہ کی آیت نمبر 18 میں اِرْشاد) فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اللہ کی مسجدیں وُہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (پ ۱۰، التوبہ: ۱۸)

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، ۴/۲۸۰، حدیث: ۲۶۲۶)

آیئے ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنئے چنانچہ

میں پتنگ بازی کا شوقین تھا!

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی خُوش قسمتی سے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی کی اِنْفِرادی کوشِش سے رَمَضانُ المُبارَک میں مُعْتَکِف ہو گئے۔ وہاں اُنہیں بہت سُکون مِلا۔ اُن کی مسجِد

کے مُؤَذِّن صاحِب اِنفِرادی کوشِش کرکے اُنہیں عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں لے آئے۔ ایک مُبَلِّغ دعوتِ اسلامی سُنّتوں بھرا بَیان کررہے تھے مُبَلِّغ کے چہرے کی کَشِش اور نُورانیّت نے اُن کا دل موہ لیا اور وہ (اسلامی بھائی جو پتنگ بازی کے شوقین تھے) دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول

گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

پِلا کر مَئے عشق دیگا بَنا یہ تمہیں عاشِقِ مُصْطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا یہ وہ بنیادی مقصد ہے جس کی تکمیل کے لیے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اس کائنات میں تشریف لائے، قرآنِ پاک کی سورۂ انبیاء میں حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت ابراہیم، حضرت لُوط، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت نوح، حضرت داوٗد، حضرت سلیمان، حضرت ایوب، حضرت اسماعیل، حضرت ادریس، حضرت ذُوالْکِفْل، حضرت یُونُس، حضرت زکریا، حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات بیان فرمائے گئے اور ان تمام واقعات کو بیان کرنے کے بعد فرمایا گیا کہ سب انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہی ایک مقصد تھا کہ وہ مخلوق کو اللہ پاک کی عبادت کی دعوت دیں۔ (صراط الجنان، ۶/۲۷۷ملخّصاً) اور امامُ الانبیاء، دو عالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا عظیم منصب (Status) لے کر اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے۔ آج جہاں کہیں دِین کی

روشن کرنوں سے جہاں منور ہو رہا ہے، یہ سب ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دی ہوئی نیکی کی دعوت کا صدقہ ہے۔ آپ کی ہی انتھک محنتوں اور لازوال کوششوں سے دِین کا جھنڈا ہر سمت لہرایا۔ آیئے! آقا کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیکی کی دعوت دینے کی ایک ایمان افروز جھلک سنتے ہیں۔

طائف میں نیکی کی دعوت

چُنانچہ اِبتدائے اسلام میں جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہلِ طائف کو اِسلام کی دعوت دینے کیلئے "طائف" کا سفر فرمایا تو حضرت سَیِّدُنا زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ تھے۔ طائف میں بڑے بڑے اُمَرا اور مالدار لوگ رہتے تھے۔ اِن رئیسوں میں "عَمْرو" کا خاندان تمام قبائل کا سردار شُمار کیا جاتا تھا۔ یہ لوگ تین(3) بھائی تھے۔ (1)اِبنِ عَبْدِ یَالِیْل۔ (2)مسعود۔ (3)حبیب۔ حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام ان تینوں کے پاس تشریف لے گئے اور اِسلام کی دعوت دی۔ ان تینوں نے اسلام قبول نہیں کیا بلکہ اِنتہائی بیہودہ اور گُستاخانہ جواب دیا۔ ان بد نصیبوں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ طائف کے شریروں کو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ بُرا سُلُوک کرنے پر اُبھارا۔ چُنانچہ ان شریروں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہر طرف سے حملہ کر دیا اور آپ پر پتھر برسانے لگے، یہاں تک کہ آپ کا جسمِ نازنین زخموں سے لہولہان ہو گیا۔ نَعْلَینِ مُبارک خُون سے بھر گئیں۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زَخْموں سے بے تاب ہو کر بیٹھ جاتے تو یہ ظالِم اِنتہائی بے دَرْدی کے ساتھ آپ کا بازو پکڑ کر اُٹھاتے اور جب آپ چلنے لگتے تو پھر آپ پر پتھروں کی بارش کرتے اور ساتھ ساتھ طَعْنہ زَنی کرتے، گالیاں دیتے، تالیاں بجاتے، ہنسی اُڑاتے۔

حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دوڑ دوڑ کر حُضُور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر آنے والے

پتھروں کو اپنے بدن پر لیتے تھے اور حُضُورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بچاتے تھے، یہاں تک کہ وہ بھی خُون میں نہا گئے اور زخموں سے نڈھال ہوگئے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انگور کے ایک باغ میں پناہ لی۔ (المواهب اللدنيه، هجرته صلى الله عليه وسلم، ج ۱، ص ۱۳۷، ۱۳۶)

جنگِ اُحد سے بھی سخت دن

اس سفر کے طویل عرصے بعد ایک مرتبہ اُمُّ الْمُومِنِیْن حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دریافت کِیا کہ یا رَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیا جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آپ پر گزرا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اے عائشہ! وہ دن میرے لئے جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت تھا، جب میں نے طائف میں وہاں کے ایک سردار "اِبْنِ عَبْدِ یَالِیْل" کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے دعوتِ اسلام کو حقارت کے ساتھ ٹھکرادیا اور اہلِ طائف نے مجھ پر پتھراؤ کیا۔ میں اس رنج و غم میں سر جھکائے چلتا رہا، یہاں تک کہ مقام "قَرْنُ الثَّعالِب" میں پہنچ کر میرے ہوش و حواس بجا ہوئے۔ وہاں پہنچ کر جب میں نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بدلی مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے، اس بادل میں سے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلام نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ پاک نے آپ کی قوم کا قول اور ان کا جواب سُن لیا اور اب آپ کی خدمت میں پہاڑوں کا فرشتہ حاضر ہے تاکہ وہ آپ کے حکم کی تعمیل کرے۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بیان ہے کہ پہاڑوں کا فرشتہ مجھے سلام کرکے عرض کرنے لگا کہ اے محمد! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں "اَخْشَبَیْن" (ابُوقُبَیْس اور قُعَیْقِعان) دونوں پہاڑوں کو ان کفار پر اُلٹ دُوں تو میں اُلٹ دیتا ہوں۔ یہ سُن کر حضور رحمتِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جواب دیا کہ نہیں، بلکہ میں امید کرتا ہوں

کہ اللہ پاک ان کی نسلوں سے اپنے ایسے بندوں کو پیدا فرمائے گا جو صرف اللہ پاک کی ہی عبادت کریں گے اور شرک نہیں کریں گے۔(صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم اٰمین...الخ، ۳۸۶/۲، الحدیث:۳۲۳۱)

حَق کی راہ میں پتَّھر کھائے خُوں میں نہائے طائف میں
دِین کا کتنی محنَت سے کام آپ نے اے سُلطان کیا
رونا مُصیبت کا مَت رو تُو پیارے نبی کے دیوانے!
کَرب و بلا والے شہزادوں پر بھی تُو نے دھیان دیا
پیارے مُبلِّغ معمولی سی مُشکِل پر گھبراتا ہے
دیکھ حُسین نے دِین کی خاطِر سارا گھر قُربان کیا
(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں سرکارِ نامدار، دوعالم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نیکی کی دعوت دینے کا عظیم جذبہ ظاہر ہو رہا ہے۔ وہیں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کمال حلم اور عفو و درگزر بھی ظاہر ہو رہا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مکمل زندگی صبر و تحمل سے لبریز ہے، کافروں نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے، پتھر برسائے، راہ میں کانٹے بچھائے، جسمِ اطہر پر نجاستیں ڈالیں، ڈرایا، دھمکایا، گالیاں دِیں، قتل کی سازشیں کیں، مگر کائنات کے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی کوئی انتقامی کاروائی نہ کی، خود بھی صبر سے کام لیا اور رہتی دنیا تک اپنے ماننے والوں کو مصائب میں صبر کی تلقین ارشاد فرمائی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ڈھارس نشان

ہے: جسے کوئی مصیبت پہنچے، اُسے چاہیے کہ اپنی مصیبت کے مقابلے میں میری مصیبت یاد کرے، بے شک وہ سب مصیبتوں سے بڑھ کر ہے۔ (الجامع الکبیر، ۷/ ۹۸، حدیث: ۲۱۳۴۶)

یاد رکھئے! انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی، گھریلو ہو یا سماجی، صبر کے بغیر زندگی کی کتاب نامکمل رہتی ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ہر وقت صبر کا دامن تھامے رہیں، مصیبتوں، پریشانیوں، بے جامخالفتوں اور غموں کا سامنا ہوتا ہی رہے گا، صبر ان تمام چیزوں کا بہترین جواب ہے۔ اللہ پاک ہمیں صبر کی دولت عطا فرمائے۔

مُشکلوں میں دے صَبر کی تَوفیق　　　اپنے غَم میں فقط گُھلا یاربّ!
دے دے سوزِ بِلال یااللہ　　　اَشکبار آنکھ ہو عَطا یاربّ!
قبْر میری بنے مدینے میں　　　تُجھ سے ہے یہ مِری دُعا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص: ۸۰، ۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ **دامنِ مصطفےٰ** ہمارے ہاتھوں میں ہے، اِس پُرفتن دَور میں اللہ پاک نے اِس اُمّتِ مُسلمہ کو ایک وہ عظیم رہنما عطا فرمایا ہے، جسے دُنیا آج "**امیرِ اہلسنّت**" کے لقب سے جانتی ہے، قربان جاؤں! آپ کے عطا کردہ اِس عظیم **مدنی مقصد** پر کہ "**مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ **اِس مدنی مقصد** کو اگر گہرائی سے سمجھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ **نیکی کی دعوت** عام کرنے کا گویا **ایک بہت بڑا مِشن** (Mission) دے دیا گیا ہو، ساری زندگی اگر نیکی کی دعوت دینے کا سلسلہ جاری رہے تو پھر بھی شاید پوری طرح ہم حق ادا نہ کرسکیں۔ آج کے بیان میں ہم نے انبیائے کرام کے نیکی کی دعوت عام کرنے کے

عظیمُ الشّان واقعات سُنے، ان ایمان افروز واقعات سے ہمیں بھی اپنے اندر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا جذبہ پیدا کرنا چاہئے، اگر پہلے اِس معاملے میں سُستی تھی تو اس کو چُستی سے بدل دینا چاہئے، آج تو بہت آسانیاں ہیں، کسی کو نیکی کی دعوت دیتے ہوئے شاید ہی کسی کو پتھروں کا سامنا کرنا پڑا ہو، بلکہ اس کے بجائے چائے پانی کی دعوت پیش کی جاتی ہو گی، عمدہ اور لذیز کھانوں کی دعوت دی جاتی ہو گی، اِتنی آسانیوں اور سہولتوں میں تو ہمیں نیکی کی دعوت زِیادہ سے زِیادہ عام کرنی چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت کے فوائد، صورتیں اور ترک کرنے کے نقصانات

نیکی کی دعوت دینے کے بڑے فائدے ہیں، نیکی کی دعوت دینا اللہ والوں کی صفات میں سے ہے، نیکی کی دعوت دینا بہترین عبادت ہے، نیکی کی دعوت دینا صدقۂ جاریہ کا ذریعہ ہے۔ نیکی کی دعوت دینا دوسروں کے ساتھ اپنی بھی اصلاح کا باعث بنتا ہے۔ نیکی کی دعوت دینا جنت میں لے جانے والا کام ہے۔ نیکی کی دعوت دینا اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ عظیم خیر خواہی ہے۔ نیکی کی دعوت دینا درجات کی بلندی کا باعث ہے۔ نیکی کی دعوت دینا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سنت ہے۔ نیکی کی دعوت دینا اللہ کریم کی بارگاہ میں محبوب عمل ہے۔ نیکی کی دعوت دینے سے شیطان کی مخالفت ہوتی ہے۔ نیکی کی دعوت دینے سے شیطانی کاموں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ نیکی کی دعوت دینے سے معاشرے میں اصلاح کا پودا پروان چڑھتا ہے۔ نیکی کی دعوت دینے سے بندہ اللہ پاک کی رحمتوں اور برکتوں کا مستحق ہوتا ہے۔

اس لیے موقع محل کی مناسبت سے نیکی کی دعوت دیتے رہنا چاہیے، مکتبۃ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 615 پر ہے۔ اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر (نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے) کی کئی صُورتیں ہیں: (1) اگر غالب گمان یہ ہے کہ یہ (نیکی کی عوت دینے والا) ان سے کہے گا تو وہ اس

کی بات مان لیں گے اور بُری بات سے باز آجائیں گے، تو نیکی کی دعوت دینا واجب ہے اور نیکی کی دعوت دینے سے باز رہنا جائز نہیں(2) اگر گمانِ غالب یہ ہے کہ جنہیں نیکی کی دعوت دے گا تو وہ طرح طرح کی تُہمت باندھیں گے اور گالیاں دیں گے تو پھر نیکی کی دعوت ترک کرنا اَفْضل ہے اور(3) اگر یہ مَعْلُوم ہے کہ وہ اسے ماریں گے اور یہ صَبْر نہ کرسکے گا یا اس کی وَجہ سے فِتْنہ و فَساد پیدا ہو گا، آپس میں لڑائی ٹَھن جائے گی، جب بھی چھوڑنا اَفْضل ہے اور (4) اگر معلوم ہو کہ وہ لوگ جنہیں نیکی کی دعوت دی جائے گی اگر اسے ماریں گے تو صَبْر کرلے گا، تو ان لوگوں کو بُرے کام سے مَنْع کرے اور ایسا شخص مُجاہِد ہے اور (5) اگر معلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں مگر نہ ماریں گے اور نہ گالیاں دیں گے، تو اِسے اِخْتیار ہے اور اَفْضَل یہ ہے کہ نیکی کی دعوت دے اور بُرائی سے مَنْع کرے۔(بہارِ شریعت،۳/۶۱۵بتغیر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شریعت کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق دی جانے والی نیکی کی دعوت میں مصروفیت قبر و آخرت کے کئی غموں سے چھٹکارے کا سبب بن سکتی ہے۔ جبکہ نیکی کی دعوت کو ترک کر دینا دِین اور دنیا کے کئی نقصانات کا باعث بن سکتا ہے۔ کیونکہ **نیکی کی دعوت ترک کرنا** گناہوں کے بڑھنے کا سبب ہے۔ **نیکی کی دعوت ترک کرنا** معاشرے کے بگاڑ کا باعث ہے۔ **نیکی کی دعوت ترک کرنا** دنیا و آخرت کے نقصان کا باعث ہے، **نیکی کی دعوت ترک کرنا** جرائم کے بڑھنے کا سبب ہے اور **نیکی کی دعوت ترک کرنا** ثوابِ عظیم سے محرومی کا سبب ہے۔ لہٰذا عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاتے رہیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رہتے ہوئے نیکی کی دعوت عام کرنے کے کئی مواقع ہمیں میسّر آتے رہتے ہیں، ہمیں اپنے روز مرّہ کے معمولات میں سے کچھ نہ کچھ وقت تو اِس عظیم مدنی کام کے لیے ضرور نکالنا ہی چاہئے، جس کو جتنی اور جیسی سہولت میسر ہو، دِین کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو پیش

کرنا چاہئے اور 12 مدنی کاموں کی دُھومیں مچانی چاہئیں، کہیں **صدائے مدینہ** کے ذریعے ہم مسجدوں کی آبادکاری کا ذریعہ بن سکتے ہیں تو کہیں "**بعدِ فجر مدنی حلقے**" کے ذریعے **فیضانِ قرآن** سے مالا مال ہوسکتے ہیں، کہیں "**مسجد درس**" کے ذریعے عاشقانِ رسول تک علمِ دِین کی کِرنیں پہنچاسکتے ہیں تو کہیں "**مدرسۃ المدینہ بالغان**" کی برکت سے تعلیمِ قرآن کی برکتوں سے مالا مال ہو کر اوروں تک بھی اس کی برکات پہنچاسکتے ہیں کہیں "**چوک درس**" کے ذریعے مسجدوں سے دُور، نمازوں سے دُور عاشقانِ رسول تک سُنّتوں کا پیغام پہنچاسکتے ہیں تو کہیں "**ہفتہ وار اجتماع**" کے ذریعے غُلامانِ مصطفےٰ کو علمِ دِین سیکھنے کا موقع فراہم کرسکتے ہیں کہیں "**یومِ تعطیل اعتکاف**" کے ذریعے **شہر و اطراف** کے اُن عَلاقوں میں نیکی کی دعوت عام کرسکتے ہیں، جہاں پر ابھی مدنی کام شروع ہی نہیں ہوا یا شروع تو ہوچکا ہے مگر مزید مضبوطی کی حاجت ہے، کہیں "**ہفتہ وار مدنی مذاکرے**" میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے ذریعے بٹنے والی علمِ دِین کی لازوال دولت کو عاشقانِ رسول تک پہنچاسکتے ہیں تو کہیں "**ہفتہ وار مدنی حلقہ**" کے ذریعے گھر گھر **سُنّتوں بھرے بیانات / مدنی مذاکرے** (آڈیو، ویڈیو) دِکھا کر، سُنا کر نیکی کی دعوت پہنچاسکتے ہیں، کہیں "**مدنی دورہ**" کے ذریعے **گھر گھر، دکان دکان** جاکر "**مسجد بھرو تحریک**" کے لیے عاشقانِ رسول تیار کرسکتے ہیں، تو کہیں نیک بننے کے نُسخے "**مدنی انعامات**" کو عام کرسکتے ہیں، اِسی طرح "**مدنی قافلوں**" میں خود بھی سفر کرکے اور دُوسروں کو بھی سفر کرواکے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنے میں ہم کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی دی جانے والی نیکی کی دعوت کے صدقے دِینِ اسلام پر ثابت قدمی نصیب فرمائے، نیکی کی دعوت عام کرنے میں آنے والی تکلیفوں، پریشانیوں، آزمائشوں کو ہمّت و صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اذان کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اذان کی سنتیں اور آداب کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: ثواب کی خاطِر اذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا قبر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی، ۱۲/۳۲۲، حدیث: ۱۳۵۵۴) (2) فرمایا: میں جنّت میں گیا، اُس میں موتی کے گُنبد دیکھے اُس کی خاک مُشک کی ہے۔ پوچھا: اے جِبرَئیل! یہ کس کے واسطے ہیں؟ عَرض کی: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے مؤذنوں اور اماموں کیلئے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی، ص۲۵۵ حدیث: ۴۱۷۹) ☆ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سفر میں ایک بار اذان دی تھی اور کلماتِ شہادت یُوں کہے: اَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہ (میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

رسول ہوں)۔(فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ، ۵/۳۷۵)☆جس بستی میں اَذان دی جائے، اللہ پاک اپنے عذاب سے اس دن اسے امن دیتا ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی، ۱/۲۵۷، حدیث ۷۴۶)☆پانچوں فرض نمازیں ان میں جُمُعہ بھی شامل ہے جب جماعت اُولیٰ کے ساتھ مسجِد میں وقت پر ادا کی جائیں توان کیلئے اذان سنت مؤکدہ ہے اور اسکا حکم مِثلِ واجِب ہے کہ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام لوگ گنہگار ہونگے۔(الفتاوی الھندیة، کتاب الصلاة، الباب الثانی، الفصل الاول فی صفته واحوال المؤذن، ۱/۵۳) ☆اگر کوئی شخص شہر کے اندر گھر میں نماز پڑھے تو وہاں کی مسجِد کی اذان اس کیلئے کافی ہے مگر اذان کہہ لینا مُستَحَب ہے۔(رَدُّالمُحتار، ۲/۷۸، ۶۲)☆وقت شُروع ہونے کے بعد اذان کہئے اگر وَقت سے پہلے کہہ دی یا وقت سے پہلے شُروع کی اور دورانِ اذان وقت آگیا دونوں صورَتوں میں اذان دوبارہ کہئے۔ (الھدایة، ۱/۴۵)☆خواتین اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں ان کیلئے اذان واِقامت کہنا مکروہ ہے۔ (دُرِّمُختار، ۲/۷۲)☆سمجھدار بچّہ بھی اذان دے سکتا ہے۔(دُرِّمُختار، ۲/۷۵)☆بے وُضُو کی اذان صَحیح ہے مگر بے وُضُو کا اذان کہنا مکروہ ہے۔(قانون شریعت، ص۱۵۸)☆اذان میں اُنگلیاں کان میں رکھنا مسنون و مستحب ہے مگر ہِلانا اور گھمانا حرکتِ فضول ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۵/۳۷۳)☆فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کہنا مُستَحَب ہے۔(دُرِّمُختار، ۲/۶۷) اگر نہ کہا جب بھی اذان ہو جائے گی۔(قانونِ شریعت ص۱۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعہ فرمائیے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پَرْوَردگار　　سُنّتوں کی تَرْبِیَت کے قافِلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُرود و سلام پڑھنے کے بے شُمار فضائل و برکات ہیں، قلم گِھس گِھس کر ختم ہو سکتے ہیں، ان تمام قلموں کی رَوشنائی تو خَتم ہو سکتی ہے، بیان کے اَلفاظ بھی خَتم ہو سکتے ہیں، مگر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود و سلام کا اِحاطہ نہیں ہو سکتا۔ یادرکھئے! دُرُودِ پاک ایک ایسا عمل ہے کہ خود ربُّ الْعِزَّت جَلَّ جَلَالُہ بھی کرتا ہے۔ چُنانچہ قُرآنِ کریم میں پارہ 22 سورۂ اَحزاب آیت 56 میں اِرشادِ باری ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۶﴾ (پ ۲۲، الاحزاب: ۵۶)

ترجمۂ کنزُالایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو

اے عاشقانِ رسول: پتہ چلا کہ ❁ اللہ پاک اور اُس کے فرشتے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود بھیجتے ہیں۔ ❁ یہ آیتِ مبارکہ سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **صریح نعت** ہے۔ ❁ یہ بھی پتہ چلا کہ اللہ پاک اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **رحمت نازل** فرماتا ہے اور فرشتے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حق میں **دُعائے رحمت** کرتے ہیں۔ ❁ اِس آیت میں **ایمان والوں** کو پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود و سلام بھیجنے کا حکم** دیا گیا ہے۔ ❁ یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی کام ایسا ہے جو اللہ پاک کا بھی ہو، ملائکہ بھی کرتے ہوں اور مسلمانوں کو بھی اُسکا حکم دیا گیا ہو تو وہ صِرف اور صرف آقائے دوجہان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود بھیجنا** ہے۔

مومنو پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر دُرُود ہے فِرشتوں کا وظیفہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

(قبالۂ بخشش، ص ۹۴)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم الکبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے، ☆پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیت کیجئے، ☆ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے، ☆اگر قلم، ڈائری آپ کے پاس ہے تو اَہَم نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کرلیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **"سارا قرآن حضور** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کی نعت ہے"** جس میں ہم حضور نبیِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت، فضائل و برکات اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وہ خصوصیات جو قرآنِ کریم میں بیان کی گئی ہیں، مثلاً قرآنِ کریم میں کہیں آپ کو **شفاعت کرنے والا** فرمایا گیا تو کہیں آپ کو **سِراجاً مُّنیرًا** (یعنی چمکتا ہوا سورج) فرمایا گیا۔ کہیں آپ کو **یٰس** و **طٰہٰ** فرمایا گیا تو کہیں آپ کو **مزمّل** و **مُدّثّر** فرمایا گیا، الغرض اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جن بے شمار اوصاف اور خصوصیات سے نوازا ہے، ان کے متعلق کچھ سُنیں گے۔ کسی **پنجابی شاعر** نے کیا خوب کہا ہے:

دَساں کی میں مُصطفیٰ دی کِڈّی سوہنی شان اے   آپ دی تعریف وِچ سارا ہی قرآن اے
پڑھ کے تُوں ویکھ جہڑا مرضی سِپارہ   قَسَم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! **عظمتِ مصطفیٰ** سے معمور کچھ **واقعات** سُنتے ہیں، پھر ان سے متعلق **قرآنی آیات** اور اس کے **تفسیر** کے **مدنی پھول** بھی سنتے ہیں:

یَارَسُوْلَ اللہِ اُنْظُرْحَالَنَا

جب حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے۔ ”رَاعِنَا یَارَسُوْلَ اللہ“ اس کے یہ معنی تھے کہ یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ہمارے حال کی رعایت فرمایئے یعنی کلامِ اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجئے۔ یہودیوں کی لغت میں یہ کلمہ بے ادبی کا معنی رکھتا تھا اور انہوں نے اسی بُری نیت سے کہنا شروع کر دیا۔ حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یہودیوں کی اِصطلاح سے واقف تھے۔ آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سُن کر فرمایا: اے دشمنانِ خدا! تم پر اللہ کی لعنت، اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سُنا تو اس کی گردن اُڑا دوں گا۔ یہودیوں نے کہا: ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں جبکہ مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں، اس پر آپ رنجیدہ ہو کر سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں ”رَاعِنَا“ کہنے کی ممانعت فرما دی گئی اور اس معنی کا دوسرا لفظ ”اُنْظُرْنَا“ کہنے کا حکم ہوا۔ (قرطبی، البقرة، تحت الآیة: ۱۰۴، ۱/۴۴-۴۵، الجزء الثانی، تفسیرکبیر، البقرة، تحت الآیة: ۱۰۴، ۱/۶۳۴، تفسیرعزیزی (مترجم) ۲/۶۶۹، ملتقطاً)

چنانچہ پارہ 1، سُوْرۂ بَقَرہ، آیت نمبر 104 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾ (پ ۱، البقرة: ۱۰۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سُنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیر صراطُ الجنان میں درج کچھ علمی فائدے پیشِ خدمت ہیں:

(1) انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں ادب کا لحاظ کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترکِ ادب کا معمولی سا بھی اندیشہ ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔

(2) وہ الفاظ جن کے دو معنیٰ ہوں، اچھے اور بُرے اور لفظ بولنے میں اس بُرے معنیٰ کی طرف بھی ذہن جاتا ہو تو وہ بھی اللہ پاک اور حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے استعمال نہ کئے جائیں۔

(3) یہ بھی معلوم ہوا کہ حضورِ پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ کا ادب رَبُّ الْعٰلَمِیْن خود سکھاتا ہے اور تعظیم کے متعلق احکام کو خود جاری فرماتا ہے۔

(4) اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے۔

جبکہ مشہور مفسرِ قرآن، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: سُبْحَانَ اللّٰہ! کیا عظمتِ محبوب ثابت ہوئی کہ پَروَرْدْگارِ عالم کو اپنے محبوب کی شان اس قدر بڑھانا منظور ہے کہ کسی کو ایسی بات کہنے کی اجازت نہیں دیتا کہ جس کلمہ سے دوسرے کو بدگمانی کرنے کا موقع ملے۔ (شانِ حبیب الرحمان، ص ۳۶)

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا طالبِ نظرِ کرم بدکار ہے
یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اِسمَعْ قَالَنَا اِلتجاء یا سَیِّدَ الْاَبْرار ہے
اِنَّنِی فِی بَحْرِ ھَمٍّ مُّغْرَقٌ ناؤ ڈانواں ڈول در منجدھار ہے
خُذْ یَدِیْ سَھِّلْ لَّنَا اَشْکَالَنَا نا خُدا آؤ تو بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

علمِ غیبِ مصطفٰے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے ایک اور واقعہ، آیتِ مبارکہ، اس کا شانِ نزول اور تفسیری نکات کے ساتھ سنتے ہیں: چنانچہ ایک بار تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ”میری اُمّت کی پیدائش سے پہلے جب میری اُمّت مٹی کی شکل میں تھی، اس وقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر پیش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا۔ یہ خبر جب منافقین کو پہنچی تو انہوں نے اِستِہزاء (مذاق) کے طور پر کہا کہ محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گمان ہے کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ جو لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے، ان میں سے کون ان پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا، جبکہ ہم ان کے ساتھ رہتے ہیں اور وہ ہمیں پہچانتے نہیں۔ اس پر حضور سید المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ پاک کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن (اعتراض) کرتے ہیں، آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے، اس میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کا تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں اس کی خبر نہ دے دوں۔ حضرت عبد اللہ بن حُذافہ سہمی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کھڑے ہو کر کہا: یا رَسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرا باپ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: حُذافہ، پھر حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رَسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم اللہ پاک کی ربوبیت پر راضی ہوئے، اسلام کے دِین ہونے پر راضی ہوئے، قرآن کے امام و پیشوا ہونے پر راضی ہوئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہوئے، ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم باز آؤ گے؟ کیا تم باز آؤ گے؟ پھر منبر سے اُتر آئے، اس پر اللہ پاک نے یہ آیت نازل

فرمائی۔(خازن، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۷۹، ۱/۳۲۸)

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ (پ۴، اٰلِ عمرٰن: ۱۷۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ مسلمانوں کو اسی حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کردے گندے کو ستھرے سے اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیز گاری کرو تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مبارکہ کے تحت مشہور مفسرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جو نکات پیش کئے آیئے، ان میں سے کچھ سنتے ہیں:

(1) ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علمِ غیب پر طعن (اعتراض) کرنا اور یہ کہنا کہ (انہیں) فُلاں چیز کا علم نہیں تھا، منافقین کا طریقہ ہے۔

(2) مسلمان کا فرض ہے کہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سارے اوصافِ حمیدہ کو بغیر بحث کے مان لے۔

(3) ربِّ کریم نے ہمارے آقا و مولا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت تک کی ہر ہر چیز کا علم عطا فرمایا کیونکہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جو چاہو وہ پوچھو! اور یہ (بات وہ) کہہ سکتا ہے کہ جس کا علم مکمل ہو۔

(4)قیامت تک کے ایمان لانے والے، ایمان نہ لانے والے اور منافق سب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علم میں ہیں۔(شانِ حبیب الرحمان، ص۵۵،۵۴ماخوذاً)

اِمامِ اہلسنت، عاشقِ ماہِ رِسالت، اِمام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے نعتیہ دِیوان "حدائقِ بخشش"میں لکھتے ہیں:

کہنا نہ کہنے والے تھے جب سے تو اطلاع — مولیٰ کو قول و قائل و ہر خشک و تر کی ہے

اُن پر کتاب اُتری بَیَانًا لِّکُلِّ شَیئٍ — تفصیل جس میں مَا عَبَر و مَا غَبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۳)

اشعار کا خلاصہ: یعنی ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان یہ ہے کہ بات کرنے والے نے بات نہیں کی تھی مگر آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس بات کی بھی پہلے سے خبر تھی اور بات کرنے والے سے بھی واقف تھے، آپ کی شان یہ ہے کہ کائنات کے ہر خشک و تر کو جانتے ہیں۔ اور اللہ کریم نے انہیں قرآنِ پاک کی صورت میں ایسی عظیم کتاب عطا فرمائی ہے کہ جس میں ہر شے کا واضح بیان موجود ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ماننا فرض ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! ایک اور واقعہ، آیتِ کریمہ، شانِ نزول اور تفسیر کے ساتھ سنتے ہیں:

اہلِ مدینہ پہاڑ سے آنے والے پانی سے باغوں میں آبپاشی کرتے تھے۔ وہاں ایک انصاری کا حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے جھگڑا ہوا کہ کون پہلے اپنے کھیت کو پانی دے گا۔ یہ معاملہ حبیبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حضور پیش کیا گیا۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! تم اپنے باغ کو پانی دے کر اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو۔ حضرت زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو پہلے پانی کی اجازت اس لئے دی گئی کہ ان کا کھیت پہلے آتا تھا، اس کے باوجود سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انصاری کے ساتھ بھی احسان کرنے کا فرما دیا، لیکن مجموعی فیصلہ انصاری کو ناگوار گزرا اور اس کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ زبیر آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ باوجود اس کے کہ فیصلے میں حضرت زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو انصاری کے ساتھ احسان کی ہدایت فرمائی گئی تھی، لیکن انصاری نے اس کی قدر نہ کی تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو حکم دیا کہ اپنے باغ کو سیراب کرکے پانی روک لو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(بخاری، کتاب الصلح، باب اذا اشار الامام بالصلح۔۔۔ الخ، ۲/۲۱۵، الحدیث: ۲۷۰۸ از تفسیر صراط الجنان، ۲/۲۳۹)

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۶۵﴾

(پ۵، النساء: ۶۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صراطُ الجنان میں جو مدنی پھول درج ہیں، آیئے! ان میں سے چند سنتے ہیں: (1) اس آیت میں اللہ پاک نے اپنے ربّ ہونے کی نسبت اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف فرمائی اور فرمایا: اے حبیب! تیرے ربّ کی قسم۔ یہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظیم شان ہے

کہ اللہ پاک اپنی پہچان اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے سے کرواتا ہے۔

(2)(اللہ پاک نے) حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ماننا فرض قرار دیا اور اس بات کو اپنے ربّ ہونے کی قسم کے ساتھ پختہ کیا۔

(3)(اللہ پاک نے) حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ماننے سے انکار کرنے والے کو کافر قرار دیا۔

(4) رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم دل و جان سے ماننا ضروری ہے اور اس کے بارے میں دل میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے۔ اسی لئے آیت کے آخر میں فرمایا کہ پھر اپنے دلوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کے متعلق کوئی رکاوٹ نہ پائیں اور دل و جان سے تسلیم کرلیں۔

(5) اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلامی احکام کا ماننا فرض ہے اور ان کو نہ ماننا کفر ہے نیز ان پر اعتراض کرنا، ان کا مذاق اُڑانا کفر ہے۔ (از تفسیرِ صراط الجنان، ۲/ ۲۳۹و۲۴۰)

میں تو مالِک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب ‏ ‏ ‏ یعنی محبوب و مُحِبّ میں نہیں میرا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۱۶)

مختصر وضاحت: یعنی ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چونکہ تمام جہان کے خالق و مالک کے حبیب ہیں، یوں آپ تمام جہان کے مالک ہوئے۔ کیونکہ محب کی ہر شے محبوب کی ہی ہوتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ‏ ‏ ‏ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خُدا چاہتا ہے رضائے محمد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے ایک اور واقعہ، آیتِ کریمہ شانِ نزول اور تفسیری نکات کے ساتھ سنتے ہیں:

چنانچہ تفسیر صِراطُ الجنان میں ہے کہ جب حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینۂ منورہ میں تشریف لائے تو انہیں بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا اور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ پاک کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے اسی طرف منہ کرکے نمازیں ادا کرنا شروع کر دیں۔ البتہ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ اطہر کی خواہش یہ تھی کہ خانہ کعبہ کو مسلمانوں کا قبلہ بنادیا جائے۔ چنانچہ ایک دن نماز کی حالت میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس امید میں بار بار آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے کہ قبلہ کی تبدیلی کا حکم آجائے، اس پر نماز کے دوران یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کو رضائے الٰہی قرار دیتے ہوئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کے حسین انداز کو قرآن میں بیان کرتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواہش اور خوشی کے مطابق خانہ کعبہ کو قبلہ بنادیا گیا۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز ہی میں خانہ کعبہ کی طرف پھر گئے، مسلمانوں نے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ اسی طرف رُخ کیا اور ظہر کی دو رکعتیں بیت المقدس کی طرف ہوئیں اور دو رکعتیں خانہ کعبہ کی طرف منہ کرکے ادا کی گئیں۔ (تفسیر صراط الجنان، ۱/۲۳۳ ملتقطاً) وہ آیتِ کریمہ جو نازل ہوئی وہ یہ ہے:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ (پ۲، البقرۃ:۱۴۴)

ترجمۂ کنزالایمان: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس آیتِ کریمہ کے تحت جو نکات بیان فرمائے ہیں، آیئے ان میں سے کچھ سنتے ہیں:

(1)اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام لوگ قانون کے پابند ہوتے ہیں اور قانون مرضیِ محبوب کا منتظر ہے۔

(2) کعبہ کو جو یہ عزت ملی کہ تمام اولیاء، غوث و قطب اس کی طرف گردنیں جھکاویں یہ محبوب کے صدقہ سے ملی، ان کی مرضی نے کعبہ کو قیامت تک کے لیے قبلہ بنادیا۔(شانِ حبیب الرحمان، ص ۴۲)

آپ کا چاہا ربّ کا چاہا ربّ کا چاہا آپ کا چاہا
ربّ سے ایسی چاہت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
ربّ کے پیارے راج دُلارے ہم ہیں تمہارے تم ہو ہمارے
اے دامانِ رحمت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

(سامانِ بخشش، ص۸۹-۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ساری کثرت پاتے یہ ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے چند واقعات، آیاتِ مبارکہ، ان کے تفسیری نکات اور شانِ نزول کے واقعات سنے، جن سے سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان ظاہر ہو رہی ہے، اس میں شک نہیں کہ اگر قرآنِ کریم کو بنظرِ ایمان دیکھا جائے تو پورا قرآن

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت ہے۔ آیئے! اس کی مزید کچھ جھلکیاں ملاحظہ کرتے ہیں۔

اللہ پاک پارہ 30 سورۂ کوثر آیت نمبر 1 میں یوں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ(۱) تَرجَمۂ کنزُ الایمان: اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں (پ۳۰، الکوثر: ۱)

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: (اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں) اور فضائلِ کثیرہ عنایت کرکے تمام خلق پر (تمہیں) افضل کیا، حُسنِ ظاہر بھی دیا، حُسنِ باطن بھی (عطا فرمایا)، نسبِ عالی بھی (دیا)، نبوت (کا اعلیٰ مرتبہ) بھی، کتاب بھی (عطا فرمائی اور)، حکمت بھی، (سب سے زیادہ) علم بھی (دیا اور) (سب سے پہلے) شفاعت (کرنے کا اختیار) بھی، حوضِ کوثر (جیسی عظیم نعمت) بھی (دی اور) مقامِ محمود بھی، کثرتِ اُمّت بھی (آپ کا حصہ ہے اور) اعدائے دِین (دُشمنانِ اسلام) پر غلبہ بھی (آپ کو عطا کیا) کثرتِ فتوح (کثرت کے ساتھ فتوحات) بھی (آپ کے لیے ہیں) اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں (آپ کو ایسی عطا فرمائی) جن کی نہایت (انتہاء) نہیں۔ (خزائن العرفان، ص: ۱۱۲۲، ملخصاً)

اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امامِ اہلسنت، اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

ربّ ہے مُعطِی یہ ہیں قاسِم رِزق اُس کا ہے کِھلاتے یہ ہیں
اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرْ ساری کثرت پاتے یہ ہیں

(الاستمداد، ص۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حوضِ کوثر کس کو نصیب ہو گا؟

سُبْحٰنَ اللہ !ہمارے آقا، **مکی مدنی مصطفٰی** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **بہت کچھ** عطا کیا گیا اور **بہت کچھ** عطا کیا جائے گا۔ آیئے سُنتے ہیں **حوضِ کوثر** کیا ہے! اللہ پاک نے ہمارے پیارے **نبی** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک حوض عطا فرمایا ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں (یعنی میٹھا)، مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ جو ایک مرتبہ پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے **اپنی اُمّت** کو **سیراب** فرمائیں گے۔ (کتاب العقائد، ص ۳۶ ملخصًا)

قِیامت کے دن جب نَفسا نفسی کا عالَم ہو گا اور گرمی کی شِدّت سے **لوگوں کی زبانیں** سُوکھ کر کانٹا بَن چکی ہوں گی ایسے وقت میں وہ لوگ خوش نصیب ہوں گے جنہیں اللہ پاک اپنے **محبوب** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوضِ کوثر سے سیراب کرے گا۔ **روایات** میں ایسی نیکیوں کا بیان موجود ہے جن کی برکت سے جامِ کوثر نصیب ہو گا، ان روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ ❁ **آبِ کوثر** اُس کو نصیب ہو گا جو **دُرودِ پاک کی کثرت** کرنے والا ہو گا۔ ❁ **آبِ کوثر** اُس کو نصیب ہو گا جو **روزے دار کو کھانا کِھلانے والا** ہو گا۔ ❁ **آبِ کوثر** اُس کو نصیب ہو گا جو **غیر ضروری گفتگو** سے بچتا ہو گا۔ ❁ **آبِ کوثر** اُس کو نصیب ہو گا جو **راہِ خدا کے مُسافروں کو پانی پِلانے والا** ہو گا۔ (ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر المظفر ۱۴۴۱ھ، ص ۲۱ ملخصًا وماخوذاً)

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

(الاستمداد، ص ۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تیرے چہرۂ نورِ فزا کی قسم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم قرآنِ کریم میں بیان کردہ حضور نبیِ رحمت،

شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف اوراوصاف کے بارے میں سُن رہے تھے، ربّ کریم نے اپنے پاکیزہ کلام میں اپنے محبوب کی طرح طرح سے تعریف بیان فرمائی۔ کہیں تو کئی کئی آیات میں حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت موجود ہے تو کہیں پوری پوری سورت ہی محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف بیان کرتی نظر آتی ہے، کہیں محبوب کے قدموں کو لگنے والی خاک کی قسم بیان فرمائی ہے تو کہیں محبوب کے مبارک شہر کی قسم بیان فرمائی ہے۔ کہیں محبوب سے نسبت رکھنے والی چیزوں کی عظمت ورفعت کو بیان فرمایا ہے تو کہیں محبوب کے مُبارک چہرے کی قسم بیان فرمائی، کہیں محبوب کی رات کی تاریکی میں عبادت کرنے کو بیان فرمایا تو کہیں محبوب کے خُلُقِ عظیم کو بیان فرمایا ہے، کہیں اپنے محبوب کی تعظیم کے بارے میں ایمان والوں کو بتایا تو کہیں اپنی اطاعت کے ساتھ ساتھ اپنے محبوب کی اطاعت کو لازم قرار دیا، کہیں محبوب کی سیاہ زلفوں کا تذکرہ فرمایا تو کہیں محبوب کے معراج پر جانے کو بیان فرمایا، کہیں حضور کے مومنوں پر رؤف ورحیم ہونے کو بیان فرمایا تو کہیں اپنی مَحبّت کا معیار اپنے محبوب کی اتّباع کو قرار دیا، الغرض سارا قرآن حضور کی نعت ہے۔

سورۂ وَالضُّحٰی ہی کو دیکھ لیجئے، یہ مکمل سورت ہی حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعریف پر مشتمل ہے ، بالخصوص اس کی ابتدائی دو آیات میں تو بڑے ہی نِرالے انداز میں مُصطَفٰے کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک چہرے کو چاشت کے ساتھ اور مُبارک زلفوں کو رات کی تاریکی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ چنانچہ

ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَالضُّحٰى ﴿۱﴾ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰى ﴿۲﴾ تَرجَمۂ کنز الایمان: چاشت کی قسم اور رات کی

جب پردہ ڈالے۔ (پ:۳۰، الضحیٰ:۱، ۲)

ان آیات میں چاشت اور رات کی تاریکی سے کیا مراد ہے، اس بارے میں مفسرین اور علمائے کرام کے مختلف اقوال ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "تفسیرِ کبیر" میں فرماتے ہیں: "وَالضُّحٰی" سے مراد ہے مُصطَفٰے عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے روشن چہرے کی قسم اور "وَالَّیْل" سے مراد ہے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی سیاہ زلفوں کی قسم۔ (تفسیرکبیر، ۱۱/۱۹۱ ماخوذاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجیے! اللہ پاک نے کیسے پیارے انداز میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روشن چہرے اور خوبصورت زُلفوں کی قسم بیان فرمائی، صرف یہی نہیں بلکہ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اداؤں اور آپ سے تعلق رکھنے والی مختلف چیزوں کی قسم بھی یاد فرمائی ہے۔ آیئے! ملاحظہ کیجئے۔

اللہ پاک نے اپنے محبوبِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک گفتگو کی قسم یاد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: وَ قِیْلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ (پ۲۵، الزخرف:۸۸)

تَرْجَمَۂ کنزالایمان: مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم کہ اے میرے ربّ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔

اللہ پاک نے اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک عمر کی قسم یاد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ (پ۱۴، الحجر:۷۲) تَرْجَمَۂ کنزالایمان: اے محبوب تمہاری جان کی قسم بے شک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔﴾

اللہ کریم نے اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقدس شہر کی قسم یاد فرمائی اور ارشاد

فرمایا:﴿لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱)﴾ (پ۳۰، البلد: ۱) تَرجَمۂ کنزالایمان: مجھے اس شہر کی قسم۔

اللہ پاک نے نبیِ بے مثال، سیدہ آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانۂ مبارک کی قسم یاد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:﴿وَ الْعَصْرِۙ(۱)﴾ (پ۳۰، العصر: ۱) تَرجَمۂ کنزالایمان: اس زمانۂ محبوب کی قسم۔

سرکارِ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحےٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زُلفِ دوتا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص۸۰)

شعر کی وضاحت: اے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قرآنِ مجید میں **شَمْس و ضُحٰی** فرما کر اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کی قسم یاد فرمائی ہے اور **وَالَّیْل** فرما کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خم دار سیاہ زلفوں کی قسم یاد فرمائی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "چوک دَرْس"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰه! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **شان و عظمت** کو بیان کیا جاتا ہے، محبتِ رسول کے جام بھر بھر کر پلائے جاتے ہیں، آپ بھی اپنے دل میں محبتِ رسول کا چراغ روشن کرنے کیلئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "چوک دَرْس" بھی ہے۔ ☆ چوک درس

مسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے کا ذَرِیْعَہ ہے۔☆چوک دَرْس بے نمازیوں کو نمازی بناتا ہے۔☆چوک دَرْس مسجد سے دُور رہنے والوں کو مسجد سے قریب کرتا ہے۔☆چوک دَرس کی بَرَکت سے نیکیوں میں رَغبَت پیدا ہوتی ہے۔☆چوک دَرس کی بَرَکت سے عَلاقے (Area) میں مَدَنی کاموں کی دُھوم مچ جاتی ہیں۔☆چوک دَرس نمازوں کی پابندی کا ذِہن بنانے کے علاوہ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیْعَہ ہے۔

لائنز ایریا (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی **چوک دَرْس میں شریک ہوئے۔** چوک دَرْس میں شریک ہونا ہی اُن کی اِصلاح کا سبب بنا۔ چوک درس میں شرکت کی برکت سے دعوتِ اسلامی کا **مدنی ماحول** مِلا۔ چوک درس میں شرکت کی برکت سے **تنظیمی ذِمہ داری** ملی۔ چوک درس میں شرکت کی برکت سے **سُنّتِ مُصطفٰے** پر عمل یعنی عمامہ شریف سجانے کی سعادت ملی۔

تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا　　قریب آکے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
نبی کی مَحبَّت میں رونے کا انداز　　چلے آؤ سکھلائے گا مَدَنی ماحول
اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ　　تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
سنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللّٰہ　　تم اپنائے رکھّو سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　**صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دنیا کا دستور ہے کہ بادشاہ جب اپنے درباریوں میں سے کسی کو اپنی عنایتوں سے مخصوص کرتے ہیں تو اسے ایسے خاص انعامات عطا کرتے ہیں، جس سے اس کی قدرو منزلت ہر شخص پر ظاہر ہو جائے اور وہ دوسروں سے بالکل ہی ممتاز ہو جائے اور وہ کمالات اور

مراتب جو کسی اور کو بھی ملے ہوئے ہوں تو بادشاہ اپنے خاص اور چُنے ہوئے درباریوں کو وہ دینے کے ساتھ دیگر بھی کئی بہتر مرتبوں سے سرفراز کرتا ہے، اسی طرح بادشاہِ حقیقی یعنی **اللہ پاک** نے ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام مخلوق سے زیادہ انعامات دے کر اپنی خاص مہربانیوں سے مشرف کیا اور قرآنِ کریم میں ربِّ کریم نے مختلف مقامات پر مختلف القابات کے ساتھ اپنے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعریف فرمائی ہے، چنانچہ

☆سورۂ فتح آیت نمبر 29 میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** فرمایا☆تو سورۂ اٰلِ عِمْرٰن آیت نمبر 33 میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ”**مصطفیٰ**“ قرار دیا گیا۔☆سورۂ اٰلِ عِمْرٰن آیت نمبر 179 میں ”**مجتبیٰ**“ فرمایا☆تو سورۂ جنّ آیت نمبر 27 میں آپ کو ”**مرتضیٰ**“ کے لقب سے یاد کیا گیا۔☆سورۂ بَنِیْ اِسْرَآئِیل آیت نمبر 1 میں **عبدِ کامل**☆تو سورۂ مَآئِدَہ آیت نمبر 15 میں آپ کو ”**نور**“ فرمایا گیا۔☆سورۂ نِسَاء آیت نمبر 174 میں ”**بُرہان** (یعنی واضح دلیل)“☆تو سورۂ اَحْزَاب آیت نمبر 40 میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ”**خَاتَمُ النَّبِیّٖن**“ فرمایا گیا۔☆سورۂ اَحْزَاب آیت نمبر 45 میں شاہد یعنی ”**حاضر و ناظر**“، ”**سِراجِ مُنیر**“ (یعنی چمکتا ہوا سورج) اور **داعی اِلَی اللّٰہ** (یعنی اللہ پاک کی طرف بُلانے والا) فرمایا گیا۔☆سورۂ یٰسٓ آیت نمبر 1 میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ”**یٰسٓ**“☆تو سورۂ طٰہٰ آیت نمبر 1 میں **طٰہٰ** فرمایا گیا۔☆سورۂ بقرہ آیت نمبر 119 میں **بشیر** (خوشخبری سنانے والا) اور ”**نذیر**“ (ڈر سنانے والا) فرمایا گیا ہے۔☆سورہ مُزَّمِّل آیت نمبر 1 میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ”**مُزَّمِّل**“☆تو سورۂ مُدَّثِّر آیت نمبر 1 میں **مُدَّثِّر** فرمایا گیا ہے۔☆سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 164 میں **اللہ پاک** نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مومنوں پر اپنا ”**احسان**“ قرار دیا☆تو سورۂ انبیاء آیت نمبر 160 میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تمام عالمین کیلئے ”**رَحْمَت**“ قرار دیا۔☆سورۂ قلم آیت نمبر 4 میں آپ کو ”**صاحبِ خُلُقِ عظیم**“ فرمایا☆تو سورۂ بَنِی

اِسرائیل آیت نمبر1 میں **صاحبِ معراج** فرمایا گیا۔☆سورۂ بَقَرہ آیت نمبر 33 میں **"دُعائے ابراہیمی"** ☆ توسورۂ صَفّ آیت نمبر 6 میں **"بشارتِ عیسٰی"** فرمایا گیا۔ ☆سورۂ کوثَر آیت نمبر1 میں **"صاحبِ کوثر"** ☆توسورۂ بَنی اسرائیل آیت نمبر79 میں **"صاحبِ مقامِ محمود"** قرار دیا گیا۔اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
اِن سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
اور ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۸)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

قرآن اور مدحتِ مصطفٰے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ قرآنِ کریم میں خود ربِّ کریم اپنے محبوب کی تعریف فرمارہا ہے، اپنے محبوب کے اوصاف ،شان و عظمت اور خصوصیات کو اپنے پاکیزہ کلام میں بیان فرمارہا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! جن کی تعریف خود ان کا ربّ فرمائے توکسی انسان کے بس کی بات نہیں کہ اللہ پاک کے محبوب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی تعریف کا حق ادا کرسکے۔ اعلیٰ حضرت نے کیا خوب فرمایا:

اے رضاؔ خود صاحبِ قرآں ہے مدّاحِ حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۳)

مختصر وضاحت: اس شعر میں اعلیٰ حضرت اپنی ذات کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے احمد رضا! تُو جتنی بھی اپنے آقا کی تعریف کر لے، لیکن تجھ سے اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان کا ربّ ہی ان کی تعریف فرماتا ہے تو اور کوئی کس طرح ان کی ثناخوانی کا حق ادا کر سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ اقدس، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل اور خصوصیات بزبانِ قرآن سُن رہے ہیں، یقیناً ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان تو بے مثال ہے، یقیناً جس ذاتِ بابرکات پر اللہ پاک کا فضلِ عظیم ہو ان کی فضیلت کون شمار کر سکتا ہے؟

حضرت امام قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **"شفاء شریف"** میں لکھتے ہیں: **حَارَتِ الْعُقُوْلُ فِیْ تَقْدِیْرِ فَضْلِهٖ عَلَیْهِ وَخَرِسَتِ الْاَلْسُنُ**، یعنی اللہ کریم کا جو فضل حضور عَلَیْہِ السَّلَام پر ہے، اس کا اندازہ کرنے سے عقلیں حیران ہیں اور زبانیں عاجز ہیں۔ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی، ۱/۱۰۳)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

سَرْوَر کہوں کہ مالک و مَولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے
تیرے تو وَصف عیبِ تناہی سے ہیں بَری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سب کچھ اُن کے ثنا خواں کی خامُشی
چُپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

(حدائق بخشش، ص۱۷۴-۱۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس سوشل میڈیا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے اپنے محبوب کو اس قدر خصوصیات اور شان و عظمت سے نوازا ہے کہ ہم شمار نہیں کر سکتے، لٰہذا سیرتِ مصطفٰے کو جاننے، حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حقیقی محبت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے 107 شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے ان شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **مجلس سوشل میڈیا**(Social Media) بھی ہے۔ جو سوشل میڈیا استعمال کرنے والوں(Social Media Users) تک قرآن و سنت کا پیغام پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ **"مجلس سوشل میڈیا"** اس وقت جن ویب سائٹس پر کام کر رہی ہے، ان میں یوٹیوب(YouTube)، فیس بک، ٹوئٹر، انسٹا گرام، ٹیلی گرام(Telegram) اور واٹس ایپ شامل ہیں۔ **فیس بک**(Facebook) پر **10 پیجز**(Pages) پر کام کیا جا رہا ہے، جن میں دعوتِ اسلامی، مولانا الیاس قادری، مولانا عبید رضا، حاجی عمران عطاری، حاجی شاہد عطاری، عبد الحبیب عطاری دار الافتاء اہلسنت، مدنی نیوز، مدنی چینل، مدنی چینل لائیو اور 30 سیکنڈ اَور لیس(Thirty seconds or less) شامل ہیں، جن سب پر ملنے والے لائیک کی کل تعداد تقریباً 1 کروڑ 30 لاکھ ہے۔

جبکہ **یوٹیوب**(YouTube) پر بھی **10 چینلز** پر کام جاری ہے۔ قرآن و سنت کے پیغام کو دنیا بھر میں پہنچانے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے ہر شعبے کو مزید ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

پانی میں اسراف سے بچنے کے متعلق چند مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"وضو کا طریقہ"** سے پانی میں اسراف سے بچنے کے بارے میں چند مدنی پھول سنتے ہیں۔

پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: وُضو میں بہُت سا پانی بہانے میں کچھ خیر (بھلائی) نہیں اور یہ کام شیطان کی طرف سے ہے۔ (کنز العمال، ۹/۱۴۴، حدیث: ۲۶۲۵۵) (2) آقا عَلَیْہِ الصلوٰۃُ السَّلَام نے ایک شخص کو وُضو کرتے دیکھا، فرمایا: اِسراف نہ کر اِسراف نہ کر۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب اطہارۃ و سننہا، باب ماجاء فی القصد فی الوضوء۔ الخ ۱/۲۵۴، حدیث: ۴۲۴) ☆ اگر وَقف پانی سے وُضو کیا تو زِیادہ خَرچ کرنا بالِاتّفاق حرام ہے (وضو کا طریقہ، ص ۴۲) ☆ بعض لوگ چُلّو لینے میں پانی ایسا ڈالتے ہیں کہ اُبل جاتا ہے حالانکہ جو گِرا بیکار گیا اس سے احتیاط چاہئے۔ (وضو کا طریقہ، ص ۴۲) ☆ آج تک جتنا بھی ناجائز اِسراف کیا ہے، اُس سے توبہ کرکے آئندہ بچنے کی بھرپور کوشش شروع کیجئے۔ ☆ وُضو کرتے وقت نل احتیاط سے کھولئے، دَورانِ وُضو ممکنہ صورت میں ایک ہاتھ نل کے دستے پر رکھئے اور ضَرورت پوری ہونے پر بار بار نل بند کرتے رہیں۔ ☆ مِسواک، کُلّی، غَرغَرہ، ناک کی صفائی اور ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال اور مسح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو، یوں اچّھی طرح نل بند کرنے کی عادت بنایئے ☆ سردیوں میں وُضو یا غسل کرنے نیز برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کیلئے گرم پانی کے حُصُول کی خاطِر نل کھول کر پائپ میں جمع شُدہ ٹھنڈا پانی یوں ہی بہا دینے کے بجائے کسی برتن میں پہلے نکال لینے کی

ترکیب بنائیے۔ ☆منہ دھونے کیلئے صابن کا جھاگ بنانے میں بھی پانی احتیاط سے خرچ کیجئے۔ ☆اِستِعمال کے بعد ایسی صابن دانی میں صابن رکھئے جس میں پانی بالکل نہ ہو☆پی چکنے کے بعد گلاس میں بچا ہوا پانی پھینک دینے کے بجائے دوسرے اسلامی بھائی کو پلا دیجئے یا کسی اور استعمال میں لے لیجئے۔ ☆استنجا خانے میں لوٹا استعمال کیجئے کہ فوارے سے طہارت کرنے میں پانی بھی زِیادہ خرچ ہوتا ہے اور پاؤں بھی اکثر آلودہ ہو جاتے ہیں۔ ☆نل سے قطرے ٹپکتے رہتے ہوں تو فوراً اِس کا حل نکالئے ورنہ پانی ضائع ہوتا رہے گا۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کرنا بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت سخت بیمار ہو گئے، بَہُت عِلاج کروایا، بڑے طبیبوں کو دکھایا مگر شِفا نہ مل سکی، اسی حالَت میں چھ (6) مہینے گزر گئے۔ ایک دِن اسے پتا چلا کہ حضرتِ شیخ شبلی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کے محل کے پاس سے گزر رہے ہیں تو اس نے انہیں اپنے پاس تشریف لانے کی درخواست کی۔ جب آپ تشریف لائے تو اسے دیکھ کر اِرشَاد فرمایا: فِکْر نہ کرو اللہ پاک کی رَحمت سے آج ہی آرام آجائے گا۔ پھر حضرت شیخ شبلی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے دُرُودِ پاک پڑھ کر بادشاہ کے جِسم پر ہاتھ پھیرا تو وہ اُسی

وَقْت تَنْدُرُسْت ہو گیا۔(راحت القلوب، ص۵۰)

ہر دَرْد کی دوا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

تعویذِ ہر بلا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

☆اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے، ☆پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجئے، ☆ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے، ☆اگر قلم، ڈائری آپ کے پاس ہے تو اَہَم نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سب سے پہلے تو ہمیں اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرنا چاہیے کہ جس نے ہمیں ایک بار پھر بارہ (12) ربیعُ الاول کی مُقدّس نورانی رات نصیب فرمائی۔ آج کی رات **بڑی اہم رات** ہے۔ یہ رات بڑی عظیمُ الشّان رات ہے۔ یہ رات بڑے **فضائل و برکات** والی

---

1 … معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲

مُقدّس رات ہے۔☆ **یہ وہ عظیم رات** ہے جس کو کائنات کی سب سے زیادہ شان و شوکت والی ہستی سَیِّدُ الانبیا، تاجدارِ دوسرا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت ہے۔☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** کہ جو شبِ قدر سے بھی افضل ہے۔(ماثبت بالسنة، ص ۱۵۳)،☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں حضرت آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے مکانِ رحمت سے ایسا نور چمکا جس نے سارے عالَم کو جگمگ جگمگ کر دیا۔☆ **یہ وہ عظیم رات** ہے جس میں ہر طرف خوشیوں کا سماں چھا گیا۔☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں ہر طرف شادمانیوں کے ترانے بجنے لگے۔☆ **یہ وہ عظیم رات** ہے جس میں ہر طرف نور کی روشنی پھیل گئی۔☆ **یہ وہ عظیم رات** ہے جس میں کفر و شرک کی سب ظلمتیں کافور ہو گئیں۔☆ **یہ وہ عظیم رات** ہے جس میں اللہ پاک نے مومنوں پر احسانِ عظیم فرمایا۔☆ **یہ وہ عظیم رات** ہے جس میں شیطان اپنے چیلوں کے ساتھ رُسوا ہوا۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات** ہے کہ اِس رات آسمان کے تارے بھی زمین کی طرف مائل ہونے لگے۔☆ **یہ وہ عظیم رات** ہے جو تمام راتوں کی سردار ہے،☆ **یہ وہ عظیم رات** ہے جس میں مکانِ آمنہ سے ایسا نور چمکا جس سے مشرق و مغرب روشن (Bright) ہو گئے،☆ **یہ وہ عظیم رات** ہے جس میں اللہ پاک کے حکم سے فِرشتوں کے سردار جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مشرق و مغرب اور خانۂ کعبہ پر جھنڈے نصب کئے۔(خَصائصِ کبریٰ، ۱/ ۸۲ ملخصاً)☆ **یہ وہ عظیم رات** ہے کہ جس میں اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری پر ایران کے بادشاہ کِسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا اور اس کے محل میں دراڑیں پڑ گئیں، ☆ **یہ وہ عظیم رات** ہے کہ جس میں ایران کا ایک ہزار سال سے جلنے والا آتش کدہ خود بخود بُجھ گیا۔☆ **یہ وہ عظیم رات** ہے جس میں اللہ پاک کے حکم سے آسمان اور جنّت کے دروازے کھول دِیے گئے تھے۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات** ہے جس میں آسمان سے نور کی بارشیں ہونے لگیں۔☆ **یہ وہ عظیم رات** ہے جس میں فرشتوں نے بھی دو جہاں کے سرور، بی بی آمنہ کے دلبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کی **خوب خوشیاں**

منائیں۔☆یہ وہ **عظیم رات** ہے جس میں تاجدارِ حرم، شہنشاہِ عرب و عجم، شافعِ اُمم، نورِ مجسم، رحمتِ عالم، نبیِ محتشم، شاہِ بنی آدم، سراپا جود و کرم، دافعِ رنج و الم، سید الانبیا، جنابِ احمدِ مجتبیٰ، محمدٌ رَّسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دنیا میں تشریف آوری ہوئی اور وہ مجسم رحمت اس کائنات میں تشریف لائے تو کفر و شرک کی تمام ظلمتیں چھٹ گئیں۔ مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

سحابِ رحمتِ باری ہے بارہویں تاریخ — کرم کا چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیں تو جان سے پیاری ہے بارہویں تاریخ — عَدُو کے دل کو کٹاری ہے بارہویں تاریخ
اسی نے مَوسمِ گُل کو کیا ہے موسمِ گُل — بہارِ فصلِ بہاری ہے بارہویں تاریخ
ہزار عید ہوں ایک ایک لَحظہ پر قُرباں — خُوشی دلوں پہ وہ طاری ہے بارہویں تاریخ
فلک پہ عرشِ بریں کا گُمان ہوتا ہے — زمینِ خُلد کی کیاری ہے بارہویں تاریخ
تمام ہوگئی میلادِ انبیا کی خوشی — ہمیشہ اب تِری باری ہے بارہویں تاریخ
دلوں کے میل دُھلے گُل کھلے سُرُور ملے — عجیب چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ
چڑھی ہے اَوج پہ تقدیر خاکساروں کی — خُدا نے جب سے اُتاری ہے بارہویں تاریخ
خُدا کے فضل سے ایمان میں ہیں ہم پورے — کہ اپنی روح میں ساری ہے بارہویں تاریخ
ولادتِ شہِ دیں ہر خُوشی کی باعث ہے — ہزار عید سے بھاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیشہ تُو نے غلاموں کے دل کئے ٹھنڈے — جلے جو تجھ سے وہ ناری ہے بارہویں تاریخ
حَسَن ولادتِ سرکار سے ہوا روشن — مِرے خُدا کو بھی پیاری ہے بارہویں تاریخ

(ذوقِ نعت، ص۱۲۱-۱۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے سنا کہ **آج کی رات** یہ وہ **عظیم رات** ہے جس میں نور والے آقا، مکے مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نور کی خیرات بانٹنے اور جہان کو اپنے نور سے جگمگانے کیلئے اس کائنات میں تشریف فرما ہوئے۔ آیئے! بیان شروع کرنے سے پہلے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ نعروں سے اس نورانی رات کا اِستقبال کرتے ہیں۔ ہو سکے تو مدنی پرچم لہرا لہرا کر خوب جوش و جذبے، محبت و عقیدت کے ساتھ **مرحبا یا مصطفےٰ** کی دُھوم مچایئے۔

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا

رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا

سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا

مُختار کی آمد... مرحبا پرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی

مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہمارے بیان کا موضوع ہے **"معجزہ بن کے آیا ہمارا نبی"**۔ جس میں ہم رسولِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **مختلف اعضائے مبارکہ** کے مختلف معجزات سُنیں گے۔

یقیناً اس میں اس میں شک نہیں کہ نبیِّ آخرُالزّماں، سَروَرِ کَون و مکاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام نبیوں کے بھی نَبی ہیں۔ اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سِیرتِ مُقدَّسہ تمام اَنْبِیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مُقدَّس زِندگیوں کا خُلاصہ (Summary) ہے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عالَمِ کائنات میں اوَّلین و

آخرین کی تمام قوموں کی طرف نبی بن کر آئے۔ اس لئے اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُقدَّسہ کو اَنْبیائے سابِقین کے تمام مُعجِزات کا مَجْمُوعہ بنا دیا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو قِسم قِسم کے ایسے بے شُمار مُعجِزات سے سرفراز فرمایا، جو ہر طبقہ، ہر گروہ، ہر قوم اور تمام اَہْلِ مَذاہِب کے مِزاج کے لئے ضَروری تھے۔(سیرتِ مُصطَفٰی، ص ۷۱۲ تا ۷۱۴، ملخصًا و ملتقطاً)

اس کے علاوہ اللہ پاک نے اپنے آخِری پَیغمبر، شَفِیعِ مَحْشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسے بے شُمار مُعجِزات بھی عطا فرمائے جو آپ کے **خَصائص** کہلاتے ہیں۔یعنی یہ آپ کے وہ کمالات ومُعجِزات ہیں، جو کسی اور نَبی ورَسُول کو عَطا نہیں کئے گئے۔(سیرتِ مُصطَفٰی، ص ۸۲۰ ملخصاً) علمائے کرام نے آپ کے مقدس اعضا سے ظاہر ہونے والے درجنوں **معجزات** بیان فرمائے ہیں۔دُوسرے انبیاعَلَیْہِمُ السَّلَام معجزات لے کر آتے تھے جب کہ ہمارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود معجزہ بن کر تشریف لائے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات بے شمار ہیں، اللہ پاک نے اپنی عطا سے آپ کو ایسا زبردست اختیار اور قُوت عطا فرمائی ہے کہ جس کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔"اللہ پاک کی عطا سے"آپ نے اُنگلی کے اِشارے سے چاند کے 2 ٹکڑے کیے،"اللہ پاک کی عطا سے"آپ نے دُعا فرمائی تو ڈُوبا ہوا سورج پلٹ آیا،"اللہ پاک کی عطا سے"آپ نے پانی میں پتھر کو تیرا دیا"اللہ پاک کی عطا سے"آپ نے لکڑیاں بلب کی مانند روشن فرما دِیں۔"اللہ پاک کی عطا سے"آپ نے لعابِ دہن(یعنی تھوک مبارک)ڈال کر کھاری کنوؤں کو میٹھا کر دیا۔"اللہ پاک کی عطا سے"آپ نے اُنگلیوں سے پانی کے چشمے بہا دیے۔"اللہ پاک کی عطا سے آپ نے"شَجَر و حَجَر(یعنی درختوں اور پتھروں) سے کلام کیا،"اللہ پاک کی عطا سے"درخت آپ کی بارگاہ میں حاضری کو آیا۔"اللہ پاک کی عطا سے"تھوڑا سا دودھ ستّر(70) آدمیوں کو کافی ہو گیا۔"اللہ

پاک کی عطا سے" تھوڑا سا کھانا کثیر جماعت کو کفایت کر گیا، "اللہ پاک کی عطا سے" آپ کی برکت سے جانور انسانی بولی بولنے لگے۔ الغرض! اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سراپا معجزہ بنا کر بھیجا ہے، چنانچہ پارہ 4 سورۂ نساء آیت نمبر 174 میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾ (پ۶، النساء:۱۷۴)	تَرجَمۂ کنزُالایمان: اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اُتارا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں حضور عَلَیْہِ السَّلَام کے کئی اعضائے مبارکہ کا ذِکر کیا ہے جس سے حق تعالیٰ کی کمالِ محبت وعنایت پائی جاتی ہے۔

پارہ 27، سُوْرۂ نجم کی آیت نمبر 11 میں **قلبِ مبارک** کا ذکر ہوتا ہے۔

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾ (پ۲۷، النجم:۱۱)	تَرجَمۂ کنزُالایمان: دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا

پارہ 19، سُوْرہ شُعَرا کی آیت نمبر 194,193 میں اِرشاد ہوتا ہے۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلٰى قَلْبِكَ (پ۱۹، الشعراء:۱۹۳-۱۹۴)	تَرجَمۂ کنزُالایمان: اُسے روح الامین لے کر اترا تمہارے دل پر

پارہ 2 سُورۃُ البَقَرۃ آیت نمبر 144 میں چہرۂ مبارک کا ذکر یوں ہوتا ہے:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ۚ ترجمہ: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی

طرف منہ کرنا (پ۲، البقرۃ: ۱۴۴)

جبکہ پارہ 30 سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ کی ابتدائی آیات میں سینہ مبارک اور پشت مبارک کا ذکر یوں فرمایا:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿۳﴾ تَرجَمۂ کنزُالایمان: کیا ہم نے تمہارے لئے سینہ کشادہ نہ کیا اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی (پ۳۰، الم نشرح: ۱تا۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آیئے! اب اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کچھ **مقدس اعضاء** سے متعلق **قرآنی آیات** اور اعضائے مبارکہ سے ظاہر ہونے والے **معجزات** سنتے ہیں:

پارہ 27، سُورۂ نَجم کی آیت نمبر 3 میں **زبان مبارک** کا ذکر ہوتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿۳﴾ (پ۲۷، النجم: ۳)	تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے

پارہ 25، سُورۂ دُخان کی آیت نمبر 58 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ (پ۲۵، الدخان: ۵۸)	تَرجَمۂ کنزُالایمان: تو ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں آسان کیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وہ زبان جس کو سب کُن کی کنجی کہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہماری بھی زبان ہے اور ہمارے آقا مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان ہے، ہماری زبان کا کیا حال ہے وہ ہم بخوبی جانتے ہیں، جبکہ ہمارے نوروالے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان کیسی ہے؟۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ۳۰۲)

یعنی ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ مبارک تقدیرِ الٰہی کی چابی ہے۔ جیسے جیسے یہ مبارک زبان ہلتی چلی جاتی ہے، واقعات ویسے ہی ہونے لگتے ہیں۔ اس زبانِ مبارک کے کمالات دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ کائنات کے گوشے گوشے پر اس کی حکومت ہے اور ایسی حکومت پر لاکھوں سلام ہوں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضور سراپا نُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان مبارک اور اس کے پانی یعنی لُعابِ دَہن (تھوک مبارک) سے کیسے کیسے معجزات ظاہر ہوئے، آیئے سنتے ہیں:

(1)زبان مُبارک کے حکم سے بچہ تندرست ہو گیا

حضرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے، فرماتے ہیں: ہم دو عالم کے مالک ومختار، مکی مَدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حج کے لیے نکلے اور جب وادی رَوحا میں پہنچے تو رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک عورت کو دیکھا جو آپ کی طرف آرہی تھی، یہ دیکھ کر نبیِ رحمت شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی سواری روک لی اور جب وہ عورت قریب آئی تو اس نے عرض کیا یَا رسولَ اللہ صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ میرا بچہ جب سے پیدا ہوا ہے، یہ بیمار ہی چلا آرہا ہے یہ سُن کر رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بچے کو پکڑ کر اپنے آگے بٹھایا اور اس کے منہ میں لُعابِ دَہن مُبارک ڈالا اور فرمایا: اُخْرُجْ عَدُوَّاللہِ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللہِ یعنی اے اللہ پاک کے دشمن نکل جا کیونکہ میں اللہ پاک کا رسول ہوں۔ یہ فرما کر وہ بچہ اس کی ماں کو پکڑا دیا اور فرمایا: اسے لے لے اب اس کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی، حضرت اُسامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جب ہم حج سے فارغ ہو کر وادی رَوحا میں پہنچے تو وہی عورت ایک بُھنی ہوئی بکری لے کر حاضر ہوگئی تو حبیبِ خدا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بی بی اس بکری کا ایک بازو مجھے دے، اس نے حاضر کر دیا پھر فرمایا: دوسرا بازو بھی پکڑا، اس نے حاضر کر دیا پھر فرمایا: اور بازو پکڑا اس نے عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بکری کے دو ہی بازو ہوتے ہیں، وہ میں نے حاضر کر دیئے ہیں یہ سُن کر پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے خاتون! اگر تُو چپ رہتی یعنی یہ نہ کہتی کہ بازو تو دو ہی ہوتے ہیں تو جب تک میں کہتا رہتا تُو مجھے بازو پکڑاتی ہی رہتی۔ (الخصائص الکبریٰ، باب ماوقع فی حجۃ الوداع۔۔الخ، ۲/۶۰)

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا یُوسُف کو تیرا طالبِ دِیدار بنایا
کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا
عالَم کے سلاطین بھکاری ہیں بھکاری سرکار بنایا تمہیں سرکار بنایا
کُنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے محبوب کیا مالک و مختار بنایا

(ذوقِ نعت، ص۴۷،۴۸)

(2) بچے کا جلا ہوا ہاتھ ٹھیک ہو گیا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے ایک اور واقعہ سنتے ہیں: حضرت محمد بن حاطب اپنی والدہ اُمِّ جمیل سے روایت کرتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھے بتایا کہ میں تجھے لے کر حبشہ سے آرہی تھی اور جب مدینۂ منورہ سے ایک دن کا فاصلہ رہ گیا تو میں نے ایک جگہ کھانا پکایا، اسی دوران ایندھن ختم ہو گیا، میں لکڑیاں لینے گئی تو تُو نے ہنڈیا کو کھینچا اور وہ ہنڈیا تیرے اُوپر گر گئی اور تیرا بازو جل گیا۔ میں تجھے لے کر شفیق و کریم آقا، رحمدل و رحیم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو گئی، یہ دیکھ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تیرے بازو پر لُعابِ دہن مبارک ڈالا اور کچھ پڑھ کر دم کیا، میں تجھے لے کر اُٹھی تو تیرا ہاتھ بالکل تندرست تھا۔ (ابن حبان، کتاب الجنائز، باب المریض۔۔الخ، ۲۷۳/۴، حدیث:۲۹۶۶)

عرشِ حق ہے مسندِ رِفعت رَسُولُ اللّٰہ کی | دیکھنی ہے حشر میں عزت رَسُولُ اللّٰہ کی
قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نور کے | جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رَسُولُ اللّٰہ کی
لَاوَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو مِلا اُن سے ملا | بٹتی ہے کونین میں نعمت رَسُولُ اللّٰہ کی

(حدائقِ بخشش، ص ۱۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) درخت قدموں میں

ایک اعرابی (یعنی عرب کے دیہاتی) نے رسولِ عربی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کی کہ یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں اسلام قبول کر چکا ہوں، آپ کوئی ایسی نشانی دکھائیں جو میرے یقین کو بڑھا دے۔ یہ سُن کر محبوبِ کبریا، بادشاہِ ارض و سما صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا دیکھنا چاہتے ہو؟ عرض کی آپ اس درخت کو یہاں بُلالیں، ارشاد فرمایا: جاؤ اور اس درخت کو کہو کہ تجھے

اللہ پاک کے رسول بُلاتے ہیں۔ جیسے ہی یہ بات اعرابی نے درخت سے کہی، وہ درخت ایک طرف جھکا اور پھر دائیں بائیں آگے پیچھے مُڑ کر اس نے اپنی جڑیں توڑیں اور جڑیں گھسیٹتا ہوا زمین چیرتا ہوا حاضر ہو گیا اور رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا: اَلسَّلامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ۔ یہ دیکھ کر اعرابی نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بس یہ میرے لئے کافی ہے، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے درخت کو حکم دیا کہ وہ واپس چلا جائے، حکم ملتے ہی واپس چلا گیا۔ یہ دیکھ کر اعرابی نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کے ہاتھ مبارک اور پاؤں مبارک کو بوسہ دوں؟ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اجازت دی اور اس نے دَسْت بوسی و قدم بوسی کی سعادت حاصل کی۔ پھر وہ اعرابی عرض کرنے لگا: آپ مجھے اس بات کی بھی اجازت دیں کہ میں آپ کو سجدہ کروں؟ یہ سُن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نہیں! اللہ پاک کے سِوا کسی اور کے لئے سجدہ نہیں ہے۔ (الخصائص الکبریٰ، باب الآیۃ فی قدوم الاعرابی، ۲/۵۹)

جن کو سُوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیے
صَدقہ اُن ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے
چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدے کریں
بارَکَ اللہ مرجعِ عالم یہی سرکار ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۶)

(4) دعا کی برکت سے ایمان قبول کرلیا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے ایک اور واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ حضرت

ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میری ماں اسلام کے دامن سے دُور تھی، مَیں اُسے اسلام کی دعوت دیتا مگر وہ مانتی نہ تھی، ایک دن جب کہ میں نے اپنی والدہ کو دعوتِ اسلام دی تو اس نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں ایسی بات کہی جس کو میں سُن نہیں سکتا تھا، میں وہاں سے دوڑا اور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا۔ رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: ابوہریرہ کیا ہوا؟ میں نے ماجرا عرض کرکے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری والدہ کے لیے ہدایت کی دعا فرمادیں، یہ سُن کر اُمّت پر مہربان، دوجہاں کے سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے یوں دعا کی۔ **اَللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یعنی یا اللہ !** ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرما۔ یہ دعا سُن کر میں خوشی خوشی واپس دوڑا اور جب میں دروازے پر پہنچا تو دروزاہ بند تھا، جب میری والدہ نے میرے پاؤں کی آہٹ سُنی تو زور سے فرمایا: ابوہریرہ ٹھہر جاؤ! جب میں کھڑا ہو گیا تو میں نے پانی گرنے کی آواز سُنی، میں سمجھ گیا کہ والدہ غسل کر رہی ہیں، انہوں نے غسل کر کے جلدی سے دروازہ کھول کر کہا: اے ابوہریرہ گواہ ہو جا کہ ”اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ“ یہ سُن کر میں واپس خوشی سے روتا ہوا دوڑا اور دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر ماجرا عرض کر دیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ پاک کی حمد کی اور فرمایا: بہت اچھا ہوا۔ **(مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل أبي هريرة، ص ۱۰۳۹، حدیث: ۶۳۹۶)**

(5) دعا فرمائی تو مال اولاد میں برکت ہو گئی

آیئے! ایک اور واقعہ سنتے ہیں: حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہ اپنے بیٹے حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو لے کر دربارِ رسالت میں حاضر ہوئیں، اور عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ یہ میرا بیٹا آپ کا خادم ہے، لہٰذا اس کے لیے

دعا فرمادیں، یہ سُن کر حبیبِ مکرم، شفیعِ معظّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَبَارِكْ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَہٗ یعنی یا اللہ! انس کے مال میں اضافہ فرما اور اس کی اولاد زیادہ کر اور جو تُو نے اس کو عطا فرمایا ہے، اس میں برکت دے۔ (ترمذی، كتاب المناقب، باب مناقب أنس بن مالك رضي الله عنه، ۵/۴۵۰، حدیث: ۳۸۵۵)

مکے مدینے کے تاجدار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ دعا ایسی مقبول ہوئی کہ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بصرہ میں وہ آخری صحابی تھے جن کا وصال ہوا۔ اور خود حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی عمر سو سال سے زائد ہوئی۔ اور کہا جاتا ہے کہ ان کی اولاد کی تعداد سو سے تجاوز کر گئی۔ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا ایک باغ تھا، عام باغات میں سال میں ایک دفعہ پھل لگتا تھا جبکہ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے باغ میں سال میں دو دفعہ پھل لگتا تھا، اور آپ کے باغ میں ایک پھول تھا جس سے مُشک کی سی خوشبو آتی تھی۔

(مرقاة شرح مشكوة، ۱۰/۲۹۲ تحت الحدیث: ۵۹۵۲)

اعلیٰ حضرت کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

مکاں عرش اُن کا فلک فرش اُن کا — مَلَک خادمانِ سَرائے مُحَمَّد
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالَم — خدا چاہتا ہے رضائے مُحَمَّد
دمِ نزع جاری ہو میری زباں پر — مُحَمَّد مُحَمَّد خدائے مُحَمَّد
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا — دلہن بن کے نِکلی دُعائے مُحَمَّد
اجابت نے جُھک کر گلے سے لگایا — بڑھی ناز سے جب دُعائے مُحَمَّد

(حدائقِ بخشش، ص ۶۵، ۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہاتھ مبارک کے معجزات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان کے کچھ معجزات سنے، آیئے! اب سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہاتھوں سے متعلق آیتِ قرآنی اور اس کے بعد ان مبارک ہاتھوں کے کچھ معجزات بھی سنتے ہیں:

چنانچہ پارہ 8، سُوْرۂ اَنْفَال، آیت نمبر 17 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ (پ ۹، الانفال: ۱۷)	تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1) دستِ مصطفےٰ کی برکت

صحابیِ رسول حضرت عُتْبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جنہوں نے اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے عہد میں مُوصَل شہر کو فتح کیا تھا، ان کی اہلیہ بی بی اُمِّ عاصم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضرت عتبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی ہم چار بیویاں تھیں، ہم میں سے ہر ایک زیادہ اور اچھی خوشبو لگانے میں کوشش کرتی تھیں تاکہ دوسری سے خوشبودار ہو۔ جبکہ حضرت عتبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اپنی داڑھی میں تیل تو لگاتے تھے لیکن کوئی خوشبو استعمال نہ کرتے تھے، اس کے باوجود بھی حضرت عتبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے جسم سے ہر وقت ہم سے زیادہ اور بہت عمدہ خوشبو آتی رہتی۔ جب حضرت عتبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ باہر نکلتے تو لوگ کہتے کہ ہم

نے حضرت عتبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی لگائی ہوئی خوشبو سے زیادہ اچھی کوئی خوشبو نہیں سُونگھی۔ ایک دن میں نے ان سے پوچھا کہ ہم اچھی خوشبو استعمال کرنے کی پوری کوشش کرتی ہیں، لیکن ہم سے زیادہ خوشبودار تو آپ ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عہد مبارک میں میرے بدن پر آبلے نمودار ہوئے، میں خدمتِ نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس بیماری کی شکایت کی۔ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ کپڑے اُتار دو۔ میں نے سَتْر (یعنی چھپانے کی جگہ) کے علاوہ کپڑے اُتار دیئے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی دونوں مبارک ہتھیلیوں میں پھونک لگا کر میرے جسم پر پھیر دِیں، اُس وقت سے میرے جسم سے خوشبو مہکتی رہتی ہے۔ (معجم صغیر، ۱/۳۹)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا کہ

میں مدینے کی گلیوں کے قرباں جن سے گزرے ہیں شاہِ مدینہ
اس طرح سے مہکتے ہیں رستے عطر جیسے لگائے ہوئے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) عطائے مصطفٰے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **مبارک ہاتھوں کی برکت** کا ایک اور واقعہ سنتے ہیں:

چنانچہ صحابیِ رسول حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ غزوۂ ''ذَاتُ الرِّقَاع'' میں گیا، جب واپسی ہوئی تو چونکہ میرا اونٹ نہایت کمزور اور

لاغر (دُبلا پتلا) تھا، اس لیے میں بار بار لشکر کے پیچھے رہ جاتا تھا، ایک مقام پر حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے مجھ سے فرمایا: اے جابر! کیا بات ہے جو تُو پیچھے رہ جاتا ہے؟ میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میرا اُونٹ لاغر (دُبلا پتلا) ہے، وہ لشکر کی سواریوں کے برابر چل نہیں سکتا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اس کو بٹھا، میں نے اونٹ کو بٹھایا تو فرمایا: کسی درخت سے ایک لکڑی توڑ کر مجھے دے دے، میں نے ایک لکڑی حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمت میں پیش کر دی، پھر آپ نے فرمایا: اب تُو اُونٹ پر سوار ہو جا، میں سوار ہو گیا۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے وہ لکڑی اونٹ کو تین چار مرتبہ ماری، پھر وہ اُونٹ اس قدر تیز رفتار ہو گیا کہ مجاہدین کی اچھی اچھی سانڈنیوں سے بھی آگے نکل جاتا تھا، میں اُونٹ کی رفتار کو کم کرتے ہوئے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے برابر چلتا رہا اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے باتیں کرتا رہا، اچانک حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اے جابر! تم یہ اونٹ میرے ہاتھ فروخت کرتے ہو؟ میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میں یہ اونٹ بِلا معاوضہ آپ کی نذر کرتا ہوں، فرمایا: یوں نہیں، فروخت کرو، میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) تو پھر اس کی قیمت بھی آپ ہی بتائیں، فرمایا: ایک درہم میں لیتا ہوں، میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) یہ تو بہت تھوڑی قیمت ہے، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اچھا دو درہم لے لو، میں نے عرض کی: یہ بھی کم ہے یہاں تک کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بڑھاتے بڑھاتے ایک اَوقیہ (چالیس درہم کے برابر) تک پہنچے، میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس قیمت پر آپ راضی ہیں؟ فرمایا: ہاں میں راضی ہوں، میں نے عرض کی: تو بس یہ اونٹ آپ کا ہو چکا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: یہ اونٹ میں نے خرید لیا، جب ہم مدینہ پہنچ گئے تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنے مکان پر تشریف لے گئے اور میں اپنے گھر آ گیا، اگلی صبح میں وہ اونٹ لے کر گھر سے روانہ ہوا، اونٹ

کو مسجدِ نبوی کے دروازے پر باندھ کر میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں آیا اور بیٹھ گیا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام جب مسجد سے باہر تشریف لائے تو دریافت فرمایا: یہ اونٹ کیسا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یہ اونٹ جابر لے کر آیا ہے، فرمایا: جابر کہاں ہے؟ جب میں حاضر ہوا تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اے میرے بھائی کے بیٹے اونٹ کو لے جاؤ یہ تیرا ہی ہے اور پھر حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے فرمایا: جابر کو لے جاؤ اور اسے ایک اوقیہ دے دو، حضرت بلال نے مجھے ایک اوقیہ (چالیس درہم کے برابر) سے بھی کچھ زیادہ دے دیا، اس دن سے میرے مال میں اس قدر برکت ہوئی کہ میں بہت بڑا مالدار بن گیا۔ (سیرت ابن ھشام، غزوۃ ذات الرقاع فی سنۃ اربع، ص ۳۸۴)

واہ کیا جُود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا　　"نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
فیض ہے یا شہِ تسنیم نِرالا تیرا　　آپ پیاسوں کے تجسّس میں ہے دریا تیرا
آسماں خوان، زمیں خوان، زمانہ مہمان　　صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب　　یعنی محبوب و مُحِبّ میں نہیں میرا تیرا

(حدائق بخشش، ص۱۵،۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ان معجزات کے علاوہ بھی کئی معجزات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھوں سے ظاہر ہوئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس منہ پر اپنا نورانی ہاتھ پھیر دیتے تو چہرہ نور نور ہو جاتا تھا، آیئے اس طرح کے تین معجزات سنتے ہیں:

(3) گھر روشن ہو جاتا

(1) حضرتِ اَسِید بن اَبی اناس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے ایک بار میرے چِہرے اور سینے پر اپنا دستِ پُرانوار پھیر دیا۔ اس کی بَرَکت یہ ظاہِر ہوئی کہ میں جب بھی کسی اندھیرے گھر میں داخِل ہوتا، وہ گھر روشن ہو جاتا تھا۔ (الخَصائِصُ الکُبرٰی، ۱۴۲/۲ و تاریخ دمشق، ۲۱/۲۰)

(4) دستِ مبارک کی برکت

(2) حضرت عائذ بن سعید جسری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم آپ میرے چہرے پر اپنا مبارک ہاتھ پھیر دیجئے اور دُعائے برکت فرمایئے۔ حضورِ انور، رسولوں کے افسر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسا ہی کیا (یعنی اُن کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور دُعائے برکت فرمائی) اُس وقت سے حضرت عائذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا چہرہ ترو تازہ اور نورانی رہا کرتا تھا۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، عائذ بن سعید، ۴۹۳/۳، رقم ۴۴۶۲)

(5) چہرہ چمکتا تھا

(3) حضرت ابو سِنان عبدی صباحی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے چہرے پر رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ مبارک پھیرا، ان کی عمر 90 سال ہوگئی مگر ان کا چہرہ بجلی کی طرح چمکتا تھا۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ابوسنان العبدی ثم الصباحی، ۱۶۴/۷، رقم ۱۰۰۶۶)

میں گدا تُو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا　　نور دن دُونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا
تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا　　سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا
جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا　　نُور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

(حدائق بخشش، ص: ۲۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چشمانِ مقدس (مبارک آنکھوں) کے معجزات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بارہویں والے مصطفےٰ، بادشاہِ ارض وسما صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہاتھوں کے چند معجزات ملاحظہ کئے، آیئے! اب حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چشمانِ اقدس یعنی مبارک آنکھوں سے **متعلق آیتِ قرآنی اور ان مبارک آنکھوں کے معجزات** بھی سنتے ہیں۔

پارہ 27، سُوْرَۃُ النَّجْم کی آیت نمبر 17 میں **آنکھ مبارک** کا ذکر ہوتا ہے:

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ تَرجَمۂ کنزُالایمان: آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی

(پ۲۷، النجم:۱۷)

روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک آنکھیں بڑی اور قُدرتِ الٰہی سے سُرمگیں (سُرمہ والی) تھیں، مبارک پلکیں دراز تھیں، جبکہ آنکھوں کی سفیدی میں باریک سُرخ ڈورے رہتے تھے، جس سے حُسن اور بڑھ گیا۔ (سیرتِ رسول عربی، ص۲۵۱)۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس شخص پر ان مُبارک آنکھوں سے نظر فرما دیتے تو اس کے سوئے نصیب جگا دیا کرتے تھے۔ چنانچہ

(1) جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ ان کی آنکھیں

حضرت سَیِّدُنا شیبہ بن عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے ایمان لانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب نبیِ کریم (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) غزوہ حُنَیْن میں شریک ہوئے تو مجھے خیال آیا کہ میرے والد اور چچا کو حضرت علی اور حضرت حمزہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) نے قتل کر دیا تھا، کیوں نہ آج میں ان سے بدلہ لیتے ہوئے، ان

کے نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو شہید کر دوں، اس ارادے سے میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قریب ہوا اور میں حملہ کرنے ہی والا تھا کہ آگ کا شعلہ (Flame) بجلی کی طرح میری طرف بڑھا، جس سے خوف زدہ ہو کر میں پیچھے کی طرف بھاگا، اتنے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نَظرِ کرم مجھ پر پڑ گئی اور فرمایا: اے شیبہ! پھر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا دستِ قدرت میرے سینہ پر رکھا تو اللہ پاک نے شیطان کو میرے دل سے نکال دیا اور میں نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ اقدس کی طرف نظر اُٹھائی تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھے اپنی سماعت و بصارت (یعنی سُننے اور دیکھنے) سے بھی زیادہ محبوب لگنے لگے۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۱/۱۱۲، رقم: ۱۴۴)

جس طرف اُٹھ گئی دَم میں دَم آ گیا

اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص ۳۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہماری آنکھ اس بات کی محتاج ہے کہ جو چیز اس کے سامنے ہو یہ صرف اسے ہی دیکھ سکتی ہے جبکہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھیں ایسی تھیں کہ جو چیز چھپی ہوتی اور کسی پر ظاہر نہ ہوتی، وہ مبارک آنکھیں انہیں بھی دیکھ لیتی تھیں۔ یہاں تک کے دلوں کے خیالات جن تک کسی کی رسائی نہیں ہوتی نگاہِ مصطفٰے سے دِلوں کے حالات بھی چھپے نہ رہتے۔ چنانچہ

(2) سینے کے راز نگاہِ مصطفٰے میں

حضرتِ سیدنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ سے کچھ باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: بیٹھو۔ پھر قبیلہ ثقیف سے ایک شخص آیا اور عرض کیا: حضور! میں آپ سے کچھ باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: انصاری تجھ سے پہلے آیا ہے۔ انصاری صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کیا: حضور! یہ ایک مسافر ہے اور مسافر کا حق زیادہ ہوتا ہے، لہٰذا آپ پہلے اس کے سوالوں کے جوابات ارشاد فرمادیجئے۔ تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس ثقفی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ تم مجھ سے کیا پوچھنے آئے ہو اور اگر چاہو تو سوالات کرو میں تمہیں ان کے جوابات دوں گا؟ اس نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں جن سوالات کے لئے حاضر ہوا ہوں، مجھے ان کے جوابات ارشاد فرمادیجئے۔ فرمایا: تم مجھ سے رکوع، سجود، نماز اور روزہ کے بارے میں سوالات کرنے آئے ہو۔ اس شخص نے عرض کیا: اس ذاتِ مقدسہ کی قسم! جس نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! آپ نے میرے دل کی بات بتانے میں ذرا سی بھی خطا نہیں کی۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے جوابات بھی عطا فرمائے۔ پھر وہ ثقفی صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ اٹھ کر چلے گئے۔

اس کے بعد نبیِ کریم، صاحبِ خُلُقِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انصاری صحابی کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں بھی بتادوں تم مجھ سے کیا سوال کرنے کے لئے آئے ہو اور اگر چاہو تو مجھ سے سوال کرو میں تمہیں ان کا جواب دوں گا؟ انہوں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نہیں آپ خود ہی بتادیجئے کہ میں آپ سے کیا پوچھنے کے لئے حاضر ہوا ہوں؟ ارشاد فرمایا: تم

مجھ سے یہ پوچھنے آئے ہو کہ جب حاجی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے ؟ اور جب وہ عرفات میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے ؟ اور جب وہ جِمار کی رَمی کرتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے ؟ اور جب وہ اپنا سر مُنڈواتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے ؟ اور جب وہ حج کا آخری طواف پورا کرلیتا ہے تو اسے کیا ثواب ملتا ہے ؟

یہ سن کر اُس انصاری صحابی نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ الله! اس ذاتِ مقدسہ کی قسم! جس نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! آپ نے میرے دل کی بات بتانے میں کوئی خطا نہیں کی۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں بھی ان کی باتوں کے جوابات ارشاد فرمائے۔ (ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب وصف بعض الصلاۃ، ۳/۱۸۱، حدیث: ۱۸۸۴)

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود
(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) بلاؤں سے حفاظت کا وظیفہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے ایک اور واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رمضان کے فطرہ کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ تو ایک شخص آیا اور غلّے سے لپ (مُٹھّی) بھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا میں تجھے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس لے چلوں گا۔ وہ بولا میں محتاج ہوں میرے بال بچے ہیں اور

مجھے سخت حاجت ہے، حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود فرمایا: اے ابو ہریرہ! آج رات تمہارے قیدی کا کیا بنا۔ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللہ اس نے سخت حاجت اور بال بچوں کا عذر کیا، اس پر میں نے رحم کیا تو اس کو رہا کر دیا۔ آپ نے فرمایا: وہ تم سے جھوٹ بول گیا اور وہ پھر لوٹے گا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: مجھے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کی وجہ سے یقین ہو گیا کہ وہ لوٹ کر آئے گا، میں اس کی تاک میں رہا۔ وہ پھر آیا اور غلّے کے لپ بھرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: اب تو تجھے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں ضرور لے چلوں گا۔ وہ بولا: مجھے چھوڑ دیجئے میں محتاج ہوں اور مجھ پر بال بچوں کا بہت بوجھ ہے میں اب نہ آؤں گا، مجھے رحم آگیا اسے رہا کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو مجھے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللہ اس نے سخت محتاجی اور بال بچوں کا عذر کیا مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے رہا کر دیا۔ فرمایا وہ تم سے جھوٹ بول گیا اور وہ پھر آئے گا۔ مجھے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمانے سے وہ پھر آئے گا یقین ہو گیا کہ وہ ضرور آئے گا۔ میں گھات میں رہا، وہ آیا غلّے سے لپ بھرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا تو کہا کہ اب تجھے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں ضرور لے چلوں گا یہ تیسری بار ہے کہ تُو کہہ جاتا ہے کہ نہ آئے گا پھر آجاتا ہے۔ وہ بولا: مجھے چھوڑ دیجئے میں آپ کو چند ایسے کلمات سکھا دیتا ہوں کہ اللہ پاک ان کی برکت سے آپ کو نفع دے گا۔ جب آپ بستر میں جائیں تو آیۃُ الْکُرْسی پڑھ لیا کریں، تو اللہ پاک آپ کی حفاظت فرمائے گا اور صبح تک شیطان آپ کے قریب نہ بھٹکے گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو مجھے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا: اس نے کہا کہ مجھے ایسے کلمات

سکھائے گا جن سے اللہ پاک مجھے نفع دے گا، حضور نے فرمایا: وہ ہے تو جھوٹا مگر تم سے سچ بول گیا۔ کیا جانتے ہو کہ تم تین دن سے کس سے گفتگو کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ شیطان ہے۔(بخاری، کتاب الوکالۃ، باب اذا وکل رجلا...الخ، رقم: ۲۳۱۱، ۸۲/۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے، بخاری شریف کی اس حدیثِ پاک سے معلوم ہو رہا ہے کہ ہمارے آقا کی نگاہ مبارک ماضی میں ہو جانے والے واقعات بھی دیکھ لیتی ہے اور آئندہ ہونے والے واقعات بھی دیکھ لیتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ آیۃُ الکُرسی کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، ❁ اگر رات کو بستر پر جانے سے پہلے آیۃ الکرسی پڑھ لی جائے تو ساری رات **شیطان قریب نہیں آتا** ❁ **بلاؤں اور آفتوں سے حفاظت** ہوتی ہے ❁ اسی طرح نمازوں کے بعد بھی آیۃُ الکرسی پڑھنے پر **جنت کی بشارت** ہے۔ ❁ رات کو سوتے وقت پڑھنے پر اپنے اور پڑوسیوں کے گھروں کی حفاظت کی بشارت ہے۔(شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان، فصل فی فضائل السور والآیات، ۴۵۸/۲، الحدیث: ۲۳۹۵) ❁ اگر سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لی جائے تورات بھر مکان چوری آگ اور ناگہانی آفات سے محفوظ رہے گا ❁ آیۃ الکرسی پڑھنے والا بدخوابی اور جنات کے خلل سے بچا رہے گا ❁ ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی پڑھنے والے کا خاتمہ بالخیر ہو گا۔

خُدایا بُرے خاتمے سے بچانا
پڑھوں کلمہ جب نکلے دَم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش ص۲۸)

نمازوں کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیۃُ الکرسی ہر نماز کے بعد پڑھنے کی سعادت تبھی حاصل ہوگی جبکہ ہم پابندی سے نماز پڑھتے ہوں گے۔ افسوس ہماری ایک تعداد ہے جو نماز جماعت سے نہیں پڑھتی اور اسی طرح ایک تعداد ہے جو **مَعَاذَ اللہ** نمازیں چھوڑ کر خود کو جہنم کا مستحق بنائے چلی جارہی ہے۔ افسوس! ہمارا ربّ تو ہمیں دن رات ڈھیروں نعمتیں بن مانگے عطا فرمارہا ہے مگر ہمیں پورے دن میں صرف 5 وقت اس کی بارگاہ میں سجدہ کرنے کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔ یاد رکھئے! ہر عاقل وبالغ مرد وعورت مُسلمان پر روزانہ 5 وقت کی نماز فَرض ہے، جو نَماز کو فَرض نہ مانے وہ دینِ اسلام سے خارج ہے اگرچہ اس کا نام اور اس کے دیگر کام مسلمانوں والے ہی کیوں نہ ہوں۔ اور جو نماز کو فَرض تو مانے مگر ایک نَماز بھی جان بوجھ کر تَرک کردے تو وہ سخت فاسِق وگُنہگار اور مُستَحِقِّ عذابِ نار ہے۔ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے قصداً (یعنی جان بوجھ کر) ایک وقت کی (نماز) چھوڑی ہزاروں برس جہنَّم میں رہنے کا مستحق ہوا، جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی قضا نہ کرلے۔ (فتاوی رضویہ، ج۹ص،۱۵۸) اس سے اندازہ لگائیے کہ جب ایک نماز کو جان بوجھ کر چھوڑنے پر ہزاروں سال تک جہنم میں رہنا پڑے گا تو جو شخص دن بھر کی تمام نمازیں جان بوجھ کر ترک کردیتا ہو بلکہ سِرے سے نماز ہی نہ پڑھتا ہو تو وہ کس قدر سخت عذاب کا شکار ہوگا۔ اور یاد رکھئے! جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والے سے تو خود شیطان بھی پناہ مانگتا ہے، چنانچہ

مَنْقُول ہے کہ ایک شَخْص جنگل (Jungle) میں جارہا تھا، شیطان بھی اُس کے ساتھ ہولیا، اُس شَخْص نے دن بھر میں ایک بھی نَماز نہ پڑھی یہاں تک کہ رات ہوگئی، شیطان اُس سے بھاگنے لگا، اُس شَخْص

نے حیران ہو کر بھاگنے کا سبب پوچھا: تو شیطان بولا: ”میں نے عمر بھر میں صرف ایک بار آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سَجدہ کرنے کا اِنکار کیا تو ملعُون ہوا اور تُو نے آج پانچوں نمازیں تَرک کر دِیں، مجھے خوف آرہا ہے کہ کہیں تجھ پر قَہر نازل ہو اور میں بھی اس میں نہ پھنس جاؤں۔“ (دُرَّۃُ النّاصحین، ص ۱۴۴، ملخصًا)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں با جماعت
ہو توفیق ایسی عطا یااِلٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! لہٰذا آج کی اس مقدس رات میں عہد کیجئے کہ **آج کے بعد میری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی۔** اِنْ شَآءَ اللہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے اب اس رات کی مناسبت سے آمدِ مصطفےٰ کا بھی کچھ ذکر کرتے ہیں۔ سب سے پہلے آمدِ مصطفےٰ کا ایک بڑا عجیب و غریب واقعہ سنتے ہیں۔

کسریٰ کا خواب

مخزوم بن ہانی مخزومی کے والد جو کہ 150 سال تک زندہ رہے، یہ حکایت بیان کرتے ہیں کہ سرورِ انبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت کی رات ساسانی خاندان کے مشہور بادشاہ کسریٰ کا محل ایک گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہلنے لگا اور اس کے چودہ (14) کنگرے ٹُوٹ کر زمین پر گر پڑے۔ فارس کی ہزار سال سے جلنے والی آگ ایک دم سے بجھ گئی، بحیرہ ساوہ کا پانی خشک ہو گیا اور کسریٰ نے ایک پریشان کر دینے والا خواب دیکھا جسے اس نے اپنے قاضی کے سامنے بیان کیا۔ اس نے دیکھا کہ سرکش اُونٹوں کے پیچھے تیز رفتار عربی گھوڑے ہیں جو دریائے دجلہ کو پار کر کے اس کے ملک میں

پھیل گئے ہیں۔ اس خواب نے کسریٰ اور دیگر کئی لوگوں کو سخت گھبراہٹ میں ڈال دیا، چنانچہ کسریٰ کے نائب نعمان بن مُنْذِر نے عبدُ المسیح غسقانی کو سَطیح کاہن کے پاس بھیجا، تاکہ اس عظیم معاملے کے متعلق معلومات حاصل کرے۔ سَطیح کاہن ملکِ شام میں رہتا تھا اور کہانت میں بڑی شہرت کا مالک تھا ۔جب عبدُ المسیح اس کے پاس آیا اور ابھی وہ اس کی قیام گاہ سے باہَر ہی تھا کہ سَطیح نے اُسے آواز دی اور اپنی کہانت کے زور سے وہ سب کچھ بتادیا جس کی ابھی اس نے خبر بھی نہ دی تھی۔ سطیح کاہن نے کہا: اے عبدُ المسیح! تم اُونٹ پر سوار ہو کر میرے پاس آئے ہو اور بے شک بڑے دُور دراز کا سفر طے کرکے آئے ہو۔ تمہیں بنی ساسان کے بادشاہ کسریٰ نے بھیجا ہے تاکہ تم محل کے زلزلے، آگ کے بجھنے اور خواب کے بارے میں پوچھ سکو، جس میں اس نے دیکھا ہے کہ سرکش اُونٹوں کے پیچھے عربی گھوڑے ہیں جو دریائے دجلہ کو پار کرکے اس کے ملک میں پھیل گئے ہیں۔

پھر اس نے کہا: اے عبدالمسیح! جب تلاوت کی کثرت ہو جائے اور صاحِبِ عَصا (یعنی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ظاہر ہو جائیں اور وادیِ سَماوہ بہنے لگے اور بُحَیْرۂ سَاوَہ خشک ہو جائے اور فارس کی آگ بجھ جائے تو پھر ملکِ شام سطیح کے لئے شام نہیں رہے گا، جتنے کنگرے کسریٰ کے محل کے گِرے ہیں ابھی اتنے ہی بادشاہ اور ہوں گے جو یکے بعد دیگرے حکومت کریں گے، پھر ان کا سلسلۂ حکومت ختم ہو جائے گا۔ کسریٰ کا خواب اس کی بادشاہت کے خاتمے کا الارم (Alarm) ہے، اس کے اسلام اور اہلِ اسلام کی مملکت بن جانے اور اس کے شہروں میں عربوں کے داخل ہونے کی علامت ہے۔
(مولد رسول اللہ و رضاعہ لابن کثیر، ص ۲۲ ملخصاً)

آئی نئی حُکومت سِکّہ نیا چلے گا   عالَم نے رنگ بدلا صُبحِ شبِ وِلادت
رُوحُ الاَمیں نے گاڑا کعبہ کی چھت پہ جھنڈا   تا عرش اُڑا پھریرا صُبحِ شبِ وِلادت

پڑھتے ہیں عرش والے سُنتے ہیں فرش والے — سُلطانِ نو کا خطبہ صُبحِ شبِ وِلادت
دن پھر گئے ہمارے سوتے نصیب جاگے — خُورشید ہی وہ چمکا صُبحِ شبِ وِلادت
پیارے ربیعُ الاوّل تیری جھلک کے صدقے — چمکا دیا نصیبا صُبحِ شبِ وِلادت
شادی رَچی ہوئی ہے بجتے ہیں شادیانے — دُولہا بنا وہ دُولہا صُبحِ شبِ وِلادت
عرشِ عظیم جُھومے کعبہ زمین چُومے — آتا ہے عرش والا صُبحِ شبِ وِلادت
تیری چمک دَمک سے عالم چمک رہا ہے — میرے بھی بخت چمکا صُبحِ شبِ وِلادت
بانٹا ہے دو جہاں میں تُو نے ضِیا کا باڑا — دیدے حسنؔ کا حصہ صُبحِ شبِ وِلادت

(ذوقِ نعت، ص۹۳تا۹۹)

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا پرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا
مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی
مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آمدِ مصطفے کے مختلف اَدوار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح سورج نکلنے سے پہلے ستارے چھپ جاتے ہیں، صبح کی سفیدی دم توڑنے لگتی ہے اور پھر مشرق سے ہلکی سی سُرخی نمودار ہوتی ہے، اس کے فوراً بعد

ہی سورج اپنا چہرہ دکھاتا ہے اور ساری دنیا کو اپنی روشنی سے چمکاتا ہے، دراصل ستاروں کا چھپ جانا، صبح کی سفیدی کا ڈھلنے لگنا اور اس کے بعد سرخی کا نکلنا یہ اس بات کی علامت ہوتے ہیں کہ سورج نکلنے لگا ہے اسی طرح جب آفتابِ رسالت، ماہتابِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چمکنے کا وقت قریب آیا تو دنیا میں کئی ایسے عجیب و غریب اور انوکھے واقعات سامنے آئے جو اس بات کا پتہ دے رہے تھے کہ اب کفر کی ظلمتیں مٹنے لگی ہیں، جو یہ بتا رہے تھے کہ اب بے کسی کے دن ختم ہونے لگے ہیں، جو یہ بتا رہے تھے کہ اب بے سہاروں کی بے چارگی ختم ہونے والی ہے، جو یہ بتا رہے تھے کہ ظلم و ستم کے دور کا خاتمہ ہونے والا ہے، جو یہ بتا رہے تھے کہ اب غریبوں کے دن پھرنے لگے ہیں، کیونکہ اب بے کسوں کے والی، بے سہاروں کے سہارا، غریبوں کے آسرا، ظلم و ستم سے نجات دینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لانے والے ہیں۔ مختلف طریقوں سے آپ کی آمد کی خبریں اور نشانیاں اس دنیا کو ملتی رہیں، کسی میں تو بالکل واضح علامت پائی جاتی تو کسی میں اشارۃً آپ کی تشریف آوری کا تذکرہ ہوتا۔ الغرض ولادتِ باسعادت تک بشارتوں کا، خوشخبریوں کا یہ سلسلہ یوں ہی جاری و ساری رہا۔ مولانا جمیل الرحمٰن رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

بدلیاں رَحمت کی چھائیں بُوندیاں رَحمت کی آئیں
اب مُرادیں دل کی پائیں آمدِ شاہِ عَرَب ہے

ابرِ رحمت چھا گیا ہے کعبے پہ جھنڈا گڑا ہے
بابِ رحمت آج وَا ہے آمدِ شاہِ عرب ہے

آنیوالا ہے وہ پیارا دونوں عالم کا سہارا
کعبے کا چمکا ستارہ آمدِ شاہِ عرب ہے

غنچے چٹکے پھول مہکے شاخِ گل پر مرغ چہکے
روتا ہے شیطاں یہ کہہ کے آمدِ شاہِ عرب ہے

خواہشِ زلفِ نبی میں مست ہیں گل کی شمیمیں
جھُوم کر آئی نسیمیں آمدِ شاہِ عرب ہے

مومنو وقتِ ادب ہے آمدِ محبوبِ ربّ ہے
جائے آداب و طرب ہے آمدِ شاہِ عرب ہے

آتا ہے شاہِ حکومت فرض ہے جس کی اطاعت
ہر نبی نے دی بشارت آمدِ شاہِ عرب ہے

(قبالۂ بخشش، ص۱۸۴)

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا پرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا
مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی
مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وِلادتِ مصطفٰی سے پہلے انبیائے کرام کی زیارت اور ان کی بشارت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے حمل شریف کا آغاز ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو مختلف مہینوں میں نو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی زیارت ہوئی اور ان میں سے ہر ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے متعلق کچھ نا کچھ خبر سے آگاہ فرمایا۔ حضرت علامہ مولانا عبد الرحمن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی **وِلادت کا وقت** قریب آیا، تو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام **بی بی آمنہ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے خواب میں تشریف لائے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کے متعلق خبر دی۔ (2) پھر حضرت اِدریس عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے تو انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے **فضل و کرم اور اعلیٰ** رتبے کی خبر دی۔ (3) پھر حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے تو انہوں نے بتایا کہ آپ کا **بیٹا**

فتح و نصرت کا مالک ہے۔(4) پھر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت اور بزرگی سے آگاہ فرمایا۔(5) پھر حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے اور بتایا کہ جو ہستی آپ کے ہاں تشریف فرما ہونے والی ہیں، وہ بہت اچھے اخلاق کے مالک اور بڑی عزت والے ہیں۔(6) پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے اور آپ کی عزت اور بلند عہدے کے متعلق خبر دی۔(7) پھر حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ جو ہستی آپ کے ہاں تشریف لانے والی ہیں، وہ مَقامِ محمود، حوضِ کوثر، لِوَاءُ الْحَمْد، شفاعتِ عظمیٰ کے مالک ہیں۔(8) پھر حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے اور بتایا کہ آخری نبی آپ کے ہاں تشریف لائیں گے۔(9) پھر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خواب میں جلوہ گری ہوئی اور فرمایا: آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے بیٹے سچ بولنے والے اور سیدھے دِین یعنی جو سب دِینوں پر غالب ہے، اُس دِین کے مالک ہیں۔ الغرض ہر نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ کو یہ بشارت دی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا دنیا و آخرت کے سردار سے حاملہ ہیں اور جب یہ دنیا میں تشریف لائیں تو ان کا نامِ نامی محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم رکھنا۔(رسائل میلاد مصطفیٰ، ص ۲۲۵ ملخصا)

مبارک ہو وہ شہ پردے سے باہر آنے والا ہے
گدائی کو زمانہ جس کے دَر پر آنے والا ہے

(ذوقِ نعت، ص ۲۱۶)

سرکار کی آمد... مرحبا　سردار کی آمد... مرحبا　آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا　پیارے کی آمد... مرحبا　اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا　سوہنے کی آمد... مرحبا　موہنے کی آمد... مرحبا

مُختار کی آمد... مرحبا پرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی

مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آخری 12 راتوں کے واقعات و برکات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت سے قبل والدۂ ماجدہ حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے لئے ہر رات مزید بابرکت اور خوشیوں کا پیغام بن کے آئی، ان راتوں میں بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو عجیب کیف و سُرور حاصل ہوا۔ ۞ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو مراد اور آرزو پوری ہونے کی خوش خبری دی گئی۔ ۞ اور بتایا گیا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے ہاں وہ ہستی آنے والی ہیں جو حمد بجالانے اور شکر ادا کرنے والی ہیں۔ ۞ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے آسمان سے فرشتوں کی تسبیح کرنے کو سنا۔ ۞ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو یہ کہتے سنا کہ اے آمنہ! مدح و عزت کے مالک کے سبب خوش ہو جاؤ۔ ۞ پھر فرحت و برکت مکمل ہوگئی اور ایک ایسا نور چمکا جو پھر کم نہ ہوا۔ ۞ فرشتوں نے بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے گرد طواف کی صورت میں چکر لگائے۔ ۞ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی سعادتوں اور تونگری کی ابتدا ہوئی۔ ۞ فرشتوں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا وِرد کیا۔ بی بی آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے تھکاوٹ دُور ہوگئی اور حضورِ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت ہو گئی۔ (رسائل میلاد مصطفٰی، ۲۲۷ ملخصا)

حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا ولادتِ مصطفٰے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں: جب سردارِ کون

ومکاں، مالکِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپ سجدے میں ہیں اور عاجزی واِنکساری کے ساتھ اپنی اُنگلی اُٹھائی ہوئی ہے۔ پھر میں نے سفید بادل کو آسمان سے اُترتے ہوئے دیکھا جس نے نبیوں کے سرور، رسولوں کے افسر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو مجھ سے چھپالیا، پھر میں نے کسی کہنے والے کو یہ کہتے سُنا: انہیں مشرق و مغرب کی سیر کراؤ، انہیں زمین کی ہر جگہ میں لے جاؤ، تمام سمندری مخلوق، جنّوں اور انسانوں کی رُوحوں، فرشتوں، پرندوں اور جانوروں کے پاس سے گزارو، انہیں ہر ذی روح پر پیش کرو تاکہ وہ انہیں ان کے نام اور اوصاف کے ساتھ پہچان لیں، نیز انہیں تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی پیدائش کی جگہ کا بھی چکر لگواؤ۔ **(خصائص الکبریٰ، باب ظھر فی لیلۃ مولدہ۔۔۔الخ، ۱/۸۲)**

حضرتِ سیِّدَتُنا آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا مزید فرماتی ہیں: پھر وہ بادل آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے دُور ہو گئے تو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سفید اُونی کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے اور نیچے سبز ریشم بچھا ہوا تھا۔ **(مولد النبی لابن حجر، ص ۲۲ ملخصا)** کسی کہنے والے نے کہا: حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام دنیا پر قبضہ کرلیا اور زمین کی کوئی مخلوق ایسی نہیں جو آپ کے قبضے میں اپنی خوشی سے نہ آئی ہو۔ اس کے بعد تین فرشتے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی جانب بڑھے ایک کے پاس چاندی کا پیالہ، دوسرے کے پاس زَمُرُّد کا تھال اور تیسرے کے پاس سفید ریشم کا کپڑا تھا، جس میں خوب چمکتی دَمکتی انگوٹھی تھی۔ انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو پیالے کے پانی سے غسل دیا، پھر کپڑے سے مہرِ نبوت نکال کر دونوں کندھوں کے درمیان لگادی۔ **(مولد النبی لابن حجر، ص ۲۲ ملخصا)**

پھر کسی کی آواز آئی: انہیں حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے اَخلاق، حضرتِ شیث عَلَیْہِ السَّلَام کی معرفت، حضرتِ نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی شجاعت، حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی گہری دوستی، حضرتِ اسماعیل

عَلَیْہِ السَّلَام کی زبان، حضرتِ اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام کی رضا، حضرتِ صالح عَلَیْہِ السَّلَام کی فصاحت، حضرتِ لُوط عَلَیْہِ السَّلَام کی حکمت، حضرتِ یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی بشارت، حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی شدت، حضرتِ ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کا صبر، حضرتِ یونس عَلَیْہِ السَّلَام کی اطاعت، حضرت یُوشَع عَلَیْہِ السَّلَام کا جہاد، حضرتِ داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبصورت آواز، حضرتِ دانیال عَلَیْہِ السَّلَام کی محبت، حضرتِ الیاس عَلَیْہِ السَّلَام کا وقار، حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی عصمت، حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا زُہد اور حضرتِ سَیِّدُنا یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حُسن و جمال عطا کر دو، بلکہ ان کو تمام انبیاومرسلین کے اخلاقِ حمیدہ کا نمونہ بنا دو۔ (خصائص الکبری، باب ظھر فی لیلۃ مولدہ۔۔۔الخ، ۱/۸۲)

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

ہے آج جشنِ ولادت نبی کی آمد ہے　　جلاؤ شمعِ محبّت نبی کی آمد ہے
جہاں میں بجتی ہے نَوبت نبی کی آمد ہے　　سُناؤ سب کو بِشارت نبی کی آمد ہے
ہوئی خدا کی عِنایت نبی کی آمد ہے　　سجائے تاجِ شفاعت نبی کی آمد ہے
گُلوں پہ چھا گئی نُزہت نبی کی آمد ہے　　چمن میں پھیلی ہے نکہت نبی کی آمد ہے
ہے اِک عجیب سی فرحت نبی کی آمد ہے　　دِلوں پہ طاری مَسرّت نبی کی آمد ہے
نہ کیوں ہو وجد میں قسمت نبی کی آمد ہے　　نہیں خوشی کی نہایت نبی کی آمد ہے
الٰہی! کرلوں زیارت نبی کی آمد ہے　　عطا ہو چشمِ بصیرت نبی کی آمد ہے
ہے خوب بارشِ رحمت نبی کی آمد ہے　　نہالو پاؤ گے برکت نبی کی آمد ہے
ہُوا ہے وَا درِ رحمت نبی کی آمد ہے　　خدا سے مانگ لو جنّت نبی کی آمد ہے
برائے رشد و ہدایت نبی کی آمد ہے　　سنانے نیکی کی دعوت نبی کی آمد ہے

عدُو پہ چھائی ہے ہیبت نبی کی آمد ہے ملی ہے خاک میں نَخوت نبی کی آمد ہے
بُتوں کی آگئی شامت نبی کی آمد ہے مٹے گی کفر کی ظلمت نبی کی آمد ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۶۸)

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا پرنور کی آمد... مرحبا سراپانور کی آمد... مرحبا
مرحبایامصطفیٰ مرحبایامصطفیٰ مرحبایامصطفیٰ مرحبایامصطفیٰ
مرحبایامصطفیٰ مرحبایامصطفیٰ مرحبایامصطفیٰ مرحبایامصطفیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ولادتِ مصطفےٰ کی برکات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آمدِ مصطفےٰ پر کیسی کیسی انوکھی نشانیاں اور برکتیں ظاہِر ہوئیں، یقیناً یہ اللہ پاک کا فضل ہی ہے کہ ☆ آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے عالَم میں بہار آگئی۔ ☆ آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے بی بی آمنہ کے گلشن میں بہار آگئی۔ ☆ آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے مکے کے شہر میں روشنی بکھرنے لگی۔ ☆ آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے عرب کے ریگزار تاروں کی طرح چمکنے لگے۔ ☆ آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے کعبہ بھی جُھومنے لگا۔ ☆ آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے مُرجھائی ہوئی کلیاں کِھل اُٹھیں۔ ☆ آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے اندھیرے چھٹنے لگے۔ ☆ آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے کفر وشرک

کے ایوانوں میں زلزلہ آگیا۔☆ **آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** بے سہاروں کو سہارا مل گیا۔☆ **آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** بے قراروں کو قرار ملنے لگا۔☆ **آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** غریبوں کو، یتیموں کو آسرا مل گیا۔ ☆ **آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** شیطان ذلیل ورُسوا ہوا اور آج تک ہو رہا ہے۔ ☆ **آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** جہالت کا خاتمہ ہوا۔ ☆ **آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** ناجائز اور غیر شرعی رسموں کا خاتمہ ہو گیا۔☆ **آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** معاشرے کے ہر فرد کو اس کے جائز حقوق حاصل ہوئے۔☆ **آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** زمانہ نُورٌ عَلٰی نُور ہو گیا۔☆ **آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** جہاں بھر میں اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔ ☆ **آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** زمانہ روشن ہو گیا۔☆ **آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** دنیا جگمگانے لگی۔

اے عاشقانِ رسول! ہم بھی آمدِ مصطفےٰ کی خوب دُھومیں مچائیں، خوب خوشیاں منائیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بے چین دِلوں کے چین، رَحمتِ دارَین، تاجدارِ حَرَمین، سَروَرِ کَونَین، نانائے حَسَنَین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جہاں میں فَضْل و رَحمت بَن کر تشریف لائے اور اللہ پاک کی رَحمت کے نُزول کا دِن یقیناً خوشی کا دِن ہوتا ہے چُنانچہ

مومنو خوشیاں مناؤ تاج والا آگیا

پارہ 11 سُورَۂ یُونُس کی آیت نمبر 58 میں خدائے رَحمٰن کا فرمانِ ذِیشان ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْاؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ (پ ۱۱، یونس: ۵۸)

ترجمۂ کنزُالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فَضْل اور اُسی کی رَحمت اور اِسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ اُن کے سب دَھن دَولت سے بہتر ہے۔

حکیم الاُمَّت مُفْتی اَحْمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: اے مَحْبُوب! لوگوں کو یہ خُوشخبری دے کر یہ حکم بھی دو کہ اللہ کے فَضْل اور اس کی رَحْمت مِلنے پر خُوب خُوشیاں مَنَاؤ۔ عُمُومی خُوشی تو ہر وَقْت مَنَاؤ اور خُصُوصی خُوشی اُن تاریخوں میں جِن میں یہ نِعْمت آئی یعنی رَمَضان میں، خُصُوصاً شَبِ قدر اور رَبِیْعُ الْاَوَّل میں خُصُوصاً بارہویں تاریخ میں کہ رَمَضان میں اللہ کا فَضْل "قُرآن" آیا اور رَبِیْعُ الْاَوَّل میں رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، یعنی محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیدا ہوئے۔ یہ فَضْل و رَحْمت یا اُن کی خُوشی مَنَانا تمہارے دُنْیوی جَمْع کیے ہوئے مال و مَتَاع، رُوپیہ، مَکان، جائیداد، جانور، کھیتی باڑی بلکہ اَوْلاد وغیرہ سب سے بہتر ہے کہ اس خُوشی کا نَفْع شخصی نہیں بلکہ قومی ہے۔ وَقْتی نہیں بلکہ دائمی ہے۔ صرف دُنیا میں نہیں بلکہ دِین و دُنیا دونوں میں ہے۔ جِسْمانی نہیں بلکہ دِلی اور رُوحانی ہے۔ برباد نہیں بلکہ اس پر ثَواب ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، پ ۱۱، یونس، تحت الآیۃ: ۵۸، ۱۱/۳۷۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک میں اور بھی کئی مقامات پر اللہ پاک نے اپنی نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کا اعلان فرمایا ہے۔ آیئے اس طرح کی کچھ آیات سنتے ہیں، چنانچہ پارہ 6 سُوْرَۂ مَائِدَہ کی آیت نمبر 15 میں اِرشادِ ربّانی ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾ (پ ۶، المائدۃ: ۱۵)

تَرجَمہ کَنزُالاِیمان: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

پارہ 11 سُوْرَۂ توبہ کی آیت نمبر 128 میں اِرشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾

تَرجَمہ کَنزُالاِیمان: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے

(پ ۱۱، التوبہ: ۱۲۸) تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان

پارہ 17 سُوْرَۃُ اَنْبِیَاء کی آیت نمبر 107 میں ہے:

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾ ترجَمہ کنزُالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے (پ۱۷، الانبیآء: ۱۰۷)

پارہ 22 سُوْرَۃُ اَحْزَاب کی آیت نمبر 46.45 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ﴿۴۶﴾ ترجَمہ کنزُالایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب (پ۲۲، الاحزاب: ۴۵-۴۶)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آمدِ مصطفےٰ کی خوشیاں منانا یعنی میلاد شریف منانا حکمِ قرآنی اور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُوشنودی کا باعث ہے۔ یقیناً میلاد شریف منانا، ماہِ میلاد میں اپنے گھروں، گلی محلّوں بلکہ اپنی گاڑیوں کو مدنی پرچموں، جگمگاتے قُمقُموں، رنگ برنگی لائٹوں سے سجانا، اِس ماہِ مبارک کی آمد پر بالخصوص گناہوں سے توبہ کرنا، سُنّتوں اور نیکیوں پر اِستقامت پانے کے عظیم مدنی نُسخے یعنی "**مدنی انعامات**" کے مطابق زندگی گزارنے کا پکّا اِرادہ کرنا، قریہ قریہ، گاؤں گاؤں "**مرحبا یا مُصطفےٰ**" کی دُھومیں مچانے کے لیے اسلامی بھائیوں کا **مدنی قافلے** میں سفر کرنا، اجتماعِ مِیلاد و جُلوسِ مِیلاد میں مکتبۃُ المدینہ کے **مدنی رسائل** تقسیم کرکے نیکی کی دعوت کو عام کرنا، ربیع الاوّل کے 12 دن تک

عَلاقوں کی مختلف مساجد میں جشنِ وِلادت کے عظیم الشّان **سُنّتوں بھرے اجتماعات** مُنعقد کرنا، ربیعُ الاوّل کے **ہفتہ وار اجتماع و مدنی مذاکرے** میں **مدنی** پرچم لیے اوّل تا آخر شرکت کرنا، **بارہویں شب** اس عظیم رات کی تعظیم کی نیّت سے غُسل کرنا، نیا لباس پہننا، اپنے روزمرّہ اِستعمال کی نئی چیزیں لینا، خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْن، سِرَاجُ السَّالِکِیْن، مَحْبُوْبُ رَبِّ الْعٰلَمِیْن، جنابِ صَادِقُ و امین، قرارِ ہر قَلْبِ غمگین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت پر عمل کرتے ہوئے **یومِ** ولادت (12 ربیع الاول) **کو روزہ رکھنا**، بارہویں شب اِجتماعِ مِیلاد میں گزار کر صُبحِ صادق، ہاتھوں میں **مدنی** پرچم اُٹھائے، دُرود و سلام کے ہار لیے، اشکبار آنکھوں سے "**صبحِ بہاراں**" کا اِستقبال کرنا، بعدِ نمازِ فجر "**سلام و عید مبارک**" کہہ کر ایک دُوسرے کے ساتھ گرم جوشی کے ساتھ مُلاقات کرنا، سارا دِن عید میلادُ النّبی کی مُبارکباد پیش کرنا اور عید مِلتے رہنا، خوشی کا اظہار کرنا، اجتماعِ مِیلاد و جلوسِ مِیلاد کے عاشقانِ رسول کے لیے لنگرِ مِیلادیہ (کھانا کھلانے) کا اہتمام کرنا، جلوسِ مِیلاد میں **مدنی پرچم** اُٹھائے، باوُضو لب پر **دُرود و سلام اور نعتوں** کے نغمے سجائے، تعظیمِ نبی سے سر کو جھکائے "**مرحبا یا مُصطفےٰ**" کے نعرے لگانا اور خوب خوب صدقہ و خیرات باعثِ اجر و ثواب ہے۔

حضرت سَیِّدُنا امام عبدُ الرّحمن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جشنِ ولادت پر فرحت و مسرت کرنے والے کے لیے یہ خوشی، جہنّم سے رُکاوٹ بنے گی۔ اے اُمّتِ محبوب! تمہارے لیے خوشخبری ہو تم دنیا و آخرت میں خیرِ کثیر کے حقدار قرار پائے۔ حضرت سیدنا احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جشنِ ولادت منانے والے کو برکت، عزت، بھلائی اور فخر ملے گا، موتیوں کا عمامہ اور سبز حُلّہ پہن کر وہ داخلِ جنت ہو گا، بے شُمار محلّات اُسے عطا کیے جائیں گے اور ہر محل میں حُور ہو گی۔ نبیِ خیرُ الاَنام صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خوب دُرود پڑھیے، جشنِ ولادت منا کر اسے خُوب عام کیا جائے۔

(مجموع لطیف النبی فی صیغ المولد النبوی القدسی، مولد العروس، ص ۲۸۱ ملتقطا)

صحابۂ کرام نے مِیلاد کس طرح منایا؟

جس طرح اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری کا ذکر فرمایا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کمالات کو بیان فرمایا اور خُود سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی اپنی وِلادتِ مُبارکہ کے تذکرے کیے، اسی طرح صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی اپنی اپنی محفلوں میں حُضُورِ اکرم، شہنشاہِ اُمم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خُوب خُوب چرچے کرتے۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: ایک مرتبہ سرکارِ والا تبار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ایک حلقے کے پاس تشریف لائے اور پُوچھا: تمہیں یہاں کس چیز نے بٹھایا ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی ہم اللہ پاک کا ذِکر کرنے بیٹھے ہیں، اس کا شکر ادا کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت سے نوازا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذریعے ہم پر بڑا احسان فرمایا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم! کیا تمہیں صرف اسی چیز نے یہاں بٹھایا ہوا ہے؟ عرض کی: اللہ پاک کی قسم! ہم کو اس کے سِوا کسی اور چیز نے نہیں بٹھایا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل عَلَیْہِ السَّلام آئے اور اُنہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ پاک تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔ (نسائی، کتاب آداب القضاۃ، باب کیف یستحلف الحاکم، ص ۸۶۱، حدیث: ۵۴۳۶)

اس حدیثِ پاک کے تحت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ اسلام اور حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری کے شکریہ کے لیے مجلسیں (محفلیں) کرنا، حلقے بنا کر بیٹھنا

سُنَّتِ صحابہ ہے، یہ حدیث مجلسِ میلاد شریف کی اصل ہے۔(مرآۃ المناجیح،۳/۳۲۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اجتماعِ مِیلاد میں حُضُورِ پُرنُور، شافِعِ یَومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادَتِ پاک، رَضاعَتِ مُبارَکہ اور بچپن شریف کے واقعات بیان کرنا، اس کے لئے محفلِ نعت مُنْعَقِد کرنا، لوگوں کو جَمْع کرنا، وِلادَتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُوشی میں لوگوں کو کھانا کِھلانا جائز ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مسلمان اس مبارک مہینے میں جَشنِ وِلادت کی خُوشی مناتے ہیں، مسجِدوں، گھروں، دُکانوں اور سُواریوں پر نیز اپنے مَحَلّے میں بھی مدنی پرچم (جھنڈے) لہراتے ہیں، خُوب چَراغاں کرتے ہیں۔ ربیعُ الاوّل شریف کی بارہویں رات حُصُولِ ثواب کی نیّت سے محفلِ نعت میں شرکت کرتے ہیں، صُبحِ صادِق کے وَقْت مدنی پرچم اُٹھائے دُرُود و سلام پڑھتے ہوئے اَشکبار آنکھوں کے ساتھ صُبحِ بہاراں کا اِستِقبال کرتے ہیں، 12 ربیعُ الاول شریف کے دن روزہ رکھ کر جلوسِ میلاد میں شریک ہوتے ہیں۔ میلاد شریف منانے والے ایسے عاشقانِ رسول سے تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خُوش ہوتے ہیں، جیسا کہ

ہم بھی اس سے خوش ہوتے ہیں

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے خواب میں تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی زِیارت کا شرف حاصل ہوا، تو میں نے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! کیا آپ کو مسلمانوں کا ہر سال آپ کی وِلادتِ مبارک کی خوشیاں مَنانا پسند آتا ہے؟ تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو ہماری وِلادت پر خُوشیاں مناتا ہے اور ہم سے خوش ہوتا ہے، ہم بھی اُس سے خوش ہوتے ہیں۔(تذکِرۃُ الواعظِین، ص ۶۰۰)

اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کیا

خوب فرماتے ہیں:

جب تلک یہ چاند تارے جِھلمِلاتے جائیں گے　　تب تَلک جشنِ وِلادت ہم مناتے جائیں گے
اُن کے عاشق نور کی شمعیں جلاتے جائیں گے　　جبکہ حاسد دِل جلاتے سٹپٹاتے جائیں گے
حشُر تک جشنِ وِلادت ہم مناتے جائیں گے　　مرحبا کی دُھوم یارو! ہم مچاتے جائیں گے
جھوم کر سارے کہو آقا کی آمد مرحبا　　حشُر میں بھی ہم یہی نعرہ لگاتے جائیں گے
تم کرو جشنِ وِلادت کی خوشی میں روشنی　　وہ تُمہاری گورِ تیرہ جگمگاتے جائیں گے
ذِکرِ مِیلادِ مبارک کیسے چھوڑیں ہم بھلا　　جن کا کھاتے ہیں اُنہیں کے گیت گاتے جائیں گے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۴۱۶تا۴۱۸)

سرکار کی آمد... مرحبا　　سردار کی آمد... مرحبا　　آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا　　پیارے کی آمد... مرحبا　　اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا　　سوہنے کی آمد... مرحبا　　موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا　　پرنور کی آمد... مرحبا　　سراپا نور کی آمد... مرحبا
مرحبا یا مصطفیٰ　　مرحبا یا مصطفیٰ　　مرحبا یا مصطفیٰ　　مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا یا مصطفیٰ　　مرحبا یا مصطفیٰ　　مرحبا یا مصطفیٰ　　مرحبا یا مصطفیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ٹیلی تھون کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 107 سے

زائد شعبہ جات کے ذریعے دِین قرآن وسنّت کا پیغام عام کر رہی ہے، ان شعبہ جات میں **جامعۃ المدینہ** اور **مدرسۃ المدینہ** بھی شامل ہیں، جہاں قرآن پاک اور علمِ دین کی تعلیم فی سبیل اللہ دی جاتی ہے۔ ملک و بیرونِ ملک **775** (سات سو پچھتّر) **جامعات المدینہ اور 3790** (تین ہزار سات سو نوّے) **مدارس المدینہ** میں ہزاروں **طلبہ و طالبات** دِینی تعلیم کے حصول میں مشغول ہیں، صرف ان دو شعبہ جات کے سالانہ اخراجات **کروڑوں** میں ہیں۔

اِنْ شَآءَ اللہ **24 نومبر** 2019ء، 22 ربیع الاول 1441ھ بروز اتوار دن 02:00 سے **اگلے دن صبح 05:00** بجے تک ٹیلی تھون کی ترکیب ہوگی۔ پاکستانی کرنسی کے مطابق **فی یونٹ** 10 ہزار کا ہوگا، ملک وبیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے **مدارس المدینہ** اور **جامعات المدینہ** کے جملہ اخراجات کے لیے اپنے **صدقات** سے تعاون فرمائیں۔

امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے **ایک پیغام** میں فرمایا: اللہ پاک نے آپ کو مال دیا ہے تو ٹیلی تھون میں ضرور تعاون کیجئے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ یہ آپ کو دونوں جہاں میں کام آئے گا۔ **ٹیلی تھون** (چندہ جمع کرنے کی مہم) میں حصہ لینے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کے لیے آپ نے کتنی پیاری دُعا فرمائی ہے:

دعائے عطار: یااللہ! 24 نومبر 2019 کو دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ اور مدارس المدینہ کیلئے ہونے والے ٹیلی تھون میں جو بھی ٹیلی تھون سے پہلے یا بعد میں اپنی اپنی ملکی کرنسی کے اعتبار سے کم از کم **1 یونٹ** جمع کرائے، اسے بُرے خاتمے سے بچا اور مرتے وقت جلوۂ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دِکھا اور قبر میں اسے راحتیں اور برکتیں عطا فرما۔

اے اللہ! اس کا بے حساب جنت میں داخلہ فرما اور جو زیادہ یونٹ جمع کروائے، مالکِ کریم! اس پر

اور بھی رحمتیں نازل فرما اور ساتھ ہی ساتھ اس کو جنت الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پڑوس نصیب فرما۔ جو اسلامی بھائی یا اسلامی بہنیں دوسروں کو یونٹ جمع کرانے کی ترغیب دیں، تیار کریں یا اس کیلئے کسی بھی طریقے سے کوشش کریں، ان تمام کے حق میں اور مجھ گناہ گار کے حق میں بھی یہ دعائیں قبول فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ غیب نشان ہے: ”آخرِ زمانہ میں دِین کا کام بھی دِرہم ودِینار سے ہو گا۔“ (المعجم الکبیر، ۲۰/۲۷۹، حدیث: ۶۶۰، ملخصاً) آج کے دور کے جو تقاضے ہیں وہ کسی سے ڈھکے چُھپے نہیں ہیں۔ اس لیے دِین کے کاموں میں اپنے صدقات (چندے/فنڈ) سے تعاون فرمائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ آپ کا دیا ہوا صدقہ دنیا و آخرت میں کثیر فائدے کا باعث بنے گا۔

اِمامِ اہلسنّت، مجدّدِ دِین و ملّت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ 152 پر صدقہ کے فضائل پر احادیثِ طیبّہ سے حاصل شدہ جو فائدے ذکر کئے ہیں، ان میں چند ایک یہ بھی ہیں: ☆اللہ پاک کے حکم سے (صدقہ دینے والے) بُری موت سے بچیں گے، (صدقہ دینے والوں کے لیے) ستّر دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔ ☆ان (یعنی صدقہ دینے والوں) کی عُمریں زیادہ ہوں گی۔ ☆(صدقہ دینے والوں کے پاس) رزق کی وُسعت، مال کی کثرت ہو گی، ☆(اور صدقہ دینے والے) صدقہ دینے کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔ ☆(صدقہ دینے والے) خیر و برکت پائیں گے۔ ☆(صدقہ دینے والوں سے) آفتیں بلائیں دُور ہوں گی، ☆(صدقہ دینے والوں سے) بُری قضا ٹلے گی، ☆(صدقہ دینے والوں سے) ستر (70) دروازے بُرائی کے بند ہوں گے، ☆(صدقہ دینے والوں سے) ستر (70) قِسم کی بلا دُور ہو گی۔ ☆(صدقہ دینے والوں کے ساتھ) مددِ الٰہی شامل ہو گی۔ ☆رحمتِ الٰہی ان (یعنی صدقہ دینے والوں) کے

لیے واجب ہو گی۔☆ ملائکہ اُن (یعنی صدقہ دینے والوں) پر دُرود بھیجیں گے۔

ان کے علاوہ اور بھی کثیر دِینی و دنیوی فوائد ہیں جو صدقہ دینے سے حاصل ہوتے ہیں۔ لہٰذا آپ خود بھی ٹیلی تھون مہم میں ضرور تعاون کیجئے، اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کیلئے اس میں یونٹ جمع کروایئے۔ زیادہ نہ ہو تو گھر کے ہر فرد کی طرف سے کم از کم ایک یونٹ تو ضرور جمع کروایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ یونٹ جمع کرنے کا اپنا کوئی ہدف بنا کر ابھی سے اس کے لیے رابطے شروع کر دیجئے۔ اللہ پاک ہمیں دِین کے کاموں میں دِل کھول کر خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس پر دس (10) رَحمتیں اُتارے گا، اُس کے دس (10) دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس (10) گناہ مٹادے گا۔

(سنن الکبری للنسائی، کتاب عمل الیوم...الخ، باب ثواب الصلاۃ...الخ، ۶/۲۱، حدیث: ۹۸۹۲)

میری زبان تَر رہے ذِکر و دُرُود سے
بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

(وسائلِ بخشش مرمَّم، ص ۲۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

☆ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے، ☆ پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجئے، ☆ ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے، ☆ اگر قلم، ڈائری آپ کے پاس ہے تو اَہَم نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کر لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! انسان جس سے محبت کرتا ہے اس کا ذِکر بھی کثرت سے کرتا ہے، اس کے نقشِ قدم پر چلنے، اس کی اداؤں کو اپنانے اور قول، فعل اور عمل میں اس کی نقل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے کیونکہ محبوب کی اداؤں کو پسند کرنا اور اپنانا ہی محبت کی علامت اور محبت میں سچائی کی دلیل ہوتا ہے۔ چونکہ ہم بھی اپنے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرتے ہیں، ہمیں اپنی محبت کی سچائی کو پرکھنے کیلئے غور کرنا چاہئے کہ ہم اپنے محبوب

آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنَّتوں اور نِرالی اداؤں کو کس حد تک اپناتے ہیں؟ آج کے بیان میں ہم نوروالے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چند پیاری پیاری اداؤں اور سُنَّتوں مثلاً پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **بولنے کا انداز** کیسا تھا؟ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **کھانے کا انداز** کیسا تھا؟ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا **معاشرے میں رہنے کا انداز** کیسا تھا؟ ساتھ ہی ساتھ صحابۂ کرام وصحابیات اور بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کی سنّتِ رسول سے والہانہ محبت، سُنَّتوں پر عمل کرنے کے واقعات کے بارے میں سنیں گے۔ لہٰذا اچھی اچھی نیتوں اور دلجمعی کے ساتھ مکمل بیان سننے کی نیت کر لیجئے۔

آیئے! سب سے پہلے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طیبّہ کے متعلق سُنتے ہیں: چنانچہ

اَخلاقِ مصطفےٰ کی جھلکیاں

اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ کوئی خوش اَخلاق نہیں تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ یا آپ کے گھر والوں میں سے جو کوئی بھی آپ کو پکارتا تو آپ لَبَّیْك (یعنی میں حاضر ہوں) کہہ کر جواب دیتے۔ حضرت جریر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: میں جب سے مسلمان ہوا کبھی بھی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اپنے پاس آنے سے نہیں روکا اور جس وقت بھی مجھے دیکھتے تو مسکرا دیتے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے خوش طبعی بھی فرماتے اور سب کے ساتھ مل جل کر رہتے، ہر ایک سے گفتگو فرماتے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کے بچوں سے بھی خوش طبعی فرماتے، ان بچوں کو اپنی مُبارک گود

میں بٹھالیتے، آزاد، غلام اور مسکین سب کی دعوتیں قبول فرماتے، مدینے کے دُور دراز مقامات پر رہنے والے مریضوں کی عیادت کیلئے تشریف لے جاتے اور مَعْذِرَت کرنے والے کی مَعْذِرَت قبول فرمالیا کرتے تھے۔(الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، فصل واما حسن عشرته، ۱/۱۲۱)

سر سے پا تک ہر اَدا ہے لا جواب　　خوبُرویوں میں نہیں تیرا جواب
حُسن ہے بے مِثْل صورت لا جواب　　میں فِدا تم آپ ہو اپنا جواب

(ذوقِ نعت، ص۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ گھر والوں، اپنے احباب، اپنے اصحاب، اپنے رشتے داروں، اپنے پڑوسیوں حتی کہ ہر ایک کے ساتھ اتنی خوش اَخلاقی اور ملنساری کے ساتھ پیش آتے کہ ان میں سے ہر ایک آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاقِ حسنہ سے متأثر ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کرنے والا بن جاتا، جب کوئی آپ کو بُلاتا تو آپ جواب میں لبیک (یعنی میں حاضر ہوں) فرماتے، مگر افسوس! فی زمانہ اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں، تو ہمارے گھر والے، دوست احباب، رشتہ دار الغرض ہم سے تعلق رکھنے والے ہماری بد اَخلاقی وزبان درازی کی وجہ سے ہم سے دُور بھاگتے ہیں، کیونکہ کبھی ہم اَبے تبے یعنی بازاری انداز سے بات کرتے ہیں تو کبھی ہم دوسروں کے ساتھ لڑتے جھگڑتے اور گالم گلوچ کرتے ہیں، کبھی کسی کی غیبت، چغلی اور دل آزاری کرتے ہیں تو کبھی گھر میں والدین اور بہن بھائیوں سے اُلجھتے ہیں، کبھی دوستوں کے ساتھ بے رُخی اور بدسُلوکی کرتے ہیں، تو کبھی بچوں کے ساتھ بے جا سختی سے پیش آتے ہیں، کبھی

گھر والوں کے ساتھ جھگڑا کرتے ہیں تو کبھی پڑوسیوں پر ناراضی کا اظہار کرتے ہیں، کبھی سسرال والوں کے ساتھ تو کبھی اپنے دیگر رشتے داروں کے ساتھ قطعِ تعلقی کرلیتے ہیں، الغرض بدقسمتی سے نہ ہم ظاہر میں سُنّتِ مُصْطفٰے کے پابند ہیں نہ کردار میں اخلاقِ مُصْطفٰے کے پیکر، ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی زندگی حضور نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیبہ کے مطابق گزاریں، جیسا کہ

ہمارے رَبِّ کریم نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرنے کا حکم ارشاد فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔ (پ ۲۱، الاحزاب: ۲۱)

مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: **معلوم ہوا کہ کامیاب زندگی وہی ہے جو اُن کے نقشِ قدم پر ہو، اگر ہمارا جینا، مرنا، سونا، جاگنا، حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کے نقشِ قدم پر ہو جائے تو یہ سارے کام عبادت بن جائیں۔**

(نور العرفان، پ۲۱، الاحزاب، تحت الآیۃ:۲۱)

جو اپنے دل کے گُلدستے میں سُنت کو سجاتے ہیں وہ بے شک رَحمتیں دونوں جہاں کی حق سے پاتے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سنتوں پر عمل کرنے کی بَرَکات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ جو لوگ اُٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، سونے جاگنے، کھانے پینے اور گفتگو کرنے میں پیارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں کو اپناتے ہیں تو ربِّ کریم کی رحمتیں ان پر چھما چھم برستی ہیں، کیونکہ ☆سُنَّتوں پر عمل

کرنے والوں کو ربِّ کریم کی رضا نصیب ہوتی ہے،☆سُنَّتوں پر عمل کرنے والوں کا شمار ربِّ کریم کے پسندیدہ بندوں میں ہوتا ہے،☆سُنَّتوں پر عمل کرنے والوں کو خوفِ خُدا نصیب ہوتا ہے،☆سُنَّتوں پر عمل کرنے والوں کو فکرِ آخرت کی سوچ ملتی ہے،☆سُنَّتوں پر عمل کرنے والوں کو حقیقی محبتِ رسول نصیب ہوتی ہے،☆سُنَّتوں پر عمل کرنے والوں کو کئی شہیدوں کا اجروثواب حاصل ہوتا ہے،☆سُنَّتوں پر عمل کرنے والوں کو دونوں جہاں میں کامیابیاں نصیب ہوتی ہیں،☆سُنَّتوں پر عمل کرنے والوں کو پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے کی خُوشنودی و قُرب حاصل ہوتا ہے۔ آیئے!سُنَّتوں پر عمل کا جذبہ بڑھانے کے لئے ایک واقعہ سنتے ہیں:چنانچہ

سنّت پر عمل کی برکت سے مغفرت ہوگئی

حضرت علی بن حُسین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت ھِبَۃُ اللہ طَبَری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا:مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ یعنی اللہ کریم نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ حضرت ھِبَۃُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جواب دیا:اللہ کریم نے میری مغفرت فرمادی۔ عرض کی:کس سبب سے؟تو انہوں نے رازدارانہ انداز میں کہا:سُنّتِ مُبارکہ پر عمل کی وجہ سے۔

(سیراعلام النبلاء،رقم:۲۷۴،ھبۃ اللہ بن الحسن،۱۷/۴۱۹ بتغیر)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ سُنَّتِ مُصطفٰے پر عمل کرنے کی برکت سے اللہ پاک نے حضرت ھِبَۃُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مغفرت فرمادی،سُبْحٰنَ اللہ!سُبْحٰنَ اللہ! یاد رکھئے!ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم، صحابۂ کرام وصحابیات رَضِیَ اللہُ عَنْہُم آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر سُنّتِ کریمہ کی پیروی کو لازِم وضَروری جانتے تھے اور بال برابر بھی کسی مُعَاملے میں اپنے

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین اور سنّتوں کو چھوڑنا پسند نہیں کرتے تھے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں اور فرامین پر عمل کا بے پایاں جذبہ رکھنے والے عاشقانِ رسول کے بہت سے واقعات ہیں۔ چنانچہ

سُنّت پر عمل کی برکت

اَمیرِ اَہلسنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز کتاب فیضانِ سُنّت جلد اوّل کے صفحہ 263 پر ایک واقعہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: زبردست مُحدِّث حضرتِ ہُدبہ بن خالد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خلیفۂ بغداد مامون رشید نے اپنے ہاں دعوت پر بُلایا، کھانے سے فارغ ہو کر کھانے کے جو دانے وغیرہ گر گئے تھے، حضرتِ ہُدبہ بن خالد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چُن چُن کر تناول فرمانے لگے۔ خلیفۂ بغداد مامون رشید نے حیران ہو کر کہا، اے شیخ! کیا آپ کا ابھی تک پیٹ نہیں بھرا؟ فرمایا: کیوں نہیں! دراصل بات یہ ہے کہ مجھ سے حضرت حمّاد بن سَلَمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایک حدیثِ پاک بیان فرمائی ہے: جو شخص دسترخوان کے نیچے گرے ہوئے ٹکڑوں کو چُن چُن کر کھائے گا، وہ تنگدستی سے بے خوف ہو جائے گا۔ (اتحاف السادۃ المتقین، الباب الاول، ۵/۵۹۷) میں اِسی حدیثِ مبارکہ پر عمل کر رہا ہوں۔ یہ سُن کر مامون بے حد مُتأثر ہوا اور اپنے ایک خادِم کی طرف اِشارہ کیا تو وہ ایک ہزار دِینار (یعنی سونے کے سِکّے) رومال میں باندھ کر لایا۔ خلیفۂ بغداد مامون نے وہ دِینار حضرت ہُدبہ بن خالد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں بطورِ نذرانہ پیش کر دیئے۔ حضرت ہُدبہ بن خالد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! حدیثِ مبارکہ پر عمل کی ہاتھوں ہاتھ برکت ظاہر ہو گئی۔ (ثمرات الاوراق، ۱/۸)

رزق کی قدر کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے دو اہم **نِکات** حاصل ہوئے۔

پہلا نکتہ یہ کہ دستر خوان پر گِرے ہوئے ٹکڑے اٹھا کر کھانے سے رِزق میں برکت ہوتی ہے اور تنگیِ رزق سے حفاظت نصیب ہوتی ہے، مگر افسوس! فی زمانہ ہمارے گھروں میں انتہائی بے حِسی کے ساتھ رِزق کی ناقدری اور بے حُرمتی کی جاتی ہے، چائے، پانی، کولڈ ڈرنک اور شربت وغیرہ پینے اور کھانا کھانے کے بعد برتن میں تھوڑا سا چھوڑ دیا جاتا ہے جس کو فی زمانہ شاید فیشن سمجھا جاتا ہے اور پھر اس بچے ہوئے رزق کو گندی نالیوں کی نذر کر دیا جاتا ہے۔

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ رزق کی بے قدری اور بے حرمتی پر افسوس اور اپنے کُڑھن کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: آج کل رِزْق کی بے قَدری اور بے حُرمتی سے کون سا گھر خالی ہے، بنگلے میں رہنے والے اَرَب پتی سے لے کر جھونپڑی میں رہنے والے مزدور تک رزق میں بے احتیاطی کرتے نظر آتے ہیں، فی زمانہ شادی میں طرح طرح کے کھانوں کے ضائع ہونے سے لے کر گھروں میں برتن دھوتے وقت جس طرح سالن کا شوربا، چاول اور ان کے اَجزا بہا دیئے جاتے ہیں، ان سے ہم سب واقف ہیں۔ کاش کہ ہمارے اندر کھانے کو ضائع کرنے سے بچنے کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

لوگ کیا کہیں گے!

دوسرا نکتہ یہ ملا کہ ہمارے بُزرگانِ دِین سُنّتوں سے اس قدر محبت کرتے تھے کہ وہ سُنَّتوں پر عمل کرنے کے معاملے میں دنیا کے بڑے سے بڑے امیر، رئیس، بادشاہ، وزیر اور کسی بڑے عہدے والے کی پروا نہیں کرتے تھے، مگر افسوس! فی زمانہ سُنّتیں تو دُور کی بات ہم فرائض وواجبات میں کوتاہی کرتے

نظر آتے ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! اگر ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں، اگر ہم جہنم کے عذاب سے بچ کر ربِّ کریم کی رِضا پانا چاہتے ہیں، اگر ہم حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت پانا چاہتے ہیں، اگر ہم جنت کی ابدی نعمتوں کا مستحق بننا چاہتے ہیں، اگر ہم جنت میں آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب پانا چاہتے ہیں، تو اس کے لئے ہمیں پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابہ و صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کے نقشِ قدم پر چلنا ہوگا کیونکہ ان مقدس ہستیوں کا اوڑھنا بچھونا، سونا جاگنا، کھانا پینا الغرض ہر نیک و جائز کام سنتِ رسول کے مطابق ہوتا، یہ حضرات کس طرح حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اداؤں کو اپنی زندگی میں اپناتے تھے، آیئے اس بارے میں ایک بہت ہی پیارا واقعہ سنتے ہیں:

محبوب کی ادا سے محبت

مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"صحابہ کرام کا عشقِ رسول"** کے صفحہ 27 پر ہے کہ حضرت اَنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان فرماتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اَجْمَعِیْن میں سے ایک صحابی جو کہ درزی تھے، انہوں نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے گھر کھانے کی دعوت دی، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس پُرخُلوص دعوت کو قُبُول فرمالیا اور آپ مُقَرَّرہ دن ان صحابی کے ہاں چلے گئے، میں بھی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ اُس دعوت میں موجود تھا، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خاطر تواضع کے لئے جَو کی روٹی اور سالن پیش کیا گیا، جس میں کدّو اور خشک کیا ہوا نمکین گوشت تھا، کھانے کے دوران میں نے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ پیالے کے کناروں سے کدو کی قاشیں (یعنی ٹکڑے) تلاش کر رہے ہیں، حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے

ہیں جب سے میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کدّو کو اتنا پسند فرماتے ہیں، اسی دن سے میں بھی اپنے لئے کدو کو پسند کرنے لگا۔ (بخاری، کتاب الاطعمة، باب المرق، ۵۳۷/۳، حدیث ۵۴۳۶)

تیری اِک اِک اَدا پر اے پیارے سو دُرودیں فِدا ہزار سلام

(ذوقِ نعت، ص ۱۷۰)

حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ☆ ایک یہ کہ اپنے خُدّام وغلاموں کی دعوت قبول کرنی چاہیے اگرچہ وہ اپنے سے درجہ میں کم ہو۔ ☆ دوسرا یہ کہ خادم کو اپنے ساتھ ایک پیالے میں کھلانا بہت اچھا ہے۔ ☆ تیسرا یہ کہ کدّو پسند کرنا سنت ہے۔ ☆ چوتھا یہ کہ سُنَّت سے محبت کرنا صحابۂ کرام کا طریقہ ہے۔ آخری فائدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خادم پیالہ سے بوٹیاں یا کدو وغیرہ چُن کر مَخْدُوم کے سامنے رکھ سکتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱۸/۶-۱۹ ملخصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اَجْمَعِین کی دلجوئی کے لئے ان کی دعوت قبول فرمالیا کرتے تھے اور نا صرف دعوت قبول فرما کر آپ وہاں تشریف لے جاتے بلکہ صاحبِ خانہ جو کچھ آپ کے سامنے پیش کر دیتا، آپ کسی ناگواری کا اظہار کئے بغیر قبول فرمالیتے، اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کدو شریف پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی انتہائی پسندیدہ غذا تھی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بڑے شوق سے کدو شریف تناول فرمایا کرتے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تبسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بات کرتے ہوئے ضرورتاً مسکرانا یہ بھی ہمارے آقا مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّت اور بہت ہی پیاری ادا ہے۔

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا بلکہ مسکرایا کرتے تھے۔(مراٰۃ المناجیح،4/42ملخصًا) چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کبھی اس طرح ہنستے نہیں دیکھا کہ جس میں آپ کا حَلق دیکھ لیتی کیونکہ آپ صرف مُسکراتے تھے۔(بخاری،3/325،حدیث:4828)

ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے کئی مواقع پر مسکراتے دیکھا، صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان بھی رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مسکرانے کی ادا کو ادا کرتے ہوئے مسکرایا کرتے تھے۔ حضرت اُمِّ درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جب بھی بات کرتے تو مسکراتے۔ آپ فرماتی ہیں: میں نے حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے عرض کی، آپ اس عادت کو ترک فرما دیجئے ورنہ لوگ آپ کو احمق سمجھنے لگیں گے۔ تو حضرت ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: میں نے جب بھی رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بات کرتے دیکھا یا سُنا آپ مسکراتے تھے۔ (یعنی میں بھی اسی سنّت پر عمل کی نیت سے ایسا کرتا ہوں۔)(مسند احمد، مسند الانصار، باقی حدیث ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ،۸/۱۷۱،حدیث:۲۱۷۹۱)

یہ پیاری ادائیں یہ نیچی نگاہیں فِدا جانِ عالَم ہو اے جانِ عالَم

(ذوقِ نعت، ص۱۷۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رسولِ محتشم، نبیِّ مُکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پاکیزہ اور مبارَک سیرت رہتی دنیا تک کے لئے مَشْعلِ راہ ہے۔ آپ کی ہر ہر ادا میں ڈھیروں حکمتیں چُھپی ہیں، عاشقانِ رسول ان اداؤں کو بجالانا اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتے ہیں اور اسے دِین و دنیا کا سَرمایہ جانتے ہیں۔ ایک عاشقِ رسول اپنے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اداؤں کو بجالانے کے لیے گویا کہ موقع تلاش کرتا رہتا ہے، آیئے! پیارے مُصطفےٰ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چند مزید پیاری پیاری اداؤں کے بارے میں جانتے ہیں:

(1) **رفتارِ مبارَک:** پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو پاؤں جما کر چلتے گویا آپ بلندی سے نیچے اُترتے معلوم ہوتے۔[1] ایک روایت میں ہے کہ جب آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تھے تو پوری قُوّت سے چلتے تھے اور کاہل کی طرح نہیں چلتے تھے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، الباب الثالث فی مشیہ، ۷/۱۵۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بسا اوقات سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے ہوئے کسی ادا کو اپناتے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے دیکھ لیتے تو ان کا حال یہ ہو جاتا کہ اس ادا کو بار بار کرتے، آیئے اسی بارے میں چند واقعات سنتے ہیں:

چنانچہ مکتبۃ المدینہ کی کتاب **عمامہ کے فضائل** صفحہ 31 پر ہے: حضرت سیِّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مکہ مکرمہ جاتے ہوئے ایک جھڑ بیریا کی شاخوں میں اپنا عمامہ شریف اُلجھا کر کچھ آگے بڑھ جاتے پھر واپس ہوتے اور عمامہ شریف چھڑا کر آگے بڑھتے۔ لوگوں نے پوچھا یہ کیا؟ ارشاد فرمایا کہ

---

(1) وسائل الوصول الی شمائل الرسول، ص60

رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عمامہ شریف اس بیر میں اُلجھ گیا تھا اور حضور عَلَیْہِ السَّلَام اتنی دُور آگے بڑھ گئے تھے اور واپس ہو کر اپنا عمامہ شریف چھڑایا تھا۔(نورُ الایمان بزیارۃ آثار حبیب الرّحمٰن، ص ۱۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے ہمیں یہ درس مل رہا ہے کہ ہم بھی مکے مدینے کے سرکار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اداؤں بالخصوص سُنّتوں کو اپنانے کی کوشش کیا کریں، چلنے پھرنے میں کن کن چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے؟ آیئے! امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالہ 163 مدنی پھول سے چلنے کی چند سُنّتیں و آداب سنتے ہیں: پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 37 میں ارشادِ ربُّ العباد ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

❀ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شَخْص دو(2) چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، تو اللہ پاک نے اسے زمین میں دھنسا دیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[1] ❀ راہ چلتے وقت بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ ❀ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ❀ راستے میں دو (2) عورتیں کھڑی ہوں یا جا رہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی

[1] ... مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی... الخ، ص ۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸

مُمانَعَت آئی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! سُنّتوں کے بارے میں مزید کچھ سنتے ہیں:

(2) **چھینکنے کا انداز:** سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بلند آواز سے چھینکنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ جب چھینک آتی تو منہ مبارَک کو کپڑے یا ہاتھ مبارک سے ڈھانپ لیتے۔[2]

(3) **آرام فرمانے کا انداز:** رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سوتے وقت اپنا دایاں ہاتھ مبارک رُخسار کے نیچے رکھتے[3] اور یہ دُعا پڑھتے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا یعنی اے اللہ میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں) اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْر یعنی شکر ہے اللہ کا جس نے ہمیں مر جانے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف اُٹھنا ہے۔[4]

(4) **پانی پینے کا انداز:** سرکارِ مکۂ مکرمہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پانی تین (3) سانس میں نوش فرماتے۔[5]

(5) **خُوشبو کا استعمال:** نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خوشبو پسند تھی،[6] خوشبو کا تحفہ رَد

---

[1] ...ابوداود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/۴۷۰، حدیث: ۵۲۷۳

(2) وسائل الوصول الی شمائل الرسول، ص99

(3) سبل الہدیٰ والرشاد، 253/7

(4) شمائل محمدیہ، ص157، حدیث: 243

(5) مسلم، ص863، حدیث: 5287

(6) مراۃ المناجیح، 174/6

نہ فرماتے،[1] مُشک و عنبر خوشبو استعمال فرماتے۔[2]

(6) آئینہ دیکھنے کا انداز: شہنشاہِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آئینہ دیکھتے وقت اللہ پاک کا شکر ادا کرتے اور یہ دعا پڑھتے: اَللّٰھُمَّ کَمَا اَحْسَنْتَ خَلْقِی فَحَسِّنْ خُلُقِی یعنی اے اللہ جس طرح تُو نے میری تخلیق کو حسین کیا ایسے ہی میرے خُلق کو بھی اچھا کر دے۔[3]

(7) سُرمہ لگانے کا انداز: مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اِثْمد سُرمہ لگایا کرتے۔(4) آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مقدس آنکھوں میں سُرمہ کی تین تین سلائیاں استعمال فرماتے تھے(5) اور بعض اوقات دو دو سلائیاں سُرمہ کی ڈالتے اور ایک سلائی کو دونوں مبارک آنکھوں میں لگاتے۔(6)

مصطفےٰ کی اداؤں پہ لاکھوں سلام!

اسی طرح آپ کی اداؤں میں یہ بھی ہے کہ(1) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر وقت اپنی زبان کی حفاظت فرماتے اور صرف کام ہی کی بات کرتے۔(2) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آنے والوں کو محبت دیتے اور ایسا کوئی عمل اِختیار نہ فرماتے جس سے نفرت پیدا ہو۔(3) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کی اچھی باتوں کی اچھائی بیان کرتے اور اس کی تقویت فرماتے، بُری چیز کو بُری بتاتے اور اس پر عمل سے روکتے۔(4) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر معاملے میں اِعتِدَال (یعنی میانہ روی) سے کام لیتے۔(5) ہمارے

---

(1) شمائل محمدیہ، ص130، حدیث:208

(2) مواہبِ لدنیہ، 70/2

(3) الوفا لابن الجوزی، 161/2

(4) ترمذی، 294/3، حدیث:1763

(5) شمائل محمدیہ، ص51، حدیث:49

(6) وسائل الوصول الی شمائل الرسول، ص77

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جہاں کہیں تشریف لے جاتے تو جہاں جگہ مل جاتی وہیں بیٹھ جاتے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین فرماتے۔(6) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے پاس بیٹھنے والوں کے حقوق کا لحاظ رکھتے۔(7) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر رہنے والے ہر فرد کو یہی محسوس (Feel) ہوتا کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے سب سے زیادہ چاہتے ہیں۔(8) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سخاوت وخوش خُلقی (یعنی اچھے اخلاق، اچھی عادات) ہر کسی کے لیے عام تھی۔ (9) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس میں کسی سے بھُول ہو جاتی تو نہ اس کو شہرت دی جاتی نہ ہی اس کا مذاق اڑایا جاتا۔(10) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہیں حیا سے جھکی رہتیں۔(11) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے بدلہ نہ لیتے۔(12) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے کے بجائے معاف فرمادیا کرتے۔(13) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ کسی کی بات کو کاٹتے نہ ہی بیچ میں بولتے۔(14) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سخت گفتگو نہ فرماتے۔(15) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی کا عیب تلاش نہ کرتے۔(16) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صرف وہی بات کرتے جو (آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حق میں) باعثِ ثواب ہو۔(17) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسافر یا اجنبی آدمی کے سخت کلامی بھرے سوال پر بھی صبر فرماتے۔(18) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی کی بات نہ کاٹتے، البتہ اگر کوئی حد سے تجاوز کرنے لگتا تو اس کو منع فرماتے یا وہاں سے اُٹھ جاتے۔(19) ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کبھی قہقہہ (یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسرے لوگ ہوں تو سُن لیں) نہ لگاتے۔

(20) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فرماتے ہیں: آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سب سے زیادہ مسکرانے والے تھے (یعنی موقع کی مناسبت سے) حضرت عبد اللہ بن حارث رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے رَسُولُ اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔ (احترامِ مسلم، ص۲۷، ۲۸ ملتقطاً)

تری صورت تری سیرت زمانے سے نِرالی ہے
تری ہر ہر ادا پیارے دلیلِ بے مثالی ہے

(ذوقِ نعت، ص۲۳۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدرسۃ المدینہ بالغان"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنّتوں کو اپنانے اور نیکیوں کا جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور اپنا کچھ نہ کچھ وقت نکال کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے، ذیلی حلقے کے مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام "مدرسۃُ المدینہ بالغان" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدرسۃُ المدینہ بالغان میں شرکت کے کئی فوائد اور برکتیں ہیں ☆ مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان قرآنِ پاک دُرست پڑھنے کا بہترین ذریعہ ہے، ☆ مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ کے ضروری مسائل سیکھنے کا بہترین ذریعہ ہے، ☆ مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیَسّر آتی ہے، ☆ مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے، ☆ مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے دِینی

تربیت ہوتی ہے۔

رِسالہ "**مَدْرَسَۃُ الْمدینہ بالِغان**" میں آپ جان سکیں گے☆قرآنِ کریم پڑھنے کے فضائل ☆قرآنِ پاک سکھانے کے لیے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان کا دُور دراز کا سفر،☆دُرست قرآنِ کریم پڑھنے کا شرعی حکم،☆مدرسۃُ المدینہ بالغان کے 7 مقاصد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کراچی کے ایک اسلامی بھائی گناہوں سے توبہ کے بعد مدرسۃُ المدینہ بالغان میں پڑھنے لگے، جس کی برکت سے **درست مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم** پڑھنا سیکھ گئے۔ مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکت سے **ہفتہ وار اجتماع میں شرکت** کا معمول بھی بن گیا۔ مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکت سے **مُدَرِّس کورس** کرنے کی سعادت ملی۔ مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے کی برکت سے خود **مدرسۃُ المدینہ بالغان پڑھانے والے** بن گئے۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آکے پا مَدَنی ماحول
سَنور جائے گی آخِرت اِنْ شَآءَ اللّٰہ تم اپنائے رکھو سَدا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمَّم، ص۶۴۶-۶۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے آقا کا پیارا کلام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارا معاملہ یہ ہے کہ ہم اپنی مرضی سے گفتگو کرتے ہیں، اپنی مرضی سے کلام کرتے ہیں، مگر ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان یہ ہے کہ آپ کلام اس وقت فرماتے تھے جب وحیِ الٰہی ہوتی تھی۔ چنانچہ پارہ 27 سُوْرَۃُ النَّجْم آیت نمبر 3 اور 4 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ؕ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۙ﴿۴﴾ (پ۲۷، النجم:۳، ۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو اُنہیں کی جاتی ہے

ان آیات کا شانِ نزول یوں ہے کہ غیر مسلم یہ کہتے تھے کہ قرآن، اللہ پاک کا کلام نہیں بلکہ محمد (صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اسے اپنی طرف سے بنا لیا ہے، اس کا رد کرتے ہوئے اللہ پاک نے ارشاد فرمایا کہ میرے حبیب صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو کلام تمہارے پاس لے کر آئے ہیں، اس کی کوئی بات وہ اپنی طرف سے نہیں کہتے بلکہ اس قرآن کی ہر بات وہ وحی ہی ہوتی ہے جو انہیں اللہ پاک کی طرف سے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے ذریعے کی جاتی ہے۔[1]

جبکہ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے نبی اپنی خواہش سے کلام بھی نہیں فرماتے جو کچھ فرماتے ہیں وہ ربّ کی وحی ہوتی ہے، اس کے دو مطلب ہیں۔ ایک تو یہ کہ حضور عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے کو بحرِ توحید میں اس طرح فنا کر دیا، کہ جو بات ان کے منہ سے نکلتی ہے، زبان تو محبوب کی ہوتی ہے، مگر کلام ربّ کا ہوتا ہے۔ دوسرا مطلب یہ ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو بھی بولتے ہیں وہ یا تو قرآن ہوتا ہے یا حدیث اور دونوں وحی ہیں۔ ہاں قرآن وحیِ جلی ہے اور

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ۲۷، النجم، تحت الآیۃ ۳، ۴، ۹/ ۵۴۷

حدیث وحی خفی ہے۔[1] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

وہ دَہن جس کی ہر بات وَحیِ خدا چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ۳۰۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَسِین اداؤں میں سے ایک پیاری ادا یہ بھی تھی کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم گفتگو پُر وقار انداز میں ٹھہر ٹھہر کر فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ

اُمُّ الْمُومِنِین حضرت سَیِّدَتُنَا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بہت تیزی کے ساتھ جلدی جلدی گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر کلام فرماتے تھے، کلام اتنا صاف اور واضح ہوتا تھا کہ سننے والے اس کو سمجھ کر یاد کرلیتے تھے۔ اگر کوئی اَہَمّ بات ہوتی تو کبھی کبھی تین تین مرتبہ دُہرا دیتے تاکہ سننے والے اس کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بلا ضرورت گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ اکثر خاموش ہی رہتے تھے۔

(الشمائل المحمدیة، باب کیف کان کلام رسول اللہ، ص ۱۳۴۔۱۳۵، حدیث: ۲۱۳۔۲۱۴۔۲۱۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے گفتگو فرمانے کے انداز کو سُنا، ہمیں بھی اس کو اپنانا چاہیے۔ افسوس! صد افسوس! ہم میں سے ایک تعداد ہے جو اتنی تیزی سے گفتگو کرتی ہے کہ بات ہی سمجھ نہیں آتی۔ جبکہ ایک تعداد ایسی بھی ہے جو کان پھاڑ آواز میں گفتگو کرتی ہے، تحمل نرمی اور سکون سے گفتگو نہیں کرتے۔ اسی طرح ایک تعداد ایسی بھی ہے جو مَعَاذَ اللہ فحش اور گندی باتیں بڑی بے باکی سے کرتی نظر آتی ہے۔

1... شان حبیب الرحمٰن، ص ۲۲۷، ملتقطاً

گفتگو کے متعلق چند اہم مدنی پھول

ابھی ہم نے نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارک گفتگو کے بارے میں جو چند پیاری پیاری ادائیں سُنیں۔ اس سے جو معلومات حاصل ہوئیں، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ ☆ گفتگو کرتے وقت آواز بہت زیادہ تیز اور جلدی جلدی میں نہ ہو کہ اس سے سامنے والے کے لئے بات سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے ☆ جب بھی بات کریں تو آواز اتنی دِھیمی اور کم نہ ہو کہ سامنے والے تک آواز نہ پہنچے یا پھر اسے الفاظ ہی سمجھ میں نہ آئیں، اسی طرح گفتگو کرنے میں اس قدر بلند آواز بھی نہیں ہونی چاہئے کہ کوئی تیسرا اسلامی بھائی گفتگو کی وجہ سے کوفت میں مبتلا ہو جائے یا تکلیف محسوس کرے، لہٰذا جب بھی گفتگو کریں آواز میں اعتدال کا خاص خیال رکھیں تاکہ سامنے والا بات بھی سمجھ لے اور کسی تیسرے کو اس سے کوئی تکلیف بھی نہ پہنچے۔ ☆ جب کسی کو کوئی بات سمجھانا مقصود ہو تو اس بات کو ایک سے زائد بار دہرانے میں حرج نہیں اور نہ ہی اس مقصد سے ایک جملہ کئی بار دہرانا فضول گوئی کے زُمرے میں آتا ہے بلکہ کسی کو اچھی طرح بات سمجھانے اور ذہن نشین کرانے کے لئے اپنی بات کو ایک سے زائد مرتبہ دُہرانا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری ادا ہے۔ ☆ بِلا ضرورت گفتگو کرنے سے اچھا یہ ہے کہ خاموش رہا جائے اس لئے کہ فضول گفتگو میں ذرا بھی بھلائی نہیں ہے اور فضول گفتگو اکثر اوقات پچھتاوے کا سبب بھی بن جاتی ہے، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اکثر خاموش رہا کرتے تھے، مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ بندہ اپنی زبان سے ذِکْرُ اللہ بھی نہ کرے اور نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے روکنے جیسے اچھے کام سے اپنے آپ کو روک لے۔

خاموشی سے مراد کیا ہے!

حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خاموشی سے مراد ہے دنیاوی کلام سے خاموشی ورنہ حضورِ اقدس (صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی زبان شریف اللہ پاک کے ذکر میں تر رہتی تھی، لوگوں سے بِلا ضرورت کلام نہیں فرماتے تھے، یہ ذکر ہے جائز کلام کا، ناجائز کلام تو عمر بھر زبان شریف پر آیا ہی نہیں جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ ساری عمر شریف میں ایک بار بھی زبان مبارک پر نہ آیا۔ حضور سراپا حق ہیں، پھر آپ تک باطل کی رسائی کیسے ہو؟ آم کے درخت میں جامن نہیں لگتے، بار دار (پھل دار) درخت، خار دار (کانٹے والے درخت) نہیں ہوتے۔ بلکہ آپ (صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے خود فرمایا ہے کہ جو بھی کلام کرے تو خیر (یعنی اچھا) کلام کرے ورنہ خاموش رہے، حضرت ابو بکر صدیق (رَضِیَ اللهُ عَنْہُ) (بطورِ عاجزی) فرماتے ہیں: کاش میں فضول بات کہنے سے گونگا ہوتا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۸۱ بتغیر قلیل)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خاموشی کو کس قدر پسند فرماتے تھے کہ بِلا ضرورت کوئی کلام نہ فرماتے، اگر اپنی مبارک زبان کو حَرَکت دیتے تو اللہ پاک کے ذکر کے لئے، اس کے احکامات کو بیان کرنے کے لئے، اپنی ازواجِ مطہرات کی دل جوئی کے لئے، اپنے پیارے صحابہ کی مدنی تربیت فرمانے کے لئے، لوگوں کو نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے لئے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ فضول گوئی سے ہر دم بچتے رہیں۔ آیئے! فضول گفتگو سے بچنے کے فضائل پر (2) فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں: چنانچہ

فرامینِ مصطفٰے

(1) ارشاد فرمایا: جو اللہ پاک اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب الحث علی اکرام الجار... الخ، ص ۴۸، حدیث: ۱۷۴)

(2) ارشاد فرمایا: بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت نہیں پاسکتا، جب تک اپنی زبان کو (فُضول

باتوں سے) روکے نہ رکھے۔ (معجم اوسط، ۵/۵۵ حدیث: ۶۵۶۳)

یاربّ! نہ ضَرورت کے سِوا کچھ کبھی بولوں　　　اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
بک بک کی یہ عادت نہ سرِ حَشر پھنسا دے　　　اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
ہر لَفظ کا کس طرح حساب آہ! میں دُوں گا　　　اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمَّم، ص ۹۳)

مجلس مدنی چینل کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی 107 سے زائد شعبہ جات میں خدمتِ دِین کر رہی ہے۔ ان میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدنی چینل"** بھی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ دورِ حاضر میں میڈیا ذہن سازی و کردار سازی میں ایک کارگر ہتھیار کا کام کر رہا ہے، بہت سے لوگ اپنے مخصوص گمراہ کن، باطل نظریات اور عُریانی و فحاشی پھیلانے کیلئے شب وروز اس کا غلط استعمال کرنے لگے، جس کے باعث نوجوان نسل ان بہت سارے بُرے اثرات وافکار کی لپیٹ میں آگئی۔ ایسے میں ہر دردمند دل کی بس ایک ہی صدا تھی کہ کاش! کوئی میڈیا کی اس جنگ میں عقائدِ اہلِ سُنّت کی پاسبانی کا عَلَم (یعنی جھنڈا) اُٹھالے اور پاکیزگی وطہارتِ فکر اور اصلاحِ عقائد واعمال کا علمبردار ایک خالص 100 فیصد اسلامی چینل شروع کرے۔ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ نے بڑی شِدَّت سے محسوس کیا کہ مسلمانوں کے گھروں سے T.V. نکلوانا قریب بہ ناممکن ہے، بس ایک ہی صورت نظر آئی اور وہ یہ کہ جس طرح دریا میں طُغیانی آتی ہے تو اُس کا رُخ کھیتوں وغیرہ کی طرف موڑ دیا جاتا ہے تاکہ کھیت بھی سیراب ہوں اور آبادیوں کو بھی ہلاکت سے بچایا جاسکے، عین اِسی طرح T.V

ہی کے ذَرِیعے مسلمانوں کے گھروں میں داخِل ہو کر اُن کو غفلت کی نیند سے بیدار کیا جائے۔ جب اِس شُعبے کے مُتَعَلِّق معلومات حاصل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ اپنا T.V چینل کھول کر فلموں ڈِراموں، گانوں، باجوں، موسیقی کی دُھنوں اور عورتوں کی نمائشوں سے بچتے ہوئے 100 فیصدی اسلامی مَواد فراہم کرنا ممکن ہے، تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ نے خوب جِدّ و جَہد کر کے رَمَضَانُ المبارَک ۱۴۲۹ھ بمطابق ستمبر 2008ء سے مدنی چینل کے ذَرِیعے گھر گھر سُنّتوں کا پیغام عام کرنا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کے حیرت انگیز مدنی نتائج آنے لگے اور لوگ پابندِ سنت بننے لگے۔ ہم سب بھی مدنی چینل دیکھتے رہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے رہیں۔

مدنی چینل دیکھنے کے کئی فوائد ہیں۔ **مدنی چینل** دیکھنے سے دِینی معلومات حاصل ہوتی ہیں، **مدنی چینل** دیکھنے سے عمل کا جذبہ بیدار ہوتا ہے، **مدنی چینل** دیکھنے سے کِردار اچھا ہوتا ہے، **مدنی چینل** دیکھنے سے گھر میں مدنی ماحول بنتا ہے، **مدنی چینل** دیکھنے سے گناہوں بھرے چینلز سے بچنے کا ذہن بنتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ربیع الاول کی 1 تاریخ سے **روزانہ شام 4:00 سے 6:00 بالخصوص بچوں کے مدنی چینل** کا آغاز ہوچکا ہے، بچوں کو **نمازی، تِلاوتِ قرآن کرنے والا، سُنّتوں کا پابند، سچا عاشقِ رسول** دیکھنے کے خواہشمند والدین اپنے بچوں کو ان اوقات میں مدنی چینل دیکھنے کی ضرور ترغیب دِلائیں، اللہ پاک کی رحمت سے ہمارے بچوں کو بھی بہت سارا علمِ دین سیکھنے کا موقع ملے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

مَدَنی چینل کی مُہِم ہے نفس وشیطاں کے خلاف
جو بھی دیکھے گا کرے گا اِنْ شَآءَ اللہ اِعْتِراف
نَفْسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زُور دار
شرمِ عصیاں کے سبب ہو گا گنہگار اَشکبار

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۶۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مشکاة، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

بیٹھنے کی چند سنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں ☆ سُرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کرکے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں، اس طرح بیٹھنا سنت ہے (لیکن اس دوران گھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لینا بہتر ہے۔) (مرآة المناجیح، ۶/۳۷۸ ملخصاً) ☆ چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا بھی ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ثابت ہے۔ ☆ جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہئے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔ (ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، ۴/۳۳۸، حدیث: ۴۸۲۱) ☆ قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں۔ (رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص ۲۲۹) ☆ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مَولانا شاہ امام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: پیر واستاذ کی نشست پر انکی غَیبَت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔ (فتاوی رضویه، ۲۴/۳۶۹/۴۲۴) ☆ جب کبھی اِجتماع یا مجلِس

میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔☆جب بیٹھیں تو جوتے اُتارلیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔(جامع صغیر، ص ۴۰، حدیث: ۵۵۴)☆مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو اسلامی بھائی مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگادی جائے گی۔وہ دعا یہ ہے:"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ"ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔(ابو داؤد،کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، ۴/۳۴۷ حدیث: ۴۸۵۷)☆جب کوئی عالم باعمل یا متقی شخص یا سیِّد صاحب یا والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔☆مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: بزرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیمی قیام اور استقبال (خوش آمدید کہنا) جائز بلکہ سنتِ صحابہ ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۶/ ۳۷۰، منقول از سنتیں اور آداب، ص۹۹، بتغیر)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب "بہارِ شریعت" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمائیے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ چلنا بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم (یعنی آپس میں) ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵، حدیث ۲۹۵۱)

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے، ☆پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجئے، ☆ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے، ☆اگر قلم، ڈائری آپ کے پاس ہے تو اَہَم نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رَبِیْعُ الاَوَّل کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے، ہر طرف میٹھے میٹھے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **آمد کی خوشیاں** ہیں۔ عاشقانِ رسول پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ کی یاد سے اپنے دِل و دِماغ کو مہکا رہے ہیں، ☆کہیں آپ کی **وِلادت** کا ذِکر ہے تو کہیں آپ کے **کمالات** (Virtues) کی بات ہے۔ ☆کہیں آپ کی شان و **عظمت** کا بیان ہے تو کہیں آپ کی مُبارک **صُورت** کا ذِکرِ خیر ہے۔ ☆کہیں **عِبادتِ مصطفےٰ** کا بیان ہے تو کہیں **سِیادتِ**

---

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مصطفٰے کے چرچے ہیں۔☆کہیں **شَفاعتِ مصطفٰے** کے تذکرے ہیں تو کہیں آپ کی **عنایتوں** کے چرچے ہیں۔☆کہیں آپ کی **عظمتوں** کا بیان ہے تو کہیں آپ کی **رِفعتوں**(بُلندیوں) کے تذکرے ہیں۔☆کہیں **طاقتِ مصطفٰے** کا بیان ہے تو کہیں **شُجاعتِ مصطفٰے** کے تذکرے کئے جارہے ہیں۔☆کہیں **نگاہِ مصطفٰے** کی باتیں ہیں تو کہیں **عطائے مصطفٰے** کا بیان ہے۔☆کہیں **خاندانِ مصطفٰے** کے چرچے ہیں تو کہیں **برکاتِ نبوت** کا بیان ہے۔☆کہیں **معجزاتِ مصطفٰے** کی باتیں ہیں تو کہیں **اَخلاقِ مصطفٰے** کا بیان ہے۔☆کہیں **اِختیاراتِ مصطفٰے** کی باتیں ہیں تو کہیں **نوازشاتِ مصطفٰے** کا بیان ہے۔☆کہیں **ہجرتِ مصطفٰے** کی باتیں ہیں تو کہیں **اِستقبالِ مصطفٰے** کا بیان ہے، گویا کہ **ذرّہ ذرّہ میلادِ مصطفٰے** کی برکتوں سے اپنا حصہ پارہاہے۔اسی مُناسبت سے آج ہم بھی سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی **جسمانی طاقت** کے بارے میں سنیں گے۔ اللہ پاک ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آیئے!سب سے پہلے اسی بارے میں ایک واقعہ سنتے ہیں:

نبیِ کریم اور عرب کا مشہور پہلوان

مکہ کے آس پاس رُکانہ نامی پہلوان رہتا تھا۔اس کا نسبی تعلق خاندانِ بنو ہاشم سے تھا، وہ بڑا ہی طاقتور، شہ زور، زبردست رعب و دبدبے کا مالک اور مار دھاڑ کرنے والا شخص تھا۔کوہِ اِضَم کے دامن میں ایک شاداب وادی تھی جہاں وہ بکریاں چرایا کرتا تھا۔اس وادی میں کسی کو دَم مارنے کی جُراءت نہ ہوتی تھی۔ لوگ اس کا سامنا کرنے سے کتراتے تھے۔ مشرکین اور دیگر دشمنانِ اسلام کے پروپیگنڈے(غلط باتیں پھیلانے) کی وجہ سے وہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے شدید نفرت کے جذبات رکھتا تھا۔اس کی دشمنی اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ **مَعَاذَ اللہ**(اللہ کی پناہ) وہ آپ صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کے درپے ہو گیا تھا۔ اُمّت پر مہربان، دوجہاں کے سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی قسم کے خطرے کو خاطر میں لائے بغیر ایک روز دینِ اسلام کی دعوت کے لیے رُکانہ کی وادی میں تنِ تنہاء تشریف لے گئے۔ رُکانہ بھی اُدھر آنکلا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ کر بپھر گیا اور تکبر کے نشے سے بدمست ہو کر بولا: **یَامُحَمَّدُ! اَنْتَ الَّذِیْ تَشْتِمُ اٰلِھَتَنَا** یعنی اے محمد! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) آپ ہی ہیں وہ جو ہمارے معبودوں کو بُرا کہتے ہیں؟ اس کے بعد وہ مزید تلخ کلامی پر اُتر آیا اور کہنے لگا: اے محمد! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) آپ ہمارے معبودوں کو نیچا اور کمزور کہتے ہیں اور اپنے خُدا کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔ اگر میرا آپ کے ساتھ خاندانی رشتہ نہ ہوتا تو آج میں آپ کا کام تمام کر دیتا لیکن میں آپ کو بغیر مقابلہ کئے جانے نہ دوں گا۔

اس کے بعد رُکانہ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے ساتھ کُشتی لڑنے کی دعوت دی اور کہا: میں اپنے خُداؤں کو پُکاروں گا اور آپ اپنے خدا کو مدد کے لئے پُکاریں۔ اگر آپ نے مجھے پچھاڑ دیا تو میں آپ کو دس بکریاں دوں گا۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا چیلنج قبول کرلیا اور اس سے کُشتی لڑنے کے لئے آمادہ ہوگئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رُکانہ کے ہاتھوں میں ہاتھ دیئے اور اس کا پنجہ مروڑا۔ رُکانہ کے ہوش اُڑ گئے اور وہ درد سے تڑپنے لگا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے دھکا دیا تو وہ خشک پتے کی طرح زمین پر گِر گیا۔ رُکانہ کو اپنی قوتِ بازو پر ناز تھا، وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ صادق وامین یعنی سچے وامانت دار رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوں چند لمحوں میں اسے اس طرح نیچا دکھا دیں گے۔ جو کچھ ہوا اس کی توقع کے برعکس تھا، لیکن رُکانہ نے اِسے اتفاق سمجھتے ہوئے ہار نہ مانی۔ ہوش بحال ہوئے تو اس نے دوبارہ کُشتی لڑنے کی درخواست کی۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس کی درخواست منظور فرمالی۔ لیکن اس کا نتیجہ بھی پہلے سے مختلف نہ ہوا یعنی اس بار بھی وہ ایک لمحے میں ہار

گیا۔ رُکانہ تصویرِ حیرت بن گیا۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس جیسے ہٹے کٹے پہلوان کا ایسا حشر ہوگا۔ لیکن اب بھی وہ شکست قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ تیسری بار پھر کشتی لڑنے کی درخواست کی جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبول فرمالی۔ تیسری بار بھی شکست اس کا مقدر بنی اور وہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زورِ بازو کی تاب نہ لاکر گر گیا اور پھر بولا: یہ سب کچھ آپ نے نہیں کیا بلکہ آپ کے غالب و قادر معبود اللہ ہی نے کیا ہے جبکہ میرے خداؤں نے مجھے رسوا کیا ہے۔(دلائل النبوۃ للاصبھانی، الفصل التاسع عشر، ذکر خبر رکانۃ، ۲/۲۳۵ ماخوذاً) یہاں یہ بات بھی ملتی ہے کہ رُکانہ پہلوان نے کہا تھا کہ اگر آپ مجھے پچھاڑ دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا چنانچہ رُکانہ مسلمان ہو گئے، یعنی اُسی وقت اسلام لے آئے جبکہ ایک روایت کے مطابق انہوں نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا تھا۔(شرح الزرقانی علی المواھب، الفصل الثانی فیما اکرمہ اللہ...الخ، ۶/۱۰۲)

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مفتیِ اعظمِ ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

سب سے اعلیٰ عزّت والے غلبہ و قہر و طاقت والے
حُرمت والے کرامت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

ظاہر باہر سیادت والے غالب قاہر ریاست والے
قوت والے شہادت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

بگڑی ناؤ کون سنبھالے ہائے بھنور سے کون نکالے
ہاں ہاں زور و طاقت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

(سامانِ بخشش، ص۸۹-۹۰)

اشعار کی مختصر وضاحت: ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جن کی عزت و عظمت سب سے زیادہ ہے، جن کا ہر ایک پر رُعب و دَبدَبہ ہے، جنہیں ہر ایک پر غلبہ حاصل ہے، جنہیں ہر طاقت و قوّت عطا کی گئی ہے، جن کی سرداری ہر ایک پر ظاہر ہے، جن کی حکومت ہر شے پر قائم ہے، جو دنیا و آخرت میں ہماری بگڑی بنانے والے ہیں، ہمیں تکالیف و مصیبتوں سے نجات دِلانے والے ہیں، ان پر لاکھوں سلام اور رحمتیں نازل ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیسے طاقتور اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے کہ سامنے والا لڑنے کی بات کر رہا ہے، کُشتی کا چیلنج کر رہا ہے، تلخ لہجے میں بات کر رہا ہے، دھمکیاں دے رہا ہے لیکن قُربان جائیے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ دَاور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خُلقِ عظیم پر کہ اینٹ کا جواب پتّھر سے دینے کے بجائے حِلم و بُردباری، صبر و استقامت اور نرمی سے کام لیتے رہے۔ سرکارِ دوعالم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ عادتِ کریمہ تھی کہ بداَخلاقی کرنے، ڈانٹنے، مارنے، دھمکیاں دینے یا گُھورنے یا کسی بھی قسم کی بداَخلاقی کرنے والے سے بھی آپ الفت اور پیار کا برتاؤ کرتے، اور بداَخلاقی سے پیش آنے والے پر بھی لطف و کرم کی بارشیں فرماتے اور اُسے اپنی حسین اَداؤں کا اَسیر (قیدی) بنالیتے۔ حضرت سَیِّدَتُنا بی بی عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے راہِ خدا میں جہاد کے علاوہ کبھی کسی چیز، عورت یا خادم کو اپنے دستِ اقدس سے نہ مارا، اور نہ ہی اِیذا پہنچنے پر اِیذا دینے والے سے انتقام لیا، البتہ جب اللہ پاک کی حُرمت کو توڑا جاتا تو آپ صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ پاک کے لئے اُسے سزا دی۔

(مسلم، کتاب الفضائل، باب مباعدتہٖ للآثام۔۔۔الخ، ص ۹۷۸، حدیث: ۲۰۵۰)

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِنہی اَخلاقِ کریمانہ کی برکتوں سے فیضیاب ہوکر کئی لوگوں نے اِسلام قبول کِیا اور بے شُمار لوگوں کی زندگیوں میں ایسا مدنی انقلاب برپا ہوا کہ ہر طرف اسلام کی پھیلنے والی روشنی نے گمراہی وضلالت کے اندھیروں کو مِٹا دیا اور قتل وغارت گری کرنے والے خون کے پیاسوں کو جامِ محبت پینا نصیب ہوا۔

دَورِ جہالت تھا ہر سُو جب کُفر کی ظُلمت چھائی تھی
تم نے حیوانوں جیسے لوگوں کو بھی اِنسان کیا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۹۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہمارا کردار اور درگزر

اے عاشقانِ رسول! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِسی طرزِ عمل (یعنی حُسنِ اَخلاق) کو سامنے رکھتے ہوئے آج ہم غور و فکر کریں کہ ہمارا اخلاق کیسا ہے، ہم تو اینٹ کا جواب پتھر سے دینا اپنے اوپر لازم سمجھتے ہیں، کوئی ہم سے بد اخلاقی سے بات کرے تو ہم اُس کو اُس سے بڑھ کر بد اخلاق بن کر دکھانا پسند کرتے ہیں، کسی سے کوئی غلطی بھی ہو جائے اور وہ اس پر معافیاں مانگتا پھِرے تب بھی ہم اسے مزہ چکھانے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ یہ سب دِین سے دُوری اور جہالت والے کام ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح دوسرے خصائص میں آقا عَلَیْہِ السَّلَام کا کوئی

ثانی نہیں تھا، اسی طرح جسمانی طاقت میں بھی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بے مثل و بے مثال تھے۔ آیئے اسی بارے میں ایک اور ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں:

چٹان کا ٹوٹنا

مشہور صحابیِ رسول حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ (غَزوۂ خَندق کے موقع پر) خَندق کھودتے وَقت اچانک ایک ایسی چٹّان نُمودار ہوگئی جو کسی سے نہ ٹُوٹتی تھی۔ جب ہم نے بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں یہ ماجرا عَرض کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُٹھے، تین دن کا فاقہ تھا (یعنی 3 دن سے کھانا نہیں کھایا تھا) اور پیٹ مُبارَک پر پتّھر بندھا ہوا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دَستِ مُبارَک سے پھاوڑا مارا تو وہ چٹّان ریت کے بُھربُھرے ٹِیلے کی طَرح بِکھر گئی۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق، ۳/۵۱، الحدیث: ۴۱۰۱) ایک اور رِوایَت میں یوں بھی آیا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس چٹّان پر تین مَرتبہ پھاوڑا مارا، ہر ضَرب پر اُس میں سے ایک روشنی (Light) نکلتی تھی اور اس روشنی میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شام و ایران اور یَمَن کے شہروں کو دیکھ لیا اور اِن تینوں مُلکوں کے فتح ہونے کی صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بِشارَت دی۔ (المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، باب غزوۃ الخندق...الخ، ۳/۳۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک اور روایت میں یہ بھی ملتا ہے کہ حَضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مسلسل فاقوں کی وجہ سے نبیِ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شکمِ اَقْدَس (پیٹ مبارک) پر پتّھر بندھا ہوا دیکھ کر میرا دل بھر آیا، میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اِجازَت لے کر اپنے گھر آیا اور اپنی اَہلِیَّہ سے کہا کہ میں نے نبیِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اِس قَدر شدید بُھوک کی حالت میں دیکھا ہے کہ مجھ میں صَبْر کی تاب نہیں رہی۔ کیا گھر میں کُچھ کھانا ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ گھر میں ایک صاع (تقریباً چار کلو) جَو کے سِوا کُچھ بھی نہیں، میں نے کہا کہ تُم جلدی

سے اُس جَو کو پیس کر گُوندھ لو، پھر میں نے اپنے گھر کا پَلا ہوا ایک بکری کا بچّہ ذَبح کرکے اس کی بوٹیاں بنائیں اور زَوجہ سے کہا کہ جَلد اَز جَلد سالن اور روٹیاں تیّار کرلو، میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بُلا کر لاتا ہوں، چلتے وَقت زَوجہ نے کہا: دیکھو! آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عِلاوہ صِرف چند ہی اَصحاب کو ساتھ لانا، کیونکہ کھانا کم ہے، زیادہ افراد کو لاکر مجھے رُسوا مت کردینا۔

حضرت سیدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے خَنْدَق پر آکر آہستگی سے عَرض کیا: یارَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک صاع آٹے کی روٹیاں اور ایک بکری کے بچّے کا گوشت میں نے گھر میں تیار کروایا ہے، لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چند لوگوں کے ساتھ چل کر تناوُل فرمالیں، یہ سُن کر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اے خَنْدَق والو! جابر نے دَعوتِ طَعام (کھانے کی دعوت) دی ہے، لہٰذا سب لوگ ان کے گھر چل کر کھانا کھالیں، پھر مُجھ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آجاؤں، روٹیاں مت پکوانا، چُنانچہ جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَشریف لائے تو گوندھے ہوئے آٹے میں اپنا لُعابِ دَہن (تھوک مبارک) ڈال کر بَرَکت کی دُعا فرمائی اور گوشت کی ہانڈی میں بھی اپنا لُعابِ دَہن ڈال دیا۔ پھر روٹی پکانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہانڈی چُولھے سے نہ اُتاری جائے۔ جب روٹیاں پک گئیں تو حَضرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اَھلِیَّہ نے ہانڈی سے گوشت نکال نکال کر دینا شُروع کیا، ایک ہزار صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آسُودہ ہوکر کھانا کھا لیا مگر گُوندھا ہوا آٹا جتنا پہلے تھا اُتنا ہی رہا اور ہانڈی چُولھے پر بدَستُور جوش مارتی رہی۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق...الخ، الحدیث: ۴۱۰۱، ۴۱۰۲، ۳/۵۱ ملخصاً)

حضرت سیدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ پھر نبیِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک برتن کے بیچ میں کھائی ہوئی ہڈیوں (Bones) کو جمع کیا اور ان پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور کچھ کلام پڑھا، جسے میں نے نہیں سُنا۔ ابھی جس بکری کا گوشت کھایا تھا وُہی بکری یکایک کان جھاڑتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی،

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: اپنی بکری لے جاؤ! میں بکری اپنی زوجہ محترمہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کے پاس لے آیا۔ وہ (حیرت سے) بولیں: یہ کیا؟ میں نے کہا: وَاللہ! یہ ہماری وُہی بکری ہے جس کو ہم نے ذبح کیا تھا۔ دُعائے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اللہ پاک نے اسے زندہ کر دیا ہے! یہ سُن کر ان کی زوجہ محترمہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا بے ساختہ پکار اُٹھیں، میں گواہی دیتی ہوں کہ بے شک وہ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ (الخصائص الکبریٰ، ۲/۱۱۲)

مُردوں کو جِلاتے ہیں رَوتوں کو ہنساتے ہیں　　آلام مٹاتے ہیں بگڑی کو بناتے ہیں
سرکار کِھلاتے ہیں سرکار پِلاتے ہیں　　سلطان و گدا سب کو سرکار نبھاتے ہیں

(فیضانِ سنت، ص ۳۵۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! اس واقعہ سے ہمیں کئی درس ملتے ہیں، پہلے تو اس بات پر غور کیجئے کہ ہمارے ہاں کھانا کم ہو اور کھانے والے افراد زیادہ ہو جائیں تو سوائے کھانے کی مقدار بڑھانے کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا، تقریباً چار کلو آٹا اور بکری کا بچہ چاہے کتنا بھی صحت مند ہو، پھر بھی شاید بمشکل پچاس ساٹھ (50/60) افراد کے پیٹ بھر کر کھانے کا اِنتظام ہو سکے۔ لیکن نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لُعابِ دہن کی برکت سے اتنا کھانا نہ صرف ایک ہزار (1000) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو پورا ہو گیا بلکہ جتنا پکایا تھا، اتنا ہی باقی بچا رہا اور پھر بکری کی بچی ہوئی ہڈیوں پر کلام پڑھا تو وہ گوشت پوست پہن کر پہلے جیسی بکری ہو کر کان جھاڑتی اُٹھ کھڑی ہوئی، یہ حکایت سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کئی کمالات کی جامع ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مالکِ کونین (یعنی دونوں جہاں کے مالک) ہیں، کائنات کے سارے خزانے آپ کے ہاتھ میں ہیں، آپ کی

مرضی تھی، چاہتے تو سارے خزانے آپ کے سامنے ہوتے اور آپ جس طرح چاہتے انہیں استعمال فرماتے۔ مگر یہ آپ کی کمال عاجزی وانکساری ہے کہ مالکِ کونین ہو کر بھی، شاہِ دوعالم ہو کر بھی، بادشاہِ کون ومکاں ہو کر بھی پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے ہیں۔ امیر اہلسنّت کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

آپ بُھوکے رہیں اور پیٹ پہ پتھر باندھیں
نعمتوں کے دیں ہمیں خوان مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۴۲۳)

یہاں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے غلاموں کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں، حالانکہ آپ چاہتے تو فقط نگرانی فرماتے اور خندق کھودنے کا سارا کام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سر انجام دیتے، لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے غلاموں کے ساتھ عملی طور پر اس مُہم میں شامل ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ مبارک عمل عاجزی وانکساری بھی ہے، اپنے صحابہ سے محبت کا اظہار بھی ہے اور پوری اُمّت کے لئے تعلیم بھی ہے۔

ہے چٹائی کا بچھونا کبھی خاک ہی پہ سونا
کبھی ہاتھ کا سِرہانا مدنی مدینے والے

تِری سادگی پہ لاکھوں تِری عاجزی پہ لاکھوں
ہوں سلام عاجِزانہ مدنی مدینے والے

تِرا خُلق سب بالا تِرا حُسن سب سے اعلیٰ
فِدا تجھ پہ سب زمانہ مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۲۵-۴۲۶)

یہاں اس بات پر غور کریں کہ ایک چٹان جو کئی صحابۂ کرام مل کر بھی توڑ نہ سکے، آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ باوجود اس کے کہ کئی دن سے فاقہ تھا، کچھ کھایا نہ تھا۔ پیٹ مبارک پر پتھر باندھے ہوئے تھے مگر پھر بھی جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دَستِ مُبارَک سے ایک ہی

پھاوڑا مارا تو وہ پوری چٹان ریت کی مانند ذروں میں تبدیل ہو گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مدینے کے سلطان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہرگز ہم جیسے نہیں ہیں۔ آپ جیسا نہ کوئی اور ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرتِ جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام کی ترجمانی کرتے ہوئے کیا خوب فرماتے ہیں:

یہی بولے سدرہ والے چمنِ جہاں کے تھالے　　سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

(حدائقِ بخشش، ص ۳۶۳)

مختصر وضاحت: یعنی حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام جنہوں نے پورے جہاں کو چھان ڈالا ہے، وہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے مثل و بے مثال بنایا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مسجد درس"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** عشقِ رسول اور محبتِ رسول کے جام بھر بھر کر پلاتی ہے۔ آپ بھی اس سے وابستہ ہو جائیں اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں شرکت کرنے والے بن جائیں۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے روزانہ کم از کم 2 گھنٹے مدنی کاموں کے لیے دینے کی ترغیب اِرشاد فرمائی گئی ہے، یقیناً جو جتنا زِیادہ وقت دے گا، اُس کے لیے ثواب کمانے کے مواقع بھی اُسی قدر زِیادہ ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مسجد درس"** بھی ہے۔

☆ **"مسجد درس"** سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆ **"مسجد درس"** سے انفرادی کوشش کرنے کا موقع ملتا

ہے۔☆ ”مسجد درس“ سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔☆ ”مسجد درس“ کی برکت سے بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے۔ بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کی تو کیا ہی بات ہے۔ چنانچہ،

منقول ہے کہ اللہ کریم نے حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۶/ ۵، رقم: ۷۶۲۲) بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سُنَّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سُننے والوں کے تُو وارے ہی نیارے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ اُن کی قبریں اَندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔

❁ تحصیل بھلوال (پنجاب، پاکستان) کے ایک عاشقِ رسول کو **مسجد درس کی برکت** سے بُری صحبت چھوڑ کر اچھی صحبت نصیب ہوئی۔ ❁ **مسجد درس کی برکت** سے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت ملی ❁ **مسجد درس کی برکت** سے سچی توبہ کی توفیق نصیب ہوئی۔ ❁ **مسجد درس کی برکت** سے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک "**دعوتِ اسلامی**" سے وابستگی نصیب ہوئی۔

مسجِد مسجِد گھر گھر پڑھ کر، اسلامی بھائی سناتا رہے
ہے تجھ سے دعا ربِّ اکبر! مقبول ہو ”فیضانِ سُنّت“

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۴۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ کریم نے اپنے پیارے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بے مثال طاقت عطا فرمائی ہے، جس کی کائنات میں کوئی مثال نہیں ملتی، اور یہی وجہ تھی کہ بڑے سے بڑا پہلوان آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے مقابلے کی تاب نہ لا پاتا۔ آیئے اسی بارے میں دو

واقعات مزید سنتے ہیں:

یزید بن رُکانہ سے مقابلہ

بیان کے شروع میں ہم نے رُکانہ پہلوان کا واقعہ سُنا۔ اس کا ایک بیٹا جس کا نام یزید تھا وہ بھی مانا ہوا پہلوان تھا۔ ایک بار یہ تین سو(300) بکریاں لے کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اے محمد! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) آپ مجھ سے کشتی لڑیئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اگر میں نے تمہیں پچھاڑ دیا تو تم کتنی بکریاں مجھے انعام میں دو گے؟ اس نے کہا کہ ایک سو(100) بکریاں میں آپ کو دے دوں گا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تیار ہو گئے اور اس سے ہاتھ ملاتے ہی اس کو زمین پر پٹخ دیا اور وہ حیرت سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا منہ تکنے لگا اور وعدے کے مطابق ایک سو(100) بکریاں اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے دیں۔ مگر پھر دوبارہ اس نے کُشتی لڑنے کے لئے چیلنج دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسری مرتبہ بھی اس کی پیٹھ زمین پر لگا دی۔ اس نے پھر ایک سو(100) بکریاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے دیں۔ پھر تیسری بار اس نے کُشتی کے لئے للکارا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا چیلنج قبول فرما لیا اور کُشتی لڑ کر اِس زور کے ساتھ اس کو زمین پر دے مارا کہ وہ چِت ہو گیا۔ اس نے باقی ایک سو(100) بکریوں کو بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ مگر کہنے لگا کہ اے محمد! سارا عرب گواہ ہے کہ آج تک کوئی پہلوان مجھ پر غالب نہیں آ سکا، مگر آپ نے تین بار جس طرح مجھے کُشتی میں پچھاڑا ہے اس سے میرا دل مان گیا ہے کہ یقیناً آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خدا کے نبی ہیں، یہ کہا اور کلمہ پڑھ کر دامنِ اسلام میں آ گیا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس کے مسلمان ہو جانے سے بے حد خوش ہوئے اور اس کی تین سو(300) بکریاں واپس کر دِیں۔

(زرقانی علی المواهب، الفصل الثانی فیما اکرمه الله...الخ، ۶/۱۰۳)

حُسن ہے بے مِثْل صورت لاجواب   میں فِدا تم آپ ہو اپنا جواب
ہیں دعائیں سنگِ دشمن کا عوض   اس قدر نرم ایسے پتھر کا جواب

(ذوقِ نعت، ص۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی نگاہِ نُبوّت سے جان گئے تھے کہ اگر یزید بن رُکانہ کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے گا تو یہ ایمان لے آئیں گے، اسی لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے مقابلہ فرمایا اور بعد میں ساری بکریاں بطورِ تحفہ واپس کر دیں۔ اِسی حُسنِ سلوک کی بدولت وہ ایمان لے آئے۔ بہر حال یہ زمانۂ تربیت کے واقعات ہیں، ہم ان سے دلیل نہیں پکڑ سکتے۔ اب ہمیں ہر حال میں ہر اُس کام سے بچنا ہے جس سے شریعت منع فرماتی ہے۔

جُوئے کی تعریف اور اس کی کچھ صورتیں

افسوس! صد افسوس! آج کل مسلمانوں میں جو حرام کام تیزی سے عام ہو رہے ہیں، ان میں سے ایک جُوا بھی ہے۔ جُوئے کی بعض ایسی بھی صورتیں ہیں کہ لوگ لاعلمی کی وجہ سے اُن میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جُوا کہتے کسے ہیں؟ پہلے یہ بھی سُن لیجئے: ہر وہ کھیل جس میں یہ شرط ہو کہ مغلوب (یعنی ناکام ہونے والے) کی کوئی چیز غالِب (یعنی کامیاب ہونے والے) کو دی جائے گی یہ "قِمار" (یعنی جُوا) ہے۔

(التّعریفات ص ۱۲۶)

یاد رکھئے! جُوا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ آج ہمارے معاشرے میں کئی طرح سے جُوئے کی صورتیں رائج ہیں۔ جیسے موبائل پر مختلف سُوالات پر مبنی میسجز (Messages) بھیجے جاتے ہیں، جس میں مثلاً کونسی ٹیم میچ جیتے گی؟ یا پاکستان کس دن بنا تھا؟ دُرُست جوابات دینے والوں کیلئے مختلف اِنعامات رکھے جاتے ہیں، شرکت کرنے والے کے "موبائل بیلنس" سے کچھ رقم مثلاً 10 روپے کٹ جاتی ہے، جن کا انعام نہیں نکلتا ان کی رقم ضائع ہو جاتی ہے، یہ بھی جُوا ہے جو کہ حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

اسی طرح ہمارے یہاں مختلف کھیل مثلاً گُھڑ دَوڑ (گھوڑوں کی دوڑ)، کرکٹ، کَیرم، بِلیرڈ، تاش، شطرنج وغیرہ دو طرفہ شرط لگا کر کھیلے جاتے ہیں کہ ہارنے والا جیتنے والے کو اتنی رقم یا فُلاں چیز دے گا (یا کھانا کھلائے گا وغیرہ) یہ بھی جُوا ہے اور ناجائز و حرام۔ کیرم اور بِلیرڈ کلب وغیرہ میں کھیلتے وَقت عُمُوماً یہ شرط رکھی جاتی ہے کہ کلب کے مالک کی فیس ہارنے والا ادا کریگا، یہ بھی جُوا ہے۔ بعض "نادان" گھروں میں مختلف کھیلوں مثلاً تاش یا لُڈّو پر دو طرفہ شرط لگا کر کھیلتے ہیں اور کم علمی کے باعِث اِس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، وہ بھی سنبھل جائیں کہ یہ بھی جُوا ہے اور جُوا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اگر کبھی کوئی اس میں مبتلا ہوا ہو تو اس سے فوراً توبہ کرلینی چاہیے اور جُوئے کے ذریعے حاصل کی ہوئی رقم کو کس طرح واپس کرنا ہے، اس بارے میں مفتیانِ کرام سے رہنمائی بھی لے لی جائے۔ اللہ پاک ہمیں ہر طرح کے گناہوں سے محفوظ فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَبُو الاَسْوَد سے مقابلہ

(2) اسی طرح ابُوالاَسْوَد جُمَحِی بھی بڑا طاقتور پہلوان تھا، اس کے بارے میں آتا ہے کہ وہ اتنا طاقت ور تھا کہ وہ ایک چمڑے پر بیٹھ جاتا تھا اور دس (10) پہلوان اس چمڑے کو کھینچتے تھے تا کہ وہ چمڑا اس کے نیچے سے نکل جائے مگر وہ چمڑا پھٹ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کے باوجود اس کے نیچے سے نہیں نکلتا تھا۔ ایک بار اس نے بھی بارگاہِ اقدس میں آکر یہ چیلنج دیا کہ اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے کُشتی میں پچھاڑ دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے کُشتی لڑنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور اس کا ہاتھ پکڑتے ہی اس کو زمین پر پچھاڑ دیا۔ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس طاقتِ نبوت سے حیران ہو کر فوراً ہی مسلمان ہو گیا۔ (زرقانی علی المواھب، الفصل الثانی فیما اکرمه اللّٰه...الخ، ۶/۱۰۳)

مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں درود مجھ سے بے بس کی قُوّت پہ لاکھوں سلام
جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں ایسے بازو کی ہمّت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۲۹۷-۳۰۳)

اشعار کی وضاحت:

میں بے کس ہوں، لاچار ہوں، میں بے کس ہوں میرا کوئی پوچھنے والا نہیں، لیکن آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے سہارے بھی ہیں اور وہی مجھے قُوّت دینے والے بھی ہیں اور ایسی قوت اور ایسے سہارے پر لاکھوں سلام ہوں۔ جبکہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پورے جہاں کی شفاعت تنِ تنہا فرمائیں گے، ایسے ہمت والے بازو کی طاقت پر لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اللہ پاک نے اپنے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

وَالسَّلَام کو کیسی جسمانی طاقت عطا فرمائی تھی۔ یاد رکھئے! شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کبھی بھی پیٹ بھر کے کھانا تناول نہیں فرمایا اور نہ ہی آپ پہلوانی کی طرف متوجہ ہوئے، اس کے باوجود اس قدر طاقت و توانائی کا آپ سے ظاہر ہونا یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا معجزہ بھی ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ اطہر کی طاقت و قوت تو قرآنِ پاک سے بھی ظاہر ہے۔ پارہ 28 سُوْرَۃُ الْحَشْر آیت نمبر 21 میں ارشاد ہوتا ہے:

سلام

بیان کا موضوع ہے طاقتِ مصطفےٰ۔ اولاً اس بیان کا موضوع تھا سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی جسمانی طاقت۔ یوں اس بیان میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی جسمانی طاقت کے ہی واقعات شامل کئے گئے۔

دوسری عرض یہ ہے کہ کشتی کے واقعات کے بعد یہ بات بیان میں شامل ہے کہ کشتی میں دوسروں کو پچھاڑ دینا سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا معجزہ ہے۔ چنانچہ بیان کے صفحہ نمبر 18 پر عبارت یوں ہے: یاد رکھئے! شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کبھی بھی پیٹ بھر کے کھانا تناول نہیں فرمایا اور نہ ہی آپ پہلوانی کی طرف متوجہ ہوئے، اس کے باوجود اس قدر طاقت و توانائی کا آپ سے ظاہر ہونا یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا معجزہ بھی ہے۔ جبکہ معجزے سنت کیسے ہو سکتا ہے۔

جبکہ شرط لگا کر کشتی کرنے کی روایت کے فوراً بعد اس شرط کی توجیہ بھی بیان کی گئی ہے کہ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نورِ نبوت سے پہچان گئے تھے کہ اگر ایسا سلوک کیا جائے گا تو یہ مسلمان ہو جائیں گے۔ ساتھ میں یہ بھی وضاحت ہے کہ یہ زمانہ تربیت کے واقعات ہیں، ہم اس سے دلیل نہیں پکڑ سکتے۔ اور اس کے فوراً بعد جوے کی مذمت پر کلام کیا گیا ہے

نیز یہ بیان دارالافتا سے چیک شدہ ہے۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِؕ (پ۲۸، الحشر: ۲۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اُتارتے تو ضرور تو اُسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے۔

تفسیرِ صراطُ الجنان میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھا ہے: **یعنی قرآنِ مجید کی عظمت وشان** ایسی ہے کہ اگر ہم اسے کسی پہاڑ پر اُتارتے اور اُس کو انسان کی سی تمیز عطا کرتے تو انتہائی سخت اور مضبوط ہونے کے باوجود تم اسے ضرور جھکا ہوا اور اللہ پاک کے خوف سے پاش پاش دیکھتے۔ (مدارک، الحشر، تحت الآیۃ: ۲۱، ص۱۲۲۸، خازن، الحشر، تحت الآیۃ: ۲۱، ۴/۲۵۳، ملتقطاً)

اس آیت سے اشارۃً معلوم ہوا کہ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قلب شریف پہاڑ سے زیادہ قوی اور مضبوط ہے کیونکہ آپ کو اللہ پاک کا خوف اور اَسرارِ الٰہی سے واقفیت کامل طریقے سے حاصل ہونے کے باوجود آپ اپنے مقام پر قائم ہیں۔

یادرہے کہ یہاں آیت میں قرآن سے مراد اللہ پاک کا کلام ہے اور اُتارنے سے مراد اس کلام کو اس کی عظمت کے ظہور کے ساتھ اُتارنا مراد ہے یعنی اگر ہم قرآنِ مجید کو اس کی عظمت ظاہر کرتے ہوئے پہاڑ پر اُتار دیتے تو وہ اس کی تاب نہ لاتا اور پھٹ جاتا۔ (صراط الجنان، پ۲۸، الحشر، تحت الآیۃ: ۱۰، ۲۱/۹۳ ملخصاً)

چاند اشارے کا ہِلا حکم کا باندھا سورج واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۴)

شعر کی مختصر وضاحت: یعنی سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے اور سورج واپس عصر کے وقت پر آگیا۔ ایسے ایسے کمالات دیکھ کر کہنا پڑے گا کہ آقا کریم صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طاقت وتوانائی کی کیا بات ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے رسولِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طاقت کے واقعات سُنے۔ موقع کی مناسبت سے کُشتی کے حوالے سے شرعی حکم بھی سُن لیتے ہیں، چنانچہ فتاویٰ ہِندِیہ میں ہے کہ اُکھاڑوں میں کُشتی لڑنا اگر لہو ولعب کے طور پر نہ ہو بلکہ اس سے مقصود اپنی جسمانی طاقت کو بڑھانا ہو تو یہ جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ سِتْر پوشی کے ساتھ ہو، آج کل لنگوٹ اور جانگیا(Shorts) پہن کر جو کُشتی لڑتے ہیں، جس میں رانیں وغیرہ کھلی رہتی ہیں یہ ناجائز ہے اور ایسی کُشتیوں کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے کیونکہ کسی کے سِتْر کو دیکھنا حرام ہے۔(فتاوی ھندیۃ،کتاب الکراھیۃ، باب السابع عشر فی الغناء۔۔۔الخ، ۵/۳۵۲ ملخصاً)

یہاں اُن لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو ریسلنگ(Wrestling)یعنی پہلوانوں کی کشتیاں خود بھی مَعَاذَاللہ بڑے شوق سے دیکھتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس گناہ کی دعوت دیتے ہیں۔ یاد رکھئے کہ ریسلنگ(Wrestling) کئی گناہوں کا مجموعہ ہے، بدنگاہی، عُریانی، فحاشی، میوزک کے ساتھ ساتھ لہو ولعب اور وقت کا ضیاع بھی ہے۔ اس لیے خود بھی اس سے بچیئے اور دُوسروں کو بھی اس سے بچایا جائے۔

شعبہ ائمہ مساجد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نیکیوں کی مزید حرص پانے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بنانے کے لیے عاشقانِ رسول کی پیاری تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 107 سے زائد شُعبہ جات میں کام کر رہی ہے، اِنہی

میں سے ایک، شعبہ ''ائمہ مساجد'' بھی ہے، جو مَساجد کی آباد کاری کیلئے ائمہ و مُؤَذِّنین کی تقرُّرِی کا کام سَر اَنجام دیتا ہے اوران کی خَیر خَواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرَّر کرتا ہے، تاکہ یہ اسلامی بھائی مُعاشی پریشانیوں سے آزاد ہو کر خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرتے رہیں۔ مَساجد کو آباد کرنے میں ائمہ و مُؤَذِّنین کا اَہَم کردار ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے ماحول سے مُنسلک ائمہ کرام نمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانے، اِنْفِرادی کوشش کے ذَریعے نمازِ باجماعت کی طرف رَغبت دلانے، دَرسِ فیضانِ سُنَّت دینے، نمازِ فجر کے بعد تفسیرِ قرآن کے حلقے میں شِرکت کرنے کروانے اور سُنَّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے قافلوں میں سفر کرنے کروانے کے ذریعے مَسجدوں کو آباد رکھتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو مسجد سے اُلفت رکھتا ہے، اللہ اُس سے مَحَبَّت کرتا ہے۔

(مُعْجَمْ اَوْسَط، ۴/۴۰۰، حدیث: ۶۳۸۳)

حضرت علّامہ عبد الرّؤف مَناوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: مسجد سے اُلفت، رِضائے الٰہی کے لئے اس میں اعتکاف، نماز، ذِکْرُ اللہ اور شَرعی مَسائل سیکھنے سکھانے کے لئے بیٹھے رہنے کی عادت بنانا ہے اور اللہ پاک کا اس بندے سے مَحَبَّت کرنا اس طرح ہے کہ اللہ پاک اس کو اپنے سایۂ رَحمت میں جگہ عطا فرماتا اور اس کو اپنی حِفاظت میں داخل فرماتا ہے۔ (فیض القدیر، ۶/۱۱۲، تحت الحدیث: ۸۵۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے

مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پُھول" سے سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں:

سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب

☆سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے، ☆سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔ (بخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا اصبح، ۱۹۶/۴، حدیث: ۶۳۲۵) ☆عصر کے بعد نہ سوئیں عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔ (مسند ابی یعلی، مسند ابی یعلی الموصلی، ۲۷۸/۴ حدیث: ۴۸۹۷)، ☆دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔ (فتاویٰ ھندیة، کتاب الکراھیة، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۳۷۶/۵) حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غالِباً یہ ان لوگوں کے لیے ہو گا جو شب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان (تھکان) ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت، ۷۹/۳، حصّہ ۱۶)، ☆دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ ھندیة، کتاب الکراھیة، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۳۷۶/۵) ☆سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور ☆

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۵۵/۱، حدیث: ۱۷۵

کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر (المرجع السابق) ☆سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہو گا، ☆سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے (یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ سُبْحٰنَ اللّٰهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کا ورد کرتا رہے) یہاں تک کہ سو جائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔(المرجع السابق)، ☆جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَحْیَانَا بَعْدَ مَاۤ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔(بخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا اصبح، ۴/۱۹۶، حدیث:۶۳۲۵) ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، ☆اُسی وَقت اس کا پکا اِرادہ کرے کہ پرہیز گاری وتقویٰ کریگا کسی کو ستائے گا نہیں۔(فتاویٰ هندیة، کتاب الکراهیة، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶) ☆جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔ (درمختار، ردّالمحتار، کتاب الحضر والاباحة، باب الاستبراء، ۹/۶۲۹)، ☆میاں بیوی جب ایک چارپائی پر سوئیں تو دس برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِ شَہوت کو پہنچ جائے تو وہ مَرد کے حکم میں ہے۔ (درمختار، کتاب الحضر والاباحة، باب الاستبراء، ۹/ ۶۳۰) ☆نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے، ☆رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔(مسلم، کتاب الصیام، باب صوم المحرم، ص ۵۹۱، حدیث:۱۱۶۳)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب "بہارِ شریعت" حِصّہ

16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مُشتمل کتاب ”**سُنّتیں اور آداب**“ ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمائیے۔ سُنَّتوں کی تَرْبِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ چلنا بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار
سُنَّتوں کی تَربِیَت کے قافلے میں بار بار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله   وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله   وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب ملتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

درود شریف کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے: **تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لئے نُور ہو گا۔** (جامع صغیر، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

اُٹھو ادب سے صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں   اب آیا وقتِ وِلادت نبی کی آمد ہے

پڑھو سلام کرو ڈوب کر محبّت میں   دُرُودِ پاک کی کثرت نبی کی آمد ہے

کرم کے در ہیں کھلے جھوم کر برستی ہے	خدائے پاک کی رحمت نبی کی آمد ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۴۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!	صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے، ☆ پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجئے ☆ ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے ☆ اگر قلم، ڈائری آپ کے پاس ہے تو اَہَم نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کر لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!	صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رَبِیْعُ الْاَوَّل اسلامی سال کا تیسرا مہینا ہے، یہ مہینا فضیلتوں، سعادتوں، رحمتوں اور ربِّ کریم کی نعمتوں کا مجموعہ ہے، عاشقانِ رسول اس مبارک مہینے کو ماہِ میلاد کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں، کیونکہ وہ ذاتِ پاک جن کو اللہ کریم نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا، جن کی خاطر ساری کائنات کو سجایا گیا، وہ عظمتوں والے نبی، خاتَمُ النّبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسی ماہِ مبارک میں دنیا میں تشریف لائے۔ اس مہینے کو سب فضیلتیں، سعادتیں اور برکتیں نبیِ

کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کے صدقے نصیب ہوئیں، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم اس مبارک مہینے کے فضائل وبرکات، بزرگانِ دین کے میلاد منانے کے واقعات، اس مہینے میں کئے جانے والے نیک اعمال کے بارے میں سُنیں گے اور یہ بھی سُنیں گے کہ ہمیں اس مہینے کو کس انداز میں گزارنا چاہیے؟ اللہ پاک ہمیں پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننے کی توفیق نصیب فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل کو اتنی فضیلتیں کیوں ملیں، حضرت امام زکریا بن محمد بن محمود قَزْوِیْنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ وہ مبارک مہینا ہے جس میں اللہ پاک نے حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وجودِ مَسعود کے صدقے دنیاوالوں پر بھلائیوں اور سعادتوں کے دروازے کھول دیئے ہیں، اسی مہینے کی بارہ (12) تاریخ کو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت ہوئی۔ (عجائب المخلوقات، ص۶۸)

ربیعِ پاک تجھ پر اہلسنّت کیوں نہ قرباں ہوں
کہ تیری بارہویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

(قبالۂ بخشش، ص۳۷)

"رَبِیْعُ الاوّل" کہنے کی وجہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً جو سعادت رَبِیْعُ الْاَوَّل کے حصے میں آئی وہ کسی اور مہینے کو نصیب نہیں ہوئی۔ رَبِیْعُ الْاَوَّل کے معنٰی کیا ہیں، آیئے سنتے ہیں: رَبِیْع کہتے ہیں موسمِ بہار

کو یعنی سردی اور گرمی کے درمیان جو موسم ہوتا ہے اسے ربیع کہتے ہیں۔ اہلِ عرب موسمِ بہار کے ابتدائی زمانے کو" رَبِیْعُ الْاَوَّل " کہتے تھے، اس موسم میں کُھمبی (برسات میں گیلی لکڑی کے بھیگنے سے چھتری کی طرح ایک گھاس اگ جاتی ہے اردو میں اسے کھمبی کہتے ہیں۔) اور پھول پیدا ہوتے تھے اور جس وقت پھلوں کی پیداوار ہوتی ہے ان ایام کو ربیعُ الآخر کہتے تھے۔ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو صفر کے بعد والے دو مہینوں کو انہی دو موسموں کے ناموں پر رَبِیْعُ الْاَوَّل اور رَبِیْعُ الآخِر کا نام دیا گیا۔ (لسان العرب، ۱/۱۴۳۵ ملخصاً)

ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل کی شان یہ ہے کہ اسی مہینے میں دو جہاں کے سلطان، محبوبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت ہوئی ہے، یقیناً حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جہاں میں شاہِ بحر و بَر بن کر جلوہ گر نہ ہوتے تو کوئی عید، عید ہوتی، نہ کوئی شب، شبِ بَراءَت۔ بلکہ کون و مکاں کی تمام تر رونق اور شان اس جانِ جہان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں کی دُھول کا صَدقہ ہے۔ اس مبارک مہینے کی بارہویں تاریخ بہت ہی سعادتوں اور عظمتوں والی ہے کیونکہ ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت بروز پیر 12 رَبِیْعُ الْاَوَّل کو ہوئی۔

(لطائف المعارف، ص ۱۰۴۔ مواھب اللدنیة، المقصد الاول، آیات ولادته۔۔۔ الخ، ۱/۷۵)

یہی وجہ ہے کہ اس دن عاشقانِ رسول اپنی وسعت کے مطابق محافلِ میلاد مناتے اور اللہ کریم کی رحمتوں سے حصہ پاتے ہیں۔ آیئے! اسی مناسبت سے ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

فرشتوں کے انوار

حضرت شاہ وَلِیُّ اللہ محدثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ اُس محفلِ میلاد میں حاضر ہوا، جو مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ میں رَبِیْعُ الْاَوَّل کی بارہویں تاریخ کو مَوْلِدُ النَّبِی (یعنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ولادت گاہ) میں منعقد ہوئی تھی، جس وقت ولادت کا ذکر پڑھا جا رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ یکبارگی

(اچانک) اس مجلس سے کچھ انوار بُلند ہوئے، میں نے ان انوار پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ رحمتِ الٰہی اور ان فرشتوں کے انوار تھے، جو ایسی محفلوں میں حاضر ہوا کرتے ہیں۔ (سیرتِ مصطفٰے، ص ۷۲۔۷۳)

اے فَرِشتو مبارَک اے عَرَشیو مبارَک دونوں جہاں کے سرور تشریف لا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمَّم، ص ۳۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ جشنِ عیدِ میلادُ النبی کی محفل میں ربِّ کریم کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، اَنوارِ الٰہی چھما چھم برستے ہیں، رحمت کے فرشتے میلاد شریف کی محفلوں میں شریک ہوتے اور میلاد منانے والوں کو اپنے نورانی پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں، میلاد شریف منانے والوں سے ربِّ کریم خوش ہوتا ہے اور ان پر اپنے انعامات واِکرامات کی بارش بھی فرماتا ہے۔ یقیناً میلاد شریف منانا، ماہِ میلاد میں اپنے گھروں، گلی محلّوں بلکہ اپنی گاڑیوں کو مدنی پرچموں، جگمگاتے قُمقُموں، رنگ برنگی لائٹوں سے سجانا، ربیع الاوّل کا چاند نظر آتے ہی نیک اعمال اور درودِ پاک کی کثرت کرنا باعثِ اجروثواب اور مغفرت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ میلاد شریف کی محافل منعقد کرنا اوران میں شرکت کرنا باعثِ اجروثواب اور مغفرت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

ہمیں چاہئے کہ جب بھی سنتوں بھرے اجتماع یا مدنی مذاکرے میں حاضری کی سعادت ملے تو باادب انداز میں توجہ کے ساتھ سننے کی عادت بنائیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، محدثِ اعظم حجاز حضرت شیخ سیّد محمد بن علوی مالکی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: میرے والد حضرت سَیِّد عباس مالکی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بتایا: میں بیت المقدس میں بارہویں شریف کی رات محفلِ میلاد میں شریک تھا، میں نے دیکھا ایک بوڑھا شخص آغاز سے لیکر اختتام تک انتہائی ادب

واحترام کے ساتھ کھڑا ہو کر محفلِ میلاد میں شریک تھا، جب کسی نے پوری محفل کھڑے ہو کر سننے کی وجہ دریافت کی تو اس نے بتایا کہ میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ خیر سنتے وقت تعظیماً قیام کو بدعتِ سیئہ (بُرا عمل) جانتا تھا۔ایک دن اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک بہت بڑے اجتماع میں شریک ہے اورلوگ نبیِ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کااستقبال کرنے کیلئے کھڑے ہیں، جب نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد ہوئی توتمام لوگوں نے انتہائی ادب واحترام کے ساتھ حضور نبی کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا استقبال کیا، مگروہ آپ کی تعظیم میں کھڑا نہیں ہوا، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے فرمایا: **"تواب کھڑا نہیں ہوسکے گا"** جب اس کی آنکھ کھلی تواس نے دیکھا کہ وہ اب بھی بیٹھا ہوا ہے۔اسی پریشانی میں ایک سال گزر گیا مگروہ کھڑا نہ ہوسکا۔بالآخر اس نے یہ منت مانی کہ اگر اللہ پاک مجھے اس مرض سے شفایاب فرمادے تومیں محفلِ میلاد شروع سے آخر تک کھڑے ہوکرسنا کروں گا۔اس منت کی برکت سے اللہ کریم نے اُسے صحت عطافرمائی۔تواب اس کا یہ معمول بن گیاکہ وہ اپنی منت کوپورا کرتے ہوئے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم میں پوری محفل کھڑے ہوکرسنتاہے۔(الاعلام بفتاوی ائمۃ الاسلام، ص ۹۴)

تِرا نام لے کر جو مانگے وہ پائے　　ترا نام لیوا ہے پیارا خدا کا
تِرے رُتبہ میں جس نے چُون و چَرا کی　　نہ سمجھا وہ بدبخت رُتبہ خدا کا

(ذوقِ نعت، ص۵۸۔۵۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک پارہ 26 سورۂ فتح کی آیت نمبر 9 میں فرماتاہے:

وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔

(پ۲۶، الفتح: ۹)

تفسیرِ صراطُ الْجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے: معلوم ہوا کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں حضور پُرنور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم اور توقیر انتہائی مطلوب اور بے انتہاء اہمیت کی حامل ہے کیونکہ یہاں اللہ پاک نے اپنی تسبیح پر اپنے حبیب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم و توقیر کو مُقَدَّم فرمایا ہے۔ اور جو لوگ ایمان لانے کے بعد آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کرتے ہیں، ان کے کامیاب اور بامراد ہونے کا اعلان کرتے ہوئے اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۠(۱۵۷)

(پ۹، الاعراف: ۱۵۷)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(تفسیر صراط الجنان، ۹/۳۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ ماہِ میلاد! ہم رَبِیْعُ الْاَوَّل کے فضائل اور اس کی برکتوں کے بارے میں سن رہے تھے، رَبِیْعُ الْاَوَّل کی عظمتوں کے کیا کہنے! اسے کائنات کی سب سے زیادہ عظمت و شان والی ہستی، ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت ہے۔ اسی نسبت نے اس مہینے کی شان و عظمت بڑھادی ہے اور اُس کی بارہویں شب کو رشکِ لیلۃ القدر بنادیا ہے، کیونکہ اس مہینے میں ربِّ کریم کی سب سے بڑی رحمت ہم گناہگاروں کو نصیب ہوئی، اس مہینے میں رب کریم نے اپنا محبوب ہمیں عطا فرمایا، لہٰذا

ہمیں چاہئے کہ اس رحمت پر اللہ پاک کا شکر ادا کریں، اسکی رحمت پر خوشیاں منائیں، کیونکہ رحمتِ الٰہی ملنے پر خُوشی مَنانے کا حکم تو اللہ کریم نے خود ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 11 سُورہ یُونُس کی آیت نمبر 58 میں اِرشاد ہوتا ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْاؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ (پ ۱۱، یونس: ۵۸)

تَرجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فَضْل اور اُسی کی رَحْمت اور اُسی پر چاہیے کہ خُوشی کریں وہ اُن کے سب دَھن دولت سے بہتر ہے

مشہور مفسّرِ قرآن، مُفْتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: اے مَحْبُوب! لوگوں کو یہ خُوشخبری دے کر یہ حکم بھی دو کہ اللہ کے فَضْل اور اس کی رَحْمت ملنے پر خُوب خُوشیاں مَناؤ۔ عُمُومی خُوشی تو ہر وَقْت مَناؤ اور خُصُوصی خُوشی اُن تاریخوں میں جِن میں یہ نِعْمت آئی یعنی رَمَضان میں کہ اللہ کا فضل "قُرآن" آیا، ربیع الاول میں خُصُوصاً بارہویں تاریخ کو رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن یعنی محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیدا ہوئے۔ یہ فَضْل و رَحْمت یا اُن کی خُوشی مَنانا تُمہارے دُنْیوی جَمْع کیے ہوئے مال و مَتاع، رُوپیہ، مَکان، جائیداد، جانور، کھیتی باڑی بلکہ اَولاد وغیرہ سب سے بہتر ہے کہ اس خُوشی کا نَفْع شخصی نہیں بلکہ قومی ہے۔ وَقْتی نہیں بلکہ دائمی ہے۔ صرف دُنیا میں نہیں بلکہ دِین و دُنیا دونوں میں ہے۔ جِسمانی نہیں بلکہ دِلی اور رُوحانی ہے۔ برباد نہیں بلکہ اس پر ثَواب ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، پ۱۱، یونس، تحت الآیۃ: ۵۸، ۱۱/ ۳۷۸ ملخصًا)

خُوشیاں مناؤ بھائیو! سرکار آگئے | سرکار آگئے، شہِ ابرار آگئے
سب جُھوم جُھوم کر کہو سرکار آگئے | دونوں جہاں کے مالک و مختار آگئے
خُوشیوں کے لمحے آگئے دِیوانے جُھوم اُٹھے | عیدوں کی عید آگئی سرکار آگئے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۱۱)

سرکار کی آمد... مرحبا　　سردار کی آمد... مرحبا　　آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
پیارے کی آمد... مرحبا　　اچھے کی آمد ... مرحبا　　سچے کی آمد ... مرحبا
سوہنے کی آمد... مرحبا　　موہنے کی آمد ... مرحبا　　مُختار کی آمد ... مرحبا
مرحبا یا مصطفیٰ　　مرحبا یا مصطفیٰ　　مرحبا یا مصطفیٰ　　مرحبا یا مصطفیٰ
مرحبا یا مصطفیٰ　　مرحبا یا مصطفیٰ　　مرحبا یا مصطفیٰ　　مرحبا یا مصطفیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ماہِ ربیع الاول اور بالخصوص اس مبارک مہینے کی **بارہویں تاریخ** بڑی عظمت و برکت والی ہے، کیونکہ اسی **بارہویں تاریخ** کو کفر و شرک کی ساری ظلمتیں کافُور ہو گئیں، اسی **بارہویں تاریخ** کو ہر طرف روشنی ہی روشنی ہو گئی، اسی **بارہویں تاریخ** کو ہر طرف خوشی کا سَماں چھا گیا، اسی بارہویں تاریخ کو حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے کعبے کی چھت پر جھنڈا لگایا، اسی **بارہویں تاریخ** کو اِیران کے بادشاہ کِسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا، اسی **بارہویں تاریخ** کو اس کے محل میں دراڑیں پڑ گئیں، اسی **بارہویں تاریخ** کو ایک ہزار سال سے جلنے والا آتش کدہ خود بخود بُجھ گیا۔ اسی **بارہویں تاریخ** کو اللہ پاک کے حکم سے آسمان اور جنّت کے دروازے کھول دِیے گئے تھے۔ اسی **بارہویں تاریخ** کو شیطان کا منہ کالا ہو گیا اور یہی وہ **بارہویں تاریخ** ہے جو عاشقانِ رسول کے لئے عیدوں کی عید ہے۔ یہی وہ **بارہویں تاریخ** ہے جو شبِ قدر سے بھی افضل ترین ہے۔

حضرتِ شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **بیشک سَروَرِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شبِ وِلادت شبِ قَدْر سے بھی افضل ہے، کیونکہ شبِ وِلادت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس دُنیا**

میں جلوہ گر ہونے کی رات ہے، جبکہ لَیْلَۃُ الْقَدْر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کردہ شب ہے اور جو رات ظُہُورِ ذاتِ سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی وجہ سے مُشَرَّف ہو، وہ اُس رات سے زِیادہ شَرَف و عِزّت والی ہے، جو ملائکہ کے نُزول کی بِناء پر مُشَرَّف ہے۔ (مَاثَبَتَ بِالسُّنّۃ، ص ۱۵۳)

سَحابِ رحمتِ باری ہے بارہویں تاریخ　　کرم کا چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیں تو جان سے پیاری ہے بارہویں تاریخ　　عَدو کے دِل کو کٹاری ہے بارہویں تاریخ
ہزار عید ہوں ایک ایک لَحظہ پر قُرباں　　خُوشی دلوں پہ وہ طاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیشہ تُونے غلاموں کے دِل کئے ٹھنڈے　　جلے جو تجھ سے وہ ناری ہے بارہویں تاریخ
حسنؔ وِلادتِ سرکار سے ہوا روشن　　مِرے خدا کو بھی پیاری ہے بارہویں تاریخ

(ذوقِ نعت، ص ۱۲۱-۱۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ہمیں چاہیے کہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے خُصوصی اہتمام کے ساتھ اس دن (بارہویں شریف) اور بالخصوص پورے ربیع الاول کو ہی نیک اعمال میں گزاریں، اس ماہِ مقدس میں فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نفل نمازوں کا اہتمام کریں، اس ماہِ مقدس میں فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ تہجد کا اِہتمام کریں، اس ماہِ مقدس میں فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ اِشراق و چاشت کا اِہتمام کریں، اس ماہِ مقدس میں فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ صَلٰوۃُ الْاَوَّابِین کا اِہتمام کریں، اس ماہِ مقدس میں کثرت سے تلاوتِ قرآن کریں، اس ماہِ مقدس میں خوب صدقہ و خیرات کریں، اس ماہِ مقدس میں مسلمانوں کو نیکی کی دعوت دیں، اس ماہِ مقدس میں مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے کی کوشش کریں، اس ماہِ مقدس میں قافلوں میں نہ صرف خود سفر کریں بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی

لے کر جائیں، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اِجتماع اور بالخصوص ربیع الاول شریف کے ابتدائی 12 دنوں میں ہونے والے مدنی مذاکروں میں شرکت کی کوشش کریں۔ آیئے! ربیع الاول شریف اور بالخصوص بارہویں تاریخ کو کئے جانے والے نیک اعمال کے بارے میں سنتے ہیں۔

نفل روزوں کا اہتمام کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ان اَیَّام میں نفل روزے رکھنے کا اہتمام کیجئے، یاد رکھئے! سانسوں کا کوئی بھروسا نہیں، نہ جانے کب یہ سانسیں رُک جائیں اوراس کے ساتھ ہی ہمارے اَعمال کا سِلسِلہ مَوقُوف ہو جائے۔ ہمیں نیکیوں کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہئے، اللہ کریم کے فَضْل وکَرم سے زِندگی میں ایک بار پھر رَبِیْعُ الْاَوَّل کا مُبارک مہینا ہمیں دیکھنا نصیب ہوا، اس کے ایک ایک دن کی قدر کرتے ہوئے خوب نیک اعمال کریں، ربِّ کریم کی رضاوخوشنودی حاصل کرنے، رحمتِ الٰہی کے مستحق بننے، بارگاہِ مصطفٰے میں ایصالِ ثواب پیش کرنے کی نیت سے اس مہینے کی پہلی تاریخ سے بارہویں تاریخ تک 12 نفل روزے رکھیں، بالخصوص بارہویں کو تو روزہ رکھنے کی بھرپور کوشش کیجئے، کیونکہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ ولادت مناتے تھے۔ چنانچہ

حضرت اَبُو قَتَادَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور نبیٔ رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیر کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو ارشاد فرمایا: اِسی دن میری وِلادت ہوئی اور اسی روز مجھ پر وَحی نازِل ہوئی۔ (مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثة۔۔۔الخ، ص۴۵۵، حدیث: ۲۷۵۰)

اے عاشقانِ رسول! یقیناً ایک سچے عاشقِ رسول کی پہچان یہ ہوتی ہے کہ وہ دنیا کی مَحَبَّت سے

پیچھا چھڑا کر اپنی زندگی کے ہر ہر معاملے میں اِطاعتِ رسول کو اوڑھنا بچھونا بنالیتا ہے، اسکی ایک مثال امیرِ اہلسنّت، حَضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ مُبارکہ بھی ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ بارہویں شریف اور بالخصوص ہر پیر شریف کو روزہ رکھتے ہیں اور اپنے مُریدین و مُحِبّین کو بھی ہر پیر شریف کا روزہ رکھنے کی بھرپُور ترغیب دِلاتے ہیں۔لہذا ہمیں چاہئے کہ یادِ مصطفٰے میں نہ صرف خود بلکہ اپنے گھر والوں اور دوست احباب کو بھی بارہویں شریف کا روزہ رکھنے کی دعوت دیں اور ربِّ کریم کی اس عظیم نعمت کا شکر ادا کریں اور بارگاہِ مصطفٰے میں ایصالِ ثواب پیش کرکے دنیا و آخرت کی برکتوں کے حقدار بنیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کثرت سے ذکرِ حبیب کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت ہمارے ایمان کی بنیاد ہے اور محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ محبوب کا کثرت سے ذکر کیا جائے روایت میں ہے: "مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ مِنْ ذِکْرِہٖ" یعنی جو کسی سے محبت کرتا ہے اس کا کثرت سے ذکر کرتا ہے۔(جامع صغیر، ص۵۰۷، حدیث:۸۳۱۲)

یوں تو ہمیں سارا سال ہی آقا کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ خیر کرنا اور اپنے قول و فعل کے ذریعے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کا اظہار کرنا چاہئے، لیکن بالخصوص یہ سلسلہ ان مقدّس ایّام میں مزید بڑھ جانا چاہئے اور اس ذکر کا ایک بہترین ذریعہ نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک پڑھنا بھی ہے۔ کیونکہ درودِ پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، مثلاً درودِ پاک

کی برکت سے دلوں کی صفائی ہوتی ہے۔ **درودِ پاک** کی برکت سے رِزق میں برکت ہوتی ہے۔ **درودِ پاک** کی برکت سے پُل صراط پر آسانی نصیب ہوگی۔ **درودِ پاک** کی برکت سے آقا کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب ہوگی۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اس بابرکت مہینے میں درودِ پاک کی کثرت کریں۔ آیئے! مل کر دعا کرتے ہیں:

بچیں بے کارباتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے ترے محبوب پر ہر دم درودِ پاک ہم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نوافل کی کثرت کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل میں کئے جانے والے نیک اعمال کے بارے میں سن رہے تھے، رَبِیْعُ الْاَوَّل میں اللہ پاک اور اس کے محبوب کا قرب پانے والے اعمال بجالائیں، اس کا ایک بہترین ذریعہ نوافل کی کثرت بھی ہے، اسی لئے ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم بھی فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ نوافل کی کثرت کیا کرتے تھے۔ آیئے! رَبِیْعُ الْاَوَّل اور بالخصوص بارہویں شریف کے چند نوافل کے بارے میں سنتے ہیں: چنانچہ

(1) رَبِیْعُ الْاَوَّل کی پہلی رات نمازِ مغرب کے بعد دو رکعت نفل اس طرح پڑھئے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد) کی تلاوت کیجئے اور سلام کے بعد سو مرتبہ یہ درودِ پاک پڑھئے: **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن۔**

(لطائف اشرفی، ۲/ ۲۳۱۔ جواہر خمسہ، ص۲۱)

(2) بارہویں تاریخ کو نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب پہنچانے کی نیت سے بیس (20) رکعت نفل پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اکیس (21) مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد) پڑھیں۔ ایک شخص ہمیشہ یہ نماز پڑھتا تھا اسے خواب میں نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمارہے تھے کہ ہم تمہیں اپنے ساتھ جنت میں لے کر جائیں گے۔ (جواہر خمسہ، ص ۲۱)

اے عاشقانِ رسول! ہمیں بھی فرائض وواجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ان نوافل کو ادا کرنا چاہیے، کیونکہ نفل نمازوں کے بے شمار فوائد وبرکات ہیں، ☆**نوافل** کی برکت سے خُدا کے عابد بندوں میں شمار ہوتا ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے ربِّ کریم کی محبت نصیب ہوتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے رِزق میں برکت ہوتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے دشمنوں کے شر اور فساد سے حفاظت نصیب ہوتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے موت کی سختی سے حفاظت نصیب ہوتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے شیطان کے وسوسوں سے حفاظت نصیب ہوتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے قبر روشن اور کشادہ ہوتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بن جاتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے قیامت کی پریشانیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

عبادت میں گزرے مِری زندگانی
کرم ہو کرم یا خدا یاالٰہی
مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتِمہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی مذاکرے اور جلوسِ میلاد

اے عاشقانِ میلاد! ماہِ ربیعُ الْاَوَّل میں دِیگر نیک اعمال کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ ❁ ہفتہ وار مدنی مذاکرے کے علاوہ رَبِیْعُ الْاَوَّل کی پہلی تاریخ سے 13 تاریخ تک مدنی چینل پر ہونے والے روزانہ کے مدنی مذاکروں اور مدنی مذاکرے سے قبل جلوسِ میلاد کا سلسلہ ہوتا ہے، اس میں شرکت کی ضرور کوشش کی جائے ❁ اپنے گھر میں بالخصوص ان مبارک ایّام میں "مدنی چینل" چلانے کا اِہتمام کیا جائے تاکہ گھر کے سبھی افراد فیضانِ میلاد سے مالا مال ہوں۔ ❁ رَبِیْعُ الْاَوَّل کی خوشیاں مدنی چینل کے ساتھ منائیے۔ ❁ مدنی مذاکرے کے ذریعے بٹنے والا علمِ دِین حاصل کریں، مدنی چینل پر دکھائے جانے والے جلوسِ میلاد میں مرحبا یا مصطفٰے کی صدائیں لگاتے ہوئے، مدنی پرچم اُٹھائے جلوسِ میلاد میں شامل ہوں۔ ❁ رَبِیْعُ الْاَوَّل کے پہلے 12 دنوں میں خصوصیت کے ساتھ روزانہ محفلِ نعت کا اِہتمام کیا جائے ❁ رَبِیْعُ الْاَوَّل میں ہر عاشقِ رسول کے گھر میں بالعموم اور جامعۃ المدینہ (للبنین وللبنات) کے طلبہ و طالبات اور مدرسۃ المدینہ (للبنین وللبنات) کے بچوں اور بچیوں کے گھروں میں بالخصوص چراغاں و سجاوٹ کا اِہتمام ہونا چاہیے۔ ❁ جب بھی مدنی مذاکرے میں شرکت کریں تو سوال جواب لکھنے کا اہتمام کیا کریں، اس سے بھی علم میں اضافہ ہو گا۔

12 مدنی کاموں سے ایک مدنی کام "علاقائی دورہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رَبِیْعُ الْاَوَّل کی برکتوں سے مالا مال ہونے اور ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل کے حقیقی فیضان کو پانے اور بالخصوص بارہویں شریف کو نیکیوں میں گزارنے کے لئے آج ہی عاشقانِ

رسول کی مدنی تحریک دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔12 مدنی کاموں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام علاقائی دورہ بھی ہے،اس مدنی کام کے بے شمار فوائد ہیں مثلاً **"علاقائی دورے"** کی برکت سے مسجد آباد ہو سکتی ہے، **"علاقائی دورے"** کی برکت سے علاقے میں خوب مدنی کام پھیلتا ہے، **"علاقائی دورے"** کی برکت سے نئے نئے اسلامی بھائی مدنی ماحول کے قریب آتے ہیں، **"علاقائی دورے"** کی برکت سے بعض بے نمازیوں کو نمازی بنانے کی سعادت نصیب ہو سکتی ہے۔ **"علاقائی دورے"** کی برکت سے امیرِ اہلسنت کی دُعاؤں سے حصہ ملتا ہے۔ **"علاقائی دورے"** کی برکت سے نیکی کی دعوت دینے کا موقع ملتا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار مدنی کام **علاقائی دورہ** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے **"مدنی دورہ"** کا مطالعہ کیجئے، تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی، بالخصوص مجلس قافلہ کے **نگران و اراکین** تو اِس رِسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں۔اِس رِسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے۔☆نیکی کی دعوت دینے کا **شرعی حکم**☆نیکی کی دعوت دینے کے **13 فضائل وفوائد**☆**مساجد** کی رونق کا سبب☆**علاقائی دورے** کے نکات☆**علاقائی دورے** کا طریقہ☆**علاقائی دورے** کے آداب☆**علاقائی دورے** سے متعلق **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے مدنی مشوروں کے منتخب مدنی پھول وغیرہ۔

آیئے!بطورِ ترغیب **"علاقائی دورے"** کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

مسجد آباد ہوگئی

کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہمارا قافلہ پنجاب کے ایک شہر کی مسجد میں پہنچا۔ دروازے پر تالا لگا ہوا تھا، دروازہ کھولا تو ہر چیز پر مٹی ہی مٹی تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کافی عرصہ سے مسجد بند ہو، ہم نے مل جُل کر صفائی کی، نمازِ عصر کے بعد مدنی دورہ کے لئے کھیل کے میدان میں پہنچے اور

کھیلنے میں مشغول نوجوانوں کو نیکی کی دعوت دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کئی نوجوان ہاتھوں ہاتھ (اُسی وقت) ہمارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو گئے، مسجد میں آ کر ہمارے ساتھ نماز پڑھنے اور سنّتوں بھرا بیان سُننے کی سعادت حاصل کی، انفرادی کوشش سے انہوں نے اُس مسجد کو آباد کرنے کی نیت کرلی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود ایک بُزرگ آبدیدہ ہو کر کہنے لگے، میں تو لوگوں سے مسجد آباد کرنے کا کہتا رہتا تھا، مگر میری سُنے کون؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج عاشقانِ رسول کے **علاقائی دورے** کی برکت سے ہماری مسجد آباد ہو گئی ہے۔

نہ "نیکی کی دعوت" میں سُستی ہو مجھ سے بنا شائقِ قافلہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم رَبِیْعُ الْاَوَّل کے فضائل و برکات اور اس ماہِ مقدّس میں کئے جانے والے نیک اعمال کے متعلق سن رہے تھے، ہمارے بزرگانِ دین بہت زیادہ ادب و احترام، عبادت و ریاضت اور اہتمام کے ساتھ اس مبارک و مقدّس مہینے کو گزارتے تھے، اس مبارک مہینے میں خصوصیت کے ساتھ نبی کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد شریف مناتے، خوب صدقہ و خیرات کرتے، غریبوں، تنگدستوں اور لاچاروں کی مدد فرماتے تھے، آیئے! میلاد شریف منانے کا ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

رَبِیْعُ الْاَوَّل اور اربل کا بادشاہ

اِرْبِل کے بادشاہ جن کا نام ابُو سعید مظفّر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہے، یہ عظیم فاتح سلطان صلاحُ الدّین ایوبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بہنوئی تھے، یہ بادشاہ بہت سخی، نیک اور عادل ہونے کے ساتھ عالم بھی تھے، بڑے دلیر اور ذہین تھے۔ انہوں نے اپنے بعد کئی اچھی یادگاریں چھوڑیں۔ ہر سال ربیعُ الاوّل کے مُبارک

مہینے کا بڑا ہی ادب و احترام کرتے اور بالخصوص اس مہینے میں میلاد شریف بڑے اہتمام سے مناتے، بہت بڑی محفل کا اِنعقاد کرتے۔(البدایة والنھایة، ۹/۱۸ ملخصاً) ان مَحافل میں شرکت کرنے والوں کا بیان ہے کہ انہوں نے اس محفلِ میلاد میں بُھنی ہوئی بکریوں کے پانچ ہزار سر دیکھے، 10 ہزار مُرغیاں، فیرنی کے ایک لاکھ پیالے اور حلوے کے 30 ہزار تھال دیکھے، بہت سے عُلما اور صُوفیا محفلِ میلاد میں شرکت کرتے تھے، بادشاہ (ابُوسعید مظفر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) انہیں قیمتی لباس پہناتے، انعامات سے نوازتے، وہ ہر سال محفلِ میلاد پر تین(3) لاکھ دِینار خرچ کرتے تھے، مہمانوں کے لیے مہمان خانہ ہوتا تھا، وہ ہر سال اس گھر میں سالانہ ایک لاکھ دِینار صَرف کرتے تھے، تیس(30) ہزار دِینار خرچ کرکے حَرَمَیْن شَرِیْفَیْن کے راستے دُرُست کرواتے، یہ صدقات ان صدقات کے علاوہ تھے، جنہیں پوشیدہ طور پر کیا جاتا تھا۔(سبل الھدی والرشاد، ۱/۳۶۲ بتغیر قلیل)

ربیعِ پاک تجھ پر اہلسنّت کیوں نہ قرباں ہوں
کہ تیری بارھویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

(قبالۂ بخشش، ص۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اس ماہِ مبارک کا بے حد ادب و احترام کرتے، اس مہینے میں خوب صدقہ و خیرات کرتے، پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد شریف مناتے، یاد رکھئے! میلاد شریف منانے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا امام عبدُالرَّحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جشنِ ولادت پر فرحت و مسرت

کرنے والے کے لیے یہ خوشی، جہنَّم سے رُکاوٹ بنے گی۔ اے اُمَّتِ محبوب! تمہارے لیے خوشخبری ہو تم دنیا و آخرت میں خیرِ کثیر کے حقدار قرار پائے۔ حضرت سیدنا احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جشنِ ولادت منانے والے کو برکت، عزت، بھلائی اور فخر ملے گا، موتیوں کا عمامہ اور سبز حُلَّہ پہن کر وہ داخلِ جنت ہو گا، بے شُمار محلّات اُسے عطا کیے جائیں گے اور ہر محل میں حُور ہو گی۔ نبیِ خیرُ الاَنام صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خوب دُرُود پڑھیے، جشنِ ولادت منا کر اسے خُوب عام کیا جائے۔

(مجموع لطیف النبی فی صیغ المولد النبوی القدسی، مولد العروس، ص ۲۸۱، ملتقطاً)

جشنِ ولادت منانے کا ثواب

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کی رات خُوشی مَنانے والوں کی جَزا یہ ہے کہ اللہ کریم انہیں فضل و کرم سے جَنَّتُ النَّعِیم میں داخِل فرمائے گا۔ مسلمان ہمیشہ سے محفِلِ میلاد مُنعَقِد کرتے آئے ہیں اور وِلادت کی خوشی میں دعوتیں دیتے، کھانے پکواتے اور خُوب صَدَقہ و خیرات کرتے آئے ہیں۔ خوب خوشی کا اِظہار کرتے اور دل کھول کر خَرچ کرتے ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ باسعادت کے ذِکْر کا اِہتمام کرتے ہیں اور اِن تمام اَفعالِ حَسَنہ (یعنی نیک اور اچھے اعمال) کی بَرَکت سے ان لوگوں پر اللہ کریم کی رَحمتوں کا نُزول ہوتا ہے۔ (مَاثَبَتَ بِالسُّنَّة، ص ۱۵۵ ملتقطًا)

لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے خُصوصی اہتمام کے ساتھ خُوشی خُوشی اس مبارک مہینے کو نیکیوں میں گزاریں، اس میں اجتماعِ میلاد مُنعقد کریں، ہاتھوں میں مدنی پرچم اُٹھائیں، جلوسِ میلاد میں جائیں، اس دن خُوب صدقہ و خیرات کی عادت بنائیں، اِنْ شَآءَ اللہ! اس کی خوب خوب برکتیں پائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس جامعۃ المدینہ آن لائن

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہ رَبِیْعُ الْاَوَّل کے فیضان سے مالا مال ہونے، نیکیاں کرنے، گناہوں سے ہر دم بچنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی 107 سے زائد شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروف ہے، انہی میں سے ایک شعبہ **"جامعۃ المدینہ آن لائن"** بھی ہے، جامعۃ المدینہ آن لائن کے تحت **4 سالہ درسِ نظامی کورس** کروایا جاتا ہے، درجے کا دورانیہ روزانہ تقریباً 1 گھنٹہ ہے۔ **شعبہ آن لائن کورسز** کے تحت تقریباً 30 کورسز کروائے جا رہے ہیں، جن میں **چند کورسز کے نام اور اجمالی تعارف سُنیے: تفسیرِ قرآنِ کریم** پر 2 طرح کے کورسز ہیں ایک جس میں پورے قرآنِ کریم کی تفسیر **"تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان"** مکمل پڑھائی جاتی ہے اور اس کورس کا نام بھی **"تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان"** ہے، اس کی مدت تقریباً **26 ماہ** ہے۔ دوسرا کورس **فیضانِ تفسیر** کے نام سے ہے، جس میں پورے قرآنِ کریم کی تفسیر مختصر طور پر پڑھائی جاتی ہے، اس کی مدت تقریباً 92 دن ہے۔ **فیضانِ بہارِ شریعت کورس:** اس کورس میں عالم بنانے والی کتاب **بہارِ شریعت** 12 ماہ میں تقریباً پوری پڑھائی جاتی ہے۔ **فقہ و عقائد کورس:** اس کورس کی مدت بھی 12 ماہ ہے، اس میں عقائد و فقہ کی مختلف کتب پڑھائی جاتی ہیں اور فرض علوم سکھائے جاتے ہیں۔ **فیضانِ نماز کورس اور طہارت کورس:** ان دونوں کورسز میں **نماز اور طہارت کے مسائل** تفصیلاً پڑھائے جاتے ہیں۔ ان دونوں کورسز کی مدت 63 دن ہے۔ **فیضانِ حج اور فیضانِ عمرہ کورس:** زائرینِ حرمینِ طیبین کے لئے بہت سے شاندار کورسز ہیں جن میں **حج اور عمرہ** کے تفصیلی احکام اور طریقہ سکھایا جاتا ہے، ان کورسز کی مدت تقریباً **ایک ماہ اور روزانہ**

درجے کا دورانیہ تقریباً30منٹ ہے۔**نیو مسلم کورس:**اسلام قبول کرنے والے نئے مسلمانوں(New Muslims)کے لئے لاجواب کورس ہے،اس کی مدت 72 دن ہے۔**سنّتِ نکاح کورس:** شادی شدہ اور غیر شادی شدہ افراد کے لئے بہت شاندار کورس ہے،جس میں نکاح کے مسائل،میاں بیوی کے حقوق،گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے؟اور بہت کچھ اس کورس میں شاملِ نصاب ہے،اس کی مدت 30 دن ہے۔

ان کورسز کے علاوہ مزید کورسز بھی کروائے جاتے ہیں مثلاً:(1)فیضانِ فرض علوم کورس (2)تجہیز و تکفین کورس،(3)فیضانِ رمضان کورس،(4)فیضانِ زکوٰۃ کورس،(5)فیضانِ تصوف کورس ،(6)عربی گرائمر کورس،(7)فیضانِ شمائلِ مُصْطَفٰےکورس اور(8)احکامِ قربانی کورس وغیرہ۔

یاد رہے!ان میں سے اکثر کورسز کے درجے کا دورانیہ روزانہ 30منٹ اور کچھ کا 1 گھنٹہ ہے ۔علمِ دین کے خواہش مند عاشقانِ رسول کے لئے ان کورسز کے ذریعے علمِ دِین حاصل کرنے کا سنہری موقع ہے۔دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈیپارٹمنٹ(Department)کے آپشن(Option)میں جاکر **جامعۃ المدینہ آن لائن** سے اس کا داخلہ فارم پُر کریں اور علمِ دین کا خزانہ حاصل کریں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو!بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔تاجدارِ رسالت،شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

چلنے کی سنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے چلنے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں:

☆ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 37 میں اللہ پاک ارشاد فرمایا ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

☆ اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ایک شخص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، اور قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔ (مُسلِم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم التبختر فی المشی...الخ، ص۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸ ملخصاً) ☆ اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چلتے تو کسی قدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔ (الشمائل المحمدیة للترمذی، باب ماجاء فی مشیة رسول اللہ، ص۸۷، رقم: ۱۱۸) ☆ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جارہا ہے اور نہ اِتنا آہستہ کہ دیکھنے والے کو

آپ بیمار لگیں۔ ☆راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ ☆چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ☆راستے میں دو عورَتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعَت آئی ہے۔(ابوداود ،کتاب الادب،باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/۴۷۰، حدیث:۵۲۷۳) ☆بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قطعاً غیر مُہَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

بیان کی اَہَمِّیَّت

تقریر اور بیان کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اپنا مقصود پہنچایا جاسکتا ہے۔ آج کے دور میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین و احکامات اور دِینی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ بیان بھی ہے۔ خود رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان و تقریر کو رونق بخشی، آپ کے دلکش و دل نشیں بیانات کا اثر تھا کہ لوگوں کے دلوں کی دنیا تبدیل ہونے لگی، جہالت کے اندھیرے چھٹنے لگے اور اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پھیلنے لگی۔ بیان کے متعلق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، ۵/۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱) رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے تقریر اور بیان کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے دِین کی تبلیغ کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک "تقریر وبیان" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں، ان اجتماعات کا ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ امیر اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں الگ ایک بیان ہوتا ہے اور بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں الگ ایک بیان ہوتا ہے۔ یہ تمام بیانات دعوتِ اسلامی کی

مجلس اَلْمَدِینَۃُ الْعِلْمِیَۃ کا شعبہ "بیاناتِ دعوتِ اسلامی" تیار کرتا ہے۔

شعبے کی ضمنی تقسیم

کام کی بہتری اور بروقت تکمیل کیلئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی اس وقت **تین** ضمنی شعبوں پر مشتمل ہے۔

(1)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے پاکستان:** دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات اسی شعبے میں اردو زبان میں تیار اور فائنل کئے جاتے ہیں۔ پھر یہی بیانات مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے دنیا بھر میں بھیجے جاتے ہیں۔

(2)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے اسلامی بہنیں:** اس شعبے کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات کو تمام ضروری مراحل سے گزار کر کتابی صورت میں شائع کروانا ہے۔ ہر چار مہینوں کے بیانات ایک جلد کی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک یہ شعبہ محرم الحرام تا ربیع الآخر 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 1** کی صورت میں شائع کر چکا ہے، جمادی الاولی تا شعبان المعظم 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 2** بھی شائع کر چکا ہے، جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔

(3)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے بیرونِ ملک:** اس شعبے کے تحت بیرونِ ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پر کام کیا جاتا ہے۔

بیانات کی تیاری کے اَہم مَراحِل

شعبہ بیانات میں تیار ہونے والے تمام تر بیانات تقریباً 16 مراحل سے گزار کر فائنل کئے جاتے

ہیں۔ مراحل اور ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(1) انتخابِ موضوع: سب سے پہلے شعبہ بیانات میں مکمل 1 سال کے بیانات کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ اسلامی سال کے ایونٹس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ موقع مناسبت اور ایام کے اعتبار سے ہی موضوع کا انتخاب کیا جائے۔

(2) تلاشِ مواد: فہرست فائنل ہو جانے کے بعد مختلف اسلامی بھائی اس کے لیے تلاشِ مواد میں لگ جاتے ہیں، اس کے لیے موضوع کے مطابق بزرگانِ دین کی تصانیف، دعوتِ اسلامی کے مبلغین بالخصوص، امیر اہلسنت اور اراکینِ شوریٰ کے اسی موضوع پر ہونے والے بیانات سے مدد لی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی کی طرف سے تیار کردہ سافٹ ویئر اور مکتبہ شاملہ سے بھی تلاشِ مواد کیا جاتا ہے۔

(3) جمع مواد: تلاشِ مواد کے بعد اس کی ثقاہت کو پرکھا جاتا ہے، اسلامی بھائی اپنے متعلقہ ذمہ دار کو کسی بھی موضوع پر جمع ہونے والا سارا مواد چیک کرواتا ہے اور باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے کہ کون سا مواد بیان میں شامل کیا جائے۔ یوں اسے سرسری ترتیب دی جاتی ہے اور بیان کا خاکہ بنایا جاتا ہے۔

(4) بیان کی ترتیب: بیان کے خاکے کے بعد اسے مکمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ چھوٹے سائز کے تقریباً 24 سے 25 صفحات موضوع سے متعلق مواد کے ہوتے ہیں جبکہ 5 سے 7 صفحات میں تنظیم سے متعلق مواد بھی بیان میں شامل کیا جاتا ہے۔

(5) فارمیشن: مکمل بیان ترتیب دینے کے بعد اس کی جزوی فارمیشن بھی کی جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا

ہے کہ شعبہ کے بعض اسلامی بھائی بیان بناتے ہوئے فارمیشن بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو بیان کی ترتیب کے بعد فارمیشن کی جاتی ہے۔

(6)شعبہ ذمہ دار کا اسے فائنل کرنا: فارمیشن کے بعد ماتحت اسلامی بھائی بیان شعبہ ذمہ دار کو بھیج دیتا ہے۔ جہاں از اول تا آخر مکمل بیان گہری نظر سے چیک کیا جاتا ہے۔ جہاں تبدیلی کی حاجت ہو وہاں مواد یا ترتیب کو تبدیل بھی کیا جاتا ہے اور مکمل بیان کو فائنل کیا جاتا ہے۔

(7) نگرانِ علمیہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش: شعبہ ذمہ دار کے فائنل کر لینے کے بعد نگرانِ المدینۃ العلمیہ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری مدظلہ بیان کی تنظیمی تفتیش کرتے ہیں اور ضرورتاً بیان میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہیں۔

(8)مکمل بیان کی تفتیش و تخریج: نگرانِ علمیہ سے بیان فائنل ہونے کے بعد مکمل بیان کی تخریج و تفتیشِ تخریج ہوتی ہے۔ تمام حوالہ جات اصل کتب سے شامل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

(9)دارالافتا کے مفتی صاحب سے مکمل بیان کی شرعی تفتیش: تخریج و تفتیشِ تخریج کے بعد بیان شرعی تفتیش کیلئے دارالافتا کے مفتی صاحب کے پاس بھیجا جاتا ہے جو مکمل بیان کی شرعی تفتیش کرتے ہیں اور جہاں تبدیلی کی حاجت ہو اس کی اصلاح بھی فرماتے ہیں۔

(10) مجلسِ تراجم سے انگلش الفاظ کی چیکنگ: اردو کے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی جگہ انگریزی کے الفاظ زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ دارالافتا سے آنے کے بعد بیان میں مشکل الفاظ کو ہٹا کر آسان اردو الفاظ ورنہ بریکٹ میں انگلش الفاظ بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ پھر ان الفاظ کی انگلش چیکنگ کیلئے

بیان مجلسِ تراجم کو بھیجا جاتا ہے جو ان انگلش الفاظ کو سیاق و سباق کی روشنی میں چیک کرتے ہیں اور ضروری تبدیلیاں بھی کرتے ہیں۔

(11) **پیج سیٹ اپ:** ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد المدینۃ العلمیہ کے طے شدہ مدنی پھولوں کے مطابق مکمل بیان کا پیج سیٹ اپ کیا جاتا ہے۔

(12) **فائنل پروف ریڈنگ:** یوں تو اب تک کئی بار بیان کی سرسری پروف ریڈنگ ہو چکی ہوتی ہے مگر غلطی کے امکان کو ختم کرنے کیلئے اس مرحلے پر مکمل بیان کی از اول تا آخر باریک نظر سے پروف ریڈنگ کی جاتی ہے۔ بیان میں موجود آیاتِ کریمہ اور ان کے ترجمہ کا بھی تقابل کیا جاتا ہے۔

(13) **نگرانِ پاک کابینہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** ان تمام مراحل سے گزار کر اسلامی بھائیوں کا بیان نگرانِ پاک کابینہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کے پاس فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے جو بیان کو از اول تا آخر پڑھتے اور اس کی تنظیمی تفتیش فرماتے اور ضرورت پڑنے پر بیان میں تبدیلیاں بھی کرواتے ہیں، ان سے چیک ہو کر بیان دوبارہ المدینۃ العلمیہ آتا ہے اور اس میں ضرورتاً تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور بیان کابینہ مکتب بھیجا جاتا ہے۔ پھر کابینہ مکتب سے وہ بیان فائنل کر کے پاکستان بھر میں متعلقہ مقامات تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(14) **بیرونِ ملک کے اعتبار سے تبدیلیاں:** اسلامی بھائیوں کا فائنل ہونے والا یہی بیان بعد میں پاکستان کے سوا دنیا بھر میں ہوتا ہے۔ یوں ہر بیان میں بیرونِ ملک کے اعتبار سے بھی تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ اور اسے اسلامی بہنوں کے اعتبار سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

(15)اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری: اسلامی بھائیوں کا بیان جب پیج سیٹ اپ کے مراحل سے گزر جاتا ہے تو اب اسی بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں تیار کیا جاتا ہے اور اسلامی بہنوں کے اعتبار سے اس میں مناسب تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ مذکر کے صیغوں اور جملوں کو مؤنث کے صیغوں اور جملوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اور جو مواد اسلامی بہنوں سے متعلق نہیں ہوتا اسے بھی بیان سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(16)اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ: بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھال کر اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیک کروایا جاتا ہے اور ان کے نشان زدہ مقامات پر تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی کارکردگی

(1) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مارچ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں ساڑھے چار سو (450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

(2) اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کے اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے بیانات کی پہلی جلد **"سُنّتوں بھرے بیانات"** کے نام سے **شعبان المعظم 1439 سن ہجری مطابق 27 اگست 2017 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا ربیع الاخر** کے اصلاحی موضوعات پر 18 سنتوں بھرے بیانات شامل کئے گئے ہیں۔

(3) مزید بر آں کہ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں / پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے

تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے ایک کتاب بنام "اسلامی بیانات جلد1" **ذوالحجۃ الحرام 1441 سنِ ہجری مطابق 11 اگست 2019 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔اس دیدہ زیب جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا ربیعُ الاٰخر** کے اصلاحی موضوعات پر 19 سنتوں بھرے بیانات شامل ہیں۔

(4)اسی طرح شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی(برائے اسلامی بہنیں) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے دوسری کتاب بنام "اسلامی بیانات جلد2" **ربیع الآخر 1441 سنِ ہجری مطابق دسمبر 2019 سنِ عیسوی** میں چھپ کر شائع ہوچکی ہے۔ اس جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **جُمادی الاُولیٰ تا شَعْبَانُ المُعَظَّم 1441ھ مطابق جنوری 2020 تا اپریل 2020 سنِ عیسوی** کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات شامل ہیں۔

(5)جبکہ **اسلامی بیانات جلد3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ اپریل کی ابتدا میں یہ کتاب بھی شائع ہو جائے گی اور مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہو گی۔

پاکستان کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

اب تک کی معلومات کے مطابق صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے ہونے والے اجتماعات کی تعداد 751 ہے جس میں لاکھوں اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں۔ جبکہ اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد 7340 اور شرکائے اجتماع کی تعداد 241462 ہے۔پاکستان بھر میں جہاں جہاں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں وہاں تمام مقامات پر ہونے والے بیانات کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے۔

بیرونِ ملک کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) سے جو بیانات فائنل ہو جاتے ہیں کچھ ماہ کے فرق سے وہی بیانات ضروری تبدیلیوں کے ساتھ بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں کے لئے مرتب کئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ تادمِ تحریر بیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں کے اجتماعات کی مجموعی تعداد 747 اور شرکائے اجتماعات کی تعداد 33808 ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے اجتماعات کے مقامات کی تعداد 3047 اور شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 106786 ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**غورِ فکر**'' کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مدنی انعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مدنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

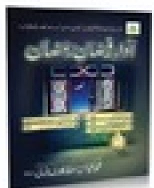

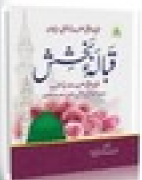

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

مبلغین و مبلغات کیلئے ربیع الآخر سے متعلق
اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

رَبیعُ الاُخِر کے
21 بیانات

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مبلغین و مبلغات کیلئے ماہِ ربیع الآخر سے متعلق

اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

رَبِیعُ الآخر کے

21 بیانات

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : ربیع الآخر کے 21 بیانات

صفحات : 649

پہلی بار : ربیع الاول ۱۴۴۲ ہجری مطابق اکتوبر 2020

تعداد : ویب ایڈیشن

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہو گی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شخص کو ہو گی جس نے عِلْم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی خود اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عَساکِر، ۵۱/۱۳۸)

اجمالی فہرست

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** منظم اور مربوط طریقے سے دین کا کام کرنے والی تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بھائیوں کے بارہ اور اسلامی بہنوں کے آٹھ مدنی کام دعوتِ دین پھیلانے کے بڑے اہم ذرائع ہیں۔ ان مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔ ان ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں لاکھوں اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے لوازمات میں سے ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ یہ بیانات اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے تحت تیار ہوتے ہیں۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے 500 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔ بیان کیسے مرتب کیا جاتا ہے اور کتنے مراحل سے گزارا جاتا ہے؟ ہر مرحلے کا کیا انداز ہے؟ نیز شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی اب تک کیا خدمات ہیں؟ اس کی تفصیل کتاب کے آخر میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے **تفصیلی تعارف** میں موجود ہے۔

نگرانِ المدینۃُ العلمیۃ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری مدّ ظلّہ العالی کی تجویز پر شعبہ قائم ہونے سے لے کر اب تک ہر اسلامی ماہ کے تحت ہونے والے بیانات کو یکجا کیا جاتا ہے اور انہیں کتابی صورت دے کر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ یوں **جُمادَی الاولیٰ تا ربیع الاول کے ٹوٹل 332 بیانات** گیارہ (11) ضخیم کتابوں کی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کر دیئے گئے ہیں۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اب **ربیع الآخر کے 21 بیانات** پر مشتمل مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔

اس کتاب کے حوالے سے چند باتوں کی وضاحت ذہن نشین فرمالیں:

✿ اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ

ان بیانات میں بر قرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کا لحاظ رکھیں۔

✿ ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے درودِ پاک اور دعائیں ختم کردی گئی ہیں۔

✿ بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید بر آں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تاکہ استفادہ میں آسانی رہے۔

✿ طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، ماخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "المدینۃُ العلمیۃ" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃُ العلمیّۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قبولیتِ دُعا کا پروانہ

حضرتِ سَیِّدُنا فُضَالہ بن عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سیّدُ الْمُبلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (مسجد میں) تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھی اور پھر ان کَلِمات سے دُعا مانگی: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ، یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رَحم فرما۔ "رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اے نمازی تُو نے جلدی کی۔ اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمِدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ، وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ، جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو (پہلے) اللہ تعالیٰ کی ایسی حَمد کر جو اس کے لائق ہے اور مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ، پھر اسکے بعد دُعا مانگ۔"

راوی کا بیان ہے کہ اسکے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی، پھر (فارِغ ہو کر) اللہ تعالیٰ کی حَمد بیان کی اور حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر دُرُودِ پاک پڑھا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ، اے نمازی! تُو دُعا مانگ، قبول کی جائے گی۔" (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی جامع الدعوات۔۔۔۔۔۔الخ، ۵/۲۹۰، حدیث: ۳۴۸۷)

بیان کردہ رِوایت سے معلوم ہوا کہ اگر دُعا مانگنے والا قَبُولیت کا طالب ہے تو اس پر لازم وضروری ہے کہ دُعا کے اَوّل وآخر نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیم پر دُرُود پاک پڑھا کرے۔

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے

ترے محبوب پر ہر دم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❁ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❁ دیکھ کر بَیان کروں گا ❁ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً۔** یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْرَوی کروں گا ❁ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❁ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❁ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❁ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❁ نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے "حضور غوثِ اعظم جیلانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی عبادت وریاضت" کے حوالے سے مَدَنی پھول پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا۔ سب سے پہلے میں حضرت سَیِّدُنا شیخ مُحیُّ الدّین عبد القادر جیلانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی عبادت پر استقامت کا

ایک واقعہ، آپ کے گوش گزار کروں گا، اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نام، القاب، والدین اور آپ کے حلیے کے بارے میں مختصراً عرض کرنے کے بعد عراق کے بیابانوں میں آپ کے پندرہ سالہ مجاہدے اور ریاضت کا احوال بھی بیان کروں گا۔ اس کے بعد رات کو کثرت سے عبادت اور شیاطین سے مقابلے کا احوال بیان کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کروں گا کہ بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِین کو عبادت میں اتنا خشوع و خضوع کیسے حاصل ہوتا تھا، اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خوفِ خدا اور آخر میں سلام سے مُتَعَلِّق مدنی پھول بھی پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے رسالے "سانپ نما جن" سے سانپ نُما جن ّ کی ایک خوفناک حِکایت سنئے اور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی استِقامت پر عقیدت سے سر دُھنئے چُنانچِہ حُضور شَہَنْشاہِ بغداد سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، ایک بار میں جامِعِ منصور میں مصروفِ نَماز تھا کہ سانپ آگیا اور اُس نے میرے سَجدے کی جگہ پر سر رکھ کر مُنہ کھول دیا۔ میں نے اُسے ہٹا کر سَجدہ کیا مگر وہ میری گردن سے لِپَٹ گیا پھر وہ میری ایک آستین میں گُھس کر دوسری آستین سے نکلا، نَماز مکمّل کرنے کے بعد جب میں نے سلام پھیرا تو وہ غائب ہو گیا۔ دوسرے روز جب میں پھر اُسی مسجِد میں داخِل ہوا تو مجھے ایک بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی نظر آیا میں نے اُسے دیکھ کر اندازہ لگالیا کہ یہ شخص انسان نہیں بلکہ کوئی جِن ّ ہے۔ وہ جن ّ مجھ سے کہنے لگا کہ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تنگ کرنے والا وُہی سانپ ہوں۔ میں نے سانپ کے روپ میں بہُت سارے اولیاءُ اللہ رَحِمَھُمُ اللہُ

تعالیٰ کو آزمایا ہے مگر آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسا کسی کو بھی ثابِت قدم نہیں پایا۔ پھر وہ جِنّ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دستِ حق پرست پر تائب ہو گیا۔ (بَھجۃ الأسرار، ص ۱۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہوئے دیکھ کر تجھ کو کافِر مسلماں
بنے سنگدل موم ساں غوثِ اعظم

(قبالۂ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی خُشوع و خُضوع ہو تو ایسا ہو کہ نَماز میں خواہ سانپ ہی لِپَٹ جائے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے توجُّہ نہ ہٹے۔ آہ! ایک ہماری نَماز ہے کہ اگر ہم پر مکّھی بھی بیٹھ جائے تو پریشان ہو جائیں، معمولی خارِش بھی ہم سے برداشت نہ ہو سکے۔ اس واقِعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنّات بھی ہمارے غوثُ الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے مُرید بن جاتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زندگی کے چند گوشوں کے بارے میں سماعت کرتے ہیں۔

غوثِ اعظم کے القاب اور آپ کے والدین کے نام

حضرتِ سیِّدُنا غَوثُ الْاَعْظَم شیخ عبدُالقادر جِیلانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی وِلادتِ باسعادت یکم رمضان

۴۷۰ھ جمعۃ المبارک کوجیلان میں ہوئی ۔آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کنیت ابو محمد ہے اور مُحْیُ الدّین، محبوبِ سبحانی، غوثِ اعظم، غوثِ ثَقَلَیْن وغیرہ آپ کے القابات ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ بزرگوار کانام حضرت سَیِّدُنا ابو صالح مُوسیٰ جنگی دوست اور والدہ محترمہ کانام اُمُّ الخیر فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا ہے، آپ والد کی طرف سے حَسَنی اور والدہ ماجِدہ کی طرف سے حُسینی سَیِّد ہیں۔

تُو حُسَینی حَسَنی کیوں نہ مُحْیُ الدّیں ہو
اے خضر مَجْمَعِ بَحْرَیْن ہے چشمہ تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۱۹)

حُلیہ مبارک:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رِسالے "غوثِ پاک کے حالات" میں ہے:

آپ کے حُلیہ ٔمبارک کے بارے میں حضرت شیخ ابو محمد عبداللہ بن احمد بن قدامہ مقدسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہمارے امام شیخ الاسلام مُحْیُ الدین سَیِّد عبدُ القادر جیلانی،قطبِ ربانی، غوثِ صَمَدَانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ضعیفُ البدن،میانہ قد، فراخ سینہ،چوڑی داڑھی اور دراز گردن،رنگ گندمی،ملے ہوئے ابرو، سیاہ آنکھیں،بلند آواز،اوروَافِرِ علم و فضل تھے۔ (بہجۃ الاسرار،ذکرنسبہ وصفتہ ،ص۱۷۴)

مِری قسمت کا چمکا دو ستارہ یاشہِ بغداد	دکھادو اپنا چہرہ پیارا پیارا یاشہِ بغداد

کرم میراں میرے اُجڑے گلستاں میں بہار آئے	خزاں کا رخ پھرا دو اب خدارا یا شہِ بغداد

(وسائلِ بخشش ص ۵۴۲، ۵۴۳)

چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نمازِ فجر ادا فرمائی:

شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابو الفتح ہروی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ "میں نے حضرت شیخ مُحیُّ الدّین سَیِّد عبد القادر جیلانی، قُطبِ رَبّانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چالیس سال تک خدمت کی، اس مُدّت میں آپ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے تھے اور آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تھے تو اسی وقت وضو فرما کر دو رکعت نماز نفل پڑھ لیتے تھے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ، ص ۱۶۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ ہمارے غوث پاک کا معمول تھا کہ آپ جب بھی وضو فرماتے تو دو رکعت نفل پڑھ لیتے، حدیث پاک میں وضو کے بعد دو رکعت نفل پڑھنے کی فضیلت آئی ہے آپ بھی سماعت فرمائیے۔ چنانچہ

ایک بار حضورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: "اے بلال! کیا سبب ہے کہ میں جنّت میں تشریف لے گیا تو تم کو آگے آگے جاتے دیکھا۔" عرض کی: یارسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم میں جب وُضو کرتا ہوں، دو رکعت نفل پڑھ لیتا ہوں۔ فرمایا: یہ ہی سبب ہے! (صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب فضل الطہور... الخ، الحدیث ۱۱۴۹، ج ۱، ص ۳۹۰، ملخصاً)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ "تَحِیَّۃُ الْوُضُو" ادا کرنے کی بہت بڑی فضیلت ہے، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دامت برکاتہم العالیہ 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 20 میں اس فضیلت کو پانے

کے لیے اِرشاد فرماتے ہیں "کیا آج آپ نے کم از کم ایک ایک بار تَحِیَّۃُ الوُضو اور تَحِیَّۃُ المَسجِد ادا فرمائی؟"

آپ بھی نیت کر لیجئے کہ جب بھی وضو کریں اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز "تَحِیَّۃُ الْوُضُو" ادا کر لیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجر و ثواب کا خزانہ ہاتھ آئے گا۔

ہو کرم! حُسنِ عمل آہ! نہیں ہے کوئی	نہ وظائف ہیں نہ اَذکار ہیں غوثِ اعظم
حشر کے روز ہماری بھی شَفاعت کرنا	آہ! ہم سخت گنہگار ہیں غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش ص ۵۶۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پندرہ سال تک ہر رات میں ختمِ قرآنِ مجید:

بہر حال حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت زیادہ عبادت و ریاضت اور قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ منقول ہے کہ حضور غَوْثُ الثَّقَلَیْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پندرہ سال تک رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ۔۔۔ الخ، ص ۱۱۸)

اسی طرح یہ بھی منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روزانہ ایک ہزار رکعت نفل ادا فرماتے تھے۔"

(تفریح الخاطر، ص ۳۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ ہم تو جب بھی عبادت کرنے لگتے ہیں تو کچھ ہی دیر میں تھک جاتے ہیں نیز ہمارا دل بھی پوری طرح عبادت میں نہیں لگتا

اور خُشوع و خُضوع حاصل نہیں ہوتا، لیکن یہ بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِيْن اتنی زیادہ عبادت کیسے کیا کرتے تھے اور ان کے دلوں میں عبادت کا اتنا ذوق و شوق کیسے پیدا ہوجاتا تھا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ نیک بندوں کے دل محبتِ الٰہی اور تقویٰ سے آباد ہوتے ہیں، یہ اپنے دلوں سے دنیا کی محبت نکال دیتے ہیں، ان کی روحیں ذکرِ الٰہی کے بغیر بے چین و بے قرار رہتی ہیں، اس لئے وہ ہر لمحہ یادِ الٰہی میں مگن رہتے ہیں اور بندے کو یہ مقام عبادت و ریاضت میں سخت محنت کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِيْن کی سیرت کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ خدا عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کرنے اور دنیا کی محبت کو دل سے نکالنے کے لئے بہت سختیاں جھیلتے اور ریاضتیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ،

سردرات میں چالیس بار غسل

"بَهْجَةُ الاَسرار شریف میں ہے، سرکارِ بغداد حضورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں، میں "کَرخ" کے جنگلوں میں برسوں رہا ہوں، درخْت کے پتّوں اور بُوٹیوں پر میرا گزارہ ہوتا۔ مجھے پہننے کے لیے ہر سال ایک شخص صُوف (یعنی اُون) کا ایک جُبّہ لاکر دیتا تھا جس کو میں پہنا کرتا تھا۔ میں نے دنیا کی مَحبّت سے نَجات حاصل کرنے کے لیے ہزار جتَن کیے، میں گُمنام رہا، میری خاموشی کے سبب لوگ مجھے گُونگا، نادان اور دیوانہ کہتے تھے، میں کانٹوں پر ننگے پاؤں چلتا، خوفناک غاروں اور بھیانک وادیوں میں بے جھجک داخِل ہو جاتا۔ دُنیا بن سنور کر میرے سامنے ظاہر ہوتی مگر اَلْحَمْدُ لله عَزَّوَجَلَّ میں اُس کی طرف اِلتِفات (یعنی توجُّہ) نہ کرتا۔ میرا نَفْس کبھی میرے آگے عاجِزی کرتا کہ آپ کی جو مرضی ہو گی وُہی کروں گا اور کبھی مجھ سے لڑتا۔ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مجھے اس پر فتْح نصیب کرتا۔ میں مُدّتوں "مدائن" کے بیابانوں

میں رہا اور اپنے نفس کو مُجاہَدات میں لگاتا رہا۔ ایک سال تک گِری پڑی چیزیں کھاتا اور بالکل پانی نہ پیتا پھر ایک سال صرف پانی پر گزارہ کرتا اور گری پڑی چیز یا کوئی اور غذا نہ کھاتا پھر ایک سال بِغیر کچھ کھائے پیئے فاقے سے گزارتا۔ مجھ پر سخت آزمائشیں آتیں۔ ایک بار سَخت سردی کی رات میرا یوں امتحان لیا گیا کہ باربار آنکھ لگ جاتی اور مجھ پر غسل فرض ہو جاتا۔ میں فوراً نَہر پر آتا اور غسل کرتا اس طرح اس ایک رات میں چالیس بار میں نے غسل کیا۔ (بَهجَةُ الأسرار ومعدن الأنوار، ص ۱٦٥ ملخصاً)

مُصیبت دور ہونے کا عمل

حضرت علّامہ امام شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی "طبقاتِ کُبریٰ" میں حُضُورِ غوثُ الْاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا یہ ارشادِ گرامی نَقْل کرتے ہیں، ابتِداءً مجھ پر بہُت سختیاں رکھی گئیں اور جب سختیاں اِنتِہا کو پہُنچ گئیں تو میں عاجِز آکر زمین پر لیٹ گیا اور میری زَبان پر قرآنِ پاک کی یہ دو آیاتِ مُبارَکہ جاری ہو گئیں:۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ﴿۶﴾ (پ۳۰، الم نشرح: ٦، ٥) ترجَمۂ کنزالایمان: تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ ان آیات کی بَرَکت سے وہ تمام سختیاں مجھ سے دُور ہو گئیں۔ (الطبقاتُ الکبریٰ، ج ۱، ص ۱۷۸، ملخصاً، دارالفکر بیروت)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

ہم بھی کوشِش کریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے غوثُ الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے اپنے ربِّ مُعظّم عَزَّوَجَلَّ کا قُرب پانے اور اپنے نانا جان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو خوش فرمانے، نفس و شیطان پر غالب آنے، دنیا کی مَحبَّت سے پیچھا چھڑانے، گناہوں کے اَمراض سے خود کو بچانے، مخلوقِ خدا عَزَّوَجَلَّ کو راہِ راست پر لانے، مُبلِّغ کا شَرَف پانے، نیکی کی دعوت کی دنیا میں دُھوم مچانے اور بے شُمار کُفّار کو دامنِ اسلام میں داخِل فرمانے کے لیے سالہا سال تک جِدّ و جُہد فرمائی۔ خیر ہم حُضُورِ غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرح مُجاہَدات تو کرنے سے رہے مگر ہمّت ہارے بِغیر تھوڑی بہُت کوشِش تو جاری رکھیں۔

سچ ہے انسان کو کچھ کھَو کے ملا کرتا ہے
آپ کو کھَو کے تجھے پائے گا جَویا تیرا

(ذوقِ نعت)

ادائیگی قرض

حضرت شیخ مُحیُّ الدین سَیِّد عبدُالقادر جیلانی، قُطبِ رَبَّانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک دن جنگل میں بیٹھا ہوا فقہ کی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا کہ ہاتفِ غیبی سے آواز آئی کہ حصولِ علمِ فقہ اور دیگر عُلوم کی طلب کے لیے کچھ رقم لے کر کام چلالو۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: ”تنگی کی حالت میں کس طرح قرض لے سکتا ہوں جبکہ میرے پاس ادائیگی کی کوئی صورت نہیں؟“ تو آواز آئی: ”تم قرضہ لو، ادائیگی ہمارے ذمہ ہے۔“ یہ سن کر میں نے کھانا فروخت کرنے والے سے جا کر کہا کہ میں تم

سے اس شرط پر معاملہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب مجھے خداوند تعالیٰ سہولت عطا فرمادے تو میں تمہاری رقم ادا کر دوں گا یہ سن کر اس نے رو کر کہا کہ میرے آقا! میں ہر وہ شے پیش کرنے کو تیار ہوں جو آپ طلب فرمائیں، چنانچہ میں اس سے ایک مدت تک ایک ڈیڑھ روٹی اور کچھ سالن لیتا رہا لیکن مجھے یہ شدید پریشانی ہر وقت لاحق رہتی کہ جب میرے اندر استطاعت ہی نہیں تو میں یہ رقم کہاں سے ادا کروں گا۔ اس پریشانی کے عالم میں مجھے ہاتفِ غیبی سے آواز آئی کہ فلاں مقام پر چلے جاؤ وہاں جو کچھ ریت میں پڑا ہوا مل جائے اس کو لے کر کھانے والے کا قرض ادا کر دو اور اپنی ضَروریات کی بھی تکمیل کرتے رہو، چنانچہ جب میں بتائے ہوئے مقام پر پہنچا تو وہاں مجھے ریت پر پڑا ہوا سونے کا ایک بہت بڑا ٹکڑا ملا جس کو میں نے لے کر ہوٹل والے کا سارا حساب پورا کر دیا۔ (سیرت غوث اعظم ص ۴۴)

مصائب ترقیِ درجات کا ذریعہ ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکرَم پر کس قدر سختیاں اور مصیبتیں آئیں، لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صبر سے کام لیتے ہوئے استقامت کے ساتھ عبادت وریاضت میں مشغول رہتے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو غیب سے رزق عطا فرمایا۔ یاد رہے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں پر مصیبتیں نازل فرما کر ان کی آزمائش فرماتا ہے، اگر وہ ان پر صبر کرتے ہیں تو یہ مصیبتیں ان کے درجات کی بلندی کا سبب بنتی ہیں جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **فرمایا:** ”اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے

ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے۔"[1]

حضرتِ سَیِّدُنا صُہیب رُومی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا" مومن کے معاملے پر تعجّب ہے کہ اس کا سارا معاملہ بھلائی پر مشتمل ہے اور یہ صرف اُسی مومن کے لئے ہے جسے خوشحالی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے کیونکہ اسکے حق میں یہی بہتر ہے اور اگر تنگدستی پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔[2]

مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب بندے کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کوئی مرتبہ مقرر ہو اور وہ اس مرتبے تک کسی عمل سے نہ پہنچ سکے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جسم، مال یا اولاد کی آزمائش میں مبتلا فرماتا ہے پھر اُسے اِن تکالیف پر صبر کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اپنے مقرر درجے تک پہنچ جاتا ہے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ربُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں ہزارہا حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں جو ہماری عقل میں نہیں آتیں، کبھی کبھار تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مصیبتیں نازل فرما کر اپنے بندوں کو آزماتا بھی ہے اور جب وہ صبر کرتے ہیں تو اُن کے گناہوں کو مٹاتا اور درجات کو بلند فرماتا ہے اور بعض اوقات ان مصائب وآلام کے پیچھے ہماری بداعمالیاں بھی کارفرما ہوتی ہیں۔ چنانچہ

مصیبتوں کا سبب ہمارے کرتُوت ہیں

---

[1] ... بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء کفارۃ المرض، ۴/۴، حدیث: ۵۶۴۵

[2] ... مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب المومن امرہ کلہ خیر، ص ۱۵۹۸، حدیث: ۲۹۹۹

[3] ... ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب الامراض المکفرۃ ... الخ، ۲۴۶/۳، حدیث: ۳۰۹۰

امیرُالمومنین حضرت سَیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: میں تم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب میں سب سے افضل آیت کی خبر دیتا ہوں جو ہمیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے بتائی ہے:

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ؃ (پ ۲۵، الشوریٰ: ۳۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے۔

(حُضُورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمارے سامنے یہ آیت تلاوت کرنے کے بعد ارشاد فرمایا) اے علی! میں اِس کی تفسیر بیان کرتا ہوں، تمہیں دنیا میں جو بیماری، سزا یا کوئی بلا پہنچتی ہے وہ اس سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بہت زیادہ کریم ہے کہ آخرت میں دوبارہ سزا دے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جب دنیا میں تم سے گناہ معاف فرما دیئے تو وہ اس سے بہت زیادہ حلیم ہے کہ معاف کرنے کے بعد سزا دے۔[1]

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے

آخِرت کی مصیبت برداشت نہ ہو سکے گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ اگر ہم پر کبھی کوئی مصیبت آجائے تو بے صبری کا مظاہرہ کرنے کے بجائے ہم میں سے ہر ایک کو یہ ذہن بنانا چاہیئے کہ شاید میری برائیوں کی سزا آخرت کے بجائے دنیا ہی میں دے دی گئی ہے۔ اس طرح امید ہے کہ صبر

[1] ... مسند امام احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۱۸۵، حدیث: ۶۴۹

آسان ہو جائے گا۔ خدا کی قسم! مرنے کے بعد ملنے والی سزا کے مقابلے میں دنیا کی سزا انتہائی آسان ہے، دنیا کی مصیبت آدمی برداشت کر ہی لیتا ہے مگر آخرت کی مصیبت برداشت کرنا ناممکن ہے۔ لہٰذا جب بھی کوئی آفت آپڑے خواہ طویل عرصے تک بے روزگاری یا بیماری دور نہ ہو یا مسائل حل نہ ہوں تو ہمت نہ ہاریئے اور ہر موقع پر صبر، صبر اور صبر سے کام لیجئے۔

پیارے مبلغ معمولی سی مشکل پر گھبراتا ہے
دیکھ حُسین نے دِین کی خاطر سارا گھر قربان کیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کھانا چھوڑ دیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نزدیک عبادت و ریاضت کی اتنی اہمیت تھی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھانا بھی اسی نیت سے تناول فرماتے تاکہ اس کے ذریعے عبادت پر قوت حاصل ہو سکے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ سلمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ مُحیُّ الدین سَیِّد عبد القادر جیلانی، قُطبِ رَبّانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے مجھے اپنا ایک واقعہ اس طرح سنایا کہ جس وقت میں شہر کے ایک محلہ "قطبیہ شرقی" میں مقیم تھا تو میرے اوپر چند یوم ایسے گزرے کہ نہ تو میرے پاس کھانے کی کوئی چیز تھی اور نہ کچھ خریدنے کی استطاعت، اسی حالت میں ایک شخص اچانک میرے ہاتھ میں کاغذ کی بندھی ہوئی پُڑیا دے کر چل دیا اور میں اس کے اندر بندھی ہوئی رقم سے حلوا پراٹھا خرید کر مسجد میں پہنچ گیا اور قبلہ رُو ہو کر اس فکر میں غرق ہو گیا کہ اس کو کھاؤں یا نہ

کھاؤں۔ اسی حالت میں مسجد کی دیوار میں رکھے ہوئے کاغذ پر میری نظر پڑی تو میں نے اٹھ کر اس کو پڑھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ ”ہم نے کمزور مؤمنین کے لیے رزق کی خواہش پیدا کی تاکہ وہ بندگی کے لیے اس کے ذریعہ قوت حاصل کر سکیں“ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اس تحریر کو دیکھ کر میں نے اپنا رومال اُٹھایا اور کھانا وہیں چھوڑ کر دو رکعت نماز ادا کر کے مسجد سے نکل آیا۔(سیرت غوث اعظم ص ۴۶)

اس سے یہ معلوم ہوا کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس وقت تک کھانا تناول نہ فرماتے جب تک یہ حالت نہ ہو جاتی کہ اب کھائے بغیر نڈھال ہو جائیں گے اور عبادت کی قوت باقی نہ رہے گی اسی لئے آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دو رکعت نماز پڑھی کہ ابھی تو عبادت کی قوت باقی ہے اور وہ کھانا وہیں چھوڑ دیا۔ پتہ چلا کہ کھانا کھانے کا مقصد اور نیّت یہ ہونی چاہئے کہ اس کے ذریعے عبادتِ الٰہی پر قوت حاصل ہو سکے ۔صَحابہ کرام علیہمُ الرضوان اور اولیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی میں سے بعض کئی کئی روز تک نہیں کھاتے تھے، چُنانچِہ حُجَّۃُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں، حضرت سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھ دن تک کچھ تناوُل نہ فرماتے، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سات دن تک نہ کھاتے، حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شاگردِ رشید حضرتِ ابوالجوزاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سات دن بھوکے رہتے، حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم بن اَدْھَم اور حضرتِ سیِّدُنا سُفیانِ ثَوری رحمہما اللہ تعالیٰ ہر تین دن کے بعد کھانا تناوُل فرماتے۔ یہ تمام حضرات بھوک کے ذَرِیْعے آخِرت کے راستے پر چلنے میں مدد حاصِل کرتے تھے۔(احیاء العلوم ج۳ص۹۸)

جبکہ اس کے بر عکس آج ہمارا حال یہ ہے کہ فقط نفس کی لَذَّت کی خاطر کھاتے ہیں اور وقت بے وقت ہر قسم کی چیزیں پیٹ میں انڈیلتے رہتے ہیں۔ اے کاش! ہمارا بھی بھوک سے کم کھانے کا ذہن بن جائے اور ہم فقط اتنا کھائیں جس سے عبادتِ الٰہی پر قُوت حاصل ہو سکے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں حاصل ہونگیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوث اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عبادت کا حال

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عبادتِ اِلٰہی سے اس قدر شغف تھا کہ مجاہدات وریاضات کے بعد جب آپ نے احیائے دین کی جدوجہد کا آغاز فرمایا تو اس وقت بھی عبادت کے ذوق وشوق میں بالکل فرق نہ آیا۔ آپ ہمیشہ باوضو رہتے، جب حَدَث لاحق ہوتا (یعنی بے وضو ہوتے) تو اسی وقت تازہ وضو فرماتے اور دو رکعت "تَحِیَّۃُ الْوُضُو" پڑھتے۔ شب بیداری کی یہ کیفیت تھی کہ چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے رہے۔ پندرہ برس تک یہ حال رہا کہ عشاء کی نماز کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے ہو جاتے اور قرآن شریف پڑھتے پڑھتے صبح کر دیتے تھے۔ اکثر ایک تہائی رات میں دو رکعت نفل ادا کرتے ہر رکعت میں سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن یا سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل کی تلاوت کرتے، اگر "سُورۃُ الاخلاص" پڑھتے تو اُس کی تعداد سو بار سے کم نہ ہوتی، اگر بتقاضائے بشریت سونا ضروری ہوتا تو اول شب میں تھوڑا سا سو جاتے پھر جلد ہی اٹھ کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتے، غرض آپ کی راتیں مراقبہ، مشاہدہ اور یادِ الٰہی میں گزرتی تھیں، نیند آپ سے کوسوں دور رہتی تھی۔ خود فرماتے ہیں کہ مجھے دردِ عشق نیند سے مانع ہے،

رات کے وقت کبھی دولت کدہ سے باہر تشریف نہ لاتے، خواہ خلیفہ ہی ملاقات کے لیے کیوں نہ حاضر ہوتا۔ روزے نہایت کثرت سے رکھتے تھے بعض اوقات درختوں کے پتوں، جنگلی بوٹیوں اور گری پڑی مباح چیزوں سے روزہ افطار فرماتے۔ غرض **قَائِمُ اللَّیْل** اور **صَائِمُ النَّھَار** رہنا (یعنی رات کو بیدار رہنا اور دن کو روزے رکھنا) آپ کی عادت بن چکی تھی۔

واقعی محبتِ الٰہی جس کی رَگ رَگ میں سَما چکی ہو اور اس کے دل میں محبت کا سمندر جوش مار رہا ہو اسے بھلا نیند کیسے آسکتی ہے۔ جب غافل دنیا نیند کے مزے لے رہی ہوتی ہے اُس وقت خدا سے محبت رکھنے والے قیام، رکوع اور سجود کے ذریعے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرتے اور اس کا قرب حاصل کرتے ہیں۔

ایسے ہی نیک لوگوں کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: **تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا** (ترجمۂ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے۔ پارہ 21، السجدہ: 16)

ایسا ہی حال حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تھا کہ آپ اپنی راتیں عبادتِ الٰہی میں گزارا کرتے تھے۔ شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابی الفتح ہروی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں چند راتیں سویا، آپ کا یہ حال تھا کہ ایک تہائی رات تک نفل پڑھتے اور پھر ذکر کرتے پھر کچھ اوراد کرتے رہتے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کبھی آپ کا جسم لاغر ہو جاتا، کبھی فربہ، کسی وقت میری نگاہوں سے غائب ہو جاتے پھر تھوڑی دیر بعد آجاتے اور قرآن کریم پڑھتے

یہاں تک کہ رات کا دوسرا حصہ گزر جاتا، سجدے بہت طویل کرتے، اپنے چہرے کو زمین پر رگڑتے، تہجد ادا فرماتے اور مراقبہ ومشاہدہ میں طلوعِ فجر تک بیٹھے رہتے پھر نہایت عجز و نیاز اور خشوع سے دعا مانگتے، اس وقت آپ کو ایسا نور ڈھانپ لیتا کہ نظروں سے غائب ہو جاتے یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لیے خلوت کدے سے باہر نکلتے۔ (بہجۃ الاسرار، ص ۲۵۰، سیرت غوث اعظم ص ۱۴۱۔ ۱۴۲، ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حُضُور سَیِّدُنا غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکرَم ساری ساری رات اِخلَاص واستقامت کے ساتھ عبادت وریاضت کرتے اور دن میں روزہ رکھتے تھے۔ اے کاش! ہمیں بھی بُزرگانِ دین کے صدقے استقامت کے ساتھ عبادت کی سعادت نصیب ہو جائے۔ عموماً ہم لوگ کچھ عرصہ تک عبادت وریاضت، قرآن پاک کی تلاوت، ذکرو درود کی کثرت کے ساتھ ساتھ دیگر نیک اعمال کرتے رہتے ہیں مگر پھر شیطان کے مکروفریب میں مبتلا ہو کر نیکیوں سے دور اور گناہوں بھری زندگی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم عبادت پر استقامت چاہتے ہیں تو ہر وقت ہمیں اپنے مقصدِ حیات کو پیشِ نظر رکھنا ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں مُقرَّرہ وقت کیلئے خاص مقصد کے تحت اِس دنیا میں بھیجا ہے اس کے بعد ہمیں مرنا بھی پڑے گا چنانچہ پارہ 18 سورۃُ المُؤمِنُون آیت نمبر 115 میں ارشاد ہوتا ہے: **اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾**

ترجمہ کنزالایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں۔

صدرالافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی اس آیتِ مقدّسہ کے تحت فرماتے ہیں: (کیا تمہیں) آخِرت میں جزا کیلئے اٹھنا نہیں بلکہ تمہیں عبادت کیلئے پیدا کیا کہ تم پر

عبادت لازم کریں اور آخرت میں تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ تو تمہیں تمھارے اعمال کی جزا دیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو اپنی عبادت و معرفت کے لیے پیدا فرمایا ہے مگر افسوس! ہم نے اپنے مقصدِ حیات کو بھُلا کر دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ لیا ہے اور اس کی محبت میں ایسے گم ہوئے کہ حقوق اللہ کی بجا آوری کا ذرا احساس نہ رہا، یاد رکھیے! دنیا آخرت کی کھیتی ہے اس میں جو بوئیں گے آخرت میں بطورِ جزا وہی کاٹیں گے۔ اگر نیک اعمال کے ذریعے اس کھیتی کو سیراب کریں گے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ آخرت میں جنّت کی اعلیٰ نعمتوں کے حصہ دار بنیں گے اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتے ہوئے گناہوں بھری زندگی بسر کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی صورت میں عذابِ نار کے حقدار ہونگے۔ لہذا ہمیں بقدرِ حاجت اور اپنے بال بچوں کی ضرورت کے مطابق ہی مال کمانا چاہیے اور خود کو دنیا میں ایک مسافر تصور کرنا چاہیے کہ جس طرح مُسافر اپنے سفر کے لئے انتہائی قلیل زادِ راہ ساتھ لے کر چلتا ہے کہ کہیں زیادہ بوجھ اپنے اوپر لادلینے کی صورت میں وہ بوجھ باعثِ تکلیف ثابت نہ ہو، اسی طرح دنیاوی زندگی بھی در حقیقت منزلِ آخرت کی طرف ایک سفر ہی تو ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اس سفر میں دنیا کی فانی لذتوں اور آسائشوں کا بوجھ اٹھانے کے بجائے بقدرِ ضرورت پر اکتفا کریں اور نیک اعمال زیادہ سے زیادہ بطورِ زادِ راہ اپنے ساتھ لے کر چلیں۔

یقیناً خوش بخت ہیں وہ لوگ جو جنّت کی ابدی نعمتوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دنیا کی عارضی تکالیف پر صبر کرتے ہیں اور اعمالِ صالحہ کی راہ میں آنے والی تمام تر مشقتوں کو برداشت کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ

کے حقوق ادا کرتے ہیں، ایسے خوش نصیبوں کو مبارک ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں کثیر انعامات واکرامات سے نوازتا ہے، ہر مُصیبت سے ان کی حفاظت فرماتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں اپنا قرب عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِّ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحتَرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! میں تمہیں ایسی باتیں ارشاد نہ فرماؤں جن سے اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں نفع بخشے؟ حُقُوقُ اللہ کی حفاظت کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ حُقُوقُ اللہ کی حفاظت کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اپنے سامنے پاؤ گے۔ (یعنی تمہارے معاملات میں اس کی مدد شاملِ حال ہو گی اور تمہارے کام آسان ہونگے (مرقاۃ، ۹/۱۶۲)) فراخی وخوشحالی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرو وہ سختی وشدت میں تمہیں یاد رکھے گا۔ جب سوال کرو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کرو اور جب مدد مانگو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مانگو۔ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکا ہے اور جو چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارا مقدر نہیں فرمائی وہ سب لوگ مل کر بھی تمہیں نہیں دے سکتے اور جو شے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارا مقدر فرما دی ہے اسے سب لوگ مل کر بھی تم سے نہیں روک سکتے۔ لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے یقین کے ساتھ عمل کرو اور جان لو کہ ناگوار چیز پر صبر کرنا بہت زیادہ بھلائی کا کام ہے اور مدد صبر کرنے سے حاصل ہوتی ہے، وُسعت وکشادگی تنگی کے ساتھ ہوتی ہے اور ہر تنگی کے بعد آسانی ہے۔" (مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عبَّاس، ۱/۶۵۹، حدیث: ۲۸۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیطان سے مقابلہ:

پِیروں کے پیر، پیر دسْت گیر، روشن ضمیر، قُطبِ ربّانی، محبوبِ سُبحانی، پیرِ لاثانی، پیرِ پیراں، میرِ میراں، الشّیخ ابو محمّد سیِّد عبد القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانی تحدِیثِ نعمت اور اہلِ مَحَبَّت کی نصیحت کے لئے فرماتے ہیں، میں جن دنوں شب وروز جنگل میں رہا کرتا تھا، شیاطین خوفناک شکلوں میں طرح طرح کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر فوج در فوج مجھ پر حملہ آور ہوتے، مجھ پر آگ برساتے، میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے ان کے پیچھے دوڑتا تو وہ مُنتَشِر ہو کر بھاگ جاتے۔ کبھی شیطان اکیلا آ کر مجھے طرح طرح سے ڈراتا، دھمکیاں دیتا اور کہتا یہاں سے چلے جاؤ، میں اُس کو زور دار طمانچہ مار دیتا تو وہ بھاگنے لگتا، پھر میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھتا تو وہ جل جاتا۔ (بَہْجَۃُ الاسرار ومعدن الانوار، ص ۱۶۵)

دل پہ کَنْدہ ہو ترا نام کہ وہ دُزْدِ رَجیم [1]
اُلٹے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طُغرا تیرا

(حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لاحول شریف کی برکت

معلوم ہوا کہ "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم" پڑھنا شیطان کو بھگانے کا بہترین نُسخہ ہے،

1... دُھتکارا ہوا چور یعنی مردود شیطان۔

اس لئے جب شیطانی وساوس بندے کو گھیر لیں تو اسے چاہئے کہ فوراً "**لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم**" پڑھے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان لعین کا منہ کالا ہو گا۔ **مُفَسِّر شہیر حکیم اُلْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان** عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان **لکھتے ہیں:** صُوفیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں کہ جو کوئی صبح و شام اِکّیس (21) بار لاحول شریف (یعنی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم) پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَسوسۂ شیطانی سے اَمن میں رہے گا۔ (مراٰۃ المناجیح ج1 ص87)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا خوفِ خُدا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کا ہمیشہ سے یہ وطیرہ رہا ہے کہ ڈھیروں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے باوجود وہ بے پناہ خوفِ خدا اور خشیتِ الٰہی رکھتے ہیں۔ سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی بے پناہ خوفِ خدا رکھتے تھے چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ شَرَفُ الدِّین سَعْدِی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کو حَرَمِ کعبہ میں دیکھا گیا کہ کنکریوں پر سر رکھے بارگاہِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ میں عرض گزار ہیں: "اے خُداوندِ کریم عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے اور اگر میں سزا کا حَقْدار ہوں تو بروزِ قِیامت مجھے اَندھا اُٹھانا تاکہ نیکوکار لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔" (گُلِستانِ سَعدِی، ص ۵۴ انتشارات عالمگیر ایران)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دن رات یادِ الٰہی میں مشغول ہونے کے بعد بھی یہ فرما رہے ہیں کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر میں تیری بارگاہ میں سزا کا حقدار ہوں تو

روزِ قیامت مجھے اندھا اٹھانا تاکہ اہلِ محشر کے سامنے شرمندہ ہونے سے بچ سکوں۔ یقیناً جنہیں صحیح معنوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہوتا ہے چاہے وہ جتنے بھی نیک اعمال کرلیں مگراپنی نیکیوں پر بھروسہ کرکے فکرِ آخرت سے غافل نہیں ہوتے اور ہر وقت خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرزتے کانپتے رہتے ہیں۔ یادرکھئے! اس دنیاوی زندگی کی رونقوں، مسرتوں، اوررعنائیوں میں کھوکر حسابِ آخرت کے معاملے میں غفلت کا شکار ہوجانا یقیناً نادانی ہے۔ بِلا شبہ خوفِ خدا ہماری اُخروی نجات کے لئے بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ عبادات کی بجاآوری اور مَنْہِیّات (یعنی ممنوع چیزوں) سے بازرہنے کا عظیم ذریعہ خوفِ خدا ہے۔ نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، "رَاْسُ الْحِکْمَۃِ مَخَافَۃُ اللہِ یعنی حکمت کا سر چشمہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۷۰، حدیث: ۷۴۴)

ہماری نجات اسی میں ہے کہ ہم ربِ کائنات عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں اور گناہوں کے ارتکاب سے پرہیز کریں۔ اس مقصدِ عظیم میں سرخروئی سے ہمکنار ہونے کے لئے ایک مسلمان کے دل میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا ہونا بے حد ضروری ہے۔ جیساکہ اللہ تبارَکَ وَ تعالیٰ پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 175 میں ارشاد فرماتا ہے: **وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔** تَرجَمۂ کنزالایمان: اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔

حضرتِ صدر الاُفاضِل مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی خَزائنُ العرفان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں کیونکہ ایمان کا مقتضاہی یہ ہے کہ بندے کو خدا ہی کا خوف ہو۔

ایک اور مقام پر ارشادِ ربّانی ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (پ۴، آل عمران: ۱۰۲)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا، مگر مسلمان۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح قرآنِ کریم میں خوفِ خدا کی اہمیت بیان کی گئی، اسی طرح احادیثِ مبارکہ میں بھی جابجا خوفِ خدا کی فضیلت اور اس کے احکام بیان فرمائے گئے ہیں لہٰذا خود کو گناہوں سے بچانے اور دل میں خوفِ خدا جگانے کے لئے چند احادیث مبارکہ سنئے۔

حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رحمتِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا، "اللہ تعالٰی فرمائے گا کہ اسے آگ سے نکالو جس نے مجھے کبھی یاد کیا ہو یا کسی مقام میں میرا خوف کیا ہو۔" (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالٰی، ۱/۴۶۹، حدیث: ۷۴۰)

سردارِ دوجہان، محبوبِ رحمن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، "جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے، ہر چیز اس سے ڈرتی ہے اور جو اللہ تعالٰی کے سوا کسی سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالٰی اسے ہر شے سے خوف زدہ کرتا ہے۔" (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالٰی، ۱/۵۴۱، حدیث: ۹۷۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ شریفہ سن کر اے کاش! ہمارے دل پر پڑا غفلت کا پردہ چاک ہو جائے اور امیدِ رحمت کے ساتھ ساتھ ہمیں صحیح معنوں میں خوفِ خدا بھی نصیب ہو جائے، اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی ناراضیوں کا ہر دم دھڑکا لگا رہے اور اے کاش! ہم نَزع کی سختیوں، موت کی تلخیوں، قبر کی اندھیریوں اور وَحشتوں، میدانِ قِیامت میں چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی

پُر سِشوں کے خوف سے ہر وقت لرزاں وترساں رہنے والے بن جائیں۔

زمانے کا ڈر میرے دل سے مٹا کر

تُو کر خوف اپنا عطا یا الٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

خوف کے تین درجات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا ایک قلبی کیفیت کا نام ہے اور یہ کیفیت ہر شخص کے دل کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَالِی اپنی تحقیق کی روشنی میں خوف کے تین درجات بیان فرماتے ہیں:

(1) **ضعیف** (یعنی کمزور)، یہ وہ خوف ہے جو انسان کو کسی نیکی کے اپنانے اور گناہ کو چھوڑنے پر آمادہ کرنے کی قوت نہ رکھتا ہو مثلاً جہنم کی سزاؤں کے حالات سن کر محض جُھر جُھری لے کر رہ جانا اور پھر سے غفلت و معصیت میں گرفتار ہو جانا۔

(2) **مُعْتَدِل** (یعنی متوسط)، یہ وہ خوف ہے جو انسان کو کسی نیکی کے اپنانے اور گناہ کو چھوڑنے پر آمادہ کرنے کی قوت رکھتا ہو مثلاً عذابِ آخرت کی وعیدوں کو سن کر ان سے بچنے کے لئے عملی کوشش کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ رب تعالٰی سے امیدِ رحمت بھی رکھنا۔

(3) **قوی** (یعنی مضبوط)، یہ وہ خوف ہے، جو انسان کو ناامیدی، بے ہوشی اور بیماری وغیرہ میں مبتلاء کر دے۔ مثلاً اللہ تعالٰی کے عذاب وغیرہ کا سن کر اپنی مغفرت سے ناامید ہو جانا۔

یہ بھی یاد رہے کہ ان سب میں بہتر درجہ "معتدل" ہے کیونکہ خوف ایک ایسے تازیانے کی مثل ہے جو کسی جانور کو تیز چلانے کے لئے مارا جاتا ہے، لہٰذا! اگر اس تازیانے کی ضرب اتنی "ضعیف" ہو کہ جانور کی رفتار میں ذرّہ بھر بھی اضافہ نہ ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں، اور اگر یہ ضرب اتنی "قوی" ہو کہ جانور اس کی تاب نہ لاسکے اور اتنا زخمی ہو جائے کہ اس کے لئے چلنا ہی ممکن نہ رہے تو یہ بھی نفع بخش نہیں، اور اگر یہ "معتدل" ہو کہ جانور کی رفتار میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو جائے اور وہ زخمی بھی نہ ہو تو یہ ضرب بے حد مفید ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجائ، بیان درجات الخوف واختلافہ۔۔۔۔۔ الخ، ۴/ ۱۹۲، ماخوذاً)

دِل ہائے گناہوں سے بیزار نہیں ہوتا مَغْلوب شَہا! نفسِ بدکار نہیں ہوتا
اے ربّ کے حبیب آؤ اے میرے طبیب آؤ اچھا یہ گناہوں کا بیمار نہیں ہوتا
گو لاکھ کروں کوشش اِصلاح نہیں ہوتی پاکیزہ گناہوں سے کِردار نہیں ہوتا

(وسائلِ بخشش، ص ۲۳۴)

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے سب سے پہلے یہ سُنا کہ حضرتِ سَیِّدُنا غوثِ اعظم جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اتنی دِلجمعی سے نماز ادا فرماتے تھے کہ ایک جنّ نے سانپ کا روپ دھار کر آپ کی نماز میں خلل ڈالنا چاہا مگر آپ کے پایہ ٔاستقلال میں ذرا بھی فرق نہ آیا جس سے متأثر ہو کر اس جنّ نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کرلی، اس کے بعد ہم نے سنا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چالیس سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی اور پندرہ سال تک ہر رات میں قرآن پاک ختم کرتے تھے، یہ بھی سُنا کہ حضورِ پاک رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عراق کے بیابانوں میں پندرہ سال ریاضت اور مجاہدے کے دوران بہت ساری مشکلات اور مصائب کا سامنا کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ راہِ خدا میں مشکلیں آتی ہیں جو کہ درجات کی بلندی کا باعث بنتی ہیں، اس کے بعد یہ بھی سنا کہ حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت ہی کم کھانا کھاتے، کھانے سے مقصود لذت نہیں بلکہ عبادت پر قوت حاصل کرنے کی نیّت ہو۔ ہم نے یہ بھی جانا کہ جب غافل، نیند کے مزے لے رہے ہوتے ہیں، اُس وقت خدا سے محبت رکھنے والے قیام، رکوع اور سجود کے ذریعے اپنے ربّ عزوجل کو راضی کرتے اور اس کا قرب حاصل کرتے ہیں، جیسا کہ حضور سیدی غوثِ پاک کا حال تھا، اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خوفِ خدا سے مُتَعَلِّق سنا اور ضمناً خوفِ خدا کے بارے میں قرآنِ پاک کی آیات اور احادیثِ مبارکہ بھی سنیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بزرگانِ دین کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین کی سیرت پر عمل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے نیک لوگوں جیسی صفات پیدا ہو جائیں گی۔

مجلس مدنی انعامات کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہشات کے عین مطابق اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور جامعات المدینہ و مدارس المدینہ کے طلبہ وطالبات کو

باعمل بنانے کے لیے، مَدَنی انعامات پر عمل کی ترغیب دلانے کے لئے تبلیغِ قراٰن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت مَجْلِس مَدَنی انعامات کا قیام عمل میں آیا۔ چنانچہ،

مَجْلِس مَدَنی انعامات کے تمام ذمہ داران کو تاکید کی جاتی ہے کہ ذیلی حلقہ، حلقہ، علاقہ، ڈویژن اور کابینہ سطح کے تمام ذمہ داران و دیگر اسلامی بھائیوں کے ہمراہ ذیلی حلقوں کا جدول بنائیں۔ اسلامی بھائیوں کے پاس جا جا کر اِنْفِرادی کوشش کر کے مَدَنی انعامات کا رسالہ پیش کرتے ہوئے، اس پر عمل کرنے کا ذہن بنائیں، فکرِ مدینہ کرنے کا طریقہ سمجھائیں، تیار ہو جانے والوں کے نام لکھیں، ذیلی ذمہ دار کے پاس ذیلی، حلقہ ذمہ دار کے پاس حلقہ اور علاقہ / شہر ذمہ دار کے پاس علاقہ / شہر کے (ذمہ داران و اہل محبت) اسلامی بھائیوں کی فہرست موجود ہو، یہ تمام ذمہ داران، ان اسلامی بھائیوں سے رابطہ رکھیں پھر انہیں فکرِ مدینہ کرنے کی یاددہانی بھی کرواتے رہیں۔

آیئے ہم بھی نیکی کے کاموں میں بڑھ کر چڑھ کر حصہ لیں اور مدنی انعامات پر نہ صرف خود عمل کریں بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو اسکی ترغیب دلا کر ڈھیروں ثواب کمائیں!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے گُناہوں سے بچنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے مَدنی انعامات پر عمل کرنا بھی ہے۔ ہمارے اَسلافِ

کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام بھی نہ صرف خُود فکرِ آخرت میں اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے جیسا کہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فارُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "اے لوگو! اپنے اَعمال کا حساب کرلو، اس سے پہلے کہ قیامت آجائے اور تم سے ان کا حساب لیا جائے۔ (حلیۃ الاولیاء، ج۱، ص۵۶) شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فتن دَور میں فکرِ آخرت کا ذِہن بنانے، نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل مَدَنی اِنْعامات بَصُورتِ سُوالات عطا فرمائے ہیں۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، اسکولز، کالجز اور جامِعات کے طَلباء کے لئے 92، طالبات کے لئے 83، اور مدرسۃُ المدینہ کے مدنی مُنّوں کے لئے 40 مَدَنی اِنعامات ہیں، اِسی طرح خُصُوصی یعنی گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں اور قیدیوں کے لیے بھی مَدَنی اِنعامات مُرتَّب فرمائے ہیں۔ مَدَنی اِنْعامات کے رَسائل مَکْتبۃُ الْمَدِیْنہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً طلب کیے جاسکتے ہیں، ان کا بَغَور مُطالَعَہ کرنے کے بعد آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ دَرْ اَصْل خُود اِحتِسابی کا ایک جامع نِظام ہے جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرم سے آہستہ آہستہ دُور ہو جاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے پابندِ سُنَّت بننے، گُناہوں سے نَفْرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بنتا ہے۔ آیئے مدنی انعامات کے رسالے کی ایک مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے۔ چنانچہ،

مَدَنی انعامات کے رسالے کی بَرَکت

نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ

دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا ایک رسالہ تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے۔ مَدَنی انعامات کا رسالہ ملنے کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لیے مسجد میں حاضر ہو گئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور مدنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

مَدَنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے سلام سے مُتعلِّق چند مدنی پھول سُنتے ہیں:

مَدَنی پھول:

(1) مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سنّت ہے (2) مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 16 صَفْحَہ 102 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: "سلام کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں" (3) دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرہ سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے (4) سلام میں پہل کرنا سنّت ہے (5) سلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقرَّب ہے (6) سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بری ہے۔ جیسا کے میرے مکّی مَدَنی آقا میٹھے میٹھے مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج٦ ص ٤٣٣) (7) سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں (کیمیائے سعادت) (8) السَّلامُ علیکم کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَ رَحمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَبَرَکاتُہٗ، شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنَّتُ المَقام اور دَوْزَخُ الْحَرَام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے۔ بلکہ مَن چلے تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہاں تک بک جاتے ہیں: آپ کے بچّے ہمارے غلام۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 22 صَفْحَہ 409 پر فرماتے ہیں: کم از کم اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ اور اس سے بہتر وَرَحمَۃُ اللہِ ملانا اور سب سے بہتر وَبَرَکاتُہٗ، شامل کرنا اور اس پر زِیادَت نہیں۔ پھر سلام کرنے والے نے جتنے الفاظ میں سلام کیا ہے جواب میں اتنے کا اعادہ تو ضَرور ہے اور افضل یہ ہے کہ جواب میں زیادہ کہے۔ اس نے

اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہا تو یہ وعَلَیکُمُ السَّلامُ وَ رَحمَۃُ اللہ کہے۔ اور اگر اُس نے اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحمَۃُ اللہ کہا تو یہ وَعَلَیکُمُ السَّلامُ وَ رَحمَۃُ اللہِ وَ بَرَکاتُہٗ کہے اور اگر اس نے وبَرَکاتُہٗ تک کہا تو یہ بھی اتنا ہی کہے کہ اس سے زِیادَت نہیں۔ وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَم (9) اِسی طرح جواب میں وَعَلَیکُمُ السَّلامُ وَ رَحمَۃُ اللہِ وَ بَرَکاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں (10) سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے (11) سلام اور جوابِ سلام کا دُرُست تلفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرایئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ (اَس۔ سَلا۔ مُ۔ عَلَے۔ کُمْ) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اس کو دوہرایئے: وَعَلَیْکُمُ السَّلَام (وَ۔ عَ۔ لَیکُ۔ مُسْ۔ سَلام)۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو　　　لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحَبَّت کی وجہ سے 3، 3 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گُناہ بخش دے۔ (مُعْجَم کبیر ج۱۸ ص۳۶۲ حدیث۹۲۸)

اپنے خطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو!
کون کرے یہ بھلا، تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص:۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ احدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور

بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَبِیْعُ الاخر کا مہینہ جاری ہے۔ یہ وہ ماہِ مبارک ہے کہ جس کی 11 تاریخ، قُطبِ ربّانی، غوثِ صَمدانی، قِنْدیلِ نُورانی، شاہبازِ لامکانی حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا عرس مبارک ہے۔ اسی مُناسَبت سے ہم بھی آج سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک کے والدین کے تَقْویٰ وپرہیز گاری اوران کے ہاتھوں حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تَرْبِیَت کے مُتَعلِّق کچھ مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ حُضُور غوثِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہایت عالیشان گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ کا خاندان زُہد وتَقْویٰ کی وجہ سے بہت مشہور تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدہ کا نام "فاطمہ بنتِ شیخ عبدُ اللہ صَومَعِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا"، کُنْیَت "**اُمُّ الْخَیْر**" جبکہ لقب "**اَمَۃُ الْجَبَّار**" (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کنیز)" تھا۔ (خَزِینۃ الاصفیا:۱۵۷) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والدِ گرامی کا نامِ مبارک "سیّد موسیٰ" کُنْیَت "ابُو صالح" جبکہ لقب "جنگی دوست" ہے۔ (سیرت غوث الثقلین، ص۵۲، از غوثِ پاک کے حالات:۱۶) حُضُور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ والد کی نِسْبَت سے حَسَنی (اور والدہ ماجِدہ کی طرف سے حُسینی سَیِّد) ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سلسلۂ نَسَب دس (10) واسطوں سے شہزادۂ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے جاملتا ہے۔ (سیرت غوث الثقلین، ص۵۲، از غوثِ پاک کے

حالات:۱۵) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والدِ گرامی حضرت سَیِّدُنا ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے وَقْت کے معروف اکابِرین میں سے تھے۔ (سیرت غوث الثقلین، ص ۵۲، از غوثِ پاک کے حالات:۱۶)

ایک سیب کے عِوَض، 12 برس خدمت:

منقول ہے کہ رِیاضات و مُجاہَدات کے دوران ایک دفعہ حُضُور غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد حضرتِ سَیِّدُنا ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تیسرا فاقہ تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دریا کے کنارے بیٹھے تھے کہ ایک سیب بہتا ہوا آیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے تناوُل فرمالیا۔ بعد میں خیال آیا کہ نہ جانے یہ سیب کس کا تھا؟ جو میں نے کھالیا، میرے لیے اس کا کھالینا کیونکر حلال ہو سکتا ہے؟ یہ خیال پیدا ہوتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنا قُصُور مُعاف کروانے کیلئے سیب کے مالک کی تلاش میں دریا کے کِنارے کِنارے چل دیئے۔ طویل سفر کرنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دریا کے قریب ایک نہایت عظیمُ الشّان عمارت نظر آئی، جس میں سیب کا ایک بہت بڑا درخت بھی لگا ہوا تھا اور اس کی پھلوں سے لَدی ہوئی شاخیں پانی پر پھیلی ہوئی تھیں اور ان شاخوں سے پکے ہوئے سیب ٹوٹ ٹوٹ کر پانی میں گِر رہے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یقین ہو گیا کہ جو سیب میں نے کھایا تھا، وہ اسی درخت کا ہے، لہٰذا مالکِ باغ کے بارے میں معلومات کرنے پر پتہ چلا کہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس باغ و محل کے مالک ہیں، چُنانچِہ حضرت ابُو صالح مُوسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان کی خِدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا عَرض کرنے کے بعد مُعافی کی درخواست کی۔ حضرت عبدُ اللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سمجھ گئے کہ یہ شَخْص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں میں سے ہے۔ آپ نے فرمایا: بارہ (12) برس ہماری خدمت میں رہو تب مُعاف ہو گا۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بخوشی منظور فرمالیا اور بارہ (12) سال تک خدمت کرتے رہے۔ مُدّت ختم ہوئی تو حضرتِ عبدُاللہ صُومعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک خِدمت اور ہے اسے بھی اَنْجام دینا ہو گا، وہ یہ کہ میری ایک لڑکی ہے جس میں چار (4) عیب ہیں، آنکھوں سے اندھی ہے، کانوں سے بہری ہے، ہاتھوں سے لُنجی (معذور) ہے اور پاؤں سے لنگڑی (اپاہج) ہے، اس سے نکاح کے بعد دو (2) سال تک مزید خدمت کرنی ہوگی، اس کے بعد جہاں جی چاہے چلے جانا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے بھی قبول فرمالیا۔ نکاح کے بعد جب زوجہ سے سامنا ہوا تو حیران رہ گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے تمام اَعْضا صحیح وسالم ہیں اور اس کے حسن وجمال کے آگے چودھویں رات کا چاند بھی شرماتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کو خلافِ حلیہ پاکر قریب نہ گئے اور حضرتِ عبدُاللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ماجرا بیان کیا تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے اپنی لڑکی کی جو صِفات تم سے بیان کی تھیں وہ سب مِنْ وعَنْ (حرف بحرف) صحیح ہیں، نامَحْرم کیلئے اس کی آنکھیں اندھی ہیں، ناحق بات سُننے کیلئے اس کے کان بہرے ہیں، غیر مردوں کو چھونے کیلئے اس کے ہاتھ لُنجے (معذور) ہیں اور تمہارے حکم کے خلاف قدم اُٹھانے کیلئے اس کے پاؤں لنگڑے ہیں۔ یہ سُن کر حضرتِ ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل میں اپنی زوجہ کی بڑی قَدر و مَنزلت پیدا ہوئی اور وہ دونوں بخوشی رہنے لگے۔ (سیرتِ غوثِ اعظم، ص: ۲۶، بتغیر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُقُوقُ العباد دبانے والے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں ہمیں غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خاندان کا خوفِ خُدا، تَقْویٰ وپرہیزگاری اور عِفّت وحَیا کے مُتَعلِّق معلوم ہوا، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ قیامت میں

رُسوائی کے خوف سے حُقُوقُ العباد کی اَدائیگی کیلئے بڑی سے بڑی مُشکلات بھی بخوشی برداشت کرتے تھے۔ جبھی تو ایک سیب مُعاف کروانے کی خاطر سیب کے مالک کی تمام کڑی شرطیں مانیں اور حَقُّ العبد اَدا کرکے ہی دَم لیا۔ اس حکایت سے ان لوگوں کو درس حاصل کرنا چاہیے، جو حُقُوقُ العباد کی ذرہ پروا نہیں کرتے، بغیر پُوچھے دوسروں کی چیزیں ہڑپ کر جانے والوں، سبزیوں اور پھلوں کی ریڑھیوں سے چُپ چاپ کچھ نہ کچھ اُٹھا کر اپنی ٹوکری میں ڈال لینے یا اُس چیز کا عارضی مزہ لینے کے لیے ہاتھوں ہاتھ کھا لینے والوں کو سوچنا چاہیے کہ بظاہر معمولی نظر آنے والی شے بھی اگر بغیر اجازت استعمال کر ڈالی اور قِیامت کے روز پکڑے گئے تو کیا بنے گا؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ حُقُوقُ اللہ ہی عظیم تر ہیں، مگر تَوبہ کے تعلُّق سے حُقُوقُ الْعِباد کا مُعامَلہ حُقُوقُ اللہ سے بھی سخت تر ہے، اگر کسی کا حق ضائع کیا اور اُس سے مُعافی تلافی کی ترکیب دُنیا میں نہ بنی تو قِیامت کے روز اُس صاحِبِ حق کو نیکیاں دینی پڑیں گی اور اگر اس طرح بھی حق اَدا نہ ہوا تو اُس کے گُناہ اپنے سر لینے ہوں گے۔ حُقُوقُ الْعِباد کا مُعامَلہ بڑا نازُک ہے مگر آہ! آج کل بے باکی کا دَور دَورہ ہے، عوام تو کُجا! خواص کہلانے والے بھی عُمُوماً اس سے غافل نظر آتے ہیں۔ یاد رکھئے! دوسروں کی چیزیں عاریۃً لیکر جان بُوجھ کر رکھ لینا، قرض کے نام پر ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے دَبا لینا، معمولی سمجھ کر دوسروں کی چھوٹی موٹی چیزیں اُچک لینا، بغیر بُلائے کسی کی دعوت میں گُھس جانا، رِشوتوں کے نام پر دوسروں کا مال بٹورنا، کسی کے مکان یا دُکان کے پاس یا اس کی چھت یا پلاٹ پر پریشان کُن گند کچرا پھینک دینا، اَلْغَرَض! معمولی سمجھ کر لوگوں کے حُقُوق پامال کرتے رہنا، یہ سب اس دُنیا میں تو بہت آسان معلوم ہوتا ہے، مگر قِیامت کے دن صاحبِ حق کو اس کا بدلہ چُکانا اور اس کو راضی کرنا بہت ہی مُشکِل ہو جائے گا۔ آیئے! حُقُوقُ العباد کی اَہمیّت و اَدائیگی کے مُتَعلِّق دو (2) فرامینِ مُصطفٰی سُنتے ہیں:

- رسولِ خدا، مالکِ ہر دوسَرا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اِسْتِفْسار فرمایا:

اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ ؟ کیا تم جانتے ہو کہ مُفلس کون ہے ؟ "عرض کی: "یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے نزدیک مُفلس وہ ہے جس کے پاس نہ تو دِرْہم ہوں اور نہ ہی کچھ مال ہو۔" تو حُضُورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: "ایسا نہیں ہے بلکہ مُفلس تو وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے، زکوٰۃ، اور صَدَقہ لے کر آئے گا، لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی کو تھپڑ مارا ہوگا، کسی کا مال دَبالیا ہوگا اور کسی کا خُون بہایا ہوگا، تو اسے اس کی نیکیاں دی جائیں گی اور پھر ایک شخص آئے گا، اسے بھی اسی طرح اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی یہاں تک کہ لوگوں کے حُقُوق اَدا کرنے سے پہلے ہی اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی، پھر اسے ان کے گُناہ دے دیئے جائیں گے، تو اسے ان لوگوں کے گُناہوں کی وجہ سے جہنّم میں پھینک دیا جائے گا، یہی شخص مُفلس ہے۔ (صحیح مُسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، الحدیث: ۲۵۸۱، ص ۱۳۹۴، بتغیرٍ قلیلٍ))

- ایک اور مقام پر اِرْشاد فرمایا: تم لوگ حُقُوق، حق والوں کے سپرد کر دو گے، حتّٰی کہ بے سینگ والی کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔ (صحیح مسلم، ص ۱۳۹۴، حدیث: ۲۵۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُقُوقُ العِباد کے بارے میں ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن بہت حُسّاس ہوا کرتے تھے۔ جیسا کہ ابھی ہم نے حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والدِ گرامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا واقعہ سُنا، ہمیں بھی ان کے نَقْشِ قدم پر چلنا چاہیے۔

شراب کے مٹکے توڑ ڈالے:

حضرت سَیِّدُنا ابُو صالح مُوسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تقوٰی و پرہیز گاری اور نیکی کی دعوت کا جذبہ

بھی صَد کروڑ مرحبا! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خالصۃً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے نَفْس کی مُخالَفت، عبادت وریاضت، نیکی کی دعوت اور بُرائی سے روکنے والے تھے، اس فریضے کی اَدائیگی کیلئے اپنی جان کی بھی پروا نہیں کرتے تھے، چُنانچہ ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جامع مسجد کی طرف جارہے تھے کہ بادشاہِ وَقْت کے چند مُلازِم شَراب کے مٹکے نہایت ہی احتیاط سے سروں پر اُٹھائے، بادشاہ کے محل کی طرف بڑھے چلے جارہے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب یہ منظر دیکھا تو نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی بُرائی سے روکنے کے مُقدَّس جذبے سے سرشار ہو کر آگے بڑھے اوران مٹکوں کو توڑدیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے رُعب، دَبْدَبے اور جَلال کو دیکھ کر ان کے سامنے توکسی بھی مُلازِم کو دَم مارنے کی جُرأت نہ ہوئی اور سب خاموشی کے ساتھ وہاں سے چل دیئے اور جاکر بادشاہ کے سامنے سارا واقِعہ بیان کیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خِلاف خلیفہ کو اُبھارا، تو خلیفہ نے کہا: سیّد موسیٰ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کو فوراً میرے دربار میں پیش کرو!۔ چُنانچہ حضرت سیّد مُوسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دربار میں تشریف لے آئے، خلیفہ اس وَقْت غیظ وغضب سے کُرسی پر بیٹھا تھا، اس نے غُصّے سے کہا: آپ کون ہوتے ہیں میرے مُلازمین کی محنت کو رائیگاں کرنے والے؟ حضرت سید موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں مُحْتَسِب (نگرانی کرنے والا) ہوں اور میں نے اپنا فرضِ مَنصَبی اَدا کیا ہے۔ خلیفہ نے کہا: آپ کس کے حکم سے مُحْتَسِب مُقرَّر کئے گئے ہیں؟ حضرت سَیِّد مُوسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رُعب دار لہجہ میں جواب دیا: جس کے حکم سے تم حکومت کررہے ہو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس اِرشاد پر خلیفہ پر ایسی رِقَّت طاری ہوئی کہ وہ گھٹنوں پر سر رکھ کر بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر بعد سر اُٹھا کر عَرض کی: حُضُور! اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْی عَنِ الْمُنْکَر (نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا) کے عِلاوَہ مٹکوں کو توڑنے میں کیا حکمت تھی؟ حضرت سید ابُو صالح مُوسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے

اِرشاد فرمایا: تمہارے حال پر شفقت کرتے ہوئے نیز تجھ کو دُنیا و آخرت کی رُسوائی اور ذلت سے بچانے کی خاطر ایسا کیا۔ خلیفہ پر آپ کی اس حکمت بھری گفتگو کا بہت اثر ہوا اور متاثر ہو کر آپ کی خِدمتِ اَقدس میں عَرض گُزار ہوا: عالیجاہ! آپ میری طرف سے بھی مُحتَسِب کے عُہدہ پر مامُور ہیں۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بڑی بے نیازی سے فرمایا: جب میں حق تَعَالٰی کی طرف سے مامُور ہوں، تو پھر مجھے خَلْق (مَخلُوق) کی طرف سے مامُور ہونے کی کیا حاجت ہے۔ اُسی دن سے آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "جنگی دوست" کے لَقَب سے مشہور ہو گئے۔ (سیرت غوث الثقلین، ص ۵۲، از غوث پاک کے حالات، ص ۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شخصیات کو بھی نیکی کی دعوت دیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اَوْلِیاءُ اللہ سرمایہ داروں اور مالداروں کی خُوشامد اور چاپلوسی کرنے کے بجائے اُن کی بھی اِصلاح کیلئے نصیحت آموز مدنی پھول اِرشاد فرماتے۔ دولت مندوں کی خُوشامد تو وہ کرے، جسے دُنیا کی ذلیل دولت پانے کی ہَوَس ہو، اَھْلُ اللہ قَناعت کی مَدَنی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں، اِن کی نظر دولتمندوں کے فانی مال پر نہیں، رَحمتِ ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ پر ہوتی ہے۔ یاد رہے! اَہْلِ مال و ثَرْوَت کی بہ سَبَبِ دولت تعظیم کی سخت مُمانَعَت ہے چُنانچِہ مَنْقُول ہے: جو کسی غَنی (یعنی مالدار) کی اِس کے غِنا (یعنی مالداری) کے سبب تواضُع کرے، اُس کا دو تہائی دِین جاتا رہا۔

(کَشْفُ الْخِفاء ج ۲ ص ۲۱۵ رقم ۲۴۴۲ ملخصاً، نیکی کی دعوت، ص ۲۰۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ ہمارا کام صرف نیکی کی دعوت دینا ہے، مَنوانا ہمارا کام نہیں ہے۔ ہاں اگر کہیں کسی غَیرِ شرعی کام کو روکنے کی قُدرت ہے، تو اسے روکنا بھی ضروری ہو گا۔

چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 660 صَفحات پر مُشتمل کتاب، "بہارِ شریعت جلد سُوم" صفحہ 615 پر ہے: کسی کو گُناہ کرتے دیکھے تو نہایت مَتانَت (سنجیدگی) اور نرمی کے ساتھ اسے منع کرے اور اسے اچھی طرح سمجھائے، پھر اگر اس طریقہ سے کام نہ چلے اور وہ شَخْص باز نہ آئے تو اب سختی سے پیش آئے، اس کو سخت اَلفاظ کہے، مگر گالی نہ دے، نہ فحش لفظ زبان سے نکالے اور اس سے بھی کام نہ چلے تو جو شَخْص (حاکم و بادشاہ) ہاتھ سے کچھ کر سکتا ہے کرے، مثلاً وہ شراب پیتا ہے تو شراب بہا دے، برتن توڑ پھوڑ ڈالے، گاتا بجاتا ہے تو باجے توڑ ڈالے۔

بہرحال ہمیں چاہیے کہ دُنیا داروں، مالداروں اور سرمایہ داروں کی چاپلوسی اور تواضع (آؤ بھگت) سے بچیں اور انہیں بھی مَحَبَّت و شفقت کے ساتھ نیکی کی دعوت دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں اور نہ صرف مالداروں بلکہ غریبوں میں بھی خُوب خُوب نیکی کی دعوت دینے کی کوشش کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہو گا۔ اس لیے اخلاص کے ساتھ خُوب خُوب نیکی کی دعوت دیجئے! آیئے! نیکی کی دعوت دینے کی فضیلت کے مُتَعلِّق دو (2) احادیثِ مُبارکہ سُنتے ہیں:

- اپنے (دینی) بھائی سے مُسکرا کر مِلنا تمہارے لیے صَدَقہ ہے اور نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا بھی صَدَقہ ہے۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج ۳ ص ۳۸۴ حدیث ۱۹۶۳)
- منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: یَااللہ عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو بُلائے، اسے نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے، تو اس کی جَزا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا، میں اس کی ہر بات پر ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جَہنَّم کی سَزا دینے میں مجھے حَیا آتی ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، باب فی الامر والمعروف، ص ۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک کا خاندانِ عالیشان:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینا بڑے ہی ثواب کا کام ہے، ہمارے بزرگانِ دِین اکثر اوقات اسی کام میں مشغول رہا کرتے۔ سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے چالیس (40) سال تک مَخْلُوق کو وعظ و نصیحت (کے ذریعے نیکی کی دعوت اِرْشاد) فرمائی۔ (بہجۃ الاسرار، ص۱۸۴) اسی وَعْظ و نصیحت کا نتیجہ یہ تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرْشاد فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر پانچ سو (500) سے زائد غیر مسلموں نے اسلام قَبول کیا اور ایک لاکھ سے زِیادہ ڈاکو، چور، فُسّاق وفُجار، فسادی اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔ (بہجۃ الاسرار، ص ۱۸۴، بتغیر) حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے طویل عرصہ لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے میں بسر فرمایا۔ یہ اس لیے بھی تھا کہ سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سارا خاندان نیک پرہیز گار تھا، آپ کے خاندانِ عالیشان میں بڑے بڑے اولیائے کرام جلوہ فرماتھے، مَنْقُول ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سارا گھرانہ علم و فَضْل، خَوف وخَشْیَّت، تقویٰ وپرہیز گاری میں اپنی مثال آپ تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ناناجان، داداجان، والدِماجد، والدۂ مُحترمہ، پھوپھی جان، بھائی اور صاحبزادگان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سب مُتَّقِی وپرہیز گار تھے، اسی وجہ سے لوگ آپ کے خاندان کو اَشْراف کا خاندان کہتے تھے۔ (غوثِ پاک کے حالات: ۱۶)

گھریلو ماحول کے اثرات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ کسی بھی عمارت کی پُخْتَگی میں اس کی بُنیاد کا بہت اَہم کردار ہوتا ہے۔ اگر بُنیاد کمزور ہو تو اس پر قائم شُدہ عمارت بھی کمزور ہوتی ہے، اگر بُنیاد

مضبوط ہو تو عمارت بھی پُختَہ ہوتی ہے۔ بالکل اسی طرح گھریلو ماحول بچوں کی زِنْدگی پر گہرا اَثر مُرَتَّب کرتا ہے۔ شرابی، عیاش، گالم گلوچ کے عادی اور بے نمازی سے پَرْوَرِش پانے والا بچہ بھی ان بُرے اثرات کو قبول کرتا ہے اور اگر گھر والے نیک سیرت، خوش اخلاق، نماز و سُنَّت کے پابند ہوں تو ان کے زیرِ تَربِیَت پلنے والا بچہ بھی ان پاکیزہ صِفات کا حامل ہوتا ہے۔ ہمارا یہ خواہش کرنا کہ میرے گھر کا ماحول ایسا ہو کہ کاش! میرے گھر کا ہر فرد بھی نماز و سُنّت کا پابند بنے، تلاوتِ قرآن کا ذوق و شوق رکھنے والا ہو، خوفِ خدا و عشقِ مصطفیٰ میں رونے رُلانے والا ہو، نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے والا ہو، خود بھی گناہوں سے بچنے اور دُوسروں کو بھی بچانے والا ہو وغیرہ، اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ہمیں عملی میدان میں قدم رکھنا ہو گا، صِرف کُڑھنے کے بجائے کچھ کر گزرنا ہو گا، جی ہاں! ان مدنی بہاروں کو اپنے گھر کے گلشن میں لانے کے لیے آیئے، ہمت کیجئے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر عملی طور پر مدنی کاموں میں شامل ہو جایئے، گناہوں بھرے مختلف چینلز کو ہمیشہ کے لیے گھر سے نکال کر سو فیصدی اسلامی چینل "**مدنی چینل**" کو اپنے گھر میں آنے دِیجئے، پھر دیکھئے کیسی کیسی مدنی بہاریں آتی ہیں، گناہوں بھرے چینلز کی نحوستوں سے گانے باجے سُن کر مست ہونے والا بچہ، مدنی چینل پر آنے والی تلاوت و نعت کی میٹھی میٹھی آوازوں سے کیسا لُطف و سُرور پائے گا، گناہوں بھرے چینلز کی نحوستوں سے ماں باپ کی نافرمانیاں کرنے والا بچہ، مدنی چینل دیکھنے کی برکت سے ماں باپ کا فرمانبردار و پاکیزہ کردار و اچھی گفتار کا مالک بنے گا، مدنی تربیت سے مالامال مختلف سلسلوں کو دیکھنے سے گھر کے ہر فرد، مرد و عورت، بچّے بوڑھے کی مدنی تربیت کا کیسا سامان ہو گا، اس کے نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

گھر میں مدنی ماحول بنانے کے 19 مدنی پھول، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے عطا کیے ہیں ،ان مدنی پھولوں کو مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ "**نیکی کی دعوت**" کے صفحہ نمبر192 سے اور"72مدنی انعامات" کے رِسالے کے صفحہ نمبر28 سے دیکھ سکتے ہیں،ان مدنی پھولوں کے مطابق عمل کریں گے تو اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَل آپ کا گھر سُنّتوں کا گہوارہ بن جائے گا،امن کا گہوارہ بن جائے گا۔

غَوثِ پاک کا مُقدَّس گھرانہ:

حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بچپن ہی سے اس دِین دار و مُقدس گھرانے میں پرورش پانے کی برکت سے پاکیزہ صِفات کے حامل تھے،چُنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا فرماتی ہیں: جب میرے بیٹے سَیِّد عبدُالقادر پیدا ہوئے تو وہ رَمَضانُ المبارک میں دن کے وَقْت میرا دُودھ نہیں پیتے تھے۔رَمَضان کا چاند غُبار کی وجہ سے نظر نہ آیا تو لوگ میرے پاس دریافت کرنے کے لئے آئے تو میں نے کہا کہ،میرے بچے نے دُودھ نہیں پیا۔پھر معلوم ہوا کہ آج رَمَضان کا دن ہے اور ہمارے شہر میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ سیّدوں میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے،جو رَمَضانُ المبارک میں دن کے وَقْت دُودھ نہیں پیتا۔(بہجۃ الاسرار، ذکر نسبہ وصفتہ، ص ۱۷۲)

غوثِ اعظم متّقی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دُودھ بھی رَمَضان میں

18پارے زبانی سُنادیئے

جب غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عُمر 5سال کی ہوئی تو آپ کے والدِ ماجد سَیِّدُنا ابُوصالح مُوسیٰ

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کو مکتب میں داخل کرنے کی غرض سے لے گئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُستاد کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گئے۔ استاد صاحب نے کہا پڑھو: بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم! تو آپ نے بِسْمِ اللہ شریف پڑھنے کے ساتھ ساتھ الٓمّٓ سے لیکر مکمل 18 پارے استاد کو زبانی سُنا دیئے۔ اُستاد صاحب نے حیرت سے دریافت کیا کہ: "یہ کب پڑھا اور کیسے یاد کیا؟" آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب دیا: "میری والدۂ ماجدہ 18 سپاروں کی حافظہ ہیں، جب میں شکمِ مادر میں تھا تو وہ اکثر ان کو پڑھا کرتی تھیں، لٰہذا یہ اٹھارہ (18) سپارے سُنتے سُنتے یاد ہو گئے۔" (شرح حدائق بخشش، ج۱، ص ۱۴۰ ملخصا، شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص ۸۴)

حمل کے دن اور بچے کی شخصیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مادَر زاد (پیدائشی) ولی تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدۂ ماجدہ اٹھارہ (18) پاروں کی تلاوت فرمایا کرتی تھیں اور آپ نے ماں کے پیٹ میں رہ کر اٹھارہ (18) پارے صرف سُن کر یاد فرمالئے اور پانچ (5) سال کی عمر میں اُستاد صاحب کو زبانی سُنا بھی دیئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ زمانۂ حمل میں کیے جانے والے اعمال بچے کی شخصیت پر گہرے اثرات مُرَتَّب کرتے ہیں، اس لئے اسلامی بہنوں کو بھی چاہیے کہ مُدّتِ حمل میں زیادہ سے زیادہ عبادت و تلاوت، ذِکرو دُرُود کی کثرت، نیک اعمال پر اِستقامت کے ساتھ عمل کریں، رزقِ حلال استعمال کریں تاکہ بچے کا گوشت پوست حلال غِذا سے بنے، صَدَقہ و خیرات کثرت سے کریں، زبان کی احتیاط کرتے ہوئے جُھوٹ، غیبت، چُغلی وغیرہ گُناہوں سے بھی بچتی رہیں، کھانے پینے، چلنے بیٹھنے، لباس، سونے وغیرہ کے معمولات سُنَّتوں کے مُطابق کریں، بعض اسلامی بہنیں حالتِ حمل میں اپنے کمرے میں کسی بچے یا بچی کی تصویر لگاتی ہیں، مکان میں ذِی رُوح (جاندار) کی تصویر لگانا جائز نہیں۔ یاد رکھئے! اگر مائیں ان

نیک اعمال کی عادی ہوں گی تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں اولاد میں بھی ظاہر ہوں گی اور اگر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فلمیں ڈرامے گانے باجے سُنیں گی، تو پیٹ میں پلنے والی اولاد پر جو اَثرات مُرتَّب ہوں گے وہ اَولاد کے باشعور ہونے پر بآسانی دیکھے جاسکیں گے۔ جب تک مائیں عبادت و رِیاضت کا شوق اور تلاوتِ قرآن کا ذوق رکھنے والی ہوتی تھیں، تو ان کی گود میں پرورش پانے والے بچے بھی علم و عمل کے پیکر اور خوفِ خدا کے مظہر ہوا کرتے تھے۔ جب سے ماؤں نے نمازیں ترک کرنا، فیشن اپنانا اور بے پردہ گھومنا شُروع کیا ہے، تو ان کی اَولاد بھی اسی ڈگر پر چلتے ہوئے بے راہ روی کی زندگی بسر کررہی ہے۔ یاد رکھئے! اَولاد کی ظاہری زَیب و زِینت، اچھی غذا، اچھے لباس اور دیگر ضروریات کی کفالت کے ساتھ ساتھ اَخلاقی و رُوحانی تَربِیَت بھی ضروری ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 28 سُوْرَۃُ التَّحرِیم کی آیت نمبر 6 میں اِرْشادِ فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھّر ہیں

حضرتِ سیِّدُنا صدرُ الافاضِل مَولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خزائنُ العِرفان میں اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اللہ تَعَالٰی اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فرمانبرداری اِختیار کرکے، عِبادَتیں بجالاکر، گُناہوں سے باز رہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہِدایت اور بَدی سے مُمانَعت کرکے انہیں عِلْم واَدَب سکھا کر (خُود کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ!)

رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ

رَعِیَّتِہٖ، یعنی تُم سب اپنے مُتَعَلِّقِین کے سردار وحاکم ہو اور تُم سب سے روزِ قِیامت اس کی رَعِیَّت کے بارے میں پُوچھا جائے گا۔(بخاری، کتاب الجمعۃ، باب الجمعۃ فی القری والمدن، ۱/۳۰۹، حدیث:۸۹۳) اس حدیثِ پاک کے تَحت شارحِ بُخاری حضرت علّامہ مولانا مُفْتی محمد شریفُ الحق اَمجدی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: رَعِیَّت سے مُراد وہ ہے جو کسی کی نِگہبانی میں ہو۔ اس طرح عَوام، سُلطان اور حاکم کے، اَولاد ماں باپ کے، تلامِذہ (شاگرد) اَساتذہ کے، مُریدین پیر کے رِعایا ہوئے۔ یُونہی جو مال زَوجہ یا اَولاد یا نوکر کی سِپُردگی میں ہو، اس کی نگہداشت اِن پر واجب ہے۔ جس کے ماتَحت کوئی نہ ہو، وہ اپنے اَعضاء وجَوارح، اَفعال و اَقوال، اپنے اَوقات اپنے اُمُور کا رَاعِی ہے۔ اِن سب کے بارے میں وہ جَواب دِہ ہو گا۔

(نُزھۃ القاری، ۲/ ۵۳۰)

تَرْبِیَتِ اولاد کی بہترین مثال:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ مُبارَکہ، حدیثِ پاک اور اس کی شرح سے یہ معلوم ہوا کہ ہمیں بھی اپنی اَولاد کی بہترین تَرْبِیَت کرنی چاہیے، ہمارے اَسلاف اپنی اولاد کی بچپن ہی سے اچھی تَرْبِیَت کرتے تھے۔ چُنانچہ شیخ محمد بن قائد الاَوانی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت محبوبِ سبحانی، حُضُور غوثِ اعظم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ہم سے فرمایا کہ حج کے دن بچپن میں مجھے ایک مرتبہ جنگل کی طرف جانے کا اِتِّفاق ہوا اور میں ایک بیل کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا کہ اس بیل نے میری طرف دیکھ کر کہا: **یَاعَبْدَالْقَادِرِ مَالِھٰذَا خُلِقْتَ!** یعنی اے عبدُ القادر! تم کو اس قسم کے کاموں کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا۔ میں گھبرا کر گھر لوٹا اور اپنی والدۂ ماجدہ کی خِدمتِ اَقْدس میں حاضر ہو کر عَرض کی: آپ مجھے راہِ خدا میں وَقْف فرمادیں اور مجھے بغداد جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں تا کہ میں وہاں جا کر علمِ دین

حاصل کروں۔ والدۂ ماجدہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے مجھ سے اس کا سبب دریافت کیا تو میں نے بیل والا واقعہ عرض کر دیا، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور وہ 80 دِینار جو میرے والدِ ماجد کی وِراثت تھے، میرے پاس لے آئیں، تو میں نے ان میں سے 40 دِینار لے لئے اور 40 دِینار اپنے بھائی (سید ابُو احمد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کیلئے چھوڑ دیئے، والدۂ ماجدہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے میرے چالیس (40) دینار میری گُدڑی میں سی دیئے اور مجھے بغداد جانے کی اجازت عنایت فرما دی۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے مجھے ہر حال میں سچ بولنے کی تاکید فرمائی اور جیلان کے باہر تک مجھے اَلْوِداع کہنے کیلئے تشریف لائیں اور فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! میں تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اور خُوشنودی کی خاطر اپنے پاس سے جُدا کرتی ہوں اور اب مجھے تمہارا مُنہ قیامت کو ہی دیکھنا نصیب ہوگا۔

(بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص١٦٧، از غوث پاک کے حالات، ص٢٥)

تربیت کا نرالا انداز:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حُضُور غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدۂ محترمہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے بخوشی راہِ خدا میں سفر کی اِجازت عطا فرمادی اور تَرْبِیَت کی اَعلٰی مثال قائم کرتے ہوئے اپنے کم عُمر لَختِ جگر کو تاکید کے ساتھ ہمیشہ سچ بولنے کی نصیحت فرمائی۔ مگر افسوس! صد افسوس! فی زمانہ ہم میں سے اکثر اپنے بچوں کی سُنَّتوں کے مُطابق صحیح تَرْبِیَت نہیں کر پاتے، پھر انہیں مُرَوَّجہ اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیوں کے، دِین سے بے بہرہ ماحول میں داخل کروا دینا کافی سمجھتے ہیں اور دِینی تعلیم، سُنَّتیں اور آداب سکھانے کی طرف تَوَجُّہ نہیں دیتے، جس کی وجہ سے مَوجُودہ تعلیمی اِداروں کی بے پردگی، مخلوط ماحول میں پروان چڑھنے والی دوستیاں اور میسر آنے والی آزادیاں، بچوں میں مزید

بگاڑ پیدا کر رہی ہیں، جدید اور عصری عُلُوم کے ان اِداروں میں اِسلامی تعلیمات کے بر عکس **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ** کے بجائے ہیلو، ہائے اور رُخصت ہوتے وَقْت ٹاٹا، بائے بائے کہنا سکھایا جاتا ہے، اس کے علاوہ تہذیب کے نام پر جس طرح بے حَیائی، بے شرمی، فَحاشی اور عُریانی کو فروغ دیا جاتا ہے وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ حالانکہ والدین کی اَوَّلین ذِمّہ داری ہے کہ وہ نہ صرف خُود فرض اسلامی عُلُوم سیکھیں بلکہ اپنی اَولاد کو بھی ضروری دِینی معلومات فَراہم کرنے کے اَسباب مُہیا کریں۔

دارُالمدینہ کا تعارُف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی، اُمّتِ مسلمہ تک دِینی تعلیمات عام کرنے کیلئے، جامعاتُ المدینہ، مدارسُ المدینہ، سُنَّتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی قافلے، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت، مدنی تربیتی کورس، فرض عُلُوم کورس، مَدَنی چینل اور درسِ فیضانِ سُنَّت وغیرہ کے ذریعے خُوب سرگرمِ عمل ہے، مگر ضرورت اس اَمر کی تھی کہ کوئی ایسا تعلیمی اِدارہ ہو جو دِینی و دُنیاوی تعلیم کا حَسِین امتزاج ہو، جس میں پڑھنے والے مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں نہ صرف باوقار مُسلمان بنیں بلکہ پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کر کے خُود کفیل ہو کر مُعاشرے میں نُمایاں مقام بھی حاصل کر سکیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت ایک نہایت اَہم شُعْبے "دارُالمدینہ" کا قیام عمل میں لایا گیا، جس کا بُنیادی مَقْصد اُمَّتِ مُصْطَفٰی کی نوخیز نسلوں کو سُنَّتوں کے سانچے میں ڈھالتے ہوئے دِینی و دُنیوی تعلیم سے آراستہ کرنا ہے۔ لہٰذا ہم خُود بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیں اور اپنے بچوں کی اِصلاح و مدنی تَربِیَت کیلئے انہیں دارُالمدینہ میں داخل کروادیں، کیونکہ بچپن ہی سے کی جانے والی تربیت ونصیحت کے سبب اچھی عادتیں بچے میں راسخ ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ سرکارِ بغداد، حُضُور

غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جب آپ کی والدہ نے راہِ خُدا میں رُخصت کرتے وَقْت ہمیشہ راست گوئی (سچ بولنے) کی نصیحت فرمائی تو اس کی کیا برکت ظاہر ہوئی، آیئے! سُنتے ہیں: چُنانچہ

ماں کی نصیحت ماننے کا صِلہ

سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں عِلْمِ دِیْن حاصل کرنے کے لئے جیلان سے بغداد قافلے کے ساتھ روانہ ہوا، جب ہمدان سے آگے پہنچے تو ساٹھ (60) ڈاکو قافلے پر ٹُوٹ پڑے اور سارا قافلہ لُوٹ لیا، لیکن کسی نے مجھے کچھ نہ کہا، ایک ڈاکو میرے پاس آکر پُوچھنے لگا: اے لڑکے! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے جواب میں کہا، ہاں۔ ڈاکو نے کہا: کیا ہے؟ میں نے کہا "چالیس (40) سونے کے سکّے۔" اس نے پوچھا: کہاں ہیں؟ میں نے کہا: "قمیض کے اندر۔" ڈاکو اس بات کو مذاق سمجھتا ہوا چلا گیا، اس کے بعد دُوسرا ڈاکو آیا اور اس نے بھی اسی طرح کے سُوالات کئے اور میں نے یہی جوابات اس کو بھی دیئے اور وہ بھی اِسی طرح مذاق سمجھتے ہوئے چلتا بنا۔ جب سب ڈاکو اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے اور اُنہوں نے اپنے سردار کو میرے بارے میں بتایا تو مجھے وہاں بُلا لیا گیا، وہ مال تقسیم کرنے میں مصروف تھے۔ ڈاکوؤں کا سردار مجھ سے کہنے لگا: تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے کہا: چالیس سونے کے سکے ہیں، سردار نے ڈاکوؤں کو حکم دیتے ہوئے کہا: اس کی تلاشی لو۔ تلاشی لینے پر جب سونے کے سکّے نکلے تو اس نے حیران ہو کر سُوال کیا "تمہیں سچ بولنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟" میں نے کہا: والدۂ ماجدہ کی نصیحت نے۔ سردار بولا: وہ نصیحت کیا ہے؟ میں نے کہا: "میری والدہ مُحترمہ نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی تاکید فرمائی تھی اور میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ سچ بولوں گا۔" یہ سُن کر ڈاکوؤں کا سردار رو کر کہنے لگا: اس بچے نے اپنی ماں سے کیا ہوا وعدہ نہیں توڑا اور میں نے ساری عُمر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے کئے

ہوئے وعدہ کے خلاف گُزار دی ہے! اسی وَقْت سر دار اور اس کے ساٹھ (60) ڈاکوؤں نے توبہ کی اور قافلے کا لُوٹا ہوا مال واپس کر دیا۔ (بھجۃ الاسرار، ذکر طریقہ، ص۱۶۸، غوث پاک کے حالات، ص۳۷)

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

سچ بولنے کے فوائد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سچ بولنے کی کیسی برکتیں ظاہر ہوئیں۔ نہ صرف سارے قافلے کا لُوٹا ہوا مال واپس مل گیا بلکہ وہ ڈاکو بھی ایک چھوٹے بچے کو سچ بولتا دیکھ کر تائب ہو گئے۔ یقیناً عقلمند وہی ہے جو جھوٹ بول کر عارضی نَفْع حاصل کرنے کے بجائے ہمیشہ راسْت گوئی اَپنائے۔ سچ بولنے سے نہ صرف اس دُنیا میں ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں بلکہ بندہ جھوٹ جیسے کبیرہ گُناہ سے بھی بچ جاتا ہے۔ اس لیے ہمیشہ سچ بولنے کی عادت بنائیے اور جُھوٹ سے جان چُھڑائیے! کیسی ہی مُشکل ہو، بڑی سے بڑی مُصیبت در پیش ہو، ہر گز ہر گز جُھوٹ کا سہارا نہ لیجئے اور سچ پر مضبوطی سے جَم جائیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِین و دُنیا کی بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ آیئے! سچ بولنے کے فوائد سُنتے ہیں:

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: (1) بیشک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جَنَّت کی طرف لے جاتی ہے اور بیشک بندہ سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صدّیق یعنی بہت سچ بولنے والا ہو جاتا ہے۔ (بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالیٰ، ج۴، ص۱۲۵، رقم۶۰۹۴) (2) جو شخص سچ بولنے کا عادی ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے نیک کار بنا دے گا (3) اس کی عادت اچھے کام کرنے کی ہو جاتی ہے (4) اس کی برکت سے وہ مرتے وقت تک نیک رہے گا۔ (5) برائیوں سے بچے گا۔ (6) جو اللہ کے

نزدیک صدیق ہوجائے، اس کا خاتمہ اچھا ہوتا ہے۔(7)وہ ہر قسم کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔ (8)ہر قسم کا ثواب پاتا ہے۔(9)دنیا بھی اسے سچا کہنے، اچھا سمجھنے لگتی ہے۔(10)اس کی عزت لوگوں کے دلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔(مرآۃ المناجیح،ج۶،ص ۴۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

- ہمارے غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہایت ہی نیک اور صالح خاندان سے تَعَلُّق رکھتے تھے۔
- آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والد خوفِ خدا رکھنے والے، حُقُوقُ الْعِباد کا پاس رکھنے والے اور ہمیشہ نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے روکنے والے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی خُوب خُوب نیکی کی دعوت دینی چاہیے۔
- ہمارے غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدہ بھی تقویٰ وپرہیز گاری اور عِفَّت وحَیا کی پاسداری کرنے والی تھیں، اُنہوں نے غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سچائی کی تعلیم دی اور حُصُولِ علم کی خاطر راہِ خُدا کیلئے وَقْف کر دیا۔ ہمیں اپنی اَولاد کی سُنَّتوں کے مُطابق تَرْبِیَت کرنے کے لیے کوشاں رہنا چاہیے اور انہیں علمِ دین سے آراستہ کرنا چاہیے۔
- ہمارے غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والِدَین کی عُمدہ تَرْبِیَت کی برکت سے آسمانِ ولایت کے روشن ستارے بن کر خوب جگمگانے لگے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اَولاد کے نیک

ہونے کیلئے ماں باپ کا نیک ہونا بے حد ضروری ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی نہ صرف خود نیکی کے کاموں میں مصروف رہنا چاہیے بلکہ اپنی اولاد کو بھی نیک بنانے کیلئے ان کی اچھی تَربِیَت کرنی چاہیے۔

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مَدَنی انعامات پر عمل" بھی ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے، گُناہوں سے بچنے اور نیکی کی دَعوَت کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے بارہ (12) مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام، اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات پر عمل کرنا، روزانہ فکرِ مدینہ کرکے مدنی انعامات کے رِسالے کے خانے پُر کرنا اور مدنی ماہ مکمل ہوتے ہی مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروادینا بھی ہے۔ ہمارے اَسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجمَعِین بھی نہ صرف خُود فکرِ آخرت میں اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے، بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے جیسا کہ

حضرت محمد بن علی کتّانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں "بظاہر تو تم دُنیا میں رہو، لیکن دل آخرت (کی تیاری) میں مَشْغُول رہے۔" (طبقات الصوفیۃ للسلمی، الطبقۃ الرابعۃ، ص ۲۸۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفِتَن دَور میں آخِرَت کی تَیارِی کا ذِہن بنانے، نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طَریقوں پر مُشْتَمِل مَدَنی اِنْعامات بَصُورتِ سُوالات عطا فرمائے ہیں، لہٰذا ہمیں بھی روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے، مَدَنی اِنْعامات کا رِسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذِمّہ دار کو جَمع کروانے کا مَعمُول بنالینا چاہئے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہنا چاہئے، اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِین و دُنیا کی ڈھیروں ڈھیر بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ آیئے! اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 22 "اِنفرادی کوشش" والے مدنی اِنعام کی

برکتوں سے مالا مال ایک مَدَنی بہار سُنئے ، چُنانچہ

میٹھے بولوں میں کھو گئے

بابُ المدینہ (کراچی) میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں بَحرِ عِصیاں میں مُسْتَغْرَق (ڈوبا ہوا) اپنی زِندگی کے "انمول ہیرے" غَفلت کی نذر کئے جارہا تھا، رات گئے تک دوستوں کے ساتھ خُوش گپیوں میں مصروف رہنا میرا معمول تھا۔18 رَمَضانُ الْمبارک ۱۴۲۹ھ بمطابق 19 ستمبر 2008ء کو حسبِ معمول ہم دوست مل کر بیٹھے مذاق مسخریوں میں مشغول تھے اوراس کے سبب مجلس سے قہقہوں کے فوارے اُبل رہے تھے، اِسی دوران دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک عاشقِ رسول ہمارے پاس تشریف لائے، اُنہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے، ان کی آمد سے ہماری محفل میں کچھ سنجیدگی آئی، اُنہوں نے ہمیں نہایت عُمدہ مدنی پھُولوں سے نوازا، ان کے حُسنِ آواز اور مدنی انداز سے ہمیں اتنا سُرور ملا کہ ہم ان کے میٹھے بولوں میں کھو گئے۔ کچھ دیر بعد وہ جانے لگے تو ہم نے عرض کی: بھائی! مزید کچھ دیر تشریف رکھیے! اور ہمیں اچھی اچھی باتیں بتایئے، نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والے اسلامی بھائی نے ہماری درخواست منظور فرما لی۔ دورانِ گُفتگو فکرِ آخرت واِصلاحِ اُمَّت کا موضوع بھی زیرِ بحث رہا، اس عاشقِ رسول کی پُر تاثیر اِنْفرادی کوشش نے ہمارے دِلوں پر گہرے نُقُوش چھوڑے۔ دوسری رات ہم پھر اسی جگہ محفل سجائے ان اسلامی بھائی کے منتظر تھے کہ حَسبِ اُمید وہ تشریف لائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ چلنے کی دعوت پیش کی، ان کے کردار و گُفتار کو دیکھ کر کم اَزْ کم میں تو انکار نہ کرسکا اور ان کے ساتھ فیضانِ مدینہ کی پاکیزہ فضاؤں میں پہنچ گیا۔ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ و عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جذبہ دل میں اُجاگر کرنے والے رُوح پَرور مدنی ماحول نے میرے دل

میں مدنی اِنقلاب برپا کر دیا اور یُوں اس عاشقِ رسول کی ''**اِنفرادی کوشش**'' کی برکت سے مجھے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نصیب ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُنّتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

ناخن کاٹنے کے مَدَنی پھول:

❀ جُمُعہ کے دن ناخن کاٹنا مُستَحَب ہے۔[1] ہاں! اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مفتی امجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ منقول ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے جُمُعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔[2] ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) تو رحمت

---

1 ...دُرِّمُختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۶۸
2 ...دُرِّمُختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۶۸

آ ئے گی اور گناہ جائیں گے۔[1] ❀ ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھُنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں (مگر اَنگوٹھا چھوڑ دیجئے۔) اب اُلٹے ہاتھ کی چھُنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ ❀ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھُنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے اَنگوٹھے سے شُروع کر کے چھُنگلیاں سمیت ناخن کاٹ لیجئے۔[2] ❀ جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکرُوہ ہے۔ ❀ دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اَور اِس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مرَض کا اندیشہ ہے۔ ❀ ناخُن کاٹنے کے بعد اُنہیں دَفن کر دیجئے اَور اگر پھینکنا چاہیں تو بھی حَرَج نہیں۔ ❀ ناخن کا تَراشہ (یعنی کٹے ہوئے ناخن) بیتُ الخَلاء یا غُسل خانے میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اِس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔[3] ❀ بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ بَرَص یعنی کوڑھ ہو جانے کا اندیشہ ہے البتہ اگر اُنتالیس (39) دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹا تو چالیس دن سے زائد ہو جائیں گے تو اُس پر واجِب ہو گا کہ آج ہی کے دن کاٹے اِس لئے کہ چالیس دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہِ تَحریمی ہے۔ (تفصیلی معلومات کے لیے فتاوٰی رضویہ جلد 22 صَفْحَہ 574 تا 685 ملاحظہ

---

1 . . . رَدُّالمُحتَار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۶۹

2 . . . دُرِّمُختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۷۰ ماخوذاً

3 . . . فتاوٰی ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء...الخ، ۵/۳۵۸ بتقدم وتأخر

فرمالیجئے) ❀ لمبے ناخن شیطان کی نِشَسْت گاہ ہیں یعنی اُن پر شیطان بیٹھتا ہے۔[1]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب بہارِ شریعت حصّہ 16 (تین سو بارہ (312) صَفْحات) نیز ایک سو بیس (120) صَفْحات پر مشتمل کتاب "سنّتیں اور آداب" ہَدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے تحت مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے

جو بھی شیدائی ہے مَدَنی قافِلوں کا یاخدا
دوجہاں میں اُس کا بیڑا پار فرما یاخدا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . اِتحافُ السّادَۃ، کتاب أسرار الطھارۃ، القسم الثالث فی النظافۃ، النوع الثالث، ۲/۶۵۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

درود شریف کی فضیلت:

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: "جُمُعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرُود بھیجا کرو کیونکہ یہ یومِ مشہود ہے، اس دن فِرِشتے حاضِر ہوتے ہیں، جب کوئی شخص مجھ پر دُرُود بھیجتا ہے تو اس کے فارِغ ہونے تک اس کا دُرُود میرے سامنے پیش کردیا جاتا ہے۔" حضرتِ سَیِّدُنا ابُو دَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بیان ہے کہ میں نے عَرض کی: "(یا رسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ!) اورآپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے بعد کیا ہوگا؟" ارشاد فرمایا: "ہاں (میری ظاہری) وَفات کے بعد بھی (میرے سامنے اسی طرح پیش کیا جائے گا۔")" **اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاء**، یعنی اللہ تَعَالٰی نے زمین کیلئے اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے جِسموں کا کھانا حَرام کردیا ہے۔ "**فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ**، پس اللہ تَعَالٰی کا نبی زِندہ ہوتا ہے اور اسے رِزْق بھی عطا کیا جاتا ہے۔"

(ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ۔۔۔۔۔الخ، ۲/ ۲۹۱، حدیث: ۱۶۳۷)(گلدستہ درود وسلام ص ۱۳۰)

ہے کرم ہی کرم کہ سُنتے ہیں
آپ خوش ہو کے باربار دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی کوشش کرکے بالخُصُوص جُمُعَۃُ المبارک کے دن دُرُود

شریف کی کثرت کرنی چاہیے کہ اَحادیثِ مُبارَکہ میں اِس روز کثرت سے دُرُودِ پاک کی خاص طور پر تاکید کی گئی ہے اور زَمین، اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کے مُبارَک جِسموں کو کیوں نہیں کھاتی؟ اس کی اِیمان اَفروز وَجہ بیان کرتے ہوئے حضرتِ علّامہ عبدُالرَّؤف مَناوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: زمین اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کے مُبارک قدموں کے بوسوں سے مُشرَّف ہوتی ہے اور اسے یہ سَعادت ملتی ہے کہ اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کے مُبارک اَجسام زمین سے مَس ہوتے ہیں تو یہ اِن کے جسموں کو کیسے کھاسکتی ہے۔ (فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۲/۶۷۸، تحت الحدیث: ۲۴۸۰)

اَنبیا کو بھی اَجل آنی ہے		مگر ایسی کہ فَقَط آنی ہے
پھر اُسی آن کے بعد اُن کی حَیات		مِثْلِ سابِق وہی جِسمانی ہے
رُوح تو سب کی ہے زِندہ ان کا		جِسمِ پُر نُور بھی رُوحانی ہے
		(حدائق بخشش ص 372)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔** یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ

لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضُوع ہے **"مُعاف کرنے کی بَرَکات"**۔ سب سے پہلے میں آپ کو نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عفو و دَرگُزر سے مُتَعَلِّق ایک واقعہ سُناؤں گا، اس کے بعد موضوع کی مُناسَبَت سے چند آیاتِ قُرآنی اور اَحادیثِ مُبارکہ بھی بَیان کروں گا۔ اس کے بعد بُزرگانِ دِیْن رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے عَفْو و در گُزر پر مَبْنی چند واقعات بھی آپ کے گوش گُزار کروں گا۔ آخر میں جُوتے پہننے کے مَدَنی پُھول پیش کروں گا۔ آیئے! سب سے پہلے حِکایت سُنتے ہیں۔

سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عَفْو و دَرگُزر

فتحِ مکہ کے موقع پر جب نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکۃُ الْمُکرَّمہ (زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) میں داخل ہوئے تو اِسلام کے پکّے دُشمن، ابُوجہل کے بیٹے عِکرمہ (جو ابھی مُسلمان نہیں ہوئے تھے) نے کہا کہ میں ایسی سرزمین میں نہیں رہوں گا، جہاں مجھے اپنے باپ کے قاتلوں کو دیکھنا پڑے۔ چُنانچہ اپنے سسرال پہنچے اور اپنی بیوی اُمِّ حکیم کو رَختِ سفر باندھنے کی ہدایت کی۔ اُنہوں نے روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا، "اے قریش کے نوجوانوں کے سردار! تم کہاں جارہے ہو، تم ایسی جگہ جارہے

ہو، جہاں تمہاری کوئی پہچان نہیں۔"لیکن عِکرمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے ان کی بات ماننے سے اِنکار کر دیا۔

جب حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم بنتِ حارث مَخزومیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا، سرورِ دوعالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں اِسلام قبول کرنے کے لئے حاضر ہوئیں تو عَرض کی، یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! عِکرمہ آپ سے بھاگ کر یَمَن جارہا ہے، کیونکہ وہ ڈرتا ہے کہ کہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسے قَتْل نہ کرڈالیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسے اَمان دے دیجئے۔" یہ سُن کر رسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اَمان عطا فرمادی۔ پھر اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنے شوہر کی تلاش میں نکلیں اورانہیں تِہامہ کے ساحِل پر جالیا اور انہیں سمجھانے لگیں، "اے چچا کے بیٹے! میں تمہارے پاس لوگوں میں سے سب سے اَفْضَل اور نیک ہستی (یعنی رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی طرف سے آئی ہوں، لہٰذا! تم خُود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔" پھر انہیں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امان کے بارے میں بتایا تو عِکرمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے پوچھا، "کیا تم نے واقعی ایسا کیا ہے؟" حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے جواب دیا، "ہاں! میں نے ان سے عَرض کی تو اُنہوں نے امان دے دی۔" یہ سُن کر عِکرمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)، اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے ساتھ واپس لوٹ آئے۔

جب حَضرت سَیِّدُنا عِکرمہ بن عَمرو مخزومی قرشی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوئے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ کر رسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بہت خُوش ہوئے۔ آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)، نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے کھڑے ہوگئے اور ساتھ ہی اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بھی نقاب باندھے مَوجُود تھیں۔ حضرت سَیِّدُنا عِکرمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) بولے، "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی مَعبُود نہیں اور

محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے اور رسول ہیں۔" اور سب حاضرین کو اپنے مُسلمان ہونے پر گواہ بنا لیا۔ اس کے بعد سرکارِ مدینۃُ المنوَّرہ، سلطانِ مکۃُ المکرَّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سابقہ کوتاہیوں کی مُعافی طلب کی۔ (ملخصًا۔کتاب التوابین، ص ۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عَفْو و دَرگُزر کی اَہَمِّیَّت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سَیِّدُ الْمُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کیسے حِلْم و کمالِ عَفْو و دَرگُزر کا مُظاہرہ فرمایا کہ حضرتِ سَیِّدُنا عِکرِمہ بن عَمرو مَخزومی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فتحِ مکہ کے بعد صِرف اس وَجہ سے شہر چھوڑ کر جا رہے تھے کہ اِسلام لانے سے پہلے جو اُنہوں نے مُسلمانوں کے خِلاف جنگوں میں شِرکت کی تھی تو کہیں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان سے گُزشتہ غلطیوں پر مُؤاخذہ (یعنی پوچھ گچھ) نہ فرمائیں، لیکن جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی سابقہ تمام خَطاؤں کو مُعاف فرما کر انہیں اَمان عطا فرما دی تو اس کی بَرَکت یہ ظاہر ہوئی کہ حضرت سَیِّدُنا عِکرِمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دَستِ بابَرَکت پر کلمۂ طَیِّبہ پڑھ کر مُسلمان ہوگئے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دل میں شہنشاہِ خَیْرُ الْاَنام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ایسی سچی مَحبَّت قائم ہوگئی کہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دَورِ خلافت میں جنگِ یرموک میں اسلام کی مَحبَّت اور سربلندی کی خاطر کفّار سے لڑتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرما گئے۔

سو بار تیرا دیکھ کے عَفْو اور تَرَحُّم
ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جُھکا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقے پر چلتے ہوئے غلطی کرنے والوں کو رِضائے الٰہی کی خاطر مُعاف کرنے کی عادت اپنانی چاہیے۔ چاہے کوئی کتنا ہی غُصّہ دِلائے ہمیں اپنی زَبان اور ہاتھوں کو قابُو میں رکھتے ہوئے دُنیا و آخرت کی بھلائی اور رِضائے الٰہی کیلئے مُعاف کر دینا چاہیے۔ کیونکہ جب زَبان بے قابو ہو جاتی ہے تو بعض اَوقات بنے بنائے کام بھی بگاڑ دیتی ہے، اسی لئے کسی نے سچ کہا کہ

ہے فَلاح و کامرانی نَرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

یاد رکھئے! کسی سے غلطی ہونے کے بعد بدلے کی قُدرت رکھنے کے باوُجود اسے مُعاف کر دینا ایسی بہترین عادت ہے کہ اگر ہم اسے اپنالیں تو ہمارا مُعاشَرہ اَمن و سُکون کا گہوارا بن جائے گا اور فتنے فَساد کے ناپاک جراثیم خُود بخُود دَم توڑ جائیں گے۔ عَفْو و دَرگُزر کی عادت اپنانے کے لیے لازِمی ہے کہ ہم اپنے غُصّے کو قابو میں رکھیں۔ یاد رکھیے! غُصَّہ انسانی فطرت میں شامل ایک غیر اِختیاری صِفَت ہے اور یہی اکثر دَنگا فَساد، دو بھائیوں میں جُدائی، میاں بیوی میں طَلَاق، آپس میں نَفْرت اور قَتْل و غارَت گری کا باعث ہوتی ہے۔ کیونکہ جب کسی کے سامنے اس کے مِزاج کے خِلاف کوئی بات ہو جائے یا کبھی کوئی ایسا مُعاملہ پیش آجائے جو طبیعت پر گِراں گُزرے تو ایسے مواقع پر غُصّہ آہی جاتا ہے، لیکن ہمیں ایسے موقع پر صَبْر سے کام لیتے ہوئے غُصّے کو کنٹرول کرنا چاہیے۔ کیونکہ لوگوں کی خَطاؤں سے چَشْم پوشی کرنا، بار بار کوتاہیوں کے باوُجود انہیں مُعاف کر دینا، ان کے ہاتھوں ہونے والے نُقْصانات پر کسی بھی قسم کا

مُواخَذہ (پوچھ گچھ) نہ کرنا، یہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور خُود تاجدارِ حرم، شہنشاہِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا طریقہ ہے اور قُرآنِ پاک میں بھی کئی مَقامات میں عَفْوو دَرگُزر کی ترغیب مَوْجُود ہے۔ چُنانچِہ پارہ 9 سُورۃُ الۡاَعۡراف، آیت نمبر 199 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرْشاد فرماتا ہے۔

خُذِ الۡعَفۡوَ وَاۡمُرۡ بِالۡعُرۡفِ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰهِلِیۡنَ ﴿۱۹۹﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۹۹)		تَرجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب مُعاف کرنا اِختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے مُنہ پھیر لو۔

ایک اور مَقام پر اِرْشاد ہوتا ہے:

وَلۡیَعۡفُوۡا وَلۡیَصۡفَحُوۡا ؕ اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَكُمۡ ؕ (پ۱۸، النور: ۲۲)		تَرجَمۂ کنزالایمان: اور چاہیے کہ مُعاف کریں اور دَرگُزر کریں، کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے۔

یہ آیتِ مُبارَکہ اس وَقْت نازل ہوئی جب واقعۂ اِفک (میں اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ طَیِّبہ طاہِرہ) (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) پر جُھوٹی تُہمت لگائی گئی تھی، اس میں حَضْرتِ سَیِّدُنا مِسطح بن اُثاثہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے مُنافقین کی باتوں میں آکر غَلَطی سے حِصّہ لیا اور گُفتگو کی تو حَضْرتِ صدّیقِ اکبر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے قسم کھائی کہ آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)، (سیّدُنا مِسطح بن اُثاثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے رَفاقت و نَرمی خَتْم کردیں گے۔ (صحیح بخاری جلد ۲ ص ۵۹۶ کتاب المغازی) (فیضانِ احیاء العلوم 260) (سَیِّدُنا مِسطح بن اُثاثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) (حضرتِ سَیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی خالہ کے بیٹے، بَدری صَحابی، غریب اور مُہاجر تھے، (حضرتِ صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) ہی ان کا خَرچ اُٹھاتے تھے، مگر چُونکہ اُمُّ الْمُؤمِنِیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت

لگانے والوں کے ساتھ اُنہوں نے اِتّفاق کیا تھا۔ اس لئے آپ نے یہ قسم کھائی۔ جب یہ آیت سَیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پڑھی تو حَضرتِ ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا! بے شک میری آرزُو ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری مَغفِرت کرے اور میں مِسطح (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے ساتھ جو حُسنِ سُلُوک کرتا تھا، اس کو کبھی مَوقُوف (ختم) نہ کروں گا۔ چُنانچہ آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے اس کو جاری فرما دیا۔ (کنز الایمان، مع خزائن العرفان، ص ۶۵۳، تسہیل وخلاصہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا مِسطَح بن اُثَاثَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے قطعِ تَعلُّق کرنے کی قَسَم کھالی تھی مگر جب یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہوئی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کمالِ حِلْم کا مُظاہرہ کرتے ہوئے رِضائے الٰہی کی خاطِر حضرت سَیِّدُنا مِسطَح بن اُثَاثَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مُعاف فرما دیا۔ اگر ایسا مُعاملہ ہمارے ساتھ پیش آجائے تو ہم ایسے شخص سے بات چیت، مَیل جَول، حتّٰی کہ سَلام دُعا بھی نہ کریں۔ بلکہ ہم تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر رِشتہ داروں سے تَعلُّقات توڑ دیتے، حُسنِ سُلُوک سے ہاتھ کھینچ لیتے اور بات چیت خَتم کر دیتے ہیں جو کہ اِنتہائی بُری عادت ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہمارے ساتھ کوئی کیسا ہی بُرا سُلُوک کرے، ہم ہمیشہ حُسنِ سُلُوک سے ہی پیش آئیں۔

غَلَط قسم کھالی تو کیا کرنا چاہیے؟

یہاں ایک ضَروری مَسئلہ بھی سَماعت فرمالیجئے کہ اگر کسی نے گُناہ پر قَسَم کھائی، مثلاً کہا میں والدین سے بات نہ کروں گا یا فُلاں (شخص) کو قَتْل کروں گا، تو اس پر لازِم ہے کہ وہ حِنْث کرے (یعنی قسم

توڑ دے) اور کَفّارہ دے دے کیونکہ یہ کَفّارہ اس گُناہ کے مُقابَلہ میں کم تر ہے۔(فتاوی رضویہ ج ۱۳ ص ۴۹۹)

قسم کا کفّارہ دو!

حَضرتِ سیِّدُنا اَبُوالْاَحوص عَوف ابنِ مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں: میں نے عَرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرمائیے کہ میں اپنے چچا زاد بھائی کے پاس کچھ مانگنے جاتا ہوں تو وہ مجھے نہیں دیتا، نہ صِلۂ رِحمی (رِشْتہ دار ہونے کی وَجہ سے حُسنِ سُلُوک) کرتا ہے، پھر اِسے (جب) میری ضَرورت پڑتی ہے تو میرے پاس آتا ہے، مجھ سے کچھ مانگتا ہے۔ میں قَسم کھا چُکا ہوں کہ نہ اِسے کچھ دوں گا نہ صِلۂ رِحمی کروں گا۔ تو مجھے حُضُور، سراپا نُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم دیا کہ جو کام اچّھا ہے وہ کروں اور اپنی قسم کا کفَّارہ دے دوں۔ (سُنَنِ نَسائی ص ۶۱۹ حدیث ۳۷۹۳)(نیکی کی دعوت ص ۱۸۴) لہٰذا ہمیں بھی اس طرح کی قسمیں کھانے اور اپنے رِشْتہ داروں سے قطع تعلُّق کرنے سے بچنا چاہیے اور ہمارے ساتھ وہ جیسا بھی سُلُوک کریں، مگر ہمیں اِینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے اُنہیں مُعاف کر دینا چاہیے۔

تم گرم راکھ کھلا رہے ہو!

حَضرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: ایک شَخْص نے بارگاہِ رسالت علٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں عَرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے کچھ رِشْتہ دار ہیں، میں تو اُن سے صِلۂ رِحمی کرتا ہوں، لیکن وہ مجھ سے قطعِ رِحمی (رِشْتہ داری توڑا) کرتے ہیں اور میں اُن سے اچھا سُلُوک کرتا ہوں جبکہ وہ مجھ سے بُرا سُلوک کرتے ہیں، میں اُن سے بُردُباری (صَبر وتحمُّل) سے پیش آتا

ہوں جبکہ وہ مجھ سے جہالت کا بَرتاؤ کرتے ہیں۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: اگر تم واقعی ایسا کرتے ہو، جیسا تم نے کہا، تو گویا تم انہیں گرم رَاکھ کھلا رہے ہو اور جب تک تم ایسا کرتے رہو گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اُن کے مُقابلے میں تمہارے ساتھ ایک مدد گار مَوْجُود ہو گا۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب صلة الرحم۔۔۔۔۔ الخ، الحدیث: ۶۵۲۵، ص ۱۱۲۶) (جهنم میں لے جانے والے اعمال ج ۱، ص ۲۲۱)

مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان، حدیثِ پاک کے اس حصّے ''تم انہیں گرم رَاکھ کھلا رہے ہو'' کے تحت اس کے مختلف مَعانی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک یہ کہ اس حالت میں ان لوگوں کو تیرا مال حَرام ہے اور پھر (بھی) وہ کھا رہے ہیں تو گویا اپنے مُنہ میں بُھوبل (گرم راکھ) بھر رہے ہیں، دوسرے یہ کہ ان کو ان حالات میں ایسی شرمندگی چاہیے کہ ان کے مُنہ جُھلَس جاویں جیسے بُھوبل پڑ جانے سے مُنہ جُھلَس جاتا ہے، تیسرے یہ کہ اِن کی بُرائیوں کی عِوَض تیرا اُن سے (حُسنِ) سُلُوک کرنا گویا ان کے مُنہ بُھوبل سے بھرنا ہے، تُو اُنہیں ذَلیل کر رہا ہے، تیری عزّت بڑھ رہی ہے، ان کی شرمندگی و ذِلّت، خیرات سے مال بڑھتا ہے، عَفْو و کرم سے عزّت بڑھتی ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۶، ص ۵۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غُصّہ پینے والے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے عزیز و اَقارِب اور ہر مُسلمان کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا چاہیے، اگر کوئی ہمیں تکلیف پہنچائے تو غُصّے میں آکر بدلہ لینے کے بجائے اپنے غُصّے کو

قابو میں رکھنا چاہیے۔ غُصّہ پی جانے والوں کی فضیلت بیان کرتے ہوئے پارہ 4، سورۂ آلِ عمران، آیت:134 میں اِرشادِ ربّانی ہے:

وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ (پ۴، آل عمران:۱۳۴)	تَرجَمۂ کنزالایمان: اور غُصّہ پینے والے اور لوگوں سے دَرگُزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان نے اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت "تفسیرِ نعیمی" میں مُتَّقِی لوگوں کی ایک صِفَت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ وہ سَخْت غُصّہ کی حالت میں آپے سے باہر نہیں ہو جاتے بلکہ نَفْسانی غُصّہ پی جاتے ہیں کہ باوُجُود قُدرت کے غُصّہ جاری (نافِذ) نہیں کرتے اور اپنے ماتَحتوں کی خَطاؤں یا دوسروں کی اِیذاؤں یا مُجرموں کے جُرموں کو بخش دیتے ہیں کہ باوُجُود قادِر ہونے کے اپنے نَفْس کا بدلہ نہیں لیتے، اللہ تَعَالٰی ایسے نیک کاروں کو جو مخلوق کے لیے مُضِر (نقصان دہ) نہ ہوں بلکہ مُفید ہوں، بہت ہی پسند فرماتا ہے کہ ان پر اس احسان کے بدلے اِحسان فرمائے گا اور انہیں اِنْعام دے گا، یہ لوگ اپنی حیثیَّت کے لائق نیکیاں کر لیں، رَبّ تَعالٰی اپنی شان کے لائق انہیں اِنْعام دے گا۔ (تفسیرِ نعیمی، جلد ۴، صفحہ ۱۸۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زَمانہ بات بات پہ لڑنا جھگڑنا، چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر آگ بگولہ ہو جانا اور لڑنے مارنے پر کمربستہ ہو جانا، تَحمُّل اور برداشت سے کام نہ لیتے ہوئے ہر وَقْت لڑائی کے لیے تیار رہنا، ہمارے مُعاشرے میں عام ہے۔ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بعض اَفراد تو ایسے بھی پائے جاتے ہیں کہ

جو لڑائی جھگڑا کرنے کے بہانے ڈھونڈتے ہیں، جب بھی کوئی مَوقع ہاتھ لگتا ہے تو جُھوٹ، غیبت، چُغلی، گالی گلوچ، تہمت، بُہتان، فحش گوئی، طنز بازی، دل آزار نقلیں اُتارنے، دل دُکھانے والے اَنداز میں آنکھیں دِکھانے، گھورنے، ڈرانے، جھاڑنے، مارنے، دُوسرے کو ذَلیل کرنے، وغیرہ گُناہوں کا ایسا طُوفان بد تمیزی برپا کرتے ہیں کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔

جھگڑالو شخص، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہے!

یاد رکھئے! بات بات پہ جھگڑا کرنے والے شخص کو حدیثِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زِیادہ ناپسندیدہ شَخْص قَرار دیا گیا ہے۔ چُنانچہ اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حَضْرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قَرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: **اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَی اللہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں سب سے ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو بہت زِیادہ جھگڑالو ہو۔

(صحیح البخاری، کتاب المظالم، باب قول اللہ تعالی: وَھُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ، الحدیث ۲۴۵۷، ص ۱۹۳)

حَضْرتِ سیِّدُنا اَبُوہُرَیْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بَیان کرتے ہیں کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جو شَخْص بغیر عِلْم کے خُصومت یعنی لڑائی جھگڑے میں پڑتا ہے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی میں رہتا ہے، یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔

(موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، ۷/۱۱۱، حدیث: ۱۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جھگڑالو شَخْص، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کس قَدر ناپسند

ہے کہ جب تک وہ لڑائی جھگڑے میں مَشْغُول رہتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی میں رہتا ہے۔ لٰہذا ہمارے لیے مُناسِب یہی ہے کہ جتنا ہو سکے، لڑائی جھگڑے سے بچنے کی کوشش کریں کہ حدیثِ پاک میں ہے "جو شخص حَق پر ہونے کے باوُجُود جھگڑا چھوڑدے، اس کے لئے جنَّت کے اعلیٰ دَرجے میں گھر بنایا جاتا ہے (جامع الترمذی، ابواب البرو الصلة، باب ماجاء فی المراء، الحدیث ۱۹۹۳، ص ۱۸۵۱، اعلیٰ بدله وسط) لٰہذا بدلہ لینے کے بجائے مُعاف کرنا اِختیار کیجئے کہ اسی میں ہماری دُنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

"معاف کرنا" اختیار کرنے کے بارے میں 4 فرامینِ مُصْطفٰے سُنئے اور عفْو و درگزر کا ذہن بنائیے چنانچہ

مُعاف کرنے کے فَضائل

(1) حَضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عَرض کی: اے میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ! تیرا کون سا بندہ تیرے نزدیک زِیادہ عزّت والا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: جو قُدرت ہونے کے باوُجُود مُعاف کر دے۔

(تاریخِ مدینه دمشق، الرقم: ۷۷۴۱، مُوسیٰ بن عمران، ۱۳۴/۶۱) (غیبت کی تباہ کاریاں ص ۴۸۰)

(2) جس کو غُصّہ آیا، پھر بُردْبار (برداشت کرنے والا) ہو گیا، تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحبَّت کا حقْدار ہو گیا۔

(الکامل فی الضعفاء الرجال، مطرف بن معقل، ج۸، ص ۱۱۲) (جھنم میں لے جانے والے اعمال ج ۱، ص ۲۲۴)

(3) جو بدلہ لینے پر قادِر ہونے کے باوُجُود، غُصّہ پی لے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے لوگوں کے سامنے بلائے گا تاکہ اس کو اختیار دے کہ جنَّت کی حُوروں میں سے جسے چاہے پسند کر لے۔" (ابن ماجه، کتاب الزهد،

باب الحلم، رقم ۴۱۸۶، ج ۴، ص ۴۶۲ بتغیر قلیل)(جنت میں لے جانے والے اعمال ج ۱، ص ۵۵۸)

(4) تم میں سب سے زِیادہ بہادُر وہ ہے جو غُصّہ کے وَقْت خُود پر قابو پالے اور سب سے زیادہ بردبار (برداشت کرنے والا) وہ ہے، جو طاقت کے باوُجُود مُعاف کر دے۔" (کنز العمال، کتاب الاخلاق، الحدیث: ۷۶۹۴، ج ۳، ص ۲۰۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا میں اِنتقام لیتے ہوئے تَلْخ جُملے بول کر یا کسی سے لڑ جھگڑ کر اتنے بڑے اَجْر کو گنوا دینا، یقیناً بے وقُوفی ہی ہے۔ لٰہذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر لوگوں کی خَطاؤں کو دَرگُزر کرنا چاہیے۔

کوئی دُھتکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صَبر کر
مت جھگڑ، مت بُڑبُڑا، پا اَجر ربّ سے صبر کر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اہلِ فَضْل کہاں ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اب میں آپ کو دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"جنّت میں لے جانے والے اعمال"** سے ایک عظیمُ الشّان روایت سناتا ہوں، پہلے کچھ اس کتاب کا تعارف سُن لیجئے! پھر آپ کو عظیمُ الشّان روایت پیش کروں گا، یہ وہ عظیم کتاب ہے کہ جس میں نیک اعمال کے فضائل پر مشتمل 2 ہزار سے زائد مستند احادیثِ مبارکہ کو جمع کیا گیا ہے، اصل کتاب عربی میں ہے، مکتبۃ المدینہ نے اس کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے، مبلّغین و مبلّغات، آئمہ مساجد و خطباء کے

لئے یہ کتاب بے حد مفید ہے، یہ ایک ایسی پیاری کتاب ہے کہ اس کے مطالعہ سے نیک اعمال (مثلاً: علم سیکھنے، فرض نماز کے ساتھ ساتھ تہجد وغیرہ پڑھنے، زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ نفلی صدقات دینے، فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزے رکھنے، حج و عمرہ کی سعادت پانے، قرآن پڑھنے پڑھانے، صِلہ رحمی کرنے، یتیم، مسکین، محتاج کی پرورش کرنے، مریض کی عیادت کرنے، سچ بولنے، عاجزی اختیار کرنے، مصیبت و بیماری پر صبر کرنے وغیرہ) کی رغبت پیدا ہوگی، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ **"جنّت میں لے جانے والے اعمال"** آپ مکتبۃ المدینہ سے ہدیّۃً طلب کرسکتے ہیں، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھا جاسکتا ہے، اس کتاب کو مفت میں ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس مقدس اور پاکیزہ کتاب میں لکھا ہے کہ تاجدارِ انبیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا کہ! بروزِ قیامت جب اللہ عَزَّوَجَلَّ مخلوق کو جمع فرمائے گا، تو ایک پُکارنے والا پُکارے گا: "اَہلِ فضل کہاں ہیں؟" تھوڑے سے لوگ اُٹھیں گے اور جلدی جلدی جَنَّت کی طرف چلیں گے۔ فِرِشتے ان سے ملیں گے تو کہیں گے: "کیا بات ہے کہ ہم تمہیں تیزی سے جَنَّت کی طرف جاتے ہوئے دیکھتے ہیں؟" وہ کہیں گے: "ہم اَہلِ فضل ہیں۔" فِرِشتے پُوچھیں گے: "تمہاری کیا فضیلت ہے؟" وہ جواب دیں گے: "جب ہم پر ظُلْم کیا جاتا تو ہم صَبْر کرتے، جب ہم سے بُرا سُلُوک کیا جاتا تو ہم مُعاف کر دیتے اور جب ہم سے جَہالت کا برتاؤ کیا جاتا، تو ہم بُرْدْباری (برداشت) سے کام لیتے۔" اس وَقْت ان سے کہا جائے گا: "جَنَّت میں داخل ہو جاؤ، عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔ (الترغیب والترھیب کتاب الادب، باب الرفق، حدیث ۱۸، ج۳، ص۲۸۱) (جنت میں لے جانے والے اعمال ص ۵۶۲)

بِلا حساب ہو جنّت میں داخِلہ یاربّ
پڑوس خُلد میں سرور کا ہو عطا یاربّ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں بُزُرگی:

رسولِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ہاں عزّت وبُزرگی چاہو۔'' صحابہ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: ''کیسے؟'' اِرشاد فرمایا: ''جو تم سے قَطع تعلُّق کرے (رشتہ داری توڑے) اس سے صِلَہ رِحمی (رشتہ داری قائم) کرو، جو تمہیں محروم کرے اسے عطا کرو اور جو تم سے جَہالت سے پیش آئے تم اس کے ساتھ بُردباری اِختیار کرو۔ (مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا، حدیث ۲۳، ص ۳۱، لباب الاحیاء ص ۲۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کوئی ہم سے اُلجھے یا بُرا بھلا کہے، اُس وَقْت خاموش رہنے میں ہی عافیت ہے، اگرچِہ شیطان لاکھ وَسوَسے ڈالے کہ تُو بھی اس کو جواب دے، ورنہ لوگ تجھے بُزدِل کہیں گے، میاں! شَرافت کا زمانہ نہیں ہے، اِس طرح تو لوگ تجھے جینے بھی نہیں دیں گے وغیرہ وغیرہ۔

آیئے! میں آپ کو شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطارؔ قادری رضوی ضیائی دامت برکاتھم العالیہ کے رِسالے "غصّے کا علاج" سے ایک حدیثِ مُبارَکہ بیان کرتا ہوں، اس کو غور سے سَماعت فرمایئے، سُن کر آپ کو اَندازہ ہو گا کہ دوسرے کے بُرا بھلا کہتے وَقت خاموش رہنے والا، رَحمتِ الٰہی عزوجل کے کس قَدَر نزدیک تر ہوتا ہے۔ چُنانچہ ایک شخص نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی موجُودَگی میں حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بُرا کہا، جب اُس نے بہُت زِیادتی کی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُس کی بعض باتوں کا جواب دیا (حالانکہ آپ کی

جوابی کاروائی مَعصِیَّت (گُناہ) سے پاک تھی مگر) سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم وہاں سے اُٹھ گئے۔ سَیِّدُنا ابُوبکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پہنچے، عَرض کی: یارَسُولَ اللہ! (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) وہ مجھے بُرا کہتا رہا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما رہے، جب میں نے اُس کی بات کا جواب دیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھ گئے، فرمایا: "تمہارے ساتھ فِرِشتہ تھا، جو اُس کا جواب دے رہا تھا، پھر جب تم نے خود اُسے جواب دینا شُروع کیا، تو شیطان درمیان میں کُود پڑا۔"

(مسند امام احمد بن حنبل ج۳ ص ۴۳۴ حدیث ۹۶۳۰) (غصے کا علاج، ص ۲۰)

جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کو بول کر بارہا پچھتانا پڑا ہو گا مگر خاموش رہ کر کبھی نَدامت نہیں اُٹھائی ہوگی۔ تِرمِذی شریف میں ہے: "مَنْ صَمَتَ نَجَا" یعنی جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔" (سنن الترمذی ج۴ ص ۲۲۵ حدیث ۲۵۰۹) (غصے کا علاج ص ۲۱) اور یہ مُحاوَرہ بھی خُوب ہے: "ایک چُپ سو کو ہَرائے۔"

کر بَھلا ہو بَھلا

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ شرفُ الدِّین سعدی شیرازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی نَقل کرتے ہیں: ایک نیک سیرت شخص اپنے ذاتی دُشمنوں کا ذِکر بھی بُرائی سے نہ کرتا تھا۔ جب بھی کسی کی بات چِھڑتی، اُس کی زَبان سے نیک کلمہ ہی نکلتا۔ اُس کے مرنے کے بعد کسی نے اُسے خواب میں دیکھا تو سُوال کیا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ یہ سُوال سُن کر اُس کے ہونٹوں پر مُسکراہٹ آگئی اور وہ بُلبل کی طرح شِیریں آواز میں بولا: "دُنیا میں میری یِہی کوشش ہوتی تھی کہ میری زَبان سے

کسی کے بارے میں کوئی بُری بات نہ نکلے، نکیرَین نے بھی مُجھ سے کوئی سخت سُوال نہ کیااور یوں میرا مُعاملہ بہُت اچّھا رہا۔" (بوستانِ سعدی ص ۱۴۴ باب المدینہ کراچی)(غصے کا علاج ص ۲۱)

نرمی زِینَت بخشتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا! نَرمی اور عَفْو و دَرگُزر کرنے سے اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی کس قَدر رَحمت ہوتی ہے۔ کاش! ہم بھی اپنی بے عزّتی کرنے والوں اور سَتانے والوں کو مُعاف کرنا اِختیار کریں اور ہر ممکن کوشش کرتے ہوئے جھگڑا نہ ہی کریں کہ اسی میں عافیت ہے۔ کیونکہ بدلہ لینے میں بقدرِ ضَرورت پر اِکتفانہ کرتے ہوئے حد سے بڑھ جانے کے ساتھ ساتھ دیگر گُناہوں میں بھی پڑنے کا قَوی اندیشہ ہے۔ یاد رکھئے! بدلے کی بھر پُور طاقت رکھتے ہوئے بھی کسی کے نازیبا رَوَیّے، نامُناسِب سُلُوک یا زِیادتی کو برداشت کر جانا، اور اپنے حُقُوق چھن جانے پر باوُجُودِ قُدرت صَبْر کرنا، بڑے دل والوں کا ہی حصّہ ہے اور اس کی بڑی فضیلت ہے۔

چُنانچِہ محبوبِ رَبِّ داور، شَفیعِ روزِ مَحشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظّر ہے: جو غُصّہ پی جائے گا حالانکہ وہ نافِذ کرنے پر قُدرت رکھتا تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن اس کے دل کو اپنی رِضا سے مَعْمُور فرما دے گا۔ (کنز العُمّال جز ۳، ص ۱۶۳، حدیث: ۷۱۶۰، غصے کا علاج" ص ۱۱)

بُرائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی

یہی وجہ ہے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن اپنے ساتھ نازیبا سُلوک کرنے والوں کو نا صِرف مُعاف فرما دیا کرتے تھے بلکہ ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آتے۔ چُنانچِہ ایک بار حَضرتِ

سَیِّدُنا عمر بن عَبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سواری پر کہیں جارہے تھے کہ ایک پیدل چلنے والا شَخْص سُواری کی جَھپٹ میں آگیا اور اُس نے غُصّے سے کہا: دیکھ کر نہیں چل سکتے؟ جب سُواریاں آگے نکل گئیں، تو اُس شخص نے کہا: کوئی ہے جو مجھے اپنے پیچھے بٹھائے؟ تو حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنے غُلام سے کہا کہ اِس کو اپنے ساتھ بٹھا کر چشمے تک لے چلو۔

(سیرت ابن جوزی ص ۳۰۶)

اسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا اِمام زَیْنُ الْعَابِدِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کے بارے میں منقول ہے کہ ایک شَخْص نے آپ کو بُرا بھلا کہا، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی سِیاہ رنگ کی چادر اُتار کر اُسے دے دی اور اُسے ایک ہزار دِرْہم دینے کا بھی حکم دیا۔ (احیاء العلوم، ج ۳، ص ۵۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کے اَخْلاق کتنے عُمدہ ہوتے ہیں کہ اگر کوئی تکلیف دے تب بھی غُصّے میں آنا اور اس سے بدلہ لینا تو دَرکنار بلکہ طرح طرح سے نوازا کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے دیکھا کہ حَضْرتِ سَیِّدُنا امام زَیْنُ الْعابِدین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کو جب کسی شَخْص نے بُرا بھلا کہا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسے نہ صِرف مُعاف فرمادیا بلکہ حُسنِ سُلوک سے پیش آتے ہوئے اِنعام و اکرام سے بھی نواز دیا۔ علماء فرماتے ہیں کہ اس طرح سَیِّدُنا امام زَیْنُ الْعابِدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پانچ اچھی خَصْلتوں کو جمع کیا: (1) بُرْدباری (برداشت) (2) تکلیف نہ دینا (3) اس شخص کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُور کرنے والی بات سے بچانا (4) تَوبہ اور ندامت پر اُکسانا اور (5) برائی کے بدلے بھلائی کرنا۔ اس طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے معمولی دُنیا کے بدلے یہ تمام چیزیں خریدلیں۔

(احیاء العلوم، ج ۳، ص ۵۴۴)

مُعافی مانگ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے ان لوگوں کو غور وفکر کرنا چاہیے جو لڑائی جھگڑے میں پہل کرتے ہیں اور پھر لڑائی کے بعد مُنہ پُھلا کے بیٹھ جاتے ہیں، اگر کوئی صُلح کی نِیَّت سے آئے تو صُلح کرنے کے بجائے سَخت کلمات کے ذریعے مزید دل آزاری کا باعث بنتے ہیں۔ ایسوں کو چاہیے کہ جس جس کی دل آزاری کی ہے، فوراً ان سے مُعافی مانگ کر انہیں راضی کرلیں اور توبہ بھی کریں۔

اگر کسی فرد کے بارے میں یہ سوچ کر باز رہے کہ مُعافی مانگنے سے اس کے سامنے میری "پوزیشن ڈاؤن" ہو جائے گی ،تو خُدارا غور فرمالیجئے! قِیامت کے روز اگر یہی فرد ہماری نیکیاں حاصِل کرکے اپنے گُناہوں کا بوجھ ہمارے سر پر ڈال دے گا تو اُس وقت کیا ہو گا؟ خُدا کی قسم! صحیح معنوں میں ہماری "پوزیشن" کی دَھجیاں تو روزِ قیامت اُس وقت اُڑیں گی جب کوئی دوست، یا عزیز ہمدردی کرنے والا بھی نہ ملے گا۔ تو خدارا جلدی کیجئے! اپنے والِدین کے قدموں میں گِر کر، اپنے عزیزوں کے آگے ہاتھ جوڑ کر، اپنے ماتَحتوں کے پاؤں پکڑ کر، اپنے اسلامی بھائیوں اور دوستوں سے گِڑگِڑا کر، اُن کے آگے خُود کو ذلیل کرکے آج دُنیا میں ہی مُعافی مانگ کر آخِرت کی عزّت حاصِل کرنے کا سامان کرلیجئے۔ (ظلم کا انجام ص ۵۱) ورنہ جہنَّم کا ہولناک عذاب برداشت نہیں ہوسکے گا۔ دل کے کانوں سے سنئے کہ حَضرتِ سَیِّدُنا یزید بن شَجَرہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: جس طرح سُمندر کے کَنارے ہوتے ہیں اِسی طرح جَہنَّم کے بھی کَنارے ہیں، جن میں بُختی اونٹوں جیسے سانپ اور خَچّروں جیسے بچھّو رہتے ہیں۔ اہلِ جہنَّم جب عذاب میں کمی کیلئے فریاد کریں گے تو حکم ہو گا، کَناروں سے باہَر نکلو، وہ جُوں ہی نکلیں گے تو وہ سانپ انہیں ہونٹوں اور چہروں سے پکڑلیں گے اور ان کی کھال تک اُتارلیں

گے، وہ لوگ وہاں سے بچنے کیلئے آگ کی طرف بھاگیں گے، پھر ان پر کُھجْلی مُسَلَّط کر دی جائے گی وہ اِس قَدَر کُھجائیں گے کہ اُن کا گوشت پوسْت سب جَھڑ جائے گا اور صِرْف ہڈّیاں رَہ جائیں گی، پُکار پڑے گی: اے فُلاں! کیا تجھے تکلیف ہورہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو کہا جائے گا، یہ اُس اِیذا کا بدلہ ہے جو تُو مُومِنوں کو دیا کرتا تھا۔

(اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب ج۴ص ۲۸۰ حدیث ۵۶۴۹ دارالفکر بیروت) (ظلم کاانجام ص ۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ　　اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کسی پر غُصّہ آجائے اور دل لڑائی جھگڑے کو بے قرار ہو جائے، تو اپنے آپ کو اس طرح سمجھائیے: مجھے دوسروں پر اگر کچھ قُدْرت حاصِل ہے بھی، تو اس سے بے حد زِیادہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر قادِر ہے، اگر میں نے اِس لڑائی جھگڑے میں پڑ کر کسی کی دل آزاری یا حق تلفی کر ڈالی تو قِیامت کے روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غَضَب سے میں کس طرح محفوظ رہ سکوں گا؟ آہ! بروزِ حشر کہیں ہمارے عیب نہ کھول دیئے جائیں۔

کمر توڑی ہے عصیاں نے، دبایا نفس و شیطاں نے		نہ کرنا حشر میں رُسوا، مِرا رکھنا بھرم مولیٰ
نہ کرنا حَشْر میں پُرسِش مری ہو بے سبب بخشش		عطا کر باغِ فردوس از پئے شاہِ اُمَم مولیٰ
گنہ کرتے ہوئے گر مر گیا تو کیا کروں گا میں		بنے گا ہائے میرا کیا کرم فرما کرم مولیٰ
عطا کر عافیت تُو نَزْع و قَبْر و حَشْر میں یاربّ		وسیلہ فاطِمہ زَہرا کا کر لطف و کرم مولیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُزرگانِ دین اور عفو و درگزر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُعاف کرنے کی عادت اپنایئے کہ اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے، ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کی یہ عادتِ مُبارَکہ تھی کہ جب کوئی ان سے کسی بھی طرح کا بُرا سُلُوک کرتا تو یہ حَضرات اس کے ساتھ بھی حُسنِ سُلُوک سے پیش آتے اور اس کی غلطی کو مُعاف کردیا کرتے۔ آیئے! مُعاف کرنے کا ذِہن بنانے کے لیے اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کے واقعات سُنتے ہیں۔چُنانچہ

اَنوکھا صَبْر:

حضرت سَیِّدُنا اَحنَف بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے بُردباری کہاں سے سیکھی ہے؟ فرمایا: حضرت سَیِّدُنا قیس بن عاصم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے۔ پُوچھا گیا: وہ کس قَدر بُردبار (برداشت کرنے والے) تھے؟ فرمایا: ایک مرتبہ وہ اپنے گھر میں بیٹھے تھے کہ ایک لونڈی ان کے پاس سیخ لائی، جس پر بُھنا ہوا گوشت تھا، وہ اس کے ہاتھ سے گِر کر آپ کے ایک چھوٹے صاحبزادے پر جاگری جس کے باعث اس کا اِنتقال ہوگیا۔ لونڈی یہ دیکھ کر ڈر گئی تو اُنہوں نے فرمایا: ڈرنے کی ضَرورت نہیں، میں نے تجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے آزاد کیا۔ (احیاء العلوم، ج۳، ص۲۱۹)

جہنّم کی آگ اور دُنیا کی راکھ:

حضرت سَیِّدُنا ابُو عُثمان حِیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے مُتَعَلِّق منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ ایک گلی

سے گُزرے تو کسی نے آپ پر راکھ پھینک دی۔ آپ اپنی سواری سے اُترے اور سجدۂ شکر بجالائے، پھر اپنے کپڑوں سے راکھ جھاڑنے لگے اور راکھ ڈالنے والے کو کچھ نہ کہا۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ راکھ ڈالنے والے کو جھڑکتے کیوں نہیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (عاجزی کرتے ہوئے) فرمایا: جو جَہَنَّم کی آگ کا مُسْتَحِق ہو اُس پر راکھ پڑے تو اُسے غُصّے میں نہیں آنا چاہیے۔

(احیاء العلوم، ج۳، ص۲۱۷)

گالیوں بھرے خُطُوط پر اعلیٰ حضرت کا صَبر

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی خدمت میں ایک بار جب ڈاک پیش کی گئی، تو بعض خُطُوط مُغَلَّظات (یعنی گالیوں) سے بھرپُور تھے۔ مُعتقِدین (مَحَبَّت کرنے والے) بَرہم (ناراض) ہوئے کہ ہم ان لوگوں کے خِلاف مُقَدّمہ دائر کریں گے۔ امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے اِرشاد فرمایا: ”جو لوگ تعریفی خُطُوط لکھتے ہیں، پہلے ان کو جاگیریں تقسیم کر دو ، پھر گالیاں لکھنے والوں پر مُقَدّمہ دائر کر دو۔“ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۱۴۳، ۱۴۴ ملخصًا مکتبۃ نبویۃ مرکز الاولیاء، لاہور) مطلب یہ کہ جب تعریف کرنے والوں کو تو انعام دیتے نہیں، پھر برائی کرنے والوں سے بدلہ کیوں لیں؟

(غصے کا علاج، ص ۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِیْن کس قَدر عَفْو و دَرگُزر سے کام لیتے اور غلطی کرنے والے کو مُعاف کر دیا کرتے۔ جبکہ ہمارا مُعامَلہ یہ ہے کہ ہمارے نامۂ اعمال میں نیکیاں نام کو نہیں، شب و روز گُناہوں میں بَسر ہوتے ہیں، آئے دن گُناہوں میں

مُسلسل اِضافہ ہی ہوتا جارہا ہے۔ اس کے باوُجُود بھی لڑنا جھگڑنا، ناراض ہو کر بیٹھ جانا، کوئی مُعافی مانگنے آئے تو اُسے مُعاف نہ کرنا، بلکہ بے عزّتی کر کے اس کی دِل آزاری کرنا بہت بُری عادت ہے کہ حدیثِ پاک میں ہے جس کے پاس اس کا بھائی مَعْذرت کرنے کے لئے آیا تو اسے چاہیے کہ اپنے بھائی کو مُعاف کر دے خواہ وہ جُھوٹا ہو یا سچا، جو ایسا نہیں کرے گا، حوضِ کوثر پر نہ آسکے گا۔"

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب البر والصلۃ، باب بروا آباء کم تبر کم ابناء کم، رقم ۷۳۴۰، ج۵، ص۲۱۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں تو اپنے بُزرگوں کی طرح ایسا ہونا چاہیے کہ ہمیں تنگ کرنے والے کا ذِہن ہی یہ بن جائے کہ میں اسے تکلیف دوں گا تو یہ مجھ سے بدلہ نہیں لے گا، بلکہ رِضائے اِلٰہی کی خاطر مُعاف کر دے گا۔

منقول ہے کہ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنے ایک غُلام کو بُلایا تو اس نے کوئی جواب نہ دیا، دوسری اور تیسری بار پھر بُلایا، اس نے پھر کوئی جواب نہ دیا، یہ دیکھ کر آپ اس کی طرف گئے، دیکھا تو وہ لیٹا ہوا ہے، آپ نے اس سے کہا: کیا تم نے میری آواز نہیں سُنی تھی؟ غُلام نے کہا: سُنی تھی۔ آپ نے فرمایا: پھر تم نے میری بات کا جواب کیوں نہیں دیا؟ غُلام نے کہا: آپ کی طرف سے سَزا سے بے خوف تھا، اس وجہ سے سُستی کے باعث جواب نہ دے سکا۔ یہ سُن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: جا تُو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے آزاد ہے۔ (احیاء العلوم، ج۳، ص۲۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کس قَدر حُسنِ اخلاق کے پیکر تھے، کہ غُلام کا قُصُور ہونے کے باوُجُود بھی اس کی غلطی کو نہ صِرف مُعاف کر دیا بلکہ رِضائے اِلٰہی کی خاطر اسے آزاد بھی کر دیا۔

مَدَنی وصیّتیں

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جو یادگارِ سلف شخصیّت ہیں، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بھی رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کی نیّت سے اپنے قرضداروں کو پچھلے قرضوں، مال چُرانے والوں کو چوریوں، ہر ایک کو غیبتوں، تہمتوں، تذلیلوں، ضربوں سمیت تمام جانی، مالی حُقُوق مُعاف فرما دیئے اور آئندہ کیلئے بھی تمام تر حُقُوق پیشگی ہی مُعاف کر دیئے ہیں، چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ 16 صَفحات پر مشتمل رسالہ، "مَدَنی وَصیّت نامہ" صَفحہ 10 پر عزّت و آبرو اور جان کے مُتعَلِّق فرماتے ہیں: مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے (غیبتیں کرے)، زخمی کر دے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے، میں اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے پیشگی مُعاف کر چُکا ہوں، مجھے ستانے والوں سے کوئی اِنتِقام نہ لے۔ بِالفرض کوئی مجھے شہید کر دے تو میری طرف سے اُسے میرے حُقُوق مُعاف ہیں۔ وُرَثاء سے بھی دَرخواست ہے کہ اسے اپنا حق مُعاف کر دیں (اور مُقدّمہ وغیرہ دائر نہ کریں)۔ اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شَفاعَت کے صَدقے محشر میں خُصُوصی کرم ہو گیا، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے قاتِل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنَّت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اُس کا خاتِمہ ایمان پر ہوا ہو۔ اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اِس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور ہڑتالیں نہ کی جائیں۔

اگر "ہڑتال" اِس کا نام ہے کہ لوگوں کا کاروبار زبردستی بند کروایا جائے نیز دُکانوں اور گاڑیوں پر پتھراؤ وغیرہ ہو تو بندوں کی ایسی حق تلفیوں کو کوئی بھی مُفتیِ اسلام جائز نہیں کہہ سکتا۔ اِس طرح کی ہڑتال حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اِس طرح کے جذباتی اِقدامات سے دِین و دُنیا کے نُقصانات کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص 112) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی غُصّے پر قابو پانے اور عَفْو و دَرگُزر کی عادت اپنانے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں ملے گناہوں کے اَمراض سے شِفا یاربّ
مجھے دے خود کو بھی اور ساری دنیا والوں کو سُدھارنے کی تڑپ اور حوصلہ یاربّ
ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹّھیں بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یاربّ

(وسائلِ بخشش ص 76)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ معاف کر دینے کی کیا کیا برکات ہیں، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عفو و درگزر آپ نے مُلاحظہ فرمائی کہ اس اُمت کے فرعون، ابو جہل کے بیٹے کو بھی معافی سے نواز دیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معافی کی برکت سے وہ درجۂ صحابیت کے عظیم منصب پر فائز ہو گئے، وہ عِکرمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو مسلمانوں کے خلاف جنگیں کیا کرتے تھے، جب پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُن کی ساری خطاؤں کو معاف فرما

دیا تو اس کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ حضرتِ سیدنا عِکرمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسلمان ہوئے اور راہِ اسلام میں شہادت کا جام پی گئے، یاد رکھئے! خطا کرنے والے کو معاف کر دینے سے عزّت میں کمی نہیں بلکہ اضافہ ہوتا ہے، معاف کرنے والوں کو اللہ تعالٰی پسند فرماتا ہے، قدرت کے باوجود معاف کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عزّت والا ہے، قدرت کے باوجود معاف کرنے والے کو، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت نصیب ہو گی، قدرت کے باوجود معاف کرنے والے کو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت جنّتی حور عطا کی جائے گی، قدرت کے باوجود معاف کرنے والے کو سب سے زیادہ بہادر کہا گیا، قدرت کے باوجود معاف کرنے والے کو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت داخلِ جنت کیا جائے گا۔

عفُو و دَرگُزر کے مزید فضائل جاننے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل "عفُو و درگزر کے فضائل" "غُصّے کا علاج" "ظُلم کا انجام" اور مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "احیاءُ العُلوم" جلد 3 سے "حُسنِ خُلق" کا بیان اور "تحمُّل مزاجی کی فضیلت" کا مُطالَعہ فرمالیجئے۔

مدنی قافلے میں سفر کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عفُو و دَرگُزر کا جذبہ پانے، غُصّے کی بُری عادت سے پیچھا چُھڑانے، گُناہوں سے بچنے اور نیکیوں کا جَذبہ پانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول کی برکت سے اعلٰی، اَخلاقی اَوصاف غیر محسوس طور پر آپ کے کردار کا حصّہ بنتے چلے جائیں گے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے

والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے ۔اس کی برکت سے اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غور وفکر کا موقع ملے گا اور دل حُسنِ عاقبت (اچھی آخرت بنانے) کے لئے بے چین ہو جائے گا، جس کے نتیجے میں اِرتِکابِ گُناہ کی کثرت پر ندامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں مُسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فُحش کلامی اور فضُول گوئی کی جگہ دُرُودِ پاک جاری ہو جائے گا ، تلاوتِ قرآن ، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھنے کی عادت بن جائے گی ،غُصّے کی جگہ عَفْو ودَرگُزر کی عادت نصیب ہو جائے گی ،بے صَبْری کی عادت سے نَجات پاکر صابرو شاکر رہنا نصیب ہو گا، بدگُمانی کی جگہ حُسنِ ظَن کی عادت بن جائے گی۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

دارُ الافتاء اہلسنّت کا تعارُف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُنّتوں کی تَربِیَّت اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت تقریباً96 شعبہ جات قائم ہیں۔ان میں سے ایک اِنتہائی اَہَم شُعبہ ”دارُالاِفتاء اہلسنّت“ بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 102 صَفحات پر مُشتمل کتاب، ”عِلْم و حکمت کے 125مَدنی پھُول“ صَفْحَہ 21پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کاایک فرمان کچھ یوں نقل ہے کہ بہت عرصہ قبل کسی دِینی مَدرسے سے وابستہ اسلامی بھائی نے مجھے بتایا کہ ”ہمارے یہاں جب کوئی کم پڑھالکھا سائل، مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آتا ہے تو بسا اَوْقات اَندازِ بیان یا طرزِ تحریر پر اُسے خُوب جھاڑ پلائی جاتی ہے، مثلاً کہا جاتا ہے: کہاں پڑھے ہو! آپ کو اُردو میں سوال لکھنے کا بھی ڈھنگ نہیں معلوم! وغیرہ، اس طرح لوگ بدظَن ہو کر چلے جاتے ہیں،اُن کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ

الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: یہ باتیں سُن کر میرے دل پر چوٹ لگی اور میرے مُنہ سے نکلا ”اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم 12 دارُالافتاء کھولیں گے۔“ شیخِ طریقت، امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا یہ خواب ۱۵شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ کو اس وَقت پورا ہوا جب جامع مسجد کنزُالایمان، بابری چوک بابُ المدینہ (کراچی) میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تحت دارُ الافتاء اہلسنّت کا آغاز ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان بابُ المدینہ (کراچی) میں 4 دارُالافتاء اہلسنّت قائم ہیں، اس کے علاوہ زَم زَم نگر (حیدرآباد)، سردار آباد (فیصل آباد)، مرکزُالاولیاء (لاہور)، راولپنڈی اور گلزارِ طیبہ (سرگودھا) میں دارُالافتاء اہلسنّت، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمَّت کی شَرعی رَہنمائی میں مصروفِ عمل ہیں۔

اس کے علاوہ ”مجلسِ اِفتاء“ کے تحت کام کرنے والے شعبے ”دارُالافتاء آن لائن“ کے اسلامی بھائی بھی اِنتہائی ذِمّہ داری کے ساتھ ٹیلی فون اور اِنٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مُسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مَسائل کا ہاتھوں ہاتھ حل بتاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شُعبے سے تَعلُّق رکھنے والے اسلامی بھائی روزانہ سینکڑوں سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ دارُالافتاء آن لائن سے، اِنٹرنیٹ کے ذریعے، دُنیا بھر سے اس میل ایڈریس (daruliftaa@dawateislami.net) سے سوالات کے جوابات پوچھے جاسکتے ہیں۔ دُنیا بھر سے ہاتھوں ہاتھ شرعی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے، ان نمبرز پر رابطہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔

(۱) 0300-0220112 (۲) 0300-0220113

(۳) 0300-0220114 (۴) 0300-0220115

پاکستانی وقت کے مُطابِق صبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک ان نمبرز پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ بروزِ جمعہ تعطیل ہوتی ہے۔

مدنی کاموں میں حصہ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات میں دن بدن اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے اور اس کا مدنی کام مزید ترقّی کی طرف گامزن ہے۔ اس مدنی ماحول کی بَرَکت سے بے شُمار افراد اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن گئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس اجتماع میں شرکت کی بڑی برکتیں ہیں۔ علمِ دین کی محفل میں شرکت کا ثواب ملتا ہے اور علمِ دین سیکھنے کی فضیلت کے بارے میں حدیث میں ہے کہ جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ کو چلے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو جنَّت کے راستہ پر لے جاتا ہے اور طالبِ علم کی خُوشنودی کے لیے فِرِشْتے اپنے بازُو بچھا دیتے ہیں۔ (سنن الترمذی"،کتاب العلم،باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، الحدیث:۲۶۹۱،ج۴،ص۳۱۲.) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں علمِ دین حاصل کرنے کی بھی بڑی برکتیں ہیں۔ آیئے! ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔

سینماگھر کے مالک کی توبہ

بابُ الاسلام سندھ کے مشہور شہر زَم زَم نگر (حیدرآباد) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا کہ غالِباً یہ 1991ء کے کسی ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع والی رات کی بات ہے، میری ملاقات

ایک سینما گھر کے مالِک سے ہوئی جو کہ شرابی اور گناہوں کا عادی تھا۔ میں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے اُسے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع کی دعوت پیش کی، کچھ پس وپیش کے بعد وہ میرے ہمراہ چل پڑا۔ اِختِتامی دُعا کے دَوران سینما گھر کے مالِک کی حالت غیر ہوگئی۔ حتّٰی کہ دُعا خَتْم ہونے کے بعد بھی اس کا ہچکیوں کے ساتھ رونا بند نہ ہوا۔ بعد میں اس نے بتایا کہ میں نے جب دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے اور آنکھیں بند کیں تو ایسا لگا، جیسے دُعا کی بَرَکت سے میرے دل کی سختی دُور ہورہی ہے، مجھے اپنے کئے ہوئے گناہ یاد آنے، ان کا انجام ڈرانے اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں رُلانے لگا۔ اسی دَوران جس وَقت کہ میری آنکھیں بند تھیں، میں نے اپنے آپ کو مدینۂ منوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں سبز سبز گُنبد کے رُوبرُو پایا، ہر طرف نُور پھیلا ہوا تھا اور بھینی بھینی خوشبو سے فَضاء مہک رہی تھی۔ میں کافی دیر تک سبز گنبد کے جلووں سے اپنے دل کو مُنوَّر کرتا اور روتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے سابِقہ گُناہوں سے توبہ کرلی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وہ میرے ساتھ پابندی سے اجتِماع میں آنے لگے، پنج وقتہ نَماز بھی شُروع کردی۔ ایک دن جب میں ملاقات کیلئے پہنچا تو اُنہوں نے بتایا کہ میرے بعض وہ دوست جنہوں نے بدکاری کے مُعامَلات سے آج تک مجھے نہیں روکا، بلکہ میرے ساتھ شراب ورَباب کی محفلوں میں ہمیشہ آگے آگے رہتے تھے، میری اجتِماع میں شرکت اور نیکیوں کی طرف رغبت کا سُن کر میرے پاس آ پہنچے۔ ان میں جو عقائدِ اہلسنّت سے مُتَّفِق نہیں تھا، وہ مجھے سمجھاتے ہوئے کہنے لگا: "تم جن کے اِجتماع میں جاتے ہو یہ لوگ تو بدعقیدہ ہیں، کہ اولیائے کرام کی نیاز دلاتے ہیں، یا رَسُوْلَ اللّٰہ پُکارتے ہیں، ان کے ساتھ مت جایا کرو۔" سینما گھر کے مالِک کا کہنا ہے کہ میں نے اُس سے کہا کہ "میں نے دعوتِ اسلامی

کا مَدَنی ماحول صِرف سُن کر نہیں، بلکہ دیکھ کر اپنایا ہے، میں نے تو دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی اور وہاں مجھے اِس اِس طرح، مدینہ مُنوَّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً کی زِیارت ہوئی، اب تم بتاؤ جن عاشِقانِ رسول کے اِجتماعات میں گنبدِ خَضرا کے جلوے نظر آتے ہوں، یہ کس طرح غَلَط ہو سکتے ہیں؟ میرا تو مشورہ ہے کہ تم بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں شامل ہو جاؤ۔ خدا کی قسم! اب تو کوئی میرے بچّوں کے گلوں پر چُھری پھیر دے، تب بھی میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول نہیں چھوڑ سکتا۔ (غیبت کی تباہ کاریاں ص ۴۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نَبُوَّت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سُنَّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

"چل مدینہ" کے سات حُرُوف کی نِسبت سے جُوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھول

1 فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جُوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶)

2 جُوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔
3 پہلے سیدھا جُوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جُوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔
4 مرد مردانہ اور عورت زَنانہ جُوتا استعمال کرے۔
5 صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: عورَتوں کو مردانہ جُوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مَردوں اور عورَتوں کا اِمتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے مُمانَعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اِختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ)
6 جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔
7 (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جُوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا، لہٰذا استعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہدیۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

خُوب ہوگا ثواب اور ٹلے گا عذاب پاؤ گے بخششیں، قافلے میں چلو
دل پہ گر زَنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو داغ سارے دُھلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب جمعرات کا دن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے، جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شَبِ جُمُعہ (یعنی جُمعرات اور جُمعہ کی دَرمیانی شب) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔

(کَنْزُ الْعُمَّال، ج۱، ص۲۵۰، حدیث ۲۱۷۴)

یانبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام،   اس پہ ہے ناز مجھ کو ہوں تیرا غُلام

اپنی رحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام،   مجھ سے عاصی کا بھی ناز بَردار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی

کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ماہِ رَبِیْعُ الْآخِر کی گیارھویں شب ہے، اس رات کو پیرانِ پیر، پیر دستگیر، روشن ضمیر، سَیِّدُنا شیخ مُحیُّ الدِّین عبدُالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے خاص نِسْبَت ہے۔ آج کی اِس مبارک اور بڑی رات میں ہم، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گلستان سے کچھ مہکتے مدنی پُھول چننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ حُضُور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ طویل عرصے تک اپنے ملفوظات، تالیفات اور بیانات کے ذریعے لوگوں کو گمراہی سے بچاتے اور راہِ ہدایت پر گامزن فرماتے رہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مَجلس، وَعظ و نصیحت کا خزینہ اور گمراہوں کیلئے ہدایت کا زِینہ تھی۔ یہ سب ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خاص کرم نوازی تھی، آیئے! اس ضمن میں ایک دِلچسپ واقعہ سُنتے ہیں۔

لُعابِ رسول کی برکت:

منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کرسی پر بیٹھے فرمارہے تھے کہ میں نے حُضُور سیِّدِ عالَم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: بیٹا! تم بَیان کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عَرض کی: اے میرے نانا جان (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! میں ایک عجمی مرد ہوں، بغداد میں فُصَحاء (اچھاکلام کرنے والوں) کے سامنے بیان کیسے کروں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: بیٹا! اپنا مُنہ کھولو! میں نے اپنا مُنہ کھولا، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میرے منہ میں سات (7) دفعہ اپنا لُعابِ مُبارک ڈالا اور مجھ سے فرمایا: لوگوں کے سامنے بیان کیا کرو اور انہیں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف عُمدہ حکمت اور نصیحت کے ساتھ بُلاؤ! پھر میں نے نمازِ ظُہر اَدا کی اور بیٹھ گیا، میرے پاس بہت سے لوگ آئے اور مجھ پر چِلّائے، اس کے بعد میں اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی زِیارت سے مُشرَّف ہوا، آپ نے فرمایا: بیٹا! تم بَیان کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عَرض کی: اے میرے والد! لوگ مجھ پر چِلّاتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اپنا مُنہ کھولو! میں نے اپنا مُنہ کھولا، تو آپ نے میرے مُنہ میں چھ (6) دفعہ لُعاب ڈالا، میں نے عَرض کی کہ آپ نے سات (7) مرتبہ کیوں نہیں ڈالا؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ادب کی وجہ سے۔ پھر وہ میری آنکھوں سے اَوجھل ہوگئے۔ (بهجة الاسرار، ص۵۸، از غوثِ پاک کے حالات: ۳۳)

اس واقعے کے بعد حُضُور غوثِ اعظم، سَیِّدُنا شیخ مُحیُّ الدِّین عبدُ القادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ماہِ شَوّالُ الْمُکَرَّم 521ھ کو ایک عظیمُ الشّان اجتماع میں پہلی بار بیان فرمایا، جس میں ہیبت و رونق چھائی ہوئی تھی، اولیائے کِرام اور فِرِشتوں نے اسے ڈھانپا ہوا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کتاب و سُنَّت کی تَصْرِیح کے ساتھ لوگوں کو اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی طرف بُلایا تو سب لوگ اِطاعت و فرمانبرداری کے لئے جلدی کرنے لگے۔ (بهجة الاسرار، ذکر وعظه، ص۱۷۴)

لُعاب اپنا چٹایا احمدِ مختار نے ان کو

تو پھر کیسے نہ ہوتا بول بالا غوثِ اعظم کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک کا پہلا بیان!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور غوثِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ترغیب دِلانے اور لُعابِ مُبارک سے فَیض پانے کے بعد پہلے ہی بَیان سے لوگوں کے دل آپ کی طرف مائل ہو گئے اور جَوق دَر جَوق لوگ آپ کی صحبتِ بابرکت سے فیض حاصل کرنے لگے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مَحافل میں زِندگی کے تمام شُعْبوں سے تَعَلُّق رکھنے والے اَفراد شریک ہوتے، عُلَما و فُقَہا سب جمع ہوتے، "آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مجلسِ وَعظ کا یہ عالَم تھا کہ بیک وَقْت چار چار سو اَفراد قلم و دوات لے کر حاضر ہوتے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ملفوظات تحریر کرتے۔" (اخبار الاخیار:۱۲)

مُحَرِّر چار سو مجلس میں حاضر ہو کے لکھتے تھے
ہوا کرتا تھا جو اِرشادِ والا غوثِ اعظم کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مَواعظِ حَسَنہ (اچھی نصیحتیں)، صَبْر و رِضا، زُہد و تَقْوٰی اور خوفِ خُدا کی آئینہ دار ہوتیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعظ و نصیحت کے ذریعے مَحَبَّت و اُخُوَّت کا دَرس دیتے، لوگوں کو آخرت کی طرف مُتَوَجِّہ کرتے، حُبِّ جاہ و مال، نِفاق، رِیاکاری اور بُغض و کینہ سمیت تمام باطنی بیماریوں سے بچنے کا درس دیتے، جبکہ دُنیا کی بے ثَباتی، ایمان پر پُخْتَگی، اعمالِ صالحہ کی اَہَمِیَّت اور اَخلاقِ کامل کو اپنانے کی

ترغیب بھی دیتے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فرامینِ مُقدَّسہ دل سے نکلتے اور دل میں گھر کر جاتے تھے۔ شیخ عَبدُ الحق محدّثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: حضرت شیخ (عبدُ القادر جیلانی) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کوئی محفل ایسی نہ ہوتی، جس میں غیر مُسلم، آپ کے دَسْتِ حق پرست پر دولتِ ایمان سے مُشرف نہ ہوتے اور نافرمان، ڈاکو، گمراہ اور بدمذہب اَفْراد، آپ کے ہاتھ پر تائب نہ ہوتے۔ جب پانچ سو (500) سے زِیادہ غیر مُسلم اور لاکھوں سیاہ کار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھ پر تائب ہو چکے اور اپنی بداعمالیوں سے باز آچکے تھے تو دیگر لوگوں کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے؟ (ہر ایک ہی آپ کے فرامینِ مُبارکہ سے مُسْتَفِیْض ہوتا تھا) (اخبارالاخیار:۱۳) اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَ نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے مُعاملے میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حُکّامِ بالا کی پروا نہ کرتے اور خُلَفا، وُزرا، سَلاطین اور عوام و خواص سبھی کو نیکی کی دعوت دیتے، حضرتِ سَیِّدُنا امام شَمْسُ الدِّین محمد بن احمد ذہبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شیخ عبدُ القادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ برسرِ منبر اعلانِ حق فرماتے اور جو کسی ظالم کو لوگوں پر حاکم بناتا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس پر اعتراض کرتے۔ (تاریخ الاسلام للذہبی: ۹۹/۳۹)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی عمر مُبارک کے 33 برس درس و تدریس اور فتویٰ نَویسی میں بسر فرمائے، جبکہ 40 سال مخلوقِ خُدا میں وَعظ و نصیحت کے مدنی پھول لُٹائے اور 90 سال کی عمر پاکر 561ھ میں وِصال فرمایا۔ (اخبار الاخیار:۹)

سلاطینِ جہاں کیونکر نہ اُن کے رُعب سے کانپیں
نہ لایا شیر کو خطرے میں کُتّا غوثِ اعظم کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فائدہ مند "کارتُوس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے سروں کے تاج، حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چونکہ خُود باعمل تھے، اسی لیے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نیکی کی دعوت پر مشتمل کلمات تاثیر کا تِیر بن کر لوگوں کے سِینوں میں پیوست ہو جاتے اور اُن کے دل کی دُنیا بدل جاتی۔ یاد رکھئے! اگر کارتُوس بہترین بندوق سے چلایا جائے تو اس سے شیر بھی مارا جا سکتا ہے، ہماری نیکی کی دعوت کے اَلْفَاظ "کارتُوس" کی طرح ہیں اور ہمارا کردار مثلِ بندوق ہے، اگر نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا خُود باعمل ہو گا تو اس کی بات میں بھی اثر ہو گا، لہٰذا اپنی بات میں تاثیر پیدا کرنے کیلئے ہمیں اپنی عملی حالت بھی دُرُست کرنی ہو گی۔ حُضُور غوثِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خُود عمل کیے بغیر کی جانے والی نصیحت کے بارے میں اِرشاد فرماتے ہیں: خُود عمل کیے بغیر، دوسروں کو نصیحت کرنا، کچھ اَہَمِیّت نہیں رکھتا ہے۔ (الفتح الربانی، المجلس العشرون، ص۸۷) مزید فرماتے ہیں: خُود عمل نہ کرکے، دُوسروں کو نصیحت کرنا ایسا ہی ہے، جیسے بغیر دروازے کا گھر ہو اور اس میں ضروریاتِ خانہ داری بھی نہ ہوں اور ایسا خزانہ ہے، جس میں سے کچھ خرچ نہ کیا جائے اور یہ ایسے دعوے کی طرح ہے، جس کا کوئی گواہ نہیں۔ (الفتح الربانی، المجلس العشرون، ص۷۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کسی طبیب کے پاس ہر بیماری کی اچھی سے اچھی دَوا مَوْجُود ہو اور دوسرے لوگ اس سے فائدہ بھی اُٹھاتے ہوں، مگر جب خُود اس طبیب کو وہ مَرَض لاحق ہو تو لاپروائی سے کام لیتا رہے اور بالآخر جان سے ہاتھ دھو بیٹھے، تو اس کو بیوقوف ہی کہا جائے گا۔ بالکل اسی طرح جو لوگ دوسروں کو تو گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی نصیحت کرتے ہیں، مگر خُود عمل کی کوشش نہیں کرتے، وہ بھی سَراسَر نُقْصان میں ہیں۔

نبیِ مُکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: "کچھ جنّتی لوگ جہنمیوں کی طرف

جائیں گے، تو ان سے پُوچھیں گے، تم جہنَّم میں کس وَجہ سے داخل ہوئے، حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم تو تمہاری ہی تعلیم سے جنَّت میں داخل ہوئے ہیں۔"تو وہ کہیں گے، ہم جو بات کہا کرتے تھے، اس پر خُود عمل نہیں کرتے تھے۔" (المعجم الکبیر، الحدیث: ۴۰۵، ج ۲۲، ص ۱۵۰)

عمل کا ہو جذبہ عطا یا اِلٰہی
گناہوں سے مجھ کو بچا یا اِلٰہی
عبادت میں گزرے مِری زِندگانی
کرم ہو کرم یا خدا یا اِلٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: "لوگوں کو عِلْم سکھانے اور اپنے آپ کو بُھول جانے والے کی مثال اس چراغ کی سی ہے جو لوگوں کو تو روشنی دیتا ہے، جبکہ اپنے آپ کو جَلاتا ہے۔" (المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۶۸۱، ج ۲، ص ۱۶۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے عمل مُبَلِّغ کیلئے آخرت میں اس سے بڑھ کر خَسارے کی بات اور کیا ہوگی کہ اس کے بیانات سُن کر عمل کرنے والے تو جنَّت کی اَبدی نعمتیں پانے میں کامیاب ہو جائیں اور یہ خُود عمل نہ کرنے کے سبب جہنَّم کے عذاب کا مُسْتَحِق ٹھہرے۔ لہٰذا ہر مُبَلِّغ و مذہبی شَخْصِیت کو چاہیے کہ لوگوں کی نظر میں نیک بننے کے بجائے، رِضائے الٰہی کی خاطِر اپنے علم پر عمل کی کوشش کرتا رہے اور دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دیتا رہے۔

سُنّتوں کی کروں خوب خدمت ہر کسی کو دُوں نیکی کی دعوت

نیک میں بھی بنوں اِلتجا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

انسان کا حقیقی دُشمن!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَفْس و شیطان، اِنسان کے حقیقی دُشمن ہیں۔ ان میں سے نَفْس تو شیطان سے بھی زیادہ خطرناک ہے، کیونکہ اسی نے شیطان کے اِیمان کو برباد کرکے اسے اَبدِی لَعْنَتوں کا مُسْتَحِق ٹھہرایا۔ حُجَّةُ الْاِسْلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ''نفس کے بے شُمار مَعانی ہیں: (ان میں سے ایک یہ ہے) نفس اسے کہتے ہیں: جو انسان میں شہوت اور غُصّے کو اُبھارتا ہے۔ صُوفیائے کرام اس لَفْظ کو اکثر اِسْتعمال کرتے ہیں، کیونکہ ان کے نزدیک نَفْس سے مُراد انسان میں مَذمُوم (بُری) صِفات جمع کرنے والی قُوَّت ہے۔'' (احیاء العلوم، ۳/ ۵)

اس میں کوئی شک نہیں کہ جس نے اپنے نفس کی پیروی کی، نفس نے اسے تباہی و بربادی کے گڑھے میں پہنچا دیا۔ نَفْس کی ہلاکتوں سے بچنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ فرماتے ہیں: نَفْس بُرائی کا ہی مشورہ دیتا ہے، یہ اس کی فطرت ہے، ایک مُدّت کے بعد یہ اِصْلاح پذیر ہوگا، تم پر لازِم ہے کہ ہر وَقْت نَفْس سے مُجاہَدہ کرتے رہو! (یعنی اس کی مُخالَفت پر کمربستہ رہو) (الفتح الربانی، 43 مجلس، ۱۳۹، ملتقطاً) ایک اور مقام پر اِرشاد فرماتے ہیں: اپنے نفس سے ہمیشہ کہتے رہو کہ تیری نیک کمائی تجھے فائدہ دے گی اور تیری بُری کمائی تیرے لیے وَبال ثابت ہوگی، کوئی دوسرا تیرے ساتھ نہ تو عمل کرے گا اور نہ ہی اپنے اعمال میں سے کچھ دے گا۔ (اے بندے یاد رکھ!) نیک اعمال کرتے رہنا اور نفس سے مُجاہَدہ کرنا بے حد ضروری ہے، تیرا دوست وُہی ہے جو بُرائی سے روکے اور تیرا دُشمن وُہی ہے

جو تجھے گمراہ کرے۔(الفتح الربانی، 43 مجلس، ص ۱۴۰)مزید فرماتے ہیں:جب تک نَفْس نَجاستوں اور بُری خواہشات سے پاک نہ ہو گا تو اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ کا قُرب کیسے حاصِل ہو سکتا ہے؟ اپنے نَفْس کی خواہشات اور اُمیدوں کو ختم کر دے، جبھی تیرا نفس تیرا مُطِیع ہو گا۔(الفتح الربانی، 43 مجلس، ص ۱۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی نفس کی بات ماننا اور اس کے مقابلے سے غافل ہو جانا سَراسر بے وقوفی ہے۔اس لیے ہم پر لازمی ہے کہ نَفْس کا مُقابَلہ کریں اور اس پر قابو پانے کی کوشش کریں، اس کی خواہشات کم کریں یعنی اس کی لذّتیں چُھڑوائیں، اسے زِیادہ سے زِیادہ عبادتوں کی طرف مائل کریں نیز اس کی آفتوں اور شَرارتوں سے بچنے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا بھی کرتے رہیں۔ یقیناً عَقْلمندی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دُشمن کو دُشمن سمجھ کر اس کا مُقابلہ کِیا جائے نہ کہ اس سے لاپَروائی برتی جائے۔شَہنشاہِ خُوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ بے مثال ہے:"عَقْلمند وہ ہے جو اپنے نَفْس کو اپنا تابعدار بنالے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے اور عاجز (بے وَقُوف) وہ ہے، جو اپنی خواہشات پر چلتا ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی اُمید بھی کرتا ہو۔

(ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب فی اوانی صفة الحوض، ۴/۲۰۷، حدیث:۲۴۶۷)

اللہ اللہ کے نبی سے فریاد ہے نَفْس کی بَدی سے
اِیمان پہ مَوت بہتر او نَفْس! تیری ناپاک زِندگی سے
گھرے پیارے پُرانے دِل سوز گُزرا میں تیری دوستی سے

(حدائقِ بخشش:۱۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اولیائے کرام کی صحبتوں کے فوائد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَفْس پر قابُو نہ پاسکنے کی ایک وجہ، اس کی پہچان نہ ہونا بھی ہے کہ نَفْس اپنے جال میں کس طرح پھنساتا ہے، اپنی چالیں کس طرح آزماتا ہے۔ اس کی مَعْرِفت نہ ہونے کی وجہ سے بھی بندہ نفس کا شکار ہوجاتا ہے۔ نفس کی چالوں اور اس کے مکروفریب کو پہچاننے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب اور نیک بندوں کی صحبت اختیار کی جائے۔

حُضُور سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادِر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اسی بات کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: **مَنْ اَكْثَرَ مِنْ مُّخَالَطَةِ الْعَارِفِيْنَ بِاللهِ عَزَّوَجَلَّ عَرَفَ نَفْسَهٗ۔** یعنی جو شَخْص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَعْرِفَت رکھنے والے بندوں (اَوْلِیاءُ اللہ) کی صحبت میں رہتا ہے، تو وہ اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے۔ (الفتح الربانی، المجلس الرابع والخمسون، ص۱۸۰) مزید فرماتے ہیں: بیشک اَوْلِیاءُ اللہ کی صفات میں سے یہ بھی ہے کہ جب وہ کسی شَخْص کی طرف نظر کریں اور اس (کے دل) پر توجُّہ کردیں تو اس کے ایمان، یقین اور ثابت قدمی میں مزید اضافہ ہوجاتا ہے۔

(الفتح الربانی، المجلس الثانی والستون، ص ۲۱۹ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی صحبت میں رہنے کی برکت سے دل کی دُنیا بدل جاتی ہے۔ فی زمانہ اچھی صحبت پانے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی بھی ہے۔ ہمیں بھی اس مدنی ماحول میں رہتے ہوئے گُناہوں سے بچنے اور نیکیوں کا جذبہ پانے کیلئے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع، اجتماعی طور پر دیکھے جانے والے ہفتہ وار مدنی مذاکرے ودیگر مدنی کاموں میں شرکت کے ساتھ ساتھ، ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل

کرتے رہنا چاہئے اور عاشقانِ رسول کی صحبت اور مدنی انعامات پر عمل کی عادت بنانی چاہیے، کیونکہ نیک لوگوں کی گھڑی بھر کی صحبت، بڑے بڑے گناہ گاروں کی بگڑی بنادیتی ہے۔ مَنْقُول ہے کہ ایک بار سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا سے حاضری دے کر ننگے پاؤں بغداد شریف کی طرف آرہے تھے کہ راستے میں ایک چور کھڑا کسی مُسافر کو لُوٹنے کا انتظار کر رہا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب اس کے قریب پہنچے تو پُوچھا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: دیہاتی ہوں، مگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کَشْف کے ذریعے اس کی مَعصِیَّت (گناہ) اور بدکرداری کو لکھا ہوا دیکھ لیا، اس چور کے دل میں خیال آیا: "شاید یہ غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔" آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اس کے دل میں پیدا ہونے والے اس خیال کا بھی علم ہو گیا، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں عبدُ القادِر ہوں۔ یہ سُنتے ہی وہ چور فوراً آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مُبارک قدموں پر گر پڑا اور اس کی زبان پر **یَا سَیِّدِیْ عَبْدَالْقَادِرِ شَیْئًا لِلّٰہِ** (یعنی اے میرے آقا عبدُ القادر! میرے حال پر رحم فرمایئے) جاری ہو گیا۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اس کی حالت پر رحم آ گیا اور اس کی اصلاح کے لئے بارگاہِ الٰہی میں مُتوجِّہ ہوئے تو غیب سے ندا آئی: "اے غوثِ اعظم! اس چور کو سیدھا راستہ دکھا دو اور ہدایت کی طرف رہنمائی فرماتے ہوئے اسے قطب بنا دو۔" چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نگاہِ فیض رَساں سے وہ قُطبِیَت کے درجے پر فائز ہو گیا۔ (سیرت غوث الثقلین، ص ۱۳۰، از غوثِ پاک کے حالات: ۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اِک نگاہِ فیض سے اس چور کے نفس کی مُنہ زوری اور دل کی آلُودگی سب دُھل گئی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسے وَقْت کا قُطب بنا دیا، معلوم ہوا کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کی نگاہ سے چور، قُطب بن سکتے ہیں

تو ہمارے گُناہوں کے میل اور دلوں کے زنگ کو دھونا ان کے لیے کیا بڑی بات ہے؟ اس لیے ہمیں اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی صحبت میں رہنا چاہیے۔ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی قُربت اور ان سے مَحَبَّت کے فوائد بتاتے ہوئے حضرت احمد بن حرب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ نیکوں سے مَحَبَّت کرنا ان کی صحبت میں رہنا اور ان کے اَفعال واَقوال دیکھ کر عمل کرنا، انسان کے دل کیلئے سب سے زِیادہ نَفع بخش ہے۔ (تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، غیرتھم اذا انتھکت حرماتہ، ص ۴۱)

گناہوں کے امراض سے نیم جاں ہوں ۔۔۔ پئے مُرشدی دے شِفا یاالٰہی
بنادے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ ۔۔۔ گُناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آخِرت کے بارے میں غور و فکر کرو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک لوگوں کی صحبت میں رہیے، گناہوں سے بچیے، خُوب خوب نیکیاں کیجیے، دُنیا کی فانی رونقوں سے مُنہ موڑیے اور فکرِ آخرت کرتے ہوئے، اس کی تیاری میں مگن رہیے۔ یاد رکھیے! دُنیا کی حَیثیَّت ایک گُزر گاہ (راستے) کی سی ہے، جسے طے کرنے کے بعد ہی ہم منزل تک پہنچ سکتے ہیں، اب وہ منزل جنّت ہوگی یا جہنَّم! اِس کا اِنْحِصار اس بات پر ہے کہ ہم نے یہ سفر کس طرح طے کیا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت میں طے کیا یا اُن کی نافرمانی میں؟ افسوس ہے اُس پر، جو دنیا کی رنگینیاں دیکھ کر اس کے دھوکے میں مُبتَلا رہے اور موت سے یکسر غافِل ہو جائے۔

حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خوابِ غفلت سے بیدار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے اللہ

عَزَّوَجَلَّ کے بندے! اپنی اُمیدوں کے چراغ گُل کر! اپنی حرص کی چادر کو لپیٹ! اور رُخصَت ہونے والے کی سی نماز پڑھا کر (یعنی ہر نماز کو آخری نماز سمجھ کر پڑھا کر!) یاد رکھ مومن کے لیے یہ مُناسِب نہیں ہے کہ وہ اس حال میں سوئے کہ اس کی تحریر شُدہ وَصیّت اس کے سرہانے نہ رکھی ہو۔ (الفتح الربانی، المجلس الثانی والستون، ص ۲۲۰) یعنی غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہمیں یہ احساس دِلا رہے ہیں کہ موت کسی بھی وَقْت آسکتی ہے، اس لیے بندہ ہر دن کو اپنا آخری دن، ہر نماز کو آخری نماز اور ہر نیند کو اپنی آخری نیند سمجھے۔ مزید فرماتے ہیں: اے بندے تیرا کھانا پینا، اہل و عیال میں رہنا سہنا اور اپنے دوست اَحْباب سے ملنا مِلانا، ایک رُخصَت ہونے والے شَخْص کی طرح ہونا چاہیے، اس لیے کہ وہ شخص کہ جس کی زندگی کی ڈور اور تمام اِخْتیارات دوسرے کے قبضے میں ہوں، اس کو اسی طرح دُنیا میں رہنا چاہیے۔ (الفتح الربانی، المجلس الثانی والستون، ص ۲۲۰) فکرِ آخرت سے غافل لوگوں کو تنبیہ کرتے ہوئے حُضُور غوثِ پاک اِرْشاد فرماتے ہیں: (اے نادان انسان!) ذرا غور کر! جب اس فَنا ہونے والی دُنیا کا حُصُول بغیر محنت و مَشَقَّت کے ممکن نہیں ہے (یعنی دُنیا کی فانی نعمتوں کیلئے محنت کرنی پڑتی ہے) تو وہ چیز جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ہے (اور ہمیشہ رہنے والی ہے) اس کا بغیر رِیاضت و محنت کے ملنا کس طرح ممکن ہے؟

(الفتح الربانی، المجلس الثانی والستون، ص ۲۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہمیں دُنیا کی فانی رونقوں سے پیچھا چُھڑانے اور قَبْر و حشْر کی تیّاری کا ذِہْن بنانے کی ترغیب دِلا رہے ہیں۔ واقعی عَقْل مند وہی ہے، جو موت سے قَبْل موت کی تیّاری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذَخیرہ اِکٹّھا کرلے اور سُنّتوں کا مَدَنی چَراغ قَبْر میں ساتھ لیتا جائے اور یُوں قَبْر کی روشنی کا اِنْتِظام کرلے، ورنہ قَبْر ہرگز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے

اندر کون آیا! امیر ہو یا فقیر، وزیر ہو یا اُس کا مُشیر، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا چپڑاسی، سیٹھ ہو یا مُلازِم، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مزدور، اگر کسی کے ساتھ بھی توشَۂ آخِرت میں کمی رہی، نَمازیں قَصداً قضا کیں، رَمَضان شریف کے روزے بِلا عُذرِ شَرعی نہ رکھے، فَرض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر اَدا نہ کیا، باوُجُودِ قُدرت شَرعی پردہ نافِذ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی کی، جُھوٹ، غیبت، چُغلی کی عادت رہی، فلمیں، ڈِرامے دیکھتے رہے، گانے باجے سُنتے رہے، داڑھی مُنڈواتے یا ایک مٹّھی سے گھٹاتے رہے، اَلْغَرَض خُوب گُناہوں کا بازار گرم رکھا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی کی صُورت میں سوائے حَسرت وندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

دِلا غافِل نہ ہو یک دَم یہ دُنیا چھوڑ جانا ہے بغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سَمانا ہے
تُو اپنی مَوت کو مت بُھول کر سامان چلنے کا زمیں کی خاک پر سونا ہے اِینٹوں کا سِرہانا ہے
جہاں کے شَغْل میں شاغِل خُدا کے ذِکر سے غافِل کرے دعویٰ کہ یہ دُنیا مِرا دائم ٹِھکانا ہے
غُلامؔ اِک دَم نہ کر غَفلت حیاتی پر نہ ہو غُرَّہ خُدا کی یاد کر ہر دم کہ جس نے کام آنا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حقیقت سے کسی مسلمان کو اِنکار نہیں ہو سکتا، کہ اس مختصر زندگی کے بعد ہر ایک کو اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر تمام اعمال کا حِساب دینا ہے۔ جس کے بعد رَحمتِ الٰہی ہماری طرف مُتوجہ ہونے کی صُورت میں، جنّت کی اعلیٰ نعمتیں ہمارا مُقدّر بنیں گی یا پھر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گُناہوں کی شامت کے سبب، جہنّم کی ہولناک سزائیں ہمارا نصیب ہوں گی۔ لٰہذا

دُنیاوی زندگی کی رونقوں، مسرتوں اور رعنائیوں میں کھو کر حِسابِ آخرت کے بارے میں غَفْلت کا شکار ہو جانا یقیناً نادانی ہے۔ یاد رکھئے! نَجات اسی میں ہے کہ ہم ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے، اپنے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں اور گُناہوں کے اِرتکاب سے پرہیز کریں۔ اس مَقصدِ عَظیم میں کامیابی کیلئے دل میں خوفِ خدا کا ہونا بے حد ضَروری ہے۔ کیونکہ جب تک یہ نعمت حاصل نہ ہو، گناہوں سے فرار اور نیکیوں سے پیار تقریباً ناممکن ہے۔ حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! تُو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بے خوف نہ ہو بلکہ خوف کو لازم پکڑلے، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ جنّت اور جہنّم کو پیدا نہ فرماتا تب بھی اس کی ذات اس بات کی مُسْتَحِق تھی کہ اس سے خوف کیا جائے اور اسی سے اُمید رکھی جائے ۔(الفتح الربانی، المجلس التاسع عشر فی مخافۃ اللہ، ص ۷۶، ۷۵)

یاد رہے! خوفِ خدا سے مُراد صِرف یہ نہیں کہ قَبْر وحشر اور حساب ومیزان وغیرہ کے حالات سُن یا پڑھ کر محض چند آہیں بھر لی جائیں ...یا... اپنے سر کو چند مرتبہ اِدھر اُدھر پھیر لیا جائے ...یا... کفِ افسوس مَل کر آنکھوں سے چند آنسو بہالیے جائیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ خوفِ خدا کے عملی تقاضوں کو پُورا کرتے ہوئے گُناہوں کو تَرک کردینا اور اطاعتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مَشغول ہو جانا بھی، اُخْروی نَجات کے لئے بے حد ضروری ہے۔ حُضُور غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: (اے اللہ کے بندو!) اس کی ذات کے طالب بن کر اس کی اطاعت کرو، اس کے اَحکامات کو بجالانے، اس کی ممنوعات سے باز رہنے اور اس کی قضا وقدر پر صبر کرنے میں اس کی اطاعت ہے، تم اس کی بارگاہ میں توبہ کرو اور اس کے سامنے خُوب خُوب عاجزی اور گِریہ وزاری کرو اور جب تُو صِدْقِ دل سے توبہ کرے گا اور

اَعمالِ صالحہ پر ہمیشگی اِختیار کرے گا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے نَفْع عطا فرمائے گا۔(الفتح الربانی، المجلس التاسع عشر فی مخافۃ اللہ، ص ۷۵)

ہمیں بھی اپنا مُحاسَبہ کرنا چاہیے کہ اب تک ہم زندگی کی کتنی سانسیں لے چکے ہیں، بچپن، جوانی اور بُڑھاپا، اپنی عُمر کے کتنے اَدوار ہم گزار چکے ہیں؟ اس دوران کتنی مَرتبہ ہم نے خوفِ خدا کو اپنے دل میں محسوس کیا؟ کیا کبھی ہمارے بدن پر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے لرزہ طاری ہوا؟ کیا کبھی ہماری آنکھوں سے خَشیّتِ الٰہی کی وجہ سے آنسو نکلے؟ اگر جواب ہاں میں ہو تو سوچئے، کہ اگر ہم نے ان کیفیات کو محسوس بھی کیا، تو کیا خوفِ خدا کے عملی تَقاضوں کو پُورا کرتے ہوئے بقیہ زِندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں گزارنے کی سعادت حاصل ہے؟ یا محض ان کیفیات کے دل پر طاری ہونے پر مُطْمَئِن ہو گئے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں میں سے ہیں اور مختلف گُناہوں سے اپنا نامۂ اعمال سِیاہ کرنے کا عمل بدستور جاری رکھا اور اگر ان سوالات کا جواب نفی میں آئے تو غور کیجئے، کہیں ایسا تو نہیں کہ گُناہوں کی کثرت کے نتیجے میں ہمارا دل سَخْت سے سَخْت تر ہو چکا ہو، جس کی وجہ سے ہم ان کیفیات سے اب تک ناآشنا ہوں۔ اگر واقعی ایسا ہے تو مقامِ تَشْوِیْش ہے کہ ہماری قَساوتِ قَلْبی (دل کی سختی) اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی غَفْلت، کہیں ہمیں جہنَّم کی گہرائیوں میں نہ گرا دے۔

سلسلہ آہ! گُناہوں کا بڑھا جاتا ہے ‏ ‏ نِت نیا جُرم ہر اِک آن ہوا جاتا ہے
آہ! جاتی نہیں ہے عادتِ یاوہ گوئی ‏ ‏ وَقْت انمول یُوں برباد ہوا جاتا ہے
اپنی اُلفت کا مجھے جام پلا دو ساقی! ‏ ‏ قَلْب دُنیا کی مَحَبَّت میں پھنسا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش، ص:432)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ‏ ‏ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً انسان سے گُناہ ہو ہی جاتے ہیں، لیکن اس پر ہمیشگی اِختیار کرلینا اور توبہ کو بالکل بُھول جانا بڑی بد نصیبی ہے۔ پیروں کے پیر، روشن ضمیر، شیخ عبدُالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اے مسلمانو! جب تک زندگی کا دروازہ کُھلا ہے، اس کو غنیمت سمجھو کہ وہ عنقریب تم پر بند کر دیا جائے گا، جب تک نیک عمل کرنے کی قُدرت رکھتے ہو، اس کو غنیمت سمجھو اور توبہ کے دروازے کو غنیمت سمجھو کہ جب تک وہ کُھلا ہوا ہے، اس میں داخِل ہو جاؤ۔ (الفتح الربانی، المجلس الرابع فی التوبۃ، ص۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روز بروز اُٹھتے جنازے اور آئے دن رُونُما ہونے والے عبرت ناک واقعات ہمیں خبر دار کرتے اور جھنجھوڑتے ہوئے، موت سے پہلے حیات کو غنیمت جاننے کی صَدا دے رہے ہیں، مگر اِس پر کُوئی ہی کان دَھرتا ہے، جسے آخِرت کی بہتری کی فِکر دامن گیر ہوتی ہے۔ آئے دن موت سے ہم کَنار ہونے والوں میں جَوان، بُوڑھے اور بچّے بھی ہوتے ہیں، موت کسی کی عُمْر و مرتبہ نہیں دیکھتی، کسی نادار و مالدار کی پروا نہیں کرتی، کسی کی مشغولیّت یا فُرصَت کو خاطِر میں نہیں لاتی، موت! سانسیں پُوری ہو جائیں تو گھڑی بھر میں قَبْر کے حوالے کر دیتی ہے۔ لہٰذا زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے آج ہی گناہوں پر نادم ہو کر سچی توبہ کیجئے، اگر پھر گناہ کر بیٹھیں تو پھر توبہ کر لیجئے۔ پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمَآئِدَہ کی آیت نمبر 39 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللّٰہ اپنی مِہر سے اس پر رجوع فرمائے گا بے شک اللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے

پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر، آیت نمبر 31 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۳۱)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس اُمید پر کہ تم فلاح پاؤ

حضرتِ سَیِّدُنا اِسماعیل حَقّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام مسلمانوں کو توبہ و اِستغفار کا حکم فرمایا، اس لئے کہ انسان فطرۃً کمزور ہے، باوُجُود کوشش کے وہ کسی نہ کسی غلطی میں پڑ ہی جاتا ہے۔ اِمام قُشَیْرِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "توبہ کا سب سے زیادہ محتاج وہ ہے، جو اپنے لئے توبہ کی ضرورت محسوس نہ کرے۔ اِس آیتِ مُبارکہ میں رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی صِفَتِ سَتّاری کا بہت زیادہ ظہور ہے کہ اس نے تمام اَہلِ ایمان کو توبہ کا حکم ارشاد فرمایا، تاکہ مُجرِم رُسوا نہ ہوں، کیونکہ اگر صرف مُجرِموں کو خطاب ہوتا تو اُن کی رُسوائی ہوتی، اس فرمان سے اُمید بندھ جاتی ہے کہ جیسے دُنیا میں رُسوا نہیں کیا، ایسے ہی آخرت میں بھی رسوا نہیں کرے گا۔" (تفسیر روح البیان، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۳۱، ۶/ ۱۴۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بے حَد اور بے حساب ہے کہ اس کے گُناہ گار بندے چاہے، اس کی کتنی ہی نافرمانیاں کرتے رہیں، دن رات اس کے حُقُوق کی پامالی سے بھی دَرِیغ نہ کریں، مگر پھر بھی وہ کریم رَبّ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مُسلسل مہلت دیتا رہے اور اگر ہم سچی توبہ کرلیں تو ہماری ساری خَطاؤں کو مُعاف فرمادے، یہی نہیں بلکہ اپنے بندوں پر رحمتوں کی مزید بارش برساتے ہوئے ان کے تمام گُناہوں کو بھی نیکیوں سے بدل دیتا ہے چُنانچہ

پارہ 19، سُوْرَۃُ الْفُرْقَان کی آیت نمبر 70 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا

تَرْجَمۂ کنزالایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور

فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارا رحیم و کریم رَبّ عَزَّوَجَلَّ ہمیں کس طرح توبہ کی ترغیب دِلا رہا ہے اور اس پر کیسی کیسی عظیم بشارتیں بھی سُنا رہا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسی کرم نوازیوں کے بعد بھی اگر کوئی گُناہوں پر ڈٹا رہے اور توبہ میں تاخیر کرتا رہے تو اس سے بڑا نادان کون ہو سکتا ہے؟ آیئے! توبہ کی اَہمیّت، دِل میں بٹھانے اور گُناہوں سے خُود کو بچانے کیلئے توبہ کی فضیلت پر دو فرامینِ مُصطفٰے سُنتے ہیں:

1. ”سارے انسان خطاکار ہیں اور خطاکاروں میں بہتر وہ ہیں، جو توبہ کرلیتے ہیں۔“ (سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبہ، رقم ۴۲۵۱، ج۴، ص ۴۹۱)

2. ”جو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا نامۂ اعمال اسے خُوش کرے، تو اسے چاہیے کہ اس میں اِستغفار کا اِضافہ کرے۔“ (مجمع الزوائد، کتاب، التوبۃ، باب الاکثار من الاستغفار، رقم ۱۷۵۷۹، ج ۱۰، ص ۳۴۷)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

مجلسِ مزاراتِ اولیاء:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے بیان کردہ فرامین کو سُن کر توبہ کی توفیق ملتی ہے، ان کی سیرتِ مُبارَکہ کو پڑھ کر نَفْسِ اَمَّارَہ پر قابُو پانے کی ہمّت پیدا ہوتی ہے اور عبادت واِطاعت والی زِندگی بسر کرنے کا ذِہن بنتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت لوگوں کے دِلوں میں اولیاءُ اللہ کی محبت وعقیدت بڑھانے کیلئے ایک شُعْبہ ”مزاراتِ اَوْلیا“ قائم ہے۔ اس شعبے کے تحت

دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دین کے مزارات پر حاضر ہوکر مختلف دِینی خدمات سَرانجام دینا مثلاً حَتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکر و نعت کا اِنعقاد کرنا، مزارات سے مُلحِقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کروانا اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگانے کا سلسلہ ہوتا ہے، جن میں وُضو، غسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب بھی دِلائی جاتی ہے، ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خِدمت میں ڈھیروں ڈھیر اِیصالِ ثواب کے تحائف پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے نیز ممکنہ صُورت میں صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفا اور مَزارات کے مُتَوَلِّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ہمیشہ اپنے فرامینِ مُبارَکہ کے ذریعے اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری اُمَّت کی اِصلاح و تَربِیَت فرمائی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نیک لوگوں کو نیکیوں پر گامزن رہنے جبکہ گُناہ گاروں اور دُنیا

داروں کو دُنیا کی مَحَبَّت کو چھوڑ کر عشقِ حقیقی کے جام پینے کا درس دیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نظرِ وِلایت اور فَرامینِ عالِیہ سے کئی اَفْراد راہِ راسْت پر آ گئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نَفْسانی خواہشات کو دَبانے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی صحبت سے وابستہ رہنے کو نَفْس کا علاج تجویز فرمایا، اسی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیشہ فکرِ آخرت میں سرشار رہنے اور اپنے علم پر عمل کرنے کی ترغیب دِلائی، نفس و شیطان پر قابُو پانے کا ایک طریقہ، اپنے دل میں خوفِ خدا کی شمع روشن کرنا بھی بتایا۔

اے کاش ہمیں بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف نصیب ہو جائے تو نیکیاں کرنا اور گناہوں سے بچنا نہایت آسان ہو سکتا ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام "مدرسۃُ المدینہ برائے بالغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُزرگانِ کے نَقْشِ قدم پر چلنے، سُنَّتوں پر عمل کرنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ دعوتِ اسلامی کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "مدرسۃُ المدینہ برائے بالغان" بھی ہے۔ قرآنِ مجید، فُرقانِ حمید رَبُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ کا مُبارک کلام ہے، اس کا پڑھنا، پڑھانا اور سُننا سُنانا سب ثواب کا کام ہے، لیکن یہ ثواب اسی وَقْت ملے گا، جبکہ دُرُسْت تَلَفُّظ کے ساتھ پڑھا گیا ہو، ورنہ بَسا اوقات ثواب کے بجائے بندہ عذاب کا مُسْتَحِق بن جاتا ہے۔ امامِ اہلسُنَّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

فرماتے ہیں: ”بِلاشُبہ اتنی تجوید جس سے تصحیح (تَص۔حِی۔ح) حُروف ہو (قواعدِ تجوید کے مطابِق حُرُوف کو دُرُست مخارِج سے اَدا کرسکے) اور غَلَط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، فرضِ عَین ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ ج۶ص۳۴۳) قرآنِ مجید پڑھنا، پڑھانا باعثِ فضیلت ہے، چنانچہ نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظَّم ہے: **خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ**۔ یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے، جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (صَحِیحُ البُخارِی ج۳ص۴۱۰ حدیث۵۰۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تحت دُنیا کے مختلف ممالِک میں بے شمار مَدارِس بنام مَدرَسۃُ المَدِینَہ برائے بالغان قائم ہیں، ان تمام مدارِس میں **فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ** دُرُست تلفُّظ کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھایا جاتا، مختلف دعائیں یاد کروائی جاتی اور سنّتیں بھی سکھائی جاتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدرَسۃُ المدینہ برائے بالغان کی برکت سے کئی اسلامی بھائیوں کی اِصلاح ہوئی ہے۔ آیئے اسی حوالے سے ایک ایمان افروز مَدَنی بہار سنتے ہیں۔

میری زِندگی میں بہار آگئی:

زم زم نگر، حیدرآباد (بابُ الاسلام، سندھ) کے علاقے آفندی ٹاؤن میں مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں ایک فیشن پرست نوجوان تھا، دُنیا کی موج مستی میں گم، اپنی آخرت کے اَنجام سے غافل اَیّامِ حیات بسر کررہا تھا کہ میری سوئی ہوئی قسمت جاگ اُٹھی، مجھے مَدرَسۃُ المدینہ (برائے بالغان) کی روحانی فضائیں تو کیا میسر آئیں، میری تو خوش بختی کے سفر کا آغاز ہوگیا۔ مَدرَسۃُ المدینہ (برائے بالغان) کی برکات نے میرے تاریک دل کو خوفِ خدا اور عشقِ مُصطفٰے کے چراغ سے مُنوّر کردیا۔ اس میں مجھے قرآنِ کریم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سُنّتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا اور ہفتہ وار سُنّتوں بھرے

اجتماع میں شرکت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ (برائے بالغان) میں پڑھنے کی برکت سے میری زندگی میں مدنی بہار آگئی، فیشن پرستی و موج مستی سے نجات حاصل ہوگئی اور میں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کی سعادت حاصل ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سفر کی سُنّتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اکثر و بیشتر ہمیں سفر کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے، لہٰذا سفر کی بھی کچھ نہ کچھ سنتیں اور آداب سیکھ لیتے ہیں تاکہ ان پر عمل کر کے ہم اپنے سفر کو بھی حُصُولِ ثواب کا ذریعہ بنا سکیں۔

❀... ممکن ہو تو جمعرات کو سفر کی ابتداء کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی ابتداء کرنا سنت ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ج ۵، ص ۱۶۱) ❀... اگر سہولت ہو تو رات کو سفر کیا جائے کہ رات کو سفر جلد طے

ہوتا ہے۔❀... اگر چند اسلامی بھائی مل کر قافلے کی صورت میں سفر کریں تو کسی ایک کو امیر بنالیں۔ ❀... چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے قصور معاف کروائیں اور جن سے معافی طلب کی جائے ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کردیں۔(بہارِ شریعت، حصہ ۶، ص۱۹) ❀... لباسِ سفر پہن کر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو گھر میں چار رکعت نفل "**اَلْحَمْدُ وَقُلْ**" سے پڑھ کر باہر نکلیں، وہ رکعتیں واپسی تک اہل ومال کی نگہبانی کریں گی۔ ❀... ہم جب بھی سفر پر روانہ ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اہل ومال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کرکے جائیں۔ بلکہ ہو سکے تو اپنے گھر والوں کو ذیل کے کلمات کہہ کر سفر پر روانہ ہوں۔ **اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا یُضِیْعُ وَدَائِعَهٗ**۔ ترجمہ: میں تم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کرتا ہوں جو سونپی ہوئی امانتوں کو ضائع نہیں کرتا۔(سنن ابن ماجه ،کتاب الجهاد ،باب تشبیع الغزوة ووداعهم، الحدیث، ۲۸۲۵ ،ج۳،ص ۳۷۲) ❀... سفر تجارت کرنے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کریں۔(۱)**قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ** آخر تک۔ (۲)**اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ** آخر تک۔ (۳)**قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** آخر تک۔ (۴)**قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** آخر تک۔(۵)**قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ** آخر تک۔ ❀... جب سیڑھیوں پر چڑھیں یا اونچی جگہ کی طرف چلیں، یا ہماری بس وغیرہ کسی ایسی سڑک سے گزرے جو اونچائی کی طرف جارہی ہو تو "**اَللّٰهُ اَكْبَرُ**" کہنا سنت ہے اور جب سیڑھیوں سے اُتریں یا ڈھلان کی طرف چلیں تو "**سُبْحَانَ اللّٰهِ**" عَزَّوَجَلَّ کہنا سُنَّت ہے۔ ❀... مُسافر کو چاہیے کہ وہ دُعا سے غفلت نہ کرے کہ یہ جب تک سفر میں ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے بلکہ جب تک گھر نہیں پہنچتا اس وقت تک دعاء مقبول ہے۔ ❀... منزل پر اُتریں تو وقتاً فوقتاً یہ دعا پڑھیں اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ ہر نقصان سے بچیں گے۔ دعا یہ ہے: **اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ**۔ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کلماتِ تامہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا۔(کنز العمال ،کتاب السفر ،الفصل الثانی فی آداب السفر،الحدیث ۱۷۵۰۸ ،ج۶،ص ۳۰۱)

❀... سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے کوئی تحفہ لے آئیں کہ یہ سنّتِ مبارکہ ہے۔ سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے ، اگر چہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔ (کنز العمال ،کتاب السفر ،الفصل الثانی فی آداب السفر ،الحدیث ۱۷۵۰۲ ،ج ۶، ص ۳۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سنتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَآءَ اللہ سر بسر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

درود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرشتوں کو بھیجتا ہے، جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔ (1)

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بَس ہوں میں　　تم ہو میں تم پر فِدا تم پہ کروڑوں دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل

---

1 ۔۔۔کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ۔۔۔الخ، الجزء ۱، ۱/ ۲۵۰، رقم: ۲۱۷۴

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱)بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲)جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔❀ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔❀ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔❀دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔❀صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔❀بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀دیکھ کر بَیان کروں گا۔❀پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً"[2] یعنی پہنچا

---

1 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

2 . . . بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۴۶۲/۲، حدیث: ۳۴۶۱

دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

مخلوقِ خُدا کے عُیُوب سے بے نیازی

حضرت سَیِّدُنا علّامہ عبدُ الوہّاب شَعْرانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه نقل فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه جامِع مسجِد کُوفہ کے وُضو خانے میں تشریف لے گئے تو ایک نوجوان کو وُضو کرتے ہوئے دیکھا، اُس سے وُضو میں اِستِعمال شُدہ پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! ماں باپ کی نافرمانی سے توبہ کرلو۔ اُس نے عرض کی: "میں نے توبہ کی۔" ایک اور شخص کے وُضو کے پانی کو مُلاحَظہ فرمایا، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه نے اُس شخص سے ارشاد فرمایا: "اے میرے بھائی! بدکاری سے تَوبہ کرلو۔" اُس نے عرض کی: "میں نے توبہ کی۔" ایک اور شخص کے وُضو کے پانی کو دیکھا تو اُس سے فرمایا: "شَراب پینے اور گانے باجے سُننے سے توبہ کر لے۔" اُس نے عرض کی: "میں نے تَوبہ کی۔" حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه پر غیبی باتوں کے اِظہار کے باعِث چُونکہ لوگوں کے عُیُوب ظاہِر ہو جاتے تھے، لہٰذا آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه نے بارگاہِ خُداوندی میں غیبی باتوں کے اِظہار کے خَتم ہو جانے کی دُعا مانگی: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُعا قبول

فرمائی جس سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وُضو کرنے والوں کے گناہ جھڑتے نظر آنا بند ہوگئے۔[1]

جو بے مِثال آپ کا ہے تقویٰ تو بے مِثال آپ کا ہے فتویٰ
ہیں علم و تقویٰ کے آپ سنگم امامِ اعظم ابُو حنیفہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو حکایت ہم نے ابھی سُنی، اس میں یہ بھی پتہ چلا کہ ہمارے اِمام، کروڑوں حَنفیوں کے عظیم پیشوا، امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بڑی شان و عظمت ہے، آپ باکرامت بزرگ ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نگاہِ وِلایت کشف کے ذریعے لوگوں کے وضو میں استعمال ہونے والے پانی میں ان کی نافرمانیاں دیکھ لیتی تھی، بے شک یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عظیم کرامت تھی، تاہم آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لوگوں کے عُیُوب پر مُطَّلَع ہونا گوارا نہ ہوا اور دُعا کے ذَرِیعے غیبی باتوں کا اِظہار ہونا ختم کروا دِیا۔ یہاں وہ لوگ عبرت حاصِل کریں جو حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَحبَّت کا دم تو بھرتے ہیں، مگر زبردستی اُلٹے سیدھے سُوالات کرکے لوگوں کے عَیبوں کو اُچھالنے میں مشغول رہتے ہیں، یاد رکھئے! بِلا مَصْلَحتِ شَرعی جان بُوجھ کر کسی مسلمان کا عَیب معلوم کرنا یا اُچھالنا گناہ و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرٰات، آیت نمبر 12 میں خدائے سَتّار عَزَّوَجَلَّ نے دُوسروں کے اندر بُرائیوں کو تلاش کرنے سے منع کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

وَّلَا تَجَسَّسُوْا (پ۲۶، الحجرات: ۱۲) ترجَمۂ کنزالایمان: اور عیب نہ ڈھونڈو۔

---

1 . . . فتاویٰ رضویہ ۲/۶۵۔ المیزانُ الکبریٰ، کتاب الطہارۃ، الجزء ۱، ۱/۱۳۰ ملتقطاً وملخصاً

صَدْرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مَولانا سَیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور اُن کے چُھپے حال کی تلاش میں نہ رہو، جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی سَتّاری سے چُھپایا۔ (مزید فرماتے ہیں) حدیث شریف میں ہے: گمان سے بچو، گمان بڑی جھوٹی بات ہے اور مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو، اُن کے ساتھ لالچ و حسد، بُغض و بے دَردی نہ کرو، اے اللہ تعالٰی کے بندو! بھائی بھائی بنے رہو، جیسا تمہیں حکم دِیا گیا، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اُس پر ظُلم نہ کرے، اُس کو رُسوا نہ کرے، اُس کی بے قَدْری نہ کرے۔ (پھر اپنے مُبارک سینۂ بے کینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے۔[1]

گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈھکیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ خُوش نصیب ہیں وہ مسلمان کہ جو اپنے کام سے کام رکھتے ہوئے اپنے نَفْس کی نگہبانی کرتے ہیں اور دُوسروں کے عیب ڈھونڈنے کے بجائے اپنی ذات میں مَوْجود عیبوں کو دُور کرنے کے لئے شب وروز مصروف رہتے ہیں نیز اگر اُنہیں اپنے مسلمان بھائیوں کے عُیُوب کسی طرح معلوم ہو بھی جائیں تو شیطان کے بہکاوے میں آکر اُن کے عیب اُچھالنے کے بجائے رِضائے الٰہی کے لئے پردہ پوشی کرتے اور ثوابِ آخرت کے حقدار بنتے ہیں۔ عقلمندی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جب کبھی دُوسرے کے عیب بیان کرنے کو جی چاہے، اُس وقت اپنے عُیُوب کی طرف مُتَوجِہ ہو کر اُن کو دُور کرنے میں لگ جانا چاہئے، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ بہُت بڑی سعادت مندی ہے جیسا کہ

1 . . . خزائن العرفان، ص ۹۵۰ ملخصاً

نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: طُوْبٰی لِمَنْ شَغَلَہٗ عَیْبُہٗ عَنْ عُیُوْبِ النَّاسِ یعنی اُس شخص کے لئے خوشخبری ہے، جسے اُس کے اپنے عیب نے لوگوں کے عیب بیان کرنے سے باز رکھا۔(1)

پردہ پوشی کا مؤثّر طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اپنے مسلمان بھائیوں کی غیبتوں اور بُرائیوں سے بچنے کا ایک مؤثّر طریقہ یہ بھی ہے کہ انسان اپنے اندر پائی جانے والی خامیوں کی طرف نظر کرے، کیونکہ جب اُس کی نظر اپنی بُرائیوں پر پڑے گی تو یقیناً اُس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوگی کہ میری اِن بُرائیوں کا کسی کو پتا نہ چلے، لہٰذا اپنی غَلَطیوں کو پوشیدہ رکھنے کا یہی احساس اُسے اپنے مسلمان بھائی کی غَلَطی اور بُرائی کو پوشیدہ رکھنے پر آمادہ کرلے گا۔ آیئے! اس ضمن میں بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی نصیحتوں پر مُشْتَمِل چند مدنی پھول سُنتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کے عیبوں کی پردہ پوشی کرنے کا ذہن بنے گا چُنانچہ،

اپنی بُرائیاں یاد کرلیا کرو

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا فرمان ہے: اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَذْکُرَ عُیُوْبَ صَاحِبِکَ فَاذْکُرْ عُیُوْبَکَ جب تم اپنے ساتھی کی بُرائیاں بیان کرنا چاہو تو اپنی بُرائیاں یاد کرلیا کرو۔(2)

سب سے زیادہ پسندیدہ بندہ

1…فِرْدَوْس الاخبار، ۲/۴۶، باب الطاء، حدیث: ۳۷۴۲

2…موسوعۃ لابن ابی الدنیا، باب الغیبۃ وذمہا، ۴/۳۵۷، رقم: ۵۶

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: اے ابنِ آدم! تم اُس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پاسکتے، جب تک لوگوں کے عُیُوب تلاش کرنا ترک نہ کردو، جو عُیُوب تمہارے اپنے اندر پائے جاتے ہیں اُن کی اِصلاح شروع کردو اور اُنہیں اپنی ذات سے دُور کرلو، جب تم ایسا کرو گے تو یہ چیز تمہیں اپنی ہی ذات میں مشغول کردے گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ایسا بندہ سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔(1)

فِرِشتوں کی دُعا

مشہور تابِعی بُزرگ حضرت سیِّدُنا مُجاہِد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے اسلامی بھائی کا بھلائی کے ساتھ ذِکر کرتا ہے، تو اُس کے ساتھ رہنے والے فِرِشتے اُسے دُعا دیتے ہیں کہ تمہارے لئے بھی اِسی طرح ہو اور جب کوئی اپنے بھائی کو بُرائی (یعنی غیبت وغیرہ) سے یاد کرتا ہے، تو فِرِشتے کہتے ہیں: اے آدمی! تُو نے اُس کی پوشیدہ بات ظاہر کردی! ذرا اپنی طرف دیکھ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کر کہ اُس نے تیرا پردہ رکھا ہوا ہے۔(2)

دوسروں کے عُیُوب سے غافل کرنے والی چیز

حضرت سیِّدَتُنا رَابِعَہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا فرماتی تھیں: بندہ جب اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی مَحبَّت کا مزہ چکھ لیتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اُس کے اپنے عَیبوں پر مُطَّلَع فرما دیتا ہے اور اِس وجہ سے وہ لوگوں کے عیبوں میں مشغول نہیں ہوتا (بلکہ اپنے عیبوں کی اِصلاح کی طرف مُتوجہ رہتا ہے۔)(3)

---

1 ... موسوعۃ لابن ابی الدنیا، باب الغیبۃ و ذمھا، ۳۵۹/۴، رقم: ۶۰

2 ... تَنبِیہُ الْغافِلِین، باب الغیبۃ، ص۸۸

3 ... تَنبِیہُ الْمُغتَرِّیْن، و من اخلاقھم: الاشتغال بعیوب انفسھم ... الخ، ص۱۹۷

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ جس طرح اپنی بُرائیوں اور عیبوں کے بارے میں دُوسروں سے پردہ پوشی کی خواہش رکھتا ہے، اِسی طرح دُوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالنا بھی پسند کِیا کرے، کیونکہ ایمان کے کامل ہونے کی علامت یہ ہے کہ مسلمان دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرے، جو اپنے لئے پسند کرتا ہے چُنانچہ،

قُربان روزِ محشر دامن کا پردہ ڈھک کر
عیبوں کو میرے سَروَر خود ہی چُھپا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش، ص302)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کامِل مُسلمان کی نشانی

پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَایُحِبُّ لِنَفْسِہٖ تم میں سے اُس وقت تک کوئی کامِل مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہ چیز پسند نہ کرے، جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔(1)

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جان لو کہ انسان کا اِیمان اُس وقت تک کامِل نہیں ہوتا، جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے اُس چیز کو پسند نہ کرے، جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے اور بھائی چارے کا کم تر دَرَجہ یہ ہے کہ اپنے بھائی سے ایسا مُعاملہ کِیا جائے، جیسا مُعاملہ اُس

---

1 ... بخاری، کتاب الایمان، باب من الایمان ... الخ، حدیث: ۱۳، ۱/۱۶

کی طرف سے اپنے حق میں پسند کرتا ہے۔ اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ تم اپنے بھائی سے اپنے حق میں پردہ پوشی، بُرائیوں اور عیبوں پر سُکوت کی اُمّید کرو گے اور اگر اُمّید کے بَرخلاف کچھ ظاہر ہو تو یقیناً اُس پر غضبناک ہو گے، تو یہ کیسی بے عقلی ہے کہ تم اُس سے تو پردہ پوشی کی اُمّید رکھو جبکہ خود اُس کے عیبوں پر پردہ نہ ڈالو۔[1] حدیثِ قُدسی میں ہے: عَجِبْتُ لِمَنْ یَّشْتَغِلُ بِعُیُوْبِ النَّاسِ وَ هُوَ غَافِلٌ عَنْ عُیُوْبِ نَفْسِهٖ یعنی حَیرت ہے اُس شخص پر جو لوگوں کے عُیُوب تلاش کرنے میں تو مصروف رہتا ہے، لیکن اپنے عُیُوب سے غافل ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مختلف مواقع پر مسلمانوں کے عیب اُچھالنے سے منع کرتے ہوئے پردہ پوشی کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے پردہ پوشی کے فضائل کے بارے میں 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحَظہ کیجئے:

1. مَنْ رَاٰی عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْيَا مَوْءُوْدَةً مِّنْ قَبْرِهَا یعنی جو کسی کا پوشیدہ عیب دیکھے، پھر اُسے چھپالے، تو وہ اُس شخص کی طرح ہو گا کہ جس نے زندہ دفنائی گئی بچی کو قَبْر سے نکال کر اُس کی جان بچالی۔[3]
2. اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا بَصَّرَهٗ عُيُوْبَهٗ یعنی جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ

---

1 . . . احیاء العلوم، ۲/ ۶۴۴-۶۴۵ ملخصاً

2 . . . مجموعۃ رسائل الامام الغزالی، المواعظ فی الاحادیث القدسیۃ، الموعظۃ الاولٰی، ص ۵۶۵

3 . . . مسند احمد، مسند الشامیین، حدیث عقبۃ بن عامر الجھنی، ۶/ ۱۲۶، حدیث: ۱۷۳۳۴

فرماتا ہے، تو اُسے اُس کے عُیُوب سے باخَبَر فرما دیتا ہے۔[1]

3. مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے، تو خُدائے ستّار عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے روز اُس کی عیب پوشی فرمائے گا۔[2]

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ آخری حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی اگر کوئی حیادار آدمی پوشیدہ طور پر نامُناسب حرکت کر بیٹھے، پھر پچھتائے تو تم اُسے پوشیدہ طور پر ہی سمجھا دو کہ اُس کی اِصلاح ہو جائے، اُسے بدنام نہ کرو، اگر تم نے اپنے بھائی کا پردہ رکھا تو اللہ تعالیٰ قیامت میں تمہارے گناہوں کا حساب پوشیدہ طور پر ہی لے گا، تمہیں رُسوا نہ کرے گا۔ ہاں! جو کسی کو تکلیف پہنچانے کی خُفْیَہ تدبیریں کر رہا ہو یا چھپ کر بُری حرکتیں کرنے کا عادی ہو چُکا ہو تو، اُس کا اِظہار ضرور کر دو تاکہ وہ شخص اِیذا سے بچ جائے یا یہ شخص توبہ کرلے۔ غَرَض کہ صرف بدنامی سے کسی کو بچانا اچّھا ہے، مگر اُس کے پوشیدہ ظُلم سے کسی دوسرے کو بچانا یا اُس کی اِصلاح کرنا بھی اچّھا ہے، یہ فَرق خیال میں رہے۔ یہاں صاحبِ مِرقات رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو مُسلمان کی ایک عیب پوشی کرے، ربّ تعالیٰ اُس کی سات سو (700) بُرائیوں کی عیب پوشیاں کرے گا۔[3]

کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور
سُنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یاربّ

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ شرحِ حدیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص

1...شعب الایمان، باب فی الزهد وقصر الأمل، ۷/۳۴۷، حدیث:۱۰۵۳۵ ملتقطاً

2...بخاری، کتاب المظالم والغصب، ۲/۱۲۶، حدیث: ۲۴۴۲

3...مرآۃ المناجیح، ۶/۵۵۱-۵۵۲ بتغیر قلیل

کے اندر ایسی بُرائی پائی جائے جو دُوسرے مسلمانوں کیلئے باعثِ تکلیف ہو، تو ایسی صورت میں مسلمانوں کو اُس شخص کے نُقصان سے بچانے کی نِیَّت سے اُس کی وہ بُرائی ظاہر کرنے میں کوئی حَرَج نہیں بلکہ یہ اچّھی بات ہے، مگر اِس بات کا بھی خاص خیال رکھنا چاہئے کہ اگر ضرورتاً دُوسروں کے سامنے کسی کی بُرائی ظاہر کرنی پڑ جائے تو بَڑھا چَڑھا کر بیان کرنے کے بجائے صِرف اُتنی ہی بُرائی ظاہر کی جائے کہ جس قدر اُس کی ذات میں موجود ہے۔

بَرَہْنَہ کرنے سے بھی بڑا گناہ

حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے حَواریوں سے فرمایا: اگر تم اپنے بھائی کو اِس حال میں سوتا پاؤ کہ ہَوا نے اُس سے کپڑا ہٹا دِیا ہے تو تم کیا کرو گے؟ اُنہوں نے عرض کی: اُس کی پردہ پوشی کریں گے اور اُسے ڈھانپ دیں گے۔ تو آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: بلکہ تم اُس کا پَردہ کھول دو گے۔ حَواریوں نے حَیرت سے کہا: بَھلا ایسا کون کرے گا؟ تو آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کے بارے میں کچھ سُنتا ہے تو اُسے بَڑھا چَڑھا کر بیان کرتا ہے اور یہ اُسے بَرَہْنَہ (بَ۔رَہْ۔نَہ) کرنے سے بڑا گناہ ہے۔[1]

اللہ اللہ! دیکھا آپ نے کہ اگرچہ ضرورتاً ہی کسی کی بُرائی ظاہر کرنی پڑے، مگر اُسے بڑھا چڑھا کر بیان کرنا کتنا بڑا گُناہ ہے۔ ظاہر ہے کہ اپنی طرف سے جتنا اِضافہ کیا وہ سب جھوٹ ہوگا اور جھوٹ بولنا کبیرہ گُناہ ہے۔ بہر حال کسی کی پوشیدہ بُرائی دُوسروں کے سامنے بیان کرنے کی اجازت صِرف اِسی صورت میں ہے کہ جب وہ بُرائی دُوسروں کے حق میں نُقصان دہ ہو اور اگر ایسا نہیں تو دُوسروں کو

---

1 . . . احیاء العلوم، ۲/ ۶۴۴ بتغیر قلیل

بتانے اور سب کی نظروں میں ایک مُسلمان کو ذلیل و رُسوا کرنے کے بجائے تنہائی میں نرمی کے ساتھ اُس کی اِصلاح کی کوشش کی جائے، کیونکہ اگر سب کے سامنے آپ کسی کی اِصلاح کی کوشش کریں گے تو عین ممکن ہے کہ وہ ضِدّی بن جائے اور اپنی غَلَطی تسلیم کرنے کے بجائے اُلٹا آپ کو رُسوا کر دے، لہٰذا حتَّی الْاِمکان تنہائی میں نصیحت کی جائے کہ یہ نہایت مؤثِّر ثابت ہوتی ہے جیسا کہ

تنہائی میں نصیحت دَر حقیقت زینت ہے

حضرت سیِّدُنا اِمام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے اپنے مُسلمان بھائی کو تنہائی میں سمجھایا اُس نے اُسے نصیحت کی اور زینت بخشی اور جس نے سب کے سامنے سمجھایا، اُس نے اُسے رُسوا اور بدنام کیا۔

حضرت سیِّدُنا مِسْعَر بن کِدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: کیا آپ اُس شخص کو پسند کرتے ہیں جو آپ کو آپ کے عیبوں پر خبر دار کرے؟ فرمایا: اگر تنہائی میں نصیحت کرے تو پسند ہے اور اگر سرِ عام سمجھائے تو نہیں۔ (1)

اپنے سینے مسلمانوں کی طرف سے صاف رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ دُوسروں کی ٹوہ میں رہتے ہیں اور اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے عیب اور بُرائیاں تلاشتے رہتے ہیں اور جب اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو موقع کی تلاش میں لگ جاتے ہیں اور پھر اُس کی عزّت، وقار ختم کرنے اور دوسروں کی نظر میں اُسے نیچا دِکھانے کے لئے کسی ایسی محفل میں یا ایسی مُعَزَّز شخصیَّت کے سامنے، اُس کی پولیں (کمزوریاں) کھولتے ہیں کہ وہ کسی کو منہ دِکھانے کے قابل نہیں رہتا اور شرم سے پانی پانی ہو جاتا

1 . . . احیاء العلوم، ۲ / ۲۶۰ بتغیر قلیل

ہے، حالانکہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے تعلیمِ اُمّت کے لئے صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان کو مُخاطب کرکے ارشاد فرمایا: مجھے کوئی صحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ پہنچائے، میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں۔(1)

مشہور مُحَدِّث حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دہلوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه بیان کردہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے **"مجھے کوئی صحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ پہنچائے"** کی وَضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی کسی کی کوتاہی، بُرے فعل، بُری عادت، اُس نے یہ کِیا، یا اُس نے یہ کہا، فُلاں اِس طرح کہہ رہا تھا (اَلْغَرَض اِس طرح کی باتیں کوئی بھی کسی کے بارے میں نہ پہنچایا کرے)۔(2) نیز حدیث شریف کے اِس حصّے **"میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں"** کا خُلاصہ کرتے ہوئے مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه فرماتے ہیں: (یعنی) کسی کی دُشمنی، کسی سے نفرت دل میں نہ ہُوا کرے۔ یہ بھی ہم لوگوں کیلئے ایک قانون کا بیان ہے کہ اپنے سینے (مسلمانوں کے کینے سے) صاف رکھو تاکہ اُن میں مدینے کے انوار دیکھو، ورنہ حُضُور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا سینۂ رحمت، نورِ کرامت کا خزانہ ہے، وہاں بُغض و کینے کی پہنچ ہی نہیں۔(3)

بہرحال اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ دوسروں کی ذات میں عیب ڈھونڈنے والے اگر اپنا اِحتِساب کریں اور اپنے عیبوں پر ایک سَرسَری نظر دوڑائیں تو شاید اپنی ذات میں مَوجود عیبوں کی کثرت دیکھ کر وہ خود بھی حَیرت کے سَمُندر میں غَرَق ہو جائیں مگر آہ! لمبی لمبی اُمّیدیں، دُنْیَوی عیش و

1... ابو داود، کتاب الادب، باب رفع الحدیث من المجلس، ۴/۳۴۸، حدیث: ۴۸۶۰

2... اشعة اللّمعات، کتاب الآداب، باب حفظ اللسان... الخ، ۴/۸۳

3... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۴۷۲ ملخصًا

عِشرت کی چمک دَمک، خَوفِ خُدا سے مَحرومی اور گُناہ پر گُناہ کئے جانے کے باوُجود رَحمتِ الٰہی پر بے جایقین اُنہیں اپنی اِصلاح سے غافل کر دیتا ہے۔ ایسے نادان دُنیا میں بھی ذِلّت کا مَزہ چکھتے ہیں اور آخِرت میں بھی اُنہیں رُسوائی کے عِلاوہ کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ آیئے! اِس ضمن میں ایک حدیثِ پاک سُنئے اور عبرت حاصل کیجئے چُنانچہ

مسلمانوں کے عُیُوب تلاش کرنے کی سزا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے وہ لوگو جو زبانوں سے تواِیمان لے آئے ہو، مگر تمہارے دل میں ابھی تک اِیمان داخل نہیں ہوا! مسلمانوں کی غیبت اور اُن کے عُیُوب تلاش نہ کِیا کرو، کیونکہ جو مسلمانوں کے عُیُوب تلاش کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا عیب ظاہر فرمادے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کا عیب ظاہر فرماتا ہے اُسے رُسوا کر دیتا ہے، اگرچہ وہ اپنے گھر میں ہو۔[1] ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: طعنہ دینے، غیبت و چُغل خوری کرنے اور بے گُناہ لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ (قِیامت کے دن) کُتّوں کی شَکل میں اُٹھائے گا۔[2]

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر رہے دیکھتے اَوروں کے عیب و ہُنر
پڑی اپنی بُرائیوں پہ جو نظر تو نگاہوں میں کوئی بُرا نہ رہا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رہے! عُہدہ، وزارت یا کوئی بڑا مرتبہ و مقام مل جانا یقیناً نعمتِ خداوندی ہے، مگر عُہدہ وغیرہ ملنے کے بعد بعضوں کے مِزاج میں بالکل ہی تبدیلی آجاتی ہے کہ پھر وہ اپنے مُتَعَلِّق کوئی خلافِ شان

1 . . . شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، ۲۹۶/۵، حدیث: ۶۷۰۴

2 . . . الترغیب والترہیب، کتاب الادب، الترھیب فی النمیمۃ، ۳۹۵/۳، حدیث: ۴۳۳۳

بات یا نصیحت سُننا بھی گوارا نہیں کرتے اور بالفرض اگر کوئی بے چارہ اِصلاح کی غَرَض سے اُن میں مَوْجود کسی حقیقی عیب کی نشاندہی کر دے تو وہ آپے سے باہر ہو جاتے ہیں، نتیجتاً خامی بیان کرنے والے کی شامت آجاتی ہے، اُس غریب پر گالیوں کی بوچھاڑ کر دی جاتی ہے، اگر اِس سے بھی غُصَّہ ٹھنڈا نہیں ہوتا تو لاتیں اور گھونسے بھی رَسِید کئے جاتے ہیں، بالآخر اِس جُرم کے بَدلے اُسے دَھکّے دے کر نوکری سے نکال دِیا جاتا ہے۔ ہمارے اَسْلافِ کِرام عَلَیْہِمْ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام بے شمار خُوبیوں کے مالک تھے اور عُہدے وغیرہ مل جانے کے بعد بھی اُن کے روز مَرَّہ کے معمولات میں کوئی مَنْفی فرق نہ آتا تھا بلکہ مزید مُحتاط ہو جاتے تھے، یہ حضرات نَفْس و شیطان کی چالوں سے ہوشیار رہتے اور وقتاً فوقتاً اپنے ماتحتوں سے اپنے مُتَعَلِّق پوچھا کرتے، اگر کوئی بتاتا بھی کہ آپ میں فُلاں فُلاں عیب ہے تو اُن کے چہروں پر ناگواری کا ذرّہ برابر بھی اَثَر دِکھائی نہ دیتا تھا چُنانچہ،

سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا طرزِ عمل

خلیفۂ دُوُم اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عُیُوب پر مُطَّلَع کئے جانے کو تحفہ خیال کرتے اور فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شخص پر رَحم فرمائے، جو اپنے بھائی کو عیب پر مُطَّلَع کرنے کی صورت میں اُسے تحفہ دیتا ہے۔[1] نیز یقینی جنّتی ہونے اور عُیُوب کے بجائے بے شُمار خُوبیوں کا مالک ہونے کے باوُجود اشاد فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شخص پر رَحم فرمائے، جو مجھے میرے عُیُوب بتائے۔

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَمیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُن سے پُوچھا: مجھ میں کون سی

---

1 . . . احیاء العلوم، ۲ / ۶۶۲

بات آپ کو ناپسندیدہ معلوم ہوتی ہے ؟ حضرت سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بتانے سے مَعْذِرَت کی، اَمِیْرُ المومنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِصرار کِیا تو اُنہوں نے عرض کی: مجھے پتا چلا ہے کہ آپ کے دستر خوان پر دو(2) کھانے ہوتے ہیں اور آپ کے پاس کپڑے کے دو(2) جوڑے ہیں، ایک دن میں پہنتے ہیں اور دُوسرا رات میں۔ اَمِیْرُ المومنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اِس کے عِلاوہ کوئی بات ؟ عرض کی: نہیں۔ اِس پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اِن دونوں باتوں کے مُتَعَلِّق آپ تسلّی رکھئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اگر کوئی ہَمدَرد و مُخْلِص اسلامی بھائی ہمیں ہمارے اندر موجود کسی عیب سے مُتَعَلِّق بتائے تو رنجیدہ یا ناراض ہو کر اینٹ کا جواب پتّھر سے دینے یا اُلٹا اُسی کی پولیں (کمزوریاں) کھولنے کی غَلَطی کرنے کے بجائے اُس کا شکریہ اَدا کرنا چاہئے کہ درحقیقت وہ ہمارا سب سے بڑا مُحْسِن ہے، کیونکہ اگر وہ اِس عیب کو ہم سے چھپالیتا تو ممکن تھا کہ وہی عیب ہمیں ہلاکت و بربادی کی وادیوں میں گرا دیتا، اَحادیثِ مبارکہ میں تو اپنے مسلمان بھائی کو اُس کے عُیُوب پر مُطَّلَع کرنے کی باقاعدہ ترغیب بھی اِرشاد فرمائی گئی ہے۔ چُنانچہ،

مومن مومن کا آئینہ ہے

سرکارِ ابد قرار، شَفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَکُفُّ عَنْہُ ضَیْعَتَہٗ وَیَحُوْطُہٗ مِنْ وَّرَائِہٖ یعنی مومن، مومن کا آئینہ ہے، مومن، مومن کا بھائی ہے کہ اُس سے اُس کی ہلاکت کو دُور کرتا ہے اور اُس کی غیر موجُودگی میں اُس

1 . . . احیاء العلوم، ۳/ ۱۹۴-۱۹۵ ملخصاً

کی حفاظت کرتا ہے۔[1] ایک اور روایت میں ہے کہ اِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْاٰۃُ اَخِیْہِ فَاِنْ رَاٰی بِہٖ اَذًی فَلْیُمِطْ عَنْہُ یعنی تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کا آئینہ ہے، تو اگر اُس میں بُرائی دیکھے تو اُسے چاہئے کہ اُس سے وہ بُرائی دُور کر دے۔[2]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں کہ جیسے آئینہ چہرے کے سارے عیب و خُوبیاں ظاہر کر دیتا ہے، ایسے ہی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے عیب پر اُسے مُطَّلَع کرتا رہے تاکہ وہ اپنی اِصلاح کرے۔ غَرَض کہ رُسوائی کرنا ممنوع ہے، اِصلاح کرنا ثواب، (مزید لکھتے ہیں کہ) آئینہ اِس لیے دیکھتے ہیں کہ اپنے چہرے کے چھوٹے بڑے داغ دھبّے نظر آجائیں۔ طبیب کے پاس اِسی لیے جاتے ہیں کہ وہاں علاج ہو جائے، ایسے مومنوں کی صحبت نہایت مُفِید ہے۔ اِس لیے صُوفیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن فرماتے ہیں کہ ہمیشہ اپنے مُرِیدوں، اپنے شاگردوں کے پاس نہ بیٹھو، جو ہر وقت تمہاری تعریفیں ہی کرتے ہیں بلکہ کبھی کبھی اپنے مُرشِدوں، اپنے اُستادوں، اپنے بزرگوں کے پاس بھی بیٹھو جہاں تمہیں اپنی کمتری نظر آئے۔ ہاتھی پہاڑ کو دیکھ کر اپنی حقیقت کو پہچانتا ہے، ہمیشہ حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمتوں میں غور کیا کرو تاکہ اپنی گنہگاری، اپنی کمتری محسوس ہوتی رہے۔ مُحَقِّقِیْن صُوفیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اِس حدیث کے یہ معنٰی کرتے ہیں کہ مومن جب کسی مسلمان میں عیب دیکھے تو سمجھے کہ یہ عیب مجھ میں ہے جو اُس کے اندر مجھے نظر آرہا ہے، جیسے آئینے میں اپنے جو داغ دھبّے نظر آتے ہیں، وہ اپنے چہرے کے ہوتے ہیں نہ کہ

---

1 . . . ابوداود، کتاب الادب، باب فی النصیحۃ والحیاطۃ للمسلم، ۴/۳۶۵، حدیث: ۴۹۱۸

2 . . . ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب، ماجاء فی شفقۃ المسلم . . . الخ، ۳/۳۷۳، حدیث: ۱۹۳۶

آئینے کے۔[1]

تُو نے دُنیا میں بھی عیبوں کو چُھپایا یاخدا　　حَشْر میں بھی لاج رکھ لینا کہ تُو سَتّار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ مبارَکہ اور اُس کی شرح سے معلوم ہوا کہ ہمیں ایسوں کی صحبت سے فیضیاب ہونا چاہئے کہ جن کی بَرَکت سے ہمیں اپنی ذات میں موجود عیبوں کی اِصلاح کا موقع نصیب ہو۔ افسوس کہ اب ایسی مدنی سوچ کہاں! اب تو وہ نازک دَور آگیا ہے کہ ہم اپنی جُھوٹی تعریفیں کرنے والوں اور ہاں میں ہاں مِلانے والوں کو ہی اپنا محبوب و محسن سمجھتے ہیں اور جو ہماری اصلاح کیلئے ہمیں آئینہ دِکھا کر ہماری اَصلیّت بتائے، اُسے اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتے ہیں۔

کمزوریِ اِیمان کی علامت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1285 صفحات پر مشتمل کتاب "اِحیاءُ العُلوم" جلد 3 صفحہ 196 پر حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دِین دار لوگوں کی یہ خواہش ہُوا کرتی تھی کہ وہ دُوسروں کے بتانے سے اپنے عُیُوب پر مُطَّلَع ہوں، لیکن اب ایسا دَور آگیا ہے کہ ہمیں نصیحت کرنے اور ہمارے عیبوں پر مُطَّلَع کرنے والا ہمیں سب سے زیادہ ناپسندیدہ معلوم ہوتا ہے اور یہ بات اِیمان کی کمزوری کی علامت ہے۔ بُرے اَخْلاق، ڈَسنے والے سانپ اور بچھو ہیں۔ اگر کوئی ہمیں یہ بتائے کہ تمہارے کپڑوں کے نیچے بچھو ہے، تو ہم خُوش ہو کر اُس کے اِحسان ماننے والے ہو جاتے ہیں اور بچھو کو اپنے سے دُور کر کے مار دیتے ہیں، حالانکہ بچھو کا زہر صِرف

1... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۵۷۱

بدن تک مَحدود ہے اور اُس کی تکلیف ایک یا دو دن تک رہتی ہے، جبکہ بُرے اَخلاق کے زہر کا اَثر ہمارے ضمیر پر ہوتا ہے اور اِس بات کا خَوف ہوتا ہے کہ مَرنے کے بعد ہمیشہ یا مُدّتوں اِس کا اَثر باقی رہے۔اب حالت یہ ہے کہ کوئی ہمیں ہمارے عُیُوب پر مُطَّلَع کرے تو ہمیں یہ سُن کر خُوشی نہیں ہوتی اور نہ ہی ہم اُس کے کہنے پر اُن عُیُوب کو دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ ہم نصیحت کرنے والے کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اور اُسے کہتے ہیں کہ تم میں بھی تو فُلاں فُلاں عیب ہیں۔[1]

بَہر حال اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ حاکم ہو یا محکوم، سیٹھ ہو یا نوکر، افسر ہو یا مز دُور، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مِستری، اُستاد ہو یا طالبِ علم، بھابھی ہو یا دیورانی، ساس ہو یا بہو، الغَرَض عیب جوئی کی اِس منحوس بیماری نے ہر طبقے میں اپنے پنجے گاڑے ہوئے ہیں۔انسان جب کسی کی پولیں(کمزوریاں) کھولنے پر آجاتا ہے تو وہ اَخلاقیات کی تمام حدیں پار کر ڈالتا ہے اور خُونی رِشتے بھی اُس کی نظر میں بے قدر و بے قیمت ہو جاتے ہیں حتّٰی کہ کبھی کبھار ایسی بد بختی غالب آجاتی ہے کہ ہدایت کے روشن تاروں یعنی صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان جیسی مُقدّس ہستیوں پر بھی طَعن و تَشْنِیْع کرنے میں مُبتلا ہو جاتا ہے اور اُن کی پاکیزہ شخصیات بھی اُس بد نصیب کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عیب دار نظر آنے لگتی ہیں۔ایسوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفْیہ تدبیر سے ڈر جانا چاہئے، کیونکہ صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی شان میں گستاخی کرنے والا دُنیا میں بھی ذِلّت کا مَزہ چکھتا ہے اور مَرنے کے بعد بھی ذِلّت و خواری اُس کا مقدّر بن جائے گی جیسا کہ

دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، میرے بعد اُنہیں (تنقید کا) نشانہ نہ بنانا، جس نے اُن سے مَحبَّت رکھی، تو اُس نے میری مَحبَّت کے سبب اُن سے مَحبَّت رکھی اور جس نے اُن سے بُغض رکھا، تو اُس نے مجھ سے

1 . . . احیاء العلوم، ۳/۱۹۶ بتغیر قلیل

بُغض کے سبب اُن سے بُغض رکھا اور جس نے اُنہیں اَذِیَّت دی، اُس نے مجھے اَذِیَّت دی اور جس نے مجھے اَذِیَّت دی، اُس نے اللہ تعالیٰ کو اَذِیَّت دی اور قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی پکڑ فرمالے۔[1]

عَداوت اور کینہ اُن سے جو رکھتا ہے سینے میں　　وہی بدبخت ہے ملعون ہے مردود شیطانی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب میں آپ کے سامنے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شانِ عالیشان میں عیب تلاش کرنے والے ایک بدنصیب شخص کے عبرت ناک انجام پر مشتمل ایک حکایت پیش کرتا ہوں، چُنانچہ

صحابۂ کرام میں عیب نکالنے کا انجام

حضرت سَیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سُیُوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: میرا ایک پڑوسی گمراہی کی باتیں کِیا کرتا تھا، اُس کے مرنے کے بعد میں نے اُسے خواب میں دیکھا کہ کانا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا مُعاملہ ہے؟ جواب دِیا: میں نے صَحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کی مبارَک شان میں عیب نکالے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ کو عیب دار کردِیا۔ یہ کہہ کر اُس نے اپنی پُھوٹی ہوئی آنکھ پر ہاتھ رکھ لِیا۔[2]

محفوظ سَدا رکھنا شَہا! بے اَدَبوں سے　　اور مجھ سے بھی سَرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ واقعے سے جہاں ہمیں صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت کا پتا چلا، وہیں یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ اگر زبان کو آزاد چھوڑ دِیا جائے تو بعض اَوقات یہ عیب جوئی میں اِس خطرناک حد تک بے قابو ہوجاتی ہے کہ اللہ والوں کی شان میں بھی بَک بَک کرنے لگتی ہے، لٰہذا

---

1 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سبّ اصحاب النبی، حدیث: ۳۸۸۸، ۵/۴۶۳

2 . . . شرحُ الصُّدور، باب فی نبذمن اخبار . . . الخ، ص ۲۸۰ ملخصاً

اِسے قابو میں رکھنا اِنتہائی ضروری ہے، ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہی زبان ہمیں روزِ محشر ذلیل و رُسوا کروا دے، جیسا کہ ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: زبان ایک دَرِندے کی طرح ہے، اگر تم اِسے باندھ کر نہیں رکھو گے تو یہ تمہاری دُشمن بن جائے گی اور تمہیں نُقصان پہنچائے گی۔[1]

یاد رہے کہ ایک مُسلمان پر حق ہے کہ وہ نہ تو کسی کو گالی دے، نہ بِلا اجازتِ شَرعی کسی کو بُرا کہے، نہ کسی کی غیبت کرے اور سُنے، نہ کسی کے عُیُوب اُچھالے، نہ کسی کا راز کھولے، نہ کسی کو تکلیف دے، نہ کسی کی دل آزاری کرے، نہ بِلا اجازتِ شَرعی کسی کو مارے اور نہ ہی کسی کو بے جا تنقید کا نشانہ بنائے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ سرکارِ مدینۂ مُنوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرَّمہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ یعنی کامل مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔[2]

بُرائی کا ساتھ نہ دیجئے

بعض لوگ خود تو عیب جوئی نہیں کرتے، مگر شیطان مَکّار دوسرے طریقوں سے اُنہیں اپنے جال میں پھانسنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ اِس طرح کہ جب کسی مجلس میں مسلمانوں کے چھپے عیبوں کو اُچھالنے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے، تو ایسے لوگ اُنہیں اِس بُرے کام سے روکنے یا وہاں سے اُٹھنے کے بجائے اُلٹا اُن کی باتوں سے لُطف اَندوز ہوتے اور قہقہے بلند کرتے نظر آتے ہیں اور اِس طرح مسلمانوں کی عزّتوں کا سَرِ عام تماشا بنانے میں شریک ہو جاتے ہیں، حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ اگر کوئی کسی کی خطا یا اُس کے عیب کا تذکرہ اُس کی موجودگی میں یا پیٹھ پیچھے شروع کرے تو کوئی شرعی مَصْلَحت نہ ہونے کی صورت

1...المستطرف، الباب الثالث عشر...الخ، الفصل الاول فی الصمت وصون اللسان، ۱/ ۱۴۶
2...بخاری، کتاب الایمان، باب المسلم مَن...الخ، ۱/ ۱۵، حدیث: ۱۰

میں ثوابِ آخرت کمانے کی نیّت سے فوراً مسلمان کی عزّت کی حفاظت کرتے ہوئے بُرائی بیان کرنے والے کو اُس بُرے کام سے اَحسن انداز میں منع کیا جائے، ورنہ کم از کم دل میں بُرا جانتے ہوئے اُس مجلس کو چھوڑ دِیا جائے۔

عزتِ مسلم کے تحفظ کی فضیلت

مُصطفٰی جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عافیّت نشان ہے: جو اپنے (مسلمان) بھائی کی پیٹھ پیچھے اُس کی عزّت کا تَحَفُّظ کرے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمَّہ کرم پر ہے کہ وہ اُسے جہنّم سے آزاد کردے۔[1] ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: جس نے دُنیا میں اپنے بھائی کی عزّت کی حفاظت کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن ایک فِرِشتہ بھیجے گا، جو جہنّم سے اُس کی حفاظت فرمائے گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً پہلے کے مسلمانوں میں خَوفِ خُدا کُوٹ کُوٹ کر بَھرا ہوتا تھا، بِالخُصُوص مسلمانوں کے عیبوں کی پردہ پوشی اور اُن کی عزّت کی حفاظت کے مُعاملے میں تو اُن کا انتہائی زبردست مَدَنی ذہن بنا ہوتا تھا، اگر اُن کے سامنے کوئی شخص کسی مسلمان کی غیبت کرتا یا اُس کی معمولی سی بھی بُرائی کرتا تو اُن کی غیرتِ ایمانی جاگ اُٹھتی اور وہ اپنے پَرائے کی پروا کئے بغیر عیب جوئی کرنے والے کو دوٹوک انداز میں اِس بُرے کام پر خبردار کر دِیا کرتے تھے۔ آیئے! اِس ضِمن میں دو(2) اِیمان اَفروز واقعات سُنتے ہیں چُنانچہ

1…مُسندِ احمد، من حدیث اسماء ابنة یزید، ۱۰/۴۴۵، حدیث: ۲۷۶۸۰

2…موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الغیبة والنمیمة، باب ذم المسلم عن عرض اخیه، ۴/۳۸۵، حدیث: ۱۰۵

بیٹے کو نصیحت

حضرت سَیِّدُنا شیخ سَعْدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں بچپن میں اپنے والدِ محترم کے ساتھ شب بیداری میں مصروف تھا اور قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہا تھا۔ ہمارے اِرد گرد کچھ لوگ سوئے ہوئے تھے۔ میں نے اپنے والد صاحب سے کہا: اِن لوگوں میں ایک بھی ایسا نہیں جو بیدار ہو کر دو رَکعت نماز اَدا کرلیتا، اِس طرح سوئے ہوئے ہیں کہ گویا مَر چکے ہیں۔ یہ سُن کر میرے والدِ محترم نے جواب دِیا: اے باپ کی جان! اگر تُو بھی سو جاتا تو اِس سے بہتر تھا کہ لوگوں کی عیب جوئی کرتا۔[1]

آج بنتا ہوں مُعزز جو کُھلے حشر میں عیب
آہ! رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یا ربّ

(وسائلِ بخشش ص:85)

امانت میں خِیانت کرنے والا

ایک عقلمند کے سامنے کسی جان پہچان والے نے ایک مُسلمان کی غیبت کی، اُس عقلمند نے کہا: اے شخص! پہلے میرا دل فارِغ تھا، اب تُو نے غیبت کے ذَرِیعے میرا دل اُس مُسلمان کے عیبوں کے مُتَعَلِّق وَسْوَسوں اور نَفْرتوں میں مشغول کر دِیا اور اُس مُسلمان کو میری نظر میں کم تَر بنانے کی کوشش کی اور اِس طرح سے تُو بھی میرے نزدیک گندا ہوا، کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ تُو اَمانت دار ہے اور بات کو خُوب چُھپاتا

1 . . . حکایاتِ گلستانِ سعدی، حکایت نمبر ۴۸، ص ۷۵ ملخصاً

ہے، اب جب کہ تُونے اُس کا عیب کھولا تو معلوم ہو گیا کہ تُو اَمانت دار نہیں ہے، تیرے دل میں کوئی بات رُکتی نہیں۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ یہ حضرات مسلمانوں کی عزّت و ناموس کا کس حَسین انداز میں دِفاع فرماتے کہ اگر اُن کا کوئی اپنا بھی کسی مُسلمان کی غیبت یا بُرائی کرتا تو رشتے داری یا دوستی کا لحاظ کرتے ہوئے اُس کی بات کو خاموشی سے سُن لینے یا ہاں میں ہاں مِلانے کی نادانی کرنے کے بجائے اِصلاح کی نِیَّت سے اَحسن انداز میں اُسے نیکی کی دعوت دیتے اور اِس بات کا اِحساس دِلاتے کہ مُسلمان کی غیبت کرنے یا اُس کے عُیُوب ظاہر کرنے سے جہاں ایک مسلمان کی عزّت خراب ہوتی ہے وہیں خُود غیبت کرنے اور عیب اُچھالنے والا بھی لوگوں کی نظروں میں اپنی اَہَمِّیَّت کھو بیٹھتا ہے۔ یاد رکھئے! لوگوں کے عیبوں کی ٹوہ میں مشغول رہنے والا شخص درحقیقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دُشمنی مول لیتا ہے چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا بکر بن عَبدُ مُزنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ لوگوں کے عیبوں کا وکیل بنا ہوا ہے تو جان لو کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دُشمن ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر کا شکار ہے۔(2)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِصلاحِ اُمّت کے مقدس جذبے کے تحت، بے جا ستانے والوں، دِل دُکھانے والوں، چغلی اور تہمت کے مرض میں مبتلا مریضوں، گالیاں بکنے والوں، مسلمانوں کے عیب چھپانے کے بجائے خوامخواہ دُوسروں سے تذکرہ کرنے والوں، داڑھی مُنڈانے والوں، غیبتوں کا بازار گرم کرنے والوں کو چوٹ کرتے ہوئے، احسن انداز میں سمجھاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

جو ستاتے رہیں دل دُکھاتے رہیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول

---

1 . . . تَنبِیہُ الغافِلین، باب النمیمة، ص ۹۲ مفهوماً

2 . . . تنبيه المغترين، الباب الثالث . . . الخ، ومن اخلاقهم: الاشتغال بعيوب الناس . . . الخ، ص ۱۹۷

چُغلیوں تہمتوں ، میں جو مشغول ہوں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈھکیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
داڑھیاں جو مُنڈائیں کریں غیبتیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تفسیر صراطُ الجِنان میں ہے کہ خود بڑے بڑے عیبوں میں مُبْتَلا ہونا اور دُوسروں پر طَعْن کرنا کافروں کا طریقہ ہے۔ یہ بیماری ہمارے ہاں بھی عام ہے کہ لوگ ساری دنیا کی بُرائیاں اور غیبتیں بیان کرتے اور خود اِس سے بڑھ کر عیبوں کی گندگی سے آلودہ ہوتے ہیں۔ ایک حدیثِ پاک میں بھی اِس بیماری کو بیان کیا گیا ہے۔[1] چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: یُبْصِرُ اَحَدُکُمُ الْقَذَاۃَ فِی عَیْنِ اَخِیْہِ، وَیَنْسَی الْجِذْعَ فِیْ عَیْنِہٖ تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو نظر آجاتا ہے، لیکن اپنی آنکھ میں شہتیر نظر نہیں آتا۔ (یعنی دُوسرے کی چھوٹی سے چھوٹی بُرائی بھی نظر آجاتی ہے اور اپنی بڑی سے بڑی بُرائی بھی نظر نہیں آتی)[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عافیت اِسی میں ہے کہ خواہ مخواہ مسلمانوں کے عیبوں کی ٹوہ میں لگے رہنے کے بجائے، ہمیشہ اُن کی خوبیوں پر ہی نظر رکھی جائے اور اپنے اندر بھرے عُیُوب و نَقائِص کو دُور کرکے اپنی اِصلاح کی جانب بھی پیش قدمی کی جائے۔ مسلمانوں کی عیب جوئی کی بُری عادت سے پیچھا چُھڑانے، اپنے عیبوں پر نظر رکھنے اور اُنہیں دُور کرنے کا ایک بہترین ذریعہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی

---

1 . . . صراط الجنان، پ ۲، البقرة، تحت الآیۃ: ۲۱۷، ۱/ ۳۳۳

2 . . . ابن حبان، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الغیبۃ، ذکر الاخبار . . . الخ، ۷/ ۵۰۶، حدیث: ۵۷۳۱

اِنعامات کا رِسالہ پُر کرنا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی انعامات میں مسلمانوں کے عُیُوب کی پَردہ پوشی کی باقاعدہ ترغیب دِلائی گئی ہے، چُنانچہ 72 مدنی انعامات میں سے مَدَنی اِنعام نمبر 42 ہے: "آج آپ نے کسی مُسلمان کے عُیُوب پر مُطَّلَع ہو جانے پر اُس کی پردہ پوشی فرمائی یا (بِلا مَصْلَحتِ شرعی) اُس کا عیب ظاہر کر دِیا؟ نیز کسی کی راز کی بات (بغیر اُس کی اجازت) دوسرے کو بتا کر خِیانت تو نہیں کی؟"

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "غیبت کی تباہ کاریاں" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کے عُیُوب کی پردہ پوشی کے فضائل اور اُن کی غیبت و عیب جوئی کی تباہ کاریوں سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف فَیضانِ سنّت جلد دُوم کا باب **"غیبت کی تباہ کاریاں"** پڑھنا انتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں غیبت کی تعریفات، غیبت کرنے والوں کے عذاب کے دردناک واقعات، چغل خوری و تکبر اور دیگر گناہوں کی آفات، علماء کی اہمیت سے مُتَعَلِّق اَہم معلومات، غیبت کے علاج، مسلمانوں کے عُیُوب کی پردہ پوشی کے فضائل، عیب اُچھالنے کی وعیدیں، کئی موضوعات پر غیبت کی سینکڑوں مثالیں، حکایات اور دیگر بے شمار مدنی پھول موجود ہیں، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرمایئے، خود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃ المدینہ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازوں اور دیگر نیک کاموں پر اِستقامت حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصِل ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی تادمِ تحریر 97 سے زائد شعبہ جات میں سُنَّتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اُنہی میں سے ایک شعبہ جامعۃُ المدینہ بھی ہے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُقدَّس جذبے کے تحت علمِ دِین کو عام کرنے کیلئے، دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے عَلاقے گودھرا کالونی بابُ المدینہ (کراچی) میں کھولی گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک دُنیا کے مختلف مُمالِک مثلاً پاکستان، ہند، جنوبی افریقہ، انگلینڈ، نیپال اور بنگلہ دیش وغیرہ میں سینکڑوں جامعۃُ المدینہ لِلْبَنِیْن اور لِلْبَنات قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عِلْمِ دِین حاصِل کر کے نہ صرف اپنی عِلمی پیاس بُجھا رہے ہیں بلکہ دُوسروں کو بھی فیضانِ عِلم سے مُنوّر کرنے میں مصروف ہیں۔ اِن جامعاتُ المدینہ کی خُصُوصِیَّت یہ ہے کہ دِینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ طَلَبہ کی اَخلاقی اور رُوحانی تَربِیَت بھی کی جاتی ہے، لہٰذا آپ بھی اپنی اَوْلاد کو جامعاتُ المدینہ میں داخِل کروا کر اُن کی اور اپنی دُنیا و آخرت کو بہتر بنانے کی کوشش کیجیے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں ۔۔۔ اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے مسلمانوں کے عیب بیان کرنے کی مذمت

،اُن کے عیبوں پر پردہ ڈالنے کی فضلیت اور اپنے عُیُوب پر نظر رکھتے ہوئے اُن کی اِصلاح کرنے کے بارے میں قرآن و حدیث کے اِرشادات اور بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے اَقْوال و واقعات سُنے، قُرآنِ کریم میں دُوسروں کے عُیُوب ڈُھونڈنے سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ﴿وَّلَاتَجَسَّسُوْا﴾ (اور عیب نہ ڈھونڈو) نیز حدیثِ پاک میں اُس شخص کو خوشخبری عطا کی گئی ہے، جسے اپنے عُیُوب کی اِصلاح کی مَصروفیت، دوسروں کے عُیُوب بیان کرنے سے باز رکھے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بندے کے حق میں یہ بَھلائی کی بات ہے کہ اُسے اپنے عُیُوب دِکھائی دینے لگیں، یہی وجہ ہے کہ ہمارے اَسلاف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن دوسروں کے عُیُوب، دیکھنے سُننے سے عافیت طَلَب کرتے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دُعا کے ذریعے لوگوں کے اَعْضا سے وُضو کے بہنے والے قطروں کے ذریعے، اُن کے گُناہوں پر مُطَّلَع ہو جانے والے کَشْف کو ختم کروا دِیا، اِسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا شیخ سَعدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بچپن میں غیر ارادی طور پر لوگوں کی بُرائی سَرزَد ہوئی تو اُن کے والدِ ماجِد نے فوراً تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ لوگوں کی غیبت کرنے کے بجائے، اگر تم سوئے رہتے تو زیادہ اچھا تھا، بہر حال دوسروں کی بُرائی کرنے والوں یا بُرائی سُن کر لطف اندوز ہونے والوں کو چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگوں کے عیب اُچھالنے کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے چُھپے عیب لوگوں پر ظاہر فرمادے، لہٰذا فوراً اِس گناہ سے توبہ کیجئے نیز جن کی غیبتیں اور بُرائیاں بیان کرکے اُنہیں ذلیل و رُسوا کیا، اُن سے مُعافی بھی مانگ لیجئے اور آئندہ کیلئے دُوسروں کی بُرائی سے بچنے، صرف اپنے عُیُوب پر نظر رکھنے اور اُن کی اِصلاح کی کوشش کرنے کی نِیَّت کرلیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "علاقائی دَورہ برائے نیکی کی

دعوت“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے اور اپنے اندر اَخلاقی خُوبیاں پیدا کرنے کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **”علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت“** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا، نہایت ہی عظیم الشّان کام ہے چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عَلیُّ الْمرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ مُعَظَّم ہے: جہاد کی چار قسمیں ہیں: (1) نیکی کا حکم دینا (2) بُرائی سے منع کرنا (3) صَبْر کے مقام پر سچ کہنا اور (۴) فاسِقوں سے بُغض رکھنا۔ جس نے نیکی کا حکم دِیا، اُس نے مومنین کے ہاتھ مضبوط کئے اور جس نے بُرائی سے منع کِیا، اُس نے فاسِقوں کی ناک خاک آلود کی۔[1] نیز ایک حدیث میں ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی گئ: لوگوں میں بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ ڈرنے والا، رشتے داروں سے صِلَۂ رحمی زیادہ کرنے والا، بہت زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا (سب سے بہتر ہے)۔[2] آیئے! بطورِ ترغیب علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت پر مشتمل ایک مَدَنی بہار سنئے اور اپنے اندر نیکی کی دعوت کا جذبہ بیدار کرنے کی کوشش کیجئے چُنانچہ،

---

1 … حِلْیَۃُ الْاَولیاء، محمد بن سوقۃ، ۵/۱۱، حدیث: ۶۱۳۰

2 … شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، ۶/۲۲۰، حدیث: ۷۹۵۰

باغ کا جُھولا

حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک محلّے میں عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت سے مُتأَثِّر ہو کر ایک ماڈرن نوجوان مسجِد میں آگیا۔ بیان میں مَدَنی قافِلوں میں سفر کی ترغیب دِلائی گئی تو اس نے مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کیلئے نام لکھوادِیا۔ ابھی مَدَنی قافلے میں اُس کی رَوانگی میں کچھ دن باقی تھے کہ قَضائے اِلٰہی سے اُس کا اِنتِقال ہو گیا۔ کسی اَہلِ خانہ نے مَرحوم کو خواب میں اِس حالت میں دیکھا کہ وہ ایک ہَریالے باغ میں ہَشّاش بَشّاش جُھولا جُھول رہے ہیں۔ پوچھا، یہاں کیسے آگئے ؟ جواب دِیا: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کے ساتھ آیا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بڑا کرم ہوا ہے میری ماں سے کہہ دینا کہ میرا غم نہ کرے، میں یہاں بہت چین سے ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا ‌ جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ''101 مَدَنی پھول'' سے سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ ❀ سُنَنِ ابنِ ماجہ کی روایت میں ہے ''تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ ''اِثْمِد'' (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔''[1] ❀ پتّھر کا سُرمہ اِستِعمال کرنے میں حَرَج نہیں اور سِیاہ سُرمہ یا کاجَل بَقَصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔[2] ❀ سُرمہ سوتے وقت اِستِعمال کرنا سُنَّت ہے۔[3] ❀ سُرمہ اِستِعمال کرنے کے تین (3) منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (2) کبھی دائیں (یعنی سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (یعنی اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔[4] اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ یاد رکھئے! تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب **''سُنّتیں اور آداب''** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربِیت

1...ابن ماجہ، ۱۱۵/۴، حدیث: ۳۴۹۷

2...فتاویٰ ھندیۃ، ۳۵۹/۵

3...مرآۃ المناجیح، ۱۸۰/۶

4...شُعَبُ الْاِیمان، ۲۱۸/۵-۲۱۹

کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

رہوں ہر دم مُسافر کاش "مَدَنی قافِلوں" کا میں
کرم ہو جائے مَوْلا گر! عِنایت یہ بڑی ہوگی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرودِ پاک کی فضیلت

امیرُ المُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یعنی بے شک دُعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اُوپر کی طرف نہیں جاتی، جب تک تم اپنے نبیِّ اَکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھ لو۔

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجآء فی فضل الصلوۃ... الخ، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۶)

میری زبان تر رہے ذِکر و دُرُود سے
بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فضُول

(وسائلِ بخشش، ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔ (۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیْم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مٹی سونا بن گئی:

ایک مرتبہ ایک خاتون بابا فریدُ الدّین مسعود گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی کہ یاحضرت! میری تین (3) جوان بیٹیاں ہیں، جن کی شادی کرنی ہے، آپ مدد فرمایئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خُدّام سے فرمایا: جو کچھ بھی درگاہ پر مَوْجُود ہے، وہ خاتُون کو دے دو۔ خُدّام نے عرض کی: حضور! آج کچھ بھی باقی نہیں بچا۔ یہ سُن کر خاتُون رونے لگی کہ میں بہت مجبور ہوں اور آس لیکر آئی ہوں، آپ

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کہ جاؤ باہر سے ایک مٹی کا ڈھیلا اُٹھالاؤ، وہ مٹی کا ڈَھیلا اُٹھالائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بلند آواز سے سورۂ اخلاص پڑھ کر اس پر دَم کیا تو وہ مٹی کا ڈھیلا سونا بن گیا، یہ دیکھ کر سب بہت حیران ہوئے، خاتون سونا گھر لے گئی اور گھر جا کر اس نے بھی پاک صاف ہو کر سورۂ اخلاص پڑھ کر مٹی کے ڈھیلے پر دَم کیا مگر وہ سونا نہ بن سکا، آخر کار 3 دن تک یہی عمل کرتی رہی مگر بے سُود۔ ناچار آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: حضور! میں نے بھی سورۂ اخلاص پڑھی، لیکن مٹی سونا نہیں بنی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کہ تُو نے عمل تو وہی کچھ کیا مگر تیرے منہ میں فرید کی زبان نہ تھی۔ (اللہ کے سفیر، ص۲۹۸ ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے پریشان حالوں، تنگدستوں اور محتاجوں کی مدد فرما کر ان کی حاجت رَوائی فرماتے ہیں، اگر کسی سائل کو دینے کیلئے کچھ مَوْجُود نہ ہو تب بھی یہ حضرات سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے اور اپنے اِخْتیارات کو استعمال کرتے ہوئے مٹی کو سونا بنا کر سائل کی مُراد پُوری کر دیتے ہیں مزید یہ بھی معلوم کہ اللہ والوں کی زبانوں میں ایک الگ ہی تاثیر ہوتی ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس بات کو ایک مثال سے سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں: "کارتُوس" (Bullet) شیر کو بھی مار سکتا ہے جبکہ بہترین بندوق (Gun) سے اچّھی طرح فائر (Fire) کیا جائے۔ اِسی طرح یُوں سمجھیں کہ اَوراد و وظائف اور دعائیں "کارتوس" کی طرح ہیں اور پڑھنے والے کی زَبان مِثْلِ بندوق۔ تو دُعائیں وُہی ہیں مگر ہماری زَبانیں صَحابہ و اَولیاء عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سی

نہیں۔ جس زَبان سے روزانہ جُھوٹ، غیبت، چُغلی، گالی گلوچ، دل آزاری و بد اَخلاقی کا صُدُور جاری رہے، اُس میں تاثیر کہاں سے آئے؟ ہم دُعا تو مانگتے ہی ہیں مگر جب مشکل آتی ہے تو بُزرگوں کے پاس حاضِر ہو کر بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں، کیوں؟ اِس لئے کہ ہر ایک کا ذِہن یہی بنا ہوا ہے کہ پاک زَبان سے نکلی ہوئی دُعا زیادہ کارگر ہوتی ہے۔ (فیضانِ بسم اللہ، ص ۱۶۱) اس لیے ہمیں چاہیے کہ بزرگوں کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے ان جیسے نیک اعمال کرنے کی کوشش کریں، بدنگاہی سے بچنے کیلئے آنکھوں کا قُفلِ مدینہ لگائیں اور زبان کو فضُول اور بیہودہ گفتگو، جُھوٹ، غیبت، چُغلی اور دیگر آفتوں سے بچانے کیلئے زبان کا قُفلِ مدینہ لگائیں۔ اس کی عادت بنانے اور اس پر اِستقامت پانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سَفر کو اپنا مَعمُول بنالیجئے اور مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ نیت کا اظہار کرتے ہوئے زور سے اِظہار کیجئے کہ،

آج سے اپنی آنکھوں کو حرام سے بچائیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ جُھوٹ، غیبت چغلی اور بےہودہ باتوں سے زبان کی حفاظت کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ اپنی اصلاح کی کوشش کیلئے مدنی انعامات پر عمل کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے مدنی قافلوں میں سفر بھی کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی نیّتوں پر ثابت قدم رہتے ہوئے عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عمل کا ہو جذبہ عطا یا الٰہی گُناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی
میں نیچی نگاہیں رکھوں کاش! اکثر عطا کر دے شرم و حیا یا الٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اجازت کے بِغیر کوئی ایک ذرّہ بھی نہیں دے سکتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بندے اسی کے یعنی اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اختیارات سے تَصرُّف فرماتے ہیں، اگر کوئی مُحتاج ان کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے تو حاجت رَوائی فرماتے ہیں، مُصیبت زَدہ کی مُشکل کُشائی فرماتے ہیں، بیماروں کو شفایابی عطا کرتے ہیں یہی نہیں بلکہ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی طاقت سے مُردوں کو بھی زندہ فرمادیتے ہیں، جیسا کہ

ہاتھی زندہ ہو گیا

ایک مرتبہ حضرت سیدی احمد جام زندہ پِیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کہیں تشریف لے جارہے تھے کہ راستے میں ایک مقام پر لوگوں کا مجمع نظر آیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس مجمع کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا: کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہاتھی مر گیا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: اس کی سُونڈ ویسی ہی ہے، آنکھیں بھی ویسی ہیں، ہاتھ بھی ویسے ہی ہیں، پیر بھی ویسے ہی ہیں۔ غرض سب چیزوں کو فرمایا کہ ویسے ہی ہیں پھر مر کیسے گیا؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا یہ فرمانا تھا کہ فوراً وہ ہاتھی زندہ ہو گیا، اُس دن سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا لقب "زندہ پِیل" (یعنی ہاتھی زندہ کرنے والا) ہو گیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۴۹)

کیا کوئی بندہ، مُردہ کو زندہ کر سکتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک مَوت وحَیات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِختیار میں ہے، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے کسی بندے کو مُردے جِلانے (زندہ کرنے) کی طاقت بخشے تو اُس کیلئے کوئی مُشکِل نہیں اور اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے کسی اور کو ہم مُردہ زندہ کرنے والا تسلیم کریں تو اِس سے ہمارے ایمان پر کوئی اَثر نہیں پڑتا، بَہر حال اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی نبی یا ولی کو مرض سے شِفا دینے، مُردے کو زندہ کرنے کا اختیار دیا ہی نہیں ہے تو ایسا نظریہ رکھنا قرآنِ پاک کی آیتِ مبارکہ کے سراسر خلاف ہے۔ چنانچہ پارہ 3 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 49 میں حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا قول واضح طور پر نقل کیا گیا ہے:

اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـٴَـةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِۚ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِۚ	تَرجَمۂ کنزالایمان: میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت (شکل وصورت) بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد (پیدائشی) اندھے اور سپید (سفید) داغ والے کو اور میں مُردے جِلاتا (زندہ کرتا) ہوں اللہ کے حکم سے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام صاف صاف اعلان فرما رہے ہیں کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بخشی ہوئی قُدرت کے ذریعے مٹی سے پرندہ بنا کر اُس میں رُوح پُھونکتا ہوں، مادر زاد اندھوں کو بِینائی اور کوڑھیوں کو شِفا دیتا ہوں، حتّٰی کہ مُردوں کو بھی زندہ کر دیا کرتا ہوں۔ فیضانِ انبیاءِ کرام سے اولیاءِ عظام کو بھی اختیارات دیئے جاتے ہیں اور وہ بھی ایسے کام سَر اَنجام دیتے ہیں کہ ہماری عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے وزیر حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ اِختیار کو استعمال کرتے ہوئے پلک جھپکنے سے پہلے پہلے ملکِ یمن سے تختِ

بلقیس کو حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں پیش کر دیا، جسے قرآنِ پاک نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے: چنانچہ پارہ 19 سُوْرَۃُ النَّمل آیت نمبر 40 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَؕ	تَرجَمۂ کنز الایمان: میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ایک وَلِیُّ اللہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ قُوّت سے اَسّی (80) گز لمبا اور چالیس (40) گز چوڑا جواہرات سے مُزَیَّن تخت انتہائی کم وقت میں ملکِ یمن سے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دربار میں پیش کر دیا۔ صدرُ الشَّریعہ مُفتی امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بہت بڑی طاقت دی ہے، ان میں جو (اولیائے کرام کی قسم) اصحابِ خدمت ہیں، اُن کو تصرّف کا اختیار دیا جاتا ہے، سیاہ، سفید کے مختار بنا دیے جاتے ہیں، یہ حضرات نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچے نائب ہیں، ان کو اِختیارات وتَصرُّفات حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی نِیابت میں ملتے ہیں عُلومِ غیبیہ ان پر مُنْکَشِف ہوتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/۲۶۷) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بندوں پر اس کا خُصُوصی کرم ہوتا ہے، ان کے کاموں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مدد شامل ہو جاتی ہے۔

اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کے تَصرُّفات و اختیارات کے بارے میں حدیثِ پاک سنئے، چنانچہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرے کسی بندے نے میرے فرض کردہ اَحکام کی بجا آوری سے زیادہ محبوب شے سے میرا قُرب حاصل نہیں کیا اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قُرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے مَحبَّت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے مَحبَّت کرنے لگتا ہوں تو مَیں اس کے کان بن جاتا ہوں، جن

سے وہ سُنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضَرور عطا فرماتا ہوں اور اگر کسی چیز سے میری پناہ چاہے تو میں اسے ضرور پناہ عطا فرماتا ہوں۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس عبارت کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ وَلی میں حُلُول کر جاتا ہے جیسے کوئلہ میں آگ یا پھول میں رنگ و بُو، کہ خدا تعالیٰ حُلُول سے پاک ہے اور یہ عقیدہ (رکھنا) کفر ہے (بلکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے) کہ وہ بندہ فَنافِی الله ہو جاتا ہے، جس سے خدائی طاقتیں اس کے اَعضاء میں کام کرتی ہیں اور وہ ویسے کام کر لیتا ہے جو عقل سے وَراء ہیں (جیسا کہ) حضرت سلیمان (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے 3 مِیل کے فاصلہ سے چیونٹی کی آواز سُن لی، حضرت آصف بن برخیا (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے پلک جھپکنے سے پہلے یَمن سے تختِ بلقیس لاکر شام میں حاضر کر دیا۔ حضرت عُمر (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے مدینۂ منورہ سے خُطبہ پڑھتے ہوئے نَہاوَنْد تک اپنی آواز پہنچادی۔ حُضورِ اَنور (صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے قیامت تک کے واقعات بچشم مُلاحظہ فرمالیے۔ یہ سب اسی طاقت کے کرشمے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/۳۰۸ ملتقطا)

اللہ تعالیٰ ہمیں اولیاء کا باادب رکھے اور بے ادبی سے بچائے کیونکہ

اَولیاء کا جو کوئی ہو بے ادب
نازل اُس پہ ہوتا ہے قہر و غضب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وَلِیُّ اللہ کسے کہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام کے تصرفات سے متعلق مزید واقعات سننے سے پہلے یہ بھی سن لیجئے کہ ولی کہتے کسے ہیں؟: وَلِیُّ اللہ وہ ہے جو فرائض کی ادائیگی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول رہے اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کے نُورِ جلال کی معرفت میں مستغرق (ڈوبا ہوا) ہو ،جب دیکھے قدرتِ الٰہی کے دلائل کو دیکھے اور جب سُنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیتیں ہی سُنے اور جب بولے تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی ثَناہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے، اطاعتِ الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے تو اسی کام میں کوشش کرے جو قربِ الٰہی کا ذریعہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے نہ تھکے اور چشمِ دل سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے۔ یہ صفت اَولیاء کی ہے، بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ولی و ناصر اور مُعین و مدد گار ہوتا ہے۔ (صراط الجنان، ۴/ ۳۴۴)

کرامت کی تعریف

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہارِ شریعت میں کرامت کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ولی سے جو خلافِ عادت بات صادر ہو، اُس کو کرامت کہتے ہیں۔[1] شیخ الحدیث حضرت علّامہ مولانا مفتی عبدُ المُصْطَفٰے اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: مُؤمِن مُتَّقِی سے اگر کوئی ایسی نادِرُ الوُجُود و تعجب خیز چیز صادر و ظاہر ہو جائے جو عام طور پر عادتاً نہیں ہوا کرتی تو اس کو "کَرَامَت" کہتے ہیں۔ اسی قسم کی چیزیں اگر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اِعلانِ نُبُوّت سے پہلے ظاہر ہوں تو "اِرْھَاص" اور اِعلانِ نُبُوّت کے بعد ہوں تو "مُعْجِزَہ" کہلاتی ہیں اور اگر عام مؤمنین

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۵۸بتغیر قلیل

سے اس قسم کی چیزوں کا ظہور ہو تو اس کو "مَعُونَت" کہتے ہیں اور کسی کافر سے کبھی اس کی خواہش کے مُطابِق اس قسم کی چیز ظاہر ہو جائے تو اس کو "اِسْتِدْرَاج" کہا جاتا ہے۔[1] خلافِ عادت بات سے مُراد وہ کام ہے جو عام طور پر ہر کسی انسان سے ظاہر نہ ہوتا ہو مثلاً ہوا میں اُڑنا، پانی پر چلنا وغیرہ اَفعال کہ عام طور پر آدمی نہ تو ہوا میں اُڑ سکتا ہے اور نہ ہی پانی پر چل سکتا ہے۔[2]

پانی پر تصرفات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہوا میں اُڑنے کی طاقت عطا فرمائی ہے جو بغیر پروں کے بآسانی ہوا میں پرواز کرتے ہوئے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ سکتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بعض نیک بندے ایسے بھی ہوتے ہیں جو سمندروں اور دریاؤں کو بھی اپنے تابع کر لیتے ہیں اور پانی پر بِلا خوف اس طرح چل سکتے ہیں جیسے خشکی پر چلتے ہیں، چنانچہ

بغیر کشتی کے دریا پار کر لیا

روایتوں میں آتا ہے کہ جنگِ فارس میں حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اسلامی لشکر کے سپہ سالار تھے۔ دورانِ سفر راستے میں دریائے دجلہ کو پار کرنے کی ضرورت پیش آگئی اور کشتیاں موجود نہیں تھیں۔ آپ نے لشکر کو دریا میں چل دینے کا حکم دے دیا اور خود سب سے آگے آگے یہ دُعا پڑھتے ہوئے دریا پر چلنے لگے "نَسْتَعِیْنُ بِاللّٰهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْهِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" لوگ آپس میں بِلا جھجک ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے گھوڑوں والے گھوڑوں پر سوار، اُونٹوں والے اُونٹوں پر سوار، پیدل چلنے والے پاپیادہ (یعنی پیدل) اپنے اپنے

---

1 . . . کراماتِ صَحابہ، ص۳۶

2 . . . فیضانِ مزاراتِ اولیاء، ص۴۶

سامانوں کے ساتھ دریا پر اس طرح چلنے لگے جس طرح میدانوں میں قافلے گزرتے رہتے ہیں۔(دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل التاسع والعشرون، عبور سعد بن ابی وقاص...الخ، جزء ۲، ص ۳۴۱-۳۴۲۔رقم: ۵۲۲ ملخصاً)

آسمانوں پر بھی حکمرانی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اس کی دی ہوئی طاقت سے پانی اور ہوا پر بھی چل سکتے ہیں اور یہ حضرات ایسی شان والے ہوتے ہیں کہ ان کی دُعائیں رَد نہیں ہوتیں، سخت قحط کے عالم میں جب بارگاہِ خداوندی میں ہاتھ اُٹھا کر بارش کی دُعا فرما دیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی دعاؤں کی برکت سے موسلا دھار بارش برسا کر پیاسوں کو سیراب اور کھیتوں اور باغات کو سرسبز و شاداب فرما دیتا ہے جیسا کہ

بارانِ رحمت کا نزول

منقول ہے کہ ایک بار سیہون شریف (بابُ الاسلام سندھ، پاکستان) اور اس کے اِرد گرد کے علاقوں میں شدید قحط پڑا، یہاں تک کہ کھانے کی کوئی چیز دُور دُور تک دِکھائی نہ دیتی، نہریں خشک ہوگئیں، کنوئیں سوکھ گئے، پانی کا ملنا دشوار ہوگیا۔ قحط کی وجہ سے اس قدر خوفناک صورت حال ہوگئی کہ زندہ بچنے کی کوئی اُمید دکھائی نہ دیتی تھی۔ آخر کار اہلِ علاقہ اکٹھے ہوکر حضرت لعل شہباز قلندر سیّد محمد عثمان مَروندی کاظمی قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر فریاد کرنے لگے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف اور نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کا فریضہ سَرانجام دیتے ہوئے فرمایا: تم سب لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گناہوں سے سچی توبہ کرو اور میرے ساتھ دُعا مانگو۔ لوگوں نے فوراً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عالی میں اپنے گناہوں کی معافی مانگی اور توبہ اِستغفار کرنے لگے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کے لیے ہاتھ دراز کر دیئے اور بارش اور خوشحالی کی دعا کی۔ کہا جاتا ہے

کہ ابھی حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دُعا مانگ کر اپنے حجرۂ مبارکہ میں داخل بھی نہ ہونے پائے تھے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی دعا کو قبولیت سے مشرف فرمایا اور رحمت کی بُوندیں برسنے لگیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم اور حضرت سَیِّدُنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبولیتِ دعا کی خوشی میں لوگوں نے کھانے پکا کر غرباء و مساکین میں تقسیم کیے۔ حضرت سیدنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نمازِ عشاء کی ادائیگی کے بعد اجتماعِ ذکر و نعت کا اہتمام فرمایا اور لوگوں نے مل کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کیا اور حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر خوب دُرود و سلام پیش کیا۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جب کوئی مصیبت پہنچے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ان سے دُعا کروانی چاہیے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی دُعائیں فوراً بارگاہِ عالی میں شرفِ قبولیت پاتی ہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ملنے پر جائز طریقے سے خوشی کا اظہار کرنا چاہیے جبھی تو حضرت سَیِّدُنا لعل شہباز قلندر عثمان مَروَندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اجتماعِ ذکر و نعت کا اہتمام کر کے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا اور کیوں نہ ہو کہ ان **اللہ** والوں کی تو ساری زندگی قرآن وسُنَّت کی تعلیمات کا عملی نمونہ ہوتی ہے۔ مگر افسوس صد افسوس! ہماری اکثریت ان نیک ہستیوں کے طریقے پر چلنے کے بجائے خوشی کے مَواقع پر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتی نظر آتی ہے، خُوب بے حَیائی کا بازار گرم ہوتا ہے جس میں ایک دوسرے کے حُقوق پامال کیے

---

1. ... شانِ قلندر، ص ۱۱۱ ۱۳ ملخصا

جاتے ہیں، بعض نادان لوگ خوشی کے ان لمحات میں مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گانے باجوں کی محفلیں سجاتے ہیں، جن میں ساری ساری رات لڑکے اور بے پردہ لڑکیاں ناچتی گاتی ہیں اور اس طرح مخلوط (Mix) ماحول میں لوگ بدنگاہی کے سبب اپنی آنکھوں کو حَرام سے پُر کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! شادی بیاہ اور خُوشی کے دیگر مواقع اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت ہیں، ہمیں ان لمحات کو صحیح انداز سے گزارنے کا طریقہ بھی معلوم ہونا چاہیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی اِس نعمت کا شکر ادا کرنے کیلئے سب سے پہلے ان پُر مسرت ساعتوں میں رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے بچنے کی کوشش بھی کرنی چاہیے۔

حضرت سَیِّدُنا زِیاد بن عُبید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے منقول ہے: نعمت پانے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک حق یہ ہے کہ وہ اس نعمت کے ذریعے نافرمانی نہ کرے۔ (تاریخ مدینه دمشق لابن عساکر، زیاد بن عبید، ۱۹/۱۹۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کا شکر ادا کرنے کے چند جائز طریقے یہ ہیں کہ زبان سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کی جائے، تلاوتِ قرآن پاک اور اجتماعِ ذکر و نعت کا اہتمام کیا جائے، خوب خوب صدقہ و خیرات کی جائے، اچھی اچھی نیّتیں کرکے نیک اعمال میں اضافہ کرنے کی کوشش کرے، نعمت ملنے کی خوشی میں سجدۂ شکر ادا کیا جائے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جب کوئی خوشی حاصل ہوتی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سجدۂ شکر ادا کرتے۔" (ابن ماجہ، ۲/۱۶۳، حدیث: ۱۳۹۴)

آیئے! اسی ضمن میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی تصنیف **"نماز کے احکام"** صفحہ 285 سے سجدۂ شکر ادا کرنے کے مواقع اور اس کا طریقہ سنتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: اَولاد پیدا ہوئی، یا مال پایا یا گُمی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شِفا پائی یا مُسافِر واپَس آیا، اَلغَرَض کسی نعمت کے حُصول پر سَجدۂ شکر کرنا مُستَحَب ہے، اِس کا طریقہ وُہی ہے جو سَجدۂ تِلاوت کا ہے۔ (عالمگیری ج1، ص136، رَدُّالمُحتار ج2 ص720) اسی طرح

جب بھی کوئی خوشخبری یا نعمت ملے تو سجدۂ شکر کرنا کارِ ثواب ہے مثلاً مدینۂ منوَّرہ کا ویزا لگ گیا، کسی پر اِنفرادی کوشِش کامیاب ہوئی اور وہ دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں سفر کیلئے تیار ہوگیا، کسی سُنّی عالمِ باعمل کی زیارت ہوگئی، مبارک خواب نظر آیا، طالبِ عِلمِ دِین امتحان میں کامیاب ہوا، آفت ٹلی یا کوئی دشمنِ اسلام مَرا وغیرہ وغیرہ۔ (ان تمام مواقع پر سجدۂ شکر کرنا مستحب ہے)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے خوشیاں منانے کی توفیق نصیب فرمائے

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی
بُری عادتیں بھی چھڑا یاالٰہی
خطاؤں کو میری مِٹا یاالٰہی
مجھے نیک خصلت بنا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِمام رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور شیطان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان بزرگوں کی سیرت پر چلتے ہوئے زندگی بسر کرنا نہ صرف دُنیا و آخرت میں ڈھیروں بھلائیاں پانے کا سبب ہے بلکہ ان نیک ہستیوں سے نسبت ہمارے آخری وقت میں بھی کام آتی ہے۔ جیسا کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"وسوسے اور اُن کا علاج"**، صفحہ نمبر 11 پر نقل فرماتے ہیں کہ (حضرتِ سَیِّدُنا) امام فخر الدِّین رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نَزع

کا وقت جب قریب آیا، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس شیطان حاضر ہوا، کیونکہ اُس وقت شیطان جان توڑ کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح اِس (بندے) کا ایمان سَلْب ہو جائے (یعنی چھین لیا جائے کہ) اگر اُس وقت () اِیمان سے پھر گیا تو پھر کبھی نہ لوٹ سکے گا۔ شیطان نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا کہ تم نے تمام عُمر مُناظروں، بحثوں میں گزاری، خدا عَزَّوَجَلَّ کو بھی پہچانا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بے شک خدا عَزَّوَجَلَّ ایک ہے۔ شیطان بولا، اِس پر کیا دلیل؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک دلیل پیش کی۔ شیطان خبیث مُعَلِّمُ الْمَلَکُوْت (یعنی فِرشتوں کا اُستاذ) رہ چکا ہے۔ اُس نے وہ دلیل توڑ دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دوسری دلیل قائم کی؟ اُس خبیث نے وہ بھی توڑ دی۔ یہاں تک کہ 360 دلیلیں حضرتِ امام رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قائم کیں، مگر اس لعین نے (اپنے زُعمِ فاسد میں) سب توڑ دیں۔ اب امام صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سخت پریشانی اور مایوسی میں مُبتلا ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیر حضرت شیخ نجمُ الدین کُبرٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہیں دُور دَراز مقام پر وضو فرمارہے تھے۔ وہاں سے پیر صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امام رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو آواز دی کہ کہہ کیوں نہیں دیتا کہ میں نے خدا عَزَّوَجَلَّ کو بے دلیل ایک مانا۔ (ملفوظات، حصہ چہارم، ص۴۹۳، ملخصًا)

بوقتِ نزع آقا ہو نہ جاؤں میں کہیں برباد
مِرا ایمان رکھ لینا سلامت یارَسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ۳۲۸)

مُرشِدِ کامل سے بیعت کرلیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نیک بندوں کو

اس قدر طاقت عطا فرمائی ہے کہ یہ حضرات مِیلوں دُور کے حالات ملاحظہ فرمالیا کرتے ہیں بلکہ مدد بھی فرماتے ہیں جیسا کہ حضرت شیخ نجمُ الدین کُبرٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے مُرید کے آخری وقت میں شیطان سے بچالیا نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی نیک اور جامع شرائط پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دینا یعنی ان سے مُرید ہو جانا، ایمان کی حفاظت کیلئے مُفید ہے۔ کسی کو پِیر اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُمورِ آخِرت میں بہتری آئے، اُس کی رہنمائی اور باطنی توجُّہ کی بَرَکت سے مُرید، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی والے کاموں سے بچتے ہوئے رِضائے رَبُّ الاَنام کے مَدَنی کام کے مُطابق اپنے شب و روز گُزار سکیں۔ لیکن اَفسوس! موجودہ زمانے میں بیشتر لوگوں نے پِیری مُریدی جیسے اَہم مَنْصَب کو حُصُولِ دُنیا کا ذَرِیعہ بنا رکھا ہے۔ بے شُمار بدعقیدہ اور گمراہ لوگ بھی تَصَوُّف کا ظاہری لبادہ اَوڑھ کر لوگوں کے دِین و اِیمان کو برباد کر رہے ہیں۔ پیرِ کامل کی شرائط، اَوصاف اور دیگر معلومات جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "**آدابِ مرشدِ کامل**" کا مطالعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مفید معلومات کے ساتھ ساتھ مرشدِ کامل سے بیعت ہونے کا ذہن بنے گا، اگر بیعت ہو چکے ہوں تو یہ معلومات بھی حاصل ہوں گی کہ ایک مُرید پر پیرِ کے کیا کیا حقوق ہوتے ہیں؟ اگر آپ ابھی تک کسی پیر صاحب سے مُرید نہیں ہوئے تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ مرشدِ کامل کی ایک مثال شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی ہیں، آپ ان سے مُرید ہو سکتے ہیں، جن کے تقویٰ و پرہیز گاری کی بَرَکات دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی صورت میں ہمارے سامنے واضح طور پر موجود ہیں، آپ کی نگاہِ ولایت اور حِکمتوں بھری مَدَنی تربیّت نے دُنیا بھر میں لاکھوں مُسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کی

زِندگیوں میں مَدَنی انقِلاب برپا کر دیا۔ کتنے ہی بے نمازی آپ کی نگاہِ فیض سے نمازی بن گئے۔ ماں باپ سے نازیبا رویہ اِختیار کرنے والے باادب بن گئے، گانے باجے سننے والے، عشقِ رسول میں ڈُوب کر نعتیں سُننے والے بن گئے، مدنی مُذاکرے اور سُنّتوں بھرے بیانات سننے والے بن گئے، فلمی گیت گُنگنانے والے نعتِ مُصْطفٰے پڑھنے والے بن گئے، مال کی مَحبّت میں جینے مرنے والوں کو فکرِ آخرت کی مَدَنی سوچ نصیب ہوگئی، تفریحی مَقامات پر جاکر اپنا وَقت برباد کرنے والے سُنّتوں بھرے اجتماعات میں اَوّل تا آخر شرکت کرنے والے بن گئے ۔ لہٰذا آپ بھی شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا فیض پانے، اپنے مقصدِ حیات کو کامیاب بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔

تُو آ بے نمازی، ہے دیتا نمازی		خدا کے کرم سے بنا مدنی ماحول
گر آئے شرابی مٹے ہر خرابی		چڑھائے گا ایسا نشہ مدنی ماحول
اگر چور ڈاکو بھی آجائیں گے تو		سُدھر جائیں گے گر مِلا مدنی ماحول
گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ		گناہوں کو دیگا چھڑا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش ص۶۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام مدنی قافلہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں ایمان کی سلامتی کا شعور پیدا کرنے کیلئے دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے نیز ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام "مَدَنی قافِلہ" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت سَفَر کرنے والے سُنّتوں کی تَرْبِیَت کے مَدَنی قافِلوں کی بَرَکت سے اب تک بے شمار لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہوچکا ہے اوراب بھی کئی مدنی بہاروں کی مدنی خبریں سُننے کو ملتی رہتی ہیں، مدنی قافلے عموماً مساجد ہی میں ٹھہرتے ہیں، لہٰذا کئی مساجد بھی اِنہی مَدَنی قافِلوں کی بدولت آباد ہوچکی ہیں اور مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے، حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکر ونماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔(ابن ماجہ،کتاب المساجدوالجماعات،با بلزوم المساجد، ۱/۴۳۸،رقم:۸۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی سنّتوں بھری غیر سیاسی مسجد بھرو تحریک یہ عزم رکھتی ہے کہ کسی بھی طرح اُمّت کا بچّہ بچّہ نَمازی بن جائے، مسجدوں کی رونق پلٹ آئے۔ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہر مُسلمان کو نمازِ پنجگانہ صفِ اوّل میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے اور مسجدیں آباد رکھنے کیلئے ایک مدنی انعام یہ بھی عطا فرمایا ہے کہ ”کیا آج آپ نے پانچوں نَمازیں مسجِد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجِد لے جانے کی کوشش فرمائی؟“

مجلس خدام المساجد

شیخِ طریقت، امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور مساجد سے اس قدر مَحبَّت فرماتے ہیں کہ آپ نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے گھروں یعنی مساجد بنانے اوران کو آباد کرنے کے لیے **مَجلِس خُدَّامُ الْمَساجِد** بنائی، جس کا کام شیخِ طریقت، امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اس خواب کی تکمیل ہے

کہ ”اے کاش! ہماری مساجد آباد ہو جائیں، ان کی رونقیں پلٹ آئیں اور مخلوق جو نفس و شیطان کی وجہ سے خالق عَزَّوَجَلَّ سے دُور ہو رہی ہے، قریب ہو جائے۔ مجلس ”خُدَّامُ الْمَسَاجِد“ پُرانی مساجد آباد کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ نئی مَساجد کی تعمیر کیلئے بھی ہر وَقْت کوشش کرتی رہتی ہے، یہی وجہ ہے کہ نہ صرف پاکستان بلکہ دُنیا بھر میں مَساجد کی تعمیرات اوران کو آباد کرنے کا سلسلہ ہر وَقْت جاری رَہتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول مسجدیں آباد کرنے ،لوگوں کو نمازی بنانے ، گناہوں سے بچانے اور صلوٰۃ وسُنَّت کے راستے پر چلانے کی کوشش کرتا ہے، اس مدنی ماحول کی برکت سے کیسے کیسے بگڑے ہوئے لوگ سُدھر گئے اس کی ایک جھلک اس مدنی بہار میں مُلاحَظہ کیجئے، چنانچہ

نیو ائیر نائٹ منانے سے باز رہا

گوجرانوالہ (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یُوں ہے کہ میرا تَعَلُّق ایک کھاتے پیتے گھرانے سے تھا، نہ نماز پڑھتا نہ قرآن بلکہ شراب نوشی، بدکاری، جُوابازی کا شوقین تھا، حتّٰی کہ اپنی زمینیں بیچ بیچ کر جُوا کھیلا کرتا۔ بیوی بچّوں کو بھی تنگ کیا کرتا۔ میرے کردار کی وجہ سے میرے گھر والے بھی سخت پریشان تھے۔ وہ اکثر مجھے بُرائیوں سے روکتے لیکن میں نہ مانتا۔ ایک مرتبہ میں نے اپنے ڈیرے پر نیو ائیر نائٹ(New Year Night) منانے کا پروگرام بنایا، شراب نوشی وبدکاری کے تمام لوازمات جمع کئے، 31 دسمبر کی رات میرے یارِ بداطوار سب میرے ڈیرے پر جمع ہوگئے۔ تقریباً 10 بجے میں گھر آیا کہ 12 بجے تک واپس آجاؤں گا۔ گھر پہنچ کر میں نے ٹی وی لگایا اور چینل بدلتے بدلتے مدنی چینل میرے سامنے آگیا، جس پر ایک بُزرگ (یعنی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ) نیو ائیر نائٹ (New Year Night) منانے والوں کو سمجھا رہے تھے، انداز ایسا پیارا اور دلچسپ تھا کہ میں نے وہ بیان سننا

شروع کر دیا، اس بیان سے مجھے بڑی معلومات ملیں اور عبرت ہوئی کہ ہم کیا کرنے جا رہے تھے، میں خوفِ خدا سے رونے لگا اور بالآخر میں نے نیو ائیر نائٹ(New Year Night) میں خرافات کرنے اور دیگر گناہوں سے توبہ کرلی۔ دوسری طرف میرے دوست میرے انتظار میں تھے، جب میں نہ پہنچا تو وہ مجھے فون کرنے لگے، لیکن میں نے اپنا موبائل بند کر دیا اور سو گیا۔ بدلی ہوئی صبح سے میری نئی زندگی کا آغاز ہوا، میں نے بُرائیاں اور بُری صحبت چھوڑ دی، اپنا موبائل نمبر بھی تبدیل کرلیا تاکہ بُرے دوستوں سے نجات مل جائے، قادری عطاری سلسلے میں بیعت ہو کر شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطارؔ قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مُرید بھی بن گیا۔ اولاً 3 دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کیا، پھر دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام ہونے والے پورے ماہِ رمضان کے اجتماعی اعتکاف میں بھی بیٹھا۔ داڑھی بڑھالی، مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنا شروع کر دیا۔ یہ سب دعوتِ اسلامی کا فیضان ہے، ورنہ اس وقت میں نہ جانے کس حال میں ہوتا!

بنایا مجھ کو اپنا ہے تیرا احسان ہے مرشِد		ملا مجھ کو یہ رُتبہ ہے تیرا احسان ہے مرشِد
تیری نسبت نے مجھ کو کر دیا ہے کیا سے کیا مرشِد		رکھا کیا مجھ میں ورنہ ہے تیرا احسان ہے مرشِد
بھٹکتا پھر رہا تھا دشتِ عصیاں میں یُونہی بیکس		دِکھایا تُو نے رستہ ہے تیرا احسان ہے مرشِد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی موقع ملے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی بارگاہ سے فیض پانے کیلئے ان کی صحبت میں بیٹھنا چاہیے اور دیگر اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساتھ دل میں یہ ارادہ بھی ہونا چاہیے کہ میں ان سے دِینی اور اُخروی فائدے کیلئے ان کی صحبت اختیار کر رہا ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کے نیک بندوں کی صحبت اختیار کرنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ ان کی سیرت و کردار اور اچھے اعمال دیکھ کر خود کو بھی گناہوں سے بچانے اور نیکیاں کرنے کی توفیق مل جاتی ہے، دل کی سختی دُور ہوتی ہے، رِقَّت و نرمی پیدا ہو جاتی ہے، اِیمان پر خاتمے اور قبر و حشر کے ہَولناک مُعاملات کی فکر نصیب ہوتی ہے۔ مگر جب بھی یہ سعادت نصیب ہو تو کسی دُنیوی لالچ میں ہر گز نہ جائے، بلکہ دِینی نفع حاصل کرنے کی نیت سے جانا چاہیے، چنانچہ

دل کی بات جان لی:

شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فیضانِ سنّت جلد اوّل صفحہ 419 پر نقل فرماتے ہیں:
حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم 3 اَحباب حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابنِ معلا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زِیارت کے لئے "رملہ" نامی گاؤں کی طرف چلے۔ راستہ میں یہ طے کیا کہ ہم میں سے ہر شخص کوئی نہ کوئی مُراد اپنے دل میں رکھ لے۔ میں نے یہ مُراد رکھی، مجھے حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابنِ علا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حُسین بن مَنصور حَلّاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُناجات اور اَشعار دَرکار ہیں۔ دُوسرے نے یہ مُراد طے کی کہ مجھے تلّی کی بیماری سے شِفا حاصِل ہو جائے۔ تیسرے نے کہا: مجھے حلوہ صابُونی کھانے کی خواہِش ہے۔ جب ہم لوگ حاضِرِ خدمت ہوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدنا حُسین بن منصور حَلّاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اَشعار اور مُناجات لکھوا کر میرے لئے تیّار رکھے تھے جو مجھے عطا فرما دیئے۔ دوسرے دَرویش کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا اُس کی تِلّی کی تکلیف دُور ہو گئی۔ تیسرے سے فرمایا: صابُونی

حلوہ شاہی درباروں کی غذا ہے، مگر آپ نے لباسِ صُوفیا پہن رکھا ہے! دو میں سے ایک چیز اختیار کیجئے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اَوْلیاءُ اللہ لوگوں کے دِلوں کے اَحوال جان لیتے ہیں، جبھی تو حضرتِ سیِّدُنا شَیخ ابنِ مُعَلّا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بِغیر پوچھے حُضُور داتا گنج بَخش حضرتِ سیِّدُنا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اوران کے اَحباب کی دِلی مُرادیں بیان کردیں اور دو کی مُرادیں پوری فرما کر تیسرے کو اِصلاح کا مَدَنی پھول عنایت فرمایا۔ معلوم ہوا کہ جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ولی کی بارگاہ میں حاضری ہو تو دل سنبھالنا چاہیے اور تاحیات ان اولیائے کرام کی عقیدت و مَحبَّت کو دل میں قائم رکھنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ بندہ کچھ عرصہ ان کی صحبت میں رہ کر ان سے تربیت پاکر انہی کو حقیر جاننے لگے، اگر کوئی ایسا کرے یا دل میں بھی ایسا سوچے تو ان اولیائے کرام کے فیضان سے محرومی کے ساتھ ساتھ سخت نُقصان بھی اُٹھاتا ہے، جیسا کہ

مرشد سے بداعتقادی کے سبب چہرہ سیاہ ہوگیا

حضرت سیدنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک مُرید کچھ بداعتقاد ہوگیا اور سمجھا کہ اسے بھی مَقامِ معرفت حاصل ہوگیا ہے، اب اسے مرشِد کی ضَرورت نہیں رہی۔ لہٰذا وہ خاموشی سے حضرت سَیِّدُنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ سے مُنہ موڑ کر چلا گیا۔ پھر ایک دن یہ دیکھنے اور آزمانے آیا کہ کیا حضرت سَیِّدُنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے دل کے خیالات سے آگاہ ہیں یا نہیں؟ ادھر حضرت سَیِّدُنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی نُورِ فراست سے اس کی حالت مُلاحظہ فرما لی۔ چنانچہ جب وہ مُرید آیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک سوال پوچھا، جس کا یہ جواب ارشاد

[1] ... کشف المحجوب، باب آدابھم فی الصحبۃ فی الاقامۃ، ص ۳۸۴

فرمایا: ”کیسا جواب چاہتا ہے، لفظوں میں یا معنوں میں؟ بولا: دونوں طرح۔ تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: اگر لفظوں میں جواب چاہتا ہے تو سُن! اگر مجھے آزمانے سے پہلے خود کو آزما اور پرکھ لیتا تو تجھے مجھے آزمانے کی ضرورت پیش نہ آتی اور نہ ہی تو یہاں مجھے آزمانے آتا۔ معنوی جواب یہ ہے کہ میں نے تجھے مَنصبِ ولایت سے معزول کیا۔“ یہ فرمانا تھا کہ اس مُرید کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔ وہ آہ و زاری کرتے ہوئے عرض گزار ہوا: حضورِ یقین کی راحت میرے دل سے جاتی رہی ہے۔ پھر توبہ کی اور فضُول باتوں پر بھی ندامت کا اظہار کیا تو حضرت سیّدنا جنید بغدادی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے ارشاد فرمایا: تُو نہیں جانتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی، والیانِ اسرارِ الٰہی ہوتے ہیں، تجھ میں ان کی ضرب کی برداشت نہیں۔ (کشف المحجوب، ص۱۳۷)

ہمیں بھی چاہیے کہ کسی ولی کو ہرگز نہ آزمائیں نہ کسی ولی سے بدظن ہوں اور نہ ہی دل میں کسی ولیُ اللہ کی دشمنی رکھیں، سردارِ اولیا و انبیا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”مَنْ عَادٰى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ“ یعنی ”جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی، میں اسے اعلانِ جنگ دیتا ہوں۔“ (بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع...الخ، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے دلوں میں تاحیات اولیائے کرام کا ادب و احترام قائم رکھے اور ان کی شان میں بے ادبی کرنے والوں کی بُری صحبت سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاهِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

محفوظ سدا رکھنا شہا بے ادبوں سے
اور مجھ سے بھی سَرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

(وسائلِ بخشش ص۳۱۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے بُغض رکھنا، ان کی شان میں بے ادبی کرنا، انہیں طرح طرح سے ستانا، ان کے مال و جائیداد پر قابض ہو کر انہیں تکلیف پہنچانا، سراسر نادانی اور دنیا و آخرت کی بربادی کا سبب ہے۔ ان نُفوسِ قُدسیہ کی شان و عظمت تو ایسی بُلند و بالا ہے کہ اگر کسی مُعاملے میں سب لوگ ان کے خلاف گواہی دینے کیلئے مُتحد ہو جائیں، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی صداقت واَمانت کی گواہی کیلئے ضرور کوئی سبب پیدا فرما دیتا ہے، جس سے ان کی شان و عظمت اور عزّت و شُہرت لوگوں کے دلوں میں مزید اُجاگر ہو جاتی ہے، جیسا کہ

زمین نے گواہی دی:

ایک شخص نے حاکمِ شہر کی عدالت میں حضرت بابا فریدُ الدّین مسعود گنج شکر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زمین پر مِلکیَّت کا ناجائز دعویٰ کر دیا، چنانچہ حاکم نے آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس پیغام بھیجا کہ زمین کی مِلکیَّت کا ثُبوت پیش کریں، آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: لوگوں سے پوچھ لو کہ یہ زمین کس کی ہے؟ حاکم جواب سے مطمئن نہ ہوا اور ثبوت پیش کرنے کا تقاضا کیا۔ حضرت بابا فریدُ الدّین گنج شکر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرے پاس نہ تحریری ثبوت ہے نہ کوئی گواہ، اگر تحقیق درکار ہے تو زمین کے اسی خِطّے سے پوچھ لو۔ حاکم یہ جواب سُن کر سخت حیران ہوا، لہٰذا خود اُسی قِطعہ اَراضی پر گیا، یہاں تک کہ لوگوں کا جَمِّ غَفیر (بہت بڑا ہجوم) ہو گیا۔ حاکم نے زمین سے دریافت کیا: اے زمین! بتا تیرا مالک کون ہے؟ زمین نے بآوازِ بلند کہا: میں عرصۂ دراز سے حضرت بابا فرید گنج شکر (رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی مِلکیَّت میں ہوں۔ یہ سنتے ہی حاکم اور تمام حاضرین حیران رہ گئے۔ (سیر الاقطاب مترجم، ص ۱۹۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ والے زمین پر بھی تَصَرُّف فرماسکتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر زمین کو حکم فرما کر اسے اپنے حق میں گواہ بنالیتے ہیں نیز یہ مدنی پھول بھی سیکھنے کو ملا کہ کبھی بھی کسی کی جائیداد و مال پر ناحق قابض نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ آیت نمبر 188 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ		تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مُبارکہ میں ناجائز طریقے سے کسی کا مال کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں: کسی کا مال غصب کرلینا، کسی کا مال لُوٹ لینا، لَہْو ولَعِب کے نتیجے میں دوسرے کا مال لے لینا، جیسے جُوئے کے ذریعے مال حاصل کرنا، یا گانے والی کا گانا بجا کر اس کی اُجرت لینا، رِشوت لینا، دُوسرے کے مال میں خیانت کرنا، یہ آیت ان تمام اقسام کے کاموں کو شامل ہے۔ (تفسیر البغوی، پ ۲، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۸۸، ۱/ ۱۱۴)

افسوس صد افسوس! آج کل مسلمان اپنے اَنْجام سے بے خوف ہو کر ظلم و زیادتی کرنے، دھمکیاں دے کر لوگوں سے رقم کا مُطالبہ کرنے، ان کے مال و جائیداد پر قبضہ کرنے، چوری، ڈکیتی دہشت گردی اور قتل و غارت گری جیسے گناہوں میں مبتلا ہو کر نہ جانے کس کس طرح مسلمانوں کے حقوق پامال کررہے ہیں۔ یاد رکھئے! ظلم کا انجام بہت ہی بھیانک اور خطرناک ہے، ظالم شَخْص آخرت میں تو عذاب کا شکار ہوتا ہی ہے، لیکن یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ ایسا شخص دنیا میں بھی کئی دردناک حالات سے دوچار ہوتا ہے۔

حضرتِ ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ظالم کو مہلت دیتا ہے، یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لیتا ہے تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا۔ یہ فرما کر سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پارہ 12 سورۂ ہُود کی آیت نمبر 102 تلاوت فرمائی:

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌؕ-اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ(۱۰۲)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر، بے شک اس کی پکڑ دردناک کرّی (سخت) ہے

(صحیح بخاری، ۳/۲۴۷، حدیث: ۴۶۸۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آنے اور ان پر کسی بھی طرح سے ظلم وزیادتی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اولیائے کرام بعدِ وفات بھی نفع پہنچاتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندے جب اس کے احکام پر عمل کے ذریعے اس کی رضا وخُوشنودی حاصل کر لیتے ہیں تو ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ اپنی قدرت وکمال سے دُنیا میں تو انہیں بے مثال عُروج وکمال سے نوازتا ہی ہے بلکہ یہ حضرات بعدِ وصال بھی لوگوں سے رنج وملال کو دُور کرنے کی بے مثال قُدرت رکھتے ہیں۔ اولیائے کرام کو جو طاقتیں زندگی میں حاصل ہوتی ہیں، وہ دُنیا

سے ظاہری پردہ کرنے کے بعد نہ صرف باقی رہتی ہیں بلکہ ان میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے مَزارات میں نہ صرف حیات ہوتے ہیں بلکہ زائرین کی ہدایت واِعانت (مدد) بھی فرماتے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا امام اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: انبیاء، اولیاء اور شہداء کے اَجسام قبروں میں بھی نہ تو مُتغیّر ہوتے ہیں اور نہ ہی بوسیدہ ہوتے ہیں، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے جسموں کو اس خرابی سے جو گوشت کے گلنے سَڑنے سے پیدا ہوتی ہے، محفوظ رکھا ہے۔

(تفسیر روح البیان، پ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ:۴۱، ۳/۴۳۹)

حضرت سیّدنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جن سے حیات میں مدد طلب کی جاسکتی ہے ان تمام سے بعدِ وفات بھی مدد طلب کی جاسکتی ہے۔ اِسی طرح مشائخِ عظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کا فرمان ہے: چار بُزرگ وہ ہیں جو اسی طرح تَصرُّف فرماتے ہیں جیسے اپنی زندگی میں تصرف فرمایا کرتے تھے (وہ وفات پانے کے بعد حیات سے) کئی گنا زیادہ تصرف فرماتے ہیں: حضرت سیدنا مَعروف کرخی، حضرت سَیِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا اور دو اِن کے علاوہ (حضرت سَیِّدُنا شیخ عقیل مُنْبجی اور حضرت سَیِّدُنا شیخ حیا بن قیس حَرّانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا) ہیں۔ (بہجۃ الاسرار، ص ۱۲۴، لمعات التنقیح، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، ۴/۲۱۵، تحت الباب:۸)

آیئے! اس ضمن میں ایسے دو ایمان افروز واقعات سنتے ہیں جن میں اولیائے کرام نے بعدِ وصال اپنے مزارات پر حاضری دینے والوں کی حاجت روائی فرمائی، چنانچہ

بعدِ وصال حاجت روائی

حضرت شیخ عمر فاروثی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے کئی مرتبہ امام رفاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ اقدس پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، ایک مرتبہ تو ایسا بھی ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قبر مبارک سے باآواز بلند میری ایک حاجت کے بارے میں فرمایا: جا! تیری حاجت پوری کر دی گئی۔ [1]

قرض معاف ہو گیا

حضرتِ سَیِّدُنا حمیدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک بار مجھ پر قرض تھا، اسی پریشانی کے عالَم میں، میں حضرتِ سَیِّدُنا محمد بن جعفر حسینی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے مزار شریف پر حاضر ہوا اور وہاں بیٹھ کر کچھ دیر قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور رو دیا، ایک زائر (یعنی مزار کی زیارت کے لئے آنے والے) نے میرا رونا سُن لیا اور مجھے کچھ سونا دیا اور کہا: اس صاحبِ مزار کی خاطر یہ سونا لے لو۔ میں نے وہ سونا لیا اور چل دیا، ابھی چند ہی قدم چلا تھا کہ میرا قرض خواہ آگیا، مجھے دیکھ کر مسکرایا اور کہا: یہ سونا اُس زائر کو واپس کر دیں کیونکہ میں اَجر و ثواب کا اُس کی نسبت زیادہ حق دار ہوں۔ میں نے قرض خواہ سے اِس مُعافی کا سبب دریافت کیا کہ آپ کو میرا خیال کس نے بتایا ہے؟ وہ کہنے لگا: میں نے اس قبر والے بُزرگ کو خواب میں دیکھا، انہوں نے مجھے کہا ہے کہ اگر تُو حمیدی سے دَر گُزر کرے گا تو میں تجھے جنّت میں محل دلاؤں گا، پھر اس نے نہ صرف میرا قرض مُعاف کر دیا بلکہ مجھے مزید چھ (6) دِرہم بھی دے دیئے۔

(جامع کراماتِ اولیا، ذکر محمد بن جعفر الحسینی، ۱/۱۷۲)

اللہ غنی! شانِ ولی! راج دلوں پر
دنیا سے چلے جائیں حکومت نہیں جاتی

---

[1] ... جامع کرامات الاولیاء، ۱/۴۹۱

(وسائلِ بخشش، ص ۳۸۲)

حاضریٔ مزارات باعثِ برکات ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلِیاءُ اللہ کے مزارات پر حاضری کی برکت سے دُعائیں قبول ہوتی ہیں، مُشکلات و مَصائب سے نجات ملتی ہے اور خاص اس نظریے سے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کے مزارات پر جانا تو خود ہمارے اسلاف کا طریقہ رہا ہے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں ایک بار مجھے ایک (دِینی) مُشْکِل در پیش ہوئی، میں نے اس کے حل کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا، اس سے قبل بھی مجھ پر ایسی ہی مُشْکِل آئی تھی تو میں نے حضرتِ شیخ بایزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزار شریف پر حاضری دی تھی اور میری وہ مُشْکِل آسان ہو گئی تھی۔

حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک حاجت تھی اور میں کافی تنگدست بھی تھا۔ میں نے حضرت معروف کَرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبرِ انور پر حاضری دی، 3 بار سورۂ اِخلاص کی تلاوت کی اور اس کا ثواب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور تمام مُسلمانوں کی ا رْواح کو پہنچایا، پھر اپنی حاجت بیان کی۔ جُونہی میں وہاں سے واپس آیا میری حاجت پُوری ہو چکی تھی۔[1]

چند رسائل کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص فضل و کرم سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت میں ایسے ایسے نفوسِ قدسیہ پیدا ہوئے ہیں، جن کا طرزِ عمل ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ ان اللہ والوں کے اَخلاق اور ان کی سیرت کا پڑھنا، پڑھانا، سننا، سنانا اور اسے اپنانا مسلمانوں کے دِین و

---

1 . . . الروض الفائق، المجلس الرابع والثلاثون الخ، ص ۱۸۸

دنیا کو سنوارنے کا ایک ذریعہ ہے۔اِن اللہ والوں نے اپنی زندگیاں کس رنگ میں گزاریں، ان کے دن رات کیسے بسر ہوتے تھے، ان کا ایک ایک لمحہ کس طرح گزرتا رہا،ان باتوں کا جواب دل کے کانوں سے سنا جائے اور پھر اسے اپنا دستورُ العمل بنالیا جائے تو یقیناً ہماری پریشانیاں دور ہوسکتی ہیں اور رنج ومصائب میں گھری ہوئی دنیا حقیقی مسرتوں اور سچی خوشیوں سے آشنا ہوسکتی ہے۔

ولیوں کے سردار، حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کا مطالعہ کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے چند رسائل **"جِنَّات کا بادشاہ ،سانپ نُما جن"، مُنّے کی لاش"** اور کتاب **"غوثِ پاک کے حالات"** کا مطالعہ کرنا بے حد مفید رہے گا۔ان رسائل میں آپ پڑھ سکیں گے سرکار غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے **بچپن** کے حالات وواقعات ،اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلامُ حیات ہوتے ہیں،اِس کا قرآن وحدیث سے ثبوت اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے **اختیارات** وکرامات،مرشد کے حقوق وآداب کیا کیا ہیں؟اور اس کے علاوہ بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

♣اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی پریشان حالوں کی حاجت روائی کرنے کیلئے اپنے اختیار سے مٹّی کو سونا بنا سکتے ہیں ♣اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی، اس کی دی ہوئی قوت سے مُردے بھی زندہ کرسکتے ہیں۔♣اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی، پانی میں بآسانی چل سکتے اور ہوا میں بغیر پروں کے اُڑ سکتے ہیں۔♣اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی،ایسے مقبول ہوتے ہیں کہ ان کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔♣اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی،چاہے کتنی ہی طویل مسافت پر موجود ہوں،حالتِ نزع میں شیطان سے اپنے مُریدین کا ایمان بچاسکتے ہیں۔♣اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی بارگاہ میں اپنے دلوں کو قابو میں رکھنا چاہیے کہ یہ نیک ہستیاں دلوں سے بھی باخبر ہوتی ہیں۔♣اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نیک بندے زندگی میں تو لوگوں کو نفع پہنچاتے ہیں بعدِ وفات بھی پریشان حالوں کی دستگیری

فرماتے ہیں۔

لہٰذا ہمیں اللہ کے ان برگزیدہ بندوں کے بارے میں حسنِ ظن رکھتے ہوئے ان کا ادب و احترام کرنا چاہئے، ان کی سیرت کا مطالعہ کرکے ان کے نقشِ قدم پر چلنا چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(اِبنِ عَساکِر ج۹ص۳۴۳)

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"کرم یارسول اللہ" کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے پانی پینے کے 13 مَدَنی پھول

دو فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

(1) اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بِسْمِ اللہ پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہا کرو (تِرمِذی ج۳ص ۳۵۲حدیث ۱۸۹۲) (2) نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔

(ابوداود، ج۳ص۴۷۴حدیث۳۷۲۸)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ منہ کرکے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہوجائے پھر پیو۔ (مراٰۃ ج۶ص۷۷) البتّہ درودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شفا پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں (3) پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لیجئے (4) چوس کر چھوٹے چھوٹے گُھونٹ پئیں، بڑے بڑے گُھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے (5) پانی تین سانس میں پئیں (6) بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے (7) لَوٹے وغیرہ سے وُضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شِفا ہے کہ یہ آبِ زم زم شریف کی مُشابہَت رکھتا ہے، ان دو (یعنی وُضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے عِلاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔ (ماخوذ از: فتاوی رضویہ ج۴ص۵۷۵ ج۲۱ص۶۶۹) یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں (8) پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج۵ص۵۹۴) (9) پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیے (10) حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی فرماتے ہیں: بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے (اِحیاءُ الْعُلُوم ج۲ص۸) (11) گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خواہ مخواہ پھینکنا نہ چاہئے (12) منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے (الفتاوی الفقہیۃ

الکبری لابن حجر الہیتمی ج۴ص۱۱۷، کشف الخفاء ج ۱ص۳۸۴) (13) پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب ''سُنَّتیں اور آداب'' ہدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا ابو طلحہ انصاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرے پر خُوشی کے آثار نمایاں تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کِیا، یا رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آج آپ بہت خُوش نظر آرہے ہیں؟ فرمایا میرے پاس میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور مجھ سے عرض کِیا کہ آپ کا جو اُمّتی آپ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے دس (10) نیکیاں لکھے گا، اُس کے دس (10) گُناہ مٹادے گا اور اُس کے دس (10) درجات بلند فرمائے گا اور اُس پر اتنی ہی رحمت بھیجے گا۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں   اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

مختصر وضاحت: یعنی ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا پر دُرود بھیجتے ہیں، جو ہر بے سہارے کا سہارا اور

---

1 . . . مسند احمد، حدیث ابی طلحۃ، رقم ۱۶۳۵۲، ج۵، ص۵۰۹

آسرا ہیں اور ہم اپنے اُس پیارے آقا پر سلام بھیجتے ہیں جو ہم غافلوں کی خیر خبر رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمل سے بہتر ہے۔ (1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادَہ، اُتنا ثواب بھی زِیادَہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچّوں گا۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشِش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَبِیْعُ الآخر جاری ہے۔ یہ وہ ماہِ مبارک ہے کہ جس کی 11 **تاریخ**، قُطبِ ربّانی، غوثِ صَمدانی، قِنْدِیلِ نُورانی، شہبازِ لامکانی حضرتِ سَیِّدُنا شیخ

---

1 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عرس مبارک منایا جاتا ہے، جس کو عاشقانِ غوث بڑی گیارہویں شریف بھی کہتے ہیں، اسی مُناسَبت سے ہم آج سَرزمینِ بَغْدَاد پر اپنے مَزارِ پُر اَنْوار میں آرام فرما، اُس مُقَدَّس ہَسْتی کا ذِکرِ خَیر، بالخُصُوص اُن کا **علمی مقام** سُنیں گے، جِنہیں دُنیا غَوثِ اَعْظَم کے لقب سے جانتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو ولایت کا وہ عظیم تاج عطا فرمایا کہ آپ تمام اولیاء کے سردار قرار پائے۔ آیئے سب سے پہلے حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی **علمی شان و شوکت** سے متعلق ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں

عِلْم کا سَمُنْدر

حضرت سَیِّدُنا حافظ ابُو الْعَبَّاس احمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں علّامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ ایک مرتبہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اجتماعِ غوثیہ میں حاضر ہوا، ایک قاری نے قرآنِ کریم کی تلاوت کی، تلاوت کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وعظ کا آغاز کیا اور تلاوت کی گئی آیاتِ مُبارَکہ میں سے ایک آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے آیت کا ایک معنی بیان فرمایا، میں نے علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا، کیا آپ کو اس تفسیر کا علم تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا، ہاں! مجھے یہ تفسیری قول معلوم تھا، اس کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک ایک کرکے گیارہ (11) تفسیری اقوال ذِکر فرمائے، میرے پوچھنے پر ہر بار علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے رہے کہ یہ تفسیری قول بھی مجھے معلوم تھا، حافظ ابو العباس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس ایک آیتِ مُبارَکہ کے چالیس (40) تفسیری اقوال بیان فرمائے اور ہر ہر قول کے قائل کا نام بھی بیان فرمایا، مگر گیارہ (11) تفسیروں کے بعد سے ہر تفسیر کے بارے میں میرے پوچھنے پر علامہ ابنِ جوزی

نَفی میں سَر ہلاتے ہوئے کہتے رہے کہ یہ تفسیر میرے عِلم میں نہیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علمی مقام و مرتبے کی بلندی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے ایک ہی وقت میں ایک آیتِ مُبارَکہ کی چالیس(40) تفسیریں بیان فرمائیں، جن میں سے اُنتّیس (29) تفسیریں علّامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علم میں بھی نہ تھیں، حالانکہ علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وقت کے بہت بڑے عالِم و امام تھے، آپ نے عِلْمِ قرآن، عِلْمِ حدیث، عِلْمِ فِقْہ، جُغْرافیہ، عِلْمِ طِب، تاریخ، تفسیر، عِلْمِ نُجُوم، حساب، لُغَت اور نحو وغیرہ کے علاوہ دیگر بہت سے عُلوم وفُنُون میں بھی قابلِ قدر کتابیں تصنیف فرمائیں، آپ کی تصانیف کی تعداد تین سو(300) سے زیادہ بتائی جاتی ہے، جن میں کئی تو مُجلَّد(یعنی کئی کئی جلدوں پر مشتمل) ہیں اور کچھ رسالے بھی شامل ہیں۔[2]

امام ابنِ قُدامہ حنبلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے زمانے میں وعظ وخطابت کے اِمام تھے، مختلف عُلوم وفُنُون میں بہترین کتابیں تصنیف فرمائیں، تدریس بھی کرتے تھے اورآپ حافظُ الحدیث بھی تھے۔ (حافظُ الحدیث کسے کہتے ہیں، آیئے، سُنیے! ایک لاکھ (100،000) احادیث مُبارَکہ سَنَد کے ساتھ یاد کرنے والا حافظُ الحدیث ہوتا ہے)[3] مگر وقت کے اتنے بڑے امام ہونے کے باوجود علّامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیان کردہ چالیس(40) تفسیری اَقْوال میں سے صرف گیارہ (11) کے بارے میں جانتے تھے، جس سے حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ

---

1 . . . اخبار الاخیار، ص ۱۱، بهجة الاسرار، ذكر علمه . . . الخ، ص ۲۲۴، زبدة الآثار، ص ۵۲

2 . . . مُقدمہ عیونُ الحکایات، حصہ ۱، ص ۱۶ ملتقطاً و ملخصاً

3 . . . مُقدمہ آنسوؤں کا دریا، ص ۱۵

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علمی سمندر کی بے پناہ گہرائی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

مَظہرِ عظمتِ غفّار ہیں غوثِ اعظم مُظہرِ رِفعتِ جبّار ہیں غوثِ اعظم
نائبِ احمدِ مُختار ہیں غوثِ اعظم اور سب ولیوں کے سردار ہیں غوثِ اعظم

وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۵۹

سُلطانِ ولایت	غوثِ پاک	دریائے کرامت	غوثِ پاک
ولیوں پہ حکومت	غوثِ پاک	فرماؤحمایت	غوثِ پاک
♣مرحبا یا غوثِ پاک ♣مرحبا یا غوثِ پاک ♣مرحبا یا غوثِ پاک			

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱) سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بِشارت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غوثِ صَمدانی، شَہبازِ لَامَکانی، قِندیلِ نُورانی، حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی اَلْحَسَنی وَالْحُسینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یکم رَمَضان بروز جمعۃُ الْمُبارَک ۴۷۰ سنِ ہجری کو بغداد شریف کے قریب قَصبہ جِیلان میں پیدا ہوئے۔[1] مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 106 صفحات پر مشتمل کتاب **"غوثِ پاک کے حالات"** صفحہ 21 پر ہے۔ محبوبِ سُبحانی، شیخ عبدُالقادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد حضرت سَیِّد ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حُضُور غوثِ اَعْظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادت کی رات مُشاہَدہ فرمایا کہ سَرورِ کائنات، فَخرِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام اور اَولیائے عِظام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ اُن کے گھر جَلْوہ اَفروز ہوئے اور اُنہیں اِس

1 ...بهجة الاسرار، ص ۱۷۱ بتغير قليل

بِشارت سے نوازا: اے ابُو صالح! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم کو ایسا فَرزَنْد (بیٹا) عطا فرمایا ہے، جو وَلی ہے اور وہ میرا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مَحْبُوب ہے اور اُس کی شان، اَوْلیاء اور اَقْطاب میں ویسی ہی ہو گی، جیسی شان اَنْبیاء و مُرسَلین عَلَیْہِمُ السَّلَام میں میری ہے۔[1]

آپ ہیں پیروں کے پیر اور آپ ہیں روشن ضمیر   آپ شاہِ اَتْقِیا یا غوثِ اعظم دَستُ گیر
اَولیاء کی گردنیں ہیں آپ کے زیرِ قدم   یا اِمامَ الاولیاء یا غوثِ اعظم دَستُ گیر

وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۴۷

فانوسِ ہدایت	غوثِ پاک	سر تاپا شرافت	غوثِ پاک
سر تاجِ شریعت	غوثِ پاک	ہیں مخزنِ عظمت	غوثِ پاک
♣ مرحبا یا غوثِ پاک ♣ مرحبا یا غوثِ پاک ♣ مرحبا یا غوثِ پاک			

(۲) اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بِشارتیں

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد کو نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عِلاوہ جُملہ اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی یہ بِشارت دی کہ تمام اَوْلیاءُ اللہ تمہارے فَرزَنْدِ اَرْجُمَنْد کے فرمانبردار ہوں گے اور اُن کی گردنوں پر اُن کا قَدَمِ مُبارَک ہو گا۔[2]

جس کی مِنْبر بنی گردنِ اَوْلیا   اُس قدم کی کَرامت پہ لاکھوں سَلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے غوثِ پاک، شہنشاہِ بغداد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

---

1 . . . سیرتِ غوث الثقلین، ص ۵۵ بحوالہ تفریح الخاطر

2 . . . تفریح الخاطر، ص۵۷، مفہوماً وملخصاً

عَلَیْہ کی شان و عظمت کس قَدَر بُلند و بالا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیدا ہوتے ہی غَیْب بتانے والے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بُلند مرتبے اور شان و عَظَمت کی بِشارت دے دی تھی اور حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ مُحترم کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ تمہارا فرزند تمام اَوْلیاء کا سردار ہو گا۔ چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیدا ہوتے ہی بَرَکات و تَجَلِّیَّات کا ظُہُور شُروع ہو گیا۔

وِلادَتِ باسَعادَت اور حَیْرت اَنگیز واقعات

آپ کی وِلادَتِ باسَعادَت کے وَقْت بہت سے حَیْرت اَنگیز واقعات ظُہُور پذیر ہوئے، سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ جب آپ رَونق اَفروز ہوئے، اُس وَقْت آپ کی والدہ ماجِدہ حضرت اُمُّ الْخَیْر فاطِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی عُمر ساٹھ (60) سال کی تھی، حالانکہ اِس عُمر میں عام طور پر عورتوں کو اَوْلاد سے نا اُمیدی ہو جاتی ہے۔[1] یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فَضْل تھا کہ اِس عُمر میں حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی ماں کے بَطْنِ مُبارَک سے پیدا ہوئے۔ جس رات حُضُور غوثِ اعظم دَسْتگیر، پیرانِ پیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَت ہوئی، اُس رات جِیلان شریف کی جن عورتوں کے ہاں بچہ پیدا ہوا، اُن سب کو اللہ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ نے لڑکا ہی عطا فرمایا اور ہر نیا پیدا ہونے والا لڑکا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وَلی بنا۔[2]

دُودھ ماں کا نہ پِیا آپ نے رَمضانوں میں   آپ بچپن سے سمجھدار ہیں غوثِ اعظم
حَشْر تک گائیں گے ہم گیت تمہارے مُرشِد   ہم تمہارے جو نمک خوار ہیں غوثِ اعظم

وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۶۰

---

1 . . . بهجة الاسرار، ص ۱۷۳، مُقدمہ غنیۃ الطالبین، ص ۱۰ بتغیر قلیل
2 . . . تفریح الخاطر، ص ۵۷، مفہوماً

سُلطانِ ولایت	غوثِ پاک	دریائے کرامت	غوثِ پاک
ولیوں پہ حکومت	غوثِ پاک	فرماؤ حمایت	غوثِ پاک
♣مرحبا یا غوثِ پاک ♣مرحبا یا غوثِ پاک ♣مرحبا یا غوثِ پاک			

غوثِ اعظم کا حُلیہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حُلیَہ بیان فرماتے ہوئے اَبُو عَبْدُ اللہ بن اَحْمد بن قُدَامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شَیْخُ الاسْلام، سُلْطَانُ الاولِیاء، مُحیِ الدِّیْن، سَیِّد عَبْدُ الْقَادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نازُک بدن، میانہ قد، کُشادہ سِینہ، کُشَادَہ اور طَوِیْل داڑھی اور گندمی رنگ کے مالک تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ابرو ملے ہوئے، آواز مُبارَک بُلَند اور چہرہ نہایت ہی حَسِیْن تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت ہی ذَہین تھے۔[(1)]

شکمِ مادَر میں عِلْم

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اولیاء و غوثُ الورٰی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "**مُنّے کی لاش**" کے صفحہ 4 پر فرماتے ہیں: پانچ (5) برس کی عمر میں (حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) جب پہلی بار بِسْمِ اللہ پڑھنے کی رَسم کے لیے کسی بُزُرگ کے پاس بیٹھے تو اَعُوذ اور بِسْمِ اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور الٓمّٓ سے لے کر 18 پارے پڑھ کر سُنا دیے۔ اُن بُزُرگ نے کہا: بیٹے! اَور پڑھیے۔ فرمایا: بس مجھے اِتنا ہی یاد ہے، کیوں کہ میری ماں کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا، اُس وَقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں نے

---

1 . . . نزهة الخاطر الفاتر، ص ١٩

سُن کر یاد کرلیا تھا۔[1]

میرے مرشِد مِری سرکار ہیں غوثِ اعظم
میرے رہبر مرے غمخوار ہیں غوثِ اعظم
ہو کرم! حُسنِ عمل آہ! نہیں ہے کوئی
نہ وظائف ہیں نہ اَذکار ہیں غوثِ اعظم
حشر کے روز ہماری بھی شَفاعت کرنا
آہ! ہم سخت گنہگار ہیں غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش، ص۵۵۹-۵۶۱)

ابتدائی تعلیم

ابھی آپ چھوٹے ہی تھے کہ آپ کے والدِ محترم حضرت سَیِّد ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انتقال فرماگئے، آپ کے ناناجان حضرت عبدُ اللہ صومعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کی پرورش فرمائی جو کہ جِیلان شریف کے مشائخ میں سے تھے اور نہایت مُتّقی و پرہیز گار ہونے کے علاوہ صاحبِ فضل وکمال بھی تھے۔ اِنہی سے حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ابتدائی تعلیم و تَرْبِیَت حاصل کی۔

حُضُور پر نور، محبوبِ سبحانی، شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: آپ نے اپنے آپ کو ولی کب سے جانا؟ ارشاد فرمایا: میری عمر دس (10) سال کی تھی، میں اپنے گھر سے مکتب (یعنی مدرسے) میں پڑھنے جاتا تو فرشتوں کو دیکھتا، جو لڑکوں سے کہہ رہے ہوتے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کے بیٹھنے کے

---

1 . . . رسالہ منے کی لاش ص ۴ بحوالہ الحقائق فی الحدائق ص ۱۴۰

لیے جگہ کُشادہ کر دو۔[1]

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوثِ اعظم کا

بَلِیَّات و غم و اَفکار کیوں کر گھیر سکتے ہیں سروں پر نام لیوں کے ہے پنجہ غوثِ اعظم کا

مُخالِف کیا کرے میرا کہ ہے بیحد کرم مجھ پر خدا کا، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن کا غوثِ اعظم کا

فرشتے مدرسے تک ساتھ پہنچانے کو جاتے تھے یہ دربارِ الٰہی میں ہے رُتبہ غوثِ اعظم کا

قبالۂ بخشش، ص۵۲تا۵۶

اللہ کی رحمت	غوثِ پاک	ہو ہم پہ عنایت	غوثِ پاک
ہیں باعثِ برکت	غوثِ پاک	کمزور کی طاقت	غوثِ پاک
♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک			

حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے آبائی علاقے میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد عِلْمِ دِین کی مزید جُستجو لیے 488 ہجری میں 18 سال کی عمر میں بغداد شریف لے گئے[2] کیونکہ بغداد ہی اُن دنوں علمی وسیاسی اعتبار سے مسلمانوں کا مرکز تھا۔ چُنانچہ

عِلْمِ دین حاصل کرنے کی طرف اشارہ

شیخ محمد بن قائد اَلاَوَانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں غوثِ صمدانی، شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر تھا، میں نے آپ سے مختلف معاملات کے بارے

1 . . . بهجة الاسرار، ذكر كلمات اخبر بها . . . الخ، ص ۴۸

2 . . . سیر الاقطاب، ص۱۵۹

میں سوالات کئے، انہی میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ حُضُور! آپ نے اپنے معاملات کی بُنیاد کس چیز پر رکھی ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے اپنے معاملات کی بُنیاد صِدق و سچّائی پر رکھی ہے، میں نے کبھی بھی جُھوٹ اور غلط بیانی سے کام نہ لیا، بچپن میں جب میں مدرسے میں پڑھا کرتا تھا، اُس وقت بھی کبھی جُھوٹ نہیں بولا، پھر فرمانے لگے: میں ایک دن حج کے دنوں میں جنگل کی طرف گیا، میں ایک بیل(Bull) کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا کہ اچانک اُس بیل(Bull) نے میری طرف دیکھ کر کہا: یَاعَبْدَ الْقَادِرِ مَالِھٰذَا خُلِقْتَ یعنی اے عبدُ القادر! تمہیں اس قسم کے کاموں کیلئے تو پیدا نہیں کیا گیا، میں گھبرا کر گھر آیا اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ میدانِ عرفات میں لوگ کھڑے ہیں، اس کے بعد میں نے اپنی والدۂ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کِیا، آپ مجھے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کیلئے وَقْف فرمادیں اور مجھے بغداد جانے کی اجازت مرحمت فرمادیں تاکہ میں وہاں جاکر عِلْمِ دین حاصل کروں، والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے مجھ سے اِس کا سبب دریافت کِیا تو میں نے بیل(Bull) والا واقعہ عرض کر دیا، اِس پر اُن کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور وہ 80 دِینار جو میرے والدِ ماجد کی وراثت تھے میرے پاس لے آئیں، میں نے اُن میں سے 40 دِینار لے لئے اور 40 دِینار اپنے بھائی سَیِّد ابو احمد جیلانی کیلئے چھوڑ دیئے، والدۂ ماجدہ نے میرے چالیس (40) دِینار میری گُدڑی (یعنی بہت سے پیوند لگے ہوئے مخصوص قسم کے جُبّے) میں سی دیئے اور مجھے بغداد جانے کی اجازت عنایت فرمادی اور مجھے ہر حال میں سچ بولنے کی تاکید فرمائی اور جِیلان کے باہر تک مجھے چھوڑنے کیلئے تشریف لائیں اور فرمایا: یَاوَلَدِیْ اِذْھَبْ فَقَدْ خَرَجْتُ عَنْكَ لِلّٰهِ فَھٰذَا وَجْهٌ لَااَرَاهُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ یعنی اے میرے پیارے بیٹے، جاؤ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور خُوشنودی کی خاطر میں تمہیں اپنے پاس سے جُدا کرتی ہوں اور اب مجھے تمہارا چہرہ قیامت میں ہی دیکھنا نصیب ہوگا۔ پھر میں بغداد جانے والے ایک چھوٹے قافلے کے ساتھ روانہ

ہو گیا، جب ہم لوگ ہمدان سے آگے بڑھے تو ساٹھ (60) گھوڑے سوار ڈاکوؤں نے قافلے کو آ گھیرا اور اہلِ قافلہ کو لُوٹنا شُروع کر دیا، مجھ سے کسی نے زور زبردستی نہ کی، البتہ اُن میں سے ایک شخص نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے سچ بولتے ہوئے کہا کہ میرے پاس چالیس (40) دِینار (یعنی سونے کے سِکّے) ہیں۔ اُس نے پوچھا: کہاں ہیں؟ میں نے بتایا: میری بغل کے نیچے میری گُدڑی میں سلے ہوئے ہیں، وہ اِس بات کو مذاق سمجھ کر میرے پاس سے چلا گیا، تھوڑی دیر بعد ایک دوسرے شخص نے آکر یہی سُوالات کئے اور میں نے وہی جوابات دیئے، وہ شخص بھی میرے پاس سے چلا گیا، اُن دونوں نے جب اپنے سردار کو یہ بات بتائی تو اُس کے حکم پر مجھے اُس کے پاس لے جایا گیا، اُس وقت وہ سب لوگ لُوٹا ہوا مال آپس میں تقسیم کر رہے تھے، مجھے دیکھ کر اُن کے سردار نے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے بتایا: میرے پاس میری گُدڑی میں چالیس (40) دینار ہیں۔ سردار کے کہنے پر میری گُدڑی کھولی گئی تو اس میں سے واقعی چالیس (40) دِینار برآمد ہوگئے، سردار سخت حیران ہوا اور مجھ سے پوچھنے لگا: مَاحَمَلَکَ عَلٰی ھٰذَا الْاِعْتِرَافِ یعنی تمہیں اِن دِیناروں کا اعتراف کرنے پر کس چیز نے مجبور کیا؟ (یعنی تم چاہتے تو ہمیں نہ بتاتے) میں نے کہا کہ میری والدہ نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ میں ہمیشہ سچ بولوں اور کبھی اِس عہد کی خلاف ورزی نہ کروں، یہ سُن کر اُس سردار کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور کہنے لگا کہ ایک تم ہو کہ اپنی ماں سے کِیا ہوا عہد بھی نِبھا رہے ہو اور ایک میں ہوں کہ سالہا سال سے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے عہد کی خلاف ورزی کر رہا ہوں، اُس نے اُسی وقت میرے ہاتھ پر توبہ کی، اس کے ساتھیوں نے جب یہ ماجرا دیکھا تو بولے کہ ہم ڈاکہ زنی میں تمہارے ساتھ تھے، تو توبہ کرنے میں بھی تمہارے ساتھ رہیں گے، چُنانچہ اُن سب نے توبہ کی اور لُوٹا ہوا مال اہلِ قافلہ کو واپس

کر دیا، یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے سب سے پہلے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔[1]

چور حاکم سے چھُپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف تیرے دامن میں چھُپے چور انوکھا تیرا

بد سہی چور سہی مجرم و ناکارہ سہی اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

تُو جو چاہے تو ابھی میل مرے دل کے دُھلیں کہ خُدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

حدائقِ بخشش، ص۱۶تا۲۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دِلوایئے جنّت	غوثِ پاک	دو بدیوں سے نفرت	غوثِ پاک
دو شوقِ عبادت	غوثِ پاک	سرکار کی اُلفت	غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے پتا چلا کہ ہمارے سرکارِ بغداد، حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عِلْمِ دین حاصل کرنے کا اِس قدر شوق تھا کہ اِس کی خاطر آپ نے نہ صرف گھر بار کو خیر باد کہہ کر دُور دراز کا سفر اختیار فرمایا بلکہ اپنی شفیق والدہ کی جُدائی بھی گوارا فرمائی۔ آپ کی والدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی قربانی بھی **صد مَرحبا!** کہ نہ صرف اپنے لختِ جگر کی جُدائی کے غم کو نظر انداز کرتے ہوئے اُنہیں عِلْمِ دین حاصل کرنے کی اجازت عطا فرما دی بلکہ اپنے شہزادے کو حُصولِ علم اور خدمتِ علم کے لئے ایسا وقف کیا کہ سفر پر رُخصت کرتے ہوئے واضح طور پر فرما دیا: یَا وَلَدِیْ اِذْھَبْ فَقَدْ خَرَجْتُ عَنْكَ لِلّٰہِ فَھٰذَا وَجْہٌ لَا اَرَاہُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ یعنی اے میرے پیارے بیٹے جاؤ! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے تم سے جُدائی اختیار کرتی ہوں، لہٰذا

---

1 . . . قلائد الجواھر، ص۸، ملخصاً و بغیر قلیل

اب قیامت تک تمہارا یہ چہرہ نہ دیکھوں گی۔

غوثِ پاک، شہنشاہِ بغداد رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ نے غوثِ پاک کو نہ صرف سفر کی اجازت دی بلکہ خرچ بھی دِیا، یہاں وہ عاشقانِ رسول اور عاشقانِ غوثِ اعظم غور فرمائیں کہ جو دُنیوی تعلیم اور کاروبار کے لیے تو اولاد کو مال و دولت دیتے ہیں، لیکن دِینی تعلیم میں مدد نہیں کرتے۔

اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ صِدق و سچّائی کے کس قدر پیکر تھے کہ آپ نے اپنی عُمر کے کسی حِصّے میں بھی جُھوٹ کا سہارا نہ لیا، اپنے تمام مُعاملات کی بُنیاد سچّائی اور دیانتداری پر رکھی جس کی ایک بڑی وجہ آپ کی نیک سیرت والدہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الخیر فاطمہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی عُمدہ تَربِیَت بھی ہے، جیسا کہ ہم نے سُنا کہ آپ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے آپ سے ہمیشہ سچّائی پر قائم رہنے کا عہد لیا، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے بچّوں کی اسلامی تَربِیَت کریں، خُود بھی ہمیشہ سچ بولیں اور اُنہیں بھی بچپن ہی سے سچ بولنے کی ترغیب دیں۔

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جُھوٹ سے بچنے اور سچائی کا راستہ اختیار کرنے کی تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: سچائی کو لازم کرلو، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدّیق لکھ دیا جاتا ہے اور جُھوٹ سے بچو، کیونکہ جُھوٹ گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنّم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جُھوٹ بولتا رہتا ہے اور جُھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت جُھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی

1 . . . مسلم، کتاب البر و الصلة، باب قبح الكذب وحسن الصدق وفضله، ص ۱۴۰۵، حديث: ۲۶۰۷

حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بالخصوص بچّوں اور بالعموم بڑوں کی مدنی تَربِیَت کیلئے سچی کہانیاں لکھی ہیں، جن میں بہت ہی پیارے پیارے عنوانات ہیں، انداز بھی بہت آسان رکھا ہے تاکہ بچے بھی بآسانی سمجھ سکیں، ان رسالوں میں انتہائی عُمدہ صفحات استعمال کرنے کے علاوہ جگہ جگہ تصویری خاکے بھی بنائے گئے ہیں تاکہ بچّوں کیلئے کشش اور پڑھنے میں دِلچسپی ہو، بچّوں کی یہ کہانیاں مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے اور اگر ویب سائٹ سے پڑھنا چاہیں تو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے آپ ان کہانیوں کو پڑھ بھی سکتے ہیں، ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں اور اس کا پرنٹ بھی نکال سکتے ہیں۔ ان رسائل کے نام ہیں (1) نور والا چہرہ (2) فرعون کا خواب (3) بیٹا ہو تو ایسا (4) جُھوٹا چور (5) دُودھ پیتا مدنی مُنّا

"نور والا چہرہ" آپ پڑھیں گے یا بچّوں کو پڑھائیں یا سنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دل میں پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، محمدِ عربی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپن شریف کے واقعات سُن کر آپ کی محبت بڑھے گی اور **ویڈیو گیمز کے دِینی اور دُنیوی نُقصانات** سے بھی آگاہی ہو گی۔

"فرعون کا خواب" آپ پڑھیں یا بچّوں کو پڑھائیں یا سنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان و عظمت سے آگاہی ہو گی اور **کولڈ ڈرنکس** (Cold Drinks) کے **نُقصانات** کے بارے میں بھی مفید ترین معلومات حاصل ہوں گی۔

"بیٹا ہو تو ایسا" آپ پڑھیں یا بچّوں کو پڑھائیں یا سنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پتا چلے گا کہ حضرتِ سیدنا اسماعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کس طرح اپنے آپ کو قربانی کیلئے پیش کیا اور پھر کس طرح جنّتی مینڈھا آپ کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھیجا، حضرتِ ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خُصوصی فضائل بھی معلوم ہوں گے اور ٹافیاں، چاکلیٹس اور رنگ برنگی **کھٹ مِٹّھی گولیاں** کھانے کے

نُقصانات سے بھی آگاہی ہو گی۔

"جُھوٹا چور" رسالہ اگر آپ پڑھیں یا بچّوں کو پڑھائیں یا سنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو بھی اور بچّوں کو بھی جُھوٹ سے نفرت ہو گی اور سچ بولنے کی طرف رغبت بڑھے گی نیز اس رسالے کے آخر میں جو مدنی پھول لکھے ہوئے ہیں، اُن سے ظاہر و باطن صاف رکھنے کی تَربِیَت بھی ہو گی۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مِرے غوث کا وسیلہ رہے شاد سب قبیلہ اِنہیں خُلد میں بسانا مَدنی مدینے والے

مِرے جس قَدَر ہیں اَحباب اُنہیں کر دیں شاہ بیتاب ملے عِشق کا خَزانہ مَدنی مدینے والے

مِری آنیوالی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں اُنہیں نیک تُو بنانا مَدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص۴۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بغداد پہنچ کر حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وقت کے معروف و مشہور اور انتہائی ماہر اُستادوں سے عِلْمِ دین حاصل کِیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عِلْمِ دین سے اس قدر محبت تھی کہ آپ نے فاقہ کشی اور تکالیف برداشت کر کے بھی علم حاصل کِیا، آیئے! اسی مناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عِلْمِ دین سے محبت اور اس کی راہ میں آنے والی مشکلات پر صبر کے بارے میں سنتے ہیں۔ چُنانچہ

فاقہ کشی اور صبر

حضرت سَیِّدُنا ابو بکر تمیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بغداد میں قحط ہو گیا، جس کی وجہ سے مجھے بہت تنگدستی اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا اور کئی روز تک مجھے کھانے کے لئے کچھ نہ مِلا۔ ایک دن بھوک کی شِدّت کی وجہ سے میں دریائے دِجلَہ کی

طرف گیا تاکہ وہاں ساگ یا کسی سبزی کے پتّے کھا سکوں، مگر جہاں جاتا وہاں مجھ سے پہلے کئی فقراء موجود ہوتے اور اگر کوئی چیز اُن کو ملتی تو اُس پر سب کا ہجوم ہوتا، میں نے اُن سے مزاحمت کرنا پسند نہیں کیا اور اسی حالت میں شہر لوٹ آیا کہ وہاں کوئی چیز تلاش کروں، لیکن وہاں بھی کچھ نہیں مِلا، بالآخر میں بھوک سے نڈھال ہو کر مسجد کے ایک گوشے میں بیٹھ گیا، ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک عجمی (یعنی غیر عربی) نوجوان روٹی اور بُھنا ہوا گوشت لے کر مسجد میں داخل ہوا اور کھانا کھانے لگا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اس کے ہر لقمہ پر بھوک کی شِدّت سے میرا مُنہ کھل جاتا، لیکن میں نے اپنے نفس کو اس حرکت پر ملامت کی، اتنے میں اس نے میری طرف دیکھا اور کھانا لا کر مجھے پیش کیا، اُس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں اور کیا کرتے ہیں؟ میں نے بتایا کہ جِیلان میں رہتا ہوں اور یہاں علمِ دین حاصل کرتا ہوں۔ اُس نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ جیلان سے تعلق رکھنے والے عبدُ القادر نامی کسی نوجوان کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا وہ میں ہی ہوں، یہ سُن کر وہ بے چین ہو گیا اور مجھ سے معذرت کرتے ہوئے کہنے لگا کہ آپ کی والدہ محترمہ نے میرے ہاتھ آپ کیلئے آٹھ (8) دِینار بھیجے تھے، جب میں بغداد آیا تھا، اس وقت میرے پاس اپنا ذاتی خرچ موجود تھا، لیکن آپ کو تلاش کرتے کرتے اتنے دن گُزر گئے کہ میرے پاس میرا ذاتی خرچ ختم ہو گیا، مجھے فاقہ کرتے ہوئے آج تیسرا دن تھا، مجبور ہو کر آپ کی امانت میں سے ایک وقت کے کھانے کے لئے روٹی اور یہ گوشت لایا ہوں، اب آپ خُوشی سے یہ کھانا تناول فرمائیں، کیونکہ یہ سب کچھ در حقیقت آپ ہی کا ہے، اب آپ میرے نہیں بلکہ میں آپ کا مہمان ہوں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے تسلّی دی اور اس بات پر اپنی رضامندی ظاہر کی، جب ہم کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو میں نے بقیہ کھانا اور کچھ مال اُسے دے کر رُخصت کیا۔ [1]

---

1 . . . قلائد الجواہر ص ۹ ملخصاً

مجھے اپنی چوکھٹ کا کُتّا بنا لو ہمیشہ رہوں باوفا غوثِ اعظم

ترے آستاں کا ہوں منگتا گُزارہ ہے ٹکڑوں پہ تیرے مِرا غوثِ اعظم

وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۵۵۴

ہیں باعثِ برکت	غوثِ پاک	کمزور کی طاقت	غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزّت	غوثِ پاک	مجبور کی راحت	غوثِ پاک
♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک			

مصائب کا ہُجوم اور صبر کا انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قُطبِ ربّانی، غوثِ صَمدانی، قِنْدیلِ نُورانی، شہبازِ لامکانی حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عِلْمِ دِین حاصل کرنے کیلئے کس قدر مصائب و تکالیف اور فاقے برداشت کئے اور اِس عالَم میں بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تقویٰ وپرہیز گاری، صبر اور ایثار کا دامن نہ چھوڑا بلکہ اگر کہیں سے کچھ کھانے کو مل بھی جاتا تو جذبۂ ہمدردی اور خیر خواہی کے پیشِ نظر دُوسروں پر ایثار کر دِیا کرتے اور خُود صبر سے کام لیتے۔ عِلْمِ دین کی راہ میں حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کس قدر مصیبتوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا، اس کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ شیخ عبدُ اللہ نجّار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بذاتِ خود بتایا ہے کہ مجھ پر ایسی ایسی مصیبتیں بھی آن پڑتی تھیں کہ اگر وہ مصیبتیں پہاڑوں پر نازل ہوتیں تو پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جاتے، جب اُن مصیبتوں کی کثرت میری قوّتِ برداشت سے باہر ہو جاتی تو میں زمین پر لیٹ جاتا اور یہ آیاتِ مُبارَکہ تلاوت کرتا:

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ﴿۶﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: تو بے شک دُشواری کے ساتھ آسانی ہے بے شک دُشواری کے ساتھ اَور آسانی ہے۔ (پ۳۰، الم نشرح:۶،۵)

اور جب اِن آیات کی تلاوت کے بعد سر اُٹھاتا تو ساری تکلیفیں دُور ہو جاتیں اور مجھے سکون و اطمینان محسوس ہوتا۔(1)

شوقِ عِلْمِ دین

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عَبْدُ الْقادِر جِیْلانی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عِلْمِ دین حاصِل کرنے کا انداز بڑا نِرالا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اپنے طالبِ عِلْمی کے زمانے میں اَساتِذہ سے سبق لے کر جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا، پھر بَیابانوں اور وِیرانوں میں دن ہو یا رات، آندھی ہو یا مُوسَلا دھار بارش، گرمی ہو یا سردی اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا تھا، اُس وقت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عِمامہ باندھتا اور معمولی ترکاریاں کھا کر پیٹ کی آگ بُجھایا کرتا، کبھی کبھی یہ ترکاریاں بھی ہاتھ نہ آتیں، کیونکہ بُھوک کے مارے ہوئے دوسرے فُقَرا بھی اِدھر کا رُخ کر لیا کرتے تھے، ایسے مَواقِع پر مجھے شَرْم آتی تھی کہ میں دَرْویشوں کی حق تلفی کروں، مجبوراً وہاں سے چلا جاتا اور اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری ہوئی زمین پر سو جاتا۔(2)

مِرا حُبِّ دُنیا سے پیچھا چُھڑا دے عطا اپنی اُلفت تُو کر غوثِ اعظم
شہا نفسِ اَمّارہ مغلوب ہو اَب ہو شیطان کا دُور شَر غوثِ اعظم

1…قلائد الجواھر ص ۱۰
2…قلائد الجواھر، ص ۱۰ ملخصاً

زَباں پر رہے میری یا پیر و مُرشِد تِرا ذِکر آٹھوں پَہر غوثِ اعظم

وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۵۸

دِلوایئے جنّت	غوثِ پاک	دو بدیوں سے نفرت	غوثِ پاک
دو شوقِ عبادت	غوثِ پاک	سرکار کی اُلفت	غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور فرمائیں کہ اتنی مشقتوں اور تکالیف کو برداشت کرتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عِلْمِ دین حاصل کیا، اس کے باوجود کبھی بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زبانِ مُبارَک سے کوئی شکوہ و شکایت کے الفاظ نہ نکلے۔ اس واقعے سے ہمیں یہ قیمتی بغدادی پھُول ملتے ہیں کہ جب کوئی مصیبت و پریشانی آجائے تو قرآن و حدیث میں بیان کئے گئے صبر کے فضائل اور ترغیبات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے صبر سے کام لینا چاہئے اور یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ یہ دُنیا آزمائشوں کا گھر ہے، اس میں جہاں بیشمار راحت سامانیاں ہیں، وہاں رنج و غم کے پہاڑ بھی ہیں، آسانیوں کے ساتھ ساتھ مشکل ترین گھاٹیاں بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے انسانیت وجود میں آئی ہے، اس وقت سے آج تک عام مؤمنین بلکہ انبیا و مرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے کاملین کو بھی راحتیں اور خوشیاں ملنے کے ساتھ ساتھ طرح طرح کی آزمائشیں اور مصیبتیں پہنچتی رہیں، بلکہ بسا اوقات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرّب بندوں کو آسانیوں کے بجائے مشکلات کا زیادہ سامنا کرنا پڑتا ہے، مگر وہ پاک ہستیاں حرفِ شکایت زبان پر لانے کے بجائے ہمیشہ خَندہ پیشانی کے ساتھ مصائب و آلام برداشت کرتے ہیں بلکہ اپنے مُرِیْدِین، مُحِبِّین، مُتَعَلِّقِیْن کی بھی مدنی تربیت فرماتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی ان بزرگ ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی نعمتوں پر شکر اور مصیبتوں پر صبر کرنا چاہئے۔

قرآنِ کریم میں جا بجا صبر کے فضائل بیان کئے گئے ہیں، آیئے! صبر کی عادت اپنانے کیلئے 2 فرامینِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ اور 2 ہی فرامین غوثِ پاک کے نانا جان، رحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ کیجئے۔

اُولٰٓىٕكَ یُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَیْنِ بِمَا صَبَرُوْا (پ ۲۰، القصص: ۵۴)
ترجَمۂ کنزالایمان: اُن کو اُن کا اجر دوبالا دیا جائے گا بدلہ اُن کے صبر کا۔

وَ لَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ (پ ۱۴، النحل: ۹۶)
ترجَمۂ کنزالایمان: اور ضرور ہم صبر کرنے والوں کو اُن کا وہ صلہ دیں گے جو ان کے سب سے اچھے کام کے قابل ہو۔

نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: **جس کسی مسلمان کو کوئی کانٹا چُبھے یا اس سے بھی معمولی مصیبت پہنچے، تو اس کے لئے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔**(1)

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے۔**(2)

ہے صبر تو خزانۂ فِردَوس بھائیو! عاشق کے لب پہ شِکوہ کبھی بھی نہ آ سکے

وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۴۱۲

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مصائب و آلام پر شِکوے شکایتیں کرنے اور ہر وقت لوگوں کے

---

1 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب ثواب المؤمن فیما... الخ، ص ۱۳۹۱، حدیث: ۲۵۷۲

2 ... بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء کفارۃ المرض، ۴/۴، حدیث: ۵۶۴۵

سامنے اپنی پریشانیوں کا رونا رونے کے بجائے ان آزمائشوں اور تکلیفوں کا سامنا کرتے ہوئے صبر وتَحَمُّل سے کام لینا چاہیے۔ اگر آج غم کے بادل چھائے ہوئے ہیں تو کل اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خُوشیوں کی بارش بھی ہو گی، آج مشکلات نے گھیرا ہے تو کل اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آسانیوں کا ڈیرا بھی ہو گا، جیسے خُوشیوں کا وقت آکر گزر جاتا ہے، ایسے ہی پریشانیوں کا وقت بھی گزر ہی جائے گا، یہی وجہ ہے کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مصیبتوں کے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمانِ عالی کو پیشِ نظر رکھتے:

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۞ (پ۳۰، الانشراح: ۶) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس صبر و استقامت کا اِنہیں وہ صِلہ عطا فرمایا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علم و فضل میں اپنے زمانے کے تمام عُلماء و مشائخ سے برتری لے گئے۔ چُنانچہ

غوثِ اعظم کا حُلیہ اور مقام و مرتبہ

شَیْخ امام اَبُوعَبْدُاللہ بن اَحْمد بن قُدَامَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شَیْخُ الاسْلَام، سُلْطَانُ الاولیاء، مُحیِ الدِّین، سَیِّد عَبْدُالْقَادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عِلْم کے حُصُول میں بہُت کوششیں کیں۔ آپ نے بہت سے عُلَمائے وقت اور مَشَائِخِ زمانہ سے عِلْم حاصل کِیا۔ وقت کے مَشَائِخ اور اَوْلِیَاء کی صحبتوں میں رہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ اپنے زمانے کے عُلماء اور مشائخ میں سب سے بڑے مرتبے پر فائز ہوئے۔ تَحْصِیلِ عِلْم کے لیے آپ نے بہت سی مَشَقَّتیں اور مَصَائِب برداشت کیے۔ آخرِ کار آپ دُنیوی مُعَاملات سے لا تَعَلُّق ہو کر یادِ الٰہی اور وَعظ و نصیحت میں مشغول ہو گئے۔ زمانے بھر میں آپ کے مَنَاقِب روشن ہو گئے، دِین کے مَنصب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وجہ سے ظاہر ہو گئے، عِلْم کے مَرَاتِب آپ کے سبب بُلَند ہونے لگے اور شریعت کے لشکر آپ کے سبب قُوَّت پانے لگے۔ عُلَماء کی بہُت بڑی تعداد نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف رُجُوع کِیا اور آپ سے شاگردی کا شَرَف حاصل کِیا، بہُت سے فُقَرا، بڑے بڑے عُلَماء اور بلند مرتبہ

پیرانِ عُظام نے بھی آپ سے خِرْقَۂِ خِلَافَت حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔[1]

ترا ذرّہ مَہِ کامل ہے یاغَوث ترا قَطرہ یَمِ سائل ہے یاغَوث
کوئی سَالِک ہے یا وَاصِل ہے یاغوث وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یاغَوث
(حدائقِ بخشش، ص ۲۵۱)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علمی مقام

حضرت سَیِّدُنا شیخ محمد بن یحییٰ التادفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عِلْمِ دِین سے فراغت حاصل کرلی تو آپ درس و تدریس کی مَسْنَد اور اِفتاء کے منصب پر جلوہ افروز ہوئے اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو وعظ و نصیحت اور علم و عمل کی اشاعت کرنے میں مصروف ہوگئے، چُنانچہ دُنیا بھر سے عُلماء و صُلحاء آپ کی بارگاہ میں علم سیکھنے کے لئے حاضر ہوتے، اس وقت بغداد میں آپ کے پائے کا کوئی نہ تھا۔[2] آپ علم کے سمندر تھے، آپ کو عِلْمِ فقہ، عِلْمِ حدیث، عِلْمِ تفسیر، عِلْمِ نَحْو اور عِلْمِ ادب وغیرہ عُلوم پر دسترس حاصل تھی، جب آپ کو آپ کے اساتذہ نے عِلْمِ حدیث کی سَنَد دی تو فرمانے لگے، اے عبدُالقادر الفاظِ حدیث کی سَنَد تو ہم آپ کو دے رہیں ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ حدیث کے معانی و مفہوم کا سمجھنا تو ہم نے آپ ہی سے سیکھا ہے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عِلْمِ دِین کے پھیلانے کا اِس قدر ذَوق و شوق تھا کہ آپ اپنا وقت بالکل ضائع نہیں فرماتے تھے اور علمی کاموں ہی میں اکثر مصروف

---

1 . . . نزھۃ الخاطر الفاتر، ص ۲۰، ۱۹ ملخصاً
2 . . . قلائد الجواھر ص ۵ ملخصاً
3 . . . حیات المعظم فی مناقب غوث اعظم ص ۴۶ بتغیر قلیل

رہتے، دوسرے شہروں کے طَلَبہ بھی آپ کی تعریفات اور عُلوم و فُنون میں مہارت کے چرچے سُن کر آپ کی خدمت میں عِلْمِ دین حاصل کرنے اورآپ کے فیض سے بر کتیں لُوٹنے کے لئے حاضر ہوتے رہے، آپ علم و عمل کے ایسے پیکر تھے کہ جو بھی آپ کے پاس علم حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتا، وہ خالی ہاتھ نہ لوٹتا تھا ، آیئے! آپ کے علم و عمل اور درس و تدریس کی خوبیوں اور علمی خدمات کے بارے میں سُنتے ہیں چُنانچہ

مَسْنَدِ تَدْرِیس

حضرت سَیِّدُنا قاضی ابو سعید مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بغداد میں ایک مدرسہ تھا، وہ اس میں وعظ و نصیحت اور علم حاصل کرنے والوں کو علم سکھایا کرتے تھے، جب قاضی صاحب کو آپ کے علمی و عملی فضل و کمالات اور فہم و فراست کا علم ہوا تو قاضی صاحب نے اپنا مدرسہ آپ کے حوالے کر دیا، پھر جب لوگوں نے آپ کے فضل و کمال اور علمی مہارت کا چرچا سنا تو لوگوں کی کثیر تعداد آپ کی بارگاہ میں عِلْمِ دِین حاصل کرنے کے لئے حاضر ہونے لگی۔ (1)

تیرہ (13) عُلوم پر دسترس

صاحبِ بَھْجَۃُ الْاَسْرار حضرت علامہ نورُ الدِّین ابُو الحسن علی شَطْنُوفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تیرہ (13) علوم میں بیان فرمایا کرتے تھے، آپ کے مدرسہ عالیہ میں لوگ آپ سے تفسیر، حدیث، فِقْہ اور عِلْمُ الْکَلام وغیرہ پڑھتے تھے، دوپہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت لوگوں کو تفسیر، حدیث، فِقْہ، کلام، اُصول اور نَحْو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد آپ تجوید و قرأت کے

1 . . . سیرت غوث اعظم ص ۵۸ ملخصاً

ساتھ قرآنِ کریم پڑھایا کرتے تھے۔[1]

طَلَبہ سے محبت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علم و عمل کے پیکر اور زبردست حُسنِ اَخلاق کے مالک تھے، آپ طَلَبہ پر اِنتہائی شفقت فرماتے، ان کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا بھی خیال رکھتے جیسا کہ

طالبِ علم کی راہِ علم میں مدد

امام اِبنِ قُدامہ حنبلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حضرت سَیِّدُنا غَوثُ الاعظم، شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں سُوال کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ ہم نے آپ کی عمر کا آخری حصہ پایا اور آپ کے مدرسے میں مقیم رہے، ہمارا اس طرح خیال رکھا جاتا کہ کبھی غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے شہزادے حضرت سَیِّدُنا یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ہماری جانب بھیجتے، وہ ہمارے لیے چراغ جَلاتے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے لیے اپنے گھر سے کھانا بھیجتے۔

(سیر اعلام النبلاء، الشیخ عبد القادر بن ابی صالح، ۱۵/۱۸۳)

تِرے دَر سے ہے منگتوں کا گُزارا یا شہِ بغداد یہ سُن کر میں نے بھی دامن پَسارا یا شہِ بغداد
شَہا! خَیرات لینے کو سلاطینِ زمانہ نے تِرے دَربار میں دامن پَسارا یا شہِ بغداد

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۵۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علمِ دین سیکھنے والے طلبۂ کرام پر کیسی شفقت فرمایا کرتے تھے کہ اُن کیلئے اپنے گھر سے کھانا بھیجا کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی

---

1 . . . بهجۃ الاسرار، ص ۲۲۵ ملخصاً

چاہئے کہ دِینی طلبہ کی ضروریات کا اپنی اپنی استطاعت کے مطابق خُوب خُوب خیال رکھا کریں ،مثلاً جن سے بن پڑے بالخصوص غریب طلبۂ کرام کے لیے دِینی کتابیں، کپڑے، موسِم کے لحاظ سے رہائش کی ضروریات پوری کرنے میں رِضائے اِلٰہی اوردِیگر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنا حصہ مِلا کر دِین کی مدد کرنے والوں کی صف میں ہم بھی شامل ہو جائیں، کیامعلوم کہ اِس نیک عمل کی برکت سے ہمارا پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ ہم سے سدا کے لیے راضی ہو جائے، کیامعلوم کہ اِس نیک عمل کی برکت سے ہمیں حتمی مغفرت کا پروانہ مِل جائے، دیکھئے! جس طرح ہم اپنے بچوں کو اچھے سے اچھا کھانا کھلانا پسند کرتے ہیں، اچھے سے اچھا لباس پہنتے دیکھنا پسند کرتے ہیں، ذرا سوچئے! سردی کے موسم میں ہم اپنے بچوں کا کتنا خیال کرتے ہیں کہ کہیں میرے لال کو سردی نہ لگ جائے، میرے بیٹے کی طبیعت تو ایسی ہے کہ نہ ہی ہلکی سے ٹھنڈی ہوا برداشت کر سکتا ہے، نہ ہی گرم ہوا کا ہلکا سا جھونکا، اِسی طرح علمِ دِین حاصل کرنے والے طلبائے کرام کے لیے بھی غور کریں کہ ان کو بھی کئی بنیادی ضروریاتِ زندگی درپیش ہوں گی جو کہ ہر جگہ بآسانی دَستیاب نہ ہوتی ہوں گی۔

آج ہم جن حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بڑی گیارہویں شریف منا رہے ہیں، ان کی دِینی طلبہ پر شفقت کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ آپ اُن کی کمزوریوں کو نظر انداز فرما دِیا کرتے تھے، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا شیخ احمد بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک عجمی طالبِ علم تھا، وہ بہت ہی کُند ذہن تھا، بہت ہی مشکل سے کوئی چیز اُسے سمجھ آتی تھی، ایک دفعہ وہ طالبِ علم آپ کے پاس بیٹھا سبق پڑھ رہا تھا کہ ابنِ سَمْحُل نامی ایک شخص حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا، جب اس نے اُس طالبِ علم کی کُند ذہنی اور آپ کا اُس کی کُند ذہنی پر صبر و **تَحَمُّل** دیکھا تو اُسے بہت تعجُّب ہوا، جب وہ طالبِ علم وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا تو ابنِ سَمْحُل

نے عرض کیا کہ اِس طالبِ علم کی کُند ذہنی اور آپ کے صبر پر مجھے حیرت ہے، آپ نے فرمایا کہ میری محنت اس کے ساتھ بس ایک ہفتہ سے بھی کم ہے کیونکہ اِس طالبِ علم کا انتقال ہو جائے گا۔

حضرت سَیِّدُنا احمد بن مُبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اُس دن سے ہم نے اُس طالبِ علم کے دن گننا شُروع کر دیئے اور جب ایک ہفتہ پورا ہونے کو آیا تو آخری دن واقعی اُس کا انتقال ہو گیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فتویٰ نویسی کے بادشاہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ درس وتدریس، تصنیف وتالیف، وعظ ونصیحت اور اس کے علاوہ مختلف علمی شعبوں میں انتہائی مہارت رکھتے تھے، مگر خاص طور پر فتویٰ نویسی میں تو آپ کو وہ کمال حاصل تھا کہ اُس دور کے بڑے بڑے عُلماء، فقہاء اور مفتیانِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام بھی آپ کے لَاجواب فتووں سے حیران رہ جاتے تھے۔

شیخ امام مُوَفَّقُ الدِّین بن قُدامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہم 561 ہجری میں بغداد شریف گئے تو ہم نے دیکھا کہ شیخ سَیِّد عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُن میں سے ہیں کہ جن کو وہاں پر علم وعمل اور فتویٰ نویسی کی بادشاہت دی گئی ہے۔[2] آپ کی عِلمی مہارت کا یہ عالم تھا کہ اگر آپ سے اِنتہائی مشکل مسائل بھی پوچھے جاتے تو آپ اُن مسائل کا نہایت آسان اور عُمدہ جواب دیتے، آپ نے درس و تدریس اور فتویٰ نویسی میں تقریباً (33) برس دینِ متین کی خدمت سرانجام دی، اس دوران جب آپ کے

1…قلائد الجواھر ص۸ ملخصاً

2…بھجۃ الاسرار، ص۲۲۵

فتاویٰ علمائے عراق کے پاس لائے جاتے تو وہ آپ کے جواب پر حیرت زدہ رہ جاتے۔

امام ابُویَعلیٰ نجمُ الدّین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عراق میں فتویٰ کے لحاظ سے بہت مشہور تھے اور لوگ فتاویٰ کے لیے آپ کی طرف رُجوع کرتے تھے۔[1] آیئے! اسی مُناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی مہارت کا ایک واقعہ سنتے ہیں، چُنانچہ

مشکل مسئلہ کا آسان جواب

حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرزّاق جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں سوال بھیجا گیا کہ ایک شخص نے تین (3) طلاقوں کی قَسَم اس طور پر کھائی کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسی عبادت کرے گا، جو اُس وقت رُوئے زمین پر کوئی اور شخص نہ کر رہا ہو، اگر وہ ایسا نہ کر سکا تو اُس کی بیوی کو 3 طلاقیں، جب آپ کی بارگاہ میں یہ مسئلہ پیش کیا گیا اور پوچھا گیا کہ وہ شخص کیا کرے اور کونسی ایسی عبادت کرے کہ اس کی بیوی طلاقوں سے بچ جائے اور قسم بھی نہ توڑنی پڑے؟ تو آپ نے فوراً اس کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ یہ شخص مکہ مکرمہ چلا جائے اور طواف کی جگہ کو خالی کروا کر تنہا طواف کرے، اس کی قسم بھی پوری ہو جائے گی اور اس کی بیوی کو طلاق بھی نہیں ہو گی، آپ کے اس جواب سے عُلماء حیران رہ گئے۔[2]

علومِ مصطفٰے و مُرتضٰے کے   تمہیں پر ہیں کھُلے اَسرار یاغوث

(قبالۂ بخشش، ص ۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1. ...بهجة الاسرار ص ۲۲۵ ملتقطاو ملخصاً
2. ...بهجة الاسرار، ص۲۲۶ ملخصاً

ظاہری و باطنی اوصاف کے جامع

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی انتہائی ذہانت اور علمی مہارت کا پتا چلتا ہے، جس نے علمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام کو بھی حیران کر دیا، یہاں میں ایک شرعی مسئلے کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ بدقسمتی سے ہمارے مُعاشرے میں طلاق دینے کے مُعاملے میں انتہائی غلط طریقہ رائج ہو چکا ہے اور وہ یہ کہ اگر خدانخواستہ طلاق دینے کی نوبت آتی ہے تو ایک ساتھ ہی تینوں طلاقیں دی جاتی ہیں حالانکہ یہ غلط طریقہ ہے، اکٹھی تین طلاقیں دینا ناجائز و گُناہ ہے۔ اس ضمن میں دارُ الافتاء اہلسنّت کی طرف سے طلاق سے متعلق جاری ہونے والے ایک اَہَم پمفلٹ کا مطالعہ بہت مفید ثابت ہو گا، اس پمفلٹ کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی پڑھ سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علمی کمالات و فضائل کے بارے میں سُن رہے تھے، آپ کی علمی مصروفیات سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی ساری زندگی عِلْمِ دین حاصل کرنے اور اُسے پھیلانے میں گُزار دی، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مِشن پر چلتے ہوئے اپنے دل میں عِلْمِ دین حاصل کرنے کا شوق پیدا کریں اور اس کے ذریعے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کریں۔ یاد رکھئے! **عِلْمِ دِین** انسان کو مُعاشرے کا اچھا فرد بناتا ہے، **عِلْمِ دین** ہی کی وجہ سے مخلوقِ خدا اس بندے سے محبت کرنے لگتی ہے، **علم** ہی کی وجہ سے انسان کو عزّت و شرافت حاصل ہوتی ہے اور **علم** ہی کی وجہ سے انسان تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرتا ہے، ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارہا علمِ دین کے فضائل بیان کرتے ہوئے اپنے غلاموں کو عِلْمِ

دین حاصل کرنے کی ترغیب دلائی، آیئے اس ضمن میں 5 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. حضرت سَیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو کیونکہ اس کا حاصل کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خشیت، اسے طلب کرنا عبادت، اس کا درس دینا تسبیح، اس میں بحث کرنا جہاد، بے علم کو علم سکھانا صَدَقہ اور اس کی اہلیت رکھنے والوں تک اسے پہنچانا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کرنا ہے۔ یہ تنہائی میں غمخوار، خلوت کا ساتھی، خُوشی و غمی پر دلیل، دوستوں کے ہاں زِینت، اجنبی لوگوں کے ہاں قرابت دار اور راہِ جنّت کا مینار ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے باعث قوموں کو بلندیوں سے نوازتا ہے اور انہیں نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایسار ہنما اور ہادی بنا دیتا ہے کہ ان کی پیروی کی جاتی ہے، ہر خیر و بھلائی کے کام میں ان سے رہنمائی لی جاتی ہے، ان کے نقشِ قدم پر چلا جاتا ہے، ان کے اعمال و افعال کی اقتدا کی جاتی ہے، ان کی رائے حرفِ آخر ہوتی ہے، فرشتے ان کی دوستی کو مرغوب جانتے ہیں اور انہیں اپنے پروں سے چھُوتے ہیں، ہر خشک و ترشے یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں، کیڑے مکوڑے، خشکی کے درندے اور جانور، آسمان اور ستارے سب ان کی مغفرت چاہتے ہیں۔ اس لئے کہ علم اندھے دلوں کی زندگی، تاریک آنکھوں کا نُور اور کمزور بدنوں کی قوّت ہے۔ بندہ اس کے سبب نیک لوگوں کے مراتب اور بلند درجات تک جا پہنچتا ہے۔ علم میں غور و فکر کرنا روزے رکھنے کے برابر اور اسے پڑھانا، رات کے قیام کے برابر ہے۔ علم کے ذریعے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت و فرمانبرداری ہوتی ہے، اسی سے توحید اور وَرَع و تقویٰ ملتا ہے، اسی کے سبب صِلۂ رحمی کی جاتی ہے، علم امام ہے اور عمل اس کا تابع۔ علم نیک بخت لوگوں کے دلوں میں ڈالا جاتا ہے، جبکہ بد بختوں کو اس سے محروم رکھا جاتا ہے۔[1]

---

1 . . . جامع بیان العلم و فضلہ، باب جامع فی فضل العلم، ص۷۷، حدیث: ۲۴۰، بتغیر

2. جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ پر چلے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دے گا۔[1]

3. جو شخص طلبِ علم کے لیے گھر سے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے۔[2]

4. اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اُسے دِین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔[3]

5. جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں، سوائے تین(3) کے (1)صدقۂ جاریہ (2) ایسا علم جس سے فائدہ اُٹھایا جائے (3) نیک اولاد جو اس کے لیے دُعا کرتی ہے۔[4]

فقدانِ علم کا نقصان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان احادیثِ مُبارَکہ سے عِلمِ دین کے جہاں اور بہت سے فضائل معلوم ہوئے وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ صدقۂ جاریہ، اشاعتِ عِلمِ دین اور نیک اولاد ایسی نیکیاں ہیں کہ مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ لہٰذا اپنے بچّوں کو دِینی تعلیم دلوانے کیلئے کمربستہ ہو جایئے اور انہیں جامعاتُ المدینہ میں داخل کروایئے۔ فی زمانہ بُرائیوں میں سب سے بڑی بُرائی جہالت ہے، جو مُعاشرے کی دیگر بُرائیوں میں سرِ فہرست ہے، گھر بار کا معاملہ ہو یا کاروبار کا، دوست اَحْباب کا ہو یا رشتے دار کا، نکاح کا ہو یا اولاد کی اچھی تَربِیَت کا، غرض کیا حقوقُ اللہ اور کیا حقوقُ العباد، زندگی کے ہر شعبے میں جہاں بھی جس انداز سے بھی خرابیاں پائی جا رہی ہیں، اگر ہم سنجیدگی سے غور کریں تو یہ بات ہم پر آشکار ہو جائے گی کہ اس کا بُنیادی اور سب سے نمایاں سبب **عِلمِ دین** سے دُوری ہے۔ **عِلمِ دِین** کے فُقدان اور دُرست

---

1 . . . مسلم، کتاب الذکر والدعاء... الخ، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن... الخ، ص۱۴۴۷ حدیث: ۲۶۹۹

2 . . . ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ۴/۲۹۴، حدیث: ۲۶۵۶

3 . . . بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ به خیراً... الخ، ۱/۴۲، حدیث: ۷۱

4 . . . مسلم، کتاب الوصیة، باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاته، ص۸۸۶، حدیث: ۱۶۳۱

رہنمائی سے محرومی کے باعث نہ صرف مُعاملات و اَخلاقیات میں بلکہ عقائد و عبادات تک میں طرح طرح کی بُرائیاں اور خرابیاں نہایت تیزی کے ساتھ بڑھتی جارہی ہیں، جن کے سدِّ باب کیلئے محض عِلْمِ دین حاصل کرلینا ہی کافی نہیں بلکہ اپنے علم پر عمل کرنا اور اس کے ذریعے دوسروں کی اصلاح کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔یہی وجہ ہے کہ شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مریدین، محبین اور مُتَعَلِّقین کو اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی کوشش میں مگن رہنے کا مدنی ذہن دیتے ہوئے اُنہیں یہ مَدَنی مقصد عطا فرمایا ہے: **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ**

مجلس "جامعۃُ المدینہ" کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اسی مدنی مقصد کے تحت دعوتِ اسلامی اب تک 102 سے زیادہ شعبہ جات میں سُنَّتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، انہی میں سے ایک شعبہ جامعۃُ المدینہ بھی ہے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی علم دوستی اور اشاعتِ عِلْمِ دین کی تڑپ کے نتیجے میں "مجلس جامعۃُ المدینہ" کے تحت ملک وبیرونِ ملک سینکڑوں جامعات کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے علاقے مدرسۃُ المدینہ گودھرا کالونی بابُ المدینہ (کراچی) کی دوسری منزل میں کھولی گئی۔ جہاں تین (3) اساتذۂ کرام نے اسلامی بھائیوں کو عالم کورس (درسِ نظامی) پڑھانا شروع کیا۔اس جامعۃُ المدینہ کو قائم ہوئے زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ یہ عمارت علم کے طلبگار اسلامی بھائیوں کی کثرت کی وجہ سے ناکافی ہوگئی۔ چُنانچہ اس جامعۃُ المدینہ کو 1998ء میں گلستانِ جوہر جامع مسجد فیضانِ عثمانِ غنی کے پڑوس میں وسیع عمارت میں منتقل کردیا گیا۔اسی دوران سبز مارکیٹ (شومارکیٹ)

بابُ المدینہ کراچی میں بھی شام کے اوقات میں جامعۃُ المدینہ کا آغاز ہو چکا تھا۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مُبَلِّغِیْنِ دعوتِ اسلامی کی جانب سے حصولِ علمِ دین کی بھرپور ترغیب کے نتیجے میں جہاں لاکھوں عاشقانِ رسول و عاشقانِ غوثِ اعظم، راہِ خدا میں سفر کرنے والے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں کے مسافر بنے، وہیں کثیر عاشقانِ رسول و عاشقانِ غوثِ اعظم نے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کے ساتھ ساتھ باقاعدہ علمِ دین کے حصول کیلئے جامعۃُ المدینہ کا بھی رُخ کیا۔ یوں دُنیا بھر بالخُصُوص پاکستان میں جامعۃُ المدینہ کی مزید شاخیں کھلتی چلی گئیں۔ تادمِ بیان صرف پاکستان میں 437 جامعاتُ المدینہ للبنین وللبنات قائم ہیں، جن میں 27819 طلبہ وطالبات درسِ نظامی (عالم کورس) کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور سینکڑوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں علم کے موتیوں سے اپنی جھولیاں بھر کر سندِ فراغت بھی پا چکے ہیں۔ آپ بھی اپنا نام خُوش نصیبوں میں داخل کروایئے اور اپنے بچّوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروایئے اپنے بھائیوں، دوستوں، عزیزوں اور دیگر رشتہ داروں پر انفرادی کوشش کیجئے اور انہیں اپنے بچّوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروانے کا ذہن دیجئے۔ اس سے جہاں چہار جانب علم کی روشنی پھیلے گی اور جہالت کے اندھیرے چھٹیں گے، وہیں آپ کے لیے صدقۂ جاریہ کا سلسلہ بھی ہو جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ اعظم کی تصنیفات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دین اسلام کی خدمت اور امتِ مُسلمہ کی رہنمائی کیلئے کئی کتابیں تصنیف فرمائیں، علامہ علاؤالدین بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے رسالہ

تذکرہ قادریہ میں حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی 7 کتابوں کے نام تحریر فرمانے کے بعد فرماتے ہیں کہ معتبر روایات سے معلوم ہوا کہ آپ کی تصنیف کردہ کتب کی تعداد (69) ہے۔ [1]

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وعظ و تبلیغ

حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علومِ ظاہری و باطنی کو پھیلانے کے لئے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے ساتھ ساتھ وعظ و تبلیغ کے ذریعے بھی دِین اسلام کی بے شمار خدمات سر انجام دِیں اورآپ کے بیان کا انداز ایسا پیارا تھا کہ لوگ جُوق در جُوق آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف متوجہ ہوتے گئے اور جو لوگ آپ کے اِجتماع میں آجاتے، وہ درمیان میں اُٹھ کر نہ جاتے بلکہ جب تک بیان جاری رہتا،اس وقت تک خاموشی سے سنتے رہتے، کیونکہ آپ کے بیان انتہائی پُرتاثیر ہوتے، آپ نے جب بیان کی محفلیں شروع کیں تو شُرکاء کی کثرت کی وجہ سے مدرسہ عالیہ کی جگہ کم پڑ گئی،لوگوں نے آس پاس کی عمارتیں خرید کر وقف کردیں، بغداد کے علاوہ بھی دُور دراز سے لوگ آپ کا وعظ سننے کے لئے آنے لگے۔ [2] آپ ہفتے میں 3 دن بیان کرتے، جس میں بے شمار لوگ اور علماء و صلحاء حضرات تشریف لاتے، آپ کے وعظ و تبلیغ کو سننے کے لئے آنے والوں کی تعداد کے بارے میں منقول ہے کہ بالعموم ستّر ہزار (70،000) سے زائد لوگ آپ کے بیان میں شریک ہوا کرتے تھے، جن میں عراق کے علماء و فقہاء، مشائخ اور صُوفیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام بھی ہوتے تھے۔ [3] حُضُور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں (400) افراد قلم دوات لے کر حاضر ہوتے تھے اور آپ کے ارشادات کو لکھ کر محفوظ کر

---

1 ...سیرت غوث اعظم، ص ۶۱ ملتقطاً

2 ... بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ وتسمیۃ ، ، الخ، ص ۲۰۲-۲۰۳، ملتقطا

3 ...قلائد الجواھر ص ۱۸ ملخصاً

لیتے تھے۔[1] حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جذبۂ اصلاحِ اُمّت کو بیان کرتے ہوئے آپ کے شہزادے حضرت شیخ عبد الوہاب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آپ نے چالیس (40) سال بیان فرمایا، شیخ عمر کیمانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آپ کا کوئی بیان ایسا نہیں، جس میں لوگ اسلام قبول نہ کرتے ہوں اور چور، ڈاکو، فاسق، فاجر آپ کے ہاتھ پر توبہ نہ کرتے ہوں۔[2]

مُحَرِّر چار سو (400) مجلس میں حاضر ہو کے لکھتے تھے

ہوا کرتا تھا جو اِرشادِ والا غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص ۵۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

100 فقہاء کے سوالات و جوابات

حضرت مُفرَّج بن نَبہان شَیبانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سَیِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مشہور ہو گئے تو بغداد کے ذہین ترین سو (100) فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَام اس بات پر متفق ہوئے کہ ہر ایک مختلف علوم و فنون کے بارے میں الگ الگ سوال بنائے تاکہ ان سوالات کے ذریعے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لاجواب کر سکیں۔ یہ منصوبہ بنا کر سب کے سب غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دربار میں حاضر ہوئے، حضرت سَیِّدُنا شیخ مُفرَّج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں بھی اس وقت حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر تھا، جب وہ فقہائے کرام آکر

---

1 . . . قلائد الجواہر ص ۱۸ ملخصا

2 . . . قلائد الجواہر ص ۱۸

بیٹھ گئے تو پیرانِ پیر، روشن ضمیر حضرت شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سرِ اقدس جھکالیا ،اُس وقت آپ کے سینۂ مُبارک سے ایک ایسانُور نکلا، جسے ہر اُس شخص نے دیکھا جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دِکھانا چاہا،وہ نُور گزرتا ہوا جب ہر ایک فقیہ کے سِینے پر پہنچا تو سب کے سب حیرت زدہ ہو کر تڑپنے لگے، پھر ننگے سر غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے منبرِ اقدس کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ نے باری باری ہر ایک کو سینے سے لگایا اور فرمایا کہ تمہارا سوال یہ تھا اور اس کا جواب یہ ہے، یونہی ایک ایک کرکے سب کے مسئلے اور ان کے جوابات ارشاد فرمادیئے۔ جب مجلسِ مبارک ختم ہوئی تو میں اُن فقہاء کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ تو انہوں نے (غوث کو آزمانے کا وبال بیان کرتے ہوئے بتایا کہ) جب ہم وہاں آکر بیٹھے تو یک دم سب کچھ ایسے بھول گئے جیسے ہمیں کچھ نہیں آتا۔ مگر جب غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمیں اپنے مُبارک سینے سے لگایا تو ہم میں سے ہر ایک کا علم واپس آگیا اور اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمارے سوالات کے وہ جوابات ارشاد فرمائے جو پہلے ہمارے علم میں نہ تھے۔ (قلائدُالجواھر، ص۳۳۔ بھجۃ الاسرار ذکر وعظہ، ص۹۶)

جو حق چاہے وہ یہ چاہیں جو یہ چاہیں وہ حق چاہے
تو مٹ سکتا ہے پھر کس طرح چاہا غوثِ اعظم کا
فقیہوں کے دلوں سے دھو دیا ان کے سوالوں کو
دِلوں پر ہے بنی آدم کے قبضہ غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص۵۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی ساری زندگی عِلْمِ دِین کی ترویج

واشاعت میں بسر فرمائی۔ ہمیں بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت پر چلتے ہوئے حصول عِلْمِ دِین میں مشغول ہو جانا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ دعوتِ اسلامی نے ہماری آسانی کیلئے علمِ دین سیکھنے کے بہت سے ذریعے مہیا کر دیئے ہیں۔ مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کی بہتر تعلیم وتربیت کیلئے مدارسُ المدینہ ،دارُ المدینہ اور درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائیوں اوراسلامی بہنوں کیلئے جامعاتُ المدینہ قائم ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف شعبہ جات سے تعلُّق رکھنے والے اسلامی بھائیوں کی تربیت اوران میں مزید قابلیت پیدا کرنے کیلئے مختلف کورسز بھی کرائے جاتے ہیں۔ ان میں 12 دن کا **اِصلاحِ اعمال کورس**، 41 دن کا "**12 مدنی کام کورس**" اور "63 دن کا **مدنی تربیتی کورس**" تو بہت ہی اَہمیّت کے حامل ہیں۔ فرض عُلوم سکھانے کیلئے وقتاً فوقتاً 12 دن کے **فرض عُلوم کورس** کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے، جس میں مفتیانِ کرام جدول کے مطابق اسلامی بھائیوں کو انتہائی آسان انداز میں فرض عُلوم پر مشتمل مدنی پھولوں سے نوازتے ہیں۔ چُونکہ اب کم وبیش ہر موبائل فون میں میموری کارڈ (Memory Card) لگانے کی سہولت ہوتی ہے، لہٰذا دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ نے حُصولِ عِلْم کے طلبگاروں کی آسانی کیلئے ان فرض عُلوم کورسز کی ویڈیوز (Videos) کو میموری کارڈز (Memory Cards) میں شائع کر دیا ہے تاکہ مسلمان زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکیں۔ دعوتِ اسلامی کے تحت ان کورسز میں جہاں عِلْمِ دِین حاصل کرنے کا جذبہ بیدار کیا جاتا ہے، وہیں کافی حد تک فرض عُلُوم کی معلومات بھی ہو جاتی ہیں۔ علمِ دین حاصل کرنے اور عمل کا جذبہ پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہر ماہ عاشقانِ رسول کے ساتھ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر اور ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت کرنا بھی ہے۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کی سعادت حاصل

کرتے رہیں، آیئے ترغیب کے لئے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرکے دُنیا و آخرت کی برکتیں لُوٹنے والے ایک عاشقِ رسول کی مدنی بہار سُنتے ہیں۔

فلموں کا شیدائی

اَورنگی ٹاؤن (بابُ المدینہ، کراچی) میں مقیم اسلامی بھائی کے مکتوب کا خُلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آنے سے قَبل میں نیکیوں سے کوسوں دُور، گناہوں کی وادِیوں میں قید تھا، میری نیکیوں سے حد دَرَجہ غفلت اور فلموں ڈراموں سے جُنُون کی حد تک مَحَبَّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ گھر سے مجھے جو ماہانہ ایک ہزار روپے جیب خَرچ ملتا تھا، ان سے نِت نئی فلموں اورڈراموں کی V.C.Ds خرید کر لاتا، حتّٰی کہ میرے پاس دو ہزار (2000) سے زائد VCDs جمع ہو چکی تھیں! ایک دن ایک عاشقِ رسول سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے میرے پاس تشریف لائے اور اِنفِرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے فکرِ آخِرت سے مُتَعَلِّق کچھ اِس طرح نیکی کی دعوت دی کہ خوفِ خدا میرے رگ وپے میں سرایت کرتا چلا گیا، اُس عاشقِ رسول کی اِنْفِرادی کوشش کی بَرَکت سے میں دعوتِ اسلامی کے **"ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع"** میں حاضِر ہو گیا۔ وہاں ہونے والے سنّتوں بھرے بیان نے میرے عصیاں شعار دل کو تبدیل کر کے رکھ دیا اور آخر میں مانگی جانے والی رِقّت انگیز دُعا کا دل پر ایسا اثر ہوا کہ گھر آکر میں نے فلموں کی تمام V.C.Ds توڑ پھوڑ ڈالیں میں نے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں گھر لا کر خود بھی سنیں اور گھر والوں کو بھی سننے کے لیے دِیں تو ان کی برکتوں سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا سارا گھرانا مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر قادِری رضوی سلسلے میں داخِل ہو گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب جُمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے، جِن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یَومِ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مُجھ پر کَثْرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (کنز العمال، ۱/ ۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴)

یا نبی! تُجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام اِس پہ ہے ناز مُجھ کو ہُوں تیرا غُلام

اپنی رَحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام مُجھ سے عاصِی کا بھی ناز بَرْدار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دِل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشِش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ ربیعُ الاخر جاری و ساری ہے جس میں اِمامُ الاَوْلِیا، حضرت سَیِّدُنا شَیْخ عبدُ القادِر جِیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس نہایت اہتمام و شان کے ساتھ مَنایا جاتا ہے اور حُصُولِ برکت و نُزُولِ رحمت کیلئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُبارک زندگی کے مختلف روشن پہلوؤں کا ذکرِ خیر کیا جاتا ہے، اِسی مُنَاسَبَت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم حُضُور غَوْثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاکیزہ کِردار اور اِس سے حاصِل ہونے والے مَدَنی پُھول سُننے کی سَعادَت حاصِل کریں گے۔ آیئے! سب سے پہلے آپ کا مُخْتَصَر تَعَارُف سُنتے ہیں، چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا غَوْثُ الاَعْظَم شَیْخ عبدُ القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَتِ باسَعادَت یکم

رَمضان 470 سنِ ہجری جُمعَۃُ الْمُبارَک کو جِیلان میں ہوئی۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کُنْیَت ابُو محمّد ہے جبکہ مُحیُ الدِّین، مَحبوبِ سُبحانی، غَوثِ اَعظَم، غَوثِ ثَقَلَیْن (دِین کو زندہ کرنے والے، اللہ سبحانہ کے محبوب، سب سے بڑے اور جن ّوانس کے غوث) وغیرہ آپ کے القابات ہیں۔ آپ کے والدِ مُحتَرَم کا نام حضرت سَیِّدُنا ابُو صالِح مُوسیٰ جَنگی دوست اور والِدۂ مُحتَرَمہ (مُحْ، تَرَ، مَہ) کا نام اُمُّ الْخَیْر فاطِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا ہے، آپ والِد کی طرف سے حَسَنی اور والِدۂ ماجِدہ کی طرف سے حُسینی سَیِّد ہیں۔

تُو حُسینی حَسَنی کیوں نہ مُحیُ الدِّیں ہو ــــ اے خِضَر مَجمَعِ بَحرَیْن ہے چَشْمہ تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۱۹)

مختصر وضاحت: یاغوثُ الاعظم! آپ کی ذات کیوں نہ "مُحیُ الدِّیں (دِین کو زندہ کرنے والی)" ہو کہ آپ حضراتِ حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی اولاد میں سے ہیں اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ مبارکہ حسنی حسینی دریا سے نکلنے والا چشمہ ہے۔

حضرت سَیِّدُنا علّامہ اِبنِ جَوْزِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا شَیخ عبدُالقادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 11 رَبِیْعُ الآخِر 561 سنِ ہِجْری میں بعد نمازِ مَغرِب بَغداد شریف میں وِصال فرمایا، وِصال کے وَقْت آپ کی عُمر شریف تَقرِیباً 91 سال تھی، نَمازِ جَنازہ شہزادۂ غَوثِ اَعظَم حضرت سَیِّدُنا سَیفُ الدِّین عبدُالوَہّاب قادِری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پڑھائی اور لاتَعْداد لوگوں نے جَنازے میں شِرکت کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مَزارِ پُراَنوار عِراق کے مَشہور شہر بَغداد شریف میں ہے، وہاں دِن رات زائِرین کا ہُجُوم رہتا ہے۔ (الزیل علی طبقات الحنابلۃ، ۲۵۱/۳، ملخصاً)

شہر بَغداد مُجھ کو ہے پیارا، خُوب دِلکش وہاں کانَظّارہ
میرا مُرشِد جو جَلوَہ آرا ہے، واہ کیا بات غَوثِ اَعظم کی
(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کھانا چھوڑ کر نماز ادا کی

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ سُلَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا شَیخ مُحیُ الدِّین سَیِّد عبدُالقادِر جیلانی، قُطبِ رَبّانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے اپنا ایک واقعہ اِس طرح سُنایا کہ جس وَقْت میں شہر کے ایک مَحَلّے **"قُطبِیّہ شَرْقِی"** میں مُقِیم تھا تو میرے اُوپر چند دن ایسے گزرے کہ نہ تو میرے پاس کھانے کی کوئی چیز تھی اور نہ کچھ خریدنے کی اِستِطاعَت، اِسی حالت میں ایک شخص اَچانک میرے ہاتھ میں کاغذ کی بندھی ہوئی پُڑیا دے کر چَل دیا اور میں اُس کے اَندر بندھی ہُوئی رَقم سے حَلوا پَراٹھا خرید کر مسجِد میں پہنچ گیا اور قِبلَہ رُو ہو کر اِس فِکْر میں ڈُوب گیا کہ اِس کو کھاؤں یا نہ کھاؤں۔ اِسی حالت میں مسجِد کی دِیوار میں رَکھے ہُوئے کاغذ پر میری نظر پڑی تو میں نے اُٹھ کر اُس کو پڑھا تو اُس میں یہ لِکّھا ہُوا تھا کہ "ہم نے کمزور مُؤمِنِین کے لیے رِزْق کی خواہِش پیدا کی تاکہ وہ بندگی کے لیے اِس کے ذَرِیعے قُوَّت حاصِل کر سکیں" آپ فرماتے ہیں کہ اِس تحریر کو دیکھ کر میں نے اپنا رُومال اُٹھایا اور کھانا وہیں چھوڑ کر دو(2) رَکعَت نَماز اَدا کر کے مسجِد سے نِکل آیا۔ (قلائد الجواہر، ص۱۰ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس وَقْت تک کھانا تَناوُل نہ فرمایا، جب تک یہ حالت نہ ہو گئی کہ اب کھائے بغیر نِڈھال ہو جائیں گے اور

عِبادت کی قُوَّت باقی نہ رہے گی۔اگر ہم اپنے حال پر غَور کریں تو آج ہمارا حال اِس کے بَرعَکس ہے ہم فَقط نَفْس کی لَذَّت کی خاطِر کھاتے پیتے ہیں اور وَقْت بے وَقْت ہر قِسْم کی غِذائیں پیٹ میں اُنڈیلتے رہتے ہیں گویا کہ ہم نے اپنی زِنْدَگی کا مَقْصَد ہی کھانا پینا بنالیا ہے، ہوسکتا ہے کہ کئی بار ایسا بھی ہوا ہو کہ کھانے کی لذّت میں مست ہوکر کھانا اِتنا زیادہ کھالیا ہو کہ جس کی وجہ سے عبادت کے لیے اُٹھنا بھاری لگتا ہو، سُستی آڑے آئی ہو،**اے کاش!** غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمیں **پیٹ کا قفلِ مدینہ** نصیب ہوجائے۔

عائشہ صِدّیقہ روتی تھیں نبی کی بھوک پر
ہائے! بھرتے ہیں غذائیں ہم شِکَم میں ٹُھونس کر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا یَحْیٰی مُعاذ رازِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو پیٹ بَھر کر کھانے کا عادِی ہو جاتا ہے، اُس کے بَدن پر گوشت بَڑھ جاتا ہے اور جس کے بَدن پر گوشت بَڑھ جاتا ہے، وہ شَہْوَت پَرَسْت ہو جاتا ہے اور جو شَہْوَت پَرَسْت ہو جاتا ہے اُس کے گُناہ بَڑھ جاتے ہیں اور جس کے گُناہ بڑھ جاتے ہیں اُس کا دِل سَخْت ہو جاتا ہے اور جس کا دِل سَخْت ہو جاتا ہے وہ دُنیا کی آفتوں اور رَنگینیوں میں غَرق ہو جاتا ہے۔(المنبہات للعسقلانی، باب الخماسی، ص۵۹)

اے کاش! ہمارا بھی بُھوک سے کَم کھانے کا ذِہن بن جائے اور ہم فَقَط اِتنا کھائیں، جس سے عِبادتِ اِلٰہی پر قُوَّت حاصِل ہو سکے اور کھاتے ہوئے نِیَّت بھی یہی ہو کہ عِبادت پر قُوَّت حاصِل کرنے کے لئے کھا رہا ہُوں۔بُھوک سے کَم کھانے کو دعوتِ اِسلامی کے مدنی ماحول میں **"پیٹ کا قُفْلِ مدینہ"** کہا جاتا ہے ۔پیٹ کا قُفلِ مدینہ لگانے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخِرت کی بے شُمار بَھلائیاں حاصِل ہوں گی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **غلامانِ غوثِ اعظم** کو فکرِ آخرت کی مدنی سوچ دیتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

زَبان کا آنکھ کا اور پیٹ کا قُفلِ مدینہ تُم
لگا لو وَرنہ مَحْشر میں پَشیمانی بڑی ہوگی

(وسائلِ بخشش، ص۳۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زمین سے چُن چُن کر ٹکڑے کھانا

حضرت سَیِّدُنا شَیْخ عبدُالقادِر جِیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں شہر میں کھانے کے اِرادے سے گرے پڑے ٹکڑے یا جنگل کی کوئی گھاس یا پَتّی اُٹھانا چاہتا اور جب دیکھتا کہ دوسرے فُقَرا بھی اِسی کی تلاش میں ہیں تو اپنے اِسلامی بھائیوں پر اِیثار کرتے ہوئے نہ اُٹھاتا بلکہ یُونہی چھوڑ دیتا تاکہ وہ اُٹھا کر لے جائیں اور خُود بُھوکا رہتا۔ جب بُھوک کے سَبَب کمزوری حد سے بڑھی اور قَرِیْبُ الْمَوْت ہو گیا تو میں نے پُھول والے بازار سے ایک کھانے کی چیز جو زمین پر پڑی تھی، اُٹھائی اور ایک کونے میں جا کر اُسے کھانے کیلئے بیٹھ گیا۔ اِتنے میں ایک عَجَمی نَوجوان آیا، اُس کے پاس تازہ روٹیاں اور بُھنا ہوا گوشت تھا، وہ بیٹھ کر کھانے لگا، اُس کو دیکھ کر میری کھانے کی خَواہِش ایک دَم شِدَّت اِخْتِیار کر گئی، جب وہ اپنے کھانے کے لیے لُقْمہ اُٹھاتا تو بُھوک کی بے تابی کی وَجہ سے بے اِخْتِیار جی چاہتا کہ میں مُنہ کھول دُوں تاکہ وہ میرے مُنہ میں لُقْمہ ڈال دے۔ آخِر میں نے اپنے نَفْس کو ڈانٹا کہ ”بے صَبری مَت کر اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے ساتھ ہے،

چاہے مَوت آجائے، مگر میں اُس نَوجوان سے مانگ کر ہر گز نہیں کھاؤں گا۔“

یکایک وہ نَوجوان میری طرف مُتَوَجِّہ ہُوا اور کہنے لگا: بھائی! آجایئے! آپ بھی کھانے میں شَریک ہو جایئے! میں نے اِنکار کیا، اُس نے اِصرار کیا، میرے نَفْس نے مجھے کھانے کے لئے بَہُت اُبھارا، لیکن میں نے پھر بھی اِنکار ہی کیا، مگر اُس نَوجوان کے اِصرار پر میں نے تھوڑا سا کھانا کھالیا، اُس نے مُجھ سے پُوچھا: آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ میں نے کہا: جِیلان کا۔ وہ بولا: میں بھی جِیلان ہی کا ہُوں۔ اچّھا یہ بتایئے، آپ مشہور زاہِد حضرت سیِّد ابُو عبدُ اللہ صَوْمَعِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نَواسے عبدُ القادِر کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا: وہ تو میں ہی ہُوں۔ یہ سُن کر وہ بے قَرار ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں بَغداد آنے لگا تو آپ کی اَمّی جان نے آپ کو دینے کے لئے مجھے 8 سونے کی اَشْرَفِیاں دی تھیں، میں یہاں بَغداد آکر آپ کو تلاش کرتا رہا، مگر آپ کا کسی نے پتانہ دیا، یہاں تک کہ میری اپنی تمام رَقْم خَرْچ ہو گئی، 3 دن تک مجھے کھانے کو کچھ نہ مِلا، میں جب بُھوک سے نِڈھال ہو گیا اور میری جان پر بَن گئی تو میں نے آپ کی اَمانت میں سے یہ روٹیاں اور بُھنا ہوا گوشت خریدا۔ حُضُور! آپ بَخُوشی اِسے تناوُل فرمایئے کہ یہ آپ ہی کا مال ہے، پہلے آپ میرے مِہمان تھے اور اب میں آپ کا مِہمان ہوں، بقِیَّہ رَقْم پیش کرتے ہوئے بولا: میں مُعافی کا طَلَب گار ہوں، میں نے اِضطِراری حالت میں آپ کی رَقْم ہی سے کھانا خریدا تھا۔ میں بَہُت خُوش ہُوا۔ میں نے بَچا ہُوا کھانا اور مزید کچھ رَقْم اُس کو پیش کی، اُس نے قبُول کی اور چلا گیا۔ (الذّیل علی طبقات الحنابلۃ ج۳ ص۲۵۰، ملخصاً)

تِرے دَر سے ہے منگتوں کا گُزارا یاشَہِ بَغداد　　　　یہ سُن کر میں نے بھی دامَن پَسارا یاشَہِ بَغداد

شَہا! خَیرات لینے کو سَلاطِینِ زمانہ نے ترے دربار میں دَامَن پَسارا یاشَہِ بَغداد

(وسائلِ بخشش، ص ۵۴۴،۵۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! ذِکر غوثِ اعظم جاری رکھتے ہوئے، عاشقِ غوثِ اعظم، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ "**غوثیہ نعروں**" سے فیضانِ غوثِ اعظم سے مزید برکتیں لُوٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سُلطانِ ولایت	غوثِ پاک	ولیوں پہ حکومت	غوثِ پاک
شہبازِ خطابت	غوثِ پاک	فانوسِ ہدایت	غوثِ پاک
♣مرحبایاغوثِ پاک♣مرحبایاغوثِ پاک♣مرحبایاغوثِ پاک			

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایثار کی عظیم فضیلت

شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُو بِلال محمّد اِلیاس عَطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اِس حِکایت میں ہمارے لئے عِبرت کے بے شُمار مَدَنی پُھول ہیں، دیکھئے تو سہی! ایک طرف ہمارے پیرو مُرشِد، غَوثُ الاَعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں کہ آپ نے سَخت تَنگدَستی اور فاقہ مَستی کے باوُجود غذا اور رَقم کے مُعامَلے میں بے مثال اِیثار سے کام لیا جبکہ دُوسری طرف غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عَقیدت کا دَم بَھرنے والے نالائق مُرید ہیں کہ بُھوکے رہنے کی توفِیق تو دُور رہی، بالفَرض گیارھویں شریف کی نِیاز کی بِریانی ہی سامنے آجائے تو حِرص کا ایسا غلبہ طاری ہو

جائے کہ جی چاہے بَس سارے کا سارا تھال میں ہی کھاڈالوں، بوٹی تو کُجا کسی کو چاوَل کا ایک دانہ بھی نہ جانے پائے! اے عاشِقانِ غَوثِ اَعظم! آپ کو جب کبھی دُوسروں کے ساتھ مِل کر کھانے کا اِتِّفاق ہو، بڑے بڑے نِوالے بِغیر چَبائے جَلد جَلد نگلنے اور عُمدہ بوٹِیاں اپنی طرف سَرکا لینے کی حِرْص غالِب آئے، اُس وَقْت اپنے پِیرو مُرشِد غَوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ کی بیان کردہ حِکایَت کے ساتھ ساتھ یہ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی ذِہن میں دُوہرا لیجئے: "جو شَخْص اُس چیز کو جس کی خُود اُسے حاجَت ہو، دُوسرے کو دے دے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بَخْش دیتا ہے۔" (اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج۹ ص۷۷۹)

فَیضانِ سُنَّت جِلد اَوَّل صَفْحَہ 482 پر مَرْقُوم حضرت سیِّدُنا ابُو سُلَیمان رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ کا عِنایَت کردہ یہ مَدَنی پُھول بھی قبُول فرمالیجئے: "نَفْس کی کسی خواہِش کو چھوڑ دینا 12 ماہ کے روزوں اور رات کی عِبادتوں سے بھی بَڑھ کر دِل کیلئے نَفْع بَخْش ہے۔" (اِحیاءُ العلوم ج۳ ص۱۱۸ دار صادر بیروت)

مِری حِرْص کی عادتِ بد مِٹا دے
مِرے غَوث کا واسِطہ یااِلٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے غَوثِ اَعظم رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ عِبادت و رِیاضَت، وِلایَت وکَرامَت میں تو اپنی مثال آپ تھے ہی، مگر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ زُہد وتَقْوٰی میں بھی باکَمال تھے ، دُنیَوی مال و دَوْلَت کے خَواہِش مَنْد بِالکل نہ تھے، اگر کوئی مَالْدار شَخْص آپ کو مال و دَوْلَت پیش کرتا تو آپ قبُول نہ فرماتے، چنانچِہ

زُہد و تقوٰی

شَیخ ابُوالعَبّاس خِضَر بن عبدُاللہ حُسَینی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم بَغداد میں سَیِّدُنا شَیخ مُحیُ الدِّین عبدُالقادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَدرَسے میں تھے، ایک خَلِیفَہ آپ کی خِدمَت میں آیا اور سَلام کے بعد عَرض کی کہ مجھے کُچھ نَصِیحَت فرمایئے اور مال وزَر کی دَس(10) تھیلیاں پیش کیں، جِن کو خادِم اُٹھائے ہُوئے تھے، آپ نے فرمایا: مجھے اِن تھیلیوں کی ضَرُورَت نہیں، مگر خَلِیفَہ نے واپس لینے سے اِنکار کیا اور قبول کرنے کے لیے اِصرار کیا، پَس آپ نے ایک تھیلی اپنے داہنے ہاتھ میں لی اور دُوسری بائیں میں اور دونوں کو دَبا کر نِچوڑا تو اُن میں سے خُون بہنے لگا، پھر آپ نے اُس خَلِیفَہ سے فرمایا: کیا تُو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حَیا نہیں کرتا کہ لوگوں کا خُون لے کر میرے پاس آیا ہے؟ یہ سُن کر وہ بے ہوش ہو گیا۔ (بهجة الاسرار، ذکر شي من شرائف اخلاقه، ص ۱۲۰)

مُحتاج کی ثَروت	غوثِ پاک	وہ آپ کی ہیبت	غوثِ پاک
دو جذبہ ٔ خدمت	غوثِ پاک	دُوں نیکی کی دعوت	غوثِ پاک
♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک			

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے دُنیوِی مال ودَولَت سے بے رَغبَت ہوتے ہیں، جبھی تو حُضُور غَوثِ پاک، شہنشاہِ بغداد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس خَلِیفَہ کی دَولَت ٹُھکرادِی اور اُس کے مَقَام کالحاظ کیے بغیر اُسے اِصلاح کے مَدَنی پُھولوں سے بھی نَوازا۔ دولت مَندوں کی خُوشامد وہ کرتے ہیں جِن کو اُن سے دُنیا کی ذِلیل دَولَت پانے کی ہَوَس ہوتی ہے، جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے قَناعَت کی مَدَنی دَولَت سے مالا مال ہوتے ہیں، اِن کی نَظر دَولَت مَندوں کے فانی مال پر نہیں بلکہ

رَحمتِ رَبِّ ذُوالجَلال پَر ہوتی ہے۔جبکہ ہم اپنی حالَت پر غَور کریں تو ہماری اَکْثَرِیَّت دُنیا کی مَتْوالِی اور فِکْرِ آخِرت سے خالی نَظر آتی ہے، گویا کہ ہماری ساری تَوانائیاں دُنْیَوِی زِنْدَگی بہتر بنانے کی فِکْر میں صَرف ہو رہی ہیں، ہم فانی دُنیا کی لَذَّتوں میں اِس قَدر ڈُوب چُکے ہیں کہ اَچانک مَوت سے ہَم کَنار ہونے ،قَبْر کے اَندھیرے میں تَنہا رہنے، مُنْکَر نَکِیْر کے سُوَالات کے جوابات دینے سے یَکْسَر غافِل ہو چُکے ہیں ۔آیئے! دُنیا کی مَحبَّت اپنے دل سے نکالنے کیلئے دُنیا کی مَذَمَّت پر تین (3) فَرامِیْنِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. **اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ، مَلْعُوْنٌ مَافِیْہَا اِلَّا مَاکَانَ لِلّٰہِ مِنْہَا** یعنی دُنیا اور جو کُچھ اُس میں ہے مَلْعُوْن (یعنی مَرْدُود) ہے، مگر اُس میں سے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہو۔[1]
2. **حُبُّ الدُّنْیَا رَأسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ** یعنی دُنیا کی مَحبَّت ہر گُناہ کی اَصْل ہے۔[2]
3. **یَاعَجَبًا کُلَّ الْعَجَبِ لِلْمُصَدِّقِ بِدَارِ الْخُلُوْدِ وَھُوَیَسْعٰی لِدَارِ الْغُرُوْرِ** یعنی اُس شَخْص پر بَہُت تَعَجُّب ہے جو ہمیشہ کے گھر (یعنی آخِرت) کی تَصْدِیْق کرتا ہے، حالانکہ وہ دھوکے والے گھر (یعنی دُنیا) کے لئے کوشِش کر رہا ہوتا ہے۔[3]

دُنیا کی مَحبَّت سے پیچھا چُھڑانے کیلئے اِس طرح غَور و فِکْر کیجئے کہ اِس دُنیا میں کیسے کیسے مالدار لوگ آئے، جو دَوْلَت و حُکُومَت، جاہ و حَشْمَت، اَہل و عِیال کی عارِضی اُنْسِیَّت، دوستوں کی وَقْتی دوستی اور خُدَّام

---

1 ... مراسیل ابی داؤد، باب فی سب الدنیا، ص ۲۰

2 ... موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، الجزء الاوّل، الحدیث ۹، ج ۵، ص ۲۲

3 ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب ماذکر عن نبینا فی الزھد، ۸/۱۳۳، حدیث ۶۱

کی خُوشَامَدَانہ خِدمت کے بَھرَم میں قَبْر کی تنہائی کو بُھولے ہُوئے تھے۔ مگر آہ! یکا یک فَنَا کا بادَل گرجا، مَوت کی آندھی چلی اور دُنیا میں تا دیر رہنے کی اُن کی اُمّیدیں خاک میں مِل کر رہ گئیں، اُن کے مَسَرَّتوں اور شادمانیوں سے ہنستے بستے گھر موت نے وِیران کر دِیئے۔ روشنیوں سے جگمگاتے مَحلّات و قُصُور سے اُٹھا کر اُنہیں گُھپ اندھیری قُبُور میں مُنْتَقِل کر دِیا گیا۔ آہ! وہ لوگ کل تک اَہل وعِیال کی رونقوں میں شادمان و مَسْرُور تھے اور آج قُبُور کی وَحْشَتوں اور تنہائیوں میں مَغْمُوم ورَنْجُور ہوں گے۔ اِس طرح ذِہن بنانے سے بھی دُنیا کی مَحبَّت دِل سے نِکل جائے گی اور توَکُّل و قَنَاعَت کی دَولَت نَصیب ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اَجَل نے نہ کِسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا		ہر اِک لیکے کیا کیا نہ حَسرَت سِدھارا
اِسی سے سِکندَر سا فاتِح بھی ہارا		پڑا رِہ گیا سب یُونہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے		یہ عِبرَت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت اِبنِ نَجّار بَغدادی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا بَیان ہے کہ حضرت شَیْخ مُحْیُ الدِّین عبدُ القادِر (جِیلانی) رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا کہ جب میرے گھر میں کوئی بَچَّہ پیدا ہوتا، میں اُسے اپنے ہاتھوں پر لے کر کہتا، یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَرضِی ہے۔ پس جب کوئی بَچَّہ مَرتا تو مُجھ پر کچھ اَثَر نہ ہوتا، کیونکہ آغازِ پیدائش ہی سے میں اُس کی مَحبَّت اپنے دل سے نِکال دِیا کرتا تھا، آپ کے لڑکے لڑکیاں مَجْلِسِ وَعْظ کی رات اِنتِقال کر جاتے، مگر آپ مَجْلِس کو بَرخَاسْت نہ کرتے، غُسل دینے والا مَیِّت کو غُسل دیتا، جب غُسل سے فارِغ ہوتے تو مَیِّت کو مَجْلِس میں لاتے اور آپ کُرسی سے اُتَر کر نمازِ جنازہ پڑھاتے۔ (سیرتِ غوث الثقلین، ص ۸۳)

اللہ کی رحمت	غوثِ پاک	ہیں باعثِ برکت	غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزّت	غوثِ پاک	دریائے کرامت	غوثِ پاک
♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک			

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے غَوث ِپاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر رَاضِی رہنے والے کس قدَر صابِر وشاکِر بندے تھے کہ اگر آپ کی اَوْلاد میں سے کسی کا اِنْتِقَال ہو جاتا تو شِکْوہ شِکایات زَبان پر ہرگز نہ لاتے بلکہ صَبْر سے کام لیتے تھے۔

اِس کے بَرعَکْس بعض لوگ ایسے بے صَبْرے ہوتے ہیں کہ جُونہی اُن پر ذرہ سی مُصِیبَت یا پریشانی کی گھڑی آئی تو آپے سے باہر ہو کر شِکْوہ شِکایَت کرنے اور لوگوں کے سامنے اپنی پریشانی کا رونا روتے نظر آتے ہیں حتّٰی کہ مَعاذَ اللہ ثُمّ مَعاذَ اللہ، اللہ تعالیٰ کی ذات پر اِعْتِراضات بھی کر جاتے ہیں جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر اِعْتِراض کرنا کُفْر ہے۔ لٰہذا جب کوئی مُصِیبَت پہنچے، مثلاً کسی نوجوان کو موت آجائے، ننّھی عمر میں بچے یا بچی کا اِنْتِقال ہو جائے، کاروبار میں نقصان ہو جائے، نوکری چلی جائے، سامان چوری یا گُم ہو جائے، کہیں اچانک آگ میں کوئی جل جائے، کوئی ڈُوب جائے، کوئی کسی اچانک حادِثے کا شکار ہو جائے، کسی کو ہارٹ اٹیک ہو جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا میں رَاضِی رہتے ہوئے صَبْر سے کام لینا چاہیے کہ صَبْر کرنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے، جبھی تو قُرآنِ کریم میں صَبْر کرنے والوں کے فضائل بیان کئے گئے ہیں، چنانچہ پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحل آیت نمبر 96 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور ضَرُور ہم صَبْر کرنے والوں کو اُن کا وہ صِلَہ دیں گے جو اُن کے سب سے اَچّھے کام کے قابِل ہو۔	وَ لَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ (پ۱۴، النحل: ۹۶)

اِسی طرح پارہ 23 سُوْرَۃُ الزُّمَر آیت نمبر 10 میں اِرشادِ باری تعالٰی ہے:

ترجَمۂ کنزُ الایمان: صابِروں ہی کو اُن کا ثَواب بَھرپُور دِیا جائے گا بے گِنتی۔	اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (پ۲۳، الزمر: ۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرکھئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں پر مَصَائِب نازِل فرما کر اُن کو آزماتا ہے کہ میرے بندے صِرف خُوشْحالی میں ہی میرا شُکْر ادا کرتے یا مُصِیبَت کے وَقْت بھی صَبْر کرتے ہوئے میری رِضا پر راضی رہنے کو پسند کرتے ہیں یا نہیں؟۔ یہ بھی یاد رکھئے! کہ رَبُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں ہزارہا حِکْمَتیں پوشِیدہ ہوتی ہیں جو ہم نہیں جان سکتے۔

مَنْقُول ہے کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے: جب میں کسی بندے پر رَحم فرمانا چاہتا ہوں تو اُس کی بُرائی کا بدلہ دُنیا ہی میں دیتا ہوں، کبھی بیماری سے، کبھی گھر والوں میں مُصِیبَت ڈال کر، کبھی تنگیِ مَعاش سے پھر بھی اگر کچھ بچتا ہے تو مَرتے وَقْت اُس پر سَخْتی کرتا ہُوں، حَتّٰی کہ جب وہ مُجھ سے مُلاقات کرتا ہے تو گُناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ اُس دِن تھا، جس دِن کہ اُس کی ماں نے اُسے جَنا تھا اور مجھے اپنی عِزَّت وجلال کی قَسم! میں جس بندے کو عَذاب دینے کا اِرادَہ رکھتا ہوں اُس کو اُس کی ہر نیکی کا بدلہ دُنیا ہی میں دیتا ہُوں ، کبھی جِسْم کی صِحَّت سے، کبھی فَراخیِ رِزْق سے، کبھی اَہل و عِیال کی خُوشْحالی سے، پھر بھی اگر کچھ رِہ جاتا ہے تو مَرتے وَقْت اُس پر آسانی کر دی جاتی ہے، حَتّٰی کہ جب مُجھ سے مِلتا ہے تو اُس کی نیکیوں میں سے

کچھ بھی نہیں رہتا کہ وہ نارِ جَہَنَّم سے بَچ سکے۔[1]

خوف دوزخ کا آہ رحمت ہو خاکِ طیبہ کا واسطہ یاربّ
میرا نازک بدن جہنّم سے از طفیلِ رضا بچا یاربّ

(وسائلِ بخشش، ص۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آسائشوں پر مَت پُھولو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہُوا کہ اگر کسی کے پاس گاڑی، بَنْگلہ، دَوْلت، صِحَّت اور طرح طرح کی نِعمتیں مَوْجُود ہوں تو اُس پر غُرُور نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈر جانا چاہیے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے مجھے دنیا ہی میں میری اَچھائیوں کا صِلَہ دے دِیا ہو اور میرے گُناہوں کے سَبَب، آخِرَت میں میرے لئے دَرْدناک عذاب تیّار ہو۔اِسی طرح بیماری، غُرْبَت یا جان، مال اور اَوْلَاد پر آنے والی آفَت و مُصِیبَت پر یہ سوچ کر صَبْر کرنا چاہئے کہ ہو سکتا ہے یہی مُصِیبَت آخِرَت کی راحَت سامانی کا پیش خیمہ ہو۔

اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں مُصِیبَت پر شِکوہ شِکایات کرنے کے بجائے اپنی رِضا پر راضی رہتے ہوئے صَبْر کی عظیم نعمت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مُشْکلوں میں دے صبر کی توفیق
اپنے غم میں فقط گُھلا یا ربّ

---

[1] ...شرح الصدور، باب من دنا اجلہ و کیفیۃ الموت، ص ۲۸

(وسائلِ بخشش، ص۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں خود مَصائِب پر صَبر و شُکْر کرنے والے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رہنے والے تھے، وہیں غَرِیب اور تنگ دَسْت لوگوں کی مَدَد کرنے کا جَذْبہ بھی آپ کے پاکیزہ کِردار کا حِصَّہ تھا، آپ کا عالَم یہ تھا کہ کبھی کسی سائِل کا سُوَال رَدّ نہ فرماتے، خَواہ اپنا ہی کپڑا دینا پڑے۔ فرمایا کرتے کہ میں نے تمام اَعمال کی تَفْتِیش کی، اُن میں کھانا کِھلانے سے اَفْضل کوئی عَمَل نہ پایا۔ کاش! میرے ہاتھ میں ہوتا کہ بُھوکوں کو کھانا کِھلاتا۔ (قلائد الجواہر، ص۷۳) اِسی طرح شَیْخ عبدُ اللہ جبائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک بُھوکوں کو کھانا کھلانا اور لوگوں سے حُسنِ اخلاق کے ساتھ پیش آنا کامل اور زیادہ فضیلت والے اعمال ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: میرے ہاتھ میں پیسہ نہیں ٹھہرتا، اگر صُبح کو میرے پاس ہزار (1000) دِینار آئیں تو شام تک ان میں سے ایک پیسہ بھی نہ بچے کہ غریبوں اور مُحتاجوں میں تقسیم کر دوں اور بُھوکے لوگوں کو کھانا کِھلا دُوں۔ (قلائدالجواھر، ص۸ ملخصاً)

تِرے در سے ہے منگتوں کا گزارا یاشہِ بغداد — یہ سُن کر میں نے بھی دامن پسارا یاشہِ بغداد
مِری قسمت کا چمکا دو ستارہ یاشہِ بغداد — دِکھا دو اپنا چہرہ پیارا پیارا یاشہِ بغداد
غمِ شاہ مدینہ مجھ کو تم ایسا عطا کر دو — جگر ٹکڑے ہو دل بھی پارہ پارہ یاشہِ بغداد
مجھے اچھا بنا دو مُرشِدی بے شک یقیناً ہیں — مِرے حالات تم پر آشکارا یاشہِ بغداد

(وسائلِ بخشش، ص۵۴۳، ۵۴۲)

آیئے! حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سخاوت اور غریبوں کی مدد سے مُتَعَلِّق ایک بہت ہی پیاری حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

یہ سب اس رات کی برکت ہے

حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے حضرت شیخ سید عبد الرزّاق قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ جب میرے والدِ بُزرگوار مشہور ہوگئے تو آپ نے صرف ایک دفعہ حج فرمایا، اس حج کی آمدورفت میں، میں آپ کی سواری کی باگ پکڑتا تھا، جب ہم بغداد کے جنوب میں واقع ایک شہر میں پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ یہاں سب سے غریب گھر کی تلاش کرو، اس لیے ہم نے ایک ویرانہ دیکھا جس میں پشم (اُون) کا ایک خیمہ تھا، اس میں ایک بوڑھا، ایک بڑھیا اور ایک لڑکی تھی۔ آپ نے اس بُوڑھے سے اجازت لی اور مع اَصْحاب اس وِیرانے میں اُترے، اُس شہر کے مشائخ اور امیر لوگ آپ کی خدمت میں آئے اور درخواست کی کہ آپ ہمارے غریب خانوں میں یا کسی اور اچھے مکان میں تشریف لے چلیں، مگر آپ نے منظور نہ فرمایا۔ والیِ شہر نے آپ کے لیے بہت سی گائے بکریاں، کھانا، سونا، چاندی اور سامان بھیجا اور سفر کے لیے سواریاں بھیجیں اور لوگ ہر طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اس تمام سامان میں سے میں نے اپنا حصّہ اس گھر والوں کو بخش دیا۔ یہ سُن کر اُنہوں نے کہا کہ ہم نے بھی اپنا اپنا حصّہ بخش دیا، اس طرح وہ تمام مال اس بوڑھے، بڑھیا اور لڑکی کو دیا گیا، رات کو آپ وہاں رہے اور صُبح کو روانہ ہوئے، (آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے فرماتے ہیں) کئی سال کے بعد اُس شہر میں میرا گُزر ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بوڑھا وہاں کے باشندوں میں سب سے زیادہ مالدار ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ یہ سب کچھ اس رات کی برکت ہے، ان گائے بکریوں نے بچے دیئے اور وہ

بڑے ہو گئے، یہ اِنہی سے ہے۔ (بهجة الاسرار، ذکر شی من شرائف اخلاقه، ص۱۹۸)

مل گیا مجھ کو غوث کا دامن، فضلِ ربِّ کریم سے روشن　　مِری تقدیر کا ستارہ ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
غوث رَنج واَلَم مِٹاتے ہیں، اُس کو سِینے سے بھی لگاتے ہیں　　آ گیا جو بھی غم کا مارا ہے واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص577،578)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آئندہ کسی کو منع نہ کرنا

ایک دفعہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص کو کچھ مغموم اور اَفْسُردہ دیکھ کر پوچھا: تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے عرض کی: حضورِ والا! دریائے دَجلہ کے پار جانا چاہتا تھا، مگر کشتی والے نے بغیر کرائے کے کشتی میں نہیں بٹھایا اور میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ اتنے میں ایک عقیدت مند نے حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر تیس(30) دِینار (سونے کے 30 سِکّے) نذرانہ پیش کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہ تیس(30) دِینار اس شخص کو دے کر فرمایا: جاؤ! یہ تیس (30) دینار اس مَلّاح (کَشتی چلانے والے) کو دے دینا اور کہہ دینا کہ آئندہ وہ کسی غریب کو دریا عبور کرانے پر انکار نہ کرے۔ (اخبار الاخیار، ص۱۸)

ہمارا بھی بیڑا لگا دو کنارے　　تمہیں نا خدائی ملی غوثِ اعظم
تباہی سے ناؤ ہماری بچادو　　ہوائے مُخالف چلی غوثِ اعظم
فدا تم پہ ہو جائے نُورِیِ مُضْطَر　　یہ ہے اس کی خواہش دِلی غوثِ اعظم

(سامانِ بخشش، صفحہ ۱۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کمزور کی طاقت	غوثِ پاک	مجبور کی راحت	غوثِ پاک
ہو میری شفاعت	غوثِ پاک	دِلوایئے جنّت	غوثِ پاک
♣مرحبا یا غوثِ پاک ♣مرحبا یا غوثِ پاک ♣مرحبا یا غوثِ پاک			

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے **غوثِ اعظم** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غریبوں اور حاجت مندوں کا کس قدر خیال رکھتے تھے، ہمیں بھی آپ کی سیرت و کردار پر عمل کرتے ہوئے غریبوں اور حاجت مندوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ اگر کسی مُسلمان کو پریشانی یا کسی مُصیبت میں مُبتلا دیکھیں اوراس کی حاجت پُوری کرنے کی اِستِطاعت بھی رکھتے ہوں تو ضرور کوشش کرنی چاہیے ۔جو شخص روتوں کو ہنسائے ،پریشان حالوں کی پریشانی دُور کرے، مُحتاجوں کی حاجت رَوائی کرے، غمگینوں کی غمگساری کرے بُھوکوں کو کھانا کھلائے، بڑا ہی خوش نصیب ہے کہ احادیثِ مُبارکہ میں ایسے شخص کیلئے مغفرت اور جنّت کی بشارت اور جہنّم سے نجات کی خوشخبری بیان کی گئی ہے۔ آیئے !اس ضمن میں 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. مغفرت کے اَسباب میں سے ایک سبب بُھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:﴿اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ﴾(پ۳۰،البلد:۱۴)ترجَمۂ کنزالایمان: یا بھوک کے دن کھانا دینا۔

(مستدرک للحاکم، کتاب التفسیر، باب اطعام المسلم المسلم السغبان ...الخ، ۳/ ۷۲ ۳۔ حدیث: ۳۹۹۰)

2. جنت میں ایک ایسا بالاخانہ ہے کہ جس کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے دکھائی دیتا ہے، یہ بالاخانہ

اس کے لئے ہے جو مُحتاجوں کو کھانا کھلائے۔(مسند احمد،۸/ ۴۹۴حدیث:۲۲۹۶۸)

3. جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کھانا کھلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا اور پانی پلایا یہاں تک کہ وہ سیر اب ہو گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کھلانے والے کو جہنم سے سات(7) خندقوں کی مسافت دُور کر دے گا، ہر دو(2) خندقوں کے درمیان 500 سال کی مسافت ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی، باب فی الزکوۃ، فصل فی اِطعام الطعام وسقی الماء،۳/ ۲۱۷، حدیث:۳۳۶۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اخلاص کے ساتھ مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ نصیب فرمائے، محتاجوں، پریشان حالوں کی مدد کرنے کی سَعادت نَصیب فرمائے، خالص رضائے الٰہی والے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ریاکاری کی تباہ کاریوں سے بچائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس مختصر سی زندگی میں جس قدر ممکن ہو مسلمانوں کے مُشکل حالات میں ان کا ساتھ دیجئے اور مُحتاجوں کی حاجت پُوری کیجئے، نیکیوں میں زندگی بسر کیجئے اور گناہوں سے کنارہ کَشی کیجئے۔ اس فانی دُنیا کی عارضی رونقوں، مسرتوں، اور رعنائیوں میں کھو کر حسابِ آخرت سے غافل ہو جانا، یقیناً نادانی ہے۔ یاد رکھئے! ہماری نَجات اسی میں ہے کہ ہم رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنے لئے نیکیوں کا ذَخیرہ اِکٹھا کریں اور گُناہوں کے اِرْتکاب سے پرہیز کریں۔ اس مَقصدِ عظیم میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے دل میں خوفِ خدا کا ہونا بھی بے حد ضروری ہے۔ کیونکہ جب تک یہ نعمت حاصل نہ ہو، گُناہوں سے فرار اور نیکیوں سے پیار تقریباً ناممکن ہے۔ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ

کی عبادت ورِیاضت کرنے کے باوجود کس قدر خوفِ خدا رکھنے والے تھے۔ آیئے! سُنتے ہیں، چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا شیخ سَعدی شیرازی رَحمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ "مسجدُ الحرام میں کچھ لوگ کعبۃُ اللہ شریف کے قریب عبادت میں مصروف تھے۔ اچانک اُنہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ دیوارِ کعبہ سے لپٹ کر زاروقطار رو رہا ہے اور اس کے لبوں پر یہ دُعا جاری ہے، "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر میرے اعمال تیری بارگاہ کے لائق نہیں ہیں تو بروزِ قیامت مجھے اندھا اُٹھانا۔" لوگوں کو یہ عجیب وغریب دُعا سُن کر بڑا تَعَجُّب ہوا، چُنانچہ اُنہوں نے دُعا مانگنے والے سے اِستِفْسار کیا، "اے شیخ! ہم تو قیامت میں عافیت کے طلب گار ہیں اور آپ اندھا اُٹھائے جانے کی دُعا فرما رہے ہیں، اس میں کیا راز ہے؟" اس شخص نے روتے ہوئے جواب دیا، "میرا مطلب یہ ہے کہ اگر میرے اعمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ کے لائق نہیں تو میں قیامت میں اس لئے اندھا اُٹھایا جانا پسند کرتا ہوں کہ مجھے لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔" وہ سب لوگ اس عارفانہ جواب کو سُن کر بے حد متأثر ہوئے، لیکن اپنے مُخاطب کو پہچانتے نہ تھے، اس لئے پوچھا، "اے شیخ! آپ کون ہیں؟" اس نے جواب دیا، "میں عبدُ القادر جیلانی ہوں۔"

(خوفِ خدا، ص۱۱۹، گلستانِ سعدی، ص۴۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حُضُور غوثِ اعظم دستگیر (دَست۔گیر) رَحمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب اور مُقرَّب ولی ہونے کے باوُجُود، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفْیہ تدبیر سے کس قدر ڈرتے تھے، جب ولیوں کے سردار کا یہ حال ہے تو ذرا غور فرمایئے کہ ہم گنہگاروں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کتنا ڈرنا چاہیے کہ ہمارے تو دن رات گُناہوں اور رَبّ تعالیٰ کی نافرمانی میں بسر ہوتے ہیں، یاد رکھئے! خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی، اس کی ناراضی، اس کی گرفت اور اس کی طرف سے

دی جانے والی سزاؤں کا سوچ کر انسان کا دل گھبراہٹ میں مُبتلا ہو جائے۔(ماخوذ من احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، ج۴) اب ذرا ہم اپنے حال پر غور کریں کہ کیا خوفِ خدا کے وقت ہماری بھی یہی کیفیت ہوتی ہے؟ کیا اس کی ناراضی سے ہمیں بھی ڈر لگتا ہے؟ کیا اس کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں کا سوچ کر ہمارا دل بھی گھبراہٹ میں مُبتلا ہوتا ہے؟ اگر ایسا نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جیسا ڈرنا چاہیے اس طرح نہیں ڈرتے۔ لٰہذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی خوف دل میں بیدار کرنے کیلئے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. جس مؤمن کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو نکلتا ہے، اگرچہ مکّھی کے سَر کے برابر ہو، پھر وہ آنسو اُس کے چہرے کے ظاہری حصّے تک پہنچے، اللہ تعالیٰ اُسے جہنّم پر حَرام کر دیتا ہے۔"

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۹۰، حدیث:۸۰۲)

2. جب مومن کا دل اللہ تعالیٰ کے خَوف سے لَرَزْتا ہے، تواُس کی خطائیں اس طرح جھڑتی ہیں، جیسے درخت سے پتّے جَھڑتے ہیں۔" (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۹۱، حدیث:۸۰۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنا حقیقی خوف نصیب فرمائے اور اپنی رضا والے کام کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تیرے ڈر سے سَدا تھر تھراؤں   خوف سے تیرے آنسو بہاؤں
کَیف ایسا دے، ایسی ادا کی   میرے مولیٰ تُو خَیرات دیدے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "کیسٹ / VCD اجتماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل میں خوفِ خدا کی شمع جَلانے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول بھی ہے، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والے نیک لوگوں کی صُحبت میں بیٹھنا بھی دل میں خوفِ خدا پیدا کرنے، پابندِ سُنَّت بننے، گُناہوں سے نَفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ ایسی صحبت پانے کیلئے اپنے شہر میں ہر جمعرات کو ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کو معمول بنایئے، عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر اختیار کیجئے، ہفتہ وار مدنی مُذاکرے میں شرکت اور مدنی انعامات پر عمل کیجئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"کیسٹ/Vcd اجتماع"** بھی ہے۔ جس میں شریک ہو کر کثیر اسلامی بھائی اجتماعی صورت میں سُنَّتوں بھرا بیان سُن کر علمِ دین کی دولت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعی صُورت میں علمِ دین سیکھنے کی بڑی برکتیں ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب 2 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. جب تمہارا گزر جنَّت کی کیاریوں پر سے ہو تو اس میں سے کچھ نہ کچھ چُن لیا کرو۔" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی، "جنَّت کی کیاریاں کیا ہیں؟" فرمایا "ذِکر کے حلقے۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۸۷، ج۵، ص ۳۰۴، رقم ۳۵۲۱)
2. جو شخص علم طلب کرتا ہے، تو وہ اس کے گُزشتہ گناہوں کا کفّارہ ہو جاتا ہے۔" (تِرمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ۴/ ۲۹۵، حدیث: ۲۶۵۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ Vcd اجتماع میں شرکت کی بدولت کئی لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب

برپا ہوا ہے۔ آیئے !بطورِ ترغیب Vcd اجتماع میں شرکت کی ایک ایمان افروز مدنی بہار سُنتے ہیں، چُنانچہ

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا

صوبہ پنجاب (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں مُعاشَرے کا بگڑا ہوا نوجوان تھا اور دن بدن گُناہوں کی دلدل میں دھنستا ہی چلا جارہا تھا۔ میری اِصلاح کی صورت اس طرح بنی کہ ہمارے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ داران نے V.C.D. اجتماع کی ترکیب بنائی۔ میں بھی اس v.c.d. اجتماع میں شریک ہوا۔ جب میں نے دعوتِ اسلامی کے بینَ الاقوامی سُنّتوں بھرے اجتماع کے رُوح پرور مناظِر دیکھے تو بہت مُتاَثر ہوا اور جب رمضان شریف کی 27ویں شب کو ہونے والے امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِقّت انگیز بیان کا کچھ حصّہ سُنا تو مجھے اپنے سابِقہ اندازِ زندگی سے وحشت محسوس ہونے لگی، جُوں جُوں بیان سُنتا گیا میرے دل کی دُنیا بدلتی چلی گئی۔ بالآخر میں نے اپنے تمام گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فیضانِ غوث و رضا مَدَنی ماحول

سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے نظرِ بد سے سدا مَدَنی ماحول

سنور جائیگی آخِرت اِنْ شَاءَ الله

تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش، ص ۶۴۷،۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی تربِیَت گاہ کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ اس ماحول سے وابستہ ہو کر کس طرح بگڑے لوگوں کی اِصلاح کا سامان ہوتا ہے، لہٰذا آپ بھی اس مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ ہو جائیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دِین و دُنیا کی بھلائیاں نَصِیب ہوں گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے کم و بیش 103 شُعبوں میں مدنی کام کررہی ہے، ان میں سے ایک شُعبہ "**مدنی تربیّت گاہ**" بھی ہے۔ جس میں عاشقانِ رَسُول مختلف مُلکوں، شہروں اور قَصبوں سے آنے والے اسلامی بھائیوں کی مدنی تربیت فرماتے ہیں۔ پھر یہ اسلامی بھائی علمِ دین سیکھ کر اور سُنّتوں کی تربیت پا کر اپنے علاقوں میں جا کر "نیکی کی دعوت" کے مدنی پُھول مہکاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی وَقتاً فوقتاً سُنّتوں کی تربیت حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مَدَنی تَربِیَّت گاہوں پر حاضر ہونا چاہیے اور جو سیکھیں، اسے دوسروں تک بھی پہنچانے کی سَعادَت حاصل کرنی چاہیے۔ نیز جو اسلامی بھائی یکمشت (یعنی ایک ساتھ) زیادہ دِنوں کے لیے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل نہیں کرپاتے، اِن پر انفرادی کوشش کر کے انہیں بھی وقتاً فوقتاً کچھ وقت کے لیے مدنی تربیت گاہوں میں بھیجتے رہیں، اس کی برکت سے بھی کئی عاشقانِ رسول دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے عملی طور پر وابستہ ہو کر مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے والے بنیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کی شان اور ان کا مقام و مرتبہ یقیناً بہت بُلند و بالا ہوتا ہے، یہ حضرات دُنیوی آرائش و زیبائش سے مُنہ موڑ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور ان کا ظاہر و باطن ہمیشہ عبادت و ریاضت کے نور سے پُر نور رہتا ہے، گنہگار لوگ گناہوں کے مواقع ملنے

پر خوش ہوتے ہیں مگر ان نیک ہستیوں کو عبادت وریاضت سے خوشی حاصل ہوتی ہے، ان کی راتیں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرتے، اَشک بہاتے اور اسی کو راضی کرتے ہوئے بسر ہوتی ہیں۔ آیئے! سرکارِ بغداد، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی رات کے اَوقات میں کی جانے والی عبادات کی ایک جھلک مُلاحظہ کرتے ہیں تاکہ ہمارے اندر بھی عبادت کا جذبہ مزید بیدار ہو، چُنانچہ

حضرت شیخ ابُوعبدُ اللہ محمد بن اِبِی الْفَتح ھرَوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں چند راتیں سویا، آپ کا یہ حال تھا کہ ایک تہائی رات تک نفل پڑھتے اور پھر ذِکر کرتے پھر کچھ اوراد کرتے رہتے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کبھی آپ کا جسم لاغر ہو جاتا، کبھی فربہ، کسی وقت میری نگاہوں سے غائب ہو جاتے، پھر تھوڑی دیر بعد آجاتے اور قرآنِ کریم پڑھتے، یہاں تک کہ رات کا دوسرا حصہ گزر جاتا، سجدے بہت طویل کرتے، اپنے چہرے کو زمین پر رکھتے، تہجد ادا فرماتے اور مراقبہ ومشاہدہ میں طلوعِ فجر تک بیٹھے رہتے، پھر نہایت عجز ونیاز اور خشوع سے دعا مانگتے، اس وقت آپ کو ایسا نُور ڈھانپ لیتا کہ نظروں سے غائب ہو جاتے، یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لیے درِ دولت سے باہر نکلتے۔ (بھجۃ الاسرار ص ۱۶۵، سیرت غوث اعظم ص ۱۴۱-۱۴۲، ملخصاً)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ ہمارے غوثِ پاک عبادت وریاضت کے کیسے شیدائی تھے، کیسا جذبہ تھا کہ آپ کی راتیں ہم غافلوں کی طرح سونے میں نہیں گزرتی تھیں بلکہ ساری رات نفل عبادت، ذِکر واذکار کی کثرت، قرآنِ کریم کی تلاوت اور سجدوں کی حلاوت پانے میں بسر ہو جاتی تھی اور یہ سلسلہ فجر تک جاری رہتا، حتّٰی کی نمازِ فجر کے وقت ہی اپنے درِ دولت سے باہر تشریف لاتے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جذبۂ عبادت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ کی ذاتِ مُبارَکہ پارہ 19 سُوْرَۃُ الْفُرقَان کی آیت نمبر 64 کی عملی تصویر تھی،

وَ الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا۝ (پ ۱۹، الفرقان: ۶۴)	ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے ربّ کے لئے سجدے اور قیام میں۔

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! آیئے! ہم بھی اپنا جائزہ لیتے ہیں کہ ہم غوثِ پاک سے مَحبَّت کے دعوے تو کرتے ہیں، مگر افسوس! آپ کے کردار اور تعلیمات کے مُطابق نیک اعمال نہیں کرتے، عبادات کی بجاآوری کے معاملے میں بھی ہم انتہائی سستی و کاہلی کا شکار ہیں، نفل عبادات بجالانا اور شب بیداری کرنا تو بہت دور کی بات ہے، کہیں ایسا تو نہیں کہ فرائض کی ادائیگی کے معاملے میں بھی غفلت کے مُرتکب ہو رہے ہوں، گویا ہم نے عملی طور پر غوثِ پاک کی تعلیمات کو بالکل ہی فراموش کر رکھا ہے اور ہماری زندگی بے مقصد طریقے سے گزر رہی ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں کہ جنہوں نے اُمّت کی ڈگمگاتی کشتی کو پار لگانے، اس پُر فتن دَور میں مسلمانوں کو غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سچاپکا غلام بنانے، ان کے سینوں میں عبادت کا جذبہ بڑھانے اور انہیں غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعلیمات اپنانے کا مدنی ذہن دینے کے لئے سوال وجواب پر مشتمل "**مدنی انعامات**" عطا فرمائے، اِن مدنی انعامات میں اُن معمولات کو بھی اپنانے کا ذہن دیا گیا ہے کہ جو حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عبادت و ریاضت کا حصہ تھے، آیئے! چند ایک ایسے مدنی انعامات کے بارے میں سُنتے ہیں: **مثلاً مدنی انعام** نمبر2 میں "**نمازوں کی ادائیگی**"، مدنی انعام نمبر5 میں "**اوراد و وظائف**، مدنی انعام نمبر19 میں "**نمازِ تہجد**"، مدنی انعام نمبر20 میں "**تلاوتِ قرآن**"، مدنی انعام نمبر44 میں "**نماز و دعا کے دوران خشوع و خضوع** پیدا کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ الغرض مدنی انعامات عبادت و ریاضت کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے ایک بہترین اور لاجواب نسخہ ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے

طُفیل ہمیں بھی عبادت کا ذوق و شوق نصیب فرمائے اور روزانہ پابندی کے ساتھ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے اور ہر مدنی ماہ کی یکم تاریخ ، اپنے ذمہ دار کو جمع کروانے کی سعادت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

کتاب ''غوثِ پاک کے حالات'' کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضورِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حالات، واقعات اور کرامات کو مَزید تفصیل سے جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ 106 صفحات پر مشتمل کتاب ''**غوثِ پاک کے حالات**'' کا مُطالعہ نہایت مُفید ہے، اس کتاب میں شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بہت سی کرامات کے علاوہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی کے حالات، بچپن کے واقعات، علم و تقویٰ کے واقعات، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان میں تحریر کردہ منقبتیں اور اولیائے کرام کی آپ کے ساتھ عقیدت کے اظہار سے مُتَعَلِّق اقوال وغیرہ نہایت عُمدہ انداز و ترتیب کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں، اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمائیے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم نے حضور سیدنا غوثِ اعظم دستگیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاکیزہ کردار کے حوالے سے بیان سننے کی سعادت حاصل کی کہ

❖ ہمارے غوثِ اعظم صرف عبادت پر قوت حاصل کرنے کیلئے کھانا کھاتے تھے۔

❖ ہمارے غوثِ پاک اپنے مسلمان بھائیوں کیلئے اپنی ضرورت کی چیزیں ایثار کرنے والے تھے۔

❖ ہمارے غوثِ پاک مالِ دنیا اور دنیاداروں سے بے رغبت رہنے والے تھے۔

❖ ہمارے غوثِ پاک مصائب و مشکلات میں صبر کرنے والے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا میں راضی رہنے والے تھے۔

❖ ہمارے غوثِ پاک غریبوں، فقیروں، مسکینوں اور مُحتاجوں کی مدد کرنے والے تھے۔

❖ ہمارے غوثِ پاک خوب ذوق وشوق کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت قرآنِ کریم کی تلاوت اور سجدوں کی حلاوت پانے والے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مُجھ سے مَحَبَّت کی اور جِس نے مُجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُم

الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے **لباس کے چند مدنی پھول** سُنتے ہیں۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ہے: ✹ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پَردَہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۲ ص۵۹ حدیث ۲۵۰۴) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پَردے لوگوں کی نِگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں اَیسے ہی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر جِنّات کی نِگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شَرم گاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مراٰۃ ج۱ ص۲۶۸) ✹ جو باوجودِ قُدرت زَیب وزِینَت کا لِباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو کَرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔ (ابوداوٗد ج۴ ص۳۲۶ حدیث ۴۷۷۸) ✹ لِباس حَلال کمائی سے ہو اور جو لِباس حَرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اُس میں فَرض و نَفْل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس لِلشَّیخ عبدالحقّ الدّھلوی ص۳۶) ✹ (لباس) پہنتے وَقت سیدھی طَرَف سے شُرُوع کیجئے (کہ سُنّت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔ (اَیضاً ص۴۳) ✹ اِسی طَرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے بر عکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طَرَف سے شُرُوع کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ دو(2) کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رَسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سُنت کے پُھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سُلطانِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات میں سو (100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو (100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستّر (70) آخرت کی اور تیس (30) دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مُقرّر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یُوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلاشُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہوگا جیسا میری حیات میں ہے۔ (1)

ہے کرم ہی کرم کہ سُنتے ہیں آپ خُوش ہو کے بار بار دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" "مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل

---

1 ... جمع الجوامع، ۷/ ۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیْر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشِش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شانِ اولیاء

مُفَسِّرِ قرآن، حضرت سَیِّدُنا اِسماعیل حقّی اپنی مشہور تفسیر "**رُوح البیان**" میں ایک ایمان افروز واقعہ لکھتے ہیں، اِسے نہایت توجہ سے سُنیے اور ایمان تازہ کیجئے، چنانچہ لکھتے ہیں کہ: حضرت سیّدُنا امام ابُو الحسن شاذلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں ایک بار مسجدِ اقصیٰ میں سو گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ مسجدِ اقصیٰ کے باہر ایک تخت بچھایا گیا اور فوج در فوج مخلوق کا اِزْدِحام (یعنی مجمع) ہونا شروع ہوا، میں نے دریافت کِیا کہ یہ کیسا اجتماع ہے؟ معلوم ہوا کہ تمام رُسُل و انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سیدِ عالم نورِ مجسم صَلَّی

---

1 … معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے ہیں، میں نے جو تخت دیکھا تو اس پر ہمارے نبی ، محمدِ مدنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تنہا جلوہ افروز ہیں اور دیگر تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جیسے حضرت ابراہیم، حضرت عیسٰی، حضرت نوح اور حضرت موسٰی (اور ان کے علاوہ دوسرے انبیائے کرام) عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سب زمین پر تشریف فرما ہیں۔ میں وہاں ٹھہر گیا اور ان مُقَدَّس حضرات کی گفتگو سننے لگا۔ حضرت موسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کیا کہ حضور! آپ نے فرمایا کہ میری اُمّت کے علماء، انبیائے بنی اسرائیل کی مانند ہیں (یعنی دِین کی تبلیغ و اشاعت کرنے کے اعتبار سے، لہٰذا دِین کی جتنی خدمت علماء اسلام نے کی، اتنی خدمت کسی اور دِین کے عالموں نے اپنے دِین کی نہ کی۔) تو آپ اُن میں سے کوئی ایک عالِم دکھائیں تو حضورِ اکرم، نبیِ مکرّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف اشارہ فرمایا: حضرتِ مُوسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے ایک سوال کِیا، امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے دس (10) جواب دیئے۔ حضرتِ موسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ جواب سوال کے موافق ہونا چاہئے، ایک سوال کا ایک جواب دینا تھا، آپ نے دس (10) جواب کیوں دیئے؟ حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کیا: یا نبیَّ اللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ سے بھی ایک ہی سوال کیا تھا جیسا کہ قرآنِ مجید میں ہے کہ ﴿وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يٰمُوسٰى ﴿۱۷﴾﴾ (پارہ:۱۶، طٰہٰ:۱۷)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسٰی۔ آپ نے اس کے کئی جواب دیئے کہ یہ میرا عصا (یعنی لاٹھی) ہے، میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کیلئے پتّے جھاڑتا ہوں اور اسکے علاوہ میرے اور بھی کام اس سے سرانجام ہوتے ہیں، حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس سوال کا ایک جواب تھا کہ یہ میری لکڑی ہے، مگر بات یہ ہے کہ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہمکلام

ہونے کا شرف حاصل ہوا تو محبت و شوق کے غلبے کی وجہ سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے کلام کو طویل کر دیا تاکہ زیادہ سے زیادہ ہمکلامی کا شرف حاصل ہو سکے اور اِس وقت خُوش قسمتی سے مجھے آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے گفتگو کا شرف حاصل ہوا تو میں نے بھی شوق و محبت ہی کی وجہ سے اپنی گفتگو کو طویل کر دیا۔

حضرت امام ابُوالحسن شاذلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ یہ منظر دیکھ کر کہ حضورِ انور، شاہِ بحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تنہا تخت پر جلوہ افروز ہیں اور تمام انبیاء اور رسول عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بالخصوص حضرتِ ابراہیم خَلِیْلُ اللہ، جنابِ عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جیسے جلیلُ القدر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے زمین پر جلوہ افروز ہیں، کتنی بڑی عظمت اور جلالتِ محمدی کا مُظاہرہ ہے، میں اسی سوچ و بچار میں تھا اور اپنے دل میں بحالتِ خواب حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قدر و منزلت پر تعجب کر رہا تھا کہ اچانک کسی نے مجھے پاؤں سے ٹھوکر ماری جس سے میں بیدار ہو گیا، میں نے اسے دیکھا تو وہ مسجدِ اقصیٰ کا منتظم تھا اور اس وقت مسجدِ اقصیٰ کی قندیلیں روشن کر رہا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا: (شہِ انبیاء، سرورِ ہر دوسرا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مرتبے پر) کیا تعجب کرتا ہے؟ یہ سب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے نُور سے تو پیدا ہوئے ہیں۔

یہ سُن کر مجھ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ نماز کے لیے جماعت کھڑی ہوئی تو اس وقت مجھے افاقہ ہوا میں نے مسجدِ اقصیٰ کے اس منتظم کو تلاش کیا مگر آج تک اسے نہ پایا۔[1]

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسُل اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
مُلکِ کونین میں انبیاء تاجدار تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

1 . . . روح البیان، ج۵، ص ۳۷۴ بتغیر قلیل، کوثرُالخیرات، ص۳۹

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و شوکت کا پتا چلا، وہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے اولیائے کرام اور علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی شان و شوکت اور مقام و مرتبے کا بھی پتا چلتا ہے کہ جب حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں عرض کی کہ کوئی ایسا عالِم دِکھائیں، جو انبیائے بنی اسرائیل کی مثل ہو تو نبیِ داور، شفیعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف اشارہ فرمایا، اس سے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہرگز ہرگز کوئی یہ نہ سمجھے کہ کوئی ولی مقام و مرتبے میں کسی نبی سے زیادہ یا اس کے برابر ہو سکتا ہے، اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کوئی غیرِ نبی کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔[1] یہ بھی یاد رکھئے! کہ ہر ولی، عالِم ضرور ہوتا ہے کیونکہ ولی کے لئے عالِم ہونا شرط ہے جیسا کہ صدرُ الشَّریعہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **بہارِ شریعت** میں فرماتے ہیں: ولایت ایک قُربِ خاص ہے کہ مولیٰ عَزَّوَجَلَّ اپنے برگزیدہ بندوں کو محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرماتا ہے، ولایت بے علم کو نہیں ملتی، (صرف عالِم ہی کو ملتی ہے) خواہ علم بطورِ ظاہر حاصل کیا ہو، یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پہلے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس پر عُلوم منکشف (یعنی ظاہر) کر دیے ہوں۔[2] اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین و ملّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ شریعت و طریقت ہرگز

---

1 ... فتاویٰ رضویہ ۲۹/۲۲۸

2 ... بہار شریعت، حصہ اول، ۱/۲۶۴ ملتقطاً

ہر گز الگ الگ راہیں نہیں ہیں اور نہ ہی کبھی ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص ولی ہو اور عالِم نہ ہو۔[1]

کرم ہو واسطہ کُل اولیاء کا
مِرا اِیماں پہ مولیٰ خاتمہ ہو

(وسائلِ بخشش، مُرمّم، ص316)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کو بڑی شانوں سے نوازا ہے، اور اپنے لطف و کرم سے اپنے اِن بندوں کو پسند فرما کر خاص بنایا ہے، یہی وہ عظیم لوگ ہیں جن سے زمانے کی زیب وزِینت قائم ہے، یہی وہ عظیم لوگ ہیں کہ جن کی عبادت کی مہک نے تمام عالَم کو خوشبودار بنا رکھا ہے، یہی وہ عظیم لوگ ہیں کہ جن کے دل ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں جھکے رہتے ہیں۔ آج ہم اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے مقام و مرتبے، ان کی شان و عظمت اور ان کی کچھ صفات کے بارے میں سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دلوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِن دوستوں اور مُقَرَّب بندوں کی محبت میں مزید اضافہ ہو اور ہم بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے والے بن جائیں۔ چنانچہ قرآنِ کریم کے پارہ 9 سورۂ اَنْفال کی آیت نمبر 34 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ولیوں کے نیک اور پرہیز گار ہونے کو تاکید کے ساتھ بیان کرتے ہوئے اشاد فرمایا:

اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ (پ:۹، انفال:۳۴)　ترجمۂ کنزالایمان: اس کے اولیاء تو پرہیز گار ہی ہیں۔

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ کوئی کافر یا فاسِق، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی نہیں ہو سکتا، ولایتِ الٰہی ایمان اور تقوے سے ملتی

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۱ / ۵۳۰، مفہوماً

ہے۔(1)

اسی طرح پارہ 11 سورۂ یُونُس کی آیت نمبر 62 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ولیوں کی شان کو بیان کرتے ہوئے اشاد فرمایا:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ۚۖ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ؕ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِؕ لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۴﴾ؕ (پ:۱۱، یونس:۶۲-۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: سُن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے ہیں اُنہیں خوشخبری ہے دُنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے مراد وہ نیک لوگ ہیں، جنہیں دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد آئے۔(2) جیسا کہ نبیِ کریم، رَؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَوْلِیَاءُ اللّٰهِ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ یعنی اولیاءُ اللہ وہ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آئے۔(3)

صدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت ولیوں کی صِفّات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ وَلِیُّ اللہ وہ ہے جو فرائض کی ادائیگی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کرے اور اللہ تعالٰی کی اطاعت میں مشغول رہے اور

1... تفسیرِ نعیمی، ۹/ ۵۴۳ بتغیر قلیل

2... خازن پ ۱۱، سورۃ یونس، تحت الآیۃ ۲، ۶۲/ ۳۲۲

3... کنز العمال، قسم الاقوال کتاب الاذکار، باب فی الذکر و فضیلتہ، الجزء الاول، ۱/ ۲۱۴، حدیث: ۱۷۷۹

اس کا دل اللہ تعالیٰ کے نورِ جلال کی معرفت میں مُسْتَغْرَق (یعنی ڈوبا ہوا) ہو، جب دیکھے قدرتِ الٰہی کے دلائل کو دیکھے اور جب سُنے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیتیں ہی سُنے اور جب بولے تو اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی ثنا ہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے، اطاعتِ الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے تو اسی کام میں کوشش کرے جو قُربِ الٰہی کا ذریعہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے نہ تھکے اور چشمِ دل (دل کی آنکھ) سے خدا (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا غیر کو نہ دیکھے۔ یہ صفت اَولیاء کی ہے، بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ولی و ناصر اور معین و مددگار ہوتا ہے۔[1]

عاشقِ اولیاء وعاشقِ غوث ورضا، بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "**وسائلِ بخشش**" میں لکھتے ہیں۔

مجھ کو اللہ سے محبت ہے یہ اُسی کی عطا و رحمت ہے
جس کو سرکار سے محبت ہے اُس کی بخشش کی یہ ضمانت ہے
آل و اصحاب سے محبت ہے اور سب اولیاء سے اُلفت ہے

(وسائلِ بخشش، مُرمّم، ص684)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیاتِ مُبارکہ اور تفاسیر کی روشنی میں جہاں ولیوں کی اُونچی شان اور اُن کی صفات معلوم ہوئیں، وہیں اُن کی یہ خُصُوصی صفت بھی پتا چلی کہ اولیاءُ اللہ اِیمان والے اور مُتّقی و پرہیزگار ہوتے ہیں، یہ اللہ والے کبھی بھی شریعت سے نہیں ٹکراتے اور نہ ہی شریعت کی

---

1 . . . خزائن العرفان، پ:۱۱، سورۃ یونس، تحت الآیۃ ۶۲

مخالفت کرتے ہیں ، یہ نفوسِ قُدسیہ توہر وقت اللہ تعالیٰ کی اِطاعت و فرمانبرداری اور عِبادت میں مصروف رہتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے راضی ہوتا ہے ،انہیں اپنی معرفت اور پہچان عطافرماتا ہے اور انہیں اپنے رازوں سے آشنا فرمادیتا ہے۔یہ وہ بابرکت ہستیاں ہیں، جنہیں دُنیا اولیاءُ اللہ کے نام سے یاد کرتی ہے اور جب ان میں سے کسی ولی کانام زبان پر آتاہے، تومنہ سے بے ساختہ ''رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ'' کے الفاظ میں اُن کیلئے دُعائے رحمت نکل جاتی ہے اور کیوں نہ ہو کہ حضرت سَیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا تلاش کرتا رہتا ہے، اسی جستجو میں رہتا ہے حتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام سے فرماتا ہے کہ فُلاں میرا بندہ مجھے راضی کرنا چاہتا ہے، مطلع رہو کہ اس پر میری رحمت ہے، تب حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کہتے ہیں، فُلاں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہے،یہی بات عرش اُٹھانے والے فرشتے کہتے ہیں،یہی ان کے اردگرد کے فرشتے کہتے ہیں، حتّٰی کہ ساتویں آسمان والے بھی یہ کہنے لگتے ہیں، پھر یہ رحمت اس کے لیے زمین پر نازل ہوتی ہے۔[1]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیثِ پاک کے اس حصے **''مطلع رہو کہ اس پر میری رحمت ہے''** کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اس پر میری کامل رحمت ہے، س طرح کہ میں اس سے راضی ہوگیا۔خیال رہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا تمام نعمتوں سے اعلیٰ نعمت ہے، جب رَبّ تعالیٰ بندے سے راضی ہوگیا تو کونین (یعنی دوجہاں) بندے کے ہوگئے،رَبّ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ﴾[2] (یعنی اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی) پھر بندے پر وہ وقت

1…مشکوۃ المصابیح،کتاب الدعوات، باب سعۃ رحمۃ اللہ، ۲/۴۴۴، حدیث: ۲۳۷۹

2…پ۳۰،البینۃ:۸

آتا ہے کہ رَبّ تعالیٰ بندے کو راضی کرتا ہے (جیسا کہ) حضرت سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مُتَعَلِّق فرماتا ہے: ﴿ وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى ﴾[1] اللہ تعالیٰ صدّیق کو اتنا دے گا کہ وہ راضی ہو جائیں گے، غرضکہ آسمانوں میں اس (رضائے الٰہی طلب کرنے والے بندۂ مومن) کے نام کی دُھوم مچ جاتی، شور مچ جاتا ہے کہ "رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ" (مزید فرماتے ہیں کہ) یہ دعائیہ کلمہ ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کرے، یہ دُعا یا تو فرشتوں کی محبت کی وجہ سے ہوتی ہے یا خود وہ فرشتے اپنا قُربِ الٰہی بڑھانے کیلیے یہ دُعائیں دیتے ہیں، (پھر یہ رحمت اُس بندۂ مومن کیلئے زمین پر نازل ہوتی ہے) اس طرح کہ قدرتی طور پر انسانوں کے منہ سے اس کے لیے "رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ" جیسے دُعائیہ کلمات نکلنے لگتے ہیں اور لوگوں کے دل خود بخود اس کی طرف کھنچنے لگتے ہیں، دلوں کی قدرتی کشش بندۂ مومن کے محبوبِ خدا بن جانے کی دلیل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور خواجہ اجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے (بہت سے) بزرگوں کو ہم لوگوں نے دیکھا نہیں، مگر سب کو ان سے دلی محبت ہے۔[2]

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بُلا کر ان سے فرماتا ہے کہ میں فُلاں سے محبت کرتا ہوں، تم بھی اس سے محبت کرو چنانچہ

حضرت جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس سے محبت کرتے ہیں، پھر حضرت جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آسمان میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان

1...پ ۳۰، اللیل: ۲۱
2...مرآۃ المناجیح، ۳/۳۸۹، بتغیر قلیل

والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں، پھر اس کے لیے زمین میں مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔[1]

تمہارا فضل ہے جو میں غلامِ غوث و خواجہ ہوں
نہ ہو کم اولیاء کی دِل سے اُلفت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، مُرمّم، ص330)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ انبیاء ہیں نہ شُھَدَاء، مگر قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اُن کا مقام و مرتبہ دیکھ کر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور شُھَدَاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم رشک کریں گے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یَا رسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں بتائیے کہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو ایک دوسرے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت کی وجہ سے محبت کرتے رہے ہوں گے (حالانکہ) ان کے درمیان نہ تو رشتہ داری ہوگی اور نہ ہی مال کے لین دَین کا کوئی معاملہ، خدا کی قسم! ان لوگوں کے چہرے (قیامت کے دن) نور ہوں گے اور یقیناً یہ لوگ نُور کے اوپر ہوں گے اور جب سب لوگ خوف زدہ ہوں گے، اس وقت یہ لوگ بے خوف ہوں گے اور جب لوگ غمگین ہوں گے تو ان لوگوں کو کوئی غم نہیں ہو گا۔[2]

اسی طرح ایک اور روایت میں ارشاد فرمایا: وہ مختلف شہروں اور قبیلوں سے تعلق رکھتے ہوں گے، ان کے درمیان کوئی رشتہ داری نہ ہو گی، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے آپس میں محبت اور دوستی رکھتے ہوں

1 . . . مسلم، کتاب البرّ والصلۃ والآداب، باب اذا احبّ اللہ عبداً حبّبہ الی عبادہ، ص۱۴۱۷، الحدیث:۱۵۷

2 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الحب فی اللہ...الخ، ۲۱۹/۲، حدیث:۵۰۱۲

گے ، اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن نُور کے منبر بچھا کر انہیں ان پر بٹھائے گا، ان کے چہرے نور بار اور کپڑے نور کے ہوں گے، قیامت کے دن لوگ گھبراہٹ میں مبتلا ہوں گے مگر وہ نہ گھبرائیں گے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء ہیں جن پر نہ تو کوئی خوف ہو گا، نہ ہی کچھ غم۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے اولیائے کرام کو کیسی شان وعظمت عطا فرمائی ہے کہ کل بروزِ قیامت جب نفسی نفسی کا عالَم ہو گا لوگ پریشان ہونگے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَام کو کوئی غم اور پریشانی نہیں ہو گی اور اُن کا بہت خوبصورت انداز میں استقبال کیا جائے گا اور شانِ اولیاء تو دیکھئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نور کے منبر بچھا کر اپنے ولیوں کو اُن پر بٹھائے گا اور یہ حقیقت ہے کہ جو بندہ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ نیک کاموں میں گزارتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو دنیا میں بھی عزّتوں کے تاج پہناتا ہے اور کل بروزِ قیامت بھی اس کو عزّت و وقار کی مَسند پر بٹھائے گا اور یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے نیک کاموں کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے محبت فرماتا ہے اور انہیں اپنا قُربِ خاص عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ

سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرے کسی بندے نے میرے فرض کردہ اَحکام کی بجا آوری سے زیادہ محبوب شے سے میرا قُرب حاصل نہیں کیا اور میرا بندہ نَوافل کے ذریعے، میرا قُرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے مَحبَّت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے مَحبَّت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سُنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے

---

1 ... مسند امام احمد، ۸/۴۵۰، حدیث: ۲۲۹۶۹

وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضَرور عطا فرماتا ہوں اور اگر کسی چیز سے میری پناہ چاہے تو میں اسے ضرور پناہ عطا فرماتا ہوں۔[1]

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس عبارت کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ وَلی میں حُلُول کر جاتا ہے جیسے، کوئلہ میں آگ یا پھول میں رنگ و بُو، کہ خدا تعالیٰ حُلُول سے پاک ہے اور یہ عقیدہ (رکھنا) کفر ہے (بلکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے) کہ وہ بندہ فَنَا فِی اللہ ہو جاتا ہے، جس سے خدائی طاقتیں اس کے اَعضاء میں کام کرتی ہیں اور وہ ویسے کام کرلیتا ہے جو عقل سے وَراء ہیں (جیسا کہ) حضرت سلیمان (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے تین(3) مِیل کے فاصلہ سے چیونٹی کی آواز سُن لی، حضرت آصف بن برخیا (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے پلک جھپکنے سے پہلے یَمَن سے تختِ بلقیس لاکر شام میں حاضر کر دیا۔ حضرت عُمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے مدینۂ منورہ سے خُطبہ پڑھتے ہوئے نَہاوند تک اپنی آواز پہنچادی۔ حُضورِ اَنْور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے قیامت تک کے واقعات بچشم مُلاحظہ فرمالیے۔ یہ سب اسی طاقت کے کرشمے ہیں۔ اس حدیث سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو طاقتِ اولیاء کے منکر ہیں۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بندے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص قُرب نصیب ہو جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ قوتِ بصارت (یعنی دیکھنے کی طاقت) سے وہ مِیلوں کے فاصلوں کو بھی ملاحظہ فرمارہا ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا غوثِ اَعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللہِ جَمْعًا

---

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲

2 ... مرآۃ المناجیح ۳/۳۰۸تا۳۰۹ ملتقطاً

كَخَرْدَلَةٍ عَلٰى حُكْمِ اتِّصَالِ

یعنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تمام شہروں کو اس طرح دیکھتا ہوں، جس طرح ہتھیلی پر رائی کا دانہ ہو۔ [1] مزید ارشاد فرماتے ہیں: مجھے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی عزّت کی قسم! کہ تمام سعید و شقی (یعنی سعادت مند اور بدبخت) مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، میری آنکھ لوحِ محفوظ پر لگی ہے، یعنی لوحِ محفوظ میرے پیشِ نظر ہے۔ [2]

حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالحق محدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے "اَخبارُ الاخیار" صَفْحَہ نمبر 15 میں حضورِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ ارشادِ معظَّم نقل کیا ہے: اگر شریعت نے میرے منہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی تو میں تمہیں بتادیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھایا ہے اور کیا رکھا ہے، میں تمہارے ظاہر و باطن کو جانتا ہوں، کیونکہ تم میری نظر میں آرپار نظر آنے والے شیشے کی طرح ہو۔ [3] نیز حضرتِ مولانا رُومی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

لَوحِ محفوظ اَست پیشِ اولیاء
اَزچہ محفوظ اَست محفوظ اَز خطا

(یعنی لوحِ محفوظ اولیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے پیشِ نظر ہوتا ہے جو کہ ہر خطا سے محفوظ ہوتا ہے) [4]

1... صحیفہ غوثیہ، ص۱۸۷
2... بهجة الاسرار، ذكر كلمات اخبر بها عن نفسه... الخ، ص ۵۰
3... اخبار الاخیار، ص ۱۵
4... مثنوی، دفتر چہارم، ۲/۱۸۱

ہمارا ظاہر و باطن ہے اُن کے آگے آئینہ کسی شے سے نہیں عالَم میں پردہ غوثِ اعظم کا

قبالۂ بخشش، ص ۵۴

اسی طرح حیرت انگیز اور خداداد قوتِ بصارت (یعنی دیکھنے کی طاقت) سے مُتَعَلِّق امیرُالمومنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کا بھی نہایت ایمان افروز واقعہ مشہور ہے کہ ایک مرتبہ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو سپہ سالار بنا کر نہاوَنْد کی سرزمین میں روانہ فرمادیا۔ حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ معرکے میں مصروف تھے کہ ایک دن حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے مسجد نبوی کے منبر پر خطبہ پڑھتے ہوئے اچانک بلند آواز سے ارشاد فرمایا: یَاسَارِیَةُ الْجَبَل (یعنی اے ساریہ! پہاڑ کی طرف اپنی پیٹھ کرلو) حاضرینِ مسجد حیران رہ گئے کہ حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ تو سرزمینِ نہاوند میں معرکے میں مصروف ہیں اور مدینۂ منوّرہ سے سینکڑوں مِیل کی دُوری پر ہیں۔ آج امیرُالمومنین نے انہیں کیسے پکارا؟ لیکن نہاوند سے جب حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کا قاصد آیا تو اس نے یہ خبر دی کہ جب کفار سے مقابلہ ہوا تو ہمیں شکست ہونے لگی، اتنے میں اچانک ایک چیخنے والے کی آواز آئی جو چِلّا چِلّا کر یہ کہہ رہا تھا کہ اے ساریہ! تم پہاڑ کی طرف اپنی پیٹھ کرلو۔

حضرت ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے فرمایا، یہ تو امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی آواز ہے، یہ کہا اور فوراً ہی انہوں نے اپنے سپاہیوں کو پہاڑ کی طرف پُشت کرکے صف بندی کرنے کا حکم دیا، اس کے بعد کفار سے مقابلہ ہوا تو کفار شِکَست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے اور مسلمانوں نے فتحِ مبین کا پرچم لہرادیا۔[1]

---

1 . . . حجة الله على العلمين، ص ۲۱۲، تاريخ الخلفاء، ص ۹۹ تا ۱۰۱، ملخصاً

کرم جس بخت وَر پر ہو گیا فاروقِ اعظم کا بھٹک سکتا نہیں ہر گز کبھی وہ سیدھے رستے سے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس ایمان افروز واقعے سے معلوم ہوا کہ بِلاشُبہ حضرت سَیِّدُنا امیرُ المؤمنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ صاحبِ کرامت ہیں، کیونکہ مدینۂ منورہ سے سینکڑوں مِیل کی دُوری پر آواز کو پہنچا دینا، یہ حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کرامت ہے، امیرُ المؤمنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مدینۂ طیبہ سے سینکڑوں مِیل کی دُوری پر نہاوند کے میدان اور اس کے احوال وکیفیات کو دیکھ لیا اور پھر مسلمانوں کی مشکلات کا حل بھی منبر پر کھڑے کھڑے سپہ سالار کو بتا دیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے دیکھنے سُننے کی قوّت کو عام انسانوں کے کان، آنکھ اور ان کی قُوّتوں پر ہرگز ہرگز قیاس نہیں کرنا چاہئے، بلکہ یہ ایمان رکھنا چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب بندوں کے کان اور آنکھ کو عام انسانوں سے بہت ہی زیادہ طاقت عطا فرمائی ہے اور ان کی آنکھوں، کانوں اور دوسرے اعضاء کی طاقت اس قدر بے مثل اور بے مثال ہے اور ان سے ایسے ایسے حیرت انگیز کام انجام پاتے ہیں، جن کو دیکھ کر کرامت کے سوا کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا اور کیوں نہ ہو کہ جو لوگ اپنی زندگی رِضائے الٰہی کے لئے وقف کر دیتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے کاموں میں اُن کی مدد فرماتا ہے اور اُن کے لئے ایسے ایسے اسباب مہیّا فرماتا ہے جو ہمارے وہم وگمان میں بھی نہیں۔

یہ یاد رکھیے! کہ ہمارے پیارے آقا، سیدالانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سب صحابہ رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن، اِس اُمّت کے افضل واعلٰی اولیاء ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین میں اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام کی شان وعظمت، مقام ومرتبہ اور تصرفات واختیارات کو کس قدر شاندار انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ مگر یاد رکھئے! جہاں حقیقی اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام، قرآن وسُنّت اور اپنے روحانی فیوض وبرکات سے اپنے مریدین وطالبین اور دیگر اُمّتِ مسلمہ کی مذہبی واخلاقی اور ظاہری وباطنی تربیت فرمانے میں مصروفِ عمل ہیں، وہیں بدقسمتی سے آج کل بعض نام نہاد جعلی پیر فقیر بھی ولایت کا ڈھونگ رچا کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہوئے ان کے ایمانوں پر ڈاکے ڈال رہے ہیں اور انہیں گمراہی کے گڑھے میں دھکیل رہے ہیں، ایسے لوگ کسی دُوسرے مسلمان کی اصلاح تو کیا کریں گے خود ان کی اپنی حالت یہ ہوتی ہے کہ جب ان سے شرعی احکامات کی پاسداری کی بات کی جائے تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ طرح طرح حیلے بہانوں سے اپنے کالے کرتُوتوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتے ہیں: **"ہم شریعت کے پابند نہیں بلکہ شریعت ہماری پابند ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ تم شریعت پر چلو، ہمارا طریقت کا راستہ اس سے الگ ہے۔ تم ظاہری احکام پر عمل کرتے ہو جبکہ ہم باطنی علوم پر عمل پیرا ہیں اور بعض یہ حیلہ سازی کرتے ہیں: میاں! ہم تو مدینے میں نماز پڑھتے ہیں، میاں! نماز تو روحانیت کا نام ہے جو دِل میں ہوتی ہے، ہمارے دل نمازی ہیں وغیرہ وغیرہ"۔** یاد رکھئے! ایسے سیاہ باطن لوگوں کا اور ان کی بے بُنیاد باتوں کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ ہی ایسے لوگوں کا ولایت جیسی عظیم نعمتِ الٰہی سے دُور کا بھی کوئی واسطہ ہے، ایسے لوگ ہرگز ہرگز ولی نہیں ہوسکتے، ایسوں سے اپنا ایمان وعقیدہ محفوظ رکھنا ضروری ہے، جو حقیقی ولیُّ اللہ ہوتا ہے، وہ

شریعت کا پابند ہوتا ہے کیونکہ **طریقت، شریعت سے جُدا نہیں**۔ چنانچہ،

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: شریعت حضورِ اقدس، سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اقوال ہیں اور طریقت حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے افعال اور حقیقت حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احوال اور معرفت حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عُلومِ بے مثال۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ شریعت و طریقت ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں، یہی وجہ ہے کہ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے ساری زندگی نہ صرف لوگوں کو شریعت کے احکام پر عمل کی ترغیب دی بلکہ خود بھی شرعی احکامات پر مضبوطی سے عمل کرتے رہے جیساکہ

حضرت سَیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبدُ اللہ اَصْفَہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات اور اس کی محبت میں مستغرق (یعنی اُس کی محبت میں ڈُوبے) رہتے اور اس کے حکم کی پابندی کرتے ہیں۔

کتاب "اللہ والوں کی باتیں" کا تعارف

اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی مزید شان و عظمت جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **5 جلدوں** پر مشتمل کتاب **"اللہ والوں کی باتیں"** کا مطالعہ بے حد مفید ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں بہت سے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی زندگیوں کے نمایاں واقعات، کرامات ان کے فرامین، شرعی احکامات کی پاسداری اور ان کے عُمدہ اوصاف کو بہت جامع اور خوبصورت

1 … فتاویٰ رضویہ، ۲۱ / ۴۶۰

انداز میں بیان کیا گیا ہے، لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی التجا ہے کہ نہ صرف خود اس کتاب کا مُطالعہ کیجئے، بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ(یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے،ڈاؤن لوڈ (Download)اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔ آیئے اسی کتاب سے اولیائے کرام کی کچھ مزید صفات سُنتے ہیں چنانچہ

اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے اوصاف

حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں بعض اس کے برگزیدہ اور نیک بندے ہیں۔پوچھا گیا:ان کی علامت کیا ہے؟ فرمایا:جب بندہ راحت کو ترک کرکے طاعت وعبادت میں بھرپور کوشش کرے اور قدر ومنزلت کے نہ ہونے کو پسند کرے۔پھر آپ نے اُن اللہ والوں کی شان میں دو شعر پڑھے جن کا ترجمہ ہے:

(۱) قرآن نے اپنے وعدے اور وعید کے ساتھ (اُنہیں)ہر بُرائی سے روک دیا۔رات کو (اُن کی) آنکھوں کی نیند غائب ہوگئی۔(۲) اُنہوں نے کریم بادشاہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) کے کلام کو اس طرح سمجھا کہ اس کے آگے اُن کی گردنیں جھک گئیں۔

حاضرین میں سے کسی نے عرض کی:اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے!یہ کون لوگ ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے قرآنِ پاک کو اپنے دلوں پر رکھا تو وہ نرم ہوگئے۔ سِینوں سے لگایا تو وہ کُشادہ ہوگئے۔اس کی برکت سے ان کی پریشانیوں اور غموں کے بادل چھٹ گئے۔ انہوں نے قرآنِ پاک کو اپنی تاریکیوں کے لئے چراغ اور (قرآنِ پاک کی تلاوت کو اس طرح اپنے لئے لازم کر

لیا جس طرح) سونے کے لئے بچھونا لازم ہے۔ اِسے اپنے راستے کے لئے رہنما اور اپنی حجت کے لئے کامیابی بنالیا، لوگ خوشیاں مناتے ہیں جبکہ یہ لوگ غمگین رہا کرتے ہیں، لوگ سو رہے ہوتے ہیں، لیکن یہ بیدار رہتے ہیں، لوگ کھاتے پیتے ہیں اور یہ روزے رکھتے ہیں، لوگ (قبر وحشر سے غافل ہوتے اور) بے خوف رہتے ہیں جبکہ یہ (قبر و حشر کے معاملات سے) خوفزدہ رہتے ہیں۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے اور اس کی نافرمانیوں سے بچتے، گھبرائے رہتے اور نیک اعمال میں خوب مشقت اُٹھاتے ہیں۔ عمل کے فوت ہو جانے کے ڈر سے اُسے جلد ہی ادا کر لیتے اور ہر دم موت کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ان کے نزدیک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دردناک عذاب کے خوف اور وعدہ کئے گئے عظیمُ الشّان ثواب کی وجہ سے موت کوئی چھوٹا معاملہ نہیں۔ یہ قرآنِ حکیم کے راستوں پر گامزن اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے قربانی پیش کرنے کے معاملے میں مخلص ہیں۔ یہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے نور سے منوّر اور اس بات کے منتظر ہیں کہ قرآنِ کریم ان کے ساتھ کئے ہوئے وعدوں اور عہدوں کو پورا کرے، اپنی سعادت کے مقام میں انہیں ٹھہرائے اور اپنی وعیدوں سے انہیں امن بخشے، چنانچہ یہ لوگ قرآنِ پاک کے ذریعے اپنی خواہشات سے اور خوبصورت حُوروں کو پاکر ہلاکتوں اور بُرے انجام سے محفوظ ہو گئے، کیونکہ انہوں نے دُنیا کی رونقوں کو غضبناک نگاہوں سے دیکھ کر چھوڑ دیا اور آخرت کے ثواب کی طرف رضامندی والی آنکھوں سے دیکھا اور فنا ہونے والی (دنیا) کے بدلے ہمیشہ رہنے والی (آخرت) کو خرید لیا۔ انہوں نے کتنی اچھی تجارت کی کہ دونوں جہان میں نفع پایا اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں جمع کیں۔ کامل طور سے فضیلتوں کو پانے میں کامیاب ہوئے۔ کچھ دن (عبادت کی مشقت پر دُنیا میں) صبر کر کے اپنی (اپنی اُخروی) منزلوں تک پہنچ گئے۔ عذاب والے دن کے خوف سے کم مال وزَر پر ہی قناعت کر کے زندگی کے ایام گزار دیئے۔ مہلت کے دنوں میں بھلائی کی طرف جلدی کی، اپنی زندگی کھیل کُود میں گنوانے کے بجائے باقی رہنے والی نیکیوں کے حصول کے لئے مشقّتیں

اُٹھائیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! عبادت کی تھکاوٹ نے ان کی قوت کمزور کر دی اور مشقّت نے ان کی رنگت بدل ڈالی، انہوں نے بھڑکنے والی (جہنم کی) آگ کو یاد رکھا، نیکیوں کی طرف جلدی کی اور کھیل کُود سے دور رہے، ان کی صفات بیان کرنے سے زبان قاصر ہے۔ ان کی بدولت مصیبتیں ٹلتی اور برکتیں اُترتی ہیں۔ وہ مخلوق کے لئے چراغ، شہروں کے منارے، تاریکیوں میں روشنی کا منبع، رحمت کی کانیں، حکمت کے چشمے اور اُمّت کے ستون ہیں، (ساری رات مصروفِ عبادت رہنے کی وجہ سے) بستروں سے ان کے پہلو جدا رہتے ہیں۔ وہ لوگوں کی معذرت کو سب سے زیادہ قبول کرنے والے، سب سے زیادہ معاف کرنے والے اور سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے ہوتے ہیں۔ انہوں نے دنیا سے اپنی اُمیدوں کو ختم کر لیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف نے ان کے مالوں میں ان کی کوئی رغبت و خواہش نہ چھوڑی، لہٰذا تم دیکھو گے کہ انہیں نہ تو مال جمع کرنے کی خواہش ہوتی ہے اور نہ ہی ریشمی (یعنی عمدہ قسم کے) لباس کی تمنا کرتے ہیں، نہ تو عمدہ سواریوں کے خواہش مند ہوتے ہیں اور نہ ہی محلات کو پختہ کرنے کا شوق رکھتے ہیں، انہوں نے اپنے جسموں کو حرام کاموں کے ارتکاب سے باز رکھا۔ اپنے آپ کو گناہوں سے بچا کر سیدھے راستے پر گامزن اور ہدایت کے لئے آمادہ رہے اور دنیا والوں کے ساتھ ان کی آخرت بہتر بنانے کے لئے شریک ہوئے، مصیبتوں پر صبر کیا، اُمیدوں کا گلا گھونٹا، موت اور اس کی سختیوں، مصیبتوں اور تکلیفوں سے ڈر گئے۔ قبر اور اس کی تنگی، مُنْکَر نَکِیْر اور ان کی ڈانٹ ڈپٹ، سوال و جواب سے خوفزدہ رہے اور اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرتے رہے۔ (1)

اللہ غنی! شانِ ولی! راج دلوں پر
دنیا سے چلے جائیں حکومت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۸۳)

1 . . . اللہ والوں کی باتیں، ۱/۱/ ۶۰ تا ۶۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے یہ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقبول و مُقرَّب ہونے کے باوجود خوفِ خدا سے کس قدر لرزاں و ترساں رہا کرتے تھے، حقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد کی کس قدر پابندی کیا کرتے، نیکیوں کی طرف رغبت اور گُناہوں سے نفرت کِیا کرتے تھے، ہم اپنی حالت پر غور کریں کہ نیکیاں پلّے نہیں اور گُناہوں کا بازار اس قدر گرم ہے کہ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ۔ بد قسمتی سے لوگوں کی بھاری اکثرِیَّت بے عملی کا شکار ہے، نہ تو حقوقُ العباد کی ادائیگی کا پاس ہے اور نہ ہی حقوقُ اللہ کی بے دریغ پامالی کا کوئی احساس، نیکیاں کرنا نفس کیلئے بے حد دُشوار اور اِرتکابِ گناہ بَہُت آسان ہوچکا ہے، مسجِدوں کی وِیرانی اور سینما گھروں اور ڈرامہ گاہوں کی رونق، دِین کا دَرد رکھنے والوں کو گویا کہ جنجھوڑ کر بیدار کررہی ہے۔ ٹی وی، ڈِش اِنٹینا، انٹرنیٹ اور کَیبل کا غَلَط استعمال کرنے والوں کی تعداد بھی کم نہیں، تکمیلِ ضَروریات و حُصولِ سَہولیات کی حد سے زیادہ جِدّ و جَہد نے مسلمانوں کی بھاری تعداد کو فکرِ آخِرت سے یکسر غافل کر دیا ہے۔ گالی دینا، تہمت لگانا، بدگمانی کرنا، غیبت کرنا، چغلی کھانا، لوگوں کے عیب جاننے کی جستجو میں رہنا، لوگوں کے عیب اُچھالنا، جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خون بہانا، کسی کو بِلا اجازتِ شَرعی تکلیف دینا، قرض دبا لینا، کسی کی چیز عارِیتاً (یعنی وقتی طور پر) لے کر واپَس نہ کرنا، مسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پکارنا، کسی کی چیز اُسے ناگوار گزرنے کے باوُجُود بِلا اجازت استعمال کرنا، شراب پینا، جُوا کھیلنا، چوری کرنا، بدکاری کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، سُود و رِشوت کا لین دین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور انہیں ستانا، امانت میں خِیانت کرنا، بدنگاہی کرنا، عورَتوں کا مَردوں کی اور مردوں کا عورَتوں کی مُشابَہَت (یعنی نقّالی) کرنا، بے پردگی، غُرُور، تکبر، حَسَد، رِیاکاری، اپنے دل میں کسی

مسلمان کا **بُغض و کِینہ** رکھنا، **شُماتَت** (یعنی کسی مسلمان کو مرض، تکلیف یا نقصان پہنچنے پر خوش ہونا) ، **غصّہ** آجانے پر شریعت کی حدیں توڑ ڈالنا، گناہوں کی حرص، حُبِّ جاہ، **بخل**، خود پسندی وغیرہ **مُعاملات** ہمارے مُعاشَرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔ **اے کاش!** ہم اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام سے سچی محبت کرنے والے اور ان مُبارک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں، پانچوں نمازیں باجماعت مسجد کی پہلی صف میں ادا کریں۔ ماہِ رمضان کے فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزے رکھنے والے بن جائیں۔ ہمیشہ سچ بولیں، حُسنِ اخلاق کے پیکر ہوجائیں، ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے والے بن جائیں، **اے کاش!** ہمارا پڑوسی بھی ہمارے کسی عمل سے تنگ نہ ہو، **اے کاش!** ہر طرف **مدنی انعامات** کی مدنی بہاریں ہوں، **اے کاش!** تمام عاشقانِ رسول **مدنی قافلوں** کے مسافر بن کر علمِ دِین سیکھ کر دُوسروں کو سکھانے کی سعادت حاصل کریں، **اے کاش!** **12 مدنی کاموں** میں عملی طور پر شامل ہوکر اس معاشرے کو مدنی معاشرہ بنانے کے لیے ہر عاشقِ رسول کمر بستہ ہو جائے۔ **اے کاش!** ہم گناہوں کے قریب بھی نہ جائیں، ہماری کوئی نماز قضا نہ ہو۔ ماہِ رمضان کا کوئی روزہ ضائع نہ ہو۔ زبان سے ہر گز ہر گز جھوٹ غیبت چغلی اور گالی گلوچ نہ نکلے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں
مِلے گناہوں کے امراض سے شِفاء یا ربّ
کرم سے "نیکی کی دعوت" کا خوب جذبہ دے
دُوں دُھوم سُنّتِ محبوب کی مچا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص76،77)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”مدنی حلقہ“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اَولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ جس طرح بزرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نے دِین کی تبلیغ اور اس کی نشرواشاعت میں اپنے دن رات بسر کیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تمام عاشقانِ رسول کو بھی یہی مدنی سوچ دی جاتی ہے کہ وہ بھی اِنہی کے مِشن (Mission) پر عمل پیرا ہو کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاتے رہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول یہ وہ پاکیزہ مدنی ماحول ہے، جس نے بزرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین کے طریقے پر چلتے ہوئے تمام مسلمانوں کو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا ذہن دیا اور نیکی کے کاموں میں ترقی کیلئے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب بھی دلائی ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی ان 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے، 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام بعدِ فجر ”مدنی حلقہ“ بھی ہے جس میں روزانہ، 3 آیات کی تلاوت مع تَرجَمۂ کنزالایمان و تفسیر خزائنُ العرفان یا تفسیر نورُالعرفان یا تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور شَجرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ قرآنِ کریم کو پڑھنے پڑھانے کی بڑی برکتیں ہیں۔

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآنِ کریم سیکھا، سکھایا اور اس پر عمل کِیا، قرآنِ کریم اس کی شفاعت کرے گا اور جنّت میں لے جائے گا۔ (تاریخ دمشق، ۳/۴۱) لہٰذا ہمیں بھی پابندی کے ساتھ مدنی حلقے میں شرکت کی سعادت حاصل کرنی چاہیے، نیز

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر خُوب خُوب نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کی خُوب برکتیں حاصِل ہوں گی۔ آیئے ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

مدنی بہار

خان پور (پنجاب، پاکستان) کے ایک مُبلّغِ دعوتِ اسلامی کا بَیان ہے کہ بابُ المدینہ (کراچی) سے سُنّتوں کی تَربِیَت حاصِل کرنے کیلئے تشریف لائے ہوئے ایک مَدَنی قافِلے کے شُرکاءاسلامی بھائیوں کے ساتھ مجھے عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کا شَرَف حاصِل ہوا۔ ایک درزی کی دُکان کے باہَر لوگوں کو اِکٹھّا کر کے ہم نیکی کی دعوت دے رہے تھے۔ جب بَیان خَتم ہوا تو اُسی دکان کے ایک ملازم نَوجوان نے کہا، میں غیر مسلم ہوں۔ آپ حضرات کی نیکی کی دعوت نے میرے دِل پر گہرا اثر کیا ہے۔ مہربانی فرما کر مجھے اسلام میں داخِل کر لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ مُسلمان ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ قسم پوری فرماتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام کی مزید شان و عظمت کے بارے میں سُنتے ہیں چنانچہ حضرت سَیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبدُ اللہ اَصْفَہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اولیائے کرام کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اولیائے کرام کھانے اور لباس کے معاملہ میں خستہ حال ہوتے ہیں، مصائب و حادثات میں (اگر وہ کسی معاملہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو) اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ

حضور نبیٔ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بہت سے پراگندہ حال، بوسیدہ لباس والے ایسے ہوتے ہیں کہ لوگ ان سے نظریں پھیر لیتے ہیں (لیکن ان کی شان یہ ہوتی ہے کہ) اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم کو ضرور پورا فرمادیتا ہے۔[1] اسی طرح حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بہت سے ضعیف، کمزور، بوسیدہ لباس والے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم کو پورا فرمادیتا ہے اور براء بن مالک (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) بھی انہی میں سے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد حضرت سیِّدُنا براء بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مشرکین کے خلاف ایک لڑائی میں شریک ہوئے۔ اس جنگ میں مشرکین نے مسلمانوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا تو مسلمانوں نے حضرت سیِّدُنا براء بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کہا: اے براء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ! حضور نبیٔ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرور تمہاری قسم کو پورا فرمائے گا، پس آپ (مشرکین کے خلاف) اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھائیے! حضرت سیِّدُنا براء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ ہمیں مشرکین پر غلبہ عطا فرما۔ آپ کی یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کو مشرکین پر غلبہ عطا فرمادیا۔ پھر ایک مرتبہ مقامِ "سُوس" کے پُل پر مسلمانوں کا کفّار سے آمنا سامنا ہوا تو کفّار نے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچایا، مسلمانوں نے کہا: اے براء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ! اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھائیے! انہوں نے عرض کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ ہمیں کفّار پر غلبہ عطا فرما اور مجھے اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ مِلادے (یعنی شہادت عطا فرما)۔ حضرت سیِّدُنا براء بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ دُعا بھی قبول ہوئی

---

1 . . . المستدرک، کتاب الرقاق، باب قلب الشیخ شاب... الخ، الحدیث: ۸۰۰۲، ج۵، ص۴۶۷

اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور آپ شہید ہو گئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَولیائے کرام کے تَصَرُّفات

حضرت سیدنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اولیائے کرام کے یقین کی طاقت سے چٹانیں شق ہو جاتی ہیں اور ان کے اشارے سے سمندر پھٹ جاتے (یعنی راستہ دے دیتے) ہیں۔ چنانچہ،

حضرت سَیِّدُنا سَہْم بن مِنْجَاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ہم نے (صحابیِ رسول) حضرت سَیِّدُنا علاء بن حضرمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ جنگ میں شرکت کی۔ جب ہم چلتے چلتے "دارین" کے مقام پر پہنچے، جہاں ہمارے اور دشمن کے درمیان سمندر حائل تھا تو حضرت سَیِّدُنا علاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ دعا مانگی: یَاعَلِیْمُ یَاحَلِیْمُ یَا عَلِیُّ یَاعَظِیْمُ اِنَّاعَبِیْدُکَ وَفِیْ سَبِیْلِکَ نُقَاتِلُ عَدُوَّکَ، اَللّٰھُمَّ فَاجْعَلْ لَنَااِلَیْھِمْ سَبِیْلًا فَتَقْتَحِمَ بِنَاالْبَحَرَ۔ یعنی اے علم والے، اے حلم والے، اے بلند و برتر، اے عظمت والے مالک و مولا عَزَّوَجَلَّ! ہم تیرے بندے ہیں اور تیری راہ میں تیرے دشمن سے لڑنے نکلے ہیں۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے لئے ان تک پہنچنے کا راستہ بنا، ہمیں سمندر کے اس پار لگا۔ حضرت سَیِّدُنا سَہْم بن مِنْجَاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: پھر ہم گھوڑوں پر سوار سمندر میں کُود گئے اور پانی ہمارے گھوڑوں کی زِین تک بھی نہ پہنچا کہ ہم دشمنوں تک پہنچ گئے۔[2]

1…المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب ذکر شھادۃ البراء بن مالک، الحدیث: ۵۳۲۵، ج۴، ص ۳۴۰

2…اللہ والوں کی باتیں، ۱/ ۵۱ تا ۵۲، ملتقطاً

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ایک حدیثِ پاک میں نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں کی شان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اِنہی کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ لوگوں کو زندگی اور موت عطا فرماتا، اِنہی کے طفیل بارش ہوتی، فصلیں اُگتی اور اِنہی کی بدولت مصیبتیں دُور ہوتی ہیں۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا گیا: ان کے سبب لوگوں کو زندگی اور موت کیسے ملتی ہے؟ فرمایا اس لئے کہ "وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کثرتِ اُمت کا سوال کرتے ہیں تو اس میں اضافہ کر دیا جاتا ہے اور ظالموں کے خلاف دعا کرتے ہیں تو ان کو نیست و نابود کر دیا جاتا ہے۔ بارش طلب کرتے ہیں تو بارش برسا دی جاتی ہے۔ نباتات کے اُگنے کا سوال کرتے ہیں تو زمین ان کے لئے فصلیں اُگا دیتی ہے۔ وہ دعا کرتے ہیں تو مختلف قسم کے مصائب ان کی دعا کی وجہ سے دُور کر دیئے جاتے ہیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ولیوں کو کیسا مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ ان کی دُعاؤں سے لوگوں کو زندگی عطا ہوتی ہے، ظالموں سے نجات ملتی ہے، فصلوں میں کثرت کی وجہ سے رِزق میں فراوانی ہوتی ہے، لوگوں کے غم دور ہوتے ہیں، مصائب و آلام سے چھٹکارا ملتا ہے اور اِنہی نیک ہستیوں کی برکت سے لوگ بارش جیسی نعمت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں حضور غوثِ اعظم دستگیر کی پھوپھی جان حضرت سیِّدہ اُم عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کا ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں۔ چنانچہ

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پھوپھی جان کی کرامت

1 . . . تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، باب ان بالشام یکون الابدال الذین . . . الخ، ۱/ ۳۰۳

ایک دفعہ جیلان میں قحط سالی (یعنی بارش ہونا بند) ہوگئی، لوگوں نے نمازِ اِستِسقاء (یعنی وہ نماز جس میں بارش کے لیے دُعا کی جاتی ہے) پڑھی، لیکن بارش نہ ہوئی تو لوگ حضور غوثِ اعظم دستگیر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پھوپھی جان حضرت سَیِّدہ اُمِ عائشہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے گھر آئے اور آپ سے بارش کے لئے دعا کی درخواست کی، وہ اپنے گھر کے صحن کی طرف تشریف لائیں اور زمین پر جھاڑو دے کر دعا مانگی: اے رَبُّ العالمین! میں نے تو جھاڑو دے دیا اور اب تُو چھڑکاؤ فرما دے۔ کچھ ہی دیر میں آسمان سے اس قدر بارش ہوئی جیسے مشک کا منہ کھول دیا جائے، لوگ اپنے گھروں کو ایسے حال میں لوٹے کہ تمام کے تمام پانی سے تر تھے اور جیلان شہر خوشحال ہوگیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں، یاد رکھئے! صحبت ضرور رنگ لاتی ہے، اگر اچھوں کی صحبت مل جائے تو انسان میں اچھائی پیدا ہو ہی جاتی ہے اور دل بھی گُناہوں سے بیزار اور نیکیوں کا طلبگار بن جاتا ہے اور اس کے برعکس اللہ نہ کرے بُری صحبت ہو تو انسان نہ چاہتے ہوئے بھی بُرائیوں میں مبتلا ہو ہی جاتا ہے، لہٰذا نیک لوگوں اور اولیائے کرام سے عقیدت و محبت رکھنے والوں ہی کی صحبت اختیار کی جائے تاکہ ان کی صحبت کی برکت سے ہمیں بھی اولیائے کرام کا ادب و احترام نصیب ہو، کیونکہ جہاں ان سے محبت کے فضائل موجود ہیں، وہیں ان سے بغض رکھنے کی وعیدیں بھی موجود ہیں، بلکہ جب ایک عام مسلمان سے بِلاوجہِ شرعی دشمنی کرنا، بغض و کینہ رکھنا، حسد و بدگمانی کرنا اور اس کی توہین واہانت کرنا جائز نہیں تو پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بندوں یعنی اولیائے عظام سے ایسے

---

1 . . . بهجة الاسرار، ذكر نسبه وصفته، ص ۱۷۳

معاملات رکھنا کس قدر دنیا و آخرت کے خسارے کا سبب ہوں گے۔

حدیثِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں سے دُشمنی کرنے والوں کے لئے انتہائی تشویشناک بات ارشاد فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اعلانِ جنگ

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے کسی ولی سے دُشمنی رکھی، اُسے میرا اعلانِ جنگ ہے۔[1]

مجلس مدنی انعامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے 100 سے زائد شعبہ جات میں سے ایک شعبہ "**مجلس مدنی انعامات**" بھی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہش کے مُطابق اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور جامعاتُ المدینہ و مَدارِسُ المدینہ کے طلبہ و طالبات کو باعمل بنانے کیلئے، مَدَنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب دِلانے کیلئے "**مجلس مدنی انعامات**" کا قیام عمل میں آیا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: کاش! دیگر فرائض و سُنَن کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان مَدَنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دستورُ العَمَل بنالیں اور تمام ذِمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی بھی اپنے اپنے حلقے میں ان (مَدَنی انعامات کے رسائل) کو عام کردیں اور ہر مسلمان اپنی قبر و آخِرت کی بہتری کیلئے ان مَدَنی اِنعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے جَنّتُ الفِردوس میں مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام

---

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲

پالے۔ آیئے! ہم بھی نیکی کے کاموں میں بڑھ کر چڑھ کر حصہ لیں اور مدنی انعامات پر نہ صرف خود عمل کریں بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلا کر ڈھیروں ثواب کمائیں!

مَدنی اِنعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل　　تُو ولی اپنا بنالے اُس کو ربِّ لَم یَزَل

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے اولیاء اللہ کی شان کے متعلق بیان سنا، جس سے ہمیں معلوم ہوا کہ ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ولیوں کو بڑی عظمت وشان سے نوازا ہے ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیائے کرام ہمارے لئے بہت بڑی نعمت ہیں ❀ اولیاء کے صدقے بارش برستی ہے ❀ اولیاء کے صدقے بھٹکے ہوؤں کو ہدایت ملتی ہے ❀ اولیاء کے صدقے گنہگاروں پہ بھی رحمت برستی ہے ❀ اولیاء کی دُعاؤں کی برکت سے ظالموں سے نجات ملتی ہے ❀ اولیاء کی دُعاؤں کی برکت سے مصیبتوں سے چھٹکارا نصیب ہوتا ہے ❀ اولیاء کی نظر لوحِ محفوظ پر ہوتی ہے ❀ اولیاء کی ایک نگاہ سخت گنہگار کو بھی نیکوکار اور پتھر دل کو نرم دل بنادیتی ہے ❀ اولیاء کی صحبت تقویٰ کا سامان ہے ❀ اولیاء سے بغض رکھنے والے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اعلانِ جنگ ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء نیک اور پرہیزگار اور صاحبِ علم ہوتے ہیں ❀ جاہل شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی نہیں ہوتا ❀ شریعت اور طریقت ایک دوسرے سے جدا نہیں ❀ اور نہ ہی اولیائے کرام شرعی احکام سے آزاد ہوتے ہیں بلکہ ❀ وہ نفوسِ قدسیہ تو عام مخلوق سے زیادہ نماز روزہ اور شریعت کے دیگر احکام کی پابندی کیا کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے اولیائے کرام کا ادب نصیب فرمائے، ہمیں اور ہماری نسلوں کو بھی اپنے ولیوں کی بے ادبی سے محفوظ فرمائے اور ہمارے دلوں کو اولیائے کرام کی محبت سے آباد

فرمائے۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

محفوظ سَدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے　اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

لباس کی سنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے لباس کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ❀ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔ [2] مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پَردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں اَیسے ہی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر جِنّات کی نِگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شَرْم گاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔ [3] ❀ جو باوجودِ قُدرت زیب وزِینت کا لباس پہننا

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 . . . اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۲ ص ۵۹ حدیث ۲۵۰۴

3 . . . مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۶۸

تَواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو کَرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔[1] ❀ لِباس حلال کمائی سے ہو اور جو لِباس حَرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اُس میں فَرض و نَفْل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔[2] ❀ (لباس) پہنتے وَقْت سیدھی طَرَف سے شُرُوع کیجئے (کہ سُنّت ہے) مَثَلًا جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔[3] ❀ اِسی طَرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے بر عکس کیجئے یعنی اُلٹی طَرَف سے شُرُوع کیجئے۔ ❀ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب "**بہارِ شریعت**" جلد 3 صَفحہ 409 پر ہے: سُنّت یہ ہے کہ دامَن کی لمبائی آدھی پِنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ اُنگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالشت ہو۔[4]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی ترتِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...ابو داؤد، ۳۲۶/۴، حدیث: ۴۷۷۸

2...کشف الالتباس فی استحبابِ اللباس، ص ۳۶

3...کشف الالتباس فی استحبابِ اللباس، ص ۴۳

4...رَدُّالْمُحتار، ۵۷۹/۹

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سُلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مُجھ پر جُمُعے کے دِن اور رات میں سو (100) مَرتَبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو (100) حاجتیں پُوری فرمائے گا، سَتَّر (70) آخِرت کی اور تیس (30) دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فِرِشتہ مُقَرَّر فرمادے گا، جو اُس دُرودِ پاک کو میری قَبْر میں یُوں پہنچائے گا جیسے تمہیں تَحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلا شُبہ میرا عِلْم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہو گا، جیسا میری حیات میں ہے۔[(1)]

اُن پر دُرُود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

(حدائق بخشش، ص۲۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر

1 … جمع الجوامع، حرف المیم، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵

لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شَیْخِ طَرِیقت، اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بِلال محمّد اِلیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے درسی کتاب و عظیمُ الشّان تصنیف "**نیکی کی دَعْوَت**" صَفْحہ نمبر 514 پر ایک اِیمان اَفروز واقعہ نَقْل فرمایا ہے، آیئے! ہم بھی وہ واقعہ سُنتے ہیں اور اُس سے حاصل ہونے والے مَدَنی پُھولوں سے اپنے دل کے مَدَنی گُلدَستے کو سجانے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ

سارا قَبِیلہ مُسلمان ہو گیا

---

1 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب بِن عُمَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرت سَیِّدُنا اَسْعَد بن زُرَارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی رَفاقت (ہمراہی) میں راہِ خُدا میں سَفَر پر روانہ ہوئے تو قَبِیْلَۂ بَنِی ظَفَر کے باغ میں "مَرَق" نامی کُنوئیں پر جا کر بیٹھ گئے۔ اِن دونوں کے پاس قَبِیْلَۂ بَنُو اَسْلَم کے لوگ جمع ہوگئے، اِن کے چوٹی کے (یعنی اعلیٰ دَرَجے کے) سَرْدار سَعْد بن مُعاذ اور اُسَید بن حُضَیر تھے جو ابھی دَامَنِ اِسلام سے وابَسْتَہ نہ ہوئے تھے۔ سَعْد بن مُعاذ حضرت سَیِّدُنا اَسعد بن زُرَارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خالہ زاد بھائی تھے، سَعْد بن مُعاذ نے اُسَید بِن حُضَیر کو بھیجا کہ جاؤ اُن دونوں مُبَلِّغِین کو ڈانٹ کر روک دو جو کہ ہمارے کمزور لوگوں کو (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) بہکانے کے لئے آئے ہیں۔ چُنانچہ اُسَید بن حُضَیر نے اپنا نیزہ لیا اور اُن کے پاس پہنچ گئے، آتے ہی اُن کو بُرا بھلا کہنا شُروع کردیا اور دھمکی دی کہ اگر تمہیں زِنْدَگی پیاری ہے تو یہاں سے چلے جاؤ۔ حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (اِنْفِرادی کوشِش کا آغاز کرتے ہوئے نِہایت) نَرْمی اور مِٹھاس سے فرمایا: ذرا بیٹھ کر بات تو سُن لیجئے، سمجھ میں آئے تو مان لیجئے اور اگر پسند نہ آئے تو ہم آپ کو مَجبور نہیں کریں گے۔ اُسَید بن حُضَیر پر میٹھے بول کا اَثَر ہوا اور اپنا نیزہ زمین پر گاڑ کر اُن کے پاس بیٹھ گئے۔ حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُن کو اِسلام کے بارے میں مَدَنی پھول دیئے اور قُرآنِ کریم پڑھ کر سُنایا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوگیا اور وہ مُشَرَّف بہ اِسلام ہوگئے۔

مُسلمان ہوجانے کے بعد کہا: میرے پیچھے سَعْد بن مُعاذ ہے، اگر اُس نے تُم دونوں کی بات مان لی تو میری ساری قَوم تُمہاری بات مان لے گی، میں اُسے اَبھی تُمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہاں سے سِیدھے سَعد بن مُعاذ کے پاس پہنچے اور اُن کو اُن دونوں مُبَلِّغِین کے پاس جانے پر راضی کرلیا۔ سَعْد بن مُعاذ نے آتے ہی دونوں صاحِبان کو بُرا بھلا کہنا شُروع کردیا۔

حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (اِنْفِرادی کوشِش کا آغاز کرتے ہوئے) اِنہیں بھی نَرمی اور مِٹھاس کے ساتھ نیکی کی دَعْوت سُننے کیلئے آمادہ کر لیا اِس پر وہ اپنا نیزہ زمین پر گاڑ کر اُن کے قریب بیٹھ گئے۔ حضرت سَیِّدُنا مُصعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِن پر بھی اِسلام کی خُوبیوں سے مالا مال مَدَنی پھُول پیش کئے اور سُوْرَۃُ الزُّخْرُف کی اِبتِدائی آیات پڑھ کر سُنائیں۔ آیاتِ قُرآنِیَہ تاثیر کا تِیر بن کر اُن کے دل میں پَیوَسْت ہو گئیں اور وہ بھی دائرۂ اِسلام میں داخِل ہو گئے۔ اِسلام آوری کے بعد حضرت سَیِّدُنا سَعد بن مُعاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی قَوم کی طرف لوٹے اور اُن سے فرمایا: تُم میرے بارے میں کِیا رائے رکھتے ہو؟ سب نے بَیک زَبان ہو کر کہا: آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) ہمارے سَر دار ہیں اور آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی رائے دُرُست اور دُوررَس (یعنی بُلند خَیال) ہوتی ہے۔

حضرت سَیِّدُنا سَعد بن مُعاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: بس پھر مُجھ پر تُمہارے مَردوں اور عَورَتوں سے اُس وَقت تک بات کرنی حرام ہے جب تک تُم اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اِیمان نہیں لے آتے۔ رَاوِی فرماتے ہیں: خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قَسَم! شام نہیں ہونے پائی تھی کہ اُس قبیلے کے تمام مَرْد و عَوْرت مُسلمان ہو چکے تھے۔ (البدایة والنهایة، باب بدء اسلام الانصار، ۲/ ۵۲۷ تا۵۲۹ ملخصاً)

سارا قَبِیْلَہ اِیماں لایا میٹھے بول کی بَرَکت سے
بنتے کام بگڑ جاتے ہیں سُن لو بے جا شِدَّت سے

(نیکی کی دعوت، ص۵۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کس طرح اپنی جان ہتھیلی

پر رکھ کر نیکی کی دَعوَت دیا کرتے تھے۔اِس حِکایت سے یہ بھی دَرس مِلا کہ شخصیّات مثلاً مخیّر حضرات، بڑے بڑے تاجران، مِل مالکان(Mill Owners) ڈاکٹرز (Docters)، ٹیچرز (Teachers)،ایسی بڑی ذِمہ داریوں پر فائزلوگ جن کی بات کو اہمیّت دی جاتی ہے، خاندانوں، قبیلوں کے بڑے سرداروں، وڈیرے،مالدار،صاحبِ ثروت لوگ، مختلف اِداروں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ایسے بڑے افراد جن کی بات مانی جاتی ہے، ان پر اِنفِرادی کوشِش کے نتائج دُوررَس نکل سکتے ہیں جیسا کہ قَبِیلَہ بَنُو اَسْلَم کے دو(2) سَرداروں پر جب اِنفِرادی کوشِش کی گئی تو اُنہوں نے **"نیکی کی دَعْوَت"** قبول کرکے اِسلام کے دامَن سے وابَستَگی کے بعد اپنے سارے قَبیلے کو مُسلمان کرلیا۔یہ یاد رہے!دُنیَوی شَخصِیّات سے مُلاقات کرکے،اُن کا اِحترام بَجالا کر،اُن میں سے بعض کی "بڑی بڑی باتیں اور کارنامے"خود اُنہی کی زَبانی سُن کر،واہ!واہ!کرکے اورہاں میں ہاں مِلا کر لوٹ آنا،مُبَلِّغ کی مَنزِل نہیں،کامیاب مُبَلِّغ وہ ہے جو بڑی سے بڑی دُنیَوِی شَخصِیَّت مثلاً وزیر، حُکومَتی اَفسَر، سَرمایہ دار وغیرہ سے مَرعُوب نہ ہو،اُس کی طرف سے بِالفَرض اِدھر اُدھر کی یعنی دُنیا کی باتیں ہوں بھی تو اُس کے مُقابلے میں **نیکی کی دعوت** ہی دیتا رہے،خُدانا خَواستہ اگر کوئی شَخصِیَّت "جُھوٹی ڈِینگیں" مارنے لگے تو ہَرگز اُس کی ہاں میں ہاں نہ مِلائے،ہوسکے تو اُس کی اِصلاح کی کوشش کرے، اگر یہ نہ بَن پڑے تو دِل میں بُرا جانتے ہوئے بات بدلنے کی کوشِش کرے،اُسے نَماز کی تَلقِین کرے، سُنّتوں پر عَمَل کا ذِہن دے،اُسے یہ یَقِین دِلائے کہ عِزّت و ذِلّت دینے کا اِختیار پَروَردگار عَزَّوَجَلَّ کے پاس ہے، آپ اپنے مَنصَب سے جائز فائدہ اُٹھا کر اِسلام کی خِدمَت کیجئے، کیوں کہ عام لوگوں کی بَہُت ساری جِدّو جُہد سے جو کام ہوسکتا ہے،اُس کے مُقابلے میں آپ تھوڑی سی کوشِش سے دِین کا بَہُت زِیادہ کام کرسکتے ہیں، آپ اگر ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں شِرکت اور مَدَنی قافِلے میں سَفَر کیلئے تاریخ عِنایَت کریں

گے تو صِرف آپ کا نام سُن کر ہو سکتا ہے کئی اِسلامی بھائی اِجتِماع کی حاضِری اور مَدَنی قافلے میں سَفَر پر آمادہ ہو جائیں۔

مُبَلِّغ کو چاہئے کہ جب ایک بار کسی "شَخصِیَّت" سے مِل لے تو کَم اَز کَم اُتنے عَرصے تک اُس سے رابِطے میں رہے، جب تک اُسے مَدَنی قافِلوں میں سَفَر کا عادی بنا کر دُوسروں کو مَدَنی قافِلے کا مُسافِر بنانے والا نہ بنا دے۔ وہ خود بھی **"مسجد بھرو تحریک"** کا حصہ بن کر نیکیاں کرنے بلکہ دُوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دینے والا بن جائے۔ وہ خود بھی مدنی انعامات کا عامل بنے، دُوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دِلانے والا بن جائے۔ ہر نئے اِسلامی بھائی سے بھی رابِطے کا یِہی اَنداز ہونا چاہئے، عارِضی طور پر ہاتھ مِلا کر، صِرف رَسمی گفتگو کر لینے کو کافی نہ سمجھا جائے۔ خبر دار! کسی "شَخصِیَّت" سے اپنے ذَاتی کام نہ نِکلوائے، نوکری یا کاروبار یا قَرض وغیرہ کی ترکیب نہ بنائے، بلکہ اِجتِماع کی حاضِری اور مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے اِنفِرادی کوشِش کرے۔

میں نیکی کی دَعوَت کی دُھومیں مچاؤں
بدی سے بچوں اور سب کو بچاؤں

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! بگڑے ہُوئے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنا، یعنی نیکی کی دعوت دینا، کوئی نیا یا مَعمُولی کام نہیں بلکہ یہ وہ عَظِیْمُ الشَّان کام ہے کہ جسے اَنبِیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بہت اچھے طریقے سے سَر اَنجام دیا، پھر جب نُبُوَّت کا دروازہ بند ہوا تو مَدَنی آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے جانثار صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کو یہ

عظیم فَرِیْضَہ سونپا گیا، اُمَّت کی اِصْلاح کے مَدَنی جَذْبے سے سَرشار اِن حضرات نے جب لوگوں کو نیکی کی دَعْوَت دینے کا مَدَنی کام شُروع کیا تو پُھولوں کی پَتِّیوں یا ہاروں کے ساتھ اِن کا اِسْتِقْبال نہیں کِیا گیا بلکہ اِس اِحْسَان کے بَدْلے میں اُن پر ظُلْم و سِتَم کے پہاڑ توڑے گئے، قَیْد و بَنْد کی اَذِیَّتیں دی گئیں، جِسْم کی کھالیں تک کھینچ لی گئیں، گَرْم ریت پر گھسیٹا گیا، تیر و تَلوار اور نیزوں سے جِسموں کو چھلنی کِیا گیا، حتّٰی کہ اِس راہ میں اُن حضرات نے اپنی جانوں کی بھی پَرْوانہ کی اور کئی ہستیوں نے تو جامِ شَہادت بھی نوش کیا اَلْغَرَض جس عَظِیْمُ الشَّان انداز میں اُن اللہ والوں نے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کا فَرِیْضَہ سَر اَنجام دیا، وہ اپنی مِثال آپ ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جبکہ آج حالات اِس کے بَرْعَکْس ہیں کہ آج تو لوگ مُبَلِّغِیْن کا نِہایَت اَدَب و اِحْتِرام بَجالاتے اور اِنہیں سَر آنکھوں پر بِٹھاتے ہیں، مگر اِس کے باوُجُود ہماری سُستی کا عالَم یہ ہے کہ ہمارے آس پاس بلکہ پڑوس میں مختلف بُرائیوں اور خُرافات کا سِلْسِلہ زور و شور سے ہو رہا ہوتا ہے، نیکی کی دَعْوَت کے ہمیں بہت سے مَواقِع ملتے ہیں، لیکن افسوس! اُنہیں گناہوں میں مُبْتَلا دیکھ کر اُن کی اِصْلاح پر قُدْرَت ہونے کے باوُجُود ہم سُستی یا شَرْم کے باعث **"یا شَیْخ اپنی اپنی دیکھ"** کے مِصْدَاق مَحْض اپنی اِصْلاح میں مَشْغُول رہ کر اُن کی اِصْلاح سے غافِل رہتے ہیں۔ یاد رکھئے! اِصْلاح کی قُدْرَت ہونے کے بَاوُجُود پڑوسیوں اور گُناہوں میں مُبْتَلا لوگوں کی اِصْلاح سے مُنہ موڑنا سَراسَر نُقْصان کا باعث ہے چنانچہ ایک دل ہِلا دینے والی رِوایت سُنیے اور نیکی کی دعوت کی دُھوم مچانے کا ذہن بنائیے۔

کٹے ہوئے کانوں والا بہرہ

حضرت سَیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تورات شریف میں لکھا ہُوا ہے کہ

جس کا پڑوسی گُناہوں میں مُبْتَلا ہو اور (بَاوُجُودِ قُدْرَت) وہ اُسے نہ روکے تو وہ بھی اُس گُناہ میں شریک ہے۔(الزھد لامام احمد،کتاب الزھد،ص ۱۳۴ ،رقم:۷ ۵۲) حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جو کوئی سُنے کہ فُلاں شَخْص گُناہ کا مُرتَکِب ہُوا اور پھر (بَاوُجُودِ قُدْرَت) وہ اُس گُناہ کرنے والے کو نہ روکے تو قِیامت کے روز وہ کٹے ہوئے کانوں والا بہرا ہو گا۔(تنبیہ المغترین،الباب الرابع...الخ،ومن اخلاقھم:امرھم بالمعروف...الخ، ص۲۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن دیگر نیک کاموں کے ساتھ ساتھ اِصْلاحِ اُمَّت کے مَدَنی جذبے سے سَرشَار اور اِس حوالے سے بَہُت چُست تھے،اِن کے دل ہمیشہ اُمَّت کی اِصْلاح کے لئے بے قرار رہا کرتے تھے،اُن کا اِصْلاحِ اُمّت کا انداز رِقَّت و سوز سے بھرپُور ہُوا کرتا تھا کہ اگر کوئی شَخْص اِن سے راہ چلتے بلکہ دورانِ سَفَر بھی نَصِیحَت کا طالِب ہوتا تو یہ حضرات تاخِیر نہ فرماتے بلکہ اُسی وَقْت خَوفِ خُدا کی گہرائیوں میں ڈُوب کر اور رو رو کر اُسے اِخْلاص سے بھرپور **"اِصْلاح کے مَدَنی پُھول"** عطا فرماتے کہ جس سے نہ صِرْف خُود اِن کی اپنی حالت غیر ہو جاتی بلکہ سُننے والوں پر بھی ایک عجیب رِقّت طاری ہو جاتی۔ آیئے! ایک رِقّت اَنگیز حِکایت سُنتے ہیں اور اُس سے مَدَنی پُھول چُنتے ہیں، چنانچہ

حضرت سیِّدُنا اِبْرَاہیم بن بَشّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں اور اِمام اَبُویُوسف فَسَوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مُلکِ شام کی طرف جارہے تھے کہ راستے میں ایک شَخْص لَپک کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے آیا اور سَلام کرنے کے بعد عَرْض کرنے لگا: اے اَبُویُوسف! مجھے کچھ نَصِیحَت فرمادیجئے۔ یہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رو پڑے اور (نیکی کی دَعْوَت پیش کرتے ہوئے) فرمایا: اے بھائی! بے شک شَب

وروز کا (جَلد جَلد) آنا جانا، آپ کے بدن کے گُھلنے، عُمر کے خَتم ہونے اور ہر دم مَوت کے قریب تَر ہوتے چلے جانے کا پتا دے رہا ہے۔ اِس لئے میرے بھائی! آپ کو اُس وَقْت تک ہرگز مُطْمَئِن ہو کر نہیں بیٹھنا چاہئے جب تک کہ اپنے اچّھے خاتمے کا معلوم نہ ہو جائے نیز یہ پتا نہ چل جائے کہ جنّت میں جانا ہے یا کہ جہنَّم ٹھکانا ہے؟ اور یہ خَبَر نہ ہو جائے کہ آپ کا پَرْوَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ آپ کے گُناہوں اور غفلتوں کی وجہ سے ناراض ہے یا اپنے فَضْل ورَحمت کے سبب آپ سے راضی ہے اے کمزور انسان! اپنی اوقات مت بھولئے! آپ کا آغاز ایک ''ناپاک قطرہ'' ہے جبکہ انجام سڑا ہوا مُردہ۔ اگر ابھی یہ نصیحت سمجھ نہیں بھی آرہی تو عنقریب سمجھ میں آجائے گی جس وَقت آپ قَبْر میں جائیں گے۔ وہاں گناہوں پر نَدامت تو ہوگی مگر کام نہ دے گی۔ یہ فرما کر اِمام اَبُو یُوسف فَسَوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے اور وہ شخص بھی جذباتِ تَاَثُّر سے رونے لگا۔ راوی کہتے ہیں: ان دونوں کو روتا دیکھ کر میں بھی رونے لگا یہاں تک کہ وہ دونوں بے ہوش ہو کر گر گئے۔

(ذم الھوی، الباب الخمسون فیہ وصایا... الخ، ص۴۳۷ ملخصاً) (نیکی کی دعوت، ص۶۲)

مجھے سچّی توبہ کی تَوفِیْق دیدے پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی!
جو ناراض تُو ہو گیا تو کہیں کا رَہُوں گا نہ تیری قَسَم یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت میں ہمارے لئے بَہُت سے مَدَنی پُھول مَوْجُود ہیں مثلاً مُبَلِّغ کو چاہئے کہ جب اُسے اِنْفِرادی یا اِجْتِماعی صُورت میں مُسلمانوں کی اِصْلاح کی کوشش کرنے کی سَعَادت نَصیب ہو تو خُود کو مُتَّقِی و پَرْہیز گار اور اِصْلاح سے بری ہرگز نہ سمجھے بلکہ جو کچھ کہہ رہا ہے سب

سے پہلے خُود کو اِس کا مخاطب بنائے کہ دَرْ حقیقت یہ نَصِیْحَت میں اپنے آپ کو کر رہا ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے فَیْضَان سے مالامال تبلیغِ قُرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تَحریک دَعْوتِ اِسلامی اِصْلاحِ اُمَّت کے لئے ہر دَم کوشاں ہے۔ اِس تَحریک سے وابَستہ بعض مُبَلِّغِیْن اِس عظیم سُنّت پر عَمَل کرتے ہوئے اَشْکْبار آنکھوں اور عاجِزِی واِنکِساری کے ساتھ نیکی کی دَعْوت دے کر بگڑے ہوئے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشِش کا سامان کرتے ہیں۔ یقیناً اِن جیسے مُخْلِص مُبَلِّغِیْن کی اِنْفِرادی واِجتِماعی کوشِشوں کا ہی تو صَدَقَہ ہے کہ آج مُعاشَرے میں سُنَّتوں کی مدنی بہاریں عام ہیں، کَل تک جو کُفْر کی تارِیکیوں میں بَھٹک رہے تھے، مُعَاشَرے کے نَاسُور سمجھے جاتے تھے، وَالِدَین کے نافرمان تھے، فیشن کے شیدائی تھے، بد عقیدہ، گُلوکار وفنکار تھے، حَرام خوری اور عِشْقِ مَجازی کی آفت میں گِرِفتار تھے، اَلْغَرَض طرح طرح کے گُناہوں کی دَلدَل میں دَھنسے ہوئے تھے، مگر جب اِصْلاحِ اُمَّت کا دَرد رکھنے والے مُخْلِص مُبَلِّغِیْن دعوتِ اِسلامی نے خَوفِ خُدا میں ڈُوب کر اُنہیں فِکْرِ آخِرت پر مَبْنی نیکی کی دَعْوت پیش کی تو اُن کے دل نَرْم پڑ گئے اور وہ بھی دعوتِ اِسلامی سے وابَستہ ہو کر سُنَّتوں کی دُھو میں مَچانے والے بن گئے۔

تم کو کچھ معلوم ہے یارو! مجھے	دعوتِ اسلامی سے کیوں پیار ہے
ہے کرم اس پر خدائے پاک کا	دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
اس پہ ہے نظرِ کرم سرکار کی	دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
بے عدد کافر مسلماں ہو گئے	دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
بے نمازی بھی نمازی ہو گئے	دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
چور ڈاکو آئے اور تائب ہوئے	دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے

اور شرابی آئے تائب ہو گئے سُنَّتوں کی ہر طرف آئی بہار	دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے (وسائلِ بخشش، ص۷۰۱)

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اِس عظیم کارِ خَیر کے لئے خُود کو ذہنی طور پر تیّار کریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُسلمانوں کی اِصْلاح کا اَہَم فَرِیْضہ سَرانجام دینا اوراُنہیں نیکی کی دَعْوت دیناوہ عَظِیْمُ الشَّان کام ہے کہ رَبِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاکیزہ کلام میں اِس اَہَم کام کو اَنجام دینے والوں کی تعریف بھی فرمائی ہے، چنانچہ

پارہ 24 سورۂ حٰم السَّجدۃ کی آیت نمبر 33 میں ارشادِ رَبّانی ہے:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۳﴾

(پ۲۴، حم السجدۃ:۳۳)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور اُس سے زِیادہ کِس کی بات اچّھی جو اللہ کی طرف بُلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مُسلمان ہوں۔

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اِس (نیکی کی طرف بُلانے) میں اَوّل نمبر (پر) حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مُراد ہیں۔ اِن کے صَدَقے سے اَوْلیا (رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن) اور عُلَما جو تبلیغ کریں بلکہ مُؤَذِّن، تکبیر کہنے والے اور ہر وہ مومن جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَخْلوق کو کسی نیکی کی طرف بُلائے (وہ بھی یہاں مُراد ہیں۔) مَعْلُوم ہوا کہ رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) کو اُس کی بولی بڑی پیاری مَعْلُوم ہوتی ہے جو دَعْوتِ خَیر (یعنی نیکی کی دعوت) دے، اگرچہ اُس کی آواز موٹی اور باتیں مَعْمُولی ہوں۔ (تفسیر نورالعرفان، ص۷۶۶)

جسے نیکی کی دَعوَت دُوں اُسے دیدے ہِدایَت تُو

زَباں میں دے اَثَر کردے عطا زورِ قلم مَولیٰ

(وسائل بخشش مرمم، ص۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آپ نے سُنا کہ مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیا فرمارہے ہیں کہ نیکی کی دعوت دینے والے کی بولی ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کو بڑی پیاری لگتی ہے، اے بیان کرنے والے خوش نصیب اسلامی بھائیو! اے مدنی درس کی سعادت حاصل کرنے والے سعادت مندو، اے روزانہ کے 5 مدنی کاموں، ہفتہ وار 5 مدنی کاموں اور ماہانہ 2 مدنی کاموں کے ذریعے نیکی کی دعوت عام کرنے والے عاشقانِ رسول اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر جُھوم جائیے کہ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ کو نیکی کی دعوت دینے والے کی بولی بہت پیاری لگتی ہے، کوئی طعنے دے، آوازیں کسے، باتیں بنائے، کچھ بھی کہے، ہمّت نہ ہاریں، بلکہ طائف میں پتھروں کی چوٹیں سہنے والے غمخوار آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو یاد کریں، کُفّار کے ظلم و ستم کو سہنے والے لجپال، آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو یاد کریں، فاقوں کے سبب پیٹ پر پتھر باندھنے کے باوجود، مخالفت اور طرح طرح کے اِلزامات کے باوجود نیکی کی دعوت دینے والے محبوبِ اعظم، رسولِ محترم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو یاد کریں۔

دلِ مغموم کا سب حال آقا تم پہ ظاہر ہے	شہا! ہُوں مرہمِ تسکیں کا سائل یارسول اللہ
غم و آلام کا مارا ہوں آقا بے سہارا ہوں	مری آسان ہو ہر ایک مشکل یارسول اللہ
تمہیں دیتا ہوں مولیٰ واسطہ میں چار یاروں کا	مرے ہوجائیں طے مشکل مراحل یارسول اللہ
جو تُو چاہے تو میرے غم کی بیڑی گر پڑے کٹ کر	نہیں تیرے لئے یہ کوئی مشکل یارسول اللہ

	(وسائلِ بخشش،۳۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وُضو کرنے والے کی اِصلاح

ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بغداد شریف کے کسی عَلاقے سے گزر رہے تھے،اُنہوں نے ایک نوجوان کو دیکھا جو اچّھے طریقے سے وُضو نہیں کر رہا تھا،تو پیار بھرے اَنداز میں اُس سے فرمایا: اے نَوجوان! وُضو ٹھیک سے کیجئے،اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخِرت میں آپ پر اِحسان فرمائے۔ یہ فرما کر وہ تشریف لے گئے۔ وہ نوجوان اُن بُزُرگ کی نیکی کی دَعْوَت دینے کے میٹھے اَنداز سے بے حد مُتَأَثِّر ہُوا اور وُضو کے بعد اُن بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدمت میں حاضِر ہو کر نَصِیْحَت کا طالِب ہُوا، اُنہوں نے (نیکی کی دَعْوَت دیتے ہوئے) تین(3) مَدَنی پُھول اِرْشاد فرمائے:(1) جان لیجئے! جس نے رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی مَعْرِفَت پالی(یعنی اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا)وہ نَجات پا گیا،(2)جس نے اپنے دِین کے مُعاملے میں خَوف کیا(یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرا)وہ تباہی سے بچ گیا،(3)جس نے دُنیا میں زُہد(یعنی بے رَغبتی کو)اِختیار کیا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے جب کَل(یعنی بروزِ قِیامت)اِس کا ثواب دیکھے گا تو اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ (پھر فرمایا) کیا کچھ مَزید نہ بتاؤں؟ عَرْض کی: ضَرور اِرْشاد ہو۔ فرمایا: جس میں تین(3) خُوبیاں جمع ہو گئیں اُس کا اِیمان مُکَمَّل ہو گیا:(1) جو نیکی کا حکم دے اور خُود بھی اُس پر عَمَل کرے،(2) جو بُرائی سے منع کرے اور خُود بھی اُس سے باز رہے اور(3) جو حُدُودِ الٰہی کی حِفاظَت کرے۔ (یعنی شَرعی اَحکامات بجا لائے اور شَرعی ممنوعات سے خود کو بچائے) پھر فرمایا: کیا کچھ اور بھی بتاؤں؟ عَرْض کی: کیوں نہیں، ضَرور اِرْشاد فرمائیے۔ فرمایا: دُنیا سے بے رغبت اور آخِرت کا شَوق رکھنے والے ہو جائیے اور اپنے ہر کام میں

رَبُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ سے سچ کا **مُعَامَلَہ**(مُ،عَا،مَ،لَہ) کیجئے، نَجات پانے والوں کے ساتھ نَجات پا جائیں گے۔ یہ فرما کر وہ تشریف لے گئے۔ اُس نوجوان نے اُن بُزُرگ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے **مُتَعَلِّق** معلومات کیں تو اُسے بتایا گیا: یہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے۔(اِحیاءُ العُلوم،۱/۵۸۹بتغیُّر،نیکی کی دعوت ۳۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کروڑوں شافِعِیّوں کے پیشوا حضرت سیِّدُنا اِمام محمد بن اِدْرِیس شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کتنی مَحَبَّت وشَفْقَت کے ساتھ اِنفِرادی کوشش فرمائی اور اچّھے طریقے سے وُضو نہ کرنے والے نوجوان کے وُضو کی اِصْلاح بھی کی اور اُسے نیکی کی دَعْوَت بھی دی۔ کاش! ہم بھی یِہی اَنداز اِخْتِیار کرنے میں کامیاب ہو جائیں، ہمیں بھی یہ تَوفِیْق نصیب ہو جائے کہ جب کسی کی وُضو میں غَلَطیاں اور نَماز میں کوتاہیاں دیکھیں، جُھوٹ، غِیْبَت و چُغلی کے گناہوں میں کسی کو مُبْتَلا پائیں تو پیچھے سے اُس پر بے جا تنقید اور اُس کی بُرائی کر کے خُود غِیْبَت کی گہری کھائی میں چھلانگ لگانے کے بجائے اُس کو گناہوں کی دَلدَل سے نکالنے کی کوشش کریں، نہایَت نَرْمی اور پیار سے اُس کو سمجھانے اور ثوابِ آخِرت کے خَزانے سمیٹنے والے بنیں۔ ہم خُلوصِ نیَّت کے ساتھ کسی کو سمجھائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کا ضَرور فائدہ ہو گا اور فائدہ کیوں نہ ہو کہ سمجھانے سے فائدہ پہنچنے کا خُود رَبُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ اپنے سچّے کلام میں اِعلان فرمار ہا ہے، چُنانچِہ پارہ 27 سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت آیت نمبر 55 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ﴿۵۵﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مُسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

(پ ۲۷، الذریت: ۵۵)

آیئے! ہم سب بھی نیّت کرتے ہیں کہ کسی کو گُناہ میں مُبتَلا دیکھ کر اُس کو نَرمی سے سمجھانے کی کوشِش کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ دُوسروں کی اِصلاح کے ساتھ ساتھ اپنی بھی اِصلاح کی کوشِش کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ اپنے اَہل و عَیَال پر اِنْفِرادی کوشِش کرکے گھر میں مَدَنی ماحول بنائیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔

گھر میں مدنی ماحول میں بنانے کے لیے امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **19 مدنی پھول** قبول فرمالیجئے، یہ مدنی پھول آپ کو 72 مدنی انعامات کے رِسالے کے صفحہ نمبر 28 سے مل جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے اپنی زِندگیاں مُسلمانوں کی اِصلاح کی کوشِش کرتے ہوئے گُزار دیں، بعض نے اپنی پُراَثَر تحریروں کے ذَرِیعے، بعض نے تقریروں کے ذَرِیعے اور بعض نے دونوں طریقوں سے مُسلمانوں کی اِصلاح کا مُقدَّس کام سَرانجام دیا، اِس بات کو یُوں سمجھئے کہ یہ حضرات گویا رُوحانی طَبِیب کی حَیثِیَّت رکھتے ہیں اور اِن کی مَحافِل گویا شِفا خانے ہیں کہ جہاں نہ ٹوکن لینا پڑتا ہے، نہ لائن لگانی پڑتی ہے اور نہ ہی کوئی فیس وغیرہ لی جاتی ہے بلکہ یہاں کا تو دَستُور ہی نِرالا ہے کہ کُفر کی تاریکی میں بھٹکے اور فِسق و فُجُور میں مُبتَلا مَرِیض جب اُن کے رُوحانی شِفا خانوں میں آتے ہیں تو اِن اللہ والوں کی بارگاہ سے ہاتھوں ہاتھ اِنہیں قرآنی آیات، تفاسیر، اَحادِیث، شُرُوحات، عِبرت آموز وَاقِعات و حِکایات سے چُن چُن کر مَدَنی پُھول عَطا کئے جاتے ہیں، جن

سے مُتَاَثِّر ہو کر غیر مُسلِموں کو اِیمان کی دَولَت جبکہ بے شُمار گُناہ گاروں کو توبہ کی تَوفِیق نصیب ہو جاتی ہے۔

سَیِّدُنا اِمام اَوزاعی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی رِقَّت اَنگیز نیکی کی دَعوَت

حضرت سَیِّدُنا اِمام اَوزاعی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بَیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اے لوگو! (دُنیا میں مِلی ہُوئی) اِن نعمتوں کے ذَرِیعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بھَڑکتی ہُوئی اُس آگ سے بھاگنے پر مَدد حاصِل کرو جو دِلوں پر چَڑھ جائے گی، بے شک تم ایسے گھر (یعنی دُنیائے ناپائیدار) میں ہو، جس میں (عُمر کے ذَرِیعے مِلی ہُوئی) قِیام کی طَوِیل (لمبی) مُدَّت بھی قَلِیل (یعنی تھوڑی) ہے اور اِس میں تمہیں مُقرَّرہ مُدَّت تک اُن گُزَشْتَہ لوگوں کا جانَشین بنا کر بھیجا گیا ہے، جنہوں نے دُنیا کی خُوش نُمائی (یعنی خوبصورتی) اور اِس کی رَونَق و بَہار کا رُخ کِیا، اُن کی عُمریں تم سے طَوِیل (لمبی) اور قَد تُم سے دَراز (لَمبے) تھے اور نِشانات عظیم تھے۔ اُنہوں نے پہاڑوں کو چِیر ڈالا، پتّھر کی چٹانیں کاٹیں، شہروں میں گُھومتے رہے، زِیادہ قُوَّت والے، اُن کے جِسم سُتُون کی طرح تھے۔ اِس کے باوُجود زمانے نے جلد ہی اُن کی مُدَّتوں کو لَپیٹ دیا، اُن کے نِشانات کو مِٹا دِیا۔ اُن کے گھروں کو نَیست و نابُود کر دیا اور اُن کے ذِکر کو بُھلا دیا۔ اب تُم نہ اُن کو دیکھتے ہو نہ اُن کی آواز سُنتے ہو۔ وہ جُھوٹی اُمّیدوں پر خُوش، غَفلَت میں رات دِن بَسَر کرتے تھے۔ پھر تُم جانتے ہو کہ رات کے وَقت اُن کے گھروں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عذاب اُترا تو صُبح اُن میں سے اَکثر اپنے گھروں میں مُنہ کے بَل اَوندھے پڑے رِہ گئے اور جو بچ گئے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عَذاب اور ہَلاکت میں مُبْتَلا ہونے والوں کے گِرے ہوئے گھروں کے آثار دیکھتے رہ گئے۔ اِس میں نِشانی ہے اُن لوگوں کے لئے جو دَرد ناک عَذاب سے ڈرتے ہیں اور عِبرت ہے اُن کے لئے جو دِل میں خَوفِ خُدا رکھتے ہیں اور اب اُن کے بعد تُمہاری مُدَّت کم

ہے اور دُنیا عارِضی ہے اور زمانہ ایسا آگیا ہے کہ نہ عَفْو ودَرگُزر رہا اور نہ ہی نَرمی بلکہ بُرائی کی کیچَڑ، باقی ماندہ (یعنی بچا ہُوا) رَنج و غَم، عِبرتناک ہولناکیاں، بَچی کُچی سَزاؤں کے اَثرات، فِتنوں کے سیلاب، پے درپے زَلزلوں اور بدترین جانَشِینوں کا دَور دورہ ہے۔ اُن کی بُرائیوں کی وجہ سے خشکی وتَری میں خَرابی ظاہِر ہوئی۔ پس تُم اُن کی طرح نہ ہونا، جنہیں لَمبی اُمّیدوں اور لَمبی مُدّتوں نے دھوکے میں ڈال دیا اور وہ خواہِشات کے ہوکر رہ گئے۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سُوال کرتے ہیں کہ ہمیں اور تمہیں اُن لوگوں میں کردے جو اپنی نَذْر (یعنی مَنَّت) کی حِفاظت کرتے ہوئے اُسے پُورا کرتے ہیں اور اپنے (حقیقی) ٹھکانے کو پہچان کر خُود کو تیّار رکھتے ہیں۔ (تاریخِ دِمشق، ۳۵/۲۰۸، رقم: ۳۹۰۷)

مَوت ٹھہری آنے والی آئیگی جان ٹھہری جانے والی جائیگی

رُوح رَگ رَگ سے نکالی جائے گی تجھ پہ اِک دن خاک ڈالی جائے گی

قبْر میں مَیِّت اُترنی ہے ضَرور جیسی کَرنی ویسی بھرنی ہے ضَرور

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِسی طرح ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اِنْفِرادی کوشش اور جذبۂ اِصلاحِ اُمَّت سے مُتَعَلِّق غافلوں کو جھنجھوڑنے والی ایک اور حِکایت سُنئے، چُنانچہ

عُتْبہ کا عجیب واقعہ

دعوتِ اِسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 692 صَفْحات پر مُشْتَمِل کِتاب "**مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب**" صَفْحہ نمبر 67 پر ہے کہ عُتْبَۃُ الْغُلَام (تَوبہ سے قبل) جس کی فِتْنہ انگیزی اور شَراب نوشی کی داستانیں مشہور تھیں، ایک دِن حضرت (سَیِّدُنا) حَسَن بَصْری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَجْلِس میں آیا،

اُس وَقْت حضرت (سَیِّدُنا) حَسَن (بَصْرِی) رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (پارہ 27 سُوْرَۃُ الْحَدِیْد آیت نمبر 16) کی تفسیر بیان کر رہے تھے:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ (پ۲۷، الحدید: ۱۶) ترجَمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وَقْت نہ آیا کہ اُن کے دل جُھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔

آپ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے اِس آیت کی ایسی تَشْرِیح (یعنی تَفْسِیر بیان) کی کہ لوگ رونے لگے، ایک جوان مَجلس میں کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا! اے بندۂ مومن! کیا مُجھ جیسا فاسِق و فاجِر بھی اگر تَوبہ کر لے تو اللہ تعالٰی قبُول فرمائے گا؟ آپ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے فرمایا: ہاں، اللہ تعالٰی تیرے گُناہوں کو (بھی) مُعاف کر دے گا، جب عُتْبَۃُ الْغُلَام نے یہ بات سُنی تو اُس کا چہرہ زَرْد (پِیلا) پڑ گیا اور کانپتے ہوئے چیخ مار کر بے ہوش ہو گیا، جب اُسے ہوش آیا تو حضرت (سَیِّدُنا) حَسَن بَصْرِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس کے قریب آکر یہ شِعْر پڑھے (جن کا ترجمہ کچھ یُوں ہے): (1) اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نافرمان جوان! جانتا ہے نافرمانی کی سَزا کیا ہے؟، (2) نافرمانوں کے لئے پُر شور جَہَنَّم ہے اور حَشْر کے دن اللہ تعالٰی کی سَخت ناراضی ہے، (3) اگر تُو نارِ جَہَنَّم پر راضی ہے تو بے شک گُناہ کرتا رِہ، وَرْنہ گُناہوں سے رُک جا، (4) تُو نے اپنے گُناہوں کے بَدْلے اپنی جان کو رَہْن (یعنی گِروِی) رَکھ دیا ہے، اِس کو چُھڑانے کی کوشش کر۔

عُتْبہ نے پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گیا، جب ہوش آیا تو کہنے لگا: اے شَیْخ! کیا مُجھ جیسے بَدبَخْت کی ربِّ رَحیم (عَزَّوَجَلَّ) تَوبہ قَبُول کر لے گا؟ آپ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے کہا: دَرگُزر کرنے والا رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) ظالِم بندے کی تَوبہ قَبُول فرمالیتا ہے، اُس وَقْت عُتْبہ نے سَر اُٹھا کر رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے تین (3) دُعائیں کیں: (1) اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! اگر تُو نے میرے گُناہوں کو مُعاف اور میری تَوبہ کو قَبُول کر لیا ہے تو ایسے

حافظے اور عقل سے میری عِزَّت اَفزائی فرما کہ میں قرآنِ کریم اور عُلُومِ دِین میں سے جو کچھ بھی سُنوں، اُسے کبھی فَراموش نہ کروں، (2) اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! مُجھے ایسی آواز عِنَایَت فرما کہ میری قِرَأت کو سُن کر سَخت سے سَخت دِل بھی موم ہو جائے، (3) اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! مجھے رِزقِ حَلال عطا فرما اور ایسے طَریقے سے دے جس کا میں تَصَوُّر بھی نہ کر سکوں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عُتْبہ کی تینوں دُعائیں قَبُول فرمالیں، اُس کا حافِظہ اور فَہم و فِراسَت بڑھ گئی اور جب وہ قُرآن کی تِلاوت کرتا تو ہَر سُننے والا گُناہوں سے تائب ہو جاتا تھا اور اُس کے گھر میں ہر روز ایک پِیالہ شوربے کا اور دو 2 روٹیاں (رِزقِ حَلال سے) پہنچ جاتیں، کسی کو (بھی) مَعلُوم نہیں تھا کہ یہ کون رَکھ جاتا ہے اور عُتْبہ غُلام کی ساری زِندَگی ایسا ہی ہوتا رہا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص۶۷ بتغیر قلیل)

زبانِ وَلی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اَندازِ تبلیغ بھی کتنا شاندار تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قَدر مُؤثّر اَنداز میں وَعظ و نَصِیحَت کے ذَرِیعے مَخلوقِ خُدا کی اِصلاح کا عظیم فَرِیضَہ سَر اَنجام دیا کرتے تھے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی نِگاہِ وِلایت سے ایک گُناہگار شَخْص کے باطِن کو ایسا چمکا دِیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُسے بھی نہ صِرف یہ کہ دَرَجۂ وِلایت سے سَرفَراز فرمایا بلکہ وِصَال سے قَبْل عالیشان اِنعام واِکرام سے بھی نَوازا، بَیان کردہ وَاقِعے میں بِالخُصُوص اُن مُبَلِّغِین کے لئے مَدَنی پھول مَوْجُود ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے بَیان تو کیا مگر سُننے والوں پر اَثَر اَنداز

نہیں ہُوا، مَدَنی قافِلے میں سَفَر کے لئے کوئی تیّار نہیں ہُوا، کسی نے اُٹھ کر مَدَنی قافِلے میں سَفَر کی نِیَّت کرکے نام تک نہیں لکھوایا، یہاں کے اِسلامی بھائی بہُت سَخْت دِل ہیں، اِن کے دل پر بات اَثَر نہیں کرتی ہے وغیرہ۔ یاد رکھئے! اِس قِسم کی بات وہی کر سکتا ہے جو خُود کو قابِلِ اِصْلاح تَصَوُّر نہ کرتا ہو۔ اپنے آپ کو اِصْلاح شُدہ سمجھنا یقیناً نادانی ہے۔

شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہلسُنّت، بانیِ دَعوتِ اِسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُوبلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **"لوگوں پر دَرْس وبَیان کا اَثَر نہ ہو تو اُن کو سَخْت دل سمجھنے یا کہنے کی بجائے اپنے اِخْلاص کی کمی تَصَوُّر کرکے اِسْتِغْفار کریں۔"** ہمارا کام فَقَط دوسرے اِسلامی بھائیوں تک اچّھے اَنداز میں اِنْفِرادی کوشِش کرکے نیکی کی دَعْوَت پہنچا دینا ہے، اُن کو عَمَل کی تَوْفِیق دینے والی ذات تو ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی ہے۔ لِہٰذا اپنی کوشِش کا کوئی نتیجہ نہ نکلنے پر ہرگز دِل چھوٹا نہ کریں بلکہ اِسے اپنے اِخْلاص کی کمی تَصَوُّر کرتے ہوئے رِضائے اِلٰہی کے لئے اِنْفِرادی کوشِش کا سِلْسِلہ جاری رکھئے اور اللہ تعالٰی سے دُعا کرتے رہئے۔ اِس کے ساتھ ساتھ غَور کیجئے کہ مایُوسی کا شِکار ہو کر کہیں ہم شَیْطان کے وار کو کامیاب تو نہیں بَنا رہے ؟ نیز کیا کبھی دُنیوی فَوائد کے حُصُول کیلئے کی جانے والی کوشِش کے ناکام ہونے پر ہم نے اُسے بھی مُکَمَّل طور پر تَرْک کیا؟ اگر جواب نَفْی میں ہو تو خُود کو سنبھالئے اور مایُوسی سے دامَن چُھڑا کر اِنْفِرادی کوشِش کا سِلْسِلہ پھر سے شُروع کر دیجئے۔ اے کاش! ہم سب کا ایسا ہی مدنی ذِہن بن جائے اور ہم عِشْقِ رَسُول میں ڈُوب کر خَوفِ خُداوَندی سے لَرَزتے ہوئے ایسا بَیان کرنے والے بَن جائیں کہ بندگانِ خدا کی اِصلاح کے سلسلے ہوں، مسجدیں آباد ہو جائیں، زورِ گناہ ختم ہو جائے۔

یہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِخلاص ہی کی بَرَکت ہے کہ آپ کی زَبانِ مُبارَک سے نکلنے والے اَلفاظ تاثیر کا تِیر بن کر دِل میں اُتَرتے چلے جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں پچھلے گُناہوں پر نَدامت محسوس ہوتی ہے اور تَوبہ کی تَوفِیق ملتی ہے، نَماز کی ادائیگی پر اِستِقامت نصیب ہوتی ہے، دِل میں نیکیوں کا شَوق بیدار ہوتا ہے اور مَدنی قافلوں میں سَفَر کا ذِہن بنتا ہے۔ دعوتِ اِسلامی کے آغاز سے قبل اور بعد میں بھی آپ پر کئی آزمائشیں آئیں، مگر آپ نے ہِمَّت نہ ہاری بلکہ صَبْر واِستِقامَت کے ساتھ اب بھی ڈَٹے ہوئے ہیں اور تبلیغِ دِین کا اَہَم فَرِیضَہ بہت اچھے انداز سے سَراَنجام دے رہے ہیں۔ آیئے! اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دِینی خِدمات کامُختَصر تَعارُف سُنتے ہیں، چُنانچہ

اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دِینی خِدمات

شیخِ طَرِیقت، اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیٔ دعوتِ اِسلامی حضرت علّامہ مَولانا اَبُوبلال محمد اِلیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُنْفَرِد اور تاریخی کام کا مُنہ بولتا ثُبوت یہ ہے کہ جن شعبوں میں مدنی کام کرنے کی ضرورت محسوس فرمائی، آپ اُن شُعبوں کو قائم کرنے میں مَصروف ہو گئے اورآج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 100 سے زائد شُعبہ جات میں مدنی کام شُروع ہو چُکا ہے، مَثَلًا مَساجِد کی تَعمیرات کیلئے **"خُدّامُ الْمَساجِد"** حِفْظ وناظِرہ کے لئے **"مَدْرَسَۃُ الْمَدِینہ"** بالِغان کو تعلیمِ قُرآن سے مالامال کرنے کے لئے **"مَدْرَسَۃُ الْمَدِینہ بالِغان"** شَرعی رَہنمائی کے لئے **"دَارُ الاِفتا اَہلسُنّت"** عُلَما تیار کرنے کے لئے **"جامعۃُ المدینہ"** پیغامِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عام کرنے اور اِصلاحی کُتُب کی فَراہمی کے لئے **"مَجلِس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ"**، رُوحانی عِلاج کیلئے **"مَجلِسِ مکتوبات وتَعویذاتِ عطّارِیَّہ"** اِسلامی بہنوں (Ladies) میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے اُن کے **"ہفتہ وار اِجتِماعات و دیگر مَدَنی کام"** مُسلمانوں کو باعَمَل بنانے کیلئے **"مَدَنی اِنعامات کا تُحفہ"** اور دُنیا بھر کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کیلئے دُنیا کے کئی مُمالِک

میں ہزاروں **"مَدَنی قافِلوں اور سینکڑوں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماعات"** کی ترکیب ہوتی ہے، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات اور ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں لاکھوں لاکھ عاشقانِ اولیاء و عاشقانِ غوثِ اعظم ہفتہ وار جمع ہوتے ہیں **"گونگے بہرے اور نابینا اِسلامی بھائیوں کے لئے مَجالِس قائم ہیں، مختلف سطح کی مُشاوَرتوں کا قِیام"** اور اِس طرح سُنّتوں کی خدمت کے شُعبہ جات کو قائم فرمانے کے بعد سارا اِنظام **"مَرکَزی مجلسِ شُوریٰ"** کے سپُرد کر دیا، بلکہ یہی نہیں، آپ کی دعوتِ اسلامی سے مَحبّت میں اس عظیم فیصلے کی بہت ہی پیاری جھلک پچھلے سال **بڑی گیارہویں شریف** کی مبارک رات (یعنی 11 ربیع الاخر) میں دیکھی ہو گی، جس میں آپ نے اپنے بیٹے حضرت مولانا الحاج ابو اُسید **عبید رضا عطاری مدنی** سَلَّمَہُ الْغَنِی کو **اپنا جانشین مقرر فرمایا** اور ان کو بھی دعوتِ اسلامی کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے ساتھ مل کر مدنی کام کو آگے سے آگے بڑھانے کی مدنی تربیت بھی فرمائی۔ وقتاً فوقتاً آپ مدنی کاموں کی کارکردگی ملاحظہ بھی فرماتے ہیں اور ضَرُورتاً اِصلاح کے بغدادی پھولوں سے بھی نوازتے ہیں۔ اِس کے عِلاوہ بَیانات و مَدَنی مُذاکروں اور تَحریری رَسائل و کُتُب عطا فرما کر بھی اُمّتِ مُسلِمہ کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی بَھرپُور سَعی (کوشش) فرماتے ہیں، آپ کی تَحریری کوششوں میں سے ایک بہترین کوشش آپ کی درسی کتاب **"نیکی کی دَعْوَت"** بھی ہے کہ جس میں آپ نے نیکی کی دَعْوَت کی ضَرُورت، نیکی کی دَعْوَت کی فضیلت، نیکی کی دَعوت تَرک کر دینے کے نُقصانات پر مُشْتَمِل بَہُت سے اَنمول مَدَنی پُھولوں کو بَیان فرمایا ہے، یہ کتاب "فیضانِ سُنّت" جلد 2 کا ایک باب ہے، اس کتاب سے **مدنی درس** (درسِ فیضانِ سُنّت) دینے کی تاکید ہے۔ اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بَستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرمائیے، اِسے خود بھی پڑھئے اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھنے کی تَرغِیب دِلائیے، دعوتِ اِسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ

(Download) اور پرِنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بَیان کردہ اِن چند دِینی خِدمات کے عِلاوہ آپ کی اپنی اِنْفِرادی عِبادات کو قائم رکھنا، جس میں فَرائِض کی پابندی، نَوافِل مثلاً تَہَجُّد، اِشْراق وچاشْت و اَوّابِین کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ 12 ماہ اَکْثَر روزے رکھنے میں اِسْتِقامَت، تِلاوتِ قُرآن، سُنَّتوں اور مُسْتَحَبّات پر عَمَل اپنی مِثال آپ ہے۔

آپ کی اِنہی خُداداد صلاحیّتوں، کوششوں، جذبۂ خیر خواہیِ اُمّت کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے عام وخاص اِس انداز سے یاد کرتے ہیں!

ہیں شَرِیعَت اور طَرِیقَت کی حَسِیں تَصویر جو زُہد و تقْویٰ کے نَظارے حضرتِ عطّار ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "ہَفتہ وار سُنَّتوں بھرا اِجْتِماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَبھی ہم نے شَیْخِ طَرِیقَت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُوبِلال محمّد اِلیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دِینی خِدمات اور اِس کے نتیجے میں ظاہر ہونے والے فَوائِد و ثَمرات سے مُتَعَلِّق سُنا، جسے سُن کر ہمارے اندر بھی نیکی کی دَعْوَت کی دُھومیں مچانے اور خِدمتِ دِین کا جَذبہ پیدا ہوا ہو گا یا مزید بڑھا ہو گا، اِس مَدَنی جذبے کو مَزید پَرْوان چڑھانے کیلئے آیئے! ہم بھی دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جائیں اور 12 مَدَنی کاموں کی دُوسروں کو ترغیب دِلانے کے ساتھ ساتھ خود بھی عملی طور پر شامل ہوں۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام "ہَفتہ وار سُنَّتوں بھرا اِجْتِماع" بھی ہے۔ اِجْتِماع میں مانگی جانے والی دُعائیں

ضَرور رنگ لاتی ہیں، کیونکہ وہاں اجتماع میں ذِکْرُ اللہ (یعنی تلاوت، نعت، بیان، ذِکر، صلوٰۃ وسلام) ہوتا ہے، صحابۂ کرام، اولیائے کرام کی سیرتِ مبارکہ بیان ہوتی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ (عُ، یَیْ، نَہ) رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکْر کے وَقْت رَحمتِ اِلٰہی اُترَتی ہے۔ (حلیة الاولیاء، سفیان بن عیینه، ۷/۳۳۵، رقم: ۱۰۷۵۰) جب نیک بندوں کے تذکِروں پر رَحمتوں کا نُزول ہوتا ہے تو جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذِکرِ خَیر ہوگا وہاں رَحمتیں کیوں نازِل نہ ہوں گی اور جہاں چَھما چَھم رَحمتیں بَرَس رہی ہوں وہاں دُعائیں کیوں قبُول نہ ہوں گی۔ آیئے! بَطورِ تَرغیب ہَفتہ وار اِجتماع میں حاضِری کی ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور اِجتماع میں پابندی کے ساتھ حاضِری دینے کی نِیَّت کیجئے:

مَسخرے کی توبہ

مَرْکَزُ الْاَوْلیا لاہور کے ایک اِسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے کہ میں بے فِکری اور بے باک طبیعت کا مالِک تھا، گُناہوں اور غَفلتوں کی وادِیوں میں گُم تھا۔ ٹِفن بجا کر بچّوں والے گیت گانے اور نَقلیں اُتارنے کے مُعاملے میں خاندان بَھر میں مَشْہُور تھا۔ شادِی و دِیگر تقرِیبات میں مِزاحِیہ چُٹکلے اور فِلمی غَزلیں سُنانا، گانے گانا، بے ڈَھنگے اَنداز میں ناچ دِکھانا اور طرح طرح کے نَخروں سے لوگوں کو ہَنسانا میرا مَحبوب مَشْغَلَہ تھا، اِسکول کے زمانے میں ایک باعِمامہ اِسلامی بھائی اَکْثَر بڑے بھائی سے مِلنے آیا کرتے تھے۔ ایک دن بھائی جان نے میرا تَعارُف کروایا تو اُنہوں نے مجھے دعوتِ اِسلامی کے ہَفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع کی دَعوت پیش کی۔ میں اُن کی دَعوت پر سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں جا پہنچا، مجھے بَہُت اچّھا لگا، لہٰذا میں نے پابندی سے جانا شُرُوع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے نمازوں کی پابندی شُروع

کر دی۔ آہِستہ آہِستہ عِمامہ شریف بھی سَج گیا، جس پر گھر کے بعض اَفراد نے سَختی کے ساتھ مُخالَفت کی، حتّٰی کہ بَسا اَوقات **مَعَاذَ الله** عَزَّوَجَلَّ عِمامہ شریف کھینچ کر اُتار دِیا جاتا۔ دَرْس دینے سے روکا جاتا، زُلفیں رکھیں تو گھر والوں نے زَبَردَستی کَٹوادیں، داڑھی ابھی نِکلی نہیں تھی مگر سَجانے کی نِیَّت کر لی تھی۔ اِن تمام آزمائشوں کے باوُجود مَدَنی ماحول کی کشِش اور عاشِقانِ رَسول کا حُسنِ سُلُوک مجھے دعوتِ اِسلامی کے قریب سے قریب تَر کرتا چلا گیا۔ مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سُنّتوں بھرے بَیانات کی کیسٹیں سُننے سے ڈھارَس بندھی اور حوصلہ مِلتا چلا گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰه** عَزَّوَجَلَّ آہِستہ آہِستہ گھر میں بھی مَدَنی ماحول بن گیا۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُسلمانوں میں **"نیکی کی دَعوت"** عام کرنے کی جتنی ضَرورَت آج ہے، شاید پہلے کبھی نہ تھی کیونکہ آج مُسلمانوں کی بھاری اَکثَرِیَّت بے عَمَلی کا شِکار ہے، مدنی مذاکروں میں بھی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه مُعاشرے میں نِت نئے انداز سے تیزی کے ساتھ پھیلنے والے گناہوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اُمّتِ مُسلمہ میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا جذبہ بیدار کرنے کے لیے مدنی پھول عطا فرماتے رہتے ہیں، نیکیاں کرنا نَفْس کیلئے بے حد دُشوار اور گُناہ کرنا بَہُت آسان ہو چُکا ہے، مَسجِدوں کی وِیرانی اور سینما گھروں اور ڈِراما گاہوں کی رَونَق، دِین کا دَرد رکھنے والوں کو گویا جھنجوڑ کر جگا رہی ہے کہ اِس گلی میں بھی **صدائے مدینہ** ہونی چاہیے، یہاں بھی **علاقائی دورہ** برائے نیکی

کی دعوت کی ضرورت ہے، یہاں کے عاشقانِ غوثِ اعظم کو بھی **مدرسۃ المدینہ بالغان** کے ذریعے تعلیمِ قرآن کے زیور سے آراستہ کرنے کی ضرورت ہے،اِس بازار میں بھی **چوک درس** ہونا چاہیئے، کاش!اس علاقے میں بھی مدنی انعامات کا فیضان عام ہو، فُلاں علاقے / گاؤں / شہر میں بھی **مدنی قافلوں** کی آمد ہونی چاہیئے۔

موبائل، اِنٹرنیٹ کا غَلَط اِسْتِعْمال کرنے والوں نے گویا اپنی آنکھوں سے حَیا دھو ڈالی ہے، تکمیلِ ضَروریات و حُصُولِ سہُولیات کی حد سے زِیادہ جِدّ و جُہد نے مُسلمانوں کی بھاری تعداد کو فِکْرِ آخِرت سے بِالکُل غافِل کر دیا ہے، ذرا سوچئے! جَہَنَّم میں لے جانے والے اَعمال میں مَصرُوف رہنے والوں کو جنّت میں لے جانے والے اَعمال پر کون آمادہ کرے گا؟ ہمیں خُود ہی ایک دوسرے کی اِصْلاح کی کوشش کرنی ہوگی، **"نیکی کی دَعوت"** کا جذبہ بڑھانا ہوگا، لہٰذا اِنفِرادی کوشش کو اپنی عادت بنائیے، کیونکہ نیکی کی دَعوت میں اِنفِرادی کوشش کا بہت اَہَم کِردار ہے۔

بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے بھی نیکی کی دَعْوت کیلئے خُوب اِنفِرادی کوششیں فرمائی ہیں، چُنانچِہ

مُحَدِّثِ اَعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اِنْفِرادی کوشش

مُحَدِّثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا سردار اَحمد چشتی قادِری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینۃُ الاَولیا مُلتان شریف میں تھے۔اِس دَوران تین(3) نَوجوان آپ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) سے بَیعت ہوئے۔ آپ نے اُنہیں مَسلکِ اَہلسُنّت پر قائم دائم رہنے، اِس کی تبلیغ کرنے، نمازِ پنج گانہ پابندی سے پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ پھر اُنہیں داڑھی رکھنے اور مُونچھیں کاٹنے (یعنی پَست رکھنے) کا بڑے پیارے انداز میں حکم دیا اور

فرمایا کہ جس طرح وِتروں کی نماز کو واجِب سمجھتے ہو، اِسی طرح داڑھی بڑھانے کو بھی واجِب سمجھو۔ ایک مُشت داڑھی رکھنا واجِب ہے، اِس کے خِلاف کرنے یعنی کَم کرنے پر گُناہ اور عَذاب ہو گا۔ مُحدّثِ اَعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حَسِین تلقین کا اُن پر گہرا اَثر پڑا، اُنہوں نے داڑھیاں رکھ لیں۔ اب وہ بِحَمْدِہٖ (بِ، حَمْ، دِہٖ) تعالیٰ شَرِیْعَت کے پابند ہیں اور بڑی وَجاہَت (یعنی عِزّت) رکھتے ہیں۔
(حیاتِ مُحدّث اعظم، ص ۸۹)(نیکی کی دعوت، ص ۵۴۴-۵۴۳)

سَرکار کا عاشِق بھی کیا داڑھی مُنڈاتا ہے! کیوں عِشْق کا چہرے سے اِظہار نہیں ہوتا
(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۶۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِنْفِرادی کوشِش جیسے پاکیزہ عَمَل کے نتیجے میں ہمیں بے شمار دُنْیَوِی واُخْرَوِی فَضائل وبَرَکات بھی حاصِل ہوں گے۔ آیئے! بَطورِ تَرْغِیب 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِن کی شُرُوحات کے ساتھ سُنئے اور اپنے اندر اِنْفِرادی کوشِش کا جَذبہ بیدار کرنے کی کوشِش کیجئے:

﴿1﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قَسَم! اگر اللہ تعالیٰ تُمہارے ذَرِیعے کسی ایک کو بھی ہِدایت دے دے تو یہ تُمہارے لئے سُرخ اُونٹوں سے بہتر ہے۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی بن ابن طالب، ص ۱۳۱۱، حدیث: ۲۴۰۶)

﴿2﴾ جو نیکی کی راہ دِکھلائے تو اُس کے لئے نیکی کرنے والے کی طرح ثَواب ہے۔ (مسلم، کتاب الامارة، باب فضل اعانة الغازی... الخ، ص ۱۰۵۰، حدیث: ۱۸۹۳)

﴿3﴾ جس نے ہِدایَت وبَھلائی کی دَعْوَت دی تو اُسے اِس بھلائی کی پَیرَوِی کرنے والوں کے برابر ثَواب ملے گا (اور) اُن کے اَجَر میں کوئی کَمی واقع نہ ہو گی اور جس نے گُمراہی کی دَعْوَت دی اُسے اُس گُمراہی کی پَیرَوِی کرنے والوں کے برابر گُناہ ہو گا (اور) اُن کے گُناہوں میں کوئی کَمی نہ ہو گی۔ (مسلم، کتاب العلم، باب من

سن حسنة...الخ، ص۱۴۳۸، حدیث:۲۶۷۴) مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی اَحْمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کسی کی تبلیغ سے ایک لاکھ (100،000) نَمازی بَنیں تو اُس مُبَلِّغ کو ہر وَقْت ایک لاکھ (100،000) نَمازوں کا ثَوَاب (عطا) ہوگا اور اُن نَمازیوں کو اپنی اپنی نَمازوں کا ثَوَاب، اِس سے مَعْلُوم ہُوا کہ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ثَوَاب مَخْلُوق کے اَندازے سے وَرَاء (یعنی دُور) ہے۔ ربّ (عَزَّوَجَلَّ) فرماتا ہے: وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍۚ﴿۳﴾ (پ۲۹، القلم:۳) (ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ضَرُور تُمہارے لئے بے اِنْتہا ثَوَاب ہے) ایسے ہی وہ مُصَنِّفِیْن جِن کی کِتابوں سے لوگ ہِدایَت پا رہے ہیں قِیامت تک لاکھوں کا ثَوَاب اُنہیں پہنچتا رہے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۱۶۰)

اِس طرح پھیلے نیکی کی دَعْوَت کہ نیک ہو
ہَر ایک چھوٹا اور بَڑا یا ربِّ مُصْطَفٰے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہُوا کہ نیکی کی دَعْوَت چاہے اِنْفِرادی حَیْثِیَّت سے ہو یا اِجْتِماعی طور پر، دینے والوں اور سُن کر عَمَل کرنے والوں سب کو دِین و دُنیا کی بے شُمار بَرَکتیں اور بَھلائیاں نصیب ہوتی ہیں، لہٰذا نیکیوں کے حَرِیْص بن جائیے، دُوسروں کو نَمازی بنانے کی مُہِمّ تیز سے تیز تَر کر دیجئے، جب بھی نَمازِ باجَماعَت کیلئے مسجِد جانے لگیں تو دُوسروں کو تَرْغِیْب دے کر ساتھ لیتے جائیے، جنہیں نَماز نہیں آتی اُنہیں نَماز سکھائیے۔ اگر ہمارے سَبَب ایک بھی نَمازی بن گیا تو جب تک وہ نَمازیں پڑھتا رہے گا، اُس کی ہَر ہَر نَماز کا ہمیں بھی ثَوَاب مِلتا رہے گا۔ عُمُوماً عِشاء کی نَماز کے بعد کم و بیش 63 مِنَٹ لگنے

والے دعوتِ اِسلامی کے مَدْرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں داخِلہ لے لیجئے، اِس میں خُود بھی قرآنِ کریم سیکھئے اور دُوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیے۔ ہم سے سیکھنے والا جب جب تِلاوت کرے گا تو ہمیں بھی اُس کی تِلاوت کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ ہم خود بھی سُنَّتوں پر عَمَل کریں اور دُوسروں کو بھی عَمَل پر آمادہ کریں۔ اگر ہم نے کسی کو ایک سُنَّت سِکھا دی، تو اب وہ جب جب اُس سُنَّت پر عَمَل کرے گا، ہمیں بھی اُس سُنَّت پر عَمَل کرنے والے کی طرح ثَواب مِلتا رہے گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دَعْوَت اور مَدَنی قافِلوں میں سُنَّتوں بھرے سَفَر کے ذَرِیعے اپنی اور دُوسروں کی اِصْلاح کی زور دار مُہِم چَلا کر مُسَلْمانوں کو "**نیک**" بَنانے کی "**مشین**" بن جانا چاہئے۔

مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی مسلمانوں کی اصلاح کیلئے دِینِ متین کے 100 سے زائد شعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے، انہیں میں سے ایک شعبہ **مَجلِس مکتوبات و تَعوِیذاتِ عطاریہ** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! دُکھیارے مسلمانوں کا تعویذاتِ عطاریہ کے ذَرِیعے فی سبیلِ اللہ عِلاج کیا جاتا ہے، نیز استخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہوتا ہے۔ بِلا مُبالغہ لاکھوں تعویذاتِ عطاریہ اور تعزیت نامے، عیادت نامے اور تسلّی نامے بھیجے جا چکے ہیں اور ایک اندازے کے مطابق تادمِ تحریر مجلس کی طرف سے پاکستان میں روزانہ لگنے والے تعویذاتِ عطّاریہ کے بستے (اسلامی بھائیوں کے) تقریباً 750، بیرونِ ملک تقریباً 230 ماہانہ مریضوں کی اوسطاً تعداد 3,35,000 (تین لاکھ پینتیس ہزار)، نیز پاکستان میں کم و بیش 80 مقامات پر "**اسلامی بہنوں**" کے بھی ہفتہ وار تعویذاتِ عطاریہ کے بستے لگتے ہیں۔ تعویذاتِ

عطاریہ کے طلب گار اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع اور ہر ہفتے اجتماعی طور پر دیکھے جانے والے مدنی مذاکرے میں شرکت فرمائیں اور تعویذاتِ عطاریہ کے بستے سے فی سبیلِ اللہ تعویذ حاصل کریں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے **"بُزرگانِ دِین** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن **کے جذبۂ اِصلاحِ اُمَّت"** کے واقعات سُنے:

- ❖ نیکی کی دعوت دینا، بُرائی سے منع کرنا، یہ سُنّتِ انبیاء ہے، یہ صحابہ کا طریقہ ہے، یہ اولیاء کا طریقہ ہے۔
- ❖ اِنفرادی کوشش یعنی ایک ایک کو سمجھانا، ان کی اِصلاح کی کوشش کرنا بہت افضل عمل ہے۔
- ❖ بُزُرگانِ دِین کے اَندازِ تبلیغ سے مُتَأَثِّر ہو کر پُورے پُورے خاندان مُسلمان ہوئے اور بڑے بڑے گُناہگاروں کی اِصلاح ہو گئی۔
- ❖ ہمارے بُزُرگانِ دِین روتے روتے نیکی کی دَعْوَت دیا کرتے تھے حتّٰی کہ بسا اَوقات بیہوش بھی ہو جاتے۔
- ❖ پَندرھویں صَدِی کی عظیم عِلْمی ورُوحانی شَخْصِیَّت شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِصلاحِ اُمَّت کے حوالے سے دِینِ مَتِیْن کی وہ عظیم خِدمت کی کہ عُلَمَائے کِرام بھی آپ کی دِینی خِدمات کا اِعْتِرَاف کرتے ہیں۔

❖ نیکی کی دَعْوَت دینے والے خُوش نصیبوں کی قُرآنِ کریم میں تعریف فرمائی گئی ہے۔

❖ اللہ عَزَّوَجَلَّ بُزُرگانِ دِین کے "جذبہ اِصلاحِ اُمّت" کے طُفَیل ہمیں بھی اِصلاحِ اُمَّت کا مَدَنی جذبہ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا   جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَنگوٹھی پہننے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "163 مَدَنی پُھول" سے انگوٹھی کی چند سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ ❀ مرد کو سونے کی اَنگوٹھی پہننا حرام ہے۔ سُلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سونے کی اَنگوٹھی پہننے سے مَنْع فرمایا۔ (بخاری، ۶۷/۴، حدیث: ۵۸۶۳) ❀ (نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زَیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا۔ (بہارِ شریعت، ۴۲۸/۳، دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار، ۵۹۸/۹)، ❀ لوہے کی اَنگوٹھی جہنَّمیوں کا زیور ہے۔ (ترمذی،

---

1 . . . مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، ۵۵/۱، حدیث: ۱۷۵

۳۰۵/۳، حدیث: ۱۷۹۲) ❀ مَرد کیلئے وہی اَنگوٹھی جائز ہے جو مَردوں کی اَنگوٹھی کی طرح ہو یعنی صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زِیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مَرد کے لیے ناجائز ہے (رَدُّالمُحتار، ۵۹۷/۹) ❀ بِغیر نگینے کی اَنگوٹھی پہننا ناجائز ہے کہ یہ اَنگوٹھی نہیں چھلّا ہے، ❀ اگر کسی اِسلامی بھائی نے دھات کا کَڑا یا دھات کا چھلّا، ناجائز اَنگوٹھی، یا دھات کی زنجیر (BRACELET-CHAIN) پہنی ہوئی ہے تو اَبھی اَبھی اُتار کر توبہ کر لیجئے اور آئندہ نہ پہننے کا عہد کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تَرْبِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

سُنّتوں کی تَرْبِیَت کے قافِلے میں بار بار
مجھ کو جذبہ دے سَفَر کا کرتا رہُوں پَروَرْدِگار

(وسائل بخشش مرمم، ص۔۔۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حُضورِ انور، شافِعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نُور بار ہے: زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لئے نُور ہو گا۔ (جامع صغیر، حرف الزاء، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مدنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ہم "**سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے خاندان**" کی شان و عظمت مثلاً غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِما (یعنی والد اور والدہ، Parents) کا تقویٰ، آپ کے نانا جان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے حالات، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی پھوپھی جان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کی کرامت اور اس کے علاوہ بہت سارے **معلوماتی مَدَنی پُھول** سُنیں گے۔ اللّٰہ کرے کہ ہم سارا بیان توجہ اور دِلجمعی کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کریں۔

---

[1] ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ بغداد، حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نہایت عالیشان گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خاندان زُہد وتقویٰ کی وجہ سے بہت مشہور تھا۔ آپ کی والدہ کا نام **"فاطمہ بنتِ شیخ عبدُاللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا"**، والدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کی کُنْیَت **"اُمُّ الْخَیْر"** جبکہ لقب **"اَمَۃُ الْجَبَّار"** تھا۔(سیرتِ غوث اعظم، ص۲۷ملخصاً) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی کا نامِ مبارک **"سیّد موسیٰ"** کُنْیَت **"ابُوصالح"** جبکہ لقب **"جنگی دوست"** ہے۔ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ والد کی نِسْبَت سے حَسَنی (اور والدہ ماجِدہ کی طرف سے حُسینی سَیِّد) ہیں۔ آپ کے والدِ گرامی حضرت سَیِّدُنا ابُوصالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے وَقْت کے مشہورِ زمانہ اولیائے کرام میں سے تھے۔(غوثِ پاک کے حالات، ص۱۵،۱۶ملخصاً)

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خاندانِ غوثِ پاک کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مُکَرَّم شہا تیرے سارے کے سارے ہیں آباء و اَجداد یا غوثِ اعظم

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۵۵)

آیئے! سب سے پہلے غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والِدَین کرِیْمَیْن کے تقویٰ و پرہیز گاری سے مُتَعَلِّق ایک دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو چُن کر اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کرتے ہیں۔

والِدَینِ غوثِ پاک کا تقویٰ

منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوصالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دریا کے کنارے بیٹھے تھے کہ ایک سیب (Apple) بہتا ہوا آیا، آپ نے اسے کھالیا۔ سیب کھانے کے بعد آپ پر خوفِ خدا کا غلبہ ہوا اور آپ اس طرح فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرنے لگے کہ نہ جانے یہ سیب کس کا تھا؟ اور کیا اس طرح

نامعلوم سیب کھانا میرے لئے حلال ہو سکتا ہے؟ یہ خیال پیدا ہوتے ہی آپ اپنا قصور مُعاف کروانے کیلئے سیب کے مالک کی تلاش میں دریا کے کِنارے کِنارے چل دیئے۔ ایک لمبا سفر کرنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دریا کے قریب ایک نہایت عظیمُ الشّان عمارت نظر آئی، جس میں سیب کا ایک بہت بڑا درخت لگا ہوا تھا، جس کی شاخوں پر پکے ہوئے سیب لگے ہوئے تھے اور سیبوں سے بھری یہ شاخیں پانی پر پھیلی ہوئی تھیں۔ آپ کو یقین ہو گیا کہ جو سیب میں نے کھایا تھا، وہ اسی درخت کا ہے، چنانچہ آپ نے لوگوں سے اس درخت کے مالک کے بارے میں پوچھا تو پتہ چلا کہ اس باغ کے مالک تو اپنے زمانے کے مشہور عابد و زاہد حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ صَومَعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔

غوثِ پاک کے نانا جان کا تعارف

یاد رہے! حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ صَومَعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جِیلان شریف کے بزرگوں میں سے تھے، جو نہایت مُتَّقِی و پرہیز گار اور باکمال وَلِیُّ اللہ تھے، چنانچہ

سیدنا عَبْدُ اللہ صومعی کا مقام و مرتبہ

حضرت علامہ شیخ ابو محمد اَلدَّاربانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت عَبْدُ اللہ صَومَعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دعائیں بہت جلد قبول ہو جاتی تھیں۔ آپ کا مقام و مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں اتنا بلند و بالا تھا کہ اگر آپ کسی شخص سے (کسی شرعی وجہ کے سبب کبھی) ناراض ہو جاتے تو اللہ کریم اس شخص سے بدلہ لیتا اور جس سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خوش ہو جاتے تو اللہ پاک اس کو انعام واکرام سے نوازتا۔ آپ کا جذبہ جوانوں سے زیادہ پُر جوش تھا، جسمانی کمزوری کے باوجود بھی آپ کثرت سے نوافل ادا فرماتے اور ذکرو اَذکار میں مشغول رہتے تھے۔ اللہ پاک کی عطا سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے اکثر غیب کی خبریں بتا دیا کرتے تھے اور جیسا آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا ہوتا حقیقت میں بھی

ویسا ہی ہو جایا کرتا تھا،بِلاشبہ یہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی ایک شاندار کرامت تھی۔(بهجة الاسرار، ذکر نسبه وصفته، ص ۱۷۲ ملخصاً)

بہرحال جب حضرت سَیِّدُنا ابُوصالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کو باغ کے مالک حضرت سَیِّدُنا عبدالله صومعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے متعلق علم ہو گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بغیر کسی تاخیر کے ان کی خِدمتِ بابرکت میں حاضر ہوگئے اور سارا ماجرا عرض کرنے کے بعد ان سے مُعافی چاہی۔ حضرت عبدُ الله صومعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ چونکہ ولایت کے اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے، لہٰذا آپ بھانپ گئے کہ یہ شخص الله کریم کے مقبول بندوں میں سے ایک بندہ ہے، جبھی تو اپنا قصور معاف کروانے کی خاطر اتنا لمبا سفر کر کے یہاں تک آیا ہے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا عبدالله صومعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے آپ کی بات سُن کر فرمایا: بارہ (12) برس ہماری خدمت میں رہو گے، تب ہی معافی ملے گی، قربان جایئے! حضرت سَیِّدُنا ابُوصالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ پر جنہوں نے بغیر کسی بحث و تکرار کئے، اس شرط کو بخُوشی منظور فرمالیا اگرچہ شرعاً اس طرح قصور مُعاف کروانا لازم نہ تھا اور بارہ (12) سال تک آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی صحبتِ بابرکت میں رہ کر آپ کی خدمت کرتے رہے۔ جب 12 سال پورے ہو گئے تو اگلا امتحان (Next trial) آپ کا استقبال کرنے کے لئے تیار تھا اور اس دفعہ کا امتحان شاید پچھلے امتحان سے عجیب اور سخت تھا، وہ یہ کہ ولیِ کامل حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ الله صومعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے آپ سے فرمایا: ایک خِدمت اور بھی ہے اور وہ یہ کہ میری ایک لڑکی ہے، جس میں چار (4) عیب ہیں، (1) آنکھوں سے اندھی ہے، (2) کانوں سے بہری ہے، (3) ہاتھوں سے معذور ہے اور (4) پاؤں سے لنگڑی (اپاہج) ہے، تمہیں اس سے نکاح بھی کرنا ہو گا اور دو (2) سال تک مزید میری خدمت بھی کرنی ہوگی، اس کے بعد جہاں تمہارا جی چاہے چلے جانا۔

حضرت سَیِّدُنا ابُوصالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ چونکہ اسلامی تعلیمات سے آگاہ، خوفِ خدا

کے پیکر اور مدنی سوچ رکھنے والے تھے، لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس شرط کو بھی قبول فرمالیا۔ اب آپ کا دوسرا امتحان بھی شروع ہو گیا، حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ صومعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی شہزادی کا نکاح آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کر دیا، نکاح کے بعد جیسے ہی اپنی زوجہ سے آپ کا آمنا سامنا ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک عجیب سی کشمکش میں مبتلا ہو گئے کیونکہ نگاہوں کے سامنے جو منظر دکھائی دے رہا تھا وہ بتائی گئی صورتِ حال کے بالکل ہی اُلٹ (Opposite) تھا، کیا دیکھتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی زوجہ محترمہ کے تو تمام ہی اَعضا صحیح وسالم ہیں اور ان کے حُسن وجمال کے آگے چودھویں رات کا چاند بھی شرمارہا ہے۔ یہ منظر دیکھ کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنی نئی نویلی دلہن کے قریب تک نہ گئے بلکہ وہیں سے واپس پلٹ آئے اور حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ صومعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے ماجرا بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا: پریشان ہونے کی ضرورت نہیں! تمہاری زوجہ وہی ہے جسے تم ابھی ابھی دیکھ کر آرہے ہو، بات دراصل یہ ہے کہ میں نے اپنی لڑکی کی جو جو باتیں تم سے بیان کی تھیں وہ سب کی سب اس میں موجود ہیں، "وہ آنکھوں سے اندھی ہے" اس سے میری مراد یہ تھی کہ **"نامحرم کیلئے اس کی آنکھیں اندھی ہیں"**، "کانوں سے بہری ہے" اس سے میری مراد یہ تھی کہ **"ناحق بات سُننے کیلئے اس کے کان بہرے ہیں"**، "ہاتھوں سے معذور ہے" اس سے میری مراد یہ تھی کہ **"غیر مردوں کو چھونے کیلئے اس کے ہاتھ معذور ہیں"** اور "پاؤں سے معذور ہے" اس سے میری مراد یہ تھی کہ **"اپنے شوہر کے حکم کے خلاف قدم اُٹھانے کیلئے اس کے پاؤں لنگڑے ہیں"**۔ جب آپ نے حضرت سَیِّدُنا عبداللہ صومعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی زبانی اپنی نئی نویلی دلہن کے متعلق وضاحتیں سنیں تو آپ کے دل کو قرار آ گیا، آپ کے دل میں اپنی زوجہ کی اہمیت اُجاگر ہو گئی اور اللہ پاک کے فضل وکرم سے آپ کو اپنے زمانے کے زبردست وَلِیُ اللہ کی بہت سی اچھی خوبیوں سے آراستہ خوبصورت اور خوب سیرت بیٹی کا شوہر بننے کا شرف نصیب ہوا۔ (سیرتِ

غوثِ اعظم، ص۲۶ ملخصاً)

شہا! کاش قُفلِ مدینہ لگا لوں   زباں پر بھی اور آنکھ پر غوثِ اعظم
شہا نفسِ امّارہ مَغلوب ہو اب   ہو شیطان کا دُور شَر غوثِ اعظم
تمہیں میرے حالات کی سب خبر ہے   پریشاں ہوں میں کس قدر غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے ہمیں کئی مدنی پھول حاصل ہوئے، آیئے! ان مدنی پھولوں کی مہکی مہکی خوشبوؤں سے ہم بھی اپنا حصہ لینے کے لیے نہایت توجہ کے ساتھ سُنتے ہیں: (1) اللہ پاک کے نیک بندے، بندوں کے حقوق کے معاملے میں انتہائی حُسّاس ہوتے ہیں، اللہ پاک کے نیک بندے خوفِ خدا والے ہوتے ہیں، اللہ پاک کے نیک بندے فکرِ آخرت کی نعمت سے مالا مال ہوتے ہیں، ایک گُمنام سیب کھانے کے بارے میں اپنا محاسبہ کرنا بھی اللہ پاک کے نیک بندوں کی صفات میں شامل تھا، اللہ پاک کے نیک بندے اپنے قصور کو معاف کرانے کی خاطر کئی کئی جتن کرتے ہیں۔

اب ذرا ہم بھی اپنا احتساب کریں کہ کیا ہمارے اندر بھی یہ خوبیاں پائی جاتی ہیں؟ کیا ہم بھی بندوں کے حقوق پورے طور پر ادا کرتے ہیں؟ کیا ہمارے دل بھی خوفِ خدا سے سرشار ہیں؟ کیا ہم بھی اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہیں؟، کیا ہم بھی اپنے قصور معاف کروانے کے لئے کوششیں کرتے ہیں؟ ، افسوس! آج کل تو قرض کے نام پر لوگوں کے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے ہڑپ کرلئے جاتے ہیں، آج بڑی بے شرمی کے ساتھ **جائیدادوں پر قبضے** کر لیے جاتے ہیں، اسلحے کے زور پر غریب اور کمزور لوگوں سے **پیسے اور موبائل چھین** لیے جاتے ہیں، آج **بے رحم و ظالم لوگ** پیسے کے نشے میں مَست ہو کر چھوٹے

چھوٹے بچوں اور بچیوں کو **اِغوا** کر کے یا توان بیچاروں کو جان سے ہی مار دیتے ہیں یا والدین سے **اِغوا برائے تاوان** کے نام پر پیسے لُوٹ کر گویا اپنے لیے کوئی بہت بڑی کامیابی سمجھتے ہیں، حالانکہ یہ **ظالم و نادان** لوگ اپنی دُنیا و آخرت کو تباہ و برباد کر رہے ہیں، جی ہاں! کبھی تو جیتے جی دُنیا میں ہی ایسے ظالم لوگ دوسروں کے لیے نشانِ عبرت بن جاتے ہیں یا کبھی **کُتّے کی موت مارے** جاتے ہیں، مگر یہ ظلم وزِیادتی کا کتنا بُرا نشہ لگا ہوا ہے کہ اِس سے عبرت حاصل نہیں کرتے، **یاد رکھئے!** ابھی تو یہ سب آسان(Easy) لگ رہا ہو گا، لیکن قِیامت میں بَہُت مہنگا پڑ جائے گا۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: "جو دُنیا میں کسی کے تقریباً تین(3) پیسے دَین (یعنی قرض) دَبا لے گا، بروزِ قِیامت اس کے بدلے سات سو(700) باجماعت نمازیں دینی پڑ جائیں گی۔" (فتاویٰ رضویہ، ۲۵/۶۹)

حقوق العباد! آہ! ہو گا مِرا کیا! کرم مجھ پہ کر دے کرم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۱۰)

بے سبب اے خدا کردے بخشش حشر میں مجھ سے کرنا نہ پُرسش

نام غفّار مولیٰ ترا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۵)

(2) دوسرا مدنی پھول یہ ملا کہ پہلے کی خواتین میں نامحرموں سے **شرعی پردہ** کرنے کا مدنی جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، جیسا کہ سرکارِ بغداد، حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے بارے میں ہم نے سنا، یہی وجہ ہے کہ ان کی نسلوں میں اولیائے کاملین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اجمعین پیدا ہوا کرتے تھے۔ مگر آہ! اب تو ہر طرف بے پردگی و بے حیائی کی آفت نے اپنے پنجے گاڑھ رکھے ہیں۔ طِب، سفر، تعلیم، بینکنگ، صحت، کھیل، تجارت، میڈیا اور ٹیلی کام وغیرہ مختلف شعبہ جات میں بے

پردگی عام ہوتی جارہی ہے،دُنیوی شعبہ جات میں عوامی رہنمائی اور خدمت کا شاید ہی کوئی ایسا شعبہ(Department) ہو جہاں بے پردہ اور ماڈرن عورتیں موجود نہ ہوتی ہوں۔اسی طرح منگنی، شادی،ولیمہ،عیدِ سعید،سالگرہ،عقیقہ،ویلن ٹائن ڈے،نیوائیر نائٹ،بسنت اور جشنِ آزادی کے مواقع پر بھی اکثر خواتین چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کرکے سرِ عام بے حیائی کے تمام ریکارڈز توڑ ڈالتی ہیں۔حالانکہ اللہ کریم نے عورتوں کو اپنے گھروں میں ٹھہری رہنے کا حکم اور شرعی ضرورت وحاجت کے بغیر اپنے گھروں سے نکلنے سے منع فرمایا ہے،چنانچہ

پارہ22 سُوْرَۃُ الْاَحْزاب آیت نمبر33 میں فرمایا گیا:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى (پ۲۲،الاحزاب:۳۳)

تَرجَمۂ کنزُالایمان:اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسی اگلی جاھِلیَّت کی بے پردگی۔

تفسیرِ صِراطُ الْجِنَان جلد8 صفحہ نمبر21 پر اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھا ہے:یعنی جس طرح پہلی جاہلیت کی عورتیں بے پردہ رہا کرتی تھیں اس طرح تم بے پردگی کا مظاہرہ نہ کرو۔اگلی اور پچھلی جاہلیت کے زمانے سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں،ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ اگلی جاہلیت سے مراد اسلام سے پہلے کا زمانہ ہے،اس زمانے میں عورتیں اِتراتی ہوئی نکلتی اور اپنی زینت اور مَحاسن کا اظہار کرتی تھیں تاکہ غیر مرد انہیں دیکھیں،لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈَھکیں اور پچھلی جاہلیت سے آخری زمانہ مراد ہے جس میں لوگوں کے افعال پہلوں کی مثل ہو جائیں گے۔(خازن،الاحزاب،تحت الآیۃ:۳۳، ۳/۴۹۹،جلالین،الاحزاب،تحت الآیۃ:۳۳،ص۳۵۴،ملتقطاً)

آیئے!مل کر بارگاہِ الٰہی میں دُعا کرتے ہیں:

دیدے پردہ بہو بیٹیوں کو ماؤں بہنوں سبھی عورتوں کو

ہم سبھی کو حقیقی حیا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3) تیسرا مدنی پھول یہ ملا کہ جو ماں باپ متقی وپرہیز گار، عبادت گزار، شرم وحیا کے پیکر اور مدنی رنگ میں رنگے ہوئے ہوتے ہیں تو یہی خصوصیات ان کی اولاد میں بھی منتقل ہو جاتی ہیں اور اللہ پاک ایسوں کی نسلوں کو بھی سنوار دیتا ہے، جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک انسان کی نیکو کاری سے اس کی اَولاد اور اَولاد، دَر اَولاد کی اِصلاح فرمادیتا ہے، اُس کی نسل اور اُس کے پڑوسیوں میں اُس کی حفاظت فرماتا ہے اور وہ سب اللہ پاک کی طرف سے امان میں رہتے ہیں۔ (تفسیر دُرِّمَنثور، ۴۲۲/۵)

فکر کی بات یہ ہے کہ ماں باپ ہی اگر فیشن کے مَتوالے ہوں گے، ماں باپ ہی فلمیں ڈِرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے کے شیدائی ہوں گے، ماں باپ ہی بے عملی کا شکار ہوں گے، ماں باپ ہی ضروری دِینی مسائل سے ناواقف ہوں گے، ماں باپ ہی سُنّتوں سے منہ موڑے ہوئے ہوں گے، ماں باپ ہی بے پردگی وبے حیائی اور طرح طرح کے باطنی امراض کا شکار ہوں گے تو ایسوں کی اولاد کم ہی باعمل وباکردار اور عاشقِ رسول بن پاتی ہوگی۔ لہٰذا ماں باپ کو چاہئے کہ سب سے پہلے وہ خود عِلْم وعمل کے زیور سے آراستہ ہوں خصوصاً فرض عُلوم سیکھیں، نمازِ پنجگانہ کا اِہتمام کریں، تِلاوتِ قرآن کو اپنا معمول بنائیں، سُنّتیں اپنائیں، شرم وحیا کے پیکر بنیں اور اپنے ظاہر وباطن کو اسلامی تعلیمات کے مطابق سنوارنے کی کوشش کریں تاکہ وہ اپنی اَولاد کی صحیح معنوں میں مدنی تربیت کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔

یادرکھئے! اَولاد کی درست اسلامی طریقے سے مدنی تربیت کرنا، والدین کی اہم ترین ذمہ داریوں میں شامل ہے، چنانچہ

پارہ 28 سورۃُ التَّحرِیم کی چھٹی آیتِ کریمہ میں ارشادِ خداوندی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ

تَرْجَمَۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ (پ۲۸، التحریم:٦)

تفسیر صِراطُ الْجِنان میں ہے: اس آیت سے معلوم ہوا کہ جہاں مسلمان پر اپنی اِصلاح کرنا ضروری ہے، وہیں اَہلِ خانہ کی اسلامی تعلیم و تربیت کرنا بھی اس پر لازم ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے بیوی بچوں اور گھر میں جو افراد اس کے ماتحت ہیں، ان سب کو اسلامی احکامات کی تعلیم دے یادِلوائے، یونہی اسلامی تعلیمات کے سائے میں ان کی تربیت کرے تاکہ یہ بھی جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں۔ (تفسیر صراط الجنان، ۱۰/ ۲۲۱) اللہ کریم تمام والدین کو اپنی اور اپنی اولاد کی درست اسلامی طریقے کے مطابق مدنی تربیت کرکے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو جہنم کی آگ سے بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

رہے شاد و آباد میرا گھرانہ کرم از پئے مُصْطَفٰے غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا اصلاحِ اُمّت اور اُمّتِ مُصْطَفٰے کی خیر خواہی کا بہترین ذریعہ ہے، یہ وہ عظیمُ الشّان کام ہے، جس کو تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ

السَّلام اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے بہترین انداز میں سرانجام دیا۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ سرکارِ بغداد، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی اللہ پاک کے مقبول ولی تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا سینہ بھی اِصلاحِ اُمّت اور اُمت کی خیر خواہی کے مقدس جذبے سے سرشار تھا، لہٰذا آپ نے نبیوں اور ولیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیکی کی دعوت کے اس عظیم فریضے کو اچھی طرح انجام دیا۔ آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نیکی کی دعوت دینے کے انداز پر مشتمل ایک دلنشین واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

شراب کے مٹکے توڑ دیئے

حضرت سَیِّدُنا اَبُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک دن جامع مسجد کی طرف جارہے تھے، دیکھا کہ بادشاہِ وَقْت کے چند مُلازِم شَراب کے مٹکے سروں پر اُٹھائے، بادشاہ کے محل کی طرف بڑھے چلے جارہے تھے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ منظر دیکھا تو بُرائی سے روکنے کے مُقدّس جذبے سے سرشار ہو کر آگے بڑھے اور ان کے مٹکوں کو توڑ دیا۔ آپ کے رُعب و دَبْدَبے، جَلال اور بزرگی کو دیکھ کر کسی بھی مُلازِم کو کچھ کہنے کی ہمّت نہ ہوئی لیکن انہوں نے جاتے ہی بادشاہ کے سامنے سارا واقِعہ بیان کر دیا۔ بادشاہ نے کہا: سیّد موسیٰ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کو فوراً میرے دربار(Court) میں پیش کرو!۔ چُنانچہ حضرت سیّد مُوسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دربار میں تشریف لے آئے تو بادشاہ نے غُصّے میں جَل بُھن کر پوچھا: آپ کون ہوتے ہیں میرے مُلازمین کی محنت کو ضائع کرنے والے؟ حضرت سید موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں مُحْتَسِب (یعنی نگرانی کرنے والا) ہوں اور میں نے اپنا فرض اَدا کیا ہے۔ بادشاہ نے کہا: آپ کس کے حکم سے مُحْتَسِب (یعنی نگرانی کرنے والے) مُقرَّر کئے گئے ہیں؟ حضرت سَیِّد مُوسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے رُعب دار لہجے میں جواب دیا: جس کے حکم سے تم حکومت کر رہے ہو۔ آپ کے اس اِرشاد سے خلیفہ

پر ایسی رِقَّت طاری ہوئی کہ وہ گھٹنوں پر سَر رکھ کر بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر بعد سَر اُٹھا کر عَرْض کی: حُضُور! مٹکوں کو توڑنے میں کیا حکمت تھی؟

حضرت سید ابُو صالح مُوسیٰ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے اِرْشاد فرمایا: تمہارے حال پر شفقت کرتے ہوئے اور تمہیں دُنیا و آخرت کی رُسوائی اور ذِلّت سے بچانے کی خاطر ایسا کیا۔ خلیفہ پر آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی اس حکمت بھری گفتگو کا بہت اثر ہوا اور متأثر ہو کر وہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی خِدمتِ اَقْدس میں عَرض گُزار ہوا: عالیجاہ! آپ میری طرف سے بھی مُحْتَسِب (یعنی نگرانی کرنے) کے منصب پر مامُور ہیں۔ آپ نے بڑی بے نیازی سے فرمایا: جب میں اللہ پاک کی طرف سے مامُور ہوں، تو پھر مجھے مخلوق کی طرف سے مامور ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ اُسی دن سے آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ **"جنگی دوست"** کے لَقَب سے مشہور ہو گئے۔ (غوث پاک کے حالات، ص۱۶ ملخصاً)۔

آیئے! شہنشاہِ بغداد، حُضور غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے نانا جان، رحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں فریاد کرتے ہیں:

مجھے تم یارسولَ اللہ دے دو جذبۂ تبلیغ
شہا! دیتا پھروں نیکی کی دعوت یارسولَ اللہ

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۳۲)

شخصیات کو بھی نیکی کی دعوت دیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا! اللہ والے جاہ و منصب رکھنے والوں کے رُعب و دبدبے سے متاثر نہیں ہوتے، اللہ والے اُونچے منصب والوں کی خُوشامد و چاپلوسی نہیں کرتے، اللہ والے دنیوی عہدوں پر فائز لوگوں کو بُرائی میں مُبْتَلا دیکھ کر خاموش نہیں رہ پاتے، اللہ والے اُنہیں بھی نصیحت (Advice) کے مَدَنی پھول اِرشاد فرماتے ہیں۔ کیونکہ دولت مندوں کی

خُوشامد تووہ کرے، جسے دُنیا کی ذلیل دَولت پانے کالالچ ہو، جبکہ اللہ والے تو قناعت کی قیمتی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں، اللہ والوں کی نظر دولتمندوں کے فانی مال پر نہیں بلکہ اللہ والوں کو رَحمتِ الٰہی پر بھروسا ہوتا ہے۔

یاد رہے! مالداروں کی دولت کے سبب ان کی تعظیم کرنا شرعاً ممنوع ہے، چُنانچِہ مَنْقُول ہے: جو کسی مالدار کی اِس کے مالدار ہونے کے سبب آؤ بھگت کرے، اُس کا دو تہائی دِین جاتا رہا۔ (کَشْفُ الْخِفاء، ۲/ ۲۱۵، رقم: ۲۴۴۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا کام صرف نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا ہے، مَنوانا ہمارا کام نہیں ہے۔ البتہ اگر کہیں کسی غَیر شرعی کام کو روکنے کی قُدرت (Power) ہے، تو اسے روکنا بھی ضروری ہو گا۔

یاد رہے! نیکی کی دعوت کے چند مراتب ہیں۔ آیئے! ان مراتب کی کچھ تفصیل سنتے ہیں، چنانچہ حُجّۃُ الاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نیکی کی دعوت کے مَراتِب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (1) کسی جاہل کو حق بات بتانا۔ یعنی جسے شَرعی حکم مَعْلُوم نہ ہو، اس کو شَرعی حکم بتانا۔ (مثلاً سُود کالَین دَین کرنے والے کو یہ بتانا کہ یہ کام حرام ہے، لہٰذا آپ کو اس سے ضَرور بچنا چاہیے) (2) نَرم گُفتگو کے ذَریعے وَعظ و نصیحت کرنا۔ (جیسے غیبت کرنے والے کو سمجھاتے ہوئے نَرم لہجے میں کہنا: پیارے بھائی غیبت کرنا حَرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ پھر آپ کیوں غیبت کے گُناہ میں مبتلا ہوتے ہیں؟ براہِ کرم! غیبت کرنے سے بچیئے اور اپنا یہ ذِہن بنایئے! غیبت کریں گے نہ غیبت سُنیں گے۔ اِنْ شَآءَاللہ۔ (3) (نیکی کی دعوت دینے کا تیسرا دَرَجہ یہ ہے کہ خِلافِ شریعت کام کرنے والے کو) بُرا بھلا کہنا اور ڈانٹ ڈپٹ کرنا۔ بُرا بھلا کہنے سے مُراد یہاں فحش کلامی نہیں بلکہ (اُستاد کا اپنے شاگرد، والدین کا اپنی اَولاد اور پیر کا اپنے مُرید کو) اس طرح کہنا: ''اے

جاہل! اے نادان! اے ناسمجھ! کیا تُو اللہ پاک سے نہیں ڈرتا" یا اسی طرح کے دیگر الفاظ اِستعمال کرنا۔ (4)(عہدہ و منصب کے) غَلَبے کے ذَریعے عملاً روکنا مثلاً آلاتِ لَہو ولَعِب توڑ دینا، شراب کو بہا دینا، ریشمی لباس کو پھاڑ دینا اور زبردستی کسی کا حق چھیننے والے سے چھینے ہوئے کپڑے چھین کر مالک کو لوٹا دینا۔ (یہ آخری دَرَجہ اہلِ اِقتِدار و حکومت کیلئے ہے) (احیاء العلوم، ۲/۱۱۲۴ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کے بیان کردہ مَراتِب پر ہر ایک کو عمل کرنا ضروری نہیں بلکہ اس کی چند صورتیں ہیں۔ چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "**بہارِ شریعت**" جلد 3 صفحہ نمبر 615 پر ہے: اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے روکنے) کی کئی صُورتیں ہیں: (1) اگر غالب گمان یہ ہے کہ یہ (نیکی کی دعوت دینے والا) ان سے کہے گا تو وہ اس کی بات مان لیں گے اور بُری بات سے باز آجائیں گے، تو اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف (نیکی کی دعوت دینا) واجب ہے، اس (نیکی کی دعوت دینے والے شخص) کو باز رہنا جائز نہیں، خصوصاً سیٹھ، والدین، بڑے بھائی بہن، دِینی منصب والوں مثلاً پیر و مُرشِد، امام صاحب، اساتذہ وغیرہ کو اس صورت میں اپنے ماتحتوں اور چھوٹوں کے بارے میں غور کرنا لازم ہے۔ (2) اگر گمانِ غالب یہ ہے کہ وہ (جن کو نیکی کی دعوت دے گا تو وہ) طرح طرح کی تُہمت باندھیں گے اور گالیاں دیں گے تو (پھر نیکی کی دعوت) تَرک کرنا (یعنی چھوڑ دینا) اَفْضَل ہے، (3) اگر یہ مَعْلُوم ہے کہ وہ اسے ماریں گے اور یہ صَبْر نہ کرسکے گا یا اس کی وَجہ سے فِتْنہ وفَساد پیدا ہوگا، آپس میں لڑائی ٹَھن جائے گی، جب بھی چھوڑنا اَفْضَل ہے، (4) اگر معلوم ہو کہ وہ (لوگ جنہیں نیکی کی دعوت دی جائے گی) اگر اسے ماریں گے تو صَبْر کرلے گا، تو ان لوگوں کو بُرے کام سے مَنْع کرے اور یہ (نیکی کی دعوت دینے والا) شخص راہِ خدا میں لڑنے والا ہے، (5) اگر معلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں مگر نہ ماریں گے اور نہ گالیاں دیں گے، تو اِسے اِخْتیار ہے اور اَفْضَل یہ ہے کہ اَمْر

کرے (یعنی نیکی کی دعوت دے اور بُرائی سے منع کرے۔)

ہمارے معاشرے میں عام طور پر یہ آخری صورت بکثرت پائی جاتی ہے (یعنی معلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں مگر نہ ماریں گے اور نہ گالیاں دیں گے)، اس پر عمل کرکے ثواب کمانا چاہیے، مزید اس کا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ جب بُرائی کے خلاف بولنے والے بڑھیں گے تو بُرائیاں ختم ہونا شروع ہوجائیں گی اور ہر گھر **اَمن کا گہوارہ** بننا شروع ہوجائے گا، ہر طرف **سُنّتوں کی مدنی بہاریں** آجائیں گی، نفرتوں کی دِیواریں **محبتوں کی فضاؤں** میں تبدیل ہونا شروع ہوجائیں گی، کئی کئی سالوں سے **بچھڑے ہوئے خاندان** آپس میں مِل جائیں گے، رُوٹھے ہوئے مان جائیں گے، **صحابہ و اہلبیت** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ اَجۡمَعِیۡن کے مبارک دَور کی یاد تازہ ہو جائے گی۔

مجھے تم ایسی دو ہمّت آقا، دُوں سب کو نیکی کی دعوت آقا
بنا دو مجھ کو بھی نیک خصلت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

والدہ محترمہ کے اوصاف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم حضور غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے والدِ محترم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی سیرت کے بارے میں سُن رہے تھے۔ آیئے! اب حضور غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی والدۂ ماجدہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہا کے بارے میں بھی کچھ سنتے ہیں۔ یادرہے! حضور غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی والدہ ماجدہ اُمُّ الخیر حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہا (اپنے) وقت کی انتہائی نیک سیرت خاتون اور تقویٰ و پرہیزگاری کی پیکر تھیں ۔(سیرتِ غوث اعظم، ص۵۱ ملخصاً) آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہا دیگر بہت سی بہترین خوبیوں سے بھی آراستہ تھیں

مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کی ذات میں ایک خاص (Special) بات یہ بھی تھی کہ آپ تلاوتِ قرآن کی بہت شیدائی تھیں اور اس قدر کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنا آپ کا معمول بن چکا تھا کہ محبوبِ رحمانی ، قندیلِ نورانی، شہبازِ لامکانی شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے شکمِ اطہر میں رہ کر پورے اَٹھارہ (18) پارے یاد کر لئے تھے، چنانچہ

18 پارے سنا دیئے

شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پانچ سال کی عمر میں پہلی بار بِسْمِ اللہ پڑھنے کی رَسم کے لیے کسی بُزرگ کے پاس بیٹھے، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھی، پھر سورۂ فاتحہ اور الٓمّٓ سے لے کر 18 پارے سنا دیئے۔ اُن بُزرگ نے کہا: بیٹے! اور پڑھیئے۔ کہا: بس مجھے اِتنا ہی یاد ہے کیوں کہ میری ماں کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا، اُس وَقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں نے سُن کر یاد کر لیا تھا۔ (رسالہ منے کی لاش ص 4 ملخصا)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا اُونچے اُونچوں کے سَروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سَر بَھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا اَولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۱۹)

مختصر وضاحت: اے ہمارے غوثِ پاک! آپ کا مقام و مرتبہ بہت ہی بلند و بالا ہے یہاں تک کہ بڑے بڑے اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہم اجمعین کے سروں سے بھی آپ کا قدم اُونچا ہے، آپ کے مبارک سر کا مقام ہم بھلا کیسے جان سکتے ہیں کیونکہ آپ کے قدموں کا حال یہ ہے کہ اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہم اجمعین اُنہیں چومنے کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنے بچوں کی اَمّی اور اپنی محرمات (مثلاً والدہ، بہن وغیرہ) بلکہ

اپنے رشتہ دار اسلامی بھائیوں کے بارے میں بھی یہ غور کرنا چاہیے کہ کیا ہمیں اور انہیں **دیکھ کر قرآنِ پاک پڑھنا** آتا ہے؟ نماز میں کی جانے والی تلاوت اور پڑھی جانے والی تسبیحات و اذکار کیا ہم درست طریقے سے پڑھتے ہیں؟ اس کی درستی کے لیے ہم نے کوئی انتظام کیا؟(مثلاً مدارس المدینہ ، مدرستہ المدینہ بالغان ، مدرستہ المدینہ بالغات یا بذریعہ انٹرنیٹ Online قرآنِ کریم سیکھنے کا اہتمام کیا؟) ہم نے اس کے لیے کیا کوشش کی؟ جی ہاں! مشکل سے مشکل **اینڈرائیڈ موبائل**(android Mobile) اور نہ جانے کتنی ہی **ایپلی کیشنز** (Applications) چلانا تو آتی ہیں، مگر افسوس! **قرآنِ کریم** دیکھ کر پڑھنا نہیں آتا، بدقسمتی سے اِتنا بھی نہیں آتا کہ جس سے **نماز** ہی دُرست ہو سکے، کیونکہ یہ سیکھنے لیے نہ ہمیں شوق ہے نہ جذبہ ہے اور نہ ہی وقت نکالنے کی کوشش کرتے ہیں، غور کیجئے! کہیں! **سوشل میڈیا**(Social Media) اور **اِنٹرنیٹ کا غلط اِستعمال** کہیں ہمارے قیمتی وقت کو تباہی کی طرف تو نہیں دَھکیل رہا۔ اللہ پاک ہمیں وقت کی قدر کرتے ہوئے تعلیمِ قرآن حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی اِنعامات"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے جس طرح ہمارے **غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے شوقِ تلاوت کا پتا چلا، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پیدائشی ولی ہیں، آپ کی کرامات کا ظہور آپ کے پیدا ہوتے ہی شروع ہو گیا تھا اور والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے شکمِ اَطہر سے ہی 18 پارے یاد فرما کر دنیا میں جلوہ گر ہوئے تھے۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم بھی کچھ نہ کچھ وقت نکال کر تلاوتِ قرآنِ کریم کی سعادت پائیں، سیکھے ہوئے ہیں تو دُوسروں کو سکھائیں، بڑی عمر کے (بالغ) اسلامی بھائی **مدرستہ المدینہ بالغان** میں پڑھیں یا پڑھائیں اور بڑی عمر کی (بالغہ) اسلامی بہنیں **مدرستہ المدینہ بالغات** میں پڑھیں یا پڑھائیں، اپنے مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو مدارس المدینہ میں داخل

کروائیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں کچھ نہ کچھ وقت دے کر اپنی قبر و آخرت کو بہتر سے بہترین بنانے کی کوشش کریں۔ یاد رہے! ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"مدنی اِنْعَامات"** کے مُطابِق روزانہ فِکرِ مدینہ کرتے ہوئے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمَّہ دار کو مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا بھی ہے۔☆مدنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسْخَہ ہیں،☆مدنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے تلاوتِ قرآنِ پاک کرنے سننے کا ذوق وشوق بیدار ہوتا ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سُنئے، چنانچہ

مدنی انعامات کے رسالے کی بَرَکت

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کو اُن کے علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے، اُنہوں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے اُن کے بڑے بھائی جان کو مدنی اِنعامات کا ایک رِسالہ تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اِس مُخْتَصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اِسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست طریقہ دیا گیا ہے۔ مدنی انعامات کا رِسالہ ملنے کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اُن کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لیے مسجد میں حاضر ہو گئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مُبارَک بھی سجالی اور مَدَنی انعامات کا رِسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

جو اپناتے ہیں **"مَدَنی اِنعام"** اکثر انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہمارے غوثِ پاک کے نانا جان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ولایت

کے بلند منصب پر فائز تھے، جس طرح ہمارے غوثِ پاک کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آسمانِ ولایت کا روشن ستارہ تھے، جس طرح ہمارے غوث پاک کی والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا اللہ پاک کی مقبول ولیّہ تھیں، اسی طرح ہمارے غوثِ پاک کی پھوپھی جان(Father's sister) کو بھی اللہ کریم نے ولایت کا مرتبہ عطا فرمایا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا ایک باکرامت ولیہ تھیں اور آپ کا مقام ومرتبہ اللہ پاک کی بارگاہ میں اس قدر بلند وبالا تھا کہ لوگ بارش کے لئے دعائیں کروانے کے لئے آپ کی پاک بارگاہ میں حاضری دیا کرتے اور اللہ پاک کی رحمت کا نظارہ کرتے۔

آیئے! حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پھوپھی جان کی ایک ایمان افروز کرامت ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

غوثِ پاک کی پھوپھی جان

ایک دفعہ جیلان میں بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے خشک سالی ہوگئی، لوگوں نے نمازِ اِسْتِسْقَاء(اِسْ۔تِسْ۔قَاء یعنی بارش کے لیے پڑھی جانے والی نماز) پڑھی، لیکن بارش نہ ہوئی تو لوگ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پھوپھی جان حضرت سَیِّدہ اُمِّ عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے گھر آئے اور آپ سے بارش کے لئے دعا کرنے کی درخواست(Request) کی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا اپنے گھر کے صحن کی طرف تشریف لائیں اور زمین پر جھاڑو دے کر دعا مانگی: اے ربِّ کریم! میں نے تو جھاڑو دے دی، اب تُو چھڑکاؤ فرمادے(یعنی بارش سے سیراب فرمادے)۔ کچھ ہی دیر میں آسمان سے بارش برسنا شروع ہوگئی، لوگ اپنے گھروں کو اس حال میں لوٹے کہ تمام کے تمام پانی سے تر تھے اور پُورا جیلان خوشحال ہوگیا۔

(بهجة الاسرار، ذکر نسبه وصفته، ص۱۷۳ ملخصاً)

بخش دے میری ساری خطائیں کھول دے مجھ پر اپنی عطائیں

برسا دے رَحمت کی برکھا یااللہ میری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خاندانِ غوثِ اعظم کی یہ شان ہے تو ان کے نانا جان کے خاندان، والدینِ مصطفٰے، اہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اوراُمَّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ اَجْمَعِیْن کی کیا آن بان اور کیا ہی شان ہو گی اور جنہوں نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت پائی، ان چمکتے دَمکتے ستاروں کا کیا مقام ہو گا؟

ہر صحابیِ نبی	جنّتی جنّتی	چار یارِ نبی	جنّتی جنّتی
صِدّیق و عمر	جنّتی جنّتی	عثمانِ غنی	جنّتی جنّتی
فاطمہ اور علی	جنّتی جنّتی	معاویہ اور علی	جنّتی جنّتی
حسن اور حسین بھی	جنّتی جنّتی		

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اولیائے کرام کی صحبت کی برکات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام کی صحبت بگڑیاں بنادیتی ہے، اولیائے کرام کی صحبت شیطان سے بچنے کا کامیاب ترین ہتھیار ہے، اولیائے کرام کی صحبت شیطان کے واروں کو پہچاننے کا زبردست ذریعہ ہے، اولیائے کرام کی صحبت ربِّ کریم کی پہچان کا ذریعہ ہے، اولیائے کرام کی صحبت نیکیوں کا حریص اور گناہوں سے نفرت کرنے والا بنادیتی ہے، اولیائے کرام کی صحبت دنیا و آخرت کی بھلائیاں پانے کا نسخہ ہے، اولیائے کرام کی صحبت ولایت کی منزل تک پہنچادیتی ہے۔ الغرض اولیائے کرام کی صحبت میں رہنے والا انسان ان کے فیوض و برکات سے خوب مالا مال ہوتا اور رضائے الٰہی پانے میں

کامیاب ہو جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی اللہ کریم کے مقبول ولی بلکہ ولیوں کے سردار ہیں، اللہ پاک نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ طاقت و قوت بخشی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شیطان کے خفیہ واروں کو نہ صرف اچھی طرح پہچانتے ہیں بلکہ اللہ پاک کی عطا سے ان کو ناکام بنانے کا اختیار بھی رکھتے ہیں۔

آیئے! سنتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت سے فیضیاب ہونے کی برکت سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زوجہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا شیطان کے وار سے کیسے محفوظ رہیں، چنانچہ

شیطان کے خفیہ وار کو ناکام بنادیا

حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہزادے سَیِّد شیخ عبد الجبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے بارے میں فرماتے ہیں: جب بھی والدۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کسی اندھیرے مکان میں تشریف لے جاتیں تو وہ جگہ چراغ کی طرح روشن (bright) ہو جاتی۔ ایک موقع پر میرے والدِ محترم سیدنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی وہاں تشریف لے آئے، جیسے ہی ان کی نظر اس روشنی پر پڑی تو وہ روشنی غائب ہو گئی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: یہ چراغ در حقیقت شیطان تھا، جو تمہاری خدمت کرتا تھا اور تمہیں گمراہ کرنے کے لیے آتا تھا، اس لیے میں نے اسے ختم کر دیا، اب میں تمہاری اس روشنی کو رحمانی نور میں تبدیل کئے دیتا ہوں، چنانچہ اس کے بعد جب بھی اَمّی جان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کسی اندھیرے مکان میں تشریف لے جاتیں تو وہاں ایسی روشنی ہو جاتی جیسے چاند کی چاندنی ہوا کرتی ہے۔

(بهجة الاسرار، ص ۱۹۶)

المدد یا غوثِ اعظم دَسْتْ گیر بے کساں　　پھنس گئی ہے ناؤ طوفاں میں لگادیں آپ پار

(وسائل بخشش مرمم، ص ۲۲۲)

مری ڈُوبتی ناؤ کو دو سہارا ذرا جلد آؤ اِدھر غوثِ اعظم
یہاں بھی سہارا وہاں بھی سہارا اِدھر غوثِ اعظم اُدھر غوثِ اعظم
میں بغداد کا کوئی سگ ہوتا اور کاش! مجھے رکھتے تم باندھ کر غوثِ اعظم

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۵۸)

سُبْحٰنَ اللہ! سنا آپ نے! پیروں کے پیر، پیر دَسْتْ گیر، روشن ضمیر، قُطبِ رَبّانی، محبوبِ سُبحانی، پیرِ لاثانی، غوثِ صمدانی، پیرِ پیراں، میر میراں، شیخ سیِّد ابو محمّد عبدُ القادِر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیسی شان و شوکت والے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے وجودِ مسعود کی برکت سے شیطان بھاگ گیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زوجۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا اس مردود کے خفیہ وار سے محفوظ ہو گئیں۔

معلوم ہوا! شیطان بڑا مکّار و عیّار ہے، وہ طرح طرح کے جادُوئی کرتب(Magical tricks) بھی دکھاتا ہے، اس کے وار سے ہمیشہ خبر دار رہنا چاہیئے، اپنی عقل وہوشیاری پر اعتماد کرنے کے بجائے اللہ پاک کے فضل وکرم پر نظر رکھنی چاہیئے۔ یاد رہے! جس کے پاس مال ہوتا ہے اُس کے پاس چور آتا ہے، جس کے پاس دولتِ ایمان ہے اُس کے پاس ایمان کا لٹیرا شیطان ضرور آتا ہے، جس کا ایمان جتنا مضبوط ہوتا ہے، اس کے پاس اسی قدر نیکیوں کے خزانے کی بھی کثرت ہوتی ہے، لہٰذا وہاں شیطان بہُت زیادہ زور لگاتا ہے۔ ہمارے پیر و مرشِد حُضُورِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زوجہ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے پاس ایمان واعمال کے خزانے کے انبار دیکھ کر شیطان نے ڈاکا ڈالنے اور آپ کو گمراہ کرنے کی خطرناک کوشش کی مگر اللہ پاک کے فضل و کرم اور ولیوں کے سردار، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی برکت سے وہ مردود ناکام و نامُراد ہو گیا۔

دمِ نزع شیطاں نہ ایمان لے لے حفاظت کی فرما دعا غوثِ اعظم

(وسائل بخشش مرمم، ص ۵۵۳)

مجلس مدرسۃ المدینہ آن لائن

اے عاشقانِ غوثُ الاعظم! آیئے! ایمان واعمال کی حفاظت کے لئے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہوجایئے، آیئے! شیطانی چالوں سے بچنے کے لئے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی غلامی کا پٹا اپنے گلے میں ڈال لیجئے، آیئے! غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہوجایئے اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے قادری عطاری سلسلے میں مرید ہوکر فیضانِ غوثِ پاک سے مالا مال ہوجایئے۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مَحبَّت کی چند جھلکیاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اپنے پیرومرشِد حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے بے حد محبت ہے۔ آیئے! غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے آپ کی محبت کی چند ایمان افروز جھلکیاں ملاحظہ کیجئے:

(1) امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا تحریر کردہ نعتیہ دیوان "**وسائلِ بخشش**" آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے محبت کی واضح دلیل ہے جس میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شانِ اقدس میں بھی کئی کلام اور غوثیہ نعرے بھی تحریر فرمائے ہیں۔ (2) آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکروں کے دوران وقتاً فوقتاً حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شان بیان فرماتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی منقبت کے اشعار پڑھتے اور ساتھ ساتھ غوثیہ نعرے بھی لگاتے ہیں۔ (3) آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت وکرامت کے تعلق سے مختلف رسائل بھی تحریر فرمائے ہیں۔ (4) آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سالہا سال سے ربیعُ الآخر

کے مبارک مہینے میں حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عُرسِ مبارک شایانِ شان طریقے سے مناتے چلے آرہے ہیں(5)ماہِ ربیع الاخر میں ہفتہ وار مدنی مذاکروں کے علاوہ بڑے اِہتمام کے ساتھ گیارہویں شریف کی نسبت سے **11 مدنی مذاکرے** بھی ہوتے ہیں،ملک و بیرونِ ملک کے لاکھوں عاشقانِ رسول یہ مدنی مذاکرے دیکھنے سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں،ان مدنی مذاکروں میں روزانہ ہی **جلوسِ غوثیہ** کی ترکیب ہوتی ہے،دورانِ جلوس امیرِ اہلسنّت کے ہاتھوں میں **مدنی پرچم** بھی ہوتا ہے،جس میں ایک رنگ **مزارِ غوثِ اعظم** کے **گنبد شریف** سے بھی نسبت رکھتا ہے۔(6)آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے خاندان، آل واولاد، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار، گنبد ومینار، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے شہر الغرض آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے تعلق ونسبت رکھنے والی ہر ہر چیز سے بے انتہا محبت فرماتے ہیں۔(7)آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت کا مظہر ہیں۔(8)آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ صرف قادری سلسلے میں ہی مرید کرتے ہیں۔(9)آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے ہر بیان و مدنی مذاکرے میں عاشقانِ رسول کو حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مرید و طالب کرواکر انہیں بھی غوث پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا غلام بنادیتے ہیں۔(10)آپ، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شان پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات ارشاد فرماتے ہیں۔(11)اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل!امیرِ اہلسنّت کی تربیت کی برکت سے **بڑی گیارہویں شریف** کی بڑی رات کے موقع پر ملک وبیرونِ ملک "**اجتماعِ غوثیہ**"کا اِہتمام کیا جاتا ہے،جن میں کبھی **شانِ غوثِ اعظم** تو کبھی سیرتِ **غوثِ اعظم**، کبھی **خاندانِ غوثِ اعظم** تو کبھی **کردارِ غوثِ اعظم** وغیرہ کے موضوعات پر **سُنّتوں بھرے بیانات** اور **مناقبِ غوثِ اعظم** کا سلسلہ ہوتا ہے۔آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی گیارہویں شریف کی رات میں عاشقانِ رسول کو **بغدادی نسخہ** استعمال کرنے کی ترغیب دِلاتے ہیں۔(12)آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ترغیب پر عاشقانِ رسول کے لئے بڑی

گیارہویں شریف کی رات میں **لنگرِ غوثیہ** کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ امیرِ اہلسنت کی ترغیب پر سینکڑوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں غوثِ پاک کے **ایصالِ ثواب کے لیے روزہ** رکھنے کی بھی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

القاباتِ غوثِ اعظم

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، شہنشاہِ بغداد، سرکارِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو کتنے پیارے پیارے **القابات** سے یاد کرتے ہیں، ان القابات سے آپ کی غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے سچی محبت کی جھلک بھی نظر آتی ہے، آیئے! ہم بھی وہ القابات سُنتے ہیں:

گیارہویں والے آقا، پِیروں کے پِیر، پِیرِ دَستگیر، روشن ضمیر، قطبِ ربّانی، محبوبِ سُبحانی، غوثُ الصَّمَدانی، قِندیلِ نورانی، شہبازِ لامکانی، پِیرِ پیراں، میرِ میراں۔

اللہ کریم ہم سب کو امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اور آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے صدقے میں حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سچی پکی غلامی نصیب فرمائے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ آمین

مُرید ہونے کے فائدے

یاد رہے! کسی پیرِ کامل سے مُرید ہونے کی بہت برکتیں اور فائدے ہیں، مثلاً اس کی برکت سے ایمان کی حفاظت نصیب ہوتی ہے، ☆ **نماز روزے** کی پابندی نصیب ہوتی ہے، ☆ **فرض علوم** سیکھنے کی مدنی سوچ ملتی ہے، ☆ **حلال، حرام** کی پہچان نصیب ہوتی ہے ☆ **اِحترامِ مسلم** و **جذبۂ ایمانی** نصیب ہوتا ہے، ☆ شیطان سے حفاظت ہوتی ہے، ☆ دل میں عبادت کا شوق اور تِلاوتِ قرآن کا ذوق ملتا ہے ☆ بُری صحبت سے بچنے کا ذہن بنتا ہے، ☆ دِین کی معلومات حاصل ہوتی ہے، ☆ گناہوں سے توبہ نصیب ہوتی ہے، ☆ دِینی و دنیاوی پریشانیاں دُور ہوتی ہیں، ☆ انسان کا کردار اچھا ہو جاتا ہے۔ ☆ امیرِ

اہلسنّت سے بیعت ہو کر لوگوں کو کیا کیا فوائد حاصل ہوئے، کیا کیا برکتیں نصیب ہوئیں ☆امیرِ اہلسنّت سے مُرید ہو کر عالِم بن گئے ☆مُفتی بن گئے، ☆حافظ بن گئے، ☆گھر میں مدنی ماحول بن گیا، ☆داڑھیاں آ گئیں، ☆عمامے سج گئے، ☆مدینے کی محبت نصیب ہو گئی، ☆حج کی رَغبت ہوئی، ☆کئی حاجی بن گئے، ☆نعتیں پڑھنے کا ☆نعتیں سُننے کا ذوق و شوق نصیب ہوا، ☆عشقِ رسول مِلا، ☆اعلیٰ حضرت کا تعارف ہوا، ☆غوثِ پاک کا تعارف ہوا۔ اِسی طرح اگر ہم غور کرتے جائیں تو ایسی سینکڑوں مثالیں ہوں گی کہ جو امیرِ اہلسنّت کا مُرید ہونے کی برکت سے نصیب ہوئیں۔ الغرض مُرید ہونے کی برکت سے انسان دنیا و آخرت میں سعادت مند ہو جاتا ہے۔

آیئے! فیضانِ غوث و رضا سے مالا مال عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے اور ہر طرف نیکی کی دعوت کی دھومیں مچا دیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 105 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدرسۃ المدینہ آن لائن"** بھی ہے۔ شَوَّالُ الْمُکَرَّم 1432ھ بمطابق ستمبر 2011 میں مجلس مدرسۃُ المدینہ آن لائن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ **"مجلس مدرسۃ المدینہ آن لائن"** کے ذریعے کم و بیش 65 ممالک کے طلبہ و طالبات نہ صرف دُرُست مَخارج کے ساتھ قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں بلکہ بنیادی اسلامی تعلیمات مثلاً وُضو، غُسل، تَیَمُّم، اَذان، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج وغیرہ کے مسائل بھی سیکھ رہے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) پر اِس شعبے کی تفصیلی معلومات اور داخِلہ فارم بھی موجود ہے، لہٰذا مدرسۃُ المدینہ آن لائن میں داخلے کے خواہشمند اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کی اِس ویب سائٹ کا (Visit) فرمائیں (دورِ حاضر کی ضرورت کے تقاضے اس شعبے کے ذریعے پورا کرنے کی کوشش ہے، لہٰذا اس شعبے کی فیس بھی ہے۔)۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اورآداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

"گھر میں آنے جانے کی" سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پُھول" سے "گھر میں آنے جانے کی سنتیں و آداب" سنتے ہیں: ☆جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھیئے: بِسۡمِ اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے، میں نے اللہ کریم پر بھروسا کیا، اللہ پاک کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوت۔(ابوداود، ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۵) اِنْ شَآءَ اللہ! اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہ کریم کی مددشامِلِ حال رہے گی، ☆گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُکَ خَیۡرَ الۡمَوۡلَجِ وَ خَیۡرَ الۡمَخۡرَجِ بِسۡمِ اللّٰہِ وَلَجۡنَا وَ بِسۡمِ اللّٰہِ خَرَجۡنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلۡنَا ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے ربِّ کریم پر ہم نے بھروسا کیا۔(ابوداود، ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۶) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سورۃُ الاِخلاص شریف

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

پڑھے۔ اِنْ شَآءَاللہ! روزی میں بَرَکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی، ☆اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصّٰلِحِیْن ترجمہ: "ہم پر اور اللہ کریم کے نیک بندوں پر سلام" تو فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/ ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رُوحِ مبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶ ص ۹۶، شرح الشّفاء للقاری، ۲/۱۱۸) ☆جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: السلامُ علیکم کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ ☆اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو، ☆جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سُنّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مثلاً کہے: محمد الیاس۔ نام بتانے کے بجائے اس موقع پر مدینہ! میں ہوں! دروازہ کھولو وغیرہ کہنا سنّت نہیں، ☆جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اس کے علاوہ شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ،اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دن بھر میں پچاس (50) بار درودِ پاک پڑھے گا قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا (یعنی ہاتھ مِلاؤں گا)۔ (القربہ، ابن بشکوال، ص ۹۱، حدیث: ۹۰)

پڑھتا رہوں کثرت سے درود اُن پہ سدا میں اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَبِیْعُ الآخِر، ماہِ فاخِر، ماہِ عبدالقادِر جاری ہے۔ اس مہینے کی گیارہویں تاریخ کو قُطبِ ربّانی، غوثِ صَمدانی، قِنْدیلِ نُورانی، شہبازِ لامکانی حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے بڑی خاص نسبت ہے، اس لیے دنیا بھر میں عاشقانِ غوثُ الاعظم بڑی گیارہویں شریف بڑی دُھوم دھام سے مناتے ہیں۔ اسی مناسبت سے ہم آج کے بیان میں غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

---

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

اوردِیگر چند اولیائے کرام کے پاکیزہ اوصاف کا ذکر سنیں گے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ پاک کے نیک بندے خوفِ خدا، کثرتِ عبادت، جذبۂ اصلاحِ اُمت، خیر خواہیِ اُمّت، فکرِ آخرت، حُسنِ اَخلاق، زُہدو تقویٰ، عاجزی و انکساری، اتباعِ شریعت، عفو و درگزر، صبر و شکر، محبتِ الٰہی، محاسبۂ نفس اور مخالفتِ شیطان سمیت کئی اوصافِ حمیدہ (یعنی نیک اور قابلِ تعریف اوصاف) کے پیکر ہوتے ہیں، حصولِ برکت کیلئے آج ہم غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دیگر نیک بندوں سے **متعلق** 3 صفات کا ذکرِ خیر سنیں گے۔ سب سے پہلے **عبادت و ریاضت** سے **متعلق** سنیں گے، ہمارے **غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کس **قدر عبادت گزار** تھے، اس کے کچھ واقعات سننے کے ساتھ دیگر اولیائے کرام کی **عبادت و ریاضت** سے **متعلق** بھی سنیں گے۔ ضمناً عبادتِ الٰہی کی اہمیت اور اس کے فوائد سے **متعلق** کچھ مدنی پھول بھی سننے کی سعادت پائیں گے۔ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دیگر اولیائے کرام میں پائے جانے والے ایک اور نیک وصف یعنی **"خوفِ خدا"** سے **متعلق** بھی کچھ واقعات بیان کئے جائیں گے۔ ساتھ ہی خوفِ خدا کی اہمیت (Importance) اور اس کے فوائد بھی ذکر کئے جائیں گے۔ اس کے بعد علمِ دین کی اہمیت اور بزرگانِ دِین کے بچپن ہی سے علمِ دین سیکھنے کے کچھ واقعات بھی پیش کئے جائیں گے۔

اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور کثرتِ عبادت

حضرت شیخ محمد بن اَبُوالْفَتح ھَرَوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ راتیں حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ

اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں رہا۔ ان راتوں میں آپ کا یہ معمول میں نے دیکھا کہ تہائی رات تک نفل پڑھتے اور پھر ذِکرُواَذکار میں مصروف ہو جاتے، پھر کچھ اوراد و وظائف پڑھتے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کبھی آپ کا جسم کمزور (Weak) ہو جاتا، کبھی صحت مند، کسی وقت میری نگاہوں سے غائب ہو جاتے، پھر تھوڑی دیر بعد آجاتے اور قرآنِ کریم پڑھتے، یہاں تک کہ رات کا دوسرا حصہ گزر جاتا، سجدے بہت طویل کرتے، اپنے چہرے کو زمین پر رکھتے، تہجد ادا فرماتے اور مُراقبہ ومُشاہدہ میں طلوعِ فجر تک بیٹھے رہتے، پھر نہایت عجز و نیاز اور خشوع سے دعا مانگتے، اس وقت آپ کو ایسا نُور ڈھانپ لیتا کہ نظروں سے غائب ہو جاتے، یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لیے درِ دولت سے باہر نکلتے۔ (بهجة الاسرار، ص ١٦٤ ملخصاً)

ایک اور روایت میں خود غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی عبادت و ریاضت کے معمولات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میں پچیس (25) سالوں تک تنہا بیابانوں اور ویرانوں میں ریاضت کرتا رہا اور پندرہ (15) سال تک میں نے عشاء اس طرح ادا کی کہ اس کے بعد ختمِ قرآن کرتا، اس حال میں کہ میں ایک پاؤں پہ کھڑا رہتا۔ ایک رات سیڑھی پر چڑھتے ہوئے میرے نفس نے مجھ سے کہا: تم ایک گھڑی بھی آرام نہیں کرتے؟ تو میں نے نفس کی یہ بات اپنے لیے خطرہ سمجھتے ہوئے یہ کیا کہ ایک پاؤں پہ کھڑا ہو گیا اور قرآنِ پاک پڑھنا شروع کر دیا اور تب تک ایسے ہی کھڑا رہا جب تک کہ قرآنِ پاک ختم نہ ہو گیا۔ (نزهة الخاطر الفاتر: ٥٠)

مرتبہ یوں تِرا خالق نے بڑھایا یاغوث
اولیاء کا تجھے سُلطان بنایا یاغوث
میں نکمّا تو کسی کام کے قابل ہی نہ تھا
مجھ سے بے کار کو تم نے ہی نِبھایا یاغوث

قابلِ رَشک ہے واللہ وہ قسمت والا
تُو نے کُتا جسے اپنا ہے بنایا یاغوث
آفتوں میں ہوں گِرِفتار، مدد کو آؤ!
آہ! دنیا کے غُموں نے ہے ستایا یاغوث

(وسائلِ بخشش، ص۵۴۰، ۵۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ! سنا آپ نے ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیسے عبادت گزار تھے، عبادت سے محبت کا عالم یہ تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے رات کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا، رات کے کسی حصے میں ذکر و اذکار کرتے، کسی حصے میں نوافل ادا کرتے، کبھی لمبے لمبے سجدے کرتے تو کبھی غور و فکر میں مصروف ہو جاتے، کسی وقت تلاوتِ قرآن کرتے تو کبھی عجز و انکساری کے ساتھ دعائیں مانگنے میں مشغول ہو جاتے۔ ساری رات یہی سلسلہ رہتا۔ اور یہ آپ ہی کی شان ہے کہ کئی کئی سالوں تک جنگلوں اور ویرانوں میں عبادت کرتے رہے، اور 15 سال تک عشا کی نماز اس طرح ادا کی کہ اس کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر ختمِ قرآن کرتے۔ اور یہ بھی آپ ہی کی شان ہے کہ چالیس (40) سال (Forty years) تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی اور آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تو فوراً وضو فرماتے اور دو رکعت نماز نفل پڑھا کرتے۔ (بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص ۱۶۴ ملخصاً)

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور ہمارا کردار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے ایک طرف تو ہمارے سامنے سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مقدس حیات ہے جبکہ دوسری طرف ہم اپنے حال پر بھی نظر کریں۔☆غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا معمول تھا کہ دن اور رات عبادت میں گزارا کرتے جبکہ ہم اپنی زندگیاں نہ جانے کن کن فُضول کاموں میں برباد کررہے ہیں، ☆غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے ولی اللہ ہونے کے باوجود آخری عمر تک عبادت کرنے اور نیکیاں کمانے میں مصروف رہے، جبکہ ہم میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنی ساری زندگی غفلت میں گُزار کر بُڑھاپے میں بھی نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتے، ☆غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز کے بہت پابند تھے جبکہ ہم میں سے کچھ تو مہینوں مَساجد کا منہ نہیں دیکھتے، بعض عید کی نماز کیلئے سال میں ایک بار ہی نہایت اِہتمام کے ساتھ مسجد کا رُخ کر تو لیتے ہیں لیکن بعض اس سعادت سے بھی محروم نظر آتے ہیں۔ ☆غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ساری زندگی اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کی اتباع میں گزاری جبکہ ہم فیشن کے مَتوالے دنیا کی رنگینیوں کے مَستانے ہیں۔ الغرض! ہمارا حال یہ ہوگیا ہے کہ ہم نے زندگی کو کھیل کُود سمجھ لیا ہے اور اپنے اسلاف کے طریقے سے بہت دور ہوگئے ہیں، ہمیں چاہیے کہ آج میسر آنے والی ان چند سانسوں کو غنیمت جانیں اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر عبادت میں زندگی گزاریں۔ یہاں یہ اہم بات بھی پیشِ نظر ہو کہ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز پڑھتے تو درست نماز پڑھتے، آپ قرآنِ کریم پڑھتے یا ذکر و اذکار فرماتے تو وہ درست تلفظ کے ساتھ، آپ کے غاروں میں عبادت کرنے سے کسی کا حق ضائع نہیں ہوتا تھا جبکہ اگر ہم اس طرح کے واقعات سنتے ہیں تو نوافل و تلاوت کے شوق میں اضافہ تو پاتے ہیں، مگر ان کی درستی کا ذوق نہیں ہوتا جو کہ بہت ضروری ہے اور انفرادی عبادات میں گھر والوں کے حقوق کی رعایت بلکہ دیگر مسلمانوں کے حقوق کی رعایت بھی ضروری ہے۔ یہ نہ ہو کہ رات دیر تک (Full Echo Sound) میں نعت خوانی ہو رہی ہے، محلے والے اُونچی آواز کی وجہ سے

تکلیف میں ہیں اور گھر والے آپ کے انتظار کی وجہ سے تشویش میں مُبتلا ہیں۔

عبادتِ الٰہی کی برکتیں

یاد رکھئے! **اللہ پاک کی کثرت سے عبادت کرنا** انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا شیوہ ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** اولیائے کرام رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کا طریقہ ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** دل میں محبتِ الٰہی کے پیدا ہونے کا سبب (Cause) ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** شیطان کے چُنگل سے نکلنے کا طریقہ ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** قربِ الٰہی پانے کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** گناہوں کے مرض سے شفا پانے کا ذریعہ ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** ظاہر و باطن کی اصلاح کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** روح کی تازگی کا باعث ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** دلوں کے اطمینان کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** شریعت کو مطلوب ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** ہر بندۂ مومن پر حق ہے اور **اللہ پاک کی عبادت کرنا** انسان کے پیدا کرنے کا مقصد ہے۔

جیسا کہ پارہ 27 سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت آیت نمبر 56 میں اللہ پاک انسان کے مقصدِ حیات کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ ﴿۵۶﴾

(پ ۲۷، الذّٰرِیٰت: ۵۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اور میں نے جِنّ اور آدمی اتنے ہی (اسی) لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

اسی طرح پارہ 3 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 51 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ

(پ ۳، آل عمران: ۵۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک میرا تمہارا سب کا رب اللہ ہے تو اسی کو پُوجو۔

جبکہ پارہ 1 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 21 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَۙ(۲۱) (پ۱، البقرہ: ۲۱)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اے لوگو! اپنے ربّ کو پُوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا یہ امید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیزگاری ملے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان آیاتِ مبارکہ میں عبادت کا واضح بیان ہے اور ایک آیت میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ انسانوں اور جِنّوں کو **اللہ پاک کی عبادت** کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور جب ہمارے خالق و مالک اللہ کریم نے ہمیں ہماری تخلیق کا مقصد (Purpose) بتادیا ہے تو اب ہم پر بھی لازم ہے کہ ہم اس مقصد کو پانے میں مصروف ہو جائیں اور خوب خوب اللہ پاک کی عبادت کریں اور یہ بات بھی واضح ہے کہ جہاں عبادت کرنے کا حکم ہے، وہاں عبادت کس طرح کرنی ہے، اس کی رہنمائی بھی فرمائی گئی، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم عبادت کرنے کے طریقے سیکھیں اور اس کے مطابق عبادت بجالائیں۔ مثلاً نمازِ نفل پڑھنی ہے یا فرض نماز پڑھنی ہے، تب بھی اس کے حقوق ادا کرنے ہوں گے۔ تلاوتِ قرآن کے ذریعے عبادت کرنی ہے تو قرآنِ کریم دُرست پڑھنا سیکھنا ہوگا، **فرض حج** ادا کرنا ہے تو حج کے ضروری مسائل واحکام سیکھنے ہوں گے، **زکوٰۃ فرض** ہونے کی صورت میں زکوٰۃ کے مسائل سیکھنے ہوں گے۔

اگر ہم بزرگانِ دِین کی سیرت کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ☆ اللہ پاک کے تمام نیک بندے عبادت و ریاضت کے شیدائی ہوتے تھے، ☆ ان کے شب و روز عبادت و بندگی میں بسر ہوتے، ☆ ہر وقت یادِ الٰہی میں اپنا وقت گزارنا ان کا محبوب ترین مشغلہ ہوتا۔ اولیاءِ کرام کی سیرت میں **حصولِ علم اور عبادت** دونوں پہلو نمایاں ملیں گے۔

آیئے! ذوقِ عبادت بڑھانے اور بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی نیت سے اولیائے کرام رَحمۃُ

اللہ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی کثرتِ عبادت کے 3 واقعات سنتے ہیں۔ چنانچہ

رات بھر عبادت اور دن بھر روزہ

(1) منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا حبیب نجّار رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ رات بھر عبادت کرتے اور دن بھر روزہ رکھتے اور افطار کیلئے جو کھانا حاضر کیا جاتا وہ بھی دوسروں میں تقسیم فرمادیتے اور خود ساری رات بُھوکے ہی قیام میں گزار دیتے۔ جب صبح قریب ہونے لگتی تو عاجزی وانکساری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں عرض (دعا) کرتے: میں غفلت کے سمندروں میں ڈُوبارہا اور گناہ کے میدانوں میں چلتا رہا۔ یاالٰہی! یہ تیرا ذلیل، گُنہگار اور بیمار بندہ تیرے بابِ کرم پر حاضر ہے اور تجھ سے پناہ(Refuge) کا طلب گار ہے۔ (الروض الفائق، باب فی النزیہ و ذکر الصالحین، ص ۲۴۶ ملخصاً)

راتیں زاری کر کر روندے، نیند اَکھیں دی دھوندے
فجریں اَو گنہار کہاندے، سب تھیں نیویں ہوندے

مختصر وضاحت: یعنی اولیائے کرام ایسے نیک بندے ہیں جن کی راتیں گِریہ وزاری کرتے گزرتی ہیں جس کے سبب ان کی نیندیں اُڑ جاتی ہیں، اس کے باوُجود جب صبح ہوتی ہے تو لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو سب سے بڑھ کر گنہگار تصوُّر کرتے ہیں۔ (میں سدھرنا چاہتا ہوں، ص۹)

بغیر چراغ کے گھر روشن رہتا!

(2) اپنے زمانے کی ولیّہ حضرت حَفصہ بنتِ سیرین رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا جو کہ خوابوں کا علم رکھنے والے بہت بڑے عالم اور امام حضرت محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بہن ہیں، یہ شہر بصرہ کی انتہائی عبادت گزار خاتون تھیں، آپ ساری رات نماز پڑھتے ہوئے گزار دیتیں اور نماز میں آدھا قرآنِ پاک

تلاوت فرماتیں۔ بسا اوقات اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر اتنی دیر نماز میں کھڑی رہتیں کہ آپ کا چراغ (Lamp) بجھ جاتا، لیکن آپ کیلئے صُبح تک (چراغ کی روشنی کے بغیر) گھر روشن رہتا۔ (روح البیان، ۲۴۲/۶ الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۴)

عِبادت میں گُزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یاخدا! یااِلٰہی!
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ گناہوں سے ہر دم بچا یااِلٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے نفس تُو کتنا سوئے گا؟

(3) مشہور ولیّہ حضرتِ رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کی وفات تک یہ عادت رہی کہ ساری رات نماز پڑھتی رہتیں اور جب فجر کا وقت قریب ہوتا تو تھوڑی دیر کے لئے سو جاتیں، پھر بیدار ہو کر کہتیں: اے نفس! تم کتنا سوؤ گے اور کتنا جاگو گے، عنقریب تم ایسی نیند سو جاؤ گے کہ اس کے بعد قیامت کی صبح کو ہی بیدار ہو گے۔ (روح البیان، ۲۴۲/۶ الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۴)

جاگنا ہے جاگ لے اَفلاک کے سائے تلے
حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سائے تلے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے اولیائے کرام اور اللہ پاک کی نیک بندیوں کے واقعات سُنے کہ یہ کتنی عبادت کرتے، مناجات (دُعا) کرتے اور ساری ساری رات اللہ پاک کا ذکر کرتے، قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے، الغرض زندگی بھر عبادت و ریاضت میں مصروف رہتے تھے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ لوگ اللہ پاک سے بہت ڈرتے تھے اور خوفِ خدا کے پیکر ہوتے تھے۔ یقیناً "خوفِ خُدا" ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ ہماری اُخْرَوِی نَجات کے لئے خوفِ خدا بڑی اَہمیّت کا حامل ہے، کیونکہ عبادات کی بَجا آوری اور ممنوع چیزوں سے باز رہنے کا عظیم ذَرِیعہ خوفِ خدا ہی ہے۔

نبیِّ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "رَاْسُ الْحِکْمَۃِ مَخَافَۃُ اللہِ" یعنی حکمت کا سَرچشمہ اللہ پاک کا خوف ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۷۱، حدیث: ۷۴۴) جبکہ اللہ پاک خود پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 175 میں اِرْشاد فرماتا ہے:

وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷۵﴾ تَرْجَمۂ کنز الایمان: اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔ (پ ۴، اٰلِ عمرٰن: ۱۷۵)

معلوم ہوا کہ **خوفِ خدا** بندۂ مؤمن کے ایمان کی نشانی ہے۔ آیئے سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خوفِ خدا کا ایک ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں:

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خوفِ خدا

حضرت سَیِّدُنا شیخ سَعدی شِیرازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مسجدُ الحرام میں کچھ لوگ کعبۃُ اللہ شریف کے قریب عبادت میں مصروف تھے۔ اچانک اُنہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ دیوارِ کعبہ سے لپٹ کر زارو قطار رو رہا ہے اور اس کے لبوں پر یہ دُعا جاری ہے: اے اللہ پاک! اگر میرے اعمال تیری بارگاہ کے لائق نہیں ہیں تو بروزِ قیامت مجھے اندھا (Blind) اُٹھانا۔ لوگوں کو یہ عجیب و غریب دُعا

سُن کر بڑا تَعَجُّب ہوا، چُنانچہ اُنہوں نے دُعا مانگنے والے سے پوچھا، اے شَیخ! ہم تو قیامت میں عافیت کے طلب گار ہیں اور آپ اندھا اُٹھائے جانے کی دُعا فرما رہے ہیں، اس میں کیا راز ہے؟ اس شخص نے روتے ہوئے جواب دیا: مطلب یہ ہے کہ اگر میرے اعمال اللہ پاک کی بارگاہ کے لائق نہیں تو میں قیامت میں اس لئے اندھا اٹھایا جانا پسند کرتا ہوں کہ مجھے لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ وہ لوگ اس عارفانہ جواب کو سُن کر بے حد متأثر ہوئے، لیکن اپنے مُخاطب کو پہچانتے نہ تھے، اس لئے پوچھا: اے شَیخ! آپ کون ہیں؟ جواب ملا: میں عبدُ القادر جیلانی ہوں۔ (خوفِ خدا، ص۱۱۹)

مِرے اشک بہتے رہیں کاش ہر دم ترے خوف سے یاخدا! یاالٰہی!
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا جذبۂ خوفِ خدا مرحبا۔ اے کاش کہ غوثِ پاک کے صدقے ہمیں بھی خوفِ خدا نصیب ہو جائے۔

یاد رکھئے! **خوفِ خدا** بہت بڑی نعمت ہے، جسے یہ نعمت نصیب ہو جائے اس کی دنیا بھی اچھی ہوتی ہے اور اس کی آخرت بھی سنور جاتی ہے۔ کیونکہ جب انسان میں خوفِ خدا پیدا ہوتا ہے تو اس کا گناہوں سے بچنا اور نیکیاں کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ **خوفِ خدا** نیکیوں کی رغبت پیدا کرنے کا بہترین نسخہ ہے، **خوفِ خدا** گناہوں سے بچانے کا ذریعہ ہے۔ **خوفِ خدا** ایمان کی مضبوطی کی علامت (Sign) ہے، **خوفِ خدا** اللہ پاک کی معرفت و قُربت کا ذریعہ ہے۔ **خوفِ خدا** شریعت کا پاسدار بنانے والا ہے۔ **خوفِ خدا** انسان کے ظاہر کو سنوارنے والا ہے، **خوفِ خدا** انسان کے باطن کا نگہبان ہے، **خوفِ خدا** حقوق العباد (یعنی بندوں کے

حقوق) کی ادائیگی کا محافظ ہے، **خوفِ خدا** حقوقِ الٰہی کی ادائیگی کا بھی ضامن ہے، **خوفِ خدا** سے قبر میں بھی اُجالے ہوں گے اور **خوفِ خدا** محشر کی پریشانیوں سے بھی بچائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

الغرض! یہ ایک ایسی صفت ہے جو بندے میں کئی نیک خوبیوں اور اچھی عادتوں کے پیدا ہونے کا سبب ہے۔

آیئے یہ بھی سنتے ہیں کہ خوفِ خدا کا معنیٰ کیا ہے چنانچہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایۂ ناز تالیف **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** صفحہ 26 پر فرماتے ہیں: **"خوفِ خدا"** سے مراد یہ ہے کہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گرِفت (پکڑ)، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں، اس کے غضب اور اس کے نتیجے میں **ایمان کی بربادی** وغیرہ سے خوف زدہ رہنے کا نام **"خوفِ خدا"** ہے۔

یہ نیک صفت بھی اولیائے کرام کی زندگیوں کا لازمی (Compulsory) جز ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ اولیائے کرام کی زندگی علم و عمل کا مجموعہ ہوتی ہے اور علم خوفِ خدا کے حصول کا ذریعہ ہے اور علم اللہ پاک کی معرفت کا ذریعہ ہے اور جب معرفتِ الٰہی زیادہ ہو گی تو بندہ عمل کی طرف بھی زیادہ راغب ہوتا ہے۔ خود سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ باوجود بہت بڑے عالم و عابد ہونے کے خوفِ خدا میں اپنی مثال آپ تھے۔ اس کے ساتھ ہمارے دیگر اسلاف بھی خوفِ خدا رکھنے والے ہوتے تھے۔

منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن عبد الملک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت ہی بارُعب شیخ الحدیث تھے، لیکن آپ پر خوفِ خدا کا بڑا غلبہ تھا۔ آپ دن رات روتے رہتے یہاں تک کہ آپ کی آنکھوں میں ہمیشہ آشوبِ چشم (آنکھ دُکھنے کی وجہ سے جو سُرخی ہو، اُس) جیسی سرخی رہتی تھی۔ یہ دیکھ کر بعض لوگوں نے عرض کی: "حضور! آپ کی

آنکھوں کا علاج یہی ہے کہ آپ رونا چھوڑ دیں۔" تو آپ نے فرمایا: "اگر یہ آنکھیں اللہ پاک کے خوف سے رونا چھوڑ دیں تو پھر ان میں کون سی بھلائی باقی رہ جائے گی؟" (اولیائے رجال الحدیث ص۲۵۷ از خوفِ خدا، ص۷۲)

حضرت علی بن بکّار بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے محدث اور زہد و تقوٰی سے متصف بزرگ تھے۔ آپ کے دل پر خوفِ خدا کا اتنا غلبہ تھا کہ دن رات روتے رہتے حتیٰ کہ آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔ (اولیائے رجال الحدیث ص۱۹۶، خوفِ خدا، ص۷۳)

حضرت سَیِّدُنا ابوبِشر صالح مُرّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بڑے نامور محدث تھے۔ آپ بہت ہی سحر بیان واعظ بھی تھے۔ وعظ کے دوران خود ان کی یہ کیفیت ہوتی تھی کہ خوفِ الٰہی سے کانپتے اور لرزتے رہتے اور اس قدر پھُوٹ پھُوٹ کر روتے جیسے کوئی عورت اپنے اکلوتے بچے کے مر جانے پر روتی ہے۔ کبھی کبھی تو شدتِ گریہ اور بدن کے لرزنے سے آپ کے اعضاء کے جوڑ اپنی جگہ سے ہِل جاتے تھے اور آپ کے بیان کا سننے والوں پر ایسا اثر ہوتا کہ بعض لوگ تڑپ تڑپ کر بے ہوش ہو جاتے اور بعض انتقال کر جاتے۔ آپ کے خوفِ خدا کا یہ عالم تھا کہ اگر کسی قبر کو دیکھ لیتے تو دو دو، تین تین دن مبہوت و خاموش رہتے اور کھانا پینا چھوڑ دیتے۔ (اولیائے رجال الحدیث ص۱۵۱، خوفِ خدا، ص۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام کا جذبۂ خوفِ خدا مرحبا! اے کاش ان کے صدقے ہمیں بھی یہ عظیم نعمت نصیب ہو جائے۔ افسوس! آج خوفِ خدا سے خالی مسلمانوں کی ایک تعداد ہے جو دنیا کی مستیوں میں ایسی غرق ہوئی ہے کہ نہ تو گناہوں سے بچتی نظر آتی ہے اور نہ ہی ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتی دکھائی دیتی ہے۔ ایک تعداد ایسی بھی ہے جو ایمان کی سلامتی کی فکر کو بظاہر فراموش کرتی نظر آ رہی ہے، ایسوں کے لیے مقامِ عبرت ہے کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ عُلمائے

کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں: جس کو (زندگی میں) سلبِ ایمان (ایمان چھن جانے) کا خوف نہ ہو، نزع کے وقت اس کا ایمان سلب ہو جانے (یعنی چھن جانے) کا شدید خطرہ ہے۔ اسی وجہ سے تو اللہ پاک نے ہمیں اپنے خوف سے ڈرتے رہنے اور آخری دم تک اسلام پر ثابت قدم رہنے کی تاکید فرماتے ہوئے پارہ 4 سُوْرَۂ آلِ عِمران کی آیت نمبر 102 میں ارشاد فرمایا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

(پ۴، آل عمران: ۱۰۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزرگانِ دین اللہ پاک کے خوف سے رونے والے تھے، ہمارے بُزرگانِ دین نیک اعمال کی کثرت کے باوجود بھی توبہ واِسْتِغْفَار کرنے والے تھے، ہمارے بُزرگانِ دین فکرِ آخرت کے لئے بے چین رہنے والے تھے، ہمارے بُزرگانِ دین قبر و حشر کے خوف سے لرزنے والے تھے، جیسا اللہ پاک سے ڈرنے کا حق ہے ہمارے بُزرگانِ دین اللہ پاک سے اسی طرح ڈرنے والے تھے، ہمارے بُزرگانِ دین اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ہمیشہ خوف زدہ رہنے والے تھے اور ہمارے بُزرگانِ دین اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھن رکھنے والے تھے، بِلاشبہ یہ لوگ ایمان کے حقیقی معنوں میں قدردان تھے، انہیں اپنے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم" **اعمال کا دار ومدار خاتمے پر ہے۔** (بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم، ۴/۲۷۴، حدیث: ۶۶۰۷) پر پورا پورا یقین تھا جبھی ان کے شب و روز صرف اسی فکر میں بسر ہوتے کہ کہیں ہمارا ایمان ہم سے چھین نہ لیا جائے، ہمیں چاہیے کہ فانی دُنیا کے دھوکے میں مُبتلا رہنے اور اپنا قیمتی وقت فضولیات، ناجائز و حرام کاموں میں برباد کرنے کے بجائے **ایمان کی حفاظت** کیلئے کوشاں رہیں، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے توبہ واِسْتِغْفَار کریں اور اپنے

ظاہر و باطن کو گُناہوں سے پاک رکھیں، اچھی صحبت اپنائیں، بُرے دوستوں اور بُری دوستی سے بچیں، سوشل میڈیا(Social Media) کے غلط اِستعمال(Miss Use) سے اپنے آپ کو بچائیں۔جی ہاں! موجودہ دَور میں ایمان کی بربادی میں **اِنٹرنیٹ اور سوشل میڈیا**(Social Media) کے غلط اِستعمال کا بھی بہت بڑا ہاتھ ہے۔ **بعض اوقات** اِنسان "**ضرورت**" کے نام پر کئی خواہشات کی تکمیل پوری کرنے میں اپنی عمر یونہی گزار دیتا ہے اور خواہشات ہیں کہ ختم ہونے کا نام نہیں لیتیں۔ اے **کاش!** ہم ہر عمل اللہ پاک کی رضا کیلئے کریں اور ہر وقت اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہیں۔

تیرے ڈر سے سَدا تھَر تھَراؤں خوف سے تیرے آنسو بہاؤں
کَیف ایسا دے، ایسی ادا کی میرے مولیٰ تُو خَیرات دیدے

(وسائلِ بخشش، ص،۱۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور تحصیلِ عِلْمِ دِین

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دیگر بزرگانِ دین کے پاکیزہ اوصاف سے متعلق سُن رہے تھے۔ ان کے عمدہ اوصاف میں سے ایک وصف **حصولِ علم** بھی ہے۔ یقیناً آج عِلْمِ دِین کے حصول کے لیے جو سہولیات(Facilites) ہیں وہ پہلے کبھی نہ تھیں، پہلے تحصیلِ علم کے لیے قدم قدم پر مشکلات پیش آتی تھیں، پھر بھی ہمارے اسلاف بچپن ہی سے علمِ دین کی طرف مائل ہو جاتے تھے، یوں آخر دم تک ان کا تعلیم و تَعَلُّم(یعنی علم حاصل کرنے اور دوسروں تک علم پہنچانے) کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی بچپن ہی سے **علمِ دین** سیکھنے میں مشغول ہو گئے تھے،

آیئے اس کے کچھ واقعات سنتے ہیں:

چنانچہ منقول ہے کہ ابھی آپ کم سن (یعنی چھوٹی عمر کے) تھے کہ اپنی والِدۂ مُحْتَرَمہ کی اجازت سے عِلْمِ دِین کے حصول کے لیے بغداد پہنچے تھے۔(بھجۃالاسرار، ذکر طریقہ، ص۱۶۷ ملخصاً)

دورِ طالب عِلْمی کے کچھ واقعات بیان کرتے ہوئے سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: میں اپنے طالِبِ عِلْمی کے زمانے میں اَسَاتِذہ سے سبق لے کر جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا، پھر دن ہو یا رات، آندھی ہو یا مُوسلا دھار بارش، گرمی ہو یا سردی اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا تھا، اُس وقت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عِمامہ باندھتا اور معمولی تَرکاریاں کھا کر پیٹ کی آگ بُجھایا کرتا، کبھی کبھی یہ تَرکاریاں بھی ہاتھ نہ آتیں، کیونکہ بُھوک کے مارے ہوئے دوسرے فُقَرا بھی اِدھر کارُخ کرلیا کرتے تھے، ایسے مَواقِع پر مجھے شَرم آتی تھی کہ میں دَرْویشوں کی حق تلفی کروں، مجبوراً وہاں سے چلا جاتا اور اپنا مُطالَعہ (Studey) جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری ہوئی زمین پر سو جاتا۔(قلائد الجواھر، ص۱۰ ملخصاً)

مُشکلوں میں دے صَبر کی تَوفیق
اپنے غم میں فقط گُھلا یاربّ!

(وسائلِ بخشش، ص۸۰)

عِلْمِ دِین کی برکتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان واقعات سے ہمیں بھی درس حاصل کرنا چاہیے اور اپنی اولاد کو بچپن سے ہی عِلْمِ دِین سیکھنے کا ذہن دینا چاہیے۔ علمِ دِین سیکھنے کا ذہن بنانے کے لیے اِس پُر فتن دَور میں "**مدنی چینل**" بہت بڑا معاون و مدد گار ہے، ☆**مدنی چینل** پر چلنے والے علمِ دِین سے مالا مال مختلف سلسلے

عِلْمِ دِین سیکھنے کا شوق پیدا کریں گے، **ہفتہ وار مدنی مذاکرہ** خود بھی پابندی سے دیکھیں اور اپنے گھر والوں کو بھی دِکھائیں، اس سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا،☆ **ہر ہفتہ وار مدنی رِسالے** کے مطالعے کا معمول بنالیں، اس کی برکت سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا☆ **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** کے مطالعہ کی برکت سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا۔☆ دعوتِ اِسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) کا وِزٹ کیجئے، سینکڑوں موضوعات پر **سُنّتوں بھرے بیانات** (آڈیو/ویڈیو)، **مدنی مذاکرے** دیکھنے سُننے، علمِ دِین سے مالامال **کتب و رسائل** کے مطالعے کی برکت سے **علمِ دِین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا۔☆ **مدنی قافلوں** میں سفر کی برکت سے **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا۔

عِلْمِ دِین کے فضائل کی تو کیا ہی بات ہے! مکتبۃ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 ص618 پر لکھا ہے: ☆علم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو، ☆ساری دنیا جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے ☆اس کا حاصل کرنا بلندی کی علامت ہے۔☆ یہی وہ چیز ہے جس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے ☆ یہی وہ چیز ہے جس سے دنیا و آخرت سُدھرتی ہے۔ ☆(اور علم سے) وہ علم مراد ہے جو قرآن و حدیث سے حاصل ہو ☆ یہی وہ علم ہے جس سے دنیا و آخرت دونوں سنورتی ہیں ☆ یہی وہ علم ہے جو ذریعۂ نجات ہے ☆ یہی وہ علم ہے جس کی قرآن و حدیث میں تعریفیں آئی ہیں ☆ اور یہی وہ علم ہے جس کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔(بہارِ شریعت ،۳/ ۶۱۸، بتغیر) **یادرہے!** بعض علوم کا حاصل کرنا فرض ہے۔

جیسا کہ نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "**طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ**" یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔(ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۴۶ حدیث ۲۲۴) اس حدیثِ پاک سے اسکول کالج کی مُرَوَّجہ دُنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضَروری دِینی علم مُراد ہے۔

☆لہٰذا سب سے پہلے اسلامی عقائد کا سیکھنا فرض ہے۔☆اس کے بعد نَماز کے فرائض و شرائط ومُفسِدات (یعنی نَماز کس طرح دُرُست ہوتی ہے اور کس طرح ٹُوٹ جاتی ہے) یہ سیکھنا فرض ہے۔☆پھر رَمَضانُ المُبارَک کی تشریف آوری ہو تو جس پر روزے فرض ہوں اُس کیلئے روزوں کے ضَروری مسائل (سیکھنا فرض ہے)۔☆جس پر زکوٰۃ فرض ہو اُس کے لئے زکوٰۃ کے ضَروری مسائل (سیکھنا فرض ہے۔)☆اسی طرح حج فرض ہونے کی صورت میں حج کے (مسائل سیکھنا فرض ہے۔)☆نکاح کرنا چاہے تو اس کے (مسائل سیکھنا فرض ہے۔)☆تاجر کو تجارت کے (مسائل سیکھنا فرض ہے۔)☆خریدار کو خریدنے کے (مسائل سیکھنا فرض ہے۔)☆نوکری کرنے والے اور نوکر رکھنے والے کو اِجارے کے (مسائل سیکھنا فرض ہے۔)☆(اَلغرض!) ہر مسلمان عاقِل و بالغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عَین ہے۔☆اِسی طرح ہر ایک کیلئے مسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے۔☆اسی طرح باطِنی فرائض مثلاً عاجِزی و اِخلاص اور توکُّل وغیرہ اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ (یہ سیکھنا بھی فرض ہے۔)☆باطِنی گناہ مَثَلًا تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد، بدگمانی، بُغض و کینہ، شُماتَت (یعنی کسی کی مصیبت پر خوش ہونا) وغیرہا اور ان کا علاج سیکھنا (بھی) ہر مسلمان پر فرض ہے۔☆مُہلِکات یعنی ہَلاکت میں ڈالنے والی چیزوں جیسا کہ وعدہ خِلافی، جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان، بد نِگاہی، دھوکا، ایذاءِ مسلم وغیرہ وغیرہ تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں کے بارے میں ضَروری اَحکام سیکھنا بھی فرض ہے تاکہ اِن سے بچا جا سکے۔ (نیکی کی دعوت، ص۱۳۵ بتغیر) ان علوم کی مزید تفصیلات جاننے کے لیے امیرِ اہلسنّت کی تصنیف **"نیکی کی دعوت"** ص 135 کا مطالعہ اِنتہائی مُفید رہے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی **عِلْمِ دِین** ہی ایک لازوال دولت ہے، **علمِ دِین** انبیا عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی میراث ہے، **علمِ دین** قُربتِ الٰہی کا راستہ ہے، **علمِ دین** ہدایت کا سرچشمہ ہے، **علمِ دین**

گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے، **علمِ دین** خوفِ خدا کو بیدار کرنے کا نسخہ ہے، **علمِ دین** دنیا و آخرت کی عزّت پانے کا سبب ہے، **علمِ دین** مُردہ دلوں کی حیات (Life) ہے، **علمِ دین** ایمان کی سلامتی کا محافظ ہے، **علمِ دین** خلقِ خدا کی محبت پانے کا سبب ہے۔ اَلْغَرَض! **علمِ دین** بے شمار خوبیوں کا جامع ہے، **علمِ دین** میں دِین بھی ہے، **علمِ دین** میں دنیا بھی ہے، **علمِ دین** میں سکون بھی ہے، **علمِ دین** میں اطمینان بھی ہے، **علمِ دین** میں لذّت بھی ہے، **علمِ دین** میں آرام بھی ہے، لہٰذا عقل مند وہی ہے جو **علمِ دین** کی طلب میں مشغول ہو کر دنیا کے ساتھ نجاتِ آخرت کی بہتری کا بھی سامان کر جائے۔

افسوس! ہمارے معاشرے کی اکثریت نہ تو خود عِلْمِ دِین سیکھنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور نہ ہی اپنی اولاد کو عِلْمِ دِین سکھاتی ہے۔ اپنے ہونہار (لائق و ذہین) بچوں کو دُنیاوی علوم وفنون تو خوب سکھائے جاتے ہیں مگر فرض علوم، قرآنِ کریم پڑھانے اور سُنّتیں سکھانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ یہ خواہش تو کی جاتی ہے کہ میرا بیٹا ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر اور کمپیوٹر پروگرامر بنے مگر اپنی اولاد کو عالمِ دین، مفتیِ اسلام اور شیخ الحدیث بنانے کی سوچ ختم ہوتی جارہی ہے۔ **اے کاش!** ہم اپنی اولاد کو عِلْمِ دِین سکھا کر اپنے لیے **صدقۂ جاریہ** چھوڑ کر جانے میں کامیاب ہو جائیں، **اے کاش!** ہر باپ یہ تمنّا رکھتا ہو کہ میرے مرنے کے بعد میری اولاد میں سے کوئی **غُسلِ میّت** دے، میری اولاد میں سے کوئی میرا **جنازہ** پڑھائے، میری **تدفین** کے وقت میری اولاد **قبر پر تِلاوتِ قرآن** کرکے میری اندھیری قبر میں روشنی کے سامان کا ذریعہ بنے، میری اولاد میرے لیے **ایصالِ ثواب** کرے، مگر **یاد رکھئے!** یہ تمنّائیں جبھی پوری ہو سکیں گی جب ہماری اولاد **علمِ دِین کی لازوال دولت** سے مالا مال ہوگی۔

اسلاف کا شوقِ علم دین

عِلْمِ دِین ایک ایسی انمول دولت ہے کہ بڑے بڑے بادشاہ خود بھی اس دولت کو پانے کی کوشش کرتے اور اپنی اولاد کو بھی عِلْمِ دِین کی تعلیم دلواتے، آیئے اس پر کچھ واقعات سنتے ہیں:

چنانچہ، ایک بار بادشاہِ وقت خلیفہ ہارون رشید نے (اپنے بیٹے) مامون رشید کی تعلیم کے لئے حضرتِ امام کسائی (رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ) سے عرض کِیا تو آپ نے فرمایا: ''میں یہاں پڑھانے نہ آؤں گا، شہزادہ میرے ہی مکان پر آجایا کرے۔'' ہارون رشید نے عرض کی: ''وہ وہیں حاضر ہو جایا کرے گا مگر اس کا سبق پہلے ہو۔'' فرمایا: ''یہ بھی نہ ہو گا بلکہ جو پہلے آئے گا اس کا سبق پہلے ہو گا۔'' غرض مامون رشید نے پڑھنا شروع کیا، اتفاقاً ایک روز ہارون رشید کا گزر ہوا، دیکھا کہ امام کسائی (رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ) اپنے پاؤں دھو رہے ہیں اور مامون رشید پانی ڈالتا ہے۔ بادشاہ غضب ناک ہو کر اُترا اور مامون رشید کو کہا: ''او بے ادب! خدا نے دو ہاتھ کس لئے دیئے ہیں؟ ایک ہاتھ سے پانی ڈال اور دوسرے ہاتھ سے اِن کا پاؤں دھو۔'' (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعہ سے جہاں استاذ کے بے حد ادب و تعظیم کرنے کا درس ملا ساتھ یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ خلیفہ ہارون رشید کی اپنی اولاد کو عِلْمِ دِین سکھانے کی دِلی خواہش تھی، جبھی اس نے حضرتِ امام کسائی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ سے اپنے بیٹے کو پڑھانے کی اِلتجا (Request) کی اور اس سلسلے میں امام کسائی کی تمام شرطیں بھی قبول کیں۔

اَمِیْرُالمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا نہایت عمدہ انتظام کیا، جلیل القدر محدث حضرتِ سَیِّدُنا صالح بن کیسان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ جو خود ان کے بھی استاذ تھے انہیں اپنی اولاد کا نگران استاذ مقرر فرمایا۔ (از عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات، ص ۵۵)

اسی طرح ہمارے اسلاف بھی بچپن ہی سے علمِ دین کی تحصیل میں مصروف ہو جایا کرتے تھے۔

منقول ہے کہ حُجّۃُ الاِسلام حَضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود اگرچہ پڑھے لکھے نہ تھے لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو علمِ دین کی اَہَمِیَّت کا بہت احساس تھا، جبھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دلی خواہش تھی کہ اُن کے دونوں صاحبزادگان محمد غزالی اور احمد غزالی رَحِمَہُمَا اللہ زیورِ علمِ شریعت و طریقت سے آراستہ ہوں۔ اسی مقصد کے لیے انہوں نے اپنے صاحبزادگان کے لیے کچھ اثاثہ بھی بچایا جو ان کے انتقال پر ان دونوں سعادت مند بیٹوں کے حصولِ علم اور سفر تکمیلِ علم میں بہت کام آیا۔ (مقدمۂ احیاء العلوم مترجم از علامہ صدیق ہزاروی، ص ۱۸ ملخصاً)

اسی طرح سرکارِ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی بچپن ہی سے عِلمِ دِین کی طرف متوجہ ہوئے، یہاں تک کہ ساڑھے چار سال کی ننھی سی عمر میں قرآنِ مجید ناظرہ مکمّل پڑھنے کی نعمت سے باریاب ہوگئے اور صِرف تیرہ (13) سال دس ماہ چار دن کی عمر میں تمام مُرَوَّجہ عُلُوم کی تکمیل اپنے والدِ ماجد رئیسُ المتکلّمین مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کی۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ص ۷۱ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان واقعات سے ہمیں بھی یہ درس مل رہا ہے کہ ہم بھی عِلْمِ دِین حاصل کرنے والے بن جائیں، عِلْمِ دِین سیکھنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور 12 مَدَنی کاموں میں عملی طور پر شامل ہونے کی سعادت حاصل کرتے رہیں۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے کچھ مدنی کام جیسے مدرسۃ المدینہ بالغان، مدنی قافلے، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت، چوک درس اور مسجد درس وغیرہ بالخصوص عِلْمِ دِین سیکھنے کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ اسی طرح علمِ دین سیکھنے کا ایک ذریعہ ہفتہ وار **"مدنی مذاکرہ"** بھی ہے، مدنی مذاکرہ دعوتِ اسلامی

کے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام بھی ہے۔

☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "مَدَنی مُذاکرہ" دیکھتے، سننے رہنے کی بَرَکت سے شَرعی مُعامَلات میں اِحتِیاط کرنے کا ذِہن نصیب ہوتا ہے۔☆مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے عاشِقانِ رَسول کی صُحبَت مُیَسَّر آتی ہے۔☆مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے عمل کا جَذبہ بڑھتا ہے۔☆مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے گُناہوں سے نَفرت پیدا ہوتی ہے۔☆مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت نصیب ہوتی ہے۔☆مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کی **اَپ ڈیٹس**(Updates) مِلتی ہیں۔☆مَدَنی مُذاکرہ عِلمِ دِین کی تَرَقّی کا باعث ہے۔☆مَدَنی مُذاکرہ، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زِندگی کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں تجرِبات سے مَدَنی تَربِیَت حاصِل کرنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے۔☆مَدَنی مُذاکرے میں دِینی مَعلومات مِلنے کے ساتھ ساتھ اَخلاقی تَربِیَت بھی ہوتی ہے۔☆مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کئے گئے مُختَلِف سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں عِلمِ دِین حاصِل ہوتا ہے اور عِلمِ دِین سیکھنے سِکھانے کی تو کیا ہی بات ہے کہ رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے ہیں: جو کوئی اللہ پاک کے فرائض کے مُتَعَلّق ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ کَلِمات سیکھے اور اُسے اچھی طرح یاد کرلے اور پھر لوگوں کو سِکھائے تو وہ جنّت میں داخِل ہوگا۔(الترغیب والترھیب،کتاب العلم، ۱/۵۴، حدیث: ۲۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کئی اسلامی بھائی مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے تَوبہ کرچکے ہیں۔ آیئے! ہم بھی ہاتھوں ہاتھ نِیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ہر ہفتے **"مَدَنی مُذاکرے"** میں اَوّل تا آخر شرکت کو یقینی بنائیں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مَدَنی مُذاکرے میں شِرکت کی دَعوت (Invitation) دیتے رہیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ اِس کی خُوب خُوب

بَرَکتیں حاصِل ہوں گی۔ ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرے کے عِلاوہ مُخْتَلِف مَواقع پر بھی مَدَنی مُذاکروں کا سِلْسِلہ ہوتا ہے، مَثَلاً مُحَرَّمُ الْحَرام کے 10 **مَدَنی مذاکرے**، ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل کے 12 **مَدَنی مذاکرے**، ماہِ رَبِیْعُ الآخِر کے 11 **مَدَنی مُذاکرے**، ماہِ رجب میں غریب نواز کی چھٹی شریف کے 6، ماہِ رَمَضان میں روزانہ 2 مَدَنی مُذاکرے، ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کے 10 **مَدَنی مُذاکرے** وغیرہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِن مَدَنی مُذاکروں میں بھی اوّل تا آخر شِرکت کرکے دُنیاو آخِرت کی بے شُمار بَرَکتیں و بَھلائیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں۔ آیئے بطورِ تَرغیب مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے کی ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

مَدَنی مُذاکرے نے سُدھار دِیا

واہ کینٹ (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے پہلے بہت سے نَوجوانوں کی طرح کئی اَخلاقی بُرائیوں میں مُبْتَلا تھے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقت برباد کرنا اُن کا مَحبوب مَشْغَلَہ تھا۔ گھر میں مَدَنی چینل چلنے کی بَرَکت سے اُنہیں مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے وہ اسلامی بھائی اپنے پچھلے گُناہوں سے تائب ہو کر فرائض و واجبات کے عامِل بن گئے، چہرے پر ایک مُٹّھی داڑھی مُبارَک سَجالی اور مَدَنی حُلیہ بھی اپنالیا، اللہ پاک کے کرم سے اُن کے والِدَین (Parents) نے بخوشی اُنہیں **"وَقْفِ مدینہ"** (یعنی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لیے اللہ پاک کی راہ میں پیش) کر دیا۔

گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مئے عِشْق دیگا بنا یہ تمہیں عاشِقِ مُصْطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ ڈاکٹرز:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کم و بیش 105 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، انہی میں سے ایک شعبہ "مجلس ڈاکٹرز" بھی ہے۔

موجودہ دَور میں عِلاج کے مُختلف طریقے ہونے کی وجہ سے طبیبوں کی پہچان کے لیے نام بھی الگ الگ رکھے گئے ہیں۔چُنانچہ جب ڈاکٹرز کا نام لیا جاتا ہے تو اس سے عام طور پر اَیلوپیتھک ڈاکٹرز مُراد ہوتے ہیں۔یُونانی طِب والوں کو حکیم کہتے ہیں، جانوروں کے ڈاکٹرز کو ویٹرنری ڈاکٹر اور ڈاکٹرز کی ایک قسم ہومیو پیتھک ڈاکٹرز کہلاتی ہے۔الغرض مَوجُودہ دَور کے طبیبوں کو دیکھا جائے تو ان کی اَکْثریَّت فَرض عُلُوم یعنی بُنیادی ضروری دِینی عُلُوم سے ناواقف نظر آتی ہے۔چُنانچہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں طبیبوں کے ہر طَبقے کے لیے ایک الگ سے شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ان تمام شعبہ جات کی مَجالس کا بُنیادی مَقْصَد اس پیشے سے وابستہ لوگوں کے دلوں میں فَرض عُلُوم کی اَہَمیَّت اُجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ ان تک دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو پہنچانا اورانہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مَدَنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ کے مُطابِق زِنْدگی گُزارنے کا مدنی ذِہْن دینا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سنت کی فضیلت اور بیعت کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور بیعت کے مدنی پھول بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آئینہ دار ہے ۔۔۔ بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

آیئے بیعت ہونے کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں: ☆ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہئے، شَرِیْعَت میں تقلید کر کے اور طریقت میں بَیْعَت کر کے تاکہ حَشْر اچھوں کے ساتھ ہو۔ (آدابِ مرشدِ کامل، ص ۱۳) ☆ ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی مرشِدِ کامل سے مُرید ہونا بھی ہے۔ (آداب مرشد کامل، ص ۱۲) ☆ شیخ جامع شرائط کے ہاتھ پر بیعت سنت متوارثہ مسلمین (یعنی مسلمانوں میں چلنے والا پُرانا طریقہ) ہے اور اس میں بے شمار منافع و برکت دین و دنیا و آخرت ہیں۔ (فتاوی رضویہ ۲۶/۵۷۵) ☆ پیر اُمورِ آخِرت کے لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُس کی رہنمائی اور باطنی توجّہ کی بَرَکت سے مُرید اللہ پاک و رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی والے کاموں سے بچتے ہوئے رِضائے رَبُّ الانام کے مَدَنی کام کے مطابق اپنے شب و روز گزار سکیں۔ (آدابِ مرشد کامل، ص ۱۳) ☆ جو شخص کسی شیخ جامع شرائط کے ہاتھ

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

پر بیعت ہو چکا ہو تو دوسرے کے ہاتھ پر بیعت نہ چاہئے (فتاوی رضویہ،۲۶/۵۷۹) ☆ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مُرید بننے میں ایمان کے تحفظ، مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق، جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلے جیسے عظیم منافع موجود ہیں۔(فکرِ مدینہ، ص۱۶۱) ☆ مُرید بننے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔(آدابِ مرشد کامل، ص۲۲) ☆ ایک مُرید کے دو شیخ (پیر) نہیں ہوسکتے۔(فتاوی رضویہ،۲۱/۵۸۰) ☆ جو مُرید دو پیروں کے درمیان مشترک ہو وہ کامیاب نہیں ہوتا (فتاوی رضویہ،۲۶/۱۳۶) ☆ جو پیر سُنّی صحیح العقیدہ عالم غیرِ فاسِق ہو اور اس کا سلسلہ آخر تک متصل ہو اس کے ہاتھ پر بیعت کے لئے والدین خواہ شوہر کسی کی اجازت کی حاجت نہیں۔(فتاوی رضویہ،۲۶/۵۸۴) ☆ بذریعہ قاصد یا خط مُرید ہوسکتا ہے۔(فتاوی رضویہ،۲۶/۵۸۵) ☆ پیر کے افعال واَقوال پر اعتراض سخت حرام اور مُوجبِ محرومی برکاتِ دَارَین ہے۔(فتاوی رضویہ،۲۶/۵۸۸) ☆ مُرید کو ملنے والا فیض بظاہر کسی بھی بُزُرگ یا صاحبِ مزار سے ملے مگر اسے اپنے مرشِدِ کامل کا فیض ہی تصور کرنا چاہئے۔(آداب مرشد کامل ص۹۸) ☆ مُرید کو ہر وقت محتاط اور باادب رہنا چاہئے کہ ذرا سی غفلت اور بے احتیاطی دین و دنیا کے کسی ایسے بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے جس کی شاید تلافی بھی نہ ہوسکے۔(آداب مرشد کامل ص۷۰) ☆ حضرت ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی مُرید اَدَب کا خیال نہیں رکھتا، تو وہ لَوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا۔(الرسالۃ القشیریۃ، باب الادب، ص۳۱۹)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاوٰی رضویہ جلد 21 صفحہ 603 پر پیر کی شرائط کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں: (۱) صحیح العقیدہ سُنّی ہو۔(۲) اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔(۳) فاسقِ مُعلِن نہ ہو (ایک بار گناہِ کبیرہ کرنے والا یا گناہِ صغیرہ پر اصرار کرنے والا فاسق ہوتا ہے اور اگر عَلَی

الاعلان کرے تو فاسقِ مُعْلِن ہے۔)(۴)اس کا سلسلۂ بیعت نبیِ کریم،رؤف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تک متّصل(یعنی ملا ہوا)ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)،120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**،رسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور ان کا مطالعہ فرمائیے۔سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سُنّتوں کی تَرْبِیَت کے قافلے میں بار بار
مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پَروَردگار

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّد محمود کُردی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: میری والدۂ ماجدہ نے خبر دی کہ میرے والدِ ماجد (یعنی حضرت سیِّد محمود کُردی کے نانا جان) جن کا نام محمد تھا، انہوں نے مجھے وَصِیَّت کی تھی کہ جب میرا اِنْتِقال ہو جائے اور مجھے غُسل دے لیا جائے تو چھت سے میرے کفن پر ایک سَبز رنگ کا رُقعہ (Paper) گرے گا جس میں لکھا ہوگا "ھٰذِہٖ بَرَاءَۃٌ مُحَمَّدِنِ العَالِمِ بِعِلْمِہٖ مِنَ النَّار یعنی محمد جو عالم ہے،

اسے علم کے سبب جہنم سے چھٹکارا مل گیا ہے۔" اُس رُقعے کو میرے کَفَن میں رکھ دینا۔" چُنانچہ غُسل کے بعد رُقعہ گِرا، جب لوگوں نے رُقعہ پڑھ لیا تو میں نے اسے اِن کے سینے پر رکھ دیا۔ اُس رُقعے میں ایک خاص بات یہ تھی کہ جس طرح صفحے کے اُوپر سے پڑھا جاتا تھا، اسی طرح صفحے کے پیچھے سے بھی پڑھا جاتا تھا۔ میں نے اپنی والدۂ ماجِدہ سے پوچھا کہ نانا جان کا عمل کیا تھا؟ اَمّی جان نے فرمایا: "کَانَ اَکْثَرُ عَمَلِهٖ دَوَامُ الذِّکْرِ مَعَ کَثْرَةِ الصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِی یعنی اُن کا یہ عمل تھا کہ وہ ہمیشہ ذِکْرُ اللہ کرنے کے ساتھ ساتھ **دُرُودِ پاک کی بھی کثرت** کیا کرتے تھے۔" (سعادۃ الدارین، الباب الرابع، اللطیفة السادسة والتسعون، ص ۱۵۲)

میری زبان تر رہے ذِکر و دُرُود سے
بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فضول

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! درودِ پاک کتنا بہترین وظیفہ ہے کہ اس کی برکت سے لوگوں کی آنکھوں کے سامنے جہنَّم سے آزادی کا پروانہ آگیا، جن لوگوں نے نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک پڑھنے کی یہ برکت اپنی آنکھوں سے دیکھی ہوگی، تو یقیناً ان کا بھی درود وسلام پڑھنے کا ذہن بنا ہو گا۔ لہٰذا خصوصاً دُکھیاروں، غم کے ماروں، پریشان حالوں، مصیبتوں میں گھرے لوگوں، مریضوں، **حَرَمینِ طیّبین** کی حاضری کی تڑپ رکھنے والوں کو چاہیے کہ وہ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر زیادہ سے زیادہ درود شریف

پڑھنے کی عادت بنائیں بلکہ اسے اپنا وظیفہ بنالیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دُرودِپاک کے فضائل پر مشتمل بہت سی کُتُب لکھی جاچکی ہیں، وقتاً فوقتاً عُلمائے کرام بھی اس کے فَضائِل و ثَمرات اور اس کی برکات کو بیان فرماتے ہی رہتے ہیں۔ آیئے! مزید سنتے ہیں کہ درودِپاک کی کثرت کرنے والے خوش نصیب مسلمان کو اس کی کیسی کیسی برکتیں ملتی ہیں، چنانچہ

"تفسیر صراطُ الْجِنان" جلد8 صفحہ نمبر81 پر لکھا ہے کہ (1) جو خوش نصیب رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود بھیجتا ہے، اس پر اللہ پاک، فرشتے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود دُرود بھیجتے ہیں۔ (2) درود شریف خطاؤں کا کفّارہ بن جاتا ہے۔ (3) درود شریف سے اعمال پاکیزہ ہوجاتے ہیں۔ (4) درود شریف سے درجات بلند ہوتے ہیں۔ (5) گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ (6) درود بھیجنے والے کے لئے درود خود اِستغفار کرتا ہے۔ (7) اس کے نامۂ اعمال میں اجر (ثواب) کا ایک قیراط لکھا جاتا ہے، جو اُحد پہاڑ کی مِثْل ہوتا ہے۔ (8) درود پڑھنے والے کو اجر (ثواب) کا پورا پورا پیمانہ ملے گا۔ (9) درود شریف اس شخص کے لئے دنیاوآخرت کے تمام اُمور (کاموں) کیلئے کافی ہوجائے گا جو اپنے وظائف کا تمام وقت درودِپاک پڑھنے میں بسر کرتا ہو۔ (10) مَصائب (مصیبتوں) سے نجات مل جاتی ہے۔ (11) اس کے درودِپاک کی حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گواہی دیں گے۔ (12) اس کے لئے شفاعت واجب ہوجاتی ہے۔ (13) درود شریف سے اللہ پاک کی رِضا اور اس کی رحمت حاصل ہوتی ہے۔ (14) اللہ پاک کی ناراضی سے امن ملتا ہے۔ (15) عرش کے سایہ کے نیچے جگہ ملے گی۔ (16) میزان میں نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا۔ (17) حوضِ کوثر پر حاضری کا موقع

مُیَسَّر آئے گا۔(18) قیامت کی پیاس سے محفوظ ہو جائے گا۔(19) جہنم کی آگ سے چھٹکارا پائے گا۔ (20) پُل صراط پر چلنا آسان ہو گا۔(21) مرنے سے پہلے جنّت کی منزل دیکھ لے گا۔(22) جنت میں کثیر بیویاں ملیں گی۔(23) درود شریف پڑھنے والے کو بیس(20) غزوات سے بھی زیادہ ثواب ملے گا۔ (24) درود شریف تنگدست کے حق میں صدقہ کے قائم مقام ہو گا۔(25) یہ سراپا پاکیزگی وطہارت ہے۔(26) درود کے وِرد سے مال میں برکت ہوتی ہے۔(27) اس کی وجہ سے سو(100) بلکہ اس سے بھی زیادہ حاجات پوری ہوتی ہیں۔(28) یہ ایک عبادت ہے۔(29) درود شریف اللہ پاک کے نزدیک پسندیدہ اعمال میں سے ہے۔(30) درود شریف مجالس (محافل) کی زینت ہے۔(31) درود شریف سے غُربت وفقر دُور ہوتا ہے۔(32) زندگی کی تنگی دُور ہو جاتی ہے۔(33) اس کے ذریعے خیر کے مقام تلاش کئے جاتے ہیں۔(34) درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن تمام لوگوں سے زیادہ حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قریب ہو گا۔(35) درود شریف سے درود پڑھنے والا خود، اس کے بیٹے پوتے نفع (فائدہ) پائیں گے۔(36) وہ بھی نفع (فائدہ) حاصل کرے گا جس کو درودِ پاک کا ثواب پہنچایا گیا۔(37) اللہ پاک اور اس کے رسولِ کریم، رءوف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قُرب نصیب ہو گا۔ (38) یہ درود ایک نور ہے، اس کے ذریعے دشمنوں پر فتح حاصل کی جاتی ہے۔(39) نفاق (مُنافَقَت) اور زنگ سے دل پاک ہو جاتا ہے۔(40) درود شریف پڑھنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔(41) خواب میں حضورِ اکرم، نبیِ مکرّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت ہوتی ہے۔(42) درود شریف پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔(43) درود شریف تمام اَعمال سے زیادہ برکت والا اور افضل عمل

ہے۔(44)درود شریف دین و دنیا میں زیادہ نفع بخش (یعنی فائدہ دینے والا) ہے اور اس کے علاوہ اس وظیفے میں اس سمجھدار آدمی کے لئے بہت وسیع (زیادہ) ثواب ہے۔

اللہ کریم ہمیں بکثرت درودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔(صراط الجنان،۸/۸۱)

کربلا والوں کا صدقہ یا نبی!
دُور ہوں رَنج و اَلَم چشمِ کرم
وِردِ لب ہر دم دُرودِ پاک ہو
یا شہِ عرب و عجم! چشمِ کرم

(وسائل بخشش،ص۲۵۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ "مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی

1 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲

خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ! آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ہم اوراد و وظائف کی برکتیں، آداب وشرائط، واقعات وحکایات، قرآنی آیات، احادیث اور اقوالِ بزرگانِ دین سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ ان کے علاوہ بعض قرآنی سورتوں کے فضائل، برکات وخصوصیات اور معلومات سے بھرپور مدنی پھول بھی بیان کیے جائیں گے۔ کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہوجائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وظیفے کی برکت سے بیڑیاں ٹُوٹ گئیں

مشہور سیرت نگار حضرت سیدنا محمد بن اسحاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے، حضرت مالک اشجعی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حضور نبیِّ کریم، رءوف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی، میرا بیٹا عوف (دشمنوں کی) قید میں ہے، مصطفےٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: تم اپنے بیٹے کی طرف یہ پیغام بھجوا دو کہ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اُسے کثرت سے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔

حضرت سیدنا عوف بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دشمنوں نے بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا، مگر اس وظیفے کی برکت سے ان کی بیڑیاں ٹُوٹ گئیں،وہ دشمنوں کی قید سے نکل کر ان کی ایک اُونٹنی پر سوار ہو کر چل پڑے۔راستے میں ایک چراگاہ میں دشمنوں کے جانور چر رہے تھے۔آپ نے انہیں پکارا تو وہ سب کے سب دوڑتے بھاگتے ہوئے آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔جب آپ گھر پہنچے تو دروازے(Door)پر آکر اپنے والدین کو پکارا تو ان کے والدین خوشی سے جھُوم اُٹھے اور حیرت بھی کر رہے تھے کہ عوف تو قید میں تھے پھر کیسے یہاں آگئے ؟۔بہر حال جب ان کے والدین اور ان کا خادم دروازے کی طرف گئے تو دیکھا کہ حضرت عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اُونٹوں کے زبردست ریوڑ کے ساتھ موجود ہیں، آپ نے اپنے والدین سے اپنے اور اُونٹوں کے معاملے سے آگاہ کیا۔ آپ کے والدِ محترم نے آپ سے فرمایا: ٹھہرو! میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ان اُونٹوں کے بارے میں سوال کروں گا(کہ یہ اونٹ ہمارے لئے حلال ہیں یا نہیں؟)چنانچہ آپ کے والدِ محترم نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عوف اور اُونٹوں کے بارے میں عرض کی، سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے ارشاد فرمایا:ان اُونٹوں کو تم جو چاہو کرو(یعنی وہ اُونٹ تمہارے لئے حلال ہیں)۔تفسیر ابن کثیر، پ۲۸،سورۃ الطلاق،تحت الآیۃ: ۲، ۳، ۸/۱۷۰

شُکر ایک کرم کا بھی ادا ہو نہیں سکتا

دل اُن پہ فِدا جانِ حَسن اُن پہ فِدا ہو

(ذوقِ نعت، ص۲۰۷)

سُبْحٰنَ اللہ !سُنا آپ نے !اوراد و وظائف کی کیسی کیسی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں کہ جب حضرت عوف بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دشمنوں نے قید میں ڈال دیا، آپ نے حضور سراپا نور، شاہِ غیور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عطا کردہ وظیفے کو کثرت سے پڑھا تو قدرتِ الٰہی کے جلووں کی بہاریں آگئیں، اللہ پاک کی مدد شاملِ حال ہوگئی، بیڑیاں خود بخود ٹُوٹ گئیں، قید سے آزادی نصیب ہوگئی، آپ کی کرامت سے اونٹوں کا ریوڑ آپ کی آواز پر آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑا اور آپ اللہ پاک کی رحمت کا نظارہ کرنے کے بعد خوشی خوشی اپنے گھر کی جانب رواں دواں ہوگئے۔ بیان کردہ حکایت سے جہاں بہت سے خوشبودار مدنی پھول اپنی خوشبو بکھیر رہے ہیں وہیں ہمیں **لَاحَوْل** شریف کی اہمیت و فضیلت بھی معلوم ہوئی کہ یہ ایک ایسا طاقتور (Powerfull) وظیفہ ہے جو مشکلات کی دلدل سے نکالنے میں نہایت فائدے مند ہے، لہٰذا جب بھی کوئی مشکل یا بیماری آگھیرے مثلاً دل کی گھبراہٹ ہوتی ہو، جانی یا مالی نقصان ہوجائے، مثلاً گاڑی، سامان یا رقم چوری ہوجائے، گھر، دُکان یا فیکٹری میں آگ لگ جائے، ناانصافی یا دھوکہ ہوجائے، دشمنوں کا خوف سکون ختم کردے، حالات خراب ہوجائیں، ناحق کسی مقدمے (Case) میں پھنسا دیا جائے، کوئی حادثہ ہوجائے، قرض خواہ قرض لوٹانے کا تقاضا کریں، آندھی، سیلاب یا زلزلہ آجائے، گھر میں کوئی بیمار ہوجائے الغرض ہر حال میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ کی کثرت کی جائے، اِنْ شَآءَ اللہ فائدہ ہوگا اور فائدہ کیوں نہ ہو کہ خود رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے لاحول شریف کے فضائل اور اس کی برکات

کو بیان فرمایا ہے۔ آیئے! حُصولِ برکت کے لئے 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں، چنانچہ

(1)...ارشاد فرمایا: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا کرو، کیونکہ یہ جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب خفض الصوت بالذکر، حدیث: ۲۷۰۴، ص ۱۱۱۲)

(2)...ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ عرض کی، وہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ، ۱۱۸/۱۰، حدیث: ۱۶۸۹۷)

(3)...ارشاد فرمایا: جس نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا تو یہ (اس کے لئے) ننانوے (99) بیماریوں کی دوا ہے، ان میں سب سے ہلکی بیماری رنج و غم ہے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی قول لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ، ۲۹۱/۲، رقم: ۲۴۴۸)

(4)...ارشاد فرمایا: اے علی (رضی اللہ عنہ)! میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتادوں، جنہیں تم مصیبت کے وقت پڑھ لو، عرض کی ضرور ارشاد فرمایئے! آپ پر میری جان قربان! تمام اچھائیاں میں نے آپ ہی سے سیکھی ہیں، ارشاد فرمایا: جب تم کسی مشکل میں پھنس جاؤ تو اس طرح پڑھو: "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" پس اللہ پاک اس کی برکت سے جن بلاؤں کو چاہے گا دُور فرمادے گا۔ (عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ، ص ۱۲۰)

اس کے علاوہ علمائے کرام نے بھی لَاحَوْل شریف کی برکتوں کو بیان فرمایا ہے، چنانچہ

حکیمُ الاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: صُوفیائے کرام (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھم

اجمعین)فرماتے ہیں:جو کوئی صبح و شام اِکّیس(21)بار لَاحَوْل شریف(یعنی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم)پانی پر دم کرکے پی لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ وَسوسَۂ شیطانی سے اَمن میں رہے گا۔

(مِرآۃ المناجیح،۱/۸۷ملخصًا)

بلاؤں نے مجھے ہر سَمت سے کچھ ایسا گھیرا ہے مرے بڑھتے ہی جاتے ہیں مسائل یارسولَ اللہ
تمہیں دیتا ہوں مولیٰ واسِطہ میں چار یاروں کا مِرے ہوجائیں طے مشکل مراحل یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۳۳۵)

صبح وشام کی تعریف:

شَیْخِ طریقت،امیرِ اَہلسنّت،بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **شجرۂ قادِریہ،رضویہ،ضیائیہ،عطاریہ** کے صَفحہ نمبر11پر **صبح اورشام کی تعریف** بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:آدھی رات ڈَھلے سے سُورج کی پہلی کرن چمکنے تک **"صُبح"** ہے۔اس سارے وَقفے میں جو کچھ پڑھا جائے اُسے صُبح میں پڑھنا کہیں گے اور دوپَہَر ڈَھلے (یعنی ابتِدائے وَقتِ ظُہر) سے لے کر غُروبِ آفتاب تک **"شام"** ہے۔اِس پورے وَقفے میں جو کچھ پڑھا جائے اُسے شام میں پڑھنا کہیں گے۔(شجرۂ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ،ص۱۱)

آیئے!**فتاویٰ رضویہ** جلد23،صفحہ398سے **اورادووظائف** سے متعلق کچھ معلوماتی مدنی پھول سنتے ہیں:

1. جب بھی کوئی وظیفہ پڑھا جائے تو وہ کسی جائز کام کو پورا کرنے کے لیے،اللہ پاک کی بارگاہ میں عاجزی کرنے کا ذریعہ ہو۔نیز وظیفہ پڑھنے والا وظیفے کو اللہ پاک کی بارگاہ میں وسیلہ

بنائے اور ثواب کی نیّت سے وظیفہ کرے۔

2. ان نیّتوں کے ساتھ وظیفہ مسجد میں بھی کیا جاسکتا ہے۔

3. اگر وظیفہ صرف اسی نیّت سے کیا جائے کہ میرا کام ہو جائے تب بھی جائز تو ہے مگر ثواب نہیں ملے گا اور ایسے وظیفے مسجد میں نہ کرنا بہتر ہیں۔

4. یہ کیسے پتہ چلے کہ وظیفہ ثواب و دعا سمجھ کر کر رہے ہیں یا اپنا مقصد پانے کے لیے؟ اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ اگر وظیفہ کرنے کے باوجود مقصد نہ مِلا تو وظیفہ ہی چھوڑ دیا تو یہ وظیفہ اپنا کام نکالنے ہی کے لیے تھا، کیونکہ اگر دعا و ثواب سمجھ کر کرتے تو جاری رکھتے۔

5. وظیفہ جائز کام کے حصول کے لیے ہو۔ اگر ناجائز کام کے لیے ہو مثلاً میاں بیوی میں لڑائی کروانے کے لیے تو ایسا وظیفہ حرام ہے۔

6. وظیفہ اگر کسی جائز کام کے لیے ہی ہو، مگر کسی ناجائز طریقے سے ہو مثلاً سفلی عِلْم وغیرہ کے ذریعے تب بھی حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۳۸۹ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً جب انسان بیمار ہوتا ہے تو سیدھا کسی ڈاکٹر یا حکیم کے پاس جاتا ہے، وہ ڈاکٹر یا حکیم مریض کی حالت کے مطابق اس کو چند چیزوں کا پرہیز بتاتا ہے، مثلاً سادہ غذائیں کھانے کی تاکید کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر پرہیز کرو گے تو ہی دوا اثر کرے گی، پرہیز کرنے سے جلد عِلاج ہو گا، اگر بدپرہیزی کی تو سوائے پیسہ ضائع کرنے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ اب مریض اگر اپنے طبیب کی ہدایت کے مطابق دوا (Medicine) وقت پر لے اور پابندی سے پرہیز بھی جاری رکھے تو اِنْ شَآءَ اللہ وہ جلد صحت

یاب ہو جائے گا، لیکن اگر وہ دوا وقت پر نہ کھائے، منع کی گئیں چیزیں بھی ڈَٹ کر کھاتا پیتا رہے، اس کے دل و دماغ میں اس طرح کے خیالات بھی آتے رہیں کہ پتا نہیں دوا اثر کرے گی یا نہیں، پتا نہیں مجھے شفا ملے گی یا نہیں، کہیں اس سے مجھے کوئی نقصان تو نہیں ہو جائے گا؟تو یقیناً ایسا شخص بہت ہی بڑا نادان ہے۔اسی طرح اوراد و وظائف کا معاملہ ہے کہ اگر کوئی شخص اوراد و وظائف کے اُصول و قوانین کی پابندی نہ کرے، جن چیزوں کو کرنا چاہئے، ان سے غافل رہے اور جن سے بچنا چاہئے، ان میں مُبْتَلا رہے، اس کے دل و ماغ میں اس کے خیالات آتے رہیں کہ پتا نہیں وظیفہ کرنے سے بیماری دُور ہو گی یا نہیں، وظیفہ کرنے سے روزگار میں برکت ہو گی یا نہیں، وظیفہ کرنے سے اللہ پاک کی رحمت نازل ہو گی یا نہیں، وظیفہ کرنے سے بچی کی شادی ہو گی یا نہیں، کہیں وظیفہ کرنے سے دماغ خراب تو نہیں جائے گا، کہیں وظیفہ کرنے سے اُلٹا مجھے کوئی نقصان تو نہیں ہو گا وغیرہ تو ایسا شخص اپنے مقصد میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس کو اوراد و وظائف کا کوئی فائدہ نصیب ہو گا۔ جبکہ اس کے مقابلے میں اوراد و وظائف کی شرائط و آداب کی رعایت کرنے والے کو اس کے بھرپور فوائد و ثمرات ملتے ہیں، چنانچہ

اورادو وظائف کے ضروری آداب

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"جنّتی زیور"** میں ہے: یاد رکھو کہ جس طرح جڑی بوٹیوں اور تمام دواؤں کی تاثیر اسی وقت ظاہر ہوتی ہے جب کہ اسی ترکیب سے وہ دوائیں استعمال کی جائیں جو ان کے استعمال کا طریقہ ہے، اسی طرح عملیات اور تعویذات کی بھی کچھ شرائط کچھ

ترکیبیں کچھ لوازمات ہیں کہ جب تک ان سب چیزوں کی رعایت نہ کی جائے گی، عملیات کی تاثیرات ظاہر نہ ہوں گی اور فیوض وبرکات حاصل نہ ہوں گے، ان شرائط میں سے سات(7) شرطیں نہایت ہی اہم اور انتہائی ضروری ہیں کہ جن کے بغیر قرآنی اعمال میں تاثیرات کی اُمید رکھنا نادانی ہے۔ وہ شرائط یہ ہیں:

اعمال اور دعاؤں کی 7شرائط

(1)حلال لقمہ کھانا اور حرام غذاؤں سے بچنا۔(2)سچ بولنا اور جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہنا۔(3) نیت کو درست اور پاکیزہ رکھنا کہ ہر نیکی اللہ کریم ہی کے لئے کرنا۔(4)شریعت کے احکام کی پوری پوری پابندی کرنا۔(5) اللہ کریم کے دِین کے سُتونوں مثلاً قرآن، کعبہ، نبی، نماز وغیرہ کی تعظیم اور بزرگانِ دِین کا ہمیشہ ادب واحترام کرنا۔(6)جو وظیفہ بھی پڑھیں دل کی حضوری(یعنی مکمل توجہ)کے ساتھ پڑھنا۔(7)جو عمل اور وظیفہ پڑھیں اس کی تاثیر پر پورا پورا یقین(conviction)اور پختہ عقیدہ رکھنا۔ اگر شک وشبہ ہوا تو وظیفہ یا عمل میں اثر نہ رہے گا۔

ان 7 شرائط کے علاوہ اعمال ووظائف کے کچھ **ضروری آداب** بھی ہیں۔ ہر عمل کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ ان آداب کا بھی خیال ولحاظ رکھے، ورنہ دُعاؤں اور وظیفوں کی تاثیرات میں کمی ہو جانا لازمی ہے۔ آیئے!چند اہم اور **ضروری آداب** کا تذکرہ سنتے ہیں:

وظائف کے 9ضروری آداب

(1)ہر عمل یا وظیفہ کرتے وقت نہایت ہی **خشوع و خضوع** کے ساتھ اللہ پاک کی بارگاہ میں عاجزی ونیاز مندی کا اظہار کرے۔(2)ہر عمل اور وظیفہ شروع کرنے سے پہلے کچھ صدقہ وخیرات

کرے۔(3)ہر عمل ہر وظیفہ کے اوّل و آخر درودِ پاک کاوِرد کرے۔(4)وظیفوں کے بعد جب اپنے مقصد کے لئے دعامانگے تو ایک ہی مرتبہ دعا مانگ کر بس نہ کر دے بلکہ بار بار گڑ گڑا کر خدا سے دعا مانگے۔(5)جہاں تک ہو سکے ہر دعا اور وظیفہ وغیرہ عملیات کو تنہائی میں پڑھے جہاں نہ کسی کی آمدو رفت ہو نہ کسی کی کوئی آواز آئے۔(6)کسی مسلمان کو نقصان پہنچانے کے لئے ہر گز ہر گز نہ کوئی عمل کرے نہ کوئی وظیفہ پڑھے۔(7)جب کوئی عمل کرے یا وظیفہ پڑھے تو اس دوران بہت کم کھائے اور سادہ غذا کھائے پیٹ بھر کر نہ کھائے کیونکہ پیٹ بھرے لوگ دعاؤں کی تاثیر سے اکثر محروم رہتے ہیں۔(8)وظائف پڑھنے کے دوران بدن اور کپڑوں کی پاکی اور صفائی ستھرائی کا خاص طور پر خیال ولحاظ رکھے بلکہ خوشبو / عطر(fragrance) بھی استعمال کرے اور ظاہری پاکی وصفائی کے ساتھ ساتھ اپنے اخلاق و کردار اور باطنی صفائی کا بھی اہتمام رکھے۔(9)ہر عمل اچھے وقت میں کرے اور ہر وظیفہ قبلہ کی جانب رُخ کر کے پڑھے۔(جنتی زیور، ص۵۷۵،۵۷۶ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بسا اوقات **اوراد و وظائف** کے **فضائل و برکات** سُن کر پڑھنے کا ذہن تو بنتا ہے، مگر اِس پر اِستقامت نہیں مِل پاتی، اس کی **2 بُنیادی وجوہات** ہو سکتی ہیں، ایک تو یہ کہ شاید ہمیں دُرست پڑھنا نہیں آتا، جس کی وجہ سے ہم **اوراد و وظائف** پڑھنے سے محروم رہتے ہیں، اِس کمزوری کو دُور کرنا چاہئے، ویسے بھی ہمیں نماز تو پڑھنی ہی پڑھنی ہے، تِلاوتِ قرآن تو کرنی ہی ہے، ہم **قرآنِ کریم** دُرست پڑھنا سیکھ لیں، اس کی برکت سے **اوراد و وظائف** دُرست پڑھنا آسان ہو جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں **قرآنِ کریم** کو مخارِج کی دُرستی کے ساتھ پڑھنے کا باقاعدہ اِہتمام کیا جاتا ہے، **مجلس مدرسۃ المدینہ بالغان** کے تحت ملک و بیرونِ ملک ہزاروں **مدرسۃ**

المدینہ بالغان مساجد، **مارکیٹوں** اور دفاتر و غیرہ **میں** لگائے جاتے ہیں، جن میں لاکھوں عاشقانِ قرآن ،فی سبیل اللہ تعلیمِ قرآن حاصل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ان عاشقانِ رسول میں ہم بھی شامل ہو کر دُرست مخارِج کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھنے کی سعادت حاصل کریں۔

دعوتِ اسلامی ہمیں **"مجلس مدرسۃ المدینہ آن لائن"** کے تحت اِنٹرنیٹ کے ذریعے آن لائن قرآنِ کریم پڑھنے کا موقع بھی مُہیّا کر رہی ہے۔

اوراد و وظائف میں سُستی کی دُوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ شاید ہم جلد گھبر اجاتے ہیں کہ فُلاں وظیفے پر تو اِتنا وقت لگتا ہے، میرے پاس تو اِتنا وقت ہی نہیں ہے، اِس کمزوری کو دُور کرنے کے لیے آیئے !ایک مثال کے ذریعے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں:

اگر کسی نے طویل (Long Root پر) سفر کرنا ہو، مثلاً مرکز الاولیاء (لاہور) سے باب المدینہ (کراچی)جانا ہو تو وہ وقفے وقفے سے سڑک پر دِیے گئے **کلومیٹرز کے نشانات** کو دیکھتا ہے کہ اب اِتنا سفر باقی ہے، اب اِتنا سفر باقی ہے، ان **کلومیٹرز کے نشانات** کو دیکھتے رہنے سے اُسے محسوس ہوتا ہے کہ شاید اُس کا سفر آسان ہوتا جا رہا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی **منزل پر پہنچ** جاتا ہے۔

اِسی طرح **ثواب پر نظر** رکھی جائے اور اوّلاً چند وظائف کے لیے **وقت کا اندازہ** کر لیا جائے کہ فُلاں وظیفہ پڑھنے میں کتنا وقت لگتا ہے، مثلاً سُورۂ مُلک کی تِلاوت پر تقریباً 5 منٹ لگتے ہیں، **شجرۂ قادِریہ، رضویہ، ضیائیہ، عطاریہ** میں دِیے گئے **اوراد و وظائف** میں سے **روزانہ کا** ایک وظیفہ ہے جسے **70 بار** پڑھنا ہوتا ہے اور وہ ہے **"اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْه"**، اِس پر تقریباً **4 منٹ** لگتے ہیں،

166 **بار** یہ پڑھنا ہوتا ہے "**لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ**"،(آخر میں "مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ")اِس پر تقریباً **سوا4منٹ لگتے** ہیں، 111 **بار** اگر یہ دُرود شریف "**صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**" پڑھا جائے تو تقریباً **ساڑھے 4**($4^1/_2$)**منٹ لگتے** ہیں۔**تینوں قُل** (سُورۂ اِخلاص، سُورۂ فَلَق اورسُورۂ نَاس) پڑھنے والے کے لیے **ہر بلا سے حفاظت** کی خوشخبری ہے،اس وظیفے پر تقریباً**ڈیڑھ**($1^1/_2$) **منٹ لگتا** ہے۔اِس طرح ہم غور کرتے جائیں،کئی وظائف اور بھی ایسے ہوں گے ، جن پر بہت **مختصر وقت یعنی صرف چند منٹ** لگتے ہیں،اِس انداز سے جائزہ لینے سے اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ پڑھنے میں ثابت قدمی نصیب ہو گی۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ

پھر ہم یہ بھی غور کریں کہ روزانہ نہ جانے کتنے گھنٹے **فضول گفتگو** میں گزر جاتے ہوں گے، جس میں **غیبت** بھی ہو جاتی ہو گی، کئی مسلمانوں کی **دِل آزاری** بھی کر دیتے ہوں گے،زبان کی بے اِحتیاطی کی وجہ سے **جھوٹ** بھی نکل جاتا ہو گا۔**اللہ** پاک ہمیں زبان کا دُرست اِستعمال کرتے ہوئے کثرت کے ساتھ اپنا **ذِکر** کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

ذِکْر و دُرود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے — میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۳۰۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جو خوش نصیب اوراد و وظائف کی شرائط اور آداب کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے کوئی وظیفہ یا وِرد کرتے ہیں تو ان کے وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں اوروہ اپنے دامن کو گوہرِ مراد سے بھرنے(یعنی اپنی مُراد کو پانے) میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ آیئے!اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت سنئے،چنانچہ

”مَاشَآءَاللّٰہُ کَانَ“کا وظیفہ کرنے پر اِنعام

حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن زَیّات رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے منقول ہے:ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا مَعْرُوف کَرخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: حضور! آج صبح ہمارے ہاں بچے کی ولادت ہوئی، میں سب سے پہلے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس یہ خبر لے کر آیا ہوں تاکہ آپ کی برکت سے ہمارے گھر میں بھلائی اُترے۔ حضرت سیِّدُنا مَعروف کَرخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ پاک تمہیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ یہاں بیٹھ جاؤ اور سو(100) مرتبہ یہ الفاظ کہو: مَاشَآءَاللّٰہُ کَانَ یعنی اللہ پاک نے جو چاہا وہی ہوا۔ اس نے سو(100) مرتبہ یہ الفاظ دُہرائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: دوبارہ یہی الفاظ کہو۔ اس نے سو(100) مرتبہ پھر وہی الفاظ دُہرائے۔ فرمایا: پھر وہی الفاظ دُہراؤ۔ اس طرح پانچ(5) مرتبہ اس کو حکم دیا۔ چنانچہ اس نے پانچ سو(500) مرتبہ وہ الفاظ دہرائے۔ اتنے میں وزیر کی والدہ اُمِّ جَعْفَر کا خادم ایک خط اور تھیلی لے کر حاضر ہوا اور کہا: اے مَعروف کَرخی! اُمِّ جَعْفَر آپ کو سلام کہتی ہے، اس نے یہ تھیلی آپ کی خدمت میں بھجوائی ہے اور کہا ہے کہ غریبوں اور مسکینوں میں یہ رقم تقسیم فرما دیجئے۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پیغام لانے والے سے فرمایا: رقم کی تھیلی اس شخص کو دے دو، اس کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی ہے۔ اس نے کہا: یہ پانچ سو(500) درہم ہیں، کیا سب اسے دے دوں؟ فرمایا: ہاں! ساری رقم اسے دے دو۔ اس نے پانچ سو(500) مرتبہ ”**مَاشَآءَاللّٰہُ کَانَ**“ کہا تھا۔ پھر اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ پانچ سو(500) درہم تمہیں مُبارَک ہوں، اگر اس سے زیادہ مرتبہ کہتے تو ہم بھی اتنی ہی مقدار مزید بڑھا دیتے۔ جاؤ! یہ رقم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو۔ (عیون

الحکایات، ص۲۷۷)

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی

یہ شان ہے خدمتگاروں کی سرکار کا عالَم کیا ہو گا!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے ہمیں 2 مدنی پھول حاصل ہوئے:(1) پہلے کے لوگوں کو جب کوئی نعمت ملتی، پہلے کے لوگوں کو جب کسی چیز کی ضرورت ہوتی تو وہ اللہ والوں کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتے تھے، انہیں معلوم تھا کہ اللہ والے اللہ پاک کے محبوب اور مقرب بندے ہوتے ہیں، اللہ والے اللہ پاک کی عطا سے بااختیار ہوتے ہیں، اللہ والوں کے پاس اللہ پاک کی عطا سے اللہ پاک کی نعمتوں کے خزانے ہوتے ہیں، اللہ والوں کی برکتیں لینا باعثِ سعادت ہے، اللہ والے، اللہ پاک سے مِلا دیتے ہیں اور اللہ والوں کے در پر آنے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں جاتا کیونکہ یہ حضرات اللہ پاک کی عطا سے اپنے عقیدت مندوں کو ان کی امیدوں سے زیادہ عطا فرما دیتے ہیں۔(2) دوسرا مدنی پھول یہ ملا کہ اللہ والوں کے بتائے ہوئے اوراد و وظائف کی بھی بہت زیادہ برکات ہیں، بعض لوگ بازاروں میں دستیاب عملیات کی کتابیں خرید لاتے ہیں، اسی طرح بعض لوگ انٹرنیٹ کے ذریعے کوئی وظیفہ تلاش کر لیتے ہیں، پھر اپنی کسی بھی مشکل و بیماری میں کسی باعمل عامل / کسی صحیح العقیدہ ولیِ کامل کے پاس جانے یا ان سے اجازت لینے کے بجائے خود ہی عامل بن بیٹھتے ہیں، یوں ہی بعض لوگ اپنی طرف سے وظائف ایجاد کر کے نیم حکیم خطرۂ جان بن کر دوسروں کی زندگی داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ ایسوں سے

متعلق پھر آئے دن خبریں(News) سننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں کادِماغ پلٹ گیا،فُلاں پاگل ہو گیا وغیرہ۔لہٰذا کتابوں،انٹرنیٹ اور اپنی ناقص عقل پر اعتماد کرنے کے بجائے ہمیشہ کسی باعمل و مُسْتَنَد عامل یا پیرِ کامل کے بتائے ہوئے وظائف ہی پڑھنے کی ترکیب ہونی چاہئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!موجودہ دور میں شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صورت میں ایک کامل واکمل عامِل،عالِم اور پیرِ کامل موجود ہیں،آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **تعویذات ووظائف** انتہائی پُر تاثیر ہوتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!آپ نے مسلمانوں کی خیر خواہی کے عظیم جذبے کے تحت مشہور قرآنی سورتوں،دُرُودوں،روحانی وطبّی علاجوں اور خوشبودار مدنی پھولوں کا دلچسپ مدنی گلدستہ **"مدنی پنج سورہ"**،علاج کے گھریلو نُسخوں پر مشتمل مدنی گلدستہ **"گھریلو علاج"** اوراللہ کریم کے مبارک ناموں کی برکتوں سے معمور رسالہ **"چالیس(40)روحانی علاج مع طِبّی علاج"** کے تحفے اُمّت کو عطا فرمائے ہیں۔ان کے علاوہ ان رسائل **"بیمار عابد"**،**"زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی"**،**"چڑیا اور اندھا سانپ"**،**"مینڈک سُوار بچھو"** اور کتاب **"پردے کے بارے میں سوال جواب"** میں بھی آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سینکڑوں وظائف تحریر فرمائے ہیں۔

لہٰذا اِدھر اُدھر بھٹکتے پھرتے رہنے اور جعلی عاملوں کے ہتھے چڑھنے کے بجائے ان کتب ورسائل کو آج ہی مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب کیجئے اور دوسروں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.ilyasqadri اور www.dawateislami.net سے ان کتب و رسائل کو

پڑھا بھی جاسکتا ہے،ڈاؤن لوڈ(Download)اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام"بعدِ فجر مدنی حلقہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مصیبتوں، تکلیفوں، پریشانیوں، بیماریوں اور لاعلاج سمجھے جانے والے امراض سے نجات پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے کسی ایک مدنی کام کی ذمہ داری لے لیجئے۔

یاد رہے! ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"بعدِ فجر مدنی حلقہ"** بھی ہے۔ جس میں نمازِ فجر کی جماعت سے فراغت کے بعد روزانہ (3) آیات کی تلاوت مع ترجَمہ کنز الایمان اور تفسیر خزائنُ العرفان، تفسیر نُورالعرفان یا تفسیر صِراطُ الجِنَان، درسِ فیضانِ سُنَّت، منظوم شجرۂ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ پڑھنے اور سننے کی ترکیب ہوتی ہے۔(یادرہے! بعدِ فجر مدنی حلقے میں صِرف **فیضانِ سُنّت** سے ہی درس کی ترکیب ہوتی ہے)

12 مدنی کاموں میں سے یومیہ اس مدنی کام **"بعدِ فجر مدنی حلقہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"بعدِ فجر مدنی حلقہ"** کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ سے دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ اس رسالے کی برکت سے آپ پڑھ سکیں گے۔ ☆بعدِ فجر مدنی حلقہ کسے کہتے ہیں؟، ☆مدنی حلقہ لگانے کا طریقہ، ☆اسلاف کے مدنی حلقے، ☆مدنی حلقے کے معمولات کی وضاحت ☆فیضانِ سُنّت کے متعلق مفید باتیں، ☆شجرہ شریف پڑھنے کی برکتیں، ☆دعا کے فوائد

☆اِشراق وچاشت کی برکتیں،☆مدنی حلقہ لگانے کے فوائد اور☆مدنی حلقہ لگانے کی چند احتیاطیں وغیرہ

☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!اِس مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے مسجِد میں بیٹھنے کاثَواب حاصِل ہوتا ہے،☆بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے تِلاوتِ قُرآن کرنے اور سُنّنے کاشَرَف حاصِل ہوتا ہے،☆بعدِ فجر مَدَنی حلقہ قُرآنِ کریم کوترجمہ وتفسیر کے ساتھ سمجھنے کابہترین ذَرِیعہ ہے،☆بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے مَدَنی اِنْعامات پر عمل ہوتا ہے،☆بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے اِشراق وچاشت کے نوافِل پڑھنے کا موقع مِلتا ہے،☆بعدِ فجر مَدَنی حلقے میں بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے ذِکرِ خَیر پر مُشْتَمِل شَجَرہ شریف پڑھنے سُنّنے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے اور بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کا تذکِرہ کرنا باعثِ رحمت ہے چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا سُفْیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نیک لوگوں کے ذِکر کے وَقْت رحمت نازل ہوتی ہے۔

(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء، ۷/۳۳۵،رقم:۱۰۷۵۰)

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! بُزرگانِ دِین کے ذِکرِ خَیر پر مُشْتَمِل اِس مُبارَک شَجَرے کی بَرَکت سے کئی عاشِقانِ رسول کے رُکے ہوئے کام بَن جاتے ہیں۔ آیئے! بطورِ تَرغیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور شجرہ شریف پابندی سے پڑھنے کی نیّت کیجئے۔ چُنانچہ

ویزے مل گئے

ایک اسلامی بھائی تقریباً14 سال سے بیرونِ ملک میں مُقیم اور6 سال سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہیں۔ جہاں اُن کا اپنا کاروبار(Business) ہے۔ اُنہیں ایک بار اپنے کارخانے میں کام کرنے

والوں کی ضَرورت پڑی۔ اُنہوں نے ویزوں کے لئے بار بار درخواستیں جمع کروائیں مگر کافی کوشِشوں کے باوُجود ویزے نہ مِل سکے۔ کئی سال یُونہی گزر گئے، وہ بہت پریشان تھے کیونکہ مُلازمین نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں نقصان اُٹھانا پڑ رہا تھا۔ خیر اُنہوں نے ہِمَّت کر کے ایک مَرتَبہ پھر درخواست جمع کروائی۔ اِسی دوران ایک اسلامی بھائی نے اُنہیں **"شَجَرۂ قادِرِیَّہ رَضَوِیَّہ ضِیائِیَّہ عطّارِیَّہ"** سے شَجَرۂ عالِیَہ کے دُعائیہ اَشعار پڑھنے کا مَشْوَرہ دِیا۔ اُنہوں نے شَجَرے شریف سے دُعائیہ اَشعار کو بِلاناغہ پڑھنا شروع کر دیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شَجَرۂ عالِیَہ قادِرِیَّہ رَضَوِیَّہ عطّارِیَّہ پڑھنے کی بَرَکت سے اُن کا وہ کام جو کئی سالوں سے نہیں ہو پا رہا تھا حَیرت اَنگیز طور پر چند دنوں میں ہو گیا یعنی اُنہیں مَطْلُوبہ تعداد میں ویزے مِل گئے۔

مُشکِلیں حَل کر شہِ مُشکِل کُشا کے واسطے　　کر بلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسطے

(شرح شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ، ص۱۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جس طرح تعویذات و وظائف مصیبتوں، پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات دلانے میں فائدے مند ہیں، اسی طرح قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا بھی پریشانیوں اور بیماریوں سے چھٹکارا پانے کا ایک بہترین وظیفہ ہے، تِلاوتِ قرآن کی برکت اور اللہ پاک کی رحمت سے ہمارے کئی مسائل حل ہو سکتے ہیں، چنانچہ

قرآن سے علاج

ایک شخص نے مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حَلْق (گلے) میں دَرْد

کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: قرآن پڑھنا اختیار کرو۔(شعب الایمان، ۲/۵۱۹، حدیث: ۲۵۸۰)اسی طرح ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: میرے سینے میں تکلیف ہے۔ ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو، اللہ پاک فرماتا ہے: وَشِفَآءٌ لِّمَافِی الصُّدُوْرِ (پ۱۱، یونس:۵۷)(تَرْجَمۂ کنز الایمان: اوردلوں کی صحت)۔ (تفسیر درمنثور، یونس، تحت الآیہ: ۵۷، ۴/۳۶۶) بلکہ قرآنِ کریم تو مختلف بیماریوں کی بہترین دَوا بھی ہے۔ جیسا کہ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: خَیْرُالدَّوَاءِ اَلْقُرْاٰنُ یعنی بہترین دَوا قرآنِ کریم ہے۔(ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الاستشفاء بالقرآن، ۴/۱۱۶، حدیث: ۳۵۰۱)

حضرت علّامہ عبد الرَّءُوف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی بہترین تعویذ وہ ہے، جو کسی قرآنی آیت کے ذَریعے سے کیا جائے، چنانچہ

پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 82 میں اِرْشادِ باری ہے:

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور ہم قرآن میں اُتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رَحمت ہے۔

(پارہ ۱۵، بنی اسرائیل: ۸۲)

تو قرآنِ مجید دل، بدن اور رُوح سب کے لیے دَوا ہے۔ جب بعض کلاموں کی بھی خاصیتیں اور فوائد ہوتے ہیں، تو پھر ربِّ کریم کے کلام کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے، جس کی فضیلت دیگر کلاموں پر ایسی ہے، جیسی اللہ کریم کی اس کی مخلوق پر۔ قرآنِ پاک میں کچھ ایسی آیات ہیں جو خاص

اَمراض اور مصیبتوں کے خاتمے کے لیے ہیں ،ان آیات کی پہچان خاص لوگوں کو ہوتی ہے۔(فیض القدیر، ۳/۶۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! قرآنِ پاک کی ہر سُورت کی اپنی ہی فضیلت، خاصیت اور شان ہے جو جان ومال کی حِفاظَت کرنے، رَنج و غم مِٹا کر دل میں خوشی داخل کرنے اور مَرض سے نَجات دِلانے کیلئے کافی ہے۔ آیئے !ترغیب کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"جنّتی زیور"** سے قرآنِ پاک کی چند سورتوں کے فضائل و خصوصیات اور فوائد سنتے ہیں، چُنانچہ

قرآنی سورتوں کے فضائل و خصوصیات اور فوائد

☆ **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** 100 مرتبہ پڑھ کر جو دُعا مانگی جائے، قَبول ہوتی ہے، ☆ **سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ** کی تلاوت سے شیطان گھر سے بھاگ جاتا ہے، ☆ **آیَۃُ الْکُرسی** پڑھنے سے مُحتاجی دُور ہوتی ہے، ☆ **سُوْرَۃُ الْکَھْف** کو ہمیشہ پڑھنے والا دَجّال کے فِتنوں سے محفوظ رہے گا، ☆ والدین کی قَبْر پر ہر جُمعہ **سُورۂ یٰسٓ** کی تِلاوت کرنے سے اس کے حُروف کی تعداد کے برابر، ان (پڑھنے والے) کے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں، ☆ **سُوْرَۃُ الدُّخَان** پڑھنے سے مُشکل دُور ہوتی ہے، ☆ جو مرنے کے قریب ہو اس پر **سُوْرَۃُ الْجَاثِیَہ** کا دَم کرنے سے اس کا خاتِمہ بالخیر ہو، ☆ **سُوْرَۃُ الحُجُرات** کا پڑھنا اور دَم کر کے پینا گھر میں خَیر وبرکت کے لئے مُفید ہے، ☆ **سُوْرَۂ قٓ** پڑھنے سے باغ میں پھلوں کی کثرت ہوتی ہے، ☆ **سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن** 11 بار پڑھنے سے تمام مَقاصِد پُورے ہوتے ہیں، ☆ **سُوْرَۃُ الْوَاقِعَہ** جو شخص روزانہ پڑھے گا، اس کو کبھی فاقہ نہ ہو گا، ☆ **سُوْرَۃُ الْمُلْک** کو ہر رات میں پڑھنے والا عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا، ☆ **سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل** کو 11 بار

پڑھنے سے ہر مُشکل آسان ہو جاتی ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر** کو پڑھ کر حفظِ قرآن کی دُعا مانگنے سے قرآنِ کریم کا یاد کرنا آسان ہو جائے گا، ☆**سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت** پڑھنے سے جاں کَنی کی تکلیف نہیں ہو گی، ☆**سُوْرَۃُ الضُّحٰی** پڑھنے سے بھاگا ہوا آدمی واپس آجائے گا، ☆**سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَح** کو جس مال پر پڑھ دیا جائے، اس میں خُوب برکت ہو گی، ☆**سُوْرَۃُ التِّیْن** 3 مرتبہ پڑھنے سے اَخلاق و کردار بہترین ہوتے ہیں، ☆**سُوْرَۃُ الْعَلَق** میں جوڑوں کے دَرْد کا علاج ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْقَدْر** جو صُبح و شام پڑھے گا، اللہ پاک اس کی عزّت بڑھادے گا، ☆**سُوْرَۃُ الْبَیِّنَہ** برص اور یرقان کا علاج ہے، ☆**سُوْرَۃُ الزِّلْزَال** چوتھائی قرآن کے برابر ہے، ☆ جس آدمی یا جانور کو نظر لگی ہو، اُس پر **سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت** کا دَم مُفید ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْقَارِعَہ** پڑھنے سے بلاؤں سے حِفاظَت رہتی ہے، ☆**سُوْرَۃُ التَّکَاثُر** کو 300 بار پڑھنے سے بہت جلد قَرض اَدا ہو جاتا ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْعَصْر** پڑھنے سے غم دُور ہو جاتا ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْھُمَزَہ** اور **سُوْرَۃُ الْفِیْل** دُشمن کے شَر سے حِفاظَت اور **سُوْرَۃُ قُرَیْش** جان کی حِفاظَت کے لئے مُجرَّب ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن** بڑی مشکل کے وقت پڑھنا بہت مفید ہے، ☆ **سُوْرَۃُ الْکَوْثَر** کی تلاوت سے بے اَولاد، صاحبِ اَولاد ہو جاتا ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن** چوتھائی قرآن کے برابر ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** تہائی قرآن کے برابر ہے، اس کے بہت فضائل ہیں، ☆**سُوْرَۃُ الْفَلَق** اور **سُوْرَۃُ النَّاس** سے جنّ و شیطان اور حاسدوں کے شر سے حفاظت رہتی ہے۔(جنتی زیور، ص۵۸۸)

اے کاش! سب مسلمانوں کو تلاوتِ قرآن کرنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ آیئے! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دُعا میں شامل ہوں:

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس ہومیو پیتھک ڈاکٹرز

سُبْحٰنَ اللہ! سنا آپ نے! قرآنی سورتوں کے کیسے کیسے فضائل و برکات ہیں، لہٰذا روزانہ کم از ایک پارہ یا جتنا ممکن ہو تلاوتِ قرآن کا معمول بنالیجئے، اگر قرآن پڑھنا نہیں آتا تو عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف مساجد میں لگنے والے مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ کچھ ہی عرصے میں دُرست قرآن پڑھنے کے ساتھ ساتھ بہت سے شرعی مسائل سے بھی آگاہی نصیب ہو گی۔ مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے پر استقامت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کم و بیش105 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے، جن میں سے ایک شعبہ **"مجلس ہومیو پیتھک ڈاکٹرز"** بھی ہے۔ موجودہ دور میں عِلاج کے مختلف طریقے رائج ہیں، ایلو پیتھک طریقۂ علاج اور میڈیسن سے علاج کرنے والوں کو ایلو پیتھک ڈاکٹرز، ہومیو پیتھک طریقۂ علاج و ادویات سے علاج کرنے والوں کو **"ہومیو پیتھک ڈاکٹرز"**، یونانی طریقۂ طِب و ادویات سے علاج کرنے والوں کو **"حکیم"** کہا جاتا ہے۔

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ڈاکٹرز کے ہر ہر طبقے کے لیے الگ

الگ مجالس قائم کی گئی ہیں۔ان تمام مَجالس کا بنیادی مقصد اس پیشے سے وابستہ لوگوں کے دلوں میں فَرض علوم کی اہمیت اُجاگر کرنا،ان تک دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو پہنچانااور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدنی مقصد "**مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے**۔اِنْ شَآءَ اللہ" کے مُطابِق زندگی گُزارنے کامدنی ذِہن دینا ہے۔

اللہ پاک دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس وشعبہ جات کو مزید ترقیاں عطافرمائے۔**اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائل بخشش مرمم،ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ذکر و دُرُود کے مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے ذِکر و دُرُود کے چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔پہلے 2 فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے:(1)فرمایا: اپنے ربِّ کریم کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔(بخاری،کتاب الدعوات،۴/۲۲۰،حدیث:۶۴۰۷)(2)فرمایا:بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دُنیامیں مجھ پر زیادہ دُرُودِپاک پڑھے ہوں گے۔(تِرمذی،۲/۲۷،حدیث:۴۸۴)☆اللہ پاک کا ذکر کرنا روحانی غذا ہے۔☆اللہ پاک کا کثرت سے ذکر کرو،اللہ پاک کے خاص بندے بن جاؤ گے۔(اعرابی کے

سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص۳) ☆حضرت سَیِّدُنا سُلَیْمان عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: مرغ کہتا ہے: اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَاغَافِلِیْن یعنی اے غافلو! اللہ پاک کا ذکر کرو۔ (فیض القدیر، ۱/۴۸۸، تحت الحدیث: ۶۹۵) ☆دُرُود شریف پڑھنا دَرْاَصل اپنے پَرْوَرْدَگار کی بارگاہ سے مانگنے کی ایک بہترین ترکیب ہے۔ (گلدستہ درود و سلام، ص۲۲ ملخصا) ☆دُرُود و سلام پڑھنا اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب، ہم گناہگاروں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کا سبب ہے۔ (گلدستہ درود و سلام، ص۱۲ ملخصًا) ☆حُصولِ بَرَکت اور حُضُور سراپا نور، شاہِ غیور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قُربت پانے کیلئے کثرتِ دُرُود و سلام سے بڑھ کر کوئی ذَرِیعہ نہیں ہے۔ (گلدستہ درود و سلام، ص۷ ملخصًا) ☆دُرُودِ پاک دُعا کی قُبولیت کا سبب ہے۔ (فردوس الاخبار، باب الصاد، ۲/۲۲، حدیث: ۳۵۵۴) ☆دُرُودِ پاک تمام پریشانیوں کو دُور کرنے کے لیے اور تمام حاجتوں کے پورا ہونے کے لیے کافی ہے۔ (تفسیر درمنثور، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ ۵۶، ۶/۶۵۴، ملخصًا) ☆دُرُودِ پاک گُناہوں کا کَفّارہ ہے۔ (جلاء الافھام، ص۲۳۴) ☆دُرُودِ پاک صَدَقے کا قائم مَقام بلکہ صَدَقے سے بھی اَفضل ہے۔ (جذبُ القلوب، ص۲۲۹) ☆دُرُود شریف پڑھنے سے مصیبتیں ٹلتی ہیں۔ ☆دُرُودِ پاک پڑھنے سے بیماریوں سے شِفا حاصل ہوتی ہے۔ ☆دُرُودِ پاک پڑھنے سے خوف دُور ہوتا ہے۔ ☆دُرُودِ پاک پڑھنے سے ظُلم سے نَجات حاصل ہوتی ہے۔ ☆دُرُودِ پاک پڑھنے سے دُشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے۔ ☆دُرُودِ پاک پڑھنے سے قِیامت کی ہولناکیوں سے نَجات حاصل ہوتی ہے۔ ☆دُرُودِ پاک پڑھنے سے موت کی تکلیفوں میں آسانی ہوتی ہے۔ ☆دُرُودِ پاک پڑھنے سے دُنیا کی تباہ کارِیوں سے نَجات ملتی ہے۔ ☆دُرُودِ پاک پڑھنے سے تنگدستی دُور ہوتی ہے اور ☆دُرُودِ پاک پڑھنے سے بھُولی ہوئی چیزیں یاد آجاتی ہیں۔ (جذبُ القلوب، ص۲۲۹)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ

16(312صفحات)اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اورامیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے **دو** رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کاایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا عبدُالعزیز دَبّاغ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس میں کوئی شُبہ نہیں کہ نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرودِ پاک پڑھنا تمام اَعمال سے اَفضل ہے، یہ اُن ملائکہ کا ذِکْر ہے، جو اَطرافِ جنّت میں رہتے ہیں اور جب وہ نبیِ کریم، رؤفٌ رّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ گرامی پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں تو اُس کی بَرَکت سے جنّت کُشادہ ہو جاتی ہے۔ (الابریز، الباب الحادی عشر فی الجنۃ، باب فی زیادۃ الجنۃ...الخ، ۲/۳۳۸)

جائیں نہ جب تک غُلام خُلد ہے سب پر حرام
مِلک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۹)

مختصر وضاحت:

یعنی اے مالکِ جنت پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ! آپ کی کیسی شان ہے کہ جب تک آپ کی اُمّت جنّت میں نہ جائے گی اس وقت تک کوئی بھی جنّت میں داخل نہیں ہو سکے گا جنّت تو آپ کی ملکیت ہے پھر آپ کی اجازت کے بغیر کوئی کیسے جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں ملتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب،

1 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔❀ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

المدد یا غوثِ اعظم

بغداد کے ایک عالمِ دِین نمازِ جمعہ کے بعد اپنے شاگردوں کے ساتھ فاتحہ خوانی کیلئے قبرستان گئے تو وہاں ایک سیاہ رنگ کا سانپ دیکھا تو انہوں نے اسے مار ڈالا۔ کچھ دیر کے بعد گرد و غُبار اُڑی اور وہ اپنے شاگردوں کی نظروں سے اوجھل ہوگئے۔ اپنے استاد صاحب کی اچانک گمشدگی پر سارے طلبہ بڑے حیران و پریشان بیٹھے تھے۔ کچھ دیر بعد دیکھا کہ اُستادِ محترم اعلیٰ قسم کا لباس پہنے چلے آرہے ہیں۔ جب ان سے مُعاملہ دریافت کیا گیا تو فرمانے لگے: مجھے جنّات اُٹھا کر ایک جزیرے (Island) میں لے گئے اور مجھے دریا میں غوطہ دینے کے بعد اپنے بادشاہ کے سامنے حاضر کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ جنّات کا بادشاہ ننگی تلوار ہاتھ میں لئے تخت پر بیٹھا ہے اور اس کے سامنے ایک نوجوان کی لاش رکھی ہے جس سے خُون بہہ رہا ہے۔ جنّات کے بادشاہ نے میرے بارے میں پوچھا تو اسے بتایا گیا کہ یہی شخص اس کا قاتل ہے۔ یہ سنتے ہی بادشاہ غضبناک ہو کر کہنے لگا اس نے تیرا کوئی نُقصان نہیں کیا پھر بھی تُو نے اس کو ناحق قتل کر دیا؟ میں نے کہا: اس نوجوان کو میں نے قتل نہیں کیا آپ کے خُدّام مجھ پر اِلزام لگا رہے ہیں۔ خادموں نے کہا کہ اس کے قاتل ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ اس شخص کا عصا خُون سے آلُودہ ہے ۔ میں نے کہا یہ خون تو ایک سانپ کا ہے جسے میں نے مارا تھا۔ بادشاہ نے کہا جس سانپ کو تُو نے مارا تھا وہ میرا ہی بیٹا تھا۔ بادشاہ نے قاضی سے کہا یہ شخص قتل کا اقرار کر چکا ہے، لہٰذا اس کے قتل کا حکم صادر کیجئے۔ یہ سنتے ہی قاضی نے بھی میرے قتل کا حکم جاری کر دیا۔ اب جنّات کا بادشاہ تلوار لے کر مجھ

پرواز کرنے ہی والا تھا کہ میں نے دل ہی میں محبوبِ سبحانی حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدالقادر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مدد کیلئے پکارا تواسی وقت ایک نورانی چہرے والا شخص نمودار ہوا اور بادشاہ سے کہنے لگا: اس عالمِ دِین کو قتل نہیں کرو یہ سلطانُ الْاولیاء حضرت سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مرید ہے اگر غوثِ پاک نے اس کے قتل کے بارے میں تم سے پوچھ لیا تو کیا جواب دوگے ؟جنّات کے بادشاہ نے سرکار غوثِ پاک کا نام سنتے ہی تلوار رکھ دی اور مجھ سے کہا کہ جو عزّت و تعظیم غوثِ اعظم کی میرے دل میں ہے اس کی خاطر میں نے تمہارا قصور معاف (Forgive) کیا اور اب تم اس مقتول کا جنازہ پڑھاؤ اور اس کی مغفرت کیلئے دعا کرو۔اس کے بعد مجھے خلعت پہنا کر جنّات کے ساتھ رخصت کردیا۔(تفریح الخاطر،۱۰۳)

تھرتھراتے ہیں سبھی جنّات تیرے نام سے
ہے ترا وہ دبدبہ یا غوثِ اعظم دست گیر

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷ ۵۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ میرے آقا، غوثِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انسانوں کے ساتھ ساتھ جنّات کے بھی مُرشِد ہیں یعنی آپ سَیِّدُ الثَّقَلَیْن ہیں، ثقلین کے معنیٰ ہیں انسان اور جنّات۔ جیسے ہمارے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک لقب رسولُ الثقلین ہے یعنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جنّات اور انسانوں کے رسول، تواسی طرح غوثِ پاک بھی جنّات اور انسانوں کے پیر و مرشد ہیں اور ان پر بھی آپ کی حکومت و سلطنت جاری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے غوثِ پاک کی شان و عظمت بہت بڑی ہے آپ اپنے چاہنے والوں کی مشکل کُشائی فرماتے

ہیں، کوئی حاجت طلب کرے تو اس کی حاجت روائی فرماتے ہیں۔ کوئی مدد کیلئے پُکارے اور سچے دل سے فریاد کرے تو اس کی دادرَسی بھی فرماتے ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں ایک بہت ہی پیاری حکایت سنتے ہیں ، چنانچہ

ایک شخص جس کے باپ کا انتقال ہوچکا تھا، اس نے حضور سَیِّدُنا غوثُ الاعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: "گزشتہ رات، خواب میں اپنے والد کو عذاب میں مبتلا دیکھا تو میرے والدِ مرحوم نے مجھ سے کہا کہ "مجھے عذابِ قبر میں مبتلا کر دیا گیا ہے، تم غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جاکر میرے لئے دُعائے مغفرت کراؤ۔" غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دریافت فرمایا کہ "کیا تمہارے والد کبھی میرے مدرسے کے سامنے سے گزرے تھے؟" اس شخص نے جواب دیا: "جی ہاں۔" یہ سن کر آپ نے خاموشی اختیار کرلی، پھر وہ شخص اپنے گھر چلا گیا۔ رات کو اس نے اپنے والد کو خواب میں انتہائی خوش وخرم دیکھا، انہوں نے سبز لباس پہن رکھا تھا اور فرمارہے تھے کہ "غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دعا سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرا عذاب ختم کردیا ہے اور انہی کے فیض سے مجھے یہ لباس پہنایا گیا ہے، لہٰذا میں تجھے ہدایت کرتا ہوں کہ ان کی خدمت میں حاضری اپنے لئے لازم کر لے۔" اس شخص نے یہ واقعہ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا کہ "خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھ سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ جو کوئی بھی میرے مدرسے کے پاس سے گزر جائے گا تو اس کے عذاب میں تخفیف کردی جائے گی۔ (بھجۃ الاسرار، باب ذکر فضل اصحابہ و بشراھم، ص۱۹۴)

مل گیا مجھ کو غوث کا دامن، فضلِ ربِّ کریم سے روشن
مِری تقدیر کا ستارہ ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

غوث رَنج و اَلَم مِٹاتے ہیں، اُس کو سِینے سے بھی لگاتے ہیں
آ گیا جو بھی غم کا مارا ہے واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص577،578)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ شہنشاہِ بغداد حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیسے مشکل کُشا اور حاجت روا تھے کہ ایک غمگین شخص کی فریاد پر اس کے مرحوم باپ کیلئے عذابِ قبر سے نجات کی دعا فرمائی تو اسے عذاب سے رہائی مل گئی۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ بُزرگوں کی بارگاہ میں حاضری نزولِ رحمت کا سبب ہوتی ہے۔ ہم پر جب کوئی پریشانی آئے تو دنیا کے مالداروں اور بادشاہوں کی دہلیز پر سر جھکانے، ہاتھ پھیلانے کے بجائے اللہ پاک کے نیک بندوں کی بارگاہ میں حاضر ہونا چاہیے۔ ان سے اپنی پریشانیوں کے حل کی دُعائیں کروانی چاہئیں اور وقتاً فوقتاً ان کی صحبتِ بابرکت سے بھی فائدہ اُٹھاتے رہنا چاہیے، یہ ہماری دنیا و آخرت کی بہتری کیلئے بے حد مفید ثابت ہو گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ جیسا کہ ہمارے آقا و مولیٰ، پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی ترغیب دلاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: کیا میں تمہاری اس چیز کی اصل پر رَہنُمائی نہ کروں جس سے تم دنیا و آخرت کی بھلائی پالو (پس وہ اصل چیز یہ ہے کہ) تم ذِکْر والوں کی مجلس اختیار کرو اور جب تم تنہائی میں ہو تو جہاں تک ہو سکے اپنی زبان اللہ کریم کے ذِکر میں ہِلاتے رہو، اس کی راہ میں مَحبّت کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں عَداوَت کرو۔ (شعب الایمان، باب فی مقاربة...الخ، فصل فی المصافحة...الخ، الحدیث ۹۰۲۴، ج۶، ص۴۹۲)

مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس سے مراد عُلَماءِ دِین، اولیاءِ کاملین، صالحین و وَاصِلِین کی مجلسیں ہیں کیونکہ یہ مجلسیں جنّت کے باغات ہیں جیسا کہ دوسری حدیث شریف میں ہے یہ مجلسیں خواہ مدرسے ہوں یا درسِ قرآن و حدیث کی مجلسیں یا حضراتِ صوفیاءِ

کِرام کی ذِکْر کی محفلیں، یہ فرمان بہت جامع ہے، جس مجلس میں اللہ(عَزَّوَجَلَّ) کا خوف، حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا عشق اور اطاعتِ رسول کا شوق پیدا ہو وہ مجلس اِکْسیر (بہت مفید) ہے۔(مر آۃ المناجیح، ۶/۲۰۳)

بُری صحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آ کے پا مدنی ماحول
سَنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سَدا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص۶۴۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہُ رَحِیْم کے نیک بندوں کی صحبت کے کئی فائدے (Benefits) ہیں۔ مثلاً ❁ ان کی سیرت و کردار اور اچھے اعمال دیکھ کر گناہوں سے بچنے کا ذہن بنتا ہے۔ ❁ اللہ پاک کے نیک بندوں کی صحبت سے نیکیاں کرنے کی سعادت مل جاتی ہے ❁ اللہ پاک کے نیک بندوں کی صحبت سے دل کی سختی دُور ہوتی ہے ❁ اللہ پاک کے نیک بندوں کی صحبت دل میں نرمی پیدا کرتی ہے، ❁ اللہ پاک کے نیک بندوں کی صحبت سے اچھی عادتیں پیدا ہوتی ہیں اور ❁ اللہ پاک کے نیک بندوں کی صحبت سے بُری خصلتیں دُور ہوتی جاتی ہیں۔ ❁ اللہ پاک کے نیک بندوں کی صحبت سے ایمان پر خاتمہ اور فکرِ آخرت نصیب ہوتی ہے۔ مگر جب بھی یہ سعادت نصیب ہو تو کسی دُنیاوی غرض سے نہ جائیں بلکہ دِینی نفع حاصل کرنے کی نیت سے جانا چاہیے کہ اس اچھی صحبت کی بڑی برکتیں ہیں اور بُری صحبت کے کئی نقصانات (Harm) ہیں مثلاً ❁ بُری صحبت کے اثرات فوراً اور تباہ کُن ہوتے ہیں، ❁ بُری صحبت نیک سیرت اور بھولے بھالے انسان کو پستیوں کی کھائی میں دھکیل دیتی ہے، ❁ بُری صحبت بُرائیوں میں اضافے اور مُعاشرے کے بگاڑ کا سبب بنتی ہے، ❁ بُری صحبت بسا اوقات ایمان کیلئے زہرِ قاتل بھی ثابت ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں کسی کی صحبت میں اُٹھنے بیٹھنے سے پہلے اچھی طرح سوچ بچار کرلینی

چاہیے کہ اس کی صحبت میرے لئے مفید ثابت ہو گی یا دنیا و آخرت کیلئے نقصان دہ ہو گی، جیسا کہ امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا مولا علی مشکل کُشا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: فاجر (کُھلے عام گناہ کرنے والے) سے بھائی بندی نہ کرو کہ وہ اپنے (بُرے) فعل کو تمہارے لیے بنا سنوار کر پیش کرے گا اور یہ چاہے گا کہ تم بھی اس جیسے ہو جاؤ اور اپنی بدترین خَصلَت کو اچھا کر کے دکھائے گا، تمہارے پاس اس کا آنا جانا عیب اور باعثِ شرم ہے اور اَحمق سے بھی بھائی چارہ نہ کرو کہ وہ اپنے آپ کو مشقت میں ڈال دے گا اور تمہیں کچھ نفع نہیں پہنچائے گا اور کبھی یہ ہو سکتا ہے کہ تمہیں نفع پہنچانا چاہے گا مگر نقصان پہنچا دے گا، اس کی خاموشی بولنے سے بہتر ہے، اس کی دُوری نزدیکی سے بہتر ہے اور (اس کی) موت زندگی سے بہتر۔

جھوٹے شخص سے بھی بھائی چارہ نہ کرو کہ اس کے ساتھ مُعاشرت (مل جُل کر رہنا) تمہیں نفع نہ دے گی، تمہاری بات دوسروں تک پہنچائے گا اور دوسروں کی تمہارے پاس لائے گا اور اگر تم سچ (Truth) بولو گے جب بھی وہ سچ نہیں بولے گا۔ (تاریخ ابن عساکر، ۴۲/۵۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھی صُحبت بہر حال اچھی ہوتی ہے اور بُری صحبت یقیناً بُری، اچھی صحبت کامیاب و کامران کرتی ہے اور بُری صحبت بندے کو برباد کرتی ہے تو اس لیے اچھی صحبت اختیار کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول عاشقانِ رسول کی صحبت فراہم کرتا ہے، اسے مضبوطی سے تھام کر ان عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر اختیار کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے وہ رحمتیں لُوٹنے کو ملیں گی کہ مرنے کے بعد شاید حسرت ہو گی کہ کاش! میری پوری زندگی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بسر ہوتی۔ کاش! میں ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلوں میں

سفر کو معمول بنالیتا، کاش! عاشقانِ رسول کی صحبت میں میری پوری زِندگی سیکھنے سکھانے میں ہی بسر ہو جاتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اچھی صحبت اپنانے اور بُری صحبت سے دُور رہنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو　　سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو
علم حاصل کرو جہل زائل کرو　　پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو
سُنّتیں سیکھنے تین دن کیلئے　　ہر مہینے چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بعض مشائخ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت سَیِّدُنا شیخ عبد القادر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مدرسے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے اٹھ کر اپنی لکڑی (Wooden) کی چپلیں پہن لیں اور وضو کرکے دو رکعت نفل ادا کرنے لگے، نماز کے بعد بلند آواز میں نعرہ لگایا اور اپنی ایک چپل پکڑ کر ہوا میں پھینکی جو ہماری نظروں سے غائب ہوگئی، پھر دوسرا نعرہ لگایا اور دوسری چپل بھی پھینکی وہ بھی دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہوگئی پھر آپ اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ ہم میں سے کسی ایک کو حقیقتِ حال معلوم کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ 23 دن گزرنے کے بعد ایک قافلہ بغداد شریف پہنچا تو اس قافلے کا امیر کہنے لگا، ہمارے پاس حضرت غوثُ الاعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیلئے تحفہ ہے لوگوں نے آپ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، وہ لے آئیں۔ قافلے والوں نے ہمیں ایک من ریشمی کپڑا، بہت سا سونا اور وہ دونوں لکڑی کی چپلیں بھی پیش کیں جو ایک ماہ پہلے آپ نے ہوا میں پھینکی تھیں، ہمارے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ ہم 3 صفر المظفر بروز اتوار ایک جنگل میں سفر کررہے تھے کہ یکایک ڈاکوؤں نے ہم پر حملہ کردیا، ان کے 2 سردار تھے وہ لوگ

ہمارے مال و اسباب لُوٹ کر لے گئے اور کچھ مسافروں کو موت کے گھاٹ بھی اتار دیا اور قافلہ لُوٹنے کے بعد قریب ہی ایک وادی (Valley) میں مال تقسیم کرنے لگے۔ ہم نے پکار کر کہا کہ اگر اس وقت شیخ عبدُالقادر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہماری مدد فرمائیں تو ہم اتنا تحفہ آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔اسی دوران ہمیں وادی میں ایسے نعرے سنائی دیئے جس سے ساری وادی گُونج اٹھی اور وہ ڈاکو دہشت زدہ ہوگئے ہمارا خیال تھا کہ ڈاکوؤں پر شاید دوسرے ڈاکو حملہ آور ہوگئے ہیں مگر تھوڑی ہی دیر بعد چند ڈاکو ہانپتے کانپتے ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے اپنا مال واپس لے لو اور وہاں چل کر دیکھو ہم پر کیا گزری ہے ۔ ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ دونوں سردار مر چکے ہیں اور دونوں کے پاس بھیگی ہوئی ایک ایک چپل پڑی ہے، ہمارے مال و متاع واپس کرتے ہوئے کہنے لگے کہ اس واقعہ کی کوئی عظیمُ الشّان خبر ہے۔ (بھجة الاسرار فصول من کلامه مرصعا بشیئ من عجائب احواله مصطفی البابی مصر، ص ۱۳۲)

ہمارا بھی بیڑا لگا دو کنارے تمہیں نا خدائی ملی غوثِ اعظم
تباہی سے ناؤ ہماری بچادو ہوائے مُخالف چلی غوثِ اعظم
فدا تم پہ ہوجائے نُوریِ مُضطر یہ ہے اس کی خواہش دِلی غوثِ اعظم

(سامانِ بخشش، صفحہ ۱۰۸)

اللہ کی رحمت غوثِ پاک ہیں باعثِ برکت غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزّت غوثِ پاک دریائے کرامت غوثِ پاک

♣مرحبایاغوثِ پاک♣مرحبایاغوثِ پاک♣مرحبایاغوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ اگر ہم کسی مشکل میں پھنس جائیں، دُور دُور تک بظاہر کوئی مدد گار بھی نظر نہ آئے تو ایسے حالات میں اپنے پیر و مرشد حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حاجت رَوائی کیلئے پُکارنا چاہیے کہ **"یا غوثِ پاک میری مدد فرمائیے"** تو اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پریشان حال مرید کی مُشکل کُشائی کیلئے تشریف لے آئیں گے اور ایسے مشکل وقت میں بزرگوں کو مدد کیلئے پکارنے کی تو حدیثِ پاک میں بھی ترغیب موجود ہے، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا راہ بھول جائے اور مدد چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمدم (یعنی یار و مدد گار) نہیں تو اُسے چاہئے یوں پکارے: "یَا عِبَادَ اللہِ اَغِیْثُوْنِیْ، یَا عِبَادَ اللہِ اَغِیْثُوْنِیْ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ کہ اللہ پاک کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا۔ (المُعجَم الکَبِیر ج ۱۷/۱۱۷، حدیث: ۲۹۰)

ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو کوئی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے یا مجھ کو پکارے تو میں اس کی مصیبت کو دور کر دوں گا اور جو کوئی میرے وسیلے سے اللہ کریم سے اپنی حاجت طلب کریگا تو ربِّ کریم اس کی حاجت کو پورا فرمادے گا۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشرا ہم، ص ۱۹۷)

غَیْرُ اللہ سے مدد مانگنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ہمیں مشکلوں سے نجات دینے والے رَبّ کی ذات کے علاوہ کسی غیر سے مدد مانگنا بالکل جائز عمل ہے، شریعت میں اس کی کہیں بھی ممانعت موجود نہیں ہے بلکہ اللہ پاک کے علاوہ دوسروں سے مدد مانگنے کا ثبوت موجود ہے جبکہ عقیدہ یہ ہونا چاہیے کہ اللہ کریم کے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی اس کی عطا سے مدد فرماتے ہیں۔

جو لوگ اس طرح کی باتیں بناتے ہیں کہ صرف ربِّ کریم ہی سے مدد مانگنی چاہیے، انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے مدد نہیں مانگنی چاہیے یہ ان پر شیطانی وار ہوتا ہے، اس طرح کی باتیں کرنے والے بسا اوقات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی توہین بھی کر جاتے ہیں اور توہینِ انبیاء کے سبب سیدھا کُفر میں جا پڑتے ہیں۔ اس وسوسے (Suspicion) کی کاٹ کیلئے یہ بات ذہن میں بٹھالیجئے کہ حقیقتاً مدد فرمانا صرف اللہ پاک کی ذاتِ پاک کے ساتھ ہی خاص ہے۔ اس کی عطا کے بغیر کوئی ذرّہ بھی فائدہ نہیں دے سکتا، ہاں اس کی عطا سے اس کے مُقرَّب بندے یا دیگر جاندار و بے جان اشیاء **"نفع ونقصان"** کے مالک ہو سکتے ہیں جیسا کہ پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ آیت نمبر 45 میں ربِّ کریم کا ارشاد ہے:

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ترجَمۂ کنزالایمان: اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔

(پارہ:۱، بقرہ:۴۵)

ذرا غور کیجئے! تمام مخلوق کو پیدا کرنے والا ربّ خود حکم فرما رہا ہے کہ صبر اور نماز سے مدد مانگو۔ اب اگر اللہ کریم کے علاوہ مدد مانگنا ناجائز ہوتا تو اللہ پاک یہ حکم کیوں اِرْشاد فرماتا کہ صبر اور نماز سے مدد چاہو! کیونکہ صبر اور نماز خدا نہیں بلکہ غیر خدا ہیں۔ اسی طرح پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَاء کی آیت نمبر 64 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

(پارہ:۵، النسآء:۶۴)

اِمامِ اَہلسنّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: کیا اللہ پاک (اپنے محبوب کی اُمّت کے گناہوں کو) اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا۔ پھر یہ کیوں فرمایا کہ اے نبی! تیرے پاس حاضر ہوں اور تُو اللہ (پاک) سے ان کی بخشش چاہے تو یہ دولت و نعمت پائیں گے۔ (رَبِّ کریم کا گناہگاروں کو درِ مُصْطَفٰے پہ حاضری کا حکم دینا اور وہاں رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنا سفارشی بنوانا یہی غَیْرُ اللہ سے مدد مانگنا ہے اور) یہی ہمارا مطلب ہے۔ جو قرآن کی آیت صاف فرما رہی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ: ۲۱/۳۰۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے علاوہ دوسروں سے مدد مانگنا بالکل جائز ہے بلکہ یہ تو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سُنّت ہے حتی کہ اللہ پاک نے بھی اپنے بندوں سے مدد مانگی ہے حالانکہ وہ قادرِ مطلق ہے ہرگز ہرگز کسی کا محتاج نہیں، آیئے! سنئے کہ اللہ کریم اپنے بندوں سے کن الفاظ میں دِین اسلام کی مدد کا حکم فرما رہا ہے، چنانچہ پارہ 26 سورۂ محمد آیت نمبر 7 میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝۷

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اگر تم دینِ خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا۔ (پ۲۶، محمد۷)

غور کیجئے! کیا اللہ پاک اپنے دِین کو پھیلانے پر قادر نہیں ہے؟ یقیناً قادر ہے لیکن اس کی مشیّت ہے کہ بندوں سے فرما رہا ہے کہ تم اگر دینِ خدا کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ یاد رہے کہ اللہ پاک غنی اور بے نیاز ہے، اسے نہ بندوں کی مدد کی حاجت ہے اور نہ ہی وہ اپنے دِین کی ترویج واِشاعت (Propagation) اور اسے غالب کرنے میں بندوں کی مدد کا محتاج ہے، یہاں جو بندوں کو اللہ پاک کے دِین کی مدد کرنے کا فرمایا گیا یہ دراصل ان کے اپنے ہی فائدے کے لئے ہے کہ اس صورت میں انہیں اللہ کریم کی مدد حاصل ہو گی اور اللہ پاک کی طرف سے انہیں ثابت قدمی نصیب ہو گی۔ (صراط الجنان، ۹/۲۹۹، بتغیر قلیل)

اسی طرح انبیائے کرام نے بھی اللہ پاک کے سِوا غیروں سے مدد مانگی ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے حَواریوں سے مدد طلب فرمائی چنانچہ "پارہ 28، سُوْرَۃُ الصَّف، آیت نمبر 14 میں ارشاد ہوتا ہے:

قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰهِؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ

تَرْجَمۂ کنزالایمان: عیسٰی بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کون ہے جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کریں حواری بولے ہم دینِ خدا کے مددگار ہیں۔

(پ۲۸، صف ۱۴)

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جب تبلیغ کے لیے فرعون کے پاس جانے کا حکم ہوا تو انہوں نے بندے کی مدد حاصل کرنے کے لیے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی، چنانچہ "پارہ 16 سورۂ طٰہٰ، آیت نمبر 29 تا 31 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ اَخِی ﴿۳۰﴾ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ﴿۳۱﴾

تَرْجَمۂ کنز الایمان: اور میرے لئے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کردے۔ وہ کون، میرا بھائی ہارون اس سے میری کمر مضبوط کر۔

(پ۱۶، طٰہٰ ۲۹ تا ۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ان آیاتِ مبارکہ کو سُن کر اس شیطانی وسوسے کی ضرور کاٹ ہو گئی ہو گی کیونکہ انبیائے کرام نے بھی اللہ کریم کے سِوا دوسروں سے مدد مانگی ہے اگر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اللہ پاک کے سِوا کسی سے مدد مانگنا شرک ہوتا تو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کیسے کر سکتے تھے؟ ہمارے بُزرگانِ دِین کا بھی یہ عقیدہ (Belief) تھا کہ جب کسی پریشانی، آفت، مصیبت، تکلیف میں اللہ پاک کے نیک بندوں کو مدد کیلئے پکارا جائے تو وہ اس کی عطا کردہ قُوت سے مدد فرماتے ہیں یہی وجہ تھی کہ یہ لوگ مشکل

وقت میں "یاغوث المدد" کہہ کر غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پکارتے تو ان کی مشکل دُور ہو جاتی تھی آیئے! اس سے متعلق ایک حکایت سنئے، چنانچہ

المدد یاغوث اعظم

حضرتِ بشر قرظی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں شکر سے لدے ہوئے 14 اُونٹوں سَمیت ایک تجارتی قافلے کے ساتھ تھا، ہم نے رات ایک خوفناک جنگل (Forest) میں پڑاؤ کیا، شب کے ابتدائی حصّے میں میرے 4 لدے ہوئے اُونٹ لاپتا ہوگئے جو تلاش کے باوُجود نہ ملے، قافِلہ بھی کُوچ کر گیا، شُتربان (اُونٹ ہانکنے والا) میرے ساتھ رُک گیا، صُبح کے وَقت مجھے اچانک یاد آیا کہ میرے پیر و مرشِد سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک نے مجھ سے فرمایا تھا: جب بھی تُو کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو مجھے پکارے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ مصیبت جاتی رہے گی، چُنانچِہ میں نے یوں فریاد کی: یا شیخ عبدَ القادِر! میرے اُونٹ (Camels) گم ہوگئے ہیں، یکایک جانبِ مشرِق ٹیلے پر مجھے سفید لباس میں ملبوس ایک بُزرگ نظر آئے جو اِشارے سے مجھے اپنی جانب بُلا رہے تھے، میں اپنے شُتر بان کو لے کر جُوں ہی وہاں پہنچا کہ وہ بُزرگ نگاہوں سے اَوجھل ہوگئے، ہم اِدھر اُدھر حیرت سے دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک وہ چاروں گُمشُدہ اُونٹ ٹیلے کے نیچے بیٹھے ہوئے نظر آئے ہم نے فوراً انہیں پکڑ لیا اور اپنے قافلے سے جا ملے۔ (بَہجَۃُ الاسرار، ص ١٩٦)

کیوں نہ جاؤں میں غوث پرواری، آفتیں دُور ہوگئیں ساری
جب تڑپ کر انہیں پکارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

(وسائل بخشش مرمم، ص ٥٧٨)

سُلطانِ ولایت غوثِ پاک ولیوں پہ حکومت غوثِ پاک

شہبازِ خطابت غوثِ پاک فانوسِ ہدایت غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے عقیدے کی حفاظت، فکرِ آخرت، گناہوں سے نفرت اور نیکیوں کی طرف رغبت کا ذہن پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر **12 مَدَنی کاموں** میں خُوب حصّہ لیجئے۔12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "**مدنی درس**" بھی ہے، جو علمِ دِیْن سیکھنے سکھانے کا نہایت مؤثر ذریعہ ہے۔✤ **مدنی درس** بہت ہی پیارا مدنی کام ہے کہ اِس کی برکت سے مسجد کی حاضری کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔✤ **مدنی درس** کی برکت سے **مطالعے** کا بھی موقع ملتا ہے۔✤ **مدنی درس** کی برکت سے **مسلمانوں سے ملاقات** وسلام کی سُنّت عام ہوتی ہے۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے امیرِ اہلسنّت کے مختلف موضوعات پر مشتمل کتب ورسائل سے علمِ دِین سے مالامال **قیمتی مدنی پھول اُمّتِ مسلمہ** تک پہنچائے جاسکتے ہیں۔✤ **مدنی درس**، **بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت معاون ہے۔✤ مسجد کے علاوہ **چوک**، **بازار**، **دُکان** وغیرہ میں اگر "**مدنی درس**" ہوگا تو اس کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی وہاں بھی **تشہیر و نیک نامی** ہوگی۔

دُعائے عطار: یاربِّ محمّد عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ! جو اسلامی بھائی یا اسلامی بہن روزانہ 2 درس دیں یا سُنیں ان کو اور مجھے بے حساب بخش اور ہمیں ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پڑوس میں اکٹھا رکھ۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

جو دے روز دو درسِ فیضانِ سنّت
میں دیتا ہوں اس کو دُعائے مدینہ

آیئے! عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے مدنی درس کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں، چنانچہ

اسکول میں مدنی درس دینے کی برکت

مدینۃُ الاولیاء (ملتان) کے مقیم اسلامی بھائی مدنی ماحول سے وابستگی سے قبل اپنی زندگی کے قیمتی لمحات فضولیات میں برباد کر رہا تھے جس کا انہیں ذرا بھی احساس نہ تھا، دِینی معلومات سے ناواقف، کرکٹ کے شیدائی اور گانے، باجوں اور فلموں، ڈراموں کے جنون کی حدتک شوقین تھے۔ نامحرم عورتوں سے اِختلاط ان کے نزدیک باعثِ شرم نہ تھا، ان کی زندگی میں تبدیلی آئی کہ خوش قسمتی سے انہیں اسکول میں کچھ ایسے دوستوں کی صحبت میسر آئی جو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے، سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے سفید لباس میں ملبوس وہ نہایت بھلے معلوم ہوتے تھے، اپنی کلاس میں درس دینا اور درس کے بعد انتہائی محبت سے ملاقات کر کے انفرادی کوشش کے ذریعے نیکی کی دعوت دینا ان کا روزانہ کا معمول تھا، وہ اسلامی بھائی ان کے اخلاق و کردار سے بے حد متاثر ہو چکے تھے، میٹرک کا امتحان دینے کے بعد انہیں بھی درس دینے کا شوق ہوا اور انہوں نے درس دینا شروع کر دیا۔ رفتہ رفتہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل پڑھنے کا معمول بن گیا جس کی برکت سے دل کی دنیا بدل گئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ نگاہیں جھکا کر دِھیمی آواز سے گفتگو کرنے کی عادت بن گئی، سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجا کر سنّتوں کا خوب خوب چرچا کرنے لگے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان وعظمت کے بارے میں سن رہے تھے کہ آپ کو مشکل وقت میں یا غوث، یا غوث المدد، یا شیخ عبد القادر وغیرہ الفاظ سے مدد کیلئے پکارا جائے تو آپ مدد فرماتے ہیں اور اس طرح اولیائے کرام کو دُور سے پکارنا بالکل جائز ہے کیونکہ یہ اللہ پاک کے مُقرَّب بندے اس کے عطا کردہ اختیار(Authority) سے لوگوں کی نہ صرف فریاد سنتے ہیں بلکہ ان کی مدد کیلئے تشریف بھی لاتے ہیں جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی کہ حضرت سَیِّدُنا اَحمد زَرّوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا ہے کہ جب کسی کو کوئی تکلیف پہنچے تو یازَرّوق کہہ کر نِدا کرے میں فوراً اس کی مدد کروں گا۔ تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: میں نے جب بھی اِستِعانَت (یعنی مدد طلب کی) یا غوث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی کہا۔ "یَكْ دَرْ گِیرُ مُحکَم گِیر" (ایک ہی در پکڑ و مگر مضبوط پکڑو)۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت حصہ سوم، ص ۴۰۰)

معلوم ہوا کہ ہمارے بُزرگوں کا یہ طریقہ تھا کہ پریشانی کے وقت دُور ہوتے یا قریب اپنے پیر و مرشد کو پکارا کرتے تھے۔ یاد رکھئے! دُور سے کسی کی فریاد کو سُن لینا اور وہاں کے حالات سے باخبر ہو جانا کوئی ایسی بات نہیں جو بندے کیلئے ناممکن ہو یہ سب اللہ پاک کی عطا سے یقیناً ممکن بلکہ ثابت بھی ہے جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نَہاوَنْد کی سرزمین پر مصروفِ جہاد تھے کہ ایک دن حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مسجدِ نبوی کے منبر پر خطبہ پڑھتے ہوئے اچانک ارشاد فرمایا کہ یَاسَارِیَۃُ الْجَبَل (یعنی اے ساریہ! پہاڑ کی طرف اپنی پیٹھ کرلو) حاضرینِ مسجد حیران رہ گئے کہ حضرت ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو سر زمینِ نہاوند میں ہیں اور مدینۂ منورہ سے سینکڑوں مِیل کی دُوری پر ہیں۔ آج امیر المؤمنین نے انہیں کیسے پکارا؟ لیکن نہاوند سے جب حضرت ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قاصد آیا تو اس نے بتایا کہ میدانِ جنگ میں جب غیر مسلموں سے مقابلہ ہوا تو ہمیں شکست ہونے والی تھی کہ اتنے میں ایک آواز آئی

کہ اے ساریہ! تم پہاڑ (A Mountain) کی طرف اپنی پیٹھ کرلو۔ حضرت ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ یہ تو امیر المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آواز ہے، یہ کہا اور فوراً ہی اپنے لشکر کو پہاڑ کی طرف پُشت کر کے صف بندی کا حکم دیا اور اس کے بعد جنگ کا پانسہ ہی پلٹ گیا اور غیر مسلموں کا لشکر میدانِ جنگ چھوڑ کر بھاگ نکلا اور افواجِ اسلام نے فتح مبین کا پرچم لہرادیا۔

(تاریخ الخلفاء، ص ۹۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے واضح ہو گیا کہ دُور سے کسی کو مُلاحظہ کرلینا یا دُور کی آواز کو سُن لینا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے بالکل ممکن ہے۔ اس سائنسی ترقی کے دور میں اس بات کو سمجھنا یوں بھی مشکل نہیں کہ آج ہم جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے دنیا کے کسی بھی خطے میں بیٹھ کر نہ صرف کسی سے بات کرسکتے ہیں بلکہ دیکھ بھی سکتے ہیں، مثلاً آپ بغداد شریف کے کسی اسلامی بھائی کا فون نمبر ملائیں، فون پر وہ آپ سے ایک سائنسی کنکشن کے ذریعے بات کرے گا، تو جب اتنی طویل مسافت کے باوجود فون کے ذریعے ایک دوسرے کی آواز کو سنا جاسکتا ہے، ویڈیو کالز (Video Calls) کے ذریعے ایک دوسرے کو دیکھا بھی جاسکتا ہے تو جو اللہ کریم کے ولی ہیں، جن کے بارے میں حدیثِ پاک میں یہ ارشاد موجود ہے کہ بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اپنا مقبول بندہ بنالیتا ہوں پھر میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے، میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، الحدیث: ۶۵۰۲) یعنی اللہ پاک ان کو بہت زیادہ طاقت عطا فرمادیتا ہے کہ وہ دُور والوں کو دیکھ لیتے اور ان کی فریاد بھی سُن لیتے ہیں، دلوں سے آرپار نظر کرلیتے ہیں،

جب ان کو دُور سے سننے اور دیکھنے کی طاقت حاصل ہو جاتی ہے اور ان کے چلنے میں، ان کے پکڑنے میں اللہ پاک کی عطا سے بہت زیادہ قوت آجاتی ہے تو پھر وہ نیک لوگ مدد بھی فرماتے ہیں اور اپنے پکارنے والے کی حاجت روائی بھی کرتے ہیں تو پھر کوئی یا غوث کہے یا خواجہ مُعینُ الدِّین کہے یا داتا گنج بخش کہے سب جائز ہے۔ اب سائنس دانوں کو دیکھ لیجئے کتنی ترقی کرلی ہے کہ دُنیا بھر میں ایسے آلات ایجاد کرلئے کہ جہاں چاہیں بات کرلیں، جہاں چاہیں جو مرضی دیکھ لیں تو جب یہ نظام اتنا مضبوط ہو سکتا ہے کہ ہزاروں کلو میٹر سے آواز سنُی بھی جا سکتی ہے اور دوسرے کو اپنی آواز پہنچائی بھی جاسکتی ہے تو کیا روحانی کنکشن کے ذریعے اللہ پاک کے ولی، تمام اولیاء کے سردار اپنے مریدین کی آواز کو نہیں سُن سکتے؟ یاد رکھئے! سائنسی کنکشن کو رُوحانی کنکشن سے کوئی مُماثلت نہیں، رُوحانی کنکشن بہت مضبوط (Strong) اور پاور فُل ہے، تمام سائنسی آلات غوثِ پاک کے قدموں کی خاک کے برابر بھی نہیں ہو سکتے تو ان سے بڑھ کیسے ہوسکتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں جو کچھ ملا غوثِ پاک کے صدقے میں ملا، یہ دعوتِ اسلامی ان کے غلاموں، ان کے نام لیواؤں اور یا غوث کہنے والوں کا ایک بہت بڑا قافلہ ہے۔

میں جہنّم میں نہ اب جاؤں گا اِنْ شَآءَ اللہ
رہنما تم کو جو میں نے ہے بنایا یا غوث

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۴۱)

مجلس مزاراتِ اولیاء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سُنّتوں کی خوشبو پھیلانے، لوگوں کے دلوں میں اولیائے کرام کی محبت کی روشنیاں عام کرنے میں مصروف ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو مُنظّم کرنے کے لئے تقریباً 104 شعبہ

جات (Departments) قائم ہیں ،انہی میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ مزاراتِ اولیاء"** بھی ہے،اس شعبے کے ذِمہ داران دیگرمدنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دِین کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہوکرمختلف دِینی خِدمات سرانجام دیتے ہیں۔ مثلاً حتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اجتماعِ ذکرونعت کا اِنْعِقاد،مزارات سے مُلْحِقہ مساجِدمیں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کروانا اور بالخُصُوص عُرس کے دنوں میں مزارشریف کے اِحاطے میں سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگانا،جن میں وُضو، غُسل، تیمم،نمازاورایصالِ ثواب کا طریقہ،مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِمدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماعات و مدنی مذاکروں میں شرکت،مدنی قافلوں میں سفراورمدنی انعامات پر عمل کی ترغیب بھی دِلائی جاتی ہے،ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیرایصالِ ثواب کے تحائف (Gifts) پیش کرنا نیزصاحبِ مزاربُزرگ کے سَجادہ نشین،خُلَفَااورمَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاًملاقات کرکےاِنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات،جامعاتُ المدینہ ومدارِسُ المدینہ اورملک و بیرونِ ملک ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرناوغیرہ۔اللہ کریم دعوتِ اسلامی کو دن دُگنی رات چُگنی ترقی عطا فرمائے۔اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے اولیاء کے سردار حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے متعلق سنا کہ

- ❖ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اللہ پاک نے بڑی شان عطافرمائی تھی۔
- ❖ ہمارے غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ پاک کی عطا سے حاجت روا ہیں۔

- ❖ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مشکل وقت میں اپنے مُریدوں کی مدد فرماتے تھے۔
- ❖ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انسانوں اور جنّات کے بھی سردار ہیں۔
- ❖ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دعا سے عذابِ قبر دُور ہو جاتا تھا۔
- ❖ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو المدد یا غوثِ اعظم یا شیخ عبد القادر جیلانی کہہ کر پکارنا جائز ہے۔
- ❖ ہمارے اسلاف بھی مشکل وقت میں اللہ پاک کے نیک بندوں سے مدد مانگتے تھے۔

ربِّ کریم سے دُعا ہے کہ ہمیں شیطانی خیالات سے بچتے ہوئے اولیائے کرام سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی برکات سے مستفیض فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂِ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"کرم یارَسُوْلَ اللہ" کے 13 حُرُوف کی نسبت سے پانی پینے کے 13 مَدَنی پھول

دو فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم:

(1) اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بِسْمِ اللہ پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہا کرو (ترمذی ج۳ص ۳۵۲حدیث ۱۸۹۲) (2) نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے برتن (Pot) میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔

(ابوداود ج۳ص ۴۷۴حدیث ۳۷۲۸)

مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ منہ کرکے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹا لو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراٰۃ ج۶ص۷۷) البتّہ درودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شِفا پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں (3) پینے سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھ لیجئے (4) چوس کر چھوٹے چھوٹے گُھونٹ پئیں، بڑے بڑے گُھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے (5) پانی تین سانس میں پئیں (6) بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے (7) لَوٹے وغیرہ سے وُضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شِفا ہے کہ یہ آبِ زم زم شریف کی مُشابَہت رکھتا ہے، ان دو (یعنی وُضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے عِلاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔ (ماخوذ از: فتاوی رضویہ ج۴ص ۵۷۵ ج۲۱ص ۶۶۹) یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں (8) پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج۵ص ۵۹۴) (9) پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

کھیے (10) حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: بِسۡمِ اللّٰہ پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخِر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۲ ص ۸) (11) گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہیے (12) منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے (الفتاوی الفقہیۃ الکبری لابن حجر الہیتمی ج ۴ ص ۱۱۷، کشف الخفاء ج ۱ ص ۳۸۴) (13) پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے (Bottom) میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سُنَّتیں اور آداب" ہدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ [1]

---

1 ... معجم اوسط، من اسمه احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَولِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وہ مُقَدَّس ترین ہستیاں ہیں کہ جن پر پہاڑ سَلامَتی بھیجتے ہیں۔ اَولِیائے کِرام سے وَحشی جانور مانُوس ہوتے ہیں۔ اَولِیائے کِرام سے جانور

بَرَکت حاصِل کرتے ہیں، اَوْلیائے کِرام سے دَرَخْت بھی قُرب پاتے ہیں۔ شَیْطان اَوْلِیائے کِرام کے قَریب نہیں جاتا۔ اَوْلیائے کِرام دُنیا کے خَزانوں کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ جِن پہاڑوں (Mountains) پر اَوْلیائے کِرام کے قَدَم پڑجاتے ہیں وہ دِیگر پہاڑوں پر فَخْر کرتے ہیں۔ اَوْلیائے کِرام جب دنیا سے تشریف لے جاتے ہیں تو اَہلِ دُنیا اُن کی جُدائی پر غمگین ہوتے ہیں۔ اَوْلیائے کِرام جنّت کے مَحلّات میں رہیں گے، اَوْلیائے کِرام جنّت کے باغات میں سیر کریں گے، اَوْلیائے کِرام جنّت کے بالاخانوں میں رہیں گے، اَوْلیائے کِرام جنّت کی عُمدہ سُواریوں پر سُوار ہوں گے، اَوْلیائے کِرام جنّت میں اللہ پاک کے کَلام کو سُنیں گے اور اُس کے دِیدار سے مُشَرَّف بھی ہوں گے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۱۳۸ ملتقطاً و ملخصًا)

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی بَرَکتوں پر مُشْتَمِل اِیمان اَفروز واقِعات و حِکایات سُننے کی سَعادَت حاصِل کریں گے۔ آیئے! سب سے پہلے مشہور وَلِیَّہ حضرت سَیِّدَتُنا رابِعہ بَصرِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کی بَرَکتوں پر مُشْتَمِل ایک حِکایت سُننے سے پہلے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا تعارف سُنتے ہیں:

حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کون تھیں؟

"ماہنامہ فَیضانِ مدینہ" صَفْحہ نمبر 39 پر ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا رابِعہ بَصرِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا عابِدہ، زاہِدہ، نیک و پارْسا اور خَوفِ خُدا والی خاتُون تھیں، دِن کو رَوزہ رکھتیں اور تلاوتِ قُرآنِ پاک کِیا کرتیں۔ آپ کے سامنے کوئی جَہَنَّم کا ذِکْر کردیتا تو خَوفِ خُدا کے باعِث بے ہوش ہوجاتیں۔ (جنّتی زیور، ص۵۴۱) آپ نے ننگے پاؤں، پَیدل بَیْتُ اللہ شَریف کا حَج کیا، کَعْبَۂ مُشَرَّفہ پہنچتے ہی (ہَیبَت وخَشیَّت کے سَبَب) بے ہوش ہوکر گِر پڑیں۔ (الروض الفائق، المجلس الثامن فی ذکر حجاج بیت اللہ ...الخ، ص ۶۰) آپ

خُوب عِبادت و رِیاضَت کرتیں، نیند کا غَلَبہ ہوتا تو گھر میں ٹہلنا شُروع کر دیتیں اور خُود سے فرماتیں: رابِعہ! یہ بھی کوئی نیند ہے، اِس کا کیا مَزہ؟ اِسے چھوڑو اور قَبْر میں مَزے سے لمبی مُدّت کے لئے سوتی رہنا، آج تو تجھے زِیادہ نیند نہیں آئی لیکن آنے والی رات میں نیند خُوب آئے گی، ہِمّت کرو اور اپنے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کو راضی کرلو۔ آپ نے 50 سال (Fifty years) اِس طرح گزار دیئے کہ نہ تو کبھی بِستر پر دراز ہوئیں اور نہ ہی کبھی تکیے پر سَر رکھا یہاں تک کہ آپ اِنْتِقال کر گئیں۔ (حکایات الصالحین، ص ۴۰ ملخصاً) (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اگست 2017، ص39) اللہ کریم اِن کے طُفَیل ہمیں بھی ذَوقِ عِبادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

چور وَلی بن گیا

مَنْقُول ہے کہ ایک چور رات کے وَقْت حضرت سیِّدَتُنا رابِعہ بَصْرِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے گھر داخِل ہُوا، اُس نے دائیں بائیں ہر طرف پورے گھر کی تلاشی لی لیکن ایک لوٹے کے عِلاوہ کوئی چیز نہ پائی۔ جب اُس نے نکلنے کا اِرادہ کِیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم چالاک و ہوشیار چور ہو تو کوئی چیز لئے بغیر نہیں جاؤ گے۔ اُس نے کہا: مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ آپ نے فرمایا: اے غَرِیب شخص! اِس لوٹے سے وُضُو (Wudu) کر کے کمرے میں داخِل ہو جا اور 2 رَکْعَت نَماز ادا کر، یہاں سے کچھ نہ کچھ لے کر جائے گا۔ اُس نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے کہنے کے مُطابِق وُضُو کِیا اور جب نَماز کے لئے کھڑا ہُوا تو حضرت سیِّدَتُنا رابِعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا نے یُوں دُعا کی: اے میرے آقا و مَوْلیٰ عَزَّوَجَلَّ! یہ شخص میرے پاس آیا لیکن اِس کو کچھ نہ مِلا، اب میں نے اِسے تیری بارگاہ میں کھڑا کر دیا ہے، اِسے اپنے فَضْل و کَرَم سے مَحروم نہ کرنا۔ جب وہ نَماز سے فارِغ ہُوا تو اُس کو عِبادت کی لَذَّت نصیب ہوئی، چُنانچہ رات کے آخری حصّے تک وہ نَماز میں

مَشغول رہا۔جب سَحَری کا وَقْت ہُوا تو آپ نے اُسے حالتِ سَجدہ میں اپنے نَفْس کو ڈانٹتے اور یہ کہتے ہوئے پایا کہ جب میرا ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ مجھ سے پوچھے گا: کیا تجھے حَیا نہ آئی کہ تُو میری نافرمانی کرتا رہا؟، میری مَخلوق سے گُناہ چُھپاتا رہا اور اب گُناہوں کی گَٹھڑی لے کر میری بارگاہ میں پیش ہے، جب وہ مجھ پر غَضَب کرے گا اور اپنی بارگاہِ رَحمت سے دُور کردے گا تو اُس وَقْت میں کیا جواب دُوں گا؟ آپ نے اُس سے پوچھا: اے بھائی! رات کیسی گُزری؟ بولا: خَیرِیَّت سے گزری، عاجِزی و اِنکساری سے میں اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں کھڑا رہا تو اُس نے میرے ٹیڑھے پَن کو دُرُست کر دِیا، میرا عُذر قبول فرمالِیا، میرے گناہوں کو بَخْش دِیا اور مجھے میرے مَطلوب و مقصود تک پہنچادیا۔ پھر وہ شخص چہرے پر حَیرانی و پریشانی کے آثار لئے چلا گیا۔ حضرت سیِّدَتُنا رابِعہ بَصرِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اُٹھایا اور عَرض کی: اے میرے آقا و مولیٰ! یہ شخص تیری بارگاہ میں ایک گھڑی کھڑا ہوا تو تُو نے اِسے قبول کر لیا اور میں کب سے تیری بارگاہ میں کھڑی ہوں، تو کیا تُو نے مجھے بھی قَبول فرمالیا ہے؟ اچانک آپ نے دِل کے کانوں سے یہ آواز سُنی: اے رابِعہ! ہم نے اُسے تیری ہی وَجہ سے قَبول کیا اور تیری ہی وجہ سے اپنا قُرب عطا فرمایا ہے۔ (الروض الفائق، ص ۱۵۹ ملخصاً)

مَحَبَّت میں اپنی گُما یااِلٰہی ۔ نہ پاؤں میں اپنا پتا یااِلٰہی
رہُوں مَسْت و بے خُود میں تیری وِلا میں ۔ پِلا جام ایسا پِلا یااِلٰہی
مِرے دِل سے دُنیا کی چاہت مِٹا کر ۔ کر اُلفت میں اپنی فَنا یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے قُرب کی کیسی کیسی

بَرَکتیں ظاہِر ہوتی ہیں کہ اِن کے دَر پر آنے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹایا جاتا بلکہ اپنے خالی دَامَن کو گوہرِ مُراد سے بھرلیتا اور خُوب خُوب بَرَکتیں پاتا ہے حتّٰی کہ اگر کوئی چور بھی اِن کی بارگاہ میں آجائے اور اِن کی صُحبَتِ نایاب کی نعمت پانے میں کامیاب ہوجائے تو پھر وہ چور، چور نہیں رہتا بلکہ ربّ کریم اُس گناہگار و بدکِردار کو بھی اِن مَقبول بندوں کی نِگاہِ وِلایَت، دِل کی گہرائیوں سے نِکلی ہوئی پُر تاثیر دُعاؤں اور پاکیزہ صُحبَت کی بدولت اُس کے زَنگ آلُود باطِن کو چمکا کر اُسے گناہوں پر ندامت، نماز، تقویٰ و پرہیز گاری، سچّی تَوبہ اور نیکیوں کی تَوفیق، فِکرِ آخِرت جیسی شاندار نعمتوں سے سَرفَراز فرما کر بَخْشِش و مَغفِرت کی سَنَد عطا فرماتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اَدَب کا دامَن تھامے اُن سے دُنیاوِی اَغراض و مَقاصِد کے بجائے سَلامَتیِ ایمان، رِضائے اِلٰہی کے حُصول، زِیارَتِ حَرَمَیْن شَرِیْفَیْن، نیکیوں پر اِستِقامت، گُناہوں سے نَفرت، نعمتوں پر شُکر کی تَوفِیق اور بے حساب مَغفِرت کی دُعائیں کروائیں کہ اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کا وُجُود اور اُن کی صُحبَت مخلوق کے لئے باعثِ رَحمت ہے، اُن کی دُعاؤں میں بہت اَثر ہوتا ہے اور اُن کے صَدَقے میں اللہ کریم مُصِیبَتوں کو دُور فرماتا اور چھما چھم بارِشیں بَرساتا ہے چُنانچہ

شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تَصنِیف "**فَیْضَانِ سُنّت**" میں فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا ابُو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروِی ہے، بے شک اَنْبِیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام زمین کے اَوتاد تھے، جب سِلْسِلۂ نُبُوَّت خَتم ہوا تو اللہ پاک نے اُمّتِ اَحمد میں سے ایک قَوم کو اُن کا نائب بنایا، جنہیں اَبدال کہتے ہیں، وہ حضرات (فقط) روزہ و نماز اور تَسبِیح و تَقدِیس میں کَثرت کی وجہ سے لوگوں سے اَفضَل نہیں ہوئے بلکہ اپنے حُسنِ اَخلاق، وَرَع و تَقویٰ کی سچّائی، نِیَّت کی اچھّائی، تمام مسلمانوں سے اپنے سینے کی سَلامَتی، اللہ کریم کی رِضا کے لیے حِلْم، صَبر اور دَانِشمندی، بغیر کمزوری کے عاجِزی اور تمام مُسلمانوں کی خَیر خَواہی کی

وجہ سے اَفضل ہوئے ہیں۔ پس وہ اَنْبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نائِب ہیں۔ وہ ایسی قوم ہیں کہ اللہ پاک نے اُنہیں اپنی ذاتِ پاک کے لئے مُنتَخَب، اپنے عِلْم اور (اپنی) رِضا کے لئے خاص کر لیا ہے۔ وہ 40 صِدّیق ہیں، جن میں سے 30 رَحمٰن کے خَلِیْل حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے یقین کی مِثْل ہیں۔ اُن کے ذَرِیعے (وسیلے) سے اَہلِ زمین سے بَلائیں اور لوگوں سے مُصِیْبَتیں دُور ہوتی ہیں، اُن کے ذَرِیعے سے ہی بارِش ہوتی اور رِزْق دیا جاتا ہے۔ اُن میں سے کوئی اُسی وَقْت فوت ہوتا ہے جب اللہ پاک اُس کی جانشینی کے لئے کسی کو پَروانہ دے چُکا ہوتا ہے۔ وہ کسی پر لَعْنَت نہیں بھیجتے، اپنے ماتَحتوں کو اَذِیَّت نہیں دیتے، اُن پر دَسْت درازی (ظُلم وسِتَم) نہیں کرتے، اُنہیں حَقِیْر (کَم تَر) نہیں جانتے، خُود پر فَوْقِیَّت (بَرتَری) رکھنے والوں سے حَسَد نہیں کرتے، دُنیا کی حِرْص (لالچ) نہیں کرتے، دِکھاوے کی خاموشی اِخْتیار نہیں کرتے، تَکَبُّر نہیں کرتے اور دِکھاوے کی عاجِزی بھی نہیں کرتے۔ وہ بات کرنے میں تمام لوگوں سے اچّھے اور نَفْس کے اِعتبار سے زیادہ پرہیز گار ہیں، سَخاوت اُن کی فِطْرَت میں شامِل ہے، اَسلاف (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن) نے جن (نامناسِب) چیزوں کو چھوڑا، اُن سے مَحْفوظ رہنا، اُن کی صِفَت (خُوبی) ہے، اُن کی یہ صِفَت (خوبی) جُدا نہیں ہوتی کہ آج خَشِیَّت (خَوف) کی حالت میں ہوں اور کَل غَفْلَت میں پڑے ہوں بلکہ وہ اپنے حال پر ہمیشگی اِخْتیار کرتے ہیں، وہ اپنے اور اپنے ربِّ کریم کے درمیان ایک خاص تَعَلُّق رکھتے ہیں، اُنہیں آندھی والی ہوا اور بے باک گھوڑے نہیں پہنچ سکتے، اُن کے دل اللہ کریم کی خوشی (رِضا) اور شَوق میں آسمان کی طرف بُلند ہوتے ہیں۔ پھر (پارہ اٹھائیسواں (28) سُوْرَۃُ الْمُجَادَلَۃ کی) آیت (نمبر 22) تِلاوت فرمائی:

اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۠﴿۲۲﴾ (پ۲۸، المجادلۃ: ۲۲)

ترجَمۂ کنزُالایمان: یہ اللہ کی جماعت ہے، سُنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

(نوادرُ الاصول، الاصل الحادی والخمسون، ۱/۲۰۹، حدیث: ۳۰۱)(فیضان سنت، ص ۴۳۲ تا ۴۳۴ بتغیر)

عاشِقِ اَوْلِیا و عاشِقِ غَوْث و رَضا، بانیِ دعوتِ اسلامی، شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "وَسائلِ بخشش" میں لکھتے ہیں:

مجھ کو اللہ سے مَحَبَّت ہے یہ اُسی کی عطا و رَحمت ہے
جس کو سرکار سے مَحَبَّت ہے اُس کی بخشش کی یہ ضمانت ہے
آل و اَصحاب سے مَحَبَّت ہے اور سب اَوْلیا سے اُلفت ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۶۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن دُنیاوِی مال و مَنْصَب اور طَلَبِ شہرت سے بے نیاز ہوتے ہیں، اَوْلیائے کِرام اللہ پاک کی نعمت ہیں، اَوْلیائے کِرام اللہ کریم کی رَحمت ہیں، اَوْلیائے کِرام عیش و راحت کی زندگی گزارنے کے بجائے ہمیشہ سادگی کو اپناتے ہیں، اَوْلیائے کِرام شَرِیْعَت کی پابندی فرماتے ہیں، اَوْلیائے کِرام باطِن کو سُتھرا کرتے ہیں، اَوْلیائے کِرام اللہ پاک کے بندوں کو اللہ پاک سے مِلا دیتے اور اُنہیں بھی اللہ کریم کا پیارا بنا دیتے ہیں، اَوْلیائے کِرام کی صُحبت میں بیٹھنے سے دُنیا و آخِرت سَنْوَر جاتی اور ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں، اَوْلیائے کِرام سِوائے اللہ کریم کے کسی سے نہیں ڈرتے، اَوْلیائے کِرام مُتَّقِی و پَرہیزگار ہونے کے باوُجود جَہَنَّم (Hell) کے خَوف سے لَرزاں و تَرساں رہتے ہیں، اَوْلیائے کِرام شَب و روز عِبادتِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں، اَوْلیائے کِرام مخلوق کی حاجت رَوائی کرتے ہیں، اَوْلیائے کِرام کو اللہ پاک کی عطا سے عِلْمِ غَیب حاصِل ہوتا ہے، اَوْلیائے

کِرام دِلوں کے اَحوال سے باخَبَر ہوتے ہیں حتّٰی کہ اَوْلِیائے کِرام دُنیا کے اندر ہی جنّتی مَحَل کا حقدار بنادیتے ہیں۔ آیئے! مَشہور مَجْذُوب اور زَبَرْدَسْت وَلِی حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک اِیمان اَفروز کرامت کے مُتَعَلِّق سُنئے اور اپنے دل میں مَحَبَّتِ اَوْلِیا اُجاگر کیجئے، چُنانچہ

جنّتی محل کا پروانہ

خَلیفہ ہارون رشید کی زَوجہ زُبَیدہ خاتون ایک نیک اور بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن سے بے حد عَقیدت و مَحبَّت رکھنے والی خاتون تھیں، ایک مرتبہ یہ کنیزوں کے ہمراہ کہیں جارہی تھیں، دَورانِ سفر ایک وادی میں اِنہوں نے دیکھا کہ سُلطانُ العاشقین حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پتھر کے ٹکڑوں کو جمع کرکے کچھ بنارہے ہیں، یہ اپنی سُواری سے اُتریں اور حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوکر ادب سے کھڑی ہوگئیں مگر آپ نے اُن کی جانب بالکل بھی تَوَجُّہ نہ فرمائی۔ زُبَیدہ خاتون نے ہِمَّت کرکے پوچھا، حُضور! کیا بنارہے ہیں؟ فرمایا: جنّت کا مَحَل بنارہا ہوں۔ زُبَیدہ خاتون نے دوبارہ سُوال کیا، کیا جنّت کا یہ مَحَل میرے ہاتھ فروخت کریں گے؟ اِرْشاد فرمایا: ضرور فروخت کروں گا! اِس جواب پر زُبَیدہ خاتون کی رُوح جُھوم اُٹھی، اِسی پُر اُمید لہجے میں پھر سُوال کیا: کتنی قیمت پر؟ جواب دیا: ایک دِرْہَم پر، جواب سُنتے ہی زُبَیدہ خاتون نے فوراً قِیْمَت پیش کردی۔ قِیْمَت ادا ہونے کے بعد حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک لکڑی اُٹھائی اور ایک گھروندے (مٹّی کے ایک چھوٹے سے گھر) کے گِرد لکیر کھینچتے ہوئے فرمایا: **"میں نے جنّت کا یہ مَحَل ایک دِرْہَم کے بدلے زُبَیدہ خاتون کے ہاتھ بیچ دیا"**، یہ سُنتے ہی زُبَیدہ خاتون اِس یَقِیْن کی خُوشی میں سَرشار ہوگئیں کہ جیتے جی جنّت کا پَروانہ مِل گیا، چُنانچہ یہ خوش خَبَری پاکر زُبَیدہ خاتون شاہی مَحَل کی جانِب روانہ ہوگئیں۔ رات کا

پچھلا پہر تھا، ابھی آپ نمازِ تہجد و مناجات سے فارغ ہو کر لیٹی ہی تھیں کہ اچانک ہارون رشید آئے اور زُبَیدہ خاتون سے کہنے لگے کہ آج جب میں نمازِ تَہَجُّد پڑھ کر لیٹا تو میری آنکھ لگ گئی، کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک باغ کی سیر کر رہا ہوں، میرے پوچھنے پر کسی نے بتایا کہ یہ **"جَنَّۃُ الْفِردَوْس"** ہے۔ میں نے وہاں ایک بُلند دروازے پر سبز رنگ میں زُبَیدہ خاتون لکھا ہُوا دیکھا، میں اِس اُمید پر اُس مَحل میں داخِل ہو گیا کہ شاید میرا نام بھی لکھا ہو، میں مِیلوں دُور نکل گیا مگر میں نے ہر جگہ آپ کا نام ہی لکھا پایا۔ ہارون رشید نے زُبَیدہ خاتون سے اِس کے مُتَعَلِّق دریافت کیا تو زُبَیدہ خاتون نے اُنہیں گُزَشْتَہ شام پیش آنے والا واقِعہ سُنایا۔ ہارون رشید نے کہا: مجھے بھی حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس لے چلو، چُنانچہ زُبَیدہ خاتون اُنہیں بھی حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بار گاہ میں لے گئیں۔

حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پہلے کی طرح اب بھی ایک وِیرانے میں مٹّی کے گھر بنانے میں مشغول تھے۔ ہارون رشید حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بار گاہ میں حاضِر ہوئے، ادب سے سلام کیا اور حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جنّتی مَحل کی قِیمت پُوچھی، حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اِس کی قِیمت (Price) تیری پُوری سَلْطَنَت ہے، ہارون رشید نے حَیرت سے عَرض کی: حُضور! جنّتی مَحل کی قِیمت اَچانک اِتنی زِیادہ کیسے ہو گئی حالانکہ میری زَوجہ کو تو آپ نے ایک دِرہَم میں ہی فَروخت فرما دیا تھا؟ حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے غَیبی خَبَر دیتے ہوئے فرمایا: **زُبَیدہ خاتون جنّت دیکھ کر نہیں آئی تھی جبکہ تم تو جنّت کا نَظارہ کر کے آرہے ہو۔** یہ سُن کر ہارون رشید کی آنکھیں اَشْک بار ہو گئیں، عَرض کی: حُضور! سَلْطَنَت دے کر قِیمت چُکانے کے لئے تیّار ہوں! بس جنّت کا پَروانہ عطا کر دیجئے! حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں تیری سَلْطَنَت کا کیا کروں گا، سَلْطَنَت کے لئے تو میری ٹھوکروں میں بھی جگہ نہیں، جا اپنی سَلْطَنَت بھی

لے جا اور جنّت کا پَروانہ بھی رکھ لے۔(زلف وزنجیر، ص۲۵۱ تا ۲۶۰ ملخصاً)

تَخْتِ سِکَنْدَرِی پر وہ تُھوکتے نہیں ہیں   بِسْتَر لگا ہُوا ہے جن کا تِری گلی میں

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مقامِ وِلایت بارگاہِ خُداوندِی میں کس قَدَر بُلند وبالا تھا! آپ چاہتے تو اپنے لئے ڈھیر سارا خزانہ اِکٹّھا کرلیتے اور عَیش و راحت کی زندگی گزارتے مگر قُربان جایئے کہ بااِختیار ہونے کے باوُجود آپ نے اپنے لئے کچھ بھی باقی نہ رکھا البتّہ جسے چاہتے اُسے ربِّ کریم کی جنّت میں مَوجُود عالیشان جنّتی مَحلّات میں سے جنّتی مَحل عطا فرمادیا کرتے تھے۔بَیان کردہ حِکایت سے یہ بھی معلوم ہُوا کہ اللہ کریم کے ولیوں کو اللہ پاک کی عطا سے عِلْمِ غَیب حاصِل ہوتا ہے چُنانچہ ہارون رشید نے جب حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جنّتی مَحل کی قِیْمَت بڑھانے کی وجہ دَرْیافت کی تو حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسے غَیب کی خَبَر دیتے ہوئے اِرْشاد فرمایا کہ **"زُبَیدہ خاتون جنّت دیکھ کر نہیں آئی تھی جبکہ تم تو جنّت کا نظارہ کرکے آرہے ہو۔"** اِس حکایت میں ایک مَدَنی پُھول یہ بھی ہے کہ وَلِی ہونے کے لیے تَشْہِیر واِشْتِہار، نُمایاں جُبّہ و دَسْتار اور عقیدت مَندوں کی لمبی قِطار ہونا ضَروری نہیں، جن سے اُن کی وِلایت کی پہچان اور شہرت ہو بلکہ عام بندوں میں بھی وَلِیُّ اللہ ہوتے ہیں لہٰذا ہمیں ہر نیک بندے کا ادب واِحْتِرام کرنا چاہیے کہ نہ جانے کون گُدڑِی کا لَعْل(یعنی چُھپاوَلی) ہو چُنانچہ

سَرْوَرِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اَہْلِ جنّت گرد آلُود چہرے، بِکھرے بالوں والے اور پَھٹے پُرانے کپڑوں والے ہیں، جِن کی کوئی پَرْوا نہیں کی جاتی۔یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر بادشاہوں کے پاس جانا چاہیں تو اُنہیں اِجازت نہ ملے، عَورَتوں کو نِکاح کا پَیغام دِیں تو اِنکار کر دِیا جائے، جب بات کریں تو اُن کی بات سُنی نہ جائے، اُن کی ضَروریّات اُن کے سینوں میں ہَلچَل مچارہی ہوتی ہیں، یہ ایسے جنّتی ہیں کہ

بروزِ قیامت اُن میں سے ایک کا نُور بھی تمام لوگوں پر تقسیم کر دیا جائے تو تمام کو پُورا ہو جائے۔(شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل،۷/۳۳۲، حدیث:۱۰۴۸۶)ایک اور مَقام پر اِرشاد فرمایا:بہت سے پراگندہ بال (بِکھرے بالوں والے)دروازوں سے نکالے ہوئے،اگر اللہ پاک کی قَسم کھالیں تو وہ اُسے پُوری فرمادیتا ہے ۔(مسلم،کتاب البر والصلۃ،باب فضل الضعفاء،ص۱۰۸۳،حدیث:۲۶۲۲)

مُفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ(حدیثِ پاک کے اِس حصّے **"بہت سے پراگندہ بال(بکھرے بالوں والے) دروازوں سے نکالے ہوئے"** کی شَرح کرتے ہوئے)فرماتے ہیں:اِس فرمانِ عالی کا مَطْلَب یہ نہیں کہ وہ دُنیا داروں کے دروازوں پر جاتے ہیں(اور) وہاں سے نکالے جاتے ہیں،وہ تو ربّ کے دروازے کے سِوا (عِلاوہ) کسی کے دروازے پر نہیں جاتے،بلکہ مَطْلَب یہ ہے کہ اُن کی حقیقت سے دُنیا غافِل ہے،اگر وہ کسی کے پاس جاتے تو وہ اُن سے مِلنا گوارہ نہ کرتا،ربّ نے اُنہیں دُنیا والوں سے ایسا چُھپایا ہُوا ہے جیسے لَعْل(سُرخ رنگ کا ہیرا)پہاڑ میں یا موتی سَمُنْدَر میں تاکہ لوگ اُن کا وَقْت ضائع نہ کریں۔(حدیثِ پاک کے اِس حصّے **"اگر اللہ پاک کی قَسم کھالیں تو وہ اُسے پُوری فرمادیتا ہے"**)کے دو مَطْلَب ہوسکتے ہیں:ایک یہ کہ وہ بندہ اگر اللہ کریم کو قسم دے کر کوئی چیز مانگے کہ خدایا!تجھے قسم ہے اپنی عِزّت وجَلال کی!یہ کردے!تو ربّ ضرور کردے۔یہ ہے بندے کی ضد اپنے ربّ پر۔دوسرے یہ کہ اگر وہ بندہ خدا کے کام پر قسم کھا کر لوگوں کو خَبَر دے دے تو خُدا اُس کی قسم پُوری کردے مَثَلًا وہ کہہ دے کہ خدا کی قسم!تیرے بیٹا ہوگا یا،ربّ کی قسم!آج بارِش ہوگی تو ربّ اُن کی زبان سچّی کرنے کے لئے یہ کردے۔(مرآۃ المناجیح،۷/۵۸بتغیر)

بِکھرے بال، آزُرْدَہ صُورت ہوتے ہیں کچھ اَہلِ مَحبّت
بَدتَر مگر یہ شان ہے، اُن کی بات نہ ٹالے رَبُّ الْعِزَّت

(حکایتیں اور نصیحتیں، ص۲۷۶)

کتاب "اللہ والوں کی باتیں" اور رسالہ "غُسل کا طریقہ" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی شان و عظمت کے مُتَعلِّق مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی **5 جلدوں** پر مُشْتَمِل کتاب **"اللہ والوں کی باتیں"** کا مُطَالَعہ کرنا بے حد مُفِیْد ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کتاب میں بہت سے اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی زِنْدَگیوں کے نُمایاں واقعات، کرامات، اُن کے فَرامِیْن، شَرْعی اَحکامات کی پاسْدَارِی اور اُن کے عُمدہ اَوْصاف کو بہت جامِع اور خُوبصُورت اَنداز میں بَیان کِیا گیا ہے۔ اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ یہ حضرات طہارت و پاکیزگی کو بہت زیادہ پسند فرماتے، طہارت و پاکیزگی کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے غسل کے مسائل پر مشتمل انتہائی معلوماتی رسالہ بنام **"غسل کا طریقہ"** تحریر فرمایا ہے۔ جس میں غسل کا طریقہ، غسل کے فرائض، مستورات کے لئے 6 احتیاطیں، غسل فرض ہونے کے 5 اسباب، فَوّارے (Shower) کی احتیاطیں، تیمم کا بیان، تیمم کا طریقہ اور بہت سے اہم مسائل کو اِس رِسالے میں بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا خُود بھی اِس کِتاب اور رِسالے کا مُطَالَعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی پڑھنے کی تَرْغِیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کِتاب اور رِسالے کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی بَرَکتوں اور اُن کی کرامات کا باب نِہایَت وَسِیْع ہے، خوش نصیب مسلمان تو اِس حقیقت کو تَسْلِیم کرلیتے ہیں کہ اُن حضرات کی بَرَکات و کرامات حق ہیں مگر بعض نادان لوگ اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی بَرَکات و کرامات کو تَسْلِیم کرنے پر تیّار نہیں ہوتے اور شَیْطانی وَساوِس کا شِکار ہوجاتے ہیں، ایسے لوگ اپنی اِس مَذْمُوم عادت پر اُس وَقْت تک ڈَٹے رہتے ہیں کہ جب تک وہ خود اپنی آنکھوں سے اُن کی بَرَکات و کرامات کا نظارہ نہیں کرلیتے، اس کے باوجود بھی کچھ لوگ **شانِ اولیاء** سمجھنے سے محروم ہی رہتے ہیں، یوں وہ اپنی اَنا (نفسانی ضد) کی خاطِر اپنے آپ کو اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے فُیُوض وبَرَکات سے مَحروم کرلیتے ہیں۔ ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کس قَدَر دِلنشین انداز میں ایسوں کی اِصلاح فرماتے تھے۔ آیئے! اِس کی ایک اِیمان اَفروز جھلک مُلاحَظہ کیجئے چُنانچہ

مُنکِرینِ کرامات بھی مان گئے

حضرت سَیِّدُنا جابِر رَحبِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ شہر رَحبہ کے اکثر لوگ کراماتِ اَوْلیا کا اِنکار کرتے تھے۔ ایک دن میں ایک درندے (چیر پھاڑ کر کھانے والے جانور) پر سوار ہو کر رَحبہ میں داخل ہوگیا اور پوچھا: کہاں ہیں وہ لوگ جو اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی کرامات کو جُھٹلاتے ہیں؟ آپ فرماتے ہیں: اِس کے بعد وہ میرے بارے میں بدگوئیوں سے باز آگئے۔ (الروض الفائق، ص ۱۰۳)

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے
اور مجھ سے بھی سَرزَد نہ کبھی بے ادبی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی بَرَکتوں اور

کرامتوں کا بَیان قُرآنِ کریم میں بھی مَوجود ہے، چُنانچہ

بے موسم کا پھل

حضرت (سَیِّدُنا) زَکَرِیَّا عَلَیْہِ السَّلام کو خُداوندِ قُدُّوس نے نُبُوَّت کے شَرَف سے نوازا تھا مگر اُن کی کوئی اَوْلاد نہیں تھی اور وہ بالکل ضَعِیْف (کمزور) ہو چکے تھے۔ بَرسوں سے اُن کے دِل میں فَرْزَنْد (بیٹے) کی تمنّا مُوجزن (مَوج۔زَن (موجیں مار رہی) تھی اور بارہا اُنہوں نے گڑ گڑا کر خُدا سے اَوْلادِ نَرِیْنہ کے لئے دُعا بھی مانگی تھی، مگر خُدا کی شانِ بے نِیازی کہ باوُجود اِس کے اب تک اُن کو کوئی فَرْزَنْد (Son) نہیں مِلا۔ جب اُنہوں نے حضرت مَرْیَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی محراب میں یہ کرامت دیکھی کہ اِس جگہ بے موسم کا پھل آتا ہے تو اُس وَقْت اُن کے دل میں یہ خیال آیا کہ میری عُمْر اب اِتنی ضَعِیْفِی (بُڑھاپے) کی ہو چکی ہے کہ اَوْلاد کے پھل کا موسم خَتْم ہو چُکا ہے۔ مگر وہ اللہ کریم جو حضرت مَرْیَم (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) کے محراب میں بے موسم کے پھل عطا فرماتا ہے وہ قادِر ہے کہ مجھے بھی بے موسم کی اَوْلاد کا پھل عطا فرما دے، چُنانچہ آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) نے محرابِ مَرْیَم میں دُعا مانگی، آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کی دُعا مَقبول ہو گئی اور اللہ پاک نے بُڑھاپے میں آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کو ایک فَرْزَنْد عطا فرمایا جن کا نام خُود خُدا نے **"یحیٰ"** رکھا اور اللہ کریم نے اُن کو نُبُوَّت کا شَرَف بھی عطا فرمایا۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۶۶ بتغیر) اِس واقِعے کا مَضمون پارہ 3 سُورۂ آلِ عِمْران کی آیت نمبر 37 تا 41 میں مَوجُود ہے۔

اَصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی کرامات

اَصحابِ کہف (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم) نبی نہیں بلکہ بَنِی اِسرائیل کے وَلی ہیں۔ اُن کی کرامت یہ بَیان ہوئی کہ غار میں تین سو نو (309) برس سوتے رہے۔ اِتنا عَرصہ بے غذا سونا اور فنا نہ ہونا کرامت ہے۔ (چُنانچہ

پارہ 15 سورۂ کَہف کی آیت نمبر 18 میں ربِّ کریم اِرشاد فرماتا ہے:)

وَ تَحْسَبُهُمْ اَیْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ ﳓ وَّ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ﳓ وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِؕ

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور تم اُنھیں جاگتا سمجھو اور وہ سوتے ہیں اور ہم اُن کی داہنی بائیں کروٹیں بدلتے ہیں اور اُن کا کتّا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر۔

(پ ۱۵ ،کھف، ۱۸)

اِس آیت میں اَصحابِ کَہف (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُم) جو اَوْلیا ہیں۔اُن کی تین (3) کرامتیں بَیان ہوئیں: (1) جاگنے کی طرح اب تک سونا، (2) ربّ کی طرف سے کروٹیں بدلنا، زمین کا اُن کے جسموں کو نہ کھانا اور بغیر غذا باقی رہنا، (3) اُن کے کتّے کا اب تک لیٹے رہنا، یہ بھی اُن کی کرامت ہے نہ کہ کُتّے کی۔

(علم القرآن، ص۱۸۸ بتغیر)

اللہُ غنی! شانِ وَلی! راج دِلوں پر دُنیا سے چلے جائیں حکومت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِم اَجْمَعِیْن کی بَرَکتوں کے بھی کیا کہنے! یہ وہ عظیم ہستیاں ہیں کہ جِن کا کردار ایک صاف شفّاف آئینے کی طرح ہوتا ہے، جو مخلوقِ خُدا کی ہِدایت کے لئے ہر وَقْت کمر بَستہ رہتے ہیں، جن کے دِل میں اِصلاحِ اُمَّت کا جَذبہ کُوٹ کُوٹ کر بَھرا ہوا ہوتا ہے، جن کے بیانات، اِرْشادات اور تحریروں کی بَرَکتوں سے گناہگار و بدکار اَفراد قُرآن و سُنّت کی راہ پر گامزن جبکہ غیر مُسلِم اسلام کی دَوْلت سے سرفَراز ہونے کی سَعادت پاتے ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ آج کے اِس پُرفِتَن زمانے میں پندرہویں صَدِی کی عظیم عِلْمی و رُوحانی شَخْصِیَّت، شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ

اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُوبِلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ وہ عظیم ہَستی ہیں، جِن میں بَیان کردَہ اَولیائے کامِلِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی نِشانیاں بآسانی دیکھی جاسکتی ہیں۔ آیئے! ہم بھی اِس عظیم ولیِ کامِل کی بَرَکتوں کا مُختَصَر تذکرہ سُنتے ہیں، چُنانچہ

فَیضانِ اَمیرِ اَہلسُنّت کی بَرَکتیں

شَیخِ طَرِیقت، اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرائض وواجِبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سُنّتوں اور مُستَحبّات پر عمل پیرا ہو کر نیکی کی دَعوت کی ایسی دُھومیں مچائیں کہ لاکھوں مسلمانوں بالخُصوص نَوجوانوں کو گناہوں سے تَوبہ کی تَوفیق ملی اور وہ تائب ہو کر قُرآن وسُنّت کی راہ پر گامزن ہو گئے۔ جو بے نمازی تھے نمازی بلکہ مسجدوں کے اِمام بَن گئے، بدنِگاہی کرنے والے نِگاہیں نیچی رکھنے کی سُنّت پر عمل کرنے کی سَعادت پانے لگے، چمکیلے بھڑکیلے لِباس پہنے گلے میں دوپٹّا لٹکا کر تفریح گاہوں کی زِینت بنّنے والیاں بے پردگی سے ایسی تائب ہوئیں کہ مَدنی بُرقَع اُن کے لِباس کا حِصّہ بن گیا، ماں باپ سے گستاخانہ اَنداز اختیار کرنے والے باادب ہو گئے، جس کی حرکتوں کی وجہ سے کبھی پُورا محلّہ بیزار تھا وہ سارے عَلاقے کی آنکھ کا تارا بن گیا، چوری اور ڈاکے کے عادِی دُوسروں کی عِزّت وآبُرو کی حِفاظت کرنے لگے، کسی غریب کو دیکھ کر تَکبُّر سے ناک بُھوں چڑھانے والے عاجِزی کے پیکر بن گئے، ہر وَقْت حَسَد کی آگ میں جلنے والے دُوسروں کو تَرقّی کی دُعائیں دینے لگے، گانے سُننے کے شَوقین، سُنّتوں بھرے بَیانات اور مَدنی مُذاکرے سُننے کے عادِی ہو گئے، فُحش کَلامی کرنے والے نَعتِ مُصطَفٰے پڑھنے اور عِشْقِ مُصطَفٰے میں جُھومنے جُھومانے لگے، یورَپی مُمالِک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواب اپنی آنکھوں میں سجانے والے کَعْبَۃُ اللہ وگُنبدِ خَضرٰی کی زِیارت کے لئے بے قرار رہنے لگے، مال کی مَحبّت میں گرِفتار رہنے والے فکرِ آخرت کی

مَدَنی سوچ کے حامِل بن گئے، شراب پینے والے عشقِ مُصطفٰے کے جام پینے لگے، فُضولیّات میں وَقت بَرباد کرنے والے اپنا وَقت عِبادت میں گُزارنے لگے، فُحش رَسائل وڈائجسٹ کے شَوقین امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کے کُتُب و رسائل اور **ماہنامہ فَیضانِ مدینہ** کا مُطالَعَہ کرنے لگے، تَفرِیح (Amusement) کی خاطِر سَفَر کے عادِی اَفراد عاشِقانِ رَسول کے ہمراہ راہِ خُدا میں سَفَر کرنے والے بَن گئے، "**کھاؤ پیو اور جان بناؤ**" کے نعرے کو اپنی زِندگی کا مقصد سمجھنے والوں نے اِس مَدَنی مقصد کو اپنالیا کہ "**مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ**" امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا یہ فَیضان صِرف مُسلمانوں تک مَحدود نہیں رہا بلکہ کثیر غیر مُسلموں کو بھی نُورِ اسلام نصیب ہوا۔ (تذکرہ امیر اہلسنت (قسط 1)، ص۸ تا ۱۰ ابتغیر)

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِسی **فیضان** کو کسی **عاشِقِ رسول** نے کتنے جامع اور پیارے انداز میں اشعار کی صُورت میں قلمبند کیا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

مَسْلک کا تُو اِمام ہے اِلیاس قادِری — تَدبیر تیری تام ہے اِلیاس قادِری
سُنّت کی خوشبُوؤں سے زَمانہ مہک اُٹھا — فَیضان تیرا عام ہے اِلیاس قادِری
سَر پہ عِمامہ ماتھے پہ سجدوں کا نُور ہے — جو بھی تیرا غُلام ہے اِلیاس قادِری
ہے دَعوتِ اِسلامی کی دُنیا میں دُھوم دھام — مقبول تیرا کام ہے اِلیاس قادِری

(محبوبِ عطار کی 122 حکایات، ص۲۰۳)

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! شَیخِ طَرِیقت، اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کِس قَدر عظیم وَلی ہیں کہ جِن کی بَرَکت اور دِینی خِدمات سے مُعاشَرے کے اندر بہت تھوڑے ہی وَقت میں حَیرت

اَنگیز مَدَنی اِنْقِلاب بَرپا ہو گیا۔ آیئے !ہم بھی فَیضانِ اَمیرِ اَہلسُنَّت سے فَیضیاب ہونے کے لئے فَیضانِ اَوْلیا سے مالا مال عاشِقانِ رَسُول کی مَدَنی تَحریک دَعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر **12 مَدَنی کاموں** میں عملی طور پر شامل ہو جائیں۔ **12 مَدَنی کاموں** میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"مَدَنی مُذاکرہ"** بھی ہے۔

❁ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ "مَدَنی مُذاکرہ" دیکھتے، سُننے رہنے کی بَرَکت سے شَرعی مُعامَلات میں اِحتیاط کرنے کا ذِہْن نصیب ہوتا ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے عاشِقانِ رَسول کی صُحبَت مُیَسَّر آتی ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے عمل کا جَذبہ بڑھتا ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے گُناہوں سے نَفْرت پیدا ہوتی ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت نصیب ہوتی ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کی **اَپ ڈیٹس** (Updates) مِلتی ہیں۔ ❁ مَدَنی مُذاکرہ عِلْمِ دِین کی تَرَقّی کا باعث ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکرہ، اَمیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی زِندگی کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں تجْرِبات سے مَدَنی تَرْبِیَت حاصِل کرنے کا بہترین ذَرِیْعہ ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکرے میں دِینی مَعلومات مِلنے کے ساتھ ساتھ اَخلاقی تَرْبِیَت بھی ہوتی ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے کئے گئے مُخْتَلِف سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں عِلْمِ دِیْن حاصِل ہوتا ہے اور عِلْمِ دِین سیکھنے سِکھانے کی تو کیا ہی بات ہے کہ رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِرشاد فرماتے ہیں: جو کوئی اللہ پاک کے فَرائِض کے مُتَعَلِّق ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ کَلِمات سیکھے اور اُسے اچّھی طرح یاد کرلے اور پھر لوگوں کو سِکھائے تو وہ جنّت میں داخِل ہو گا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب العم، ۱/۵۴، حدیث: ۲۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی اسلامی بھائی مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے اپنی

گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کر چکے ہیں۔ آیئے! ہم بھی ہاتھوں ہاتھ نِیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ہر ہفتے **"مَدَنی مُذاکرے"** میں اوّل تا آخر شرکت کو یقینی بنائیں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مَدَنی مُذاکرے میں شرکت کی دَعْوَت (Invitation) دیتے رہیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی خُوب خُوب بَرَکتیں حاصِل ہوں گی۔ ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرے کے عِلاوہ **مُخْتَلِف** مَواقِع پر بھی مَدَنی مُذاکروں کا سِلْسِلہ ہوتا ہے، مثلاً مُحَرَّمُ الْحَرام کے **10 مَدَنی مذاکرے**، ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل (بارھویں) کے **12 مَدَنی مُذاکرے**، ماہِ رَبِیْعُ الآخِر (گیارھویں) کے **11 مَدَنی مُذاکرے**، ماہِ رَمَضان میں روزانہ 2 مَدَنی مُذاکرے، ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کے **10 مَدَنی مُذاکرے** وغیرہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِن مَدَنی مُذاکروں میں بھی اوّل تا آخر شِرکت کرکے دُنیا و آخِرت کی بے شُمار بَرَکتیں و بَھلائیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں۔ آیئے بطورِ تَرغیب مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

مَدَنی مُذاکرے نے سُدھار دِیا

واہ کینٹ (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے پہلے بہت سے نَوجوانوں کی طرح کئی اَخلاقی بُرائیوں میں مُبْتَلا تھے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقْت برباد کرنا اُن کا مَحبوب مَشْغَلَہ تھا۔ گھر میں مَدَنی چینل چلنے کی بَرَکت سے اُنہیں مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے وہ اسلامی بھائی اپنے پچھلے گُناہوں سے تائب ہو کر فرائض و واجِبات کے عامِل بن گئے، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی مُبارَک سَجالی اور مَدَنی حُلیہ بھی اپنالیا، اللہ پاک کے کرم سے اُن کے والِدَین (Parents) نے بخوشی اُنہیں **"وَقْفِ مدینہ"** (یعنی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لیے اللہ پاک کی راہ میں پیش) کر دیا ہے۔

گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

پلا کر مئے عِشق دیگا بنا یہ تمہیں عاشقِ مُصطفٰے مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً ایک عام انسان جب تک دُنیا میں زندہ رہتا ہے تو اُس وَقْت وہ دُوسروں کو فائدہ پہنچانے پر قُدرت رکھتا ہے مگر قُربان جایئے کہ اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی شان و عظمت اِس قَدَر اَرْفَع و اَعلیٰ ہے کہ جب تک یہ حضرات اِس دُنیائے فانی میں اپنی ظاہِری حیات کے ساتھ مُتَّصِف رہتے ہیں تو نیک و بَد سَبھی کو فَیضیاب فرماتے اور ہر طرف اپنی بَرَکتیں لُٹاتے ہیں پھر جب یہ حضرات اپنے مَزارِ اَقْدَس میں تشریف لے جاتے ہیں تو وہاں بھی اُن کی ذات اور اُن کے مَزار سے بَرَکات کاظُہُور ہوتا رہتا ہے حتّٰی کہ اُن کے قُرب کی بَرَکت سے عَذابِ قَبْر دُور کر دِیا جاتا ہے۔ آیئے! اِس ضِمن میں ایک اِیمان اَفروز واقِعہ سُنئے اور جُھومئے چُنانچہ

گُلاب کے پھول یا اژدھوں کے منہ!

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنّت مولانا شاہ اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت مِیاں (سراجُ العارِفِین حضرت سَیِّد ابُوالحسن اَحمد نُوری) صاحِب **قِبْلَہ** قُدِّسَ سِرُّہٗ کو فرماتے سُنا: ایک جگہ کوئی قَبْر کُھل گئی اور مُردہ نظر آنے لگا۔ دیکھا کہ گُلاب کی دو (2) شاخیں اُس کے بدن سے لپٹی ہیں اور گُلاب (Rose) کے دو پُھول اُس کے نَتھنوں پر رکھے ہیں۔ اُس کے عزیزوں نے اِس خیال سے کہ یہاں قَبْر پانی کے صَدْمہ سے کُھل گئی، دُوسری جگہ قَبْر کھود کر اُس میں رکھا، اب جو دیکھا تو دو (2) اَژدَہے (یعنی دو بَہُت بڑے سانپ) اُس کے بدن سے لپٹے اپنے پھَنوں سے اُس کا مُنہ بھنبھوڑ (یعنی نوچ) رہے ہیں، حَیران ہوئے۔ کسی صاحِبِ دِل سے یہ واقِعہ بَیان کِیا، اُنہوں نے فرمایا: وہاں بھی یہ اَژدھے ہی تھے مگر ایک ولیُّ

اللہ کے مَزار کا قُرب تھا، اُس کی بَرَکت سے وہ عذاب **"رَحمت"** ہوگیا تھا، وہ اَژدھے دَرَخْتِ گُل کی شکل ہوگئے تھے اوراُن کے پَھن گُلاب کے پُھول۔ اِس (مَیِّت) کی خَیرِیَّت چاہو تو وہیں لے جاکر دَفن کرو۔ وَہیں لے جاکر رکھا پھر وہی دَرَخْتِ گُل تھے اور وُہی گُلاب کے پُھول۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۲۷۰)

کرم ہو واسِطہ کُل اَوْلِیا کا
مِرا ایماں پہ مَوْلیٰ خاتِمہ ہو

(وسائلِ بخشش، مُرمّم، ص۳۱۶)

مجلسِ عُشْر واَطراف گاؤں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کا قُرب مِل جانا کس قَدَر باعِثِ بَرَکت ہے کہ اللہ پاک نے اپنے ایک وَلِیِ کامِل کا قُرب پالینے والے گنا ہگار وبدکِردار شخص سے عذابِ قَبْر کو دُور فرماکر اپنی رَحمت سے اُس کے عذاب کو رَحمت سے تبدیل فرمادیا۔ اگر ہم بھی اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کا قُرب پانے کے طَلَبْگار ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مَصروف ہے۔ اِنہی میں سے ایک **"مجلسِ عُشْرو اَطراف گاؤں"** بھی ہے۔ جو عُشْر کے دِنوں میں ہفتہ واراور دیگر سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں راہِ خدا میں خَرْچ کرنے کے فضائل بَیان کرکے دعوتِ اسلامی کو عُشْر دینے اور جمع کرنے کی ترغیب دِلاتی ہے۔ اِس شُعبے کے ذِمّہ داران، عُشْر کی وُصولی کے لیے وَقْتاً فَوقْتاً کسانوں، زمینداروں، باغات کے مالِکان وغیرہ سے اِنْفِرادی کوشِش کے ذَرِیعے رابِطہ کرتے رہتے ہیں، **"کسان اِجتماعات"** کا بھی اِنْعِقاد کِیا جاتا ہے، رِسالہ **"عُشْر کے اَحکام"** تقسیم کرکے عُشْر دینے کا ذِہن دِیا جاتا ہے۔ بالْخُصوص زمینداروں کو چاہیے

کہ عُشر کے بارے میں معلومات جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کے رِسالے **"عُشر کے اَحکام"** اور **"چندہ کرنے کی شَرْعی اِحتیاطیں"** کا لازِمی مُطالَعہ کریں۔ شَرِیْعَت کے مُطابِق اپنی فَصلوں کی زَکوٰۃ نکالنے کے بارے میں دارُالاِفتا اہلسنّت سے ضَرور رہنمائی حاصِل کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ **مجلسِ عُشْر و اَطراف گاؤں** کا **مدنی کام** تیزی کے ساتھ ترقی کی طرف جانبِ مدینہ رواں دواں ہے، اب تک تقریباً **15 ہزار گاؤں** میں **مدنی کام** شروع ہوچکا ہے اوران **15 ہزار گاؤں** کے ذمہ داران کو مزید **15 ہزار گاؤں** میں **مدنی** کام کرنے کا ہدف دیا گیا ہے، اِس وقت پاکستان کے تقریباً 15 ہزار گاؤں / گوٹھوں پر مشتمل **24 اطراف کابینات، 105 اطراف کابینہ، تقریباً 873 اطراف ڈویژن** اور **2182 اطراف علاقے** بن چکے ہیں جن میں **سینکڑوں ذمہ داران** کا تقرر بھی ہو چکا ہے۔ **عُشر کی وصولی** کے ساتھ ساتھ بالخصوص **12 مدنی کاموں کی مضبوطی** کے لیے وقتاً فوقتاً ذِمہ داران کے **سُنّتوں بھرے اجتماعات و مدنی مشوروں** کا سلسلہ بھی ہوتا رہتا ہے، **بڑی راتوں** مثلاً (اجتماعِ میلاد، اجتماعِ غوثیہ، شبِ معراج، شبِ براءت، شبِ قدر وغیرہ) کے موقع پر **اِجتماعِ ذکرونعت** کا اِہتمام بھی کیا جاتا ہے، مبلغینِ دعوتِ اسلامی کے **سُنّتوں بھرے بیانات** کی ترکیب ہوتی ہے، بالخصوص ماہِ رمضان المبارک میں **سُنّت اِعتکاف** کا اِہتمام کیا جاتا ہے، جس میں عاشقانِ رسول دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ہونے والے سُنّت اِعتکاف میں شرکت کرکے خوب **علمِ دین** کے قیمتی موتی چُننے کا شرف پانے کے ساتھ ساتھ مختلف **مدنی کورسز** اور **مدنی قافلوں میں سفر** کی بھی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ **اللہ کریم مجلسِ عُشْر و اَطراف گاؤں** کو مزید **برکتیں** اور **ترقیاں** نصیب فرمائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ ❁ اَوْلیائے کِرام کے در پر حاضری دینے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹتا۔ ❁ اَوْلیائے کِرام کے وَسیلے سے اَہلِ زمین سے بلائیں اور مُصِیْبَتیں دُور ہوتی ہیں ❁ اَوْلیائے کِرام کی دُعاؤں میں بہت تاثیر ہوتی ہے۔ ❁ اَوْلیائے کِرام کی کرامات قرآنِ کریم سے

ثابِت ہیں۔ ❁ اَوْلِیائے کِرام کی بَرَکت سے بارِشیں ہوتی اور رِزْق دِیا جاتا ہے۔ ❁ اَوْلِیائے کِرام کو اللہ کریم کی عطا سے عِلْمِ غَیْب حاصِل ہوتا ہے۔ ❁ اَوْلِیائے کِرام کے قُرب کی بَرَکت سے عذابِ قَبْر سے نَجات نصیب ہوتی ہے۔ ❁ اَوْلِیائے کِرام کے بَیانات، اِرْشادات اور تَحریروں کی بَرَکت سے گناہگار اَفراد قرآن و سُنّت کی راہ پر گامزن اور غیر مُسلِم مُشَرَّف بہ اسلام ہوجاتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اَوْلِیائے کِرام رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے نَقْشِ قدم پر چلنے اور اُن کے دامنِ کرم سے وابستہ رہنے کی توفِیْق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں   نیک ہوجائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیرِ اَہلسُنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے رسالے **"163 مَدَنی پھول"** سے تیل ڈالنے کی سُنّتیں و آداب سُنتے ہیں: ❁ حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ فرماتے ہیں کہ حُضورِ اَنْوَر، شَافِعِ

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

مَحْشَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَر اَقْدَس میں اکثر تیل لگاتے اور داڑھی مبارک میں کنگھی کرتے تھے اور اکثر سرِ مبارَک پر کپڑا (یعنی سَر بَنْد شریف) رکھتے تھے یہاں تک کہ وہ کپڑا تیل سے تر ہو جاتا تھا۔(اَلشَّمائِلُ الْمُحَمَّدِیَّۃ، ص۴۰، حدیث:۳۲) ❁ سَر اور داڑھی کے بال صابُن وغیرہ سے دھونے کا جن کا معمول نہیں ہوتا اُن کے بالوں میں اکثر بدبُو ہو جاتی ہے خود کو اگرچِہ بدبُو نہ آتی ہو مگر دُوسروں کو آتی ہے۔ مُنہ، بالوں، بدن اور لِباس وغیرہ سے بدبُو آتی ہو اِس حال میں مسجِد کا داخِلہ حرام ہے کہ اِس سے لوگوں اور فِرِشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ ہاں! بدبُو ہو مگر چُھپی ہوئی ہو جیسے بغل کی بدبُو تو اِس میں حَرَج نہیں۔ ❁ بالوں میں تیل کا بکثرت اِستِعمال خُصوصاً اَہلِ عِلْم حضرات کے لئے مُفید ہے کہ اِس سے سَر میں خشکی نہیں ہوتی، دِماغ تَر اور حافِظہ قَوی ہوتا ہے۔(جامع صغیر، ص۲۸، حدیث ۳۶۹) ❁ حدیثِ پاک میں ہے: جو بِسْمِ اللہ پڑھے بغیر تیل لگائے تو 70 شَیَاطِین اُس کے ساتھ شَریک ہو جاتے ہیں۔(عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃ، ص۳۲۷، حدیث:۱۷۳) ❁ تیل ڈالنے سے پہلے "بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" پڑھ کر اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالئے، پھر پہلے سیدھی آنکھ کے اَبرُو پر تیل لگایئے پھر اُلٹی کے، اِس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر، پھر اُلٹی پر، اب سَر میں تیل ڈالئے اور داڑھی کو تیل لگائیں تو نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں سے آغاز کیجئے، ❁ سَرسوں کا تیل ڈالنے والا ٹوپی یا عِمامہ اُتارتا ہے تو بعض اوقات بدبُو کا بھپکا نکلتا ہے لہٰذا جس سے بن پڑے وہ سَر میں عُمدہ خوشبودار تیل ڈالے۔ خوشبودار تیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپرے کے تیل کی شیشی میں اپنے پسندیدہ عطر کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے، خوشبودار تیل تیّار ہے۔ ❁ نمازِ جُمُعَہ کے لیے تیل اور خوشبو لگانا مُسْتَحَب ہے۔(بہارِ شریعت، ۱/۷۷۴) ❁ مَیِّت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھی کرنا، ناجائز و گناہ ہے۔(دُرِّمُختار، ۳/۱۰۴) لوگ مَیِّت کی داڑھی مونڈ ڈالتے ہیں یہ بھی ناجائز گناہ ہے۔ گناہ مَیِّت پر نہیں مونڈنے اور اِس کا حکم کرنے والوں پر ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مَدَنی پھول**" اور "**101 مَدَنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

دیتے ہیں فَیضِ عام، اَوْلیائے کِرام لُوٹنے سب چلیں، قافِلے میں چلو
اَوْلِیا کا کرم، تُم پہ ہو لاجَرَم خُوب جلوے مِلیں، قافِلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۱-۶۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (۱) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (۲) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (۳) مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔ (اَلْبُدورُ السّافرۃ لِلسُّیُوطی، ص۱۳۱ حدیث:۳۶۶)

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں دُرُود دافعِ جملہ بلا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے ☆ پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجئے، ☆ ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے ☆ اگر آپ کے پاس قلم (Pen/ Pencil)، ڈائری ہے تو اَہَم نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رَبِیْعُ الآخر جاری و ساری ہے۔ یہ وہ مبارک مہینا ہے کہ جس کی **11 تاریخ کو**، پیرانِ پیر، روشن ضمیر، حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **کا عرس مبارک** منایا جاتا ہے، جس کو عاشقانِ غوثِ اعظم **بڑی گیارہویں شریف** بھی کہتے ہیں، اسی مُناسَبت سے آج ہم اُس مُقدّس ہستی **کا ذِکرِ خَیر، فضائل و کرامات، اوصاف اور مختصر تعارف** (Introduction) سُنیں گے، جِنہیں دُنیا **"غَوثِ اَعْظَم"** کے لقب سے جانتی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم سارا بیان دلجمعی اور اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کر لیں۔

آیئے !سب سے پہلے حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی علمی شان پر ایک ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

علم وحکمت کا سمندر

حضرت حافظ ابُوالعباس احمد رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علّامہ عبد الرحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے ساتھ ایک مرتبہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے بیان کے اجتماع میں حاضر ہوا،ایک قاری صاحب نے قرآنِ کریم کی تلاوت کی، تلاوت کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے وعظ کا آغاز کیا اور تلاوت کی گئی آیاتِ مُبارَکہ میں سے ایک آیت کی تفسیر بیان کی اور اس کا ایک معنی بیان فرمایا، حضرت ابُوالعباس رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے عَلامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ کو اس تفسیر کا علم تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا:ہاں! مجھے یہ تفسیری قول معلوم تھا۔ پھر حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُاللہ عَلَیْہ نے اسی آیتِ مبارکہ کی دوسری تفسیر بیان کی، حضرت ابُوالعباس رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے پھر علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا یہ تفسیر آپ کو معلوم ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! مجھے معلوم ہے، پھر تیسری تفسیر بیان کی، میں نے پھر پوچھا: کیا یہ تفسیر بھی آپ کو پتہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں مجھے پتہ تھی۔ پھر غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اسی آیتِ مبارکہ کی چوتھی، پھر پانچویں، پھر چھٹی یہاں تک کہ دس (10) تفسیریں بیان فرمائیں، میں ہر تفسیر کے بعد عَلامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے پوچھتا: کیا آپ کو یہ تفسیر معلوم ہے؟ اور وہ ہر بار یہی جواب دیتے کہ ہاں! یہ تفسیر مجھے معلوم ہے۔ حتی کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اسی آیت کی گیارہویں (11 ویں) تفسیر بیان فرمائی۔ اس بار بھی میرے پوچھنے پر علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا جواب وہی تھا کہ ہاں! مجھے یہ تفسیر معلوم ہے۔ گیارہویں کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُسی آیتِ مُبارَکہ کی

بارہویں(12ویں) تفسیر بیان فرمائی۔ میں نے علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ کو یہ تفسیر بھی معلوم ہے؟ تو وہ نفی(یعنی انکار) میں سر ہلاتے ہوئے کہنے لگے: نہیں! یہ تفسیر میرے علم میں نہیں ہے۔ پھر غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی آیت کی تیرہویں(13ویں) تفسیر بیان فرمائی، پھر چودھویں(14ویں) بیان فرمائی، پھر پندرہویں(15ویں)، سولہویں(16ویں)، پھر اس کے بعد بیس(20) تفسیریں، پھر پچیس(25)، یہاں تک کہ تفسیروں کی تعداد تیس (30) تک پہنچ گئی۔ اور گیارہویں تفسیر کے بعد اب ہر تفسیر پر علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جواب یہی ہوتا کہ **میں اس تفسیر سے واقف نہیں ہوں۔ یہ تفسیر میرے علم میں نہیں ہے۔**

تیس(30) تفسیریں بیان فرمانے کے بعد حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس آیت کی مزید تفسیریں بیان فرمانا شروع کیں، یہاں تک کہ اُسی ایک مجلس میں غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس ایک آیتِ کریمہ کی چالیس (40) تفسیریں بیان فرمائیں۔ اور ہر تفسیر کے ساتھ اس کے مفسر کا نام بھی بیان فرماتے رہے۔ جبکہ علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ گیارہویں تفسیر کے بعد ہر تفسیر پر یہی جواب دیتے رہے کہ یہ تفسیر میرے علم میں نہیں ہے۔(بهجة الاسرار، ذكر علمه... الخ، ص ۲۲۴ بتغير)

مَظہرِ عظمتِ غفّار ہیں غوثِ اعظم مَظہرِ رِفعتِ جبّار ہیں غوثِ اعظم
نائبِ احمدِ مُختار ہیں غوثِ اعظم اور سب ولیوں کے سردار ہیں غوثِ اعظم
میرے مُرشِد مِری سرکار ہیں غوثِ اعظم میرے رہبر مرے غمخوار ہیں غوثِ اعظم
حشر کے روز ہماری بھی شفاعت کرنا آہ! ہم سخت گنہگار ہیں غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۵۵۹-۵۶۱)

دونوں اشعار کی مختصر وضاحت: غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کی معاف کرنے والی صفت کی عظمت اور غضب فرمانے والی صفت کی بلندی کے مظہر ہیں۔ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جنابِ احمدِ مختار صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نائب اور سب ولیوں کے سردار ہیں۔ میری رہنمائی کرنے والے، میرے سرکار، میرے پیشوا اور مصیبت کے وقت میری مدد کرنے والے بھی غوثِ پاک ہیں۔ افسوس! ہم بہت گنہگار ہیں مگر اے غوثِ اعظم! آپ سے التجا ہے کہ بروزِ محشر ہماری بھی شفاعت کیجئے گا۔ آیئے مل کر حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے نعرے لگاتے ہیں، اس سے اِنْ شَآءَ اللہ دل میں غوثِ پاک کی محبت بھی بڑھے گی:

اللہ کی رحمت	غوثِ پاک	ہیں باعثِ برکت	غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزّت	غوثِ پاک	ہیں بحرِ سخاوت،	غوثِ پاک
دریائے کرامت،	غوثِ پاک	فرماؤ حمایت	غوثِ پاک
ٹل جائے مصیبت،	غوثِ پاک	سرتاپا شرافت	غوثِ پاک

* مرحبایا غوثِ پاک * مرحبایا غوثِ پاک * مرحبایا غوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عموماً جب کسی کو بیان کرنا ہوتا ہے تو وہ پہلے سے اس کی تیاری کرتا ہے، کئی کئی کتب کا مطالعہ کرتا ہے، بیان کی ایک ترتیب اور خاکہ اپنے ذہن میں بٹھاتا ہے بلکہ کبھی تو مکمل بیان یا کچھ ضروری نکات بھی لکھ کر ساتھ لاتا ہے تاکہ بیان کرنے میں آسانی رہے، جیسے مثال کے طور میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں تو مکمل بیان ایک ترتیب کے ساتھ میرے سامنے موجود ہے مگر قربان جایئے! حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی علمی شان و شوکت اور آپ کی بے مثال ذہانت پر کہ آپ نے انہی آیات پر بیان فرمایا جو قاری صاحب نے تلاوت کی تھیں اور ان آیات کی ایک نہیں، دو نہیں، تین نہیں بلکہ چالیس (40) تفسیریں اور ہر ہر قول کے قائل کا نام بھی بیان فرمایا اور ایسی علم و حکمت سے بھرپور تفسیریں بیان فرمائی کہ جنہیں سن کر علامہ عبد الرحمٰن ابنِ

جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسے وقت کے بہت بڑے عالِم و امام بھی حیران رہ گئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! بیان کردہ واقعہ سے حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قرآنِ کریم سے والہانہ محبت ظاہر ہو رہی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ علم کا سمندر ہونے کے باوجود قرآنِ کریم کی کئی کئی تفاسیر کو پڑھتے اور بیان کرتے۔ کثرت سے عبادت و رِیاضت اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پندرہ (15) سال تک رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔(بھجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ...الخ، ص۱۱۸ ملخصاً)

فی زمانہ ہم غوث پاک کی محبت کا دم بھرنے والے اپنی حالت پر غور کریں کہ کیا ہمیں زبانی نہیں بلکہ دیکھ کر دُرست **قرآنِ کریم** پڑھنا آتا ہے؟ گھر میں گاڑی ہو اور گاڑی چلانا نہ آئے تو اس کے لئے باقاعدہ **ڈرائیونگ کا کورس** کیا جاتا ہے۔ بھاری فیسیں ادا کی جاتی ہیں اور جلد سے جلد ڈرائیونگ سیکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی طرح شروع میں موبائل چلانا نہیں آتا تھا، لیکن لوگوں سے پوچھ پوچھ کر یہ بھی سیکھ لیا اور کسی سے پوچھنے میں کوئی شرم بھی نہیں آئی۔ کاروبار (Business) کرنا چاہا اس کے لئے پہلے ہی بہت سے تجربہ کار لوگوں سے مشورے لئے جاتے ہیں کہ کہیں کاروبار میں نقصان نہ ہو جائے، اس کے لئے پہلے سے **معلومات** حاصل کیں، فائدے مند اور نقصان دہ پہلو کو مدِّ نظر رکھا۔ اسی طرح انگلش بولنے کی مثال لے لیجئے، ہمارے ہاں کوئی بھی انگریزی سیکھ کر پیدا نہیں ہوتا، مادری زبان کچھ اور ہوتی ہے لیکن جب انگلش سیکھ لی تو فر فر بولنا بھی آگئی، بلکہ اب تو اولاد کو اتنی انگلش سکھاتے ہیں کہ گویا اس نے انگریزوں کو انگلش پڑھانی ہے، مگر قرآنِ کریم اِتنا بھی نہیں پڑھاتے کہ جس سے یہ بیچارے خود اپنی نماز دُرست کر سکیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ نہ صرف خود تلاوتِ قرآن کی عادت(Habit) بنائیں، بلکہ اپنے گھر والوں، دوست احباب اور دیگر مسلمانوں کو بھی تلاوتِ قرآن کرنے کی دعوت دیں، اور صرف پڑھیں نہیں بلکہ قرآنِ پاک کو سمجھیں بھی، اس میں کیا ہے اور ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ یہ بھی ہمیں معلوم ہونا چاہیے اور اس کے لیے قرآنِ پاک کو تفسیر کے ساتھ پڑھنا ہی فائدے مند ہے۔

تفسیرِ صِرَاطُ الْجِنان کا تعارف و خصوصیات:

قرآنِ کریم کو بہتر طریقے سے سمجھنے کیلئے **روزانہ نمازِ فجر** کے بعد مدنی حلقے میں 3 آیات کی تلاوت، ترجمہ اور کتبۃ المدینہ کی تفسیر "**صِراطُ الجنان**" سے ان آیات کی تفسیر سُننے یا سُنانے یا پھر انفرادی طور پر پڑھنے کی کوشش کی جائے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے کثیر علمِ دِین سیکھنے کا موقع ملے گا۔

آیئے تفسیرِ صِراطُ الْجِنَان کی چند **نمایاں خصوصیات** بھی سنتے ہیں: ﴿1﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں قرآنِ پاک کے 2 ترجمے دِیے گئے ہیں، ایک اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا **کنز الایمان** شریف اور دُوسرا ترجمہ آسان اُردو میں **کنزُ العرفان** کے نام سے دِیا گیا ہے، جو کنز الایمان سے ہی آسان اردو میں ترتیب دیا گیا ہے۔ ﴿2﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں، تفسیر خزائنُ العرفان اور تفسیر نورُ العرفان کا فیضان ہے، تفسیر خزائنُ العرفان، خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل سید، حافظ، حکیم مُفتی نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اور تفسیر نورُ العرفان اِن کے خلیفہ، مشہور مُفسرِ، حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ہے ﴿3﴾ تفسیر صِراطُ الجنان نہ زِیادہ طویل ہے نہ ہی بہت مختصر ﴿4﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں بہت آسان انداز اختیار کیا گیا ہے تاکہ عام اسلامی بھائی بھی اسے پڑھ اور سمجھ سکیں۔ ﴿5﴾ تفسیر صِراطُ

الجنان میں اعمال کی اِصلاح کے لیے نئ پیدا ہونے والی مُعاشرتی بُرائیوں کا بھی رد کیا گیا ہے۔ ﴿6﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں باطنی امراض کے متعلق بھی قدرے تفصیل سے کلام کیا گیا ہے۔ ﴿7﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں والدین، رِشتے داروں، یتیموں، پڑوسیوں وغیرہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور صِلہ رحمی کرنے کے متعلق بھی اِصلاحی مواد موجود ہے۔ ﴿8﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں عقائدِ اہلسنّت اور معمولاتِ اہلسنّت کو دلائل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ ﴿9﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں موقع کی مناسبت سے حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عِظام کی سِیرت اور واقعات بھی ذِکر کیے گئے ہیں۔ ﴿10﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں آیات سے حاصل ہونے والے فوائد بھی آسان اور سادہ انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "بعدِ فجر مدنی حلقہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! ہم بھی نیت کرتے ہیں کہ روزانہ کم از کم 3 آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ صراط الجنان کا مطالعہ کریں گے اور قرآنِ پاک کی تعلیمات پر نہ صرف خود عمل کریں گے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ترغیب دلائیں گے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدنی کام **"بعدِ فجر مدنی حلقہ"** بھی ہے۔ جس میں نمازِ فجر کے بعد مساجد میں روزانہ (3) آیات کی تلاوت مع ترجَمۂ کنز الایمان اور تفسیر خزائنُ العرفان، تفسیر نُورالعرفان یا تفسیر صِراطُ الجِنان، درسِ فیضانِ سُنَّت، منظوم شجرۂ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ پڑھنے اور سننے کا معمول ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ❁ مَدنی حلقے کی بَرَکت سے مسجِد میں بیٹھنے کا ثَواب حاصِل ہوتا ہے۔ ❁ بعدِ فجر مَدنی حلقے کی بَرَکت سے تِلاوتِ قُرآن کرنے اور سُننے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے۔ ❁ بعدِ فجر مَدنی حلقہ قُرآنِ کریم کو ترجمہ و تفسیر کے ساتھ سمجھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے۔ ❁ بعدِ فجر مَدنی حلقے کی بَرَکت سے اِشراق وچاشت کے

نوافِل پڑھنے کا موقع مِلتا ہے۔ ✿ بعدِ فجر مَدَنی حلقے میں بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِم کے ذِکرِ خیر پر مشتمل شجرہ شریف پڑھنے سُننے کا شَرف حاصِل ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِم کے ذِکرِ خیر پر مشتمل اِس مُبارَک شَجرے کی بَرَکت سے کئی عاشِقانِ رسول کی دعائیں قبول ہوتی، مصیبتوں اور پریشانیوں سے چھٹکارا نصیب ہوتا اوراٹکے ہوئے کام بن جاتے ہیں، آیئے! بطورِ تَرغیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

ویزے مل گئے

☆ ایک اسلامی بھائی تقریباً 14 سال سے بیرونِ ملک میں مُقیم ہیں، ایک بار اپنے کارخانے میں کام کرنے والوں کی ضَرورت پڑی۔ ☆ اُنہوں نے ویزوں کے لئے بار بار درخواستیں جمع کروائیں، مگر ویزے نہ مِل سکے۔ ☆ مُلازمین نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں نقصان اُٹھانا پڑ رہا تھا۔ ☆ ایک مَرتبہ پھر درخواست جمع کروائی، اِسی دوران ایک اسلامی بھائی کے مشورے پر انہوں نے شجرہ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ سے دُعائیہ اَشعار کو بِلاناغہ پڑھنا شروع کر دیا۔ ☆ اس کی بَرَکت سے اُن کا وہ کام حَیرت اَنگیز طور پر چند دنوں میں ہو گیا اور اُنہیں **ویزے بھی مِل گئے۔**

مُشکلیں حَل کر شہِ مُشکِل کُشا کے واسطے   کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَوْلیائے کرام میں مَحبوبِ سُبحانی، غَوثِ صَمَدانی، عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ، اللہ پاک کے وہ اعلیٰ ترین ولی ہیں، جو تمام اَوْلیاء کے سردار ہیں اور اُن کی شَخصیت عوام وخواص سبھی کے لئے لائقِ عقیدت و احترام ہے، آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کا تعلق اعلیٰ اور عظیمُ الشَّان خاندان سے ہے، امیرِ اہلِ سنت کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

تھرتھراتے ہیں شہا جنّات تیرے نام سے ہے ترا وہ دبدبہ یا غوثِ اعظم دَست گیر
اولیا کی گردنیں ہیں آپ کے زیرِ قدم یا امامَ الاولیا یا غوثِ اعظم دست گیر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۴۷)

آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا مختصر تعارف سنتے ہیں: چنانچہ

مختصر تعارف

☆ حضور غَوثِ اَعْظَم، شیخ سید عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی ولادتِ باسَعادَت، پہلی رَمَضان ۴۷۰(470) ہجری کو بغداد شریف کے قریب قصبہ جِیلان میں ہوئی۔(بھجۃ الاسرار، ص ۱۸۱) ☆غوث الوریٰ سید عبدُالقادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا نامِ نامی، اسمِ گرامی عبدُالقادر اور کُنْیَت ابُو محمد ہے۔ ☆مُحْیُّ الدِّین، مَحْبُوبِ سُبحانی، غَوثِ اعظم اور غَوثُ الثَّقَلَیْن وغیرہ اَلقابات ہیں۔ ☆شہنشاہِ بغداد، سید عبدُالقادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اہلِ بیت یعنی سادات گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ☆پیر پیراں سید عبدُالقادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خاندان زُہد وتَقْوٰی کی وجہ سے بہت مشہور (Famous) تھا۔ ☆ شاہِ جیلاں سید عبدُالقادر جِیلانی کی والدہ کا نام **"سَیِّدہ فاطمہ"** اور کُنْیَت **"اُمُّ الْخَیْر"** ہے۔(سیرتِ غوث اعظم، ص۲۷ ملخصًا)

☆محبوبِ سبحانی سید عبدُالقادر جِیلانی کے والدِ گرامی کا نام مبارک **"سیِّد موسیٰ"** کُنْیَت **"ابُوصالح"** جبکہ لقب **"جنگی دوست"** ہے۔ ☆حُضُور غوثِ پاک سید عبدُالقادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ والد کی نِسبَت سے حَسَنی (اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حُسینی سَیِّد) ہیں۔ ☆سرکارِ بغداد سید عبدُالقادر جِیلانی کے والدِ گرامی حضرت سَیِّدُنا ابُوصالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے وَقْت کے مشہورِ زمانہ اولیائے کرام میں سے تھے۔(غوث پاک کے حالات، ص۱۵)

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خاندانِ غوثِ پاک کی شان وعظمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مُکَرَّم شہا تیرے سارے کے سارے ہیں آباء و اَجداد یا غوثِ اعظم

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۵۵)

شعر کی مختصر وضاحت: اے غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ آپ کا خاندان اور آباء و اجداد کی تو کیا ہی بات ہے وہ تو سارے کے سارے عزت و عظمت والے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عموماً بچّہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو وہ دُنیا اور دُنیا میں جو کچھ بھی ہے، اس سے بالکل بے خبر ہوتا ہے، پھر جب دُنیا میں آجاتا ہے تب بھی اُسے ہوش سنبھالنے میں ایک لمبا عرصہ درکار ہوتا ہے، مگر قربان جایئے! سردارِ اَوْلِیاء، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی ذاتِ بابرکات نہ صرف بچپن میں بلکہ جب آپ کی ابھی **وِلادت** نہیں ہوئی تھی، تب بھی آپ کا حال سب سے جدا تھا۔ آپ بچپن ہی سے صاحبِ کرامت تھے، بلکہ اس دُنیا میں جلوہ گری سے قبل اور بعدِ ولادت آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے کئی کرامات ظاہر ہوئیں، چنانچہ

بچپن کی کرامات

آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ رَمَضَانُ الْمُبارک کی پہلی تاریخ کو پیر کے دن صبحِ صادِق کے وَقْت دُنیا میں جلْوہ گر ہوئے، اُس وَقْت ہونٹ آہِستہ آہِستہ حَرکت کر رہے تھے اور اللہ اللہ کی آواز آرہی تھی۔ (منے کی لاش، ص۳)

رونقِ کل اولیا یاغوثِ اعظم دَستگیر
پیشوائے اَصفیا یاغوثِ اعظم دَستگیر

آپ ہیں پیروں کے پیر اور آپ ہیں روشن ضمیر
آپ شاہِ اَتقیا یاغوثِ اعظم دَستگیر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۴۷)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! یقیناً یہ ربِّ کریم کا فضل و احسان تھا کہ اس نے آپ کو بچپن میں ہی کثیر کرامات سے نوازا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی شان و عظمت اور کرامات کے بارے میں حضرت شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

موتیوں کی لڑی

مشائخِ اَوْلیاء میں سے کوئی بھی کرامات کے لحاظ سے آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا ہم پَلّہ نہیں، یہاں تک کہ بعض مشائخ نے فرمایا کہ حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی کرامات کا حال تو موتیوں کی لڑی جیسا ہے کہ جب ٹُوٹتی ہے تو ایک کے بعد ایک موتی گِرتے چلے جاتے ہیں، غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی کرامات اَعداد و شُمار سے باہر ہیں۔(اشعة اللمعات، کتاب الفتن، باب الکرامات، ۶۱۰/۴ مفهوماً)

حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی ذاتِ بابرکت تو کرامات و کمالات کا مجموعہ ہے ہی، صرف آپ کے مُبارک نام کی یہ برکت ہے کہ جہاں پُکارا جائے، مُوذِی جانوروں سے چُھٹکارا مل جاتا ہے۔

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ذرا سوچئے کہ جب حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے نام کی یہ برکت و عظمت اور کرامت ہے کہ درندے آپ کا نام سُن کر حملہ نہیں کرتے، مُوذی جانور تکلیف نہیں پہنچاتے تو آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی ذات کیسی باکرامت اور بلند مرتبہ ہوگی۔ کرامت کسے کہتے ہیں، آیئے! کرامت کی تعریف سنتے ہیں: چنانچہ

کرامت کی تعریف اور اس کا حکم

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"کراماتِ صحابہ"** صفحہ 36 پر ہے کہ مومنِ مُتّقی سے اگر کوئی ایسی نادرُ الوجود اور تَعَجُّب خیز چیز صادِر و ظاہر ہو جائے جو عام طور پر عادتاً نہیں ہوا کرتی تو اس کو **کرامت** کہتے ہیں۔ اسی قسم کی چیزیں اگر انبیاء عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اعلانِ نبوّت کرنے سے پہلے ظاہر ہوں تو **اِرْہاص** اور اعلانِ نبوّت کے بعد ہوں تو **معجزہ** کہلاتی ہیں اور اگر عام مومنین سے اس قسم کی چیزوں کا ظُہُور ہو تو اُس کو **معونت** کہتے ہیں اور کسی غیر مسلم سے کبھی اُس کی خواہش کے مُطابق اِس قِسم کی چیز ظاہر ہو جائے تو اُس کو **اِسۡتِدراج** کہا جاتا ہے۔ (النبراس شرح شرح العقائد،اقسام الخوارق سبعة، ص۲۷۲ ملخصاً)

صدرُ الشَّریعہ، حضرت علّامہ مولانا مُفتی **محمد امجد علی اعظمی** رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں کہ کرامتِ اَوْلِیاء حق ہے، اِس کا مُنکِر (انکار کرنے والا) گمراہ ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۲۶۸) کرامت کی بہت سی قسمیں ہیں، مثلاً مُردوں کو زندہ کرنا، اندھوں اور کوڑھیوں کو شِفا دینا، لمبی مسافتوں کو لمحوں میں طے کرلینا، پانی پر چلنا، ہواؤں میں اُڑنا، دل کی بات جان لینا اور دُور کی چیزوں کو دیکھ لینا وغیرہ وغیرہ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ کرامت کی کئی قسمیں ہوتی ہیں، مگر حضور غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیۡہِ پر یہ ربِّ کریم کا خاص فضل و کرم اور احسان تھا کہ اللہ پاک نے آپ کو دیگر اولیاء کرام سے بڑھ کر کرامات عطا فرمائی تھیں، آپ رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیۡہِ اللہ پاک کی عطا سے کبھی مُردوں کو زندہ کر دیتے تو کبھی اندھوں (Blinds) کو بینا کر دیتے۔ کبھی کوڑھ کے مرض والوں کو شفاء دیتے تو کبھی بیماروں اور پریشان حالوں کی مدد فرماتے۔ کبھی دُور سے مدد کے لئے بُلانے والوں کی امداد فرماتے تو کبھی حاجت مندوں کی حاجت پوری فرما دیتے۔ کبھی کسی کے دل میں آنے والے خیالات کو جان لیتے

تو کبھی اپنی بارگاہ میں آنے والوں کی مشکلات کو دُور فرمادیتے۔ کبھی چوروں اور ڈاکوؤں پر نگاہِ کرم ڈال کر نیک بنادیتے تو کبھی فاسق و فاجر لوگوں کو اپنی نگاہِ ولایت سے ربِّ کریم کا محبوب بندہ بنادیتے۔ آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی چند کرامات سنتے ہیں: چنانچہ

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دعا کی برکت

حضرت شیخ صالح اسماعیل بن علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ علی بن ہیتمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب بیمار ہوتے تو کبھی کبھی میری زمین کی طرف تشریف لاتے اور وہاں کئی دن گزارتے۔ ایک دفعہ آپ وہیں بیمار ہوگئے تو ان کے پاس غوثِ صمدانی، قطبِ ربانی، شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بغداد سے تیمارداری کے لئے تشریف لائے، دونوں میری زمین پر جمع ہوئے، اس میں دو کھجور کے درخت تھے جو چار برس سے خشک تھے اور انہیں پھل نہیں لگتا تھا۔ ہم نے ان کو کاٹ دینے کا ارادہ کیا تو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کھڑے ہوئے اور ان میں سے ایک کے نیچے وضو کیا اور دوسرے کے نیچے دو نفل ادا کیے تو وہ سرسبز ہوگئے اور ان کے پتے نکل آئے اور اسی ہفتہ میں ان کا پھل آگیا حالانکہ وہ کھجوروں کے پھل کا وقت نہیں تھا۔ میں نے اپنی زمین سے کچھ کھجوریں لے کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر کردیں، آپ نے اس میں سے کھائیں اور مجھ سے کہا: اللہ پاک تیری زمین، تیرے درہم، تیرے صاع اور تیرے دودھ میں برکت دے۔

حضرت شیخ اسماعیل بن علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میری زمین میں اس سال کی مقدار سے دو سے چار گنا پیدا ہونا شروع ہوا، اب میرا یہ حال ہے کہ جب میں ایک درہم خرچ کرتا ہوں تو اس سے میرے پاس دو سے تین گنا آجاتا ہے اور جب میں گندم کی سو (100) بوری کسی مکان میں رکھتا ہوں، پھر

اس میں سے پچاس (50) بوری خرچ کر ڈالتا ہوں اور باقی کو دیکھتا ہوں تو سو (100) بوری موجود ہوتی ہے میرے مویشی اس قدر بچے جنتے ہیں کہ میں ان کا شمار بھول جاتا ہوں اور یہ حالت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی برکت سے اب تک باقی ہے۔ (بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه . . . الخ، ص ۱۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہیں حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مبارک وجود کی برکتیں۔ یقیناً ہم یہ سوچتے ہوں گے کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اس قدر شان و عظمت اور بلند مرتبہ کیسے نصیب ہوا ہے، تو یاد رکھئے! جو لوگ اپنی زندگی ربِّ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری میں گزارتے ہیں، تو اللہ کریم انہیں اپنی حقیقی محبت عطا فرماتا ہے اور انہیں کئی کرامات سے نوازتا ہے یہی وجہ تھی کہ

شانِ غوثِ پاک

☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زندگی کا ہر ہر لمحہ شریعتِ مطہرہ پر عمل کرتے ہوئے گزرتا تھا ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرائض و واجبات کی پابندی فرمایا کرتے تھے۔ ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پیدا ہوتے ہی روزہ رکھ لیا تھا۔ ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی جب چار یا پانچ برس کی عمر میں بِسْمِ اللہ خوانی کی رسم ادا کی گئی تو آپ نے تَعَوُّذ (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم) اور تَسْمِیَہ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم) کے بعد 18 پارے زبانی سُنا دیئے اور فرمایا: میری ماں (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا) کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، وہ پڑھا کرتی تھیں تو میں نے سُن کر یاد کرلیا۔ (رسالہ مُنّے کی لاش، ص ۴) ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 40 سال (Forty years) تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی۔ ☆ **ہمارے**

غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیۡہ جب بے وضو ہوتے تو اسی وقت وضو فرما کر(2)رکعت نماز نفل پڑھ لیا کرتے تھے۔(بھجۃ الاسرار،ذکر طریقہ،ص۱۶۴) ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیۡہ روزانہ ایک ہزار(1000) رَکْعَت نفل ادا فرماتے تھے۔(غوثِ پاک کے حالات،ص۳۲)☆**ہمارے غوثِ پاک** رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیۡہ کے دستِ کرامت پر پانچ سو(500)سے زائد غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فُسّاق وفُجّار، فسادی اور بڑے بڑے گناہ کرنے والوں نے توبہ کی۔(بھجۃ الاسرار،ذکر وعظہ،ص۱۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیۡہ بے شمار اوصاف کے پیکر ہونے کے ساتھ ساتھ عِبادت ورِیاضت،وِلایت وکَرامت میں تو اپنی مثال آپ تھے ہی،مگر آپ رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیۡہ زُہد وتَقْویٰ اور قناعت پسندی میں بھی باکَمال تھے،دُنیوی مال ودَولت کے خَواہِش مَند بِالکل نہ تھے،اگر کوئی مَالدَار شخص(Richman)آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو مال و دَولت پیش کرتا تو آپ قبول نہ فرماتے،بلکہ سامنے والے کو نیکی کی دعوت دیتے اور اصلاح کی کوشش فرماتے،چنانچہ

زُہد وتقویٰ

شَیْخ ابُوالعَبَّاس خِضَر رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ بَیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم بَغداد میں شَیْخ عبدُالقادِر جیلانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے مَدرَسے میں تھے،ایک خَلِیْفہ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی خِدمَت میں آیا اور سَلام کے بعد عَرض کی کہ مجھے کُچھ نَصیحَت فرمایئے اور مال ودولت کی دَس(10) تھیلیاں پیش کیں،جِن کو خادِم اُٹھائے ہُوئے تھے،آپ نے فرمایا: مجھے اِن تھیلیوں کی ضَرُورَت نہیں، مگر خَلِیفہ نے واپس لینے سے اِنکار کیا اور قبول کرنے کے لیے اِصرَار کیا،پس آپ نے ایک تھیلی اپنے داہنے ہاتھ میں لی اور دُوسری بائیں میں اور دونوں کو دَبا کر نِچوڑا تو اُن میں سے خُون بہنے لگا،پھر آپ نے اُس خَلِیفہ سے فرمایا: کیا تُو اللہ پاک

سے حَیَا نہیں کرتا کہ لوگوں کا خُون لے کر میرے پاس آیا ہے؟ یہ سُن کر وہ بے ہوش ہو گیا۔ (بهجة الاسرار، ذکر فصول من کلامه ۔۔الخ، ص ۱۲۰)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! بلند آواز سے نعروں کا جواب دیجئے۔

محتاج کی ثَروت	غوثِ پاک	وہ آپ کی ہیبت	غوثِ پاک
دو جذبہ ٔ خدمت	غوثِ پاک	دُوں نیکی کی دعوت	غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ حُضُور غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ زہد و تقویٰ کے پیکر اور دُنْیَوِی مال و دَولَت سے بے رغبت تھے، جبھی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اُس خَلِیفَہ کی دَوْلَت ٹُھکرا دِی، دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جاہ و منصب رکھنے والوں کے رُعب و دبدبے سے متاثر نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی اُونچے منصب والوں کی خُوشامد وچاپلوسی کرتے تھے بلکہ ان کو گناہوں میں ملوث دیکھ کر اُنہیں نیکی کی دعوت دیتے، وعظ و نصیحت فرماتے اور ہر طرح سے ان کی اصلاح کی کوشش فرماتے۔ کیونکہ دولت مندوں کی خُوشامد تو وہ کرے، جسے دُنیا کی ذلیل دَولت پانے کا لالَچ ہو، جبکہ اللّٰہ والے تو قَناعت کی قیمتی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں، اللّٰہ والوں کی نظر دولتمندوں کے فانی مال پر نہیں بلکہ اللّٰہ والوں کو رَحمتِ الٰہی پر بھروسا ہوتا ہے۔ یاد رکھئے! مالداروں کی دولت کے سبب ان کی تعظیم کرنا شرعاً ممنوع ہے، چُنانچہ

دو تہائی دِین چلا جاتا ہے

مَنْقُول ہے: جو کسی مالدار کی اِس کے مالدار ہونے کے سبب آؤ بھگت کرے، اُس کا دو تہائی ($^2/_3$)

دِین جاتا رہا۔(کَشْفُ الْخِفاء، ۲/۲۱۵، رقم:۲۴۴۲)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ہمیں چاہیے کہ دنیاوی مالداروں کی خوشامد وچاپلوسی کرنے اور جگہ جگہ ان کی جھوٹی تعریفوں کے پُل باندھنے کے بجائے ان کو نیکی کی دعوت اور فکرِ آخرت کا ذہن دیں، نیکی کی دعوت کی برکت سے اللہ پاک نے چاہا تو ہمارے معاشرے(Socity) سے بُرائیاں ختم ہونا شروع ہوجائیں گی، ہر طرف نیکیوں کی بہاریں ہوں گی، ہمارا معاشرہ، ہماری گلی محلہ اور ہر گھر **اَمن کا گہوارہ** بننا شروع ہوجائے گا، ہر طرف **سُنّتوں کی بہاریں** آجائیں گی، نفرتوں کی دِیواریں **محبّتوں کی فضاؤں** میں تبدیل ہونا شروع ہوجائیں گی، کئی کئی سالوں سے **بچھڑے ہوئے دوست احباب اور خاندان** آپس میں مِل جائیں گے، رُوٹھے ہوئے مَان جائیں گے، گناہ کرنے والے نیکیاں کرنے والے بن جائیں گے، نمازیں قضا کرنے والے نمازوں کے پابند بن جائیں گے، ہر گھر سے تلاوتِ قرآن کی آوازیں آنے لگیں گی، گناہوں کو پھیلانے والے نیکی کی دعوت دینے والے بن جائیں گے۔

دُنیا بھر میں **نیکی کی دعوت** پہنچانے کا عظیم جذبہ رکھنے والے، اُمّت کے خیر خواہ، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، بارگاہِ مصطفیٰ میں فریاد پیش کررہے ہیں:

مجھے تم ایسی دو ہمّت آقا، دُوں سب کو نیکی کی دعوت آقا
بنا دو مجھ کو بھی نیک خصلت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سخاوت و ایثار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زہد و تقویٰ، قناعت پسندی، پرہیزگاری اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے ساتھ ساتھ غَرِیبوں، تنگدَستوں اور حاجت مندوں کی مدد کرنے جیسے وصف میں بھی اپنی مثال آپ تھے، غریبوں، تنگدستوں اور حاجت مندوں کی خدمت کرنے کا جَذبہ بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاکیزہ کِردار کا حِصَّہ تھا، آپ کبھی کسی سائِل کا سُوال رَدّ نہ فرماتے، کبھی کسی حاجت مند کو خالی واپس نہ لوٹاتے، بلکہ یوں فرمایا تھے کہ

میں نے تمام اَعمال کی تَفْتِیش کی، اُن میں کھانا کِھلانے سے اَفْضل کوئی عَمَل نہ پایا۔ کاش! میرے ہاتھ میں ہوتا کہ بُھوکوں کو کھانا کِھلاتا۔ (قلائدالجواھر، ص۳۷)

شَیْخ عبدُ اللہ جبائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک بُھوکوں کو کھانا کھلانا اور لوگوں سے حُسنِ اخلاق کے ساتھ پیش آنا کامل اور زیادہ فضیلت والے اعمال ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: میرے ہاتھ میں پیسہ نہیں ٹھہرتا، اگر صُبح کو میرے پاس ہزار (1000) دِینار آئیں تو شام تک ان میں سے ایک پیسہ بھی نہ بچے کہ غریبوں اور مُحتاجوں میں تقسیم کردوں اور بُھوکے لوگوں کو کھانا کھلادُوں۔ (قلائدالجواھر، ص۸ ملخصاً)

تِرے در سے ہے منگتوں کا گزارا یاشہِ بغداد
یہ سُن کر میں نے بھی دامن پسارا یاشہِ بغداد

مِری قسمت کا چمکا دو ستارہ یاشہِ بغداد
دِکھا دو اپنا چہرہ پیارا پیارا یاشہِ بغداد

غمِ شاہِ مدینہ مجھ کو تم ایسا عطا کر دو
جگر ٹکڑے ہو دل بھی پارہ پارہ یاشہِ بغداد

مجھے اچھا بنا دو مُرشِدی بے شک یقیناً ہیں
مِرے حالات تم پر آشکارا یاشہِ بغداد

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۴۳، ۵۴۲)

آیئے! حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سخاوت اور غریبوں کی مدد سے مُتَعَلِّق ایک بہت ہی پیارا

واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

یہ سب اس رات کی برکت ہے

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے حضرت عَلّامہ سیّد عبد الرّزّاق قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ جب میرے والدِ بُزرگوار مشہور ہوگئے تو آپ نے صرف ایک دفعہ حج فرمایا، اس حج کی آمد و رفت میں، میں آپ کی سواری کی باگ پکڑتا تھا، جب ہم بغداد کے جنوب میں واقع ایک شہر میں پہنچے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ یہاں سب سے غریب گھر کی تلاش کرو، اس لیے ہم نے ایک ویرانہ دیکھا جس میں اُون کا ایک خیمہ تھا، اس میں ایک بوڑھا، ایک بڑھیا اور ایک لڑکی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس بُوڑھے سے اجازت لی اور مع اَصْحاب اس وِیرانے میں اُترے، اُس شہر کے مشائخ اور امیر لوگ آپ کی خدمت میں آئے اور درخواست کی کہ آپ ہمارے غریب خانوں میں یا کسی اور اچھے مکان میں تشریف لے چلیں، مگر آپ نے منظور نہ فرمایا۔ والیِ شہر نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لیے بہت سی گائیں بکریاں، کھانا، سونا، چاندی اور سامان بھیجا اور سفر کے لیے سواریاں بھیجیں اور لوگ ہر طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اس تمام سامان میں سے میں نے اپنا حصّہ اس گھر والوں کو بخش دیا۔ یہ سُن کر اُنہوں نے کہا کہ ہم نے بھی اپنا اپنا حصّہ بخش دیا، اس طرح وہ تمام مال اس بوڑھے، بڑھیا اور لڑکی کو دیا گیا، رات کو آپ وہاں رہے اور صُبح کو روانہ ہوئے، (آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے فرماتے ہیں) کئی سال کے بعد اُس شہر میں میرا گُزر ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بوڑھا وہاں کے باشندوں میں سب سے زیادہ مالدار ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ یہ سب کچھ اس رات کی برکت ہے، ان گائے بکریوں نے بچے دیئے اور وہ بڑے ہوگئے، یہ اِنہی سے ہے۔ (بھجۃ الاسرار، ذکر شی من شرائف اخلاقہ، ص ۱۹۸)

مل گیا مجھ کو غوث کا دامن، فضلِ ربِّ کریم سے روشن مِری تقدیر کا ستارہ ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

آ گیا جو بھی غم کا مارا ہے واہ کیا بات غوثِ اعظم کی
غوث رَنج واَلَم مِٹاتے ہیں، اُس کو سینے سے بھی لگاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۷۸،۵۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس ڈاکٹرز

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ایثار و سخاوت کا جذبہ پانے، مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آنے، غریبوں، تنگدستوں اور محتاجوں کی حاجت روائی کا جذبہ پانے اور غوث پاک رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کی سیرتِ طیبہ کے روشن پہلوؤں پر عمل کا جذبہ بڑھانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک سے وابستہ ہو جایئے ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کم و بیش 107 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے، جن میں سے ایک شعبہ(Depart) **"مجلس ہومیوپیتھک ڈاکٹرز"** بھی ہے۔ موجودہ دور میں عِلاج کے مختلف طریقے رائج ہیں، ایلوپیتھک اور میڈیسن سے علاج کرنے والوں کو ایلو پیتھک ڈاکٹرز، ہومیو پیتھک و ادویات سے علاج کرنے والوں کو **"ہومیو پیتھک ڈاکٹرز"**، یونانی طریقہ طِب و ادویات سے علاج کرنے والوں کو **"حکیم"** کہا جاتا ہے۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ڈاکٹرز کے لیے الگ الگ مجالس قائم کی گئی ہیں۔ ان تمام مَجالس کا بنیادی مقصد اس پیشے سے وابستہ لوگوں میں فَرض علوم کی اہمیت اُجاگر کرنا، ان تک دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام پہنچانا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** اِنْ شَآءَ اللّٰہ" کے مُطابِق زندگی گُزارنے کا ذِہن دینا ہے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس و شعبہ جات کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو !

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیعت ہونے کے چند اہم مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے بیعت ہونے کے بارے میں چند اہم مدنی پھول بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں:

☆ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہئے، شَرِیْعَت میں تقلید کرکے اور طریقت میں بَیْعَت کرکے تاکہ حَشْر اچھوں کے ساتھ ہو۔(آدابِ مرشد کامل، ص۱۳) ☆ ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی مرشِدِ کامل سے مُرید ہونا بھی ہے۔ (آداب مرشد کامل، ص ۱۲) ☆ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ علیہ کا مُرید بننے میں ایمان کے تحفظ، مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق، جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلے جیسے عظیم منافع موجود ہیں۔(فکر مدینہ، ص ۱۶۱) ☆ پیر اُمورِ آخرت کے لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُس کی راہنمائی اور باطنی توجّہ کی بَرَکت سے مُرید اللہ و رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی والے کاموں سے بچتے ہوئے رِضائے رَبُّ الانام کے مَدَنی کام کے مطابق اپنے شب و روز گزار سکیں۔(آدابِ مرشد کامل، ص۱۳) ☆ بذریعہ قاصد یا خط مرید ہو سکتا ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۶/ ۵۸۵)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمایئے، سنتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عافیت نشان ہے: قیامت کے روز اللہ پاک کے عَرش کے سِوا کوئی سایہ نہ ہوگا، تین شخص اللہ پاک کے عَرش کے سائے میں ہوں گے: (۱)...وہ شخص جو میرے اُمَّتی کی پریشانی دُور کرے (۲)... میری سنّت زندہ کرنے والا (۳)... مجھ پر

کثرت سے دُرود پڑھنے والا۔[1]

ہے نبی کی شان میں ہو جس قدر دُرود پڑھو
مُحِبّو! پاؤ گے جنت میں گھر دُرود پڑھو
بچاوے تم کو جو دوزخ سے ایسے مُحْسِن پر
سدا سلام کہو عُمُر بھر دُرود پڑھو[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[3]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

☆اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے ☆پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجئے، ☆ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے ☆اگر آپ کے پاس قلم(Pen/ Pencil)، ڈائری ہے تو اَہَم نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...البدور السافرۃ، باب الاعمال الموجبۃ لظل العرش...الخ، ص ۹۳.

2...نورِ ایمان، ص ۵۶، ملتقطاً.

3...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ ربیع الآخر جاری و ساری ہے، اس مہینے کو پیرِ پیراں، میرِ میراں، شاہِ جیلاں حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے خاص نسبت حاصل ہے، ابھی کچھ ہی دن پہلے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بڑی گیارہویں شریف گزری ہے، اس میں شک نہیں کہ حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مادرزاد یعنی پیدائشی ولیُّ اللہ تھے۔ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ولادت کے وقت جو حیرت انگیز واقعات ہوئے وہ بڑے مشہور ہیں۔

غوث پاک مادر زاد ولی

جس دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ولادت ہوئی اُس دن آپ کے دِیارِ ولادت جِیلان شریف میں **گیارہ سو(1100)** بچے پیدا ہوئے وہ سب کے سب **لڑکے** تھے اور سب **ولیُّ اللہ** بنے۔ (مُنّے کی لاش، ص۵)

حضرت سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدۂ ماجِدہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الْخَیْر فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا فرمایا کرتی تھیں: جب میرا بیٹا عبدُالقادِر پیدا ہوا تو وہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وَقْت میرا دُودھ نہیں پیتا تھا، اگلے سال رَمَضان کا چاند غُبار کی وَجہ سے نظر نہ آیا تو لوگ میرے پاس دَرْیافْت کرنے کے لئے آئے تو میں نے کہا کہ "میرے بچے نے دُودھ نہیں پیا۔" پھر مَعْلُوم ہوا کہ آج رَمَضان کا دن ہے اور ہمارے شہر میں یہ بات مَشْہُور ہو گئی کہ سَیِّدوں میں ایک بچّہ پیدا ہوا ہے جو رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔ (بھجۃ الاسرار، ذکر نسبه وصفته، ص۱۷۲)

آپ کی بعض کرامات تو ماں کے پیٹ سے بھی ظاہر ہوئیں جیسا کہ منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں تھے اور ماں کو جب چھینک آتی اور اس پر وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہتیں، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پیٹ ہی میں جواباً "یَرْحَمُكِ اللہُ" کہتے، اسی طرح جس وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دُنیا میں جلوہ

گر ہوئے، اُس وَقْت ہونٹ آہستہ آہستہ حَرَکت کر رہے تھے اور **اللہ اللہ** کی آواز آرہی تھی۔(منے کی لاش، ص ۴۔۵ ملتقطاً)

اَمیرِ اہلسنّت، حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **حضور غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **کی شان میں ہدیۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:**

رونقِ کُل اولیا یاغوثِ اعظم دَسْتْ گیر
پیشوائے اَصفیا یاغوثِ اعظم دَسْتْ گیر
آپ ہیں پیروں کے پیر اور آپ ہیں روشن ضمیر
آپ شاہِ اَتقیا یاغوثِ اعظم دَسْتْ گیر
پیدا ہوتے ہی رکھے رَمضاں میں روزے، دن میں دودھ
کا نہ اک قطرہ پیا یاغوثِ اعظم دَسْتْ گیر
(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پیروں کے پیر، روشن ضمیر، پیرِ دَسْتْ گِیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علاوہ اور بھی ایسے کئی بزرگانِ دین ہیں جو پیدائشی طور پر اللہ پاک کے ولی تھے، آج ہم ان میں سے کچھ کے بارے میں سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ آیئے! اُس کمسن ولیہ کا تذکرہ سنتے ہیں جس کا ذکر اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے۔

حضرت بی بی مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کا تذکرہ

یہ اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ حضرت بی بی مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا ہیں۔

بی بی مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے والد کا نام حضرت عمران رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور والدہ کا نام حضرت بی بی حَنَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا ہے۔ بی بی مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے والد حضرت عمران رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے نبی حضرت زکریّا عَلَیْہِ السَّلَام کے ہم زُلف تھے، یعنی حضرت عمران کی زوجہ محترمہ اور حضرت سیّدنا زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجہ محترمہ دونوں بہنیں تھیں۔ حضرت عمران اور حضرت حَنَّہ کی شادی کو ایک عرصہ ہو گیا تھا، لیکن اولاد کی نعمت انہیں حاصل نہیں ہوئی تھی۔ وقت گزرتا رہا اور اب یہ عمر کے اُس حصے کو پہنچ چکے تھے جس میں عام طور پر اولاد ہونے کی اُمید ختم ہو جاتی ہے لیکن یہ نا امید نہیں تھے، ایک دن حضرت حَنَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کسی دَرَخْت کے سائے تلے بیٹھی ہوئی تھیں کہ ایک پَرندے پر نظر پڑی جو اپنے بچوں کو دانہ کِھلا رہا تھا۔ اس سے آپ کے دل میں اولاد کا شوق اور بڑھ گیا، تب آپ نے نذر مانی کہ اگر اللہ کریم مجھے اولاد عطا فرمائے گا تو اسے میں بیت المقدس کے لیے وقف کر دوں گی۔[1] اس دور میں بیت المقدس کی خدمت کے لیے لڑکے وَقف کئے جاتے تھے، لڑکیاں وقف نہیں کی جاتی تھیں۔ یہ بچے بالغ ہونے تک وہاں کی خدمت کرتے، بالغ ہونے کے بعد وہ چاہتے تو اسی طرح رہتے اور اگر چاہتے تو دنیا کے کام کاج میں مشغول ہو جاتے تھے۔[2]

شب و روز گزرتے رہے پھر ایک دن وہ پُر مَسَرَّت گھڑی بھی آ پہنچی جب حضرت حَنَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے ہاں بیٹی کی وِلادت ہوئی، یہ ان کے لیے بڑی خوشی کا موقع تھا مگر چونکہ بیٹے کی امید پر یہ اسے بَیْتُ المقدس کی خدمت کے لیے وَقْف کرنے کی نذر مان چکی تھیں اور اب خِلَافِ اُمّید لڑکی پیدا ہوئی

1...تفسیر الخازن، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۵، ۱/ ۲۴۰، ملتقطاً.
2... تفسیرِ نعیمی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیہ: ۳۵، ۳/ ۳۷۱۔
تفسیر الخازن، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۵، ۱/ ۲۳۹، بتغیر.

تھی جس کے باعث نذر پوری ہونا بظاہِر ناممکن ہو گیا تھا، حضرت حَنَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا نے اس بچی کا نام رکھا اور چونکہ آپ اسے بَیْتُ المقدس میں رکھنے کی نِیَّت کر چکی تھیں، اس لیے اسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر بَیْتُ المقدس کی طرف چل دِیں۔

بَیتُ المقدس میں اس وقت چار ہزار خُدّام رہتے تھے اور ان کے سردار ستائیس (27) یا ستر (70) تھے۔ جن کے امیر حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تھے۔[1] حضرت حَنَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا اپنی بیٹی کو لے کر جب یہاں پہنچیں تو اسے یہاں کے عُلَماء کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا: یہ میری بیٹی ہے جسے میں نے (اللہ پاک کی عِبادت اور بَیْتُ المقدس کی خدمت کے لیے) آزاد (یعنی وَقْف) کر دیا ہے۔ اگرچہ لڑکیاں اس خدمت کی صلاحیت نہیں رکھتیں مگر (چونکہ میں اسے وَقْف کر چکی ہوں اس لیے) میں اسے لوٹا کر گھر بھی نہیں لے جا سکتی لہٰذا آپ حضرات میری یہ نذر قبول فرمالیجئے۔[2] ان علماءِ کرام نے اس بچی کی پرورش کو اپنے لیے عزت و وقار کا سبب جانا اور ہر ایک اس کے لیے اپنی خدمات پیش کرنے لگا۔ بالآخر اس پاک باز بچی کی پرورش کا ذمہ حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ملا جو اُن عُلَما کے سردار اور بچی کے خالو تھے۔[3]

آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے بَیْتُ المقدس میں فرشِ مسجِد سے قدرے بلند ایک کمرہ بنایا اور وہاں اس بچی کو رکھا، یہاں سِوائے آپ کے اور کوئی نہ جاتا تھا۔ کھانے پینے وغیرہ کا سامانِ ضرورت بھی آپ ہی لے

1... تفسیر نعیمی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیہ:۳۷، ۳/ ۳۸۱، بتغیر قلیل۔
2...الدر المنثور، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۶، ۲/ ۱۸۳.
3... تفسیر نعیمی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیہ: ۳۷، ۳/ ۳۸۱، بتغیر۔ تفسیر الخازن، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۷، ۱/ ۲٤۱، مختصرًا۔ تفسیر الجلالین مع حاشیۃ الصاوی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۷، ۱/ ۲۳۱، مختصرًا.

کر جاتے[1] اور واپسی پر تمام دروازے بند کر کے تالا لگا آتے۔[2] آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب کھانے پینے کا سامان لے کر وہاں پہنچتے تو اس بچی کے پاس بے موسم کے پھل دیکھتے۔ یعنی گرمی کے پھل سردی میں اور سردی کے پھل گرمی میں پاتے۔[3] ایک مرتبہ حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسے مُخَاطَب کر کے پھلوں کے بارے میں پوچھا کہ

اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ (پ۳، آل عمران:۳۷) تَرْجَمۂ کنزالایمان: یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟

بچپن کی اس ننھی سی عمر شریف میں اس بچی نے کیسا ایمان افروز جواب دیا...کہنے لگیں:

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ تَرْجَمۂ کنزالایمان: وہ اللہ کے پاس سے ہے، بیشک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔

(پ۳، آل عمران:۳۷)

حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا

حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جب بچی کی یہ کرامت دیکھی کہ ان کے پاس بے موسم جنّتی پھل آتے ہیں اور ان کا وہ جواب سُنا تو آپ کے دل میں فرزند کا شوق پیدا ہوا[4] اس وقت آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور آپ کی زوجہ محترمہ دونوں عمر رسیدہ ہو چکے تھے اور اس عمر میں عام طور پر اولاد نہیں ہوا کرتی، لیکن آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے یقین کر لیا کہ جو ربّ اس بچی کو بے موسم میوے دینے پر قادِر ہے اور جو خدمتِ بَیْتُ المقدس کے لیے بجائے لڑکے کے لڑکی اور بجائے جوَان کے بچی کو قبول فرمالیتا ہے اور جو

1...جلالین مع الصاوی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۷، ۱/ ۲۳۱.
2...روح المعانی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۷، ۳/ ۱۸۶، بتغیر قلیل.
3...جلالین مع الصاوی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۷، ۱/ ۲۳۱.
4...المرجع السابق، تحت الآیۃ: ۳۸، ۳/ ۳۹۰، بتغیر قلیل۔

اس بچی کو بچپن میں بولنے کی طاقت دیتا ہے اور جو بغیر گمان رِزْق دینے پر قادِر ہے وہ مجھ جیسی عمر والے کو میری بانجھ (یعنی بچے سے ناامید) بیوی سے اولاد بخشنے پر بھی قادِر ہے، چنانچہ اسی وَقْت اور اسی جگہ جہاں اس بچی سے یہ گفتگو ہوئی تھی، انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی۔ عرض کیا کہ اے مولیٰ! مجھے اس بڑھاپے میں خاص اپنی طرف سے ایک پاک وستھرا بیٹا عطا فرما، تُو دعاؤں کو قبول فرمانے والا ہے۔ جب تُو نے حَنَّہ کی دعا قبول کی تو میری دعا کو بھی ضرور قبول فرمائے گا۔[1] قرآنِ کریم میں ان کے اس جگہ دعا کرنے کا ذِکْر موجود ہے، چنانچہ پارہ 3، سُورۂ آلِ عمران، آیت نمبر 38 میں ارشاد ہوتا ہے:

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: یہاں پکارا زَکَرِیَّا اپنے ربّ کو بولا اے ربّ میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد، بے شک تُو ہی ہے دعا سننے والا۔

(پ۳، آلِ عمران: ۳۸)

اللہ پاک نے ان کی دُعا کو بھی شَرَفِ قبولیت بخشا اور کچھ عرصے بعد ان کے ہاں ایک نیک وصالِح فرزند کی وِلادت ہوئی جس کا نام "یحییٰ" رکھا گیا۔ حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح ان کے فرزند حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی منصبِ نبوت پر فائز ہوئے۔

جبکہ حضرت مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کو اللہ کریم نے بغیر باپ کے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی صورت میں فرزند عطا فرمایا۔ اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حِساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...المرجع السابق، ۳/ ۳۹۰، بتغیر قلیل وملتقطاً۔

حضرت مریم کے واقعے سے ملنے والے مَدَنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے اس واقعے میں ہمارے لیے کئی مَدَنی پھول موجود ہیں۔ ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ

- جو اللہ پاک کی رحمت سے امید رکھتا ہے، اُس کی اُمید پوری ہوتی ہے۔
- جب بھی امید کے ساتھ ربِّ کریم کی بارگاہ میں خلوصِ نیت اور صِدْقِ دل سے دعا کی جائے وہ دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

غور کیجئے! جب حضرت مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی والدہ حضرت حَنَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی تو باوجود بڑھاپے کے، باوجود ایسی عمر کے کہ جس میں عام طور پر اولاد نہیں ہوتی، اللہ پاک نے انہیں ایسی بیٹی عطا فرمائی جو مادر زاد (یعنی پیدائشی) ولیّہ تھیں اور ان کا حال یہ ہوا کہ دودھ پینے کی عمر میں ان سے کرامات کا اظہار ہونے لگا۔

اس آیت سے اور بھی کئی مَدَنی پھول ملتے ہیں، جن کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے مشہور مفسرِ قرآن، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (یہاں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ) کچھ لوگوں کا اپنے آپ کو دِین کے لیے خالِص کر دینا ضروری ہے، اگر سب لوگ دنیا میں مشغول ہو جائیں تو دِین کیسے قائم رہے۔ کاش! مسلمان اس سے عبرت پکڑیں اور اپنی بعض اولاد کو خدمتِ دین کے لیے وَقْف کر دیں جنہیں بچپن سے اس کے لیے تیار کریں، مگر افسوس کہ اب مسلمان کی نظر روٹی پر رہ گئی، مگر یاد رکھو کہ تمہاری عزت دِین سے ہے اور دِین کا باقی رہنا عُلَماء اور صالحین سے ہے، اگر اپنی بقا

چاہتے ہو تو اپنی جماعت میں ایسے لوگ زیادہ بناؤ۔ ربِّ کریم فرماتا ہے:[1]

فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآىٕفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ (پ ۱۱، التوبہ: ۱۲۲)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: تو کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دِین کی سمجھ حاصل کریں۔

بزرگوں کی دعا کی برکتیں

حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک اور نکتے کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ بزرگوں کی دعا سے ربِّ کریم اپنے قانون بدل دیتا ہے، ☆ دیکھو! ربّ (کریم) نے حضرت حَنَّہ کی دعا سے اس زمانہ کا شرعی قانون بدل دیا، ☆ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خواہش سے بَیْتُ المقدس کے قبلہ ہونے کا قانون تبدیل کر دیا، ☆ حضرت ابراہیم وزَکَرِیّا عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا سے بانجھ بوڑھی عورتوں کو اولاد بخشی یہ بھی قانونِ وِلادت کے خِلَاف ہے، ☆ (حضرت) عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا سے آسمان سے روٹی و مچھلی کا دسترخوان آیا حالانکہ آسمان سے پانی آنے کا قانون ہے وہاں سے روٹی آنے کا قانون نہیں، ☆ حضرت حِزْقِیل وعُزَیر عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا سے مرے ہوؤں کو صدیوں کے بعد زندہ فرمادیا حالانکہ قیامت سے پہلے مُردہ زندہ ہونا خِلَافِ قانون ہے۔ معلوم ہوا:

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں[2]

مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک اور نکتہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا

1...تفسیر نعیمی، پ ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۶، ۳/۳۷۵.
2...المرجع السابق.

کہ نُزُولِ رحمت کے وَقْت دُعا مانگنا سنّتِ انبیاء ہے۔ دیکھو! حضرت زَکَرِیّا عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت مریم (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا) کے پاس بے موسم پھل دیکھ کر دُعا کی۔ حدیث شریف میں ہے کہ بارش کے وَقْت دعا مانگو کہ یہ نُزُولِ رحمت کا وَقْت ہے۔[1]

کرامت کا انکار گمراہی

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اولیائے کرام (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کو اللہ پاک نے بہت بڑی طاقت دی ہے، ان میں جو اصحابِ خدمت ہیں، اُن کو تصرّف کا اختیار دیا جاتا ہے، (وہ) سیاہ، سفید کے مختار (مالک) بنا دیے جاتے ہیں، یہ حضرات نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچے نائب ہیں، ان کو اختیارات و تصرفات حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی نیابت میں ملتے ہیں، عُلومِ غیبیہ ان پر مُنْکَشِف (ظاہر) ہوتے ہیں، ان میں بہت کو مَا کَانَ وَمَا یَکُوْن (جو ہو چکا اور جو ہو گا) اور تمام لوحِ محفوظ پر اطلاع دیتے ہیں، مگر یہ سب حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے واسطہ و عطا سے (ہے)، بے وِساطَتِ (بغیر واسطۂ) رسول (کے) کوئی غیرِ نبی کسی غیب پر مُطَّلَع (خبر دار) نہیں ہو سکتا۔ کرامتِ اولیا حق ہے، اِس کا منکر (انکار کرنے والا) گمراہ ہے۔ مُردہ زندہ کرنا، مادر زاد (پیدائشی) اندھے اور کوڑھی کو شِفا دینا، مشرق سے مغرب تک ساری زمین ایک قدم میں طے کر جانا، غرض تمام خَوارقِ عادات، اولیاء (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) سے ممکن ہیں، سوا اس معجزہ کے جس کی بابت (متعلق) دوسروں کے لیے ممانعت ثابت ہو چکی ہے۔ جیسے قرآنِ مجید کے مثل کوئی سورت لے آنا یا دنیا میں بیداری میں اللہ کریم کے دیدار یا کلامِ حقیقی سے مشرف ہونا، اِس کا جو اپنے یا کسی ولی کے لیے دعویٰ کرے، کافر

1...المرجع السابق، تحت الآیۃ:۳۸، ۳/ ۳۹۱۔

ہے۔(بہارِ شریعت،۱/۲۶۷تا۲۷۰ بتغیر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مَدَنی مذاکرہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذیلی حلقے کے 12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "**ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ**" بھی ہے۔ اس مَدَنی کام کے بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں، ✤**مَدَنی مذاکرے کی** بَرَکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ✤**مَدَنی مذاکرے کی** بَرَکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ✤**مَدَنی مذاکرے** کی بَرَکت سے دِینی معلومات(Islamic knowledge) کے ساتھ اَخلاقی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس مَدَنی کام کی بَرَکت سے بے شُمار لوگ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے۔

12مَدَنی کاموں میں سے اس مَدَنی کام "**ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ**" کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے 72 صفحات پر مشتمل رسالے "**ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ**" کا مطالعہ کیجئے۔ تمام ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami .net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اس رسالے کے مطالعے کی بَرَکت سے آپ جان سکیں گے ✤مَدَنی مذاکرہ کی اَہَمِّیَّت ✤اجتماعی مَدَنی مذاکرے میں شرکت کے طریقے ✤مَدَنی مذاکرے کے بارے میں امیرِ اہلسنت کے مَدَنی پھول ✤مَدَنی مذاکرے کے متعلق مرکزی مجلس شوریٰ کے مَدَنی پھول ✤ مدنی مذاکرے کے 26مَدَنی پھول ✤مَدَنی مذاکرے کی شرعی و تنظیمی احتیاطیں وغیرہ۔

مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت

حیدر آباد (سندھ) کے علاقے پھُلیلی پار کے مقیم اسلامی بھائی یوں تو بچپن ہی سے دامَنِ عطّار سے وَابَستہ تھے مگر شیطان مردُود نے دُنیا کے پُر فَریب نظاروں میں بُری طرح اُلجھا رکھا تھا۔ زندگی کے قیمتی ماہ و سال غَفْلَت میں بسر ہو رہے تھے کہ خوش قسمتی سے ایک بار کسی مُبَلِّغِ دَعْوَتِ اِسْلَامی سے مُلاقات ہوگئی، جنہوں نے ان سے پوچھا: کیا آپ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیانات سُنتے ہیں؟ جواب دیا: نہیں۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **جو روزانہ ایک بیان سنتا ہے میں اس سے خوش ہوتا ہوں۔** ان اَلْفَاظ نے ان کے دل میں چُھپی اپنے مرشدِ کریم سے مَحبَّت کو جگا دیا۔ چنانچہ انہوں نے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے جاری کردہ 50 مَدَنی مذاکروں پر مُشْتَمِل وی سی ڈی (VCD) خرید لی اور روزانہ ایک مَدَنی مُذاکرہ سننے کی سَعَادَت پانے لگے۔ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پُر تاثیر گفتگو کی بَرَکت سے دن بدن گناہوں سے نَفْرت اور نیکیوں سے مَحبَّت بڑھنے لگی، ابھی چند ہی مَدَنی مُذاکرے سنے تھے کہ ان کے کردار اور اَندازِ زِنْدَگی میں تبدیلی آنے لگی۔ انہیں نہ صرف سُنّتوں پر عَمَل کا جذبہ ملا بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ مَدَنی کاموں میں بھی دلچسپی لینے لگے۔ اَلْغَرَض مَدَنی مذاکروں کے ذریعے ان کی ایسی مَدَنی تَرْبِیَت ہوئی جو 26 سالہ زندگی میں کبھی نہ ہوئی تھی۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر ۔۔۔ گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول

گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ ۔۔۔ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

پِلا کر مئے عشق دیگا بَنا یہ ۔۔۔ تمہیں عاشِقِ مُصْطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تذکرۂ بابا فرید الدین گنج شکر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم کمسنی میں مرتبۂ ولایت پر فائز ہونے والے اللہ پاک کے نیک بندوں کے بارے میں سُن رہے تھے۔ ان میں سے ایک شیخُ الْاِسْلام، حضرت بابا فرِیدُ الدِّین مسعود گنجِ شکر چشتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔

حضرت بابا فرید گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نیک گھرانے میں آنکھ کھولی۔ آپ کے والدِ گرامی قاضی سلیمان عالمِ دِین تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدہ نیک نمازی اور تہجُّد گزار ہونے کے ساتھ ساتھ وَلِیَّہ بھی تھیں۔[1] ایک دفعہ اُنتیس(29) شعبان کو آسمان پر بادل تھا۔ لوگ ایک اَبدال کے پاس گئے جو اُسی قصبہ میں رہتے تھے۔ جب ان سے رمضان کے روزے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آج رات قاضی سلیمان کے ہاں ایک لڑکے کی ولادت ہو گی جو قطبِ وقت ہو گا۔ اگر وہ بچہ کل دودھ نہ پیئے تو تم روزہ رکھ لینا ورنہ نہیں۔ چنانچہ اسی رات قاضی سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاں نیک بخت لڑکے کی ولادت ہوئی اور اس نے اگلے روز دودھ نہ پیا اور روزہ رکھا۔ اسے دیکھ کر لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا۔ یہ بچہ کوئی اور نہیں بلکہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تھے۔[2]

الٰہی واسطہ کُل اولیا کا مرا ہر ایک پورا مُدّعا ہو

(فاتحہ اور ایصال ثواب کا طریقہ، ص۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اللہ پاک نے اپنے ولیوں کو کیسی شان

1 ... انوار الفرید، ص۴۳، حیاتِ گنج شکر، ص۲۵۳ وغیرہ

2 ... اقتباس الانوار، ص۴۳۴، حیاتِ گنج شکر، ص۲۵۵

عطا فرمائی ہے کہ وہ دُنیا میں آتے ہی روزے رکھنے شروع کر دیتے تھے، ہمیں چاہیے کہ ہم بھی ان اللہ والوں کی سیرت پر چلتے ہوئے رِضائے اِلٰہی اور ثواب کے لیے، محبتِ اِلٰہی حاصل کرنے کے لیے خوب **نیک اعمال** بجا لائیں، ہر دم گناہوں سے بچیں، ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے اندر عبادت کا شوق پیدا کریں۔ ہمیں چاہیے کہ اپنے آپ کو نماز روزے کا پابند کریں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی ساری زندگی **فرائض و واجبات** کی پابندی کریں۔ ہمیں چاہیے کہ اپنی عبادتوں میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے بزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی علمِ دین سیکھنے والے بنیں۔ ہمارے بزرگانِ دین بھی علمِ دین سیکھنے کے شیدائی تھے۔ جیسا کہ منقول ہے،

شرفِ بیعت کا واقعہ

دورانِ طالب علمی حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مسجد میں تشریف لے جاتے اور قبلہ رُخ بیٹھ کر اپنے اَسباق یاد کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ سُلطانُ المشائخ حضرت قُطبُ الدِّین بُختِیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ملتان میں جلوہ گر ہوئے اور اسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لائے۔ حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حسبِ عادت مُطالَعہ میں مصروف تھے کہ ایک خوشگوار احساس نے آپ کو نظر اٹھانے پر مجبور کر دیا۔ نظر اٹھنے کی دیر تھی کہ ایک ولیٔ کامل کے روشن اور نورانی چہرے کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی ہونے لگیں، چنانچہ بے ساختہ احترام میں کھڑے ہوئے اور قریب آ کر دو زانو بیٹھ گئے۔ حضرت قُطبُ الدِّین بُختِیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد (کے نوافل) سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا: کیا پڑھ رہے ہو؟ عرض کی: فقہ کی کتاب "اَلنَّافِع" ہے، فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے

کہ اس کتاب سے نفع ہو گا؟ عرض کی: حضور! نفع تو آپ کی نظرِ کرم سے ہو گا۔ جواب سُن کر حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت خوش ہوئے اور شفقت فرماتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اپنے مُریدوں میں شامل فرمالیا۔ جب حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ملتان شریف سے واپس روانہ ہوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی پیچھے پیچھے چلنے لگے، یہ دیکھ کر حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: پہلے خوب علمِ دین حاصل کرو، پھر میرے پاس دہلی آنا کیونکہ بے علم زاہد (یعنی علم نہ رکھنے والا پرہیزگار) شیطان کا کھلونا ہوتا ہے۔[1]

علم حاصل کرنے کی برکتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! علمِ دین حاصل کرنا بہت بڑی سعادت اور افضل عبادت ہے۔ علم کی روشنی سے جہالت اور گمراہی کے اندھیروں سے نجات ملتی ہے۔ علم ہی سے اللہ پاک کی پہچان حاصل ہوتی ہے۔ علم کے بغیر عمل کرنے والے کے اَعمال اکثر اوقات بجائے دُرُستی اور ثواب کے خراب اور باعثِ عذاب بن جاتے ہیں۔ علمِ دِین سیکھنے کا ذہن بنانے کے لیے فتنوں والے دور میں "**مدنی چینل**" بہت معاون و مددگار ہے، ☆**مدنی چینل** پر چلنے والے علمِ دِین سے مالامال مختلف سلسلے عِلمِ دِین سیکھنے کا شوق پیدا کریں گے، **ہفتہ وار مدنی مذاکرہ** خود بھی پابندی سے دیکھیں اور اپنے گھر والوں کو بھی دِکھائیں، اس سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا، ☆**ہر ہفتہ وار مدنی** رِسالے کا مطالعہ کرنے یا بولتا رسالہ (Audio) سُننے کا معمول بنالیں، اس کی برکت سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا☆**ماہنامہ فیضانِ مدینہ** کے مطالعہ کی برکت سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا

1 ... سیر الاولیاء مترجم، ص ۱۲۱، خزینۃ الاصفیاء، ۲/ ۱۱۰ ملخصاً

ہو گا۔☆ دعوتِ اِسلامی کی ویب سائٹ(www.dawateislami.net) کا وِزٹ کیجئے، سینکڑوں موضوعات پر **سُنّتوں بھرے بیانات** (آڈیو/ویڈیو)، **مدنی مذاکرے** دیکھنے سُننے، **علمِ دِین** سے مالامال **کتب و رسائل** کے مطالعے کی برکت سے **علمِ دِین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا۔☆ قافلوں میں سفر کی برکت سے **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا۔

دیتے ہیں فیضِ عام، اَولیائے کرام لوٹنے سب چلیں، قافلے میں چلو
اولیا کا کرم، تم پہ ہو لاجَرَم خوب جلوے ملیں، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۶۷۱۔۶۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تذکرۂ بہاءُ الدّین مُلتانی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم چھوٹی عمر میں ہی تاجِ ولایت سجانے والے اولیائے کرام کے بارے میں سُن رہے تھے۔ ان میں سے ایک اور شیخ الاسلام حضرت بہاءُ الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه بھی ہیں۔ آپ بھی مادر زاد (پیدائشی) اولیائے کرام میں سے ہیں۔ بزرگی کے آثار تو وقتِ ولادت ہی سے ظاہر تھے۔ منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه بچپن میں بھی رمضان المبارک میں دن کے وقت دودھ نہ پیتے تھے۔[1] آپ کی علاماتِ ولایت بچپن ہی سے ظاہر ہونے لگی تھیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کے والدِ ماجد حضرت وَجِیْہُ الدِّین محمد غوث رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه آپ کے پاس تلاوتِ قرآنِ کریم کرتے تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه ماں کا دودھ چھوڑ کر تلاوت کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ گویا قرآن سُن

---

1 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص۴۰، اللہ کے ولی، ص۴۰۲ ملخصاً

رہے ہوں۔[1] باوجود مادرزاد ولی ہونے کے سنِ شعور (سمجھ بُوجھ کی عمر) کو پہنچتے ہی حضرت بہاءُ الدین زکریّا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ علمِ دین سیکھنے کی طرف متوجہ ہوئے۔ اللہ پاک کی عطا کردہ صلاحیتوں اور کریم استاد کی شفقتوں سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 7 یا 12 سال کی عمر میں ہی مکمل قرآن پاک قرأتِ سَبعہ (یعنی 7 مختلف قراٗتوں) کے ساتھ حفظ فرمالیا۔ پھر مقامی اساتذہ سے اکتسابِ علم کیا۔[2] حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ابھی 12 سال کے تھے کہ والدِ گرامی کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ کے چچا حضرت شیخ احمد غوث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سر پر والدِ ماجد کی دستار باندھی اور آباءواَجداد کی مَسنَد پر بٹھا کر خانقاہ کے سارے انتظامات آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سپرد کردیے۔[3] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دل میں علمِ دین حاصل کرنے کا جذبہ تھا، آپ نے اپنے چچا جان کو سارے انتظامات سنبھالنے کی التجا کی اور خود علم دین حاصل کرنے کے لئے اجازت چاہی اور ان کی اجازت سے علمِ دین سیکھنے چلے گئے۔[4]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی اولاد یا جو ہماری سرپرستی میں ہوں انہیں علم دین حاصل کرنے کا ذہن دیں اور جو علم دین حاصل کرنے کا ذوق شوق رکھتے ہوں ان کی حوصلہ افزائی بھی کریں، جہاں تک ہوسکے ہر لحاظ سے ان کی مدد بھی کریں۔

اولاد کی دینی تربیت کیجئے

---

1 ... تذکرہ اولیائے پاک وہند، ص۳۶، تذکرہ حضرت بہاءالدین زکریا ملتانی، ص۴۰، اللہ کے خاص بندے، ص۵۴۰، اللہ کے ولی، ص۴۰۳ ملخصًا

2 ... تذکرہ حضرت بہاءالدین زکریا ملتانی، ص۴۱، تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ، ص۱۴۲

3 ... تذکرہ حضرت بہاءالدین زکریا ملتانی، ص۴۱ ملخصًا، تذکرہ اولیائے پاک وہند، ص۳۶ ملخصًا

4 ... اللہ کے ولی، ص۴۰۳، ۴۰۴

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ہمارا پیارا بیٹا، ہمارے جگر کا ٹکڑا اور ماں باپ کی آنکھوں کا تارا ہی سہی لیکن یہ مت بھولئے کہ وہ اللہ پاک کا بندہ، اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا اُمَّتی اور اسلامی مُعاشَرے کا ایک فرد ہے۔ اگر ہماری تربیَت اسے اللہ پاک کی دُرُست طریقے پر عبادت، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتیں اور اسلامی مُعاشَرے میں اس کی ذمّے داری نہ سکھا سکی تو اُسے اپنا اطاعت گزار فرزند دیکھنے کے سنہرے خواب بھی مت دیکھئے کیونکہ یہ اسلام ہی تو ہے جو ایک مسلمان کو اپنے والِدَین کی اطاعت اوران کے حُقُوق کی بجا آوری کا درس دیتا ہے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ جب اَولاد کی تربیَت سے غفلت کے اثرات سامنے آتے ہیں تو یہی والِدَین ہر کسی کے سامنے اپنی اولاد کے بگڑنے کا رَونا روتے دکھائی دیتے ہیں، انہیں یہ نہیں بُھولنا چاہیے کہ اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں خود ہمارا اپنا ہی ہاتھ ہو سکتا ہے۔ والدین کو غور کرنا چاہئے کہ ہم نے اپنے بچے کو ABC بولنا تو سکھایا مگر قراٰن پڑھنا نہ سکھایا، مغرِبی تہذیب کے طور طریقے تو سمجھائے مگر رسولِ عَرَبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتیں نہ سکھائیں، جنرل نالج (معلوماتِ عامہ) کی اَہمِیّت پر تو اس کے سامنے گھنٹوں لیکچر دیئے مگر فرض دِینی عُلوم کے حُصُول کی رَغبت نہ دلائی، اس کے دل میں مال کی مَحبَّت تو ڈالی مگر عشقِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی شَمع نہ جَلائی، اسے دُنیَوی ناکامیوں کا خوف تو دلایا مگر قَبر وحَشر کے امتحان کی ناکامی کے بھیانک نتائج سے نہ ڈرایا، اسے "ہیلو (Hello)! ہائے! اور ہاوٴ آر یُو (how are you)!" کہنا تو سکھایا مگر سلام کرنے کا صحیح طریقہ نہ بتایا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ایک زبردست نعمت ہے، کیونکہ بچوں کی **دُرست اسلامی تربیت** کرنے کے لیے والدین کا بھی تربیت یافتہ ہونا ضروری ہے، "**مدنی چینل**" جہاں ہر شعبے سے وابستہ عاشقانِ رسول کی رہنمائی کررہا ہے وہیں پر **روزانہ شام 04:00 سے 06:00 بالخصوص بچوں کے لیے مدنی چینل**

کا آغاز بھی کسی نعمت سے کم نہیں ہے۔بچوں کے مدنی چینل (Madani Channel For Kids) میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! دیگر مبلغین کے ساتھ ساتھ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اور نگرانِ شوریٰ بھی بچوں کی خود تربیت فرماتے ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! جس طرح بچوں کی دُنیوی تعلیم و تربیت کے حصول کے لیے اسکول اور ٹیوشن کی پابندی کروائی جاتی ہے، اے کاش! اِسی طرح ہم ان اوقات میں بچوں کو صرف مدنی چینل دیکھنے کا پابند بنائیں، ہم اس کی کوشش تو کریں، پھر دیکھیں اس کی کیسی کیسی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

قرآن واحادیث اور اقوالِ بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کی روشنی میں اولاد کی تربیَت کا طریقہ جاننے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی 188 صَفحات پر مشتمل کتاب، "تربیتِ اولاد" کا ضَرور مُطالَعَہ کیجئے۔[1]

یا ربّ بچا لے تُو مجھے نارِ جَحِیم سے
اولاد پر بھی بلکہ جہنّم حرام ہو

(وسائلِ بخشش مُرمم، ص۳۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت شیخ ابوعبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ نے ایک روز اپنے شوہر یعنی اِن کے والد سے مچھلی لانے کی فرمائش کی۔ شیخ کے والد بازار گئے اور اپنے فرزند (ابوعبد اللہ) کو بھی ہمراہ لے گئے۔ بازار سے مچھلی خریدی اور ایک مزدور تلاش کرنے لگے تاکہ وہ مچھلی گھر تک پہنچا دے۔ ایک لڑکا ملا اور اس نے مچھلی سر پر اُٹھالی اور ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ راستے میں جونہی اذان کی آواز سنائی دی، وہ مزدور لڑکا ٹھہر گیا اور پھر کہنے لگا "مجھے نماز کی تیاری کرنی ہے، اگر آپ میرے نماز کے لئے جانے پر راضی ہوں تو

1 ...نیکی کی دعوت، ص۵۴۶ ملخصاً

میرا انتظار کریں ورنہ اپنی مچھلی لے جائیں۔“

حضرت شیخ ابو عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والد نے کہا: اس لڑکے کا مزدور ہونے کے باوجود اللہ پاک پر کیسا توکُّل ہے، پھر ہمیں تو بدرجہ اولیٰ اللہ پاک کی ذاتِ اقدس پر کامل بھروسا کرنا چاہئے۔ چنانچہ مچھلی وہیں چھوڑ کر ہم لوگ نماز پڑھنے کے لئے چلے گئے۔ ہم لوگ نماز پڑھ کر نکلے تو مچھلی اپنی جگہ پر موجود تھی۔ لڑکے نے مچھلی اٹھائی اور ہم لوگ گھر پہنچے۔ حضرت شیخ ابو عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والد نے یہ واقعہ اپنی زوجہ کو بتایا۔ اُن کی والدہ نے یہ سُن کر کہا: ”اس لڑکے سے کہیے تھوڑی دیر رُک کر ہم لوگوں کے ساتھ مچھلی کھانے میں شریک ہو جائے، لڑکے نے کہا: میں روزے سے ہوں۔ شیخ کے والد نے کہا: ”اگر ایسی بات ہے تو شام کو آکر یہیں کھانا کھالیجئے گا۔ لڑکے نے کہا: میرا طریقہ یہ ہے کہ جب ایک بوجھ اٹھالیتا ہوں تو دوبارہ نہیں اٹھاتا، یعنی دن میں ایک ہی بار مزدوری کرتا ہوں، اب کسی قریب کی مسجد میں جا کر رہوں گا اور اِنْ شَآءَ اللہ شام کو آجاؤں گا۔“

شام ہوئی تو وہ مزدور لڑکا آیا اور سب نے مل کر کھانا کھایا، کھانے سے فارغ ہو کر وہ لڑکا وضو کر کے ایک کونے میں جا بیٹھا۔ حضرتِ جلاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور ان کے والد نے جب دیکھا کہ یہ مزدور لڑکا تنہائی پسند ہے، تو اُسے چھوڑ کر ایک طرف ہو گئے۔ حضرت شیخ ابو عبداللہ جلاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر میں ایک عورت اپاہج (معذور) تھی، رات کو گھر والوں نے اُس اپاہج (معذور) عورت کو بغیر سہارے کے از خود چلتے دیکھا تو حیران رہ گئے اور اس سے شفایابی کا سبب پوچھا تو اس نے کہا: ”میں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کی تھی: اے ربِّ کریم! مجھے اس کمسن مہمان کی بَرَکت سے شفا عطا فرمادے۔“ اللہ پاک نے میری دعا قبول فرمائی اور مجھے شفا عطا فرمادی۔

حضرت شیخ ابو عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور ان کے گھر والے جب اُس کمرے کی طرف گئے، جہاں

وہ مزدور لڑکا گوشہ نشین ہو کر اللہ پاک کی عبادت کر رہا تھا تو کمرے کو خالی پایا حالانکہ اُس کمرے کا دروازہ بند تھا۔(عیون الحکایات، حصہ دوم، صفحہ ۳۴ ملخصا)

ہم کو سارے اولیاء سے پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

(قبر والوں کی 25 حکایات، ص ۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سلطان باہو کی ولادتِ باسعادت

حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بروز پیر ماہِ رمضانُ المبارک ۱۰۳۹ھ بمطابق اپریل 1630ء میں(شور کوٹ ضلع جھنگ پنجاب) پاکستان میں پیدا ہوئے۔(باہو عین یاہو، ص ۷۰ ابتغیر)

پیدائش سے پہلے ولایت کی بشارت

والدۂ ماجدہ حضرت بی بی راستی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کو حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پیدائش سے قبل ہی الہام ہوچکا تھا کہ ان کے شکم(پیٹ)میں ایک ولیٔ کامل پرورش پارہا ہے چنانچہ خود فرماتی ہیں: مجھے غیب سے یہ بتایا گیا ہے کہ میرے پیٹ میں جو لڑکا ہے وہ پیدائشی ولیُّ اللہ اور تارکِ دُنیا(یعنی دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والا)ہوگا۔(مناقب سلطانی، ص ۲۶ ملخصًا)

بچپن کے معمولات

حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے معمولاتِ مبارکہ میں سے تھا کہ شیر خواری کے دنوں میں جب رمضانُ المبارک آتا تو دن بھر والدۂ ماجدہ کا دودھ نہ پیتے، پھر جب افطار کا وقت ہوتا تو دودھ

نوش فرماتے۔ بچپن میں حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ کے سانس کے ساتھ "ھُوھُو" کی آواز اس طرح نکلتی تھی جیسے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوں، حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُاللّٰہِ عَلَیْہ نہ تو کھلونوں سے کھیلا کرتے اور نہ ہی بچوں کے دیگر مَشاغل اختیار فرماتے۔(باہو عین یاہو، ص ۱۰املخصاً) حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نظریں جھکا کر چلا کرتے، اگر راہ چلتے اچانک کسی مسلمان پر نظر پڑ جاتی تو اس کے جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا اور وہ بے اختیار پکار اٹھتا "واللہ! یہ کوئی عام بچہ نہیں، اس کی آنکھوں میں عجیب روشنی ہے جو براہِ راست دلوں کو متاثّر کرتی ہے" اگر نظر کسی غیر مُسلم پر پڑتی تو اس کی بگڑی سنور جاتی اور وہ کلمۂ طیبہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہو جاتا۔(مناقب سلطانی، ص ۲۷ ملخصًا وغیرہ)

ولیِ کامل کی نظرِ کامل

جب سُلطانُ العارفین حضرت سُلطان باہُو رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کی نظرِ ولایت سے غیر مسلموں کے قبولِ اسلام کے واقعات کئی مرتبہ پیش آئے تو مقامی غیر مسلموں میں کھلبلی مچ گئی۔ چنانچہ وہ سب حضرت سُلطان باہُو کے والدِ ماجد بازید محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے صاحبزادے سلطان باہو رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کی شکایت کرنے لگے۔ والد صاحب نے پوچھا: آخر میرے بچے کا قُصُور کیا ہے؟ یہ تو بہت چھوٹا ہے، کسی پر ہاتھ اٹھانے کے قابل بھی نہیں۔ تو ایک شخص بولا: اگر ہاتھ اُٹھا لیتا تو زیادہ اچھا تھا، والد ماجد اس پر حیران ہوئے اور پوچھا: پھر کیا گلہ ہے؟ ان کے سربراہ نے کہا: آپ کا بچہ ہم میں سے جسے بھی نظر بھر کر دیکھ لیتا ہے وہ مسلمان ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے شور کوٹ کے لوگوں کا آبائی مذہب خطرے میں پڑ گیا ہے، یہ

عجیب شکایت سُن کر والد صاحب کچھ دیر تک سوچتے رہے پھر فرمایا: اب تم ہی بتاؤ کہ اس سلسلے میں میں کیا کر سکتا ہوں؟ کسی کے مذہب تبدیل کر لینے میں میرے بیٹے کا کیا قُصُور؟ بھلا میں اُسے نظر اٹھا کر دیکھنے سے کیسے منع کر سکتا ہوں؟ سربراہ نے کہا: قُصُور بچے کی دایہ کا ہے جو اسے وقت بے وقت بازار لے جاتی ہے۔ آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ بچے کی سیر کے لئے ایک وقت مقرر کر دیں۔ لہٰذا بازید محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے سختی کے ساتھ دایہ کو ہدایت کر دی کہ وہ ایک مقررہ وقت پر سلطان باہو کو باہر لے جایا کرے۔ اس کے بعد شہر کے غیر مسلموں نے اس کام پر چند نوکر رکھ لئے کہ جب سلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے گھر سے نکلیں تو بازاروں اور گلی کوچوں میں اُن کی آمد کی خبر پہنچا دی جائے لہٰذا جب نوکر خبر دیتے تو غیر مُسلم اپنی اپنی دُکانوں اور مکانوں میں چھپ جاتے۔ (مناقب سلطانی، ص۲۷، ملخصاً، وغیرہ)

بارگاہِ رسالت سے فیوض و برکات

اپنے بچپن کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے سلطان باہُو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: بچپن میں ایک دن سڑک کے کنارے کھڑا تھا کہ ایک بارُعب، صاحبِ حشمت، نورانی صورت والے بُزرگ گھوڑے پر تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے پیچھے بٹھالیا، میں نے ڈرتے اور کانپتے ہوئے پوچھا: آپ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: میں ”علی بن ابی طالب“ ہوں، میں نے عرض کی: مجھے کہاں لے جا رہے ہیں؟ فرمایا: پیارے آقا، محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے تمہیں ان کی بارگاہ میں لے جا رہا ہوں۔ بارگاہِ رسالت میں حاضری ہوئی تو وہاں امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروقِ اعظم اور حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُم بھی جلوہ فرما تھے

۔ مجھے دیکھتے ہی نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دونوں دستِ مبارک میری طرف بڑھائے اور ارشاد فرمایا: میرے ہاتھ پکڑلو، پھر دستِ اقدس پر بیعت لی اور کلمہ کی تلقین فرمائی۔ حضرت سلطان باہُو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں نے کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ پڑھا تو درجات و مقامات کا کوئی حجاب (پردہ) باقی نہ رہا، اس کے بعد امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے مجھ پر توجُّہ فرمائی جس سے میرے وجود میں سچائی اور پاکیزگی پیدا ہو گئی، توجہ فرمانے کے بعد امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ اس مجلس سے رخصت ہوگئے۔ پھر حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے میری جانب توجہ فرمائی جس سے میرے وجود میں عدل و محاسبۂ نفسی پیدا ہو گیا۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بھی رخصت ہوگئے، ان کے بعد حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے میری جانب توجہ فرمائی جس سے میرے اندر حیا اور سخاوت کا نور پیدا ہو گیا پھر وہ بھی اس نورانی مجلس سے رُخصت ہوگئے۔ اس کے بعد حضرت علی المرتضی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے مجھ پر توجہ فرمائی تو میرا جسم علم، شُجاعت اور حِلم سے بھر گیا۔ پھر پیارے آقا، حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرا ہاتھ پکڑ کر خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے پاس لے گئے تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے مجھ سے فرمایا: تم میرے فرزند ہو۔ پھر میں نے حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے قدمینِ شریفین کا بوسہ لیا اور ان کی غلامی کا پٹا اپنے گلے میں پہن لیا۔ پھر حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیر دسْتْ گیر حضور غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی الحسنی والحُسینی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے حوالے فرمادیا، حضور غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے مجھے مخلوقِ خدا کی رہنمائی کا حکم ارشاد فرمایا۔ اس واقعے کو بیان فرما کر سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے جو کچھ بھی دیکھا اپنی ظاہری آنکھوں سے

دیکھا۔(باہو عین یاہو، ص ۱۱۱ تا ۱۱۳، ملخصاً وغیرہ)

سائلو! دامن سخی کا تھام لو کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا
مُفلسو! ان کی گلی میں جا پڑو باغِ خلد اِکرام ہو ہی جائے گا

(حدائق بخشش، ص ۴۱)

مجلسِ مزاراتِ اولیا

اے عاشقانِ رسول! فیضانِ اولیا سے مالا مال عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر خدمتِ دین کے لئے اپنی خدمات پیش کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سُنّتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلْمِ دِین کی شمعیں جلانے میں مصروف ہے۔ دنیا بھر میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو مُنَظَّم کرنے کے لئے تقریباً 108 سے زیادہ شعبہ جات قائم ہیں، انہی میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ مزاراتِ اولیاء"** بھی ہے، اس مجلس کے ذِمہ داران دیگر مَدَنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہو کر مختلف دینی خِدمات سرانجام دیتے ہیں۔ مثلاً صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر نعت خوانی کا اِنْعِقاد، مزارات سے بالکل ملی ہوئی مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے قافلے سفر کروانا اور بالخُصُوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں مَدَنی حلقے لگانا، جن میں وُضو، غُسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، قافلوں میں سفر اور مَدَنی انعامات پر عمل کی ترغیب

بھی دلائی جاتی ہے، ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کے تحائف پیش کرنا نیز صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفَا اور مَزارات کا انتظام سنبھالنے والوں سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات، جامعاتُ المدینہ ومدارِسُ المدینہ اورملک و بیرونِ ملک ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرنا ہے۔ اللہ کریم دعوتِ اسلامی اور **"مجلسِ مزاراتِ اولیا"** کو مزید ترقّیاں عطا فرمائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اورآداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مشکاۃ،کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵حدیث:۱۷۵)

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا　　جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

اذان کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اذان کی سنتیں اور آداب کے بارے میں

چند نکات سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔پہلے 2 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:(1) فرمایا: ثواب کی خاطر اذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا قبر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔ (معجم کبیر، ۱۲/ ۳۲۲،حدیث: ۱۳۵۵۴) (2) فرمایا: میں جنّت میں گیا،اُس میں موتی کے گُنبد دیکھے اُس کی خاک مُشک کی ہے۔ پوچھا:اے جبرئیل!یہ کس کے واسطے ہیں ؟عَرض کی: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے مؤذنوں اور اماموں کیلئے۔(جامع صغیر، ص۲۵۵ ،حدیث: ۴۱۷۹) ☆نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سفر میں ایک بار اذان دی تھی اور کلماتِ شہادت یُوں کہے: اَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ الله (میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں)۔ (فتاویٰ رضویہ، ۵/۳۷۵) ☆جس بستی میں اَذان دی جائے، اللہ پاک اپنے عذاب سے اس دن اسے امن دیتا ہے۔(معجم کبیر، ۱/۲۵۷ ،حدیث ۷۴۶) ☆پانچوں فرض نَمازیں ان میں جُمُعہ بھی شامل ہے جب جماعت اُولیٰ کے ساتھ مسجِد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کیلئے اذان سنّتِ موکدہ ہے اور اس کا حکم مِثلِ واجِب ہے کہ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام لوگ گنہگار ہونگے۔(فتاوٰی ھندیۃ،کتاب الصلاۃ، باب الثانی، ۱/۵۳) ☆اگر کوئی شخص شَہر کے اندر گھر میں نَماز پڑھے تو وہاں کی مسجِد کی اذان اس کیلئے کافی ہے مگر اذان کہہ لینا مُستَحَب ہے۔ (ردالمحتار،کتاب الصلاۃ،مطلب فی المؤذن...الخ، ۲/ ۷۸، ۶۲) ☆وَقت شُروع ہونے کے بعد اذان کہئے اگر وَقت سے پہلے کہہ دی یا وقت سے پہلے شُروع کی اور دورانِ اذان وقت آ گیا دونوں صورَتوں میں اذان دوبارہ کہئے۔ (الھدایۃ، ۱/۴۵) ☆سمجھدار بچّہ بھی اذان دے سکتا ہے۔(درمختار،کتاب الصلاۃ، مطلب فی المؤذن...الخ، ۲/ ۷۵) ☆بے وُضُو کی اذان صحیح ہے مگر بے وُضُو کا اذان کہنا مکروہ ہے۔(قانون شریعت، ص۱۵۸) ☆اذان میں اُنگلیاں کان میں رکھنا مسنون و مستحب ہے مگر ہِلانا اور گھمانا حرکتِ فضول ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۵/۳۷۳) ☆فَجْر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کہنا مُسْتَحَب ہے۔(درمختار، ۶۷/۲) اگر فَجْر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم نہ کہا جب بھی اذان ہو جائے گی۔(قانونِ شریعت ص۱۵۷)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھَدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

تمام فکروں اور غموں کو دُور کرنے کا نسخہ

حضرتِ سَیِّدُنا اُبَیّ بِن کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے عرض کی: "یارسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر بہت زِیادہ دُرود شریف پڑھا کرتا ہوں، آپ بتادیجئے کہ دن کا کتنا حصہ دُرُود خوانی کے لیے مُقرّر کردوں؟" تو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "تم جس قَدر چاہو مُقرّر کرلو۔ حضرت اُبَیّ بِن کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: دن رات کا چوتھائی حصہ دُرُود خوانی کے لیے مُقرّر کرلوں؟ تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّكَ یعنی تم

جس قدر چاہو مقرر کرلو، "ہاں اگر تم چوتھائی سے زِیادہ حصّہ مُقرّر کرلوگے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہو گا۔ حضرت اُبَیّ بن کعب نے عرض کی کہ میں دن رات کا نِصف حصہ دُرُود خوانی کے لیے مُقرّر کرلوں؟ تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ تم جس قَدَر چاہو مُقرّر کرلو اور اگر تم اس سے بھی زِیادہ وقت مُقرّر کرلوگے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہو گا۔ "تو حضرت اُبَیّ بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کہا میں دِن رات کا دو تہائی مُقرّر کرلوں؟ تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ تم جتنا چاہو وقت مُقرّر کرلو اور اگر تم اس سے زِیادہ وَقت مُقرّر کروگے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہو گا۔ "تو حضرت اُبَیّ بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: "اَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِیْ کُلَّھَا، میں دِن رات کا کل حصّہ دُرُود خوانی ہی میں صرف کروں گا۔ "تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اِذًا تُکْفٰی ھَمُّکَ وَیُغْفَرُ لَکَ ذَنْبُکَ اگر تم ایسا کروگے تو دُرُود شریف تمہاری تمام فِکروں اور غموں کو دُور کرنے کے لیے کافی ہو جائے گا اور تمہارے تمام گناہوں کے لیے کَفّارہ ہو جائے گا۔ "(ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۲۳، ۴/۲۰۷، حدیث: ۲۴۶۵)

ذاتِ والا پہ بار بار درود بار بار اور بے شمار دُرُود
سر سے پا تک کرور بار سلام اور سراپا پہ بے شمار درود
بے عدد اور بے عدد تسلیم بے شمار اور بے شمار درود
بیٹھتے اٹھتے جاگتے سوتے ہو الٰہی مرا شعار درود

(ذوقِ نعت، ص ۱۲۴-۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر

لیتے ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[(1)]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے، ☆پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجئے ☆ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے ☆اگر قلم، ڈائری آپ کے پاس ہے تو اَہَم نکات نوٹ کرنے کی بھی نیت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ ربیعُ الآخر جاری و ساری ہے اور آج اس کی گیارھویں شب ہے، جس کو عاشقانِ غوث بڑی گیارھویں شریف بھی کہتے ہیں، اس تاریخ کو دنیا بھر میں عاشقانِ غوث ورضا محبُوبِ سُبحانی، قُطبِ ربّانی، غوثِ صَمدانی، قِندیلِ نُورانی، شہبازِ لامکانی حضرت شیخ ابو محمد سید عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عرس مُبارک مناتے ہیں۔ اسی مُناسَبت سے آج ہم تمام اَولیاء کے سردار اور اس مُقَدَّس ہَستی کا ذِکرِ خَیر سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ آج کے بیان میں حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **کا ذِکرِ خَیر، شان و عظمت، فضائل و کرامات اور اوصاف** کے بارے میں سُنیں گے۔ آیئے سب سے پہلے غوثیہ نعرے لگا کر آج کی اس رات کا استقبال کرتے ہیں:

اللہ کی رحمت　　غوثِ پاک　　ہیں باعثِ برکت　　غوثِ پاک

---

[1] ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

ہیں صاحبِ عزّت غوثِ پاک ہیں بحرِ سخاوت، غوثِ پاک
دریائے کرامت، غوثِ پاک فرماؤ حمایت غوثِ پاک
ٹل جائے مصیبت، غوثِ پاک سرتاپا شرافت غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حقیقت خواب بن گئی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتے ہیں:

ایک مرتبہ حَسَن نامی ایک تاجِر نے حضرت شیخ حَمَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر عرض کی: حُضُور! میں تِجارت کیلئے قافِلے کے ہمراہ مُلکِ شام جارہا ہوں، آپ سے دُعا کی دَرْخواست ہے۔ شیخ حَمَّاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آپ اپنا سَفَر مُلْتَوِی کر دیجئے، اگر گئے تو ڈاکو سارا مال بھی لُوٹ لیں گے اور آپ کو قَتْل بھی کرڈالیں گے۔ تاجِر یہ سُن کر بڑا گھبرایا، اِسی پریشانی کے عَالَم میں واپس آرہا تھا کہ راستے میں حُضُور غَوْثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ملاقات ہوگئی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: کیوں پریشان ہیں؟ اُس نے سارا واقِعہ کہہ سُنایا۔ تو حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: پریشان نہ ہوں شَوْق سے مُلکِ شَام کا سفر کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ! سب بہتر ہو جائے گا۔ چُنانچہ

وہ قَافلے کے ساتھ رَوانہ ہو گیا، اُسے کاروبار میں بہُت نَفْع ہوا، وہ ایک ہزار (1000) اَشْرَفیوں کی تھیلی لیے مُلکِ شام کے شہر "حَلَب" پہنچا۔ اِتِّفاقاً وہ اَشْرَفیوں کی تھیلی کہیں رکھ کر بھُول گیا، اِسی فِکْر میں نیند نے غَلَبہ کیا اور سو گیا۔ اُس نے ایک ڈراؤنا خواب دیکھا کہ ڈاکُوؤں نے قافلے پر حَملہ کرکے سارا مال

لُوٹ لیا ہے اوراِسے بھی قَتْل کرڈالا ہے!خَوف کے مارے اُس کی آنکھ کُھل گئی، گھبرا کر اُٹھا تو وہاں کوئی ڈاکُووغیرہ نہ تھا۔ اب اُسے یاد آیا کہ اَشْرَفیوں کی تھیلی اُس نے فُلاں جگہ رَکھی ہے، جَھٹ وہاں پہنچا تو تھیلی مل گئی۔ خُوشی خُوشی بغداد شریف واپَس آیا۔ اب سوچنے لگا کہ پہلے حضور غوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے مِلوں یا شَیخ حَمّاد رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے! اِتِفاقاً راستے میں ہی شَیخ حَمّاد مل گئے اور دیکھتے ہی فرمانے لگے: پہلے جا کر غَوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے مِلو کہ وہ مَحبوبِ رَبّانی ہیں، اُنہوں نے تمہارے حق میں ستّر بار دُعا مانگی تھی، جس کی برکت سے تمہاری تَقْدِیر بدلی، جس کی میں نے خبر دی تھی، اللہ کریم نے تمہارے ساتھ ہونے والے واقعے کو غوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی دُعا کی برکت سے بیداری سے خواب میں مُنْتَقِل کر دیا۔ چُنانچہ

وہ بارگاہِ غَوثیت مآب میں حاضِر ہوا۔ تو غوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اسے دیکھتے ہی فرمایا: واقعی میں نے تمہارے لیے ستّر مرتبہ دُعا مانگی تھی۔ (بهجة الاسرار، ص ٦٤ ملخصا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ غوث اعظم! بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ ربِّ کریم نے ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو بڑی شان و عظمت سے نوازا تھا کہ آپ کی دُعا سے تَقْدِیْریں بدل جاتی اور بِگڑے کام سَنْوَر جاتے، آنے والی مصیبتوں سے چھٹکارا نصیب ہو جاتا۔ اَللّٰہُ اَکْبَر! بارگاہِ الٰہی میں آپ کی شان اور مَقْبُوْلِیَّت کا کیا کہنا؟ کہ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی نَظرِ عِنَایَت اور دُعا کی برکت سے حَقِیقَت میں پیش آنے والے نُقْصان دِہ واقعے کو خواب میں بدل دیا گیا۔

تِری قُدرَت تو فِطرِیّات سے ہے کہ قادِر نام میں داخِل ہے یاغَوث

تَصَرُّف والے سب مَظْہَر ہیں تیرے   تُو ہی اس پَردے میں فَاعِل ہے یاغوث

(حدائقِ بخشش، ص۲۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اسلام کا نظامِ تربیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس میں کوئی شک نہیں کہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے بڑھ کر کوئی دوسرا اِنْسان آئیڈِیَل نہیں بن سکتا کیونکہ اُن کا اَصْل کام ہی تعْمِیْرِ سِیْرت، تعمیرِ معاشرہ اور تعمیرِ انسانیت تھا۔ فرمانِ الٰہی ہر مُؤمِن ومُتَّقِی کے لئے نہ صِرْف مَشْعَلِ راہ بلکہ مقْصَدِ حَیات ہے جیسا کہ پارہ 21 سُوْرَۃُ الاَحْزَاب کی آیت نمبر 21 میں اِرشادِ ربِّ عالَم ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (ترجَمۂ کنز الایمان: بیشک تمہیں رَسُوْلُ الله کی پیرَوی بہتر ہے۔(پ ۲۱، الاحزاب: ۲۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شَہَنْشَاہِ مدینہ، قرارِ قَلْب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا طریقِ تَرْبِیَت، نِظامِ صُحْبَت تھا، جو بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ صحبت کا شرف پاتا اور رحمتِ الٰہی اس کے شاملِ حال ہوتی تو وہ خود آفتاب و ماہتاب بن جاتا اور ایک عالَم کو منور کرتا۔ تاریخ گواہ ہے کہ جس کسی نے صُحبتِ نَبَوی سے جس قَدَر زیادہ فَیض حاصِل کِیا، اُسی قَدَر کامِل و اَکْمَل ٹھہرا اور بارگاہِ خُداوندی میں مَقْبُول و مُعَزَّز بن گیا۔

تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشَاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد اُمّت کی تَربِیَت کا یِہی فَرِیضہ بارگاہِ نُبُوَّت کے براہِ راسْت تَربِیَت یافتہ ہونے کا شَرَف رکھنے والے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سنبھال لِیا۔

نیکی کی دَعوت و تَربِیَت کا یہ سِلْسِلہ چونکہ قِیامت تک جارِی رہنا تھا اِس لئے یہ کسی نہ کسی شکل و صُورت میں جارِی و سارِی رہا۔ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بعد بھی ہر دَور میں ایسے عُلَمائے حَق اور صاحِبِ دِل بُزُرگ سامنے آتے رہے جِنْہوں نے اِسْلامی تَعْلِیمات کے نُور سے نہ صِرْف لوگوں کو مُنَوَّر کیا بلکہ اپنے عَمَل سے دِینِ حَق کی صَحِیح تَفْسِیر و تَشْرِیح بھی کی۔ اِسْلامی تاریخ کا کوئی دَور بھی ایسے نُفُوسِ قُدسِیّہ سے خالی نہیں۔ سَلْطَنَتیں مِٹ گئیں، حُکومتیں وُجُود میں آتی اور خَتم ہوتی رہیں، شہر بستے اور تباہی کا شِکار ہوتے رہے، مگر اُن اَوْلِیاءُ اللہ نے نیکی کی دعوت کے اس اَہَم فرِیضے کو کبھی تَرْک نہ کِیا۔ اُن نیک بندوں نے جب اَحْکامِ خُداوَنْدی کو اپنے نُفُوس کی سَلْطَنَت پر نافِذ کِیا تو اللہ پاک نے عام لوگوں کے دِلوں پر اُن کی حُکومت قائِم فرمادی، نیز اُنہیں اپنا دوست قرار دیتے ہوئے:

﴿ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ ﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اور نہ اُنہیں کچھ اَنْدیشہ ہو اور نہ کچھ غم۔

(پ ۱، البقرة: ۶۲)

کا مُژْدۂ جانْفِزا سُنایا۔ اُنہی لوگوں میں سے ایک حضرتِ سَیِّدُنا غَوثِ اَعْظَم جِیلانی، قُطْبِ رَبّانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں، جن کی عَظمت کا ڈنکا آج بھی بَج رہا ہے، دِینِ اِسْلام کی شَمْع کو فرُوزاں کرنے میں آپ کی خِدماتِ جَلِیلہ، ایک تارِیخی حَقِیقَت ہے، آپ نے لالَچ و خَوف سے بے نِیاز ہو کر مَحْض رِضائے اِلٰہی کے لئے اپنی زِنْدگی کا لمحہ لمحہ لوگوں کی اِصْلاح کے لئے نہ صِرْف وَقْف کِیا بلکہ ہر دَم مَخْلُوقِ خُدا کی دُنیا و آخِرت سَنوارنے میں مَصْرُوف بھی رہے۔

غوثِ پاک کی شان و عظمت

اللہ پاک نے آپ کو بڑی شانوں سے نوازا تھا۔ **غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ آپ پیدائشی طور پر

اللہ کریم کے ولی تھے۔ (تفریح الخاطر، ص۵۸، مفہوماً) **غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ آپ نے پیدا ہوتے ہی روزہ رکھ لیا، سحری کے وقت دودھ نوش فرماتے اور پھر غروبِ آفتاب پر روزہ افطار کرتے تھے۔ **غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ پانچ (5) برس کی عمر میں بِسْمِ اللہ خوانی کی رسم ادا کی گئی تو آپ نے **تَعَوُّذ**(اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم)اور **تَسْمِیَہ**(بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم)کے بعد 18 پارے زبانی سُنا دیئے اور فرمایا: میری ماں (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا) کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، وہ پڑھا کرتی تھیں تو میں نے سُن کر یاد کرلیا۔ (رسالہ منّے کی لاش، ص۴) **غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ آپ نے 40 سال(Forty years)تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادافرمائی، آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تو اسی وقت وضو فرما کر 2 رکعت نماز نفل پڑھ لیا کرتے تھے۔ (بھجۃ الاسرار، ذکرطریقه، ص۱۶۴) **غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ آپ بہت زیادہ عبادت و رِیاضت اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والے تھے، پندرہ(15) سال تک رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔(بھجۃ الاسرار، ذکرفصول من کلامه...الخ، ص۱۱۸ ملخصاً) اور روزانہ ایک ہزار (1000) رَکْعَت نفل ادا فرماتے تھے۔(غوث پاک کے حالات، ص۳۲) **غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ آپ تیرہ(13)عُلوم میں بیان فرمایا کرتے تھے، آپ کے مدرسۂ عالیہ میں لوگ آپ سے تفسیر، حدیث اور فِقْہ وغیرہ پڑھتے تھے، دوپہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت لوگوں کو تفسیر، حدیث، فِقْہ، کلام، اُصول اور نَحْو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد تجوید و قرأت کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھایا کرتے تھے۔(بھجۃ الاسرار، ص۲۲۵ ملخصاً) **غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ آپ کے دستِ کرامت پر پانچ سو(500) سے زائد غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فاسق، فسادی اور بڑے بڑے گناہ کرنے والوں نے توبہ کی۔ (بھجۃ الاسرار، ذکر وعظه، ص۱۸۴)

جو خوش نصیب عاشقانِ غوث و رضا سنت کی خدمت کے لئے وقفِ مدینہ ہوں، نیکی کی دعوت دیں، ہر ماہ مدنی قافلوں میں سفر کریں، مدنی انعامات اپنائیں، اُن کے لئے عاشقِ غوث و رضا امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ بارگاہِ غوثیت میں التجاء کرتے ہیں:

سجائیں عِمامہ بڑھائیں جو داڑھی ۔۔۔ انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو ہیں وَقف، سنّت کی خدمت کی خاطر ۔۔۔ انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو روزانہ دیتے ہیں نیکی کی دعوت ۔۔۔ انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
سفر قافلے میں جو کرتے ہیں ہر ماہ ۔۔۔ انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو دیں راہِ مولا میں بارہ مہینے ۔۔۔ انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو اپناتے ہیں "مدنی انعام" اکثر ۔۔۔ انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش، ص۵۵۰-۵۵۱)

اللہ کی رحمت ۔۔۔ غوثِ پاک ۔۔۔ ہیں باعثِ برکت ۔۔۔ غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزّت ۔۔۔ غوثِ پاک ۔۔۔ ہیں بحرِ سخاوت، ۔۔۔ غوثِ پاک
دریائے کرامت، ۔۔۔ غوثِ پاک ۔۔۔ فرماؤ حمایت ۔۔۔ غوثِ پاک
ٹل جائے مصیبت، ۔۔۔ غوثِ پاک ۔۔۔ سر تاپا شرافت ۔۔۔ غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سرکارِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے بہت

بڑے ولی ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے وقت کے بہت بڑے امام، مفتیِ اسلام اور علمِ دین کو خوب جاننے والے تھے۔ آپ کا علمی مقام اس قدر بلند تھا کہ بڑے بڑے علماء آپ کے سمندرِ علم سے اپنی پیاس بجھاتے نظر آتے ہیں۔

شروع میں آپ بیان نہیں فرماتے تھے، لیکن پھر جب آپ بیان اور وعظ و نصیحت میں مشغول ہوئے تو ہر طرف آپ کے بیان کے ڈنکے بجنے لگے، لوگ دور دور سے آپ کے بیان کو سننے کے لیے آتے۔ آیئے! اس بارے میں سنتے ہیں:

آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیان مبارک کی برکتیں

حضرت بزاز رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سنا کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کرسی پر بیٹھے فرمارہے تھے: میں نے حضور سیدِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے فرمایا: "بیٹا تم بیان کیوں نہیں کرتے؟" میں نے عرض کیا: "اے میرے نانا جان (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم)! میں ایک عجمی مرد ہوں، بغداد میں عربوں کے سامنے بیان کیسے کروں؟" آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے فرمایا: "بیٹا! اپنا منہ کھولو۔" میں نے اپنا منہ کھولا، تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے منہ میں سات دفعہ لعاب (تھوک) مبارک ڈالا اور مجھ سے فرمایا کہ "لوگوں کے سامنے بیان کیا کرو اور انہیں اپنے رب کریم کی طرف عمدہ حکمت اور نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔

پھر میں نے نمازِ ظہر ادا کی اور بیٹھ گیا، میرے پاس بہت سے لوگ آئے اور مجھ پر چلائے، اس کے بعد میں نے حضرت علی ابن ابی طالب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زیارت کی کہ میرے سامنے مجلس میں کھڑے

ہیں اور فرماتے ہیں: ”اے بیٹے تم بیان کیوں نہیں کرتے ؟“میں نے عرض کیا: ”اے میرے والد! لوگ مجھ پر چلاتے ہیں۔ “پھر آپ نے فرمایا: ”اے میرے فرزند! اپنا منہ کھولو“ میں نے اپنا منہ کھولا تو آپ نے میرے منہ میں چھ دفعہ لعاب (تھوک) مبارک ڈالا، میں نے عرض کیا کہ آپ نے سات دفعہ کیوں نہیں ڈالا ؟ تو انہوں نے فرمایا: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ادب کی وجہ سے پھر وہ میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے اور میں نے یہ شعر پڑھا:

ترجمہ: (۱) فکر کا غوطہ زن دل کے سمندر میں معارف کے موتیوں کے لئے غوطہ لگاتا ہے پھر وہ ان کو سینے کے کنارہ کی طرف نکال لاتا ہے۔

(۲) اس کی زبان کے ترجمان کا تاجر بولی دیتا ہے پھر وہ ایسے گھروں میں کہ اللہ پاک نے ان کی بلندی کا حکم دیا ہے جو طاعت کی عمدہ قیمتوں کے ساتھ خرید لیتا ہے۔(بھجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامه...الخ، ص۵۸)

اس واقعے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرنے کی طرف مائل ہوئے۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا پہلا بیان مبارک

حضورِ غوثِ اعظم حضرت محی الدین سید عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا پہلا بیان اجتماع کی ایک عظیم الشان مجلس میں ہوا۔ جس پر ہیبت و رونق چھائی ہوئی تھی، اولیاءِ کرام اور فرشتوں نے اسے ڈھانپا ہوا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کتاب و سنت کا مضمون بیان کر کے لوگوں کو اللہ کریم کی طرف بلایا تو وہ سب اطاعت و فرمانبرداری کے لئے جلدی کرنے لگے۔(بھجۃ الاسرار، ذکر وعظه، ص۱۷۴)

40 سال تک استقامت سے بیان فرمایا

شاہِ جیلاں، سرکارِ غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے پیارے بیٹے سیدنا عبد الوہاب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: حضور شیخ سید عبد القادر جیلانی غوثِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے 521 ہجری سے 561 ہجری تک چالیس سال مخلوق کو وعظ و نصیحت فرمائی۔(بھجۃ الاسرار، ذکر وعظه، ص ۱۸۴)

آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے بیان مبارک کی تاثیر

حضرت ابراہیم بن سعد رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: "جب ہمارے شیخ حضورِ غوثِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ عالموں والا لباس پہن کر اونچے مقام پر جلوہ افروز ہو کر بیان فرماتے تو لوگ آپ کے کلام مبارک کو بغور سنتے اور اس پر عمل پیرا ہوتے۔" (بھجۃ الاسرار، ذکر وعظه، ص ۱۸۹)

آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی آواز مبارک کی کرامت

حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی مجلس مبارک میں باوجود یہ کہ شرکائے اجتماع بہت زیادہ ہوتے تھے لیکن آپ کی آواز مبارک جیسے نزدیک والوں کو سنائی دیتی تھی ویسے ہی دُور والوں کو سنائی دیتی تھی یعنی دور اور نزدیک والوں کے لئے آپ کی آواز مبارک یکساں تھی۔ (بھجۃ الاسرار، ذکر وعظه، ص ۱۸۱)

شرکائے اجتماع پر آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی ہیبت

آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ شرکائے اجتماع کے دلوں کے مطابق بیان فرماتے اور کشف کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہو جاتے جب آپ منبر پر کھڑے ہو جاتے تو آپ کے جلال کی وجہ سے لوگ بھی کھڑے ہو جاتے تھے اور جب آپ اُن سے فرماتے کہ "چپ رہو۔" تو سب ایسے خاموش ہو جاتے کہ آپ کی ہیبت کی وجہ سے ان کی سانسوں کے علاوہ کچھ بھی سنائی نہ دیتا۔ (بھجۃ الاسرار، ذکر وعظه، ص ۱۸۱)

پانچ سو یہودیوں اور عیسائیوں کا قبولِ اسلام:

حضرت شیخ محیُّ الدِّین سید عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر پانچ سو سے زائد یہودیوں اور عیسائیوں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فاسق، فسادی اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔ (بھجۃ الاسرار، ذکر وعظہ، ص ۱۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فائدہ مند "کارتُوس"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سنا کہ ہمارے سردار، شہنشاہِ بغداد سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیانات سے کتنے دلوں میں ایمان کی روشنی پیدا ہوئی اور کتنے گناہگار اور بدکار گمراہی کے راستے کو چھوڑ کر راہِ ہدایت کے مسافر بن گئے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہمارے سروں کے تاج، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چونکہ خُود باعمل تھے، اسی لیے آپ کے نیکی کی دعوت پر مشتمل کلمات تاثیر کی مہک سے معطر ہو کر جب کسی بے عمل کی سماعت سے ٹکراتے تو اس کے دل و دماغ کو مہکا دیتے، اور وہ گناہوں کو چھوڑ کر نیک کاموں میں مصروف ہو جاتا۔ یاد رکھئے! اگر بہت کم کارتُوس سے بنی ہوئی گولی بہترین بندوق سے چلائی جائے تو اس سے زبردست ہاتھی کا شکار کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ اگر بہت طاقت ور کارتوس سے بنی ہوئی گولی گھٹیا بندوق سے چلائی جائے تو کوئی فائدہ سامنے نہیں آتا۔

نیکی کی دعوت کب اثر کرے گی؟

یوں ہی سمجھئے کہ ہماری نیکی کی دعوت کے اَلفاظ "کارتُوس" کی طرح ہیں اور ہمارا کردار مثلِ بندوق ہے، اگر نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا خُود باعمل ہوگا تو اس کی بات میں بھی اثر

ہو گا، اگر نیکی کی دعوت دینے والا خود پابندی سے پانچ وقت کی نمازیں مسجد میں باجماعت پڑھنے والا ہو گا تو لوگ اس کی نماز کی دعوت سن کر مسجد کی طرف جانے والے بنیں گے، اگر نیکی کی دعوت دینے والا خود قرآنِ پاک کی تلاوت سے اپنے دل و دماغ کو مہکاتا ہو گا تو اس کی نیکی کی دعوت سن کر دوسرے لوگ بھی قرآنِ پاک کی تلاوت کا جذبہ پائیں گے، اگر نیکی کی دعوت دینے والا خود پابندی سے روزے رکھنے کا عادی ہو گا بلکہ ہر پیر شریف کے روزے رکھنے پر عامل ہو گا تو لوگ اس کی دعوت سن کر فرض کیا نفل روزے رکھنے پر آمادہ ہوں گے۔ اگر نیکی کی دعوت دینے والا خود درسِ فیضانِ سنت سننے دینے والا ہو گا تو لوگ اس کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے درس میں شرکت پر راضی ہوں گے۔ اگر نیکی کی دعوت دینے والے خود قافلوں میں سفر کرنے کا عادی ہو گا تو دوسروں کو بھی قافلوں میں سفر پر راضی کر سکے گا، اگر نیکی کی دعوت دینے والا خود مدرسۃ المدینہ بالغان کا طالب علم ہو گا تو دوسرے بھی اس کی بات مان کر مدرسے میں آنے والے بنیں گے، اگر نیکی کی دعوت دینے والا خود مسجد میں وقت دیتا ہو گا تو تبھی لوگ اس کی بات سن کر مدنی دورہ میں شرکت کریں گے۔ اگر نیکی کی دعوت دینے والا خود ہفتہ وار اجتماع میں اول سے آخر تک شرکت کرتا ہو گا تو تبھی لوگ اس کی دعوت پر ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کریں گے، اگر نیکی کی دعوت دینے والا خود ہفتہ وار مدنی مذاکرہ سننے کا عادی ہو گا تو تبھی اس کے فوائد بتا کر لوگوں کو مدنی مذاکرہ سننے دیکھنے پر آمادہ کر سکے گا۔ لیکن اگر یہ نیکی کی دعوت دینے والا خود عمل سے دور ہو تو اس کی نیکی کی دعوت میں بھی تاثیر پیدا نہیں ہو گی۔ لہٰذا اپنی بات میں تاثیر پیدا کرنے کیلئے ہمیں اپنی عملی حالت بھی دُرُست کرنی ہو گی۔ حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ خُود عمل کیے بغیر کی جانے والی نصیحت کے بارے میں اِرشاد فرماتے ہیں: خُود عمل کیے بغیر، دوسروں کو نصیحت کرنا، کچھ اَہَمِیّت نہیں رکھتا ہے۔ (الفتح الربانی، المجلس العشرون، ص۷۸) مزید فرماتے ہیں: خُود عمل نہ

کر کے، دُوسروں کو نصیحت کرنا ایسا ہی ہے، جیسے بغیر دروازے کا گھر ہو اور اس میں ضروریاتِ خانہ داری بھی نہ ہوں اور ایسا خزانہ ہے، جس میں سے کچھ خرچ نہ کیا جائے اور یہ ایسے دعوے کی طرح ہے، جس کا کوئی گواہ نہیں۔(الفتح الربانی، المجلس العشرون، ص۷۸)

بے وقوف کون؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر کسی طبیب کے پاس ہر بیماری کی اچھی سے اچھی دَوا مَوْجُود ہو اور دوسرے لوگ اس سے فائدہ بھی اُٹھاتے ہوں، مگر جب خُود اس طبیب کو وہ مَرَض لاحِق ہو تو لاپروائی سے کام لیتا رہے اور بالآخر جان سے ہاتھ دھو بیٹھے، تو اس کو بیوقوف ہی کہا جائے گا۔ بالکل اسی طرح جو لوگ دوسروں کو تو گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی نصیحت کرتے ہیں، مگر خُود عمل کی کوشش نہیں کرتے، وہ بھی سَراسَر نُقْصان میں ہیں۔

نبیِ مُکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: کچھ جنّتی لوگ جہنمیوں کی طرف جائیں گے، تو ان سے پُوچھیں گے، تم جہنَّم میں کس وَجہ سے داخل ہوئے، حالانکہ اللہ پاک کی قسم! ہم تو تمہاری ہی تعلیم سے جنَّت میں داخل ہوئے ہیں۔ تو وہ کہیں گے، ہم جو بات کہا کرتے تھے، اس پر خُود عمل نہیں کرتے تھے۔(معجم کبیر، ۱۵۰/۲۲، حدیث:۴۰۵)

عمل کا ہو جذبہ عطا یا اِلٰہی
گناہوں سے مجھ کو بچا یا اِلٰہی
عبادت میں گزرے مِری زِندگانی
کرم ہو کرم یا خدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۲،۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے سنا کہ حضورِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نیکی کی دعوت سے لوگوں کے دلوں کی دنیا بدل جاتی تھی، اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ سرکارِ بغداد، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود بڑے عبادت گزار تھے، آپ کی عبادت و ریاضت کے معمولات سن کر بندہ حیران رہ جاتا ہے۔ جب آپ بطورِ ولی اللہ مشہور ہو گئے تب بھی کثرتِ عبادت آپ کی طبیعت میں شامل رہی۔ آیئے اسی بارے میں کچھ سنتے ہیں:

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور کثرتِ عبادت

چنانچہ حضرت شیخ محمد بن اَبُوالْفَتح ھَرَوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ راتیں حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں رہا۔ ان راتوں میں آپ کا یہ معمول میں نے دیکھا کہ تہائی رات تک نفل پڑھتے اور پھر ذِکرُ واَذکار میں مصروف ہو جاتے، پھر کچھ اوراد و وظائف پڑھتے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کبھی آپ کا جسم کمزور (Weak) ہو جاتا، کبھی صحت مند، کسی وقت میری نگاہوں سے غائب ہو جاتے، پھر تھوڑی دیر بعد آجاتے اور قرآنِ کریم پڑھتے، یہاں تک کہ رات کا دوسرا حصہ گزر جاتا، سجدے بہت طویل کرتے، اپنے چہرے کو زمین پر رکھتے، تہجد ادا فرماتے اور مُراقبہ و مُشاہدہ میں طلوعِ فجر تک بیٹھے رہتے، پھر نہایت عجز و نیاز اور خشوع سے دعا مانگتے، اس وقت آپ کو ایسا نُور ڈھانپ لیتا کہ نظروں سے غائب ہو جاتے، یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لیے درِ دولت سے باہر نکلتے۔ (بهجة الاسرار، ذکر طريقه، ص ۱۶۴ ملخصا)

ایک اور روایت میں خود غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی عبادت و ریاضت کے معمولات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میں پچیس (25) سالوں تک تنہا جنگلوں اور ویرانوں میں ریاضت کرتا رہا اور

پندرہ (15) سال تک میں نے عشاء اس طرح ادا کی کہ اس کے بعد ختمِ قرآن کرتا، اس حال میں کہ میں ایک پاؤں پہ کھڑا رہتا۔ ایک رات سیڑھی پر چڑھتے ہوئے میرے نفس نے مجھ سے کہا: تم ایک گھڑی بھی آرام نہیں کرتے؟ تو میں نے نفس کی یہ بات اپنے لیے خطرہ سمجھتے ہوئے یہ کیا کہ ایک پاؤں پہ کھڑا ہو گیا اور قرآنِ پاک پڑھنا شروع کر دیا اور تب تک ایسے ہی کھڑا رہا جب تک کہ قرآنِ پاک ختم نہ ہو گیا۔ (نزھۃ الخاطر الفاتر، ص ۵۰)

مرتبہ یوں تِرا خالق نے بڑھایا یاغوث
اولیاء کا تجھے سُلطان بنایا یاغوث
میں نکمّا تو کسی کام کے قابل ہی نہ تھا
مجھ سے بے کار کو تم نے ہی نِبھایا یاغوث
قابلِ رَشک ہے واللہ وہ قسمت والا
تُو نے کُتا جسے اپنا ہے بنایا یاغوث
آفتوں میں ہوں گِرِفتار، مدد کو آؤ!
آہ! دنیا کے غموں نے ہے ستایا یاغوث

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۴۰، ۵۴۱)

اللہ کی رحمت غوثِ پاک ہیں باعثِ برکت غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزّت غوثِ پاک ہیں بحرِ سخاوت، غوثِ پاک
دریائے کرامت، غوثِ پاک فرماؤ حمایت غوثِ پاک
ٹل جائے مصیبت، غوثِ پاک سرتاپا شرافت غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی شان

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! سُبْحٰنَ اللہ! سنا آپ نے ہمارے **غوثِ پاک** رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کیسے عبادت گزار تھے، عبادت سے محبت کا عالم یہ تھا کہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے رات کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا، رات کے کسی حصے میں ذکر و اذکار کرتے، کسی حصے میں نوافل ادا کرتے، کبھی لمبے لمبے سجدے کرتے تو کبھی غور و فکر میں مصروف ہو جاتے، کسی وقت تلاوتِ قرآن کرتے تو کبھی عجز و انکساری کے ساتھ دعائیں مانگنے میں مشغول ہو جاتے۔ ساری رات یہی سلسلہ رہتا۔ اور یہ آپ ہی کی شان ہے کہ کئی کئی سالوں تک جنگلوں اور ویرانوں میں عبادت کرتے رہے، اور 15 سال تک عشا کی نماز اس طرح سے ادا کی کہ اس کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر ختمِ قرآن کرتے۔ اور یہ بھی آپ ہی کی شان ہے کہ چالیس (40) سال(Forty years)تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی اور آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تو فوراً وضو فرماتے اور دو رکعت نمازِ نفل پڑھا کرتے۔

(بهجة الاسرار، ذکر طریقه، ص۱۶۴ ملخصا)

غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اور ہمارا کردار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے ایک طرف تو ہمارے سامنے سرکارِ غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی مقدس حیات ہے جبکہ دوسری طرف ہم اپنے حال پر بھی نظر کریں۔ ☆غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا معمول تھا کہ دن اور رات عبادت میں گزارا کرتے جبکہ ہم اپنی زندگیاں نہ جانے کن کن

فُضول کاموں میں برباد کر رہے ہیں ، ☆ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بہت بڑے ولیُّ الله ہونے کے باوجود آخری عمر تک عبادت کرنے اور نیکیاں کمانے میں مصروف رہے، جبکہ ہم میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنی ساری زندگی غفلت میں گُزار کر بُڑھاپے میں بھی نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتے، ☆غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نماز کے بہت پابند تھے جبکہ ہم میں سے کچھ تو مہینوں مَساجد کا منہ نہیں دیکھتے، بعض عید کی نماز کیلئے سال میں ایک بار ہی نہایت اِہتمام کے ساتھ مسجد کا رُخ کر تو لیتے ہیں لیکن بعض اس سعادت سے بھی محروم نظر آتے ہیں۔ ☆غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے ساری زندگی اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں کی اتباع میں گزاری جبکہ ہم فیشن کے مَتوالے دنیا کی رنگینیوں کے مَستانے ہیں۔ الغرض ! ہمارا حال یہ ہو گیا ہے کہ ہم نے زندگی کو کھیل کُود سمجھ لیا ہے اور اپنے اسلاف کے طریقے سے بہت دور ہو گئے ہیں، ہمیں چاہیے کہ آج میسر آنے والی ان چند سانسوں کو غنیمت جانیں اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر عبادت میں زندگی گزاریں۔

عبادتِ الٰہی کی برکتیں

یاد رکھئے ! **اللہ پاک کی کثرت سے عبادت کرنا** انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا شیوہ ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا طریقہ ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** دل میں محبتِ الٰہی کے پیدا ہونے کا سبب (Cause) ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** شیطان کے چُنگل سے نکلنے کا طریقہ ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** قربِ الٰہی پانے کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** گناہوں کے مرض سے شفا پانے کا ذریعہ ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** ظاہر و باطن کی اصلاح کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** روح کی تازگی کا باعث ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** دلوں کے اطمینان کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** شریعت کو مطلوب ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** ہر بندۂ مومن پر حق ہے اور **اللہ**

پاک کی عبادت کرنا انسان کے پیدا کرنے کا مقصد ہے۔

جیسا کہ پارہ 27 سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت آیت **نمبر** 56 میں **اللہ پاک** انسان کے **مقصدِ حیات** کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور میں نے جِنّ اور آدمی اتنے ہی (اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔

(پ۲۷، الذّٰرِیٰت: ۵۶)

اسی طرح پارہ 3 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت **نمبر** 51 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک میرا تمہارا سب کا رب اللہ ہے تو اسی کو پُوجو۔

(پ۳، آل عمران: ۵۱)

جبکہ پارہ 1 سورۃُ البقرہ کی آیت **نمبر** 21 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے لوگو! اپنے ربّ کو پُوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا یہ امید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیز گاری ملے۔

(پ۱، البقرہ: ۲۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ان آیاتِ مبارکہ میں عبادت کا واضح بیان ہے اور ایک آیت میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ انسانوں اور جِنّوں کو **اللہ پاک کی عبادت** کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور جب ہمارے خالق و مالک اللہ کریم نے ہمیں ہماری پیدائش کا مقصد (Purpose) بتا دیا ہے تو اب ہم پر بھی لازم ہے کہ ہم اس مقصد کو پانے میں مصروف ہو جائیں اور خوب خوب اللہ پاک کی عبادت کریں اور یہ بات بھی واضح ہے کہ جہاں عبادت کرنے کا حکم ہے، وہاں عبادت کس طرح کرنی ہے، اس کی رہنمائی بھی فرمائی گئی، لہٰذا

ہمیں چاہیے کہ ہم عبادت کرنے کے طریقے سیکھیں اور اس کے مطابق عبادت بجالائیں۔ مثلاً نمازِ نفل پڑھنی ہے یا فرض نماز پڑھنی ہے، تب بھی اس کے حقوق ادا کرنے ہوں گے۔ تلاوتِ قرآن کے ذریعے عبادت کرنی ہے تو قرآنِ کریم دُرست پڑھنا سیکھنا ہو گا، **فرض حج** ادا کرنا ہے تو حج کے ضروری مسائل واحکام سیکھنے ہوں گے، **زکوٰۃ فرض** ہونے کی صورت میں زکوٰۃ کے مسائل سیکھنے ہوں گے۔

اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ آپ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ مدنی مذاکروں میں آئیں، ہفتہ وار اجتماعات میں شرکت کریں، قافلوں میں سفر کریں، مدنی انعامات پر عمل کریں، درس و بیانات میں شرکت کریں اور عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر 12 مَدَنی کاموں میں حِصَّہ لیجئے اور اپنی قبر و آخرت کو سَنْوَاریئے۔

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "صَدائے مدینہ"

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"صَدائے مدینہ"** بھی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رِسالہ بنام" **صَدائے مدینہ**" بھی مَنْظرِ عام پر آچکا ہے۔ **"صَدائے مدینہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"صَدائے مدینہ"** کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اور بالخصوص ذمہ داران اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ کے بستے پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (**Download**) اور پرنٹ آؤٹ (**Print Out**) بھی کیا جا سکتا ہے۔

اس رسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے، ☆صدائے مدینہ کیا ہے؟ ☆صدائے مدینہ میں مسلمانوں کے لئے دعا☆صدائے مدینہ کے دنیوی فوائد، ☆صدائے مدینہ کے چند نکات، ☆گلی میں صدائے مدینہ لگانے کا طریقہ، ☆صدائے مدینہ کی مدنی بہاریں وغیرہ۔

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ **"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے نمازِ تَہَجُّد کی سَعادت مِل سکتی ہے۔ ☆ **"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے نَماز کی حِفاظت ہوتی ہے۔ ☆ **"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ ☆ **"صدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے **"نیکی کی دعوت"** دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔ ☆ **"صدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور تشہیر ہوتی ہے۔ ☆ **"صَدائے مدینہ"** لگانے والا بار بار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں اُس کے حق میں بھی قَبول ہوں گی۔ ☆ **"صدائے مدینہ"** میں پیدل چلنے کی بَرَکت سے صِحّت بھی اچھی ہو گی۔ ☆ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو **"صَدائے مدینہ"** لگانا کہتے ہیں اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانا سُنّتِ مُصطفےٰ، سُنّتِ داؤدی (یعنی حضرت سیدنا داؤد علی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسلام کی سنت) اور سُنّتِ صَحابہ ہے، چنانچہ

اَمیرُ المؤمنین حضرت عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔ (طبقات ابن سعد، رقم:۵۶، عمر بن الخطاب، ۲۶۳/۳ مفهوما) آیئے! بطورِ ترغیب صَدائے مدینہ لگانے کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چنانچہ

صَدائے مدینہ کی بَرَکتیں

ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے مدینے شریف کی حاضری کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور یہ سب صدائے مدینہ کی برکتیں ہیں کہ میں پابندی سے صدائے مدینہ لگاتا ہوں۔

ایک اسلامی بھائی عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دَعْوَتِ اِسْلَامی کے قافِلے کے ساتھ ایک شہر میں گئے، اَذانِ فَجْر کے بعد وہ صدائے مدینہ لگاتے جارہے تھے کہ اچانک ایک گھر سے ایک ماڈرن نوجوان

اُن کے ساتھ شامِل ہوا اور اُس نے فَجر کی نَماز مَسجِد میں باجَماعَت ادا کی۔ بعد میں اُس نوجوان کے والِد قافِلے والے عاشِقانِ رسول سے ملنے آئے۔ جو صاحِبِ ثَرْوَت بھی تھے۔ اُنہوں نے آکر بتایا کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے اُن کا نافرمان ماڈرن (Modern) بے نَمازی بیٹا پَنْج وَقْتہ نَماز پڑھنے لگ گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُس ماڈرن نوجوان کے والِد نے اُس شہر میں مَدَنی مَرکز فَیضانِ مدینہ کے لیے زمین بھی دے دی۔

پڑوسی بَنا مجھ کو جنّت میں اُن کا خُدائے محمد برائے مدینہ
لگا فجْر میں بھائی گھر گھر پہ جاکر ذرا دل لگا کر **"صدائے مدینہ"**

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوث پاک کی کرامات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پِیرُوں کے پِیر، پِیرِ دَسْت گِیر، رَوْشَن ضَمِیر، قُطْبِ رَبّانی، مَحْبُوبِ سُبْحانی، غَوْثِ صَمَدانی، قِنْدِیْلِ نُورانی، شَہْبازِ لامکانی، پیرِ پیراں، مِیرِ مِیراں، اَلشَّیْخ اَبُو مُحَمَّد سَیِّد عَبْدُ الْقَادِر جِیْلانی رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْہ علمی میدان کے شَہْسُوار ہونے کے عِلاوہ اللہ پاک کے بَرگُزِیدہ ولی اور کَثِیْرُ الْکَرامات بُزُرگ تھے۔ چنانچہ

اِمامُ الْعُلَماء، حضرتِ عَلّامہ علی قاری رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں: شیخ سَیِّدُنا عَبْدُ الْقَادِر جِیلانی رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی کرامات حَدِّ تَواتُر سے بھی زائد ہیں۔ اور اس بات پر عُلَماء کا اِتّفاق ہے کہ جتنی کرامات آپ سے ظاہر ہوئیں ہیں آپ کے علاوہ کسی بھی صاحِبِ وِلَایَت سے ظُہُور میں نہیں آئیں۔

(نزھۃ الخاطر الفاتر، ص۲۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ پاک جس کے سر پر ولایت کا تاج سجاتا ہے تو اس کی ذات سے ایسی ایسی چیزوں کا ظہور ہونے لگتا ہے کہ عقلیں حیران اور دنگ رہ جاتی ہیں مثلاً اللہ پاک کی عطا سے اولیائے کرام مُردوں کو زندہ کرسکتے ہیں، اولیائے کرام کی برکت سے بارشیں ہوتی ہیں، اللہ پاک کی عطا سے اولیائے کرام مریضوں کو اچھا کردیتے ہیں، اولیائے کرام عطائے الٰہی سے غیب کی باتوں کو جان لیتے ہیں، اولیائے کرام دلوں کے زنگ کو دُور فرمادیتے ہیں اور اولیائے کرام مخلوقِ خدا کی مشکل کشائی بھی فرماتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کہ جن کا قدم پاک تمام اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی گردنوں پر ہے، آپ کو بھی ربِّ کریم نے یہ طاقت و قدرت عطا فرمائی تھی کہ آپ اپنی نگاہِ ولایت سے پوشیدہ چیزوں کو ملاحظہ فرمالیا کرتے، اپنی کرامت سے بیماروں کو تندرست فرمادیتے اور آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونے والا کبھی محروم نہیں لوٹتا تھا۔ آیئے! آپ کی کچھ کرامتیں بھی سنتے ہیں:

(1) نگاہِ غوث اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے چور قطب بن گیا:

منقول ہے کہ سرکارِ غوث اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مدینۂ منورہ سے حاضری دے کر ننگے پاؤں بغداد شریف کی طرف آرہے تھے کہ راستہ میں ایک چور کھڑا کسی مسافر کا انتظار کر رہا تھا کہ اس کو لوٹ لے، آپ جب اس کے قریب پہنچے تو پوچھا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا کہ دیہاتی ہوں۔ مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کشف کے ذریعے اس کے گناہ اور بدکرداری کو لکھا ہوا دیکھ لیا اور اس چور کے دل میں

خیال آیا: شاید یہ غوث اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اس کے دل میں پیدا ہونے والے خیال کا علم ہو گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں عبد القادر ہوں۔

تو وہ چور سنتے ہی فوراً آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مبارک قدموں پر گر پڑا اور اس کی زبان پر یَا سَیِّدِیْ عَبْدَالْقَادِرِ شَیْئًا لِلّٰہِ (یعنی اے میرے سردار عبد القادر میرے حال پر رحم فرمایئے) جاری ہو گیا۔ آپ کو اس کی حالت پر رحم آ گیا اور اس کی اصلاح کے لئے بارگاہِ الٰہی میں متوجہ ہوئے تو غیب سے ندا آئی: اے غوثِ اعظم! اس چور کو سیدھا راستہ دکھا دو اور ہدایت کی طرف رہنمائی فرماتے ہوئے اسے قطب بنا دو۔ چنانچہ آپ کی نگاہ فیض سے وہ قطبیت کے درجہ پر فائز ہو گیا۔ (سیرت غوث الثقلین، ص ۱۳۰)

ترے در سے ہے منگتوں کا گزارا یاشہِ بغداد
یہ سُن کر میں نے بھی دامن پَسارا یاشہِ بغداد

مِری قسمت کا چمکا دو ستارہ یاشہِ بغداد
دِکھا دو اپنا چہرہ پیارا پیارا یاشہِ بغداد

غمِ شاہِ مدینہ مجھ کو تم ایسا عطا کر دو
جگر ٹکڑے ہو دل بھی پارہ پارہ یاشہِ بغداد

مجھے اچھا بنا دو مُرشِدی بے شک یقیناً ہیں
مِرے حالات تم پر آشکارا یاشہِ بغداد

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۴۳،۵۴۲)

اللہ کی رحمت غوثِ پاک
ہیں باعثِ برکت غوثِ پاک

ہیں صاحبِ عزّت غوثِ پاک
ہیں بحرِ سخاوت، غوثِ پاک

دریائے کرامت، غوثِ پاک
فرماؤ حمایت غوثِ پاک

ٹل جائے مصیبت، غوثِ پاک
سر تا پا شرافت غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

(2) لاٹھی چراغ کی طرح روشن ہو گئی

حضرت عبد الملک ذیال رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات حضور پُرنور غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مدرسے میں کھڑا تھا آپ اندر سے ایک لاٹھی دستِ اقدس میں لئے ہوئے تشریف فرما ہوئے میرے دل میں خیال آیا کہ کاش حضور اپنے اس لاٹھی سے کوئی کرامت دکھلائیں۔ ادھر میرے دل میں یہ خیال گزرا اور ادھر حضور غوثِ پاک نے لاٹھی کو زمین پر گاڑ دیا تو وہ لاٹھی مثل چراغ کے روشن ہو گئی اور بہت دیر تک روشن رہی پھر حضور غوثِ پاک نے اسے اکھیڑ لیا تو وہ لاٹھی جیسی تھی ویسی ہی ہو گئی، اس کے بعد حضور نے فرمایا: بس اے ذیال! تم یہی چاہتے تھے۔

(بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه...الخ، ص ۱۵۰ ملتقطا)

(3) انگلی مبارک کی کرامت:

ایک مرتبہ رات میں سرکارِ بغداد حضرتِ سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہمراہ شیخ احمد رفاعی اور حضرت عدی بن مسافر حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزار پُرانوار کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے، مگر اس وقت اندھیرا بہت زیادہ تھا حضرت غوث اعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ان کے آگے آگے تھے، آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب کسی پتھر، لکڑی، دیوار یا قبر کے پاس سے گزرتے تو اپنے ہاتھ سے اشارہ فرماتے تو اس وقت آپ کا ہاتھ مبارک چاند کی طرح روشن ہو جاتا تھا اور اس طرح وہ سب حضرات آپ کے مبارک ہاتھ کی روشنی کے ذریعے حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل کے مزار مبارک تک پہنچ گئے۔ (قلائد الجواهر، ص ۷۷ ملخصا)

رونقِ کُل اَولیا یاغوثِ اَعظم دَسْتُ گیر
پیشوائے اَصفیا یاغوثِ اَعظم دَسْتُ گیر
آپ ہیں پیروں کے پیر اور آپ ہیں روشن ضمیر

آپ شاہِ اَتقیا یا غوثِ اَعظم دَستْ گیر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۴۷)

(4) اندھوں کو بینا اور مردوں کو زندہ کرنا:

حضرت شیخ ابوالحسن قرشی فرماتے ہیں کہ میں اور شیخ ابوالحسن ہیتی حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں ان کے مدرسہ میں موجود تھے تو ان کے پاس ابو غالب فضل اللہ سوداگر حاضر ہوا وہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کرنے لگا کہ: اے میرے سردار! آپ کے جدامجد حضور پر نور جنابِ احمد مجتبےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ذیشان ہے کہ جو شخص دعوت میں بلایا جائے اس کو دعوت قبول کرنی چاہے۔ میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ میرے گھر دعوت پر تشریف لائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر مجھے اجازت ملی تو میں آؤں گا۔ پھر کچھ دیر بعد آپ نے مراقبہ کر کے فرمایا: ہاں آؤں گا۔

پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے خچر پر سوار ہوئے، شیخ علی نے آپ کی دائیں رکاب پکڑی اور میں نے بائیں رکاب تھامی اور جب اس کے گھر میں ہم آئے دیکھا تو اس میں بغداد کے مشائخ، علماء اور معززین جمع ہیں، دستر خوان بچھایا گیا جس میں تمام شیریں اور ترش چیزیں کھانے کے لئے موجود تھیں اور ایک بڑا صندوق لایا گیا دو آدمی اسے اٹھائے ہوئے تھے اسے دستر خوان کے ایک طرف رکھ دیا گیا، تو ابو غالب نے کہا: اجازت ہے۔ اس وقت حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مراقبہ میں تھے اور آپ نے کھانا نہ کھایا اور نہ ہی کھانے کی اجازت دی تو کسی نے بھی نہ کھایا، آپ کی ہیبت کے سبب مجلس والوں کا حال ایسا تھا کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں، پھر آپ نے شیخ علی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ صندوق اٹھا لائیے۔ ہم اٹھے اور اسے اٹھایا تو وہ وزنی تھا ہم نے

صندوق کو آپ کے سامنے لا کر رکھ دیا آپ نے حکم دیا کہ صندوق کو کھولا جائے۔ ہم نے کھولا تو اس میں ابو غالب کا لڑکا موجود تھا جو مادر زاد اندھا تھا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس سے کہا: کھڑا ہو جا۔ ہم نے دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے کہنے کی دیر تھی کہ لڑکا دوڑنے لگا اور دیکھنے کے قابل بھی ہو گیا اور ایسا ہو گیا کہ کبھی بیماری میں مبتلا نہیں تھا، یہ حال دیکھ کر مجلس میں شور برپا ہو گیا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اسی حالت میں باہر نکل آئے اور کچھ نہ کھایا۔

اس کے بعد میں شیخ ابو سعد قیلوی کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ حال بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت سید محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی، قطب ربانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مادر زاد اندھے اور برص والوں کو اچھا کرتے ہیں اور خدا کے حکم سے مردے زندہ کرتے ہیں۔

(بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه... الخ، ص ۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے اب عذابِ قَبْر میں مُبْتَلا ایک شَخْص پر سرکارِ بَغْداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کرم نوازی کا اِیمان اَفروز واقِعہ سُنتے ہیں۔

(5) عذابِ قبر سے رہائی

ایک غمگین نوجوان نے آکر غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں فَرْیاد کی، یاسَیِّدی! میں نے اپنے والِدِ مَرْحُوم کو خواب میں دیکھا، وہ کہہ رہے تھے، "بیٹا! میں عذابِ قَبْر میں مُبْتَلا ہوں، تُو سَیِّدُنا شَیْخ عبدُ الْقادِر جِیلانی کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر میرے لئے دُعا کی درخواست کر۔" یہ سُن کر سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ اَعْظَم نے اِسْتِفْسار فرمایا، کیا تمہارے اَبّا جان میرے مَدْرَسے سے کبھی گُزرے ہیں؟ اُس نے

عَرض کی ، جی ہاں۔ بس آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ خاموش ہوگئے۔ وہ نوجوان چلا گیا۔ دُوسرے روز خُوش خُوش حاضِرِ خِدمت ہوا اور کہنے لگا، یا مُرشِد! آج رات والِدِ مَرحُوم سَبز حُلّہ (سبز لباس) زَیبِ تَن کئے خواب میں تَشرِیف لائے وہ بے حد خُوش تھے، کہہ رہے تھے، "بیٹا! سَیِّدُنا شیخ عبدُ الْقادِر جِیلانی کی بَرَکت سے مجھ سے عذاب دُور کر دِیا گیا ہے اور یہ سَبز حُلّہ بھی مِلا ہے۔ میرے پیارے بیٹے! تُو اُن کی خِدمت میں رہا کر۔" یہ سُن کر آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے فرمایا، میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وَعدہ فرمایا ہے، "کہ جو مُسلمان تیرے مَدرَسے سے گُزرے گا اُس کے عذاب میں تَخفِیف (کمی) کی جائے گی۔"

(بھجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ و بشراھم، ص ۱۹۴)

مَظہرِ عظمتِ غفّار ہیں غوثِ اعظم مُظہِرِ رِفعَتِ جبّار ہیں غوثِ اعظم
نائبِ احمدِ مُختار ہیں غوثِ اعظم اور سب ولیوں کے سردار ہیں غوثِ اعظم
میرے مرشد مری سرکار ہیں غوثِ اعظم میرے رہبر مرے غمخوار ہیں غوثِ اعظم
حشر کے روز ہماری بھی شفاعت کرنا آہ! ہم سخت گنہگار ہیں غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۵۶۱، ۵۵۹)

دونوں اشعار کی مختصر وضاحت: غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ اللہ پاک کی معاف کرنے والی صفت کی عظمت اور غضب فرمانے والی صفت کی بلندی کے مظہر ہیں۔ غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نائب اور سب ولیوں کے سردار ہیں۔ میری رہنمائی کرنے والے، میرے سرکار، میرے پیشوا اور مصیبت کے وقت میری مدد کرنے والے بھی غوثِ پاک ہیں۔ افسوس! ہم بہت گنہگار ہیں مگر اے غوثِ اعظم! آپ سے التجا ہے کہ بروزِ محشر ہماری بھی شفاعت کیجئے گا۔

اللہ کی رحمت	غوثِ پاک	ہیں باعثِ برکت	غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزّت	غوثِ پاک	ہیں بحرِ سخاوت،	غوثِ پاک
دریائے کرامت،	غوثِ پاک	فرماؤ حمایت	غوثِ پاک
ٹل جائے مصیبت،	غوثِ پاک	سر تا پا شرافت	غوثِ پاک

♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حِکایت سے جہاں اللہ پاک کی بارگاہ میں حُضُور غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا مَقام و مَرتبہ مَعْلُوم ہوا وہیں یہ بھی پتا چلا کہ جس شَخْص کو اللہ والوں سے ادنیٰ سی نِسْبَت بھی حاصِل ہو جائے اس کے تو وارے ہی نیارے ہیں، جیسا کہ خُود سرکارِ بغداد حُضُورِ غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اِرْشاد فرمایا کہ میرے رَبّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ تیرے مَدْرَسے سے گُزرنے والے مُسلمان کے عذاب میں کمی کر دوں گا۔ سُبْحٰنَ اللہ! ذرا سوچئے کہ مَدْرَسے کے قریب سے گُزرنے والے شَخْص کو حُضُورِ غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے کتنی مَعْمُولی سی نِسْبَت حاصِل ہے مگر اِس کے باوُجُود اس پر رَحْمَتِ الٰہی نازِل ہو رہی ہے تو پھر اُن خُوش نصیبوں پر فضلِ خُداوندی کا کیا عالَم ہو گا جو حُضُورِ غَوث پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے مُریدوں میں شامِل ہو گا۔

یقیناً غوثِ پاک پر اللہ پاک کی خاص رحمتوں کا سایہ ہے، وہ لوگ جو آپ کے دامن میں آجائیں وہ بھی آپ کے طفیل ان رحمتوں کے حق دار بن جاتے ہیں۔ آیئے اسی بارے میں غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

کے تین (3) فرمان سنتے ہیں:

(1) چنانچہ شہنشاہِ بغداد، حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک بَہُت بڑا رجسٹر دیا گیا جس میں میرے مُصاحِبوں اور میرے قِیامت تک ہونے والے مُریدوں کے نام دَرج تھے اور کہا گیا کہ یہ سارے افراد تمہارے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ فرماتے ہیں: میں نے داروغۂ جہنَّم سے اِستِفسار کیا (یعنی پوچھا): کیا جہنَّم میں میرا کوئی مُرید بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے مزید فرمایا: مجھے اپنے پروردگار کی عزّت و جلال کی قسم! میرا دستِ حمایت میرے مُرید پر اس طرح ہے جس طرح آسمان زمین پر سایہ کئے ہوئے ہے۔ اگر میرا مُرید اچّھا نہ بھی ہو تو کیا ہوا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں تو اچّھا ہوں! مجھے اپنے پالنے والے کی عزّت و جلال کی قسم! میں اُس وقت تک اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ سے نہ ہٹوں گا جب تک اپنے ایک ایک مُرید کو داخلِ جنَّت نہ کروالوں۔

(بهجة الاسرار، ذکر فضل اصحابه و بشراهم، ص ۱۹۳)

(2) سرکارِ بغداد حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مُریدوں اور میرے دوستوں کو جنت میں داخِل کرے گا تو جو کوئی اپنے آپ کو میرا مُرید کہے میں اسے قَبول کرکے اپنے مُریدوں میں شامل کرلیتا ہوں اور اُس کی طرف اپنی توجُّہ رکھتا ہوں۔ میں نے مُنْکَر نَکِیْر سے اس بات کا عہد لیا ہے کہ وہ قبر میں میرے مُریدوں کو نہیں ڈرائیں گے۔

(بهجة الاسرار، ذکر فضل اصحابه و بشراهم، ص ۱۹۳ ملخصا)

(3) حضرت شیخ ابوالحسن علی قرشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضور غوثِ اعظم دستگیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے ایک کاغذ دیا گیا جو اتنا بڑا تھا کہ جہاں تک نگاہ پہنچے اس میں میرے اصحاب اور مُریدین کے نام تھے جو قیامت تک ہونے والے تھے اور مجھ سے کہا گیا کہ سب کو تمہارے صدقے بخش دیا

گیا۔(بھجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ و بشراھم، ص ۱۹۳)

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں سہارا غوثِ اعظم کا

بَلِیّات و غم و اَفکار کیوں کر گھیر سکتے ہیں
سَروں پر نام لیوں کے ہے پنجہ غوثِ اعظم کا

ہماری لاج کس کے ہاتھ ہے بغداد والے کے
مصیبت ٹال دینا کام کس کا غوثِ اعظم کا

جو اپنے کو کہے میرا، مُریدوں میں وہ داخل ہے
یہ فرمایا ہوا ہے میرے آقا غوثِ اعظم کا

ندا دیگا منادی حشر میں یوں قادریوں کو
کِدھر ہیں قادری کرلیں نظارہ غوثِ اعظم کا

فِرِشتو روکتے ہو کیوں مجھے جنت میں جانے سے
یہ دیکھو ہاتھ میں دامن ہے کس کا غوثِ اعظم کا

جمیلِ قادری سو جاں سے ہو قربان مرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص ۵۲ تا ۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس دورِ پُر فِتن میں امیرِ اہلسنّت، حضرت عَلّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذات ہمارے لئے بہت بڑی نِعْمَت ہے، جو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید ہوتا ہے آپ اُسے غَوثِ پاک کے دامنِ کرم سے وابستہ کر دیتے ہیں۔ جی ہاں شَیْخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سِلْسِلہ قادِریہ میں ہی مُرید کرواتے ہیں لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ جب بھی موقع مِلے فوراً شَیْخ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے غوثِ پاک کے مُریدوں میں شامل ہو جائیں۔ اللہ پاک ہم سب کو غَوثِ پاک بلکہ تمام اَوْلِیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے سچّی مَحبَّت و عقیدت رکھنے کی تَوفِیق عطا فرمائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جَنَّت کا انوکھا پھل

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، سَیِّدُنا علیُّ الْمُرْتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے رِوایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جَنَّت میں ایک دَرخت پیدا فرمایا ہے، جس کا پھل سیب سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مکھن سے نَرم، شہد سے بھی میٹھا اور مُشک سے زِیادہ خُوشبُودار ہے۔ اس دَرَخْت کی شاخیں تَرموتیوں کی، تنے سونے کے اور پتّے زَبَرجَد کے ہیں۔ **لَا یَاْکُلُ مِنْهَا اِلَّا مَنْ اَکْثَرَ مِنَ الصَّلَاۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ** (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اس دَرَخْت کا پھل صِرف وہی کھا سکے گا، جو سرکارِ والا تبار، حبیبِ پَرْوَرْدَگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے گا۔ (الحاوی للفتاوٰی للسیوطی، ۲/۴۸)

کعبہ کے بدرُ الدُّجٰی تم پہ کروروں درود
طیبہ کے شمسُ الضُّحٰی تم پہ کروروں درود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دُرُود وسلام پڑھنے والا مُسلمان کس قَدر خُوش نصیب ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جَنَّت میں اُس کے لئے کس قَدر اِنعام واِکرام تیار کر رکھے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں زِیادہ سے زِیادہ دُرُودِ پاک پڑھ کر اپنے نامۂ اَعمال میں نیکیوں کا ذخیرہ کریں۔

وہ تو نہایت سَستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا

ہم مُفلِس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبرانی ج ٦ ص ١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً۔** یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے ایک بہت عظیم اور بُزُرگ ہَستی کے بچپن کے حالات وواقعات بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا، پہلے ایک حِکایت بیان کروں گا، پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَت سے قَبل کے چند واقعات اور وِلادتِ باسَعادت کے بارے میں کچھ مَدَنی پُھول پیش کروں گا نیز آپ کے بچپن سے مُتَعَلِّق حالات وواقعات اور کَرامات اور آخر میں گھر میں آنے جانے کی سُنَّتیں اور آداب بیان کروں گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ آیئے پہلے ایک حکایت سُنتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُنّے کی لاش

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"مُنّے کی لاش"** میں ایک حکایت نقل فرماتے ہیں۔ خَانْقاہ میں ایک با پردہ خاتون اپنے مُنّے کی لاش چادر میں لپٹائے سینے سے چمٹائے زار و قطار رو رہی تھی۔ اتنے میں ایک "مَدَنی مُنّا" دوڑتا ہوا آتا ہے اور ہمدردانہ لہجے میں اُس خاتون سے رونے کا سبب دَریافت کرتا ہے۔ وہ روتے ہوئے کہتی ہے، بیٹا! میرا شوہر اپنے لَخْتِ جگر کے دِیدار کی حَسْرت لیے دُنیا سے رُخصت ہو گیا ہے۔ یہ بچّہ اُس وَقْت پیٹ میں تھا اور اب یہی اپنے باپ کی نشانی اور میری زِندگانی کا سرمایہ تھا، یہ بیمار ہو گیا، میں اِسے اِسی خَانْقاہ میں دَم کروانے لا رہی تھی کہ راستے میں اس نے دم توڑ دیا ہے۔ میں پھر بھی بڑی اُمّید لے کر یہاں حاضر ہو گئی کہ اس خَانْقاہ والے بُزرگ کی وِلایَت کی ہر طرف دُھوم ہے اور ان کی نگاہِ کرم سے اب بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے مگر وہ مجھے صَبْر کی تلقین کر کے اَندر تشریف لے جا چکے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ خاتون پھر رونے لگی۔ مَدَنی مُنّے کا دِل پگھل گیا اور اس کی رَحْمت بھری زَبان پر یہ اَلفاظ کھیلنے لگے، **"مُحْتَرَمہ! آپ کا مُنّا مَرا ہوا نہیں بلکہ زِنْدہ ہے، دیکھو تو سہی وہ حرکت کر رہا ہے!"** دُکھیاری ماں نے بے تابی کے ساتھ اپنے مُنّے کی لاش پر سے کپڑا اُٹھا کر دیکھا تو وہ سچ مُچ زِندہ تھا اور ہاتھ پیر ہِلا کر کھیل رہا تھا۔ اتنے میں خَانْقاہ والے بُزرگ اَندر سے واپس تشریف لائے، بچے کو زِنْدہ دیکھ کر ساری بات سمجھ گئے اور لاٹھی اُٹھا کر یہ کہتے ہوئے "مَدَنی مُنّے" کی طرف لپکے کہ تُو نے ابھی سے تقدیرِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ کے سَر بَستہ راز کھولنے شُروع کر دیئے ہیں! مَدَنی مُنّا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا اور وہ بُزرگ اُس کے پیچھے دوڑنے

لگے، ''مَدَنی مُنّا'' یکایک قَبرُستان کی طرف مُڑا اور بُلند آواز سے پُکارنے لگا: اے قَبر والو! مجھے بچاؤ! تیزی سے لپکتے ہوئے بُزرگ اچانک ٹھِٹھک کر رُک گئے کیونکہ قَبرِستان سے تین سو مُردے اُٹھ کر اُسی ''مَدَنی مُنّے'' کی ڈھال بن چکے تھے اور وہ ''مَدَنی مُنّا'' دُور کھڑا اپنا چاند سا چہرہ چمکاتا مُسکرا رہا تھا۔ اُس بُزرگ نے بڑی حَسرت کے ساتھ ''مَدَنی مُنّے'' کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: بیٹا! ہم تیرے مَرتبے کو نہیں پہنچ سکتے، اِس لیے تیری مَرضی کے آگے اپنا سرِ تَسلیم خَم کرتے ہیں۔ (مُلَخّص از الحقائق فی الحدائق ج ا ص ۱۴۲ و غیرہ مکتبۃ اویسہ رضویہ، بہاولپور پاکستان)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں وہ ''مَدَنی مُنّا'' کون تھا؟ اُس مَدَنی مُنّے کا نام سَیِّد عبدُ القادِر تھا اور آگے چل کر وہ غَوثُ الاعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکرَم کے لَقَب سے مشہور ہوئے۔ اور وہ بُزرگ ان کے نانا جان حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ صُومَعِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تھے۔

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو اِبنِ ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادِر ہو کہ مُختار ہے بابا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص ۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے غوثِ پاک رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان بہت اَرفَع و اَعلیٰ ہے، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے زَبردَست وَلی اور اَولیا کے سردار ہیں۔ اِس حِکایت سے ہمیں مَعلُوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب بندوں کو ایسی زَبردَست قُوَّت و طاقت عَطا فرماتا ہے کہ مُردے بھی

جِلا(یعنی زِندہ کر) دیا کرتے ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایسی پاکیزہ اور بَرگُزِیدہ شَخْصِیَّت ہیں کہ خُود سَیِّدُالْاَنْبِیاء، حضرت محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اوردیگر اَنْبِیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور مُخْتَلِف اَوْلیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے وِلادَت سے قَبْل آپ کی وِلایَت کی بِشارتیں دی ہیں۔چُنانچہ مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ کتاب ”غوثِ پاک کے حالات“ میں ہے۔

(۱)سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بِشارت

محبوبِ سُبحانی، شیخ عبدُالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرانی کے والدِ ماجد حضرت سَیِّد ابُو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حُضُور غوثِ اَعْظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی وِلادَت کی رات مُشاہَدہ فرمایا کہ سَرورِ کائنات، فَخْرِ مَوْجُودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مع صحابۂ کرام اور اَولیائے عِظام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اِن کے گھر جَلْوہ اَفْروز ہیں اور اِن اَلفاظِ مُبارَکہ سے اُن کو خِطاب فرما کر بِشارت سے نوازا: ”اے ابُوصالح! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم کو ایسا فَرزَند (بیٹا) عطا فرمایا ہے جو وَلی ہے اور وہ میرا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مَحْبُوب ہے اور اس کی اَوْلیاء اور اَقْطاب میں ویسی ہی شان ہو گی، جیسی اَنْبِیاء اور مُرسَلِین عَلَیْہِمُ السَّلَام میں میری شان ہے۔“ (سیرتِ غوث الثقلین، ص۵۵ بحوالہ تفریح الخاطر)

(۲)اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بِشارتیں

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد کو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عِلاوہ جُملہ اَنْبِیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی یہ بِشارت دی کہ تمام اَوْلیاءُ اللہ تمہارے فَرزَندِ اَرجُمَنْد کے مُطیع (فرمانبردار) ہوں گے اور ان کی گردنوں پر ان کا قَدَمِ مُبارَک ہو گا۔“ (سیرتِ غوث الثقلین، ص۵۵ بحوالہ تفریح الخاطر)

جس کی مِنبر بنی گردنِ اَولیاء
اُس قدم کی کَرامت پہ لاکھوں سَلام

(حدائقِ بخشش، ص ۳۱۵)

(۳)حضرت حَسَن بصری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ کی بِشارت:

غوثِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ سے پہلے کے اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے کئی ایک نے آپ کی آمد کی بِشارت دی۔ چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ نے اپنے زمانۂ مُبارَک سے لے کر حضرت شیخ مُحیُّ الدِّین سَیِّد عبدُ القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے زمانۂ مُبارَک تک تفصیل سے خبر دی کہ جتنے بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَولیاء گُزرے ہیں، سب نے شیخ عبدُ القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی (کے آنے کی) کی خبر دی ہے۔ (سیرت غوث الثقلین، ص ۵۸)۔ (غوثِ پاک کے حالات، ص ۲۱)

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا شیخ ابُو بکر بن ہوارا رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ نے ایک روزاپنے مُریدین سے فرمایا: عنقریب عِراق میں ایک عَجَمی شخص جو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور لوگوں کے نزدیک عالی مَرتَبَت ہو گا، اُس کا نام عبدُ القادر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ ہو گا اور بَغداد شریف میں سُکُونت اِختیار کریگا، **قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ** (یعنی میرا یہ قَدَم ہر وَلی کی گردن پر ہے) کا اِعلان فرمائے گا اور زمانے کے تمام اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِم اَجْمَعِین اس کے فرمانبردار ہوں گے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر اخبار المشایخ عنہ بذالک، ص ۱۴) (غوثِ پاک کے حالات، ص ۲۳)

جو وَلی قَبْل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب اَدَب رکھتے ہیں دِل میں مرے آقا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص ۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے غوثِ پاک، شہنشاہِ بغداد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان کس قدر بُلند و بالا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیدا ہوتے ہی غَیب بتانے والے آقا، مکی مدنی مصطفی، حبیبِ کبریا، محمدٌ رّسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کے بُلند مرتبے اور شان و عظمت کی بِشارت دے دی تھی نیز یہ بھی بتا دیا تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تمام اَوْلیاء کے سردار ہوں گے، اسی لئے آپ کے پیدا ہوتے ہی بَرَکات و تَجلیّات کا ظُہُور شُروع ہو گیا۔

وِلادَتِ باسَعادَت

حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یکم رَمَضان بروز جمعۃُ الْمُبارَک ۴۷۰ھ کو بغداد شریف کے قریب قَصبہ جِیلان میں پیدا ہوئے (بھجۃ الاسرار، ص ۱۸۱)

حَیرت اَنگیز واقعات

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُالقادر جیلانی، غوثِ صمدانی، شہبازِ لامکانی، قِندیلِ نورانی، اَلْحَسنی وَالْحُسینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَتِ باسَعادَت کے وَقْت بہت سے حَیرت اَنگیز واقعات ظُہُور پذیر ہوئے، سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ جب آپ رَونقِ اَفروزِ عالَم ہوئے (دنیا میں تشریف لائے)، اُس وَقْت آپ کی والدۂ ماجِدہ حضرت اُمُّ الْخَیْر فاطِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی عُمر ساٹھ سال کی تھی، اس عُمر میں عام طور پر عورتوں کو اَوْلاد سے نااُمیدی ہو جاتی ہے، یہ اللہ تعالٰی کا خاص فَضْل تھا کہ اس عُمر میں حُضُور

غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکرَم اُن کے بَطنِ مُبارک سے پیدا ہوئے۔

جس رات حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَت ہوئی، اُس رات جِیلان شریف کی جن عورتوں کے ہاں بچہ پیدا ہوا، اُن سب کو اللہ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ نے لڑکا ہی عطا فرمایا اور ہر نَو مَولُود لڑکا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وَلی بنا۔ (منے کی لاش، ص ۵)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَت ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں ہوئی اور پہلے دن ہی سے روزے رکھنا شُروع کردیئے، سحری سے لے کر اِفْطاری تک آپ والدۂ مُحترمہ کا دُودھ نہ پیتے تھے۔ (بھجۃ الاسرار، ص ۱۷۲)

حضرت سَیِّدُنا غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکرَم کی والدۂ ماجِدہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الْخَیْر فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا فرمایا کرتی تھیں: جب میرا بیٹا عبدُ القادِر پیدا ہوا تو وہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وَقْت میرا دُودھ نہیں پیتا تھا، اگلے سال رَمَضان کا چاند غُبار کی وَجہ سے نظر نہ آیا تو لوگ میرے پاس دَرْیافْت کرنے کے لئے آئے تو میں نے کہا کہ "میرے بچے نے دُودھ نہیں پیا۔" پھر مَعْلُوم ہوا کہ آج رَمَضان کا دن ہے اور ہمارے شہر میں یہ بات مَشْہُور ہو گئی کہ سَیِّدوں میں ایک بچّہ پیدا ہوا ہے جو رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔ (بھجۃ الاسرار، ذکر نسبہ وصفتہ، ص ۱۷۲)

غوثِ اعظم مُتَّقِیْ ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دُودھ بھی رَمَضان میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیروں کے پیر، پیر دستْ گیر، روشن ضمیر، قُطبِ ربّانی، محبوبِ

سُبحانی، پیرِ لاثانی، پیرِ پیراں، میرِ میراں، الشّیخ ابو محمّد سیّدِ عبد القادِر جیلانی قُدِّسَ سرُّہُ الرَّبّانی کی شان تو دیکھئے کہ بچپن سے ہی آپ کے سینے میں عِبادَت کا جَذبہ مَوجزن تھا، ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے بچوں کو کم عُمری سے ہی نماز روزہ کی عادت ڈالیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بے شُمار فَوائدو بَرَکات حاصل ہوں گے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اَہْلسُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بچہ جیسے آٹھویں سال میں قدم رکھے اس کے ولی (سرپرست) پر لازِم ہے کہ اسے نماز روزے کا حکم دے اور جب گیارھواں سال شُروع ہو تو ولی (سرپرست) پر واجب ہے کہ صوم و صلوٰۃ (نماز روزہ نہ رکھنے) پر مارے، بشرطیکہ روزے کی طاقت ہو اور روزہ ضرر نہ کرے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۳۴۵) نیز ہمیں اپنی حالت پر بھی غور کرنا چاہئے کہ ایک طرف تو ہمارے غوثِ پاک ہیں کہ جنہوں نے شِیر خواری یعنی دودھ پینے کے ایام میں، گود میں ہی روزہ رکھا، جبکہ ہمارا حال یہ ہے کہ صِحّت مَند ہونے کے باوُجُود بھی مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضانُ الْمُبارَک کے فرض روزے قَضا کر دیتے ہیں۔ بعض لوگ شُروع شُروع میں تو پابندی کرتے ہیں، لیکن پھر نَفْس کے بہکاوے میں آکر روزہ رکھنا چھوڑ دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! رَمَضانُ الْمُبارَک کے پُورے روزے رکھنا فَرض ہے، بِلا عُذرِ شَرَعی ایک روزہ بھی تَرک کرنا ناجائز و حَرام اور جَہَنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ بِلا عُذرِ شرعی جان بوجھ کر روزہ چھوڑنے کے بارے میں چند وعیدیں سُنئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ اگر ماہِ رمضان کے روزے بغیر کسی شرعی عذر کے چھوڑے ہیں تو توبہ کرکے ان روزوں کی قَضا کرلیجئے اور آئندہ پابندی سے رَمَضان کے روزے رکھنے کی نِیَّت بھی کرلیجئے۔ چُنانچہ

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: "جس نے کسی رُخْصت اور مَرَض کے بغیر رَمضانُ الْمُبارَک کا ایک روزہ چھوڑا، وہ ساری زِنْدگی کے روزے رکھے تب بھی اس کی کمی پُوری نہیں کر سکتا۔" (جامع الترمذی، ابواب الصوم، باب ماجاء فی الافطار متعمداً، الحدیث: ۷۲۳، ص۱۷۱۸)

سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مَدَدْ گار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِسلام میں چار چیزیں فرض فرمائی ہیں، جس نے ان میں سے تین پر عمل کیا تو وہ اسے کسی کام نہ آئیں گی جب تک کہ وہ ان تمام کو اَدا نہ کرے: (۱) نماز (۲) زَکوٰۃ (۳) رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزے اور (۴) بَیْتُ اللہ شریف کا حج۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۱۷۸۰۴، ج۶، ص۲۳۶)

حضرتِ سَیِّدُنا جابِر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَروی ہے، تاجدارِ مدینۂ مُنوّرہ، سُلْطانِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: جس نے ماہِ رَمضان کو پایا اور اس کے روزے نہ رکھے وہ شخص شَقِی (یعنی بد بَخْت) ہے۔ جس نے اپنے والِدین یا کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ اچّھا سُلوک نہ کیا وہ بھی شَقِی (یعنی بد بَخْت) ہے اور جس کے پاس میرا ذِکْر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود نہ پڑھا، وہ بھی شَقِی (یعنی بدبَخْتُ) ہے"۔ (مَجمعُ الزّوائد ج۳ ص ۳۴۰ حدیث ۴۷۷۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے روزے چھوڑنے سے مُتَعَلِّق دل ہِلا دینے والی احادیثِ مُبارَکہ سماعت فرمائیں، کیا اب بھی روزے تَرْک کریں گے؟ کیا اب بھی نمازیں قضا کریں گے؟ کیا اب بھی گُناہوں سے باز نہیں آئیں گے؟ آیئے پکی نِیَّت کر لیجئے کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اب میری کوئی نماز قَضا نہیں ہو گی! کوئی روزہ قَضا نہیں ہو گا! زَہے نَصِیب کہ ہم اپنے ساتھ ساتھ اپنے بچوں اور گھر والوں کو

بھی نمازاور روزے کا عادی بنائیں۔ اگر ہم خُود کو اور اپنے گھر والوں کو نیک بنانا چاہتے ہیں اور گُناہوں بھری زِندگی سے جان چُھڑانا چاہتے ہیں تو خُود کو اور گھر والوں کو دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ کرلیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے نیک بننے کا جَذبہ پیدا ہو گا اور گُناہوں سے نَفرت کا ذِہن بنے گا اور یوں ہماری دُنیا و آخرت دونوں سنور جائیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیروں کے پیر، پیرِ دَستْ گِیر، روشن ضمیر شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مادَرْزاد (یعنی پیدائشی) وَلی تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں تھے اور ماں کو جب چھینک آتی اور اس پر وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہتیں، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پیٹ ہی میں جواباً "یَرْحَمُكِ اللہُ" کہتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یکم رَمَضَانُ الْمُبارَک بروز پیر صبحِ صادِق کے وَقْت دُنیا میں جلْوہ گر ہوئے، اُس وَقْت ہونٹ آہِستہ آہِستہ حَرَکت کر رہے تھے اور اللہ اللہ کی آواز آرہی تھی۔

(مُنّے کی لاش، ص۴۔۵)

رونقِ کُل اولیا یاغوثِ اعظم دَستْگیر
پیشوائے اَصفیا یاغوثِ اعظم دَستْگیر
آپ ہیں پیروں کے پیراورآپ ہیں روشن ضمیر
آپ شاہِ اَتقیا یاغوثِ اعظم دَستْگیر
پیدا ہوتے ہی رکھے رَمضاں میں روزے، دن میں دودھ
کا نہ اک قطرہ پیا یاغوثِ اعظم دَستْگیر

(وسائلِ بخشش، ص۵۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کھیل کُود سے بے رغبتی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا جاتا ہے کہ بچپن میں عُموماً بچے کھیل کُود کی طرف راغب ہوتے ہیں اور پڑھائی سے دُور بھاگتے ہیں جبکہ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان تو دیکھئے کہ بچپن ہی سے آپ کو کھیل کُود سے کوئی رَغبت نہیں تھی، نِہایت صاف سُتھرے رہتے اور زبانِ مبارک سے کبھی کوئی کم عَقلی کی بات نہ نکلتی تھی، اپنے لَڑکپن کے مُتعلِّق خُود اِرشاد فرماتے ہیں کہ عُمر کے اِبتدائی دَور میں جب کبھی میں لڑکوں کے ساتھ کھیلنا چاہتا تو غَیب سے آواز آتی تھی کہ "لَہو ولَعِب (کھیل کُود) سے باز رہو" جسے سُن کر میں رُک جایا کرتا تھا اور اپنے گِرد وپیش پر نظر ڈالتا تو مجھے کوئی کہنے والا دِکھائی نہ دیتا تھا، جس سے مجھے دَہشت سی مَعلُوم ہوتی، میں جلدی سے بھاگتا ہوا گھر آتا اور والدۂ مُحترمہ کی آغوشِ مَحبَّت میں چُھپ جاتا تھا، اب وہی آواز میں اپنی تنہائیوں میں سُنا کرتا ہوں، اگر مجھے نیند آتی ہے تو فوراً میرے کانوں میں آکر مجھے مُتنَبِّہ (خبردار) کر دیتی ہے کہ "تم کو اس لیے نہیں پیدا کیا گیا ہے کہ تم سویا کرو"۔

(بھجۃ الاسرار، ص۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے بچوں کو دوسری فُضُول باتیں سکھانے کے بجائے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْر سکھائیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا بچوں پر اچھا اَثر پڑے گا۔ چُنانچہ مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اپنی کتاب "اِسلامی زِندگی" جسے الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے بھی شائع

کیا ہے، اس کتاب میں بچوں کی پَرْوَرِش کا اِسلامی طریقہ بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:

جب بچّہ کچھ بولنے کے لائِق ہو تو اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام سکھاؤ، پہلے مائیں اللہ اللہ کہہ کر بچّوں کو سُلاتی تھیں اور اب گھر کے ریڈیو اور گراموفون (ایسا آلہ جس کے ریکارڈر سے آواز نکلتی ہے) بَجا کر بہلاتی ہیں۔ جب بچّہ سمجھ دار ہو جائے تو اُس کے سامنے ایسی حَرَکت نہ کرو جس سے بچے کے اَخْلاق خَراب ہوں۔ کیونکہ بچّوں میں نَقْل کرنے کی زِیادہ عادت ہوتی ہے۔ ان کے سامنے نمازیں پڑھو۔ قرآنِ پاک کی تِلاوت کرو اور ان کو بُزرگوں کے قِصّے کہانیاں سُناؤ۔ بچّوں کو کہانیاں سُننے کا بَہُت شَوق ہوتا ہے۔ سبق آموز کہانیاں سُن کر اچھّی عادتیں پڑیں گی۔ جب اور زِیادہ ہوش سنبھالیں تو سب سے پہلے ان کو پانچوں کلمے، ایمانِ مُجمَل، ایمانِ مُفَصَّل، پھر نماز سکھاؤ۔ کسی مُتَّقِی یا حافِظ یا مولوی (صاحب) کے پاس کچھ روز بِٹھا کر قرآنِ پاک اور اُردو کے دِینِیات (اِسلامیات) کے رِسالے ضَرور پڑھاؤ اور جس سے بچّہ مَعْلُوم کرے کہ میں کس دَرَخْت کی شاخ اور کس شاخ کا پھل ہوں، اور پاکی پَلِیدی وغیرہ کے اَحْکام یاد کرے۔

(اسلامی زندگی، ص30 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے بچوں کی مدنی تربیت کے لئے بچوں کی سچی کہانیاں لکھی ہیں، جس میں بہت ہی پیارے پیارے عنوان ہیں، انداز بھی بہت آسان رکھا ہے تاکہ بچے بآسانی سمجھ سکیں اور ان رسالوں میں پیپر بہت چکنا رکھا گیا ہے اور جگہ جگہ خاکے بنائے گئے ہیں تاکہ بچوں کے لئے کشش ہو، بچوں کی یہ کہانیاں مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے اور اگر ویب سائٹ سے پڑھنا چاہیں تو

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے آپ ان کہانیوں کو پڑھ بھی سکتے ہیں، ڈاؤن لوڈ بھی کرسکتے ہیں اور اس کا پرنٹ بھی نکال سکتے ہیں۔ ان رسائل کے نام ہیں (1) نور والا چہرہ (2) فرعون کا خواب (3) بیٹا ہو تو ایسا (4) جھوٹا چور

"نور والا چہرہ" آپ پڑھیں گے یا بچوں کو پڑھائیں گے یا سنائیں گے تو ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دل میں پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، محمدِ عربی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت بڑھے گی اور ساتھ ہی ساتھ ویڈیو گیمز کے دینی اور دنیاوی نقصانات سے بھی آگاہی ہو گی۔

"فرعون کا خواب" آپ پڑھیں گے یا بچوں کو پڑھائیں گے یا سنائیں گے تو ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی شان و عظمت سے آگاہی ہو گی اور ساتھ ہی ساتھ کولڈ ڈرنکس (Cold Drinks) کے نقصانات کی بھی معلومات ہوں گی۔

"بیٹا ہو تو ایسا" آپ پڑھیں گے یا بچوں کو پڑھائیں گے یا سنائیں گے تو ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پتا چلے گا حضرتِ سیدنا اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام نے کس طرح اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کیا اور پھر کس طرح جنّتی مینڈھا، آپ کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھیجا، حضرتِ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے خصوصی فضائل بھی پتا چلیں گے اور ٹافیاں، چاکلیٹس اور رنگ برنگی کھٹ مٹھی گولیاں کھانے کے نقصانات بھی آپ کو معلوم ہوں گے۔

"جھوٹا چور" رسالہ اگر آپ پڑھیں گے یا بچوں کو پڑھائیں گے یا سنائیں گے تو ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو بھی جھوٹ سے نفرت ہو گی اور بچوں کو بھی اور ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سچ بولنے کی رغبت آپ کو بھی

ہو گی اور آپ کے بچوں کو بھی اور جو کار آمد مدنی پھول اس رسالے کے آخر میں ہیں، اس سے آپ کو بھی اور بچوں کو بھی ظاہر و باطن صاف رکھنے کی تربیت ہو گی۔ ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کاش! جن بھُوت کی کہانیاں بچوں کو پڑھانے یا سنانے کے بجائے ہم یہ سچی اسلامی کہانیاں بچوں کو پڑھائیں یا سنائیں، ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ دیکھیں گے کہ آپ کے بچے مدنی ماحول میں ڈھلتے چلے جائیں گے۔

مِرے غوث کا وسیلہ رہے شاد سب قبیلہ
اِنہیں خُلد میں بسانا مَدنی مدینے والے
مِرے جس قَدَر ہیں اَحباب انہیں کر دیں شاہ بیتاب
ملے عِشق کا خزانہ مَدنی مدینے والے
مِری آنیوالی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تُو بنانا مَدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص429)

شکمِ مادَر میں عِلْم

پانچ برس کی عمر میں جب پہلی بار بِسْمِ اللہ پڑھنے کی رَسم کے لیے کسی بُزُرگ کے پاس بیٹھے تو اَعُوْذ اور بِسْمِ اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور الٓمّٓ سے لے کر 18 پارے پڑھ کر سنا دیے۔ اُن بُزُرگ نے کہا: بیٹے! اور پڑھیے۔ فرمایا: بس مجھے اِتنا ہی یاد ہے کیوں کہ میری ماں کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اُس وَقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں نے سن کر یاد کر لیا تھا

(رسالہ منے کی لاش ص4 بحوالہ الحقائق فی الحدائق ص140)

میرے مرشد مِری سرکار ہیں غوثِ اعظم
میرے رہبر مرے غمخوار ہیں غوثِ اعظم
ہو کرم! حُسنِ عمل آہ! نہیں ہے کوئی
نہ وظائف ہیں نہ اَذکار ہیں غوثِ اعظم
حشر کے روز ہماری بھی شَفاعت کرنا
آہ! ہم سخت گنہگار ہیں غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ غوثُ الوری، مشکل کشاو حاجت روا، گیارہویں والے پیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب کچھ بڑے ہو گئے تو آپ کو قرآنِ پاک کی تعلیم دِلوانے کے لئے مَدْرَسہ میں داخل کروادیا گیا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے بچوں کو قرآنِ پاک کی تعلیم ضَرور دِلوایا کریں۔ اَفْسوس! آج ہم اپنے بچوں کو دُنیا کی تعلیم تو بہت زوروشور سے دِلواتے ہیں، خُوب پیسے خرچ کرتے ہیں، توجُّہ بھی دیتے ہیں مگر دِینی تعلیم کی طرف ہمارا کوئی رُجحان نہیں ہے۔ ہم اِسکول کے ہوم وَرک کے مُتَعَلِّق تو روز بچوں سے پوچھ گچھ کرتے ہوں گے، اپنی نگرانی میں بچوں سے ہوم وَرک کرواتے ہوں گے، اگر اسکول میں بچوں کی پڑھائی میں کمزوری نظر آئے تو بچوں کو ڈانٹتے بھی ہوں گے اور اس کمزوری کو دُور کرنے اور تعلیمی مِعیار کو بہتر سے بہتر بنانے کے لیے ٹیوشن کی الگ سے ترکیب بھی کرتے ہوں گے کہ کسی طرح میرا بچہ کوئی پوزیشن لینے میں کامیاب ہوجائے، لیکن صَدْ اَفسوس! کہ دِینی تعلیمات اور مَدْرَسہ کے اَسْباق سے مُتَعَلِّق ہم بچوں پر بالکل توجُّہ نہیں دیتے۔ آیئے! آج سے نِیَّت کرتے ہیں کہ اب ہم اپنے

بچوں کو ذَوق وشَوق کے ساتھ دِینی تعلیم بھی دلوائیں گے اور اس حَوالے سے ان پر خُوب توجُّہ بھی دیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے "مَدْرَسَۃُ المدینہ "ایک عرصے سے تعلیمِ قرآن کو عام کرنے میں مصروفِ عمل ہیں، جہاں آپ بآسانی اپنے بچوں کو قُرآنی تعلیمات کے زیور سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے اَخْلاق وکردار کو بھی بہتر بناسکتے ہیں۔ لہٰذا اس سے فائدہ اُٹھایئے اور ہوسکے تو کم از کم اپنے ایک بچے کو قرآنِ پاک کا حافِظ بنایئے، عالِمِ دین بنایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی، جس کا مدنی پیغام دنیا کے کم وبیش 192 ممالک میں پہنچ چکا ہے، اس مدنی تحریک کے تحت مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو فی سبیل اللہ قرآنِ پاک حفظ بھی کروایا جاتا ہے، ناظرہ بھی پڑھایا جاتا ہے، صرف پاکستان میں 2 ہزار سے زائد مدرسۃ المدینہ قائم ہیں، جن میں 1 لاکھ سے زائد طلبہ وطالبات ہیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بچوں اور بچیوں کو عالم اور عالمہ کورس (درسِ نظامی) بھی کروایا جاتا ہے، صرف پاکستان میں دعوتِ اسلامی کے تقریباً پونے 4 سو جامعات المدینہ قائم ہیں، جن میں ہزاروں طلبہ وطالبات ہیں۔ جو والدین اپنے بچوں کو حافظِ قرآن بناتے ہیں، ان کو بروزِ قیامت بہت بڑا مقام عطا کیا جائے گا۔

حضرتِ سَیِّدُنا بُرَیْدَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مُختار، حبیبِ پروَرْدَگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا تو اس کے والدین کو قِیامت کے دن نُور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا، جس کی چمک سُورج کی طرح ہو گی اور اس کے والدین کو دو حُلّے پہنائے جائیں گے جن کی قیمت

یہ دُنیا اَدا نہیں کر سکتی تو وہ پوچھیں گے "ہمیں یہ لِباس کیوں پہنائے گئے ہیں؟" ان سے کہا جائے گا "تمہارے بچوں کے قرآن کو تھامنے کے سبب۔"

(المستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب من قرا القرآن وتعلمه...الخ، رقم ۲۱۳۲، ج ۲، ص ۲۷۸)

بچوں کو قرآنِ پاک حفظ کروانے یا ناظرہ پڑھوانے کے ساتھ ساتھ علمِ دین بھی سکھائیں، عقائد کے بارے میں بھی بتائیں، پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰی، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آل و اصحاب علیھم الرضوان اور اولیاء و علماء کی محبت اور عظمت بھی بچے کے دل میں اُجاگر کریں، اپنے بچوں کو طہارت، غسل، وضو، نماز و روزہ وغیرہ کے بارے میں بھی تعلیم دیں، اس کے لئے آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ اپنے بچوں کو جامعۃ المدینہ میں داخل کرائیں، ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ تمام علوم بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ، آپ کا بچہ علمِ دین حاصل کر کے دنیا و آخرت میں آپ کے لئے راحت و سکون کا باعث بنے گا۔ ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنی وِلایت کا عِلْم ہونا

حُضُور غوثِ اَعْظَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں کہ جب میں صِغَرِ سِنی (بچپن) کے عالَم میں مَدْرَسہ کو جایا کرتا تھا تو روزانہ ایک فِرِشتہ اِنْسانی شکل میں میرے پاس آتا اور مجھے مَدْرَسہ لے جاتا، خُود بھی میرے پاس بیٹھا رہتا تھا، میں اس کو مُطْلَقاً نہیں پہچانتا تھا کہ یہ فِرِشتہ ہے، ایک دن میں نے اس سے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں فِرِشْتوں میں سے ایک فِرِشتہ ہوں، اللہ تَعَالٰی نے مجھے اس

لیے بھیجا ہے کہ میں مَدْرَسہ میں آپ کے ساتھ رہا کروں۔

اسی طرح آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، کہ ایک روز میرے قریب سے ایک شخص گُزرا جس کو میں بالکل نہ جانتا تھا، اس نے جب فِرِشتوں کو یہ کہتے سُنا کہ کُشادہ ہو جاؤ تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی بیٹھ جائے، تو اس نے ایک فِرِشْتے سے پوچھا کہ یہ لڑکا کس کا ہے؟ تو فِرِشتے نے جواب دیا کہ یہ سادات کے گھرانے کا لڑکا ہے، تو اس نے کہا کہ یہ عَنْقَریب بہت بڑی شان والا ہو گا۔ (بھجۃ الاسرار، ص ۴۸)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے شیخ عبدُ الرزّاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حُضُور غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے دَرْیافْت کیا گیا کہ آپ کو اپنے وَلی ہونے کا عِلْم کب ہوا؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب میں دس برس کا تھا اور اپنے شہر کے مکتب میں جایا کرتا تھا اور فِرِشتوں کو اپنے پیچھے اور اِرْدْگرد چلتے دیکھتا، جب مکتب میں پہنچ جاتا تو وہ بار بار یہ کہتے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وَلی کو بیٹھنے کے لیے جگہ دو۔ اسی واقعہ کو بار بار دیکھ کر میرے دل میں یہ اِحساس پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دَرَجۂ وِلایت پر فائز کیا ہے۔ (بھجۃ الاسرار، ص ۴۸)

فِرِشتے مَدْرَسے تک ساتھ پہنچانے کو جاتے تھے
یہ دربارِ الٰہی میں ہے رُتبہ غوثِ اعظم کا

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوثِ اعظم کا
لحد میں جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے
تو کہہ دوں گا طریقہ قادری ہوں نام لیوا غوثِ اعظم کا

جمیلِ قادری سو جان سے ہو قربان مُرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوثِ اعظم کا

بچپن میں راہِ خُدا کے مُسافر بن گئے

دست گیرِ بے کساں، راہنمائے گمراہاں، شہبازِ لامکاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَچْپن ہی میں عِلْمِ دِیْن حاصِل کرنے کے لئے راہِ خدا کے مُسافِر بن گئے تھے۔ چُنانچہ حضرت شَیْخ محمد بن قائِدْ اَوَانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرت محبوبِ سُبحانی، غَوثِ اَعْظَم جِیْلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہم سے فرمایا کہ بَچْپن میں حج کے دن مجھے ایک مرتبہ جنگل کی طَرَف جانے کا اِتّفاق ہوا اور میں ایک بیل کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا کہ اس بیل نے میری طرف دیکھ کر کہا: "یَاعَبْدَ الْقَادِرِ مَا لِھٰذَا خُلِقْتَ یعنی اے عَبْدُ القادِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! تمہیں اِس قِسْم کے کاموں کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا۔" میں گھبرا کر گھر لوٹا اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مَیدانِ عَرَفات میں لوگ کھڑے ہیں، اِس کے بعد میں نے اپنی والِدۂ ماجِدہ کی خِدْمتِ اَقْدَس میں حاضِر ہو کر عَرْض کِیا: "آپ مجھے راہِ خُدا میں وَقْف فرمادیں اور مجھے بغداد جانے کی اِجازت مَرْحمت فرمائیں تاکہ میں وہاں جاکر عِلْمِ دِین حاصل کروں۔" والِدۂ ماجِدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا نے مجھ سے اِس کا سَبَب دَرْیافت کِیا، میں نے بیل والا واقعہ عَرْض کر دیا تو اُن کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور وہ 80 دِینار جو میرے والِدِ ماجِد کی وِراثت تھے، میرے پاس لے آئیں، تو میں نے ان میں سے 40 دِینار لے لئے اور 40 دینار اپنے بھائی سَیِّد ابُو احمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے چھوڑ دیئے، والِدۂ ماجِدہ نے میرے چالیس (40) دِینار میری گُدڑی میں سِی دِیئے اور مجھے بغداد جانے کی اِجازت عِنایت فرمادی۔ اُنہوں نے مجھے ہر حال میں راسْت گوئی اور سچّائی کو اپنانے کی تاکید

فرمائی اور جِیلان کے باہر تک مجھے اَلْوَدَاع کہنے کے لئے تَشْرِیف لائیں اور فرمایا: "اے میرے پیارے بیٹے! میں تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اور خُوشْنُودی کی خاطِر اپنے پاس سے جُدا کرتی ہوں اور اب مجھے تُمہارا مُنہ قِیامت کو ہی دیکھنا نصیب ہو گا۔"

(بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، ص۱۶۷)

شوقِ علمِ دین

حضرتِ سَیِّدُنا شَیْخ عَبْدُالْقَادِر جِیلانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے عِلْمِ دِین حاصِل کرنے کا انداز بڑا نِرالا تھا، آپ کے شوقِ عِلْمِ دِین کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ آپ فرماتے ہیں: میں اپنے طالِبِ عِلْمی کے زمانے میں اَساتِذہ سے سَبَق لے کر جنگل کی طرف نِکل جایا کرتا تھا، پھر بَیابانوں اور خَرابوں (وِیرانوں) میں دن ہو یا رات، آندھی ہو یا مُوسَلا دھار بارش، گرمی ہو یا سردی اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا تھا، اُس وقت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عِمامہ باندھتا اور مَعْمُولی ترکارِیاں کھا کر شِکَم (پیٹ) کی آگ سَرد کرتا، کبھی کبھی یہ ترکارِیاں بھی ہاتھ نہ آتیں، کیونکہ بُھوک کے مارے ہوئے دوسرے فُقَراء بھی اِدھر کا رُخ کرلیا کرتے تھے، ایسے مَواقِع پر مجھے شَرْم آتی تھی کہ میں دَرْوِیشوں کی حَق تَلَفی کروں، مَجْبُوراً وہاں سے چلا جاتا اور اپنا مُطَالَعہ جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری ہوئی زمین پر سو جاتا (قلائدالجواھر، ص۱۰ ملخصاً)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے اِسی زَمانۂ طالِبِ عِلْمی کے بارے میں فرماتے ہیں: میں زمانے کی جن سختیوں سے دوچار ہُوا، اُنہیں برداشت کرتے کرتے پہاڑ بھی پَھٹ جاتا، یہ تو اُس ذاتِ بے نیاز (عَزَّوَجَلَّ) کا کام ہے کہ میں بَہ عافِیَّت اُن خارزاروں (کانٹے دار جنگلوں) سے گُزر گیا۔ (قلائدالجواھر، ص۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ ہمارے **غَوثِ اَعْظَم**، دَسْتْگِیْر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْکَبِیْر کو عِلْمِ دِین حاصِل کرنے کا کِس قَدَر شَوق تھا کہ تَکْلِیفیں اور مَشَقَّتیں برداشْت کرکے بھی عِلْمِ دِین حاصِل فرماتے۔ یقیناً عِلْمِ دِین کا حُصُول بَہُت بڑی سَعادت ہے۔ عِلْم کے حُصُول کی کوشِش کرنے والے کے لئے احادِیثِ مُبارَکہ میں کثیر فَضَائل بَیان کئے گئے ہیں۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو اپنے دِین کا عِلْم سیکھنے کے لئے صُبْح کو چلا یا شام کو وہ جنّتی ہے۔

(کنزالعمال، کتاب العلم، باب اول فی الترغیب فیہ، الحدیث ۲۸۷۰۲، ج۱۰، ص۶۱)

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا: جو عِلْم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالٰی اُس کے لئے جنّت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے اور بے شک فرشتے طالِبُ الْعِلْم کے عَمَل سے خُوش ہو کر اُس کے لئے اپنے پَر بِچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین و آسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں، عالِمِ دِین کے لئے اِسْتِغْفار کرتی ہیں اور عالِم کی عابِد پر فضیلت ایسی ہے جیسی چَودھویں رات کے چاند کی دِیگر سِتاروں پر اور بے شک عُلَماء وارِثِ اَنْبِیاء ہیں، بے شک اَنْبِیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام دِرْہَم و دِینار کا وارِث نہیں بناتے بلکہ یہ نُفُوسِ قُدْسِیّہ عَلَیْہِمُ السَّلَام تو صِرف عِلْم کا وارِث بناتے ہیں، تو جِس نے اِسے حاصِل کرلیا، اُس نے بڑا حِصّہ پالیا

۔(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، ج۱، ص۱۴۵، رقم الحدیث: ۲۲۳، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بندہ عِلْم کی جُسْتُجو میں جُوتے یا موزے یا کپڑے پہنتا ہے، اپنے گھر کی چَوکھٹ

سے نکلتے ہی اُس کے گُناہ مُعاف کردِیئے جاتے ہیں۔(طبرانی اوسط، باب المیم، ج۴ص۲۰۴، رقم: ۵۷۲۲، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دورِ جدید میں نوجوان نَسْل ایسے لوگوں کی تلاش میں سَرگرداں نظر آتی ہے جنہیں وہ دُنیا میں کامیابی کے لئے اپنا آئیڈِیل بنا سکے۔ مگر صَد اَفسوس! اسلامی تعلیمات سے دُوری کی بِنا پر وہ یہ بات بُھول چُکی ہے کہ دُنیاوی زِندگی فانی ہے۔ لہٰذا اُخرَوی زِندگی میں نَجات پانے اور بارگاہِ خُداوندی میں سُرخرو ہونے کے لئے بے حد ضَروری ہے کہ ہم اِسی دنیا میں ایسے لوگ تلاش کریں جو سیرت وکِردار کے اعلیٰ نُمونے ہوں اور ہم اُنہیں آئیڈِیل بنا کر فَخْر مَحْسُوس کریں۔ کیونکہ کوئی اِنْسان اُس وَقْت تک اپنی سِیْرت کو صَحِیح اِسْلامی خُطُوط پر تَعْمِیر نہیں کرسکتا جب تک کہ اُس کے سامنے سِیْرت وکِردار کے اعلیٰ نُمونے مَوْجُود نہ ہوں۔

اِس میں کوئی شک نہیں کہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے بڑھ کر کوئی دوسرا اِنْسان آئیڈِیل نہیں بن سکتا کیونکہ اُن کا اَصْل کام ہی تَعْمِیرِ سِیْرت تھا۔ فرمانِ الٰہی ہر مُؤمِن ومُتَّقِی کے لئے نہ صِرف مَشْعَلِ راہ بلکہ مَقْصَدِ حَیات ہے جیسا کہ پارہ 21 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت نمبر 21 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: بیشک تمہیں رَسُوْلُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔(پ۲۱، الاحزاب:۲۱) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو:** یہ بات بھی سب جانتے ہیں کہ شَہَنْشاہِ مدینہ، قرارِ قَلْب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا طریقِ تَرْبِیَّت، نِظامِ صُحْبت تھا، جس کسی نے صُحبتِ نَبَوی سے جس قَدَر زِیادہ فَیض حاصِل کِیا، اُسی قَدَر کامِل واَکْمل ٹھہرا اور بارگاہِ خُداوندی میں مَقْبُول ومُعَزَّز بن گیا۔

تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد اُمّت کی تَربِیَت کا یِہی فَرِیْضہ بار گاہِ نَبُوَّت کے براہِ راسْت تَربِیَت یافتہ ہونے کا شَرَف رکھنے والے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سنبھال لِیا۔ نیکی کی دَعوت وتَربِیَت کا یہ سِلْسِلہ چونکہ دائمی و اَبَدی تھا اور اُسے قِیامت تک جارِی رہنا تھا اِس لئے یہ کسی نہ کسی شکل وصُورت میں جارِی وسارِی رہا۔

صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بعد بھی ہر دَور میں ایسے عُلَمائے حَق اور صاحِبِ دِل بُزُرگ سامنے آتے رہے جنہوں نے اِسْلامی تَعْلِیمات کے نُور سے نہ صِرْف لوگوں کو مُنَوّر کیا بلکہ اپنے عَمَل سے دِینِ حَق کی صَحِیح تَفْسِیر وتَشْرِیح بھی کی۔ اِسْلامی تاریخ کا کوئی دَور بھی ایسے نُفُوسِ قُدسِیّہ سے خالی نہیں۔ سَلْطَنَتیں مِٹ گئیں، حُکومتیں وُجُود میں آتی اور خَتم ہوتی رہیں، شہر بستے اور تباہی کا شِکار ہوتے رہے، مگر اُن اَوْلِیاءُ اللہ نے نیکی کی دعوت کے اس اَہَم فَرِیضے کو کبھی تَرْک نہ کِیا۔ اُن نیک بندوں نے جب اَحْکامِ خُداوَنْدی کو اپنے نُفُوس کی سَلْطَنَت پر نافِذ کِیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عام لوگوں کے دِلوں پر اُن کی حُکومت قائِم فرمادی، نیز اُنہیں اپنا دوست قرار دیتے ہوئے: ﴿وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اور نہ اُنہیں کچھ اَندیشہ ہو اور نہ کچھ غم۔ پ۱، البقرۃ: ۶۲) کا مُژْدۂ جانْفِزا سُنایا۔ اُنہی لوگوں میں سے ایک حضرتِ سَیِّدُنا غَوثِ اَعْظَم جِیلانی، قُطْبِ رَبّانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی بھی ہیں، جن کی عَظمت کا آج بھی ڈنکا بَج رہا ہے، دِینِ اِسْلام کی شَمْع کو فَرُوزاں کرنے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدماتِ جَلِیلہ، ایک تارِیخی حَقِیقت ہے، آپ نے لالَچ و خَوف سے بے نِیاز ہو کر مَحْض رِضائے اِلٰہی کے لئے اپنی زِندَگی کا لمحہ لمحہ لوگوں کی اِصْلاح کے لئے نہ صِرْف وَقْف کیا بلکہ ہر دَم مَخْلُوقِ خُدا کی دُنیا و آخِرت سَنوارنے میں مَصْرُوف بھی رہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اُن کے نَقْشِ قَدَم پر چلیں اور اُن کی سِیرت سے حاصِل ہونے والے مَدَنی

پُھولوں پر عَمَل کرتے ہوئے اپنی دُنیا و آخِرت کو بہتر بنائیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی حُضُورِ غَوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نَقْشِ قَدَم پر چلنے کی تَوفِیْق عَطا فرمائے۔ جو خوش نصیب عاشقانِ غوث و رضا سنت کی خدمت کے لئے وقفِ مدینہ ہوں، نیکی کی دعوت دیں، ہر ماہ مدنی قافلوں میں سفر کریں، مدنی انعامات اپنائیں، اُن کے لئے عاشقِ غوث و رضا امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ بارگاہِ غوثیت میں التجاء کرتے ہیں

سجائیں عِمامہ بڑھائیں جو داڑھی — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو ہیں وَقف، سنّت کی خدمت کی خاطر — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو روزانہ دیتے ہیں نیکی کی دعوت — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
سفر قافلے میں جو کرتے ہیں ہر ماہ — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو دیں راہِ مولا میں بارہ مہینے — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم
جو اپناتے ہیں "مدنی انعام" اکثر — انہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گیارہویں والے پیر، پیرانِ پیر، پیر دست گیر، روشن ضمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بھی کیا بلند و بالا شان ہے کہ آپ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے مُردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے، اللہ اللہ، آپ کی شان تو دیکھئے کہ آپ کی ولادت سے قبل، آپ کی ولایت کی خوشخبریاں آپ کے والد کو انبیاء بلکہ خود سید الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم دیتے ہیں، شانِ غوث پر قربان جایئے، آپ کی آمد کی خبریں،

آپ کی تشریف آوری سے قبل اولیاء دیتے آئے، شان و عظمت تو مُلاحظہ فرمایئے کہ پیدا ہوتے ہی رمضان میں دن کے وقت دودھ نوش نہیں فرماتے، سبحان اللہ بچپن ہی سے کھیل کود سے بچتے ہیں، مرحبا! آپ نے اپنی امی جان کے شکم میں 18 پارے حفظ کر لئے تھے، اللہ اکبر! کیا ارفع و اعلیٰ شان ہے کہ فرشتے مدرسے تک آپ کو پہنچانے آتے تھے، شوقِ علم تو دیکھئے، مرحبا صد مرحبا! آپ دن رات، گرمی سردی، آندھی طوفان بہر حال مطالعہ جاری رکھتے تھے، مشقتیں تکلیفیں برداشت کرتے مگر حصولِ علم میں مشغول رہتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی محبت نصیب فرمائے، ہم آپ کی غلامی میں زندہ رہیں اور کاش! بروزِ قیامت بھی آپ کے غلاموں میں اٹھیں۔ اٰمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی، غوثِ پاک کی غلامی کی طرف بُلا رہی ہے، دنیا و آخرت کی بہتریاں پانے کے لئے اس بغدادی و مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔

مجلس مَزاراتِ اَوْلیاء کا تعارُف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَیۡخِ طَرِیۡقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ نے ہمیشہ تبلیغِ قُرآن و سُنّت کی عالمگیر غَیر سِیاسی تَحرِیک دعوتِ اسلامی کے ہر ہر اسلامی بھائی و اِسلامی بہن کو اَوْلیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی تَعۡظِیۡم و تَکۡرِیۡم کا دَرۡس دِیا۔ آپ کے اِسی دَرۡس کا نتیجہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے شُعبہ جات میں سے ایک اَہَم شُعبہ "**مَجلِسِ مَزاراتِ اَوْلیاء**" بھی ہے۔ یہ مَجلِس دِیگر مَدَنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دِین کے مَزاراتِ مُبارَکہ پر حاضِر ہو کر مُختَلِف دِینی خِدمات سَر اَنجام دیتی ہے۔ مثلاً حتَّی المقدُور صاحِبِ مزار کے عُرس کے مَوقَع پر اجتماعِ ذِکر و نعت کا اِنعِقاد کرتی ہے، مَزارات سے مُلحِقہ مَساجِد میں

عاشِقانِ رَسُول کے مَدَنی قافلے سَفر کرواتی اور بِالخُصُوص عُرس کے دنوں میں مَزار شریف کے اِحاطے میں سُنَّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگاتی ہے، جن میں وُضو، غُسل، تَیَمُّم، نمازاور اِیصالِ ثواب کا طریقہ، مَزارات پر حاضِری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماعات میں شِرکت ، مدنی قافلوں میں سَفر اور مدنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب بھی دِلائی جاتی ہے، ایامِ عُرس میں صاحبِ مَزار کی خِدمَت میں ڈھیروں ڈھیر اِیصالِ ثواب کے تحَائِف پیش کرتی ہے نیز صاحبِ مَزار بُزرگ کے سَجّادہ نشین، خُلَفَااور مَزارات کے مُتوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو دن دُگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی کاموں میں حِصّہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں ایک مَدَنی مقصد عطا فرمایا ہے کہ مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، لہٰذا اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن جائیے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک کام روزانہ **"چوک دَرس"** بھی ہے۔ بے شک

چوک دَرْس تبلیغِ دین کا ایک بہترین ذَرِیعہ ہے اور یہ بہت بابَرَکت اور فَضِیلت والا کام ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ بازار میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرنے والے کے لیے ہر بال کے بدلے قِیامت میں نُور ہو گا۔

(شُعَبُ الْاِیمان، ج۱، ص ۴۱۲، حدیث ۵۶۷)

یاد رہے! تِلاوتِ قرآن، حَمْد و ثَنا، مُناجات و دُعا، دُرُود و سلام، نعت، خُطْبہ، دَرْس، سُنَّتوں بھرا بیان وغیرہ سب "ذِکْرُ اللہ" میں شامل ہیں۔ لہٰذا ہر اِسلامی بھائی کو چاہئے کہ روزانہ کم اَزْ کم 12 مِنَٹ بازار میں فیضانِ سُنَّت کا دَرْس دے یا سُنے۔ جتنی دیر تک دَرْس دے گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُتنی دیر اسے بازار میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے کا ثواب ملے گا۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کتنے خُوش نَصِیب ہیں وہ اِسلامی بھائی جو اپنی زبان کو نیکی کی دعوت، سُنَّتوں بھرے بیان اور ذِکْر و دُرُود میں لگائے رکھتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **چوک دَرْس** میں بھی عِلْمِ دین ہی کی باتیں سکھائی جاتی ہیں۔ آپ بھی روزانہ **چوک درس** دینے یا سُننے کی نِیَّت کر لیجئے۔ اس سے آپ کو خُوب خُوب دِینی مَعْلُومات حاصل ہوں گی اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب بھی ملے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بَرَکت سے بہت سے اسلامی بھائی گُناہوں بھری زِندگی چھوڑ کر سُنَّتوں کے مُطابق زِنْدگی گزارنے والے بن رہے ہیں۔ آیئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔ چُنانچہ

دُشمنِ صحابہ، مُحِبّ صحابہ بن گیا

صُوبہ پنجاب (پاکستان) کے رہائشی اسلامی بھائی اپنی زِنْدگی میں آنے والے اِنْقِلاب کا تذکرہ کچھ یُوں کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ اِحسان کہ اس نے مجھے مُسلمان گھرانے میں پیدا کیا مگر اَفْسوس!

بد قسمتی میرے آڑے آئی اور عَقْل و خِرَدْ کی دہلیز پر قدم رکھنے سے پہلے ہی مجھے برے دوستوں کی صُحبت مُیسَّر آگئی اور یہی نہیں بلکہ میرے وہ دوست بُرائیوں میں مبتلا ہونے کے ساتھ ساتھ بدعقیدہ بھی تھے، یہی وجہ تھی کہ اُنہوں نے میرے ذِہن میں بدعَقیدگی کا زہر گھول دیا، بے مُروّتی کی اِنتہا یہ تھی کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان کے مُتعَلِّق گستاخانہ جُملے بکنے اور ان کی شان میں زبانِ طَعْن دراز کرنے میں ذرا نہیں لَجاتے تھے، ایک مرتبہ بسلسلۂ روزگار میرا پنجاب سے بابُ المدینہ (کراچی) آنا ہوا تو انہی دنوں خُوش قسمتی سے میرا گُزر ایک ایسے راستے سے ہوا جہاں مین چوک پر سفید لباس میں ملبوس سروں پر سبز سبز عمامے سجائے کچھ اسلامی بھائی مَوْجُود تھے، تجسُّس کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں ان کے قریب گیا تو دیکھا کہ ان میں سے ایک اسلامی بھائی "فیضانِ سُنَّت" نامی کتاب تھامے دَرْس دے رہے ہیں اور بقیہ توجُّہ کے ساتھ دَرْس سُننے میں مَصْروف ہیں، دَریں اَثنا ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر مجھ سے مُصافَحہ کیا اور مَحبّت کے ساتھ مجھ سے دَرْس میں شرکت کی دَرخواست کی، لہٰذا میں بھی دَرْس سُننے کھڑا ہو گیا۔ عشقِ مُصْطفےٰ اور عظمتِ صحابہ سے بھرپور اَلفاظ میرے کانوں میں رَس گھولنے لگے، میرے دل و دماغ کو تازگی ملی اور مجھے اِحساس ہونے لگا کہ میں آج تک گمراہی کی زِندگی بسر کرتا رہا ہوں، اس خیال کے آتے ہی میری آنکھوں کی وادیوں سے آنسوؤں کے چشمے بہنے لگے، خَوفِ خدا کی بدولت میں نے اپنے تمام سابقہ گُناہوں سے توبہ کرلی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پہ قُربان کہ جس نے مجھے چوک دَرس کی بَرَکت سے دُشمنانِ صحابہ کی صَف سے نکال کر مُحبّانِ صَحابہ کی صَف میں شامل فرمادیا۔ میرا دل مذہبِ اَہلسُنَّت کی حقّانیّت کی گواہی دینے لگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرمائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسُنَّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مَغْفِرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت ،نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکَاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

"بغداد کا مسافر" کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے گھر میں آنے جانے کے 12 مَدَنی پھول

(1) جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: "بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔

(ابوداود، ج ۴ ص ۴۲۰ حدیث ۵۰۹۵)

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللّٰہُ الصَّمَد عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی (2) گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا۔

(ابوداود، ج۴، ص۴۲۰ حدیث: ۵۰۹۶)

(ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے رَبّ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہم نے بھروسہ کیا) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سُورۃُ الاِخلاص شریف پڑھے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت، اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی (3) اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مَثَلًا ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے (4) اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلًا بِسمِ اللہ کہے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے (5) اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْن (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سَلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالمُحتار ج۹ ص ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶، ص ۹۶، شرح الشّفاء للقاری ج ۲، ص ۱۱۸) (6) جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ (7) اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو (8) جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سُنَّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہَر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مَثَلًا کہے: "محمد الیاس۔" نام بتانے کے بجائے اس موقع پر "مدینہ!" "میں ہوں!"

"دروازہ کھولو" وغیرہ کہنا سُنَّت نہیں (9) جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تا کہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے (10) کسی کے گھر میں جھانکنا ممنوع ہے۔ بعض لوگوں کے مکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مکانات ہوتے ہیں لہٰذا بالکونی وغیرہ سے جھانکتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے گھروں میں نظر نہ پڑے (11) کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے (12) واپَسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی اَدا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سُنَّتوں بھرا رِسالہ وغیرہ بھی تُحفۃً پیش کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنَّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سُنَّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

دُرود شریف کی فضیلت:

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "**اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً**، یعنی قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہوگا۔"

(ترمذی، أبواب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/۲۷، حدیث: ٤٨٤)

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس حدیثِ پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: "قِیامَت میں سب سے آرام میں وہ ہوگا، جو حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہے اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہمراہی نصیب ہونے کا ذَرِیعَہ دُرود شریف کی کَثرت ہے۔ اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ دُرود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنّت ملتی ہے اور اس (نیکی) سے بَزمِ جنّت کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملتے ہیں۔" (مراٰۃ، ۲/۱۰۰)

حَشْر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لُوں رَضا		لوٹ جاؤں پا کے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں
		(حدائقِ بخشش، ص۱۰٤)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً**۔

یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے ایک مُھْلِك (یعنی ہلاک کرنے) اور باطِنی مَرَض، "**رِیاکاری**" کے مُتَعَلِّق کچھ مَدَنی پُھول پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا، سب سے پہلے رِیاکاری سے مُتَعَلِّق ایک روایت بَیان کروں گا، پھر رِیاکاری کی مَذمّت پر چند آیاتِ قُرآنی واَحادیثِ مُبارَکہ کے ساتھ ساتھ رِیاکاری کی تعریف، چند مثالیں، پہچان کا طریقہ اور شَرعی حکم بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ اُس کے بعد مَرَضِ رِیا کا عِلاج آپ کے گوش گُزار کروں گا اور اگر عِلاج کارگر ثابت نہ ہوتو ایک مشورہ بھی عرض کروں گا۔ اور آخر میں جُوتا پہننے کے مَدَنی پُھول بھی بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

رِیاکار کے چار نام

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 165 صفحات پر مُشتمل کتاب "ریاکاری" کے صفحہ 16 پر ہے۔ ایک شَخْص نے دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عَرض کی: "کل بروزِ قِیامت کون سی چیز نَجات دِلائے گی؟" تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بَدْدِیانتی نہ کرنا۔ تو اس نے پھر عرض کی: "بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بددیانتی کیسے کرسکتا ہے؟" تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اس طرح کہ تم کوئی ایسا کام کرو جس کا حکم تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیا ہو، لیکن تمہارا مقصود غیرُاللہ کی رضا کا حصول ہو، لہٰذا ریاکاری سے بچتے رہو، کیونکہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شرک ہے اور قِیامت کے دن ریاکار کو لوگوں کے سامنے چار ناموں سے پکارا جائے گا یعنی "اے بدکار! اے دھوکے باز! اے کافر! اے خَسارہ پانے والے! تیرا عمل خَراب ہوا اور تیرا اَجر برباد ہوا، لہٰذا آج تیرے لئے کوئی حصّہ نہیں، اے دھوکا دینے کی کوشش کرنے والے! اب تُو اپنا ثواب اس کے پاس جاکر تلاش کر جس کے لئے تُو عمل کیا کرتا تھا۔" (الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثانیۃ، الشرک الاصغر۔۔۔۔۔ الخ، ج۱، ص۶۸)

اے اِخلاص تُو کہاں ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے ہمیں بھی عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ لوگوں کو دکھانے کیلئے عمل کرنے والے کو قیامت کے دن کس قدر ندامت و شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اوّل تو نَفْس و شیطان ہمیں نیکیاں کرنے نہیں دیتے اور اگر ہم خُوب کوشش کرکے نیک عمل کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو نَفْس و شیطان ہماری عِبادت کو مَقْبُول ہونے سے روکنے کے لئے اپنا

پورا زور لگا دیتے ہیں، اس کے لئے ہماری عِبادت میں کوئی ایسی غَلَطی کروا دیتے ہیں، جو اِسے ضائع کر دیتی ہے یا پھر عِبادَت کے بعد ہمارے دل میں نام و نُمُود کی خواہش گھر کر لیتی ہے، کوئی ہماری نیکیوں کا چرچا کرے نہ کرے، ہم خُود بلاضَرورتِ شَرعی اپنی نیکیوں کا اظہار کر کے "اپنے مُنہ میاں مِٹھو" بننے سے باز نہیں آتے اور یوں نَفْس و شیطان کے پھیلائے ہوئے جال یعنی رِیاکاری میں جا پھنستے ہیں۔ مثلاً کوئی کہتا ہے: میں ہر سال رجب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتا ہوں (حالانکہ ماہِ رَمَضانُ المبارک کے روزے تو فرض ہیں پھر بھی وہ ریاکار جو کہ دو ماہ کے نفلی روزے رکھتا ہے اپنی ریاکاری کا وزن بڑھانے کیلئے کہتا ہے میں ہر سال تین ماہ یعنی رَجَب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتا ہوں۔ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ) کوئی کہتا ہے: میں اتنے سال سے ہر ماہ ایّامِ بِیْض (یعنی چاند کی 15، 14، 13 تاریخ) کے روزے رکھ رہا ہوں، کوئی اپنے حج کی تعداد کا تو کوئی عُمرے کی گنتی کا اِعلان کرتا ہے۔ کوئی کہتا ہے: میں روزانہ اتنے دُرُود شریف پڑھتا ہوں، اتنے عرصے سے دَلائلُ الْخَیرات شریف کا وِرد کر رہا ہوں۔ اتنی تِلاوَت کرتا ہوں، ہر ماہ فُلاں مدرَسے کو اتنا چندہ پیش کرتا ہوں۔ اَلْغَرَض خوامخواہ اپنے نوافِل، تہجُّد، نَفْلی روزوں اور عبادتوں کا خُوب چرچا کیا جاتا ہے۔ آہ! اے اِخلاص تُو کہاں ہے؟ (افادات: امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

نَفْسِ بدکار نے دل پہ یہ قِیامت توڑی
عملِ نیک کِیا بھی تو چھپانے نہ دیا

(سامانِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعمال ضائع ہو جائیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِیاکاری سے بچنے بچانے کا جَذبہ بڑھانے کی نِیَّت سے اِس ضِمن میں بطورِ "نیکی کی دعوت" چند آیاتِ مُبارَکہ سماعت فرمایئے۔ یقیناً دُنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والے نادان رِیاکاروں کے عمل کا ثواب ضائع ہو جائے گا۔ چُنانچِہ پارہ 12، سورۂ ھُود آیت نمبر 15 میں رَبُّ الْعِبَاد عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾		ترجَمۂ کنز الایمان: جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں۔

حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رِیاکاروں کو دنیا میں ہی ان کی نیکیوں کا بدلہ دے دیا جاتا ہے اور ان پر ذرّہ بھر ظلم نہیں کیا جاتا۔ (تفسیرِ طَبَری ج۷ ص ۱۳)

جبکہ ایک اور آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًاؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْاؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾﴾ (پ۳، البقرة: ۲۶۴)

ترجَمۂ کنز الایمان: "اے ایمان والو اپنے صَدَقے باطل نہ کر دو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر، اُس کی

طرح جو اپنا مال لوگوں کے دِکھاوے کے لئے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو اُس کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اُس پر مٹی ہے، اب اُس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نرا پتھر کر چھوڑا، اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا۔"

صَدرُ الاَفاضِل حَضرتِ علامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی خَزائنُ العِرفان میں اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: "جس طرح مُنافِق کو رِضائے الٰہی مقصود نہیں ہوتی، وہ اپنا مال رِیاکاری کے لئے خَرچ کرکے ضائع کر دیتا ہے، اس طرح تم اِحسان جَتا کر اور اِیذاء دے کر اپنے صَدَقات کا اَجر ضائع نہ کرو۔ یہ (آیتِ مُبارَکہ) مُنافِق ریاکار کے عمل کی مثال ہے کہ جس طرح پتھر پر مٹی نظر آتی ہے لیکن بارش سے وہ سب دُور ہو جاتی ہے، خالی پتھر رہ جاتا ہے، یہی حال مُنافِق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روزِ قِیامت وہ تمام عمل باطل ہوں گے، کیونکہ رِضائے الٰہی کے لئے نہ تھے۔" (خزائن العرفان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۴)

کمر توڑی ہے عصیاں نے، دبایا نفس و شیطاں نے
نہ کرنا حشر میں رُسوا، مِرا رکھنا بھرم مولیٰ
گناہوں نے مجھے ہائے! کہیں کا بھی نہیں چھوڑا
کرم ہو از طفیلِ سیِّدِ عَرَب و عجم مولیٰ!

(وسائلِ بخشش ص97)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب ذرا غور کیجئے کہ قِیامت کے دن جب ہر کسی کو اپنے اَعْمال کی فکر ہوگی، ایسے میں اگر کسی کا نامۂ اَعمال پیش کیا جائے اور اُسے پتا چلے کہ اِس کے بہت سے نیک اَعمال فقط **رِیاکاری**

کی وجہ سے ضائع ہو چکے ہیں، تو ذرا سوچئے اُس مشکل گھڑی میں اُس شخص کی کیفیَّت کیا ہو گی؟ اور اُسے کتنا اَفسوس ہو گا کہ زِندگی بھر جن اَعمال کو وہ اپنے لیے توشۂ آخرت اور نَجات کا ذَرِیعہ سمجھتا رہا، اب یومِ حِساب ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہا، زندگی بھر کی کمائی ہاتھ سے جاتی رہی۔ تمام عمر یہی سوچتا رہا کہ میرے پاس نیکیوں کا خزانہ ہے، اور بروزِ قیامت حَسرت و یاس (نااُمیدی) کی تصویر بنا کھڑا ہو گا۔ لٰہذا ضَروری ہے کہ ہم اِس دُنیا ہی میں اپنے اَعمال پر غور کر کے "**رِیاکاری**" جیسی خوفناک اور ہولناک آفت سے پیچھا چُھڑا لیں۔ ہمیں اپنے اَعمال پر غور کرنا چاہیے کہ کہیں ہمارے کسی نیک عمل میں دِکھاوا تو شامل نہیں؟ ہم جب بھی کوئی نیک عمل کرتے ہیں تو اُس سے مقصود، رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا ہوتی ہے یا مال و زَر کا حُصُول یا کوئی اور دُنیاوی فائدہ؟ لوگوں کے سامنے تو نیک اَعمال بڑی خُوش اُسلُوبی اور اچھے اَنداز سے کرتے ہیں، تنہائی میں ہمیں کیا ہو جاتا ہے، کہیں اِس کی وجہ رِیاکاری تو نہیں؟ لٰہذا آج ہی اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے اپنی اِصلاح کر لیجئے! ورنہ کل بروزِ قیامت سِوائے اَفسوس و نَدامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اگر اپنا مُحاسَبہ کرنے کا ذِہن نہیں بنتا یا اِس بات کی وَجہ سے پریشان ہیں کہ میں اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کس طرح کروں؟ مجھے تو صحیح طور پر اپنا مُحاسَبہ کرنا بھی نہیں آتا، تو گھبرائیے مت! صِرف ایسے اَفراد کی صُحبت اِختیار کر لیجئے کہ جو اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرنا جانتے ہوں، ایسے ماحول کو اپنا لیجئے جہاں مُحاسَبہ کرنے کا مدنی ذِہن دیا جاتا ہو۔ یاد رکھئیے! کہ اِصلاح و تربیَّت کے مُعاملے میں ماحول کا بڑا گہرا اَثر ہوتا ہے، اگر ماحول تبدیل نہ کیا جائے تو اِصلاح و تربیَّت کی تمام تر کوششیں بھی اکثر رائیگاں ہو جاتی ہیں، اچھی صُحبت اور پاکیزہ ماحول پانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول اور خُصُوصاً مدنی قافلوں میں سفر اور مَدَنی اِنْعامات پر عمل کرنا بھی ہے۔ جی ہاں! جب آپ عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلوں میں سفر کریں

گے، تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو مَدَنی اِنْعامات پر عمل اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَریعے سابِقہ اعمال پر غورو فکر کرنے کا موقع ملے گا اور گزشتہ گناہوں سے تائب ہو کر آئندہ ان سے بچنے کا بھی ذِہن بنے گا۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

اچّھی صُحبت ملے، خُوب بَرَکت ملے　　چل پڑو، چل پڑیں، قافِلے میں چلو
کُفر کی کالکیں، دُور ہوں ظُلمتیں　　آؤ کوشِش کریں، قافِلے میں چلو
بے شک اَعمالِ بد، اور اَفعالِ بد　　کی چُھٹیں عادتیں، قافِلے میں چلو

(وسائلِ بخشش، ص ۶۷۱۔۶۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِیاکارانہ عمل قبول نہیں ہوتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِیاکاری ایک ایسی تباہ کُن بیماری ہے کہ جو نیک عمل کی رُوح کو بُری طرح مُتاثر کرتی ہے، یہاں تک کہ وہ نیک عمل رِیاکاری کی وَجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں شرفِ قَبولیَّت حاصل نہیں کرپاتا۔ آیئے! احادیثِ طَیِّبہ کی روشنی میں رِیاکاری کی تباہ کاریاں سُنتے ہیں۔

"اِخْلاص" کے پانچ حروف کی نِسْبَت سے رِیا کی مَذمّت پر 5 فرامینِ مُصْطَفٰے

1. تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبُوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جب کوئی قوم آخرت (کے اعمال) سے آراستہ ہو کر (حُصُولِ) دُنیا کے لئے حُسن وجمال کا پیکر بنے تو اس کا ٹھکانا جہنّم ہے۔" (جامع الاحادیث، الحدیث: ۱۱۲۹، ج۱، ص ۱۸۳)

2. شَہَنشاہِ دو جہاں، مکّے مدینے کے سُلطاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْجَنَّۃَ عَلٰی کُلِّ مُرَاءٍ“ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر رِیاکار پر جنّت حرام کر دی ہے۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ۲ ص ۲۴۲ حدیث ۵۳۲۹)

3. ایک مرتبہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو روتے دیکھا تو پوچھا: کیوں رو رہے ہو؟ عَرض کی: میرے رونے کا سبب وہ حدیثِ پاک ہے جو میں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سُنی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ”اِنَّ اَدْنَی الرِّیَاءِ شِرْکٌ“ یعنی اَدنٰی رِیا بھی شِرک ہے۔“ (المستدرک،کتاب معرفة الصحابة،استخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ بن جبل علی مكة، ۳۰۶/۴، حدیث: ۵۲۳۱)

4. سَیِّدُ الْمُبلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: "جنّت کی خُوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے سُونگھی جاسکتی ہے، مگر آخرت کے عمل سے دُنیا طلب کرنے والا اسے نہ پاسکے گا۔" (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، باب الریاء، الحدیث: ۷۴۸۹، ج۳، ص۱۹۰)

5. رسولِ اکرم، نُورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جو شہرت کے لئے عمل کریگا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے رُسوا کریگا، جو دِکھاوے کے لئے عمل کریگا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عذاب دے گا۔“ (جامع الاحادیث، قسم الاقوال، الحدیث: ۲۰۷۴۰، ج۷، ص ۴۴)

بنادے مجھ کو الٰہی خُلوص کا پیکر قریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یارَبّ!
اَندھیری قَبْر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یارَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے رِیاکاری کیسی منحوس آفت ہے کہ اس کے سبب نیک اَعْمال قبول نہیں ہوتے، رِیاکاری کرنے والا جنَّت سے محروم رہتا ہے، اسے بروزِ قیامت رُسوا کیا جائے گا، رِیاکاری کے سبب نیک عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ایسا مَردُود ہوتا ہے کہ اس پر کوئی بھی اَجر و ثواب نہیں ملتا بلکہ رِیاکاری والا عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب ہے۔

چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1286 صفحات پر مُشتمل کتاب ”اِحیاءُ الْعُلُوم“ جلد 3 صفحہ 890 پر حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”جب بندہ ریاکاری کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرشتوں سے فرماتا ہے: اِسے دیکھو یہ میرے ساتھ مَذاق کر رہا ہے۔“ اسے آپ مثال سے یُوں سمجھیں کہ کوئی خادِم پورا دن بادشاہ کے دربار میں اُس کے سامنے رہتا ہے، جیسا کہ خادِموں کی عادت ہوتی ہے، لیکن اس ٹھہرنے میں اس کا مقصد بادشاہ کی کسی لونڈی یا غُلام کو دیکھنا ہے، تو یہ بادشاہ کے ساتھ مذاق ہے، کیونکہ اُس نے بادشاہ کا قُرب، اُس کی خِدمت کے لئے نہیں، بلکہ اُس کے غُلام کے لئے اِخْتیار کیا ہے، لہٰذا اس سے بڑھ کر (قابلِ) حقارت (بات) کیا ہوگی کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت ایک ایسے کمزور وناتواں بندے کو دِکھانے کے لئے کرے جو (ذاتی طور پر) اس کے کسی نَفْع و نُقصان کا مالک نہ ہو۔

(اِحیاءُ العُلوم ج۳، ص ۸۹۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً رِیاکاری کا مَرَض انتہائی مُہلک ہے اور اس سے بچنا بے حد ضَروری ہے، لہٰذا کسی بھی نیک عمل سے پہلے دل کے اِرادے پر خُوب غور کرلینا چاہیئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ

رِیاکاری کے سبب وہ عمل کسی کام نہ آئے۔ آیئے "رِیاکاری" کی تعریف سُنتے ہیں تاکہ اِس کی اچھی طرح پہچان حاصل ہو جائے اور اس سے بچنے میں بھی آسانی ملے۔ چُنانچہ،

"رِیا" کی تعریف

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حَضرتِ علّامہ مَوْلانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ 616 صفحات پر مُشتمل کتاب "نیکی کی دعوت" کے صفحہ 66 پر تحریر فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے عِلاوہ کسی اور اِرادے سے عِبادت کرنا۔ "گویا عِبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اُس کی عِبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ اُن لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اُس کی تعریف کریں یا اُسے نیک آدمی سمجھیں یا اُسے عزّت وغیرہ دیں۔ (الزّواجر ج۱ ص۷۶)

رِیاکاری کی مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بڑا نازُک مُعاملہ ہے کہ ذرا سی نِیَّت بہکتی ہے اور نیک عمل کرنے والا رِیاکاری کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔ آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب **"نیکی کی دعوت"** حصّہ اوّل، صفحہ 73 سے رِیاکاری سے مُتَعَلِّق چند مثالیں سماعت کرتے ہیں تاکہ پتہ چلے کہ رِیاکاری ہمارے اَعمال میں کس طرح چُھپی ہوتی ہے۔ ہم بعض اَوقات لفظوں میں اس کا بَرمَلا اِظْہار کر رہے ہوتے ہیں لیکن نہ تو اِس طرف ہمارا دھیان ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے بچنے کا مدنی ذِہن ہوتا ہے۔ لہٰذا رِیاکاری کی ان مثالوں کو سُن کر اس سے بچنے کی کوشش کیجئے، مگر خیال رہے کہ رِیاکاری ایک ایسا عمل ہے کہ جس کا سارا دارومدار نِیَّت پر ہے، لہٰذا جو مثالیں پیش کی جارہی ہیں وہ اگرچہ

رِیاکاری ہی کی ہیں لیکن کئی جگہ نِیَّت کے فرق سے اَحکام میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔

''رِیاکار جہنّم میں جائے گا'' کے اُنیس حُروف کی نسبت سے ریاکاری کی 19 مثالیں

(1) فنِّ قِراءت اس لئے سیکھنا کہ لوگ ''قاری صاحِب'' کہیں۔(2) قاری صاحِب کا اِجتماعات میں حاضِرین کی مِقْدار کے مُطابِق تجوید کے قَواعِد کی رِعایَت اور آواز کے اُتار چڑھاؤ میں کمی بیشی کرنے سے مقصود حاضِرین کی خُوشنودی ہو۔(3) اپنے لئے عاجِزی کے اَلفاظ مَثَلاً فقیر، گُنہگار، ناکارہ وغیرہ اس لئے بولنا یا لکھنا کہ لوگ مُنْکَسِرُ الْمِزاج سمجھیں اور عاجِزی کی تعریف کریں۔ (4) لوگوں سے اِس لئے پُرتَپاک طریقے سے ملنا کہ مِلَنْسار اور بااَخلاق کہلائے۔(5) دُعا وغیرہ میں سب کے سامنے رونا آجائے تو اِس لئے آنسو پُونچھتے رہنا کہ لوگوں پر یہ تَأثُّر قائم ہو کہ یہ رِیاکاری سے بچنے کیلئے جلدی جلدی آنسو پُونچھ لیتا ہے۔(6) لوگوں کے دِلوں میں جگہ بنانے کیلئے اِس طرح کے جُملے کہنا: مجھے گُناہوں سے بڑا ڈر لگتا ہے، مجھے بُرے خاتِمے کا خوف رہتا ہے، ہائے! اَندھیری قَبْر میں کیا ہو گا! آہ! قِیامت میں حِساب کیسے دوں گا! وغیرہ (7) لوگوں پر اپنی دُنیا سے لاتَعلُّقی اور پارسائی کی چھاپ ڈالنے کیلئے کہنا: میں تو مالداروں اور شخصِیّات سے ملنے سے بچتا ہوں۔(8) کسی کی مُصیبت کا سُن کر ہمدردانہ جُملے کہنا کہ لوگ رَحْم دل کہیں۔ (9) ہاتھ میں اِس لئے تَسْبِیْح رکھنا، اور نُمایاں کرنا، یا لوگوں کے سامنے اِس لئے ہونٹ ہِلا ہِلا کر یا نہیں آواز پہنچے، اِس طرح دُرُود و اَذْکار پڑھنا کہ نیک سمجھا جائے۔(10) جَلْوَت میں (یعنی لوگوں کے سامنے) کھاتے پیتے، اُٹھتے بیٹھتے وغیرہ مَواقِع پر سُنَّتوں کا اچھی طرح خیال رکھنا جبکہ اکیلے میں سُنَّتوں کا اِہتمام

نہ کرنا۔(11) دعوت میں یا دوسروں کی مَوجُودگی میں اِس لئے کم کھانا کہ دیکھنے والے اسے مُتَّبِعِ سُنَّت (یعنی سُنَّت کی پیروی کرنے والا) اور قَلِیْلُ الْغِذاء (یعنی کم کھانے والا) تصوُّر کریں۔(12) کسی کو اپنے نیک کام بتاکر یہ کہنا کہ "آپ کسی اور کو مت بتانا۔" تاکہ سامنے والا مُتَاَثِّر ہو کہ بہت مُخْلِص شخص ہے کہ کسی پر اپنا نیک عمل ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔(13) رَمَضانُ الْمُبارَک کا اِس لئے اِعْتِکاف کرنا کہ مُفت میں سحری اور اِفطاری کی ترکیب بن جائے۔(14) اپنے دِینی کارنامے اس لئے بیان کرنا کہ سُننے والے اِسے دین کا بہت بڑا خادِم تصوُّر کریں اور اس کی عظمتوں کے مُعْتَرِف ہوں۔(15) اپنی فِیْ سَبِیْلِ الله امامت یا دینی تدریس کا اِس لئے دوسروں سے تذکرہ کرنا کہ لوگ اِس سے مُتَاَثِّر ہوں، قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔ (16) خریداری کرتے وقت یا اُجرت پر کسی سے کوئی کام کرواتے وَقْت اپنے دِینی مَنْصَب مثلاً دِینی طالبِ علم یا حافظِ قرآن یا امامِ مسجِد یا مؤذِّن یا مُبلِّغ وغیرہ ہونے کا اس لئے اِظہار کرنا کہ وہ رِعایت کردے یا پھر پیسے ہی نہ لے۔(17) کتاب یا رِسالہ لکھتے وَقْت اِس نیَّت سے عِبرت اَنگیز رِوایات و خُوب دِلچسپ حکایات اور عُمدہ عُمدہ مَدَنی پُھول شامل کرنا کہ پڑھنے والے داد و تحسین دینے پر مجبور ہو جائیں۔(18) اپنے حج و عُمرے کی تعداد، تلاوتِ قرآن کی یومیہ مِقْدار، رَجَبُ المُرَجَّب و شَعْبانُ المُعَظَّم کے مکمَّل اور دیگر نفلی روزوں، نوافِل، دُرُود شریف کی کثرت وغیرہ کا اِس لئے اظہار کرنا کہ واہ واہ ہو اور لوگوں کے دلوں میں احتِرام پیدا ہو۔(19) دوسروں کی مَوجُودگی میں اِس لئے چُپ چاپ رہنا یا اِشارے سے یا لکھ کر گُفتگو کرنا کہ لوگ سنجیدہ، خاموش طبیعت اور زَبان کا قُفلِ مدینہ لگانے والا تصوُّر کریں۔ جبکہ گھر میں اور بے تکلُّف دوستوں میں خُوب قہقہے لگاتا اور شیر بَبَّر کی طرح دَہاڑ تا یعنی چیختا ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِیا کی تعریف اور مثالوں پر غور کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ مثالوں کو ذِہن میں رکھتے ہوئے رِیاکاری کی تعریف پر ایک بار پھر نظر ڈال لیجئے۔ کہ" اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے عِلاوہ کسی اور اِرادے سے عِبادت کرنا، ریاکاری کہلاتا ہے۔ گویا لوگوں پر اپنی عِبادت گُزاری کی دَھاک بِٹھانا، اپنی تعریف، واہ واہ اور عزّت چاہنا یا اُس نیک کام سے سُوٹ پیس، یا رَقم کا لِفافہ یا کھانا یا مِٹھائی یا کسی قسم کے نَذرانے کا حُصُول مقصود ہونا یہ سب رِیاکاری کی ہی صُورتیں ہیں۔ نیز پیش کردہ مثالوں میں "حُبِّ جاہ" یعنی "شُہرت وعِزّت کی خواہش کرنا" بھی مَوْجُود ہے۔ کیوں کہ رِیاکاری کا ایک بَہُت بڑا سبب "حُبِّ جاہ" بھی ہے۔ اس سے بھی بچنا اَز حد ضَروری ہے اور یہ بھی یاد رکھیئے! کہ رِیاکاری کی یہ تمام مثالیں اس لیے بیان کی گئی ہیں کہ ہم خُود اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کرلیں۔ ان مثالوں کو بَیان کرنے کا ہرگز یہ مَقْصَد نہیں کہ ہم ان مثالوں کو بُنیاد بنا کر کسی دوسرے کو رِیاکار کہتے پھریں۔ کیونکہ رِیاکاری کا تعلُّق دل سے ہے اور کسی کے دل کے حالات پر ہر کوئی مطّلع نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا اِن مثالوں پر قِیاس کرتے ہوئے کسی مُسلمان پر بدگُمانی نہ کی جائے، کیونکہ بدگُمانی بذاتِ خُود حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے اور اِسی طرح کسی کے بارے میں تَجَسُّس یعنی گُناہ کی تلاش کرنا، اس کی پردہ دَرِی یعنی عَیب کھولنا اور اُس میں رِیاکاری کی عَلامات تلاش کرنا تاکہ اس کو بدنام کیا جائے، یہ بھی حَرام ہے۔ ان مثالوں کو عَرض کرنے کا مَقْصَد یہ ہے کہ ہم اپنی نیکیوں کو خُود ٹَٹولیں اور غور کریں کہ کہیں ہمارے کسی عمل میں رِیا چُھپی ہوئی تو نہیں؟ کیوں کہ رِیا چِیونٹی کے چلنے کی آہٹ سے بھی زِیادہ پوشیدہ طریقے سے عملِ خَیر میں داخِل ہوجاتی ہے، اور اُس عمل کو تہہ وبالا کرکے

رکھ دیتی ہے اور اس میں مبتلا ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ "رِیا" میں جو لذّت ہے وہ نہ عُمدہ غذاؤں میں ہے نہ ہی مال و دولت کی کثرت میں، اِس سے بچنا بہُت بہُت بہُت ضَروری ہے کہ یہ "لذّت" جہنَّم میں پہنچانے والی ہے، لِہٰذا اگر اپنے کسی نیک عمل میں رِیا کا شائبہ یعنی شک بھی پائیں تو توبہ کریں اور اپنے آپ کو ڈرائیں کہ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: "بے شک جہنَّم میں ایک وادی ہے جس سے جہنَّم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اُن رِیاکاروں کے لئے تیّار کی ہے، جو قرآنِ پاک کے حافِظ، غیرُ اللہ کے لئے صَدَقہ کرنے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں نکلنے والے ہوں گے۔" اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ۔

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ۱۲ ص ۱۳۶ حدیث ۱۲۸۰۳)

بچا لے رِیا سے بچا یاالٰہی
تُو اِخلاص کر دے عطا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(نیکی کی دعوت، حصہ اول، ص ۷۳ تا ۷۹، ملخصًا)

عمل نہ چھوڑیئے، علاج کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے کہ رِیاکاری کیسا خطرناک عمل ہے کہ دُنیا میں ہونے والی تھوڑی سی واہ واہ، جھوٹی عزت اور دوسروں سے چند سِکّوں کے حُصُول کے لئے اپنے اَعمال کی تشہیر کرنا کل بروزِ قیامت جہنّم کی اُس وادی میں ڈلوا سکتا ہے جس سے خُود جہنّم بھی روزانہ چار سو بار پناہ مانگتا ہے۔ اس لیے بہتری اسی میں ہے کہ اَعمال کرتے ہوئے دوسروں کی رِضا پر نظر رکھنے کی بجائے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر ہی نظر رکھی جائے اور اگر کوئی شخص شیطان کی باتوں اور **نَفْسِ اَمَّارَہ** کی چالوں میں آکر رِیاکاری میں مبتلا ہوجائے اور یہ سمجھ بیٹھے کہ رِیا سے بچنا تو بہت مُشکل ہے، میں کس طرح **نَفْسِ اَمَّارَہ** کی چال کو ناکام بناؤں ؟میں کس طرح شیطان کے مَضْبُوط جال کو توڑ کر باہر آؤں ؟اور پھر بعض اَوْقات ایسے اَفْراد اِس خیال کو اپنے ذِہن میں بٹھالیتے ہیں کہ جب ہم رِیاکاری کے بغیر نیک اَعمال نہیں کرسکتے تو ایسے اعمال کرنے کا کیا فائدہ؟یوں آہستہ آہستہ نیک اعمال سے دُور ہوتے جاتے ہیں اور خُوش بختی اور سَعادَت مَنْدِی سے مُنہ موڑ لیتے ہیں۔ تو ایسے اسلامی بھائیوں کی خِدْمت میں مَدَنی اِلتجاء ہے کہ اگر اپنا مُحاسَبہ کرتے ہوئے ریاکاری ظاہر ہو تو اُس کا علاج کریں، کیونکہ کسی بھی مَرض کو لاعِلاج سمجھ کر اس سے بے پرواہی برتنا، عقلمندی کا تقاضا نہیں بلکہ جو مَرض جس شِدّت سے بڑھے، اس کے علاج میں بھی اُتنا ہی اِہتمام کیا جاتا ہے۔چونکہ رِیاکاری بھی ایک باطنی بیماری ہے، لہٰذا اس کا علاج کرنا ہی مُناسِب ہے نہ کہ اس کو لاعِلاج سمجھ کے چھوڑ دیا جائے، کیونکہ اگر مکھی، ناک پر بیٹھ جائے تو مکھی کو اُڑایا جاتا ہے،ناک نہیں کاٹی جاتی۔ اس لئے رِیاکاری کے ڈر سے نیک اعمال کو تَرک نہ کیا جائے بلکہ رِیاکاری سے پیچھا چُھڑانے کی کوشش کی جائے۔ چُنانچہ،

ریاکاری کا حکم

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان رِیاکاری کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خیال رہے کہ رِیا سے عِبادت ناجائز نہیں ہوجاتی (یعنی ایسا نہیں کہ رِیاکاری سے نَماز پڑھی تو اُسے ترکِ نَماز سمجھا جائے) بلکہ نامقبول ہونے کا اَندیشہ ہوتا ہے، اگر رِیاکار آخر میں رِیا سے (سچی) توبہ

کرے تو اس پر رِیا کی عبادت کی قَضا واجِب نہیں، بلکہ اُس توبہ کی بَرَکت سے گُزشتہ نامقبول رِیا کی عبادات بھی قَبول ہو جائیں گی۔ مُطلقًا رِیا سے خالی ہونا بہُت مشکِل ہے، کوئی شخص رِیا کے اَندیشے سے عبادات نہ چھوڑے، بلکہ رِیا سے بچنے کی دُعا کرے۔ (مِرآۃ المناجیح ج۷ ص۱۲۷)

رِیاکاری کی علامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہر مَرَض کی کچھ علامتیں ہوتی ہیں، جن سے اُس مرض کی تشخیص (پہچان) ہوتی ہے، اسی طرح مرضِ رِیا کی بھی کچھ علامتیں ہیں۔ آیئے! اس کی چند علامات سُنتے ہیں تاکہ اس مَرَض کی اچھی طرح تشخیص ہو جائے تو اس کا عِلاج کرنے میں آسانی رہے۔ چُنانچہ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِین، مولائے کائنات، حضرت علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: رِیاکار کی تین علامتیں ہیں: (1) تنہائی میں ہو تو عمل میں سُستی کرے اور لوگوں کے سامنے ہو تو چُستی دِکھائے (2) تعریف کی جائے تو عمل میں اِضافہ کر دے اور (3) مذمّت کی جائے تو عمل میں کمی کر دے۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِرج ۱ ص ۸۶) (نیکی کی دعوت ص80)

اب ہمیں دِیانت داری کے ساتھ اپنی حالت پر غور کرنا چاہیے کہ عِبادَت کے مُعامَلے میں کہیں ہم تنہائی میں سُستی اور لوگوں کے سامنے چُستی کا مُظاہَرہ تو نہیں کرتے؟ کہیں ہم نیکی کرنے کے بعد اس کا لوگوں پر بِلاضَرورت اِظہار تو نہیں کر دیا کرتے؟ پھر اگر کوئی اس پر ہماری تعریف کر دے تو "پُھول کر" عمل میں اِضافہ تو نہیں کر دیتے؟ اور تعریف نہ ہونے کی صُورت میں کہیں غمگین تو نہیں ہو جاتے اور اس عمل میں کمی تو نہیں آ جاتی؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمیں لوگوں کے سامنے نیکی کرنے میں بڑی لذّت

ملتی ہو، مگر تنہائی میں مزا بالکل نہ آتا ہو؟ کہیں ہم اپنے بارے میں سیاہ کار، گُنہگار، مُجرم، فقیر، حقیر اور عاجز و مسکین جیسے اَلفاظ لوگوں کے سامنے کہہ کر اُنہیں مُتأثِّر کرنے کی کوشش تو نہیں کرتے؟ ہم کہیں مذہبی حُلیے سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے سے مُتأثِّر ہونے والے دُکانداروں سے اس لئے تو سودا نہیں لیتے کہ وہ ہمیں مُفت یا سستے داموں میں دے؟ اگر ان سُوالات کے جوابات، ہاں میں آئیں تو فوراً سے پیشتر توبہ کر لیجئے اور حُصُولِ اِخلاص کی کوشِشوں میں لگ جایئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے موت آجائے اور رِیاکاری کے سبب دوزخ میں ڈال دیا جائے۔ (نیکی کی دعوت ص 82)

عَطا کر دے اِخلَاص کی مجھ کو نعمت نہ نزدیک آئے رِیا یاالٰہی
مری زِندگی بس تری بندگی میں ہی اے کاش گُزرے سَدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش)

مَرضِ رِیا کا علاج کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے دل میں مرضِ رِیا کی علامات محسوس کریں تو بعدِ توبہ، عِلاج میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ جب ہم اپنے باطِن کو پاکیزہ کرنے کی کوشِش کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ظاہِر بھی سُتھرا ہو جائے گا۔ شَہَنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: "جو اپنے باطِن کی اِصلاح کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے ظاہِر کی (بھی) اِصلاح فرما دے گا۔"

(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۵۰۸ حدیث ۸۳۳۹)(نیکی کی دعوت ص 83)

آیئے! ریاکاری کی تباہ کاریوں سے پیچھا چھڑانے کیلئے اس کے چند عِلاج سُنتے ہیں۔

﴿1﴾ دُعا کے ذَرِیعے مدد طلب کیجئے!

رِیاکاری کا سب سے پہلا عِلاج یہ ہے کہ خُدائے غفّار عَزَّوَجَلَّ کے دربارِ کرم بار میں یُوں دُعا کیجئے: یاربِّ مُصطفٰے (عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! مجھے رِیاکاری کی بیماری سے شِفا عطا فرما، میری خالی جھولی اِخلاص کی لازوال دولت سے بھر دے۔ میرا سامنا اُس دشمن (یعنی شیطان) سے ہے جو مجھے دیکھتا ہے مگر خُود دِکھائی نہیں دیتا، لیکن تُو اُس کو مُلاحظہ فرما رہا ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس دُشمن کے مکر وفَریب سے بچالے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اِس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ لوگوں کی نظر میں تو میرا حال بہُت اچّھا ہو، وہ مجھے نیک اور پرہیز گار سمجھتے رہیں مگر تیرے دربار میں سَزا کا حقدار ٹھہروں۔

(نیکی کی دعوت ص84)

حُبِّ دُنیا سے تُو بچا یارَبّ عاشِقِ مُصطفٰے بنا یارَبّ
حرِصِ دُنیا نکال دے دل سے بس رہوں طالبِ رِضا یارَبّ

(وسائلِ بخشش، ص۷۹، ۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ رِیاکاری کے نُقصانات پیشِ نظر رکھئیے!

رِیاکاری کا دوسرا عِلاج یہ ہے کہ ہم اِس کی آفتوں کو پیشِ نظر رکھیں، کیونکہ آدمی کا دل کسی چیز کو اُس وَقْت تک ہی پسند کرتا ہے جب تک وہ اُسے نَفْع بخش اور لذیذ نظر آتی ہے، مگر جب اُسے اُس شے

کے نُقصان دہ ہونے کا پتہ چلتا ہے تو وہ اُس سے بچتا ہے، مثلاً ایک اسلامی بھائی شہد کو اس کی لذّت اور مِٹھاس کی وَجہ سے بہُت پسند کرتا ہے، لیکن اگر اُسے یہ بتادیا جائے کہ یہ شہد جسے تم پینے جارہے ہو، اِس میں زہر ملا ہوا ہے، تو وہ اُس میں مَوجُود مِٹھاس کو نہیں زہر کو دیکھے گا اور اسے ہرگز ہرگز نہیں پیئے گا۔ اِسی طرح لوگوں پر اپنا نیک عمل ظاہِر کرنے اور ان کی طرف سے واہ واہ ہونے میں یقیناً نَفْس کو بڑی لذّت ملتی ہے، لیکن اگر ہم اِس لذّت کے بجائے رِیاکاری کے نُقصانات ذِہن میں رکھیں، تو اس سے بچنا ہمارے لئے قدرے آسان ہوجائے گا۔ (نیکی کی دعوت ص84 ملخصًا)

﴿3﴾ رِیا کے اَسباب کا خاتِمہ کیجئے

مرضِ ریا کا تیسرا اِعلاج، اس مرض کے اَسباب کا خاتمہ ہے۔ کیونکہ ہر بیماری کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے، اگر سبب مٹادیا جائے تو بیماری بھی رُخصت ہوجاتی ہے۔ اِسی طرح رِیاکاری کے بھی بُنیادی طور پر تین اَسباب ہیں، اگر اِن تینوں سے جان چُھڑا لی جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رِیاکاری سے بچنا بے حد آسان ہوجائے گا۔ وہ تین اسباب یہ ہیں: (۱) حُبِّ جاہ یعنی شُہرت کی خواہش (۲) مَذمَّت کا خوف اور (۳) مال و دولت کی حرِص۔ (نیکی کی دعوت ص86)

پیچھا مِرا دُنیا کی مَحبَّت سے چُھڑا دے　　یا رَبّ مجھے دیوانہ مدینے کا بنا دے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ اپنے اعمال میں اِخلاص پیدا کیجئے

رِیاکاری کا چوتھا عِلاج، اِخلاص ہے۔ چُنانچہ سرکارِ والا تَبار، بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اِخْلاص کے ساتھ عمل کرو، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ وُہی اعمال قَبول فرماتا ہے، جو اُس کے لئے اِخلاص کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور یہ مت کہا کرو کہ میں نے یہ کام اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رِشْتہ داری کی وجہ سے کیا ہے۔"

(سُنَنِ دارقطنی ج ۱ ص ۷۳، حدیث ۱۳۰)(نیکی کی دعوت ص89)

مُخلص کسے کہتے ہیں؟

کسی بُزرگ سے پوچھا گیا کہ **مُخلص کون ہے؟** تو اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: **مُخلص** وہ ہے جو اپنی نیکیاں اس طرح چُھپائے جس طرح اپنی بُرائیاں چُھپاتا ہے۔ ایک اور بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عَرض کی گئی: اِخلاص کی اِنتہا کیا ہے؟ تو اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: وہ یہ کہ تم لوگوں سے تعریف کی خواہش نہ کرو۔

(الزواجر، الکبیرۃ الثانیۃ الشرك الاصغر... الخ، خاتمۃ فی الاخلاص، ج ۱، ص ۹۰)(نیکی کی دعوت ص91)

یکساں ہو مَدح و ذَم مجھ پہ کر دو کرم　　نہ خُوشی ہو نہ غم تاجدارِ حرم

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴾5﴿ نیّت کی حِفَاظَت کیجئے

رِیاکاری کا پانچواں علاج یہ ہے کہ نِیَّت کی حِفَاظَت کیجئے۔ سرورِ دوعالَم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **"اَعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی وہ نیّت کرے۔"** (بخاری، کتاب الایمان، باب ماجاء ان الاعمال... الخ، الحدیث: ۵۴، ص ۷) اس لئے عمل شُروع کرنے

سے پہلے یہ سوچنا چاہیے کہ میں جو عمل کرنے جارہاہوں، اس کا مَقْصد کیا ہے؟ اگر دِکھاوے کی بُو پائیں تو فورًا اپنی نِیَّت کی اِصلاح فرمائیں اور یہ ذِہن بنائیں کہ صِرف وُہی عمل مقبول ہو گا، جو رِضائے الٰہی کیلئے کیا جائے گا، اگر میں نے لوگوں کو دِکھانے یا سُنانے کی خاطِر کوئی نیکی کی تو قبول ہونا تو ایک طرف رہا، جہنَّم کے عذاب کا حقدار ہو جاؤں گا! شیطان اگرچِہ لاکھ رُکاوٹ ڈالے مگر رِیا اور دِکھاوے کی نِیَّت سے بچنا اور اچّھی نِیَّت کرنی ہی ہو گی۔ (نیکی کی دعوت ص 92)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دورانِ عِبادَت شیطانی وَسْوَسوں سے بچئے

مَرَضِ رِیا کا چھٹا علاج یہ ہے کہ عِبادَت کے دوران بھی شیطانی وَسْوَسوں سے بچنے کی کوشش کریں کیونکہ شیطان مُسلسل ہمارے دل میں وَسوَسے ڈالنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے، لہٰذا جس طرح نیک عمل سے پہلے دل میں اِخلاص ہونا ضَروری ہے، اِسی طرح ہر نیکی و عِبادَت کے دَوران اسے قائم رکھنا بھی ضَروری ہے۔ عِبادَت کے دَوران شیطانی وَسْوَسوں سے چُھٹکارے کے لئے تین چیزیں ضَروری ہیں: (۱) اُس وَسوَسے کو پہچاننا (۲) اُسے ناپسند کرنا اور (۳) اُسے قَبول کرنے سے اِنکار کرنا۔ مَثَلًا کسی نے اچّھی اچّھی نِیَّتیں کر کے نَمازِ تہجُّد شُروع کی، اب دَورانِ نَماز شیطان نے دل میں رِیاکاری کا وَسوسہ ڈالا کہ جب لوگوں کو میری تہجُّد گُزاری کا پتا چلے گا تو وہ مجھ سے بَہُت مُتأثِّر ہوں گے، اب اِس وَسوَسے کو فوری طور پر پہچاننا کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے، اُس نَمازی کے لئے بَہُت ضَروری ہے۔ پھر اسے ناپسند بھی جانے کہ خالق عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے کیے جانے والے عمل سے مخلوق کو مُتأثِّر کرنے کی کوشِش کرنا غضبِ

الٰہی کو دعوت دینے کے مُتَرادِف ہے، پھر اُس وَسوَسے سے اپنی توجُّہ ہٹالے۔ اگرچہ یہ کام بہت مُشکل سہی مگر ناممکن نہیں، آغاز میں یہ کام بے حد مُشکل محسوس ہوتا ہے، لیکن جب تکلُّف کرکے ایک عرصے تک اس پر صبر کرے تو اللہ تعالٰی کے فَضْل و کرم اور حُسنِ توفیق سے یہ کام آسان ہو جاتا ہے، ہمارا کام کوشِش کرنا ہے، کامیابی دینے والی ذات رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی ہے۔ (نیکی کی دعوت ص94)

﴿7﴾ نیکیاں چُھپائیے!

مَرَضِ ریا کا ساتواں عِلاج "نیکیاں چُھپانا" ہے۔ اے کاش! ہم اپنی نیکیوں کو بھی اُسی طرح چُھپائیں جس طرح اپنے گُناہوں کو چُھپاتے ہیں اور بس اِسی کو کافی سمجھیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری نیکیاں جانتا ہے۔ بالخصوص پوشیدہ نیکی کرنے کے بعد نَفْس کی خُوب نگرانی کریں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ نَفْس میں اس عِبادَت کو ظاہِر کرنے کی حرِص جوش مارے اور یوں کہے کہ اگر تیرے اس عظیم عمل پر لوگوں کو اِطلاع ہو جائے تو وہ بھی عبادات میں مشغول ہو جائیں۔ تُو اپنے عمل کو چُھپانے پر کیسے راضی ہو گیا؟ اس طرح تو لوگوں کو تیرے مَقام و مرتبے کا عِلْم نہیں ہوگا، چُنانچہ وہ تیری قَدر و مَنْزِلَت کا اِنکار کریں گے اور تیری پیروی سے محروم رہ جائیں گے، ایسے میں تُو لوگوں کا مُقْتَدا (یعنی پیشوا اور رہنما) کیسے بن سکے گا؟ نیکی کی دعوت کیسے عام ہو گی؟ وغیرہ۔ ایسی صُورت میں اللہ تَعالٰی سے ثابِت قَدَمی کی دُعا کرنی چاہیے اور اپنے بڑے عمل کے مُقابلے میں آخرت کی بہت بڑی ملکیت یعنی جنّت کی نعمتوں کو یاد کیجئے، جو ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ جو شخص اللہ تَعالٰی کی عبادت کے ذَریعے اس کے بندوں سے اَجْر کا طالب ہوتا ہے، اس پر اللہ تعالٰی کا غَضَب نازِل ہوتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دوسروں کے سامنے عمل کو ظاہِر کرنے کی صُورت

میں وہ لوگوں کے نزدیک تو محبوب ہو جائے، لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کا مَقام گر جائے! پھر نَفْس کو اس طرح بھی سمجھائے کہ میں کس طرح اس عمل کو لوگوں کی تعریف کے بدلے بیچ دوں، وہ تو خُود عاجز ہیں، نہ تو وہ مجھے رِزْق دے سکتے ہیں اور نہ ہی موت و حَیات کے مالک ہیں۔ (نیکی کی دعوت ص96) جب اس طرح کی مَدَنی سوچ اپنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مرض سے چھٹکارا پانے میں آسانی ہو گی۔

نیکیاں چھپ کر کریں ایسی ہدایت دے خُدا　　ہم کو پوشیدہ عِبادت کی تُو لذّت دے خُدا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴾8﴿ اَوْراد و وَظائِف کا مَعْمُول بنالیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِیاکاری سے بچنے کے لئے بیان کردہ مُعالَجات کے ساتھ ساتھ ریاکاری سے بچنے کے رُوحانی عِلاج بھی سماعت فرمالیجئے اور حسبِ توفیق اوّل آخِر ایک بار دُرُود شریف کے ساتھ پڑھنے کا معمول بنالیجئے۔

1 روزانہ یہ دُعا تین بار پڑھ لیجئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ چھوٹی بڑی ہر طرح کی رِیا (سے) دُور رکھے گا۔ دعا یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ وَاَنَا اَعْلَمُ وَ اَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَاۤ اَعْلَمُ (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ، میں جان بوجھ کر تیرا شریک ٹھہرانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور لاعلمی میں ایسا عمل کرنے پر تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں)۔

2 جب بھی دل میں رِیاکاری کا خیال آئے تو "اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم" ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تُھو تُھو کر دیجئے۔

3 سُورۃُ الاِخْلاص گیارہ بار صُبح (یعنی آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کِرن چمکنے کے درمیان) پڑھنے

والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کرا سکے، جب تک کہ یہ (پڑھنے والا) خود نہ کرے۔ (الوظیفۃ الکریمہ ص ۲۱)

4 هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ③ (پ ۲۷ الحدید ۳) کہنے سے فوراً وَسوَسہ دُور ہو جاتا ہے۔ (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱ ص ۷۷۰) (نیکی کی دعوت ص 105)

کاش لَب پر مرے رہے جاری ذِکْر آٹھوں پہر ترا یارَبّ

(وسائلِ بخشش، ص ۷۹)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

علاج کے باوُجود افاقہ نہ ہو تو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر بھرپور عِلاج کے بعد بھی اِفاقہ نہ ہو تو گھبرائیے نہیں بلکہ عِلاج جاری رکھئے کہ ”دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا۔“ کیونکہ اگر ہم نے عِلاج تَرک کر دیا تو گویا خود کو مکمَّل طور پر شیطان کے حوالے کر دیا کہ اِس طرح تو وہ ہمیں کہیں کا نہ چھوڑے گا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ رِیاکاری سے جان چُھڑانے کی کوشش جاری رکھیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ مِنْهَاجُ الْعَابِدِین میں حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام ابُو حامِد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کے فرمان کا خُلاصہ ہے: اگر آپ یہ محسوس کریں کہ شیطان، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے پناہ مانگنے کے باوُجود پیچھا نہیں چھوڑ رہا اور غالِب آنے کی کوشش میں ہے تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو آپ کے مُجاہَدے، قُوَّت اور صبر کا اِمتحان مَطلُوب ہے، یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ آزما رہا ہے کہ آپ شیطان سے مُقابَلہ اور

مُحارَبہ (یعنی جنگ) کرتے ہیں یا اُس سے مَغلُوب (یعنی ہار) جاتے ہیں۔

(مِنہاجُ العابِدین (عربی) ص ۴۶) (نیکی کی دعوت ص 106)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں رِیاکاری کے مَرَض سے شِفا عطا فرمائے اور ہمارے سینوں کو اِخلاص کے نُور سے مُنوّر کردے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ ہمیں ریاکاری کی تباہ کاری سے بچائے، ریاکار کی کس قدر رسوائی ہوگی جب اُسے بروزِ قیامت بدکار، دھوکے باز، کافر، خسارہ پانے والا کہہ کر، اُس کا عمل رد کر دیا جائے گا اور اُس کا اجر و ثواب برباد ہو جائے گا۔ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ

ریاکار کو اُس کے عمل کا دنیا میں بدلہ دے دیا جائے گا اور آخرت میں اُس کا عمل باطِل ہو گا کیونکہ اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کے لئے نیک عمل نہیں کیا تھا بلکہ دِکھاوے کے لئے کیا تھا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ ادنی رِیا بھی شرک ہے، رِیاکار جہنم کا حقدار ہے، ریاکار پر جنت حرام ہے، رِیاکاری کرنے والے کو اللہ ربُّ العزّت کے ساتھ مذاق کرنے والا کہا گیا، توبہ توبہ ریاکاری انتہائی خطرناک باطنی بیماری ہے۔

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تجھے تیرے محبوب کا صدقہ ہمیں تمام ظاہری اور باطنی بیماریوں سے شفا عطا فرما، ریاکاری کی تباہ کاری سے بھی بچا، ہمیں اپنا مخلص بندہ بنا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

رِیاکاری کے عِلاج اور مزید مَعْلُومات کے ساتھ ساتھ دیگر باطنی مُہلکات کے بارے میں جاننے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتب ''**ریاکاری**''، ''**باطنی بیماریوں کی معلومات**'' اور ''اِحیاءُ الْعُلُوم جلد 3'' کا مُطالَعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بے حد مُفید ثابت ہو گا اور اگر آپ نے فیضانِ سُنّت جلد دُوُم کا باب " نیکی کی دعوت " صفحہ نمبر 63 سے صفحہ نمبر 106 تک کا مطالعہ کر لیا، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو ریاکاری کی تعریف معلوم ہو گی، ریاکاری کی 80 مثالیں پتا چلیں گی جو آپ کو ریاکاری سے بچنے میں مددگار ہوں گی، اَلحمدُللہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے فیضانِ سنّت جلد دُوُم کے باب نیکی کی دعوت میں نماز کے متعلق ریاکاری کی 11 مثالیں، مبلغین کی ریاکاری کی 18 مثالیں، نعت شریف پڑھنے، سننے والوں کے لئے ریاکاری کی 16 مثالیں، راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کے لئے ریاکاری کی 3 مثالیں اور پھر متفرق 32 مثالیں بھی بیان کی ہیں۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اس کتاب میں ریاکار کی علامات بھی لکھی ہیں اور ریاکاری کے 10 علاج بھی بیان فرمائے ہیں، اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے، اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا (Read) جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Down Load) کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی مذاکرہ کا تعارُف!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عِلْم ایک لازوال دولت ہے اور ہمارے دینِ اسلام میں تو علمِ دِین حاصل کرنے کے بے شُمار فَضائل بیان کیے گئے ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی

حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے **"علم بے شُمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حُصُول کا ذریعہ سُوال ہے۔"** کے قول کو عملی جامہ پہناتے ہوئے سُوال و جواب کا ایک سِلْسِلہ شُروع کیا، جسے تنظیمی اِصطِلاح میں "مدنی مُذاکرہ" کہا جاتا ہے۔ کثیر اسلامی بھائی، مَدَنی مُذاکروں میں عَقائد و اَعمال، فضائِل و مَنَاقِب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس وطِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی مَعْلُومات، معاشی و مُعاشرتی و تنظیمی مُعاملات اور دیگر بہت سے مَوضُوعات کے مُتَعَلِّق مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز و عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِن عطا کردہ دِلچسپ اور عِلْم و حکمت سے لبریز مَدَنی پُھولوں کی خُوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو مہکانے کے مُقدّس جَذبے کے تحت "مَجلِس مَدَنی مُذاکرہ" ان مَدَنی مُذاکروں کو تحریری اور آڈیو، ویڈیو سی ڈیز کی صُورت میں پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کرتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک مَجلِس مَدَنی مُذاکرہ 319 آڈیو کیسٹیں اور ویڈیو سی ڈیز اور 5 تحریری مَدَنی مُذاکرے، مکتبۃ المدینہ سے رسائل کی صورت میں پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کرچکی ہے، اور مزید کے لئے کوششیں جاری ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی مُذاکروں کے مدنی پھول پڑھنے و سُننے سے عَقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اِصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازَوال دولت کے ساتھ ساتھ نہ صِرْف شَرعی، طبّی، تاریخی اور تنظیمی معلومات کا لاجواب خزانہ ہاتھ آتا ہے بلکہ مزید حُصُولِ عِلْمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہوتا ہے۔

مدنی کاموں میں حصہ لیجئے:

آپ سے بھی مدنی التجاہے کہ نہ صِرْف خُود بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی شِرکت کی

دعوت دیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی مُذاکروں میں شرکت ذِیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام بھی ہے۔ یاد رکھئے! وَعظ و نصیحت کے لیے اِجتماعات مُنْعَقِد کر کے اُن میں لوگوں کی اِصلاح کی نِیَّت سے عِلْم و حکمت بھرے مَدنی پھول لُٹانا یہ بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کا طریقہ رہا ہے۔

منقول ہے شیخُ المشائخ حضرتِ سَیِّدُنا ابُومَدْیَنْ شُعَیب مَغْرَبِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بُلند مرتبہ کے مالک اور ابدال میں سے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُندُلُس کی جامع مسجد خِضر میں نمازِ فجر کے بعد بیان فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ چند راہب بھی اِمتحاناً مُسلمانوں کے لِباس پہن کر مسجد میں لوگوں کے ساتھ آ کر بیٹھ گئے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان شُروع کرنے لگے تو تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو گئے، پھر ایک دَرزی حاضر ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِسْتِفْسار فرمایا: اتنی دیر کیوں لگادی؟ اس نے عَرض کی، حُضُور! آپ کے حکم پر رات کو ٹوپیاں بناتے ہوئے دیر ہو گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے ٹوپیاں لیں اور کھڑے ہو کر سب راہبوں کو پہنا دیں۔ لوگوں کو اس سے بڑا تعجُّب ہوا، لیکن مُعاملہ ابھی تک واضح نہ ہوا تھا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان شُروع کر دیا، جس میں یہ جُملہ بھی فرمایا: اے فُقراء! جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے توفیق کی ہوائیں، سَعادَت مند دلوں پر چلتی ہیں تو وہ ہر روشنی کو بُجھا دیتی ہیں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سانس لیا، جس سے مسجد کی تقریباً تیس (30) قِندیلیں بجھ گئیں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا سر اُٹھا کر فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی مَعْبود نہیں، اے فُقراء! جب عِنایت کے اَنْوار، مُردہ دلوں پر روشنی کرتے ہیں تو وہ راحت و سُکون سے زِنْدگی بَسر کرتے ہیں اور ہر ظُلمت ان کے لئے روشن ہو جاتی ہے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سانس لیا تو تمام قندیلوں کی روشنی لوٹ آئی۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آیتِ سجدہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے جب سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا تو راہب بھی رُسوائی کے خوف سے لوگوں کے ساتھ سجدہ میں گر گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سجدے میں یوں دعا کی: "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو اپنی مخلوق کی تدبیر اور اپنے بندوں کی مَصْلِحَت

بہتر جانتا ہے ، یہ راہب مُسلمانوں کے لباس میں مُسلمانوں کے ساتھ تیری بار گاہ میں سجدہ کئے ہوئے ہیں، میں نے ان کے ظاہِر کو تبدیل کر دیا، ان کے باطن کو تبدیل کرنے پر تیرے سِوا کوئی قادِر نہیں، میں نے انہیں تیرے دَستر خوانِ کرم پر بٹھا دیا ہے، تُو ان کو کُفْر کی تاریکی سے نکال کر نُورِ ایمان میں داخل فرمادے۔ راہبوں نے ابھی سر سجدے سے نہ اُٹھائے تھے کہ ان سے کُفْر و شرک کی ناپاکی دُور ہو گئی اور وہ اِسلام میں داخل ہو گئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدْمت میں حاضِر ہوئے اور آپ کے دَسْتِ اَقْدس پر توبہ کر لی۔

(حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۳۱۳، ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! اَوْلِیاءُ اللہ کے بیان اوران کی صُحْبت میں کیسی تاثیر ہوتی ہے ؟ کہ اگر کوئی غیر مُسلم بھی ان کی مجلس میں آ کر بیٹھ جائے، توان کی صُحْبت کی بَرَکت سے اُن کے بیان کر دہ مَدَنی پُھول تاثیر کا تیر بن کر اس کے دِل میں پیوست ہو جاتے ہیں اور وہ دولتِ اِیمان سے مالامال ہو کر ہی وہاں سے رُخصت ہو تا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہ نیک بندے ہمیشہ وَعظ و نصیحت کے ذَرِیعے لوگوں کو اِسْلام کی دعوت دیتے رہتے ہیں ۔ منقول ہے کہ ہمارے پیرانِ پیر، پیر دَسْتگیر حضرت سَیِّدُنا شیخ مُحیُّ الدِّین سَیِّد عبدُالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے 521ھ سے 561ھ تک چالیس سال مخلوق کو وعظ و نصیحت فرمائی۔ (بهجة الاسرار، ص ۱۸۴) اورآپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود ارشاد فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر پانچ سو سے زائد غیر مُسلموں نے اِسلام قَبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فُساق وفُجار، فَسادی اور بد عتی لوگوں نے توبہ کی۔ (بهجة الاسرار، ص ۱۸۴) سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے فَیضانِ کرم سے شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری

رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی مدنی مُذاکروں کے ذَرِیعے وَعظ و نصیحت کے مَدَنی پھول لُٹاتے رہتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی مُذاکرے نہ صِرف اَہَم معلومات حاصل کرنے کا ذَریعہ ہیں بلکہ ان کی بَرَکت سے بہت سے لوگوں کی اِصلاح بھی ہوتی ہے یہاں تک کہ بہت سے کفار کی اسلام آوری کی بھی خبریں ہیں اور کئی بدعقیدہ لوگ اپنے بُرے عَقائد سے توبہ کرکے سُنّی صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ مُسلمان بن جاتے ہیں۔ آیئے! اس ضِمن میں ایک مدنی بہار سُنئے اور خُوشی سے جھومیے۔

بدعقیدہ لوگوں سے نجات مل گئی

بابُ الاسلام (سندھ، پاکستان) کے شہر شہداد پُور میں مُقیم اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خُلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستگی سے قبل عَقائد کے مُتَعَلِّق معلومات نہ ہونے کے باعث میری زِندگی کا اِبتدائی حصّہ بدعقیدہ لوگوں کی صُحبت میں گُزرا تھا، جس کے سبب میرے عَقائد بھی بگڑے ہوئے تھے اور میں عَقائدِ اہلسنّت کے بارے میں شُکوک و شُبہات کا شکار تھا۔ خُوش قسمتی سے مجھے دعوتِ اسلامی کا پیارا پیارا مدنی ماحول مُیسّر آگیا، ورنہ نجانے میرا آخرت میں کیا بنتا، ایک دن مسجد جانا ہوا، وہاں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ایک عاشقِ رسول اسلامی بھائی نے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف **"فیضانِ سُنَّت"** سے دَرْس دیا، میں بھی دَرْس کی بَرکتیں پانے کے لیے قریب جا کر بیٹھ گیا، درس سُنا تو دل کو بہت بَھلا لگا، یوں میں روزانہ نماز کے بعد ہونے والے دَرْس میں شِرکت کرنے لگا۔ دَرْس کے بعد اسلامی بھائی اِنْفرادی کوشش کرنے، نیکیوں بھری راہ اختیار کرنے کا ذِہن دیتے، کرم بالائے کرم، رَمَضانُ الْمُبارَک کے مہینے میں دعوتِ

اسلامی کے تحت ہونے والے سُنّتوں بھرے دس روزہ اجتماعی اِعتکاف میں شرکت کی سَعادت نصیب ہوگئی۔ اعتکاف میں ہونے والے سُنّتوں بھرے بیانات اور بالخصوص شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے علم و حکمت کے موتیوں بھرے **"مدنی مذاکروں"** نے میرے دِل میں خوفِ خُدا اور عشقِ مُصطفےٰ کی شمع روشن کردی، میرے دل میں مَوجُود تمام شکوک وشُبہات دُور ہوگئے، میں نے اپنے تمام بُرے عقائد اور بُرے دوستوں کی صُحبت سے توبہ کی اور عاشقانِ رسول کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا، دورانِ اعتکاف، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے زہد و تقویٰ، حسنِ اخلاق سے متأثر ہو کر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی غُلامی کا پٹہ بھی گلے میں ڈال لیا اور اعتکاف مکمل ہو جانے کے بعد اپنے علاقے کے اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حصّہ لینے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں فرض عُلوم کورس کر رہا ہوں اور اپنے علاقے میں حلقہ سطح پر مدنی اِنعامات کا ذِمّہ دار ہونے کی حیثیّت سے مدنی کاموں کی ترقّی وعُروج کے لیے کوشاں ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نبُوّت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشْکَاۃُ الْمَصابِیح، ج۱ص۵۵حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سُنَّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

”چل مدینہ“ کے سات حُرُوف کی نِسبت سے جُوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھُول

1 فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جُوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔(یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶)

2 جُوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

3 پہلے سیدھا جُوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقْت پہلے اُلٹا جُوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔

4 مرد مردانہ اور عورت زَنانہ جُوتا استعمال کرے۔

5 صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: عورَتوں کو مردانہ جُوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مَردوں اور عورَتوں کا اِمتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے مُمانَعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اِختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔(بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ)

6 جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔

7 (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جُوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا، لٰہذا استعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ”سُنَّتیں اور آداب“ ہدیۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیَّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں

بھرا سفر بھی ہے۔

خُوب ہوگا ثواب اور ٹلے گا عذاب　　پاؤ گے بخششیں، قافلے میں چلو

دل پہ گر زَنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو　　داغ سارے دُھلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرود شریف کی فضیلت:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 271 صفحات پر مشتمل کتاب **"آبِ کوثر"** کے صفحہ نمبر 202، 201 پر جو درود شریف کی فضیلت درج ہے، وہ سُنیے اور کثرتِ درود کی سچے دل سے نیّت کیجئے۔ چنانچہ لکھا ہے ایک مریض نزع کی حالت میں تھا (یعنی اُس کی روح جسم سے نکلنے ہی والی تھی)، اس کا دوست تیمار داری کے لیے آیا اور دیکھ کر پوچھا! اے دوست، جاں کنی کی تلخی کا کیا حال ہے؟ جواب دیا: مجھے کوئی تکلیف نہیں محسوس ہو رہی، کیونکہ میں نے علمائے کرام سے سُن رکھا ہے کہ جو شخص حبیبِ خدا، محمدِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک کی کثرت کرے، اُسے اللہ تعالیٰ موت کی تلخی سے امن دیتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً وہ اِسلامی بھائی بہت خُوش نصیب ہیں جو اُٹھتے، بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے، وضو بے وضو، درود پڑھتے ہی رہتے ہیں، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ کثرتِ درود کی سعادت حاصل کرنے کی برکت سے نزع کی سختیاں آسان ہو جائیں گی اور قبر و آخرت کی منزلیں بھی سہولت سے طے ہوں گی۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

بیٹھتے اُٹھتے جاگتے سوتے ہو اِلٰہی مرا شعار درود
جان نکلے تو اس طرح نکلے تجھ پر اے غمزدوں کے یار درود

دل میں جلوے بسے ہوئے تیرے لب سے جاری ہو بار بار دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نِیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ**

وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا مَوضُوع ہے "نَزْع کی سختیاں"۔ آج میں آپ کے سامنے اِس حَوالے سے چند مَدَنی پُھول پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا۔ سب سے پہلے موت کی تلخی سے مُتَعَلِّق ایک حکایت پھر چند آیاتِ مُبارَکہ اور احادیثِ طیِّبہ آپ کے گوش گُزار کروں گا۔ اس کے بعد رُوح نکلتے وَقْت انسان جس تکلیف سے گُزرتا ہے، اُس کیفیَّت کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ موت کی شِدّت کے بارے میں اَسْلافِ کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے اَقْوال اور حضرتِ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام کے وَقْتِ نزع تَشْرِیْف لانے کی کیفِیَّت بھی عرض کروں گا۔ اس کے بعد امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کا یہ فرمان بھی آپ کو سُناؤں گا کہ "بُرے خاتمے کا خوف کس شخص کو ہے" اس کے بعد موت کی کَڑواہٹ مِٹانے کا طریقہ اور آخر میں مسواک کے مَدَنی پُھول بھی پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت کی کڑواہٹ:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 649 صفحات پر مُشتَمل کتاب ”حکایتیں اور نصیحتیں“ کے صفحہ 553 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام، حضرتِ سیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللہ علٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا سام رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قَبْر سے گُزرے تو بنی اِسرائیل نے عَرْض کی: ”اے رُوحُ اللہ (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام)! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا فرمائیں کہ وہ اس قَبْر والے کو زِنْدہ کرے تاکہ ہم اِس سے موت کا تذکرہ سُنیں۔“ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام نے اس قَبْر کے قریب دو رَکعت نماز اَدا کرنے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حضرتِ سَیِّدُنا سام بن نوح رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو زِنْدہ کرنے کی دُعا کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُنہیں زِنْدہ فرما دیا۔ وہ سَر سے مٹی جھاڑتے ہوئے کھڑے ہوگئے، ان کے سَر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام نے اِستِفْسار فرمایا: یہ سفیدی تو تمہارے زَمانے میں نہیں تھی۔ اُنہوں نے فرمایا: یا رُوحَ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام! میں آواز سُن کر سمجھا کہ قِیامت قائم ہو چکی ہے، اِس کے خوف سے میرے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام نے پوچھا: تمہارے اِنتِقال کو کتنا عَرصہ ہوا؟ اُنہوں نے بتایا: چار ہزار سال۔ مگر اب تک موت کی سختی اور کڑواہٹ مجھ سے نہیں گئی۔ (حکایتیں اور نصیحتیں ۵۵۳)

عَطا کر عافیّت تُو نَزع و قَبْر و حَشْر میں یارَبّ   وَسیلہ فاطمہ زَہرا کا کر لُطف و کرم مَولیٰ

(وسائلِ بخشش، ص۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حضرتِ سیِّدُنا سام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باوُجود یہ کہ ایک جَلِیْلُ الْقَدْر اوراُوْلُوالْعَزْم (حوصلے والے) نبی حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے شہزادے ہیں اور یہ اُن چند اَفراد میں سے تھے کہ جو حضرت سَیِّدُنا نُوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لائے تھے، لیکن حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ارشاد پر اُٹھتے وَقْت قِیامت آنے کے خوف سے ان کے بال سفید ہوگئے اور چار ہزار سال گُزر جانے کے بعد بھی موت کی کَڑواہٹ باقی تھی اور ہمارا حال یہ ہے کہ ہمارے پلّے میں کوئی بھی نیک عمل نہیں، گُناہوں کی کَثْرت میں ہم سب سے آگے ہیں، خُدا تَعَالٰی کی نافرمانی میں گویا کہ ہمارا کوئی ثانی نہیں، دن رات گُناہوں پر کمر بَستہ ہیں، مگر افسوس! ہمیں نَزع کی سختیوں کا کچھ خَوف نہیں۔ یاد رکھئے کہ موت سے پہلے نزع کا مرحلہ بہت سخت ہے۔ خُدارا! خوابِ غَفْلَت سے بیدار ہو جایئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہوئے اپنے گُناہوں سے سچی توبہ کرلیجئے ورنہ ایسا نہ ہو کہ گُناہوں کی نُحوسَت کی وَجہ سے نزع کی سختیوں کا سامنا کرنا پڑے۔ گُناہوں سے توبہ کرنے اور نیکیاں اَپنانے اور نیکیوں پر اِستقامت پانے کا ایک بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بھی ہے۔ اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی صُحبت سے نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کا ذِہن بنے گا۔

چُھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گُناہ ۔۔۔ وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
اَرے او مُجرِم بے پَرْوا دیکھ ۔۔۔ سر پہ تلْوار ہے کیا ہونا ہے
ہائے رے نیند مسافر تیری ۔۔۔ کُوچ تیار ہے کیا ہونا ہے
دُور جانا ہے رہا دن تھوڑا ۔۔۔ راہ دُشوار ہے کیا ہونا ہے

منہ دکھانے کا نہیں اور سحر عام دربار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت آکر ہی رہے گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بات میں کوئی شک نہیں کہ موت بَرحق ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کا اِنکار مُمکن نہیں۔ ہر وہ ذِی رُوح کہ جس نے زِندگی کا جام پی لیا ہے، اس نے موت کا پیالہ بھی پینا ہے۔ اَمیر ہو یا غریب، بادشاہ ہو یا وزیر، چوکیدار ہو یا دُکاندار، پروفیسر ہو یا اَن پڑھ، عالِم ہو یا غیرِ عالِم، پیر ہو یا فقیر، مُسلم ہو یا غیر مُسلم، جس بھی حیثیّت کا حامِل کوئی انسان ہے، اسے ضَرور موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ موت ہر ایک کو آنی ہے اس سے فَرار مُمکن نہیں۔ ہم دُنیا کے کسی بھی گوشے میں پہنچ جائیں اور موت سے بچنے کیلئے جتنے بھی جَتن کرلیں لیکن موت سے ہر گز پیچھا نہیں چُھڑا سکتے۔ قرآنِ پاک میں یہی مضمون کئی مَقامات پر بیان ہوا ہے۔ چُنانچہ پارہ 4 آلِ عمران کی آیت نمبر 185 میں اِرشاد ہوتا ہے۔ ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِ﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے۔ (پارہ ۴، آلِ عمران ۱۸۵) مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت، مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اس آیتِ مُبارَکہ کے تَحت فرماتے ہیں: اِنسان ہوں یا جنّ یا فِرِشتہ ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا ہر ایک کو موت آنی ہے اور ہر چیز فانی ہے۔ (نورُالعرفان، ص ۱۱۷) جبکہ ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ		تَرجَمۂ کنزالایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مَضبُوط قلعوں میں ہو۔

(پ۵، النساء ۷۸)		

اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت تَفْسیرِ نعیمی میں ہے کہ ہر شخص کی موت کا وَقْت، موت کی جگہ مُقرَّر ہے، کوئی اس سے کسی تدبیر اور کسی حِیلہ سے بچ نہیں سکتا، تم جہاں کہیں رہو، اپنے وَقْت پر موت تم کو ضَرور پہنچے گی اگر چہ تُم مَضْبُوط قلعوں یا آسمان کے بُرجوں میں پہنچ جاؤ، زِنْدگی کیلئے کتنے ہی حِفَاظَت کے سامان بنالو مگر مَروگے ضَرور۔ (تفسیرِ نعیمی، ج۵، ص ۲۴۲)

تُو خُوشی کے پُھول لے گا کب تلک　　تُو یہاں زِنْدہ رہے گا کب تلک
لہلہاتے کھیت ہوں گے سب فنا　　خوشنما باغات کو ہے کب بقاء
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے　　ایک دِن مرنا ہے آخر موت ہے
چل دِیے دُنیا سے سب شاہ و گدا　　کوئی بھی دنیا میں کب باقی رہا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہوا کہ موت کا دن مُقرَّر ہے۔ ہم چاہے کیسے ہی مَضْبُوط مکان میں خُود کو بند کرلیں یا کیسی ہی بلند ترین جگہ پر جا بیٹھیں لیکن موت سے بچ کر کہیں نہیں جاسکتے۔ اور جب کسی پر جاں کَنی کا عالَم طاری ہوتا ہے اور جِسْم سے رُوح نکل رہی ہوتی ہے تو یہ بھی اِنْتہائی دُشوار مُعامَلہ ہے۔ نَزع کے وَقْت پیش آنے والی سختیوں کا ذِکْر قرآنِ مجید میں بھی مَوجُود ہے۔ چُنانچہ اِرشادِ باری تَعَالٰی ہے:

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ		تَرجَمۂ کنزالایمان: اورآئی موت کی سختی حق

ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿١٩﴾ (پ٢٦، ق: ١٩)	کے ساتھ یہ ہے جس سے تُو بھاگتا تھا۔

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں مُبلِّغِ اسلام، حضرت علّامہ شُعیب حَرِیْفِیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: ''بِالْحَقِّ'' سے مُراد مُعامَلۂ آخِرت کی حقیقت ہے کہ جب مرنے والا آگاہ ہو گا اور بچشمِ سر (سر کی آنکھوں سے) موت کو دیکھے گا اور مَلَكُ الْمَوْت علیہ السلام کا مُشاہدہ اور اسے دیکھ کر دل میں پیدا ہونے والا خوف اور گھبراہٹ ایک ایسا اَمر ہے جس کی حقیقت بیان کرنے سے ہر بیان کرنے والے کی عِبارَت قاصِر ہے اور اس کی ہولناکی کا اِحاطہ کرنے سے ہر وَضاحت کرنے والا عاجِز ہے۔ اِس کی حقیقت وہی جانتا ہے جو اس مَرحَلے سے گُزر چکا ہو۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۱۸۳)

ایک اور آیتِ کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓىٕكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ ۚ (پارہ۷، الانعام، ۹۳)	تَرجَمۂ کنز الایمان: اور کبھی تم دیکھو جس وَقْت ظالم موت کی سختیوں میں ہیں اور فِرِشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں۔

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ارشاد فرماتے ہیں: چُونکہ کافر کو موت کے وَقْت بہت قسم کی تکالیف ہوتی ہیں، اسی لئے غَمَرَات جمع (کا صیغہ) اِرْشاد ہوا۔ (کافر کو) جان کنی کی تکلیف، دُنیا چُھوٹنے کی تکلیف، عذاب کے فِرِشْتوں کو دیکھنے کی تکلیف، ان فِرِشْتوں سے اپنی آئندہ تکالیف کی خَبَر کی تکلیف، غرضیکہ اِس پر تکالیف کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے ہیں۔ مومن کیلئے وہ وَقْت بہت سی خُوشیوں کا ہوتا ہے۔ مُفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چند سُطُور کے بعد مزید اِرْشاد فرماتے ہیں: نَزع کی

شِدّت اور چیز ہے اور موت کی غَمرات و سَکرات کچھ اور چیز۔ نَزع کی شِدّت سب کو ہے مگر موت کی غَمرات کُفّار کو ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، ج۷، ص۵۸۲)

نَزع کے وَقت ہونے والی تکلیف کے بارے میں چار اَحادیثِ مُبارَکہ سُنئے۔ چُنانچہ

﴿1﴾ حضرت سیِّدُنا حَسَن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے موت کی تکالیف اور اُس کے حلق میں اَٹک جانے کا ذِکر کرتے ہوئے فرمایا: یہ تکلیف تلوار کے تین سو وَار کے برابر ہے۔[1]

﴿2﴾ بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں موت اوراس کی شِدّت کے بارے میں سُوال ہوا تو ارشاد فرمایا: آسان ترین موت ایک کانٹے دار ٹہنی کی طرح ہے جو کہ رُوئی میں پھنسی ہوئی ہو، لہٰذا جب بھی اسے رُوئی سے نکالا جائے گا اِس کے ساتھ رُوئی ضرور آئے گی۔[2]

﴿3﴾ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مَریض کی عِیادت کی، پھر اِرشاد فرمایا: میں جانتا ہوں کہ اس پر کیا گُزر رہی ہے، اس کی کوئی رَگ بھی ایسی نہیں ہے جس پر علیحدہ علیحدہ موت کی تکلیف کا اَثر نہ ہو رہا ہو۔[3]

﴿4﴾ حضرت سیِّدُنا مَکْحُوْل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر مُردے کا ایک بال بھی زمین وآسمان والوں پر رکھا جائے تو سب کے سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے مَر جائیں کیونکہ ہر بال میں موت ہوتی ہے اور جس چیز پر بھی موت پڑ جائے وہ بھی مر

---

1 . . . موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الخوف من اللہ، ۵/۴۵۳، حدیث: ۱۹۲

2 . . . موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الخوف من اللہ، ۵/۴۵۳، حدیث: ۱۹۴

3 . . . مسند البزار، مسند سلمان الفارسی، ۶/۴۸۰، حدیث: ۲۵۱۲

جاتی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِن احادیثِ مُبارَکہ میں وَقْتِ نَزع کی جو کیفیّت اور شِدَّت بَیان کی گئی ہے، اس سے مَعْلُوم ہوتا ہے کہ مرنے والا اِنْتِہائی شَدید قسم کے دَرْد اور تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے۔ ذرا تَصَوُّر کیجئے کہ ہمیں ایک مچھر یا کھٹمل بھی کاٹ لے تو دیر تک اس جگہ کو سہلاتے رہتے ہیں اور اگر کبھی کسی چاقو یا چُھرِی کا چِرکا (ہلکا سا زَخْم) لگ جائے تو ہم بے چین ہو جاتے ہیں۔ کئی دنوں تک پٹی باندھے "**ہائے ہائے**" کرتے رہتے ہیں۔ اب ذَرا سوچئے کہ تلوار کا زَخْم ایسا نہیں ہوتا کہ تھوڑا سا چِرکا لگے بلکہ پوری قُوَّت سے چلائی گئی تلوار کا وار جو کبھی تَن کو دو ٹکڑے کر ڈالے تو کبھی سَر تن سے جُدا کر دے، کسی کی ٹانگ کاٹ دے تو کسی کا ہاتھ بیکار کر دے، اتنی شِدّت سے کیے جانے والے تلوار کے ایک وار میں کتنی تکلیف ہوگی۔ اب اَندازہ لگائیے کہ بھرپور شِدّت سے چلائی گئی تلوار کے تین سو واروں میں کتنی تکلیف اور دَرْد ہو گا۔ جبکہ ایک حدیث میں ہے: **مُعَالَجَةُ مَلَكِ الْمَوْتِ اَشَدُّ مِنْ اَلْفِ ضَرْبَةٍ بِالسَّيْفِ** "یعنی موت کا ہر جھٹکا ہزار ضَربِ تلوار سے سَخْت تَر ہے"۔ (کنز العمال، کتاب الموت، باب الثانی، فصل قسسم الاول، الحدیث ۴۲۱۸۳، ج ۱۵، ص ۲۴۰)

حالتِ نَزع کی مَنظر کَشی

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی وَقْتِ نَزع پیش آنے والی کیفیات کی مَنظر کَشی کرتے ہوئے اِرْشاد فرماتے ہیں: نَزع اُس تکلیف کا نام ہے جو براہِ راسْت رُوح پر نازِل ہوتی ہے اور تمام اَجْزاء کو گھیر لیتی ہے یہاں تک کہ رُوح کا وہ حِصّہ بھی تکلیف محسوس کرتا ہے جو بدن کی

---

1 . . . موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الخوف من اللّٰہ، ۵/ ۴۵۲، حدیث: ۱۹۰

گہرائیوں میں ہے۔ نَزع کی تکالیف براہِ راسْت رُوح پر حملہ آور ہوتی ہیں اور پھر یہ تکالیف تمام بدن میں یوں پھیل جاتی ہیں کہ ہر ہر رَگ، پٹھے، حصّے اور جوڑ سے رُوح کھینچی جاتی ہے نیز ہر بال کی جڑ اور سَر سے پاؤں تک کی کھال کے ہر حصّے سے رُوح نکالی جاتی ہے، لہٰذا اُس وَقْت کی تکلیف اور درد کا کون اَندازہ کر سکتا ہے۔ بُزرگوں نے تو یہاں تک فرمادیا ہے کہ موت کی تکلیف تلوار کے وار، آرے کے چِیرنے اور قینچی کے کاٹنے سے بھی زِیادہ تکلیف دِہ ہے کیونکہ جب تلوار کا وار بدن پر پڑتا ہے تو بدن کو تکلیف اسی وَجہ سے محسوس ہوتی ہے کہ اس کا رُوح کے ساتھ تَعَلُّق قائم ہے۔ تو ذرا اَندازہ کرو کہ اس وَقْت کس قدر تکلیف ہوگی جب تلوار براہِ راست رُوح پر پڑے گی؟ جب کسی کو تلوار سے زَخْمی کیا جائے تو مدد مانگ سکتا اور چیخ وپُکار کر سکتا ہے کیونکہ اس کے زَبان و جسم میں طاقت مَوجُود ہے جبکہ مرنے والے کی آواز اور چیخ وپُکار تکلیف کی وَجہ سے خَتم ہو جاتی ہے کیونکہ موت کی تکلیف اس وَقْت بڑھ کر دل پر غَلَبہ کرلیتی ہے اور پھر پورے بدن کی طاقت چھین کر ہر حصّے کو کمزور کر دیتی ہے، یہاں تک کہ کسی بھی حصّے میں مدد مانگنے کی طاقت نہیں رہتی، نیز سوچنے سمجھنے کی صلاحیّت پر غالب آکر اسے حیران وپریشان کر دیتی ہے جبکہ زَبان کو گونگا اور باقی جِسمانی حِصّوں کو بے جان کر دیتی ہے، اگر کوئی شخص نَزع کے وَقْت رونا، چِلّانا یا مدد مانگنا بھی چاہے تو ایسا نہیں کر سکتا اور اگر کچھ طاقت باقی بھی ہو تو اس وَقْت اس کے حلق اور سینے سے غَرغَرہ اور گائے بیل کے ڈکرانے کی آواز ہی سنو گے، اس کا رَنگ مٹیالا ہو جاتا ہے گویا مٹی سے بنا تھا تو مرتے وقت بھی مٹی ظاہِر ہوتی ہے، ہر رَگ سے رُوح نکالی جاتی ہے، جس کی وَجہ سے تکلیف جسم کے اَندر باہر ہر جگہ پھیل جاتی ہے، آنکھوں کے ڈھیلے اُوپر چڑھ جاتے ہیں، ہونٹ سُوکھ جاتے ہیں، زبان سُکڑ جاتی ہے اور اُنگلیاں نیلی پڑ جاتی ہیں، جس بدن کی ہر ہر رَگ سے رُوح نکالی جاچکی ہو، اس کی حالت مَت پُوچھو کیونکہ اگر جِسم کی ایک رَگ بھی کھنچ جائے تو بہت زِیادَہ تکلیف ہوتی

ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ پوری رُوح کو ایک رَگ سے نہیں بلکہ ہر ہر رَگ سے نکالا جاتا ہے تو کس قَدر تکلیف ہوتی ہوگی؟ اور پھر آہستہ آہستہ جسم کے ہر ہر حصّے پر موت طاری ہوتی ہے، پہلے قدم ٹھنڈے پڑتے ہیں پھر پنڈلیاں اور پھر رانیں ٹھنڈی پڑ جاتی ہیں اور یوں جِسم کے ہر ہر حصّے کو سختی کے بعد پھر سختی اور تکلیف کے بعد پھر تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہاں تک کہ رُوح حلق تک کھینچ لی جاتی ہے، یہی وہ وَقْت ہوتا ہے جب مرنے والے کی اُمّیدیں دُنیا اور دُنیا والوں سے ختم ہو جاتی ہیں جبکہ توبہ کا دروازہ کچھ ہی دیر پہلے بند ہو جاتا ہے اور پھر حسرت و ندامت اسے چاروں جانب سے گھیر لیتی ہے۔

(احیاء العلوم، ج پنجم غیر مطبوعہ، ص ۵۱۱، ۵۱۲، ملتقطاً)

نزع میں رَبِّ غفّار تجھ سے　　موت سے قبل بیمار تجھ سے
طالبِ جلوۂ مصطفٰے ہے　　یا خُدا تجھ سے میری دُعا ہے
وِردِ لب کلمہ طیّبہ ہو　　اور ایمان پر خاتمہ ہو
آ گیا ہائے وقتِ قضا ہے　　یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۳۵، ۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ مَرنے والا نَزع کے وَقْت کتنی دَرْدناک کیفیّت سے گُزرتا ہے، رُوح نکلتے وَقْت تکلیف کی شِدّت انسان کو مَفْلُوج کر دیتی ہے۔ اُس کی عقل کو حیران و پریشان، اس کے اَعْضاء کو کمزور اور زبان کو خاموش کر دیتی ہے۔ یاد رہے! دِیْنِ اسلام چُونکہ ایک مکمل دین ہے اور اس میں ہمارے لیے زِندگی کے ہر شُعبے میں رَہنُمائی مَوْجُود ہے۔ لہٰذا دینِ اسلام نے اس بارے میں بھی ہمیں رَہنُمائی کے مَدَنی پُھول عطا فرمائے ہیں کہ جب مَرِیْض پر اس طرح کی کیفیّت طاری

ہو تو ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ چُنانچہ اس کے مُتعلِّق بہارِ شریعت سے چند اَہَم اور ضَروری مَدَنی پھول پیش کیے جاتے ہیں جن پر عمل کرنا نہ صِرف ہمارے لئے بلکہ اس مرنے والے کے لیے بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت ہی مُفید ہو گا اور ایسے اِنْتہائی نازُک موقع پر بھی ہمیں شَرِیعَت کی پاسداری کرنے میں آسانی ہو گی۔ چُنانچہ صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ مُفْتی محمد امجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللهِ الْقَوِی لکھتے ہیں:

۞جب موت کا وَقْت قریب آئے اور علامتیں پائی جائیں تو سُنَّت یہ ہے کہ دَہنی کَروٹ پر لِٹا کر قِبلہ کی طرف مونھ (مُنہ) کر دیں اور یہ بھی جائز ہے کہ چِت لِٹائیں اور قِبلہ کو پاؤں کریں کہ یوں بھی قِبلہ کو مونھ (مُنہ) ہو جائے گا مگر اس صُورت میں سر کو قدرے اُونچا رکھیں اور قِبلہ کو مُونھ (مُنہ) کرنا دُشوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر ہے چھوڑ دیں۔

۞جاں کنی کی حالت میں جب تک رُوح گلے کو نہ آئی، اسے تَلْقِین کریں، یعنی اس کے پاس بُلند آواز سے پڑھیں: "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ الله" مگر اسے اس کے کہنے کا حکم نہ کریں۔

۞جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تَلْقِین مَوْقُوف کر دیں۔ ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تَلْقِین کریں کہ اس کا آخِر کلام "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ الله" ہو۔

۞تَلْقِین کرنے والا کوئی نیک شخص ہو، ایسا نہ ہو جس کو اس کے مرنے کی خُوشی ہو اور اس کے پاس اس وَقْت نیک اور پرہیز گار لوگوں کا ہونا بہت اچھی بات ہے اور اس وَقْت وہاں سُورۂ یٰسٓ شریف کی تِلاوت اور خُوشبو ہونا مُسْتَحَب ہے۔ مثلاً لُوبان یا اگربتّیاں سُلگا دیں۔

۞کوشش کرے کہ مکان میں کوئی تصویر یا کُتّا نہ ہو، اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً نکال دی جائیں

کہ جہاں یہ ہوتی ہیں ملائکہ رحمت نہیں آتے۔

❁ جب رُوح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ دے دیں کہ مُنہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور اُنگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیے جائیں، یہ کام اس کے گھر والوں میں جو زِیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کرے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۸۰۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی ایسا موقع آئے کہ ہم اپنے عزیز، رشتے دار، دوست اَحباب یا کسی بھی مُسلمان کو ایسی کیفیَّت میں پائیں تو ہمیں ان مذکورہ مَدَنی پُھولوں پر عمل کرنا چاہئے کہ ہماری تھوڑی سی توجُّہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مرنے والے کے لئے بہت مُفید ہو گی۔ خُصُوصاً تَلْقِیْن تو ضَرور کرنی چاہئے کہ حدیثِ پاک میں مرتے وَقْت کلمہ پڑھنے والے کے لئے جنّت کی بِشارت ہے، چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا معاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمَّت، مالکِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **مَنْ کَانَ آخِرُ کَلَامِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ**، یعنی جس کا آخری کلام **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ** ہو وہ جنّت میں جائے گا۔ (ابو داود، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، ۳/۲۵۵، حدیث: ۳۱۱۶)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اگرچہ عُمر بھر کلمہ پڑھتا رہا لیکن مَرتے وَقْت کلمہ ضَرور پڑھنا چاہیے کہ اس کی بَرَکت سے بَخشِش ہو گی۔

(مراٰۃ المناجیح، ۲/۴۴۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مُسلمانوں کی خَیر خَواہی کا جَذبہ عطا فرمائے اور بَوَقْتِ نَزع ان کے پاس بیٹھ کر کَثْرت سے ذِکْر و اَذْکار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَزع کے وَقْت مرنے والے کو جس قَدر تکلیف ہوتی ہے اسے لَفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا، لیکن بعض بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن نے سمجھانے اور موت کی سختیوں کا اِحساس دِلانے کیلئے انہیں مثالوں کے ذَریعے بیان کیا ہے۔ آیئے اس حوالے سے چند روایات سُنتے ہیں۔

موت اور کانٹے دار شاخ

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا کَعْبُ الاَحْبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: اے کعب! ہمیں موت کے بارے میں بتایئے؟ اُنہوں نے عَرض کی: "اے اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن! موت اس شاخ کی طرح ہے جس میں بہت سارے کانٹے ہوں اور اسے کسی آدمی کے پیٹ میں یوں داخل کیا جائے کہ ہر کانٹا کسی نہ کسی رَگ میں اَٹک جائے، پھر کوئی شخص اسے جھٹکے سے کھینچے تو جو کچھ نکلنا تھا وہ نکل آیا اور جو باقی رہ گیا وہ رہ گیا۔" (احیاء العلوم، ج۵ ص۵۱۸)

مرنے والے پر تعجُّب

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میرے والدِ مُحترم حضرت عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے تھے: "مجھے مرنے والے انسان پر تعجُّب ہوتا ہے کہ عقل اور زبان ہونے کے باوُجُود وہ کیوں موت اور اس کی کیفیَّت بیان نہیں کرتا۔" آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب میرے والدِ محترم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وقتِ وِصال قریب آیا تو میں نے عرض کی: "اے بابا جان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! آپ تو ایسے ایسے فرمایا کرتے تھے۔" تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا: "اے میرے بیٹے! موت اس سے زِیادہ سَخت ہے کہ اس کو بیان کیا جائے، پھر بھی میں کچھ بیان کئے دیتا ہوں۔ **اللہ** عَزَّ

وَجَلَّ کی قسم! گویا میرے کندھوں پر رَضْوٰی (ایک مشہور پہاڑ) اور تِہامہ کے پہاڑ رکھ دیئے گئے ہیں اور گویا میری رُوح سُوئی کے ناکے سے نکالی جارہی ہے، گویا میرے پیٹ میں ایک کانٹے دار ٹہنی ہے اور آسمان، زمین سے مل گیا ہے اور میں ان دونوں کے دَرْمیان ہوں۔" (المستدرک،کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب وصف الموت فی حالۃ النزع، الحدیث ۵۹۶۹،ج ۴،ص ۵۶۹۔الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم ۴۴۶ عمرو بن العاص،ج ۴،ص ۱۹۶)

موت کی شِدّت

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ بیماروں کی عِیادَت بہت زِیادَہ کیا کرتے اور پوچھتے: تم موت کو کیسا پاتے ہو؟ جب ان کا آخری وَقْت آیا تو کسی نے پُوچھا: آپ موت کو کیسا پاتے ہیں؟ فرمایا: گویا آسمانوں کو زمین سے مِلا دِیا گیا ہے اور میری رُوح سُوئی برابر سُوراخ سے نکل رہی ہے۔

(احیاء العلوم، ج۵ ص۵۱۷)

سب سے بڑھ کر ہولناک چیز

حضرت سیِّدُنا شَدّاد بن اَوس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مومن پر دُنیا و آخرت میں موت سے بڑھ کر کوئی ہولناک چیز نہیں ہے کہ اس کی تکلیف آروں کے چِیرنے، قینچیوں کے کاٹنے اور ہانڈیوں میں اُبالے جانے سے بھی بڑھ کر ہے، اگر کوئی مُردہ قَبْر سے نکل کر دُنیا والوں کو موت کے بارے میں بتائے تو وہ لوگ زِنْدگی سے کوئی نَفْع اُٹھا سکیں نہ نیند میں کوئی سُکون پائیں۔ (احیاء العلوم، ج۵ ص۵۱۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

یاالٰہی بُھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیِ دِیدارِ حُسنِ مُصْطَفٰے کا ساتھ ہو!

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ سَیِّدُنا کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: موت اُس خاردار تار کی مانند ہے، جس کے کانٹے انسان کی ہر رَگ میں پَیوَسْت ہوں۔ اور سَیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تو اس سے بھی واضح مَنْظر کَشی کرتے ہوئے فرمایا: کہ جیسے کندھوں پر پہاڑ ہوں، آسمان و زمین آپس میں مل گئے ہوں اور میں ان کے دَرمیان اس حال میں ہوں کہ میرے پیٹ میں ایک کانٹے دار ٹہنی بھی ہو اور سَیِّدُنا شدّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ اگر مُردہ قَبْر سے نکل کر دُنیا والوں کو موت کی تکلیف کی کیفیَّت بتادے تو ان کی زِنْدگی اَجیرن ہو جائے اور ان کا سُکون غارَت ہو جائے۔ ان تمام اَقْوال سے مَعْلُوم ہوا کہ جتنا درد اور تکلیف وَقْتِ نزع میں ہے دُنیا کی کسی اور چیز میں نہیں۔ پھر صِرْف یہی نہیں بلکہ ایک طرف موت کے یہ مَصائِب ہوں گے تو دوسری طرف شیطان لَعِین کے ہتھکنڈوں سے بچ کر دُنیا سے اِیمان سَلامت لے جانے کا نازُک مَرحَلہ دَرپیش ہو گا۔ آہ! آہ! آہ! موت کے وَقْت اِیمان چھیننے کیلئے شیطان طرح طرح کے ہتھکنڈے اِسْتعمال کریگا، حتّٰی کہ ماں باپ کا رُوپ دھار کر بھی اِیمان پر ڈاکے ڈالے گا اور یَہُود و نَصاریٰ کو دُرُسْت ثابت کرنے کی مَذمُوم سَعْی (کوشش) کرے گا۔ یقیناً وہ ایسا نازُک موقع ہو گا کہ بس جس پر اللہ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم و اِحْسان ہو گا، وہی کامیاب و کامران ہو گا اور اسی کا اِیمان سَلامت رہے گا۔

امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے فکر انگیز رسالے **"بُرے خاتمے کے اسباب"** میں لکھتے ہیں:

منقول ہے: جب انسان نَزع کے عالَم میں ہوتا ہے دو شیطان اُس کے دائیں بائیں آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ دائیں طرف والا شیطان اُس کے والِد کا رُوپ دھار کر کہتا ہے: بیٹا! دیکھ میں تیرا مہربان و شفیق باپ ہوں، میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تُو نصاریٰ کا مذہب اِختیار کر کے مرنا کیوں کہ وُہی سب سے بہترین

مذہب ہے۔ بائیں جانِب والا شیطان مرنے والے کی ماں کی صورت میں آتا ہے اور کہتا ہے: میرے لال! میں نے تجھے اپنے پیٹ میں رکھا، اپنا دودھ پلایا اوراپنی گود میں پالا ہے۔ پیارے بیٹے! میں نصیحت کرتی ہوں، یہودی مذہب اِختیار کرکے مرنا کہ یِہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔

فکرِ معاش بدُ بلا ہَولِ مَعاد جاں گزا
لاکھوں بَلا میں پھنسنے کو رُوح بدن میں آئی کیوں

(حدائقِ بخشش شریف)

جس کو بربادیٔ ایمان کا خوف نہ ہو گا۔۔۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! ایمان کی سَلامتی کی مدنی سوچ نصیب ہو جائے، صَد کروڑ کاش! ہر وَقْت بُرے خاتمے کے خوف سے دل گھبراتا رہے، دن میں بار بار توبہ و اِسْتِغْفار کا سلسلہ رہے۔ اللہُ غَفّار عَزَّوَجَلَّ کے دربارِ کرم بار سے اِیمان کی حِفَاظَت کی بھیک مانگنے کی رَٹ جاری رہے۔ تشویش اور سخت تشویش کی بات یہ ہے کہ جس طرح دُنیوی دولت کی حِفَاظَت کے مُعاملے میں غفلت، اس کے ضِیاع (یعنی ضائع ہونے) کا سبب بن سکتی ہے، اسی طرح بلکہ اس سے بھی زِیادہ سخت مُعاملہ اِیمان کا ہے۔ چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب، "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" صفحہ 495 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولٰینا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کا ارشاد ہے: علمائے کرام فرماتے ہیں: "جس کو سَلبِ ایمان کا خوف نہ ہو، نَزع کے وَقْت اس کا اِیمان سَلب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔"

زِنْدگی اور موت کی ہے یا الٰہی کشمکش
جاں چلے تیری رِضا پر بے کس و مجبور کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَلَکُ الْمَوْت کو دیکھنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا میں آنے کو تو ہم آ گئے، مگر اَب دُنیا سے اِیمان سَلامَت لے جانے کیلئے سَخْت دُشوار گُزار گھاٹیوں سے گُزرنا ہو گا اور پھر بھی کچھ مَعْلوم نہیں کہ خاتِمہ کیسا ہو گا! دُنیا سے جاتے وَقْت جاں کَنی کی تکلیف سے گُزرنا ہو گا۔ ذرا تَصَوُّر تو کیجئے! کہ وہ وَقْت کیسا ہو گا، جب ہماری رُوح بَدن کا ساتھ چھوڑ رہی ہو گی؟ ایک ایک رَگ تکلیف کی شِدَّت سے چِیْخ رہی ہو گی، مَوت کی تکلیف ہمارے بدن پر قَبضہ جَما رہی ہو گی اور مَوت ہمارے اَعْضَاء کو بے جان کر رہی ہو گی، زَبان سے قُوَّتِ بَیَان چھین رہی ہو گی، آنکھوں کے ڈھیلے اُوپر کی جانِب چڑھ رہے ہوں گے، ہونٹ سُوکھ رہے ہوں گے، اُنگلیاں نیلی پڑ رہی ہوں گی، آنکھوں کے پَپوٹے ایک دوسرے سے مِل رہے ہوں گے اور پھر ایسے جاں گُدَاز (جان کو گُھلا دینے والے) وَقْت میں حضرتِ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھنا یہ بھی ایک آزمائش سے کم نہ ہو گا، مَنْقُول ہے: "حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: "کیا تم مجھے وہ صُورَت دِکھا سکتے ہو جس میں تَشْرِیْف لا کر نافرمانوں کی رُوح قَبْض کرتے ہو؟" حضرتِ سَیِّدُنا عِزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: "آپ سہہ نہیں سکیں گے۔" حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کہا: "کیوں نہیں (میں دیکھ لوں گا)۔" اُنہوں نے کہا: "آپ مجھ سے اَلگ ہو جائیے۔" حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اَلگ ہو گئے۔ پھر اُدھر مُتَوَجّہ ہوئے

تو مُلاحظہ کیا، کالے کپڑوں میں مَلبُوس ایک سِیاہ فام شَخْص ہے، جس کے بال کھڑے ہیں، اُس سے بدبُو آرہی ہے، اُس کے مُنہ اور نَتھنُوں (نَتھ۔نوں) سے آگ اور دُھواں نکل رہا ہے۔ (یہ دیکھ کر) حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ جب ہوش آیا تو مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام اپنی اَصْل حالَت پر آچکے تھے۔ حَضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: ”اے مَلَکُ الْمَوْت (عَلَیْہِ السَّلَام)! مَوت کے وَقْت صِرف تمہاری صُورت دیکھنا ہی فاسِق وفاجِر کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۵۴۸)

جاں کَنی کی تکلیفیں ذَبْح سے ہیں بڑھ کر کاش! مُرغ بن کے طَیْبہ میں ذَبْح ہوگیا ہوتا
کاش! کہ میں دُنیا میں پیدا نہ ہُوا ہوتا قَبْر و حَشْر کا ہر غم خَتْم ہوگیا ہوتا

(وسائلِ بخشش، ص۲۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُرے خاتمے کا خوف کس پر۔۔۔؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ جنابِ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام وَقْتِ نَزْع کیسی ہَیْبَت ناک صُورت میں آئیں گے؟ کہ سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جَلِیْلُ الْقَدْر پیغمبر ہونے کے باوُجُود بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی صُورت دیکھ کر بے ہوش ہوگئے، ذرا سوچئے! کہ ہم جیسے سِیاہ کار جو گُناہوں کے دَلْدَل میں دَھنسے ہوئے ہیں اور نیکیوں سے بالکل عارِی ہیں اور ہمارا ایمان اتنا کمزور ہے کہ ہم گُناہوں سے اپنا پیچھا نہیں چھڑا پاتے، ذرا سوچئے! کہ وَقْتِ نَزْع جبکہ مَوت کی تکلیفیں بھی ہوں گی، شیطان بھی ہمیں وَرْغَلانے کی پوری کوشش کر رہا ہو گا، حضرتِ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام کا سامنا بھی کرنا

ہو گا۔ اُس نازُک وَقت میں ہم اپنے ایمان کی حِفاظَت کیسے کر پائیں گے ؟

بوَقتِ نَزْع سلامت رہے مِرا ایماں　　مجھے نصیب ہو توبہ، ہے اِلتجا یارَبّ

(وسائلِ بخشش، ص۸۷)

مَکْتَبَۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 911 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب اِحیاءُ الْعُلُوم جلد 4 کے صفحہ نمبر 219 تا 221 پر حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بُرے خاتمے سے اَمْن چاہتے ہو تو اپنی ساری زِنْدَگی اللہ عزّوجلّ کی اِطاعت میں بَسَر کرو اور ہر ہر گُناہ سے بچو، ضَروری ہے کہ تم پر عارِفین جیسا خوفِ (خدا عزّوجلّ) غالب رہے، حتّٰی کہ اِس کے سبب تمہارا رونا دھونا طویل ہو جائے اور تم ہمیشہ غَمگِین رہو۔

مَزید فرماتے ہیں: تمہیں اچّھے خاتِمے کی تیّاری میں مَشْغول رہنا چاہیے۔ ہمیشہ ذِکْرُاللہ میں لگے رہو، دل سے دُنیا کی مَحبَّت نکال دو، گُناہوں سے اپنے اَعْضاء بلکہ دِل کی بھی حِفاظَت کرو، جس قَدَر مُمْکِن ہو بُرے لوگوں کو دیکھنے سے بھی بچو کہ اِس سے بھی دل پر اَثَر پڑتا ہے اور تمہارا ذِہن اُس طرف مائل ہو سکتا ہے۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۲۱۹۔ ۲۲۱ مُلَخَّصاً)

بنادے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ　　گُناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی
مُسلماں ہے عطّار تیری عطا سے　　ہو ایمان پر خاتِمہ یا الٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی نَزْع کی سختیاں شَدِید تر ہیں، لیکن اُس وَقت اگر کَرَم ہو جائے اور پیارے آقا، حبیبِ کبریا، میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جَلوہ گری ہو جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عزّ

وَجَلَّ مَوت کی تمام سَخْتِیاں آسان ہو جائیں، مُفْتی اَحمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مِرآۃُ الْمناجیح میں لکھتے ہیں: ”عُلَماء فرماتے ہیں کہ اب بھی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے خاص خُدّام کو اُن کے مرتے وقت کَلِمہ پڑھانے تَشْرِیف لاتے ہیں، ایسے لوگ (بھی) دیکھے گئے (ہیں) جنھوں نے مرتے وَقْت حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَشْرِیف آوری کی خبر حاضِرین کو دی، خُود بستر مَرگ پر اُٹھ کھڑے ہوئے، حاضِرین سے کہا، تَعْظِیم کرو، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم آ گئے۔“ (مرآۃ، ج۲، ص۴۲۶)

کاش ہم گُناہگاروں پر بھی کرم ہو جائے اور مرتے وَقْت جلوۂ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی جھلک نصیب ہو جائے۔

یہ عرض گنہگار کی ہے شاہِ زمانہ
جب آخری وَقت آئے مجھے بُھول نہ جانا

سکرات کی جب سختیاں سرکار ہوں طاری
لِلّٰہ! مجھے اپنے نظاروں میں گمانا

ڈر لگتا ہے ایماں کہیں ہو جائے نہ برباد
سرکار بُرے خاتمے سے مجھ کو بچانا

جب روح مِرے تن سے نکلنے کی گھڑی ہو
شیطانِ لعیں سے مِرا ایمان بچانا

جب دم ہو لبوں پر اے شَہَنشاہِ مدینہ
تم جلوہ دکھانا مجھے کلمہ بھی پڑھانا

آقا مِرا جس وَقت کہ دم ٹُوٹ رہا ہو
اُس وَقت مجھے چہرۂ پُرنور دِکھانا

سرکار! مجھے نَزع میں مت چھوڑنا تنہا
تم آ کے مجھے سورۂ یاسین سُنانا

(وسائلِ بخشش، ص۳۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ موت کی سختیاں کس قدر دردناک ہیں کہ ہزاروں سال

تک اس کی سختی اور تلخی نہیں جاتی، آہ! موت کی سختیوں کی حقیقت اور اُس وقت دل میں پیدا ہونے والا خوف اور گھبراہٹ بیان نہیں کیا جاسکتا، موت کی سختیاں تلوار کے 300 وار کے برابر ہیں، موت کی سختیاں ہر ہر رگ پر چھا جاتی ہیں، ایک حدیث کے خلاصے کے مطابق، موت کا ہر جھٹکا تلوار کے ہزار واروں سے بڑھ کر ہے، موت کی سختیاں براہِ راست رُوح پر نازل ہوتی ہیں، موت کی سختیاں تمام بدن میں پھیل جاتی ہیں، موت کی سختیاں ہر بال کی جڑ اور سر سے پاؤں تک کھال کے ہر حصے پر طاری ہوتی ہیں ، موت کی سختیاں آرے کے چِیرے جانے سے زیادہ تکلیف دہ ہیں، موت کی سختیاں قینچی کے کاٹے جانے سے بھی زیادہ سخت ہوں گی، موت کی سختیاں ہانڈیوں میں اُبالے جانے سے بھی بڑھ کر ہیں، موت کی سختیاں دِل پر غلبہ کر کے پورے بدن کی طاقت کو چھین لیتی ہیں، موت کی سختیاں مرنے والے کو حیران و پریشان کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں زبان کو گونگا کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں جسم کو بے جان کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں مرنے والے کا رنگ مٹیالا کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں آنکھوں کے ڈھیلے اوپر چڑھا دیتی ہیں، موت کی سختیاں ہونٹوں کو خشک کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں اُنگلیاں نیلی کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں پہلے قدم، پھر پنڈلیاں اور پھر رانیں ٹھنڈی کرتی ہیں، موت کی سختیاں مرنے والے کی اُمیدیں ختم کر دیتی ہیں، موت کی سختیوں سے کچھ دیر قبل توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے، جس پر موت کی سختیاں طاری ہوتی ہیں، اُس کے سینے سے گائے بیل کے ڈکارنے کی سی آواز سنائی دیتی ہے۔

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو اپنے کرم سے ہمارے گناہ معاف فرما، ہمیں سچی توبہ کی توفیق عطا فرما اور موت کی سختیاں ہم پر آسان فرما، آخری وقت میں ہمیں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا جلوہ دکھا۔

سختیاں نَزْع کی کیونکر میں سَہُوں گا یارَبّ!
گر تِرے پیارے کا جلوہ نہ رہا پیشِ نَظَر

نَزْع کے وَقْت مجھے جلوۂ محبوب دکھا تیرا کیا جائے گا میں شاد مَروں گا یارَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت کی سختیوں کے اسباب:

یاد رکھیے! ہر شخص پر موت کی سختیاں اُس کے دنیا میں کیے ہوئے اعمال کے مطابق ہوں گی، نزع کی سختیوں کے وقت بندے کے اُس کے اچھے اور بُرے اعمال پیش کیے جائیں گے، سختیاں ایک ایک کر کے گزریں گی اور آخری سختی گزرتے وقت اس کی روح قبض ہو جائے گی۔ماں کی ناراضی حالتِ نزع میں سختی کا باعث ہے

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: آخرت میں حساب و کتاب کی ہولناکیوں اور سکراتِ موت کی شدت کا ایک باعث پیٹ بھر کر کھانا بھی ہے۔ (منہاج العابدین ص 94)

ایک بزرگ فرماتے ہیں:"حاسد شخص مجلس میں ذِلّت اور مذمّت پاتا ہے، ملائکہ سے لعنت اور بُغض پاتا ہے، مخلوق سے غم اور پریشانیاں اُٹھاتا ہے، نزع کے وقت سختی اور مصیبت سے دوچار ہوتا ہے اور قیامت کے دن حشر کے میدان میں بھی رُسوائی، توہین اور مصیبت پائے گا۔

(جہنم میں لے جانے والے اعمال ج 1 ص 199)

موت کی سختیوں سے چھٹکارا: ایمان دار کو موت کی سختیوں سے چھٹکارا نصیب ہو گا، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا مانگی :"اے

میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ ! جو مجھ پر ایمان لائے، اس بات کی گواہی دے کہ میں تیرا رسول ہوں تو، تُو اُسے اپنی ملاقات کا مشتاق بنادے اور اس کی موت اس پر آسان فرمادے اور اس کے لئے سامانِ دنیا میں کمی فرمادے، لیکن جو مجھ پر ایمان نہ لایا اور نہ اس بات کی گواہی دی کہ میں تیرا رسول ہوں تو، تُو نہ اُسے اپنی ملاقات کی محبت عطا فرما اور نہ اس پر نزع کی تکلیف کو آسان فرما اور اس پر سامانِ دنیا کی زیادتی فرما۔"

(المعجم الکبیر ،الحدیث:۸۰۸،ج۱۸،ص۳۱۳) بحوالہ (جہنم میں لے جانے والے اعمال ج 1 ص 539، حدیث: 5)

شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رَنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: "مَیں نے والدین سے حُسنِ سلوک کرنے والے اپنے ایک اُمّتی کو دیکھا، جس کی موت کا وقت قریب تھا، تو والدین سے حُسنِ سلوک نے اس سے موت کی سختیوں کو دُور کر دیا۔("نیکیوں کی جزائیں" ص19 تا20)

بے شک اللہ اَصۡدَقُ الصَّادِقِیۡن ارشاد فرماتا ہے: "جس نے صِلہ رحمی کی، میں اس کی عمر میں اِضافہ کروں گا، اس کے مال میں برکت دوں گا، اس کے گھر کو آباد کروں گا، موت کی سختیاں اس پر آسان کر دوں گا اور جنت کے دروازے اس کو پکاریں گے: "ہماری طرف آجاؤ۔" (نیکیوں کی جزائیں۔۔۔۔۔ ص93)

حضرت ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عنہُما فرماتے ہیں، کہ "صدقہ ٔفطر ادا کرنے میں 3 فضیلتیں ہیں؛ پہلی روزے کا قبول ہونا، دوسری سکراتِ موت میں آسانی اور تیسری عذابِ قبر سے نجات۔" (المبسوط للسرخسی، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج ٢، ص ١١٤) بحوالہ (فیضان زکاۃ ص112)

مرقاۃ میں حضرتِ مُلا علی قاری عَلَیْہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡبَارِی نے فرمایا کہ: "موت کے وقت میّت کو وضو،

مسواک کرادینا، خوشبولگادینا مستحب ہے، اس سے جانکنی آسان ہوتی ہے، بلکہ اگر ممکن ہو تو اس وقت اُسے غسل کرادو، عمدہ کپڑے پہنا دو، اگر ہو سکے وہ 2 رکعت نفل نمازِ وداع کی نیّت سے پڑھے، یہ باتیں حضرتِ سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرتِ خبیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرتِ سیدہ فاطمہ زہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے منقول ہیں کہ انہوں نے بوقتِ وفات یہ اعمال کئے، یہ سب یَطِیْبُ بِنَفْسِہٖ (یعنی اُس کا دل خوش ہوجائے گا) میں داخل ہیں کہ اس سے میّت کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔ (مراۃ المناجیح ج2ص 425)

سخاوت وقتِ نزع آسانی پیدا کردیتی ہے:

حضرت معتمرمحدث رَحْمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں احمد بن عبد الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ کے پاس ان کی نزعِ رُوح کی حالت میں گیا اور دُعائیں کرنے لگا کہ یااللہ عزوجل! ان پر سکراتِ موت کو آسان فرمادے، کیونکہ یہ تو ایسے تھے یہ تو ایسے تھے، چند تعریفی کلمات میں نے کہے تو انہوں نے تڑپ کر کہا: کہ یہ بولنے والا کون ہے؟ تو میں نے کہا کہ میں، معتمر ہوں، تو انہوں نے فرمایا کہ: مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلام مجھ سے فرمارہے ہیں کہ: میں ہر سخی مومن کے ساتھ نزعِ رُوح میں نرمی برتتا ہوں۔ یہ فرماکر پھر ایک دم وہ بجھ گئے، یعنی ان کی وفات ہوگئی۔ (احیاء العلوم ج4ص 410)

سکرات میں آسانی کا نسخہ:

عُلماء کی ایک جماعت نے بیان کیا کہ مِسواک کا اِستعمال وقتِ نزع، آسانی پیدا کرتا ہے، اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہا کی صحیح حدیث سے اِستدلال کیا گیا کہ وقتِ وفات آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مِسواک کی تھی۔ (شرح الصدور ص 91)

مُرشِد، نزع کے عالم میں مدد فرماتے ہیں:

اِمامِ اہلسنّت، امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: مشائخِ کرام دُنیا و دین و نزع و قبر و حشر، سب حالتوں میں اپنے مریدین کی اِمداد فرماتے ہیں، فقہاء اور صُوفیاء سب کے سب اپنے اپنے مُتَّبِعِیْن (پیروی کرنے والوں) کی شفاعت کریں گے اور وہ اپنے مُتَّبِعِیْن اور مریدین کی نزع کے حالت میں، رُوح کے نکلنے اور مُنْکَر نَکِیْر کے سوالات، نشر و حشر اور حساب اور میزانِ عدل پر اعمال تُلنے اور پُل صراط گزرنے کے وقت ملاحظہ فرماتے ہیں اور تمام مواقف میں سے کسی ٹھہرنے کی جگہ سے غافل نہیں ہوتے۔ مزید فرماتے ہیں: اس محتاج بے دست و پا سے بڑھ کر احمق اپنی عافیت کا دشمن کون جو اپنی سختیوں کے وقت اپنے مددگار نہ بنائے۔ (فتاوی رضویہ ج 21 ص 465،464)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی جامع شرائط پیر کی بیعت کر لیجئے، اس کی برکت سے نزع میں، قبر میں، حشر میں ہر جگہ خیر ہی خیر ہو گی، آیئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"بے قصور کی مدد"** کے صفحہ نمبر 19 سے ایک مدنی بہار سنئے اور ایمان تازہ کیجئے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

وقتِ نزع دیدارِ مُرشِد ہو گیا

ٹنڈو جام (باب الاسلام سندھ) کے مبلغِ دعوتِ اسلامی افتخار احمد عطاری، مدنی ماحول سے وابستگی سے پہلے بہُت زیادہ ماڈرن تھے، خوش نصیبی سے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول میسر آگیا، سُنّتوں کے عامِل مبلغین کی صحبت اور امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالِیَہ کی تربیت کی برکت سے نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے لگے۔ مَدَنی ماحول سے وابستگی کے کچھ ہی عرصے بعد شوال المکرم میں ایک رات نمازِ عشاء پڑھ کر

فارغ ہوئے تو اچانک سینے میں درد محسوس ہوا، جو بڑھتا ہی چلا گیا، ڈاکٹر کے پاس لے جایا گیا، دوا سے کچھ افاقہ ہوا، مگر پھر اچانک بلند آواز سے کلمہ طیّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا وِرد شروع کر دیا، ان کے صاحبزادے نے اس طرح اچانک کَلِمہ طیّبہ کا وِرد شروع کرنے کی وجہ دریافت کی؟ انہوں نے فرمایا: "بیٹا! سامنے دیکھو، میرے پیر و مرشد امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ کَلِمہ طیّبہ پڑھنے کی تلقین فرما رہے ہیں۔" یہ کہہ کر دوبارہ بلند آواز سے کَلِمہ طیّبہ پڑھنا شروع کر دیا اور اسی طرح لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا وِرد کرتے کرتے ان کی روح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی، ان کے صاحبزادے کا بیان ہے کہ وفات سے پہلے بعدِ نمازِ مغرب ابّا جان نے فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کیا تھا۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجھ سے بدکار سے اس گناہ گار سے
رہنا راضی سدا میرے مُرشِد پیا
آخری وقت ہے اور بڑا سخت ہے
میرا ایماں بچا میرے مُرشِد پیا

باوضو رہنے والوں کے لئے نزع میں آسانی ہو گی:

"نماز کے احکام" میں امیر اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ نے باوضو رہنے کے 7 فضائل لکھے ہیں، اس میں ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ جو باوضو رہے گا، موت کی سختی اُس پر آسان ہو جائے گی۔ ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس تجہیز و تکفین کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے کم و بیش 95 شعبوں میں سے 1 شعبہ، مجلسِ تجہیز و تکفین بھی ہے، اس مجلس کے ذِمہ، شریعت اور مدنی مرکز کے دیے گئے طریقِ کار کے مطابق مسلمان میّتوں کے غسل و کفن اور لواحقین کی غمگساری کے تمام معاملات سر انجام دے کر ثواب کمانا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلس تجہیز و تکفین کے تحت وقتاً فوقتاً، ملک و بیرونِ ملک میں تربیتی اجتماعات کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے، مکتبۃ المدینہ نے ایک DVD بنام **"تجہیز و تکفین تربیتی اجتماع"** بھی جاری کی ہے، اس شعبہ کی ویب سائٹ tajheezotakfeen.dawateislami.net سے اس DVD کو دیکھا اور سنا جا سکتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلس تجہیز و تکفین کے تحت تیجے، چہلم اور برسی کے موقع پر ایصالِ ثواب کے اجتماع کی بھی ترکیب کی جاتی ہے، اس موقع پر مجلس لنگرِ رسائل کو یہ مدنی پھول دیا گیا ہے کہ وہ بالخصوص ان رسائل "قبر کی پہلی رات، مُردے کے صدمے، مُردے کی بے بسی، بادشاہوں کی ہڈیاں، فاتحہ کا طریقہ" وغیرہ کا لنگر کرے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے ! شیخِ طریقت ، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے ”163 مَدَنی پھول“ سے مِسْواک کے مَدَنی پھول سُنتے ہیں۔

❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 288 پر صدرُ الشَّریعہ ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی لکھتے ہیں، مَشایخِ کِرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسْواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا ❀ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسْواک میں دس خُوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مَضْبُوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۵ ص۲۴۹ حدیث ۱۴۸۶۷) ❀ مِسْواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ❀ مِسْواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسْواک ایک بالِشْت سے زِیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ❀ اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سَخْت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے دَرمیان خَلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں ❀ مِسْواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگَو کر نرم کر لیجئے ❀ مُناسِب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وَقْت تک

کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے ❀ دانتوں کی چوڑائی میں مِسواک کیجئے ❀ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم اَز کم تین بار کیجئے ❀ ہر بار دھو لیجئے ❀ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو ❀ پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے ❀ مُٹھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ❀ مِسواک وضو کی سُنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنَّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وَقت ہے جبکہ مُنہ میں بدبو ہو (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج ۱ ص ۶۲۳) ❀ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سُنَّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 294 تا 295 کا مُطالَعہ فرمالیجئے۔)

ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مُشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

گرچہ ہوں گرمیاں یا کہ ہوں سردیاں　　چاہیں ہوں بارِشیں قافلے میں چلو

کُوندیں گر بجلیاں یا چلیں آندھیاں　　چاہے اَولے پڑیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

بیان کی اَہَمِّیَّت

تقریر اور بیان کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اپنا مقصود پہنچایا جا سکتا ہے۔ آج کے دور میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین و احکامات اور دِینی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ بیان بھی ہے۔ خود رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان و تقریر کو رونق بخشی، آپ کے دلکش و دل نشیں بیانات کا اثر تھا کہ لوگوں کے دلوں کی دنیا تبدیل ہونے لگی، جہالت کے اندھیرے چھٹنے لگے اور اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پھیلنے لگی۔ بیان کے متعلق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، ۵/۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱) رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے تقریر اور بیان کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے دِین کی تبلیغ کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک "تقریر وبیان" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں، ان اجتماعات کا ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ امیر اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں الگ ایک بیان ہوتا ہے اور بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں الگ ایک بیان ہوتا ہے۔ یہ تمام بیانات دعوتِ اسلامی کی

مجلس اَلْمَدِینۃُ الْعِلْمِیۃ کا شعبہ ”بیاناتِ دعوتِ اسلامی“ تیار کرتا ہے۔

شعبے کی ضمنی تقسیم

کام کی بہتری اور بروقت تکمیل کیلئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی اس وقت **تین** ضمنی شعبوں پر مشتمل ہے۔

(1)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے پاکستان:** دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات اسی شعبے میں اردو زبان میں تیار اور فائنل کئے جاتے ہیں۔ پھر یہی بیانات مختلف زبانوں میں ترجمہ کرکے دنیا بھر میں بھیجے جاتے ہیں۔

(2)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے اسلامی بہنیں:** اس شعبے کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات کو تمام ضروری مراحل سے گزار کر کتابی صورت میں شائع کروانا ہے۔ ہر چار مہینوں کے بیانات ایک جلد کی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک یہ شعبہ محرم الحرام تا ربیع الآخر 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 1** کی صورت میں شائع کرچکا ہے، جمادی الاولی تا شعبان المعظم 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 2** بھی شائع کرچکا ہے، جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔

(3)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے بیرونِ ملک:** اس شعبے کے تحت بیرونِ ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پر کام کیا جاتا ہے۔

بیانات کی تیاری کے اہم مَراحِل

شعبہ بیانات میں تیار ہونے والے تمام تر بیانات تقریباً 16 مراحل سے گزار کر فائنل کئے جاتے

ہیں۔ مراحل اور ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(1) انتخابِ موضوع: سب سے پہلے شعبہ بیانات میں مکمل 1 سال کے بیانات کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ اسلامی سال کے ایونٹس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ موقع مناسبت اور ایام کے اعتبار سے ہی موضوع کا انتخاب کیا جائے۔

(2) تلاشِ مواد: فہرست فائنل ہو جانے کے بعد مختلف اسلامی بھائی اس کے لیے تلاشِ مواد میں لگ جاتے ہیں، اس کے لیے موضوع کے مطابق بزرگانِ دین کی تصانیف، دعوتِ اسلامی کے مبلغین بالخصوص، امیر اہلسنت اور اراکینِ شوریٰ کے اسی موضوع پر ہونے والے بیانات سے مدد لی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی کی طرف سے تیار کردہ سافٹ ویئر اور مکتبہ شاملہ سے بھی تلاشِ مواد کیا جاتا ہے۔

(3) جمع مواد: تلاشِ مواد کے بعد اس کی ثقاہت کو پرکھا جاتا ہے، اسلامی بھائی اپنے متعلقہ ذمہ دار کو کسی بھی موضوع پر جمع ہونے والا سارا مواد چیک کرواتا ہے اور باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے کہ کون سا مواد بیان میں شامل کیا جائے۔ یوں اسے سرسری ترتیب دی جاتی ہے اور بیان کا خاکہ بنایا جاتا ہے۔

(4) بیان کی ترتیب: بیان کے خاکے کے بعد اسے مکمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ چھوٹے سائز کے تقریباً 24 سے 25 صفحات موضوع سے متعلق مواد کے ہوتے ہیں جبکہ 5 سے 7 صفحات میں تنظیم سے متعلق مواد بھی بیان میں شامل کیا جاتا ہے۔

(5) فارمیشن: مکمل بیان ترتیب دینے کے بعد اس کی جزوی فارمیشن بھی کی جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا

ہے کہ شعبہ کے بعض اسلامی بھائی بیان بناتے ہوئے فارمیشن بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو بیان کی ترتیب کے بعد فارمیشن کی جاتی ہے۔

(6) **شعبہ ذمہ دار کا اسے فائنل کرنا:** فارمیشن کے بعد ماتحت اسلامی بھائی بیان شعبہ ذمہ دار کو بھیج دیتا ہے۔ جہاں از اول تا آخر مکمل بیان گہری نظر سے چیک کیا جاتا ہے۔ جہاں تبدیلی کی حاجت ہو وہاں مواد یا ترتیب کو تبدیل بھی کیا جاتا ہے اور مکمل بیان کو فائنل کیا جاتا ہے۔

(7) **نگرانِ علمیہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** شعبہ ذمہ دار کے فائنل کر لینے کے بعد نگرانِ المدینۃ العلمیہ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری مدظلہ بیان کی تنظیمی تفتیش کرتے ہیں اور ضرورتاً بیان میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہیں۔

(8) **مکمل بیان کی تفتیش و تخریج:** نگرانِ علمیہ سے بیان فائنل ہونے کے بعد مکمل بیان کی تخریج و تفتیشِ تخریج ہوتی ہے۔ تمام حوالہ جات اصل کتب سے شامل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

(9) **دارالافتا کے مفتی صاحب سے مکمل بیان کی شرعی تفتیش:** تخریج و تفتیشِ تخریج کے بعد بیان شرعی تفتیش کیلئے دارالافتا کے مفتی صاحب کے پاس بھیجا جاتا ہے جو مکمل بیان کی شرعی تفتیش کرتے ہیں اور جہاں تبدیلی کی حاجت ہو اس کی اصلاح بھی فرماتے ہیں۔

(10) **مجلسِ تراجم سے انگلش الفاظ کی چیکنگ:** اردو کے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی جگہ انگریزی کے الفاظ زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ دارالافتا سے آنے کے بعد بیان میں مشکل الفاظ کو ہٹا کر آسان اردو الفاظ ورنہ بریکٹ میں انگلش الفاظ بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ پھر ان الفاظ کی انگلش چیکنگ کیلئے

بیان مجلسِ تراجم کو بھیجا جاتا ہے جو ان انگلش الفاظ کو سیاق و سباق کی روشنی میں چیک کرتے ہیں اور ضروری تبدیلیاں بھی کرتے ہیں۔

(11) **پیج سیٹ اپ:** ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد المدینۃ العلمیہ کے طے شدہ مدنی پھولوں کے مطابق مکمل بیان کا پیج سیٹ اپ کیا جاتا ہے۔

(12) **فائنل پروف ریڈنگ:** یوں تو اب تک کئی بار بیان کی سرسری پروف ریڈنگ ہو چکی ہوتی ہے مگر غلطی کے امکان کو ختم کرنے کیلئے اس مرحلے پر مکمل بیان کی از اول تا آخر باریک نظر سے پروف ریڈنگ کی جاتی ہے۔ بیان میں موجود آیاتِ کریمہ اور ان کے ترجمہ کا بھی تقابل کیا جاتا ہے۔

(13) **نگرانِ پاک کابینہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** ان تمام مراحل سے گزار کر اسلامی بھائیوں کا بیان نگرانِ پاک کابینہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کے پاس فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے جو بیان کو از اول تا آخر پڑھتے اور اس کی تنظیمی تفتیش فرماتے اور ضرورت پڑنے پر بیان میں تبدیلیاں بھی کرواتے ہیں، ان سے چیک ہو کر بیان دوبارہ المدینۃ العلمیہ آتا ہے اور اس میں ضرورتاً تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور بیان کابینہ مکتب بھیجا جاتا ہے۔ پھر کابینہ مکتب سے وہ بیان فائنل کر کے پاکستان بھر میں متعلقہ مقامات تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(14) **بیرونِ ملک کے اعتبار سے تبدیلیاں:** اسلامی بھائیوں کا فائنل ہونے والا یہی بیان بعد میں پاکستان کے سوا دنیا بھر میں ہوتا ہے۔ یوں ہر بیان میں بیرونِ ملک کے اعتبار سے بھی تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ اور اسے اسلامی بہنوں کے اعتبار سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

(15)اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری: اسلامی بھائیوں کا بیان جب پیج سیٹ اپ کے مراحل سے گزر جاتا ہے تو اب اسی بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں تیار کیا جاتا ہے اور اسلامی بہنوں کے اعتبار سے اس میں مناسب تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ مذکر کے صیغوں اور جملوں کو مؤنث کے صیغوں اور جملوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اور جو مواد اسلامی بہنوں سے متعلق نہیں ہوتا اسے بھی بیان سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(16)اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ: بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھال کر اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیک کروایا جاتا ہے اور ان کے نشان زدہ مقامات پر تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی کارکردگی

(1) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مارچ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں ساڑھے چار سو(450)سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

(2)اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی(پاکستان)اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کے اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے بیانات کی پہلی جلد **"سُنّتوں بھرے بیانات"** کے نام سے **شعبان المعظم 1439 سن ہجری مطابق 27 اگست 2017 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا رَبِیْعُ الْاٰخِر** کے اصلاحی موضوعات پر 18 سنتوں بھرے بیانات شامل کئے گئے ہیں۔

(3)مزید بر آں کہ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں/پاکستان)اور مکتبۃ المدینہ کے

تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے ایک کتاب بنام "**اسلامی بیانات** جلد 1" **ذوالحجۃ الحرام 1441 سنِ ہجری مطابق 11 اگست 2019 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا رَبِیعُ الآخِر** کے اصلاحی موضوعات پر 19 سنتوں بھرے بیانات شامل ہیں۔

(4) اسی طرح شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے دوسری کتاب بنام "اسلامی بیانات جلد 2" **ربیع الآخر 1441 سنِ ہجری مطابق دسمبر 2019 سنِ عیسوی** میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **جُمادی الاُولیٰ تا شَعْبَانُ المُعَظَّم 1441ھ مطابق جنوری 2020 تا اپریل 2020 سنِ عیسوی** کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات شامل ہیں۔

(5) جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اپریل کی ابتدا میں یہ کتاب بھی شائع ہو جائے گی اور مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہو گی۔

پاکستان کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

اب تک کی معلومات کے مطابق صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے ہونے والے اجتماعات کی تعداد 751 ہے جس میں لاکھوں اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں۔ جبکہ اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد 7340 اور شرکائے اجتماع کی تعداد 241462 ہے۔ پاکستان بھر میں جہاں جہاں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں وہاں تمام مقامات پر ہونے والے بیانات کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے۔

بیرونِ ملک کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) سے جو بیانات فائنل ہو جاتے ہیں کچھ ماہ کے فرق سے وہی بیانات ضروری تبدیلیوں کے ساتھ بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں کے لئے مرتب کئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ تادمِ تحریر بیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں کے اجتماعات کی مجموعی تعداد 747 اور شرکائے اجتماعات کی تعداد 33808 ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے اجتماعات کے مقامات کی تعداد 3047 اور شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 106786 ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”**غور و فکر**“ کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ”**مدنی انعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ”**مدنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

مذہبی اسکالرز، خطباء، واعظین اور مبلغین و مبلغات کیلئے 441

صفحات پر مشتمل علمی اور اصلاحی بیانات پر مشتمل خوبصورت تحفہ

بنام

جُمادَی الاُولیٰ کے

22 بیانات

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ بیانات دعوتِ اسلامی)

پہلے اسے پڑھیں......

گزشتہ کئی سالوں سے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرون ملک اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہزاروں ہفتہ وار اجتماعات ہونے کا سلسلہ جاری ہے۔ ان اجتماعات میں لاکھوں لاکھ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں۔ مبلغین و مبلغات اپنے پاس سے بیانات کی ترکیب کیا کرتے تھے کہ پھر دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ نے طے کیا کہ ایک ہی بیان تیار کیا جائے جو دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات کے مبلغین و مبلغات تک پہنچایا جائے۔ جون 2014ء مطابق شعبان المعظم 1435ھ میں دعوتِ اسلامی کے تحقیقی و علمی ادارے المدینۃُ العلمیۃ کے تحت شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی قائم کیا گیا، ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات تیار کرنے کی سعادت اس شعبے کا مقدر بنی۔ بیان کو تمام مراحل سے گزار کر فائنل کرنا اور ہفتہ وار اجتماع میں ہونے سے ایک ماہ قبل متعلقہ مجلس کو پیش کرنا اس شعبے کا ہدف قرار پایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 2014 سے اب تک یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ اوّلاً صرف پاکستان میں ہونے والے بیانات تیار کئے جاتے تھے مگر اب پاکستان سمیت بیرون ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے تمام ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات بھی کم و بیش 15 مراحل سے گزار کر اسی شعبے میں فائنل کئے جاتے ہیں۔ جون 2014 سے اب تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے سوا چار سو (425) سے زائد بیانات اس شعبے میں تیار ہو چکے ہیں۔

نگرانِ المدینۃُ العلمیۃ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدَّظلہ العالی نے ناظمِ المدینۃُ العلمیۃ اور شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کے ذمّہ داران کے ساتھ ایک میٹنگ میں یہ قیمتی تجویز عطا فرمائی کہ ہر اسلامی ماہ کے تحت ہونے والے اب تک کے تمام بیانات کو جمع کر کے کتابی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اَپ لوڈ کیا جائے۔ اس سے اب تک کا ترتیب شدہ صحت مند مواد عوام الناس بالخصوص مبلغین و مبلغات کیلئے بیانات کی صورت میں سامنے آئے گا اور انہیں اس سے استفادہ کرنے میں

آسانی رہے گی۔ اسی سوچ کو سامنے رکھتے ہوئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کے تحت جُمادَی الاولیٰ کے تمام بیانات اجتماعی صورت میں آپ کے سامنے ہیں۔ یہاں چند باتوں کی وضاحت ضروری ہے:

✿ **اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ ان بیانات میں برقرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کالحاظ رکھیں۔**

✿ ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے درودِ پاک اور دعائیں ختم کردی گئی ہیں۔

✿ بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید برآں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تاکہ استفادہ میں آسانی رہے۔

✿ طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، ماخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "المدینۃُ العلمیۃ" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃُ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اجمالی فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

دُرود شریف کی فضیلت:

سرکارِ مدینہ ،راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''**اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً**، یعنی قِیامَت کے دن لوگوں میں سب سے زِیادہ میرے قَریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔''

(ترمذی، أبواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی ، ۲/۲۷ ، حدیث: ٤٨٤)

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیثِ پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: ''قِیامَت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا، جو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہے اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہَمراہی نصیب ہونے کا ذَرِیعَہ دُرُود شریف کی کَثْرت ہے۔ اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جَنَّت مِلتی ہے اور اس (نیکی) سے بَزمِ جَنَّت کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ملتے ہیں۔'' (مراۃ، ۲/۱۰۰)

حَشْر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لُوں رَضا		لوٹ جاؤں پا کے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں
		(حدائقِ بخشش، ص ١٠٤)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ**

اٰیَۃً۔یعنی ”پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے ایک مُہْلِك (یعنی ہلاک کرنے)اور باطِنی مَرَض، "**رِیاکاری**" کے مُتَعَلِّق کچھ مَدَنی پُھول پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا،سب سے پہلے رِیاکاری سے مُتَعَلِّق ایک روایت بَیان کروں گا، پھر رِیاکاری کی مَذمّت پر چند آیاتِ قُرآنی واَحادیثِ مُبارَکہ کے ساتھ ساتھ رِیاکاری کی تعریف،چند مثالیں، پہچان کا طریقہ اور شَرعی حکم بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔اُس کے بعد مَرَضِ رِیا کا عِلاج آپ کے گوش گُزار کروں گا اور اگر عِلاج کارگر ثابت نہ ہو تو ایک مشورہ بھی عرض کروں گا۔اور آخر میں جُوتا پہننے کے مَدَنی پُھول بھی بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

رِیاکار کے چار نام

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 165 صفحات پر مُشتمل کتاب "ریاکاری" کے صفحہ 16 پر ہے۔ایک شَخْص نے دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عَرْض کی: "کل بروزِ قِیامت کون سی چیز نَجات دِلائے گی؟" تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بَدْ دِیانتی نہ کرنا۔ تو اس نے پھر عرض کی: "بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بد دیانتی کیسے کر سکتا ہے؟" تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اس طرح کہ تم کوئی ایسا کام کرو جس کا حکم تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیا ہو، لیکن تمہارا مقصود غیرُاللہ کی رضا کا حصول ہو، لہٰذا ریاکاری سے بچتے رہو، کیونکہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شرک ہے اور قِیامت کے دن ریاکار کو لوگوں کے سامنے چار ناموں سے پکارا جائے گا یعنی "اے بدکار! اے دھوکے باز! اے کافر! اے خَسارہ پانے والے! تیرا عمل خَراب ہوا اور تیرا اَجر برباد ہوا، لہٰذا آج تیرے لئے کوئی حصّہ نہیں، اے دھوکا دینے کی کوشش کرنے والے! اب تُو اپنا ثواب اس کے پاس جا کر تلاش کر جس کے لئے تُو عمل کیا کرتا تھا۔" (الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثانیۃ، الشرک الاصغر۔۔۔۔۔الخ، ج۱، ص۶۸)

اے اِخلاص تُو کہاں ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے ہمیں بھی عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ لوگوں کو دکھانے کیلئے عمل کرنے والے کو قیامت کے دن کس قدر ندامت و شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اوّل تو نَفْس و شیطان ہمیں نیکیاں کرنے نہیں دیتے اور اگر ہم خُوب کوشش کرکے نیک عمل کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو نَفْس و شیطان ہماری عِبادت کو مَقْبول ہونے سے روکنے کے لئے اپنا

پورا زور لگا دیتے ہیں، اس کے لئے ہماری عِبادت میں کوئی ایسی غَلَطی کروادیتے ہیں، جو اِسے ضائع کر دیتی ہے یا پھر عِبادَت کے بعد ہمارے دل میں نام ونُمُود کی خواہش گھر کر لیتی ہے، کوئی ہماری نیکیوں کا چرچا کرے نہ کرے، ہم خُود بلاضَرورتِ شَرعی اپنی نیکیوں کا اظہار کرکے "اپنے مُنہ میاں مِٹھو" بننے سے باز نہیں آتے اور یوں نَفْس و شیطان کے پھیلائے ہوئے جال یعنی رِیاکاری میں جا پھنستے ہیں۔ مثلاً کوئی کہتا ہے: میں ہر سال رجب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتا ہوں (حالانکہ ماہِ رَمَضانُ المبارَک کے روزے تو فرض ہیں پھر بھی وہ ریاکار جو کہ دو ماہ کے نفلی روزے رکھتا ہے اپنی ریاکاری کا وزن بڑھانے کیلئے کہتا ہے میں ہر سال تین ماہ یعنی رَجَب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتا ہوں۔ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ) کوئی کہتا ہے: میں اتنے سال سے ہر ماہ ایّامِ بِیض (یعنی چاند کی 15،14،13 تاریخ) کے روزے رکھ رہا ہوں، کوئی اپنے حج کی تعداد کا تو کوئی عُمرے کی گنتی کا اِعلان کرتا ہے۔ کوئی کہتا ہے: میں روزانہ اتنے دُرُود شریف پڑھتا ہوں، اتنے عرصے سے دَلائلُ الْخَیرات شریف کا وِرد کر رہا ہوں۔ اتنی تِلاوَت کرتا ہوں، ہر ماہ فُلاں مدرَسے کو اتنا چندہ پیش کرتا ہوں۔ اَلْغَرَض خواہ مخواہ اپنے نوافِل، تہجُّد، نَفْلی روزوں اور عبادتوں کا خُوب چرچا کیا جاتا ہے۔ آہ! اے اِخلاص تُو کہاں ہے؟ (افادات: امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

نَفْسِ بدکار نے دل پہ یہ قِیامَت توڑی
عملِ نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

(سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعمال ضائع ہو جائیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِیاکاری سے بچنے بچانے کا جَذبہ بڑھانے کی نِیَّت سے اِس ضِمن میں بطورِ "نیکی کی دعوت" چند آیاتِ مُبارَکہ سماعت فرمایئے۔ یقیناً دُنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والے نادان رِیاکاروں کے عمل کا ثواب ضائع ہو جائے گا۔ چُنانچِہ پارہ 12، سورۂ ھُود آیت نمبر 15 میں رَبُّ الْعِبَاد عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ (پ۱۲، ھود:۱۵)		تَرجَمۂ کنز الایمان: جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں گے۔

حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رِیاکاروں کو دنیا میں ہی ان کی نیکیوں کا بدلہ دے دیا جاتا ہے اور ان پر ذرَّہ بھر ظلم نہیں کیا جاتا۔ (تفسیرِ طَبَری ج۷ ص۱۳)

جبکہ ایک اور آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾﴾ (پ۳، البقرۃ:۲۶۴)

تَرجَمۂ کنز الایمان: "اے ایمان والو اپنے صَدَقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر، اُس

کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دِکھاوے کے لئے خرچ کرے اور اللہ اور قِیامت پر ایمان نہ لائے تو اُس کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹّان کہ اُس پر مٹی ہے، اب اُس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نرا پتھر کر چھوڑا، اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا۔"

صَدرُ الاَفاضِل حَضرتِ علامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی خَزائنُ العِرفان میں اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: "جس طرح مُنافِق کو رِضائے الٰہی مقصود نہیں ہوتی، وہ اپنا مال رِیاکاری کے لئے خَرچ کرکے ضائع کردیتا ہے، اس طرح تم اِحسان جَتا کر اور اِیذاء دے کر اپنے صَدَقات کا اَجرْ ضائع نہ کرو۔ یہ (آیتِ مُبارَکہ) مُنافِق ریاکار کے عمل کی مثال ہے کہ جس طرح پتھر پر مٹی نظر آتی ہے لیکن بارش سے وہ سب دُور ہوجاتی ہے، خالی پتھر رہ جاتا ہے، یہی حال مُنافِق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روزِ قِیامت وہ تمام عمل باطل ہوں گے، کیونکہ رِضائے الٰہی کے لئے نہ تھے۔" (خزائن العرفان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۴)

کمر توڑی ہے عصیاں نے، دبایا نفس و شیطاں نے
نہ کرنا حشر میں رُسوا، مِرا رکھنا بھرم مولیٰ
گناہوں نے مجھے ہائے! کہیں کا بھی نہیں چھوڑا
کرم ہو از طفیلِ سیِّدِ عَرب و عجم مولیٰ!

(وسائل بخشش ص 97)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب ذرا غور کیجئے کہ قِیامت کے دن جب ہر کسی کو اپنے اَعمال کی فکر ہوگی، ایسے میں اگر کسی کا نامۂ اَعمال پیش کیا جائے اور اُسے پتا چلے کہ اِس کے بہت سے نیک اَعمال فقط **رِیاکاری**

کی وجہ سے ضائع ہو چکے ہیں، تو ذرا سوچئے اُس مشکل گھڑی میں اُس شخص کی کیفیّت کیا ہو گی؟ اور اُسے کتنا اَفسوس ہو گا کہ زِنْدگی بھر جن اَعْمال کو وہ اپنے لیے توشۂ آخرت اور نَجات کا ذَرِیعہ سمجھتا رہا، اب یومِ حِساب ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہا، زندگی بھر کی کمائی ہاتھ سے جاتی رہی۔ تمام عمر یہی سوچتا رہا کہ میرے پاس نیکیوں کا خزانہ ہے، اور بروزِ قیامت حَسْرت و یاس (نااُمیدی) کی تصویر بنا کھڑا ہو گا۔ لہٰذا ضَروری ہے کہ ہم اِس دُنیا ہی میں اپنے اَعْمال پر غور کر کے **"رِیاکاری"** جیسی خوفناک اور ہولناک آفت سے پیچھا چُھڑا لیں۔ ہمیں اپنے اَعْمال پر غور کرنا چاہیے کہ کہیں ہمارے کسی نیک عمل میں دِکھاوا تو شامل نہیں؟ ہم جب بھی کوئی نیک عمل کرتے ہیں تو اُس سے مقصود، رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا ہوتی ہے یا مال و زَر کا حُصُول یا کوئی اور دُنیاوی فائدہ؟ لوگوں کے سامنے تو نیک اَعْمال بڑی خُوش اُسْلُوبی اور اچھے اَنداز سے کرتے ہیں، تنہائی میں ہمیں کیا ہو جاتا ہے، کہیں اِس کی وجہ رِیاکاری تو نہیں؟ لہٰذا آج ہی اپنے اعمال کا مُحَاسَبہ کرتے ہوئے اپنی اِصْلاح کر لیجئے! ورنہ کل بروزِ قیامت سِوائے اَفسوس ونَدامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

اگر اپنا مُحَاسَبہ کرنے کا ذِہن نہیں بنتا یا اِس بات کی وَجہ سے پریشان ہیں کہ میں اپنے اعمال کا مُحَاسَبہ کس طرح کروں؟ مجھے تو صحیح طور پر اپنا مُحَاسَبہ کرنا بھی نہیں آتا، تو گھبرائیے مت! صِرف ایسے اَفراد کی صُحْبت اِخْتیار کر لیجئے کہ جو اپنے اَعْمال کا مُحَاسَبہ کرنا جانتے ہوں، ایسے ماحول کو اپنا لیجئے جہاں مُحَاسَبہ کرنے کا مدنی ذِہن دیا جاتا ہو۔ یاد رکھئے! کہ اِصْلاح وتربیّت کے مُعامَلے میں ماحول کا بڑا گہرا اَثر ہوتا ہے، اگر ماحول تبدیل نہ کیا جائے تو اِصلاح وتربیّت کی تمام تَر کوششیں بھی اکثر رائیگاں ہو جاتی ہیں، اچھی صُحْبت اور پاکیزہ ماحول پانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول اور خُصُوصاً مدنی قافلوں میں سفر اور مَدَنی اِنْعامات پر عمل کرنا بھی ہے۔ جی ہاں! جب آپ عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلوں میں سفر کریں

گے، تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو مَدَنی اِنْعامات پر عمل اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَریعے سابِقہ اعمال پر غوروفکر کرنے کا موقع ملے گا اور گُزشتہ گناہوں سے تائب ہو کر آئندہ ان سے بچنے کا بھی ذِہن بنے گا۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

اچّھی صُحبت ملے، خُوب بَرَکت ملے　　چل پڑو، چل پڑیں، قافِلے میں چلو
کُفر کی کالکیں، دُور ہوں ظُلمتیں　　آؤ کوشِش کریں، قافِلے میں چلو
بے شک اَعمالِ بد، اور اَفعالِ بد　　کی چُھٹیں عادتیں، قافِلے میں چلو

(وسائلِ بخشش، ص ۶۷۱۔۶۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِیاکارانہ عمل قبول نہیں ہوتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِیاکاری ایک ایسی تباہ کُن بیماری ہے کہ جو نیک عمل کی رُوح کو بُری طرح مُتاثر کرتی ہے، یہاں تک کہ وہ نیک عمل رِیاکاری کی وَجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں شرفِ قَبولیّت حاصل نہیں کرپاتا۔ آیئے! احادیثِ طَیِّبہ کی روشنی میں رِیاکاری کی تباہ کاریاں سُنتے ہیں۔

"اِخْلاص" کے پانچ حروف کی نِسبَت سے رِیا کی مَذمّت پر 5 فرامینِ مُصْطفٰے

1. تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نَبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: "جب کوئی قوم آخرت (کے اعمال) سے آراستہ ہو کر (حُصُولِ) دُنیا کے لئے حُسن وجمال کا پیکر بنے تو اس کا ٹھکانا جہنّم ہے۔" (جامع الاحادیث، الحدیث: ۱۱۲۹، ج۱، ص ۱۸۳)

2. شَہَنشاہِ دو جہاں، مکّے مدینے کے سُلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''اِنَّ اللہَ حَرَّمَ الْجَنَّۃَ عَلٰی کُلِّ مُرَاءٍ'' یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر رِیاکار پر جنّت حرام کردی ہے۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ۲ ص ۲۴۲ حدیث ۵۳۲۹)

3. ایک مرتبہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو روتے دیکھا تو پوچھا: کیوں رو رہے ہو؟ عَرض کی: میرے رونے کا سبب وہ حدیثِ پاک ہے جو میں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُنی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ اَدْنَی الرِّیَاءِ شِرْکٌ'' یعنی اَدنٰی رِیا بھی شِرک ہے۔'' (المستدرک، کتاب معرفة الصحابة، استخلف رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم معاذ بن جبل علی مکة، ۴/۳۰۶، حدیث: ۵۲۳۱)

4. سَیِّدُ الْمُبلِّغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جنّت کی خُوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے سُونگھی جاسکتی ہے، مگر آخرت کے عمل سے دُنیا طلب کرنے والا اسے نہ پاسکے گا۔" (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، باب الریاء، الحدیث: ۷۴۸۹، ج ۳، ص ۱۹۰)

5. رسولِ اکرم، نُورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جو شہرت کے لئے عمل کریگا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے رُسوا کریگا، جو دِکھاوے کے لئے عمل کریگا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عذاب دے گا۔'' (جامع الاحادیث، قسم الاقوال، الحدیث: ۲۰۷۴۰، ج ۷، ص ۴۴)

بنادے مجھ کو الٰہی خُلوص کا پیکر　　قریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یارَبّ!
اَندھیری قَبْر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر　　کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یارَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص ۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے رِیاکاری کیسی منحوس آفت ہے کہ اس کے سبب نیک اَعْمال قبول نہیں ہوتے، رِیاکاری کرنے والا جنّت سے محروم رہتا ہے، اسے بروزِ قیامت رُسوا کیا جائے گا، رِیاکاری کے سبب نیک عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ایسا مَرْدُود ہوتا ہے کہ اس پر کوئی بھی اَجْر و ثواب نہیں ملتا بلکہ رِیاکاری والا عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب ہے۔

چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشَاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1286 صفحات پر مُشتمل کتاب "اِحیاءُ العُلُوم" جلد 3 صفحہ 890 پر حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "جب بندہ ریاکاری کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں سے فرماتا ہے: اِسے دیکھو یہ میرے ساتھ مَذاق کر رہا ہے۔" اسے آپ مثال سے یُوں سمجھیں کہ کوئی خادِم پورا دن بادشاہ کے دربار میں اُس کے سامنے رہتا ہے، جیسا کہ خادِموں کی عادت ہوتی ہے، لیکن اس ٹھہرنے میں اس کا مَقْصد بادشاہ کی کسی لونڈی یا غُلام کو دیکھنا ہے، تو یہ بادشاہ کے ساتھ مذاق ہے، کیونکہ اُس نے بادشاہ کا قُرب، اُس کی خِدْمت کے لئے نہیں، بلکہ اُس کے غُلام کے لئے اِخْتیار کیا ہے، لہٰذا اس سے بڑھ کر (قابِلِ) حَقارت (بات) کیا ہو گی کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادَت ایک ایسے کمزور و ناتواں بندے کو دِکھانے کے لئے کرے جو (ذاتی طور پر) اس کے کسی نَفْع و نُقصان کا مالک نہ ہو۔

(اِحیاءُ العُلوم ج۳، ص۸۹۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً رِیاکاری کا مَرَض انتہائی مُہلک ہے اور اس سے بچنا بے حد ضَروری ہے، لہٰذا کسی بھی نیک عمل سے پہلے دل کے اِرادے پر خُوب غور کر لینا چاہیئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ

رِیاکاری کے سبب وہ عمل کسی کام نہ آئے۔ آیئے "رِیاکاری" کی تعریف سُنتے ہیں تاکہ اِس کی اچھی طرح پہچان حاصل ہو جائے اور اس سے بچنے میں بھی آسانی ملے۔ چُنانچہ،

"رِیا" کی تعریف

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حَضْرتِ علّامہ مَوْلانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ 616 صفحات پر مُشتمل کتاب "نیکی کی دعوت" کے صفحہ 66 پر تحریر فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے عِلاوہ کسی اور اِرادے سے عِبادت کرنا۔ "گویا عِبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اُس کی عِبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ اُن لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اُس کی تعریف کریں یا اُسے نیک آدمی سمجھیں یا اُسے عزّت وغیرہ دیں۔ (الزّواجر ج۱ ص۷٦)

رِیاکاری کی مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بڑا نازُک مُعامَلہ ہے کہ ذرا سی نِیَّت بہکتی ہے اور نیک عمل کرنے والا رِیاکاری کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔ آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب **"نیکی کی دعوت"** حصّہ اَوّل، صفحہ 73 سے رِیاکاری سے مُتَعَلِّق چند مثالیں سماعت کرتے ہیں تاکہ پتہ چلے کہ رِیاکاری ہمارے اَعمال میں کس طرح چُھپی ہوتی ہے۔ ہم بعض اَوقات لفظوں میں اس کا بَرمَلا اِظْہار کر رہے ہوتے ہیں لیکن نہ تو اِس طرف ہمارا دھیان ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے بچنے کا مدنی ذِہن ہوتا ہے۔ لہٰذا رِیاکاری کی ان مثالوں کو سُن کر اس سے بچنے کی کوشش کیجئے، مگر خیال رہے کہ رِیاکاری ایک ایسا عمل ہے کہ جس کا سارا دارومدار نِیَّت پر ہے، لہٰذا جو مثالیں پیش کی جارہی ہیں وہ اگر

چِہ رِیاکاری ہی کی ہیں لیکن کئی جگہ نِیَّت کے فرق سے اَحکام میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔

"رِیاکار جہنّم میں جائے گا" کے اُنیس حُروف کی نسبت سے ریاکاری کی 19 مثالیں

(1) فنِّ قِراءت اس لئے سیکھنا کہ لوگ "قاری صاحِب" کہیں۔ (2) قاری صاحِب کا اِجتماعات میں حاضِرین کی مِقْدار کے مُطابِق تجوید کے قواعِد کی رِعایَت اور آواز کے اُتار چڑھاؤ میں کمی بیشی کرنے سے مقصود حاضِرین کی خُوشنودی ہو۔ (3) اپنے لئے عاجِزی کے اَلفاظ مَثَلاً فقیر، گُنہگار، ناکارہ وغیرہ اس لئے بولنا یا لکھنا کہ لوگ مُنْکَسِرُ الْمِزاج سمجھیں اور عاجِزی کی تعریف کریں۔ (4) لوگوں سے اِس لئے پُرتَپاک طریقے سے ملنا کہ مِلَنْسار اور بااَخلاق کہلائے۔ (5) دُعا وغیرہ میں سب کے سامنے رونا آجائے تو اِس لئے آنسو پونچھتے رہنا کہ لوگوں پر یہ تَاَثُّر قائم ہو کہ یہ رِیاکاری سے بچنے کیلئے جلدی جلدی آنسو پُونچھ لیتا ہے۔ (6) لوگوں کے دِلوں میں جگہ بنانے کیلئے اِس طرح کے جُملے کہنا: مجھے گُناہوں سے بڑا ڈر لگتا ہے، مجھے بُرے خاتمے کا خوف رہتا ہے، ہائے! اَندھیری قَبْر میں کیا ہو گا! آہ! قِیامت میں حِساب کیسے دوں گا! وغیرہ (7) لوگوں پر اپنی دُنیا سے لا تَعلُّقی اور پارسائی کی چھاپ ڈالنے کیلئے کہنا: میں تو مالداروں اور شخصیّات سے ملنے سے بچتا ہوں۔ (8) کسی کی مُصیبت کا سُن کر ہمدردانہ جُملے کہنا کہ لوگ رَحْم دل کہیں۔ (9) ہاتھ میں اِس لئے تَسْبِیْح رکھنا، اور نُمایاں کرنا، یا لوگوں کے سامنے اِس لئے ہونٹ ہِلا ہِلا کر یا انہیں آواز پہنچے، اِس طرح دُرُود و اَذْکار پڑھنا کہ نیک سمجھا جائے۔ (10) جَلْوَت میں (یعنی لوگوں کے سامنے) کھاتے پیتے، اُٹھتے بیٹھتے وغیرہ وغیرہ مَواقِع پر سُنَّتوں کا اچھی طرح خیال رکھنا جبکہ اکیلے میں سُنَّتوں کا اِہتمام

نہ کرنا۔(11)دعوت میں یا دوسروں کی مَوجُودَگی میں اِس لئے کم کھانا کہ دیکھنے والے اسے مُتَّبِعِ سُنَّت (یعنی سُنَّت کی پیروی کرنے والا) اور قَلِیۡلُ الۡغِذاء (یعنی کم کھانے والا) تصوُّر کریں۔ (12) کسی کو اپنے نیک کام بتا کر یہ کہنا کہ ''آپ کسی اور کو مت بتانا۔'' تاکہ سامنے والا مُتَأَثِّر ہو کہ بہت مُخلص شخص ہے کہ کسی پر اپنا نیک عمل ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ (13) رَمضانُ الْمُبارک کا اِس لئے اِعتِکاف کرنا کہ مُفت میں سحری اور اِفطاری کی ترکیب بن جائے۔(14) اپنے دِینی کارنامے اس لئے بیان کرنا کہ سُننے والے اِسے دین کا بہت بڑا خادِم تصوُّر کریں اور اس کی عظمتوں کے مُعۡتَرِف ہوں۔(15) اپنی فِیۡ سَبِیۡلِ الله امامت یا دینی تدریس کا اِس لئے دوسروں سے تذکرہ کرنا کہ لوگ اِس سے مُتَأَثِّر ہوں، قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔ (16) خریداری کرتے وقت یا اُجرت پر کسی سے کوئی کام کرواتے وَقت اپنے دِینی مَنۡصَب مثلاً دِینی طالبِ علم یا حافظِ قرآن یا امام مسجِد یا مؤذِّن یا مُبلِّغ وغیرہ ہونے کا اس لئے اِظہار کرنا کہ وہ رِعایت کر دے یا پھر پیسے ہی نہ لے۔(17) کتاب یا رِسالہ لکھتے وَقت اِس نیَّت سے عِبرت انگیز رِوایات و خُوب دِلچسپ حکایات اور عُمدہ عُمدہ مَدَنی پُھول شامل کرنا کہ پڑھنے والے داد و تحسین دینے پر مجبور ہو جائیں۔(18) اپنے حج و عُمرے کی تعداد، تلاوتِ قرآن کی یومیہ مِقدار، رَجَبُ الْمُرَجَّب و شَعۡبانُ الۡمعظَّم کے مکمَّل اور دیگر نفلی روزوں، نوافِل، دُرُود شریف کی کثرت وغیرہ کا اِس لئے اظہار کرنا کہ واہ واہ ہو اور لوگوں کے دلوں میں احتِرام پیدا ہو۔(19) دوسروں کی مَوجُودَگی میں اِس لئے چُپ چاپ رہنا یا اِشارے سے یا لکھ کر گُفتگو کرنا کہ لوگ سنجیدہ، خاموش طبیعت اور زَبان کا قُفلِ مدینہ لگانے والا تصوُّر کریں۔ جبکہ گھر میں اور بے تکلُّف دوستوں میں خُوب قہقہے لگاتا اور شیر بَبَّر کی طرح دہاڑ تا یعنی چیختا ہو۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِیا کی تعریف اور مثالوں پر غور کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ مثالوں کو ذِہن میں رکھتے ہوئے رِیاکاری کی تعریف پر ایک بار پھر نظر ڈال لیجئے۔ کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے عِلاوہ کسی اور اِرادے سے عِبادت کرنا، ریاکاری کہلاتا ہے۔ گویا لوگوں پر اپنی عِبادت گُزاری کی دَھاک بِٹھانا، اپنی تعریف، واہ واہ اور عزّت چاہنا یا اُس نیک کام سے سُوٹ پیس، یا رَقم کا لِفافہ یا کھانا یا مِٹھائی یا کسی قسم کے نَذرانے کا حُصُول مقصود ہونا یہ سب رِیاکاری کی ہی صُورتیں ہیں۔ نیز پیش کردہ مثالوں میں ”حُبِّ جاہ“ یعنی ”شُہرت و عِزّت کی خواہش کرنا“ بھی مَوْجُود ہے۔ کیوں کہ رِیاکاری کا ایک بَہُت بڑا سبب ”حُبِّ جاہ“ بھی ہے۔ اس سے بھی بچنا اَز حد ضَروری ہے اور یہ بھی یاد رکھئے! کہ رِیاکاری کی یہ تمام مثالیں اس لیے بیان کی گئی ہیں کہ ہم خُود اپنے اعمال کا مُحَاسَبہ کرلیں۔ ان مثالوں کو بَیان کرنے کا ہرگز یہ مَقْصَد نہیں کہ ہم ان مثالوں کو بُنیاد بنا کر کسی دوسرے کو رِیاکار کہتے پھریں۔ کیونکہ رِیاکاری کا تعلُّق دل سے ہے اور کسی کے دل کے حالات پر ہر کوئی مُطَّلع نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اِن مثالوں پر قِیاس کرتے ہوئے کسی مُسلمان پر بدگُمانی نہ کی جائے، کیونکہ بدگُمانی بذاتِ خُود حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے اور اِسی طرح کسی کے بارے میں تَجَسُّس یعنی گُناہ کی تلاش کرنا، اس کی پردہ دَرِی یعنی عَیب کھولنا اور اُس میں رِیاکاری کی عَلامات تلاش کرنا تاکہ اس کو بدنام کیا جائے، یہ بھی حَرام ہے۔ ان مثالوں کو عَرض کرنے کا مَقْصَد یہ ہے کہ ہم اپنی نیکیوں کو خُود ٹَٹولیں اور غور کریں کہ کہیں ہمارے کسی عمل میں رِیا چُھپی ہوئی تو نہیں؟ کیوں کہ رِیا چِیونٹی کے چلنے کی آہٹ سے بھی زِیادہ پوشیدہ طریقے سے عملِ خَیر میں داخِل ہو جاتی ہے،

اور اُس عمل کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیتی ہے اور اس میں مبتلا ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ " رِیا " میں جو لذّت ہے وہ نہ عُمدہ غِذاؤں میں ہے نہ ہی مال و دولت کی کثرت میں، اِس سے بچنا بَہُت بَہُت ضَروری ہے کہ یہ "لذّت" جہنَّم میں پہنچانے والی ہے، لہٰذا اگر اپنے کسی نیک عمل میں رِیا کا شائبہ یعنی شک بھی پائیں تو توبہ کریں اور اپنے آپ کو ڈرائیں کہ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: "بے شک جہنَّم میں ایک وادی ہے جس سے جہنَّم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اُن رِیاکاروں کے لئے تیّار کی ہے، جو قرآنِ پاک کے حافِظ، غیرُ اللہ کے لئے صَدَقہ کرنے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں نکلنے والے ہوں گے۔" اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ۱۲ ص ۱۳۶ حدیث ۱۲۸۰۳)

بچا لے رِیا سے بچا یاالٰہی　　تُو اِخلاص کر دے عطا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(نیکی کی دعوت، حصہ اول، ص ۷۳ تا ۷۹، ملخصًا)

عمل نہ چھوڑیئے، علاج کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے کہ رِیاکاری کیسا خطرناک عمل ہے کہ دُنیا میں ہونے والی تھوڑی سی واہ واہ، جھوٹی عزت اور دوسروں سے چند سِکّوں کے حُصُول کے لئے اپنے اَعمال کی تشہیر کرنا کل بروزِ قیامت جہنّم کی اُس وادی میں ڈلوا سکتا ہے جس سے خُود جہنّم بھی روزانہ چار سو بار پناہ مانگتا ہے۔ اس لیے بہتری اسی میں ہے کہ اَعمال کرتے ہوئے دوسروں کی رِضا پر نظر رکھنے کی بجائے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر ہی نظر رکھی جائے اور اگر کوئی شخص شیطان کی باتوں اور نَفْسِ اَمَّارَہ کی چالوں میں آکر رِیاکاری میں مبتلا ہو جائے اور یہ سمجھ بیٹھے کہ رِیا سے بچنا تو بہت مُشکل ہے، میں کس طرح نَفْسِ اَمَّارَہ کی چال کو ناکام بناؤں؟ میں کس طرح شیطان کے مَضْبُوط جال کو توڑ کر باہر آؤں؟ اور پھر بعض اَوْقات ایسے اَفْراد اِس خیال کو اپنے ذِہْن میں بٹھا لیتے ہیں کہ جب ہم رِیاکاری کے بغیر نیک اَعمال نہیں کرسکتے تو ایسے اعمال کرنے کا کیا فائدہ؟ یوں آہستہ آہستہ نیک اعمال سے دُور ہوتے جاتے ہیں اور خُوش بختی اور سَعادَت مَنْدِی سے مُنہ موڑ لیتے ہیں۔ تو ایسے اسلامی بھائیوں کی خِدْمت میں مَدَنی اِلتجاء ہے کہ اگر اپنا مُحَاسَبَہ کرتے ہوئے ریاکاری ظاہر ہو تو اُس کا علاج کریں، کیونکہ کسی بھی مَرض کو لاعِلاج سمجھ کر اس سے بے پرواہی برتنا، عقلمندی کا تَقاضا نہیں بلکہ جو مَرض جس شِدّت سے بڑھے، اس کے علاج میں بھی اُتنا ہی اِہتمام کیا جاتا ہے۔ چونکہ رِیاکاری بھی ایک باطنی بیماری ہے، لہٰذا اس کا علاج کرنا ہی مُناسِب ہے نہ کہ اس کو لاعِلاج سمجھ کے چھوڑ دیا جائے، کیونکہ اگر مکھی، ناک پر بیٹھ جائے تو مکھی کو اُڑایا جاتا ہے، ناک نہیں کاٹی جاتی۔ اس لئے رِیاکاری کے ڈر سے نیک اعمال کو تَرک نہ کیا جائے بلکہ رِیاکاری سے پیچھا چُھڑانے کی کوشش کی جائے۔ چُنانچہ،

ریاکاری کا حکم

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمدیار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان رِیاکاری کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خیال رہے کہ رِیا سے عِبادت ناجائز نہیں ہو جاتی (یعنی ایسا نہیں کہ رِیاکاری سے نَماز پڑھی تو اُسے ترکِ نَماز سمجھا جائے) بلکہ نامقبول ہونے کا اَندیشہ ہو تا ہے، اگر رِیاکار آخر میں رِیا سے (سچی) توبہ

کرے تو اس پر رِیا کی عبادت کی قضا واجِب نہیں، بلکہ اُس توبہ کی بَرَکت سے گُزشتہ نامقبول رِیا کی عبادات بھی قَبول ہو جائیں گی۔ مُطلقًا رِیا سے خالی ہونا بَہُت مشکِل ہے، کوئی شخص رِیا کے اَندیشے سے عبادات نہ چھوڑے، بلکہ رِیا سے بچنے کی دُعا کرے۔ (مِرآۃ المناجیح ج ۷ ص ۱۲۷)

رِیاکاری کی علامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہر مَرَض کی کچھ علامتیں ہوتی ہیں، جن سے اُس مرض کی تشخیص (پہچان) ہوتی ہے، اسی طرح مرضِ رِیا کی بھی کچھ علامتیں ہیں۔ آیئے! اس کی چند علامات سُنتے ہیں تاکہ اس مَرَض کی اچھی طرح تشخیص ہو جائے تو اس کا عِلاج کرنے میں آسانی رہے۔ چُنانچہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِین، مولائے کائنات، حضرت علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: رِیاکار کی تین علامتیں ہیں: (1) تنہائی میں ہو تو عمل میں سُستی کرے اور لوگوں کے سامنے ہو تو چُستی دِکھائے (2) تعریف کی جائے تو عمل میں اِضافہ کر دے اور (3) مَذمّت کی جائے تو عمل میں کمی کر دے۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج ۱ ص ۸۶) (نیکی کی دعوت ص 80)

اب ہمیں دِیانت داری کے ساتھ اپنی حالت پر غور کرنا چاہیے کہ عِبادَت کے مُعاملے میں کہیں ہم تنہائی میں سُستی اور لوگوں کے سامنے چُستی کا مُظاہَرہ تو نہیں کرتے؟ کہیں ہم نیکی کرنے کے بعد اس کا لوگوں پر بِلاضَرورت اِظہار تو نہیں کر دیا کرتے؟ پھر اگر کوئی اس پر ہماری تعریف کر دے تو "پُھول کر" عمل میں اِضافہ تو نہیں کر دیتے؟ اور تعریف نہ ہونے کی صُورت میں کہیں غمگین تو نہیں ہو جاتے اور اس عمل میں کمی تو نہیں آجاتی؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمیں لوگوں کے سامنے نیکی کرنے میں بڑی لذّت

ملتی ہو، مگر تنہائی میں مَزا بالکل نہ آتا ہو؟ کہیں ہم اپنے بارے میں سیاہ کار، گُنہگار، مُجرم، فقیر، حقیر اور عاجزو مسکین جیسے اَلفاظ لوگوں کے سامنے کہہ کر اُنہیں مُتأثِّر کرنے کی کوشش تو نہیں کرتے؟ہم کہیں مذہبی حُلیے سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے سے مُتأثِّر ہونے والے دُکانداروں سے اس لئے تو سودا نہیں لیتے کہ وہ ہمیں مُفت یاسستے داموں میں دے؟اگر ان سُوالات کے جوابات،ہاں میں آئیں تو فوراً سے پیشتر توبہ کرلیجئے اور حُصُولِ اِخلاص کی کوشِشوں میں لگ جایئے۔ کہیں ایسانہ ہو کہ توبہ سے پہلے موت آجائے اور رِیاکاری کے سبب دوزخ میں ڈال دیا جائے۔(نیکی کی دعوت ص82)

عَطا کردے اِخلَاص کی مجھ کو نعمت نہ نزدیک آئے رِیا یاالٰہی
مری زِندگی بس تری بندگی میں ہی اے کاش گُزرے سَدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش)

مَرضِ رِیا کا علاج کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے دل میں مرضِ رِیا کی علامات محسوس کریں توبعدِ توبہ، عِلاج میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔جب ہم اپنے باطِن کو پاکیزہ کرنے کی کوشِش کریں گے تواِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ظاہِر بھی سُتھرا ہوجائے گا۔شَہَنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کافرمانِ باقرینہ ہے:”جو اپنے باطِن کی اِصلاح کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے ظاہِر کی(بھی) اِصلاح فرما دے گا۔“ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص۵۰۸ حدیث ۸۳۳۹)(نیکی کی دعوت ص83)

آیئے!ریاکاری کی تباہ کاریوں سے پیچھا چُھڑانے کیلئے اس کے چند عِلاج سُنتے ہیں۔

﴾1﴿ دُعا کے ذَرِیعے مدد طلب کیجئے!

رِیاکاری کا سب سے پہلا عِلاج یہ ہے کہ خُدائے غفّار عَزَّوَجَلَّ کے دربارِ کرم بار میں یُوں دُعا کیجئے: یاربِّ مُصْطَفٰے (عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم)! مجھے رِیاکاری کی بیماری سے شِفا عطا فرما، میری خالی جھولی اِخلاص کی لازوال دولت سے بھر دے۔ میرا سامنا اُس دشمن (یعنی شیطان) سے ہے جو مجھے دیکھتا ہے مگر خُود دِکھائی نہیں دیتا، لیکن تُو اُس کو مُلاحظہ فرما رہا ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس دُشمن کے مکر و فَریب سے بچالے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اِس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ لوگوں کی نظر میں تو میرا حال بَہُت اچّھا ہو، وہ مجھے نیک اور پرہیز گار سمجھتے رہیں مگر تیرے دربار میں سَزا کا حقدار ٹھہروں۔

(نیکی کی دعوت ص84)

حُبِّ دُنیا سے تُو بچا یارَبّ   عاشقِ مُصطَفٰے بنا یارَبّ
حرصِ دُنیا نکال دے دل سے   بس رہوں طالبِ رِضا یارَبّ

(وسائلِ بخشش، ص۷۹،۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴾2﴿ رِیاکاری کے نُقصانات پیشِ نظر رکھئے!

رِیاکاری کا دوسرا عِلاج یہ ہے کہ ہم اِس کی آفتوں کو پیشِ نظر رکھیں، کیونکہ آدمی کا دل کسی چیز کو اُس وَقْت تک ہی پسند کرتا ہے جب تک وہ اُسے نَفْع بخش اور لذیذ نظر آتی ہے، مگر جب اُسے اُس شے کے نُقصان دہ ہونے کا پتہ چلتا ہے تو وہ اُس سے بچتا ہے، مثلاً ایک اسلامی بھائی شہد کو اس کی لذّت اور

مِٹھاس کی وَجہ سے بَہُت پسند کرتا ہے، لیکن اگر اُسے یہ بتادیا جائے کہ یہ شہد جسے تم پینے جارہے ہو، اِس میں زہر ملاہوا ہے، تو وہ اُس میں مَوْجُود مِٹھاس کو نہیں زہر کو دیکھے گا اور اسے ہرگز ہرگز نہیں پیئے گا۔ اِسی طرح لوگوں پر اپنا نیک عمل ظاہِر کرنے اور ان کی طرف سے واہ واہ ہونے میں یقیناً نَفْس کو بڑی لذّت ملتی ہے، لیکن اگر ہم اِس لذّت کے بجائے رِیاکاری کے نُقصانات ذِہْن میں رکھیں، تو اس سے بچنا ہمارے لئے قدرے آسان ہو جائے گا۔ (نیکی کی دعوت ص84 ملخصاً)

﴿3﴾ رِیا کے اَسباب کا خاتِمہ کیجئے

مرضِ ریا کا تیسرا علاج، اس مرض کے اَسْباب کا خاتمہ ہے۔ کیونکہ ہر بیماری کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے، اگر سبب مٹادیا جائے تو بیماری بھی رُخصت ہو جاتی ہے۔ اِسی طرح رِیاکاری کے بھی بُنیادی طور پر تین اَسباب ہیں، اگر اِن تینوں سے جان چُھڑا لی جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رِیاکاری سے بچنا بے حد آسان ہو جائے گا۔ وہ تین اسباب یہ ہیں: (۱) حُبِّ جاہ یعنی شُہرت کی خواہِش (۲) مَذَمَّت کا خوف اور (۳) مال و دولت کی حرِص۔ (نیکی کی دعوت ص86)

پیچھا مِرا دُنیا کی مَحبَّت سے چُھڑا دے　　یا رَبّ مجھے دیوانہ مدینے کا بنا دے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ اپنے اعمال میں اِخلاص پیدا کیجئے

رِیاکاری کا چوتھا عِلاج، اِخلاص ہے۔ چُنانچہ سرکارِ والا تَبار، بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اِخلاص کے ساتھ عمل کرو، کیونکہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ وُہی اعمال قبول فرماتا ہے، جو اُس کے لئے اِخلاص کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور یہ مت کہا کرو کہ میں نے یہ کام اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رِشتہ داری کی وجہ سے کیا ہے۔"

(سُنَنِ دار قطنی ج ۱ ص ۷۳، حدیث ۱۳۰)(نیکی کی دعوت ص89)

مُخلص کسے کہتے ہیں؟

کسی بُزرگ سے پوچھا گیا کہ **مُخلص کون ہے؟** تو اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: **مُخلص** وہ ہے جو اپنی نیکیاں اس طرح چُھپائے جس طرح اپنی بُرائیاں چُھپاتا ہے۔ ایک اور بُزرگ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عَرض کی گئی: اِخلاص کی اِنتِہا کیا ہے؟ تو اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: وہ یہ کہ تم لوگوں سے تعریف کی خواہش نہ کرو۔

(الزواجر، الکبیرۃ الثانیۃ الشرک الاصغر...الخ، خاتمۃ فی الاخلاص، ج ۱، ص ۹۰) (نیکی کی دعوت ص91)

یکساں ہو مَدح و ذَم مجھ پہ کر دو کرم   نہ خُوشی ہو نہ غم تاجدارِ حرم

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾ نیّت کی حِفَاظَت کیجئے

رِیاکاری کا پانچواں علاج یہ ہے کہ نِیَّت کی حِفَاظَت کیجئے۔ سرورِ دوعالَم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: **"اَعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی وہ نیّت کرے۔"** (بخاری، کتاب الایمان، باب ماجاء ان الاعمال...الخ، الحدیث:۵۴، ص۷) اس لئے عمل شُروع کرنے سے پہلے یہ سوچنا چاہیے کہ میں جو عمل کرنے جارہا ہوں، اس کا مقصد کیا ہے؟ اگر دِکھاوے کی بُو

پائیں تو فوراً اپنی نِیَّت کی اِصلاح فرمائیں اور یہ ذِہن بنائیں کہ صِرف وُہی عمل مقبول ہو گا، جو رِضائے الٰہی کیلئے کیا جائے گا، اگر میں نے لوگوں کو دِکھانے یا سُنانے کی خاطِر کوئی نیکی کی تو قبول ہونا تو ایک طرف رہا، جہنّم کے عذاب کا حَقْدار ہو جاؤں گا! شیطان اگرچِہ لاکھ رُکاوٹ ڈالے مگر رِیا اور دِکھاوے کی نِیَّت سے بچنا اور اچّھی نِیَّت کرنی ہی ہو گی۔ (نیکی کی دعوت ص92)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(6) دورانِ عِبادَت شیطانی وَسوسوں سے بچئے

مَرضِ ریا کا چھٹا علاج یہ ہے کہ عِبادَت کے دوران بھی شیطانی وَسْوَسوں سے بچنے کی کوشش کریں کیونکہ شیطان مُسلسل ہمارے دل میں وَسوَسے ڈالنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے، لہٰذا جس طرح نیک عمل سے پہلے دل میں اِخلاص ہونا ضَروری ہے، اِسی طرح ہر نیکی وعِبادَت کے دَوران اسے قائم رکھنا بھی ضَروری ہے۔ عِبادَت کے دَوران شیطانی وَسْوَسوں سے چُھٹکارے کے لئے تین چیزیں ضَروری ہیں: (۱) اُس وَسْوَسے کو پہچاننا (۲) اُسے ناپسند کرنا اور (۳) اُسے قَبول کرنے سے اِنکار کرنا۔ مَثَلًا کسی نے اچّھی اچّھی نیّتیں کر کے نَمازِ تہجُّد شُروع کی، اب دَورانِ نَماز شیطان نے دل میں رِیاکاری کا وَسوسہ ڈالا کہ جب لوگوں کو میری تہجُّد گُزاری کا پتا چلے گا تو وہ مجھ سے بَہُت مُتأَثِّر ہوں گے، اب اِس وَسوَسے کو فوری طور پر پہچاننا کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے، اُس نَمازی کے لئے بَہُت ضَروری ہے۔ پھر اسے ناپسند بھی جانے کہ خالِق عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے کیے جانے والے عمل سے مخلوق کو مُتأَثِّر کرنے کی کوشش کرنا غَضَبِ الٰہی کو دعوت دینے کے مُتَرادِف ہے، پھر اُس وَسوَسے سے اپنی توجُّہ ہٹالے۔ اگرچہ یہ کام بہت

مُشکل سہی مگر ناممکن نہیں، آغاز میں یہ کام بے حد مُشکل محسوس ہوتا ہے، لیکن جب تکلُّف کر کے ایک عرصے تک اس پر صبر کرے تو اللہ تَعالٰی کے فَضْل و کرم اور حُسنِ توفیق سے یہ کام آسان ہو جاتا ہے، ہمارا کام کوشِش کرنا ہے، کامیابی دینے والی ذات رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی ہے۔(نیکی کی دعوت ص94)

﴿7﴾ نیکیاں چُھپایئے!

مَرَضِ ریا کا ساتواں عِلاج ''نیکیاں چُھپانا'' ہے۔ اے کاش! ہم اپنی نیکیوں کو بھی اُسی طرح چُھپائیں جس طرح اپنے گُناہوں کو چُھپاتے ہیں اور بس اِسی کو کافی سمجھیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری نیکیاں جانتا ہے۔ بالخصوص پوشیدہ نیکی کرنے کے بعد نَفْس کی خُوب نگرانی کریں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ نَفْس میں اس عِبادَت کو ظاہِر کرنے کی حِرص جوش مارے اور یوں کہے کہ اگر تیرے اس عظیم عمل پر لوگوں کو اِطلاع ہو جائے تو وہ بھی عبادات میں مشغول ہو جائیں۔ تُو اپنے عمل کو چُھپانے پر کیسے راضی ہو گیا؟ اس طرح تو لوگوں کو تیرے مَقام و مرتبے کا عِلْم نہیں ہو گا، چُنانچہ وہ تیری قَدر و مَنزِلَت کا اِنکار کریں گے اور تیری پیروی سے محروم رہ جائیں گے، ایسے میں تُو لوگوں کا مُقتدا(یعنی پیشوا اور رہنما) کیسے بن سکے گا؟ نیکی کی دعوت کیسے عام ہو گی؟ وغیرہ۔ ایسی صُورت میں اللہ تَعالٰی سے ثابِت قَدَمی کی دُعا کرنی چاہیے اور اپنے بڑے عمل کے مُقابلے میں آخرت کی بہت بڑی ملکیت یعنی جنّت کی نعمتوں کو یاد کیجئے، جو ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ جو شخص اللہ تَعالٰی کی عبادت کے ذَریعے اس کے بندوں سے اَجْر کا طالب ہوتا ہے، اس پر اللہ تعالٰی کا غَضَب نازِل ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دوسروں کے سامنے عمل کو ظاہِر کرنے کی صُورت میں وہ لوگوں کے نزدیک تو محبوب ہو جائے، لیکن اللہ تعالٰی کے نزدیک اُس کا مَقام گر جائے! پھر نَفْس

کو اس طرح بھی سمجھائے کہ میں کس طرح اس عمل کو لوگوں کی تعریف کے بدلے بیچ دوں، وہ تو خُود عاجز ہیں ،نہ تو وہ مجھے رِزْق دے سکتے ہیں اور نہ ہی موت وحَیات کے مالک ہیں۔(نیکی کی دعوت ص96) جب اس طرح کی مَدَنی سوچ اپنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مرض سے چُھٹکارا پانے میں آسانی ہو گی۔

نیکیاں چُھپ کر کریں ایسی ہدایت دے خُدا　　　ہم کو پوشیدہ عِبادت کی تُو لذّت دے خُدا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿8﴾ اَوْراد ووَظائِف کا مَعْمُول بنالیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِیاکاری سے بچنے کے لئے بیان کردہ مُعالَجات کے ساتھ ساتھ ریاکاری سے بچنے کے رُوحانی عِلاج بھی سماعت فرمالیجئے اور حسبِ توفیق اوّل آخِر ایک بار دُرُود شریف کے ساتھ پڑھنے کا معمول بنالیجئے۔

1 روزانہ یہ دُعا تین بار پڑھ لیجئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ چھوٹی بڑی ہر طرح کی رِیا (سے) دُور رکھے گا۔ دعا یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ اَنۡ اُشۡرِکَ بِکَ وَاَنَا اَعۡلَمُ وَ اَسۡتَغۡفِرُکَ لِمَا لَاۤ اَعۡلَمُ (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ، میں جان بوجھ کر تیرا شریک ٹھہرانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور لاعلمی میں ایسا عمل کرنے پر تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں)۔

2 جب بھی دل میں رِیاکاری کا خیال آئے تو ''اَعُوۡذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم'' ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تُھو تُھو کر دیجئے۔

3 سُورۃُ الاِخْلاص گیارہ بار صُبح (یعنی آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کِرن چمکنے کے درمیان) پڑھنے

والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کرا سکے، جب تک کہ یہ (پڑھنے والا) خود نہ کرے۔ (الوظیفۃ الکریمہ ص ۲۱)

4 هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۳﴾ (پ۲۷ الحدید ۳) کہنے سے فوراً وَسوَسہ دُور ہو جاتا ہے۔ (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱ ص ۷۷۰) (نیکی کی دعوت ص 105)

کاش لَب پر مرے رہے جاری ذِکر آٹھوں پہر ترا یارَبّ

(وسائلِ بخشش، ص ۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علاج کے باوُجود افاقہ نہ ہو تو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر بھرپور عِلاج کے بعد بھی اِفاقہ نہ ہو تو گھبرایئے نہیں بلکہ عِلاج جاری رکھئے کہ "دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا۔" کیونکہ اگر ہم نے عِلاج ترک کر دیا تو گویا خود کو مکمَّل طور پر شیطان کے حوالے کر دیا کہ اِس طرح تو وہ ہمیں کہیں کا نہ چھوڑے گا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ رِیاکاری سے جان چُھڑانے کی کوشش جاری رکھیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ مِنْهَاجُ الْعَابِدِین میں حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام ابُو حامِد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کے فرمان کا خُلاصہ ہے: اگر آپ یہ محسوس کریں کہ شیطان، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے پناہ مانگنے کے باوُجود پیچھا نہیں چھوڑ رہا اور غالِب آنے کی کوشش میں ہے تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو آپ کے مُجاہَدے، قُوَّت اور صَبر کا اِمتحان مَطلُوب ہے، یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ آزما رہا ہے کہ آپ شیطان سے مُقابَلہ اور

مُحارَبہ (یعنی جنگ) کرتے ہیں یا اُس سے مَغلُوب (یعنی ہار) جاتے ہیں۔

(مِنهاجُ العابِدین (عربی) ص ۴۶)(نیکی کی دعوت ص106)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں رِیاکاری کے مَرَض سے شِفا عطا فرمائے اور ہمارے سینوں کو اِخلاص کے نُور سے مُنوّر کر دے۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ ہمیں ریاکاری کی تباہ کاری سے بچائے، ریاکار کی کس قدر رسوائی ہوگی جب اُسے بروزِ قیامت بدکار، دھوکے باز، کافر، خسارہ پانے والا کہہ کر، اُس کا عمل رد کر دیا جائے گا اور اُس کا اجر و ثواب برباد ہو جائے گا۔ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ

ریاکار کو اُس کے عمل کا دنیا میں بدلہ دے دیا جائے گا اور آخرت میں اُس کا عمل باطِل ہو گا کیونکہ اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کے لئے نیک عمل نہیں کیا تھا بلکہ دِکھاوے کے لئے کیا تھا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ ادنی رِیا بھی شرک ہے، رِیاکار جہنم کا حقدار ہے، ریاکار پر جنت حرام ہے، رِیاکاری کرنے والے کو اللہ ربُّ العزّت کے ساتھ مذاق کرنے والا کہا گیا، توبہ توبہ ریاکاری انتہائی خطرناک باطنی بیماری ہے۔

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تجھے تیرے محبوب کا صدقہ ہمیں تمام ظاہری اور باطنی بیماریوں سے شفا عطا فرما، ریاکاری کی تباہ کاری سے بھی بچا، ہمیں اپنا مخلص بندہ بنا۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

رِیاکاری کے عِلاج اور مزید مَعْلُومات کے ساتھ ساتھ دیگر باطنی مُہلکات کے بارے میں جاننے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتب **"ریاکاری" "باطنی بیماریوں کی معلومات"** اور "اِحیاءُ الْعُلُوم جلد 3" کا مُطالعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بے حد مُفید ثابت ہو گا اور اگر آپ نے فیضانِ سُنّت جلد دُوُم کا باب "نیکی کی دعوت" صفحہ نمبر 63 سے صفحہ نمبر 106 تک کا مطالعہ کر لیا، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو ریاکاری کی تعریف معلوم ہو گی، ریاکاری کی 80 مثالیں پتا چلیں گی جو آپ کو ریاکاری سے بچنے میں مدد گار ہوں گی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے فیضانِ سنّت جلد دُوُم کے باب نیکی کی دعوت میں نماز کے متعلق ریاکاری کی 11 مثالیں، مبلغین کی ریاکاری کی 18 مثالیں، نعت شریف پڑھنے، سننے والوں کے لئے ریاکاری کی 16 مثالیں، راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کے لئے ریاکاری کی 3 مثالیں اور پھر متفرق 32 مثالیں بھی بیان کی ہیں۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اس کتاب میں ریاکار کی علامات بھی لکھی ہیں اور ریاکاری کے 10 علاج بھی بیان فرمائے ہیں، اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے، اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا (Read) جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Down Load) کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی مذاکرہ کا تعارُف!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عِلْم ایک لازوال دولت ہے اور ہمارے دینِ اسلام میں تو علمِ دِین حاصل کرنے کے بے شُمار فَضائل بیان کیے گئے ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی

حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ نے **"علم بے شُمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حُصُول کا ذریعہ سُوال ہے۔"** کے قول کو عملی جامہ پہناتے ہوئے سُوال و جواب کا ایک سِلْسلہ شُروع کیا، جسے تنظیمی اِصْطِلاح میں "مدنی مُذاکَرہ" کہا جاتا ہے۔ کثیر اسلامی بھائی، مَدَنی مُذاکروں میں عَقائد واَعمال، فضائل و مَنَاقِب، شریعت و طریقت، تاریخ وسیرت، سائنس وطِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی مَعْلُومات، معاشی و مُعاشرتی و تنظیمی مُعاملات اور دیگر بہت سے مَوضُوعات کے مُتَعلِّق مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ انہیں حکمت آموز و عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔ آپ دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے اِن عطا کردہ دِلچسپ اور عِلْم و حکمت سے لبریز مَدَنی پُھولوں کی خُوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو مہکانے کے مُقدّس جَذبے کے تحت "مَجلِس مَدَنی مُذاکرہ" ان مَدَنی مُذاکروں کو تحریری اور آڈیو، ویڈیو سی ڈیز کی صُورت میں پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کرتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک مَجلِس مَدَنی مُذاکرہ 319 آڈیو کیسٹیں اور ویڈیو سی ڈیز اور 5 تحریری مَدَنی مُذاکرے، مکتبۃ المدینہ سے رسائل کی صورت میں پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کرچکی ہے، اور مزید کے لئے کوششیں جاری ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی مُذاکروں کے مدنی پھول پڑھنے و سُننے سے عَقائد واعمال اور ظاہر وباطن کی اِصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازَوال دولت کے ساتھ ساتھ نہ صِرف شَرعی، طِبّی، تاریخی اور تنظیمی معلومات کا لاجواب خزانہ ہاتھ آتا ہے بلکہ مزید حُصُولِ عِلْمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہوتا ہے۔

مدنی کاموں میں حصہ لیجئے:

آپ سے بھی مدنی التجا ہے کہ نہ صِرف خُود بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی شِرکت کی

دعوت دیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی مُذاکروں میں شرکت ذِیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام بھی ہے۔ یاد رکھئے! وَعظ و نصیحت کے لیے اِجتماعات مُنْعَقِد کر کے اُن میں لوگوں کی اِصلاح کی نِیَّت سے عِلْم و حکمت بھرے مَدنی پُھول لُٹانا یہ بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کا طریقہ رہا ہے۔

منقول ہے شَیخُ المشائخ حضرتِ سَیِّدُنا ابُومَدْیَنْ شُعَیب مَغربی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بُلند مرتبہ کے مالک اور ابدال میں سے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُنْدُلُس کی جامع مسجد خِضر میں نمازِ فجر کے بعد بیان فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ چند راہب بھی اِمتحاناً مُسلمانوں کے لِباس پہن کر مسجد میں لوگوں کے ساتھ آکر بیٹھ گئے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان شُروع کرنے لگے تو تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو گئے، پھر ایک دَرزی حاضر ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِسْتِفْسار فرمایا: اتنی دیر کیوں لگادی؟ اس نے عَرض کی، حُضُور! آپ کے حکم پر رات کو ٹوپیاں بناتے ہوئے دیر ہو گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے ٹوپیاں لیں اور کھڑے ہو کر سب راہبوں کو پہنا دیں۔ لوگوں کو اس سے بڑا تعجُّب ہوا، لیکن مُعامَلہ ابھی تک واضح نہ ہوا تھا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان شُروع کر دیا، جس میں یہ جُملہ بھی فرمایا: اے فُقَراء! جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے توفیق کی ہوائیں، سَعادَت مند دلوں پر چلتی ہیں تو وہ ہر روشنی کو بُجھا دیتی ہیں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سانس لیا، جس سے مسجد کی تقریباً تیس (30) قِندیلیں بجھ گئیں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا سر اُٹھا کر فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی مَعْبُود نہیں، اے فُقَراء! جب عِنایت کے اَنْوار، مُردہ دلوں پر روشنی کرتے ہیں تو وہ راحت و سُکون سے زِنْدگی بَسر کرتے ہیں اور ہر ظُلمت ان کے لئے روشن ہو جاتی ہے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سانس لیا تو تمام قندیلوں کی روشنی لوٹ آئی۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آیتِ سجدہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے جب سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا تو راہب بھی رُسوائی کے خوف سے لوگوں کے ساتھ سجدہ میں گر گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سجدے میں یوں دعا کی: "یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تُو اپنی مخلوق کی تدبیر اور اپنے

بندوں کی مَصْلِحَت بہتر جانتا ہے، یہ راہب مُسلمانوں کے لباس میں مُسلمانوں کے ساتھ تیری بار گاہ میں سجدہ کئے ہوئے ہیں، میں نے ان کے ظاہِر کو تبدیل کر دیا، ان کے باطن کو تبدیل کرنے پر تیرے سِوا کوئی قادِر نہیں، میں نے انہیں تیرے دَستر خوانِ کرم پر بٹھا دیا ہے، تُو ان کو کُفر کی تاریکی سے نکال کر نُورِ ایمان میں داخل فرمادے۔ راہبوں نے ابھی سر سجدے سے نہ اُٹھائے تھے کہ ان سے کُفر و شرک کی ناپاکی دُور ہو گئی اور وہ اِسلام میں داخل ہو گئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدمت میں حاضِر ہوئے اور آپ کے دَستِ اَقْدس پر توبہ کرلی۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۳۱۴، ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! اَوْلِیاءُ اللہ کے بیان اوران کی صُحْبت میں کیسی تاثیر ہوتی ہے ؟ کہ اگر کوئی غیر مُسلم بھی ان کی مجلس میں آکر بیٹھ جائے، تو ان کی صُحبت کی بَرَکت سے اُن کے بیان کردہ مَدَنی پُھول تاثیر کا تیر بن کر اس کے دِل میں پیوست ہو جاتے ہیں اور وہ دولتِ اِیمان سے مالامال ہو کر ہی وہاں سے رُخصت ہوتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہ نیک بندے ہمیشہ وَعظ و نصیحت کے ذَرِیعے لوگوں کو اِسْلام کی دعوت دیتے رہتے ہیں ۔ منقول ہے کہ ہمارے پیرانِ پیر، پیر دَستگیر حضرت سَیِّدُنا شیخ مُحیُّ الدِّین سَیِّد عبدُالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے 521ھ سے 561ھ تک چالیس سال مخلوق کو وعظ و نصیحت فرمائی۔ (بهجة الاسرار، ص ۱۸۴) اورآپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود ارشاد فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر پانچ سو سے زائد غیر مُسلموں نے اِسلام قَبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فُساق و فُجار، فَسادی اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔ (بهجة الاسرار، ص ۱۸۴) سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے فَیضانِ کرم سے شیخ طریقت، امیرِ اہلسنَّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی مدنی مُذاکروں کے ذَرِیعے وَعظ و نصیحت کے مَدَنی پُھول لُٹاتے رہتے

ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی مُذاکرے نہ صِرف اَہَم معلومات حاصل کرنے کا ذَریعہ ہیں بلکہ ان کی بَرَکت سے بہت سے لوگوں کی اِصلاح بھی ہوتی ہے یہاں تک کہ بہت سے کفار کی اسلام آوری کی بھی خبریں ہیں اور کئی بدعقیدہ لوگ اپنے بُرے عَقائد سے توبہ کرکے سُنّی صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ مُسلمان بن جاتے ہیں۔ آیئے! اس ضِمن میں ایک مدنی بہار سُنئے اور خُوشی سے جھومیے۔

بدعقیدہ لوگوں سے نجات مل گئی

بابُ الاسلام (سندھ، پاکستان) کے شہر شہداد پُور میں مُقیم اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خُلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستگی سے قبل عَقائد کے مُتَعَلِّق معلومات نہ ہونے کے باعث میری زِندگی کا اِبتدائی حصّہ بدعقیدہ لوگوں کی صُحبت میں گُزرا تھا، جس کے سبب میرے عَقائد بھی بگڑے ہوئے تھے اور میں عَقائدِ اہلسنَّت کے بارے میں شُکوک و شُبہات کا شکار تھا۔ خُوش قسمتی سے مجھے دعوتِ اسلامی کا پیارا پیارا مدنی ماحول مُیسّر آگیا، ورنہ نجانے میرا آخرت میں کیا بنتا، ایک دن مسجد جانا ہوا، وہاں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ایک عاشقِ رسول اسلامی بھائی نے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف **"فیضانِ سُنَّت"** سے دَرْس دیا، میں بھی دَرْس کی برکتیں پانے کے لیے قریب جاکر بیٹھ گیا، درس سُنا تو دل کو بہت بَھلا لگا، یوں میں روزانہ نماز کے بعد ہونے والے دَرْس میں شِرکت کرنے لگا۔ دَرْس کے بعد اسلامی بھائی اِنْفرادی کوشش کرنے، نیکیوں بھری راہ اختیار کرنے کا ذِہن دیتے، کرم بالائے کرم، رَمضانُ الْمُبارَک کے مہینے میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے سُنَّتوں بھرے دس روزہ اجتماعی اِعتکاف میں شِرکت کی سَعادت نصیب

ہو گئی۔ اعتکاف میں ہونے والے سُنّتوں بھرے بیانات اور بالخصوص شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے علم و حکمت کے موتیوں بھرے "مَدَنی مذاکروں" نے میرے دِل میں خوفِ خُدا اور عشقِ مُصْطفٰے کی شمع روشن کر دی، میرے دل میں مَوْجُود تمام شکوک و شُبہات دُور ہو گئے، میں نے اپنے تمام بُرے عَقائد اور بُرے دوستوں کی صُحبت سے توبہ کی اور عاشقانِ رسول کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا، دورانِ اعتکاف، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے زہد و تقویٰ، حسنِ اخلاق سے متأثر ہو کر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی غُلامی کا پٹہ بھی گلے میں ڈال لیا اور اعتکاف مکمل ہو جانے کے بعد اپنے علاقے کے اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حصّہ لینے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں فرض عُلُوم کورس کر رہا ہوں اور اپنے علاقے میں حلقہ سطح پر مدنی اِنعامات کا ذِمّہ دار ہونے کی حیثیّت سے مدنی کاموں کی ترقّی و عُروج کے لیے کوشاں ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے محبَّت کی اُس نے مجھ سے محبَّت کی اور جس نے مجھ سے محبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح، ج۱ ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سُنَّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں

نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

”چل مدینہ“ کے سات حُرُوف کی نِسبت سے جُوتے پہننے کے 7 مَدَنی پُھول

1 فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جُوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔(یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶)

2 جُوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

3 پہلے سیدھا جُوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقْت پہلے اُلٹا جُوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔

4 مرد مردانہ اور عورت زَنانہ جُوتا استعمال کرے۔

5 صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: عورَتوں کو مردانہ جُوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مَردوں اور عورَتوں کا اِمتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے مُمانَعَت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اِختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔(بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ)

6 جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔

7 (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جُوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا، لہٰذا استعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب ”سُنَّتیں اور آداب“ ہدیۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیَّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

خُوب ہو گا ثواب اور ٹلے گا عذاب　　پاؤ گے بخششیں، قافلے میں چلو
دل پہ گر زَنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو　　داغ سارے دُھلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت:

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ”مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَحَمِدَ الرَّبَّ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ وَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ، یعنی جس نے قُرآنِ پاک کی تلاوت کی اور رَبّ تعالٰی کی حمد بیان کی اور پھر نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے مغفِرت طلب کی، فَقَدْ طَلَبَ الْخَیْرَ مَکَانَہٗ، تو یقیناً اس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کرلیا۔“

(دُرِّمنثور، پ۳۰، ذکر دعاء ختم القرآن، ۶۹۸/۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی بھلائی اور مغفِرت کے طلبگار اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کے خواہش مند ہیں تو ہمیں بھی چاہئے کہ شوق و مَحبَّت کے ساتھ خُشُوع و خُضُوع سے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف مُتوجّہ ہوکر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی ذاتِ گرامی پر دُرُود وسلام کے گجرے نچھاور کرتے رہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت ہمارے دلوں میں بس جائے گی اور جسے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت نصیب ہوگئی یقیناً وہ دُنیا و آخرت میں سُرخُرو ہوگیا۔

یا نبی! تُجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام، اس پہ ہے ناز مجھ کو ہوں تیرا غلام

اپنی رحمت سے تُو شاہِ خیر ُالانام، مجھ سے عاصی کا بھی نازبَردار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچھّی اَچھّی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱)بِغیر اَچھّی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)جِتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ،اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نِگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا

❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت125: **اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَالۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوۡا عَنِّیۡ وَ لَوۡ اٰیَۃً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرَوی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفَاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے نیکی کی دعوت کی بہاریں بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ سب سے پہلے ایک وَلیُّ اللہ کی نیکی کی دعوت کی بَرَکت سے تائِب ہونے والے نوجوان کی حکایت سُناؤں گا۔ اس کے بعد آیاتِ مُبارَکہ اور تفسیر کی روشنی میں نیکی کی دعوت کی اہمیت وفضیلت پھر دَرس دینے کا ثواب اور نیکی کی دعوت کے فضائل پر مُشتمل اَحادیثِ مُبارَکہ آپ کے گوش گُزار کروں گا۔ نیکی کی دعوت دینا کس پر لازِم ہے؟ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینے کا عملی

طریقہ بھی عرض کروں گا، نیز بیان کے آخر میں سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اورآداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شرابی پر انفرادی کوشش کا نتیجہ:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب **"نیکی کی دعوت"** صفحہ نمبر 502 پر ہے: حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی "اِحیاءُ الْعُلُوم" میں نَقْل کرتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا محمد بن زَکَرِیّا عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْکِبْرِیا فرماتے ہیں: ایک بار میں حضرت عبدُاللّٰہ بن محمد بن عائشہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر ہوا، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نمازِ مغرب کے بعد مسجد سے گھر کی جانب روانہ ہوئے، راستے میں ایک قُریشی نوجوان نَشے میں دُھت نظر آیا، اس نے ایک عورت کو پکڑ لیا، عورت چِلّائی، لوگ لپکے اوراس نوجوان پر ٹُوٹ پڑے، حضرت سَیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے پہچانا اور لوگوں سے چُھڑا کر شَفْقَت کے ساتھ سینے سے لگالیا، اپنے گھر لائے اور اسے سُلا دیا۔ جب وہ جاگا تو اس کا نَشہ اُتر چُکا تھا۔ اسے نَشے کے دَوران ہونے والے بے حَیائی کے قصّے اور پٹائی کا مَعْلُوم ہوا تو مارے شرم کے رو پڑا اور جانے لگا۔ حضرت سَیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کو روکا اور نِہایت نَرمی کے ساتھ نیکی کی دعوت دی اور اِحساس دِلایا کہ بیٹا! آپ تو قُریشی ہیں، آپ کی خاندانی شَرافت مرحبا! یہ تو غور فرمایئے کہ آپ کس عظیم ہستی کی اَوْلاد ہیں! بیٹا! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈریئے اور ہمیشہ کیلئے شَراب نوشی اور دیگر گُناہوں

سے توبہ کر لیجئے۔ وہ نوجوان اس پیار بھری نیکی کی دعوت سے پانی پانی ہو گیا اور اس نے رو رو کر توبہ کی۔ شراب اور دیگر گُناہوں کے قریب نہ جانے کا عہد کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شَفْقَت سے اس کا ماتھا چُوما اور خُوب حوصلہ اَفزائی فرمائی۔ وہ بے حد مُتأثِر ہوا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صُحبت میں رہنے لگا اور اَحادیثِ مُبارَکہ لکھنے پر مامُور ہوا۔ (ماخوذ از: احیاء العلوم ج ۲ ص ۴۱۱)

ہے فَلاح و کامرانی نَرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے کہ دیکھا کہ نیکی کی دعوت دینے کی کیسی بَرَکتیں ظاہِر ہوئیں۔ وہ نوجوان جو نَشے کی لَت میں بدمَسْت ہو کر دِن بدن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں کے دَلْدَل میں غَرق ہوتا جا رہا تھا۔ حَضرتِ سَیِّدُنا اِبنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسے خوفِ خُدا دِلاتے ہوئے نیکی کی دعوت دی تو وہ نہ صِرف اپنی گُناہوں بھری زِنْدگی پر نادِم ہو کر تائِب ہو گیا بلکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں رہ کر عِلْمِ دین کی بَرَکتیں سمیٹنے لگا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جب کسی کو فلمیں ڈرامے دیکھتا، گانے باجے سُنتا، جُھوٹ، غیبت، چُغْلی اور دِل آزاری یا کسی بھی گُناہ میں مبتلا دیکھیں تو اس کے پاس جا کر حُسنِ اَخْلاق اور اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت پیش کریں۔ اگر ہم رِضائے الٰہی کی خاطِر حُسْنِ اَخْلاق و اِخلاص کے ساتھ نیکی کی دعوت دیں گے، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حیرت اَنگیز نَتائج سامنے آئیں گے اور اگر ہماری نیکی کی دعوت سے کوئی اِسلامی بھائی گُناہوں کی وادِیوں

سے نِکل کر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو گیا تو ہمارے لئے صَدَقۂ جارِیہ ہو گا۔ یاد رکھئے! نیکی کی دعوت دینا ایسا عظیم کام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لیے وَقتاً فَوقتاً رُسُل و اَنبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو مَبعُوث فرمایا (یعنی بھیجا)۔ وہ اگر چاہے تو اَنبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بغیر بھی بگڑے ہوئے انسانوں کی اِصلاح کر سکتا ہے، لیکن اُس کی مَشِیَّت (یعنی مرضی) کچھ اِس طرح ہے کہ میرے بندے نیکی کی دعوت دیں، میری راہ میں مَشَقَّتیں جھیلیں اور میری بارگاہِ عالی سے دَرَجاتِ رَفِیعہ (یعنی بُلند درجے) حاصل کریں۔ چنانچِہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے رَسُولوں اور نبیوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو نیکی کی دعوت کیلئے دُنیا میں بھیجتا رہا اور آخِر میں اپنے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَبعُوث کیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سِلسِلۂ نُبُوَّت خَتم فرمایا۔ پھر یہ عظیمُ الشّان مَنصَب اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری اُمَّت کے سِپُرد کیا کہ خُود ہی آپَس میں ایک دُوسرے کی اِصلاح کرتے رہیں اور نیکی کی دعوت کے اِس اَہم فریضے کو سر اَنجام دیں۔ (نیکی کی دعوت، ص:۲۸)

عطا کر دو مجھے اسلام کی تبلیغ کا جَذبہ	میں بس دیتا پھروں نیکی کی دعوت یا رسُولَ اللہ
	(وسائلِ بخشش، ص:۳۳۳)

نیکی کی دعوت کی اَہمیَّت

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاک قُرآن میں مُختَلِف مَقامات پر نیکی کی دعوت دینے کی رَغبت دِلائی ہے، چُنانچِہ سورۂ آلِ عمران، پارہ 4 کی آیت نمبر 104 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِؕ وَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴿۱۰۴﴾	ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے کہ بھلائی کی طرف بُلائیں اور اچّھی بات کا حکم دیں اور بُری سے منع کریں اور یہی لوگ مُراد کو پہنچے۔

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ''تفسیرِ نعیمی'' میں اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اے مُسلمانو! تم سب کو ایسا گروہ ہونا چاہیے یا ایسی تَنْظِیم بنو یا ایسی تَنْظِیم بن کر رہو جو تمام ٹیڑھے (یعنی بگڑے ہوئے) لوگوں کو خَیر (یعنی نیکی) کی دعوت دے، کافِروں کو اِیمان کی، فاسِقوں کو تقوے کی، غافِلوں کو بیداری کی، جاہِلوں کو عِلْم و مَعْرِفت کی، خُشک مِزاجوں کو لَذَّتِ عِشْق کی، سونے والوں کو بیداری کی اور اچّھی باتوں، اچھّے عَقِیدوں، اچھّے عَمَلوں کا زَبانی، قَلَمی، عَمَلی، قُوّت سے، نَرمی سے (اور حاکم اپنے محکوم وماتَحت کو) گرمی سے حکم دے اور بُری باتوں، بُرے عقیدے، بُرے کاموں، بُرے خیالات سے لوگوں کو (اپنے مَنْصَب کے مُطابق) زَبان، دِل، عمل، قَلَم، تلوار سے رَوکے۔ سارے مُسلمان مُبلِّغ ہیں، سب پر ہی فَرض ہے کہ لوگوں کو اچھی باتوں کا حُکم دیں اور بُری باتوں سے روکیں۔'' اِسلام میں تبلیغ بڑی اَہم عِبادت ہے کہ تمام عبادتوں کا فائدہ خُود اپنے کو ہوتا ہے مگر تبلیغ کا فائدہ دوسروں کو بھی (ہوتا ہے)۔ (تفسیرِ نعیمی ج۴ ص۷۲، بِتَغَیُّر وملتقطاً)

میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچا دوں
ہو توفیق ایسی عطا یا الٰہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر مُسلمان مُبلِّغ ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر مُسلمان اپنی اپنی جگہ مُبلِّغ ہے خواہ وہ کسی بھی شُعبے سے تعلُّق رکھتا ہو، یعنی وہ عالِم ہو یا اِمامِ مسجد، پیر ہو یا مرید، تاجِر ہو یا مُلازِم، اَفسر ہو یا مز دور، حاکم ہو یا محکوم، اَلْغَرَض جہاں جہاں وہ رَہتا ہو، کام کاج کرتا ہو، اپنی صلاحِیَّت کے مُطابق اپنے گرد و پیش کے ماحول کو سُنَّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے کوشاں رہے اور نیکی کی دعوت کا مَدَنی کام جاری رکھے۔

(نیکی کی دعوت، ص:۲۹)

جو لوگ نیکی کی دعوت کے اس فَریضے کو بحُسن وخُوبی اَنْجام دیتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ان کے لیے بطورِ اِنعام فلاح وکامیابی کی خوشخبری ہے۔ چُنانچہ پارہ 24 سُوْرَۃُ حٰمٓ اَلسَّجْدہ کی آیت نمبر 33 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۳﴾ (پ ۲۴، حٰمٓ السجدة: ۳۳)		تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور اس سے زِیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بُلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مُسلمان ہوں۔

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس (نیکی کی طرف بُلانے) میں اَوّل نمبر (پر) حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مُراد ہیں۔ ان کے صدقے سے اَوْلیاء اور عُلماء جو تبلیغ کریں بلکہ مُؤَذِّن، تکبیر کہنے والے اور ہر وہ مومن جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق کو کسی نیکی کی طرف بُلائے (وہ بھی یہاں مُراد ہیں۔) مَعْلُوم ہوا کہ رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) کو اس کی بولی بڑی پیاری مَعْلُوم ہوتی ہے جو دعوتِ خَیر دے اگرچہ اس کی آواز موٹی اور باتیں مَعْمُولی ہوں۔ (تفسیر نورالعرفان، ص۷۶۶)

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام ابُوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نَقْل فرماتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدُنا مُوسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بار گاہِ خُداوَندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض کی: یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حُکم کرے اور بُرائی سے روکے۔ اُس کی جَزا کیا ہے؟ اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اِرشاد فرمایا: میں اُس کے ہر کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عِبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنَّم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔ (مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب ص ۴۸)

نیکیوں کا اَنبار:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! اگر ہم کسی کو نیکی کی دعوت دیں گے تو ہر کلمے (بات) کے بدلے ایک ایک سال کی عِبادَت کا ثواب پائیں گے، فرض کیجئے! کسی دن مسجِد میں صِرف ایک اسلامی بھائی کے سامنے "فَیضانِ سُنَّت" سے دَرس دیا اور اُس میں دو صَفحات پڑھ کر سُنائے، اب اگر ان میں 20 باتیں نیکی و بھلائی کی بیان ہوئیں، تو دَرس سُننے والا وہ اسلامی بھائی ان پر عمل کرے یا نہ کرے، ہمارے نامۂ اَعمال میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ 20 سال کی عِبادت کا ثواب لکھا جائے گا اور اگر دَرس سُن کر اُس اسلامی بھائی نے عمل کرنا شُروع کر دیا تو وہ جب تک عمل کرتا رہے گا، ہمیں بھی برابر اس عمل کا ثواب مِلتا رہے گا اور اگر اُس نے سیکھی ہوئی کوئی سُنَّت کسی اور تک پہنچائی تو اِس کا ثَواب اس پہنچانے والے کو بھی ملے گا اور ہمیں بھی، اِس طرح اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب بڑھتا ہی چلا جائے گا۔

(نیکی کی دعوت، ص:۲۳۱)

کرم سے "نیکی کی دعوت کا" خوب جذبہ دے	دوں دھوم سُنَّتِ محبوب کی مچا یارَبّ!
	(وسائلِ بخشش، ص:۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دَرس دینے کا ثواب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمّت کیجئے، شیطان سے پیچھا چُھڑایئے، سُستی اُڑایئے اور روزانہ کم اَزْ کم "دو دَرس" ضَرور دیجئے۔ مسجِد دَرْس، چوک دَرْس، بازار دَرْس وغیرہ میں سے کم اَزْکم ایک کی توضرور ترکیب فرمایئے نیز وَقْت مُقَرَّر کرکے روزانہ ضَرور بِالضَّرور گھر دَرس کے ذَرِیعے بھی خُوب خُوب سُنَّتوں کے مَدَنی پھول لُٹایئے اور ڈھیروں ڈھیر ثواب کمایئے۔اس ضِمن میں دو فرامینِ مُصْطفٰے سُنئے اور جُھومئے:

(1)جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اِسْلامی بات پہنچائے تاکہ اس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنَّتی ہے۔(حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج۱۰ ص۴۵ حدیث۱۴۴۶۶)

(2)دُعائے مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ:"اللہ تَعالٰی اُس کو تَرو تازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے،یاد رکھے اور دُوسروں تک پہنچائے۔" (سُنَنِ تِرمِذی ج۴ ص۲۹۸ حدیث۲۶۶۵)(نیکی کی دعوت، ص:۲۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج غیر مُسلموں کی مَذمُوم تحریکیں دُنیا میں ہر جگہ اپنے مَذہَب کی سالمیّت(سالِ۔مِی۔یَت)وبَقَابلکہ اِرتِقاء(یعنی ترقّی)کے لیے سرگرمِ عمل ہیں، مگر افسوس! دُنیا کی مَحبَّت میں مَسْت مُسلمان کو دُنیا کے دَھندوں ہی سے فُرصت نہیں،افسوس صَد کروڑ افسوس! اِس دَور کے مُسلمانوں کی اکثرِیَّت نے فَقَط "کھاؤ پیو اور جان بناؤ" کو ہی گویا مَقْصدِ حیات سمجھ رکھا ہے،دوسروں کو صلٰوۃ وسُنَّت کی تلقین کی کس کو پڑی ہے! بلکہ ان کے پاس تو آخِرت کی بھلائی پانے کیلئے اِتنا وَقت بھی نہیں جو اِطمینان سے نَماز ہی پڑھ سکیں اور وہ دَرد بھرا دِل بھی کہاں سے لائیں جو سُنَّت کی مَحبَّت سے لَبریز ہو۔بس ہر وَقْت دُنیا، دُنیا ہی کی بہتریوں کا تصوُّر ہے۔(نیکی کی دعوت، ص:۳۴)

یادرکھئے! اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا، اِنْتہائی اَہم کام ہے اگر اس سے غَفلت اور بے توجُّہی بَرتی گئی تو نیک اَعْمال میں کمزوری و سُستی پیدا ہو جائے گی، گمراہی پھیلے گی، جہالت کا دَور دورہ ہو گا۔ نیکی کی دعوت دینے کی اَہَمِیَّت کا اَندازہ اس روایت سے بھی لگائیے۔

حضرت سَیِّدُنا ابو الدرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ تم نیکی کا حکم دیتے رہنا اور بُرائی سے روکتے رہنا ورنہ تم پر ظالِم بادشاہ مُسلَّط کر دیا جائے گا، جو تمہارے چھوٹے پر رَحم نہیں کرے گا اور تمہارے نیک لوگ دُعا کریں گے مگر ان کی دُعائیں قَبول نہیں ہوں گی، وہ مُعافی مانگیں گے مگر ان کو مُعافی نہیں ملے گی۔

(احیاء العلوم ج۲ص ۳۸۳) (نیکی کی دعوت، ص:۵۰۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہوا کہ دُعاؤں کے قَبول نہ ہونے کا ایک سبب اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کے اَہم فریضے کو تَرک کر دینا بھی ہے۔ فی زَمانہ ایک تعداد ہے جو دُعائیں قَبول نہ ہونے کا رونا روتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں شِکْوہ وشِکایات کرتی نظر آتی ہے۔ یاد رکھئے ایسے جُملے بولنا اِیمان کیلئے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس لئے جب بھی کوئی آفت آپڑے تو صَبْر صَبْر اور صَبْر سے کام لینا چاہئے اور ہماری جن دُعاؤں کی قَبولیَّت کا اَثَر دُنیا میں ظاہِر نہیں ہوتا وہ بھی دَرْ حقیقت مَقْبول ہی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: بندے کی دُعا تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی یا تو جلد ہی اس کی دُعا کا نتیجہ (زِندگی) میں ظاہِر ہو جاتا ہے یا اس کے لئے آخِرت میں بَھلائی جمع کی جاتی ہے یا پھر اس جیسی کوئی مُصیبت اس بندے سے دُور فرما دیتا ہے۔ (مُسند امام احمد ج۴ ص۷۳ حدیث ۱۱۱۳۳) ایک دوسری روایت میں ہے (کہ جب بندہ آخِرت میں اپنی دُعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دُنیا میں مَقبول نہ ہوئی تھیں) تمنّا کریگا، کاش! دُنیا میں میری کوئی دُعا قَبول نہ ہوتی (یعنی سب آخِرت کے واسِطے جَمْع ہو جاتیں) (اَلْمُسْتَدْرَک لِلْحاکِم

ج ۲،ص ۱۶۴ ،حدیث:۱۸۶۲) اس لیے دُعاؤں کے بَظاہِر دُنیا میں ثَمرات ظاہِر نہ ہونے پر شِکوہ کرنا کسی طور بھی مُناسِب نہیں۔ بلکہ خُوب خُوب دُعائیں کیجئے اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے والے بن جایئے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینے کی بَرَکت سے دُعائیں بھی ضَرور مَقبول ہوں گی۔

یاالٰہی جو دُعائے نیک میں تجھ سے کروں
قُدسیوں کے لَب سے آمیں رَبَّنا کا ساتھ ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت دینے کی بہاریں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مَنْع کرنا، بہت عظیم فریضہ ہے۔ قرانِ پاک میں تو ایسے لوگوں کی تعریف اور انہیں فَلاح و نَجات کی خُوشخبری سُنائی گئی ہے بلکہ مُتَعَدَّد اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی ان کیلئے بِشارتیں بیان ہوئی ہیں، چُنانچہ نیکی کی دعوت کا جذبہ بڑھانے کیلئے چند اَحادیثِ مُبارَکہ سُن لیجئے۔

1. اپنے (دینی) بھائی سے مُسکرا کر مِلنا، تمہارے لیے صَدَقہ ہے اور نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مَنْع کرنا بھی صَدَقہ ہے۔(سُنَنِ ترمِذی ج ۳ص ۳۸۴حدیث ۱۹۶۳)
2. جَنَّتُ الفِردوس خاص اس شخص کے لئے سَجائی جاتی ہے جو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے۔" (تنبیہ المغترین،ص۲۹۰)
3. حضرت سَیِّدُنا کَعبُ الْاَحبار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تورات شریف میں

حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحی فرمائی: "اے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام)! جس نے نیکی کا حکم دیا، بُرائی سے مَنْع کیا اور لوگوں کو میری اِطاعت کی طرف بُلایا تو اسے دُنیا اور قَبْر میں میرا قُرب اور قِیامت کے دن میرے عرش کا سایہ نصیب ہو گا۔" (حلیۃ الاولیاء، الحدیث ۷۷۱۶، ج۶، ص۳۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے کے کتنے فَضائل و بَرَکات ہیں۔ یہی وَجہ ہے کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے) کا فَریضہ سر اَنْجام دینے میں سُستی نہیں کرتے تھے۔ اگر ہم تاریخِ اسلام کا مُطالَعہ کریں تو ہم پر یہ بات روزِ روشن کی طرح عِیاں ہو جاتی ہے کہ ہمارے اَوْلیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے ہر دَور میں اِحیائے سُنَّت و نیکی کی دعوت کے اس فریضہ کو خُوب سر انجام دیا۔ ان بُزرگ ہستیوں نے اپنے وَقْت کا صحیح اِسْتِعمال کرتے ہوئے آنے والی نَسْلوں کی آسانی اوراِشاعتِ عِلمِ دین کے عظیم جَذبے کے پیشِ نظر بے شُمار عُلُوم پر کتابیں تصنیف فرمائیں۔ ان بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن نے نیکی کی دعوت کے عظیم مَقْصد کے لئے اپنے وَقْت اور گھر بار کی قُربانیاں دیں۔ تصوُّر کریں تو تاریخ کے اَوْراق پر کہیں اِمامِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم عِلْمِ دین کی رَعنائیاں بکھیرتے دِکھائی دیتے ہیں، تو کہیں غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق نُورِ علم سے لوگوں کے قُلوب کو مُنوَّر فرماتے ہیں۔ کہیں امامِ غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی اِصْلاحِ اُمَّت کے لیے کوشاں ہیں تو کہیں اِمام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن جیسی عظیم ہستی نے نایاب مَعْلُومات کے ذَریعے تِشْنگانِ عِلْم (علم کے پیاسوں) کو سیر اب کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ

مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ساری دُنیا میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے ''دعوتِ اسلامی''جیسی تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک کی بُنیاد رکھی جو دنیا کے تقریباً 195 ممالک میں اپنا پیغام پہنچا چکی ہے اور 92 سے زائد شُعْبہ جات میں مدنی کاموں کی دُھومیں مچا رہی ہے مزید کُوچ جاری ہے۔ الغرض ان مُقدّس ہستیوں نے بیان و تدرِیس، تصنیف و تالیف اور نیکی کی دعوت وغیرہ کے ذَرِیعے اپنی اپنی ذِمّہ داریوں کو بطریقِ اَحسن نبھایا۔ مگر افسوس کہ آج ہمیں نیکی کی دعوت دینے کے بے شُمار مَواقع دَستیاب ہیں پھر بھی ہم سستی سے کام لیتے ہوئے نیکی کی دعوت نہیں دیتے۔ یاد رکھئے! اگر یہ مَدَنی کام اِخْلاص و اِسْتِقامت کے ساتھ کیا جائے تو خُوب لذّت والی عِبادَت ہے۔ چُنانچِہ

امیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ارشاد ہے: میں نے عِبادَت کی لذّت چار اَشیا میں پائی: (1) اللہ تعالٰی کے فرائض کی اَدائیگی میں (2) اللہ تعالٰی کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنے میں (3) اللہ تعالٰی کی رِضا کے حُصول کی غرض سے نیکی کا حکم دینے میں (4) اللہ تعالٰی کے غَضَب سے محفوظ رہنے کے لئے بُرائی سے منْع کرنے میں۔ (المُنَبِّہات ص۳۷)

حضرتِ سَیِّدُنا ابو بَکْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک موقع پر اِرشاد فرمایا: کسی جاندار کی موت کے بجائے مجھے اپنی موت پسند ہے، یہ سُن کر حاضِرین نے گھبرا کر عرض کی: ایسا کیوں؟ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں جیتے جی ایسا زمانہ نہ دیکھوں جس میں نیکی کا حکم نہ کرسکوں اور بُرائی سے منْع نہ کرسکوں، کیوں کہ ایسے زَمانے میں کوئی خَیر (یعنی بھلائی) نہیں۔ (شَرْحُ الصُّدُور ص ۱۱، ابنِ عَساکِر ج ۶۲ ص ۲۱۵) (نیکی کی دعوت، ص: ۲۱۶)

مُسلمانوں کی اکثریت بے عملی کا شکار ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا ابو بکرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نیکی کی دعوت دینے کا کیسا جذبہ رکھتے تھے کہ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کے اَہَم فریضے کو اپنی زِندگی پر بھی ترجیح دیتے، گویا نیکی کی دعوت دیئے بغیر ان کی زِندگی بے مَزہ تھی۔ جبکہ ہم نیکی کی دعوت دینے میں سُستی اور شرم محسوس کرتے ہیں، حالانکہ مُسلمانوں میں ''نیکی کی دعوت'' عام کرنے کی جتنی ضَرورت آج ہے شاید پہلے کبھی نہ تھی۔ اَفسوس صَد کروڑ اَفسوس! آج مُسلمانوں کی بھاری اکثریَّت بے عملی کا شکار ہے، نیکیاں کرنا نَفْس کیلئے بے حد دُشوار اور اِرْتکابِ گُناہ بَہُت آسان ہوچکا ہے، مسجِدوں کی وِیرانی اور سینما گھروں اور ڈرامہ گاہوں کی رونق، دِین کا دَرد رکھنے والوں کو آٹھ آٹھ آنسو رُلاتی ہے۔ ٹی وی، ڈِش اِنٹینا، انٹرنیٹ اور کَیبل کا غَلَط اِستعمال کرنے والوں نے گویا اپنی آنکھوں سے حَیا دھو ڈالی ہے، تکمیلِ ضَروریات و حُصولِ سَہولیات کی حد سے زِیادہ جِدّ و جَہد نے مُسلمانوں کی بھاری تعداد کو فکرِ آخِرت سے یکسر غافِل کر دیا ہے گالی دینا، تُہمت لگانا، بدگمانی کرنا، غیبت کرنا، چُغلی کھانا، لوگوں کے عیب جاننے کی جُستجو میں رہنا، لوگوں کے عیب اُچھالنا، جُھوٹ بولنا، جُھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خُون بہانا، کسی کو بِلا اجازتِ شَرعی تکلیف دینا، قرض دَبالینا، کسی کی چیز عارِیتاً (یعنی وَقتی طور پر) لے کر واپَس نہ کرنا، مُسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پُکارنا، کسی کی چیز اُسے ناگوار گُزرنے کے باوُجُود بِلا اِجازت اِستعمال کرنا، شراب پینا، جُوا کھیلنا، چوری کرنا، زِنا کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سُننا، سُود و رِشوت کا لین دین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور انہیں سَتانا، اَمانت میں خِیانت کرنا، بدنگاہی کرنا، عورَتوں کا مَردوں کی اور مَردوں کا عورَتوں کی مُشابَہت (یعنی نقّالی) کرنا، بے

پَردَگی، غُرُور، تکبُّر، حَسَد، رِیاکاری، اپنے دل میں کسی مُسلمان کا بُغض وکینہ رکھنا، شَماتَت (یعنی کسی مُسلمان کو مرض، تکلیف یانُقصان پہنچنے پر خُوش ہونا)، غُصّہ آجانے پر شریعت کی حد توڑ ڈالنا، گُناہوں کی حرص، حُبِّ جاہ ، بخل، خُود پسندی وغیرہ مُعاملات ہمارے مُعاشَرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔

کثیر گُناہ ایسے ہیں کہ جن کی وجہ سے براہِ راست دوسروں کو نُقصان اُٹھانا پڑتا ہے، مَثَلاً اگر کوئی شخص چوری کا گُناہ کرے گا، تو اُس شخص کا نُقصان ہوگا جس کی چیز چُرائی جائے گی، بِالکل یہی مُعاملہ ڈاکہ ڈالنے ، اَسلحہ (اَس۔لِ۔حَہ) دکھا کر موبائل فون وغیرہ چھین لینے والوں کا ہے۔ دُنیوی نُقصانات تو ایک طرف رہے ، گُناہ کرنے والے کا اَصل بڑا نُقصان تو آخِرت کا ہے ۔ اے سُنَّتوں کا درد رکھنے والے عاشِقانِ رسول !ذرا سوچئے !! گُناہوں کی دَلدَل میں پھنسنے والوں کو کون نکالے گا؟ اَخلاقی تنزُّلوں اورپَستیوں کی طرف گِرتے چلے جانے والوں کو کِردار کی بُلندیوں کی جانب کون اُبھارے گا؟ جہنَّم میں لے جانے والے اعمال میں مصروف رہنے والوں کو جنَّت میں لے جانے والے اَعْمال پر کون لگائے گا؟

(نیکی کی دعوت، ص:۱۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں خُود ہی ایک دوسرے کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہوگی اورنیکی کی دعوت کے ذریعے مُسلمانوں کو نمازوروزے کا پابند بنانے، مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں دُرُستْ مُخارج کے ساتھ قرآنِ پاک سکھانے، سُنَّتوں پر عمل کا جذبہ دِلانے، مدنی قافلوں میں سفر کرنے، مدنی انعامات پر عمل کرنے، خُوب خُوب نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذِہن بنانے کی مُہِم تیز سے تیز تر کرنی ہوگی۔ جب بھی نَمازِ باجماعت کیلئے سُوئے مسجد جانے لگیں تو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر2 پر عمل کی نیّت سے، دوسروں کو ترغیب دیکر

ساتھ لیتے جائیں، مدنی انعام نمبر2 کیا ہے؟ آیئے سُنتے ہیں "کیا آج آپ نے **پانچوں نمازیں** مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ **باجماعت** ادا فرمائیں؟ نیز بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟"

جنہیں نَماز نہیں آتی اُنہیں نَماز سکھایئے۔ اگر آپ کے سبب ایک بھی، نَمازی بن گیا تو جب تک وہ نَمازیں پڑھتا رہے گا، اُس کی ہر ہر نَماز کا آپ کو بھی ثواب ملتا رہے گا۔ اسی طرح عُموماً عشا کے بعد کم و بیش 40مِنَٹ چلنے والے دعوتِ اسلامی کے مدرَسۃُ المدینہ (بالغان) میں داخِلہ لے لیجئے، اِس میں خود بھی قراٰنِ کریم سیکھئے اور دوسروں کو بھی سکھایئے۔ آپ سے سیکھنے والا جب جب تِلاوت کرے گا، آپ کو بھی اُس کی تِلاوت کا ثواب ملتا رہے گا۔ آپ بھی سُنّتوں پر عمل کیجئے اور دوسروں کو بھی عمل پر آمادہ کیجئے۔ اگر آپ نے کسی کو ایک سُنَّت سکھا دی، تو اب وہ جب جب اُس سُنَّت پر عمل کرے گا، آپ کو بھی اُس سنَّت پر عمل کرنے والے کی طرح ثواب ملتا رہے گا۔ (نیکی کی دعوت، ص:۲۳۰) فرمانِ مُصْطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ** یعنی بھلائی کی رَہنُمائی کرنے والا اس بھلائی پر عمل کرنے والے کی طرح ہے۔ (مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، الحدیث: ۴۲۸۰، ج۳، ص۴۵۲) لہٰذا اَعلا قائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت اور مَدَنی قافِلوں میں سُنّتوں بھرے سفر کے ذَرِیعے اپنی اور دوسروں کی اِصلاح کی زوردار مُہم چلا کر مُسلمانوں کو "نیک" بنانے کی "مشین" بن جایئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا اَنبار لگ جائے گا اور دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہو جائے گا۔ (نیکی کی دعوت، ص:۲۳۰)

تیرے کرم سے اے کریم! مجھے کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت اور دعوتِ اسلامی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو خُوش نصیب اپنی نیکیوں پر پُھولے گا نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی کو بُھولے گا نہیں، نیکیاں کرنے کے باوُجود اِخلاص کی کمی کے خَوف سے لَرزے گا اور اشکباری کرے گا وہ کامیاب ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے خُوشی خُوشی جنّت میں جائے گا۔ جنَّت کی آرزُو میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں کی تربیَّت کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کیجئے۔ مَدَنی اِنعامات کے مُطابِق عمل کیجئے اوراخلاص واِستقامت کے ساتھ نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاتے رہئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں ظاہر ہوں گی۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جب نیکی کی دعوت عام کرنے کی ضَرورت کو مَحسوس کیا اور لوگوں کو بُرائی سے روکنے کی کُڑھن دل میں پیدا ہوئی تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اُمّتِ مسلمہ کو نماز وروزہ کا پابند بنانے، سُنَّتیں سیکھنے سکھانے، نیکیوں کا جَذبہ دِلانے، گُناہوں سے بچنے کا ذِہن بنانے کیلئے اِنفرادی کوشش شُروع کردی۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نہ صِرف خُود اِستقامت کے ساتھ نیکی کی دعوت کرتے رہے بلکہ وقتاً فوقتاً اسلامی بھائیوں کو بھی اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنے کا ذِہن دیتے رہے۔ اس مدنی مَقْصد کو دُنیا کے کونے کونے میں عام کرنے کیلئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سُنَّتوں بھرے بیانات اور تصنیف و تالیف کے ذَریعے نیکی کی دعوت کی خُوب خُوب دُھومیں مچائیں۔ آپ کی عام فہم، تاثیر کُن تحریر اور سُنَّتوں بھرے بیانات کی بَرَکت سے لاکھوں مُسلمان بالخصوص نوجوانوں کی زِندگی میں مدنی اِنقلاب برپا ہو گیا اور وہ جُرم وعِصیاں کی دُنیا کو چھوڑ کر

صلوٰۃ وسُنَّت کی راہ پر گامزن ہوگئے۔ اگر ہم بھی نیکی کی دعوت دینے اور دوسروں کو بُرائی سے روکنے کا ذِہن رکھتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں اور نیکی کی دعوت دینے کا طریقہ سیکھنے کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنالیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے نہ صرف سُنَّتیں سیکھنے سیکھانے کا جذبہ ملے گا بلکہ وقتاً فوقتاً نیکی کی دعوت دینے کا موقع بھی ملے گا۔

نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے	بنا شائقِ قافلہ یاالٰہی

نیکی کی دعوت اور مدنی چینل:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُبلِّغِینِ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے 92 سے زائد شُعبہ جات میں کام کررہے ہیں، اِنھی میں سے ایک اِنْتہائی اَہم شُعبہ **مدنی چینل** بھی ہے، جس کے ذریعے دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام گھر گھر میں عام ہورہا ہے۔ مدنی چینل شُروع کرنے سے پہلے جب یہ گمانِ غالب ہوا کہ مُسلمانوں کے گھروں سے T.V. نکلوانا بہت ہی مشکل ہے تو بس ایک ہی صورت نظر آئی اور وہ یہ کہ جس طرح دریا میں طُغیانی آتی ہے تو اُس کا رُخ کھیتوں وغیرہ کی طرف موڑ دیا جاتا ہے تا کہ کھیت بھی سیراب ہوں اور آبادیوں کو بھی ہلاکت سے بچایا جاسکے، عین اِسی طرح T.V. ہی کے ذَرِیعے مسلمانوں کے گھروں میں داخِل ہو کر ان کو غفلت کی نیند سے بیدار کرنے، گناہوں اور گمراہیوں کے سیلاب سے بچانے کیلئے مدنی چینل کا آغاز کیا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ نے خُوب جِدّ وجَہد کر کے رَمضانُ المبارَک ۱۴۲۹ھ بمطابق ستمبر 2008ء سے مدنی چینل کے ذَرِیعے گھر گھر سُنَّتوں کا پیغام عام کرنا شُروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کے حیرت انگیز مدنی نَتائج

نظر آنے لگے۔ مَدَنی چینل اپنے مقاصِد میں کس حد تک پورا اُترا ہے، اس کا اَندازہ چند خُصوصیات سے ہو سکتا ہے:

❀...مَدَنی چینل کا مَقْصد، باطل کی آمیزش سے پاک خالِصتاً اسلام کے پیغام کو عام کرنا ہے۔

❀...مَدَنی چینل نے تحفُّظِ عَقائدِ اسلام کا علمبردار بن کر خوفِ خدا اور عشقِ مُصْطفٰے کی شمع فروزاں رکھنے کا پیغام نہ صرف گھر گھر پہنچایا بلکہ اس کا سفر جاری ہے۔

❀...مَدَنی چینل نے بینَ الاَقوامی سَطْح پر اِسلام کے پیغام کو اس مُؤثر اور دل نَشین اَنداز میں دُنیا کے گوشے گوشے تک پہنچایا ہے، جہاں اس کے بغیر رَسائی بے حد مُشکل تھی۔

❀...مَدَنی چینل وہ واحد چینل ہے، جس پر عورتوں کو نہیں دِکھایا جاتا۔ اس لحاظ سے اسے ایک آئیڈیل 100 فیصدی اِسْلامک چینل کہا جاسکتا ہے۔

❀...مَدَنی چینل، وہ واحد چینل ہے جو کمرشل (کاروباری) نہیں۔

❀...مَدَنی چینل بے حَیائی اور فَحاشی وعُریانی کی فَضا میں بگڑی ہوئی مُعاشرتی اَقدار کی اِصْلاح کے لیے روشن آفتاب کا کردار اَدا کر رہا ہے۔

❀...مَدَنی چینل پر عَقائد و عبادات، اَخلاق، مُعاملات اور مُعاشرت سے مُتعلِّق مسائل کو اِنتہائی اِحْتیاط اور ذِمّہ داری کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ سے بھی مدنی اِلتجا ہے کہ مدنی چینل دیکھتے رہیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کا جَذبہ پانے کے ساتھ ساتھ فلمیں، ڈرامے،

گانے باجے وغیرہ گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے اور عشقِ رسول میں مُسْتَغْرَق رہنے کا ذِہن بھی بنے گا۔

مدنی چینل کے سبب نیکی کی دعوت عام ہو	عام دُنیا بھر میں یارَبّ دین کا پیغام ہو

آیئے! امیرِ اہلسنّت کے عطا کردہ، اس نعرے کو مل کر لگاتے ہیں!

مدنی چینل دیکھیں گے، دکھائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لوگ ہماری نہیں مانتے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کی اَہَمِیَّت وفضائل سُن کر کئی اسلامی بھائیوں کا نیکی کی دعوت دینے کا ذِہن بنا ہو گا، لیکن یاد رکھئے! شیطان کبھی نہیں چاہے گا کہ ہم اِصْلاح کی نِیَّت سے کسی کو نیکی کی دعوت پیش کریں، کچھ بعید نہیں کہ یہ مَلْعُون ذِہن میں مختلف وَسْوسے ڈالے کہ تیری نیکی کی دعوت سے کوئی فائدہ تو ہوتا نہیں، نہ تو کوئی تیری بات سنتا ہے اور نہ ہی کوئی اپنی اصلاح کیلئے فکر مند ہوتا ہے، تیری اس قَدر اِنفرادی کوشش کے باوُجُود بھی چوک دَرس، مسجد درس اور ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں تعداد بہت کم ہوتی ہے، بس انہیں ان کے حال پر چھوڑ دے اوراپنے کام سے کام رکھ ۔اس شیطانی وار سے بعض اسلامی بھائی مدنی کاموں میں سُست ہو جاتے ہیں اور اپنی ناکامیوں کا شکوہ کرتے پھرتے ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی

ضِیائی دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایسے لوگوں کو سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں: آپ نے اَوَّل تو کامیابی کا مَطلب ہی نہیں سمجھا، اگر یہ ذِہن بن جائے کہ کامیابی بِھیڑ بھاڑ کا نام نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خُوش کرنے کا نام ہے، تو کبھی دل برداشتہ نہ ہوتے۔ دوسری بُھول یہ ہوئی کہ ان کے ذِہن میں یہ بات بیٹھ گئی کہ ''لوگ ہماری بات نہیں مانتے۔'' تو اَدَب سے عرض ہے کہ آپ کو ''مَنوانے'' کا مَنصب کس نے سونپا؟ یادرکھئے! انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کو بھی مَنوانے کی نہیں ''پُہنچانے'' ہی کی ذِمّے داری سونپی گئی۔ ان حضراتِ قُدسِیّہ نے تبلیغ فرمائی اور تبلیغ کا مطلب ''پہنچانا'' ہے نہ کہ ''مَنوانا۔'' حضرت سَیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اُمَّت کے مُبلِّغِیْن کا قول نَقْل کرتے ہوئے پارہ 22 سُورہ یٰسٓ کی آیت نمبر 17 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا عَلَیۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۷﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور ہمارے ذِمّے نہیں مگر صاف پہنچا دینا۔

مُفسّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: ''بعض نبی وہ بھی ہیں جن کی بات کسی نے نہ مانی اور بعض وہ کہ جن کی ایک یا دو آدمیوں نے ہی اِطاعت کی۔'' (مراٰۃ المناجیح ج۱ص۱۵۹) یقیناً اس کے باوُجود ہر نبی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے تبلیغ کی ذِمّے داری سو فیصد مکمل اَنجام دی، کسی نے بھی کوتاہی نہ کی، لہٰذا میرے بھولے بھالے مُبلّغو! شیطان کے دامِ تَزوِیر (دھوکے کے جال) میں مت پھنسئے، آپ کی اور ہم سب کی کامیابی کے لئے یہ شرط ہی نہیں کہ لوگ مان جائیں بلکہ ہم میں وہ اسلامی بھائی کامیاب ہے جو اِخلاص کے ساتھ نیکی کی دعوت پہنچانے میں کامیاب ہو جائے۔ ہم نیکی کی دعوت دیتے ہیں، ''دعوت'' کے معنٰی ''لانا'' نہیں ''بلانا'' ہے۔ یعنی ہم نیکی کی طرف بُلاتے ہیں، ہم لانے

یا مَنوانے کے مُکلَّف وذِمّے دار نہیں۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ جسے چاہے اسے ہماری دعوت قبول کرنے کی توفیق بخش دے۔ ہاں ایک مدنی پھول یہاں ضرور قابلِ توجہ ہے، وہ یہ کہ جب ہماری کوشش کے باوُجُود کوئی مُسلمان مائل نہ ہو تو ہمیں اُس کو مَعاذَاللہ سَخْت دل، ڈِھیٹ وغیرہ کہہ کر غیبت بلکہ بُہتان کا اِرْتکاب کرنے سے بچنا لازِمی ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ مُسْتَحَب کام کرنے نکلیں اور کبیرہ گُناہوں کا بوجھ سر پر لاد کر پلٹیں !وَالْعِیاذُ بِاللہِ تَعَالٰی(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ)۔ ایسے موقع پر ہمیں اپنے اِخْلاص ہی کی کمی اور اَندازِ دعوت کی کوتاہی تسلیم کرنی چاہئے اور خُوب توبہ واِسْتِغْفار کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بوسیلۂ مُصْطَفٰے وانبیاء وصحابہ و اَوْلیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم و عَلَیْہِمُ السَّلَام لوگوں کی اِصْلاح کی دُعا کرنی چاہئے۔(نیکی کی دعوت ص:522)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "**کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب** "میں ہے:

حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کو مَولیٰ عَزَّوَجَلَّ نے رسول کر کے فرعون کی طرف بھیجا (اور جب سَیِّدُنا) موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْہِ السَّلَام (حکمِ خداوندی کی تعمیل میں) چلے تو نِدا ہوئی، مگر اے موسیٰ! فرعون ایمان نہ لائے گا۔(تو حضرت) موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے دل میں کہا: پھر میرے جانے سے کیا فائدہ ہے ؟اس پر 12 عُلماءِ ملائکہ عُظام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے کہا: اے موسیٰ! آپ کو جہاں کا حکم ہے جایئے، یہ وہ راز ہے کہ باوَصفِ کوشِش (یعنی کوشِش کے باوُجُود) آج تک ہم پر بھی نہ کُھلا اور آخرِ نَفعِ بِعثَت (یعنی رسول کے بھیجنے کا فائدہ) سب نے دیکھ لیا کہ دُشمنانِ خُدا ہلاک ہوئے، دوستانِ خُدا نے ان کی (یعنی حضرت موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی) غُلامی اِخْتیار کر کے عذاب سے نَجات پائی۔ ایک جلسے میں سَتّر

(70)ہزار ساحِر(جادو گر) سجدہ میں گر گئے اور ایک زَبان بولے:

اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ (پ۹ الاعراف ۱۲۱، ۱۲۲)	تَرجَمۂ کنزالایمان: ہم ایمان لائے جہان کے رَبّ پر، جو رَبّ ہے موسیٰ اور ہارون کا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مَعصُوم ہوتے ہیں وہ ہرگز اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض نہیں کرتے۔ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دل میں خیال آنا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بَر بِنائے اعتراض نہیں بلکہ حکمت پر غور کرتے ہوئے تھا اور آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حکمت کانوں سے سُنانے، بتانے کے بجائے آنکھوں سے دِکھانے کی ترکیب فرمائی گئی اور وہ یہ کہ فرعون چُونکہ شقی اَزَلی (یعنی ہمیشہ کیلئے بدبخت) تھا، اس لئے ایمان نہ لایا، مگر آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اُس اَزَلی کافر کے پاس نیکی کی دعوت دینے کا ثواب کمانے کیلئے تشریف لے جانے کی بَرَکت سے 70 ہزار جادو گر ایمان لے آئے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۱۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینے والے مُبلِّغ کو اِستِقامت کے ساتھ اس عظیم فریضے کو اَدا کرنا چاہیے۔ کوئی چاہے کتنا ہی بُرا بھلا کہے، مذاق اُڑائے یا تکلیف پہنچائے لیکن کبھی بھی حسنِ اَخلاق کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔ حُجّۃُ الاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نیکی کی دعوت کے چند مَراتِب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **(۱)**... کسی جاہل کو حق بات بتانا۔ یعنی جسے شَرعی حکم مَعلُوم نہ ہو، اس کو شَرعی حکم بتانا۔ (مثلاً سُود کا لَین دَین کرنے والے کو یہ بتانا کہ یہ کام حرام ہے، لہٰذا آپ کو اس سے ضَرور بچنا چاہیے) **(۲)**... نَرم گُفتگو کے ذَریعے وَعظ و نصیحت کرنا۔ (جیسے غیبت کرنے

والے کو سمجھاتے ہوئے نَرم لہجے میں کہنا: پیارے بھائی غیبت کرنا حَرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ پھر آپ کیوں غیبت کے گُناہ میں مبتلا ہوتے ہیں؟ براہِ کرم !غیبت کرنے سے بچئے اور اپنا یہ ذِہن بنایئے !غیبت کریں گے نہ غیبت سُنیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ **(۳)**... (نیکی کی دعوت دینے کا تیسرا دَرَجہ یہ ہے کہ خِلافِ شریعت کام کرنے والے کو)بُرا بھلا کہنا اور ڈانٹ ڈپٹ کرنا۔بُرا بھلا کہنے سے مُراد یہاں فحش کلامی نہیں بلکہ (اُستاد کا اپنے شاگرد، والدین کا اپنی اَوْلاد اور پیر کا اپنے مُرید کو)اس طرح کہنا: اے جاہل! اے نادان! اے نا سمجھ!" کیا تُو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے نہیں ڈرتا" یا اسی طرح کے دیگر الفاظ اِستعمال کرنا۔ **(۴)**...غَلَبہ کے ذَریعے عملاً روکنا مثلاً آلاتِ لَہْو ولَعِب توڑ دینا، شراب کو بہادینا، ریشمی لباس کو پھاڑ دینا اور غاصِب سے غَصَب شُدہ کپڑے چھین کر مالک کو لوٹا دینا۔ (یہ آخری دَرَجہ اہلِ اِقْتِدار کیلئے ہے)

(احیاء العلوم، ۲/۱۱۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کے بیان کردہ مَراتِب پر ہر ایک کو عمل کرنا ضروری نہیں بلکہ اس کی چند صورتیں ہیں۔ چُنانچہ مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مُشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 615 پر ہے۔ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کی کئی صُورتیں ہیں: **(۱)** اگر غالب گمان یہ ہے کہ یہ (نیکی کی عوت دینے والا) ان سے کہے گا تو وہ اس کی بات مان لیں گے اور بُری بات سے باز آجائیں گے، تو اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف واجب ہے، اس (نیکی کی دعوت دینے والے شخص) کو باز رہنا جائز نہیں اور **(۲)** اگر گمانِ غالب یہ ہے کہ وہ (جن کو نیکی کی دعوت دے گا تو وہ) طرح طرح کی تُہمت باندھیں گے اور گالیاں دیں گے تو (پھر نیکی کی دعوت) تَرک کرنا اَفضل ہے اور **(۳)** اگر یہ مَعْلُوم ہے کہ وہ اسے ماریں گے

اور یہ صَبْر نہ کر سکے گا یا اس کی وَجہ سے فِتْنہ و فَساد پیدا ہو گا، آپس میں لڑائی ٹَھن جائے گی، جب بھی چھوڑنا اَفْضَل ہے اور (۴) اگر معلوم ہو کہ وہ (لوگ جنھیں نیکی کی دعوت دی جائے گی) اگر اسے ماریں گے تو صَبْر کر لے گا، تو ان لوگوں کو بُرے کام سے مَنْع کرے اور یہ (نیکی کی دعوت دینے والا) شخص مُجاہِد ہے اور (۵) اگر معلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں مگر نہ ماریں گے اور نہ گالیاں دیں گے، تو اِسے اِخْتیار ہے اور اَفْضَل یہ ہے کہ اَمر کرے۔ (نیکی کی دعوت دے اور بُرائی سے مَنْع کرے)

جسے نیکی کی دعوت دُوں اسے دے دے ھدایت تُو زباں میں دے اثر کر دے عطا زورِ قلم مولیٰ
(وسائلِ بخشش، ص:۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ خُود پرہیز گار اور نیکوکار ہی سہی، مگر دوسروں کو نیکی کی دعوت نہیں دیتے اور باوُجُودِ قدرت گُناہوں سے نہیں روکتے، عام مُسلمانوں بلکہ اپنے گھر والوں کو بُرائیوں میں مبتلا دیکھ کر جی میں کُڑھتے تک نہیں، تو ایک حدیثِ مُبارَکہ سُنئے اور خُود کو عذابِ الٰہی سے ڈرا کر نیکی کی دعوت دینے پر کمربَستہ ہو جایئے۔ چُنانچِہ

سرکارِ مکّۂ مکرّمہ، سُلطانِ مدینۂ منوّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلَام) کو حکم فرمایا: فُلاں شہر کو اُس کے رہنے والوں سمیت زَیر و زَبر کر دو، حضرت جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلَام) نے عَرض کی: اے رَبّ عَزَّوَجَلَّ! ان لوگوں میں تیرا ایک فُلاں نیک

بندہ بھی ہے، جس نے پلک جھپکنے کی مِقْدار بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اَقْلِبْهَا عَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهٗ، لَمْ يَتَمَعَّرْفِيَّ سَاعَةً قَطُّ۔ یعنی شہر ان پر اُلٹ دو، کیونکہ اس کا چہرہ میری نافرمانیاں دیکھ کر کبھی مُتَغَیَّر (مُ۔ تَ۔ غَ۔ یَر یعنی تبدیل) نہیں ہوا۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۹۷ حدیث ۷۵۹۵)(نیکی کی دعوت، ص ۴۶۴)

اس حدیثِ پاک کے تحت مِرْاٰۃُ الْمَناجِیح میں ہے: اِس حدیث شریف سے واضح ہوتا ہے کہ جہاں اَعمالِ صالحہ (یعنی نیکیوں) سے تعلُّق اور بُرائیوں سے اِجتِناب (یعنی پرہیز) ضَروری ہے، وہاں دین و مِلّت کے خِلاف سازِشوں اور مُسلمانوں پر ظُلم و سِتم نیز مُعاشَرَتی بِگاڑ کی وجہ سے پریشان ہونا بھی اِیمان کا تَقاضا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رِضا جُوئی کی خاطِر مُعاشَرَتی بُرائیوں کے اِزالے (یعنی خاتِمے) کے لیے کوشاں نہیں رہتے اور عَدَمِ طاقت (یعنی قُوّت نہ ہونے) کی صُورت میں اس پر پریشان بھی نہیں ہوتے، ان کا تقویٰ کس کام کا! لِہٰذا اپنی اِصلاح اور عبادتِ خُداوندی میں مَشْغُولِیَّت کے ساتھ ساتھ مُلک و مِلّت اور مُسلمانانِ عالَم کی زَبوں حالی کے خاتِمے اور مُعاشَرے کو غیر شَرعی حَرَکات و سَکَنات سے پاک کرنے کے لیے کوشاں رہنا ہم سب کی ذِمّے داری ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۶ ص۵۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو خُود نیکیوں کے حَریص ہوتے ہیں، پابندیٔ وَقت کے ساتھ باجماعت نَمازیں بھی پڑھتے ہیں، مگر داڑھی مُنڈے، ماڈَرن دوستوں کی صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کرنے کے بجائے مَحض حَظِّ نفس کی خاطِر (یعنی مزے لینے کیلئے) اُن کی بیٹھکوں کی رونق بنتے، اُن کی غیر مُحتاط اور گناہوں بھری باتوں میں اگرچِہ چُپ رہتے، مگر دل ہی دل میں لُطف اَندوز ہوتے ہیں کہ ظاہِر ہے نَفْس کو

مَزا نہ آتا ہوتا تو ایسوں کے ساتھ کیوں دوستیاں نِبھاتے! اب جو روایت پیش کی جارہی ہے، وہ ایسے لوگوں کیلئے تازِیانۂ عبرت (یعنی نصیحت و عِبرت کا چابُک) ہے چُنانچِہ منقول ہے: اللہ تَعالیٰ نے حضرتِ سیِّدُنا یُوشَع بن نُون عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر وَحی بھیجی کہ آپ کی قوم کے ایک لاکھ آدمی عذاب سے ہَلاک کئے جائیں گے، جن میں چالیس ہزار نیک ہیں اور ساٹھ ہزار بد۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: یارَبّ عَزَّوَجَلَّ! بدکرداروں کی ہلاکت کی وجہ تو ظاہِر ہے لیکن نیک لوگوں کو کیوں ہلاک کیا جارہا ہے؟ ارشاد فرمایا: ''یہ نیک لوگ بھی ان بدکرداروں کے ساتھ کھاتے اور پیتے ہیں، میری نافرمانیاں اور گُناہ دیکھ کر کبھی ان کے چِہروں پر ناگواری کا اَثر تک نہیں آتا۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۷ ص۵۳ رقم۹۴۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے ضَمیر سے سُوال کیجئے کہ کسی کو گُناہ کرتا دیکھ کر ہاتھ یا زبان سے روکنے میں خُود کو لاچار پانے کی صُورت میں آیا ہم نے دل میں بُرا جانا؟ صَد کروڑ افسوس! بچّوں کی امّی کھانا پکانے میں تاخیر کردے، کھانے میں نمک تیز ہوجائے، بیٹا اسکول کی چُھٹّی کرلے تو ضَرور ناگوار گُزرے، لیکن گھر والوں کی روزانہ پانچوں نمازیں قضا ہورہی ہوں تو ماتھے پر بَل تک نہ آئے، انہیں سمجھانے کی کوشِش تک نہ کی جائے، آپ ہی کہیے! کیا ہماری یہ رَوِش دُرُست ہے؟ مَثَلًا محکوم اَوْلاد کی بُرائی دیکھ کر حاکم (یعنی والِد) ہاتھ سے بدلے، عالِم زَبان سے بدلے، جس کو یہ دونوں قُدرتیں حاصِل نہیں، وہ کم سے کم دل میں تو بُرا جانے، مگر اب ایسا ذِہن کس کا رہا ہے! ذرا سوچئے! مَثَلًا میوزِک بج رہا ہے، بے شک روکنے پر قُدرت نہیں، مگر کیا یہ ہمارے دل میں کھٹک رہا ہے؟ کیا ہم اِسے بُرا محسوس کررہے

ہیں؟جی نہیں، اِس لئے کہ خود اپنے موبائل میں بھی تو مَعَاذَ اللہ "میوزیکل ٹیون" موجود ہے! دو اَفراد گلی میں گالَم گلوچ کر رہے ہیں، بُرا لگا؟ جی نہیں، کیوں؟ اِس لئے کہ کبھی کبھی اپنے مُنہ سے بھی مَعَاذَ اللہ گالی نکل ہی جاتی ہے۔ فُلاں نے جُھوٹ بولا، آپ کو ناگوار گُزرا؟ جی ہاں، کیوں؟ اس لئے کہ میرا ذاتی نُقصان ہوا، باقی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے بُرا کہاں سے لگے گا کہ خُود اپنی زبان سے بھی مَعَاذَ اللہ جُھوٹ نکل ہی جاتا ہے۔ یہ مثالیں صِرف چوٹ کرنے کیلئے ہیں، ورنہ بَہُت ساروں کی حالت یہ ہے کہ اپنے فون میں میوزیکل ٹیون نہیں۔ گالی اور جُھوٹ کی عادت نہیں، پھر بھی "دل میں بُرا جاننے" کا ذِہن نہیں۔ اگر رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے حقیقی معنوں میں بُرائی کو دل میں بُرا جاننے کی سوچ بن جائے، کُڑھنے کی عادت پڑ جائے، تب تو مُعاشَرے میں اِصْلاح کا دَور دَورہ ہو جائے، کیوں کہ جب ہم بُرائیوں کو دل سے بُرا سمجھنے میں خُود پکّے ہو جائیں گے، تو دوسروں کو سمجھانا بھی شُروع کر دیں گے۔ (نیکی کی دعوت، ص۴۶۶) لہٰذا ہمیں خُود بھی نیک اعمال کرنے، گُناہوں سے بچنے، دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے بچنے کا ذِہن دینے کی کوشش کرنی چاہیے۔

مجھے تم ایسی دو، ہمّت آقا	دوں سب کو نیکی کی دعوت آقا
بنادو مجھ کو بھی نیک خَصلت	نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینے کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں کہ نشے کی حالت میں بدمست نوجوان کو جب خوفِ خدا دلایا گیا تو وہ گناہوں پر نادم ہو کر تائب ہوا اور راہِ جنت پر

چلنے لگا، اس اُمت کا طرّہ امتیاز نیکی کی دعوت دینا ہے، نیکی کی دعوت دینا دینِ اسلام میں ایک اہم عبادت ہے، نیکی کی دعوت دینے والا خود کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے اور دوسروں کو بھی، نیکی کی دعوت دینے والا نیکی پر عمل کرنے والے کی طرح ہے، نیکی کی دعوت دینے والے کے لئے اللہ تبارک وتعالی کی جانب سے فلاح و کامرانی کی خوشخبری ہے، نیکی کی دعوت دینے والے کی بولی بارگاہِ خداوندی میں انتہائی پسندیدہ ہے، نیکی کی دعوت دینے والے کو ہر ایک کلمے کے بدلے میں 1 سال کی عبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے، نیکی کی دعوت دینے والے کا ثواب بڑھتا چلا جاتا ہے، نیکی کی دعوت دینا لذّت والی عبادت ہے، نیکی کی دعوت دینے والے کے لئے جنت کی بشارت ہے، نیکی کی دعوت دینے والے کے لئے جنت سجائی جاتی ہے، نیکی کی دعوت دینے والے کو دنیا میں، قبر میں اللہ تعالی کا قرب نصیب ہو گا، نیکی کی دعوت دینے والے کو بروزِ قیامت اللہُ ربُّ العزّت کے عرش کا سایہ نصیب ہو گا، نیکی کی دعوت دینا صلحاء، اولیاء، صحابہ بلکہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا طریقہ ہے۔

نیکی کی دعوت کی ضرورت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے ! فی زَمانہ نیکی کی دعوت دینے کی بہت زِیادہ ضَرورت ہے، ہمارے مُعاشرے میں دن بدن گُناہوں میں اِضافہ ہوتا جارہا ہے، لہٰذا ہمیں اپنی اِصلاح کی کوشش کے ساتھ ساتھ ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ہماری نیکی کی دعوت سے کوئی راہِ راست پر نہ آئے تو دل چھوٹا نہ کیجئے اور کوشش جاری رکھئے۔ ہمارا کام صرف نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منْع کرنا ہے، کسی کو نیکیاں کرنے کی توفیق دینا اور بُرائیوں سے بچانا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کام ہے۔ شُروع میں کافی مُشکلات و مَصائِب بھی پیش آسکتی ہیں، لیکن یہ آنے والی مُشکلات پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پیش آنے والی تکلیفوں کا کروڑواں حصّہ بھی نہ ہوں گی۔ اس لیے مُشکلات کے

وَقْت بُزُرگانِ دین، اولیائے کامِلین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن اورانبیاء و مُرسَلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کی تکالیف کو یاد کیجئے اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاتے رہیے! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو گا۔

نیکی کی دعوت کے مزید فضائل پڑھ کر اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف "نیکی کی دعوت" کا مُطالَعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بے حد مُفید ثابت ہو گا، کتاب "نیکی کی دعوت" فیضانِ سُنّت جلد دُوُم کا ایک باب ہے، اس کتاب میں نیکی کی دعوت کی ضرورت، نیکی کی دعوت کی فضیلت اور نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات بیان کئے گئے ہیں، ضِمناً بھی بہت سے خوش رنگ و خوشنما دلکش و دلرُبا مدنی پھول جابجا خوشبوئیں بِکھیر رہے ہیں۔ مثلاً: اس کتاب میں خوفِ خدا سے رونے کے فضائل بیان کئے گئے ہیں، ریاکاری کی 80 مثالیں بیان کی گئی ہیں، ریاکاری کے 10 علاج بھی اس کتاب میں درج ہیں، نیّت کی اہمیت پر مبنی فرامینِ مصطفی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور دلچسپ حکایات بھی بیان کی گئی ہیں، مدنی قافلے میں سفر کی 44 نیتیں، غسل کا طریقہ، صِلہ ءِ رحمی کے 7 مدنی پھول، قسم اور اس کے کفّارے کا بیان، دنیا کے بارے میں خصوصی معلومات پر مبنی مدنی پھول، گناہوں کے 6 علاج، حسابِ نعمت کے بارے میں لرزہ خیز 9 فرامینِ مصطفی، مال و دولت کے متعلق اچھی اچھی نیّتیں، علمِ غیب اور لوحِ محفوظ کے بارے میں مدنی پھول، وضو کا طریقہ، عیب ڈھونڈنے کی 59 مثالیں، نرمی کی اہمیت، ماں کے گستاخ کو زمین زندہ نِگل گئی، شفاعت کی 8 قسمیں، مبلغین جمعہ کو بیان کیا کریں، داڑھی مُنڈے کی 30 شامتیں، جہنم کا تعارف، بچے کو سب سے پہلے دین سکھائیں، قبر کی دل ہِلا دینے والی نیکی کی دعوت، درسِ فیضانِ سُنّت کے 22 مدنی پھول وغیرہ، اس عظیم الشان کتاب میں بیان کئے گئے ہیں اور ہاں عرض کروں کہ اس کتاب میں جابجا

نیکی کی دعوت کی مدنی بہاریں بھی موجود ہیں، اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً طلب کیا جاسکتا ہے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا (Read) بھی کیا جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Down Load) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں حصّہ لیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا جذبہ پانا چاہتے ہیں اور اس بارے میں مُفید رَہنُمائی کے ساتھ اپنی تربیت بھی کرنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" بھی ہے۔ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اَہم فریضہ ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور خود سیّدُ الْانبیاء، محبوبِ خدا عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اسی مقصد کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مختلف مُشکلات و تکالیف برداشت کرنے کے بعد بھی اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کے اِس عظیم فریضے کو بَحُسن وخوبی سر اَنجام دیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں بھی اِسی عظیم مقصد کو پورا کرنے کیلئے ہر ہفتے "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" میں شرکت کرنے کی ترغیب دلاتا ہے، ہم بھی وَقت نکال کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ اس کے علاوہ ہر ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں اَوّل تا آخر شرکت کے ساتھ ساتھ ہر ہفتے کو بعد نمازِ عشا ہونے والے مدنی مُذاکرے میں شرکت کو بھی اپنا

معمول بنالیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں ڈھیر برکتیں نصیب ہونے کے ساتھ ساتھ نیکی کی دعوت دینے کی کئی مُفید معلومات بھی حاصل ہوں گی۔ آیئے! ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں:

والدین کا فرمانبردار بن گیا

بستی سَمُندری ہیر والا (ضِلَع ڈیرہ غازی خان، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً 20سال) کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں غالبًا 2009ء میں مڈل کا امتحان دینے کے بعد چُھٹّیاں گزارنے گھر آیا ہوا تھا۔ ایک روز سبزی خریدنے نکلا تو راستے میں چند سبز سبز عمامہ شریف کا تاج پہنے عاشقانِ رسول سے آمنا سامنا ہو گیا، انہوں نے پُر تپاک انداز میں ملاقات فرمائی اور اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے کچھ ایسے دلربا انداز میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی کہ ہاں کہتے ہی بنی۔ جب طے شدہ وقت پر سنّتوں بھرے اجتماع میں جانے کے لئے میں اسلامی بھائیوں کے پاس پہنچا، تو اُنہوں نے بڑی شفقت فرمائی اور نہایت ادب واحترام سے مجھے گاڑی میں بٹھایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فیضانِ مدینہ جام پور (ضلع راجن پور) میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے ہفتہ وار اجتماع میں اپنی زندگی کی پہلی حاضِری سے مُشرَّف ہوا۔ وہاں کی پُرسوز نعت شریف، سنّتوں بھرے بیان، ذِکرُ اللہ اور رِقّت انگیز دُعا نے میری زندَگی میں مدَنی اِنقِلاب برپا کر دیا، بالخصوص دُعا کے دَوران خوفِ خدا کے باعث میری آنکھوں سے آنسوؤں کے دھارے بہہ نکلے، میں نے گناہوں سے تَوبہ کی اور اجتماع سے واپسی کے بعد سے نَمازوں کی پابندی شُروع کر دی، کچھ ہی عرصے بعد داڑھی شریف رکھ لی اور سبز عمامہ شریف کا تاج بھی سجالیا، میں جو کہ انتہائی بدزَبان اور بے ادب انسان تھا، ماں باپ کے سامنے چیختا چِلّاتا اور ان کی توہین کیا کرتا تھا، اب والِدَین کا مُطیع و فرمانبردار بن چکا تھا اور ان کے ہاتھ پاؤں چومنے لگا تھا۔ میری اس

مُثبت تبدیلی پر نہ صِرف گھر والے بلکہ سارا ہی خاندان حیران تھا۔مَدَنی ماحول سے وابَستگی سے پہلے مجھے ایک بیماری تھی، جس کے باعث کافی پریشانی رہتی تھی،اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اِس مَرَض سے شفاعطا فرما دی،میرا حُسنِ ظن ہے کہ یہ سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی بَرَکت تھی۔یہ مَدَنی بہار دیکھ کر میری والِدہ نے مجھے حکم دیا کہ تمہارے چھوٹے بھائی کو گُردوں کی تکلیف ہے،تم دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ”63 روزہ مَدَنی تربیتی کورس“ میں شامل ہو کر اپنے بھائی کی شِفا کے لئے دعا کرو۔میں حکم کی تعمیل میں مَدَنی تربیّتی کورس کے لئے تقریباً2010ء میں فیضانِ مدینہ ساہیوال جا پہنچا اور وہاں نہ صرف بھائی کے لئے خود دعائیں مانگتا بلکہ دیگر عاشقانِ رسول کو بھی دعا کے لئے کہا کرتا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ابھی مجھے مدنی تربیتی کورس میں دو ہی ہفتے ہوئے تھے کہ میرے بھائی کی طبیعت بحال ہونے لگی،حالانکہ اس کے لئے ڈاکٹر آپریشن کا کہہ چکے تھے۔جب دوبارہ چیک اپ ہوا تو ڈاکٹرز حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ اب آپریشن کی ضَرورت نہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا بھائی اب رُوبہ صحّت ہو چکا ہے۔(نیکی کی دعوت، ص۴۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔تاجدارِ رسالت،شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت،نوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح،ج ۱ ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے "اِثْمِد" کے چار حُرُوف کی نسبت سے سُرمہ لگانے کے 4مَدَنی پھول سنتے ہیں:

❀ سُنَنِ ابنِ ماجہ کی روایت میں ہے "تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثْمِد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔" (سُنَن ابن ماجہ ج۴ ص۱۱۵ حدیث۳۴۹۷)

❀ پتھّر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سُرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۵ ص ۳۵۹)

❀ سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سُنَّت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۱۸۰)

❀ سُرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اُلٹی) میں دو، (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ج۵ ص۲۱۸۔۲۱۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت) اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے ۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مدنی پھول، ص۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

دُرود شریف کی فضیلت:

حضرتِ سَیِّدُنا امام فَخْرُالدِّین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی "تفسیرِ کبیر" میں فرماتے ہیں: قِیامت کے دن کسی مُسلمان کی نیکیاں مِیزان (یعنی ترازو) میں ہلکی ہو جائیں گی تو سرورِ کائنات، شاہِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک پرچہ اپنے پاس سے نکال کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے تو اس سے نیکیوں کا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔ وہ عَرض کرے گا: "میرے ماں باپ آپ پر قُربان! آپ کتنے خُوبصورت ہیں اور آپ کے اَخلاق بھی کتنے عُمدہ ہیں۔ بتائیں تو صحیح! آپ کون ہیں؟" حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرمائیں گے: "میں تیرا نبی، محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ہوں اور یہ تیرا وہ دُرُودِ پاک ہے جو تُو نے مجھ پر پڑھا تھا۔" (التفسیر الکبیر للرازی ۵/۲۰۴، سورۃ الاعراف تحت آیت ۹)

وہ پرچہ جس میں لکھا تھا دُرُود اس نے کبھی
یہ اس سے نیکیاں اس کی بڑھانے آئے ہیں

(سامانِ بخشش، ص۱۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ رِوایت سے دُرُودِ پاک کی بَرَکت کا بخوبی اَندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جہاں دُنیامیں اس کے فَوائد و ثَمرات حاصل ہوتے ہیں، وہیں اُخروِی فَضائل و بَرکات کا حُصُول بھی ہوتا ہے۔ ہمیں بھی اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ گرامی پر خُوب خُوب

دُرُود و سَلام کے گجرے نچھاور کرتے رہنا چاہیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا

❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰيَةً**۔ یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیرْوی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفَاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

بَیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے نیکی کی دعوت تَرک کرنے کے نُقْصانات بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ سب سے پہلے نیکی کی دعوت تَرک کرنے کے سبب نیک لوگوں کے عذابِ الٰہی میں مبتلا ہونے کی حکایت پیش کی جائے گی۔ اس کے بعد نیکی کی دعوت تَرک کرنے کے نُقْصانات کی مَذَمَّت پر آیاتِ مُبارَکہ اور ان کی تفسیر سے چند مَدَنی پھول بھی پیش کئے جائیں

گے۔ قُدرت کے باوُجُود گُناہ سے نہ روکنے پر اَحادیثِ مُبارَکہ سے اس کی وعیدیں بھی بیان ہوں گا۔ اس کے بعد نیکی کی دعوت دینے والے کو کن کن آداب کو ملحوظِ خاطر رکھنا چاہیے یہ بیان ہو گا، پھر آخر میں سَلام اور اس کا جَواب دینے کی سُنَّتیں اور آداب بھی عرض کروں گا، آیئے! پہلے ایک حکایت سُنتے ہیں۔

نیک لوگوں کی ہلاکت کی وَجہ:

منقول ہے اللہ تَعَالٰی نے حَضرتِ سیِّدُنا یُوشَع بن نُون عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام پر وَحی بھیجی کہ آپ کی قوم کے ایک لاکھ آدمی عذاب سے ہَلاک کئے جائیں گے، جن میں چالیس(40) ہزار نیک ہیں اور ساٹھ(60) ہزار بَد۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام نے عرض کی: یا رَبّ عَزَّوَجَلَّ! بد کرداروں کی ہلاکت کی وَجہ تو ظاہِر ہے، لیکن نیک لوگوں کو کیوں ہلاک کیا جارہا ہے؟ اِرْشاد فرمایا: ”یہ نیک لوگ بھی ان بد کرداروں کے ساتھ کھاتے اور پیتے ہیں، میری نافرمانیاں اور گُناہ دیکھ کر کبھی ان کے چِہروں پر ناگواری کا اَثر تک نہیں آتا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۷ ص۵۳ رقم۹۴۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ جو بُرائی سے روکنے پر قادِر ہوتے ہیں، لیکن اس کے باوُجود اس بُرائی کو خَتْم کرنے کی کوشش نہیں کرتے اور نیکی کی دعوت دینے میں سُستی سے کام لیتے ہیں، ہمیں چاہئے کہ ہم بھی خُوب خُوب نیکی کی دعوت دیں اور اگر کسی کو بُرائی میں مبتلا دیکھیں تو اسے ضَرور منْع کریں۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 743 صَفحات پر مُشْتَمِل کتاب، ”جنّت میں لے جانے والے اَعْمال“ صَفْحَہ 595 پر ہے: حَضرتِ سیِّدُنا ابو سَعید خُدرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے

رِوایت ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تم میں سے کوئی جب کسی بُرائی کو دیکھے تواُسے چاہیے کہ بُرائی کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اور جو اپنے ہاتھ سے بدلنے کی اِستِطاعت (یعنی قُوّت) نہ رکھے، اُسے چاہیے کہ اپنی زَبان سے بدل دے اور جو اپنی زَبان سے بدلنے کی بھی اِستِطاعت نہ رکھے، اُسے چاہیے کہ اپنے دل میں بُرا جانے اور یہ کمزور تَرین اِیمان کی عَلامت ہے۔ (صَحیح مُسلِم ص ۴۴ حدیث ۴۹، سُنَنِ نَسائی ص ۸۰۲ حدیث ۵۰۱۸)

مجھے تم یارسُولَ اللہ دے دو جذبہ تبلیغ	شہا! دیتا پھروں نیکی کی دعوت یارسُولَ اللہ

(وسائلِ بخشش ص ۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عذابِ الٰہی کا سبب!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے مَنْع کرنا، اِنتہائی اَہمیّت کا حامل ہے، یہی وَجہ ہے کہ قرآن و اَحادیث میں جابجا اس کے بے شُمار فَضائل وبَرکات مَوجُود ہیں، لیکن جہاں نیکی کی دعوت دینے کی اس قدر فضیلتیں ہیں، وہیں نیکی کی دعوت تَرک کرنے کے نُقصانات اور وعیدیں بھی ہیں۔ چُنانچہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمَائِدہ کی آیت نمبر 78 اور 79 میں اِرْشاد فرماتا ہے:

لُعِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾ كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُؕ	ترجمۂ کنزالایمان: لَعنت کئے گئے وہ جنہوں نے کُفر کیا بنی اسرائیل میں داوٗد اور عیسٰی بن مریم کی زَبان پر یہ بدلہ ان کی نافرمانی اور سرکشی کا جو بُری

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾ (پ۶، المآئدۃ:۷۸، ۷۹)	بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی بُرے کام کرتے تھے۔

اس آیت میں بَشِدَّت بنی اسرائیل کے کافروں کے مُسْتَحِقِّ لعنت ہونے کی صِرف یہی وَجہ بَیان فرمائی گئی ہے کہ اُنہوں نے بُرائی سے مَنْع کرنا ترک کر دیا تھا۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ نَہیٔ مُنْکَر یعنی بُرائی سے لوگوں کو روکنا واجِب ہے اور بَدی کو مَنْع کرنے سے باز رہنا سخت گُناہ ہے، ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب بنی اسرائیل گُناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے عُلَماء نے اَوّل تو انہیں مَنْع کیا جب وہ باز نہ آئے تو پھر وہ عُلَماء بھی ان سے مل گئے اور کھانے پینے، اُٹھنے بیٹھنے میں ان کے ساتھ شامل ہو گئے، ان کے اس عِصیان و تَعَدّی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حُدود سے تجاوُز کرنے) کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ تَعَالٰی نے حَضْرتِ داوٗد اور حضرت عیسٰی عَلَیْہِمَا السَّلَام کی زبان سے ان پر لعنت اُتاری۔ (خزائن العرفان، ص ۲۳۲)

اسی طرح پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفال کی آیت نمبر 25 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾	تَرجَمۂ کنز الایمان: اور اُس فتنے سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں خاص ظالموں ہی کو نہ پہنچے گا اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

صَدرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس کے تحت فرماتے ہیں: بلکہ اگر تم اس سے نہ ڈرے اور اس کے اسباب یعنی ممنوعات کو ترک نہ کیا اور وہ فتنہ نازِل ہوا تو یہ نہ ہوگا کہ اس میں خاص ظالم اور بدکار ہی مبتلا ہوں بلکہ وہ (فتنہ) نیک اور بد سب کو پہنچ جائے گا۔

حضرتِ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے دَرمیان مَمنوعات نہ ہونے دیں، یعنی اپنے مَقدور تک (یعنی اپنے بس اور اختیار کے مطابِق) بُرائیوں کو روکیں اور گُناہ کرنے والوں کو گُناہ سے مَنْع کریں، اگر اُنہوں نے ایسا نہ کیا تو عَذاب ان سب کو عام ہو گا، خطا کار اور غیر خَطا کار سب کو پہنچے گا۔ (تفسیرِ طبری ج۶ص۲۱۷رقم ۱۵۹۲۳)

حدیث شریف میں ہے سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مَخْصُوص لوگوں کے عمل پر عذابِ عام نہیں کرتا، جب تک کہ عام طور پر لوگ ایسا نہ کریں کہ مَمْنوعات کو اپنے درمیان ہوتا دیکھتے رہیں اور اس کے روکنے اور مَنْع کرنے پر قادِر ہوں، باوُجُود اس کے نہ روکیں، نہ مَنع کریں جب ایسا ہوتا ہے تو اللہ تَعالیٰ عذاب میں عام و خاص سب کو مبتلا کرتا ہے۔ (شرحُ السّنۃ للبغوی ج۷ص۳۵۸حدیث ۴۰۵۰)

تُوبُوا اِلَی اللہ　　　اَسْتَغْفِرُ اللہ

"ابوداوٗد" کی حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی قوم میں سرگرمِ مَعاصِی (یعنی نافرمانیوں میں مبتلا) ہو اور وہ لوگ باوُجُودِ قدرت کے، اُس کو نہ روکیں تو اللہ تَعالیٰ مرنے سے پہلے انہیں عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔ (ابوداوٗد ج۴ص۱۶۴حدیث ۴۳۳۹) اس سے مَعْلُوم ہوا کہ جو قوم نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی بُرائی سے مَنْع کرنا) تَرک کرتی ہے اور لوگوں کو گُناہوں سے نہیں روکتی، وہ اپنے اِس تَرکِ فرض کی شامَت میں مبتلائے عذاب ہوتی ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص:۴۶۳)

تُوبُوا اِلَی اللہ　　　اَسْتَغْفِرُ اللہ

یاد رکھئے! اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَ نَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کی کئی صُورتیں ہیں: (۱) اگر غالب گمان یہ ہے کہ یہ (نیکی کی دعوت دینے والا) ان سے کہے گا، تو وہ اس کی بات مان لیں گے اور بُری بات سے باز آجائیں گے، تو اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف واجب ہے، اس (نیکی کی دعوت دینے والے شخص) کو باز رہنا جائز نہیں اور (۲) اگر گمانِ غالب یہ ہے کہ وہ (جن کو نیکی کی دعوت دے گا تو وہ) طرح طرح کی تُہمت باندھیں گے اور گالیاں دیں گے تو (پھر نیکی کی دعوت) ترک کرنا اَفْضَل ہے اور (۳) اگر یہ مَعْلُوم ہے کہ وہ اسے ماریں گے اور یہ صَبْر نہ کرسکے گا، یا اس کی وَجہ سے فِتْنہ وفَساد پیدا ہو گا، آپس میں لڑائی ٹَھن جائے گی جب بھی چھوڑنا اَفْضَل ہے اور (۴) اگر معلوم ہو کہ وہ (لوگ جنہیں نیکی کی دعوت دی جائے گی) اگر اسے ماریں گے تو صَبْر کرلے گا تو ان لوگوں کو بُرے کام سے مَنْع کرے اور یہ (نیکی کی دعوت دینے والا) شخص مُجاہِد ہے اور (۵) اگر معلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں مگر نہ ماریں گے اور نہ گالیاں دیں گے، تو اِسے اِخْتیار ہے اور اَفْضَل یہ ہے کہ اَمر کرے۔ (یعنی نیکی کی دعوت دے اور بُرائی سے مَنْع کرے) (بہارِ شریعت، ۳/۶۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے نَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی بُرائی سے نہ روکنے کی مَذمَّت پر آیاتِ مُبارَکہ اور تفسیر کے ضمن میں وعیدیں سماعت فرمائیں۔ لہٰذا ہمیں صِرف اپنی اِصْلاح کی فِکْر میں لگے رہنے کے بجائے دُوسروں کی دُرُستی کی طرف بھی تَوَجُّہ دینی چاہئے، کیونکہ کثیر گُناہ ایسے ہیں کہ جن کا نُقْصان دوسروں کو بھی پہنچتا ہے، مَثَلًا اگر کوئی شخص چوری کا گُناہ کرے تو اُس شخص کو بھی نُقْصان ہو گا جِس کی چیز چُرائی گئی، بِالکل یِہی مُعامَلہ ڈاکہ ڈالنے، اَمانت میں خِیانت کرنے، گالی دینے، تُہمت لگانے، غیبت کرنے، چُغلی کھانے، کسی کے عَیب اُچھالنے، ناحَق کسی کا مال کھانے، خُون بہانے، کسی کو بِلا اجازتِ شَرعی تکلیف پہنچانے، قرض

دبا لینے، کسی کی چیز اُسے ناگوار گُزرنے کے باوُجود بِلا اِجازت استِعمال کرنے، ماں باپ کو سَتانے اور بد نِگاہی کرنے وغیرہ کا ہے۔ اب اگر ہر ایک کو ان گُناہوں کے اِرْتِکاب کی کُھلی چُھوٹ دے دی جائے، پھر نہ تو کسی کا مال سَلامت رہے گا اور نہ ہی عزّت! بلکہ یُوں کہنا چاہئے کہ ہمارا مُعاشَرہ ''دَرِندوں کے جنگل'' کا مَنظر پیش کرنے لگے گا۔ بعض گُناہ ایسے ہیں جن کے اِرْتِکاب سے اِنْسان کی عزّت کو بھی نُقْصان پہنچتا ہے مَثَلًا جو شخص چُغل خور یا زانی یا شَرابی کے طور پر مَشْہور ہو جائے تو سب پر عِیاں (یعنی ظاہر) ہے کہ مُعاشَرے میں اس کا کیا مَقام ہوتا ہے؟ اور بعض گُناہ ایسے ہیں جو اِنسان کے مال کو نُقْصان پہنچاتے ہیں مَثَلًا جُوا کھیلنے کی لَت پڑ جانا، سُود پر قَرض لینا، کام کاج کرنے کے بَجائے فلمیں ڈِرامے دیکھنے میں مَشْغُول رہنا، بیان کردہ کاموں میں مُلَوَّث اَفْراد مالی طور پر جس طرح ''دن دُگنی رات چوگنی'' اُلٹی ترقّی کرتے ہیں، یہ کسی صاحِبِ عقل سے مَخْفِی (یعنی چُھپا ہوا) نہیں۔ ان تمام دُنیاوی نُقْصانات کے ساتھ ساتھ ایسے شخص کو اُخروی (اُخ۔رَ۔وِی) طور پر بھی خَسارے (یعنی نُقْصان) کا سامنا ہے، جو جہنَّم کے بھیانک اور ہولناک عذاب کی صُورت میں پیش آسکتا ہے۔ وَالعِیاذُ بِاللہ عَزَّوَجَلَّ

پانچ سے بچنے کیلئے پانچ سے بچو!

گُناہوں کے دُنیاوی نُقْصانات کے ضِمن میں دعوتِ اسلامی کے اشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 148 صَفحات پر مُشْتَمل کتاب، ''نیکیوں کی جزائیں اور گُناہوں کی سزائیں'' صَفْحَہ 51 پر ہے: حُضُور نبیِّ پاک، صاحِبِ لَولاک، سَیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نِشان ہے: اے لوگو! پانچ باتوں سے بچنے کے لئے پانچ باتوں سے بچو (۱) جو قوم کم تولتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں مہنگائی اور

پھلوں کی کمی میں مبتلا کر دیتا ہے (۲) جو قوم بد عہدی (یعنی وعدہ خلافی) کرتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے دُشمنوں کو ان پر مُسلَّط کر دیتا ہے (۳) جو قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے بارِش کا پانی روک لیتا ہے اور اگر چوپائے نہ ہوتے تو اُن کو پانی کا ایک قطرہ بھی نہ دیا جاتا (۴) جس قوم میں فحّاشی اور بے حیائی پھیل جاتی ہے، اللہ تبارَک وَتعالٰی اُن کو طاعون کے مَرَض میں مبتلا کر دیتا ہے اور (۵) جو قوم قراٰنِ پاک کے بِغیر فیصلہ کرتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو زیادَتی (یعنی غَلَط فیصلے) کا مزا چکھاتا ہے اور انہیں ایک دوسرے کے ڈر میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (قُرَّۃُ العُیُون ص ۳۹۲) (نیکی کی دعوت ص:۴۵۸)

مری عادتیں ہوں بہتر، بنوں سُنّتوں کا پیکر
مجھے مُتّقی بنانا مدنی مدینے والے
شہا ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خُوب سیکھ جاؤں
تیری سُنّتیں سکھانا مدنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا مُعاشَرہ اتنا بگڑ چُکا ہے کہ کسی کو نیکی کی دعوت دینا کُجا! نیکی کی دعوت دینے والے کی باضابِطہ مخالَفت کی جانے لگی ہے اور بُرائی سے کسی کو مَنع کرنا تو بہُت دُور رہا! اب تو خُوب خُوب بُرائی کی دعوت پیش کی جاتی ہے۔ آہ! نہ اپنی اِصلاح کی فکر ہے نہ گھر بار کی سُدھار کی پرواہ ہے اور نہ ہی پڑوسیوں کی آخِرت بہتر بنانے کی سوچ ہے۔ بَہر حال ہمیں چاہئے کہ ہم خُود سُدھرنے کی سَعْی (کوشش) کے ساتھ ساتھ دیگر اِسلامی بھائیوں کو بھی نیکی کی دعوت پیش کریں، نیز اپنے پڑوسیوں پر بھی اِنفرادی کوشِش کیا کریں۔ (نیکی کی دعوت، ص:۴۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اپنا مدنی مقصد دُہرا لیتے ہیں، یہ مدنی مقصد ہمیں بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتھم العالیہ نے عطا فرمایا ہے، یہ مدنی مقصد اسلامی بھائیوں کے لئے بھی ہے اور اسلامی بہنوں کے لئے بھی ہے، مل کے باآوازِ بلند دُہرا لیجئے **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** ان شآء اللہ عزوجل**"۔** اپنی اصلاح کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے ہمیں مدنی قافلوں میں سفر کرنا ہو گا، مدنی قافلوں میں سفر کا جدول یہ ہے: عمر بھر میں یکمشت کم از کم 1 بار 12 ماہ، ہر 12 ماہ میں یکمشت کم از کم 1 بار 1 ماہ اور ہر ماہ یکمشت کم از کم 1 بار 3 دن کے لئے سفر کرنا ہے اور ہاں! صرف سفر ہی نہیں کرنا بلکہ اوروں کو بھی دعوت دینی ہے، آیئے! سنئے مدنی انعام نمبر 22 میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ ہمیں کیا فرما رہے ہیں: مدنی انعام نمبر 22: **کیا آج آپ نے کم از کم 2 اسلامی بھائیوں کو انفرادی کوشش کے ذریعے مدنی قافلے و مدنی انعامات وغیرہ کی ترغیب دلائی؟** یہاں یہ وضاحت عرض کر دُوں کہ دعوتِ اسلامی میں مدنی قافلے صرف اسلامی بھائیوں کے لئے ہیں اسلامی بہنوں کے لئے نہیں، ہاں اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ اپنے بچوں کے ابو، جوان بیٹے، بھائی وغیرہ کو مدنی قافلوں میں سفر کروائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پڑوسیوں کو نیکی کی دعوت نہ دینے کا وبال:

ایک دن دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نَوال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خُطبہ اِرشاد فرمایا اور

مُسلمانوں کے کچھ گروہوں کی تعریف فرمائی، پھر ارشاد فرمایا:''ان لوگوں کا کیا حال ہے، جو اپنے پڑوسیوں کو نہیں سمجھاتے نہ سکھاتے، نہ نیکی کی دعوت دیتے اور نہ ہی بُرائی سے مَنْع کرتے ہیں اور ان لوگوں کا کیا حال ہے، جو اپنے پڑوسیوں سے نہیں سیکھتے، نہ ان سے سمجھتے اور نہ ہی نصیحت طلب کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! چاہئے کہ ایک قوم اپنے پڑوسیوں کو ضَرور دین سکھائے، سمجھائے، نصیحت کرے اور نیکی کی دعوت دے، اسی طرح دوسری قوم کو چاہئے کہ اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھے، سمجھے اور نصیحت حاصل کرے ورنہ جلد ہی انہیں اس کا اَنْجام بُھگتنا پڑے گا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب العلم، باب فی تعلیم من لایعلم، الحدیث ۷۴۸، ج ۱، ص ۴۰۲، انغظ بدله ''انفطن'')

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پڑوسیوں کے بَہُت سارے حُقُوق ہیں، ان کی بَجا آوری کیلئے ہمیں ہر دَم کوشاں رہنا چاہئے۔ پڑوسیوں کو سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شِرکت اور مَدَنی قافِلے میں سُنَّتوں بھرے سفر وغیرہ کی دعوت دینے میں بھی غَفْلت نہیں برتنی چاہئے اور ان کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں میں مبتلا دیکھیں تو انہیں ان سے باز رکھنے کیلئے بھی بھرپور سَعْی (کوشش) کرنی چاہئے۔ حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے تَورات شریف میں پڑھا کہ جس کا پڑوسی نافرمانی میں مبتلا ہو اور وہ اُسے نہ روکے تو وہ بھی اِس گُناہ میں شریک ہے۔ (اَلزُّہد للامام اَحمد ص ۱۳۴ رقم ۵۲۷)

پڑوسی کو نیکی کی دعوت دینے اور گُناہوں سے منع کرنے کی اَہَمِّیَّت بَہُت زِیادہ ہے، جیسا کہ اب جو رِوایت پیش کی جارہی ہے، اُس سے ظاہِر ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم نے یہ بات سُنی ہے کہ قِیامت کے دن ایک شَخص دوسرے کے خِلاف دَعْوٰی کرے گا حالانکہ وہ اُس

کو جانتا نہ ہو گا۔ مُدّعیٰ عَلَیْہ (یعنی جس پر دعویٰ کیا گیا) کہے گا: تیرا مجھ پر کیا حَق ہے؟ میں تو تجھ کو (صحیح سے) جانتا تک بھی نہیں۔ مُدَّعی (یعنی دَعویٰ کرنے والا) کہے گا: تُو مجھ کو گُناہ کرتے دیکھتا تھا اور مجھے مَنْع نہیں کرتا تھا۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۳ص۱۸۶احدیث۳۵۴۶)(نیکی کی دعوت، ص:۴۷۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا پڑوسی اگر بے نَمازی ہے تو اُسے نَماز کی دَعوت دیجئے، اگر وہ نَمازی ہے اور جماعَت میں سُستی کرتا ہے تو اُسے جماعَت کی تَلْقِیْن کیجئے، حتّٰی کہ اگر ہمارا ظنِّ غالِب ہے کہ سمجھائیں گے تو جماعَت سے نَماز پڑھنا شُروع کر دیگا، تو اب اسے سمجھانا واجِب ہو گیا، نہیں سمجھائیں گے تو گُنہگار ہوں گے چُنانچِہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مُشْتَمِل کتاب "بہارِ شریعت جلد اوّل" صَفْحَہ 582 پر ہے: عاقِل، بالغ، حُر (یعنی آزاد)، قادِر (یعنی قُدرت رکھنے والے) پر جماعَت واجِب ہے، بِلا عُذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گُنہگار اور مُسْتَحِقِ سزا ہے اور کئی بار تَرک کرے تو فاسِق مَردُودُ الشَّہادَۃ (یعنی اس کی گواہی قابلِ رَد ہے) اور اس کو سخت سَزا دی جائے گی، اگر پڑوسیوں نے سُکوت کیا (یعنی خاموشی اختیار کی) تو وہ بھی گُنہگار ہوئے۔ (نیکی کی دعوت، ص:۴۷۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بہارِ شریعت کے حوالے سے آپ نے سُنا کہ پڑوسیوں کو بھی نیکی کی دعوت دینی ہے، آیئے! "بہارِ شریعت" کے حوالے سے کچھ مدنی پھول آپ کی طرف بڑھاتا ہوں: کتاب "بہارِ شریعت" کے حوالے سے علماءِ اہلسنّت یہ فرماتے ہیں کہ یہ عالم بنانے والی کتاب ہے، اس کتاب کے مصنف صَدرُ الشّریعہ، بَدرُ الطّریقہ، حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ

اللہ القوی ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید ہیں، بالخصوص اُردو پڑھنے والے مسلمانوں پر آپ کا بہت بڑا احسان ہے، "بہارِ شریعت" میں ضخیم عربی کتب کے پھیلے ہوئے فقہی مسائل کو جمع کیا گیا ہے، انسان کی پیدائش سے لے کر وفات تک درپیش ہونے والے ہزارہا مسائل کا بیان، بہارِ شریعت میں موجود ہے، "بہارِ شریعت" میں بے شمار مسائل ایسے بھی ہیں، جن کا سیکھنا ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن پر فرضِ عین ہے، "بہارِ شریعت" 27 سال میں بتدریج لکھی گئی، "بہارِ شریعت" کو عالم بنانے والی کتاب کا نام بھی صَدرُ الشَّریعہ نے خود ہی دیا، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ "بہارِ شریعت" کا مطالعہ کرنے کی اپنے متعلقین و مریدین کو تاکید فرماتے ہی رہتے ہیں، نیک بننے کا نسخہ "72 مدنی انعامات" میں مدنی انعام نمبر 70 اور 72 بہارِ شریعت پڑھنے کی تاکید پر ہی مشتمل ہیں، دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے اس کتاب کو نرالی شان کے ساتھ 6 جلدوں میں شائع کیا ہے، بہترین چکنا پیپر، حوالہ جات کی تخریج، مشکل الفاظ کے معانی اور زبر، زیر، پیش کا اہتمام اور اصطلاحات کی وضاحت وغیرہ۔ کاش! ہم یہ مکمل کتاب لینے، پڑھنے، عمل کرنے، دوسروں تک پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں، اب یہاں کسی کو شیطان سستی دلائے میں تو نہیں پڑھ سکوں گا، میری دینی تعلیم کم ہے، مجھے سمجھ میں نہیں آئے گا، تو اللہ آپ کا بھلا کرے! آپ پڑھنا تو شروع کریں اگر سمجھ میں نہ آئے تو کسی مدنی اسلامی بھائی سے یا ضرور تاً دارالافتاء اہلسنّت کے مدنی عالِم سے ان نمبرز پر رابطہ کر کے معلوم کر لیجئے گا۔

0300-0220112,0300-0220113,0300-0220114,0300-0220115

مزید آپ کی معلومات کے لئے عرض کروں کہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسجد بھرو تحریک چلایئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ ہماری مسجدیں نماز کے اَوْقات میں وِیران نظر آتی ہیں جبکہ چوک، بازار سینما گھر اور تفرِیحی مَقامات پر جمِ غفیر (بھیڑ) دِکھائی دیتی ہے، لہٰذا مسجدوں کی وِیرانی پر خُوب دل جَلایئے، اپنے گھر والوں، پڑوسیوں اور رِشتہ داروں کو نماز کی ترغیب دِلا کر مسجد میں لایئے، زور شور سے ''مسجد بھرو تحریک'' چلایئے، اور ایک ایک بے نمازی پر اِنْفرادی کوشش کر کے اسے نمازی بنایئے اور یُوں اپنی مَساجد کا تحفُّظ بھی فرمایئے کہ جو مکان اپنے مکینوں (یعنی رہنے والوں) سے آباد ہو، اس پر کوئی قبضہ نہیں جما سکتا، وَرنہ خالی مَکان پر کوئی بھی قابِض ہو سکتا ہے۔ مَساجِد کو آباد کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید میں اِرْشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَی الزَّكٰوةَ وَ لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ (پ۱۰، التوبۃ:۱۸)	تَرجَمۂ کنز الایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سِوا کسی سے نہیں ڈرتے۔

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الامَّت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ''تفسیرِ نعیمی''میں فرماتے ہیں: ''خَیال رہے کہ مسجد آباد کرنے کی گیارہ(11) صُورتیں ہیں:(۱)مسجد تعمیر کرنا(۲)اس میں اِضافہ کرنا(۳)اسے وَسیع کرنا(۴) اس کی مَرَمَّت کرنا(۵)اس میں چٹائیاں، فَرش و فُروش بچھانا (۶)اس کی قَلْعی چُونا کرنا(۷)اس میں روشنی و زِینت کرنا(۸)اس میں نمازوتِلاوتِ قرآن کرنا (۹)اس میں دِینی مَدارس قائم کرنا(۱۰)وہاں داخل ہونا،وہاں اَکثر جانا، آنا، رہنا(۱۱)وہاں اَذان و تکبیر کہنا، اِمامت کرنا۔'' (تفسیرِ نعیمی، ج۱۰، ص۲۰۱)مزید فرماتے ہیں:''مسجد بنانے یااسے آباد کرنے یاوہاں باجماعت نَمازاَدا کرنے کاشَوق صحیح مومن کی عَلامت ہے،اِنْ شَآءَاللہعَزَّ وَجَلَّ ایسے لوگوں کاخاتمہ ایمان پر ہو گا۔'' (تفسیرِ نعیمی، ج۱۰، ص۲۰۴)

مجلس ائمہ ُمساجد:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 92 سے زائد شُعبہ جات میں کام کر رہی ہے، اِنہی میں سے ایک، مجلس'' اَئمہ ُمساجد'' بھی ہے، جو مَساجد کی آبادکاری کیلئے ائمہ و مُؤَذِّنین کی تَقَرُّرِی کا کام سَر اَنجام دیتی ہے اوران کی خَیرخواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقَرَّر کرتی ہے، تاکہ یہ اسلامی بھائی مُعاشی پریشانیوں سے آزاد ہو کر خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرتے رہیں۔ مَساجد کو آباد کرنے میں اَئمہ و مُؤَذِّنین کااَہَم کردار ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مُنْسلک اَئمہ ُکرام، صدائے مدینہ، اِنْفِرادی کوشش کے ذَرِیعے نمازِ باجماعت کی طرف رَغْبت، دَرسِ فیضانِ سُنَّت، نمازِ فجر کے بعد مَدنی حلقے میں

شرکت اور سُنَّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں کی برکت سے مَسجدوں کو آباد رکھتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم ہے:

1 جو مسجد سے اُلفت رکھتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے مَحبَّت کرتا ہے۔(مُعجَمُ اَوْسَط، ۴/۴۰۰،حدیث: ۶۳۸۳)

حضرت علّامہ عبد الرّؤف مَناوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی لکھتے ہیں: مسجد سے اُلفت، رِضائے الٰہی کے لئے اس میں اعتکاف، نماز، ذِکْرُ اللہ اور شَرعی مَسائل سیکھنے سکھانے کے لئے بیٹھے رہنے کی عادت بنانا ہے اور اللہ تعالیٰ کا اس بندے سے مَحبَّت کرنا اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایۂ رَحمت میں جگہ عطا فرماتا اور اس کو اپنی حِفاظت میں داخل فرماتا ہے۔(فیض القدیر، ۶/۱۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی مسجد آباد کرکے اپنے قَلْبِ ناشاد کو شاد کرنے، پانچوں وَقْت مسجد میں حاضِر ہو کر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرنے، عشقِ رسُول سے اپنے دل کی اُجڑی بستی آباد کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اپنائے رہئے، خُوب خُوب مدنی قافلوں میں سُنَّتوں بھرا سفر کیجئے اور ''فکرِ مدینہ'' کے ذَریعے روزانہ مدنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کیجئے اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اَندر اَندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جَمع کروادیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے

ہو جائیں مولا مسجدیں آباد سب کی سب	سب کو نمازی دے بنا یارَبِّ مُصطفےٰ
اَحکامِ شَرع کا مجھے دے دے عمل کا شوق	پیکر خُلُوص کا بنا یارَبِّ مُصطفےٰ
	(وسائلِ بخشش، ص:۱۳۱)

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِضائے الٰہی پانے، خُوب اَجْر وثواب کمانے اور لوگوں کو گناہوں سے بچانے کیلئے نیکی کی دعوت کا کوئی بھی مَوْقَع ہاتھ سے جانے مَت دیجئے اور اِخْلاص و اِسْتِقامت کے ساتھ اس فریضے کو اَنْجام دیجئے۔ جو لوگ قُدرت کے باوُجود گُناہ ہوتے دیکھ کر اس بُرائی سے مَنْع نہیں کرتے وہ بھی گُناہ گار ہوتے ہیں۔ آیئے اس ضِمن میں تین اَحادیثِ مُبارکہ سُنتے ہیں: چُنانچہ

(1)"جو بڑے کی عزّت نہ کرے، چھوٹے پر رَحم نہ کرے، نیکی کا حکم نہ دے اور بُرائی سے مَنْع نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عباس، الحدیث: ۲۳۲۹، ج۱، ص ۵۵۴)

(2)خلیفۃُ الْمُسْلِمِیْن حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرْشاد فرمایا: اے لوگو! تم اس آیت کو پڑھتے ہو:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ (پ۷، المائدۃ:۱۰۵)	تَرجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! تم اپنی فکر رکھو، تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جبکہ تم راہ پر ہو۔

(یعنی تم اس آیت سے یہ سمجھتے ہو گے کہ جب ہم خُود ہدایت پر ہیں تو گمراہ کی گمراہی ہمارے لیے مُضِر (یعنی نُقصان دہ) نہیں، ہم کو کسی گمراہ کو گمراہی سے مَنْع کرنے کی ضَرورت نہیں) میں نے میٹھے مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ لوگ اگر بُری بات دیکھیں اور (قُدرت کے باوُجود) اس کو نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ تَعَالٰی ان سب کو اپنے عذاب میں مبتلا فرمادے۔ (سنن ابن ماجہ ج۴ص۳۵۹حدیث ۴۰۰۵)(نیکی کی دعوت، ص:۵۰۹)

(3)سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اِرشاد فرمایا: ”اس وَقْت تمہاری کیا حالت ہو گی جب تمہاری عورتیں سَرکَش ہو جائیں گی اور تمہارے نوجوان بدکار ہو جائیں گے ؟“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ”یا رسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا ایسا ہو گا؟ اِرشاد فرمایا: ”ہاں! اس ذات کی قَسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! اس سے بھی زِیادہ سخت مُعامَلہ ہو گا۔“ عَرض کی گئ: یا رسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! اس سے زِیادہ سَخْت کیا ہو گا؟ اِرشاد فرمایا: ”اس وَقْت تمہاری کیا حالت ہو گی، جب تم اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَر نہیں کرو گے ؟“ عَرض کی گئ: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا ایسا ہو گا؟ اِرشاد فرمایا: ”ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! اس سے بھی زِیادہ سخت مُعاملہ ہو گا۔“ عَرض کی گئ: اس سے زِیادہ سخت کیا ہو گا؟ اِرشاد فرمایا: ”اس وَقْت تمہاری کیا حالت ہو گی، جب تم نیکی کو بُرائی اور بُرائی کو نیکی خیال کرو گے ؟“ عَرض کی گئ: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا ایسا ہو گا؟ اِرشاد فرمایا: ”ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! اس سے بھی زیادہ سخت مُعامَلہ ہو گا۔ عَرض کی گئ: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اس سے زِیادہ سخت کیا ہو گا؟ اِرشاد فرمایا: ”اس وَقْت تمہاری کیا حالت ہو گی، جب تم بُرائی کا حکم دو گے اور نیکی سے مَنْع کرو گے ؟“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا ایسا ہو گا؟ اِرشاد فرمایا: ”ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! اس سے بھی زِیادہ سخت مُعامَلہ ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے: ”مجھے اپنی عزّت و جلال کی قسم! میں ان لوگوں کو ایسے فِتْنہ میں مبتلا کروں گا کہ ان کے سمجھ دار لوگ بھی حیران ہو جائیں

گے۔"[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زَمانہ اگر ہم اپنے مُعاشَرے میں نظر دوڑائیں تو ہر فرد گُناہوں کے سیلاب میں ڈوبا جارہا ہے۔ آہ! گُناہوں کا سلسلہ رُکنے کا نام نہیں لیتا، مَعصیَّت کی مُصیبت جان نہیں چھوڑتی، اَفسوس! گُناہوں کی عادت نے کچھ ایسا ڈِھیٹ بنادیا ہے کہ گُناہ کرنے سے دل قَطعاً نہیں لرزتا، اس کے علاوہ جو لوگ نیک وپرہیز گار نظر آتے ہیں، وہ بھی قُدرت کے باوُجود اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَر (نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے) کی ذِمّہ داری نبھانے میں سُستی سے کام لیتے ہیں، مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فلمیں ڈرامے، گانے باجوں کی آوازیں سُن کر ان کے ماتھے پر شکن تک نہیں آتی، بلکہ بعض تو اپنے گھر والوں کو بُرائیوں میں مبتلا دیکھ کر جی میں کُڑھتے تک نہیں اور اِنْفرادی کوشش کرنے کے بجائے، خُود ان کے ساتھ مل کر گُناہوں کا بازار گرم کرتے ہیں۔یاد رکھئے! اِرْتِکابِ گُناہ کی مادَرپِدر آزادی، کیبل، وی سی آر اور اِنٹرنیٹ کی دَستیابی، رَقْص وسُرود کی مَحفِلوں کی آبادی اور بگڑا ہوا گھریلو ماحول، یہ سب کچھ مل کر کردار کی عظمتوں کو بے اِنْتہا داغدار کردیتے ہیں اور پھر ایسے اِنسان سے پاکیزہ اَفْعال کا صُدور محال نہ سہی مگر نہایت دُشوار ضَرور ہو جاتا ہے۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ اپنی اَولاد کی ظاہری زَیْب وزِینت، اچھی غذا، عُمدہ لباس اور دیگر ضَروریات کی کفالت (یعنی ذِمّے داری نبھانے) کے ساتھ ساتھ ان کی مدنی تربیَّت کے لئے بھی کوشاں رہیں۔ (نیکی کی دعوت، ص:۵۴۸)

پارہ 28 سُوْرَةُ التَّحْرِيم کی آیت نمبر 6 میں اِرْشادِ باری تَعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ	تَرْجَمَۂ کنزالایمان: اے اِیمان والو! اپنی جانوں اور

[1] ...موسوعة الامام ابن ابی الدنیا،کتاب الامر بالمعروف...الخ،۲/ ۲۰۲،الحدیث:۳۱ ،بتغیر قلیل

نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (پ۲۸، التحریم: ۶)	اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھّر ہیں۔

صَدرُ الاَفاضِل حضرت مَولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی خَزائنُ الْعِرفان میں اِس آیتِ مُبارَکہ کے تَحت فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری اِختیار کرکے، عِبادَتیں بجالا کر، گُناہوں سے بازرہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہِدایت اور بدی سے مُمانَعت کرکے انہیں عِلْم و اَدَب سکھا کر۔ (اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھّر ہیں)

رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بَنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: "كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، یعنی تُم سب اپنے مُتَعَلِّقِین کے سردار و حاکم ہو اور تُم سب سے روزِ قِیامت اُس کی رَعِیَّت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔" (بخاری، کتاب الجمعۃ، باب الجمعۃ فی القری والمدن، ۱/ ۳۰۹، حدیث ۸۹۳)

اس حدیثِ پاک کے تَحت، شارِحِ بُخاری حضرت علّامہ مولانا مُفْتی محمد شریفُ الحَق اَمجَدی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "رَعِیَّت سے مُراد وہ ہے جو کسی کی نِگہبانی میں ہو۔ اس طرح عَوام، سُلطان اور حاکم کے، اَولاد، ماں باپ کے، تلامِذہ (یعنی شاگرد) اَساتذہ کے، مُریدین، پیر کے رِعایا ہوئے۔ یُوں ہی جو مال زَوجہ یا اَولاد یا نوکر کی سپُردگی میں ہو، اس کی نِگہداشت اِن پر واجب ہے۔ جس کے ماتَحت کوئی نہ ہو وہ اپنے اَعضاء و جَوارِح، اَفعال و اَقوال، اپنے اَوْقات اپنے اُمور کا رَاعی (نگہبان) ہے۔ اِن سب کے بارے میں وہ جَوابدہ ہوگا۔" (نزھۃ القاری، ۲/ ۵۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گھر کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے ہم پر ہمارے اَہلِ خانہ اور اَولاد

کی خُوب خُوب مدنی تربیَّت کی ذِمّہ داری عائد ہوتی ہے، بروزِ قیامت ہم سے اس بارے میں پوچھا جائے گا، لہٰذا ہمیں اپنے گھر والوں کے ساتھ ساتھ اپنی اِصلاح کی بھی فِکر کرنی چاہئے، کیونکہ جو خُود ڈوب رہا ہو وہ دوسروں کو کیا بچائے گا! جو خُود خوابِ غفلت میں ہو، وہ دوسروں کو کیا جگائے گا، جو خُود پستیوں کی طرف لُڑھک رہا ہو وہ کسی اور کو بُلندیوں پر کیونکر پہنچائے گا! لہٰذا ہمیں خُود بھی نیکیاں اَپنانا، رِضائے الٰہی پانا، اپنے آپ کو جہنّم میں لے جانے والے اعمال سے بچانا اور رَحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے جنّتُ الفِردوس میں جانا ہے اور اپنی پیاری پیاری اَولاد کو بھی اسی ڈَگر (یعنی راہ) پر چَلانا ہے۔ اس مَقصد کے حُصُول کے لیے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ایک زَبردَست نعمت ہے۔ قراٰن واَحادیث اور اَقْوال بُزرگانِ دین کی روشنی میں اَوْلاد کی تربیّت کا طریقہ جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 188 صفحات پر مُشتَمل کتاب، **''تربیتِ اَوْلاد''** کا ضَرور مُطالَعہ کیجئے، یہ کتاب مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے، یہ کتاب دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھی (Read) اور ڈاؤن لوڈ (Down Load) بھی کی جاسکتی ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کی جاسکتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ سَیِّدُنا جریر بن عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: کسی قوم میں مُعزّزین یعنی عزّت والے لوگ ایسی بُرائی کو نہ روکیں جسے روکنے پر وہ قُدرت رکھتے ہوں تو اللہ تعالٰی ان کو ذَلیل کر دیتا ہے۔ (تنبیہ المُغترین ص۲۳۶)

حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جو کوئی سُنے کہ فُلاں شخص فعلِ بد (یعنی گُناہ) کا مُرتکب ہوا اور پھر (باوُجُودِ قُدرت) وہ اس گُناہ کرنے والے کو نہ روکے تو قیامت کے روز وہ کٹے ہوئے

کانوں والا بہرا ہو گا۔ (ایضاً)

گُناہ سے نہ روکنا کب گُناہ ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ دونوں روایتوں پر بار بار غور کیجئے! گُناہ کرنے والے کو باوُجُودِ قُدرت گُناہ سے باز نہ رکھنے والے کیلئے ذِلّت اور قیامت میں "کان کٹے ہوئے بہرے" کی صُورت میں اُٹھائے جانے کی وعید ہے۔ آدمی کو تقریباً روزانہ ہی ایسے مواقع پیش آتے ہیں کہ بعض لوگ لاعِلمی کی وَجہ سے یا بسببِ غَفلَت "گُناہِ بے لذّت" کر رہے ہوتے ہیں، اب اگر غور کیا جائے تو بارہا ایسا ذِہن بنتا ہے کہ فُلاں کو سمجھاؤں گا تو مان جائے گا۔ مگر آدمی سُستی یا شرم و مُروَّت کی وَجہ سے مَنع کرنے سے باز رہتا اور یوں گُنہگار و عذابِ نار کا حَقدار ہو جاتا ہے۔(شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) میرا اپنا تَجرِبہ ہے کہ ناجائز انگوٹھی پہننے والوں، گلے میں دھات (METAL) کی زَنجیر (CHAIN) لٹکانے والوں وغیرہ کو جب سمجھایا ہے تو اکثر ہاتھوں ہاتھ اُتار دیتے ہیں، بعضوں کو تو جوش میں آکر سونے کی زنجیر تک توڑ ڈالتے دیکھا ہے! ٹھیک ہے ہر ایک ایسا نہیں کرتا اور ہر ایک کا دوسروں پر اتنا اَثر بھی نہیں ہوتا، مگر جو بااَثر شخصیَّت ہو، اس کیلئے اس طرح کے گُناہوں سے مَنع کرنا مُشکل نہیں ہوتا اور گُناہ کرنے والے کے مان جانے کے ظنِّ غالب ہونے کی صُورت میں تو مَنع کرنا واجب ہو جائے گا۔

مُفتیِٔ اعظم کا نیکی کی دعوت کا انداز

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت، حُضُور مُفتیِٔ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکرَم اس طرح کے مُعاملات میں بہت زِیادہ مُتحرِّک (مُ۔تَ۔حَر۔رِک ACTIVE) تھے، چُنانچہ "مُفتیِٔ اعظم کی اِستِقامت و کرامت"

صفحہ 146 پر رئیسُ القلم حضرتِ علّامہ اَرشدُ القادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے نقل ہے: ان (یعنی سرکار مُفتیٔ اعظم ہند) کے لیے سب سے زیادہ تکلیف دہ وہ منظر ہوتا تھا، جب وہ کسی مُسلمان کو اِسلامی شَریعت کی خِلاف وَرزِی کرتے ہوئے پاتے تھے۔ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کا فَرض اَدا کرتے وَقْت وہ چھوٹے بڑے، امیر و غریب اور حاکم و محکوم کے دَرمیان کوئی اِمتیاز نہیں کرتے تھے۔ ان کے دربار کا عام معمول تھا کہ کوئی بڑے سے بڑا رئیس ہو یا اُونچے سے اُونچے مَنصَب کا اَفسر، ان کی خِدمت میں حاضر ہوتے وَقْت اگر اس کی اُنگلی میں سونے کی انگوٹھی ہوتی تو وہ فوراً اُتروا دیتے اور نِہایت شَفْقَت اور مَحَبَّت کے ساتھ اُنہیں تَلْقِیْن فرماتے کہ اَزرُوئے شریعتِ محمدی (عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) مَردوں کے لیے سونے کا اِستعمال حرام ہے۔ پھر دل کا کِشْوَر فتح کر لینے والے لہجے میں اِرشاد فرماتے: کوئی گُناہ لمحے دو لمحے یا گھنٹے دو گھنٹے کا ہوتا ہے، لیکن سونے کی اَنگوٹھی کا گُناہ ایسا گُناہ ہے کہ جب تک پہنے رہو مُسلسل گُناہ ہی گُناہ ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص:۵۹۵)

مُفتیِ اعظم سے ہم کو پیار ہے	
اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے	

بندر اور خنزیر کی شکل والے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُفتیِ اعظم ہند رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول دیکھا کہ آپ اگر کسی مُسلمان کو شریعت کی خِلاف وَرزِی کرتا پاتے تو فوراً اس کی اِصلاح فرماتے ہوئے شَرعی حکم بتا دیا کرتے، اس واقعے سے بے نمازیوں، گالیاں بکنے والوں، غیبتوں اور چُغلیوں کے عادیوں، فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں اور طرح طرح کے گُناہوں کی گندگیوں میں لَت پَت رہنے والوں کی صحبتوں میں رہنے

والوں اور باوُجُودِ قُدرت انہیں گُناہوں سے نہ روکنے والوں کو ڈر جانا چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اِرْشاد فرماتے ہیں: اس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی جان ہے! میری اُمَّت میں سے بعض لوگ اپنی قبْروں سے بندر اور خِنزیر کی شکل میں اُٹھیں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے گناہگاروں کے ساتھ تعلُّقات رکھے اور قُدرت رکھنے کے باوُجُود انہیں گُناہوں سے مَنْع نہ کیا۔ (تفسیر دُرِّ منثور ج۳ص۱۲۷)

اسی طرح چہرہ مَسْخ ہونے یعنی بگڑ جانے سے مُتَعَلِّق ایک اور روایت سُنئے اور کُڑھئے چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابُواُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اس اُمَّت میں سے بعض لوگ قیامت کو بندر اور خِنزیر کی شکل میں اُٹھیں گے، کیونکہ وہ نافرمانوں سے مَیل جَول رکھتے ہیں اور ان کو (گُناہوں سے) روکتے نہیں، حالانکہ وہ انہیں روکنے کی قُدرت رکھتے ہیں۔ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد حضرت علامہ عبدُ الوہّاب شَعْرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں جب نافرمانوں سے مُخالَطت (یعنی مَیل جَول) کرنے والوں کا یہ حال ہو جو کہ خُود غافِل نہ ہوں اور گُناہوں میں مُلَوَّث بھی نہ ہوں تو خُود اُن لوگوں کا کیا حال ہو گا، جن کے اَعضا گُناہ سے نہیں رُکتے! ہم اللہ تَعالٰی سے اس کی مہربانی طلب کرتے ہیں۔ (تنبیہ المُغترین ص۲۳۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان دونوں روایتوں کو سُن کر کیا ہمیں کوئی تَشْوِیش نہیں ہوئی؟ سوچئے تو سہی! آج اگر کسی کے چہرے پر کِیل مُہاسے نکل آئیں یا کوئی داغ دَھبّا پڑ جائے تو وہ ڈاکٹروں کے پاس خُوب دَھکّے کھائے، یعنی آدمی اپنے چہرے کے رنگ رُوپ میں معمولی سی اور وہ بھی عارِضی خامی بھی برداشت نہ کر پائے تو غور کیجئے کہ اگر کل قیامت میں مَعَاذَاللہ شکل بگڑ کر بندر اور سؤر جیسی

ہو گئی تو کیا بنے گا! یہ تو گُناہ سے نہ روکنے والے ہم صُحبت کا حال ہے اور جو بذاتِ خُود گُناہ کرتا ہے اس کا اپنا تو نہ جانے کیا اَنجام ہو گا! (نیکی کی دعوت، ص:۵۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت کے آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے نیکی کی دعوت ترک کرنے کی وعیدیں اور اس کے سبب مُعاشَرے میں ہونے والی خرابیوں کے بارے میں سُنا۔ آپ کا بھی یہ مدنی ذِہن بنا ہو گا کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں بھی اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے کی اس ذِمّہ داری کو اپنی قُدرت کے مُطابِق نبھانے کی کوشش کروں۔ یقیناً اس طرح کی سوچ پیدا ہونا بہت بڑی سَعادَت کی بات ہے، مگر اس نیکی کے کام کو بحُسن وخُوبی سَر اَنجام دینے کے بھی کچھ آداب ہیں، اگر ہم ان آداب کو مَدِّ نظر رکھتے ہوئے اس فَریضہ کو اَنجام دیں گے تو بہت جلد اس کے بہتر نَتائج نظر آئیں گے۔ چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 649 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب **"حکایتیں اور نصیحتیں"** صفحہ 6 سے اِنْفِرادی واجتماعی نیکی کی دعوت دینے کے چند آداب سُن لیجئے۔

(1) مُبلِّغ باعمل ہو۔ کیونکہ باعمل کی بات جلد اَثر کرتی ہے۔(2) جب کسی کو نیکی کی دعوت دیں (یعنی نصیحت کریں) تو اس کے ساتھ مَحبَّت سے پیش آئیں اور گُناہ کرتے دیکھیں تو نِہایت ہی نَرمی کے ساتھ اسے مَنْع کریں اور بڑی مَحبَّت کے ساتھ اسے سمجھائیں۔(3) بے جا جَذباتی نہ بنیں۔ اگر جِھڑک کر سمجھانے کی کوشش کریں گے تو اُلٹا ضِد پیدا ہو جانے کا اَندیشہ ہے۔(4) اگر کوئی غلطی کر دے تو اسے سب کے سامنے ہرگز نہ ٹوکیں۔ اس سے آپ کی بات بے اَثر ہو جائے گی اور اس کی دِل آزاری ہو جانے

کا بھی قوی اِمکان ہے۔ لہٰذا موقع پاکر سمجھائیں۔

حضرت سَیِّدُنا ابُو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: ”جس نے اپنے بھائی کو سب کے سامنے نصیحت کی اس نے اس کو ذَلیل کر دیا اور جس نے تنہائی میں نصیحت کی اس نے اس کو مُزَیَّن (آراستہ) کر دیا۔ (تفسیر کبیر، سورۃ الذّٰرِیٰت، تحت الآیۃ ۵۵، ج۱۰، ص۱۹۱)(تنبیہ الغافلین، باب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ص۴۹) **(5) والدین** اپنی اَولاد کو، شوہر اپنی بیوی کو، اور اُستاد اپنے شاگرد کو ضَرورتاً سَخْتی سے بھی سمجھائیں تو حرج نہیں۔ **(6)** اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف کرنے والے مُبلِّغ کے پاس عِلْم ہونا ضَروری ہے، ورنہ کس طرح سمجھائے گا؟ اس لئے اِسلامی کتابوں کا مُطالَعہ کرنا ضَروری ہے۔ (عوام مُبلِّغین) جتنا کتاب میں پڑھیں یا عُلمائے حَقَّہ سے سُنیں وہی بیان کریں۔ اپنی طرف سے آیات واَحادیث کی تفسیر وتَشْریح نہ کریں۔ **(7)** مُبلِّغ کی نِیَّت صِرف رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا حُصُول اور اِسلام کی سَربُلندی ہو۔ **(8)** مُبلِّغ صابر اور بُردبار بھی ہو، ہو سکتا ہے جس کو سمجھایا جارہا ہے وہ بپھر جائے یا گالی وغیرہ بَک دے۔ مُبلِّغ کے لئے یہ مَوقع اِمتحان کا ہوتا ہے۔ اگر دامنِ صَبْر ہاتھ سے جاتا رہا اور آپ نے بھی خُدانخواستہ غُصّہ کا مُظاہرہ کیا تو آپ بازی ہار گئے۔ **(9)** خُوشی، غَمی اور بیماری وغیرہ کے مَواقع پر لوگوں کے ساتھ ہمدردانہ روَیّہ اِختیار کریں۔ **(10)** لوگوں کو ان کی نَفْسیات کے مُطابِق مَحبَّت بھرے لہجے میں سمجھائیں۔ **(11)** دَقِیْق (یعنی مشکل) مَضامین اور پیچیدہ مسائل نہ چھیڑیں۔ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا فرمانِ عالیشان ہے: ”**اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ**“ تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے۔“ (پ۱۴، النحل:۱۲۵) (اور) مَنْقول ہے: **كَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ** یعنی: لوگوں سے ان کی عَقْلوں کے مُطابِق کلام کرو۔ **(12)** نیکی کی دعوت دینے کی راہ میں پیش آنے والی مُشکلات، تکالیف اور آزمائشوں کا خَندہ پیشانی سے اِستِقبال

کریں اور صَبْر واِسْتِقامت کا پہاڑ بن جائیں۔ (چُنانچہ) تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''جس پر مُصیبت آئے اور صبر کرنا دُشوار مَعْلُوم ہو، وہ میرے مَصائب کو یاد کرلے۔'' (تنبیہ الغافلین، باب الصبر علی البلاء والشدۃ ص۱۳۸) ظاہر ہے جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں تکالیف اُٹھانا یاد کریں گے تو ہمیں اپنی تکالیف اس کے آگے ہیچ نظر آئیں گی۔ (13) عامی مُبلّغین کو چاہیے کہ وہ بَحْث ومُباحَثہ (جدل ومُناظرہ) میں نہ پڑیں بلکہ ایسے مَوقع پر عُلمائے حقّہ کی طرف رُجُوع کریں کہ یہ اِنہی حضرات کا شُعْبہ ہے۔ اَلبتّہ! اپنے عَقائد واَعمال میں پُخْتَہ ضَرور رہیں۔ (14) والدین یا بڑے بہن بھائی اگر خَطا کے مُرتکب ہوں تو ہرگز ان پر شِدّت نہ کریں، نِہایت ہی عاجزی اور نَرمی کے ساتھ اِصْلاح کی دَرخواست کریں۔ ان سے اُلجھا نہ کریں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم ان آداب کا خیال رکھتے ہوئے نیکی کی دعوت دیں گے، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں بَرکتیں ظاہر ہونگی۔ اس پُرفِتن دَور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے کے لئے ہر وَقْت کوشاں ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُبلغینِ دعوتِ اسلامی کی شَفْقَت ومَحبّت بھری نیکی کی دعوت سے بے شُمار اَفْراد گُناہوں بھری زِنْدگی سے تائِب ہو کر صلوٰۃ وسُنَّت کی راہ پر گامزن ہورہے ہیں۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے، نیکی کی دعوت کی دُھومیں مَچانے کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کو معمول بنالیجئے اور مدنی اِنْعامات پر عمل کے ذَریعے اپنی اِصْلاح کی کوشش کا سامان کیجئے۔

یا خُدا مدنی قافلوں پر بھی		تُو عنایت مُداوَمت فرما
کاش چھوڑوں نہ مدنی اِنْعامات		تُو عنایت مُداوَمت فرما

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے نیکی کی دعوت ترک کرنے کی مَذمَّت کے حَوالے سے سُنا۔ سب سے پہلے ایک واقعہ سُنا کہ حضرتِ سَیِّدُنا یوشَع بن نُون علیٰ نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی قوم کے چالیس (40) ہزار نیک لوگ صِرف اس وَجہ سے ہلاک کردیئے گئے کہ وہ بدکاروں کے ساتھ کھاتے ،پیتے تھے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیاں دیکھ کر بھی ان کے چہروں پر ناگواری کے اثرات تک نہیں آتے تھے۔ اس سے مَعْلُوم ہوا کہ نیکی کی دعوت نہ دینا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ناپسندیدہ کام ہے، یاد رکھئے! قدرت کے باوجود گناہوں سے نہ روکنے پر عذابِ الٰہی کا خوف ہے، پڑوسی کو اللہ تعالٰی کی نافرمانی میں مبتلا دیکھ کر نہ روکا جائے تو نہ روکنے والا بھی گناہ میں شریک ہے، قدرت کے باوجود بُرائی سے نہ روکنے والے ڈریں کہ کہیں دنیا میں ذلت وخواری اور قیامت کے روز ناراضیِ ربِّ باری عَزَّوَجَلَّ کہیں مقدر نہ ہوجائے۔

اے کاش! کہ ہم بھی ان کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی اِصْلاح کی کوشش کے ساتھ ساتھ ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کیلئے کمربستہ ہوجائیں اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رہتے ہوئے مدنی کاموں کی دُھومیں مَچانے والے بن جائیں، آیئے مل کر ایک بار پھر مدنی مقصد دُہرا لیتے ہیں: مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں حصّہ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ہر دَم کوشاں ہے،

آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ان شآءاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی مسجد کے اطراف میں سُنّتوں کی مدنی بہاریں آجائیں گی، مسجد کو نمازیوں سے آباد کرنے کے لئے صدائے مدینہ، فجر کے بعد مدنی حلقہ، مسجد درس، مدرسۃ المدینہ بالغان، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت، ہفتہ وار اجتماع کی خوب خوب دھوم مچا دیجئے، اگر آپ نئے نئے اسلامی بھائیوں کو دعوت دے کر کسی گھر میں محدود وقت کے لئے جمع کر کے VCD اجتماع کریں گے اور امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے مدنی مذاکروں یا بیانات یا نگرانِ شوری کے بیانات دکھائیں گے تو ان شآءاللہ عَزَّوَجَلَّ خوب خوب، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سُنّتیں عام ہوں گی، اگر ہم بعدِ عشاء یا کسی بھی مناسب وقت پر فیضانِ سُنّت سے چوک درس کی ترکیب کریں گے تو نئے نئے اسلامی بھائی، ہمارے قریب آئیں گے اور انفرادی کوشش کے ذریعے اُنہیں نیکی کی دعوت دینے کا بھرپور موقع مل جائے گا، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں یومِ تعطیل اعتکاف بھی ہے، اس مدنی کام کے ذریعے سے چُھٹی کے دن اپنے ہی شہر کے کمزور حلقوں کو مضبوط کیا جا سکتا ہے یا پھر کسی قریبی گاؤں میں دعوتِ اسلامی کا سنّتوں بھرا پیغام بھی پہنچایا جا سکتا ہے، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں ہفتہ وار مدنی مذاکرہ بھی ہے، اس مدنی کام کے تو کیا کہنے، ماشآءاللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ہفتے بعدِ عشاء وقتِ مناسب پر امیرِ اہلسنّت مدنی چینل کے ذریعے دنیا بھر کے مسلمانوں کو علمِ دین کے رنگ برنگے، مہکے مہکے مدنی پھول خوشگوار و دلبہار انداز میں عنایت فرماتے ہیں، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں ایک مدنی کام مدنی انعامات پر عمل کرنا اور اس کے رسائل پہلے تقسیم کرنا، پھر وصول کرنا بھی ہے، یہ مدنی کام نیک بننے کا نسخہ ہے۔

ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام ہر ماہ عاشقانِ رسول کے ساتھ کم اَز کم 3

دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کرنا ہے۔ یاد رکھئے! مَدَنی قافلے، نیکی کی دعوت عام کرنے کا ایک بہت بڑا ذَرِیعہ ہیں، خُود ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے راہِ خُدا میں مُتَعَدّد سفر کئے، جن میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بہت سی تکالیف کا سامنا کیا، مصیبتیں جھیلیں، زَخْم سہے، پتھر کھائے، فاقوں کے سبب پیٹ پر پتھر باندھے، لیکن پھر بھی راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر، رو رو کر لوگوں کی ہدایت کے لئے دُعائیں کیں اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرکے لوگوں کے پاس جاجاکر اِسلام کی دعوت کو عام کیا۔ اسی طرح صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے جو عِلْمِ دِین حاصل کیا، اسے ساری دُنیا میں پھیلانے کے لئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر اختیار کیا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مزارات صرف مدینہ طَیِّبہ ہی میں نہیں بلکہ دنیا کے مُتَعَدّد مقامات پر بھی مَوْجُود ہیں۔ ان کے بعد تابعین، تبع تابعین، ائمۂ مُجتہدین اور اَوْلیائے کاملین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے نیکی کی دعوت کے اس سلسلے کو قائم رکھا، یہ سب اُنہی کا فیضان ہے کہ آج دُنیا بھر میں کروڑوں مُسلمان مَوْجُود ہیں۔ لیکن اَفسوس! ان کی بھاری اَکْثَرِیَّت شَرعی اَحکام پر عمل کے مُعاملے میں بے حد غَفْلَت و سُستی کا شکار ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ خوابِ غَفْلَت سے بیدار ہوں اور اپنی آخرت کی بہتری کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مَدَنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ"** کو اپنالیں۔ اپنی اِصلاح کے لئے مَدَنی اِنْعامات پر عمل اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لئے مَدَنی قافِلوں کا مُسافر بننا بے حد ضروری ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں کی بڑی بَرَکتیں ہیں۔ آیئے ترغیب کے لیے ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں:

ٹنڈو آدم (باب الاسلام سندھ، پاکستان کے) ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں تقریباً دو سال سے بازو کے مَسّوں کی وجہ سے پریشان تھا۔ علاج پر کافی رَقم خَرچ کی، ایک بار آپریشن بھی کروایا مگر ''مَرَض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی'' کے مِصداق مَسّوں کی تعداد میں برابر اِضافہ ہوتا جارہا تھا، دل میں ایک خوف سا بیٹھ گیا تھا کہ ان مَسّوں میں شاید کینسر ہو جائیگا اور میرا بازُو کاٹ دیا جائیگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کو ہر آن سلامت رکھے۔ اٰمین، کوئٹہ میں دو روزہ سُنّتوں بھرا اجتِماع تھا۔ قسمت نے یاوَری کی اور میں بھی سُنّتوں بھرے اجتِماع میں شریک ہوا، دعوتِ اسلامی کے بے شُمار مَدَنی قافِلے دُنیا کے مُختلف ممالِک میں ہر وَقْت سفر پر رہتے ہیں اور گاؤں گاؤں قَریہ قَریہ نیکی کی دعوت کی دُھومیں مَچاتے پھرتے ہیں، میں نے سُن رکھا تھا کہ مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنے والوں کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں، میں نے بھی ہمّت کی اور کوئٹہ سے دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیّت کے 12 دن کے مَدَنی قافلے کا مُسافِر بن گیا۔ بار گاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ پیش کر کے گڑ گڑا کر دُعا کی۔ مجھ گُناہ گار پر کرم ہو گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے سارے مَسّے جَھڑ گئے، حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جن مَسّوں کا آپریشن کروایا تھا، ان کے نِشانات باقی ہیں مگر 12 دن کے مَدَنی قافِلے میں جھڑنے والے مَسّوں کے تو نِشانات تک غائب ہو گئے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ کَرَمِہٖ

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو		سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
زخم بگڑے بھریں، پھوڑے پھُنسی مٹیں		گر ہوں مسّے، جھڑیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔

تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ص۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

"اَلسَّلامُ عَلَیْکُم" کے گیارہ حُرُوف کی نِسبت سے سَلام کے 11 مَدَنی پُھول

(1) مُسلمان سے مُلاقات کرتے وَقْت اُسے سَلام کرنا سُنَّت ہے۔(2) مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصّہ 16 صَفْحَہ 102 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خُلاصہ ہے: "سَلام کرتے وَقْت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سَلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حِفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دَخل اَندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔" (3) دن میں کتنی ہی بار مُلاقات ہو، ایک کمرہ سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں مَوْجُود مُسلمانوں کو سَلام کرنا کارِ ثواب ہے (4) سَلام میں پہل کرنا سُنَّت ہے (5) سَلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقرَّب ہے (6) سَلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بُری ہے۔ جیسا کے میرے مَکّی مَدَنی آقا میٹھے میٹھے مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باصَفا ہے: پہلے سَلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۶ص۴۳۳) (7) سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں (کیمیائے سعادت) (8) اَلسَّلامُ عَلَیْکُم کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَبَرَکاتُہ، شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنَّتُ المقام اور دوزخُ الحرام کے اَلفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غَلَط طریقہ ہے۔ بلکہ مَن چلے تو مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہاں تک بک جاتے

ہیں: آپ کے بچّے ہمارے غلام۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رَضَوِیّہ جلد 22 صَفْحَہ 409 پر فرماتے ہیں: کم اَزْ کم "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم" اوراِس سے بہتر "وَ رَحْمَۃُ اللّٰہ" ملانا اور سب سے بہتر "وَبَرَکَاتُہٗ" شامل کرنا اور اس پر زِیادَت نہیں۔ پھر سَلام کرنے والے نے جتنے الفاظ میں سَلام کیا ہے جواب میں اتنے کا اِعادہ تو ضَرور ہے اور اَفْضل یہ ہے کہ جواب میں زِیادہ کہے۔ اس نے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم" کہا تو یہ "وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ" کہے۔ اور اگر اس نے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہ" کہا تو یہ "وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" کہے اور اگر اس نے "وَبَرَکَاتُہٗ" تک کہا تو یہ بھی اتنا ہی کہے کہ اس سے زِیادَت نہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَم (9) اِسی طرح جواب میں "وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" کہہ کر 30 نیکیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں (10) سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سَلام کرنے والا سُن لے (11) سلام اور جوابِ سلام کا دُرُست تلفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرایئے: اَلسَّلَامُ عَلَیکُمْ (اَسْ۔ سَلا۔ مُ۔ عَلَے۔ کُمْ) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اس کو دوہرایئے: وَعَلَیکُمُ السَّلَام (وَ۔ عَ۔ لَیکُ۔ مُسْ۔ سَلَام)۔ طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول		دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرود شریف کی فضیلت:

دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عطر دان ہے "مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو، بیشک یہ تمہارے لیے طہارت ہے۔" (مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی، الحدیث ۶۳۸۳، ج ۵، ص ۴۵۸)

کثرت سے دُرود اُن پہ پڑھو ربّ نے جو چاہا
سینے میں اُتر آئیں گے انوارِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا

❀دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا❀صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نِیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀دیکھ کر بَیان کروں گا ❀پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ**(تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَ لَوْ اٰيَةً۔** یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا❀قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کی سیرتِ مبارکہ اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ سب سے پہلے ایک حکایت بیان کروں گا، جس سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہِ رسالت میں مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نام و نَسب، کُنیت ولَقَب اور حُصُولِ علم کیلئے مختلف شہروں کے سفر اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پاکیزہ صِفات مثلاً دنیا سے بے رَغبتی، سادَگی وعاجزی اور شُہرت وناموری کے حُصُول کی تمنّا نہ کرنے کے بارے میں سُنیں گے، بیان کے آخر میں بات چیت کرنے کی سُنّتیں اور آداب بھی آپ کے گوش گُزار کروں گا۔ آیئے! پہلے ایک حکایت نماخواب سُنتے ہیں۔

بارگاہِ رسالت (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) میں مقبولیت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1124 صفحات پر مشتمل کتاب احیاء العلوم جلد 1 صفحہ 21 پر ہے: حضرت سیِّدُنا امام راغب اَصْفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرَانِی نے مُحاضَرات میں ذِکر فرمایا کہ صاحبِ حِزْبُ الْبَحر، عارِف بِاللہ حضرت سیِّدُنا ابُوالحسن علی بن عبدُاللہ شاذلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی فرماتے ہیں: مَیں مسجدِ اقصیٰ میں محوِ خَواب تھا، میں نے دیکھا کہ مسجدِ اَقصیٰ کے صحن میں ایک تخت بچھا ہوا ہے اور لوگوں کا ایک جَمِ غفیر گروہ در گروہ داخل ہو رہا ہے۔ میں نے پوچھا: "یہ جَمِ غفیر کن لوگوں کا ہے؟" بتایا گیا: "یہ انبیائے کرام ورُسُلِ عِظام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، جو حضرت سیِّدُنا حسین حلاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ظاہر ہونے والی ایک بات پر ان کی سِفارش کے لئے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے ہیں۔" پھر میں نے تخت کی طرف دیکھا تو حُضُور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس پر

جلوہ فرما ہیں اور دیگر انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جیسے حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَلِیۡلُ اللہ، حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیۡمُ اللہ، حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوۡحُ اللہ اور حضرت سیِّدُنا نُوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سامنے تشریف فرما ہیں۔ میں ان کی زیارت کرنے اور ان کا کلام سُننے لگا۔ اسی دوران حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: آپ کا فرمان ہے: "عُلَمَاءُ اُمَّتِیۡ کَاَنۡبِیَاءِ بَنِیۡ اِسۡرَائِیۡل یعنی میری اُمّت کے عُلَما بنی اسرائیل کے اَنبیا کی طرح ہیں۔" لہٰذا مجھے ان میں سے کوئی دکھائیں۔ تو حُضُور نبیِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الوَالِی کی طرف اِشارہ فرمایا۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام نے آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے ایک سُوال کیا، آپ نے 10 جواب دیئے۔ تو حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ "جواب سُوال کے مُطابق ہونا چاہئے، سوال ایک کیا گیا اور تم نے 10 جواب دیئے۔" تو حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الوَالِی نے عرض کی: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ سے پوچھا تھا: وَمَا تِلۡكَ بِیَمِیۡنِكَ یٰمُوۡسٰی ﴿۱۷﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ۔ (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۷) "تو اِتنا عرض کر دینا کافی تھا کہ "یہ میرا عصا ہے۔" مگر آپ نے اس کی کئی خُوبیاں بیان فرمائیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۲۸، ص۴۱۰، اشارۃً۔)

حضراتِ عُلمائے کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں کہ گویا امام غزالی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الوَالِی حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیۡمُ اللہ عَلَیۡہِ السَّلَام کی بارگاہ میں عرض کررہے ہیں کہ "جب آپ کا ہَم کلام، اللہ تعالیٰ تھا تو آپ نے مَحبّتِ الٰہی کے غلبہ میں اپنے کلام کو طُول دیا تاکہ زِیادہ سے زِیادہ ہَم کلامی کا شَرف حاصل ہوسکے اور اس وَقت مجھے آپ سے ہَم کلام ہونے کا موقع ملا ہے، میں کلیمِ خُدا (حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام) سے گُفتگو کا شَرف پا رہا ہوں، اس لئے میں نے اس شوق و مَحبّت سے کلام کو طوالت دی ہے۔"

(کوثر الخیرات، ص:۴۰ مفہوماً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کے بارگاہِ رسالت میں بُلند مَقام و مرتبے کا بخُوبی اَندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کا شُمار ان مُقدَّس ہستیوں میں ہوتا ہے، جنہوں نے اپنی ساری زِندگی دُنیا کی ان فانی رونقوں اور لذّتوں سے بیگانہ ہوکر رِضائے الٰہی کی خاطِر حُصُولِ علمِ دین اور پھر تبلیغِ دینِ مُبین کیلئے وَقْف کررکھی تھی۔ آپ کی ہر اَدا میں مَحبَّتِ خدا اور عشقِ مُصطفےٰ کی جھلکیاں دِکھائی دیتی ہیں، سوچ وفکر اور تحریرِ پُراَثر میں مَوْجُود معرفتِ خُداوندی کی تَجلّیوں سے لوگوں کے سینے روشن ہوتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِحیائے دینِ اسلام کے لیے ایسے ایسے کارنامے اَنْجام دیئے کہ اپنے وَقْت کے مُجَدّد بن کر اُفُقِ عالم پر چمکے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آب و تاب اور علمی سَج دَھج کی چمک سے آج بھی عالمِ اِسْلام مُنور ہورہا ہے۔ آپ کی مُبارَک زِندگی سے اُمّتِ مُسْلِمہ کو اِطاعتِ خُداوَندی، سُنَّتوں کی پاسداری، زُہد و تقویٰ اور دیگر بہت سی نیک خَصلتیں اپنانے کا جذبہ ملتا ہے۔ آیئے! حُصُولِ بَرَکت اور نُزولِ رَحمت کیلئے آپ کی مُبارَک زِندگی کے چند مُخْتَصَر گوشوں کے بارے میں سُنتے ہیں:

نام و نَسب اور وِلادتِ باسَعادت:

آپ کی کُنیت اَبُو حامد، لَقَب حُجَّۃُ الْاِسْلَام (اسلام کی دلیل) اور نامِ نامی، اسمِ گرامی محمد بن محمد بن محمد بن احمد طوسی غزالی شافعی رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی ہے۔ آپ ۴۵۰ ؁ھ میں خُراسان کے ضلع طُوس کے علاقے طَابَران میں پیدا ہوئے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، مقدمۃ الکتاب، ج۱، ص:۹) خُراسان، اِیران کے مَشرِق میں واقع

ایک وسیع صُوبہ تھا۔ مَوْجُودہ صوبہ خُراسان میں قدیم خُراسان کا نِصْف بھی شامل نہیں، کچھ اَفْغانستان اور کچھ دیگر ممالک میں شامل ہوچکا ہے۔(اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ج۸، ص:۹۰۷) اور بروز پیر ۱۴جمادی الآخر ۵۰۵ھ بمقام طابران(طُوس) میں انتقال فرمایا اور وہیں آپ کا مَزار فائِضُ الاَنْوار ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِبتدائی حالات:

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَالِی کے والدِ ماجد حَضْرتِ سیّدُنا محمد بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الصَّمَد شہرِ خُراسان ہی میں اُون کات کر بیچا کرتے تھے، یعنی پیشے کے لحاظ سے دھاگے کے تاجِر تھے (اور دھاگے کو فارسی میں غزل کہتے ہیں)، اسی نِسْبَت سے آپ کا خاندان "**غَزَالِی**" کہلاتا ہے۔ حضرت سیّدُنا تاجُ الدِّین عبد الوھاب سُبکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَالِی کے والدِ ماجد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَاجِد نیک اور متقی انسان تھے۔ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے، یعنی اُون کات کر فروخت کرتے تھے۔ حضراتِ فُقہائے کرام رَحِمَھُمُ اللهُ السَّلَام کی مَجالس میں حاضِر ہوتے، ان کے ساتھ اچھا سُلُوک کرتے، حتّی الْمَقْدُور اُن پر خرچ کرتے اور ان کی مَجالس میں خوفِ خُدا سے گریہ وزاری (یعنی رویا) کرتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرتے کہ "مجھے بیٹا عطا کر اور اسے فقیہ (عالِم) بنا۔" نیز اسی طرح مَجالسِ وَعْظ میں حاضر ہوتے۔ وہاں بھی رو رو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرتے کہ "مجھے بیٹا عطا کر اور اسے واعظ (مُبَلِّغ) بنا۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی یہ دونوں دُعائیں قَبول فرمائیں۔

(طبقات الشافعیۃ الکبری، ج ۶، ص ۱۹۴)

حَضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کے والدِ مُحترم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اگرچہ خُود باقاعدہ عالمِ دین نہ تھے، لیکن آپ کو علمِ دین کی اَہَمِیَّت کا احساس تھا، اسی لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِلی خواہش تھی کہ اُن کے دونوں صاحبزادے محمد غزالی اوراحمد غزالی رَحِمَہُمَا اللہُ تَعَالٰی زیورِ علمِ شریعت و طریقت سے آراستہ ہوں۔ابھی سَیِّدُنا امام غزالی اورآپ کے بھائی کم عُمر ہی تھے کہ ۴۶۵ھ میں والدِ مُحترم وِصال فرماگئے۔اِنتقال سے پہلے اُنہوں نے اپنے ایک صُوفی دوست حَضرتِ سیِّدُنا ابُو حامد احمد بن محمد راذکانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو وصیَّت کی تھی کہ "میرا تمام اَثاثہ میرے ان دونوں بیٹوں کی تعلیم وپروَرِش پر خرچ کردیجئے گا۔" وصیَّت کے مُطابق ان کے والدِ گرامی کا سرمایہ ان کی تعلیم و پروَرِش پر صَرف کردیا گیا۔(اتّحاف السادۃ المتّقین، مقدمۃ الکتاب، ج ۱، ص ۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کے والدِ گرامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنی اَولاد کو علمِ دین سے آراستہ کرنے کا کس قدر شوق تھا کہ مرنے سے پہلے اپنے دوست کو اس کی وَصیَّت کی اور ایک ہم ہیں کہ اس ترقّی یافتہ دَور میں جبکہ علمِ دین حاصل کرنا اِنْتہائی آسان ہوچکا ہے، اس کے باوُجُود بھی حُصُولِ علم کیلئے نہ تو خود کوشش کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے بچوں کی بہتر تعلیم وتربیت کیلئے انہیں دینی عُلوم کے زیور سے آراستہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ ایک تعداد ایسی بھی ہے جو صِرف دُنیاوی عُلُوم وفُنون ہی سکھاتے ہیں، اگر بچہ ذرا ذَہین ہوتو اسے ڈاکٹر، اِنجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہش انگڑائیاں لینے لگتی ہے اور اس خواہش کی تکمیل کے لئے اس کی دِینی تربیت سے مُنہ موڑ کر مَغْرِبی تہذیب کے نُمائندہ اِداروں کے

مخلوط ماحول میں تعلیم دِلوانے میں کوئی عار (شرم) محسوس نہیں کی جاتی بلکہ اسے "اعلیٰ تعلیم" کی خاطر کُفار کے حوالے کرنے سے بھی دَریغ نہیں کیا جاتا۔ یادرکھئے! اگر ہم تربیتِ اَوْلاد کی اَہم ذِمّہ داری کو بوجھ تصوُّر کر کے اس سے غَفْلت برتتے رہے اور بچّوں کو ان خطرناک حالات میں آزاد چھوڑ دیا تو نَفْس وشیطان انہیں اپنا آلہ کار بنا سکتے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ نَفْسانی خواہشات کی آندھیاں انہیں صحرائے عِصْیاں (یعنی گُناہوں کے صحرا) میں گُم کر دیں اور وہ عُمرِ عزیز کے چار دن آخرت بنانے کی بجائے دُنیا جَمْع کرنے میں صَرف کر دیں اور یُوں گُناہوں کا اَنبار لئے وادیٔ موت کے کنارے پہنچ جائیں۔ رَحْمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ شاملِ حال ہوئی تو مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق مل جائے گی وگرنہ دُنیا سے کفِ اَفسوس مَلتے ہوئے نکلیں گے اور قبر کے گڑھے میں جا سوئیں گے۔ سوچئے تو سہی کہ جب بچّوں کی مدنی تربیت نہیں ہو گی تو مُعاشرے کا بگاڑ دُور کرنے کے لئے وہ کیا کردار اَدا کر سکیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنی اِصلاح، اپنے بچّوں کی مدنی تربیت اور انہیں بچپن ہی سے فکرِ آخرت کا ذِہن دینا چاہتے ہیں، تو دعوتِ اسلامی کے "مَدنی ماحول" سے وابستہ ہو جائیے اور اپنی اَوْلاد کی بہتر تعلیم وتربیت کیلئے مدارسُ المدینہ، جامعاتُ المدینہ اور دارالمدینہ میں داخل کروا دیجئے۔ اَوْلاد کی اِسْلامی تربیت کے بارے میں مُفید مَعْلُومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتابیں "تربیتِ اَوْلاد" اور "اَوْلاد کے حُقُوق" ہدیۃً حاصل فرما کر جلد اَزْ جلد مُطالعہ کر لیجئے اور اپنی اِصْلاح وتربیت کیلئے مدنی انعامات پر عمل اور عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کو معمول بنا لیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی اور اپنے اَہل وعیال کی اِصلاح کا جَذبہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعلیم کے لئے سفر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین ایک لازوال دولت ہے۔ یقیناً عِلْم کی طَلَب کرنا، یا دل میں اس کی خواہش پیدا ہونا، علمِ دین کی مَجالس میں شِرکت کرنا اور عُلَماء سے مَحَبَّت رکھنا، یہ سب سعادت مندی کی علامتیں ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **اُغْدُ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا اَوْ مُحِبًّا وَلَا تَکُنِ الْخَامِسَ فَتَہْلِكَ۔** (کشف الخفاء، الحدیث ۴۳۷، ج ۱، ص ۱۳۴) یعنی صُبْح کر اِس حالت میں کہ تُو خُود عالِم ہے یا علم سیکھتا ہے یا عالِم کی باتیں سُنتا ہے یا اَدْنٰی دَرَجہ یہ کہ عالِم سے مَحَبَّت رکھتا ہے اور پانچواں نہ ہونا کہ ہلاک ہو جائے گا۔

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے اپنی تمام تَر زِنْدگی علم کی پیاس بجھانے میں بَسر کی اور حُصُولِ عِلْم کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی سفر کیے۔ اِبتدائی تعلیم اپنے شہر میں ہی حاصل کی، جہاں کُتُبِ فِقْہ حضرت سیِّدُنا احمد راذکانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے پڑھیں۔ ابھی عُمر شریف 20 سال سے کم ہی تھی کہ مزید حُصُولِ علم کیلئے (ایران کے مَشْرِقی شہر) جُرجان تشریف لے گئے۔ 473ھ میں (ایران کے قدیم شہر) نیشا پور میں حضرت سیِّدُنا اِمامُ الْحَرَمَیْن امام عبدُ الملک جوینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی بارگاہ میں زانوئے تَلَمُّذ طے کیا (یعنی اُن کی شاگردی اختیار کی) اوران سے اُصولِ دین، مَنْطِق اور حکمت وغیرہ میں مَہارتِ تامّہ (یعنی مکمل مہارت) حاصل کی۔ 478ھ میں حضرت سیِّدُنا اِمامُ الْحَرَمَیْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وِصال کے بعد ان کی جگہ آپ کو اس مَنْصَبِ اَعْلٰی پر فائز کیا گیا۔ 484ھ میں وزیرِ نِظامُ الملک نے مدرسہ نظامیہ بغداد کے شَیْخُ الْجامِعَہ (وائس چانسلر) کا عُہدہ آپ رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پیش کیا، جسے آپ نے قَبول فرمالیا۔ چار سال بغداد میں تدریس وتصنیف میں مشغولیت کے بعد حج کے ارادے سے مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا روانہ ہوگئے، بقول علامہ ابنِ جوزی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی بغداد میں آپ کی مجلسِ دَرس میں بڑے بڑے عُلمائے کرام حاضر ہوتے، جیسے حضرت سیّدُنا امام ابوالخطاب محفوظ حنبلی اور عالِمُ الْعِراق حضرت سَیِّدُنا علی بن عقیل بغدادی حنبلی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا وغیرہ۔ یہ حضرات آپ سے اکتسابِ فیض کرتے اور آپ کے بیان پر حیرت کا اظہار کرتے اور آپ کے کلام کو اپنی کتابوں میں نقل کرتے۔ (المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، ج۹، ص:۱۶۸)

حج کی اَدائیگی کے بعد آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 489ھ میں دمشق پہنچے اور کچھ دن وہاں قیام فرمایا۔ ایک عرصہ بیتُ الْمُقَدَّس میں گزارا۔ پھر دوبارہ دمشق تشریف لائے اور جامع دمشق کے مغربی منارے پر ذکر و فکر اور مراقبے میں مشغول ہوگئے، دمشق میں زیادہ تر وقت حضرت سیّدُنا شیخ الاسلام نصر بن ابراھیم مُقَدَّسی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی خانقاہ میں گزرتا تھا۔ مُلکِ شام میں 10 سال قیام فرمایا، اسی دوران اِحیَاءُ الْعُلُوم (۴ جلدیں)، جَوَاھِرُ الْقُرآن، تفسیر یَا قُوْتُ التَّاوِیْل (40 جلدیں) اور مِشْکَاۃُ الْاَنْوَار وغیرہ مشہور کُتُب تصنیف فرمائیں۔ پھر حجاز، بغداد اور نیشاپور وغیرہ کا سفر کیا۔ بالآخر اپنے آبائی شہر طُوس واپس آکر عِبادت و رِیاضت میں مَصرُوف ہوگئے اور تادمِ آخر وَعظ و نصیحت، عِبادت و رِیاضت اور تَصوُّف کی تدریس میں مشغول رہے۔ (اتحاف السادۃ المتقین مقدمۃ الکتاب، ج۱، ص۹ تا ۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے کیسی صُعوبتیں (یعنی تکلیفیں) اُٹھا کر حُصُولِ علمِ دین کیلئے سفر اِختیار فرمایا۔ جب آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رِضائے الٰہی کی خاطر راہِ علم میں تکالیف برداشت کیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھی آپ کو عُلماء واَولیاء میں ایسا

بُلند مرتبہ عطا فرمایا کہ لوگ آج بھی حُجَّۃُ الْاِسْلام کے لَقَب سے یاد کرتے ہیں اور آپ کی لکھی ہوئی کتابوں سے اِستِفادہ کرتے ہیں۔

اِحْیاءُ الْعُلُوم کا تعارُف:

حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی کی ہر تصنیف ہی علم و عرفان کا بیش بہا خزانہ ہے مگر اِحْیاءُ الْعُلُوم ایسی کتاب ہے جس کی مثال دُنیا کی اَخلاقی کتابوں میں مِلنا مُشکل ہے۔ اَخلاقیات کے مَوضُوع پر یہ ایک بے مثال کتاب ہے۔ بعد کے مُصَنِّفِین نے اَخْلاقیات کے مَوضُوع پر جو کچھ لکھا ہے اس کا ماخَذ اِحْیاءُ الْعُلُوم ہے۔ اس کا گہرا مُطالَعہ اور پھر بیان کردہ باتوں پر عمل تَزکیۂ نَفْس کے لئے اِکْسیر (مُؤثِر دَوا) کا دَرَجہ رکھتا ہے۔ اس میں روز مَرّہ زِندَگی کے کم و بیش تمام ہی مُعامَلات پر سیر حاصل گُفْتگو کی گئی ہے اور ظاہری عُلُوم کے ساتھ ساتھ باطِنی عُلُوم کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب انسان کو "کامل انسان" بنانے میں بے حد مُعاوِن ہے۔ ہر دَور میں مَشائخ و عارِفین، اَقْطاب واَوْلیا اور عُلَما و صُوفیا کی توجُّہ کا مرکز رہی ہے اور یہ مُعْتَبر ہَسْتیاں اس کی قَصیدہ خَوانی میں رَطبُ اللّسان (رط۔بُل۔لِ۔سان) نظر آتی ہیں۔ ہر کسی نے اپنے اَنداز میں اس کی تعریف و توصیف فرمائی ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس کتاب کی اَہمیَّت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جہاں میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کا عَقائد و اَعمال کی پُخْتَگی کے مُعاملے میں مجھ پر فیضان ہے، وہاں باطن کی اِصلاح میں حُجَّۃُ الاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی کا مجھ پر بڑا اِحسان ہے۔ سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی کی مِنْہاجُ الْعابِدِیْن

اور اِحیاءُ الْعُلُوم وغیرہ پڑھتے ہوئے بارہا ایسا محسوس ہوتا ہے، گویا مجھے ہی کان پکڑ کر سمجھا رہے ہیں کہ "بڑا نیک بنا پھرتا ہے، ذرا اپنے آپ کو تو دیکھ! تجھ میں تو یہ بھی خرابی ہے اور تیرے اندر تو وہ بھی بُرائی ہے، نیز جب بھی پڑھوں ایسا لگتا ہے کہ رُوح کو نئی نئی غِذائیں مل رہی ہیں، ان کی کُتب ایک آدھ بار پڑھ کر رکھ دینے والی نہیں، زِندگی کے آخری سانس تک پڑھے جانے کے لائق ہیں۔" سرکارِ اعلیٰ حضرت اور سَیِّدُنا امام غزالی رَحِمَہُمَا اللہُ تَعَالٰی کی مُبارک کتابیں اگر مطالعے میں نہ آتیں تو شاید میں برباد ہو جاتا، خدا کی قسم! حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے اِحیاءُ الْعُلُوم لکھ کر اُمت پر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تمام جامعاتُ المدینہ اور مدارسُ المدینہ کے جُملہ اَساتذہ، ناظمین و ناظمات، طلبہ و طالبات، سبھی مُبلِّغین و مُبلِّغات تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی نیز مدنی چینل کے ناظرین کی خِدمات میں میری دَسْت بَسْتہ مدنی اِلتجا ہے کہ اِحیاءُ الْعُلُوم کا مُطالَعہ نہ کیا ہو تو پہلی فُرصت میں فرمالیں۔ اِمام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی شافعیُّ المذہب تھے، لِہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیان کردہ فقہی مَسائل میں حَنَفی، مالکی اور حَنبلی حضرات اپنے اپنے عُلمائے کرام سے رَہنُمائی حاصل کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ بغدادِ مُعَلّٰی میں اپنے مزارِ فائِضُ الانوار میں آرام فرمانے والے میرے آقا و امام حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی پر ہر آن کروڑوں رحمتوں کا نُزول فرمائے اور ان کے طُفیل مجھ گُنہگاروں کے سردار کو بے حساب بخشے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے باطن کی صفائی کیلئے سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیے اور جو بات سمجھ نہ آئے، کسی صحیح العقیدہ سُنّی عالِمِ دین سے پوچھنے میں سُستی

بھی نہیں کرنی چاہیے اور وقتاً فوقتاً عُلمائے کرام کی صُحبت، علمِ دین حاصل کرنے والوں کی مَعیَّت یا پھر علم کی مَجلسوں میں شِرکت کر کے عِلْم کے موتی سمیٹنے چاہئیں، کیونکہ علمِ دین حاصل کرنا خُوش نصیبوں کا ہی حصّہ ہے۔ اگر ممکن ہو تو دَرْسِ نِظامی (عالم کورس) میں داخلہ لے کر خُلُوصِ نیّت کے ساتھ عِلْمِ دین حاصل کیجئے اوراس کی خُوب خُوب برکتیں لوٹئے لُوٹیے۔ اگر یہ نہ ہوسکے تو تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے، مدنی چینل خود بھی دیکھتے رہیے اوراِصلاحِ اُمّت کے عظیم اور مقدّس جذبے کے تحت دُوسروں کو بھی مدنی چینل دِکھایئے کہ یہ بھی گھر بیٹھے کثیر عِلْمِ دین حاصل کرنے اور بے شُمار بَرَکتیں پانے کا ذَرِیعہ ہے۔

جامعۃُ المدینہ کا تعارُف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت اور علمِ دین کی اشاعت کیلئے 95 سے زائد شُعبوں میں کام کررہی ہے، اِنہی شُعبوں میں سے ایک جامعۃُ المدینہ بھی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مُبلّغینِ دعوتِ اسلامی کی حُصُولِ علمِ دین کی بھرپور ترغیب کے نتیجے میں جہاں لاکھوں عاشقانِ رسول، راہِ خُدا میں سفر کرتے ہیں، وہیں کثیر تعداد میں اسلامی بھائی اوراسلامی بہنیں باقاعدہ علمِ دین کے حُصُول کے لئے جامعۃُ المدینہ میں علمِ دین حاصل کررہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جامعۃُ المدینہ میں طَلَبہ وطالبات کو نُورِ علم سے مُنور کرنے کے ساتھ ساتھ تقویٰ وپرہیز گاری کے انوار سے روشن کرنے کے لئے ان کی اَخلاقی تربِیَّت کا بھی اِلْتِزام کیا جاتا ہے، یاد رہے! اسلامی بہنوں کے جامعات میں عالمہ اسلامی بہن پڑھاتی ہیں اور ان جامعات میں پردے کا خوب اہتمام کیا جاتا ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ طَلَبہ سے بہت پیار کرتے ہیں اور اس کی وَجہ یوں بیان فرماتے ہیں: میں دعوتِ اسلامی کے جامِعات و مدارِس کے طلبہ سے بَہُت مَحَبَّت کرتا ہوں اور ان کے صَدقے سے اپنے لئے دُعائے مغفرت کیا کرتا ہوں۔ اگرچہ ان میں بعض شرارَتی بھی ہوتے ہیں مگر بچّے جو ٹھہرے! بچّے کیسے ہی شرارتی ہوں، مگر ماں باپ کو پیارے ہوتے ہیں۔ کچھ طَلَبہ کے شرارت کر لینے سے ہر طالبِ علم بُرا ابھی نہیں ہو جاتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے طَلَبہ نمازِ پنجگانہ کے علاوہ دیگر نوافِل بھی پڑھتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے مُتَعَدّد طَلَبہ مل کر صَلٰوۃُ التّوبہ، تَہَجُّد، اِشْراق اور چاشت کی نمازوں کا اِہتِمام کرتے ہیں۔ ہزاروں طلبہ مَدَنی انعامات کے رِسالے بھر کر جمع کرواتے ہیں، بے شُمار طلبہ مَدَنی قافلوں میں سفر کرتے ہیں، کئی ایسے ہیں جن کی مَدارس و جامِعات کے اَطراف میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے کی ذِمّہ داریاں ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُنہوں نے بے شُمار مَساجِد کو سنبھالا اور آباد کیا ہوا ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ ثُمَّ زِدْ۔ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑھا اور بڑھا پھر بڑھا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس وَقْت دُنیا کے مُخْتَلِف ممالک مثلاً پاکستان، ہند، جُنوبی افریقہ، انگلینڈ، نیپال اور بنگلہ دیش میں جامعۃُ المدینہ لِلْبَنِیْن اور لِلْبَنات قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو عالم کورس (درسِ نظامی) اور عالمہ کورس کی (حسبِ ضَرورت قِیام وطعام کی سہولتوں کے ساتھ) مُفْت تعلیم دی جاتی ہے۔ اہلسُنّت کے مدارس کے اِدارے تنظیمُ المدارِس (پاکستان) کی جانب سے لئے جانے والے اِمتحانات میں برسوں سے تقریباً ہر سال "دعوتِ اسلامی" کے جامعات کے طَلَبہ اور طالبات پاکستان میں نُمایاں کامیابی حاصل کرکے بَسا اَوْقات اَوّل، دوم اور سوم پوزیشن بھی حاصل کرتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُوشنودی کیلئے عِلْمِ دِین حاصل کرتا ہے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بے شُمار دُنیوی بَرَکات اور اُخْرِوی ثَمرات سے نوازتا ہے۔

حضرتِ مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا، ''علم حاصل کرو، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لیے علم سیکھنا خَشیَّت (یعنی خوف)، اسے تلاش کرنا عِبادت، اس کی تکرار کرنا تسبیح اور لاعِلْم کو علم سکھانا صَدَقہ ہے اور اسے اَہل پہ خَرچ کرنا قُربت یعنی نیکی ہے، کیونکہ عِلْم حلال اور حرام کی پہچان کا ذَرِیعہ ہے اور اَہلِ جنَّت کے راستے کا نِشان ہے اور وَحشَت میں باعثِ تسکین ہے اور سفر میں ہم نشین ہے اور تنہائی کا ساتھی ہے اور تنگدستی و خُوشحالی میں رہنُما ہے، دُشمنوں کے مُقابَلے میں ہتھیار ہے اور دوستوں کے نزدیک زِینت ہے، اللہ تَعالٰی اس کے ذَرِیعے سے قوموں کو بُلندی و بَرتری عطا فرما کر بھلائی کے مُعامَلہ میں قائد اور اِمام بنا دیتا ہے پھر ان کے نِشانات اور اَفعال کی پیروی کی جاتی ہے اور ان کی رائے کو حَرفِ آخر سمجھا جاتا ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب العلم، باب الترغیب فی العلم، رقم ۸، ج ۱، ص ۵۲، بتغیر قلیل)

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی نے جب دینی عُلُوم و فُنون حاصل کر لیے تو آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مختلف مَواقع پر اَعْلیٰ ملکی عُہدوں پر بھی فائز کیا گیا، 478ھ سے 484ھ تک سرتاجِ مدارسِ اسلامیہ ''مدرسہ نِظامیہ'' نَیشاپُور میں ''اِمامُ الحَرَمَین'' پھر 484ھ سے 488ھ

تک مرکزِ عُلُومِ اسلامیہ ''مدرسہ نِظامیہ''بغداد میں ''مُدَرِّسِ اَعْلیٰ'' کے مَنْصَب پر فائز رہے۔ سُلطانِ وَقْت اور ملک بھر کے عُلما و فُضَلا آپ کے تَبَحُّرِ علمی (یعنی نہایت وسعتِ علمی) کے قائل ہو گئے اور ایک وَقْت ایسا بھی آیا کہ بادشاہِ وَقْت سے زِیادہ حُجَّۃُ الْاِسْلام سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کا سِکّہ لوگوں کے دلوں پر بیٹھ گیا۔ سَلْطنتِ سلجوقیہ کے وزیرِ اعظم نِظامُ الْمُلْک طُوسی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بڑے مُعْتَقِد تھے اور وہ بنفسِ نفیس اُمُورِ مملکت میں آپ سے مَشْوَرہ کرتے تھے۔ تمام عُلُوم کی تکمیل کے بعد اولاً ''اِمَامُ الْحَرَمَیْن'' پھر ''مُدَرِّسِ اعلیٰ'' جیسے عُہدوں پر مُتمکّن رہنے کے باوُجُود آپ کو جس باطنی و رُوحانی سُکون کی تلاش تھی وہ حاصل نہ ہو سکا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود فرماتے ہیں: ''(ان ذِمّہ داریوں اور بعض دیگر مُعاملات کے سبب) تحریک پیدا ہوئی (یعنی اِرادہ کر لیا) کہ تمام تعلُّقات کو تَرک کر کے بغداد سے نکل جاؤں، نَفْس کسی طرح بھی تَرکِ تعلُّقات پر آمادہ نہیں ہوتا تھا، کیونکہ اس کو شُہرتِ عامہ اور شان و شوکت حاصل تھی۔ رجب 488ھ میں یہ خیال پیدا ہوا تھا لیکن نَفْس کے لَیْت و لَعَل (ٹال مٹول) کے باعث اس پر عمل نہ کر سکا۔ اس ذِہنی اور نَفْسانی کشمکش نے مجھے سخت بیمار کر دیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ زبان کو یارائے گویائی نہ رہا (بات چیت کرنے کی قُوّت نہ رہی) قُوّتِ ہضم بالکل ختم ہو گئی، طبیبوں نے بھی صاف جواب دے دیا اور کہا کہ ایسی حالت میں عِلاج سے کچھ فائدہ نہیں ہو گا، آخر کار میں نے سفر کا قَطْعی اِرادہ کر لیا۔ اُمَرائے وَقْت، اَرْکانِ سَلْطنت اور عُلمائے کرام نے نِہایت خُوشامد و اِکْرام سے روکا، لیکن میں نے ان کی ایک نہ مانی اس لئے سب کو چھوڑ چھاڑ کر شام کی راہ لی (اور پھر ایک وَقْت آیا کہ شام سے اپنے آبائی وَطن ''طوس'' تشریف لے گئے)۔

(تعریف الاحیاء بفضائل الاحیاء علی ھامش احیاء علوم الدین، ج ۵، ص ۳۶۵ تا ۳۶۸، ملخصا)

دُنیا سے بے رَغبتی:

الغرض رُوحانی سُکون کی خاطر آپ نے مَنْصبِ تدریس چھوڑ دیا۔ دُنیا کی گُوناگُوں مَصروفیات اوررَنگارنگی سے بالکل کنارہ کَشی اِختیار کرلی حتّٰی کہ لباسِ فاخِرہ (قیمتی لباس) کے بَجائے ایک کمبل اَوڑھا کرتے تھے اور لَذیذ غِذاؤں کی جگہ ساگ پات پر گُزر بَسر ہونے لگی۔ اپنے شہر طُوس پہنچ کر صُوفیا کے لئے ایک خانقاہ اور شوقِ عِلْم رکھنے والوں کے لئے ایک مدرسہ تعمیر کیا اور پھر تادمِ حَیات اَوراد و وَظائِف، رِیاضت و عِبادت، گوشہ نشینی اور تدریسِ تَصوُّف میں مشغول رہے۔

(مرآۃ الجنان وعبرۃ الیقظان، ج۳، ص۱۳۷، ملخصًا)

حضرت سَیِّدُنا ابُو منصور سعید بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد بیان فرتے ہیں: ”جب پہلی بار حضرت سیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی عالمانہ شان وشوکت کے ساتھ بغداد میں داخل ہوئے تو ہم نے ان کے لِباس وسواری کی قیمت لگائی تو وہ 500 دینار بنی، پھر جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زُہد وتقویٰ اِختیار کیا اور بغداد چھوڑ دیا، مختلف مَقامات کا سفر کرتے رہے اور دوبارہ جب بغداد میں داخل ہوئے تو ہم نے ان کے لباس کی قیمت لگائی تو وہ پندرہ (15) قیراط (یعنی چند معمولی سِکّے) بنی۔“

(المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، ج۹، ص۱۷۰۔)

پروردگارِ عالی دے جذبۂ غزالی
کر ہم کو خوش خِصالی کر یہ دُعا رہے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی

نے تمام تر مَراتبِ عالیہ چھوڑ کر علمِ تَصوُّف سے مانُوس ہو کر اس کی چاشنی حاصل کرنے کے لیے راہِ خدا میں سفر اِختیار کیا اور تمام تر آسائش و سہولیات کو تَرک کر دیا۔ اس کے بعد پوری زِندگی اسی طرزِ صُوفیانہ میں گُزار دی۔ اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو ہماری اَکثریت آج دُنیا کی مَتْوالی اور فکرِ آخِرت سے خالی ہے، ہم میں سے کچھ تو وہ ہیں جو فانی دُنیا کی لذّتوں کے باعث مَسرور و شاداں، زَوال و فَنا سے بے خوف، موت کے تصوُّر سے نا آشنا، لذّاتِ دُنیا میں بد مست ہیں، تو بعض وہ ہیں جو اِس دارِ ناپائیدار میں یکایک موت سے ہمکَنار ہونے کے اَندیشے سے نابَلَد، سَہولتوں اور آسائشوں کے حُصُول میں اس قَدَر مگن ہو گئے کہ قَبْر کے اَندھیروں، وَحشتوں اور تنہائیوں کو بُھول گئے۔ آہ! آج ہماری ساری توانائیاں صِرف و صِرف دُنیوی زِندگی ہی بہتر بنانے میں صَرف ہو رہی ہیں، آخرت کی بہتری کے حُصُول کی فکر بہت کم دِکھائی دیتی ہے۔ ذرا غور تو کیجئے کہ اس دُنیا میں کیسے کیسے مالدار لوگ گُزرے ہیں، جو دولت و حکومت، جاہ و حَشمت، اَہل و عِیال کی عارِضی اُنسیّت، دوستوں کی وَقتی مُصَاحبت اور خُدّام کی خُوشامدانہ خِدمت کے بھرم میں قَبْر کی تنہائی کو بُھولے ہوئے تھے۔ مگر آہ! یکایک فَنا کا بادَل گرجا، موت کی آندھی چلی اور دُنیا میں تادیر رہنے کی ان کی اُمّیدیں خاک میں مل کر رہ گئیں، ان کے مَسرَّتوں اور شادمانیوں سے ہنستے بستے گھر موت نے وِیران کر دیئے۔ روشنیوں سے جگمگاتے محلّات و قُصُور سے اُٹھا کر انہیں گُھپ اندھیری قُبُور میں منتقل کر دیا گیا۔ آہ! وہ لوگ کل تک اَہل وعِیال کی رونقوں میں شادمان و مَسرور تھے اور آج قُبُور کی وَحشتوں اور تنہائیوں میں مغموم و رَنجُور ہیں۔

اَجَل نے نہ کِسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا		ہر اِک لیکے کیا کیا نہ حسرت سِدھارا
اِسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا		پڑا رہ گیا سب یُونہی ٹھاٹھ سارا

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے	یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوش میں آیئے اور مَرنے سے پہلے سنبھل جایئے! یقین مانئے! آج ہمارے مُعاشَرے میں گُناہوں کے سبب ہونے والی ساری تباہی دُنیا کی مَحَبَّت ہی نے مَچائی ہے، حُبِّ دُنیا کے سبب آج لوگ سُنَّتوں سے دُور جا پڑے ہیں، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: **حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ** یعنی دُنیا کی مَحَبَّت تمام گُناہوں کی جَڑ ہے۔ (کتاب ذم الدنیا مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا ج۵ ص۲۲ حدیث۹) صد کروڑ اَفسوس! جنَّت کی لازوال نعمتوں کے حُصُول کیلئے معمولی سی گھریلو آسائشیں چھوڑ کر فقط چند دن کے لئے بھی سُنَّتوں کی تربیّت کی خاطر راہِ خدا میں سفر کے لئے آج ہم تیار نہیں ہوتے، جبکہ فانی دُنیا کی عارضی دولت کمانے کے لئے اپنے گھر والوں سے برسہا برس کے لئے ہزاروں مِیل دُور جانے کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں۔ کیا مُسلمانوں کی دِینی اِعتبار سے بربادی اور غیر مُسلموں کا ان پر حاوِی ہونا، مسجدوں کی ویرانی، سینما گھروں اور عیش و نَشاط کے اَڈّوں کی آبادی، فَرنگی تہذیب کی یَلْغار، مَغرِبی فیشن کی بھرمار، فلمیں ڈرامے دیکھنے کیلئے گھر گھر ٹی وی، کیبل سسٹم، اِنٹرنیٹ، موبائل فون کا غلط اِستعمال، ہر طرف گُناہوں کا گرم بازار اور مُسلمانوں کی بھاری اَکْثَریت کا بگڑا ہوا کردار، یہ سب کچھ ہمیں پُکار پُکار کر دعوتِ فکر نہیں دے رہا کہ "ہمیں اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لئے مدنی قافلوں کا مُسافر بننا چاہیے۔ یقیناً ہمیں اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کی شدید ضرورت ہے اور اپنی اِصلاح کی کوشش اور نیک اَعمال کا جذبہ بڑھانے

کیلئے کسی پابندِ شریعت پیرِ کامل سے بَیْعَت ہونا بھی ضروری ہے کہ یہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِیْن کا مُبارک طریقہ ہے۔

شیخِ کامل کی بیعت:

حضرت سیِّدُنا امام غزالی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَالِی نے دَورِ طالب علمی میں حضرت سیِّدُنا شیخ ابُو علی فضل بن محمد بن علی فارَمدِی طُوسی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی کے ہاتھ پر (27 سال کی عمر میں) بیعت کی۔ شیخ ابو علی فارمدی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی فِقْہِ شافعی کے زَبَردَست عالِم اورامامُ الاَوْلیا حضرت سیِّدُنا امام ابوالقاسم عبدالکریم قُشَیری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی کے جَلِیْلُ الْقَدْر شاگرد اور حضرت ابوالقاسم عبدُ الله گُرَّگانی قُدِّسَ سِرُّهُ النُّوْرَانِی کے مُرید ہیں۔ (اتحاف السادة المتّقین، مقدمة الكتاب، ج ١، ص ٢٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُرشدِ کامل کی بیعت کرنا اور اُن سے فَیض پانا، یہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِیْن کا صدیوں سے رائج شُدہ طریقہ ہے، جبھی تو پانچویں صدی کے مُجَدِّد حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَالِی اپنے پیر و مُرشد حضرت سیِّدُنا شیخ ابُو علی فارَمدِی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی کے دَستِ اَقْدس پر بَیْعَت سے مُشَرَّف ہوئے۔ اپنے ظاہر و باطن کی اِصلاح کے لئے کسی تربیت کرنے والے کا ہونا اِنْتِہائی ضَروری ہے۔ حضرت سَیِّدُنا امام غزالی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَالِی فرماتے ہیں: تربیت کی مثال بالکل اسی طرح ہے، جس طرح ایک کسان کھیتی باڑی کے دوران اپنی فصل سے غیر ضروری گھاس اور جڑی بوٹیاں نکال دیتا ہے، تاکہ فصل کی ہَریالی اور نَشْوونَما میں کمی نہ آئے، اسی طرح سالکِ راہِ حق (مُرید) کے لیے شیخ (یعنی مُرشدِ کامل) کا ہونا نہایت ضروری ہے، جو اس کی اَحْسن طریقے

سے تربیت کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ تک پہنچنے (مَعْرِفتِ الٰہی حاصل کرنے) کے لیے اس کی رَہنُمائی کرے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اَنْبیاء ورُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو لوگوں کی طرف اس لیے مَبعُوث فرمایا تاکہ وہ لوگوں کو اس تک پہنچنے کا راستہ بتائیں۔ مگر جب آخری رسُول، نبیِّ مَقْبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس جہاں سے پردہ فرمایا اور نُبوَّت و رِسالت کا سلسلہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ختم ہوا تو اس مَنْصبِ جلیل کو خُلفائے راشدین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے بطورِ نائب سنبھال لیا اور لوگوں کو راہِ حق پر لانے کی سَعی و کوشش فرماتے رہے۔[1] صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے بعد ان کے نائبین (اَولیاوعُلما) یہ فریضہ سَر اَنْجام دے رہے ہیں اور تاقیامت دیتے رہیں گے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ "پیرِ کامل" سے مُرید ہونا بھی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 71 میں ارشاد فرماتا ہے:

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ		تَرجَمۂ کنزالایمان: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے اِمام کے ساتھ بلائیں گے۔

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ دُنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہیے، شَرِیعَت میں "تقلید" کرکے، اور طریقت میں "بَیْعَت" کرکے، تاکہ حَشْر اچھوں کے ساتھ ہو۔ اگر صالح اِمام نہ ہوگا تو اس کا امام شیطان ہوگا۔ اس آیت میں تقلید، بَیْعَت اور مُریدی سب کا ثُبوت ہے۔

(نورالعرفان فی تفسیرالقرآن، پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل: ۷۱)

---

[1] ... بیٹے کو نصیحت، ص۳۴

یادرکھئے! پیر اُمورِ آخرت کے لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُس کی راہنمائی اور باطنی توجّہ کی بَرَکت سے مُرید، اللہ ورَسُوْل عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی والے کاموں سے بچتے ہوئے "رِضائے رَبُّ الْاَنَام کے مَدَنی کام" کے مُطَابِق اپنے شب و روز گُزار سکیں۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم ہے! کہ وہ ہر دور میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کی اِصْلاح کیلئے اپنے اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام ضَرور پیدا فرماتا ہے جو اپنی مومنانہ حِکمت وفَراست کے ذَرِیعے لوگوں کو یہ ذِہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں کہ "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"

(اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ)

اس پندرھویں صدی میں مُرشدِ کامل کی ایک مثال، شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ ہیں، جن کی نگاہِ وِلایت نے لاکھوں مُسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا کردیا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ میں مُرید کرتے ہیں اور قادری سلسلے کی تو کیا بات ہے! کہ شیخِ مُحیُّ الدِّین سید ابومحمد عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مُریدوں کے لئے قیامت تک اس بات کے ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی توبہ کئے بغیر نہیں مرے گا۔

(بهجة الاسرار، ذكر فضل اصحابه و بشراهم، ص ۱۹۱)

جو اسلامی بھائی کسی بھی پیر صاحب کے مُرید نہ ہوں، اُن کی خدمت میں میرا مشورہ ہے کہ وہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے مُرید بن جائیں اور جو پہلے سے کسی پیر صاحب سے بیعت ہوں، اگر وہ چاہیں تو امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے طالب ہو کر اپنے پیر صاحب کے فَیض کے ساتھ ساتھ امیر

اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا فیضان بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا

بول بالے میری سرکاروں کے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم کسی پیرِ کامل کے دامن سے وابستہ ہو گئے، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری زندگی میں بھی مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا اور ہم دنیا کی مَحَبَّت، فیشن پرستی کی لعنت، بُرے دوستوں کی مُصاحَبَت کے سبب گُناہوں کی کثرت سے پیچھا چُھڑا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کو دل میں بٹھانے، سُنَّتوں بھرا مدنی حُلیہ سَجانے اور عاشقانِ رسول کی صُحبت اپنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن باوُجودِ قُدرت اِنْتہائی سادہ زِندگی بَسر کرتے اور اچھے لباس اور علمی قابلیت کے سبب شُہرت حاصل کرنے سے ہر وَقْت بچا کرتے۔ چُنانچہ

آپ کی سادگی اور یادِ آخرت:

حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی ایک بار مکۂ مُعَظّمہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) میں تشریف فرما تھے۔ آپ چونکہ ظاہری شان و شوکت سے بے نیاز تھے۔ اس لئے آپ نہایت سادہ اور معمولی قسم کا لباس پہنے ہوئے تھے۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن طُوسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے عرض کی: ”آپ کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں ہے۔ آپ اِمامِ وَقْت اور پیشوائے قوم ہیں، ہزاروں لوگ آپ کے مُرید ہیں؟“ آپ نے جواب دیا: ”ایسے شخص کا لباس کیا دیکھتے ہو، جو اس دُنیا میں ایک

مُسافر کی طرح مُقیم ہو اور جو اس کائنات کی رنگینوں کو فانی اور وَقتی تصوُّر کرتا ہو۔ جب والیٔ دو جہاں ،رحمتِ عالمیاں صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اس دنیا میں مُسافر کی طرح رہے اور کچھ مال وزَر اِکٹھا نہ کیا تو میری کیا حَیْثِیَّت اور حقیقت ہے۔"(مقدمہ کیمیائے سعادت(مترجم از مولانا سعید احمد نقشبندی ص ۳۱))

شُہرت وناموری سے دوری:

ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جامع اموی دمشق میں تشریف فرما تھے ۔مفتیانِ کرام کی ایک جماعت صحنِ مسجد میں مَوْجُود تھی۔ ایک دِیہاتی نے آکر مفتیانِ کرام سے کوئی سُوال پوچھا، مگر کسی نے اس کا جواب نہیں دیا۔ جبکہ حضرت سَیِّدُنا امامِ غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاموش تھے ، پھر جب آپ نے دیکھا کسی کے پاس اس کا جواب نہیں اور جواب نہ ملنا اس پر شاق (ناگوار) گُزرا ہے، تو اس دِیہاتی کو اپنے پاس بُلا کر سُوال کا جواب بتایا۔ مگر وہ دِیہاتی مَذاق اُڑانے لگا کہ "جس سوال کا جواب بڑے بڑے مفتیوں نے نہیں دیا، یہ عام فقیر کیسے دے رہا ہے۔" اس وَقْت وہ مفتیانِ کرام یہ مَنْظر دیکھ رہے تھے۔ دیہاتی جب آپ سے بات کر کے فارغ ہوا تو اُن مفتیانِ عِظام نے اسے بُلا کر پوچھا:"اس عام سے آدمی نے کیا جواب دیا؟" جب اس نے حقیقتِ حال واضح کی تو یہ حضرات امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گئے اور جب ان سے مُتعارَف ہوئے تو ان سے دَرْخَواست کی کہ "آپ ہمارے لئے ایک علمی نِشَسْت کا اِنْعِقاد کریں۔" آپ نے اگلے دن کا فرما دیا، مگر اسی رات وہاں سے سفر کر گئے۔

(طبقات الشافعیۃ الکبری، ج٦، ص١٩٩)

سادہ لباس کی فضیلت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی اس قدر بُلند

مَقام و مرتبہ رکھنے کے باوُجود کیسا سادہ لباس زَیبِ تَن فرماتے کہ لوگ آپ کی سادَگی کی وَجہ سے آپ کی عظمت کو پہچان نہیں پاتے تھے۔ اس حکایت سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ کسی کے سادہ لباس وغیرہ کو دیکھ کر اُسے حقیر جاننا بڑی بھول ہے۔ کیا معلوم ہم جسے حقیر تصوُّر کر رہے ہیں، وہ کوئی گُدڑی کا لعل یعنی پہنچی ہوئی ہستی ہو اور یہ بھی یاد رہے کہ سادہ لباس پہننا قابلِ مذمّت فعل نہیں بلکہ احادیثِ مُبارکہ میں اس کے فضائل بیان ہوئے ہیں: چُنانچہ

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، کیا تم سُنتے نہیں؟ کیا تم سُنتے نہیں؟ کہ کپڑے کا پُرانا ہونا اِیمان سے ہے، بے شک کپڑے کا پُرانا ہونا اِیمان سے ہے۔ (سنن ابی داود، حدیث ۴۱۶۱ ج ۴ ص ۱۰۲)

اِس روایت کے تحت حضرتِ سیِّدُنا شاہ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: ”زینت کا ترک کرنا، اہلِ ایمان کے اَخلاق (یعنی عمدہ عادات) سے ہے"۔ (اَشِعَّۃُ اللَّمعات ج ۳ ص ۵۸۵)

اسی طرح ایک حدیثِ پاک میں ہے جو باوُجودِ قُدرت اچھّے کپڑے پہننا، تواضُع (عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو کرامت کا حُلّہ (یعنی جنّتی لباس) پہنائے گا۔ (ابو داود، ج ۴ ص ۳۲۶، حدیث ۴۷۷۸)

فیشن پرستو! خبر دار!!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جُھوم جائیے! دولت پاس ہے، عُمدہ لباس پہننے کی طاقت ہے، پھر بھی اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر عاجِزی اختیار کرتے ہوئے سادہ لباس پہننے والا جنّتی لباس پائے گا اور ظاہِر ہے جو جنّتی لباس پائے گا وہ یقینی طور پر جنّت میں بھی جائے گا اور شہرت کی طلب میں عمدہ لباس پہننے سے بچنا چاہیے۔

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا، ”دُنیا میں جس نے شُہرت کا لِباس پہنا، قِیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو ذِلّت کا لِباس پہنائے گا۔" (سُنَنِ ابنِ ماجہ ج۴ ص۶۳ احدیث۳۶۰۶)

لباسِ شُہرت کسے کہتے ہیں؟

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الامّت، حضرتِ مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں، یعنی ایسا لباس پہنے کہ لوگ اَمیر (یعنی مالدار) جانیں یا ایسا لباس پہنے کہ جس سے لوگ نیک پرہیز گار سمجھیں، یہ دونوں قسم کے لباس، شُہرت کے لباس ہیں۔ اَلغَرض جس لباس میں نیّت یہ ہو کہ لوگ اُس کی عزّت کریں یہ اُس کا لباسِ شہرت ہے۔ صاحِبِ مرقاۃ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا، مَسخرہ پَن کا لباس پہننا، جس سے لوگ ہنسیں یہ بھی لباسِ شُہرت ہے۔ (مُلَخَّص از مراٰۃ ج۶ ص۱۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی سخت اِمتحان ہے، لباس پہننے میں بَہُت غور کرنے اور دِکھاوے سے بچنے کی سخت ضَرورت ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سادَگی وعاجزی کی دولت عطا فرمائے اور تکبُّر و رِیاکاری کی تباہ کاری سے محفوظ فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

مِرا ہر عمل بس تِرے واسطے ہو		کر اِخلاص ایسا عطا یا اِلٰہی
رِیاکاریوں سے سیاہ کاریوں سے		بچا یاالٰہی بچا یا اِلٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حُجَّۃُ الْاِسْلام سیّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کی سیرتِ مُبارَکہ اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پُھول سُننے کی سَعادت حاصل کی۔ حُجَّۃُ الْاِسْلام سیّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کی پاکیزہ عادات، صفات مثلاً حُصُولِ علم کیلئے مختلف شہروں کا سفر

کرنا، دُنیا سے بے رغبتی اور سادہ لباس وغذا اپنانا، قیمتی لباس پہننے کے بجائے سادہ لباس زَیبِ تَن کرنا، دن رات درس و تدریس، مُراقبہ و مُجاہدہ اور فکرِ آخرت میں مشغول رہنا اور وَقْت کے امام اور مُجدِّد ہونے کے باوُجُود شہرت وناموری کی خواہش نہ رکھنا جیسی مُبارک صِفات، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ پاک کا حصّہ تھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی دنیا کی محبت سے چھٹکارا عطا فرمادے، کاش! ہم سادہ لباس سُنّت کے مطابق استعمال کرنے کے عادی ہو جائیں، کاش! نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر نِت نئی لذّتوں میں پڑنے کی بجائے سادہ کھانے کا ذہن اور پیٹ کا قفلِ مدینہ نصیب ہو جائے، کاش! ہم بھی علمِ دین سیکھنے اور سکھانے کا جذبہ پانے میں کامیاب ہو جائیں، کاش! ہمیں قبر و حشر کی فکر نصیب ہو جائے۔

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں حصّہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اَوْلیاءُ اللہ کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے زِندگی گُزارنا چاہتے ہیں تو تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ جس طرح بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے دین کی تبلیغ اور اس کی نَشْر و اِشاعت میں اپنے دن رات بسر کیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی بھی اِنہی مقدس ہستیوں کے فیضان سے شب روز نیکی کی دعوت کی خوب خوب دھومیں مچانے کیلئے کوشاں ہے۔ آپ بھی دِینی کاموں میں ترقّی کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مسجد درس" بھی ہے۔ جس میں نیکی کی دعوت اور برائی سے بچنے کا درس دیا جاتا ہے۔ حضرتِ علامہ جلالُ الدّین سُیوطی الشّافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی "شَرح

الصُّدور”میں نَقل کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔(حِلیۃُ الاَولیاء ج ۶ ص ۵ حدیث ۷۶۲۲)

اِس روایت سے علمِ دین سیکھنے سکھانے کا اجر و ثواب معلوم ہوا۔ سیکھنے سکھانے کی نیَّت سے سُنَّتوں بھرا بیان یا درس دینے اور سننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے ،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف بھی محسوس نہیں ہو گا ۔اس لیے خُوب خُوب مسجد درس دینے یا سننے کی کوشش کیجئے۔ نیز اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ اِنْفرادی کوشِش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینے ،مَدَنی قافِلے میں سفر اور فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدنی اِنْعامات کا رسالہ پُر کرنے اور ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتِماع میں اَوّل تا آخر شرکت کیجئے۔ درسِ فیضانِ سُنَّت میں شرکت کی رَغبت بڑھانے کیلئے آیئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: ۱۴۱۰ھ بمُطابِق 1990ء کی بات ہے کہ میں مرکزُالاَوْلیاء (لاہور) میں ایک جگہ مُلازمت کرتا تھا۔ اِسی دَوران دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ایک اسلامی بھائی بھی وہیں مُلازِم ہوئے۔ ایک بار میں نے اُن سے کہا کہ کسی ایسی کتاب کی طرف میری رہنمائی فرمایئے، جسے پڑھ کر اِسلامی طرز پر زِندَگی گُزاری جاسکے۔ اُنہوں نے کہا کہ آپ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی ”فیضانِ سُنَّت“ خرید فرمالیجئے۔ بات آئی گئی ہوگئی۔ زِندَگی کا پہیّا اپنی تیز رفتاری سے گھومتا رہا، گردشِ لیل و نَہار سے بے خبر میں معمول کے مُطابِق زِندَگی گُزارتا رہا اور دُنیاوی مَصروفیات کی وَجہ سے وہ کتاب نہ خرید سکا۔ کچھ عرصے بعد خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میں مُستَقِل طور پر بابُ المدینہ (کراچی) مُنتقِل ہو گیا۔ ایک روز نَمازِ مغرِب کے لئے ایک

مسجِد میں گیا تو نمازاَدا کرنے کے بعد میں نے دیکھا کہ سفید لباس زَیبِ تَن کئے سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے ایک اسلامی بھائی کسی کتاب سے دَرس دے رہے تھے اور کئی اسلامی بھائی دَرس سُننے میں مصروف تھے۔ میں بھی اُس درس میں بیٹھ گیا، جب میری نظر اُس کتاب پر پڑی جس سے وہ اسلامی بھائی دَرس دے رہے تھے تو اس پر "فیضانِ سُنَّت" لکھا تھا، جسے دیکھ کرمیرا ذِہن ماضی کے دُھندلکوں میں کھو گیا اور میرے ذِہن کے پردے پر یہ بات اُبھری کہ یہ تو وہی کتاب ہے جسے خریدنے کا مجھے مرکزُالاولیاء(لاہور) میں فُلاں اسلامی بھائی نے مَشورہ دیا تھا۔ دَرس کے بعد میں نے اسلامی بھائیوں سے مُلاقات کی اوران سے "فیضانِ سُنَّت" مُطالَعہ کرنے کے لئے مانگی، اُنہوں نے دے دی۔ میں وقتاً فوقتاً مسجِد میں اِس کا مُطالَعہ کرتا، اس کی برکت سے میرے اَندر سُنَّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہوا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَفتہ رَفتہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر سُنَّتوں پر عمل کے لئے کمر بَستہ ہو گیا۔ نیز میرے ساتھ ساتھ میرے تین بھائی بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اورآداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

بات چیت کرنے کے اَہم مدنی پھول:

آیئے دعوتِ اسلامی کے مطبوعہ رسالے "101 مدنی پھول" سے بات چیت کے حوالے سے چند اہم مدنی پھول سُنتے ہیں: ❀ مُسکرا کر اور خَندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ❀ مُسلمانوں کی دِلجوئی کی نیَّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چلاّ چلاّ کر بات کرنے سے حد دَرَجہ اِحتیاط کیجئے۔ ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گُفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اَخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عُمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❀ بات چیت کرتے وَقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، اُنگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ❀ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اِطمینان سے سُنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دَورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سُنَّت سے ثابت نہیں۔ بات کرتے وَقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زِیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مُخاطب کے ظَرف اور اس کی نَفسیات کے مُطابِق بات کی جائے۔ ❀ بدزبانی اور بے حَیائی کی باتوں سے ہر وَقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اِجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مُسلمان کو بِلا اِجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے

حَیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔(کتابُ الصَّمْت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ج۷ص۲۰۴ رقم ۳۲۵ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب "بہارِ شریعت حصّہ 16" اور "سنّتیں اورآداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آئیں سُنَّت کے پُھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سُلطانِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعے کے دن اور رات میں سو(100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو(100) حاجتیں پوری فرمائے گا، سَتَّر(70) آخرت کی اور تیس(30) دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مُقَرَّر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یُوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلاشُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہو گا، جیسا میری حیات میں ہے۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل

1 ۔۔۔ جمع الجوامع، حرف المیم، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمَۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً"[2] یعنی

1…معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

2…بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عَورت کا فتنہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز کتاب **"پردے کے بارے میں سوال جواب"** کے صفحہ 93 پر ایک حکایت نقل فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں ایک بہت بڑا عابِد یعنی عبادت گُزار شخص تھا۔ اُسی عَلاقے کے تین (3) بھائی، ایک بار اُس عابِد کی خدمت میں حاضِر ہو کر عرض گُزار ہوئے کہ ہمیں سَفَر درپیش ہے، واپسی تک ہماری جوان بہن کو ہم آپ کے پاس چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں۔ عابِد نے خوفِ فِتنہ کے سبب معذِرت چاہی، مگر اُن کے پَیْہَم (مُسلسل) اِصرار پر وہ تیّار ہو گیا اور کہا کہ میں اپنے ساتھ تو نہیں رکھوں گا، کسی قریبی گھر میں اُس کو ٹھہرا دیجئے۔ چُنانچِہ ایسا ہی کیا گیا۔ عابِد کھانا اپنے عبادت خانے کے دروازے کے باہَر رکھ دیتا اور وہ اُٹھا کر لے جاتی۔ کچھ دن کے بعد شیطان نے عابِد کے دل میں ہمدردی کے انداز میں وَسْوَسہ ڈالا کہ کھانے کے اَوقات میں جوان لڑکی اپنے گھر سے نِکل کر آتی ہے کہیں کسی بدکار مَرْد کے ہتّھے نہ چڑھ جائے، بہتر یہ ہے کہ اپنے دروازے کے بجائے، اُس کے دروازے

کے باہَر کھانا رکھ دِیا جائے ، اِس اچّھی نیّت کا کافی ثواب ملے گا۔ چُنانچِہ اُس نے اب کھانا، اُس کے دروازے پر پہنچانا شُروع کیا۔ چند روز بعد شیطان نے پھر وَسْوَسے کے ذَرِیعے عابِد کا جذبۂ ہمدردی اُبھارا کہ بے چاری چُپ چاپ اکیلی پڑی رہتی ہے، آخِر اس کی وَحشت دُور کرنے کی اچّھی نیّت کے ساتھ بات چیت کرنے میں کیا گُناہ ہے! یہ تو کارِ ثواب ہے، یُوں بھی تم بہت پرہیز گار آدمی ہو، نَفس پر حاوی ہو، نیّت بھی صاف ہے یہ تمہاری بہن کی جگہ ہے۔ چُنانچِہ بات چیت کا سلسلہ شُروع ہوا۔ جوان لڑکی کی سُریلی آواز نے عابِد کے کانوں میں رَس گھولنا شروع کر دِیا، دل میں ہَیجان (جوش) برپا ہوا، شیطان نے مزید اُکسایا یہاں تک کہ ”نہ ہونے کا ہوگیا“ حتّٰی کہ لڑکی نے بچّہ بھی جَن دِیا۔ شیطان نے دل میں وَسْوَسوں کے ذَرِیعے خوف دِلایا کہ اگر لڑکی کے بھائیوں نے بچّہ دیکھ لیا تو بڑی رُسوائی ہو گی، لہٰذا عزّت پیاری ہے تو نَو مَولود کا گلا کاٹ کر زمین میں گاڑ دے۔ وہ ذِہنی طور پر تیّار ہو گیا، پھر فوراً وَسْوَسہ ڈالا، کہیں ایسا نہ ہو کہ لڑکی ہی اپنے بھائیوں کو بتا دے ،بس عافیّت اِسی میں ہے کہ ” نہ رہے بانس نہ بجے بانسری“ دونوں ہی کو ذَبح کر ڈال۔ اَلغَرَض عابِد نے جوان لڑکی اور ننّھے بچّے کو بے دَردی کے ساتھ ذَبح کر کے اُسی مکان میں ایک گڑھا کھود کر دَفن کر کے زمین برابر کر دی۔ جب تینوں بھائی سَفَر سے لوٹ کر عابِد کے پاس آئے تو اُس نے اظہارِ افسوس کرتے ہوئے کہا: آپ کی بہن فوت ہو گئی ہے، آیئے اُس کی قَبْر پر فاتحہ پڑھ لیجئے۔ چُنانچِہ عابِد اُنہیں قبرِستان لے گیا اور ایک قَبْر دِکھا کر جُھوٹ مُوٹ کہا: یہ آپ کی مرحومہ بہن کی قَبْر ہے۔ چُنانچِہ اُنہوں نے فاتحہ پڑھی اور رنجیدہ رنجیدہ واپَس آ گئے۔ رات شیطان ایک مسافِر کی صُورت میں تینوں بھائیوں کے خوابوں میں آیا اور اُس نے عابِد کے تمام سیاہ کارنامے بیان کر دیئے اور تدفین والی جگہ کی نشاندہی بھی کر دی کہ یہاں کھودو۔ چُنانچِہ تینوں اُٹھے اور ایک

دوسرے کو اپنا خواب سُنایا۔ تینوں نے مل کر خواب میں کی گئی نشاندہی کے مُطابِق زمین کھودی تو واقعی وہاں بہن اور بچّے کی ذَبح شدہ لاشیں موجود تھیں۔ وہ تینوں عابِد پر چڑھ دوڑے، اُس نے اقبالِ جُرم کر لیا۔ اُنہوں نے بادشاہ کے دربار میں نالِش کر دی۔ عابِد کو اُس کے عبادت خانے سے گھسیٹ کر نکالا گیا اور سُولی دینے کا فیصلہ ہوا۔ جب سُولی پر چڑھانے کیلئے لایا گیا تو شیطان اُس پر ظاہِر ہوا اور کہنے لگا: مجھے پہچان! میں تیرا وُہی شیطان ہوں جس نے تجھے عَورت کے فتنے میں ڈال کر ذِلّت کی آخِری منزل تک پہنچایا ہے، خیر گھبر امت میں بچا سکتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ تجھے میری اِطاعت کرنی ہو گی۔ مرتا کیا نہ کرتا! عابِد نے کہا: میں تیری ہر بات ماننے کیلئے تیّار ہوں۔ اُس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا انکار کر دے اور کافِر ہو جا۔ بدنصیب عابِد نے کہا: میں خُدا کا انکار کرتا ہوں اور کافِر ہوتا ہوں۔ شیطان ایک دَم غائب ہو گیا اور سپاہیوں نے فوراً اُس بدنصیب عابِد کو دار پر کھینچ لیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ عَورت کے فتنے سے بچنے کا ذہن دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ شیطان کے پاس مَردوں کو برباد کرنے کیلئے سب سے بڑا اور بُرا ہتھیار **"عَورت"** ہے۔ بدنصیب عابد اپنے پاس جوان لڑکی کو رکھنے کیلئے تیّار ہو گیا اور پھر شیطان کے داؤ میں آکر کھانا اُس کے دروازے تک پہنچانے لگا اور بس یُوں اُس نے شیطان کو صِرف اُنگلی پکڑائی تھی کہ اُس چالباز نے ہاتھ خود ہی پکڑ لیا اور آخِر کار پرَوَرد گار عَزَّوَجَلَّ کا انکار کروا کر اُس کو سُولی پر چڑھوا کر ذِلّت کی مَوت مَروادِیا۔

---

1 ۔۔۔ تلبیسِ ابلیس، التحذیر من فتن ابلیس و مکایدہ، ص ۳۸۔۴۰ ملخصاً

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ سب کچھ شَہوت پَرَستی ہی کا نتیجہ ہے، شَہوت (یعنی بُری خواہش) نہ صرف انسان کو انسان سے دَرِنْدہ بنا دیتی ہے بلکہ اُسے اِنْتِہائی شرمناک اَفْعال کا اِرْتِکاب کرنے پر بھی مجبور کر دیتی ہے، جس کی وجہ سے انسان ذلیل و رُسوا بھی ہوتا اور سچّی توبہ نہ کرنے کی صُورت میں آخرت کے دَرْدناک عذاب کا حَقْدار بھی بن جاتا ہے۔

حضرت سیِّدُنا ابُودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نفسانی خواہش (یعنی نفس کی بُری خواہش) کی تکمیل کرنے کی مَذَمَّت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: گھڑی بَھر کیلئے شَہوت کی تَسْکِیْن طویل غم کا باعِث ہوتی ہے۔[1] یقیناً کوئی عام شخص ہو یا نامَحرم رِشتے دار بس پردے ہی میں دونوں جہان کی بھلائی ہے۔ورنہ مَرْد و عَورت کا اپنے نَفْس پر اعِتماد کرتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ تنہائی اِخْتیار کرنا یا بے تکلُّف ہونا بے حد خطرناک نتائج لا سکتا ہے۔ یاد رکھئے! مرد کا تایا زاد بہن، چچا زاد بہن، ماموں زاد بہن، پھوپھی زاد بہن، خالہ زاد بہن سے پردہ ہے، ان سب کو انگلش میں کزن (Cousin) کہتے ہیں۔ان سے تنہائی اِختیار کرنا، بے تکلف ہونا، ہنسی مذاق وغیرہ کرنا، بے حد خطرناک نتائج لا سکتا ہے، اِسی طرح یاد رکھئے! سالی، بھابی، چچی، تائی، مُمانی سے بھی پردہ ہے۔ان سے بھی تنہائی اِختیار کرنے، بے تکلف ہونے کی اجازت نہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو اپنے نَفْس پر اعتماد کرے، اس نے بڑے کَذّاب (یعنی بہت بڑے جُھوٹے) پر اعتماد کیا۔[2]

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَۃٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثَھُمَا الشَّیْطَانُ یعنی جب بھی کوئی شخص کسی اجنبی عَورت کے ساتھ تنہائی اِخْتیار کرتا

1...جامع صغیر للسیوطی، حرف الھمزة، ص ۱۷۳، حدیث: ۲۸۸۷

2...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۵۴

ہے، اُن کے ساتھ تیسرا شیطان ضرور ہوتا ہے۔[1]

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جب کوئی شخص اجنبی عَورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے، خواہ وہ دونوں کیسے ہی پاکباز ہوں اور کسی (نیک) مقصد کے لئے (ہی) جمع ہوئے ہوں (مگر) شیطان دونوں کو بُرائی پر ضَرور اُبھارتا ہے اور دونوں کے دلوں میں ضرور ہَیجان (جوش) پیدا کرتا ہے، خطرہ ہے کہ گُناہ میں مُبتلا کردے، اِس لئے ایسی خلوت (یعنی تنہائی میں جمع ہونے) سے بہت ہی احتیاط چاہئے، گُناہ کے اَسباب سے بھی بچنا لازم ہے، بُخار روکنے کیلئے نزلہ وزکام (کو) روکو۔[2] حضرت علّامہ عبدُ الرَّءُوف مُناوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی عَورت کسی اجنبی مَرد کے ساتھ تنہائی میں اِکٹّھی ہوتی ہے، تو شیطان کے لئے یہ ایک نَفیس موقع ہوتا ہے، وہ ان دونوں کے دلوں میں گندے وَسْوَسے ڈالتا ہے، ان کی شَہْوت (یعنی بُری خواہش) کو بھڑکاتا ہے، حیاء ترک کرنے اور گناہوں میں مُلَوَّث ہوجانے کی ترغیب دیتا ہے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی شیطان کے جال اور شَہْوت کے وبال سے بچنے کے لئے اجنبی مَرد و عَورت کا ایک دوسرے سے پردہ کرنا اور اپنی نِگاہوں کی حِفاظت کرنا نہایت ضروری ہے، کیونکہ شَہْوت پہلے پہل مَرد و عَورت کے دل میں ایک دوسرے کی قربت ہی کا شوق پیدا کرتی ہے، قُرب حاصل ہونے کے بعد بات چیت کے سلسلے چل نکلتے ہیں اور پھر یہی بات چیت آگے چل کر آپس کی ہنسی مذاق اور بے تکلُّفی کا رُوپ دَھار لیتی ہے، اگر پہلے عشقِ مجازی کا بُھوت سر پر سُوار نہ بھی ہوا ہو یا

1...ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی لزوم الجماعۃ، ۴/۶۷، حدیث: ۲۱۷۲

2...مرآۃ المناجیح، ۵/۲۱ بتغیر قلیل

3...فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۳/۱۰۲، تحت الحدیث ۲۷۹۵ ملخصاً

دونوں میں سے کسی ایک ہی کے دل میں عشق پیدا ہوا ہو، نیز جِھجک کی وجہ سے اُس کا اِظہار نہ کِیا گیا ہو، تو اس بے تکلُّفی کے بعد تو عُمُوماً عشق ہو ہی جاتا ہے اور اس کا اِظہار بھی با آسانی کر دِیا جاتا ہے اور پھر یہ یکطرفہ عشق، دو طرفہ ہو کر کیسی کیسی آفتوں اور گُناہوں میں مُبتلا کرتا ہے، اس کا ہر عقلمند اندازہ کر سکتا ہے۔ آیئے عشقِ مجازی کی آفتوں اور حضرت سَیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف عشقِ مجازی کی نسبت کرنے کی غَلَط فہمی دُور کرنے کے بارے میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ 616 صفحات پر مشتمل کتاب **"نیکی کی دعوت"** کے صفحہ 40 تا 43 سے چند اِقْتِباسات سُنتے ہیں چُنانچہ،

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عشقِ مجازی کا ایسا عجیب و غریب مُعامَلہ ہے کہ عُموماً جو ایک بار اس کی لپیٹ میں آ گیا، اُس کا بچ نکلنا دُشوار ہوتا ہے۔ آج کل عشقِ مجازی کی خُوب ہوا چل رہی ہے، اِس کی سب سے بڑی وجہ اکثر مسلمانوں میں اسلامی معلومات کی کمی اور دینی ماحول سے دُوری ہے۔ اِسی سبب سے ہر طرف گُناہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے۔ T.V، V.C.R (موبائل فون) اور اِنٹرنیٹ وغیرہ میں عِشْقِیہ فلموں اور فِسْقِیہ ڈراموں کو دیکھ کر یا عشق بازِیوں کی مُبالَغہ آمیز اَخباری خبروں نیز ناولوں، بازاری ماہناموں ڈائجیسٹوں میں فرضی عِشْقِیہ اَفسانوں کو پڑھ کر یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کی مَخْلُوط (یعنی جہاں لڑکا لڑکی ساتھ ہوں ایسی) کلاسوں میں بیٹھ کر یا نامَحْرم رشتے داروں کے ساتھ خَلَط مَلَط ہو کر آپَس میں بے تکلُّفی کی دَلدَل کے اندر اُتر کر اکثر نوجوانوں کو کسی نہ کسی سے عِشق ہو جاتا ہے۔ پہلے یکطرفہ ہوتا ہے پھر جب فریقِ اوّل فریقِ ثانی کو مُطَّلع کرتا ہے تو بعض اَوقات دو طرفہ ہو جاتا ہے اور پھر عُموماً گُناہ و عِصیان (یعنی نافرمانی) کا طوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔ فون پر جی بھر کر بے شَرمانہ بات بلکہ بے حِجابانہ مُلاقات کے سلسلے ہوتے ہیں، مکتوبات و سَوغات کے تَبادَلے ہوتے ہیں، شادی کے خُفیہ قول و

قرار ہو جاتے ہیں، اگر گھر والے دیوار بنیں تو بسا اَوقات دونوں فِرار ہو جاتے ہیں، بَعْدُہٗ (یعنی اُس کے بعد) اَخبار میں ان کے اِشتہار چھپتے ہیں، خاندان کی آبرو کا سرِ بازار نیلام ہوتا ہے، کبھی ”کورٹ مَیرِج“ کی ترکیب بنتی ہے تو مَعَاذَ الله عَزَّوَجَلَّ کبھی یُوں ہی بِغیر نکاح کے... اور ایسے بے رحموں کے ناجائز بچّوں کی لاشیں کچرا کونڈیوں میں ملتی ہیں نیز ایسا بھی ہوتا رہتا ہے کہ بھاگتے نہیں بنتی تو خود کُشی کی راہ لی جاتی ہے، جس کی خبریں آئے دن اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا یُوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا دامن عشقِ مجازی سے پاک ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل اسلامی معلومات کی کمی کا دَور دَورہ ہے، جَہالت ڈَیرا ڈال کر پڑی ہے، بعض عاشِقانِ ناشاد، اپنی گندی عشق بازیوں پر پردہ ڈالنے کیلئے یہاں تک کہتے سنائی دیتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی زُلیخا سے عشق کِیا تھا! مَعَاذَ الله عَزَّوَجَلَّ ایسا ہرگز نہیں، یقیناً اس طرح بکنے والے عاشِقانِ نادان سخت خطا پر ہیں۔ اپنے نَفْس کی شرارتوں کے مُعامَلے میں شیطان کی باتوں میں آکر بے سوچے سمجھے کسی بھی نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں زَبان کھولنا ایمان کیلئے اِنتہائی خطرناک ہوتا ہے۔ یاد رکھئے! نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اَدنیٰ گستاخی بھی کُفر ہے۔ حضرت سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام الله عَزَّوَجَلَّ کے نبی ہیں اور ہر نبی معصوم۔ نبی سے ہرگز کوئی مذموم حَرَکت صادر نہیں ہوسکتی۔ چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کنزُالایمان مَع خزائنُ العرفان“ صَفحَہ 445 پر پارہ 12 سورۂ یوسف کی آیت نمبر 24 میں الله تبارَکَ وَتَعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَ هَمَّ بِهَا لَوْ لَاۤ اَنْ رَّاٰ ترجَمۂ کنزالایمان: اور بیشک عَورت نے اس کا اِرادہ کیا اور وہ

بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ (پ ۱۲،سورۃیوسف:۲۴) بھی عَورت کااِرادہ کرتا اگراپنے رَبّ کی دلیل نہ دیکھ لیتا۔

صدرُ الافاضِل حضرت علّامہ مولانا سیّد مُفتی محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اَنبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نُفُوسِ طاہِرہ کو اَخلاقِ ذَمیمہ و اَفعالِ رَذِیلہ (یعنی مذموم اَخلاق اور ذلیل کاموں) سے پاک پیدا کیا ہے اور اَخلاقِ شریفہ طاہِرہ مقدَّسہ پر اُن کی خِلقت (یعنی پیدائش) فرمائی ہے، اِس لئے وہ ہر ناکردَنی (یعنی ہر بُرے) فِعل سے باز رہتے ہیں۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ جس وَقت زُلیخا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے در پے ہوئی، اُس وقت آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے والِد ماجِد حضرت سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیکھا کہ اَنگُشْتِ (اَن۔گُشْتِ یعنی اُنگلی) مبارک دَندانِ اَقْدس (یعنی پاکیزہ دانتوں) کے نیچے دبا کر اِجتِناب (یعنی باز رہنے) کا اشارہ فرماتے ہیں۔ (1)

حقیقت یہی ہے کہ عِشق صِرف زُلیخا کی طرف سے تھا، حضرت سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دامن اِس سے قَطعًا یقیناً پاک تھا۔ پارہ 12 سورۂ یوسف آیت نمبر 30 میں شُرَفائے مِصر کی بعض عَورَتوں کا قول اِس طرح نَقل کِیا گیاہے:

وَ قَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۰﴾

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور شہر میں کچھ عَورَتیں بولیں کہ عزیز کی بی بی اپنے نوجوان کا دل لُبھاتی ہے، بیشک اُن کی مَحبَّت اس کے دل میں پیر (سَما) گئی ہے، ہم تو اُسے صَریح خُودرَفتہ پاتے ہیں۔ (پ ۱۲،سورۃیوسف:۳۰)

---

1 . . . خزائنُ العرفان، ص ۴۴۵

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابُوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: زُلیخا کو رغبت تھی، مگر حضرت سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام طاقت و قُدرت رکھنے کے باوُجُود اِس (یعنی زُلیخا کی طرف رغبت) سے باز رہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے باز رہنے کے عمل کو خُوب سَراہا۔ (1)

عاشقانِ نادان کا ردّ ہو گیا

اِس سے اَظْھَرمِنَ الشَّمْسِ وَ اَبْیَن مِنَ الْاَمْس یعنی سورج سے زیادہ روشن اور روزِ گزشتہ سے زیادہ قابلِ یقین ہو گیا کہ آج کل کے جو عاشِقانِ نادان اپنے گُناہوں بھرے سڑے ہوئے بدبودار عشق کو دُرُست ثابِت کرنے کیلئے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور زُلیخا کے واقِعے کو آڑ بناتے ہیں، یہ حکمِ قرآنی کے سَراسَر خلاف اور کئی صُورتوں میں سیدھا کفر تک لے جانے والا ہے۔ سورۂ یوسُف میں صِرف زُلیخا کی طرف سے عشق کا تذکِرہ ہے، مگر کہیں بھی کوئی اشارہ تک نہیں ملتا کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی اُس کے عشق میں شریک تھے۔ لٰہذا جو لوگ حضرت سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی عشق میں شریک ٹھہراتے ہیں، وہ اِس سے توبہ اور تجدیدِ ایمان کریں، یعنی توبہ کرکے نئے سِرے سے مسلمان ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی شان بہت عظیم ہوتی ہے اور وہ گُناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔

مَحَبَّت غیر کی دل سے نکالو یَارسولَ اللہ! مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یَارسولَ اللہ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . اِحیاءُ الْعُلُوم، کتاب کسر الشہوتین، بیان فضیلۃ من یخالف . . . الخ، ۳/۱۲۹

عشقِ مجازی میں موبائل کا کردار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حقیقت سے انکار نہیں کِیا جاسکتا کہ موجودہ دَور میں بہت سی اَخلاقی مُعاشَرَتی اور شَرْعی بُرائیوں کے ساتھ ساتھ عشقِ مجازی کو فروغ دینے میں بھی موبائل فون اور اِنٹرنیٹ نے اِنْتِہائی اَہَم اور بُنیادی کردار ادا کِیا ہے، آج کل عُموماً آوارہ لڑکے نَفْسانی خواہشات کی تکمیل کیلئے **"ٹائم پاس"** کرنے کی آڑ میں کسی نہ کسی طرح صِنْفِ نازُک کا فون نمبر حاصل کرکے یا فیس بُک وغیرہ کے ذریعے ایک دوسرے سے رابطہ قائم کرلیتے ہیں اور بعض اَوقات پہلا قدم صِنْفِ نازُک ہی کی طرف سے اُٹھایا جاتا ہے، یُوں کچھ ہی عرصے میں اَجْنَبِیّت ختم ہو جاتی اور بے حیائی اور عشقِ مجازی کا نہ ختم ہونے والا سِلْسِلہ شروع ہو جاتا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر زمانے میں انسانی ضرورَتوں کے لحاظ سے سائنس دانوں کی ایک سے بڑھ کر ایک حیرت انگیز اِیجادات منظرِ عام پر آتی رہیں اور اپنے اپنے دَور کے لوگوں سے خراجِ تَحْسِین وُصُول کرتی رہیں، مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اب تک کی تمام اِیجادات میں موبائل فون سب سے زیادہ حیرت انگیز اِیجاد ہے، جس نے گویا پوری دُنیا کو سمیٹ کر انسان کی ہتھیلی پر رکھ دِیا ہے۔ موبائل فون نہ صرف دُنیا بھر میں مقبول ہے، بلکہ زندگی کے تقریباً تمام شعبوں میں اس کا کسی نہ کسی حد تک عَمَل دَخَل ضرور ہے، یہی وجہ ہے کہ آج موبائل فون ایک طرح سے ہماری ضروریاتِ زندگی کا حِصّہ بن چکا ہے۔ اِس کی ضرورت واَہمیّت کا اندازہ اِس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد کے روز مرّہ کے مُعامَلات میں موبائل فون کا استعمال اس قدر بڑھ چکا ہے کہ وہ لوگ اِس کے بغیر زندگی گُزارنے کا تصوّر بھی نہیں کرسکتے، چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے، ہر وقت موبائل فون ہی سے چِمٹے رہتے ہیں اور اُسے اپنے ساتھ چِمٹائے رکھتے ہیں، حتّٰی کہ بعض بد ذوق لوگ تو باتھ رُوم

میں بھی اِس کا استعمال جاری ہی رکھتے ہیں۔

موبائل کے اَچھّے بُرے ہونے کا دار و مدار استعمال پر ہے

بہر حال اس میں کوئی شک نہیں کہ موبائل فون کی اِیجاد نے جہاں انسان کو بہت سارے فائدے پہنچائے ہیں، وُہیں ناقابلِ تلافی نُقصانات اور ناقابلِ حل مشکلات سے بھی دوچار کر دِیا ہے۔ لہٰذا اگر فوائد کے اعتبار سے یہ ایک طرح کی نعمت ہے تو نُقصانات کے لحاظ سے بہت بڑی مصیبت بھی ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اِس میں موبائل فون کا کوئی قُصُور نہیں، کیونکہ یہ تو صرف ایک آلہ ہے، اپنی ذات کے اعتبار سے نہ اچھا ہے نہ بُرا، اِس کے اچّھے بُرے ہونے کی بُنیاد اور اِس کے فوائد و نُقصانات کا دار و مدار اِس کے استعمال پر ہے، اگر جائز کاموں میں اِس کا صحیح استعمال کِیا جائے، تو اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے، بلکہ اگر یہی موبائل فون ضرورت پڑنے پر نیک کاموں کے لئے استعمال کِیا جائے تو کارِ ثواب بھی ہو سکتا ہے، نیک کاموں میں اس کا استعمال کوئی قابلِ تَعَجُّب بات نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائی، مُبَلِّغِین اور ذِمّہ داران اِس کے ذریعے بھی نیکی کی دعوت اور سُنّتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہیں، ابھی کچھ ہی عرصہ پہلے مدنی چینل پر دعوتِ اسلامی کے مدارِسُ المدینہ کے مدنی عَطِیّات کے لئے ٹیلی تھون (مدنی عطیات جمع کرنے کی مہم کا سلسلہ) ہوا، تو بہت سے اسلامی بھائیوں نے موبائل فون اور اِنٹرنیٹ کے ذریعے بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں ترقّی کے لئے اپنے اپنے طور پر کوششیں کیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بھرپُور انداز میں مدنی عَطِیّات جمع کرنے کا سلسلہ رہا، بہر حال اگر اِس کا صحیح استعمال کِیا جائے تو یہ اچھا ہے اور اس کا فائدہ ہی فائدہ ہے اور اگر غَلَط استعمال کِیا جائے تو یہ بُرا ہے اور اس کا نُقصان ہی نُقصان ہے۔

بے مقصد چیز کو ترک کرنے میں اِسلام کا حُسن ہے

آج کروڑوں کی تعداد میں لوگ موبائل فون استعمال کر رہے ہیں، ان میں سے بعض تو ضرورت کی وجہ سے استعمال کرتے ہیں اور بہت سے فیشن، ویڈیو گیمز، عادت یا گُناہ کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں، جن میں بد قسمتی سے مسلمان بھی شامل ہیں، ایسے لوگوں کو موبائل فون کے استعمال میں جائز و ناجائز کی کوئی پروا نہیں، یا یُوں کہہ لیجئے کہ جائز و ناجائز کی طرف اُن کی کوئی توجّہ نہیں، حالانکہ ایک مسلمان کا ہر کام شریعت کے عین مُطابِق ہونا چاہئے، بالفرض ناجائز و گُناہ کے کاموں میں اس کا استعمال نہ بھی کیا جائے، صرف فُضُول کاموں میں ہی استعمال کِیا جائے، جب بھی اس سے بچنا ہی چاہئے، کیونکہ فُضُول کام وقت ضائع کرنے کے ساتھ ساتھ آدمی کے اسلام کی لَذّت و حلاوَت اور حُسن پر بھی اَثَر انداز ہوتے ہیں۔ سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ باقرینہ ہے: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ یعنی فُضُول اور بے مقصد کاموں کو چھوڑ دینا، اسلام کے حُسن میں سے ہے۔[1]

موبائل کے غَلَط استعمال سے پیدا ہونے والی بُرائیاں

بہر حال اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کل موبائل فون کے فوائد سے زیادہ، اس کے نُقصانات اور تباہ کاریاں ہیں۔ موبائل فون کی تباہ کاریوں اور فتنہ انگیزیوں کے مناظر دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے اور حیادار پیشانی پسینہ پسینہ ہو جاتی ہے۔ موبائل کی وجہ سے اطمینان و سکون اور چین و قرار ختم ہو گیا۔ . . شرم و حیا اور عزّت و وقار چلا گیا۔ . . شریف اور عزّت دار عَورت کی حیا رَفتہ رَفتہ ختم ہوتی جارہی ہے۔ . . ابنِ آدم کی عزّت اور بنتِ حوّا کی عصمت و پاکدامنی کو خطرات نے گھیر لیا ہے۔ . . شرافت و اَخلاق اور تہذیب و تمدُّن

---

1. . . ترمذی، کتاب الزھد، باب (ت: ۱۱)، ۱۴۲/۴، حدیث: ۲۳۲۴

کا جنازہ نکل گیا۔۔۔ اِسراف اور فُضُول خرچی کا بازار گرم ہو گیا۔۔۔ اس کے غَلَط استعمال کی کثرت کی وجہ سے وقت کی قدر و قیمت کا احساس فنا ہو گیا اور وقت ضائع کرنے کا ایک نیا دَور شروع ہو گیا۔۔۔ رات گئے تک موبائل کے ذریعے فُضُول گپّیاں کرنے کی وجہ سے غیر ضروری شَب بیداریوں میں اضافہ ہو گیا۔۔۔ عشقِ مجازی کی بیماری زور پکڑنے لگے۔۔۔ ناجائز اُلفت و محبت سے نوجوانوں کی زندگیاں تباہ ہونے لگیں۔۔۔ راتوں کو مُسلسل جاگنے کی وجہ سے جسم مکمل آرام سے محروم ہو گیا۔۔۔ صِحَّت پر بُرا اَثر پڑنے لگا۔۔۔ گانے باجے سُننے اور فلمیں ڈرامے دیکھنے کا رُجحان بڑھ گیا۔۔۔ گھر گھر میں سنیما بلکہ ایک ایک گھر میں کئی کئی سنیما کُھل گئے۔۔۔ اِنتہائی شرمناک فلمی مناظر دیکھنے کی راہ میں حائل رکاوٹیں ختم ہو گئیں۔۔۔ نوجوان وقت سے پہلے ہی بڑھاپے کی دَہلیز پر قدم رکھنے لگے۔۔۔ پڑھائی میں دِلچسپی اور کام کاج میں پُھرتی اور یکسوئی ختم ہو گئی۔۔۔ سُستی اور کاہلی عام ہو گئی اور آدمی آرام پسند ہو گیا۔۔۔ اَجنبی عورتوں اور غیر مَحرم لڑکیوں سے تانک جھانک میں کئی گُنا اضافہ ہو گیا۔۔۔ بے حیائی کا راستہ وسیع اور بدکاری کا راستہ اِنتہائی آسان ہو گیا۔۔۔ موبائل فون پر سیٹ کی گئی (یعنی لگائی ہوئی) موسیقی کی دُھنوں اور گانے کے واہِیّات (فضول) کلمات سے مسجدوں کا اِحترام اور تقدُّس پامال ہو گیا۔۔۔ مسجد کے پُرکیف ماحول میں ذکر و اَذکار، تلاوتِ قرآن اور سنّتوں بھرے درس و بیان کرنے، سُننے والوں کی توجّہ اور کَیف و سُرور مُتاَثِّر ہونے لگا، حتّٰی کہ اپنے یا کسی اَور کے موبائل کی وجہ سے نماز جیسی اَہَم عبادت کی بھی خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ ادائیگی دُشوار ہو گئی۔

فریاد ہے اے کشتیِ اُمّت کے نگہباں   بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت   سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گانے باجے غیرتِ انسانی کا گلا گھونٹ دیتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو موبائل فون کی بہت سی بُرائیوں میں سے چند ایک کا مختصر تذکِرہ کیا گیا ہے، ان بُرائیوں میں سے بعض اپنے دامن میں مزید بہت سی بُرائیوں کو لئے ہوئے ہیں۔ مثلاً گانے باجے ہی کو لے لیجئے کہ موبائل کی وجہ سے گانے باجے سُننے کا رُجحان بڑھ رہا ہے، بلکہ اب تو مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ موبائل کے ذریعے یہ گناہ اس قدر آسان ہو گیا ہے کہ نہ صرف گانے باجے سُن کر کانوں کو حرام سے پُر کرنے بلکہ اس کے ساتھ بیہودہ وشر مناک مناظر دیکھ کر آنکھوں کو حرام سے پُر کرنے کے لیے بھی گویا کوئی رُکاوٹ ہی نہیں جبکہ گانے باجے سُننا، خود کئی بُرائیوں کا مجموعہ ہے، اس کے ذریعے دل میں نِفاق پیدا ہوتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوتا ہے، غیرت میں کمی آتی اور شَہْوت میں اِضافہ ہوتا ہے جیسا کہ

نبیِ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: گانا اور لَہو (یعنی کھیل کُود) دل میں اِس طرح نِفاق اُگاتے ہیں، جس طرح پانی سبزہ اُگاتا ہے۔[1] حضرت سَیِّدُنا ضَحّاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ گانا دل کو خراب اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کرتا ہے۔[2] حضرت علّامہ جلالُ الدّین سُیوطی الشّافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا یزید بن ولید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: گانے باجے سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیوں کہ یہ شَہْوت (یعنی بُری خواہش) کو اُبھارتے اور غیرت کو برباد کرتے ہیں

---

1 ...فردوس الاخبار، باب الغین، ۲/۱۰۱، حدیث: ۴۲۰۴

2 ...تفسیراتِ احمدیہ، پ ۲۱، لقمٰن، تحت الآیۃ: ۶، ص ۶۰۳

اور یہ شراب کے قائم مقام ہیں، اِس میں نشے کی سی تاثیر ہے۔[1]

رسالہ "گانے باجے کی ہولناکیاں" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایات میں گانے باجے اور موسیقی کو رُوح کی غِذا کہنے والوں کیلئے لمحۂ فِکرِیہ ہے کہ موسیقی رُوح کی غِذا نہیں بلکہ قلب و رُوح کی ہلاکت و بربادی کا ذریعہ ہے۔ گانے باجے کے اَخلاقی اور شَرعی نُقصانات جاننے اور اُن سے بچنے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا تحریر کردہ 48 صفحات پر مشتمل رِسالہ **"گانے باجے کی ہولناکیاں اور گانوں کے 35 کفریہ اشعار"** کا مُطالَعہ اِنتہائی مُفید ہے، اس رِسالے میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے گانے باجے کا شوق رکھنے والے ایک گھرانے کی تباہی و بربادی سے مُتَعَلِّق اِنتہائی فِکر انگیز واقعہ ذکر کرنے کے علاوہ، قُرآن و حدیث کے فرامین اور فُقَہاء و بُزرگانِ دین کے اَقوال کی روشنی میں گانے باجے سُننے کے مُعاشَرتی وشَرعی نُقصانات اور اُخروی عذابات بیان فرمائے ہیں، لہٰذا آج ہی اِس رِسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اِس کا مُطالَعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موبائل ایک ذہنی اور نَفسِیاتی بیماری

1…در منثور، پ ۲۱، لقمٰن، تحت الآیۃ: ۶، ۶/ ۵۰۶ ملتقطاً

جدید طِبّی تحقیق کے مُطابِق موبائل کی وجہ سے ذہنی ونَفسیاتی مریضوں کی تعداد میں مُسلسل اِضافہ ہورہاہے، موبائل نے انسان کے جسم کے ساتھ اس کی رُوح اور ذِہن و دِماغ کو بھی مَرَض میں مُبتلا کر دِیا ہے ،انسان کا جسمانی بیماری میں مُبتلا ہونا، اِس قدر پریشان کُن نہیں، جس قدر اُس کا رُوحانی، نَفسِیاتی ،ذہنی اور دِماغی بیماری میں مُبتلا ہونا تشویشناک ہے، کیونکہ رُوح کی بیماری انسان کو ناشائستگی اور بداَخلاقی کی طرف لے جاتی ہے اور ذہن و دِماغ کا مَرَض انسان کو ایک عجیب کشمکش اور بے چینی کی سی کیفیت میں مُبتلا کر دیتا ہے اور انسان کے روشن مُستَقبِل پر ایک سِیاہ دَھبّہ لگا دیتا ہے، انسان اپنے روشن مَستَقبِل کیلئے سر توڑ کوشش کرتا ہے اور اپنے فِکر و عمل کو سنوارنے اور آگے بڑھانے کی کوشش کرتا ہے، مگر اُس کا ذہنی و دِماغی مَرَض اُس کے پاؤں کی زنجیر بن جاتا ہے۔ موبائل کی وجہ سے بلَڈ پریشَر، دل کے دَورے اور چِڑ چِڑے پَن جیسی بیماریاں پہلے کے مُقابلے میں بڑھتی جارہی ہیں اور یہ چِڑ چِڑا پَن، گھریلو ماحول کے لئے اِنتِہائی نُقصان کا سبب بن رہا ہے۔ میاں بیوی میں جھگڑے ہورہے ہیں اور خاندانی نِظام کا شِیرازہ بِکھرتا جارہا ہے، موبائل کی بدولت پیدا ہونے والے اِس غُصّے اور چِڑ چِڑے پَن کی وجہ سے اپنوں اور غیروں کے درمیان گالی گلوچ اور مار پِیٹ تک نوبت پہنچ جاتی ہے، غَرَض کہ موبائل کے نتیجے میں برپا ہونے والا یہ ڈرامہ ایک سے ایک مَنظَر پیش کر رہا ہے۔

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

موبائل فون کس طرح ذہنی تناؤ، گھبراہٹ اور خاندانی کشِیدَگی کا باعث بن رہا ہے، اِس بارے میں ایک اَخبار کا یہ اِقتِباس سُنئے اور خُود کو موبائل فون کی ہلاکت خیزیوں سے بچانے، اِس کے استعمال میں کمی لانے اور غیر ضروری استعمال سے پیچھا چُھڑانے کی نِیّت کیجئے۔ چُنانچہ

حالیہ تَحقیق کے مُطابِق موبائل فون استعمال کرنے والے اَفراد ذِہنی دباؤ کا شِکار رہتے ہیں، ایسے لوگوں کی تعداد ان لوگوں کے مُقابلے میں بہت زیادہ ہوتی ہے، جو موبائل کا استعمال بہت کم یا بالکل نہیں کرتے۔ فون کرنے کے عادی اَفراد دفتر کی پریشانیاں بھی فون کے ساتھ ہی گھر لے آتے ہیں، جس سے گھروں میں خواتین بہت چڑتی ہیں، شوہر جب اپنے کام کے بارے میں گھر میں موبائل پر بات کرتا ہے اور ہر وقت اُس کا فون آتا رہتا ہے تو بیوی اور بچّے دونوں کو شکایتیں رہتی ہیں، ایک ماہرِ سَماجیات ڈاکٹر کے مُطابِق موبائل فون خواہ مَرد حضرات استعمال کر رہے ہوں یا خواتین، اس سے گھریلو زندگی پر بُرا اَثَر پڑنے کی بھی مثالیں موجود ہیں۔ ماہرین کے مُطابِق موبائل فون کا زیادہ استعمال خاندانی کشِیدَگی کا باعث بن رہا ہے، یہ مُسلسل لوگوں کو ذہنی دباؤ کی ساتھ گھبراہٹ کا شِکار بھی بنا رہا ہے، اِس کا بڑھتا ہوا استعمال اِس خطرے کی نشاندہی بھی کر رہا ہے کہ آنے والی نسلیں گھر اور باہر کی ذِمّے داریوں کو الگ الگ کر کے دیکھنے میں بھی ناکام ہو جائیں گی اور عام زندگی بھی مَصَائب و آلام کا شِکار ہو جائے گی۔ (1)

یاد رہے کہ اِنٹرنیٹ استعمال کرنے کے جتنے بھی اَخلاقی مُعاشَرَتی اور شَرْعی نُقصانات ہیں، اُنہیں علیٰحدہ سے بیان کرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ ہر عقل مند شخص جانتا ہے کہ موبائل اِنٹرنیٹ کے تقریباً تمام نُقصانات کو اپنے دامن میں پناہ دے چکا ہے۔ آج شاید کمپیوٹر سے زیادہ موبائل فون پر اور وہ بھی اِنتہائی کم پیسوں میں اِنٹرنیٹ استعمال کِیا جا رہا ہے، بچّے بچّے کے پاس ایسا موبائل موجود ہے، جس کے ذریعے اِنتہائی تیز ترین اِنٹرنیٹ استعمال کِیا جا سکتا ہے۔ ایک وقت تھا کہ ٹی وی اور سینما کے مُضِر اَثَرات اور بھیانک نتائج مُعاشَرے کے لئے اِنتہائی پریشان کُن تھے اور ٹیلی ویژن کو صِحَّت کیلئے سب سے

---

1 . . . روزنامہ انقلاب، ۲۶ ستمبر ۲۰۱۳ جمعرات بتغیر

زیادہ نُقصان دہ قرار دیا گیا تھا، مگر آج موبائل اور اِنٹرنیٹ سب سے زیادہ صِحَّت کو خراب اور اَخلاق کو تباہ و برباد کررہے ہیں، موبائل اور اِنٹرنیٹ نے انسانی بستیوں پر گویا ہَلّا بول دیا ہے، یا پھر یہ کہہ لیجئے کہ موبائل نے انسان کے اَخلاقی قدروں اور مَذہبی رِوایتوں پر حملہ کر دیا ہے۔

ایک اِطّلاع کے مُطابِق اِنٹرنیٹ استعمال کرنے والوں کی تعداد کے اعتبار سے ہِنْد دُنیا کا تیسرا بڑا مُلک ہے جہاں تقریباً 15 کروڑ 16 لاکھ اَفراد اِنٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں اور جہاں تک موبائل فون استعمال کرنے کی بات ہے، تو ہند اس معاملے میں دُنیا بھر کے مُمالک میں دوسرے نمبر پر ہے، جہاں 86 کروڑ 87 لاکھ موبائل فون استعمال میں ہیں۔ پُختہ عُمر کے لوگوں کے علاوہ کم عُمر لڑکے اور لڑکیاں بھی بڑی تعداد میں موبائل کا ہر طرح سے استعمال کررہی ہیں، موبائل فون کی بدولت عشقِ مجازی کو بہت زیادہ فروغ مِلا ہے، ٹی وی ایک کھلا ہوا راز تھا، لیکن موبائل ایک "پوشیدہ راز" ہے جس میں نہ جانے کیسے کیسے سنگین حقائق پوشیدہ ہیں، لہٰذا والدین کو چاہئے کہ اپنے بچّوں کی نقل و حرکت پر توجّہ رکھنے کے ساتھ ساتھ حکمتِ عملی کے ساتھ اُن کی تَرْبِیَت کی بھی کوشش کرتے رہیں، بالخصوص جو بچّے ابھی چھوٹے ہیں خُدارا اُنہیں موبائل اور اِنٹرنیٹ کے نُقصانات کے زور دار سیلاب سے بچائیں، ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُن نونہالوں کا گلشنِ کردار بھی اِس سیلاب میں غرق ہو جائے۔ زہے نصیب خُود بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور اپنے بچّوں کو بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ کر دیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں قرآن و سنّت کے مُطابِق دینی اور اَخلاقی تَرْبِیَت کی طرف بھرپُور توجّہ دی جاتی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بچّوں کیلئے موبائل فون کے طِبّی نُقصان کے بارے میں ایک مشہور ماہنامے کے تحقیقی مضمون میں یہ بھی بیان کِیا گیا ہے کہ عالمی ادارۂ صِحَّت کے سربراہ بھی ان بچّوں کے والدین کو سخت تنبیہ کر چکے ہیں، جن کے بچّے موبائل فون پر اپنا زیادہ سے زیادہ وقت ضائع کرتے ہیں،

کھیل کھیل میں موبائل فون پر گھنٹوں بات چیت کرنے والے بچّے یہ نہیں جانتے کہ موبائل فون سے ہونے والے نُقصانات، ان کی صِحَّت کے لیے کتنے خطرناک ہوسکتے ہیں، اس بارے میں کچھ ٹیسٹ بھی کئے گئے اور پتہ چلا کہ جن مقامات پر موبائل کا مُسلسل استعمال کیا جاتا ہے، وہاں بَرقی مِقناطیسی لہریں بھی بہت زیادہ ہوتی ہیں، جو چھوٹے بچّوں کے لئے تو اِنتہائی نُقصان دہ ہیں۔ [1]

موبائل کی فتنہ سامانیوں سے مُتَعَلِّق 3 مارچ 2014 کے ایک اخبار کی تشویشناک تحریر کا خُلاصہ بھی توجّہ سے سُننے کے قابل ہے، تحریر کا عنوان ہے، **ہوشیار خبر دار گھر گھر میں آگ لگارہا ہے موبائل فون،** جس تیزی کے ساتھ موبائل انسان کی زندگی کا حِصّہ بنا ہے، اُس تیزی کے ساتھ انسان کی زندگی میں کوئی بھی داخل نہیں ہوسکا، موبائل نے جہاں لوگوں کی زندگیوں میں آسانیاں فراہم کی ہیں، وہیں اِس موبائل سے جُھوٹ اور دھوکہ دِہی کو بھی فروغ حاصل ہوا ہے، آدمی حقیقت میں کہیں اَور موجود ہوتا ہے، مگر موبائل فون پر اپنی موجودَگی کے بارے میں کچھ اَور بتارہا ہوتا ہے، اِس طرح سامنے والے سے جُھوٹ بولنے اور اسے بیوقوف بنانے والا ایسے خُوش ہورہا ہوتا ہے، جیسے کوئی بہت بڑا نیک کام سراَنجام دِیا ہو۔ [2] حالانکہ بِلا اجازتِ شَرْعی جُھوٹ بولنا نہ صرف اِنتہائی قابلِ مَذَمَّت ہے، بلکہ قرآن وحدیث میں اِس سے بچنے کا حکم بھی دِیا گیا ہے۔ چُنانچہ پارہ 17 سورۃُ الحج کی آیت نمبر 30 میں ارشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۙ﴿۳۰﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بچو جُھوٹی بات سے۔

(پ۱۷، سورۃ الحج: ۳۰)

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سچّائی کو لازم کرلو، کیونکہ سچّائی نیکی کی

1...ماہنامہ اشرفیہ اگست ۲۰۱۳ بتغیر

2...ہفت روزہ نئی دُنیا ۳مارچ ۲۰۱۴ بتغیر

طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنّت کا راستہ دِکھاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صِدِّیق لکھ دِیا جاتا ہے اور جُھوٹ سے بچو، کیونکہ جُھوٹ گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنّم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جُھوٹ بولتا رہتا ہے اور جُھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بہت جُھوٹا لکھ دِیا جاتا ہے۔[(1)]

آہ طُغیانیاں گناہوں کی پار نیّا مِری لگا یا ربّ
نفس و شیطاں ہو گئے غالب ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یا ربّ

(وسائلِ بخشش صفحہ 79)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اس طرح میاں بیوی کی تکرار اور ایک دوسرے پر شک کی تلوار کھینچنے کا ہتھیار بھی موبائل بن چکا ہے، آج کئی ایسے معاملے سامنے آچکے ہیں، ای میل اور موبائل کی وجہ سے ذاتی اور عوامی زندگی تباہ ہو چکی ہے، خود کشی اور قتل کا باعث بننے والی اس دَور کی سوشل ویب سائٹس اور موبائل نے مُھذَّب دُنیا کو پریشانیوں میں ڈال دیا ہے۔[(2)]

موبائل فون روڈ ایکسیڈنٹ کی وجہ بھی بنتا جارہا ہے، سخت قانون کے باوجود 55 فیصد لوگ گاڑی چلاتے وقت موبائل فون کے ذریعے گفتگو کرنے یا گانے باجے سُننے میں مصروف رہتے ہیں، ایسے بھی واقعات سامنے آئے ہیں کہ پیچھے سے آنے والی گاڑیوں کا ہارن نہ سُننے کی وجہ سے خطرناک حادِثات ہو چکے ہیں، موبائل ایک طرح سے آپ کے لئے رحمت ہے تو زحمت بھی ہے، اس لئے اس کا استعمال

---

1 . . . مسلم، کتاب البر و الصلة، باب قبح الكذب . . . الخ، ص ۱۴۰۵، حديث: ۲۶۰۷

2 . . . ہفت روزہ نئی دُنیا ۳ مارچ ۲۰۱۴ بتغیر

کریں لیکن احتیاط سے۔[1]

حال ہی میں فِن لینڈ کے سائنس دانوں نے ایک تحقیق میں بتایا کہ موبائل فون سے دِماغ میں تبدیلی آجاتی ہے، ماہرین کی رائے ہے کہ اس سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے، موبائل فون پر کم سے کم اور صرف مقصد کی بات کی جائے۔ فون دِماغی کینسر جیسی سنگین بیماریوں کی وجہ ہے، موبائل فون دل کے پاس جیب میں نہیں رکھنا چاہیئے، اس سے دل پر منفی اَثَر پڑتا ہے، ضرورت سے زیادہ دیر تک بات کرنے سے کان پر تو اِس کا بُرا اَثَر پڑتا ہی ہے، ساتھ ہی دِماغ بھی اس کے اَثَر سے بچ نہیں پاتا، خاص طور پر بچّوں کی نشو و نما نیز دِماغ کیلئے فون کا اضافی استعمال نُقصان دہ ہوتا ہے۔ جی ہاں! موبائل کا ایک خطرناک پہلو یہ بھی ہے کہ اِس کے ذریعے، حامِلہ عَورت اور اُس کے پیٹ میں پَرْوَرِش پانے والے بچّے کی صِحَّت و اَخلاق پر بہت بُرا اَثَر پڑ رہا ہے، موبائل بجلی سے چلتا ہے، موبائل کو پہلے بِجْلی سے چارج کیا جاتا ہے، موبائل کے اندر کرنٹ اور بِجْلی کی شُعاعیں بھری رہتی ہیں اور بجلی کی یہ شُعاعیں عام آدمی کے لیے بھی نُقصان دہ ہیں، یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر حضرات موبائل کو سینے کے پاس جیب میں رکھنے سے منع کرتے ہیں، کیونکہ اس سے دل کا مَرَض پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے، آج موبائل سے نکلنے والی شُعاعیں حامِلہ عَورت اور اُس کے پیٹ میں پَرْوَرِش پانے والے بچّے کی صِحَّت کو مَفْلُوج اور ناکارہ بنا رہی ہیں، لہٰذا حامِلہ عَورتیں دَورانِ حَمْل موبائل کا زیادہ استعمال نہ کریں اور ضرورتاً موبائل استعمال کریں بھی تو اُسے اپنے سے دُور رکھیں، سِرہانے یا تکیہ کے نیچے موبائل ہرگز نہ رکھیں، جدید میڈیکل سائنس کی تحقیق کے مُطابِق آخری تین چار ہفتوں میں ماں کے پیٹ میں پرورش پانے والے بچّے کے کانوں میں اُس کی ماں اور اِرد گرد کی آوازیں پہنچنے لگتی

1 . . . ماہنامہ اشرفیہ اگست ۲۰۱۳ بتغیر

ہیں۔[1] آج کی مائیں اَیّامِ حَمل میں تکلیف کا عُذر پیش کرکے فرائض وواجبات، نماز، روزہ اور دیگر اَوراد و وظائف چھوڑ دیتی ہیں اور فُضُول باتوں اور بے کار کاموں میں مشغول رہتی ہیں، فلمیں دیکھتی ہیں، گانے سنتی ہیں اور موبائل کے پیچھے پڑی رہتی ہیں، حالانکہ انہیں اندازہ ہونا چاہئے کہ اُن کی فِلم بینی، فُحش گوئی اور گانے سُننے کا بُرا اَثَر اُن کے پیٹ میں پلنے والے بچّے پر بھی پڑ سکتا ہے۔ آیئے ماں کے پیٹ میں پلنے والے بچّے پر اُس کی ماں کی اچھی عادت کا اچھا اَثَر پڑنے کا ایک عظیمُ الشّان واقعہ سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

اچھی عادت کا اولاد پر اچھا اَثَر

پیرانِ پیر، روشن ضمیر، قطبِ ربّانی، محبوبِ سبحانی حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پانچ بَرَس کی عُمر میں جب پہلی بار بِسْمِ اللہ کی رَسْم کیلئے کسی بُزرگ کے پاس بیٹھے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر سُوْرَۃُ الْفَاتِحہ اور الٓمّٓ سے لے کر 18 پارے پڑھ کر سُنا دیئے۔ اُن بُزُرگ نے پُوچھا: بیٹے اور پڑھیئے۔ فرمایا: بس مجھے اِتنا ہی یاد ہے، کیونکہ میری والدہ کو بھی اتنا ہی یاد تھا، جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا، اُس وقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں نے سُن کر یاد کرلیا تھا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ یہ ماں کے اچھے کاموں کا پیٹ میں پرورش پانے والے بچّے پر اچھا اَثَر نہیں تو اَور کیا ہے؟ یاد رکھئے! کہ ماں دَورانِ حمل قرآنِ کریم کی تلاوت کرے گی تو ضروری نہیں کہ بچّہ حافظِ قرآن بن کر ہی پیدا ہو گا، مگر اتنا ضرور ہے کہ تلاوتِ قرآنِ کریم اور ماں کے اچھے کاموں کا اَثَر بچّے پر ضرور پڑے گا، حامِلہ عَورَتوں کو اِس سلسلے میں خاص توجّہ دینے اور حتَّی الامکان

1...ماہنامہ اشرفیہ اگست ۲۰۱۳ بتغیر
2...الحقائق فی الحدائق، ۱/ ۱۴۰ بتغیر قلیل

موبائل سے بچنے کی ضرورت ہے۔ ویسے بھی عَورَتیں گھر کی مالِکہ اور اُمورِ خانہ کی نگہبان اور ذِمّہ دار ہوتی ہیں، لہٰذا اِس اعتبار سے بھی عَورَتوں کے حق میں موبائل کا زیادہ استعمال زہرِ قاتل اور حد دَرَجہ خطرناک ہے، اگر عَورَتیں اکثر اَوقات موبائل میں مشغول رہیں گی تو پھر گھریلو ذِمّے داریوں کو کون سنبھالے گا؟ اِس حقیقت سے انکار نہیں کِیا جاسکتا کہ کام کاج کے دَوران کام کے ساتھ ساتھ مُسلسل موبائل فون کی طرف بھی توجّہ رکھنے سے نہ صرف ذہن پر غیر ضروری دباؤ پڑتا ہے، بلکہ اِس غفلت کے سبب بعض اَوقات گھر میں موجود چھوٹے بچّوں کو ناقابلِ تلافی نُقصان بھی پہنچ جاتا ہے۔[1] اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو اپنی حِفْظ واَمان میں رکھے اور اپنی زندگی کو قرآن وسنّت کے اَحکامات اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں کے مُطابِق گُزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

مِٹا دے ساری خطائیں مِری مٹا یا رب بنا دے نیک بنا نیک دے بنا یا ربّ
رِہائی مجھ کو مِلے کاش نفس و شیطاں سے تِرے حبیب کا دیتا ہوں واسطہ یا ربّ
گناہ بے عدد اور جُرم بھی ہیں لا تعداد مُعاف کر دے نہ سہہ پاؤں گا سزا یا ربّ

(وسائلِ بخشش صفحہ 78)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشقِ مجازی سے جان چُھڑانے کی تدبیریں:

سُوال: اگر کسی سے عشق ہو جائے، بد نگاہی وغیرہ گناہوں کا سلسلہ بھی ہو اور شادی کی ترکیب بھی ممکن نہ ہو، تو اس سے کس طرح چھٹکارا حاصِل کرے؟

جواب: واقعی یہ مُعامَلہ بڑا صبر آزما ہے۔ اس دَوران جو بھی گناہ ہوئے ہوں ان سے سچّے دل سے توبہ کرکے

1 ... روزنامہ انقلاب، ۲۶ ستمبر ۲۰۱۳ جمعرات بتغیر

اِس عشق سراپا فِسق سے نَجات کیلئے **اللہ** غفار عَزَّوَجَلَّ کے عالی دربار میں گڑ گڑا کر دعا مانگے، اُس کو دیکھنے سے بچے، بلکہ اگر اُس کی تصویر، تحفہ یا کوئی اور نشانی اپنے پاس ہو تو اسے بھی نہ دیکھے اور فوراً وہ اشیا اپنے سے الگ کر دے، اُس کا فون نہ سُنے، اُس کا عشقیہ مکتوب نہ پڑھے، حتّٰی کہ اُس کے تصوُّر سے بھی ہر ممکن صورت میں پیچھا چُھڑائے۔ اپنے آپ کو دینی کاموں میں ایک دم مَشغول کر دے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** کی مَحبَّت اپنے دل میں بڑھائے اور بارگاہِ رسالت میں استِغاثہ (یعنی فریاد) پیش کرے:

مَحبَّت غیر کی دل سے نکالو یَارسولَ اللہ! مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یَارسولَ اللہ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُوال: عشق بازی سے پیچھا چُھڑانے کیلئے کوئی وظیفہ بھی بتا دیجئے۔

جواب: گزشتہ سُوال کے جواب کی ابتداء میں جو مَدَنی پھول پیش کئے اِس کے ساتھ ساتھ بے شک قراٰنی آیات پر مشتمل یہ "عمل" بھی کر لیا جائے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۷﴾
اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ

باوضو تین، 3 بار پڑھ کر (اوّل وآخر ایک بار دُرُود شریف) پانی پر دم کر کے پی لے۔ یہ عمل 40 دن تک کرے۔

اوراد ووظائف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نفس کی بُری خواہشات سے چھٹکارا، نفسِ امّارہ کی قید سے رِہائی اور گناہوں سے مغفرت پانے کے لیے وقتاً فوقتاً اِن **اَوراد** کی برکتیں حاصل کرتے رہئے، چنانچہ

- جو کوئی اس اسمائے مبارکہ "**یَاغَفَّارُ**" کو ہمیشہ پڑھا کرے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نفس کی بُری خواہشات سے چھٹکارا پائے گا۔ (مدنی پنج سورہ، ص248)
- جو کوئی نفسِ اَمّارہ کے ہاتھ گرفتار ہو تو ہر روز "**یَاخَبِیۡرُ**" کا وظیفہ کر لیا کرے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نجات پائے گا۔ (مدنی پنج سورہ، ص250)
- جس کے گناہ بہت ہوں، وہ اِس اِسمِ پاک "**یَاعَفُوُّ**" کی کثرت کرے، اللہ تَعَالٰی اپنے فضل سے اس کے تمام گُناہ بخش دے گا۔ (مدنی پنج سورہ، ص257)

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے عشقِ مجازی کی تباہ کاریوں اور موبائل و اِنٹرنیٹ کے نُقصانات کے بارے میں سُنا۔

- یقیناً عشقِ مجازی اور بُری خواہشات میں مبتلا ہونا، بے شمار گناہوں میں مبتلا ہونے کا سبب ہے۔
- یقیناً عشقِ مجازی اور بُری خواہشات میں مبتلا ہونا، زِندگی بھر کے پچھتاوے کا سبب بن جاتا ہے۔
- عشقِ مجازی اور بُری خواہشات سے بچنے کے لیے مرد کا اُن عورتوں سے کہ جن سے شریعت میں پردہ ہے، ان سے تنہائی اِختیار کرنا یا غیر شرعی طور پر رابطے کرنا، بہت سے گناہوں کا سبب بن سکتا ہے۔
- عشقِ مجازی اور بُری خواہشات سے بچنے کے لیے مرد کا نامحرم عورتوں سے فون، انٹرنیٹ، ایس ایم ایس یا واٹس ایپ کے ذریعے سے رابطہ کرنے سے بچنا، بہت ضروری ہے، ورنہ یہ بُری حرکت عمر بھر کا روگ بن سکتی ہے۔

- عشقِ مجازی اور بُری خواہشات سے بچنے کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رو رو کر دُعا کیجئے۔
- عشقِ مجازی اور بُری خواہشات سے بچنے کے لیے اِنٹرنیٹ اور موبائل کے غلط اِستعمال سے بچئے۔
- عشقِ مجازی اور بُری خواہشات سے بچنے کے لیے روحانی علاج کیجئے۔
- عشقِ مجازی اور بُری خواہشات سے بچنے کے لیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی یاد میں مگن ہو جائیے۔
- عشقِ مجازی اور بُری خواہشات سے بچنے اور کِردار و گفتار کی بہتری کے لیے اچھی صُحبت اور مدنی ماحول اپنا لیجئے۔
- عشقِ مجازی اور بُری خواہشات سے بچنے کے لیے مدنی انعامات کے عامِل اور مدنی قافلوں کے مسافر بن جائیے۔ ہاتھوں ہاتھ 26 ماہ یا 12 ماہ کے مدنی قافلوں میں سفر اِختیار کیجئے ۔63 روزہ مدنی تربیتی کورس یا 41 روزہ مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس، ورنہ کم از کم 12 روزہ کِردار ساز مدنی کورس کرنے کی سعادت حاصل کیجئے اور ہر 30 دن میں کم اَز کم ایک بار 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر تو کرنا ہی چاہیے۔

آئیں نہ مجھے وسوسے اور گندے خیالات — دے ذِہن کا اور دِل کا خدا قفلِ مدینہ
رفتار کا گُفتار کا کِردار کا دے دے — ہر عضو کا دے مجھ کو خدا قفلِ مدینہ
دوزخ کی کہاں تاب ہے کمزور بدن میں — ہر عضو کا عطّار لگا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش صفحہ 95)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیض سے جہاں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مُبلِّغین نے لوگوں کی اِصلاح کیلئے مختلف شُعبہ جات میں نُمایاں طور پر مدنی کام کِیا، وہیں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی توجّہ اور مدنی سوچ کے تحت دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات میں سے ایک شعبہ بنام **"مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ"** بھی ہے،اس مجلس کے ذِمہ داران، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی غمخواری کے مُقدّس جذبے کے تحت، رِضائے الٰہی کے حصول کی نِیّت سے اپنے شعبے سے متعلقہ مدنی کاموں میں مصروف ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ربیعُ الاخر 1433ھ بمُطابِق مارچ 2012 تک مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ کے تحت پاکستان کے سینکڑوں شہروں میں کم وبیش 600 کے قریب بستوں کے ساتھ ساتھ ،بیرونِ ملک 150 سے زائد مقامات، جن میں ساؤتھ افریقہ، کینیڈا، افریقہ (ممباسا، تنزانیہ، یوگنڈا)، ماریشس، انگلینڈ (بریڈ فورڈ، برمنگھم) امریکہ، اسپین، یونان، عَرَب شریف، عَرَب اَمارات، کویت، عُمّان، ہانگ کانگ، ساؤتھ کوریا، ہند، (کے تقریباً 70شہر) شامل ہیں، میں تعویذاتِ عطاریہ کے بستوں پر سینکڑوں اسلامی بھائی (جنہیں مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ کی طرف سے اِجازت اور تَربِیَت حاصل ہے) دُکھی اِنسانیّت کی غمخواری کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کو فروغ دینے میں مصروف ہیں۔ ہر ماہ تقریباً ایک لاکھ پچیس ہزار (1,25,000) مریضوں کو 4 لاکھ سے زائد تعویذات واَوْرادِ عطاریہ دیئے جاتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "یومِ تعطیل اعتکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کے عملی حالات آج ناگُفتہ بِہ ہیں، عشقِ مجازی کا زور دار سیلاب جسے دیکھو بہائے لئے جارہا ہے، ایسے میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کسی نعمتِ عُظمیٰ سے کم نہیں، لہٰذا اَخلاقی شَرعی اور مُعاشَرتی بُرائیوں سے بچنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "یومِ تعطیل اعتکاف" بھی ہے۔ اس مدنی کام کا بُنیادی مقصد مساجِد کو آباد کرنا، عَلاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے ذریعے گھروں، دُکانوں میں جاجاکر نماز کی دعوت پیش کرنا، نماز، سُنّتیں اور آداب وغیرہ سکھانے کی ترکیب کرنا اور وہاں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کو شروع یا مزید مضبوط کرنا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ احادیثِ مُبارَکہ میں مسجدوں کو آباد کرنے کے ایمان افروز فضائل بیان کئے گئے ہیں، آیئے اِس ضمن میں تین (3) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے اور یومِ تعطیل اعتکاف میں ہر ہفتے شرکت کی نِیَّت کیجئے۔

1. بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی، اللہ والے ہیں۔ (1)
2. جو مسجد سے مَحَبَّت کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ (2)
3. جب کوئی بندہ نماز اور ذِکر کے لئے مسجِد کو ٹھکانا بنالیتا ہے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے جیسا کہ جب کوئی غائب آتا ہے، تو اُس کے گھر والے اُس سے خُوش ہوتے ہیں۔ (3)

1...معجم اوسط، من اسمه ابراهيم، ۲/ ۵۸، حديث: ۲۵۰۲

2...معجم اوسط، من اسمه محمد، ۴/ ۴۰۰، حديث: ۶۳۸۳

3...اِبن ماجه، كتاب المساجد و الجماعة، باب: لزوم المساجد... الخ، ۱/ ۴۳۸، حديث: ۸۰۰

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ،پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کا اعتِکاف کرنے کی برکت سے کئی لوگوں کی زندگیوں میں حیرت انگیز مدنی اِنقِلاب برپا ہوگیا اور وہ گُناہوں کی آفتوں اور عشقِ مجازی کی ہلاکتوں سے خود کو بچانے میں کامیاب ہوگئے، آیئے ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں:

ناکام عاشق

بابُ المدینہ (کراچی) کے عَلاقے مَلیر کے ایک اسلامی بھائی، اپنی زندگی میں آنے والے مَدَنی اِنقِلاب کے بارے میں کچھ یُوں تحریر فرماتے ہیں: میں شُومیِ قِسمت (یعنی بدقسمتی) سے عشقِ مجازی میں گرفتار ہوکر گُناہوں میں بدمست ہوگیا تھا، ایک روز مجھے خبر ملی کہ گھر والوں نے "اُس" کی شادی کہیں اور کردی ہے۔ اِس وُقُوعے (یعنی صَدمے) کے بعد میری زندگی اَجیرَن (اَ۔جی۔رَن یعنی دُشوار) ہو کر رہ گئی، بِالآخِر میرا بھی اَنجام وُہی ہوا جو عشقِ مَجازی میں شیطان کے ہاتھوں کِھلونا بننے والے سینکڑوں ناکام ونامُراد عاشقوں کا ہوا کرتا ہے، چُنانچِہ بیزار ہو کر میں چَرَس، اَفیون، شراب، ہیروئن اور نَشہ آور اِنجکشن جیسی مُہلِک مُنَشِّیات (مُ۔نَش۔شِیْ۔یات) کا عادی بن گیا۔ اپنے فاسِد گُمان میں قلبی سُکون پانے کی خاطِر شاید ہی کوئی نشہ ہو جو میں نے نہ کیا ہو۔ زندگی سے اِس قدَر تنگ آچکا تھا کہ مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی بار تو خُودکُشی کی بھی ناکام کوشِش کی، خُود کو ختم کرنے کی خاطر ڈیٹول، پیٹرول اور تیزاب تک پیا، لیکن سانسوں کی گنتی ابھی پوری نہ ہوئی تھی۔ رَبُّ العٰلَمین عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی پر قُربان جاؤں کہ اتنی نافرمانیوں کے باوُجُود اُس نے مجھ پر بابِ رَحمت بند نہ کیا، سببِ کرم کچھ یُوں ہوا کہ میری مُلاقات دعوتِ اسلامی کے

مہکے مہکے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابَستہ ایک عاشِقِ رسول سے ہو گئی۔ اُن کے میٹھے بول سُن کر میرے دل میں اَز سَرِ نو جینے کی اُمنگ جاگ اُٹھی، اُن کی اِنفرادی کوشش کی بَرَکت سے 29 شَعبانُ المُعظَّم ۱۴۲۷ھ بمُطابِق 2006ء کو مجھے دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کی رُوحانیّت سے بھرپُور فَضاؤں میں آنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہاں ہر سُو سبز سبز عمامے والے عاشقانِ رسول کو دیکھ کر میرا ایمان تازہ ہو گیا اور ہاتھوں ہاتھ ۱۴۲۷ھ کے پورے ماہِ رَمضانُ المبارَک کے اجتماعی اعتِکاف میں بیٹھ گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ گُناہگار کو بھی رَمضانُ المبارَک کے روزے رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی، مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے میرے سر سے عشقِ مَجازی کا بُھوت اُتر گیا، دل سے بُرے خیالات جاتے رہے، میں نے چہرے پر داڑھی، سر پر سبز سبز عمامہ شریف اور بدن پر سنّت کے مُطابِق مَدَنی لباس سجالیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پنجوقتہ نَماز کا پابند بن گیا اور تادمِ تحریر **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے"** کے مُقدّس جذبے کے تحت مَدَنی کاموں کیلئے کوشاں ہوں۔

عطائے حبیبِ خُدا مَدَنی ماحول ہے فَیضانِ غَوث و رضا مَدَنی ماحول
بَفَیضانِ احمد رضا اِنْ شَآءَ اللّٰہ یہ پُھولے پھلے گا سَدا مَدَنی ماحول

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ

سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسواک کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے مسواک کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔

پہلے دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ❀ دو رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی ستّر (70) رَکعتوں سے افضل ہے۔[2] ❀ مسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی اور (یہ) ربّ تعالیٰ کی رِضا کا سبب ہے۔[3] ❀ حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: (چندیہ ہیں) منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رَبّ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔ ❀ حضرت سیِّدنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فُضُول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا استِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔[4]

❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 . . . اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، کتاب الطہارۃ، الترغیب فی السواک . . . الخ، ۱/۱۰۲، حدیث: ۳۳۷

3 . . . مُسندِ احمد، مسند عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

4 . . . اِحیاء الْعُلوم، کتاب آداب الاکل، فصل: یجمع آدابا . . . الخ، ۲/۲۷

❀ مسواک جب نا قابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سَمُندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سَفَر کرتا رہوں پروَردگار سنّتوں کی تَربِیَت کے قافِلے میں بار بار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس(10) رحمتیں نازِل فرماتا ہے، دس(10) گُناہ مٹاتا ہے اور دس(10) دَرَجات بُلند فرماتا ہے۔

(نسائی ص ۲۲۲ حدیث ۱۲۹۴، از ضیائے دُرُوْد و سلام، ص ۳)

یانبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام
مجھ کو ھے ناز کہ میں ہوں تیرا غُلام
اپنی رحمت سے تُو شاہِ خیرُالاَنام
مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ھے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر

تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معذُور چلنے پھرنے لگا:

ایک بارڈاکوؤں کی ایک جماعت لُوٹ مار کیلئے نکلی، دریں اَثناء (اسی دوران اُنہوں نے) رات ایک مُسافر خانہ میں قیام کِیا اور وہاں یہ ظاہِر کیا کہ ہم لوگ راہِ خُدا کے مُسافِر ہیں۔ مُسافِر خانہ کا مالِک نیک آدمی تھا، اُس نے رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کی نیّت سے ان کی خُوب خدمت کی۔ صُبح وہ ڈاکو کسی طرف روانہ ہوگئے اور لُوٹ مار کرکے شام کو واپَس وَہیں آگئے۔ گُزشتہ شب مُسافِر خانہ والے کے جس لڑکے کو (اُنہوں نے) چلنے پھرنے سے معذور دیکھا تھا، وہ آج بِلا تَکَلُّف چل پھر رہا تھا! اُنہوں نے تعجُّب کے ساتھ مُسافِر خانہ والے سے اِسْتِفسار کِیا: کیا یہ وُہی کل والا معذور لڑکا نہیں؟ اُس نے بڑے اِحتِرام سے جواب دیا: جی ہاں، یہ وُہی ہے۔ پُوچھا، یہ کیسے صحّت یاب ہوگیا؟ جواب دیا، یہ سب آپ جیسے راہِ خدا کے مُسافِروں کی بَرَکت ہے، بات یہ ہے کہ آپ لوگوں نے جو کھایا تھا، اُس میں سے کچھ بچ رہا تھا، ہم نے آپ حضرات کا جُوٹھا کھانا، بہ نیّتِ شِفا اپنے معذور بچے کو کِھلایا اور جُوٹھے پانی سے اُس کے بَدَن پر مالِش کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ جیسے نیک بندوں کے جھوٹے کھانے اور پانی کی بَرَکت سے ہمارے معذور بچّے کو شِفاء عطا فرمادی۔ جب ڈاکوؤں نے یہ سُنا تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، روتے ہوئے اُنہوں نے کہا، یہ سب آپ کے حُسنِ ظن کا نتیجہ ہے ورنہ ہم تو سخت گنہگار لوگ ہیں، سُنو ہم راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے

مسافِر نہیں ڈاکو ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِس کرم نوازی نے ہمارے دلوں کی دُنیا زَیرو زَبر کردی، ہم آپ کو گواہ رکھ کر توبہ کرتے ہیں۔ چُنانچِہ تائب ہو کر ان لوگوں نے نیکی کا راستہ لیا اور مرتے دم تک توبہ پر ثابِت قدم رہے۔(کتابُ القَلْیُوبِی ص ۲۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فیضانِ سُنّت کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُسنِ ظن کی برکتوں سے مالا مال بیان کردہ عظیمُ الشّان حکایت "**فیضانِ سُنّت**" جلد اوّل میں موجود ہے ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی لکھی ہوئی عظیم کتاب ہے ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل میں 4 ابواب ہیں (فیضانِ بسم اللہ، آدابِ طعام، پیٹ کا قفلِ مدینہ اور فیضانِ رمضان) ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل 1548 صفحات پر مشتمل ہے ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل کا پہلا باب فیضانِ بِسْمِ اللہ، بِسْمِ اللہ پڑھنے کے فضائل، جنّات سے سامان کی حفاظت کا طریقہ، بُخار کے 5 مدنی علاج، دَردِ سر کے 7 علاج، خواب بیان کرنے کے دلائل وغیرہ پر مشتمل ہے ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل کا دُوسرا باب ''**آدابِ طعام**'' کھانے کی سُنّتیں اور آداب کے ساتھ ساتھ ہاتھ سے کھانے کے طِبّی فوائد، ٹیک لگا کر کھانے کے طِبّی نقصانات، جنّات لیموں سے گھبراتے ہیں، رنگ برنگی 99 حکایات، مرحوم نگرانِ

شُوریٰ حاجی محمد مشتاق عطاری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے مختصر حالاتِ زندگی اور جانشینِ امیرِ اہلسنّت، شہزادہ عطار، ابُو اُسید حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ الۡعَالِی کو امیرِ اہلسنت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی جانب سے لکھے گئے، ایک مکتوب (خط) وغیرہ پر مشتمل ہے، ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل کا تیسرا باب "**پیٹ کا قفلِ مدینہ**" بھوک کے فضائل کے ساتھ ساتھ 52 حکایات پر مشتمل ہے، ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل کا چوتھا باب "**فیضانِ رمضان**" فضائلِ رمضان کے ساتھ ساتھ تراویح، لیلۃُ القدر، اعتکاف، عید الفطر کے فضائل اور نفل روزوں کے فضائل، روزہ داروں کی حکایات اور اعتکاف کرنے والوں کی 41 مدنی بہاروں پر مشتمل ہے ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل کو بہت آسان انداز میں لکھنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ کم پڑھے لکھے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں بھی بآسانی سمجھ سکیں۔ ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل مبلغین و مبلغات کے ساتھ ساتھ، علماء و واعظین، خطباء و مقررین، مُصنّفین وغیرہ کے لیے یکساں طور پر مفید ہے ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل کا جو خوش نصیب اسلامی بھائی یا اسلامی بہن کم از کم 40 دن روزانہ 2 درس دے اُس کے لیے امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی جانب سے اِس پوری کتاب کا ثواب اِیصال کیا گیا ہے ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل کو جو خوش نصیب اسلامی بھائی یا اسلامی بہن 163 دن کے اندر اندر مکمل پڑھ لے، اُس کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی، امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی جانب سے ایمان پر اِستقامت، سکرات میں نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت، قبر و حشر میں راحت، بے حساب مغفرت اور جنّت الفردوس میں مدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پڑوس ملنے کی دُعا ہے، ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کی جا سکتی ہے ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل دعوتِ اسلامی کی

ویب سائٹ www.dawateislami.net سے مفت میں پڑھی جا سکتی ہے ، ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کی جاسکتی ہے ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل اگر مخیّر اسلامی بھائی اپنے مرحومین کے اِیصالِ ثواب کے لیے خرید کر مساجد و مدارس، دفاتر و کارخانے، اسکول و کالج کے لیے وقف کریں یا درس دینے والوں کو تحفۃً دے دیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا انبار لگ جائے گا۔

مجھے درسِ فیضانِ سُنّت کی توفیق
ملے دن میں دو مرتبہ یا اِلٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! فیضانِ سُنّت جلد اوّل سے بیان کی گئی اس حکایت سے معلوم ہوا کہ مُسلمان پر حُسنِ ظن کی بہت بَرکتیں ہیں، حُسنِ ظن کا مطلب ہے اچھا گُمان رکھنا، اچھا خیال جمانا مثلاً فُلاں شخص بہت نیک ہے، میرے مرشد، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی ہیں، میرا نگران بہت نیکیاں کرنے والا ہے وغیرہ۔

حُسنِ ظن کی برکتیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسافر خانے کے مالک نے ڈاکوؤں کی جماعت سے حُسنِ ظن رکھا، اُن کی خوب خدمت کی اور اُن کا جوٹھا کھانا بطورِ تبرک اپنے معذور بچے کو کھلایا اور ان کا جوٹھا پانی اپنے معذور بچے کے بدن پر مَلا تو اللہ تعالیٰ نے حُسنِ ظن کی برکت سے اُس معذور بچّے کو شفا عطا فرمادی۔

یہ حُسنِ ظن ہی کی برکت تھی کہ ڈاکوؤں کا گروہ بھی توبہ کرکے نیکی کے راستے پر چل پڑا اور ثابت

قدم رہا۔

کاش! ہمیں بھی ہر نیک مسلمان سے حُسنِ ظن رکھنا نصیب ہو جائے۔ کاش! ہمیں بھی اپنے دینی اُستاد سے، اپنے امام صاحب سے، اپنے نگران سے حُسنِ ظن رکھنا نصیب ہو جائے۔ اٰمین

آئیں نہ مجھے وسوسے اور گندے خیالات
دے ذہن کا اور دِل کا خدا قفلِ مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے یہ بھی پتہ چلا کہ جب ایک عام سے مُسلمان کے جُوٹھے میں بھی شِفا ہے تو ایک نیک، مُتَّقی، پرہیز گار اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کے جُوٹھے میں برکتوں کا کیسا سُمُندر ٹھاٹھیں مارتا ہو گا۔

مفلوج کی ہاتھوں ہاتھ شفایابی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صلوٰۃ وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رَمَضانُ المبارَک کے آخِری عشرہ میں مساجِد کے اندر اجتِماعی اعتِکاف کا سلسلہ ہوتا ہے جس میں مُعتکِفین کی سنّتوں بھری تربیّت کی جاتی ہے۔ مُعاشَرہ کے کئی بگڑے ہوئے اَفراد دَورانِ اعتِکاف گناہوں سے تائب ہو کر زندَگی کے نئے دَور کا آغاز کرتے ہیں۔ بعض اوقات ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے ایمان افروز کَرِشمات کا بھی ظُہُور ہوتا ہے چُنانچِہ رَمَضانُ المبارَک 1425ھ کے اجتِماعی اعتِکاف میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں جہاں کم و بیش 2000 مُعتکِفین تھے، اُن میں ضِلع چکوال (پنجاب، پاکستان) کے 77 سالہ مُعَمَّر بُزُرگ حافِظ محمد اشرف

صاحِب بھی مُعتکِف ہو گئے۔ قِبلہ حافِظ صاحِب کا ہاتھ اور زَبان مَفلوج تھے اور قوّتِ سماعت بھی جواب دے چکی تھی۔ وہ بڑے خوش عقیدہ تھے۔ اُنہوں نے ایک بار اِفطار کے کھانے میں بَصَد حُسنِ ظن، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے جُوٹھا کھانا لیکر کھایا، اُنہی سے دَم بھی کروایا، بس اُن کے حسنِ ظن نے کام کر دکھایا، رَحمتِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کو جوش آیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو شِفا یاب فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا فالج کا مرض جاتا رہا۔ اُنہوں نے ہزاروں اسلامی بھائیوں کی موجودگی میں فیضانِ مدینہ کے مَنچ پر چڑھ کر بَصَد عقیدت اپنے رُوبہ صِحّت ہونے کی بِشارت سُنائی، یہ نویدِ جانفِزا سُن کر فَضاء "اللہ، اللہ، اللہ، اللہ" کی پُر کیف صداؤں سے گونج اُٹھی۔ اُن دنوں کئی مقامی اَخبارات نے اِس خبرِ فرحت اثر کو شائع کیا۔

دعوتِ اسلامی کی قیّوم دونوں جہاں میں مچ جائے دُھوم
اِس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ یااللہ مِری جھولی بھر دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چُونکہ ہمیں یہ نہیں معلوم کہ کون شَخْص اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی اوراس کا مُقرَّب بندہ ہے، اس لیے ہمیں ہر ایک مُسلمان بھائی کے جُوٹھے کی قدر کرنی چاہیے۔ مگر افسوس! ہمارے مُعاشَرے میں رائج ہو جانے والی دیگر کئی خلافِ شرع رَسْموں کی طرح بچے ہوئے کھانے و مشروبات کو ضائع کرنے کا رُجحان بڑھنے کے ساتھ ساتھ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فیشن بنتا چلا جارہا ہے۔ ہر طرف کھانے کی بے حُرمتی کے دِلسوز نَظّارے ہیں، گھریلو فنکشنز(تقریبات) ہوں یا بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کی نیاز کے تَبرُّکات، سَماجی مَحافل ہوں یا شادی کی تقریبات، ہر طرف کھانے کو ضائع کرنے کے

افسوس ناک مَناظر ہیں، تھالوں میں بچا ہوا تھوڑا سا کھانا، پیالوں اور پتیلوں، دیگوں میں بچا ہوا شوربا، پلیٹ میں بچ جانے والا سالن اور روٹی کے بچ جانے والے قابلِ استعمال کنارے اور ٹکڑے دوبارہ استِعمال کرنے کا اکثر لوگوں کا ذِہن نہیں ہوتا، اِس طرح بَہُت سارا بچا ہوا کھانا، عُموماً کچرا کُونڈی (Dust Bin) کی نذر کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ اِسراف (یعنی کسی چیز کا ضائع کرنا) ہے، لہٰذا اب تک جتنا بھی اِسراف کیا ہے، اس سے توبہ کیجئے اور آئندہ کھانے کے ایک دانے یا شوربے کے ایک قطرے کا بھی اِسراف نہ ہو اس کا عہد کیجئے! یادرکھئے! "ایسا اِسراف جس میں مال کا ضائع ہونا پایا جائے، یہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے"۔

اسی طرح **گلاس** میں بچے ہوئے مُسلمان کے صاف سُتھرے جُوٹھے پانی یا مشروب کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہیے، مَنْقول ہے: **سُؤرُ الْمُؤمِنِ شِفَاءٌ** یعنی مُسلمان کے جُوٹھے میں شِفا ہے۔ (الفتاوی الفقهية الكبرى لابن حجر الهيتمي ج ۴ ص ۱۱۷) اپنے مُسلمان بھائی کا جُوٹھا اِستِعْمال کرنے میں جہاں شِفا ملنے کی اُمید ہے، وہیں آپس میں اُخُوَّت و بھائی چارہ پیدا ہونے، باہمی مَحَبَّت کے بڑھنے، تکبُّر جیسی بیماری سے بچنے، عاجزی و اِنکساری پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ گُناہوں سے مُعافی ملنے کی بھی خُوشخبری ہے، جی ہاں چُنانچِہ

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: "عاجزی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے مُسلمان بھائی کا جُوٹھا یعنی بچا ہوا پانی پی لے اور جو اپنے بھائی کا جُوٹھا پیتا ہے اس کے 70 دَرَجات بُلند کر دیئے جاتے ہیں، 70 گُناہ مِٹادیئے جاتے ہیں اور اس کے لئے 70 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (کنزالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الحدیث: ۵۷۴۵، ج ۳، ص ۵۱)

مرحبا! مسلمان بھائی کا جوٹھا یعنی بچا ہوا پانی پی لینا، **عاجزی** کی علامت ہے، **مسلمان بھائی کا جوٹھا** یعنی بچا ہوا پانی پی لینا **70 درجات کی بُلندی** کا سبب ہے، مسلمان بھائی کا جوٹھا یعنی بچا ہوا پانی پی لینا **70 گناہوں** کو مِٹا دِیے جانے کا سبب ہے، مسلمان بھائی کا جوٹھا یعنی بچا ہوا پانی پی لینا **70 نیکیوں** کے لکھے جانے کا سبب ہے۔

گناہوں سے مجھ کو بچا یا اِلٰہی
بری عادتیں بھی چھڑا یا اِلٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زرد چہرے والا موچی:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "عُیونُ الحکایات حصہ اول" کے صفحہ نمبر 166 پر حکایت نمبر 74 ہے:

حضرت سیدنا خلد بن ایوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "بنی اسرائیل کے ایک عابد نے پہاڑ کی چوٹی پر ساٹھ (60) سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی۔ ایک رات اس نے خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: "فلاں موچی تجھ سے زیادہ عبادت گزار ہے اور اس کا مرتبہ تجھ سے زیادہ ہے۔"

جب وہ عابد نیند سے بیدار ہوا تو خواب کے بارے میں سوچا، پھر خود ہی کہنے لگا: "یہ تو محض خواب ہے، اس کا کیا اعتبار۔" لہٰذا اس نے خواب کی طرف توجہ نہ دی، کچھ عرصہ بعد اسے پھر اسی طرح خواب میں کہا گیا کہ فلاں موچی تجھ سے افضل ہے۔ مگر اب کی بار بھی اس نے خواب کی طرف کوئی توجہ نہ دی، تیسری مرتبہ پھر اسے خواب میں اسی طرح کہا گیا۔ بار بار خواب میں جب اسے موچی کی

فضیلت کے بارے میں بتایا گیا تو وہ پہاڑ سے اترا اور اس موچی کے پاس پہنچا۔ موچی نے جب اسے دیکھا تو اپنا کام چھوڑ کر تعظیماً کھڑا ہو گیا اور بڑی عقیدت سے اس عابد کی دَست بوسی کرنے لگا، پھر عرض گزار ہوا: ”حضور! آپ کو کس چیز نے عبادت خانے سے نکلنے پر مجبور کیا ہے؟“

وہ عابد کہنے لگا: ”میں تیری وجہ سے یہاں آیا ہوں، مجھے بتایا گیا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں تیرا رُتبہ مجھ سے زیادہ ہے؟“ اس وجہ سے میں تیری زیارت کرنے آیا ہوں، مجھے بتا کہ وہ کونسا عمل ہے، جس کی وجہ سے تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اعلیٰ مقام حاصل ہے؟ وہ موچی خاموش رہا، گویا وہ اپنے عمل کے بارے میں بتانے سے ہچکچاہٹ محسوس کر رہا تھا۔ پھر کہنے لگا: ”میرا اور تو کوئی خاص عمل نہیں، ہاں! اتنا ضرور ہے کہ میں سارا دن رزقِ حلال کمانے میں مشغول رہتا ہوں اور حرام مال سے بچتا ہوں، پھر اللہ تعالیٰ مجھے سارے دن میں جتنا رِزق عطا فرماتا ہے، میں اس میں سے آدھا اس کی راہ میں صدقہ کر دیتا ہوں اور آدھا اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہوں۔ دوسرا عمل یہ ہے کہ میں کثرت سے روزے رکھتا ہوں، اس کے علاوہ کوئی اور چیز میرے اندر ایسی نہیں جو باعثِ فضیلت ہو۔“

یہ سن کر عابد اس نیک موچی کے پاس سے چلا گیا اور دوبارہ عبادت میں مشغول ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد پھر اسے خواب میں کہا گیا: ”اس موچی سے پوچھو کہ کس چیز کے خوف نے تمہارا چہرہ زرد کر دیا ہے؟ چنانچہ وہ عابد دوبارہ موچی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا: ”تمہارا چہرہ زرد کیوں ہے؟ آخر تمہیں کس چیز کا خوف دامن گیر ہے؟“ موچی نے جواب دیا: ”جب بھی میں کسی شخص کو دیکھتا ہوں تو مجھے یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ شخص مجھ سے اچھا ہے، یہ جنّتی ہے اور میں جہنّم کے لائق ہوں، میں اپنے آپ کو سب سے حقیر جانتا ہوں اور اپنے آپ کو سب سے زیادہ گناہگار تصور کرتا ہوں اور مجھے ہر وقت جہنّم کا خوف

کھائے جارہاہے۔ بس یہی وجہ ہے کہ میرا چہرہ زرد ہو گیاہے۔" وہ عابد واپس اپنے عبادت خانے میں چلا گیا۔

حضرت سَیِّدُنا خلد بن ایوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "اس موچی کو اس عبادت گزار شخص پر اسی لئے فضیلت دی گئی کہ وہ دوسروں کے مقابلے میں اپنے آپ کو حقیر سمجھتا تھا اور اپنے علاوہ سب کو جنّتی سمجھتا تھا۔" (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پہاڑ کی چوٹی پر 60 سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کرنے والے عابد سے بڑھ کر ایک موچی کو اُس سے بڑھ کر عبادت گزار اور بڑا مقام حاصل ہوا، اُس نیک اور صالح موچی کی خصوصیات کیا تھیں کہ وہ سارا دن رِزقِ حلال کماتا، حرام سے بچتا اور پھر آدھا مال راہِ خدا میں صَدَقہ کر دیتا۔ دُوسرا عمل اُس نیک اور صالح موچی کا یہ تھا کہ کثرت سے روزے رکھتا اور خاص طور پر وہ عمل جس کی بِنا پر اُس نیک اور صالح موچی کو 60 سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کرنے والے عابد سے بڑھ کر مقام حاصل ہوا، وہ خاص عمل یہ تھا کہ وہ سب سے حُسنِ ظن رکھتا اور سب کو اپنے سے بہتر جانتا، اپنے علاوہ سب کو جنّتی سمجھتا اور خود اُس کی اپنی کیفیت یہ تھی کہ جہنّم کے خوف سے اُس کا چہرہ زرد ہو گیا تھا۔

تیرے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ
میں تھر تھر رہوں کانپتا یا اِلٰہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! حُسنِ ظن ایک عُمدہ عبادت ہے، سِینے میں دھڑکنے والا دِل بھی ہمارے نامہ اعمال میں نیکیوں کے اِضافے کا سبب بنے گا یا گناہوں کی ترقی میں برابر کا شریک

ہو گا، جب میدانِ محشر میں ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان وغیرہ سے حساب لیا جائے گا تو یہ دِل بھی اِن اعضاء کے ساتھ شریک ہو گا۔ اگر مسلمانوں سے حُسنِ ظن رکھیں گے تو یہ دِل ہمارے لیے نیکیوں میں اِضافے کا سبب بنے گا اور اگر مسلمانوں سے بِلاوجہ بدگمانی کی تو یاد رکھئے! اِس پر بھی پکڑ کا خوف ہے۔

چُنانچہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل، آیت نمبر 36 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْــٴُـوْلًا ﴿۳۶﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک کان اور آنکھ اور دِل ان سب سے سوال ہونا ہے۔

دِل کے تیمار ہمارا کرتا
آپ بیمار ہے کیا ہونا ہے

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرما رہے ہیں: وہ دِل جس میں پورے جسم کی خیر خواہی کا جذبہ ہوتا ہے، اگر کسی ایک عضو کو تکلیف ہو تو دِل فوراً پریشان ہو جاتا ہے اور ہمارا حال یہ ہے کہ ہمارا دِل خود ہی گناہ کر کر کے بیمار ہو چکا ہے، تو یہ دِل کس طرح ہماری تیمارداری اور خیر خواہی کرے گا، اللہ ہی جانے ہمارا کیا بنے گا؟

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

قلب پتھر سے بھی سختی میں بڑھا جاتا ہے
خَول پر خَول سیاہی کا چڑھا جاتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے اور خوب یاد رکھئے، اس فانی دُنیا میں اپنی زِندگی کے مختصر دن گزارنے کے بعد ہمیں اندھیری قبر میں اُتار دِیا جائے گا، نہ جانے کتنے عرصے تک ہمیں قبر کی

وحشت و تنہائی میں رہنا پڑے گا، پھر جب میدانِ محشر میں ہم اپنے خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو ہمیں اپنا ہر ہر عمل اپنے نامہ اعمال میں لکھا ہوا دِکھائی دے گا، جیسا کہ قرانِ کریم پارہ 30، سُوْرَۃُ الزِّلْزَال، آیت نمبر 8،7،6 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یَوْمَىٕذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ﳔ لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْؕ(۶) فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗؕ(۷) وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ۠(۸)	تَرجَمۂ کنزالایمان: اس دن لوگ اپنے ربّ کی طرف پھِریں گے، کئی راہ ہو کر تا کہ اپنا کیا دِکھائے جائیں، تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ہمارے لیے بخشش کا حکم ہو گا یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جہنّم میں ڈالے جانے کا حکم دِیا جائے گا۔

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی
ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یا ربّ
عفو کر اور سدا کے لیے راضی ہو جا
گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یا ربّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "**اللہ والوں کی باتیں** جلد 2" میں ہے:

حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ مُزَنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب کسی بوڑھے کو دیکھتے تو فرماتے: "یہ

مجھ سے بہتر ہے اور مجھ سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے کا شرف رکھتا ہے اور جب کسی جوان کو دیکھتے تو فرماتے یہ مجھ سے بہتر ہے کیونکہ میں اس سے زیادہ گناہوں کا مرتکب ہوا ہوں۔" نیز یہ بھی فرمایا کرتے کہ "خود پر ایسا کام لازم کرلو کہ اگر اسے بجالاؤ تو اجر و ثواب کے حقدار ٹھہرو اور اگر عمل نہ کرسکو تو گنہگار نہ ٹھہرو اور ایسے کاموں سے بچو کہ اگر بجالاؤ تو اجر نہ پاؤ اور رہ جائے تو گنہگار ہو۔" پوچھا گیا: "وہ کیا ہے؟" فرمایا: "لوگوں سے بدگمانی رکھنا، کیونکہ اگر تمہارا گمان درست ثابت ہوا، تمہیں اس پر اجر و ثواب نہیں ملے گا، لیکن اگر گمان غلط ثابت ہوا تو گنہگار ٹھہرو گے۔"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کی شان پر قربان جایئے! کس طرح اپنے آپ کو مسلمانوں کی بدگمانی سے بچاتے ہیں اور حُسنِ ظن کی ترکیب بناتے ہیں، کاش! ہمیں بھی اِن کے صدقے میں بدگمانی سے بچ کر ہر مسلمان کے بارے میں حُسنِ ظن رکھنا نصیب ہو جائے۔

پارہ 26 سُوْرَۃُ الحُجُرات آیت نمبر 12 میں اِرشادِ رَبّانی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو! بے شک کوئی گمان گُناہ ہو جاتا ہے۔

اِس آیتِ کریمہ میں بعض گُمانوں کو گُناہ قَرار دینے کی وجہ بیان کرتے ہوئے اِمام فخرُ الدِّین رازِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: "کیونکہ کسی شَخْص کا کام (بعض اوقات) دیکھنے میں تو بُرا لگتا ہے، مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا، ممکِن ہے کہ کرنے والا اسے بُھول کر کررہا ہو یا دیکھنے والا ہی خُود غَلَطی پر ہو۔"

(تفسیرِ کبیر ج ١٠ ص ١١٠)

مجھے غیبت و چُغلی و بد گمانی

کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِسرائیلی عبادت گزار اور گنہگار:

بنی اِسرائیل کا ایک شخص جو بہت گنہگار تھا، ایک مرتبہ بہت بڑے عابد (یعنی عبادت گزار) کے پاس سے گزرا، جس کے سر پر بادَل سایہ فگن ہوا کرتے تھے۔ اُس گنہگار شخص نے اپنے دل میں سوچا: "میں بنی اِسرائیل کا انتہائی گنہگار اور یہ بہت بڑے عبادت گزار ہیں، اگر میں ان کے پاس بیٹھوں تو امید ہے کہ اللہ تعالٰی مجھ پر بھی رحم فرمادے۔" یہ سوچ کر وہ اُس عابد کے پاس بیٹھ گیا، عابد کو اُس کا بیٹھنا بہُت ناگوار گزرا، اُس نے دل میں کہا: "کہاں مجھ جیسا عبادت گزار اور کہاں یہ پرلے درجے کا گنہگار! یہ میرے پاس کیسے بیٹھ سکتا ہے!" چنانچِہ اُس نے بڑی حقارت سے اُس شخص کو مخاطِب کیا اور کہا: "یہاں سے اُٹھ جاؤ!" اِس پر اللہ تعالٰی نے اُس زمانے کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام پر وحی بھیجی کہ "ان دونوں سے فرمایئے کہ وہ اپنے عمل نئے سرے سے شروع کریں، میں نے اس گنہگار کو (اس کے حُسنِ ظن کے سبب) بخش دیا اور عبادت گزار کے عمل (اس کے تکبر کے باعث) ضائع کر دیے۔" (احیاء علوم الدین، ج3، ص429)

فخر و غرور سے تُو مجھے بچانا
یا ربّ مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ عبادت گزار نے گنہگار کو کمتر اور حقیر جانا تو

اِس تکبر کی وجہ سے اُس کی عبادت ضائع کر دی گئی، فسادی و گنہگار شخص نے عبادت گزار کو اچھا جانا اور اس سے حُسنِ ظن رکھا تو اُس کے حُسنِ ظن کی برکت سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اُس کی بخشش فرما دی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: "حُسنِ ظن میں کوئی نُقصان نہیں اور بد گمانی میں کوئی فائدہ نہیں"۔

گمان کی تعریف:

یاد رہے! ہر وہ خیال جو کسی ظاہِری نشانی سے حاصل ہوتا ہے، گُمان کہلاتا ہے، اسے ظَن بھی کہتے ہیں۔ مثلاً دُور سے دُھواں اُٹھتا دیکھ کر آگ کی مَوجودگی کا خیال آنا، یہ ایک گُمان ہے۔

(مفرداتِ امام راغب، ص ۵۳۹، ماخوذاً)

گمان کی اقسام:

گُمان (ظن) کی دو (2) قسمیں ہیں: ایک حُسنِ ظن اور دُوسرا سُوئے ظن (بد گمانی)۔

حُسنِ ظن کی تعریف:

حُسنِ ظن کا مطلب ہے اِعْتِقَادُ الْخَیْرِ وَالصَّلَاحِ فِیْ حَقِّ الْمُسْلِمِیْنَ یعنی مُسلمانوں کے حق میں بھلائی اور خیر کا یقین کر لینا۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الآداب، باب ماینھی عنہ من التھاجر۔۔ ۸/۷۷۹) جیسے عین جماعت کے وَقْت کسی کو مسجِد سے باہر نکلتا دیکھ کر یہ گمان کرنا کہ اس کا وضو باقی نہ رہا ہو گا یا اسے کوئی اور عُذرِ شرعی دَرپیش ہو گا۔

حسنِ ظن کا حکم:

صدر الافاضل، حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

گمان کی اقسام اور اُن کا حکم بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

"گمان کی کئی قسمیں ہیں، ایک واجب ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا، ایک مُسْتَحَب وہ مومنِ صالح کے ساتھ نیک گمان رکھنا، ایک ممنوع حرام ہے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بُرا گمان کرنا اور مومن کے ساتھ بُرا گمان کرنا، ایک جائز وہ فاسقِ مُعلن کے ساتھ ایسا گُمان کرنا جیسے افعال اُس سے ظہور میں آتے ہوں"۔(خزائن العرفان، پ۲۶، الحجرٰت، تحت الآیۃ ۱۲)

حُسنِ ظن کے مُتَعَلِّق احادیثِ طیّبہ:

1. اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ مِنَ الْاِیْمَان، یعنی بیشک حُسنِ ظن رکھنا، ایمان کا حصّہ ہے۔(تفسیر روح البیان تحت الآیۃ، "ان بعض الظن اثم" ج ۹، ص:۸۴)

2. سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کعبہ کو مُخاطب کر کے اِرشاد فرمایا: تُو خُود اور تیری فضا کتنی اچھی ہے؟ تُو کتنی عظمت والا ہے اور تیری حُرمت کتنی عظیم ہے؟ اُس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی جان ہے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مؤمن کی جان ومال اور اُس سے اچھا گمان رکھنے کی حُرمت، تیری حُرمت سے بھی زِیادہ ہے۔(سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب حرمۃ دم المؤمن ومالہ، ج ۴، ص ۳۱۹، حدیث: ۳۹۳۲)

3. حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَۃِ "یعنی حُسنِ ظن ایک اچھی عبادت ہے۔"(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الظن، ج ۴، ص ۳۸۸، حدیث: ۴۹۹۳)

بَیان کردہ آخری حدیثِ مُبارکہ کے تحت مُفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت، مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُسلمانوں سے اچھا گُمان کرنا، ان پر بدگُمانی نہ کرنا یہ بھی اچھی عبادات میں سے

ایک عبادت ہے۔(مرآۃ المناجیح ج۶ص۶۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً کسی مسلمان کے بارے میں حُسنِ ظن رکھنا بھی نیکی ہے، مگر شیطان لَعین ہمیں اس سے روکنے کی پُوری کوشش کرے گا اور پلٹ پلٹ کر وار کرے گا تاکہ ہم کسی طرح بدگمانی میں مُبْتلا ہوجائیں۔ بَسا اَوقات شیطان کسی مسلمان کے بارے میں بدگمانی پیدا کرنے کیلئے اس طرح دھوکہ دیتا ہے کہ یہ تیری ہوشیاری اور ذہانت ہے اور چونکہ تُو مومن ہے اور مومن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نُور سے دیکھتا ہے تو تُونے اپنی مومنانہ فِراست سے حقیقت کا سراغ نکال لیا ہے، حالانکہ حقیقت میں وہ اس وَقْت شَیطان کے فریب کا شکار ہوکر بدگمانی کے گُناہ میں مُبْتلا ہورہا ہوتا ہے۔ اسی طرح فون پر کوئی اَہَم بات کرنی ہو تو ایک دو بار جواب نہ ملنے پر تو حُسنِ ظن جَما لیا جاتا ہے، لیکن وقفے وقفے سے چند بار کال کرنے پر بھی جب دوسری طرف سے کال ریسیو نہ ہو تو اب بدگمانیوں، غیبتوں، تہمتوں اور دل آزاریوں کا نہ تھمنے والا ایسا سلسلہ شُروع ہوتا ہے کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ ایسے موقع پہ اگر کوئی حُسنِ ظن رکھنے، بدگمانیوں سے بچنے اور صِلۂ رحمی کرنے پر مُشْتمل نیکی کی دعوت پیش کردے تو اسے بھی بُری طرح جھاڑ دیا جاتا ہے۔ حالانکہ جب تک کوئی واضح بات سامنے نہ آجائے، ہمیں حُسنِ ظن ہی رکھنا چاہیے۔ شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایسے موقع پر حُسنِ ظن کی ترغیب دِلاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

موبائل فون:

آپ نے کسی کو چند بار بلکہ 100 بار بھی فون یا sms یا ای میل کیا ہو اور جواب نہ ملا ہو، تب بھی

اپنے مُسلمان بھائی کے ساتھ حُسنِ ظن سے کام لیکر عُمدہ عبادت کا ثواب کما لیا کریں (اور اپنایُوں ذِہن بنایا کریں) کہ جواب نہ دینے میں اُس کی کوئی نہ کوئی مجبوری ہو گی، نیز اِس مسئلے پر بھی نظر رکھئے کہ بِالفرض کسی نے جان بُوجھ کر بھی فون وُصول نہیں کیا یا آپ کے SMS یا ای میل کا جواب نہیں دیا تو شرعاً اس کا گنہگار ہونا ضَروری نہیں، ورنہ تو جس جس کے پاس فون ہو گا وہ بار بار گنہگار ہوتا رہے گا، خُود آپ بھی تو ہر کسی کا ہر ہر فون وُصول نہیں فرماتے ہوں گے۔ مگر افسوس! فون کا جواب نہ ملنے پر شیطان بعض لوگوں کو بَسا اَوقات سب کچھ بُھلا کر غُصّے سے باؤلا بنا دیتا ہے، لِہٰذا ٹھنڈے دماغ سے کام لیجئے، اگر آپ غُصّے میں بے صبرے ہو گئے تو غیبتوں، تہمتوں اور بد گمانیوں سے بھرپُور گُناہوں بھرے جملے مُنہ سے نکل سکتے ہیں۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۹۱)

فون وصول کر کے ثواب کمایئے

فون وُصول کرنے والوں کو مدنی پُھولوں سے نوازتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: بے شک ہر کسی کا فون وُصول کرنا واجب نہ سہی، مگر مُسلمان کی دِلجوئی اور اُسے غیبتوں، تہمتوں اور بد گمانیوں وغیرہ گُناہوں سے بچانے کی اچّھی اچّھی نیتوں کے ساتھ، ہاتھوں ہاتھ فون وُصول کر لیجئے اور SMS کا جواب دے دیجئے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فون کرنے والے کو کوئی ایمر جنسی درپیش ہو، آپ اگر سَخت مجبوری کی وجہ سے اُس وَقت فون وُصول نہ کر سکے، تو بعد میں خُود اُسے فون کر لیجئے اور اس کا دل خوش کر کے ثوابِ آخرت کے حقدار بنئے۔ مُسلمان کا دِل خُوش کرنے کے ثَواب کی بھی کیا بات ہے! چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 743 صَفحات پر مشتمل کتاب "جنّت میں لے جانے والے اعمال" صَفحہ 534 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نُور کے پیکر،

تمام نبیوں کے سَرْوَرصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عمل مُسلمان کے دِل میں خُوشی داخل کرنا ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی ج ۱۱ ص ۵۹ حدیث ۱۱۰۷۹، ازغیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۹۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موبائل فون کے علاوہ دیگر طریقوں سے بدگمانی کو دل میں جگہ دی جاتی ہے، حالانکہ اکثر مَقامات پر حُسنِ ظن سے کام لیتے ہوئے ثواب حاصل کیا جا سکتا ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: حُسنِ ظن میں کوئی نُقصان نہیں اور بدگُمانی میں کوئی فائدہ نہیں۔ آیئے! حُسنِ ظن کی عادت کو پُختہ کرنے کے لیے حُسنِ ظن کے فوائد اور بدگمانی کے نُقصانات سُنتے ہیں۔

حُسنِ ظن کے فوائد:

حُسنِ ظن قائم کرنے کے بہت سے فوائد ہیں:

1) حُسنِ ظن کی برکت سے بندہ بدگمانی سے بچ کر عظیم ثواب کماتا ہے۔
2) حُسنِ ظن قائم کرنے کی برکت سے ایک مُسلمان بھائی کی عزّت محفوظ ہو جاتی ہے۔
3) جو اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں حُسنِ ظن رکھتا ہے، اسے سُکونِ قلب نصیب ہوتا ہے اور جو بدگُمانی کی بُری عادت میں مُبتلا ہو، اس کے دِل میں وحشتوں کا بسیرا رہتا ہے۔
4) سب سے بڑھ کر یہ کہ حُسنِ ظن قائم کرنے کی صُورت میں بندے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مَدَنی

حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔

بدگمانی کے نُقصانات:

بدگمانی کے بہت سے نُقصانات ہیں۔ان میں سے چند یہ ہیں:

1. اگر سامنے والے پر اپنی بدگمانی کرنے کا اظہار کِیا تو اُس کی دِل آزاری کا قوی اندیشہ ہے اور بغیر اِجازتِ شرعی مسلمان کی دِل آزاری حرام ہے۔
2. اگر اس کی غیر موجودگی میں کسی دوسرے پر اِظہار کِیا تو غِیبت ہو جائے گی اور مُسلمان کی غیبت کرنا حرام ہے۔
3. بدگُمانی کے نتیجے میں تَجَسُّس پیدا ہوتا ہے، کیونکہ دِل محض گُمان پر صَبْر نہیں کرتا، بلکہ تَحْقِیق طَلَب کرتا ہے، جس کی وجہ سے اِنسان تَجَسُّس میں جا پڑتا ہے اور تَجَسُّس یعنی اپنے مُسلمان بھائیوں کے گُناہوں کی ٹوہ میں رہنا یہ بھی ممنوع ہے۔
4. بدگمانی سے بُغض، حَسَد، کینہ، نَفْرت اور عَداوت جیسے باطِنی اَمراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔

(فتح الباری، ج۱۰، ص۴۱۰، حدیث:۲۰۶۶)

5. بات بات پر بدگمانی کرنے والے شَخْص سے لوگ کَتراتے ہیں اور ایسا شَخْص لوگوں کی نگاہوں میں ذَلیل ہو کر رہ جاتا ہے۔

خُدایا عطا کر دے رحمت کا پانی
رہے قَلب اُجلا دُھلے بد گُمانی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُسنِ ظن اپنانے کے طریقے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُسنِ ظَن کی عادت بنانے کیلئے چند طریقے بھی سُن لیجئے۔

{1} مُسلمان کی خوبیوں پر نظر رکھئے

مسلمانوں کی خامیوں کی ٹٹول کے بجائے اُن کی خوبیوں پر نظر رکھئے۔ غیبت کرنے والوں، چُغل خوروں اور پاکباز لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ (قیامت کے دن) کُتّوں کی شکل میں اُٹھائے گا۔ (اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب ج۳ص۳۲۵حدیث ۱۰، ملتقطاً)

{2} بد گُمانی ہو تو توجُّہ ہٹا دیجئے

جب بھی کسی مُسلمان کے بارے میں دِل میں بُرا گُمان آئے تو اسے فوراً جھٹک دیجئے اور اس کے عمل پر اچھا گُمان قائم کرنے کی کوشِش کیجئے۔ مثلاً کسی اسلامی بھائی کو نعت یا بیان سنتے ہوئے روتا دیکھ کر آپ کے دِل میں اُس کے مُتعلِّق رِیاکاری کی بد گُمانی پیدا ہو تو فوراً اِس کے اِخلاص سے رونے کے بارے میں حُسنِ ظن قائم کرلیجئے۔ جَلِیْلُ الْقَدْر تابعی حضرت سَیِّدُنا سعید بن مسیّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "اصحابِ رسول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم میں سے میرے بعض بھائیوں نے مجھے لکھ کر بھیجا کہ اپنے مُسلمان بھائی کے فعل کو اچھی صُورت پر محمول کرو، جب تک اس کے خلاف کوئی دلیل غالب نہ ہو جائے اور کسی مسلمان بھائی کی زبان سے نکلنے والے کلمے کو اس وَقت تک بُرا گُمان نہ کرو، جب تک کہ

تم اسے کسی اچھی صُورت پر محمول کر سکتے ہو اور جو خود اپنے آپ کو تُہمت کے لئے پیش کرے، اسے اپنے سِوا کسی کو مَلامت نہیں کرنی چاہیے۔" (شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی ترک الغضب، الحدیث ۸۳۴۵، ج۶، ص۳۲۳)

{3} خُود نیک بنئے تاکہ دوسرے بھی نیک نظر آئیں

اپنی اِصلاح کی کوشِش جاری رکھئے، کیونکہ جو خُود نیک ہو وہ دوسروں کے بارے میں بھی نیک گُمان (یعنی اچھے خیالات) رکھتا ہے، جبکہ بُرے شخص کو دوسرے میں بھی بُرائی ہی نظر آتی ہے۔ عَرَبی مقُولہ ہے: **اِذَا سَاءَ فِعْلُ الْمَرْءِ سَاءَتْ ظُنُوْنُهٗ** یعنی جب کسی کے کام بُرے ہو جائیں تو اُس کے گُمان (یعنی خیالات) بھی بُرے ہو جاتے ہیں۔ (فیض القدیر، ج۳، ص۱۵۷)

مِرا تَن صَفا ہو مِرا مَن صَفا ہو
خدا! حُسنِ ظَن کا خزانہ عطا ہو

{4} دُعائے خیر کیجئے

جب بھی کسی مسلمان کے لئے دِل میں بدگُمانی پیدا ہو تو، اُس کے لئے دُعائے خَیر کیجئے اور اُس کی عزّت واِکرام میں اِضافہ کر دیجئے۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابُوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: "جب تمہارے دِل میں کسی مسلمان کے بارے میں بدگُمانی آئے تو تمہیں چاہیے کہ اس کی رِعایت (یعنی عزّت و آؤ بھگت وغیرہ) میں اِضافہ کر دو اور اس کے لئے دُعائے خَیر کرو، کیونکہ یہ چیز شیطان کو غُصّہ دِلاتی ہے اور اُسے (یعنی شیطان کو) تم سے دُور بھگاتی ہے، یُوں شیطان دوبارہ

تمہارے دِل میں بُرا گُمان ڈالتے ہوئے ڈرے گا کہ کہیں تم پھر اپنے بھائی کی رِعایت اور اُس کے لئے دُعائے خَیر میں مشغول نہ ہو جاؤ۔'' (اِحیاءُ العُلوم ج۳ص۱۸۷)

مجھے غیبت و چُغلی و بد گمانی
کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی

{5} اچھی صحبت اختیار کیجئے

بُری صُحبت سے بچتے ہوئے نیک صُحبت اِختِیار کیجئے، جہاں اس کی دیگر بَرَکتیں حاصل ہوں گی وَہیں حُسنِ ظَن کی عادت بھی بنے گی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُسنِ ظَن کی عادت اپنانے اور بد گمانی سے پیچھا چُھڑانے کے لیے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ !مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے اعلیٰ اَخلاقی اَوصاف غیر محسوس طور پر ہمارے کردار کا حصّہ بنتے چلے جائیں گے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ مَدَنی قافلوں میں سفر کی برکت سے اپنے سابقہ طرزِ زِندگی پر غور و فکر کا موقع ملے گا اور دل حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہو جائے گا، جس کے نتیجے میں اِرْتکابِ گُناہ کی کثرت پر ندامت محسوس ہو گی اور توبہ کی توفیق ملے گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں مُسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر فُحش کلامی اور فُضُول گوئی کی جگہ دُرُودِ پاک جاری ہو جائے گا، یہ تلاوتِ قرآن، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عادی بن جائے گی، غُصیلہ پن رُخصت ہو جائے گا اور اس کی جگہ نرمی

لے لے گی ، بے صبری کی عادت ترک کر کے صابر وشاکر رہنا نصیب ہو گا، بدگمانی کی عادتِ بد نکل جائے گی اور حُسنِ ظَن کی عادت بنے گی، تکبُّر سے جان چُھوٹ جائے گی اوراِحترامِ مُسلم کا جذبہ ملے گا، دُنیاوی مال ودولت کی لالچ سے پیچھا چُھوٹے گا اور نیکیوں کی حرص ملے گی، اَلْغَرَض! بار بار راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے کی زِندگی میں مَدَنی اِنْقلاب برپا ہو جائے گا۔

گنہگارو آؤ! سِیہ کارو آؤ! گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

پِلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ تمہیں عاشقِ مُصْطَفٰے مَدَنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَرَضِ عصیاں سے نجات:

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے ملیر کے رہائش پذیر اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میں ایک فیشن پرست نوجوان تھا، فلموں ڈراموں، گانے باجوں کا شیدائی، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سُنَّت داڑھی شریف سے محروم اور فرض نمازوں میں غَفْلت کا شکار تھا۔ ہمارے محلہ کی مسجد میں درسِ فیضانِ سُنَّت ہوا کرتا تھا، خُوش قسمتی سے ایک روز میں بھی دَرس میں شریک ہو گیا اور درسِ فیضانِ سُنَّت بڑی تَوَجُّہ سے سُننے لگا، جس کی برکت سے عِلْمِ دِیْن سیکھنے کا جذبہ بیدار ہوا، نماز وضو اور غُسل کے فرائض سیکھنے کا ذِہْن بنا۔ درس کے بعد جب اسلامی بھائیوں نے ایک دوسرے سے مُلاقات کی تو ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر مجھ سے بھی پُرتپاک انداز میں ملاقات کی اور مجھ پر اِنْفرادی کوشش کرتے ہوئے میرا مدنی ذِہْن بنایا۔ میں نے موقع غنیمت جانتے ہوئے، ان سے شرعی مَسائل سیکھنے کے جذبے کا اظہار کیا، جس پر اُنہوں نے میری بھرپُور حوصلہ اَفزائی فرماتے ہوئے شفقت بھرے

انداز میں کہا: ”درس میں شرکت کرتے رہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سیکھ جائیں گے۔“ میں نے اس کے بعد درس میں شرکت کو اپنا معمول بنالیا۔ ایک روز شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بیان ”قبر کی پہلی رات“ سُنا تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ میرا دل چوٹ کھا گیا اور میں اپنی دُنیا و آخرت کو سنوارنے کے لئے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول کی برکت سے میں سُنَّت کے مُطابِق زِندگی گزارنے والا بن گیا۔ وضو، غُسل اور نماز کو دُرُست کیا، فرض نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ قضا عُمری کا ذِہن بنا اور نوافل پڑھنے کی عادت بھی بن گئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضِیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

گھر میں آنے جانے کے چند مَدَنی پھول:

(1) جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: "بِسۡمِ اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔

(ابوداود، ج۴ص۴۲۰حدیث۵۰۹۵)

اِنۡ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہُ الصَّمَد عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی۔ (2) اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے (3) اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلاً بِسۡمِ اللہ کہے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے (4) اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصّٰلِحِیۡن (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سَلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالمُحتار ج۹ص ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی رُوحِ مُبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (ص۹۶، شرح الشّفاء للقاری ج۲، ص۱۱۸) (5) جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ (6) اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے، کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اِجازت نہ دی ہو (7) جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے (8) کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے (9) واپَسی پر اَہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی اَدا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سُنّتوں بھرا رِسالہ وغیرہ بھی تُحفۃً پیش کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اورآداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

درود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جَلد نَجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (1)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سدا میں
اور ذِکر کا بھی شوق پئے غَوث و رضا دے

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے

1... فردوس الاخبار، ج ۲/ ۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱)بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲)جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔❀ پارہ14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً"[2] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیروی کروں گا۔❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع

---

1 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

2 . . . بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۴۶۲/۲، حدیث: ۳۴۶۱

کروں گا۔❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلَاص پر توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلمیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبَت دِلاؤں گا۔❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔❀ نَظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الِامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رشتے دار سے جب سخت دُکھ پہنچا

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّارؔ قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی عظیمُ الشان تصنیف **"نیکی کی دعوت"** کے صفحہ نمبر160 پر ہے:

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اپنے خالہ زاد بھائی، غریب ونادار ومُہاجر اور بدری صَحابی حضرتِ سیِّدُنا مِسطَح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جن کا آپ خرچ اُٹھاتے تھے، ان سے سخت رَنج پہنچا اور وہ رَنج یہ تھا کہ اُنہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پیاری بیٹی یعنی اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ، طیّبہ، طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پر تُہمت لگانے والوں کے ساتھ مُوافقَت کی تھی یعنی اُن کا ساتھ دِیا تھا۔ اِس پر حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (سیِّدُنا مِسطَح بن اُثَاثَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو) خرچ نہ دینے کی قسم کھالی، تو پارہ18 سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت نمبر22 نازِل ہوئی۔

وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۪ۖ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۲۲

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گُنجائش والے ہیں قَرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ مُعاف کریں اور دَرگُزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جب یہ آیت سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پڑھی تو حضرتِ سیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا: بے شک میری آرزُو ہے کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) میری مَغْفِرت کرے اور میں مِسطح (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے ساتھ جو سُلوک کرتا تھا، اُس کو کبھی مَوقُوف (یعنی بند) نہ کروں گا چُنانچہ آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے اس (مالی تَعاوُن) کو جاری فرمادیا۔ (خزائن العرفان ص ۵۶۳ از نیکی کی دعوت ۱۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے خالہ زاد بھائی (یعنی اپنے کزن) حضرت سَیِّدُنا مِسْطَح بن اُثَاثَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے قطع تَعلُّقی (یعنی تعلقات ختم) کرنے کی قَسَم کھالی تھی مگر جب یہ آیتِ مُبارکہ نازِل ہوئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رِضائے الٰہی کی خاطِر حضرت سَیِّدُنامِسْطَح بن اُثَاثَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مُعاف فرمادیا۔ غور کیجئے! اگر ایسا مُعامَلہ ہمارے ساتھ پیش آجائے تو ہم ایسے شخص سے بات چیت، مَیل جَول، حتّٰی کہ سَلام دُعا کرنا بھی چھوڑ دیتے ہیں بلکہ ہم تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر رِشْتہ داروں سے تَعلُّقات توڑ دیتے، حُسنِ سُلُوک یعنی اچھے سلوک سے ہاتھ کھینچ لیتے اور بات چیت خَتْم کر دیتے ہیں۔ ہم سبھی کو چاہئے کہ غور کریں کہ خاندان میں کس کس سے اَن بَن ہے جب معلوم ہو جائے تو اب اگر شَرعی عذر نہ ہو تو فوراً ناراض رشتے

داروں سے "صُلح وصفائی" کی ترکیب شُروع کر دیں۔ اگر جُھکنا بھی پڑے تو بے شک رِضائے الٰہی کیلئے جُھک جائیں۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سر بُلندی پائیں گے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے:مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللہُ یعنی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے عاجِزی کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔(شُعَبُ الْاِیمان ج٦ص٢٧٦حدیث ٨١٤٠) اپنے گھروں اور مُعاشَرے کو اَمن کا گہوارہ بنانے کے لئے اپنے قَرابت داروں سے حُسنِ سُلُوک اور صلۂ رحمی کی عادت بنایئے اور جس قدر ممکن ہو قطع تَعلّقی سے بچنے کی کوشش کیجئے کیونکہ دیگر گُناہوں کا وَبال تو صرف گُناہ کرنے والے پر ہی آتا ہے مگر رِشتہ داری توڑنے کی نحوست کے سبب پُوری قوم رَحمتِ الٰہی سے محروم ہو جاتی ہے۔

صِلۂ رحمی کا قرآنی حکم

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں رِشتہ داروں، یتیموں، بے سہاروں کے ساتھ صِلۂ رحمی کرنے کا حکم دیا ہے چُنانچہ پارہ 21 سُوْرَۃُ الرُّوْم کی آیت نمبر 38 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ٘ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(۳۸)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: تو رشتہ دار کو اُس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو یہ بہتر ہے اُن کے لئے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور اُنہیں کا کام بنا۔

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ تمام قَرابت داروں کے حُقُوق اَدا کرنے کا حکم دے رہی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ہر رِشتہ دار کا حق ہے، اس میں تمام قرابت دار شامل ہیں اور اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قرابت داروں سے سُلُوک اور صَدَقہ و خَیرات نام و نُمود، رَسْم کی پابندی سے نہ کرے، مَحْض رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی

رِضا کے لیے کرے، تب ثواب کا مُستَحِق ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۝۱ (پارہ:۴، النساء:۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رِشتوں کا لحاظ رکھو، بے شک اللہ ہر وَقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

مفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: مُسلمانوں پر جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ضروری ہے، ایسے ہی قَرابت داروں کے حق اَدا کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ مزید اِرشاد فرماتے ہیں: اپنے عزیزوں، قریبوں پر اچھا سُلُوک بہت ہی مُفید ہے، دُنیا میں بھی، آخرت میں بھی، اس سے زِندگی، موت، آخرت سب سنبھل جاتی ہے۔

(تفسیرِ نعیمی، ج۴، ص۴۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے کا حکم دیا ہے۔ اس کو یُوں سمجھئے کہ حکومتِ وَقت اگر کسی کو کسی کام سے مَنْع کر دے اور اس جُرم کے مُرتکب (یعنی اُس جرم کے کرنے والے) پر سزا کا اِعْلان بھی کر دے، تو کوئی سمجھدار شخص جان بُوجھ کر اس کام کو ہرگز نہیں کرے گا اور اس سے بچنے کی کوشش کرے گا، ذَرا سوچئے کہ ہم ایک دُنیاوی حاکم کے مَنْع کرنے پر تو ایک جُرم سے گھبرائیں، مگر رَبُّ الْعَالَمِیْن جو اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن ہے ہمارے نَفْع ونُقْصان کا مالک ہے، ہماری زِندگی و موت اسی کے قبضۂ قُدرت میں ہے، ایسی قُدرت و طاقت رکھنے والی ذات کے اَحکامات کے بَرخِلاف ہم کام کرتے پھریں تو یہ کیسی نادانی ہے؟ صِلۂ رحمی کی اس قدر اَہمیّت ہے کہ اگر کوئی اپنے رِشتہ داروں سے حُسنِ سُلُوک یعنی اچھا سلوک نہ کرنے کی قسم کھا بیٹھے تو ایسی

صُورت میں بھی صِلۂ رحمی کرنے کا حکم ہے اور قسم کا کَفّارہ اَدا کرنا ہو گا۔

قسم توڑ دو!

حضرتِ سیِّدُنا اَبُوالْاَحْوَص عَوف بنِ مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے والِد سے روایت کرتے ہیں، ان کے والد فرماتے ہیں: میں نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں: کہ میں اپنے چچازاد بھائی سے کچھ مانگتا ہوں، تو وہ نہیں دیتا اور نہ ہی صِلۂ رِحمی کرتا ہے، پھر جب اُسے میری ضرورت پڑتی ہے تو میرے پاس آتا ہے، مجھ سے کچھ مانگتا ہے، حالانکہ میں قسم کھا چکا ہوں کہ نہ اُسے کچھ دوں گا اور نہ ہی صِلَۂ رِحمی کروں گا۔ تو حُضُور، سَراپا نُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے حکم دیا کہ جو کام اچّھا ہے وہ کروں اور اپنی قسم کا کفّارہ دے دوں۔

(نَسائی، ص ۶۱۹، حدیث: ۳۷۹۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رکھئے کہ اگر کسی نے ظُلمًا اِیذا دینے، قطع تعلق کرنے، یاکسی کے حقوق ادانہ کرنے کی قَسم کھائی، تو اِس قَسم کو توڑ کر اس کا کَفّارہ دینا ہو گا اور اس قسم کو پُورا کرنا گناہ ہے جیسا کہ

سب سے زیادہ گناہ

رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: اگر کوئی شخص اپنے گھر والوں کو نقصان پہنچانے کے لئے قَسم کھائے، تو خدا عَزَّوَجَلَّ کی قَسم! اُس کو نُقصان دینا اور قَسم کو پُورا کرنا، اللہ تعالٰی کے نزدیک زیادہ گُناہ ہے، اِس سے کہ وہ اِس قَسم (توڑنے) کے بدلے کَفّارہ دے کہ جو اللہ تعالٰی نے اُس پر مُقَرَّر فرمایا ہے۔ (بُخاری، کتاب الایمان والنذر، باب قول اللہ تعالٰی، ۴/۲۸۱، حدیث: ۶۶۲۵)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص اپنے گھر والوں میں سے کسی کا حق مارنے پر قسم کھالے مثلًا یہ کہ میں اپنی ماں کی خدمت نہ کروں گا یاماں باپ سے بات چیت نہ کروں گا، ایسی قسموں کا پُورا کرنا گناہ ہے۔ اِس پر واجِب ہے کہ ایسی قسمیں توڑے اور گھر والوں کے حُقُوق اَدا کرے، خیال رہے! یہاں یہ مطلب نہیں کہ یہ قسم پُوری نہ کرنا بھی گُناہ، مگر پُوری کرنا زیادہ گُناہ ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایسی قسم پُوری کرنا بہُت بڑا گناہ ہے، پُوری نہ کرنا ثواب، کہ اگرچہ رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے نام کی بے اَدَبی قسم توڑنے میں ہوتی ہے۔ اِسی لیے اُس پر کفَّارہ واجِب ہوتا ہے، مگر یہاں قسم نہ توڑنا زِیادہ گُناہ کا باعث ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/۱۹۸ مُلَخَّصًا)

صِلَۂ رحمی کا مطلب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صِلۂ رحمی کی اَہمیّت تو ہم نے سُن لی، صِلۂ رحمی کہتے کسے ہیں؟ آیئے اس کی تعریف بھی سُنتے ہیں۔ صِلَہ کا لُغوی معنٰی ہے: **اِیْصَالُ نَوْعٍ مِّنْ اَنْوَاعِ الْاِحْسَانِ** یعنی کسی بھی قسم کی بھلائی اوراِحسان کرنا۔ (الزواجر، ۲/۱۵۶) اور رِحْم سے مُراد قَرابت، رِشتے داری ہے۔ (لسان العرب، ۱/۱۴۷۹) بہارِ شریعت میں ہے صِلۂ رحم کے معنیٰ: رِشتے کو جوڑنا ہے، یعنی رِشتے والوں کے ساتھ نیکی اور سُلُوک (یعنی بھلائی) کرنا۔ (بہارِ شریعت۔ ج۳، ص۵۵۸)

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ساری اُمّت کا اِس پر اِتّفاق ہے کہ صِلَۂ رحم واجب ہے اور قطعِ رحم حرام ہے، احادیث میں بغیر کسی قید کے رشتہ والوں کے ساتھ اچّھا سُلوک کرنے کا حکم آیا ہے۔ قرآنِ مجید میں بھی بِلا قید ذَوِی الْقُرْبٰی (یعنی قَرابَت والے) فرمایا گیا، مگر یہ بات ضَرور ہے کہ رِشتے میں چُونکہ مختلف دَرَجات ہیں، اِسی طرح

رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک کے دَرَجات میں بھی فرق ہوتا ہے۔ والِدَین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، اُن کے بعد وہ رشتے دار جن سے نَسَبی رشتہ ہونے کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو، اُن کے بعد بَقِیَّہ رشتے والوں کا۔ رشتے میں نزدیکی کی ترتیب کے مُطابِق رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک کی مختلف صُورَتیں ہیں مثلاً اُن کو ہَدِیّہ وتُحفہ دینا وغیرہ اور اگر اُن کو کسی بات میں تمہاری اِمداد دَرْکار ہو تو اِس کام میں اُن کی مدد کرنا، اُنہیں سلام کرنا، اُن کی مُلاقات کو جانا، اُن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اُن سے بات چیت کرنا، اُن کے ساتھ لُطف ومہربانی سے پیش آنا۔ اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رشتے والوں کے پاس خط بھیجا کرے، اُن سے خط وکِتابت جاری رکھے تاکہ بے تعلُّقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہو سکے تو وطن آئے اور رشتے داروں سے تعلُّقات تازہ کرلے، اِس طرح کرنے سے مَحبَّت میں اِضافہ ہوگا۔ (فی زمانہ چونکہ خط وکتابت کا رواج بہت ہی کم ہے لہٰذا فون یا انٹرنیٹ وغیرہ کے ذَرِیعے بھی رابِطے کی ترکیب بنائی جاسکتی ہے، کیونکہ مَقْصَد آپس کے تَعلُّقات کو برقرار رکھنا ہے خواہ وہ کسی بھی طریقے سے ہوں) (بہارِ شریعت، ۳/۵۵۸، حصہ ۱۶ ملخصًا)

رشتہ داروں سے تعلق مضبوط کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے رِشْتہ داروں سے حُسنِ سُلُوک کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے تَعَلُّق میں ہمیشگی کو ملحوظ رکھنا، ان کی مدد و خَیْرخواہی کرنا، غمی خُوشی اور دُکھ دَرْد میں ان کے ساتھ شریک ہونا، تَقاریب و تہوار میں انہیں مَدْعُو کرنا، ان کی دعوتوں میں شرکت کرنا اور اس طرح کے دیگر سب نیک کام صلۂ رحمی میں شامل ہیں۔ صِلَۂ رِحمی (رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک کرنے) کا یہ مطلب نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی، تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا، تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتًا

صِلَۂ رِحم (یعنی رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے، بے اِعتنائی (یعنی لاپرواہی) کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کی مُراعات (یعنی لحاظ ورعایت) کرو۔ (رَدُّالمُحتار ج۹ ص۶۷۸، از نیکی کی دعوت، ص۱۵۸)

صلۂ رحمی کی حقیقت:

نبیِ مکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: رِشتہ جوڑنے والا وہ نہیں، جو یہ بدلہ چُکائے، لیکن جوڑنے والا وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ توڑا جائے تو وہ اسے جوڑ دے۔ (بخاری، کتاب الادب، باب لیس الواصل بالمکافی، حدیث: ۵۹۹۱، ۹۸/۴) ایک اور حدیثِ پاک ہے کہ ان لوگوں میں سے مت بنو، جو یہ کہتے ہیں: اگر لوگ ہم سے بھلائی کریں گے، تو ہم بھی بھلائی کریں گے اور اگر لوگ ہم پر ظُلم کریں گے، تو ہم بھی بدلے میں ظُلم کریں گے، بلکہ خُود کو اس بات کا عادی بناؤ کہ لوگ تُم سے اچھائی کریں تو تُم بھی ان سے اچھائی کرو اور اگر لوگ تم سے بُرائی کریں، تب بھی تم ظُلم نہ کرو!۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الاحسان والعفو، حدیث: ۲۰۱۴، ۴۰۵/۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دونوں اَحادیثِ مُبارکہ جو ابھی ہم نے سُنیں، ان سے معلوم ہوا کہ صِلۂ رحمی کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی رِشتہ دار ہمیں محروم کرے، تب بھی ہم اسے عطا کریں، وہ اگر ظُلم کرے تو پھر بھی ہم اسے مُعاف کر دیں۔ ہمیں چاہیے کہ اگر ہمارے وہ رشتہ دار جو ہم سے رُوٹھے ہوئے ہیں، سالہا سال سے قطع تَعَلُّق اِختیار کر رکھا ہے یا معمولی سی بات پر بول چال بند ہے، تو ہمیں خُود ان کے پاس جاکر سمجھانا چاہیے اور مُعافی تلافی کرنی چاہیے۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ سب

ہمارے نَفْس پر بہت گِراں گُزرے گا اور شیطان کبھی بھی آپس میں صُلح نہیں کرنے دے گا اور ہمارے ذِہن میں طرح طرح کے وَسْوَسے ڈالے گا کہ "ہم اس کے گھر پر کیوں جائیں، جو ہمارے گھر میں قدم رکھنا ہی گوارا نہیں کرتا" یا "جو ہماری دعوت ٹھکرا دے، ہم اس کی دعوت کیوں قَبول کریں؟""جو ہماری کسی تقریب میں آنا نہیں چاہتا، ہم اس کے پاس کیونکر جائیں؟""ہر بار ہم ہی پہل کیوں کریں؟" "آخر ہم کتنا جھکیں؟" وغیرہ وغیرہ اس طرح کے بہت سے وَسْوَسے ذِہن میں آئیں گے، لیکن یاد رکھئے! یہی اِمتحان کا وَقْت ہے کہ ہم اپنے نَفْس کی بات مان کر اپنی آخرت برباد کرتے ہیں یا اپنے نَفْس پر جَبْر کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات پر عمل کرکے اپنی آخرت کی بہتری کا سامان کرتے ہیں۔ اس لیے ہمت کیجئے! شیطان کی مُخالَفت کیجئے اور صلۂ رحمی کا ثواب پانے کی نِیَّت سے اپنے ناراض رِشْتہ داروں کو مَنانے کا پکا اِرادہ کر لیجئے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیثِ مُبارَکہ بیان فرما رہے تھے، اِس دَوران فرمایا: ہر قاطِعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہماری محفل سے اُٹھ جائے۔ ایک نوجوان اُٹھ کر اپنی پُھوپھی کے ہاں گیا جس سے اُس کا کئی سال پُرانا جھگڑا تھا، جب دونوں ایک دوسرے سے راضی ہوگئے تو اُس نوجوان سے پُھوپھی نے کہا: تم جاکر اس کا سبب پُوچھو، آخر ایسا کیوں ہوا؟ (یعنی سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اِعلان کی کیا حکمت ہے؟) نوجوان نے حاضر ہو کر جب پُوچھا تو حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ میں نے حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ سُنا ہے: "جس قوم میں قاطِعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہو، اُس قوم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کا

نُزول نہیں ہوتا۔'' (اَلزَّواجِرُعَنِ اقتِرافِ الکبائِرج ۲ ص ۳۵۱)

صِلۂ رحمی کے فضائل

آیئے ترغیب کے لیے صِلۂ رحمی کی فضیلت کے مُتَعلِّق تین(3) فرامینِ مُصْطَفٰے سُنتے ہیں۔

1) جو چاہے کہ اس کے رِزْق میں وُسعت دی جائے اور اس کی موت میں دیر کی جائے تو وہ صلۂ رحمی کرے۔(بخاری، کتاب الادب، باب من بسط له فی الرزق۔۔، حدیث: ۵۹۸۵، ۹۷/۴)

2) رشتے جوڑنا گھر والوں میں مَحَبَّت ہے، مال میں برکت ہے، عُمر میں درازی ہے۔(ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء فی تعلیم النسب، حدیث: ۱۹۸۶، ۳۹۴/۳)

3) بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک قوم کی وجہ سے دُنیا کو آباد رکھتا ہے اور ان کی وجہ سے مال میں اِضافہ کرتا ہے اور جب سے انہیں پیدا فرمایا ہے، ان کی طرف ناپسندیدہ نظر سے نہیں دیکھا۔ "عرض کیا گیا، "یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کیسے؟" فرمایا، "ان کے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ تعلُّق جوڑنے کی وجہ سے۔" (المعجم الکبیر، رقم ۱۲۵۵۶، ج ۱۲، ص ۶۷)

صِلَہ رِحمی کرنے کے 10 فائدے:

حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابُو اللَّیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صِلۂ رحمی کرنے کے 10 فائدے ہیں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل ہوتی ہے ❀ لوگوں کی خوشی کا سبب ہے ❀ فرشتوں کو مَسَرّت ہوتی ہے ❀ مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے ❀ شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے ❀ عُمر بڑھتی ہے ❀ رِزق میں برکت ہوتی ہے ❀ فوت ہو جانے والے آباء و اَجداد (یعنی مسلمان باپ دادا) خُوش ہوتے ہیں ❀ آپس میں مَحَبَّت بڑھتی ہے ❀ وفات کے بعد اس

کے ثواب میں اِضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگ اس کے حق میں دُعائے خیر کرتے ہیں۔

(تنبیہُ الغافِلین ص ۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قَطعِ رحمی کا سبب بد گُمانی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی صِلۂ رحمی یعنی اپنے رشتہ داروں سے اچھا سُلوک کرنے میں عزّت و شَرافت، نَجاتِ آخرت، خُوشنودیِ رَبُّ العزّت، ترقّیِ رِزْق اور عُمر میں برکت کے ساتھ ساتھ بہت سی برکتیں ہیں۔ جبکہ رشتہ توڑنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اورآخرت کی بربادی کے ساتھ ساتھ دُنیوی نُقصانات بھی بہت زِیادہ ہیں۔ عُموماً رِشتہ داری ختم ہونے کا سبب حُسنِ ظن کی کمی اور بدگمانی کی کثرت بھی ہے۔ افسوس! ہمارے مُعاشَرے میں شکوک وشُبہات کی بُنیاد پر ایک دوسرے کے بارے میں بدگمانی کرنا عام ہے، مثلاً ہم نے اپنے کسی عزیز کو کسی تقریب میں شرکت کی دعوت دی، لیکن وہ کسی تقریب میں شرکت نہیں کر پائے، تو اب اس کا ٹھیک ٹھاک نوٹِس لیا جاتا، خُوب تنقیدیں اور غیبتیں کی جاتی ہیں اور یہ ذِہن بنالیا جاتا ہے کہ چونکہ اس نے ہماری تقریب کا "بائیکاٹ" کیا ہے، اس لیے ہم بھی اس کی کسی تقریب میں شرکت نہیں کریں گے اوریُوں محض بدگُمانی کی بُنیاد پر دو(2) خاندانوں میں اَن بَن ہو جاتی ہے اور وَقْت گُزرنے کے ساتھ ساتھ یہ دُوریاں اس قدر پُختَہ ہو جاتی ہیں کہ برسہابرس تک فَرِیْقَیْن ایک دوسرے سے جُدا رہتے ہیں۔" حالانکہ کوئی ہمارے یہاں شریک نہ ہوا ہو تواُس کے بارے میں اچّھا گمان رکھنے کے کئی پہلو نکل سکتے ہیں، مَثَلًا وہ نہ آنے والا بیمار ہو گیا ہو گا، بُھول گیا ہو گا، ضَروری کام آپڑا ہو گا، یا کوئی سخت مجبوری ہو گی، جس کی وضاحت اس کے لئے دُشوار ہو گی وغیرہ

وغیرہ۔ وہ اپنی غیر حاضری کا سبب بتائے یا نہ بتائے، ہمیں حُسنِ ظن رکھ کر ثواب کمانے اور جنّت میں جانے کا سامان کرتے رہنا چاہیے۔

حُسنِ ظن کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ** یعنی حُسنِ ظن عُمدہ عِبادت ہے۔ (ابوداؤد ج۴ ص۳۸۷ حدیث ۴۹۹۳) مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: مُسلمانوں سے اچھّا گُمان کرنا، ان پر بد گُمانی نہ کرنا یہ بھی اچھّی عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔ (مِراۃُ المَناجیح ج۶ ص۶۲۱)

اور بالفرض اگر ہمارا کوئی رشتے دار سُستی کے سبب یا کسی بھی وجہ سے یا جان بُوجھ کر ہمارے یہاں نہیں آیا، یا ہمیں اپنے یہاں مَدعو نہیں کِیا، بلکہ اس نے کُھلَّم کُھلّا ہمارے ساتھ بد سُلوکی کی تب بھی ہمیں حوصلہ بڑا رکھتے ہوئے تعلُّقات بر قرار رکھنے چاہئیں، حضرت سیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظیمُ الشّان ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنّت میں) محَل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بُلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظُلم کرے، یہ اُسے مُعاف کرے اور جو اُسے محروم کرے، یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قَطعِ تَعلُّق کرے یہ اُس سے ناطہ (یعنی تعلُّق) جوڑے۔ (اَلْمُستَدرَک لِلْحاکِم ج۳ ص۱۲ حدیث ۳۲۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَسا اَوقات رشتہ داروں سے لا تعلّقی اور قَطعِ رحمی کی وجہ ان سے سَرزَد ہونے والی معمولی غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ ہمارا کوئی رِشتہ دار اگر بُھولے سے کوئی بات کہہ دے یا

کوئی ایسا کام کر ڈالے، جو ہماری دل آزاری کا سبب بنے تو ہم اپنے عُیُوب کو پسِ پُشت ڈال کر نَفْس و شیطان کی چالوں میں آکر اُس رِشْتے دار سے بات چیت، لَیْن دَیْن اور دیگر مُعامَلات و تَعَلُّقات ختم کرڈالتے، اُس کی اینٹ سے اینٹ بجانے اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس سے بائیکاٹ کرنے کا اِرادہ کرلیتے ہیں۔ اب وہ بے چارہ ہمارے سامنے ہاتھ جوڑے، بار بار مُعافی مانگے، مَعْذرت چاہے مگر ہم اسے بخشنے کو تیار نہیں ہوتے اور ہمیں کوئی سمجھانے کی کوشش کرے، تو اسے بھی خاموش کرا دیتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں آپس میں دُشمنی و حَسَد رکھنے، تَعَلُّقات توڑنے اور مَعْذِرَت کرنے والوں کی مَعْذِرَت کو رَدّ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ

بھائی بھائی بن جاؤ

نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دِلنشین ہے: ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو، نہ ایک دوسرے سے دُشمنی کرو، نہ حَسَد کرو، نہ تَعَلُّقات توڑنے والے بنو اور اللہ تعالٰی کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ مُسلمان، مُسلمان کا بھائی ہے، نہ اُس پر ظُلْم کرتا ہے، نہ اُسے مَحروم کرتا ہے اور نہ اُسے رُسوا کرتا ہے۔ (مسلم، کتاب البر و الصلة، تحریم ظلم المسلم... الخ، ص ۱۳۸۶، حدیث: ۲۵۶۴ ملتقطاًبتقدم وتاخر) ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ مِنْ شَیْءٍ بَلَغَهُ عَنْه فَلَمْ یَقْبِلْ عُذْرَہٗ لَمْ یَرِدْ عَلَی الْحَوْضِ یعنی جو کوئی اپنے مُسلمان بھائی سے مَعْذرت کرے اور وہ اُس کا عُذر قبول نہ کرے تو، اُسے حوضِ کوثر پر حاضِر ہونا نصیب نہ ہو گا۔ (معجم الاوسط، ۴/۳۷۶، حدیث: ۶۲۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک چھت تلے، پھر بھی ناراضی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! جب ایک عام مُسلمان سے اچھا سُلوک کرنے، اس سے مَحبَّت قائم رکھنے، تعلُّق بنانے اوراسے نبھانے کی ترغیب ہے تو وہ اَفراد کہ جن کے ساتھ ہمارے خُون کے رشتے قائم ہیں، مثلاً والدین، بہن، بھائی، چچا، بھتیجے اور ماموں، بھانجے وغیرہ تواُن کے ساتھ تو ہمیں اور بھی زیادہ حُسنِ سُلُوک اور خَیر خواہی کا برتاؤ کرنا چاہیے اور رِشتہ داروں میں سے بھی سب سے زیادہ ہمارے حُسنِ سُلُوک کے مُستَحِق ہمارے والدین اور بہن بھائی ہیں۔ والدین وہ ہیں جنھوں نے ہمیں پالا، ہماری اچھی تَربِیَت کی، اچھائی بُرائی کی تمیز سکھائی، خُود مَشَقَّت اُٹھاکر ہماری راحت کا سامان کیا۔ جبکہ بہن بھائی وہ ہیں، جو ہمارے بچپن کے ساتھی، اچھے بُرے وَقْت کے رفیق اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں۔ مگر افسوس! کہ آج کل اگر والِدَین اپنی اَوْلاد سے نالاں دِکھائی دیتے ہیں تو اَوْلاد بھی اپنے والِدَین سے مُنہ موڑتی نظر آتی ہے، بڑے بہن بھائی اپنے چھوٹوں سے ناراض ہیں تو چھوٹے بھی اپنے بڑے بہن بھائیوں کے ساتھ اَدَب واِحترام سے پیش آنے کو تیار نہیں۔ افسوس! کہ معمولی سی تلخیوں کی بِنا پر ایک چھت تلے رہنے کے باوُجُود کئی کئی دن تک سگے بہن بھائیوں کی آپس میں بات چیت بند رہتی ہے اور اگر دُور رہتے ہوں تو کئی کئی مہینے بَسا اَوقات سالوں تک ایک دوسرے کی صُورت دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ　　　اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامل مُسلمان بننے، نمازوں اور سُنَّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُعاشرے کے کئی بگڑے ہوئے اَفراد دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے راہِ راست پر آکر خوب نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچا رہے ہیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر اپنے آپ کو مختلف مدنی کاموں میں مشغول رکھنے والے ایک عاشقِ رسول کی مدنی بہار سُنتے ہیں:

صدائے مدینہ لگاتا ہوں!

مَتھرا(ھند) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یُوں بیان ہے، میں ایک ماڈَرن نوجوان تھا، فلمیں ڈرامے دیکھنا میرا مَشْغَلہ تھا، مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے بیان کی کیسیٹ ”T.V. کی تباہ کاریاں“ سُننے کا شَرَف حاصِل ہوا، جس نے میری کایاپلٹ دی، میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مُنسلِک ہوگیا۔ مجھے APENDIX کی بیماری ہوگئی اور ڈاکٹر نے آپریشن کا مشورہ دیا۔ میں گھبرا گیا، ایسے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلِّغ کی اِنفِرادی کوشش کے نتیجے میں زِندگی میں پہلی بار عاشِقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تربِیَت کے 3 دن کے مَدَنی قافِلے کا مُسافِر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے بِغیر آپریشن کے میرا مرض جاتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے جَذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے، اب ہر ماہ 3 دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں، ہر ماہ مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ جَمع کرواتا ہوں اور مُسلمانوں کو نمازِ فَجر کیلئے جگانے کی خاطِر گھوم پھر کر صَدائے مدینہ لگاتا ہوں۔ (فیضانِ سنت، ص۲۴۸)

بے عمل باعمل بنتے ہیں سر بسر	تُو بھی اے بھائی کر قافِلے میں سفر
اچّھی صُحبت سے ٹھنڈا ہو تیرا جگر	کاش! کرلے اگر قافلے میں سفر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جو تم سے توڑے، تم اس سے جوڑو!

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ ''بہشت کی کُنجیاں'' بہت ہی ایمان اَفروز کتاب ہے، اس کتاب میں رنگ برنگے مدنی پُھول کیا کیا قیمتی خُوشبو لُٹا رہے ہیں، آیئے سُنتے ہیں: جنّت کیا ہے؟ جنّت کہاں ہے؟ جنّتیں کتنی ہیں؟ اہلِ جنّت کی عُمر کتنی ہو گی، جنّت میں لے جانے والے اعمال کون کون سے ہیں؟تِلاوتِ قرآنِ کریم کی برکات، دَرَجۂ شہادت ملنے کا آسان طریقہ، مسلمانوں کی پردہ پوشی کے فضائل، لوگوں کی خطاؤں کو مُعاف کرنے کی فضیلت اور بہت سی دِینی معلومات سے مال مال یہ کتاب مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کی جاسکتی ہے، اِسی شاندار کتاب میں شَیْخُ الحدیث، حضرتِ علّامہ مَولانا عبدُ المصطفٰی اَعظمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ انہی حالات کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اِس زمانے میں ذرا ذرا سی باتوں پر لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ '' میں آج سے تیرا بھائی نہیں اور تُو میری بہن نہیں'' اِسی طرح بھائی بھائی سے یہ کہہ دیتا ہے کہ ''میں آج سے تیرا بھائی نہیں اور تُو میرا بھائی نہیں'' یہ قَطعِ رِحم یعنی رشتوں کو کاٹنا ہے جو حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے، لہٰذا ہر مُسلمان کو ہمیشہ اِس کا خیال رکھنا چاہیے کہ کسی رشتے دار سے تَعَلُّق نہ کاٹے بلکہ ہمیشہ اِس کوشش میں لگا رہے کہ رشتے داروں سے تَعَلُّق قائم رہے اور کبھی بھی رشتہ کٹنے نہ پائے۔ بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ جو رشتے دار ہم سے تَعَلُّق رکھے گا، ہم بھی اُس سے تَعَلُّق رکھیں گے اور جو ہم سے کٹ جائے گا، ہم بھی اُس سے کٹ جائیں گے، یہ کہنا اور یہ طریقہ بھی اِسلام کے خِلاف ہے۔ (مزید فرماتے ہیں:) رشتے داروں کے ساتھ تَعَلُّق کاٹ دینے کی ایک ہی صُورت جائز ہے اور وہ یہ کہ شریعت کے مُعاملے میں تَعَلُّق کاٹ دیا جائے، مثلاً کوئی رشتے دار اگرچہ کتنا ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہو، اگر وہ

مُرْتَد (یعنی اسلام سے پھر جائے) یا گمراہ وبددِین ہو جائے تو پھر اُس سے تَعَلُّق کاٹ لینا واجب ہے یا کوئی رشتہ دار کسی گُناہِ کبیرہ میں گرِفتار ہے اور منع کرنے پر بھی باز نہیں آتا بلکہ اپنے گُناہِ کبیرہ پر ضِد کرکے اَڑا ہوا ہے تو اُس سے بھی قطعِ تَعَلُّق کرلینا ضروری ہے، کیونکہ اُس کے ساتھ تَعَلُّق رکھنا اور تعاوُن کرنا گویا اُس کے گُناہِ کبیرہ میں شرکت کرنا ہے اور یہ ہرگز ہرگز جائز نہیں۔(بہشت کی کنجیاں، ص۱۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صلۂ رحمی کرنا، ایک مجبوری:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رشتے داروں کے حُقُوق کی اَدائیگی اور اُن سے صِلَۂ رِحمی کرنا، یقیناً باعثِ سعادت ہے، لیکن ہمیں اِس کا کامل فائدہ اُسی صُورت میں نصیب ہوگا کہ جب ہم دل سے اِس نیکی کو سَر اَنجام دیں گے۔ افسوس! اب رشتہ داری تو صِرْف نام کی رہ گئی ہے اور آج کل صِلَۂ رِحمی کرنا گویا کہ ایک مجبوری بن چکی ہے، بعض لوگ ظاہراً تو بڑے مِلَنْسار لگتے ہیں، لیکن اُن کا سینہ مسلمانوں کے کینے سے بھرا ہوتا ہے، بعض نادان نفس وشیطان کے بہکاوے میں آکر ذاتی وُجوہات کی بِنا پر یا خواہ مخواہ رشتے داروں سے قَطعِ تَعَلُّق کرلیتے ہیں اور دوستوں پر تو دل کھول کر خرچ کرتے ہیں لیکن آہ! اپنے والدَین، بہن بھائیوں، چچاؤں، بھتیجوں اور بھانجوں وغیرہ کے حُقوق سے بالکل ہی غافل ہوتے ہیں، شادی وغیرہ کی تقاریب ہوں یا مُبارک اَیّام کی آمد، بُزرگوں کے اِیصالِ ثواب کی نذر و نیاز کا اِہتمام ہو یا اجتماعِ ذکر و نعت وغیرہ، بعضوں کا یہ معمول ہوتا ہے کہ وہ اِن میں صرف اُنہی رشتے داروں کو دعوت دینے کی زحمت کرتے یا اُنہی کے گھروں میں کھانا وغیرہ بھجوادیتے ہیں کہ جو اُنہیں اپنے یہاں کی تقاریب میں بُلاتے ہیں یا جن قرابت داروں کے ساتھ اُن کے مَفادات وابستہ ہوتے ہیں، اِس

کے بَرعکس جو رشتے دار اُن کے کام نہیں آتے یا بے چارے غُربت و اَفلاس کے باعث اُنہیں اپنے یہاں نہیں بُلاتے، تو ایسوں کو اپنی تقاریب میں بُلانا تو کُجا اُن سے دُعا سلام کی حد تک بھی تَعَلُّقات قائم رکھنا اُنہیں ناگوار گُزرتا ہے، یوں ہی مُسْتَحِقِّیْنِ زکوٰۃ رشتے داروں کو بھی مسلسل نظر انداز کیا جاتا ہے، حتّٰی کہ کچھ خاندانوں کے درمیان ذاتی دُشمنیاں اُنہیں فوتگی کے موقع پر کفن دفن، نمازِ جنازہ پڑھنے اور تَعْزِیَت کے مُعاملے میں آڑ بن جاتی ہیں، الغَرَض رشتے داروں میں اب پہلے جیسی مَحبَّت و خُلوص اور خَیر خواہی کا جذبہ بالکل ہی ختم ہوتا دکھائی دے رہا ہے، کیونکہ ہم نے اُن کے درمیان خُود ساختہ دَرَجہ بندیاں کر دی ہیں، ایسے نازُک حالات کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا ذرا مشکل نہیں کہ حقیقی صِلۂ رِحمی کو اب ایک بوجھ سمجھا جانے لگا ہے۔

بھائی حق مت مارنا گھر بار کا
ورنہ ہوگا مستحق تُو نار کا

قریبی رشتہ داروں سے قطعِ تَعَلُّق کرنے اور مشکل میں ان کے کام نہ آنے کی مذمت پر چند عبرت آموز احادیثِ مُبارکہ سُنئے، خوفِ خدا سے لرزیئے اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے کی نِیَّت کر لیجئے:

1. اے اُمتِ محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! قسم ہے اُس ذات کی! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، اللہ تعالیٰ اُس شخص کے صَدَقے کو قبول نہیں فرماتا، جس کے رشتے دار اُس کی بھلائی کرنے کے مُحتاج ہوں اور یہ غیروں کو دے، قسم ہے اُس ذات کی! جس کے دَستِ قُدرت میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف قِیامت کے دن نَظرِ رحمت نہ فرمائے گا۔(مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب الصدقۃ...الخ، ۲۹۷/۳، حدیث: ۴۶۵۲)

2. جو شخص اپنے کسی قریبی رشتے دار کے پاس آکر اُس کی حاجت سے زائد وہ شئے مانگے، جو اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عطا فرمائی ہے، لیکن وہ اُس پر بخل کرے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ جہنّم سے ایک اَژدھا نکالے گا جس کا نام شُجَاع ہو گا، وہ زبان کو حَرَکت دیتا ہو گا اور اُس شخص کے گلے کا ہار بن جائے گا۔(معجم الاوسط، ۴/۱۶۷، حدیث:۵۵۹۳)

3. جس گُناہ کی سزا دُنیا میں بھی جلد ہی دے دی جائے اور اُس کے لیے آخِرت میں بھی عذاب کا ذَخِیرہ رہے، وہ بَغاوت اور قَطعِ رِحم سے بڑھ کر نہیں۔(ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب:۱۲۲، حدیث:۲۵۱۹، ۴/۲۲۹)

تعلّقات توڑنے کی سزا

حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابُواللَّیث سمرقندی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "تَنبِیہُ الغافِلِین"میں نقل کرتے ہیں، حضرت سیِّدنا یحیٰ بن سُلَیم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مکّہ مکرّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں ایک نیک شخص خُراسان کا رہنے والا تھا، لوگ اس کے پاس اپنی اَمانتیں رکھتے تھے، ایک شخص اس کے پاس دس ہزار اشرفیاں اَمانت رکھوا کر اپنی کسی ضَرورت سے سفر میں چلا گیا، جب وہ واپس آیا تو خراسانی فوت ہو چکا تھا، اس کے اہل وعیال سے اپنی اَمانت کا حال پوچھا: تو انہوں نے لاعلمی ظاہر کی، اَمانت رکھنے والے نے علمائے مکہ مکرمہ سے پوچھا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ انہوں نے کہا:" ہم اُمید کرتے ہیں کہ وہ خراسانی جنتی ہو گا، تم ایسا کرو کہ آدھی یا تہائی رات گزرنے کے بعد زَمزم کے کنویں پر جا کر اُس کا نام لے کر آواز دینا اور اُس سے پوچھنا۔" اس نے تین راتیں ایسا ہی کیا، وہاں سے کوئی جواب نہ ملا، اُس نے پھر جا کر ان علماء کرام کو بتایا، انہوں نے "اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ" پڑھ کر کہا: "ہمیں ڈر ہے کہ وہ شاید جنتی نہ ہو، "تم یمن چلے جاؤ وہاں بُرہُوت نامی وادی میں ایک کنواں ہے،

اس پر پہنچ کر اسی طرح آواز دو، اس نے ایسا ہی کیا تو پہلی ہی آواز میں جواب ملا کہ میں نے اس کو گھر میں فلاں جگہ دفن کیا ہے اور میں نے اپنے گھر والوں کے پاس بھی امانت کو نہیں رکھا، میرے لڑکے کے پاس جاؤ اور اس جگہ کو کھودو تمہیں مل جائے گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور مال مل گیا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ تُو تو بہت نیک آدمی تھا تو یہاں پہنچ گیا؟ وہ بولا: میرے کچھ رشتے دار خراسان میں تھے جن سے میں نے قَطعِ تعلّق (یعنی رشتہ توڑ) کر رکھا تھا اسی حالت میں میری موت آگئی اس سبب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے یہ سزا دی اور اس مقام پر پہنچا دیا۔ (تنبیہ الغافلین ص ۲۷ مُلَخّصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! قَطعِ رحمی یعنی اپنے رِشتہ داروں سے تعلقات ختم کرنا، کس قدر بُری چیز ہے، کہ اس کی وجہ سے بہت سی نیکیوں کا اجر بھی ضائع ہوتا ہے اور آخرت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے دُوری کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا ہے۔ رِشتہ داروں سے بھلائی نہ کرنے والوں کی طرف بروزِ قِیامت، اللہ رَبُّ العزت عَزَّوَجَلَّ نظرِ رحمت نہ فرمائے گا، قُدرت کے باوجود رشتہ دار کی حاجت پُوری نہ کرنے والے پر جہنّم کا ایک بہت بڑا سانپ مُسلّط کر دِیا جائے گا، جو اِس قاطعِ رحم کے گلے کا ہار بن جائے گا، رشتے داروں سے تعلقات ختم کرنے والے کو آخرت کے ساتھ ساتھ دُنیا میں بھی سزا دی جائے گی۔

گناہ بے عدد اور جُرم بھی ہیں لاتعداد
معاف کردے نہ سہہ پاؤں گا سزا یا ربّ

(وسائلِ بخشش، ص۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُمُوماً وہ رشتہ دار کہ جن کا اُٹھنا بیٹھنا زیادہ ہو اور میل ملاپ بھی بکثرت ہو تو

انہیں رنجیدگی اور ناراضی کا سامنا بھی زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ چونکہ بہن بھائی آپس میں زیادہ قریب ہوتے ہیں، اس لیے عُموماً ان کے درمیان تعلُّقات بھی خراب ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ لیکن اگر ہم شریعت کے تقاضوں اور اَخلاقیات کو ملحوظ رکھیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان ناچاقیوں اور ناراضیوں کا دروازہ بند ہو جائے گا ۔بڑے بہن بھائیوں پر چھوٹوں کے کیا حُقُوق ہیں اور چھوٹوں پر اپنے بڑے بہن بھائیوں کے کیا حُقُوق ہیں؟ آیئے یہ بھی سُنتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین

بڑے بہن بھائیوں پر چھوٹوں کے حُقُوق وآداب:

بڑے بھائی اور بڑی بہن پر، چھوٹے بھائی بہنوں کے حقوق میں سے ہے کہ

1. والِدَین کی وفات پر چھوٹے بہن بھائیوں کی پرورش کرنا اور ان کی اَچّھی تَربِیَت کرنا۔
2. ان کی ضروریاتِ زندگی کو پُورا کرنا اور ہر مُشکِل گھڑی میں ان کا ساتھ دینا اور جتنا ہو سکے ان کی حاجت رَوائی و دِلداری کرنا۔
3. والِدَین کی حیات میں بھی ان سے شَفقت و مَحَبَّت سے پیش آنا۔
4. غیبت، چُغلی، بد گُمانی اور حسد عام مُسلمان سے حرام ہے تو ان سے بدرجۂ اُولیٰ ناجائز ہے۔
5. بَتقاضائے بشریت ان سے سرزد ہونے والی خطاؤں کو مُعاف کرنا اور ہمیشہ ان سے نرمی کا برتاو کرنا۔

چھوٹے بہن بھائیوں پر بڑوں کے حُقُوق و آداب:

اسی طرح چھوٹے بہن بھائیوں پر بڑوں کے یہ حُقُوق و آداب ہیں کہ

1. ان کی عزّت وِاحترام کرتے ہوئے ان کے شایانِ شان مرتبہ و مقام دینا۔

2. والِدَین کی غیر مَوْجُودگی میں انہیں والدین کا مرتبہ دینا، ورنہ انہیں اپنا سرپرست و رَہْنُما سمجھنا۔

3. حتَّی الاِمکان ان کے جائز اَحْکامات پر عمل کی کوشش کرنا۔

4. اپنی طرف سے ہونے والی غلطیوں پر خُود بڑھ کر مُعافی مانگنا۔

5. ان کی دل آزاریوں سے بچنے کی کوشش کرنا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی ان مدنی پُھولوں پر عمل کی کوشش کریں گے، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی برکت سے بہن بھائیوں کے درمیان ہونے والی ناراضیوں اور ان کے سبب پیدا ہونے والی دُوریوں سے کافی حد تک چھٹکارا مل جائے گا۔ بَسا اَوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دو(2) قریبی عزیز آپس میں ناراض ہوجاتے ہیں اور باوُجُود کوشش کے آپس میں صُلح صفائی کی ترکیب نہیں بن پاتی، ایسے موقع پر وہ رشتے دار مُشکل کا شکار ہوتے ہیں جو ان دونوں سے تعلُّق رکھتے ہوں۔ ناراض رشتہ داروں میں سے ہر ایک سے بیک وَقْت کیسے بنا کے رکھی جائے اور دونوں کو خُوش کیسے رکھا جائے؟ یہ ایک پریشان کُن مُعامَلہ ہے۔ آیئے اس بارے میں فتاویٰ رَضَوِیَّہ شریف سے رہنمائی لیتے ہیں۔

حکمت سے بھرپور جواب

چُنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں کیے گئے سوال کا خُلاصہ یہ ہے کہ کیا فرماتے ہیں، عُلمائے دِین اِس مسئلے میں کہ زید کے ایک تایا اور ایک بہن ہے، زید اپنے تایا اور بہن دونوں سے ملتا ہے، لیکن اب زید کی بہن اور تایا کے درمیان سخت اَن بَن ہوگئی ہے اور زید کی بہن اپنے سگے بھائی زید سے یہ کہتی ہے کہ تم اگر اپنے تایا سے مِلو گے تو میں تم سے نہیں مِلوں گی۔ اِتفاقاً زید کی شادی کا وَقْت قریب آگیا اور زید کی بہن کا کہنا ہے: اگر تایا کو شادی

میں بُلایا تو میں اس میں شرکت نہیں کروں گی، اس صُورت میں تایا کی دل آزاری کا اندیشہ ہے اور اگر تایا کو بُلائے تو بہن کو صَدمہ پہنچے گا۔ ایسی حالت میں زید کو کیا کرنا چاہئے؟ کیا زید اپنی بہن کا کہنا مان کر تایا کو شادی میں نہ بُلائے یا اپنی بہن کو چھوڑ کر اپنے تایا کو بُلائے؟

سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کا جواب دیتے ہوئے اِرْشاد فرماتے ہیں: بہن اور چچا دونوں ذِی رِحم مَحرَم ہیں، کسی سے قَطعِ رِحم کرنا جائز نہیں۔ زید کو چاہیے کہ اپنی بہن کو جس طرح ممکن ہو راضی کرے، اگرچہ یُوں کہ پوشیدہ طور پر اپنے چچا کو شادی میں شریک ہونے کی دعوت دے اور اپنی بہن سے کہہ دے کہ مجھے ہر طرح تیری مَرضی منظور ہے، نہ اُن کو بُلاؤں گا نہ شریک کروں گا، البتہ اِتنا تجھ سے چاہتا ہوں کہ وہ اگر اپنے آپ آجائیں تو اِس پر مجھ سے ناراض نہ ہونا، کیونکہ وہ تیرے اور میرے دونوں کے باپ کی جگہ ہیں، اجنبی آدمی (بھی کسی تقریب میں) بے بُلائے آجائیں تو اُن کو نکالنا بدتمیزی ہے نہ کہ باپ کو (کہ تایا باپ ہی کے قائم مقام ہوتا ہے)، غَرَض جھوٹے سچے فقرے بتا کر دونوں کو راضی کرے کہ اِس پر بھی ثواب پائے گا۔ زید اپنی بہن کو یہ کلمہ "میں اُن کو نہ بُلاؤں گا" کہنے سے مُراد یہ رکھے کہ میں خُود اُن کو بُلانے نہ جاؤں گا، اگرچہ آدمی یا خط بھیج دوں گا، (اور تایا کے) "آپ چلے آنے" سے یہ مُراد لے کہ وہ اپنے پاؤں سے چلے آئیں نہ یہ کہ میں اُٹھا کر لاؤں، دورُخی بات کہے۔ جھوٹے سچے "فقرے" سے مُراد جس کا ظاہر جھوٹ اور مُرادی معنیٰ سچ (جسے عربی میں "توریہ" کہتے ہیں)۔ حدیث میں فرمایا: **اِنَّ فِی الْمَعَارِیْضِ لَمَنْدُوحَةً عَنِ الْکَذِبِ**۔ یعنی بیشک اِشاروں میں گُفتگو کرنے میں جُھوٹ سے آزادی ہے۔

(السنن الکبریٰ، کتاب الشهادات، باب المعاریض فیها مندوحة۔۔۔الخ، ۱۰/۳۳۶، حدیث: ۲۰۸۴۳، از فتاویٰ رضویہ،

۲۴/ ۳۴۴، ۳۴۴،ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سُوال کرنے والے کو ضرورتِ شرعی کی بنا پر تَورِیہ کی ترغیب اِرشاد فرمائی، شرعی عُذر کی بنا پر توریہ کرنے سے انسان جُھوٹ سے بچ جاتا ہے، مگر یاد رہے! توریہ کرنے کی مخصوص صُورتیں ہیں، بِلاضرورت توریہ کرنا شرعاً ناجائز ہے جیسا کہ صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: توریہ یعنی لفظ کے جو ظاہر معنیٰ ہیں وہ غلط ہیں، مگر کہنے والے نے دُوسرے معنیٰ مُراد لئے جو صحیح ہیں، ایسا کرنا بِلا حاجت جائز نہیں اور حاجت ہو تو جائز ہے۔ تَوریہ کی مثال یہ ہے کہ تم نے کسی کو کھانے کے لئے بُلایا وہ کہتا ہے "میں نے کھانا کھالیا" اِس کے ظاہر معنیٰ یہ ہیں کہ اِس وَقْت کا کھانا کھالیا ہے، مگر وہ یہ مُراد لیتا ہے کہ کل کھایا ہے یہ بھی جُھوٹ میں داخل ہے (اِس لئے کہ یہاں تَوریہ کرنا جائز نہ تھا)۔

(بہار شریعت، ۳/ ۵۱۸، حصہ ۱۶ ملخصاً)

فتاویٰ رضویہ کے سُوال و جواب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی ایک رِشتے دار کے کہنے پر بِلا وَجْہِ شرعی کسی دوسرے رشتے دار سے قَطْعِ تَعَلُّق کرنا شرعاً ممنوع ہے، عُموماً ایسے مواقع پر اِنصاف کے تَقاضے پُورے کرنا مُشکل ہو جاتا ہے اور بڑوں بڑوں کے قدم اِس موڑ پر آکر ڈگمگا جاتے ہیں، لیکن ہمّت سے کام لیجئے، رَبّ تَعَالٰی کی رحمت پر نظر رکھئے اور اِس حدیثِ پاک "حکمت مومن کا گمشدہ خزانہ ہے۔ (ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة، ۴/ ۳۱۴، رقم: ۲۶۹۶) کو مَدِّ نظر رکھتے ہوئے حکمتِ عَمَلی و دیانتداری کے ساتھ ایسی تدابیر اِخْتیار کرنے کی کوشش کیجئے کہ فریقَین کے درمیان صُلْح کی ترکیب ہو جائے اور کسی کی حق تَلَفی بھی نہ ہو، کیونکہ کسی ایک فریق کی بات تسلیم کر لینے سے قَطْعِ رِحم

لازِم آئے گا کہ جو ناجائز و حرام ہے اور ایسا حکم ماننا بھی شرعاً جائز نہیں کہ جس کے سبب خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی لازِم آتی ہو ، جیسا کہ حبیبِ کبریا، احمدِ مجتبیٰ، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوقٍ فِی مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ یعنی خالق عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اِطاعت جائز نہیں۔ (معجم کبیر، ۱۸/ ۱۷۰، حدیث: ۳۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِسالہ "ہاتھوں ہاتھ پُھوپھی سے صُلح کرلی" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والدین، بہن بھائیوں اور دیگر رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ اَخلاق، خَیر خواہی اور صِلَۂ رِحمی کی مَدَنی سوچ پیدا کرنے کیلئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا اَبُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا تحریر کردہ 25 صفحات پر مُشتَمِل رسالہ "ہاتھوں ہاتھ پُھوپھی سے صُلح کرلی" کا مُطالَعہ کرنا اِنتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس رِسالے میں صِلَۂ رِحمی کی تعریف، بہترین آدمی کی خُصوصیّات، صِلَۂ رِحمی کے 7 مَدَنی پُھول، رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک کی صُورتیں، تَعَلُّقات توڑنے کی سزا، حُسنِ ظَن رکھنے کا طریقہ اور بہُت سی اَہَم معلومات کا اَنمول خزانہ موجود ہے، لہٰذا آج ہی اِس رِسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً طلب فرما کر خُود بھی اس مُطالَعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ترغیب دیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جا سکتا ہے۔

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سُنا کہ صِلۂ رحمی کا مطلب ہے رِشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا ہے۔

- صِلۂ رحمی (رشتہ داروں سے حُسنِ سُلُوک) کی برکت سے رِزق، مال اور عمر میں برکت ہوتی ہے۔
- رِشتہ داروں، یتیموں، بے سہاروں کے ساتھ صِلۂ رحمی کے ذریعے حکمِ قرآنی پر عمل کرکے ثواب کا اَنبار جمع کیا جاسکتا ہے۔
- صِلۂ رحمی کی برکت سے کئی خاندانی جھگڑے ختم کرکے گھروں کی ناچاقیوں کو ختم کیا جاسکتا ہے۔
- صِلۂ رحمی کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُوشنودی حاصل کی جاسکتی ہے۔
- کسی مسلمان کی طرف سے معافی میں پہل کرنے پر بھی، بِلا عُذرِ شرعی اُس کو معاف نہ کرکے بروزِ قیامت حوضِ کوثر پر حاضری سے محرومی ہوسکتی ہے۔
- بِلا عُذرِ شرعی رِشتوں کو کاٹنا، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، لہٰذا ہمیں خود بھی اس سے بچنا ہے اور دُوسرے مسلمانوں کو بھی اِس سے بچنے کی ترغیب دِلانے کا سلسلہ جاری رکھنا ہے۔
- صِلۂ رحمی کی برکت سے ہمارے کئی غریب ونادار عزیز واَقرِباء، ہماری تھوڑی سے نرمی و مَحَبَّت کی وجہ سے شادی وعیدین جیسے خُوشی کے مَواقع پر ہمارے ساتھ شامل ہوسکتے ہیں۔
- بِلا عُذرِ شرعی رِشتہ داروں کے ساتھ بھلائی نہ کرکے کثیر صدقہ وخیرات کرتے ہوئے بھی، اللہ تعالیٰ کی نظرِ رحمت سے محرومی ہوسکتی ہے۔
- اپنے رشتہ داروں کی کڑوی باتوں کو بخوشی پینے والا، ان کے تَلْخ روّیوں سے صَرفِ نظر (نظر انداز) کرنے والا اور تعلُّقات بحال کرنے کے لیے ان سے معذرت کرنے والا

بظاہر خُود کو "کم تر" محسوس کررہا ہوتا ہے، لیکن حقیقتاً بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے عالیشان مَراتب حاصل کررہا ہوتا ہے۔

ہمیں بھی چاہیے بظاہر نظر آنے والی تکالیف کو آخرت میں ملنے والے اِنعامات کا بدلا سمجھتے ہوئے قَبول کریں اور اپنے رِشتہ داروں اور دیگر تمام مُسلمانوں سے بھی حُسنِ سُلُوک سے پیش آئیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "صدائے مدینہ لگانا"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام روزانہ "صدائے مدینہ لگانا" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فَجر کیلئے جگانے کو "صَدائے مدینہ لگانا" کہتے ہیں۔ آج جبکہ مُسَلمان دِین سے بہت دُور ہیں اور اس دُوری میں دن بدن اِضافہ ہوتا جارہا ہے اور لوگ فکرِ آخرت سے بے خبر ہو کر دنیا میں مگن ہیں۔ سُنّتیں اور نوافل پڑھنا تو دُور، اَکْثَرِیَّت فرض نمازیں تک جان بُوجھ کر چھوڑ دیتی ہے، اسی وجہ سے ہماری مسجدیں وِیران ہیں، ایسے میں انہیں دوبارہ آباد کرنے کا عزم کرنا اور اس کی تکمیل کیلئے جِدو جُہد کرنا یقیناً سَعادَت سے کم نہیں ہے۔ آپ سے دَرخواست ہے کہ آپ بھی مَساجد کو آباد کرنے کی کوشش کیجئے، بالخصوص نمازِ فجر کیلئے زِیادہ سے زِیادہ صَدائے مدینہ لگائیے اور مَساجد کی آبادکاری میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ مَنْقُول ہے کہ اَمِیرُ المؤمنین حَضْرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ معمول تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کو نماز کیلئے بیدار کرتے، جب نمازِ فجر کے لیے تَشْرِیف لاتے، راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے، نیز اذانِ فجر کے فوراً

بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا، تو اسے بھی جگاتے۔ (طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۲۶۳/۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کے اہم مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے بات چیت کے حوالے سے چند اہم مدنی پھول سنتے ہیں: ❀ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ❀ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چلّا چلّا کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❀ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ❀ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سنت سے ثابت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ❀ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔ (کتابُ الصَّمْت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا،

ج۷ص۲۰۴ رقم۳۲۵)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کُتُب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(304صفحات) نیز 120 صَفُحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالعہ فرمایئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پَرْوَرْدْگار
سنّتوں کی تَربِیَت کے قافلے میں بار بار

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ”جس نے مجھ پر سو(100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔“ (مجمع الزوائد، ج۱۰، ص۲۵۳، حدیث:۱۷۲۹۸)

ہوں درود و سلام آقا لب پر مُدام
ہر گھڑی دم بدم تاجدارِ حرم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱) یعنی پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی

مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔❀ مَدنی قافلے، مَدنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔❀ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لمبی امید کے خاتمے کا انعام:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 413 صفحات پر مشتمل کتاب "**عُیُونُ الحکایات**" کے صفحہ نمبر 348 پر ہے:

بَصرہ کے بادشاہ نے اُمُورِ سلطنت کو خَیْر باد کہہ کر زُہد وتقویٰ کی راہ اِختیار کی، لیکن دوبارہ سلطنت وحکومت کی طرف مائل ہوا اور عیش وعشرت میں باقی زِندگی بسر کرنے کی ٹھان لی۔ اس نے ایک شاندار محل بنوایا، جس میں اَعلیٰ قسم کے قالین بچھوائے اور ہر طرح کے سازوسامان سے اس عظیمُ الشَّان محل کو آراستہ کرایا اور ایک کمرہ مہمانوں کے لئے خاص کر دیا، وہاں عُمدہ بستر بچھائے جاتے، اَنْواع واَقْسام کے کھانے چُنے جاتے۔ وہ بادشاہ لوگوں کو بُلاتا، عظیمُ الشَّان محل اور بادشاہ کی شان وشوکت دیکھ کر لوگ خُوب تعریف وخُوشامد کرتے۔ یہ سلسلہ کافی عرصہ تک چلتا رہا، بادشاہ دُنیا کی رنگینیوں میں گم ہو چکا تھا، اس کے اس عظیمُ الشَّان محل میں ہر طرح کے آلاتِ موسیقی اور لَہْو ولَعِب کا سامان تھا۔ وہ ہر وَقت دُنیوی خُرافات میں مگن رہتا۔ ان مَشاغل نے اسے طُولِ اَمَل یعنی لمبی اُمید کے تباہ کُن باطنی مرض میں مُبتلا کر دیا۔ ایک دن اس نے اپنے خاص وزیروں، مُشیروں اور عزیزوں کو بُلا کر کہا: تم اس عظیمُ الشَّان محل میں میری خُوشیوں کو دیکھ رہے ہو، دیکھو! میں یہاں کتنا پُرسکون ہوں، میں چاہتا ہوں کہ اپنے تمام بیٹوں

کیلئے بھی ایسے ہی عظیمُ الشّان محلّات بنواؤں، تم لوگ چند دن میرے پاس رُکو، خوب عیش کرو اور مزید محلّات بنانے کے بارے میں مُفید مشورے دو، تاکہ میں اپنے بیٹوں کے لئے بہترین محلّات بنانے میں کامیاب ہوجاؤں۔ چنانچہ وہ لوگ اس کے پاس رہنے لگے۔ ایک رات بادشاہ سمیت تمام لوگ لَہو ولَعِب میں مشغول تھے کہ محل کی کسی جانب سے ایک غیبی آواز نے سب کو چونکا دیا، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا:

”اے اپنی موت کو بُھول کر عمارت بنانے والے! لمبی لمبی اُمیدیں چھوڑ دے، کیونکہ موت لکھی جاچکی ہے۔ لوگ خواہ خُود ہنسیں یا دوسروں کو ہنسائیں، بہرحال موت ان کیلئے لکھی جاچکی ہے اور بہت زِیادہ اُمید رکھنے والے کے سامنے تیار کھڑی ہے۔ ایسے مکانات ہرگز نہ بنا، جن میں تجھے رہنا ہی نہیں، تُو عبادت وریاضت اِختیار کر تاکہ تیرے گُناہ مُعاف ہوجائیں۔“

اس غیبی آواز نے بادشاہ اور اس کے تمام ہمراہیوں کو خوف میں مُبتلا کردیا۔ بادشاہ نے اپنے دوستوں سے کہا: جو غیبی آواز میں نے سُنی کیا تم نے بھی سُنی؟ سب نے یک زباں ہوکر کہا: جی ہاں! ہم نے بھی سُنی ہے۔ بادشاہ نے کہا: جو چیز میں محسوس کررہا ہوں، کیا تم بھی محسوس کررہے ہو؟ پُوچھا: آپ کیا محسوس کررہے ہیں؟ اس نے کہا: میں اپنے دل پر کچھ بوجھ سا محسوس کررہا ہوں، مجھے لگتا ہے کہ یہ میری موت کا پیغام ہے۔ لوگوں نے کہا: ایسی کوئی بات نہیں، آپ کی عمر دراز اور اِقبال بُلند ہو، آپ پریشان نہ ہوں۔ اس غیبی آواز نے بادشاہ کے دل سے لمبی لمبی اُمیدوں کا خاتمہ کردیا، اسے عیش و عشرت کے تمام منصوبے حقیر نظر آنے لگے، فکرِ آخرت کا اس پر غلبہ ہوا، اس کے دل سے خواہشات کی آگ بجھ گئی اور وہ گُناہ چھوڑنے کا عزم کرتے ہوئے، بارگاہِ خُداوندی میں یُوں عرض گزار ہوا: ”اے میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے اور یہاں مَوْجُود تیرے بندوں کو گواہ بنا کر تیری طرف رُجُوع کرتا اور اپنے تمام گُناہوں اور

زِیادتیوں پر نادِم ہو کر توبہ کرتا ہوں۔ اے میرے خالق عَزَّوَجَلَّ! اگر تُو مجھے دُنیا میں کچھ مُدّت اور باقی رکھنا چاہتا ہے تو مجھے دائمی اِطاعت و فرمانبرداری کی راہ پر چلا دے اور اگر مجھے موت دے کر اپنی طرف بُلانا چاہتا ہے تو مجھ پر کرم کر دے اور اپنے کرم سے میرے گُناہوں کو بخش دے۔" بادشاہ اسی طرح مصروفِ اِلْتِجا رہا اور اس کا دَرْد بڑھتا گیا، پھر اس نے ان کلمات کی تکرار شُروع کر دی: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! موت، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! موت۔ بس یہی کلمات اس کی زبان پر جاری تھے کہ اس کی رُوح پرواز کر گئی۔ اس دَور کے فُقَہاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن فرمایا کرتے تھے: اس بادشاہ کا خاتمہ توبہ پر ہوا۔

(موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قصر الامل، ۳/۳۶۱، رقم: ۲۷۱، عیون الحکایات، الحکایۃ الثالثۃ والسبعون۔۔۔الخ، ص۴۰۴ ملخصا)

خُدایا بُرے خاتمے سے بچانا
پڑھوں کلمہ جب نکلے دم یاالٰہی
گناہوں کی عادت بڑھی جارہی ہے
کرم یا الٰہی کرم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۱،۱۱۰)

لمبی امید گناہوں کی جڑ ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے بادشاہ کو لمبی اُمید نے کس طرح فانی دُنیا کی عیش و عشرت کا عادی بنا کر دُنیوی لَذّتوں میں بَدمَسْت کر دیا، اسی لمبی اُمید کے جال میں پھنس کر وہ قبر کی وحشتوں سے بے نیاز، پُر رونق محلات کی تعمیرات اور کھیل کُود کے آلات میں مشغول ہوا، دوستوں کی بے فائدہ صحبت اور خادِموں کی خُوشامدانہ خدمت کے نَشے میں قبر کی تنہائی کو یکسر بُھول بیٹھا، لیکن جیسے

ہی دل سے لمبی اُمیدوں کی آگ بُجھی ، غَفلت کا اندھیرا دُور ہوا، تو اُس کا دل توبہ کی جانب مائل، گُناہوں سے بیزار اور دُنیا سے اُچاٹ ہو گیا۔ واقعی لمبی اُمیدوں کی آفت، انسان کو دُنیا و آخرت میں کئی طرح کی مصیبتوں میں مُبْتلا کر دیتی ہے، نفس و شیطان اسے توبہ کی اُمید دِلا کر اپنے جال میں پھنسا لیتے ہیں، یُوں بندہ گُناہوں پر دلیر ہو جاتا ہے اور بعض اَوقات گناہوں پر دلیری بُرے خاتمے کا سبب بن جاتی ہے ۔یاد رکھیے! لمبی اُمید تمام گُناہوں کی جڑ اور انسان کی تباہی و بربادی کا ایک سبب ہے، چُنانچہ

نبیِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **اَوَّلُ فَسَادِھَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ** یعنی اس اُمَّت کا پہلا فساد بُخل اور لمبی اُمید ہے۔(مشکاۃالمصابیح، ۲/۲۶۰، حدیث: ۵۲۸۱) اس روایت کے تحت مُفسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی مُسلمان کا پہلا گُناہ، جو دُوسرے گُناہوں کی جڑ ہے وہ یہ دو(2) چیزیں ہیں: (۱) بُخل جڑ ہے خُون ریزی و فَساد کی (۲) لمبی اُمیدیں جڑ ہیں، غَفلت و گُناہوں کی۔ انسان بڑھاپے میں بھی یہ سوچتا ہے کہ ابھی عُمر بہت ہے، نیکیاں آئندہ کرلیں گے، اسی خیال میں رہتے ہیں کہ موت آجاتی ہے۔(مراۃالمناجیح،۷/ ۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لمبی اُمید سے کیا مراد ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ظاہری اَمراض سے بچنے کے لیے بُنیادی معلومات کا ہونا لازِمی ہے، اسی طرح باطنی اَمراض سے حفاظت کے لیے بھی علم ضروری ہے، لہٰذا لمبی اُمید کی یہ تعریف خُوب ذِہن نشین فرمالیجئے: **جن چیزوں کا حُصُول بہت مُشکل ہو، ان کے لیے لمبی اُمیدیں باندھ کر زِندگی کے قیمتی لمحات ضائع کرنا، طُولِ اَمل** یعنی **لمبی اُمید** کہلاتا ہے۔

(فیض القدیر، حرف الهمزة، ۱/۲۷۷، حدیث:۲۹۴)

لمبی اُمید کے نُقصانات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لمبی اُمید سے مُتعلِّق **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پارہ 14 سُوْرَۃُ الْحِجر کی آیت نمبر 3 میں ارشاد فرماتا ہے:

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوْا وَ يَتَمَتَّعُوْا وَ يُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ③	تَرْجَمۂ کنزالایمان: انہیں چھوڑو کہ کھائیں اور برتیں اور اُمید انہیں کھیل میں ڈالے تو اب جانا چاہتے ہیں۔

صَدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس میں تنبیہ ہے کہ لمبی اُمیدوں میں گرفتار ہونا اور لذّاتِ دُنیا کی طلب میں غرق ہو جانا، ایماندار کی شان نہیں۔ حضرت علی مُرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: لمبی اُمیدیں آخرت کو بُھلاتی ہیں اور خواہشات کا اِتّباع، حق سے روکتا ہے۔

تین (3) فرامینِ مصطفٰے

آیئے! لمبی اُمیدوں کی آفات سے مُتعَلِّق تین (3) فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں چنانچہ،

1. "چھ (6) چیزیں عمل کو ضائع کر دیتی ہیں: (۱) مخلوق کے عُیُوب کی ٹوہ میں لگے رہنا (۲) دل کی سختی (۳) دُنیا کی مَحبَّت (۴) حَیا کی کمی (۵) لمبی اُمید اور (۶) حد سے زِیادہ ظُلم۔" (کنز العمال، کتاب المواعظ، قسم الاقوال، الفصل السادس، ۱۶/۳۶، حدیث:۴۴۰۱۶)

2. عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کو کمزور کر دے اور موت کے بعد آنے والی زندگی کے لئے نیک عمل کرے اور عاجز ولاچار وہ ہے، جو نَفْسانی خواہشات کی پیروی کرے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے لمبی اُمیدیں رکھے۔"(شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث: ۱۰۵۴۶، ۳۵۰/۷)

3. "مجھے اپنی اُمَّت پر جن چیزوں کا خوف ہے، ان میں سے خوفناک چیز نَفْسانی خواہش اور لمبی اُمید ہے۔"(الکامل فی ضعفاء الرجال، علی بن ابی علی، ۳۱۶/۶)

لمبی امید نیک بننے میں رکاوٹ ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! طویل عمر پانے کی لمبی اُمید نمازیں قضا کرواتی ہے، زکوٰۃ اور فرض حج کی اَدائیگی میں تاخیر کرواتی ہے، ہمیشہ آسائش بھری زِندگی پانے کی لمبی اُمید دُکھ، تکلیف اور مَشَقَّت میں مُبتلا کر دیتی ہے، لمبی اُمیدیں انسان کے دل میں مال و دولت کی ہَوَس پیدا کرتی ہیں، لمبی اُمیدیں ہی بُلند وبالا عمارتیں تعمیر کرنے پر اُبھارتی ہیں، لمبی اُمیدیں ہی انسان کے دل سے بروزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں اپنے ہر عمل کا جواب دینے کا ڈر اور بُرے خاتمے کا خوف نکال دیتی ہیں، انسان لمبی اُمیدوں میں پڑ کر ہی مُسلمانوں سے بُغْض و عَداوت رکھتا ہے، توبہ کرنے کی اُمید پر غیبت، چُغْلی، حسد، تکبر جیسے باطنی گُناہوں میں جاپڑتا ہے اور شیطان اس کے دل پر حکومت کرتا ہے۔(موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قصر الامل، ۳۲۸/۳، رقم: ۱۰۳) لمبی اُمیدوں کی وجہ سے نیکیاں کرنا دُشوار ہو جاتا ہے جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لمبی اُمیدیں نیکی وطاعت کی راہ میں رُکاوٹ ہیں، نیز ہر فتنے اور شر کا باعث ہیں، لمبی اُمیدوں میں مُبتلا ہو جانا، ایک مرض ہے جو لوگوں کو اور بہت سے اَمراض میں مُبتلا کرتا ہے۔(منہاج العابدین، ص۱۱۸، ملخصا)

چھ(6) آزمائشیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لمبی اُمید انسان کو چھ (6) آزمائشوں میں مُبتلا کر دیتی ہے:

پہلی آزمائش: لمبی اُمید انسان کو غافل اور سُست بنا دیتی ہے، یہی وجہ ہے کہ نیکی کرنے سے قبل ہی دل میں یہ خیال جَم جاتا ہے کہ "ابھی تھوڑی دیر بعد کرلوں گا، ابھی کافی وَقْت ہے، عبادت کا موقع فوت نہیں ہونے دُوں گا۔" یُوں سُستی کرکے بندہ نیکی کا موقع ضائع کر دیتا ہے۔(منہاج العابدین، ص۸۱)

دوسری آزمائش: لمبی اُمید انسان کو بد عملی کا شکار کر دیتی ہے، جیسا کہ حضرت داؤد طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بالکل سچ فرمایا ہے: جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی وعید سے ڈرتا ہے، وہ دُور کو بھی نزدیک خیال کرتا ہے، اور جو لمبی اُمیدوں میں مُبتلا ہو جاتا ہے وہ بداَعْمالی کا شکار ہو جاتا ہے۔(منہاج العابدین، ص۸۱)

تیسری آزمائش: لمبی اُمید کی وجہ سے نیکی کرنا دُشوار ہو جاتا ہے، چنانچہ حضرت یحیٰ بن معاذ رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "دُنیا کی اُمیدیں" انسان کو ہر نیک کام سے کاٹ دیتی ہیں، "طمع و لالچ" ہر حق سے انسان کو روک دیتا ہے، "صبر" بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نَفْسِ اَمّارہ ہر شر اور بُرائی کی طرف بُلاتا ہے۔(منہاج العابدین، ص۸۱)

چوتھی آزمائش: لمبی اُمید توبہ میں ٹال مٹول کا عادی بنا دیتی ہے، جس کی بناء پر دل میں یہ خیالات پیدا ہوتے ہیں: "ابھی توبہ کرلوں گا، ابھی کافی وَقْت ہے، میں ابھی جوان ہوں، میں ابھی کم عُمر ہوں، توبہ ہر وَقْت میرے اختیار میں ہے، جب چاہوں گا، کرلوں گا۔" (منہاج العابدین، ص۸۱)

پانچویں آزمائش: لمبی اُمید میں مُبتلا ہونے کی وجہ سے دل سخت ہو جاتا ہے، پھر نیکی کا جذبہ کم ہوتا چلا

جاتا ہے، گُناہوں کی کثرت بڑھ جاتی ہے، حرص ولالچ میں اِضافہ ہو جاتا ہے، دل فکرِ آخرت سے غافل ہو کر دُنیوی عیش وآرام کا عادی بن جاتا ہے۔ (منہاج العابدین، ص ۸۲، ملخصًا)

چھٹی آزمائش: لمبی اُمید انسان کو موت سے غافل کر دیتی ہے، چنانچہ مروی ہے کہ نبیِ رحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین(3) لکڑیاں لیں، ایک اپنے سامنے گاڑی، دُوسری اس کے برابر میں جبکہ تیسری کچھ دُور، پھر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ارشاد فرمایا: "تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟" اُنہوں نے عرض کی: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: "ایک لکڑی انسان اور دوسری موت ہے جبکہ دُور والی اُمید ہے، انسان اُمید کی جانب ہاتھ بڑھاتا ہے۔ مگر اُمید کے بجائے موت اسے اپنی جانب کھینچ لیتی ہے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب قصر الامل، ۳/۳۰۶، رقم: ۱۰)

دِل سے الفتِ دنیا بالیقیں نکل جاتی
خار ان کے صَحرا کا دل میں گر اُتَر جاتا
لازمی ہے ہر صورت چھوڑنا گناہوں کا
بھائی موت سے پہلے کاش! تُو سدھر جاتا

(وسائلِ بخشش، ص157، 156)

اَہَم نصیحت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُود کو موت کے قریب تَصوُّر کیجئے، اپنے اُن عزیز واَقارِب اور دوستوں کو یاد کیجئے، جنہیں موت نے آدبوچا اور آج وہ من ومٹی تلے دَفن ہیں۔ لمبی اُمیدوں سے مُتَعلِّق

ایک ناصح (یعنی نصیحت کرنے والے) کی نصیحت سُنئے چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو زَکَرِیّا تَیمِی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ سے منقول ہے کہ اُمَوی خلیفہ سلیمان بن عبدُالملک مسجدِ حرام میں بیٹھا تھا کہ اس کے پاس ایک پتھر لایا گیا، جس پر کچھ تحریر تھا، لہٰذا کسی پڑھنے والے کو تلاش کیا گیا تو حضرت سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ تشریف لائے، اس پر کچھ یُوں لکھا تھا: اے اِبْنِ آدم! اگر تو زندگی سے قریب چیز موت کو دیکھ لے تو ضرور لمبی اُمیدوں سے کنارہ کرے گا اور اپنے عمل کو بڑھائے گا نیز تیری حرص اور کوششیں کم ہو جائیں گی اور اگر تیرے قدم پھسل گئے تو کل بروزِ قیامت تجھے ندامت ہو گی، تیرے گھر والے اور پڑوسی تجھے قَبْر کے حوالے کر دیں گے، والدین اور رشتہ دار دُور ہو جائیں گے، اَولاد چھوڑ دے گی اور تُو دُنیا کی طرف لوٹ کر آسکے گا نہ نیکیوں میں اضافہ کر سکے گا، لہٰذا حسرت و ندامت طاری ہونے سے پہلے ہی قیامت کے دن کے لئے تیاری کر لے۔ یہ سُن کر سلیمان بن عبدُالملک خُوب رویا۔ (احیاء العلوم، ۵/۱۹۹)

قبر میں میّت اُترنی ہے ضرور
جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور

لمبی امیدیں نہ رکھنے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لمبی اُمیدیں نہ رکھنے کی برکت سے ہدایت نصیب ہوتی ہے، چُنانچہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص دُنیا میں رَغْبت کرے گا اور اس میں لمبی لمبی اُمیدیں باندھے گا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے دل کو دُنیا میں رغبت کے حساب سے اندھا کرے گا اور جو شخص

دُنیا سے بے رغبتی کرے گا اور اپنی اُمیدوں کو کم کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو بغیر سیکھے علم عطا کرے گا اور بغیر کسی کی رَہنُمائی کے ہدایت عطا فرمائے گا۔ (کنز العمال، ۳/ ۸۲، الجزء الثالث، ۶۱۹۱)

غفلت کا علاج:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیاوی اُمیدوں میں کمی سے غفلت طاری نہیں ہوتی، انسان گُناہ پر دلیر نہیں ہوتا، توبہ میں جلدی کرتا ہے اور ہر وَقْت اپنی موت کو پیشِ نظر رکھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ بُزرگانِ دین رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن خُود کو لمبی اُمیدوں سے بچایا کرتے، اس سلسلے میں تین(3) حکایات سُنئے:

حکایت: حضرت سیِّدُنا محمد بن ابُوتوبہ رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے نماز کے لئے اِقامت کہی اور مجھ سے فرمایا: ”آگے بڑھ کر نماز پڑھاؤ۔“ میں نے عرض کی: ”یہ ایک ہی نماز پڑھاؤں گا، اس کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھاؤں گا۔“ یہ سُن کر اُنہوں نے فرمایا: ”تم اپنے دل میں دوسری نماز کے بارے میں سوچ رہے ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں لمبی اُمیدوں سے بچائے کہ یہی نیک اعمال میں رُکاوٹ بنتی ہیں۔“ (احیاء العلوم، ۵/ ۲۰۰)

حکایت: حضرت سَیِّدُنا صفوان بن سلیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۡہُ مسجد ہی میں رہتے، جب مسجد سے نکلتے تو روتے ہوئے یہ فرماتے: مجھے یہ خوف ہے کہ دوبارہ مسجد نہ لوٹ سکوں گا۔

(موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قصر الامل، ۳/ ۳۱۷، رقم: ۶۲)

حکایت: کسی شخص نے حضرت زرارہ بن اوفیٰ رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو بعدِ وفات خواب میں دیکھ کر پوچھا: ”اے برزخ میں بسنے والو! تمہارے نزدیک کون سا عمل بہتر ہے؟“ تو آپ رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے جواب

دیا۔ ”رِضائے الٰہی اور اُمیدوں کو کوتاہ رکھنا(یعنی مختصر سمجھنا)۔“ (احیاء العلوم،۵/۲۶۴)

کچھ نیکیاں کما لے جلد آخرت بنا لے
کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زِندگی کا

(وسائلِ بخشش،ص178)

سیِّدُنا داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نصیحت:

حضرت سیِّدُنا ابُو محمد بن علی زاہد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: ہم کُوفہ میں ایک جنازے میں شریک ہوئے، اس میں حضرت سیِّدُنا داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شریک تھے، جب لوگ میت کو دَفنانے لگے تو آپ ایک جانب بیٹھ گئے، میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا اور قریب بیٹھا تو آپ نے فرمایا: جو وعدۂ عذاب کا خوف رکھتا ہے، دُور کی چیز بھی اس کے قریب آجاتی ہے اور جس کی اُمیدیں زیادہ ہوں، اس کا عمل کم ہو جاتا ہے اور ہر آنے والی چیز (یعنی موت) قریب ہی ہے، اے میرے بھائی! یاد رکھو کہ جو چیز تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل کرے، وہ تمہارے لئے منحوس ہے، یہ بھی جان لو! دُنیا والے قبر والوں کی طرح ہیں کہ جو ہاتھ سے نکل جاتا ہے، اس پر افسوس کرتے ہیں اور جو کچھ آگے کے لئے جمع کر کے رکھتے ہیں، اس پر خُوش ہوتے ہیں، البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ جس چیز پر قبر والے افسوس کرتے ہیں، دُنیا والے اس کی خاطر مُقابلہ اور قتل وغارَت گری کرتے ہیں اور عدالت میں اس کے لئے مُقدّمہ لڑتے ہیں۔ (احیاء العلوم،۵/۲۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے آخرت کی تیاری کیلئے نیکیوں میں

اِسی طرح مصروف نظر آتے ہیں، جیسے کوئی ظاہر شناس انسان اس دُنیائے فانی کی آبادکاری کے لئے ہر لمحہ بے قرار دکھائی دیتا ہے اور جس طرح اسے خوف ہوتا ہے کہ اگر میں نے ذرا بھی غفلت کی تو اپنے ہمسروں سے بہت پیچھے ہوجاؤں گا، تھوڑی سی بُھول چُوک ہوئی، تو میرا مُتَوقَّع نفع (ملنے والا فائدہ) خسارے میں تبدیل ہوجائے گا، اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کو یہ خوف لاحق ہوتا ہے کہ اگر وہ دُنیاوی لذّات اور آسائشوں میں کھوگئے تو اَبَدی زندگی ویران ہوسکتی ہے۔ وہ اَبَدی زندگی جو کبھی ختم ہونے والی نہیں، ساٹھ (60) یاسترّ (70) سالہ دُنیاوی زندگی کی رَعنائیوں، لَذّتوں اور آسائشوں میں پھنس کر اس حیاتِ دائمی کو بے رونق و بے کیف بنانا، یقیناً بے عقلی اور جنون ہے۔ فکرِ آخرت کے سبب انہیں نہ تو دُنیا کے عالیشان محلّات بھاتے ہیں اور نہ مال و دولت انہیں اپنی جانب مُتوجِّہ کرتی ہے۔ دراصل ان کی نگاہیں تو اپنے خالق ومالک عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر جمی ہوتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے آج بھی دُنیا سے بے رغبتی اور نااُمیدی کی ایسی مثالیں مَوْجُود ہیں، جن کے واقعات مُلاحَظہ کرنے کے بعد بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کی یاد تازہ ہوجاتی ہے اس سلسلے میں دو (2) مرحوم اَراکینِ شُوریٰ کا طرزِ زندگی سماعت کیجئے:

مُفتیِ دعوتِ اسلامی کے واقعات

❀ مُفْتیِ دعوتِ اسلامی ابُوعمر مُفْتی محمد فارُوق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عادتِ مُبارَکہ تھی کہ اپنی الماری میں کپڑوں کے صرف چار (4) جوڑے رکھتے، رَبیعُ الاَوّل شریف میں نئے کپڑے سلواتے تو پُرانے کسی کو دے دیتے۔ اِنتقال سے کچھ عرصہ قبل جب پنجاب تشریف لے گئے، تو اپنے تمام جوڑے ساتھ لے گئے اور تقسیم کردیئے۔

❀ جامعۃُ المدینہ ہو یا دارُ الافتاء، مُفتیِ دعوتِ اسلامی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کبھی تنخواہ بڑھانے کا مُطالَبہ نہیں کیا۔ مرکزی مَجلسِ شُوریٰ کے نگران حضرت مولانا حاجی ابُوحامد محمد عمران عطاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کا بیان ہے کہ "حال ہی میں (یعنی ان کی وفات سے کچھ عرصہ قبل) ان کا مُشاہَرہ بڑھا تھا، تو یہ میرے گھر خُود تشریف لائے۔ اِنتہائی پریشانی کے عالَم میں تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ میری تنخواہ کافی بڑھ گئی ہے، مجھے اس زائد رقم کی حاجت نہیں ہے، لِہٰذا مجھ پر کرم کیا جائے اور میرا مُشاہَرہ نہ بڑھایا جائے۔"

❀ اپنے انتقال سے کچھ عرصہ قبل مُفتیِ دعوتِ اسلامی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی اسکوٹر اور لیپ ٹاپ (Lap top) کمپیوٹر وغیرہ سب بیچ دیا تھا اور فرمایا کہ اب مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

❀ مُفتیِ دعوتِ اسلامی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مرتبہ کرائے پر مکان لینا چاہ رہے تھے تو کسی نے مشورہ دیا کہ آپ مکان خرید کیوں نہیں لیتے؟ تو فرمایا کہ مختصر زندگی ہے، کرائے کا مکان ہی کافی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہوں کی عادت سے جان چُھڑانے اور لمبی اُمیدوں سے نجات پانے، سُنّتیں اَپنانے اور اپنا سینہ عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مدینہ بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے سَدا بہار مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیئے۔ گناہوں کی دَلدل سے نکل کر، مدنی ماحول اپنانے اور مدنی قافلے میں سفر کرکے خوب برکتیں لُوٹنے والے ایک عاشقِ رسول کی مدنی بہار سُنیئے:

فیشن پرست "مُبلِّغِ سُنَّت" بن گئے:

اِنْدَور شہر (M.P. الھند) کے ایک ماڈَرن نوجوان نے آخِری عَشَرہ رَمَضَانُ الْمُبارَک ۱۴۲۶ھ میں تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے کئے جانے والے اِجتماعی اِعتِکاف

میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ اِعتِکاف کرنے کی سَعادت حاصِل کی۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول اور عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے قَلب میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہوگیا، چہرے پر داڑھی کی بہاریں مُسکرانے لگیں اور سبز عمامہ شریف سے سر سبز ہوگیا، ہاتھوں ہاتھ 12 دن کے لئے سُنَّتوں کی تربِیَت کے مَدَنی قافِلے کے مُسافِر بن گئے خُوب مَدَنی رنگ چڑھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے شہر کے اَندر دعوتِ اسلامی کی ایک حلقہ مُشاوَرت کے نگران کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے کی سعادت بھی حاصل ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لمبی اُمیدوں کے اَسباب وعلاج:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر مرض کے کئی اَسباب ہوتے ہیں، اگر ان اَسباب کو ختم کر دیا جائے تو وہ مَرَض بھی ختم ہوسکتا ہے، لہٰذا لمبی اُمیدوں کے اسباب وعلاج پیشِ خدمت ہیں:

پہلا سبب: دُنیا کی مَحَبَّت

لمبی اُمیدوں کا پہلا سبب حُبِّ دُنیا (یعنی دُنیا کی مَحَبَّت) ہے چُنانچہ اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرْتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ **سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **مجھے تم پر دو(2) باتوں کا بہت زِیادہ خوف ہے،** خواہش کی پیروی کرنا اور

لمبی لمبی اُمیدیں رکھنا۔ خواہش کی پیروی تو حق بات سے روکتی ہے اور لمبی لمبی اُمیدیں دُنیا کی مَحَبَّت میں مُبتلا کر دیتی ہیں۔ یاد رکھو! بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے بھی دُنیا عطا فرماتا ہے، جس سے مَحَبَّت کرتا ہے اور اسے بھی دیتا ہے، جسے ناپسند کرتا ہے، مگر جب وہ کسی بندے سے مَحَبَّت فرماتا ہے تو اسے ایمان (کی دولت) عطا فرماتا ہے۔ سُن لو! کچھ لوگ دِین والے ہیں اور کچھ دُنیا والے۔ تم دِین والے بنو، دُنیا والے نہ بنو۔ یاد رکھو! دُنیا پیٹھ پھیر کر جارہی ہے۔ جان لو! آخرت قریب آچکی ہے۔ خبر دار! آج تم عمل کے دن میں ہو، اس میں حساب نہیں اور عنقریب تم حساب کے دن میں ہوگے، جہاں کوئی عمل نہ ہو گا۔(موسوعة ابن ابی الدنیا، قصر الامل، ۳/۳۰۳، رقم:۳) جب بندہ دُنیا سے اس قدر مَحَبَّت کرے کہ دُنیوی خواہشات، لذّتوں اور مُعاملات کا جُدا ہونا، اس کے دل پر ناگوار گُزرے تو اس کا دل دُنیوی لذّتوں کا خاتمہ کرنے والی موت کے بارے میں غور و فکر سے رُک جاتا ہے۔ جو چیز انسان کو ناپسند ہوتی ہے، اُسے خُود سے دُور کرنے کی کوشش کرتا ہے، جبکہ یہی انسان بے کار قسم کی آرزوؤں میں مصروف نظر آتا ہے اور چاہتا ہے کہ ہر کام خواہشات کے مُطابِق ہو جائے۔ لِہٰذا دُنیا میں ہمیشہ رہنا ہی اس کی اصل چاہت ہوتی ہے اور اسی وجہ سے مسلسل انہیں خیالات میں گھِرا رہتا ہے اور اپنے دل میں گھر بار، بیوی بچے، دوست اَحباب، مال و دولت اور دیگر تمام اَسباب کو ضروری سمجھتا ہے اور پھر اسی سوچ پر اس کا دل جَم جاتا ہے اور یُوں موت کو بُھول جاتا ہے۔

دُنیا کی مَحَبَّت کا علاج

اس سبب کا علاج یہ ہے کہ قیامت کے دن اور اس میں پہنچنے والے سخت عذاب اور ملنے والے بہت بڑے ثواب پر ایمان لائے، جب اس پر یَقینِ کامل ہو جائے گا تو دل سے دُنیا کی مَحَبَّت نکل جائے گی

کیونکہ عُمدہ چیز کی مَحَبَّت دل سے گھٹیا چیز کی مَحَبَّت نکال دیتی ہے اور جب بندہ دُنیا کو حقارت اور آخرت کو پسندیدہ نگاہوں سے دیکھے گا تو دُنیا کی جانب تَوجُّہ کرنے میں ناگواری محسوس کرے گا، اگرچہ مشرق و مغرب کی بادشاہت ہی اسے کیوں نہ دے دی جائے۔ وہ کس طرح دُنیا پر خُوش ہوگا یا اس کے دل میں دُنیا کی مَحَبَّت جڑ بنا سکے گی؟ جبکہ اس کے دل میں تو آخرت پر ایمان پُختَہ ہو چکا ہے۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرتے ہیں کہ دُنیا کو ہماری نظروں میں ایسی ہی وَقْعَت دے جیسے اس نے اپنے نیک بندوں کی نظروں میں دی۔

دوسرا سبب: جہالت ولاعلمی

لمبی اُمیدوں کا دوسرا سبب جہالت ولاعلمی ہے۔

(۱) جہالت یا تو یُوں پائی جاتی ہے کہ انسان اپنی جوانی پر بھروسا کرکے یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ جوانی میں موت نہیں آئے گی اور بے چارہ اس بات پر غور نہیں کرپاتا کہ شہر بھر کے بُوڑھوں کو شُمار کیا جائے تو ان کی تعداد مَردوں کے دسویں حصہ کو بھی نہ پہنچے گی اور تعداد کم ہونے کی وجہ یہی ہے کہ زیادہ تر لوگ جوانی میں ہی مَر جاتے ہیں۔ گویا ایک بوڑھا مرتا ہے تو ہزار بچے اور جوان مَر رہے ہوتے ہیں۔

(۲) یا جہالت یُوں پائی جاتی ہے کہ صحت مند رہنے کی وجہ سے موت نہیں آئے گی اور اچانک موت آنے کو ایک آدھ واقعہ شمار کرتا ہے اور یہی اس کی جہالت ہے کہ یہ ایک واقعہ نہیں ہے اور اگر ایک آدھ واقعہ شمار کر بھی لیا جائے تو بیماری کا اچانک ظاہر ہو جانا کچھ مشکل نہیں، کیونکہ ہر بیماری اچانک آسکتی ہے اور جب انسان اچانک بیمار ہو سکتا ہے تو اچانک موت کا آنا ذرا بھی مُشکل نہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اپنا ذِہن یُوں بنائے کہ دوسرے جس طرح مَرتے ہیں، میں بھی مَروں گا، میرا جنازہ بھی اُٹھایا جائیگا اور قبر میں ڈال دیا جائے گا، شاید میری قبر کو ڈھانپ دینے والی سِلیں تیار ہو چکی ہوں گی۔ اس

غَفلت سے چھٹکارا حاصل نہ کرنا اور یُوں ٹال مٹول کرتے رہنا، سَراسَر جہالت ہے۔

(احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت، بیان السبب۔۔۔الخ، ۲۰۲/۵، ۲۰۱، ملخصاً)

مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے

حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تین(3) اَشخاص سے دوستی نہ کرنے کا حکم فرمایا ہے، چُنانچہ آپ کا فرمان ہے: (۱) فاجر (گنہگار) سے تَعلُّق نہ رکھ، کیونکہ وہ اپنے فعل کو تیرے لئے مُزَیَّن کرے گا اور یہ چاہے گا کہ تُو بھی اس جیسا ہو جائے اور اپنی بدترین خَصلَت کو اچھا کر کے دِکھائے گا، تیرے پاس اس کا آنا جانا، عیب اور ننگ (بدنامی) ہے اور (۲) اَحمَق سے بھی بھائی چارہ نہ کر کہ وہ اپنے کو مَشَقَّت میں ڈال دے گا اور تجھے کبھی نفع نہیں پہنچائے گا اور کبھی یہ ہو گا کہ تجھے نفع پہنچانا چاہے گا مگر ہو گا یہ کہ نُقصان پہنچا دے گا۔ اس کی خاموشی بولنے سے بہتر ہے اور اس کی دُوری نزدیکی سے بہتر ہے اور (۳) جھوٹے سے بھی بھائی چارہ نہ رکھ کہ اس کے ساتھ مُعاشرت تجھے نفع نہیں دے گی، تیری بات دوسروں تک پہنچائے گا اور دوسروں کی تیرے پاس لائے گا اور اگر تُو سچ بولے گا جب بھی وہ سچ نہیں بولے گا۔ (کنز العمال، کتاب الصحبة، باب فی آداب الصحبة، ۷۵/۹، حدیث: ۲۵۵۷۱)

حضور داتا گنج بخش حضرتِ سَیِّدُنا علی بن عُثمان ہَجْوَیری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”نفس کی عادت ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سے راحَت پاتا ہے اور جس قِسْم کے لوگوں کی صُحبت اِختیار کی جائے، وہ اُنہی کی خَصلَت و عادَت اِختیار کر لیتا ہے، یہاں تک کہ "باز" آدَمی کی صُحبت میں سُدھر جاتا ہے، طوطی آدَمی کے سکھانے سے بولنے لگتی ہے، گھوڑا اپنی وَحشیانہ خَصلَت ترک کر کے مُطِیع بن جاتا ہے۔ یہ مِثالیں بتاتی ہیں کہ صُحبت کا کتنا اَثر وغَلَبہ ہوتا ہے اور یہ کس طرح عادَتوں کو بدل دیتی ہے، یہی حال تمام صُحبتوں

کا ہے۔"(کشف المحجوب فارسی، ص۳۷۵) معلوم ہوا کہ "صحبت" انسان کو نیک یا بد بنانے میں بہت بڑا کردار ادا کرتی ہے۔ اچھی صحبت کے لیے اچھا ماحول ضروری ہے، اچھے ماحول سے وابستہ ہونے پر ظاہر و باطن کی اصلاح ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس دَور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے، لہٰذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اس کی برکت سے لمبی اُمیدوں میں کمی آئے گی، خوفِ خدا بڑھے گا، دُنیا کی مَحبَّت کم ہو گی، مال کی مَحبَّت دل سے نکل جائے گی اور اِیثار کا جذبہ پیدا ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

12 روزہ مدنی کورس کا تَعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک بننے اور دوسروں کو نیک بنانے کی کوشش کا جذبہ پانے کیلئے 12 روزہ مدنی کورس بھی کرنے کی سعادت حاصل کرنی چاہئے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا اَبُوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فِتَن دَور میں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ مدنی انعامات کی صُورت میں عطا فرمایا ہے، اس 12 روزہ مدنی کورس میں ان مدنی اِنعامات پر عمل کرنے کی آسانیاں اور ان پر عمل کرنے کی عملی مشق بھی کروائی جاتی ہے، اس کے علاوہ تَہَجُّد، اِشراق و چاشت، دُرُست تَلَفُّظ کے ساتھ تلاوتِ قرآنِ پاک، اَوراد و وظائف، مُناجات، مدنی حلقہ اور شجرہ شریف بھی پڑھا جاتا ہے۔ نیز باطن کی اِصلاح و تَربِیَت کیلئے مُہلکات (یعنی ہلاکت میں ڈالنے والی باطنی بیماریوں) مثلاً حسد، تکبُّر، رِیاکاری، بد گُمانی وغیرہ موضوعات پر بیانات، نماز کا طریقہ، فُضُول باتوں سے بچنے کے لئے اِشارے اور بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

دُعائے عطّار! یااللہ عَزَّوَجَلَّ جو کوئی بھی 12 روزہ مدنی کورس کرے، پُل صراط پر سے وہ بجلی کی سی تیزی سے گزر جائے اور بے حساب جنّت میں داخلہ حاصل کر لے اور محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اسے پڑوس مل جائے۔

مدنی اِنعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے
قُربِ حَق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

- بصرہ کا بادشاہ لمبی اُمیدوں کی وجہ سے دُنیوی عیش و عشرت میں مُبتلا ہوا، جیسے ہی دل سے لمبی اُمیدوں کی آگ بجھی، غَفْلت کا اندھیرا دُور ہوا، تو اُس کا دل توبہ کی جانب مائل، گُناہوں سے بیزار اور دُنیا سے اُچاٹ ہو گیا نیز لمبی اُمیدوں کو چھوڑ کر گناہوں پر نادِم ہونے کی برکت سے اُس کا خاتمہ بھی توبہ پر ہوا۔
- لمبی اُمید کے دھوکے میں مُبتلا ہو کر انسان یہ سوچتا ہے کہ ابھی عُمر بہت ہے، نیکیاں آئندہ کر لیں گے، اِسی خیال میں رہتے ہیں کہ موت آجاتی ہے۔
- لمبی اُمید عمل کو ضائع کروادیتی ہے، نَفْسانی خواہشات میں مُبتلا کر کے انسان کو عاجز و لاچار بنادیتی ہے۔

❖ دُنیوی اُمیدوں میں کمی سے غَفلت طاری نہیں ہوتی، انسان گُناہ پر دلیر نہیں ہوتا، توبہ میں جلدی کرتا ہے اور ہر وَقْت اپنی موت کو پیشِ نظر رکھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن خُود کو لمبی اُمیدوں سے بچایا کرتے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے آج بھی دُنیا سے بے رغبتی اور نااُمیدی رکھنے والوں کی ایسی مثالیں مَوْجُود ہیں، جن کے واقعات مُلاحَظہ کرنے کے بعد بُزرگانِ دین عَلَیۡہِم رَحۡمَۃُ اللہِ الۡمُبِیۡن کی یاد تازہ ہوجاتی ہے۔ صحبت انسان کو نیک یا بد بنانے میں بہت بڑا کردار اَدا کرتی ہے۔اچھی صحبت کے لیے اچھا ماحول ضروری ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس دَور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے، لہٰذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے، اس کی برکت سے لمبی اُمیدوں میں کمی اور دیگر باطنی اَمراض سے نَجات ملے گی۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی حلقہ"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تَبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مُشکبار مدنی ماحول اچھی صُحبت فَراہم کرتا ہے، اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر لاکھوں لوگ گُناہوں بھری زِندگی سے تائب ہوکر نیکیوں بھری زِندگی گُزار رہے ہیں۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں حصّہ لینے والے بن جائیے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام نمازِ فجر کے بعد مَدَنی حَلْقہ بھی ہے۔ جس میں روزانہ 3 آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع ترجمہ کَنْزُالایمان وتفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نورُالعرفان / تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4صفحات) اور شَجَرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ قرآنِ کریم کو پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کی

بڑی بر کتیں ہیں، نبیِّ مکرَّم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جس شخص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے، اس پر عمل کیا، قرآن شریف اس کی شفاعت کریگا اور جنّت میں لے جائے گا۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۴۱ ص ۳، اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبرانیّ ج ۱۰ ص ۱۹۸ حدیث ۱۰۴۵۰) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جس شخص نے قرآنِ کریم کی ایک آیت یا دِین کی کوئی سُنَّت سکھائی، قِیامت کے دن اللہ تعالٰی اس کیلئے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کیلئے بھی نہیں ہو گا۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوْطِیّ، ۷/۲۰۹، حدیث ۲۲۴۵۴) لہٰذا آپ بھی پابندی کے ساتھ مدنی حلقے میں شرکت کی نِیَّت فرمالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خُوب خُوب بر کتیں حاصل ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مدنی پھول**" سے پانی پینے کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں:

دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: ❁ اُونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مَت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل **بِسْمِ الله** پڑھو اور فَراغت پر **اَلْحَمْدُ لِلّٰه** کہا کرو (تِرمِذی ج۳ص ۳۵۲ حدیث ۱۸۹۲) ❁ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے برتن میں سانس لینے یااس میں پُھونکنے سے مَنْع فرمایاہے۔ (ابوداود ج۳، ص ۴۷۴، حدیث: ۳۷۲۸) مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ مُنہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وَقْت گلاس مُنہ سے ہٹالو) گرم دُودھ یا چائے کو پُھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قَدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراٰۃ ج٦ ص ٧٧) البتّہ دُرُودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شِفا پانی پر دَم کرنے میں حَرَج نہیں ❁ پینے سے پہلے **بِسْمِ الله** پڑھ لیجئے ❁ چُوس کر چھوٹے چھوٹے گُھونٹ پئیں، بڑے بڑے گُھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ❁ پانی تین سانس میں پئیں ❁ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ❁ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نُقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج۵ ص ۵۹۴) ❁ پی چکنے کے بعد **اَلْحَمْدُ لِلّٰه** کہیے ❁ گلاس میں بچے ہوئے مُسلمان کے صاف سُتھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوُجود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہیے ❁ منقول ہے: **سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ** یعنی مُسلمان کے جُھوٹے میں شِفا ہے (فتاوٰی کُبریٰ فقہیہ، لابن حجر الہیتمی ج۴ ص۱۱۷) ❁ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سُنَّتیں اورآداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سُنَّتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَآءَ اللہ سر بسر
تیس تیس اور بارہ بارہ دن کے مدنی قافلے
میں سفر کرتے رہو جب بھی تمہیں موقع ملے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نَفلی اعتکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثَواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شَریف کی فضیلت:

حضرت سَیِّدُنا ابُودَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جو شَخْص صُبح و شام مجھ پر دس دس (10،10) بار دُرُود شریف پڑھے گا بروزِ قِیامت میری شَفاعت اُسے پہُنچ کر رہے گی۔ (1)

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرُودیں صَدہزار
بےکَسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سَلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

---

[1] ...الترغیب والترهیب، کتاب النوافل، الترغیب فی آیات... الخ، ۱/۳۱۲، حدیث: ۹۹۱

ہیں۔فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو(2) مَدَنی پھول:(۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص

پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امامِ اہلسُنَّت اور ادبِ مسجد

رمضان کا بابرکت مہینہ تھا اور سرزمینِ ہند کے تاریخی شہر بریلی شریف میں مُوسَلا دھار بارش برس رہی تھی، اُوپر سے ایسی سَخْت سردی تھی کہ لوگ اُونی کپڑے پہنے لحافوں میں دَبکے ہوئے تھے، مگر اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنَّت، مُجدِّدِ دین و مِلّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فیضانِ رمضان سے فیضیاب ہونے کیلئے مسجد میں مُعْتَکِفْ تھے، ہر لمحہ یادِ خدا و ذِکْرِ مصطفٰے میں گُزر رہا تھا۔ لوگ مغرب کی نماز پڑھ کر جاچکے تھے اور اب گھڑی کی سُوئی عشاء کا وَقْت قریب ہونے کی خبر دے رہی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نمازِ عشاء کے لئے وُضو کی فکر ہوئی! مگر وہاں بارش کے ٹھنڈے پانی سے بچ کر وُضُو کرنے کی کوئی جگہ مُیَسَّر نہیں تھی۔ مسجد میں کرتے ہیں تو فرشِ مسجد مستعمل پانی سے آلُودہ ہوتا ہے اور باہر جا نہیں سکتے! کریں تو کیا کریں! مگر جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دِیْن کے لئے چُن لیتا ہے اُسے فَہم و فراست سے بھی نواز دیتا ہے۔ چنانچہ پیکرِ خوف و خَشیّت، سراپا اَدب و محبّت، اعلیٰ حضرت، امام اہلسُنَّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس مسئلہ کا ایسا خوبصورت حل نکالا، جسے دیکھ کر ہر مسجد کا ادب کرنے والا اَش اَش کر اُٹھے گا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے اَوڑھنے کے لحاف کو تہہ کرکے موٹا کیا اور اسی پر بیٹھ کر وضو کرلیا اور پُوری رات ٹھٹھر ٹھٹھر کر جاگتے ہوئے گُزار دی، لیکن وضو کے پانی کا ایک قطرہ بھی مسجد کے فرش پر نہ گِرنے دیا۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، باب عادات مبارکہ و معمولات، ص۱۲۱، بتغیر)

مسجد کی بے اَدبی کی مُختلف صُورتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے اندازہ لگایئے کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل میں مسجد کے ادب واحترام کا کیسا جذبہ تھا کہ بارش اور سخت سردی کی رات میں خُود تو تکلیف اُٹھالی، مگر مسجد میں پانی کا ایک قطرہ بھی گرنے نہیں دیا۔ مگر افسوس! ہمارے مُعاشرے میں بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو مسجد کے آداب سے نا آشنا ہے۔ عُموماً لوگ وُضو کرنے کے بعد مسجد کی دَریوں اور فرش پر گیلے پیروں کے نشانات بناتے نیز ہاتھوں اور چہرے سے پانی کے قطرے ٹپکاتے چلے جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! اَعضائے وُضُو سے پانی کے قطرے فرشِ مسجِد پر گرانا ناجائز و گُناہ ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۶۴۷) اسی طرح رَمضانُ المُبارک میں اِعتکاف کرنے والے بعض اَفراد بھی مسجد کے اِحتِرام کو پسِ پُشت ڈال کر خُوب گپیں ہانکتے، قہقہے مارتے، پان، گٹکے چَباتے اور پھر مسجد کے کسی کونے میں تُھوکتے نظر آتے ہیں، کبھی مسجد کی دَریوں کے دھاگے نوچتے ہیں۔ اس طرح کرنے سے مسجد کا تقدُّس پامال ہوتا ہے۔ مسجد کی صفائی سُتھرائی رکھنے کا تو خُود اللہ عَزَّوَجَلَّ حکم ارشاد فرمارہا ہے، چُنانچہ پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرہ کی آیت نمبر 125 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم واسمٰعیل کو کہ میرا گھر خُوب سُتھرا کرو طَواف والوں اور اِعتکاف والوں اور رُکوع و سُجود والوں کے لئے۔ (پ۱، البقرۃ: ۱۲۵)

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ مسجدوں کو پاک وصاف رکھا جائے۔ وہاں گندگی اور بدبُودار چیز نہ لائی جائے۔

(نورالعرفان، پ ا، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۲۵)

مسجدوں کا کچھ ادب ہائے! نہ مجھ سے ہو سکا
از طفیلِ مُصطفیٰ فرما الٰہی در گزر

(وسائلِ بخشش ص637)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ ہم سب کی ذِمّہ داری ہے کہ حکمِ قرآنی پر عمل کرتے ہوئے مسجدوں کو ہر طرح کی گندگی اور بدبُودار چیزوں سے بچا کر صاف سُتھرا رکھیں۔ اَحادیثِ مُبارکہ میں بھی ہمیں اسی بات کا حکم ملتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُضُور نبیِ رَحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بیشک ان مسجدوں میں گندگی، پیشاب اور پاخانہ جیسی کوئی چیز جائز نہیں۔ یہ مسجدیں تو تلاوتِ قرآن، اللہ تعالیٰ کے ذِکر اور نماز کیلئے ہیں۔ (مسند امام احمد، ۴/۳۸۱، حدیث: ۱۲۹۸۳) ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: مسجدیں بناؤ اور ان میں سے گردو غُبار نکال دیا کرو کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے مسجد بنائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جَنَّت میں ایک گھر بنائے گا۔ ایک شخص نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا مسجدیں گُزر گاہوں پر بنائی جائیں؟ اِرشاد فرمایا: ہاں! اور ان میں سے گرد و غُبار صاف کرنا حُورِ عین کا مہر ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب بناء المسجد، ۲/۱۱۳، حدیث: ۱۹۴۹) معلوم ہوا کہ مسجد کی صَفائی کرنا، بہت ہی عظیمُ الشّان اور فضیلت والا کام ہے۔ آیئے! اس ضمن میں ایک روایت سُنتے ہیں۔

مسجد کی صفائی پر انوکھا انعام

حضرتِ سیدنا عُبَید بن مَرزُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مدینہ شریف زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا

میں ایک عورت مسجد کی صَفائی کیا کرتی تھی۔جب اس کا اِنتقال ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کے بارے میں خبر نہ دی گئی۔ایک مَرتبہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی قَبْر کے قریب سے گُزرے تو دریافت فرمایا،"یہ کس کی قبر ہے؟"تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی،"اُمِّ مِحْجَنْ کی۔"فرمایا،"وہی جو مَسجد کی صَفائی کیا کرتی تھی؟"صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی،"جی ہاں۔"تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو اس کی قَبْر پر صَف بنانے کا حکم دیا اور اُس کی نَمازِ جنازہ پڑھائی۔ پھر اس عورت کو مُخَاطَب کرکے فرمایا کہ "تُو نے کون سا کام سب سے افضل پایا؟"صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہم نے عرض کیا،"یَارَسُوْلَ اللہ(صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)!کیا یہ سُن رہی ہے؟"ارشاد فرمایا،"تم اس سے زِیادہ سُننے والے نہیں ہو۔"پھر رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ "اس(عورت) نے میرے سوال کے جواب میں کہا،"مسجد کی صَفائی کو(میں نے سب سے اَفْضل عمل پایا)۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب الصلوۃ، الترغیب فی تنظیف المساجد و تطھیرھا الخ، رقم ۴، ج۱، ص ۱۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مسجد سے مَحَبَّت کرنا اوراس کی صفائی ستھرائی میں حصّہ لینا کیسا پیارا عمل ہے کہ اس کی برکت سے اس عورت کی نمازِ جنازہ، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی پڑھائی۔اس واقعے کو سننے کے بعد 3 باتوں کی ضروری وضاحت بھی سن لیجئے۔

(1) شریعت کو پردے کی حرمت کا بے حد لحاظ ہے۔سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری کے دور میں عورتیں مسجد میں باجماعت نمازیں ادا کرتی تھیں، پھر تغیرِ زمان (یعنی تبدیلیٔ حالات) کے سبب عورتوں کو مسجد کی حاضری سے منْع فرمادیا گیا۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے، امیر الْمُؤمنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمایا، وہ اُمُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ

صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس شکایت لے گئیں، (تو فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تائید میں) فرمایا: اگر زمانۂ اقدس میں بھی حالت یہ (یعنی بگاڑ والی) ہوتی (تو) حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت نہ دیتے۔ (فتاوٰی رضویہ مخرجہ ج۹ص ۵۴۹)

(2) اس مبارک واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ اختیار عطا فرمایا ہے کہ آپ جب چاہیں اور جس مُردے سے چاہیں، بات کرسکتے ہیں نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ مُردے بھی مخلوق کی بات سُننے اور سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: زندگی میں لوگوں کی سننے کی طاقت مختلف ہوتی ہے، بعض قریب سے سنتے ہیں، جیسے عام لوگ اور بعض دُور سے بھی سُن لیتے ہیں جیسے پیغمبر اور اَولیاء۔ مرنے کے بعد یہ طاقت بڑھتی ہے گھٹتی نہیں، لہٰذا عام مُردوں کو ان کے قبرستان میں جاکر پُکار سکتے ہیں دُور سے نہیں، لیکن انبیاء واَولیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو دُور سے بھی پُکار سکتے ہیں، کیونکہ وہ جب زندگی میں دُور سے سُنتے تھے تو بعدِ وفات بھی سُنیں گے۔ (علم القرآن، ص۲۰۸)

(3) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ولیِ اَقْرب یعنی میّت کا سب سے قریبی رشتہ دار، اگر نمازِ جنازہ نہ پڑھ سکے، تو اُسے قبر پر جنازہ پڑھنے کا اِختیار ہے۔ جیسا کہ بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 838 پر ہے کہ: ولی کے سوا کسی ایسے نے نمازِ (جنازہ) پڑھائی جو ولی پر مُقدم (افضل) نہ ہو اور ولی نے اُسے اجازت بھی نہ دی تھی، تو اگر ولی نماز میں شریک نہ ہوا تو نماز کا اِعادہ کرسکتا ہے اور اگر مُردہ دفن ہوگیا ہے تو قبر پر (بھی) نمازِ (جنازہ) پڑھ سکتا ہے اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے زمانۂ اقدس میں تمام مسلمانوں کے ولیِ اقرب ہیں: چنانچہ اعلیٰ حضرت، اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: زمانۂ اقدسِ حُضُور

سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں تمام مسلمین کے ولیِ اَحَق واَقْدَم (سب سے بڑے مالک)خُود حُضُور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔(خود)رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرْشاد فرماتے ہیں: **اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ** یعنی میں مُسلمانوں کا ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہوں۔(مسلم، کتاب الفرائض، باب ترک مالاً فلورثتہ، ص۸۷۴/۱۶۱۹) تو جو نمازِ جنازہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِطلاع دیئے بغیر اور لوگ پڑھ لیں، پھر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس پر اعادہ فرمائیں تو یہ ایسا ہی ہے جیسے نمازِ اَوّل(پہلی نمازِ جنازہ)ولی کے علاوہ کسی غیر نے پڑھائی۔ ولیِ اَحَق اختیارِ اِعادہ(یعنی دوبارہ پڑھنے کا اختیار) رکھتا ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۹/۲۹۱، ملخصاً)اسی لیے سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُمِّ مِحجن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی قبرپر تشریف لے جاکر نمازِ جنازہ اَدا فرمائی اور جب ان سے افضل عمل کے بارے میں پُوچھا تو اُنہوں نے مسجد کی صفائی کو افضل عمل بتایا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی مسجدوں کو پاک وصاف رکھنا چاہیے کہ مسجد کی صَفائی کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب ہوتا ہے، حدیثِ پاک میں ہے: "**مَنْ اَلِفَ الْمَسْجِدَ اَلِفَہُ اللّٰہُ** جو مسجد سے مَحبَّت کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔"(مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المساجد، رقم ۲۰۳۱، ج ۲، ص ۱۳۵) مسجد کی صفائی کرنے والے اور اس میں رہ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت ورِیاضت کرنے والے بڑے ہی خُوش نصیب ہیں۔ یقیناً مسجد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت ہی پیاری نعمت اور شیطان کے حملوں سے بچنے کیلئے بہت زَبَردَسْت رُکاوٹ ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرّحمٰن بن مَعْقِل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم سے بیان کیا جاتا تھا کہ **اَلْمَسْجِدُ حِصْنٌ حَصِیْنٌ مِّنَ الشَّیْطٰن** یعنی مسجد شیطان سے بچنے کے لیے ایک مضبوط قَلعہ (قَل۔عَہ) ہے۔(مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ رقم ۴، ج ۸ ص ۱۷۲)

مسجِد کی حیرت انگیز رَونقیں

مگر افسوس صَد کروڑ افسوس! فِی زَمانہ شیطان کے شَر سے بچنے کیلئے مَساجد میں عِبادت و تلاوت کرنے والے بہت کم رہ گئے ہیں، بلکہ اب تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کی حالت اس قَدَر اَبتَر (یعنی بُری) ہوتی جا رہی ہے کہ نماز کے اَوْقات میں مسجدیں ویران نظر آتی ہیں، جبکہ چوک، بازار، سنیما گھر اور تَفرِیحی مَقامات پر جَمِ غَفیر (یعنی بہت رَش) دکھائی دیتا ہے۔ مُؤَذِّن دن میں پانچ (5) مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ (آؤ فلاح کی طرف) کی صَدا لگا کر مسجد میں آنے کی دعوت دیتا ہے، مگر بدقسمتی سے ہم اس حاضری سے محروم رہتے ہیں۔ لہٰذا مسجدوں کی ویرانی پر خُوب دل جَلایئے، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 1 پر عمل کی اچھی نیّت سے اپنے گھر والوں، پڑوسیوں اور رِشْتہ داروں کو نماز کی ترغیب دِلا کر مسجد میں لایئے، زور و شور سے "مسجد بھرو تحریک" چلایئے اور ایک ایک بے نمازی پر اِنْفرادی کوشش کرکے اسے نمازی بنایئے اور یُوں اپنی مَساجد کا تَحَفُّظ بھی فرمایئے کہ جو مکان اپنے مکینوں (یعنی رہنے والوں) سے آباد ہو، اس پر کوئی قبضہ نہیں جَما سکتا، ورنہ خالی مکان پر کوئی بھی قابِض ہوسکتا ہے۔ مدنی انعام نمبر 1 کیا ہے؟ آیئے اس کو بھی توجہ سے سُنتے ہیں: "کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟"۔ اس مدنی انعام پر عمل کی برکت سے خود بھی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوگی نیز دُوسروں کو بھی نماز کی دعوت دے کر عظیم نیکی کی دعوت کے ذریعے ثواب کا کثیر خزانہ اکٹھا کرنے کا موقع بھی ملے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُس مُبارک دَور کو بھی یاد کیجئے کہ جب رات دن مسجِدیں آباد ہوا

کرتی تھیں اور نمازیوں کی چہل پہل رہا کرتی تھی، چُنانچِہ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابُوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ” نیک لوگ فکرِ آخِرت کی وجہ سے مسجِدوں میں پڑے رہتے تھے تاکہ جتنا زِیادہ ہو سکے، اِس مُخْتَصَر ترین زِندگی کی مُہلَت سے فائدہ اُٹھا کر آخِرت کی اَبدی (یعنی ہمیشگی والی) نعمتیں جمع کر لیں۔ عبادت کرنے والوں کی کثرت کے سبب مسجِد کے باہر لڑکے وغیرہ اَشیائے خُوردونَوش (یعنی کھانے پینے کی چیزیں) فروخت کرتے، یُوں کھانے پینے کی اَشیاء بھی عبادت گُزاروں کو بآسانی دستیاب ہو جاتیں۔“ (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۳۳۹) سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! وہ کیسا پاکیزہ دَور تھا کہ مسجِدوں میں رات دن رَونق ہوتی تھی اور آہ! آج تو مَساجِد کی وِیرانی دیکھ کر کلیجہ مُنہ کو آتا ہے۔ اے موت کا یقین رکھنے والے اسلامی بھائیو! جس سے بن پڑے وہ کَسبِ حَلال اور والِدین واَولاد وغیرہ کی دیکھ بھال نیز دیگر حُقُوقُ العِباد کی بجا آوری کے بعد جو وَقت فارِغ بچے، اُسے ضَرور ذِکرو دُرُود، فکرِ آخِرت اور اچّھی صُحبت میں گُزارنے کی کوشِش کرے۔

ہو جائیں مَولا مسجدیں آباد سب کی سب
سب کو نمازی دے بنا یا رَبِّ مُصطفٰے

(وسائل بخشش، ص ۱۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، "جب تم کسی مسجد میں کثرت سے آمد ورَفت رکھنے والے کو دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ		تَرجَمۂ کنز الایمان: اللہ کی مسجدیں وُہی آباد

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (پ۱۰،التوبہ:۱۸)		کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے (ہیں)۔

(سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، رقم ۲۶۲۶، ج۴، ص ۲۸۰)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه ''تفسیرِ نعیمی''میں فرماتے ہیں:''خیال رہے کہ مسجد آباد کرنے کی گیارہ(11)صُورتیں ہیں:(۱)مسجد تعمیر کرنا(۲)اس میں اضافہ کرنا(۳)اسے وسیع کرنا(۴)اس کی مَرَمَّت کرنا(۵)اس میں چٹّایاں، فرش و فروش بچھانا(۶)اس کی قَلْعی چُونا کرنا (۷)اس میں روشنی وزِینت کرنا(۸)اس میں نمازو تلاوتِ قرآن کرنا(۹)اس میں دِینی مَدارس قائم کرنا (۱۰)وہاں داخل ہونا، وہاں اکثر جانا، آنا، رہنا(۱۱)وہاں اَذان و تکبیر کہنا، اِمامت کرنا۔''(تفسیر نعیمی، ج۱۰، ص۲۰۱) مزید فرماتے ہیں:''مسجد بنانے یا اسے آباد کرنے یا وہاں باجماعت نمازاَدا کرنے کا شوق صحیح مُومن کی علامت ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسے لوگوں کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔'' (تفسیر نعیمی، ج۱۰، ص۲۰۴)

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی

(وسائل بخشش، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

مَساجد کی آبادکاری اور دعوتِ اسلامی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مسجدوں میں رہ کر نمازِ باجماعت اَدا کرنا، ذِکْرُ الله اور عِلْمِ دِین سیکھنے سکھانے کے ذریعے انہیں آباد رکھنا، مومن کی علامت ہے۔ ہمیں بھی اپنا قیمتی وَقت فُضُولیات میں برباد کرنے کے بجائے زِیادہ سے زِیادہ مسجد میں گُزارنا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ

قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نے ہمیں ایسے کئی مَواقع فَراہم کر دیئے ہیں، جن کے ذریعے ہم اپنا کثیر وَقْت مسجد میں گزار سکتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ عِلْمِ دِین کا ڈھیروں خزانہ بھی حاصل کرسکتے ہیں مثلاً،

1 پورے ماہِ رَمضانُ الْمُبارَک یا آخری عشرے میں تربیتی اِجتماعی اِعتکاف کی ترکیب ہوتی ہے۔ جس میں ہزارہا اسلامی بھائیوں کو فرض عُلُوم سکھائے جاتے اور سُنَّتوں کے مُطابِق مدنی تَربِیَت کی جاتی ہے۔

2 مدنی قافلوں کے مُسافر اسلامی بھائی بھی مسجدوں میں قیام کرتے ہیں، یُوں انہیں اپنا اکثر وقت مسجد میں گُزارنے اور عِلْمِ دِیْن حاصل کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔

3 بعدِ فجر مدنی حلقے کی ترکیب ہوتی ہے، جس میں کم ازکم تین (3) آیات، ترجمۂ کنزالایمان و تفسیر خزائن العرفان / تفسیر نورالعرفان / تفسیر صراط الجنان کے ساتھ سُنائی جاتی ہیں۔

4 مختلف نمازوں کے بعد مدنی درس یعنی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتب و رسائل کے ذریعے عِلْمِ دِین کے مدنی پُھول لُٹائے جاتے ہیں۔

5 دعوتِ اسلامی کے بعض مدنی مراکز(فیضانِ مدینہ) میں "مدنی تربیت گاہیں" مَوْجُود ہیں ،بنیادی ضروریاتِ دِین، نماز کا عملی طریقہ، مختلف موضوعات پر سُنّتیں وآداب سیکھنے سکھانے کا عمل جاری رہتا ہے۔ آپ بھی مَساجد آباد کرنے اور عِلْمِ دِین سیکھنے سکھانے کیلئے اس عَظِیْم کام میں شامل ہوکر رحمتِ خُداوَندی کے حقدار بن جایئے۔

6 مدرسۃ المدینہ بالغان کے ذریعے دُرست مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سکھایا جاتا ہے، اس کی برکت سے بھی اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجدیں آباد رہتی ہیں۔

7 اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وقتاً فوقتاً مختلف کورسز(مثلاً63روزہ مدنی تربیتی کورس،41روزہ مدنی انعامات ومدنی قافلہ کورس،

کردار ساز 12 روزہ مدنی کورس) اور مختلف مواقع پر ہونے والے مدنی مشوروں اور تربیتی اجتماعات کے ذریعے کثیر عاشقانِ رسول مسجدوں کو آباد رکھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

رِسالہ مساجد کے آداب کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مساجد کے آداب کے عنوان سے متعلق ایک عظیمُ الشّان معلوماتی رِسالہ بنام "**مساجد کے آداب**" مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو چکا ہے، یہ رِسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکرے کی روشنی میں نئے مواد کے کافی اِضافے کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے، یہ رِسالہ مختلف سوالات پر بہت ہی پیارے اور احسن انداز میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے دِیے گئے جوابات کا انمول مدنی گلدستہ ہے، اس مدنی گلدستے کے رنگ برنگے مدنی پھول مختلف خوشبوئیں بکھیر رہے ہیں، اس رِسالے میں دِیے گئے سوالات کی چند جھلکیاں سُنتے ہیں تاکہ اِس عظیمُ الشّان رِسالے کو حاصل کرنے، خود بھی مطالعہ کرنے اور دُوسروں تک بھی پہنچانے کا مدنی ذہن بنے۔ مثلاً "❀ مسجِد میں بعض لوگ کھڑے ہو کر اپنی مجبوری اور بیماری وغیرہ کا بیان کر کے مدد کی اَپیل کرتے ہیں اگر وہ واقعی حقدار ہوں، تو کیا اُنہیں کچھ دے سکتے ہیں یا نہیں؟ ❀ کیا مسجد میں، مسجد، مدرسے یا کسی حاجت مند مسلمان کے لیے بھی چندہ نہیں کر سکتے؟ ❀ چھوٹے چھوٹے بچے جو مسجِد میں دَنْدَناتے اور شور مچاتے پھِر رہے ہوتے ہیں، ان کا جُرم کس پر ہے؟ ❀ ائیر فریشنر (Air Freshner) کے ذریعے خوشبو کا چھڑکاؤ (Spray) عام ہوتا جا رہا ہے، اس میں کوئی نقصان تو نہیں؟ ❀ کمرے کو خُوشبودار کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ ❀ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ ❀ جو اسلامی بھائی روٹھ کر دعوتِ اسلامی کا مدنی کام چھوڑ بیٹھے ہوں انہیں کیسے قریب کیا جائے؟

مسجد کے آداب کا خیال رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھروں کو آباد رکھنا اوران سے مَحبَّت کرنا بڑی سَعادت کی بات ہے، لیکن مَساجِد کے آداب کا خیال رکھنا اور اسے ہر طرح کی ناپسندیدہ اور بدبُودار چیزوں سے بچانا بھی انتِہائی ضروری ہے، چنانچہ

مسجِد میں کچّا گوشت نہ لے جائیں

صَدرُالشَّریعہ ،بَدرُالطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانامُفتی محمدامجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسجِد میں کچّا لہسن اور کچّی پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں، جب تک کہ بُو باقی ہو اور یہی حکم ہر اُس چیز کا ہے ، جس میں بُو ہو، جیسے گَندَنا(یہ لہسن سے ملتی جُلتی ترکاری ہے) مُولی، کچا گوشْت اور مِٹّی کا تیل، وہ دِیا سَلائی جس کے رگڑنے میں بُو اُڑتی ہو، رِیاح خارِج کرناوغیرہ وغیرہ۔ جس کو گندہ دَہنی کا عارِضہ (یعنی منہ سے بدبو آنے کی بیماری) یا کوئی بدبودار زَخم ہو یا کوئی بدبودار دوالگائی ہو تو، جب تک بُو مُنْقَطِع (یعنی ختم) نہ ہو، اُس کو مسجِد میں آنے کی مُمانَعت ہے۔(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۴۸)

مُنہ میں بدبُو ہو تو مسجِد میں جانا حرام ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ مُنہ میں بدبو ہونے کی صورت میں جب تک بُو ختم نہ ہو جائے مسجد میں جانا منع ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس بارے میں مدنی پُھول ارشاد فرماتے ہیں: "بھوک سے کم کھانے کی عادت بنایئے، یعنی ابھی خواہِش باقی ہو کہ ہاتھ روک لیجئے۔ اگر خوب ڈٹ کر کھاتے رہے اور وَقت بے وَقت سیخ کباب، برگر، آلو چھولے، پِزّے، آئسکریم، ٹھنڈی بوتلیں وغیرہ پیٹ میں پہنچاتے رہے، پیٹ خراب ہو گیا اور خدانخواستہ "گندہ دَہنی" یعنی مُنہ سے بدبو آنے کی بیماری لگ گئی تو سخت

امتحان ہو جائے گا، کیونکہ مُنہ سے بدبو آتی ہو تو **مسجِد کا داخِلہ حرام ہے**، یہاں تک کہ جس وَقت مُنہ سے بدبو آرہی ہو، اُس وَقت باجماعت نَماز پڑھنے کے لئے بھی **مسجِد میں آنا گناہ** ہے۔ چُونکہ فکرِ آخرت کی کمی کے باعِث لوگوں کی بھاری اکثریت میں کھانے کی حرص زیادہ اورآج کل ہر طَرف "فُوڈ کلچر" کا دَور دَورہ ہے، اِس وجہ سے ایک تعداد ہے جن کے مُنہ سے بدبُو آتی ہے۔ اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ سادہ غذا اور وہ بھی بھوک سے کم کھائے اور ہاضِمہ دُرُست رکھے۔ نیز جب بھی کھاچکے، خِلال کرنے اور خوب اچّھی طرح کلّیاں وغیرہ کر کے مُنہ صاف رکھنے کی عادت بنائے، ورنہ غذا کے اَجزا دانتوں کے خَلا (GAPE) میں رہ جاتے، سڑتے اور بدبُولاتے ہیں۔ صِرف مُنہ کی بدبو ہی نہیں بلکہ ہر طرح کی بدبُو سے مسجِد کو بچانا واجب ہے۔

لہٰذا ہمیں مسجد کے آداب کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے صاف ستھرا لباس پہن کر، خوشبو لگا کر مسجد میں حاضر ہونا چاہیے۔ ذرا غور کیجئے! اگر ہمیں حکمرانوں، وزیروں، افسروں یا کسی بڑے آدمی کے پاس جانا ہو تو صاف ستھرا لباس پہنتے، عِمامہ، چادر وغیرہ درست کرتے اور خوشبو لگاتے ہیں، مگر مسجد میں جانے کیلئے ایسا اہتمام نہیں کرتے، حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تو تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہے، اس کی شان و عظمت تو سب سے بلند و بالا ہے۔

سیّدنا امامِ اعظم کا قیمتی عمامہ و لباس

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 517 صفحات پر مشتمل کتاب "عمامہ کے فضائل" صفحہ 184 پر ہے کہ حضرت سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رات کی نماز کے لیے ایک قیمتی لباس سلوا رکھا تھا جس میں قمیص، عمامہ، چادر اور شلوار تھی، اس کی قیمت 1500 درہم تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اسے

روزانہ رات کے وقت زیبِ تن فرماتے اور ارشاد فرماتے: اَلتَّزَيُّنُ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَوْلٰی مِنَ التَّزَيُّنِ لِلنَّاسِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے زِینت اختیار کرنا، لوگوں کے لیے زِینت اختیار کرنے سے بہتر ہے۔

(تفسیر روح البیان، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ:۳۱، ۳/۱۵۴)

مسجِد کی حاضِری کیلئے زِینت اختیار کرنے کا تو خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حکم ارشاد فرمایا ہے: چنانچہ پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف آیت نمبر 31 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ	تَرجَمۂ کنزالایمان: اے آدم کی اَولاد اپنی زِینت لو جب مسجد میں جاؤ

نماز کیلئے عطر لگانا مُستحب ہے

صدرُ الاُفاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی لباسِ زینت اور ایک قول یہ ہے کہ کنگھی کرنا، خوشبو لگانا داخلِ زینت ہے اور سنّت یہ ہے کہ آدمی بہتر ھَیئَت (یعنی عمدہ صورت وحالت) کے ساتھ نماز کے لئے حاضِر ہو، کیونکہ نماز میں ربّ عَزَّوَجَلَّ سے مُناجات ہے تو اس کے لئے زِینت کرنا عطر لگانا مُستَحب ہے۔ (خزائنُ العرفان ص ۲۹۱)

مسجد میں باتوں کی بدبُو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ میں تو پانچوں وَقت پاک صاف ہو کر خُوشبو لگا کر مسجد میں جاتا ہوں اور مسجد کی اَشیاء وغیرہ بھی خراب نہیں کرتا ہوں، تو اس طرح میں بدبو پھیلا کر مسجد کی بے ادبی سے بچ جاتا ہوں۔ تو جواباً عرض ہے ضروری نہیں کہ ظاہری چیزوں سے ہی مسجد میں بدبُو پھیلتی ہو، بلکہ آج ہماری اکثریت ایسے مَرَض میں مُبتلا ہے کہ جس کا ہمیں احساس

بھی نہیں ہوتا اور ہم مسجدیں "بدبُودار" کرتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے "جو لوگ غیبت کرتے اور مسجِد میں دُنیا کی باتیں کرتے ہیں، ان کے منہ سے وہ گندی بدبُو نکلتی ہے، جس سے فِرِشتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور ان کی شکایت کرتے ہیں۔" (فتاویٰ رضویہ مخرجہ، ۱۶ / ۳۱۲)

اس روایت کی روشنی میں ہم اپنا اور اپنے معاشرے کا جائزہ لیں کہ کیا ہمارے ذہن کے کسی گوشہ میں کبھی یہ بات آئی کہ مسجد میں غیبت کرنا، مسجد میں دُنیا کی باتیں کرنا بھی منہ سے گندی بدبُو کے نکلنے کا سبب ہے؟ کیا کبھی اس بات کی طرف بھی ہمارا دھیان گیا کہ ہمیں مسجد میں فضول گوئی نہیں کرنی چاہیے؟ یاد رکھئے! مساجد کی تعمیر کا مقصد اس میں دنیاوی باتیں کرنا نہیں، بلکہ یادِ الٰہی میں مشغول رہنا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے داعی (یعنی دعوت دینے والے) کی آواز پر لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ کی مسجدیں اچھے طور پر تعمیر کیں، تو اس کے عِوَض اللہ تعالیٰ کے یہاں جنّت ہے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم! مسجدوں کی اچھی تعمیر کیا ہے؟ فرمایا: اس میں آواز بلند نہ کرنا اور کوئی بیہودہ بات زبان سے نہ نکالنا۔ (کنز العمال، کتاب الصلاۃ، قسم الاقوال، ۷ / ۲۷۳، حدیث: ۲۰۸۳۷)

ہمارے اَسلاف مسجد کے آداب کا بڑا خیال رکھتے اور مسجد میں دُنیوی باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے۔

بے ادبوں کو مسجد سے نکال دیا

حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اُن لوگوں کو مساجد میں زیادہ بیٹھنے سے منع کرتے تھے جو مساجد کے آداب نہیں جانتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مسجد میں کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا، جو فضول باتیں کر رہے تھے۔ تو اپنی چادر لپیٹ کر ان کو مارا اور وہاں سے نکال دیا اور فرمایا: تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھروں کو دنیا کے بازار بنا رکھا ہے، حالانکہ یہ تو آخرت کے بازار

ہیں۔(تنبیہ المغترین، الباب الثالث، ص ۱۶۲)

حضرت سَیِّدُنا سائب بن یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں لیٹا ہوا تھا، تو کسی نے مجھے کنکری ماری، میں نے دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اوران دونوں آدمیوں کوجو مسجد میں زور زور سے باتیں کر رہے تھے ،میرے پاس لے کر آؤ۔ میں ان دونوں کو لے کر حاضرِ خدمت ہو گیا۔ امیر المومنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے پوچھا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ اَمیرُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر تم دونوں مدینے کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سخت سزا دیتا۔ تم لوگ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کی مسجد میں بلند آواز سے گفتگو کر رہے ہو۔

(بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب رفع الصوت فی المساجد، ۱/۱۷۸، حدیث ۴۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! ایک طرف تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہ نیک بندے ہیں ،جو مسجد کے آداب کا بے حد خیال رکھتے تھے اور دوسری طرف ہم ہیں کہ آدابِ مسجد سے بالکل ناواقف ہیں۔ فضول باتیں تو اپنی جگہ ،بسا اوقات کئی لوگ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ فحش کلام تک کر جاتے ہیں۔ اس قسم کی بے حرمتی عُموماً مسجد میں نکاح یا تیجہ وغیرہ کی تقریب میں ہوتی ہے۔ کچھ لوگ تو نکاح کے معاملات یا قرآنِ پاک کی تلاوت میں مصروف ہوتے ہیں اور کچھ لوگ ایک کونے میں اپنی باتوں کی محفل سجالیتے ہیں ۔پھر فُضُول باتوں، غیبتوں ،چُغلیوں، مذاق مسخریوں اور قہقہوں کا ایسا سلسلہ شُروع ہوتا ہے کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ خدارا کچھ خوف کیجئے! ہمارا یہ طرزِ عمل ہماری دنیا و آخرت کو برباد کر سکتا ہے۔ ایسے لوگوں کے خلاف مسجد، خود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں فریاد کرتی ہے۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ ایک مسجد اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور شکایت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دُنیا کی باتیں کرتے ہیں ، ملائکہ اسے آتے

ہوئے ملے اور بولے: ہم انہیں ہلاک کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج۱۶ص ۳۱۲)

آیئے! مسجد میں دُنیوی باتوں اور مسجد میں ہنسنے کی مذمت پر روایات سنتے ہیں:

1 ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ مسجدوں کے اندر دُنیا کی باتیں کریں گے، تو اس وَقْت تم ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ان لوگوں کی کچھ پروا نہیں۔ (شعب الإيمان، باب في الصلٰوت، فصل المشي إلى المساجد، ۸۶/۳، حدیث: ۲۹۶۲)

2 مسجد میں دنیاوی بات چیت، نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے، جس طرح چوپائے گھاس کو کھاتے ہیں۔ (اتحاف السادة المتقين، كتاب اسرار الصلوة ومهماتها، الباب الاول، ۵۰/۳)

3 مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔ (الجامع الصغیر، فصل فی المحلی بأل من هذا الحرف، ۳۲۲/۱، حدیث: ۵۲۳۱)

مسجِد میں موبائل فون کی گھنٹی بند رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان تمام وعیدوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خود کو ہلاکت سے بچایئے اور مسجد کے آداب بجالاتے ہوئے، اس بات کا بھی خیال رکھئے کہ مسجِد میں چلتے وقت پاؤں کی دَھمک (دَھ۔مک) پیدا نہ ہو نیز چَھڑی (WALKING STICK)، چھتری، ہاتھ کا پنکھا، چَپّل، تھیلا (BAG)، برتن وغیرہ کوئی چیز بھی اِس طرح نہ ڈالیئے کہ آواز پیدا ہو۔ اگر موبائل فون ہو تو مسجِد میں اس کی گھنٹی بھی بند رکھئے، افسوس! فی زمانہ اس کی احتیاط بہت کم کی جاتی ہے، یہاں تک کہ مسجدُ الحرام شریف میں اور وہ بھی عین خانۂ کعبہ کے طواف میں لوگوں کے موبائل فون کی گھنٹیاں بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میوزیکل ٹیونز (Musical Tunes) گونجتی رہتی ہیں، حالانکہ میوزیکل ٹیون تو مسجِد کے علاوہ بھی ناجائز و گناہ ہے۔ (تو مسجد میں تو حکم اور سخت ہو گا۔)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی قافلوں میں سفر کرنا بھی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنَّتوں کی خدمت کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ''مَدَنی قافلے میں سفر کرنا'' بھی ہے۔ اَمِیْرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی بَنُو اُمَیّہ بن زید (کے محلّے) میں رہتے تھے، جو مدینۂ پاک کی بُلندی پر تھا، ہم باری باری سرکارِ والا تَبار، شَفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے، ایک دن وہ مدینۂ مُنَوَّرہ جاتے اور واپس آکر اس دن کی وَحْی کا حال مجھے بتادیتے اور ایک دن میں جاتا اور آکر اس دن کی وَحْی کی خبر کا حال اُنہیں بتاتا۔ (صحیح بُخاری ج۱ ص۵۰ حدیث۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسا کہ ہم نے سُنا کہ مدنی قافلوں میں سفر کرکے بھی مساجد کو آباد کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کرنے والے عاشقانِ رسول نہ صرف خود مسجدوں کو آباد کرتے ہیں، بلکہ دِیگر مسلمانوں کو بھی نیکی کی دعوت کے ذریعے مسجدیں آباد کرنے کی ترغیب دِلاتے ہیں۔ آیئے! ہم بھی ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے میں سفر کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر ''مسجد'' کو آباد کرنے کی نیّت سے مدنی قافلوں میں سفر کی نیّت کرتے ہیں۔

ہمیں بھی ہر ماہ کم اَز کم تین دن کے مدنی قافلے میں ضرور سفر کرنا چاہیے۔ اس سے جہاں ہمیں علمِ دین سیکھنے کا موقع ملے گا، وہیں نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔ مدنی قافلے میں سفر کی بڑی برکتیں ہیں۔ آیئے! ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

19 سال پرانا مرض دور ہو گیا

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے ناظم آباد کے مُقیم ایک عُمر رسیدہ اسلامی بھائی مدنی قافلے سے حاصل ہونے والی برکات کا کچھ اس طرح تذکرہ کرتے ہیں کہ میں تقریباً 19 سال سے سانس کے مرض میں مُبتلا تھا۔ بَسا اَوقات مرض کی شِدَّت کی وجہ سے مجھے شدید اَذِیَّت کا سامنا کرنا پڑتا۔ کبھی آدھی رات کو طبیعت بگڑ جاتی تو اسی وقت ڈاکٹر کے پاس جانا پڑتا الغرض میں بے حد پریشان رہتا تھا۔ علاج معالجہ میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ ہر روز کم و بیش 150 روپے دواؤں پر خرچ ہوتے جس سے وقتی طور پر تو آرام ہو جاتا مگر مجھے مُستقل سُکون مُیَسَّر نہ آتا۔ ہر وَقْت اسی فکر و پریشانی میں رہتا کہ اس مرض سے کیونکر شِفا ملے گی۔ میری خُوش قسمتی کہ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے ہمراہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل ہوئی۔ مدنی قافلے کی برکت سے جہاں میرے روز و شب عبادتِ الٰہی میں گُزرے اور علمِ دین حاصل کرنے کا موقع ملا وہیں مجھے دیگر برکات بھی نصیب ہوئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان تین دن میں مجھے انجکشن کی حاجت پیش آئی نہ ہی کسی ڈاکٹر کے پاس جانا پڑا بلکہ مدنی قافلے میں ایسا اِطمینان اور سُکون ملا کہ جو اس سے پہلے کبھی نہ ملا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے کی برکت سے میرے 19 سال پُرانے مرض میں نُمایاں کمی آئی۔ اب میں نے نِیَّت کر لی ہے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسجد میں داخلے کی ممانعت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پاگلوں، بچوں اور نشہ میں مدہوش افراد کا مَسجد میں آنا بھی مسجد میں پائی جانے والی برائی ہے، اس سے بھی مسجد کا تقدس پامال ہوتا ہے۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا **ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری** رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **فیضانِ**

سُنَّت، جلد اوَّل، صفحہ 1220 پر تحریر فرماتے ہیں: **ایسا بچّہ جس سے نَجاست** (یعنی پیشاب وغیرہ کر دینے) **کا خَطرہ ہو اور پاگل کو مسجد کے اندر لے جانا حرام ہے اگر نَجاست کا خطرہ نہ ہو تو مکروہ۔** (ردالمحتار، ۲/ ۵۱۸) **صفحہ 1221** پر فرماتے ہیں: **بچّہ یا پاگل** (یا بے ہوش یا جس پر جِنّ آیا ہوا ہو اس) کو دَم کروانے کے لئے بھی مسجد میں لے جانے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ چھوٹے بچّہ کو اچھی طرح کپڑے میں لپیٹ کر بلکہ ''پیکنگ'' کر کے بھی نہیں لا سکتے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِحترامِ مسجِد کے حوالے سے فیضانِ سُنَّت (جلد اوّل) صَفْحَہ 1202 تا 1207 پر بیان کردہ مَدَنی پھولوں میں سے چند مدنی پھول قبول فرما کر اپنے دل کے مَدَنی گلدستے میں سجا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں نصیب ہوں گی۔ چنانچہ

(1) مسجِد کے اندر کسی قسم کا کُوڑا ہرگز نہ پھینکیں۔ سیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ''جذبُ القُلوب'' میں نقل کرتے ہیں کہ مسجِد میں اگر خَس (یعنی معمولی سا تنکا یا ذَرّہ) بھی پھینکا جائے، تو اس سے مسجِد کو اس قَدَر تکلیف پہنچتی ہے، جس قَدَر تکلیف انسان کو اپنی آنکھ میں خس (یعنی معمولی ذَرّہ) پڑ جانے سے ہوتی ہے۔ (جذبُ القُلوب ص ۲۲۲)

(2) مسجِد کی دیوار، اِس کے فَرش، چٹائی یا دَری کے اوپر یا اس کے نیچے تُھوکنا، ناک سِنکنا، ناک یا کان میں سے مَیل نکال کر لگانا، مسجِد کی دری یا چٹائی سے دھاگہ یا تِنکا وغیرہ نَوچنا سب ممنوع ہے۔

(3) ضَرورتاً (مسجِد کے اندر) اپنے رُومال وغیرہ سے ناک پُونچھنے میں کوئی مُضایَقہ نہیں۔

(4) مسجِد میں جھاڑو دینے میں جو گرد اور کُوڑا وغیرہ نکلے، وہ ایسی جگہ مت ڈالئے جہاں بے اَدَبی ہو۔

(5) جُوتے اُتار کر مسجِد میں ساتھ لے جانا چاہیں تو گرد وغیرہ باہَر جھاڑ لیجئے۔ اگر پاؤں کے تلووں میں گرد

کے ذَرّات لگے ہوں تو اپنے رومال وغیرہ سے پُونچھ کر مسجِد میں داخِل ہوں۔ مسجِد میں گرد کا کوئی ذرّہ نہ گِرنے پائے اِس کا خیال رکھئے۔

(6)مسجِد کے وُضو خانے پر وُضو کرنے کے بعد پاؤں وضو خانے ہی پر اچّھی طرح خشک کر لیجئے، گیلے پاؤں لیکر چلنے سے مسجد کا فرش گندا اور دریاں مَیلی اور بد نُما ہو جاتی ہیں۔

(7)مسجِد کے ایک دَرَجے سے دوسرے دَرَجے کے داخِلے کے وَقت (مَثَلاً صحن میں داخل ہوں تب بھی اور صِحن سے اندرونی حصّے میں جائیں جب بھی) سیدھا قدم بڑھایا جائے، حَتّٰی کہ اگر صَف بچھی ہو، اس پر بھی سیدھا قدم رکھیں اور جب وہاں سے ہٹیں، تب بھی سیدھا قدم فرشِ مسجد پر رکھیں (یعنی آتے جاتے ہر بچھی ہوئی صَف پر پہلے سیدھا قدم رکھیں) یا خَطِیب جب مِنبر پر جانے کا اِرادہ کرے، پہلے سیدھا قدم رکھے اور جب اُترے تو (بھی) سیدھا قدم اُتارے۔

(8)مسجِد میں اگر چِھینک آئے تو کوشش کریں آہِستہ آواز نکلے، اسی طرح کھانسی۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجِد میں زور کی چھینک کو نا پسند فرماتے۔ اِسی طرح ڈکار کو ضَبط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو حَتَّی الْاِمکان آواز دَبائی جائے، اگرچِہ غیرِ مسجِد میں ہو۔ خُصُوصًا مجلس میں یا کسی معظّم (یعنی بزرگ) کے سامنے بے تَہذِیبی ہے۔ حدیثِ (پاک) میں ہے: ایک شخص نے دربارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ڈکار لی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہم سے اپنی ڈکار دُور رکھ کہ دنیا میں جو زیادہ مُدّت تک پیٹ بھرتے تھے وہ قِیامت کے دن زیادہ مُدّت تک بُھوکے رہیں گے۔'' (شَرحُ السُّنّۃ ج ۷ ص ۲۹۳ حدیث ۳۹۴۴) اور جَماہی میں آواز کہیں بھی نہیں نکالنی چاہیے۔ اگرچِہ مسجِد سے باہَر تنہا ہو، کیونکہ یہ شیطان کا قَہقَہہ ہے۔ جَماہی جب آئے حَتَّی الاِمکان مُنہ بند رکھیں، مُنہ کھولنے سے شیطان مُنہ میں تُھوک

دیتا ہے۔ اگر یوں نہ رُکے تو اُوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دَبا لیں اور اس طرح بھی نہ رُکے تو حتَّی الاِمکان منہ کم کھولیں اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی طرف سے مُنہ پر رکھ لیں۔ چُونکہ جَماہی شیطان کی طرف سے ہے اور اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اس سے محفوظ ہیں۔ لہٰذا جماہی آئے تو یہ تصوُّر کریں کہ "انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو جماہی نہیں آتی۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فوراً رُک جائے گی۔ (رَدُّالْمُحتار ج۲ ص۴۹۹،۴۹۸)

(9) تَمَسْخُر (مَسخرہ پن) ویسے ہی ممنوع ہے اور مسجِد میں سخت ناجائز۔

(10) مسجِد میں حدَث (یعنی رِیح خارِج کرنا) مَنع ہے۔

(11) قِبلے کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے۔ مسجِد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ یہ خِلافِ آدابِ دربار ہے۔ حضرتِ سری سقطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجِد میں تنہا بیٹھے تھے، پاؤں پھیلا لیا، گوشۂ مسجِد سے ہاتِف نے آواز دی: "سری! بادشاہوں کے حُضُور میں یوں ہی بیٹھتے ہیں؟" مَعًا (یعنی فورًا) پاؤں سمیٹے اور ایسے سَمیٹے کہ وَقتِ انتقال ہی پھیلے۔ (سبع سنابل ص ۱۳۱) (چھوٹے بچوں کو بھی پیار کرتے، اُٹھاتے، لِٹاتے وقت احتیاط کریں کہ ان کے پاؤں قِبلہ کی طرف نہ ہوں اور اور بچوں کو قضائے حاجت کرواتے وقت بھی ضروری ہے کہ اُس کا رُخ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہ ہو)

(12) اِستِعمال شُدہ جُوتا مسجِد میں پہن کر جانا، گستاخی و بے ادبی ہے۔

الٰہی کرم بہرِ شاہِ عَرَب ہو
ہمیں مَسجِدوں کا مُیَسَّر ادب ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی مسجد کے آداب کا مُعامَلَہ اِنتِہائی نازُک ہے، اس لئے خُوب اِحتیاط کرنے کی ضرورت ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ ذرا سی بے احتیاطی کے سبب ہم مسجد کے حُقُوق پامال

کر بیٹھیں۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه مسجد کے آداب کا بہت خیال فرماتے ہیں: ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ایک بار شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے مسجد میں داخل ہونے سے قبل جُوتے اُتارے، دونوں پاؤں کپڑے سے صاف کیے اور پھر مسجد میں داخل ہوئے۔ مدنی مُذاکرے میں اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں مسجد میں داخل ہوتے وَقْت کپڑے سے اپنے پاؤں صاف کرلیتا ہوں تاکہ مٹی کا کوئی ذَرّہ مسجد میں نہ چلا جائے۔ مزید فرماتے ہیں: "میں سُنَّت پر عمل کی نیت سے داڑھی اور بھنوؤں پر بھی تیل لگاتا ہوں، لیکن اسے خُوب اچھی طرح صاف کرلیتا ہوں تاکہ اس تیل کی چکناہٹ سے مسجد کا فرش آلودہ نہ ہو جائے"۔

اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه اکثر جیب میں شاپر رکھتے ہیں اور مسجد کے فرش پر گِرے ہوئے بال و ذَرّات وغیرہ اُٹھا کر اس میں ڈالتے رہتے ہیں اور کبھی کبھی زائد شاپر بھی رکھتے ہیں جو کہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو ترغیب دِلا کر تحفے میں پیش فرماتے اور اس طرح مسجد سے ذَرّات وغیرہ اُٹھانے کا ذِہْن بناتے ہیں۔ مسجد کے آداب کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا رسالہ ''مسجدیں خُوشبو دار رکھئے'' مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل فرما کر خود بھی مطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی حسبِ توفیق تحفۃً پیش کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رسالے کو پڑھا (Read) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

مجلس خُدّامُ المساجد کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَساجد کی اَہَمِیَّت اوراَدب واِحترام دل میں بٹھانے ، باجماعت نماز کی عادت بنانے ، سُنَّتوں پر عمل کا جذبہ پانے ، نیکی کی دعوت عام کرنے ، مدنی قافلوں میں سفر کرنے ، مدنی انعامات پر عمل کرنے اور دوسروں کو ترغیب دلانے کا ذہن پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور دِین کے کاموں میں ترقی کیلئے جتنا بن پڑے ، دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاون کیجئے۔ دعوتِ اسلامی اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کم و بیش 100 شعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے ۔ انہی میں سے ایک شعبہ خدام المساجد بھی ہے ، اس شعبے کا قیام شیخِ طریقت ، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اس خواب کی تکمیل ہے کہ اے کاش! ہماری مَساجِد آباد ہو جائیں ، ان کی رونقیں پلٹ آئیں اور نفس وشیطان کی وجہ سے مخلوق جو اپنے خالق عَزَّوَجَلَّ سے دُور ہو چکی ہے ، قریب ہو جائے۔

مجلس "خُدَّامُ الْمَسَاجِد" پرانی مَساجِد آباد کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ نئ مساجد کی تعمیر کے لیے بھی کوشش کرتی رہتی ہے ۔ چنانچہ اس ضِمن میں مساجد کی تعمیرات وغیرہ کا سلسلہ کسی نہ کسی صورت میں جاری رَہتا ہے ۔ جن علاقوں یا شہروں میں مَساجد کی ضرورت ہوتی ہے ، وہاں مجلس خدّامُ المساجد کے ذمہ داران ، وہاں کے علاقے یا شہر یا کابینہ کی مشاورت کے نگران کے ذریعے دارالافتاء اہلسنَّت سے شرعی رہنمائی لے کر جگہ (Plot) کے حُصُول کی کوشش اور مخیّر افراد سے تعمیرات کی ترکیب کرتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے مساجد کو پاک وصاف رکھنے اس کا اَدب واحترام

کرنے کے حوالے سے اسلافِ کرام کے واقعات سُنے۔

❖ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنَّت، مُجدِّدِ دین و مِلّت، پروانۂ شمع رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مسجد کے انوکھے ادب واِحترام والا ایمان افروز واقعہ سُنا۔

❖ مسجد کی صفائی پر مدینہ شریف کی عورت کو کیسا انعام ملا کہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس کی قبر پر تشریف لے جاکر اُس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

❖ مسجد میں کثرت سے آمدورفت رکھنے والے خوش نصیب کے بارے میں حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا گیا کہ اُس کے ایمان کی گواہی دو۔

❖ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مختلف مدنی کاموں کے ذریعے بھی مسجدوں کو آباد رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

❖ مسجد میں فُضُول باتیں کرنا، ہنسنا کھیلنا، شور وغُل مچانا، بدبودار چیزیں لانا یا خود جسم یا منہ کی بدبو کے ساتھ آنا، موبائل فون کی گھنٹی یا میوزکل ٹیون بجانا اور خرید وفروخت وغیرہ یہ سب کام منع اور مسجد کے آداب کے خلاف ہیں۔

❖ اگر ماضی میں ہم سے بھی ایسی بُھول ہوگئی ہو تو اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں نادِم ہو کر توبہ کریں اور آئندہ ان بُرائیوں سے بچنے کی کوشش بھی کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں

اورآداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتاہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ ٔ بزمِ جنَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"خاموش رہو" کے آٹھ(8) حُرُوف کی نسبت سے بات چیت کرنے کے 8 مَدَنی پھول

(1)فرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔" (سُنَنُ التِّرْمِذِیّ ج ٤ ص ٢٢٥ حدیث ٢٥٠٩) (2)مسکرا کر اور خَندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے (3) مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزّز رہیں گے چِلّا چِلّا کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلُّفی میں اکثر دوست آپس میں کرتے ہیں سنّت نہیں(4)چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا(5)بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یاناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گِھن آتی ہے(6)جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے۔ اس کی

بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنّت نہیں(7) بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں قہقہہ نہ لگائیے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا(8) زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے

ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کتب (۱) 312 صفحات پر مُشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب'' سنتیں اور آداب'' ھَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھیئے۔ سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو
سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حدیث کی مشہور کتاب ترمذی شریف میں ہے: سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً** یعنی قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔(ترمذی،کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث:۴۸۴) مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت اِرشَاد فرماتے ہیں: قِیامت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا، جو حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ رہے اور حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ہمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ دُرُود شریف کی کثرت ہے۔ اس سے مَعْلُوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنّت ملتی ہے اور اس سے بَزْمِ جنّت کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (ملتے ہیں)۔(مرآۃ المناجیح،۲/۱۰۰)

گندے نکمّے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین کون ہمیں پالتا تم پہ کروروں درود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نِگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا، ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا، ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا، ❀ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا، ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زرد چہرے والا موچی

مکتبۃ المدینہ کی بہت ہی پیاری کتاب، جس میں بزرگوں کے بہت دلچسپ واقعات ہیں، اس

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

کتاب کا نام ہے، "عُیُونُ الْحِکَایات"۔ اس کتاب کا ایک دلچسپ واقعہ سُنئے اور ایمان تازہ کیجئے! حضرت سَیِّدُنا خلد بن اَیّوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے ایک عابد نے پہاڑ کی چوٹی پر ساٹھ (60) سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی۔ ایک رات اس نے خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: فُلاں موچی تجھ سے زیادہ عبادت گزار ہے اور اس کا مرتبہ تجھ سے زیادہ ہے۔ جب وہ عابد نیند سے بیدار ہوا تو خواب کے بارے میں سوچا، پھر خُود ہی کہنے لگا: یہ تو مَحض خواب ہے، اس کا کیا اِعْتبار۔ لہٰذا اس نے خواب کی طرف توجہ نہ دی، کچھ عرصہ بعد اُسے پھر اسی طرح خواب میں کہا گیا کہ فُلاں موچی تجھ سے اَفْضَل ہے۔ مگر اس بار بھی اُس نے خواب کی طرف کوئی توجہ نہ دی، تیسری مرتبہ پھر اسے خواب میں یہی کہا گیا۔ بار بار خواب میں موچی کی فضیلت کے بارے میں سن کر وہ پہاڑ سے اُترا اور اس موچی کے پاس پہنچا۔ موچی نے جب اُسے دیکھا تو اپنا کام چھوڑ کر تعظیماً کھڑا ہو گیا اور بڑی عقیدت سے اس عابد (یعنی عبادت گزار) شخص کے ہاتھ چومنے کے بعد عرض گُزار ہوا: آپ کو کس چیز نے عبادت خانے سے نکلنے پر مجبور کیا ہے؟ وہ عابد کہنے لگا: میں تیری وجہ سے یہاں آیا ہوں، مجھے بتایا گیا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں تیرا رُتبہ مجھ سے زیادہ ہے؟ اس وجہ سے میں تیری زیارت کرنے آیا ہوں، مجھے بتا کہ وہ کونسا عمل ہے جس کی وجہ سے تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اعلیٰ مقام حاصل ہے؟ وہ موچی خاموش رہا، گویا وہ اپنا عمل بتانا نہیں چاہتا تھا۔ پھر کہنے لگا: میرا اور تو کوئی خاص عمل نہیں، ہاں! اتنا ضرور ہے کہ میں سارا دن رزقِ حلال کمانے میں مشغول رہتا ہوں اور حرام مال سے بچتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ مجھے سارے دن میں جتنا رزق عطا فرماتا ہے، میں اس میں سے آدھا اس کی راہ میں صدقہ کر دیتا ہوں اور آدھا اپنے اَہل و عیال پر خرچ کرتا ہوں۔ دوسرا عمل یہ ہے کہ میں کثرت سے

روزے رکھتا ہوں، اس کے علاوہ کوئی اور چیز میرے اندر ایسی نہیں، جو باعثِ فضیلت ہو۔ یہ سُن کر عابد اس نیک موچی کے پاس سے چلا گیا اور دوبارہ عبادت میں مشغول ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد پھر اسے خواب میں کہا گیا: اس موچی سے پُوچھو کہ کس چیز کے خوف نے تمہارا چہرہ زَرْد کر دیا ہے؟ چنانچہ وہ عابد دوبارہ موچی کے پاس آیا، اور اس سے پُوچھا: تمہارا چہرہ زَرْد (یعنی پیلا) کیوں ہے؟ آخر تمہیں کس چیز کا خوف ہے؟ موچی نے جواب دیا: جب بھی میں کسی شخص کو دیکھتا ہوں تو مجھے یہ گُمان ہوتا ہے کہ یہ شخص مجھ سے اچھا ہے، یہ جنّتی ہے اور میں جہنّم کے لائق ہوں، میں اپنے آپ کو سب سے حقیر جانتا ہوں اور اپنے آپ کو سب سے زیادہ گُناہ گار تصور کرتا ہوں اور مجھے ہر وقت جہنّم کا خوف کھائے جارہا ہے۔ بس یہی وجہ ہے کہ میرا چہرہ زَرْد (یعنی پیلا) ہو گیا ہے۔ وہ عابد واپس اپنے عبادت خانے میں چلا گیا۔ حضرت سَیِّدُنا خلد بن اَیُّوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس موچی کو اس عبادت گُزار شخص پر اسی لئے فضیلت دی گئی کہ وہ دوسروں کے مُقابلے میں اپنے آپ کو حقیر سمجھتا تھا اور اپنے علاوہ سب کو جنّتی سمجھتا تھا۔ (عیون الحکایات، ص۱۰۳)

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا　　یاربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجِزی کا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جو خوش نصیب مسلمان دُنیا کی رنگینیوں سے مُنہ موڑ کر، گناہوں سے ناطہ توڑ کر محض رِضائے الٰہی کے لئے عبادت و ریاضت اور تقویٰ و پرہیز گاری کو اپنا اوڑھنا بچھونا بناتا ہے، عاجزی کرتے ہوئے خود کو حقیر اور دوسروں کو بہتر تصور کرتا ہے، نفل

روزے اور صدقہ و خیرات کو اپنا معمول بنالیتا ہے، صرف رزقِ حلال ہی کماتا اور عبادات کی کثرت کے باوجود اپنا عمل ظاہر کرنے سے کتراتا ہے، خود کو سب سے بڑا گناہ گار تصوّر کرتا اور جہنم کے خوف اور خوفِ خدا سے لرزاں و ترساں رہتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ خوش ہو کر اس کا مقام اس قدر بلند فرماتا ہے کہ اس کے عبادت گُزار بندے بھی اس کے پاس حاضر ہو کر اس سے مُلاقات کرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ آج ہمارے مُعاشرے میں تو افضلیت کا معیار صرف یہی رہ گیا ہے کہ ہم مالداروں، سرمایہ داروں، افسروں، وزیروں، دنیوی جاہ و منصب رکھنے والوں، مہنگی گاڑیوں میں گھُومنے والوں، مہنگے موبائل، کمپیوٹر یا لیپ ٹاپ رکھنے والوں، عُمدہ لباس میں ملبوس رہنے والوں، اُونچی بلڈنگوں، خُوبصورت بنگلوں، یا مہنگے علاقوں میں بسنے والوں، گوری رنگت والوں اور اعلیٰ نسب والوں کو ہی سب سے افضل و بہتر جانتے اور صبح و شام انہیں کے گُن گاتے نظر آتے ہیں جبکہ اللہ رَبُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک وہی مسلمان زیادہ عزت و اِکرام والا ہے کہ جو تقویٰ و پرہیز گاری میں دوسروں سے زیادہ ہو، چُنانچہ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرات کی آیت نمبر 13 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْاؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾ (پ۲۶، الحجرات:۱۳)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبر دار ہے۔

مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: سب اِنسانوں کی اَصل حضرت آدم و حوا (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وَرَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) ہیں اور اِن کی اَصل

مٹی ہے تو تم سب کی اَصل مٹی ہوئی پھر نَسَب پر اَکڑتے اور اِتراتے کیوں ہو۔ انسان کو مختلف نسب و قبیلے بنانا ایک دوسرے کی پہچان کے لیے ہے نہ کہ شیخی مارنے اور اِترانے کے لیے۔(اس آیتِ مُبارکہ کا شانِ نُزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:) حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بازارِ مدینہ میں تشریف لے گئے، وہاں مُلاحَظہ فرمایا کہ ایک غُلام یہ کہہ رہا ہے کہ جو مجھے خریدے وہ مجھے حُضُور(صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پیچھے پنج گانہ نماز سے نہ روکے، اُسے ایک شخص نے خرید لیا پھر وہ غُلام بیمار ہو گیا تو سرکار (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس کی تیمار داری کو تشریف لے گئے پھر اس کی وفات ہو گئی، تو حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس کے دَفن میں شریک ہوئے، اس پر بعض لوگوں نے حیرانی کا اِظہار کیا کہ غُلام اور اس پر اِتنا انعام اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔(نُورُ العرفان)

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْاؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾ (پ۲۶، الحجرات:۱۳)

ترجَمۂ کنز الایمان: اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبر دار ہے۔

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کا غرور اور خاندانی فخر دور کر دیا ہے، اب یا تو مومن نیکوکار ہوں گے یا بدکار و بدبخت۔(ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل الشام والیمن، ۵/۴۹۷، حدیث: ۳۹۸۱)

حضرت سَیِّدُنا علی مُرتَضیٰ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو بندوں کو اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اس حال میں کہ وہ بغیر ختنہ کیے ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: اے میرے بندو! میں نے تمہیں حکم دیا اور تم نے میرے حکم کو ضائع کر دیا اور تم نے اپنے نسبوں کو بُلند کیا اور اس کے ذریعے ایک دوسرے پر فخر کیا، (لہٰذا) آج کے دن میں تمہارے نسبوں کو حقیر و ذلیل قرار دے رہا ہوں، میں ہی بدلہ دینے والا حاکم ہوں، کہاں ہیں مُتّقی لوگ؟ کہاں ہیں مُتّقی لوگ؟ بیشک اللہ تعالیٰ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔ (تاریخ بغداد، ذکر من اسمه علی، علی بن ابراهیم العمری القزوینی، ۱۱/۳۳۷، رقم: ۶۱۷۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مُتّقی لوگ ہی عزت و فضیلت والے ہیں۔ مُعاشرے میں ان کی خَستہ حالی کے سبب اگرچہ انہیں عزّت و اہمیّت نہ دی جاتی ہو، مگر بروزِ حشر نہایت شان و شوکت سے لائے جائیں گے، پارہ 16 سُورۂ مریم کی آیت نمبر 85 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: جس دن ہم پرہیز گاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر۔ (پ۱۶، مریم: ۸۵)

دُنیا میں یہ لوگ اگرچہ خُوبصورت بنگلوں کے بجائے کچے مکانوں میں رہتے ہوں گے مگر جنّت میں انہیں بطورِ انعام عالیشان محلّات عطا کیے جائیں گے، جیسا کہ پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحل کی آیت نمبر 30 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۰﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بیشک پچھلا گھر سب سے بہتر اور ضرور کیا ہی اچھا گھر پرہیز گاروں کا۔ (پ۱۴، النحل: ۳۰)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دُنیا میں حقیر سمجھے جانے والے، امیروں کے گھر سے دُھتکار دیئے جانے والے، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحکامات کی بجاآوری کرنے والے، نمازیں پڑھنے والے، روزے رکھنے والے، رزقِ حلال کھانے کھلانے والے، اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتوں کی پیروی کرنے والے، نظر، دل اور آنکھ کی حفاظت کرنے والے اور دیگر نیک افعال بجالانے والے مُتّقی لوگ آخرت میں کس شان و عظمت کے مالک ہونگے۔ مُتّقی لوگ جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو محبوب ہیں وہی اس کے پیارے حبیب، ہم گناہگاروں کے طبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بھی پسندیدہ ہیں، چنانچہ

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ، طیّبہ، طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ارشاد فرماتی ہیں: نبیِ کریم، رؤفٌ رّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کسی چیز پر تَعجُّب نہ فرماتے اور نہ ہی دُنیا کی کوئی چیز آپ کو تَعجُّب میں ڈالتی سوائے صاحبِ تقویٰ کے۔(مسند احمد ،مسندعائشۃ، ۹/ ۳۴۱،حدیث:۲۴۴۵۷)

اسی طرح نبیِ کریم، رؤفٌ رّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عِلم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بڑھ کر ہے اور تمہارے دین کی بہترین چیز تقویٰ ہے۔(معجم اوسط، من اسمہ علی، ۳/ ۹۲، حدیث: ۳۹۶۰)

سب سے زیادہ عزت والا کون؟

حضرت سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے عرض کی گئی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! سب سے زیادہ عزّت والا کون ہے؟ فرمایا: وہ جو لوگوں میں سب سے زیادہ مُتّقی ہو۔

(بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قولہ تعالٰی واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا، ۲/ ۴۲۱، حدیث: ۳۳۵۳)

ایک اور روایت میں ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابُو ذَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: تم کسی سُرخ یا کالے سے بہتر نہیں مگر یہ کہ تم اس سے تقویٰ میں بڑھ جاؤ۔(مسند احمد، مسند الانصار، حدیث ابی ذر الغفاری، ۸/۹۳، حدیث:۲۱۴۶۴)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سیاہ فام مؤمن (یعنی کالے رنگ والا مسلمان) ہزار ہا سُرخ سفید کافروں سے افضل ہے۔ سیاہ فام مُتَّقِی ہزار ہا سُرخ سفید بدکاروں سے افضل ہے۔ فاسِق سے مُتَّقِی افضل، غافل سے بیدار افضل یہ فرمانِ عالی بہت ہی وسیع ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۷/۳۳-۳۲ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ دینِ اسلام میں محض اونچے نسب والا یا مالدار ہونا، سفید وسیاہ رنگت والا ہونا باعثِ فضیلت نہیں بلکہ انسان کے افضل و اعلیٰ ہونے کا معیار تقویٰ و پرہیز گاری پر ہے ۔ تقویٰ و پرہیز گاری ایسی عظیمُ الشّان دولت ہے کہ اِمامُ الْمُتَّقِین، سَیِّدُ الْمُرْسَلِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جب بار گاہِ الٰہی میں دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھاتے تو تقویٰ کی بھی دُعا فرماتے، چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبیِ کریم، رؤفٌ رّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی یعنی اے میرے پَرْوَرْدگار! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ ، پاکدامنی اور تونگری کا سوال کرتا ہوں۔(مسلم، کتاب الذکر والدعا...الخ، باب التعوذ من شر ما عمل...الخ، ص۱۴۵۷، حدیث:۲۷۲۱)

مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہدایت سے مُراد اچھے عقائد ہیں، تقویٰ سے مُراد اچھے اعمال، پاکدامنی سے مُراد بُرائیوں سے بچنا ہے اور (دولتمندی) سے مُراد مخلوق کا مُحتاج نہ

ہونا، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) و رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا حاجتمند رہنا ہے، اس (دُعا) میں دین کی تمام بھلائیاں مانگ لی گئیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۷۱)

الٰہی میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں　کرم مغفرت کی دعا مانگتا ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! مال و دولت یا مَنْصب و وزارت مل جانا کوئی کمال نہیں بلکہ آزمائش ہے یہ چیزیں تو کثیر لوگوں کو نصیب ہو جاتی ہیں مگر تقویٰ ایک ایسی عظیم دولت ہے جو ہر کسی کو عطا نہیں کی جاتی، تقویٰ کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ بہت بڑا خزانہ ہے، جیسا کہ

حُجَّۃُ الاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تقویٰ ایک نادِر خزانہ ہے اگر تم اس خزانے کو پالینے میں کامیاب ہو گئے تو تمہیں اس میں بیش قیمت موتی و جواہرات ملیں گے اور علم و دولتِ رُوحانی کا بہت بڑا خزانہ ہاتھ لگے گا، رِزْقِ کریم تمہارے ہاتھ آجائے گا، تم بہت بڑی کامیابی حاصل کرلو گے، بہت بڑی غنیمت پالو گے اور ملکِ عظیم (یعنی جنَّت) کے مالک بن جاؤ گے، یُوں سمجھو کہ دنیا و آخرت کی بھلائیاں تقویٰ میں جمع کر دی گئی ہیں۔ تم ذرا قرآنِ حکیم میں تو غور کرو کہ کہیں ارشاد فرمایا: اگر تم تقویٰ اِختیار کرو گے تو ہر قسم کی خیر و برکت کے مالک بن جاؤ گے۔ کہیں تقویٰ اختیار کرنے پر اَجر و ثواب کے وعدے فرمائے گئے ہیں اور کہیں فرمایا گیا کہ سعادت کا ذریعہ تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرنا ہے۔ امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں قرآنِ کریم سے تقویٰ کے بارہ (12) فوائد بیان کرتا ہوں: (1) مُتَّقِی شخص کی ربّ تعالیٰ حمد وثنا کرتا ہے (2) مُتَّقِی شخص دُشمنوں سے مامُون و محفوظ رہتا ہے (3) مُتَّقِی شخص کی اللہ تعالیٰ تائید واِمداد فرماتا ہے (4) مُتَّقِی شخص آخرت کی ہولناکیوں اور وہاں کی سختیوں سے نجات میں ہے گا (5) دُنیا میں مُتَّقِی شخص کو رِزْقِ حلال نصیب ہو گا (6) مُتَّقِی شخص کے

اَعمال کی اِصلاح ہو جائے گی (7) تقویٰ کی برکت سے مُتّقی شخص کے تمام گُناہ مُعاف ہو جاتے ہیں (8) مُتَّقِی شخص اللہ تعالٰی کا دوست بن جاتا ہے (9) تقویٰ سے مُتّقی شخص کے اَعمال دَرجہ قَبولیت کو پہنچتے ہیں (10) مُتّقی شخص اللہ تعالٰی کے ہاں اِعْزاز و اِکرام کا مُستَحِق ہو جاتا ہے (11) مُتَّقِی شخص کے لئے موت کے وقت دیدارِ الٰہی اور آخرت میں نجات کی بشارت دی جاتی ہے (12) مُتَّقِی لوگ آتَشِ دوزخ سے محفوظ رہیں گے اور انہیں ہمیشہ کے لیے جنَّت میں رہنے کی سعادت نصیب ہو گی۔(منہاج العابدین، ص ۱۴۴ تا ۱۴۸ ماخوذاً وملتقطاً)

دے حُسنِ اخلاق کی دولت کر دے عطا اِخلاص کی نِعمت
مجھ کو خزانہ دے تقوٰی کا یااللہ میری جھولی بھر دے

(وسائل بخشش ص121)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُتّقی کی دُعائیں قَبول ہوتی ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کسی بندے کے سینے میں تقویٰ و پرہیز گاری کی شمع روشن ہو جاتی ہے تو اگرچہ وہ کوئی سیاہ فام ہی کیوں نہ ہو اس کے تو وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں، اس کے مُنہ سے نکلے ہوئے الفاظ اس قدر تاثیر والے ہوتے ہیں کہ نکلتے ہی حقیقت کا رُوپ دھار لیتے ہیں حتّٰی کہ تقویٰ و پرہیز گاری کا یہ پیکر اگر لکڑی جیسی معمولی چیز کو بھی سونا بنانے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں درخواست کر دے تو اللہ تعالٰی اس کی پکار کو رَدّ نہیں فرماتا اور اس لکڑی کو بھی سونا بنا دیتا ہے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ کوئی معمولی انسان نہیں بلکہ کوئی پہنچی ہوئی ہستی ہے۔ آیئے! اس تعلق سے ایک ایمان افروز حکایت

سنئے چنانچہ

لکڑیاں سونا کیسے بنیں۔۔۔؟؟؟

حضرت سیِّدُنا داوٗد بن رَشید رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ملکِ شام میں دو (2) حسین و جمیل عبادت گزار نوجوان رہتے تھے۔ کثرتِ عبادت اور تقویٰ و پرہیز گاری کی وجہ سے انہیں **"صَبِیۡح اور مَلِیۡح"** کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اُنہوں نے اپنا ایک واقعہ کچھ یُوں بیان کیا: ایک مرتبہ ہمیں بُھوک نے بہت زیادہ تنگ کیا۔ میں نے اپنے رفیق (ساتھی) سے کہا: آوٗ! فُلاں صحرا میں چل کر کسی شخص کو دینِ متین کے کچھ اَحکام سکھا کر اپنی آخرت کی بہتری کے لئے کچھ اقدام کریں، چُنانچہ ہم دونوں صحرا کی جانب چل پڑے، وہاں ہمیں ایک سیاہ فام شخص ملا جس کے سر پر لکڑیوں کا گٹھا تھا۔ ہم نے اس سے کہا: بتاؤ! تمہارا ربّ کون ہے؟ یہ سُن کر اس نے لکڑیوں کا گٹّھا زمین پر پھینکا اور اس پر بیٹھ کر کہا: مجھ سے یہ نہ پوچھو کہ تیرا ربّ کون ہے؟ بلکہ یہ پوچھو: ایمان تیرے دل کے کس گوشے میں ہے؟ اس دیہاتی کا عارفانہ کلام سُن کر ہم دونوں حیرت سے ایک دوسرے کا مُنہ تکنے لگے۔ وہ پھر مُخاطب ہوا: تم خاموش کیوں ہوگئے، مجھ سے پوچھو، سوال کرو، بے شک طالبِ علم سوال کرنے سے باز نہیں رہتا۔ ہم اس کی باتوں کا کچھ جواب نہ دے سکے اور خاموش رہے۔ جب اس نے ہماری خاموشی دیکھی تو بارگاہِ خداوندی میں اس طرح عرض گزار ہوا: اے میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تو خوب جانتا ہے کہ تیرے کچھ ایسے بندے بھی ہیں کہ جب وہ تجھ سے سوال کرتے ہیں تو تُو انہیں ضرور عطا فرماتا ہے۔ میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! میری ان لکڑیوں کو سونا بنادے۔ ابھی اس نے یہ الفاظ اَدا ہی کئے تھے کہ لکڑیاں چمک دار سونا بن گئیں۔ اس نے پھر دُعا کی: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! بے شک تو اپنے اُن بندوں

کو زیادہ پسند فرماتا ہے جو شہرت کے طالب نہیں ہوتے۔ میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! اس سونے کو دوبارہ لکڑیاں بنادے۔ اس کا کلام ختم ہوتے ہی وہ سارا سونا دوبارہ لکڑیوں میں تبدیل ہو گیا۔ اس نے لکڑیوں کا گٹھا اپنے سر پر رکھا اور ایک جانب روانہ ہو گیا۔ (عیون الحکایات، حصہ دوم، ص۲۴۶)

دیکھنا مت تم حقارت سے کسی اَن پڑھ کو بھی　　کیا خبر پیشِ خدا مقبول بندہ ہو وہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۶۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام میں مُتّقی لوگوں کو بڑی اہمیّت حاصل ہے، اگر کسی شخص کو عُہدہ و مَنصب پر فائز کرنا ہو تو اس کی دیگر اچھی صفات کے ساتھ ساتھ تقویٰ و پرہیز گاری کو بھی مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔ ہمارے اسلاف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی اپنے مُریدین و متعلقین میں سے انہیں لوگوں کو محبوب رکھتے جو پرہیز گاری میں دوسروں سے بڑھ کر ہوتے، جیسا کہ

احیاء العلوم جلد 5، صفحہ 324 پر ہے کہ کسی صُوفی بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک نوجوان مُرید تھا ۔ بُزرگ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اس نوجوان کو بڑی عزّت اور ترجیح دیتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی مُرید نے پُوچھا: ”آپ اس نوجوان کو زیادہ عزت دیتے ہیں حالانکہ عُمر رسیدہ ہم ہیں؟“ بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کچھ پرندے منگوائے اور ان سب مُریدوں کو ایک ایک پرندہ اور چُھری دی اور فرمایا: ”تم میں سے ہر کوئی پرندے کو ایسی جگہ ذَبح کرے جہاں کوئی دیکھ نہ سکے۔“ نوجوان مُرید کو بھی ایک پرندہ دیا اور اس سے بھی وہی بات ارشاد فرمائی۔ ہر ایک شخص پرندہ ذَبح کر کے لے آیا لیکن نوجوان زندہ پرندہ ہاتھ میں تھامے واپس آیا۔ بزرگ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے فرمایا: ”دوسروں کی طرح تم نے پرندہ ذَبح کیوں نہ کیا؟“ نوجوان نے عرض کی: ”مجھے کوئی ایسی جگہ ملی ہی نہیں جہاں کوئی دیکھتا نہ ہو کیونکہ ربّ تعالیٰ تو مجھے ہر جگہ

دیکھ رہا ہے۔" یہ دیکھ کر سب مریدوں نے اس کے مراقبے(یعنی سب چیزوں کو چھوڑ کر خُدا کی طرف دھیان کرنے کے عمل) کو پسند کیا اور کہا: "تم واقعی عزّت واِحترام کے لائق ہو۔" (احیاء العلوم، ۵/ ۳۲۴)

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ ماجد (حضرت مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے ساتھ حضرت شاہ آلِ رسول احمد قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلسلۂ عالیہ قادِریہ میں بَیْعَت کی۔ مُرشِدِ کامل نے (مرید بنانے کے ساتھ ساتھ اعلی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو) تمام سلسلوں کی اجازت و خلافت اور سندِ حدیث بھی عطا فرمادی۔ (حیات اعلی حضرت، ۱/ ۴۹ ملخصًا) حالانکہ حضرت شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خلافت و اجازت کے مُعاملے میں بڑے مُحتاط تھے۔ (مُرید ہوتے ہی پیرو مرشد کی طرف سے اس قدر عطائیں دیکھ کر) خانقاہ کے ایک شخص سے نہ رہا گیا۔ عرض کی: حضور! آپ کے خاندان میں تو خِلافت بڑی رِیاضت اور مُجاہدے کے بعد دی جاتی ہے۔ ان کو آپ نے فوراً ہی خِلافت عطا فرمادی۔ حضرت شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (افضلیت واہمیت کا سبب بتاتے ہوئے) اس شخص سے ارشاد فرمایا: لوگ گندے دل اور گندے نَفْس لے کر آتے ہیں۔ ان کی صفائی پر خاصا وقت لگتا ہے۔ مگر یہ پاکیزگیِ نفس کے ساتھ آئے تھے، صرف نِسْبَت کی ضَرورت تھی، وہ ہم نے عطا کردی۔ پھر حاضرین سے مُخاطب ہو کر فرمایا: مجھے مُدَّت سے ایک فکر پریشان کئے ہوئے تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ آج دُور ہو گئی۔ قِیامت میں جب اللہ تعالیٰ پُوچھے گا کہ آلِ رسول ہمارے لئے کیا لایا ہے؟ تو میں اپنے مُرید اَحمد رضا خان(رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کو پیش کردوں گا۔ (انوار رضا، ص ۳۷۸) (پیر پر اعتراض منع ہے، ص ۴۷)

اس کی ہستی میں تھا عمل جوہر سنتِ مصطفے کا وہ پیکر
عالمِ دین صاحبِ تقویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۷۵)

مُتَّقِی لوگوں کے اَوْصاف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ مَقْبولیت اور فضیلت کا مِعیار ہمارے بزرگوں کی نظر میں بھی تقویٰ و پرہیز گاری ہے۔ محض مشہور و معروف ہونا ہر گز فضیلت کا معیار نہیں، عُمر میں زیادہ ہونا ہر گز فضیلت کا معیار نہیں، حسین و جمیل ہونا ہر گز فضیلت کا معیار نہیں، ظاہری صفائی و ستھرائی والا ہونا ہر گز فضیلت کا معیار نہیں، اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونا ہر گز فضیلت کا معیار نہیں، رُعب و دَبدبے والا ہونا ہر گز فضیلت کا معیار نہیں، زیادہ بینک بیلنس والا ہونا ہر گز فضیلت کا معیار نہیں، اعلیٰ مکان و دکان الا ہونا ہر گز فضیلت کا معیار نہیں، اعلیٰ سواری، قیمتی موبائل والا ہونا ہر گز فضیلت کا معیار نہیں، گفتگو میں غالب ہونا ہر گز فضیلت کا معیار نہیں، مہنگے لباس والا ہونا ہر گز فضیلت کا معیار نہیں۔ حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں: بے شک بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں طویل عرصے تک بھوکے، پیاسے اور غمگین رہے ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو (عام لوگوں کی نظروں سے) پوشیدہ اور مُتَّقِی ہیں کہ اگر مَوْجُود ہوں تو پہچانے نہ جائیں، غائب ہوں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے، زمین کے ٹکڑے انہیں پہچانتے ہیں اور آسمان کے فرشتے ان کو گھیرے ہوئے ہیں۔ لوگ دنیا سے خوش ہوتے ہیں اور یہ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت و فرمانبرداری سے خوش ہوتے ہیں۔ لوگ نرم و ملائم بستر بچھاتے ہیں جبکہ یہ لوگ پیشانیاں اور گھٹنے بچھاتے ہیں (یعنی راتیں سجدوں میں گزارتے ہیں)۔ لوگ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سُنَّتوں اوران کے اَخلاق سے رُوگردانی کرتے (یعنی مُنہ پھیرتے) ہیں لیکن یہ ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ جب ان میں

سے کسی کا اِنتقال ہو جاتا ہے تو زمین روتی ہے اور جس شہر میں ان میں سے کوئی نہ ہو اس شہر پر جبَّار عَزَّ وَجَلَّ غضب فرماتا ہے۔ یہ لوگ دُنیا پر اس طرح نہیں ٹوٹ پڑتے جس طرح سڑے ہوئے مُردار پر کُتّے ٹوٹ پڑتے ہیں بلکہ یہ لوگ تو کم کھاتے اور پُرانا لباس پہنتے ہیں۔ ان کے بال بکھرے ہوئے اور چہرے غُبار آلُود ہوتے ہیں۔ لوگ اِنہیں دیکھ کر بیمار گمان کرتے ہیں حالانکہ یہ بیمار نہیں ہوتے اور لوگ سمجھتے ہیں کہ اِنہیں دماغی عارِضہ لاحِق ہوا ہے جس کی وجہ سے ان کی عقلیں چلی گئی ہیں حالانکہ ان کی عقلیں گئی نہیں ہوتیں لیکن اُنہوں نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے معاملے میں غور و فکر کیا تو اس کے سبب ان کے اندر سے دنیا (کی محبت) چلی گئی۔ دنیا والوں کے نزدیک یہ لوگ بے عقل شخص کی طرح چلتے ہیں حالانکہ ان کی عقلیں اس وقت بھی سلامت ہوں گی جب لوگوں کی عقلیں چلی جائیں گی۔ ان کے لئے آخرت میں بلند مرتبہ ہوگا۔ جب تم انہیں کسی شہر میں دیکھو تو جان لینا کہ یہ اس شہر والوں کے لئے امان ہیں۔ جس قوم میں یہ ہوں اللہ عَزَّ وَجَلَّ ان پر عذاب نہیں فرماتا، زمین ان سے خوش اور ربّ عَزَّ وَجَلَّ ان سے راضی ہے، تم انہیں اپنا بھائی بنا لینا قریب ہے کہ تم ان کے وسیلے سے نجات پا جاؤ۔ (احیاء العلوم، ۳/۲۴۶ ملتقطا)

"صدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں یہی مدنی سوچ فراہم کرتی ہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نزدیک عزّت وفضیلت کا دارومدار مال و دولت، ملک و ملّت، جاہ ومَنْصب، قوم و ثقافت، عمر اور تجربے، شہرت وپیشے پر نہیں بلکہ صرف وصرف تقویٰ وپرہیزگاری پر ہے جو کہ دنیا و آخرت میں

بے شُمار بھلائیوں کا سبب ہے لہٰذا تقویٰ و پرہیز گاری کا عادی بننے ، مُتَّقی مسلمانوں کی عزت آبرو کی حفاظت کرنے اور کامیاب مسلمان بننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ 12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"صدائے مدینہ"** بھی ہے۔ صدائے مدینہ کیا ہے؟ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانے کو صدائے مدینہ کہتے ہیں اور یہ وہ عظیم کام ہے جو صحابۂ کِرام عَلَیۡهِمُ الرِّضۡوَان نے اختیار فرمایا، وہ حضرات اپنے گھر والوں کو نماز کے لئے جگایا کرتے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ الله بن عُمَر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۡهُمَا فرماتے ہیں کہ میرے والدِ مُحۡتَرَم اَمِیرُ الۡمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اَعۡظَم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۡه رات میں جس قَدۡر ربّ تعالیٰ چاہتا، نَماز پڑھتے رہتے، یہاں تک کہ جب رات کا آخری وَقۡت ہوتا تو اپنے گھر والوں کو بھی نَماز کے لیے جگا دیتے اور ان سے فرماتے: اَلصَّلٰوۃ یعنی نماز۔ پھر یہ آیت مُبارَکہ تِلاوَت فرماتے:

وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَیْهَا ؕ لَا نَسْــٴَـلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۳۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ، کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے، ہم تجھے روزی دیں گے اور اَنۡجام کا بھلا پرہیز گاری کے لیے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب التحریض...الخ، الفصل الثالث، ۱/ ۲۴۴، حدیث: ۱۲۴۰)

آیئے! بطورِ ترغیب صدائے مدینہ لگانے کی ایک مختصر مَدَنی بَہار سُنئے اور صدائے مدینہ لگانے کی نِیَّت کیجئے، چنانچہ

فیضانِ مدینہ کیلئے زمین مل گئی

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کے ساتھ ہم ایک شہر میں گئے، اَذانِ فَجْر کے بعد ہم صدائے مدینہ لگاتے جارہے تھے کہ اچانک ایک گھر سے ایک ماڈرن (Mordern)نوجوان ہمارے ساتھ شامِل ہوا اور اُس نے فَجْر کی نماز مسجد میں باجماعت ادا کی۔ بعد میں اِس نوجوان کے والِد مَدَنی قافلے والوں سے ملنے کے لیے آئے۔ یہ صاحِبِ ثَرْوَت تھے۔ انہوں نے آکر بتایا کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے میرا نافرمان ماڈرن(Mordern) بے نَمازی بیٹا پنج وقتہ نَماز پڑھنے لگا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس ماڈرن نوجوان کے والِد نے مُتَاَثِّر ہو کر اُس شہر میں مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے لیے زمین دے دی۔

صدائے مدینہ دوں روزانہ صدقہ ابُو بکر و فاروق کا یاالٰہی
(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب ہم تقوے کی لُغوی و شرعی تعریف اور اس کی قسموں سے مُتَعَلِّق سُنتے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ نِیَّت بھی کرتے ہیں کہ اس کی برکت سے گُناہوں سے بچتے ہوئے اپنے آپ کو تقویٰ وپرہیز گاری کا پیکر بنائیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

تقویٰ کسے کہتے ہیں؟

تقویٰ کا معنی یہ ہے کہ ”نفس کو خوف کی چیز سے بچانا“ اور شریعت کی اِصْطِلاح میں تقویٰ کا معنی یہ ہے کہ نفس کو ہر اس کام سے بچانا جسے کرنے یا نہ کرنے سے کوئی شخص عذاب کا مُسْتَحَق ہو جیسے کُفر وشرک، کبیرہ گُناہوں، بے حیائی کے کاموں سے اپنے آپ کو بچانا، حرام چیزوں کو چھوڑ دینا اور فرائض

کو ادا کرنا وغیرہ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تقویٰ یہ ہے کہ تیرا خدا عَزَّوَجَلَّ تجھے وہاں نہ پائے جہاں اس نے منع فرمایا ہے۔(تفسیر خازن،پ ۱،البقرۃ،تحت الآیۃ:۲، ۱/۲۲ملخصاً)

حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثوری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ پرہیز گاروں کو مُتَّقی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ ایسی چیزوں سے بھی بچتے ہیں جن سے بچنا عُموماً دُشوار ہوتا ہے۔(درمنثور،پ ۱،البقرۃ،تحت الآیۃ:۲، ۱/۶۱)

کسی شاعر کا کہنا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہی نَفْع والی شے حاصل کرتا ہے۔ قبر میں انسان کے ساتھ صرف تقویٰ اور عملِ صالِح ہی جاتے ہیں۔(منہاج العابدین، ص۱۵۰)

آیئے !اب تقوے کی قسموں سے متعلق سنتے ہیں چنانچہ

تقوے کی اقسام

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فرمان کے مطابق تقویٰ کی سات(7) قسمیں ہیں:(1) کفر سے بچنا، (2) بد مذہبی سے بچنا، (3) کبیرہ گناہ سے بچنا، (4) صغیرہ گناہ سے بچنا، (5) شبہات سے پرہیز کرنا، (6) نفسانی خواہشات سے بچنا، (7) اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے والی ہر چیز کی طرف توجہ کرنے سے بچنا، اور قرآنِ عظیم ان ساتوں مرتبوں کی طرف ہدایت دینے والا ہے۔(خزائن العرفان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲، ص۴ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً بعض لوگوں میں یہ بُری عادت ہوتی ہے کہ وہ مُعاشرے میں اعلیٰ سمجھے جانے والے پیشے اپنانے والوں کے خُوب گُن گاتے، ان کی تعریفوں کے پُل باندھتے اور ان کی خُوب آؤ بھگت کرتے دکھائی دیتے ہیں مگر افسوس کہ حقیر و کم تر سمجھے جانے والے مگر جائز پیشے

اختیار کرنے والے مسلمانوں کو کسی خاطر میں نہیں لاتے بلکہ ان کا دل دُکھاتے اور خوب مذاق اُڑاتے ہیں، اسی طرح بعض لوگ حرام و ناجائز کاموں میں مُبْتَلا ہونے کے باوجود بھی اپنے آپ کو سب سے افضل و بَرتَر جبکہ اپنے علاوہ قوموں یا مخصوص پیشوں سے وابستہ مسلمانوں کو نہ صرف حقیر و ذلیل جانتے ہیں بلکہ موقع بہ موقع ان کی قومیت یا پیشے کو تنقید کا نشانہ بنا کر انہیں عجیب و غریب اَلقابات سے بھی نوازتے ہیں حتّٰی کہ بعض تو ان کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعلُّق قائم کرنے مثلاً انہیں اپنے یہاں کسی تقریب میں بُلانے یا ان کی دعوت قبول کرنے کو برا جانتے ہیں۔ یقیناً ایسی سوچ رکھنے والے لوگ سخت غلط فہمی کا شکار ہیں اور فضیلت کا یہ معیار خود ان کا اپنا بنایا ہوا ہے کیونکہ فضیلت کا یہ معیار نہ تو قرآنِ کریم سے ثابت ہے اور نہ ہی احادیثِ مبارکہ سے بلکہ قرآنِ کریم و احادیثِ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں تو بلا وجہِ شرعی مسلمانوں کا مذاق اُڑانے اور بُرے اَلقابات سے پکارنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے، چنانچہ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرات کی آیت نمبر 11 میں ارشادِ ربانی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۱۱

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔ (پ ۲۶، الحجرات: ۱۱)

اس آیتِ مقدسہ کے تحت تفسیرِ خازن میں ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُونچا سنتے تھے، جب وہ سرکار دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مجلس شریف میں حاضر ہوتے تو صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم انہیں آگے بٹھاتے اور اُن کے لئے جگہ خالی کر دیتے تاکہ وہ حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قریب حاضر رہ کر کلام مُبارک سُن سکیں۔ ایک روز انہیں حاضری میں دیر ہو گئی اور جب مجلس شریف خوب بھر گئی اس وقت آپ تشریف لائے اور قاعدہ یہ تھا کہ جو شخص ایسے وقت آتا اور مجلس میں جگہ نہ پاتا تو جہاں ہوتا وہیں کھڑا رہتا۔ لیکن حضرت ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آئے تو وہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قریب بیٹھنے کے لئے لوگوں کو ہٹاتے ہوئے یہ کہتے چلے کہ ''جگہ دو جگہ'' یہاں تک کہ حضور انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اتنے قریب پہنچ گئے کہ اُن کے اور حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے درمیان میں صرف ایک شخص رہ گیا، اُنہوں نے اس سے بھی کہا کہ جگہ دو، اس نے کہا: تمہیں جگہ مل گئی ہے اس لئے بیٹھ جاؤ۔ حضرت ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ غُصّے میں آکر اس کے پیچھے بیٹھ گئے۔ جب دن خُوب روشن ہوا تو حضرت ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کا جسم دبا کر کہا: کون؟ اس نے کہا: میں فلاں شخص ہوں۔ حضرت ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کی ماں کا نام لے کر کہا: فلانی کا لڑکا۔ اس پر اس شخص نے شرم سے سر جھکا لیا کیونکہ اس زمانے میں ایسا کلمہ عار دلانے کے لئے کہا جاتا تھا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ: ۴، ۱۶۹/۱۱ ملخصاً)

حضرت سیِّدُنا اِمام احمد بن حَجَر مَکِّی شَافِعِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اس حکمِ خُداوندی کا مقصد یہ ہے کہ کسی کو حقیر نہ سمجھو، ہو سکتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک تم سے بہتر، افضل اور زیادہ مقرَّب ہو۔ (الزواجر، الباب الثانی: فی الکبائر الظاھرۃ، الکبیرۃ الثامنۃ... الخ، ۱۱/۲)

شیخُ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس زمانے میں جو ایک

فاسقانہ اور سراسر مُجرمانہ رِواج نکل پڑا ہے کہ **"شیخ"** اور **"پٹھان"** وغیرہ کہلانے والوں کا یہ دستور بن گیا ہے کہ وہ دُھنیا (رُوئی دُھنکنے والا)، جولاہا (کپڑا بُننے والا)، قصائی، نائی کہہ کر مُخلص و مُتَّقی مسلمانوں کا مذاق بنایا کرتے ہیں بلکہ ان قوموں کے عالموں کو محض ان کی قومیت کی بنا پر ذلیل و حقیر سمجھتے ہیں بلکہ اپنی مجلسوں میں ان کا مذاق بنا کر ہنستے ہنساتے ہیں۔ حد ہو گئی کہ جو لوگ برسوں ان قوموں کے عالموں کے سامنے زانوئے تَلَمُّذ طے کر کے (یعنی ان کی شاگردگی اختیار کر کے) خود عالم اور شیخِ طریقت بنے ہیں مگر پھر بھی محض قومیت کی بنا پر اپنے اُستادوں کو حقیر و ذلیل سمجھ کر ان کا تَمَسْخُر کرتے (مذاق اُڑاتے) رہتے ہیں۔ اور اپنے نسب و ذات پر فخر کر کے دوسروں کی ذِلَّت و حَقارت کا چرچا کرتے رہتے ہیں۔ لِلّٰہ بتایئے کہ قرآنِ مجید کی روشنی میں ایسے لوگ کتنے بڑے مُجرم ہیں؟ (مزید فرماتے ہیں:) مُلاحظہ فرمایئے کہ قرآنِ مجید نے یہ احکام اور وعیدیں بیان فرمائی ہیں کہ (1) کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اُڑائے۔ ہوسکتا ہے کہ جن کا مذاق اُڑا رہے ہیں وہ مذاق اُڑانے والوں سے دنیا و آخرت میں بہتر ہوں۔ (2) مسلمانوں کے لئے جائز نہیں کہ ایک دوسرے پر طعنہ زَنی (ملامت) کریں۔ (3) مسلمانوں پر حرام ہے کہ ایک دوسرے کے لئے بُرے بُرے نام رکھیں۔ (4) جو ایسا کرے وہ مسلمان ہو کر **"فاسق"** ہے۔ (5) اور جو اپنی ان حرکتوں سے توبہ نہ کرے وہ **"ظالم"** ہے۔

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: اگر کوئی گناہ گار مسلمان اپنے گناہ سے توبہ کر لے تو توبہ کے بعد اس کو اس گُناہ سے عار دِلانا بھی اسی مُمانعت میں داخل ہے۔ اسی طرح کسی مسلمان کو کُتا، گدھا، سُور کہہ دینا بھی ممنوع ہے یا کسی مسلمان کو ایسے نام یا لقب سے یاد کرنا جس میں اس کی برائی ظاہر ہوتی ہو یا اس کو ناگوار ہوتا ہو یہ ساری صورتیں بھی اسی ممانعت میں داخل ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان، ص۹۵۰، پ۲۶، الحجرات:۱۱) اور حضرت (سَیِّدُنا) عبدُ اللہ بن مسعود صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اگر میں

کسی کو حقیر سمجھ کر اس کا مذاق بناؤں تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ مجھے کُتّا نہ بنا دے۔

(تفسیر صاوی، پ ۲۶، الحجرات: ۵، ۱۱/۱۹۹۴)(عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۳۸۹ بتغیر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اپنے آپ کو دوسروں سے افضل جاننا، مُتَّقی مُسلمانوں کو بلاوجہِ شرعی حقیر و کم تَر سمجھنا یا کسی بھی طرح ان کا مذاق اُڑانا کس قدر ہلاکت خیز ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص اس مُوذی مرض میں مُبْتَلا ہے تو اسے چاہئے کہ ہوشمندی کا مُظاہرہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو عاجزی واِنکساری کا پیکر بنائے، کسی کو افضل و غیر افضل قرار دینے کا اِخْتیار اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سپرد کر دے، آج تک جتنے مسلمانوں کو حقیر سمجھ کر ان کی دل آزاری کا گُناہ اپنے سَر لیا اگر ممکن ہو تو انہیں تلاش کر کے ان سے مُعافی تلافی کی ترکیب بنائے، ساتھ ساتھ بارگاہِ الٰہی میں بھی توبہ واِسْتِغْفار بجالا کر اس آفت سے چھٹکارا پانے کے لئے دُعا بھی کرتا رہے، خبردار! خبردار! اگر کسی مُتَّقی مسلمان کو بظاہر خلافِ مُروَّت کام کرتا دیکھے تو ہرگز دل میں بدگُمانی نہ کرے کہ اس طرح کسی قسم کا فائدہ ملنا تو دُور کی بات ہے اکثر شرمندگی ہی اُٹھانی پڑتی ہے۔ آیئے! اس سلسلے میں دو سبق آموز حکایات سنتے ہیں اور عبرت کے مدنی پھول چنتے ہیں چنانچہ

کیا یہ بھی مجھ سے بہتر ہو سکتا ہے؟

حضرت سیِّدُنا امام حَسَن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس قدر عاجزی کرنے والے تھے کہ ہر فرد کو اپنے سے بہتر تَصَوُّر کرتے۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ ایک دن دریائے دِجلہ پر کسی حَبشی کو عورت کے ساتھ اِس طرح شراب نوشی میں مبتلا دیکھا کہ شراب کی بوتل اُس کے سامنے تھی۔ اُس وقت آپ کو یہ تَصَوُّر ہوا کہ کیا یہ بھی مجھ سے بہتر ہو سکتا ہے؟ کیونکہ یہ تو شرابی ہے۔ اِسی دَوران ایک کَشتی سامنے

آئی جس میں سات(7) افراد تھے اور وہ غَرَق ہو گئی، یہ دیکھ کر حبشی پانی میں کود گیا اور چھ (6) افراد کو ایک ایک کر کے نکالا۔ پھر اس نے آپ(رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) سے عرض کی: آپ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) صِرف ایک ہی کی جان بچالیں۔ میں تو یہ امتحان لے رہا تھا کہ آپ(رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی چشمِ باطن کُھلی ہوئی ہے یا نہیں! اور یہ عورت جو میرے پاس ہے، میری والِدہ ہیں اور اِس بوتل میں سادہ پانی ہے۔ یہ سنتے ہی آپ(رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اِس یقین کے ساتھ کہ یہ تو کوئی غیبی شخص ہے اُس کے قدموں میں گر پڑے اور حبشی سے کہا کہ جس طرح تو نے چھ (6) افرد ا کی جان بچائی اِسی طرح تکبُّر سے میری جان بھی بچالے۔ اُس نے دعا کی کہ اللہ تعالٰی آپ(رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کو نُورِ بصیرت عطا فرمائے غرور و تکبر کو دُور کر دے۔ چُنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اِس کے بعد آپ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے اپنے آپ کو کبھی بہتر تَصَوُّر نہیں کیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ذکر حسن بصری، ص ۴۳)

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا یاربّ مجھے بنا دے پیکر تُو عاجِزی کا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گُدڑی کا لعل

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 413 صَفحات پر مشتمل کتاب، **"عُیُونُ الحکایات"** (حصّہ دُوم) صَفْحَہ 18 پر ہے: حضرت سیِّدُنا ابراہیم آجُرِی کبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: سردیوں کے دن تھے میں مسجِد کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا کہ قریب سے ایک شخص گُزرا جس نے دو گُدڑیاں اَوڑھ رکھی تھیں۔ میرے دل میں بات آئی کہ شاید یہ بھکاری ہے، کیا ہی اچّھا ہوتا کہ یہ

اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتا۔ جب میں سویا تو خواب میں دو فرشتے آئے مجھے بازو سے پکڑا اور اُسی مسجد میں لے گئے۔ وہاں ایک شخص دو گُدڑیاں اَوڑھے سو رہا ہے جب اس کے چہرے سے گُدڑی ہٹائی گئی تو یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ یہ تو وُہی شخص ہے جو میرے قریب سے گُزرا تھا! فرشتوں نے مجھ سے کہا: اِس کا گوشت کھاؤ۔ میں نے کہا: میں نے اس کی کوئی غیبت تو نہیں کی۔ کہا: کیوں نہیں! تو نے دل میں اس کی غیبت کی، اس کو حقیر جانا اور اس سے ناخوش ہوا۔ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم آجُرِی کبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر میری آنکھ کُھل گئی، خوف کی وجہ سے مجھ پر لرزہ طاری تھا، میں مسلسل تیس (30) دن اُسی مسجد کے دروازے پر بیٹھا رہا، صرف فرض نماز کے لئے وہاں سے اُٹھتا۔ میں دُعا کرتا رہا کہ دوبارہ وہ شخص مجھے نظر آجائے تاکہ اس سے مُعافی مانگوں۔ ایک ماہ بعد وہ پُراَسرار شخص مجھے نظر آگیا، پہلے کی طرح اُس کے جسم پر دو گُدڑیاں تھیں۔ میں فوراً اس کی طرف لپکا، مجھے دیکھ کر وہ تیز تیز چلنے لگا، میں بھی پیچھے ہولیا۔ آخِر کار میں نے اُس کو پُکار کر کہا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ اُس نے کہا: اے ابراہیم! کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو دل کے اندر مومنین کی غیبت کرتے ہیں؟ اس کے مُنہ سے اپنے بارے میں غیب کی خبر سُن کر میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو وہ شخص میرے سِرہانے کھڑا تھا۔ اُس نے کہا: کیا دوبارہ ایسا کرو گے؟ میں نے کہا: نہیں، اب کبھی بھی ایسا نہیں کروں گا۔ پھر وہ پُراَسرار شخص میری نظروں سے اَوجھل (غائب) ہو گیا اور دوبارہ کبھی نظر نہ آیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایات سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح ظاہر ہوگئی کہ مُتَّقی و پرہیز گار ہونے کیلئے تشہیر و اِشتہار، نُمایاں جُبّہ و دَستار اور عقیدت مندوں کی لمبی قِطار ہونا ضَروری نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے چاہتا ہے اپنا قُرب عطا فرماتا ہے۔ لِہٰذا ہمیں ہر نیک بندے کا اِحترام کرنا

چاہئے، کیا معلوم کہ کون گُدڑی کا لعل (یعنی چُھپاولی) ہے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر پر تھا، ہمارے ڈِبّے میں ایک دُبلا پتلا بے ریش و بے کشش لڑکا انتہائی سادہ لباس میں ملبوس سب سے جُدا کھویا کھویا سا بیٹھا تھا۔ کسی اسٹیشن پر ٹرین رُکی، صِرف دو مِنَٹ کا وقفہ تھا، وہ لڑکا پلیٹ فارم پر اُتر کر ایک بَینچ پر بیٹھ گیا۔ ہم سب نے نَمازِ عصر کی جماعت قائم کرلی، ابھی بمشکل ایک رَکعت ہوئی تھی کہ سیٹی بج گئی لوگوں نے شور مچایا کہ گاڑی جارہی ہے۔ سب نَماز توڑ کر ٹرین کی طرف لپکے تو وہ لڑکا کھڑا ہو گیا اور اُس نے مجھے اِشارے سے ڈانٹتے ہوئے نَماز قائم کرنے کا حکم صادِر کیا! ہم نے پھر جماعت قائم کرلی، حیرت انگیز طور پر ٹرین ٹھہری رہی، نَماز سے فارِغ ہو کر ہم جُوں ہی سُوار ہوئے، ٹرین چل پڑی اور وہ لڑکا اُسی بَینچ پر بیٹھا لاپروائی سے اِدھر اُدھر دیکھتا رہا۔ اِس سے مجھے اندازہ ہوا کہ وہ کوئی **"مجذوب"** ہو گا جس نے ہمیں نَماز پڑھانے کیلئے اپنی رُوحانی طاقت سے ٹرین کو روک رکھا تھا۔ (فیضانِ سُنت، ص۴۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً دیکھا گیا ہے کہ بڑی عمر والوں کے بجائے اگر کبھی کسی کم عمر اسلامی بھائی کو کوئی ذمہ داری سونپ دی جائے مثلاً اسے امام و خطیب مُقرر کردیا جائے، مدرسہ یا جامعہ کا ناظم (Organizer) بنا دیا جائے، مدرس، مُعلم (Teacher) یا مفتش (Checker) مُقرر کر دیا جائے، ذیلی، حلقے، علاقہ، ڈویژن یا کابینہ وغیرہ کی ذمہ داری سونپ دی جائے تو آپس میں نااتفاقی اور لڑائی جھگڑا کروانے کیلئے شیطان یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ جب فُلاں فُلاں تجربے کار یا بڑی عُمر کا اسلامی بھائی اس لائق تھا کہ اسے ذمہ دار بنایا جاتا تو آخر ایسی کیا وجہ تھی کہ ایک کم عمر اسلامی بھائی کو یہ ذمہ داری دی گئی۔ یاد رکھئے! مدنی ماحول سے دُور کرنے کا یہ زبردست شیطانی وار ہے شیطان ہرگز نہیں

چاہتا کہ ہم مدنی ماحول میں رہتے ہوئے اپنی آخرت کا سامان اکٹھا کریں وہ تو چاہتا کہ بس کسی طرح غیبت و چغلی، بدگمانی اور مسلمانوں کی دل آزاریوں کے ذریعے مدنی ماحول سے دور کرکے گناہوں میں مُبتلا کردے، ہمیں اس کے وار کو ناکام بناتے ہوئے یہ ذِہن بنانا ہوگا کہ ہر صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ مُسلمان مجھ سے بہتر ہے جو بھی ہمارا ذِمّہ دار بنادیا جائے ہمیں اس کی اطاعت کرنی چاہئے کیونکہ صرف تجربہ کار ہونا یا عمر میں زیادہ ہونا ہی افضلیت کی دلیل نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ تقویٰ و پرہیزگاری بھی بے حد ضروری ہے، جس شخص میں دیگر اچھی صفات کے ساتھ تقویٰ، خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰے بھی ہوگا وہ دوسروں سے فضیلت و مرتبے میں اعلیٰ اور عہدہ و منصب کے زیادہ لائق ہوگا۔ مکی مدنی آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی اسی کو امیر بنایا کرتے تھے کہ جو تقویٰ و پرہیزگاری میں دوسروں سے بہتر ہوتا۔ آیئے! بطورِ ترغیب اس ضمن میں ایک حدیثِ مبارکہ اور اس کی شرح سنتے ہیں اور اس سے مدنی پھول چُنتے ہیں، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک لشکر بھیجا اوران پر حضرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو امیر بنایا تو بعض لوگوں نے ان کی اِمارت (سرداری) میں اعتراض کیا تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر تم لوگ ان کے امیر ہونے میں طعنہ کرتے ہو تو تم ان کے والد کے امیر ہونے میں بھی اس سے پہلے طعنہ کرتے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ امیری کے لائق تھے اور وہ مجھے لوگوں سے زیادہ پیارے تھے اور یہ بھی ان کے بعد مجھے لوگوں میں زیادہ پیارے ہیں۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب بعث النبی اسامة ... الخ، ۱۶۱/۳، حدیث: ۴۴۶۹)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ پاک کی شرح میں

فرماتے ہیں: حضرت (سَیِّدُنا) اُسامہ اِبْنِ زید (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی حیات شریف میں بہت بار امیرِ لشکر بنایا تھا (اسی طرح) وفات کے قریب بھی ایک لشکر پر آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) ہی کو امیر بنایا اسے سریّۂ اُسامہ کہتے ہیں۔ جب پہلی بار اُنہیں امیر بنایا تب یہ واقعہ پیش آیا یا ہر دَفْعہ یہ ہی واقعہ ہوا کہ لوگ ان کی امارت (سرداری) پر اِعْتراض کرتے رہے۔ یہ طعن کرنے والے مُنافقین اور عرب کے بدوی لوگ تھے جو حضرت (سَیِّدُنا) زید اور (حضرت سَیِّدُنا) اُسامہ ابنِ زید (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کی اِمارت (سرداری) پر اس لیے اِعتراض کرتے تھے کہ یہ حضرات غُلام تھے اور اہلِ عرب کبھی غلاموں کو کسی کا سردار نہیں بناتے تھے اسلام نے غُلاموں کو اُٹھا کر سردار بنادیا۔ (مزید فرماتے ہیں) اسلام میں غُلامی آزادی کا فرق غلط ہے یہاں ہر مؤمن غُلام ہو یا آزاد سب برابر ہیں، عظمت تقوے سے ہے، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے اس عمل سے یہ فرق توڑ دیا۔ (مراۃ المناجیح، ۸/۴۶۵ ملتقطاً)

مِری عادتیں ہوں بہتر بنوں سنّتوں کا پیکر
مجھے مُتّقی بنانا مَدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش ص۴۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دوسروں کو حقیر سمجھنے کے مرض کا علاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُود کو دوسرے مسلمانوں سے بہتر اور دوسروں کو حقیر و کم تر سمجھنا ایسا مُوذی مَرَض جو ہمارے اندر تکبُّر، غیبت، چغلی، حسد جیسے کئی اَمراض پیدا کردیتا ہے، لہٰذا جو بھی اس

بُری آفت میں مُبْتَلا ہے اُسے چاہئے کہ وہ جلد اَزْ جلد اس مَرض سے پیچھا چُھڑانے کی کوشش کرے۔ آیئے! بطورِ ترغیب اس مُوذی مَرض سے نجات پانے کے لئے چند طریقوں کے مُتَعَلِّق سُنتے ہیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کی نِیَّت کرتے ہیں:

(1) قرآنِ کریم کو ترجَمۂ قرآن کنزالایمان، تفسیر خزائنُ العرفان، نُورُ العرفان یا صِراطُ الجنان کے ساتھ پڑھنے کی ترکیب کیجئے کیونکہ جب دورانِ تلاوت مُتَّقی لوگوں کے اَوصاف اور انہیں ملنے والے انعامات، مسلمانوں کے حُقُوق اور جہنَّم کے عذابات کا بیان نظروں کے سامنے آئے گا، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ اپنے اس فعل پر سخت شرمندگی ہوگی اور توبہ و اِسْتِغْفار کا ذِہن ملے گا۔ (2) خُود کو یُوں ڈرایئے کہ مسلمانوں کو حقیر سمجھنے، ان کے بُرے اَلقابات رکھنے، ان کا مذاق اُڑانے کے سبب اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوگیا، مُصْطَفٰے کریم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم رُوٹھ گئے تو قبر و حشر کے دردناک عذابات کس طرح برداشت ہو سکیں گے، (3) مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ اِحیاءُ الْعُلُوم، مِنْهاجُ الْعابِدِین، مُکاشَفَةُ الْقُلُوب، قُوتُ الْقُلُوب، اللہ والوں کی باتیں وغیرہ کُتُب کا مُطالعہ اپنے معمولات میں شامل کر لیجئے کہ یہ بھی اس مرض سے چھٹکارا پانے کا بہترین طریقہ ہے۔ (4) دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے اجتماعات اور مدنی مُذاکروں میں پابندی کے ساتھ ہر ہفتے شرکت اور مدنی چینل کے مختلف سلسلوں کو باقاعدگی کے ساتھ دیکھنا بھی اس آفت سے نجات دِلانے میں بہترین مددگار ثابت ہوگا۔ (5) دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی عادت بنایئے۔ (6) روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کیجئے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروا دیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے مسلمانوں کو حقیر سمجھنے والی غلط سوچ کا جڑ سے

خاتمہ ہو جائے گا۔(7) ان باتوں پر آسانی کے ساتھ عمل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے کسی شعبے کے ساتھ وابستہ ہو جائیے اور اپنی قابلیت وصلاحیت کو نیکی کے کاموں میں ترقی کیلئے صرف کیجئے۔

مجلس اِصلاح برائے کھلاڑیان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں 103 سے زائد شُعبہ جات میں خدمتِ دین کا کام سَر انجام دے رہی ہے وہیں کھلاڑیوں کی اصلاح و تَرْبِیَت کے لئے بھی ایک شُعبہ بنام **"مجلس اصلاح برائے کھلاڑیان"** قائم کیا گیا ہے جس کا بُنیادی مقصد کھیلوں سے وابستہ لوگوں میں دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"** کے مُطابق زندگی گزارنے کا مدنی ذہن دینا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی کھلاڑیوں اور ان کے گھر والوں کو مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کو شش کرنی ہے"** کا ذِہن دینے کی کوشش جاری ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سُنا کہ عزت و فضیلت کا مدار تقویٰ و پرہیز گاری پر ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نزدیک فضیلت کا معیار تقویٰ و پرہیز گاری ہے۔

تقوی اختیار کرنے والوں کو بروزِ محشر اور جنَّت میں عظیمُ الشَّان انعامات سے نوازا جائے گا۔

تقوی اختیار کرنے والوں کی برکت سے عذابِ الٰہی سے امن رہتا ہے۔

تقوی اختیار کرنے والے عموماً سادہ طبیعت اور چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔

تقوی اختیار کرنے والے ایسی بڑی شان والے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی تعریف کرتا ہے۔

تقوی اختیار کرنے والے دشمنوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

تقوی اختیار کرنے والے اللہ تعالیٰ کی مدد پاتے ہیں۔

تقوی اختیار کرنے والے رزقِ حلال پاتے ہیں۔

تقوی اختیار کرنے والے اعمال کی اصلاح پاتے ہیں۔

تقوی اختیار کرنے والے کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

تقوی اختیار کرنے والے جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں گے۔

تقوی اختیار کرنے والے اللہ تبارک وتعالیٰ کے دوست بن جاتے ہیں۔

واسطہ میرے پیر و مُرشد کا
مجھ کو تُو مُتّقی بنا یاربّ

(وسائل بخشش ص۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تقوی کیسے حاصل کیا جائے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ تقوے جیسی عظیم نعمت ہمیں بھی

حاصل ہو جائے تو ہمیں چاہئے کہ ❀ بزرگانِ دین کے تقوے سے متعلق واقعات کا مطالعہ کریں ❀ قرآن و حدیث میں بیان کردہ تقوے کے عظیم الشان فضائل پیشِ نظر رکھیں ❀ مدنی انعامات پر عمل کو اپنا معمول بنالیں ❀ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں منسلک رہیں ❀ امیر اہلسنت کے مدنی مذاکروں میں پابندی کے ساتھ شرکت کریں ❀ ہفتہ وار سُنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے متقی بندوں کے طفیل ہمیں ہر مسلمان کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آنے والی مدنی سوچ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

ان سب مبلّغوں کے خوابوں میں اب کرم ہو
آقا جو سنّتوں کی خدمت بجا رہے ہیں
(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۹۹)

قبرستان کی حاضری کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی کے رسالے 163 مدنی پھول صفحہ نمبر 36 سے

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

قبرستان کی حاضری کی سنتیں اور آداب سیکھتے ہیں:❀فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: میں نے تم کو زیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخِرت کی یاد دلاتی ہے۔(اِبن ماجه، ۲/ ۲۵۲،حدیث ۱۵۷۱)

❀(وَلِیُّ اللہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو(2) رَکْعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعَت میں سُوْرَةُ الْفَاتِحَه کے بعد ایک(1) بار اٰیَةُ الْکُرْسِی، اور تین(3) بار سُوْرَةُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نَماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ تعالیٰ اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کریگا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔(فتاوی هندیه، ۵/ ۳۵۰)❀مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو۔(ایضاً)❀ قبرِستان میں اس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔"رَدُّالْمُحتار" میں ہے:(قبرِستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔(رَدُّالْمُحتار، ۱/ ۶۱۲) بلکہ نئے راستے کا صِرف گمان ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔(دُرِّمُختار، ۳/ ۱۸۳)❀کئی مزاراتِ اولیا پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سَہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں توڑ پھوڑ کر کے فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکر و اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے۔❀ زیارتِ قبر میّت کے چہرے کے سامنے کھڑے ہو کر ہو اور اس قبر والے کے قدموں کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔(فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۳۲)❀قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو اس کے بعد کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ

اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحنُ بِالْاَثَر یعنی اے قَبْر والو! تم پر سلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔(فتاوىٰ هندية، ٥/٣٥٠) ❀ قَبْر کے اوپر اگر بتّی نہ جلائی جائے اس میں بے ادبی اور بد فالی ہے(اور اس سے مِیّت کو تکلیف ہوتی ہے)ہاں اگر(حاضِرین کو)خوشبو (پہنچانے) کے لیے(لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب(یعنی پسندیدہ) ہے۔(فتاوىٰ رضویہ، ٩/ ٤٨٢، ٥٢٥ ملخصًا) ❀ قَبْر پر چَراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قَبْر پر آگ رکھنے سے مِیّت کو اَذِیَّت(یعنی تکلیف) ہوتی ہے، ہاں! رات میں راہ چلنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبْر کی ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "163 **مدنی پھول**" اور "101 **مدنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو　　پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے　　ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَؕ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ   (یعنی میں نے سُنَّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرودِ پاک کی فضیلت

نبیوں کے سالار، رسولوں کے سردار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جو مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو (100) حاجات پُوری فرمائے گا۔ اُن میں سے تیس (30) دُنیا کی ہیں اور ستّر (70) آخِرت کی۔“

(کنز العمال، کتاب الاذکار، باب فی الصلاۃ علیہ، جزء: ۱، ۱/۲۵۵، حدیث: ۲۲۲۹)

تمہارا نام مُصیبت میں جب لیا ہوگا
ہمارا بِگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا

(ذوقِ نعت، ص۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر شخص یہ بات جانتا ہو گا کہ اسلام میں پردے کو بہت اَہمیّت حاصل ہے جب تک مُسلمان عورتوں نے پردے کو اختیار کیا، مُسلم مُعاشرے نے خُوب ترقی کی لیکن جُوں جُوں مسلمانوں کے دلوں سے پردے اور حَیا کی اہمیّت نکلتی گئی تو اس کا اَنْجام یہ ہوا کہ مُعاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا گیا، طرح طرح کی بُرائیاں جنم لینے لگیں، بدنگاہی عام ہوگئی، فَحاشی و عُریانی نے زور پکڑ لیا نیز عشقِ مَجازی نے لوگوں کو برباد کرنا شُروع کر دیا آخر کار مُعاشرہ تباہی کے دھانے پر پہنچ

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

گیا، آج کے بیان میں ہم اسی مُناسبت سے نصیحت کے مدنی پھول حاصل کریں گے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک عبرت انگیز واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

شیطان کا جال

حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن زیاد رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: "ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام محفل میں تشریف فرما تھے کہ شیطان آپ کے پاس آیا، اس نے اپنے سر پر مختلف رنگوں والی بڑی سی ٹوپی پہن رکھی تھی، ابلیس آپ کے قریب آیا اور رنگین ٹوپی اُتار کر آپ کے سامنے رکھ دی، پھر کہنے لگا: اے موسیٰ (عَلَیۡہِ السَّلَام) ! آپ پر سلامتی ہو۔

حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے پوچھا: "تُو کون ہے؟" اس نے کہا: "میں ابلیس (شیطان) ہوں۔" آپ نے یہ سُن کر فرمایا: "تُو ابلیس ہے، اللہ تعالیٰ تجھے سلامتی نہ دے بلکہ برباد کرے، تُو میرے پاس کیوں آیا ہے؟" اس نے جواب دیا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ کا مقام بہت بُلند و بَرتر ہے، آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے برگُزیدہ پیغمبر ہیں، مَیں اسی لئے آپ کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے آیا ہوں۔ آپ نے پوچھا: "یہ مختلف رنگوں والی ٹوپی کیا ہے اور تُو نے یہ کیوں پہن رکھی ہے؟" ابلیس نے جواب دیا: "یہ میرا جال ہے، میں اس کے ذریعے لوگوں کے دِلوں کو شکار کرتا ہوں، انہیں اپنے جال میں پھنساتا ہوں اور ان پر حاوی ہو جاتا ہوں۔" یہ سُن کر آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: "کس سبب سے تُو نیک لوگوں پر حاوی ہو جاتا ہے؟" شیطان نے کہا: "جب انسان (اپنے اعمال پر) مغرور ہو جائے، اپنی نیکیوں کو بہت زیادہ شُمار کرنے لگے اور گُناہوں کو بُھول جائے تو میں اس پر غالب آجاتا ہوں اور اسے مضبوطی سے جکڑ لیتا ہوں۔" اے مُوسیٰ (عَلَیۡہِ السَّلَام)! مَیں آپ کو تین (3) باتوں

سے خبر دار کرتا ہوں،

(۱) کبھی بھی کسی ایسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہنا جو اَجنبیہ (یعنی غیر محرم) ہو کیونکہ جب انسان کسی غیر مَحرَم عورت کے ساتھ ہوتا ہے تو ان دونوں کے درمیان تیسرا مَیں ہوتا ہوں اور انہیں گناہ میں مُبتلا کر دیتا ہوں۔

(۲) جب کبھی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کوئی وعدہ کرو تو اسے ضرور پُورا کرو اور اُسے پورا کرنے میں جلدی کرو کیونکہ جب بھی کوئی شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے وعدہ کرتا ہے تو مَیں اور میرے ساتھی اس کو وعدہ پورا کرنے سے روکتے ہیں۔

(۳) جب بھی کسی پر صدقہ کرنے کا ارادہ کرو تو فوراً اس پر عمل کرو کیونکہ جب بھی کوئی شخص ایسا نیک اِرادہ کرتا ہے تو مَیں اور میرے ساتھی اسے وَرغلاتے ہیں اور اسے اس نیک عمل سے روکتے ہیں۔ اتنا کہنے کے بعد شیطان مردود آپ عَلَیۡہِ السَّلام کے پاس سے رُخصت ہو گیا وہ یہ کہتا جا رہا تھا: "ہائے افسوس! مُوسیٰ (عَلَیۡہِ السَّلام) میرے تینوں واروں سے واقف ہو گئے، ان کے ذریعے ہی تو میں لوگوں کو بہکاتا ہوں، اب موسیٰ (عَلَیۡہِ السَّلام) تو لوگوں کو ان باتوں سے آگاہ کر دیں گے۔"

(عیون الحکایات مترجم، ۱/ ۱۹۲، عیون الحکایات، عربی ص ۱۲۳)

محبّت میں اپنی گما یا الٰہی نہ پاؤں میں اپنا پتہ یا الٰہی
رہوں مست و بے خُود میں تیری ولا میں پلا جام ایسا پلا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش، ص ۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیسرا شیطان ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ شیطان مخلوقِ خدا کو جن ہتھیاروں سے اپنا شکار بناتا ہے ان میں سے ایک نامحرم عورتوں کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا بھی ہے کہ اگر کہیں مرد و عورت اکیلے ہوں تو شیطان انہیں گناہ کی طرف راغب کرتا ہے۔ واقعی غیر محرم کے ساتھ خَلْوَت (تنہائی) اختیار کرنا گُناہوں کے دروازے کھول دیتا ہے جیسا کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لّلْعٰلمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَۃٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ** یعنی جب بھی کوئی شخص کسی اجنبی عَورت کے ساتھ تنہائی اِخْتیار کرتا ہے، اُن کے ساتھ تیسرا شیطان ضرور ہوتا ہے۔[1]

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جب کوئی شخص اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے، خواہ وہ دونوں کیسے ہی پاکباز ہوں اور کسی (نیک) مقصد کے لئے (ہی) جمع ہوئے ہوں (مگر) شیطان دونوں کو بُرائی پر ضَرور اُبھارتا ہے اور دونوں کے دلوں میں ضرور ہَیجان (جوش) پیدا کرتا ہے، خطرہ ہے کہ گُناہ میں مُبتلا کر دے، اِس لئے ایسی خلوت (یعنی تنہائی میں جمع ہونے) سے بہت ہی احتیاط چاہئے، گُناہ کے اَسباب سے بھی بچنا لازم ہے، بُخار روکنے کیلئے نزلہ وزُکام (کو) روکو۔[2]

حضرت علّامہ عبدُ الرَّءُوف مناوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی عَورت کسی اجنبی مَرد کے ساتھ تنہائی میں اِکٹّھی ہوتی ہے، تو شیطان کے لئے یہ ایک نَفِیس موقع ہوتا ہے، وہ ان دونوں کے

1...ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی لزوم الجماعة، ۴/۶۷، حدیث: ۲۱۷۲
2...مرآۃ المناجیح، ۵/۲۱ بتغیر قلیل

دلوں میں گندے وَسْوَسے ڈالتا ہے، ان کی شَہْوت (یعنی بُری خواہش) کو بھڑکاتا ہے، حیاء ترک کرنے اور گُناہوں میں مُلَوَّث ہو جانے کی ترغیب دیتا ہے۔[1]

یاد رکھئے! مرد کا اپنی تایازاد بہن، چچازاد بہن، ماموں زاد بہن، پھوپھی زاد بہن، خالہ زاد بہن سے پردہ ہے، ان سب کو انگلش میں کزن (Cousin) کہتے ہیں۔ ان سے تنہائی اِختیار کرنا، بے تکلف ہونا، ہنسی مذاق وغیرہ کرنا، بے حد خطرناک نتائج لا سکتا ہے، اِسی طرح یاد رکھئے! سالی، بھابی، چچی، تائی، مُمانی سے بھی پردہ ہے۔ ان سے بھی تنہائی اِختیار کرنے، بے تکلف ہونے کی اجازت نہیں جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان سب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے لرز جانا چاہیے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کے سبب دنیا و آخرت تباہ و برباد ہو جائے نیز یہ بھی یاد رکھئے کہ کسی کو باپ، بھائی یا منہ بولا بیٹا بنا لینے سے وہ حقیقی باپ، بھائی اور بیٹا نہیں بن جاتا۔ ان سے تو نِکاح بھی دُرُست ہے۔ ہمارے مُعاشَرے میں مُنہ بولے رشتوں کا رَواج عام ہے کوئی مرد کسی کو "ماں" بنائے ہوئے ہے، کوئی لڑکی کسی کو "بھائی" بنا بیٹھی ہے تو کسی خاتون نے کسی کو "بیٹا" بنا لیا ہے، کوئی کسی جوان لڑکی کا مُنہ بولا چچا ہے تو کوئی مُنہ بولا باپ، اور پھر بے پردگیوں، بے تکلُّفیوں اور مخلوط دعوتوں (یعنی ایسی دعوتیں جن میں مرد و عورت اکٹھے ہوتے ہیں ان میں) گناہ و پاپ کا وہ سیلاب اُمنڈ آتا ہے کہ اَلْاَمان وَالْحَفِیظ۔ صِنْفِ مُخالِف کے ساتھ منہ بولے رشتے قائم کرنے والوں اور والیوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا چاہیے کیونکہ شیطان پہلے سے بول کر وار نہیں کرتا۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے، "دنیا اور عورَتوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فِتنہ عورَتوں کی وجہ سے اُٹھا۔" (صَحیح مُسلِم ص۱۴۶۵ حدیث ۲۷۴۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی شیطان کے جال اور شَہْوت کے وَبال سے بچنے کے لئے

---

1 . . . فیض القدیر، حرف الهمزة، ۳/۱۰۲، تحت الحدیث ۲۷۹۵ ملخصاً

اجنبی مَرْد و عَورت کا ایک دوسرے سے پردہ کرنا، خَلْوَت (تنہائی) میں ہرگز جمع نہ ہونا اور بد نگاہی سے بچنا یعنی اپنی نِگاہوں کی حِفاظت کرنا نہایت ضروری ہے، کیونکہ شَہْوت پہلے پہل مَرْد و عَورت کے دل میں ایک دوسرے کی قُربت ہی کا شوق پیدا کرتی ہے، قُرب حاصِل ہونے کے بعد بات چیت کے سلسلے چل نکلتے ہیں اور پھر یہی بات چیت آگے چل کر آپس کی ہنسی مذاق اور بے تکلُّفی کا رُوپ دَھار لیتی ہے، اگر پہلے عشقِ مجازی کا بُھوت سر پر سُوار نہ بھی ہوا ہو یا دونوں میں سے کسی ایک ہی کے دل میں عشق پیدا ہوا ہو، جِھجک کی وجہ سے اُس کا اِظہار نہ کِیا گیا ہو، تو اس بے تکلُّفی کے بعد تو عُمُوماً عشق ہو ہی جاتا ہے اور اس کا اِظہار بھی با آسانی کر دِیا جاتا ہے اور پھر یہ یکطرفہ عشق، دو طرفہ ہو کر کیسی کیسی آفتوں اور گُناہوں میں مُبتلا کرتا ہے، اس کا ہر عقلمند اندازہ کر سکتا ہے۔ آیئے! عشقِ مجازی کی آفتوں، مذمتوں اور ہلاکتوں کے بارے میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ 616 صفحات پر مشتمل کتاب **"نیکی کی دعوت"** کے صفحہ 40 تا 43 سے چند اِقْتِباسات سُنتے ہیں، چُنانچہ

عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ عشقِ مجازی کی تَباہ کاریاں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عشقِ مجازی کا ایسا عجیب و غریب مُعاملہ ہے کہ عُموماً جو ایک بار اس کی لپیٹ میں آگیا، اُس کا بچ نکلنا دُشوار ہوتا ہے۔ آج کل عشقِ مجازی کی آگ تیزی سے پھیل رہی ہے، اِس کی سب سے بڑی وجہ اکثر مسلمانوں میں اسلامی معلومات کی کمی اور دینی ماحول سے دُوری ہے۔ اِسی سبب سے ہر طرف گُناہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے۔ گناہوں بھرے چینلز، (موبائل فون) اور اِنٹرنیٹ وغیرہ میں عِشْقِیہ فلموں اور فِسْقِیہ ڈراموں کو دیکھ کر یا

عشق بازِیوں کی بڑھا چڑھا کر دی گئی خبروں نیز ناولوں، بازاری ماہناموں ڈائجیسٹوں میں فرضی عِشقِیہ اَفسانوں کو پڑھ کر یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کی مَخلُوط(یعنی جہاں لڑکا لڑکی ساتھ ہوں ایسی) کلاسوں میں بیٹھ کر یانامَحرم رشتے داروں کے ساتھ خَلَط مَلَط ہو کر آپَس میں بے تکلُّفی کی دَلدَل کے اندر اُتر کر اکثر نوجوانوں کو کسی نہ کسی سے عِشق ہو جاتا ہے۔ پہلے یکطرفہ ہوتا ہے پھر جب فریقِ اوّل فریقِ ثانی کو مُطّلع کرتا ہے تو بعض اَوقات دوطرفہ ہو جاتا ہے اور پھر عُمُوماً گُناہ وعِصیان (یعنی نافرمانی) کا طوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔ فون پر جی بھر کر بے شَرمانہ بات بلکہ بے حِجابانہ مُلاقات کے سلسلے ہوتے ہیں، مکتوبات وسَوغات کے تَبادَلے ہوتے ہیں، شادی کے خُفیہ قول و قرار ہو جاتے ہیں، اگر گھر والے دیوار بنیں تو بسا اَوقات دونوں فِرار ہو جاتے ہیں، اس کے بعد اَخبار میں ان کے اِشتِہار چھپتے ہیں، خاندان کی عزت خاک میں مل جاتی ہے، کبھی "کورٹ مَیرِج" کی ترکیب بنتی ہے تو مَعَاذَ الله عَزَّوَجَلَّ کبھی یُوں ہی بِغیر نکاح کے... اور ایسے بے رحموں کے ناجائز بچّوں کی لاشیں کچرا کونڈیوں میں ملتی ہیں، ایسا بھی ہوتا رہتا ہے کہ بھاگتے نہیں بنتی تو خود کُشی کی راہ لی جاتی ہے، جس کی خبریں آئے دن اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت ۔۔۔ سچ ہے کہ برے کام کا انجام برا ہے
فریاد ہے اے کشتیِ اُمت کے نگہبان ۔۔۔ بیڑا یہ تباہی کے قریب آنے لگا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشقِ مجازی میں موبائل کا کردار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حقیقت سے انکار نہیں کہ موجودہ دَور میں بہت سی اَخلاقی مُعاشَرَتی بُرائیوں کے ساتھ ساتھ عشقِ مجازی کو فروغ دینے میں موبائل فون اور اِنٹرنیٹ نے اِنتِہائی اَہم

کردار اَدا کیا ہے، آج کل عُموماً نوجوان نَفْسانی خواہشات کی تکمیل کیلئے **"ٹائم پاس"** کرنے کی آڑ میں کسی نہ کسی غیر مَحْرَمہ سے فون نمبر پر رابطہ کر لیتے ہیں پھر sms، واٹس ایپ یا فیس بک وغیرہ کے ذریعے اس تعلق کو مزید بڑھاتے ہیں یُوں کچھ ہی عرصے میں اَجْنَبِیّت ختم ہو جاتی اور بے حیائی اور عشقِ مجازی کا نہ ختم ہونے والا سِلْسِلہ شروع ہو جاتا ہے۔

موبائل ایک ذہنی اور نَفْسِیاتی بیماری

موبائل فون جہاں نامحرموں سے تعلقات قائم کرنے اور حرام کاموں میں مبتلا کرنے کا سبب ہے وہیں اس کے دیگر نقصانات بھی عام طور پر دیکھے جاسکتے ہیں، موبائل فون اور انٹرنیٹ کے ذریعے ہمارے نوجوان اپنی تعلیمی صلاحیت و قابلیت، اپنا وقت اور پیسہ ضائع کرنے سے باز نہیں آتے۔ موبائل فون نے انسان کے جسم کے ساتھ اس کی رُوح اور ذِہن و دِماغ کو بھی مختلف بیماریوں میں مبتلا کر دیا ہے، انسان کا جسمانی بیماری میں مُبتلا ہونا اِس قدر پریشان کُن نہیں جس قدر اُس کا روحانی، ذہنی اور دِماغی بیماری میں مُبتلا ہونا تشویشناک ہے کیونکہ رُوح کی بیماری انسان کو بد اَخلاقی کی طرف لے جاتی ہے اور ذِہن و دِماغ کا مَرَض انسان کو ایک عجیب کشمکش اور بے چینی کی سی کیفیت میں مُبتلا کر دیتا ہے اور انسان کے روشن مُسْتَقْبِل پر سِیاہ دَھبّہ لگا دیتا ہے۔ موبائل کی وجہ سے بِلَڈ پریشَر، دل کے دَورے اور چڑ چڑے پَن جیسی بیماریاں پہلے کے مُقابلے میں بڑھتی جارہی ہیں اور یہ چڑ چڑا پَن گھریلو ماحول کے لئے اِنْتہائی نُقصان کا سبب بن رہا ہے۔ میاں بیوی میں جھگڑے ہو رہے ہیں اور خاندانی نِظام کا شِیرازہ بکھرتا جارہا ہے۔ فی زمانہ یہی موبائل فون روڈ ایکسیڈنٹ کی وجہ بھی بن رہا ہے، سخت قانون کے باوجود بھی کئی لوگ گاڑی چلاتے وقت موبائل پر گفتگو کرنے یا گانے باجے سُننے میں ایسے مصروف ہوتے ہیں کہ پیچھے سے آنے والی

گاڑیوں کا ہارن نہ سُننے کی وجہ سے خطرناک حادِثات کا شکار ہوجاتے ہیں۔

نِگاہ کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موبائل فون کے ان نقصانات سے بچنے کیلئے ضروتاً سادہ موبائل استعمال کیجئے اور اس کے ذریعے بھی فضول sms، یا نامحرموں سے میل جول سے بازرہیے، حتّٰی کہ کسی اجنبیّہ عورت پر نظر پڑجائے تو اس کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کے بجائے فوراً نگاہیں جھکا لیجئے، کیونکہ عموماً نامحرموں سے میل جول اور تعلقات بڑھانے کی ابتدا ہی بدنگاہی سے ہوتی ہے اگر پہلے ہی اس دروازے کو بند کردیا جائے تو ان خرافات سے بچنا آسان ہوسکتا ہے۔ مگر بدقسمتی سے آج کل آنکھوں کی حفاظت نہیں کی جاتی اور انہیں حرام دیکھنے میں مصروف رکھا جاتا ہے، یادرکھئے! ہماری یہ آنکھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہیں، ان کے ذریعے جہاں ہم حلال چیزوں کو دیکھ کر نیکیاں حاصل کرسکتے ہیں وہیں ان کا غلط استعمال کرتے ہوئے عذاب کے حقدار بھی بن سکتے ہیں۔ مثلاً اگر فرمانبَردار اولاد نے اپنی ماں کو مَحَبَّت بھری نظر سے دیکھا تو ایک مقبول حج کا ثواب پائے گی اور اگر کسی نے غیر محرم کو شَہْوَت کے ساتھ دیکھا تو عذابِ نار کا حق دار بنے گا کیونکہ غیر محرم عورت کو دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا **عبدُاللہ** بن مَسْعُود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: **اَلْعَیْنَانِ تَزْنِیَانِ**۔ آنکھیں بھی بدکاری کرتی ہیں۔[1] اور حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی روایت میں ہے کہ **زِنَا الْعَیْنَیْنِ النَّظَرُ**۔ آنکھوں کی بدکاری دیکھنا ہے۔[2]

---

1 مسند احمد، ۲ /۸۴، حدیث :۳۹۱۲

2 ابو داود،کتاب النکاح، ۲ /۳۵۸، حدیث:۲۱۵۲

آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو آدمی اپنی آنکھوں کو بند کرنے پر قادر نہیں ہوتا وہ اپنی شرمگاہ کی بھی حفاظت نہیں کر سکتا۔[1]

حضرت سَیِّدُنا علاء بن زیاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لَاتُتْبِعْ بَصَرَكَ رِدَاءَ الْمَرْاَةِ فَاِنَّ النَّظَرَ یَجْعَلُ فِی الْقَلْبِ شَھْوَۃً۔ اپنی نظر کو عورت کی چادر پر بھی نہ ڈالو کیونکہ نظر دل میں شہوت پیدا کرتی ہے۔
(حلیۃ الاولیاء، العلاء بن زیاد، ۲/ ۲۷۷، رقم: ۲۲۱۷)

آگ کی سَلائی

حضرت سَیِّدُنا علامہ ابُوالفرج عبدُالرَّحمٰن بن جوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: عورت کے مَحاسن (یعنی حسن و جمال) کو دیکھنا ابلیس کے تیروں میں سے زہر میں بجھا ہوا ایک تیر ہے، جس نے نامَحْرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قیامت آگ کی سَلائی پھیری جائے گی۔

(بحر الدموع، ص ۱۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! سُرمہ لگاتے ہوئے ہمارے ہاتھ کانپتے ہیں، اگر سُرمہ کی سَلائی آنکھ سے ہلکی سی بھی ٹکرا جائے یا سُرمہ ذرا تیز ہو تو ہماری چیخ نکل جاتی ہے، جب ہمیں سُرمے کی معمولی سی سَلائی تڑپا کر رکھ دیتی ہے تو بدنِگاہی کے سبب اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ناراض ہو گیا اور ہماری آنکھ میں آگ کی سَلائی پھیر دی گئی تو ہمارا کیا بنے گا۔ بدقسمتی آج کل لوگ بدنِگاہی کے اس قدر عادی ہو چکے ہیں کہ مَعَاذَ اللہ ثُمَّ مَعَاذَ اللہ جب تک غیر مَحْرم عورتوں کو تکتے نہیں انہیں چین نہیں آتا، وہ اپنے اس

---

1 احیاء علوم الدین، کتاب کسر الشھوتین، ۳/ ۱۲۵

مَذْمُوم مَقْصَد کے حُصول کی خاطِر بازاروں، شاپنگ سینٹروں، تفریح گاہوں، الغرض جہاں جہاں بے پردہ عورتوں کا اِزْدِحام (مجمع) ہوتا ہے وہاں مارے مارے پھرتے، خوب بدنِگاہیاں کرتے اور اپنی دنیا وآخرت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔ چنانچہ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مِنْهَاجُ الْعَابِدِيْن میں فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے منقول ہے کہ خود کو بدنِگاہی سے بچاؤ کیونکہ بدنِگاہی دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے، پھر شہوت بدنِگاہی کرنے والے کو فتنہ میں مبتلا کر دیتی ہے۔[1]

کامل مومن کی پہچان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بدنگاہی انسان کو دنیا وآخرت میں کہیں کا نہیں چھوڑتی، اس کی وجہ سے بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں میں بڑھتا جاتا ہے ہر وقت اس کے دل و دماغ میں شیطان سمایا رہتا ہے، عجب بے سکونی کا عالَم اس پر طاری رہتا ہے، نَفْسانی خواہشات وخیالات اس پر غالب رہتے ہیں، نَفْس کی تسکین کے لیے وہ مزید ہلاکت خیز گُناہوں میں مُبْتلا ہو جاتا ہے مثلاً بدکاری وغیرہ کے علاوہ اپنے ہاتھوں سے اپنی جوانی برباد کرنے سے بھی گُریز نہیں کرتا۔ بدنِگاہی کرنے والے کو اگر پتا چل جائے کہ کوئی غیر مرد اس کی ماں، بہن، بیوی یا بیٹی کو بری نظر سے دیکھ رہا ہے تو اس کی غیرت کو جوش آجاتا ہے اور وہ آگ بگولا ہو کر دیکھنے والے کو کھری کھری سُناتا یا بعض اوقات مار پیٹ پر بھی اُتر آتا ہے ، لیکن جب وہ خود بدنگاہی کرتا ہے تو اس بات کو کیوں بھول جاتا ہے کہ جسے وہ دیکھ رہا ہے وہ بھی تو کسی کی ماں، کسی کی بہن یا کسی کی بیوی اور بیٹی ہے۔

---

1 منهاج العابدين،تقوىٰ الاعضاء الخمسة، الفصل الاول :العين، ص٦٢

عورتوں کا پردہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں خود بھی اپنی نگاہوں کی حفاظت کرنی چاہیے اور اپنے گھر کی عورتوں کو بھی اسلامی حکم کے مُطابق پردے کی تاکید کرنی چاہیے، عورتوں کیلئے پردہ بہت ضروری ہے اور بے پردگی بعض اوقات بہت ہی نقصان دہ ثابت ہوتی ہے، ہمارے مُعاشرے میں بے حیائی اور فتنے فسادات کا ایک اَہم سبب بے پردگی کی نحوست ہے، بعض بدنصیب آزاد خیال عورتیں پردے کو قید اور پابندی سمجھتی ہیں اور پردہ کرنے کو **مَعَاذَ الله** عَزَّوَجَلَّ سخت معیوب سمجھتی ہیں، ایسے لوگوں کو جاننا چاہیے کہ پردہ زحمت نہیں بلکہ رحمت ہے، پردہ تو عورتوں کی عزت کی حفاظت کرتا ہے گویا کہ پردہ عورت کے لئے ڈھال ہے اور ایک مسلمان کیلئے تو یہی بات کافی ہے کہ پردے کا حکم ہمارے رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا ہے: چنانچہ پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت نمبر 59 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے مُنہ پر ڈالے رہیں۔

پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّور کی آیت نمبر 31 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ۪

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں۔

مگر افسوس صد افسوس! ہمارے معاشرے میں خواتین ایک تو خود پردہ کرتی نہیں اور جو خوش نصیب اسلامی بہنیں اس حکمِ قرآنی پر عمل کرتی ہیں ان کو مُلانی کہہ کر مذاق اُڑایا جاتا ہے، کبھی (کوئی

اسلامی بہن) عورتوں کی کسی تقریب میں شرعی پردہ کرکے چلی جائے تو!!! ☜ کوئی کہتی ہے: ارے! یہ کیا اَوڑھ رکھا ہے اُتارو اِس کو! ☜ کوئی بولتی ہے: بس ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ تم بَہُت پردہ دار ہو اب چھوڑو بھی یہ پردہ وَردہ! ☜ کوئی کہتی ہے، دنیا بَہُت ترقّی کرچکی ہے اور تم نے یہ کیا دَقیانُوسی انداز اپنا رکھا ہے! (مَعَاذَ الله عَزَّوَجَلَّ) اِس طرح کی دل دُکھانے والی باتوں سے شَرعی پردہ کرنے والی کا دِل ٹوٹ پھوٹ کر چکنا چُور ہو جاتا ہے۔ اگرچہ واقعی یہ حالات نہایت ہی نازُک ہیں اور شَرعی پردہ کرنے والی اسلامی بہن سخت آزمائش میں مبتلا رَہتی ہے مگر اسے ہمّت نہیں ہارنی چاہیے۔ مذاق اُڑانے یا اِعتِراض کرنے والیوں سے زور دار بحث شُروع کر دینا یا غصّے میں آکر لڑ پڑنا سخت نقصان دِہ ہے کہ اس طرح مسئلہ حل ہونے کے بجائے مزید اُلجھ سکتا ہے۔

ایسے مَوقَع پر یہ یاد کرکے اپنے دل کو تسلّی دینی چاہیے کہ جب تک تاجدارِ رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے عام اِعلانِ نبوّت نہیں فرمایا تھا اُس وَقت تک کُفّارِ بد انجام آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو اِحتِرام کی نظر سے دیکھتے تھے اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو امین اور صادِق کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ مگر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے جُونہی عَلَی الْاِعلان اِسلام کا ڈنکا بجانا شروع کیا وُہی کُفّارِ بداَطوار طرح طرح سے ستانے، مذاق اُڑانے اور گالیاں سنانے لگے، صِرف یہی نہیں بلکہ جان کے درپے ہو گئے، مگر قربان جایئے! سرکارِ نامدار، اُمّت کے غم خوار صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر کہ آپ نے بِالکل ہمّت نہ ہاری، ہمیشہ صَبْر ہی سے کام لیا۔ اب اسلامی بہن صَبْر کرتے ہوئے غور کرے کہ میں جب تک فیشن ایبل اور بے پردہ تھی میرا کوئی مذاق نہیں اُڑاتا تھا، جُونہی میں نے شَرعی پردہ اپنایا، ستائی جانے لگی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ مجھے ظُلْم پر صَبْر کرنے کی سُنَّت ادا کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ اسلامی بہنوں کو چاہیے کہ کیسا ہی

صَدمہ پہنچے صَبْر کا دامَن ہاتھ سے نہ چھوڑیں، بِلا اجازتِ شَرعی ہرگز زَبان سے کچھ مت بولیں۔ حدیثِ قُدسی میں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! اگر تُو اوّل صَدمے کے وَقْت صَبْر کرے اور ثواب کا طالِب ہو تو میں تیرے لیے جنَّت کے سِوا کسی ثواب پر راضی نہیں۔

(ابن ماجه، باب ماجاء فی الصبر علی المعصية، ٢/٢٦٦، حديث:١٥٩٧)

بِلا حساب ہو جنَّت میں داخلہ یارَبّ
پڑوس خُلد میں سرور کا ہو عطا یارَبّ

(وسائلِ بخشش، ص۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پردہ و حجاب کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عورتوں کے حِجاب سے مُتَعَلِّق حضرت سَیِّدُنا امام اِبنِ حَجَر عَسقَلانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عورتوں کے حِجاب سے مُراد یہ ہے (یعنی وہ اس طرح پردہ کریں) کہ مَرد انہیں کسی طرح دیکھ نہ سکیں۔ (فتح الباری، کتاب التفسیر، باب قوله ﴿وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ﴾، ۹/۳۹۰، تحت الحدیث: ۴۷۵۰)

عورت مردِ اجنبی کیلئے سر سے پاؤں تک لائقِ پردہ (یعنی چھپانے کی چیز) ہے (مراٰۃ المناجیح، پردے کے احکام، پہلی فصل، ۵/۱۳) اور چُھپایا اسی چیز کو جاتا ہے جس کو غیر کی نظروں سے بچانا مقصود ہوتا ہے اور غیر سے مُراد کون ہے؟ اس کے مُتَعَلِّق **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا ہے: عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے، **فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ**۔ یعنی جب وہ باہَر نکلتی ہے تو شیطان اُسے نِگاہ اٹھا اٹھا کر دیکھتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الرضاع، ۱۸-باب، ۲/۳۹۲، حدیث: ۱۱۷۶)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اِسْتِشْرَاف کے معنٰی ہیں ''کسی چیز کو بغور دیکھنا'' یا اس کے معنٰی ہیں ''لوگوں کی نگاہ میں اچھا کر دینا تاکہ لوگ اسے بغور دیکھیں''یعنی عورت جب بے پردہ ہوتی ہے تو شیطان لوگوں کی نگاہ میں اسے بھلی کر دیتا ہے کہ وہ خواہ مخواہ اسے تکتے ہیں، مِثل مشہور ہے کہ پَرائی عورت اور اپنی اولاد اچھی معلوم ہوتی ہے اور پَرایا مال اور اپنی عقل زیادہ معلوم ہوتے ہیں۔

(مراٰۃ المناجیح، پردے کے احکام، دوسری فصل، ۵/۱۷)

کریں اسلامی بہنیں شرعی پردہ
عطا ان کو حَیا شاہِ اُمَم ہو

(وسائلِ بخشش، ص۳۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پردہ صرف عورتوں کے لیے ہی کیوں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام یقیناً ایسا پاک مذہب ہے جو عورت کی عزت وعصمت کا مُحافظ ہے جبھی تو اسے گھر میں رہنے کا حکم دیا ہے تاکہ گھر میں رہتے ہوئے اچھے انداز میں اُمُورِ خانہ داری اَنْجام دے، اپنے شوہر کے حُقُوق اور بچوں کی اچھی پرورش کرے اور اپنی عِفّت وعصمت کی حفاظت کر سکے۔ عورت کا اپنے گھر میں رہنا کس قدر اہمیّت کا حامل اور کیسے کیسے فوائد کا ضامن ہے آیئے اس بارے میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 170 صَفحات پر مُشتمل کتاب ''**اسلامی زندگی**''صَفحَہ 105 سے چند مدنی پھول سنتے ہیں۔

﴿1﴾☜ عورت گھر کی دولت ہے اور دولت کو چھپا کر گھر میں رکھا جاتا ہے، ہر ایک کو دِکھانے سے خطرہ ہے کہ کوئی چوری کرلے۔ اسی طرح عورت کو چھپانا اور غیروں کو نہ دِکھانا ضَروری ہے۔

﴿2﴾☜ عورت گھر میں ایسی ہے جیسے چَمَن میں پھول اور پھول چَمَن میں ہی ہَرا بھرا رہتا ہے، اگر توڑ کر باہَر لایا گیا تو مُرجھا جائے گا۔ اسی طرح عورت کا چَمَن اس کا گھر اور اسکے بال بچے ہیں، اس کو بلاوجہ باہَر نہ لاؤ ورنہ مُرجھا جائے گی۔ عورت کا دِل نِہَایَت نازُک ہے، بَہُت جلد ہر طرح کا اَثَر قبول کرلیتا ہے، اس لیے اس کو کچی شیشیاں فرمایا گیا۔

﴿3﴾☜ ہمارے یہاں بھی عورت کو صِنْفِ نازُک کہتے ہیں اور نازُک چیزوں کو پتھروں سے دُور رکھتے ہیں کہ ٹوٹ نہ جائیں۔ غیروں کی نگاہیں اس کے لیے مضبوط پتھر ہیں، اس لیے اس کو غیروں سے بچاؤ۔

﴿4﴾☜ عورت اپنے شوہر اور اپنے باپ دادا بلکہ سارے خاندان کی عزّت اور آبرو ہے اور اس کی مِثال سفید کپڑے کی سی ہے، سفید کپڑے پر معمولی سا داغ دھبہ دور سے چمکتا ہے اور غیروں کی نگاہیں اس کے لیے ایک بدنُما داغ ہیں، اس لیے اس کو ان دھبوں سے دُور رکھو۔

﴿5﴾☜ عورت کی سب سے بڑی تعریف یہ ہے کہ اس کی نِگاہ اپنے شوہر کے سِوا کسی پر نہ ہو، اگر اس کی نِگاہ میں چند مرد آگئے تو یوں سمجھو کہ عورت اپنے جوہَر کھوچکی، پھر اس کا دِل اپنے گھر بار میں نہ لگے گا جس سے یہ گھر آخر تباہ ہوجائے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ عورتوں کا پردے میں رہنا کس قدر ضروری ہے کہ حالات دن بدن نازک ہوتے جارہے ہیں اس لئے اور بھی زیادہ احتیاط کی حاجت ہے لہٰذا

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے گھر کی خواتین کو مَحبَّت و شفقت سے سمجھائیں، انہیں پردے کی اہمیت اور پردہ نہ کرنے کے نُقصانات بتا کر انہیں پردے کا پابند بنائیں۔ بعض وہ اِسلامی بہنیں جنہیں کسی مُعاشَرتی مجبوری کی بنا پر گھر سے باہَر بالخصوص کسی سفر پر نکلنا پڑتا ہے تو پردے کا اِہتِمام نہیں کرتیں، بلکہ اپنی بے پردگی کا عُذر یوں بیان کرتی ہیں کہ ہمارے لیے ایسا ممکن نہیں۔ ایسی تمام اِسلامی بہنوں کو سمجھانے کے لئے حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی یہ حِکایت ہی کافی ہے۔ چنانچہ،

مشقت کے باوجود پردہ نہ چھوڑا

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ فتحِ مکہ کے موقع پر جب دشمنِ اسلام اَبُو جہل کے بیٹے حضرت سَیِّدُنا عِکْرِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم بنتِ حارِث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اِسلام قبول کیا تو بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! عِکْرِمہ (جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) یمن کی طرف بھاگ گئے ہیں اور وہ اس بات سے خوف زدہ ہیں کہ آپ انہیں قتل کر دیں گے، لہٰذا انہیں اَمان عطا فرما دیجئے۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی درخواست قبول کرتے ہوئے سَیِّدُنا عِکْرِمہ کو اَمان دیدی۔ پھر حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا عِکْرِمہ کی تلاش میں باپردہ نکل پڑیں اور آخر تِہامہ کے ساحل پر جا پہنچیں۔ ادھر عِکْرِمہ بھی اسی ساحل پر پہنچ کر کشتی میں سوار ہوئے تو کشتی ڈگمگانے لگی، کشتی بان نے کہا: اِخلاص سے رب کو یاد کرو۔ عکرمہ بولے: میں کون سے الفاظ کہوں؟ اس نے کہا: **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ** کہو! تو بولے: اس کلمہ کی وجہ سے تو میں یہاں تک پہنچا ہوں، لہٰذا تم مجھے یہیں اُتار دو۔ اتنے میں حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے آپ کو دیکھ لیا اور ان سے کہنے لگیں: اے میرے چچا زاد! میں ایک ایسی عظیم ہستی کے پاس سے آرہی

ہوں جو بہُت زیادہ رحم دل اور احسان فرمانے والی ہے، وہ لوگوں میں سب سے افضل ہے۔ لہٰذا خود کو ہلاکت میں مت ڈالئے! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے اِصرار پر عِکرِمہ رُک گئے، پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے انہیں اَمان کی یقین دہانی کراتے ہوئے واپسی کے لیے آمادہ کرلیا، اس کے بعد دونوں مکہ مکرمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا لوٹ آئے اور یوں حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنے شوہر حضرت سَیِّدُنا عِکرِمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ باپردہ بارگاہِ نبوّت میں حاضِر ہوئیں تو انہوں نے اَمان کی یقین دہانی کے بعد اِسلام قبول کرلیا۔(کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الصحابۃ، عکرمہ رضی اللہ عنہ، ۷/ ۲۳۲، حدیث:۳۷۴۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت میں ہم سب کے لیے بہُت سے مَدَنی پھول موجود ہیں اور ان میں سب سے اَہَم مَدَنی پھول یہ ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اِسلام لانے کے بعد اپنے شوہر کو بھی اِسلام کی حَقّانِیَّت کے سائے میں لانے کے لیے اس قدر طویل سفر کیا مگر اِسلامی تعلیمات پر عَمَل کسی بھی موقع پر ترک نہ کیا اور پُر مَشَقَّت سفر میں بھی باپردہ رہیں۔ یوں بالآخر ان کی اپنے گھر کو اسلام کا گہوارہ بنانے کی سوچ رنگ لائی اور ان کے شوہر بھی اسلام کے رنگ میں رنگ گئے۔ اپنے گھروں کو مَدَنی ماحول کا گہوارہ بنانے کے لیے اگر آپ کو بھی مُشکلات کا سامنا کرنا پڑے تو بُزرگانِ دِین کی قُربانیوں اور ان کی راہ میں آنے والی مُشکلات کو یاد کریں اور یاد رکھئے کہ اس راہِ پُر خَطَر پر چلنا بڑے دِل گُردے کا کام ہے۔ سچی وَفا تو یہ ہے کہ جب خود مَدَنی ماحول کی برکتوں سے فیض یاب ہوں تو اپنے دیگر گھر والوں کو بھی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی مُعَطّر و مشک بار فضاؤں سے دُور نہ رہنے دیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دِن دگنی رات چگنی ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور کم و بیش 103 شعبہ جات وجود میں آچکے ہیں آیئے! میں آپ کے سامنے

ان شعبہ جات میں سے ایک انتہائی اَہَم شعبہ **"المدینہ لائبریری"** کا تعارف پیش کرتا ہوں۔

مجلس اَلْمدینہ لائبریری کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ تبلیغِ قرآن کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک دعوتِ اسلامی سُنّتوں کی خِدمت کیلئے 100 سے زائد شُعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے۔ آسان انداز سے علمِ دین کی روشنی پھیلانے اورلوگوں کواسلامی تعلیمات سے رُوشَناس کروانے کیلئے ان شعبوں میں ایک شُعبہ "المدینہ لائبریری" بھی قائم کِیا گیا ہے۔ جس میں مُطالَعہ کیلئے خُوشگوار ماحول، آڈیو، ویڈیوبیانات و مدنی مذاکرے سُننے اور مَدَنی چینل دیکھنے کیلئے کمپیوٹر وغیرہ کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔ المدینہ لائبریری میں مُختلِف مَوضُوعات پر مُشتمِل شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ، عُلَمائے اہلسنت کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کی کُتُب ورَسائل اور VCDs, CDs میموری کارڈزوغیرہ رکھنے کی مجلس کی طرف سے طے شُدہ نظام کے مطابق رکھنے کی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔ ہم بھی اِس سَہولَت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے علمِ دین کی برکات سے مالا مال ہو سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "چوک درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی گُناہوں سے بچنے، فکرِ آخرت کے لیے کُڑھنے اور سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کے کاموں میں ترقّی کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام چوک درس بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ چوک دَرس گلی کے کونے، مارکیٹ یا کسی

بارونق مقام پر مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے، نیکیوں میں رَغبت بڑھانے، نمازوں کی پابندی کا ذِہن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلمِ دِین کی بہت سی باتیں پہنچانے کا ذریعہ ہے اور لوگوں تک عِلمِ دِین کی باتیں پہنچانا اَجر و ثَواب کا کام ہے۔

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تا کہ اس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنَّتی ہے۔(حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج۱۰ص۴۵ حدیث ۱۴۴۶۶) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: ”اللہ تَعَالٰی اُس کو تَرو تازَہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔“(سُنَنِ ترمِذی ج۴ص۲۹۸ حدیث ۲۶۶۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چوک درس کی بڑی برکتیں ہیں بعض اوقات چوک دَرْس میں شرکت کی بَرَکت سے لوگوں کی زِنْدگی میں ایسا مَدَنی اِنْقلاب برپا ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی گناہوں بھری زِنْدگی سے توبہ کرکے نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو جاتے ہیں آیئے اسی ضمن میں ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

تنہا درس دینے کی بَرَکت

لائنز ایریا (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بیان دیا، میں اپنے گھر کی چھت پر کھڑا تھا کہ میری نظر گلی میں کھڑے دعوتِ اسلامی کے ایک باعمامہ اسلامی بھائی پر پڑی جو اکیلے ہی چوک درس دے رہے تھے ایک بھی اسلامی بھائی درس سننے کیلئے موجود نہیں تھا۔ میں یوں تو دین سے عملی طور پر اس قدر دُور تھا کہ سبز عمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جاتا تھا مگر نہ جانے کیوں ان کو تنہا درس دیتا دیکھ کر مجھے ترس آگیا سوچا کہ چلو بے چارے کے ساتھ کوئی نہیں تو میں ہی جا کر شریک ہو جاتا ہوں چُنانچِہ میں چوک درس میں شریک ہو گیا۔ میرا چوک درس میں شریک ہونا میری اِصلاح کا سبب بن گیا

اور میں مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے یہاں مَدَنی اِنعامات کا عَلاقائی ذِمّے دار ہوں۔ ایک دن تو وہ تھا کہ میں سبز عمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جایا کرتا تھا۔

(غیبت تباہ کاریاں، ص۱۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"ویلنٹائن ڈے" کی خُرافات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ مسلمانوں کی عملی حالت کافی خراب ہوتی جارہی ہے مُسلمان دینی تعلیمات کو چھوڑ کر اَغْیار کی عادات واَطوار اپنانے میں بڑا فخر محسوس کرتے ہیں بالخصوص ان کے خاص اَیّام کو منانے کیلئے خُوب پیسہ برباد کرتے، وقت ضائع کرتے اور بدنگاہی، شراب نوشی اور بدکاری جیسے گناہوں میں بھی ذرہ شرم محسوس نہیں کرتے۔ ایسی ہی خُرافات کا اِرْتکاب **"ویلنٹائن ڈے"** کے موقع پر بھی سَرِعام کیا جاتا ہے۔ اس دن لوگ تمام شرعی حُدود کو پامال کرتے ہوئے خوب گناہوں کا بازار گرم کرتے ہیں۔ اس تہوار کو منانے کا انداز یہ ہوتا ہے کہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے بے پردگی وبے حیائی کیساتھ میل ملاپ، تحفے تحائف کے لین دَین سے لیکر فحاشی وعُریانی کی ہر قسم کا مُظاہرہ کھلے عام یا چوری چُھپے جس کا جتنا بس چلتا ہے عام دیکھا سُنا جاتا ہے، گفٹ شاپس (gift shops) اور پھولوں کی دُکان پر رش میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ان اشیاء کو خریدنے والے بھی نوجوان لڑکے لڑکیاں ہوتی ہیں۔ اسلامی ممالک میں کھلی چھوٹ نہ ہونے کی وجہ سے نوجوان جوڑوں کو اپنی ناجائز خواہشات پوری کرنے کیلئے کسی محفوظ مقام کی تلاش ہوتی ہے۔ اسی مقصد کے لیے ویلنٹائن ڈے پر ہوٹلز کی بکنگ عام دنوں کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے۔ شراب کا (مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) بے تحاشہ کاروبار ہوتا ہے ساحلِ سمندر پر

بے پردگی اور بے حیائی کا ایک نیا سمندر دکھائی دیتا ہے۔

وہ ممالک جہاں غیر مسلم مادر پدر آزادی (مذہبی اور اخلاقی پابندیوں سے آزاد) رہتے ہیں اور فحاشی و عُریانی اور جنسی بے راہ روی کو وہاں ہر طرح کی قانونی چُھوٹ حاصل ہے اس دن کی دَھماچوکڑی سے بعض اوقات وہ بھی پریشان ہوجاتے ہیں اور اس کے خلاف بعض اوقات کہیں کہیں سے دَبی دَبی صدائے احتجاج بھی بلند ہوتی رہتی ہے۔

اِنتہائی دُکھ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ اس دن کو غیر مسلموں کی طرح بے حیائی کے ساتھ منانے والے بہت سے مسلمان بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عطا کئے ہوئے پاکیزہ احکامات کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے کُھلم کُھلا گناہوں کا اِرتکاب کرکے نہ صرف اپنے نامۂ اعمال کی سیاہی میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ مسلم مُعاشرے کی پاکیزگی کو بھی ان بے ہُودگیوں سے ناپاک وآلُودہ کرتے ہیں۔ بدنگاہی، بے پردگی، فحاشی وعُریانی، اجنبی لڑکے لڑکیوں کا میل ملاپ، ہنسی مذاق، اس ناجائز تعلُّق کو مضبوط رکھنے کے لئے تحائف کا تبادلہ اور آگے بدکاری تک کی نوبتیں یہ سب وہ باتیں ہیں جو اس روزِ عصیاں زور وشور سے جاری رہتی ہیں اور ان سب شیطانی کاموں کے ناجائز وحرام ہونے میں کسی مسلمان کو ذرہ بھر بھی شبہ نہیں ہوسکتا کیونکہ قرآنِ کریم کی روشن آیات اور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے واضح ارشادات سے ان اُمور کا حرام ہونا ثابت ہے۔

رسالہ "صحابیات اور پردہ" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پردے کے متعلق بے حد مُفید معلومات حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ ۵۷ صفحات پر مشتمل رسالہ بنام **"صحابیات اور**

پردہ"کا مطالعہ فرمائیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس رسالہ میں پردے کے بارے میں قرآن وسُنَّت سے ماخوذ مدنی پھول اور بے پردگی کی تباہ کاریاں، پردے کے مُتَعَلِّق امیر اہلسنت کی مختلف کتب سے ماخوذ چند مدنی پھول بھی چننے کو ملیں گے۔ اس کے علاوہ ویلنٹائن ڈے پر ہونے والی خرافات کی مذمت سے متعلق مزید معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ" ویلنٹائن ڈے "کا مطالعہ بھی کیجئے۔

ہر گھڑی شرم و حَیا سے بس رہے نیچی نظر
پیکرِ شرم و حیا بن کر رہوں آقا مُدام

(وسائل بخشش، ص۲۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جہانِ فانی سے کوچ کر جانے والوں سے پردہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! آج کل خواتین پردے کے مُعاملے میں مختلف حیلے بہانوں سے کام لیتی ہیں اور پردے کے مُعاملے میں سستی کا شکار نظر آتی ہیں اگر ہم صحابیات طیبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی سیرت کا مُطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے نہ صرف زندہ لوگوں سے پردہ کیا بلکہ جہانِ فانی سے کُوچ کر جانے والوں سے بھی پردے کا اِہتِمام کر کے تاریخ کے سنہری اَوراق میں رنگ بھر دیئے۔ چنانچہ،

اُمُّ الْمُومِنِین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: جب میں اپنے اس گھر میں داخِل ہوتی جس میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور میرے والِد مدفون ہیں تو اس خیال سے اپنی اوڑھنی نہ لیتی کہ یہاں تو میرے شوہر اور والِد ہیں، مگر جب سے عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہاں دفن ہوئے تو خُدا کی قسم! میں ان سے شَرْم کے باعِث باپردہ حاضِر ہوتی ہوں۔

(مسند احمد، مسند عائشہ رضی اللہ عنھا، ۱۰/ ۱۲، حدیث: ۲۵۷۱۸)

شرحِ حدیث

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مِراٰۃُ المناجیح جلد 2 صَفْحہ 527 پر اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی جب تک میرے حُجرے میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت ابو بکر صِدّیق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) مدفون رہے تب تک تو میں سَر کھولے یا ڈھکے ہر طرح حُجرے شریف میں چلی جاتی تھی کیونکہ نہ خاوند سے حِجاب ہوتا ہے نہ والِد سے، (مگر) جب سے حضرتِ عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) میرے حُجرے میں دَفْن ہوگئے تب سے میں بغیر چادر اَوڑھے اور پردہ کا پورا اِہتِمام کئے بغیر حُجرے شریف میں نہ گئی کہ حضرتِ عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے شَرْم وحَیا کرتی ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیث سے بَہُت مسائل مَعلوم ہوئے: ایک یہ کہ مَیِّت کا بعدِ وفات بھی اِحتِرام (کرنا) چاہئے۔ فقہا فرماتے ہیں کہ مَیِّت کا ایسا ہی اِحتِرام کرے جیسا کہ اس کی زِنْدَگی میں کرتا تھا۔ دُوسرے یہ کہ بزرگوں کی قُبور کا بھی اِحتِرام اوران سے بھی شَرْم و حَیا چاہئے۔ تیسرے یہ کہ مَیِّت (مُردہ) قبر کے اندر سے باہَر والوں کو دیکھتا اور انہیں جانتا پہچانتا ہے۔ دیکھو! حضرتِ عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے عائشہ صِدّیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) ان کی وفات کے بعد شرم وحَیا فرمارہی ہیں اور اگر آپ باہَر کی کوئی چیز نہ دیکھتے تو اس حَیا فرمانے کے کیا معنٰی۔ چوتھے یہ کہ قبر کی مٹّی، تختے وغیرہ تو مَیِّت کی آنکھوں کے لیے حِجاب (رکاوٹ) نہیں بن سکتے مگر زائر (یعنی زِیارَت کرنے والا) کے جسم کا لباس ان کے لیے آڑ ہے، لہٰذا مَیِّت کو زائر (زیارت کرنے والا) برہنہ نہیں دکھائی دیتا ورنہ حضرتِ عائشہ صِدّیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) کا چادر اَوڑھ کر وہاں جانے کے کیا معنٰی تھے، یہ قانونِ قدرت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،

قبروں کی زیارت، تیسری فصل،۲/۷۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے نامحرموں سے میل جول کا وبال، ویلنٹائن ڈے منانے کی نحوست اور بے حیائی اور بے پردگی کی مذمت سے مُتَعَلِّق سُنا یقیناً بے حیائی مُعاشرے میں بگاڑ کا سبب ہے۔

☆☜ جب دو مرد و عورت تنہائی میں ہوتے ہیں تو شیطان انہیں برائی پر اُبھارتا ہے۔

☆☜ عورت گھر کی دولت ہے جسے چُھپا کر رکھنا ضروری ہے ہر ایک کو دکھانے سے چوری ہو جانے کا خطرہ ہے۔

☆☜ پردے کا ذہن بنانے کیلئے صحابیات کی سیرتِ مبارکہ پر نظر کیجئے کہ انہوں نے مشقتوں کے باوجود بھی پردے کو نہیں چھوڑا۔

☆☜ بے پردگی وبد نگاہی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی ہے۔

☆☜ بد نگاہی آنکھوں کا زنا ہے۔

☆☜ بد نگاہی شیطانی کام ہے۔

☆☜ بے پردگی مُعاشَرے میں فَحاشی کے پھیلاؤ کا ذریعہ ہے۔

☆☜ بد نگاہی شیطان کے تیروں میں سے زہر میں بجھا ہوا ایک تیر ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بے حیائی، بد نگاہی اور بے پردگی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔
(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیة بیروت)

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے سلام سے مُتعلِّق چند مدنی پُھول سُنتے ہیں:

مَدَنی پھول:

(1) مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سنّت ہے (2) مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 16 صَفْحَہ 102 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: "سلام کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں" (3) دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرہ سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے (4) سلام میں پہل کرنا سنّت

ہے (5) سلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقرَّب ہے (6) سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بری ہے۔ جیسا کے میرے مکّی مَدَنی آقا میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج٦ص٤٣٣) (7) سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں (کیمیائے سعادت) (8) السَّلامُ علیکم کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَ رَحمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَبَرَکاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنَّتُ المَقَام اور دَوْزَخُ الْحَرَام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے۔ بلکہ مَن چلے تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہاں تک بک جاتے ہیں: آپ کے بچّے ہمارے غلام۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 22 صَفْحَہ 409 پر فرماتے ہیں: کم از کم اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ اور اس سے بہتر وَرَحمَۃُ اللہِ ملانا اور سب سے بہتر وَبَرَکاتُہٗ شامل کرنا اور اس پر زِیادَت نہیں۔ پھر سلام کرنے والے نے جتنے الفاظ میں سلام کیا ہے جواب میں اتنے کا اعادہ تو ضَرور ہے اور افضل یہ ہے کہ جواب میں زیادہ کہے۔ اس نے اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہا تو یہ وعَلَیکُمُ السَّلامُ وَرَحمَۃُ اللہ کہے۔ اور اگر اُس نے اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحمَۃُ اللہ کہا تو یہ وَعَلَیْکمُ السَّلامُ وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکاتُہٗ کہے اور اگر اس نے وبَرَکاتُہٗ تک کہا تو یہ بھی اتنا ہی کہے کہ اس سے زِیادَت نہیں۔ وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَم (9) اِسی طرح جواب میں وَعَلَیکُمُ السَّلامُ وَ رَحمَۃُ اللہِ وَ بَرَکاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصِل کی جا سکتی ہیں (10) سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے (11) سلام اور جوابِ سلام کا دُرُست تلفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ

سُن کر دوہرائیے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ (اَسْ۔ سَلا۔ مُ۔ عَلَے۔ کُمْ) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اس کو دوہرائیے: وَعَلَیْکُمُ السَّلَام (وَ۔ عَ۔ لَیکُ۔ مُسْ۔ سَلام)۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو | لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سَعَادَۃُ الدَّارَیْن میں ہے کہ ایک شخص نے دَربارِ رسالت میں حاضِر ہو کر فَقر و فاقہ اور تنگیِ رِزْق کی شِکایت کی تو قاسمِ نعمت، نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر میں داخل ہوا کرو تو سلام کر لیا کرو، چاہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سَلام کہا کرو اور ایک مرتبہ سورۂ اِخلاص یعنی قُلْ ھُوَاللّٰہ شریف پڑھ لیا کرو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس پر رِزْق کھول دیا حتّٰی کہ اس کے ہمسایوں اور رِشتے داروں کو بھی اس رِزْق سے حصّہ پہنچا۔ (1)

قلیل روزی پہ دو قَناعت، فُضُول گوئی سے دیدو نفرت دُرُود پڑھتا رہوں بکثرت، نبیِ رحمت شفیعِ اُمت

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

1 . . . سعادۃ الدارین، الباب الثانی فیما ورد فی فضل الصلاۃ والتسلیم . . . الخ، حرف الجیم، ص ۸۴

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج اگر ہم اپنے معاشرے پر غور کریں تو ہمیں اس بات کا بخوبی اندازہ ہو گا کہ ہمارے معاشرے کا تقریباً ہر فرد ہی کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہے، کوئی قرضدار ہے تو کوئی گھریلو ناچاقیوں کا شکار، کوئی تنگدست ہے تو کوئی بے روزگار، کوئی اَولاد کا طلبگار ہے تو کوئی نافرمان اَولاد کی وجہ سے بیزار، اَلغَرَض ہر ایک کسی نہ کسی مصیبت اور پریشانی میں گرفتار ہے، مصیبتوں کے اس ہُجوم میں فی زمانہ تنگدستی اور رِزْق میں بے برکتی عام ہوتی جارہی ہے، یہی وجہ ہے کہ شاید ہی کوئی گھر اس پریشانی

1 … معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

سے محفوظ نظر آئے، حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں تنگدستی، فقر و فاقہ کشی، بے روزگاری اور رِزْق میں بے برکتی کارونا تو بہت رویا جاتا ہے، مگر قرآن وحدیث میں رِزْق میں بے برکتی کے جو اسباب بیان کئے گئے ہیں اور بزرگانِ دِین کے اقوال میں، رِزْق میں بے برکتی کے جو اسباب بیان کئے گئے ہیں، اُن کے بارے میں سنجیدگی کے ساتھ غور وفکر کرنے اور اُن اسباب کو دُور کرنے کی عملی کوشش نہیں کی جاتی، آج ہم اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ رِزْق میں تنگی کے اسباب اور اس کی وُجوہات کے بارے میں سُنیں گے تاکہ بے برکتی کی اُن وُجوہات کو دُور کرکے ہم اس پریشانی سے آزادی حاصل کرنے میں کسی حد تک کامیاب ہوسکیں۔ آیئے سب سے پہلے رِزْق میں خیر وبرکت کے متعلق ایک حکایت سُنتے اور اس سے مدنی پھول چُنتے ہیں:

رِزْق کی قدر کرنے کی برکت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب فیضانِ سُنّت جلد اوّل کے صفحہ نمبر 263 پر ہے: زبردست مُحَدِّث حضرتِ سیِّدُنا ہُدبہ بن خالِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خلیفہ بغداد مامون رشید نے اپنے ہاں مَدعُو کیا، کھانے سے فارغ ہو کر کھانے کے جو دانے وغیرہ گِر گئے تھے، حضرتِ سیِّدُنا ہُدبہ بن خالِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چُن چُن کر تناوُل فرمانے لگے۔ خلیفہ بغداد مامون رشید نے حیران ہو کر کہا، اے شیخ! کیا آپ کا ابھی تک پیٹ نہیں بھرا؟ فرمایا: کیوں نہیں! دراصل بات یہ ہے کہ مجھ سے حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک حدیثِ پاک بیان فرمائی ہے: جو شخص دستر خوان کے نیچے گِرے ہوئے ٹکڑوں کو چُن چُن کر کھائے گا، وہ تنگدستی سے بے خوف ہو جائے

گا۔[1] میں اِسی حدیثِ مبارَک پر عمل کر رہا ہوں۔ یہ سُن کر مامون بے حد مُتأثِّر ہوا اور اپنے ایک خادِم کی طرف اِشارہ کیا تو وہ ایک ہزار دینار رومال میں باندھ کر لایا۔ مامون نے وہ دینار حضرت سیِّدُنا ہُدبہ بن خالِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں بطورِ نذرانہ پیش کر دیئے۔ حضرت سیِّدُنا ہُدبہ بن خالِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حدیثِ مبارَکہ پر عمل کی ہاتھوں ہاتھ بَرَکت ظاہِر ہوگئی۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کی گئی حکایت، فیضانِ سُنّت جلد1 سے پیش کی گئی ہے، آیئے! اِسی نسبت سے فیضانِ سُنّت جلد1 کا تعارف بھی سُنتے ہیں۔

کتاب "فیضانِ سنت (جلد اول)" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضانِ سنّت (جلد اول) در حقیقت شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تالیف کردہ چار (4) مستقل کتابوں کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے۔ (1) "فیضانِ بِسمِ اللّٰہ" جو کہ بسم اللّٰہ شریف کے فضائل اور اس سے متعلق دلچسپ حکایات پر مشتمل ہے۔ (2) "آدابِ طعام" جو کہ کھانے کی سنّتوں اور آداب کے علاوہ 99 سبق آموز حکایات پر مشتمل ہے۔ (3) "پیٹ کا قُفلِ مدینہ" جو کہ ضرورت سے زیادہ کھانے کے دینی اور دُنیاوی نقصانات کے بیان نیز قُفلِ مدینہ کی برکتوں سے مالامال احادیث و حکایات پر مشتمل ہے۔ (4) "فیضانِ رمضان" جو کہ روزہ، تراویح، اعتکاف، زکوۃ اور عید الفطر کے فضائل اور رنگا رنگ مدنی پھولوں کا نہایت ہی حسین گلدستہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فیضانِ سنت (جلد اول) موضوعات کی کثرت و جامعیت کے اعتبار سے نہ صرف درس دینے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کیلئے بلکہ تمام مسلمانوں کیلئے نہایت مُفید اور علمِ دین حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ لہٰذا

---

1 . . . اتحاف السادة المتقین، الباب الاول، ۵/۵۹۷

2 . . . ثمراتُ الاوراق، ۱/۸

تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی التجاء ہے کہ آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً حاصل کریں اور وقتاً فوقتاً اس کا مطالعہ کرتے رہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک انگلش کے علاوہ گجراتی، سندھی اور بنگالی زبان میں بھی اس کا ترجمہ کیا جاچکا ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی جو ہم نے حکایت سُنی اس سے یہ بھی معلوم ہوا ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی سنّتوں پر عمل کرنے کے معاملے میں دنیا کے بڑے سے بڑے رئیس بلکہ بادشاہ کی بھی پروا نہیں کرتے تھے۔

اِس حِکایت سے ہمارے اُن اسلامی بھائیوں کو بھی درس کے مدنی پھول حاصِل کرنے چاہئیں جو لوگوں کی مُرَوَّت کی وجہ سے کھانے پینے کی سنّتیں تَرک کر دیتے ہیں، جو لوگوں کی وجہ سے داڑھی شریف رکھنے کی عظیم سُنّت سے محروم رہتے ہیں اور عمامہ مبارَکہ جو کہ عزّت کا تاج ہے، کو سر پر سجانے سے کتراتے ہیں۔ اُنہیں بھی غور کرنا چاہئے، یقیناً سنّت پر عمل کرنا دونوں جہاں میں باعثِ سعادت ہے،

جو اپنے دل کے گُلدستے میں سُنت کو سجاتے ہیں　　وہ بے شک رَحمتیں دونوں جہاں کی حق سے پاتے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبردست مُحَدِّث اور عالِمِ دین حضرتِ سیِّدُنا ہُدبہ بن خالِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رِزق کی قدر کی، دستر خوان پر گِرے ہوئے ٹکڑوں کو چُن کر کھایا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے رِزق کی قدر کرنے کی برکت سے اُنہیں ایک ہزار دِینار، شاہی دربار سے دِلوا دیئے اور آپ مالدار ہو گئے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ نہ صرف رزق کی بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تمام نعمتوں کی خُوب خُوب قدر کیا

کریں اور کبھی کسی نعمت کی ناشکری نہ کریں۔

رِزْق کی ناشکری زوالِ رِزْق کا سبب ہو سکتی ہے

تفسیر صِراطُ الجنان کی تیسری جلد کے صفحہ 543 پر ہے: جب مسلمان اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتے، یادِ خدا سے غفلت کو اپنا شعار بنالیتے اور اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل میں مصروف ہو جاتے ہیں اور اپنے بُرے اعمال کی کثرت کی وجہ سے خُود کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا نااہل ثابت کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی دی ہوئی نعمتیں واپس لے لیتا ہے۔ (1)

پارہ 13، سورۂ ابراہیم کی آیت نمبر 7 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شکر کی اہمیت اور ناشکری کے وبال کو واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَ لَىٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ ۝۷ (پ۱۳، ابراھیم:۷)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِزْق کی بے قدری کا حال اور اس کا وبال

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَه فی زمانہ انتہائی بے حِسی کے ساتھ کی جانے والی رِزْق کی ناقدری اور بے حُرمتی پر افسوس اور کُڑھن کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: آج کل رِزْق کی بے قَدری اور بے حُرمتی

1 . . . صراطُ الجنان، ۳/۵۴۳

سے کون سا گھر خالی ہے، بنگلے میں رہنے والے اَرَب پَتی سے لے کر جھونپڑی میں رہنے والا مزدور تک اس بے احتیاطی کا شکار نظر آتا ہے، شادی میں طرح طرح کے کھانوں کے ضائع ہونے سے لے کر گھروں میں برتن دھوتے وقت جس طرح سالن کا شوربا، چاول اوران کے اَجزا بہا کر مَعَاذَ الله عَزَّوَجَلَّ نالی کی نذر کر دیئے جاتے ہیں، کاش رِزْق میں تنگی کے اس عظیم سبب پر ہماری نظر ہوتی اور کھانے کو ضائع ہونے سے بچا لیتے کیونکہ یہ (کھانا) ایسی چیز ہے، جس کا ادب و احترام ہمارے پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا جیسا کہ

اُمُّ الْمُومِنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں، تاجدارِ مدینہ، سُلطانِ باقرینہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے مکانِ عالیشان میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا، اس کو لے کر پونچھا پھر کھالیا اور فرمایا، یَا عَائِشَةُ اَکْرِمِیْ کَرِیْمًا فَاِنَّہَا مَا نَفَرَتْ عَنْ قَوْمٍ قَطُّ فَعَادَتْ اِلَیْہِمْ یعنی اے عائشہ (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہا) اچھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے لوٹ کر نہیں آئی۔ [1]

لہٰذا ہمیں کھانے جیسی عظیم نعمتِ الٰہی کی خُوب قدر کرنی چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ کھانا کھاتے وقت کھانے کی سنّتوں اور آداب کا بھی خُوب خُوب خیال رکھنا چاہئے، کیونکہ اگر ہم کھانے کے وقت کھانے کی سنّتوں اور آداب کو پیشِ نظر رکھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللهعَزَّوَجَلَّ نہ صرف رِزْق کی بے قدری سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں گے بلکہ دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیوں کے ساتھ ساتھ رِزْق میں خیر و برکت کی نعمت سے بھی سرفراز ہوں گے۔ آیئے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا تجویز کردہ رِزْق میں خیر و برکت کا ایک مدنی نُسخہ سُنتے اور اُسے اپنانے کی نیت کرتے ہیں۔

1...ابن ماجه، كتاب الاطعمة، باب النهي عن القاء الطعام، ۴/ ۴۹، حديث: ۳۳۵۳

خیر و برکت کا نُسخہ

خلیفۂ ثانی، امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ رِوایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے، کہ اِکَٹّھے ہو کر کھاؤ الگ الگ نہ کھاؤ کہ بَرَکت جماعت کیساتھ ہے۔ (1)

حضرتِ سَیِّدُنا وَحشی بن حَرب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے داداجان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت کرتے ہیں کہ صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کی، یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہم کھانا تو کھاتے ہیں مگر سیر نہیں ہوتے؟ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا، تُم الگ الگ کھاتے ہو گے؟ عَرض کی، جی ہاں۔ فرمایا، مِل بیٹھ کر کھانا کھایا کرو اور بِسْمِ اللہ پڑھ لیا کرو تمہارے لئے کھانے میں بَرَکت دی جائیگی۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُرے اعمال بھی تنگیِ رِزْق کا سبب ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تنگیِ رِزق کا ایک سبب گُناہ بھی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وقتاً فوقتاً انسان کو پیش آنے والی طرح طرح کی مصیبتوں میں سے تنگدستی و بے روزگاری اور رِزْق میں بے برکتی کا بھی ایک بڑا سبب اس کی اپنی ہی بد اعمالیاں ہیں، انسان جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیاں کرنے پر اُتر آتا ہے اور گُناہ پر گُناہ کرنے لگتا ہے تو تنگدستی و بے روزگاری اور اس کے علاوہ بہت سی مصیبتوں کا شکار

---

1 ۔۔۔ ابن ماجه، کتاب الاطعمة، باب الاجتماع علی الطعام، ۴/ ۲۱، حدیث: ۳۲۸۷

2 ۔۔۔ ابوداود، کتاب الاطعمة، باب فی الاجتماع علی الطعام، ۳/ ۴۸۶، حدیث: ۳۷۶۴

ہو جاتا ہے، پارہ 25 سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کی آیت نمبر 30 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍؕ﴿۳۰﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے۔ (پ۲۵، الشوریٰ: ۳۰)

صَدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد مفتی محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مومنین کو پہنچتی ہیں، اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں، ان تکلیفوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے۔

نفس و شیطان ہوگئے غالب ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یارَبّ
کرکے توبہ میں پھر گُناہوں میں ہو ہی جاتا ہوں مُبتلا یا رَبّ
نیم جاں کر دیا گُناہوں نے مرضِ عصیاں سے دے شِفا یا رَبّ

وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۹

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مُبارکہ اور اس کی تفسیر کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہم اپنی حالت پر غور کریں کہ طرح طرح کی مصیبتوں اور رِزْق میں بے برکتیوں کا سبب کہیں ہماری اپنی ہی بد اعمالیاں تو نہیں؟ کیونکہ آج کل ہمارے معاشرے میں گُناہوں کا بازار اس قدر گرم ہے کہ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ۔ بد قسمتی سے لوگوں کی بھاری اکثریَّت بے عملی کا شکار ہے، نہ تو بندوں کے حقوق کی ادائیگی کا پاس ہے اور نہ ہی حقوقُ اللہ کی پامالی کا کوئی احساس، نیکیاں کرنا نفس کیلئے بے حد دُشوار اور گناہ کرنا بَہُت آسان ہو چکا ہے، ضَروریات وسَہولیات حاصل کرنے کی حد سے زیادہ کوشش نے مسلمانوں کی بھاری

تعداد کو فکرِ آخرت سے یکسر غافل کر دیا ہے۔ گالی دینا، تہمت لگانا، بدگمانی کرنا، غیبت کرنا، چغلی کھانا، لوگوں کے عیب جاننے کی جستجو میں رہنا، لوگوں کے عیب اُچھالنا، جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خون بہانا، کسی کو بِلا اجازتِ شَرعی تکلیف دینا، قرض دبالینا، کسی کی چیز عارِیتاً (یعنی وقتی طور پر) لے کر واپَس نہ کرنا، مسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پکارنا، کسی کی چیز اُسے ناگوار گزرنے کے باوُجُود بِلا اجازت استعمال کرنا، شراب پینا، جُوا کھیلنا، چوری کرنا، بدکاری کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، سُود و رِشوت کا لین دین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور انہیں ستانا، امانت میں خِیانت کرنا، بدنگاہی کرنا، عورَتوں کا مَردوں کی اور مردوں کا عورَتوں کی مُشابہَت (یعنی نقّالی) کرنا، بے پردگی، غُرُور، تکبر، حَسَد، رِیاکاری، اپنے دل میں کسی مسلمان کا بُغض وکینہ رکھنا، شُماتَت (یعنی کسی مسلمان کو مرض، تکلیف یا نقصان پہنچنے پر خوش ہونا)، غصّہ آجانے پر شریعت کی حدیں توڑ ڈالنا، گناہوں کی حرص، حُبِّ جاہ (یعنی عزّت کی خواہش)، بخل، خود پسندی وغیرہ مُعاملات ہمارے مُعاشَرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔ ذرا سوچئے کہ اس قدر گُناہوں کے باوجود بھی اگر ہمیں رِزْق میں تنگی و محرومی کا سامنا نہ ہو تو کیا ہو؟ لہٰذا اگر ہم معاشی ترقی وبرکت کے خواہش مند ہیں اور طرح طرح کی مصیبتوں اور رِزْق کی محرومیوں سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں گُناہوں کی مصیبت سے چُھٹکارا حاصل کرنا ہوگا، یاد رکھئے! گُناہوں کے باوجود مصیبتوں سے نجات کی تمنّا کرنا گویا کانٹے بو کر گلاب کے پھول حاصل کرنے کی توقع کرنا ہے۔

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت   سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: لَایَرُدُّ الْقَدْرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَیُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ یُصِیْبُہٗ، یعنی دُعا سے تقدیر پلٹ جاتی ہے

اور نیکیوں سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے، بے شک بندہ گناہ کی وجہ سے اس رِزْق سے محروم کر دیا جاتا ہے جو اسے پہنچنا ہوتا ہے۔[1]

عاشقِ مال اس میں سوچ آخر کیا عُروج و کمال رکھا ہے؟

تجھ کو مل جائے گا جو قسمت میں تیری رزقِ حلال رکھا ہے

وسائل بخشش مُرمّم، ص ۴۴۴

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِزْق میں تنگی کے اسباب میں سے ایک سبب بدکاری بھی ہے، بدقسمتی سے یہ وَبا بھی ہمارے معاشرے میں موجود ہے، حالانکہ قرآنِ کریم میں مختلف مقامات پر اس کبیرہ گُناہ سے منع کیا گیا ہے چنانچہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 32 میں ارشادِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَ سَآءَ سَبِیْلًا ﴿۳۲﴾ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۲)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری راہ۔

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ پاک ہے: بدکاری کبیرہ گناہوں میں سے بہت بڑا گناہ ہے اور بدکاری کرنے والے پر قیامت تک اللہ عَزَّوَجَلَّ، اس کے فرشتے اور تمام انسانوں کی لعنت برستی رہے گی اور اگر وہ توبہ کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔[2] یاد رکھئے! بدکاری کا مطلب صرف اور صرف یہی نہیں کہ مرد و عورت ایک دوسرے کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم کرکے بُرائی کریں بلکہ اس کے علاوہ انسان آنکھ، کان، زبان، ہاتھ اور پاؤں کے ذریعے جو مختلف قسم

1…المستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر، باب: لا یرد القدر…الخ، ۲/۱۶۲، حدیث ۱۸۵۷

2…بحر الدموع لابن جوزی، الفصل السابع والعشرون، موبقات الزنی وعواقبہ، ص ۱۶۵

کے گُناہ کرتا ہے حدیثِ پاک میں اُنہیں بھی بدکاری ہی قرار دیا گیا ہے جیسا کہ

نبیِ اکرم، نورِ مجسم، سیدِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: آنکھوں کا زنا بدنگاہی ہے۔[1] اسی طرح ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ آنکھوں کا زنا دیکھنا، کانوں کا زنا سننا، زبان کا زنا گفتگو کرنا، ہاتھ کا زنا چُھونا اور پاؤں کا زنا قدم سے چلنا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ آنکھ، کان زبان، ہاتھ، پاؤں اور ان کے علاوہ دیگر اعضاء جو یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمتیں ہیں، انہیں ہمیشہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت و فرمانبرداری والے کاموں میں استعمال کریں، ہرگز ہرگز بدکاری والے کاموں میں استعمال نہ کریں، کیونکہ بدکاری جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی کا ذریعہ ہے، وہیں رِزْق میں تنگی کا بھی سبب ہے۔ آیئے اس ضمن میں 3 فرامینِ مُصْطَفٰے سُنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: اَلزِّنَا یُوْرِثُ الْفَقْرَ یعنی بدکاری تنگدستی کا سبب ہے۔[2]
2. فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں زانی کو تنگدست کردوں گا، اگرچہ کچھ عرصہ بعد سہی۔[3]
3. فرمایا: بدکاری سے دُور رہو کہ اس کے چھ (6) نقصانات ہیں: 3 دُنیوی اور 3 اُخروی، دُنیوی نقصانات یہ ہیں کہ (1) اس کی وجہ سے چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے۔ (2) تنگدستی پیدا ہوتی ہے۔ اور (3) عمر کم ہو جاتی ہے۔ اُخروی نُقصانات یہ ہیں کہ (1) اس کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا غضب ہو گا۔

---

1 ... بخاری، کتاب الاستئذان، باب زنا الجوارح دون الفرج، ۴/۱۶۹، حدیث: ۶۲۴۳

2 ... شعب الایمان، الباب السابع والثلاثون ... الخ، باب فی تحریم الفروج، ۴/۳۶۳، حدیث: ۵۴۱۷

3 ... بحر الدموع لابن جوزی، الفصل السابع والعشرون، موبقات الزنی وعواقبہ، ص ۱۶۶

(2) حساب میں سختی ہو گی۔ اور (3) جہنم میں داخلہ ہو گا۔[1]

مٹا دے ساری خطائیں مری مٹا یا ربّ بنا دے نیک بنا نیک دے بنا یا ربّ

وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۸

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُود بھی تنگیِ رِزْق کا سبب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تنگیِ رِزْق کے اسباب میں سے ایک سبب سُود خوری بھی ہے جیسا کہ مروی ہے: اِیَّاکُمْ وَالرِّبَا فَاِنَّہٗ یُوْرِثُ الْفَقْرَ یعنی سُود سے بچو کہ یہ تنگدستی لاتا ہے۔[2] یاد رکھئے! سُود ایک ایسی بُرائی ہے جس نے ہمیشہ مَعِیْشَت و روزگار کو تباہ و برباد کیا ہے، قرآن و حدیث میں سُود کی نہایت سخت الفاظ میں بُرائی بیان کی گئی ہے، حتیٰ کہ سُود سے باز نہ آنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اسکے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے اعلانِ جنگ کیا گیا ہے۔ چنانچہ پارہ 3 سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 278 اور 279 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۚ وَ اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْۚ لَا تَظْلِمُوْنَ

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سُود اگر مسلمان ہو۔ پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کر لو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو نہ تم کسی کو نقصان

1…کنز العمال، کتاب الحدود، قسم الاقوال، الباب الثانی فی انواع الحدود، جزء۵، ۱۲۶/۳، حدیث: ۱۳۰۱۸

2…ارشاد الساری، کتاب مناقب الانصار، باب حدیث زید بن نفیل... الخ، ۳۴۳/۸، حدیث: ۳۸۲۸

وَ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ (پ۳، البقرۃ:۲۷۸، ۲۷۹) پہنچاؤنہ تمہیں نقصان ہو۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰواۘ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰواؕ (پ۳، البقرۃ: ۲۷۵)

ترجَمۂ کنز الایمان: وہ جو سُود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنادیا ہو۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سُود ہی کے مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع اور حرام کیا سُود۔

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: معنی یہ ہیں کہ جس طرح آسیب زدہ سیدھا کھڑا نہیں ہو سکتا، گرتا پڑتا چلتا ہے، قیامت کے روز سُود خوار کا ایسا ہی حال ہو گا کہ سُود سے اس کا پیٹ بہت بھاری اور بوجھل ہو جائے گا اور وہ اس کے بوجھ سے گِر پڑے گا۔ مزید فرماتے ہیں کہ اس آیت میں سُود کی حُرمت اور سُود خواروں کی شامت کا بیان ہے، سُود کو حرام فرمانے میں بہت حکمتیں ہیں، بعض ان میں سے یہ ہیں کہ ❀ سُود میں جو زیادتی لی جاتی ہے وہ ایک دوسرے سے مالی لین دین میں ایک مقدارِ مال کا بغیر بدل و عوض کے لینا ہے یہ سراسَر ناانصافی ہے۔ ❀ سُود کا رواج تجارتوں کو خراب کرتا ہے کہ سُود خوار کو بے محنت مال کا حاصل ہونا تجارت کی مشقتوں اور خطروں سے کہیں زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے اور تجارتوں کی کمی انسانی معاشرت کو ضَرَر (یعنی نقصان) پہنچاتی ہے۔ ❀ سُود کے رواج سے باہمی محبّت کے سُلوک کو نُقصان پہنچتا ہے کہ

جب آدمی سُود کا عادی ہو تو وہ کسی کو "قرضِ حسن" سے امداد پہنچانا گوارا نہیں کرتا۔ ❀ سُود سے انسان کی طبیعت میں درندوں سے زیادہ بے رحمی پیدا ہوتی ہے اور سُود خوار اپنے مقروض کی تباہی و بربادی کا خواہش مند رہتا ہے، اس کے علاوہ بھی سُود میں اور بڑے بڑے نقصان ہیں اور شریعت کی مُمانَعَت عین حکمت ہے۔[1]

سُود کی مذمت میں 4 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

1. رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے سُود لینے والے اور سُود دینے والے اور سُود کا کاغذ لکھنے والے اور اُس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ وہ سب برابر ہیں۔[2]
2. فرمایا: سُود کا ایک دِرہم جس کو جان کر کوئی کھائے، وہ چھتّیس (36) مرتبہ بدکاری سے بھی سخت ہے۔[3]
3. فرمایا: شبِ معراج میرا گزر ایک قوم پر ہوا، جس کے پیٹ گھر کی طرح (بڑے بڑے) ہیں، ان پیٹوں میں سانپ ہیں جو باہر سے دکھائی دیتے ہیں۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟۔ کہا: یہ سُود خور ہیں۔[4]
4. محسنِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: سُود سے (بظاہر) اگرچہ مال

1... خزائن العرفان، ص ۹۶ تا ۹۷ ملخصًا

2... مسلم، کتاب المساقاة...الخ، باب لعن أكل الربا و مؤكله، ص ۸۶۲، حدیث: ۱۵۹۸

3... مسند امام احمد، مسند الانصار، ۸/ ۲۲۳، حدیث: ۲۲۰۱۶

4... ابن ماجه، کتاب التجارات، باب التغليظ في الربا، ۳/ ۷۲، حدیث: ۲۲۷۳

زیادہ ہو، مگر نتیجہ یہ ہے کہ مال کم ہو گا۔[1]

علّامہ عبدُ الرؤف مَناوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: سُود کے ذریعے مال میں بڑی تیزی سے اضافہ ہوتا ہے مگر سُود لینے والے شخص پر (مال کی) تباہی وبربادی کے جو دروازے کھلتے ہیں، ان کی وجہ سے وہ مال کم ہوتے ہوتے بالآخر ختم ہو جاتا ہے۔[2] سُودی مال کی ہلاکت وتباہی کے بارے میں ارشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے۔

یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ یُرْبِی الصَّدَقٰتِ ط ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ ہلاک کرتا ہے سُود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو۔ (پ۳، البقرۃ: ۲۷۶)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیت سے 2 مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ مومن کے لئے سُود میں برکت نہیں یہ کافر کی غذا ہو سکتی ہے مومن کی نہیں، لہٰذا اپنے آپ کو کفّار پر قیاس نہ کرو، کافر سُود لے کر ترقی کرے گا مومن زکوٰۃ دے کر۔ دوسرے یہ کہ سُود کے پیسہ سے زکوٰۃ خیرات قبول نہیں ہوتے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن وحدیث کے ان واضح ارشادات کے باوجود بھی اگر کوئی سُود سے باز نہ آئے اور اسے اپنی معاشی ترقّی کا ضامن سمجھے تو یہ سَراسر نادانی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی ہو گی۔ یقیناً سُود اور اس کے علاوہ دیگر ناجائز ذرائع سے

1…مسند امام احمد، مسند عبداللہ بن مسعود، ۲/۵۰، حدیث: ۳۷۵۴

2…فیض القدیر، ۴/۶۲، تحت الحدیث: ۴۵۰۵

3…نور العرفان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۷۶ ملتقطاً

حاصل کردہ حرام مال دنیا و آخرت کی تباہی کا باعث ہے، آیئے اسی تعلق سے مالِ حرام کی تباہ کاریاں بھی ملاحظہ کیجئے۔

جیسی غذا ویسے کام

مالِ حرام کا ایک وبال یہ بھی ہے کہ جب لقمۂ حرام پیٹ میں پہنچتا ہے تو اس سے بننے والا خون انسان کو مزید بُرائیوں پر اُبھارتا ہے۔ یوں وہ بُرائیوں کے دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے اور اپنی عاقبت برباد کر بیٹھتا ہے۔ چنانچہ شیخِ اکبر امام مُحیُ الدِّین ابنِ عربی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کھایا جانے والا ہر لقمہ اپنے ہی جیسے افعال کا سبب بنتا ہے، یعنی اگر وہ لقمہ حرام کا ہو گا تو حرام کاموں کا سبب بنے گا، مکروہ ہو گا تو مکروہ اور اگر مباح ہو گا تو مباح کاموں کا سبب بنے گا اور اسی طرح اگر کھانا بابرکت ہو گا تو اچھے کاموں کا سبب بنے گا اور بندے کے افعال میں برکت اور زیادتی کا باعث ہو گا۔ (1)

لقمۂ حرام قبولیتِ دُعا میں رکاوٹ

لقمۂ حرام کا ایک وبال یہ بھی ہے کہ یہ دعاؤں کی قبولیت میں رکاوٹ کا سبب بن جاتا ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شَہَنْشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ایک شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے، جس کے بال پریشان اور بدن غبار آلود ہے اور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر یاربّ! یاربّ! کہتا ہے (یعنی دُعا مانگتا ہے) حالانکہ اس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام اور غذا حرام ہو تو پھر اُس کی دُعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔ (2)

---

1 ... تفسیر ابن عربی، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۷۶، ۱/۱۱۴

2 ... مسند امام احمد، مسند ابی ہریرہ، ۳/۲۲۰، حدیث: ۸۳۵۶

رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یارسول اللہ

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۳۲)

لقمۂ حرام قبولیتِ اعمال میں رکاوٹ

جس طرح لقمۂ حرام کی نحوست سے دُعاؤں کی قبولیت رُک جاتی ہے، اسی طرح نیک اعمال بھی قبولیت کی منزل تک نہیں پہنچ پاتے جیسا کہ مَحبوبِ ربُّ العالمین، جنابِ صادق وامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنی غذا پاک کر لو! تمہاری دُعائیں قبول ہوا کریں گی، اُس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم) کی جان ہے! بندہ حرام کا لقمہ اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے تو اس کے 40 دن کے عمل قبول نہیں ہوتے اور جس بندے کا گوشت حرام سے پلا بڑھا ہو، اس کے لئے آگ زیادہ بہتر ہے۔[1]

رِزْق کا ضامن کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایات سے معلوم ہوا کہ مالِ حرام ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ لہٰذا ایک مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ دنیا وآخرت کی بربادی اور رِزْق کی تنگی سے بچنے کے لئے سُود اور مالِ حرام سے کنارہ کشی اختیار کرے اور یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلے کہ دنیا میں بسنے والے تمام جاندار، خواہ ترقی یافتہ شہری ہوں یا کسی گاؤں کے دیہاتی، گھنے جنگلات میں رہنے والے حیوانات ہوں یا بلند وبالا درختوں کی چوٹی پر آباد پرندے، سمندر کی گہرائیوں میں رہنے والی مچھلیاں

1 … معجم الاوسط، ۵/۳۴، حدیث: ۶۴۹۵

ہوں یا پتھروں کے پیٹ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح و تقدیس کرنے والے کیڑے، ہر ایک کا رِزْق خدائے خالق و رازِق عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذمّے لے رکھا ہے۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (پ۱۲، ھود:۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رِزْق اللہ کے ذمّۂ کرم پر نہ ہو

جب خود اللہ ربُّ العالمین جَلَّ جَلَالُہ ہر جاندار کے رِزْق کا کفیل ہے تو ہمیں چاہئے کہ اسی کی ذات پر توکّل کریں اور سُود لے کر اپنے ہی مسلمان بھائیوں کو نقصان پہنچانے کے بجائے جائز اور حلال طریقے سے رِزْق طلب کریں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو نصیب میں ہے وہ ضرور ملے گا۔ دوعالَم کے مالِک و مختار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک رِزْق بندے کو تلاش کرتا ہے جیسے اس کی موت اسے تلاش کرتی ہے۔(1) لہٰذا اس حدیثِ پاک کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کامل بھروسا رکھنا چاہئے اور اس بات کو اپنے پلّے سے باندھ لینا چاہئے کہ رِزْق کی وُسعت و فراوانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا میں ہی پوشیدہ ہے، جب ہمارے معاشرے کا ہر فرد ظاہری اسباب کے ساتھ ساتھ رحمتِ الٰہی اور فضلِ خداوندی کا طالب ہوگا، اپنے دل میں تقویٰ و پرہیزگاری کا پودا لگائے گا، اپنے آپ کو گُناہوں سے بچائے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف دل میں پیدا کرے گا اور اُس پر کامل بھروسا کرے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے معاشرے میں خوشحالی کا راج ہوگا اور رِزْق میں ایسی خیر و برکت ہوگی جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاۙ(۲) وَّ یَرْزُقْهُ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے

---

1 ۔۔۔ صحیح ابن حبان، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی الحرص۔۔۔ الخ، ۴/۹۸، حدیث: ۳۲۲۷

مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ (پ۲۸، الطلاق:۲-۳) لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

تُو ڈر اپنا عنایت کر رہیں اس ڈر سے آنکھیں تَر مٹا خوفِ جہاں دل سے مٹا دنیا کا غم مولیٰ

وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۹۸

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

اسلام میں نظریۂ زکوٰۃ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِزْق میں تنگی اور معیشت میں زوال کا ایک سبب **زکوٰۃ** نہ دینا بھی ہے۔ یاد رکھئے! زکوٰۃ اسلام کا بنیادی رُکن اور اہم ترین مالی عبادت ہے۔ یہ ایسا خوبصورت نظام ہے، جس کے ذریعے مُعاشرے کے نادار اور محتاج لوگوں کو مالی مدد ملتی ہے۔ اگر سارے مالدار لوگ درست طریقے سے زکوٰۃ ادا کریں تو غربت و افلاس کا خاتمہ ہو جائے۔ قرآنِ کریم میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے بارے میں سخت وعید آئی ہے، چنانچہ ارشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۴﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔ (پ۱۰، التوبۃ:۳۴)

آیئے زکوٰۃ نہ دینے والوں کے بارے میں مالی نقصان اور معاشی بحران سے مُتَعَلِّق دو (2) فرامینِ

مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: جو قوم زکوٰۃ نہ دے گی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔[1]

2. ارشاد فرمایا: خشکی وتری میں جو مال تلف (یعنی ضائع) ہوتا ہے، وہ زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے تلف ہوتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "تنگدستی کے اسباب اور اس کا حل" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم واقعی معاشی پریشانیوں اور رِزْق کی تنگیوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ تنگیِ رِزْق کے اسباب کی معلومات حاصل کریں اور اُن سے بچنے کی کوشش کریں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃُ العلمیہ کی طرف سے تنگیِ رِزْق کے اسباب و علاج پر مشتمل نہایت مختصر اور بہت مفید رسالہ "**تنگدستی کے اسباب اور اس کا حل**" مرتب کیا گیا ہے، جس میں تنگدستی کی وجوہات، تجارتی معاملات میں قَسَم کا وبال، راشن میں بے برکتی کی وجہ، تنگدستی سے نجات اور رِزْق میں خیر و برکت کے حُصول کے مُتَعَلِّق انتہائی مُفید معلومات بیان کی گئی ہیں، تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی التجاء ہے کہ اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً حاصل کرکے نہ صرف خُود اس کا مطالعہ کیجئے بلکہ حسبِ استطاعت دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ثواب کی نیت سے تقسیم کرکے اس کے مطالعے کی ترغیب

---

1 ۔۔۔ معجم الاوسط، ۳/۲۷۵، حدیث: ۴۵۷۷

2 ۔۔۔ کنز العمال، کتاب الزکوۃ، قسم الاقوال، الفصل الثانی فی ترھیب مانع الزکوۃ، جز ۶، ۳/۱۳۱، حدیث: ۱۵۸۰۳

دِلائیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلسِ تراجم کی کوششوں سے اس رسالے کا انگلش، ہندی اور ملائی زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی رسالے میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ جس طرح روزی میں بَرَکت کی وجوہات ہیں اِسی طرح روزی میں تنگی کے بھی اسباب ہیں، اگر ان سے بچا جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت ہی بَرَکت دیکھیں گے۔ اس کے بعد امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مسلمانوں کی خیر خواہی کیلئے تنگدستی کے اَسباب بھی بیان فرمائے ہیں، آئیے سُنتے ہیں: ❀ بِغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانا، ❀ ننگے سر کھانا ❀ اندھیرے میں کھانا کھانا ❀ دروازے پر بیٹھ کر کھانا ❀ میت کے قریب بیٹھ کر کھانا ❀ جَنابَت (یعنی ناپاکی کی حالت میں) کھانا کھانا ❀ چارپائی پر بِغیر دستر خوان بچھائے کھانا ❀ نکلے ہوئے کھانے میں دیر کرنا ❀ چارپائی پر خود سرہانے بیٹھنا اور کھانا پائینتی (یعنی جس طرف پاؤں کئے جاتے ہیں اس حصے) کی جانب رکھنا ❀ دانتوں سے روٹی کُتَرنا، (برگر وغیرہ کھانے والے بھی احتیاط فرمائیں) ❀ چینی یا مِٹّی کے ٹُوٹے ہوئے برتن استعمال میں رکھنا، خواہ اِس میں پانی پینا (یاد رکھئے! برتن یا کپ کے ٹُوٹے ہوئے حصّے کی طرف سے پانی، چائے وغیرہ پینا مکروہ ہے، مِٹّی کے دراڑ والے یا ایسے برتن جن کے اندرونی حصّہ سے تھوڑی سی بھی مِٹّی اُکھڑی ہوئی ہو اُس میں کھانا نہ کھائیے کہ مَیل کچیل اور جراثیم پیٹ میں جاکر بیماریوں کا سبب بن سکتے ہیں) ❀ کھائے ہوئے برتن صاف نہ کرنا، جس برتن میں کھانا کھایا اُسی میں ہاتھ دھونا ❀ کھانے پینے کے برتن کُھلے چھوڑ دینا، (کھانے پینے کے برتن بِسْمِ اللہ کہہ کر ڈھانک دینے چاہئیں کہ بلائیں اُترتی ہیں اور خراب کر دیتی ہیں پھر وہ کھانا اور مُشروب بیماریاں لاتا ہے) ❀ روٹی کو

خوار رکھنا کہ بے ادبی ہو اور پاؤں میں آئے۔[1] حضرتِ سیِّدُنا امام بُرہانُ الدّین زَرنُوجی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تنگدستی کے جو اَسباب بیان فرمائے ہیں اُن میں یہ بھی ہیں۔❀زیادہ سونے کی عادت(اس سے جہالت بھی پیدا ہوتی ہے)❀بے لباس ہو کر سونا❀بے حیائی کے ساتھ پیشاب کرنا(لوگوں کے سامنے عام راستوں پر بِلا تکلُّف پیشاب کرنے والے غور فرمائیں)❀دستر خوان پر گرے ہوئے دانے اور کھانے کے ذرّے وغیرہ اُٹھانے میں سُستی کرنا❀پیاز اور لہسن کے چھلکے جلانا❀گھر میں کپڑے سے جھاڑو نکالنا❀رات کو جھاڑو دینا❀ کُوڑا گھر ہی میں چھوڑ دینا❀مَشائخ کے آگے چلنا❀والِدَین کو ان کے نام سے پُکارنا❀دروازے کے ایک حصّے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہونا❀بیتُ الخَلا میں وُضو کرنا❀بدن ہی پر کپڑا وغیرہ سی لینا❀چہرہ لباس سے خشک کرلینا❀گھر میں مکڑی کے جالے لگے رہنے دینا❀نماز میں سُستی کرنا❀نمازِ فَجر کے بعد مسجِد سے جلدی نکل جانا❀صبح سویرے بازار جانا❀دیر گئے بازار سے آنا❀اپنی اولاد کو بد دعائیں دینا(اکثر عورتیں بات بات پر اپنے بچوں کو بد دعائیں دیتی ہیں اور پھر تنگدستی کے رونے بھی روتی ہیں)❀گناہ کرنا خُصُوصاً جھوٹ بولنا❀چراغ کو پھونک مار کر بجھا دینا❀ٹُوٹی ہوئی کنگھی استِعمال کرنا❀ماں باپ کیلئے دعائے خیر نہ کرنا❀عِمامہ بیٹھ کر باندھنا اور❀پاجامہ یا شلوار کھڑے کھڑے پہننا❀نیک اعمال میں ٹال مٹول(ٹال۔مَ۔ٹول) کرنا۔[2]

عمل کا ہو جذبہ عطا یا الٰہی گُناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی

وسائل بخشش مُرمّم، ص ۱۰۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . سنی بہشتی زیور ص ۵۹۵ تا ۶۰۱ ملخصًا

2 . . . تعلیم المتعلم طریق التعلم، ۷۳ تا ۷۶

مدنی قافلہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیوں میں دل لگانے، گُناہوں سے خُود کو بچانے، تنگدستی کی آفت سے پیچھا چُھڑانے اور دُنیاو آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں پانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ساتھ ہی ساتھ 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام، سنّتوں کی تربیت کیلئے راہِ خُدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کرنا بھی ہے۔اَحادیثِ مُبارَکہ میں جا بَجا راہِ خُدا میں سفر کے فَضائل بیان کئے گئے ہیں جیسا کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جس شخص کے پاؤں راہِ خُدا میں خاک آلود ہوں، اُنہیں جہنّم کی آگ نہ چُھوئے گی۔[1] لہٰذا ہم سب کو بھی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے کے فضائل کو حاصل کرنے اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنالینا چاہئے۔

مدنی قافلوں میں سفر کرنے سے کیا کیا حاصل ہو گا، آیئے! اشعار کی صورت میں سُنتے ہیں، چنانچہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
قرض ہوگا اَدا آکے مانگو دُعا پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو
دُکھ کا دَرماں ملے آئیں گے دن بھلے ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو
غم کے بادل چَھٹیں خُوب خُوشیاں ملیں دل کی کلیاں کِھلیں قافلے میں چلو
مال چوری ہوا یا کہیں گُم گیا خیر ہوگی سُنیں قافلے میں چلو

---

1 ...بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب من اغبرت قدماہ...الخ، ۲/۲۵۷، حدیث: ۲۸۱۱

تنگدستی مٹے دُور آفت ہٹے لینے کو برکتیں قافلے میں چلو

وسائلِ بخشش مُرمّم، ص٦٦٩تا٦٧٢

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، آیئے ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں:

میں نے ویڈیو سینٹر کیوں بند کیا؟

لانڈھی (باب المدینہ، کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: ہمارے علاقے میں ایک ویڈیو سینٹر کے باہر دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائی اصلاحِ اُمّت کی کُڑھن میں گرمی کی تپش اور سردی کی ٹھنڈک کی پروا کئے بغیر مُستَقِل مِزاجی سے چوک درس دیا کرتے تھے۔ اسلامی بھائی اس ویڈیو سینٹر کے مالک کو بھی درس میں شرکت کی دعوت دیتے رہتے لیکن وہ روزانہ مصروفیت کا کہہ کر معذرت کرلیتا بالآخر ایک دن چوک درس میں شرکت کر ہی لی۔ جب مبلغِ دعوتِ اسلامی نے درس شروع کیا تو خوفِ خدا اور عشقِ مُصطفٰے سے بھرپور الفاظ تاثیر کا تیر بن کر ان کے دل میں پیوست ہوگئے۔ دل و دماغ پر چھائے غفلت کے پردے ہٹ گئے۔ ان پر چوک درس کی برکت سے فکرِ آخرت غالب آگئی۔ جب مبلغِ دعوتِ اسلامی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی تو فوراً راضی ہوگئے اور یوں وہ ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرنے اور دیگر مدنی کاموں میں حصہ لینے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تھوڑے ہی عرصے میں ان میں مُثبت تبدیلی آنے لگی۔ انہوں نے اپنے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کرلی اور گُناہوں میں مبتلا کرنیوالا کاروبار (ویڈیو سینٹر) ختم کردیا اور دھاگہ، لیس کا کام شروع کردیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے ویڈیو سینٹر کے مالک میں کیسی زبردست مُثبت تبدیلیاں رونما ہوئیں کہ نہ صرف وہ نیک اجتماعات میں شرکت کرنے لگے بلکہ ویڈیو سینٹر جیسا بُرا کاروبار بھی چھوڑ دیا۔ یقیناً اگر سارے مُسلمان کاروبار اور دیگر مُعاملات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی والے کام ترک کر دیں اور اس کی یاد کو اپنے دل میں بسا لیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے قوی امید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے رِزْق میں ایسی برکت عطا فرمادے کہ ان کے معاشی مسائل کا نام ونشان بھی باقی نہ رہے۔

رِزْق میں برکت کے ذرائع

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ جس طرح رِزْق کی تنگی اور معیشت کی تباہی سے نجات کے لئے تنگدستی کا سبب بننے والی چیزوں سے بچنا ضروری ہے، اسی طرح رِزْق کی فراوانی اور معیشت کی ترقّی کے لئے رِزْق میں وسعت اور خیر وبرکت پیدا کرنے والی چیزوں کو اختیار کرنا بھی انتہائی ضروری ہے۔ آیئے رِزْق میں برکت پیدا کرنے والے چند مدنی پھول سُنتے ہیں۔ چنانچہ

❀ رشتے داروں اور بالخصوص ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا۔[1] ❀ تقویٰ اختیار کرنا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا (گناہوں کو ترک کرنا) ❀ نمازِ چاشت پڑھنا (کہ یہ عمل رِزْق میں برکت کیلئے بے حد مفید اور مجرب ہے) ❀ قرآنِ پاک کی مختلف سورتیں پڑھنا مثلاً سورۃُ الملک، سورۃُ المزمل، سورۃُ اللیل اور سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ اور خصوصاً سُورۂ واقعہ کی تلاوت کرتے رہنا بھی فراخیِ رِزْق کا سبب ہے

---

1 . . . بخاری، کتاب الادب، باب من بسط . . . الخ، ۴/۹۷، حدیث: ۵۹۸۶

❀ صدقات ادا کرنا ، حدیثِ پاک میں ہے اَسْتَنْزِلُوا الرِّزْقَ بِالصَّدَقَۃِ ترجمہ:صدقات کے ذریعے رِزْق طلب کرو۔[1] ❀ صبح سویرے جاگنا(اور فجر کی نماز ادا کرنا)نعمتوں میں اضافے کا باعث بنتا ہے ❀ لوگوں سے خندہ پیشانی وخوش کلامی بھی رِزْق کو بڑھاتی ہے۔ ❀ اپنے گھر کے ماحول اور گھر کے برتنوں وغیرہ کو صاف ستھرا رکھنا رِزْق میں خیر و برکت کا ذریعہ ہیں۔ ❀ پانچوں نمازوں کی ادائیگی اور ان میں خشوع و خضوع اور تعدیلِ ارکان کا لحاظ کرتے ہوئے واجبات، سُنن اور آداب کا پوری طرح لحاظ رکھنا رِزْق میں خیر وبرکت کا ذریعہ ہیں۔[2] ❀ مسجد میں اذان سے پہلے پہنچنا رِزْق میں خیر و برکت کا ذریعہ ہیں ، ہمیشہ باوضو رہنا رِزْق میں خیر و برکت کا ذریعہ ہیں ، نمازِ عشا کے بعد دُنیوی بات چیت نہ کرنا رِزْق میں خیر وبرکت کا ذریعہ ہیں ، غیر مفید اور فضول باتوں سے اجتناب کرنا بھی رِزْق میں خیر و برکت کا ذریعہ ہیں ❀ اپنے بچّوں کی امی کے لباس اور نفقہ (یعنی خرچ اور کھانے وغیرہ) میں وسعت کرنا۔ ❀ عاشوراء (یعنی دس(10) مُحَرَّمُ الحرام) کے دن اپنے بال بچوں کے کھانے پینے میں خوب فراخی اور کشادگی کرنا۔[3] ❀ رات دن اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگنا۔[4] ❀ ابتدائے دن میں گھر کے اندر بسم اللہ اور سورۂ اِخلاص پڑھ لینا۔ ❀ کھانے سے پہلے اور بعد وُضُو (یعنی ہاتھ منہ دھونا)۔[5] ❀ دِین کے احکامات پر پابندی سے عمل کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرنا۔[6] ❀ طہارت و

1...الکامل فی ضعفاء الرجال، حبیب بن ابی حبیب، ۳/۳۲۶
2...راہِ علم، ص۱۰۵ ماخوذاً
3...ماثبت بالسنۃ، ص۱۷
4...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، رقم ۱۷۱۹۹، ۱۰/۲۲۱
5...کَنزُالعُمّال، ۱۰۶/۱۰ ۱ حدیث: ۴۰۷۵۵
6...شعب الایمان، ۲۱۹/۶، حدیث: ۷۹۴۷

پاکیزگی اختیار کرنا۔ ❀ دستر خوان پر گرے ہوئے ٹکڑوں کو چُن چُن کر کھانا۔[1] ❀ نمازِ تہجُّد پڑھتے رہنا، توبہ کی کثرت کرتے رہنا اور فجر کی سُنَّتوں اور فرضوں کے درمیان سترّ (70) بار اِستِغْفار کرنا، گھر میں آیۃُ الکُرسی پڑھنا اور بکثرت دُرُود شریف پڑھنا۔[2] ❀ قرآنِ کریم اور دِینی کتابیں مدرسوں کیلئے وقْف کرنا ❀ دوسروں تک علمِ دین پہنچانا اگرچہ قرآن کی ایک آیت یا دِین کا ایک مسئلہ ہو بھی رِزْق میں خیر و برکت اور وُسعت کا ذریعہ ہے۔

آیئے احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں ترقیِ معیشت اور رِزْق میں برکت سے مُتَعَلِّق تین (3) مزید مدنی پھول مُلاحظہ کیجئے۔

رِزْق میں برکت کے روحانی علاج

﴾1﴿ نبیوں کے تاجْوَر، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے اِستِغْفَار کو اپنے اوپر لازم کرلیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ہر پریشانی دُور فرمائے گا اور ہر تنگی سے راحت عطا فرمائے گا اور اسے ایسی جگہ سے رِزْق عطا فرمائیگا، جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو گا۔[3]

﴾2﴿ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: ایک صحابی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) خدمتِ اقدس (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم) میں حاضر ہوئے اور عرض کی: دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیر لی۔ فرمایا: کیا وہ تسبیح تمہیں یاد نہیں جو تسبیح ہے ملائکہ کی اور جس کی برکت سے روزی دی جاتی ہے۔ خلقِ دنیا آئے گی تیرے پاس ذلیل و خوار ہو کر، طلوعِ فجر کے ساتھ 100 بار کہا کر ”سُبْحٰنَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ اللہِ الْعَظِیْم وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللہ“

1... اتحاف السادة المتقين، الباب الاول، ۵/۵۹۷

2... سنی بہشتی زیور، ص۶۰۹، ملخصًا

3... ابن ماجه، كتاب الادب، باب الاستغفار، ۴/۲۵۷، حديث: ۳۸۱۹

[1]اُن صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو سات دن گزرے تھے کہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: حضور! دنیا میرے پاس اس کثرت سے آئی، میں حیران ہوں کہاں اُٹھاؤں کہاں رکھوں۔[2]

﴿3﴾ حضرت سَیِّدُنا سَہل بن سَعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضورِ اَقْدَس، شفیعِ روزِ مَحْشَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضر ہو کر اپنی مفلسی کی شکایت کی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا، جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو اور اگر کوئی نہ ہو تو مجھ پر سلام عرض کرو اور ایک بار قُلْ ھُوَاللہ شریف پڑھو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنا مالا مال کر دیا کہ اس نے اپنے ہمسایوں اور رشتہ داروں کی بھی خدمت کی۔[3]

مجلسِ تراجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی ساری دُنیا میں عشقِ رسول کی شمعیں روشن کرنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے اب تک 100 سے زائد شُعبہ جات کے ذریعے دینِ مَتین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی شُعبوں میں سے ایک شعبہ "مجلسِ تَراجِم" بھی ہے، جو امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا مُختلف زَبانوں میں تَرجمہ کرنے کی خِدمت سَر اَنجام دے رہا ہے تاکہ اُردو پڑھنے والوں کے ساتھ ساتھ دُنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ بھی فیض یاب ہو سکیں اوران کا بھی یہ مدنی ذِہن بن جائے کہ مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اِنتہائی قلیل عرصہ میں اب تک اس مجلس کے

1...لسان المیزان، حرف العین، ۴/۳۰۴، حدیث: ۵۱۰۰

2...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۲۸

3...الجامع لاحکام القرآن، للقرطبی، ۲۰/۲۳۱

تحت دُنیا کی تقریباً 35 مختلف زبانوں میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت سی تَصانیف اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا تَرجمہ ہو چُکا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا خُود بھی مُطالَعہ کریں اوراپنے دوست واَحباب کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلائیں، خوشی و اِیصالِ ثواب کے اجتماعات میں تقسیمِ رسائل کا سلسلہ بھی جاری رکھیں اور ہو سکے تو نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیّت سے تحائف میں کتب ورسائل دیتے رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے آج کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں سُنا کہ ❀ جو خوش نصیب لوگ کھانا کھاتے وقت کھانے کی سنّتوں اور آداب کا خیال رکھتے ہیں اور ❀ مل جُل کر کھانا کھاتے ہیں ❀ نیز رِزْق کی قدر کرتے ہوئے کھانے کے گِرے ہوئے ذرّات چُن چُن کر کھالیتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے رِزْق میں خیر وبرکت عطا فرماتا ہے ❀ اس کے برعکس جو لوگ رِزْق کی ناقدری کرتے ہیں، وہ تنگیِ رِزْق میں مبتلا ہو جاتے ہیں بلکہ ❀ حدیثِ پاک کی روشنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اس عظیم نعمت کی بے حُرمتی کرنے والوں سے یہ نعمت ایسی رُوٹھتی ہے پھر واپس نہیں آتی ❀ لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تمام نعمتوں کی قدر کرنی چاہئے کہ نعمتوں کی ناشکری بھی زوالِ نعمت کا سبب ہوتی ہے ❀ رِزْق کی محرومی سے بچنے کے لئے گُناہوں سے توبہ کرنا بھی ضروری ہے کہ حدیثِ پاک کی رُو سے گُناہوں کی نحوست کی وجہ سے انسان رِزْق سے محروم کر دیا جاتا ہے ❀ رِزْق میں خیر و برکت کے خواہشمند کو چاہئے کہ ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ مال سے صدقہ کرے ❀ زکوۃ فرض ہونے کی صورت میں زکوۃ ادا کرے ❀ ماں باپ کی خُوب خدمت کرے ❀ بیوی بچوں پر خرچ کرنے کے معاملے میں کنجوسی سے کام نہ لے

❀ روزگار اور دیگر معاملات میں سچ اور دیانت داری سے کام لے ❀ اِسْتِغْفَار اور ذکر و دُرود کی کثرت کرے ❀ رِزْق وغیرہ تمام معاملات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کامل بھروسا کرے ❀ فرض نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ زہے نصیب اشراق وچاشت اور تہجد کا بھی اہتمام کرے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام مسلمانوں کی مشکلوں کو آسان فرمائے، ہمیں سچا پکا نمازی بنائے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں مرتے دم تک استقامت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

بات چیت کرنے کے اہم مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے بات چیت کے حوالے سے چند اہم مدنی پھول سنتے ہیں: ❀ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ❀ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چلّا چلّا کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❀ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ❀ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سنت سے ثابت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ❀ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے۔[1] اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔[2]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

1...فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۱۲۷

2...کتابُ الصَّمت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ۷/۲۰۴ حدیث: ۳۲۵

تم سُدھر جاؤ گے گر اِدھر آؤ گے سیکھنے سنّتیں، قافِلے میں چلو
فضلِ مولیٰ سے جب آئیں گے پائیں گے جذبۂ علم دیں قافِلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سُلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعے کے دن اور رات میں سو (100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو (100) حاجتیں پُوری فرمائے گا، سَتَّر (70) آخرت کی اور تیس (30) دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مُقرَّر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یُوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلاشُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہو گا، جیسا میری حیات میں ہے۔ [1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے
(حدائقِ بخشش ص، ۲۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ جمع الجوامع، حرف المیم، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم بڑوں کے اَدب واِحْترام سے مُتَعَلِّق مدنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ ہمارا پیارا مذہب، دِینِ اسلام ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ جو عُمر اور مقام و مرتبے میں ہم سے چھوٹے ہیں، ہم ان کے ساتھ شفقت و مَحَبَّت کا برتاؤ کریں اور جو عُمر میں، علم میں، عُہدے اور مَنْصَب میں ہم سے بڑے ہیں ان کا ادب واِحترام بجالائیں۔ دن بھر میں ہمارا اپنے

---

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بڑوں سے کسی نہ کسی وجہ سے رابطہ ضرور رہتا ہے، ہمارے بڑوں میں ماں باپ، چچا تایا، خالو، ماموں، بڑے بہن بھائی دیگر رشتہ دار، اَساتذہ، پیر و مُرشد اور عُلما و مَشائخ اور تمام ذِی مرتبہ لوگ شامل ہیں۔ ہمیں ان کی تعظیم و تکریم کرنے کا حکم ہمارے پیارے پیارے آقا، دوعالم کے داتا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے، آیئے! اس بارے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دو فرامین سُنتے ہیں:

1. **وَقِّرِ الْكَبِيْرَ وَارْحَمِ الصَّغِيْرَ تُرَافِقْنِيْ فِي الْجَنَّةِ** یعنی بڑوں کی تعظیم و توقیر کرو اور چھوٹوں پر شَفْقت کرو، تم جنَّت میں میری رفاقت پالو گے۔ (شعب الایمان، باب فی رحم الصغیر و توقیر الکبیر، ۷/۴۵۸، حدیث: ۱۰۹۸۱)
2. تم اپنی مجالس کو عالم کے علم، بُوڑھے کی عمر اور سُلطان کے عُہدے کی وجہ سے کُشادہ کر دیا کرو۔"

(کنز العمال، کتاب الصحبہ من قسم الاقوال، باب الایمان، ج ۹، رقم ۲۵۴۹۵، ص ۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اپنے سے بڑوں کی عزّت و تعظیم کرنا باعثِ نجات اور جنَّت میں نبیِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رفاقت کا باعث ہے، ہمارے اَسلاف اپنے بُزرگوں کا کس قدر ادب واِحترام کرتے تھے، آیئے! اس کی ایک جھلک مُلاحظہ کرتے ہیں، چُنانچہ

ماں کا ادب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے **"سمندری گنبد"** صفحہ 4 پر ایک حکایت نقل فرمائی

ہے، آیئے! اس حکایت کو انتہائی توجہ سے سُنئے اور ماں کی دُعائیں لینے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ سردیوں کی ایک سخت رات میری ماں نے مجھ سے پانی مانگا، میں پانی کا برتن بھر کرلے آیا مگر ماں کو نیند آگئی تھی، میں نے جگانا مُناسب نہ سمجھا، پانی کا برتن لئے اس اِنتظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں، کھڑے کھڑے کافی دیر ہو چکی تھی اور برتن سے کچھ پانی بہ کر میری اُنگلی پر جَم کر برف بن گیا تھا۔ بہر حال جب والدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے برتن پیش کیا، برف کی وجہ سے چپکی ہوئی اُنگلی جوں ہی برتن سے جُدا ہوئی اس کی کھال اُدھڑ گئی اور خُون بہنے لگا، ماں نے دیکھ کر فرمایا یہ کیا؟ میں نے سارا ماجرا عرض کیا تو انہوں نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس سے راضی ہوں تُو بھی اس سے راضی رہ۔(نزھۃ المجالس ۱/۲۶۱)

مُطیع اپنے ماں باپ کا کر میں انکا
ہر اک حکم لاؤں بجا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص101)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرتِ سَیِّدُنا بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کتنے خُوبصورت انداز میں اپنی والدہ کا احترام کیا، اُنہیں نیند سے جگانا مُناسب نہ سمجھا اوران کے ادب کی وجہ سے سخت سردی میں ساری رات کھڑے کھڑے گُزار دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اس اَدا سے خُوش ہو کر آپ کی والدہ محترمہ نے دل سے دُعا دی کہ ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس سے راضی ہوں تُو بھی اس سے راضی رہنا“۔ ہمیں بھی اپنے بُزرگوں کے ادب بھرے انداز کو اپناتے ہوئے

والدین کا ادب واحترام کرنا چاہیے کہ ماں باپ کی عزّت کرنا، اُن کی خدمت کرنا یقیناً بڑی سعادت کی بات ہے۔ اگر ہم ان کے ساتھ اچھے روّیے سے پیش آئیں گے، ان کی عزّت کریں گے تو ہو سکتا ہے کہ خوش ہو کر ان کے دل سے ہمارے حق میں کوئی ایسی دُعا نکل جائے جو ہماری دُنیا و آخرت کی بھلائی کا سبب بن جائے۔ دِینِ اسلام نے ہمیں والدین کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے اور ان سے اِنتہائی نرم لہجے میں گُفتگو کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ پارہ 15 سُورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 24،23 میں ارشادِ رَبُّ الاَنام ہے:

وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ-اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا(۲۳) وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًاؕ(۲۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہُوں (اُف تک) نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔ اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے ربّ تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن (چھوٹی عمر) میں پالا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مُبارکہ کی تفسیر میں ہے کہ اللہ تعالٰی نے اپنی عبادت کا حکم دینے کے بعد اس کے ساتھ ہی ماں باپ سے اچھا سُلُوک کرنے کا حکم دیا، اس میں حکمت یہ ہے کہ انسان کے وُجود کا حقیقی سبب اللہ تعالٰی کی تخلیق اور ایجاد ہے جبکہ ظاہری سبب اس کے ماں باپ ہیں اس لئے اللہ تعالٰی نے پہلے انسانی وُجود کے حقیقی سبب کی تعظیم کا حکم دیا، پھر اس کے ساتھ ظاہری سبب کی تعظیم کا حکم دیا آیتِ (مُبارَکہ) کا معنٰی یہ ہے کہ تمہارے رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے حکم فرمایا کہ تم اپنے والدین

کے ساتھ اِنتہائی اچھے طریقے سے نیک سُلُوک کرو کیونکہ جس طرح والدین کا تم پر احسان بہت عظیم ہے تو تم پر بھی لازم ہے کہ تم بھی ان کے ساتھ اسی طرح نیک سُلُوک کرو۔(صراطُ الجنان، ج۵، ص۴۴۰) اگر تمہارے والدین پر کمزوری کا غلبہ ہو جائے اور ان کے اَعْضا میں طاقت نہ رہے اور جیسا تم بچپن میں اُن کے پاس بے طاقت تھے، ایسے ہی وہ اپنی آخری عمر میں تمہارے پاس ناتواں رہ جائیں تو اِن سے اُف تک نہ کہنا یعنی ایسا کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا، جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ بوجھ ہے اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خُوبصورت، نرم بات کہنا اور حُسنِ ادب کے ساتھ اُن سے خطاب کرنا۔

(خازن، الاسراء، تحت الآیۃ:۲۳، ۳/ ۱۷۰-۱۷۱، صراط الجنان، ج۵، ص۴۴۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیتِ کریمہ اوراس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے والِدَین کے ساتھ حُسنِ سُلُوک کا حکم دیا ہے اور خُصوصاً ان کے بُڑھاپے میں زیادہ خدمت کی تاکید فرمائی ہے ۔یقیناً ہمارے والدین کے ہم پر بے حد اِحسانات ہیں، اُنہوں نے پیدائش کے بعد ہماری اچھی پرورش کی، کبھی بیمار ہوئے تو ساری ساری رات جاگ کر اپنی نیند کی قُربانی دی، ہمیں رِزقِ حلال کھلایا پلایا، اعلیٰ تعلیم یا کوئی ہُنر سکھانے کیلئے فیسیں اَدا کیں، ساری زندگی ہمارے سُکھ چین کیلئے خُود مشکلیں برداشت کیں، ہمارے مُشکل حالات میں اپنی اِسْتطاعت کے مطابق ہمارا ساتھ نبھایا، الغرض ہم والدین کے جتنے اِحسانات شُمار کرتے جائیں، ہر ایک میں ماں باپ کی قربانیاں ہی نظر آئیں گی۔ ہمیں بھی چاہیے کہ احسان کا بدلہ احسان سے چُکاتے ہوئے ان کے بُڑھاپے میں ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کریں، اگرچہ ان کی باتیں مزاج کے خِلاف ہوں، مارپیٹ تو دُور کی بات انہیں جھڑکیں بھی نہیں، ہر وقت شفقت و محبت سے پیش آئیں، ان کے کھانے پینے کا خیال رکھیں، ان کے پاس بیٹھ کر ان کا دل بہلانے کی کوشش کریں، بیمار ہو جائیں تو بہتر علاج کروائیں، اگر ملک سے باہر ہوں تب بھی اپنی دُوری کا احساس نہ دلائیں، فون پر بات کریں جدید ٹیکنالوجی سے فائدہ

اُٹھاتے ہوئے انٹرنیٹ کے ذریعے ویڈیو کال پر ان کی زیارت کریں، بُڑھاپے میں ماں باپ بچوں جیسی حرکتیں کرنے لگتے ہیں، بسا اوقات سخت بُڑھاپے میں اکثر بِستر ہی پر بَول وبَراز (یعنی گندگی) ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے عُموماً اَولاد بیزار ہو جاتی ہے، مگر یاد رکھئے! ایسے حالات میں بھی ماں باپ کی خدمت لازِمی ہے۔ بچپن میں ماں بھی تو بچّے کی گندگی برداشت کرتی ہے۔ بُڑھاپے اور بیماریوں کے باعث ماں باپ کے اندر خواہ کتنا ہی چِڑچِڑا پن آجائے، بِلا وجہ لڑیں، چاہے کتنا ہی جھگڑیں اور پریشان کریں، صَبر، صَبر اور صَبر ہی کرنا اور ان کی تعظیم بجا لانا ضَروری ہے۔ اُن سے بدتمیزی کرنا، ان کو جھاڑنا وغیرہ دَرکنار اُن کے آگے ”اُف“ تک نہیں کرنا ہے، ورنہ بازی ہاتھ سے نکل سکتی اور دونوں جہانوں کی تباہی مُقدَّر بن سکتی ہے کہ والِدَین کا دل دُکھانے والا آخرت میں تو عذابِ نار کا حقدار ہو گا، بسااَوقات دُنیا میں بھی لوگوں کیلئے عبرت کا نشان بن جاتا ہے، جیسا کہ

ماں کے گستاخ کو زمین زندہ نگل گئی!

کسی گاؤں میں ایک کِسان کے گھر کے اندر ساس بَہُو کے درمیان ہمیشہ ٹھنی رہتی تھی، کئی بار کِسان کی بیوی رُوٹھ کر میکے چلی گئی اور وہ مِنّت سَماجت کرکے اُس کو لے آیا۔ آخِری بار بیوی نے کسان سے کہہ دیا کہ اب اِس گھر کے اندر میں رہوں گی یا تمہاری ماں۔ کِسان اپنی بیوی پر لٹّو تھا، اِس نادان نے دل ہی دل میں طے کر لیا کہ روز روز کے جھگڑے کا حل یِہی ہے کہ ماں کو راستے سے ہٹا دیا جائے۔ چُنانچِہ ایک بار وہ کسی حِیلے سے ماں کو اپنے گنّے کے کھیت میں لے گیا، گنّے کاٹتے کاٹتے موقع پا کر ماں کا رُخ کر کے جُوں ہی اُس پر کلہاڑی کا وار کرنا چاہا ایک دَم زمین نے اُس کِسان کے پاؤں پکڑ لئے، کلہاڑی ہاتھ سے چُھوٹ کر دُور جا پڑی اور ماں گھبرا کر چِلاّتی ہوئی گاؤں کی طرف بھاگ نکلی۔ زمین نے آہِستہ آہِستہ کسان

کو نگلنا شُروع کر دیا، وہ گھبرا کر چیختا رہا اور اپنی ماں کو پُکار پُکار کر مُعافی مانگتا رہا۔ لیکن ماں بَہُت دُور جا چُکی تھی، کچھ دیر بعد جب لوگ وہاں پہنچے تو وہ چھاتی تک زمین میں دھنس چُکا تھا، لوگ اُسے نکالنے کی ناکام کوششیں کرتے رہے مگر زمین اُسے نگلتی ہی رہی یہاں تک کہ وہ زمین کے اندر سَما گیا۔

(نیکی کی دعوت، ص۴۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے والدہ کی نافرمانی کرنے والے کا عبرت ناک انجام سُنا، ہمارے معاشرے میں عموماً والدہ کو تو پھر کسی قدر اہمیت دی جاتی ہے مگر بدقسمتی سے والد صاحب کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ باپ ہی کی بدولت "ماں" کی نعمت ملتی ہے، پورے گھر کا معاشی بوجھ یہ اپنے کندھوں پر اُٹھاتے ہیں، ننّھے سے بچے کو اُنگلی پکڑ کر چلنا سکھاتے اور پھر معاشرے میں سر اُٹھا کر چلنے کے گُر بتاتے ہیں۔ اگر ماں کے قدموں تلے جنّت ہے تو باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے، باپ کی رِضا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ہے۔ آیئے باپ کی اہمیت و فضیلت سے متعلق **3 فرامینِ مصطفٰے** سنئے:

1. والد کی رِضا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا ہے اور والد کی ناراضی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء من الفضل فی رضاء الوالدین، ۳/ ۳۶۰، حدیث: ۱۹۰۷)
2. والد کی اطاعت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت ہے اور والد کی نافرمانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی ہے۔ (معجم أوسط، ۱/ ۶۱۴، حدیث: ۲۲۵۵)
3. والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے چاہے تو اسے ضائع کر دو اور چاہے تو اس کی حفاظت کرو۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۳/ ۳۵۹، حدیث: ۱۹۰۶)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادِری

رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سمجھاتے ہوئے مدنی تربیت کے مدنی پھول اِرشاد فرماتے ہیں:

دل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا
ورنہ ہے اس میں خَسارہ آپ کا

(وسائلِ بخشش ص713)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو اپنے بڑوں بالخصوص والدین کو ناراض کرتا ہے، ان کا دل دُکھاتا ہے، ان کی عزّت نہیں کرتا اور ان کے ساتھ بُرے سُلُوک سے پیش آتا ہے تو وہ شخص سخت گناہگار اور دُنیا و آخرت میں عذاب کا حقدار ہو جاتا ہے اور ایسے شخص کو مُعاشرے میں بھی عزّت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ یاد رکھئے! والدین سے نسبت کی وجہ سے دادا، دادی، نانا، نانی نیز ہر عمر رسیدہ بزرگوں کا بھی احترام ہم پر لازم ہے، کیونکہ یہ اِسلامی مُعاشرے کی اِنفرادِیَّت اور خصوصِیَّت ہے کہ وہ بوڑھوں اور ضعیفوں کو بھی بلندیوں سے ہم کَنار کرتا ہے، اِسلام میں بوڑھوں کو بوجھ سمجھ کر گھر سے نکال دینے اور انہیں کسی **"اولڈ ہاؤس"** (Old House) میں جمع کروا دینے کا کوئی تصوُّر نہیں، اِسلام کا طُرَّۂ اِمتیاز ہے کہ اس نے جوانوں کو بوڑھوں کے ساتھ ادب و احترام سے پیش آنے اور ان کی عزّت و مقام کی حفاظت کرنے کی ترغیب دی ہے، پہلے زمانے میں جب کوئی نوجوان کسی بوڑھے آدمی کے آگے چلتا تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے (اس کی بے اَدَبی کی وجہ سے) زمین میں دھنسا دیتا تھا۔ (روح البیان، ۹/۶۲)

ایک روایت میں ہے کہ جو جوان کسی بوڑھے کا اس کی عمر کی وجہ سے اِکرام کرے، اس کے بدلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کے ذریعے اس کی عزّت افزائی کرواتا ہے۔" (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی اجلال الکبیر، ج۳، رقم ۲۰۲۹، ص ۴۱۱)

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے بڑوں کا ادب کریں، ان کے حکم کی فوراً تعمیل کریں تاکہ دُنیا میں عزّت پانے اور آخرت کی رُسوائی سے خود کو بچانے میں کامیاب ہوسکیں۔ ہمارے بُزرگانِ دین اپنے مُتعلقین و محبین کو بڑوں کے ساتھ ادب واِحترام سے پیش آنے اور ان کی عزّت کرنے کی نصیحت فرماتے تھے، چنانچہ

بڑوں کا ادب کرنے کی نصیحت:

امامِ اعظم ابُوحنیفہ حضرت نُعمان بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ایک شاگرد حضرتِ سیِّدُنا یُوسُف بن خالد بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تکمیلِ علم کے بعد جب آپ سے اپنے شہر بصرہ جانے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: کچھ دن ٹھہرو تاکہ میں تمہیں ان ضروری اُمُور کے مُتَعَلِّق وصیّت کروں کہ لوگوں کے ساتھ مُعاملات کرنے، اہلِ علم کے مَراتب پہچاننے، نَفْس کی اِصلاح اور لوگوں کی نگہبانی کرنے، عوام وخواص کو دوست رکھنے اور عام لوگوں کے حالات سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے جن کی ضرورت پڑتی ہے، یہاں تک کہ جب تم علم حاصل کرکے جاؤ تو وہ وصیّت تمہارے ساتھ ایسے آلے کی طرح ہو، جس کی علم کو ضرورت ہوتی ہے اور وہ علم کو مُزَیَّن کرے اور اسے عیب دار ہونے سے بچائے۔ "جب تم بصرہ میں داخل ہوگے تو لوگ تمہارے اِستقبال اور تمہاری زیارت کو آئیں گے، تمہارا حق پہچانیں گے تو تم ہر شخص کو اس کے مرتبے کے لحاظ سے عزّت دینا، شُرَفاء کی عزت اور اہلِ علم کی تعظیم وتوقیر کرنا، بڑوں کا ادب واحترام اور چھوٹوں سے پیار و مَحَبَّت کرنا۔ (امام اعظم کی وصیتیں، ص ۲۵ تا ۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے شاگرد کو نصیحت کرتے ہوئے بڑوں کا اِحترام کرنے اور چھوٹوں سے شفقت و مَحَبَّت سے پیش آنے کا حکم فرمایا۔ یاد رہے کہ بُزرگوں کا اَدب کرنے والا نہ صرف مُعاشرے میں مُعزز

سمجھا جاتا ہے بلکہ بعض اوقات بڑوں کے ادب واحترام کے سبب بڑے بڑے گُنہگاروں کی بخشش ومغفرت بھی ہو جاتی ہے، چُنانچہ

ولیُّ اللہ کے ادب کی برکت سے بخشا گیا

ایک مرتبہ ایک گناہ گار شخص دریا کے کنارے پر بیٹھا مُنہ ہاتھ دھو رہا تھا، اسی دوران لاکھوں حنبلیوں کے عظیم پیشوا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہاں تشریف لائے اور اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ کر وضو کرنے لگے، جب اس شخص نے دیکھا کہ جس طرف میرے منہ ہاتھ کا دھوون بہہ رہا ہے، اس طرف تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک بہت بڑے ولی بیٹھ کر وضو فرما رہے ہیں، تو اس کے دل نے یہ بات گوارہ نہ کی اور وہ شخص اُٹھ کر امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دوسری طرف جا کر بیٹھ گیا، جہاں سے ان کے وضو کا اِستعمال شدہ پانی اس کی طرف آ رہا تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کے ادب واحترام کا صِلہ اُس شخص کو یہ مِلا کہ جب اس شخص کا انتقال ہو گیا اور کسی نے اسے خواب میں دیکھ کر حال دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ولی حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ادب کی برکت سے مجھے بخش دیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ج۱، ص۱۹۶)

کروں عالموں کی کبھی بھی نہ توہین
بنا دے مجھے با اَدب یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص108)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بڑوں کا ادب واحترام جہاں گنہگاروں کی آخرت میں نجات کا باعث بنتا ہے، وہیں ان کی شان میں اَدنٰی سی بے اَدبی ہمیشہ کے نُقصان اور بربادیِ اعمال کا سبب بھی بن سکتی ہے،

کیونکہ اپنے بڑوں کی بے ادبی کرنا شیطان کا کام ہے اور وہ اسی وجہ سے بار گاہِ اِلٰہی سے ذلیل ورُسوا ہو کر نکالا گیا حالانکہ اس سے پہلے شیطان سَرکش ونافرمان نہیں تھا بلکہ اُس نے ہزاروں سال عبادت کی، جنّت کا خزانچی رہا، وہ جِن ّتھا لیکن اپنی عبادت ورِیاضت اور عِلمیّت کے سبب **مُعَلِّمُ المَلَکُوت** یعنی فرشتوں کا اُستاد بن گیا، مگر جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان میں بے ادبی کامُرتکب ہوا تو اُس کی برسوں کی عبادتیں بے کار اور ہزاروں سال کی رِیاضتیں پامال ہو گئیں، ذِلّت و رُسوائی اُس کا مُقدَّر بنی، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لعنت کا طوق اُس کے گلے پڑ گیا اور وہ جہنَّم کے دائمی عذاب کا مستحق ٹھہرا۔

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

(وسائلِ بخشش، ص315)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بڑوں کی بے اَدَبی کرنے میں سراسر ہمارا ہی نُقصان ہے اوران کے ساتھ ادب واحترام کرنے میں ہمارا ہی فائدہ ہے، کسی عربی شاعر نے کیا خُوب کہا کہ

مَاوَصَلَ مَنْ وَصَلَ اِلَّا بِالْحُرْمَةِ وَمَاسَقَطَ مَنْ سَقَطَ اِلَّا بِتَرْكِ الْحُرْمَةِ

یعنی جس نے جو کچھ پایا اَدب واحترام کرنے کی وجہ سے پایا اور جس نے جو کچھ کھویا وہ اَدب واحترام نہ کرنے کے سبب ہی کھویا۔

یقیناً جو لوگ اپنے بڑوں کی عزّت وعظمت کو تسلیم کرتے ہوئے دل سے ان کا احترام کرتے ہیں تو معاشرے میں عزّت ووقار کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں، لوگوں کے دلوں میں ان کی مَحبَّت پیدا ہو جاتی

ہے اور اس طرح ان کے متعلقین میں اضافہ ہوتا ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے بڑوں کا ادب کرنے والے دُنیا بھر میں مُعزَّز ہو جاتے ہیں۔ ہمارے بڑوں میں ہمارے اساتذۂ کرام بھی شامل ہیں ہمارے بزرگ اپنے اُستادوں کا بے حد ادب و احترام کرتے تھے، ان کی موجودگی میں نگاہیں جُھکائے، خاموشی کے ساتھ علم حاصل کرتے اور بعض تو اپنے استاد صاحب کا اس قدر ادب بجالاتے کہ ان کی زندگی میں کوئی مسئلہ بتانا بھی بے ادبی تصور کرتے تھے، آیئے اس تعلق سے دو واقعات سُنتے ہیں، چنانچہ

امام حسین کا حلقۂ درس

حضرتِ سیّدنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی علمی مجلس کی تعریف کرتے ہوئے ایک قریشی سے فرمایا: مسجدِ نبوی میں چلے جاؤ، وہاں ایک حلقے میں لوگ ہمہ تن گوش ہو کر یُوں باادب بیٹھے ہوں گے گویا اُن کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں، جان لینا یہی حضرت سیّدنا امام ابوعبداللہ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مجلس ہے۔ مزید فرمایا: اس حلقے میں مذاق مسخری نام کی کوئی شے نہ ہوگی۔ (تاریخ ابن عساکر، حسین بن علی بن ابی طالب، ۱۴/۱۷۹ ملخصاً)

اسی طرح حضرت سہل بن عبدُاللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کوئی سوال کیا جاتا، تو آپ پہلو تہی فرمالیا کرتے (یعنی جواب نہیں دیتے) تھے۔ ایک مرتبہ اچانک دیوار سے پُشت لگا کر بیٹھ گئے اور لوگوں سے فرمایا، "آج جو کچھ پُوچھنا چاہو، مجھ سے پوچھ لو۔" لوگوں نے عرض کی، "آج کیا ماجرا ہے؟ آپ تو کسی سوال کا جواب ہی نہیں دیا کرتے تھے؟" فرمایا، "جب تک میرے اُستاد حضرت ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حیات تھے، ان کے ادب کی وجہ سے جواب دینے سے گُریز کیا کرتا تھا۔"

لوگوں کو اس جواب سے مزید حیرت ہوئی کیونکہ ان کے علم کے مُطابق حضرت ذُوالنُّون مصری

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابھی حیات تھے۔ بہر حال آپ کے اس جواب کی بناء پر فوراً وقت اور تاریخ نوٹ کرلی گئی۔جب بعد میں معلومات کی گئیں، تو واضح ہوا کہ آپ کے کلام سے تھوڑی دیر قبل ہی حضرت ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہو گیا تھا۔(تذکرۃالاولیاء، ج۱،ص ۲۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے اساتذۂ کرام سے ادب واحترام سے پیش آنا چاہیے کیونکہ ہم پر ان کے بڑے احسانات ہیں کہ یہ علم کے ذریعے ہمارے اندر شعور بیدار کرتے ہیں، اچھے بُرے کی تمیز سکھاتے ہیں، مُعاشرے کا اَہم فرد بناتے ہیں، اخلاق و کردار کو سنوارنے کی کوشش کرتے ہیں، حضرت ابنِ مبارَک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ، ہمیں زیادہ عِلْم حاصل کرنے کے مُقابلے میں تھوڑا سا اَدَب حاصل کرنے کی زیادہ ضَرورت ہے۔(الرسالۃ القشیریۃ، باب الادب، ص۳۱۷)

اعلیٰ حضرت مجددِ دِین وملّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُستاد کا ادب سکھاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

(1) (شاگرد کو چاہیے کہ) اُستاد سے پہلے گفتگو شُروع نہ کرے۔(2) اس کی جگہ پر اس کی غیر موجودگی میں بھی نہ بیٹھے۔(3) چلتے وقت اس سے آگے نہ بڑھے۔(4) اپنے مال میں سے کسی چیز سے اُستاد کے حق میں بخل (کنجوسی) سے کام نہ لے یعنی جو کچھ اسے درکار ہو بخوشی حاضر کردے اور اس کے قبول کرلینے میں اس کا احسان اور اپنی سعادت تصور کرے۔(5) اس کے حق کو اپنے ماں باپ اور تمام مسلمانوں کے حق سے مُقدَّم رکھے۔(6) اوراگرچہ اس سے ایک ہی حرف پڑھا ہو، اس کے سامنے عاجزی کا اظہار کرے۔(7) اگر وہ گھر کے اندر ہو، تو باہر سے دروازہ نہ بجائے، بلکہ خود اس کے باہر آنے کا انتظار کرے۔(8) (اسے اپنی جانب سے کسی قسم کی اَذیت نہ پہنچنے دے کہ) جس سے اس

کے اُستاد کو کسی قسم کی اَذِیَّت پہنچی، وہ علم کی برکات سے محروم رہے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۲۳، ص۶۳۷، ۶۳۸ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُستاد رُوحانی باپ کا درجہ رکھتا ہے، لہٰذا شاگرد کو چاہیے کہ اس کے آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے اُستاد سے علم حاصل کرے۔ تفسیر کبیر میں ہے: اُستاد اپنے شاگرد کے حق میں ماں باپ سے بڑھ کر شفیق ہوتا ہے کیونکہ والدین اسے دُنیا کی آگ اور مَصائب سے بچاتے ہیں جبکہ اَساتذہ اسے دوزخ کی آگ اور آخرت کی مصیبتوں سے بچاتے ہیں۔ (تفسیر کبیر، ج۱، ص۴۰۱)

ادب اُستادِ دینی کا مجھے آقا عطا کردو
دل و جاں سے کروں ان کی اطاعت یَارَسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص331)

بڑے بھائی کا احتِرام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے دِینِ اسلام نے ہمیں اپنے بڑوں کا احترام سکھا کر ان کے سروں پر عزّت و عظمت کا تاج سجایا، ہمارے بڑوں میں بڑے بھائی کا مقام و مرتبہ بھی لائقِ تعظیم ہے۔ بڑے بھائی کے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے چھوٹے بہن بھائیوں کیلئے والد جیسی شفقت و مَحبّت رکھی جاتی ہے۔ بڑا بھائی والد کی موجودگی میں تو چھوٹوں کا خیال رکھتا ہے، ان کی ضرورتوں کو پُورا کرتا ہے اور اگر والد کا سایۂ شفقت اُٹھ جائے تو بعد میں بھی اپنی ذِمّہ داریاں اچھے طریقے سے نبھاتا ہے، بڑے بھائی کے اتنے احسانات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ ہم بھی ان کا ادب کریں، ان کی عزّت و قدر کرتے ہوئے ان کے شایانِ شان مرتبہ و مقام دیں، والِدَین کی غیر مَوجُودگی میں انہیں

اپنے والدین کا مرتبہ دیں، ورنہ انہیں اپنا سرپرست سمجھیں، ان کی غیبت، چُغلی اوران کے مُتَعَلِّق بدگمانیوں سے بچیں۔ حتّی الامکان ان کی جائز خواہشات اور اَحکامات کی تکمیل کریں، ہمیشہ ان سے اچھے تعلُّقات قائم رکھیں اوراگر کبھی رنجش ہو جائے تو خود بڑھ کر بڑے بھائی سے معافی مانگیں اور انہیں منانے کیلئے جس قدر ممکن ہو کوشش کریں۔

بڑے بھائی سے اچھا سلوک کرو

حضرت سَیِّدُنا جَرِیر بن حازِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میرا سر میرے ہاتھوں میں ہے، اس کی تعبیر جاننے کیلئے میں نے اپنا یہ خواب حضرت امام اِبْنِ سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سنایا (جو خوابوں کی تعبیر بتانے میں کافی مہارت رکھتے تھے) اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں، تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا: تمہارا کوئی بڑا بھائی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اس کے مُعاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو، اس کے ساتھ حُسنِ سُلُوک کا برتاؤ کرو اور قطع تعلّقی سے باز رہو۔ (شعب الایمان، ۶/ ۲۱۰، حدیث: ۷۹۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بڑے بھائی کا مقام ادب واِحترام کے لحاظ سے باپ جیسا ہوتا ہے۔ لیکن بڑے بھائی کو بھی چاہیے کہ اپنے فضائل سُن کر ہرگز ہرگز یہ ذِہن نہ بنائے کہ صرف چھوٹے ہی میری عزّت کریں، میں چاہے ان کے ساتھ سخت لہجے میں بات کروں، انہیں جب چاہوں سب کے سامنے ذلیل کردوں، کوئی غلطی کر بیٹھیں تو گالی گلوچ مارپیٹ پر اُتر آؤں، ہر وقت اپنا رُعب ودَبدَبہ قائم رکھنے کیلئے آنکھیں دِکھاؤں۔ یادرکھئے! اسلام نے ہر ایک کے حُقُوق وآداب بیان فرمائے

ہیں، جہاں چھوٹوں کو حکم دیا کہ اپنے بڑوں کا ادب کریں، وہیں بڑوں کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی چھوٹوں سے شَفقت و محبّت کا برتاؤ کریں۔ اس ضمن میں دو(2) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے:

1. لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَعْرِفْ لَنَا حَقَّنَا یعنی جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کی عزّت نہ کرے اور مُسلمان کا حق نہ جانے، وہ ہم سے نہیں۔ (المعجم الكبير،۱۱/۳۵۵، حديث:۱۲۲۷۶)

2. بڑوں کی عزّت کرو، چھوٹوں پر رحم کرو میں اور تم قیامت میں یُوں آئیں گے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی انگلیوں کو ایک ساتھ مِلایا۔ (المطالب العاليه،كتاب الرقاق، باب الوصايا النافعة،۷/۵۷۰حديث:۳۱۴۳)

بڑے جتنے بھی ہیں گھر میں اَدب کرتا رہوں سب کا
کروں چھوٹے بہن بھائی پہ شفقت یَارَسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص331)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"مدنی دورہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بڑوں کا ادب کرنے، چھوٹوں پر شَفقت کرنے، اپنی زندگی سُنّتوں کے مُطابق بسر کرنے اور گُناہوں سے بچنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "**مدنی دورہ**" بھی ہے۔ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اَہَم فریضہ ہے کہ تمام ہی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بلکہ خُود سیّدُ الْاَنبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اسی مقصد کے لئے دُنیا میں بھیجا گیا، ان مُقدّس

ہستیوں نے ڈھیروں مُشکلات اور تکلیفیں برداشت کرنے کے باوجود بھی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے روکنے کے اِس عظیم فریضے کو ترک نہ فرمایا۔ علّامہ زُرقانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شرح مواہِب میں فرماتے ہیں کہ بالخُصُوص حج کے زمانے میں حضورِ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ مُبارَکہ تھی کہ جب اہلِ عرب کے دُور دراز سے آنے والے قبائل مکے میں جمع ہوتے تھے، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام قبائل میں دَورہ فرما کر لوگوں کو اِسلام کی دعوت دیتے۔ اسی طرح عرب میں وقتاً فوقتاً بہت سے میلے لگتے تھے، جن میں دُور دراز کے قبائلِ عرب جمع ہوتے تھے۔ ان میلوں میں بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ اسلام کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں بھی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور سَیِّدُ الاَنبیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس پیاری پیاری سُنّت پر عمل کرنے کے لئے ہر ہفتے "**مدنی دَورہ**" میں شرکت کرنے کی ترغیب دِلاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی دَورے کی برکت سے مسجد میں نمازیوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے، بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ مدنی دَورے کے ذریعے مُعاشرے کے بگڑے ہوئے اَفْراد، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر صلوٰۃ و سُنَّت پر عمل کرنے والے بن گئے، لٰہذا ہمیں بھی وَقْت نکال کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہئے۔ آیئے! اب بینڈ باجے سے توبہ کرنے والے ایک عاشقِ رسول کی مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چُنانچِہ

مشہور بینڈ پارٹی کے مالک کی توبہ

مَنْدسُور شہر (M.P. ھند) کے ایک نوجوان کی بینڈ باجے کی پارٹی اپنے شہر کی مشہور بینڈ پارٹی مانی جاتی

---

1 . . . شرح المواھب، ذکر عرض المصطفی...الخ، ۲/۷۳ ملخصاً

تھی۔ ایک مبلِّغ دعوتِ اسلامی کی اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں اُس نے آخِری عشرہ رَمَضَانُ المُبارَک 1426ھ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ اعتکاف کیا۔ تربیّتی حلقوں میں گناہوں کی تباہ کاریاں سُن کر اُس کا دل چوٹ کھا گیا۔ عاشقانِ رسول کی صحبت رنگ لائی، اُس نے سابِقہ گناہوں سے توبہ کرلی، داڑھی سجانے اور عاشقانِ رسول کے ساتھ 1 ماہ کے مَدَنی قافِلے میں سفر پر جانے کی نیّت کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے بینڈ باجے بجانے کا گناہوں بھرا احرام روزگار ترک کر دیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مکتبۃُ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہماری اَولاد باادب بن کر ہماری نَجات کا ذریعہ بنے تو آج ہی سے اپنے بچوں کی مدنی تربیت شُروع کر دیجئے اور اَولاد کی دُرُست مدنی تَرْبِیَت کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی بہت ہی پیاری کتاب **"تربیتِ اولاد"** اور رسالہ **"اولاد کے حقوق"** ہدیۃً حاصل فرما کر اس کا مُطالعہ کیجئے۔ مکتبۃُ المدینہ دعوتِ اسلامی کا ایک اشاعَتی اِدارہ ہے جو ساری دُنیا تک عِلْمِ دِیْن کی روشنی پھیلانے کیلئے بے شُمار کُتُب و رسائل، سُنَّتوں بھرے بیانات اور مدنی مُذاکَراوں کی لاکھوں لاکھ کیسٹیں اور وی سی ڈیز (VCDs) دُنیا بھر میں پہنچا رہا ہے۔ تمام عاشقانِ رسول ہر ہفتہ وار اجتماع کے بعد مکتبۃ المدینہ سے کچھ نہ کچھ خریداری ضرور کیا کریں، کم از کم ایک رِسالہ ہی خرید لیا جائے، اوّلاً خود بھی اس کا مطالعہ کریں، پھر کسی اور کو پڑھنے کے لیے دے دیں، اس سے اپنے علمِ دِین میں بھی اضافہ ہوگا اور دُوسروں تک نیکی کی دعوت پہنچانے کا سلسلہ بھی جاری رہے گا۔ اگر **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کی ترکیب کرلیں گے تو گھر میں مدنی ماحول بنانے میں مدد ملے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تمام شُعبہ جات بَشمول مکتبۃُ المدینہ کو دن گیارھویں رات بارھویں تَرقّی عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رشتہ داروں کا احترام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام نے والدین، اساتذۂ کرام، بڑے بہن بھائی، پیرو مرشد اور دیگر بزرگوں کے ساتھ ساتھ قریبی رشتہ داروں کے حقوق وآداب بھی بیان فرمائے ہیں، قریبی رشتہ داروں سے تعلُّقات عموماً والدین کے سبب ہوتے ہیں اور ان رشتہ داروں سے حُسنِ سُلُوک کرنا بھی گویا والدین کے ادب و احترام کی ایک صورت ہے۔ رشتے داروں کے احترام کیلئے یہی ضروری نہیں کہ ان کے سامنے نگاہیں جھکائی جائیں، ہاتھ چُومے جائیں بلکہ ان کے ساتھ صِلہ رحمی کرنا، قطع تعلقی سے باز رہنا بھی رشتہ داروں کا احترام کہلاتا ہے۔

صِلہ رحمی کا قرآنی حکم

اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 4 سُوْرَۃُ النِّسآء کی آیت نمبر 1 میں رِشْتہ داروں کے حُقُوق ادا کرنے کا حکم ارشاد فرماتا ہے:

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۝۱ (پارہ: ۴، النساء: ۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رِشتوں کا لحاظ رکھو، بے شک اللہ ہر وَقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

مفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت اِرشاد فرماتے

ہیں: مُسلمانوں پر جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ضروری ہے، ایسے ہی قَرابت داروں کے حق اَدا کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ مزید اِرشاد فرماتے ہیں: اپنے عزیزوں، قریبوں پر اچھا سُلُوک بہت ہی مُفید ہے، دُنیا میں بھی، آخرت میں بھی، اس سے زِندگی، موت، آخرت سب سنبھل جاتی ہے۔

(تفسیرِ نعیمی، ج۴، ص۴۵۵، ۴۵۶)

صَدرُ الشَّریعہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ساری اُمَّت کا اِس پر اِتّفاق ہے کہ صِلَۂ رحم واجب ہے اور قطعِ رحم حرام ہے، احادیث میں بغیر کسی قید کے رشتہ داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک کرنے کا حکم آیا ہے۔ قرآنِ مجید میں بھی بِلا قید ذَوِی الْقُرْبٰی (یعنی قَرابَت والے) فرمایا گیا۔ مزید فرماتے ہیں: رشتے داروں سے حُسنِ سُلُوک کی مختلف صُورتیں ہیں مثلاً اُن کو ہَدِیّہ و تُحفہ دینا وغیرہ اور اگر اُن کو کسی بات میں تمہاری اِمداد دَرْکار ہو تو اِس کام میں اُن کی مدد کرنا، اُنہیں سلام کرنا، اُن کی مُلاقات کو جانا، اُن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اُن سے بات چیت کرنا، اُن کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔ اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رشتے داروں کے پاس خط بھیجا کرے، اُن سے خَط و کِتابت جاری رکھے تاکہ بے تَعَلُّقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہوسکے تو وطن آئے اور رشتے داروں سے تعلُّقات تازہ کرلے، اِس طرح کرنے سے مَحَبَّت میں اِضافہ ہوگا۔ (فی زمانہ چونکہ خط و کتابت کا رواج بہت ہی کم ہے، لہٰذا فون یا انٹرنیٹ وغیرہ کے ذَرِیعے بھی رابِطے کی ترکیب بنائی جاسکتی ہے، کیونکہ مَقْصد آپس کے تَعلُّقات کو برقرار رکھنا ہے خواہ وہ کسی بھی جائز طریقے سے ہوں) (بہار شریعت، ۳/۵۵۸، حصہ ۱۶ ملخصًا)

صِلَہ رِحمی کرنے کے 10 فائدے:

حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابُواللَّیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صِلۂ رحمی کرنے کے 10

فائدے ہیں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل ہوتی ہے ❀ لوگوں کی خوشی کا سبب ہے ❀ فرشتوں کو مَسَرّت ہوتی ہے ❀ مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے ❀ شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے ❀ عُمر بڑھتی ہے ❀ رِزق میں برکت ہوتی ہے ❀ فوت ہو جانے والے آباء و اَجداد (یعنی مسلمان باپ دادا) خُوش ہوتے ہیں ❀ آپس میں مَحَبَّت بڑھتی ہے ❀ وفات کے بعد اس کے ثواب میں اِضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگ اس کے حق میں دُعائے خیر کرتے ہیں۔ (تنبیہُ الغافِلین ص ۷۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قریبی رشتوں کا احترام کرنا، اُن سے صِلَۂ رِحمی کرنا اور ہمیشہ ان سے رشتہ جوڑے رکھنا یقیناً باعثِ سعادت ہے، لیکن افسوس صد افسوس! فی زمانہ بعض لوگ یا تو کسی مجبوری کی وجہ سے رشتے داری نبھاتے ہیں یا پھر اس رشتے کو کسی مطلب کی وجہ سے قائم رکھتے ہیں، بعض نادان مسلمان ذاتی وُجوہات کی بِنا پر یا خواہ مخواہ اپنے رشتے داروں سے ناراض ہو کر کئی کئی سال تک ایک دوسرے سے ملنا گوارا نہیں کرتے، اگر کسی موقع پر آمنا سامنا ہو بھی جائے تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتے اور بعض تو یہ بھی کہتے ہیں کہ جو ہمارے ساتھ اچھا، ہم اس کے ساتھ اچھے اور جو ہمارے ساتھ بُرا ہم بھی اس کے ساتھ بُرے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ شادی و دیگر تقریبات میں اُنہی رشتہ داروں کو مدعو کرتے ہیں جو اُنہیں بُلاتے ہیں یا اُن سے کوئی مَفاد وابستہ ہو، اِس کے بَرعکس جو رشتے دار اُن کے کام نہیں آتے، یا بیچارے غُربت واَفلاس کے باعث اُنہیں اپنے یہاں نہیں بُلاتے، تو ایسوں کو اپنی تَقاریب میں بُلانا تو دُور کی بات اُن سے دُعا سلام کی حد تک بھی تَعَلُّقات قائم رکھنا اُنہیں ناگوار گُزرتا ہے، یوں ہی مُسْتَحِقِّیْنِ زکوٰۃ رشتے داروں کو بھی مسلسل نظر انداز کیا جاتا ہے، الغَرَض رشتے داروں میں اب پہلے جیسی مَحَبَّت و خُلوص اور خَیر خواہی کا جذبہ ختم ہوتا نظر آرہا ہے حالانکہ ہمارے پیارے مکی مدنی آقا، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ تربیت نشان ہے: آپس میں ایک

دوسرے سے قطعِ تعلّق نہ کرو، پیٹھ نہ پھیرو، بُغض نہ رکھو، حسد نہ کرو اور اے بندگانِ خدا! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین (3) دن سے زیادہ قطعِ تعلّق رکھے۔

(جامع الترمذی، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فی الحسد، ۳/ ۳۷۶، الحدیث: ۱۹۴۲)

بھائی حق مت مارنا گھر بار کا
ورنہ ہوگا مُستَحِق تُو نار کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک زمانہ تھا کہ ہر مسلمان، بہت باادب اور ایک دوسرے کی عزّت و حُرمت کا پاسدار، حُسنِ اَخلاق کا آئینہ دار، باادب و حَیا دار اور سُنّتِ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چلتی پھرتی یادگار ہوا کرتا تھا۔ بیٹا، بیٹی اپنے ماں باپ سے شاگرد اور مُرید اپنے اُستاد و پیر سے آنکھ ملانا تو کُجا، سامنے آنے سے گھبراتے، دورانِ گفتگو آنکھیں جُھکاتے، آواز دباتے اور جو حکم ہوتا بجالاتے۔ عدمِ موجودگی میں بھی ادب ملحوظِ خاطر رہتا اور بڑوں کو نام سے نہیں اَلقاب سے یاد کرتے تھے۔ الغرض ہر وَقْت مرتبہ و مقام کالحاظ اور بڑے چھوٹے کی تمیز برقرار رکھتے۔ مگر افسوس! اب ہم میں سے تقریباً ہر ایک ان مدنی اُصولوں سے ناواقف، اَخلاق و آداب سے ناآشنا، قوانینِ شَرِیعَت سے ناواقِف، خاندانی اور مُعاشَرَتی نِظام کی تباہی و بربادی میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بے حیائی اور بداَخلاقی کا مظاہَرہ کر رہا ہے۔ بیٹا باپ سے آنکھوں میں آنکھیں نہیں گریبان میں ہاتھ ڈال کر بات کر رہا ہے۔ بیٹی ماں کا ہاتھ اگرچہ نہیں بٹاتی مگر ماں پر ہاتھ ضَرور اُٹھاتی ہے۔ چھوٹے ہیں کہ بااَخلاق نہیں، بڑے ہیں کہ شفیق نہیں، دوست ہیں کہ وفادار نہیں، ہمسائے ہیں کہ مہربان نہیں، بیٹی بدمزاج ہے تو ماں سخت مزاج

ہے۔ شاگرد حیادار نہیں تو استاد نیک کردار نہیں۔ علمِ دین سے محرومی اور اچھی صحبت سے دوری کی بِنا پر والِدَین اولاد کی اسلامی تربیت کررہے ہیں نہ بچّے ماں باپ کی خدمت کررہے ہیں۔ الغرض ہماری بے ادبیاں اور بَد لحاظیاں ہیں کہ جنہوں نے ہماری گھریلو اور مُعاشرتی زندگی کو تہ و بالا کرکے تَلْخ و تُرش بنادیا ہے۔ حالانکہ جب ہم اپنے بُزرگانِ دِین اور صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی مُبارک زندگیوں کی طرف نگاہ دوڑاتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے بڑوں کا بہت زیادہ ادب کرنے والے تھے، چنانچہ

پیر و مُرشد کا ادب

حضرت علامہ امام ابُو قاسم عبد الکریم قشیری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نہایت اہتمام کے ساتھ اپنے پیر و مُرشد کی بارگاہ میں حاضری دیا کرتے، آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ اِبتدائی زمانہ میں جب بھی میں اپنے مرشِدِ کریم (حضرت ابُو علی دقاق رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ) کی مجلس میں جانے کی سعادت پاتا تو اس دن روزہ رکھتا، پھر غسل کرتا۔ تب میں اپنے پیر و مُرشِد کی مجلس میں جانے کی ہمّت کرتا۔ کئی بار تو ایسا بھی ہوا کہ مدرسہ کے دروازہ تک پہنچ جاتا۔ مگر مارے شرم کے دروازے سے لوٹ آتا۔ اور اگر جُرأت کرکے اندر داخل ہو بھی جاتا مگر جیسے ہی مدرسے کے درمیان تک پہنچتا تو تمام بدن میں ایسی سنسنی پیدا ہو جاتی۔ (اور جسم ایسا سُن ہو جاتا) کہ ایسی حالت میں اگر مجھے سُوئی بھی چبھو دی جاتی تو شاید میں مَحسوس نہ کرتا۔ (الرسالة القشيرية، باب الصحبة، ص ٣٢٨)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے پہلے کے لوگ اپنے پیر و مُرشد کا کس قدر ادب و اِحترام کرتے تھے، گویا مُرشد کا ادب ان کی نَس نَس میں سَمایا ہوا تھا، ان کی دیوانگی بھرے واقعات کو پڑھ کر یا سُن کر عقلیں حیران رہ جاتی ہیں کہ کیا اس طرح بھی پیر و مرشد کا ادب کیا جاسکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ

انہیں اپنے پیر و مرشد کا بھرپور فیض ملتا تھا۔ یاد رکھئے! پیر و مرشد کی تعظیم و توقیر اور ان کا ادب و احترام بجالانا بھی ہر مُرید پر لازم ہے، والدین، اساتذہ اور بڑے بھائی کا مقام اور ان کی اہمیت بھی اپنی جگہ مگر پیر و مرشِد وہ عظیم شخصیت ہے کہ جس کی صحبت کی برکت سے سلامتیِ ایمان کا ذِہن نصیب ہوتا ہے، بُرے عقائد کی پہچان ہوتی ہے، زندگی کا مقصد معلوم ہوتا ہے، گُناہوں سے بیزاری اور نیکیوں میں رَغْبت نصیب ہوتی ہے، لوگوں کے دلوں میں عزّت قائم ہوجاتی ہے، باطن کی صفائی ہوتی ہے، دل میں خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے اُجاگر ہوتا ہے، دنیا و آخرت سنور جاتی ہے، الغرض پیر و مُرشد کے اپنے مُریدین پر بے شمار اِحسانات ہوتے ہیں، لہٰذا اگر کوئی خوش نصیب مرشِدِ کامل کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو کر مُرید ہونے کی سعادت پالے، تو اُسے چاہیے کہ اپنے مرشِد سے فیض پانے کیلئے پیکرِ اَدَب بنا رہے۔ جو مُریدین دل و جان سے اپنے پیر و مرشد کا ادب کرتے ہیں، ان کے آداب و حُقُوق میں کوتاہی نہیں کرتے تو ایسے سعادت مند مُریدین ہی ترقی کی منازل طے کرتے اور پیر و مرشد کے پیارے، محبوب اور منظورِ نظر بن کر اُبھرتے ہیں، پیر و مرشد کے احسانات و حقوق کس قدر زیادہ ہیں اور ان کا ادب و احترام کتنا ضروری ہے، اس کا اندازہ بزرگانِ دین کے ان ارشادات سے لگایئے، چنانچہ

حضرت ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ، جب کوئی مُرید اَدَب کا خیال نہیں رکھتا، تو وہ لوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے، جہاں سے چلا تھا۔ (رسالہ قشیریہ، باب الادب، ص ۳۱۹)

حضرت خواجہ قُطبُ الدِّین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جب یہ عرض کی گئی کہ پیر کا مرید پر کس قدر حق ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی مُرید عمر بھر حج کی راہ میں پیر کو سر پر اُٹھائے رکھے تو بھی پیر کا حق اَدا نہیں ہوسکتا۔ (ہشت بہشت، ص ۳۹۷)

حضرت سَیِّدُنا امام عبدُ الوہاب شعرانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: مُرید کی شان یہ ہے کہ کبھی اس کے دل میں یہ خیال پیدا نہ ہو کہ اس نے اپنے مُرشِد کے احسانات کا بدلہ چُکا دیا ہے۔ اگرچہ اپنے مرشِد کی ہزار برس خدمت کرے اور اس پر لاکھوں روپے بھی خرچ کرے کیونکہ جس مُرید کے دل میں اتنی خدمت اور اتنے خرچ کے بعد یہ خیال آیا کہ اس نے مُرشِد کا کچھ حق اَدا کر دیا ہے تو وہ راہِ طریقت سے نکل جائے گا یعنی پیر کے فیض سے اس کا کوئی تعلق باقی نہ رہے گا۔

(الانوار القدسیة، الجزء الثانی، ص۲۷)

مُطیع اپنے مُرشد کا مجھ کو بنادے
میں ہو جاؤں ان پر فدا یاالٰہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مُرشد کا ادب واِحترام کتنی بڑی نعمت ہے کہ جسے یہ نعمت نصیب ہو جاتی ہے اس کے وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں، مَوجُودہ زمانے میں اگر آپ کسی باادب مُرید کا مقام دیکھنا چاہتے ہیں تو شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی ذاتِ بابرکات ہمارے سامنے ہے کہ جنہوں نے اپنے پیر ومُرشد سیدی قطبِ مدینہ حضرت علامہ مولانا ضیاءُ الدِّین احمد مدنی قادری رضوی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اور اِمام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے بھی عقیدت ومحبت کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو اس قدر نوازا کہ آج دنیا بھر میں آپ کی شہرت کے ڈنکے بج رہے ہیں۔

دُنیا بھر میں فضلِ ربّ سے چرچے ہیں عطارؔ کے
بڑے بڑے گُن گاتے ہیں ان کے سُتھرے کِردار کے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہم سے راضی رہیں، ہم اپنے پیر و مُرشد کے محبوب و منظورِ نظر بن جائیں تو ہمیں بھی ادب کا دامن مضبوطی سے تھامنا ہو گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔

سدا پیر و مُرشد رہیں مجھ سے راضی　　کبھی بھی نہ ہوں یہ خفا یاالٰہی
بنادے مجھے ایک در کا بنادے　　میں ہر دم رہوں باوفا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص101)

مدنی انعام نمبر 7 کی ترغیب

شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نہ صرف خُود باادب اور پاکیزہ کردار کے مالک ہیں بلکہ آپ نے مسلمانوں کو بھی ادب واِحترام سکھانے کیلئے ایک رسالہ "**احترامِ مسلم**" کے نام سے تحریر فرمایا ہے، آپ نے اِس پُرفِتَن دور میں مسلمانوں کو باعمل بنانے کے ساتھ ساتھ باادب بنانے کیلئے شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام "**72 مَدَنی اِنعامات**" بصُورت سُوالات عطا فرمایا ہے۔ اس رسالے کے مدنی انعام نمبر 7 میں ہے "آج آپ نے (گھر میں اور باہر بھی) ہر چھوٹے بڑے حتّٰی کہ والدہ (اور اگر ہیں تو اپنے بچوں اور ان کی امّی) کو بھی تُو کہہ کر مخاطب کیا یا آپ کہہ کر؟ نیز ہر ایک سے دورانِ گفتگو "ہیں" کہہ کر بات کی یا "جی" کہہ کر؟ (آپ کہنا، جی کہنا دُرُست جواب ہے)"

ہمیں بھی چاہیے کہ اس مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے ہر ایک سے مؤدبانہ گفتگو کریں، اَبے تبے، تُوتُکار اور بازاری لہجے سے نہ گھر والوں سے بات کریں اور نہ گھر سے باہر، دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ

باہر تو خوب حُسنِ اَخلاق کے پیکر بنتے اور جی جناب سے بات کرتے ہیں مگر جُونہی گھر میں قدم رکھا" شیر بَبر" کی طرح دَہاڑتے،خوب تُو تُکار اور دل آزار گفتگو کرتے بلکہ مار دھاڑ تک سے بھی نہیں چُوکتے ،ایسے لوگوں کو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان اپنے ذہن میں بٹھالینا چاہیے۔

خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے:خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِنِسَائِہٖ وَلِبَنَاتِہٖ یعنی تم سب میں بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں اور بچیوں کے ساتھ اچھا ہو۔

(شعب الایمان، باب فی حقوق الأولادوالأھلین، ۶/ ۴۱۵، حدیث: ۸۷۲۰)

مشہور مُفسّرِ قرآن،حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں : بڑا خلیق(یعنی اچھے اخلاق والا)وہ ہے، جو اپنے بیوی بچوں کے ساتھ خلیق ہو کہ ان سے ہر وَقْت کام رہتا ہے، اجنبی لوگوں سے خلیق ہونا کمال نہیں کہ ان سے ملاقات کبھی کبھی ہوتی ہے۔(مراٰۃ المناجیح،۵/ ۹۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ ہماری دنیا وآخرت سنوارنے کیلئے ایک بہترین ذریعہ ہے ،اس پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا عظیم جذبہ پاسکتے ہیں اور تنہائی میں مَدَنی اِنعامات کے رسالے کو کھول کر اس میں دیئے گئے سُوالات کے جوابات میں خود ہی "ہاں" "یا" "نا" کے ذریعے اپنے اَعْمال کے اچھے بُرے ہونے کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی غلَطیوں کو سُدھار سکتے ہیں۔ گویا یہ مَدَنی اِنعامات ہمیں روزانہ اپنی قائم کردہ خُود اِحتِسابی کی عدالت میں حاضر کرکے ہمارے ہی ضمیر سے فیصلہ کرواتے اور ہمیں اپنی اِصلاح و نَجات کا موقع فراہَم کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ مَدَنی اِنعامات جنّت میں لے جانے والے اور جَہَنَّم سے بچانے والے اَعْمال کی ترغیب کا مجموعہ ہیں۔ گویا شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہماری عملی بدحالی مُلاحظہ فرماتے ہوئے ہماری اِصلاح کا ایک خوبصورت طریقہ اِختیار فرمایا، تاکہ ہم روزانہ وقت مُقرَّر کرکے فکرِ مدینہ پر اِستِقامت

حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ روزانہ سونے سے پہلے "فکرِ مدینہ" کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کے رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں، جس کی برکت سے نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکرَم سے آہستہ آہستہ دُور ہوتی چلی جاتی ہیں سُنّت بننے، گُناہوں سے نَفْرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔

مَدَنی اِنعامات کی بھی مَرحَبا کیا بات ہے
قُربِ حَقّ کے طالبوں کے واسطے سَوغات ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بڑوں کا احترام کرنا اور چھوٹوں پر شفقت کرنا، قرآن وحدیث کی روشنی میں ایک بہترین عادت ہے۔

بڑوں کا ادب کرنے والے کو معاشرے میں بھی عزّت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔

ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین کا عمل بھی اِس بات کی طرف رہنمائی کرتا ہے کہ ہم ہمیشہ اپنے بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پہ شفقت کریں۔

بڑوں کا احترام کرنا انسان کے سُتھرے کردار اور والدین کی اچھی تربیت کا نتیجہ ہے۔

بڑوں کا احترام کرنا جنت میں سرکار صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا پڑوس پانے کا ذریعہ ہے۔

آیئے! ہم سب بھی نیّت کرتے ہیں کہ آج سے اپنے والدین کی عزّت کریں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ۔ بڑے بہن بھائیوں کا بھی احترام کریں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ اپنے استادوں کی تعظیم کرتے رہیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ چھوٹوں پر رُعب بٹھانے کے بجائے شفقت و محبّت سے پیش آئیں

گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔۔۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو اپنے بڑوں کا ادب و اِحترام کرنے اور اپنے چھوٹوں سے شفقت و مَحَبَّت کے ساتھ پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

جوتے پہننے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے "چل مدینہ" کے سات حُرُوف کی نسبت سے جوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھول سنتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶)
(2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تا کہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتِداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری ج۴ ص۶۵ حدیث ۵۸۵۵) (4) مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے (5) کسی نے حضرتِ سیّدتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (اَبُوداو،د ج۴ ص۸۴ حدیث۴۰۹۹) (6) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں (7) (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر سُنَّتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَاءَ اللہ سر بسر
تیس تیس اور بارہ بارہ دن کے مدنی قافلے میں سفر کرتے رہو جب بھی تمہیں موقع ملے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جس نے مجھ پر دَس(10) مَرتَبہ صُبْح اور دَس(10) مَرتَبہ شام دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دن میری شَفاعت مِلے گی۔ (مَجْمَعُ الزَّوائِد، کتاب الاذکار، باب ما یقول اذا اَصبح واذا اَمسی، ۱۰/ ۱۶۳، حدیث: ۱۷۰۲۲)

شَفاعت کرے حَشْر میں جو رضاؔ کی سِوا تیرے کِس کو یہ قُدرَت مِلی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا، ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا، ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا، ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، ❀ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا، ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھے اَخلاق کی بَرَکتیں

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کو جب یہ خَبَر ملی کہ نَجْد (مَوجُودہ رِیاض) کے ایک مَشْہور بَہادُر "دُعْثُور بن حارِث مُحارِبِی" نے مدینے پر حَملہ کرنے کے لئے ایک لشکر تیّار کر لیا ہے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم چار سو(400) صَحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی فَوج لے کر مُقابَلے کے لئے رَوانہ ہوگئے۔ دُعْثُور کو جب یہ خَبَر ملی کہ رَسولِ اَکرم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے شہر میں آ گئے ہیں تو وہ بھاگ نِکلا اور اپنے لشکر کو لے کر پہاڑوں پر چَڑھ گیا مگر اِس کی فَوج کا ایک آدَمی **"حَبَّان"** گرِفتار ہوگیا اور بارگاہِ رِسالت میں آکر اِسلام لے آیا۔ اِتّفاق سے اُس دِن زور دار بارِش ہوگئ۔ رَسولِ کَریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم ایک دَرَخْت کے قَرِیب اپنے کپڑے سکھانے لگے۔ پہاڑ کی بُلندی سے غیر مُسْلموں نے دیکھا کہ صَحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اپنے اپنے کاموں میں مَشْغول ہیں اور آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اکیلے ہیں تو اُنہوں نے دُعْثُور کو نَبِیِّ کَرِیم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم پر حَمْلہ کرنے کے لئے اُبھارا، دُعْثُور یہ جُملَہ "اگر میں محمد (صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ) کو قَتْل نہ کرسکا تو اللہ پاک مجھے قَتْل کردے" کہتے ہوئے تلوار لے کر رَسولِ اَکرم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف بڑھا حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے سَرِ مُبارَک پر تلوار بُلند کرکے بولا: اب مجھ سے آپ کو کون بچائے گا؟ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرْشاد فرمایا: **"اللہ کَرِیم مجھے تجھ سے بچائے گا"**۔ اِتنا کہنا تھا کہ حضرت جِبْرِیلِ اَمین عَلَیْہِ السَّلَام فوراً زمین پر اُترے اور دُعْثُور کے سینے پر ایسا گھونسہ مارا کہ تلوار اُس کے ہاتھ (Hand) سے چُھوٹ کر گر پڑی۔ رَسولِ کَریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فوراً تلوار اُٹھالی اور فرمایا: **"اب مُجھ سے تجھے کون بچائے گا؟"** دُعْثُور نے کہا: مجھے آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم سے کوئی بھی نہیں بچاسکتا! نَبِیِّ اَکرم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو اُس کی بے کسی پر رَحم آگیا، آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے نہ صِرْف اُس کا قُصور مُعاف فرمادیا بلکہ اُس کی تلوار بھی اُسے واپَس لوٹادی۔ دُعْثُور آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے اَخلاقِ کَریمانہ سے اِس قَدَر مُتاثِّر ہُوا کہ کَلِمَہ پڑھ کر اُسی وَقْت مُسَلمان ہوگیا اور اپنی قَوم میں آکر اِسلام کی دَعْوت دینے لگا۔

(المواهب اللدنية مع شرح الزرقانی، باب غزوة غطفان، ۳۷۸/۲-۳۸۱ ملخصاً)

تِرے اَخلاق پر قُرباں تِرے اَوصاف پر وارِی مُسلماں کیا عَدُو بھی تیرا قائل یا رسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۴۷)

شعر کی وَضاحت: یعنی یَا رَسُولَ اللہ! میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اچھے اَخْلاق اور عُمدہ اَوصاف پر قُربان کہ اپنے تو اپنے، غَیر بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخْلاقِ حَسَنہ اور اَوصافِ حَمِیدہ سے مُتَاَثِّر تھے۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ رَسُولِ کَرِیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے اَخلاق کتنے اچھے تھے! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ قُدرَت و اِختیار ہونے کے باوُجود اپنی ذات کے لئے کبھی بھی بدلہ نہ لیتے بلکہ بُرائی کا جواب اچّھائی سے ہی دِیا کرتے تھے حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم اپنے خون کے پیاسوں سے بھی اِس قَدَر نَرْمی کا بَرتاؤ فرماتے کہ وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی حَسِیْن اَداؤں کے اَسِیر ہو کر رِہ جاتے جیسا کہ بَیان کردہ واقِعے سے ظاہِر ہُوا کہ دُعْثُور کہ جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا جانی دُشمن تھا مگر جب اُس نے نَبیِّ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے دَرگُزر اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے اَخلاقِ کَرِیمانہ کا شاندار مُظاہرہ دیکھا تو وہ مُتَاَثِّر ہُوئے بغیر نہ رہ سکا اور فَوراً کَلِمہ پڑھ کر داخِلِ اِسلام ہو گیا۔ معلوم ہوا! اچّھے اَخلاق دل جیتنے کا زَبردَست مَدَنی نُسْخہ ہے اور یہ ایسا نُسخہ ہے جو ہر شخص کے لئے فائدے مَنْد ہے کیونکہ اچّھے اَخلاق میں نہ تو رَقْم خَرْچ ہوتی ہے اور نہ ہی اِس میں کوئی نُقصان ہے۔

بااَخلاق مبلغ کی بَرَکتیں

مُبَلِّغِیْن کا اچّھے اَخلاق کی دَوْلَت سے آراستہ ہونا بہت ضَروری ہے کیونکہ بااَخلاق مُبَلِّغ کی بَرَکت سے مَدَنی کام خُوب بَھلتا پُھولتا ہے، بااَخلاق مُبَلِّغ مَدَنی کام کو دُرُست اَنداز میں کر سَکتا ہے، بااَخلاق مُبَلِّغ

مسجِد بھرو تحریک میں نُمایاں کِردار ادا کر سَکتا ہے، بااَخلاق مُبَلِّغ کی بَرَکت سے عَلاقے میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچ جاتی ہیں، بااَخلاق مُبَلِّغ دَعوتِ اسلامی کی نیک نامی کا سَبَب بنْتا ہے، بااَخلاق مُبَلِّغ کی بَرَکت سے ہر طرف مَدَنی قافلوں کی بَہاریں آجاتی ہیں، بااَخلاق مُبَلِّغ نئے اِسلامی بھائیوں کو بآسانی مَدَنی ماحول سے وابَستہ کر سَکتا ہے، بااَخلاق مُبَلِّغ ایک کامیاب ذِمّہ دار کہلاتا ہے، بااَخلاق مُبَلِّغ کو اِنْفِرادی کوشش میں کسی خاص پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا، بااَخلاق مُبَلِّغ کی اِنْفِرادی کوشش کی بَرَکت سے گناہگاروں کو تَوبہ کی توفیق اور غیر مُسلموں کو اِسلام کی دَولت نصیب ہو جاتی ہے، بااَخلاق مُبَلِّغ نفرتوں کی دِیوار ختم کرکے **محبتوں کی فضا** قائم کر سکتا ہے، بااَخلاق مُبَلِّغ **بچھڑوں کو مِلا** سکتا ہے، بااَخلاق مُبَلِّغ **رُوٹھوں کو منا** سکتا ہے، بااَخلاق مُبَلِّغ آپس کے فاصلوں کو مِٹا کر **محبت بھرا ماحول** بنا سکتا ہے، اَلْغَرَض اچھے اَخلاق کثیر فوائد کے حُصول کا ذَرِیعہ ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم نَرمی اور اچّھے اَخلاق کو اپنے کردار کا حصّہ بنائیں مگر یاد رکھئے! یہ ضروری نہیں کہ ہم کسی سے مسکرا کر ملیں تو وہ بھی خندہ پیشانی سے ہمارا اِستقبال کرے بلکہ ممکن ہے مخاطب ہماری مسکراہٹ (Smile) کو طَنْز سمجھ کر غُصّے میں آجائے اور بد اَخلاقی سے پیش آئے لہٰذا ایسے موقع پر اللہ پاک کا یہ فرمان پیشِ نظر رکھنا چاہیے چُنانچہ پارہ 24 سورۂ حٰمٓ السَّجْدَۃ کی آیت نمبر 34 میں ہے:

وَ لَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّیِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾

(پ ۲۴، حٰمٓ السجدۃ، آیت: ۳۴)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور نیکی اور بدی برابر نہ ہوجائیں گی اے سُننے والے بُرائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اُس میں دُشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔

صَدرُ الاُفاضِل حضرت علامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بُرائی کو بھلائی

سے ٹالنے کا طریقہ بتاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: مَثَلاً غُصّے کو صَبْر سے، جَہْل (لاعلمی) کو حِلْم (بُردباری) سے، بدسُلوکی کو عَفو (وَدَرگُزر) سے کہ اگر کوئی تیرے ساتھ بُرائی کرے تُو مُعاف کر۔ اِس خَصلت (عادت) کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دُشمن دوستوں کی طرح مَحبَّت کرنے لگیں گے۔ (خزائنُ العرفان، ص ۸۸۴)

امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی ہماری تربیت کرتے ہوئے، نصیحت کے مدنی پھول عنایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

تُو نرمی کو اپنانا جھگڑے مٹانا رہے گا سدا خُوشنُما مَدَنی ماحول
تُو غُصّے جھڑکنے سے بچنا وگرنہ یہ بدنام ہوگا تِرا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ٦۴٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان ہوں یا غیر مسلم سبھی اِس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ اِسلام اچھے اَخلاق اور نَرمی کی بدولت پھیلا ہے، آج پوری دنیا میں جو ہمیں اسلام کا حَسِیْن گلشن لہلہاتا نظر آرہا ہے اس میں نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **اَخلاقِ کریمہ** اورآپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت سے صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن اور اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم اَجْمَعِیْن کے اَخلاق اور نرمی کا بہت بڑا عمل دخل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج بھی اچھے اَخلاق کی بَرَکتوں سے بے شُمار غیر مسلم اسلام کی دَولت سے سَرفراز ہورہے ہیں جبکہ شرابیوں، سُود خوروں، والِدَین کے نافرمانوں، بدکاروں، فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے کے شیدائیوں، فیشن پرستوں، ایک دوسرے کے خُون کے پیاسوں، مُعاشَرے کے ناسُور سمجھے جانے والوں، بدعقیدہ لوگوں اور طرح طرح کے گُناہوں میں مبتلا رہنے والوں کی زندگیوں میں حقیقی معنٰی میں مَدَنی اِنقلاب بَرپا ہونے کا سِلْسِلہ جاری ہے۔ آیئے! اچھے اَخلاق

کی بَرَکتوں پر مُشْتَمِل ایک اِیمان اَفروز حکایت سُنتے ہیں چنانچہ

شَرابی کی توبہ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا اِمام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **"اِحیاءُ الْعُلُوم"** میں نَقْل کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا محمد بن زَکَرِیّا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار میں اِبنِ عائِشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضِر ہوا، آپ نَمازِ مغرِب کے بعد مسجِد سے گھر کی جانِب روانہ ہوئے، راستے میں ایک قُریشی نوجوان نشے میں دُھت نظر آیا، اُس نے ایک عورَت کے ساتھ نازیبا حَرَکت کی، عورَت چِلّائی، لوگ اُس نوجوان پر ٹُوٹ پڑے، حضرت سَیِّدُنا اِبنِ عائِشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسے پہچانا اور لوگوں سے چُھڑا کر شَفْقَت کے ساتھ سینے سے لگالیا، اپنے گھر لائے اور اُسے سُلا دیا۔ جب وہ جاگا تو اُس کا نَشہ اُتر چکا تھا۔ اُسے نشے کے دَوران ہونے والے قصّے اور پِٹائی کا معلوم ہوا تو مارے شَرم کے رو پڑا اور جانے لگا۔

حضرت سیِّدُنا اِبنِ عائِشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسے نہایت نَرمی کے ساتھ نیکی کی دعوت دی اور اِحساس دِلایا کہ بیٹا! آپ تو قُریشی ہیں، آپ کی خاندانی شَرافت مرحبا! یہ تو غَور فرمایئے کہ آپ کس عظیم ہستی کی اَولاد ہیں! بیٹا! اللہ پاک سے ڈریئے اور ہمیشہ کے لئے شراب نوشی اور دیگر گناہوں سے تَوبہ کر لیجئے۔ وہ نَوجوان اِس پیار بھری نیکی کی دعوت سے پانی پانی ہو گیا (یعنی بہت شرمندہ ہوا) اور اُس نے رو رو کر تَوبہ کی۔ شراب (Wine) اور دیگر گناہوں کے قریب نہ جانے کا عہد کیا۔ آپ نے شَفْقَت سے اُس کا ماتھا چُوما اور خوب حَوصلہ اَفزائی فرمائی۔ وہ بے حد مُتَاَثِّر ہوا، آپ کی صُحبت میں رہنے لگا اور اَحادیثِ مبارَکہ لکھنے پر مامُور ہو گیا۔ (اِحیاءُالعلوم، ۲/۲۱۱ملتقطاً)

آیئے! بارگاہِ رِسالت میں فریاد کرتے ہیں:

نعمتِ اَخلاق کر دیجے عطا یہ کرم یا مُصطفٰے فرمائیے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! حضرت سَیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نیکی کی دعوت دینے کا اَنداز کس قدر شاندار تھا اور آپ راہِ حق سے بُھولے بھٹکے مسلمانوں کی اِصلاح کے مقدّس جذبے سے سَرشار تھے چنانچہ جب آپ نے ایک شَرابی کو لوگوں سے پِٹتا ہوا مُلاحَظہ فرمایا تو اُسے چُھڑوا کر اپنے گھر لائے اور جب اُس کا نَشہ اُترا تو اِنتہائی نَرمی سے نصیحتوں کے مَدَنی پُھول ارشاد فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے میٹھے بول، شفقت بھرے اَنداز اور اچھے اَخلاق نے اُس شرابی کے دل پر اِس قَدَر گہرا اَثر کیا کہ وہ شراب نوشی اور دیگر گناہوں سے تائب ہو کر حضرت سَیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صُحبت میں رہ کر حدیثِ پاک کی خدمت میں مشغول ہوگیا۔ اگر حضرت سَیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اُس پر ٹُوٹ پڑتے اور اُس کی پٹائی میں شریک ہو جاتے، اُس پر سختی فرماتے یا بداَخلاقی سے پیش آتے تو ذرا سوچئے! کیا اِس کے بعد اُس شخص پر آپ کی اِنْفِرادی کوشِش اور نصیحتوں کا کوئی اَثر ہوتا؟ کیا وہ اپنے گناہوں سے باز آجاتا؟ کیا اُس کی اِصلاح کا سامان ہو پاتا؟ کیا گناہوں سے سچی تَوبہ کا ذہن بنتا؟ کیا اُس کی زِندگی (Life) میں حقیقی معنٰی میں مَدَنی اِنقلاب بَرپا ہوتا؟۔ یقیناً ہرگز نہیں! تو اگر ہم چاہتے ہیں کہ معاشَرے میں سُنّتوں کی مدنی بہاریں آجائیں، بُرائی کے اڈّے وِیران اور مسجدیں آباد ہو جائیں، مَدَنی قافِلوں کی دُھومیں مچ جائیں، مسلمان اللہ کریم اور رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی حقیقی فرمانبرداری اِختیار کرکے اِس مَدَنی مقصد کو اپنانے والے بن جائیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ"** تو ہمیں چاہئے کہ جو مسلمان نمازوں

اور سُنّتوں سے دُور ہیں یا مختلف گناہوں میں مشغول ہیں اُنہیں پیار و مَحبّت، نَرمی و شَفْقَت کے جام پلائیں اور اچھے اَخلاق کے ذَرِیعے اُنہیں مدنی ماحول سے قریب کرنے کی کوشش کریں۔

اچھے بُرے اخلاق کا نتیجہ

ایک بُزرگ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اچھے اَخلاق اَجْنَبِی کو اپنا بنادیتے ہیں اور بُرے اَخلاق اَپنوں کو اَجْنَبِی بنادیتے ہیں۔ (دِین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص۲۶۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کُتبِ اَحادیث اچھے اَخلاق کے فضائل سے مالا مال ہیں۔ آیئے! بطورِ تَرغیب 4 اَحادیثِ مبارَکہ سُنئے اور جُھومئے:

(1) **فرمایا:** تم لوگوں کو اپنے اَموال سے خُوش نہیں کرسکتے، لیکن تمہاری خَنْدہ پیشانی اور خُوش اَخْلاقی اُنہیں خُوش کرسکتی ہے۔ (شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۲۵۳/۶، حدیث: ۸۰۵۴)

(2) **فرمایا:** قِیامت کے دن بندۂ مومن کے میزانِ عمل میں اچھے اَخْلاق سے زِیادہ وزنی کوئی عمل نہیں ہو گا۔ (ترمذی، کتاب البر و الصلۃ، باب ماجآء فی حسن الخلق، ۴۰۳/۳، حدیث: ۲۰۰۹)

(3) **فرمایا:** ایمان میں زِیادہ کامِل وہ مومنین ہیں، جن کے اَخْلاق زِیادہ اچھے ہوں۔ (ابوداود، کتاب السنۃ، باب الدلیل...الخ، ۲۹۰/۴، حدیث: ۴۶۸۲)

(4) **فرمایا:** میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور قِیامت کے دن مجھ سے قریب تَر وہ لوگ ہوں گے، جن کے اَخْلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں گے۔ (ترمذی، کتاب البر و الصلۃ، ماجاء فی معالی الاخلاق، ۴۰۹/۳، حدیث: ۲۰۲۵)

اَخْلاق ہوں اچّھے مِرا کِردار ہو سُتھرا — مَحبوب کا صَدْقہ تُو مجھے نیک بنا دے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ اچھے اَخلاق کی کیسی بَرَکتیں ہیں کہ اچھے اَخلاق سے لوگ خوش ہوتے ہیں، اچھے اَخلاق بروزِ قِیامت میزانِ عمل میں سب سے زیادہ وزنی ہوں گے، اچھے اَخلاق والے کامِل مومِن ہیں، اچھے اَخلاق والوں کو بروزِ قِیامت قُربِ مُصْطَفٰے نصیب ہو گا۔ اچھے اَخلاق کے اِس قَدَر فضائل وبَرَکات سُن کر اُمّید ہے کہ ہمارا بھی اچھے اَخلاق اپنانے کا ذِہن بنا ہو گا مگر سُوال یہ ہے کہ اچھے اَخلاق سے کیا مُراد ہے؟ تو آیئے سُنتے ہیں کہ اچھے اَخلاق کسے کہتے ہیں؟ چُنانچہ

اچھے اَخلاق کسے کہتے ہیں؟

ایک شخص نے نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم سے اچھے اَخلاق کے مُتَعَلِّق سُوال کیا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس کے سامنے یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوت فرمائی:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۹۹) ترجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب مُعاف کرنا اِختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہِلوں سے مُنہ پھیر لو۔

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا مولیٰ مُشکِل کُشا، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ رَسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں اگلوں اور پچھلوں کے بہترین اَخلاق کے مُتَعَلِّق تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی، ضرور اِرشاد فرمایئے، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو تمہیں مَحرُوم کرے تم اُسے عَطا کرو، جو تم پر ظُلْم کرے تم اسے مُعاف کر دو اور جو تم سے تَعَلُّق

توڑے تم اُس سے تَعَلُّق جوڑو۔ [1]

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خُوش مزاجی سے مُلاقات کرنا، خُوب بھلائی کرنا اور کسی کو تکلیف نہ دینا، اچھے اَخلاق میں سے ہے۔ [2]

یاالٰہی بنا تُو مُتَّقِی مجھے ستھرا کِردار ہو اچّھا اَخلاق ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھے اَخلاق کی بَرَکتوں میں سے ایک بَرَکت یہ بھی ہے کہ جس کی شَخْصِیَّت اچھے اَخلاق کی خُوبی سے آراستہ ہوگی وہ اُسی قَدَر تَرَقّی کی منزِلیں طے کرتا اور خوب فائدے سمیٹتا ہے۔ اِس بات کو یُوں سمجھئے کہ بعض دکانداروں کی دُکانوں پر گاہکوں کا بے حد رَش رہتا ہے اور کثیر لوگ اُن کی دُکانوں کا رُخ کرتے اور خریداری کرتے ہیں، اُن کی کامیاب دُکانداری کا ایک راز یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنے گاہکوں سے نہایت اچھے اَخلاق سے پیش آتے ہیں، اُنہیں چائے، بسکٹ اور ٹھنڈے مشروبات (Cold Drink) وغیرہ پیش کرتے ہیں، گاہک ایک چیز دِکھانے کا مطالبہ کرے تو وہ 10 چیزیں اُس کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ اَلْغَرَض گاہک (Customer) کے ساتھ اُن کا اَخلاق اِس قدر اچھا ہوتا ہے کہ وہ خریداری کئے بغیر نہیں جاتا، بالفرض کوئی گاہک دُکان دار کے ساتھ بد سُلوکی بھی کر جائے تو دُکاندار اُسے خندہ پیشانی سے برداشت کرلیتا ہے اور گاہک نہیں ٹُوٹنے دیتا۔ اب ذرا ہم اپنا اِحتساب کریں کہ کیا نئے اسلامی بھائیوں پر اِنْفِرادی کوشش کے دوران ہمارا اَنداز بھی ایسا میٹھا میٹھا ہوتا ہے؟ کیا اسلامی بھائیوں سے ملاقات کے وَقْت ہمارے چہرے پر بھی مسکراہٹ ہوتی

---

[1] ...شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، ۶/۲۲۱، حدیث: ۷۹۵۶

[2] ...ترمذی، کتاب البروالصلۃ، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۳/۴۰۴، حدیث: ۲۰۱۲

ہے؟ کیا ہم نیکی کی دعوت دیتے وَقْت کوئی تحفہ مثلاً مکتبۃُ المدینہ کا رِسالہ پیش کرتے ہیں؟ کیا ہمارے اَخلاق سے مُتَاَثِّر ہو کر بھی آج تک کوئی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوا یا کسی بگڑے ہوئے شخص کو توبہ کی تَوفیق نصیب ہوئی؟ کیا ہم نے کبھی اپنے اُوپر سختی کرنے والوں کی سختی کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِینٹ کا جواب پتّھر سے دے کر نادانی بھرا سُلوک کیا؟ ہمارے اَخلاق تو اتنے پیارے ہونے چاہئیں کہ دیکھنے والوں کی زبانوں پر بے ساختہ جاری ہو جائے کہ غلامانِ رَسُول کے اَخلاق کا یہ عالَم ہے تو پھر رَسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے اَخلاق کا عالَم کیا ہو گا۔ یاد رکھئے! اچھے اَخلاق کی بَرَکتیں صِرْف بااَخلاق لوگوں تک ہی مَحدود نہیں رہتیں بلکہ اَولاد کو بھی اِس کے فوائد حاصل ہوتے ہیں، چُنانچہ

والد کے اچھے اَخلاق کی بدولت بیٹی کی رہائی!

رَسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس قَبِیْلَۂ طَیْء کے قیدی لائے گئے تو ایک قیدی لڑکی نے کھڑے ہو کر عَرْض کی: اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اگر آپ بہتر سمجھیں تو مجھے آزاد فرما دیں اور قبائلِ عَرَب کو مجھ پر نہ ہنسائیں کیونکہ میں اپنی قوم کے سردار حاتِم طائی کی بیٹی ہوں اور بے شک میرا باپ (Father) اپنی قوم کی حمایت کرتا، قیدیوں کو آزاد کرتا، بھوکوں کو سیر کرتا، کھانا کھلاتا، سلام کو عام کرتا اور کسی ضرورت مند کو کبھی واپس نہیں لوٹاتا تھا۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: اے لڑکی! یہ (تو) سچّے اِیمان والوں کی صِفَت (خوبی) ہے۔ اگر تیرا باپ مسلمان ہوتا تو ہم ضرور اُس کے لئے رحمت کی دعا کرتے۔ (پھر اِرْشاد فرمایا:) اِس لڑکی کو آزاد کر دو کیونکہ اِس کا باپ اچھے اَخلاق کو پسند کرتا تھا اور اللہ کریم بھی اچھے اَخلاق کو پسند فرماتا ہے۔ اُس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرَت میں میری جان ہے! جنّت میں صرف اچھے اَخلاق والا ہی داخل ہو گا۔ (نوادر الاصول، الاصل الثانی والتسعون والمائۃ،

۲/۲۷۷، حدیث: ۱۰۰۱ ملتقطاً)

مِرے اَخلاق اچھے ہوں مِرے سب کام اچھے ہوں　　بنا دو مجھ کو تم پابندِ سُنّت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدرسۃُ المدینہ بالِغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ربِّ کریم اور رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اچھے اَخلاق کس قدر پسند ہیں کہ حاتِم طائی جو ایک غیر مسلم تھا لیکن اُس کے اچھے اخلاق کی وجہ سے اُس کی بیٹی کو غلامی سے نجات مل گئی۔ ذرا سوچئے کہ اب جو مسلمان اچھے اَخلاق کی دَولت سے مالا مال ہوگا تو اُسے اور اُس کی اَولاد کو اِس کی کیسی کیسی بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمیں اچھے اخلاق اپنانے اور اُس پر ہمیشگی اِختیار کرنے کا مدنی ذِہن عطا کرتا ہے، لہٰذا بداَخلاقی سے پیچھا چھڑانے اور اچھے اَخلاق کے زیور سے آراستہ ہونے کے لئے 12 مَدَنی کاموں میں مشغول ہوجائیے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مدرسۃُ المدینہ بالِغان"** میں پڑھنا یا پڑھانا بھی ہے۔

❁ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے دُرُست قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے ❁ مدرسۃُ المدینہ بالِغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے ❁ مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیسّر آتی ہے۔ ❁ مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے سُننے کی سعادت ملتی ہے ❁ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے علمِ دین کی دَولت نصیب ہوتی ہے ❁ مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مَدَنی انعامات پر عمل کا جذبہ ملتا ہے ❁ مدرسۃُ المدینہ

بالغان کی بَرَکت سے **اچھے اَخلاق** اپنانے کا موقع ملتا ہے ❁ مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب میسّر آتا ہے اور مسجد میں بیٹھنا ربِّ کریم کو کس قَدَر پسند ہے اِس کا اَندازہ اِس حدیثِ پاک سے لگائیے چُنانچہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جو مسجد سے مَحبَّت کرتا ہے اللہ پاک اُسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المساجد، ۱۳۵/۲، رقم: ۲۰۳۱)

آیئے! مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھنے کی بَرَکت پر مُشْتَمِل ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

بد نگاہی کی عادت سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سُننے اور بد نگاہی کرنے کے عادِی تھے جبکہ نمازوں کی پابندی کا بھی ذِہن نہ تھا۔ اِتّفاق سے ایک مرتبہ اُن کی ملاقات سفید لباس (White dress) زیبِ تَن کیے سبز سبز عمامہ سجائے ایک اسلامی بھائی سے ہوئی، اُنہوں نے اِنْفِرادی کوشِش کرتے ہوئے اُنہیں مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں شِرکت کی دعوت دی، اُنہوں نے دعوت قَبول کرتے ہوئے مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھنا شُروع کردیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی بَرَکت سے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شِرکت اُن کا معمول بَن گیا، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے مُرِید بھی ہوگئے۔ نمازی اور مسجد میں دَرْس دینے والے بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کو چھوڑ چکے اور اپنے گھر والوں پر بھی اِنْفِرادی کوشِش کرتے ہوئے اُنہیں بھی نمازی بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آ کے پا مَدَنی ماحول

سَنور جائے گی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سَدا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶تا۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن نے اپنے اَخلاق کی بدولت جس طرح بھُولے بھٹکے لوگوں کی اِصلاح کافَریضہ سَر اَنجام دِیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِصلاحِ اُمّت اور نیکی کی دعوت کا یہ مُبارَک سِلْسِلہ اب بھی جاری وساری ہے اور آج کے اِس پُرفِتَن دور میں بھی ایسی کئی نیک ہستیاں اِس دُنیا میں جلْوَہ گر ہیں کہ جِن کے عُمدہ اَخلاق کی بَرَکت سے بے شُمار لوگوں کی اِصلاح ہوئی اور غیر مسلموں(Non muslims)نے اِسلام قَبول کیا۔اِنہی ہستیوں میں سے پندرھویں صَدِی کی عظیم عِلْمی و رُوحانی شَخصِیَّت، شَیْخِ طَرِیقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ بابَرَکات بھی ہے کہ جِن کی شب وروز کوششوں اور عُمدہ اَخلاق کی بدولت کثیر لوگوں کی زِندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہوچکا ہے۔**جی ہاں!** اس کی مثال اگر اپنی آنکھوں سے دیکھنی ہو تو دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول دیکھ لیجئے، دُنیا بھر کے ہر ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات و مدنی مذاکرہ اجتماعات میں جمع ہونے والے ہزاروں **عاشقانِ رسول** کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر اِس بات کی دلیل ہے کہ یہ کسی عظیم ہستی کا فیضان ہے،جی ہاں! میں قربان جاؤں، **امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی کے اَخلاقِ کریمہ** پر، یہ یقیناً **فیضانِ اَخلاقِ مصطفٰے** ہے کہ امیرِ اہلسنت **بانیِ دعوتِ اسلامی** کے ہاتھوں ایسے نہ جانے کتنے لوگوں نے گناہوں سے **توبہ** کی ہے کہ جو کل تک تو معاشرے کے دُھتکارے ہوئے کہلاتے تھے، لیکن آج ان کو امیرِ اہلسنت کے **دامنِ شفقت** نے چھپایا ہوا ہے، آپ کے **اعلیٰ حُسنِ اخلاق کی مبارک کِرنیں**

جب کسی بے نمازی پر پڑیں تو اُسے نہ صرف نمازی بنا دیا بلکہ **اِمامت** کے **مُصلّے** پر کھڑا کر دِیا، جس کو خود دُرست قرآنِ کریم پڑھنا نہیں آتا تھا، آپ کے **اعلیٰ حُسنِ اخلاق** کی مہک نے اُسے **قاری** بنا دِیا، جو کل تک علمِ دِین سیکھنے سے محروم تھا، آپ کے **اعلیٰ حُسنِ اخلاق** کی خوشبوؤں نے اُس کے ذہن کو بھی معطر و معنبر کیا اور کسی کو **مُفتی** تو کسی کو **شیخ الحدیث** بنا دِیا۔ جی ہاں! **امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی** کے **اَخلاقِ کریمہ** کو سلام پیش کرتے ہوئے ایک عالمِ دِین نے کیا خوب کہا!!!

مسلک کا تُو اِمام ہے اِلیاس قادری ‏ ‏ تدبیر تیری تام ہے الیاس قادری
امریکہ، یُورپ، ایشیاء، افریقہ ہر زمیں ‏ ‏ کرتی تجھے سلام ہے الیاس قادری
فکرِ رضا کو کر دیا عالَم پہ آشکار ‏ ‏ یہ تیرا اُونچا کام ہے الیاس قادری
سنّت کی خوشبوؤں سے زمانہ مہک اُٹھا ‏ ‏ فیضان تیرا عام ہے الیاس قادری
تنہا چلا تُو ساتھ تِرے ہو گیا جہاں ‏ ‏ میٹھا تیرا کلام ہے الیاس قادری

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ‏ ‏ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک، امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے **اعلیٰ اَخلاقِ کریمہ** کا صدقہ ہمیں بھی نصیب فرمائے، **اے کاش!** ہماری جھاڑنے کی عادت چھُوٹ جائے، **نرمی نرمی اور نرمی** نصیب ہو اور ہمارا کلام بھی نرم اور میٹھا ہو جائے۔

آیئے! اِس وَلیِ کامِل کے اَخلاق سے مُتاثِّر ہو کر دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے والے ایک اسلامی بھائی کی مَدَنی بہار سُنئے اور اِس سے حاصِل ہونے والے مَدَنی پھُولوں کو اپنے دِل کے مَدَنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے چُنانچہ

کمالِ ضَبط کا مظاہرہ!

یہ اُن دنوں کی بات ہے جب دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع دعوتِ اسلامی کے اَوَّلین مَدَنی مرکز **"گلزارِ حبیب مسجد"** گلستانِ شفیع اوکاڑوی (سولجر بازار) بابُ المدینہ کراچی میں ہوتا تھا۔ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِجتماع میں شِرکت کے لئے اسلامی بھائیوں کے ساتھ جب سِنیما (سِنے۔ما) گھر کے قریب سے گزرے تو ایک نوجوان جو فلم کا ٹکٹ لینے کی غَرَض سے قِطار میں کھڑا تھا اُس نے (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) بُلند آواز سے اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو مخاطب کرکے کہا: "مولانا بڑی اچھی فلم لگی ہے آکر دیکھ لو۔" اِس سے پہلے کہ آپ کے ہمراہ اسلامی بھائی جذبات میں آکر کچھ کرتے اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بُلند آواز سے اُسے سلام کیا اور قریب پہنچ کر بڑی ہی نَرمی کے ساتھ اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: بیٹا! میں فلمیں نہیں دیکھتا البتّہ آپ نے مجھے دعوت پیش کی تو میں نے سوچا کہ آپ کو بھی دعوت پیش کروں! ابھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گلزارِ حبیب مسجد میں سُنّتوں بھرا اِجتماع ہوگا، آپ سے شرکت کی درخواست ہے، اگر آپ ابھی نہیں آسکتے تو پھر کبھی ضرور تشریف لایئے گا۔ پھر آپ نے اُسے ایک عطر (Perfume) کی شیشی تحفے میں پیش کی۔ چند سالوں بعد اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں سُنّتوں کے عامِل ایک اسلامی بھائی سَبز عمامہ سجائے حاضِر ہوئے اور کچھ اِس طرح سے عَرض کی، حُضور! چند سال قَبْل ایک نَوجوان نے آپ کو (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) فلم دیکھنے کی دعوت دی تھی اور آپ نے کمالِ ضَبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے ناراض ہونے کے بجائے اِجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی تھی وہ نوجوان میں ہی ہوں۔ میں آپ کے عظیم حُسنِ اَخلاق سے بے حد مُتَاَثِّر ہوا اور ایک دن اِجتماع میں آگیا، پھر آپ کی نَظرِ کرم ہوگئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں گناہوں سے تَوبہ کرکے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ (تعارفِ امیر اہلسنت، ص۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا اِنْفِرادی کوشِش کرنے کا طریقہ بھی کتنا پیارا تھا! اگر آپ اُس نادان کی نامناسِب حَرَکت پر غُصّے میں آجاتے اور کوئی سخت بات کہہ دیتے تو کبھی بھی ایسے مَدَنی نتائج بر آمد نہ ہوتے، لہٰذا اگر ہم بھی اِصلاحِ اُمّت کا درد اپنے سینے میں رکھتے ہیں تو **اچھے اَخلاق، عاجِزی، صَبْر اور نَرْمی** کو اپنی طبیعت میں شامل کرلیں کیونکہ بُرے اَخلاق عمل کو بھی خراب کر دیتے ہیں جیسا کہ

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اچھے اخلاق گناہ کو اِس طرح پگھلا دیتے ہیں جس طرح پانی برف کو پگھلا دیتا ہے اور بُرے اخلاق عمل کو ایسے خراب کرتے ہیں جیسے سِرکہ شہد (Honey) کو خراب کر دیتا ہے۔ (معجم کبیر، ۱۰/ ۳۱۹، حدیث: ۱۰۷۷۷)

آیئے! بُرے اَخلاق کے چند **دِینی اور دُنیوی نُقصانات** کے بارے میں سُنتے ہیں چُنانچہ

بداَخلاقی کے دِینی و دنیوی نُقصانات

❀ بداَخلاقی نَحوست ہے، ❀ بداَخلاقی خُود بھی بدعَمَلی ہے اور بہت سی بدعَمَلیوں کا ذَرِیعہ ہے۔ مرآۃ المناجیح، ۶/ ۴۳۶) ❀ جُھوٹ، خِیانت، وعدہ خِلافی سب بداَخلاقی کی شاخیں ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۴۳۶) ❀ بداَخلاقی آپس کے اِختلاف کا باعث ہے۔ (احیاء العلوم، ۲/ ۵۶۹ بتغیر قلیل) ❀ بداَخلاقی آپس میں بُغض و حَسَد اور جُدائی پیدا کرتی ہے۔ (احیاء العلوم، ۲/ ۵۶۹) ❀ بداَخلاقی سے رَسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پناہ طَلَب فرمائی۔ (ابوداود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذۃ، ۲/ ۱۳۰، حدیث: ۱۵۴۶ ماخوذاً و مفہوماً) ❀ بداَخلاقی و بدزبانی سے اللہ پاک ناراض ہوتا ہے، ❀ بداَخلاقی کے سبب گاہک دُکاندار کے پاس آتے ہوئے ہچکچاتے ہیں، ❀ بداَخلاقی بُرا شگون ہے۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الباب الثانی... الخ، الجزء۳، ۲/ ۱۷۸،

حدیث:۷۳۴۳) ❁ بداَخْلاقی اگر اِنسانی شکل میں ہوتی تو وہ (بہت) بُرا آدمی ہوتا۔(کنز العمال،کتاب الاخلاق، الفصل الاول، الجزء الثالث ۳، ۲/۱۷۸، حدیث:۷۳۵۱) ❁ اللہ پاک کے نزدیک سب سے بڑی بُرائی بُرے اَخْلاق ہیں۔(جامع الاحادیث، ۱۹/۴۰۶،حدیث:۱۴۹۲۲ ملخصاً) ❁ بےشک بےحیائی اور بداَخْلاقی کا اسلام کی کسی چیز سے کوئی تَعَلُّق نہیں۔(مسند احمد، مسند البصریین، حدیث ابی عبد الرحمن، ۷/۴۳۱،حدیث:۲۰۹۹۷)

❁ بداَخْلاقی نیکی کی دعوت میں بہت بڑی رُکاوٹ ہے، ❁ بداَخْلاقی سے بسااَوقات میاں بیوی میں طَلَاق کی نَوبَت آجاتی ہے، ❁ بداَخْلاقی کی نَحوست سے گھر کا سُکون بَرباد ہوجاتا ہے ❁ بداَخْلاقی کی نحوست سے کوئی عاشقِ رسول بلکہ پورا خاندان دعوتِ اسلامی کے **مدنی ماحول** سے دُور ہوسکتا ہے۔ ❁ بداَخْلاقی کی نحوست دو خاندانوں میں **جُدائی** ڈال دیتی ہے۔ ❁ بداَخْلاقی کی نحوست قریب ہونے والوں کو **دُور** کردیتی ہے ❁ بداَخْلاق ایک گُناہ سے تَوبہ کرتا ہے تو اُس سے بدتَر گُناہ میں گِرِفتار ہوجاتا ہے۔(جامع الاحادیث للسیوطی، قسم الاقوال، ۲/۳۷۵، حدیث:۶۰۶۴) ❁ بداَخْلاق شخص کو بارہا ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اَلْغَرَض بداَخْلاقی کثیر بُرائیوں کا مَجموعہ اور دُنیاوآخِرت میں ہلاکت وبَربادی کا سبب ہے۔اللہ کریم سب مسلمانوں کو بُرے اَخْلاق کی نَحوست سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مُسکرا کر سب سے مِلنا دل سے کرنا عاجِزی ۔۔۔ بھاگتے ہیں سُن لے بداَخْلاق اِنساں سے سبھی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بداَخْلاقی کے **دِینی و دُنیوی نُقصانات** کے بارے میں سُنا، اے کاش! اِنہیں سُن کر ہمارے دل میں بھی اِس سے نفرت پیدا ہوجائے اور ہمارا تَوبہ کا ذِہن بھی بن جائے۔ آئیے! اب ہم اچھے اَخْلاق کا پیکر بننے کے لئے **14 طریقے** سُن کر اُن پر عمل کی نِیَّت بھی کرتے ہیں:

اَچھے اَخلاق کی عادت بنانے کے طریقے

(1)اچھے اَخلاق کا پیکر بننے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑائیے اور اپنے ہاتھوں کو بلند کرکے اَشکبار آنکھوں سے بُرے اَخلاق سے نجات کی دُعا مانگئے،(2)اچھے اَخلاق کے فضائل اور بُرے اَخلاق کے نُقصانات پر مُشْتَمِل اَحادیث و رِوایات، واقعات اور اَقوالِ بُزرگانِ دِین کو بار بار پڑھئے اور سنئے،(3) دِن کا اکثر حِصّہ خاموشی اِختیار کیجئے اور حتَّی الاِمکان لکھ کر یا اِشارے سے گفتگو کی عادت بنائیے،(4) پابندی کے ساتھ تلاوتِ قرآن مع ترجمۂ قرآن کنزُالایمان اور اِس کے ساتھ تفسیر خزائنُ العرفان یا نورُالعرفان یا صراطُ الجنان کا مُطالعہ کرنے کا معمول بنالیجئے،(5) بُرے لوگوں کی صحبت سے بچتے رہئے، (6) دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے اور 12 مَدَنی کاموں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیجئے،(7) دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماعات اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عِلْم و حکمت سے بھرپور مَدَنی مذاکروں میں پابندی کے ساتھ اوّل تا آخر شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے،(8) دعوتِ اسلامی سے وابستہ عاشقانِ رسول کے ہمراہ یکمشت 12 ماہ، ہر 12 ماہ میں 1 ماہ اور عُمر بھر ہر ماہ 3 دن کے مَدَنی قافِلوں میں سفر اور روزانہ فِکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کیجئے،(9) دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے فَیضانِ فرض عُلوم کورس، کِردار ساز کورس یعنی **"اِصلاح اعمال کورس، 12 مدنی کام کورس، فیضانِ نماز کورس، مَدَنی تربیتی کورس"** کرلیجئے،(10) مَدَنی چینل پر نشر ہونے والے علمِ دِین کی خوشبوؤں سے مالا مال مُختلف سلسلے دیکھتے رہئے (11) کسی پیرِ کامِل کا دامَن مضبوطی سے تھام لیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَیْخِ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ میں پیرِ کامِل کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں لہٰذا ہمیں بھی امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذَرِیعے مُرید ہو کر غوثِ پاک رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے غُلاموں میں شامِل ہو جانا چاہئے (12) دعوتِ اسلامی کے تحت قائم شُعبہ جات میں سے کسی شعبے میں اپنی خدمات پیش کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِن طریقوں پر عمل کی بَرَکت سے بُرے اَخلاق کا خاتِمہ ہو گا اور اچھے اَخلاق اپنانے کا ذِہن بنے گا۔(13) رسائل **"حُسنِ اَخلاق، اِحترامِ مُسلم اور میٹھے بول"** کا مطالعہ کیجیے۔(14) اِحیاء العلوم سے **"حُسنِ اخلاق کا بیان"** کا مطالعہ کیجئے۔

آیئے! ربِّ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ کی بارگاہ میں دُعا کرتے ہیں:

تُو عطا حِلْم کی بھیک کر دے میرے اَخلاق بھی ٹھیک کر دے
تجھ کو فاروق کا واسطہ ہے یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۳۸)

مجلس مَدَنی مُذاکرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں خدمتِ دین کے کم و بیش 104 شُعبہ جات میں سُنّتوں کی دُھومیں مچا رہی ہے، جن میں سے ایک شعبہ **"مجلس مَدَنی مذاکرہ"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے **"عِلْم بے شُمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حُصُول کا ذَرِیْعہ سُوال ہے۔"** کے قَول کو عَمَلی جامہ پہناتے ہوئے سُوال و جواب کا ایک سِلسِلہ شُروع کیا گیا ہے، جسے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں **"مَدَنی مُذاکرہ"** کہا جاتا ہے۔ عاشِقانِ رسول مَدَنی مُذاکروں میں عَقائد و اَعمال، فضائل و مَنَاقِب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی مَعْلُومات، معاشی و مُعاشرتی و تنظیمی مُعاملات اور دیگر بہت سے مَوضُوعات

(Topics) کے مُتَعَلِّق مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شَیْخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُنہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نَوازتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "مجلس مَدَنی مذاکرہ" کے تحت شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِن عطا کردہ دِلچسپ اور عِلْم و حکمت سے بھرپور مَدَنی پُھولوں کی خُوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو مہکانے کیلئے اِن مَدَنی مُذاکروں کو تحریری رِسالوں، وی سی ڈیز(VCDs)اور میموری کارڈز(Memory Cards) کی صُورت میں پیش کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُسنِ اخلاق کے فضائل اور بداَخلاقی کی نحوستیں سُن کر یقیناً ہمارا ذہن بنا ہوگا کہ آیندہ ہمیں بھی **بااَخلاق** بننا ہے، بداخلاقی سے ہمیشہ کے لیے جان چُھڑانے کی کوشش کرنی ہے۔ بداَخلاقی سے بچنے کے **چند طریقے** بھی ہم نے سُنے، آیئے! ہاتھوں ہاتھ **بداَخلاقی سے نجات کی دُعا** بھی سُن لیتے ہیں بلکہ ہو سکے تو اِس **دُعا کو یاد کرلینا چاہیے** تاکہ ہم باربار یہ دُعا مانگتے رہیں اور اِس دُعا کی برکت سے ہمیں حُسنِ اخلاق کی دولت نصیب ہوجائے۔ **وہ دُعا یہ ہے:**

بداَخلاقی سے نجات کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ، وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ۔ (ترمذی، احادیث شتی، باب دعاء ام سلمہ، ۵/۳۴۰، حدیث: ۳۶۰۲)

ترجمہ: اے اللہ! میں بُرے اَخلاق، بُرے اَعمال اور بُری خواہشات سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے اچھے اَخلاق کی بَرَکتوں کے مُتَعَلِّق سُنا کہ

❁ اچھے اَخلاق قُربِ مُصْطَفٰے کا ذَرِیعہ ہیں، ❁ اچھے اَخلاق والے کامِل مومِن ہیں، ❁ اچھے اَخلاق

دل جیتنے کا زبردست نُسخہ ہے، ❁ اچھے اَخلاق کی بَرَکت سے گناہوں میں مُبْتَلا لوگوں کی اِصلاح کا سامان ہو جاتا ہے، ❁ اچھے اخلاق کی بَرَکت سے غیر مسلموں کو دَولتِ ایمان نصیب ہوتی ہے، ❁ اچھے اخلاق کی بَرَکت سے دِین کا کام خُوب تَرقّی کرتا ہے، ❁ اچھے اَخلاق کی بَرَکت سے دُشمن بھی دوست بن جاتے ہیں، ❁ اچھے اَخلاق کی بَرَکت سے اِنْفِرادی کوشش میں مشکلات پیش نہیں آتیں، ❁ اچھے اَخلاق کی بَرَکتیں اَولاد کو بھی نصیب ہوتی ہیں۔ اللہ پاک ہمیں بھی اچھے اَخلاق کی لازوال دَولت سے مالامال فرمائے اور بد اَخلاقی سے ہماری حفاظت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (1)

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں
نیک ہوجائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زُلفوں اور سر کے بالوں وغیرہ کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے زلفوں اور سر کے بالوں وغیرہ کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں: ❁ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زُلفیں کبھی نصف (یعنی آدھے) کان مبارک تک تو ❁ کبھی کان مبارک کی لَوتک اور ❁ بعض اوقات بڑھ جاتیں

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

تو مبارَک شانوں یعنی کندھوں کو جھوم جھوم کر چومنے لگتیں۔(الشمائل المحمدیة،ص ۳۵،۳۴،۱۸)۔ ❁ صَدرُ الشَّریعہ،بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: مرد کو یہ جائز نہیں کہ عورتوں کی طرح بال بڑھائے، بعض صوفی بننے والے لمبی لمبی لٹیں بڑھالیتے ہیں جو اُن کے سینے پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں اور بعض چوٹیاں گُوندھتے ہیں یا جُوڑے (یعنی عورتوں کی طرح بال اکٹّھے کرکے گُدّی کی طرف گانٹھ) بنالیتے ہیں یہ سب ناجائز کام اور خِلافِ شَرع ہیں۔(بہارِ شریعت،۳/۵۸۷) ❁ چھوٹی بچیوں کے بال بھی مردانہ طرز پر نہ کٹوایئے، بچپن ہی سے ان کو لمبے بال رکھنے کا ذہن دیجئے۔ ❁ سُنّت یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے(ایضاً) ❁ آج کل قینچی یا مشین کے ذَرِیعے بالوں کو مخصوص طرز پر کاٹ کر کہیں بڑے تو کہیں چھوٹے کر دیئے جاتے ہیں، ایسے بال رکھنا سنَّت نہیں۔ ❁ وہ چند بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں اس کے آس پاس کے بال مُونڈانا یا اُکھیڑنا بدعت ہے۔(فتاویٰ ھندیہ،۵/۳۵۸) ❁ داڑھی یا سر میں مہندی لگا کر سونا نہیں چاہئے۔ ایک حکیم کے بقول اس طرح مہندی لگا کر سو جانے سے سر وغیرہ کی گرمی آنکھوں میں اُتر آتی ہے جو بینائی کے لئے مُضر یعنی نقصان دِہ ہے۔ ❁ مہندی لگانے والے کی مونچھ، نچلے ہونٹ اور داڑھی کے خط کے کَنارے کے بالوں کی سفیدی چند ہی دنوں میں ظاہر ہونے لگتی ہے جو کہ دیکھنے میں بھلی معلوم نہیں ہوتی لہٰذا اگر بار بار ساری داڑھی نہیں بھی رنگ سکتے تو کوشِش کرکے ہر چار دن کے بعد کم از کم ان جگہوں پر جہاں جہاں سفیدی نظر آتی ہو تھوڑی تھوڑی مہندی لگا لینی چاہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(312 صفحات)،120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی**

پھول" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعَہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

خُوب خُود داریاں، اور خوش اخلاقیاں آیئے سیکھ لیں، قافلے میں چلو

(وسائل بخشش مرمم، ص٦٧٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: **قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، 3 شخص اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے** عرض کی گئی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا (۱) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (۲) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (۳) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔

(اَلْبُدورُ السّافرۃ لِلسُّیُوطی، ص ۱۲۹ حدیث ۳۶۴)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش،۲۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❁ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❁ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا کے سبب کمر ٹُوٹ گئی

---

1 ۔۔۔معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مفتی اسلام ،بہت بڑے عالم، کثرت سے عبادت کرنے والے اور تقویٰ وخوفِ خدا سے مالامال تھے ، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 99 ہجری میں عراق کے شہر کُوفہ میں پیدا ہوئے۔ آپ علمِ حدیث میں کمال رکھتے تھے، بڑے بڑے علما آپ کے شاگرد تھے۔ آپ نے ساری زندگی دینِ متین کی خدمت فرمائی اور 161 ہجری میں عراق کے شہر بصرہ میں وفات پائی۔ آپ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ کی کمر جوانی ہی میں جھک گئی تھی لوگوں نے کئی مرتبہ اس کی وجہ جاننے کی کوشش کی لیکن آپ نے کوئی جواب نہیں دیا، آپ کا ایک شاگرد (Student) کافی عرصہ تک کسی موقع کی تلاش میں رہا کہ وہ آپ سے اس کا سبب دریافت کرسکے ، آخر ایک دن اس نے موقع پاکر آپ سے اس بارے میں پوچھ ہی لیا، آپ نے پہلے تو کوئی جواب نہ دیا لیکن پھر اس کے مسلسل اصرار پر فرمایا، میرے ایک استاد جن کا شمار بڑے علماء میں ہوتا تھا اور میں نے ان سے کئی علوم وفنون سیکھے تھے، جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھ سے فرمانے لگے ، اے سفیان! کیا تُو جانتا ہے کہ میرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ میں 50 سال تک مخلوقِ خدا کو ربِ کریم کی اطاعت کرنے اور گناہوں سے بچنے کی تلقین کرتا رہا، لیکن افسوس! آج جب میری زندگی کا چراغ گل ہونے کو ہے اگر اللہ کریم نے مجھے اپنی بارگاہ سے یہ فرما کر نکال دیا کہ تُو میری بارگاہ میں آنے کی اہلیت نہیں رکھتا اپنے اُستاد کی یہ بات سُن کر خوف سے میری کمر ٹُوٹ گئی، جس کے ٹُوٹنے کی آواز وہاں موجود لوگوں نے بھی سُنی اور میں اپنے رَبِّ کریم کے خوف سے آنسو بہاتا رہا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ میرے پیشاب میں بھی خون آنے لگا اور میں بیمار ہوگیا جب بیماری شدت اختیار کرگئی تو میں ایک غیر مسلم حکیم کے پاس گیا، پہلے تو اسے میری بیماری کا پتہ نہ چل سکا پھر اس نے غور سے میرے چہرے کا جائزہ لیا اور میری نبض دیکھی اور کچھ دیر سوچنے کے بعد کہنے لگا، میرا خیال ہے کہ اس وقت مسلمانوں میں اس جیسا نوجوان کہیں نہ ہوگا

کہ اس کا جگر خوفِ الٰہی کی وجہ سے پھٹ چکا ہے۔(حکایات الصالحین، ص ۴۵)

گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی مِرا حشر میں ہو گا کیا یا الٰہی
تیرے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الٰہی
گناہوں کے امراض سے نیم جاں ہوں پئے مُرشِدی دے شِفا یا الٰہی
(وسائلِ بخشش مُرمّم،105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک بندوں کے دل ہر وقت خوفِ خدا سے معمور ہوتے ہیں، ان کا اُٹھنا، بیٹھنا چلنا پھرنا الغرض زندگی کے شب و روز فکرِ آخرت میں گزرتے ہیں، کیونکہ ان کے نزدیک دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔ان کے دل مَحبّتِ الٰہی سے ایسے معمور ہوتے ہیں کہ وہ صرف رَبِّ کریم کی رِضا چاہتے ہیں اور ان کے دلوں میں اللہ پاک کا ایسا خوف ہوتا ہے کہ قِیامت کا ہوشرُبا وہولناک منظر ہر وقت پیشِ نظر رہتا ہے، لیکن افسوس !آج گناہوں کی **نحوست** کی وجہ سے شاید خوفِ خدا ہمارے دِلوں سے رُخصت ہو چکا، گویا کہ ہم نے یہ طے کرلیا ہے کہ ہم نہ سدھرے ہیں نہ سدھریں گے قسم کھائی ہے۔ ہمیں ڈرانے کیلئے عذاب پر مشتمل کتنی ہی آیات سنادی جائیں، گناہوں کی وعیدوں پر کتنی ہی حدیثیں بیان کردی جائیں، گناہگاروں کے عبرت ناک انجام کی حکایات سنادی جائیں لیکن ہم عِبرت حاصل نہیں کرتے،اِدھر اُدھر دیکھ کر لاپرواہی سے سنتے ہیں شاید اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ گناہوں کے سبب ہمارے دل اس قدر زَنگ آلود ہوچکے ہیں کہ ہم پر نصیحت(Advice) کی کوئی بات اثر انداز نہیں ہوتی۔یادر کھئے !اگر ہم بے خوف ہو کر اپنی زندگی یُونہی گناہوں میں بسر کرتے رہے تو ایسا نہ ہو کہ

بروزِ قیامت ہمارا حشر بھی ایسے مجرموں کے ساتھ ہو جنہوں نے اپنی زندگی ربِّ کریم اوراس کے پیارے رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی اورنیک اعمال سے دُور رہ کر گزاری ہو گی، ایسے لوگ بروزِ قیامت اللہ پاک کی رحمت سے محروم ہوں گے، گناہوں کی وجہ سے ان کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے، یہ لوگ قیامت کے دن اِدھر اُدھر بھاگتے پھریں گے مگر کوئی ان کا حامی ومددگار نہ ہو گا، چنانچہ اس کیفیت کو پارہ 30 سُوْرَۃُ عبس آیت نمبر 33 تا 37 میں یوں بیان کیا گیا ہے:

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ﴿۳۴﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ ﴿۳۵﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَىٕذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ ﴿۳۷﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: پھر جب آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اورباپ اور جورو(بیوی) اور بیٹوں سے ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس ہے۔

یہاں تک کہ ان مجرموں کو گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا، پارہ 16 سورۂ مریم آیت نمبر 86 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَّ نَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور مجرموں کو جہنّم کی طرف ہانکیں گے پیاسے

ایسے گنہگاروں کو جہنم (Hell) میں دردناک عذاب دیا جائے گا چنانچہ پارہ 11 سورہ یونس آیت نمبر 27 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ كَسَبُوا السَّیِّاٰتِ جَزَآءُ سَیِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَاۙ وَ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌؕ مَا لَهُمْ مِّنَ

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور جنہوں نے برائیاں کمائیں تو برائی کا بدلہ اسی جیسا اور ان پر ذلت چڑھے گی انہیں

مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾

اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہو گا گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کے ٹکڑے چڑھا دیے ہیں وہی دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان آیاتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو دُنیا میں گناہوں میں مُبتلا ہو گا بروزِ قیامت ایسے لوگوں سے ان کے ماں باپ، اولاد، بھائی اور گہرے دوستوں میں سے کوئی بھی ان کا مدد گار نہ ہو گا۔ ایسے بد نصیبوں کو گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ ایسے مجرموں(Criminals) کا اگر ایمان سلامت نہ رہا تو ان کا ٹھکانا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ بنا دیا جائے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب تو خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے اور مرنے کے بعد گناہگاروں کا حال سُن کر ڈر جانا چاہئے اور پکی سچی توبہ کر کے نیکیوں میں مشغول ہو جانا چاہئے۔ **افسوس صد افسوس!** ہمارے مُعاشرے میں لوگ دن رات دوسروں کے خوف سے تو چُھپ چُھپ کر گناہ کرتے ہیں کہ کہیں میرے دوستوں اور گھر والوں کو نہ معلوم ہو جائے لیکن اُس رَبِّ کریم سے نہیں ڈرتے جو رات کی تاریکی میں بھی ہمارے حال سے ہر وقت باخبر ہے اور گناہ کرتے وقت ہمیں اس بات کا بھی خوف نہیں رہتا کہ بروزِ قیامت تمام اہلِ محشر کے سامنے گناہوں سے بھرپور نامۂ اعمال پڑھ کر ہمیں سنانا پڑے گا جہاں وہ لوگ بھی ہوں گے کہ دنیا میں جن کے دلوں میں ہماری عزت و اہمیت تھی۔ اے کاش! اس وقت کی بدنامی اور شرمندگی سے بچنے کیلئے ابھی سے ہمیں خوفِ خدا کی دولت نصیب ہو جائے۔ اے کاش! ہم گناہوں سے دور رہنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اے کاش! ہم ہر لمحہ نیکیوں میں بسر کرنے والے بن جائیں۔ اے کاش! قیامت کے ہولناک دن کو ہمیشہ یاد رکھنے والے بن جائیں۔ اگر ہمیں خوفِ خدا کی دولت نصیب ہو جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذہن بن جائے گا۔ ہمارے بُزرگانِ دین تو

ایسے تھے کہ دن رات نیکیوں میں بسر کرتے، ان کے جسم(Body) کا ہر ہر حصہ ربِّ کریم کے خوف اور اس کی مَحَبَّت سے سرشار رہتا پھر بھی وہ اپنے اعمال کو کافی نہ سمجھتے اور خوفِ خدا سے خوب آنسو بہایا کرتے تھے، چنانچہ

معلوم نہیں میرا ٹھکانا جنّت ہو گا یا جہنم!

حضرت سَیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مقامِ جبانہ پر حضرت سعدون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا تو ان سے حال پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: اے مالک! اس شخص کا حال کیا ہو گا جس کی صبح وشام ایسے طویل سفر میں بسر ہو جس میں کوئی سامانِ سفر اور زادِ راہ موجود نہ ہو اور اُسے بندوں کے درمیان عدل وانصاف فرمانے والے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا۔ یہ کہہ کر وہ زور زور سے رونے لگے، حضرت مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، میں نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی؟ تو فرمایا: میں دنیا کی حرص پر نہیں رورہا اور نہ ہی موت کے خوف اور مصیبت نے مجھے رُلایا ہے بلکہ میں تو اپنی زندگی کے اس دن پر رورہا ہوں جس میں کوئی اچھا عمل نہیں کرسکا، خُدا کی قسم! مجھے تو زادِ راہ کی کمی، کامیابی سے دُوری اور دُشوار گزار گھاٹی(Valley) نے رُلایا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ میں جنّت میں جاؤں گا یا جہنَّم میں۔ حضرت مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، میں نے یہ حکمت بھرا کلام سُن کر کہا: لوگ تو آپ کو مجنوں سمجھتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تم بھی دنیا والوں کی طرح دھوکے میں مُبتلا ہو گئے؟ اگرچہ میرے اندر جنّتیوں والی کوئی اور خوبی نہیں لیکن میرے دل، رَگوں، گوشت، خون اور ہڈیوں میں اللہ پاک کی مَحَبَّت سَرایت کرچکی ہے۔ میں اللہ کریم کی مَحَبَّت میں گرفتار ہو کر دیوانہ بن گیا ہوں۔ (حدائق الاولیاء، ۲/۲۲۲)

رہوں مَست و بے خود میں تیری وِلا میں
پِلا جام ایسا پِلا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ ہمارے بُزرگانِ دِین رَبِّ کریم کے خوف سے کس قدر رِگریہ وزاری فرماتے تھے اور دن رات نیکیوں میں مشغول رہنے کے باوجود بھی اپنے اعمال کو کافی نہ سمجھتے تھے، ان نیک لوگوں کی عاجزی وانکساری کی شان بیان کرتے ہوئے کسی نے پنجابی زبان میں کیا خوب کہا ہے:

راتیں زاری کر کر رَوندے، نیند اَکھیں دی دَھوندے
فجریں اَو گنہار کہاندے، سب تھیں نِیویں ہَوندے

(یعنی وہ ایسے نیک بندے ہیں جن کی راتیں گریہ وزاری کرتے گزرتی ہیں، جس کے سبب ان کی نیندیں اُڑ جاتی ہیں اس کے باوُجود جب صبح ہوتی ہے تو لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو سب سے بڑھ کر گناہ گار تصوُّر کرتے ہیں۔)

لیکن افسوس! ہماری حالت یہ ہے کہ ایک تو ہم نیک عمل کرتے نہیں اگر کوئی عمل کر بھی لیں تو کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسی طرح لوگ مجھے دیکھ لیں تاکہ میری نیک نامی ہو۔ یاد رکھئے! رِیاکاری کے ساتھ کیا جانے والا عمل ہرگز قابلِ قبول نہیں، لہٰذا ہر نیک عمل سے پہلے اپنی نِیَّت پر اچھی طرح غور کرلینا چاہیے کہ اُس سے مقصود رَبِّ کریم کی رِضا ہے یا مال وزَر کا حُصُول یا کوئی اور دُنیاوی فائدہ؟ بدقِسمتی سے آج کل ہماری عِبادات سے اِخْلَاص رُخصت ہوتا جارہا ہے، نماز پڑھتے ہیں تو اس لئے کہ لوگ ہمیں نمازی کہیں۔ صدقہ وخیرات کرتے ہیں تو اس لئے کہ لوگوں میں ہماری سخاوت کے چرچے ہوں۔ حج وعمرہ

کرنے کے بعد یہ خواہش ہوتی ہے کہ لوگ مجھے حاجی صاحب کہہ کر بلائیں۔ گھر میں بات بات پر جھگڑا کریں لیکن باہر والوں سے حُسنِ اخلاق (Politely) سے اس لئے پیش آتے ہیں کہ لوگوں میں بااخلاق مشہور ہو جائیں۔ یاد رکھئے! جن نیک کاموں کو زِنْدگی بھر ہم اپنے لیے توشۂ آخرت اور نَجات کا ذَرِیعہ سمجھتے رہے ایسا نہ ہو رِیاکاری کی وجہ سے یہ سب برباد ہو جائیں اور قیامت کے دن حسرت وندامت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے۔ آیئے! رِیاکاری کی مذمت پر 2 فرامینِ مصطفےٰ سنئے اور اس باطنی مرض سے بچنے کی کوشش بھی کیجئے، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: جنّت کی خُوشبو پانچ سو (500) برس کی مُسافت (یعنی دُوری) سے سُونگھی جاسکتی ہے مگر آخرت کے عمل سے دُنیا طلب کرنے والا اُسے نہ پاسکے گا۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، حرف الراء الریاء، ۲/۱۹۰، جز۳، حدیث: ۷۴۸۹)
2. ارشاد فرمایا: جو شہرت کیلئے عمل کرے گا، اللہ پاک اُسے رُسوا کرے گا، جو دِکھاوے کیلئے عمل کرے گا، اللہ پاک اسے عذاب دے گا۔ (جامع الاحادیث للسیوطی، قسم الاقوال، ۷/۴۴، حدیث: ۲۰۷۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ ریاکاری کرنے والے بدنصیب کو جنّت کی خوشبو بھی نہیں پہنچے گی۔ ایسے بدعمل کو بروزِ قیامت ذلیل ورُسوا کیا جائے گا اور اسے سخت عذابِ اِلٰہی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ یاد رہے! ریاکاری سے دنیا میں نیک نامی اور فوائد تو مل سکتے ہیں مگر آخرت میں ایسے عمل کی کوئی جزا نہیں ہو گی۔ لہٰذا اپنے دل سے لوگوں کی تعریفیں سننے کی خواہش نکال دیجئے۔ ہر وقت قبر و حشر کی ہولناکیوں اور جہنّم کی کڑی سزاؤں کو ذہن نشین رکھئے۔ صرف رِضائے الٰہی کیلئے عمل کیجئے اور بُزرگانِ دِین کی سیرت کو زندگی کے ہر گوشے میں اپنے لئے مشعلِ راہ بنایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس

کی برکت سے خوفِ خدا کی دولت نصیب ہو گی۔ اللہ پاک کے مقرب بندوں کی عملی حالت بیان کرتے ہوئے ایک بزرگ فرماتے ہیں: وہ لوگ (کثرت سے نیکیاں کرنے کے باوجود اس کی خفیہ تدبیر سے) خوف زدہ رہتے اور تم تفریط (یعنی گناہوں میں ڈوبنے کے باوجود) بے خوف رہتے ہو۔ وہ مبارک ہستیاں نیکیوں کے باوجود رویا کرتی تھیں اور تم بے کار رہ کر بھی ہنستے ہو۔ وہ لوگ بیمار رہنے کے باوجود رات بھر (عبادت کے لئے) شب بیداری کرتے اور تم تندرست ہو کر بھی پڑے سوتے رہتے ہو۔ وہ درست راہ چلا کرتے اور تم غضب کی شاہراہوں پر دوڑتے چلے جارہے ہو۔ (حدائق الاولیاء، ۲/۲۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی آج ہماری عملی حالت بہت خراب ہو چکی ہے، خوفِ خدا ہمارے دلوں سے ختم ہو چکا ہے اور ہم اپنے بزرگوں کے طریقے سے بالکل دُور ہوتے جارہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج عورتوں کی آزادی اور عورتوں کو مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کے نعرے نے ہماری نوجوان نسل کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ فیشن پرستی اور بے حیائی اس قدر بڑھ چکی ہے، ہر گلی محلے بلکہ گھر گھر میں بے حیائی کے دل سوز نظارے ہیں، مخلوط تعلیمی (Co-Education) اداروں، ہسپتالوں، دفتروں اور تفریح گاہوں میں مردوں اور عورتوں کا اِختلاط (میل جول) عام ہو چکا ہے، اسی میل جول کے سبب **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ آج ہماری نوجوان نَسل گرل فرینڈ (Girlfriend) اور بوائے فرینڈ (Boyfriend) کے مَنْحُوس چکّر میں پھنس کر کس طرح اپنی شرم و حیا سے ہاتھ دھو بیٹھی ہے یہ کسی پر مخفی نہیں، آج ایک باپ اپنی جوان بیٹی کو خود بازاروں کی رونق بناتا ہے، شوہر اپنی بیوی کو بنا سنوار کر لوگوں کی بد نگاہیوں کا ذریعہ بناتا ہے، بھائی ہے تو وہ اپنی بہن کو بے پردگی سے روکنے کیلئے کوشش تک نہیں کرتا۔

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے

شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائق بخشش، ص۱۱۱)

شعر کی مختصر وضاحت: اے غافل مسلمان تیرے دن کھیل کُود میں بسر ہوتے ہیں اور راتیں تُو یادِ الٰہی سے غفلت میں گنوا دیتا ہے، نہ تو تجھے خوفِ خدا ہے کہ مرنے کے بعد اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے اور نہ ہی اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے شرم وحیا آتی ہے کہ بروزِ محشر انہیں بھی مُنہ دکھانا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پہلے جب یہ نَعْرہ بُلَنْد ہوا کہ مرد وعورت شانہ بشانہ چلیں تو اس کی نحوست نے گھر کی چار دیواری میں مَحفوظ عورت کو باہر لا کھڑا کیا اور اب مَغْرِب سے چلنے والا یہ جملہ لیڈیز فرسٹ(Ladies First)یعنی **"پہلے خواتین"** ہاں بھی آ پہنچا۔ پہلے کندھے سے کَنْدھا مِلا کر کھڑا کیا تھا اب ایک قدم آگے پہنچا کر مزید بے باکی وبے حیائی میں اضافہ کر دیا، عورت سمجھی اس جُملے کے ذریعے مجھے عِزت دی جارہی ہے حالانکہ اس جُملے کا مَقْصَد عورتوں کو کسی قِسْم کی عِزت دینا نہیں بلکہ صِنْفِ نازُک کو بے وُقُوف بنا کر اس کے حُسْن وجَمال کو اپنے مالی فَوائد کے حُصُول کا ذَرِیْعہ بنانا ہے۔ جس کا مُظَاہَرہ فیشن شَوز، بل بورڈز(Billboards)اور اِشْتِہارات کے ذریعے سرِعام ہوتا ہے۔

آج اسلام کے دُشمن عورت کی عزت وعصمت کو خراب کرنے کیلئے جھوٹی ہمدردی ظاہر کر کے بے حیائی کو فیشن، بے پردگی کو مساوات، عورت کی عزّت کے تحفظ کے بارے میں جو احکامِ شریعت بیان ہوئے اس کو "قید" سمجھ کر، پردے سے مُتَعَلِّق اسلامی احکامات کی خلاف ورزی کو آزادی اور عورت کو ہَوَس بھری نگاہوں کی زَد پر لانے کو ترقی قرار دے کر عورتوں کے حقوق کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔

یادرکھئے! ہَوَس کے ان پُجاریوں کی مثال اُن بھوکے بھیڑیوں جیسی ہے جنہوں نے بکریوں کے حق میں جلوس نکالا کہ بکریوں کو آزادی دو، بکریوں کے حقوق مارے جارہے ہیں، اُنہیں گھروں میں قید کرکے رکھا گیا ہے۔ یہ سُن کر بہت سی جوان اور جذباتی بکریاں بھیڑیوں کو اپنا ہمدرد سمجھ بیٹھیں اور ان کی بولی بولنے لگیں، ایک عقلمند بوڑھی بکری نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی کہ بھیڑیئے ہمارے دُشمن ہیں، ان کی باتوں میں مت آؤ! چار دِیواری میں تمہیں جو تحفظ حاصل ہے آزادی ملتے ہی اسے شدید خطرات لاحق ہوجائیں گے مگر نوجوان بکریوں نے اس کی ایک نہ سُنی اور اپنے خیر خواہ کو بدخواہ اور بدخواہوں کو خیر خواہ سمجھ کر آزادی آزادی کے نعرے لگانے شروع کردیئے، مجبوراً مالک نے اُنہیں آزاد کردیا۔ بکریاں بہت خوش ہوئیں اور اُچھلتی کُودتی چار دِیواری سے باہر بھاگیں مگر یہ کیا! ابھی تو آزادی کی فضا میں کھل کر سانس بھی نہیں لیا تھا کہ بھیڑیوں نے ہَلّہ بول کر اُنہیں چیر پھاڑ کر رکھ دیا۔

سیکھنے کا مدنی پھول: مسلمان خواتین کو چاہئے کہ حقیقت کی عکّاسی کرتی ہوئی اس فرضی حکایت کو نظر انداز نہ کریں اور اسلام نے اُنہیں عزّت و آبرو کی حفاظت کیلئے چادر کی صورت میں جو خیمہ اور چار دیواری کی صورت میں جو قلعہ عطا فرمایا ہے خُدارا! اُسے غنیمت جانیں اور اس قلعہ و خیمہ سے باہر نکلنے اور اپنے ساتھ شانہ بہ شانہ چلنے کی دعوت دینے والے بھیڑیوں کو بکری بن کر اپنا خیر خواہ ہرگز نہ سمجھیں ، آج عورتوں کے حقوق کی بات کرنے والے در حقیقت عورتوں تک پہنچنے کی آزادی چاہ رہے ہیں، انہیں عورتوں کے حقوق کی نہیں بلکہ اپنی غلیظ پیاس بُجھانے کی فکر ہے اے کاش! کوئی سمجھے!!!

چادر و چار دیواری کی ضرورت و اہمیت جاننے کے لئے **امیر اہلِ سنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی **پردے کے موضوع** پر لکھی جانے والی انمول اور مایہ ناز کتاب "**پردے کے بارے میں سُوال جواب**" اور مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**فیضانِ سورۂ نور**" خود بھی پڑھئے اور بالخصوص ہمارے گھر کی اسلامی بہنوں

کو ان کا مطالعہ کرنے کا ذہن دیجئے۔

افسوس صد افسوس! آج ہمارے دفتروں، بینکوں اور ہسپتالوں غرض جہاں جائیں بِالْخُصُوص اِسْتِقْبَالِیَہ (Receptions) پر ماڈرن لڑکیوں کو ہی رکھا جاتا ہے تاکہ لوگوں کی توجہ حاصل کر کے اپنے کاروبار کو تَرَقّی دی جائے، اب تو بے حیائی اس قدر بڑھ چکی ہے کہ نوجوان عورتوں سے ہاتھ مِلانے تک کو بُرا مَحْسُوس نہیں کیا جاتا اور بڑی ڈھٹائی اور بے باکی سے یہ کہا جاتا ہے کہ ماڈرن دور ہے سب چلتا ہے۔ ایسے ماڈرن لوگوں کو جھنجھوڑنے، اِنہیں خوابِ غفلت سے جگانے، فیشن کے نام پر بے ہودگی اور بے حیائی کے سیلاب سے نکالنے اور دل میں خوف پیدا کرنے کیلئے آیئے! فیشن پرستی کی مذمت پر ایک روایت سُنئے، چنانچہ

ناجائز فیشن کرنے والوں کا انجام

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (مِعراج کی رات) میں نے کچھ مَردوں کو دیکھا جن کی کھالیں آگ کی قَینچیوں سے کاٹی جارہی تھی، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ جبرئیلِ امین (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) نے بتایا: یہ لوگ ناجائز اَشیاء سے زِینت حاصل کرتے تھے۔ اور میں نے ایک بدبودار گڑھا دیکھا جس میں شوروغَوغا برپا تھا، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو بتایا: یہ وہ عورَتیں ہیں جو ناجائز اَشیاء سے زِینت حاصل کرتی تھیں۔ (تاریخِ بغداد، ۱/۴۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز اٹھئے! اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ فیشن کرتے کرتے ہماری زندگی بھی ختم ہو جائے اور ہمارے ساتھ بھی اللہ نہ کرے ایسا ہو۔ افسوس صد افسوس! فی زمانہ بعض نادان والدین خود اپنے بچوں کو فیشن ایبل بنانے کے لئے ایسے اسکولوں،

کالجوں میں تعلیم (Education) دلواتے ہیں جہاں دنیا کی رنگینیوں اور بے حیائیوں کی تعلیم معاذاللہ اِہتمام کے ساتھ دی جاتی ہو، جہاں باقاعدہ میوزک اور ڈانس کی کلاس ہوتی ہو، ایسی گئی گزری سوچ کے مالک بعض نادان اپنی اولاد کو سنّتوں بھرے اجتماعات میں جانے، داڑھی رکھنے، نمازیں پڑھنے سے روکتے ہیں کہ ہمارا بچہ مولوی بن جائے گا، سر پر عمامہ باندھ لے گا، رات کو اُٹھ کر تہجد پڑھنے لگے گا، دوسرے مسلمانوں کو نیکی کی دعوت دینے والا بن جائے گا اور ہم پر بھی گناہوں کی ساری پابندیاں لگادے گا، اس معاشرے میں جہاں ایسے نادان ہیں کہ دِین کے معاملے میں اپنے بچوں کو ظلم وستم کا نشانہ بناتے ہیں، وہیں اس فتنوں سے بھرپور دور میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسے والدین بھی موجود ہیں جو شریعت کے حکم پر اپنا سر جھکا کر ہمت وحوصلے کے ساتھ معاشرے کے طعنوں کو برداشت کرتے ہیں اور اپنی اولاد کی اصلاح اور ان کی اسلامی طریقے سے مدنی تربیت کر کے اپنی اور ان کی آخرت بہتر بنانے کیلئے کوشاں ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان مدنی ذہن رکھنے والوں کی اولاد میں کوئی حافظِ قرآن بنتا ہے، کوئی قاریِ قرآن بننے کی سعادت پاتا ہے، کوئی نیکی کی دعوت عام کرنے والا مبلغِ دعوتِ اسلامی بنتا ہے، تو کوئی عِلْمِ دِیْن کی روشنی پھیلانے والا عالمِ دین اور مفتی بن کر اُمَّتِ محبوب کی شرعی رہنمائی کرتا ہے۔ جن ماں باپ کے بچے اس انداز سے دِین کی خدمت کر رہے ہوں وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر و انجینئر وغیرہ بنانے کے فوائد (Benefits) محض دنیا تک ہی محدود ہوتے ہیں جبکہ نیک اولاد والدین کی وفات کے بعد بھی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا بُرَیْدَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک سورج کی طرح ہو گی اور اس کے والدین

کو دو حُلّے پہنائے جائیں گے جن کی قیمت یہ دُنیا ادا نہیں کر سکتی تو وہ پوچھیں گے، ہمیں یہ لباس کیوں پہنائے گئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بچوں کے قرآن کو تھامنے کے سبب۔ (مستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب من قرا القرآن و تعلمه الخ، رقم: ۲۱۳۲، ۲/۲۷۸) ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ پاک ایک نیک بندے کا درجہ جنّت میں بلند فرمائے گا تو وہ کہے گا کہ اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! مجھے یہ مرتبہ کیسے ملا؟ تو اللہ پاک فرمائے گا کہ تیرے بیٹے نے تیرے لیے مغفرت کی دعا مانگی ہے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب الاستغفار و التوبۃ، حدیث: ۲۳۵۴، ۱/۴۴۰)

مری آنے والی نسلیں تیرے عشق ہی میں مچلیں　　انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے!

(وسائلِ بخشش، ص۴۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ جن کی اَولاد نیک اور قرآن و سُنَّت پر عمل کرنے والی اور حافظِ قرآن ہو گی اِنہیں بروزِ قیامت ایسا قیمتی تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی طرح ہو گی، ایسے خوش نصیبوں کو بیش قیمت (یعنی قیمتی) لباس پہنایا جائے گا۔ جنّت میں ان کے درجات بلند کیے جائیں گے۔ لہٰذا ہمیں خود بھی نیک اعمال کرنے چاہئیں، تلاوتِ قرآنِ کریم کا معمول بنانا چاہیے، اپنے دل میں خوفِ خدا پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہو گی اور اپنی اولاد کی مدنی تربِیَت کرتے ہوئے انہیں بھی اِبتدا سے خوفِ خدا کا ذہن دینا ہو گا کہ اگر بچپن ہی سے خوفِ خدا کی دولت نصیب ہو گئی تو زندگی بھر گناہوں کی دَلْدَل میں پھنسنے سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کریں گے۔ آیئے! بچوں میں خوفِ خدا پیدا کرنے کیلئے اس بارے میں ایک ایمان افروز حکایت سنئے، چنانچہ،

حقیقی مَدَنی مُنّے کا خوفِ خدا

ایک 4 سالہ حقیقی مَدَنی مُنّا سیِّدزادہ سرِ بازار زار و قطار رو رہا تھا، کسی صاحِب نے اٰلِ رسول کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر عرض کی: شہزادے! کیا بات ہے؟ اگر کسی چیز کی ضَرورت ہو تو حکم فرما دیجئے ابھی حاضِر کرتا ہوں۔ یہ سُن کر مَدَنی مُنّے کے رونے کی آواز اور بُلند ہو گئی اور کہا: چچا جان! اللہ پاک کے غضب اور عذابِ جہنَّم کے خوف سے دل بیٹھا جا رہا ہے! اُن صاحِب نے شَفقت سے عرض کی: شہزادے! آپ بہُت ہی کمسِن ہیں، ابھی سے اِتنا خوف کیسا؟ اطمینان رکھئے! بچّوں کو عذاب نہیں دیا جائے گا۔ یہ سُن کر مَدَنی مُنّے کا خوف مزید نُمایاں ہو گیا اور روتے ہوئے بولا: چچا جان! میں نے دیکھا ہے کہ بڑی لکڑیاں سُلگانے کیلئے ان کے گرد چھوٹی چھوٹی لکڑیاں (Sticks) چُن دی جاتی ہیں، چھوٹی لکڑیاں جلدی سے آگ پکڑ لیتی ہیں اور ان کی بدولت پھر بڑی لکڑیاں بھی جل اُٹھتی ہیں! میں ڈرتا ہوں کہ ابوجَہل اور ابولَہَب جیسے بڑے بڑے غیر مسلموں کو جہنَّم میں جلانے کیلئے چھوٹی لکڑیوں کی جگہ کہیں مجھے آگ میں نہ ڈال دیا جائے! (انیس الواعظین ص ۷۵، بِتغیُّر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس نصیحت آموز واقعے کو سُن کر خوفِ خدا سے لرز جائیے کہ وہ ایک چھوٹا سا بچہ ہو کر بھی جہنم کے خوف سے آنسو بہا رہا ہے اور ہم بچپن تو کیا جوانی بلکہ بعض تو بُڑھاپے کی اُس منزل پر پہنچ کر بھی گناہوں سے باز نہیں آتے کہ جس کے بعد آخری منزل یعنی **قبر کا خوفناک گڑھا** ہے، عذابِ الٰہی کی وعیدیں سُن کر بھی نہیں گھبراتے، اگر کوئی سُنَّتوں کا پیکر اسلامی بھائی ہمیں سمجھائے تو اس کی بات کو بالکل اہمیت نہیں دیتے، بعض تو ایسے منہ پھٹ ہوتے ہیں کہ بڑی دلیری کے ساتھ اسے یہ کہہ کر

چُپ کرادیتے ہیں کہ مولانا صاحب ہمیں مت سمجھاؤ ہمیں اپنی قبر میں جانا ہے تمہیں اپنی قبر میں، ہمارے ساتھ **جو ہو گا دیکھا جائے گا۔** الامان والحفیظ!۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے تو سہی ہم کس طرح خود کو جھوٹی تسلّی دے رہے ہیں کہ **جو ہو گا دیکھا جائے گا،** اگر ہماری بُرائیوں کے سبب قبر (Grave) میں سانپ اور بچھو آ گئے تو کیا دیکھا جائے گا؟ ہماری بداعمالیوں کی وجہ سے قبر میں آگ بھڑ کا دی گئی تو کیا دیکھا جائے گا؟ مرتے وقت ایمان کی دولت چھین لی گئی تو کیا دیکھا جائے گا؟ گانے باجوں کی نحوست سے کانوں میں اگر پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا گیا تو اس وقت کیا دیکھا جائے گا؟ بد نگاہی کرنے والوں کی آنکھوں میں آگ کی سلائیاں پھیری گئیں تو کیا دیکھا جائے گا؟ آج اگر ہمارے پاؤں میں کانٹا چُبھ جائے، ہاتھ پر چُھری لگ جائے یا پاؤں میں ٹھوکر لگ جائے تو مارے درد کے چیخ اُٹھتے ہیں تو پھر جہنّم کے عذاب کے بارے میں آخر یہ کیوں کہتے ہیں کہ **"جو ہو گا دیکھا جائے گا"**۔ لہٰذا **"جو ہو گا دیکھا جائے گا"** والی غلط سوچ کو اپنے دل ودماغ سے نکال کر خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے، اپنے دل میں رَبِّ کریم کا خوف پیدا کرنا ہو گا، کیونکہ **خوفِ خدا رکھنے والے اللہ** و رسول کے محبوب ہوتے ہیں، **خوفِ خدا رکھنے والے** گناہوں سے محفوظ رہتے ہیں، **خوفِ خدا رکھنے والے** خوشحال زندگی بسر کرتے ہیں، **خوفِ خدا رکھنے والوں** سے مخلوقِ خدا مَحَبَّت کرنے لگتی ہے۔ آیئے! خوفِ خدا کے فضائل پر مشتمل (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے، چنانچہ

- ارشاد فرمایا: اللہ کریم اپنے اس بندے سے مَحَبَّت رکھتا ہے جو مُتَّقی یعنی پرہیزگار اور اللہ پاک سے ڈرنے والا ہو، لوگوں سے بے پروا ہو اور اپنے گرد لوگوں کی ریل پیل کی خواہش رکھنے والا نہ ہو بلکہ گوشہ نشین ہو۔ (صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، الحدیث: ۷۴۳۲، ص ۱۲۱۲)
- ارشاد فرمایا: اللہ کریم فرمائے گا کہ اُسے آگ سے نکالو، جس نے مجھے کبھی یاد کیا ہو یا کسی مقام میں

میرا خوف کیا ہو۔(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللّٰہ تعالیٰ، ۱/۴۶۹، حدیث:۷۴۰)

- ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کریم سے ڈرتا ہے، ہر چیز اُس سے ڈرتی ہے اور جو اللہ کریم کے سِوا کسی اور سے ڈرتا ہے تو اللہ کریم اسے ہر شے سے خوف زَدہ کرتا ہے۔(شعب الایمان، باب فی الخوف۔۔۔الخ، ۱/۵۴۱، حدیث:۹۷۴)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "بعدِ فجر مَدَنی حلقہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گرِفت (پکڑ) اور اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذاب سے ڈرتے ہوئے گناہوں سے توبہ کیجئے اور نیک اعمال کی طرف راغب ہو جایئے اور توبہ پر اِستِقامت پانے اور نیکیوں کا ذِہن بنانے کیلئے نیک لوگوں کی صحبت حاصل کرنا بے حد ضروری ہے کیونکہ نیک لوگوں کی صُحبت اِختیار کرنا بڑی برکتوں کا باعث ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اچھی صحبت پانے کا بہترین ذریعہ ہے، ہم بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مدنی کاموں میں عملی طور پر شامل ہوں۔ بعدِ فجر مدنی حلقے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 3 آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع تَرجَمۂ کنز الایمان و تفسیر خزائنُ العرفان/ تفسیر نورُ العرفان / تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنّت (4 صفحات) اور آخر میں شَجْرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ بھی پڑھا اور سُنا جاتا ہے، اس کے بعد شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد و وظائف اور اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھنے کی بھی ترکیب ہوتی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ شریف پڑھنے کی بہت برکتیں ہیں کیونکہ اس میں کئی بُزرگانِ دین کا ذکرِ خیر موجود ہے، جن کا تذکرہ باعثِ رحمت ہے۔

حضرت سیّدُنا سُفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء، ۷/۳۳۵، رقم ۱۰۷۵۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بُزرگانِ دِین کے ذکرِ خیر پر مشتمل اس مبارک شجرے کی برکت سے مُشکلیں حل ہوتیں اور بگڑے کام سنورتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک مدنی بہار سنئے اور جھومئے، چنانچہ

گھریلو جھگڑے ختم ہو گئے

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے گھر میں ناچاقیوں نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ آئے دن لڑائی جھگڑوں کا سلسلہ رہتا جس کی وجہ سے گھر کا سُکون برباد ہو جاتا تھا، وہ اس صورتِ حال سے سخت پریشان تھی، گھر میں امن قائم ہونے کی کوئی راہ دکھائی نہ دیتی تھی۔ اسی دوران پیر و مُرشد امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی توجُّہ سے انہیں شجرۂ عالیہ پڑھنے کا خیال آیا۔ بس پھر کیا تھا! اُنہوں نے شجرہ عالیہ کو گھریلو ناچاقیاں دور کرنے کی نِیّت سے پڑھنا شروع کر دیا۔ شجرۂ عالیہ پڑھنے کی برکت سے ان کے گھریلو جھگڑے ختم ہو گئے اور گھر امن کا گہوارہ بن گیا۔

مشکلیں حل کر شہِ مُشکل کُشا کے واسطے کر بَلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسطے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت کا دروازہ کھلتا ہے یا دوزخ کا؟

حضرت سَیِّدُنا سَرُوْقُ الْاَجُوع تابعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اتنی لمبی نماز ادا فرماتے کہ ان کے پاؤں سُوج جایا کرتے تھے اور یہ دیکھ کر ان کے گھر والوں کو ان پر ترس آتا اور وہ رونے لگتے۔ ایک دن ان کی والدہ نے کہا: میرے بیٹے! تُو اپنے کمزور جسم کا خیال کیوں نہیں کرتا؟ اس پر اتنی مشقت کیوں لادتا ہے؟ تجھے اس پر ذرا رحم نہیں آتا؟ کچھ دیر کے لئے آرام کر لیا کرو، کیا اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ صرف تیرے لئے پیدا کی ہے کہ تیرے علاوہ کوئی اور اس میں نہیں جائے گا؟ انہوں نے جواباً عرض کی، امی جان! انسان

کو ہر حال میں مجاہدہ کرنا چاہیے کیونکہ قیامت کے دن دو ہی باتیں ہوں گی، یا تو مجھے بخش دیا جائے گا یا پھر میری پکڑ ہو جائے گی، اگر میری مغفرت ہو گئی تو یہ محض اللہ پاک کا فضل اور اس کی رحمت ہو گی اور اگر میں پکڑا گیا تو یہ اس کا عدل ہو گا، لہٰذا اب میں آرام نہیں کروں گا اور اپنے نفس کو مارنے کی پوری کوشش کرتا رہوں گا۔ جب ان کی وفات (Death) کا وَقْت قریب آیا تو اُنہوں نے گِریہ وزاری شروع کر دی۔ لوگوں نے پوچھا: آپ نے تو ساری عمر مُجاہدوں اور ریاضتوں میں گُزاری ہے، اب کیوں رو رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: مجھ سے زیادہ کس کو رونا چاہیے کہ میں ستّر (70) سال تک جس دروازے کو کھٹکھٹاتا رہا، آج اسے کھول دیا جائے گا لیکن یہ نہیں معلوم کہ جنّت کا دروازہ کھلتا ہے یا دوزخ کا؟ کاش! میری ماں نے مجھے جَنَم نہ دیا ہوتا اور مجھے یہ مشقت نہ دیکھنا پڑتی۔ (حکایات الصالحین، ص ۳۶ بتغیر)

کاشکے نہ دُنیا میں پیدا مَیں ہوا ہوتا | قبر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا
آہ! سَلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے | کاشکے مِری ماں نے ہی نہیں جَنا ہوتا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین کا طرزِ زندگی کس قدر شاندار ہوتا کہ یہ حضرات لمبی لمبی نمازیں پڑھنے کے باوجود خوفِ خدا اور خوفِ جہنم کے سبب کس قدر لَرزاں وتَرساں رہتے جبکہ ہم اپنے کردار کا جائزہ لیں تو شرم سے پانی پانی ہو جائیں تو کم ہے۔ کیونکہ ہمارا حال تو کچھ ایسا ہے کہ نیکیاں پلّے نہیں، نمازوں، تلاوتِ قرآن اور مَساجد وغیرہ میں دل نہیں لگتا، سُنّتوں پر عمل ہوتا نہیں، دوسروں کی اصلاح کے لئے تو کُڑھتے ہیں لیکن اپنی اصلاح کی فکر نہیں، گناہوں اور فُضول گوئی کی عادت اور بُرے دوستوں کی بیٹھکوں سے جان چُھوٹتی نہیں، توبہ کی جانب دل مائل ہوتا نہیں،

موت کی سختیوں، قبر و حشر اور جہنَّم کے عذابوں سے ڈر لگتا نہیں۔ الغرض ہماری حالت دن بدن بدترین ہوتی جارہی ہے اور ہم گُناہوں کی دلدل میں تیزی سے دھنستے چلے جارہے ہیں۔ اے کاش! ہمیں گناہوں کی بیماری سے چھٹکارا مل جائے۔۔۔ اے کاش! ہم ہر ہر لمحہ نیکیوں میں بسر کرنے والے بن جائیں۔۔۔ اے کاش! ہماری آنکھیں ہر وقت خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ میں رونے والی بن جائیں۔۔۔ اے کاش! ہمیں بھی اپنے بزرگوں کی طرح جہنم کا خوف نصیب ہو جائے۔

یا ربّ بچالے تُو مجھے نارِ جَحیم سے اَوْلاد پر بھی بلکہ جہنَّم حرام ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی رَحْمتیں بے حَد و بے حِساب ہیں، اگر کوئی بندہ رَبِّ کریم کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کرکے اس کی بارگاہ میں جُھک جائے تو اللہ کریم اس کے گناہوں کو مُعاف فرماکر اپنا محبوب بندہ بنالیتا ہے کیونکہ اللہ پاک **توبہ کرنے والوں** کی ساری خَطاؤں کو مُعاف فرمادیتا ہے، **توبہ کرنے والوں** کو اپنا قُرب نصیب کرتا ہے، **توبہ کرنے والوں** کو جنّت عطا فرماتا ہے، **توبہ کرنے والوں** کو جہنَّم سے آزادی عطا فرمادیتا ہے۔ آیئے! توبہ کے فضائل پر مشتمل دو(2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں، چنانچہ

- ارشاد فرمایا: اگر تم اتنے گُناہ کرو کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر تم اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو تو اللہ پاک تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔ (ابن ماجہ کتاب الزھد ۴/۴۹۰ حدیث: ۴۲۴۸)
- ارشاد فرمایا: اللہ کریم اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کسی کا اُونٹ جنگل میں گم ہونے کے بعد دوبارہ اسے مل جائے۔ (بخاری کتاب الدعوات ۴/۱۹۱ حدیث ۶۳۰۹)

واقعی توبہ ایسی چیز ہے کہ اگر کوئی انسان سچے دل سے توبہ کرے تو وہ محبوبِ الٰہی بن جاتا ہے اور اللہ کریم اپنے بندے کی توبہ سے خوش ہوتا ہے اور اپنے گنہگار بندے کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے۔ چنانچہ

بنی اسرائیل کے نوجوان کی توبہ

بنی اسرائیل میں ایک نوجوان تھا جس نے 20 سال تک اللہ کی عبادت کی، پھر 20 سال تک نافرمانی کی پھر آئینہ دیکھا تو داڑھی میں بال سفید تھے وہ غم زدہ ہو گیا اور کہنے لگا اے میرے مالک! میں نے 20 سال تک تیری عبادت کی اور 20 سال تک تیری نافرمانی کی، اگر میں تیری طرف آؤں تو کیا میری توبہ قبول ہو گی، اس نے آواز سُنی تم نے ہم سے مَحَبَّت کی ہم نے تم سے مَحَبَّت کی، پھر تُو نے ہمیں چھوڑ دیا اور ہم نے بھی تجھے چھوڑ دیا تُو نے ہماری نافرمانی کی اور ہم نے تجھے مہلت دی اور اگر تُو توبہ کر کے ہماری طرف آئے گا تو ہم تیری توبہ قبول کریں گے۔ (مکاشفۃ القلوب، الباب السابع عشر فی بیان الامانۃ والتوبۃ، ص ۶۲)

کر لے توبہ رَبّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

مجلس مدنی انعامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے اور نیکیوں کی راہ پر لانے کیلئے مصروفِ عمل ہے، اسی مدنی کام کو مزید بڑھانے کیلئے کم و بیش **104** شعبہ جات (Departments) میں نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے کوشاں ہے، انہی شعبہ جات میں سے ایک **"مجلس مدنی انعامات"** بھی ہے، اس مجلس کا بنیادی مقصد اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، جامعاتُ المدینہ و مدارس المدینہ کے طلبہ و طالبات کو باعمل بنانا اور انہیں مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب دلانا ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کاش! دیگر فرائض و سنن کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان مدنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دَسْتُوْرُ الْعَمَل بنالیں اور تمام ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اپنے حلقوں، علاقوں شہروں، گاؤں، گوٹھوں میں ان مدنی انعامات کو عام کریں تاکہ ہر مسلمان اپنی قبر و آخرت کی بہتری کیلئے ان مدنی انعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ کریم کے فضل و کرم سے جنّت الْفِردَوْس میں مدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔ آیئے! ہم سب نِیَّت کرتے ہیں کہ نہ صرف خود مدنی انعامات پر عمل کی کوشش کریں گے بلکہ دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی ترغیب دلائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سچی توبہ کرتے وقت کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ، وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ

ترجمہ: اے اللہ تیرا عفو و درگزر میرے گناہوں سے بڑھ کر ہے اور مجھے اپنے عمل سے زیادہ تیری رحمت کی امید ہے۔(مستدرک، ۲/۲۳۸، حدیث:۲۰۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

- اللہ پاک کے نیک بندے خوفِ خدا سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔
- خوفِ خدا رکھنے والے ربِّ کریم کے محبوب ہیں۔
- خوفِ خدا جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے۔

❁ خوفِ خدا رکھنے والے سے ہر چیز ڈرتی ہے۔

❁ اس کے علاوہ ہم نے سنا کہ ❁ اللہ پاک توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرماتا ہے ❁ ربِّ کریم بندے کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے۔

اللہ کریم ہمیں بھی خوفِ خدا کی نعمت اور سچی توبہ کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نَبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان جنّت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ج ۱ صفحہ حدیث ۱۷۵)

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا　　　جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے لباس پہننے کے متعلق مَدنی پھول سنتے ہیں۔

تین فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: ❁ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، ۲/۵۹ حدیث ۲۵۰۴)

مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۶۸) ❁ جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۵ ص ۱۸۱ حدیث ۶۲۸۵) ❁ جو باوُجُودِ قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔ (ابوداؤد ۴/ ۳۲۶ حدیث: ۴۷۷۸) ❁ خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارَک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس لِلشَّیْخ عبدالْحَقّ الدّھلَوی ص ۳۶) ❁ لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نماز قَبول نہیں ہوتی (اَیضاً ص ۴۱) ❁ مَنْقُول ہے: جس نے بیٹھ کر عمامہ باندھا، یا کھڑے ہو کر سَراوِیل (یعنی پاجامہ یا شلوار) پہنی تو اللہ اُسے ایسے مَرَض میں مبتَلا فرمائے گا جس کی دوا نہیں۔ (اَیضاً ص ۳۹) ❁ پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مثلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں (اَیضاً ۴۳) ❁ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے بر عکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" جلد 3 صَفْحہ 409 پر ہے: سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالِشت ہو۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۵۷۹) ❁ سنت یہ ہے کہ مرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے۔ (مراٰۃ ج ۶ ص ۹۴) مرد مردانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں

میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔ ❁ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفحَہ 481 پر ہے: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک '' عورَت '' ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ناف اس میں داخِل نہیں اور گھٹنے داخِل ہیں۔

(دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۹۳)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **''بہارِ شریعت''** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **''سنّتیں اور آداب''** اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل **''101 مدنی پھول''** اور **''163 مدنی پھول''** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدِیّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کا کرتا رہوں پروردگار سنتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی کہ میں (سارے وِرد، وظیفے چھوڑدوں گا اور) اپنا سارا وقت دُرُود خوانی میں صرف کروں گا، تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ تمہاری فکریں دور کرنے کے لئے کافی ہو گا اور تمہارے گُناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (تِرمذی، ۴/۲۰۷ حدیث: ۲۴۶۵)

کیوں کہوں بے کس ہوں میں، کیوں کہوں بے بس ہوں میں

تم ہو میں تم پہ فِدا تم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے

ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰـہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰـہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے عیادت فرمائی

حضرتِ سَیِّدُنا حُصین بن وَحوَح انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن براء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیمار ہوئے تو اُمَّت کے غمخوار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ان کی عیادت کیلئے تشریف لائے، حالانکہ سردی کا موسم تھا اور آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے، واپسی پر حضرت طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر والوں سے فرمایا کہ اب ان کا آخری وقت معلوم ہوتا ہے، مجھے خبر کر دینا کہ میں ان کی نمازِ جنازہ پڑھوں اور ان کی تجہیز (دفن کیلئے تیار کرنے) میں جلدی کرنا۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

---

1 ...معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

محلہ بنی سالم تک پہنچے تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا۔

حضرت طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رات شروع ہونے پر اپنے گھر والوں کو وَصِیَّت (Will) کردی تھی کہ جب میں مروں تو مجھے دفن کردینا اور حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نہ بُلانا، مجھے غیر مسلموں سے اندیشہ ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو میرے سبب سے کوئی تکلیف نہ پہنچا دیں، ان کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا۔ صبح نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خبر ہوئی تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قبرِ مبارک پر تشریف لائے، صحابۂ کرام نے صف بنائی پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہاتھ اُٹھا کر دعا کی: اے اللہ پاک !طلحہ سے تیری ملاقات اس حال میں ہو کہ وہ مسکراتے ہوں۔(المعجم الکبیر، ۴/۲۸، حدیث: ۳۵۵۴، ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے غمخوار آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سخت سردی کے باوجود اپنے پیارے صحابی حضرت طلحہ بن براء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اور جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی قبر پر جا کر ان کیلئے دعائے مغفرت بھی فرمائی۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہم اس پیاری سُنَّت کی ادائیگی میں بھی سُستی کا شکار نظر آتے ہیں، دُنیاوی مال و دولت کے حُصُول میں مگن ہو کر ہم یہ بُھول گئے کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، ہم یہ بھول گئے ہیں کہ ایک حقیقی مسلمان آپس کے دُکھ درد میں شریک ہوتے ہیں، ہم یہ بھول گئے ہیں کہ ایک حقیقی مسلمان اپنے بیمار، تنگدست و پریشان حال بھائی کی مدد کرنے والا ہوتا ہے۔ آج ہماری حالت کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے کہ سگے بہن بھائیوں میں مَحَبَّت ختم ہوتی جارہی ہے، بھائی بسترِ مرگ پر آخری سانسیں لے رہا ہوتا ہے اور دوسرا بھائی پُرانے لڑائی جھگڑوں کو بنیاد بنا کر آخری بار اس سے ملنے تک نہیں جاتا، پہلے ہوتا تھا کہ کسی وجہ سے دو میں لڑائی ہو گئی تو تیسرا نرمی سے سمجھا دیتا تھا، چھڑا دیتا تھا مگر بد قِسمتی سے سوشل میڈیا کے اِس دور میں اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ دو لڑ رہے ہوں تو تیسرا ویڈیو بنا رہا ہوتا ہے، کسی کا ایکسیڈینٹ(Accident) ہو جائے تو اس کو ہسپتال لے جانے والا کوئی نہیں ہوتا بلکہ بد قِسمتی سے گھٹیا ذہنیت کے مالک نادان اُس مریض کا سامان مثلاً **موبائل، رقم، زیورات** لُوٹنے کے چکر میں ہوتے ہیں، کاروباری مصروفیات کے باعث

ہمارے پاس کسی کی عیادت کیلئے وقت نہیں، حالانکہ مریض کے گھر جا کر عیادت کرنا، اس کی دلجوئی کیلئے اس کے پاس بیٹھنا، اس کو نیکی کی دعوت دیتے ہوئے توبہ واستغفار کی ترغیب دلانا اور اس کی صحت کیلئے دعا کرنا باعثِ اجر وثواب ہے۔

تُو سارے مریضوں کو اللہ شفا دیدے اچھا ہے فقط وہ جو بیمارِ مدینہ ہے

افسوس مرض بڑھتا جاتا ہے گناہوں کا دے دیجے شفا عرض اے سرکار مدینہ ہے

(وسائل بخشش مرمم، ۴۹۴، ۴۹۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام نے ہمیں حُسنِ اخلاق کا درس دیتے ہوئے مریض کی دِلجوئی اور اس کی غمخواری کیلئے اس کی عیادت کا حکم دیا ہے اور اس کے آداب بھی سکھائے ہیں۔ مریض کی تیمارداری (یعنی عِیادت) سے اس کی تکلیف کم تو نہیں ہوتی مگر اس کا دل ضرور خوش ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ ساتھ اسپتالوں میں، گھروں میں موجود مریضوں کی عیادت کیلئے بھی جانا چاہئے کہ بعض اوقات اسپتالوں میں ایسے دُکھیارے مریض بھی ہوتے ہیں جن کی خبر لینے والا کوئی نہیں ہوتا اور وہ بے چارے حسرت بھری نگاہوں سے دوسروں کو دیکھتے ہیں اور زبانِ حال سے گویا یہ کہہ رہے ہوتے ہیں ،اے کاش! کوئی ہماری عیادت کیلئے بھی آتا اور ہمارا حال دریافت کرتا۔ کاش! کوئی ہمارے ساتھ بھی ہمدردی سے پیش آتا۔ کاش کوئی ہماری صحتیابی کیلئے بھی دعائیں کرتا۔ ایسے موقع پر یا جب بھی وقت ملے تو اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ایک دن مقرر (Fixed) کرکے ان مریضوں کی عیادت بھی کرنی چاہئے کہ اس سے **مدنی انعام نمبر 53** پر بھی عمل ہو جائے گا کہ **"کیا آپ نے اس ہفتے کم از کم ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سنّت کے مطابق غمخواری کی؟ اور اس کو تحفہ (خواہ مکتبۃ المدینہ کا**

شائع کردہ رسالہ یا پمفلٹ) **پیش کرنے کے ساتھ ساتھ تعویذاتِ عطاریہ کے استعمال کا مشورہ دیا؟** آیئے! مریض کی عیادت پر مشتمل (2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور اخلاص کے ساتھ عمل کی نِیَّت بھی کیجئے۔ چنانچہ

❖ ارشاد فرمایا: جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ پاک کی رِضا کیلئے اپنے کسی اسلامی بھائی سے ملنے جاتا ہے تو ایک پُکارنے والا اسے مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ خوش ہو جا کیونکہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تُو نے جنّت میں اپنا ٹھکانا بنالیا ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی زیارة۔۔الخ، ۳/۴۰۵، حدیث:۲۰۱۵)

❖ ارشاد فرمایا: جس نے مریض کی عیادت کی اللہ کریم اس پر پچھتر ہزار (75,000) ملائکہ کے ذریعے سایہ فرمائے گا اور اس کے ہر قدم اُٹھانے پر اس کیلئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور ایک درجہ بُلند کیا جائے گا، جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رحمت اسے ڈھانپ لے گی اور اپنے گھر واپس آنے تک رحمت اسے ڈھانپے رکھے گی۔ (الترغیب و الترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی عیادة۔۔الخ، ۴/رقم ۱۳، ص ۱۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ مُسلمان کی عیادت کرنا کس قدر باعثِ فضیلت ہے کہ فرشتہ **مریض کی عیادت** کرنے والے خوش نصیب کو جنت میں ٹھکانے کی خوشخبری دیتا ہے۔ **مریض کی عیادت** کرنے والے پر **75 ہزار ملائکہ** (یعنی فرشتے) سایۂ رحمت کرتے ہیں۔ **مریض کی عیادت** کرنے والے کے ہر قدم پر اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ **مریض کی عیادت** کرنے والے پر رحمتِ الٰہی کی بارش ہوتی ہے۔ لہٰذا جب کسی بیمار کی عیادت کیلئے جانا ہو تو خیریت پوچھنے کیلئے خندہ پیشانی کیساتھ انتہائی شفقت بھرا لہجہ اختیار کریں اور اس کی صحت یابی کیلئے دعا بھی کریں کہ حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اُمّت کے غمخوار، بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی مریض کی عیادت

کیلئے تشریف لے جاتے تو فرماتے: **لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی**۔ یعنی کوئی حرج کی بات نہیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔ (بخاری، كتاب المناقب، باب علامات النبوة۔ الخ، ۲/۵۰۵، حدیث:۳۶۱۶)

یہ تِرا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر　　یہ مرض تیرے گناہوں کو مٹا جاتا ہے
اصل آفت تو ہے ناراضیِ ربِّ اکبر　　اس کو کیوں بھول کے بر باد ہوا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مریض کی عیادت کرتے وقت فی زمانہ ایسا ماحول بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ عیادت کیلئے آنے والے مریض کی دِلجوئی کرنے کے بجائے اس کی پریشانی اور دِل آزاری کا باعث بنتے ہیں۔ بعض اوقات مریض کی عیادت کیلئے ایک ساتھ کئی افراد پہنچ جاتے ہیں اور اس کے سر پر کھڑے ہو کر طرح طرح کے سوالات کرتے ہیں، بِلاوجہ بیماری کی تفصیل پوچھتے ہیں، بسا اوقات تو مریض سے اِس طرح کے سوالات پوچھے جاتے ہیں کہ جواب میں مریض بیچارہ شاید **جھوٹ** بھی بول دیتا ہو گا، جی ہاں! امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی کی پیشِ نظر اپنے رِسالے **"بیمار عابد"** میں اِس کو بیان فرمایا ہے: آیئے! ہم بھی توجہ کے ساتھ سُنتے ہیں تاکہ ہم بھی اگر کسی **مریض کی عیادت** کرنے والی سُنّتِ عظیمہ پر عمل کرنے کی سعادت حاصل کریں تو **مریض کو جھوٹ بولنے** کی آفت میں مبتلا کرنے کا سبب نہ بنیں اور خود مریض کو بھی چاہیے کہ جھوٹ سے کام لینے کے بجائے سچ کا دامن تھامے رہے۔ بسا اوقات جب مریض سے پوچھا جاتا ہے: آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ تو طبیعت ناساز ہونے کے باوجود اس طرح کے جوابات ملتے ہیں: {۱} ٹھیک ہوں {۲} بہت ٹھیک ہوں {۳} بالکل ٹھیک ہوں {۴} طبیعت فرسٹ کلاس ہے {۵}

اے ون طبیعت ہے {۶} کسی قسم کی تکلیف نہیں {۷} مزے میں ہوں {۸} ذرّہ برابر بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے {۹} ایک دَم فِٹ ہوں۔ اس موقع پر اس طرح کے جوابات جھوٹ میں شمار ہوتے ہیں۔

بسا اوقات عیادت کرنے والے **طِبّی معاملات** سے لاعِلم ہوتے ہوئے مختلف علاج اور ٹوٹکے اپنانے کا مشورہ (Suggestions) دیتے اور فضول سوالات اور بچوں کے شور شرابے سے مریض کو بیزار کر دیتے ہیں حالانکہ عیادت کرتے وقت مریض کی کیفیت کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے، اگر یہ محسوس ہو جائے کہ ہماری موجودگی مریض کیلئے تکلیف کا سبب بن رہی ہے تو جلد ہی اُٹھ جانا چاہئے کہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **اَفْضَلُ الْعِیَادَۃِ سُرْعَۃُ الْقِیَام** یعنی بہترین عیادت جلد اُٹھ جانا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی عیادۃ المریض، فصل فی آداب العیادۃ، ۶/۵۴۲، حدیث: ۹۲۲۱)

لٰہذا جب بھی مریض کے پاس جائیں تو اس کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں، ایسی باتیں کریں کہ اس کا حوصلہ بلند ہو اور رحمتِ الٰہی پر اس کی اُمید مضبوط ہو اور بیماری میں صبر و شکر کرنے کے فضائل بتائیں تاکہ مریض اپنے رَبِّ کریم کی طرف سے آنے والی اس آزمائش پر صبر کرتے ہوئے اجر و ثواب کمانے میں کامیاب ہو سکے۔ موقع کی مناسبت سے ہو سکے تو مریض سے اچھی اچھی نیّتیں کروائیں، مثلاً صحتیاب ہونے کی صُورت میں **نمازِ پنجگانہ** کی پابندیِ جماعت کے ساتھ ادائیگی کروں گا، دورانِ بیماری بھی نماز قضا نہیں ہونے دُوں گا، خوب خوب **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچاؤں گا، **12 مدنی کاموں** میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لوں گا، **مدنی قافلوں کا مسافر** بنوں گا، **مدنی انعامات کا عامل** بنوں گا وغیرہ۔

کسی مصیبت یا بیماری پر صبر کرنے کے بڑے فضائل ہیں، آیئے! اس سے مُتَعَلِّق 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے۔ چنانچہ

❖ ارشاد فرمایا: جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا

تو اللہ کریم پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے۔(المعجم الکبیر، ۱۱/۱۴۸، حدیث:۱۱۴۳۸)

❖ ارشاد فرمایا: مسلمان کو مرض، پریشانی، رنج، اذیّت اور غم میں سے جو مصیبت پہنچتی ہے یہاں تک کہ کانٹا بھی چُبھتا ہے تو اللہ رحمن اس (مصیبت) کو اُس انسان کے گناہوں کا کفّارہ بنا دیتا ہے۔(بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، ۴/۳، حدیث: ۵۶۴۱)

چشم کرم ہو ایسی کہ مِٹ جائے ہر خطا — کوئی گناہ مجھ سے نہ شیطاں کرا سکے
ہے صبر تو خزانۂ فردوس بھائیو! — عاشق کے لَب پہ شکوہ کبھی بھی نہ آسکے

(وسائل بخشش مرمم، ۴۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مہلک امراض سے تحفظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بیماری میں صبر کرنا بڑے اجر و ثواب کا کام ہے اور بیمار شخص کیلئے کتنی بشارتیں ہیں کہ بیماری کے سبب گناہ معاف ہوتے ہیں، حتّٰی کہ پاؤں میں کانٹا چُبھے تو وہ بھی گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ یادر کھئے! دُنیا کے دیگر مذاہب میں بیماری کو صرف آفت و مصیبت ہی سمجھا جاتا ہے جبکہ دینِ اسلام ایسا پیارا مذہب ہے کہ جہاں صحت و تندرستی کو نعمت قرار دیتا ہے، وہیں بیماریوں اور تکلیفوں کو بھی رحمت سے تعبیر کرتا ہے کیونکہ بیماریاں جہاں گناہوں کے بخشوانے کا ذریعہ ہیں، وہیں بعض معمولی بیماریاں مہلک اَمراض سے تحفظ کا ذریعہ بھی ہوتی ہیں۔ جیسا کہ

حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

☆ زُکام بیماری نہیں ہے بلکہ دماغی بیماریوں کا علاج ہے۔ اس سے بہت (سے) مرض دفع ہو جاتے

ہیں۔ زُکام والے کو دِیوانگی و جنون نہیں ہوتا☆ جسے کبھی خارش ہوا ُ سے جُذّام و کوڑھ نہیں ہوتا، زکام و خارِش میں ربّ تعالیٰ کی بہت حکمتیں ہیں۔ (مراۃ المناجیح،۶/ ۳۹۵)

فقیہِ ملّت حضرت مفتی جلالُ الدّین امجدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیماریوں کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”بیماری سے بظاہر تکلیف پہنچتی ہے لیکن حقیقت میں وہ بہت بڑی نعمت ہے جس سے مومن کو اَبدی راحت و آرام کا بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ اس لئے کہ یہ ظاہری بیماری حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے بشرطیکہ آدمی مومن ہو اور سخت سے سخت بیماری میں صبر و شکر سے کام لے، اگر صبر نہ کرے بلکہ جزع فزع (رونا پیٹنا) کرے تو بیماری سے کوئی معنوی (حقیقی) فائدہ نہ پہنچے گا یعنی ثواب سے محروم رہے گا۔ (انوار الحدیث، ص۱۹۷)

صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جب کوئی بیماری یا تکلیف آئے تو بے صبری اور شکوہ شکایت کرنے، چیخنے چلّانے اور ہر ایک کو بتانے سے مرض تو نہیں جاتا بلکہ بذریعہ صبر ملنے والا اجرِ عظیم ضائع ہو جاتا ہے، لہٰذا بیماری میں صبر کا دامن ہرگز نہیں چھوڑنا چاہئے اور یوں اپنا ذہن بنایئے کہ انسان کی ہمیشہ ایک جیسی حالت نہیں رہتی۔ اگر کوئی بیمار ہوتا ہے تو جلد صحت یاب بھی ہو جاتا ہے، کبھی کوئی غم پہنچتا ہے تو اس کے بعد کئی خُوشیاں بھی نصیب ہوتی ہیں، تنگدستی کے بعد خوشحالی بھی اس کا مقدر بنتی ہے لیکن مسلمان کو ہر حال میں صبر و شکر کے ساتھ رِضائے الٰہی پر راضی رہتے ہوئے زندگی بسر کرنی چاہیے۔ آیئے! اپنے پاک پروردگار جَلَّ جَلَالُہٗ کی بارگاہ میں دُعا کرتے ہیں

وہ بچارے کہ بیمار ہیں جو   جنّ و جادو سے بیزار ہیں جو
اپنی رحمت سے ان کو شفا کی   میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

وہ کہ آفات میں مبتلا ہیں جو گرفتارِ رَنج و بلا ہیں
فضل سے ان کو صبر و رِضا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نزع کے وقت کیا کرنا چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بسا اوقات عیادت کیلئے کسی ایسے مریض کے پاس بھی جانا ہوتا ہے جس میں **موت کی علامات** پائی جاتی ہیں اوراس پر نزع کا عالَم طاری ہوتا ہے، ایسا لگتا ہے کہ بس کچھ ہی دیر میں اس کی رُوح نکل جائے گی۔ ایسے میں رونے پیٹنے کے بجائے صبر سے کام لیتے ہوئے یہ ذہن بنانا چاہئے کہ جو اس دنیا میں آیا ہے، اُسے ایک دن یہاں سے جانا بھی ہے بلکہ اس کی طرح ہمیں بھی ایک دن مرنا ہوگا اور اس کے بعد والے مَراحل سے گزرنا پڑے گا۔

یاد رکھئے! جس پر نزع کا عالَم طاری ہو، اس کا ایک ایک لمحہ ہمیں بھی موت کی یاد دِلاتا ہے، لیکن ہم اپنی موت کو بھلائے، نہ جانے کونسی "کل" کے انتظار میں مطمئن بیٹھے ہیں کہ جس میں گُناہوں سے توبہ کریں گے، اپنی بداعمالیوں کو چھوڑ کر نیکیاں شروع کریں گے، ہر روز اُٹھتے ہوئے جنازے نہ جانے کیوں ہمیں غفلت سے جھنجھوڑ کر نہیں جگاتے۔

حضرت سَیِّدُنا منصور بن عمار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک نوجوان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے نوجوان! تجھے تیری جوانی دھوکے میں نہ ڈالے کتنے ہی نوجوان ایسے تھے، جنہوں نے توبہ میں تاخیر کی اور لمبی لمبی اُمیدیں باندھ لیں، موت کو بُھلا کر یہ کہتے رہے کہ کل توبہ کرلیں گے، پرسوں توبہ کرلیں گے

یہاں تک کہ اسی غفلت کی حالت میں **ملکُ الموت** عَلَیْہِ السَّلَام آگئے اور وہ قبر میں جا پڑے۔(مکاشفۃ القلوب، باب فی العشق، ص۳۴)

یاد رکھئے !نزع کا وقت بڑا ہی کٹھن ہوتا ہے ، جو اس کیفیت سے گزرتا ہے وہی اس کی سختیوں کو محسوس (Feel) کر سکتا ہے، اگر مُردَہ قَبْر سے نکل کر دُنیا والوں کو موت کی تکلیف کی کیفیّت بتا دے تو ان کی زِنْدگی کا چین و سُکون برباد ہو جائے۔ نزع کی سختیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت سیِّدُنا شَدّاد بن اَوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: **مومن پر دُنیا و آخرت میں موت سے بڑھ کر کوئی ہولناک چیز نہیں ہے کہ اس کی تکلیف آروں کے چِیرنے، قینچیوں کے کاٹنے اور ہانڈیوں میں اُبالے جانے سے بھی بڑھ کر ہے، اگر کوئی مُردہ قَبْر سے نکل کر دُنیا والوں کو موت کے بارے میں بتائے تو وہ لوگ زِنْدگی سے کوئی نَفْع اُٹھا سکیں نہ نیند میں کوئی سُکون پائیں۔** (احیاء العلوم، ج۵ ص۲۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ موت کا جام کیسا کڑوا ہے کہ جو نہ چاہتے ہوئے بھی ہر ایک کو پینا پڑتا ہے۔ نزع کا وقت ایسا نازُک ہوتا ہے کہ اس میں ایک طرف تو موت کی یہ مصیبتیں اور دوسری طرف شیطان لَعِین کے حملے (Attacks)۔ کیونکہ شیطان موت کے وَقْت اِیمان چھیننے کیلئے طرح طرح کے ہتھ کنڈے اِسْتعمال کرتا ہے، حتّٰی کہ ماں باپ کا رُوپ دھار کر بھی بعضوں کے اِیمان پر ڈاکہ ڈالتا ہے اور غیر مسلموں کو دُرُست ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

ایسے موقع پر اللّٰہُ رَحْمٰن کا جس پر خاص کرم و اِحْسان ہوتا ہے ،وہ شیطان کے ہاتھوں اپنا ایمان بچانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں دینِ اسلام نے ہمیں ایک مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا کیا حکم دیا ہے اور رُوح نکلنے سے پہلے اور بعد میں کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے، آیئے !اس بارے میں چند اہم (Important) مدنی پھول سنتے ہیں، جن پر عمل کرنا نہ صرف ہمارے لئے بلکہ اس مرنے والے

کیلئے بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت مفید ثابت ہو گا۔ ہو سکے تو سُننے کے ساتھ ساتھ اِس کا تصور یوں باندھیے کہ عنقریب یہ سارا کچھ میرے ساتھ بھی ہونے والا ہے، آج جو کچھ میں کسی مرنے والے کے ساتھ معاملات کر رہا ہوں، بہت جلد مجھے بھی سفر آخرت کی طرف کُوچ کرنی ہے، اللہ کرے اس سے پہلے پہلے میری بھی آنکھوں سے **غفلت کا پردہ** ہٹ جائے اور میں بھی جیتے جی **پکا نمازی** بن جاؤں، دیگر **فرائض و واجبات** کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ **سُنّتوں کا عامل** بن جاؤں، **پکی اور سچی توبہ** کی توفیق نصیب ہو جائے، **اے کاش! میں سُدھرنے میں کامیاب** ہو جاؤں۔ چنانچہ

☆جب مریض پر موت کی علامتیں ظاہر ہوں تو سُنَّت یہ ہے کہ دائیں پہلو پر لٹا کر قبلہ کی طرف مُنہ کر دیں۔ (اس طرح کرنے میں مریض کو تکلیف ہو تو ایسا نہ کریں۔) ☆قریبُ المرگ (یعنی مرنے کے قریب) ہو تو اسے تلقین کریں، یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں: **اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه"** مگر اُسے پڑھنے کا حکم نہ کریں۔ ☆جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کر دیں۔ اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اس کا آخری کلام **"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه"** ہو ☆تلقین کرنے والا نیک شخص ہو، کیونکہ اس وقت نیک اور پرہیز گار لوگوں کا ہونا بہت اچھی بات ہے اور اس وقت مریض کے پاس سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت کی جائے اور وہاں خوشبو ہونا مستحب ہے۔ ☆کوشش کی جائے کہ مکان میں کوئی تصویر یا کُتّا نہ ہو، اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً نکال دی جائیں کیونکہ جہاں یہ چیزیں ہوتی ہیں، وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ ☆جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ لگا دیں کہ منہ کُھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دیں اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیں، اس کے گھر والوں میں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کرے۔ (بہارِ شریعت، ۸۰۸،۸۰۷/۱، ملخصًا)

مرتے وقت کلمہ پڑھنے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کبھی ایسا موقع آئے کہ ہم اپنے عزیز و رشتہ دار، دوست احباب یا کسی بھی مسلمان کو اس کیفیت میں پائیں تو ان مدنی پھولوں پر عمل کرنے میں ہرگز سُستی (Laziness) سے کام نہ لیں کہ ہماری تھوڑی سی توجہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مرنے والے کیلئے نجات و مغفرت کا سبب بن سکتی ہے۔ بالخصوص مرنے والے کو کلمہ طیبہ کی تلقین تو ضرور کرنی چاہیے کہ حدیثِ پاک میں مرتے وقت کلمہ پڑھنے والے کیلئے جنت کی بشارت ہے۔

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ** یعنی جس کا آخری کلام **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ** ہو وہ جنّت میں جائے گا۔ (ابو داود، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، ۳/۲۵۵، حدیث: ۳۱۱۶)

حکیمُ الامت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اگرچہ عمر بھر کلمہ پڑھتا رہا لیکن مرتے وقت کلمہ ضرور پڑھنا چاہیے کہ اس کی برکت سے بخشش ہوگی۔ (مراۃ المناجیح، ۲/۴۴۶) معلوم ہوا کہ جب بھی کسی مسلمان کا آخری وقت آئے تو اس کے پاس موجود لوگ کلمہ طیبہ پڑھیں، اللہ کا ذکر کریں اور قرآنِ کریم کی تلاوت کریں تاکہ اس کو بھی کلمہ پڑھنا یاد آجائے۔ جن لوگوں کو موت کی سختیوں کے باوجود بھی کلمہ طیبہ پڑھنا نصیب ہوتا ہے اور اسی حالت میں ان کی رُوح نکل جاتی ہے تو ایسے اَفراد بڑے ہی خوش نصیب ہوتے ہیں۔

یاد رہے: کسی کے اِنتقال کے وقت تلقین کرنے کے باوجود بھی اُس نے کلمہ نہ پڑھا تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ **"اس کا خاتمہ اِیمان پر نہیں ہوا"**۔

عطار کے پیارے کا قابلِ رشک وِصال

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے مرحوم نگران حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کچھ عرصہ بیمار رہے اور اسی بیماری میں آپ نے انتقال فرمایا۔ آخری وقت میں جو اسلامی بھائی ان کے پاس موجود تھے ان کا کہنا ہے کہ رات کے وقت حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طبیعت بگڑنے اور حالت غیر ہونے لگی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرا رُخ قبلے کی سمت کردو، چُنانچہ آپ کے حکم کے مطابق آپ کا رُخ قبلہ کی جانب کردیا گیا۔ آپ آنکھیں بند کئے درود و سلام اور کلمۂ طیبہ کا وِرد کرنے لگے۔ کافی دیر تک آپ اسی طرح ذِکر و دُرود میں مصروف رہے۔ پھر بلند آواز سے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھتے پڑھتے آپ پر نزع کا عالَم طاری ہوا اور کچھ دیر بعد آپ کی رُوح اس فانی دنیا سے عالَمِ بالا کی طرف پرواز کرگئی۔

خُدایا بُرے خاتمے سے بچانا
پڑھوں کلمہ جب نکلے دَم یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص ۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں سے بچنے، پابندِ سُنَّت بننے اور مسلمان کی دلجوئی کرنے جیسی صفات کو اپنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور **12 مدنی کاموں** میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے، **12 مدنی کاموں** میں سے ایک مدنی کام **"ہَفتہ وار سُنَّتوں بھرا اِجتماع"** بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی کام کے بے شمار دُنیوی واُخروی فوائد ہیں مثلاً ☆ **ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع** کی برکت

سے مسجد کی حاضری کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔☆ **ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع** کی برکت سے **مسلمانوں سے ملاقات** وسلام کی سُنَّت عام ہوتی ہے۔☆ **ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع** کی برکت سے علمِ دِین سے مالامال **قیمتی مدنی پھول اُمّتِ مسلمہ** تک پہنچائے جاتے ہیں۔☆ **ہفتہ وار سُنَّتوں بھرا اجتماع بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت معاون ہوتا ہے۔☆ **ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع** کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی **تشہیر و نیک نامی** ہوتی ہے۔☆ **ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع** میں مانگی جانے والی دُعائیں قبول ہوتی ہیں،اس کے علاوہ صحابۂ کرام اور اولیائے کرام کی سیرتِ مبارکہ پر سُنّتوں بھرے بیانات ہوتے ہیں۔اور جو خوش نصیب عاشقانِ رسول **ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کرتے ہیں **امیر اہلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **ان کو یوں دُعائے مدینہ** سے نوازتے ہیں۔

جو پابند ہے اجتماعات کا بھی   میں دیتا ہوں اس کو دعائے مدینہ

آیئے! بَطورِ تَرغیب ہَفتہ وار اِجتماع میں حاضِری کی ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور اِجتماع میں پابندی کے ساتھ حاضِر ہونے کی نِیَّت کیجئے۔ چنانچہ

اجتماع کی برکت سے نیک بن گیا

مَرکزُ الاَوْلیا (لاہور) کے ایک اِسلامی بھائی گُناہوں کی وادِیوں میں گُم تھے،ان کے اسکول کے زمانے میں ایک اِسلامی بھائی اَکثَر ان کے بڑے بھائی سے مِلنے آیا کرتے تھے،ایک دن اُنہوں نے دعوتِ اِسلامی کے **ہَفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع** کی دَعوت پیش کی۔یہ اُن کی دَعوَت پر سُنّتوں بھرے اِجتماع میں جاپہنچے، انہیں بَہُت اچّھالگا، لہٰذا انہوں نے پابندی سے جانا شُروع کر دیا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے انہوں نے نمازوں کی پابندی شُروع کردی۔عِمامہ شریف بھی سَجالیا، جس پر گھر کے بعض اَفراد نے

سَختی کے ساتھ مُخالفت کی مگر مَدَنی ماحول کی کشِش اور عاشِقانِ رَسُول کا حُسنِ سُلُوک انہیں دعوتِ اِسلامی سے مزید قریب تر کرتا چلا گیا، مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سُنّتوں بھرے بَیانات کی کیسٹیں سُننے سے ڈھارس بندھی اور حَوصَلَہ مِلتا چلا گیا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آہِستَہ آہِستَہ ان کے گھر کے اندر بھی مَدَنی ماحول بن گیا۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میت پر نوحہ کرنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو بسا اوقات اس موقع پر کئی خلافِ شریعت کاموں کا اِرتِکاب کیا جاتا ہے، جن میں سے ایک **نوحہ کرنا** یعنی مَیِّت کے اَوصاف (خوبیاں) مُبالَغہ کے ساتھ (خوب بڑھا چڑھا کر) بیان کرکے آواز سے رونا جس کو بَین (بھی) کہتے ہیں، یہ بالِاِجماع حرام ہے۔یوہیں واوَیلا ،ہائے مصیبت کہہ کر چلّانا گرِیبان پھاڑنا ، مُونھ (مُنہ) نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کُوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلِیّت کے کام ہیں اور حرام۔ آواز سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں ۔ (بہارِ شریعت،۱/ ۸۵۵،۸۵۴،بتغیر قلیل)

میت پر رونے میں بسا اوقات تو بے صبری کی انتہا ہو جاتی ہے اور اللہ پاک کی ذات سے شکوے شکایات کرتے ہوئے کفریات تک بھی بک دیئے جاتے ہیں، جس سے بندے کا ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔

3 دن سے زیادہ سوگ منانا

میت کے موقع پر خلافِ شریعت کاموں میں سے ایک کام 3 دن سے زیادہ عرصے تک سوگ منانا بھی ہے جو کہ حرام ہے۔اِسلام سے پہلے عرب میں بیوہ عورت شوہر کے اِنتقال کے بعد ایک سال تک بُرے مکان بُرے لباس میں رہتی اور تمام گھر والوں سے علیحدگی اختیار کرتی تھی۔(مرآۃ المناجیح،۵/۱۵۱) اور یُوں ایک سال تک سوگ کیا کرتی تھی۔ لیکن اسلام کے بعد تاجدارِ انبیا، محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شوہر کے علاوہ دیگر رِشتہ داروں کے (اِنتقال پر) سوگ کیلئے تین (3) دن مُقرّر فرمائے۔(صحابیات کرام کا عشقِ رسول، ص۲۳۰) جبکہ بیوی اپنے شوہر کی وَفات پر عِدّت کی مُدّت چار مہینے 10 دن تک سوگ میں رہے گی۔اَلبتّہ کسی قریبی (رِشتہ دار) کے مرجانے پر عورت کو تین دن (3) تک سوگ کرنے کی اِجازت ہے اس سے زائد کی (اِجازت) نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج۵، ص۲۲۳)

جب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دَورِ جاہلیت کے اس طریقے کو ختم فرمایا تو صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس فرمان پر عمل کرنا شروع کردیا اور یہ غلط رسم دَم توڑ گئی۔ چُنانچہ جب حضرت سَیِّدَتُنا زینب بنتِ جَحَش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے بھائی کا اِنتقال ہوگیا، تو اُنہوں نے خوشبو منگوا کر لگائی اور کہا کہ مجھے خُوشبو کی ضرورت نہ تھی، لیکن میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مِنْبَر پر یہ فرماتے سُنا کہ کسی مُسلمان عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زِیادہ کسی کا سوگ کرے مگر شوہر کے انتقال پر 4ماہ 10 دن۔(سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب احداد المتوفی عنہا زوجہا، ج۲، ص۴۲۲، حدیث:۲۲۹۹)

اسی طرح جب اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے والد (حضرت اَبُوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا انتقال ہوا تو اُنہوں نے اپنے رُخساروں پر خُوشبو لگائی اور کہا مجھے اس کی ضرورت نہ تھی، صرف حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کی تعمیل مقصُود تھی۔ (ابو داود، کتاب الطلاق، باب احداد المتوفی عنہا زوجہا، ج۲، ص۴۲۲، الحدیث:۲۲۹۹)

سرد خانے میں رکھوانا

کسی کے فوت ہونے پر خلافِ شریعت کاموں میں سے ایک رواج یہ بھی عام ہوتا جارہا ہے کہ میت کے بیٹے وغیرہ شہر یا ملک سے باہر ہوں تو یہ سوچ کر ان کا انتظار (Wait) کیا جاتا ہے کہ اگر بیٹا جنازے میں شریک نہیں ہوگا تو جنازہ کیسے ہوگا؟ لوگ کیا کہیں گے، اولاد اتنی بے وفا نکلی ہے کہ باپ کے جنازے میں بھی شامل نہیں ہوا، لہٰذا اس کو پہنچنے دو، حالانکہ اس وقت دیگر بیٹے، بیٹیاں، بہن بھائی سب گھر میں موجود ہوتے ہیں اور اس آنے والے کو چھٹیاں نہ ملنے، یا گاڑی / فلائٹ وغیرہ لیٹ ہوجانے کی وجہ سے کافی تاخیر ہوجاتی ہے۔ ایسی صورت میں بیچارے مُردے پر جو ظلم کیا جاتا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ اس بے بس میت کے جسم کو خراب ہونے سے بچانے کیلئے یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے کہ اسے کولڈ اسٹوریج (سرد خانے) میں رکھوا دیا جاتا ہے، جس سے وہ لاش (Dead body) برف بن جاتی ہے اور مُردے کو اس سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔

ذرا غور کیجئے کہ جب وہ زندہ تھا اور اسے کوئی تکلیف پہنچتی تو سب گھر والے بے چین ہوجاتے تھے، اس کی بیماری میں ساری ساری رات جاگ کر اس کے سرہانے بیٹھ کر گزار دیا کرتے تھے۔ اسے کوئی کانٹا چُبھتا تو اس کی تکلیف خود محسوس کرتے تھے، لیکن مرنے کے بعد اس کی ساری محبتوں کو فراموش کرکے نہ جانے بیچارے کو کس طرح سَرد خانے میں رکھوانے کیلئے تیار ہوجاتے ہیں۔

غسل کے وقت مُردے کو تکلیف دینا

ایسے ہی جب غسل دینے کا مرحلہ آتا ہے تو علمِ دِین سے محرومی یا مُردے سے بے جا خوف کی بنا پر میت کے گھر والوں میں سے کوئی غسل دینے کیلئے تیار نہیں ہوتا تو پھر کوئی ایسا شخص غسل دینے کیلئے آگے

بڑھ جاتا ہے جو سُنّتوں اور آداب سے ناواقف ہوتا ہے اور بڑی بے دردی کے ساتھ میت کو غسل دے کر چلتا بنتا ہے حالانکہ مُردے کو غسل دیتے وقت بہت احتیاط اور نرمی کرنی چاہیے۔

حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ مرنے والا ہر چیز کو جانتا ہے حتی کہ غسّال (یعنی غُسل دینے والے) سے کہتا ہے کہ تجھے خُدائے رحمٰن کی قسم ہے تُو غسل میں میرے ساتھ نرمی کر۔(شرح الصدور، ص۹۵)

غُسل دینے کے لیے غسّال بھی اب آ چکا
غُسلِ میّت ہو رہا ہے اور کفن تیار ہے
یا نبی پانی سے سارا جسم میرا دُھل گیا
نامۂ اعمال کو بھی غُسل اب درکار ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص479)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اپنے گھر کی میت کو ہم خود ہی سُنَّت کے مطابق غسل و کفن دیتے مگر افسوس! ہم نے تو اپنا مستقبل بہتر بنانے اور اعلیٰ دُنیاوی تعلیم حاصل کرنے پر ہی توجہ دی اور علمِ دین سے محروم رہے، **سوشل میڈیا** (Social Media) کے غلط اِستعمال (Missuse) میں ہی اپنا قیمتی وقت برباد کیا، مختلف **ایپلی کیشنز** (Applications) چلانا تو سیکھ لیا مگر علمِ دِین نہ سیکھا، **گاہک کو خراب مال** کیسے تھمانا ہے، یہ تو سیکھ لیا مگر **نماز پڑھنا نہ** سیکھا، دُنیوی جاہ و منصب پانے کے لیے بڑے بڑے تعلیمی اِداروں میں لاکھوں روپے تو خرچ کر دیے مگر **قرآنِ کریم پڑھنا نہ** سیکھا، اِسی طرح غور کرتے جائیں، کیا کیا سیکھا اور کیا نہ سیکھا!!! آج اپنے ماں باپ، بہن بھائی یا قریبی رشتہ داروں کا

جنازہ نہیں پڑھا سکتے، سنت کے مطابق ان کے کفن دفن کی ترکیب نہیں کرسکتے، قرآنِ پاک پڑھ کرا نہیں ایصالِ ثواب نہیں کرپاتے، کیوں کہ یہ سارا کچھ آتا ہو تو ہم کرسکتے، ہمیں تو بس یہ پتا تھا کہ کسی کے اِنتقال پر پیسے دے کر مُردے کو غُسل کروالیا جاتا ہے، مسجد کے اِمام صاحب جنازہ پڑھا دیتے ہیں، میّت کے دوست احباب تدفین بھی کر دیتے ہیں، اِس لیے ہمیں اس سے کیا!!!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوش کیجئے آج وقت ہے ہم خود بھی علم دِین سیکھیں اور اپنی اولاد کو بھی دِینی مسائل سکھائیں، نیک اعمال کی ترغیب کے ساتھ ساتھ گناہوں سے نفرت دلائیں۔ اس کی برکت سے علمِ دین کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا اور اگر ہماری اولاد نیک بن گئی تو مرنے کے بعد ہمارے لیے **ثوابِ جاریہ کا ذخیرہ** ہو جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کتاب کا تعارف!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تجہیز و تکفین کے مسائل کی معلومات حاصل کرنے کیلئے آج ہی مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"تجہیز و تکفین کا طریقہ"** حاصل کیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں مریض کی عیادت اور وقتِ نزع سے لیکر تجہیز و تکفین اور تدفین کے بارے میں ڈھیروں ڈھیر معلومات موجود ہیں۔ آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً طلب کیجئے، خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کے مطالعہ کی ترغیب دلائیے ، اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

مجلس تجہیز و تکفین کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے 104 شعبہ جات (Departments) میں سے ایک شعبہ " **مجلس**

تجہیز و تکفین" بھی ہے جس کا مقصد مسلمانوں کو غسل وکفن سے متعلق اہم شرعی مسائل سے آگاہ کرنا، مجلس کے اسلامی بھائیوں کی وقتاً فوقتاً مدنی تربیت کرنا، تربیت یافتہ اسلامی بھائیوں کا مسلمانوں کی خیر خواہی کرتے ہوئے مُردے کے غسل وکفن کا اہتمام کرنا اور لواحقین کو صبر کی تلقین کرنا ہے۔ کسی کے اِنتقال پر اپنے علاقے میں **مجلس تجہیز و تکفین** سے متعلقہ اسلامی بھائیوں سے رابطہ کر کے میت کے غسل وکفن کی ترکیب بنائی جاسکتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبر کیسی ہونی چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دِین سے دُوری کے باعث آج کل میت کو دَفناتے وقت بھی خلافِ سُنَّت طریقے پر قبر کھودی جاتی ہے قبرستانوں میں ایک ڈیڑھ فٹ کھدائی کرنے کے بعد اس میں بلاک کی دیوار اٹھا کر قبر بنادی جاتی ہے اور قبر کا اکثر حصہ زمین کے اُوپر ہوتا ہے یہ طریقہ غلط ہے ☆ سُنَّت یہ ہے کہ قبر گہری کھودی جائے، قبر کی لمبائی میّت کے قد کے برابر ہو اور چوڑائی آدھے قد کے اور گہرائی نصف قد کے اور بہتر یہ کہ گہرائی بھی قد برابر ہو اور متوسط درجہ یہ کہ سینہ تک ہو۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب في دفن المیت، ج۳، ص۱۶۴) ☆ قبر دو قسم کی ہوتی ہیں، (1) لحد کہ قبر کھود کر اس میں قبلہ کی طرف میّت کے رکھنے کی جگہ کھودیں اور (2) صندوق جو عموماً رائج ہے، لحد سنت ہے اگر زمین اس قابل ہو تو یہی کریں اور نرم زمین ہو تو صندوق میں حرج نہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج۱، ص۱۶۵) ☆ قبر کے اندر چٹائی وغیرہ بچھانا ناجائز ہے کہ بے سبب مال ضائع کرنا ہے۔ (ردالمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ج۳، ص۱۶۴) ☆ میّت کو کسی لکڑی کے صندوق میں رکھ کر دفن کرنا مکروہ ہے، مگر جب ضرورت ہو مثلاً زمین بہت تر ہے تو حرج نہیں۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶. و الدر المختار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ج ۳، ص ۱۶۵، وغیرھما) ☆ اگر تابوت میں رکھ کر دفن کریں تو سُنَّت یہ ہے کہ اس میں مٹی بچھا دیں اور دائیں بائیں کچی اینٹیں لگا دیں اور اوپر مٹی کی لپائی کر دیں تاکہ اندر کا حصّہ لحد کی طرح ہو جائے اور لوہے کا تابوت مکروہ ہے اور قبر کی زمین نم ہو تو مٹی بچھا دینا سنّت ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في دفن المیت، ج ۳، ص ۱۶۵) ☆ قبر کے اس حصہ جو میّت کے قریب ہے، پکی اینٹ لگانا مکروہ ہے کہ اینٹ آگ سے پکتی ہے۔ (الفتاوی الھندیة، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۶، وغیرہ) ☆ ممکن ہو تو اندرونی تختوں پر یٰسین شریف، سورۂ مُلک اور دُرُودِ تاج پڑھ کر دم کر دیا جائے۔ (مدنی وصیت نامہ، ص ۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صالحین کے قرب کی برکتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ممکن ہو تو اپنے مرحومین کی تدفین نیک لوگوں کے قرب میں کرنی چاہئے کہ ان کی برکت سے مُردوں پر بھی کرم ہوتا ہے، وہ عذابِ الٰہی سے امن میں رہتے ہیں اور ان پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم برسات ہوتی ہے اور حدیثِ پاک میں اس کی ترغیب بھی موجود ہے، چنانچہ

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اَدْفِنُوْا مَوْتَاکُمْ وَسْطَ قَوْمٍ صَالِحِیْنَ، اپنے مُردوں کو نیکوں کے درمیان دَفن کرو۔ (کنز العمال، ۸/۲۵۴، الجزء الخامس عشر، الحدیث: ۴۲۳۶۴)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (مُردے کو) صالحین کے قریب دفن کرنا چاہئے کہ ان کے قُرب کی برکت اسے شامل ہوتی ہے، اگر مَعَاذَ اللّٰہ مستحقِ عذاب بھی ہوتا ہے

تو وہ شفاعت کرتے ہیں، وہ رحمت کہ اُن پر نازل ہوتی ہے اِسے بھی گھیر لیتی ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۹/۳۸۵)

لہٰذا اگر اللہ پاک کے کسی نیک بندے کے قُرب میں آسانی سے جگہ مل جائے تو اپنے مُردوں کو وہیں دفن کرنا چاہئے۔ جب اولیائے کرام کی اتنی عظمت و فضیلت ہے کہ ان کے قُرب میں دفن ہونے والا عذابِ الٰہی سے محفوظ ہو جاتا ہے تو پھر تمام اولیا و انبیا کے سردار، حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قُرب یعنی جنت البقیع میں مدفون مسلمانوں کی شان و عظمت کیا ہو گی۔

اللہ کریم ہمیں مدینہ طیبہ میں ایمان و عافیت کے ساتھ شہادت اور جنَّتُ البقیع میں مدفن اور جنتُ الفردوس میں اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں مدفن مرا محبوب کے قدموں میں بنادے
اللہ کرم اتنا گنہ گار پہ فرما جنّت میں پڑوسی مرے آقا کا بنادے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُردوں کو ایصالِ ثواب سے فائدہ پہنچایئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُردے کی تدفین کے بعد اس کیلئے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کا مرحلہ آتا ہے جو تا قیامت جاری رہتا ہے اور مُردہ ہمیشہ اپنے گھر والوں کے **ایصالِ ثواب** کا منتظر رہتا ہے کیونکہ جب تک وہ زندہ تھا تو اس کے وَالِدین، بہن بھائی اور دوست و احباب وغیرہ موجود اس کے ہر دُکھ درد اور آزمائشوں میں اس کے ساتھ ساتھ رہتے اور اس کا غم ہلکا کرنے کی کوشش کرتے تھے مگر جب یہ سب کو چھوڑ کر تنگ و تاریک قبر میں آیا تو نہ والدین اس کے ساتھ ہیں، نہ بہن بھائی، نہ اہل و عیال حتّٰی کہ اس کے دوست احباب بھی اس سے چُھوٹ گئے اور یہ قبر میں اکیلا رہ گیا۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ اپنے فوت شدہ مسلمان بھائی کے ساتھ خیر خواہی کریں قبر کی تنہائی میں اسے خُوشی مُہیا کریں،اس کی راحت کا سامان کریں تو اس کیلئے خُوب خُوب دُعائے مغفرت اور **ایصالِ ثواب** کے تحفے پیش کریں کہ **ایصالِ ثواب** سے مُردے کو خُوشی ہوتی ہے اور اس پر رحمتِ الٰہی کی برسات ہوتی ہے اور مُردوں کو اپنے زندہ رشتہ داروں کی طرف سے **ایصالِ ثواب** کا شدت سے انتظار رہتا ہے، چنانچہ رسولِ خدا، حبیب کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قبر میں مُردے کا حال ڈُوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے جو شدّت سے انتظار کرتا ہے کہ والدین یا بیٹا یا کسی دوست کی دُعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دُعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ پاک قبر والوں کو ان کے زندہ مُتَعَلِّقین کی طرف سے ہَدِیَّۃ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانِند عطا فرماتا ہے، زندوں کا تحفہ مُردوں کے لئے **"دعائے مغفرت کرنا"** اور ان کی طرف سے **"صدقہ کرنا"** ہے۔

(فردوس الاخبار، ۲/۳۳۶، حدیث: ۲۶۶۴)

بھیجو اے بھائیو مجھے تحفہ ثواب کا دیکھوں نہ کاش قبر میں، میں منہ عذاب کا

ایصالِ ثواب سے متعلق مزید معلومات کیلئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ"** مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کرکے خود بھی مطالعہ (Study) کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے **مرض سے قبر تک** چند اہم مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کی، ہم نے سُنا کہ

- ❖ مریض کی عیادت کرنے کے لئے جانا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتِ مبارکہ ہے۔
- ❖ مریض کی عیادت کرنے والے کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔
- ❖ مریض کو عِیادت کرنے والے کی باتوں سے تکلیف ہو تو جلدی اُٹھ جانا چاہیے۔
- ❖ نزع کے وقت مریض کے پاس قرآنِ کریم کی تلاوت کرنی چاہئے۔

❖ مریض کے پاس بیٹھ کر ذِکرُاللہ کاوِرد اور کلمۂ طیبہ کی تلقین کرنی چاہیے۔
❖ غسل دیتے وقت نرمی نہ کرنا اور میت کو سرد خانے میں رکھوانا مردے کیلئے باعثِ تکلیف عمل ہیں۔
❖ مرنے کے بعد اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کرتے ہوئے **ایصالِ ثواب** کرنے سے نہ صرف ہماری نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ مرنے والے کو بھی اس کے فوائد(Benefits)حاصل ہوتے ہیں۔

اللہ کریم ہمیں ان مدنی پھولوں کو یادرکھنے اوران پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فوت شدہ مسلمانوں کی بخشش کی دعا:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۠ ﴿۱۰﴾

ترجمہ: اے اللہ! اے ہمارے رَبّ! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کیلئے کوئی کینہ نہ رکھ، اے ہمارے رَبّ! بیشک تُو نہایت مہربان، بہت رحمت والا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

---

[1] ... مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثاني، ۱/۵۵، حديث: ۱۷۵

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عیادت کرنے کے مدنی پھول

”عیادت کرنا رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتِ مُبارکہ ہے آیئے! اس بارے میں چند مَدَنی پھول سنئے۔ ☆2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: {۱} عُوْدُوا الْمَرِیْضَ یعنی مریض کی عِیادت کرو (الادب المفرد، ص۱۳۷، حدیث۵۱۸) {۲} جس نے اچّھے طریقے سے وُضو کیا پھر اپنے مسلمان بھائی کی ثواب کی نیّت سے عِیادت کی تو اسے جہنَّم سے 70 سال کے فاصلے تک دور کر دیا جائیگا (ابوداؤد ج۳ ص۲۴۸ حدیث ۳۰۹۷) ☆مریض کی عِیادت کرنا سنّت ہے اگر معلوم ہے کہ عِیادت کیلئے جانے سے اُس بیمار پر گِراں (یعنی ناگوار) گزرے گا، ایسی حالت میں عِیادت کیلئے مت جایئے (بہارِ شریعت ج۳ ص۵۰۵) ☆ اگر مریض سے آپ کے دل میں رَنجش یا طبیعت کو اس سے مُناسَبَت نہیں پھر بھی عِیادت کیجئے ☆ اتّباعِ سنّت کی نیّت سے عِیادت کیجئے اگر مَحض اس لیے بیمار پُرسی کی کہ جب میں بیمار پڑوں تو وہ بھی میری تیمارداری کیلئے آئے تو ثواب نہیں ملے گا ☆ کسی کی عِیادت کیلئے جائیں اور مَرَض کی سختی دیکھیں تو اُس کو ڈرانے والی باتیں نہ کریں مَثَلًا تمہاری حالت خراب ہے اور نہ ہی اِس انداز پر سَر ہلائیں جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے ☆عیادت کے موقع پر مریض یا دُکھی شخص کے سامنے اپنے چہرے پر رنج و غم کی کیفیت نُمایاں کیجئے ☆ بات چیت کا انداز ہرگز ایسا نہ ہو کہ مریض یا اُس کے عزیز کو وَسوَسہ آئے کہ یہ ہماری پریشانی پر خوش ہو رہا ہے! ☆ مریض کے گھر والوں سے بھی اظہارِ ہمدردی کیجئے اور جو خدمت یا تعاوُن کر سکتے ہوں کیجئے ☆ مریض کے پاس جا کر اُس کی طبیعت پوچھئے اور اُس کیلئے صحّت وعافیت کی دُعا کیجئے۔ ☆ مریض سے اپنے لیے دُعا کروایئے کہ مریض کی دُعا رَد نہیں ہوتی ☆عیادت کرتے ہوئے موقع کی مناسَبَت سے مریض کو نیکی کی دعوت بھی پیش کیجئے، خُصوصاً نَماز کی پابندی کا ذِہن دیجئے کہ بیماریوں میں کئی نَمازی بھی نَمازوں سے غافِل ہو جاتے ہیں ☆مریض کے

پاس زیادہ دیر تک نہ بیٹھیے اور نہ شوروغل کیجئے ہاں اگر بیمار خود ہی دیر تک بٹھائے رکھنے کا خواہش مند ہو تو ممکنہ صورت میں آپ اُس کے جذبات کا احتِرام کیجئے ☆مریض کی عیادت کے موقع پر تحفے لانا عُمدہ کام ہے مگرنہ لانے کی صورت میں عِیادت ہی نہ کرنا اور دل میں یہ خَیال کرنا کہ اگر کچھ نہ لے کر جائے گا تو وہ کیا سوچیں گے کہ خالی ہاتھ عیادت کے لیے آگئے۔ خالی ہاتھ بھی عِیادت کر ہی لینی چاہئے نہ کرنا ثواب سے محرومی کا باعث ہے ☆آپ عِیادت کے لئے جاتے ہوئے اگر پھل اور بِسکٹ وغیرہ وتحائف لے جانے لگیں تومشورہ ہے کہ مکتبۃ المدینہ کے کچھ مَدَنی رسائل بھی لے جا کر مریض کو پیش کیجئے تا کہ وہ ملاقاتیوں،(اور اگر اسپتال میں ہوتو) پڑوسی مریضوں اور ان کے عزیزوں کو تحفۃً دے سکیں بلکہ زہے نصیب! مریض خود بھی کچھ مَدَنی رسائل ہَدِیَّۃً منگوا کر اِس غَرَض سے اپنے پاس رکھ کر ثواب کمائے ☆ فاسِق کی عِیادت بھی جائز ہے، کیونکہ عِیادت حُقُوقِ اسلام سے ہے اور فاسِق بھی مسلم ہے (بہار شریعت ج۳ص۵۰۵)

ہزاروں سنتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کا کرتا رہوں پروردگار سنتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (مجمع الزوائد، ۱۰/۲۵۵، حدیث: ۱۷۳۰۷)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُوْد ان پہ سدا میں اور ذکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ماں کی شان!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! "**ماں**" قُدرت کا اَنمول تحفہ ہے، **ماں** کا مقام قرآن و حدیث میں بَیان ہوا ہے، **ماں** کا فرمانبردار اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے، **ماں** اَولاد کے آرام کی خاطر اپنے آرام کو قربان کر دیتی ہے، **ماں** کے خونِ جگر سے

اَولاد کا وجود بنتا ہے، **ماں** کئی سال تک اپنی اَولاد کو تھپکیاں دے کر سُلاتی ہے، **ماں** بیمار اَولاد کو دیکھ کر تڑپتی اور آنسو بہاتی ہے، **ماں** بیمار اَولاد کی خاطر سخت سردیوں میں بھی ساری ساری رات جاگ کر گزارتی ہے، **ماں** بیمار اولاد کی خاطر مہنگے اسپتالوں اور دواخانوں کے چکر لگانا گوارا کر لیتی ہے، **ماں** اَولاد کے مستقبل کو سَنوارنے کے لئے اپنی تمام تر زندگی کو اَولاد کے لئے وَقْف کر دیتی ہے، **ماں** اَولاد کے لئے سایہ دار درخت کی طرح ہوتی ہے، **ماں** خود گرمی برداشت کر کے اَولاد کو پنکھا جھلتی رہتی ہے، **ماں** اَولاد کو چھاؤں میں بٹھا کر خود دُھوپ میں بیٹھ جاتی ہے، **ماں** اَولاد کے ناز نخرے اُٹھاتی ہے، **ماں** قَرْض لے کر بھی اَولاد کی فرمائشوں کو پُورا کرتی ہے، **ماں** اپنے شوہر کی وَفات (Death) کے بعد اَولاد کو دَرْبَدَر بھٹکنے نہیں دیتی، **ماں** اَولاد کی پیدائش سے پہلے، پیدائش کے دَوران اور بعد کی تکالیف کو برداشت کرتی ہے، **ماں** اَولاد کو اچّھا انسان بناتی ہے، **ماں** اپنے حصّے کا نوالہ بھی اَولاد کے منہ میں ڈال کر خوش ہوتی اور خود بھوکی سو جاتی ہے، **ماں** اولاد کو گرم بستر میں لِٹاتی اور خود ٹھنڈے فرش پر لیٹ جاتی ہے، **ماں** اولاد کے حق میں بُرا نہیں سوچتی، **ماں** اولاد کو خوش دیکھ کر خوش ہوتی ہے، **ماں** اولاد کو دُکھ تکلیف میں مبتلا دیکھ کر بے قرار ہو جاتی ہے، **ماں** مشکلات میں اَولاد کی ڈھارس بندھاتی ہے، ماں معذور اَولاد کو بھی بے سہارا نہیں چھوڑتی، **ماں** نافرمان اَولاد پر بھی شفقت و مہربانی ہی کرتی ہے، **ماں** نہ ہو تو گھر ویران لگتا ہے، **ماں** کا خدمت گار چین و سکون کی زندگی گزارتا ہے، **ماں** کی خدمت اَولاد کو جنّت میں داخل کروائے گی، **ماں** کو راضی رکھنا اولاد پر لازم ہے، **ماں** کے حُقُوق سے آزاد ہونا ناممکن ہے جیسا کہ

ماں کو کندھوں پر اُٹھائے گرم پتّھروں پر چھ میل.......

ایک صَحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ نَبَوِی میں عَرْض کی: ایک راہ میں ایسے گرم پتّھر تھے کہ اگر

گوشت کا ٹکڑا اُن پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا! میں اپنی ماں کو گردن پر سُوار کر کے چھ (6) مِیل (تقریباً 9.656 کلومیٹر) تک لے گیا ہوں، کیا میں ماں کے حُقُوق سے فارِغ ہو گیا ہوں؟ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں دَرد کے جس قَدَر جھٹکے اُس نے اُٹھائے ہیں شاید یہ اُن میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔ (معجم صغیر، ۱/۹۲، حدیث:۲۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماں ہی وہ مہربان ہستی ہے جو اَولاد کے لئے رو رو کر دُعائیں کرتی ہے، **ماں** کی دُعا جنّت میں لے جاتی ہے، **ماں کی دُعا** ربِّ کریم کا فرمانبردار بناتی ہے، **ماں کی دُعا** بُرائیوں سے بچاتی ہے، ماں کی دُعا اَولاد کو **مقامِ وِلایت** تک پہنچا دیتی ہے، **ماں کی دُعا** اَولاد کی قسمت سَنوار دیتی ہے، **ماں** کی دُعا اَولاد کے حق میں قبول ہوتی ہے، **ماں** کی دُعا کامیابیاں دِلاتی ہے، **ماں کی دُعا** نُزولِ رَحمت کا سبب ہے، **ماں کی دُعا** گناہوں کی مُعافی کا ذَرِیعہ ہے، **ماں** کی دُعا کی بَرَکت سے ربِّ کریم اَولاد سے مصیبتوں اور آزمائشوں کو ٹال دیتا ہے۔ آیئے! آج ہم **ماں کی دُعاؤں کی بَرَکتوں** پر مُشْتَمِل چند اِیمان اَفروز واقعات سُنْنے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔ چنانچہ

ماں کی دعا کا اثر

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الرَّحْمٰن بن اَحمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والِد کو کہتے ہوئے سُنا کہ ایک مرتبہ ایک بُوڑھی عورت حضرت سَیِّدُنا اِبنِ مَخْلَد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوئی اور عَرض کی: میرے جوان بیٹے کو رُومیوں نے قَید کر لیا ہے۔ میرا ایک چھوٹا سا گھر ہے، اِس کے عِلاوہ میرے پاس کچھ بھی مال نہیں اور اُس گھر کو میں بیچ بھی نہیں سکتی، لہٰذا آپ کسی صاحبِ حَیثیَّت سے کہہ دیجئے کہ وہ فِدیَہ دے کر میرے بیٹے کو آزاد کرا لے کیونکہ اب نہ تو مجھے دن کو قرار آتا

ہے اور نہ رات کو نیند آتی ہے۔ آپ نے اُسے تسلّی دیتے ہوئے فرمایا: مُحتَرَمہ! آپ جایئے! میں آپ کے معاملے کو حل کرنے کو شِش کرتا ہوں۔ راوِی کہتے ہیں: جب وہ بڑھیا چلی گئی تو آپ سَر جُھکا کر بیٹھ گئے اور آپ کے مبارَک ہونٹ جُنبِش کررہے تھے (جیسے کچھ پڑھ رہے ہوں)۔ کچھ عرصے بعد وہی بوڑھی عورَت اپنے جوان بیٹے کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو دُعائیں دیتے ہوئے کہنے لگی: (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ) میرا بیٹا سلامَتی کے ساتھ لوٹ آیا ہے اور وہ آپ کی بارگاہ میں اپنا سفر نامہ بھی بیان کرے گا، چنانچہ

بیٹا (آیا اور) بولا: میں قَیدیوں کی ایک جماعت کے ساتھ رُومی بادشاہ کی قَید میں تھا، اُس کے قبضے میں بہت سارے باغات تھے، وہ ہر روز ہمیں اپنے باغات (Gardens) میں کام کرنے کے لئے بھیجتا اور (شام کو) واپَس قَید خانے میں ڈلوا دیتا۔ ایک دن جب ہم مغرِب کے بعد (باغات میں) کام کرکے واپَس قَید خانے کی طرف آرہے تھے تو اچانک میرے پاؤں میں بندھی مضبوط بیڑیاں خودبخود ٹُوٹ کر زمین پر گِر پڑیں۔ (راوِی کا بیان ہے کہ) نَوجوان نے جس دن اور جس وَقْت میں بیڑیاں ٹُوٹنے کے بارے میں بتایا تھا، وہ وہی (دن اور) وَقْت تھا جس میں بُڑھیا حضرت سَیِّدُنا اِبنِ مَخْلَد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں دُعا کے لئے حاضِر ہوئی تھی۔ سپاہیوں نے مجھ (یعنی بوڑھی عورَت کے بیٹے) سے پوچھا: کیا تُو نے بیڑیاں توڑی ہیں؟ میں نے کہا: نہیں! وہ تو خودبخود میرے پاؤں سے ٹُوٹ کر گِر پڑی ہیں۔ نَوجوان کی یہ بات سُن کر سپاہی بہت حَیران ہوئے اور اُنہوں نے جاکر اپنے اَفسر کو بتادیا، وہ بھی حَیران ہوا اور اُس نے فوراً ایک لوہار کو بُلوا کر کہا: اِس نوجوان کو بیڑیوں میں جکڑ دو! لوہار نے مجھے بیڑیاں پہنا دیں، ابھی میں چند قدم ہی چلا تھا کہ وہ بیڑیاں پھر میرے پاؤں سے ٹُوٹ گئیں۔

میرے اِس معاملے پر سب لوگ بہت حَیران ہوئے اور اُنہوں نے اپنے راہِبوں (مذہبی پیشواؤں)

کو بُلا کر ساری صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ راہبوں نے ساری گفتگو سُن کر مجھ سے پوچھا: کیا تمہاری والِدہ زِندہ ہے؟ میں نے کہا: ہاں، راہِب میری بات سُن کر اُن لوگوں کی طرف **مُتَوَجِّہ** ہوا اور کہنے لگا: اللہ کریم نے اِس کی **ماں کی دُعا** قَبول فرمالی ہے۔ سِپاہی بولے: جب اللہ پاک نے تجھے آزاد فرمادیا ہے تو ہم کیونکر تجھے بیڑیوں میں جکڑ سکتے ہیں؟ یہ کہہ کر رُومیوں نے مجھے رِہا کر دیا اور مجھے مسلمانوں سے ملا دیا۔ (تو یُوں ماں کی دُعا اور سَیِّدُنا اِبنِ مَخْلَد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بَرَکت سے اُس نوجوان کو رِہائی کا پروانہ نصیب ہو گیا۔) (عیون الحکایات، الحکایۃ الثامنۃ والاربعون بعدالمائۃ: دعوۃ بقی بن مخلد، ص ۱۶۶)

دُعائے ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی
ماں کی دُعا میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ اللہ کریم نے ماں کی دُعاؤں میں کیسی تاثیر رکھی ہے کہ ماں جب اپنی اَولاد کے حق میں دُعا کرتی ہے تو ربِّ کریم اُس کے اُٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھتا اور اَولاد کے حق میں اُس کی دُعا قَبول فرماتا ہے، حتّٰی کہ ماں کے دِل سے نِکلی ہوئی دُعاؤں کی بَرَکت سے اللہ پاک اَولاد سے مصیبتوں اور آزمائشوں کو دُور فرمادیتا ہے۔ تو کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ کہ جن کے والِدَین زِندہ اور اُن سے راضِی ہیں اور کس قَدر سَعادت مَنْد ہے وہ اَولاد جو اپنے ماں باپ کا سَہارا بنتی، اُن کی خدمت کر کے اُن کی دُعائیں لیتی اور رِضائے الٰہی کی حق دار قَرار پاتی ہے، لہٰذا اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ربّ کریم ہم سے راضِی رہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہم سے خوش

ہو جائیں، ہمارے والِدَین ہمارے لئے بھی دُعائیں کیا کریں تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے والِدَین کی قَدر کریں، اُن کے اِحسانات کو یاد رکھیں، اُن کی خِلافِ مزاج باتوں سے دَرگُزر کریں، اُن کا ہر طرح سے خیال رکھیں، اُن سے اچّھا سُلوک کریں، اُن کی جائز ضَرورِیّات پُوری کریں، اُن کا ہر جائز حکم بجالائیں، بالخُصوص جب والِدَین بُڑھاپے کی دہلیز پر قَدم رَکھ چُکے ہوں کیونکہ ایسے وَقْت میں اُنہیں اَولاد کی ہَمدَرْدِی کی بہت زِیادہ ضَرورت ہوتی ہے کہ بُڑھاپے میں اُن کے اَعضاء جواب دے جاتے ہیں، بدن بیماریوں میں جکڑ جاتا ہے اور اپنے بھی پَرائے ہو جاتے ہیں۔ ماں باپ کا بُڑھاپا اِنسان کو اِمتحان میں ڈال دیتا ہے، بسا اَوقات والدین بُڑھاپے میں پیشاب و پاخانے کے مختلف امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے عُمُوماً اَولاد بَیزار ہو جاتی ہے مگر یاد رکھئے! ایسے حالات میں بھی ماں باپ کی خدمت لازِمی ہے۔ بچپن میں ماں بھی بچّے کی گندَگی برداشت کرتی ہے۔ لہٰذا بُڑھاپے اور بیماریوں کے باعث ماں باپ کے اندر خواہ کتنا ہی چڑ چڑاپن آجائے، بِلاوَجہ لَڑیں، چاہے کتنا ہی جھگڑیں اور پریشان کریں، صَبْر، صَبْر اور صَبْر ہی کرنا اور اُن کی تعظیم بجالانا ضَروری ہے۔ جی ہاں! یِہی مقامِ اِمتحان ہے، ماں باپ سے بدتمیزی کرنا اور اُن کو جھاڑنا وغیرہ تو دُور کی بات ہے اُن کے آگے "اُف" تک نہیں کرنا چاہئے، ورنہ بازی ہاتھ سے نکل سکتی اور دونوں جہاں کی تَباہی مُقدَّر بن سکتی ہے کہ والِدَین کا دِل دُکھانے والا اِس دُنیا میں بھی ذَلیل و خوار ہوتا ہے اور آخِرت کے عذاب کا بھی حق دار ہوتا ہے۔

والِدَین کو بُرا بھلا کہنے کا انجام

حضرت سَیِّدُنا اِمام اَحمد بن حَجَر مَکِّی شَافِعِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل کرتے ہیں: نَبیِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: مِعراج کی رات میں نے کچھ لوگ (People) دیکھے جو

آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے تو میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عَرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جو دُنیا میں اپنے باپوں اور ماؤں کو بُرا بھلا کہتے تھے۔ (الزواجر، ۲/۱۳۹)

قبر پسلیاں توڑ دیتی ہے

منقول ہے: جب ماں باپ کے نافرمان کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اُسے دباتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں (ٹوٹ پھوٹ کر) ایک دوسرے میں پیوَسْت ہو جاتی ہیں۔ (جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۲/۲۶۵)

دِل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا ورنہ ہے اِس میں خَسارہ آپ کا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماں باپ کا مقام اور اُن کی شان و عظمت کس قدر بُلند ہے اِس کا اَندازہ اِس بات سے لگایئے کہ اللہ کریم نے قُرآنِ پاک میں جہاں اپنی عِبادت کا حکم اِرشاد فرمایا ہے وہیں والِدَین کے ساتھ بَھلائی اور اِحسان کرنے کا حکم بھی اِرشاد فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 15 سُورۂ بَنی اِسرائیل کی آیت نمبر 23 اور 24 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ

ترجمۂ کنزُالایمان: اور تمہارے ربّ نے حکم فرمایا کہ اُس کے سِوا کسی کو نہ پُوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سُلوک کرو اگر تیرے سامنے اُن میں ایک یا دونوں بُڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن سے ہُوں (اُف تک) نہ کہنا اور اُنھیں نہ جِھڑکنا اور اُن سے تعظیم کی بات کہنا اور اُن کے لئے عاجزی کا بازو

وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ بچھا نرم دِلی سے اور عرض کر کہ اے میرے ربّ تُو اُن دونوں پر رحم کر جیسا کہ اُن دونوں نے مجھے چُھٹپن (چھوٹی عُمر) میں پالا۔ (پ ۱۵، اسراء: ۲۳-۲۴)

بَیان کردہ آیاتِ مُبارَکہ کے تحت حضرت علّامہ مَولانا سَیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: جب والِدَین پر ضُعف (کمزوری) کا غَلَبہ ہو، اَعضاء میں قُوَّت نہ رہے اور جیسا تُو بچپن میں اُن کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخرِ عُمر میں تیرے پاس ناتُواں (کمزور) رہ جائیں۔ تو کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ گِرانی (بوجھ) ہے۔ نہ اُنہیں جِھڑکنا نہ تیز آواز سے بات کرنا بلکہ کمالِ حُسنِ اَدب (نہایت اچھے ادب) کے ساتھ ماں باپ سے اِس طرح کلام کر جیسے غُلام و خادِم (اپنے) آقا سے کرتا ہے۔ اُن سے نَرمی و تَواضُع سے پیش آ، اور اُن کے ساتھ تھکے وَقْت میں شَفقت و مَحبَّت کا برتاؤ کر کہ اُنہوں نے تیری مجبوری کے وَقْت تجھے مَحبَّت سے پَرْوَرِش کیا تھا اور جو چیز اُنہیں دَرکار ہو وہ اُن پر خَرْچ کرنے میں دَرَیغ (بُخل) نہ کر۔ مُدَّعا (مطلب) یہ ہے کہ دُنیا میں بہتر سُلُوک اور خدمت میں کتنا بھی مُبالَغَہ کیا جائے لیکن والِدَین کے اِحسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے بندے کو چاہیے کہ بارگاہِ اِلٰہی میں اُن پر فَضْل و رَحمت فرمانے کی دُعا کرے اور عَرض کرے کہ یاربّ! میری خدمتیں اُن کے اِحسان کی جَزا (بدلہ) نہیں ہو سکتیں تُو اُن پر کرم کر کہ اُن کے اِحسان کا بدلہ ہو۔

پارہ 1 سُوْرَۃُ بَقَرَہ کی آیت نمبر 83 کے تحت فرماتے ہیں: والِدَین کے ساتھ اِحسان کے طریقے جو مَرْوِی ہیں وہ یہ ہیں کہ (1) تَہِ دل (یعنی سچّے دل) سے اُن کے ساتھ مَحبَّت رکھے (2) رَفتار و گُفتار میں نِشَسْت و بَرخَاسْت (اُٹھنے بیٹھنے) میں اَدب لازِم جانے (3) اُن کی شان میں تعظیم کے لفظ کہے، (4) اُن کو

راضی کرنے کی سَعی (کوشِش) کرتا رہے، (5) اپنے نَفیس (عمدہ) مال کو اُن سے نہ بچائے، (6) اُن کے مَرنے کے بعد اُن کی وَصِیَّتیں جاری کرے (یعنی اُن کی وصیتوں پر عمل کرے)، (7) اُن کے لئے فاتحہ، صَدَقات، تلاوتِ قرآن سے ایصالِ ثَواب کرے، (8) اللہ کریم سے اُن کی مَغْفِرَت کی دُعا کرے، (9) ہفتہ وار اُن کی قَبْر کی زِیارت کرے، (10) والِدَین کے ساتھ بھلائی کرنے میں یہ بھی داخِل ہے کہ اگر وہ گناہوں کے عادِی ہوں یا کسی بدمذہبی میں گرفتار ہوں تو اُن کو بڑی نرمی کے ساتھ اِصلاح و تَقْوٰی اور عقیدۂ حَقَّہ (دُرُست عقائد) کی طرف لانے کی کوشِش کرے۔ اَلْغَرَض اگر ساری زِندگی والِدَین کی خدمت کی جائے تب بھی اُن کے اِحسانات کا بدلہ نہیں اُتر سکتا۔ (خزائن العرفان، پ ا، البقرہ، تحت الآیۃ: ۸۳)

کروں ماں باپ کی دِن رات خدمت یارسولَ اللہ　　بڑے بھائی بہن کا میں کہا مانا کروں ہر دم

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۳۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح قرآنِ پاک میں والِدَین کی تعظیم و توقیر کرنے کی تَرغِیب دِلائی گئی ہے اِسی طرح احادیثِ مُبارَکہ میں بھی کئی مقامات پر والِدَین کی اِطاعت و فرمانبرداری کا حکم اور اُن کی شان و عظمت کو بَیان فرمایا گیا ہے۔ آیئے! بطورِ تَرغِیب 4 فرامِیْنِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے:

(1) فرمایا: جب اَولاد اپنے ماں باپ کی طرف رَحمت کی نظر کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ہر نَظر کے بدلے حجِّ مَبْرُور (یعنی مقبول حج) کا ثواب لکھتا ہے۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: اگرچہ دن میں 100 مرتبہ نظر کرے! فرمایا: نَعَمْ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ یعنی ہاں، اللہ پاک سب سے بڑا ہے اور

اَطْیَب (یعنی سب سے زیادہ پاک) ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ۱۸۶/۶، حدیث: ۷۸۵۶) یعنی اُسے سب کچھ قُدرت ہے، اِس سے پاک ہے کہ اُس کو اِس (ثواب) کے دینے سے عاجِز کہا جائے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۵۵۴، حصہ ۱۶)

(2) فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری کی حالت میں صُبح کی تو اُس کے لئے جنّت کے دو (2) دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اگر والِدَین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ (Door) کُھلتا ہے اور جس نے اِس حال میں صُبح کی کہ وہ اپنے والِدَین کا نافرمان ہو تو اُس کے لئے جہنّم کے دو (2) دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اگر والِدَین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کُھلتا ہے۔ ایک شخص نے عَرض کی: **وَاِنْ ظَلَمَاهُ؟** اگرچہ وہ ظُلم کریں؟ اِرشاد فرمایا: اگرچہ ظُلم کریں، اگرچہ ظُلم کریں، اگرچہ ظُلم کریں۔ (شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، فصل فی حفظ اللسان...الخ، ۲۰۶/۶، حدیث: ۷۹۱۶)

(3) ایک شخص نے عَرض کی، یارَسُوْلَ الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ! والِدَین کا اپنی اَولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا: **هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ** یعنی وہی تیری جنّت اور تیری دوزخ ہیں۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب بر الوالدین، رقم: ۳۶۶۲، ۱۸۶/۴)

(4) ایک شخص نے رسولِ اکرم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں آکر عرض کی: میری اچّھی خدمت کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ اِرشاد فرمایا: **تمہاری ماں**۔ اُس نے عَرض کی: پھر کون ہے؟ اِرشاد فرمایا: **تمہاری ماں**، اُس نے دوبارہ عَرض کی: پھر کون ہے؟ اِرشاد فرمایا: **تمہاری ماں**۔ عرض کی: پھر کون ہے؟ اِرشاد فرمایا: تمہارا باپ۔ (بخاری، کتاب الادب، باب من احقّ الناس بحسن الصحبة، ۹۳/۴، حدیث: ۵۹۷۱)

آیئے دُعا کرتے ہیں:

مُطیع اپنے ماں باپ کا کر میں اُنکا ہر ایک حکم لاؤں بجا یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۱۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اَحادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کا مقام و مَرتبہ نہایت بُلند و بالا ہے کہ اگر انسان اِنہیں راضِی رکھے تو اُس کی دُنیا و آخِرت سَنور جاتی ہے جبکہ اِنہیں ناراض کرنا جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ والِدَین اگرچہ ظُلم کرتے ہوں مگر پھر بھی اَولاد پر اُن کی فرمانبرداری کرنا ضروری ہے بالفرض والِدَین کسی سے ناراض ہوں، ڈانٹ ڈپٹ کریں، ماریں یا بیزار ہو کر گھر سے نکال دیں تو اُسے چاہئے کہ وہ ماں باپ کو قُصوروار ٹھہرانے کے بجائے اپنے ضمیر کو یُوں مَلامت کرے کہ اِس میں میری اپنی ہی غَلَطی ہو گی۔ اگر میں اُنہیں راضِی رکھتا اور اُن کا غلام بن جاتا تو آج مجھے یہ دن دیکھنا نہ پڑتا کیونکہ والِدَین تو اَولاد پر بہت زیادہ مہربان ہوتے ہیں، بَھلا وہ کیوں میرے ساتھ اِس طرح کا سُلوک کریں گے۔ لہٰذا وہ لوگ جن کے والِدَین زندہ ہیں وہ سوچیں کہ کیا ہم اپنے والِدَین کے حُقوق پُورے کرتے ہیں؟ کیا ہمارے والِدَین ہم سے راضِی ہیں، کیا ہم اُن سے نرم انداز میں گفتگو کرتے ہیں؟ کیا ہم اُن کا ہر جائز حکم مانتے ہیں، کیا ہم اُن سے لڑتے جھگڑتے تو نہیں؟ کیا ہم اُن کے آگے زبان درازی تو نہیں کرتے؟ کیا ہم اُن کی خدمت کو بوجھ تو نہیں سمجھتے؟ کیا اُن کے کام کرتے وقت ہماری پیشانی پر بَل تو نہیں آتے؟ کیا اُن کی ڈانٹ پڑنے پر اُنہیں آنکھیں تو نہیں دِکھاتے؟، کیا اُن کے خرچہ مانگنے پر ہم حِیلے بہانے تو نہیں کرتے؟ کیا ہمیں دیکھ کر ہماری والِدہ کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے؟ کیا ہم اپنی ماں کا ادب واِحترام بجالاتے ہیں؟ کیا ہم اپنی ماں سے دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں؟۔

یاد رکھئے! ماں کی دعا بہت جلد قبُولِیَّت کی مِعْراج کو پہنچ جاتی ہے جیسا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: ماں کی دُعا(اَولاد کے لئے) جلد قبول ہوتی ہے۔ عَرض کی گئی، اِس کی کیا وجہ ہے؟ اِرشاد فرمایا: ماں، باپ کے مقابلے میں زِیادہ مہربان(Kind) ہوتی ہے اور رَحم کی دُعا رَد نہیں ہوتی۔ (طبقات الشافیۃ الکبری للسبکی، ۶/۳۱۷)۔

آ یئے! ہم بھی ماں کی دعاؤں کی بَرَکتوں پر مُشْتَمِل چند مزید واقعات سُنتے ہیں اور ماں کی دعائیں لینے والے کام کرنے کی نِیَّت کرتے ہیں، چنانچہ

جنّت کا ساتھی

شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے **"سَمُنْدَرِی گنبد"** صَفحہ نمبر 7 پر بَیان فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ایک بار اللہ پاک کے دربار میں عَرض گزار ہوئے۔ اے ربِّ غفّار! مجھے میرا جنّت کا ساتھی دکھا دے۔ اللہ کریم نے فرمایا: فُلاں شہر میں جاؤ، وہاں فُلاں قصّاب(گوشت فروش) تمہارا جنّت کا ساتھی ہے، چنانچِہ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام وہاں اُس قَصّاب(گوشت فروش) کے پاس تشریف لے گئے، (جان پہچان نہ ہونے کے باوُجود مسافِر و مہمان ہونے کے ناطے) اُس نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعوت کی۔ جب کھانا کھانے بیٹھے تو اُس نے ایک بڑا سا ٹوکرا اپنے پاس رکھ لیا، اندر دو نِوالے ڈالتا اور ایک نِوالہ خود کھاتا۔ اِتنے میں کسی نے دروازے پر دستک دی، قَصّاب(گوشت فروش) اُٹھ کر باہَر گیا۔ حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس ٹوکرے میں دیکھا تو اُس کے اندر بہت بُوڑھے مَرد و عورت تھے۔

حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نظر پڑتے ہی اُن کے ہونٹوں پر مُسکُراہٹ(Smile) پھیل گئی، اُنھوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی رِسالت کی گواہی دی اور اُسی وَقْت اِنْتِقال کرگئے۔ قَصّاب واپَس آیا تو

زَنْبِیْل (کھجور کے پتّوں سے بنے ٹوکرے) میں اپنے والِدَین کو فوت شُدہ دیکھ کر مُعامَلہ سمجھ گیا اور آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کی دَسْت بوسی کر کے عَرْض کی: آپ اللہ پاک کے نبی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام **معلوم** ہوتے ہیں! فرمایا: تمہیں کیسے اندازہ ہوا؟ عرض کی: میرے ماں باپ روزانہ گِڑگِڑا کر دُعا کیا کرتے تھے کہ **"ہمیں حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے جلووں میں مَوت نصیب کرنا"**۔ اِن دونوں کے اِس طرح اچانک اِنْتِقال فرمانے سے میں نے اندازہ لگایا کہ آپ ہی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہو نگے۔ قصّاب (گوشت فروش) نے مزید عرض کی: میری ماں جب کھانا کھالیتی، تو خوش ہو کر میرے لئے یوں دُعا کیا کرتی تھی: **"میرے بیٹے کو جنّت میں حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ساتھی بنانا۔"** حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مبارَک ہو کہ اللہ کریم نے تم کو میرا جنَّت کا ساتھی بنایا ہے۔

(سمندری گنبد، ص ۷ ملخصًا)

پڑوسی بنا مجھ کو جنّت میں اُن کا خدائے محمد برائے مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۳۶۹)

ماں کی دعا کے سبب عتیق

امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کو **"عَتِیْق"** کہنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ آپ کی والِدہ کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا، جب آپ کی وِلادت ہوئی تو آپ کی والدہ آپ کو لے کر بیتُ اللہ شریف گئیں اور گِڑگِڑا کر یوں دُعا مانگی: اے میرے پَرْوَرْدگار! اگر میرا یہ بیٹا مَوت سے آزاد ہے تو یہ مجھے عطا فرمادے۔ اس کے بعد آپ کو عَتِیْق کہا جانے لگا۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۲۲)

ماں کا ادب

سلطانُ العارفین، حضرت سَیِّدُنا بایزید بسطامی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ، عارفین کے امام اور زمانے کے غوث تھے، 160 ہجری میں بسطام (صوبہ سمنان) ایران میں پیدا ہوئے، آپ تقویٰ و پرہیز گاری، حُسنِ سلوک، ہمدردی عبادت و رِیاضت کے پیکر تھے، آپ کے بارے میں منقول ہے کہ جب آپ نماز پڑھتے تو اللہ کریم کے خوف کے سبب آپ کے سینے کی ہڈّیوں سے چرچراہٹ کی آواز نکلتی یہاں تک کہ لوگ اس آواز کو سنتے تھے۔ 15 شعبان المعظم 261 ہجری میں آپ نے وصال فرمایا اور آج بھی آپ کا مزارِ پُر انوار بسطام میں ہے۔ (طبقاتِ صوفیہ، ۶۷۔ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، ص ۷۰، ۷۶، ۶۵ ملتقطا) آیئے! آپ کی والدہ کے ادب سے متعلق ایک واقعہ سنئے۔

حضرت سَیِّدُنا بایزید بسطامی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: سردیوں کی ایک سخت رات میں میری والِدہ نے مجھ سے پانی مانگا، میں آبخورہ (یعنی گلاس) بھر کر آیا تو اُنہیں نیند آگئی تھی، میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا، پانی کا آبخورہ (یعنی گلاس) لئے اِس اِنتظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں، کھڑے کھڑے کافی دیر ہو چکی تھی اور آبخورے سے کچھ پانی گر کر میری اُنگلی (Finger) پر جم کر برف بن گیا تھا۔ بہر حال جب والِدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے آبخورہ پیش کیا، برف کی وجہ سے چپکی ہوئی اُنگلی جُوں ہی آبخورے (یعنی پانی کے گلاس) سے جُدا ہوئی اُس کی کھال اُدھڑ گئی اور خون بہنے لگا۔ ماں نے دیکھ کر پوچھا یہ کیا؟ میں نے سارا ماجرا (واقعہ) عَرض کیا تو اُنہوں نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی: **اے اللہ! میں اِس سے راضی ہوں تُو بھی اِس سے راضی رہنا۔** (سمندری گنبد، ص ۴)

عظیم ماں

مُحَدِّثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا سردار اَحمد قادِری چشتی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ مشرقی پنجاب (ہند) میں 1321 ہجری مطابق 1903ء میں پیدا ہوئے اور یکم شعبان 1382ھ مطابق 29 دسمبر 1962ء

میں وصال فرمایا۔ آپ کا بچپن عام بچوں سے مختلف تھا، بچپن ہی سے دِینی باتوں میں دلچسپی رکھتے تھے۔ جب چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو والدِ ماجد کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنے جاتے۔ ذِکر و اَذْکار اور نعت خوانی کا ایسا ذوق تھا کہ عُموماً چلتے پھرتے نعتیں پڑھتے اور ذِکرُ اللہ کرتے تھے۔ (حیاتِ محدثِ اعظم، ص۳۰) آپ کی عظمت و بُزرگی میں آپ کی والدہ کی دُعاؤں کا بھی عمل دخل تھا۔ آپ کی والِدہ مُحْتَرَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا اکثر فرمایا کرتی تھیں: اِنْ شَآءَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) میرا یہ لاڈلا بچہ عظیم شَخْصِیَّت کا مالِک ہو گا اور ساتھ ہی یہ دُعا بھی کرتیں: آپ کا نام سردار ہے، اللہ پاک آپ کو دِین و دُنیا کا سردار بنائے اور دُنیا نے دیکھا کہ واقعی عظیم بیٹے کے حق میں ماں کی دُعا قبول ہوئی اور اللہ پاک نے آپ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کو سردار بنا دیا۔ (حیاتِ محدثِ اعظم، ص۳۰ ملخصاً)

پیر و مُرشِد پر مِرے ماں باپ پر ہو سدا رَحمت اے نانائے حُسَین

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۵۸)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! ماں جب اَولاد کے حق میں دُعا کرتی ہے تو اِس کے کیسے کیسے مبارَک اَثَرات ظاہر ہوتے ہیں کہ ماں کی دُعا کی بَرَکت سے ایک گوشت فروش نہ صرف جنّتی ہو گیا بلکہ اُسے جنّت میں اللہ پاک کے نبی **حضرت سَیِّدُنا موسیٰ** عَلَیْہِ السَّلَام کا پڑوس عطا ہونے کی خوش خَبَری (Good News) سے بھی نوازا گیا جبکہ ماں کی دُعا کی بَرَکت سے ہی مُحدِّثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو **دِین و دُنیا کی سرداری** عطا ہو گئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن اپنی ماں کی خدمت گزاری کر کے اُسے راضِی رکھ کر اُن کی دعاؤں میں سے حِصّہ پاتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اِن اللہ والوں کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی ماں کی خدمت پر کمر بَستہ ہو جائیں تاکہ ہم بھی اُن کی آنکھوں کا تارا بن جائیں اور وہ خوش ہو کر خود ہمارے حق میں

دُعائیں کریں کہ ”ربِّ کریم! میری اَولاد کو حافظِ قرآن، قاریِ قرآن، مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی، عالِمِ باعمل اور مفتیِ دعوتِ اسلامی بنادے، ان کو دونوں جہاں میں کامیابیاں عطا کردے، اِنہیں بِلاحساب وکتاب جنّت میں داخِل فرمادے، اِن سے ہمیشہ کے لئے راضِی ہوجا“ وغیرہ۔ تو آیئے! آج ہم سب نِیَّت کرتے ہیں کہ ہم بھی اپنے ماں باپ کی خدمت کرتے رہیں گے، اُن کی نافرمانی سے بچیں گے، اُن سے زبان درازی نہیں کریں گے، اُن کے سامنے آواز دِھیمی اور نگاہیں نیچی رکھیں گے، اُن کی خلافِ مزاج باتوں اور سخت جُملوں پر صَبْر کریں گے، اُن کی ضرورتوں کو پُورا کریں گے، اپنی حَیْثِیَّت کے مطابِق ان کی بہتر سے بہتر کفالت کریں گے، ماں باپ کی پسند وناپسند کا خیال رکھیں گے، ماں باپ کے دُکھ تکلیف میں اُن کا سہارا بنیں گے، ماں باپ کے آرام میں خلل نہیں ڈالیں گے، رُوٹھے ہوئے والِدَین کو منانے کی کوشش کریں گے، اُن کے کھانے پینے رہن سہن، دوا اور دیگر چیزوں میں اُن کی خیر خواہی کریں گے، اُن کا ہر جائز حکم مانیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدقسمتی کے ساتھ، **عِلْمِ دِین سے دُوری** کے سبب ایسے نادانوں کی بھی ایک تعداد ہے جو **ماں باپ کی خوشی** پر اپنی خوشی قربان کرنے کے بجائے اپنی **نفسانی خواہشات** کے پیچھے لگ کر ماں باپ کو داؤ پر لگادیتے ہیں، جہاں اپنی مرضی ہو وہاں جائز وناجائز طریقے سے ماں باپ کو **زبردستی منوانے** کی کوشش کرتے ہیں، مثلاً **اولاد** جوان ہوجائے اور کسی وجہ سے **شادی** میں تاخیر ہورہی ہو تو بسا اوقات نادان اولاد دُوسروں سے ماں باپ کی شکایت کرتی ہے کہ دیکھیں میری اب **شادی کی عمر** ہوگئی ہے، یہی عمر تو **جوانی کی بہاریں** دیکھنے کی ہے، اب بھی اگر میری شادی نہ ہوئی تو کیا بُڑھاپے میں شادی کروں گا؟ میرے ماں باپ کو میری فِکر ہی نہیں، **آخر ان کو کون سمجھائے!!!**

کوئی کہتا ہے! میں نے فُلاں جگہ سے ہی شادی کرنی ہے، میرے ماں باپ کو کیا پتہ، بس میری ہی مرضی چلے گی، جو میں جانتا ہوں، میرے ماں باپ نہیں جانتے۔

کوئی کہتا ہے! میرے دوست کے پاس تو **قیمتی موبائل** ہے جبکہ میرے پاس **سادہ موبائل** بھی نہیں، کیا میرا زمانے میں جینے کا کوئی حق نہیں؟

کوئی کہتا ہے! میرے **اسکول/کالج کے طلبہ**(Students) **سیر و تفریح** کے لیے مختلف تفریحی مقامات پر جاتے ہیں، **آزادانہ** گُھومتے پھرتے ہیں، مگر میرے باپ کو میرا کوئی اِحساس نہیں، آخر میرے بھی کوئی جذبات ہیں، کیا میں صِرف **گھر کی چاردِیواری** ہی میں قید رہوں؟۔

کوئی کہتا ہے! میرے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والوں کا **لباس** بہت **شاندار اور قیمتی** ہوتا ہے، میرے سادہ لباس کی وجہ سے ایسے لوگوں میں بیٹھتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔

اے کاش! اے کاش! کہ ہم اپنے ماں باپ کے **جذبات** کو سمجھنے میں کامیاب ہو جائیں، ذرا غور کریں، وہ کون سے ایسے ماں باپ ہوں گے جو اولاد کی خوشیاں نہ دیکھنا چاہتے ہوں، ماں باپ ہمیشہ اولاد کے حق میں اچھا ہی سوچتے ہیں، اپنی لاڈلی اولاد کے لیے بہت کچھ کرنا چاہتے ہیں مگر بعض اوقات حالات اِجازت نہیں دیتے، کسی کا بوڑھا باپ آرام کرنے کے بجائے اب بھی **مزدوری** کرکے اپنے گھر کا گزر بسر چلا رہا ہوتا ہے، **ماں** بیچاری کئی بیماریوں میں مبتلا ہونے کے باوجود، اپنی ادویات بھی پوری نہیں کرسکتی بلکہ **آرام کو قربان** کرکے رات گئے تک کپڑے سِلائی کرکے میرے باپ کا ہاتھ بٹاتی ہے کہ کسی طرح گھر کی دال روٹی پوری ہو جائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ ہم کس طرف چل پڑے ہیں، سوشل میڈیا کے غلط اِستعمال(Missuse) نے ہمیں اِس قدر **مفلوج** کرکے رکھ دیا ہے کہ ہماری سوچ ہی بدل گئی، ہمارے دِل

سے **ماں باپ کی قدرو منزلت** ہی جاتی رہی، ارے ایسی دوستی، ایسی بیٹھک پر تُف ہے جو ہمیں ماں باپ کے قدموں سے دُور کر کے مُعاشرے کی گندگیوں کے ڈھیر میں پھینک دے، **خدارا ہوش کیجئے!**

اے اللہ! ہمیں حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے جنّت کے ساتھی اُس گوشت فروش کا صدقہ نصیب کر دے، **اے اللہ!** ہمیں حضرت سیدنا **صدیقِ اکبر** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا صدقہ ماں باپ کا فرمانبردار بنادے، اے اللہ حضرت سیدنا **بایزید بسطامی** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمیں ماں باپ کا **حقیقی خدمت گزار** بنادے، اے اللہ! **مُحَدِّثِ اعظم پاکستان** حضرت علّامہ مولانا سردار اَحمد قادِری چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمیشہ **ماں باپ سے دُعائیں** لینے والا بنادے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اپنے ماں باپ کو راضی رکھنا چاہتے ہیں اور اُمید ہے کہ سبھی چاہتے ہوں گے تو آیئے! ہم ایسی **اچھی صُحبت** اِختیار کریں جہاں ماں باپ کا ادب واِحترام سکھایا جاتا ہو، جہاں ماں باپ کی تعظیم و توقیر کرنا سکھایا جاتا ہو، اِس پُر فتن دور میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، قربان جاؤں اللہ کے ولی، بانیِ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلسنّت پر کہ جن کی مدنی تربیت سے ایسے لاکھوں نوجوانوں کی زندگیوں میں مدنی اِنقلاب برپا ہوا ہے کہ جو اپنے والدین کے لیے تکلیف کا باعث بنے ہوئے تھے، وہ خوش نصیب آج ماں باپ کے لیے راحت کا سامان بن گئے ہیں، ایک تعداد ایسی ہو گی جن کی شرارتوں یا بُری حرکتوں کی وجہ سے ماں باپ کی **نیندیں** اُچاٹ ہو گئی ہوں گی مگر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے اب چین کی نیند نصیب ہوئی ہو گی۔

آیئے! ہم **مدنی انعامات** کو اپنالیں، **مدنی قافلوں کے مُسافر** بن جائیں، ہمیں پتہ چلے گا کہ ماں باپ کی دُعائیں کس طرح لی جاتی ہیں، **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے** میں نہ صرف خود

شرکت کی سعادت حاصل کریں بلکہ اپنے دوست احباب کو بھی شرکت کروائیں، پھر پتہ چلے گا کہ ماں باپ کو کس طرح خوش کرکے ان کے **دِل کی دُعائیں** لی جاسکتی ہیں۔"**مدنی دورے**"کے لیے اپنے آپ کو پیش کریں، ہر وقت اپنے آپ کو **نیکی کے کاموں** کے لیے تیار رکھیں۔

یقیناًماں باپ کی اِطاعت و فرمانبرداری کرنا اَولاد پر لازِم ہے البتّہ ماں باپ اگر کسی خلافِ شرع بات کا حکم دیں مثلاً داڑھی منڈوادو وغیرہ تواِس صورت میں شریعت نے اُن کا حکم ماننے سے منع فرمایا ہے کیونکہ **ربِّ کریم کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمانبرداری کرنا** جائز نہیں، چنانچہ

اگر ماں باپ آپس میں لڑیں تو اولاد کیا کرے؟

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر ماں باپ میں باہَم تَنازُع (یعنی لڑائی) ہو تو نہ ماں کا ساتھ دے نہ باپ کا، ہرگز ایسا نہ ہو کہ ماں کی مَحبَّت میں باپ پر سختی کرے۔ باپ کی دل آزاری یا اُس کو سامنے جواب دینا یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرنا یہ سب باتیں حرام ہیں اور اللہ کریم کی نافرمانی ہے۔ اَولاد کو ماں باپ میں سے کسی کا ایسا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں، وہ دونوں اُس کی جنّت اور دوزخ ہیں، جسے اِیذا (تکلیف) دے گا جہنّم کا حقدار ٹھہرے گا۔ **وَالْعِیاذُ بِاللّٰہ۔** (اللہ پاک کی پناہ) **مَعْصِیَّتِ خالِق** (یعنی اللہ پاک کی نافرمانی) میں کسی کی اِطاعت (یعنی فرماں برداری جائز) نہیں، مثلًا ماں چاہتی ہے کہ بیٹا اپنے باپ کو کسی طرح آزار (یعنی تکلیف) پہنچائے اور اگر بیٹا نہیں مانتا یعنی باپ پر سختی کرنے کیلئے تیّار نہیں ہوتا تو وہ ناراض ہوتی ہے، تو ماں کو ناراض ہونے دے اور ہرگز اِس مُعاملے میں ماں کی بات نہ مانے، اِسی طرح ماں کے مُعاملے میں باپ کی نہ مانے۔ عُلَمائے کرام نے یوں تقسیم فرمائی ہے کہ خدمت میں ماں کو ترجیح ہے اور تعظیم باپ کی زائد ہے کہ وہ اس کی ماں کا بھی

حاکم و آقا ہے۔(سمندری گنبد، ص۲۱)

والِدَین داڑھی مُنڈوانے کا حکم دیں تو نہ مانے

(شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) **معلوم ہوا ماں باپ اگر کسی ناجائز بات کا حکم دیں تو اُن کی بات نہ مانیں اگر ناجائز باتوں میں اُن کی پَیرْوِی کریں گے تو گنہگار ہوں گے مثلاً ماں باپ جُھوٹ بولنے کا حکم دیں یا داڑھی مُنڈوانے یا ایک مُٹّھی سے گھٹانے کا کہیں تو اُن کی یہ باتیں ہرگز نہ مانیں، چاہے وہ کتنے ہی ناراض ہوں، آپ نافرمان نہیں ٹھہریں گے، ہاں اگر مان لیں گے تو خدائے حنّان و منّان عَزَّوَجَلَّ کے ضَرور نافرمان قرار پائیں گے۔ اِسی طرح ماں باپ میں باہَم طَلاق ہوگئی تو اب ماں لاکھ رو رو کر کہے کہ دودھ نہیں بخشوں گی اور حکم دے کہ اپنے والِد سے مت ملنا تو یہ حکم نہ مانے، والِد سے ملنا بھی ہوگا اور اُس کی خدمت بھی کرنی ہوگی کہ ان کی آپَس میں اگرچِہ جدائی ہوچکی مگر اَولاد کا رِشتہ جُوں کا تُوں باقی ہے، اَولاد پر دونوں کے حُقُوق بر قرار ہیں۔**(سمندری گنبد، ص۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "چوک دَرْس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماں باپ کی اَہَمِّیَّت سے آگاہی حاصِل کرنے، اُن کی خدمت گزاری کا جذبہ بڑھانے، اُن کی دُعاؤں کا حقدار بننے اور اُنہیں راضی رکھنے کے طریقے جاننے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے اور **12 مَدَنی کاموں** میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"چوک دَرْس"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ☆ چوک دَرْس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے کا ذَرِیعَہ ہے ☆ چوک دَرْس بے

نمازیوں کو نمازی بناتا ہے ☆ چوک دَرْس مسجدوں سے دُور رہنے والوں کو مسجدوں سے قریب کرتا ہے ☆ چوک دَرْس کی بَرَکت سے نیکیوں میں رَغْبَت پیدا ہوتی ہے ☆ چوک دَرْس کی بَرَکت سے عَلاقے (Area) میں مَدَنی کاموں کی دُھوم مچ جاتی ہیں ☆ چوک دَرْس نمازوں کی پابندی کا ذِہْن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِیْن کی باتیں پہنچانا، اَجْر وثَواب کا کام ہے، چنانچہ

نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنَّتی ہے۔[1] آیئے! بطورِ تَرغِیب چوک دَرْس کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

چوک دَرْس کی بَرَکت سے سُدھر گیا

لائنز ایریا (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کی گلی (Street) میں کھڑے دعوتِ اسلامی کے ایک باعمامہ اسلامی بھائی اکیلے ہی چوک دَرْس دے رہے تھے، یہ اگرچہ دِین سے عَمَلی طور پر اِس قدر دُور تھے کہ سبز عِمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جاتے تھے مگر نہ جانے کیوں اُن اسلامی بھائی کو تنہا دَرْس دیتا دیکھ کر اُنہیں تَرس آگیا، چُنانچِہ وہ چوک دَرْس میں شریک ہوگئے، چوک دَرْس میں شریک ہونا ہی اُن کی اِصلاح کا سبب بن گیا اور وہ بھی مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوگئے، یہ بَیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ اپنے یہاں علاقائی سَطح پر مَدَنی اِنعامات کے ذِمّے دار ہیں، ایک وہ دن تھا جب وہ سبز عِمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جایا کرتے تھے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج وہ دن ہے کہ خود اُن کے سر پر

---

1 ...حلیۃ الاولیاء، ۱۰/۴۵، حدیث: ۱۴۴۶۶

سبز سبز عِمامے شریف کا تاج جگمگا رہا ہے۔

تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا قریب آکے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
نبی کی مَحَبَّت میں رونے کا انداز چلے آؤ سکھلائے گا مَدَنی ماحول
اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
سنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھّو سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ماں کی دُعا اَولاد کے حق میں مقبول ہے اِسی طرح اُس کی بد دُعا بھی مقبول ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم ہرگز ہرگز کوئی ایسا کام نہ کریں جس کے سبب ہماری والِدہ کو کسی قسم کی تکلیف پہنچے یا وہ ہمارے لئے بد دُعائیں کرے، کتنے نادان ہیں وہ لوگ کہ جو ماں کی بد دُعائیں لینے والے کام کرتے ہیں۔ خُدا کی قسم! اگر یہ ناراض ہو کر اپنی اَولاد کے لئے بد دُعا کر دے تو ذِلّت و رُسوائی اُس کا مُقَدَّر بن جاتی ہے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک سبق آموز حکایت مُلاحَظہ کیجئے اور عبرت حاصِل کیجئے، چنانچہ

ماں کی بد دعا سے ٹانگ کٹ گئی

شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"نیکی کی دعوت"** صَفْحہ نمبر 441 پر تحریر فرماتے ہیں: حضرت علّامہ کمالُ الدِّین دَمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: "زَمَخْشَری" (جو مُعْتَزِلی فِرقے کا ایک عالِم گزرا ہے اُس) کی

ایک ٹانگ کَٹی ہوئی تھی، لوگوں کے پوچھنے پر اُس نے اِنکشاف کیا کہ یہ میری **ماں کی بد دُعا** کا نتیجہ ہے، قِصّہ یُوں ہوا کہ میں نے بچپن میں ایک چڑیا پکڑی اور اُس کی ٹانگ میں ڈوری باندھ دی، اِتِّفاق سے وہ میرے ہاتھ سے چُھوٹ کر اُڑتے اُڑتے ایک دیوار کی دَراڑ میں گُھس گئی، مگر ڈَوری باہَر ہی لٹک رہی تھی، میں نے ڈَوری پکڑ کر بے دَرْدِی سے کھینچی تو چڑِیا پھڑکتی ہوئی باہَر نکل پڑی، مگر بے چاری کی ٹانگ ڈوری سے کٹ چکی تھی، میری ماں نے یہ دَردناک منظر دیکھا تو صدمے سے تڑپ اُٹھی اور اُس کے منہ سے میرے لئے یہ بد دُعا نکل گئی: **جس طرح تُو نے اِس بے زَبان کی ٹانگ کاٹ ڈالی، اللہ پاک تیری ٹانگ کاٹے۔** بات آئی گئی ہوگئی، کچھ عرصے کے بعد تَحصیلِ عِلْم کے لئے میں نے **"بُخارا"** کا سَفَر اِختیار کیا، اِثنائے راہ (یعنی راستے میں) سُواری سے گِر پڑا، ٹانگ پر شدید چوٹ لگی، **"بُخارا"** پہنچ کر کافی علاج کیا مگر تکلیف نہ گئی بِالآخِر ٹانگ کٹوانی پڑی۔ (اور یُوں ماں کی بد دُعا رنگ لائی) (حیاۃُ الحیوان الکبرٰی، ۲/۱۶۳)

دل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا ورنہ ہے اِس میں خسارہ آپ کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ حکایت میں جہاں جانوروں اور ماں باپ کو تکلیف دینے والوں کے لئے عبرت کے مَدَنی پھول ہیں، وہیں ماں باپ کے لئے بھی مقامِ غور ہے، خُصُوصاً وہ مائیں جو بات بات پر اپنی اَولاد کو اِس طرح کہہ کر کہ تیرا سَتیاناس (سَتْ۔تیا۔ناس) جائے، تُو پھٹ پڑے، تجھے کوڑھ نکلے وغیرہ بد دُعائیں دیتی ہیں، اُنہیں اپنی زَبان قابُو میں رکھنی چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ قَبولیَّت کی گھڑی ہو، دُعا قَبول ہو جائے اور اَولاد کو سچ مُچ **"کچھ"** ہو جائے اور یُوں ماں خُود بھی ٹینشن (Tension) میں آجائے! لِہٰذا اَولاد کو صِرف دُعائے خَیر سے نوازتے رہنا زیادہ مُناسِب ہے۔

اللہ کریم ہمیں اپنے ماں باپ کو خوش رکھنے اور اُن کی دعائیں لینے کی تَوفِیق عطا فرمائے۔ اٰمِین

بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جامعۃ المدینہ (للبنات)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی نے جہاں اسلامی بھائیوں کو ماں باپ کی فرمانبرداری کا ذِہن دینے کے لئے مختلف شعبہ جات قائم کئے ہیں، وہیں اسلامی بہنوں کو بھی اپنے والِدَین کی آنکھوں کا تارا بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی نے کئی شعبہ جات قائم کیے ہیں۔ اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس جامعۃُ المدینہ (للبنات)"** بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلس جامعۃُ المدینہ (للبنات) کے تحت مُلک و بیرونِ ملک **266** (دوسو چھیاسٹھ) جامعاتُ المدینہ (للبنات) قائم ہیں۔ جن میں کم و بیش 1623 (سولہ ہزار دوسو تائیس) طالبات دَرْسِ نِظامی (عالِمہ کورْس) اور فیضان شریعت کورس کرنے کی مفت تعلیم حاصل کررہی ہیں۔ کم و بیش **3600** (تین ہزار چھ سو) اسلامی بہنیں دَرْسِ نِظامی (عالِمہ کورْس) جبکہ تقریباً **414** (چارسو چودہ) اسلامی بہنیں **25 ماہ** کا **"فَیضانِ شریعت کورْس"** کرنے کی سعادت حاصِل کرچکی ہیں۔ سینکڑوں اسلامی بہنیں جامعۃ المدینہ للبنات میں **نظامت و تدریس** کے منصب پر **دِینی خدمات** سرانجام دے رہی ہیں، ہزارہا اسلامی بہنیں ملک و بیرونِ ملک، اپنے **علاقوں / شہروں** میں ہونے والے **اسلامی بہنوں کے 8 مدنی کاموں** میں مختلف ذمہ داریوں پر **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانے میں مصروف ہیں۔ آیئے! ہم بھی اپنے گھر کی اسلامی بہنوں کو جامعۃُ المدینہ (للبنات) میں داخل کروائیں اور اپنے لئے ثوابِ جارِیہ کا سامان کرنے کی کوشش کریں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں   اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "جنّتی محل کا سودا" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے ماں باپ کی خدمت کا ذہن بنانے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "سمندری گنبد" کا مطالعہ مفید رہے گا اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً مکتبۃ المدینہ کی دیگر کتب ورسائل خود بھی پڑھئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی پیش کیجئے۔ مکتبۃ المدینہ کا ایک بہت ہی پیارا رسالہ **"جنّتی محل کا سودا"** بھی ہے۔ اس رسالے میں ☆ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے والوں پر انعامات کا تذکرہ ☆ نیک لوگوں کا ادب واحترام کرنے کا حکم ☆ اللہ والوں کی گستاخی کرنے والوں کا انجام ☆ دنیا کی محبت دل میں بٹھانے کا نقصان ☆ دنیاوی مال ودولت جمع کرنے کا وبال ☆ عبادات سے غافل کرنے والے اسباب کا تذکرہ اور اس کے علاوہ بہت کچھ موجود ہے۔ آج ہی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً حاصل کرکے خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس رسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ ☆ ماں باپ کی طرف نظرِ رَحمت ڈالنے سے حجِ مقبول کا ثواب ملتا ہے۔ ☆ ماں کی دُعا مصیبتوں اور آزمائشوں سے چُھٹکارا دِلواتی ہے۔ ☆ ماں کی دُعا جنّت کا حقدار بنادیتی ہے۔ ☆ ماں اَولاد کی خاطِر اپنی خواہشات کو قُربان کردیتی ہے۔ ☆ ماں کا فرمانبردار جنّت میں نیک لوگوں کے ساتھ ہو گا۔ ☆ ماں باپ کا نافرمان دُنیا و آخِرت میں ذَلیل ورُسوا

ہو جاتا ہے۔☆ماں باپ کی نافرمانی کی حالت میں صُبح کرنے والے کے لئے جہنّم کے 2 دروازے کُھل جاتے ہیں۔☆ماں کی بد دُعا انسان کو دُنیا و آخِرت میں ذلیل و رُسوا کر دیتی ہے۔

ربِّ کریم سب مسلمانوں کو اپنے والِدَین کی فرمانبرداری کرنے، اُنہیں راضی رکھنے، اُن کے لئے دعائیں کرنے، اُن کا ہر جائز حکم ماننے اور اُن کی دُعاؤں میں سے حِصّہ پانے کی سعادت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تُم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شَیْخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے سلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں: ☆مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سُنّت ہے۔☆ مکتبۃ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 صَفحہ 459 پر لکھے ہوئے جُزئیے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وَقت دل میں یہ نِیَّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اُس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں اُن میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔ (بہار شریعت

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

۳/۴۵۹، حصہ ۱۶ ملخصا)☆دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے۔☆سلام میں پہل کرنا سنّت ہے۔☆سلام میں پہل کرنے والا اللہ کریم کا مُقرَّب ہے۔☆سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے، جیسا کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔(شعب الایمان ،کتاب، ۶/۴۳۳، حدیث: ۸۷۸۶)☆سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔(کیمیائے سعادت، ۱/۳۹۴)☆اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہٗ، شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنَّتُ المقام اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے بلکہ مَن چلے تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہاں تک بک جاتے ہیں: آپ کے بچّے ہمارے غلام۔☆سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مَدَنی پھول**" اور "**101 مَدَنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

خُوب ہوگا ثواب اور ٹلے گا عذاب پاؤ گے بخششیں ، قافلے میں چلو
دل پہ گر زَنگ ہو ، سارا گھر تنگ ہو داغ سارے دُھلیں ، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جس نے قرآنِ پاک پڑھا، رَبّ کریم کی حمد کی، نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ شریف پڑھا اور اپنے رَبّ کریم سے مغفرت طَلَب کی تو اُس نے بھلائی کو اُس کی جگہ سے تلاش کرلیا۔ (1)

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفور بَخْش دو جُرم و خَطا تم پہ کروڑوں دُرود

---

1 ۔۔۔ شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی استحباب التکبیر۔۔۔ الخ، ۲/۳۷۳، حدیث: ۲۰۸۴

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گناہوں سے حفاظت کی انوکھی دُعا

حضرت سَیِّدُنا یُونُس بن یوسُف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے زمانے کے مشہور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین میں سے تھے۔ زیادہ تر وَقْت مسجد میں گُزارتے اور اپنے رَبّ کریم کی عبادت میں مشغول رہتے۔ اُنہوں نے اپنی جوانی اللہ کریم کی عبادت کے لئے وَقْف کی ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ آپ

مسجد سے باہر آرہے تھے کہ اچانک راستے میں ایک نوجوان عورت پر نَظر پڑی اور دل کچھ دیر کے لئے اس کی طرف مائل ہو گیا لیکن پھر فوراً اپنے اس فعل پر نادِم ہوئے اور بار گاہِ الٰہی میں دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور ان الفاظ میں دُعا مانگنے لگے: **اے میرے پاک پَروردگار! بے شک تُو نے مجھے آنکھیں عطا فرمائیں جو کہ بہت بڑی نعمت ہے، لیکن مجھے خطرہ لگ رہا ہے کہ کہیں ان آنکھوں کی وجہ سے میں عذاب میں مُبتلا نہ ہو جاؤں اور یہ آنکھیں میرے لئے ہلاکت کا باعث نہ بن جائیں، اے میرے پاک پروردگار! تُو میری آنکھوں کی بینائی سَلْب کرلے۔** جیسے ہی آپ دُعا سے فارغ ہوئے آپ کی بینائی ختم ہو چکی تھی اور آپ نابینا ہو گئے۔ چنانچہ آپ اپنے بھتیجے کو اپنے ساتھ رکھتے جو نَمازوں کے اَوقات میں آپ کو مسجد تک لے جاتا اور دیگر حاجات میں بھی آپ اس سے مَدَد لیتے۔ آپ کا بھتیجا آپ کو مسجد میں چھوڑ جاتا اور خود بچوں کے ساتھ کھیلنے لگتا۔ جب آپ کو کوئی حاجت درپیش ہوتی تو اسے بُلا لیتے اسی طرح وقت گزرتا رہا۔

ایک مرتبہ آپ مسجد میں تھے کہ آپ کو اپنے جسم پر کوئی چیز رینگتی ہوئی محسوس ہوئی، آپ نے بھتیجے کو آواز دی لیکن وہ بچوں کے ساتھ کھیل میں مگن رہا اور آپ کے پاس نہ آسکا۔ آپ کو خطرہ تھا کہ کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔ چنانچہ آپ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دوبارہ فریاد کی، **اے میرے مولیٰ! اب مجھے یہ خوف ہے کہ اگر میری بینائی واپس لوٹ کر نہ آئی تو کہیں یہ میرے لئے آزمائش اور رُسوائی کا باعث نہ بن جائے کیونکہ مَیں اب دیکھ تو نہیں سکتا، کوئی مُوذی جانور مجھے نقصان پہنچا سکتا ہے اور بار بار اپنی حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے دوسروں کی مدد درکار ہوتی ہے، جس سے مجھے بڑی آزمائش ہوتی ہے، اے میرے مالک کریم! مجھے میری بینائی لوٹا دے تاکہ میں رُسوائی اور لوگوں کی محتاجی سے بچ جاؤں۔**

حضرت سیدنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ابھی وہ اپنی دعا سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ ان کی **بینائی واپس لوٹ آئی** اور اب وہ خود دوسروں کی مدد کے بغیر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوگئے۔ میں نے آپ کو دونوں حالتوں میں دیکھا یعنی اس حال میں بھی دیکھا کہ آپ کی بینائی ختم ہو چکی تھی اور اس حالت میں بھی دیکھا کہ دعا کی برکت سے آپ کو دوبارہ آنکھوں کی نعمت عطا کر دی گئی اور آپ پہلے کی طرح اب بھی خود مسجد کی طرف جاتے اور اپنے ربِّ کریم کی عبادت کرتے۔(عیون الحکایت، الحکایت السابعۃ الاربعون بعد المائۃ ص ۱۶۵)

میں نیچی نگاہیں رکھوں کاش اکثر　　عطا کر دے شرم و حیا یاالٰہی
ہمیشہ کروں کاش پردے میں پردہ　　تُو پیکر حیا کا بنا یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۳۔۱۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے ہمارے اسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کیسے عظیم لوگ تھے، ان مُبارک ہستیوں کو اگر کسی کام میں آخرت کا فائدہ نظر آتا تو اس کی خاطر دُنیاوی نُقْصان کی پروا نہ کرتے مگر دُنیاوی نَفْع کی خاطر آخرت کا نقصان ہرگز ہرگز برداشت نہ کرتے۔

جیسا کہ بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ کریم کے مُقَرَّب ولی حضرت سَیِّدُنا یُونس بن یوسُف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ بات تو منظور تھی کہ ان کی آنکھوں کی روشنی جاتی ہے تو جائے، مگر اس آنکھ سے اللہ کریم کی نافرمانی ہرگز ہرگز نہ ہونے پائے۔ اللہ کریم ان بزرگوں کے صدقے ہمیں بھی بدنگاہی سے بچنے، اپنے ہر ہر عضو کو گناہوں سے محفوظ رکھنے بالخصوص **آنکھوں کا قفلِ مدینہ** لگانے کی

توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

آقا کی حیا سے جھکی رہتی نظر اکثر　　آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ
آنکھوں میں سرِحشر نہ بھر جائے کہیں آگ　　آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ
بولوں نہ فُضول اور رہیں نیچی نگاہیں　　آنکھوں کا زباں کا دے خدا قفلِ مدینہ

(وسائل بخشش مرمم، ص۹۵،۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نِگاہ کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدقسمتی سے جس طرح آدمی بولنے میں بے باک ہے، اسی طرح دیکھنے میں بھی بے باک ہے، اسے احساس تک نہیں کہ دیکھنا بھی ایک ایسا عمل ہے جو اس کے لیے ثواب یا عذاب کا باعث بن سکتا ہے۔ مثلاً اگر اپنی ماں کو محبت بھری نظر سے دیکھتا ہے تو ایک مقبول حج کا ثواب ملتا ہے اور اگر غیر محرم کو شَہْوَت کے ساتھ دیکھتا ہے تو عذابِ نار کا حق دار بنتا ہے کیونکہ غیر محرم عورت کو دیکھنا انسان کا نہیں شیطان کا کام ہے۔ جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسْعُود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذی وَقار ہے: **اَلْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ** عورت عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الرضاع، باب: ۲، ۱۸/۳۹۲، حدیث: ۱۱۷۶)

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں: جو آدمی اپنی آنکھوں کو بند کرنے پر قادر نہیں ہوتا وہ اپنی شرمگاہ کی بھی حفاظت نہیں کر سکتا۔ (احیاء علوم الدین، کتاب

کسر الشھوتین، ۱۲۵/۳)

دیدے "قفلِ مدینہ" آنکھوں کا واسطہ چار یار کا یاربّ

(وسائل بخشش مرمم، ص ۸۱)

نظر کی حفاظت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ قرآنِ پاک میں اس کے بارے میں بڑا واضح حکم ارشاد ہوا ہے، چنانچہ

پارہ 18 سورۂ نور کی آیت نمبر 30 میں ارشادِ ربانی ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ۝۳۰

تَرجَمۂ کنزالایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔

(پ۱۸، النور: ۳۰)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"مختصر منہاج العابدین"** کے صفحہ نمبر 62 پر ہے کہ یہاں نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور بندے پر لازم ہے کہ اپنے مالک کے حکم پر عمل کرے ورنہ وہ بے ادب قرار پائے گا اور اُسے روک کر مالک کی بارگاہ میں حاضری کی اجازت نہیں دی جائے گی اور آیتِ طیبہ میں یہ جو فرمایا گیا: "**ذٰلِكَ اَزْكٰى**" یہ ان کے لئے ستھرا ہے یعنی ان کے دلوں کو ستھرا کرنے اور ان کی بھلائی کو بڑھانے والا ہے۔ اس فرمان سے آگاہ فرمایا گیا کہ نگاہوں کو نیچا رکھنے میں دل کی پاکیزگی اور عبادت و بھلائی کی کثرت ہے۔ کیونکہ اگر تم اپنی نگاہ کو نہیں روکو گے اور اس کی لگام ڈِھیلی چھوڑ دو گے تو وہ لایعنی چیزوں کو دیکھے گی اور اگر اللہ پاک کی رحمت شاملِ حال نہ ہوئی تو تم ہلاک ہو جاؤ

گے۔ اس لئے کہ یا تو تم حرام کو دیکھو گے تو گناہ میں پڑ جاؤ گے یا پھر مباح کی طرف نظر کرو گے تو تمہارا دل اس میں مشغول ہو جائے گا اور تمہیں اس کے سبب وسوسے اور خیالات آئیں گے، بالآخر تمہارا دل بھلائی سے غافل ہو کر اِنہی میں لگا رہے گا۔ (مختصر منہاج العابدین، ص ۶۲)

یاد رکھئے! جس طرح قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے بد نگاہی سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، اسی طرح کثیر احادیثِ مبارکہ میں بھی مسلمان مردوں کو نظریں نیچی رکھنے اور اللہ پاک کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آیئے! اس بارے میں 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے:

نگاہیں نیچی رکھنے کے متعلق 3 احادیثِ طیّبہ

فرمایا: "تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔" صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِین نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! راستوں میں بیٹھے بغیر ہمارا گزارہ نہیں، ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اگر راستوں میں بیٹھے بغیر تمہیں کوئی چارہ نہیں تو راستے کا حق ادا کرو۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِین نے عرض کی: راستے کا حق کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو دُور کرنا۔ سلام کا جواب دینا، نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا۔ (بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب افنیة الدور والجلوس فیھا والجلوس علی الصعدات، ۱۳۲/۲، الحدیث: ۲۴۶۵)

فرمایا: تم ضرور اپنی نگاہیں نیچی رکھو گے اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو گے اور اپنے چہرے سیدھے رکھو گے یا پھر اللہ پاک تمہاری شکلیں بگاڑ دے گا۔ (معجم کبیر، ۲۰۸/۸، حدیث: ۷۸۴۰)

فرمایا: ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بِلا ارادہ کسی عورت پر نظر پڑی تو فوراً نظر

ہٹالے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز اور دوسری ناجائز ہے۔(ابو داود،کتاب النکاح، باب مایؤمر بہ من غض البصر، ۲/۳۵۸، حدیث: ۲۱۴۹ ملتقطاً)

ہر گھڑی شرم و حیا سے بس رہے نیچی نظر پیکرِ شرم و حیا بن کر رہوں آقا مُدام

(وسائل بخشش مرمم، ص۲۴۶)

پہلی نظر سے کیا مراد ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ تیسری حدیث پاک کو بعض نادان غلط پیرائے میں بیان کرتے ہوئے **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ کچھ اس طرح کہتے سنائی دیتے ہیں کہ "پہلی نظر مُعاف ہے"، لہٰذا وہ اپنی نظر ہٹاتے ہی نہیں اور مسلسل بدنِگاہی کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ مُعاف تو وہ پہلی نظر ہے جو عَورت پر بے اختیار پڑ گئی اور فوراً ہٹالی، جان بوجھ کر ڈالی جانے والی پہلی نظر بھی حَرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ جیسا کہ حکیم الاُمّت حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شَرْح میں فرماتے ہیں: پہلی نِگاہ سے مُراد وہ نِگاہ ہے جو بغیر قَصْد (یعنی ارادے کے بغیر) اَجنبی عَورَت پر پڑ جائے اور دوسری نِگاہ سے مراد دوبارہ اسے قَصْداً (جان بوجھ کر) دیکھنا ہے۔ اگر پہلی نظر بھی جمائے رکھی تو بھی دوسری نِگاہ کے حکم میں ہو گی اور اس پر بھی گناہ ہو گا۔ (مرآۃ المناجیح،۵/۱۷)

عورت کی طرف نظر کرنے کا حکم

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"پردے کے بارے میں سوال جواب"** صَفحَہ نمبر30 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مرد کے غیر عورت کے چہرے کو دیکھنے یا نہ دیکھنے کے

متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں: (مرد اجنبی عورت کا چہرہ) نہ دیکھے۔ البتّہ ضَرورتاً بعض قُیودات کے ساتھ دیکھ سکتا ہے۔ اِس کی بعض صورتیں بیان کرتے ہوئے صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے کا حکم یہ ہے کہ (ضَرورت کے وقت) اُس کے چہرے اور ہتھیلی کی طرف نظر کرنا جائز ہے کیونکہ اس کی ضَرورت پڑتی ہے کہ کبھی اس کے مُوافِق یا مخالِف شہادت (گواہی) دینی ہوتی ہے یا فیصلہ کرنا ہوتا ہے اگر اسے نہ دیکھا ہو تو کیونکر گواہی دے سکتا ہے کہ اس نے ایسا کیا ہے۔ اس کی طرف دیکھنے میں بھی وُہی شرط ہے کہ شَہوت کا اندیشہ نہ ہو اور یوں بھی ضَرورت ہے کہ (آج کل گلیوں بازاروں میں) بہُت سی عورتیں گھر سے باہَر آتی جاتی ہیں لہٰذا اس سے بچنا بھی دشوار ہے۔ بعض عُلَمانے قدم کی طرف بھی نظر کو جائز کہا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اَجْنَبِیَّہ عورت کے چہرہ کی طرف اگرچِہ نظر جائز ہے جب کہ شَہوت کا اندیشہ نہ ہو مگر یہ زمانہ فتنے کا ہے اِس زمانے میں ایسے لوگ کہاں جیسے اگلے زمانے میں تھے لہٰذا اِس زمانے میں اس کو (یعنی چہرے کو) دیکھنے کی مُمانَعت کی جائے گی مگر گواہ و قاضی کے لیے کہ بوجہِ ضَرورت ان کے لیے نظر کرنا جائز ہے۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۰)

یادرہے! ایک مسلمان کے لئے اس بات کا علم حاصل کرنا ضروری ہے کہ اسلام نے اس کو کن عورتوں سے پردہ کرنے کا حکم دیا ہے اور کن عورتوں سے پردہ نہ کرنے کی اجازت دی ہے۔ آیئے! سنتے ہیں کہ **مرد کا کن کن عورتوں سے پردہ ہے** چنانچہ

مرد کا کس کس سے پردہ ہے؟

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: مرد کا اپنی مُمانی، چچی، تائی، بھابھی اور اپنی زوجہ کی بہن وغیرہ رشتے داروں سے پردہ ہے۔ مُنہ بولے بھائی بہن، منہ بولے ماں بیٹے اور منہ بولے باپ بیٹی

میں بھی پردہ ہے حتّٰی کہ لے پالک بچہ (جب مرد وعورت کے مُعامَلات سمجھنے لگے تو) اس سے بھی پردہ ہے البتّہ دودھ کے رشتوں میں پردہ نہیں مثلاً رَضاعی ماں بیٹے اور رَضاعی بھائی بہن میں پردہ نہیں۔ (کربلا کا خونی منظر، ص۳۴)

زَبان اور آنکھوں کا قفلِ مدینہ عطا ہو ہے مصطفٰے یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نگاہوں کی حفاظت کے معاملے میں اگر ہم اللہ والوں کی سیرت کا مطالعہ کریں تو ہمیں نصیحت کے بہت سے مدنی پھول ملیں گے، مثلاً یہ حضرات شرعی احکام کے پابند ہوتے ہیں، سرتاپا شرم وحیا کے پیکر ہوتے ہیں، دیگر اعضاء کے ساتھ ساتھ آنکھوں کی حفاظت کے معاملے میں ان کا زبردست مدنی ذہن بنا ہوتا ہے، جو غیر محرم سے بات کرنا تو کجا اُس کی طرف دیکھنے سے بھی اپنے آپ کو بچاتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب 3 ایمان افروز واقعات سُنتے ہیں اور نصیحت کے مدنی پھول چن کر اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے ہم بھی نیّت کرتے ہیں کہ حکمِ شریعت پر عمل کرتے ہوئے، اِن اللہ والوں کی ادا کو ادا کرتے ہوئے اپنی **نظر کی حفاظت** کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ہمیشہ سر اور آنکھیں جُھکائے رکھتے!

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"اِحیاءُ العلوم"** جلد: 1 صفحہ نمبر 529 پر ہے: منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا رَبیع بن خُثَیْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ سر اور آنکھیں جھکائے رکھتے تھے حتّٰی کہ بعض لوگ آپ کو نابینا سمجھتے۔ آپ 20 سال حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

عَنْہ کے گھر حاضر ہوتے رہے، جب حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیز اُنہیں (آتے) دیکھتی تو کہتی: "آپ کے نابینا دوست تشریف لائے ہیں۔" حضرت سیِّدُنا عبدالله بن مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ اس کی بات سن کر مسکرا دیتے۔ آپ جب دروازہ بجاتے، کنیز باہر نکلتی تو انہیں سر اور آنکھیں جھکائے دیکھتی۔ حضرت سیِّدُنا عبدالله بن مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ جب حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُیَثْم رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھتے تو یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کرتے:

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ ﴿۳۴﴾ (پ۱۷، الحج: ۳۴)　تَرْجَمَۂ کنز الایمان: اور اے محبوب خوشی سُنادو ان تواضع والوں کو۔

اور (آیتِ مقدسہ تلاوت کرنے کے بعد) فرماتے: خدا کی قسم! اگر حضورِ انور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہیں دیکھتے تو تم سے خوش ہوتے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کو پسند فرماتے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کو دیکھ کر مسکرا دیتے۔ (احیاء العلوم، کتاب اسرار الصلاۃ، الباب الثالث، حکایات واخبار فی صلاۃ الخاشعین، ۱/۲۳۲)

آنکھوں کا قُفلِ مدینہ

حضرت سیِّدُنا حَسّان بن اَبی سِنان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نمازِ عید کے لئے گئے۔ جب واپَس گھر تشریف لائے تو آپ کی زَوجہ کہنے لگی: آج آپ نے کتنی عورَتیں دیکھیں؟ آپ خاموش رہے، جب اُنہوں نے زیادہ اِصرار کیا تو فرمایا: گھر سے نکلنے سے لے کر، تمہارے پاس واپَس آنے تک میں اپنے (پاؤں کے) اَنگوٹھوں کی طرف دیکھتا رہا۔ (کتابُ الْوَرَع، موسُوعہ اِبْنِ اَبِی الدُّنیا، ۱/۲۰۵)

نَرسوں کی وجہ سے آنکھیں بند کر لیتے

مختلف اسلامی بھائیوں کا بیان ہے کہ ہم جب حاجی زم زم رضا عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اَسپتال لے کر جاتے تو وہ اکثر اپنی آنکھیں بند کر لیا کرتے تھے اور اِس کی وَضاحت کچھ یوں فرماتے کہ اَسپتال میں نرسیں وغیرہ ہوتی ہیں میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ ان پر نگاہ پڑے اور اسی حالت میں میری رُوح پرواز کر جائے۔ رکنِ شوریٰ حاجی ابو رضا محمد علی عطاری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں اَسپتال میں ان کی عِیادت کے لئے موجود تھا، اِس دَوران میں نے دیکھا کہ یہ بار بار آنکھیں بند کر رہے ہیں۔ میں سمجھا شاید ان کو نیند آرہی ہے، چنانچہ میں نے اجازت چاہی کہ آپ سو جایئے میں چلتا ہوں، تو فرمایا: آپ تشریف رکھئے، مجھے نیند نہیں آرہی بلکہ نرسوں کے سامنے آنے کے اندیشے پر آنکھیں بند کر لیتا ہوں تاکہ ان پر نگاہ نہ پڑے۔ (محبوب عطار کی 122 حکایات، ص ۵۲)

بولوں نہ فضول اور رہیں نیچی نگاہیں　　آنکھوں کا زباں کا دے خدا قُفلِ مدینہ

(وسائل بخشش مرمم، ص۹۵)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سنا آپ نے اللہ والے نگاہوں کی حفاظت کے معاملے میں کس قدر حساس طبیعت والے ہوتے ہیں، جو طاقت ہونے کے باوجود بھی غیر عورتوں کو دیکھنے سے اپنے آپ کو بچانے کی ہر ممکن کوشش فرماتے ہیں، انہیں اس بات کا کامل یقین ہوتا ہے کہ کوئی دیکھے نہ دیکھے اللہ پاک تو دیکھ رہا ہے۔ اے کاش! نگاہوں کی حفاظت کا یہ مدنی جذبہ ہمیں بھی نصیب ہو جائے اور ہم بھی آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگانے والے بن جائیں۔

آنکھوں کی حفاظت پر استقامت پانے کا ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم وقتاً فوقتاً اپنا محاسبہ کرتے رہیں، مثلاً اپنے آپ سے یوں مخاطب ہو کر فکرِ مدینہ کریں کہ اے بندے! تجھے اللہ پاک نے آنکھوں جیسی نعمت عطا فرمائی جن کی مدد سے تُو جو چاہے دیکھ سکتا ہے، لیکن ذرا سوچ کہ تُو نے انہیں

کس طرح استعمال کیا؟ مثلاً راستہ طے کرنے، علمِ دین سیکھنے سکھانے، تلاوتِ قرآن کرنے، بیتُ اللہ شریف، گنبدِ خضریٰ، مقاماتِ مقدسہ، والدین اور نیک لوگوں کی زیارت کرنے میں ان سے مدد لی یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اجنبی عورتوں کو دیکھنے، امردوں یعنی بے رِیش لڑکوں کو لذّت کے ساتھ دیکھنے، کسی کا کھلا ہوا سِتر دیکھنے، فلمیں ڈرامے دیکھنے، اخبارات میں چھپنے والی نامحرم عورتوں وغیرہ کی تصاویر دیکھنے، خواتین کی تصاویر پر مشتمل بڑے بڑے اشتہاری بورڈز دیکھنے، کسی کا خط یا تحریر بِلا اجازت پڑھنے، کمپیوٹر یا موبائل پر فحش تصاویر یا ویڈیوز دیکھنے، کسی کے گھر جھانکنے کے لئے، یا اِدھر اُدھر فضول دیکھنے میں ان سے مدد لی؟ تجھے تو ان آنکھوں کو پاکیزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تھا، تجھے تو اپنے ربِّ کریم، اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم، صحابہ کرام واہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن، اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین اور جنت کی زیارت کا مشتاق ہونا چاہیے تھا، اس کے لئے ضروری تھا کہ تیری نگاہیں دنیا میں کسی حرام وفضول شے پر نہ ٹھہرتیں، لیکن افسوس! یہ پاکیزہ نہ رہ سکیں، آج تجھے حرام چیزیں دیکھنے میں بہت لذّت محسوس ہوتی ہے لیکن یاد رکھ! نگاہِ حرام سے پُر ہونے والی ان آنکھوں میں ایک دن آگ بھری جائے گی، تیری آنکھیں تو اتنی نازک ہیں کہ چھوٹا سا مچھر یا ریت کا کوئی ذرّہ اِن میں جا پڑے تو تکلیف کی شدت تیرے پورے وجود کو تڑپا کر رکھ دیتی ہے، دھوپ سے اچانک کسی بند کمرے میں چلے جانے پر تیرے دیکھنے کی صلاحیت اتنی کمزور ہو جاتی ہے کہ قریب پڑی چیز بھی دکھائی نہیں دیتی، پھر اپنے آپ کو یوں ڈرائیے کہ آہ صد آہ! اگر ان آنکھوں کو بدنگاہی کرنے اور اللہ پاک کی حرام کردہ چیزیں دیکھنے کے سبب بروزِ قیامت عذاب دیا گیا تو میرا کیا بنے گا؟ آئیے! اب **بدنِگاہی کی سزاؤں** کے بارے میں 3 روایات سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

(1) بد نگاہی کی سزا

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما فرماتے ہیں: ایک شخص نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، اس کا خون بہہ رہا تھا، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا: تجھے کیا ہوا؟ اس نے عرض کی: میرے پاس سے ایک عورت گزری تو میں نے اس کی طرف دیکھا اور میری نگاہیں مسلسل اس کا پیچھا کرتی رہیں کہ اچانک میرے سامنے ایک دیوار آگئی جس نے مجھے زخمی کر دیا اور میرا یہ حال کر دیا جسے آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ تو نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ کریم جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے دنیا ہی میں اس کی سزا دے دیتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب التوبۃ، باب فیمن عوقب بذنبہ فی الدنیا، ۱۰/۳۱۳، رقم: ۱۷۴۷۱)

(2) آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: جو کوئی اپنی آنکھوں کو حَرام نظر سے پُر کرے گا اللہ پاک قِیامَت کے روز اُس کی آنکھوں کو آگ سے بھر دے گا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۱۰)

(3) آگ کی سلائی

حضرت سَیِّدُنا علامہ عبدالرَّحمن بن جوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: عورت کے محاسن (یعنی حُسن وجمال) کو دیکھنا اِبلیس کے تِیروں میں سے زہر میں بجھا ہوا ایک تِیر ہے، جس نے نامَحْرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قِیامت آگ کی سَلائی پھیری جائے گی۔ (بحر الدموع، ص ۱۷۱)

غور کیجئے! سُرمہ لگاتے ہوئے ہمارے ہاتھ کانپتے ہیں، اگر سُرمہ کی سَلائی آنکھ سے ہلکی سی بھی ٹکرا

جائے یا سُرمہ ذرا تیز ہو تو ہماری چیخ نکل جاتی ہے، جب ہمیں سُرمے کی معمولی سی سَلائی تڑپا کر رکھ دیتی ہے تو بدنِگاہی کے سبب اگر اللہ پاک ناراض ہو گیا اور ہماری آنکھ میں آگ کی سَلائی پھیر دی گئی تو ہمارا کیا بنے گا؟ بدقسمتی سے آج کل بعض نادان بدنِگاہی کے اس قدر عادی ہوچکے ہیں کہ مَعَاذَ اللہ ثُمَّ مَعَاذَ اللہ جب تک غیر مَحرم عورتوں کو تکتے نہیں انہیں چین نہیں آتا، وہ اپنے اس بُرے مَقْصَد کے حُصول کی خاطِر بازاروں، شاپنگ سینٹروں، تفریح گاہوں، الغرض جہاں جہاں بے پردہ عورتوں کا مجمع ہوتا ہے وہاں مارے مارے پھرتے، خوب بدنِگاہیاں کرتے اور اپنی دنیا و آخرت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔ ہم غور کریں کیا ہم اپنی موت کو بھول گئے؟ کیا ہمیں مغفرت کا پروانہ مل گیا؟ کیا ہم پچھلی امتوں پر آنے والے عذابات کو بھول گئے؟ کیا ہمیں روزانہ اٹھتے جنازوں سے عبرت حاصل نہیں ہوتی، کیا ہم بستر علالت پر سسکتے مریضوں سے سبق حاصل نہیں کرتے؟ کیا ہم تنگ و تاریک قبر کو بھول گئے؟ یا ہم منکر نکیر کے سوالات کے جوابات دے پائیں گے؟ کیا قیامت کے دن ہم سے حساب کتاب نہیں ہو گا؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِس سے پہلے کہ مَوت کا فِرِشتہ ہمارا رِشتۂ حَیات اِس دُنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کاٹ کر رکھ دے، لہٰذا جاگ اُٹھئے! اور دُوسرے اِسلامی بھائیوں کو بھی بیدار کیجئے!! ورنہ یاد رکھئے، کہیں ایسا نہ ہو!!

نہ سمجھو گے تو مِٹ جاؤ گے اے مُسلمانو!
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!	صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "صَدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے پردَگی کی آفت سے نجات پانے، آنکھوں اور دیگر اعضاء کے

قُفلِ مدینہ لگانے کی مَدَنی سوچ پانے، شَرْم و حیا کا پیکر بننے اور اپنے گھر والوں کو بھی پردے کا ذِہن دینے کا طریقہ سیکھنے کے لئے عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"صدائے مدینہ"** لگانا بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو **"صَدائے مدینہ"** لگانا کہتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کی طرف سے اِس مدنی کام کا رِسالہ بنام **"صدائے مدینہ"** بھی منظرِ عام پر آچکا ہے۔

"صدائے مدینہ" کی برکت سے **نمازِ تہجد** کی سعادت مل سکتی ہے۔

"صدائے مدینہ" کی برکت سے **نماز کی حفاظت** ہوتی ہے۔

"صدائے مدینہ" کی برکت سے مسجد کی **پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ** کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہوسکتی ہے۔

"صدائے مدینہ" کی برکت سے **"نیکی کی دعوت"** دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔

"صدائے مدینہ" کی برکت سے **دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور تشہیر** ہوگی۔

"صدائے مدینہ" لگانے والا بار بار مُسلمانوں کو **حج اور میٹھا مدینہ** دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں، اس کے حق میں بھی قبول ہوں گی۔

"صدائے مدینہ" میں پیدل چلنے کی برکت سے **صحت** بھی اچھی ہوگی۔

صدائے مدینہ لگانا (یعنی مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانا) سُنّتِ صحابہ ہے چنانچہ

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔ (طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳ مفہوماً) آیئے! بطورِ ترغیب

صدائے مدینہ لگانے کی ایک مَدَنی بہار سنئے اور جھومئے چنانچہ

سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ سے بُلاوا آگیا

ڈھینگ موڑ (قُصور، پنجاب) کے علاقے اِلٰہ آباد کے مُقیم اسلامی بھائی جو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تو تھے لیکن مَدَنی کاموں کے سِلْسِلے میں سُستی کا شِکار تھے۔ اِتّفاق سے مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۳۱ھ بمطابق جنوری 2010ء کو دعوتِ اسلامی کے ڈویژن مُشاوَرت کے ذِمّہ دار اسلامی بھائی سے اُن کی ملاقات ہوئی، جب اُنہیں اُن کی مَدَنی کاموں میں دلچسپی نہ ہونے کا عِلْم ہوا تو اُنہوں نے اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے نہ صِرْف اُنہیں مَدَنی کام کرنے کا ذِہن دیا بلکہ صدائے مدینہ کی پابندی کرنے کی ترغیب بھی دلائی اوراِس بارے میں اُنہوں نے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا فرمان **"صدائے مدینہ دکھائے مدینہ"** بھی سُنایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا ذِہن بن گیا اور حاضریِ مدینہ کی اُمید پر اگلے ہی دن اِس پر عمل شروع کر دیا۔ صدائے مدینہ کیا لگانی شروع کی اُن پر تو اللہ کریم اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کرم ہو گیا، قسمت کا ستارا یُوں چمکا کہ اُسی سال اُنہیں بارگاہِ مُصْطَفٰے کی حاضِری کا شرف حاصل ہو گیا۔ کرم بالائے کرم یہ کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے اُن کے بڑے بھائی کو بھی حج کی سعادت نصیب ہو گئی، دورانِ حج شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بَیْعت ہونے کا شَرَف بھی حاصِل ہو گیا۔

پڑوسی بَنا مجھ کو جنّت میں اُن کا خدائے محمد برائے مدینہ
لگا فجر میں بھائی گھر گھر پہ جاکر ذرا دل لگا کر "صدائے مدینہ"

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کامِل مومن کی پہچان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرکھئے! بدنگاہی انسان کو دنیاوآخرت میں کہیں کا نہیں چھوڑتی، اس کی وجہ سے بندہ اللہ پاک کی نافرمانیوں میں بڑھتا جاتا ہے، ہر وقت اس کے دل و دماغ میں شیطان سمایا رہتا ہے، عجیب بے سکونی کا عالَم اس پر طاری رہتا ہے، نَفْسانی خَواہشات وخیالات اس پر غالب رہتے ہیں، نَفْس کی تسکین کے لیے وہ مزید ہلاکت خیز گُناہوں میں مُبْتَلا ہو جاتا ہے مثلاً بدکاری وغیرہ کے علاوہ اپنے ہاتھوں سے اپنی جوانی برباد کرنے سے بھی گُریز نہیں کرتا۔ بدنِگاہی کرنے والے کو اگر پتا چل جائے کہ کوئی غیر مرد اس کی ماں، بہن، بیوی یا بیٹی کو بُری نظر سے دیکھ رہا ہے تو اس کی غیرت کو جوش آجاتا ہے، وہ آگ بگولا ہو کر دیکھنے والے کو کھری کھری سُناتا ہے، بعض اوقات مارپیٹ پر بھی اُتر آتا ہے، اِسی پر اِکتفا نہیں بلکہ بسا اوقات تو نوبت **قتل وغارت گری** تک پہنچ جاتی ہے اور سالہا سال دونوں خاندانوں کی دُشمنی چلتی رہتی ہے اور کتنی ہی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں، کتنے بچے یتیم ہو جاتے ہیں، کتنی عورتیں بیوہ ہو جاتی ہیں، قید وبند کی سلاخیں کئی کئی سال اپنوں سے دُور کر کے ذِلّت ورُسوائی کے ویرانے میں دھکیل دیتی ہیں۔ لیکن جب وہ خود بدنگاہی کرتا ہے یا بدکاری کا ارادہ کرتا ہے تو اس وقت یہ کیوں بھول جاتا ہے کہ جسے وہ دیکھ رہا ہے یا جس سے بُرائی کا ارادہ رکھتا ہے وہ بھی تو کسی کی ماں، بہن، بیوی یا بیٹی ہو گی۔ آیئے! اس بارے میں ایک نصیحت آموز حکایت سنئے اور عبرت کے مدنی پھول چنئے چنانچہ

بے باک نوجوان کی توبہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"ہمیں کیا ہو گیا ہے"** کے صفحہ نمبر 5 پر ہے: صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان دربارِ مصطفےٰ میں میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

دِیدار کی دولت سے فیض یاب ہو رہے تھے کہ ایک خوبصورت نوجوان بارگاہِ ناز میں حاضر ہوا جس نے ابھی حال ہی میں جوانی کی حدود میں قدم رکھا تھا اور کچھ یوں عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے بدکاری (Adultery) کی اجازت دیجئے۔“ اُس کی اِس بے باکی و جرأت پر تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حیران رہ گئے۔ چنانچہ وہ اس نوجوان کو بارگاہِ نبوت کے آداب کا لحاظ نہ رکھنے کی وجہ سے ڈانٹنے لگے تو محبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں اس نوجوان کو کچھ کہنے سے منع فرما دیا اور ارشاد فرمایا: اسے میرے قریب آنے دو۔ وہ نوجوان معاملے کے حَسَّاس ہونے کی پروا کئے بغیر آگے بڑھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس نوجوان کو اپنے پاس بٹھا کر بڑی نرمی اور محبت و شفقت سے کچھ یوں نیکی کی دعوت اِرشاد فرمائی: اے نوجوان! ذرا یہ تو بتا کہ اگر کوئی شخص تیری ماں کے ساتھ ایسا کرے تو کیا تجھے اچھا لگے گا؟ نوجوان (جوشِ غیرت سے) کچھ یوں عرض گزار ہوا: نہیں نہیں! اللہ کی قسم! یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میری جان آپ پر قربان میں ہرگز یہ پسند نہیں کروں گا۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اگر تجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی تیری ماں کے ساتھ ایسا کرے تو دوسرے بھی یہ پسند نہیں کرتے کہ کوئی ان کی ماں سے ایسا کرے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دریافت کیا: کیا تم اپنی بیٹی کے لیے اسے پسند کرتے ہو؟ بولا: میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان جاؤں میرے آقا! ہرگز نہیں۔ ارشاد فرمایا: دوسرے لوگ بھی اپنی بیٹیوں کے لیے اسے پسند نہیں کرتے۔ پھر پوچھا: کیا اپنی بہن کے لیے اسے پسند کرتے ہو؟ عرض کی: میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان! خدا کی قسم! ہرگز نہیں۔ ارشاد فرمایا: اسی طرح دوسرے لوگ بھی اپنی بہنوں کے لیے اسے پسند نہیں کرتے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پھوپھی اور خالہ کے متعلق یہی سوال اس نوجوان سے پوچھا تو ہر بار اس نے نفی میں ہی جواب دیا اور سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی

اسے ایک ہی بات سمجھائی کہ جب تُو یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی ان کے ساتھ ایسی نازیبا حرکت کرے تو یاد رکھو جس عورت کے ساتھ تم یہ حرکت کروگے وہ بھی تو کسی کی ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی یا خالہ ہو گی۔ اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں بات اس نوجوان کی سمجھ میں آ تو گئی مگر سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس پر مزید کرم فرماتے ہوئے اس کے سینے پر اپنا دستِ اقدس رکھ کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے رب کریم! اس کا گناہ بخش دے، اس کے دل کو پاک کر دے اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما۔ چنانچہ اس دُعا کی برکت سے وہ نوجوان تمام عمر اس بُرے کام سے بیزار رہا۔

(مسند احمد، ۸/۲۸۵، حدیث: ۲۲۲۷۴ ملتقطاً وملخصاً)

اللہ ہم کو فضل سے عقلِ سلیم دے　　شرم و حیا تُو بہرِ رسولِ کریم دے

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص۳۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کس پیارے اور دلنشین انداز میں اس نوجوان کو یہ بات سمجھائی کہ جس طرح تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ کوئی شخص تمہاری اِن مَحرم عورتوں (یعنی جن سے نِکاح حَرام ہے) کے ساتھ اِس طرح کا کام کرے، اسی طرح کوئی دوسرا شخص بھی اپنی ان محرم عورتوں کے ساتھ اس طرح کی بُری حرکت ہرگز پسند نہ کرے گا۔ جب تم اپنے لئے اس بات کو پسند نہیں کرتے تو دوسروں کے لئے اسے کیسے پسند کرسکتے ہو؟ کیونکہ تم جس کے ساتھ یہ کام کروگے وہ بھی تو کسی کی ماں، کسی کی بہن، کسی کی بیٹی، کسی کی بیوی، کسی کی خالہ، کسی کی پھوپھی ہوگی۔

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ **اندازِ مُبارَک تاثیر** کا تِیر بن کر اس کے دِل میں اس طرح پیوست ہو گیا کہ وہ نہ صرف اپنی بے باکی پر نادم ہوا بلکہ ہمیشہ بدکاری سے بھی باز رہا اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُعا کی برکت سے جب تک زندہ رہا کبھی اس فعل کا تصور تک نہ کیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی تربیت گاہ برائے اسلامی بہنیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی شَرم و حیا کو فَروغ دینے، بے پردَگی کے منہ زور سیلاب کو روکنے اور بے حیائی جیسی بُرائی کو جڑ سے ختم کرنے کے لئے مسلسل کوشاں ہے اور اِس مقصد کے لئے دعوتِ اسلامی نے مختلف شعبہ جات قائم کئے ہیں، اِنہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدنی تربیت گاہ برائے اسلامی بہنیں"** بھی ہے۔ یہ مجلس اسلامی بہنوں کو 12 دن کے مختلف مدنی کورسز مثلاً خصوصی اسلامی بہن کورس، فیضانِ قرآن کورس، فیضانِ نماز کورس اور مَدَنی کورسز کرواتی ہے۔ اِن کورسز میں فِقْہ، تجوید، عقائد، سُنّتیں اور آداب، خُصوصی (یعنی گونگی بہری) اسلامی بہنوں میں مدنی کام کرنے کا طریقہ، فیضانِ سورۂ نُور (تفسیر)، نماز کے مسائل اور مخصوص سُورتیں یاد کروانے کا سلسلہ ہوتا ہے۔ اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہمارے گھر سے بھی **بے پردگی** کی نحوست جان چھوڑ دے، **شرعی پردے** کی مدنی بہاریں آجائیں، گھر کی خواتین بھی **مدنی ماحول** میں آجائیں، یہ بھی دعوتِ اسلامی کے **مدنی کاموں** میں مشغول ہو جائیں تو **براہِ کرم!** اپنے شہر / علاقے کے ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی سے رابطہ کر کے ان کو اسلامی بہنوں کی **مدنی تربیت گاہوں** میں ہونے والے مختلف **مدنی کورسز** کروایئے، جتنا وقت دیں گی، اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ اُسی قدر **علمِ دین** سیکھنے کا موقع ملے گا۔

اللہ کریم **"مجلس مدنی تربیت گاہ برائے اسلامی بہنیں"** کو مزید لگن کے ساتھ دین کی خدمت کرتے

رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تم جانتے ہو کیا ہے یہ دعوتِ اسلامی فیضانِ مدینہ ہے فیضانِ مدینہ ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص۴۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”ویلنٹائن ڈے“ کی خُرافات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ مسلمانوں کی عملی حالت کافی خراب ہوتی جارہی ہے، بعض نادان مُسلمان دینی تعلیمات کو چھوڑ کر اَغیار کی عادات واَطوار اپنانے میں بہت فخر محسوس کرتے ہیں بالخصوص ان کے خاص اَیّام کو مَنانے کیلئے خُوب روپیہ، پیسہ برباد کرتے، وقت ضائع کرتے، بدنگاہی، شراب نوشی اور بدکاری جیسے گناہوں میں بالکل بھی شرم محسوس نہیں کرتے۔ ایسے بے ہودہ کاموں کا اِرتکاب **”ویلنٹائن ڈے“** کے موقع پر بھی سَرِعام کیا جاتا ہے۔ اس دن لوگ تمام شرعی حُدود کو پامال کرتے ہوئے خوب گناہوں کا بازار گرم کرتے ہیں۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے بے پردگی و بے حیائی کیساتھ میل ملاپ، تحفے تحائف کے لین دَین سے لے کر فحاشی و عُریانی کی ہر قسم کا مُظاہرہ کھلے عام یا چوری چُھپے جس کا جتنا بس چلتا ہے عام دیکھا سُنا جاتا ہے، گفٹ شاپس (Gift shops) اور پھولوں کی دُکان پر رش میں اضافہ ہوجاتا ہے اور ان اشیاء کو خریدنے والے بھی نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہوتی ہیں۔ ویلنٹائن ڈے پر ہوٹلز کی بکنگ عام دنوں کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے۔ **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ شراب کا بہت زیادہ کاروبار ہوتا ہے جبکہ ساحلِ سمندر پر بے پردگی اور بے حیائی کا ایک نیا سُمندر دکھائی دیتا ہے۔

وہ ممالک جہاں غیر مسلم مذہبی اور اخلاقی پابندیوں سے آزاد رہتے ہیں اور بے حیائی کے کاموں کو

وہاں ہر طرح کی قانونی چُھوٹ حاصل ہے۔اِس دن کے ہنگامے سے بعض اوقات وہ بھی پریشان ہو جاتے ہیں اور اس کے خلاف بعض اوقات کہیں کہیں سے دَبی دَبی صدائے احتجاج بھی بلند ہوتی رہتی ہے لیکن اِنتہائی دُکھ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ اِس دن کو غیر مسلموں کی طرح بے حیائی کے ساتھ منانے والے بہت سے مسلمان بھی اللہ پاک اور اُس کے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کے عطا کردہ پاکیزہ احکامات کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے کُھلم کُھلا گناہوں کا اِرْتکاب کرکے نہ صرف اپنے نامۂ اعمال کی سیاہی میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ مسلم مُعاشرے کی پاکیزگی کو بھی ناپاک وآلُودہ کرتے ہیں۔ بد نگاہی، بے پردگی، فحاشی وعُریانی، اَجنبی لڑکے اور لڑکیوں کا میل ملاپ، ہنسی مذاق، اِس ناجائز تعلُّق کو مضبوط رکھنے کے لئے تحائف کا تبادلہ اور آگے بدکاری تک کی نوبتیں یہ سب وہ باتیں ہیں جو اِس دن زور وشور سے جاری رہتی ہیں، اِن شیطانی کاموں کے ناجائز وحرام ہونے میں کسی مسلمان کو بالکل بھی شبہ نہیں ہوسکتا کیونکہ قرآنِ کریم کی روشن آیات اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کے واضح اِرشادات سے اِن کاموں کا حَرام ہونا ثابت ہے۔اِس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اِس طرح کی تمام خُرافات سے خود بھی بچیں اور خیر خواہیِ اُمّت کی نیّت سے دُوسروں کو بھی اس سے بچائیں اور ہم سب اللہ کریم کو راضی کرنے والے کاموں میں لگ جائیں۔ ربِّ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ۔

رسالہ "استنجا کرنے کا طریقہ" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شرعی احکامات کا علم نہ ہونے اور کچھ بے احتیاطی کرنے کی وجہ سے بعض لوگ استنجا کرتے وقت اپنے کپڑے اور اپنا جسم ناپاک کرلیتے ہیں اور بعد میں انہیں پاک

کرنے کا خیال بھی نہیں آتا۔ لہٰذا **پاکی وناپاکی** کا علم حاصل کرنا ایک مسلمان کیلئے بے حد ضروری ہے ۔اس کا ایک بہترین ذریعہ مکتبۃُ المدینہ کی دیگر کتب و رسائل کے ساتھ ساتھ اس رسالے **"اِستنجا کرنے کا طریقہ"** کا مطالعہ کرنا بھی بے حد مفید ہے۔اس رسالے میں ☆ استنجا کرنے کا طریقہ ☆ رفعِ حاجت کیلئے بیٹھنے کا طریقہ ☆ ٹائلٹ پیپر استعمال کرنے کے نقصانات ☆ کس پانی سے استنجا کرنا منع ہے ☆ کرسی نُما کموڈ پر بیٹھنے کے خطرات کا اِنکشاف ☆ بیتُ الخلا میں جانے کی نیتیں ☆ اور اس کے علاوہ بہت کچھ بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً حاصل کرکے خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس رسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سنا کہ

☆ بدنگاہی بدکاری کو پھیلانے کا ذریعہ ہے، ☆ قرآنِ کریم مسلمانوں کو نگاہوں کی حفاظت کا درس دیتا ہے ☆ کثیر احادیثِ مبارکہ میں بدنگاہی سے بچنے کی ترغیب و تاکید ارشاد ہوئی ہے ☆ نگاہوں کی حفاظت کرنے میں دل کی پاکیزگی ہے ☆ بدنگاہی کرنا اللہ پاک اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کا سبب ہے ☆ اللہ والے نگاہوں کی حفاظت کے معاملے میں بہت حسّاس ہوتے ہیں، ☆ بدنگاہی کی سزا بسا اوقات دنیا کے اندر ہی مل جاتی ہے، ☆ بدنگاہی انسان کو دنیا و آخرت میں ذلیل ورُسوا کروانے کا سبب ہے، ☆ بدنگاہی کرنے والے عجیب بے سکونی میں مبتلا رہتے ہیں۔

اللہ کریم تمام مسلمانوں کو **بدنگاہی و بے پردگی کی تباہ کاریوں** سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ

النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [1]

سُنَّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں ‌ ‌ نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زینت کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** صَفْحہ نمبر 78 سے زِیْنَت کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں: ☆ انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورَت اپنے بالوں میں گوندھے، یہ حرام ہے۔ حدیثِ مبارَک میں اُس پر لَعنت آئی بلکہ اُس پر بھی لَعنت آئی ہے جس نے کسی دوسری عورَت کے سر میں انسانی بالوں کی چوٹی گوندھی۔ (درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب فی النظرِ والمس، ۹/۶۱۴ تا ۶۱۵) ☆ اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اُس عورَت کے اپنے بال ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز ہے۔ (درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج ۹، ص ۶۱۴ تا ۶۱۵) ☆ بعض لوگ لڑکوں کے بھی کان چھدواتے ہیں اور بالی وغیرہ پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے یعنی کان چھدوانا بھی ناجائز اور اُسے زیور پہنانا بھی ناجائز۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۹/۵۹۸ ملخصاً) ☆ عورَتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

ہے۔ چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا ناجائز ہے، بچیوں کو مہندی لگانے میں حرج نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۵۹۹/۹ ملتقطاً) حضرت سَیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَرْوِی ہے کہ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس ایک ہیجڑا حاضر کیا گیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ اِرْشاد فرمایا: اِس کا کیا حال ہے؟ (یعنی اِس نے کیوں مہندی لگائی ہے؟) لوگوں نے عَرْض کی، یہ عورتوں کی نقل کرتا ہے۔ مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم فرمایا: اِسے شہر بدر کر دو۔ لہٰذا اُس کو شہر بدر کر دیا گیا، مدینۂ مُنَوَّرہ سے نکال کر "نَقِیْع" (مدینۂ مُنَوَّرہ کے قریب ایک جگہ) بھیج دیا گیا۔ (ابو داود، کتاب الادب، باب فی الحکم فی المخنثین، حدیث: ۴۹۲۸، ۳۶۸/۴) جس طرح مردوں کو عورتوں کی نقل جائز نہیں اِسی طرح عورَتیں بھی مَردوں کی نقل نہیں کر سکتیں جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے لَعنت فرمائی زَنانہ مَردوں پر جو عورَتوں کی صورت بنائیں اور مَردانی عورَتوں پر جو مَردوں کی صورت بنائیں۔ (مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عباس، حدیث: ۲۲۶۳، ۵۴۰/۱) ☆ خواتین اپنے شوہر کے لئے جائز اشیا کے ذریعے، مگر گھر کی چار دیواری میں زِینت کریں لیکن میک اپ کرکے اور بَن سَنْوَر کے گھر سے باہر نہ نکلا کریں کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عورَت پوری کی پوری عورَت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب کوئی عورَت باہر نکلتی ہے تو شیطان اُسے جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الرضاع، باب (۱۸)، حدیث: ۱۱۷۶، ۳۹۲/۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101**

مَدَنی پھول" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

خُوب خُود داریاں، اور خوش اخلاقیاں آیئے سیکھ لیں، قافلے میں چلو

(وسائل بخشش مرمم، ص۷٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِ رحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب جمعرات کا دن آتا ہے، اللہ پاک فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (فِردَوس الاخبار بمأثور الْخِطاب، ۱/۱۱۱ حدیث: ۶۸۵)

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں دُرُود دافعِ جُملہ بَلا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ''**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ''**معاشرے کی اصلاح**'' آج ہمارا موضوع ہے، اس میں کچھ شک نہیں کہ معاشرہ فرد سے بنتا ہے، جب ہر فرد اپنے آپ کو ٹھیک کرنے کی سچے دل سے کوشش کرے گا تو معاشرے کی بگڑتی ہوئی تصویر خود بخود ٹھیک ہوتی چلی جائے گی۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری

رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں جو مدنی مقصد عطا فرمایا ہے وہ کیا ہے، آیئے! مل کر دُہرا لیتے ہیں: **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اس مدنی مقصد کا پہلا اور ضروری جز بھی یہی ہے کہ پہلے مجھے اپنی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جب ہر مسلمان اپنا یہ ذہن بنالے گا کہ مجھے اپنی اصلاح کی کوشش کرنی ہے تو مُعاشرے کی ڈُوبتی ہوئی کشتی کو خود بخود سہارا ملنا شروع ہو جائے گا۔ اپنی اپنی تصویر ٹھیک کرنے سے مُعاشرے کا نقشہ کیسے صحیح ہو سکتا ہے، آیئے! سنتے ہیں:

اپنی تصویر ٹھیک کیجیے!

ایک شخص مُطالعہ میں مصروف تھا، پاس ہی اس کا بچہ کھیل رہا تھا، جو بار بار اسے تنگ کرتا تھا اور یوں اس کے مطالعے میں خلل پیدا ہوتا، باپ نے بیٹے کو کئی بار سمجھایا مگر بچہ تھوڑی دیر تو سکون میں رہتا مگر جیسے ہی وقت گزرتا وہ پھر سے کسی شرارت میں مشغول ہو جاتا۔ باپ بچے کی شرارتوں سے بہت پریشان ہوا، یہاں تک کہ اس کے سر میں درد ہونا شروع ہو گیا۔ آخر اس کے دماغ میں ایک ترکیب آئی اور اس نے قریب ہی موجود کسی ملک کے نقشے (Map) کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اپنے بیٹے کو دیتے ہوئے کہا: بیٹا! دوسرے کمرے میں جاکر یہ نقشہ درست کر لاؤ۔ بچہ چلا گیا تو اس نے اطمینان کا سانس لیا اور دل ہی دل میں یہ خیال کیا کہ بچہ جتنی دیر تک نقشہ بناتا رہے گا میں مطالعہ کر لوں گا۔ کیونکہ نقشے کے ٹکڑوں کو ترتیب دینا کافی مشکل کام تھا اور اس میں بچے کو کافی وقت لگ سکتا تھا۔ بچہ چلا گیا اور باپ نے اطمینان سے مطالعہ کرنا شروع کر دیا، ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ بچے نے آکر کہا: ابو! نقشہ صحیح ہو گیا۔ باپ کو حیرت ہوئی کہ اتنے گھنٹوں کا کام منٹوں میں کیسے ہو گیا؟ اس نے دیکھا تو واقعی نقشہ ٹھیک بنا ہوا تھا۔ باپ نے پوچھا: بیٹا! یہ نقشہ اتنی جلدی کیسے صحیح کر دیا؟ تو

بیٹے نے بتایا: ابو جان! جب آپ نے نقشہ پھاڑا تھا تو میں نے دیکھا اس کے پیچھے ایک آدمی کی تصویر ہے، لہٰذا میں نے نقشہ صحیح کرنے کے بجائے آدمی کی تصویر (Picture) کو ٹھیک کرنا شروع کر دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ نقشہ خود بہ خود ٹھیک ہو گیا۔ (مقصدِ حیات، ص۲۹)

تالاب کی گندی مچھلی کون

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی آج بھی اگر ہر ایک اپنی ظاہری اور باطنی تصویر کو سنوارنے کی کوشش میں لگ جائے تو مُعاشرے کا بگڑا ہوا نقشہ خود بخود ٹھیک ہوتا چلا جائے گا۔ آج ہمیں مُعاشرے کے بگڑے ہوئے نقشے کی اصلاح کی بڑی فکر ہے، مگر افسوس اس خواہش میں ہم نے اپنی اپنی تصویروں کو فراموش کر دیا ہے۔ آج کل یہ مثال تو دی جاتی ہے کہ ایک گندی مچھلی پورے تالاب کو گندہ کر دیتی ہے، لیکن کوئی یہ نہیں سوچتا کہ وہ تالاب کی گندی مچھلی کہیں میں تو نہیں کہ جس کی وجہ سے مُعاشرے کا یہ تالاب گندہ ہو رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن و حدیث اور اللہ والوں کے واقعات اور اللہ والوں کے فرامین سے معمور بیانات دلوں کی کایا پلٹ دیتے ہیں مگر موجودہ حالات میں دُنیا بھر میں تبصروں کی محافل، ٹاک شَوز، کانفرنسز (Conferences) کا اِنْعِقاد اور ان میں دانشورانِ قوم و مِلّت کی لمبی لمبی تقریریں، جن میں مُعاشرے کے نقشے کو دُرُست کرنے کے لیے گھنٹوں گفتگو اور بحث و مباحثہ ہوتا ہے لیکن نتیجہ کیا نکلتا ہے کہ **"حالات بدلتے ہوئے نظر نہیں آتے"**۔ آج ہمارا حال بھی عجیب ہو چکا ہے، ہم چند بُرائیوں کو تو بُرائی سمجھتے ہیں مگر کثیر بُرائیاں ایسی بھی ہیں جنہیں بُرا کہنا تو بڑی دُور کی بات بُرا سمجھتے بھی نہیں۔ مثلاً شراب پینے، جُوا کھیلنے اور بدکاری کرنے والے کو تو بُرا کہا جاتا ہے اور واقعی ایسا کرنے والے بُرے ہیں مگر سوچئے! کیا نماز نہ پڑھنے والا بُرا نہیں؟ کیا بِلا عُذرِ شرعی ماہِ

رمضان کا فرض روزہ جان بوجھ کر چھوڑ دینا کوئی گناہ نہیں ؟ کیا جھوٹ بولنا کوئی بُرائی نہیں ؟ کیا ملاوٹ کرنا گناہ نہیں ؟ کیا وعدہ خلافی بُری شے نہیں ؟ کیا فلمیں ڈرامے دیکھنا ناجائز نہیں ؟ کیا گانے باجے سننا دیکھنا ممنوع نہیں ؟ کیا بے پردگی گناہ نہیں ؟ جی ہاں ! یہ سب بھی بُرائیاں ہی ہیں، یہ سب بھی مُعاشرے کو تباہ کرنے والے کام ہیں لیکن انہیں ایک تعداد بُرا کہنے اور بُرا سمجھنے کو تیار نہیں ہے۔ اگر بُرا کہہ بھی لیں، مگر اس سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اسی طرح بعض بُرائیاں ایسی مُہلِک (یعنی ہلاک کرنے والی) ہوتی ہیں کہ مُعاشرہ (Sociaty) ان کی وجہ سے تباہی کے سمندر کی گہرائی میں گِرتا چلا جاتا ہے، مگر شاید ہمیں ان بُرائیوں کی پہچان تک نہیں ہوتی۔ ان برائیوں میں دوسروں کے حقوق ادا نہ کرنا بھی ہے۔ غور کیجئے ! کیا ہمیں لوگوں کے حقوق سے متعلق علم ہے ؟ کیا ہم ماں باپ کے حقوق کی معلومات رکھتے ہیں ؟ اولاد کے وہ حقوق جو ماں باپ پر لازم ہوتے ہیں، کیا ہمیں معلوم ہیں ؟ ساس بہو کے مسائل تو گھر گھر میں ہم سُنتے ہیں، مگر کیا ہم نے غور کیا کہ ہمیں غیبت، چُغلی، شُماتت، بدگمانی و بدگوئی کا مطلب بھی معلوم ہے ؟ جب ہم خود پر لازم ضروری علوم سے ہی دُور ہوں گے تو ان بُرائیوں سے کیسے بچیں گے ؟ آیئے اللہ پاک کی بارگاہ میں التجا کرتے ہیں:

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں ملے گناہوں کے اَمراض سے شِفا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۷٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بُرائی انفرادی ہو یا اجتماعی، ہر سطح پر کی جانے والی بُرائی مُعاشرے میں بِگاڑ پیدا کرتی ہے۔ مُعاشرے کی اصلاح کے لیے ضروری ہے کہ ہر فرد یہ عہد

کرے کہ ہر حالت میں گناہوں سے بچے گا، تنہائی میں بھی اور سب کے سامنے بھی خود کو گناہوں سے آلودہ نہیں ہونے دے گا۔ بعض گناہ اور بُرائیاں وہ ہیں، جو ہمارے مُعاشرے میں بہت عام ہو چکی ہیں اور مُعاشرے کی تباہی اور بربادی میں ان کا بڑا کردار ہے۔ مگر افسوس! ان بُرائیوں کا نشہ ایسا ہے کہ ایک شخص یہ بُرائیاں کرتے وقت یہ سوچ رہا ہوتا ہے کہ اس سے کچھ نہیں ہوگا، اس سے کسی کا کیا بگڑے گا، اس سے کسی کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ لیکن حقیقتاً وہ بُرائیاں نہ صرف کسی ایک شخص کے لیے بلکہ پورے مُعاشرے کی تباہی کا باعث بن رہی ہوتی ہیں۔ اگر ایسی چند بُرائیوں پر قابو پا لیا جائے اور مُعاشرے کا ہر فرد ان سے بچنے کا ذہن بنا لے تو یہ بیمار معاشرہ ایک صحت مند مُعاشرے میں تبدیل ہو سکتا ہے۔

(1) جھوٹ کی تباہ کاریاں

ہمارے مُعاشرے کو تباہی کے کنارے کھڑا کرنے میں جو بُرائیاں سرِ فہرست ہیں، ان میں سے ایک بُرائی جھوٹ (Lie) ہے، جھوٹ ہمارے مُعاشرے میں اپنی جڑیں اتنی مضبوط کر چکا ہے کہ اب ایک قد آور درخت بن چکا ہے اور مُعاشرے کا تقریباً ہر طبقہ اس کی لپیٹ میں ہے۔ جُھوٹ تمام گُناہوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ تمام بُری عادتوں میں سب سے بُری عادت ہے۔ جھوٹ تمام مذاہب کے نزدیک بُرا سمجھا جانے والا عمل ہے۔ جھوٹ ایمان کو کمزور کرنے والا عمل ہے۔ جھوٹ مُعاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے کا سبب ہے۔ جھوٹ باہمی اعتماد کو ختم کرنے والا بدترین عمل ہے۔ جھوٹ شیطان کا پسندیدہ کام ہے۔ جھوٹ انسانی تعلقات کو خراب کرنے والا کام ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ جھوٹ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی کا سبب ہے۔

بار بار جھوٹ بولنا ایمان کی کمزوری پر دلالت کرتا ہے، جبکہ ہمارے ہاں بات بات پر جھوٹ بولنا بہت

عام ہو گیا ہے، جھوٹا شَخْص یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ جھوٹ بول کر مجھے کوئی نقصان نہیں ہوا بلکہ فائدہ ہوا ہے، حالانکہ جھوٹ، جھوٹے شَخْص کے باطنی بگاڑ کا سبب بنتا ہے، جھوٹ جھوٹے شَخْص کو دوسرے گناہوں پر بھی دلیر کر دیتا ہے، جھوٹ جھوٹے شخص کو خود بخود کئی اور گناہوں کی طرف لے جاتا ہے۔ جھوٹ کے مرض کا انداز بھی نرالا اور غیر مَحْسُوس ہوتا ہے، اِنْسان یہ سمجھتا ہے کہ ایک آدھ بار جھوٹ بولنے میں کون سا بڑا نقصان ہو جائے گا۔ حالانکہ **یہی ایک آدھ بار کا جھوٹ** بڑے فساد کا سبب بن سکتا ہے۔ **یہی ایک آدھ بار کا جھوٹ** بندے کی آخرت کو تباہ کر سکتا ہے، **یہی ایک آدھ بار کا جھوٹ** بندے کی شخصیت (Personality) کو داغدار کر سکتا ہے، **یہی ایک آدھ بار کا جھوٹ** مُعاشرے میں اعتماد کی فضا کو خراب کر دیتا ہے اور **یہی ایک آدھ بار کا جھوٹ** پورے مُعاشرے کے بگاڑ اور تباہی کا سبب بنتا ہے۔ آیئے! اب یہ بھی سنتے ہیں کہ جھوٹ کسے کہتے ہیں، چنانچہ

علّامہ عبد الغنی نَابُلُسِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: **حقیقت کے برعکس** (یعنی اُلٹ) **کوئی بات کی جائے تو وہ جھوٹ ہے۔** (حدیقہ ندیہ، ۲/۴۰۰)

افسوس صَد کروڑ افسوس! اب تو جھوٹ بولنے والوں نے **مَعَاذَ اللہ** جھوٹ کو بُرائی سمجھنا ہی چھوڑ دیا۔ دُنیا میں جُھوٹ بول کر کچھ روپوں کا فائدہ اُٹھانا، جُھوٹے چُٹکلوں کے ذریعے دوسروں کو ہنسانا، جُھوٹے خواب سُنا کر دوسروں کا دِل بہلانا، بلکہ جُھوٹے خواب سُنا کر دوسروں سے **پیسے بٹورنا**، اپنے نام کے ساتھ جھوٹے اَلْقابات لگا کر عزّت وشُہرت کی مَحبَّت کا سامان کرنا، جھوٹے بہانے تراش کر ذمہ داریوں سے منہ موڑنا، جھوٹی سفارشیں کر کے حق داروں کا حق روکنا، جھوٹی قسمیں کھا کر گھٹیا مال کو اعلیٰ بتا کر فروخت کرنا، لین دَین کے تعلق سے جھوٹے وعدے کر کے دوسروں کی مجبوریوں سے کھیلنا، جھوٹے اَعذار بتا کر اپنے لیے دوسروں کی ہمدردیاں سمیٹنا وغیرہ جیسی جھوٹ کی صورتیں ہی ہیں، جو ہمارے

مُعاشرے میں گویا رچ بس چکی ہیں۔ ذرا سوچئے! جب ترقی کرنے کا راز کثرت سے جھوٹ کو سمجھا جائے گا، جب **مال میں برکت** کثرت سے جھوٹ کو سمجھا جائے گا تو معاشرہ کیسی ترقی کرے گا؟ جھوٹ بولنے کی سزا بہت بھیانک (Frightful) ہے۔

جھوٹ کی سزا

چنانچہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: خَواب میں ایک شَخْص میرے پاس آیا اور بولا: چلئے! میں اُس کے ساتھ چَل دِیا، میں نے دو(2) آدمی دیکھے، ان میں ایک کھڑا اور دُوسرا بیٹھا تھا، کھڑے ہوئے شَخْص کے ہاتھ میں لَوہے کا زَنبُور تھا، جسے وہ بیٹھے شَخْص کے ایک جَبڑے میں ڈال کر اُسے گُدّی تک چِیر دیتا، پھر زَنبُور نکال کر دُوسرے جَبڑے میں ڈال کر چِیرتا، اِتنے میں پہلے والا جَبڑا اپنی اَصْلی حالت پر لَوٹ آتا، میں نے لانے والے شَخْص سے پُوچھا: یہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: یہ جُھوٹا شَخْص ہے، اِسے قِیامت تک قَبْر میں یہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔ (مساوئ الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی الکذب وقبح ما اتی بہ اھلہ، ص:۷۶، حدیث: ۱۳۱، جھوٹا چور، ص:۱۴)

مشہور بُزُرگ حضرتِ سَیِّدُنا حاتِمِ اَصَمّ بلخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ "جھوٹا" دوزخ میں کُتّے کی شَکْل میں بدل جائے گا۔ (تنبیہ المغترین، ص:۱۹۴، از جھوٹا چور: ۱۰)

خَطاؤں کو میری مِٹا یاالٰہی　　مجھے نیک خَصلت بنا یاالٰہی
مجھے غیبت و چُغلی و بدگمانی　　کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی
زبان اور آنکھوں کا قُفلِ مدینہ　　عطا ہو پئے مُصْطَفٰے یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص:۱۰۰، ۱۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! دُنیا میں داڑھ کا دَرْد نہ سہہ سکنے والا، آخِرت میں جبڑے چِیرے جانے پر ہونے والی تکلیف کس طرح برداشت کرسکے گا؟ دُنیا میں ایک مچھر کے کاٹ لینے پر بے قَرار ہوجانے والا، جھوٹ بولنے کی وجہ سے قَبر میں ہونے والے عذاب کو کس طرح سہہ سکے گا؟ لہٰذا اس بُری عادت سے ہاتھوں ہاتھ پیچھا چھڑالینا چاہیے۔ یقیناً اگر مُعاشرے کا ہر فرد جھوٹ بولنے سے توبہ کرلے تو بہت حد تک مُعاشرے کی اصلاح ہو جائے گی۔ لہٰذا اپنا یہ پکا ذہن بنایئے کہ آج کے بعد میں کبھی بھی جھوٹ نہیں بولوں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہر طرح کے گُناہوں خُصُوصاً جھوٹ سے بچنے اور سچ کی عادت بنانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ یاد رکھئے! بُرے کی صحبت بُرا بنا دیتی ہے، کوئی بھی چور، ڈاکو، نشہ کرنے والا پیدائشی ایسا نہیں ہوتا، بلکہ بُری صحبت اُسے ایسا بنا دیتی ہے، **اچھی صُحبت** مُعاشرے کے گِرے ہوئے فرد کو اُٹھا کر ترقی کی منازل پر پہنچا دیتی ہے، اِس کی ہزاروں مثالیں آپ کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اپنی آنکھوں سے نظر آئیں گی، جی ہاں! کل کے **بے نمازی** آج نہ صرف خود نماز پڑھتے ہیں بلکہ دُوسروں کو **مسجد بھرو تحریک** کا حصہ بنانے کے لیے **نماز کی دعوت** دیتے ہیں، بلکہ ایسے کئی اِمامت کے مُصلّٰے پر نظر آئیں گے جو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی مبارک صحبت ملنے سے قبل ایسے نہیں تھے، بلکہ اِس مدنی ماحول نے ان کی قسمت کا ستارہ چمکا دِیا۔ اس طرح آپ غور کرتے جائیں کیسی کیسی مدنی بہاریں نظر آئیں گی!!!

اللہ پاک ہمیں حقیقی معنوں میں پکا سچا باعمل مسلمان بنائے۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا، اللہ پاک اور اُس

کے نبیِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مہربانی سے بے وَقْعَت پتھر بھی ''اَنْمول ہیرا'' بن کر خُوب جگمگاتا ہے۔(پردے کے بارے میں سُوال جواب، ص۱۰۹) اگر ہم بھی جُھوٹ، غیبت، چُغلی، فلمیں ڈِرامے دیکھنے دکھانے، گانے باجے سُننے، سُنانے جیسی بُری عادتوں سے پیچھا چُھڑانا چاہتے ہیں تو ہاتھوں ہاتھ اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عملی طور پر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے رہیں، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنَّتوں کی تَرْبِیَت کیلئے راہِ خدا میں سفر اِخْتیار کریں، کامیاب زِندگی گُزارنے اوراپنی آخِرت سنوارنے کیلئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کے رِسالے میں دِیے گئے خانے پُر کرکے اپنے ذِمہ دار کو ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو ہی جَمْع کروانے کا معمول بنا لیں۔ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتِماع ،ہفتہ واراجتماعی طورپر دیکھے جانےوالے **''مدنی مذاکرے''** میں خود بھی شرکت اوردُوسروں تک بھی اس کی دعوت پہنچاتے رہیں۔ اگراِن مدنی کاموں میں مُستقل مزاجی کے ساتھ شرکت اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت نصیب ہو گئی تواللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت مزید پیدا ہو گی، پیارے صحابہ و اولیاء کا مُبارک فیضان جاری وساری ہو جائے گا، گناہوں سے دِل بیزار ہو گا اور فِکْرِ آخِرت کے ساتھ سُنَّتوں کے مُطابِق زِندگی بَسَر کرنے کا بھی ذِہْن بنے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ

ہمیں عالِموں اور بُزرگوں کے آداب سِکھاتا ہے ہر دَم سدا مَدَنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو مِلیں گی دِلائے گا خَوفِ خُدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص:۶۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) جھگڑے کی تباہ کاریاں

اے عاشقانِ رسول! آج کے مُعاشرے میں گناہوں اور بُرائیوں کا رُجحان بڑھتا چلا جارہا ہے۔ چند بُرائیاں جو ہمارے مُعاشرے میں سرِ فہرست ہیں اُن میں سے ایک **لڑائی جھگڑا** بھی ہے۔ **لڑائی جھگڑا شیطانی کام** ہے۔ چنانچہ پارہ 7 سُوْرَۃُ مَائِدَہ کی آیت نمبر 91 میں ارشادِ رحمٰن ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ (پ۷، المائدۃ: ۹۱)

تَرجَمۂ کنزُ الایمان: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر (عداوت) اور دشمنی ڈلوا دے۔

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ دشمنی بغض اور لڑائی جھگڑے کو فروغ دینا شیطان کی خواہشات میں سے ہے۔ آج ہم اگر اپنے مُعاشرے میں نظر دوڑائیں تو ہمارا ضمیر اِس بات کی گواہی دے گا کہ آج شیطان اپنے اِس وار میں کامیاب ہوتا دِکھائی دیتا ہے، مثلاً ☆ کہیں ذات پات پر جھگڑا ہورہا ہے تو کہیں تَعَصُّب کی بنا پر گولیاں چل رہی ہیں اور لاشیں اُٹھ رہی ہیں ☆ کہیں اِدارے والوں سے گالَم گلوچ کا سلسلہ ہے تو کہیں اَساتِذہ وطَلَبہ میں ٹھنی ہوئی ہے، ☆ کہیں میاں بیوی کے درمیان جھگڑا زور پکڑتا جارہا ہے تو کہیں ساس بہو میں تَلْخ کلامی جاری ہے، ☆ کہیں دکاندار و کاروباری پارٹنر ایک دُوسرے کا گلا گُھونٹ رہے ہیں تو کہیں مالک مکان و کرائے داروں میں ہاتھاپائی ہورہی ہے، ☆ کہیں کنڈیکٹر اور سُواریوں میں لڑائی جھگڑا ہورہا ہے تو کہیں ٹھیہ لگانے والوں میں تَلْخ کلامی ہورہی ہے، ☆ کہیں ڈاکٹر (Doctor) و مریض ایک دُوسرے سے بے صبری کا مظاہرہ کررہے ہیں تو کہیں ٹھیکیدار و ملازمین آپس میں گُتھم گُتھا ہیں، ☆ کہیں پڑوسی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں تو کہیں رشتے داروں میں ناراضی ہے، ☆ کہیں امام و مقتدیوں میں دُوریاں بڑھتی جارہی ہیں تو کہیں مسجد کمیٹی اور نمازی حضرات آپس میں ناراض ہیں ☆ کہیں برسوں کے دوستوں (Friends) میں اَن بَن چل رہی ہے تو کہیں پورا گھر ہی میدانِ جنگ بنا ہوا ہے۔

☆کہیں خُونی رشتے اور ان کا احترام داؤ پر لگا ہے تو کہیں سگے بھائیوں میں پُھوٹ پڑ چکی ہے۔ اَلْغَرَض! ☆**وہ جو کل تک** ایک دوسرے کے محافظ تھے☆**وہ جو کل تک** ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے کے دعوے کیا کرتے تھے، ☆**وہ جو کل تک** ایک دوسرے کی عزّت کے مُحافِظ تھے، ☆**وہ کہ کل تک** جن کی دوستی کی مثالیں دی جاتی تھیں، ☆**وہ کہ کل تک** جن کے اِتّفاق واِتّحاد کا شہرہ تھا۔☆**وہ جو کل تک** ایک دوسرے کے خلاف ایک لفظ تک سُننا بھی گوارا نہ کرتے تھے ، ☆**وہ جو کل تک** ایک دوسرے کے بغیر کھانا تک نہیں کھاتے تھے، ☆**وہ جو کل تک** بُرے وَقْت میں ایک دوسرے کے مددگار تھے، ☆**وہ جو کل تک** ایک دوسرے کو نیکی کے کاموں کی ترغیبیں دِلایا کرتے تھے، ☆**وہ جو کل تک** سُنّتوں بھرے اجتماعات میں اکٹھے آیا اور جایا کرتے تھے، ☆**وہ جو کل تک** دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کرتے تھے، **لڑائی جھگڑے** جیسے مَنحوس **شیطانی کام** کی نَحوست کے سبب اُن کے درمیان نفرتوں کی ایسی مضبوط دیواریں قائم ہوجاتی ہیں کہ پھر وہ ایک دوسرے کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔یوں سمجھئے کہ جس طرح آگ (Fire) گھروں، فیکٹریوں، کمپنیوں، گوداموں، جنگلات، گاؤں دیہات اور مختلف چیزوں کو گھنٹوں بلکہ مِنٹوں میں جَلا کر تباہ وبرباد کرڈالتی ہے،اِسی طرح ہنستے بستے ملکوں، شہروں، نسلوں، قوموں، گھروں، خاندانوں، اداروں اور تنظیموں کا اَمن تہس نہس کرنے اور دلوں میں نفرتوں کا بیج بونے میں اکثر **لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریاں** ہی کارفرما ہوتی ہیں۔یقیناً اگر ہم نے قُرآنی اَحکام کو نظر انداز نہ کیا ہوتا،اگر ہم رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فَرامین پر عمل پیرا ہوتے،اگر ہم نے اپنے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے اِرشادات سے نصیحت کے مَدَنی پھول چُنے ہوتے،اگر ہم عُلَمائے حق کے دامنِ کرم سے وابستہ رہتے،اگر ہم نے لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریوں کو پیشِ نظر رکھا ہوتا تو آج ہمارا معاشرہ بھی اَمن وسکون کا گہوارہ بنا ہوتا۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل! وَقتِ دُعا ہے
اُمَّت پہ تیری آ کے عَجَب وَقت پڑا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے
نِسبَت بہت اچھی ہے اگر حال بُرا ہے
فَریاد ہے اے کشتیِ اُمَّت کے نگہباں!
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! **لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریوں** پر مُشْتَمِل دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور عبرت کے مَدَنی پھول چنئے:

لڑائی جھگڑوں کی مذمت پر 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

(1) فرمایا: اللہ پاک کے ہاں سب سے ناپسندیدہ شخص وہ ہے، جو بہت زیادہ جھگڑالو ہو۔ (بخاری، کتاب المظالم، باب قول اللہ تعالی: وھو الد الخصامِ، ۲/۱۳۰، حدیث:۲۴۵۷)

(2) فرمایا: جو شخص بے جا جھگڑتا ہے، وہ ہمیشہ اللہ پاک کی ناراضی میں ہوتا ہے، یہاں تک کہ اُسے چھوڑ دے۔ (موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الصَّمت و آداب اللِّسان، باب ذم الخصومات، ۷/۱۱۱، حدیث:۱۵۳)

امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی کتنے پیارے انداز میں اُمّتِ مسلمہ کی خیر خواہی کرتے ہوئے، لڑائی جھگڑوں سے بچنے کی مدنی سوچ عطا فرمارہے ہیں کہ!

کوئی دُھتکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صَبر کر مَت جھگڑ، مت بڑبڑا، پا اَجر ربّ سے صَبر کر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُزرگانِ دِین اور اصلاحِ معاشرہ

اے عاشقانِ رسول! کوشش کیجئے اور حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا ترک کر دیجئے، اسی میں بھلائی ہے۔ یقیناً حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دینا بہت اچھا اور ہمت کا کام ہے۔ لیکن یہی وہ طریقہ ہے جو مُعاشرے میں لڑائی جھگڑے کے بڑھتے ہوئے رجحان کو ختم کر سکتا ہے۔ ہمارے بزرگوں کا یہ معمول تھا کہ ان کے ساتھ کیسا بھی بُرا سلوک کیا جاتا، وہ معاف کر دیا کرتے تھے اور کوئی بدلہ نہیں لیتے تھے۔ لوگ اِن کے حُقُوق دَبا لیتے لیکن یہ حضرات لوگوں کے حُقُوق (Rights) کی ادائیگی سے کبھی غافِل نہ ہوتے، نادان لوگ اِنہیں طرح طرح کی تکلیفیں دیتے، لیکن یہ حضرات اُنہیں اینٹ کا جواب پتّھر سے دینے اور نَفْس کی خاطِر غُصّہ کرنے کے بجائے اُنہیں دعائیں دیتے اور مُعافی سے نواز کر ثواب کا خزانہ لُوٹتے۔ اس طرح جہاں انہیں معاف کر دینے کا ثواب پانے کا موقع ملتا، وہیں مُعاشرے میں بھی امن و سکون کی فضا پھلتی پھولتی۔ آیئے اسی طرح کے دو ایمان افروز واقعات ہم بھی سنتے ہیں:

(1) ظلم کرنے والے کو بھی دعا دی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"اِحیاءُ العلوم"** جلد 3، صفحہ نمبر 216 پر ہے: ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کسی صَحرا کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں آپ کو ایک سِپاہی ملا، اُس نے کہا تم غلام ہو؟ فرمایا: ہاں! اُس نے کہا: بستی کس طرف ہے؟ آپ نے قَبرِستان کی طرف اِشارہ فرمایا۔ سِپاہی نے کہا: میں بستی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔ فرمایا: وہ تو

قبرستان ہی ہے۔ یہ سُن کر اُسے غُصّہ آگیا اور اُس نے کوڑا آپ کے سَر پر دے مارا اور زخمی کر کے آپ کو شہر کی طرف لے گیا۔ آپ کے ساتھیوں نے دیکھا تو سِپاہی سے پوچھا: یہ کیا ہوا؟ سِپاہی نے ماجرا بیان کر دیا۔ اُنہوں نے سپاہی کو بتایا یہ تو (زمانے کے وَلی) حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔ یہ سُن کر وہ گھوڑے سے اُترا اور آپ کے ہاتھ چُومتے ہوئے مَعْذِرَت کرنے لگا۔ آپ سے پوچھا گیا: آپ نے یہ کیوں کہا کہ میں غلام ہوں۔ فرمایا: اُس (سپاہی) نے مجھ سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ تم کس کے غلام ہو؟ بلکہ صِرف یہ پوچھا کہ تم غلام ہو؟ تو میں نے کہا: ہاں! کیونکہ **میں ربِّ کریم کا غلام** (یعنی بندہ) **ہوں**۔ جب اُس نے میرے سَر پر مارا تو میں نے اللہ پاک سے اُس کے لئے جنّت کا سُوال کیا۔ عَرض کی گئی: اُس نے آپ پر ظُلم کیا تو آپ نے اُس کے لئے دعا کیوں مانگی؟ فرمایا: **مجھے یہ معلوم تھا کہ تکلیف برداشت کرنے پر مجھے ثواب ملے گا، لہٰذا میں نے یہ مناسب نہ جانا کہ مجھے تو ثواب ملے اور وہ عذاب میں گرفتار ہو جائے۔** (احیاء العلوم، ۳/۲۱۶ ملخصاً)

(2) معاف کرنا قدرت کے بعد ہی ہوتا ہے!

حضرت سَیِّدُنا مَعْمَر بن راشِد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سَیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے کو زوردار تھپڑ مارا۔ آپ نے بیٹے سے فرمایا: "تم بھی اُسی طرح اِسے تھپڑ مارو جس طرح اِس نے تمہیں مارا اور فرمایا: بیٹا! آستینیں اُوپر کر لو اور ہاتھ بلند کر کے زوردار تھپڑا مارو۔" چنانچہ بیٹے نے آستینیں اُوپر کیں اور تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ بلند کیا تو آپ نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: **"ہم نے رِضائے اِلٰہی کے لئے اُسے مُعاف کیا کیونکہ کہا جاتا ہے کہ مُعاف کرنا قُدرت کے بعد ہی ہوتا ہے۔"** (اللہ والوں کی باتیں، ۲/۵۱۹)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھّیں　　بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یاربّ

(وسائل بخشش مرمم، ص۷۶)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

امیرِ اہلسنت اور مُعاشرے کی اصلاح

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دِین کا مُعافی اور مُعاشرے کی اصلاح کا جذبہ مرحبا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! بُزرگانِ دِین کی صحبت سے تربیت یافتہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار قادِری** رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی مُعاشرے کی اصلاح کرنے کے معاملے میں بے حد ایکٹو(Active) ہیں۔ آپ اِصلاحِ مُعاشرہ کے لئے کئی اہم کاموں میں مصروف ہیں، آپ لوگوں کو نرمی و محبت سے نیکی کی دعوت دے کر گناہوں سے روکنے کے لئے ہر دم کوشاں ہیں۔ اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جہاں انفرادی کوشش کے ذریعے مُعاشرے کی اصلاح کررہے ہیں، وہیں آپ اپنے بیانات اور مدنی مذاکروں کے ذریعے بھی مُعاشرے کی اصلاح میں اہم کردار ادا کررہے ہیں، آپ کے بیانات اور مدنی مذاکرے تاثیر کا تیر بن کر اثرانداز ہورہے ہیں۔ آپ کے سنّتوں بھرے اِصلاحی بیانات اور مدنی مذاکروں کو سننے والوں کی توجہ کا عَالَم دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماعات ہوں یا ہر ہفتے کو ہونے والا مدنی مذاکرہ کثیر عاشقانِ رسول آپ کے بیان اور رنگ برنگے مدنی پھولوں سے فائدہ حاصل کرتے ہیں، بذریعہ مدنی چینل، اِنٹرنیٹ دیکھنے اور سننے والوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ صرف یہی نہیں، بلکہ آپ کے بیانات و مدنی مذاکرے بذریعہ مدنی چینل گھروں، دکانوں(Shops)، مساجد، جامعات وغیرہ میں بھی نہایت

شوق سے سُنے جاتے ہیں۔ ان بیانات کو مکتبۃ المدینہ شائع کرتا ہے۔ آپ کا اندازِ بیان بے حد سادہ اور عام فہم اور سمجھانے کا طریقہ ایسا ہمدردانہ ہوتا ہے کہ سننے والے کے دل میں اُترتا چلا جاتا ہے۔ لاکھوں مسلمان آپ کے بیانات کی برکت سے تائب ہو کر راہِ راست پر آچکے ہیں۔ آیئے! آپ کے بیان کا ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

نمازی ڈاکو

باب المدینہ (کراچی) کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کا بیان ہے میرا ایک دوست بہت زیادہ ماڈرن، جُوئے اور شراب کا عادی اور گناہوں میں بڑا دلیر تھا۔ کسی طرح باز نہ آتا تھا، ایک بار باب المدینہ سے کولمبو روانگی کے وقت، میں نے اس کے سامان میں امیر اہلسنت کے سُنّتوں بھرے بیان کی کیسٹ **"نمازی ڈاکو"** ڈال دی۔ کولمبو پہنچ کر اس نے بیان سُنا، امیر اہلسنت کے الفاظ تاثیر کا تیر بن کر اُس کے جگر میں پیوست ہونے لگے۔ اس بیان کی برکت سے اس میں حیرت انگیز طور پر مدنی انقلاب آگیا۔ یہاں تک کہ اس نے داڑھی شریف اور عمامہ شریف کا مدنی تاج مستقل طور پر سجالیا۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں مشغولیت اختیار کرلی اور امیر اہلسنت سے بیعت ہو کر عطاری ہونے کی سعادت بھی پالی۔

(تعارفِ امیر اہلسنت، ۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا فیضان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جب نیکی کی دعوت عام کرنے اور مُعاشرے کی اصلاح

کے مقدس جذبے کے تحت لوگوں کو بُرائی سے روکنے کی کُڑھن دل میں پیدا ہوئی تو آپ نے اُمّتِ مسلمہ کو نماز و روزے کا پابند بنانے، سُنَّتیں سیکھنے سکھانے، نیکیوں کا جَذبہ دِلانے، گُناہوں سے بچنے کا ذِہن بنانے کیلئے اِنفرادی و اِجتماعی کوشش اور بیانات شُروع کئے۔ آپ نہ صِرف خُود اِستقامت کے ساتھ نیکی کی دعوت عام کرتے رہے بلکہ وقتاً فوقتاً اسلامی بھائیوں کو بھی اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنے کا ذِہن دیتے رہے۔اس مدنی مقصد(Aim) کو دُنیا کے کونے کونے میں عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی بنیاد رکھی اور اس میں زندگی کے تقریباً ہر شعبے سے وابستہ لوگوں کی اصلاح کے لئے کئی شعبہ جات کو ترتیب دیا تاکہ اس شعبے سے وابستہ اسلامی بھائی لوگوں کو نمازوں کی پابندی، تقویٰ وپرہیزگاری، مُعاشرے میں رہنے سہنے کا انداز سکھا کر مُعاشرے کی اصلاح میں اہم کردار ادا کریں، آپ نے اپنے سُنَّتوں بھرے بیانات اور کتب و رسائل کے ذَریعے نیکی کی دعوت کی خُوب خُوب دُھومیں مچائیں۔ آپ کی عام فہم، تاثیر کُن تحریر اور سُنَّتوں بھرے بیانات کی بَرَکت سے لاکھوں مُسلمان بالخصوص نوجوانوں کی زِندگیوں میں مدنی اِنقلاب برپا ہوگیا اور وہ جُرم و گناہ کی دُنیا کو چھوڑ کر صلوٰۃ و سُنَّت کی راہ پر گامزن ہوگئے۔ اگر ہم بھی نیکی کی دعوت دینے اور دوسروں کو بُرائی سے روکنے کا ذِہن رکھتے ہیں اور اپنے مُعاشرے کو امن و سکون کا گہوارہ بنانا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے، دوسروں کو بھی اس سے وابستہ کیجئے، خود بھی مدنی انعامات کے عامل بنئے ، دوسروں کو بھی بنائیے، خود بھی ہر ماہ تین(3) دن کے مدنی قافلے میں سفر کیجئے دوسروں کو بھی سفر کروائیے۔

مُعاشرے کی اصلاح سے سرشار امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مُریدین ومُحِبِّین و تمام عاشقانِ رسول کو سُنّتوں کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے جو مدنی انعامات عطا فرمائے ہیں، ان میں

مدنی انعام نمبر 61 میں ہے: کیا اِس ماہ آپ کی انفرادی کوشش سے کم از کم ایک اسلامی بھائی نے مدنی قافلے میں سفر کیا؟ اور کم از کم ایک نے مدنی انعامات کا رسالہ جمع کروایا؟

دے جذبہ "مَدنی اِنعامات" کا تُو　　　　کرم بہرِ شَہِ کَرب و بلا ہو

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3) مُعاشرے کے مختلف گناہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کے شروع میں جیسے ہم نے سُنا کہ معاشرہ فرد سے بنتا ہے، اگر ہر ایک فرد اپنی اصلاح کی کوشش میں لگ جائے تو معاشرہ خود بخود اچھا ہوتا چلا جائے گا۔ مُعاشرے میں پائے جانے والے گناہوں میں سے ایک **غیبت** بھی ہے جو مُعاشرے کی تباہی کا سبب بن رہی ہے۔

غیبت کی تعریف: انسان کے کسی ایسے عیب کا ذِکر کرنا، جو اس میں موجود ہو **غیبت** کہلاتا ہے۔ غیبت کی نحوست میں سے ہے کہ یہ بُرے خاتمے کا سبب ہے، بکثرت غیبت کرنے والے کی دُعا قَبول نہیں ہوتی، غیبت سے نَماز روزے کی نُورانیَّت چلی جاتی ہے، غیبت کی نحوست کا اَندازہ اس فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بھی لگایا جا سکتا ہے ارشاد فرمایا: اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت بدکاری سے بڑا گناہ ہے۔ (الترغیب والترھیب، ۳/ ۳۳۱، حدیث: ۲۴) اسی طرح **چغلی** کا بھی مُعاشرے کی تباہی میں بڑا کردار ہے۔ اس کے سبب بھی گھروں کی بربادی، آپس میں رنجشیں اور بغض و کینہ پرورش پاتا ہے نیز ایسے شخص کو اللہ پاک بھی پسند نہیں فرماتا۔

چغلی کی تعریف: لوگوں میں فساد کروانے کے لئے اُن کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانا **چغلی**

کہلاتا ہے۔(شرح مسلم للنووی، ۱۱۲/۲) حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ **اللہ** پاک کے نیک بندے وہ ہیں جنہیں دیکھیں تو **اللہ** پاک یاد آجائے اور **اللہ** پاک کے بُرے بندے وہ ہیں جو چُغل خوری کرتے، دوستوں میں جدائی ڈالتے اور نیک لوگوں کے عیب(Defect) تلاش کرتے ہیں۔(مسند احمد، ۲۹۱/۶، حدیث ۱۸۰۲۰) چغلی کی طرح **گالی گلوچ** بھی ہمارے مُعاشرے میں بڑھتے ہوئے بُرے کاموں میں سے ایک ہے، اس سے بھی فتنہ وفساد جنم لیتے مثلاً آپس میں نفرتیں جنم لیتی ہیں، خون ریزیاں، لڑائیاں اور بہت سی تباہ کاریاں رونما ہوتی ہیں۔ نبیِّ کریم ،رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **"مسلمان کو گالی دینا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔"**(الترغیب والترھیب،کتاب الادب ،، ۳۱۱/۳، الحدیث:۴۲۶۳)اسی طرح **حسد** بھی نہایت بُری خصلت اور گناہِ عظیم کے ساتھ ساتھ مُعاشرے کو خراب کردینے والا کام ہے۔

حسد کی تعریف: کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر تمنّا کرنا کہ کاش!اِس سے یہ نعمت چِھن کر مجھے حاصِل ہو جائے **حسد** کہلاتا ہے۔(بُرے خاتمے کے اسباب، ص۱۳ ملخصاً) حسد کرنے والے کی ساری زِندگی جلن اور گُھٹن کی آگ میں جلتی رہتی ہے اور اسے چین وسکون نصیب نہیں ہوتا، حسد نیکیوں کو اس طرح کھاجاتا ہے، جیسے آگ لکڑی کو۔ یونہی تکبُّر(Arrogance) کو دیکھا جائے تو اس کے سبب اللہ پاک اور رسولِ اکرم، نبیِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی، مخلوق کی بیزاری، میدانِ محشر میں ذِلّت ورُسوائی، رَبّ کی رحمت اور اِنعاماتِ جنّت سے محرومی اور جہنّم کا حقدار بننے جیسے بڑے بڑے نُقصانات کا سامنا ہو سکتا ہے۔

تکبُّر کی تعریف: خود کو افضل دوسروں کو حقیر جاننے کا نام **تکبر** ہے۔(تکبر، ص۱۶)

نبیِ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا بھی

تَکَبُّر ہو گا وہ جنّت میں داخل نہ ہو گا۔ (مسلم،کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ، الحدیث:۲۶۶،ص ۶۱)

کس کی نافرمانی کرتے ہو

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے یہ گُناہ مُعاشرے میں کیسی کیسی بُرائیوں کو جَنم دیتے ہیں۔ لہٰذا گُناہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس سے بچنے ہی میں عافیت ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا بلال بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: گُناہ کے چھوٹا ہونے کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ تم کس کی نافرمانی کر رہے ہو۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمة فی تعریف الکبیرة، خاتمة فی التحذیر۔۔الخ، ۱/۲۷) لہٰذا پہلی بات تو یہ ہے کہ اتنا علم ہو کہ بندہ **ظاہری و باطنی گناہوں** کو جان سکے۔ ظاہری و باطنی گناہوں کی ضروری **معلومات** ہونا بھی فرائض و لازم علوم میں سے ہے ۔ دیگر لازم علوم کی طرح ان کی بھی **معلومات** ہونا لازم ہے۔ مزید اگر گُناہ کا اِرادہ کرتے وَقْت ہماری یہ مدنی سوچ بن جائے کہ میں جس رَبِّ کریم کی نافرمانی کر رہا ہوں وہ تو مجھے ہر وَقْت ہر حال میں دیکھ رہا ہے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ! اس طرح کافی حد تک گُناہوں سے چھٹکارا نصیب ہو جائے گا۔ گُناہوں سے نَفْرت کرنے اور چُھٹکارا پانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ کسی اچھے ماحول سے وابستہ ہونا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج کے اس پُرفِتَن دَور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول، اللہ پاک کی عظیم نعمت ہے۔ آپ بھی اس مہکے مہکے مُشکبار مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ! دُنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل ہوں گی۔

دعوتِ اسلامی اور مُعاشرے کی اصلاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دَعْوتِ اِسلامی اِصْلاحِ اُمَّت و اصلاحِ معاشرہ کے لئے ہر دَم کوشاں ہے۔ اِس تحریک سے وابَستہ بعض مُبَلِّغِیْن اَشْکبار آنکھوں اور عاجِزی و اِنْکِساری کے

ساتھ نیکی کی دَعْوَت دے کر بگڑے ہوئے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کا سبب بنتے ہیں۔ یقیناً اِن جیسے مُخْلِص مُبَلِّغِیْن کی اِنْفِرادی و اِجتِماعی کوششوں کا ہی تو صَدَقَہ ہے کہ آج مُعاشرے میں سُنَّتوں کی مدنی بَہاریں عام ہیں، کَل تک جو کُفر کی تارِیکیوں میں بَھٹک رہے تھے، مُعاشرے کے نَاسُور سمجھے جاتے تھے، وَالِدَین کے نافرمان تھے، فیشن (Fashion) کے شیدائی تھے، بد عقیدہ، گُلوکار و فنکار تھے، حَرام خوری اور عِشْقِ مَجازی کی آفت میں گِرِفتار تھے، اَلْغَرَض طرح طرح کے گُناہوں کی دَلدَل میں دَھنسے ہوئے تھے، مگر جب اِصْلاحِ اُمَّت کا دَرد رکھنے والے مُخْلِص مُبَلِّغِیْنِ دعوتِ اِسلامی نے خَوْفِ خُدا میں ڈُوب کر اُنہیں فِکْرِ آخِرت پر مَبْنی نیکی کی دَعْوَت پیش کی تو اُن کے دل نَرم پڑ گئے اور وہ بھی دعوتِ اِسلامی سے وابَستہ ہو کر سُنَّتوں کی دُھو میں مَچانے والے بن گئے۔

تم کو کچھ معلوم ہے یارو! مجھے دعوتِ اسلامی سے کیوں پیار ہے
ہے کرم اس پر خدائے پاک کا دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
اس پہ ہے نَظرِ کرم سرکار کی دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
بے عدد کافر مسلماں ہو گئے دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
بے نمازی بھی نمازی ہو گئے دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
چور ڈاکو آئے اور تائب ہوئے دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
اور شرابی آئے تائب ہو گئے دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
سُنَّتوں کی ہر طرف آئی بہار دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدار رسالت، شَہَنْشاہِ نبوت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمع بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔(مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث:۱۷۵)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

انگوٹھی پہننے کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے"**163 مدنی پھول**"سے انگوٹھی پہننے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں: مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ سلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ (بُخاری ج۴ ص۶۷ حدیث ۵۸۶۳) (نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زَیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا۔ اسی طرح بچوں کے ہاتھ پاؤں میں بلا ضرورت مہندی لگانا ناجائز ہے۔ عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگا سکتی ہے، مگر لڑکے کو لگائے گی تو گنہگار ہو گی۔(بہارِ شریعت، ۳/۴۲۸، دُرِّ مُختار ورَدُّالْمُحتار، ۹/۵۹۸) بچیوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانے میں حرج نہیں۔ لوہے کی انگوٹھی جَہَنَّمیوں کا زیور ہے۔(ترمذی ج۳ ص۳۰۵ حدیث ۱۷۹۲) مرد کیلئے وہی انگوٹھی جائز ہے جو مردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے ناجائز

ہے۔(رَدُّالمُحتار،۹/۵۹۷) بِغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے۔ حروفِ مقطعات (مُ۔ قٓ۔ طٰ۔ عا‌ت) کی انگوٹھی پہننا جائز ہے (جب کہ اس میں نگینہ اور دیگر شرائط بھی پائی جاتی ہوں) مگر حروفِ مقطعات والی انگوٹھی بغیر وُضو پہننا اور چھونا یا مصافحے کے وقت ہاتھ ملانے والے کا اس انگوٹھی کو بے وضو چھو جانا جائز نہیں۔ اِسی طرح مردوں کے لیے ایک سے زیادہ (جائز والی) انگوٹھی پہننا یا (ایک یا زیادہ) چھلّے پہننا بھی ناجائز ہے کہ یہ (چھلّا) انگوٹھی نہیں۔ عورتیں چھلے پہن سکتی ہیں۔(بہارِ شریعت،۳/۴۲۸) چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ (یعنی نگینے) کی کہ وَزن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے، ہاں تکبُّر یا زنانہ پن کا سنگار (یعنی لیڈیز اسٹائل کی ٹِیپ ٹاپ) یا اور کوئی مذموم (یعنی قابلِ مذمّت) نیّت میں ہو تو ایک انگوٹھی (ہی) کیا اِس نیّت سے (تو) اچّھے کپڑے پہننے بھی جائز نہیں۔(فتاوٰی رضویہ،۲۲/۱۴۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمایئے سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو   لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس پر دس(10) رَحمتیں نازِل فرمائے گا، اُس کے دس(10) دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس(10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس(10) گناہ مٹا دے گا۔[1]

---

1 ۔۔۔ سنن کبریٰ، کتاب عمل الیوم ۔۔۔ الخ، باب ثواب الصلاۃ ۔۔۔ الخ، ۶/ ۲۱، حدیث: ۹۸۹۲

میری زبان تَر رہے ذِکر و دُرُود سے　بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مدنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ آج کے بیان میں ہم **"خود کُشی کے اسباب"** کے متعلق سُنیں گے۔ خود کشی کے بنیادی طور پر چار (4) اسباب ہیں۔ (۱) دِین سے دُوری، (۲) مُعاشی پریشانیاں، (۳) مایُوسی اور (۴) گھریلو ناچاقیاں۔ آج ہم انہی سے متعلق سنیں گے۔ ان اسباب کے کیا علاج ہیں؟ یہ بھی سنیں گے۔ ضمناً اور مزید کئی مدنی پھول بھی سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ پورا بیان

---

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سنیئے، اِنْ شَآءَ اللہ ڈھیروں معلومات حاصل ہوں گی۔

آیئے سب سے پہلے ایک عبرت آموز حکایت سنتے ہیں:

بے مثال بہادر

بخاری شریف میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک شخص جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا، رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کے بارے میں فرمایا: یہ دوزخی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب ہم قِتال (یعنی لڑنے) میں مشغول ہوئے تو وہ شخص بہُت شدّت سے لڑا اور اُسے زخم لگ گیا۔ کسی نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس کے بارے میں آپ نے کچھ دیر پہلے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے، وہ آج بڑی بہادری سے لڑا ہے اور مر گیا ہے۔ تو رسولِ خدا، مکی مدنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: وہ جہنّم میں گیا۔ قریب تھا کہ بعض لوگ شک میں پڑ جاتے کہ اتنے میں کسی نے کہا: وہ مرا نہیں تھا بلکہ اُسے شدید زخم لگا تھا اور جب رات ہوئی تو اُس نے اُس زخم کی تکلیف پر صبر نہ کیا اور خود کُشی کرلی۔ جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اس بات کی خبر دی گئی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اَللہُ اَکْبَر! ''میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ پاک کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں، پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو ایک اعلان کرنے کا حکم فرمایا تو حضرتِ بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے لوگوں میں اِعلان فرمادیا کہ ''جنّت میں صِرف مسلمان داخِل ہوگا اور بے شک اللہ پاک اِس دِین کی تائید کسی فاجِر آدمی سے (بھی) کروا دیتا ہے۔ (بُخارِی، کتاب الجهاد السیر، باب ان اللہ یؤید الدین بالرجل الفاجر، ۲/۳۲۸، حدیث: ۳۰۶۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا وہ شخص جو بڑی بہادری سے لڑا، شدید

زخمی ہوا اور زخموں کی تکلیف نہ سہتے ہوئے اپنی جان لے بیٹھا، اس واقعے میں ہمارے لیے کئی مدنی پھول ہیں۔

ایک مدنی پھول تو یہ ملا کہ ہمارے آقا، مدینے والے داتا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی عطا سے علمِ غیب جانتے ہیں، جبھی اس شخص کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ وہ جہنّمی ہے۔ امام نَوَوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یاتو اسے اس لیے جہنمی فرمایا کہ **خود کشی** گناہ ہے اور وہ شَخْص جہنم میں اپنے گناہ کی سزا بُھگت کر جنت میں جائے گا۔ جبکہ ایک قول یہ بھی ہے کہ خود کُشی کرنے والا یہ شخص مُنافِق تھا۔ (شرحِ مُسلم لِلنَّوَوِی ۱/۱۲۳، الجزء الثانی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس روایت سے ایک مدنی پھول یہ بھی ملا کہ بظاہِر کوئی کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو، بھلے اس کے دن روزے میں اور راتیں عبادت میں گزرتی ہوں، کتنی ہی عبادت ورِیاضت کرنے والا ہو، دینِ متین کی خوب تبلیغ و خدمت کرنے والا ہو، لیکن اگر دل میں میٹھے مصطفٰے کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی دُشمنی ہو تو نیکیوں اور عبادت کی کوئی حقیقت نہیں اور یہ بھی پتا چلا کہ اعمال میں خاتِمے کا مکمَّل عمل دَخل ہے۔ چُنانچہ ”مُسندِ امام احمد بن حنبل“ میں ہے: **اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْم** یعنی اعمال کا دارومدار خاتِمے پر ہے۔ (مسند احمد، ۸/۴۳۴، حدیث ۲۲۸۹۸)

خود کشی کی تعریف و حکم:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنے ہاتھوں سے خود کو موت کے گھاٹ اُتار دینا **خود کشی** کہلاتا ہے۔ خود کُشی گناہِ کبیرہ حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ یہ جسم اللہ پاک کی نعمت ہے، صحیح سلامت اعضا اللہ پاک کی نعمت ہیں، دھڑکتا ہوا دل اللہ پاک کی نعمت ہے اور چلتا ہوا سانس

بھی اللہ پاک کی نعمت ہے۔ ان نعمتوں کی حِفَاظَت کرنا بہت ضروری ہے، جبکہ خُودکشی کرکے اپنی جان کو ضائع کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ پاک پارہ 5 سُوْرَۃُالنِّسا آیت نمبر 29 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا (پ۵،النساء:۲۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے

صدر الافاضل سیِّد محمد نعیم الدّین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "خَزائِنُ العِرفان" میں اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت سے خودکُشی کی حُرمَت ثابِت ہوتی ہے (یعنی یہ ثابت ہوا کہ خودکشی کرنا حرام ہے)

خودکشی کا بڑھتا ہوا رجحان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خودکشی بُزدلی اور کم ہمتی کی دلیل ہے۔ افسوس! آج کل خودکُشی کا رُجحان (رُج۔حان) بڑھتا چلا جارہا ہے۔ "ایک میڈیکل سینٹر" کے فراہَم کردہ اَعداد و شُمار کے مطابق 1985ء میں 35 افراد نے خودکُشی کی تھی اور اس کی تعداد بڑھتے بڑھتے نوبت یہاں تک پہنچی کہ 2003ء میں 930 افراد نے خودکُشی کی۔ ان وارداتوں کا دردناک پہلو یہ ہے کہ مرنے والوں میں زیادہ تر کی عمر 16 سے 30 سال کے درمیان تھی۔ پاکستان کے انسانی حقوق کمیشن کی رَپورٹ کے مطابِق 6 ماہ میں یعنی جنوری سے جون 2004ء کے عرصے میں 1103 افراد نے خودکُشی کی کامیاب اور ناکام کوشِشیں کیں۔ (خودکشی کا علاج، ص۹) جبکہ ایک معتبر اور بین الاقوامی ادارے کے سروے کے بعد دیئے جانے والے اعداد و شمار کے مطابق دنیا میں ہر سال تقریباً دس (10) لاکھ انسان خودکشی کرتے

ہیں، دنیا کی کُل اموات میں خودکُشی کے باعث ہونے والی اموات کی شرح ایک عشاریہ آٹھ (1.8) فی صد ہے۔ ایک سروے کے مطابق اس شرح میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔ (مختلف ویب سائٹ سے ماخوذ) گناہوں کی کثرت اور اَحوالِ آخِرت کے مُعاملے میں جَہالت کے سبب ہمارے وطنِ عزیز پاکستان میں خودکُشی کا رُجحان بڑھتا ہی چلا جارہا ہے۔ ایک اخباری رَپورٹ کے مطابِق اگست 2004ء میں پاکستان میں خودکُشی کی 68 وارِداتیں ہوئیں۔ اُسی اَخبار کے مطابِق دنیا میں ہر 40 سیکنڈ میں خودکُشی کی ایک واردات ہوتی ہے۔ (خودکشی کا علاج، ص ۱۳ بتغیر)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! انسانوں سے بھری اس دنیا میں ہر چالیس (40) سیکنڈز بعد کوئی نہ کوئی بیچارہ اپنے ہاتھوں اپنی زندگی کا چراغ گُل کرلیتا ہے۔

خودکشی کیوں کی جاتی ہے؟ اس کے بنیادی اسباب کیا ہیں اور ان کا علاج کیسے ہوسکتا ہے۔ آیئے! خودکشی کے **4 بنیادی اسباب** اور ان کے علاج سے متعلق سنتے ہیں:

پہلی وجہ دِین سے دُوری

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم سب مسلمان ہیں، ہمارا دِین (دِینِ اسلام) سب سے بہتر دِین ہے۔ ہمارا دِین دنیا اور آخرت کے ہر معاملے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ مسلمانوں میں خُودکُشی کی بڑھتی ہوئی شرح کے اسباب میں سے ایک اہم اور بنیادی وجہ دِین، شریعت اور اسلام سے دُوری ہے۔ بعض وارداتیں بڑا رِقّت انگیز منظر پیش کرتی ہیں، آیئے خودکُشی کی ایسی چند خبریں سنتے ہیں:

کراچی کے ایک اخبار کی خبر کا خلاصہ ہے کہ ماں نے بیٹے کو دُولہا بنایا، بارات رخصت کی، باراتیوں نے بہت کہا ساتھ چلو مگر نہیں گئیں اور بعد میں گھر کا تمام زیور اور رقم وغیرہ کسی کے حوالے کرکے ماں

نے نَہر میں چھلانگ لگا دی اور دو دن بعد لاش ملی۔

ایک اور معروف اخبار کی خبر ہے کہ ایک باپ نے اپنی ایک بیٹی، دو بیٹوں اور ان بچوں کی امّی کو قتل کرنے کے بعد خود کُشی کر کے اپنی زندَگی کا خاتِمہ کر دیا۔

پاکستان کے اخبار کی خبر ہے کہ باپ نے غصّے میں طمانچہ مارا تو 14 سالہ لڑکے نے خود کو باتھ روم میں بند کر کے آگ لگا دی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خود کشی کی مذمت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ان واقعات پر جتنا بھی افسوس کیا جائے وہ کم ہے۔ یہ ہمارے معاشرے کے چند واقعات ہیں، اس طرح کے ہزاروں واقعات سے اخبار بھرے پڑے ہیں۔ خود کُشی کرنے والے شاید یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری جان چُھوٹ جائے گی! حالانکہ اس سے جان چُھوٹنے کے بجائے اللہ پاک کی ناراضی کی صورت میں نہایت بُری طرح پھنس جاتی ہے۔ وہ جو نفس کی شرارتوں کا شکار ہو کر ربّ کی عطا کردہ زندگی سے راہِ فرار اختیار کرتے ہیں اور اپنے ہاتھوں اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیتے ہیں، موت ان کے لیے دردناک عذاب کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ خود کشی کے ذریعے دنیا کی تکلیف سے بظاہر منہ موڑنے والے آخرت کی تکلیف میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

یاد رکھئے! زندگی ختم ہونے پر ایمان و عقائد کی سلامتی کے ساتھ آنے والی موت راحت ہی راحت ہے، ایسی موت جنّت کی طرف لے جانے کا راستہ ہے۔ ایسی موت اللہ پاک کی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ جبکہ شیطان کے وسوسوں میں مبتلا ہو کر دنیا کے بدلے آخرت کا سودا کر بیٹھنا بہت بڑی نادانی ہے۔ خود کشی پر ملنے والا عذاب ہرگز برداشت نہیں ہو سکے گا۔ آئیے! خود کشی پر ملنے والی

آخرت کی سزاؤں پر مشتمل تین (3) فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. فرمایا: جو شخص جس چیز کے ساتھ خودکُشی کرے گا، وہ جہنّم کی آگ میں اُسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔ (بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب من حلف بملة سوی ملة الاسلام ۴/ ۲۸۹، حدیث: ۶۶۵۲)
2. فرمایا: جس نے لوہے کے ہتھیار سے خودکُشی کی تو اُسے جہنّم کی آگ میں اُسی ہتھیار سے عذاب دیا جائیگا۔ (بخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قاتل النفس، ۱/ ۴۵۹، حدیث: ۱۳۶۳)
3. فرمایا: جس نے اپنا گلا گُھونٹا تو وہ جہنّم کی آگ میں اپنا گلا گھونٹتا رہے گا اور جس نے خود کو نَیزہ مارا وہ جہنّم کی آگ میں خود کو نَیزہ مارتا رہے گا۔ (بخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قاتل النفس، ۱/ ۴۶۰، حدیث: ۱۳۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دنیا تو قید خانہ ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً خودکشی کرنا گویا خود کو مصیبتوں میں پھنسانا ہے، دنیا کی مصیبتیں قابلِ برداشت ہیں جبکہ آخرت میں ملنے والی تکالیف یقیناً ناقابلِ برداشت ہیں۔ اگر خدانخواستہ کسی کو خودکُشی کرنے کے وَسوَسے آئیں تو اس کو چاہیے کہ بیان کردہ وعیدوں (عذابات) سے خود کو ڈرائے، عبرت حاصل کرے اور شیطان کے وار کو ناکام بنائے۔ اگرچہ کیسی ہی پریشانیاں ہوں صبر و رِضا کا پیکر بن کر مردانہ وار حالات کا مقابلہ کرے۔

یاد رکھئے! حدیثِ پاک میں ہے: "اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ" دنیا مؤمن کیلئے قید خانہ اور کافِر کیلئے جنّت ہے۔ مسلم، کتاب الزھد والرقاق ،باب الدنیا سجن المؤمن و جنت الکافر، ص ۱۲۱۰،

حدیث:۷۴۱۷) ظاہِر ہے قید خانے میں تکلیفیں ہی تکلیفیں ہوتی ہیں، زندگی کے اس سفر میں انسان ہمیشہ ایک جیسی حالت میں نہیں رہتا۔ کوئی دن اس کے لیے خوشخبری لے کر آتا ہے تو کوئی پیامِ غم، کبھی خوشیوں اور شادمانیوں کی بارش برستی ہے تو کبھی مصیبتوں اور پریشانیوں کی آندھیاں چلتی ہیں۔ ان آندھیوں کی زد میں کبھی انسان کی ذات آتی ہے، کبھی اس کا کاروبار آتا ہے اور کبھی اس کا گھر بار آتا ہے۔ اَلْغَرَض! مصیبتوں اور پریشانیوں سے سامنا ہوتا رہتا ہے۔اسی لئے اسلام نے مصیبتوں میں صبر اور خوشیوں میں اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کی تعلیم دی ہے۔

اللہ پاک مسلمانوں کو امتحانات میں مُبتَلا فرما کر ان کے گناہوں کو مٹاتا اور دَرَجات کو بڑھاتا ہے۔ جو مَصائب و آلام پر صَبْر کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے، وہ اللہ پاک کی رَحمتوں کے سائے میں آجاتا ہے۔ چُنانچہ پارہ2، سورۃُ الْبَقَرۃ آیت نمبر 155 تا157 میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَۙ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ۫ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ﴿۱۵۷﴾

(پ۲، البقرۃ:۱۵۷،۱۵۶،۱۵۵)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا یہ لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی دُرودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں۔

آیئے! اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کرتے ہیں:

مُشکِلوں میں دے صَبر کی تَوفیق　　　اپنے غم میں فقط گُھلا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ۸۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! قرآنِ پاک یہ فرمارہا ہے کہ اللہ پاک مصیبتیں دے کر آزماتا ہے۔ اب جس نے ان میں بے صبری کا مظاہرہ کیا، شور شرابا کیا، ناشکری کے کَلِمات زَبان سے ادا کئے یا بیزار ہو کر مَعَاذَاللہ خودکُشی کی راہ لی، وہ اِس اِمتحان میں بُری طرح ناکام ہو کر پہلے سے کروڑہا کروڑ گُنا زائد مصیبتوں کا سزاوار ہو گیا۔ بے صبری کرنے سے مصیبت تو جانے سے رہی، اُلٹا صَبْر کے ذَرِیعے ہاتھ آنے والا عظیمُ الشّان ثواب بھی ضائع ہو جاتا ہے جو کہ بذاتِ خود ایک بہُت بڑی مصیبت ہے۔ اس لیے صَبْر سے کام لینا چاہئے۔

حدیثِ پاک میں مومن کی صفت یہ بیان ہوئی ہے کہ اسے خوشی پہنچتی ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے۔ (مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب المؤمن امرہ کلہ خیر، ص ۱۲۲۲، حدیث: ۷۵۰۰)

صبر کا مفہوم اور اس کی برکتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ☆یقیناً صبر میں خیر ہی خیر ہے۔ ☆صبر دنیا کے غموں سے پناہ دینے والی صفت ہے۔ ☆صبر اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنے کا نام ہے۔ ☆صبر گناہوں سے خود کو بچانے کا نام ہے۔ ☆صبر قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ ☆صَبْر دِین کی سرداری ملنے کا سبب ہے۔ ☆صَبْر اللہ پاک کی طرف سے بہترین اور بے حساب اجر پانے کا ذریعہ ہے۔ ☆صَبْر کرنے سے مددِ الٰہی بندے کے شاملِ حال ہوتی ہے۔ ☆صَبْر کرنے پر اللہ پاک کی رحمتیں نصیب ہوتی ہیں۔ ☆صَبْر سے دنیا بھی بہتر ہوتی ہے، آخرت بھی سنور جاتی ہے۔ ☆ربِّ کریم نے قرآنِ مجید میں نوّے (90) سے زیادہ مقامات پر صبر کا ذِکر فرمایا ہے اور اکثر درجات اور بھلائیوں کو صبر سے منسوب کیا ہے اور انہیں صبر کا

پھل قرار دیا ہے اور صابروں (یعنی صبر کرنے والوں) کے لئے ایسے انعامات رکھے ہیں جو کسی اور کے لئے نہیں رکھے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص۴۹۹) ☆عبادات میں سے صبر ہی ہے جس کی نسبت اللہ پاک نے اپنی طرف فرمائی ہے اور صابرین کے ساتھ ہونے کا بھی وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَاصْبِرُوْاؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَۚ(۴۶) ترجمۂ کنزُالایمان: اور صبر کرو بیشک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔ (پ۱۰، الانفال:۴۶)

صبر اور ہمارا معاشرہ

افسوس! آج ہم صبر سے بہت دُور ہو چکے ہیں، شاید یہی وجہ ہے کہ ایک تعداد ڈِپریشن (Dipration) یعنی ذہنی دباؤ کا شکار ہے۔ صبر کا دامن چھوڑ بیٹھنے کا ہی نتیجہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں بلڈ پریشر جیسا مُہلِک (یعنی ہلاک کرنے والا) مرض بھی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ صبر سے دُوری کی وجہ سے بعض انتہائی غُصیلے اور جذباتی بد نصیب اَفراد گھریلو جھگڑوں، تنگدستیوں، قرضداریوں، بیماریوں، مصیبتوں، کاروباری پریشانیوں اور شادی میں رُکاوٹوں یا اِمتحان میں ناکامیوں وغیرہ کے سبب پیدا ہونے والے ذِہنی دباؤ (Dipration) کے باعث خود کُشی کر ڈالتے ہیں۔ خود کشی اور دیگر کئی گناہوں سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ صبر کی عادت اپنانا ہے۔ آیئے! صبر کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے خود کو بچانے کے لیے صبر کی فضیلت پر 2 احادیثِ مبارکہ سنتے ہیں:

(1) رَسُوْلُ الله، مکی مدنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: جب میں بندۂ مؤمن کی دنیا کی پیاری چیز لے لوں پھر وہ صبر کرے تو اس کی جزا جنّت کے سوا کچھ نہیں۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب العمل الذی یبتغی به وجه الله، ۴/۲۲۵، حدیث: ۶۴۲۴)

(2) فرمایا: جس نے مصیبت پر صَبْر کیا یہاں تک کہ اس (مصیبت) کو اچّھے صَبْر کے ساتھ لوٹا دیا، اللہ

پاک اس کے لئے تین سو(300) دَرَجات لکھے گا، ہر ایک دَرَجہ کے درمیان زمین و آسمان کا فاصِلہ ہو گا۔(اَلْجَامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوْطِیّ، ص۷ ۳۱حدیث:۵۱۳۷)

چُپ رہسیں تاں موتی مِلسن، صَبر کرِیں تاں ہیرے

پاگلاں وانگوں رَولا پاویں ناں موتی ناں ہیرے

مختصر وضاحت: خاموشی اختیار کرو گے تو موتی نصیب ہوں گے اور اگر صبر سے کام لو گے تو بدلے میں ہیرے ملیں گے۔ نادانوں اور بے وقوفوں کی طرح شور مچادیا تو نہ موتی ملیں گے اور نہ ہی ہیرے نصیب ہوں گے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صبر کی عادت بنانے کے لیے ضروری ہے کہ غُصّے کی عادت کو ختم کیا جائے۔ غصّہ ہی وہ مرض ہے جو بندے کو صبر اور اس کے اجر سے محروم کر دیتا ہے۔ اس لیے اگر کوئی بات ہمیں بُری لگے یا ہماری طبیعت کے خلاف کوئی کام ہو جائے تو غُصّے میں آنے یا انتقامی کاروائی کا سوچنے کے بجائے مدنی انعام نمبر 28 پر عمل کرتے ہوئے شیطان کے وار کو ناکام بنانے کا ذہن بنانا چاہیے۔ آیئے! مدنی انعام نمبر 28 سنتے اور اس پر عمل کی نیت کرتے ہیں۔

چنانچہ، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی انعام نمبر 28 میں فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ سادھ کر غصّہ کا علاج فرمایا یا بول پڑے؟ نیز دَرگُزر سے کام لیا یا اِنتقام (یعنی بدلہ لینے) کا موقع ڈُھونڈتے رہے؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خودکُشی کی دوسری وجہ "معاشی پریشانیاں"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خودکشی کی طرف لے جانے والے کئی اسباب میں

سے دوسرا بنیادی سبب **مُعاشی پریشانیاں** ہیں، بے روزگاری یا قرضداری سے تنگ آکر بھی بعض لوگ خودکُشی کی راہ لیتے ہیں۔ آسائشوں، عُمدہ غذاؤں، شادِیوں وغیرہ کے موقعوں پر فُضول خرچیوں، گھر کی سجاوٹوں، مہنگے مہنگے کپڑوں، گاڑیوں وغیرہ کیلئے زِیادہ سے زِیادہ رقم کی طلب اور بَہُت بڑا سرمایہ دار بن جانے کے سنہرے خواب بھی خودکُشی کے اسباب ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ "**مال**" انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ایک ہے۔ جب تک بقدرِ ضرورت مال میسر رہے، زندگی مسکراتی ہوئی گزرتی ہے، لیکن جب جیب خالی ہونے لگے اور طلوع ہونے والا سورج ایک نیا خرچہ لئے نمودار ہو تو زندگی کی گاڑی کا پہیہ رکنے لگتا ہے۔ ایسے میں کبھی تکمیلِ ضروریات کے لئے قرض جیسے کانٹے دار درخت تلے بھی پناہ لینی پڑتی ہے۔ (یعنی ضروریات پوری کرنے کے لیے قرض کا بوجھ اُٹھانا پڑتا ہے) پھر یہ درخت اپنی جڑیں پھیلا کر اس طرح سے مضبوط کرتا ہے کہ بعض کمزور ذہن کے مالک افراد خود سوزی اور خودکشی کی طرف مائل ہونے لگتے ہیں۔ بچوں کے اسکول اور ٹیوشنز کی بھاری بھاری فیسیں، گھر کے بڑھتے ہوئے اخراجات، بجلی اور گیس کے بلز، مالک مکان اور قرض خواہوں کے تقاضے، گھر والوں کے نت نئے مطالبات اور لمبی چوڑی فرمائشیں کبھی بندے کو ایسے بند کمرے میں دھکیل دیتی ہیں کہ جہاں نجات صرف خُودکشی کی صورت میں دکھائی دے رہی ہوتی ہے۔

فکرِ معاش کا علاج قناعت ہے

اگر رَہنے سَہنے، کھانے پینے وغیرہ میں حقیقی سادَگی اپنانے کا مَدَنی ذِہن بن جائے تو قلیل آمَدَنی پر گزارہ کرنا ممکن ہے اور اس سبب سے شاید کوئی بھی مسلمان خودکُشی جیسا حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام نہ کرے۔ یاد رکھئے! انسانی خواہشات سمندر سے زیادہ گہری اور زمین و آسمان سے زیادہ وسعت رکھتی ہیں۔ خوش نصیب ہیں، وہ لوگ جو اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے قناعت کا ذہن بناتے ہیں

اوراپنی خواہشات کو قابو کرکے پر سُکون زندگی گزارتے ہیں۔ ☆قناعت اعلیٰ ترین انسانی صفات میں سے ایک بہت پیاری صفت ہے، ☆قناعت اطمینان اور تسلی کا سرچشمہ ہے، ☆قناعت ایک ایسا خزانہ ہے جو بندے کو دوسروں کی امداد لینے سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ ☆قناعت ایک ایسی دولت ہے جو کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی بندے کو دوسروں کی محتاجی سے بے پروا کر دیتی ہے۔ ☆قناعت حرص کی آلودگی اور لالچ کے جال سے بچنے کا بہترین ہتھیار ہے۔ ☆قناعت ایک ایسی صفت ہے جو بندے میں خودداری اور خوداعتمادی کو پیدا کرتی ہے۔ ☆قناعت اِنْسان کی بلند ہمتی، عالی سوچ، بُزرگی، تقویٰ اور صبر کی علامت بنتی ہے۔ ☆قناعت کی اَہمیَّت جاننے کے لیے اتنا کافی ہے کہ اللہ پاک اپنے نیک اور مُقرَّب بندوں کو ہی یہ پاکیزہ خَصلت (Habit) اور عادت عطا فرماتا ہے۔ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اوراولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی مبارک زِندگیاں، قناعت کے مدنی پھول چننے کے لیے ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں۔

مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا، بے کسوں کے آسرا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ساری زندگی **صبر و قناعت** سے بھری ہوئی ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طیبہ میں کہیں بھی آرام، عیش اور راحت کا سامان نظر نہیں آتا اور نہ کبھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان چیزوں کے حُصُول کی کوشش کی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالِ غنیمت پر مُشتمل بڑے بڑے خزانے ملتے، مگر آپ وہ سب مسلمانوں میں تقسیم فرما دیتے، صحابیِ رسول، حضرت سَیِّدُنا اَبُو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ ہر عیب سے پاک نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر والوں نے تین(3) دن تک کبھی بھی پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دنیا سے تشریف لے گئے۔(بخاری،کتاب

الاطعمہ، باب وقول اللہ تعالی: کلوا۔۔۔الخ، ۳/ ۵۲۰، حدیث: ۵۳۷۴)

دوجہاں کے سردار ہونے کے باوجود سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چٹائی پر آرام فرماتے، سرِ انور رکھنے کیلئے کھجور کی چھال بھرا ہوا چمڑے کا تکیہ استعمال فرماتے۔(المواھب اللدنیہ مع شرح الزرقانی، تکمیل، ج۵، ص:۹۶، ملخصاً) کبھی لذیذ اور پُر تکلف کھانوں کی خواہش ہی نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ کبھی آپ نے چپاتی نہیں کھائی، جَو کی موٹی موٹی روٹیاں اکثر غذا میں استعمال فرماتے۔ (سیرتِ مُصطفےٰ، ص:۵۸۵، ۵۸۶ ملخصاً)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ **قناعتِ مُصطفیٰ** کو نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اُس شِکم کی قَناعت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۰۴)

اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوجہاں کے خزانوں کا مالک ہونے کے باوجود قناعت سے بھرپور زندگی بسر فرمائی، ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اپنے مکی آقا، مدنی داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ قدم پر چلیں، اِنہی کی اتباع کریں اور قناعت کرنے والے بنیں۔ قناعت کے کئی **دُنیوی و اُخروی فوائد** ہیں، آئیے! یہ فوائد سُننے سے پہلے "قناعت" کی تعریف سُنتے ہیں کہ "قناعت" کہتے کسے ہیں؟

قناعت کی تعریف: خدا کی تقسیم پر راضی رہنا یا جو کچھ مل جائے اُسی پر اِکتفا کرنا **قناعت** ہے۔(چڑیا اور اندھا سانپ، ص۸ بتغیر)۔ قناعت کے بہت سے فوائد ہیں، آئیے! چند ایک سنتے ہیں:

قناعت کے فوائد اور اتباعِ خواہشات کے نقصانات:

1) قناعت دل سے دنیا کی مَحَبَّت ختم کر دیتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی کرنے والا، دُنیا کی مَحَبَّت میں گرفتار ہوتا چلا جاتا ہے اور دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھتا ہے، جو کہ دِین کے لیے زہرِ قاتل ہے۔

2) قناعت کرنے والا اَسباب سے زیادہ خالقِ اسباب پر نظر رکھتا ہے، اس طرح وہ غیروں کی مُحتاجی سے بچ جاتا ہے۔ جبکہ قَناعت سے عاری شخص اسباب پر نظریں جما کر اِنہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھتا ہے، اسی طرح وہ لوگوں سے اُمیدیں باندھتا اور ان سے توقعات وابستہ کرلیتا ہے۔

3) قناعت انسان کو خواہشات کا پیروکار بننے سے بچالیتی ہے اور اس کی برکت سے زندگی سُکون اور اطمینان (Satisfaction) سے بسر ہوتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی بے سکونی اور ذہنی دباؤ کو جنم دیتی ہے۔

4) سب سے بڑھ کر قناعت کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اُس شخص کے لیے خوشخبری ہے، جو اسلام کی ہدایت پائے اور اس کی روزی بقدرِ ضرورت ہو اور وہ اس پر قناعت کرے۔ (ترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء فی الكفاف والصبر عليه، ۴/۱۵۶، حدیث: ۲۳۵۵)

رہیں سب شاد گھر والے شَہا تھوڑی سی روزی پر
عَطا ہو دَوْلتِ صَبْر و قناعَت یَارَسُوْلَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم قناعت سے بہت دُور ہوتے جارہے ہیں، شاید اسی لئے تنگیِ رزق کی شکایت بہت عام ہے، اسی طرح معاشرے میں رِشوت، دھوکہ دہی اور لُوٹ مار کا بڑھتا ہوا رجحان بھی قناعت سے دُوری کی چغلی کھا رہا ہے۔ غربت، افلاس اور بیروزگاری سے تنگ

آکر خودکشی اور خودسوزی کے واقعات کی وجہ سے ہمارا معاشرہ آئے دن اخبارات کی زینت بنتا ہے، معاشرے کی اس بدترین صورت کی بہت بڑی وجہ قناعت کو عملاً نہ اپنانا بھی ہے۔اس لئے قناعت کو اپنا شیوہ بنایئے، ایسا کرنے سے سکون واطمینان کے ساتھ سعادت مندی آپ کا استقبال کرے گی۔ کیونکہ قناعت تنگدستی کی حالت میں خود کو سنبھالے رکھنے کا بہترین سہارا ہے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　　صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "صَدائے مدینہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قناعت کی دولت پانے اور دیگر نیک کاموں پر عمل کا جذبہ بڑھانے کے لئے عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"صدائے مدینہ"** لگانا بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو **" صَدائے مدینہ"** لگانا کہتے ہیں۔ اِس مدنی کام کا رِسالہ بنام **"صدائے مدینہ"** بھی منظرِ عام پر آچکا ہے۔ اِس کا مطالعہ کیجئے اوراس میں دیئے گئے طریقۂ کار کے مطابق اس مدنی کام کو خوب بڑھانے کی کوشش بھی کیجئے۔

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰه **"صدائے مدینہ"** کی برکت سے نمازِ تہجد کی سعادت مل سکتی ہے۔ ☆ **"صدائے مدینہ"** کی برکت سے نماز کی حفاظت ہوتی ہے۔ ☆ **"صدائے مدینہ"** کی برکت سے مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ ☆ **"صدائے مدینہ"** کی برکت سے **"نیکی کی دعوت"** دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔ ☆ **"صدائے مدینہ"** کی برکت سے دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور تشہیر ہوگی۔ ☆ **"صدائے مدینہ"** لگانے والا باربار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا

دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں، اس کے حق میں بھی قبول ہوں گی۔ ☆**"صدائے مدینہ"** میں پیدل چلنے کی برکت سے صحت بھی اچھی ہو گی۔ ☆**"صدائے مدینہ"** لگانا مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانا ہے اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ مصطفےٰ ہے، مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ حیدری و سُنّتِ فاروقی ہے، چنانچہ

اَمِیْرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔(طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳ مفہوماً) آیئے! بطورِ ترغیب صدائے مدینہ لگانے کی ایک مَدَنی بہار سنئے اور جھومئے، چنانچہ

صدائے مدینہ کی بَرَکت سے فَیْضانِ مدینہ کیلئے زمین مل گئی

ایک اسلامی بھائی عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دَعْوَتِ اِسْلامی کے مَدَنی قافلے کے ساتھ ایک شہر میں گئے، اَذانِ فَجْر کے بعد وہ صدائے مدینہ لگاتے جارہے تھے کہ اچانک ایک گھر سے ایک ماڈرن نوجوان ان کے ساتھ شامِل ہوا اور اُس نے فَجْر کی نَماز مَسْجِد میں باجَماعَت ادا کی۔ بعد میں اُس نوجوان کے والِد مَدَنی قافلے والے عاشقانِ رسول سے ملنے آئے۔ یہ صاحِبِ ثَرْوَت تھے۔ انہوں نے آکر بتایا کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے ان کا نافرمان ماڈرن (Modern) بے نَمازی بیٹا پنج وقتہ نَماز پڑھنے لگا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس ماڈرن نوجوان کے والِد نے مُتَاَثِّر ہو کر اُس شہر میں مَدَنی مرکز فَیْضانِ مدینہ کے لیے زمین عطیہ کر دی۔

لگا فَجْر میں بھائی گھر گھر پہ جاکر ذرا دل لگا کر "صدائے مدینہ"

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۶۹)

تیسری وجہ "مایوسی"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خودکشی کی ایک اور بنیادی وجہ "**مایوسی**" بھی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ عام طور پر انسان کو سب سے زیادہ عزیز اپنی جان ہوتی ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ "جان ہے تو جہان ہے" لیکن اگر گردشِ حالات (یعنی حالات کمزور ہونے) کی وجہ سے زندگی وبالِ جان بن جائے اور اُمید کی کوئی روشن کِرن دکھائی نہ دے تو ایک عام آدمی کی قوتِ برداشت جواب دینے لگتی ہے اور اسے زندگی سے راہِ فرار اختیار کرنے کے علاوہ اور کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔

یاد رکھئے! مایوسی بھی خودکشی کی طرف لے جاتی ہے۔ حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں، مگر امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹنا چاہیے۔ ایک آدھا بھرا ہوا گلاس میز پر رکھا ہو تو ایک اچھی امید والے شَخْص کو وہ آدھا بھرا ہوا نظر آئے گا جبکہ ایک مایوس شَخْص کو یہی گلاس آدھا خالی دکھائی دیتا ہے۔ امید اور نا امیدی میں سوچ کا فرق ہوتا ہے، اللہ پاک کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے بندہ ہمیشہ مُثبت(Positive) سوچے اور منفی(Negative) سوچ کو قریب مت آنے دے۔ ایک مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اللہ پاک کی رحمت سے امید رکھنے والا ہوتا ہے۔ قرآنِ پاک میں بھی یہی حکم ہے، چنانچہ پارہ 13، سورۂ یوسف آیت 87 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَا تَایْــٴَـسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِؕ-اِنَّهٗ لَا یَایْــٴَـسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ(۸۷)
(پ۱۳، یوسف:۸۷)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو بے شک اللہ کی رحمت سے نا امید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ پُر امید رہنا مومن کا وصف ہے، لہٰذا ہمیں کبھی بھی نااُمید نہیں ہونا چاہیے۔ مصیبتوں، پریشانیوں، بے جا مخالفتوں، ظلم کی تیز آندھیوں،

گھریلو ناچاقیوں، معاشی پریشانیوں اور شادی کی رکاوٹوں سمیت کیسی ہی بڑی مصیبت پیش آئے، اُمید کا دامن ہر گز نہیں چھوڑنا چاہیے۔ ان مصائب میں توبہ واِسْتِغْفار کریں اور اللہ پاک سے دعا کریں۔ وہ مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب ایسے اسباب پیدا کر دے گا کہ خوشیوں کی برسات ہونے لگے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

دِل کا اُجڑا چمن ہو پھر آباد کوئی ایسی ہَوا چلا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چوتھی وجہ "گھریلو ناچاقیاں"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خود کُشی کا ایک بہُت بڑا سبب گھریلو شکر رنجیاں (یعنی گھریلو ناچاقیاں) بھی ہیں۔ چُنانچِہ پاکستان کے ایک اخبار کی خبر ہے: ایک نوجوان نے روہڑی (باب الاسلام سندھ) تھانے کی حُدُود میں گھریلو مسائل سے تنگ آکر خود کشی کرلی۔

گھریلو ناچاقی بہت تباہ کن مرض ہے! لہٰذا بھلائی اِسی میں ہے کہ انسان لڑائی جھگڑوں کے نُقصانات کو اپنے پیشِ نظر رکھے اور لڑنے جھگڑنے سے بچتا رہے۔ بالفرض اگر کوئی بِلاوَجہ ہم سے جھگڑے بھی تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے غُصّے پر کنٹرول کرتے ہوئے حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑے سے دُور رہیں۔ **یاد رہے!** جو خوش نصیب حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہیں کرتا، اِنْ شَآءَ اللہ اُس کا بیڑا پار ہے، چُنانچِہ

نبیِّ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہیں کرتا، میں اُس کے لئے جنّت کے (اندرُونی) کَنارے میں ایک گھر کا ضامِن ہوں۔ (ابو داود، ۴/باب في حسن الخلق، ۳۳۲/حدیث: ۴۸۰۰)

فرمایا: بندہ اِیمان کی حقیقت میں اُس وَقْت تک کَمال کو نہیں پہنچ سکتا، جب تک کہ وہ حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہ چھوڑدے۔(موسوعۃ ابن ابی الدنیا،کتاب الصمت،۷/۱۰۱،حدیث:۱۳۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شیطان مردود نے ہمیں سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں سے دُور کرکے ہمارے گھروں کا سکون برباد کر دیا ہے، ہمارا نظامِ زندگی بگڑ کر رَہ گیا ہے، گھریلو زندگی کی اسلامی واَخلاقی قدریں پامال ہو گئیں، علمِ دِین سے دُوری اور سنّت کے مطابِق اَخلاقی تربیت نہ ہونے کی نُحُوست کے باعث گھر کے اکثر افراد ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگے ہیں۔ گھریلو جھگڑوں سے تنگ آکر کبھی بیوی خود کُشی کرلیتی ہے تو کبھی شوہر، کبھی بیٹی خود کُشی کرلیتی ہے تو کبھی بیٹا، یوں ہی کبھی ماں تو کبھی باپ۔ گھریلو مسائل کا ایک حل گھروں کے اندر مکتبۃ المدینہ کی طرف سے جاری کردہ مَدَنی مذاکرہ یا سنّتوں بھرا بیان دیکھنا اور فیضانِ سنّت کا گھر میں روزانہ درس جاری کرنا اور اپنے گھر میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول قائم کرنا بھی ہے۔ جس گھر کا ہر فرد نَمازی اور سنّتوں کا عادی ہو گا، ایسے داڑھی، زُلفوں اور عمامہ شریف سجانے والے عاشِقانِ رسول کے پردہ نشین گھرانوں سے اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو کبھی بھی خود کُشی کی منحوس خبر سُننے کو نہیں ملے گی۔ یہ آفت بے نَمازیوں، فیشن پرستوں، فلمیں ڈِرامے دیکھنے والوں، گانے باجے سننے والوں، صِرف دُنیوی تعلیم کو سب کچھ سمجھنے والوں اور بے عملی کی زندگی گزارنے والوں کا حصّہ ہے۔ یقین مانیے اگر ہر مسلمان دعوتِ اسلامی والا بن جائے تو اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فضل و کرم سے مسلمانوں سے خود کُشی کی نُحُوست کا جڑ سے خاتِمہ ہو جائے۔(خود کشی کا علاج، ص۵۹ تا ۶۲ ملخصاً)

یہ بات ذہن نشین کرلیجئے کہ خود کُشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی جائیگی اور اُس کو ایصالِ ثواب کرنا بھی جائز ہے، چُنانچِہ دُرِّ مختار میں ہے: جس نے خود کشی کی، چاہے جان بوجھ کر ہی کیوں نہ کی

ہو، اُسے غسل دیا جائیگا اور اُس پر نمازِ (جنازہ) بھی پڑھی جائیگی اسی پر فتویٰ ہے۔ (درمختار، ۳/۱۲۷) نیز اُس شخص کیلئے دعائے مغفرت کرنا بھی بِالکل جائز ہے۔ (خودکشی کا علاج، ص ۶۲)

مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مزید معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رسالے "**خودکشی کا علاج**" کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے رہیے۔ دعوتِ اسلامی کا ایک شعبہ "**مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ**" بھی ہے، جو شب و روز پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی غمخواری کرنے میں مَصرُوفِ عمل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غمخوارِیِ اُمّت کے جذبے کے تحت اس مجلس کی طرف سے ہر ماہ تقریباً دو لاکھ چوبیس ہزار (2,24,000) بیماروں اور پریشان حال لوگوں میں کم و بیش 4 لاکھ سے زائد تعویذات و اَورادِ عطّاریہ رِضائے الٰہی کے لئے بالکل مُفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ تعویذاتِ عطاریہ کی برکتیں فقط کسی مَخْصُوص عَلاقے یا شہر تک ہی مَحْدُود نہیں بلکہ پاکستان کے سارے صُوبوں کے سینکڑوں شہروں میں سینکڑوں بستے لگائے جارہے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کے علاوہ دِیگر مُمالک مثلاً ساؤتھ افریقہ، امریکہ، اِنگلینڈ، بنگلہ دیش اور ہند وغیرہ میں بھی تعویذاتِ عطّاریہ کے سینکڑوں بستوں کی ترکیب ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی

فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا　　جنّت میں پڑوسی مجھے تُم اپنا بنانا

عمامہ باندھنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدَنی پُھول" سے عمامہ باندھنے کے مَدَنی پھول سُنتے ہیں۔ پہلے دو (2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ ہوں: (1) ارشاد فرمایا: عمامے کے ساتھ دو رَکعت نماز بغیر عمامے کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہیں۔ (اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخَطّاب، ۲/۲۶۵ حدیث: ۳۲۳۳) (2) عمامے عَرَب کے تاج ہیں تو عِمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور جو عمامہ باندھے اُس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے۔ (کَنْزُالْعُمّال، ۱۵/۱۳۳، رقم: ۴۱۱۳۸) ☆ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب، "بہارِ شریعت" جلد 3 صفحہ 660 پر ہے: عمامہ کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا الٹا کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا) وہ ایسے مَرَض میں مبتَلا ہو گا جس کی دوا نہیں۔ ☆ عمامے کے شَملے کی مقدار کم از کم چار اُنگل اور ☆ زیادہ سے زیادہ (آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ (فتاوٰی رضویہ، ۲۲/۱۸۲) (بیچ کی انگلی کے سرے سے لیکر کُہنی تک کا ناپ ایک ہاتھ کہلاتا ہے) ☆ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔ (کَشْفُ الاِلْتِبَاس، ص۳۸) ☆ عمامے میں سنت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو (فتاوٰی رضویہ،

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

۲۲/۱۸۶)☆طبّی تحقیق کے مطابِق دردِ سر کیلئے عِمامہ شریف پہننا بہُت مفید ہے۔☆عمامہ شریف سے دماغ کو تقویت ملتی اور حافِظہ مضبوط ہوتا ہے۔☆ عمامہ شریف باندھنے سے دائمی نَزلہ نہیں ہوتا یا ہوتا بھی ہے تو اس کے اثرات کم ہوتے ہیں۔☆عمامہ شریف کا شملہ نچلے دھڑ کے فالج سے بچاتا ہے کیوں کہ شملہ حرام مغز کو موسمی اثرات مثلاً سردی گرمی وغیرہ سے تحفُّظ فراہم کرتا ہے☆عمامہ کے فضائل اور فوائد کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" کا مطالعہ کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات)اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

ہماری شفاعت فرمانے والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطِر آپس میں محبَّت رکھنے والے جب آپس میں ملیں اور ہاتھ ملائیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی، ج۳ص۹۵ حدیث ۲۹۵۱)

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اچھے اعمال تو بے شمار ہیں۔ آیئے! ہم یہاں چند اچھے اعمال کے بارے میں سُنتے ہیں: مثلاً ☆ علمِ دِین سیکھنا **اچھا عمل ہے**، ☆ نماز روزے کی پابندی کرنا **اچھا عمل ہے**، ☆ درودِ پاک پڑھنا **اچھا عمل ہے**، ☆ روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنے اعمال کا محاسبہ) کرنا **اچھا عمل**

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

ہے،☆ مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنا یا پڑھانا **اچھا عمل ہے**،☆ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنا **اچھا عمل ہے**،☆ مدنی مذاکروں میں شرکت کرنا **اچھا عمل ہے**،☆ چوک درس دینا اور اس میں شرکت کرنا **اچھا عمل ہے**،☆ مدنی درس دینا اور اس میں شرکت کرنا **اچھا عمل ہے**،☆ بعدِ فجر مدنی حلقہ لگانا **اچھا عمل ہے**،☆ مدنی قافلوں میں سفر کرنا اور سفر کروانا **اچھا عمل ہے**،☆ نیکی کی دعوت دینا **اچھا عمل ہے**،☆ انفرادی کوشش کرنا **اچھا عمل ہے**،☆ گھر میں مدنی ماحول بنانا **اچھا عمل ہے**،☆ صدائے مدینہ لگانا **اچھا عمل ہے**،☆ حُسنِ اَخلاق سے پیش آنا **اچھا عمل ہے**،☆ تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرنا **اچھا عمل ہے**،☆ صدقہ و خیرات کرنا **اچھا عمل ہے**،☆ ماں باپ کی فرمانبرداری کرنا **اچھا عمل ہے**،☆ رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک کرنا **اچھا عمل ہے**،☆ بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت کرنا **اچھا عمل ہے**،☆ جھوٹ سے بچنا **اچھا عمل ہے**،☆ غیبت سے بچنا **اچھا عمل ہے**،☆ چُغلی سے بچنا **اچھا عمل ہے**،☆ حسد سے بچنا **اچھا عمل ہے**،☆ بدگُمانی سے بچنا **اچھا عمل ہے**،☆ شراب نوشی اور بدکاری سے بچنا **اچھا عمل ہے**، اَلْغَرَض! اچھے اعمال بے شمار ہیں۔ جتنے زیادہ نیک عمل کئے جائیں گے، اللہ پاک کی اتنی زیادہ رحمتیں ہمارا مقدر بنیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

یاد رکھئے! یہ دنیا عمل کرنے کی جگہ ہے، ہم یہاں جو بھی عمل کریں گے، اُس کی سزا یا جزا ہمیں آخرت میں ملے گی، عمل اچھا ہوگا تو اُس کی جزا بھی اچھی ہوگی اور عمل بُرا ہوا تو اس کا نتیجہ (Result) بھی بُرا ہی ہوگا، آج کے بیان میں ہم اچھے اعمال کی برکتوں کے بارے میں سُنیں گے، عمل کی اہمیت پر بھی کچھ مدنی پھول بیان کئے جائیں گے۔ اس میں شک نہیں کہ اعمال کی جزا کا مدار آخرت پر ہے، لیکن دنیا میں بھی اچھے اعمال کی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں، اس سے متعلق کچھ واقعات اور مدنی پھول بھی پیش کئے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُجَّۃُ الاِسْلام حضرت

مولانا مفتی حامد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے یومِ عرس کی مناسبت سے آپ کی سیرت کی کچھ جھلکیاں بھی بیان کی جائیں گی۔ کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَدَقہ وخیرات سے بلائیں ٹلتی ہیں

منقول ہے کہ اللہ پاک کے پیارے نبی حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے ایک اُمّتی کے گھر میں درخت تھا۔ ایک کبوتری نے اس درخت پر گھونسلا (Nest) بنالیا، اس میں انڈے دیئے اور کچھ عرصے کے بعد انڈوں سے بچے نکل آئے تو اس شخص کے بچوں کی امی نے کہا: درخت پر چڑھو اور پرندے کے بچوں کو پکڑو، انہیں پکا کر بچوں کو کھلا دیتے ہیں۔ اس شَخْص نے ایسا ہی کیا۔ پرندے نے حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں شکایت کردی کہ آپ کے اُمّتی نے ایسا ایسا کیا ہے۔ حضرت سیدنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے بُلایا اور آئندہ ایسا کرنے سے روکا اور یہ بھی فرمایا کہ آئندہ ایسا کیا تو سزا ملے گی۔ اس نے آئندہ ایسا نہ کرنے کی یقین دہانی کرائی اور چلا گیا۔ کچھ عرصے بعد کبوتری نے دوبارہ انڈے دیئے اور بچے نکالے۔ اس شَخْص کی زوجہ پھر اسے اس پر اُبھارنے لگی۔ اس نے کہا: مجھے حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے منع فرمایا ہے۔ عورت نے کہا: تم کیا سمجھتے ہو کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام تمہارے اور اس کبوتری کے لئے فارغ بیٹھے ہوں گے، پوری دنیا پر ان کی حکومت ہے، وہ اپنی مملکت کے معاملات میں مصروف ہوں گے، جلدی کرو اور کبوتری کے بچوں کو پکڑ لاؤ۔ بیوی کا جواب سُن کر وہ درخت پر چڑھا اور کبوتری کے بچوں کو پکڑ لایا اور پکا کر کھا گیا۔ کبوتری نے

دوبارہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں شکایت کر دی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو بڑا جلال آیا اور مشرق ومغرب کے کناروں سے دو جِنّوں کو بُلا کر فرمایا: تم دونوں فُلاں درخت کے پاس ٹھہرے رہو۔ وہ شَخْص آئندہ اگر اسی ارادے سے درخت پر چڑھے تو اس کا ایک پاؤں مشرق کی طرف اور دوسرا مغرب کی طرف کھینچنا، اس طرح اس نافرمان کے دو ٹکڑے کر دینا۔ حکم پاتے ہی دونوں جِنّ مطلوبہ درخت کے پاس پہنچ گئے۔ وہ شَخْص تیسری مرتبہ درخت پر چڑھنے کے لئے تیار ہوا ہی تھا کہ کسی فقیر نے روٹی مانگی، اس نے اپنی بیوی سے کہا: اس فقیر کو کچھ دے دو۔ عورت نے کہا: میرے دینے کے لیے کچھ نہیں۔ وہ شَخْص خود کمرے میں گیا، اسے روٹی کا ایک لقمہ مِلا، وہی لُقْمہ اس نے فقیر کو دیا اور درخت پر چڑھ کر بغیر کسی تکلیف کے بآسانی کبوتری کے بچوں کو پکڑ لایا۔ کبوتری نے پھر شکایت کی، تو حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے دونوں جنّوں کو بُلا کر ارشاد فرمایا: کیا تم دونوں نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی ہے؟ انہوں نے عرض کی: یا نَبِیَّ اللہ! ہم نے ہرگز آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کی، ہم تو آپ کا حکم پاتے ہی اس درخت کے پاس پہنچ گئے، مگر جب وہ شخص درخت پر چڑھنے لگا تو کسی سائل نے روٹی مانگی، اس نے اسے روٹی کا ایک لقمہ دیا اور پھر دوبارہ درخت پر چڑھنے لگا، ہم اسے پکڑنے کے لئے بڑھے تو اللہ پاک نے دو فرشتے ہماری طرف بھیجے۔ انہوں نے ہمیں گردن سے پکڑا اور مغرب و مشرق کی طرف پھینک دیا۔ اس طرح ایک لُقْمہ صدقہ کرنے کی برکت سے وہ ہلاکت سے محفوظ رہا۔ (عیون الحکایات، ص ۳۹۵)

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

(ذوقِ نعت، ص۱۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے دو مدنی پھول حاصل ہوئے۔

ایک مدنی پھول یہ حاصل ہوا کہ بندے کو معلوم ہو یا نہ ہو مگر نیک عمل کی برکتیں ضرور ہوتی ہیں۔ ہاں کبھی وہ برکتیں ظاہر ہو جاتی ہیں اور کبھی ظاہر نہیں ہوتیں۔ اس لیے کوئی بھی نیک عمل چاہے کتنا چھوٹا ہی کیوں نہ ہو، ہمیں اسے ترک نہیں کرنا چاہیے۔ نیک اعمال کا اس دنیا میں بھی فائدہ ہوتا ہے مگر ہمیں ہر بار نظر نہیں آتا۔ آخرت میں اللہ پاک کی رحمت سے ضرور اس کا فائدہ ہو گا اور ہمیں نظر بھی آئے گا۔ ایک کامل مسلمان کی نشانی بھی یہی ہے کہ وہ نیک اعمال لوگوں کو دِکھانے، دُنیا کا فائدہ پانے یا اپنی واہ واہ کروانے کے لیے نہیں کرتا بلکہ فقط اللہ پاک کی رِضا و خوشی اُس کے پیشِ نظر ہوتی ہے۔ اسی اِخلاص کا پھل اسے دنیا میں بھی کبھی نظر آ ہی جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے اس حکایت میں سُنا۔

صدقہ کریں اور کتنا کریں

دوسرا مدنی پھول اس حکایت سے یہ معلوم ہوا کہ **صدقہ** دینے کی بڑی برکتیں ہیں، **صدقہ** دینے سے بلائیں ٹلتی ہیں، **صدقہ** دینے سے مصیبتیں دُور ہوتی ہیں اور **صدقہ** دینے سے پریشانیاں ختم ہوتی ہیں، **صدقہ** دینے سے بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔ لہٰذا راہِ خُدا میں دل کھول کر خرچ کرنا چاہیے۔ **صدقہ** خیرات کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم جب تک امیر و کبیر نہ ہو جائیں، خوب بینک بیلنس (Bank Balance) نہ بنالیں، اچھا گھر، گاڑی اور نوکر چاکر والے نہ ہو جائیں، اُس وقت تک **صدقہ** ہی نہ کریں بلکہ ہمیں جیسی اِستِطاعَت ہے، اُس کے مطابق چھوٹی سی چیز بھی خالص اللہ پاک کی رِضا کیلئے خرچ کریں گے تو اس کا فائدہ دنیا میں بھی ملے گا اور آخرت میں بھی باعثِ نَجات ہو گا جیسا کہ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ یعنی آگ سے بچو، اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے (کو خیرات کرنے) کے

ذریعے۔[1]

اس حدیثِ پاک میں اُن لوگوں کیلئے ڈھارس ہے، جو مَعاشی پریشانیوں میں مُبتلا ہونے کے باوجود صَدَقہ و خَیرات تو کرتے ہیں مگر معمولی چیز صَدَقہ کرنے کی وجہ سے دل چھوٹا کر لیتے ہیں حالانکہ صَدَقہ چاہے کم ہو یا زیادہ، اگر مالِ حلال سے اِخلاص کے ساتھ دِیا جائے تو یقیناً ثواب کے لحاظ سے بہت ہی عُمدہ ہے۔

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دُوں شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیک عمل پر آخرت کا مدار ہے

اے عاشقانِ رسول! اس میں کوئی شک نہیں کہ جب موت آتی ہے تو اہل و عیال، رشتہ دار اور دوست احباب سب یہیں رہ جاتے ہیں۔ صِرف مُردے کو تنگ واندھیری قبر میں اتار دیا جاتا ہے۔ ہاں صرف عمل ہی ایسی شے ہے جو قبر میں کام آتا ہے۔ وہ اہل و عیال جنہیں چین کی نیند سُلانے کے لیے اپنی نیندیں قربان کی جاتی ہیں، جن کا مستقبل بہتر کرنے کے لیے اپنی جان و مال کی قربانی دی جاتی ہے، جن کی سہولتوں کے لیے اپنا چین و قرار کھونا پڑتا ہے۔ جیسے ہی زندگی کا سفر ختم ہونے لگتا ہے انہی گھر والوں کو اپنی فکر ستانے لگتی ہے، مستقبل کی غیر یقینی صورتحال انہیں غمگین کر دیتی ہے۔ عمومی صورتحال یہ ہے کہ ہر عزیز اس فکر میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ میرا کیا بنے گا؟۔ اس بات کی فکر شاید کسی کو نہیں ہوتی کہ مرنے والے کے ساتھ کیا ہو گا؟ بد قسمتی کے ساتھ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ میّت ابھی گھر پر رکھی ہوتی ہے اور میّت

[1] ... بخاری، کتاب الرقاق، باب من نوقش الحساب عذب، ۴/۲۵۷، حدیث: ۶۵۴۰

کے وُرَثاء اس کی جائیداد اور پیسے کی تقسیم کے لیے لڑ رہے ہوتے ہیں، اے کاش! مرنے والے سے عبرت حاصل کرتے ہوئے ہم اپنی موت کی تیاری کرنے میں لگ جائیں۔ اس لیے آج وقت ہے، اپنے آنے والے کل کی فکر کیجئے کرنی چاہئے۔

نیک عمل کی صورت میں برزخ و آخرت میں کام آنے والی نیکیاں اکٹھی کر لینی چاہئیں۔ اس بات کو ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ مرنے کے بعد صِرف اور صِرف نیک عمل کام آئے گا، بُلند و بالا کوٹھیاں، عالی شان محلّات، اُونچے اُونچے مکانات، مال و دولت کی کثرت، بینک بیلنس، وسیع کاروبار، بڑے بڑے پلاٹ، لہلہاتے کھیت اور خوشنما باغات، ان میں سے کچھ بھی قبر میں ساتھ نہیں جائے گا۔ بلکہ یہ سب کا سب اِدھر ہی رہ جائے گا۔

دِلا غافل نہ ہو یکدم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
بغیچے چھوڑ کر خالی زمین اندر سمانا ہے
تِرا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر
یہ ہو گا ایک دن بے جاں اسے کیڑوں نے کھانا ہے
تُو اپنی موت کو مت بھُول! کر سامان چلنے کا
زمیں کی خاک پر سونا ہے اِینٹوں کا سِرہانا ہے

نصیحت آموز کلمات

حضرت سیدنا محمد بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا ابو معاویہ اسود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو آدھی رات کے وقت دیکھا کہ آپ مسلسل رو رہے تھے اور آپ کی زبان مبارک پر یہ نصیحت آموز کلمات جاری تھے: ☆خبر دار! جس شخص نے دنیا ہی کو اپنا مقصدِ عظیم بنالیا اور ہر وقت اُسے حاصل کرنے میں لگا رہا تو کل بروزِ قیامت اسے بہت زیادہ غم و پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ☆جو شَخْص آخِرت میں پیش آنے والے معاملات کو یاد رکھتا ہے اور بروزِ قیامت پیش آنے والی سختیوں اور گھبراہٹوں کو ہر دم پیشِ نظر

رکھتا ہے تو اس کا دل دنیا سے اُچاٹ ہو جاتا ہے۔☆ اگر تُو چاہتا ہے کہ تجھے راحت و سکون اور عظیم نعمتیں ملیں تو رات کو کم سویا کر اور شب بیداری کو اپنا معمول بنالے۔☆ جب تجھے کوئی نصیحت کرے، نیکی کی دعوت دے اور بُرائی سے منع کرے تو اس کی دعوت قبول کر۔☆ تُو اپنے پیچھے والوں کے رِزْق کی فکر میں غمگین مت ہو، کیونکہ تُو ان کے رِزْق کا مُکلف نہیں بنایا گیا۔☆ تُو اپنے آپ کو اس عظیم دن کے لئے تیار رکھ جب تیرا سامنا اللہ پاک سے ہو گا، تُو اس کی بارگاہ میں حاضر ہو گا، پھر تجھ سے سوال وجواب ہوں گے، اس سخت دن کی تیاری میں ہر وقت خود کو مشغول رکھ۔☆ نیک اعمال کی کثرت کر اور اپنے آخرت کے خزانے کو نیک اعمال کی دولت سے جلد از جلد بھرنے کی کوشش کر۔☆ فضول مصروفیات کو ترک کر دے اور موت سے پہلے موت کی تیاری کرلے ورنہ بعد میں بہت پچھتاوا ہو گا۔☆ جس وقت تیری روح نکل رہی ہو گی اور گلے تک پہنچ جائے گی تو تیری تمام پسندیدہ اَشیا جن کی تُو خواہش کیا کرتا تھا سب کی سب دنیا ہی میں رہ جائیں گی اور اس وقت تیری حسرت اِنتہا کو پہنچ چکی ہو گی، لہٰذا اس وقت سے پہلے آخرت کی تیاری کرلے۔ (عیون الحکایات، ص ۱۵۱)

کچھ نیکیاں کما لے جلد آخرت بنا لے　　　کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھے اعمال کی جزا جنّت ہے

اے عاشقانِ اولیاء! واقعی خوش نصیب ہے وہ انسان جو اس فانی دنیا میں نیک اعمال کی صورت میں ہمیشہ رہنے والی آخرت کی تیاری کر جائے، اگر اللہ پاک کی رحمت شاملِ حال رہے تو نیک

اعمال کی برکت سے قبر بھی بہتر ہو گی، آخرت میں بھی بیڑا پار ہو گا اور اِنْ شَآءَ اللہ ہنستے مسکراتے مکی مدنی آقا، دُکھیا دِلوں کے آسرا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے پیچھے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

قُرآن کریم میں مختلف مَقامات پر بیان ہُوا ہے کہ جو اچّھے اَعمال کرے گا اُسے جنّت مِلے گی۔ چُنانچِہ اللہ پاک پارہ 30 سُوْرَۃُ الْبَیِّنَہ کی آیت نمبر 7 اور 8 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓىِٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ؕ﴿۷﴾ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ (پ۳۰، البینہ: ۸،۷)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچّھے کام کئے وُہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔ اُن کا صِلہ اُن کے ربّ کے پاس بَسنے کے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بَہیں، اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔

اسی طرح پارہ 11، سورۂ یُونُس آیت نمبر 9 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۹﴾ (پ۱۱، یونس: ۹)

ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کا ربّ ان کے ایمان کے سبب انہیں راہ دے گا ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی نعمت کے باغوں میں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! نیک اعمال کی اس سے بڑھ کر اور کیا برکتیں ہو سکتی ہیں کہ بندہ ان کے سبب جنّت جیسی عالیشان اور ہمیشہ رہنے والی نعمت بھی پا سکتا ہے۔

یقیناً عقلمند شَخْص وہی ہے جو جنّت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کو اِس جہان کی فانی نعمتوں پر ترجیح دے

اور اُن نعمتوں کے حُصُول کی کوشش کرے جو ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ یقیناً دُنیا کی مَحبَّت اور مال و زَر کی خواہش سے بچ کر جنّت پانے کے لیے عمل کرنا اِنْتہائی دُشوار مَرحلہ ہے۔ لیکن اگر ہم آخرت میں ملنے والی آسانیوں، شادمانیوں اور آسائشوں پر نظر رکھیں گے تو یقیناً ہمارے لیے عمل کرنا آسان ہو گا۔ اس کو یُوں سمجھئے کہ اگر ہمارے سامنے 100 روپے اور ایک لاکھ روپے رکھے جائیں اور ان میں سے ایک کو لینے کا اِخْتیار دِیا جائے تو یقیناً ہم میں سے ہر شَخْص ایک لاکھ روپے پر ہی نظر رکھے گا اور ایک لاکھ روپے ہی لینا چاہے گا، 100 روپے کی طرف کوئی بھی عقلمند نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔ بالکل اسی طرح دُنْیا وَمَافِیْہا یعنی (دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے) اس کی مثال 100 روپے کے نوٹ جیسی ہے۔ جبکہ آخرت میں ملنے والے فائدے اور جنَّت میں ملنے والی نعمتیں تو ایسی ہیں جن کا کوئی مول ہی نہیں، کیونکہ دُنیا کی عارضی نعمتوں کا جنَّت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں سے کوئی مُقابَلہ ہی نہیں۔ آیئے حُصُولِ ترغیب کے لیے **"جنَّت کی چند بہاریں"** سُنتے ہیں: چُنانچہ

جنّت کی بہاریں:

اگر جنَّت کی کوئی ناخُن بھَر چیز دُنیا میں ظاہر ہو تو تمام آسمان و زمین اُس سے آراستہ ہو جائیں۔ (ترمذی، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في صفة أهل الجنة، ۲۴۱/۴، حديث: ۲۵۴۷) جنّت کی دِیواریں سونے اور چاندی کی اِینٹوں اور مُشک کے گارے سے بنی ہیں۔ (مجمع الزوائد، كتاب أهل الجنة، باب في بناء الجنة وصفتها، ۷۳۲/۱۰، حديث: ۱۸۶۴۲) جنّت میں چار دَریا ہیں ایک پانی کا، دُوسرا دُودھ کا، تیسرا شہد کا، چوتھا شَراب کا، پھر اِن سے نہریں نکل کر ہر ایک کے مَکان میں جاری ہیں۔ نہروں کا ایک کنارہ موتی کا، دُوسرا یاقُوت کا ہے اور اِن نہروں کی زمین خالِص مُشک کی ہے۔ (الترغيب والترهيب، كتاب صفة الجنة

والنار، فصل فی انھار الجنۃ، ۳۱۵/۴، الحدیث ۵۷۳۴/۳۵) جنّت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے، جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے مَوْجُود ہو گا۔(تفسیر ابن کثیر، ۱۶۲/۷) اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کو جی ہو تو اُسی وَقْت بُھنا ہوا (Roasted)، اُن کے پاس آجائے گا۔(الترغیب والترھیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، ۲۹۲/۴، حدیث:۷۳) اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو(گی) تو کُوزے خُود ہاتھ میں آجائیں گے، ان میں ٹھیک اَندازے کے مطابق پانی، دُودھ، شراب، شہد ہو گا کہ ان کی خواہش سے (نہ تو) ایک قَطرہ کم (ہو گا اور) نہ زِیادہ، بعد پینے کے (وہ کُوزے) خُود بخود جہاں سے آئے تھے، چلے جائیں گے۔(الترغیب والترھیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، ۲۹۰/۴، حدیث:۶۶)

گدا بھی منتظر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا خدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

(حدائق بخشش، ص۷۳)

مختصر وضاحت: جنّت کا حصول صرف اچھے اعمال پر موقُوف نہیں بلکہ فضلِ الٰہی پر موقُوف ہے، اس لئے یہ احمد رضا اس بات کا منتظر ہے کہ جنّت میں اللہ پاک مجھے بھی ان نیکوں کے ساتھ بخیر وعافیت اپنی مہمان نوازی کا حقدار بنائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے جنت کے طلبگار اسلامی بھائیو! جنت اور اس کی یہ بہترین نعمتیں ہمارا بھی مقدر بن سکتی ہیں، جبکہ ہم اچھے اعمال کے لالچی بن جائیں اور خوب خوب نیکیاں کرنے والے بن جائیں۔ بعض نیک اعمال ایسے ہوتے ہیں جو بظاہر چھوٹے محسوس ہوتے ہیں، لیکن ان کی ایسی ایسی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں کہ عقل حیران ہو جاتی ہے۔ آیئے! اس طرح کی ایک روایت سنتے ہیں:

راستے کا کانٹا ہٹانے نے بخشش کرا دی

اللہ پاک کے ولی حضرت سَیِّدُنا منصور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب مرضُ الموت میں مبتلا ہوئے تو رونے لگے اور اتنا بے قرار ہوئے، جیسے کوئی ماں اپنے بچے کی موت پر بے قرار ہوتی ہے۔ لوگوں نے پوچھا: حضرت! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ جبکہ آپ نے تو بڑی پاکیزہ اور پرہیز گاری کی زندگی بسر کی ہے اور اَسّی سال (80) اپنے ربِّ کریم کی عبادت و بندگی کی ہے۔ آپ نے فرمایا: میں اپنے گناہوں کی نُحُوست پر آنسو بہا رہا ہوں، جن کی وجہ سے میں اپنے ربِّ کریم کی رحمت سے دُور ہوں۔ یہ فرما کر آپ دوبارہ رونے لگے۔ پھر کچھ دیر بعد اپنے بیٹے سے مخاطب ہو کر فرمایا: میرے بیٹے! میرا چہرہ قبلہ کی طرف پھیر دو اور جب میری پیشانی سے قطرے نمودار ہونے لگیں اور میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلیں تو میری مدد کرنا اور کلمہ شریف پڑھنا، شاید مجھے کچھ افاقہ ہو جائے اور میرے مرنے کے بعد جب مجھے دفن کر و اور میری قبر پر مٹی ڈال چکو تو وہاں سے روانہ ہونے میں جلدی نہ کرنا بلکہ میری قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ" پڑھنا کہ اس سے مجھے مُنْکَر نَکِیْر کے سوالوں کا جواب دینے میں آسانی ہو سکتی ہے، اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرنا: اے مالک! یہ تیرا بندہ ہے، اس نے جو گناہ کئے سو کئے، اگر تُو اسے عذاب دے تو یہ اسی کا حق دار ہے اور اگر تُو اسے معاف کر دے تو یہ تیرے شایانِ شان ہے۔ پھر مجھے الوداع کہتے ہوئے واپس پلٹ آنا۔ آپ کے انتقال کے بعد بیٹے نے آپ کی وصیتوں پر عمل کیا۔ پھر اس نے دوسری رات خواب میں آپ کو دیکھا تو پوچھا: ابّا جان! کیا حال ہے؟ آپ نے جواب دیا: میرے بیٹے! معاملہ تو اتنا مشکل اور سخت تھا کہ تُو تصور بھی نہیں کر سکتا، جب میں اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں حساب کے لئے کھڑا ہوا تو اس نے فرمایا: میرے بندے! بتاؤ! میرے لئے کیا لے کر

آئے ہو؟ میں نے عرض کی: یااللہ! ساٹھ(60) حج لایا ہوں۔ جواب ملا: مجھے ان میں سے ایک بھی قبول نہیں۔ یہ سُن کر مجھ پر لرزہ طاری ہو گیا۔ اللہ پاک نے پھر پوچھا: بتاؤ! اور کیا لائے ہو؟ میں نے عرض کی: ایک ہزار دِرہم کا صدقہ و خیرات۔ ارشاد فرمایا: ان میں سے ایک درہم بھی مجھے قبول نہیں۔ میں نے کہا: یا الٰہی! پھر تو میں ہلاک ہو گیا اور اب میرے لئے تباہی و بربادی ہے۔ تو ربِّ کریم نے فرمایا: کیا تجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ تُو اپنے گھر سے باہر کہیں جارہا تھا کہ راستے میں تُو نے ایک کانٹا دیکھا اور لوگوں کو تکلیف سے محفوظ رکھنے کی نیت سے وہ کانٹا راستے سے ہٹا دیا تھا، میں نے تیرا وہی عمل قبول کیا اور اس کی وجہ سے **تیری بخشش فرمادی**۔ (حکایات الصالحین، ص۵۱)

گنا ہگار طلبگارِ عَفْو و رَحمت ہے　　عذاب سَہنے کا کس میں ہے حوصلہ یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیک عمل رائیگاں نہیں جاتا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے یہ درس ملا کہ بسا اوقات بظاہر معمولی دکھائی دینے والی نیکی بھی بندے کی نجات کا سبب بن سکتی ہے۔ اس لیے کسی بھی نیک عمل کو معمولی سمجھ کر نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ اللہ پاک کی رضا کی خاطر جو بھی نیک عمل کیا جاتا ہے، وہ کبھی ضائع نہیں جاتا۔

اچھے اعمال کی برکتیں

اِخلاص سے کئے جانے والے نیک اعمال کی برکت سے بندہ بڑی بڑی مصیبتوں سے بچ جاتا ہے۔

☆**اچھے اعمال کی برکت** سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے، ☆**اچھے اعمال کی برکت** سے جنّت کی لازوال نعمتیں نصیب ہوتی ہیں۔ ☆**اچھے اعمال کی برکت** سے عذابِ قبر وحَشر سے نجات ملتی ہے، ☆**اچھے اعمال** گُناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہیں، ☆**اچھے اعمال** رحمتِ الٰہی کے نزول کا سبب ہیں، ☆**اچھے اعمال کے بدلے** دنیاو آخرت میں اچھا بدلہ ملتا ہے، ☆**اچھے اعمال** قبر میں اچھی اچھی اور پیاری شکل اِختیار کرکے آئیں گے اور راحت وسکون کا باعث بنیں گے، ☆**اچھے اعمال** کی وجہ سے انسان لوگوں میں اچھا پہچانا جاتا ہے۔ ☆**اچھے اعمال** کی وجہ سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے، اس لیے **اچھے اعمال** کرنے میں دُنیاو آخرت میں سلامتی وعافیت بھی ہے اور نجات بھی۔ ☆**اچھے اعمال**، مزید اچھے اعمال کی توفیق کا سبب بنتے ہیں۔

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ گناہوں سے ہر دم بچا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

دنیا دارُ العَمَل ہے

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ دنیا عمل کرنے کی جگہ ہے اور آخرت بدلہ ملنے کا مقام۔ ہم دنیا میں جو اچھا یا بُرا بیج بوئیں گے، اس کی فصل آخرت میں کاٹیں گے، اچھا یا بُرا بدلہ ملنے کو اردو میں **"جیسی کرنی ویسی بھرنی"**، **"جیسا کروگے ویسا بھروگے"**، **"جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے "** اور **"مُکافاتِ عمل"** جبکہ عربی زبان میں **"کَمَا تَدِیْنُ تُدَان"** کہا جاتا ہے۔

جیسا کروگے ویسا بھروگے

یہی بات ہماری شفاعت فرمانے والے آقا، مالکِ دِین ودُنیا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے: "اَلْبِرُّ لَا یَبْلَی وَالْاِثْمُ لَا یُنْسَی وَالدَّیَّانُ لَا یَمُوْتُ فَکُنْ کَمَا شِئْتَ کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ" یعنی نیکی

پرانی نہیں ہوتی اور گناہ بُھلایا نہیں جاتا، جزا دینے والا (یعنی اللہ پاک) کبھی فنا نہیں ہو گا، لہٰذا جو چاہو بن جاؤ، تم جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔" (مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب الاغتیاب والشتم، ۱۸۹/۱۰، حدیث: ۲۰۴۳۰)

حضرت علّامہ عبدُالرّؤف مَناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی جیسا تم کام کرو گے، ویسا تمہیں اس کا بدلہ ملے گا، جو تم کسی کے ساتھ کرو گے وہی تمہارے ساتھ ہو گا۔ (التیسیر، ۲۲۲/۲)

بونے والے جو بوئیں وہ کاٹیں یہ ہُوا تو میں مر مِٹا یاربّ!

(ذوقِ نعت، ص۸۶)

مختصر وضاحت: یا اللہ اگر قیامت کے دن اعلان ہو گیا کہ جس کا جیسا عمل ہے، اُسی کے مطابق اُس کا معاملہ کیا جائے گا تو میں کہیں کا نہ رہوں گا کیونکہ میرے گناہ میری نیکیوں سے کہیں زیادہ ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دوسروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ☆کسی کو تکلیف نہ دیں، ☆کسی کی چیز نہ چُرائیں، ☆کسی کی چیز پر بِلا اِجازتِ شرعی قبضہ نہ کریں، ☆کسی کو دھوکہ نہ دیں، ☆کسی پر جھوٹا اِلزام نہ لگائیں، ☆کسی کا قرض نہ دبائیں، ☆کسی کی گھریلو زندگی خراب نہ کریں، ☆کسی کے بارے میں بدگمانیاں نہ پھیلائیں، ☆کسی کا دل نہ دکھائیں، ☆کسی کی پیٹھ پیچھے بُرائیاں نہ کریں، ☆کسی کا مذاق اُڑا کر اس کی عزّت کا جنازہ نہ نکالیں، ☆سازشیں کر کے کسی کی ترقی میں روڑے نہ اَٹکائیں ☆اور کسی کی بُرائیاں لوگوں میں پھیلا کر اسے بدنام نہ کریں، کیونکہ آج ہم کسی کے ساتھ جیسا کریں گے کل کو وہی ہمارے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے برعکس اگر ہم ہر ایک کی عزّت کا تحفظ کریں گے، ہر امانت کا تحفظ کریں گے اور وقت پر واپس

لوٹائیں گے، ہر ایک سے سچ بولیں گے، ہر ایک کا احترام کریں گے، ہر ایک کے بارے میں اچھا گُمان رکھیں گے، ہر ایک کی خیر خواہی کریں گے تو کچھ بعید نہیں کہ ہم سے بھی ہر ایک یہی برتاؤ کرنے لگے۔ یاد رکھئے! جس طرح بُرا عمل بندے پر بُرائی کے دروازے کھول دیتا ہے، اسی طرح اچھا عمل اچھائی کی کئی صورتیں بنا دیتا ہے اور آخرِ کار اچھے عمل کی جزا ضرور ملتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روزانہ اچھے اعمال کرنے کا نسخہ!

اے فانی دنیا میں رہنے والے اسلامی بھائیو! زندگی کا کچھ بھروسا نہیں، ان سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیوں کے ذریعے اپنی آخرت بہتر بنانے میں لگ جانا چاہئے، سانسوں کی یہ مالا نہ جانے کب اچانک ٹُوٹ کر بکھر جائے اور خدانخواستہ ہمیں گُناہوں سے توبہ کا وَقْت بھی نہ مل سکے اور ہماری آخرت برباد ہو جائے۔ لہٰذا ہمیں بھی اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے روزانہ کچھ نہ کچھ اچھے اعمال کرنے کا ہدف (Target) بنالینا چاہیے تاکہ نیک اعمال کی عادت بن سکے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ **مدنی انعامات** پر عمل اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی انعامات روزانہ نیکیاں کمانے کا وہ عظیم مدنی نسخہ ہے کہ جس کے ذریعے صبح سے لے کر رات سونے تک اچھے اعمال کرنے کے کثیر مواقع ملتے ہیں۔ مثلاً نمازِ تہجد، نمازِ فجر سے پہلے مسلمانوں کو نماز کیلئے جگانا یعنی **صدائے مدینہ** لگانا، بعدِ فجر مدنی حلقے میں 3 آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کرنا یا سُننا، اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھنا، پانچوں نمازیں باجماعت پہلی صف میں ادا کرنا، نمازِ پنجگانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک ایک بار آیَۃُ الْکُرْسی، سُورۂ اِخْلاص اور تسبیحِ فاطمہ

پڑھنا، نیز رات میں سُورۂ مُلک پڑھنا یا سُننا، مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت وغیرہ) دینے یا سننے کی سعادت پانا، مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا یا پڑھانا۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت، **مدنی دورے** میں شرکت کے علاوہ دیگر مدنی انعامات پر عمل کے ذریعے ثواب کا ڈھیروں خزانہ حاصل کر سکتے ہیں۔

شیطان کبھی بھی یہ نہیں چاہے گا کہ ہم مدنی انعامات پر عمل کر کے دن بھر میں اتنی زیادہ نیکیاں کرنے میں کامیاب ہوں، وہ اس نیک کام سے روکنے کے لیے لاکھوں جتن کرے گا، طرح طرح کے وسوسوں مثلاً "میں تو بہت مصروف ہوں" "اتنا وقت کہاں" "کل سے کروں گا" میں مبتلا کر کے بہکانے کی کوشش کرے گا۔ اگر ہم ان وسوسوں پر توجہ دیئے بغیر مدنی انعامات پر کچھ دیر کے لیے غور کریں تو شاید حیران رہ جائیں گے کہ جن مدنی انعامات پر عمل کرنا مُشکل (Difficult) لگتا ہے، ان پر عمل کرنا تو بہت ہی آسان ہے، کیونکہ ہمیں روزانہ 72 مدنی انعامات پر عمل نہیں کرنا بلکہ روزانہ جن مدنی انعامات پر عمل کرنا ہے، اس کے تین (3) درجے ہیں۔ پہلا اور دوسرا درجہ 17، 17 اور تیسرا درجہ صرف 16 مدنی انعامات پر مُشتمل ہے۔ اس کے علاوہ 8 مدنی انعامات ایسے ہیں، جن پر ہفتے میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے، 6 مدنی انعامات ایسے ہیں، جن پر مہینے میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے اور 8 مدنی انعامات، ایسے ہیں جن پر 12 ماہ میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہو گا کہ شیطان ہمیں جن مدنی انعامات پر عمل کرنا دُشوار محسُوس کروا رہا تھا، ان پر عمل کرنا تو بہت ہی آسان ہے۔ فی زمانہ ایک مسلمان کے لئے مدنی انعامات پر عمل کس قدر ضروری ہے، اس کا اندازہ اسی وقت ہو سکے گا جب ہم مدنی انعامات

کے رسالے کا بغور مُطالعہ کریں گے۔ ان مدنی انعامات میں فرائض و واجبات اور سُنَن و مُستحبّات پر عمل کی ترغیب کے ساتھ ساتھ کہیں اخلاقیات کے حُصول کے مدنی پھول بھی خوشبو پھیلا رہے ہیں تو کہیں گُناہوں سے بچنے اور آسانی سے نیکیاں کرنے کے طریقے اپنی برکتیں لُٹا رہے ہیں۔ لہٰذا اگر ہم بھی گناہوں کی بیماریوں سے چھٹکارا پاکر نیکیوں کے حریص بننا چاہتے ہیں تو آج ہی سے مدنی انعامات پر عمل شروع کر دینا چاہیے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی ڈھیروں برکتیں اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔

آیئے! ہم سب مل کر نیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی **فیضانِ مدنی انعامات** سے حصّہ پانے کے لیے ہر ماہ **مدنی انعامات کا رِسالہ** حاصل کیا کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ۔ ایک وقت مقرر کرکے **روزانہ فکرِ مدینہ** کی سعادت حاصل کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ، ہر ماہ پابندی کے ساتھ اپنے ذمہ دار کو مدنی انعامات کا رِسالہ جمع بھی کروائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

مَدَنی اِنعامات کے عامِل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خُوب برسا رَحمتوں کی تُو جَھڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عاملینِ مدنی انعامات کے لئے دُعائے عطار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے **مدنی انعامات** کا سلسلہ کیوں شروع فرمایا، اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "مَدَنی کام میں ترقی، اَخلاقی تربیت و تقویٰ ملے، اس غَرَض سے میں نے **"مَدَنی انعامات"** کا سلسلہ شروع کیا۔ (جنّت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ، ص ۲۵)

جب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ فُلاں اسلامی بھائی یا اسلامی بہن کا **"مَدَنی انعامات"** پر عمل ہے، **تو دل باغ**

باغ بلکہ باغِ مدینہ ہو جاتا ہے یا سُنتا ہوں کہ فُلاں نے زبان اور آنکھوں کا یا ان میں سے کسی ایک کا **"قفلِ مدینہ"** لگایا ہے تو عجیب کیف و سُرُور حاصل ہوتا ہے۔" **"مَدَنی انعامات"** کے مُطابق عمل کرنے والوں کو **امیرِ اہلسُنَّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی دعاؤں سے کس طرح نوازتے ہیں، آیئے! ہم بھی سُنتے ہیں: "اللہ پاک آپ کو مدینۂ منورہ کے سدا بہار پھولوں کی طرح مسکراتا رکھے، کبھی بھی آپ کی خوشیاں ختم نہ ہوں، حیات و مَمات (یعنی زندگی و موت)، بَرزَخ و سَکَرات (حالتِ نزع) اور قیامت کے ہولناک لمحات میں ہر جگہ مَسَرَّتیں اور شادمانیاں نصیب ہوں، اللہ پاک آپ کی اور تمام قبیلے کی مغفرت کرے، جنّتُ الفِردَوس میں آپ کو اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جوار (پڑوس) عطا فرمائے۔ (جنّت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ، ص۳۳)

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **مدنی انعامات** پر عمل کرنے والوں کے لیے ولایت کی دُعا فرماتے ہوئے اللہ پاک کی بارگاہِ عالی میں عرض کرتے ہیں۔

تُو ولی اپنا بنالے اس کو ربّ لم یَزَل
"مدنی انعامات" پر کرتا ہے جو کوئی عمل

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شہزادۂ اعلیٰ حضرت کی سیرت کی چند جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جُمادَی الاُولیٰ کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے، اس ماہ کی 17 تاریخ کو آفتابِ شریعت و طریقت، شہزادۂ اعلیٰحضرت، **حُجَّۃُ الْاِسْلَام** حضرت علامہ **مولانا مُفتی حامد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یوم عرس ہے، آیئے اسی مناسبت سے آپ کا ذِکرِ خیر بھی سنتے ہیں۔

حُجَّۃُالْاِسْلَام حضرت علامہ مولانا محمد حامد رضاخان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ ربیع الاول 1292ھ مطابق 1875ء میں اپنے دادا جان مولانا مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے گھر بریلی یو پی (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ **مُفتی حامد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے والد امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے آپ کا نام "محمد" رکھا اور پکارنے کے لئے "حامد رضا" تجویز فرمایا۔ عوام **مُفتی حامد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو "بڑے مولانا" کہہ کر پکارتی جبکہ علمائے کرام نے "**حُجَّۃُالْاِسْلَام**" کالقب دے کر آپ کے علم و فضل کا اقرار کیا۔(تذکرہ جمیل ص۱۰۶ملخصاً) **مُفتی حامد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے تمام کتابیں اپنے والدِ گرامی، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے پڑھیں اور اُنّیس (19) سال کی عمر میں عالمِ دِین بن گئے۔(تذکرہ جمیل ص ۱۱۰،۱۰۹ملخصاً) **مُفتی حامد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے پچاس (50) سال تک فتوٰی نویسی کی۔(تذکرہ جمیل ص۱۱۲ملخصاً) **مُفتی حامد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ خانقاہِ قادریہ رضویہ کے سجادہ نشین اور امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے برحق جانشین تھے، **مُفتی حامد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو اپنے والدِ گرامی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے ساتھ 1905ء میں سفرِ حج کی سعادت ملی۔ حرمین طیبین میں آپ کے عِلمی اور عَملی کارنامے ظاہر ہوئے، عَالَمِ اسلام میں آپ جانے پہچانے گئے۔(تذکرہ جمیل ص۱۸۶ملخصاً) **مُفتی حامد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نہایت حسین و جمیل شخصیت کے مالک تھے، سرخ و سفید چہرہ اس پر سفید داڑھی جگمگ جگمگ کرتی نظر آتی، آپ کا چہرہ مبارک نورِ مصطفٰے کے جلووں سے ایسا روشن تھا کہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عرس کے موقع پر کئی غیر مسلم آپ کا نورانی چہرہ دیکھ کر ہی اسلام لے آئے اور یہ کہتے تھے کہ یہ روشن چہرہ بتاتا ہے کہ یہ حق و صداقت اور روحانیت کی تصویر ہیں۔(تذکرہ جمیل ص۱۹۸،۱۹۷ملخصاً) **مُفتی حامد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ عبادت گزار، شب بیدار اور تہجد گزار بزرگ تھے، اپنے والدِ ماجد امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی موجودگی میں دارُالعُلُوم منظرُالاسلام کا سارا انتظام آپ کے سپرد تھا،

دارُالعُلُوم منظرُ الاسلام کے آپ نہ صرف مُہتَمِم تھے بلکہ شیخُ الحدیث اور صدرُ المُدَرِّسِین کے منصب پر بھی فائز رہے۔(تذکرہ جمیل ص۳۷ ملخصًا) ایک بار **مُفتی حامد رضا خان** رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو پھوڑے کی تکلیف ہوئی، جس کا آپریشن کرنا ضروری ٹھہرا۔ڈاکٹر نے بے ہوشی کا اِنجکشن لگانا چاہا تو مَنْع فرما دیا، آپ دُرود و سلام کے وِرد میں مشغول ہوگئے، ہوش و حواس کی حالت میں دو تین گھنٹے تک آپریشن ہوتا رہا، دُرود شریف کی بَرَکت سے کسی قسم کی تکلیف کا آپ نے اظہار نہ ہونے دیا۔(تذکرۂ مشائخِ قادِریہ رضویہ، ص ۴۸۵) اللہ پاک آپ کے فیوض و برکات سے ہم سب کو مستفیض فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ رابطہ بالعلماء

اے عاشقانِ علماء و اولیا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں خدمتِ دین کے کم و بیش 105 شُعبہ جات میں سُنّتوں کی دُھوم مچا رہی ہے، جن میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ رابطہ بِالْعلماء"** بھی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی علمائے اہلِ سنت سے مَحبَّت کے نتیجے میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی نے ایک شُعْبہ بنام **"مجلسِ رابطہ بِالْعلماء"** بھی قائم کیا ہے تاکہ اس کے ذریعے عاشقانِ رسول عُلمائے کرام و مَشائخِ عِظّام (اور مسجدوں کے اِمام، خطبا، مُدرسین) کو عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کی دِینی خِدمات سے آگاہ کیا جائے، ان سے رابطہ کرکے انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کیا جائے

اوران سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں مُعاوَنت حاصل کی جائے۔ان کی دُعائیں لی جائیں اور عاشقانِ رسول مَدارس وجامعات میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی ترکیب بنائی جائے۔ان کے طلبۂ کرام اوراساتذۂ کرام کو دعوتِ اسلامی کے **ہفتہ واراجتماع و مدنی مذاکرے** میں شرکت کروائی جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اورچند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آیئنہ دار ہے　　　بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شَیْخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے سلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں: ☆ مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سُنّت ہے۔ ☆ مکتبۃ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحَہ 459 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وَقت دل میں یہ نِیَّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اُس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ

[1] ... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

میری حفاظت میں ہے اور میں اُن میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔(بہارِ شریعت ،۳/۴۵۹، حصہ ۱۶ ملخصا)☆دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے۔☆سلام میں پہل کرنا سنّت ہے۔☆سلام میں پہل کرنے والا اللہ کریم کا مُقَرَّب ہے۔☆سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے، جیسا کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔(شعب الایمان، کتاب، ۶/۴۳۳، حدیث: ۸۷۸۶)☆سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔(کیمیائے سعادت، ۱/۳۹۴)☆اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں ۔ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہٗ، شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنَّتُ المقام اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے بلکہ مَن چلے تو مَعَاذَ اللہ یہاں تک بک جاتے ہیں: آپ کے بچّے ہمارے غلام۔☆ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

ہر عیب سے پاک نبی، مکی مدنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (اَلْبُدورُ السّافرۃ لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱ حدیث: ۳۶۶)

قلیل روزی پہ دو قناعت، فُضُول گوئی سے دے دو نفرت

درود پڑھتا رہوں بکثرت، نبیِ رحمت شفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۰۸)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب، اُذۡکُرُوا اللّٰہَ، تُوۡبُوۡا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً ہر شخص اپنے دشمن سے نفرت کرتا اور اس کے شر سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور دشمن جتنا زیادہ مضبوط ہو، اس سے محفوظ رہنے کی اتنی ہی زیادہ احتیاط کی جاتی ہے، اُسی قدر حفاظتی تدابیر بھی زِیادہ کی جاتی ہیں، یاد رکھئے! انسان کا سب سے بڑا اور سب سے

خطرناک (Dangerous) دُشمن شیطان ہے، اولیائے کرام سے لے کر عام انسان تک ہر ایک سے دُشمنی رکھتا اور ان کو بہکانے کے لئے طرح طرح کے حیلے اور بہانے سے کام لیتا ہے، اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر شیطان کی عداوت اور دشمنی کی پہچان کروائی ہے، آج کے بیان میں **شیطان کی انسان سے دُشمنی** کے متعلق آیات، احادیثِ مُبارکہ، بزرگانِ دِین کے واقعات اور شیطان کے وار کو ناکام بنانے کے طریقے بھی سنیں گے۔ کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے شیطان کی انسان سے دشمنی کا ایک واقعہ سنتے ہیں چنانچہ

شیطان لعین کے شر سے محفوظ رہنا:

ایک مرتبہ ولیوں کے سردار حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سفر فرما رہے تھے، اس دوران چند دن آپ نے ایک ایسے مقام پر قیام فرمایا جہاں پانی نہیں تھا، جب غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو پیاس کی شدّت محسوس ہوئی تو بارش ہونے لگی جس سے آپ سیراب ہو گئے، پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آسمان پر ایک نور دیکھا، جس سے ایک کنارہ روشن ہو گیا اور ایک شکل ظاہر ہوئی اُس سے یہ آواز آئی: ”اے عبدالقادر! میں تیرا ربّ ہوں اور میں نے تم پر حرام چیزیں حلال کر دی ہیں“ یہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم** پڑھ کر فرمایا: ”**اے شیطان لَعِیْن! دُور ہو جا۔**“ تو روشن کنارہ اندھیرے میں بدلا اور وہ شکل دُھواں بن گئی۔ پھر شیطان نے یوں وار کیا: اے عبدالقادر! تم مجھ سے اپنے علم، اپنے ربّ کے حکم اور اپنے مراتب کے سلسلے میں سمجھ بوجھ کے ذریعے نجات پا گئے اور میں نے ایسے (70) مشائخ کو گمراہ کر دیا“ انسان کے دشمن شیطان کے اس وار کو بھی ہمارے غوثِ پاک نے یہ فرما کر

ناکام بنادیا: "یہ صرف میرے ربّ کا فضل واحسان ہے" جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے دریافت کیا گیا، آپ نے کس طرح جانا کہ وہ شیطان ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اُس کی اِس بات سے کہ بے شک میں نے تیرے لئے حرام چیزوں کو حلال کر دیا۔ (صراط الجنان،۵/۱۷۲بتغیر قلیل)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! بیان کردہ واقعہ سے یہ مَعلُوم ہُوا کہ شیطان لعین عام انسانوں سے تو دشمنی رکھتا ہی ہے مگر اللہ والوں سے اس کی دشمنی اورزِیادہ سخت ہوتی ہے اوران کو بہکانے کے لئے طرح طرح کے حیلے بہانے کرتا ہے، کئی بار ناکام ہونے کے باوجود بھی مایوس نہیں ہوتا جیسا کہ بیان کردہ واقعہ میں پیرانِ پیر، روشن ضمیر، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسی ہستی کو بہکانے کے لئے یہ حِیلہ اپنایا کہ میں نے تمہارے لئے حرام چیزوں کو حلال کر دیا تو آپ نے اس کے اس وار کو ناکام بنادیا۔

یہ بھی پتہ چلا کہ کوئی کیسے ہی مرتبے والا بزرگ کیوں نہ ہو، خواہ وہ پیر و فقیر ہو یا عالم وولی ہو، اس پر اللہ پاک کی لازم کردہ عبادات معاف نہیں ہوتیں۔ ذرا سوچئے! کہ مخلوقات میں سب سے بڑا مقام کس کا ہے؟ یقیناً پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے نمازی تھے کہ ان کی مثل کوئی نمازی ہو ہی نہیں سکتا، ان کی مثل کوئی عبادت کرنے کا گمان بھی نہیں کر سکتا۔ ان پر تو تہجد بھی فرض تھی، اگرچہ وہ مالکِ شریعت ہیں، مگر ربِّ کریم کے احکام پورے فرمائے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! شیطان انسانوں کا کھلا دُشمن ہے، اس بات کا ذکر اللہ پاک نے پارہ 15 سُوْرَۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 53 میں فرمایا ہے:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا تَرجَمۂ کنزالایمان: بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔

مُّبِیۡنًا﴿۵۳﴾ (پ۱۵،بنی اسرائیل:۵۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! شیطان انسان کا کُھلا دشمن ہے۔ شیطان اس دشمنی کے اظہار کے لئے کئی حربے اور ہتھیار استعمال کرتا ہے۔ ☆شیطان کبھی رِیاکاری کرواکر نیکیاں برباد کروادیتا ہے۔☆ شیطان کبھی وسوسے ڈال کر نیکیاں کرنے میں رکاوٹ بنتا ہے۔☆ شیطان کبھی مسلمانوں میں دُشمنی اور پُھوٹ ڈلواکر غیبتوں، تہمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔☆ شیطان کبھی جھوٹ بُلواکر آخرت کو تباہ کروانے کی کوشش کرتا ہے۔☆ شیطان کبھی حسد کے کانٹے دِل میں چبھوکر جہنم کی آگ میں پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔☆ شیطان کبھی تکبُّر میں مبتلا کرکے اپنی ازلی دُشمنی کا نشانہ (Target) بناتا ہے۔☆ شیطان کبھی حُبِ جاہ(یعنی واہ واہ کی خواہش) کی ہوس میں گرفتار کرواکر نیکیوں کو ضائع کرواتا ہے۔☆ شیطان کبھی مسلمان کے دل میں دوسروں کا بُغض و کِینہ (یعنی دل کی چھپی دُشمنی) پیدا کرکے اپنا کام نکالتا ہے۔☆ شیطان کبھی ماں باپ کی نافرمانی پر اُبھار کر دنیا وآخرت میں ذلیل کرواتا ہے۔☆شیطان کبھی بیماریوں پر بے صبری و واویلا کرا کر صبر کے بے حساب ثواب سے محروم کرادیتا ہے۔☆شیطان کبھی نمازوں سے☆ کبھی فرائض سے☆ کبھی فرض ولازم علم دِین سے دُور کرتا ہے☆ شیطان کبھی تِلاوتِ قرآن سے روکتا ہے تو☆ کبھی نیک اعمال کرنے میں سُستی ڈالتا ہے۔ اَلْغَرَض! شیطان اپنی دشمنی نکالنے کے لیے طرح طرح سے اِنْسان کو گھیرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہمیں اس کے ہر وار سے ہوشیار رہنا چاہیے۔

شیطان کے خلاف جنگ جاری رہے گی اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! سب سے پہلے شیطان کے ایک ہتھیار **"ریاکاری"** کے متعلق سنتے ہیں۔

شیطان کا ایک ہتھیار "ریاکاری"

اس میں کوئی شک نہیں کہ اوّل تو شیطان ہمیں نیکیاں کرنے نہیں دیتا اور اگر ہم خُوب کوشش کرکے نیک عمل کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو شیطان ہماری عِبادت کو، صدقات وخیرات کو مَقبول ہونے سے روکنے کے لئے اپنا پورا زور لگا دیتا ہے اور ہماری عِبادت میں کوئی ایسی غَلَطی کروانے کی کوشش کرتا ہے جو اِسے ضائع کردے یا پھر عِبادَت کے بعد ہمارے دل میں مشہور ہونے کی خواہش پیدا ہوتی ہے، کوئی ہماری نیکیوں کا چرچا کرے نہ کرے، ہم خُود بِلاضَرورتِ شَرعی اپنی نیکیوں کا اِظْہار کرکے "**اپنے مُنہ میاں مِٹّھو**" بننے سے باز نہیں آتے اور یوں شیطان کے پھیلائے ہوئے رِیاکاری کے جال میں جا پھنستے ہیں۔

رِیاکاری کی تعریف:

شَیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حَضرتِ علّامہ مَوْلانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "**نیکی کی دعوت**" کے صفحہ 66 پر تحریر فرماتے ہیں: اللہ پاک کی رِضا کے عَلاوہ کسی اور اِرادے سے عِبادت کرنا (رِیاکاری ہے)۔ گویا عِبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اُس کی عِبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ اُن لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اُس کی تعریف کریں یا اُسے نیک آدمی سمجھیں یا اُسے عزّت وغیرہ دیں۔ (اَلزَّواجِرُعَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر، ۱/۸۶)

آیئے! شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "**نیکی کی دعوت**" حصّہ اوّل، صفحہ 73 سے رِیاکاری سے مُتَعَلِّق چند مثالیں سُنتے ہیں۔ خیال رہے کہ رِیاکاری ایک ایسا عمل ہے، جس کا سارا دارومدار نِیَّت پر ہے، لہٰذا جو مثالیں پیش کی جارہی ہیں وہ اگرچہ رِیاکاری ہی کی ہیں لیکن کئی مقامات پر

نِیَّت کے فرق سے اَحکام میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ آیئے اپنی اصلاح کی نِیَّت سے تَوَجّہ کے ساتھ سنئے:

رِیاکاری کی 10 مثالیں

(1) فَنِّ قِراءت اس لئے سیکھنا کہ لوگ "قاری صاحِب" کہیں۔ (2) اپنے لئے عاجِزی کے اَلفاظ مَثَلاً فقیر، گُنہگار، ناکارہ وغیرہ اس لئے بولنا یا لکھنا کہ لوگ سادہ مزاج سمجھیں اور عاجِزی کی تعریف کریں۔ (3) لوگوں سے اِس لئے پُرتَپاک طریقے سے ملنا کہ مِلَنْسار اور بااَخلاق کہلائے۔ (4) دُعا وغیرہ میں سب کے سامنے رونا آجائے تو اِس لئے آنسو پونچھتے رہنا کہ لوگوں پر یہ تَأَثُّر قائم ہو کہ یہ رِیاکاری سے بچنے کیلئے جلدی جلدی آنسو پُونچھ لیتا ہے۔ (5) لوگوں کے دِلوں میں جگہ بنانے کیلئے اِس طرح کے جُملے کہنا: مجھے گُناہوں سے بڑا ڈر لگتا ہے، مجھے بُرے خاتمے کا خوف رہتا ہے، ہائے! اَندھیری قبر میں کیا ہو گا! آہ! قِیامت میں حِساب کیسے دُوں گا! وغیرہ (6) لوگوں پر اپنی دُنیا سے لاتَعَلُّقی اور پارسائی کی چھاپ ڈالنے کیلئے کہنا: میں تو مالداروں اور شخصیّات سے ملنے سے بچتا ہوں۔ (7) کسی کی مُصیبت کا سُن کر ہمدردانہ جُملے کہنا کہ لوگ رَحم دل کہیں۔ (8) ہاتھ میں اِس لئے تَسْبِیح رکھنا، اور نُمایاں کرنا، یا لوگوں کے سامنے اِس لئے ہونٹ ہِلا ہِلا کر یا اُنہیں آواز پہنچے، اِس طرح دُرُود و اَذْکار پڑھنا کہ نیک سمجھا جائے۔ (9) جَلْوَت میں (یعنی لوگوں کے سامنے) کھاتے پیتے، اُٹھتے بیٹھتے وغیرہ وغیرہ مَواقع پر سُنَّتوں کا اچھی طرح خیال رکھنا جبکہ اکیلے میں سُنَّتوں کا اِہْتِمام نہ کرنا۔ (10) دعوت میں یا دوسروں کی مَوجُودَگی میں اِس لئے کم کھانا کہ دیکھنے والے اسے سُنَّت کی پیروی کرنے والا اور کم کھانے والا تصوُّر کریں۔ (نیکی کی دعوت، ص۷۳) اللہ پاک شیطان کے وار ریاکاری سے ہماری حفاظت فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شیطان کے خلاف جنگ جاری رہے گی اِنْ شَآءَ اللہ

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے شہزادے مُفتیِ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہ عاجزی کرتے اور ہمیں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

نَفْسِ بدکار نے دل پہ یہ قِیامَت توڑی عملِ نیک کِیا بھی تو چھپانے نہ دِیا

(سامانِ بخشش، ص۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ریاکاری سے بچنے کے لئے عِبادَت کے دوران بھی شیطانی وَسْوَسوں سے بچنے کی کوشش کریں، کیونکہ شیطان مُسلسل ہمارے دل میں وَسوَسے ڈالنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے، لہٰذا جس طرح نیک عمل سے پہلے دل میں اِخْلاص ہونا ضَروری ہے، اِسی طرح ہر نیکی و عِبادَت کے دَوران اسے قائم رکھنا بھی ضَروری ہے۔

اگرچہ اس طرح سوچنا اور غور و فکر کرنا بہت مُشکل کام ہے مگر ناممکن نہیں، آغاز میں یہ کام بے حد مُشکل محسوس ہوتا ہے، لیکن جب کوشش کر کے ایک عرصے تک اس پر صبر کرے تو اللہ پاک کے فَضْل و کرم اور حُسنِ توفیق سے یہ کام آسان ہو جاتا ہے، ہمارا کام کوشِش کرنا ہے، کامیابی دینے والی ذات رَبِّ کائنات کی ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص۹۴)

آیئے! اپنے ربّ کریم کی بار گاہ میں دعا کرتے ہیں اور اِخلاص کی بھیک مانگتے ہیں۔

بنادے مجھ کو الٰہی خُلوص کا پیکر قریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یارَبّ!
اَندھیری قَبْر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یارَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پُورا شہر اُجڑ گیا

ایک شخص نے شیطان کو اِس حال میں دیکھا کہ وہ اپنی اُنگلی اُٹھائے ہوئے جارہا تھا۔اُس نے شیطان سے پوچھا: یہ تم اپنی اُنگلی اُٹھائے ہوئے کیوں جارہے ہو؟ شیطان نے کہا: میں اپنی اُنگلی سے بڑے بڑے کام نکال لیتا ہوں، لوگ جو آپس میں لڑتے جھگڑتے اور فِتْنہ و فَساد برپا کرتے ہیں، وہ اِسی اُنگلی کا کھیل ہوتا ہے۔ اُس شخص نے حَیرت سے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ شیطان نے کہا: یہ سامنے جو شہر ہے، اِسے میری یہ اُنگلی تھوڑی دیر میں تباہ و برباد کردے گی اور لوگ لڑنا جھگڑنا خود ہی شروع کردیں گے۔ شیطان اُس شخص کے ساتھ شہر میں داخل ہوا، ایک بازار میں حلوائی چینی گھول کر اُس کا شِیرہ بنانے کے لئے اُسے ایک بڑے برتن میں گرم کررہا تھا۔ شیطان نے شِیرے میں اُنگلی ڈال کر تھوڑا سا شِیرہ نکالا اور اُسے دیوار پر لگاتے ہوئے بولا: اب دیکھنا یہ شہر کیسے تباہ ہوتا ہے، چنانچہ دیوار پر لگے ہوئے شِیرے پر مکھیاں آکر بیٹھیں، مکھیوں کا ہجوم دیکھ کر ایک چھپکلی اُن پر جھپٹنے کے لئے دِیوار پر چڑھی۔ حلوائی کی ایک بِلّی تھی، اُس بِلّی نے چھپکلی کو دیکھا تو وہ اُس پر جھپٹنے کے لئے تیّار ہوگئی، دو(2) سپاہی بازار سے گُزر رہے تھے جن کے ساتھ اُن کا کُتّا بھی تھا، کُتّے نے بِلّی کو دیکھا تو ایک دم اُس پر حملہ کردیا، بِلّی نے بھاگنے کے لئے چھلانگ لگائی تو سیدھی شِیرے کے برتن میں جا گری اور مرگئی۔ حلوائی نے اپنی بِلّی کو مرتے دیکھا تو کُتّے کو مار ڈالا، یہ منظر دیکھ کر سپاہیوں نے حلوائی کو ہلاک کردیا۔ حلوائی کے عزیزوں کو پتہ چلا تو اُنہوں نے سپاہیوں کو مار ڈالا، جب لشکر کو اپنے دو(2) سپاہیوں کی مَوت کا عِلْم ہوا تو لشکر نے (غُصّے میں) آکر پورے شہر کو تہس نہس کرکے رکھ دیا۔ (شیطان کی حکایات، ص ۱۵۰ ملخصًا)

نَفْس و شیطان ہو گئے غالب ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یارب

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۹)

شیطان کے خلاف جنگ جاری رہے گی اِنْ شَآءَ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے میں جو سبق ہمارے لئے موجود ہے، وہ یہی ہے کہ ہم خود بھی جھگڑوں سے بچیں اور دوسروں کو بھی اس شیطانی کام سے روکنے کی کوشش کریں، کیونکہ بسا اوقات صرف غلط فہمی کی بنیاد پر بہت سے جھگڑے وجود میں آتے، کئی گھر بلکہ کئی خاندان اُجڑ جاتے ہیں، اس لئے اگر کوئی ہمیں لڑوانا بھی چاہے تو ہمیں چاہیے کہ ہم اس کو اس کے ناپاک ارادے میں کامیاب نہ ہونے دیں۔ شیطان کا پسندیدہ کام ہی لوگوں کے درمیان فِتنہ وفَساد برپا کروانا، اُن میں نفرتوں کی دیواریں کھڑی کرنا اور اُنہیں آپس میں لڑوانا ہے، یہ مَردُود کسی طرح جھگڑے کا ماحول پیدا کرکے خود پیچھے ہٹ کر تماشائی بن جاتا ہے، پھر لڑائی جھگڑے کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ کل تک جو ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے کے دعوے کیا کرتے تھے، جو ایک دوسرے کی عزّت کے مُحافِظ تھے، جن کی دوستی اور اُن کے اِتّفاق واِتّحاد کی مثالیں دی جاتی تھیں، جنہیں ایک دوسرے کے خلاف ایک لفظ سُننا بھی گوارا نہ تھا، جو ایک دوسرے کے بغیر کھانا تک نہیں کھاتے تھے، جو بُرے وَقْت میں ایک دوسرے کے مددگار تھے، جو ایک دوسرے کو نیکی کے کاموں کی ترغیبیں دِلایا کرتے تھے، لڑائی جھگڑے جیسے مَنحوس شیطانی کام کی نَحوست کے سبب اُن کے درمیان نفرتوں کی ایسی مضبوط دیواریں قائم ہوجاتی ہیں کہ پھر وہ ایک دوسرے کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ ایک دُوسرے کی غمی خوشی میں شریک نہیں ہوتے، بسا اوقات **قتل وغارت گری** کی ایسی خوفناک آندھی چلتی ہے کہ کئی جانیں ظلم کی اِس بدترین

آندھی کی لپیٹ میں آجاتی ہیں۔یوں سمجھئے کہ جس طرح آگ گھروں، فیکٹریوں، کمپنیوں، گوداموں، جنگلات، گاؤں دیہات اور مختلف چیزوں کو گھنٹوں بلکہ منٹوں میں جلا کر تباہ وبرباد کرڈالتی ہے،اِسی طرح ہنستے بستے ملکوں، شہروں، نسلوں، قوموں، گھروں، خاندانوں،اداروں اور تنظیموں کا اَمن تہس نہس کرنے اور دلوں میں نفرتوں کا بیج بونے کا سبب بنتے ہیں اور اس میں اکثر **شیطان لڑائی جھگڑے کا ہتھیار** استعمال کرتا نظر آتا ہے۔

حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے لوگوں پر نگاہ ڈالی، تو انہیں ایک دوسرے سے کسی غرض اور سبب کی وجہ سے عَداوت ودُشمنی کرتے ہوئے پایا اور میں نے اللہ پاک کے اس مقدس فرمان میں خوب غور کیا:

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ (پ۷، المائدۃ: ۹۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بَیر اور دُشمنی ڈلوادے۔

تو مجھے معلوم ہوگیا کہ سوائے شیطان کے کسی اور سے دُشمنی درست نہیں۔(بیٹے کو نصیحت، ۳۲)

لڑنا ہے تو نفس وشیطان سے لڑیئے

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ لڑائی جھگڑے سے بچتے ہوئے شیطان کے اس ہتھیار کو ناکام بنائیں اور اپنے مسلمان بھائیوں سے محبت واُخوّت اور حُسنِ اخلاق اور نرمی و بھلائی سے پیش آئیں۔یاد رکھئے! جھگڑے کا ایک سبب اِعتِراض بھی ہے،یہ اِعتِراض ہی جھگڑا ہے اور اِسی اِعتِراض برائے اِعتِراض کے بعد ہی بات بگڑتی ہے اور نوبت لڑائی جھگڑے اور قتل و غارت گری تک جا پہنچتی ہے، لہٰذا جب بھی کسی کی اِصلاح مقصود ہو یا کسی مُعاملے کی طرف توجُّہ دِلانے کا اِرادہ ہو تو اِعتِراض (Objection) والا رَوِیَّہ

اپنانے کے بجائے سمجھانے والا انداز اِختیار کیجئے۔ نرمی سے اور علیحدگی میں اُس کو اُس کے عیب پر مُطَّلع کرنے کی کوشش کیجئے۔ دوسروں کے سامنے مسلمان بھائی کی اِصلاح کرنا اُسے ذلیل کرنے اور لوگوں کی نظروں سے گرانے کے مُترادِف ہے، جس کے نتیجے میں بات عزّتِ نَفْس پر آجاتی ہے۔ پھر سامنے والا لڑائی کر کے بدلہ لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے، لہٰذا کسی سے بھی جھگڑا نہ کیجئے اور نرمی و محبت اور صبر سے کام لیجئے ☆ہاں اگر لڑنا ہی ہے تو مَردُود شیطان سے لڑیں، ☆اگر لڑنا ہی ہے تو نَفْسِ اَمّارہ سے لڑائی کریں، ☆اگر لڑنا ہی ہے تو گناہوں کے خلاف اعلانِ جنگ کر کے شیطان کا مقابلہ کیجئے، ☆اگر لڑنا ہی ہے تو غیبت و تہمت کے خلاف اعلانِ جنگ کر کے مقابلہ کیا جائے، ☆اگر لڑنا ہی ہے تو فلموں ڈراموں سے لڑائی کیجئے، ☆اگر لڑنا ہی ہے تو سُود کے خلاف لڑائی کیجئے۔ ☆اگر لڑنا ہی ہے تو دھوکہ دہی اور ملاوٹ کے خلاف آواز اٹھائیے، ☆اگر لڑنا ہی ہے تو بدگمانیوں اور تہمتوں کے خلاف دشمنی کا اظہار کیجئے، ☆اگر لڑنا ہی ہے تو رشوت اور خیانت کے بڑھتے ہوئے رجحان کی حوصلہ شکنی کیجئے۔ اَلْغَرَض! لڑنا ہی ہے تو بُرائیوں سے لڑیئے اور معاشرے کو نیکیوں کی طرف لے جائیے۔

ہماری نہ جانے کس کس سے ذاتی دُشمنی ہو جاتی ہے، جبکہ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی لڑائی نفس و شیطان سے ہے، چنانچہ بارگاہِ رِسالت میں فریاد کرتے ہیں:

نہیں سرکار! ذاتی دشمنی میری کسی سے بھی مِری ہے نفس و شیطاں سے لڑائی یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۵۰)

شیطان کے خلاف جنگ جاری رہے گی اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شیطان کی انسان سے دشمنی کا اندازہ اس بات سے

بھی لگایا جاسکتا ہے کہ وہ انسان کو دنیا میں تو اپنے طرح طرح کے ہتھیاروں اور وسوسوں کے ذریعے گمراہ کرتا ہی ہے، مگر موت کے وقت بھی لوگوں کو بہکانے، گُناہوں پر اُکسانے اور دولتِ ایمان چھین کر اُنہیں بھی اپنے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کا ایندھن بنانے کی کوششوں میں لگا ہوا ہے شیطان کو خود توبہ کی توفیق نہیں اس لئے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا توبہ کرکے اس کے ساتھیوں کی فہرست سے نکل کر راہِ جنت کا مُسافر بن جائے۔ اسی وجہ سے وہ دنیا میں توبہ سے روکنے، موت کے وقت ایمان چھیننے کی کوشش میں رہتا ہے، آخری سانس تک بہکانے کی کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح وہ اپنے ایمان سے ہاتھ دھو کر جہنم کا حَقدار بن جائے، شیطان انسان کے دل میں جو وسوسے ڈالتا رہتا ہے، وہ وسوسے بعض اوقات اتنے خطرناک ہوتے ہیں کہ انسان کے لئے اپنا دِین وایمان بچانا مشکل ہو جاتا ہے ، جیسے کبھی تقدیر کے بارے میں وسوسہ، کبھی ایمانیات کے بارے میں وسوسہ، کبھی عبادات کے بارے میں وسوسہ، کبھی طہارت و پاکیزگی کے معاملات کے بارے میں وسوسہ اور کبھی یہ نامُراد شیطان اللہ پاک کے بارے میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔ آئیے! اس کے متعلق ایک واقعہ سنتے ہیں :چنانچہ

امام فخرُالدِّین رازی رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ کی نزع کا جب وقت آیا، شیطان آیا کہ اس وقت شیطان پوری جان توڑ کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح اس کا اِیمان سلب ہو جائے ،(یعنی چھین لیا جائے) اگر اس وقت پھر گیا تو پھر کبھی نہ لوٹے گا۔ اُس نے اِن سے پوچھا کہ تم نے عمر بھر مُناظروں مُباحثوں میں گزاری، خدا کو بھی پہچانا؟ آپ نے فرمایا: بیشک خُدا ایک ہے۔ اس نے کہا اس پر کیا دلیل؟ آپ نے ایک دلیل قائم فرمائی، وہ خبیث مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت (یعنی فرشتوں کا استاد) رہ چکا ہے، اس نے وہ دلیل توڑ دی۔ اُنہوں نے دوسری دلیل قائم کی اُس نے وہ بھی توڑ دی۔ یہاں تک کہ 360 دلیلیں حضرت نے قائم کیں اور اس

نے سب توڑ دیں۔ اب یہ سخت پریشانی میں اور نہایت مایوس، آپ کے پیر و مُرشِد حضرت نجمُ الدِّین کُبریٰ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہیں دُور دراز مقام پر وُضو فرمارہے تھے، وہاں سے آپ نے آواز دی کہہ کیوں نہیں دیتا کہ میں نے خدا کو بے دلیل ایک مانا۔ (آدابِ مرشد کامل، ص۸۸ ملخصا)

بُرے خاتمہ سے بچنے کا طریقہ

اے عاشقانِ اولیا! معلوم ہوا کہ ایمان کی سلامتی اور خَاتِمَہ بِالخَیر کا ایک ذریعہ کسی پیرِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے دینا بھی ہے کہ مُرشِد کی باطنی توجُّہ سے بھی وَسْوَسہ شیطانی رَفع دَفع ہو جاتا ہے، حتّٰی کہ خَاتِمَہ بِالخَیر نصیب ہو جاتا ہے ،وَرنہ شیطان لعین نَزْع کے عالم میں وساوِس کے ہتھکنڈے اِستِعْمال کر کے مسلمان کے اِیمان کو برباد کرنے کی بھرپُور کوشش کرتا ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فی زمانہ شیطانی وسوسوں سے بچنے،ایمان کی سلامتی، نیکیوں پر استقامت پانے، پابندِ سُنّت بننے اور گناہوں سے سچی نفرت کرنے اورایمان کی حفاظت کا جذبہ اپنے اندر بیدار کرنے کے لئے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کیجئے، کیونکہ نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے سے گناہوں سے نفرت اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنتا ہے۔ فی زمانہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کسی نعمت سے کم نہیں، لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم نیک بن کر ایمان کی حفاظت کرنے والے بن جائیں تو آج ہی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جایئے اور سُنّتوں کی دُھومیں مچانے کے لئے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مدنی قافلہ“

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مدنی قافلہ

"بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافِلوں کی بَرَکت سے لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔☆مَدَنی قافِلے میں سفر کرنے سے نیک لوگوں کی صحبت مُیَسَّر آتی ہے۔☆مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے مسجد میں نَفْل اِعتِکاف کرنے کی سعادت ملتی ہے۔☆مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے بے نمازیوں کو نمازوں کی اَہَمِّیَّت معلوم ہوتی ہے۔☆مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے بہت سے دِینی مسائل سیکھنے کی سعادت ملتی ہے۔☆مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے مسجدوں میں ذِکْر و اَذکار، دَرْس و بَیانات کا سِلْسِلہ جاری رہتا ہے۔☆مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔

مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کے لیے **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بھی کیسی **پیاری پیاری دُعائیں** کی ہیں، آیئے! وہ دُعائیں ہم بھی سُنتے ہیں، **اے کاش!** ہم بھی اِن دُعاؤں سے اپنا حصہ لینے میں کامیاب ہو جائیں، چنانچہ

ہر ماہ کے **پہلے جمعے** کو **3 دن** کے مدنی قافلے میں سفر کرنے والوں کے لیے آپ دُعا کرتے ہیں: **یا ربَّ المصطفٰے!** جو کوئی ہر شمسی ماہ کے **پہلے جمعے** کو تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کے لیے روانہ ہو، اُس کو **دِیدارِ مصطفٰے سے مشرف فرما۔**

ہر ماہ کے **دُوسرے جمعے** کو **3 دن** کے مدنی قافلے میں سفر کرنے والوں کے لیے آپ دُعا کرتے ہیں: **یا اللہ پاک! جو کوئی انگریزی ماہ کے** دُوسرے جمعے کو تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کی ترکیب کرے، **اس کا دل نیکیوں میں لگادے۔**

ہر ماہ کے **تیسرے جمعے** کو **3 دن** کے مدنی قافلے میں سفر کرنے والوں کے لیے آپ دُعا کرتے ہیں: **اے مالکِ کریم!** جو کوئی عیسوی ماہ کے **تیسرے جمعے** کو مدنی قافلے میں **3 دن کے لیے** سفر پر روانہ ہو، اس کو **جنت الفردوس میں اپنے مدنی حبیب** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا پڑوس عطا فرما۔**

ہر ماہ کے **چوتھے جمعے** کو 3 **دن** کے **مدنی قافلے** میں سفر کرنے والوں کے لیے آپ دُعا کرتے ہیں: مولائے کریم! جو کوئی انگریزی ماہ کے **چوتھے جمعے** کو تین دن کے مدنی قافلے میں سفر اِختیار کرے، **اُسے شفاعت فرمانے والے محبوب** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم **کی شفاعت بروزِ قیامت نصیب فرما۔**

کسی ماہ کا پانچواں جمعہ ہونے کی صورت میں 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کرنے والوں کے لیے آپ دُعا کرتے ہیں: یا اللہ پاک! جو کوئی انگریزی ماہ کا **پانچواں جمعہ** ہونے کی صورت میں اُس دن مدنی قافلے میں سفر کرے، اُس پر جہنّم حرام کر دے۔

12 ماہ تک 3 دن کے مدنی قافلوں کے مسافروں کے لیے آپ دُعا کرتے ہیں: یاربَّ المصطفیٰ! جو کوئی کم از کم **12 ماہ تک ہر ماہ 3 دن** کے مدنی قافلے میں سفر کرے، اُس کو اپنی ذات کے سِوا کسی کا محتاج نہ فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یا خدا! ہر گھڑی رَٹ ہو عطّار کی
قافلے میں چلیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے اس مدنی کام **"مدنی قافلہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"مدنی قافلہ"** کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے پڑھا بھی جاسکتا ہے اور ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔

اس رسالے میں آپ پڑھ سکیں گے۔ ☆ مدنی قافلہ کیا ہے، ☆ مدنی قافلے میں سفر کی نیتیں، ☆ مدنی قافلے کا مختصر جدول، ☆ مدنی قافلے سے متعلق شرعی و تنظیمی احتیاطیں، ☆ مدنی قافلوں کے

متعلق 22مدنی پھول، ☆اور بہت سے اہم مدنی پھول، حکایات، روایات اس رسالے میں اپنی بہاریں لٹا رہے ہیں۔ اللہ پاک کو راضی کرنے، علمِ دین حاصل کرنے اور ثواب کے لیے مدنی قافلوں میں سفر کریں تاکہ ثواب بھی ملے، مدنی قافلے میں سفر سے کبھی ضمناً دُنیوی فوائد بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب مَدَنی قافِلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

پُرانے مَرَض سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے عَلاقے ناظم آباد کے مقیم ایک عمر رسیدہ اسلامی بھائی تقریباً 19 سال سے سانس کے مَرَض میں مُبتَلا تھے۔ بسا اوقات مَرَض کی شِدَّت کی وجہ سے اُنہیں شدید تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا، کبھی آدھی رات کو طبیعت بگڑ جاتی تو اُسی وَقْت ڈاکٹر (Doctor) کے پاس جانا پڑتا۔ الغَرَض عِلاج میں کوئی کمی نہ چھوڑی جاتی۔ اُن کی خوش قسمتی کہ ایک مرتبہ عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین (3) دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل ہوئی، مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے جہاں اُن کے شب و روز عبادتِ الٰہی میں گزرے، عِلْمِ دین حاصِل کرنے کا موقع ملا اور وہیں اُنہیں دیگر بَرَکات بھی نصیب ہوئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافِلے کے دوران اُنہیں نہ ہی اِنجکشن کی حاجت پیش آئی اور نہ ہی کسی ڈاکٹر کے پاس جانا پڑا بلکہ وہاں ایسا اِطمینان اور سُکون ملا کہ جو اِس سے پہلے کبھی نہ ملا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے اُن کے 19 سال پُرانے مَرَض میں نُمایاں کمی آگئی۔

دور بیماریاں اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں، قافِلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ٦٧٥)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شیطان کیوں مَردُود ہوا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیطان لعین کے بارے میں سُنتے ہیں کہ یہ کون تھا اور اس پر یہ زوال کیوں آیا کہ اللہ پاک نے اس کو ہمیشہ کے لئے اپنی پاک بارگاہ سے مردود قرار دے دیا، یاد رکھئے! بدبخت و لعین قرار دیے جانے سے پہلے شیطان خوبصورت، حَسین، بہت زیادہ علم رکھنے والا، بہت زیادہ عبادت گزار، ملائکہ کا سردار تھا اور اس کو فرشتوں میں ایک خاص مقام حاصل تھا، حضور عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا، ابلیس کو خالص آگ سے پیدا کیا گیا۔ (مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب فی احادیث متفرقۃ، ص ۱۲۲۱، حدیث: ۷۴۹۵) ابلیس جس کو شیطان کہا جاتا ہے، فرشتوں کا سردار بننے سے پہلے یہ چالیس (40) ہزار سال تک جنت کے خزانے کا نگران رہا، اسی (80) ہزار سال تک فرشتوں کے ساتھ رہا، بیس (20) ہزار سال تک فرشتوں کو وعظ سناتا رہا، تیس (30) ہزار سال تک مُقَرَّبِین فرشتوں (جیسے حضرت جبرائیل و حضرت عزرائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام وغیرہ) کا سردار رہا، 1 ہزار سال تک رُوحَانِیِّین (یعنی سورج چاند سے زیادہ روشن چہرہ والے اللہ پاک کے مخصوص فرشتوں) کا سردار رہا، 14 ہزار سال تک عرش کا طواف کرتا رہا، پہلے آسمان میں اس کا نام عابد، دوسرے میں زاہد، تیسرے میں عارف، چوتھے میں ولی، پانچویں میں تقی، چھٹے میں خازن اور ساتویں آسمان میں عزازیل تھا جبکہ لوحِ محفوظ میں اس کا نام ابلیس (یعنی اللہ کی رحمت سے نااُمید) لکھا ہوا تھا اور یہ اپنے انجام سے بے خبر تھا۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۲۵۳ ملخصًا) جب اللہ پاک نے اسے حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو کہنے لگا: اے اللہ! تُو نے اسے مجھ پر فضیلت دے دی، حالانکہ میں اس سے بہتر ہوں، تُو نے مجھے آگ سے اور اِسے مٹی سے پیدا کیا ہے، میں آگ کا ہو کر اس مٹی سے بنے

ہوئے انسان کو سجدہ کروں؟ تو ربِّ کریم نے فرمایا: میں جو چاہتا ہوں وہ کرتا ہوں۔ تمام فرشتوں نے حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام کو سجدہ کیا، مگر اس لعین شیطان نے تکبُّر کی وجہ سے سجدہ نہیں کیا تو فرشتوں نے اللہ کریم کا شکر ادا کرنے کے لئے دوسرا سجدہ شکرانے کے طور پر کیا، لیکن شیطان ان سے بے تعلق کھڑا رہا اور اسے اپنے اس فعل پر کوئی افسوس نہ ہوا، تو اس کے تکبُّر کرنے کی وجہ سے اللہ پاک نے ہمیشہ کے لئے اسے اپنی بارگاہ سے مردُود قرار دے کر نکال دیا اور اس کی صورت مسخ کر دی، خنزیر کی طرح لٹکا ہوا منہ، سر اونٹ کے سر کی طرح، سینہ بڑے اُونٹ کی کوہان جیسا، چہرہ ایسے جیسے بندر کا چہرہ، آنکھیں کھڑی، نتھنے حجام کے کوزے جیسے کُھلے ہوئے، ہونٹ بیل کے ہونٹوں کی طرح لٹکے ہوئے، دانت خنزیر کی طرح باہر نکلے ہوئے اور داڑھی میں صرف سات بال، اسی صورت میں اسے جنّت سے نیچے پھینک دیا گیا اور قیامت تک کے لئے لعنت کا مستحق بن گیا ہے اور تب سے یہ ابلیس، لعین، مردُود اور شیطان کے نام سے مشہور ہو گیا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص۷۹)

تکبُّر کی تباہ کاریاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے شیطان کے متعلق سُنا کہ یہ کتنا بڑا اعبادت گزار، علم والا تھا لیکن اس کو ایک گناہ کی وجہ سے بارگاہِ الٰہی سے مردُود قرار دے کر نکال دیا گیا اور وہ گناہ ہے تکبُّر۔ ☆**تکبُّر** شیطان کے ہتھیاروں میں سے ایک ہتھیار ہے، جس کے ذریعے یہ لوگوں سے اپنی دشمنی ظاہر کرتا اور لوگوں کو گمراہ کر کے ان کو اللہ پاک کی ناراضی کے گڑھے میں دھکیل دیتا ہے، یاد رکھئے! ☆**تکبُّر** ہلاکت خیز عادت ہے، ☆**تکبُّر** کرنے والے اللہ پاک کے ناپسندیدہ بندے ہیں، ☆**تکبُّر** کرنے والے بد نصیبوں کے دلوں پر اللہ پاک مہر لگا دیتا ہے، ☆**تکبُّر** کرنے والے قرآنی آیات میں غور و فکر

کرنے اور ان سے عبرت و نصیحت حاصل کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں ☆اور ایسے بد بخت ذلیل و رُسوا ہو کر جہنم (Hell) میں داخل کیے جائیں گے، ☆ **تکبُّر** کرنے والا جو اپنے لئے پسند کرتا ہے، وہ دوسروں کیلئے پسند نہیں کرتا۔ ☆**تکبُّر** کرنے والا عاجزی جیسی عظیم خوبی سے محروم ہو جاتا ہے۔ ☆مسلمانوں سے بغض و کینے کی بدترین خصلت اس کے دل میں اپنی جڑیں مضبوط کر لیتی ہے ☆**تکبُّر** اسے اپنی جھوٹی عزّت بچانے کیلئے جھوٹ پر اُکساتا ہے۔ ☆**تکبُّر** کرنے والا غُصّے سے نہیں بچ پاتا۔ ☆**تکبُّر** کرنے والے کے دل میں مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ نہیں ہوتا۔ ☆ **تکبُّر** کرنے والا بدنصیب نصیحت (Advice) قبول کرنا گوارا نہیں کرتا۔ ☆ **تکبُّر** کی عادت اُسے نیک کاموں سے دُور اور بُرے کاموں پر مجبور کر دیتی ہے۔ ☆**تکبُّر** کرنے والا نیک لوگوں بلکہ بزرگوں تک کی صحبت سے اپنے آپ کو دُور کر لیتا ہے۔ آیئے! **تکبّر** کی تعریف سنتے ہیں:

تکبُّر کی تعریف:

خُود کو افضل، دوسروں کو حقیر جاننے کا نام **تکبُّر** ہے۔ چنانچہ ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ یعنی **تکبُّر** حق کی مخالفت اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانه، ص ۶۱، حدیث: ۹۱)

اِمام راغب اِصفہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ذٰلِكَ اَنْ یَّرَی الْاِنْسَانُ نَفْسَه اَکْبَرَ مِنْ غَیْرِہٖ یعنی **تکبُّر** یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے افضل سمجھے۔ (المُفرَدات للرّاغب، ص ۶۹۷)

جس کے دل میں **تکبُّر** پایا جائے اُسے "مُتَکَبِّر" کہتے ہیں۔

تکبُّر سے بچنے کے طریقے

تکبُّر سے نجات پانے کے لئے عاجزی کے فضائل کو سامنے رکھئے اور اس طرح "فکرِ مدینہ" (یعنی اپنا

محاسبہ) کیجئے کہ جب حشر برپا ہو گا اور ہر ایک اپنے کئے کا حساب دے گا تو مجھے بھی اپنے ربّ کی بارگاہ میں اپنے اعمال کا حساب دینا پڑے گا، اگر تکبُّر کی وجہ سے میرا ربّ مجھ سے ناراض ہو گیا اور مجھے جہنَّم میں جھونک دیا گیا تو جہنم کا ہولناک عذاب کیسے برداشت کر پاؤں گا؟ اس طرح اپنا محاسبہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ تکبُّر سے بچنے میں کافی مدد ملے گی۔

اسی طرح تکبُّر اور دیگر بُرائیوں سے نجات کیلئے **دُعا** کا سہارا لیجئے کہ **دُعا مومن کا ہتھیار** ہے۔ لٰہذا دُعا کیجئے کہ یَا اللہ! میں نیک بننا چاہتا ہوں، تکبُّر اور دوسری تمام بُرائیوں سے جان چھڑانا چاہتا ہوں، مگر نفس و شیطان نے مجھے دبا رکھا ہے، تُو ان کے مقابلے میں مجھے کامیابی عطا فرما، مجھے نیک بنا دے، عاجِزی کا پیکر بنا دے۔ آیئے! مل کر اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں۔

فخر و غرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا یاربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا
ایماں پہ ربّ رحمت دیدے تُو استقامت دیتا ہوں واسطہ میں تجھ کو ترے نبی کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ تراجم!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شیطان کے مکروفریب اور دیگر گناہوں سے بچنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں دنیا بھر میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچا رہی ہے، وہیں 107 شُعبہ جات کے ذریعے زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی بھی اِصلاح کر

رہی ہے،اِنہی شُعْبہ جات میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ تراجِم"** بھی ہے جو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب و رَسائل کا مختلف زَبانوں میں ترجمہ کرنے کی خِدمت سَراَنجام دے رہی ہے تاکہ اُردو پڑھنے والوں کے ساتھ ساتھ دُنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ بھی ان کتابوں سے فیض یاب ہوسکیں اوران کا بھی یہ مدنی ذِہن بن جائے کہ **مجھے اپنی اورساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** اِنْ شَآءَاللہ اِنْتہائی قلیل عرصہ میں اب تک اس مجلس کے تحت دُنیا کی مختلف زَبانوں میں امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت سی تصانیف اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کاتَرجمہ ہوچُکاہے۔ہمیں بھی چاہیے کہ مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کاخُود بھی مُطالَعہ کریں اوردوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیں،تقسیم کاسلسلہ بھی جاری رکھیں اورہوسکے تونیکی کی دعوت عام کرنے کی نیّت سے تحائف (Gifts)میں کتب ورسائل دیتے رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اورچند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتاہوں۔شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے!شیخِ طریقت،امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے

1…مشکاۃالصابیح،کتاب الایمان،باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷،حدیث:۱۷۵

رسالے **"101 مدنی پھول"** سے سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں: فرمانِ **مُصطفٰے** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تمام سُرموں میں بہتر سرمہ **"اِثمد"** ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔(ابن ماجه، کتاب التحفه، باب الکحل بالاثمد، ۴/۱۱۵، حدیث:۳۴۹۷) ☆پتھّر کا سُرمَہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔(فتاویٰ ھندیه، ۵ /۳۵۹) ☆سُرمہ سوتے وقت اِستعمال کرنا سنت ہے۔(مرآۃ المناجیح ،۶/ ۱۸۰)☆سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:(1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں،(2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں(اُلٹی) میں دو،(3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔(شعب الایمان، فصل فی الکحل، ۵/۲۱۸، حدیث:۶۴۲۸) ☆اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔☆ تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "**غورو فکر**" کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مَدَنی اِنعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

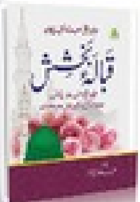
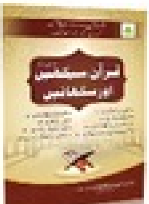
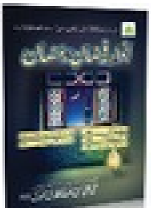
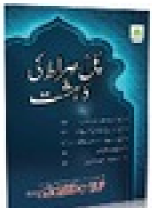

ISBN 978-969-631-113-3
0109784

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

خطباء، واعظین، مبلغین و مبلغات کیلئے حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کی سیرت سمیت دیگر کئی اصلاحی
موضوعات پر مشتمل 630 صفحات پر محیط خوبصورت تحفہ

بنام

جُمادَی الاُخریٰ کے

21 بیانات

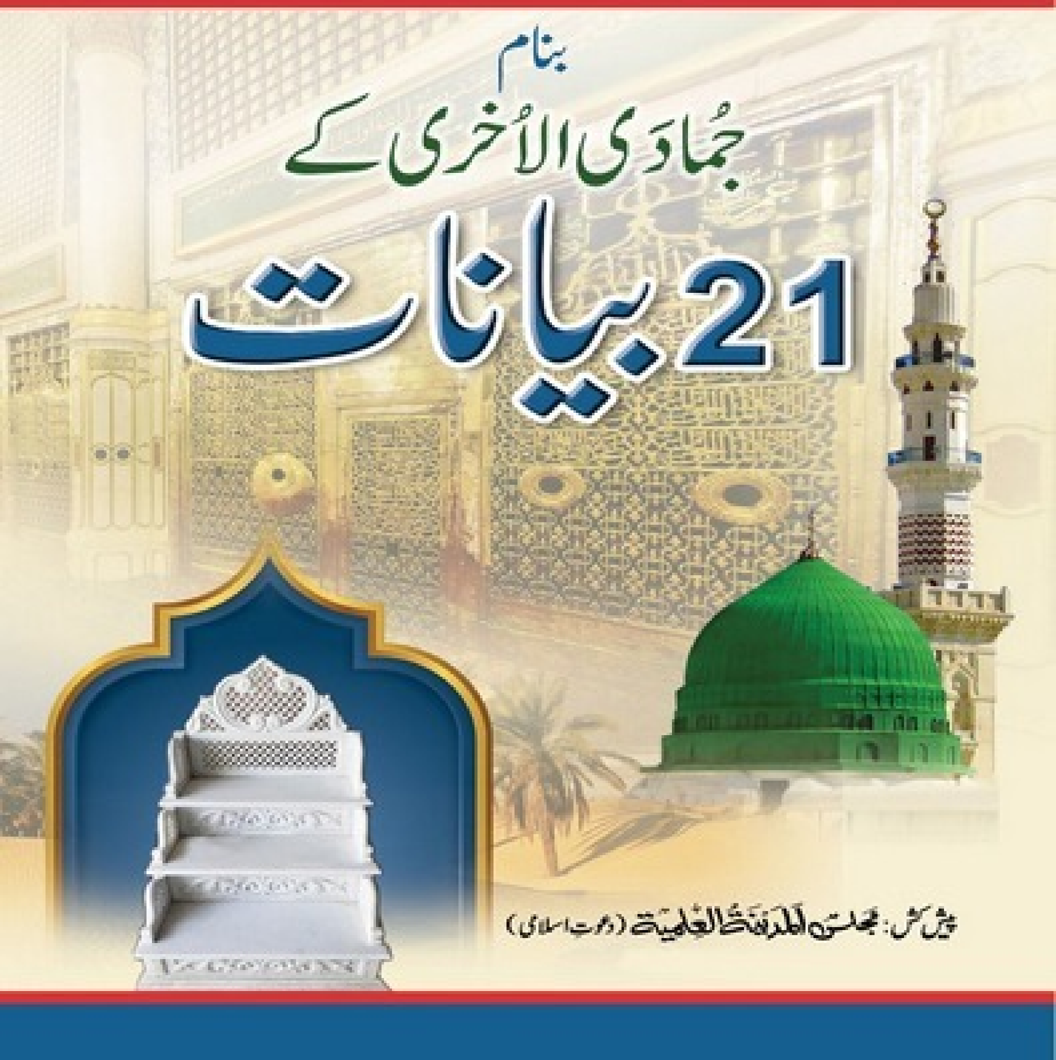

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

خطباء، واعظین، مبلغین و مبلغات کیلئے حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی سیرت
سمیت دیگر کئی اصلاحی موضوعات پر مشتمل 630 صفحات پر محیط خوبصورت تحفہ

بنام

جُمادَی الاُخری کے

21 بیانات

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

پہلے اسے پڑھ لیجئے!!!

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **دعوتِ اسلامی** ایک عالمگیر تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک **ہزاروں** مقامات پر ہفتہ وار سنتوں بھرے **اجتماعات** کا سلسلہ سالوں سے جاری و ساری ہے۔ ان ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں **لاکھوں** اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کی سعادت پا کر علمِ دین کی خوشبو سے خود کو مہکاتے ہیں۔ ابتدا میں دعوتِ اسلامی کے مبلغین و مبلغات موضوع کا انتخاب، مواد کی تلاش اور ترتیب سمیت بیانات کے ضروری کام خود ہی انجام دیا کرتے تھے۔ پھر دعوتِ اسلامی کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ** نے طے کیا کہ **ایک** ہی **بیان** تیار کیا جائے جو دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات کے مبلغین و مبلغات تک پہنچایا جائے۔

جون 2014ء مطابق شعبان المعظم 1435ھ میں دعوتِ اسلامی کے تحقیقی و علمی ادارے المدینۃُ العلمیۃ کے تحت شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی قائم کیا گیا۔ بیان کو تمام مراحل سے گزار کر فائنل کرنا اور ہفتہ وار اجتماع میں ہونے سے ایک ماہ قبل متعلقہ مجلس کو پیش کرنا اس شعبے کا ہدف قرار پایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 2014 سے اب تک یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے سوا چار سو (425) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔ بیان کیسے مرتب کیا جاتا ہے اور کتنے مراحل سے گزارا جاتا ہے؟ ہر مرحلے کا کیا انداز ہے؟ نیز شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی اب تک کیا خدمات ہیں؟ اس کی تفصیل کتاب کے آخر میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے **تفصیلی تعارف** میں موجود ہے۔

نگرانِ المدینۃُ العلمیۃ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری مدّظلّہ العالی نے ناظمِ المدینۃُ العلمیۃ اور شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کے ذمّہ داران کے ساتھ ایک میٹنگ میں یہ قیمتی تجویز عطا فرمائی کہ ہر اسلامی ماہ میں ہونے والے تمام بیانات کو جمع کر کے کتابی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اَپ لوڈ کیا جائے۔ اسی حکم کی تعمیل میں **جُمادَی الاولیٰ کے 22 بیانات** کے نام سے 641 صفحات پر محیط ایک ضخیم

کتاب دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کی گئی تھی، اور اسے کافی پذیرائی بھی حاصل ہوئی۔ کم وقت میں کثیر تعداد نے اسے ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کیا۔ اب **جُمادَی الاُخری کے 21 بیانات** پر مشتمل مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔

اس مجموعے کی خاص بات یہ بھی ہے کہ چونکہ ماہِ جُمادَی الاُخری میں پہلے خلیفہ ٔ راشد، اَمِیْرُالمؤمنین **حضرت ابو بکر صدّیق** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا **یومِ وصال** ہے، یوں آپ کی سیرت کے مختلف گوشوں پر تیار کئے گئے **5 بیانات** بھی اس مجموعے کا حصہ ہیں۔ یہاں پر مزید چند باتیں کی وضاحت ذہن نشین فرمالیں:

✿ **اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ ان بیانات میں برقرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کالحاظ رکھیں۔**

✿ ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے درودِ پاک اور دعائیں ختم کر دی گئی ہیں۔

✿ بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید بر آں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تاکہ استفادہ میں آسانی رہے۔

✿ طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، ماٰخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "المدینۃُ العلمیۃ" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃُ العلمیّۃ (دعوتِ اسلامی)

اجمالی فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف　(ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضلیت:

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شَفاعت نِشان ہے: "**مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَتْ شَفَاعَۃٌ لَّہٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ**، جو شخص جُمعہ کے دن مجھ پر دُرُود شریف پڑھے گا تو بروزِ قیامت اس کی شَفاعت میرے ذِمّۂ کرم پر ہو گی۔" (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ علی آلہ، ۱/ ۲۵۵، الجزء الاول، حدیث: ۲۲۳۶)

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروڑوں دُرُود	
دافعِ جُملہ بَلا تم پہ کروڑوں دُرُود	

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر لِلطّبرانی ج٦ص ١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: (١) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(٢) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضَا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل ، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً**۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا

❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج عَشَرۂ مُبَشَّرہ یعنی وہ 10 صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن جن کو مالکِ جنت و کوثر، شاہِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنّت کی بِشارت ارشاد فرمائی، اُن میں سے ایک جَلِیْلُ الْقَدْر صحابی کی سِیرتِ مُبارَکہ کے چند گوشے بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کی جائے گی۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں:

وہ دسوں جن کو جنّت کا مُژدہ مِلا
اُس مُبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش مطبوعہ مکتبۃ المدینہ ص 311)

سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سِیرتِ مُبارَکہ کا ایک واقعہ جو کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قبولِ اِسلام کا سبب بنا، بیان کیا جائے گا۔ اس کے بعد اِن عظیم صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام، نَسَب، کُنیت، اَلقابات اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ان کے رشتے کا ذکر ہو گا۔ پھر ان کا حُلیہ، دُنیا

سے بے رَغبتی، سَخاوت اور چند فَضائل پیش کئے جائیں گے۔ آخر میں ان کے سفرِ آخرت کا ذِکرِ خَیر کرنے کے ساتھ ساتھ ناخُن کاٹنے کے مَدَنی پھول بھی پیش کیے جائیں گے۔ آیئے اوّلاً ایک حکایت سُنتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بصرہ کا راہب اور قُرَشی تاجر:

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِظْہارِ نبُوَّت سے قبل اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قبیلہ بَنُو تَیم کا ایک تاجِر، تِجارت کی غَرَض سے بصرہ گیا۔ جب بازار پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک راہب اپنے عبادت خانہ (گرجا گھر) میں مَوجُود لوگوں سے کہہ رہا تھا: سَرزمینِ عرب سے آنے والے ان مُعزّز تاجِروں سے ذرا یہ تو مَعْلُوم کرو کیا ان میں کوئی حَرَم (یعنی مکہ مُکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا) کا رہنے والا بھی ہے؟ تو وہ مُعزّز قریشی تاجر آگے بڑھ کر بولا: جی ہاں! میں حَرَم کا رہنے والا ہوں۔ راہب کو مَعْلُوم ہوا تو اس نے بڑی بیتابی سے اس قریشی جوان سے پوچھا: "کیا آپ کے ہاں اَحْمد نامی کسی ہستی کا ظُہور ہوا ہے؟" تاجر نے پوچھا: "یہ کون ہیں؟" تو راہب نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا تعارُف کچھ یُوں کرایا: "یہ حضرتِ عبدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نُورِ نظر، حضرت عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لَختِ جگر ہیں۔ ان کے ظُہُور کا ماہِ مُبارک یہی ہے، وہ آخری نبی ہیں اور ان کا ظہور سرزمینِ حرم (مکۃُ المکرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا) سے ہو گا، پھر وہ اس جگہ ہجرت کریں گے جہاں کی زمین تو پتھریلی اور شورزدہ (ناقابلِ زراعت) ہو گی، مگر وہاں کھجوروں کے باغات کَثرت سے ہوں گے، تمہیں تو ان کی بارگاہ میں فوراً حاضر ہونا چاہئے۔"

وہ قریشی تاجِر فرماتے ہیں کہ راہب کی باتیں میرے دل میں گھر کر گئیں اور میں فوراً وہاں سے چل

پڑا، یہاں تک کہ مکۂ مکرمہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا) پہنچ کر ہی دم لیا۔ مکہ شریف پہنچتے ہی لوگوں سے پوچھا کہ کوئی نئی خبر ہے؟ تو انہوں نے بتایا: ہاں! محمد بن عبدُ اللہ، جنہیں ہم امین کے طور پر جانتے ہیں، اُنہوں نے نُبُوَّت کا دعویٰ کیا ہے اور ابنِ ابی قحافہ (یعنی امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ) ان پر ایمان بھی لے آئے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں حضرت اُبو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی خِدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: "کیا آپ نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لے آئے ہیں؟" اُنہوں نے جواب دیا: "ہاں! اور چلو تم بھی ان کی بارگاہ میں حاضر ہونے میں دیر مت کرو، کیونکہ وہ حق کی دعوت دیتے ہیں۔" تاجر کا دِل راہب کی باتوں سے اِسلام کی طرف مائل ہو چُکا تھا۔ عاشقِ اکبر، سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی نیکی کی دعوت سے بھرپور باتیں سُن کر مزید مُتأثر ہوا اور اس نے راہب کی تمام باتیں بھی بتا دیں۔ چُنانچہ، اَمِیۡرُ الۡمُؤۡمِنِیۡن حضرت سیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ اپنے قبیلے کے اس نوجوان تاجر کو لے کر دو جہاں کے تاجْوَر، سُلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور بصرہ کے راہب اور عاشقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی باتوں سے مُتأثر ہونے والا یہ قریشی تاجر آخر کار، سرکارِ والا تَبار، بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دامنِ بابرکت سے وابستہ ہو کر مُسلمان ہو گیا اور جب اس نے آپ کو راہب کی باتیں بتائیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت خُوش ہوئے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، باب من تقدم اسلامہ من الصحابۃ، ج۲، ص۱۶۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قریش کا وہ خُوش نصیب تاجر کوئی اور نہیں بلکہ عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ میں سے ایک پیارے صحابی حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ تھے۔ آیئے! حُصُولِ بَرَکت اور نُزُولِ رَحمت کے لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی مُبارَک زِندگی کے گوشوں سے مُتَعَلِّق چند مدنی پھول سُنتے

ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام و نَسَب، کُنیت و لقب:

حضرتِ سیدنا علامہ بدرُالدِّین عینی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شرح سُنَنِ اَبی داوٗد میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سلسلۂ نَسَب اس طرح ذکر کرتے ہیں: حضرتِ طلحہ بن عبیدُ اللہ بن عُثمان قرشی تیمی مدنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنیت ابو محمد ہے، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ حق پرَسْت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اَلْفَیَّاض، اَلْجُود اور اَلْخَیْر کے لقب عطا ہوئے۔ چنانچہ، حَضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خود بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے دن مَکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے طَلْحَۃُ الْخَیْر، غزوۂ عشیرہ میں طَلْحَۃُ الْفَیَّاض اور غزوۂ حُنَیْن میں طَلْحَۃُ الْجُوْد کے القابات سے یاد فرمایا۔ (المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۹۷، ج ۱، ص ۱۱۲)

حَضرتِ سیِّدُنا امام عَبْدُ الرَّءُوف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں کہ محبوبِ ربِّ داور، شَفیعِ روزِ مَحشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ان القابات سے نوازنے کی وَجہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا کثرت سے سَخاوَت کرنا ہے۔ (فیض القدیر، حرف الطاء، تحت الحدیث: ۵۲۷۴، ج ۴، ص ۳۵۷) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مکۂ مکرمہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا) کے رہنے والے تھے، حضرت ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قبیلہ بنو تَیم سے تعلق تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بھی نَسبی تَعلُّق ہے، اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرح آپ کا سلسلۂ نَسَب بھی ساتویں پُشت میں (حضرت کعب بن مُرّہ پر) حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جا ملتا ہے۔ (حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ، ص ۹، ملخصا)

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے رشتہ:

حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاندان سے ایک خاص تعلق تھا اور وہ اس طرح کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی بہن حضرت سَیِّدَتُنا حمنہ بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے شادی کی تھی اور یہ دونوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی سَیِّدہ اُمَیمہ بنتِ عبدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی صاحبزادیاں تھیں۔ (یُوں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہم زُلف بھی تھے۔) (حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبید اللہ، ص ۳۵)

حُلیہ مُبارَک:

امام حاکم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حَضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا حُلیہ مُبارک یُوں بیان فرماتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی رَنگت سُرخی مائل سفید تھی، قَد مُتوَسِّط و درمیانہ تھا، سینہ چوڑا اور شانے کُشادہ تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب کسی طرف مُڑتے تو پُورے رُخ سے مُتوجِّہ ہوتے، حَسین چہرے پر بڑی خُوبصورت باریک سی ناک تھی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاؤں بڑے تھے اور بڑی تیزی سے چلا کرتے تھے۔ (المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر مناقب طلحۃ بن عبید اللہ، ج ٤، ص ٤٤٩)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عام طور پر عُصفُر (زَرد رنگ کی ایک بُوٹی جس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں) سے رَنگا ہوا لباس زیبِ تَن فرمایا کرتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ٤٧ طلحۃ بن عبید اللہ، ج ٣، ص ١٦٤)

حضرتِ سیِّدُنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ حَضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے تمام بیٹوں کے نام اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ناموں پر رکھے۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۲ ۱۳ الزبیر بن عوّام، ج۳، ص ۷۴) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گیارہ بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں کے نام یہ ہیں:(1)محمد (2)عمران (3) مُوسیٰ (4)یعقوب (5)اسماعیل (6)اسحاق (7)زَکَرِیّا (8)یُوسُف (9)عیسیٰ (10)یحییٰ (11)صالح رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ۔

اچھے نام رکھنا بچوں کا حق ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مُبارَکہ سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بَرگُزیدہ بندوں کے نام پر اپنے بچوں کے نام رکھنا، صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سُنَّت ہے۔ لہٰذا والدین کو چاہیے کہ بچے کا اچھا نام رکھیں کہ یہ ان کی طرف سے اپنے بچے کے لئے سب سے پہلا اور بُنیادی تُحفہ ہے جسے وہ عُمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے، یہاں تک کہ جب میدانِ حشر بپا ہوگا تو وہ اسی نام سے مالکِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بُلایا جائے گا۔ جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابُودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء(باپ دادا) کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔" (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی تغیر الاسماء، الحدیث ۴۹۴۸، ج۴، ص ۳۷۴)

اس حدیثِ پاک سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنے بچے کا نام کسی فلمی اداکار، گلوکار، فنکار یا (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) غیر مُسلموں کے نام پر رکھ دیتے ہیں، اس سے بدترین ذِلّت کیا ہوگی کہ مُسلمانوں کی اَولاد کو کل میدانِ محشر میں غیر مُسلموں کے ناموں سے پُکارا جائے۔

عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ ہمارے مُعاشَرے میں بچے کے نام کے اِنتخاب کی ذِمّہ داری کسی قریبی رشتہ دار مثلاً دادی، پھوپھی، چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے اور عُموماً شرعی مَسائل سے ناواقف ہونے کی وَجہ سے وہ بچوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں، جن کے کوئی معانی نہیں ہوتے یا پھر اچھے مَعانی نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے بچنا چاہیے۔ اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اَسمائے مُبارکہ اور صحابۂ کرام وتابعین عِظام اور اَولیائے کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نام پر نام رکھے جائیں، جس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ بچے کا اللہ والوں سے رُوحانی تعلُّق قائم ہو جائے گا اور دوسرا ان نیک ہَستیوں سے مَوسُوم ہونے کی بَرَکت سے اس کی زِندگی پر مَدَنی اَثرات بھی مُرَتَّب ہوں گے۔ ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بچوں کے نام رکھنے سے مُتَعلِّق شَرعی اَحکام جاننے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 179 صَفحات پر مُشْتَمِل کتاب، **"نام رکھنے کے اَحکام"** کا مُطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں مُفید معلومات کے ساتھ ساتھ آخر میں اچھے ناموں کی فہرست بھی درج ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا سے بے رَغْبتی و سَخاوَت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنی اولاد کے اچھے نام رکھنے کے ساتھ ساتھ ان کی اچھی تربیت بھی کرنی چاہیے، دُنیا کی مَحبَّت میں مَست رہنے، دَھن کمانے کی دُھن میں مگن رہنے کے بَجائے، انہیں خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰے کے ساتھ ساتھ نیکیوں کی طرف رَغْبت اور فکرِ آخرت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بھی دینا چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرَّب و محبوب بندے خاص طور پر حَضَراتِ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام و صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن دُنیا اور اس کی مَحبَّت سے بے پروا ہوتے

ہیں۔ حضرتِ سیدنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی اِنہی مُبارَک ہستیوں میں سے ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کبھی دُنیا سے دل نہ لگایا اور جو کمایا اسے جَمْع کرنے کے بجائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کے لیے راہِ خُدا میں لُٹا دیا۔

مَنْقُول ہے کہ ایک بار حَضْرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو رات کے وَقْت حَضْرَ مَوْت سے سات(7) لاکھ دِرْہَم مَوصُول ہوئے تو پریشان اور بے چین ہو گئے۔ زَوجۂ مُحترمہ نے عرض کی: ''آج آپ کو کیا ہوا ہے؟'' فرمایا کہ مجھے یہ فِکر دامن گِیر ہے (یعنی میں اس وَجہ سے بے چین ہوں) کہ جس بندے کی راتیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عِبادَت کرتے ہوئے گُزرتی ہوں، گھر میں اس قدر مال کی مَوجُودگی میں آج اس کی بارگاہ میں کیسے حاضر ہو گا؟ تو مَدَنی سوچ رکھنے والی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زَوجہ نے بڑے اَدَب سے عَرْض کی: اس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟ آپ اپنے نادار دوستوں کو کیوں بُھول رہے ہیں؟ صُبْح ہوتے ہی انہیں بُلا کر یہ سارا مال ان میں تَقْسِیم کرنے کی نِیَّت فرما لیجئے اور اس وَقْت بڑے اِطْمینان کے ساتھ رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیے۔ نیک بخت زَوجہ کی یہ بات سُن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا دل خُوشی سے سرشار ہو گیا اور آپ نے فرمایا: آپ واقعی نیک باپ کی نیک بیٹی ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ نیک باپ کی نیک بیٹی کوئی اور نہیں بلکہ اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آنکھوں کی ٹھنڈک حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا تھیں۔

چُنانچہ، صُبْح ہوتے ہی حَضْرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مُہاجرین و اَنْصار میں سارا مال تقسیم کرنا شُروع کر دیا اور اس میں سے کچھ حِصّہ اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضْرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی

کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی خِدمت میں بھی بھیجا۔ اچانک آپ کی زَوجہ مُحْتَرمہ حاضِر ہوئیں اور عرض کی: ''اے ابُو محمد! کیا اس مال میں گھر والوں کا بھی کچھ حصّہ ہے؟'' تو اِرشاد فرمایا: ''آپ کہاں رہ گئی تھیں، چلیں جو باقی بچ گیا ہے وہ سب آپ لے لیں۔'' فرماتی ہیں کہ جب بقیہ مال کا حساب کیا تو وہ صِرف ایک ہزار دِرہم ہی رہ گیا تھا۔ (سیر اعلام النبلاء، الرقم ۷ طلحہ بن عبید اللّٰہ، ج ۳، ص ۱۹۔ مفہوماً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تجارت کا نَفع:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حَضرتِ سیِّدُنا طَلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرح جو بھی راہِ خُدا میں اِخلاص و اچھی نیّت کے ساتھ مال خَرچ کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دُنیا و آخرت میں اس کی برکتوں اور اجر و ثواب سے نواز تا ہے۔ چنانچہ پارہ 2 سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 245 میں ارشاد ہوتا ہے:

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةًؕ وَ اللّٰهُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ۪ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ(۲۴۵) (پ۲، البقرۃ: ۲۴۵)	تَرجَمۂ کنز الایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرضِ حسن دے تو اللہ اس کے لئے بہت گُنا بڑھا دے اور اللہ تنگی اور کشائش کرتا ہے اور تمہیں اسی کی طرف پھر جانا

صَدرُ الاَفاضِل حضرتِ علامہ مَوْلانا مُفتی سید محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی ''خزائن العرفان'' میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: (اللہ عَزَّوَجَلَّ نے) راہِ خُدا میں خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا، یہ کمالِ لُطف و کرم ہے۔ (کیونکہ) بندہ اس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اس کا عطا فرمایا ہوا، حقیقی مالک وہ اور بندہ اس کی عَطا سے مَجازی مِلک رکھتا ہے، مگر قرض سے تَعبیر فرمانے میں

یہ (بات) دل نشین کرنا منظور ہے کہ جس طرح قرض دینے والا اِطمینان رکھتا ہے کہ اس کا مال ضائع نہیں ہوا، وہ اس کی واپسی کا مُستَحِق ہے، ایسا ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے والے کو اطمینان رکھنا چاہئے کہ وہ اس اِنفاق کی جَزا بالیقین (لازماً) پائے گا اور بہت زِیادہ پائے گا۔ (خزائن العرفان، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲۴۵)

سَیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یومیہ نَفع:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راہِ خُدا میں دی جانے والی چیز ہرگز ضائع نہیں ہوتی، آخِرت میں اَجر و ثواب کی حقداری تو ہے ہی، بعض اَوقات دُنیا میں بھی اضافے کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ اس کا نِعْمَ الْبَدَل (اچھا بدلہ) عطا کیا جاتا ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ راہِ خدا میں دینے سے مال گھٹتا نہیں بلکہ مزید بڑھتا ہے جیسا کہ

حَضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”دو عالم کے مالِک و مختار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: ”صَدَقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔“ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب استحباب العفو والتواضع، الحدیث ۲۵۸۸، ص ۱۳۹۷)

حَضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جو مال خرچ کیا، اس کا حقیقی نَفْع تو یقیناً انہیں آخرت میں ملے گا، مگر دُنیا میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس کی بَرَکتوں سے محروم نہ رہے۔ چنانچہ مَروی ہے کہ حَضرتِ سیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یومیہ آمدنی ایک ہزار دِرْہم سے زائد تھی۔ (المعجم الکبیر، الحدیث:۱۹۶، ج ۱، ص ۱۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حَضرتِ سَیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

عَنْہُ کو صدقہ کرنے کا کیسا اِنعام ملا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یومیہ آمدنی ایک ہزار درہم سے زائد تھی۔ اور صدقات و خیرات دینے کا معاملہ یہ تھا کہ حَضْرتِ سیِّدُنا قَبِیْصَہ بن جابِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں حَضْرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی صُحبتِ بابرکت میں رہا، تو میں نے ان سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو بِن مانگے لوگوں میں کثیر مال بانٹتا ہو۔ (المعجم الکبیر، الحدیث:۱۹۴، ج۱، ص۱۱۱) اور یہ بھی مَنْقُول ہے کہ بسا اوقات آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں میں اتنا مال تَقْسِیم فرماتے کہ اپنے لیے کچھ بھی نہ چھوڑتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زوجہ حَضْرتِ سُعْدٰی بنتِ عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ ”حَضْرتِ سیِّدُنا طَلْحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک دن ایک لاکھ دِرہم راہِ خدا میں صدقہ کئے اور اس دن، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نماز کے لئے مسجد نہ جاسکے، کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا لباس ایسا نہ تھا، جسے پہن کر مسجد میں چلے جاتے۔“ (موسوعۃ لابن الدنیا، کتاب اِصلاح المال، باب فضل المال، الحدیث:۹۷، ج۷، ص۴۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حَضْرتِ سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا جذبۂ اِیثار بھی خُوب تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی تمام تر آسائشوں کو دوسرے مُسلمانوں کی خاطر قربان کردیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بخوبی معلوم تھا کہ اسلام ہمیں باہمی ہمدردی کا پیغام دیتا ہے، اسی لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خیر خواہی کرتے ہوئے اپنی ذات پر دوسرے مسلمانوں کو ترجیح دی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حَضْرتِ علّامہ مَوْلانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی مایہ ناز تالیف ”فیضانِ سُنَّت“ میں اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دینے کے مُتَعَلِّق ایک بڑی ہی خُوبصورت حکایت نقل فرماتے ہیں۔ چنانچہ،

حَضْرتِ سیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”میں نے شیخ احمد

حمّادی سَرَخسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ان کی توبہ کا سبب پوچھا، تو کہنے لگے:"ایک بار میں اپنے اُونٹوں کو لے کر "سَرَخَس" سے روانہ ہوا۔ دورانِ سفر جنگل میں ایک بُھوکے شیر نے میرا ایک اُونٹ زَخمی کر کے گرادیا اور پھر بُلند ٹِیلے پر چڑھ کر ڈکارنے لگا، اُس کی آواز سُنتے ہی بہُت سارے دَرِندے اِکٹّھے ہو گئے۔ شَیر نیچے اُترا اور اُس نے اُسی زَخمی اُونٹ کو چِیر اپھاڑا مگر خود کچھ نہ کھایا، بلکہ دوبارہ ٹِیلے پر جا بیٹھا، جَمْع شُدہ دَرِندے اُونٹ پر ٹُوٹ پڑے اور کھا کر چلتے بنے، باقی ماندہ گوشْت کھانے کیلئے شَیر قریب آیا کہ ایک لنگڑی لُومڑی دُور سے آتی دِکھائی دی، شیر واپَس اپنی جگہ چلا گیا۔ لُومڑی حسبِ ضَرورت کھا کر جب جا چکی، تب شیر نے اُس گوشت میں سے تھوڑا سا کھایا۔

میں دُور سے یہ سب دیکھ رہا تھا، اچانک شیر نے میرا رُخ کیا اور بزبانِ فَصیح بولا:"احمد! ایک لُقمے کا ایثار تو کُتّوں کا کام ہے، مَردانِ راہِ حق تو اپنی جان بھی قربان کر دیا کرتے ہیں۔

میں نے اِس انوکھے واقِعہ سے مُتَاَثِّر ہو کر اپنے تمام گُناہوں سے تَوبہ کی اور دُنیا سے کَنارہ کَش ہو کر اپنے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے لَو لگا لی۔" (کَشفُ الْمَحْجُوب، مترجم، ص ۳۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بُھوکے شیر نے اپنا شِکار دوسرے جانوروں پر اِیثار کر کے بُھوک برداشت کرنے کی بہترین مثال قائم کی اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اُس نے کتنی زبردست نصیحت کی کہ " ایک لُقمہ کا اِیثار تو کُتّوں کا کام ہے، مرد کو چاہئے کہ اپنی جان قربان کر دے۔"

سلطانِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ بخشش نشان ہے:"جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اُوپر (دوسرے کو) ترجیح دے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بخش دیتا ہے۔"

(اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج۹ص۷۷۹)

ہمیں بُھوکا رہنے کا اَوروں کی خاطر	عطا کر دے جذبہ عطا یا الٰہی

اِیثار کا ثواب مفت لُوٹنے کے نُسخے:

اے کاش! ہمیں بھی اِیثار کا جَذبہ نصیب ہو، اگر خَرچ کرنے کو جی نہیں چاہتا تو بِغیر خَرچ کے بھی ایثار کے کئی مَواقِع مل سکتے ہیں۔ مَثَلاً کہیں دعوت پر پہنچے، سب کیلئے کھانا لگایا گیا تو ہم عُمدہ بوٹیاں وغیرہ اس نیّت سے نہ اُٹھائیں کہ ہمارا دوسرا بھائی اُس کو کھالے۔ گرمی ہے کمرے کے اندر یا سُنَّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں مسجِد کے اَندر کئی اسلامی بھائی سونا چاہتے ہیں، خُود پنکھے کے نیچے قبضہ جَمانے کے بجائے دوسرے اسلامی بھائی کو موقع دیکر اِیثار کا ثواب کماسکتے ہیں۔ اسی طرح بس یا ریل گاڑی کے اَندر بھیڑ بِھیڑ کی صُورت میں دوسرے اسلامی بھائی کو بَاِصرار اپنی نِشَسْت پر بٹھا کر اور خُود کھڑے رہ کر، کار میں سفر کا موقع مُیَسَّر ہونے کے باوُجود دوسرے اسلامی بھائی کیلئے قربانی دیکر اُسے کار میں بٹھا کر اور خُود پیدل یا بس وغیرہ میں سفر کرکے، سُنَّتوں بھرے اجتِماع وغیرہ میں آرام دِہ جگہ مل جائے تو دوسرے اسلامی بھائی پر جگہ کُشادہ کرکے یا اُسے وہ جگہ پیش کرکے، کھانا کم ہو اور کھانے والے زِیادہ ہوں تو خُود کم کھا کر یا بالکل نہ کھا کر نیز اسی طرح کے بے شُمار مَواقِع پر اپنے نَفْس کو تھوڑی سی تکلیف دیکر مُفت میں اِیثار کا ثواب کمایا جاسکتا ہے۔ (مدینے کی مچھلی، ص ۲۷)

سَخاوت کی خَصلت عنایت ہو یارَبّ
دے جذبہ بھی اِیثار کا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روایتِ حدیث میں اِحتیاط:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے حضرت طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جذبۂ اِیثار کے بارے میں سُنا اور ضِمناً اِیثار کا ثواب کمانے کے چند طریقے بھی سیکھے۔ یاد رہے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں پائی جانے والی یہ پاکیزہ عادات و صِفات، نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیّت کا ہی نتیجہ ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اَکْثر اَوقات جلوۂ محبوب کی تابانیوں سے مَحْظُوظ (یعنی مسرور و خوش) ہوا کرتے، آپ کی صُحبتِ بابَرَکت میں رہتے ہوئے ہر مُعاملے میں رَہنمائی طَلَب کرتے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَبانِ حق ترجمان سے بیان ہونے والے فرامین سُن کر نہ صِرف خُود عمل کرتے بلکہ کمی بیشی کیے بغیر اِنتہائی اِحتیاط کے ساتھ لوگوں تک پہنچاتے۔

اگر کسی بات میں ذرّہ برابر بھی شک ہوتا کہ یہ اَلفاظ سرورِ دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نہیں ہیں تو کبھی بیان نہ کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض وہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جو اِبْتدائے اِسلام میں ہی اِیمان لائے اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبت بھی پائی، مگر ان سے بہت کم اَحادیثِ مُبارکہ مروی ہیں۔ حَضْرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شُمار بھی ان جَلِیْلُ الْقَدْر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں ہوتا ہے، جنہوں نے بہت کم اَحادیثِ مُبارَکہ روایت کی ہیں۔ چنانچہ، حَضْرتِ علامہ بدرُ الدِّین عینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں کہ حَضْرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کُل اَڑتیس (38) احادیثِ مُبارَکہ مروی ہیں، ان میں سے تین (3) اَحادیث بُخاری شریف میں اور چار (4) مُسلم شریف میں ہیں۔

(شرح ابی داؤد للعینی، کتاب الصلاۃ، باب ما یستر المصلی، الحدیث: ۶۶۲، ج۳، ص ۲۴۲)

اسی طرح دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی اَحادیث بیان کرنے میں اِحْتیاط سے کام لیتے۔

حضرت سیِّدُنا ابنِ حُوتَکِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ جب اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے حدیث کے مُعاملے میں بات کی گئی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ کہیں حدیث میں مجھ سے کمی بیشی نہ ہو جائے، تو میں تمہیں ضَرور اَحادیثِ مُبارکہ بیان کرتا۔" (طبقاتِ کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ج۳، ص:۲۲۱)

ایک شخص نے اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے خرگوش کے مُتَعَلِّق پُوچھا۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: مجھے حدیث میں کمی بیشی ناپسند ہے، اس لیے میں تمہیں ایک ایسے شخص کے پاس بھیجتا ہوں، جو اِس مُعاملے میں تمہاری رَہنُمائی کرے گا۔" پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُس شخص کو حضرت سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس بھیجا۔ جب اُس شخص نے اُن سے اِس مُعاملے میں بات کی تو اُنہوں نے فرمایا: ہم نبیِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ فُلاں فُلاں جگہ پر تھے، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک خرگوش بَطورِ تُحفہ بھیجا گیا تو ہم نے بھی اس کا گوشت تناوُل کیا۔" (مصنف ابنِ ابی شیبہ، کتاب الاطعمہ، فی اکل الارنب، ج۵، ص:۵۳۵، حدیث:۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے قَطعی جنّتی صحابی ہونے کے باوُجود سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث بیان کرنے کے مُعاملے میں حد دَرَجہ اِحْتیاط فرمایا کرتے تھے، حالانکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سَفَر و حَضَر دونوں میں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طویل رَفاقت کی

سَعادت حاصل کی تھی۔ آپ چاہتے تو وہ حدیثِ مُبارَک خُود بھی بیان فرما سکتے تھے، لیکن اپنے اَصحاب کی تربیت کی خاطِر انہیں دوسرے صاحبِ عِلْم صحابی کے پاس بھیج دیا۔ بیان کردہ روایت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ خرگوش کا گوشت کھانا، صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوان سے ثابِت ہے، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر ہمیں کسی بات کا صحیح طرح سے عِلْم نہ ہو یا عِلْم تو ہو مگر اس میں شک ہو یا ہم اس کیفیَّت میں نہ ہوں کہ اس سُوال کا صحیح جواب دے سکیں، تو سائل یعنی سُوال کرنے والے کو کسی صَحِیْحُ الْعَقِیْدَہ سُنّی عالِم یا مُفْتی صاحب کی طرف بھیج دیں تاکہ اُن کی صحیح رَہنمائی ہو، خُصُوصاً قرآن وسُنَّت اور شَرعی اَحْکام کے مُعامَلے میں اِحتیاط بہت ضروری ہے، خُود کوئی جواب دینے کے بَجائے عالم و مُفْتی سے رُجُوع کرنے کا مَشْورہ دیں، اِسی میں دُنیا و آخرت کی بھلائی ہے، اپنے قیاس اور اَٹکل سے کسی کو بغیر تَصْدِیق کے کوئی شَرعی مسئلہ بتانے سے سخت اِجْتناب کریں۔ خُدانخواستہ کسی کو غَلَط مسئلہ بتادیا اور اس نے اس پر عمل کرلیا نیز اس نے آگے بھی پھیلا دیا تو ہوسکتا ہے کہ ان تمام کا وبال بھی ہمارے گلے میں آجائے۔

دارُالاِفتاء اہلسنَّت کا تعارُف:

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تَحْت چلنے والا اَہم شُعْبہ دارُالاِفتاء اَہلسُنَّت روز بروز ترقّی کی مَنازل طے کرتا جارہا ہے۔ اس وَقْت دارُالاِفتاء اَہلسُنَّت، اس سے مُنْسَلِک مُفتیانِ کرام اور دیگر عُلمائے کرام تحریری فتاویٰ، نیشنل واِنٹر نیشنل فون نمبرز، واٹس اَپ(Whatsapp)، ویب سائٹ، ای میل، مکتوبات کے جوابات، تربیتی اجتماعات، مدنی چینل، مدنی مشوروں، کُتُب کی تحریر و تفتیش اور سائلین سے بِالمُشافہ مُلاقات کے ذَرِیعے مُسلمانوں کی شَرعی رَہنمائی میں مشغول ہیں۔ آیئے! اس کی چند جھلکیاں سُنتے

ہیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان دارُالافتاء کی گیارہ(11) شاخوں سے ماہانہ کم و بیش650 تحریری فتاوٰی جاری ہوتے ہیں اور اب تک ایک لاکھ سے زائد تحریری فتاوٰی جاری ہو چکے ہیں۔ ہر ماہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر مَوجود دارُ الافتاء اہلسنّت کی سروس کے ذَرِیعے مَوصول ہونے والے 4000 (چار ہزار) سے زائد سُوالات کے جوابات (بذریعہ آواز) اور دارُ الافتاء کے ای میل ایڈریس (daruliftaa@dawateislami.net) کے ذَرِیعے ماہانہ کم و بیش آٹھ سو (800) سوالات کے جوابات نیز چار نیشنل موبائل نمبرز اور تین(3) انٹر نیشنل نمبرز کے ذَرِیعے پاکستان، یوکے، یورپ، امریکہ اور دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو ماہانہ کم و بیش دس ہزار (10000) کے قریب سُوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۱۰ جمادی الاولی ۱۴۳۶ھ بمطابق 2 مارچ 2015ء سے (whatsapp) نمبر بھی آن کر دیا گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پہلے ہی دن 1500 سے زائد پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُمید ہے کہ اس سَہولت کے ذَرِیعے بھی ماہانہ ہزاروں سائلین کو شَرعی رَہنمائی فَراہم کی جائے گی نیز ہر ماہ دارُ الافتاء میں آنے والے سائلین کو کم و بیش ساڑھے چار ہزار (4500) سے زائد زبانی جوابات دیئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دارُ الافتاء اہلسنّت کے مفتیانِ کرام اور دیگر عُلمائے کرام کی جانب سے کافی عرصہ سے مدنی چینل پر ہفتے میں 8 سلسلے دارُالافتاء اہلسُنّت (تین سلسلے)، اَحکامِ تِجارت، فیضانِ عِلْم، فیضانِ اِسلام، اَسباقِ تَصوُّف وغیرہ براہِ راست پیش کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ریکارڈڈ سلسلے بھی مدنی چینل کی زِینت بنتے ہیں۔ دارُ الافتاء کا فیس بُک پیج (Facebook Page) بھی مَوجود ہے، جس پر مدنی چینل پر ہونے والے دارُالافتاء کے سلسلوں کے کِلپ، مُختلف مَواقع کی مُناسَبت

سے فتاوٰی اور بہارِ شریعت سے مُختلف مَوضُوعات پر مُنتخب شُدہ مَسائل کو اَپ لوڈ(Upload) کیا جاتا ہے۔ فیس بُک پیج(Facebook Page) کالِنک نوٹ فرمالیں۔

(www.facebook.com/ DaruliftaAhlesunnat)

(ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو ڈاٹ فیس بُک ڈاٹ کام سلیش دارالافتاء اہلسنت)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تنظیمی مَسائل میں شَرعی رَہنُمائی کیلئے بابُ المدینہ کراچی اور مرکزُ الاولیاء لاہور میں اِفتاء مکتب قائم کئے گئے ہیں، جن میں دعوتِ اسلامی کی مُختلف مَجالس میں کئے جانے والے مدنی کاموں کا شَرعی اُصولوں کے مُطابِق جائزہ لیا جاتا ہے۔ نیز دعوتِ اسلامی کے تحت سینکڑوں مَساجد ،نئی تعمیر ہونے والی مَساجد، جامعات المدینہ، مدارسُ المدینہ، دارُالمدینہ اور اِجارہ کے شرعی مُعاملات بھی دیکھے جاتے ہیں۔ مُسلمانوں کو پیش آمدہ جدید مَسائل کے حل کیلئے مَجلس تحقیقاتِ شَرعیہ بھی قائم ہے جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ عُلماء و مفتیانِ کرام پر مُشتمل ہے۔ آپ سے بھی مدنی اِلتجا ہے کہ شَرعی مَسائل میں رَہنُمائی حاصل کرنے کیلئے دارُالاِفتاء اَہلسُنَّت سے ضَرور رابطہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شُجاعت کے ستّر(70) سے زائد تمغے:

حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شُمار ان جانثار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے، جنہوں نے اپنا تَن مَن دَھن سب کچھ راہِ خدا میں قُربان کرنے کا عہد کر رکھا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِسلام کی سَربُلندی کیلئے کئی مَواقع پر شُجاعت و بہادُری کے جَوہر دِکھائے اور اپنی جان کی پروا

کئے بغیر نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حفاظت کی خاطر کُفّار سے مُقابلہ کیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ہمّت و شُجاعت کا ذِکر کرتے ہوئے اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: غزوۂ اُحد میں جب ہم حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف مُتوجّہ ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ محبوبِ ربِّ داوَر، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حِفاظت کرتے ہوئے ان کے جسمِ اَطہر پر ستّر(70) سے زائد چھوٹے بڑے زَخْم ہیں اور ان کی اُنگلیاں بھی کَٹ چکی ہیں۔ (معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، معرفۃ طلحۃ بن عبید اللہ، الحدیث: ۳۶۹، ج۱، ص ۱۱۲) آپ کی شُجاعت و بہادُری دیکھ کر نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: طلحہ کیلئے (جنّت) واجب ہوگئی۔ (ترمذی، ج۵، ص ۴۱۲)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کئی غَزوات میں اپنی شُجاعت و بہادُری دِکھائی اور بالآخر جنگِ جَمل کے دَوران گیارہ(11) جُمادی الاُخریٰ ۳۶ھ (بروز جمعرات) مَروان بن حکم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ٹانگ میں ایک تِیر مارا، جس سے خُون کی رَگ بُری طرح کَٹ گئی، جب اس کا مُنہ بند کرتے تو ٹانگ پُھول جاتی اور اگر چھوڑتے تو کَثرت سے خُون بہنے لگتا۔ پس آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرْشاد فرمایا: اس کو ایسے ہی چھوڑ دو، یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تِیروں میں سے ایک تِیر ہے، یعنی میری شہادت اسی کے ساتھ مُقدّر کی گئی ہے۔ بس اسی کے سبب 60 یا 64 سال کی عُمر میں آپ اس وطنِ اِقامت کو چھوڑ کر وطنِ اَصْلی میں جا بسے۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، طلحۃ بن عبید اللہ التیمی، ج۲، ص ۳۲۰ ملتقطاً)

کتاب کراماتِ صحابہ کا تعارُف

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دلچسپ کتاب ”کراماتِ صحابہ“ میں

حضرت سَیِّدُنا طلحہ بِن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے وِصال کے بعد صادِر ہونے والی ایک کرامت تحریر ہے۔ کرامت عرض کرتا ہوں، پہلے کتاب **کراماتِ صحابہ** کا کچھ تعارف آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں:

مکتبۃُ المدینہ کی یہ خُوبصورت اوردِینی مَعلُومات سے بھرپُور کتاب خلیفۂ مُفتیِ اعظم ہِند، شیخُ الحدیث حضرتِ علامہ عبدُالمُصطفٰی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کی تصنیف ہے، جو 346 صفحات پر مُشتمل ہے۔ اس کتاب میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی کرامات ذِکر کرنے کے ساتھ ساتھ کرامت کی تعریف، اس کی اَقسام اور مثالیں بیان فرمائی ہیں نیز فَضائلِ عشَرۂ مُبشَّرہ اوردیگر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مُختصر حالات بھی اس کتاب میں جابجا خُوشبوئیں لُٹا رہے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی علمی و تحقیقی مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّہ نے دَورِ جدید کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس کتاب میں مَوجُود آیاتِ قرآنیہ، اَحادیثِ مُبارکہ، روایات و فقہی مَسائل وغیرہا کی اَصل مآخذ سے حتَّی الْمَقْدُور تخریج و تفتیش کا کام کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ(یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔ اسی کتاب کے صَفْحَہ 118 پر ہے کہ شہادت کے بعد حَضرتِ سَیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بصرہ کے قریب دَفن کر دیا گیا، مگر جس مَقام پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قبرِ شریف بنی وہ نَشیب (گہرائی) میں تھا، اس لئے قبرِ مُبارک کبھی کبھی پانی میں ڈُوب جاتی تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک شخص کو بار بار مُتواتر خواب

میں آکر اپنی قَبْر بدلنے کا حکم دیا۔ چُنانچِہ اس شَخْص نے حضرت عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے اپنا خواب بیان کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دس ہزار دِرْہم میں ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مکان خرید کر اس میں قبر کھودی اور حَضْرتِ طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مُقَدَّس لاش کو پُرانی قَبْر میں سے نکال کر اس قَبْر میں دَفْن کر دیا۔ کافی مُدّت گُزر جانے کے باوُجُود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مُقَدَّس جسم سلامت اور بالکل ہی تَرو تازہ تھا۔

(اسد الغابۃ، طلحۃ بن عبید اللہ التیمی، ج۳، ص۸۷)

دہَن میلا نہیں ہوتا بدن میلا نہیں ہوتا
خدا کے پاک بندوں کا کفن میلا نہیں ہوتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے کہ کچی قبر جو پانی میں ڈوبی رہتی تھی، اس میں ایک مُدّت گُزر جانے کے باوُجُود ایک صحابی کا جسم مُبارک سَلامت اور تَرو تازہ رہا تو حَضْراتِ انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام خُصُوصاً حُضُور سیِّدُ الانبیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُقَدَّس جسم کی سَلامتی اور شان کا عالَم کیا ہوگا جبکہ حُضُور، سراپا نُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرْشادِ گرامی بھی مَوجُود ہے: **اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ** (مشکوۃ، ص۱۲۱) (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے جسموں کو کھانا حرام فرمادیا ہے) اسی طرح اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شُہدائے کرام اپنے لَوازِماتِ زِنْدگی کے ساتھ اپنی اپنی قبروں میں زِنْدہ ہیں، کیونکہ اگر وہ زِنْدہ نہ ہوتے تو قَبْر میں پانی بھر جانے سے ان کو کیا تکلیف ہوتی؟ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ شُہدائے کرام خواب میں آکر زِنْدوں کو اپنے اَحوال و کیفیّات سے مُطَّلع کرتے رہتے ہیں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو یہ قُدرت عطا فرمائی ہے کہ وہ خواب یا بیداری میں اپنی

قبروں سے نکل کر زِندوں سے مُلاقات اور گفتگو کر سکتے ہیں۔ اب غور فرمایئے کہ جب شہیدوں کا یہ حال ہے اور ان کی جسمانی حیات کی یہ شان ہے تو پھر انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام خاص کر حُضُور سیِّدُ الانبیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جِسمانی حَیات اور ان کے تَصرُّفات اور ان کے اِخۡتیار و اِقۡتدار کا کیا عالَم ہو گا۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مُجدِّدِ دین و مِلّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن نے کیا خُوب اِرشاد فرمایا ہے:

اَنبیا کو بھی اَجَل آنی ہے	مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اس آن کے بعد ان کی حیات	مثلِ سابق وہی جسمانی ہے
رُوح تو سب کی ہے زِندہ ان کا	جسمِ پُرنُور بھی رُوحانی ہے
یہ ہیں حیِّ اَبدی ان کو رضاؔ	صِدقِ وَعدہ کی قضا مانی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۳۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حَضرتِ سَیِّدُنا طلحہ بن عُبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی سیرتِ مُبارَکہ کے بارے میں سُنا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی پاکیزہ عادات و صِفات مثلاً دُنیا

سے بے رَغبت ہونا، خُوب خُوب صدَقہ وخیرات کرنا، اپنی ذات پر دوسرے مُسلمان بھائی کو ترجیح دینا، احادیثِ مُبارکہ میں کمی بیشی کے خوف سے بہُت کم روایات بیان کرنا، شُجاعت وبہادُری دِکھانا اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حِفاظت کیلئے اپنی جان کی بھی پروانہ کرنا وغیرہ کے بارے میں سُنا۔ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کس قدر پاکیزہ صفات کے مالک ہوا کرتے تھے اور یہ سب نبیِ کریم، رءوف رّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبت وتربِیَت کی بَرَکت سے ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہمیں اِن مُبارک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی گُزارنے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رہتے ہوئے اِخلاص واِستِقامت سے خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ذَیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام چوک دَرْس بھی ہے، یادرہے کہ چوک دَرْس میں علمِ دین ہی کی باتیں بیان کی جاتی ہیں اوراسی طرح چوک دَرْس اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی بھلائی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کا بھی ایک بہترین ذریعہ ہے اور علمِ دین پھیلانے، نیکی کی دعوت دینے کے تو بے شُمار فضائل ہیں، چنانچہ

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا، "کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے لئے کوئی ایسی چیز نہیں بنائی جو تم صدَقہ کر سکو؟" پھر فرمایا، "بیشک سُبْحَانَ اللہِ کہنا صدَقہ ہے

اور اَللهُ اَکْبَرُ کہنا صدقہ ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا صدقہ ہے اور اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی نیکی کی دعوت دینا صدقہ ہے اور نَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی بُرائی سے روکنا صدقہ ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع.. الخ، رقم ۱۰۰۶، ص ۵۰۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک دَرس میں بھی نیکی ہی کی دعوت دی جاتی ہے اور بُرائیوں سے روکا جاتا ہے، تو اگر ہم بھی چوک دَرس میں شِرکت (یعنی درس دینے یا سُننے والے) والے بن گئے تو نیکی کی دعوت پر مَبنی اَحادیث کی فضِیلت اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی حاصِل ہو گی، آیئے ہم بھی نیّت کرتے ہیں کہ جب بھی موقع ملا چوک درس میں ضرور شرکت کی سعادت حاصل کریں گے۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

آیئے ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بَہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔

لائنز ایریا (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بیان دیا، میں اپنے گھر کی چھت پر کھڑا تھا کہ میری نظر گلی میں کھڑے دعوتِ اسلامی کے ایک باعمامہ اسلامی بھائی پر پڑی جو اکیلے ہی چوک درس دے رہے تھے، ایک بھی اسلامی بھائی دَرس سُننے کیلئے نہیں بیٹھا تھا۔ میں یوں تو دِین سے عملی طور پر اس قدر دُور تھا کہ سبز عمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جاتا تھا، مگر نہ جانے کیوں ان کو تنہا دَرس دیتا دیکھ کر مجھے ترس آگیا، سوچا کہ چلو بے چارے کے ساتھ کوئی نہیں بیٹھا تو میں ہی جا کر بیٹھ جاتا ہوں، چُنانچہ میں چوک درس میں شریک ہو گیا۔ میرا چوک درس میں شریک ہونا میری اِصلاح کا سبب بن گیا اور میں مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے یہاں مَدَنی اِنعامات کا عَلاقائی ذِمّے دار ہوں۔ ایک دن تو وہ تھا کہ میں سبز عمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جایا کرتا تھا

اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج وہ دن ہے کہ خود میرے سر پر سبز سبز عمامے شریف کا تاج جگمگا رہا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

”یانبیَّ اللہ“ کے نو حُرُوف کی نِسبَت سے ناخُن کاٹنے کے 9 مَدَنی پھول

(1) جُمُعہ کے دِن ناخُن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے

(دُرِّ مُختار ج ۹ ص ۶۶۸)

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولٰینا امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: منقُول ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) اللہ تعالٰی اُس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے مَحفُوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گُناہ جائیں گے (دُرِّ مُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۶۸، بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۲۲۶، ۲۲۵)

(2) ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقُول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھُنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا

چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (دُرِّ مُختار ج۹ ص ۶۷۰، اِحیاءُ العُلوم ج۱ ص ۱۹۳) (3) پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب مَنقُول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کرکے چھنگلیاں سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ (اَیضاً) (4) جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صُورت) میں ناخُن کاٹنا مکرُوہ ہے۔ (عالَمگیری ج۵ ص ۳۵۸) (5) دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔ (اَیضاً) (6) ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر اُن کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (اَیضاً) (7) ناخن کا تَراشہ (یعنی کٹے ہوئے ناخن) بیتُ الخَلاء یا غسل خانے میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ (اَیضاً) (8) بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ برص یعنی کوڑھ ہو جانے کا اندیشہ ہے البتّہ اگر اُنتالیس (39) دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹتا تو چالیس دن سے زائد ہو جائیں گے تو اس پر واجِب ہو گا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لیے کہ چالیس دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے۔ (تفصیلی معلومات کے لیے فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ جلد22 صَفحہ 574، 685 ملاحظہ فرمائیے) (9) لمبے ناخن شیطان کی نِشَسْت گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج۲ ص ۶۵۳)

طَرح طَرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صَفَحات) نیز 120 صفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی

تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو　　لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

درودِ پاک کی فضیلت

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رَضَوِیَّہ شریف جلد 23 صَفْحَہ 122 پر نقل فرماتے ہیں: حَضْرتِ اَبُو الْمَوَاہِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے تھے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا کہ: قیامت کے دن تم ایک لاکھ بندوں کی شَفاعت کروگے۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں کیسے اس قابل ہوا؟ ارشاد فرمایا: اس لیے کہ تم مجھ پر دُرود پڑھ کر اس کا ثواب مجھے نذر کر دیتے ہو۔ (الطبقات الکبری للشعرانی ص ۱۰۱)

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفُور
بخش دو جُرم و خَطا تم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری

---

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: ''بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً''[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِخْلاص کی گواہی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 72 صفحات پر مشتمل رسالے ''حضرتِ سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ'' کے صفحہ 54 پر ہے: حَضْرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا، سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیتِ مُبارَکہ

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ(۲۰۷)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے، اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

(پ ۲، البقرہ: ۲۰۷)

کا شانِ نُزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ آیتِ مُبارَکہ حَضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حق میں نازِل ہوئی۔ (اس کا پَسِ مَنْظَر کچھ یُوں ہے کہ) جب اَہلِ مکہ حَضْرتِ (سَیِّدُنا) خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

---

[1] ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

عَنۡہُ کو تختۂ دار پر لٹکانے کے لیے نکلے، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے اُن سے فرمایا: ”مجھے دو رَکعت نماز کی مُہلت دے دو۔“ مُہلت ملنے پر اِنتہائی خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے نمازادا کی، سَلام پھیرنے کے بعد اِرشاد فرمایا: ”میرا دل چاہتا تھا کہ زِندگی کی آخری نماز کو مزید طَوِیل کر دوں، لیکن اس لیے جلد خَتْم کردی کہ کہیں تم یہ نہ سمجھو کہ مَوت کے ڈر سے طَوالَت سے کام لے رہا ہے۔“ پھر اُن سے فرمایا: میرا خاتِمہ اِسلام پر ہو رہا ہے، مجھے اب کوئی پَرواہ نہیں کہ میں کس سَمْت دار پر لٹکایا جاؤں، کیونکہ جس پہلُو پر بھی میری جان جانِ آفریں کے سِپُرد ہو گی، اس کا شُمار خُدائے وَحْدَہٗ لَاشَرِیک کے ماننے والوں میں ہی ہو گا۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے بے قرار ہو کر عرض کی: ”اے میرے مولیٰ! تُو جانتا ہے کہ یہاں میرا کوئی رَفیق نہیں، جو تیرے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تک میرا اسلام پہنچا سکے، پس تُو خُود ہی میرا اسلام پہنچا دینا۔“ اسی دَوران دُشمنوں نے نیزوں کے پے دَر پے وار کر کے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو شہید کر دیا۔ اُدھر عاشِق کی سچی تڑپ کام آئی اور سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ان کی حالتِ زار کی خَبر ہو گئی اور یہ کیوں نہ ہو کہ

فَریاد اُمّتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خَیرِ بَشَر کو خبر نہ ہو

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: ”جو کوئی خُبَیب کا جَسَدِ خاکی سُولی سے اُتار کر لائے گا، اُس کے لیے جنَّت ہے۔“ حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر بن عوّام (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ) نے سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دلِ بے قرار کی اس پُکار پر فوراً ”لَبَّیۡك“ کہتے ہوئے عرض کی: ”یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں اور میرے ساتھی حضرتِ مِقۡداد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ اس سَعادت کے لیے حاضِر ہیں۔ جب

مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے یہ دونوں سَفِیر دن رات سفر کرتے ہوئے اُس مَقام پر پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اہلِ مکہ نے تختۂ دار کے گِرد چالیس (40) نیام بَردار پہرے دار کھڑے کر رکھے تھے اور حضرتِ خُبَیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا جَسَدِ عالی چالیس (40) دن گُزرنے کے بعد بھی بالکل تَرو تازہ تھا۔

جَبیں میلی نہیں ہوتی دَہَن میلا نہیں ہوتا
غُلامانِ محمد کا کفن میلا نہیں ہوتا

حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بڑی ہوشیاری سے عاشِقِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لاشۂ مبارک کو گھوڑے پر رکھا اور چل پڑے، مگر اسی اَثنا میں ستّر (70) دُشمنوں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو گھیر لیا، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جیسے ہی مجبوراً جَسدِ خاکی کو زمین پر رکھا، تو عاشق کے فِراق میں پہلے سے بے تاب زمین نے لاش کو ہمیشہ کے لیے اپنی آغوش میں لے لیا، یہی وجہ ہے کہ حضرتِ خُبَیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو **"بَلِیْعُ الْاَرْض"** (جنہیں زمین نگل گئی) کے لَقَب سے یاد کیا جاتا ہے۔ پھر حضرتِ زُبَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اہلِ مکہ کی طرف متوجّہ ہوئے اور فرمایا: "اے گروہِ قُریش! تمہیں ہمارے خِلاف (مُقابلے کرنے) کی جُرأت کیسے ہوئی؟ پھر اپنا عمامہ سَر سے اُتار کر فرمانے لگے: مجھے پہچانو! میں زُبَیر بن عوّام ہوں، میری والِدہ حضور سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پُھوپھی حضرتِ صَفِیَّہ ہیں اور میرے رفیق مِقْداد اَسْوَد ہیں۔ ہم دونوں اپنے شکار کو پَل بھر میں دَبوچنے والے شیر ہیں، اب تُمہاری مَرضی چاہو تو لڑلو اور چاہو تو ہمارا راستہ چھوڑ کر واپس اپنی راہ کو پلٹ جاؤ۔ اہلِ مکہ نے دونوں کا راستہ چھوڑ کر پیچھے ہٹنے میں ہی عافِیَّت جانی۔ جب یہ دونوں بارگاہِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہوئے تو حضرتِ جبرائیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے حاضرِ خدمتِ اَقدس ہو کر اِن دونوں کے حق میں یہ بِشارتِ عُظمٰی

سنائی: ”یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ! آج تو فِرِشتے بھی آپ کے ان دو ساتھیوں پر فَخْر کر رہے ہیں اور ساتھ ہی یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوت کی:

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے، اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

(پ۲، البقرہ:۲۰۷)

(الریاض النضرۃ، الباب السادس فی ذکر مناقب الزُبَیْر بن العوّام، الفصل السادس فی خصائصہ، ۲۷۹/۲، از حضرت سیدنا زُبَیْر بن عوّام، ص ۵۴، بغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے دل، مَحَبَّتِ خُدا اور عشقِ مُصطَفٰے سے کس قدر مامُور تھے کہ حضرتِ سَیِّدُنا خُبَیْب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اہلِ مکہ سُولی دینے کے دَرپے ہیں جبکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان سے دو رَکعت نماز پڑھنے کی مہلت مانگ رہے ہیں۔ ان کے جذبۂ عشقِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر صد کروڑ مرحبا! آخری سانسیں ہیں، مگر بجائے اہل وعِیال یا مال و مَتاع کے فقط خَواہش کی تو کس کی؟ صِرف دو رکعت نماز پڑھنے کی۔ نیز ہم نے اس واقعے میں حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جذبۂ اِطاعتِ رسول کو بھی مُلاحظہ کیا کہ جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: خُبَیْب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی لاش کو سُولی سے اتار کرلانے والے کے لیے جَنَّت ہے، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فوراً ”**لَبَّیْك**“ کہا اور اپنے ساتھی حضرتِ سَیِّدُنا مِقْدَاد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ عازِمِ سفر ہوئے اور باوُجُود اس کے کہ اس لاش مُبارَک کے گِرد

چالیس (40) دُشمن پہرہ دے رہے تھے، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ان دو جانبازوں نے حضرتِ سَیِّدُنا خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی لاش مُبارک کو وہاں سے اُتار کر ہی دَم لیا۔ اے کاش! ہمیں صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کروڑواں حصّہ ہی مل جائے۔ ایک وہ تھے کہ تختۂ دار سامنے ہوتا مگر وہ موت سے نہ ڈرتے بلکہ عشقِ رسول میں اپنی جانیں قربان کر دیتے اور ایک ہم ہیں کہ عشقِ رسول کا دَم بھرتے تو نظر آتے ہیں مگر سُنّتوں پر عمل کرنے میں سُستی کرتے ہیں، اسی طرح نماز ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، مگر ہم نمازِ فجر کے وَقت غَفلت کی نیند سو رہے ہوتے ہیں۔ اے کاش! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے صدقے سچا عاشقِ رسول بنا دے۔

حُبِّ دُنیا سے بچالو، مجھ نکمّے کو نبھالو
دل سے شیطاں کو نکالو، اپنا دیوانہ بنالو
دردِ عصیاں کو مٹانا، نیک مجھ کو تم بنانا
راہِ سنّت پر چلانا، اپنی اُلفت میں گمانا

(وسائلِ بخشش ص 614)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشرۂ مبشرہ میں سے ایک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضِ نُبوّت سے تَربِیَت پانے اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کا مُژدہ حاصل کرنے والوں میں صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا شمار ہراول دستے (یعنی لشکر کے آگے آگے چلنے والوں)

کے طور پر ہوتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبتِ بابرکت سے فیضیاب ہوئے اور اسی وجہ سے یہ تمام امّت میں سب سے افضل قرار پائے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نُزولِ وَحی کی کیفیّات اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ظاہر ہونے والے مُعْجِزات، انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ دِیْنِ اسلام کی راہ میں آنے والی ہر تکلیف پر صَبْر و تحمل کا مُظاہرہ کیا اور اپنا تَن، مَن، دَھن سب راہِ خُدا میں قربان کر کے تبلیغِ اسلام کی اِشاعت میں بھرپُور حصّہ لیا۔ ان میں کچھ ہستیاں ایسی بھی ہیں، جن کی بے شمار دینی خدمات پر انہیں دنیا ہی میں جنَّت کی نوید سنادی گئی۔ یوں تو مختلف اَوْقات میں جنَّت کی بِشارت پانے والے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کئی ہیں، مگر دس ایسے جَلِیْلُ الْقَدْر اور خُوش نصیب صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ہیں، جن کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مِنبر شریف پر کھڑے ہو کر ایک ساتھ نام لے لے کر جنّتی ہونے کی خُوشخبری سُنائی۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُالرَّحْمٰن بن حمید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک مجلس میں انہیں یہ حدیث بیان کی کہ حُضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "دس آدمی جنّتی ہیں، ابُو بکر جنَّتی ہیں، عُمر جنَّتی ہیں، عُثمان، علی، زُبیر، طلحہ، عبدُ الرَّحْمٰن بن عَوف، ابُو عُبیدہ بن جَراح اور سَعد بن ابی وَقاص جنّتی ہیں۔"

حضرت سَیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ 9 افراد کے نام بتا کر دسویں پر خاموش ہو گئے، لوگوں نے کہا: "اے ابُو الاَعْوَر! ہم آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں کہ دسواں کون ہے؟" فرمایا: "تم

نے مجھے قسم دی ہے تو سُنو! دَسواں فرد ابُوالاَعْوَر ہے۔" (ابُوالاَعْوَر حضرت سَیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہُ کی کُنیت ہے۔) (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عبد الرحمن بن عوف، الحدیث:۳۷٦۹، ج۵، ص۴۱٦) اِنہی دس(10) خُوش نصیبوں میں سے ایک حضرتِ سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہُ بھی ہیں۔

رِفعت و اَفضلیّت کا مُژدہ ملا — خاص عِزّ و وَجاہت کا مُژدہ ملا
رَحمتِ کُل سے رَحمت کا مُژدہ ملا — وہ دَسوں جن کو جنّت کا مُژدہ ملا

اُس مُبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مختصر تعارُف

حضرتِ سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُھوپھی حضرتِ صَفِیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے فرزند ہیں۔ اس لیے یہ رشتے میں شَہَنْشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پُھوپھی زاد بھائی اور حضرتِ سَیِّدہ خَدِیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھتیجے اور اَمِیْرُالْمؤمنین حضرتِ سیّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے داماد ہیں۔ (کراماتِ صحابہ، ص۱۲۰)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نبیِّ پاک، صاحِبِ لَوْلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کافی قرابتیں حاصل ہیں۔ منقول ہے کہ ایک بار آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خُود اپنے صاحبزادے حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے اِرشاد فرمایا: اے میرے لَختِ جگر! میرے اور سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درمیان رَحم اور قَرابت کا رشتہ ہے۔ رَحم کا اس طرح کہ میرے نکاح میں تمہاری والِدہ (سَیِّدہ اَسماء بنتِ اَبی بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) ہیں اور سرورِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نکاح

میں تمہاری خالہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں اور قرابت کے رشتے کو تو تم جانتے ہی ہو، یعنی میرے والد کی پھوپھی اُمِّ حَبِیبہ بنتِ اَسد، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی (والِدہ ماجِدہ سَیِّدہ آمِنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی) نانی ہیں اور میری والِدہ ماجِدہ(سَیِّدَتُنا صَفِیَّہ بِنْتِ عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی ہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی والِدہ ماجِدہ سَیِّدہ آمِنہ بنتِ وَہب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور میری نانی ہالہ بِنْتِ اُہَیب چچازاد بہنیں ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجۂ مُحتَرَمہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا خَدِیجۃُ الکبریٰ بِنْتِ خُوَیْلِد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا میری پھوپھی ہیں۔ (معجم الصحابہ، باب الزاء، الزُبَیر بن العوّام، الحدیث:۷۸۷، ج ۲، ۴۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس قدر نسبتیں حاصل تھیں۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مقام و مرتبہ کیا ہے؟ آپ کا نام ”زُبَیر“ والد کا نام ”عوّام“ اور کُنیّت ”ابو عَبْدُ اللہ“ ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اسلام قبول کرنے والوں میں چوتھا یا پانچواں نمبر ہے۔ (اسد الغابہ:۲/۲۹۵)

قبولِ اسلام

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سابقین اَوَّلین میں سے ہیں اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے راہِ خدا میں دو مرتبہ ہجرت کی۔ پہلی مرتبہ حَبشہ اور دوسری مرتبہ مدینۂ مُنوَّرہ (زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) کی طرف۔ (حضرتِ سیدنا زُبَیر بن عوّام، ص۲۸، بتغیر) اِسلام لانے کی وجہ سے جہاں دیگر مُسلمانوں کو بہت سی تکالیف کا سامنا تھا وہیں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی اہلِ مکہ کی شر انگیزیوں سے محفوظ نہ رہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قبولِ

اسلام کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خاندان والے بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خلاف ہو گئے۔ منقول ہے کہ ان کا چچا ان کو چٹائی میں لپیٹ کر ان کی ناک میں دھواں دیتا تھا، جس سے ان کا دم گھٹنے لگتا تھا۔ (سیرتِ مصطفٰے، ص۱۲۲) پھر وہ ان سے کہتا کہ اپنا مذہب چھوڑ دو (تو اس تکلیف سے محفوظ رہو گے)، پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہمیشہ یہی فرمانا ہوتا "لَا اَکۡفُرُ اَبَدًا" یعنی میں کبھی بھی اسلام سے دست بردار نہیں ہوں گا۔ جب ان کا چچا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اسلام سے پھرنے سے مایوس ہو گیا، تو اس نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو چھوڑ دیا۔ (معرفۃ الصحابہ: ۱/۱۲۱) اور ایسا ہوتا بھی کیسے کہ ہر ایک مسلمان کا یہی اعلان ہے کہ

یہ اک جان کیا ہے، اگر ہوں کروڑوں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

ہجرتِ حبشہ

آخرِ کار اہلِ مکّہ کے ظُلم و سِتَم جب حد سے بڑھ گئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُسلمانوں کو حَبْشَہ کی طرف ہِجْرَت کا اِذْن دیا۔ جب اہلِ مکّہ کے ستائے ہوئے ان مُسلمانوں کا قافلہ سُوئے حَبْشَہ روانہ ہوا تو ان میں سب سے کم عُمر مُہاجِر حَضْرتِ سیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس موقع پر بھی بڑی ہی دِلیری کا مُظاہَرہ کیا۔ چنانچہ، اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حَبْشَہ ہِجْرَت کرنے والے تمام مسلمان اَمْن و آشتی سے رہ رہے تھے کہ اچانک حَبْشَہ کے ایک شخص نے حضرتِ نَجاشی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خِلاف عَلَمِ بَغاوت بلند کر دیا، جس کا انہیں اس قَدر دُکھ ہوا کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا اور انہیں یہ خوف دامن گیر ہوا کہ اگر وہ شخص حضرتِ نَجاشی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر غالب آ گیا تو ممکن ہے کہ

مُسلمانوں کی پاسداری نہ کرے۔ چُنانچہ جب حضرتِ نَجاشی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُس باغی کی سَر کُوبی کے لیے روانہ ہوئے اور دَریائے نیل کے دوسرے کنارے پر جہاں اس باغی سے آمنا سامنا ہونا مُتوقّع تھا، جا ٹھہرے، تو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے آپس میں مَشْورہ کیا کہ دریا کی دوسری جانب جا کر کسی شخص کو وہاں کے حالات مَعْلُوم کر کے آنا چاہیے۔ چُنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو اُس وَقْت تمام مُہاجِرِیْن میں سب سے کم عُمر تھے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خُود کو اس خدمت کے لیے پیش کرتے ہوئے عرض کی: اس خدمت کی بجا آوری کی سَعادت مجھے سونپی جائے۔ تو سب ان کی کم عُمری پر مُتَعَجِّب ہوئے مگر ان کے جذبے کو سراہا اور آخر کار آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اِصْرار پر انہیں بھیجنے کیلئے رضا مند ہو گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بحفاظت دریا کے دوسرے کنارے تک پہنچانے کے لیے یہ ترکیب بنائی گئی کہ ایک مشکیزے میں ہوا بھری گئی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس مشکیزے کے ذریعے تیر کر آسانی سے دَریا کی دوسری طرف پہنچ گئے اور واپس اس حال میں لوٹے کہ خُوشی سے پُھولے نہ سما رہے تھے اور سب کو یہ خُوشخبری دی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ نَجاشی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فَتْح عطا فرمائی ہے۔ یہ سُن کر سب اس قَدر خُوش ہوئے گویا اس سے پہلے کبھی نہ ہوئے تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس کم سِن مُہاجِر کی ایک خُصُوصیّت یہ بھی ہے کہ جب دُوسری بار ہِجْرت کا حکم ہوا اور مُسلمانوں نے مَکَّۂ مُکَرَّمَہ (زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا) کو خیر آباد کہہ کر مدینۂ مُنَوَّرَہ (زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا) کی مُقَدَّس سرزمین پر قدم رکھا تو سیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سِوا کوئی بھی صحابی، اپنے پورے خاندان کے ساتھ ہِجْرت نہ کر سکا بلکہ اُن کے اہلِ خانہ فرداً فرداً

مدینۂ مُنوَّرہ (زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا) پہنچے۔ چنانچہ مروی ہے کہ حَضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سِوا کسی صحابی نے اپنی والِدہ کے ساتھ ہجرت نہ کی۔

(حضرت سَیِّدُنا زبیر بن عوّام، ص:29)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے دینِ اسلام کی سَربُلَندی کے لیے کیسی کیسی قُربانیاں دیں؟ اپنا مال، اَولاد، کاروبار، رِشتہ دار یہاں تک کہ اپنا وَطن تک چھوڑا، صِرف اس لیے کہ دینِ اسلام کا پرچم بُلَند رہے۔ اس کے برعکس ہم ہیں کہ آج نیکی کی دعوت کے لیے تھوڑی سی تکلیف بھی برداشت نہیں کر پاتے۔ ایک تعداد ہے کہ جنہیں شیطان اپنے جال میں پھنسا کر طرح طرح کے وَسْوَسوں کا شکار کر دیتا ہے اور وہ مَدَنی قافلوں میں سفر سے محروم رہ جاتے ہیں۔ کبھی یہ وَسْوَسہ دلاتا ہے کہ آج کل سردی بہت زیادہ ہے۔ کبھی یہ کہنا کہ قافلے دیہی علاقوں میں جاتے ہیں اور وہاں ضَروری سہولیات نہ ہونے کے سبب کافی مُشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہم تو آسائش وسہولیات مُیَسَّر ہونے کے باوُجود بھی اپنے دوستوں، بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کو نیکی کی دعوت دینے سے اس لیے کتراتے ہیں کہ کہیں وہ ہم سے خفا نہ ہو جائیں اور ہمیں تَلْخ جملے نہ بول دیں۔ یاد رکھیے! اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا وہ اہم کام ہے کہ جس کی تکمیل کے لیے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس دنیا میں تَشْرِیف لائے۔ یہاں تک کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اس اہم کام کے لیے ہی اس دنیا میں تَشْرِیف لائے۔ نیکی کی دعوت دینا اور اس کے بدلے میں ملنے والی تکالیف پر صَبْر کرنا، یہ دیگر

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور خود تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتِ مبارکہ ہے۔ ذرا سوچئے! کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اوران کے اَصحاب رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے دین کی تبلیغ کے لیے کیسی کیسی تکلیفیں اور مُشکلات برداشت کیں۔ ہمیں تو آج ان مُشکلات کے ہزارویں حصّے کا بھی سامنا نہیں کرناپڑتا۔ ذرا سوچئے! سردیوں میں گرم پانی کا نہ مِلنا، مِعْیاری واش رُوم کا مُیسّر نہ ہونا، دیہی علاقوں میں جانا، وہاں اپنا کھاناخُود بنانا، بَرتَن دھونا ان کے عِلاوہ دِیگر آسائشوں کا مُہیّا نہ ہونا، یہ ایسی مُشکلات نہیں جن کی وجہ سے مدنی قافلوں میں سفر نہ کیا جائے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے کے اَہم کام کو سیکھنے کیلئے ہر مہینے میں کم اَز کم تین(3) دن عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدنی قافلے میں سفر کا معمول بنالیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فَضْل کی بارشیں، رَحْمتیں نِعْمتیں گر تمہیں چاہئیں، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش، ص٦٧٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُلیہ مُبارَک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقیقی مُسلمان وہ ہے جو نہ صِرف پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی پکی مَحبّت کرتا ہو بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آل واَصحاب سے مَحبّت کو بھی اپنے اِیمان کا حصّہ سمجھتا ہو۔ آیئے حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت کے ساتھ ساتھ اُن کی مُبارک صُورت اور حُلیے کاذِکْر بھی سُنتے ہیں تاکہ ان کی مَحبّت ہمارے دِلوں میں مزید پُختہ ہو۔

منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنازُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہت بلند قامت، گورے اور چھریرے (یعنی دُبلے پتلے) بدن کے آدمی تھے اوراپنی والدہ ماجِدہ کی بہترین تربِیَت کی بدولت بچپن ہی سے نڈر، جفاکش، بُلند حوصلہ اورنہایت ہی اُولُوالعَزْم اور بہادُر تھے۔ (کراماتِ صحابہ، ص۱۲۰) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آنکھیں نیلی، شانے قدرے جُھکے ہوئے، بال خُوب گھنے، رُخسار اور رِیش مُبارک ہلکی اور پتلی اور قامت اس قدر طَوِیل تھی کہ جب سُواری پر سُوار ہوتے تو پاؤں زمین پر لگ جاتے۔ (تاریخ الاسلام للامام الذھبی، ج۳، ص۴۹۸ از حضرتِ سیدنازُبَیر بن عوّام، ص۱۷) بال مَضْبُوط اور طَوِیل تھے۔ چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا عُروہ بن زُبَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مَیں بچپن میں اپنے والدِ گرامی حضرتِ سَیِّدُنازُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے شانوں پر لٹکے ہوئے بال پکڑ کر کَمَر پر لٹک جایا کرتا۔ (عمدة القاری، کتاب الخمس، باب برکة الغازی فی ماله...الخ، ۱۰/۴۶۴ از سیرتِ حضرتِ سیدنازُبَیر بن عوّام، ص۱۷) اورآپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بال آخر عمر تک بالکل سَفید نہ ہوئے۔ (الطبقات الکبریٰ، رقم: ۳۲ الزُبَیر بن العوّام، ج۳، ص۷۹، حضرتِ سیدنازُبَیر بن عوّام، ص۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کیسا سُنّتوں بھرا حُلیہ رکھتے تھے کہ مُبارک داڑھی رکھنے کے ساتھ، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سُنّت کے مُطابِق زُلفیں بھی تھیں۔ جی ہاں! اتنی مِقْدار میں زُلفیں رکھنا کہ شانوں کو چُھونے لگیں یہ بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت کے عین مُوافق ہے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے 40 صفحات پر مشتمل رسالے "163 مَدَنی پھول" کے صفحہ 15 پر تحریر فرماتے ہیں: خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک زُلفیں کبھی نِصف (یعنی آدھے) کان مُبارَک تک تو کبھی کان مُبارَک کی لَو تک اور بعض اَوقات بڑھ جاتیں تو مُبارَک شانوں یعنی کندھوں کو جُھوم جُھوم کر چُومنے لگتیں (الشمائل المحمدیۃ للترمذی ص ۱۸، ۳۵، ۳۴) ہمیں چاہئے کہ موقع بہ موقع تینوں سُنَّتیں ادا کریں، یعنی کبھی آدھے کان تک تو کبھی پورے کان تک تو کبھی کندھوں تک زُلفیں رکھیں۔ کندھوں کو چُھونے کی حد تک زُلفیں بڑھانے والی سُنَّت کی اَدائیگی عُموماً نَفس پر زِیادہ شاق (یعنی بھاری) ہوتی ہے، مگر زِندگی میں ایک آدھ بار تو ہر ایک کو یہ سُنَّت ادا کر ہی لینی چاہئے، اَلبتہ یہ خیال رکھنا ضَروری ہے کہ بال کندھوں سے نیچے نہ ہونے پائیں، پانی سے اچّھی طرح بھیگ جانے کے بعد زُلفوں کی دَرازی (یعنی لَمبائی) خُوب نُمایاں ہو جاتی ہے، لٰہذا جن دنوں بڑھائیں ان دِنوں غُسل کے بعد کنگھی کر کے غور سے دیکھ لیا کریں کہ بال کہیں کندھوں سے نیچے تو نہیں جا رہے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عورَتوں کی طرح کندھوں سے نیچے بال رکھنا مَرد کے لیے حرام ہے (تسہیلاً فتاوٰی رضویہ ج۲۱ ص۶۰۰) صَدرُ الشریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حَضرتِ علّامہ مَولانا مُفتی محمد اَمجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: **مرد کو یہ جائز نہیں کہ عورَتوں کی طرح بال بڑھائے،** بعض صوفی بننے والے لمبی لمبی لَٹیں بڑھا لیتے ہیں جو اُن کے سینے پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں اور بعض چوٹیاں گُوندھتے ہیں یا جُوڑے (یعنی عورَتوں کی طرح بال اکٹّھے کر کے گُدّی کی طرف گانٹھ) بنا لیتے ہیں، یہ سب ناجائز کام اور خِلافِ شَرع ہیں۔ **تصوُّف** بالوں کے بڑھانے اور رَنگے ہوئے کپڑے پہننے کا نام نہیں بلکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پوری پیروی کرنے اور خواہِشاتِ نَفس کو مِٹانے کا نام ہے۔

(بہارِ شریعت ج۳ ص۵۸۷، از 163 مَدَنی پھول، ص ۱۶، ۱۵ بتغیّر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جُرأت و بہادری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے غَزْوَۂ بَدْر، غزوۂ اُحد سمیت تمام غَزْوَات میں حصّہ لیا (معرفۃ الصحابہ:۱/۱۲۰) جنگِ یَرمُوک میں بھی آپ پیش پیش تھے۔ (تاریخ دمشق:۱۸/۳۳۲) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ابتدا سے ہی انتہائی بہادُر اور دِلیر انسان تھے۔ منقول ہے کہ سب سے پہلے جس شخص نے حضورِ نبیِّ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت کی سعادت پائی وہ حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے شیطان کی پھیلائی ہوئی خبر سنی کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کر دیا گیا ہے، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کو ہٹاتے ہوئے حُضُورِ نبیِ اَکْرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "اے زُبَیر! کیا ہوا؟" عرض کی: "یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے خبر ملی تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کر دیا گیا ہے۔" راوی کہتے ہیں کہ "سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز پڑھ کر حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لیے دُعا فرمائی۔ (موسوعۃ لابن الدنیا، کتاب اِصْلاحِ المال، باب فضل المال، الحدیث:۹۷، ج۷، ص۴۲۴، بتغیر قلیل)

حواری کا لقب اور اس کی شہرت

حضرتِ سَیِّدُنا جابر بن عبدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالمیان، نبیِّ ذِیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غَزْوَۂ خَنْدَق کے موقع پر اِرشاد فرمایا: کون ہے کہ جو بَنِیْ قُرَیْظَہ کی

سرگرمیوں کی خبر لے کر آئے؟ تو حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عَوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی کہ میں۔ پھر آپ گھوڑے پر سُوار ہو کر گئے اور بَنِی قُرَیظَہ کی سرگرمیوں کی خبر لے کر آئے۔ منقول ہے کہ نبیِّ اَکْرَم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ جملہ تین (3) بار اِرشاد فرمایا اور حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تینوں بار ہی ''لَبَّیْك'' کہا۔ تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: ہر نبی کا ایک حَوارِی (یعنی جاں نثار دوست) ہوتا ہے اور میرے حَوارِی زُبَیر ہیں۔ (تاریخ دمشق، ج۱۸، ص۳۶۰) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ لَقَب اتنا مشہور ہوا کہ ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ایک شخص کو سُنا جو یہ کہہ رہا تھا: **اَنَا اِبْنُ حَوَارِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ**، یعنی میں جنابِ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حَوارِی کا بیٹا ہوں تو حضرتِ عَبْدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اِرشاد فرمایا: ایسا تب ہے جب تم زُبَیر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے صاحبزادے ہو، اور اگر ایسا نہیں ہے تو تم نے جھوٹ بولا ہے۔ (تاریخ دمشق، ۱۸/ ۳۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیرت کی چند جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شُجاعت و بہادُری کے ساتھ ساتھ حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہُت ہی عُمدہ اَخلاق کے مالک تھے۔ خوفِ خُدا سے سرشار، عشقِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں گرِفتار اور سُنَّتوں کے آئینہ دار ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت ہی مُتَّقِی اور پرہیز گار انسان تھے۔ آیئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سِیرت کے چند گوشے سَماعت کرتے ہیں تاکہ ہم آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سِیرت و کردار سے واقف ہو سکیں۔

امین اور دیانت دار

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہایت ہی امین تھے۔ آپ کی اَمانت میں دِیانت کے سبب لوگ بکثرت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس امانتیں رکھواتے۔ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضْرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی، سیِّدُنا مِقْداد، سیِّدُنا عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف اور سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسْعُود سمیت دیگر سات(7) جَلِیْلُ الْقَدْر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے حَضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی امانت و دِیانت کے سبب انہیں اپنے بعد اپنے مال کا وَالِی مُقرَّر کیا۔ حَضْرتِ سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بڑی دِیانت داری کے ساتھ ان کے مالوں کی حفاظت فرماتے اور ان کی اولاد پر اپنی کمائی سے خرچ کیا کرتے۔ (تاریخ مدینہ دمشق، حَضْرتِ زُبَیْر بن عوّام، ج۱۸، ص۳۹۷)

دِین کا اہم ستون

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضْرتِ سَیِّدُنا عُمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرْشاد فرمایا: اگر میں کوئی ترکہ چھوڑتا یا کسی کو کوئی ذمّہ داری سِپُرد کرتا تو ضرور اس کے لیے زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو منتخب کرتا۔ اس لیے کہ وہ دِین کے سُتُونوں میں سے ایک اہم سُتُون ہیں۔ (تاریخِ دمشق، ج۱۸، ص۳۹۶)

مال کی محبت سے بیزار

حَضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مال و دَوْلت سے کوئی سروکار نہ رکھتے، جتنا بھی مال آتا اسے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے کی فکر میں لگ جاتے، منقول ہے کہ حَضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہزار غُلام خَراج (زمین کا محصول / مالگزاری) لانے پر مَعْمُور تھے۔ اور اس خَراج میں سے

کوئی بھی چیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے گھر میں نہ لے جاتے بلکہ سب کچھ صَدَقہ فرمادیتے۔ (تاریخِ دمشق، ج۱۸، ص۳۹۹)

ضرورت سے زیادہ مال و دَولت کا نہیں طالب
رہے بس آپ کی نظرِ عِنایت یا رَسُولَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی جتنا ہوسکے، راہِ خُدا میں خرچ کرنے میں حصہ لیں۔ یاد رکھیے! کہ راہِ خدا میں مال دیتے وقت مال میں کمی نہیں ہوتی بلکہ اس میں اِضافہ ہی ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک میں بھی یہی مَضْمُون مَوْجُود ہے چنانچہ

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: **مَا نَقَصَتْ صَدَقَۃٌ مِّنْ مَّالٍ۔** یعنی صَدَقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، ص۱۳۹۷، حدیث: ۲۵۸۸/۶۹، از صدقے کا انعام، ص۱۳) اور حدیثِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر حَضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یقینِ کامل تھا۔ ایک بار حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنا ایک گھر 6 لاکھ میں فروخت کیا، تو آپ سے عرض کی گئی: ''اے ابُوعَبْدُ اللہ! آپ کو تو نقصان ہوگیا۔'' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں، خُدا کی قسم! تم جان لوگے کہ میں نے نقصان نہیں اُٹھایا، کیونکہ میں نے یہ مال راہِ خُدا میں دے دیا ہے۔ (عمدۃ القاری کتاب الخمس، باب برکۃ الغازی، ج۱۰، ص۴۶۴، حضرت سیدنا زبیر بن عوام، ص۵۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفرت ہو۔

تاج و تخت و حکومت مَت دے کثرتِ مال و دولت مَت دے
اپنی رِضا کا دیدے مُژدہ یا اللہ مری جھولی بھر دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پانچ فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! ''زُبَیر'' کے پانچ(5) حُروف کی نسبت سے حَضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پانچ(5) فضائل سنتے ہیں:

﴿1﴾ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے زُبَیر! یہ جِبرِیل ہیں اور تمہیں سَلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں قِیامت کے دن تمہارے ساتھ رہوں گا، یہاں تک کہ جہنّم کی چنگاریوں کو تمہارے قریب نہ آنے دوں گا۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزُبَیْر بن العوّام، ج ۱۸، ص ۳۷۰ از حضرتِ سیدنا زبیر بن عوام، ص ۴۸)

﴿2﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حَبِیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''طلحہ اور زُبَیر جنّت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزُبَیْر بن العوّام، ج ۱۸، ص ۳۹۱)

﴿3﴾ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اِرشاد فرماتی ہیں: حَضرتِ زُبَیر بِن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان لوگوں میں سے ہیں، جن کے مُتَعَلِّق قرآنِ پاک میں ہے: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے باوُجود زخمی ہونے کے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر ''لَبَّیْك'' کہا۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزُبَیْر بن العوّام، ج ۱۸، ص ۳۵۸ از حضرتِ سیدنا زبیر بن عوام، ص ۶۵)

﴿4﴾ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! جہاں تک مجھے عِلْم ہے، حَضرتِ زُبَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قوم میں سب سے بہترین شخص ہیں اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن سے بہت مَحبّت تھی۔ (صحیح

البخاری، کتاب المناقب، مناقب زُبَیْر بن العوّام، الحدیث: ۳۷۱۷، ج ۲ ص ۵۳۹ از حضرتِ زبیر بن عوام، ص ۶۶)

﴿5﴾ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: "فِدَاكَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ" یعنی اے زُبَیْر! تم پر میرے ماں باپ قربان۔ (صحیح البخاری، کتاب المناقب، مناقب زُبَیْر بن العوّام، الحدیث: ۳۷۱۷، ج ۲ ص ۵۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جنّتی ہونے کی ضَمانت پانے کے باوُجود ساری زندگی رِضائے رَبُّ الْاَنَام کے حُصُول میں بسر کی، دِیْنِ اِسلام کی خاطِر ایسی قُربانیاں دِیں جو تاقِیامت مُسلمانوں کے لیے نُمُونہ ہیں، بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تو اپنی جان ہی اسلام پر قُربان کردی اور شہادت کے عَظِیْمُ الشَّان مَرتبہ پر فائز ہوئے۔ چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب جنگِ جُمَل چھوڑ کر واپس جا رہے تھے، تو ۱۰ **جُمَادَی الاُخریٰ ۳۶ سنہ ھ** ابنِ جُرمُوز نے تَعاقُب کر کے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دھوکے سے شہید کر دیا۔ (المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، رجوع الزُبَیْر عن معرکۃ الجمل، الحدیث: ۵۶۲۸، ج ۴، ص ۴۴۵) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مَزار مُبارَک عِراق کی سر زمین پر جس علاقے میں واقع ہے، اس کا نام ہی "مَدِیْنَۃُ الزُّبَیْر" ہے۔ (یہ بصرہ صُوبے کی وادیِ سِباع میں واقع ہے)

(حضرت سیدنا زُبَیْر بن عوّام، ص ۶۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کتنے بُلند مرتبہ اور جَلِیْلُ الْقَدْر صحابیٔ رسول تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی جان پر کھیل کر حضرتِ خُبَیْب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی لاش کو تختۂ دار سے چُھڑا لائے۔ آپ سابِقِینِ اَوَّلِین میں سے ہیں، جب اِسلام قبول کیا تو چچا نے بہت تکلیفیں دِیں، مگر آپ کے پایۂ استقلال میں فرق نہ آیا۔ آپ نے دو مرتبہ راہِ خُدا میں ہجرت کی نیز آپ دنیا میں ہی جنّت کی بِشارت پانے والے "عشرۂ مبشرہ" میں سے ایک ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے "حَوارِی" کے لَقَب سے سرفراز فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی امانت و دیانت داری کی وجہ سے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ کو اپنے مال کا وَالِی مُقرَّر کیا تھا۔ آپ مال و دولت سے زیادہ سروکار نہ رکھتے، بلکہ اسے راہِ خُدا میں خَرچ کر دیا کرتے تھے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ سے فرمایا: "اے زُبَیر! تم پر میرے ماں باپ قربان۔"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً! حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سِیرت سے ہمیں گُناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے، دنیا سے بے رغبت ہونے اور فکرِ آخرت میں مصروف رہنے کی مَدَنی سوچ ملتی ہے اور یہی نہیں بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زندگی کا گوشہ گوشہ ہمیں رِضائے رَبُّ الْاَنَام کے حُصُول کی خاطر جان و مال راہِ خدا میں قُربان کر دینے کی دَعْوت دے رہا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے ہم بھی اس عظیم ہستی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیّت کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سِیرت پر عمل کرتے ہوئے دنیا کی اس مختصر سی زندگی میں نیکیوں کا ایک ایسا ذَخِیرہ جمع کرنے کی کوشش کریں گے جو آخرت کی ہمیشہ رہنے والی زندگی کے لیے کام آسکے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اے کاش! ہم حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سِیرت پر

عمل کرنے والے بن جائیں اور جس طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جنّت کی خوشخبری ملنے کے باوُجود ساری زندگی نیکیاں کرتے رہے اور خُدائے اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈرتے رہے، اے کاش! ہماری زندگی کا بھی ایک ایک لمحہ رِضائے رَبُّ الْاَنام کے حُصُول میں گزرے۔

کتاب کا تعارُف!

حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت سے مُتَعَلِّق مزید معلومات جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ "حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام" کا مُطالعہ کیجئے، اس رسالے میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ طَیِّبَہ سے مُتَعَلِّق معلومات مُستَنَد کتابوں کے حوالہ جات کے ساتھ مَوجُود ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عشقِ رسول سے مُتَعَلِّق مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "صحابۂ کرام کا عشقِ رسول" بھی پڑھ لیجئے، اس کتاب میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا بارگاہِ رسالت میں حاضری کا طریقہ، آپ کی بارگاہ کا اَدب، نیز فرامینِ مُصْطَفٰے کی بجاآوری میں پیش قدمی اور جاںنثاری کی حسین و دِلکش اَدائیں بھی بیان کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت کے بارے میں مزید جاننے اوران کے طریقے پر چلنے کیلئے "دعوتِ اسلامی" کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلوں کے مُسافر بن کر خود بھی سُنّتوں کے عامل بن جائیے اور پوری دنیا میں سُنّتِ مُصْطَفٰے کا ڈنکا بجادیجئے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حَضرتِ علّامہ مَوْلانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نصیحت کرتے ہوئے کیا خوب ارشاد فرماتے ہیں:

مختصر سی زندگی ہے بھائیو! نیکیاں کیجے، نہ غفلت کیجیے

گر رِضائے مُصطَفٰے درکار ہے   سُنّتوں کی خوب خدمت کیجیے

(وسائلِ بخشش، ص۵۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

63 دن کا مدنی تربیتی کورس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قُرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اِسلامی کے تحت مُبلّغین، مُعلِّمِین، مُحِبّین و وابستگان کی مدنی تربیّت کے لیے مختلف کورسز کا اِہتِمام بھی کیا جاتا ہے۔ اور اِنہی کورسز میں سے ایک کورس "**63 دن کا مدنی تربیتی کورس**" بھی ہے۔ اس کورس کی اِفادِیت واَہمیّت کے مُتعلّق شیخِ طَرِیقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حَضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فیضانِ سنّت، جلد اوّل صفحہ 510 پر فرماتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی صحبتوں سے مالا مال 63 روزہ تربیّتی کورس آخرت کے لیے اِس قدر نَفع بخش ہے کہ اس میں جو کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، اُس کی تفصِیلات معلوم ہو جانے کے بعد شاید دِین کا دَرد رکھنے والا ہر مُسلمان یہ حَسرت کریگا کہ کاش! مجھے بھی 63 روزہ تربیّتی کورس کرنے کی سَعادت حاصِل ہو جائے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بابُ المدینہ (کراچی) کے علاوہ دیگر شہروں میں بھی تربیّتی کورس کا سلسلہ کیا جاتا ہے۔

اِس میں بعض وہ عُلوم حاصِل ہوتے ہیں، جن کا سیکھنا ہر عاقِل بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ اس کے علاوہ اس تربیتی کورس میں وُضو و غُسل کے علاوہ نماز کا عَمَلی طَرِیقہ سکھایا جاتا، غُسلِ مَیِّت، تجہیز و

تکفین، نمازِ جنازہ و نمازِ عید کی تربیت ہوتی ہے۔ مَدَنی قاعدے کے ذَرِیعے دُرُست مخارِج کے ساتھ قُرآنی حُرُوف کی ادائیگی کی تعلیم دی جاتی ہے اور قرآنِ کریم کی آخِری 20 سورتیں زَبانی حِفظ اور سُوْرَۃُ المُلْك کی مَشْق کروائی جاتی ہے۔ تربیتی کورس میں اَخلاقی تَربِیَت کے حوالے سے سچّائی، نرمی، صَبر، عاجِزی، عفوو درگزر گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کے مختلف طریقے بھی سِکھائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ درس و بیان، عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت اور بِالْخُصُوص دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی کام کی جان یعنی "اِنفِرادی کوشِش" کا انداز بتایا جاتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تربیتی کورس کی بَرَکت سے کئی بِگڑے ہوئے افراد نمازی اور اچھّے مُسلمان بن کر رُخصت ہوتے اور مُعاشَرے میں عزّت کا مَقام پاتے ہیں۔ لہٰذا آپ سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ جب بھی موقع ملے۔ تربیتی کورس کے ذَرِیعے علمِ دین کی خُوب خُوب بَرَکتیں سمیٹنے کی کوشش کیجئے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی مُحمَّد

12 مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کے کاموں میں ترقّی کے لیے ذَیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجیے۔ ذَیلی حلقے کے ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "چوک درس" بھی ہے۔ چوک درس میں بالخصوص بازار، مارکیٹ، دفاتر وغیرہ میں مَوجُود اسلامی بھائیوں میں نیکی کی

دعوت عام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ نیکی کی دعوت دینے کے تو بے شُمار فضائل ہیں، کسی کو ایک بات بھی ایسی بتانا کہ جس سے سُنَّت قائم کرنے یا بد مذہبی خَتم کرنے میں مدد ملے، اس کے لیے تو جنَّت ملنے کی بِشارت بھی مَوجود ہے۔ چنانچہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے:

جو شخص میری اُمّت تک کوئی اِسلامی بات پہنچائے تا کہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔ (حِلْیَۃُ الْاولیاء ج ۱۰ ص ۴۵ رقم ۱۴۴۶۶) ایک اور حدیث پاک میں ہے رَحمَتِ عالَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشَاد فرمایا: بازار میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرنے والے کے لیے ہر بال کے بدلے قِیَامت میں نُور ہو گا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۱ ص ۴۱۲ حدیث ۵۶۷) یاد رہے! تِلاوتِ قرآن، حمد و ثنا، مُناجات و دُعا، دُرُود و سلام، نعت، مسجد درس، چوک درس، سُنّتوں بھرا بیان وغیرہ سب "ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ" میں شامل ہیں۔ اس لیے زیادہ سے زیادہ چوک درس دینے کی ترکیب بنایئے۔ آیئے! ترغیب کے لیے چوک درس کی ایک مَدَنی بہار بھی سُنتے ہیں۔ چُنانچہ،

رانا بدمعاش:

صوبہ اُترانچل (ہِند) کے ایک 20 سالہ نوجوان اسلامی بھائی نے جو کچھ لکھ کر دیا وہ بتَصرُّف پیشِ خدمت ہے: میں بُری صحبت کے باعِث کم و بیش 14 سال کی عمر ہی سے جرَائم کے دلدل میں پھنس چکا تھا۔ شراب پینا اور آوارہ گردِی کرنا میرا محبوب مشْغلَہ تھا۔ پھر میں نے بد مَعاشی شُرُوع کر دی۔ لوگوں سے بے وجہ لڑنا، مار پیِٹ کرنا، میری عَادت میں شامل ہو گیا، یہاں تک کہ میں "رانا بدمَعاش" کے نام سے پہچانا جانے لگا۔ میں عمر میں ضَرور چھوٹا تھا، مگر میں کسی سے ڈرے بِغیر

سامنے والے پر پے دَر پے وار کرنا شروع کر دیتا تھا۔ ہر طرف میری دَھاک بیٹھ گئی، لوگ میرے نام سے ڈرنے لگے۔ والِدَین مجھ سے بے زار ہو چکے تھے مگر بے بس تھے۔ میرے کالے کرتُوت دن بَدِن بڑھتے جا رہے تھے۔ ایک دن گلی کے نکڑ پر ایک سبز عمامے والے اسلامی بھائی کو چوک درس دیتا دیکھ کر میں قریب جا کھڑا ہوا، جو کچھ سُنا وہ مجھے بہُت اچھّا لگا۔ میں نے کتاب پر نظر ڈالی تو اُس پر فَیضانِ سُنّت لکھا تھا۔ درس دینے والے اسلامی بھائی نے مجھ سے بڑی مَحَبَّت کے ساتھ ملاقات کی اور اِنفِرادی کوشِش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافِلے میں سفر کی دعوت پیش کی، فَیضانِ سُنّت کے درس نے میرے اندر ہلچل مچا رکھی تھی، میں نے حامی بھر لی اور عاشِقانِ رسول کے ہمراہ تین (3) دن کے لیے دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیَّت کے مَدَنی قافلے میں سفر کرتے ہوئے "جنک پور" پہنچا اور مزید تین (3) دن کے لیے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں "جگن ناتھ پور" جانے والے مَدَنی قافِلے کے ساتھ سُنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصِل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک درس اور مَدَنی قافِلے میں سفر کی سَعادَت حاصِل کرنے کی بَرَکت سے میرے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہو گیا، میں نے سابِقہ گُناہوں سے توبہ کر لی اور داڑھی شریف سجانے کی بھی نیّت کر لی۔ دُعا فرمایئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے استِقامت عِنایت فرمائے۔ میرے گھر والے مجھ میں آنے والے اِس مَدَنی انقِلاب سے بے انتہا خوش ہیں۔ والِدہ محترمہ دعوتِ اسلامی کے لیے خوب دعائیں کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سَمیت میرے گھر والوں نے سلسلہ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخِل ہو کر سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی غلامی کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال لیا ہے۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۲۱)

جذبہ گو سرد ہو، قافلے میں چلو تم جواں مرد ہو، قافلے میں چلو

بخت کُھل جائیں گے، قافلے میں چلو جُرم دھل جائیں گے، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ **تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا فرمانِ جنّت نشان ہے:** جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے **شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مَدَنی پھول**" سے انگوٹھی پہننے کے چند اہم مَدَنی پھول سنتے ہیں۔

انگوٹھی پہننے کے مَدَنی پھول

❀ مَرد کو سونے کی انگوٹھی پہننا **حَرام** ہے۔ ❀ (نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زیور پہنانا **حرام** ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا۔ ❀ **لوہے** کی انگوٹھی جہنَّمیوں کا زیور ہے۔ (ترمذی ج۳ ص۳۰۵ حدیث ۱۷۹۲) ❀ مرد کے لیے وہی انگوٹھی جائز ہے جو صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے **ناجائز** ہے (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص۵۹۷) ❀ بِغیر

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

نگینے کی انگوٹھی پہننا **ناجائز** ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے۔❀ حُروفِ مُقَطَّعات (مُ۔قَط۔طَ۔عَات) کی انگوٹھی پہننا جائز ہے مگر حروفِ مُقَطَّعات والی انگوٹھی بِغیر وُضو پہننا اور چُھونا یا مُصافحے کے وقت ہاتھ ملانے والے کا اس انگوٹھی کو بے وُضو چُھو جانا جائز نہیں۔ ❀ اِسی طرح مردوں کے لیے ایک سے زیادہ (جائز والی) انگوٹھی پہننا یا (ایک یا زیادہ) چھلّے پہننا بھی **ناجائز** ہے۔❀ چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ (یعنی نگینے) کی کہ وَزن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے۔ہاں تکبُّر یا زنانہ پن کا سِنگار (یعنی لیڈیز اسٹائل کی ٹِیپ ٹاپ) یا اور کوئی غَرَضِ مذموم (یعنی قابلِ مذمّت مقصد) نیّت میں ہو تو ایک انگوٹھی (ہی) کیا اِس نیّت سے (تو) اچّھے کپڑے پہننے بھی جائز نہیں (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۱۴۱) ❀ عِیدَین میں انگوٹھی پہننا مُستَحَب ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۷۹، ۷۸۰) ❀ لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا خَول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوٹھی کے پہننے کی (مرد و عورت کسی کو بھی) مُمانَعَت نہیں (عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۵) ❀ مَنّت کا یا دَم کیا ہوا دھات (METAL) کا کڑا بھی مرد کو پہننا ناجائز و گناہ ہے اسی طرح مدینہ منورہ شریف زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً یا اجمیر شریف یا کسی بھی درگاہ کے چاندی یا کسی بھی دھات کے چھلّے اور اسٹیل کی انگوٹھی بھی جائز نہیں ❀ اگر کسی اسلامی بھائی نے دھات کا کڑا یا دھات کا چھلّا، ناجائز انگوٹھی، یا دھات کی زنجیر (BRACELET-CHAIN) پہنی ہے تو ابھی اُتار کر توبہ کر لیجیے اور آئندہ نہ پہننے کا عہد کیجیے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

آؤ! مَدَنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سنتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَآءَ اللہ سر بسر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شَخْص صُبْح و شام مجھ پر دس دس بار دُرُود شریف پڑھے گا، بروزِ قِیامت میری شَفاعت اُسے پہنچ کر رہے گی۔ (الترغیب والترھیب، کتاب النوافل، الترغیب فی آیات واذکار...الخ، ۱/۳۱۲، حدیث: ۹۹۱)

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار
بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچھّی اَچھّی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ **صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ** وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نِیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضَا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿**اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ**﴾ (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "**بَلِّغُوْا عَنِّیْ**

---

[1] ۔۔۔ معجم کبیر، باب السین، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

وَلَوْ اٰیَةً[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قریش کا خوش نصیب جوان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِعْثَتِ نبوی سے قبل دیگر اہلِ عَرَب کی طرح اہلِ مکّہ بھی کُفْر وشرک، ظُلم وسِتَم، وَحْشت وبَربرِیّت، بدکاری وشراب نوشی اوران جیسے کئی دیگر گناہوں میں گھرے ہوئے تھے، ہر طرف جہالت کا راج تھا اور لوگ راہِ ہدایت سے بھٹک چکے تھے۔ مگر اس وقت بھی چند ایک ایسے لوگ تھے جو اِن تمام گناہوں سے نہ صرف بیزار تھے بلکہ حق کی تلاش میں سَرگرداں بھی رہتے، اِنہی لوگوں میں ایک ایسا شخص بھی تھا جس کا شُمار قُریش کے شُرَفاء اور سرداروں میں ہوتا تھا اوراس کی نیک نامی کی وجہ سے چھوٹے بڑے سب ہی اس کی عزّت کیا کرتے تھے، بالآخر ایک روز اس کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آیا جس نے اس کی زندگی میں اِنقلاب برپا کر دیا اور جس حق کی تلاش میں وہ

[1] ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۴۶۲/۲، حدیث: ۳۴۶۱

سَر گرداں تھا وہ حق اُسے مل گیا۔ آیئے قریش کے اُس عظیم شخص کے ساتھ پیش آنے والے واقعے کو اُسی کی زبانی سنتے ہیں چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ:

میں کسی اہم کام سے یَمَن گیا، وہاں ایک بوڑھے عالم سے ملاقات ہو گئی، اس نے مجھے دیکھ کر کہا: ''میرا گُمان ہے کہ تم حَرَم (یعنی مَکّۂ مُکَرَّمہ) کے رہنے والے ہو؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں! میں اہلِ حرم سے ہی ہوں۔'' اس نے کہا: ''تم قُرَیش سے ہو؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں! میں قُریشی ہوں۔'' اس نے پھر کہا: ''تم تَیمِی بھی ہو؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں! میں تَیم بن مُرَّہ کی اولاد سے ہوں۔ اس نے کہا: ''ساری نشانیاں دُرُست ہیں، بس اب تم میں ایک نشانی دیکھنا باقی رہ گئی ہے'' میں نے کہا: ''وہ کیا؟'' اس نے کہا: '' اپنا پیٹ دکھاؤ۔'' میں نے کہا: ''نہیں! پہلے مجھے ساری بات بتاؤ، پھر میں دکھاؤں گا۔'' اس نے کہا: ''میں اپنے صحیح اور صَادِق علم کے ذریعے جانتاہوں کہ حَرَم میں ایک نبی مَبعُوث ہو گا اور دو شخص اُس نبی کی مدد کریں گے۔ اُن میں سے ایک شخص مُہِمّات کو سَر کرنے (جنگیں فتح کرنے) اور مشکلات کو حل کرنے والا ہو گا اور دوسرا شخص سفید رنگ کا نَحِیف و کمزور ہو گا اور اُس کے پیٹ پر تِل ہو گا، اس کی اُلٹی ران پر ایک علامت ہو گی۔'' جیسے ہی میں نے پیٹ سے کپڑا ہٹایا تو اُس نے میری ناف کے اوپر موجود سیاہ رنگ کا تِل دیکھ کر کہا: ''رَبِّ کَعبہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی قسم! تم وہی ہو، میں تمہارے پاس خود آنے والا تھا۔'' میں نے کہا: ''کس لیے؟'' اس نے کہا: ''یہ بتانے کے لیے کہ تم راہِ ہدایت سے نہ ہٹنا اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو نعمت عطا کی ہے، اس کے معاملے میں ڈرتے رہنا۔'' جب میں اس سے رُخصت ہونے لگا تو اُس نے کہا: ''میرے کچھ شِعر سُنتے جاؤ جو میں نے اُس (عنقریب مبعوث ہونے والے) نبی صَلَّی اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں کہے ہیں۔‘‘ پھر اس نے مجھے کچھ اشعار سُنائے، جب میں واپس مَکَّۂ مُکَرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا پہنچا تو میرے واقف کار چند سَر دارانِ قُریش عُقبہ بن اَبی مُعیط، شَیْبہ، رَبِیْعہ، ابو جَہل، اَبُو الْبَخْتَرِی وغیرہ ملے، انہوں نے کہا: ’’تم یمن گئے ہوئے تھے یہاں ایک عظیم واقعہ ہو گیا ہے۔ ابوطالب کے بھتیجے نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا نبی ہے، اگر تم نہ ہوتے تو ہم اس مُعامَلہ میں انتظار نہ کرتے اور خود ہی کوئی نہ کوئی فیصلہ کر لیتے، لیکن اب تم آ گئے ہو تو اس کا فیصلہ کرنا تم پر مَوْقُوف ہے؟‘‘ میں نے اُن کی بات سن کر انہیں اَحسَن طریقے سے واپس کیا اور پھر (حضرت) محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُتَعَلِّق دریافت کیا۔ معلوم ہوا کہ وہ (حضرت) خَدِیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے گھر ہیں، میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ باہر آئے، میں نے عرض کی: ’’اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! آپ نے اپنے آباء واَجداد کا دِین کیوں چھوڑ دیا؟‘‘ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرمایا: ’’بے شک میں تمہاری اور دیگر تمام لوگوں کی طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول ہوں، تم اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لے آؤ۔‘‘ میں نے عرض کی: ’’آپ کی نُبوّت کی کیا دلیل ہے؟‘‘ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ’’میری نُبوّت کی دلیل وہ بوڑھا شخص ہے، جس سے تم یَمَن میں ملے تھے۔‘‘ میں نے عرض کی: ’’میں تو وہاں کئی بوڑھوں سے ملا ہوں۔‘‘ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ’’نہیں! میں اس بوڑھے کی بات کر رہا ہوں، جس نے تمہیں کچھ اشعار بھی سنائے تھے۔‘‘ میں نے (خوش ہو کر فرطِ محبّت سے) کہا: ’’اے میرے محبوب (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! آپ کو اس بات کی خبر کس نے دی؟‘‘ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ’’مجھے اُس مُعَظَّم فِرِشتے نے خبر دی ہے، جو مجھ سے پہلے آنے والے

اَنۢبِیا کے پاس بھی آیا کرتا تھا۔'' بس یہ سنتے ہی میں حیران و شَشْدَر رہ گیا کہ واقعی اس بات کا تو میرے علاوہ کسی کو بھی علم نہیں تھا، یقیناً یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سچّے رسول ہیں۔ میں نے فوراً کہا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ بِلاشبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں اور بے شک آپ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سچے رسول ہیں۔'' پھر میں تھوڑی دیر وہاں بیٹھ کر واپس آ گیا اور میرے اسلام لانے پر پوری وادی میں خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بڑھ کر کوئی خوش نہیں تھا۔

(اسد الغابہ، باب العین، عبد اللہ بن عثمان ابو بکر الصدیق، اسلامہ، ۳/۳۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا قُریش کا یہ خوش نصیب شخص کوئی اور نہیں بلکہ خَلِیْفَۂ اَوَّل، صِدّیقِ اَکْبَر، یارِ غار، اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو بَکْر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے۔ آیئے! عالَمِ اسلام کی اس عظیم شخصیّت کے بارے میں مزید سننے سے پہلے عاشقِ صحابہ واہلِ بیت، حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی لکھی ہوئی منقبت کے چند اشعار پڑھتے سنتے ہیں۔

یقیناً مَنْبَعِ خوفِ خدا صِدّیقِ اکبر ہیں
حقیقی عاشقِ خیرُ الوریٰ صدّیقِ اکبر ہیں

نہایت مُتَّقی و پارسا صِدّیقِ اکبر ہیں
تقی ہیں بلکہ شاہِ اَتْقِیا صِدّیقِ اکبر ہیں

جو یارِ غار محبوبِ خدا صدّیقِ اکبر ہیں
وُہی یارِ مزارِ مصطفٰے صدّیقِ اکبر ہیں

امیر المومنیں ہیں آپ امامُ المسلمیں ہیں آپ
نبی نے جنّتی جن کو کہا صدّیقِ اکبر ہیں

عمر سے بھی وہ افضل ہیں وہ عثماں سے بھی ہیں اعلیٰ
یقیناً پیشوائے مُرتَضٰی صدّیقِ اکبر ہیں

امامِ احمد و مالِک، امامِ بُو حنیفہ اور
امامِ شافعی کے پیشوا صدّیقِ اکبر ہیں

تمامی اولیاءُ اللّٰہ کے سردار ہیں جو اُس
ہمارے غوث کے بھی پیشوا صدّیقِ اکبر ہیں

سبھی عُلَمائے اُمّت کے، امام و پیشوا ہیں آپ
بِلاشک پیشوائے اَصفیا صدّیقِ اکبر ہیں

نہ ڈر عطّار آفت سے خدا کی خاص رحمت سے
نبی والی ترے، مُشکل کُشا صدّیقِ اکبر ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام کُنیَت اور القاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا ابُوبَکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام عبدُ اللّٰہ اور والد کا نام (ابوقحافہ) عُثمان ہے۔ (صحیح ابن حبان، کتاب اخبارہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابہ، ذکر السبب الذی من اجلہ ۔۔۔الخ، ۶/۹، حدیث: ۶۸۲۵) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنیَت ابُوبَکر ہے، واضح رہے کہ آپ اپنے نام سے نہیں بلکہ کُنیَت سے مشہور ہیں، نیز آپ کی اس کُنیَت کی اتنی شُہرت ہے کہ عَوامُ النّاس اِسے آپ کا اصل نام سمجھتے ہیں حالانکہ آپ کا نام عبدُ اللّٰہ ہے۔ (سیرت حلبیہ، ذکر اول الناس ایمانابہ، ۱/۳۹۰) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دو لقب زیادہ مشہور ہیں "عَتِیق" اور "صِدِّیق" نیز عتیق وہ پہلا لقب ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے اس لَقَب سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ہی مُلَقَّب کیا گیا۔ (ریاض النضرۃ، الباب الاول، الفصل الثانی فی ذکر اسمہ، ۱/۷۷)

دنیا میں تشریف آوری

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَامُ الْفِیْل کے اَڑھائی سال بعد اور سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کے دو سال اور چند ماہ بعد پیدا ہوئے۔ (الاصابة، ۴/۱۴۵، تاریخ الخلفاء، ص ۲۴، نور العرفان، پ ۲۶، الاحقاف: ۱۵)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جائے پَروَرِش مَکَّۂ مُکَرَّمہ ہے، آپ صرف تِجارت کی غرض سے باہر تشریف لے جاتے تھے، اپنی قوم میں بڑے مالدار بامُرَوَّت، حُسنِ اَخلاق کے مالک اور نہایت ہی عزّت و شَرَف والے تھے۔ (اسد الغابة، باب العین، عبدالله بن عثمان ابو بکر الصدیق، ۳/۳۱۶، تاریخ الخلفاء، ص ۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہر اِعتِبار سے اَشرَف و اَعْلٰی ہیں، اِمامت ہو یا خِلافت، کَرامت ہو یا شَرافت، صَداقت ہو یا شُجاعت، اَلْغَرَض کسی بھی اِعتِبار سے کوئی آپ کا ثانی نہیں اور آپ اتنی بابَرَکت اور بَرگُزِیدہ شخصیّت ہیں کہ آپ کی مبارک زندگی کے جس پہلو پر بات کی جائے اور آپ کے فضائِلِ جمِیلہ اور خصائِصِ حَمِیدہ پر جتنا کہا جائے کم ہے اور وقت اس کا اِحاطہ نہ کر سکے، مگر آج چونکہ ہمارے بیان کا موضوع صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا خوفِ خُدا ہے، لہٰذا اس حوالے سے آپ کے سامنے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خوفِ خدا سے متعلق مدنی پھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا چنانچہ،

فرمانِ رسول کے سبب گریہ وزاری

حضرتِ سَیِّدُنا زید بن اَرْقَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم حضرتِ سَیِّدُنا ابُوبَکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں بیٹھے تھے کہ پانی اور شہد لایا گیا اور جیسے ہی آپ کے قریب کیا گیا، تو آپ

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے زار و قطار رونا شروع کر دیا اور روتے رہے، یہاں تک کہ تمام صَحَابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان بھی رونے لگ گئے، صَحَابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان رو رو کے چُپ ہوگئے، لیکن آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روتے رہے ، صَحَابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان آپ کو دیکھ کر پھر رونے لگ گئے، یہاں تک کہ صَحَابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان کو یہ گُمان ہوا کہ ہمیں مَعْلُوم نہ ہوسکے گا کہ کیا بات ہے۔ بِالآخر حضرتِ سَیِّدُنا ابُوبَکْر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی آنکھیں صاف کیں تو صَحَابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ”اے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خلیفہ ! آپ کو کس چیز نے رُلایا؟“ فرمایا: ”ایک بار میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں بیٹھا تھا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی ذات سے کوئی شَے ہٹا رہے ہیں، حالانکہ اُس وقت مجھے کوئی شَے نظر نہیں آرہی تھی، میں نے عرض کی: ”یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کس شَے کو ہٹا رہے ہیں؟“ فرمایا: ”دُنیا نے میرا اِرادہ کیا تھا میں نے اُس سے کہا کہ ” دُور ہوجا۔“ تو اُس نے مجھے کہا: ”آپ نے اپنے آپ کو تو مجھ سے بچا لیا، لیکن آپ کے بعد والے مجھ سے نہیں بچ پائیں گے۔“

(شعب الایمان، باب فی الزھد و قصر الامل، ۷/۳۶۳، حدیث:۱۰۵۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سَیِّدُنا صِدّیق اَکْبَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خوفِ خدا کے سبب اتنا روئے کہ صَحَابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان سے آپ کی یہ حالت دیکھی نہ گئی اور وہ بھی پُھوٹ پُھوٹ کر رونے لگے، آپ صرف اس ڈر سے رو رہے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں دنیا کی مَحَبَّت اور اس کے دامَنِ فریب میں آکر اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی کوئی نافرمانی کر بیٹھوں اور میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے ناراض ہوجائے

حالانکہ آپ کی شخصیّت تو وہ ہے جن کو پیارے آقا، دوعالَم کے مالک و مولیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا میں ہی جنّت کی بِشارت عطا فرمائی ہے، لیکن اس کے باوُجود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر خوفِ خُدا کا غَلَبہ چھایا ہوا تھا اور آہ ایک طرف ہم ہیں کہ کچھ پتہ نہیں جنّت میں جائیں گے یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جہنّم میں، لیکن پھر بھی بے خوف ہیں۔ ہمارا نامۂ اعمال نیکیوں سے خالی ہے، لیکن اس کے باوجود ہم نیکیوں کی جُستجُو نہیں کرتے۔ اے کاش ہمیں بھی خَوفِ خُدا نصیب ہو جائے۔

دل مِرا دُنیا پہ شَیدا ہوگیا　　اے مِرے اللہ یہ کیا ہوگیا
کچھ مرے بچنے کی صُورت کیجئے　　اب تو جو ہونا تھا مولیٰ ہوگیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا کا مطلب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا کا مطلب بھی سَمَاعَت فرمالیجئے۔ خَوفِ خُدا سے مُراد یہ ہے کہ اللہ تَعَالٰی کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گرِفت اور اس کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں کا سوچ کر انسان کا دل گھبراہٹ میں مُبْتَلَا ہو جائے۔ (ماخوذ من احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، ج۴)

خَوفِ خُدا مؤمنین کی لازمی صفات میں سے ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید میں مُتعدّد مقامات پر اس صِفَت کو اختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ پارہ 5، سُوْرَۃُ النِّسَاء، آیت نمبر 131 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ لَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ　　تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بیشک تاکید فرمادی ہے ہم نے ان

قَبۡلِكُمۡ وَ اِیَّاكُمۡ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور تم کو کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ (پ۵، النساء: ۱۳۱)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا ﴿ۙ۷۰﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔ (پ۲۲، الاحزاب: ۷۰)

اسی طرح یہ بھی ارشاد فرمایا:

فَلَا تَخۡشَوۡهُمۡ وَ اخۡشَوۡنِ ؕ (پ۶، المائدۃ: ۳) ترجَمۂ کنزالایمان: تو اُن سے نہ ڈرو اور مُجھ سے ڈرو۔

آیئے !اب پیارے آقا ،اَحمدِ مجتبیٰ، مُحمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ حق ترجُمان سے نکلنے والے ان مُقدّس کلمات کو بھی سَماعَت فرمایئے، جن میں آپ نے خوفِ خدا کی فضیلت بیان فرمائی ہے ۔چنانچہ

﴿1﴾ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے مروی ہے کہ سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:"مجھے اپنی عزّت وجلال کی قسم !میں اپنے بندے پر دو خَوف جمع نہیں کروں گا اور نہ اس کے لئے دو اَمن جمع کروں گا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خَوف رہے تو میں قیامت کے دن اسے خوف میں مُبتَلا کروں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہے تو میں بروزِ قیامت اسے اَمن میں رکھوں گا۔" (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۸۳، حدیث:۷۷۷)

﴿2﴾ سَروَرِ عالَم، شَفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:"جس مؤمن کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ

کے خوف سے آنسو نکلتا ہے، اگرچہ مکّھی کے سَر کے برابر ہو، پھر وہ آنسو اُس کے چہرے کے ظاہری حصّے تک پہنچے، اللہ تعالٰی اُسے جہنّم پر حَرام کر دیتا ہے۔"

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالٰی، ۱/۴۹۰، حدیث:۸۰۲)

﴿3﴾ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "جب مؤمن کا دل اللہ تعالٰی کے خَوف سے لَرزُتا ہے، تو اُس کی خطائیں اس طرح جھڑتی ہیں، جیسے درخت سے پتّے جھڑتے ہیں۔"

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالٰی، ۱/۴۹۱، حدیث:۸۰۳)

تیرے ڈر سے سَدا تھر تھراؤں خوف سے تیرے آنسو بہاؤں
کَیف ایسا دے، ایسی ادا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ہمیں ہر لمحہ خوفِ خدا سے لرزاں و ترساں رہنا چاہئے۔ عاشِقِ اَکبر سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی بے پناہ خوفِ خدا رکھنے والے تھے۔ آیئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خوفِ خدا سے بھرپور چند جُملے سنیے۔ چنانچہ،

کاش! ابو بکر بھی تیری طرح ہوتا

حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بَکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک باغ میں داخل ہوئے، درخت کے سائے میں ایک چڑیا کو بیٹھے ہوئے دیکھا، تو آپ نے ایک آہِ سرد دِلِ پُر دَرد سے کھینچ کر اِرشاد فرمایا: "اے پَرِندے! تُو کتنا خوش نصیب ہے کہ ایک درخت سے

کھاتا ہے اور دوسرے کے نیچے بیٹھ جاتا ہے، پھر تُو بغیر حساب کتاب کے اپنی منزل پہ پہنچ جائے گا۔ اے کاش! ابو بکر بھی تیری طرح ہوتا۔" (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابة، فصل فی تفضیلهم، فضل الصدیق، خوفه، جزء:۱۲، ۲۳۷/۶، حدیث:۳۵۶۹۶، شعب الایمان، باب فی خوف من الله، ۴۸۵/۱، حدیث:۷۸۸)

کاش کہ نہ دنیا میں پیدا مَیں ہوا ہوتا قَبر و حَشر کا ہر غم خَتم ہو گیا ہوتا

میں نہ پھنس گیا ہوتا آ کے صُورتِ انساں کاش! میں مدینے کا اُونٹ بن گیا ہوتا

مومنِ صالح کا کوئی بال ہوتا

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو عِمْرَان جَوْنِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوبَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: "کاش! میں ایک مومنِ صالح کے پہلو کا کوئی بال ہوتا۔"

(کتاب الزهد، زهد ابی بکر الصدیق، ص۱۳۸، رقم: ۵۶۰)

تار بن گیا ہوتا مُرشِدی کے کُرتے کا
مُرشِدی کے سینے کا بال بن گیا ہوتا

کاش! میں ایک درخت ہوتا

حضرتِ سَیِّدُنا حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوبَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "خدا کی قسم میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں یہ درخت ہوتا جسے کھایا اور کاٹا جاتا۔"

(کتاب الزهد، زهد ابی بکر الصدیق، ص ۱۴۱، رقم: ۵۸۱)

میں بَجائے اِنساں کے کوئی پودا ہوتا یا

نَخل بن کے طَیبہ کے باغ میں کھڑا ہوتا

کاش! میں سبزہ ہوتا

حضرتِ سَیِّدُنا قَتَادَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا ابُوبَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یوں فرمایا: ''اے کاش! میں سبزہ ہوتا جسے جانور کھا جاتے۔''

(جمع الجوامع، مسند ابی بکر الصدیق، ۱۱/۴۱، حدیث: ۱۷۴، طبقات کبری، ذکر وصیۃ ابی بکر، ۳/۱۴۸)

گُلشنِ مدینہ کا کاش! ہوتا میں سَبزہ
یا میں بَن کے اِک تِنکا ہی وہاں پڑا ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے حضرتِ سَیِّدُنا ابُوبَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خَوفِ خُدا پر مُشْتَمِل اَقْوال سَمَاعَت کیے، ہمیں بھی چاہئے کہ ان کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنا مُحَاسَبَہ کریں کہ اب تک ہم اپنی زندگی کی کتنی سانسیں لے چکے ہیں، اس دنیائے فانی میں اپنی زندگی کے کتنے اَیَّام گزار چکے ہیں، بچپن، جوانی، بڑھاپے میں سے اپنی عمر کے کتنے مرحلے طے کر چکے ہیں؟ لیکن اس دوران ہم نے کتنی مرتبہ دل میں خوفِ خُدا محسوس کیا؟ کیا کبھی ہمارے بدن پر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ڈر سے لَرْزَہ طاری ہوا؟ کیا کبھی ہماری آنکھوں سے خَشِیَّتِ اِلٰہی کی وجہ سے آنسو نکلے؟ کیا کبھی کسی گناہ کے لئے اُٹھے ہوئے ہمارے قدم اس کے نتیجے میں ملنے والی سزا کا سوچ کر واپس ہوئے؟ کیا کبھی ہم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضِری اور اس کی طرف سے کی جانے والی گرِفت کے ڈر سے زندگی کی کوئی رات گزاری؟ کیا

کبھی ربّ تعالیٰ کی ناراضی کا سوچ کر ہمیں گناہوں سے وَحشت محسوس ہوئی؟ کیا کبھی اپنے مالک عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کو پالینے کی خواہش سے ہمارے دل کی دُنیا زِیر و زَبَر ہوئی...؟

اگر جواب ہاں میں ہو تو سوچئے کہ اگر ہم نے ان کَیفِیّات کو محسوس بھی کیا تو کیا خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے عملی تقاضوں پر عمل پَیرا ہونے کی سَعادَت حاصل کی یا مَحض ان کَیفِیّات کے دل پر طاری ہونے سے مطمئن ہو گئے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں میں سے ہیں اور مختلف گناہوں سے اپنا نامۂ اَعمال سِیاہ کرنے کا عمل بدَسْتُور جاری رکھا۔ اور اگر ان سُوالات کے جوابات نفی میں آئیں تو غور کیجئے، کہیں ایسا تو نہیں کہ گناہوں کی کثرت کے نتیجے میں ہمارا دل پتھر کی طرح سخت ہو چکا ہو، جس کی وجہ سے ہم ان کَیفِیّات سے اب تک محروم ہوں؟ اگر واقعی ایسا ہے تو مقامِ تَشْوِیش ہے کہ ہماری قساوتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی غفلت، ناراضیٔ ربِّ قہار جَلَّ جَلَالُہٗ کی صورت میں کہیں ہمیں جہنّم کی گہرائیوں میں نہ گرا دے۔ (وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہ)

قلب پتھر سے بھی سختی میں بڑھا جاتا ہے
دل پہ اِک خول سیاہی کا چڑھا جاتا ہے

خوفِ خدا کے سبب شدید تکلیف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے، صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو ایسے رَقِیْقُ الْقَلْب (یعنی نرم دل والے) تھے کہ جب آپ کے سامنے تلاوتِ قرآن کی جاتی تو آپ پر لَرْزَہ طاری ہو جاتا، چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی سے روایت ہے: فرماتے ہیں کہ میں دو عالَم کے مالِک و مختار، مَکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں موجود تھا کہ قرآن پاک کی یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ ۙ وَ لَا یَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ﴿۱۲۳﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا اور اللہ کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائے گا نہ مددگار۔

(پ۵، النساء:۱۲۳)

نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے ابُوبکر! کیا میں تمہیں وہ آیت نہ سُناؤں جو مجھ پر ابھی نازل ہوئی ہے۔ میں نے عرض کی: "جی ہاں! کیوں نہیں یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہی آیتِ مُبارکہ تلاوت فرمائی۔ جیسے ہی میں نے یہ آیتِ مُبارکہ سُنی تو (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف کے سبب) مجھے ایسا لگا کہ میری کمر کی ہڈی ٹُوٹ جائے گی، میں نے درد کی وجہ سے انگڑائی لی تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: " اے ابُوبکر! (گھبراؤ نہیں) تم اور تمہارے مُؤمنین دوستوں کو اِس کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیا جائے گا، یہاں تک کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ایسی حالت میں مُلاقات کرو گے کہ تم پر کوئی گُناہ نہیں ہوگا، لیکن دیگر لوگوں کے گُناہ جمع ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کو قیامت کے دن ان کا بدلہ دیا جائے گا۔

(ترمذی، کتاب التفسیر، ومن سورۃ النساء، ۵/۳۱، حدیث: ۳۰۵۰)

صدقہ پیارے کی حَیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پُوچھے لَجائے کو لَجانا کیا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقینی بات ہے کہ جو شخص جتنا زیادہ خوفِ خدا رکھنے والا ہو گا، وہ اُتنا ہی زیادہ تقویٰ اور پرہیز گاری اختیار کرنے والا ہو گا۔ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بھی یہی حال تھا کہ خَوفِ خُدا کے ساتھ ساتھ آپ بے حد مُتَّقِی و پرہیز گار بھی تھے۔

صِدِّیقِ اَکْبَر کے زُہد و تقویٰ پر قرآن کی گواہی

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوبَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو وہ مُتَّقِی ہیں، جن کے تقوے کو خود قرآن عظیم بیان فرماتا ہے۔ چنانچہ پارہ 30، سُوْرَۃُ اللَّیل، آیت نمبر 17 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بہت جلد اس سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار۔

اس آیتِ مبارکہ میں سب سے بڑے پرہیز گار سے مُراد حضرتِ سَیِّدُنا ابُوبَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ (خزائن العرفان، پ ۳۰، اللیل، تحت الآیۃ: ۱۷)

زہد و تقویٰ میں عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مثل

حضرتِ سَیِّدُنا ابُودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی مِثْلِ عِیْسٰی فِی الزُّھْدِ فَلْیَنْظُرْ اِلَیْہِ یعنی جو زُہد و تقویٰ میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مثل کسی کو دیکھنا چاہے تو وہ ابُوبَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ لے۔" (الریاض النضرۃ، الباب الاول، الفصل الثانی فی ذکر اسمہ، ۸۲/۱)

نہایت مُتَّقِی و پارسا صِدِّیقِ اَکْبَر ہیں

تَقِی ہیں بلکہ شاہِ اَتْقِیا صِدّیقِ اَکْبَر ہیں

افسوس! تُو نے مجھے ہلاک کر دیا

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف "فیضانِ سنّت" جلد اول، صفحہ 774 پر حضرتِ سَیِّدُنا ابو بَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے تقویٰ و پرہیز گاری کا ایک انوکھا واقعہ کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں:

ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا ابو بَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا غلام، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں دُودھ لایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسے پی لیا۔ غلام نے عرض کی، میں پہلے جب بھی کوئی چیز پیش کرتا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس کے مُتَعَلِّق دریافت فرماتے تھے، لیکن اِس دودھ کے مُتَعَلِّق کوئی اِسْتِفْسار نہیں فرمایا؟ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پوچھا: "یہ دُودھ کیسا ہے؟" غلام نے جواب دیا کہ میں نے زمانۂ جاہلیّت میں ایک بیمار پر مَنْتَر پھونکا تھا، جس کے مُعاوَضے میں آج اس نے یہ دودھ دیا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ سن کر اپنے حَلْق میں اُنگلی ڈالی اور دُودھ اُگل دیا۔ اِس کے بعد نہایت عاجزی سے دربارِ الٰہی میں عرض کیا: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس پر میں قادِر تھا وہ میں نے کر دیا۔ اس کا تھوڑا بہت حصّہ جو رَگوں میں رہ گیا ہے وہ مُعاف فرما دے۔" (بخاری، مناقب الانصار، ایام الجاهلية، حدیث: ۳۸۴۲، ج ۲، ص ۵۷۱، منهاج العابدين، الفصل الخامس، البطن وحفظه، ص ۹۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کتنے زبردست مُتَّقِی تھے۔ کُفّار اکثر کُفریہ کلمات پڑھ کر مریضوں پر جھاڑ پھونک کرتے ہیں، دورِ جاہلیت میں

بھی اِسی طرح ہوتا تھا، اُس غلام نے چونکہ زمانۂ جاہلیت میں دم کیا تھا، لہٰذا اس خوف کے سبب کہ اس نے کفریہ منتر پڑھ کر دم کیا ہوگا، اُس کی اُجرت کا دودھ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے قے کر کے نکال دیا۔ (فیضانِ سنت، جلد اول، ص ۲۲۷)

یقیناً منبعِ خوفِ خدا صِدِّیقِ اَکْبَر ہیں حقیقی عاشقِ خیرالوریٰ صِدِّیقِ اَکْبَر ہیں

نہایت متّقی وپارسا صِدِّیقِ اکبر ہیں تَقِی ہیں بلکہ شاہِ اَتقیا صِدّیق اکبر ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فکرِ آخرت سے بھرپور خطبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اب ہم سَیِّدُنا صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا فکرِ آخرت سے بھرپور خُطبہ سنتے ہیں تاکہ ہم پر مزید عیاں ہو کہ سَیِّدُنا صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کتنے نیک، مُتَّقِی اور خوفِ خُدا و فکرِ آخرت رکھنے والے تھے۔ چنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 686 صفحات پر مشتمل کتاب "فیضانِ صِدّیقِ اَکْبَر" کے صفحہ 436 پر ہے: حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُکَیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا ابُوبَکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک طَوِیل خُطبہ دیا، حمد وثنا کے بعد ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں پرہیزگاری کی وَصِیَّت کرتا ہوں اور یہ بھی کہ تم اُس ذاتِ بَرحَق کی ایسی حمد وثنا کرو جیسی حمد وثنا کرنے کا حق ہے اور یہ کہ تم خَوفِ خُدا کے ساتھ ساتھ اُس کی رَحْمت پر بھی نظر رکھو اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گِڑگِڑا کر مانگو، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سَیِّدُنا زَکَرِیّا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اُن کے خاندان والوں کی تعریف کی ہے، چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے :

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾ ترجَمۂ کنز الایمان : بیشک وہ بھلے کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے اُمّید اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں۔ (پ۱۷، الانبیاء: ۹۰)

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! اچھی طرح سمجھ لو، اللہ تعالیٰ نے حق کے بدلے تمہاری جانوں کو گِروی رکھ لیا ہے اور اِس پر تُم سے پکّا وعدہ بھی لے لیا ہے اور تم سے آخرت کے بدلے دُنیا کو خرید لیا ہے یہ تمہارے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب ہے، جس کا نُور نہیں بجھتا، اِس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے، اس کے قول کی تَصدِیق کرو اور اس کی کتاب سے نَصِیحت حاصل کرو، تم اِس نُور سے تاریک دن کے لیے روشنی حاصل کرو، اس نے تمہیں اپنی عِبادَت کے لیے پیدا فرمایا ہے اور تم پر کِرَامًا کَاتِبِیْن فِرِشتوں کو مُقرَّر فرمادیا ہے جو تمہارے اعمال سے باخبر ہیں۔ اے خُدا کے بندو! خُوب جان لو کہ تم صُبح وشام موت کی طرف بڑھ رہے ہو، تم سے مَوت کا عِلْم پوشیدہ رکھا گیا ہے، اگر تم اپنے مُقرَّرہ اوقات کو رب عَزَّوَجَلَّ کی رِضا والے کاموں میں صَرف کرسکتے ہو تو ضرور کرو، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کے بِغَیر تم ہرگز ایسا نہیں کرسکتے اور موت کے آنے سے قبل اپنے وقت کو اچھے کاموں میں صَرف کردو، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ وقت تمہیں بُرے اعمال میں مَصرُوف کردے اور کئی قومیں ایسی تھیں جنھوں نے اپنے قیمتی وقت کو ضائع کیا اور اپنے مَقصَد کو بھول گئیں، لہٰذا ایسے لوگوں کی پیروی سے بچو، جلدی کرو اور نَجات پانے کی کوشش کرو، یقیناً تمہارے پیچھے بہت تیز رفتار موت لگی ہوئی ہے جو بہت جلد آکر ہی رہے گی۔

(شعب الایمان ، باب فی الزھد وقصر الامل، فصل فیما بلغنا عن الصحابۃ...الخ، حدیث: ۱۰۵۹۴، ۷/۳۶۴، مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الانبیاء، حدیث: ۳۴۹۹، ۳/۱۴۰)

یا ربّ! میں تیرے خوف سے روتا رہوں ہر دم
دیوانہ شَہَنْشاہِ مدینہ کا بنا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے پہلے کہ ہماری سانسوں کی آمدورفت رُک جائے اور سوائے افسوس کے ہمارے دامن میں کچھ بھی نہ ہو، ہمیں چاہئے کہ اپنی آخرت کی بہتری کے لئے خَوفِ خُدا جیسی صِفَتِ عظیمہ کو اپنانے کی جِدّوجُہد میں لگ جائیں، کیونکہ اگر ہم اپنے اندر خَوفِ خُدا پیدا کرنے میں کامیاب ہوگئے ،تو اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں سے بھی چھٹکارا نصیب ہوگا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا بھی نصیب ہوگی، خَوفِ خُدا کی اس عَظِیْم نعمت کے حُصُول کے لئے عملی کوشش کے سلسلے میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 6 اُمور مددگار ثابت ہوں گے۔ آیئے اِنتہائی توجہ کے ساتھ سُنیے۔

خوفِ خدا کے حصول کے لئے 6 مددگار اُمور

1. ربّ تعالٰی کی بارگاہ میں سچی توبہ اوراِس نعمت کے حُصُول کی دعا کرنا۔
2. قرآنِ عظیم واَحادِیثِ مُبارَکہ میں وارد ہونے والے خَوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے فضائل پیشِ نظر رکھنا۔
3. اپنی کمزوری وناتوانی کو سامنے رکھ کر جہنّم کے عذابات پر غور و تفکر کرنا۔
4. خَوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں اللہ والوں کے حالات کا مطالعہ کرنا۔

5. اپنے اعمال کے مُحاسبے کی عادت بنانے کے لئے روزانہ فکرِ مدینہ کرنا۔

6. ایسے اسلامی بھائیوں کی صحبت اختیار کرنا، جو اس صِفَتِ عظیمہ سے متصف ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والے نیک اسلامی بھائیوں کی صحبت میں بیٹھنا بھی انسان کے دل میں خَوفِ الٰہی بیدار کرنے میں مدد گار ثابت ہوتا ہے، کیونکہ انسان جس قسم کی صحبت اختیار کرتا ہے، اسی قسم کے اثرات اس پر مُرَتَّب ہوتے ہیں۔ چنانچہ

نبیِ ذیشان، مکّی مدنی سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اچھے اور بُرے مُصَاحِب (ساتھی) کی مثال، مُشک اٹھانے والے اور بھٹّی جھونکنے والے کی طرح ہے، کَستُورِی اٹھانے والا تمہیں تُحفہ دے گا یا تم اس سے خریدو گے یا تمہیں اس سے عُمدہ خوشبو آئے گی، جبکہ بھٹّی جھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلائے گا یا تمہیں اس سے ناگوار بُو آئے گی۔ (صحیح المسلم، ص۱۱۱۶، رقم الحدیث ۲۶۲۸)

صحبت یا ماحول انسان پر کیسے اثر انداز ہوتا ہے اس کو یوں سمجھیں کہ اگر ہمیں کبھی کسی میّت والے گھر جانے کا اِتّفاق ہوا ہو تو وہاں کی فضا پر چھائی ہوئی اُداسی دیکھ کر کچھ دیر کے لئے ہم بھی غمگین ہو جائیں گے اور اگر کسی شادی پر جانے کا اتّفاق ہوا ہو تو خوشیوں بھرا ماحول ہمیں بھی کچھ دیر کے لئے مَسرُور کر دے گا۔ بالکل اسی طرح اگر کوئی شخص غفلت کا شکار ہو کر گناہوں پر دلیر ہو جانے والے لوگوں کی صحبت میں بیٹھے گا، تو غالب گمان ہے کہ وہ بھی بہت جلد اُنہی کی مانند ہو جائے گا اور اگر کوئی شخص ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کریگا، جن کے دل خَوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ سے مَعْمُور ہوں، ان کی آنکھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ

کے ڈر سے روئیں، تو یقینی طور پر یہی کیفِیّات اس شخص کے دل میں بھی سَرایت کر جائیں گی، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ رہا یہ سوال کہ فی زمانہ ایسی صحبتیں کہاں مل سکتی ہیں؟ تو آپ سے مدنی التجا ہے کہ اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے آپ چند مدنی پھول اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجالیجئے:

اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کی سَعَادَت حاصل کریں۔ جہاں تلاوتِ قرآن، نعتِ رسولِ مقبول، سُنّتوں بھرے بیانات، ذِکرُ اللہ، رو رو کر مانگی جانے والی دعائیں، سرورِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کیا جانے والا درود وسلام، پھر سُنّتیں وآداب سیکھنے اور دعائیں یاد کروانے کے حلقے وغیرہ، یہ سب کچھ ہمارے دل ودماغ میں مدنی انقلاب برپا کر دے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اس کے علاوہ سُنَّتوں بھرے ہفتہ وار اجتماع میں آپ کو اس پُرفِتن دور میں بھی، کثیر عاشقانِ رسول ایسے ملیں گے جو سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں کی چلتی پھرتی تصویر ہوں گے۔ ان کی حَیَا سے جُھکی ہوئی نگاہیں، سنّت کے مطابق بدن پر سفید لباس اور سر پر زلفیں نیز گُنبدِ خَضریٰ کی یادوں سے مالامال سبز سبز عمامہ، چہرے پر سُنّت کے مطابق ایک مٹھی داڑھی، بِقَدْرِ ضرورت گفتگو کا باادب انداز، خُوش اَخلاقی کا نُمایاں وصف اور کردار کی پاکیزگی آپ کو یہ سوچنے پر مجبور کر دے گی کہ مجھے سفرِ آخرت کی کامیابی کے لئے ایسا ہی مدنی ماحول درکار ہے۔ عین ممکن ہے کہ اِنہی میں سے کوئی اسلامی بھائی آگے بڑھ کر آپ سے مُلاقات کرے، جس کے نتیجے میں آپ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی اِفَادیت کے مزید قائل ہو جائیں اور آپ بھی یہ مدنی مقصد لے کر گھر لوٹیں کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ

وَجَلَّ"

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مبارک زندگی کے صدقے میں حقیقی خوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مرے اشک بہتے رہیں کاش ہر دم ترے خوف سے یا خدا یا الٰہی !
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الٰہی!

(وسائلِ بخشش ص ۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے خلیفۂ اوّل، صِدّیقِ اَکبَر، یارِ غارو یارِ مزار، اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا ابُوبَکْر صِدِّیْق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مُبارَکہ میں یہ سُنا کہ آپ خوفِ خدا کے باعث رویا کرتے۔ آپ خوفِ خدا کے باعث چڑیا کو دیکھ کر فرمایا کرتے: کاش! ابو بکر بھی تیری طرح ہوتا، کبھی خوفِ خدا کی بنا پر یوں فرماتے: کاش! میں مومن کا بال ہوتا، کبھی خوفِ خدا کی بنا پر یوں فرماتے: کاش! میں درخت ہوتا، خوفِ خدا کی بنا پر آپ نے پیے ہوئے دودھ کی قے کر دی، کاش! صدیقِ اکبر کے صدقے میں ہمیں بھی سچی توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے، کاش! صدیقِ اکبر کے صدقے میں اپنی کمزوری اور ناتوانی کا احساس ہو جائے، جہنم کے عذابات کا تصور قائم ہو جائے، کاش! ہم اپنے اعمال کا روزانہ محاسبہ کرنے والے ہو جائیں۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

خَوفِ خُدا کے بارے میں مزید معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 160 صفحات پر مشتمل کتاب بنام "**خوفِ خدا**" کا مطالعہ کیجئے۔ خوفِ خدا کے موضوع پر یہ بہت ہی بہترین کتاب ہے جس میں خوفِ خدا کے فضائل، اسے حاصل کرنے کے طریقے اور اس موضوع پر بُزرگانِ دین کے ڈھیروں اقوال اور واقعات کو جمع کیا گیا ہے۔ آپ بھی اس کتاب کو ھَدِیَّۃً حاصل کر کے نہ صرف خود پڑھیں بلکہ اپنے عزیزوں کو تحفے کے طور پر پیش کریں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو پڑھنے سے خوفِ خُدا اور تقویٰ و پرہیزگاری کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔ سَیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت کا ایک پہلو آپ کا بے پناہ عِشْقِ رسول بھی ہے۔ آپ کے عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے واقعات کا مُطالَعَہ کرنے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "**عاشِقِ اَکبر**" بے حد مفید ہے، جس میں صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مَحَبَّتِ رسول کی خاطر اپنا تَن مَن دَھن قربان کرنے کے احوال پڑھ کر آپ کی آنکھیں نَم ہو جائیں گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں خوفِ خُدا اور عشقِ مصطفےٰ کی دولت سے مالامال فرمائے۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلے میں سفر کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خَوفِ خُدا اور عِشْقِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دولت پانے کا ایک طریقہ عاشقانِ رسول کے ہمراہ سُنَّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر بھی ہے۔ مدنی قافلوں میں سفر کے دوران ہمیں اپنے طرزِ زندگی پر غور و فِکْر کا موقع مُیَسّر آئے گا، اپنی آخرت کو بہتر سے بہتر

بنانے کی خواہش پیدا ہوگی، جس کے نتیجے میں اب تک کئے جانے والے گناہوں کے اِرتِکاب پر نَدامت محسوس ہوگی، گناہوں پر ملنے والی سزاؤں کا تصوُّر کر کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے، دوسری طرف اپنی ناتوانی وبے کسی کا احساس دامن گیر ہوگا اور اگر دل زندہ ہوا تو خَوفِ خدا کے سبب آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک کر رُخساروں پر بہنے لگیں گے، ان مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فُحش کلامی اور فُضول گوئی کی جگہ زبان سے درود وسلام جاری ہو جائے گا اور یہ زبان تلاوتِ قرآن، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادی بن جائے گی، دنیا کی مَحَبَّت میں ڈُوبا ہوا دِلِ آخرت کی بہتری کے لئے بے چین ہو جائے گا، نیز وقت کی دولت کو مَحْض دنیا کمانے کے لئے صَرف کرنے کے بجائے اپنی آخرت کی بہتری کے لئے خدمتِ دین میں صَرف کرنے کا شُعُور نصیب ہوگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ان مدنی قافلوں نے بے شمار نوجوانوں کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا کیا ہے۔ آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔ چنانچہ،

بگڑا نوجوان کیسے سُدھرا؟

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے محمود آباد (چنیسر گوٹھ) کے مُقیم اسلامی بھائی اپنی گناہوں بھری زندگی سے تائب ہونے کے احوال کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں: بدقسمتی سے مجھے بچپن ہی میں بُرے دوستوں کا ساتھ مل گیا "بُرے کی صحبت انسان کو بُرا بنا دیتی ہے" کے مِصداق میں بھی مختلف برائیوں کا شکار ہو گیا۔ اسکول سے بھاگ جانا، چوری چکاری، مار پٹائی، لڑائی جھگڑے کرنا میرے معمولاتِ زندگی کا حصہ تھے۔ گناہوں کا یہ سلسلہ بڑھتا گیا اور آخر کار میں نے اپنے دوستوں سمیت منشیات فروشوں کے

گروہ میں شمولیّت اختیار کرلی۔ والدین مجھے سمجھاتے مگر میرے نزدیک ان کی باتوں کی کوئی اَھَمِّیَّت نہ تھی۔ والدین میرے اس رَوَیّے سے پہلے ہی پریشان تھے کہ ایک دن میں نے ایک جگہ شادی کا مطالبہ کر دیا۔ گھر والوں نے یہ جان کر کہ شاید سُدھر جائے میری پسند کی شادی کروادی ، مگر میں بھلا کہاں سُدھرنے والا تھا۔ اب تو ایک قدم اور آگے بڑھا اور چرس و شراب نوشی کے ساتھ ساتھ ڈکیتیاں مارنا شروع کر دِیں۔ والدین کی نافرمانی اور انہیں ستانا تو میرے لئے کوئی نیا کام نہ تھا۔ ماں باپ مجھے مسلسل سمجھاتے ، جب کبھی بُرے دوستوں کو چھوڑنے کا کہتے تو میں اپنے والدین کو چھوڑ کر دوستوں کے پاس ڈیرا ڈال لیتا اور ہفتہ ہفتہ گھر کا رُخ نہ کرتا۔ دن بدن میرے گناہوں کا سلسلہ بڑھتا گیا،اب میں ناجائز اسلحہ لئے اکڑتا پھرتا ، بدکاری کر کے ''کالا منہ'' کرتا۔ پہلے کیا گناہ کم تھے جو اب چرس، شراب کے ساتھ پاوڈر پینا، نیند آور گولیاں کھانا بھی شروع کر دیں۔ گھر والے سمجھانے کی کوشش کرتے تو ''اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے'' کے مصداق ان سے لڑنا شروع کر دیتا، ناراض ہو جاتا۔ رشتے دار ، گلی محلے والے الغرض ہر ایک میری حرکتوں کے باعث مجھ سے بیزار تھا۔ کئی بار والد صاحب نے ڈنڈوں سے مارا بھی مگر میرے کان پر جُوں تک نہ رینگتی۔ میری والدہ مجھ سے ایسی تنگ آچکی تھی کہ بارہا کہتی: کاش تُو پیدا نہ ہوا ہوتا۔ کوئی کہتا: کاش تجھے موت آجائے تاکہ ہمیں سُکھ کا سانس نصیب ہو۔ شادی کے نو(9) سال بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بیٹی کی نعمت عطا فرمائی، والدین کو ایک آس لگی کہ شاید اب سُدھر جائے کہ بیٹی کی ولادت سے بڑے بڑے سُدھر جاتے ہیں، مگر جب میرے معاملات میں کوئی فرق نہ آیا تو ان کی وہ آس بھی یاس میں بدل گئی۔ پھر چھ(6) سال بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بیٹا عطا فرمایا، مگر میں پھر بھی اپنی

پرانی رَوِش پر قائم رہا۔ بالآخر میرے سُدھرنے کی سبیل یوں بنی کہ بوڑھے والدین کی مِنّت سماجت اور ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کی مسلسل انفرادی کوشش کے سبب دعوتِ اسلامی کے راہِ خدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل ہوگئی۔ مدنی قافلے میں تو کیا سفر کیا میری قسمت ہی سنور گئی۔ میری خوش قسمتی کہ امیرِ قافلہ مجھے اچھی طرح جانتے تھے، انہوں نے مجھے بہت سمجھایا، کبھی احادیث سنا کر مجھے میری غلطیوں کا احساس دلاتے، والدین کا مقام و مرتبہ بتاتے تو کبھی مختلف واقعات بتا کر نیکیوں کے متعلق میری ہمت بندھاتے۔ زندگی میں پہلی بار مجھے اپنی غلطیوں کا احساس ہوا، والدین کے ساتھ کی ہوئی زیادتیوں پر آج میں شرم سے پانی پانی ہوا جا رہا تھا۔ گناہوں کی ہولناک سزائیں سن کر میں نے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرلی اور اپنی اصلاح کی پُختہ نیّت بھی کرلی۔ دورانِ مدنی قافلہ ہی گھر والوں سے رابطہ کیا، والدین سے معافی مانگی اور وعدہ کیا کہ آئندہ سارے برے کام چھوڑ دوں گا۔ گھر واپس آتے ہی سب سے معافی مانگی، بالخصوص والدین کے قدموں میں گِر کر انہیں راضی کیا۔ رفتہ رفتہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مکمل طور پر وابستہ ہو گیا۔ سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجالیا۔ اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے والدین مجھ سے بہت خوش ہیں اور دعوتِ اسلامی کے احسان مند ہیں کہ جس کی برکت سے میں گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر سنّتوں بھری زندگی کی طرف مائل ہوا۔ تادمِ تحریر مدنی تربیتی کورس کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

میری دعا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مرتے دم تک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی مذاکرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضل وکَرَم سے دعوتِ اسلامی دن بدن تَرَقّی کی مَنازِل طے کرتی جارہی ہے اوراس کے شُعبَہ جات اور مجالس میں بھی اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات میں سے ایک شعبہ "مَجْلِسِ مدنی مذاکرہ" بھی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ "علم بے شمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حصول کا ذریعہ سُوال ہے۔" شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس قول کو عملی جامہ پہناتے ہوئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی مقصد کی تکمیل کے لئے سُوال جَواب کا ایک سلسلہ شروع کیا، جسے تنظیمی اصطلاح میں "مدنی مذاکرہ" کہا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سُنَّتوں بھرے بیانات اور علم وحکمت سے بھرپُور مَدَنی مُذاکروں کے ذَرِیعے کچھ ہی عرصے میں بے شُمار مسلمانوں کے دلوں میں مَدَنی اِنقِلاب برپا کر دیا ہے۔ آپ کی صحبتِ بابَرَکت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مُذاکروں میں عقائد و اَعمال، فضائل و مَناقِب، شریعت و طریقت، تاریخ وسیرت، سائنس وطِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی معلومات، معاشی و معاشرتی و تنظیمی معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات کے مُتعلّق مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز وعشقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عَطا کردہ دِلچسپ اور علم و حِکمت سے لبریز

اِرشاداتِ عالیہ کے مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مُقدّس جذبے کے تحت مَجلِس مَدَنی مُذاکرہ ان مَدَنی مُذاکروں کو تحریری آڈیو اور ویڈیو گلدستوں کی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک مَجلِس مَدَنی مُذاکرہ کم و بیش 319 آڈیو کیسٹیں اور ویڈیو سی ڈیز اور 5 تحریری مَدَنی مُذاکرے پیش کرنے کی سَعادت حاصل کر چکی ہے اور مزید کوششیں جاری ہیں۔ ان مَدَنی مُذاکروں کو سننے سے عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اِصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ نہ صِرف شرعی، طبّی، تاریخی اور تنظیمی معلومات کا لاجواب خزانہ ہاتھ آتا ہے بلکہ مزید حُصُولِ عِلمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہوتا ہے۔

بارہ(12) مدنی کاموں میں حصہ لیجئے

دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے والے اسلامی بھائی دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ ذَیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیتے ہیں، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک کام ہفتہ وار مدنی مذاکرہ بھی ہے۔ مدنی مذاکرہ کوئی نئی چیز نہیں بلکہ عین قرآنِ پاک کی تعلیمات اور میٹھے میٹھے آقا، مکّی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت کے مطابق ہے، چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾ (پ۲۷، الذّٰریات: ۵۵)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی مذاکرے میں بھی اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی صحبت میں بیٹھنے والے اور مدنی چینل کے ناظرین کی اصلاح کے ساتھ ساتھ ان کی تَربِیَت کرتے نیز مختلف موضوعات مثلاً عقائد واعمال ، شَرِیعَت وطریقت ، فقہ و طب، تاریخ و آثار،اَورادو وَظائف ،گھریلوو مُعَاشرتی مسائل نیز تنظیمی مشکلات سے مُتَعَلِّق پُوچھے گئے سوالات کے جوابات بھی ارشاد فرماتے ہیں۔یوں دیکھا جائے تومَدَنی مذاکرہ بڑی پیاری نعمت ہے کہ اس کے ذریعے ہمیں ایک ولیِ کامل کی بابرکت صحبت نصیب ہوتی ہے، نیز علم کی راہ میں سفر کرنے، علمِ دین کی محفل میں شرکت کرنے اور مسجد میں وقت گزارنے کی وجہ سے اجروثواب کا خزانہ بھی ہاتھ آتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبوّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بَزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

[1]... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

آیئے! ''**کاش! جنّتُ البقیع ملے**'' کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے سونے، جاگنے کے 15 مَدَنی پھول سماعت کیجئے۔

سونے، جاگنے کے 15 مَدَنی پھول

﴿1﴾ سونے سے پہلے بِستَر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذِی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

﴿2﴾ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی ۔ ترجَمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں) (بُخارِی ج۴ ص۱۹۶ حدیث ۶۳۲۵)

﴿3﴾ عَصر کے بعد نہ سوئیں عَقل زائل ہونے کا خَوف ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ''جو شخص عَصر کے بعد سوئے اور اس کی عَقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔ (مسندابی یعلی حدیث ۴۸۹۷ ج۴ ص۲۷۸) ﴿4﴾ دوپہر کو قَیلُولَہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔ (عالَمگیری ج۵ ص۳۷۶)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: غالِباً یہ ان لوگوں کے لیے ہوگا جو شب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتُب بینی یا مطالعے میں مَشْغُول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص۷۹ مکتبۃ المدینہ) ﴿5﴾ دن کے اِبتِدائی حصّے میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔ (عالَمگیری ج۵ ص۳۷۶) ﴿6﴾ سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور ﴿7﴾ کچھ دیر سیدھی کَروَٹ پر سیدھے ہاتھ کو رُخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر (اَیضاً) ﴿8﴾ سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہوگا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہوگا ﴿9﴾ سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تَہلِیل و تَسبِیح و تَحمِید پڑھے

(یعنی لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ - سُبْحٰنَ اللہ - اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔ کا وِرد کرتا رہے) یہاں تک کہ سوجائے، کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا (اَیضاً) ﴿10﴾ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ (بخاری ج۴ص۱۹۶ حدیث۶۳۲۵)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿11﴾ اُسی وَقت اس کا پکا ارادہ کرے کہ پرہیز گاری وتقویٰ کریگا کسی کو ستائے گا نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص۳۷۶) ﴿12﴾ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج۹ص۶۲۹) ﴿13﴾ میاں بیوی جب ایک چارپائی پر سوئیں تو دس برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِ شَہوت کو پَہنچ جائے تو وہ مَرد کے حکم میں ہے (دُرِّمُختار ج۹ص۶۳۰) ﴿14﴾ نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے ﴿15﴾ رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "فرضوں کے بعد افضل نَماز رات کی نماز ہے۔" (صَحِیح مُسلِم، ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۳)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

سُنّتیں سیکھنے تین دِن کے لیے ہر مہینے چلیں قافلے میں چلو

علم حاصل کرو جہل زائل کرو پاؤ گے رفعتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا فُضالہ بن عُبَید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سیِّدُ الْمُبلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ (مسجد میں) تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھی اور پھر ان کلمات سے دُعا مانگی: **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ،** یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: **عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ** اے نمازی تُو نے جلدی کی۔ **اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ، وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ،** جب تُو نماز پڑھ کر بیٹھے تو (پہلے) اللہ تعالیٰ کی ایسی حَمد کر جو اس کے لائق ہے، پھر مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ اور اس کے بعد دُعا مانگ۔

راوی کا بَیان ہے کہ اس کے بعد ایک اور شَخْص نے نماز پڑھی، پھر (فارِغ ہو کر) اللہ تعالیٰ کی حَمد بیان کی اور حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر دُرُودِ پاک پڑھا، تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: **اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ،** اے نمازی! تُو دُعا مانگ، قبول کی جائے گی۔ (ترمذی، کتاب الدعوات،

باب ماجاء فی جامع الدعوات۔۔۔۔۔الخ، ۵/۲۹۰، حدیث:۳۴۸۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ رِوایت سے معلوم ہوا کہ اگر دُعا مانگنے والا قبُولیَّت کا طالِب ہے تو اُسے چاہئے کہ دُعا کے اَوَّل و آخر سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پاک پڑھا کرے۔

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
تِرے مَحبُوب پر ہر دم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ **صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ،**

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲

اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رَجَب کا احترام اور اس کا انعام

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تالیف فیضانِ سُنّت (جلد اوّل) کے صَفحہ 1355 پر ایک حِکایت بیان فرماتے ہیں: مَنقُول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دَور کا واقعہ ہے کہ ایک شَخْص مُدّت سے کسی عورت پر عاشِق تھا۔ ایک بار اُس نے اپنی مَعْشُوقہ پر قابو پا لیا۔ لوگوں کی ہلچل سے اُس نے اندازہ لگایا کہ لوگ چاند دیکھ رہے ہیں، اُس نے اُس عورت سے پوچھا، لوگ کس ماہ کا چاند دیکھ رہے ہیں؟ اس نے کہا: "**رَجَب کا۔**" وہ شَخْص حالانکہ غیر مُسلِم تھا مگر رَجب شریف کا نام سُنتے ہی تعظیماً فوراً الگ ہو گیا اور "**گُناہ کے کام**" سے باز رہا۔ حَضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حکم ہوا کہ ہمارے فُلاں بندے کی مُلاقات کو جاؤ۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تَشرِیف لے گئے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا حُکم اور اپنی تَشرِیف آوری کا سَبَب اِرشاد فرمایا۔ یہ سُنتے ہی اُس کا دِل نورِ اِسلام سے جگمگا اُٹھا اور اُس نے فوراً اِسلام قبول کر لیا۔ (فیضانِ سنّت جلد اوّل، ص ۱۳۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھیں آپ نے رَجَب کی بہاریں! رَجَبُ الْمُرَجَّب کی تَعظِیم کر کے جب ایک غیر مُسلِم کو اِیمان کی دولت نصیب ہو گئی تو ذرا سوچئے کہ جو مُسلمان ہو کر اِس ماہ کی

تَعظیم کرتے ہوئے اس میں گُناہ نہ کرے، جھوٹ، غیبت، چُغلی، فریب، وعدہ خِلافی وغیرہ وغیرہ گُناہوں سے حتَّی الاِمکان بچنے کی کوشش کرے نیز پورا مہینہ عِبادَت و رِیاضَت میں گُزارے، نمازوں کی پابندی کرے، اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے، نمازِ تہجُّد ادا کرے، اس ماہ کے نفلی روزے بھی رکھے، شب میں قِیام و تلاوتِ قُرآن بھی کرے تو ایسا شَخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے کیسے کیسے اِنعامات واِکرامات کا مُستَحِق ہو گا؟ بہر حال! ہمیں چاہئے کہ جب بھی یہ بابَرَکت مہینہ تشریف لائے تو اس میں خُوب خُوب عِبادَت و رِیاضَت کریں، تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتوں اور بَرَکتوں سے مالا مال ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لفظِ رجب کے مختلف معانی

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ”کفن کی واپسی مع رجب المرجب کی بہاریں“ کے صفحہ نمبر 2 پر اِرشاد فرماتے ہیں: ”**مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب**“ میں ہے کہ ❀ رَجَب دَراَصل تَرجِیب سے مُشتَق (یعنی نکلا) ہے، اِس کے معنیٰ ہیں: تَعظیم کرنا۔ ❀ اِس کو اَلْاَصَبّ (سب سے تیز بہاؤ) بھی کہتے ہیں، اِس لئے کہ اِس ماہِ مُبارَک میں توبہ کرنے والوں پر رَحمت کا بہاؤ تیز ہو جاتا ہے اور عِبادَت کرنے والوں پر قبولیَّت کے اَنوار کا فَیضان ہوتا ہے۔ ❀ اِسے اَلْاَصَمّ (خوب بہرا) بھی کہتے ہیں کیونکہ اِس میں جنگ وجَدَل کی آواز بِالکل سُنائی نہیں دیتی ❀ اور اِسے رَجَب بھی کہا جاتا ہے کہ جَنَّت کی ایک نَہَر کا نام ”رَجَب“ ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شَہد سے زیادہ میٹھا اور بَرف سے زیادہ ٹھنڈا ہے، اِس نَہَر سے وُہی (شَخص پانی) پیئے گا جو رجَب کے مہینے میں روزے رکھے گا۔ (مُکاشفۃ القُلوب ص ۳۰۱ دار الکتبُ العِلمیّۃ بیروت) غُنْیَۃُ الطّالِبِین میں ہے کہ اس ماہ کو ”شَہرِ رَجَم“ بھی کہتے ہیں کیونکہ اِس میں شیطانوں کو رَجَم یعنی

سنگ سار کِیا جاتا ہے تاکہ وہ مُسلمانوں کو اِیذاء نہ دیں۔اس ماہ کو اَصَم ؓ (یعنی خوب بہرا) بھی کہتے ہیں کیونکہ اِس ماہ میں کسی قوم پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کے نازِل ہونے کے بارے میں نہیں سُنا گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے گزَشتہ اُمّتوں کو ہر مہینے میں عذاب دیا اور اِس ماہ میں کسی قوم کو عذاب نہ دیا۔ (غُنْيَةُ الطّالِبِيْن ص ۲۲۹)

حُرمت والے 4 مہینے

رَجَبُ المُرَجّب بھی اُن چار مہینوں میں سے ایک ہے، جن کی حُرمت و عظمت کا ذکر قرآنِ پاک میں کیا گیا ہے۔ جیسا کہ سُوْرَۃُ التَّوبہ کی آیت نمبر 36 میں ان مہینوں کی حُرمت کے مُتَعَلِّق اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ﯣ (پ۱۰، التوبۃ: ۳۶)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اُس نے آسمان و زمین بنائے، اُن میں سے چار حُرمت والے ہیں یہ سیدھا دین ہے۔

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس آیتِ کریمہ کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: (حُرمت والے مہینے چار ہیں) تین تو مِلے ہوئے (یعنی) **ذُوالْقَعْدَہ، ذُوالْحِجّہ، مُحَرَّم** اور ایک علیحدہ یعنی **رَجَب**۔ یہ (چاروں مہینے) اسلام سے پہلے ہی مُحْتَرَم مانے جاتے تھے (مزید فرماتے ہیں کہ) اِن کا اِحْتِرام اب بھی باقی ہے کہ اِن میں عِبادات کی جاویں، گُناہ سے بچا جاوے۔ اِس سے مَعْلُوم ہوا کہ (جب) تمام مہینے، تمام دن، تمام جماعتیں، درجے میں برابر نہیں تو انسان آپس میں برابر کیسے ہوسکتے ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان، ص ۳۰۶ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی مقامِ غور ہے کہ جب سب مہینے آپس میں مقام و مرتبے کے لحاظ سے برابر نہیں ہیں تو سب انسان برابر کیسے ہوسکتے ہیں؟ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تمام ولیوں اور نبیوں

کو بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں ایک خاص مقام و مرتبہ حاصِل ہوتا ہے، جس کی وجہ سے وہ نُفُوسِ قُدْسِیہ عام انسانوں سے مُمتاز ہوتے ہیں۔ نیز یہ بھی مَعلُوم ہوا کہ یہ مہینے اِسلام سے پہلے بھی قابلِ اِحترام تھے اور اِسلام نے بھی اِن مہینوں کے اِحترام کو باقی رکھا۔ بلکہ اِن کے اِحترام کو مزید بڑھا دیا اور اِن مہینوں میں خُصُوصِیّت کے ساتھ گُناہوں سے باز رہنے کا حکم دیا۔ جیسا کہ اِرشاد ہوتا ہے:

فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ (پ۱۰، التوبۃ: ۳۶) تَرجَمۂ کنزالایمان: تواِن مہینوں میں اپنی جان پر ظُلم نہ کرو۔

یعنی یہاں یہ بَیان فرمایا گیا کہ ان مہینوں کی عزّت اس طرح کرو اور ان کو قابلِ اِحترام اس طرح بناؤ کہ "خُصُوصِیَّت سے ان چار مہینوں میں کوئی گُناہ نہ کرو کہ ان میں گُناہ کرنا اپنے پر ظُلم کرنا ہے۔"

(تفسیر خزائن العرفان، ص۳۰۶) لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اس ماہِ مُبارک کی آمد پر ہم اپنی نیکیوں میں اِضافہ کر دیں ،عِبادَت و رِیاضَت میں مَشْغُول ہو جائیں، گُناہوں سے ناتا توڑ کر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے لَو لگا لیں۔ جھوٹ، غیبت، چُغلی، وَعدہ خِلافی، گالی گلوچ، والِدَین کی نافرمانی، مُسلمانوں کی دِل آزاری، رِشتے داروں سے قَطعِ تَعلُّقی، فلموں ڈِراموں اور ہر قسم کے گُناہوں سے بچتے ہوئے سابِقہ گُناہوں سے سچّی توبہ کریں اور آئندہ گُناہ نہ کرنے کا پکّا اِرادہ کرلیں نیز نماز اور دیگر فرائض کی پابندی کرنے کے ساتھ ساتھ نوافِل و مُستَحبّات کی بھی ادائیگی کی کوشش میں لگ جائیں۔

گُناہوں پر کمربستہ مُسلمان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! حالات سُدھرنے کی بجائے دن بدن بگڑتے ہی چلے جارہے ہیں۔ فِی زمانہ مُسلمانوں کے کِردار کی بدحالی اور ان کے اَخلاق کی پستی کسی سے ڈھکی چُھپی

نہیں۔ گُناہوں کے ذرائع اِس قدر عام ہو چکے ہیں کہ ہر اُٹھنے والا قدم انسان کو دانِستہ و نادانِستہ کسی نہ کسی گُناہ کی طرف لے ہی جاتا ہے۔ ابھی کچھ ہی عرصہ پہلے کی بات ہے کہ لوگ ریڈیو پر گانے اور ڈرامے سُن لیا کرتے تھے، پھر ٹی وی اِیجاد ہوا تو آواز کے ساتھ ساتھ تَصْوِیر بھی دِکھائی دینے لگی، مگر اس میں کمی یہ تھی کہ جو دکھایا جاتا تھا، صرف وہی دیکھ سکتے تھے، اپنی مرضی کا کوئی عَمَل دَخَل نہ تھا، لیکن وی سی آر کی اِیجاد کے بعد یہ کمی بھی پوری ہوگئی، پھر یکے بعد دیگرے ڈِش انٹینا اور کیبل نے حیا سوز مناظر دکھانے کے سینکڑوں مواقع فراہم کر کے گُناہوں کی یَلْغار میں مزید تیزی پیدا کر دی، مگر ہر وقت فلمیں ڈرامے اور گانے باجے دیکھنے سُننے والوں کو ایک ہی جگہ ٹِک کر بیٹھنا پڑتا تھا، کیونکہ ٹی وی بڑا ہوتا ہے ہر وقت ساتھ رکھنا ممکن نہ تھا، لہٰذا MP3، MP4 اور موبائل فون جیسے چھوٹے چھوٹے الیکٹرونک آلات بلکہ موبائل میں مَوجُود انٹرنیٹ کی تمام تر سَہُولیات نے گُناہ کرنے کی راہ میں درپیش تمام رُکاوٹیں دُور کر دِیں اور یوں مُعاشرے کے بے شُمار افراد ان چیزوں کے بے جا اِستِعْمال کے ذریعے گُناہوں کے بھنور میں پھنستے چلے جا رہے ہیں اور مزید افسوس تو یہ ہے کہ دن بھر جانے اَنْجانے میں کتنے گُناہ کرتے ہیں، مگر تَوْبہ و ندامت تو کُجا اس کا احساس تک نہیں ہوتا۔ آج فلمیں ڈرامے دیکھ کر، گانے باجے سُن کر، جھوٹ، غیبت، تہمت، چُغْلی، وعدہ خِلافی، بد گُمانی اور گالی گلوچ جیسے گُناہوں میں مُلَوَّث ہو کر، والدین کی نافرمانی، مُسلمانوں کی حق تَلَفی و دل آزاری، چوری، ڈاکہ زَنی، قتل و غارت گری اور شراب نوشی جیسے کبیرہ گُناہوں میں پڑ کر کس کا سر شرم سے جُھکتا ہے؟ کون ہے جو ان گُناہوں میں مُبتلا ہو کر کفِ اِفسوس مَلتا ہو؟ کون ہے جو نمازیں قضا ہو جانے پر ندامت کے آنسو بہاتا ہو؟ آج کل تو عُمُوماً نمازی نظر آنے والے بھی فجر کی نماز

میں سُستی کر جاتے ہیں اور اس پر کسی طرح کا اَفسوس بھی نہیں کرتے، اس کے برعکس اگر نو(9:00) بجے آفس پہنچنا ہے اور ساڑھے آٹھ(8:30) بجے آنکھ کھلی تو فِکر سے بے حال ہونے لگتے ہیں کہ کب ناشتہ کروں گا، کب تیّار ہوں گا اور کب دَفتر پہنچوں گا، اسی پر بس نہیں بلکہ گھر والوں کو ڈانٹتے بھی ہونگے کہ جلدی کیوں نہیں اُٹھایا؟ آفس کے لئے لیٹ اُٹھنے پر تو بڑا افسوس ہوتا ہے! مگر فجر میں آنکھ نہ کھلنے پر کوئی شرمندگی نہیں ہوتی، لیٹ ہونے کی صورت میں تنخواہ کٹ جانے کا ڈر تو ہے لیکن فجر کی نماز نہ پڑھنے کے سبب جو دردناک عذاب ہو سکتا ہے، اس کا کوئی خَوف نہیں۔ آج کا نوجوان سونے کی چین اور مُختلِف دھاتوں کی انگوٹھیاں، کانوں میں بالیاں لٹکانے، ایسا لباس جو بے پردگی کا باعث بنے اور کَڑے پہننے نیز عورتوں کی طرح لمبے لمبے بال رکھ کر گھومنے میں فخر محسوس کرتا ہے، باپ اپنی بے پردہ فیشن زدہ لڑکی کو دیکھ کر فَخر کرتا ہے، منگیتر لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر منگنی کی انگوٹھی پہنا کر کئی ناجائز و حرام کاموں کا مُرتکب ہوتا ہے تو لوگ خوشی سے پُھولے نہیں سماتے، اسی طرح رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارَک سُنَّت داڑھی شریف مُنڈوانے اور مَغْرِبی فیشن کے مُطابق لباس اپنانے پر بھی فخر کیا جاتا ہے۔ اَلْغَرَض اس طرح کے کتنے ہی کام ہیں جو شرعاً ناجائز و حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام ہیں، لیکن بدقسمتی سے آج کا مُسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے منع کرنے کے باوجود اِن کاموں کو فَخْرِیَہ انداز میں نہ صرف خود کرتا ہے بلکہ اِن پر اِتراتے ہوئے، پَسِ پردہ ان کی تشہیر بھی کر ہی دیتا ہے۔ اب تو نوبت یہاں تک جا پہنچی ہے کہ اگر کوئی شَخْص مَدَنی ماحول کی بدولت کوئی

نیک کام کرنا چاہے، مثلاً کوئی اسلامی بہن شرعی پردہ کرنا چاہے یا کوئی اسلامی بھائی سُنّت کے مُطابِق داڑھی رکھنا چاہے، تو ان کی راہ میں روڑے اٹکائے جاتے اور اِن پر طَعن و تشنیع کے تیر برسائے جاتے ہیں۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تری آکے عَجَب وقت پڑا ہے

گُناہ پر گُناہ...... آخر کیوں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے! ایسا کیوں ہے؟ ہم گُناہوں کے دَلدَل میں غرق ہوتے چلے جارہے ہیں، لیکن ہمارے کان پہ جُوں تک نہیں رینگتی؟ ہم دن رات گُناہوں میں دُھت رہتے ہیں، لیکن ہمیں گھبراہٹ تک نہیں ہوتی۔ آخر ایسا کیوں ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ گُناہ کرتے کرتے ہم گُناہوں کے اتنے عادی ہو گئے ہیں کہ ہمیں گُناہ کرنے کا احساس تک نہیں رہا۔ یاد رکھئے! بعض صالحین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِیْن نے فرمایا ہے: بے شک گُناہ کرنے سے دل سِیاہ ہو جاتا ہے اور دل کی سیاہی کی علامت یہ ہوتی ہے کہ گُناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، طاعت (یعنی عبادت) کے لئے موقع نہیں ملتا، نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (یعنی نصیحت و بَیان سُن کر دل پر اثر نہیں ہوتا)۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۴۲۹)

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: "جب کوئی بندہ گُناہ کرلیتا ہے، تو اس کے قَلْب (دل) پر ایک سِیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ سے مَغْفِرت طَلَب کرتا ہے اور تَوبہ کرلیتا ہے تو اس کا قَلْب صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر وہ (تَوبہ کے بجائے دوبارہ) گُناہ کرلے تو یہ سیاہی

مزید بڑھ جاتی ہے، یہاں تک کہ اُس کا سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ [1]

مُحیط دل پہ ہُوا ہائے نفسِ امّارہ — دماغ پر مرے ابلیس چھا گیا یارَبّ!
میں کر کے توبہ پلٹ کر گُناہ کرتا ہوں — حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یارَبّ!

تُوبُوا اِلَی اللہ — اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رَجَب اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینہ ہے

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَرْوِی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **خَیْرَۃُ اللہِ مِنَ الشُّھُوْرِ شَھْرُ رَجَبٍ وَھُوَ شَھْرُ اللہِ،** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ مہینوں میں رَجَب کا مہینہ ہے، یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینہ ہے۔ **مَنْ عَظَّمَ شَھْرَ رَجَبٍ فَقَدْ عَظَّمَ اَمْرَ اللہِ،** جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مہینے رَجَبُ الْمُرَجَّب کی تَعْظِیم کی، اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی تَعْظِیم کی۔ **وَمَنْ عَظَّمَ اَمْرَ اللہِ اَدْخَلَہٗ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ وَاَوْجَبَ لَہٗ رِضْوَانَہُ الْاَکْبَر**" اور جس نے خُدا تعالٰی کے حکم کی تَعْظِیم کی اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو نعمتوں والے باغات میں داخل کرے گا اور اس کے لئے اپنی بڑی رِضا واجب کرے گا۔ (شعب الایمان: ۳/۳۷۴، حدیث ۳۸۱۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اِس حدیثِ پاک سے ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی زبردست شان و عظمت کا پتا چلتا ہے اور وہ اِس طرح کہ یوں تو تمام ہی مہینے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہیں اور سب کو اُسی نے پیدا

---

1 ... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ ویل للمطففین، ۵/ ۲۲۰، حدیث: ۳۳۴۵

فرمایا ہے، لیکن خُصُوصِیَّت کے ساتھ رَجَب کے بارے میں فرمایا گیا کہ رَجَبُ الْمُرَجَّب، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینہ ہے۔ نیز حدیثِ پاک میں یہ بھی بَیان کِیا گیا ہے کہ جس نے اس مہینے کی تَعْظِیم کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے نعمتوں والے باغات عطا فرمائے گا اور اس سے راضی ہو جائے گا۔ یقیناً ہم میں سے ہر ایک کی خواہش ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے راضی رہے اور ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ عذابِ جَہَنَّم سے نَجات پا کر جَنَّت میں چلا جائے۔ تو اس خواہش کی تکمیل کے اسباب میں سے ایک سبب ماہِ رَجَب کی تَعْظِیم کرنا بھی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اس مہینے کی تَعْظِیم کریں، اس طرح کہ اسے عِبادَت و رِیاضت میں گُزاریں اور اس میں اپنے آپ کو گناہوں سے بچائیں اور نیکیوں کی خُوب کثرت کر کے اس مہینے میں عِبادَت کے بیج بونے کی کوشش کریں، تلاوتِ قرآن کریں، نوافل پڑھیں، اِشْراق و چاشت سمیت اوّابین کے نوافل ادا کریں، جس قدر ہو سکے روزے رکھیں اور علمِ دین حاصل کرنے کی نِیَّت سے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کُتُب کا مُطَالَعہ کریں وغیرہ وغیرہ۔ مگر افسوس! لوگوں کی ایک کثیر تعداد ایسی بھی ہے جسے اس ماہِ مُقدّس کی عَظمت کی کوئی پروا نہیں ہوتی۔ اس مُبارک مہینے میں عِبادَت و رِیاضت کرنا تو درکنار، اُنہیں تو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ یہ ماہِ مُبارَک کب آیا اور کب گیا، اُنہیں اندازہ ہی نہیں کہ یہ بھی کوئی قابلِ اِحْتِرام مہینہ ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ اپنی زندگی کے دیگر اَیّام کی طرح اس مُبارَک مہینے کو بھی غفلت اور سُستی میں گُزار دیتے ہیں اور شاید اس کی ایک اَہَم وجہ یہ بھی ہے کہ عُمُوماً لوگوں کو ایسا اچّھا ماحول میسر ہی نہیں ہوتا ہے کہ جہاں گُناہوں سے بچنے کے ساتھ نیکیاں کرنے اور ان مُبارَک مہینوں کے اِسْتِقْبال اور ان کی تَعْظِیم کرنے کا ذہن دیا جاتا ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں نہ صرف اِن مُقدّس مہینوں کی تَعظِیم کا ذہن دیا جاتا ہے بلکہ اس پر عمل کی بھی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔ اس لئے اگر ہم سبھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں تو نیکیاں کرنا اور گُناہوں سے بچنا اور ان مُقدّس مہینوں کی تَعظِیم کرنا ہمارے لئے بہت آسان ہو جائے گا۔ یقین مانئے کہ نیک بننے، گُناہوں سے بچنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے فِی زَمانہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کسی نِعمت سے کم نہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ نہ صرف خود ہر دم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس مدنی ماحول سے وابستگی کی ترغیب دِلاتے رہیں۔ یاد رکھئے کہ آپ کی نیکی کی دعوت سے اگر صِرف ایک فرد ہی عشقِ رسول کا جام غَٹ غَٹا گیا، راہِ ہدایت پا گیا، اسے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بھا گیا، وہ سُنّت کی شاہراہ پر آگیا، نَمازوں کی لذّتیں پا گیا، اپنے آپ کو نیک بندوں میں کھپا گیا، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔ نبیِّ حاشِر، رسولِ صابِر و شاکِر، محبوبِ رَبِّ قادِر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیرُالمؤمنین حَضرتِ سیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے اِرشاد فرمایا: اے علی! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ذَرِیعے کسی شَخْص کو راہِ راست پر لے آئے تو یہ تمہارے لئے اُن تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سُورج طُلوع ہوتا ہے۔ (یعنی دُنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے) (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی ج ۱ ص ۳۳۲ حدیث ۹۹۴ از نیکی کی دعوت ۳۰۴)

رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دم — کریں نہ رُخ مرے پاؤں گُناہ کا یارَبّ!

کرم سے "نیکی کی دعوت" کا خوب جذبہ دے — دوں دُھوم سنّتِ مَحْبُوب کی مچا یا رَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص ۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

احادیثِ مُبارَکہ اور رَجَب کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے "رَجَب" کے تین حُروف کی نِسبت سے رَجَب کی فضیلت پر مُشتمِل تین احادیثِ مُبارَکہ سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

1. پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک بار صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے اِرْشاد فرمایا: تم پر لازِم ہے کہ ماہِ رَجَب کی راتیں قِیام میں گُزارو اور اُس کے دن روزے کی حالت میں گُزارو۔ اور جو شَخْص اس مہینے کے کسی دن میں پچاس (رَکعت) نماز پڑھے، اس طرح کہ ہر رَکعت میں بقَدرِ اِستِطاعت قرآنِ پاک کی تِلاوت کرے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شَخْص کو اُس کے بالوں اور رؤوں کی تعداد کے برابر نیکیاں عطا فرمائے گا۔ (تاریخِ دمشق، ۲۹۱/۴۳، ذکر علی بن یعقوب بن یوسف بن عمران البلاذری)

2. ایک بار پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے رَجَب کے مہینے میں جُمُعہ کا خُطبہ دیتے ہوئے اِرْشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہے، اس مہینے میں نیکیوں کا اَجر دُگنا دیا جاتا ہے، اس میں دعائیں قبُول ہوتی ہیں، اس میں مُشکلات حَل ہوتی ہیں، اور اس مہینے میں مومِن کی دُعا رَدْ نہیں ہوتی، پس جو شَخْص اس مہینے میں کوئی بھلائی کا کام کرے تو اس کو کئی گُنا اَجر دیا جاتا ہے۔ (تاریخِ دمشق، ۲۹۱/۴۳، ذکر علی بن یعقوب بن یوسف بن عمران البلاذری)

3. سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نِشان ہے: رَجَب کے مہینے

میں اِستغفار کی کثرت کرو۔ پس بے شک اس کے ہر ہر لمحے میں کئی کئی افراد کو اللہ عَزَّوَجَلَّ آگ سے خَلاصی عطا فرماتا ہے۔ (کنزالعمال، ج ۱، حصہ اول، ص ۲۴۳، کتاب الاذکار، الفصل الاول فی الاستغفار، حدیث: ۲۰۹۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ احادیثِ مُبارَکہ میں ماہِ رَجَب کے کیسے عالیشان فضائل بَیان کئے گئے ہیں۔ خاص طور پر پہلی حدیثِ پاک ہمیں ایک زبردست مدنی سوچ فراہم کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ماہِ رَجَبُ المُرَجَّب کی راتوں میں خوب عِبادَت کرنے اور دن میں روزے رکھنے کی جب صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو اس قدر زِیادہ تاکید فرمائی تو ہمیں اس مہینے میں کس قدر عبادت و ریاضت کی ضرورت ہے۔ اور پھر دوسری حدیثِ پاک میں بَیان فرمایا گیا کہ ماہِ رَجَب ایسا عظیم مہینہ ہے کہ اس میں دُعائیں مَقبول ہوتی ہیں اور مشکِلات حَل ہوتی ہیں نیز اس ماہ میں کی جانے والی بھلائی کا اَجر کئی گُنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ جبکہ آخری حدیثِ پاک میں ایک نصیحت اور ایک بِشارت بیان کی گئی ہے۔ نصیحت یہ ہے کہ ماہِ رَجَب میں اِستِغفار کی کثرت کرنی چاہئے اور بِشارت یہ ہے کہ اس ماہِ مُقدَّس کی ہر ہر ساعت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کئی کئی افراد کو نارِ دوزخ سے نجات کا پروانہ عطا فرماتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اس مہینے میں اِستِغفار کی کثرت کریں تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ، اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدْقے ہمیں بھی جہنّم سے آزادی پانے والے خُوش بَختوں میں شامِل فرمادے۔

یاد رکھئے! زندگی میں توبہ کی توفیق اور اس کا موقع مِلنا بہت بڑی سَعادت کی بات ہے۔ یوں تو بہت سے لوگوں کی زندگی میں شبِ مِعراج، شبِ براءت اور شبِ قَدر جیسی مُقدَّس راتیں اور اسی طرح رجب، شعبان اور رَمضان جیسے مُبارک مہینے بار بار آتے ہیں، مگر اُنہیں توبہ کی توفیق نہیں ملتی، بلکہ بہت

سے لوگ تو شاید اِن مُتَبَرَّک (مُ۔تَ۔بَر۔رَک یعنی بابرکت) لمحات میں ہر بار یہ سوچ کر رہ جاتے ہوں گے کہ **"ابھی بہت زِندگی پڑی ہے، پھر کبھی توبہ کرلیں گے"**۔ مگر افسوس! توبہ سے غفلت کرتے کرتے بالآخر مَوت آجاتی ہے اور وہ اس سَعادت سے مَحرُوم رہ جاتے ہیں۔ واقعی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، موت کا کوئی پتا نہیں، لہٰذا ہمیں ہرگز ہرگز تَوبہ و اِستِغفار سے غفلت نہیں کرنی چاہئے۔ خود رسولِ اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُمّت کی ترغیب کے لئے دن میں کئی کئی بار توبہ کیا کرتے تھے۔ چُنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 656 صفحات پر مشتمل کتاب **"فیضانِ ریاضُ الصّالحین"** جِلد اوّل کے صفحہ نمبر 164 پر ہے: نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **یَاۤاَیُّھَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللہِ وَاسْتَغْفِرُوْہُ، فَاِنِّیْ اَتُوْبُ فِی الْیَوْمِ اِلَیْہِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ** (مسلم، کتاب الذکر والدعاو التوبۃ والاستغفار، باب استحباب الاستغفار والاستکثار منہ، ص ۱۴۴۹، حدیث: ۲۷۰۳) اے لوگو! اللہ سے تَوبہ کرو اور اُس سے بخشش چاہو بے شک میں، روزانہ 100 مرتبہ اللہ کے حُضُور تَوبہ کرتا ہوں۔ (فیضانِ احیاءُ العلوم، ص ۱۶۴)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: **تَوبہ و اِستِغفار بھی نماز، روزے کی طرح عِبادَت ہے۔** اِس لئے حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بکثرت تَوبہ و اِستِغفار کیا کرتے تھے۔ ورنہ حضورِ اَنْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَعْصُوم ہیں، گُناہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب بھی نہیں آتا، صُوفیاء فرماتے ہیں کہ ہم لوگ گُناہ کرکے تَوبہ کرتے ہیں اور وہ حَضرات عِبادَت کرکے تَوبہ کرتے ہیں۔ (ملخصاً از مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۳۵۳ از فیضانِ ریاض الصالحین، ص ۱۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِستِغفار کرنے کے بے شُمار فضائل و بَرکات ہیں۔ یاد رکھئے! اِستِغفار کا مَطلَب ہے **"مَغفِرت طَلَب کرنا، گناہوں کی مُعافی مانگنا، بخشش چاہنا"** اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں اِستِغفار کے بارے میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۚ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۳۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظُلم کریں اللہ کو یاد کرکے اپنے گُناہوں کی مُعافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سِوا اللہ کے۔

تفسیرِ دُرِّ مَنثُور میں ہے کہ جب یہ آیتِ مُبارکہ نازل ہوئی تو ابلیس نے چیخ چیخ کر اپنے لشکر کو پکارا ، اپنے سر پر خاک ڈالی اور خوب آہ وزاری کی، حتّٰی کہ تمام کائنات سے اس کے چیلے جمع ہو گئے اور بولے: "اے ہمارے سردار تجھے کیا ہو گیا؟" وہ بولا: "قرآن میں ایک ایسی آیت اُتری ہے کہ اس کے بعد کسی بنی آدم کو کوئی گُناہ نُقصان نہیں دے گا۔" اس کے لشکریوں نے کہا: "وہ کونسی آیت ہے؟" ابلیس نے اُنہیں (مذکورہ آیت کی) خبر دی۔ تو اُس کے چیلوں نے کہا: "ہم اُن پر خواہشات کے دروازے کھول دیں گے کہ وہ توبہ واِستِغفار نہ کرپائیں گے اور وہ اِسی خیال میں ہوں گے کہ ہم حق پر ہیں یہ سُن کر شیطان خُوش ہو گیا۔"(1)

توبہ کی راہ میں رُکاوٹ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حِکایت میں شیطان کے چیلوں کا یہ کہنا اِنتہائی قابلِ تشویش ہے کہ ہم ان پر خواہشات کے دروازے کھول دیں گے کہ وہ توبہ واِستِغفار نہ کرپائیں گے اور وہ

---

1 ...درمنثور، پ۴، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۳۵، ۲/ ۳۲۶

اِسی خیال میں ہوں گے کہ وہ حق پر ہیں۔ گویا کہ شیاطین کی یہ بات ہمارے لیے ایک چیلنج کی حَیثِیَّت رکھتی ہے، لہٰذا ہمیں اِس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے میدانِ عمل میں اُتر جانا چاہئے اور خُود سے یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم ہر بُرے کام سے نہ صرف خُود بچتے رہیں گے بلکہ دوسروں کو بھی نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے رہیں گے نیز اگر بتَقاضائے بَشَرِیَّت ہم سے کوئی گُناہ سرزد ہو جائے تو عِجز و ندامت (عاجزی و شرمندگی) کے ساتھ فوراً اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے مُعافی مانگیں گے۔

آؤ گنہگارو! مَغْفِرت مانگ لو

حضرت سَیِّدُنا ابُو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہُ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: ”شیطان نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کہا، **وَعِزَّتِكَ يَارَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِيْ عِبَادَكَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِيْ اَجْسَادِهِمْ** یعنی اے میرے رَبّ! مجھے تیری عزّت و جَلال کی قسم! جب تک بندوں کے جسموں میں رُوح باقی ہے، میں اُنہیں بہکاتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اِرْشاد فرمایا: **وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِيْ**، یعنی مجھے اپنی عزّت و جَلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے مَغْفِرت مانگتے رہیں گے میں ان کی مَغْفِرت کرتا رہوں گا۔“[(1)]

یاد رکھئے! اِسْتِغْفار جہاں گُناہوں سے آلودہ دل کا مَیْل صاف کرنے کا سَبَب ہے، وہیں ایک بہترین دُعا بھی ہے اور آسانی سے نیکیاں کمانے کا ذریعہ بھی۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ جو شَخْص مُسلمان مَردوں اور عَورتوں کے لئے اِسْتِغْفار (مَغْفِرت کی دُعا) کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے ہر مومِن مَرد و عورت کے بدلے میں ایک نیکی عطا فرماتا ہے۔ (کنز العمال، ج ۱، حصہ اول، ص ۲۴۱، کتاب الاذکار، الفصل الاول فی

---

1 ... مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۵۸، حدیث: ۱۱۲۳۷

الاستغفار، حدیث: ۲۰۶۴) لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جب بھی اپنے لئے مغفرت کی دُعا کریں تو اپنے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو بھی اس میں ضرور شامل کریں۔ مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 419 صفحات پر مُشتمل کتاب "مَدَنی پنج سُورہ" کے صفحہ نمبر 140 پر ہے۔

حَضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ مَحْبُوبِ رَبِّ ذُوالجلال، صاحبِ جُود و نَوال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جس نے اِسْتِغْفار کو اپنے اوپر لازِم کر لیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ہر پریشانی دُور فرمائے گا اور ہر تنگی سے اُسے راحت عطا فرمائے گا اور اُسے ایسی جگہ سے رِزْق عطا فرمائے گا جہاں سے اُسے گُمان بھی نہ ہو گا۔ (ابنِ ماجہ، کتاب الادب، باب الاستغفار ۴/۲۵۷ حدیث: ۳۸۱۹)

مجھ خطا کار پر بھی عطا کر ۔۔۔ بے سَبَب بَخْش دے رَبِّ اکبر
مجھ کو دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے ۔۔۔ یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
مَغْفِرت کا ہوں تجھ سے سوالی ۔۔۔ پھیرنا اپنے دَر سے نہ خالی
مجھ گُناہگار کی اِلتجا ہے ۔۔۔ یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص۱۳۶،۱۳۵)

کتاب "مدنی پنج سُورہ" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی جو ہم نے اِسْتِغْفار کی فضیلت سُنی یہ **"مدنی پنج سُورہ"** سے بیان کی گئی ہے۔ **"مدنی پنج سُورہ"** دَرحقیقت شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی، 419 صفحات پر مُشتمل وہ مایہ ناز تالیف ہے جو مَشْہور قرآنی سُورَتوں، دُرُودوں، رُوحانی و طِبّی علاجوں اور خُوشبو دار مدنی پھولوں کا دِلچسپ مدنی گُلدستہ ہے، یہ اِس قدر اَہَم کتاب ہے کہ ہر گھر میں اِس کا ہونا نہایت ضروری ہے۔

جی ہاں! شیخِ طریقت اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خُود اِس کے بارے میں اِرشاد فرماتے ہیں کہ **"مدنی پنج سُورہ ہر گھر کی ضرورت ہے"**۔ لہٰذا تمام اسلامی بھائی یہ کتاب نہ صرف خُود پڑھیں بلکہ اَچھّی اَچھّی نیّتوں کے ساتھ دوسروں کو بھی تحفے میں پیش کریں یا اُنہیں ھَدِیَّۃً لے کر پڑھنے کا مَشورہ دیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو رَجَبُ الْمُرَجَّب کا پُورا مہینہ ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرَم سے رَحمتوں اور بَرَکتوں کی چھما چھم برسات لئے ہوئے ہے، مگر مختلف رِوایات سے یہ بھی مَعْلُوم ہوتا ہے کہ اِس کا پہلا اور ستّائیسواں (27) دن نِہایت ہی خُصُوصِیّت کا حامِل ہے، لہٰذا اِن میں عِبادت کا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔ جیسا کہ

رَجَب کے خاص دن اور راتیں

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا مَولٰی مشکل کُشا، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم اس ماہ کی پہلی شب کو خاص اہتمام کے ساتھ عِبادَت کیا کرتے تھے۔ مَنْقُول ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا مَولٰی علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا دَسْتُور (طریقہ) تھا کہ آپ سال میں چار راتیں ہر کام سے خالی کر کے عِبادَت کے لیے مَخْصُوص فرمایا کرتے تھے۔ (یعنی اُن چار راتوں میں خاص طور پر عِبادَت فرماتے تھے اور وہ یہ ہیں) ماہِ رَجَب کی پہلی رات، عِیْدُ الْفِطْر کی رات، عِیْدُ الْاَضْحٰی کی رات اور ماہِ شعبان کی پندرھویں رات (غنیۃ الطالبین ص ۳۵۹)

حضرتِ سَیِّدُنا خالد بن مَعْدان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سال میں پانچ راتیں ایسی ہیں جو اُن کی تَصْدِیْق کرتے ہوئے بہ نیّتِ ثواب ان کو عِبادَت میں گُزارے گا تو اللہ تَعَالٰی اُسے داخِلِ جَنَّت فرمائے گا (اُن میں سے ایک رات) رَجَب کی پہلی رات (بھی) ہے۔ (غُنیۃ الطالبین ص ۲۳۶ ملخصا، دار احیاء التراث العربی بیروت)

جس طرح رَجَب کی پہلی شب نہایت اَہَم ہے، اسی طرح اُس کی ستّائیسویں تاریخ بھی بہت فضیلت والی ہے، کیونکہ یہی وہ عَظیم رات ہے، جس میں پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف پہلی وحی بھیجی گئی اور اِسی رات میں سرکارِ دوعالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِعْراج کے لئے تَشْرِیف لے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ ستّائیسویں شب میں عِبادت کرنے اور اُس کے دن میں روزہ رکھنے والے خُوش نصیبوں کو ڈھیروں اَجْر و ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ آیئے اِس ضِمن میں 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

1. ستّائیس رَجَب کو مجھے نُبُوَّت عطا ہوئی جو اِس دن کا روزہ رکھے اور اِفْطار کے وَقْت دُعا کرے، دس بَرَس کے گُناہوں کا کَفّارہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۱۰ ص۶۴۸، از فیضانِ سنّت، ص۱۳۶۷)
2. ستّائیس رَجَبُ الْمُرَجَّب میں نیک عمل کرنے والے کو 100 بَرَس کا ثواب ملتا ہے۔ (شُعَب الایمان ج۳ ص۳۷۴ حدیث ۳۸۱۲)
3. رَجَب میں ایک دن اور ایک رات ہے، جو اُس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافِل میں گُزارے، یہ سو بَرَس کے روزوں کے برابر ہو۔ اور وہ ستّائیسویں رَجَب ہے۔ اِسی تاریخ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو مَبْعُوث فرمایا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۳۷۳ حدیث ۳۸۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہم جیسے گُناہ گاروں کے لئے رَجَبُ الْمُرَجَّب کی ستّائیسویں تاریخ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عطا کردہ کیسا عظیمُ الشان تحفہ ہے کہ جو شَخْص اِخْلاص کے ساتھ اس کا روزہ رکھے، اُس کے دس سال کے گُناہ مُعاف ہوجاتے ہیں نیز جس خُوش نصیب کو اس رات میں نوافِل

پڑھنے اور عِبادت کرنے کی سَعادت حاصِل ہو جائے، اُسے 100 سال کے روزوں کے برابر ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ اگر ہم بھی ستّائیسویں شب عبادت میں گُزاریں اور دن کا روزہ رکھیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے قَوِی اُمّید ہے کہ یہ تمام فضائل ہمیں بھی حاصِل ہو سکتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت شبِ مِعْراجُ النَّبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سلسلے میں ہر سال ستّائیسویں رَجَبُ المُرَجَّب کو مُتَعَدَّد مقامات پر اِجتماعاتِ ذِکر و نعت کا اِہتمام کِیا جاتا ہے۔ لہٰذا اگر ہم یہ عظیمُ الشَّان رات آسانی سے عِبادتِ الٰہی میں گُزارنے کے خواہش مند ہیں تو ہمیں چاہئے کہ عاشقانِ رسول کی صحبت میں ذِکر و نعت کے ان بابرکت اِجتماعات میں لازمی شِرکت کریں اور زہے نصیب کہ روزہ رکھنے کی بھی سعادت حاصل کریں، اس طرح بآسانی ہماری ساری رات عِبادَت میں بھی گُزر جائے گی اور دن میں روزے کی سعادت بھی حاصل ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سانسوں کا کوئی بھروسا نہیں، نجانے کب یہ سانسیں رُک جائیں اوراس کے ساتھ ساتھ ہمارے اَعمال کا سِلسِلہ مَوقُوف ہو جائے۔ لہٰذا نیکیوں کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرَم سے زِندگی میں ایک بار پھر رَجَب کا مُبارک مہینہ نصیب ہوا تو ہمیں چاہئے کہ اِسے اپنی خُوش قسمتی سمجھتے ہوئے صِرف پہلی اور ستّائیسویں کا روزہ رکھنے کے بجائے جتنا بن پڑا، اس ماہ کے اَکْثَر اَیّام روزے کے ساتھ گُزار دیں، کیا خبر یہی ہماری زِندگی کا آخری رَجَب ہو، احادیثِ مُبارکہ میں رَجَب کے نَفْلی روزوں کے بہت سے فَضائل بیان کئے گئے ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں چند اَحادیثِ مُبارَکہ سُنتے ہیں۔

نفلی روزوں کے عظیمُ الشان فضائل

1. حضرتِ سیّدُنا ابُوقِلابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: رَجَب کے روزہ داروں کے لئے جنّت میں ایک محل ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ص۳۶۸ حدیث ۳۸۰۲، از فیضانِ سُنّت، ص ۱۳۶۵)

2. حضرتِ سیّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جنّت میں ایک نَہر ہے جسے "رَجَب" کہا جاتا ہے جو دُودھ سے زِیادہ سفید اور شہد سے زِیادہ میٹھی ہے تو جو کوئی رَجَب کا ایک روزہ رکھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اُس نَہر سے سَیراب کرے گا۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ص۳۶۷ حدیث ۳۸۰۰، از فیضانِ سُنّت، ص ۱۳۶۲)

3. فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: رَجَب کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفّارہ ہے اور دوسرے دن کا روزہ دو سالوں کا اور تیسرے دن کا ایک سال کا کفّارہ ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفّارہ ہے۔ (الجامع الصَّغیر حدیث ۵۰۵۱ ص ۳۱۱، از فیضانِ سُنّت، ص ۱۳۶۲)

4. رَحمتِ عالمیان، نبیِّ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس نے رَجَب کا ایک روزہ رکھا تو وہ ایک سال کے روزوں کی طرح ہو گا، جس نے سات روزے رکھے، اُس پر جہنّم کے ساتوں دروازے بند کر دیئے جائیں گے، جس نے آٹھ روزے رکھے اُس کے لئے جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے، جس نے دس روزے رکھے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جو کچھ مانگے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے عطا فرمائے گا اور جس نے پندرہ (15) روزے رکھے تو آسمان سے ایک مُنادِی ندا (یعنی اِعلان کرنے والا اِعلان) کرتا ہے کہ تیرے پچھلے گُناہ بخش دیئے گئے، پس تو اَز سرِ نو عمل

شُروع کر کہ تیری بُرائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں اور جو زائد کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اور زیادہ اجر دے گا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص۳۶۸ حدیث ۳۸۰۱ از فیضانِ سُنّت، ص ۱۳۶۵)

5. حَضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: قِیامت کے دن روزے دار قبروں سے نکلیں گے تو وہ روزے کی بُو سے پہچانے جائیں گے، اُن کے لئے دَسترخوان اور پانی کے کُوزے رکھے جائیں گے، جن پر مُشک سے مُہر ہو گی، انہیں کہا جائے گا کہ کھاؤ کل تُم بُھوکے تھے، پیو کل تُم پیاسے تھے، آرام کرو کل تُم تھکے ہوئے تھے، پَس وہ کھائیں گے، پئیں گے اور آرام کریں گے حالانکہ لوگ حساب کی مَشقَّت اور پیاس میں مبتلا ہوں گے۔ (کنزالعمال ج۸ ص۲۱۳ حدیث ۲۳۶۳۹ والتدوین فی اخبار قزوین ج ۲ ص ۳۲۶، از فیضانِ رَمضان، ص ۱۳۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے رکھنے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں۔ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے رکھنے والوں کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنّت میں خاص محل تیار فرمایا ہے، ان خُوش نصیبوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ "رَجَب" نامی نَہر سے سیراب فرمائے گا، ان کے لئے جہنّم کے دروازے بند اور جنّتی دروازے کھول دیئے جائیں گے، ان کے روزے گُناہوں کا کفّارہ بن جائیں گے اور روزِ محشر کی ناقابِلِ برداشت گرمی اور بُھوک پیاس میں ان کے کھانے پینے اور آرام کرنے کا بَندوبَست کیا جائے گا۔

نفلی روزوں کے اس قَدَر زَبَردَست فَضائل وبَرکات سُننے کے بعد تو ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزوں کا بھی بکثرت اِہتمام کیا کرے، ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے آنے سے تو ویسے ہی روزے رکھنے کا گویا موسم شُروع ہو جاتا ہے۔ پہلے رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے پھر اس کے

بعد ماہِ شَعبان کے روزے، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شَعبان کے بکثرت روزے رکھا کرتے تھے۔ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا رِوایت فرماتی ہیں: حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو میں نے شَعبان سے زِیادہ کسی مہینے میں روزہ رکھتے نہ دیکھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سِوائے چند دِن کے پُورے ہی مہینے کے روزے رکھا کرتے تھے۔ (ترمذی ج۲ص۱۸۲حدیث ۷۳۶، فیضانِ سنّت، ص۱۳۴۰) اس لئے ہمیں بھی شَعبان کے روزے رکھتے ہوئے اِستقبالِ ماہِ رَمضان کرنا چاہئے۔ پھر رَمضان کے روزے تو ہیں ہی فرض، اس کے بعد ماہِ شوّال کے چھ (6) روزے بھی رکھنے چاہئیں۔

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے رَمضان کے روزے رکھے، پھر ان کے بعد چھ 6 (روزے) شَوّال میں رکھے۔ تو وہ ایسا ہے جیسے دَہر کا (یعنی عُمر بھر کے لئے) روزہ رکھا۔ (صحیح مسلم ص۵۹۲ حدیث ۱۱۶۴، از فیضانِ سُنّت، ص۱۴۰۱) اور زَہے نصیب کہ ان مہینوں کے روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ ہمیں ہر پیر شریف کا روزہ رکھنے کی بھی سعادت حاصِل ہو جائے۔

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مَولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو نفلی روزوں سے اِس قَدر پیار ہے کہ سال کے مَمنُوع دِنوں کے علاوہ اَکثر روزہ دار ہوتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ وَقتاً فوقتاً اپنے مُریدین و مُحِبّین کو بھی پورے ماہِ رَجب و شَعبان کے روزے رکھنے نیز ہر پیر شریف کا روزہ رکھنے کی بھی بھرپُور ترغیب دِلاتے ہیں، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ترغیب کی بدولت بہت سے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں رَجَبُ الْمُرَجَّب اور شَعبانُ الْمُعَظَّم کے پُورے وَرنہ اَکثر دن روزے رکھنے کی بھی سَعادَت حاصل کرتے ہیں۔ اور پیر شریف کا روزہ رکھنے والوں کی تو اچھی خاصی تعداد ہے، کیونکہ پیر شریف کا روزہ رکھنا تو مَدَنی انعامات میں بھی شامل

ہے۔ چنانچہ مَدَنی انعام نمبر 58 میں ہے۔ **کیا آپ نے اس ہفتے پیر شریف (یارہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ نیز اس ہفتے کم اَزکم ایک دن کھانے میں جَو شریف کی روٹی تناوُل فرمائی؟**

عِبادت میں، رِیاضَت میں، تِلاوت میں لگا دے دل
رَجَب کا واسِطہ دیتا ہوں فرما دے کرم مولیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا نفلی روزوں کی ترغیب اور فضائل پر مشتمل ایک خوبصورت مکتوب سُنتے ہیں:

مکتوبِ عطّار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے، تمام اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، مَدارِسُ المدینہ اور جامِعاتُ المدینہ کے اَساتِذہ، طَلَبہ، مُعلّمات اور طالِبات کی خدمات میں کعبۂ مُشرّفَہ کے گِرد گھومتا ہوا گُنبدِ خضرا کو چُومتا ہوا رَجَبُ الْمُرَجَّب، شَعْبانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزہ داروں کی بَرَکتوں سے مالامال جھومتا ہوا اسلام،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

ہو نہ ہو آج کچھ مِرا ذکر حُضور میں ہوا ورنہ مِری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

(حدائقِ بخشش شریف ۹۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک بار پھر خوشی کے دن آنے لگے، ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی آمد ہے۔ اِس ماہِ

مُبارَک میں عِبادت کا بیج بویا جاتا، شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں نَدامت کے اشکوں سے آبپاشی کی جاتی اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں رحمت کی فصل کاٹی جاتی ہے۔

تین ماہ کے روزے

رَجَبُ الْمُرَجَّب کے قدر دانو! تعلیم و تعلُّم (یعنی سیکھنے اور سکھانے) اور کسبِ حَلال میں رُکاوٹ نہ ہو، ماں باپ بھی بے سبب منع نہ کریں، کسی کی بھی حق تلفی نہ ہوتی ہو تو جلدی جلدی اور بہت جلدی مسلسل تین ماہ کے یا رَمَضانُ الْمُبارَک کے مکمَّل فرض روزوں کے ساتھ ساتھ جس سے جتنے بن پڑیں اُتنے نفل روزوں کے لیے کمربستہ ہو جائیے، سحری اور اِفطار میں کم کھا کر پیٹ کا قفلِ مدینہ بھی لگائیے۔ کاش! ہر گھر میں اور میرے جملہ مَدارِسُ المدینہ اور تمام جامِعاتُ المدینہ میں روزوں کی بہاریں آجائیں، بس پہلی رجب شریف سے ہی روزوں کا آغاز فرما دیجئے۔

رجب کے ابتدائی تین روزوں کی فضیلت

رَجب شریف کے ابتدائی تین روزوں کے فضائل کی بھی کیا بات ہے! حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الله اِبنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ بے چَین دلوں کے چَین، رحمتِ دارَین، تاجدارِ حرمین، سرورِ کونین، نانائے حَسنین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: "رجب کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفّارہ ہے اور دوسرے دن کا روزہ دو سال کا اور تیسرے دن کا ایک سال کا کفّارہ ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفّارہ ہے۔" (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۳۱۱ حدیث ۵۰۵۱، فَضائِلُ شَھْرِ رَجب لِلخَلّال ص ۶۴)

نیکیاں ہوتی ہیں سرکار نِکو کار کے پاس　　میں گنہگار گناہوں کے سِوا کیا لاتا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نفلی روزوں کے بھی کیا فضائل ہیں! اِس ضِمن میں دو احادیثِ مبارَکہ مُلاحَظہ فرمائیے:

(1) فِرِشتے دُعائے مغفِرت کرتے ہیں

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عُمارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے یہاں تشریف لائے تو میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ سراپا بَرَکت میں کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا: ''تم بھی کھاؤ۔'' میں نے عرض کی: میں روزے سے ہوں۔ تو رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے، فِرِشتے اس (روزہ دار) کے لیے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج ۲ ص ۲۰۵ حدیث ۷۸۵)

(2) روزہ دار کی ہڈیاں کب تسبیح کرتی ہیں

حضرتِ سیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم، شَاہِ آدم و بنی آدم، رسُولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ مُعَظَّم میں حاضِر ہوئے، اُس وقت حُضُورِ پُر نُور، شافِعِ یَوْمُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ناشتا کر رہے تھے، فرمایا: ''**اے بِلال! ناشتا کرلو۔**'' عرض کی: ''یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں روزہ دار ہوں۔'' تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہم اپنی روزی کھا رہے ہیں اور بلال کا رِزق جنّت میں بڑھ رہا ہے۔ اے بلال! کیا تمہیں خبر ہے کہ جب تک روزہ دار کے سامنے کچھ کھایا جائے تب تک اُس کی ہڈّیاں تسبیح کرتی ہیں، اسے فرشتے دُعائیں دیتے ہیں۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۲۹۷ حدیث ۳۵۸۶)

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اگر کھانا کھاتے میں کوئی آجائے تو اُسے بھی کھانے کے لیے بُلانا سُنَّت ہے، مگر دِلی اِرادے سے بُلائے جُھوٹی تَوَاضُع نہ کرے، اور آنے والا بھی جُھوٹ بول کر یہ نہ کہے کہ مجھے خواہش نہیں، تاکہ بُھوک اور جُھوٹ کا اجتماع نہ ہوجائے، بلکہ اگر (نہ کھانا چاہے یا) کھانا کم دیکھے تو کہہ دے: بَارَكَ الله (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ برکت دے) یہ بھی معلوم ہوا کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی عبادات نہیں چُھپانی چاہئیں بلکہ ظاہر کردی جائیں تاکہ حُضُورِ پُرنُور، شافعِ یَومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِس پر گواہ بن جائیں۔ یہ اظہار رِیا نہیں۔ (حضرتِ سیِّدُنا بلال کے روزے کا سُن کر جو کچھ فرمایا گیا اُس کی شرح یہ ہے) یعنی آج کی روزی ہم تو اپنی یہیں کھائے لیتے ہیں اور حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس کے عِوَض (عِ۔وَض) جنّت میں کھائیں گے وہ عِوَض (یعنی بدلہ) اِس سے بہتر بھی ہوگا اور زِیادہ بھی۔ حدیث بالکل اپنے ظاہری معنٰی پر ہے، واقعی اُس وقت روزہ دار کی ہر ہڈّی وجوڑ بلکہ رگ رگ تسبیح (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاکی بیان) کرتی ہے، جس کا روزہ دار کو پتا نہیں ہوتا مگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں۔ (مرآۃ ج ۳، ص ۲۰۲ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر مُطالَعہ کر لیا ہو تب بھی دونوں رِسالے (۱) **"کفن کی واپسی مَعَ رجب کی بہاریں"** اور (۲) **"آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مہینا"** پڑھ لیجئے۔ نیز ہر سال شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں فیضانِ سُنّت جلد اوّل کا باب "فیضانِ رَمضان" بھی ضَرور پڑھ لیا کریں۔ ہوسکے تو عِیدِ مِعراج

النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نسبت سے 127 یا 27 رسالے یا حسبِ توفیق فیضانِ رَمَضان بھی تقسیم فرمائیے اور ڈھیروں ڈھیر ثواب کمائیے۔

12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اپنے اَسلاف کی سِیرت پر عمل کرتے ہوئے علمِ دین حاصل کرنا، نیکیاں کرنا، گناہوں سے بچنا، فکرِ آخرت کے لئے کُڑھنا اور خوفِ خدا و عشقِ مُصْطفٰے میں زِندگی بَسر کرنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" بھی ہے۔ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اَہَم فریضہ ہے کہ تمام ہی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بلکہ خُود سیّدُ الانبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی اسی مقصد کے لئے دُنیا میں بھیجا گیا، ان مُقدّس ہستیوں نے ڈھیروں مُشکلات اور تکلیفیں برداشت کیں لیکن نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے روکنے کے اِس عظیم فریضے کو بحُسن وخُوبی سَر انجام دیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں بھی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور سَیِّدُ الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اس پیاری پیاری سُنّت پر عمل کرنے کے لئے ہر ہفتے "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" میں شرکت کرنے کی ترغیب دِلاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی برکت سے مسجد میں نمازیوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے نیز بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے ذریعے مُعاشرے کے بگڑے ہوئے اَفراد دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو کر صلوٰۃ وسُنّت پر عمل کرنے والے بن جاتے ہیں، لہٰذا ہمیں بھی وَقْت نکال کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ

لینا چاہئے۔ آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

نِیّت صاف منزل آسان

عاشقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ کَپَڑونج (گُجرات الھند) پہنچا، "علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت" کے دَوران ایک شرابی سے مُڈ بھیڑ ہو گئی، عاشقانِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس پر خُوب اِنفرادی کوشِش کی، جب اُس نے سبز سبز عمامہ والوں کی شَفقتیں اور پیار دیکھا تو ہاتھوں ہاتھ اُن کے ساتھ چل پڑا، عاشقانِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صُحبت کی بَرَکت سے گُناہوں سے توبہ کی، داڑھی مُبارَک بڑھالی، سبز عمامہ کا تاج بھی سر پر سَج گیا، مَدَنی لباس کا بھی ذِہن بن گیا، چھ دن تک مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصِل کر سکا، مزید 92 دن کے لئے مَدَنی قافلے میں سفر کی نیّت کی مگر زادِ قافِلہ یعنی سفر کے اَخراجات نہ تھے۔ ایک دن ایک رِشتہ دار سے مُلاقات ہو گئی، اُس نے جب مُعاشَرہ کے بدنام اور شرابی کو داڑھی، سبز سبز عمامہ اور مَدَنی لباس میں دیکھا تو دیکھتا رہ گیا، جب اُس کو بتایا گیا کہ یہ سب مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَسباب ہو جانے کی صُورت میں مزید 92 دن کے سفر کا عزمِ مُصَمَّم ہے۔ تو اُس رشتہ دار نے کہا، پیسوں کی فِکر مَت کرو۔ 92 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کا خرچ مجھ سے قبول کرلو اور ساتھ میں 92 دن تک گھر کے اَخراجات بھی اپنے ذمّہ لیتا ہوں، یوں وہ "دیوانہ" 92 دن کے لئے مَدَنی قافِلہ کا مُسافر بن گیا۔ (فیضان بسم اللہ، ص۱۷)

یا خُدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کے ساتھ کاش!
سُنّتوں کی تربیت کے واسطے پھر جلد تر!!
خُوب خِدمت سُنّتوں کی ہم سدا کرتے رہیں

مدنی ماحول اے خُدا ہم سے نہ چُھوٹے عُمر بھر

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے رَجَب کی بہاروں کے مُتَعلِّق سُنا۔ سب سے پہلے ہم نے رَجَبُ المُرَجَّب کی تَعظِیم کرنے والے ایک غیر مُسلِم کی حِکایت سُنی کہ جس نے غیر مُسلِم ہونے کے باوُجُود رَجَبُ المُرَجَّب کی تَعظِیم کرتے ہوئے جب گُناہ کا اِرادہ تَرک کر دیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے دولتِ ایمان سے مالامال فرمادیا نیز یہ بھی پتا چلا کہ رَجَب ان مہینوں میں سے ہے کہ جن کی حُرمت و عَظمت کا اِعلان اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں کیا ہے۔ اس ماہِ مُقدّس میں روزوں کی بھی بڑی برکتیں ہیں کہ اس مہینے کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کَفّارہ ہے اور دوسرے دن کا روزہ دو سالوں کا اور تیسرے دن کا ایک سال کا کَفّارہ ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کَفّارہ ہے۔ اور پھر رجب کی سَتّائیسویں رات کی عظمت و فضیلت کے لئے تو یہی کافی ہے کہ اس میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معراج کا عظیم مُعْجِزہ عطا کیا گیا۔ اس دن روزہ رکھنا 100 سال کے روزوں کے برابر اور عبادت کرنا 100 سال کی عبادت کے برابر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بُزرگانِ دین اس میں عبادت و روزے کا خاص اِہتمام کیا کرتے تھے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں رجب میں خُوب خُوب عِبادَت کرنے بکثرت اِستِغفار کرنے اور گُناہوں سے سچّی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بَزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”اِثمد“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول:

سُنَنِ ابن ماجہ کی روایت میں ہے ”تمام سُرموں میں بہتر سرمہ ”اِثمد“ (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔ (سُنَن ابن ماجہ ج۴ص۱۱۵ حدیث ۳۴۹۷) **(2)** پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نِیَّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۵ ص۳۵۹) **(3)** سُرمہ سوتے وقت اِستعمال کرنا سُنَّت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ،ج۶،ص۱۸۰) **(4)** سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (الٹی) میں دو،

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

(۳)تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے ۔(شُعَبُ الْاِیمان، ج۵ص۲۱۸۔۲۱۹) اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ یاد رکھیے! تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر بائیں آنکھ میں۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(304 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھیے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

رہوں ہر دم مسافر کاش "مَدَنی قافِلوں" کا میں
کرم ہو جائے مَولا گر! عنایت یہ بڑی ہوگی (وسائلِ بخشش،۳۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سُلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات میں سو(100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو(100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستّر(70) آخرت کی اور تیس(30) دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مُقرّر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلاشُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہو گا، جیسا میری حیات میں ہے۔(1)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے

---

1 . . . جمع الجوامع، تتمة حرف الميم، ٧/١٩٩، حديث: ٢٢٣٥٥

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے ربّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ''بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً''[2] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم

---

1 ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

2 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۴۶۲/۲، حدیث: ۳۴۶۱

دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔ ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُاللہ کی سخاوت

حضرت سَیِّدُنا امام شَمْسُ الدِّین محمد بن اَحمد ذَہَبی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس رات کے وقت حَضْرَمَوْت سے سات(7) لاکھ درہم موصول ہوئے تو بے چین ہوگئے۔ اُن کی زوجۂ مُحترمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: عالی جاہ! آپ کو کیا ہوگیا ہے؟ فرمایا: میں فکر مند ہوں کہ جس بندے کی راتیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عبادت کرتے ہوئے گُزرتی ہوں، گھر میں اِس قدر مال کی موجودگی میں آج اس کی بارگاہ میں کیسے حاضِر ہوگا؟ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زوجہ نے عرض کی: اِس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟ آپ اپنے (غریب) دوستوں کو کیوں بھول رہے ہیں؟ صبح ہوتے ہی اُنہیں بُلا کر یہ سارا مال اُن میں تَقْسِیم فرما دیجئے گا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ تو نیک باپ کی نیک بیٹی ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جان لیجئے کہ یہ نیک باپ کی نیک بیٹی کوئی اور نہیں بلکہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہزادی اور آنکھوں ٹھنڈک یعنی حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تھیں۔

چُنانچہ صبح ہوتے ہی حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مُہاجِرین و اَنصار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں مال تَقْسِیم کرنا شُروع کر دِیا اور اِس میں سے کچھ حِصّہ اَمیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتضیٰ شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں بھی بھیجا۔ دَورانِ تَقْسِیم آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زوجۂ مُحتَرِمہ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے عرض کی: اے ابو محمد! کیا اِس مال میں ہمارا بھی کوئی حصہ ہے؟ ارشاد فرمایا: آپ کہاں رہ گئی تھیں، چلیں جو باقی بچ گیا ہے، وہ آپ لے لیں۔ فرماتی ہیں کہ جب میں نے اُس کا حساب لگایا تو سات لاکھ میں سے صرف ایک ہزار (1000) درہم ہی رہ گئے تھے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، محمدِ عربی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابی حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میں سخاوت و ایثار کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ عُموماً انسانی فطرت میں یہ بات شامل ہے کہ جب اسے کہیں سے کثیر مال و دولت ہاتھ لگ جاتا ہے، تو وہ خُوشی سے پُھولے نہیں سماتا، نِت نئے منصوبے ترتیب دیتا ہے، اُس مال کو جائز و ناجائز کاموں میں خرچ کرتا ہے، نیک کاموں میں خرچ کرنے سے جی چُراتا ہے، مزید مال پانے کی حِرص و لالچ میں وہ ہر جائز و ناجائز ذرائع اپناتا ہے اور پھر لمبی لمبی اُمّیدیں باندھ کر یادِ الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے، مگر قربان جایئے! حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مدنی سوچ پر کہ کثیر مال و دولت کے باوجود بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر ذرّہ بھر غفلت طاری نہ ہوئی، بلکہ اِس کے بجائے خوفِ خُدا میں مزید اِضافہ ہو گیا، چُنانچہ فوراً ہی مدنی سوچ رکھنے والی اپنی زوجۂ مُحتَرِمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مشورے سے خُدا عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر تَوَکُّل کرتے

---

1 ... سیر اعلام النبلاء، طلحۃ بن عبید اللہ ... الخ، ۳/۱۹، رقم: ۷ ملخصاً

ہوئے، وہ دَراہِم (یعنی چاندی کے سِکّے) اپنے مُسْتَحق دوستوں میں تَقْسِیم فرما کر سخاوت و بھائی چارے کی حیرت انگیز مِثال قائم فرمائی۔

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دوں

شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش ص316)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جُمادی الاُخری کا مہینہ جاری و ساری ہے، اسی مہینے میں صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وِصالِ پُرملال ہوا، آیئے! اِسی مُناسبت سے آج حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مختصر تعارف اور اُن کی سیرت کے ایک پہلو "سخاوت" کے بارے میں کچھ سُنتے ہیں چنانچہ

سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام و نسب

حضرت سَیِّدُنا علّامہ بدرُ الدّین عَینی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ بن عُثمان قُرَشی تَیْمی ہے اور اَمیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سِلْسِلۂ نَسَب بھی ساتویں پُشت میں (کعب بن مُرَّہ پر) محبوبِ رَبِّ داوَر، شَفیعِ روزِ مَحشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک نَسَب سے جاملتا ہے۔[1]

حُلیہ مُبارک

حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن عبدُ اللہ حاکم نیشا پوری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ

1 . . . شرح سنن ابی داؤد للعینی، کتاب الصلوۃ، باب مایستر المصلی، ۲۴۲/۳، تحت الحدیث: ٦٦٦

اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا حُلیہ مُبارک بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سفید رنگت، درمیانے قد، چوڑے سینے اور کُشادہ پیشانی والے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب کسی طرف مُتَوَجِّہ ہوتے تو پوری طرح مُتَوَجِّہ ہوتے، شاندار قدموں، حسین چہرے اور باریک ناک والے تھے۔[1]

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اَلقابات

حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِس قدر کثرت سے سخاوت وضیافت فرمایا کرتے تھے کہ بارگاہِ مُصْطَفَوِی سے اُنہیں طَلْحَۃُ الْفَیَّاض، طَلْحَۃُ الْجُوْد اور طَلْحَۃُ الْخَیْر جیسے مُبارک اَلقابات سے نوازا گیا، چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خُود بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے دن، مَکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے طَلْحَۃُ الْخَیْر، غزوۂ عُشَیْرہ میں طَلْحَۃُ الْفَیَّاض اور غزوۂ حُنَیْن میں طَلْحَۃُ الْجُوْد کے اَلقابات سے نوازا۔[2]

نمایاں ہے اِسلام کے گلستاں میں
ہر اِک گل پہ رنگِ بہارِ صحابہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلقابات سے نوازنے کی وجہ

حضرت سَیِّدُنا امام عَبْدُ الرَّءُوف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ محبوبِ رَبِّ داور، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اِن اَلقابات سے نوازنے کی وجہ، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا کثرت سے سخاوت کرنا ہے مثلاً ❀ ایک بار آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سات لاکھ کی زمین بیچی اور ساری

---

1 ۔۔۔ مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، حلیۃ طلحۃ بن عبید اللہ، ۴/۴۵۰، رقم: ۵۶۴۱

2 ۔۔۔ معجم کبیر، من فضائلہ، حدیث: ۱۹۷، ۱/۱۱۲

رقم فُقَرا میں تقسیم فرمادی۔ ❀ایک بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کسی رشتے دار نے سوال کیا تو فوراً (اپنے پاس موجود) تین سو(300) درہم یا دِینار عطا فرما دیئے ❀آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہر سال اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں دس ہزار(10،000) درہم بھیجا کرتے۔[1]

بن مانگے عطا فرماتے

حضرت سیِّدُنا قَبِیْصہ بن جابِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا، جو بِن مانگے لوگوں میں کثیر مال بانٹتا ہو۔[2]

تین لاکھ درہم عطا کر دیئے

ایک اَعرابی نے حضرت سَیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی رشتے داری کے نام پر کچھ مانگا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مجھ سے رشتے داری کے نام پر آج تک کسی نے کچھ نہیں مانگا، میری ایک زمین ہے، اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کے تین لاکھ (300,000) درہم لگائے ہیں، اگر چاہو تو اس زمین پر قبضہ کر لو اور اگر چاہو تو میں اسے اَمیرُ المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھ فروخت کر کے اُس کی رقم تمہیں دے دیتا ہوں۔ اُس نے کہا: مجھے رقم چاہیے، چُنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وہ زمین اَمیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو فروخت کر دی اور اُس شخص کو نقد پیسے دے دیئے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...فیض القدیر، حرف الطاء، تحت الحدیث: ۵۲۷۴، ۳۵۷/۴

2...معجم کبیر، من فضائلہ، ۱۱۱/۱، حدیث: ۱۹۴

3...احیاء العلوم، ۲۵۸/۳

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یُوں تو مالکِ جنّت، قاسمِ نعمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے بہت سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کو مختلف اَوْقات میں جنّت کی بشارتیں عطا فرمائیں اور دُنیا ہی میں اُن کے جنّتی ہونے کا اِعلان فرما دِیا، مگر دس (10) ایسے جَلِیْلُ الْقَدْر اور خُوش نصیب صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن ہیں، جن کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کے منبر شریف پر کھڑے ہو کر ایک ساتھ اُن کا نام لے کر جنّتی ہونے کی خُوش خبری سُنائی۔ تاریخ میں اُن خُوش نصیبوں کا لقب ”عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ“ ہے۔ حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شُمار بھی اُنہی عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ میں ہوتا ہے،

وہ دَسوں جن کو جنّت کا مُژدہ مِلا
اُس مُبارَک جماعت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، 311)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیز اَحادیثِ مُبارَکہ میں جابجا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فضائل و مَناقِب بھی بیان کئے گئے ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی شَہِیْدٍ یَّمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللہِ یعنی جو زمین پر چلتے پھرتے (یعنی زندہ) شہید کی زیارت سے خُوش ہونا چاہے، وہ طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کو دیکھ لے۔ [1]

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد طلحۃ بن عبید اللہ، ۵/۴۱۲، حدیث: ۳۷۶۰

2. طَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ جَارَایَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی طلحہ اور زُبَیر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) جنّت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔ (1)

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی دونوں حضرات (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) جنّت میں مجھ سے بہت ہی قریب ہوں گے، پڑوسی قریب ہی ہوتا ہے، قریب ہی رہتا ہے۔ (مزید فرماتے ہیں کہ) اس فرمانِ عالی میں ان دونوں حضرات (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کا مؤمن مُتَّقی ہونا، اُن کا خاتمہ بالخیر، قبر کے امتحان میں کامیابی، محشر میں نجات، پُل صِراط سے بخیریت گُزرنا، جنّت میں داخلہ، وہاں کا مقام سب ہی بتا دِیا گیا۔ (2)

آیئے! اب بُخل، سخاوت، سخی اور بَخِیل کی تعریفات بھی سُنتے ہیں:

بخل کی تعریف

بخل کے لغوی معنیٰ کنجوسی کے ہیں اور جہاں خرچ کرنا، شرعاً، عادتاً یا مروّتاً لازم ہو، وہاں خرچ نہ کرنا بُخل کہلاتا ہے۔ یا جس جگہ مال واسباب خرچ کرنا ضروری ہو، وہاں خرچ نہ کرنا، یہ بھی بخل ہے۔

(الحدیقۃ الندیۃ، ج ۲، ص ۲۷، مفردات الفاظ القران ۱۰۹)

جُودوسخاوت کی تعریف

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **اِحیاءُ العلوم** میں جُود وسخاوت کی تعریف اِن اَلفاظ کے ساتھ فرماتے ہیں کہ فضول خرچی اور کنجوسی نیز کشادگی اور تنگی کی درمیانی راہ کا

1...ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد طلحۃ بن عبید اللہ، حدیث: ۳۷۶۲، ۵/۴۱۳

2...مرآۃ المناجیح، ۸/۴۴۰

نام جُود و سخا ہے۔[1]

سخی اور بَخیل کی تعریف

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مُحاوَرۂ عَرَب میں عُموماً سخی اُسے کہتے ہیں جو خُود بھی کھائے، اَوروں کو بھی کِھلائے، جَواد وہ جو خُود نہ کھائے اَوروں کو کِھلائے۔ اِسی لئے اللہ تعالٰی کو سخی نہیں کہا جاتا (جَواد کہا جائے گا)۔ سخی کے مقابِل بَخیل ہے کہ جو خُود کھائے اَوروں کو نہ کِھلائے۔ جَواد کا مُقابِل مُمْسِك (مال جمع کرنے والا) ہے کہ جو نہ خُود کھائے نہ کھانے دے۔ اللہ تعالٰی کی تمام دُنیوی اُخروی نعمتیں دُنیا کیلئے ہیں، اُس (کی اپنی ذات) کیلئے نہیں۔[2]

یاد رکھئے! حُقُوقِ واجبہ (زکوٰۃ وغیرہ) اَدا کرنے میں بُخل کرتے ہوئے مال جمع کرتے رہنے کا دردناک عذاب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالٰی پارہ 10 سُوْرَۃُ التَّوْبَہ آیت نمبر 34 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍۙ(۳۴) (پ ۱۰، التوبہ: ۳۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔

حضرت صدر الافاضل مولانا سیّد، مفتی نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آیتِ مُبارکہ کے اس حصّے "**اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے**" کے تحت فرماتے ہیں: بُخل کرتے ہیں اور مال کے حقوق اَدا نہیں کرتے، زکوٰۃ نہیں دیتے۔ یہ آیت مانعینِ زکوٰۃ کے حق میں نازل ہوئی۔

---

1 . . . احیاء العلوم، ۳/ ۷۸۰

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲۲۱

پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 100 میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمانِ حقیقت بُنیاد ہے:

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآىٕنَ رَحْمَةِ رَبِّیْۤ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِؕ-وَ كَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا۠(۱۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اگر تم لوگ میرے رَبّ کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو اُنہیں بھی روک رکھتے اِس ڈر سے کہ خرچ نہ ہوجائیں اور آدمی بڑا کنجوس ہے۔ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! مال و دولت کسی کے پاس نہ ہمیشہ رہی ہے، نہ آئندہ رہے گی، لہٰذا اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی خُوش بخت کو اِس نعمت سے سرفراز فرمایا ہے، تو اُسے چاہئے کہ وہ اُس نعمت کی قدر کرے اور اُس کی ناشکری سے بچتا رہے، اِس فانی مال و دولت کو ضرورت کے علاوہ جمع نہ کرے، بلکہ صحابیِ رسول حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے وقتاً فوقتاً اُسے راہِ خدا میں خرچ کرکے خُود کو زیورِ سخاوت سے آراستہ کرے، یاد رکھئے کہ جو شخص سخاوت کے بجائے بُخل سے کام لیتا ہے، اسے قلبی سُکون و اطمینان نصیب نہیں ہوپاتا، ایسا شخص رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک نہیں کرتا، نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کو فضول خرچی تَصَوُّر کرتا ہے، بالفرض اگر کبھی کسی نیک کام میں حصّہ ملایا بھی تو حالت یہ ہوتی ہے کہ چند سِکّے وہ بھی کہ جو جیب پر بھاری پڑ رہے ہوتے ہیں یا پھر جیب کا سب سے چھوٹا اور پُرانا نوٹ کہ جو مختلف جگہوں سے پھٹا یا گلا ہوا ہوتا ہے، دے کر زیادہ ثواب یا نام کا اعلان ہونے کی اُمّید رکھتا ہے، بَخیل شخص مال جمع کرنے کو اپنا کمال تَصَوُّر کرتا ہے، مُسْتَحِقِّین کو محروم رکھ کر اُن کی ناراضیاں مول لیتا ہے، اُن کی دعاؤں سے خُود کو محروم کرلیتا ہے، لوگوں کو اپنے مُتَعَلِّق تہمتوں، بدگُمانیوں اور غیبتوں میں مُبْتَلا کرواتا ہے اور اِسی بُخْل کی وجہ سے زکوٰۃ و فطرہ وغیرہ، صدقاتِ

واجبہ کی ادائیگی میں کوتاہی کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ناراض کرتا ہے اور خُود کو جہنم کا حقدار بنالیتا ہے۔ آیئے! بُخل کی تباہ کاریوں پر مُشْتَمِل 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. اِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَبْغَضُ الْبَخِيْلَ فِيْ حَيَاتِهِ السَّخِيَّ عِنْدَ مَوْتِهٖ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شخص کو ناپسند فرماتا ہے، جو زندگی بھر بُخل کرے اور مرتے وقت سخاوت کرے۔[1]
2. مَا مَحَقَ الْاِسْلَامُ شَيْئًا مَحْقَ الشُّحِّ یعنی اِسلام نے کسی چیز کو اِتنا نہیں مِٹایا جتنا بُخل کو مِٹایا ہے۔[2]
3. سخاوت جنّت میں ایک درخت ہے، تو جو سخی ہوا، اُس نے اُس درخت کی شاخ پکڑلی، وہ شاخ اُسے نہ چھوڑے گی، یہاں تک کہ اسے جنّت میں داخل کردے گی اور بُخل جہنّم میں ایک دَرَخْت ہے، تو جو بَخِیل ہوا، اُس نے اُس کی شاخ پکڑلی، وہ اُسے نہ چھوڑے گی حتّٰی کہ اُسے آگ میں داخل کردے گی۔[3]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آخری حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی سخاوت کی جڑ جنّت میں ہے اور اُس کی شاخیں دُنیا میں، چونکہ سخاوت کی قسمیں بہت ہیں، اِس لئے فرمایا گیا کہ اُس درخت کی دُنیا میں شاخیں بہت پھیلی ہوئی ہیں، جیسے قرآنِ کریم فرماتا ہے کہ کلمۂ طَیِّبہ کی جڑ مسلمان کے دل میں ہے اور شاخیں آسمان میں (اور یہ) ہمیشہ اپنے پھل دیتا ہے، اُس آیت میں بھی مثال بیان فرمائی گئی ہے اور اِس حدیث میں بھی مثال ہی بیان کی گئی ہے۔(مزید

1…کنز العمال، کتاب الاخلاق، الباب الثانی، الفصل الثانی، حرف الباء: البخل، الجزء۳، ۲/۱۸۰، حدیث: ۷۳۷۳
2…معجم اوسط، من اسمه ابراهیم، ۲/۱۵۱، حدیث: ۲۸۴۳
3…شعب الایمان، باب فی الجود والسخاء، ۷/۴۳۵، حدیث: ۱۰۸۷۷

فرماتے ہیں) شریعت میں سخاوت کا ادنیٰ دَرَجہ یہ ہے کہ انسان فرض صدقے اَدا کرے اور طریقت میں ادنیٰ دَرَجہ یہ ہے کہ صرف فرض پر قناعت نہ کرے، نفلی صدقے بھی دے۔ حقیقت و معرفت والوں کے ہاں اِس کا ادنی دَرَجہ یہ ہے کہ اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رکھئے! جس طرح راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا، اِنْسان کی اپنی ذات کے لئے مُفید ہے، اسی طرح بُخْل سے کام لینا بھی اُس کی اپنی ہی ذات کے لئے خَسارے کا باعِث ہے۔ نیکی کے کاموں کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے سخی بندوں کو چُن لیتا ہے، جو دل کھول کر راہِ خدا میں خَرْچ کرتے ہیں اور خُوب خُوب صَدَقہ و خَیرات کرتے اور ضرورت مند لوگوں پر سخاوت کے دریا بہاتے ہیں، مگر اس کے باوُجُود اُن کے کاروبار اور مال میں حیرت انگیز طور پر ترقّی و برکت ہی ہوتی چلی جاتی ہے۔ جبکہ کَنْجُوس کا حال یہ ہوتا ہے کہ کثیر مال و دولت کے باوُجُود اُسے اپنا مال کم لگتا ہے، جس کی وجہ سے وہ صَدَقاتِ واجِبہ و نافلِہ کی اَدائیگی کرنے، نیکی کے کاموں میں خَرْچ کرنے اور مخلُوقِ خُدا کی مدد کرنے سے زندگی بھر کتراتا رہتا ہے کہ کہیں میرے مال میں کمی واقع نہ ہو جائے۔ بالآخر ایک دن مَوْت کا فرشتہ اُس کے پاس آجاتا ہے اور اُس کی مَوْت کے بعد اُس کا سارا مال اُس کے وُرَثاء کے پاس چلا جاتا ہے۔ آیئے اِس ضِمْن میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 410 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب **"عُیُونُ الحکایات"** (حِصّہ اوّل) کے صَفْحہ 74 سے کَنْجُوسی کے اَنْجام کے بارے میں ایک عِبرتناک حِکایت سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

کَنْجُوسی کا اَنْجام

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۳/۹۱ بتغیر قلیل

حضرت سَیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم سے پہلی اُمّتوں میں ایک شَخْص تھا، جس نے بہت زیادہ مال و مَتاع جمع کیا ہوا تھا اور اُس کی اَوْلاد بھی کافی تھی، طرح طرح کی نعمتیں اُسے مُیَسَّر تھیں، کثیر مال ہونے کے باوُجُود وہ انتہائی کَنْجُوس تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں کچھ بھی خَرْچ نہ کرتا، ہر وقت اِسی کوشش میں رہتا کہ کسی طرح میری دولت میں اِضافہ ہو جائے۔ جب وہ بہت زیادہ مال جمع کر چُکا، تو اپنے آپ سے کہنے لگا: اب تو میں خُوب عَیش و عِشْرَت کی زندگی گُزاروں گا، چُنانچہ وہ اپنے اہل و عِیال کے ساتھ خُوب عَیش و عِشْرَت سے رہنے لگا۔

بہت سے خُدّام ہر وقت ہاتھ باندھے اُس کے حکم کے مُنْتَظِر رہتے، اَلْغَرَض! وہ اُن دُنیاوی آسائشوں میں ایسا مگن ہوا کہ اپنی مَوْت کو بالکل بُھول گیا۔ ایک دن مَلَکُ الْمَوْت حضرت سَیِّدُنا عِزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام ایک فقیر کی صُورت میں اُس کے گھر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ غُلام فوراً دروازے کی طرف دوڑے، اور جیسے ہی دروازہ کھولا تو سامنے ایک فقیر کو پایا، اُس سے پُوچھا: تُو یہاں کس لئے آیا ہے؟ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے جواب دِیا: جاؤ، اپنے مالک کو باہر بھیجو، مجھے اُسی سے کام ہے۔

خادِموں نے جُھوٹ بولتے ہوئے کہا: وہ تو تیرے ہی جیسے کسی فقیر کی مدد کرنے باہر گئے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے کچھ دیر بعد دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا، غُلام باہر آئے تو اُن سے کہا: جاؤ! اور اپنے آقا سے کہو: میں مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام ہوں۔

جب اُس مالدار شَخْص نے یہ بات سُنی تو بہت خَوف زَدہ ہوا اور اپنے غُلاموں سے کہا: جاؤ! اور اُن سے بہت نرمی سے گُفتگو کرو۔ خُدّام باہر آئے اور حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام سے کہنے لگے: آپ ہمارے آقا کے بدلے کسی اَور کی رُوح قَبْض کرلیں اور اُسے چھوڑ دیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو برکتیں

عطا فرمائے۔ حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا۔ پھر مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام اندر تشریف لے گئے اور اُس مالدار شَخْص سے کہا: تجھے جو وَصِیَّت کرنی ہے کر لے، میں تیری رُوح قبض کئے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا۔

یہ سُن کر سب گھر والے چیخ اُٹھے اور رونا دھونا شُروع کر دِیا، اُس شَخْص نے اپنے گھر والوں اور غُلاموں سے کہا: سونے چاندی سے بھرے ہوئے صَنْدُوق اور تابُوت کھول دو اور میری تمام دولت میرے سامنے لے آؤ۔ فوراً حکم کی تَعْمِیل ہوئی اور سارا خزانہ اُس کے قدموں میں ڈھیر کر دِیا گیا۔ وہ شَخْص سونے چاندی کے ڈھیر کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ذلیل و بدترین مال! تجھ پر لعنت ہو، تُو نے ہی مجھے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے غافِل رکھا، تُو نے ہی مجھے آخرت کی تیّاری سے روکے رکھا۔

یہ سُن کر وہ مال اُس سے کہنے لگا: تُو مجھے ملامت نہ کر، کیا تُو وہی نہیں کہ دُنیا داروں کی نظروں میں حقیر تھا؟ میں نے تیری عزّت بڑھائی۔ میری ہی وجہ سے تیری رسائی بادشاہوں کے دربار تک ہوئی، ورنہ غریب و نیک لوگ تو وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتے، میری ہی وجہ سے تیرا نکاح شہزادیوں اور امیر زادیوں سے ہوا۔ ورنہ غریب لوگ اُن سے کہاں شادی کر سکتے ہیں۔ اب یہ تو تیری بد بَخْتی ہے کہ تُو نے مجھے شیطانی کاموں میں خَرْچ کِیا۔ اگر تُو مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کاموں میں خَرْچ کرتا تو یہ ذِلّت و رُسوائی تیرا مُقَدَّر نہ بنتی۔ کیا میں نے تجھ سے کہا تھا کہ تُو مجھے نیک کاموں میں خَرْچ نہ کر؟ آج کے دن میں نہیں بلکہ تُو زیادہ ملامت و لعنت کا مُسْتَحِق ہے۔

اَجَل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا   اِسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر اک لے کے کیا کیا نہ حسرت سدھارا   پڑا رہ گیا سب یونہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے   یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

محبت کی کنجی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہر مسلمان کے دل میں کسی نہ کسی حد تک یہ خواہش ضرور ہوتی ہے کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ اور محبوب بندہ بن جاؤں، حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت پانے کیلئے لازم ہے کہ بندہ دُنیا سے بے رغبت ہو جائے۔ جیسا کہ نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بننا چاہو تو دُنیا سے بے رغبت ہو جاؤ۔[1] اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بننے کیلئے دُنیا سے بے رغبت ہونا ضروری ہے اور دُنیا سے بے رغبتی اِختیار کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے شیخ ابو طالب محمد بن علی مکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ دُنیا سے بے رغبت ہونے کے لئے سب سے پہلے سخاوت کو اپنانا پڑتا ہے، کیونکہ جو سخی نہ ہو، وہ دُنیا سے بے رغبت نہیں ہو سکتا اور جو دُنیا سے منہ نہ موڑے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بھی نہیں ہو سکتا۔[2] شاید یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکابر و بزرگانِ دین بُخل سے بچنے اور سخاوت کرنے کا ذہن دِیا کرتے تھے جیسا کہ

ہر حال میں صَدَقہ کرو

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس دُنیا کی دولت آئے، تو اُس میں سے کچھ خَرچ کرو، کیونکہ خَرچ کرنے سے وہ ختم نہیں ہو جائے گی اور اگر دُنیا کی دولت تم سے مُنہ پھیر کر جانے لگے، تو بھی اُس میں سے کچھ خَرچ کرو، کیونکہ اُس نے باقی نہیں

---

1 . . . قوت القلوب، الفصل التاسع والعشرون، ج ۱، ص ۱۹۵

2 . . . قوت القلوب، الفصل التاسع والعشرون، ۱/۱۹۵

رہنا۔[1]

جُود و کَرَم ایمان میں سے ہے

حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: دِین کے گُناہ گار اور زندگی میں لاچار و بدحال بہت سے لوگ صرف اپنی سخاوت کی وجہ سے جنّت میں داخِل ہو جائیں گے۔[2]

ایسا زمانہ آئے گا

اَمِیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اپنے خُطبے میں ارشاد فرمایا: عنقریب لوگوں پر ایک ایسا سخت زمانہ آئے گا، جس میں مال دار لوگ اپنا مال مضبوطی سے پکڑلیں گے حالانکہ اُنہیں اِس بات کا حکم نہیں دِیا گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَكُمْ ؕ ترجمۂ کنز الایمان: اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کو بُھلانہ دو۔[3] (پ۲، البقرۃ:۲۳۷)

کنجوس کیلئے بددُعا اور سخی کیلئے دُعا

حضرت سیِّدُنا کَعبُ الْاَحبار رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر صُبح پر دو فِرِشتے مُقرَّر ہیں، جو پُکار کر کہتے ہیں: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! روک کر رکھنے والے (یعنی کنجوس) کا مال جلد ضائع فرما اور خرچ کرنے والے

---

1. . . . احیاء العلوم، ۳/ ۳۸۷

2. . . . احیاء العلوم، ۳/ ۳۴۰

3. . . . ابو داؤد، کتابُ البیوع، باب فی بیع المضطر، ۳/ ۳۴۹، حدیث: ۳۳۸۲

(یعنی سخی) کو جلد اُس کا بدلہ عطا فرما۔[1]

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صَدْقہ

گناہوں سے ہر دَم بچا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سخی سے محبت اور کنجوس سے نفرت

حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن مُعاذ رازی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سخیوں کے بارے میں دل میں محبت ہی ہوتی ہے، اگرچہ وہ فاسق و فاجر ہوں، جبکہ بَخیل لوگوں سے نفرت ہی ہوتی ہے، اگرچہ وہ نیک ہوں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضانِ حضرتِ طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فیضیاب ہونے اور نیکی کی دعوت کو گھر گھر، دُکان دُکان پہنچانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت میں اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کیجئے، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے ذریعے ایک شرابی تک پہنچنے والی نیکی کی دعوت اور اس کے بعد اُس شرابی کی توبہ، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی اور مدنی کاموں میں عملی طور پر شمولیت کی بہت ہی پیاری مدنی بہار سُنیے:

نِیّت صاف منزل آسان

---

1 . . . احیاء العلوم، ۳/۲۶۷

2 . . . احیاء العلوم، ۳/۲۶۸

عاشقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ کپڑ َونج (گُجرات، ہند) پہنچا، ''عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت'' کے دَوران ایک شرابی سے مُلاقات ہوگئی، عاشقانِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس پر خُوب اِنفرادی کوشِش کی، جب اُس نے سبز سبز عمامے والوں کی شفقت و محبت دیکھی تو ہاتھوں ہاتھ اُن کے ساتھ چل پڑا، عاشقانِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صحبت کی بَرَکت سے گُناہوں سے توبہ کی، داڑھی مُبارک بڑھالی، سبز عمامے کا تاج بھی سر پر سج گیا، مَدَنی لباس کا بھی ذِہن بن گیا، چھ دن تک مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصِل کرسکا، مزید 92 دن کے لئے مَدَنی قافلے میں سفر کی نیّت کی مگر زادِ قافلہ یعنی سفر کے اَخراجات نہ تھے۔ ایک دن ایک رِشتے دار سے مُلاقات ہوگئی، اُس نے جب مُعاشَرے کے بدنام اور شرابی کو داڑھی، سبز سبز عمامے اور مَدَنی لباس میں دیکھا تو دیکھتا رہ گیا، جب اُس کو بتایا گیا کہ یہ سب مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت ہے اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَسباب ہو جانے کی صُورت میں مزید 92 دن کے سفر کا پکّا اِرادہ ہے تو اُس رشتے دار نے کہا، پیسوں کی فِکر مَت کرو 92 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کا خرچ مجھ سے قبول کرلو اور ساتھ ہی ساتھ 92 دن تک تمہارے گھر کے اَخراجات بھی میں اپنے ذمّے لیتا ہوں، یوں وہ دیوانہ 92 دن کے لئے مَدَنی قافلے کا مُسافر بن گیا۔

یا خُدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کے ساتھ کاش! | سُنّتوں کی تَربِیَت کے واسطے پھر جلد تر!
خُوب خِدمت سُنّتوں کی ہم سَدا کرتے رہیں | مدنی ماحول اے خُدا ہم سے نہ چُھوٹے عُمر بھر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بزرگانِ دین کیسے تھے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں تمہیں بتاتا ہوں تم کیا ہو؟ اور بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کیسے

تھے؟ تاکہ تمہیں اپنی خرابی اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی فضیلت معلوم ہو جائے۔ بعض صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے پاس مال تھا، لیکن اُن کا مقصد سوال سے بچنا اور راہِ خدا میں خرچ کرنا تھا، لہٰذا انہوں نے حلال کمایا، پاکیزہ کھایا، میانہ رَوِی کے ساتھ خرچ کیا اور (صدقہ و سخاوت کے ذریعے اپنا مال) اپنی آخرت کیلئے آگے بھیجا۔ جو کچھ اُن پر مالی حُقُوق لازم تھے، اُس میں اُنہوں نے کوتاہی نہیں کی اور نہ بُخْل سے کام لیا، بلکہ انہوں نے اکثر مال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے خرچ کر ڈالا، یہاں تک کہ اُن میں سے بعض نے تو تمام مال ہی راہِ خدا میں خرچ کر ڈالا اور تنگی کے وقت میں اکثر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کو اپنی ذات پر ترجیح دی۔ ذرا بتاؤ! کیا تم بھی ایسے ہی ہو؟ اللہ کی قسم! تمہاری اُن کے ساتھ اَدنیٰ سی مُشابہت بھی نہیں ہے۔ اکابر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان مسکین رہنا پسند فرماتے تھے، محتاجی کے ڈر سے بے خوف رہتے تھے اور اپنے رِزق کے معاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر یقین رکھتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو اُن کے لئے مُقدَّر فرمایا، اس پر خُوش رہتے تھے، مصیبت و بلا کی حالت میں رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی، خُوشحالی میں شاکر، تنگی میں صابر، راحت میں اُس کی تعریف کرنے والے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی کرنے والے اور غرور و تکبُّر اور کثرتِ مال پر فخر سے دُور رہنے والے تھے، اُنہوں نے دُنیا کو ٹھوکر ماری اور اُس کی سختیوں پر صبر کِیا اور اُس کا کڑوا گھونٹ پیا نیز اُس کی نعمتوں اور آسائشوں سے بے رغبت رہے۔ کیا تم بھی ایسے ہی ہو؟ جب دُنیا اُن کی طرف مُتَوَجِّہ ہوتی تو وہ غمگین ہو جاتے اور (عاجزی کرتے ہوئے) فرماتے کہ یہ کسی گُناہ کی سزا ہے، جو اُنہیں فوراً ملی ہے اور جب فَقْر کو اپنی طرف آتا دیکھتے تو فرماتے، صالحین عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کی علامت کا آنا مُبارَک ہو۔ جب اُن کو مالی آسُودَگی حاصل ہوتی تو غمگین ہوتے اور ڈرتے اور فرماتے: ہمارا دُنیا سے کیا تعلُّق ہے؟ وہ ہماری مقصود نہیں۔ گویا وہ خوف محسوس کرتے اور جب تکالیف اور پریشانیاں اُن پر نازل ہوتیں تو اِس پر خُوش ہوتے اور فرماتے: اب ہمارے رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے ہم پر

نظرِ کَرَم فرمائی ہے۔یہ تھے سَلَف صالحین عَلَیۡہِم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡمُبِیۡن کے اَحوال اور اُن کے اَوصاف ،ان کے فضائل تو اِس قدر ہیں جن کا بیان ممکن نہیں۔(مزید فرماتے ہیں کہ) اب میں تمہاری حالت بیان کروں گا،جو اُن کے اَوصاف کے بَرخِلاف ہے۔تم مال داری کی حالت میں سرکشی کرتے ہو،خُوشحالی میں ناشکری کرتے ہو اور مال و دولت کی فراوانی میں اَکڑتے ہو،نعمتوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا نہیں کرتے، تکلیف کی حالت میں نااُمّیدی اِختیار کرتے ہو،آزمائش کے وقت ناراض ہوتے ہو اور اُس کی رِضا پر راضی نہیں ہوتے۔[(1)]

امیں ہیں یہ قرآن و دِینِ خدا کے
مدارِ ہُدیٰ اِعتبارِ صحابہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کرام رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کس قدر سادہ طبیعت کے مالک تھے،باوجود یہ کہ اُن میں بعض حضرات اِنتہائی مالدار تھے، مگر پھر بھی اُن پر ہر وقت خوفِ خُدا کا غَلَبہ رہتا،مال و دولت کی کثرت کے باوجود یہ حضرات بُخل جیسی مُوذی بیماری کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دیتے،ہر وقت مال و دولت جمع کرنے،امیر و کبیر بننے اور ٹھاٹ باٹ سے رہنے کی خواہش نہ رکھتے،یہ حضرات فقُر و فاقہ کی زندگی گُزارنے کو اپنے لئے نعمتِ خداوندی تَصَوُّر کرتے،دِینِ اسلام کی خاطر مال و دولت خرچ کرتے نیز غریبوں، مسکینوں اور حاجت مندوں پر دِل کھول کر خرچ کِیا کرتے تھے۔آیئے!صحابۂ کرام رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن اور بزرگانِ دین عَلَیۡہِم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡمُبِیۡن کی سخاوت کے چند مختصر واقعات سُنتے ہیں چنانچہ

1 . . . احیاء العلوم،۳/۷۹۸تا۸۰۰ملتقطاً

صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کی سخاوتیں

اَمِیْرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک بار نو سو پچاس (950) اُونٹ، پچاس (50) گھوڑے اور ایک ہزار (1000) اَشرفیاں راہِ خدا میں دِیں، پھر بعد میں دس ہزار (10,000) اَشرفیاں اَور پیش کیں[1] ❀ حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے سات سو (700) اُونٹ مع ساز و سامان راہِ خُدا میں خیرات کر دیئے۔ ایک مرتبہ چار ہزار (4000)، دوسری مرتبہ چالیس ہزار (40،000) درہم اور تیسری مرتبہ پانچ سو (500) گھوڑے اور پانچ سو (500) اُونٹ راہِ خُدا میں دیئے، بوقتِ وفات ایک ہزار (1000) گھوڑے اور پچاس ہزار (50،000) دِیناروں کا صدقہ کیا اور جنگِ بدر میں شریک ہونے والے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن کیلئے چار چار سو دِینار، جبکہ اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا اور دوسری اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کیلئے ایک باغ کی وصیّت کی، جو چالیس ہزار (40،000) درہم کی مالیّت کا تھا۔[2] ❀ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی پسندیدہ چیز فوراً راہِ خدا میں خَیرات کر دیتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی زندگی میں ایک ہزار (1000) غُلاموں کو خرید کر آزاد فرمایا۔[3] ❀ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو لوگ (سخاوت و دریا دِلی کے سبب) بَحْرُ الْجُوْد (سخاوت کا دریا) اور اَسْخَی الْمُسْلِمِیْن (مسلمانوں میں سب سے زیادہ سخی) کہتے تھے۔[4]

1...مرآۃ المناجیح، ۸/ ۳۹۵ بتغیر قلیل

2...کراماتِ صحابہ، ص۱۲۶ ملخصًا

3...کراماتِ صحابہ، ص۱۵۹ بتغیر قلیل

4...کراماتِ صحابہ، ص۲۲۳ بتغیر قلیل

بزرگانِ دین کی سخاوتیں

حضرت سَیِّدُنا امام زَیْنُ العابدِین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی زندگی میں دو مرتبہ اپنا سارا مال، راہِ خدا میں خیرات کیا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اہلِ مدینہ کے بہت سے غُرباء کے گھروں میں ایسے پوشیدہ طریقوں سے رقم بھیجا کرتے تھے، کہ ان غُرباء کو معلوم ہی نہ تھا کہ یہ رقم کہاں سے آتی ہے؟ مگر جب آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہو گیا تو اُن غریبوں کو پتا چلا کہ یہ حضرت سَیِّدُنا امام زَیْنُ العابدِین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سخاوت تھی۔[1] ❀ حضرت سَیِّدُنا عزیزُ الدّین بن عبدُ السّلام سُلمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غربت کے باوُجود خُوب صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے، اگر کوئی سائل آتا اور آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس اسے دینے کے لئے کچھ نہ ہوتا تو اپنے عمامے شریف کا ہی کچھ حصہ کاٹ کر عنایت فرما دیتے۔[2] ❀ حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن حسن رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اتنے مالدار تھے کہ 300 افراد آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مال کے حساب و کتاب پر مامور تھے، لیکن آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا سارا مال علمِ دین کی ترویج و اشاعت کے لئے خرچ کر دِیا، حتی کہ اپنے پاس کپڑوں کا کوئی عمدہ جوڑا بھی نہ چھوڑا۔[3]

صحابہ ہیں تاجِ رسالت کے لشکر
رسولِ خدا تاجدارِ صحابہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1…سیر اعلام النبلاء، علی بن حسین… الخ، ۵/۳۳۶، ۳۳۷، ملخصاً

2…طبقات الشافعیۃ للسبکی، الطبقۃ السادسۃ فیمن توفی بین الستمائۃ والسبعمائۃ، ۸/۲۱۴

3…راہِ علم، ص ۶۴ بتغیر قلیل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سخاوت کے معاملے میں صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کا کس قدر مدنی ذہن بنا ہوا تھا، لہٰذا ہمیں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر بھروسا کرتے ہوئے اس کے دیئے ہوئے رِزق میں سے مفلس و نادار رشتے داروں، پڑوسیوں، بیواؤں، یتیموں، طَلَبۂ علم دِین اور دیگر مستحقین افراد پر خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر نیکی کے کاموں میں بھی خرچ کرنے کی عادت بنانی چاہیے، سخی شخص قلبی اعتبار سے اطمینان بخش زندگی بسر کرتا ہے، اس کے مال و اولاد میں برکت ہوتی ہے، آفتوں اور بَلاؤں سے حفاظت ہوتی ہے، مال و دُنیا کی محبت دل سے نکلتی ہے، سخاوت کرنے کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اس پر ایسا خاص لطف و کرم ہوتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت و اُلفت قائم ہو جاتی ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 415 صفحات پر مشتمل کتاب **"ضیائے صدقات"** صفحہ 127 پر مذکور ہے: کسی بُزرگ سے پوچھا گیا کہ سخاوت بہتر ہے یا شجاعت (یعنی بہادری)؟ فرمایا: خدا تعالیٰ جسے سخاوت دے، اُسے شجاعت کی ضرورت ہی نہیں، لوگ خُود بخُود اُس کے سامنے جُھک جائیں گے۔[1]

لوگوں کے درمیان عُموماً جب کسی سخی آدمی کا تذکرہ چھِڑتا ہے، تو ہر کوئی اچھے الفاظ کے ساتھ اس کا ذکر کرتا ہے، حتی کہ اس کے دشمن بھی سخاوت کی وجہ سے اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ پاتے، دُکھی افراد دل کی گہرائیوں سے اُسے دعائیں دیتے ہیں، ایسے شخص کا شمار، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ بندوں میں ہوتا ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اسے جنّت کی خُوشخبری سُنائی جائے گی چنانچہ

شہنشاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ راحت نشان ہے: اِنَّ اللہَ جَوَادٌ یُّحِبُّ الْجَوَادَ وَیُحِبُّ مَعَالِیَ الْاَخْلَاقِ وَیَکْرَہُ سَفْسَافَھَا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ جواد ہے اور سخاوت کرنے والے کو

1... ضیائے صدقات، ص۱۲۷ بتغیر قلیل

پسند فرماتا ہے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اچھے اخلاق پسند ہیں اور بد اخلاقی ناپسند ہے۔[1] ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: اَلْجَنَّۃُ دَارُ الْاَسْخِیَآءِ یعنی جنّت سخیوں کا گھر ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سخاوت کا وصف کیسے حاصل ہو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی احادیثِ مُبارکہ میں بیان کردہ سخاوت کے فضائل حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں نہ صرف عملی طور پر سخاوت اِختیار کرنی پڑے گی، بلکہ اِس کے لئے سر توڑ کوششیں بھی کرنی ہوں گی۔ یاد رکھئے! شروع میں سخاوت اِختیار کرنا مشکل ضرور ہو گا، لیکن اگر چند تدابیر پر عمل کر لیا جائے تو آہستہ آہستہ دل سخاوت کی جانب مائل ہو جائے گا اور بُخْل کی آفت سے بھی چھٹکارا نصیب ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

آیئے سخاوت کا وصف حاصل کرنے کے لئے بطورِ ترغیب چند تدابیر سُنتے ہیں: (1) وقتاً فوقتاً بارگاہِ الٰہی میں اس وصف کے لئے دعا کیجئے کہ دُعا کی برکت سے بڑے سے بڑا کام بن جاتا ہے اور حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ یعنی دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔[3] (2) سخاوت کی فضیلت سے مُتَعَلِّق آیات، احادیث، روایات اور واقعات کو بار بار پڑھئے یا سنئے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔ (3) بُخْل کی مَذَمّت سے مُتَعَلِّق آیات و احادیث اور روایات و واقعات میں غور و فکر کیجئے اور اِس سے بچنے کی کوشش کرتے رہئے (4) سخاوت کے صلے میں ملنے والے عظیمُ الشّان ثواب اور

---

1 ...مصنف لابن ابی شیبة، کتاب الادب، باب ماذکر فی الشح، ۶/۲۵۴، حدیث: ۱۱

2 ...فردوس الاخبار، باب الجیم، ذکر الفصول من ادوات...الخ، ۱/۳۳۳، حدیث: ۲۴۳۰

3 ...مستدرک، کتاب الدعاء، باب الدعاء سلاح المومن، ۲/۱۶۲، حدیث: ۱۸۵۵

رِضائے الٰہی نیز بعض صُورتوں (مثلاً زکوۃ و صدقاتِ واجبہ کی ادائیگی) میں بُخْل کے سبب ملنے والے درد ناک عذابات اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کو مدِّ نظر رکھئے۔(5)اپنی موت کو کثرت سے یاد کیجئے کہ میرے مرنے کے بعد یہ مال میرے کسی کام نہ آئے گا اور سب یہیں رہ جائے گا، لہٰذا سخاوت کرنے میں ہی عافیت ہے۔ (6)نَفْس و شیطان جب بھی بُخْل کرنے کا مشورہ دیں تو ہمیشہ اِس کا اُلٹ کریں، سخاوت کے سبب مال میں کمی کا خوف کرنے کے بجائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر بھروسا کیجئے اور نَفْس پر جبر کرتے ہوئے نیک کاموں میں خرچ کرنے اور غریبوں کی مدد کرنے سے ہرگز ہاتھ نہ روکئے (7) ایسے لوگوں کی صحبت اِختیار کیجئے کہ جن کی برکت سے خرچ کرنے کا ذہن بنے اور ایسوں سے دُور بھاگئے جو کنجوسی کی طرف رہنمائی کریں(8) سخاوت کا وصف حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ سے شائع کردہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ کی تصانیف مثلاً اِحیاءُ العُلوم (مُترجَم، جلد3)، مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب، مِنْہاجُ الْعَابِدِیْن نیز شیخِ طریقت ،امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "مدینے کی مچھلی" اور المدینۃُ العلمیہ کی کُتُب و رسائل مثلاً "ضیائے صدقات" و "صدقے کا انعام" وغیرہ کا مُطالعہ کیجئے (9)روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی انعامات کے ذریعے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مُریدین و مُحِبِّیْن کو جہاں دیگر اچھی صفات و عادات اِختیار کرنے کی ترغیب دلائی ہے، وہیں سخاوت جیسی اچھی عادت اپنانے کے لئے اُنہیں عُلمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام کی خیر خواہی کرنے کا بھی ذہن دِیا ہے جیسا کہ مدنی انعام نمبر 62 ہے: "کیا آپ نے اِس ماہ کسی سُنی عالم (یا اِمامِ مسجد، مؤذِّن، خادِم) کو 112 روپے یا کم از کم 12 رُوپے تحفۃً پیش کئے؟ (نابالغ اپنی ذاتی رقم نہیں دے سکتا)۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس مدنی انعام پر عمل کی برکت

سے کنجوسی جائے گی اور اچھے کاموں میں مال خرچ کرنے کا ذہن بنے گا۔

کتاب "ضیائے صدقات" کا تعارُف

صَدَقے سے مُتَعَلِّق مزید معلومات حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 415 صفحات پر مشتمل کتاب "ضیائے صدقات" کا مطالعہ اِنتہائی مُفید ہے۔ یہ کتاب 19 ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب میں صَدَقے سے مُتَعَلِّق مختلف مَوضُوعات پر سَیر حاصِل گُفتگو کی گئی ہے، مثلاً صَدَقہ کے معنیٰ و اَقسام، فرض زکوٰۃ کا بَیان، زکوٰۃ کسے دی جائے، صلۂ رحمی (یعنی رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے فضائل، مال جمع کرنا کیسا؟ بخل کی مَذَمَّت وغیرہ، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کا مُطالعہ کرنے والے کو معلومات کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ حاصِل ہو گا، لہٰذا مکتبۃُ المدینہ سے اِس کتاب کو ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جا سکتا ہے۔

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عظِیمُ الشَّان سخاوت کے مُتَعَلِّق سننے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو کثیر مال و دولت کے ساتھ ساتھ سخاوت، توکّل، اُخُوَّت و بھائی چارہ اور صِلَۂ رِحمی جیسی نعمتوں سے بھی سرفراز فرمایا تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سخاوت کا یہ عالَم تھا کہ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں دراہم غریبوں میں تقسیم اور راہِ خدا میں خیرات کر دیتے، مگر ماتھے پر شِکَن تک نہ آتی، کبھی کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے۔ مال و دولت پاس ہوتا تو بے چین ہو جاتے اور اُسے ضرورت مندوں

میں تَقْسِیم یا راہِ خدا میں خرچ کرکے اِطمینان محسوس کیا کرتے۔ اسی عظیمُ الشّان سخاوت کی وجہ سے رسولِ خدا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خُوش ہوکر غزوۂ اُحد میں اُنہیں طَلْحَۃُ الْخَیْر، غزوۂ عُشَیْرَہ میں طَلْحَۃُ الْفَیَّاض اور غزوۂ حُنَیْن میں طَلْحَۃُ الْجُوْد جیسے عالی شان اَلقابات عطا فرمائے، نیز ایک سے زائد مرتبہ اُنہیں جنّت کی خُوشخبری سے بھی سرفراز فرمایا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ بُخل کو چھوڑ کر سخاوت اِخْتیار کرنے کی کوشش کریں، یقیناً بُخل ایک تباہ کُن بلا ہے، اسلام نے کسی چیز کو اتنا نہیں مِٹایا جتنا بُخل کو مِٹایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن بُخْل کی نحوست سے بہت دُور رہتے اور ہمیشہ صبر و قناعت اور توکُّل و سخاوت سے کام لیتے، اُن کی سخاوت کا تو یہ عالم تھا کہ اپنی پسندیدہ چیزیں بھی راہِ خدا میں خرچ کردِیا کرتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بالخُصُوص حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے صدقے دولتِ سخاوت سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدنی چینل کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دورِ حاضر میں میڈیا، ذہن سازی و کردار سازی میں ایک کارگر ہتھیار کا کام کر رہا ہے، چاہے اس کے اثرات مُثْبَت (Positive) ہوں یا مَنْفی (Negative)، یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اچھے اور بُرے اَفکار و نظریات پھیلانے کے لئے میڈیا ایک بہترین و مُؤثّر ذریعہ ہے۔ بہت سے لوگ اپنے مخصوص گمراہ کُن اور باطل نظریات پھیلانے کے لئے شب و روز اِس کا بھرپور استعمال کرنے لگے، جس کے باعث مسلمانوں کی نئی نسل اِن بُرے اَثرات و اَفکار کی لپیٹ میں آگئی۔ ایسے میں ہر درد مند دل کی بس ایک ہی صدا تھی کہ کاش! کوئی میڈیا کے ذریعے، گناہوں کے اس سیلاب میں بہنے والے مسلمان مَردوں، عورتوں، بچّوں اور بوڑھوں کو بچالے اور ایک خالص اسلامی چینل شُروع

کرے۔ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ نے بڑی شدّت سے محسوس کیا کہ میڈیا کی اِس جنگ میں جدید آلات وذرائع کا استعمال کئے بغیر طاغُوتی طاقتوں کا مقابلہ کرنا بہت مشکل ہے، آج شاید ہی کوئی گھر T.V سے خالی ہو۔ غالب گُمان یہی ہے کہ مسلمانوں کے گھروں سے T.V نکلوانا بہت مشکل ہے، بس ایک ہی صورت نظر آئی کہ جس طرح دریا میں طُغیانی آتی ہے تو اُس کا رُخ کھیتوں وغیرہ کی طرف موڑ دِیا جاتا ہے، تاکہ کھیت بھی سیراب ہوں اور آبادیوں کو بھی ہلاکت سے بچایا جاسکے، عین اِسی طرح T.V ہی کے ذَرِیعے مسلمانوں کے گھروں میں داخِل ہو کر اُن کو غفلت کی نیند سے بیدار کیا جائے۔ جب اِس شُعبے کے مُتَعَلِّق معلومات حاصِل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ اپنا T.V چینل کھول کر فلموں ڈِراموں، گانوں، باجوں، موسیقی کی دُھنوں اور عورتوں کی نمائشوں سے بچتے ہوئے 100 فیصدی اسلامی مَواد فراہم کرنا کثیر اَخراجات کی وجہ سے مُشکل ضرور ہے پر ناممکن نہیں، چُنانچہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ نے خُوب جِدّو جَہد کرکے رَمضانُ المُبارَک ۱۴۲۹ھ بمطابق ستمبر 2008ء سے مدنی چینل کے ذریعے گھر گھر سُنَّتوں کا پیغام عام کرنا شُروع کر دِیا اور دیکھتے ہی دیکھتے، اس کے حیرت انگیز مُثبت نتائج بھی سامنے آنے لگے۔ دعوتِ اسلامی نے بدعقیدگی وبد عملی کی اس عِفرِیت (یعنی بلا) کا مُقابلہ کرنے کیلئے مُثبت انداز میں میڈیا کا سہارا لے کر دِیْنِ اِسلام کی تبلیغ اور دُرُست عقائد کی ترویج کیلئے مدنی چینل کا آغاز کرکے جو عَظِیْمُ الشّان کام کِیا، اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم سب اس عظیم مدنی کام میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیں اور مدنی چینل دیکھنے کی دعوت کو عام کرنے کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشُمول مدنی چینل کو دِن دُگنی رات چوگنی ترقّی عطا فرمائے۔

مدنی چینل کی مُہِم ہے نَفْس وشیطاں کے خِلاف ‏ ‏ ‏ جو بھی دیکھے گا کرے گا اِنْ شَآءَ اللہ اِعتراف

نَفْسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار ‏ ‏ ‏ کہ نَدامت کے سبب ہو گا گنہگار اشکبار

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! ‏ ‏ ‏ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سخاوت کے علمبر دار حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فیض سے فیضیاب ہونے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت پر عمل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام ”علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت“ بھی ہے۔ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اَہَم فریضہ ہے کہ تمام ہی اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بلکہ خُود سیّدُ الْانبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اسی مَقْصَد کے لئے دُنیا میں بھیجا گیا، ان مُقدَّس ہستیوں نے ڈھیروں مُشکلات اور تکلیفیں برداشت کرنے کے باوجود بھی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے روکنے کے اِس عظیم فریضے کو ترک نہ فرمایا۔ علّامہ زُرقانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شرح مواہِب میں فرماتے ہیں کہ بالخُصُوص حج کے زمانے میں حضورنبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ مُبارَکہ تھی کہ جب اہلِ عرب کے دُور دراز سے آنے والے قبائل مکے میں جمع ہوتے تھے، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام قبائل میں دَورہ فرما کر لوگوں کو اِسلام کی دعوت دیتے۔ اسی طرح عرب میں وقتاً فوقتاً بہت سے میلے لگتے تھے، جن میں دُور دراز کے قبائلِ عرب جمع ہوتے تھے۔ ان میلوں میں

بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ اسلام کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں بھی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور سَیِّدُ الاَنبیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس پیاری پیاری سُنّت پر عمل کرنے کے لئے ہر ہفتے "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" میں شرکت کرنے کی ترغیب دِلاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت کی برکت سے مسجد میں نمازیوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے، بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت کے ذریعے مُعاشرے کے بگڑے ہوئے اَفْراد، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر صلوٰۃ و سُنَّت پر عمل کرنے والے بن گئے، لہٰذا ہمیں بھی وَقْت نکال کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...شرح المواهب، ذكر عرض المصطفى...الخ، ۲/۷۳ ملخصاً

2 ...مشكاة الصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ۱/۹۷، حديث: ۱۷۵

عِمامہ شریف کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **163 مدنی پھول** سے عمامہ باندھنے کی چند سنتیں و آداب سنتے ہیں:

پہلے دو فرامین مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ❀ جماعت اور عمامے کے ساتھ نماز دس ہزار (10،000) نیکیوں کے برابر ہے۔[1] ❀ عمامے کے ساتھ ایک جُمُعہ بغیر عمامے کے 70 جُمعوں کے برابر ہے۔[2] ❀ عِمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔[3] ❀ عمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ (6) گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو۔[4] ❀ رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو ایک پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے۔[5] ❀ عمامے کو جب از سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے۔[6] ❀ اگر ضرورتاً اُتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک ایک پیچ کھولنے پر ایک ایک گُناہ مٹایا جائے گا۔[7] عِمامے کے چھ (6) طِبّی فوائد مُلاحظہ ہوں: ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سَردی گرمی اور دُھوپ وغیرہ براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے اِس سے نہ صِرف بال بلکہ دِماغ اور چہرہ بھی

---

1 ... فردوس الاخبار، باب الصاد، ذکر الفصول ... الخ، ۲/ ۳۱، حدیث: ۳۶۲۱

2 ... ابنِ عساکِر، ذکر من اسمہ عبدان، عبدان بن زرّین ... الخ، ۳۷/ ۳۵۵

3 ... کَشْفُ الْاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس ص ۳۸

4 ... فتاوٰی رضویہ، ۲۲/ ۱۸۶

5 ... فتاوٰی رضویہ، ۷/ ۲۹۹

6 ... فتاوٰی ھندیۃ، ۵/ ۳۳۰

7 ... فتاوٰی رضویہ، ۶/ ۲۱۴ ملخصاً

مُتأثِّر ہوتا ہے اور صِحّت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لٰہذا اتباعِ سنّت کی نیّت سے عمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہاں میں عافیّت ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16(312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لئے ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت:

حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآنِ پاک پڑھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کی اور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف پڑھا، نیز اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے مَغفرت طلب کی، تو اُس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کر لیا۔ (شعب الایمان للبیھقی ۲/ ۳۷۳، حدیث: ۲۰۸۴)

وِردِ لَب ہر دَم دُرُودِ پاک ہو
یا شہِ عرب و عجم! کردو کرم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو(2)**مَدَنی پھول**:(۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عمل ِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دُوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نِیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل

کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کاذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کامیاب تجارت کا راز!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِسلام چُونکہ مکمل دِین ہے اور اِنسانی زِندگی کے ہر شُعبہ پر اس کا حکم نافذ ہے، لہٰذا اسلام جہاں ہمیں عبادات کے طریقے بتاتا ہے، وہیں مُعاملات کے مُتَعَلِّق بھی پوری رہنمائی فرماتا ہے، تاکہ زندگی کا کوئی شُعبہ بھی اَدھورا نہ رہے اور مُسلمان کسی عمل میں اسلام کے سِوا دوسرے کے مُحتاج نہ رہیں۔ مال حاصل کرنے کی بعض صُورتیں جائز ہیں اور بعض ناجائز۔ حلال روزی کمانے کیلئے ضروری ہے کہ جائز و ناجائز کا علم حاصل کرے۔ جائز طریقوں پر عمل کرے اور ناجائز طریقوں سے بچنے کی کوشش کرے۔ آج کے بیان میں "**کامیاب تاجر**" کے عنوان کے تحت کئی مدنی پھول بیان کئے جائیں گے۔ سب سے پہلے صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مبارکہ کے مہکتے مہکتے خوشبودار پہلوؤں کے بارے میں کچھ سُننے اور پھر تجارت میں کامیابی کیلئے آپ کا فرمانِ عالیشان سُن کر تربیت کے مدنی پھول چننے کی کوشش کریں گے۔

سیِّدُنا زُبیر بن عوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تعارُف:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 346 صَفحات پر مشتمل کتاب،

"کراماتِ صحابہ" صَفْحَہ 120 پر شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تعارف کچھ یوں ذکر فرماتے ہیں کہ یہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پھوپھی حضرت صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے فرزند ہیں۔ اس لئے یہ رشتہ میں شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پھوپھی زاد بھائی اور حضرت سیدہ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بھتیجے اور حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے داماد ہیں۔ یہ بھی عشرۂ مُبشرہ یعنی ان دس خوش نصیب صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم میں سے ہیں جن کو حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنّتی ہونے کی خوشخبری سنائی۔

(کراماتِ صحابہ ص ۱۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ایک بار آپ کے کامیاب تاجر ہونے کا راز پُوچھا گیا، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ میں نے کبھی بغیر دیکھے کوئی چیز نہیں خریدی اور کم نَفع (فائدہ) کو کبھی بھی رَد نہ کیا (نہیں چھوڑا) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے چاہے، برکت سے نواز دیتا ہے۔

(الاستیعاب، باب ۸۱۱، ج ۲، ص ۹۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ جب حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے تجارت میں اُن کی کامیابی کا راز پُوچھا گیا، تو آپ نے کیسے پیارے مدنی پُھول اِرشاد فرمائے اور پھر آخر میں یہ بھی اِرشاد فرمایا کہ اس میں میرا کوئی کمال نہیں، بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے چاہے برکت سے نواز دیتا ہے، اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے اَسلاف کا اَندازِ تجارت اور روزگار کا انداز کس قدر اعلیٰ تھا۔

آپ کی دیانت داری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یُوں تو ہر اعتبار سے اپنی مثال آپ تھے، لیکن بالخصوص تجارت میں آپ کا تقویٰ و پرہیز گاری دیگر لوگوں کیلئے پیروی کے قابل اور باعثِ رشک تھا۔

اس ماہِ مُبارک جُمادَی الاُخریٰ میں حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال ہوا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عرس کی مناسبت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ذکرِ خیر بھی سُنیں گے، آپ چونکہ ایک دِیانت دار و کامیاب تاجر بھی تھے، تجارت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیا کیا خوبیاں عطا فرمائی تھیں، یہ بھی سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بڑے ہی دیانت دار تھے۔ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی، سیِّدُنا مقداد، سیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن عوف اور سیِّدُنا عبدُ اللہ اِبنِ مسعود سمیت دیگر سات (7) جلیلُ القدر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حضرتِ سیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی امانت و دیانت کے سبب انہیں اپنے بعد اپنے مال کا والی مُقرّر کیا۔ پس حضرتِ سیِّدُنا زُبیر بِن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بڑی دِیانتداری کے ساتھ ان کے مالوں کی حفاظت فرماتے اور ان کی اَولاد پر اپنی کمائی سے خرچ کیا کرتے۔ (تاریخ مدینہ دمشق، حضرت زبیر بن عوّام، ج۱۸، ص ۳۹۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسلاف (بزرگانِ دین) مثلاً صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان یا پہلے کے نیک لوگ ذاتی مُعاملات اور کاروبار میں سچائی، اَمانت، عدل واِنصاف، تقویٰ و پرہیز گاری، احسان و

بھلائی، اِیثار و خیر خواہی کو اپنا کر اسلام کے عطا کردہ کاروباری اُصولوں پر قائم رہتے، اِسی وجہ سے ان کے مُبارک دَور میں مسلمان خُوشحال تھے، مگر اب ظُلم و نااِنصافی، جھوٹ، دھوکہ وفریب، مَفاد پرستی، سُود خوری جیسی بُرائیاں مُسلمانوں کے کردار میں پیدا ہو گئی ہیں، سوائے اُس کے کہ جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ بچائے۔ طرح طرح کی خرابیوں کے باعث اب کاروباری حالات اچھے نہ رہے، اگر ہم! قرآن و حدیث کے بیان کردہ اُصولوں پر عمل کرکے رِزق حاصل کریں، اسلامی تجارت کے مُعاملات سیکھیں اور عمل کریں، تجارت کے معاملات میں اپنے بزرگوں کی پیروی کریں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، اسلامی مُعاشرے میں شاندار تبدیلی آئے گی اور مسلمان دوبارہ خوشحال ہو جائیں گے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا و خُوشنودی بھی نصیب ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَعِیشت کا آغاز:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بہارِ شریعت میں مَقْصَدِ کسب و تِجارت بیان فرمایا ہے، آیئے! اس کا خُلاصہ سُنتے ہیں: انسانوں کی ضروریات جتنی زیادہ ہیں، ان کو حاصل کرنا اتنا ہی دُشوار ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی تمام ضروریات پُوری کرنے کیلئے اکیلا ہی سارے کام کرنے بیٹھ جائے (مثلاً خود ہی کھیتی باڑی کرے، پھر اناج بھی خود پیسے، کپڑا بُن کر خود ہی سیے) تو شاید ناکام ہو جائے اور اپنی زندگی کے ایام بآسانی نہ گُزار سکے، لہٰذا اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حکمت ہے کہ اس نے تمام انسانوں کو مختلف شعبوں اور مُتَعَدّد قسموں میں تقسیم فرمادیا ہے کہ ہر ایک جماعت اپنا اپنا کام کرے اور سب کے مَجْمُوعہ سے تمام لوگوں کی ضروریات پوری ہوں۔

مثلاً کوئی کھیتی (باڑی) کرتا ہے کوئی کپڑا بُنتا ہے، کوئی اپنے ہاتھ سے دوسرے کام کرتا ہے، جس طرح کھیتی باڑی کرنے والوں کو کپڑے کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح کپڑا بُننے والے بھی اَناج وغیرہ کے حصول کیلئے کھیتی باڑی کرنے والوں کے محتاج ہوتے ہیں، ہر ایک کو دوسرے کی ضرورت ہوتی ہے، لہٰذا یہ ضرورت پیدا ہوئی کہ ہر ایک کی چیز دوسرے کے پاس پہنچ جائے تاکہ سب کی حاجتیں پُوری ہو جائیں اور کاموں میں بھی دُشواریاں نہ ہوں۔ یہیں سے مُعاملات کا سلسلہ شُروع ہوا اور خرید و فروخت وغیرہ ہر قسم کے مُعاملات وُجُود میں آئے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً تجارت یا خرید و فروخت ایک اچھا اور جائز عمل ہے، اسی لئے ہمارے پیارے آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپس میں خرید و فروخت کرتے اور کپڑے وغیرہ کی تجارت بھی کرتے اور اسی طرح ان کے بعد علماء اور صُلحاءِ کرام یعنی نیک لوگ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی بھی تجارت کرتے لیکن کبھی بھی اسلام کے عطا کردہ تجارتی اُصولوں سے نہیں ہٹتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 5 سورۃ النساء کی آیت نمبر 29 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا	ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! آپس
اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ	میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ
تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫	کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو۔

(پ۵، النساء: ۲۹)

امام احمد بن حجر مکی ہیتمی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے

---

[1] ... بہار شریعت، ۲/۶۰۸

واضح فرما دیا کہ تجارت اسی صُورت میں جائز ہو سکتی ہے، جبکہ فریقین کی رِضامندی سے ہو اور رِضامندی تب ہی حاصل ہو سکتی ہے جبکہ وہاں نہ تو مِلاوٹ ہو اور نہ ہی دھوکا، لہٰذا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا، اپنے دِین اور دُنیاو آخرت کی سلامتی، نیز مُرُوَّت اور عزّت چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے دِین کے لئے کوشش کرے اور اس دھوکے اور ملاوٹ پر مبنی کاروبار میں سے کوئی چیز اختیار نہ کرے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج۱، ص۵۲۰)

اے ملاوٹ کرنے والے مان جا
خوف کر بھائی عذابِ نار کا
چھوڑ دو اے تاجرو! کم تولنا
جُھوٹ چھوڑو بیچنے میں بولنا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کسبِ حلال کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جائز طریقے سے کسب و تجارت کے ذریعے اپنے ماں باپ، بہن بھائی اور بیوی بچوں وغیرہ کے لئے رِزْقِ حلال کا حُصُول اور اس کی طلب انسانی ضرورت ہے اور قرآنِ پاک میں جابجا رِزْقِ حلال حاصِل کرنے کی طرف توَجُّہ دِلائی گئی ہے، بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اپنے فضل سے تعبیر کرتے ہوئے اس کی تلاش و جستجو جاری رکھنے کی ترغیب اور اس کا حکم بھی اِرْشاد فرمایا ہے چُنانچہ پارہ 30 سُوْرَۃُ النَّبَا کی آیت 11 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿۱۱﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور دن کو روزگار کے لئے بنایا۔

ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا:

فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ (پ۲۸، الجمعة:۱۰) ترجَمۂ کنزالایمان: تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

جستجوئے روزگار کی عظمت

حضرتِ سَیِّدُنا کَعب بن عُجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم ایک روز صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ اتنے میں ایک نوجوان قریب سے گُزرا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے ایک طاقتور اور مَضبُوط جسم والے نوجوان کو دیکھا تو کہا: کاش! اس کی جوانی اور طاقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ ہوتی۔ اِس پر رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: (1) اگر یہ شخص اپنے چھوٹے بچوں کے لئے رِزق کی تلاش میں نکلا ہے تو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی راہ میں ہے (2) اور اگر یہ شخص اپنے بُوڑھے والدین کے لئے رِزق کی تلاش میں نکلا ہے، تو بھی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے (3) اور اگر یہ خُود کو (لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے یا حرام کھانے سے) بچانے کے لئے رِزق کی تلاش میں نکلا ہے تو بھی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے (4) البتہ اگر یہ دِکھاوے اور تَفاخُر (فخر) کے لئے نکلا ہے تو یہ شیطان کی راہ میں ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اپنے والِدین کی خِدمت اور اَوْلاد کی کَفالت کے لئے دوڑ دھوپ کرنے کی کس قدر اَہمیَّت ہے کہ رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں نکلنے والا شُمار فرمایا۔ یاد رکھئے! سچائی، اِنْصاف اور دِیانتداری کے ساتھ حلال و حرام

---

[1] ... معجم الاوسط، ۵/۱۳۶، حدیث: ۶۸۳۵

کا لحاظ رکھتے ہوئے تِجارت، مُلازمت، یا محنت مزدوری کرنے والے نہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کو محبوب ہیں، بلکہ ایسوں کا حشر بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اچھوں کے ساتھ ہو گا، نیز ان کی مَغفِرت کر دی جائے گی اور کل بروزِ قیامت ان کے چہروں کی تابانی چودھویں کے چاند کی مانند ہو گی۔ آیئے! کسب و تجارت اور کام کاج کی فضیلت پر مُشْتَمِل 4 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنْتے ہیں تاکہ تجارت کی اَہَمِیَّت مزید آشکار ہو جائے۔

کسب کی فضیلت پر مُشْتَمِل 4 فرامینِ مُصطفٰے

1. اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاء یعنی سچا اَمانت دار تاجر اَنبیاء، صِدّیقین اور شُہداء کے ساتھ ہو گا۔[1]
2. اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ پیشہ وَر (کام کاج کرنے والے) مُومن کو پسند فرماتا ہے۔[2]
3. مَنْ اَمْسٰی کَالًّا مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ اَمْسٰی مَغْفُوْرًا لَّہٗ یعنی جو اپنے ہاتھوں سے کام کر کے تھک کر شام کرتا ہے، وہ مغفرت یافتہ ہو کر شام کرتا ہے۔[3]
4. مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَۃِ وَسَعْیًا عَلٰی اَھْلِہٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰی جَارِہٖ لَقِیَ اللہَ وَ وَجْھُہٗ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ یعنی جس نے خُود کو سوال سے بچانے، اپنے اَہْلِ خانہ کے لئے بھاگ دوڑ کرنے اور اپنے پڑوسی پر مہربانی کرنے کے لئے حلال طریقے سے دُنیا طلب کی، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال

---

[1] ...ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی التجار وتسمیۃ النبی ایاھم، ۳/۵، حدیث: ۱۲۱۳

[2] ...معجم الاوسط، ۶/۳۲۷، حدیث: ۸۹۳۴

[3] ...معجم الاوسط، ۵/۳۳۷، حدیث: ۷۵۲۰

میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہو گا۔[1]

تاج و تخت و حکومت مت دے
کثرتِ مال و دولت مت دے
اپنی رِضا کا دیدے مُژدہ
یااللہ مِری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش، ص۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامیاب تاجر کے اوصاف سُننے کے ساتھ ساتھ حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذِکرِ خیر بھی سنئے۔

عظیم ماں کا اندازِ تربیت!

حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ **عشرۂ مبشرہ** میں سے چھٹے صحابی ہیں، **عشرۂ مبشرہ** اُن 10 صحابہ کو کہتے ہیں، جنھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے جنت کی بشارت عنایت فرمائی، حضرت سَیِّدَتُنا صفیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا جیسی عظیم ماں نے احساسِ ذمہ داری کا مُظاہرہ کرتے ہوئے اپنے لختِ جگر کی خوب مدنی تربیت فرمائی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے پیشے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسبِ حلال نہ صرف ایک باعثِ فضیلت عمل ہے، بلکہ کئی

---

[1] ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب البیوع والاقضیۃ، باب فی التجارۃ... الخ، ۲۵۸/۵، حدیث: ۷

اَنْبیائے کرام عَلَیْھِمُ السَّلَام کے عِلاوہ نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھی پیاری پیاری سُنَّت ہے، لہٰذا اسے سُنَّت سمجھ کر اِختیار کرنا چاہیے۔ انبیائے کرام عَلَیْھِمُ السَّلَام نے کسب کے لئے مختلف پیشے اَپنائے۔ مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اَوّلاً کپڑا سازی کا کام کیا کرتے تھے، پھر کھیتی باڑی کرنے لگے۔ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام لکڑی کا پیشہ، حضرت اِدْرِیس عَلَیْہِ السَّلَام دَرزی گری، حضرت ہُود و صالح عَلَیْہِمَا السَّلَام تِجارَت، حضرت اِبراہیم و لُوط عَلَیْہِمَا السَّلَام کھیتی باڑی اور حضرت شُعَیب عَلَیْہِ السَّلَام جانور پالتے تھے۔ اسی طرح حضرت مُوسٰی کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بکریاں چراتے، حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام زِرہ (جنگ میں استعمال ہونے والا لوہے کا جالی دار کُرتا) بناتے، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام پُوری دُنیا کے بادشاہ ہونے کے باوُجود پنکھے اور کھجور کے پتّوں کی ٹوکریاں بنایا کرتے تھے اور ہمارے پیارے آقا سیِّدُ الاَنْبیاء احمدِ مُجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تِجارت کو اپنی ذاتِ بابرکت سے شَرَف بخشا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ رِزْقِ حلال کے حُصُول کیلئے، اَنبیائے کِرام عَلَیْھِمُ السَّلَام نے بھی صَنْعَت و تِجارت کو اِختیار کیا، اس بات میں تو کسی شک وشبہے کی گُنجائش نہیں کہ اَنْبیائے کرام عَلَیْھِمُ السَّلَام ہر قسم کی بُرائیوں اور گُناہوں سے پاک ہوتے ہیں، اگر کسب و تِجارت میں بُرائیوں کا اِرْتکاب ضروری ہوتا یا اس میں بذاتِ خُود کوئی خرابی ہوتی تو اَنْبیائے کرام عَلَیْھِمُ السَّلَام ہرگز ہرگز اِسے اِختیار نہ فرماتے، حقیقت یہ ہے کہ خرابیاں اور بدعُنوانیاں کاروبار میں نہیں بلکہ خُود ہمارے کردار میں مَوْجُود ہیں، جن کی روک تھام کے لئے شَرِیْعَت نے جائز و ناجائز اور حلال وحَرام کے پیمانے مُقرَّر کردیئے، تاکہ کوئی مُسلمان ظُلم کا شکار نہ ہو اور نہ ہی کسی کی حق تلفی ہو، لہٰذا جو لوگ ان اَحکامات پر عمل

---

[1]...مراٰۃ المناجیح، ۴/۲۲۸، ملخصاً

پیرا ہوتے ہیں، وہ دُنیا و آخرت میں بھی کامیاب ہوتے ہیں اور جو ان اَحکامات پر دھیان نہ دیتے ہوئے حرام و حلال کی تمیز کیے بغیر، نَفْس کی خواہشوں پر عمل کرتے ہیں، وہ دُنیا و آخرت میں ناکام ہوتے ہیں

کون سا پیشہ افضل ہے؟

حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی کتاب **اِسلامی زِندگی** میں لکھتے ہیں: بیکار رہنا بڑا جُرم ہے اور ناجائز پیشے (اختیار) کرنا اس سے بڑھ کر جُرم، رَبّ تعالیٰ نے ہاتھ پاؤں وغیرہ برتنے (کام کرنے) کے لئے دیئے ہیں نہ کہ بیکار چھوڑنے کے لئے۔ اسی طرح بے مُرَوَّتی کے پیشے مکروہ ہیں، جیسے ضرورت کے وَقْت غَلَّہ روکنا، حرام چیزوں کے کاروبار حرام ہیں، جیسے گانا بجانا، ناچنا، شِکرے بازی، بیٹر بازی وغیرہ۔ جُھوٹی گواہی کے پیشے ایسے ہی شراب کی تِجارت کہ شراب، بیچنا، بکوانا، خریدنا، خریدوانا، وغیرہ۔ (اسلامی زندگی، ص ۱۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تجارت اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مَعْمُول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرتِ مُبارکہ پر نظر ڈالیں تو ہر طرف تقویٰ و پرہیز گاری اور طلبِ رضائے الٰہی کی مدنی بہاریں نظر آتی ہیں۔ چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تجارت تو کرتے تھے، مگر جب انہیں حُقُوقُ اللہ میں سے کوئی حق پیش آجاتا تو تجارت اور خرید و فروخت انہیں ذِکْرُ اللہ سے نہ روکتی، یہاں تک کہ وہ اُسے اَدا کرلیتے۔ [1] صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اسی طرزِ عمل کو بیان کرتے

[1] ...بخاری، کتاب البیوع، باب و اذا راوا تجارۃ...الخ، ۲/۹، تحت الباب: ۱۱

ہوئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پاک کلام قرآنِ کریم میں اِرشاد فرماتا ہے:

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ (پ۱۸، النور: ۳۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد اور نماز برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے۔

حضرت ابنِ مَسعُود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دیکھا کہ بازار والوں نے اَذان سُنتے ہی اَپنا (تِجارتی) سامان چھوڑا اور نماز کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اس پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ اِنہی لوگوں کے حق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آیت "رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ" نازِل فرمائی ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور فرمائیں کہ اِسلام کا اَوَّلین دَور کتنا خُوبصورت اور روشن تھا کہ جب مُسلمان تَقْویٰ و پرہیزگاری کے پیکر ہوا کرتے تھے، وہ حضرات کسبِ حلال کیلئے تجارت تو کرتے تھے مگر بَددِیانتی، جُھوٹ اور فریب وغیرہ سے اپنے آپ کو بچائے رکھتے تھے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے بُزرگانِ دین کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے شرعی اُصُولوں کے مُطابِق تِجارت کریں۔ آیئے! حدیثِ پاک کی روشنی میں اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ اسلام کی نظر میں تجارت کے کیا ضابطے ہیں اور ایک کامیاب تاجر میں کیا کیا اَوصاف ہونے چاہئیں۔ چنانچہ

تاجر کو کیسا ہونا چاہئے؟

حضرت سَیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ دوجہاں کے تاجور، سُلطانِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک سب سے پاکیزہ کمائی، اُن تاجروں کی ہے، جو بات کریں تو

---

[1] ...معجم کبیر، عبد اللہ بن مسعود... الخ، ۹/ ۲۲۲، حدیث: ۹۰۷۹

جھوٹ نہ بولیں، جب ان کے پاس اَمانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کریں، جب وعدہ کریں تو اس کی خلاف ورزی نہ کریں، جب کوئی چیز خریدیں تو اس میں عیب نہ نکالیں، جب کچھ بیچیں تو اس کی بیجا تعریف نہ کریں، جب ان پر کسی کا کچھ آتا ہو تو اس کی اَدائیگی میں سُستی نہ کریں اور جب ان کا کسی اور پر آتا ہو تو اس کی وُصولی کے لئے سختی نہ کریں۔[1]

یاد رکھئے! تجارت ہو یا دیگر مُعاملات، کسی کو دھوکہ دینا یا جُھوٹ بولنا اِنْتہائی سَخْت جُرم اور بہت بڑی خیانت ہے۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان بن اَسِید حَضْرَمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ میں نے مکی مدنی مصطفٰے، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ بڑی خیانت کی بات ہے کہ تُو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ تجھے اس بات میں سچا جان رہا ہو، حالانکہ تُو اس سے جُھوٹ بول رہا ہو۔[2]

اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں "خرید و فروخت کرنے والے جب تک سَودا مکمل نہ کرلیں، انہیں اِخْتیار حاصل ہے، اگر وہ سودا کرتے ہوئے سچ بولیں اور سچ بیان کریں تو ان کے سودے میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر وہ چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو شاید وہ کچھ نفع کما ہی لیں، مگر اپنے سودے کی برکت ختم کر بیٹھیں گے، کیونکہ جُھوٹی قسم سودا تو بِکوا دیتی ہے مگر برکت ختم کر دیتی ہے۔" (الترغیب والترھیب، کتاب البیوع، باب ترغیب التجار فی الصرف، رقم ۴، ج ۲، ص ۳۶۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب مُطلقاً جُھوٹ بولنا بھی گُناہ ہے، تو پھر کسی مُسلمان بھائی کے ساتھ خرید و فروخت کا مُعاملہ کرتے ہوئے جُھوٹ بول کر اسے لُوٹ لینا کس قدر شدید ہو گا۔ صَد

---

1 ...شعب الایمان، باب حفظ اللسان، ۴/۲۲۱، حدیث: ۴۸۵۴

2 ...ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی المعاریض، ۴/۳۸۱ حدیث: ۴۹۷۱

افسوس کہ آج کل کثرت سے جھوٹ بولنے کو کمال اور تَرَقّی کی علامت جبکہ سچ کو بے وقوفی اور تَرَقّی کی راہ میں رُکاوٹ تَصَوُّر کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ کئی لوگ اپنا مال بیچنے کے لئے جُھوٹی قسم اُٹھانے سے بھی گُریز نہیں کرتے، ایسے لوگوں کو اپنے ذِہن میں یہ بات اچھی طرح بٹھا لینی چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو رِزْق نصیب میں لکھا ہے وہی ملے گا۔ نہ تو سچ بولنے سے آپ کے حصّے کے رِزْق میں کوئی کمی آئے گی اور نہ ہی جُھوٹ بول کر آپ اپنے حصّے سے زِیادہ رِزْق حاصل کر سکتے ہیں، البتہ جُھوٹ بولنا بہت بڑی بے بر کتی اور مَعاشی تباہی کا سبب ثابت ہو سکتا ہے۔

جھوٹا شخص چاہے کتنی ہی کامیابیاں سمیٹ لے مگر آخرِ کار جُھوٹ کا وَبال اسے پہنچے گا، بالفرض دُنیا میں نہ سہی مگر آخرت کا خَسارہ تو ضرور ہے اور یقیناً خسارۂ آخرت سے بڑھ کر انسان کے لئے کوئی مُصیبت نہیں۔ کاش! ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ خَیْر خواہی اور بھلائی والا مُعامَلہ کریں اور رِزْق کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر بھروسا کرنے کو اپنا شیوہ بنالیں۔ آہ! آج کل تجارتی مُعاملات میں جگہ جگہ جھوٹ اور دھوکہ دَہی اسی وجہ سے عام ہو چکی ہے کہ لوگوں نے رازِقِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ پر تَوَکُّل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ ایک کامیاب تاجر کو اُسی پاک ذات پر تَوَکُّل کا ذِہن بنانا چاہیے، جس نے زمین پر چلنے والے ہر جاندار کا رِزْق اپنے ذِمّۂ کَرَم پر لے رکھا ہے۔

میں جھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نکالوں
اللہ مرض سے تُو گناہوں کے شِفا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامیاب تاجر کے اوصاف سُننے کے ساتھ ساتھ حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذِکرِ خیر بھی جاری ہے، سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسّم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا **عشرۂ مبشرہ** میں چھٹے صحابی حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو "فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي" فرمانے کا ایمان افروز واقعہ بھی سُنتے ہیں، چنانچہ

سرکار کا "فِدَاکَ اَبِی وَاُمّی" فرمانا:

حضرت عبدُ اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ غزوۂ اَحزاب (۸ شوال یا ذوالقعدۃ الحرام ۵ھ) کے موقع پر میں اور حضرت عمر بن ابی سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عورتوں کی حفاظت پر مامور تھے، اچانک میں نے اپنے والدِ ماجد حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بِن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دو یا تین مرتبہ بنو قُرَیظہ کی طرف آتے جاتے دیکھا۔ واپسی پر میں نے اس کا سبب پُوچھا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا واقعی تم نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بتایا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا تھا کہ بنی قریظہ کی خبریں کون لائے گا؟ پس میں نے یہ خدمت سرانجام دی اور جب واپس بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میرے لئے اپنے والدین کریمین کو جمع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: فِدَاكَ اَبِي وَ اُمِّي۔ یعنی اے زُبیر تم پر میرے ماں باپ قُربان۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، مناقب الزبیر بن العوّام، الحدیث: ۳۷۲۰، ج ۲، ص ۵۳۹)

تم کو تو غُلاموں سے ہے کچھ ایسی محبّت
ہے ترکِ ادب ورنہ کہیں ہم پہ فِدا ہو

(ذوقِ نعت، ص ۱۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تجارت و کاروبار کرنے والے اور ہم سب بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر عملی طور پر مختلف مدنی کاموں میں اپنے آپ کو مصروف رکھیں، تاکہ خود بھی

نیکیوں بھری زندگی گزار سکیں اور دُوسروں تک بھی نیکی کی دعوت پہنچانے کی سعادت حاصل ہوتی رہے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے نہ جانے کتنوں کی زندگیوں میں مدنی اِنقلاب برپا ہوچکا ہے، آیئے! اب ایک کرکٹ کے شوقین کی مدنی بہار سُنتے ہیں کہ وہ کس طرح دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے اور اس وابستگی کے بعد کیا کیا برکتیں حاصل ہوئیں، چنانچہ

دوستوں کی انفرادی کوشش

بابُ المدینہ (کراچی) بلدیہ ٹاؤن کے رہائشی مدنی اسلامی بھائی کے بیان کا لبِ لباب ہے کہ میری زندگی کے شب و روز دنیائے فانی کی لذات کی نظر ہو رہے تھے، کرکٹ کا شوقین تھا، فانی دنیا کی حقیقت مجھ پر کچھ یوں مُنْکَشِف ہوئی، 1996ء کی بات ہے کہ میرے چند دوست جو میرے ہمراہ کھیلتے تھے، انہیں مدنی ماحول مل گیا، فیضانِ دعوت اسلامی سے ان کے اخلاق و کردار میں ایک نمایاں فرق آنے لگا، کھیل کود سے کنارا کشی اختیار کرکے مدنی کاموں میں حصہ لینے لگے، جہاں وہ خود نمازوں کے پابند بن چکے تھے وہیں مجھ پر بھی انفرادی کوشش کرتے، اپنے ہمراہ مسجد لے جاتے، اچھی اچھی باتیں سناتے، ایک دن ان کے ساتھ نماز ادا کرنے مسجد جانا ہوا، نماز ادا کرنے کے بعد انہوں نے مجھے چوک درس میں شرکت کی دعوت پیش کی، چنانچہ میں نے انکار کرنا مُناسِب نہ سمجھا اور شرکت کے لیے آمادہ ہوگیا، مسجد کے باہر بارونق جگہ پر چوک درس کی ترکیب بنائی گئی، ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی نے چوک درس دیا، جسے سن کر بہت اچھا لگا، دوستوں کا نیکی کی دعوت کا جذبہ دیکھ کر میں بہت متأثر ہوا، میں اپنے قلب میں ایک عجب کیفیت محسوس کرنے لگا، چوک درس کی برکت سے دعوتِ اسلامی کی محبت دل میں رچ بس گئی اور میں اسی ماحول کا ہو کر رہ گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر رکنِ کابینہ ہونے کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمت کر رہا ہوں۔

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو
اندھیرا ہی اندھیرا تھا اجالا کر دیا دیکھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے کامیاب تاجر کے چند اَوصاف سُنتے ہیں اور جو اسلامی بھائی تجارت کے شُعبے سے وابستہ ہیں، بالخصوص وہ اِنہیں اپنانے کی نِیَّت بھی کرتے جائیں۔

محنت:

یاد رکھئے! دُنیا میں کوئی بھی کام بغیر محنت نہیں ہوتا، مگر تجارت سخت محنت، چُستی اور ہوشیاری چاہتی ہے، کاہل سُست آدمی کبھی کسی کام میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ مِثل مشہور ہے کہ بغیر محنت تو لقمہ بھی مُنہ میں نہیں جاتا، تاجر خواہ کتنا ہی بڑا آدمی بن جائے، مگر سارے کام نوکروں پر ہی نہ چھوڑدے۔ بعض کام خُود بھی کرے۔

خُوش اَخلاقی:

تاجر کیلئے ایک اَہم وَصف حُسنِ اخلاق کا پیکر ہونا بھی ہے، یُوں تو ہر مسلمان کو خُوش اخلاق ہونا ہی چاہیے، مگر تاجر کو خُصُوصِیّت سے خُوش خلقی ضروری ہے، جبکہ بد اخلاق اور بدمزاج شخص سے لوگ کتراتے ہیں اور ایسوں کے پاس جو گاہک ایک بار جاتا ہے دوبارہ جانا گوارہ نہیں کرتا۔

دِیانتداری:

تاجر کو نیک چلن، دیانتدار ہونا بھی بہت ضروری ہے، بَد چلن، بدمَعاش، حرام کھانے والا تجارت میں کیسے کامیاب ہوسکتا ہے؟

جلد باز یا ناواقف تاجر:

اسی طرح ایک کامیاب تاجر بننے کے لئے ضروری ہے کہ جلد باز یا ناواقف (غیر تجربہ کار) نہ ہو۔ بعض تاجر دُکان / کاروبار شروع کرتے ہی لکھ پتی بننا چاہتے ہیں، اگر دو(2) دن بِکری (سیل) نہ ہو یا کچھ نقصان ہو جائے تو فوراً بددل ہو کر دُکان / کاروبار چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔

بے جا خرچ:

ناواقف تاجر معمولی کاروبار پر بہت خرچ بڑھا لیتے ہیں۔ ان کی چھوٹی سی دُکان اتنا خرچ نہیں اُٹھا سکتی، آخر ناکام ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا ایسا نہیں کرنا چاہیے، نیز فُضول خرچ اور بے جا اِسراف سے بچنا انتہائی ضروری ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کے مُطابق زندگی گزارنا چاہتے اور ایک بہترین اور باشرع مُسلمان بننا چاہتے ہیں، تو دعوتِ اسلامی کے مَدنی ماحول سے ہَر دَم وابستہ ہو جائیں، عاشِقانِ رَسول کے ساتھ مَدنی قافلوں میں سفر کو اپنا مَعمول بنالیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں کا سُکون وچین نصیب ہو گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دینِ مَتین کی تَروِیج واِشاعت کیلئے مُتعدَّد شُعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، اِنہی میں سے ایک شُعبَہ "مجلسِ تاجِران" بھی ہے۔

مجلس تاجران

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو تِجارت کے بڑے واضح اُصول عطا فرمائے ہیں، مگر بد قسمتی سے

علم سے دُوری اور دُنیا کی چکا چوند نے آج کے مسلمان کو ان سنہری اُصولوں پر عمل سے دُور کر دیا ہے۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ کوئی ان تاجروں میں اسلام کی حقیقی رُوح پھونک دے۔ چُنانچہ تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ایک شُعبہ بنام ''مجلس تاجران'' کا قیام عمل میں لایا گیا، جس کا کام شُعبۂ تجارت سے منسلک لوگوں کو تجارت کے مُتَعَلِّق اسلامی تعلیمات سے رُوشناس کرانا، ان میں دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدنی مقصد **''مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ''** کے مُطابق زندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے۔ اس مدنی مقصد کے حُصُول اور بازاروں میں مَدَنی ماحول بنانے کیلئے مسجد یا کسی بھی مُناسِب مَقام پر مَدَنی مرکز کے دیئے گئے طریقِ کار کے مُطابِق مدنی درس یعنی (فیضانِ سُنَّت اور امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دِیگر رسائل سے درس) دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تجارت کے آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح کامیاب تاجر کے لئے تِجارت کے مزید اُصول و آداب سے واقف ہونا بھی بہت ضروری ہے، ان میں سے اکثر آداب ایسے ہیں کہ جن پر عمل کرنا ہر تاجر کے لئے شرعاً لازِم بھی ہے۔ لہٰذا آیئے! مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر **صراطُ الجنان** جلد2 صفحہ 184

سے تجارت کے مزید چند آداب سُنتے ہیں تاکہ تجارت میں کسی قسم کی شرعی غلطی کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور خَیرُ وبرکت سے محرومی کا شکار نہ ہو جائیں۔

(1) تاجر کو چاہئے کہ وہ روزانہ صبح کے وَقْت اچھے اِرادے یعنی نیتیں دل میں تازہ کرے کہ بازار اس لئے جاتا ہوں تاکہ حلال کمائی سے اپنے اہل وعیال کی شِکَم پَرْوَرِی کروں اور وہ مخلوق سے بے نیاز ہو جائیں اور مجھے اتنی فراغت مل جائے کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندگی کرتا رہوں اور راہِ آخرت پر گامزن رہوں۔ نیز یہ بھی نِیَّت کرے کہ میں مخلوق کے ساتھ شَفْقَت، خُلُوص اور اَمانت داری کروں گا، نیکی کا حکم دوں گا، بُرائی سے منع کروں گا اور خِیانت کرنے والے سے باز پُرس کروں گا۔

(2) تجارت کرنے والا جعلی اور اصلی نوٹوں کو پہچاننے کا طریقہ سیکھے اور نہ خُود جعلی نوٹ لے، نہ کسی اور کو دے تاکہ مُسلمانوں کا حق ضائع نہ ہو۔

(3) اگر کوئی جَعْلی نوٹ دے جائے (اور دینے والے کا پتہ نہ چلے) تو وہ کسی اور کو نہیں دینا چاہئے (اور اگر دینے والے کا پتا چل جائے تو (اس سے اپنی اَصْل رقم لے کر) اسے بھی وہ جعلی نوٹ واپس نہیں دینا چاہئے) بلکہ پھاڑ کے پھینک دے تاکہ وہ کسی اور کو دھوکہ نہ دے سکے۔

(4) اپنے مال کی حد سے زِیادہ تعریف نہ کرے، کہ یہ جُھوٹ اور فریب ہے اور اگر خریدار اس مال کی صفات سے پہلے ہی آگاہ ہو تو اس کی جائز اور صحیح تعریف بھی نہ کرے کہ یہ فُضُول ہے۔

(5) اگر اپنے پاس مَوْجُود صحیح مال میں کوئی عیب پیدا ہو گیا تو اسے گاہک سے نہ چُھپائے، ورنہ ظالم اور گناہگار ہو گا۔

(6) وَزْن کرنے اور ناپنے میں دھوکہ نہ کرے بلکہ پُورا تولے اور پُورا ناپے۔

(7) اَصل قیمت کو چُھپا کر کسی آدمی کو قیمت میں دھوکہ نہیں دینا چاہئے۔

(8) بہت زِیادہ نَفْع نہ لے، اگرچہ خریدار کسی مجبوری کی وجہ سے اس زِیادتی پر راضی ہو۔

(9) مُحتاجوں کا مال زِیادہ قیمت سے خریدے، تاکہ انہیں بھی مسرت (خُوشی) نصیب ہو، جیسے بیوہ کا سُوت اور وہ پھل جو فُقراء کے ہاتھ سے واپس آیا ہو، کیونکہ اس طرح کی چشم پوشی صدقہ سے بھی زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

(10) قرض خواہ کے تَقاضے سے پہلے اس کا قرض اَدا کر دے اور اسے اپنے پاس بُلا کر دینے کے بجائے اس کے پاس جا کر دے۔

(11) دنیا کا بازار، اسے آخرت کے بازار سے نہ روکے اور آخرت کا بازار مَساجِد ہیں۔

(12) بازار میں زیادہ دیر رہنے کی کوشش نہ کرے۔

(کیمیائے سعادت، رکن دوم در معاملات، اصل سوم آداب کسب، ۱/۳۲۶-۳۴۰، ملتقطاً)

مجھے مال و دولت کی آفت نے گھیرا
بچا یااِلٰہی بچا یااِلٰہی
نہ دے جاہ و حشمت نہ دولت کی کثرت
گدائے مدینہ بنا یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیسہ ہو، چاہے جیسا ہو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ یہ مدنی پھول دَرْ حقیقت رِزْق میں برکت اور مُلک و قوم کی ترقّی کے عظیم نسخے ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان اور اَسلاف و بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الۡمُبِیۡن نے عَمَلی زندگی کے ہر میدان میں ان خُوبیوں کو اپنے کردار کا حصّہ بنا رکھا تھا۔ ان مُبارک ہستیوں کی نظر میں مَعاشی خُوشحالی کا مفہوم ہرگز یہ نہ تھا کہ مُلک و قوم کو خواہ کتنا ہی خَسارہ ہو جائے، مُسلمان بھائی کتنا ہی مالی بدحالی کا شکار ہو جائے، مگر میرے مالی حالات بہتر ہونے چاہئیں، میری ذاتی ملکیت و دولت میں اِضافہ ہونا چاہیے۔ جائز و ناجائز کسی بھی طریقے سے دوسرے مُسلمانوں کو کنگال کر کے ان کے مال کو اپنی جائداد کا سَنگِ بُنیاد قرار دینا، ان کے دل نے کبھی گوارا نہ کیا، کیونکہ وہ نُفُوسِ قُدسیہ آج کے تاجروں کی طرح **"پیسہ ہو، چاہے جیسا ہو"** کے قائل نہ تھے، بلکہ وہ تو اپنے مُسلمان بھائیوں کے حقیقی خیر خواہ ہوا کرتے تھے اور ان کے نُقصان کو اپنا نُقصان سمجھا کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی تجارت کرتے وَقْت اَسلاف کے طرزِ عمل اور پیارے آقا، مدینے والے مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اپنے اندر تمام مسلمانوں کی خَیر خواہی کا جذبہ بیدار کرنا چاہیے۔

میرا دل پاک ہو سرکار دُنیا کی مَحَبَّت سے
مجھے ہو جائے نفرت کاش آقا مال و دولت سے

(وسائل بخشش، ص۴۰۱)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تجارت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا مَطبوعہ 68 صفحات پر مُشتمل رسالہ بنام **"اَسلاف کا اندازِ**

تجارت" کا مُطالَعہ فرمایئے،اِس رِسالے کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے مفت میں پڑھا جاسکتا ہے ، ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جا سکتا ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے 100 فیصدی اسلامی چینل، **مدنی چینل** پر **"احکامِ تجارت"** کا سلسلہ نشر ہوتا ہے، تجارت کے شرعی اَحکام سیکھنے کے لیے یہ ایک بہترین سلسلہ ہے،اِسے دیکھنا بھی اسلامی تجارتی اُصول سکھائے گا۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "چوک درس":

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت ،امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں ایک مَدَنی مَقْصَد عطافرمایاہے کہ "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کرنی ہے "اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ، لِہٰذا اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن جائیے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **چوک درس** دینا بھی ہے، چوک درس کی برکت سے نہ صرف نیکی کی دعوت دینے کاثواب ملتاہے، بلکہ علمِ دین حاصل کرنے کا موقع بھی ملتاہے اور علمِ دِین حاصل کرنے کی بہت ہی برکتیں ہیں، حدیثِ پاک میں علم حاصل کرنے اوراس کے پھیلانے والے کو سخی کہا گیاہے، چنانچہ

حضرتِ سیدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، "کیا میں تمہیں سب سے زیادہ جُودوکرم والے کے بارے میں خبر نہ دوں ؟" (پھر فرمایا): "اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سب سے زیادہ جُودوکرم والاہے اور میں

اَولادِ آدم میں سب سے زیادہ سخی ہوں اور میرے بعد سب سے زیادہ سخی وہ شخص ہے، جو علم حاصل کرے، پھر اپنے علم کو پھیلائے، اسے قیامت کے دن ایک اُمّت کے طور پر اُٹھایا جائے گا اور دوسرا وہ شخص ہے، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے حصول کے لئے اپنے آپ کو وقف کردے، یہاں تک کہ اسے شہید کردیا جائے۔" (ابویعلی، مسند انس بن مالک، رقم ۲۷۸۲، ج ۳، ص ۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چند مزید فضائل سُنتے ہیں:

- سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کا کوئی نہ کوئی حواری (مخلص دوست) ہوتا ہے اور زُبیر میرے حواری اور میری پھوپھی کے بیٹے ہیں۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزبیر بن العوام، ج ۱۸، ص ۳۷۰)
- سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے زُبیر! یہ جبریل ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں قیامت کے دن تمہارے ساتھ رہوں گا یہاں تک کہ جہنّم کی چنگاریوں کو تمہارے قریب نہ آنے دوں گا۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزبیر بن العوام، ج ۱۸، ص ۳۹۴، مفہوماً)
- اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "طلحہ اور زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جنّت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔" (تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزبیر بن العوام، ج ۱۸، ص ۳۹۱)
- حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرت زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اسلام کے سُتُونوں میں سے ایک ستون ہیں۔ (الریاض النضرۃ، الباب السادس الفصل الثامن فی ذکر شھادۃ عمر، ج ۲، ص ۲۸۲)

❖ اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا ارشاد فرماتی ہیں حضرتِ زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے مُتَعَلِّق قرآنِ پاک میں ہے: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے باوجود زخمی ہونے کے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر لبیک کہا۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزبیر بن العوام، ج۱۸، ص۳۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے ایک **کامیاب تاجر** حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذِکرِ خیر سُنا، آج ہم نے سُنا کہ **کامیاب تاجر** وہ ہے جو اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ تجارت کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو حلال اور جائز طریقوں سے تجارت کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو تجارت کے شرعی اسلامی اُصول سیکھے اور اُن پر عمل کرے۔ **کامیاب تاجر** وہ ہے جو اپنے چھوٹے بچّوں، بوڑھے والدین کے لیے تجارت کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو جھوٹا نہیں بلکہ سچا ہو، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو اَمانت دار ہو، خائن نہ ہو، **کامیاب تاجر** وہ ہے جس کی تجارت اُسے نماز، روزے، حج وزکوٰۃ وغیرہ کی اَدائیگی سے نہ روکے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو جائز تجارت، جائز طریقے سے اِختیار کرے، کامیاب تاجر وہ ہے جو وعدہ وفا کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو چیز خریدتے وقت اُس میں خوامخواہ عیب نہ نکالے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو بیچتے وقت مال کی بے جا تعریف نہ کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو ادائیگی میں سُستی نہ کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو چُست ہو، سُست نہ ہو، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو خوش اَخلاق ہو، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو جلد باز نہ ہو، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو مال بیچتے وقت اپنے مال کے عیب خود ظاہر

کر دے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو ناپ تول میں کمی نہ کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو جعلی نوٹ لے نہ جعلی نوٹ دے، اگر کوئی اُس کو دے جائے تو جعلی نوٹ کو پھاڑ کر پھینک دے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو غریبوں کا مال زیادہ قیمت میں لے اور غریبوں کو سستے داموں بیچے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو قرض خواہ کے تقاضے سے پہلے اُس کا قرض اَدا کر دے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو قرضے بُلا کر نہیں بلکہ جا کر دے، **کامیاب تاجر** وہ ہے کہ جسے دنیا کا بازار آخرت کے بازار (یعنی مسجدوں) سے نہ روکے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو مال کا بندہ نہ ہو بلکہ رَبِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ کا فرمانبردار بندہ اور محبوبِ رَبِّ ذُوالجلال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سچا غلام ہو۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی رِضا والی زندگی اور اپنی رِضا والی موت عطا فرمائے، ہم سے سدا کے لیے راضی ہو جائے، ہم دُنیا و آخرت میں کامیاب ہو جائیں۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ص۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

قرآن پاک کے آداب کے حوالے سے مُتَفَرِّق مَدَنی پھول:

{۱} قراٰنِ مجید کو جُزدان و غِلاف میں رکھنا ادب ہے۔ صَحابہ و تابِعین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے زمانے سے اس پر مسلمانوں کا عمل ہے۔ (بہارِ شریعت ج۳ص۴۹۶) {۲} قراٰنِ مجید کے آداب میں یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے، نہ پاؤں پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قراٰن مجید نیچے ہو۔ (اَیضاً) {۳} بے خیالی میں قراٰنِ کریم اگر ہاتھ سے چُھوٹ کر یا طاق وغیرہ پر سے زمین پر تشریف لے آیا (یعنی گر پڑا) تو نہ گناہ ہے نہ کوئی کفّارہ {۴} گستاخی کی نیّت سے کسی نے معاذاللہ عَزَّوَجَلَّ قراٰنِ پاک زمین پر دے مارا یا بہ نیّتِ توہین اِس پر پاؤں رکھ دیا تو کافِر ہو گیا {۵} اگر قراٰنِ مجید ہاتھ میں اٹھا کر یا اس پر ہاتھ رکھ کر حَلْف یا قَسَم کا لفظ بول کر کوئی بات کی تو یہ بَہُت "سخت قسم" ہوئی اور اگر حَلْف یا قَسَم کا لفظ نہ بولا تو صِرف قراٰنِ کریم ہاتھ میں اُٹھا کر یا اُس پر ہاتھ رکھ کر بات کرنا نہ قسم ہے نہ اس کا کوئی کفّارہ۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ۱۳/ ۵۷۴۔۵۷۵ مُلَخَّصًا) {۶} اگر مسجد میں بَہُت سارے قراٰنِ پاک جمع ہو گئے اور سب استِعمال میں نہیں آرہے، رکھے رکھے بوسیدہ ہو رہے ہیں تب بھی انہیں ھَدِیَّۃً دے کر (یعنی بیچ کر) ان کی قیمت مسجِد میں صَرف نہیں کر سکتے۔ البتّہ ایسی صورت میں وہ قراٰنِ پاک دیگر مساجِد و مدارِس میں رکھنے کیلئے تقسیم کئے جا سکتے ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ۱۶/ ۱۶۴ مُلَخَّصًا) {۷} قراٰن مجید پُرانا بوسیدہ ہو گیا اس قابِل نہ رہا کہ اس میں تِلاوت کی جائے اور یہ اَندیشہ ہے کہ اِس کے اَوراق مُنْتَشِر ہو کر ضائع ہوں گے تو کسی پاک کپڑے میں لَپیٹ کر احتِیاط کی جگہ دُفن کر دیا جائے اور دُفن کرنے میں اس کیلئے لَحَد بنائی جائے (یعنی گڑھا کھود کر جانبِ قِبلہ کی دیوار کو اِتنا کھودیں کہ سارے مُقدّس اَوراق سما جائیں) تاکہ اس پر مِٹّی نہ پڑے یا (گڑھے میں رکھ کر) اُس پر تختہ لگا کر چھت بنا کر مِٹّی ڈالیں کہ اس پر مِٹّی نہ

پڑے، {۸} مُصحَف شریف بوسیدہ ہو جائے تو اُس کو جَلایا نہ جائے۔

(بہارِ شریعت ۳/۴۹۵ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)۔

میں ادب قراٰن کا ہر حال میں کرتا رہوں
ہر گھڑی اے میرے مولیٰ تجھ سے میں ڈرتا رہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کتب(۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ16 اور(۲) 120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اورآداب" ھدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف　(ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَحَمِدَ الرَّبَّ وَ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) وَیَسْتَغْفِرُ رَبَّہٗ فَقَدْ طَلَبَ الْخَیْرَ مَکَانَہٗ یعنی جس نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی، رَبّ تعالیٰ کی حمد بیان کی، نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُود شریف پڑھا اور اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کی تو اُس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کر لیا۔ (1)

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھنا، گناہوں کو اس سے زِیادہ مِٹا دیتا ہے، جتنا پانی آگ کو مِٹاتا ہے اور دو جہاں کے تاجور، سُلطانِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلام بھیجنا، غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل ہے اور حضور نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت

1 . . . شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی استحباب . . . الخ، ۲/۳۷۳، حدیث: ۲۰۸۴

کرنا، غلاموں کو آزاد کرنے سے بھی زِیادہ افضل ہے۔(کنز العمال، کتاب الاذکار، باب فی الصلوۃ علیہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، الجزء الثانی الحدیث 3979، ج1، ص117)

دُکھوں نے جو تم کو گھیرا ہے تو دُرود پڑھو

جو حاضری کی تمنّا ہے تو دُرود پڑھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاوٴ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صِدّیق کے لیے ہے خُدا اور رَسول بَس!

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 719 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب "فیضانِ صِدّیقِ اکبر" کے صَفْحہ 269 پر ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اِرْشاد فرمایا: اپنا مال راہِ خدا میں صَدَقہ کرو۔ اِس فرمانِ عالیشان کی تعمیل میں صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حَسْبِ تَوْفِیق، اپنا مال راہِ خُدا میں تَصَدُّق (یعنی صَدَقہ) کیا۔ حضرت سَیِّدُنا عُثمان

---

1 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

ذُوالنُّوْرَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دس ہزار (10،000) مجاہدین کا ساز وسامان تَصَدُّق (یعنی صَدَقہ) کیا اور دس ہزار (10،000) دینار خرچ کیے، اِس کے علاوہ نوسو (900) اُونٹ اور سو (100) گھوڑے مع سازوسامان فرمانِ رسول پر لَبَّیْک کہتے ہوئے پیش کر دیئے۔[1] حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میرے پاس بھی مال تھا، میں نے سوچا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہر دفعہ اِن مُعاملات میں مجھ سے سَبْقَت (یعنی بَرتَری) لے جاتے ہیں، اِس بار زِیادہ سے زِیادہ مال صَدَقہ کرکے اِن سے سَبْقَت (یعنی بَرتَری) لے جاؤں گا چُنانچہ وہ گھر گئے اور گھر کا سارا مال اِکٹّھا کیا اُس کے دو (2) حِصّے کیے، ایک گھر والوں کے لیے چھوڑا اور دوسرا حِصَّہ لے کر بارگاہِ رِسالت میں پیش کر دیا۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسَار (اِس۔تِف۔سَار) فرمایا: اے عُمَر! گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کے آئے ہو؟ عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آدھا مال گھر والوں کے لیے چھوڑ آیا ہوں۔ اِتنے میں عاشقِ اکبر اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنا مال لے کر بارگاہ رسالت میں اس طرح حاضر ہوئے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک بالکل سادہ سی قَبا (یعنی ایک قسم کا آگے سے کُھلا ہوا کوٹ یا اَچکن) پہنی ہوئی ہے جس پر بَبُول (یعنی ایک خاردار درخت) کے کانٹوں کے بٹن لگائے ہوئے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ کر بہت خُوش ہوئے اور اِسْتِفْسَار (اِس۔تِف۔سَار) فرمایا: اے ابو بکر! گھر والوں کیلئے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟

بس! مَحْبُوب کا یہ پُوچھنا تھا کہ گویا عاشقِ صادِق کا دل عشق و مَحَبَّت کی مہک سے جُھوم اُٹھا، فوراً ہی سمجھ گئے کہ بات کچھ اور ہے کیونکہ مَحْبُوب تو جانتے ہیں کہ میرے عاشقِ صادِق نے تو اِس وَقْت بھی اپنی جان، مال، آل، اَولاد سب کچھ قُربان کر دیا تھا، جب مَکَّۂ مُکَرَّمَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں حمایت

1 ۔۔۔سیرت حلبیة، باب ذکر مغزیه، غزوة تبوک، ۱۸۴/۳

کرنے والے نہ ہونے کے برابر تھے بلکہ اکثر لوگ جانی دُشمن بن گئے تھے اور مَحْبُوب کے کلام کو کیوں نہ سمجھتے کہ یہ تو وہ عاشق تھے جو ہر وقت اِس موقع کی تلاش میں رہتے تھے کہ بس مَحْبُوب کچھ مانگیں تو سہی! سب کچھ قدموں میں لاکر قُربان کر دیں (اور یُوں عرض کریں کہ):

کیا پیش کریں جاناں کیا چیز ہماری ہے	یہ دل بھی تمہارا ہے یہ جاں بھی تمہاری ہے

یہ تو وہ عاشقِ صادِق تھے، جنہوں نے کبھی اپنے مال کو اپنا سمجھا ہی نہیں، بلکہ جو کچھ اُن کے پاس ہوتا اُسے مَحْبُوب کی عطا سمجھتے، فوراً سمجھ گئے کہ مَحْبُوب کی چاہت کچھ اور ہے غالباً مَحْبُوب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اے میرے عاشق! میں تو تیرے عشق کو جانتا ہوں، آج دُنیا کو بتا دے کہ عشق کسے کہتے ہیں، بس آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مَحَبَّت بھرے لہجے میں یُوں عَرض کی: **اَبْقَیْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ** یعنی میں اپنے گھر کا سارا مال لے کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضِر ہو گیا ہوں، گھر والوں کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کافی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ مَنْظَر دیکھ کر حَیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ میں کبھی بھی اَمِیْرُالمُوْمِنِین حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔[1]

صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے دیکھا کہ اتنے میں خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے قاصدِ خُصُوصی حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام ویسا ہی لباس زیبِ تَن کیے بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوئے جو عاشقِ اکبر حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے زیبِ تَن فرمایا ہوا تھا۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِسْتِفْسَار (اِس۔تِف۔سَار) فرمایا: اے جبریل! یہ کیا پہنا ہوا ہے؟ اُنہوں نے عَرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللّٰہ، باب فی مناقب ابی بکر و عمر، حدیث: ۳۶۹۵، ۵/ ۳۸۰ ماخوذاً

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آج تمام فِرِشتوں کو بھی حکم فرمایا ہے کہ آج ویسا ہی لباس پہنیں جیسا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عاشقِ صادِق نے پہنا ہوا ہے اور ساتھ ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں سلام اِرشاد فرماتا ہے اور اِسْتِفْسار (اِس۔تِف۔سار) فرماتا ہے کہ یہ اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے اِس حال میں راضی ہیں یا ناراض؟ یہ پیغامِ محبَّت سُنتے ہی حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَجد میں آگئے اور اُن پر رِقّت طاری ہوگئی، عَرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں بھلا اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے کیسے ناخُوش ہو سکتا ہوں۔ پھر تین (3) بار فرمایا: میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے راضی ہوں، میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے راضی ہوں، میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے راضی ہوں۔[1]

پروانے کو چراغ تو بُلبُل کو پُھول بَس ۔۔۔ صِدّیق کے لیے ہے خُدا اور رَسول بَس

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عاشقِ صادق جیسا لباس پہنو!

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! پیکرِ عشق ووفا، یارِ غار و یارِ مزارِ مصطفٰے، حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سینۂ بے کینہ، واقعی عشقِ مُصطفٰے کا گنجینہ تھا، رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کی بجا آوری کرنے میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، ہمیشہ دیگر صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر بَرتَری لے جاتے تھے۔ یقیناً محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا و خُوشنودی کا حُصول اُن کا سرمایۂ زندگی تھا، لہٰذا اگر مگر کا سہارا لئے بغیر، اپنا سارا مال و مَتاع پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں میں لاکر رکھ دیا، اللہ تبارک و تعالیٰ کو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ اَدا اِس قَدَر پسند آئی کہ اپنے معصوم فِرِشتوں کو حکم

---

1 ۔۔۔ تاریخ الخلفاء، ابو بکر صدیق، فصل فی انفاقہ مالہ ۔۔۔ الخ، ص ۳۰ ملخصاً

اِرشاد فرمادیا کہ تم بھی میرے مَحْبُوب کے اِس عاشقِ صادق جیسا لباس پہنو۔

طبیبِ ہر مریضِ لادوا صدّیقِ اکبر ہیں
غریبوں بے کسوں کا آسرا صدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش، 565)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "فیضانِ صِدّیقِ اکبر" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقِ ماہِ رسالت، پیکرِ صدق وشُجاعت، حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ مُصْطَفٰے سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 719 صفحات پر مشتمل کتاب **"فیضانِ صِدّیقِ اکبر"** کا مُطالَعہ کرنا اِنتہائی مُفید ہے۔ اس کتاب میں حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت کے مختلف حَسین پہلو، مثلاً آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بچپن، جوانی، قبولِ اسلام سے قبل اور بعد کے حالات، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اَوصاف، ہجرت وغزوات، جاں نثاری اور وَفاشعاری کے ایمان افروز واقعات، خلیفہ بنتے وقت کے مَراحل اور بعدِ خلافت رُونما ہونے والے سانحات کو اِنتہائی دِلکش انداز میں تحریر کیا گیا ہے، لٰہذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالَعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی عُشّاقانِ مُصْطَفٰے کا ذِکْرِ خَیْر کیا جاتا ہے، تو عُموماً سب سے پہلے عاشقِ اکبر، سَیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی کی شخصیَّت کا تصوُّر ہمارے دل و دماغ میں قائم ہوتا ہے۔ آیئے! حُصُولِ برکت اور نُزولِ رحمت کیلئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مختصر تعارُف بھی سُنتے ہیں:

سَیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مُخْتَصَر تعارُف

خَلِیفۂ اوّل، جانَشِینِ محبوبِ رَبِّ قدیر، امیرُ المُؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نامِ نامی اسمِ گرامی عبدُ اللہ (ہے)۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنْیَت ابو بکر اور صِدّیق و عتیق آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اَلقاب ہیں۔ صِدّیق کا معنٰی ہے ''بہُت زیادہ سچ بولنے والا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ زمانۂ جاہلیت ہی میں اِس لقب سے مُلَقَّب (یعنی سرفراز) ہوگئے تھے، کیونکہ ہمیشہ ہی سچ بولتے تھے اور عتیق کا معنٰی ہے ''آزاد''۔ سرکارِ عالی مَرتَبت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا: اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ یعنی (اے ابو بکر!) تُو نارِ دوزخ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا آزاد کردہ ہے۔ اِس لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ لَقَب ہوا۔[1] آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قریشی ہیں اور ساتویں پُشت میں شجرۂ نسب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاندانی شَجَرے سے مل جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عامُ الفِیل کے تقریباً اڑھائی برس بعد مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں پیدا ہوئے۔ امیرُ المُؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ صحابی ہیں، جنہوں نے سب سے پہلے تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت کی تصدیق کی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِس قدر جامِعُ الکمالات

---

1 ۔۔۔(تاریخُ الخُلَفاء، ص ۲۳-۲۲ ملتقطاً بتقدم وتاخر)

اور مَجمَعُ الفَضائِل ہیں کہ اَنبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بعد اگلے اور پچھلے تمام انسانوں میں سب سے اَفضل واَعلیٰ ہیں۔ آزاد مردوں میں سب سے پہلے اِسلام قبول کیا اور صُلح وجنگ کے تمام فیصلوں میں محبوبِ ربِّ قدیر، صاحبِ خَیرِ کثیر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وزیر و مُشیر بن کر، زندگی کے ہر موڑ پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دے کر جاں نثاری ووفاداری کا حق اَدا کیا۔ 2 سال 3 ماہ مَسنَدِ خِلافت پر رونق اَفروز رہ کر 22 جمادی الاُخریٰ ۱۳ھ پیر شریف کا دن گُزار کر وفات پائی۔ امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے نَمازِ جنازہ پڑھائی اور روضَۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا میں حُضُورِ اَقدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلوئے مُقدَّس میں دَفن ہوئے۔ [1]

جو یارِ غارِ محبوبِ خدا صدّیقِ اکبر ہیں
وُہی یارِ مزارِ مصطفٰے صدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش، 565)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن میں صدیقِ اکبر کی شان!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے پاکیزہ اَوصاف اس قدر ہیں کہ یہ مختصر وَقت ان خَصائص کو بیان کرنے کیلئے ناکافی ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ خوفِ خدا و عشقِ مُصطفٰے، حُقوقُ اللہ و حُقوقُ العباد کی بجا آوری میں بے مثال تھے، صِلَہ رِحمی و حُسنِ اخلاق، دُشمنانِ دِین کی سرکوبی، دِینِ اسلام کی سربُلندی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی زندگی کا مَقصدِ اَصلی تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے اپنے کردار

1...الریاض النضرہ ۱/ ۲۶۱، تارِیخُ الْخُلَفاء، ص۲۷-۶۲ مفہوماً، عاشقِ اکبر ص۳ بتغیر

سے رہتی دُنیا تک کے مُسلمانوں کو یہ بتا دیا کہ ایک اُمَّتی کا اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسا تَعلُّق وعشق ہونا چاہیے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی خواہشات، مال و اَسباب، اَولاد و اَقارِب حتّٰی کہ اپنی جان سے بھی بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبَّت کی اور اس مَحبَّت کو ہمیشہ اپنے دل میں بسائے رکھا، نتیجۃً آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عمل سے خُوش ہو کر رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کئی مواقع پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تعریف وتوصیف فرمائی، حتّٰی کہ قرآنِ کریم میں بھی جا بجا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان وشوکت میں مختلف آیاتِ مُقدَّسہ نازل ہوئی ہیں، چُنانچہ

پارہ 30 سُوْرَۃُ الَّیْل کی آیت نمبر 19 تا 21 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور کسی کا اُس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے، صرف اپنے رَبّ کی رضا چاہتا جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہو گا۔

صَدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفْتی سَیِّد محمد نعیمُ الدین مُرادآبادی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سَیِّدُنا اَبُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بہت زِیادہ قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفّار کو حیرت ہوئی اور اُنہوں نے کہا: حضرت اَبُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایسا کیوں کیا؟ شاید حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ان پر کوئی احسان ہو گا، جو اُنہوں نے اتنی زِیادہ قیمت دے کر خرید ا اور آزاد کیا، اس پر یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہوئی اور ظاہر فرما دیا گیا کہ حضرت اَبُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ فعل، محض اللہ تعالیٰ کی رِضا کے لئے ہے، کسی کے اِحسان کا بدلہ نہیں اور نہ ان پر حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وغیرہ کا کوئی احسان ہے۔ حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بہت سے غُلاموں کو ان کے اسلام لانے کے سبب خرید کر آزاد کیا۔[1]

سبھی اَصحاب سے بڑھ کر مقرّب ذات ہے ان کی
رفیقِ سرورِ اَرض و سما صدیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش،566)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یُوں تو تمام ہی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کامل درجے کا عشق تھا، مگر عاشقِ اکبر، سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشق کا اَنداز ہی نرالا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو عشقِ رسول کی وہ مَنازِل طے کرچکے تھے کہ عشق و مَحَبَّت اوراطاعتِ مُصْطَفٰے، گویا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اوڑھنا بچھونا بن گیا تھا۔ کئی احادیثِ مُبارکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان اورآپ کے فضائل ومناقب سے مالامال ہیں۔ آیئے! ان میں سے چند سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

جان ومال کے مالک!

نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا: **مَا نَفَعَنِیْ مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ** یعنی مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا، جتنا ابُو بکر صِدّیق (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے مال نے فائدہ پہنچایا۔ **فَبَکٰی اَبُوْ بَکْرٍ وَقَالَ ھَلْ اَنَا وَمَالِیْ اِلَّا لَکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ** (یہ سُن کر) حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ رونے لگے اور عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ ہی تومیری جان اور میرے مال کے مالک ہیں۔[2]

ایک اورموقع پر سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابُو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی

1…خزائن العرفان، ص۱۰۸ا بتغیر قلیل

2…ابن ماجة، کتاب السنة، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، فضل ابی بکر…الخ، ۱/۷۲، حدیث: ۹۴

عشق و مَحبَّت سے لبریز قُربانیوں کا تذکرہ کچھ اس طرح فرمایا: **مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَقَدْ کَافَیْنَاہُ مَا خَلَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِیْہِ اللّٰہُ بِھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ** یعنی ہمارے اُوپر جن لوگوں کا بھی کوئی احسان تھا، ہم نے اُن سب کا بدلہ چُکا دیا، مگر ابُو بکر کے اِحسانات کا بدلہ تو اللہ تعالیٰ ہی روزِ قیامت اُنہیں عطا فرمائے گا۔[1]

کونین میں آقا کے سنگ

حضرت ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ نبیِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: **اَنْتَ صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ وَصَاحِبِیْ فِی الْغَارِ** یعنی تم حوضِ کوثر پر اور غارِ ثور میں میرے ساتھی ہو۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کس قدر خُصُوصی فضل و کرم تھا کہ نہ صرف سفر وحضر بلکہ ہر جگہ اُنہیں، نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رفاقت نصیب رہی، یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر بھی انہیں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رفاقت کا مُژدۂ جانفزا سُنا دیا گیا۔

جو یارِ غارِ محبوبِ خدا صِدّیق اکبر ہیں ۔۔۔ وُہی یارِ مزارِ مُصْطَفٰے صِدّیق اکبر ہیں
عُمر سے بھی وہ اَفضل ہیں وہ عُثمان سے بھی اَعلیٰ ہیں ۔۔۔ یقیناً پیشوائے مُرتضٰی صِدّیق اکبر ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَحبَّت کی علامات

1…ترمذی، کتاب المناقب، باب (م:تابع:۱۵، ت:۳۴)، ۳۷۴/۵، حدیث: ۳۶۸۱

2…ترمذی، کتاب المناقب، (م:تابع ۱۶، ت:۳۹)، ۳۷۸/۵، حدیث: ۳۶۹۰

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَحبَّت کی کچھ علامات ہوتی ہیں، جنہیں ایک عاشقِ صادق کے عشق و مَحبَّت کی دلیل سمجھا جاتا ہے، نیز ان علامات کو دیکھ کر دوسروں کو یقین ہو جاتا ہے کہ واقعی یہ شخص فُلاں سے بے حد مَحبَّت کرتا ہے، مثلاً مَحبَّت کرنے والا ہر مُعاملے میں اپنے محبوب کی اِطاعت کرتا ہے، ہر وَقْت اس کے ذِکْر سے اپنی زبان کو تَر رکھتا ہے، اس کی پسند کو اَپناتا اور اس کی ناپسندیدہ چیزوں سے دُور رہتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ پھر جب یہی مَحبَّت اپنی اِنتہا کو پہنچ جاتی ہے تو عشق کا رُوپ دھار لیتی ہے۔ پھر جس طرح مَحبَّت کی مختلف علامتیں ہیں، اسی طرح عشق کی بھی کچھ علامات ہوتی ہیں۔ ہمارے بُزرگوں نے اپنی اپنی کتابوں میں جابجا عاشقوں کی مختلف علامتوں کو بیان فرمایا ہے۔ چُنانچہ

محبتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی علامات:

امام قسطلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ محبتِ رسول کی علامات بیان کرتے ہیں، ان کو مختصراً آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں، جو انہیں اپنا لے گا، وہ عاشقِ رسول ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

(۱)اِقتدا: عشقِ رسول کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِقتدا اور پیروی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت کو اپنانا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راستے پر چلنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت سے رہنمائی لینا اور آپ کی شریعت کی حُدود پر قائم رہنا۔

(المواہب اللدنیہ، ۲/ ۴۹۱)

(۲)شریعت پر راضی رہنا: حضور نبیِ اکرم، شہنشاہِ اُمم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبَّت کی علامات میں سے یہ بات بھی ہے کہ اس عشق و مَحبَّت کا دعویٰ کرنے والا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت پر راضی ہو حتّٰی کہ اپنے نفس میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فیصلے سے کوئی تنگی محسوس نہ کرے۔

(المواہب اللدنیہ، ۲/ ۴۹۳)

(۳) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دین کی مدد کرنا: حضور نبیِ اکرم، سراپا جُود و کرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامات میں سے یہ بات بھی ہے کہ "اپنے قول و فعل سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دین کی مدد کرے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت کا دِفاع کرے اور سخاوت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیبہ کو اپنائے، بُردباری، صبر، تواضُع وغیرہ میں آپ کی مبارک سیرت کی پیروی کی جائے۔

(المواہب اللدنیہ، ۲/ ۴۹۴)

(۴) مصائب پر صبر کرنا: نبیِ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامات میں سے یہ بات بھی ہے کہ "مَصائب پر صبر کرے، کیونکہ اس مَحَبَّت سے مُحِبّ کو ایسی لذّت حاصل ہوتی ہے کہ وہ مَصائب کو بھول جاتا ہے۔ (المواہب اللدنیہ، ۲/ ۴۹۵)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کیا خُوب کہا:

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو میں تم پہ فِدا تم پہ کروڑوں دُرُود

(۵) محبوب کا ذکر بکثرت کرے: محبوبِ ربِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامات میں سے یہ بات بھی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر بکثرت کرے کیونکہ جو جس سے مَحَبَّت کرتا ہے، اس کا ذِکر زیادہ کرتا ہے، بعض نے کہا: مَحَبَّت، محبوب کو ہمیشہ یاد رکھنے کا نام ہے، ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ "جس قدر سانس ہیں، ان کے مطابق محبوب کا ذِکر کیا جائے۔ (المواہب اللدنیہ، ۲/ ۴۹۵، ملتقطاً)

ایک صاحب فرماتے ہیں کہ ”محب کے لیے 3 علامات ہیں: (1) اس کا کلام محبوب کا ذکر ہو (2) خاموشی محبوب کی فکر ہو (3) اور عمل اس کی فرمانبرداری ہو۔

امام محاسبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ”محبّت کرنے والوں کی علامت، محبوب کا کثرت سے ذکر کرنا ہے کہ نہ وہ اُسے ترک کرے اور نہ اکتاہٹ وتھکاوٹ محسوس کرے۔ (المواھب اللدنیہ، ۲/ ۴۹۵)

جو نہ بھُولا ہم غریبوں کو رضؔا
یاد اُس کی اپنی عادت کیجئے

(حدائقِ بخشش)

جو شخص ان صفات سے متّصِف ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کی مَحَبَّت کامل ہو جاتی ہے اور جو ان میں سے بعض کی مُخالفت کرے، اس کی مَحَبَّت ناقص ہے لیکن وہ مَحَبَّت سے خارِج نہیں ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں بھی ہے کہ ایک شخص جس کو شراب پینے کی سزا دی گئی، تو بعض نے اُس پر لعنت کی اور کہا یہ بار بار سزا کے لیے لایا جاتا ہے تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب یہ باتیں سُنیں تو فرمایا: اس پر لعنت نہ بھیجو کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کرتا ہے، یعنی باوُجُود گناہ صادِر ہونے کے دوعالم کے داتا، میٹھے میٹھے مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بتایا کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے مَحَبَّت کرتا ہے۔

(المواھب اللدنیہ، ۲/ ۵۰۱)

دنیا کی لذّتوں سے مِری جان چھُوٹ جائے
مجھ کو بنادے یا خدا تُو عاشقِ رسول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تینوں آرزوئیں بر آئیں

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ تینوں خواہشیں، حُبِّ رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے پُوری فرما دیں۔(1) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سَفَر وحَضَر میں رفاقتِ حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نصیب رہی، یہاں تک کہ غارِ ثور کی تنہائی میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سِوا کوئی اور زِیارت سے مُشَرَّف ہونے والا نہ تھا(2) اِسی طرح مالی قُربانی کی سعادت اِس کثرت سے نصیب ہوئی کہ اپنا سارا مال وسامان سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر قربان کر دیا اور (3) مزارِ پُر اَنوار میں بھی اپنی دائمی رفاقت و قُربت عنایت فرمائی۔[1]

ہلاکت خیز طُغیانی ہو یا ہوں موجیں طوفانی
نہ ڈُوبے اپنا بیڑا ناخدا صِدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش، 567)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مُبارکہ محبّتِ رسول کی حقیقی آئینہ دار تھی، جبکہ اُن کا کردار بھی عشقِ رسول کا بہترین مِعیار تھا، آیئے حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ مُصْطَفٰے پر مبنی چند ایمان اَفروز واقعات سُنتے ہیں تاکہ ہمارے سینوں

---

1 ... عاشقِ اکبر، ص ۱۴ بتغیر قلیل

میں بھی حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مزید محبّت پیدا ہو۔ چُنانچہ

یہ اک جان کیا ہے ...:

آغازِ اسلام میں جب صحابۂ کرام کی تعداد اڑتیس (38) ہو گئی تو حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِعلان واظہارِ اسلام کے لئے اِجازت طلب کی اور اِصرار فرماتے رہے، یہاں تک کہ حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اظہارِ اسلام کی اِجازت مرحمت فرمادی۔ چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں کو خُطبۂ اسلام دینے کے لئے کھڑے ہوئے، پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بھی وہاں تشریف فرما تھے۔ اس طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف بُلانے والے پہلے خطیب کا شرف حاصل ہوا۔ مُشرکینِ مکّہ نے جب مُسلمانوں کو کھلم کُھلا دعوتِ اسلام دیتے دیکھا تو اُن کا خُون کھول اُٹھا اور وہ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ و دیگر مُسلمانوں پر ٹُوٹ پڑے اور انہیں مارنا پیٹنا شُروع کر دیا، صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی نہایت بُری طرح مارا حتّٰی کہ عُتبہ بن ربیعہ نامی خبیث، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قریب آیا اور اپنے ناپاک جُوتے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مُبارَک چہرے پر مارنے لگا اور آپ کے پیٹ پر چڑھ کر اُچھل کُود کرنے لگا، یہاں تک کہ آپ بے ہوش ہو گئے، زخموں کی وجہ سے آپ کا چہرہ پہچانا نہیں جاتا تھا۔ جب آپ کے قبیلے بَنُو تَیم کے لوگوں کو پتا چلا تو وہ دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کو مُشرکین سے چُھڑا کر گھر لے گئے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تشویشناک حالت دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ زِندہ نہ رہ پائیں گے۔ آپ کے والد ابو قُحافہ اور بَنُو تَیم کے لوگ بہت پریشان تھے اور مسلسل آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے گفتگو کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ بالآخر دن

کے آخری حصّے میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ہوش آگیا۔ لیکن ہوش میں آتے ہی زبان سے پہلا جملہ یہ نکلا کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس حال میں ہیں؟ آپ کی یہ بات سُن کر قبیلے کے کئی لوگ ناراض ہو کر چلے گئے۔ آپ کی والدہ جب کچھ کھانے پینے کے لئے کہتیں تو آپ صرف ایک ہی جُملہ کہتے: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس حال میں ہیں؟ مجھے صرف ان کی خبر دو۔ جب آپ کو یہ خبر ملی کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خیریت سے ہیں اور دارِ اَرْقَم میں تشریف فرما ہیں تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا، جب تک اپنے محبوب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بذاتِ خود دیکھ نہ لوں۔ جب سب لوگ چلے گئے تو آپ کی والدہ اور اُمِّ جمیل بنتِ خطّاب آپ کو سہارا دے کر شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں لے گئیں۔ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے عاشقِ زار کو دیکھا تو آبدیدہ ہوگئے اور آگے بڑھ کر انہیں تھام لیا اور ان کے بوسے لینے لگے۔ یہ منظر دیکھ کر تمام مسلمان بھی فرطِ جذبات میں آپ کی طرف لپکے۔ زخموں سے چور صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھ کر حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بڑی رِقّت طاری ہوئی، اس پر آپ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قُربان، میں ٹھیک ہوں بس چہرہ تھوڑا زخمی ہوگیا ہے۔[1]

یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

(سامانِ بخشش، ص۱۳۵)

[1] ... تاریخ مدینة دمشق، ۴۹/۳۰، ملخصاً

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ہفتہ وار اجتماع

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا مَدَنی مقصد ہے کہ مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ لہٰذا اپنی اِصلاح کیلئے مَدنی اِنعامات پر عمل اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے مَدنی قافلوں میں سفر کو اپنا مَعمول بنالیجئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدنی کاموں میں سے ایک مَدنی کام ہفتہ وار اِجتماع میں اوّل تا آخر شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اِسلامی کے تَحت ہونے والا ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع تلاوتِ قرآن، نعتِ رَحمتِ عَالَمِیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، سُنّتوں بھرا بیان، رِقّت انگیز دُعا، ذِکر و دُرُود، صلوٰۃ وسَلام کے مَدنی پھولوں اور عِلمِ دِین کے گُلدستوں سے سَجا ہوا ہوتا ہے اور یقیناً اِس طرح کے اِجتماع میں شِرکت کثیر اَجر و ثواب اور بَرَکات کے حُصُول کا ذَریعہ ہے۔

ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پابندیِ وَقت کے ساتھ شِرکت کرکے خُوب خُوب سُنّتوں کی بہاریں لُوٹنے اور سُنّتوں کی تربیّت کے مَدنی قافِلوں میں سفر اِختیار کرکے اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اِکٹھا کرتے رہنا چاہئے۔ ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرکے ایک کلاسیکل گلوکار کی گناہوں بھری زندگی میں مدنی اِنقلاب کی کیسی مدنی بہار آئی؟ آیئے! ترغیب کے لیے یہ مَدنی بہار سُنتے ہیں۔

کلاسیکل گلوکار کی توبہ

گولی مار (بابُ المدینہ کراچی) کے علاقے فردوس کالونی کے مقیم اسلامی بھائی نے اپنی داستانِ عشرت کے خاتمے کے احوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ میں ایک کلاسیکل گلوکار تھا، میوزیکل شوز اور فنکشنز میں گانے

گاتا تھا۔ یُوں ہی زندگی کے انمول اَیام برباد ہوتے جارہے تھے دل و دماغ پر غفلت کے کچھ ایسے پردے پڑے ہوئے تھے کہ نہ **"جنّت میں لے جانے والے اعمال"** کی فکر اور نہ ہی **"جہنّم میں لے جانے والے اعمال"** سے بچنے کا ذِہن تھا۔ اس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام کہ جب مجھے سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے، سفید مدنی لباس میں ملبوس ایک اسلامی بھائی ملے اور اُنہوں نے دلنشین انداز میں مَحَبَّت اور پیار سے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت پیش کی اور ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع کی دعوت دی۔ میں ان کے حُسنِ اَخلاق سے پہلے ہی مُتاثر ہو چکا تھا لہٰذا میں نے ان کی دعوت قبول کرلی اور سُنَّتوں بھرے اجتماع میں حاضر ہو گیا۔ یہاں فیضانِ مدینہ کا رُوحانی سَماں مجھے بہت اچھا لگا، ہر طرف سُنَّتوں کے پیکر مُبلّغین، حدِ نگاہ تک سبز عماموں کی بہاریں تھیں ان پُر کیف مَناظر نے میرا دل موہ لیا۔ اجتماع میں ہونے والی تلاوت، نعت، سُنَّتوں بھرے بیان اور ذِکر و دُعا نے میرے دل کی دُنیا کو تہ و بالا کر دیا، میری زندگی میں مدنی اِنقلاب برپا ہو گیا، میں نے سچے دل سے توبہ کرلی اور خُود کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رنگ لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تقریباً ہر ماہ مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

یقیناً مُقدّر کا وہ ہے سکندر — جسے خیر سے مل گیا مَدنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی — دِلائے گا خوفِ خُدا مَدنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس خُصُوصی اسلامی بھائی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی عشقِ رسول کے جام پلانے، صحابہ و اولیائے کرام کی مَحَبَّت دل میں بٹھانے، ان کی سیرتِ مُبارکہ پر عمل کی ترغیب دِلانے کیلئے کم

وبیش 100 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کررہی ہے۔اِنہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **"خُصُوصی اسلامی بھائی"** بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں گُونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں کو خُصُوصی اسلامی بھائی کہا جاتا ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ مجلس، خُصُوصی اسلامی بھائیوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے اور انہیں مُعاشرے کا باکردار فَرد بنانے میں مصروفِ عمل ہے، اسی کے ساتھ ساتھ "مجلس خُصُوصی اسلامی بھائی"، خصوصی اسلامی بھائیوں کے لیے فَرض عُلُوم پر مُشْتَمِل کتابیں شائع کرنے کا عزمِ مُصَمَّم رکھتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اِرْشاد فرماتے ہیں:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ ، لَقَرَابَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِیْ**۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! صِلۂ رحمی کرنے میں مجھے اپنے رشتہ داروں سے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رِشتے دار زیادہ پسندیدہ و مَحْبُوب ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب قرابۃ رسول اللہ، ۲/۵۳۸، حدیث: ۳۷۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشقِ صدیقِ اکبر سے ملنے والے مدنی پھول!

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** عاشقِ اکبر

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عشق و مَحبَّت بھری مُبارک زِندگی سے ہمیں یہ بھی درس ملتا ہے کہ ہماری آہیں اور سِسکیاں دُنیا کی خاطر نہ ہوں، محبّتِ دُنیا میں آنسو نہ بہیں، دُنیوی جاہ و حشمت (یعنی شان وشوکت) کے لئے سینے میں کَسک پیدا نہ ہو، بلکہ ہمارے دل کی حسرت، حُبِّ نبی ہو، آنسو یادِ مُصطفےٰ میں بہیں، دُنیا کے دیوانے نہیں بلکہ شمعِ رسالت کے پروانے بنیں، اُنہی کی پسند پر اپنی پسند قُربان کریں اور یہی خواہش ہو کہ کاش! میرا مال، میری جان محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آن پر قُربان ہو جائے۔ لیکن افسوس! صد افسوس! آج کے مُسلمانوں کی اکثریت شاہِ ابرار، دو عالم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُسوۂ حسنہ کو اپنا مِعْیار بنانے کے بجائے، اَغْیار کے شعاراور فیشن پر نثار ہو کر ذلیل وخوار ہوتی جارہی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ اپنے والدین سے مَحبَّت کرتے ہیں، وہ اُن کا دل نہیں دُکھاتے، جنہیں اپنے بچے سے مَحبَّت ہوتی ہے وہ اُسے ناراض نہیں ہونے دیتے، کوئی بھی اپنے دوست کو غمزدہ دیکھنا گوارا نہیں کرتا، کیونکہ جس سے مَحبَّت ہوتی ہے، اُسے رنجیدہ نہیں کیا جاتا، مگر آہ! آج کے اکثر مُسلمان جو کہ عشقِ رسول کے دعویدار ہیں، مگر اُن کے کام محبوب رَبُّ الْاَنام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شاد (خُوش) کرنے والے نہیں، رسولِ ذی وقار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ”**جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ** یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔“ (المعجم الکبیر، زیادہ بن علاقۃ عن المغیرۃ، الحدیث: ۱۰۱۲، ج۲۰، ص۴۲۰) وہ کیسے عاشقِ رسول ہیں جو کہ نماز سے جی چُرا کر، نماز جان بُوجھ کر قضا کر کے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ پُرانوار کے لئے تکلیف و آزار کا سبب بنتے ہیں۔ یہ کون سی مَحبَّت اور کیسا عشق ہے کہ رسولِ رفیعُ الشّان، مدینے کے سلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ماہِ رمضان کے روزوں کی تاکید فرمائیں، مگر خُود کو عاشقانِ رسول میں کھپانے والے اِس حکمِ والا سے رُوگردانی کر کے ناراضیِ مُصطفےٰ کا سبب بنیں، پیارے مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں: ”مُونچھیں خُوب پست (یعنی چھوٹی) کرو اورداڑھیوں کو مُعافی دو(یعنی بڑھاؤ)“ (شرح معانی الآثار للطحاوی، کتاب الکراھۃ، باب حلق الشارب، الحدیث: ۶۴۲۲، ج ۴، ص ۲۸) مگر عشقِ رسول کے دعوے دار اور فیشن کے پرستار، دُشمنانِ سرکار جیسا چہرہ بنائیں، کیا یہی عشقِ رسول ہے؟ اے عاشقانِ رسول! اُمت کے غمخوار آقا کے قدموں پر نثار ہو جایئے اور زندگی، ان کی غلامی بلکہ ان کے غُلاموں کی غُلامی اور دعوتِ اسلامی اوراس کے مَدَنی قافلوں کے اندر سفر میں گزار کر مرنے کے بعد ان کی شفاعت کے حق دار ہو جایئے اوراپنا مُنہ بروزِ قیامت نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دِکھانے کے قابل بنالیجئے، یعنی اپنے چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی سجالیجئے، انگریزی بالوں کے بجائے زُلفیں رکھ لیجئے اور ننگے سر گھومنے کے بجائے سبز عمامہ شریف کے ذریعے اپنا سر ”سرسبز“ کرلیجئے۔ بس اپنے ظاہر و باطن پر مَدَنی رنگ چڑھا لیجئے۔ اے کاش! ہمارا اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، کھانا پینا، سونا جاگنا، لینا دینا، جینا مرنا میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں کے مُطابق ہو جائے۔

(عاشقِ اکبر، ص۴۹ تا ۵۶ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وفات کا سببِ حقیقی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقِ شاہِ بحر و بر، راہِ عشق و مَحبَّت کے رہبر، حضرت سَیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے اپنی اُلفت وعقیدت کا اشعار میں کس قدر سوز و رقّت کے ساتھ اظہار فرمایا ہے؟ بعض روایات کے مُطابق رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وِصالِ ظاہری ہی اَمیرُالمؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کے وِصال کا سبب بنا۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کا سببِ حقیقی، نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وِصالِ ظاہری تھا۔ نبیِ کریم ،رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بدن مسلسل گُھلنے لگا اور بالآخر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی دُنیا سے تشریف لے گئے۔[1]

کیا بچے بیمارِ غم قُربِ مسیحا چھوڑ کر مر ہی جاؤں میں اگر اس دَر سے جاؤں دو قدم

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضْرتِ سَیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے چُونکہ ساری زِندگی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتباع میں گُزاری، تو بوقتِ وصال بھی عشقِ مُصطفٰے کے سبب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خواہش تھی کہ جس دن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصالِ ظاہری ہوا، وہی دن مجھے بھی نصیب ہو، جیسا کفن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تھا ویسا ہی کفن میرا بھی ہو، چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ جب میرے والدِ ماجد حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وِصال کا وَقْت قریب آیا تو فرمانے لگے: "اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصال کس روز ہوا تھا؟" میں نے کہا: "پیر کے روز۔" پھر فرمایا: "آج کون سا دن ہے؟ میں نے کہا: "آج پیر ہے۔" آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِرْشاد فرمایا: "میں چاہتا ہوں کہ آج رات تک دُنیا سے رُخصت ہو جاؤں (تاکہ میرے یومِ وصال کی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یومِ وصال کے ساتھ مُوافقت ہو جائے)" (صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب موت یوم الاثنین، الحدیث: ۱۳۸۷، ج ۱، ص ۴۶۸ ملتقطا)

---

1 ۔۔۔ مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر مرض ابی بکر، حدیث: ۴۴۶۶، ۶/۴

مزید فرماتی ہیں: میرے والدِ ماجد حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ ”تم نے دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا؟“ میں نے عَرض کی: ”آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا“ یہ سُن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے نیچے بچھے ہوئے کپڑے کو دیکھا، جس میں زعفران یا مُشک کے دَھبّے تھے، آپ نے فرمایا: ”اسے کفن میں رکھ لینا اور دو کپڑے مزید شامل کرلینا۔“ (الریاض النضرة، ج ۱، ص ۲۵۷، ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یا رَسُوْلَ اللہ! ابو بکر حاضر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جس طرح زندگی میں نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہمراہی نصیب ہوئی، اسی طرح وَقتِ وفات آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وِصال کے بعد بھی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب پانے کی خواہش کا اِظہار فرمایا، چُنانچہ اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا علیُ الْمُرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: میں سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حیاتِ طیّبہ کے آخری لمحات میں آپ کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے اِرشاد فرمایا: ”اے علی! جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے بھی اُسی مُبارک برتن سے غسل دینا جس برتن سے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غسل دیا گیا تھا۔ پھر مجھے کفن دے کر نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کی جانب لے جانا اور بارگاہِ رسالت سے یُوں اِجازت طلب کرنا: **اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ! ھٰذَا اَبُوْبَکْرٍ یَسْتَاْذِنُ** یعنی یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!

آپ پر سلام ہو، ابو بکر حاضر ہیں اور اجازت چاہتے ہیں؟" اگر روضۂ اقدس کا دروازہ کھلے تو مجھے اس میں دفن کر دینا اور اگر اجازت نہ ملے تو مسلمانوں کے قبرستان (جنت البقیع) میں دفن کر دینا۔"

حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ: "حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو غسل و کفن کے مُعاملات سے فارِغ ہونے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وصیت کے مطابق، روضۂ محبوب کے دروازے پر حاضر ہوا اور رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں یوں عَرض کی: "یَارَسُولَ الله صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ابُو بکر آپ سے اجازت کے طالب ہیں۔" حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ جیسے ہی میرے الفاظ مکمل ہوئے تو میں نے دیکھا کہ روضۂ رسول کا دروازہ کھل گیا اور اندر سے آواز آئی: "اَدْخِلُوا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ یعنی محبوب کو محبوب سے ملا دو۔" چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلو میں دفنا دیا گیا۔ (الخصائص الکبریٰ، باب حیاتہ فی قبرہ۔۔الخ، ج ۲، ص ۴۹۲)

وہ یارِ غار بھی ہیں تو یارِ مزار بھی
بُوبکر آج بھی تو ہیں ہر دم نبی کے ساتھ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "عاشِقِ اکبر" صفحہ 43 پر بیان کردہ روایت کے بعد اِرشاد فرماتے ہیں: "میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! اگر حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو زندہ نہ جانتے تو ہرگز ایسی وصیّت نہ فرماتے کہ روضۂ اَقدس کے

سامنے میرا جنازہ رکھ کر نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِجازت طلب کی جائے۔ حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وَصیّت کی اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اسے عملی جامہ پہنایا، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور تمام صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا یہ عقیدہ تھا کہ محبوبِ پروردگار، شاہِ عالَم مدار، دوعالم کے مالِک ومختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بعدِ وصال بھی قبرِ انور میں زِندہ وحیات اور صاحبِ تَصرُّفات واِختیارات ہیں۔

تُو زِندہ ہے وَاللہ تُو زِندہ ہے وَاللہ
مرے چشمِ عالَم سے چُھپ جانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے عاشِقِ اکبر حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ مُصْطَفٰے کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصل کی۔

عشقِ رسول میں جومقام حضرتِ سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حاصل ہے وہ کسی اور کو نہیں ملا۔ ❀ حضرت سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہر ہر عمل میں عشقِ رسول کی جھلک نظر آتی تھی، جب بھی موقع ملا فرمانِ مُصْطَفٰے پر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اپنا مال، اَولاد حتّٰی کہ اپنی جان بھی قُربان کرنے سے دریغ نہ کیا۔ ❀ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اس والِہانہ مَحبّت اور وارفتگی پر خُود رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حوضِ کوثر پر اُنہیں اپنی رفاقت کی سند عطا فرمائی ❀ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نہ صرف زندگی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت وپیروی میں بسر کی بلکہ وِصال کے بعد بھی کفن دفن میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کی پیروی کرنے کی وصیّت فرمائی اور جس طرح حیات میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قُربت نصیب ہوئی اسی طرح وفات کے بعد بھی شرفِ معیّت سے فیضیاب ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: یہ بھی پتا چلا کہ ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے جان و مال کا مالک جانے ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّت کو اپناتا ہو ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو داڑھی بڑھاتا ہو، عمامہ سجاتا ہو، زُلفیں رکھتا ہو، سوتے وقت سُرمہ لگاتا ہو، چٹائی پر سوتا ہو، مِسواک اِستعمال کرتا ہو، موقع کی مناسبت سے سنّت کی نیت سے مُسکراتا ہو، وغیرہ وغیرہ ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شریعت پر راضی ہو ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو "اپنے کِردار وگُفتار سے دینِ اسلام کی مدد کرے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شریعت کا دِفاع کرے اور سخاوت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیبہ کو اپنائے، ماں باپ، بہن بھائی، اولاد، عزیز رِشتہ داروں پر مال خرچ کرے، اپنے مال کو دِین کی مدد کے لیے اِستعمال کرے، ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو غُصے کے وقت قابو میں رہتا ہے، ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو صبر کرنے والا ہے ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو عاجزی اِختیار کرے ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو مصائب پر صبر کرے ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو بکثرت ذِکرِ رسول کرے ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے کہ "جب ذِکرِ مصطفٰے ہو تو تعظیم بجالائے، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نامِ مُبارک سُنے تو انگوٹھے چُومے، جُھومے، دُرود پڑھے ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو کہ جس کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُلاقات وزِیارت کا بہت زیادہ شوق ہو ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو قرآنِ کریم سے بھی مَحبّت کرے ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے کہ جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنت پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی حدیثِ مُبارک پڑھنے کی چاہت رکھتا ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے بات چیت کرنے کی چند سنّتیں و آداب سنتے ہیں:

پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں: ❀ جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔[2] ❀ ہر اس شخص پر جنّت کا داخلہ حرام ہے کہ جو بے حیائی کی بات کہتا ہے۔[3] ❀ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ❀ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزّز رہیں گے۔ ❀ چِلّا چِلّا کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلُّفی میں اکثر دوست آپس میں کرتے ہیں سنّت

---

1 ...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

2 ...ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب (ت:۱۱۵)، ۴/۲۲۵، حدیث:۲۵۰۹

3 ...موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الصمت... الخ، ذم الفحش والبذاء، ۷/۲۰۴، رقم:۳۲۵

نہیں۔❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔❀ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے باربار ناک کو چھونا، ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گِھن آتی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو　　پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے　　ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت:

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جَلد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (1)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سدا میں
اور ذِکر کا بھی شوق پئے غَوث و رَضا دے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے

---

1 ۔۔۔فردوس الاخبار، ج۲/۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثَواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً"[2] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

[2] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب اپنی خُوشبوئیں لُٹانے کیلئے ہمارے درمیان جلوہ گر ہونے والا ہے۔ ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے بارے میں فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے "رَجَبٌ شَهْرُ الله۔ یعنی" رجب "اللہ تعالٰی کا مہینہ ہے۔" اس سے ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی شان و عظمت کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی عاشقانِ رسول، اس ماہِ مبارک کی تعظیم وتوقیر کی نیّت سے اس ماہِ مبارک میں اپنی عبادات کو بڑھا دیتے ہیں، مثلاً نفل روزے، تلاوتِ قرآنِ کریم کی کثرت، دُرودِ پاک کی کثرت، صدقہ وخیرات وغیرہ، اس ماہِ مُبارک کا اِحترام کرنے اور اس کی زِیادہ سے زِیادہ برکتیں سمیٹنے کا ذِہْن بنانے کیلئے آج ہم اس ماہِ مُقدَّس کی عظمتوں کے مُتَعَلِّق سُننے کی سَعادت حاصل کریں گے۔

نورانی پہاڑ:

آیئے! سب سے پہلے ایک حِکایت سُنتے ہیں، چنانچہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز کتاب "فیضانِ سُنَّت" صفحہ نمبر 1362 پر ایک حکایت نقل فرماتے ہیں:

ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا گُزر ایک جگمگاتے نُورانی

پہاڑ پر ہوا۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض کی: یَا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس پہاڑ کو قُوّتِ گویائی (یعنی بولنے کی طاقت) عَطا فرما۔ وہ پہاڑ بول پڑا، یا رُوحَ اللہ! (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اپنا حال بیان کر، پہاڑ بولا: "میرے اندر ایک آدمی رہتا ہے۔" سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض کی: یَا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اُس کو مجھ پر ظاہِر فرمادے۔ یکایک پہاڑ شَق ہو گیا اور اُس میں سے چاند سا چہرہ چمکاتے ایک بُزرگ بر آمد ہوئے۔ اُنہوں نے عَرض کی: "میں حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کا اُمَّتی ہوں، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے یہ دُعا کی ہوئی ہے کہ وہ مجھے اپنے پیارے محبوب، نبیِّ آخِرُ الزَّمان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بِعثَتِ مُبارَکہ تک زِندہ رکھے، تاکہ میں ان کا اُمَّتی بننے کا شَرَف حاصِل کروں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اس پہاڑ میں چھ سو (600) سال سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت میں مشغول ہوں۔"

حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض کی: یَا اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیا رُوئے زمین پر کوئی بندہ اِس شَخص سے بڑھ کر بھی تیرے یہاں مکرَّم ہے؟ اِرشاد ہوا: اے عیسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام)! اُمّتِ محمّدی میں سے جو ماہِ رَجَب کا ایک روزہ رکھ لے، وہ میرے نزدیک اِس سے بھی زیادہ مُکرَّم ہے۔ (نُزْھَۃُ المجالس ج ۱ ص ۱۵۵) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عبادت میں، رِیاضت میں، تِلاوت میں لگا دے دِل
رجب کا واسطہ دیتا ہوں فرما دے کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش، 98)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب میں ایک روزہ رکھنے کی بھی کس قَدَر فضیلت ہے۔اس ماہِ مُبارَک کی عظمت وشان اس طرح بھی واضح ہوتی ہے کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ مہینہ ہے ۔نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ مہینوں میں رَجَب کا مہینہ ہے، یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینہ ہے، جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مہینے رَجَب کی تعظیم کی تو اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی تعظیم کی اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی تعظیم کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو نعمتوں والے باغات میں داخل فرمائے گا اور اس کے لیے اپنی بڑی رِضا واجب فرمائے گا۔(کنز العمال ، ۱۲/۱۴۴، حدیث: ۳۵۲۱۲)

لفظ "رَجَب" کے مختلف مَعانی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اس ماہِ مُبارَک کا اِحترام بجالائیں، اس کی تعظیم میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کریں، گُناہوں سے بچتے ہوئے ہر لمحہ خُوب خُوب عِبادت وتلاوت میں بَسر کریں۔ اس ماہِ مُحترَم کے مُختلف مَعانی ہیں، جو اس کی تعظیم وتکریم پر دَلالت کرتے ہیں چُنانچہ شَیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نَقْل فرماتے ہیں: رَجَب دراصل تَرْجِیْب سے مُشْتَق (یعنی نکلا) ہے، اِس کے معنٰی ہیں: تَعْظِیم کرنا۔ اِس کو اَلْاَصَبّ (یعنی تیز بہاؤ) بھی کہتے ہیں، اِس لیے کہ اس ماہِ مبارَک میں توبہ کرنے والوں پر رَحمت کا بہاؤ تیز ہو جاتا اور عِبادَت کرنے والوں پر قَبولِیَّت کے اَنوار کا فَیضان ہوتا ہے۔ اِسے اَلْاَصَمّ (یعنی بہرا) بھی کہتے ہیں، کیونکہ اِس میں جنگ وجَدَل کی آواز بالکل سُنائی نہیں دیتی۔ اس ماہ کو "شَہرِ رَجَم" بھی کہتے ہیں، کیونکہ اِس میں شیطانوں کو رَجْم کِیا جاتا ہے (یعنی پتھر مارے

جاتے ہیں) تاکہ وہ مُسلمانوں کو اِیذا نہ دیں۔ (غُنْیَۃُ الطّالِبِیْن، ۱ ص ۳۱۹، کفن کی واپسی، ص ۲) اسی طرح اس ماہ کے قابلِ تعظیم ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ مہینے، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک عزّت و حُرمت والے ہیں ان میں رَجَبُ الْمُرَجَّب بھی شامل ہے۔ چنانچہ پارہ 10 سُوْرَۃُ التَّوْبَہ آیت نمبر 36 میں اِرشاد ہوتا ہے۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ۬ۙ (پ۱۰، التوبۃ:۳۶)

ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے ان میں سے چار حُرمت والے ہیں یہ سیدھا دِین ہے۔

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تَحْت "تفسیرِ نعیمی" میں لکھتے ہیں: اے مُسلمانو! اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نزدیک قَمری سال کے مہینے بارہ (12) ہیں، جو اِبتدائے آفرینش (دُنیا کی اِبتدا ہی) سے لَوحِ مَحفُوظ میں تحریر ہیں۔ ان بارہ (12) مہینوں میں چار (4) مہینے رَجَب، شَوال، ذِی قَعدہ، ذِی الحجَّہ بڑی ہی عزّت والے ہیں۔ ان میں گُناہ کرنا سَخْت جُرم ہے اور ان میں نیکی کا ثَواب بہت زیادہ ہے، تو تم ان میں گُناہ کرکے اپنے پر ظُلم نہ کرو! یہ سال کے بارہ (12) مہینے ہونا اور ان میں چار (4) کا مُحْتَرَم ہونا، سیدھا دِین (مِلّتِ اِبراہیمی) ہے۔ (تفسیر نعیمی، ۱۰، ص ۲۹۳ ملتقطا) مزید دُنیا میں بہت سے قسم کے مہینے اور سال ہیں، مگر سب میں عزّت والے مہینے اسلامی ہیں کہ اسلامی اَحکام انہیں سے جاری ہیں۔ نیز ماہِ رَجَب، شَوال، ذِی قَعدہ، ذِی الحجَّہ افضل مہینے ہیں۔ ان میں نیکیاں زِیادہ کرنی چاہئیں اور گُناہوں سے بچنا چاہیے۔ (نیز یہ بھی مَعلُوم ہوا کہ) مہینے، گھڑیاں، دِن رات برابر نہیں، بَعض بَعض سے اَفضل ہیں۔ (تو جب مہینے، گھڑیاں اور دن برابر نہیں ہوسکتے) تو سارے اِنْسان یکساں (یعنی برابر) کیسے ہو سکتے

ہیں؟(تفسیرِ نعیمی،۱۰/ ۲۹۵،ملتقطا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی اور اُس کے ولی مقام و مرتبے کے لحاظ سے عام انسانوں سے مُمتاز ہوتے ہیں۔ ان کا مُقابلہ کوئی بھی عام اِنسان نہیں کر سکتا۔ جس طرح ایک شَخْص کے ہاتھ کی پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں، اسی طرح تمام اِنسان ایک ہی خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کے بندے ہونے کے باوُجود آپس میں جُدا گانہ (یعنی الگ، الگ) مقام و مرتبہ رکھتے، بلکہ بَعْض بَعْض سے اَفضل ہوتے ہیں۔

سب سے افضل کون؟

چنانچہ اِنسانوں میں سب سے افضل مرتبہ حَضْراتِ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا ہے اور سب اَنْبِیا بھی مقام و مرتبے میں برابر نہیں، بلکہ ان میں سے بھی بَعْض بَعْض پر فضیلت رکھتے ہیں، اس بات کی وَضاحَت کرتے ہوئے صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: اَنْبِیائے کِرام، تمام مخلُوق یہاں تک کہ رُسُلِ ملائکہ سے (بھی) افضل ہیں۔ ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو، کسی نبی کے برابر (ہرگز) نہیں ہو سکتا۔ جو کسی غَیرِ نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے، کافر ہے۔ نبی کی تَعْظِیم فرضِ عَین بلکہ اَصْلِ تمامِ فرائض (یعنی تمام فرائض کی بُنیاد) ہے۔ کسی نبی کی اَدْنیٰ توہین یا تکْذِیب، کُفر ہے۔ (بہارِ شریعت: ۱/۴۷)

نبیوں کے مُختلِف دَرَجے ہیں، بَعْض کو بَعْض پر فضیلت ہے اور سب میں اَفْضل ہمارے آقا و مَولیٰ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حَضْرتِ سَیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کا ہے، پھر حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام، پھر حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کا، اِن حضرات کو مُرسَلِینِ اُولُوالْعَزْم (یعنی بہت بلند ہمت و حوصلے والے انبیاء) کہتے ہیں

اور یہ پانچوں حضرات باقی تمام انبیاو مُرسلین اِنس وملک و جن و جمیع مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں۔

جس طرح حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں، بِلا تشبیہ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے صدقہ میں حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمّت ، تمام اُمّتوں سے افضل۔(بہارِ شریعت:۱/۵۲) بعدِ انبیا و مُرسلین، تمام مخلوقاتِ الٰہی ،اِنس و جنّ و مَلک سے افضل (اَمِیرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا) صِدّیقِ اکبر ہیں، پھر (اَمِیرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا) عُمر فارُوقِ اعظم، پھر (اَمِیرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا) عُثمانِ غنی، پھر (اَمِیرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا) مولیٰ علی رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔(بہارِ شریعت:۱/۲۴۱) خلفائے اربعہ راشدین کے بعد بقیہ عشرۂ مُبَشَّرہ و حضراتِ حَسَنَیْن و اصحابِ بدر و اصحابِ بَیْعَۃُ الرِّضوان کے لیے افضلیت ہے اور یہ سب قَطعِی جنّتی ہیں۔(بہارِ شریعت:۱/۲۴۹) (یاد رہے کہ) کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو، کسی صحابی کے رُتبہ کو نہیں پہنچتا۔(بہارِ شریعت:۱/۲۵۳) (نیز) تمام اولیائے اَوّلین و آخرین سے اولیائے مُحَمَّدِیِّین (مُ-حَم-مَ-دِین) یعنی اِس اُمّت کے اَولیاء افضل ہیں۔

(بہارِ شریعت:۱/۲۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیرا مثل نہیں ہے خُدا کی قسم!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! جب ایک ولی اگرچہ کتنے ہی بڑے مرتبے کا ہو، کسی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا، اسی طرح کوئی صحابی اگرچہ وہ کتنے ہی بڑے مرتبے کا ہو، کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا، تو ایک عام اُمّتی اپنے نبی کے برابر کیونکر ہو سکتا ہے؟ اور ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو سب نبیوں کے بھی نبی ہیں، ان کی برابری کا دعویٰ کرنا تو سراسر نادانی، کھلی بے ادبی اور دونوں جہاں کی بربادی ہے۔

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ مولانا مُفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: مُحال ہے (یعنی ممکن ہی نہیں) کہ کوئی حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا مِثْل ہو (المعتقد المنتقد، ص ۱۲۶) جو کسی صِفَتِ خاصّہ میں کسی کو حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا مثل بتائے، گمراہ ہے یا کافر۔ (بہارِ شریعت، ۱/۶۶) ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مِثْل کبھی تھا، نہ ہے اور نہ ہو گا، وہ تو بے مِثْل و بے مثال ہیں، خُود اِرْشاد فرماتے ہیں: **اِنِّیْ لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ** یعنی میں تم جیسا نہیں۔ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن الوصال فی الصوم، حدیث: ۱۱۰۲، ص ۵۵۵) ایک اور مقام پر صحابۂ کرام سے ارشاد فرمایا: **اَیُّکُمْ مِثْلِی** یعنی تم میں سے کون میرا مثل ہے؟ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن الوصال فی الصوم، حدیث: ۱۱۰۳، ص ۵۵۵) جبکہ حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اِرْشاد فرمایا: **یَا اَبَا بَکْر! وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ، لَمْ یَعْلَمْنِیْ حَقِیْقَۃً غَیْرُ رَبِّیْ۔** یعنی اے ابُو بکر! اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، میری حقیقت کو سوائے میرے رَبّ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ (مطالع المسرات، ص ۱۳۳) اس لیے سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا، نہ کسی کو ملے نہ کسی کو مِلا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم
ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا محرم راز ہے رُوحِ امیں
تُو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص ۸۱،۸۰)

اشعار کی وضاحت:

ہم گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے پیارے آقا! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو مقام و مرتبہ آپ کو عطا فرمایا ہے، وہ آج تک نہ کسی کو مِلا ہے اور نہ قیامت تک کسی کو ملے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شہر پاک، آپ کے دہنِ مبارک سے نکلنے والے پیارے الفاظ اور آپ کی مبارک حیات (زندگی) کی قسم کھائی ہے۔

یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ کی عظمت وشان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے کہ عرشِ مُعلّٰی تو آپ کے ناز وَادا سے بیٹھنے کی جگہ ہے اور جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ کے ہمراز وزیر ہیں اور آپ دو جہانوں کے بادشاہ ہیں، میرے آقا! خدا کی قسم! آپ جیسا کوئی نہیں ہے۔ (شرح کلام رضا، ص226، ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کیلئے بَشَری (انسانی) صُورت میں مبعوث فرمایا۔ مگر یہ نُفُوسِ قُدسیہ جسمانی اَعضا اور ظاہری شکل وصُورت کے اِعتبار سے عام انسانوں کی طرح ہونے کے باوُجود مقام و مرتبے کے لحاظ سے ان سے کئی دَرَجے افضل واَعلیٰ ہیں اور پھر تمام اَنبیا و مُرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں ہمارے پیارے آقا، امامُ الاَنبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مقام سب سے افضل ہے۔

ماہِ رجب سے فائدہ اُٹھائیں!

یقیناً ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و شوکت بہت بلند و بالا ہے، ہمیں اپنے پیارے

آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقام و مرتبے کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، آپ کی تعظیم وتوقیر بجالانی چاہیے، آپ کی سیرتِ مُبارکہ اور فرامینِ عالیہ پر عمل کرتے ہوئے آخرت کی تیاری میں مشغول رہنا چاہیے، بالخصوص ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب میں پنج وَقْتہ نمازِ باجماعت اَدا کرنے کے ساتھ ساتھ خُوب خُوب نفل عِبادَات و تلاوتِ قرآنِ کریم کی عادت، جُھوٹ، غیبت، چُغلی، گالی گلوچ، فلمیں ڈِرامے دیکھنے اور ہر قسم کے گُناہوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مگر افسوس! صد افسوس فی زمانہ ایک تعداد ہے جو اس ماہِ مُبارَک کی شان و عظمت سے ناواقِف ہے اور جنہیں اس کی قدر و منزلت کا علم بھی ہے، مگر ان کے معمولاتِ زندگی میں بھی کوئی خاص فرق نہیں آتا اور اس ماہِ مُقدَّس کو غفلت کی نظر کر دیتے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا علامہ صَفُّوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: رَجَبُ الْمُرَجَّب بِیج بونے کا، شَعْبانُ الْمُعَظَّم آبپاشی (یعنی پانی دینے) کا اور رَمَضانُ الْمُبارَک فَصل کاٹنے کا مہینا ہے۔ لہٰذا جو رَجَبُ الْمُرَجَّب میں عبادت کا بیج نہ بوئے اور شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں اسے آنسوؤں سے سَیراب نہ کرے، وہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں فَصلِ رَحمت کیوں کر کاٹ سکے گا؟ مزید فرماتے ہیں: رَجَبُ الْمُرَجَّب جسم کو، شَعْبانُ الْمُعَظَّم دل کو اور رَمَضانُ الْمُبارَک رُوح کو پاک کرتا ہے۔

(نُزہۃ المجالس ج ۱ ص ۲۰۹ از کفن کی واپسی، ص ۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کی حق تلفی نہ ہوتی ہو، تعلیم وتَعَلُّم (سیکھنے سکھانے) اور کسبِ حلال میں رُکاوٹ نہ ہو، ماں باپ بھی بے سبب منع نہ کریں، تو ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے پُورے مہینے کے روزے بھی رکھئے، ورنہ ایک روزہ تو ضرور رکھنے کی کوشش کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی، آیئے! رجب کے روزوں کی فضیلت پر مُشْتَمِل چند فرامینِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

رجب کے روزوں کے فضائل

1. ماہِ رجَب حُرمَت والے مہینوں میں سے ہے اور چھٹے آسمان کے دروازے پر اِس مہینے کے دن لکھے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی شخص رجَب میں ایک روزہ رکھے اور اُسے پرہیز گاری سے پورا کرے تو وہ دروازہ اور وہ (روزہ والا) دن، اس بندے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفِرت طلب کریں گے اور عرض کریں گے، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس بندے کو بخش دے اور اگر وہ شخص بِغیر پرہیز گاری کے روزہ گزارتا ہے تو پھر وہ دروزاہ اور دن اُس کی بخشِش کی درخواست نہیں کریں گے اور اُس شَخص سے کہتے ہیں، "اے بندے! تیرے نَفس نے تجھے دھوکا دیا"۔ (مَاثَبَتَ بِالسُّنّہ، ص ۳۴۲)

2. جَنَّت میں ایک نَہر ہے، جسے "رَجَب" کہا جاتا ہے، جو دُودھ سے زِیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے، تو جو کوئی رَجَب کا ایک روزہ رکھے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اُس نَہر سے سیراب کرے گا۔ (شُعَبُ الایمان ج۳، ص۳۶۷، حدیث ۳۸۰۰، از فیضانِ سُنّت، ص ۱۳۶۲)

3. جس نے رَجَب کا ایک روزہ رکھا تو وہ ایک سال کے روزوں کی طرح ہو گا، جس نے سات (7) روزے رکھے، اُس پر جہنَّم کے ساتوں دروازے بند کر دیئے جائیں گے، جس نے آٹھ (8) روزے رکھے، اُس کے لیے جَنَّت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے، جس نے دس (10) روزے رکھے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جو کچھ مانگے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے عطا فرمائے گا اور جس نے پندرہ (15) روزے رکھے، تو آسمان سے ایک مُنادی نِدا (یعنی اِعلان کرنے والا اِعلان) کرتا ہے کہ تیرے پچھلے گُناہ بخش دیئے گئے، پس تُو از سرِ نَو عمل شروع کر کہ تیری بُرائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں اور جو زائد کرے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اور زیادہ اَجر دے گا۔ (شُعَبُ الاِیمان

ج ۳ ص ۳۶۸ حدیث ۳۸۰۱ از فیضانِ سُنّت، ص ۱۳۶۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے رکھنے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں۔ دُنیا میں چند دن کی مَشَقّت سہہ کر ماہِ رجب کے روزے رکھنے والے، آخرت میں رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے مزے لُوٹ رہے ہوں گے، جنّتی مشروبات سے لُطف اندوز ہونے، جہنّم کے دردناک عذاب سے بے خوف ہونے کے ساتھ ساتھ ڈھیروں اِنعامات سے نوازے جارہے ہوں گے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی آخرت میں ملنے والے اس اَجرِ عظیم کے حقدار بننے کی کوشش کریں اور فرض روزوں کیساتھ ساتھ نفل روزوں کا بھی اِہتمام کریں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حَضرتِ علّامہ مَولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بھی نفل روزوں سے بہت پیار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سال کے ممنوع دنوں کے علاوہ اکثر روزے سے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ پُورے ماہِ رَجَب اور دیگر مُقدّس مہینوں کے روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ پیر شریف کا روزہ رکھنے کی بھی بھرپُور ترغیب دِلاتے ہیں۔ آپ کی ترغیب کی بدولت بہت سے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں رَجَبُ الْمُرَجَّب کے پُورے ورنہ اکثر دن روزے رکھنے کی سعادت بھی حاصل کرتے ہیں اور پیر شریف کا روزہ رکھنے والوں کی بھی ایک کثیر تعداد ہے۔ پیر شریف کا روزہ رکھنا تو ہمارے مَدَنی انعامات میں بھی شامل ہے۔ چنانچہ اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں سے مَدَنی انعام نمبر 58 ہے۔ **کیا آپ نے اس ہفتے پیر شریف** (یارہ جانے کی صورت میں کسی بھی دن) **کا روزہ رکھا؟ نیز اس ہفتے کم از کم ایک دن کھانے میں جَو شریف کی روٹی تناول فرمائی؟**

یاد رکھئے! روزہ رکھنے کے بے شُمار فوائد ہیں، روزہ رکھنے سے نہ صرف اُخروِی کئی فوائد حاصل ہوتے

ہیں بلکہ کثیر دُنیوی فوائد بھی ملتے ہیں۔

روزے رکھنے کے فوائد:

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ روزے رکھنے کی ترغیب دِلاتے ہوئے دُنیوی و اُخروی فوائد بتاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: فرض روزوں کے عِلاوہ نَفْل روزوں کی بھی عادت بنانی چاہئے کہ اس میں بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں۔ اور ثواب تو اِتنا ہے کہ جی چاہتا ہے، بس روزے رکھتے ہی چلے جائیں۔ مزید دِینی فوائد میں ایمان کی حفاظت، جہنَّم سے نَجات اور جنَّت کا حُصُول شامل ہیں اور جہاں تک دُنیَوی فوائد کا تَعَلُّق ہے تو روزہ میں دن کے اندر کھانے پینے میں صَرْف ہونے والے وَقْت اور اَخراجات کی بچت، پیٹ کی اِصلاح اور بہُت سارے اَمراض سے حِفاظَت کا سامان ہے اور تمام فوائِد کی اَصْل یہ ہے کہ اِس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔ (فیضانِ رمضان، ص ۱۳۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نفل روزوں کی مَدَنی تحریک:

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اگر کسی نے ایک دِن نَفْل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا جائے، جب بھی اِس کا ثواب پورا نہ ہو گا، اس کا ثواب تو قیامت ہی کے دن ملے گا۔ (مسند ابی یعلی، ج۵، ص ۳۵۳، حدیث ۶۱۰۴)

عاشقانِ روزہ کی تنظیمی دَرَجہ بندی:

ممتاز: جو صومِ داوٗدی یعنی ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھے یا مہینے میں کم از کم 15 روزے اپنی سہولت کے مطابق رکھے یا 5 ممنوعہ ایام کے علاوہ سارا سال روزے رکھے۔ (عید الفطر اور

۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ذوالحجۃ الحرام کوروزہ رکھنا، مکروہِ تحریمی ہے۔) (دُرِ مختار و ردالمحتار ج۳، ص۳۹۱)

بہتر: جو ہر پیر شریف اور جمعرات کا روزہ رکھے (پیر اور جمعرات کا روزہ سُنّت ہے، البتہ جو اپنی سَہولت کے مطابق مَدنی ماہ میں 7 روزے رکھ لے، وہ بھی تنظیمی طور پر ''بہتر'' میں شمار ہو گا۔)

مناسب: جو ہر پیر شریف کو یا مجبوری ہو تو ہفتہ وار چھٹی والے دن روزہ رکھے (یُوں مہینے میں 4/5 روزے ہوں گے)

❀ **نفل روزہ** قصداً شروع کرنے سے پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے، اگر توڑے گا تو قضا واجب ہو گی۔ (دُرِّ مُختار ج۳، ص۴۷۳) (4) ملازم یا مزدور اگر نفل روزہ رکھیں تو کام پورا نہیں کرسکتے تو ''مُستاجِر'' (یعنی جس نے ملازمت یا مزدوری پر رکھا ہے، اُس) کی اجازت ضروری ہے اور اگر کام پورا کرسکتے ہیں تو اجازت کی ضرورت نہیں (ردالمحتار ج۳، ص۴۷۸) (اگر وقف کے ادارے میں ملازم ہیں اور نفل روزہ رکھنے کی صورت میں کام پورا نہیں کرسکتے تو کسی کی اجازت کارآمد نہیں، ملازمت کرنے والے بارہا سمجھتے ہیں کہ روزے کی وجہ سے ان کے کام میں حرَج واقع نہیں ہورہا، حالانکہ بسا اوقات بہت زیادہ رکاوٹ پڑرہی ہوتی ہے، خصوصاً عوامی مقامات پر کام کرنے والے، ہوٹلوں پر کھانا پکانے والے، میزوں پر پہنچانے والے یا مزدور وغیرہا تو ان کا اپنے ذہن میں ایک آدھ مرتبہ سمجھ لینا کافی نہیں کہ کام میں حَرَج نہیں ہورہا بلکہ نہایت غور کرلینا ضروری ہے کہ کہیں نفل روزے کے شوق میں اجارے کے کام میں سُستی کرکے حرام کمائی کمانے کے مرتکب نہ ہوں۔ خصوصاً دینی مدارس کے اساتذہ کو اس مسئلے کا خیال رکھنا زیادہ ضروری ہے کہ انہیں تو کوئی نفل روزہ میں رخصت کی اجازت بھی نہیں دے سکتا)

❀ طالبِ علمِ دین اگر اپنی تعلیم میں معمولی سا بھی حرج دیکھے تو ہرگز نفل روزہ نہ رکھے بلکہ وہ ہفتہ وار

چھٹی کے دن روزہ رکھ کر ''مناسب'' کا درجہ حاصل کر سکتا ہے، نیز مدنی قافلے کے مسافرین تھوڑی سی بھی کمزوری محسوس کریں تو نفل روزہ نہ رکھیں تاکہ حصولِ علمِ دین اور نیکی کی دعوت کے افضل ترین کام میں کمزوری رُکاوٹ نہ بنے، اگر علاوہ ازیں کارکردگی میں تسلسل ہے، تو مدنی قافلے میں سفر کی وجہ سے رہ جانے والے روزوں سے تنظیمی طور پر درجہ بندی میں اثر نہیں پڑے گا۔

❀ جہاں بھی نفل روزے کے سبب کسی افضل کام میں حرج واقع ہوتا ہو، وہاں روزہ نہ رکھے، مثلاً اگر کسی اسلامی بھائی کی ذمہ داری اس نوعیت کی ہے، جہاں عوام سے بکثرت واسطہ پڑتا ہے اور روزہ رکھنے سے اس کے مزاج میں تُرشی پیدا ہو جاتی ہے، تو اگرچہ کام پورا ہو جاتا ہو، لیکن لوگوں کے ساتھ بداخلاقی سے بچنا نفل روزوں کے مقابلے میں زیادہ ضروری ہے (7) ماں باپ اگر بیٹے کو نَفل روزے سے اس لیے منع کریں کہ بیماری کا اندیشہ ہے تو والدین کی اطاعت کرے۔ (ردالمحتار ج۳، ص۴۷۸)

❀ شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔ (در مختار ج۳، ص۴۷۷)

مَدَنی التجا: نفل روزوں کی مَدَنی تحریک میں شامل ہونے والے اسلامی بھائی اس نمبر 03125921226 پر اپنا نام، شہر کا نام، موبائل نمبر اور درجہ (ممتاز، بہتر، مناسب) ایس ایم ایس فرمائیں۔

12 روزہ مدنی کورس کی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک بننے، نفل روزے رکھنے، نفل عبادات کا جذبہ بیدار کرنے کیلئے 12 روزہ مدنی کورس کرنے کی نیت بھی کر لیجئے۔ یہ کورس شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا پسندیدہ کورس ہے۔ آپ فرماتے

ہیں کہ اس 12 روزہ مدنی کورس کو 100 بار کیا جائے تو بھی کم ہے۔ اس مدنی کورس میں ایسا کیا ہے ؟؟؟

شیخِ طریقت ، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فِتَن دَور میں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ مدنی اِنعامات کی صُورت میں عطا فرمایا ہے، اس 12 روزہ مدنی کورس میں ان مدنی اِنعامات پر عمل کرنے کی آسانیاں اور ان پر عمل کرنے کی عملی مشق بھی کروائی جاتی ہے، اس کے علاوہ تَہَجُّد، اِشراق وچاشت، دُرُست تَلَفُّظ کے ساتھ تلاوتِ قرآنِ پاک، اَوراد و وَظائف، مُناجات، مدنی حلقہ اور شجرہ شریف بھی پڑھا جاتا ہے۔ نیز باطن کی اِصلاح و مدنی تربِیَت کیلئے مُہلکات (یعنی ہلاکت میں ڈالنے والی باطنی بیماریوں) مثلاً حسد، تکبُّر، رِیاکاری، بَدگُمانی وغیرہ موضوعات پر بیانات، نماز کا طریقہ، فُضُول باتوں سے بچنے کے لئے اِشارے اور بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

دُعائے عطار! یا اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کوئی بھی **12 روزہ مدنی کورس** کرے، پُل صراط پر سے وہ بجلی کی سی تیزی سے گُزر جائے اور بے حساب جنّت میں داخلہ حاصل کر لے اور محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اسے پڑوس مل جائے۔

رجب میں بیج بونا، شعبان میں پانی دینا اور رمضان میں فصل کاٹنا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے آتے ہی ہمیں اس بات کی خُوشی ہونی چاہیے کہ اب نیکیوں کا سیزن (Season) شُروع ہونے والا ہے، ماہِ رجب میں لگائے ہوئے عبادت کے بیج کو سینچ کر ماہِ شعبان میں پودا اور ماہِ رمضان میں پھل دار درخت بنا کر اس کے پھل چننے کا موسم آنے والا ہے۔ ذرا سوچئے! ایک کسان جب فصل کے لیے بیج بوتا ہے، تو کسی قدر محنت و مشقت سے کام لیتا ہے؟ پہلے پُوری زمین کی صفائی کرتا ہے اور ہر وہ چیز جو فصل کو نُقصان دے سکتی ہو، پورے کھیت کی زمین کو اس سے پاک کرتا ہے، پھر اس

میں ہَل چلا کر مٹی کو نرم کرتا ہے، تاکہ بیج آسانی سے بویا جاسکے، بیج بو چکنے کے بعد فصل کے لیے وَقتاً فوقتاً پانی کا اِنتظام کرتا ہے، فصل کی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لیے مُناسب وَقْت پر اس میں کھاد وغیرہ ڈالتا ہے، پھر جب تک کہ فصل پَک نہ جائے، کسان اس کی حفاظت کرتا ہے اور اپنی فصل کو کیڑوں، جڑی بوٹیوں اور دیگر مُضِر اَشیا (فصل کو نُقصان دینے والی چیزوں) سے بچانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے، اس طرح ایک طویل جِدو جُہد کے بعد جب فصل پَک کر تیار ہو جاتی ہے، تب وہ اسے کاٹنے کی فکر کرتا ہے اور پھر اس میں توانائی صَرف کرتا ہے اور اتنے طویل عرصے کے بعد وہ اس ننھے سے بیج سے فائدہ اُٹھا پاتا ہے۔ اسی طرح ہونا تو یُوں چاہیے کہ ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے آتے ہی ہم بھی اپنے دل میں فصلِ عبادت کا بیج بونے کی کوشش میں لگ جائیں، وہ چیزیں جو ہمیں عبادت سے دُور کرسکتی ہوں، ان کا جائزہ لے کر انہیں اپنے سے دُور کرنے کی کوشش کریں، نیک لوگوں کی صحبتوں سے وابستہ ہو کر علمِ دین سیکھنے کی کوشش کریں، بزرگوں کی عبادات کے واقعات کا مطالعہ کریں، اس کے بعد ماہِ رجب میں عِبادت و رِیاضت کریں، پھر ماہِ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں بھی اس سلسلے کو جاری وساری رکھیں اور ماہِ رَمَضانُ المُبارَک کے آتے ہی عِبادتوں اور رِیاضتوں میں مزید اِضافہ کردیں، کیونکہ رَمَضانُ المُبارَک فَصلِ رحمت کاٹنے، عبادت کا پھل پانے اور اپنی بخشش کروانے کا مہینا ہے۔

نہ کرنا حشر میں پُرسِش مری ہو بے سبب بخشش
عطا کر باغِ فردوس از پئے شاہِ اُمم مولیٰ

(وسائلِ بخشش، ص97)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُود بھی ماہِ رجب، ماہِ شعبان اور ماہِ رَمَضان عِبادت و رِیاضَت میں گُزارتے اور اپنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بھی اس ماہ میں

زِیادہ سے زِیادہ عبادت کرنے کی ترغیب ارشاد فرماتے۔ آیئے اس سے مُتَعلِّق 3 احادیثِ مُبارکہ سُنتے ہیں۔

1. پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے اِرْشاد فرمایا: تم پر لازِم ہے کہ ماہِ رَجَب کی راتیں، قیام میں گُزارو اور اس ماہ کے دن روزے کی حالت میں گُزارو اور جو شَخْص اس مہینے کے کسی دن میں پچاس (50) (رَکْعَت) نماز پڑھے، اس طرح کہ ہر رَکْعَت میں بَقَدْرِ اِسْتِطاعت قرآنِ پاک کی تِلاوت کرے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شَخْص کو اس کے بالوں اور رُوؤں کی تعداد کے برابر نیکیاں عطا فرمائے گا۔ (تاریخِ دمشق، ذکر علی بن یعقوب بن یوسف بن عمران البلاذری ۲۹۱/۴۳، ملتقطاً)

2. ایک بار پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رَجَب سے پہلے خُطبۂ جُمعہ دیتے ہوئے اِرْشاد فرمایا: اے لوگو! بیشک تم پر ایک عظیم مہینا سایہ فگن ہونے کو ہے، اس مہینے میں نیکیوں کا اَجر دُگنا دیا جاتا ہے، اس ماہ میں دُعائیں قَبول ہوتی ہیں، اس ماہ میں مُشکلات حل ہوتی ہیں اور اس ماہ میں مومن کی دُعا رَد نہیں ہوتی، پس جو شَخْص اس مہینے میں کوئی بھلائی کا کام کرے، تو اس کو کئی گُنا اَجر دیا جاتا ہے۔ (تاریخِ دمشق، ذکر علی بن یعقوب بن یوسف بن عمران البلاذری ۲۹۱/۴۳)

3. فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: رَجَب کے مہینے میں اِسْتِغْفار کی کثرت کرو۔ پس بیشک اس کے ہر ہر لمحے میں کئی اَفْراد کو اللہ عَزَّوَجَلَّ آگ سے خَلاصی عطا فرماتا ہے۔ (کنزالعمال، ج ۱، حصہ اول، ص ۲۴۳، کتاب الاذکار، الفصل الاول فی الاستغفار، حدیث: ۲۰۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میں رحمت، مغفرت، دوزخ سے آزادی کا سائل ہوں

مہِ رمضان کے صدقے میں فرما دے کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش، ص98)

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کو عام کرنے اور ساری دنیا میں قرآن وسنّت کی تعلیمات کو پھیلانے کیلئے دعوتِ اسلامی دن رات مصروفِ عمل ہے۔ آپ بھی اس عظیم مقصد میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دینے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کیجئے۔ ذیلی حلقے کے ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** بھی ہے۔ جس کا بُنیادی مقصد دُنیا کی دُھن میں مگن اَفراد کو ان کے مَقْصَدِ حقیقی سے آگاہ کرنا، نماز روزے کی طرف راغب کرنا، گُناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے مَحَبَّت پیدا کرنے کا ذِہْن دینا شامل ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں یہ تمام کام نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے میں ہی شمار ہوتے ہیں۔ نفلی عبادات کو چھوڑ کر نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا، یہ کس قدر اَہَم کام ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ قُطبِ ربانی، غوثِ صمدانی حُضُور سیدنا شیخ عبدُ القادر جِیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرْشاد فرماتے ہیں: نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا میرے نزدیک ان ہزار عابدوں کی عبادت سے زیادہ پسندیدہ ہے، جو تنہائی میں بیٹھ کر عِبادت کرنے والے ہیں۔ (الفتح الربانی، المجلس الرابع والخمسون، ص ۱۸۱)

ثواب پانے کی نِیَّت سے ہمیں بھی علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کو اپنا معمول بنالینا چاہئے اور وَقْتاً فَوقْتاً اپنے گھر مَساجد، محلے اور سفر وغیرہ میں جب بھی موقع ملے لوگوں پر اِنفرادی

کوشش جاری رکھئے۔ آیئے !ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

مدنی بہار:

مدینۃُ الاولیا(ملتان شریف، پنجاب پاکستان) کے رہائشی اسلامی بھائی اپنی گُناہوں بھری زندگی کے خاتمے کا تذکرہ کچھ اس طرح کرتے ہیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مُنسلک ہونے سے پہلے فلم بینی کا جُنون کی حد تک اس قدر شوقین تھا کہ ساری ساری رات اس حرام کام میں بسر ہو جاتی اور جب موقع ملتا تو سینما گھر کا رخ بھی کر لیا کرتا، نمازیں قضا ہو جانے پر بھی میرے دل میں اِحساس و ندامت پیدا نہ ہوتا، میرے سُدھرنے کا سبب کچھ یُوں بنا کہ ایک روز دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ چند اسلامی بھائی میرے پاس تشریف لائے اور مجھ پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کا ذِہن دیا، میں نے ہامی بھر لی اور مُقرّرہ دن سُنّتوں بھرے اجتماع میں جا پہنچا، سُنّتوں بھرے بیان اور ذِکرُ اللہ سے فیض یاب ہوا اور جب رِقّت انگیز دُعا شروع ہوئی تو میں نے اپنے سابقہ گُناہوں سے توبہ کی اور آئندہ گُناہوں سے بچنے کا اِرادہ کر لیا، چند دنوں کے بعد جب میری مُلاقات خیر خواہ اسلامی بھائی سے ہوئی تو اُنہوں نے مجھے رمضانُ المبارک میں اِعتکاف کرنے کا مدنی ذِہن دیا، ابتداءً میں نے ان کی بات پر دھیان نہ دیا، مگر جب اُنہوں نے اجتماعی اعتکاف کی برکتیں اور مدنی بہاریں بتائیں تو میں اعتکاف کرنے کے لیے تیار ہو گیا اور سُنّتوں بھرے اجتماعی اعتکاف کی برکتیں حاصل کرنے کے لیے مُعتَکِف ہو گیا، اس کی برکت سے جہاں مجھے نمازوں کی پابندی نصیب ہوئی وہیں پر وضو، غسل، تیمم اور نماز کے فرائض و واجبات کا بھی علم حاصل ہوا اور نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ دل میں موجزن ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علاقائی سطح پر مدنی انعامات ذِمّہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کام عام کرنے کی سعادت بھی حاصل ہے۔

تم کو کچھ معلوم ہے یارو! مجھے
دعوتِ اسلامی سے کیوں پیار ہے
اس پہ ہے نظرِ کرم سرکار کی
دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے

(وسائلِ بخشش، ص701)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رَجَب کی برکت بھری خاص راتیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یُوں تو رَجَبُ الْمُرَجَّب کا پُورا مہینہ ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے رحمتوں اور بَرَکتوں کی چھما چھم برسات لیے ہوئے ہے، لیکن خاص طور پر اس ماہ کی یکم اور ستائیسویں (27ویں) شب کے بہت سے فضائل، احادیثِ مُبارَکہ میں مَوجُود اور بُزرگانِ دین سے منقول ہیں۔ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا دَستُور (طریقہ) تھا کہ آپ سال میں 4 راتیں ہر کام سے خالی کرکے عِبادَت کے لیے مَخْصُوص فرمایا کرتے تھے۔ (یعنی ان 4 راتوں میں خُصُوصی اِہتمام کے ساتھ عِبادَت فرماتے، ان راتوں میں سے ایک) ماہِ رَجَب کی پہلی رات بھی ہے۔ (غنیۃ الطالبین، ج۱ص۳۲۸) جبکہ حَضرتِ سَیِّدُنا خالِد بن مَعْدان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سال میں پانچ راتیں ایسی ہیں، جو ان کی تَصدِیْق کرتے ہوئے بہ نیّتِ ثواب ان کو عِبادَت میں گُزارے گا، تو اللہ تَعَالٰی اُسے داخِلِ جَنَّت فرمائے گا (ان راتوں میں سے ایک رات) رَجَب کی پہلی رات (بھی ہے) (غُنیۃ الطالبین، ج ۱ ص ۳۲۸) جس طرح اس ماہ کی پہلی شب، نہایت فضیلت کی حامل ہے، اسی طرح اس ماہ کی ستائیسویں (27ویں) تاریخ کے بھی بے شُمار فضائل ہیں۔ یہی وہ رات ہے کہ جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معراج کے لیے تَشْرِیف لے گئے اور یہی وہ رات ہے کہ جس میں

مکی مَدَنی مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف پہلی وَحی بھیجی گئی ۔ حدیثِ پاک میں ہے ستائیسویں(27ویں)رَجَبُ الْمُرَجَّب میں نیک عمل کرنے والے کو 100 بَرَس کا ثَواب ملتا ہے۔(شُعَب الایمان ج ۳ص ۳۷۴حدیث ۳۸۱۲) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے:رَجَب میں ایک دن اور رات ہے،جو اُس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافِل میں گُزارے،یہ سو(100) برس کے روزوں کے برابر ہو اور وہ 27 ویں رَجَب ہے۔(شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ص ۳۷۳حدیث ۳۸۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی ستائیسویں(27ویں) تاریخ کو روزہ رکھنے،نیک عمل کرنے اور رات میں نوافل پڑھنے کی بھی فضیلت ہے۔یہ سب فضائل ہمیں بھی حاصل ہوسکتے ہیں،بشرط یہ کہ اگر ہم ستائیسویں(27ویں) شب عبادت میں بسر کرنے اور دن کا روزہ رکھنے پر کمربستہ ہوجائیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمیں ان سب سعادتوں سے بہرہ مند ہونے کی سَعادَت عطا فرماتا ہے۔اس طرح کہ اگر آپ شبِ معراج کے سلسلے میں ستائیسویں(27ویں)شب کو ہونے والے اجتماعِ ذکرونعت میں اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزاریں اور زہے نصیب! دن میں روزہ رکھنے کی سعادت بھی نصیب ہوجائے،تواس طرح اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں ثواب ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رجب کے کُونڈے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ماہِ رجب کی ستائیسویں(27ویں)شب کو مُسلمان خاص اِہتمام سے گُزارتے ہیں،اسی طرح اس ماہِ مُبارَک میں حضرتِ سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

کے ایصالِ ثواب کیلئے کونڈے بنائے جاتے ہیں۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ رجب میں بعض جگہ حضرتِ (سَیِّدُنا) امام جعفر صادِق رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اِیصالِ ثواب کے لیے پُوریوں کے کُونڈے بھرے جاتے ہیں، یہ بھی جائز مگر اس میں بھی اسی جگہ کھانے کی بعضوں نے پابندی کر رکھی ہے یہ بے جا پابندی ہے۔ اس کُونڈے کے مُتَعَلِّق ایک کتاب بھی ہے جس کا نام "داستانِ عجیب" ہے، اس موقع پر بعض لوگ اس کو پڑھواتے ہیں اس میں جو کچھ لکھا ہے اس کا کوئی ثُبُوت نہیں وہ نہ پڑھی جائے، فاتحہ دِلا کر اِیصالِ ثواب کریں۔ (بہارِ شریعت ج۳ص ۶۴۳) اِسی طرح "دس (10) بیبیوں کی کہانی" "لکڑہارے کی کہانی" اور "جنابِ سیّدہ کی کہانی" سب مَن گھڑت قِصّے ہیں، ان کو نہ پڑھا کریں، اِس کے بجائے ایک بار سُوْرَۂ یٰسٓ پڑھ لیا کریں کہ دس (10) قراٰنِ کریم ختم کرنے کا ثواب ملے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ! کُونڈے ہی میں کھیر کھانا، کھلانا ضَروری نہیں، دوسرے برتن میں بھی کھا اور کِھلا سکتے ہیں۔ اِیصالِ ثواب (یعنی ثواب پہنچانا)، قراٰنِ کریم و اَحادیثِ مُبارَکہ سے ثابت ہے، اِیصالِ ثواب دُعا کے ذریعے بھی کیا جاسکتا ہے اور کھانا وغیرہ پکا کر اُس پر فاتحہ دِلا کر بھی۔ کُونڈوں کی نیاز بھی اِیصالِ ثواب ہی کی ایک صُورت ہے، اِس کو ناجائز کہنا، شریعت پر اِفْتِرا (یعنی تہمت باندھنا) ہے۔ ناجائز کہنے والے پارہ 7 سُوْرَۃُ الْمَآئِدَہ کی آیت نمبر 87 میں بیان کردہ حکمِ الٰہی سے عبرت پکڑیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْاؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ (۸۷)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے

والے اللہ کو ناپسند ہیں۔

''رَجَب کے کُونڈے'' کِس تاریخ کو کریں؟

پُورے ماہِ رَجَب میں بلکہ سارے سال میں جب چاہیں، اِیصالِ ثواب کیلئے کُونڈوں کی نیاز کر سکتے ہیں، البتّہ مُناسب یہ ہے کہ 15 رَجَبُ الْمُرَجَّب کو ''رَجَب کے کُونڈے'' کئے جائیں، کیوں کہ یہ آپ کا یومِ عُرس ہے، جیسا کہ فتاوٰی فقیہِ مِلّت جلد 2 صَفْحَہ 265 پر ہے: ''حضرتِ (سَیِّدُنا) امام جعفرِ صادِق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نیاز 15 رجب کو کریں کہ حضرت کا وِصال 15 ہی کو ہوا ہے۔'' نیز مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب شرحِ شجرۂ قادریہ'' صَفْحَہ 59 پر ہے: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو 68 برس کی عمر میں 15 رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۸ھ کو کسی شَقِیُّ الْقَلْب (یعنی سنگ دل۔ ظالم) نے زہر دیا، جو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شہادت کا سبب بنا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزارِ اقدس جنَّتُ الْبقیع (مدینۃُ المُنوَّرہ) میں والدِ محترم حضرت سیِّدُنا امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پہلو میں ہے۔ اللہ رَبُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ (کفن کی واپسی، ص۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی سے مالی تعاون کے فوائد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے مرحُومین کے اِیصالِ ثواب کیلئے کُونڈے بنانے یا کھانے وغیرہ کا اِہتمام کرنے کیساتھ ساتھ ہر جائز و نیک کام کا ثواب بھی انہیں پہنچایا جاسکتا ہے۔ دِینی کاموں کی ترویج واشاعت کیلئے اِیصالِ ثواب کی نِیّت سے اپنا مال خرچ کرنا بھی کارِ ثواب ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دِین کے پیغام کو ساری دُنیا میں عام کرنے والی خالص دِینی اور غیر

سیاسی تحریک ہے، جس کا مقصد ہر مسلمان کو یہ مدنی ذِہن دینا ہے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ"** فی زمانہ مُعاشرے میں ہر طرف گُناہوں کا بازار گرم ہے حتّٰی کہ بظاہر نیک نظر آنے والے شخص کے قریب جائیں، تو وہ بھی بسا اوقات عقیدے کی خرابیوں، زَبان کی بے احتیاطیوں، بدنگاہیوں اور بداَخلاقیوں کی آفتوں میں مُبتَلا نظر آتا ہے، آہ! دُور دُور تک گُناہوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر دِکھائی دے رہاہے۔ایسے مُشکل حالات میں سُنّتوں بھری تحریک، "دعوتِ اسلامی" کا وُجُودِ مسعود کسی نعمت سے کم نہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ذُوالقعدۃِ الحرام ۱۴۰۱ ہجری بمطابق 1981 عیسوی میں بابُ المدینہ (کراچی) سے اُٹھنے والی اس مدنی تحریک کا پیغام تاحال دُنیا کے بیشتر ممالک میں پہنچ چکاہے۔اور بِحَمْدِہٖ تعالٰی آج (۱۴۳۷ھ میں) دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے تقریباً100 سے زائد شعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے۔ان تمام شُعبہ جات کو چلانے کے لیے کروڑوں نہیں اربوں روپے کے اَخراجات ہوتے ہیں، جو مُخَیِّر حضرات کے تعاوُن سے ہی پُورے ہوتے ہیں۔یاد رکھئے! دعوتِ اسلامی، دِینِ اسلام کی نمائندگی کرنے والی، اس کے پیغام کو عام کرنے والی۔عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو تحریک ہے، اس کے ساتھ جانی ومالی، کسی بھی قسم کا تعاوُن کرنا، حقیقتاً دِینِ اسلام ہی کی مدد کرنا ہے اور جو دینِ اسلام کی مدد کرتا ہے، اس کے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗؕ (پ۱۷، الحج:۴۰)	ترجَمۂ کنز الایمان: اور بیشک **اللہ** ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا۔

جبکہ پارہ 26 سورہ محمد کی آیت نمبر 7 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ	ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اگر تم دینِ خدا کی مدد کرو گے **اللہ** تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمادے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اِرشادِ پاک ہے کہ جو اس کے دِین کی مدد کرے گا، خُود باری تعالیٰ اس کی مدد فرمائے گا، حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اس کی مدد کرے جو اس (کے دین) کی مدد کرے۔ (تفسیر در منثور ۷/۴۶۲)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: اَوْلِیاءُ اللہ کی مدد کرنا، نبی کی خدمت، عِلْمِ دِیْن پھیلانا، سب اللہ کے دِیْن کی مدد ہے۔ (نور العرفان ص ۵۳۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی عِلْمِ دِین پھیلانے، گُناہوں سے بچانے اور سُنَّتوں کا عامل بنا کر سچا عاشقِ رسول بنانے والی تحریک ہے، اس لیے اس کی مدد کرنا بھی دِین کی مدد کرنا ہی کہلائے گا۔ یاد رکھئے! سونے، چاندی، نقدی وغیرہ سے دِیْن کی مدد کرنا، کوئی نیا عمل نہیں ہے بلکہ میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ترغیب پر حضرتِ سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اپنے گھر کا سارا مال بارگاہِ رسالت میں حاضر کرنا۔ (سنن الترمذی، ۵/ ۳۸۰، حدیث:۳۶۹۵) گویا ہمیں یہ سبق دے رہا ہے کہ دِین کی سربلندی کے لیے ایک مسلمان اپنا سارا مال قُربان کرنے سے گُریز نہ کرے۔ ایک اور روایت کے مُطابق جس روز حضرت ابُوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اسلام سے مشرف ہوئے، اس روز آپ کے پاس چالیس ہزار (40,000) دِینار اور ایک روایت میں ہے کہ چالیس ہزار (40,000) دِرْہَم مَوْجُود تھے۔ آپ نے یہ سارا مال رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر خرچ کر دیا۔

(فیض القدیر شرح جامع صغیر، حرف الراء، الحدیث: ۴۴۱۲، ۴/ ۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام کی سربُلندی کیلئے حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اپنا مال قُربان کرنے کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! یاد رکھئے! مَوْجُودہ دور میں دِینی کاموں کے لئے چندہ (مدنی

عَطِیّات) جمع کرنا اَشد ضروری ہے۔ پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ غیب نشان ہے: ”آخرِ زمانہ میں دِین کا کام بھی دِرہم ودِینار سے ہو گا۔“ (المعجم الکبیر، ۲۰/ ۲۷۹، حدیث: ۶۶۰، ملخصًا)

اس حدیثِ پاک سے جہاں میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا علمِ غیب ثابت ہوا، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک زمانہ میں دِین کا کام کرنے کے لیے پیسے کی سخت ضرورت پڑے گی، فی زمانہ جو حالات ہیں، وہ کسی سے مخفی نہیں، چونکہ دعوتِ اسلامی ایک عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے، اس لیے اس کے اَخراجات کو پُورا کرنے کیلئے ایک خطیر رقم دَرکار ہوتی ہے۔ ویسے تو بِالعُموم سارا ہی سال دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کیلئے مدنی عَطِیّات جمع کرنے کا سلسلہ رہتا ہے، مگر بالخصوص رَجَبُ المُرَجَّب، شَعْبَانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضانُ الْمُبارَک میں لوگ بکثرت صَدَقات وعَطِیّات کی اَدائیگی کی طرف مائل ہوتے ہیں، اس وجہ سے ان مہینوں میں مدنی عَطِیّات اکھٹا کرنے کا بہترین موقع ہوتا ہے، ہمیں بھی حُصُولِ ثواب کی خاطر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی تَرَقّی کے لیے اپنے گھر، رشتہ داروں اور اَہلِ محلّہ کو صدقہ کے فضائل بتا کر خُوب خُوب مدنی عطیات جمع کرنے چاہئیں۔

امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ 152 پر فضائلِ صدقات پر مُشتمل احادیثِ مُبارَکہ ذِکر فرما کر ان فضائل کا 25 مدنی پھولوں میں اس طرح اِحاطہ فرماتے ہیں: ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو مُسلمان، اس عمل میں نیک نِیّت پاک مال سے شریک ہوں گے انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم اور بارگاہِ رسالت سے ملنے والے انعام کی برکت سے 25 فائدے ملنے کی اُمید ہے: (1) بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے) بُری موت سے بچیں گے، ستّر دروازے بُری موت کے بند ہوں گے (2) عُمریں زیادہ ہوں گی (3) ان کی گنتی بڑھے گی (4) رِزْق کی وُسعت، مال کی

کثرت ہو گی، اس کی عادت سے کبھی مُحتاج نہ ہوں گے (5) خَیر و برکت پائیں گے (6) آفتیں بلائیں دُور ہوں گی، بُری قضا ٹلے گی، ستر (70) دروازے بُرائی کے بند ہوں گے، ستر (70) قسم کی بلا دُور ہو گی (7) ان کے شہر آباد ہوں گے (8) شکستہ حالی دُور ہو گی (9) خوفِ اندیشہ زائل اور اطمینانِ خاطر حاصل ہو گا۔(10) مددِ الٰہی شاملِ حال ہو گی۔(11) رحمتِ الٰہی ان کے لیے واجب ہو گی۔ (12) ملائکہ اُن پر دُرود بھیجیں گے۔(13) رضائے الٰہی کے کام کریں گے۔(14) غضبِ الٰہی ان پر سے زائل ہو گا۔(15) ان کے گُناہ بخشے جائیں گے، مغفرت ان کے لئے واجب ہو گی، اُن کے گُناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔(16) خدمتِ اہلِ دین میں صدقہ سے بڑھ کر ثواب پائیں گے۔(17) غلام آزاد کرنے سے زِیادہ اَجر لیں گے۔(18) ان کے ٹیڑھے کام دُرُست ہوں گے۔(19) آپس میں محبتیں بڑھیں گی، جو ہر خیر و خُوبی کی مُتَّبِع (یعنی پیروی کرتی) ہیں۔(20) تھوڑے صَرف میں بہت کا پیٹ بھرے گا کہ تنہا کھاتے تو دُونا اُٹھتا۔(21) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور دَرجے بُلند ہوں گے۔(22) مولیٰ تبارک و تعالیٰ ملائکہ سے ان کے ساتھ مُباہات (فخر) فرمائے گا۔(23) روزِ قیامت دوزخ سے اَمان میں رہیں گے، آتشِ دوزخ ان پر حرام ہو گی۔(24) آخرت میں اِحسانِ الٰہی سے بہرہ مند ہوں گے (25) خدا عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو اس مُبارَک گروہ میں ہوں گے، جو حُضُور پُر نُور سَیِّدِ عالم، سرورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نَعلِ اقدس کے تَصَدُّق میں سب سے پہلے داخلِ جنّت ہو گا۔

(فتاویٰ رضویہ، ج۲۳، ص۱۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سُنا

- ماہِ رجب بہت ہی مُبارک مہینہ ہے، اس کی عظمت و بڑائی، نہ صرف قرآنِ پاک سے ثابت ہے، بلکہ احادیثِ طیبہ سے بھی اس کے فضائل واضح ہیں۔
- ماہِ رَجَبُ المُرَجَّب کے نفل روزے رکھنے والے خوش نصیبوں میں مغفرت و بخشش کے پروانے تقسیم کیے جاتے ہیں۔
- ماہِ رَجَبُ المُرَجَّب کے نفل روزے رکھنے والے خوش نصیبوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے "رَجب" نامی جنّتی نہر سے پینا نصیب ہو گا۔
- ماہِ رَجَبُ المُرَجَّب میں نیکیوں کا اَجر دُگنا دیا جاتا ہے، اس ماہ میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں، اس ماہ میں مُشکلات حل ہوتی ہیں اور اس ماہ میں مومن کی دُعا رَد نہیں ہوتی۔
- ستائیسویں (27ویں) رَجَبُ الْمُرَجَّب میں نیک عمل کرنے والے کو 100 بَرَس کا ثَواب ملتا ہے۔ جو اس دن کا روزہ رکھے اور رات نوافل میں گُزارے، یہ سو (100) برس کے روزوں کے برابر ہے۔
- 15 رَجَبُ المُرَجَّب کوئی عاشقانِ اہلبیت، "حضرتِ (سَیِّدُنا) امام جعفرِ صادِق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نیاز و اِیصالِ ثواب کر کے ثواب کا عظیم خزانہ جمع کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔
- ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس ماہ میں بطورِ خاص روزے رکھنے کا اِہتمام فرماتے تھے، اگر کوئی شرعی رُکاوٹ نہ ہو تو جس قدر ممکن ہو، ہمیں بھی اس ماہ میں روزے رکھنے چاہئیں، ورنہ کم اَزْ کم ہر پیر شریف کا روزہ رکھنے کی ترکیب تو کرنی ہی چاہیے۔

▪ یُوں تو پُورا ماہِ رجب برکتوں اور رحمتوں سے معمور ہے، لیکن اس ماہ کی پہلی اور ستائیسویں (27ویں) رات کی خاص فضیلت ہے، اس لیے ان راتوں کی خُوب قدر کرنی چاہیے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس ماہ کی قدر کرنے اور اسے نیکیوں میں گُزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبوَّت، مُصطفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مُجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح، ج ا ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

بات چیت کے اہم مَدَنی پھول:

آیئے دعوتِ اسلامی کے مطبُوعہ رسالے "101 مَدَنی پھول" سے بات چِیت کے حوالے سے چند اَہم مَدَنی پھول سُنتے ہیں: ❀ مُسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چِیت کیجئے۔ ❀ مُسلمانوں کی دِلجُوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چلّا چلّا کر بات کرنے سے حد دَرجَہ اِحتیاط کیجئے۔ ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ

جناب سے گُفتگو کی عادت بنایئے آپ کے اَخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عُمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❀ بات چِیت کرتے وَقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، اُنگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دُوسروں کے سامنے باربار ناک کو چُھونا یاناک یا کان میں اُنگلی ڈالنا، تُھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ❀ جب تک دوسرا بات کررہا ہو، اِطمینان سے سُنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گُفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سُنَّت سے ثابِت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جَب بات چِیت کی جائے تو اُس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مُخاطب کے ظَرف اور اُس کی نَفسِیات کے مُطابِق بات کی جائے۔ ❀ بد زَبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اِجتِناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مُسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷) اور بے حَیائی کی بات کرنے والے پر جنَّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اُس شَخص پر جنَّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔ (کتابُ الصَّمت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ج ۷ ص ۲۰۴ رقم ۳۲۵ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب "بہارِ شریعت حصّہ 16" اور "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشِقانِ رسول، آئیں سُنَّت کے پُھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔[1]

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو کون کرے یہ بَھلا تُم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس

1۔۔۔ مَجمَعُ الزَّوَائِد، کتاب الادعیة، باب فی الصلاة علی النبی۔۔۔الخ، ۱۰/۲۵۳ حدیث: ۱۷۲۹۸

کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عیب دار چیز بِکنے پر رَدِّ عمل

کروڑوں حنفیوں کے پیشوا حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حُصولِ رِزقِ حلال کے لئے تجارت کا پیشہ اپنایا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کپڑے کے بہت بڑے تاجر تھے، مگر اس کے باوُجود آپ کی تجارت احسان، خیر خواہی اور اسلام کے پاکیزہ اُصُولوں پر مشتمل تھی۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا حفص بن عبدالرحمٰن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 . . . معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

تَعَالٰی عَلَیْہ میرے ساتھ تجارت کرتے تھے اور مجھے مالِ تجارت بھیجتے ہوئے فرمایا کرتے: اے حَفْص! فُلاں کپڑے میں کچھ عیب ہے۔ جب تم اسے فروخت کرو تو عیب بیان کر دینا۔ حضرت سیِّدُنا حفص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ مالِ تجارت فروخت کیا اور بیچتے ہوئے عیب بتانا بُھول گئے۔ جب امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو علم ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تمام کپڑوں کی قیمت صدقہ کر دی۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حلال روزی کھانے اور لقمۂ حرام و شُبہ والی چیزوں سے بچنے میں کس قدر احتیاط فرماتے تھے، بِلا شبہ آپ جانتے تھے کہ حرام و شُبہ والی چیزوں میں ذرّہ برابر بھی برکت نہیں ہوتی، برکت تو ساری کی ساری حلال اور پاکیزہ چیزوں میں رکھی گئی ہے، شاید اسی وجہ سے آپ نے فروخت شُدہ کپڑوں کی تمام رقم اپنے پاس رکھنا گوارا نہیں کی اور راہِ خدا میں صدقہ کر دی۔

اِمامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس واقعے سے ان لوگوں کو عبرت پکڑنی چاہئے کہ جن کا مقصدِ حیات صرف و صرف مال جمع کرنا اور بینک بیلنس بڑھانا ہے۔ بعض اوقات ایسوں میں مال سمیٹنے کی ہَوَس اس قدر غالب نظر آتی ہے کہ وہ لین دَیْن کے وقت حرام کی آفت میں مُبْتَلا ہو کر نہ صرف خود بلکہ اپنے گھر والوں کو بھی ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔ یاد رکھئے! دنیا میں جس کے پاس جتنا زیادہ مال ہو گا آخرت میں اسے اتنا ہی زیادہ حساب بھی دینا ہو گا، لہٰذا ہمیں حرام چیزوں سے بچتے ہوئے ہمیشہ حلال و پاکیزہ روزی ہی کی جستجو کرنی چاہیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلانی چاہیے تاکہ ہمیں بھی لُقمۂ حلال کی فضیلت حاصل ہو، لُقمۂ حلال کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا اِمام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِحیاءُ العُلوم میں فرمایا کہ بعض بُزرگانِ دین فرماتے ہیں: مُسلمان جب

---

1 ... تاریخ بغداد، باب مناقب ابی حنیفة، ۳۵۶/۱۳

حلال کھانے کا پہلا لُقمہ کھاتا ہے تو اُس کے پہلے کے گُناہ مُعاف کر دئیے جاتے ہیں اور جو شَخص رِزقِ حلال کی طَلَب میں ذِلّت کی جگہ کھڑا ہوتا ہے، تو اُس کے گُناہ درخت کے پتّوں کی طرح جھڑتے ہیں۔(اِحیاءُ العُلوم،۲/۱۱۶)

یاخُدا میری مغفرت فرما باغِ فردوس مَرحَمت فرما
تُو گناہوں کو مُعاف کر اللہ میری مقبول معذِرت فرما
مشکلوں میں مرے خدا میری ہر قدم پر مُعاوَنت فرما

(وسائلِ بخشش،ص:۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِسلام میں حَلال وطَیّب کھانے کی کِس قَدَر اَہَمِیَّت ہے اِس کا اَندازہ اِس بات سے لگایئے کہ خُود اس پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاکیزہ کلام میں حَلال وپاکیزہ روزی کھانے کے مُتَعَلِّق وَاضح اَحکام اِرشاد فرمائے ہیں، چنانچہ پارہ7 سُوْرَہ مَائِدہ کی آیت نمبر88 میں اِرْشادِ رَبّانی ہے:

وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ(۸۸) (پ۷،المائدة:۸۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کھاؤ جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حَلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے جس پر تمہیں اِیمان ہے۔

پارہ2 سُوْرَۂ بَقَرَۃ آیت نمبر168 میں اِرْشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا٘ۖ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ(۱۶۸) (پ۲،البقرة:۱۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بیشک وہ تمہارا کُھلا دُشمن ہے۔

حلال وطیّب رزق سے کیا مراد ہے؟

تفسیرِ صراطُ الْجِنان میں ہے کہ حلال وطیّب سے مُراد وہ چیز ہے جو بذاتِ خُود بھی حلال ہے، جیسے بکرے کا گوشت، سبزی، دال وغیرہ اور ہمیں حاصل بھی جائز ذریعے سے ہو یعنی چوری، رشوت، ڈکیتی وغیرہ کے ذریعے نہ ہو۔ (صراط الجنان، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱، ۱۶۸/ ۲۶۸)

رزقِ حلال دے مجھے اے میرے کبریا دیتا ہوں واسطہ تجھے تیرے حبیب کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حلال کھانے کی اہمیّت

حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن معاذ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اطاعت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے خزانوں میں پوشیدہ ہے اور اس کی چابی دُعا ہے اور حلال کھانا اس چابی کے دندانے ہیں، اگر چابی میں دَندانے نہیں ہوں گے تو دروازہ بھی نہیں کھلے گا اور جب خزانہ نہیں کھلے گا تو اس کے اندر پوشیدہ اطاعت تک کیسے پہنچا جاسکتا ہے؟ لٰہذا اپنے لقمے کی حفاظت کرو اور اپنے کھانے کو پاکیزہ بناؤ تاکہ جب تمہیں موت آئے تو بُرے اعمال کی سیاہی کی جگہ نیک اعمال کا نُور تمہارے سامنے ظاہر ہو اور اپنے اَعضا کو حرام کھانے کے گُناہ سے روکے رکھو تاکہ یہ ہمیشہ رہنے والی نعمتوں سے لذّت پاسکیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓــٴًـۢا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿۲۴﴾ (پ ۲۹، الحاقۃ: ۲۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صلہ (بدلہ) اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔

اور جو حرام کھانے سے اجتناب نہ کرے تو طویل عرصہ تک بُھوکا رہنے کے بعد تُھوہر کا کڑوا اور گرم پھل کھائے گا تو یہ کیسا بدترین کھانا ہو گا اور اس کا ضرر (نقصان) کتنا شدید ہو گا کہ یہ دل کے ٹکڑے کر دے گا اور جگر کو چِیر ڈالے گا، بدن کو پھاڑ دے گا اور جینا مُشکل کر دے گا۔ (آنسوؤں کا دریا، ص ۲۸۳)

گنہگار طلبگارِ عفو و رَحمت ہے عذاب سہنے کا کس میں ہے حَوصلہ یاربّ!

کہیں کا آہ! گناہوں نے اب نہیں چھوڑا عذابِ نار سے عطار کو بچا یاربّ!

(وسائلِ بخشش، ص:۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ حرام کھانے کی بڑی نحوستیں اور حلال کھانے میں بڑی برکتیں ہیں۔ جو مُسلمان رِزقِ حلال کما کر اپنے اہل وعیال کو حَلال کھلاتا ہے * وہ پُرسُکون اور خُوشحال زندگی گُزارتا ہے * حلال کمانے اور کھانے والے کا لوگوں کی نظروں میں ایک خاص مقام بن جاتا ہے * حلال کمانے اور کھانے والے کے کاروبار میں برکت ہوتی ہے * حلال کمانے اور کھانے والے کے گُناہ مُعاف کردیئے جاتے ہیں اور اس کی دُعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ حلال کمانے اور کھانے کے فضائل اس قدر زیادہ ہیں کہ جی چاہتا ہے کہ بس بیان کرتے اور سُنتے چلے جائیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب 4 احادیثِ مُبارکہ سُنتے ہیں اور ان پر عمل کی نیّت بھی کرتے ہیں:

1. جس نے چالیس (40) دن تک حلال کھایا، اللهعَزَّوَجَلَّ اس کے دل کو منور فرمادے گا اور اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری فرمادے گا اور دنیا وآخرت میں اس کی رہنمائی فرمائے گا۔(اتحاف السادة، کتاب الحلال والحرام، الباب الاول، فی فضیلة الحلال ...الخ، ۶/ ۴۵۰)
2. جس شخص نے حلال مال کمایا پھر اسے خود کھایا یا اس کمائی سے لباس پہنا اور اپنے علاوہ اللہ تعالٰی کی دیگر مخلوق (جیسے اپنے اہل وعیال اور دیگر لوگوں) کو کھلایا اور پہنایا تو اس کا یہ عمل اس کے لئے برکت وپاکیزگی ہے۔(ابن حبان، کتاب الرضاع، باب النفقة، ذکر کتبة الله...الخ، الجزء۶، ۴/ ۲۱۸، حدیث:

۴۲۲۲)

3. ایک شخص نبیِ کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے قریب سے گزرا تو صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان نے اس کے پھرتیلے بدن کی مضبوطی اور چستی کو دیکھا تو عرض کی، یا رَسُولَ الله صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ! کاش! اس کا یہ حال الله عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہوتا۔ تو آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر یہ شخص اپنے چھوٹے بچوں کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو یہ الله عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے اور اگر یہ شخص اپنے بوڑھے والدین کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو بھی یہ الله عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے اور اگر یہ اپنی پاکدامنی کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو بھی یہ الله عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے اور اگر یہ دِکھاوے اور تَفاخُر کے لئے نکلا ہے تو یہ شیطان کی راہ میں ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النفقة علی الزوجة، رقم: ۳۰۴۱، ۳/ ۳۱)

4. حضرت سیِّدُنا سعد رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے نبیِ اکرم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عرض کی: آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دُعا فرمائیے کہ الله عَزَّوَجَلَّ میری دُعا قبول فرمایا کرے۔ تو قاسمِ نعمت، نبیِ رحمت صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ان سے ارشاد فرمایا: یاسعد! اَطِبْ مَطْعَمَكَ تَكُنْ مُسْتَجَابَ الدَّعْوَةِ یعنی اپنے کھانے کو پاکیزہ بناؤ تمہاری دُعائیں قبول ہوا کریں گی۔ (معجم اوسط، من اسمه محمد، ۵/ ۳۴، حدیث: ۶۴۹۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ الله عَزَّوَجَلَّ نے حلال کھانے میں کیسی کیسی برکتیں رکھی ہیں، حلال کھانے کی برکت سے بندے کا دل نُور سے معمور ہو جاتا ہے، حلال کھانے کی برکت سے زبان حکمت کا سَرچشمہ بن جاتی ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے بال بچوں، بُوڑھے والدین کی خاطر رِزق کی تلاش میں نکلنے والا راہِ خدا میں ہوتا ہے، ذرا غور کیجئے کہ حلال کھانے اور کمانے والوں کو

کس قدر فضائل و برکات حاصل ہوتے ہیں مگر افسوس کہ بعض لوگ نفس و شیطان کے ہاتھوں کھلونا بن کر روزی کے حلال و پاکیزہ اور آسان ذرائع میسر ہونے کے باوُجُود خواہ مخواہ حرام ذرائع اختیار کرکے، حرام کھاکر، یا کھلاکر اپنے لئے جہنم میں جانے کا سامان کرتے ہیں۔ حلال روزی کمانے، کھانے، حرام اور شک و شُبہ والی چیزوں سے بچنے کے مُعاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا کردار لائقِ تحسین ہوتا ہے کہ یہ حضرات رِزقِ حلال کی تلاش کے لئے بسا اوقات دُور دراز کا سفر بھی کرتے تھے نیز پَرائی چیز کو مالِ غنیمت سمجھ کر مالِ مُفت دلِ بے رحم کی طرح ہڑپ کرنے والے نہ تھے بلکہ بہت ہی مُحتاط طبیعت والے تھے۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک ایمان افروز واقعہ سُن کر اس سے مدنی پھول چنتے ہیں، چنانچہ

رزقِ حلال کی تلاش میں سفر

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 410 صفحات پر مشتمل کتاب **"عُیونُ الحکایات (حصہ اول)"** صفحہ نمبر 223 اور 224 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رِزقِ حلال کمانے کے لئے "طَرسُوس" نامی شہر کی طرف روانہ ہوا، جب میں وہاں پہنچا تو ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا: مجھے اپنے انگوروں کے باغ کی دیکھ بھال کرنے کے لئے ایک باغبان (یعنی باغ کی حفاظت کرنے والے) کی ضرورت ہے کیا تم اُجرت پر میرے باغ کی نگرانی کرنے کے لئے تیار ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! چُنانچہ میں اس شخص کے ساتھ چلا گیا اور خُوب محنت و لگن سے اس کے باغ میں کام کرتا رہا۔ ایک دن باغ کا مالک اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ باغ میں آیا اور مجھے بُلا کر کہا: ہمارے لئے بہترین قسم کے میٹھے انگور توڑ کر لاؤ۔ یہ سُن کر میں نے کافی مِقدار

میں انگور لاکر اُس کے سامنے رکھ دیئے۔ مالک نے جب انگور کا دانہ کھایا تو وہ کھٹّا نکلا۔ اور اُس نے مجھ سے کہا: اے باغبان! تجھ پر افسوس کہ تُو اتنے دنوں سے اِس باغ میں کام کر رہا ہے اور ابھی تک تجھے کھٹے اور میٹھے انگوروں کی پہچان نہ ہوسکی حالانکہ تُو یہاں سے دن رات خوب انگور کھاتا ہوگا۔ میں نے باغ کے مالک سے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے آج تک تمھارے اِس باغ سے انگور کا ایک دانہ بھی نہیں کھایا کیونکہ میں تو صرف باغ کی دیکھ بھال کرنے کے لئے آیا ہوں، جبھی تو مجھے کھٹّے اور میٹھے انگوروں کی پہچان نہیں ہوسکی، یہ سُن کر باغ کا مالک اپنے دوستوں سے کہنے لگا: کیا اس سے بھی زیادہ کوئی عجیب بات ہوسکتی ہے کہ ایک شخص کافی عرصہ تک اِتنی ایمانداری سے باغ میں رہے کہ وہاں سے ایک دانہ بھی نہ کھائے؟ یہ شخص تو ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرح متقی اور پرہیزگار معلوم ہوتا ہے۔ (اس باغ والے کو معلوم نہ تھا کہ یہی حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم ہیں) حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: پھر میں اپنے کام میں لگ گیا اور باغ کا مالک وہاں سے رُخصت ہوگیا۔

(عیون الحکایات، حصہ ا، ص ۲۲۳-۲۲۴ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حلال کھانے کی جستجو، ایمانداری اور تقوٰی و پرہیزگاری مرحبا! اگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چاہتے تو رَبّ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا کرنے سے آپ کو بآسانی مَن پسند کھانے اور مشروبات عطا کردیئے جاتے مگر آپ جانتے تھے کہ محنت میں عظمت ہے، آپ کی امانت داری اور تقویٰ و پرہیزگاری کا عالَم بھی نرالا تھا، باوجود یہ کہ انگوروں کا پُورا باغ رکھوالی کے لحاظ سے آپ کے قبضہ و اختیار میں تھا، آپ چاہتے تو باغ میں لگے انگوروں کے خوشوں سے بھرپُور طریقے سے لُطف اندوز ہوتے مگر آپ ان لوگوں میں سے نہ تھے کہ جنہیں

حرام و حلال کی کوئی پروا نہیں ہوتی، جو امانتوں میں خیانت کے مُرتکب ہوتے ہیں اور جن کی نظریں دوسروں کے مالوں پر ہی لگی رہتی ہیں بلکہ آپ تو حلال کھانے کی اہمیّت و فضیلت سے بخوبی واقف تھے۔

حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حلال کھانے کی برکتیں پانے، حرام روزی سے بچنے اور حلال طریقے سے روزی کمانے کے طریقے جاننے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی کا تحریری مختصر اور جامع رسالہ **"حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول"** کا مُطالعہ کرنا اِنتہائی مُفید ہے، اُمّت کی خیر خواہی کے لئے لکھے گئے اس رسالے میں آپ نے حلال روزی کے فضائل، حرام روزی کی وعیدیں اور حلال طریقے سے کمانے کے 50 معلوماتی مدنی پُھولوں کو بیان فرمایا ہے لہٰذا آج ہی اس اَنمول رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے زیادہ تعداد میں ھَدِیَّۃً طلب فرمایئے اور تقسیمِ رسائل کی ترکیب فرمایئے۔ بالخصوص وہ اسلامی بھائی جو **ملازمت** کے شعبے سے وابستہ ہیں یا جن کے تحت **ملازمین** ہوتے ہیں، وہ تو ہاتھوں ہاتھ اس رسالے کا مطالعہ کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسے جیسے ہم نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک زمانے سے دُور ہوتے جارہے ہیں، جہالت کا اندھیرا غالب ہوتا جارہا ہے، مال و دولت کی فانی چمک دَمک اور

ریل پیل نے لوگوں کی آنکھوں اور عقلوں کو اندھا کر دیا ہے، پہلے کے لوگ حرام وناجائز غِذاؤں سے بہت زیادہ بچتے تھے، مگر اب بے احتیاطی اور بے باکی کا عالم یہ ہے کہ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ لوگ جان بُوجھ کر حرام کھاتے ہیں، بعض نادان تو فخریہ طور پر یہ بھی کہتے ہیں کہ میرا یہ عالیشان مکان اور گھر میں جو خوشحالی دیکھ رہے ہو یہ سب حرام مال کی بدولت ہی تو ہے، آج کل اس مہنگائی کے دَور میں ایمانداری سے کمانے لگیں تو دو وقت کی روٹی سُکون سے کھانی مُشکل ہو جائے گی۔ اہلِ خانہ کی نئی نئی فرمائشیں اور خواہشیں معمولی آمدنی میں کہاں پُوری ہوتی ہیں، مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔

یاد رکھئے! یہ سب دِین سے دُوری کی نحوست ہے۔ ایسے ہی دَور کے بارے میں غیب کی خبر دیتے ہوئے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کو اس بات کی کوئی پروا نہ ہو گی کہ اس نے (مال) کہاں سے حاصل کیا؟ حرام سے یا حلال سے۔"[1]

مشہور مُفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: "یعنی آخر زمانہ میں لوگ دِین سے بے پرواہو جائیں گے، پیٹ کی فکر میں ہر طرح پھنس جائیں گے، آمدنی بڑھانے، مال جمع کرنے کی فکر کریں گے، ہر حرام وحلال لینے پر دلیر ہو جائیں گے جیسا کہ آج کل عام ہے۔"[2]

ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس شخص کے سِوا کسی کا دِین محفوظ نہ رہے گا، جو اپنے دِین کو لے کر (یعنی اس کی حفاظت کی خاطر) ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک

---

[1] ... بخاری، کتاب البیوع، باب من لم یبالی من حیث... الخ، ۲/۷، حدیث: ۲۰۵۹

[2] ... مراٰۃ المناجیح، ۴/۲۲۹

سوراخ (غار) سے دوسرے سوراخ کی طرف بھاگے۔ اس وقت روزگار کا حصول اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کیے بغیر نہ ہوگا۔ جب یہ صُورتِ حال ہوگی تو آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاکت میں پڑ جائے گا، اگر بیوی بچے نہ ہوں گے تو والدین کے ہاتھوں اس کی ہلاکت ہوگی اور اگر والدین بھی نہ ہوں تو اس کی ہلاکت رشتے داروں یا پڑوسیوں کے ہاتھوں ہوگی۔" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: "یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیسے ہوگا؟" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "وہ اسے غُربت پر عار (شرم) دلائیں گے، اس وقت وہ اپنے آپ کو ہلاکت کی جگہوں میں لے جائے گا۔"[1]

مالِ حرام کا وبال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن اہل وعیال کے لیے ہم دن رات کماتے ہیں، وہی کل بروزِ قیامت ہماری رُسوائی کا سبب بن سکتے ہیں، آج اگر ہم مُعاشرے پر نظر ڈالیں تو لوگوں پر بیوی بچوں کی جائز ناجائز خواہشیں اور فرمائشیں پُوری کرنے کی دُھن سوار ہے، مال کی ہَوَس میں اس قدر اندھے ہو چکے ہیں کہ حرام ذَرائع اِختیار کرنے کو بُرائی تصور ہی نہیں کیا جاتا ہے۔ یاد رکھئے! ماں باپ، بیوی بچوں اور قَرابت داروں کے حُقُوق کی ادائیگی یقیناً ہماری ہی ذمہ داری ہے، لیکن اگر ہم ان کی خواہشات پُوری کرنے اور ان کے طعنوں سے بچنے کے لئے حرام وحلال کی پرواکئے بغیر مال و دولت جمع کرتے رہے، مشکل وقت میں انہیں صبر و شکر، توکل و قناعت کا ذہن نہ دیا اور حلال وحرام کی تمیز نہ سکھائی تو ہوسکتا کل بروزِ قیامت یہی ہمارے خلاف بارگاہِ الٰہی میں مُقدمہ کردیں اور ہماری پکڑ ہوجائے، جیسا کہ

بارگاہِ الٰہی میں دعویٰ

---

[1] ... الزھد الکبیر للبیہقی، الجزء الثانی، فصل فی ترک الدنیا... الخ، ص۱۸۳، حدیث: ۴۳۹

حضرتِ سَیِّدُنا فقیہ ابواللَّیث سَمر قندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقل کرتے ہیں: مروی ہے کہ مرد سے تعلُّق رکھنے والوں میں پہلے اُس کی زَوجہ اور اُس کی اولاد ہے، یہ سب (یعنی بیوی، بچّے قیامت میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے ہمارے رَبّ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اِس شخص سے ہمارا حق دِلا، کیونکہ اِس نے کبھی ہمیں دِینی اُمور کی تعلیم نہیں دی اور یہ ہمیں حرام کھلاتا تھا، جس کا ہمیں علم نہ تھا، پھر اس شخص کو حرام کمانے پر اس قدر مارا جائے گا کہ اس کا گوشت جَھڑ جائے گا، پھر اس کو میزان (ترازو) کے پاس لایا جائے گا، فرشتے پہاڑ کے برابر اس کی نیکیاں لائیں گے تو اس کے بال بچّوں میں سے ایک شخص آگے بڑھ کر کہے گا: "میری نیکیاں کم ہیں" تو وہ اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، پھر دوسرا آکر کہے گا: "تُو نے مجھے سُود کھلایا تھا" اور اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، اِس طرح اُس کے گھر والے اس کی سب نیکیاں لے جائیں گے اور وہ اپنے اہل وعیال کی طرف رنج ومایوسی سے دیکھ کر کہے گا: "اب میری گردن پر وہ گُناہ ومَظالم رہ گئے جو میں نے تمہارے لئے کئے تھے۔" فرشتے کہیں گے: "یہ وہ بدنصیب شخص ہے، جس کی نیکیاں اِس کے گھر والے لے گئے اور یہ اُن کی وجہ سے جہنَّم میں چلا گیا۔"[1]

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی
ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یاربّ!
دَرْدِ سر ہو یا بُخار آئے تڑپ جاتا ہوں
میں جہنم کی سزا کیسے سہوں گا یارب!

(وسائلِ بخشش، ص:۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اس شخص کی بدنصیبی کا کیا عالَم ہوگا جو اپنے اہل وعیال کی

---

1 ... قرۃ العُیون، الباب الثامن فی عقوبۃ قاتل... الخ، ص۴۰۱

خاطِر حرام کماتا رہے اور بروزِ قیامت اس کے گھر والے ہی اس کی تمام نیکیاں حاصل کر کے نجات پاجائیں اور وہ خُود قَلّاش (کنگال) رہ جائے۔ ہمارے مُعاشرے کے حالات اس قدر خراب ہو چکے ہیں کہ مال کی حرص وہَوَس میں مُبتلا ہو کر کاروبار میں نہ جانے کیسے کیسے گناہ کیے جاتے ہیں، نقلی، ملاوٹ والی اور عیب دار چیز کو اصلی، معیاری اوراعلیٰ کوالٹی کی بتا کر بیچا جارہا ہے، خریدار اگر کسی خرابی کی نشاندہی کرے تو اُسے یقین دِلانے کے لئے جھوٹی قسمیں کھانے سے بھی گُریز نہیں کیا جاتا، اسی طرح بعض لوگوں پر امیر و کبیر بننے، مہنگی مہنگی گاڑیوں میں گھومنے، شُہرت و منصب پانے، جدید ترین سہولیات سے موج کرنے، جائیدادوں، مِلوں(Mills) اور فیکٹریوں کے مالکانہ حُقوق پانے کا ایسا بُھوت سوار ہے کہ وہ دوسروں کے منہ کا نوالہ چھین کر اپنا بینک بیلنس مضبوط بنانے میں کوشاں رہتے ہیں، چاہے اس راہ میں کسی کا گھر اجاڑنا پڑے، کسی کی جان لینی پڑے، کسی کا حق دبانا پڑے، پروا نہیں کرتے۔

ذرا غور کیجئے کہ ہم اپنے ذاتی مُعاملات میں تو حد سے زیادہ محتاط ہوتے ہیں کہ کوئی ہمیں دھوکہ نہ دے جائے، مثلاً گاڑی میں پیٹرول بھروانا ہو، بڑے نوٹ وُصُول کرنے ہوں، دُکان، مکان، زمین اور دیگر اَشیا وغیرہ خریدنی ہوں، کسی چیز کے کاغذات بنوانے ہوں تو خوب چھان بین کرتے ہیں اور جب تک دل مطمئن نہیں ہو جاتا، کوئی قدم نہیں اُٹھاتے، مگر افسوس صد کروڑ افسوس! کہ جب بات آتی ہے حلال و طیّب روزی کمانے، کھانے اور حرام وناجائز چیزوں سے بچنے کی تو اس قدر بے احتیاطیاں کی جاتی ہیں کہ دل خون کے آنسو روئے تو کم ہے۔ حرام کھانا اپنے ساتھ کیا کیا تباہ کاریاں لاتا ہے، اس بارے میں 4 فرامینِ مُصطفٰے سنئے اور حرام سے بچنے کی نِیَّت بھی کر لیجئے۔

1. اُس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی جان ہے! بے شک بندہ حرام کا لُقمہ اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے تو اس کے 40 دن کے عمل قبول نہیں ہوتے اور

جس بندے کا گوشت حرام اور سُود سے پلا بڑھا ہو، اس کے لئے آگ زیادہ بہتر ہے۔(معجم اوسط، من اسمه محمد، ۵/۳۴، حدیث:۶۴۹۵)

2. جب مُردے کو تَخت پر رکھ کر اُٹھایا جاتا ہے تو اُس کی رُوح پھڑ پھڑا کر تَخت پر بیٹھ کر ندا کرتی ہے کہ اے میرے اَہل وعَیال! دُنیا تُمہارے ساتھ اِس طرح نہ کھیلے جیسا کہ اس نے میرے ساتھ کھیلا، میں نے حَلال اور غیرِ حَلال مال جَمْع کیا اور پھر وہ مال دوسروں کے لئے چھوڑ آیا اس کا نَفْع اُن کیلئے ہے اور اس کا نُقصان میرے لئے، پس جو کچھ مجھ پر گُزری ہے، اس سے عبرت حاصل کرو۔

(التذکرة للقُرطبی، باب ماجاء ان ملک الموت... الخ، ص ۶۹)

3. جو شخص 10 دراہم میں ایک کپڑا خریدے اور ان دَراہِم میں حرام کا ایک دِرہم بھی شامل ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس وقت تک اس کی کوئی نماز بھی قَبول نہیں فرمائے گا کہ جب تک اس کپڑے میں سے کچھ بھی اس کے استعمال میں رہے۔(کنز العمال، کتاب البیوع، الجزء ۲، ۸/۴، حدیث: ۹۲۶۰)

4. اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک فرشتہ ہر دن اور رات میں بیتُ المقدس کی چھت پر نِدا کرتا ہے: جس نے حرام کھایا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ تو اس کا کوئی فرض قبول فرمائے گا نہ ہی کوئی نفل۔(اتحاف السادة، کتاب الحلال والحرام، الباب الاول فی فضیلة الحال... الخ، ۶/۴۵۲)

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حرام کھانے والوں، عہد توڑنے والوں، جھوٹ بولنے والوں کو گویا **چوٹ کرتے ہوئے** سمجھا رہے ہیں:

کھائیں رزقِ حرام، ایسے ہیں بد لگام   ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
عہد توڑا کریں، جھوٹ بولا کریں   ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۵۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدنا امام ابنِ جوزی کی نصیحت

حضرت سَیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن علی جوزی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: حرام غذا ایک ایسی آگ ہے جو فکر کی چربی پگھلا دیتی ہے اور حلاوتِ ذکر کی لذت ختم کر دیتی ہے اور سچی نیّتوں کے لباس جلا دیتی ہے اور حرام ہی سے بصیرت کا اندھا پن پیدا ہوتا ہے، لہٰذا مالِ حلال جمع کرو اور اُسے میانہ روی سے خرچ کرو، خُود بھی حرام سے بچو اور اپنے گھر والوں کو بھی اس سے بچاؤ اور حرام خوروں کی صُحبت میں نہ بیٹھو اور ان کا کھانا کھانے سے بچتے رہو اور جس کا ذریعہ مَعاش حرام ہو، اس کی صحبت اِختیار نہ کرو۔ اگر تم اپنی پرہیز گاری میں سچے ہو تو نہ ہی کسی کی حرام پر رہنمائی کرو کہ اگر وہ اسے کھالے تو اس کا حساب تم سے لیا جائے اور نہ ہی حرام کے حُصول میں کسی کی مدد کرو کیونکہ مددگار بھی عمل میں شریک ہی ہوتا ہے۔ یاد رکھو! حلال کھانے ہی سے اعمال قبول ہوتے ہیں اور فاقہ و تنگدستی کو چُھپانے اور تنہائی میں رو رو کر آہیں بھرنے کو اعمال کی قبولیّت اور رِزقِ حلال کمانے کے سلسلے میں نہایت اَہم مقام حاصل ہے۔ (آنسوؤں کا دریا، ص ۲۸۴)

سیدنا بہاءُ الدین زکریا ملتانی کی تاکید

حضرت سَیِّدُنا بہاءُ الدّین زکریا ملتانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اپنے مُریدوں کو اکثر یہ نصیحت فرماتے تھے: اپنے بیوی بچوں کو رزقِ حلال کھلاؤ، اگر ذرّہ برابر بھی ناجائز اور حرام کمائی کسی نے اپنی زوجہ و اَولاد کو کھلائی تو ان کے اندر بھی حرام رِزق کی تاثیر پیدا ہو جائے گی۔ آدمی حرام کاری کے کام وَلَدُ الحرام ہونے

کی وجہ سے ہی نہیں کرتا بلکہ بیشتر حرام کاری رزقِ حرام کے کھانے سے جَنَم لیتی ہے، اس لیے رِزقِ طیّب کا حُصُول اور تلاش جاری رکھنی چاہئے۔ (فیضانِ بہاءُ الدین زکریا ملتانی، ۵۲)

نارِ دوزخ میں نہ لے جائے کہیں مال حرام　　　کر لو توبہ چھوڑ دو اے بھائیو! سب ہیر پھیر

(وسائل بخشش مرمم، ص ۲۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً بعض لوگ یہ شکوہ کرتے ہیں کہ وہ عرصہ دراز سے فُلاں پریشانی یا بیماری میں مُبتلا ہیں، اس سے نجات کے لئے گِڑگِڑا کر دُعائیں کرتے ہیں، اَوراد و وظائف بھی پڑھتے ہیں، نماز روزے کی پابندی بھی کرتے ہیں، صدقہ و خیرات بھی کرتے ہیں، بُزرگوں کے آستانوں پر جا کر دُعائیں بھی مانگتے ہیں، بُھوکوں کو کھانا بھی کھلاتے ہیں، سُنّتوں بھرے اجتماعات میں بھی شرکت کرتے ہیں، کئی بار مدنی قافلوں میں بھی سفر کیا، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا، طرح طرح کے جَتَن کئے مگر پریشانیاں ختم ہونے کے بجائے مزید بڑھتی ہی جارہی ہیں، بعض نادان تو یہ بھی کہتے سُنے جاتے ہیں کہ **"نہ جانے ایسا کون سا گُناہ ہو گیا ہے جس کی ہمیں یہ سزا مِل رہی ہے۔"** اس طرح کی بھڑاس نکالنے والوں کو چاہئے کہ وہ دُعا قبول نہ ہونے پر شکوہ شکایت کرنے کے بجائے اس کے اَسباب پر غور کریں ہوسکتا ہے کہ قَبولیتِ دُعا کی راہ میں رُکاوٹ خُود ان کا اپنا کردار بنا ہوا ہو، مثلاً بسا اَوقات دُعا کی قبولیّت میں حرام خوری آڑے آجاتی ہے، جس کے سبب دُعائیں قبول نہیں ہوتیں، جیسا کہ

سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے اور پاک ہی کو دوست رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو بھی اُسی کا حکم دیا، جس کا رسولوں کو حکم دیا۔ اُس نے

رسولوں سے فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ (پ۱۸، المؤمنون: ۵۱)	ترجمۂ کنزالایمان: اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو۔

اور (مؤمنین سے فرمایا:)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (پ۲، البقرة: ۱۷۲)	ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں۔

پھر (حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے) لمبا سفر کرنے والے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ جس کے بال پراگندہ اور بدن غُبار آلود ہے، وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بُلند کرکے یارَبّ! یارَبّ! پُکار رہا ہے حالانکہ اس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام اور غذا حرام ہے تو اس کی دُعا کیسے قبول ہو سکتی ہے؟۔

(مسلم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقة...الخ، ص ۵۰۶، حدیث: ۶۵(۱۰۱۵))

اعلیٰ حضرت کے والدِ گرامی حضرت علامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کھانے پینے لباس وکسب میں حرام سے اِحتیاط کرے کہ حرام خوار و حرام کار (حرام کھانے والے اور حرام کام کرنے والے) کی دُعا اکثر رَد ہوتی ہے۔ (فضائلِ دعا، ص ۶۰)

نہ کر رد کوئی اِلتجا یاالٰہی ہو مقبول ہر اِک دُعا یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۰۶)

آیئے! اس بارے میں ایک عبرت آموز حکایت سنتے ہیں اور عبرت کے مدنی پھول چنتے ہیں چنانچہ

دُعا قبول نہ ہونے کا سبب

حضرتِ سیِّدُنا عُبَّاد خوَّاص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مُوسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کسی مقام سے گُزرے تو دیکھا کہ ایک شخص ہاتھ اُٹھائے رو رو کر بڑے رِقّت انگیز انداز میں مصروفِ دُعا تھا۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اُسے دیکھتے رہے، پھر بارگاہِ خُداوندی میں عرض گُزار ہوئے: اے میرے رحیم وکریم پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تُو اپنے اس بندے کی دُعا کیوں نہیں قبول کر رہا؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی نازل فرمائی: اے موسیٰ! اگر یہ شخص اتنا روئے، اتنا روئے کہ اس کا دَم نکل جائے اور اپنے ہاتھ اتنے بُلند کرلے کہ آسمان کو چُھولیں، تب بھی میں اس کی دُعا قبول نہ کروں گا۔ حضرت سیِّدُنا مُوسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! اس کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد ہوا: یہ حرام کھاتا اور حرام پہنتا ہے اور اس کے گھر میں حرام مال ہے۔ (عیون الحکایات، حصہ دوم، ص۱۹۶)

دھوکہ بازی میں نُحوست ہے بڑی ۔۔۔ یاد رکھ اس کی سزا ہو گی کڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جو حرام کھاتا، حرام پہنتا اور اپنے گھر میں حرام مال رکھتا ہے تو وہ اپنی دُعاؤں کے ثمرات سے خُود کو محروم کرتا اور قہرِ قہار و غضبِ جبّار میں گرفتار ہو کر عذابِ نار کا حقدار قرار پاتا ہے، لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری دُعائیں بارگاہِ خُداوندی میں مقبول ہوں اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی سے امن نصیب ہو تو ہمیں چاہئے کہ صرف حلال کھانا ہی اپنی عادت بنائیں اور حرام و ناجائز چیزوں سے بچتے رہیں، بالفرض اگر کم تنخواہ میں کسی کا گُزر بسر نہ ہوتا ہو تو وہ غیر

ضروری اخراجات سے جان چھڑائے نہ کہ مال کی حرص میں حرام ذرائع اختیار کرے،بسا اوقات گھر، سسرال یا عزیز واَقارب میں کم تنخواہ کی وجہ سے طرح طرح کی باتیں سُننے کو ملتی ہیں،ایسے موقع پر عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ صبر و شکر کے ساتھ قلیل آمدنی میں بھی توکل و قناعت کا ذِہن بنائے۔بعض نادان ان حالات سے تنگ آکر ہمت ہار بیٹھتے ہیں اور جُوا، بھتہ،سُود و رِشوت وغیرہ حرام کاموں میں پڑ جاتے ہیں،خود بھی مالِ حرام کھاتے اور اپنے گھر والوں کو بھی مالِ حرام کھلاتے ہیں،یُوں اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے ہلاکت وبربادی کو دعوت دیتے ہیں۔ آیئے!بارگاہِ رِسالت میں اِلتجاء کرتے ہیں:

عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یارسولَ اللہ رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ انسان کو ہلاکت کی وادیوں میں دھکیلنے کے پیچھے بسا اوقات گھر والوں اور رشتے داروں کا کردار ہوتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم روزی کمانے اور مال جمع کرنے میں اتنے مشغول نہ ہوجائیں کہ گھر والوں کی اسلامی تربیت سے ہی غافل ہوجائیں، لہٰذا بقدرِ ضرورت حلال روزی کمایئے اور ضرور کمایئے، مگر ساتھ ساتھ یہ بات بھی ذہن نشین رکھئے کہ گھر والوں کی سنّتوں کے مطابق مدنی تربیت کرنا بھی گھر کے سرپرستوں پر لازم ہے، مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود بھی کسی اچھے ماحول سے وابستہ ہوں اور ان کا اپنا بھی مدنی ذہن بنا ہوا ہو، ورنہ کامیابی کی اُمید رکھنا بے فائدہ ہے، عموماً دیکھا جاتا ہے کہ والدین اپنی اولاد کے لیے بڑے دردمندانہ انداز میں دُعا کے لیے اِلتجائیں کر رہے ہوتے ہیں کہ حضرت دُعا کریں: میری اولاد نمازی بن جائے، خود چاہے جُمعہ بھی نہ پڑھتا ہو، حضرت دُعا کریں: میری اولاد قرآنِ کریم کی تلاوت کرے، خود چاہے ماہِ رمضان میں ہی قرآنِ کریم کھول کر

دیکھاہو، حضرت دُعا کریں: میری اولاد راہِ راست پر آجائے، فلمیں ڈرامے، بُری دوستیاں چھوڑ دے، خود چاہے جوان بیٹوں، بیٹیوں کے ساتھ گناہوں بھرے چینلز دیکھنے میں کوئی شرم محسوس نہ کرتا ہو، خود چاہے گناہوں بھرے مقامات میں بڑے شوق کے ساتھ بیٹھ کر وقت ضائع کرتا ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد کے نیک ہونے کی تمنّا واقعی بہت اچھی ہے، مگر ہمیں اپنے **ذاتی کردار** کا جائزہ لینا ہوگا، اپنے گریبان میں جھانکنا ہوگا، علمِ دِین حاصل کرکے اُس پر عمل کرنا ہوگا، حلال روزی میں حرام کے جتنے بھی ذرائع شامل ہوسکتے ہیں، ان سے اپنے آپ کو خبردار رکھنا ہوگا، قدم قدم پر عُلمائے اہلسنّت سے رابطے میں رہنا ہوگا، بسا اوقات غیر شرعی کام ہوجانے کے بعد اُس کی شرعی رہنمائی لی جاتی ہے کہ فُلاں کام میرے لیے جائز تھا یا ناجائز۔ **اے کاش!** کوئی بھی نیا کام، کاروبار شروع کرنے سے قبل اُس کام کے بارے میں شرعی رہنمائی لینے کا مدنی ذہن بن جائے کہ میں فُلاں کام کرنا چاہتا ہوں، اس کو شریعت کے تقاضوں کے مطابق مجھے کیسے کرنا ہوگا؟ کیا یہ کام میرے لیے جائز و حلال ہے کہ نہیں؟

کئی کام، کاروبار ایسے ہوتے ہیں کہ جس میں دو یا اس سے زائد افراد مل کر کرتے ہیں، جس کو ہم **شراکت داری** (Partnership) کہا جاتا ہے، ایسی صُورت میں تو زیادہ احتیاط کی حاجت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدرسۃ المدینہ بالغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گھر والوں کی اصلاح اور ان کی مدنی تربیت کا گُر پانے اور گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مقصد میں کامیابی پانے کے لئے دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے اور 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی

کام "مدرسۃ المدینہ بالغان" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں روزانہ ہر ذیلی حلقے (مسجد، مارکیٹ، دفتر، بازار وغیرہ) میں بالغ اسلامی بھائیوں کو درست مخارج کے ساتھ کم و بیش 63 منٹ کے لیے فِی سَبِیْلِ اللہ قرآنِ کریم پڑھانے کا سلسلہ ہوتا ہے، جسے مدرسۃ المدینہ بالغان کہتے ہیں۔ قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کرنے اور اس کی تلاوت کرنے کی برکتوں کے تو کیا کہنے کہ صاحبِ جُود و نوال، محبوبِ رَبِّ ذُوالجلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قرآنِ پاک سیکھنا، اس کی کثرت سے تلاوت کرنا اور اس کے عجائبات میں غور و فکر کرنا اپنے اوپر لازم کرلو، اس کے ذریعہ تم جنت میں (بلند) درجات کو حاصل کرلو گے۔ (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی تلاوۃ القرآن و فضائلہ، ۱/ ۲۶۶، حدیث: ۲۳۶۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ بالغان میں پڑھنے کی برکت سے اب تک کئی اسلامی بھائیوں نے دُرُست تلفُّظ کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھنا سیکھ لیا ہے اوران کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہوگیا ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک ایمان افروز مدنی بہار سنئے اور جُھومئے، چنانچہ

اِسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میرے گناہ بَہُت زیادہ تھے۔ جن میں مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ V.C.R کی لِیڈ سپلائی کرنا، روزانہ دو بلکہ تین تین فلمیں دیکھنا، وِرائٹی پروگرامز میں راتیں کالی کرنا شامل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بابُ المدینہ کراچی کے عَلاقے نیا آباد کے ایک اسلامی بھائی کی مسلسل اِنفِرادی کوشِش کی بَرَکت سے عَلاقے کے مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں جانے کی ترکیب بنی اور اس طرح عاشقانِ رسول کی صُحبت ملی اور میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر مَدَنی کاموں میں مصروف ہو گیا۔

گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ گناہوں کی تاریک وادیوں میں گم اسلامی بھائی مدرسۃ المدینہ (بالغان) کی برکت سے دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے والے بن گئے۔ یقیناً مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں شرکت کی بڑی برکتیں ہیں۔اس لیے آپ خود بھی اس میں شرکت کیجیے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی شرکت کی دعوت دیجئے، اگر آپ اپنی کاروباری مصروفیات کی وجہ سے مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں شرکت نہیں کر پاتے تو اس کا بہترین حل یہ بھی ہے کہ جہاں آپ کام کرتے ہیں مثلاً آفس، دکان، فیکٹری، بازار، مارکیٹ یا کارخانے وغیرہ میں ہی مناسب وقت پر مدرسۃ المدینہ (بالغان) کی ترکیب کرلیجیے، جی ہاں! اپنے قریبی دعوتِ اسلامی کے کسی ذیلی حلقے یا مدنی تربیت گاہ سے رابطہ کیجیے، ان کی معاونت و رہنمائی سے اپنے ہی علاقے میں مدرسۃ المدینہ (بالغان) کی ترکیب بنالیجیے، اس طرح جہاں آپ کو خود قرآنِ پاک سیکھنے اور نیک صحبتیں پانے کی برکتیں ملیں گی، وہیں آپ کے تعاون سے کئی دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی یہ سعادتیں ملیں گی۔ اس لیے کوشش کیجیے اور کام کی جگہوں میں مدرسۃ المدینہ (بالغان) قائم کیجیے۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تلاوت کرنا صبح و شام میرا کام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح عام حالات میں حرام کھانے سے شریعت نے ہمیں سختی سے منع فرمایا ہے، اسی طرح بیماری کی حالت میں بطورِ دوا بھی حرام کھانا اور پینا ہمارے لئے حرام قرار دیا ہے، مگر پھر بھی لوگ حلال و پاکیزہ چیزوں کو چھوڑ کر حرام چیزوں میں شفا تلاش کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! جس چیز کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حرام فرمادیا، اس میں کوئی شفا نہیں اور نہ ہی بطورِ دَوا اُسے کھانا پینا ہمارے لئے حلال و جائز ہے، چُنانچہ

اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میری بیٹی بیمار ہوگئی تو میں نے اس کے لئے ایک کُوزے میں نبیذ (پانی میں کھجور ڈال کر بنایا جانے والا مشروب) بنایا، رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے پاس تشریف لائے تو وہ نبیذ جوش مار رہی تھی (یعنی اس پر جھاگ پیدا ہوچکی تھی)، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دریافت فرمایا: (اے اُمِّ سلمہ) یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میری بیٹی بیمار ہوگئی ہے، لہٰذا میں نے یہ نبیذ اس کے لئے تیار کی ہے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو چیزیں تم پر حرام کی ہیں، ان میں تمہارے لئے شفا نہیں رکھی۔ (معجم کبیر، حسان بن المخارق عن ام سلمة، حدیث: ۳۲۶/۷۴۹، ۲۳)

حضرت سَیِّدُنا ابن الحاج مالکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حرام چیز سے فائدے کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔ (المدخل، فصل فی نیة الناسخ وکیفیتها، ۳۰۷/۲)

حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: حرام چیزوں کو دَوا کے طور پر بھی استعمال کرنا ناجائز ہے کہ حدیث میں ارشاد فرمایا: جو چیزیں حرام ہیں، ان میں اللہ تعالیٰ نے شفا نہیں رکھی ہے۔ (معجم کبیر، حسان بن المخارق عن ام سلمة، حدیث: ۷۴۹، ۳۲۶/۲۳

ملخصاً) کسی چیز کے بارے میں ہر گز یہ یقین نہیں کیا جاسکتا ہے کہ اس سے مرض زائل ہی ہو جائے گا، زیادہ سے زیادہ ظن اور گمان ہو سکتا ہے نہ کہ علم و یقین، خود علمِ طِب کے قواعد و اُصول ہی ظنّی ہیں، لہٰذا یقین حاصل ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶،۳/ ۵۰۵)

بِلاضرورتِ شرعیہ شِفا پانے کی غرض سے حرام چیزوں کو بطورِ دوا پینے کا انجام کس قدر بھیانک ہوتا ہے، اس بارے میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی پیاری تصنیف **"غیبت کی تباہ کاریاں"** صفحہ نمبر 174 پر ایک عبرت آموز حکایت نقل فرمائی ہے، آیئے! ہم بھی وہ حکایت سنتے ہیں اور اس سے مدنی پھول چنتے ہیں، چُنانچہ

حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک شاگرد کی نَزع کے وَقْت تشریف لائے اور اُس کے پاس بیٹھ کر سورۂ یٰسٓ شریف پڑھنے لگے۔ تو اُس شاگرد نے کہا: سورۂ یٰسٓ پڑھنا بند کر دو۔ پھر آپ نے اسے کلمہ شریف کی تلقین فرمائی۔ وہ بولا: میں ہر گز یہ کلمہ نہیں پڑھوں گا، میں اِس سے بَیزار ہوں۔ بس اِنہی الفاظ پر اُس کی موت واقع ہو گئی۔ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے شاگرد کے بُرے خاتِمے کا سخت صدمہ ہوا۔ چالیس 40 روز تک اپنے گھر میں بیٹھے روتے رہے۔ چالیس 40 دن کے بعد آپ نے خواب میں دیکھا کہ فِرِشتے اُس شاگرد کو جہنَّم میں گھسیٹ رہے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس سے پُوچھا: کس سبب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیری مَعرِفَت سَلب فرمالی؟ میرے شاگردوں میں تیرا مقام تو بہت اُونچا تھا! اُس نے جواب دیا: تین عُیُوب کے سبب سے: (1) چُغلی کہ میں اپنے ساتھیوں کو کچھ بتاتا تھا اور آپ کو کچھ اور (2) حَسَد کہ میں

اپنے ساتھیوں سے حَسَد کرتا تھا (3) شراب نَوشی کہ ایک بیماری سے شِفا پانے کی غَرَض سے طبیب (ڈاکٹر) کے مشورے پر ہر سال شراب کا ایک گلاس پِیتا تھا۔ (منہاج العابدین، ص ۴۱۰ ملخصًا)

ڈر لگتا ہے ایماں کہیں ہو جائے نہ برباد سرکار بُرے خاتمے سے مجھ کو بچانا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا سے لرز اُٹھیئے! اور گھبرا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کیلئے اُس کی بارگاہِ بے کس پناہ میں جُھک جائیے۔ آہ! چُغلی و حسد کرنے اور شفا پانے کی غرض سے ہر سال شراب کا صرف ایک گلاس پینے کی نحوست کے سبب سَیِّدُنا فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے ولیِ کامل کا شاگرد بھی ہلاکت سے نہ بچ سکا، مرتے وقت کُفریہ کلمات بول کر مرا اور پھر عذابِ نار کا حقدار قرار پایا۔ غور فرمائیے کہ جب حرام چیز کا ایک گلاس وہ بھی بطورِ دوا پینے کی اتنی نحوست ہے تو جو لوگ بے حیائی و بے غیرتی کا مُظاہرہ کرتے ہوئے بِلا عذر چُھپ کر یا کُھلم کُھلا حرام خوری اور شراب نوشی کرتے ہیں وہ کس قدر قہرِ قہار و غضبِ جبّار کا شکار ہوتے ہوں گے اور ان کا انجام کتنا بُرا ہو گا، لٰہذا ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ہمیشہ ڈرتا رہے اور اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے فکر مند رہے کبھی بھی اپنے مقام و منصب اور نیکیوں پر بھروسہ نہ کرے۔

تیرے ڈر سے تیرے خوف سے سدا تھر تھراؤں آنسو بہاؤں
کیف ایسا دے، ایسی ادا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۲۸)

مجلسِ رابطہ بالعلما والمشائخ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی 200 سے زائد ممالک میں خدمتِ دین کے 103 سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے۔ان شعبہ جات میں سے ایک شعبہ بنام **"مجلسِ رابطہ بالعلما والمشائخ"** بھی ہے جس کا بنیادی مقصد سُنّی علمائے کرام و مشائخ عظام مثلاً ائمہ ٔ مساجد، خطبا اور پیرانِ طریقت وغیرہ کو دعوتِ اسلامی کی دِینی خدمات سے آگاہ کرنا، مدنی کاموں میں ان کی مدد حاصل کرنا، ان کی دعائیں لینا اور سُنّی جامعات و مدارس میں مدنی کاموں کی ترکیب بنانا، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و ہفتہ وار مدنی مذاکرے، مختلف تربیتی اجتماعات میں سُنّی جامعات و مدارس کے طلبہ ٔ کرام کی شرکت کروانا، ان کے لیے مناسب خیر خواہی کا اِنتظام کرنا ہے۔ اللہ تعالٰی دعوتِ اسلامی اور مجلسِ رابطہ بالعلما والمشائخ کو مزید ترقیاں عطا فرمائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے سچی پکی وابستگی نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو
اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حلال کھانے کی فضیلت اور حرام کھانے کے نقصانات کے متعلق سننے کی سعادت حاصل کی،

- حلال کھانا گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔
- قرآنِ کریم میں جابجا حلال کھانے کے احکام موجود ہیں۔

- حلال کھانا قبولیتِ دُعا کا سبب ہے۔
- حلال کھانا اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا حاصل کرنے کا سبب ہے۔
- حلال کھانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے۔
- حلال کھانا عبادتوں میں لذّت پانے کا سبب ہے۔
- جبکہ حرام کھانا بطورِ دوا بھی شرعاً جائز نہیں۔
- حرام میں نہ تو شفا ہے اور نہ ہی اس کے نفع میں کسی قسم کی برکت۔
- حرام کھانے سے دل سخت ہوتا ہے۔
- حرام کھانے سے مال و دولت کی حرص اس قدر بڑھتی ہے کہ بسا اوقات بندہ قتل و غارت گری میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔
- حرام کھانے میں آخرت کی بربادی ہے۔
- حرام کھانے والا شخص آخرِ کار سخت ترین مصیبتوں، پریشانیوں اور آزمائشوں کا شکار بن جاتا ہے۔
- حرام کھانے والے کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔
- سب سے بڑھ کر یہ کہ حرام کھانے والا عذابِ نار کا حق دار ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طفیل ہر مسلمان کو حرام و مشکوک چیزیں کھانے سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبوّت صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے 101 مدنی پُھول سے سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں: ❀ سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے، ❀ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔ (بخاری، ۴/۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵)، ❀ عصر کے بعد نہ سوئیں عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔ (مسند ابی یعلیٰ، حدیث: ۴۸۹۷، ۴/۲۷۸)، ❀ دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔ (فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۳۷۶) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: غالباً یہ ان لوگوں کے لیے ہو گا جو شب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶، ۳/ ۷۹)، ❀ دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان میں

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

سونا مکروہ ہے۔(فتاویٰ ہندیۃ،۳۷۶/۵)، ❀ سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور ❀ کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر (اَیضاً)، ❀ سوتے وَقت قَبر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہو گا، ❀ سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ۔ سُبْحٰنَ اللہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا وِرد کرتا رہے) یہاں تک کہ سو جائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔(اَیضاً)، ❀ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْۤ اَحْیَانَا بَعْدَ مَاۤ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔(بخاری، ۱۹۶/۴، حدیث: ۶۳۲۵) ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، ❀ اُسی وَقت اس کا پکا ارادہ کرے کہ پرہیز گاری و تقویٰ کریگا کسی کو ستائے گا نہیں۔(فتاویٰ ہندیۃ،۳۷۶/۵)، ❀ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔(دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار، ۶۲۹/۹)، ❀ میاں بیوی جب ایک چار پائی پر سوئیں تو دس برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِ شَہوت کو پہنچ جائے تو وہ مَرد کے حکم میں ہے۔(دُرِّمُختار، ۶۳۰/۹)، ❀ نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے، ❀ رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فرضوں کے بعد افضل نَماز رات کی نماز ہے۔(مُسلِم، ص ۵۹۱ حدیث: ۱۱۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب ”**بہارِ شریعت**“

حِصّہ 16(304صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

سنّتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار
مجھ کو جذبہ دے سفر کا کرتا رہوں پروردگار

(وسائل بخشش مرمم، ص٦٣٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

مَنقول ہے: جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو تو یوں کہو: "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد" اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر ایک فِرِشتہ مُقرّر فرمادے گا جو تم کو غیبت سے باز رکھے گا اور جب مجلس سے اُٹھو تو کہو: "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد" تو فِرِشتہ لوگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے باز رکھے گا۔(1)

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عفُوّ و غفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

شعر کی مختصر وضاحت:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اگرچہ میرے گناہ بہت زیادہ ہیں، لیکن آپ تو بہت معافی

1۔۔۔ اَلْقَوْلُ الْبَدِیع، ص۲۷۸ ملتقطاً

عطا فرمانے اور بخش دینے والے ہیں، میرے گناہ اور خطاؤں کو معاف فرما دیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر کروڑوں درود و سلام نازل فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ [1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا، ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا، ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا، ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللہَ، تُوبُوْا اِلَی اللہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا، ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اِسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 826 صفحات پر مشتمل کتاب "قُوتُ

1 ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

الْقُلُوْب" کے صفحہ نمبر474 سے ایک سبق آموز حکایت سنئے اوراس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کی مہکتی خوشبو سے اپنے دل کے مدنی گلدستے کو بھی سجانے کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ

غفلت کی نینداور زندگی کی بربادی

کسی (نادان شخص) نے ایک حکیم سے کہا کہ میرے سامنے کسی ایسی شے کی خوبیاں بیان کیجئے کہ جس کے اِسْتِعمال سے میں دن کے وَقْت بھی سوتا رہوں۔ حکیم نے کہا: اے فُلاں! تُو کتنا کم عَقل ہے! تیری عُمْر کا آدھا حِصَّہ تو پہلے ہی (رات کو غفلت میں) سوتے ہوئے گزر رہا ہے، حالانکہ نیند مَوت کا دوسرا نام ہے اور اب تُو اپنی عُمْر کے (4 حصوں میں سے) تین چوتھائی(3/4) حِصّے کو مزید نیند کی نَذر کرنا چاہتا ہے اور صرف ایک چوتھائی(1/4) حِصّے کی زندگی؟ تو اُس بندے نے پوچھا: وہ کیسے؟ اُس حکیم نے بتایا: مثلاً تیری عُمْر 40 سال ہو تو آدھی عُمْر 20 سال ہو گی اور تُو ہے کہ اِسے بھی مزید 10 سال بنانا چاہتا ہے (یعنی جب دن کو بھی مزید سویا رہے گا تو مزید 10 سال کم ہو جائیں گے اور تیرے پاس آخِرت کے لیے زادِ راہ اِکٹّھا کرنے کے لیے صِرف 10 سال ہی باقی بچیں گے، لہٰذا زیادہ سونے کی خواہش کو دل سے نکال دے۔) (قُوْتُ القلوب، فصل ۷، ۲، ۱/ ۴۷، ۴ بتغیر قلیل)

سیدی اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، کھیل کُود میں **قیمتی وقت** کو برباد کرنے والوں اور رات بھر غفلت کی نیند سونے والوں کو گویا بیداری کا پیغام دیتے ہوئے کچھ اس طرح سمجھا رہے ہیں:

دن لَہو میں کھونا تُجھے شب صُبْح تک سونا تجھے   شَرمِ نبی خَوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائق بخشش، ص۱۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اس عقلمند شخص نے زیادہ سونے کی آرزو رکھنے والے شخص کی کیسے اچّھے اَنداز میں اِصلاح فرمائی اور اُسے فِکرِ آخرت کا کیسا مَدَنی ذِہن دینے کی کوشش فرمائی، بیان کردہ واقعے میں بالخُصُوص اُن نادانوں کے لئے عِبرت کا سامان مَوجُود ہے کہ جن کے شب و روز کا اَکثر وَقْت فقط سونے میں یا بیماروں کی طرح بستر پر پڑے رہنے میں ہی کَٹ جاتا ہے، ایسے لوگوں کو نہ تو نمازوں کا ہوش ہوتا ہے اور نہ ہی گھر والوں کے حُقوق کی پروا۔ یاد رکھئے! بِلا وجہ زیادہ سونا ایک ایسی بُری عادت ہے کہ جو وَقْت کی شدید بَربادی کے ساتھ ساتھ دنیا و آخرت میں ذِلّت و رُسوائی کا باعث ہے، چنانچہ

سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان بن داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام سے اُن کی والِدۂ ماجِدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: اے میرے بیٹے! رات کو زیادہ دیر نہ سونا کیونکہ رات کو زیادہ سونا انسان کو قِیامت کے دن فقیر بنا دے گا۔ (ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ماجاء فی قیام الیل، ۲/۱۲۵، حدیث ۱۳۳۲)

شَیْخُ الحدیث حضرت علّامہ عَبْدُ الْمُصْطَفٰے اَعْظَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمام بُزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ تین (3) عادتوں کو لازم پکڑو۔ کم بولنا، کم سونا، کم کھانا کیونکہ زیادہ بولنا، زیادہ سونا، زیادہ کھانا، یہ عادتیں بہت ہی خَراب ہیں اور اِن عادتوں کی وجہ سے انسان دِیْن و دُنیا میں نُقصان اُٹھاتا ہے۔

(جنّتی زیور، ص ۱۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وَقْت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک ایسی نعمت ہے جو ہر اِنسان کو برابر ملتی

ہے۔ ایسا نہیں کہ غریب کے لئے دن رات میں ڈبل بارہ (24) گھنٹے ہیں تو اَمیر کے لیے ستائیس (27) بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر ایک کو دن رات کی صورت میں ڈبل بارہ (یعنی 24) گھنٹے ہی عطا فرمائے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کون اِن اَوْقَات کی قَدْر کرتا ہے اور کون بَرباد کرتا ہے؟ کیونکہ عنقریب اِس فانی زِنْدَگی کے سَفَر کا اِخْتِتَام ہونے ہی والا ہے جیسا کہ

اِبنِ آدم کا ٹھکانہ

حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ اے اِبنِ آدم! تُو مختلف مَرحلوں کا مَجْمُوعہ ہے، جب بھی تیرے پاس سے دن یا رات گزرتے ہیں تو تیرا ایک مَرحلہ خَتْم ہو جاتا ہے اور جب تیرے تمام مَراحِل خَتْم ہو جائیں گے تو تُو اپنی مَنزِل یعنی جَنَّت یا جہنَّم تک پہنچ جائے گا۔

(قوت القلوب، الفصل الثامن ولعشرون، ج ۱، ص ۱۸۷ عربی)

مَحْشَر میں حساب آہ! میں دے ہی نہ سکوں گا رَحمت نہ ہوئی ہو گا جہنّم میں ٹھکانا

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۵۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وَقْت کی قَدْر سے کیا مُراد ہے؟ وَقْت کی قَدْر کیسے کی جائے؟ آیئے! اِس کو قُرآنِ کریم کی اس آیتِ مبارکہ سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ پارہ 30 سُوْرَہ عَصْر کی آیت نمبر 1 تا 3 میں اِرْشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾

(پ ۳۰، العصر: ۱ تا ۳)

ترجَمۂ کنز الایمان: اُس زمانۂ محبوب کی قسم بے شک آدمی ضَرور نُقصان میں ہے مگر جو اِیمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حَق کی تاکید کی اور ایک

دوسرے کو صَبْر کی وَصِیَّت کی۔

مشہور مُفسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کہ (اِنسان) اپنی اَصْل پُونْجی (یعنی) عُمْر کو، کفر، گناہ، غفلت، دُنیا طَلَبی، کھیل کُود میں بَرباد کر رہا ہے، اِسے آخِرت (کو بہتر) بنانے کا ذَرِیعہ نہیں بناتا، اِنسان تاجِر ہے، زِنْدَگی اُس کی دُکان اور اَعْمال دُکان کے سودے ہیں، اگر (اَعمال) اچھّے ہیں تو اُن کا خریدار خُدا تعالیٰ ہے اور جنّت اُن کی قیمت، اگر بُرے ہیں تو شَیْطان خریدار ہے اور دوزخ اُن کی قیمت، جیسا سودا ویسے خریدار۔ (نور العرفان، پ ۳۰، العصر، تحت الآیۃ: ۲، ص ۹۹۴)

عُمْر اور بَرْف میں مُشابَہَت

اِمام فَخْرُ الدِّین رَازِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ قَوْل نَقْل فرماتے ہیں کہ میں نے سُورۂ عَصْر کا مفہوم ایک بَرْف فَروش سے سمجھا جو بازار میں یہ آوازیں لگا رہا تھا: اُس شخص پر رَحم کرو جس کا سَرمایہ گھلا جارہا ہے۔ اُس شخص پر رَحم کرو جس کا سَرمایہ گھلا جارہا ہے۔ اُس کی یہ بات سُن کر میں نے کہا: یہ ہے "اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ۲" (تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک آدمی ضرور نُقصان میں ہے) کا مطلب۔ (مزید فرماتے ہیں) لہٰذا جس کی عُمْر بے کار گزر رہی ہے تو ایسا شخص نُقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو گا۔ (تفسیر کبیر، پ ۳۰، العصر، تحت الآیۃ ۱، الجزء الثانی والثلاثون، ۱۱/۲۷۸)

ہوئی جاتی ہے ہائے عُمْر ضائع جانتا ہوں میں نہیں آئے گا ہرگز وَقْت گزرا یارسُولَ اللہ
(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہماری زِنْدَگی بلکہ زِنْدَگی کا ہر ہر لَمحہ کتنا قیمتی ہے اور

زِندَگی کا یہ مُختصر سفر کس تیزی کے ساتھ کَٹ رہا ہے، لہٰذا عقلمند وہی ہے کہ جو اِس فانی دنیا کے دھوکے میں مُبتَلا نہ ہو، سونے اور جَواہِرات سے زیادہ قیمتی لَمحات کی ناقَدری نہ کرے، تَقویٰ و پرہیز گاری اپنائے، اپنے شب و روز کو فُضُولیات اور دُنیوِی عَیش کوشیوں میں نہ گنوائے، جن کاموں کے کرنے کا شریعت نے حکم فرمایا ہے، اُنہیں بجالانے میں ہرگز ہرگز سُستی کا مُظاہَرہ نہ کرے، بِالفَرض نَفس سُستی دِلائے تو نَفس کو خُوب خُوب ڈانٹنے کی عادت بنائے اور جن کاموں سے رُکنے کا شریعت نے حکم فرمایا ہے اُن سے رُکنے میں "اَگر مگر" "چُونکہ چُنانچہ" سے کام لینے کے بجائے ایک لمحے کی بھی تاخیر نہ کرے، کیونکہ اگر ہم اِس فانی دُنیا کی رَنگینیوں میں ہی کھوئے رہے، صرف اور صرف دُنیوِی مُستقبِل کو سَنوارنے میں ہی ہمارے قیمتی اَیَّام غفلت کی نَذر ہو گئے اور مَوت کا فِرِشتہ آپہنچا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قَسم! ایک بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی بھی مُہلَت نہیں دی جائے گی۔ آیئے! اِس ضِمن میں ایک عِبرت آموز حِکایَت سُنتے ہیں، چنانچہ

مال تقسیم کرنے کی بھی مہلت نہ ملی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعَہ 417 صَفْحات پر مُشتَمِل کتاب "اِحیاءُ العُلُوم کا خُلاصہ" صَفْحَہ 389 پر ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُو بَکر بن عَبدُاللہ مُزَنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بَنی اِسرائیل میں سے ایک شخص نے مال جمع کیا۔ جب اُس کی مَوت کا وَقت قریب آیا تو بیٹوں سے کہنے لگا: مجھے میرے مُختَلِف اَموال دِکھاؤ، اُس کے پاس بہت سے گھوڑے، اُونٹ اور غُلام لائے گئے۔ جب اُس نے اُن کی طرف دیکھا تو حَسرَت سے رونے لگا۔ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے اُسے روتے ہوئے دیکھا تو کہا: کیوں رو رہے ہو؟ اُس ذات کی قسم! جس نے تجھے یہ سب کچھ دیا ہے! جب تک

میں تیری رُوح اور بدَن کو ایک دوسرے سے جُدا نہ کر دُوں، یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ اُس نے کہا: مجھے کچھ مُہلَت دیجئے کہ میں اِس مال کو تقسیم کر دُوں۔ فِرِشتے نے کہا: اب تجھے مُہلَت نہیں ملے گی، تُو نے یہ کام اپنی مَوت کے آنے سے پہلے کیوں نہ کیا۔ چنانچہ (پھر) مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کی رُوح قَبْض فرمالی۔

بے وفا دُنیا پہ مَت کر اِعتبار تُو اَچانک مَوت کا ہو گا شِکار
مَوت آکر ہی رہے گی یاد رَکھ! جان جا کر ہی رہے گی یاد رَکھ!
تیری طاقت تیرا فن عُہدہ تِرا کچھ نہ کام آئے گا سرمایہ تِرا
کرلے تَوبہ رَبّ کی رَحمت ہے بڑی قَبْر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۱۲-۷۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حِکایت میں بِالْخُصُوص اُن غافِلوں کے لئے عِبرت کے مَدَنی پھول مَوجُود ہیں کہ جن کے پاس مال کی کمی نہیں مگر اِس کے باوُجُود وہ اِس میں مزید اِضافے کے لئے سَر دَھڑ کی بازی لگادیتے ہیں۔ لاکھوں، کروڑوں بلکہ اَربوں روپے اِکٹّھے کرنے اور کئی جائیدادیں حاصل کرنے کے بعد بھی دل نہیں بھرتا، مال جمع کرنے کی حِرْص ہے کہ کم ہونے کے بجائے مزید بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ یاد رکھئے! مال جمع کرنا مُطْلَقاً بُرا نہیں، مال وہی بُرا ہے کہ جس کے حُقُوقِ وَاجِبہ (مثلاً زکوٰۃ، فطرہ وغیرہ) ادا نہ کئے جائیں، مال وہی بُرا ہے جو ہمیں شَرعی اَحکام کی بجا آوری، مَوت، قَبْر و حَشْر کے مُعَامَلات، اچّھے اَعمال و اچھی صُحبت سے غافِل کردے۔ لِہٰذا وقت کی اَہمِیّت کو سمجھنے کی کوشش کیجئے اور بَقَدرِ ضرورت ہی رِزْقِ حلال جمع کیجئے کیونکہ زندگی بار بار نہیں ملتی، اُن اَحادیث و

رِوایات کو بھی ذِہن نشین رکھئے کہ جن میں وَقْت کی اَہَمِیَّت کے مُتَعَلِّق رَہنمائی کی گئی ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب وَقْت کی اَہَمِیَّت پر چند فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بہُت سے لوگ دھوکے میں ہیں، (1) صِحّت اور (2) فَراغَت۔

(بخاری، کتاب الرقاق، باب ماجاء فی الرقاق... الخ، ۲۲۲/۴، حدیث: ۶۴۱۲)

2. پانچ (5) چیزوں کو پانچ (5) چیزوں سے پہلے غَنیمت جانو: (1) جَوانی کو بُڑھاپے سے پہلے، (2) صِحَّت کو بیماری سے پہلے، (3) مالداری کو تنگدستی سے پہلے، (4) فُرصَت کو مَشْغُولِیَّت سے پہلے اور (5) زِنْدَگی کو مَوْت سے پہلے۔ (مستدرک، کتاب الرقاق، ۴۳۵/۵، حدیث: ۷۹۱۶)

3. روزانہ صُبْح جب سورج طُلُوع ہوتا ہے تو اُس وَقْت **"دِن"** یہ اِعلان کرتا ہے کہ اگر آج کوئی اچّھا کام کرنا ہے تو کرلو کہ آج کے بعد میں کبھی پَلٹ کر نہیں آؤں گا۔ (شُعَبُ الایمان، باب فی الصیام، ماجاء فی لیلۃ النصف من الشعبان، ۳۸۶/۳، حدیث: ۳۸۴۰ ملخصاً)

چند روزہ ہے یہ دُنیا کی بہار دِل لگا اِس سے نہ غافِل ذِی نہار
عُمر اپنی یُوں نہ غفلت میں گُزار ہوشیار اے محوِ غفلت ہوشیار
ایک دِن مَرنا ہے آخِر مَوْت ہے کرلے جو کرنا ہے آخِر مَوْت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اَحادیثِ مُبارَکہ سُن کر خُصُوصاً اُن لوگوں کو خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے جو گھنٹوں ہوٹلوں، فُضُول بیٹھکوں، پارکوں، مَخْلُوط تفریح گاہوں (یعنی ایسی تفریح گاہیں جہاں غیر مرد اور غیر عورتیں جمع ہوتے ہوں، خوب بے پردگی کے ذریعے گناہوں کا بازار گرم ہوتا ہو، اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ)، اَخبارات کا مُطالَعہ کرنے، بار بار آئینہ دیکھنے، فلمیں ڈرامے یا موسیقی سے بھرپور پروگرام دیکھنے سننے، مُلکی وسِیاسی حالات اور میچوں پر تبصرے کرنے، کرکٹ یا فُٹبال کھیلنے، دیکھنے یا اِن کی تفصیلات سُننے، موبائل یا کمپیوٹر پر گیمز

کھیلنے، نائٹ پیکجز کے ذریعے نامحرموں سے فون پر باتیں کرنے اور سوشَل مِیڈیا(Social Media) کا فضول یا گناہ بھرا اِستِعمال کرنے میں وَقْت کی نعمت کو بَرباد کرتے اور گویا دُنیا و آخِرت میں حَسرَت وشرمندگی کا سامان کرتے ہیں، حالانکہ اگر یہی وَقْت نماز، روزوں، ذِکْر و دُرُود، تِلاوت، حَمد ونعت، وَالِدَین کی خدمت، نیکی کی دعوت، قَبْر وآخِرت کے مُعامَلات کی تیّاری، اَوْلاد کی تَرْبِیَت اور حُصُولِ عِلْمِ دِین جیسے نیک کاموں میں گزرتا تو یقیناً دُنیا و آخِرت میں اِس کی بَرَکتیں نصیب ہوتیں، مگر آہ!

وقت کے عظیم قدردان، اعلیٰ حضرت اِمام **احمد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **یادِ اِلٰہی کی طرف متوجہ** کرتے ہوئے کتنے پیارے انداز سے مدنی پھول اِرشاد فرمارہے ہیں:

رِزْقِ خُدا کھایا کِیا فَرمانِ حَق ٹالا کِیا شُکْرِ کَرَم تَرْسِ جَزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائق بخشش، ص۱۱۱)

شعر کی مختصر وضاحت:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اے بندے! تُو اس کا دیا ہوا رِزق کھاتا ہے، اس کے باوجود بھی اس کے احکامات پر عمل نہیں کرتا، نہ تو تیرے اندر اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے اور نہ ہی تجھے اس کے عذاب کا کچھ خوف ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! وَقْت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک عَظِیْمُ الشّان نعمت ہے، بَروزِ قِیامت جس طرح بندوں سے مُخْتَلِف نعمتوں سے مُتَعَلِّق سُوال ہوگا، اِسی طرح وقت کے مُتَعَلِّق بھی پوچھا جائے گا اور یہ بھی پوچھا جائے گا کہ عُمُر کن کاموں میں گزاری، چنانچہ پارہ 30 سُوْرَۃُ تَکَاثُر کی آیت نمبر 8 میں اللہ تَبَارَک وتعالیٰ کا فرمانِ عالیشان ہے:

ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ یَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِیۡمِ ﴿۸﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: پھر بے شک ضرور اُس دن تم سے نعمتوں سے پُرسِش ہو گی۔ (پ ۳۰،التکاثر:۸)

صَدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مَولانا مُفتی محمد سیّد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُقدَّسہ کے تحت فرماتے ہیں:(وہ نعمتیں کہ)جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی تھیں (مَثلًا) صِحَّت و فَراغ وامن وعَیش ومال وغیرہ، جن سے دنیا میں لذّتیں اُٹھاتے تھے۔ پوچھا جائے گا: یہ چیزیں کس کام میں خرچ کیں،اِن کا کیا شُکْر ادا کیا؟ اور ترکِ شُکْر (ناشُکْری) پر عذاب کیا جائے گا۔

دو عالَم کے مالِک و مختار، باِذنِ پَروَرْدِگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: قِیامت کے دن بندہ اُس وَقت تک قَدَم نہ اُٹھا سکے گا جب تک کہ اُس سے 5 چیزوں کے مُتَعَلِّق سُوال نہ کر لیا جائے: **(1) عُمْر کن کاموں میں صَرْف کی؟ (2) جَوانی کیسے گُزاری؟ (3) مال کہاں سے کمایا؟ (4) کہاں خَرْچ کیا؟ اور (5) اپنے عِلْم پر کہاں تک عمل کیا۔** (ترمذی،کتاب صفۃ القیامۃ ... الخ، باب فی القیامۃ،۴/۱۸۸، حدیث:۲۴۲۴)

وقت کے عظیم قدر دان، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، **مُفْتیِ اعظم ہند حضرت مولانا محمد مصطفٰی رضا خان نُوری** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک کلام میں خود کو مخاطب کرتے ہوئے اور **ہمیں توجہ** دِلاتے ہوئے فرما رہے ہیں:

رِیاضت کے یہی دِن ہیں بُڑھاپے میں کہاں ہِمَّت
جو کُچھ کرنا ہے اب کرلو اَبھی نُورِی جَواں تُم ہو
(سامان بخشش، ص۱۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لفظ "وقت" میں یُوں تو تین (3) حُرُوف ہیں، مگر دَرحقیقت یہ بہت قیمتی چیز ہے، وَقْت کو نہ کوئی خرید سکتا ہے اور نہ ہی اِسے ذخیرہ کیا جاسکتا ہے، یہ ایک ایسا مُسافِر ہے کہ جو

مُسلسَل اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہے، جو کہیں پڑاؤ نہیں ڈالتا اور تمام لوگوں سے بے پَروا ہو کر اپنی مَنزلِ مقصُود کی جانِب گامزن رہتا ہے، قوموں کے عُروج وزَوال میں وَقْت کا کردار بہت اَہم رہا ہے، جو قومیں وَقْت کی قَدر دان ہوتی ہیں اوراپنے صبح وشام کو وَقْت کا پابند بنالیتی ہیں تو تَرَقّی خود آگے بڑھ کر اُن کا اِستقبال کرتی ہے ،اِس کے بَرعکس جو قومیں وَقْت کو بیکار سمجھ کر یُوں ہی گنوادیتی ہیں تو ایسی قومیں غُلامِی کی زِندگی بَسر کرتی ہیں، وَقْت کی بَربادی اُنہیں ذِلّت ورُسوائی کے گڑھے میں اس طریقے سے دَھکیل دیتی ہے کہ اُن کا نام ونِشان بھی باقی نہیں رہتا،وَقْت کے مُعامَلے میں اگر ہم اپنی زِندَگی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی زِندَگیوں کاتقابُل کریں تو ہمارے اور اُن کے اندازِ زِندَگی میں واضح فَرق دیکھ کر شاید ہم اَفسوس وشَرمِندگی کے سمُندر میں ڈُوب جائیں کیونکہ یہ حضرات ٹائم پاس(Time pass)کرنے کے عادِی نہ تھے بلکہ اِن کے ذہن ودِماغ میں وَقْت کی قَدرومَنزِلَت کُوٹ کُوٹ کر بَھری ہُوئی تھی، نَزع کے عالَم میں اِنسان پر جو گُزرتی ہے، اس کو مَرنے والا ہی جانتا ہے مگر اللہ والے اُس نازُک گھڑی میں بھی وَقْت کی اَہمیّت سے غافِل نہیں ہوتے بلکہ وہ آخری لمحات بھی نیکیوں میں گزارنا چاہتے ہیں۔ آیئے! اِس ضِمن میں ایک اِیمان اَفروز حِکایت سُنتے ہیں اور وَقْت کی قَدر وقیمت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صدقے ہمیں بھی وقت کا قدردان بنائے، چنانچہ

اَبھی وَقْت ہے:

حضرت سَیِّدُنا اَحمد بن محمد بن زِیاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَنقول ہے: میں نے حضرت سَیِّدُنا ابو بکر عطّار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب حضرت سَیِّدُنا ابو قاسم جُنَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اِنْتِقال ہُوا تو میں اور میرے کچھ دوست وہاں مَوجُود تھے، ہم نے دیکھا کہ اِنْتِقال سے کچھ دیر قَبْل ضُعف (یعنی

کمزوری) کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دونوں پاؤں سُوجے ہوئے تھے۔ جب رُکوع وسُجُود کرتے تو ایک پاؤں موڑ لیتے جس کی وجہ سے بہت تکلیف اور پریشانی ہوتی۔ دوستوں نے یہ حالت دیکھی تو کہا: اے ابُو قاسِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! یہ کیا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاؤں سُوجے ہوئے کیوں ہیں؟ فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَر یہ تو نعمت ہے۔ حضرت سَیِّدُنا ابُو محمّد حَرِیرِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اے ابُو قاسِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! اگر آپ لیٹ جائیں تو کیا حَرَج ہے؟ فرمایا: ابھی وَقْت ہے جس میں کُچھ نیکیاں کرلی جائیں، اِس کے بعد کہاں موقع ملے گا۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی رُوح اِس دارِ فَانی سے عالَمِ بالا کی طرف پَرْواز کرگئی۔ یہ بھی منقول ہے کہ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا گیا: حُضُور! اپنی جان پر کچھ نَرْمی کیجئے، تو فرمایا: اب میرا نامۂ اَعمال بند کیا جارہا ہے، اِس وَقْت نیک اَعمال کا مُجھ سے زِیادہ کون حاجت مَنْد ہوگا۔

(عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ والستون بعد المائتین، ص ۲۵۰ عربی)

کر جَوانی میں عِبادت کاہِلی اچّھی نہیں جب بُڑھاپا آگیا کچھ بات بن پڑتی نہیں

ہے بُڑھاپا بھی غَنِیمت جب جَوانی ہوچکی یہ بُڑھاپا بھی نہ ہوگا مَوت جس دَم آگئی

(مرآۃ المناجیح، ۳/۱۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! عقلمند شخص نہ تو خُود اپنا وَقْت ضائع کرتا ہے اور نہ ہی دُوسروں کا وَقْت بَرْباد کرتا ہے بلکہ وہ تو اپنے وَقْت کی قَدْر کرتا، اپنے کام سے کام رکھتا، وَقْت کو اچھے اچّھے کاموں میں صرف کرتا اور دُوسروں کو اِس کی ترغیب دِلاتا ہے، ٹائم پاس کرنے کی سوچ رکھنے والوں کی اِصلاح کرتا اور فُضُول بات نکل جانے کی صورت میں فکرِ مدینہ کرتے ہوئے اپنا اِحتِساب بھی

کرتا ہے۔یہی وہ مَدَنی سوچ ہے کہ جس کے واضح آثار ہمیں بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت میں نُمایاں طور پر دکھائی دیتے ہیں۔ آیئے !بَطورِ ترغیب 2 اِیمان اَفروز واقِعات سُنتے ہیں اور عِبرت کے مَدَنی پُھول چُنتے ہیں، چنانچہ

ٹائم پاس کرنے والے کی اِصلاح

دعوتِ اِسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1393 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ”اِحیاءُ الْعُلوم“ جِلد2 صَفْحہ نمبر 829 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا ابُو علی فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجدِ حَرام میں اَکیلے تشریف فرما تھے کہ ایک دوست اُن کے پاس آیا تو آپ نے اُس سے آنے کا سبب دَرْیافت کیا، اُس نے کہا: اے ابُو علی !میں آپ سے اُنْسِیَّت (Company) حاصل کرنے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم !یہ تو وَحشت دلانے والا کام ہے !تم یہی چاہتے ہو کہ تم میرے لئے اپنا کلام خُوبصورت کرو، میں تمہارے لئے اپنا کلام مُزَیَّن کروں، تم میرے لئے جھوٹ بولو اور میں تمہارے لئے جُھوٹ بولوں ؟(لہٰذا بہتری اِسی میں ہے کہ) یا تو تم میرے پاس سے چلے جاؤ یا میں تمہارے پاس سے چلا جاتا ہوں۔ (اِحیاءُ الْعُلوم، ۲/ ۲۸۷بتغیر قلیل عربی)

مُختصر سی زِندگی ہے بھائیو! نیکیاں کیجئے نہ غفلت کیجئے
(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فُضُول سُوال کے کَفّارے میں ایک سال کے روزے رکھے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 562 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب

"منہاجُ العابدین" صَفحہ نمبر 173 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا حسّان بن سِنَان تابِعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه ایک بالا خانے (بُلند و بالا مکان) کے پاس سے گُزرے تو اُس کے مالک سے دَرْیافت کیا: یہ بالا خانے بنائے تمہیں کتنا عَرْصہ گزرا ہے؟ یہ سُوال کرنے کے بعد آپ دل میں سخت نادِم ہوئے اور اپنے نَفْس سے مُخاطِب ہو کر یُوں فرمایا: اے مَغْرُور نَفْس! تُو فُضُول و بے مَقصد سُوالات میں قیمتی وَقْت کو ضائع کرتا ہے۔ پھر اِس فُضُول سُوال کے کَفّارے میں آپ نے ایک سال کے روزے رکھے۔

(منہاج العابدین، الباب الثالث، الفصل الثالث، ص ۶۵ عربی)

نَفْس یہ کیا ظُلم ہے جب دیکھو تازہ جُرم ہے　　ناتُواں کے سَر پہ اِتنا بوجھ بھاری واہ واہ!

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۴)

کلامِ رضا کی وَضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اِس شعر میں فرماتے ہیں: اے بدکار نَفْس! تیرے ظُلم و سِتَم کی بھی اب حد ہو گئی! تُو ہر لَمحہ میری خطاؤں میں برابر اِضافہ کرواتا اور مجھ کمزور ترین بندے کے سَر گناہوں کا بھاری بوجھ لَدْواتا چلا جارہا ہے۔

اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور وقت کی قدر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین کا وَقْت کس قدر مُحتاط انداز میں گُزرتا تھا کہ اگر اُن کا کوئی دوست مَحض اِس لئے آتا کہ تھوڑا دل بہل جائے اور کچھ ٹائم پاس ہو جائے تو یہ حضرات اُسے وَقْت کی اَہَمِیَّت پر مَدَنی پھول عطا فرماتے اور وَقْت کی بَربادی کے نُقصانات بتا کر اُس کی اِصلاح فرماتے۔ آج کے اِس پُر فِتَن دور میں شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اَسلافِ کِرام کی یاد تازہ کرنے والی وہ عظیم ہستی ہیں کہ جن کا ہر عمل ہمارے لئے لائقِ تقلید ہے کیونکہ آپ نے اپنے وَقْت کو ایک بہترین انداز میں تقسیم کیا ہوا ہے چنانچہ نماز، اَوْراد و وَظائف، بَیانات، مدنی

مُذاکرے، مُطالَعہ، روزوں کا تَسلسُل، نوافِل کی کثرت، مَدَنی مشورے، سَحَری واِفطار، مُرِیدین وطالبین ومُتَعلِّقِین اور عُلَما وعوام سے مُلاقات، مکتوبات کے جوابات، مَرِیضوں کی عِیادت، مرحومین کے لواحقین سے تعزیت، مدنی کاموں کی ترقی پر ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کی حوصلہ افزائی کے مدنی پھول، اَہلِ خانہ کی ضرورت، اپنی اولاد کی مدنی تربیت کے ساتھ ساتھ نواسوں، نواسیوں، پوتوں اورپوتیوں کی مَدَنی تَرْبِیَت، تَحریری کام، آرام اور روز مَرَّہ زِنْدَگی کے بے شُمار مَعمولات کو مُختلِف اَوقات میں تقسیم کرکے اِستِقَامَت سے اس پر عمل وَقْت کی قَدْر دانی کا مُنہ بولتا ثُبوت ہے۔ آپ کی دِینی و تنظیمی کامیابیوں کی بہترین مثال تقریباً200 ممالک میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی پیغام اور100 سے زائد شعبہ جات کے قِیام کے ساتھ ساتھ، "**کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، غیبت کی تباہ کاریاں، نیکی کی دعوت، وسائلِ بخشش**، بارہ(12) رَسائل کا مجموعہ، **نَماز کے اَحکام، فَیضَانِ سُنّت، پردے کے بارے میں سُوال جواب**" اور فِقْہی مسائل، قبْرو آخِرت، طِب اور دیگر سینکڑوں موضوعات پر سینکڑوں بیانات اور مَدَنی مذاکرے اور ہزارہا صَفْحات پر مُشْتَمِل تحریری مَواد بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ نے مسلمانوں کے دل ودماغ میں وَقْت کی اَہَمِیَّت کا اِحساس بیدار کرنے اور اُن کے سینوں میں بُزرگوں کی مَدَنی سوچ مُنْتَقِل کرنے کے لئے قرآنی آیات، اَحادیثِ مُبارَکہ، اَقْوالِ بُزرگانِ دِین اور نصیحت سے بھرپور مَدَنی پھولوں سے آراستہ "**اَنمول ہیرے**" نامی ایک رِسالہ بھی تحریر فرمایا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلس تراجم کی طرف سے اِس رِسالے کا مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی ہوچکا ہے، ان میں عربی، انگلش، ہندی، گجراتی اور سندھی وغیرہ شَامل ہیں۔ آج ہی مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خود بھی مُطَالَعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی تُحْفَۃً پیش کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اِس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ

(Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے امیرِ اہلسنّت نے وقت کی قدر و منزلت کی اور پھر دعوتِ اسلامی کو وہ **عظیم مقبولیت** ملی کہ دُنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کی **نیک نامی کے ڈَنکے** بجنے لگے اور اس کا اِعتراف اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے صرف عوام نہیں بلکہ **عُلمائے کرام** بھی کچھ اس طرح لب کُشا ہیں:

تنہا چلا تُو ساتھ تیرے ہو گیا جہاں　میٹھا تیرا کلام ہے اِلیاس قادِری
ہے دعوتِ اسلامی کی دُنیا میں دُھوم دھام　مقبول تیرا کام ہے اِلیاس قادِری
سایہ ہے تِرے سَر پہ دُعائے خَواص کا　تُو مَرجِعِ عوام ہے اِلیاس قادِری

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”مسجد دَرْس“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صُحبت کی برکت سے وَقْت کی قَدْر جیسی عظیم دَولَت نصیب ہو جائے تو لمحہ بھر کی تاخیر کئے بغیر آج بلکہ ابھی سے وَقْت کی قدر دلانے والی عظیم، مسجد بھرو مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مَدَنی کاموں میں شامل ہو کر دِین کے پیغام کو عام کرنے کی نِیَّت کر لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **”مسجد دَرْس“** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجد دَرْس دینے اور سُننے والوں کو بھلائیاں سیکھنے اور سکھانے کا خُوب خُوب موقع ملتا ہے، حضرت سَیِّدُنا کعب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحی فرمائی: اے مُوسیٰ! بھلائی کی باتیں خُود بھی

سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ کیونکہ میں بھلائی سیکھنے سکھانے والوں کی قبریں روشن فرماؤں گا تاکہ اُن کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔(حلیۃ الاولیاء،کعب الاحبار، ۶/۵،رقم: ۷۶۲۲) معلوم ہوا کہ اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سُنَّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سُننے والوں کی قَبریں جَگمَگ جَگمَگ کر رہی ہوں گی اور اُنہیں کسی طرح کا خَوف محسوس نہیں ہوگا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ آیئے!بطورِ ترغیب مسجد دَرس کی ایک مَدَنی بَہار سُنتے ہیں چنانچہ

فلموں کا شوقین کیسے تائب ہوا؟

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستگی سے قَبْل میں فلمیں ڈرامے دیکھنے کا بے حد شوقین تھا،میری زِندَگی میں کچھ اِس طرح مدنی بَہار آئی کہ ہمارے علاقے کی مسجد میں ایک اسلامی بھائی دَرسِ فَیضَانِ سُنّت دیا کرتے تھے،ایک روز میں بھی دَرس میں شریک ہوگیا، فِکْرِ آخِرت پر مُشْتَمِل باتیں سُن کر دل کی کَیفیّت ہی بدل گئی۔یوں روزانہ دَرسِ فَیضَانِ سُنّت میں شرکت کرنا میرا معمول بن گیا اور اِس طرح دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول سے ملاقات بھی رہنے لگی،اسلامی بھائیوں کی اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں ایک مرتبہ مجھے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ تلاوت و نعت اور سنّتوں بھرے بَیان نے میرے دل و دماغ پر بڑا اثر کیا۔ اِجتماع کے آخِر میں جب لائٹیں بند کر کے اسلامی بھائیوں نے ایک آواز ہو کر ذِکْرُ اللہ شُروع کیا تو مجھے اپنے دل سے گناہوں کی سِیاہی دُور ہوتی مَحسوس ہونے لگی۔ ذِکْر کے بعد مانگی جانی والی رِقّت انگیز دُعا نے میرے دل کی دُنیا میں اِک مَحشر برپا کر دیا۔ خوفِ خُدا سے میرا رُواں رُواں کانپ اُٹھا، میں نے رو رو کر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور اپنے

گناہوں سے توبہ کی اور آئندہ سُنّتوں بھری زِندَگی بَسَر کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔(بُری سنگت کا وبال، ص۲۰)

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دوا مَدَنی ماحول
شِفائیں ملیں گی بلائیں ٹلیں گی یقیناً ہے برکت بھرا مدنی ماحول
گنہگارو آؤ سِیَہ کارو آؤ گناہوں کو دیگا چُھڑا مدنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دِلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وقت ضائع کرنے والے چند اُمور

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اپنی زندگی کے قیمتی لمحات فُضول کاموں میں برباد کرنے کے بجائے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر دُنیا و آخِرت میں سُرخرو ہونے والے کام کریں۔ مگر افسوس کہ ہم اپنا وقت ضائع کر کے اُس پر نادم ہونے اور پچھتانے کے بجائے فخر محسوس کرتے ہیں۔ وہ کون کون سے فُضُول کام ہیں جن میں مُبْتَلا ہو کر ہم اپنے قیمتی لمحات کو ضائع کر رہے ہیں اور پھر ہمیں ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ آیئے! ان چند اُمور کے مُتَعلِّق مَزید سنتے ہیں،

انٹرنیٹ(Internet)

وقت ضائع کرنے والے ذرائع میں سے ایک بہت بڑا ذریعہ انٹرنیٹ بھی ہے یاد رکھئے! انٹرنیٹ کا دُرُست استعمال جہاں بے شُمار فوائد کے حُصول کا ذریعہ ہے، وہیں اس کے غلط اور غیر ضروری استعمال کی

وجہ سے ان گنت نُقصانات کا سامنا بھی کرنا پڑرہا ہے، جن میں سے ایک بہت بڑا نُقصان وَقْت کا برباد ہونا بھی ہے۔ بعض لوگ انٹرنیٹ، فیس بُک(Facebook)اور واٹس ایپ (Whatsapp) کے ایسے عادی ہوچکے ہیں کہ ایک لمحے کیلئے بھی موبائل فون نہیں چھوڑتے اور وقفے وقفے سے اپنے سونے جاگنے، شاپنگ کرنے، اچھا کھانے پینے اور دیگر مُعاملات اپنے دوستوں سے شیئر (Share) کرتے ہیں، بے شرمی و بے حیائی کی حدوں کو توڑتے ہوئے بے پردہ لڑکیاں بھی کسی سے پیچھے رہنے کو تیار نہیں، وہ بھی اپنی بے ہُودہ تصاویر (Pictures) عام کرنے میں فخر محسوس کرتی ہیں۔ ہماری نوجوان نسل (New Genretion) انٹرنیٹ کے غلط استعمال میں اس قدر منہمک ہوچکی ہے کہ وہ اپنے گھنٹوں اس میں ضائع کردیتی ہے۔ اگر کسی دن استعمال نہ کرسکیں تو عجیب سی بے چینی محسوس کی جاتی ہے اور ٹائم پاس نہیں ہوتا۔ ذرا سوچئے! کسی دن قرآنِ پاک کی تلاوت کا ناغہ ہونے پر اس قدر بے چینی اور اُداسی ہُوئی؟ اسی طرح اگر اِشراق وچاشت یا تہجد کے نوافل ادا نہ کرسکنے پر اس قدر بے چینی ہوئی؟ **اے کاش!** ہمیں **تِلاوتِ قرآن کا ذوق وشوق** نصیب ہو جائے، **اے کاش!** ہمیں **کثرتِ عبادت** کی توفیق نصیب ہو جائے۔

حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایَت ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، " میری اُمَّت کے بہترین لوگ حاملینِ قُرآن اور رات کو جاگ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادَت کرنے والے ہیں۔"

(الترغیب والترہیب، کتاب النوافل، الترغیب فی قیام اللیل، رقم ۲۷، ج ۱، ص ۲۹۳)

عبادت میں گُزرے مِری زندگانی
کرم ہو کرم یا خُدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص182)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موبائل فون

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح انٹرنیٹ کا صحیح استعمال کرنے سے کثیر دِینی اور دُنیوی فوائد حاصل ہوسکتے ہیں، اِسی طرح موبائل فون کا ضروری استعمال بھی ہمارے کاروباری مُعاملات، رشتے داروں سے تعلُّقات، دوست اَحْباب سے مُلاقات اور دیگر ضروریات کیلئے ہمارا مددگار ہے۔ مگر ہم نے اسے وقت ضائع کرنے کا شاید ایک آلہ سمجھ رکھا ہے، بالخصوص نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اس کا غلط اور بے جا استعمال کرتے ہوئے سارا سارا دن ویڈیو گیمز کھیلتے اور ایسے فُضُول sms بھیجتے (send) کرتے ہیں، جن میں بے ہُودہ مذاق، عِشقیہ و فِسقیہ اشعار، اخلاقیات کو بگاڑنے اور بعض اوقات تو ایسے غیر شرعی کلمات ہوتے ہیں، جن کی وجہ سے حکمِ کفر لازم آتا ہوگا۔ مزید یہ کہ ایسے sms پڑھ کر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خُوشی کا اِظہار کرکے دُوسروں کو بھی بھیجتے (Forward) ہیں۔ **یاد رہے!** اس طرح سارا دن موبائل فون کا استعمال آنکھیں کمزور ہونے، تعلیمی نقصان ہونے، غور و فکر کی صلاحیت ختم ہونے، پیسے اور زندگی کے قیمتی لمحات ضائع کرنے کا بھی سبب ہے۔ اگر ہمارے پاس موبائل فون ہے تو ہمیں اپنا پیسہ اور قیمتی وقت بچاتے ہوئے اس کا صحیح استعمال کرنا چاہیے، موبائل فون پر گانے سننے کے بجائے مکتبۃ المدینہ کے بستے سے نعت و تلاوت اور امیرِ اہلسنّت، نگرانِ شُوریٰ اور دیگر مُبلغینِ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے بیانات، فرض عُلوم کورس، علمِ دِین سے مالا مال رنگے برنگے قِیمتی مدنی پھولوں کی خوشبوؤں سے مہکتے ہوئے مدنی مذاکروں والے میموری کارڈ ھدیۃً حاصل کیجئے اور توجہ کے ساتھ سُنئے۔ جی ہاں! علمِ دین کا شوق

رکھنے والوں کے لیے دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی کی طرف سے مختلف **اپلی کیشنز**(Applications) بھی متعارف کروائی جاچکی ہیں، مثلاً" مولانا محمد اِلیاس قادِری، الحاج عبید رضا عطاری، مولانا محمد بلال رضا عطاری، حاجی محمد عمران عطاری، اوقاتُ الصلوٰۃ(Prayer Time)، القرآنُ الکریم، رُوحانی علاج، مدنی انعامات، مدنی چینل، مدنی خاکہ، **دارالافتاء اہلسنّت**"، حج و عمرہ، **ذہنی آزمائش**"(کوئز اپلی کیشن) Zehni Azmaish(Quiz App)" ، وغیرہ، ان اپلی کیشنز (Applications) کے ذریعے بھی معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کھیل کُود میں وَقت بَرباد کرنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وَقْت ضائع کرنے والے کاموں میں سے ایک کام کھیل کُود کی بُری عادت بھی ہے، مختلف کھیل تماشے ہماری نوجوان نسل کی صلاحیت و قابلیت کو دِیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں۔ آج جسے دیکھئے کھیل کا شیدائی نظر آتا ہے اوراس شوق میں مہارت حاصل کرکے شہرت کے خواب دیکھتا ہے، کوئی کرکٹ میں تو کوئی فٹبال میں نام کمانا چاہتا ہے، کوئی ہاکی، ٹیبل ٹینس کا مشہور پلیر بننے کے سُہانے سپنے دیکھتا ہے، کوئی سنوکر، کیرم بورڈ میں خود کو چیمپئن سمجھتا، تو کوئی پتنگ بازی، کبوتر بازی، جُوا، شطرنج اورنہ جانے کیسے کیسے عجیب وغریب کھیلوں کا شوقین نظر آتا ہے۔ کرکٹ کے بعض شائقین ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ساری ساری رات کرکٹ کھیلتے، خوب شور وغُل مچاتے اور مسلمانوں کے آرام میں خلل کا باعث بنتے ہیں اور پھر نمازِ فجر اَدا کیے بغیر سوتے ہیں تو سارا دن سونے میں گنوادیتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ایسے کھیلوں سے دُور رکھے جو اُس کی اور اُس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی یا وقت کی بربادی کا سبب بنتے ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں

اپنی عبادت و تلاوتِ قرآنِ کریم کا شوق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عبادت میں گُزرے مِری زندگانی کرم ہو کرم یا خدا یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آوارہ گردی اور بُری صحبت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ وقت کی قدر جانتے ہیں، وہ اپنا وقت ضائع کرنے کے بجائے اپنا ہر کام وقت پر کرنے کے عادی ہوتے ہیں، ایسوں کو مُعاشرے میں عزّت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور جو سُستی و کاہلی کے سبب اپنا ہر کام تاخیر سے کرتے ہیں، وہ کوئی نُمایاں مقام بھی نہیں بناتے اور اپنا وقت الگ برباد کرتے ہیں۔ بعضوں کے عمل سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ان کی زندگی کا کوئی مقصد ہی نہیں، دوستوں کے ساتھ گلیوں بازاروں میں آوارہ گردی کرنا، آئے دن اپنا وقت اور پیسہ لگا کر تفریحی مقامات پر جانا اور گُناہوں کا اِرتِکاب کرنا، گلی کے کونوں، چائے کے ہوٹلوں پر کئی کئی گھنٹے فضول گپیں ہانکنا، سارا سارا دن فلمیں دیکھنا، کانوں میں ہینڈ فری لگائے دُنیا سے بیگانے ہو کر گانے سننا وغیرہ وغیرہ کاموں سے تو ایسا لگتا ہے کہ ہم اپنے مقصدِ حیات کو بُھولے بیٹھے ہیں یا ہمیں معلوم ہی نہیں کہ ہماری پیدائش کا مقصد کیا ہے۔ یاد رکھئے! ہمیں یہ زندگی اس لیے نہیں دی گئی کہ ہم اس کو دنیا کی رنگینیوں اور موج مستیوں میں بسر کریں بلکہ ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور اس کے احکامات پر عمل کرنے اور اس کی نافرمانی والے کاموں سے بچنے کیلئے دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ یہ موقع بھی سانسیں باقی رہنے تک ہمیں میسر ہے۔

وقت کے عظیم قدردان، اعلیٰ حضرت اِمام **احمد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کتنے پیارے انداز سے سمجھا رہے ہیں:

اللہ اللہ کے نبی سے فریاد ہے نفس کی بدی سے

دن بھر کھیلوں میں خاک اُڑائی لاج آئی نہ ذرّوں کی ہنسی سے

شب بھر سونے ہی سے غرض تھی تاروں نے ہزار دانت پیسے

اِیمان پہ موت بہتر او نفس تیری ناپاک زِندگی سے

(حدائقِ بخشش، ص145)

اشعار کی مختصر وضاحت:

اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں نَفْسِ اَمّارہ کی شرارتوں سے بچنے کیلئے فریاد ہے۔ اے نفس! تجھے شرم نہ آئی کہ سارا دن کھیل کُود میں مشغول رہ کر وقت ضائع کرتا رہا اور ریت کے ذرّوں تک تیرا مذاق اُڑاتے رہے اور جب رات کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اُٹھ کر عبادتِ الٰہی میں مصروف ہوتے ہیں تُو اس وقت بھی غفلت کی نیند سویا رہا، سوائے سونے کے تجھے اور کوئی کام ہی نہیں ہے، تیری اس غفلت پہ آسمان کے ستارے تجھ پہ دانت پیستے رہے، اے ذلیل نفس! نافرمانیوں میں ایسے جینے سے ایمان پہ مر جانا، ہزار درجے بہتر ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ زندگی چند روزہ ہے، اگر ہم اس کو بے مقصد کاموں میں ضائع کرنے کے بجائے ہر کام کو اس کے وقت میں کریں، گُناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں میں گُزاریں تو

ہماری دنیا بھی اچھی اور آخرت بھی بہتر ہوگی۔ ہمارے اَسلاف وقت کے بڑے قدردان ثابت ہوئے تو آج تک اُن کے چرچے عوام و خَواص کی زبانوں پر جاری ہیں، مثلاً صحابۂ کِرام، اَہلِ بَیْتِ اَطہار، تابِعین، تَبع تابِعین رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن، اَوْلیائے کامِلین، مُحدِّثین، مُفَسِّرین، فُقَہائے کِرام اور صُوفیائے کِرام وغیرہ وہ عظیم ہستیاں ہیں کہ جن کا ذِکرِ خَیْر کرنا ہم اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھتے ہیں اور اِن کا نام آتے ہی مُنہ سے بے ساختہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ اور رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ جاری ہو جاتا ہے، کیوں؟ اِس لئے کہ وہ حضرات وَقْت کی قدر و اہمیت سے بخوبی واقف تھے۔ آئیے! وَقْت کے ان قَدْردانوں کے چند اِرْشادات سُن کر نصیحت کے مَدَنی پھول چُنتے ہیں، چُنانچہ

وَقْت کے قَدْردانوں کے ارشادات

(1) اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: "یہ ایّام تمہاری زندگی کے صَفَحات ہیں، ان کو اچّھے اَعمال سے زِینت بخشو۔"

(2) حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "میں اپنی زندگی کے گُزرے ہوئے اس دن کے مقابلے میں کسی چیز پر نادِم نہیں ہوتا جو دن میرا نیک اعمال میں اضافے سے خالی ہو"۔

(3) حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں ایک مُدّت تک اَہلُ اللہ کی صحبت سے فیضیاب رہا ان کی صحبت سے مجھے دو اَہم باتیں سیکھنے کو ملیں۔ (1) وقت تلوار کی طرح ہے تم اس کو (نیک اعمال کے ذریعے) کاٹو ورنہ (فضولیات میں مشغول کرکے) یہ تم کو کاٹ دیگا (2) اپنے نفس کی حفاظت کرو، اگر تم نے اس کو اچھے کام میں مشغول نہ رکھا تو یہ تم کو کسی

بُرے کام میں مشغول کر دیگا۔

(4) امام رازی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ فرماتے ہیں :"خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! کھانا کھاتے وَقت عِلمی مَشغلہ (تحریری یا مُطالَعہ) ترک ہو جانے کا مجھے بہُت افسوس ہوتا ہے کہ وَقت نہایت ہی قیمتی دولت ہے۔" (انمول ہیرے،۱۶تا۱۸)

(5) حضرت سَیِّدُنا اِمام ابُوزَکَرِیّا یَحْیٰ بن شَرَف نَوَوِی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ کبھی بھی اپنا وقت ضائع نہ کرتے تھے، نہ دن میں نہ رات میں حَتّٰی کہ راستے میں آتے جاتے ہوئے بھی کسی کتاب کا مُطَالَعَہ یا تکرار جاری رکھتے۔ اِس طرح آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ نے کئی سال تَحصِیلِ عِلم (عِلم کی طلب) میں گزارے ۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ نے اَوقات کی تقسیم بندی کی ہوئی تھی۔ تمام وَقت خَیر (نیکی) کے کاموں میں ہی صَرف ہوتا، تصنیف و تالیف ،تدریس ،نَوافِل ،تِلاوتِ قرآن، اُمورِ آخِرت میں غَور و فِکر، نیکی کی دعوت دینے اور بُرائیوں سے مَنع کرنے کے لئے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ کے اَوقات مُقَرَّر تھے۔ (فیضان ریاض الصالحین، ص ۱۴ بتغیر قلیل)

ہے یہاں سے تُجھ کو جانا ایک دِن قَبر میں ہوگا ٹھکانا ایک دِن
مُنہ خُدا کو ہے دِکھانا ایک دِن اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دِن
ایک دِن مَرنا ہے آخِر مَوت ہے کر لے جو کرنا ہے آخِر مَوت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وَقت کی قدر کرنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے وَقت ضائع کرنے والے اُموراور وَقت کے قدردانوں کے ارشادات سننے کی سعادت حاصل کی۔ جنہیں سُن کر وَقت کی قدر کرنے کا جذبہ پیدا ہوا

ہو گا۔ اس جذبے کو مزید پروان چڑھانے کیلئے چند ایسے طریقے سُنتے ہیں، جن پر عمل کی بدولت ہمیں ثابت قدمی نصیب ہو سکتی ہے، چنانچہ

❀موبائل فون و انٹرنیٹ کے غیر ضروری استعمال سے پرہیز کیجئے اور ضرورتاً سادہ اور سستا سا موبائل استعمال کیجئے ❀ حتی الامکان لکھ کر گفتگو کی عادت ڈالئے ورنہ کم سے کم الفاظ میں گفتگو کی ترکیب بنائیے ❀ وقت کی قدر کا جذبہ بڑھانے کے لئے خود کو زیادہ سے زیادہ نیکی کے کاموں میں مشغول رکھئے اور پورے دن کا ایک جدول (Schedule) بنا لیجئے، جس میں فضول اور وقت ضائع کرنے والے کام شامل نہ ہوں۔ ❀ صبح جلدی اُٹھ کر ہو سکے تو نمازِ تہجد ادا کیجئے ❀ گھر اور باہر والوں کو صدائے مدینہ لگا کر نمازِ فجر کے لئے جگائیے ❀ نمازِ فجر کے بعد مَدَنی حلقے میں شامل ہو کر قرآنِ کریم کی 3 آیات مع ترجمہ و تفسیر پڑھ یا سُن کر اس کی برکتیں لُوٹیے، درسِ فیضانِ سُنّت، شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ اور اِشراق و چاشت کے نوافل بھی ادا کیجئے۔ ناشتے سے فراغت کے بعد دن بھر کی مصروفیات مثلاً جامعۃُ المدینہ وغیرہ میں علم حاصل کیجئے، یا اپنے اہل و عیال کی کفالت کیلئے کسبِ حلال میں مصروف رہیے۔ اس دوران ظہر اور عصر کی نمازیں باجماعت اَدا کیجئے، نمازِ مغرب باجماعت ادا کرنے کے بعد درس و بیان میں شرکت کیجئے، اس کے بعد اوّابین کے نوافل بھی ادا کیجئے اور پھر عشا کی نماز کے بعد مدرسۃُ المدینہ بالغان میں دُرُست تلفُّظ کے ساتھ قرآنِ پاک سیکھئے اور دیگر ضروری مُعاملات کے بعد جلدی سونے کی عادت بنائیے، بِلاوجہ زیادہ دیر تک جاگنے سے صبح نمازِ فجر کیلئے اُٹھنے میں سُستی ہو گی۔ اس جَدول کے علاوہ سارا دن فُضول باتوں سے بچنے کیلئے زبان کا قُفلِ مدینہ لگائیے، فارغ لمحات میں ذِکر و دُرود کی کثرت کیجئے، فلمیں ڈرامے اور گناہوں بھرے مختلف چینلز دیکھنے کے بجائے خود بھی 100 فیصد اسلامی چینل، **مدنی چینل** دیکھئے اور گھر والوں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیے، **جی ہاں!** مدنی چینل ہی ایسا واحد چینل ہے، جسے آپ

جوان بچوں اور بچیوں کے ساتھ بیٹھ کر دیکھ سکتے ہیں، چُھٹی والے دن کھیل کُود میں وقت برباد کرنے کے بجائے **اے کاش!** اُمّتِ مسلمہ تک نیکی کی دعوت پہنچانے کی نیّت سے "**مدنی دورہ**" میں شرکت کی سعادت مل جائے۔ اگر اس طرح ہم جدول بنا کر اس پر عمل کریں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا **وقت فُضُول** کاموں میں برباد ہونے کے بجائے نیکیوں میں بسر ہو گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **مبارک وقت** کی تقسیم کس طرح تھی، وقت کا **دُرست اِستعمال** کیسے ہو؟ کم وقت میں **زیادہ سے زِیادہ دِین** کی خدمت کیسے کی جاسکتی ہے؟ **عِبادت و رِیاضت** کو اپنے جدول (Schedule) میں کیسے شامل کیا جاسکتا ہے؟ جدول کی **اہمیّت و فوائد** کیا ہیں؟ کیا جدول میں گھر کے کام کاج بھی ہونے چاہئیں؟، **بزرگانِ دِین** کی مبارک زندگیوں کا جدول کیسا ہوتا تھا، **ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی** اپنا جدول کیسے بنائیں؟ جدول بنانے میں کیا کیا **نیّتیں** کی جاسکتی ہیں، یہ ساری معلومات جاننے کے لیے رِسالے "**آقا کا جدول**" کا مطالعہ کیجئے، یہ رِسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر موجود ہے، یہ رِسالہ عنقریب مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو گا۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

عبادت میں گُزرے مِری زندگانی کرم ہو کرم یا خدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جُمَادَی الْاُخْرٰی کا بابرکت مہینا اپنی بہاریں لُٹا رہا ہے، یہ مہینا اس لحاظ سے بھی ہمارے لئے اہمیّت کا حامل ہے کہ اس ماہِ مبارک میں 3 عظیم ہستیوں

کا عُرس شریف منایا جاتا ہے، جن میں سے پہلی شخصیت، عاشقِ اکبر، عاشقِ ماہِ رسالت، یارِ غار و یارِ مزار حضرت سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، دُوسرے حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں کہ جو عشرۂ مبشرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن میں سے ہیں یعنی جن 10 صحابۂ کرام کو، مکی مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ حقِّ ترجمان سے دُنیا میں ہی جنت کی بشارت عطا فرمائی اور تیسری عظیم شخصیت مشہور صُوفی بُزرگ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ آج کے بیان میں آیئے! حُصُولِ بَرَکت کے لئے حضرت سَیِّدُنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصر اَذْکرِ خیر سنتے ہیں، اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان میں حضرت سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مبارک سیرت کے مختلف پہلوؤں سے بر کتیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں گے، مثلاً آپ کا مختصر تعارف، آپ کا کردار، بارگاہِ رِسالت میں آپ کا مقام و مرتبہ، جنّت میں آپ کا پُرتپاک اِستقبال، آپ کا مالی اِیثار، آپ کا نیکی کی دعوت دینے کا انداز، آپ کی روزوں سے محبت، آپ کا مریضوں کی عِیادت و خیر خواہی فرمانا وغیرہ۔

سَیِّدُنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تعارف

حضرت سَیِّدُنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ایامِ زندگی اسلام کی سربلندی اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے وفاداری میں بسر ہوئے، آپ، حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی حضرت سَیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے شہزادے، حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھتیجے، امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے داماد، اسلام کے سُتونوں میں سے ایک سُتون، جنت میں آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوسی، زخمی حالت میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر لبّیک کہنے والے، اپنی قوم میں سب سے بہترین، نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حمایت و حفاظت میں سب سے پہلے تلوار اُٹھانے والے، بہادر ترین پہلوان تھے اور بہادر ماں کے بیٹے تھے، اس کے عِلاوہ دیانت داری، کامیاب تجارت، صدقہ و خیرات کرنے، اخلاص، خوفِ خدا رکھنے والے، حدیثِ پاک بیان کرنے میں احتیاط کرنے کے ساتھ ساتھ کئی عَظِیْم خوبیوں والے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یومِ وصال 11 جمادی الاخریٰ ہے اور اسی تاریخ کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا عُرسِ مبارک منایا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تعارف

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایامِ زندگی ظاہری و باطنی علوم سیکھنے سکھانے میں بسر ہوئے، راہِ علم میں آپ نے دُور دراز کے مُلکوں اور شہروں کا سفر کیا، آپ نے اپنے وقت کے مشہور و معروف اساتذہ سے مختلف علوم و فنون میں مہارت حاصل کی اور کئی علوم و فنون میں سینکڑوں کُتُب و رسائل تصنیف فرمائے، جن میں اِحْیاءُ الْعُلُوْم، کیمیائے سعادت، مِنْہاجُ الْعابِدِین، اَیُّھَا الْوَلَد زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کے بے شُمار شاگرد تھے، جن میں سے اکثر اپنے وقت کے بڑے اور مشہور عالم، فقیہ، محدث، مفسر اور مصنف کی حیثیت سے مشہور ہوئے، آپ بہت بڑے عابد و زاہد، سادگی و عاجزی پسند، دنیا سے بے رغبت اور فکرِ آخرت رکھنے والے، خوفِ خدا اور عشقِ مُصْطَفٰے کی دولت سے مالا مال تھے، ظاہری و باطنی بیماریوں کی آلودگیوں سے آپ کا دامن ہمیشہ پاک و صاف رہا۔ آپ کا یومِ وصال 14 جمادی الاخریٰ ہے اور اسی تاریخ کو آپ کا عرسِ مبارک منایا جاتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ترجمہ شُدہ یہ کتابیں ہدیۃً حاصل فرما کر ان کا مطالعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علم و حکمت کے بے شُمار نایاب موتی چُننے کو ملیں گے، مثلاً احیاءُ العلوم، منہاجُ العابدین، مکاشفۃُ القلوب، اَیُّھا الْوَلَد (بیٹے کو نصیحت) وغیرہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے وقت کی قدر و اہمیّت سے مُتَعَلِّق قرآنی آیات، احادیث اور بُزرگوں کے حکمت سے بھرپور واقعات و معمولات اور نصیحت سے بھرپور ارشادات سُننے کی سعادت حاصل کی، آج کے بیان میں جو مدنی پھول ہم نے سُنے، آیئے! اِنہیں دُہرا لیتے ہیں تاکہ ذہن نشین ہو جائیں۔ ہم نے کیا سُنا کہ ❀ گُزرا ہوا وقت پلٹ کر نہیں آتا۔ ❀ وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ ❀ وقت کے قدردانوں کو بُلندی نصیب ہوتی ہے۔ ❀ وقت کی قدر و قیمت کو قرآنِ پاک و احادیثِ کریمہ میں نہایت دلنشین انداز میں اُجاگر کیا گیا ہے۔ ❀ ہمارے بزرگانِ دِین حالتِ نزع میں بھی اپنے قیمتی لمحات کو ضائع کرنا پسند نہ فرماتے تھے۔ ❀ ٹائم پاس کرنے والوں اور آرام طلب لوگوں کے بارے میں سُنا کہ یہ اپنے قیمتی وقت کو کس کس انداز سے ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ ❀ **وقت کے قدردان** وقت ضائع ہونے پر افسوس کا اظہار کرتے اور ہاتھوں ہاتھ اس کی تلافی بھی فرماتے۔ ❀ **وقت کے قدردان** وقت ضائع ہونے کے خوف سے کم کھاتے۔ ❀ زیادہ وقت مطالعہ کرتے اور اکثر وقت دِینی مصروفیات میں گزارتے۔ ❀ **وقت کے قدردانوں** کے شب و روز باقاعدہ ایک جدول کے تحت گُزرتے تھے۔ ❀ یہ بھی پتہ چلا کہ وقت اور مُعاشرے کو برباد کرنے میں **موبائل فون و انٹرنیٹ** کا بہت بڑا عمل دخل ہے۔

عُمر بدیوں میں ساری گُزاری ہائے! پھر بھی نہیں شرمساری
بخش محبوب کا واسطہ ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان سب مبلّغوں کے خوابوں میں اب کرم ہو آقا جو سنّتوں کی خدمت بجا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۹۹)

سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی کے رسالے 101 مدنی پھول صفحہ نمبر 27 سے سُرمہ لگانے کی سنّتیں اورآداب سیکھتے ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: تمام سُرموں میں بہتر سرمہ ''اِثمد'' (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔ (ابن ماجہ، ۴/۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷)

❀ پتھّر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاویٰ ھندیه، ۳۵۹/۵) ❀ سُرمہ سوتے وقت استعمال کرنا سنت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۱۸۰) ❀ سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں، (2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔ (شعب الایمان، ۵/ ۲۱۸-۲۱۹) ❀ اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ ❀ تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو — پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنّتیں سیکھنے، تین دن کے لیے — ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کاثواب حاصِل ہوتا رہے گااور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعے کے دن اور رات میں سو (100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو(100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستَّر(70) آخرت کی اور تیس(30) دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مُقرَّر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یُوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

مختصر وضاحت: یعنی ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پر دُرود بھیجتے ہیں جو ہر بے سہارے کا سہارا اور آسرا ہیں اور ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پر سلام بھیجتے ہیں جو ہم غافلوں کی خیر خبر رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف المیم، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم یارِ غار، یارِ مزار، عاشقِ اکبر حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے **پاکیزہ کردار** کی چند جھلکیاں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بابرکت فرامین سُنیں گے، آیئے پہلے ایک اِیمان اَفروز واقعہ سُنتے ہیں:

میرے محبوب کا کیا حال ہے؟

---

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

اُمُّ المُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ آغازِ اسلام میں جب صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اجمعین کی تعداد 38 ہوگئی تو حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِعلانیہ اظہارِ اسلام کے لئے اجازت طلب کی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اے ابو بکر ہم ابھی تعداد میں کم ہیں"، مگر حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِصرار فرماتے رہے، یہاں تک کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اظہارِ اسلام کی اجازت مَرحَمت فرمادی۔ مسلمان مسجدِ حرام کے آس پاس کے علاقے میں پھیل گئے، ہر شخص اپنے خاندان کو اسلام کی دعوت پیش کرنے لگا۔

حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کو خطبۂ اسلام دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور وہاں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بھی تشریف فرما تھے، مُشرکینِ مکہ نے جب مسلمانوں کو کھلم کھُلا دعوتِ اسلام دیتے دیکھا تو اُن کا خُون کھول اُٹھا اور انہوں نے مُسلمانوں کو مارنا شُروع کر دیا۔

حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بھی مارا یہاں تک کہ آپ بے ہوش ہوگئے، جب آپ کے قبیلے بنُو تَیم کے لوگوں کو پتا چلا تو وہ دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کو گھر لے گئے، آپ کے والد ابو قحافہ اور بنُو تَیم کے لوگ بہت پریشان تھے، مسلسل آپ سے گفتگو کرنے کی کوشش کر رہے تھے، بالآخِر دِن کے آخری حصے میں آپ کو ہوش آگیا۔ جب انہوں نے آپ سے خیریت دریافت کی تو آپ کی زبان سے سب سے پہلا جملہ یہ نکلا کہ رسولُ اللہ کس حال میں ہیں؟ آپ کی یہ بات سُن کر قبیلے کے کئی لوگ ناراض ہو کر چلے گئے، آپ کی والدہ اُمُّ الخیر سلمیٰ جب کچھ کھانے پینے کے لئے کہتیں تو آپ صرف ایک ہی جملہ کہتے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کس حال میں ہیں؟ مجھے صرف ان کی خبر دو۔ یہ حالت دیکھ کر آپ کی والدہ کہنے لگیں، اللہ کی قسم! مجھے آپ کے دوست کی خبر نہیں کہ وہ کس حال میں ہیں؟ آپ نے فرمایا: آپ اُمِّ جَمِیل بنتِ خطّاب کے پاس چلی جائیں اور ان سے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں

دریافت کریں، آپ کی والدہ، اُمِّ جمیل بنتِ خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس آئیں اور کہا کہ میرا بیٹا ابوبکر آپ سے اپنے دوست محمد بن عبدُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں پوچھ رہا ہے کہ وہ کیسے ہیں؟ حضرت اُمِّ جمیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اِس سوال کا جواب دینے کے بجائے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے ساتھ آپ کے بیٹے کے پاس چلتی ہوں، دونوں حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس پہنچیں تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان سے یہی پوچھا کہ رسولُ اللہ کس حال میں ہیں؟

حضرت اُمِّ جمیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے بتایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم محفوظ ہیں اور بالکل خیریت سے ہیں۔ آپ نے پوچھا: حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس وقت کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: دارِ ارقم میں تشریف فرما ہیں۔ فرمایا: خدا کی قسم! میں اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا، جب تک سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بذاتِ خُود نہ دیکھ لُوں، بہرحال جب سب لوگ چلے گئے تو آپ کی والدہ اور اُمِّ جمیل بنتِ خطاب، آپ کو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں لے گئیں، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اس عاشقِ زار کو دیکھا تو آنکھوں میں آنسو آگئے اور آگے بڑھ کر اُنہیں تھام لیا، ان کے بوسے لینے لگے۔ یہ پُربہار مُعامَلہ دیکھ کر تمام مسلمان بھی فرطِ جذبات میں آپ کی طرف لپکے، آپ کو زخمی دیکھ کر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بڑی رِقّت طاری ہوئی۔

حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں ٹھیک ہوں بس چہرہ تھوڑا زخمی ہوگیا ہے۔ جس دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو تکالیف دی گئیں، اسی روز آپ کی والدہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الْخَیر سلمٰی اور حضرت سَیِّدُنا امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی اسلام لے آئے تھے۔ (1)

1 ... تاریخ مدینہ دمشق، ۴۹/۳۰، البدایۃ والنہایۃ، ۳۶۹/۲

جو یارِ غارِ محبوبِ خدا صدّیقِ اکبر ہیں　وُہی یارِ مزارِ مصطفٰے صدّیقِ اکبر ہیں
امیر المومنیں ہیں آپ امامُ المسلمیں ہیں آپ　نبی نے جنّتی جن کو کہا صدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مُرمّم،۵۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ کیا کہ حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عشقِ رسُول میں ڈوب کر دِینِ اِسلام کی اِشاعت و ترویج کیلئے کِس قدر مَصائِب و آلام برداشت کئے۔ اسلام کے اس عظیم مبلغ نے اپنا تَن من دَھن سب اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں قربان کر دیا، اس قدر تکالیف اور مَصائب پہنچنے کے بعد بھی اپنی فکر چھوڑ کر اپنے آقا و مولیٰ، حضرت محمد مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یاد کر رہے ہیں اور بے قرار ہیں کہ کسی طرح مجھے اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حال معلوم ہو جائے کہ آپ کسی پریشانی میں تو نہیں، ذرا غور فرمایئے کہ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جانثار صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عشق و محبت کا تو یہ عالم تھا، آیئے! ہم بھی غور کرتے ہیں کہ ہم اپنے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسی محبت کرتے ہیں ؟ کیا ہمارے اندر بھی اسلام کی خاطر قُربانی دینے کا جذبہ موجود ہے ؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن تو جان و مال کی قُربانی دینے سے بھی نہیں گھبراتے تھے، لیکن افسوس! ہم سے صرف وقت کی قُربانی بھی نہیں دی جاتی۔ یاد رکھئے! جو دینِ اسلام کی مدد کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مدد فرماتا ہے جیسا کہ پارہ 17 سورۂ حج کی آیت نمبر 40 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗؕ **ترجَمۂ کنزالایمان:** اور بیشک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دِین کی مدد کرے گا۔ (پ۱۷،حج:۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مدد فرمائے گا جو اس کے دِین کی مدد کرے گا، حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اس کی مدد کرے جو اس (کے دِین) کی مدد کرے۔[1] حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: اَوْلِیاءُ اللہ کی مدد کرنا، نبی کی خدمت، عِلْمِ دِیْن پھیلانا، سب اللہ کے دِیْن کی مدد ہے۔[2] لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی رِضائے اِلٰہی کے حصول کی نیّت سے دِینِ اِسلام کی سربلندی کے لئے 12 مدنی کام کرنے کا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں۔

دِینِ خدا کی مدد کرنے والوں کی مدد کیسے ہوتی ہے؟ ان کی مدد کون کرتا ہے؟ ان کو کیسی ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے؟ آیئے! سُنتے ہیں: پارہ 26، سورۂ محمد، آیت: 7 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ۝۷ (پ۲۶،محمد:۷) **ترجَمۂ کنزالایمان:** اے ایمان والو اگر تم دینِ خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمادے گا۔

دِینِ مُصْطَفٰے کی مدد کرنے والوں کیلئے ہر جُمُعہ اور عیدَین میں نہ جانے کتنے ہی خُطَباء دُعائیں دیتے ہیں بلکہ یہ دُعائیں تو بُزرگانِ دین صدیوں سے دیتے چلے آرہے ہیں۔ یہ دُعا میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دِین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی ''خُطباتِ رضویہ'' میں شامِل فرمائی ہے۔ وہ دُعا یہ ہے: **اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّد۔** یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو

---

[1] ...تفسیر در منثور،پ۲۶،محمد،تحت الایۃ:۷، ۷/۴۶۲

[2] ...نور العرفان،پ۱۷،حج،تحت الایۃ:۴۰،ص۵۳۷

ہمارے آقا اور مولیٰ محمدِ مَدَنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِین کی مدد کرے تُو بھی اُس کی مدد فرما۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! نیکی کی دعوت دینے والوں، مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنے والوں، درس و بیان کرنے والوں، انفِرادی کوشِش کرنے والوں، عاشِقانِ رسول کی خیر خواہی کرنے والوں، مَدَنی قافِلوں کے غریب مسافِروں کے لئے مالی تعاوُن کرنے والوں اور کسی بھی طرح سے دِینِ مصطفٰے کی مدد کرنے والوں کو مبارک ہو کہ ان کے لیے خطبۂ جُمعہ میں دعا کی جارہی ہے۔ اے دینِ مصطفٰے کے مدد گارو! یقیناً ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ کی مدد جس کے شامِلِ حال ہو جائے اُس کا دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے بڑی بڑی مصیبتیں ٹل جاتی ہوں گی اور ہمیں اِس کی خبر تک نہیں ہوتی ہو گی۔ خُطبے والی دُعا کے بعد کچھ اور بھی ہے اور وہ یہ ہے: وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّد۔ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو ہمارے آقا اور مولیٰ محمدِ مَدَنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِین کی مدد نہ کرے تُو بھی اُس کی مدد نہ فرما۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ڈر جانے کا مقام ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کی مدد نہ فرمائے گا، یقیناً وہ کہیں کا نہ رہے گا۔ ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ غور کرے کہ وہ اپنے لئے دُعا لے رہا ہے یا بددُعا! ہر وہ کام دِینِ مصطفٰے کی مدد ہے جس سے شَجَرِ اسلام پھلے اور پھُولے، کُفّار داخِلِ اسلام ہوں اور بگڑے ہوئے مسلمانوں کی اِصلاح ہو۔ بس نیکی کی دعوت کی خوب دُھومیں مچایئے، مَدَنی قافِلوں میں سُنّتوں بھرا سفر فرمایئے، خود بھی سنّتیں سیکھئے اور دوسروں کو بھی سکھایئے اور یوں دِینِ خدا و مصطفٰے کی خوب خوب مدد کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امداد کی بِشارت پایئے کہ خود اُس کا وعدہ ہے۔ چنانچہ "کنزُالایمان مَع خزائنُ العرفان" صفحہ 932 پر پارہ 26 سورۂ محمد کی ساتویں آیت میں ارشادِ پاک ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۞ (پ ۲۶، محمد: ۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اگر تم دینِ خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمادے گا۔

(مُلخّص از خزائن العرفان ص ۹۳۲)(نیکی کی دعوت حصہ اول ص ۵۲۰ تا ۵۲۱)

پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری مدد کرے گا یعنی جب مومن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دِین کی تبلیغ میں کوشش کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے آسانیاں پیدا فرما دے گا، اس کو اس مہم میں ثابت قدم رکھے گا، اس کو ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے گا۔

عطا ہو نیکی کی دَعوَت کا خُوب جذبہ کہ دُوں دُھوم سُنّتِ مَحبُوب کی مَچا یارَبّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صِدیقِ اکبر کا مختصر تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے خَلِیْفَۃُ الْمُسْلِمِیْن، جانشینِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، امیرُ المُومنین حضرت سَیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مَزید حالات وواقعات جاننے سے پہلے آپ کا تعارُف سُنتے ہیں! آپ کا نامِ نامی اسمِ گرامی عَبْدُ اللہ، کُنْیَت ابو بکر اور صِدیق و عتیق آپ کے اَلقابات ہیں، صِدیق کا معنی ہے، بہت زیادہ سچ بولنے والا، آپ زمانۂ جاہلیت ہی میں اِس لقب سے مشہور ہو گئے تھے، کیونکہ ہمیشہ سچ بولتے تھے اور عتیق کا معنی **"آزاد"** ہے۔ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا: اَنْتَ عَتِیْقُ اللہِ مِنَ النَّارِ یعنی تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے دوزخ کی آگ سے آزاد ہو۔ اِس لئے آپ کا یہ لَقَب ہوا۔[1] آپ قریشی ہیں اور ساتویں پُشت میں آپ کا شجرۂ نسب رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خاندانی شجرے سے مل جاتا ہے، آپ عامُ الفیل کے تقریباً اڑھائی برس بعد مکۂ مکرَّمہ میں پیدا ہوئے۔ امیرُ المُومنین حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ صَحابی

---

[1] ... تاریخ الخلفاء، فصل فی اسمه ولقبه، ص ۲۹

ہیں، جنہوں نے سب سے پہلے تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِسالت کی تصدیق کی، آپ اِس قدر عظیم شخصیت ہیں کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد اگلے اور پچھلے تمام انسانوں میں سب سے اَفضل واَعلیٰ ہیں، آزاد مردوں میں سب سے پہلے اِسلام قبول کیا اور زندگی کے ہر موڑ پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دے کر جاں نثاری ووفاداری کا حق ادا کیا، 2 سال 7 ماہ مسندِ خِلافَت پَر رونق افروز رہ کر 22 جُمادَی الاُخریٰ 13 ھ پیر شریف کا دن گزار کر وَفات پائی، اَمیرُ المُومنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور روضہ ٔمُبارَک میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پہلو میں دَفن ہوئے۔[1] اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

محبوبِ ربِّ عرش ہے اس سبز قُبّہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے

(حدائقِ بخشش، 219)

مختصر وضاحت: اس سبز رنگ کے گنبد میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آرام فرما ہیں اور ان کے پہلو میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمرِ فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جلوہ افروز و آرام فرما ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے راضی ہوں

---

[1] ... تارِیخُ الْخُلَفاء، ص ۶۲، ۲۷، ۸۱ ملتقطاً

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا ابُو بَکر صِدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ جلیلُ القدر صحابی ہیں کہ جن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک خاص مَقام حاصل تھا، چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بِن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضر تھا، وہاں حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایسا لباس پہنے تشریف فرما تھے، جس میں بٹنوں کی جگہ کانٹے لگے ہوئے تھے۔ اتنے میں جبریلِ امین بارگاہِ رِسالَت میں حاضِر ہوئے اور عرض کیا: یارسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آج ابو بکر نے ایسا لباس کیوں پہنا ہوا ہے؟ فرمایا: اے جبریل! اس نے اپنا سارا مال فتحِ مکہ سے پہلے مجھ پر قربان کردیا ہے۔ جبریل نے عرض کیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے، ان سے پوچھئے کہ وہ اللہ سے راضی ہیں یا ناراض؟ نبیِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ابو بکر! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں سلام ارشاد فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ مجھ سے راضی ہو یا نہیں؟

سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کیا: میں اپنے پروردگار سے ناراض کیسے ہوسکتا ہوں؟ میں اپنے ربّ سے راضی ہوں، میں اپنے ربّ سے راضی ہوں، میں اپنے ربّ سے راضی ہوں۔ (1)

تقدیمِ صِدّیقِ اکبر مِن جانبِ ربِّ اکبر

اسی طرح امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا علی المُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے ارشاد فرمایا: میں نے بارگاہِ الٰہی میں تین (3) بار تمہیں مُقدَّم (یعنی افضل) کرنے کا سوال کیا، مگر بارگاہِ الٰہی سے ابُو بکر ہی کو مُقدَّم (یعنی افضل) کرنے

---

[1] ... تاریخ مدینۃ دمشق، عبدُ اللہ ویقال عتیق، ۳۰/۷۱

کا حکم آیا۔[1]

سب سے بڑے پرہیز گار

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں ایک مقام پر آپ کو پرہیز گار فرمایا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ (پ ۳۰، اللیل: ۱۷) **ترجَمۂ کنز الایمان:** اور بہت جلد اس سے دُور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیت میں ''اَتْقٰی'' (یعنی سب سے بڑا پرہیز گار) سے مُراد سَیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔

مَقامِ صِدیقِ اکبر بارگاہِ رسالت میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کتنا بڑا مقام حاصِل ہے۔ کئی آیاتِ مُبارکہ آپ کے حق میں نازل ہوئیں، اِسی طرح حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بھی آپ کا مقام بہت اعلیٰ تھا، چنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابو عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں میں آپ کو سب سے بڑھ کر کون محبوب ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عائشہ۔ انہوں نے دوبارہ عرض کیا: مَردوں میں سے کون ہے؟ فرمایا: عائشہ کے والد۔[2] (یعنی حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھما سے روایت

---

1 ... تاریخ مدینۃ دمشق، عبدُ اللہ ویقال عتیق، ۳۰/ ۷۱

2 ... صحیح البخاری، کتاب المغازی، غزوۃ ذات السلاسل، الحدیث: ۴۳۵۸، ج ۳، ص ۱۲۶ مختصرا

ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سَیِّدُنا علی المرتضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ کھڑے تھے، اتنے میں حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حاضر ہوئے تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آگے بڑھ کر ان سے ہاتھ مِلایا، پھر گلے لگا کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مُنہ چُوم لیا اور حضرت سَیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: اے ابُوالحسن! میرے نزدیک ابو بکر کا وہی مقام ہے، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں میرا مقام ہے۔(1)

صِدیقِ اکبر کا جنّت میں پُر تپاک استقبال

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک ایسا شخص داخل ہو گا کہ تمام جنت والے اسے پکار پکار کر کہیں گے: مَرحبا! مَرحبا! یہاں تشریف لائیے، یہاں تشریف لائیے۔ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بڑے تعجب سے پوچھا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم بھی اس شخص کو دیکھ سکیں گے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! وہ جنتی شخص تم ہی تو ہو۔(2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کس قدر خُوش نَصیب صَحابِی ہیں کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد تمام لوگوں میں سب سے افضل قرار پائے اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو جنت کی خوشخبری ارشاد فرمائی۔

آپ کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ ہر مقام پر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہے، حتّٰی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آسمانوں میں بھی آپ کا نام نبیِ کَرِیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام کے

---

1 ... الریاض النضرة، ذکر منزلته... الخ، ج ۱، ص ۱۸۵

2 ... ابن حبان، کتاب اخبارہ عن مناقب الصحابة، ذکر ترحیب اهل الجنة بابی بکر، ٦، جزء: ۹، ص ۷، حدیث: ٦٨٢٨

ساتھ ملا دیا جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ دو عالَم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی، پس میرا جس آسمان سے گزر ہوا، میں نے وہاں اپنا نام لکھا ہوا پایا اور اپنے بعد ابو بکر کا نام بھی لکھا ہوا پایا۔[1] لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے خوب خوب محبت و عقیدت رکھیں تاکہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ اپنے پیارے کے صدقے ہم پر بھی اپنی رحمت و رضوان کی بارش فرمائے۔

بَیاں ہو کس زَباں سے مرتَبہ صِدیقِ اکبر کا ۔۔۔ ہے یارِ غار، محبوبِ خدا صدیقِ اکبر کا
رُسُل اور اَنبیا کے بعد جو اَفضل ہو عالَم سے ۔۔۔ یہ عالَم میں ہے کس کا مرتَبہ، صدیقِ اکبر کا
علی ہیں اُس کے دُشمن اور وہ دُشمن علی کا ہے ۔۔۔ جو دُشمن عقل کا دُشمن ہوا صدیقِ اکبر کا

(ذوقِ نعت، ص ۴۱ تا ۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خیر خواہی کا جذبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذاتِ بابرکت کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے بہترین اوصاف اور پاکیزہ کردار کا مالک بنایا تھا، آیئے آپ کے کِردارِ مبارک کی چند جھلکیاں سنتے ہیں، چنانچہ آپ کی ذات میں لوگوں کے ساتھ بھلائی اور خیر خواہی کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بَھرا ہُوا تھا، یہی وجہ تھی کہ دِینِ اِسلام قبول کرنے کی وجہ سے جو صَحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان مَظْلُومانہ زِندَگی بَسَر کر رہے تھے، آپ نے اُن کیلئے رَحمت وشَفقت کے دریا بَہا دِیئے، آپ ظلم و ستم کی چکی میں

---

[1] ۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ماجاء فی ابی بکر، ۹/ ۱۹، حدیث: ۱۴۲۹۶، تاریخ الخلفاء، ذکر ابو بکر الصدیق، ص ۴۳

پِسنے والے مسلمانوں کے لئے صرف دل میں ہی ہمدردی کے جذبات نہ رکھتے تھے بلکہ انہیں تکلیف سے نجات دلانے کے لئے ہر ممکنہ کوشش فرماتے اور اگر مال خرچ کرنا پڑتا تو اِس بھی گُریز نہ فرماتے ۔ آیئے اس تعلق سے ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں:

حضرت سیدنا بلال کی آزادی

مشہور صحابیِ رسول، موذِنِ رسولُ اللہ، حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جن کی والدہ کا نام حَمَامَہ ہے، یہ سچے مومن اور پاکیزہ دل غلام تھے، ان کا مالک اُمَیَّہ بن خَلَف انہیں سخت دھوپ میں لے جاکر مکہ سے باہر دہکتی ہوئی ریت پر چِت لٹا کر سینے پر ایک بڑا پتھر رکھ دیتا اور کہتا: مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دِین) کا انکار کرو، ہمارے خداؤں کی عبادت کرو، ورنہ یونہی مرجاؤ گے۔ حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ صرف یہی جواب دیتے: اَحَد اَحَد (یعنی اللہ صرف ایک ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں)[1] ایک دن حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس جگہ سے گزرے جہاں حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ظلم کا نشانہ بنایا جارہا تھا، آپ نے اُمیہ بن خلف کو ڈانٹتے ہوئے کہا: اس مسکین کو ستاتے ہوئے تجھے اللہ سے ڈر نہیں لگتا؟ کب تک ایسا کرتا رہے گا؟ وہ کہنے لگا: ابوبکر! تم نے ہی اسے خراب (یعنی مسلمان) کیا ہے، تم ہی اسے چھڑالو۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس بلال سے زیادہ تندرست و توانا غلام ہے، بلال مجھے دے کر وہ تم لے لو۔ کہنے لگا: منظور ہے۔ آپ نے کچھ رقم اور غلام کے عوض انہیں خرید کر آزاد کردیا۔

اس کے بعد آپ نے مزید چھ (6) ایسے ہی غلام آزاد کیے۔[2] یہ بھی مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا

[1] ...الرياض النضرة، ذكر من اعتقه... الخ، ۱/۱۳۳ تا ۱۳۴

[2] ...الرياض النضرة، ذكر من اعتقه... الخ، ۱/۱۳۴

ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو 5 اَوقیہ (تقریباً 32 تولے) سونا ادا کرکے خرید اتو فروخت کرنے والے نے کہا: ابو بکر! اگر تم صرف ایک اَوقیہ سونے پر اَڑ جاتے تو میں اتنی قیمت میں ہی اسے فروخت کر دیتا۔ آپ نے فرمایا: اگر تم سو (100) اوقیہ سونا مانگتے تو میں وہ بھی دے دیتا اور بلال کو ضرور خرید لیتا۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہایت ہی شفیق و مہربان تھے، کسی مومن کو تکلیف میں مبتلا نہ دیکھ پاتے اور اپنے مال و متاع کو اس کی جان پر فوقیت دیتے۔ اسی وجہ سے آپ نے حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سمیت سات (7) غلاموں کو خرید کر آزاد فرما دیا۔ آپ نیک خصلت ہونے کے ساتھ ساتھ نیک کاموں میں انتہائی سبقت کرنے والے تھے۔

یارِ غار کا مالی ایثار

غَزْوَہ تَبُوک کے موقع پر جب نبیِ کَرِیم، رءوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی اُمّت کے مالداروں کو حکم دیا کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مالی اِمداد کے لئے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں تا کہ مُجاہِدِینِ اِسلام کے لئے کھانے پینے اور سواریوں کا اِنتِظام کیا جا سکے، محبوبِ رَحمٰن، شاہِ کون و مکان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِس فرمانِ رغبت نشان کی تعمیل کرتے ہوئے جس ہستی نے راہِ خدا کے لئے اپنی ساری دولت بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں پیش کی، وہ صحابی ابنِ صحابی، عاشقِ اکبر حضرتِ سیّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے، آپ نے گھر کا سارا مال وَمتاع آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں

---

1 ...

میں ڈھیر کر دیا، نبیِ مختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے یارِ غار کے اِس اِیثار کو دیکھ کر پوچھا، کیا اپنے گھر بار کے لئے بھی کچھ چھوڑا؟ نہایت اَدَب واحترام سے عَرض گزار ہوئے: **اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللہَ وَرَسُوْلَہٗ** یعنی میں اللہ اور اُس کے رسول کے ذِمہ ٔکرم پر چھوڑ آیا ہوں۔[1] گویا ارشاد فرمایا کہ میرے اور میرے اہل وعیال کے لیے اللہ ورسول کافی ہیں۔

پروانے کو چراغ تو بُلبُل کو پُھول بَس
صِدّیق کے لیے ہے خُدا اور رَسول بَس

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا کیسا اعلیٰ جذبہ رکھتے تھے، یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مال خرچ کرنے کے بہت فضائل ہیں، حُضُور نبیِٔ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نِشان ہے: جس مسلمان نے کسی بے لباس مسلمان کو کپڑا پہنایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنّتی لباس پہنائے گا اور جس نے کسی بُھوکے مُسلمان کو کھانا کھلایا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنّتی پھل کھلائے گا اور جس نے کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے مُہر لگی ہوئی پاکیزہ شَراب پلائے گا۔[2]

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی جتنا ہوسکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کریں تاکہ ہم پر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خُصُوصی اِنعام واِکرام ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ...سبل الهدٰی والرشاد، ذکر حثه علی النفقة... الخ، ۴۳۵/۵

[2] ...سنن ابی داؤد، کتاب الزکاة، باب فی فضل سقی الماء، ۱۸۰/۲، حدیث: ۱۶۸۲

اِسلام کی دَعوَت کا انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدِیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ خُوش نصیب صحابی ہیں جو مَردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے، حضرت سَیِّدُنا ابنِ اسحاق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ آپ نے اِسلام لاتے ہی اس کا اظہار بھی فرمادیا اور اس کی دعوت بھی دینا شُروع کردی، چونکہ آپ اپنی قوم میں نہایت ہی نرم دل، لوگوں کے دُکھ درد میں شریک ہونے والے اور سب کی پسندیدہ شخصیت تھے۔ آپ قُریش کے حَسَب ونسب اور ان کی ہر اچھائی بُرائی سے اچھی طرح واقف تھے، آپ ایک مشہور اور خُوش اَخلاق تاجِر بھی تھے، قُریش کے تمام چھوٹے بڑے لوگ علمی و تجارتی خوبیوں اور پاکیزہ صحبت کے سبب آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے، آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے، آپ ان پر انفرادی کوشش کرتے، اسلام کی خُوبِیاں بیان فرماتے اور انہیں اِسلام کی دَعوَت دیتے۔ اس طرح آپ نے اپنے پاس آنے والے کئی لوگوں پر انفرادی کوشش کرکے انہیں بھی اسلام میں داخل کرلیا۔[1]

چنانچہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ 32 صفحات پر مشتمل اپنے رسالے ”بُڈھا پُجاری“ کے صفحہ نمبر 11 پر فرماتے ہیں: آپ کی انفِرادی کوشش سے 5 وہ حضرات مشرَّف بہ اسلام ہوئے جن کا شمار عشرۂ مُبَشَّرہ میں ہوتا ہے۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: (1) حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (2) حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (3) حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (4) حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (5) حضرتِ

---

[1] ... الرياض النضرة، الفصل الخامس في ذكر من... الخ، ۱/۹۱

سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ عشرۂ مُبَشّرہ ”اُن 10 صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو کہتے ہیں جن کو ہمارے مکّی مَدَنی میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دنیا ہی میں جنّت کی بشارت عنایت فرمادی تھی۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت، مولانا اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

وہ دَسوں جن کو جنّت کا مُژدہ ملا اُس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر میں مسجد کی تعمیر

حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ابتدائے اسلام میں اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی تھی، جہاں وہ قرآنِ پاک کی تلاوَت کرتے اور نماز پڑھا کرتے تھے، لوگ آپ کے اس رُوح پَرور مَنظر کو دیکھ کر آپ کے آس پاس اکٹھے ہو جاتے، آپ کی تلاوتِ قرآن، عبادت و رِیاضت اور خوفِ خُدا میں رونا لوگوں کو بہت متاثر کرتا تھا، آپ کے اس عمل کے سبب بھی کئی لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔[1] حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ میرے والدِ ماجد جب قرآنِ پاک کی تلاوت فرماتے تو آپ کو اپنے آنسوؤں پر اختیار نہ رہتا یعنی زار و قطار رونے لگتے۔[2]

تلاوت میں رونا کارِ ثواب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہوئے کس قدر گِریہ و زاری کرتے، حالانکہ آپ کو دنیا میں ہی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

---

1 ...الریاض النضرة، الفصل الخامس فی ذکر من... الخ، ۱/۹۲

2 ...شعب الایمان، الحادی عشر من شعب الایمان، ۱/۴۹۳، حدیث:۸۰۶

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زبانِ مبارک سے جنّتی ہونے کی خوشخبری مل گئی تھی، اس کے باوجود آپ خوفِ خدا سے روتے۔ ہمیں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے ہوئے رونا چاہیے اور اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت ہی بنا لینی چاہیے، کیونکہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہوئے رونا مستحب ہے، جیسا کہ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے قرآنِ پاک کی تِلاوَت کرتے ہوئے رویا کرو اور رونا نہ آئے تو رونے کی سی صورت بنا لو۔[1]

عطا کر مجھے ایسی رِقت خُدایا کروں روتے روتے تلاوت خدایا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گرمیوں میں روزے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہمارے پیارے صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ عِبادَت گُزار تھے اِسی طرح کثرت سے روزے بھی رکھا کرتے تھے جیسا کہ آپ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ گرمیوں میں (نفل) روزے رکھتے اور سَردِیوں میں چھوڑ دیتے تھے۔[2] واقعی یہ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ذوقِ عبادت تھا کہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہوئے روتے اور فرض روزوں کے علاوہ گرمیوں میں نفل روزے رکھتے، اگر آج ہم اپنی حالت پر غور کریں تو سردیوں میں فرض روزے بھی بہت مشقت کے ساتھ رکھتے ہیں حالانکہ سَردِیوں میں عُموماً دِن بہت چھوٹے اور راتیں بہت طَوِیل ہوتی ہیں اور دِن میں پیاس بھی بہت کم لگتی ہے جبکہ گرمیوں میں

---

1 ...ابن ماجه، باب فی حسن الصوت، ۲/۱۲۹، حدیث: ۱۳۳۷ ملتقطا

2 ...الزهد للامام احمد، کتاب الزهد، زهد أبی بکر صدیق، ص ۱۴۱، حدیث: ۵۸۵

عُموماً دِن بہت طَوِیل اور راتیں بہت چھوٹی ہوتی ہیں اور دن میں پیاس کی شِدت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ یقیناً یہ دُنیا کی گرمی آخرت کی گرمی کے مُقابلے میں کچھ بھی نہیں کہ جب قِیامَت کا دِن ہوگا اور سُورَج سوا مِیل پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا، شِدَّتِ پیاس سے زبانیں باہر نکل رہی ہوں گی، لوگ اپنے ہی پسینے میں شرابور ہوں گے، اس وقت کی گرمی برداشت کرنا یقیناً ہمارے بس میں نہیں، لہٰذا دُنیا میں ہی رِضائے اِلٰہی کے لیے اچھے اعمال کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو منا لیجئے اور بروزِ قِیامَت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے سایۂ عرش پانے کیلئے آج دنیا ہی میں نیکیوں کی کثرت کرنی ہوگی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا نیکیوں بھرا مدنی ماحول ہمیں نیکیاں کمانے کے کئی مواقع فراہم کرتا ہے، جی ہاں! اِنہی مواقع میں سے ایک بہترین موقع ہفتہ وار مدنی مذاکرہ بھی ہے۔

ہفتہ وار مدنی مذاکرہ

مَدَنی مذاکرے کی تو کیا ہی بات ہے کہ اس میں شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے مُختلف سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق مفید معلومات کے ساتھ ساتھ کثیر عِلمِ دِین بھی حاصل ہوتا ہے۔ علمِ دِین کی فضیلت کے تو کیا کہنے، حضرت سَیِّدُنا اَبُوذَر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! تمہارا اس حال میں صُبح کرنا کہ تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو، یہ تمہارے لئے 100 رکعتیں نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے علم کا ایک باب سیکھا ہو، جس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، تو یہ تمہارے لئے 1000 رکعت نوافل

پڑھنے سے بہتر ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے، ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ہر ہفتے مَدَنی مُذاکرے میں اَوّل تا آخر شرکت کیا کریں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مدنی مُذاکرے میں شرکت کی دعوت دیتے رہیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی اسلامی بھائی مدنی مُذاکرے کی بَرَکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کرچکے ہیں۔ آیئے ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں:

روزانہ مدنی مذاکرہ سُننے کی برکت

زم زم نگر حیدر آباد (بابُ الاسلام، سندھ پاکستان) کے علاقے پھلیلی پار کے مقیم اسلامی بھائی کا بیان کچھ اس طرح ہے کہ یوں تو دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول کی مدنی بہاریں بچپن ہی سے نصیب تھیں، مگر مردُود شیطان نے دنیا کے پُر فریب نظاروں میں بُری طرح اُلجھا رکھا تھا، میرا چہرہ سنّتِ مُصْطَفٰے (یعنی داڑھی شریف) سے محروم تھا اور ننگے سر پھرنا میرا معمول تھا۔ زندگی کے بیش قیمت ماہ و سال غفلت میں بسر ہو رہے تھے کہ خوش قسمتی سے ایک بار کسی مبلغِ دعوتِ اسلامی سے ملاقات ہوگئی، دورانِ گفتگو انہوں نے مجھ سے کہا کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: جو روزانہ ایک بیان سنتا ہے، میں اس سے خوش ہوتا ہوں۔ ان الفاظ نے میرے دل میں اپنے مرشدِ کریم سے محبت کے سوئے ہوئے جذبات کو بیدار کردیا چنانچہ میں نے مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ 50 مَدَنی مذاکروں پر مشتمل CD خرید لی اور روزانہ ایک مدنی مذاکرہ سننے کی سعادت پانے لگا۔ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے لبوں سے جھڑنے والے شریعت و طریقت کے روشن موتیوں نے میرے دل کے بے نور نگینے کو چمکا کر رکھ

---

1 ۔۔۔ابن ماجه، كتاب السنة، باب في فضل من تعلم، ۱۴۲/۱، حديث: ۲۱۹

دیا، آپ کی پُر تاثیر گفتگو کی برکت سے دن بدن گناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے محبت بڑھنے لگی، ابھی چند ہی مَدَنی مذاکرے سنے تھے کہ میرے حُلیے، کردار اور اَنداز زِندگی میں تبدیلی آنے لگی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ پڑھنا شروع کر دِیں، سر پر سبز عمامہ کا تاج سجالیا، چہرہ داڑھی شریف سے منور کرلیا اور مَدَنی کاموں میں دلچسپی لینے لگا۔ الغرض ان مَدَنی مُذاکروں کے ذریعے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے میری ایسی مدنی تربیت فرمائی کہ میری 26 سالہ زندگی میں کبھی ایسی تربیت نہ ہوئی تھی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی مدنی مذاکروں میں شرکت کا ذوق وشوق عطا فرمائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہفتہ وار مدنی مذاکرہ بیک وقت ملک وبیرونِ ملک **سینکڑوں مقامات** پر **اجتماعی طور** پر دیکھا سُنا جاتا ہے، کثیر عاشقانِ رسول علمِ دِین کے حصول کے لیے ہر ہفتے جمع ہوتے ہیں، OB Van کے ذریعے **مختلف شہروں** کی بھی مدنی مذاکرے میں شرکت ہوتی ہے، گھر پر اِنفرادی طور پر دیکھنے سے بہتر ہے کہ اجتماعی طور پر مدنی مذاکرہ دیکھا جائے، اگر **مجلسِ رابطہ، مجلس نشرو اِشاعت، مجلس وکلاء و ججز، مجلسِ تاجران، مجلس رابطہ برائے تاجران، مجلس ذرائع آمد ورفت، مجلس اِزدیادِ حُب** کے اسلامی بھائی، کسی اسلامی بھائی کے گھر اپنے شعبے کے افراد کو جمع کرکے مدنی مذاکرہ دیکھنے کی ترکیب کریں تو کیا بات ہے! اگر ہر ہفتے **مختلف** گھروں میں 12، 12 اسلامی بھائی بھی اجتماعی طور پر شامل ہوں تو مدینہ مدینہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صِدیقِ اکبر اور مریضوں کی عیادت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذکرِ خیر جاری ہے، آپ کا ایک وصف یہ بھی تھا کہ آپ بیماروں کی غَم خواری کرتے ہوئے ان کی عِیادت بھی فرماتے تھے ،چنانچہ ایک بار حضرت سَیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیمار ہوگئے، جب حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو معلوم ہوا تو آپ نے حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق اور حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا دونوں سے ارشاد فرمایا: حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیمار ہوگئے ہیں، ہمیں ان کی عیادت کے لیے ضرور جانا چاہیے۔ یہ سُن کر وہ بھی تیار ہوگئے۔ لہٰذا تینوں، حضرت سَیِّدُنا علی المرتضی شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر پہنچے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت سَیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیماروں کی عیادت فرمایا کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ بیمار مسلمانوں کی عیادت کیا کریں کہ اس کی بہت برکتیں ہیں، جی ہاں! مریض کی عیادت کرنا سُنّت بھی ہے، مریض کی عِیادت کرنا مدنی انعامات میں سے ایک **مدنی انعام** بھی ہے۔

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنے کسی مسلمان بھائی سے ملنے جاتا ہے تو ایک مُنادِی (یعنی ندا کرنے والا) اُسے مُخاطب کر کے کہتا ہے: خُوش ہو جا کیونکہ تیرا یہ چلنا مُبارک ہے اور تُو نے جنّت میں اپنا ٹھکانہ بنالیا ہے۔[2] لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی مریضوں کی عِیادت کر کے اللہ

1...تفسیر روح البیان، پ۱۳، سورۃ الرعد، تحت الآیۃ: ۳۱، ۴/۳۷۷

2...ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی زیارۃ الاخوان، رقم ۲۰۱۵، ج۳، ص۴۰۶

عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل کریں اور جنّت کے حقدار بنیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

اخراجات سے زائد رقم کم کروادی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قَناعَت اور کفایت شِعاری سے کام لینے کے معاملے میں بھی حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا جو بے مثال انداز تھا، اُس میں یقیناً ہمارے لئے صبر و شکر کا درس بھی ہے اور قناعت کی ترغیب بھی۔ چُنانچہ ایک مَرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اَہلیہ محترمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حَلوا کھانے کی خواہش ہوئی، تو آپ نے اُن سے ارشاد فرمایا: ہمارے پاس اتنی رقم نہیں کہ ہم حلوا خرید سکیں۔ اُنہوں نے عَرض کی: میں اپنے گھریلو اخراجات میں سے چند دنوں میں تھوڑے تھوڑے پیسے بچا کر کچھ رقم جمع کرلوں گی، اُسی سے حَلوا خرید لیں گے۔ فرمایا: ٹھیک ہے ایسا کرلینا۔ چنانچہ آپ کی زوجہ مُحترمہ نے رقم جمع کرنا شروع کی، کافی دنوں بعد تھوڑی سی رقم جمع ہوگئی، جب انہوں نے آپ کو بتایا تاکہ آپ حلوا خرید لیں تو آپ نے وہ رقم لی اور بَیْتُ الْمال میں لوٹا دی اور فرمایا کہ یہ ہمارے اخراجات سے زائد ہے۔ اس کے بعد آپ نے آئندہ کیلئے بَیْتُ الْمال سے ملنے والے اخراجات سے اُتنی رقم کم کروادی۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت کو سُن کر خاص طور پر ان لوگوں کو غور کرنا چاہیے جو اپنی ہر خواہش کو پُورا کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کاش! ہمیں بھی اپنے نفس کی مخالفت کرنے، تقویٰ اور قناعت اختیار کرنے کا مدنی ذہن نصیب ہو جائے۔ یقیناً اس حکایت میں تمام اسلامی بھائیوں کیلئے قناعت وخُود

---

1 ...الکامل في التاریخ، ذکر بعض اخبارہ ومناقبہ، ۲/۲۷۱

داری اپنانے، حِرص و طَمَع سے خُود کو بچانے اور اپنی آخِرت کو بہتر بنانے کیلئے خوب خوب نصیحت کے مدنی پھول اپنی خوشبو بکھیر رہے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صِدیقِ اکبر اور لواحقین سے تعزیت

اسی طرح آپ کا ایک وصف یہ بھی تھا کہ آپ کو جب کسی کے فوت ہونے کی اطلاع ملتی تو آپ اس کے عزیز و اقارب سے تعزیت فرماتے چنانچہ حضرت سَیِّدُنا قاسم بن محمد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ جب کسی کا انتقال ہو جاتا تو حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس کے عزیزوں سے تعزِیت کرتے اور اُنہیں یوں فرماتے: تسکین میں کوئی مُصِیبت نہیں، رونے دھونے کا کوئی فائدہ نہیں، موت اپنے بعد والے معاملات کے لیے آسان اور پہلے والے معاملات کے لیے سخت ہے، تم رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفاتِ ظاہری کو یاد کرو تمہاری مصیبت کم ہو جائے گی اور تمہارا اجر بڑھ جائے گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ حضرت سَیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خَلِیْفَۃُ الْمُسْلِمِیْن یعنی مُسلمانوں کے خلیفہ ہونے کے باوُجُود بھی تعزیت کو ترک نہیں کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اور مُسلمانوں کی دِلجُوئی کی نیت سے مُصیبت زدہ مُسلمان سے تعزیت کیا کریں، احادیثِ مُبارکہ میں اس کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے کہ جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور رُوحوں کے درمیان اس کی رُوح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے

---

1 ... التمهيد لما في المؤطا من المعاني والاسانيد، عبد الرحمن بن قاسم بن محمد، ۸/۹۷

جنّت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا، جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! تعزیت کے چند آداب بھی سُن لیتے ہیں چنانچہ

(1) تعزیت مسنون (یعنی سنت) ہے۔(2) تعزیت کا وقت موت سے 3 دن تک ہے، اس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہو گا، مگر جب تعزیت کرنے والا یا جس کی تعزیت کی جائے، وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہے، مگر اُسے علم نہیں تو بعد میں حرج نہیں۔(3) دفن سے پیشتر بھی تعزیت جائز ہے، مگر افضل یہ ہے کہ دفن کے بعد ہو (4) مستحب یہ ہے کہ میّت کے تمام اقارب (یعنی قریبی رِشتہ داروں) سے تعزیت کریں، چھوٹے بڑے مَرد و عورت سب کو، مگر عورت کو اُس کے محارم ہی تعزیت کریں۔ تعزیت میں یہ کہے، اللہ تعالٰی میّت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں ڈھانکے اور تم کو صبر عطا کرے اور اس مصیبت پر ثَواب عَطا فَرمائے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پڑوسی سے جھگڑا مت کرو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدِیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ایک بہت ہی پیارا وَصف یہ بھی تھا کہ آپ پڑوسیوں کے حق میں نہایت نرم دل تھے، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُالرّحمن بِن قاسِم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والِد سے رِوایَت کرتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرحمن بن ابُو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس سے گُزرے تو وہ اپنے پڑوسی کو ڈانٹ رہے تھے، آپ نے ان سے فرمایا: اپنے پڑوسی کے ساتھ جھگڑا مت کرو، کیونکہ یہ تو یہیں رہے گا، لیکن

---

1 . . . المعجم الاوسط للطبرانی، باب الھاء، ذکر من اسمہ ھاشم، ۶/ ۴۲۹، حدیث: ۹۲۹۲ ملتقطا

2 . . . بہار شریعت، حصہ چہارم، ۱/ ۸۵۲

جو لوگ تُمہاری لڑائی کو دیکھیں گے وہ یہاں سے چلے جائیں گے۔[1]

پڑوسی کے حُقُوق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پڑوسی کے ساتھ جھگڑنے والے شخص کو کس قدر احسن انداز میں نیکی کی دعوت پیش کی اور واقعی جب پڑوسی آپس میں کسی بات پر جھگڑتے ہیں تو سراسر اُن کا اپنا ہی نقصان ہوتا ہے، کیونکہ لڑائی کے بعد بھی انہیں ایک ساتھ ہی رہنا ہے اور ان کا آپس میں جھگڑا کرنا دیگر لوگوں کے لیے تماشا بن جاتا ہے۔

یاد رہے! اسلام میں پڑوسی (Neighbour) کے حُقُوق کی بہت اہمیت ہے، چنانچہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پڑوسیوں کے اس قدر حُقُوق بیان فرمائے کہ ایسے لگا جیسے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے وراثت میں حصہ دار بنا دیں گے۔[2]

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی پڑوسیوں کا خُوب خَیال رَکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نصیحتوں کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا صِدِّیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جس طرح اپنے کردار

1...كنز العمال، كتاب الصحبة، باب فی حقوق تتعلق بصحبة الجار، الجزء: ٩، ٥/٧٩، حديث: ٢٥٥٩٩

2...المعجم الكبير، محمد زياد الالهاني عن ابی امامة، حديث: ٧٥٢٣، ج٨، ص ١١١

کے ذریعے لوگوں کی اصلاح فرمائی، اسی طرح اپنے فرامین میں بھی مدنی تَربِیَت کے بہت سے مدنی پھول عطا فرمائے ہیں۔ چنانچہ حضرت رافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر تھا، میں نے عرض کی: آپ مجھے نصیحت فرمائیں۔ آپ نے دو(2) بار فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تُم پر رحم کرے اور برکت دے۔(1) فرض نمازیں بروقت ادا کیا کرو۔(2)زکوٰۃ خُوشی سے دیا کرو۔(3)رمضان کے روزے رکھو(4) بَیْتُ اللہ کا حج کرو اور(5) کبھی حاکم نہ بنو۔ میں نے عرض کیا: حُضُور! آج کل تو حکمران ہی اُمّت کے بہترین لوگ ہیں۔ ارشاد فرمایا: آج کل اَمارت یعنی حکمرانی آسان ہے، لیکن مجھے یہ ڈر ہے کہ آئندہ زمانے میں فُتوحات کی زیادتی کے سبب حکومتیں بھی زیادہ ہوں گی اور اس طرح ممکن ہے کہ نااہل حکمران بھی آئیں گے۔ جب کہ کَل بروزِ قیامت حاکم کا حِساب لمبا ہوگا اور عذاب زیادہ جبکہ غیر حاکم کا حساب کم اور عذاب ہلکا۔ اس لیے کہ حکمران ہی سے زیادہ ظُلم سَرزَد ہوتا ہے اور ظالم حاکم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عہد کو توڑ دیتا ہے۔ انہی حکمرانوں میں سے(عدل وانصاف کرنے والے) بعض اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرَّب بھی ہوتے ہیں اور بعض(ظلم وستم کے سبب) مردُودِ بارگاہِ خدا بھی۔ خدا کی قسم! تم میں سے جب کوئی شخص ہمسائے کی بکری یا اُونٹ قبضہ میں کرلے تو بڑا خوش ہوتا ہے کہ میں نے ہمسائے کی بکری یا اُونٹ ہتھیالیا ہے، حالانکہ ایسوں پر عذاب نازل کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا زیادہ بڑا حَق ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 دن کا "اصلاحِ اعمال کورس"۔

1...شعب الایمان، فصل فی ذکرما ورد من التشدید، ۶/۵۱، حدیث: ۷۴۷۲، الریاض النضرۃ، ذکر ما یدل علي...الخ، ۱/۲۵۳

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِين اور صحابہ و اہلِ بیت سے محبت و عقیدت کا جذبہ بیدار کرنے، پڑوسیوں کے حقوق سیکھنے، نیک بننے اور نفل عبادات کا جذبہ بیدار کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور **12 دن کا "اِصلاحِ اعمال کورس"** کرنے کی نیت بھی کرلیجئے۔ یہ کورس شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا پسندیدہ کورس ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کورس کو 100 بار کیا جائے تو بھی کم ہے۔ اس مدنی کورس میں ایسا کیا ہے۔؟؟؟

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے اس پُرفِتَن دَور میں نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ مدنی اِنعامات کی صُورت میں عطا فرمایا ہے، **اصلاحِ اعمال کورس** میں ان مدنی اِنعامات پر عمل کرنے کی آسانیاں اور ان پر عمل کرنے کی مشق (Practical) بھی کروائی جاتی ہے، اس کے علاوہ تَہَجُّد، اِشراق وچاشت، دُرُست تَلَفُّظ کے ساتھ تلاوتِ قرآنِ کریم، اَوراد و وَظائف، مختلف دُعائیں، مدنی حلقہ اور شجرہ شریف بھی پڑھا جاتا ہے۔ باطن کی اِصلاح و تربِیَت کیلئے مُہلکات (یعنی ہلاکت میں ڈالنے والی باطنی بیماریوں) مثلاً حسد، تکبُّر، رِیاکاری، بدگُمانی وغیرہ موضوعات پر بیانات، نماز کا طریقہ، فُضُول باتوں سے بچنے کے لئے اِشارے اور بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

دُعائے عطّار! یا اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کوئی بھی **12 دن کا "اصلاحِ اعمال کورس"** کرے، پُل صراط پر سے وہ بجلی کی سی تیزی سے گُزر جائے اور بے حساب جنّت میں داخلہ حاصل کرلے اور محبوبِ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا اسے پڑوس مل جائے۔

مدنی اِنعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے　　قُربِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

نفل روزوں کی مَدَنی تحریک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سال بھر روزے رکھنے والے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضان سے دعوتِ اسلامی میں **نفل روزوں کی مدنی تحریک** بالخصوص مدنی انعامات والوں کے ذریعے جاری رہتی ہے۔

آیئے نفل روزوں کے بارے میں چند مدنی پھول سُنتے ہیں چنانچہ (1) فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اگر کسی نے ایک دِن نَفل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا جائے جب بھی اِس کا ثواب پورا نہ ہوگا، اس کا ثواب تو قیامت ہی کے دن ملے گا۔ (مسند ابی یعلی، ج ۵، ص ۳۵۳، حدیث ۶۱۰۴) (2) **عاشقانِ روزہ کی تنظیمی دَرَجہ بندی: ممتاز:** جو صومِ داؤدی یعنی ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھے یا مہینے میں کم از کم 15 روزے اپنی سہولت کے مطابق رکھے یا پانچ (5) ممنوعہ ایّام کے علاوہ سارا سال روزے رکھے۔ (عیدالفطر اور 10، 11، 12، 13 ذوالحجۃ الحرام کو روزہ رکھنا مکروہِ تحریمی ہے۔)[1] **بہتر:** جو ہر پیر شریف اور جمعرات کا روزہ رکھے (پیر اور جمعرات کا روزہ سُنّت ہے، البتہ جو اپنی سہولت کے مطابق مَدنی ماہ میں سات روزے رکھ لے وہ بھی تنظیماً "بہتر" میں شمار ہو گا۔) **مناسب:** جو ہر پیر شریف کو یا مجبوری ہو تو ہفتہ وار چھٹی والے دن روزہ رکھے (یُوں مہینے میں چار پانچ روزے ہوں گے۔) (3)

یاد رکھئے! نفل روزہ: قصداً شروع کرنے سے پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے، اگر توڑے گا تو قضا واجب ہو گی۔[2] (4) ماں باپ اگر بیٹے کو نَفل روزے سے اس لیے منع کریں کہ بیماری کا اندیشہ ہے تو

1...در مختار و رد المحتار، ۳/۳۹۱

2...در مختار، ۳/۴۷۳

والدین کی اطاعت کرے۔[1] (5) شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔[2]

مَدَنی اِلتجا: نفل روزوں کی مَدَنی تحریک میں شامل ہونے والے اسلامی بھائی اس نمبر 5921226 312 92+ پر اپنا نام، شہر کا نام، موبائل نمبر اور درجہ (ممتاز، بہتر، مناسب) ایس ایم ایس فرمائیں۔

مدرسۃُ المدینہ بالِغان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دِینِ مَتین کے 103 سے زائد شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، انہی میں سے ایک شعبہ مدرسۃُ المدینہ بالغان بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاکستان بھر میں مدرسۃُ المدینہ بالغان کی تعداد تقریباً 5000 ہے، مدرسۃ المدینہ بالغان میں بالغ یعنی بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کو دُرست مخارج کی ادائیگی کے ساتھ مدنی قاعدہ اور قرآنِ کریم فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ پڑھایا جاتا ہے، مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول قرآنِ کریم کی تعلیم سے آراستہ ہونے کے ساتھ ساتھ کثیر علمِ دین بھی سیکھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدرسۃ المدینہ بالغان کے کم وبیش 63 منٹ کے جدول میں کتاب "**نماز کے احکام**" سے نماز، **غسل**، وضو، نمازِ جنازہ، سُنّتیں سکھانا، **مدنی درس** دینا، **فرض علوم** پر مشتمل بیانات سُننا، **دُعا** یاد کروانا اورآخر میں مدنی انعامات کے رِسالے سے **فکرِ مدینہ** کرنا بھی شامل ہے۔ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آیئے! ہمّت کیجئے، تعلیمِ قرآن حاصل کرنے کے لیے **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں خود بھی شرکت کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . ردالمحتار، ۳/۴۷۸
2 . . . درمختار، ۳/۴۷۷

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے حضرت سَیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مختلف اوصاف و کردار سے متعلق سُنا کہ

❀ "صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ " کی پوری زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں گزری۔ ❀ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پوری زندگی خوفِ خدا میں گزری ❀ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پوری زندگی عشقِ رسول اور ❀ سنتِ مُصطفے پر عمل کرتے ہوئے گزری ❀ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پوری زندگی چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں سے محبت کرتے میں گزری ❀ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ منصبِ خِلافَت پر جتنا عَرصہ فائز رہے، اس کا حق ادا فرماتے رہے ❀ "صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ " تقویٰ وپرہیز گاری کی دولت سے مالا مال تھے ❀ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ظلم کی چکی میں پسنے والے مسلمانوں کی خیر خواہی فرمائی ❀ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مظلوم مسلمانوں کو ظلم و ستم کی بیڑیوں سے نجات دلانے کے لئے اپنا مال خرچ کرنے سے بھی دریغ نہ فرمایا ❀ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مسلمانوں کے خلیفہ وحکمران ہونے کے باوجود زندگی عیش و عشرت کے بجائے نہایت سادگی اور صبر و قناعت میں گزاری ❀ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مریضوں کی عیادت کرتے ❀ کہیں فوتگی ہوجاتی تو میّت کے اہلِ خانہ سے تعزیت فرماتے ❀ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نماز، روزہ، حج اور زکوۃ وغیرہ کی ادائیگی کی ترغیب دلایا کرتے ❀ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اپنی عبادت گُزاری کا عالم یہ تھا کہ گرمی کے دنوں میں نفل روزے رکھا کرتے تھے، لٰہذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگی کو نیکیوں میں گزاریں اور گناہوں سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

ہاتھ ملانے کے چند مَدَنی پھول

(1) دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ (2) جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[2] (3) ہاتھ ملاتے وقت دُرُود شَریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: "یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَ لَکُم" (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) (4) دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہو گی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔[3] (5) آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے (6) فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو مسلمان اپنے بھائی سے مُصافحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے سے عداوت نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالٰی دونوں کے گزَشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحَبَّت بھری

1...مشکاة الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2...شعب الایمان، ۶/۴۷۱، حدیث: ۸۹۴۴

3...مسند امام احمد، ۴/۲۸۶ حدیث: ۱۲۴۵۴

نظر سے دیکھے اور اُس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[1] (7) مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔[2]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب ''بہارِ شریعت حصّہ 16'' اور ''سنّتیں اور آداب'' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آئیں سُنَّت کے پُھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1…کَنْزُالْعُمّال، ۹/۵۷

2…بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/ ۹۸

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جَلد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہوگا، جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔(1)

چارۂ بے چار گاں پر ہوں دُرُودیں صد ہزار
بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سَلام

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ''نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس

1 . . . فردوس الاخبار، باب الیاء، ۲/۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰

کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عمل ِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے نَفْس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر

بنی اسرائیل کا ایک شخص نہایت عِبادت گُزار تھا۔ وہ رات میں اللہ تعالٰی کی عِبادت میں مصروف رہتا اور دن میں گھُوم پھر کر کچھ چیزیں لوگوں کو بیچا کرتا۔ وہ اکثر اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ (فکرِ مدینہ) کرتے ہوئے کہتا: ”اے نَفْس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر۔“ ایک دن وہ حسبِ معمول اپنے گھر سے روزی کمانے کے لئے نکلا اور چلتے چلتے ایک امیر کے دروازے کے قریب پہنچا اور اپنی اشیا بیچنے کے لئے صَدا لگائی۔ امیر کی بیوی نے جب اس حسین شخص کو اپنے دروازے کے قریب دیکھا تو اس پر عاشِق

---

1 . . . معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

ہو گئی اور اُسے بہانے سے محل کے اندر بُلا لیا پھر اُس سے کہنے لگی: اے تاجر! میرا دل تمہاری طرف مائل ہو چکا ہے، میرے پاس بہت مال ہے اور زَرق بَرق لِباس ہیں، تم یہ کام چھوڑ دو میں تمہیں ریشمی لِباس اور بہت سامال دُوں گی۔ یہ پیش کش سُن کر اس کا نَفْس اس عورت کی طرف مائل ہونے لگا، مگر فوراً اس نے اپنی عادت کے مطابق (نَفْس کو مُخاطب کرتے ہوئے) کہا: "اے نَفْس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر" پھر اس عورت کو جواب دیا: "مجھے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہے۔" وہ عورت کہنے لگی: "تم میری خواہش پوری کئے بغیر یہاں سے نہیں جاسکتے۔" اس شخص نے پھر کہا: "اے نَفْس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر۔" اور نَجات کی ترکیب سوچنے لگا۔ بالآخر اس نے عورت سے کہا: "مجھے مُہلت دو کہ میں وُضو کر کے دو رَکْعَتیں ادا کرلوں۔" اجازت ملنے پر اس نے وُضُو کیا اور چھت پر چلا گیا، وہاں اس نے دو رَکعت نماز ادا کرنے کے بعد چھت سے نیچے جھانکا تو اس کی اونچائی (تقریباً) بیس(20) گز تھی۔ اس نے بے بسی سے آسمان کی طرف دیکھا اور عرض کرنے لگا: "اے میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ! میں طویل عرصے سے تیری عِبادت میں مشغول ہوں، مجھے اس آفت سے نجات عطا فرما۔" یہ کہہ کر وہ چھت سے کُود گیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دِیا: "جاؤ میرے بندے کو زمین تک پہنچنے سے پہلے سنبھال لو، کیونکہ اس نے میری ناراضی کے خوف سے چھلانگ لگائی ہے۔" حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے نہایت تیزی سے آکر اس شخص کو تھام لیا اور زمین پر بٹھا دیا۔ (1)

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسن
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

1…دُرّۃُ النّاصحین، المجلس التاسع والستون…الخ، ص ۲۷۰ ملخصاً

(ذوقِ نعت، ص ۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے اَعمال کے اِحتِساب کا معمول بنالیتا ہے، اپنے اعمال کا ہر وقت جائزہ لیتا رہتا ہے تو اس کی یہ اچھی عادت اسے گُناہوں سے بچانے میں مُعاوِن ثابِت ہوتی ہے جیسا کہ اُس نیک شخص کا دِل جونہی گُناہ کی طرف مائل ہوا تو فکرِ مدینہ (یعنی اپنا مُحاسبہ کرنے) کی عادت کی وجہ سے فوراً ہی اُس کے منہ سے یہ جُملہ نِکلا: **"اے نَفْس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر۔"** اور پھر اُس پر خوفِ خُدا ایسا غالب ہوا کہ وہ گناہ سے بچ گیا۔ یہ بھی پتا چلا کہ مُشکل وقت میں نیکیاں کام آتی ہیں، بسا اوقات ان کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسی مَدد حاصل ہوتی ہے کہ بڑی سے بڑی مُصِیبت بھی آسان ہو جاتی ہے، یِہی وجہ ہے کہ جب اُس نیک شخص نے گُناہ سے چُھٹکارا پانے کے لئے اپنی عبادات کا وسیلہ پیش کرتے ہوئے چھت کی بُلندی سے چھلانگ لگائی تو مَددِ الٰہی کی وجہ سے جانی ہلاکت وجسمانی مُصِیبت سے محفوظ رہا۔

یادرہے! کہ ہماری شریعت میں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کی اجازت نہیں۔ بہر حال ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے خُود کو گُناہوں سے بچائیں اور زیادہ سے زیادہ نیک اَعْمال بجالائیں، نیک اَعْمال کی وجہ سے نہ صرف مَددِ الٰہی حاصل ہوتی ہے بلکہ دُنیا و آخرت کی بے شُمار سَعادتیں بھی نصیب ہوتی ہیں، اس کے علاوہ نیکیاں گُناہوں کو مِٹانے کا ذریعہ بھی ہیں، قرآنِ کریم میں ترغیب کیلئے جا بجا نیک اعمال کے فضائل بیان کیے گئے ہیں، چُنانچہ پارہ 30 سُوْرَۂ بَیِّنَۃ کی آیت نمبر 7 اور 8 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِکَ	ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور

هُمۡ خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ ؕ﴿۷﴾ جَزَآؤُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡهُ ؕ (پ۳۰، البینۃ:۷۔۸)	اچھے کام کئے وُہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔ اُن کا صِلہ اُن کے رَبّ کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بَہیں اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں اللہ اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے جو لوگ ایمان لانے کے بعد نیک اَعْمال کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن خُوش نصیبوں کو جنّتی باغات اور اپنی رِضا کی خوشخبری عطا فرماتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنی زندگی کو بیکار کاموں اور فضول تبصروں میں گنوانے کے بجائے آخرت کے لئے نیکیوں کا خُوب خُوب ذخیرہ اکٹھا کریں اور گُناہوں سے بچتے ہوئے اِخلاص و اِستقامت کے ساتھ نیک اَعْمال میں مصروف رہیں۔ احادیثِ مُبارکہ میں نیک اعمال بجالانے کے بہت سے فضائل وبرکات بیان ہوئے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب دو فرامینِ مُصْطَفٰے سنتے ہیں، چُنانچہ

نیک اعمال کے فضائل

1. فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حُسنِ اخلاق اور اچھے اعمال کو تمام و کمال تک پہنچانے کیلئے مبعوث فرمایا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب مکارم الاخلاق والعفو عمن ظلم، ۸/ ۳۴۳، رقم: ۱۳۶۸۴)
2. فرمایا: جس نے اپنی بقیہ زندگی میں نیک اعمال کئے تو اس کی ان خطاؤں کو بخش دیا جائے گا جو ماضی میں ہو چکی تھیں اور جس نے اپنی بقیہ زندگی میں بُرے اعمال کئے تو اس کی گزشتہ اور آئندہ زندگی میں ہونے والی خطاؤں پر اس کی پکڑ کی جائے گی۔ (معجم اوسط، من اسمہ محمد، ۵/ ۱۲۸، حدیث: ۶۸۰۶)

نماز و روزہ و حجّ و زکوٰۃ کی توفیق
عطا ہو اُمّتِ محبوب کو سدا یاربّ

(وَسَائِلِ بخشش، ص88)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی نیک اعمال کی بڑی برکتیں ہیں، نیک اعمال کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل ہوتی ہے، نیک اعمال کی برکت سے جنّت کی لازوال نعمتیں نصیب ہوتی ہیں۔ نیک اعمال کی برکت سے عذابِ قبر و حَشر سے نجات ملتی ہے، نیک اعمال گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہیں، نیک اعمال رحمتِ الٰہی کے نزول کا سبب ہیں۔

یاد رکھئے! گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کے لئے، اِستِقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعْمال کا اِحتِساب کرنا نہایت ضروری ہے، اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے اَعْمال کے اَنْجام پر سنجیدگی سے اس طرح غور کرے کہ ماضی میں جو کچھ کرتا رہا اور اب بھی اسی پر قائم ہوں تو کیا یہ کام میری آخرت کے لئے نُقصان دِہ تو نہیں؟ یقیناً جو مُسلمان فِکرِ آخرت کی عادت بنالیتا ہے، اس کے کردار وگُفتار میں رفتہ رفتہ نِکھار پیدا ہو جاتا ہے اور اسے ہمیشہ اپنی آخرت بہتر بنانے کی فکر رہتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بھائیوں کے 72 **مدنی انعامات** میں بھی محاسبے کی ترغیب پر مشتمل ایک مدنی انعام موجود ہے، چُنانچہ

مدنی انعام نمبر 15 ہے: **"کیا آج آپ نے یکسوئی کے ساتھ کم از کم 12 منٹ فکرِ مدینہ (یعنی اپنے اعمال کا مُحاسبہ) کرتے ہوئے جن جن مدنی انعام پر عمل ہوا رسالہ میں ان کی خانہ پُری فرمائی؟"**

اعمال کے بارے میں غور و فکر کی اَھَمِّیَّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن وحدیث

میں باقاعدہ اس کی تَرغیب دِلائی گئی ہے، چُنانچہ پارہ 28 سُوْرَۃُ حَشْر کی آیت نمبر 18 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍۚ (پ۲۸، الحشر:۱۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لئے کیا آگے بھیجا۔

اس آیت کے تحت تفسیرِ ابن کثیر میں ہے کہ اپنا مُحاسَبہ کرلو، اس سے پہلے کہ تمہارا مُحاسَبہ کیا جائے اور غور کرو کہ تم نے قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے نیک اَعْمال کا کتنا ذخیرہ جمع کیا ہے۔[1]

احادِیثِ کریمہ میں رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی بارہا اَعْمال کا مُحاسَبہ کرنے کی تَرغیب دِلائی ہے، آیئے اس ضمن میں تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے سُنتے ہیں:

اِحْتِساب (فکرِ مدینہ) کے مُتَعلّق تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے

1. فرمایا: جب تم کسی کام کو کرنا چاہو تو اس کے **اَنجام کے بارے میں غور** کرلو، اگر وہ اچھا ہے تو اسے کر گُزرو اور اگر اس کا نتیجہ غَلَط ہو تو اس سے باز رہو۔[2]
2. عَقْل مند کے لئے ایک ساعت ایسی ہونی چاہئے جس میں وہ اپنے **نَفْس کا مُحاسَبہ** کرے۔[3]
3. (اُمُورِ آخرت میں) **گھڑی بھر غور و فِکْر** کرنا ساٹھ (60) سال کی عِبادت سے بہتر ہے۔[1]

---

1 ...تفسیر ابنِ کثیر، پ۲۸، الحشر، تحت الآیۃ:۱۸، ۱۰۶/۸
2 ...کنز العمال، کتاب الاخلاق، حرف التاء، التودۃ والتانی والتبیین، الجزء۲، ۴۴/۳، حدیث:۵۶۷۳
3 ...شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللہ... الخ، ۱۶۴/۴، حدیث:۴۶۷۷

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا قرآنِ کریم اور احادیثِ مُبارکہ میں مُحاسبہ کرنے کی کس قدر ترغیب دِلائی گئی ہے، لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں رضائے ربُّ الاَنام حاصل ہو جائے، ہم دنیا و آخرت میں ذِلَّت و رُسوائی اور شرمندگی سے بچ جائیں، جہنَّم سے چھٹکارا مل جائے اور جنَّت ٹھکانہ بن جائے تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی موت سے غافل ہونے اور لمبی لمبی اُمیدیں باندھنے کے بجائے سمجھ داری کا ثبوت دیتے ہوئے روزانہ فکرِ مدینہ (مُحاسبہ) کرنے کی عادت بنائیں، کیونکہ ہمیں ابھی مُہلت ملی ہوئی ہے، ہماری زندگی کی سانسوں کا تسلسل جاری ہے، موت کا فرشتہ ابھی تشریف نہیں لایا، ہوش و حواس اور عقل سب سلامت ہیں، مگر جس دن سانسوں کی مالا ٹُوٹی، موت کا فرشتہ آن پہنچا تو لاکھ کوششوں کے باوجود چاہتے ہوئے بھی ہم کچھ نہ کرپائیں گے اور اس وقت سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا، جیسا کہ

امیرُالمومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اے لوگو! اپنے اعمال کا اس سے پہلے محاسَبہ کرلو کہ قیامت آجائے اور اُن کا حساب لیا جائے۔ (احیاء العلوم، ۵/۱۲۸)

آیئے! اب ہم مُحاسبے کی تعریف سنتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے ہم زیادہ اچھے انداز میں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے میں کامیاب ہو سکیں، چنانچہ

محاسَبہ کیا ہے؟

حُجَّۃُ الاسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی مشہور کتاب "**اِحیاء العلوم**" میں فرماتے ہیں: اعمال کی کثرت اور مقدار میں زیادتی اور نُقصان کی معرفت کے لئے جو غور کیا جاتا ہے

1 ۔۔۔ کنز العمال، کتاب الاخلاق، التفکر، ۴۸/۳، حدیث: ۵۷۰۷

اسے مُحاسَبَہ کہتے ہیں، لہٰذا اگر بندہ اپنے دن بھر کے اعمال کو سامنے رکھے تا کہ اسے کمی بیشی کا علم ہو جائے تو یہ بھی مُحاسَبَہ ہے۔(احیاء العلوم،۵/۳۱۹)

فکرِ مدینہ کسے کہتے ہیں؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فتن دور میں ہمیں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کا ذہن دیا ہے، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اپنے اَعْمال کا مُحَاسَبہ کرنے کو ”فکرِ مدینہ“ کہا جاتا ہے۔ فکرِ مدینہ سے مُراد یہ ہے کہ انسان اُخْرَوی اِعتبار سے اپنے معمولاتِ زندگی پر غور و فِکْر کرے، پھر جو کام اُس کی آخرت کے لئے نُقْصان دہ ثابت ہو سکتے ہوں، اُن کی اِصْلاح کی کوشش کرے اور جو کام اُخْرَوی اِعتبار سے نَفْع بَخْش نظر آئیں اُن میں بہتری کے لئے اِقْدامات کرے۔ اِسْتِقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ کرنے سے خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ بُزرگانِ دین نہایت اِسْتِقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ (اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ) کرتے تھے اور اس سے کسی صُورت بھی غفلت اِخْتیار نہ کرتے تھے، چنانچہ

سیدُنا فاروقِ اعظم کی فکرِ مدینہ

حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (اپنا محاسبہ فرمایا کرتے) رات کے وقت اپنے پاؤں پر دُرَّہ (کوڑا) مار کر فرماتے: بتا! آج تُو نے ”کیا عمل“ کیا؟۔(احیاء العلوم،۵/۳۵۸ ملخصًا)

ہر دم فکرِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا حَسَن بَصری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ چالیس (40) برس تک نہیں ہنسے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں جب بھی ان کو بیٹھے ہوئے دیکھتا تو ایسا لگتا جیسے کوئی قیدی ہے، جسے گردن اُڑانے کے لئے لایا گیا

ہے، جب آپ گُفتگو فرماتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آخرت کا مُشاہدہ فرمارہے ہیں اور اسے دیکھ کر خبر دے رہے ہیں اور جب خاموش ہوتے تو یہ عالم ہوتا گویا اُن کی آنکھوں کے سامنے آگ بھڑک رہی ہے۔ جب آپ سے اس قدر خوف زَدہ رہنے سے متعلق عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا: میں اس بات سے بے خوف نہیں ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے بعض ناپسندیدہ اَعْمال پر مطلع ہو کر مجھ سے ناراض ہو جائے اور ارشاد فرمادے: ”جا! میں تجھے نہیں بخشتا“ (تو) اس صُورت میں میرے تمام اَعْمال ضائع ہو جائیں گے۔[1]

نَفْس کے مُحاسَبہ کا انوکھا طریقہ

حضرت سَیِّدُنا اِبْراھیم تیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے یہ تصوُّر باندھا کہ میں جنّت میں ہوں، وہاں کے پھل کھا رہا ہوں، اُس کی نہروں سے مشروب پی رہا ہوں اور حُوروں سے مُلاقات کر رہا ہوں، اِس کے بعد میں نے یہ خیال جمایا کہ میں جَہَنَّم میں ہوں، آگ کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہوں، تُھوہڑ (کانٹے دار درخت) کھا رہا ہوں اور دوزخیوں کا پِیپ پی رہا ہوں۔ پھر میں نے اپنے نَفْس سے پوچھا: تجھے ان دونوں میں سے کون سی چیز پسند ہے؟ نَفْس بولا: میرا ارادہ ہے کہ دُنیا میں جا کر نیک عمل کر کے آؤں، تب میں نے اسے کہا کہ فی الحال تجھے مہلت ملی ہوئی ہے، لہٰذا خوب نیک اعمال کر لے۔[2]

اللہ تبارک وتعالٰی ان نیک ہستیوں کے صدقے میں ہمیں نیک بنا دے اور کاش! ہم سُدھر

1... احیاء العلوم، ۴/۵۵۶-۵۵۵

2... مکاشفۃ القلوب، ص۵۴۶ ملخصاً

جائیں۔

اِلٰہی رحم فرما میں سُدھرنا چاہتا ہوں اب
نبی کا تجھ کو صدقہ میں سُدھرنا چاہتا ہوں اب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین میں **فکرِ مدینہ** (مُحاسبہ کرنے) کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، اُن مُبارک ہستیوں کے نزدیک **فکرِ مدینہ** (مُحاسبہ کرنے) کی کس قدر اہمیّت تھی کہ ہر وَقت اپنے اَعْمال کے بارے میں فکر مند رہتے کہ نہ جانے ہمارے یہ اَعْمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مَقْبُول ہوکر ہماری مَغْفِرت کا ذریعہ بنیں گے یا مَرْدُود ہوکر ہماری ہلاکت کا سبب ثابِت ہوں گے۔ ذرا سوچئے! جب یہ مَقْبُولانِ بارگاہ اس قدر اِسْتِقامت کے ساتھ **فکرِ مدینہ** کرتے تھے تو ہم گُناہ گاروں کو فکرِ مدینہ کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔ فکرِ مدینہ کرنے کی اَہمیّت اور نہ کرنے کا نُقْصان کیا ہوتا ہے یہ اِس مثال سے سمجھئے! جس طرح دُنیاوی کاروبار سے تَعَلُّق رکھنے والا کوئی بھی شخص اسی وقت کامیاب تاجر بن سکتا ہے، جب وہ اپنے خرچ کیے ہوئے مال سے کئی گُنا زیادہ نفع کمانے میں کامیاب ہوجائے اور اس کا اَصل سرمایہ بھی مَحْفُوظ رہے۔ اِس مَقْصد کے حُصُول کے لئے وہ اپنے کاروبار (Business) کا روزانہ، ماہانہ اور سالانہ حساب کتاب کرتا ہے، پھر اُس پر مختلف پہلوؤں سے نہ صرف زبانی غور و فِکْر کرتا ہے بلکہ اُس کو تحریری طور پر محفوظ رکھنے کی کوشش کرتا ہے، جہاں کسی قسم کی خامی نظر آئے، اُسے دُرُست کرتا ہے اور جو چیز نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ نظر آتی ہے اس کو دُور کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے کاروباری مُعامَلات کا مُحاسَبہ نہ کرے تو اُسے نفع حاصل ہونا تو درکِنار، اُلٹا نُقْصان کا سامنا بھی ہوسکتا ہے اور اگر اس نُقْصان کے بعد بھی وہ "خوابِ خرگوش" (یعنی غفلت کی گہری

نیند) سے بیدار نہ ہو تو ایک دن ایسا بھی آتا ہے کہ اُس کا اَصل سرمایہ بھی باقی نہیں رہتا اور وہ کوڑی کوڑی کا مُحتاج ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جو شخص "کاروبارِ آخرت" میں نفع کمانے کا آرزُو مَنْد ہو ، اُسے بھی چاہئے کہ اپنے کئے گئے اَعْمال پر غور کرے، جو اَعمال اُس کو نفع دِلوانے میں مُعاون ثابت ہوں، اُن کو مزید بہتر کرے اور جو کام اِس نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ بن رہے ہوں، اُنہیں چھوڑ دے، جو شخص اس طرح اپنا اِحتِساب جاری رکھے گا، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے کامیابی سے ہمکِنار ہو گا اور بطورِ نفع اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنّت میں داخلہ نصیب ہو گا اور اگر ایسا کرنے کی بجائے "خوابِ غفلت" کا شکار ہو جائے تو وہ خسارے میں رہے گا، جس کا نتیجہ جہنّم میں داخلے کی صُورت میں سامنے آسکتا ہے۔ (وَالْعِیاذُ بِاللہ عَزَّوَجَلَّ)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے آسان اور بہتر انداز میں فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرنے کے بارے میں جو رہنمائی فرمائی ہے، وہ واقعی قابلِ تحسین اور لائقِ عمل ہے، آپ نے اِس پُرفِتَن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشْتَمِل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام "**مَدَنی اِنعامات**" بصُورتِ سُوالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، طَلَبہ علمِ دین کے لئے 92، دِینی طالبات کے لئے 83، مَدَنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کے لئے 40، خُصُوصی (یعنی گونگے بہرے) اسلامی بھائیوں کے لئے 27 مَدَنی اِنعامات عطا فرمائے ہیں۔

عاملینِ مدنی انعامات کے لئے دُعائے عطار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی انعامات کا سلسلہ کیوں شروع فرمایا، اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "مَدَنی کام میں ترقی، اَخلاقی تربیت و تقویٰ

ملے، اس غَرَض سے میں نے **"مَدَنی انعامات"** کا سلسلہ شروع کیا۔(جنّت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ، ص۲۵)جب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ فُلاں اسلامی بھائی یا اسلامی بہن کا **"مَدَنی انعامات"** پر عمل ہے **تو دل باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ** ہو جاتا ہے یا سُنتا ہوں کہ فُلاں نے زبان اور آنکھوں کا یا ان میں سے کسی ایک کا **"قفلِ مدینہ"** لگایا ہے تو عجیب کیف وسُرُور حاصل ہوتا ہے۔" **"مَدَنی انعامات"** کے مُطابق عمل کرنے والوں کو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی دعاؤں سے کس طرح نوازتے ہیں، آیئے! ہم بھی سُنتے ہیں:"اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو مدینۂ منورہ کے سدا بہار پھولوں کی طرح مسکراتا رکھے، کبھی بھی آپ کی خوشیاں ختم نہ ہوں، حیات ومَمات (یعنی زندگی وموت)، بَرزَخ وسَکَرات (حالتِ نزع) اور قیامت کے جاں سوز لمحات میں ہر جگہ مَسَرَّتیں اور شادمانیاں نصیب ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی اور تمام قبیلے کی مغفرت کرے، جنّتُ الفِردَوس میں آپ کو اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جوار عطا فرمائے۔(جنّت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ، ص۳۳)

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی انعامات پر عمل کرنے والوں کے لیے ولایت کی دُعا فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ عالی میں عرض کرتے ہیں۔

تُو ولی اپنا بنالے اس کو ربّ لم یَزَل
"مدنی انعامات" پر کرتا ہے جو کوئی عمل

مدنی انعامات کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **"مَدَنی انعامات"** کا عظیم تحفہ نہ صرف اَسلاف رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی یاد دِلاتا ہے بلکہ اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ کرنے کا بہترین ذریعہ بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مدنی انعامات پر عمل کی برکت سے بعض اسلامی بھائی عطاؔر کے دوست، بعض عطار کے پیارے، بعض محبوبِ عطار اور کچھ تو عطار کے منظورِ نظر بھی بننے کی سعادت پا رہے ہیں، ان مدنی انعامات پر عمل کر کے ہم اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا عظیم جذبہ پاسکتے ہیں، مَدَنی اِنعامات کے رسالے کو کھول کر اس میں دیئے گئے سُوالات کے جوابات میں خود ہی "ہاں" یا "نا" کے ذریعے اپنے اَعْمال کے اچھے بُرے ہونے کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی غَلَطیوں کو سُدھار سکتے ہیں۔ گویا یہ مَدَنی اِنعامات ہمیں روزانہ اپنی ہی قائم کردہ خود اِحتِسابی کی عدالت میں حاضر کر کے اپنے ہی ضمیر سے فیصلہ کرواتے اور ہمیں اپنی اِصلاح و نَجات کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ در حقیقت یہ مَدَنی اِنعامات جنّت میں لے جانے والے اعمال کرنے اور جہنّم میں لے جانے والے اَعْمال سے بچنے کی ترغیب کا مجموعہ ہیں۔ گویا شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہماری عملی بد حالی مُلاحظہ فرماتے ہوئے ہماری اِصلاح کا ایک انوکھا طریقہ اِختیار فرمایا ہے، تاکہ ہم روزانہ وقتِ مُقرَّرہ پر فکرِ مدینہ پر اِستِقامت حاصل کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ بے شُمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ وطالبات روزانہ سونے سے پہلے "فکرِ مدینہ" کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کے رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں، جس کی برکت سے نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کرم سے دُور ہوتی چلی جاتی ہیں، پابندِ سُنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بھی بنتا ہے۔

کتاب "فِکرِ مدینہ" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فِکرِ مدینہ کے بارے میں تَفْصِیلی معلومات حاصل کرنے، فکرِ مدینہ پر استقامت پانے، پابندِ سنت بننے اور ایمان کی حفاظت کا جذبہ پانے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی

مطبوعہ 166 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب **"فکرِ مدینہ"** کا مُطالعہ نہایت مُفید ہے۔ اس کتاب میں فکرِ مدینہ (اَعْمال کا مُحاسَبہ کرنے) کی ضرورت و اَہَمِّیَّت، اِس کے فَوائد، قرآن و حدیث کی روشنی میں مُحاسبہ کرنے کا ثُبوت اور بُزرگانِ دِین کی فکرِ مدینہ کے واقعات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مُختلف موضوعات پر فکرِ مدینہ کرنے کا عملی طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل پڑھنا بھی اِس تعلق سے بہت مُفید ہوں گے، ایک کا نام ہے **"نیک بننے کا نُسخہ"** اور دُوسرے رِسالے کا نام ہے **"میں سُدھرنا چاہتا ہوں"**۔ تمام اسلامی بھائیوں سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ اس کتاب کو آج ہی مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب فرما کر اس کا مُطالعہ کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب اور ان 2 رِسالوں کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

نَجات کا بہترین ذریعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی اِنعامات کے بارے میں اگر یہ کہا جائے کہ یہ نَجات کی راہ پر چلنے کا ایک بہترین ذریعہ ہیں تو شاید غَلَط نہ ہو گا، کیونکہ ان میں سے بعض مَدَنی اِنعامات فَرائِض پر، بعض واجِبات پر اور بعض سُنَن و مُسْتَحبّات پر مُشْتَمِل ہیں اور یقیناً یہ تمام کام اُخْرَوی نَجات کا باعث ہیں، آیئے! اِن میں سے چند مَدَنی اِنعامات کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

مَدَنی اِنعام نمبر 1 میں ہے: **"کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کیں؟ نیز کم از کم دو کو اس کی تَرْغیب دِلائی؟"**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ اچھی نیت کرنا ایک ایسا عمل ہے جو محنت کے اعتبار سے

بے حد ہلکا، لیکن اجر و ثواب کے لحاظ سے بے حد عظیم ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہر نیک عمل سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرلیں، حتّٰی کہ کھانے، پینے سونے، لباس پہننے اور نکاح کرنے میں بھی اچھی نیت شاملِ حال ہو۔ مثلاً کھانے پینے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت پر قوت حاصل کرنے کی نیت ہو۔ لباس پہنتے وقت یہ نیت ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنی پوشیدہ چیزیں چھپانے کا حکم دیا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کے اظہار کی نیت ہو۔ سونے سے یہ مقصود ہو کہ جو عبادات اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرض کی ہیں، ان کو ادا کرنے میں مدد حاصل ہو۔ نکاح کرنے میں پاکدامنی حاصل کرنے اور حرام سے بچنے کی نیت ہو۔

آیئے! بزرگانِ دِین کی زبانی نِیَّت کی اہمیت و فضیلت پر مشتمل چند نصیحت آموز اقوال سنتے ہیں:

بزرگانِ دِین سے منقول ہے: اکثر چھوٹے اَعمال کو نِیَّت بڑا کر دیتی ہے اور بہت سے بڑے بڑے اعمال نِیَّت کی وجہ سے چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ (قوت القلوب، الفصل الثامن والثلاثون...الخ، ۲/۲۶۸)

حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اعمال کا سُتُون نِیَّتیں ہیں، عمل نِیَّت کا محتاج ہے تاکہ اس کی وجہ سے بہتر ہو جائے جبکہ نِیَّت بذاتِ خُود خیر (بھلائی) ہے، اگرچہ کسی رُکاوٹ کی وجہ سے عمل دشوار ہو جائے۔ (احیاء العلوم، ۵/۲۲۳) حضرت سَیِّدُنا سفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: پہلے کے لوگ عمل کے لئے اس طرح نِیَّت سیکھتے تھے جس طرح عمل سیکھتے تھے۔ بعض عُلمائے کرام نے فرمایا: عمل سے پہلے اس کی نِیَّت سیکھو اور جب تک تم نیکی کی نِیَّت پر رہو گے، بھلائی پر رہو گے۔ (قوت القلوب، ۲/۲۶۸)

اچّھی اچّھی نِیَّتوں کا ہو خدا جذبہ عطا
بندۂ مُخلِص بنا کر عفو میری ہر خطا

(نیکی کی دعوت، ص ۹۳)

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دُعا فرمارہے ہیں کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اچھی اچھی نیّتوں کا جذبہ عطا فرما، مجھے اپنا مُخْلِص بندہ بنااور میری ہر خطا معاف فرما۔

اچھی نِیَّت پر اِنعامِ ربُّ الانام

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 656 صفحات پر مشتمل کتاب **"فیضانِ ریاضُ الصالحین"** صفحہ نمبر 31 پر ہے: منقول ہے کہ **بنی اسرائیل** کا ایک شخص قحط کے زمانے میں ریت کے ایک ٹِیلے کے قریب سے گزرا تو دل میں کہا: اگر یہ رَیت غَلّہ ہوتی تو میں اسے لوگوں پر صَدَقہ کردیتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس دَور کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام پر وَحی بھیجی کہ اس سے فرماؤ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرا صَدَقہ قبول کرلیا ہے اور اچھی نیت کے بدلے تجھے اتنا ثواب دیا کہ جتنا اس وقت ملتا، جب یہ ریت غَلَّہ ہوتی اور تُو اسے صَدَقہ کردیتا۔ (قوت القلوب، ۲/۲۷۱)

اچّھی اچّھی نِیّتوں کا ہو خدا جذبہ عطا
بندۂ مُخلِص بنا، کر عفْو میری ہر خطا

"یومِ تعطیل اعتکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اقوالِ بزرگانِ دین اور حکایت سے نِیَّت کی اَہَمِّیَّت و فضیلت معلوم ہوئی، لہٰذا ہر نیک و جائز کام سے قبل کچھ نہ کچھ اچھی نیّتیں کرلینی چاہییں تاکہ ہم اچھی نیّتوں کی برکتیں پانے میں کامیاب ہوسکیں۔ ہر جائز کام میں اچھی نیتیں کرنے کا ذہن پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور سنتوں کا پیکر بننے کے لئے 12 مدنی کاموں میں آپ کو عملی طور پر شامل کیجئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"یومِ تعطیل اِعتِکاف"** بھی

ہے۔ "یومِ تعطیل اعتکاف "میں چونکہ اکثر وقت مسجد میں گزارنا ہوتا ہے، اس سے مساجد بھی آباد ہوتی ہیں، ایک ایک لمحہ عِبادَت میں گزارنے کی سعادت حاصل ہوگی، مسجد سے مَحَبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زیادہ سے زیادہ وقت گُزارنے کی بڑی فضیلت ہے چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمدورَفت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں۔ (پ ۱۰، التوبہ: ۱۸)

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، ۴/ ۲۸۰، رقم: ۲۶۲۶)

مدنی انعامات پر عمل کی برکتیں

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقہ پُرانا گولی مار ڈویژن "فیضِ مرشد" کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستگی کا سبب کچھ یوں بنا کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بہن نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا کردہ نیک بننے کا نسخہ "مدنی انعامات کا رسالہ" تحفے میں دیا اور اس کا مطالعہ کرنے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے اسے پُر کرنے کا ذہن دیا۔ میں نے نیّت کرلی کہ روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کے رسالے کو ضَرُور پُر کروں گی۔ میں نے جب مدنی انعامات کے رسالے میں دیے ہوئے سوالات پڑھے تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی، کیونکہ اس میں ایسی ایسی نیکیوں

کی ترغیب دلائی گئی تھی کہ جن سے میں یکسر غافل تھی۔اس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے مدنی انعامات پر عمل کو اپنی زندگی کا معمول بنالیا، جس کی برکت سے مجھے نمازوں کی پابندی نصیب ہوئی ، نیکیوں سے محبت ہوئی اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر مُبلِّغہ دعوتِ اسلامی کی حیثیّت سے مدنی کاموں میں ترقی و عروج کے لیے کوشاں ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پر اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کو تَرَقّیِ و عُروج عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مسلمانوں کو روزانہ پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ مسجد کی پہلی صف میں باجماعت ادا کرنے کا ذِہن دینے کیلئے ایک مدنی اِنعام یہ بھی عطا فرمایا ہے: **"کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟"**

اس مَدَنی اِنعام کے متعلق امیر اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"نیک بننے کا نُسخہ"** صفحہ 11 پر فرماتے ہیں: **"صرف اس ایک مَدَنی اِنعام پر اگر کوئی صحیح معنوں میں کاربند ہو جائے تو اُس کا بیڑا پار ہو جائے۔"** آیئے! اس مدنی انعام پر عمل کی نیت سے نماز پڑھنے کی فضیلت سنئے اور جھومئے، چنانچہ

امیر المومنین حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سنا کہ جس مسلمان پر فرض نَماز کا وقت آئے اور وہ نَماز کے لئے اچھے طریقے سے وضو کرے اور اسے خُشوع و خُضوع کے ساتھ ادا کرے، تو یہ نَماز اس کے پچھلے گُناہوں کے لئے کفّارہ ہو جائے گی جب تک کبیرہ گُناہ کا اِرتکاب نہ کرے اور یہ عمل ساری زندگی جاری رہے گا یعنی وہ نماز اس کے گناہوں کا کفّارہ بنتی رہے گی۔ (مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء والصلوۃ عقبہ، ص ۱۴۲، رقم ۲۲۸)

صَفِ اوّل کی اَہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس مَدَنی اِنعام میں پہلی صَف میں نماز پڑھنے کی بھی تَرغِیب دِلائی گئی ہے، جس کے مُتعلّق حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صَف میں نماز پڑھنے میں کتنا اَجر ہے اور پھر اُنہیں قُرعَہ اَندازی کے بغیر یہ سَعادتیں حاصل نہ ہوں تو اِن کی خاطر ضرور قُرعَہ اندازی کریں گے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ نماز کس قدر عظیمُ الشّان عبادت ہے کہ جو خوش نصیب مسلمان خُشوع و خُضوع کے ساتھ ادا کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے نماز پڑھنے کا یہ صِلہ عطا فرماتا ہے کہ اس کی نمازوں کو ساری زندگی کے لئے اس کے گناہوں کا کفّارہ بنا دیتا ہے۔ اگر ہم اپنے بزرگوں کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ یہ نیک لوگ بیماری میں بھی مسجد کی حاضری اور باجماعت نماز کی ادائیگی سے غافل نہیں ہوتے تھے، چنانچہ

صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پوتے حضرتِ سیِّدُنا عامر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جان کنی کی تکالیف میں تھے کہ مغرب کی اذان شُروع ہوگئی، آپ نے فرمایا: میرا ہاتھ پکڑو! (اور مجھے مسجد پہنچاؤ) عرض کی گئی: آپ بیمار ہیں، ارشاد فرمایا: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بُلاوے کو سُنوں اور قبول نہ کروں! (یعنی ایسا کرنا میری برداشت سے باہر ہے) چُنانچہ لوگ آپ کا ہاتھ تھام کر مسجد لے آئے اور آپ مغرب کی جماعت میں شامل ہوگئے، ابھی ایک رکعت ہی ادا کر پائے تھے کہ آپ کی رُوح قَفَسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ (سیر اعلام النبلاء، عامر بن عبد اللہ بن الزبیر بن العوام، ۶/۵۲)

---

1 . . . مسلم، کتاب الصلوۃ، باب تسویۃ الصفوف واقامتھا... الخ، ص ۲۳۱، حدیث: ۴۳۷

موت ایمان پہ دے مدینے میں | اور محمود عاقبت فرما
تُو شرف زیرِ گنبد خضرا | مجھ کو مرنے کا مرحمت فرما

(وسائل بخشش، ص75)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدرسۃُ المدینہ کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ جو کئی بار نماز پڑھنے کے فضائل اور نہ پڑھنے کی وعیدیں پڑھنے سننے کے باوجود بیماری تو بیماری صحت کی حالت میں بھی نماز پڑھنے کو تیار نہیں جبکہ بعض تو معمولی دردِ سر اور نزلہ زُکام کے سبب بھی نماز ترک کردیتے ہیں، لہٰذا خود بھی نماز کی عادت بنایئے اور اپنے بچوں کو بھی نماز اور سُنّتوں کا عادی بنایئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کی مدنی تربیت کیلئے دعوتِ اسلامی کا ایک شعبہ مدرسۃُ المدینہ (للبنین وللبنات) قائم ہے۔ جس میں دُرُست مَخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھایا جاتا ہے، سنّتوں کا عامل بنایا جاتا ہے۔ آپ بھی اپنے بچوں کو تَجوید و قرأت کے ساتھ قُرآنِ کریم کی تعلیم دلوانے، اَخلاقی تربیت کے ذَریعے انہیں نیک بنانے اور انہیں اپنے لیے صَدَقۂ جارِیہ بنانے کیلئے مدرسۃُ المدینہ میں داخل کروادیجئے۔

اب تک کم و بیش 69100 (اُنہتّر ہزار ایک سو) مدنی منّوں اور مدنی منّیوں نے **حفظِ قرآن** اور تقریباً 195242 (ایک لاکھ پچانوے ہزار دو سو بیالیس) نے **ناظرہ قرآن** پڑھنے کی سعادت حاصل کی، ہر سال ماہِ رمضان میں تراویح میں **ہزاروں حُفّاظ** قرآنِ کریم (مُصلّٰی) سُننے / سُنانے کی سعادت

حاصل کرتے ہیں۔

عطا ہو شوق مَولیٰ مدرَسے میں آنے جانے کا
خُدایا ذَوق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جس طرح خُود پیکرِ شرم وحَیا اور نگاہوں کی حفاظت کے مُعاملے میں بہت حسّاس ہیں، اسی طرح مدنی انعامات کے ذریعے اپنے مُریدین ومحبین ومُتعلقین کو باحَیا بنانے اور نگاہوں کی حفاظت کا ذِہن دینے کی کوشش فرمائی ہے، چُنانچہ مدنی انعام نمبر37 ہے: **کیا آج آپ نے اپنے گھر کے برآمدوں سے (بِلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے ان کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عِلْمِ دِین سے دُوری کے سبب بعض لوگ گھروں کے دروازوں میں بِلاجِھجک جھانکنے کی آفت میں مُبتلا نظر آتے ہیں، بالفرض دروازہ کُھلا نہ ہو تو اُچک اُچک کر جھانکتے ہیں، دراڑ میں سے جھانکتے ہیں، کھڑکی میں سے جھانکتے ہیں، پردہ ہٹا کر جھانکتے ہیں اور اس بات کی بالکل بھی پروا نہیں کرتے کہ کوئی اپنے گھر میں کس حالت میں بیٹھا ہو گا۔ یاد رکھئے! کسی کے گھر میں جھانکنے کی شریعت میں سختی سے مُمانَعت ہے۔

حُضُور تاجدارِ مدینہ منوّرہ، سلطانِ مکّہ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے اجازت ملنے سے پہلے ہی پردہ ہٹا کر مکان کے اندر نظر کی اور گھر والوں کے سِتْر کو دیکھا، اُس نے ایسا کام کیا جو اُس کیلئے حلال نہ تھا، حتّٰی کہ اس کے دیکھنے کے وقت اگر کوئی بڑھ کر اُس کی آنکھ پھوڑ

دے تو اِس پر میں اُسے (یعنی آنکھ پھوڑنے والے کو) شرم نہ دِلاؤں گا۔ اگر کوئی ایسے دروازے کے پاس سے گزرا جس پر کوئی پردہ نہیں تھا اور وہ کھُلا ہوا بھی تھا، لہٰذا اُس نے (بِلا قصد) دیکھا تو اُس پر گناہ نہیں بلکہ خطا گھر والوں کی ہے۔ (ترمذی، کتاب الاستیذان والآداب، باب ماجاء فی الاستیذان ...الخ، ۴/۳۲۴، حدیث: ۲۷۱۶) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے الفاظ **"اسے شرم نہ دلاؤں گا"** کے تحت فرماتے ہیں: یعنی آنکھ پھوڑ دینے والے کو نہ تو کوئی سزا دوں گا نہ ملامت کروں گا کیونکہ یہاں قُصور اس جھانکنے والے کا ہے (یاد رہے!) احناف کے نزدیک یہ فرمانِ عالی ڈرانے دھمکانے کے لیے ہے، ورنہ اس آنکھ پھوڑنے والے سے آنکھ کا قِصاص ضَرور لیا جائے گا ربّ تعالٰی نے فرمایا: آنکھ تو آنکھ کے بدلے میں پھوڑی جاسکتی ہے نہ کہ تاک جھانک کے عوض۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/۲۵۷)

ہمارے اسلاف دوسروں کے گھروں میں تانک جھانک کرنے کو کس قدر معیوب جانتے تھے، آیئے! اس ضمن میں 2 عبرت آموز حکایات سُنتے ہیں، چُنانچہ

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے ایک مُصاحِب کے ساتھ کسی شخص کے گھر تشریف لے گئے۔ جب اس کے گھر میں داخِل ہوئے تو ان کا رفیق اِدھر اُدھر دیکھنے لگا تو حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: اگر تیری دونوں آنکھیں پھُوٹی ہوئی ہوتیں تو تیرے لئے بہتر تھا۔ (الادب المفرد، ص ۳۳۳، حدیث: ۱۳۰۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بِلا ضرورت گھروں میں جھانکنا کس قدر تباہ کُن ہے، لہٰذا عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اِس بُری آفت سے خود کو بھی بچایئے، اپنے گھر والوں اور دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی بچنے کی ترغیب دلایئے، اس کے لیے مَدَنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ فکرِ مدینہ کیجئے، اِنْ

شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے کئی مُہلک (ہلاکت میں ڈالنے والے) امراض سے چھٹکارا نصیب ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی انعامات کے ذریعے مسلمانوں کے عیوب اور ان کے رازوں کی پردہ پوشی کی بھی ترغیب دلائی ہے چنانچہ مدنی انعام نمبر42 میں فرماتے ہیں: **"آج آپ نے کسی مسلمان کے عُیوب پر مُطّلع ہو جانے پر اس کی پردہ پوشی فرمائی یا(بِلا مصلحتِ شرعی) اس کا عیب ظاہر کر دیا؟ نیز کسی کی راز کی بات (بغیر اس کی اجازت) دوسرے کو بتا کر خیانت تو نہیں کی؟"**

عُموماً بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ مسلمانوں کے عُیوب تلاش کرتے رہتے ہیں اور جب اس بُرے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو موقع ملتے ہی لوگوں کے سامنے اس کی خامیاں بیان کرتے ہیں۔اسی طرح بعض پیٹ کے ہلکے لوگوں میں یہ بُری خصلت ہوتی ہے کہ کوئی ان پر کتنا ہی اعتماد کرتے ہوئے اپنے راز کی بات بتائے اور کسی کو نہ بتانے کی تاکید بھی کرے، مگر یہ لوگ حسبِ عادت سب کے سامنے ان کے راز فاش کرتے اور ان کی عزت تار تار کرتے اور کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑتے۔لوگوں کے عُیوب بیان کرنے اور ان کے راز فاش کرنے والے دُنیا میں بھی ذِلّت کا مَزہ چکھتے ہیں اور آخِرت میں بھی رُسوائی ان کا مُقدَّر بنتی ہے۔ آیئے! اس سے متعلق 3 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

مسلمانوں کے عُیوب تلاش کرنے کی سزا

1. فرمایا: اے وہ لوگو جو زبانوں سے تو اِیمان لے آئے ہو، مگر تمہارے دل میں ابھی تک اِیمان داخل

نہیں ہوا! مسلمانوں کی غیبت اور اُن کے عُیُوب تلاش نہ کِیا کرو، کیونکہ جو مسلمانوں کے عُیُوب تلاش کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا عیب ظاہر فرمادے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کا عیب ظاہر فرماتا ہے، اُسے رُسوا کر دیتا ہے، اگرچہ وہ اپنے گھر میں ہو۔(1)

2. فرمایا: طعنہ دینے، غیبت وچُغل خوری کرنے اور بے گُناہ لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ (قِیامت کے دن) کُتّوں کی شکل میں اُٹھائے گا۔(2)

3. فرمایا: جب دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو رازدار بنائیں تو ایک کیلئے دوسرے کا وہ راز فاش کرنا جائز نہیں جس کا فاش ہونا پہلے کو ناگوار گزرے۔ (شعب الایمان، حدیث: ۱۱۱۹۱، ۷/۵۲۰)

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر رہے دیکھتے اَوروں کے عیب و ہُنر
پڑی اپنی بُرائیوں پہ جو نظر تو نگاہوں میں کوئی بُرا نہ رہا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **مَدَنی اِنعامات** کے ذریعے جہاں فرائض و واجِبات پر اِستِقامت حاصل ہوتی ہے، وہیں اپنے اندر پائی جانے والی کئی ایک مُعاشرتی اور اَخلاقی کمزوریوں کو دُور کرنے کا موقع بھی مِلتا ہے، لہٰذا اگر ہم صحیح معنوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار، سچّے عاشقِ رسول اور باعمل مُسلمان بننا چاہتے ہیں تو ہمیں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مَدَنی اِنعامات کو ضرور اپنانا چاہیے، یہ مَدَنی اِنعامات نجات کے راستے پر لے جانے والے ہیں، یہ مدنی انعامات نیک بننے کا بہترین مَدَنی نُسخہ ہیں اور یہ مدنی انعامات بالخُصوص گُناہوں کے مَرض کے لئے بہترین دَوا ثابت ہوتے ہیں۔ امیر

---

1 ...شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، ۵/۲۹۶، حدیث: ۶۷۰۴

2 ...الترغیب والترھیب، کتاب الادب، الترھیب فی النمیمة، ۳/۳۹۵، حدیث: ۴۳۳۳

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: مجھے مَدَنی اِنْعامات سے پیار ہے، اگر آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر بِصَمِیْمِ قَلْب (یعنی سچے دل سے) اِن کو قبول کر کے اِن پر عمل شُروع کر دِیا تو جیتے جی، بہت جلد اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی برکتیں دیکھ لیں گے۔ آپ کو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سُکونِ قَلْب نصیب ہو گا، باطِن کی صَفائی ہو گی، خوفِ خدا و عشقِ مُصطَفٰے کے چشمے آپ کے قَلْب سے پُھوٹیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے عَلاقے میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام حیرت انگیز حد تک بڑھ جائے گا۔ چونکہ مَدَنی اِنْعامات پر عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے حُصُول کا ذریعہ ہے، لہٰذا شیطان آپ کو بہت سُستی دِلائے گا، طرح طرح کے حِیلے بہانے سُجھائے گا، آپ کا دِل نہیں لگ پائے گا، مگر آپ ہمّت مَت ہاریئے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِل بھی لگ ہی جائے گا۔

اے رضاؔ ہر کام کا اِک وقت ہے ۔۔۔ دِل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

(حدائقِ بخشش، ص ۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی اِنعامات کی برکات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدنی انعامات پر عمل، درحقیقت قرآن وحدیث کے بعض اَحکامات اور بُزرگوں کے معمولات پر عمل کرنا ہے، اِن پر عمل کی اتنی برکتیں ہیں کہ جن کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا مثلاً ❀ مدنی انعامات کی برکت سے نیک اور جائز کاموں میں اچھی اچھی نیّتیں کر کے ثواب بڑھانے کا موقع ملتا ہے ❀ **مدنی انعامات** کی برکت سے فرائض و واجِبات یعنی نمازوں کی اَدائیگی اور جماعت کی پابندی نصیب ہوتی ہے ❀ **مدنی انعامات** کی برکت سے نفل روزوں کی عادت بنتی ہے ❀ **مدنی انعامات** کی برکت سے اَوْرَاد و وظائف پر اِسْتِقامت نصیب ہوتی ہے ❀ **مدنی انعامات** کی

برکت سے امیرِ اہلسنّت، عُلَمائے اہلسنّت کی کُتُب کے مطالعے کا شوق پیدا ہوتا ہے ❀ **مدنی انعامات** کی برکت سے قرآنِ پاک سیکھنے،روزانہ 3 آیات کی تلاوت، ترجمہ و تفسیر کے ساتھ سمجھنے کا موقع ملتا ہے ❀ **مدنی انعامات** کی برکت سے نیکی کی دعوت کے فضائل نصیب ہوتے ہیں ❀ **مدنی انعامات** کی برکت سے فلموں ڈراموں، گانے باجوں، تہمتوں، گالیوں، جُھوٹی باتوں، چُغلیوں،وعدہ خِلافیوں،طَنز و دِل آزاریوں، قَہقَہوں، حَسَد، تکبّر،نِفاق،رِیاکاری اورخِیانت جیسے مُعاشرتی، غیر اخلاقی اور غیر شرعی اَفْعال و حَرَکات سے نفرت حاصل ہوتی ہے ❀ **مدنی انعامات** کی برکت سے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت کا شرف حاصل ہوتا ہے ❀ **مدنی انعامات** پر عمل کرنے سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِسْتِقامت ملتی ہے۔

مدنی انعامات میں رِضائے ربُّ الانام کے مدنی کاموں کی تفصیل موجود ہے، **عطار کا دوست** کون ہے، **عطار کا پیارا** کسے کہتے ہیں ؟، **عطار کا منظورِ نظر** کیسے بنا جاسکتا ہے؟ **محبوبِ عطار** بننے کے لیے کیا کرنا ہو گا، یہ سب کچھ جاننے کے لیے ایک بار "مدنی انعامات" کے رِسالے کا ضرور ضرور مطالعہ کیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ مختصر انداز سے چند مدنی انعامات کی مدنی بہاروں کی جھلکیاں پیش کی گئی ہیں، آپ ایک بار مدنی انعامات کا رِسالہ حاصل کر کے اوّل تا آخر توجہ کے ساتھ مطالعہ کریں گے تو آپ شاید یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں کہ "مدنی انعامات تو ایک مسلمان کے لیے **بہترین نصابِ زندگی** ہیں، **واہ کیا بات ہے مدنی انعامات کی !!!!**

آیئے! ہم سب مل کر نیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ★ فیضانِ مدنی انعامات سے حصّہ پانے کے لیے ہر ماہ **مدنی انعامات کا رِسالہ** حاصل کیا کریں گے ،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ★ ایک وقت مقرر کرکے **روزانہ فکرِ مدینہ** کی سعادت حاصل کریں گے ،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ★ ہر ماہ پابندی کے ساتھ ہر ماہ اپنے ذمہ

دار کو مدنی انعامات کا رِسالہ جمع بھی کروائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مَدنی اِنعامات کے عامِل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خُوب برسا رَحمتوں کی تُو جھڑی

مکتوبِ عطّار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **ماہِ رَجَبُ الْمُرَجب** کی آمد آمد ہے، چنانچہ اس سے متعلق امیر اہلسنّت کا مکتوب سماعت فرمایئے چنانچہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم سگِ مدینہ محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے، تمام اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، مَدارِسُ المدینہ اور جامِعاتُ المدینہ کے اَساتِذہ، طَلَبہ، مُعلِّمات اور طالِبات کی خدمات میں کعبۂ مُشرَّفہ کے گِرد گھومتا ہوا گنبدِ خضرا کو چُومتا ہوا رَجَبُ الْمُرَجَّب، شَعْبَانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزہ داروں کی بَرَکتوں سے مالامال جھومتا ہوا اسلام،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

ہو نہ ہو آج کچھ مِرا ذکر حُضور میں ہوا ورنہ مِری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

(حدائقِ بخشش شریف ۹۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک بار پھر خوشی کے دن آنے لگے، ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی آمد آمد ہے۔ اِس ماہِ مُبارَک میں عِبادت کا بیج بویا جاتا، شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں نَدامت کے اشکوں سے آبپاشی کی جاتی اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں رحمت کی فصل کاٹی جاتی ہے۔

تین ماہ کے روزے

رَجَبُ الْمُرَجَّب کے قدر دانو! تعلیم و تعلُّم (یعنی سیکھنے اور سکھانے) اور کسبِ حَلال میں رُکاوٹ نہ ہو، ماں باپ بھی بے سبب منع نہ کریں، کسی کی بھی حق تلفی نہ ہوتی ہو تو جلدی جلدی اور بہت جلدی مسلسل 3 ماہ کے یا رَمَضانُ الْمُبارَک کے مکمَّل فرض روزوں کے ساتھ ساتھ جس سے جتنے بن پڑیں، اُتنے نفل روزوں کے لیے کمر بستہ ہو جائے، سحری اور اِفطار میں کم کھا کر پیٹ کا قفلِ مدینہ بھی لگائے۔ کاش! ہر گھر میں اور میرے جملہ مَدارِسُ المدینہ اور تمام جامِعاتُ المدینہ میں روزوں کی بہاریں آجائیں، بس پہلی رجب شریف سے ہی روزوں کا آغاز فرما دیجئے۔

رجب کے ابتدائی 3 روزوں کی فضِیلت

رَجب شریف کے ابتدائی 3 روزوں کے فضائل کی بھی کیا بات ہے! حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ اِبنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ بے چَین دلوں کے چَین، رحمتِ دارَین، تاجدارِ حرمین، سرورِ کونین، نانائے حَسنین صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: رجب کے پہلے دن کا روزہ **3 سال کا کفّارہ** ہے اور دوسرے دن کا روزہ **2 سال کا** اور تیسرے دن کا **1 سال کا کفّارہ** ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفّارہ ہے۔[1]

میں گنہگار گناہوں کے سِوا کیا لاتا　　　نیکیاں ہوتی ہیں سرکار نکوکار کے پاس

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! 　　　صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نفلی روزوں کے بھی کیا فضائل ہیں! اِس ضِمن میں دو احادیثِ مبارَکہ مُلاحَظہ فرمائیے:

(1) فِرشتے دُعائے مغفِرت کرتے ہیں

---

[1] ... جامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی، حرف الصاد، ص ۳۱۱، حدیث: ۵۰۵۱، فَضائِلُ شَھْرِ رَجَب لِلخَلّال ص ۶۴

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عُمارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے یہاں تشریف لائے تو میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ سراپا بَرَکت میں کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا: "تم بھی کھاؤ۔" میں نے عرض کی: میں روزے سے ہوں۔ تو رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے، فِرِشتے اس (روزہ دار) کے لیے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ روزہ دار کی ہڈیاں کب تسبیح کرتی ہیں

حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ مُعَظَّم میں حاضِر ہوئے، اُس وقت حُضورِ پُرنُور، شافِعِ یَوْمُ النُّشُوْر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ناشتا کر رہے تھے، فرمایا: "**اے بِلال! ناشتا کرلو۔**" عرض کی: "یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں روزہ دار ہوں۔" تو رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہم اپنی روزی کھا رہے ہیں اور بلال کا رِزق جنّت میں بڑھ رہا ہے۔ اے بلال! کیا تمہیں خبر ہے کہ جب تک روزہ دار کے سامنے کچھ کھایا جائے تب تک اُس کی ہڈّیاں تسبیح کرتی ہیں، اسے فرشتے دُعائیں دیتے ہیں۔[2]

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اگر کھانا کھاتے میں کوئی آجائے تو اُسے بھی کھانے کے لیے بُلانا سُنَّت ہے، مگر دِلی اِرادے سے بُلائے جُھوٹی تَواضُع نہ کرے، اور آنے والا بھی جُھوٹ بول کر یہ نہ کہے کہ مجھے خواہش نہیں، تاکہ بُھوک اور جُھوٹ کا اجتماع نہ ہو جائے، بلکہ اگر (نہ کھانا چاہے یا) کھانا کم دیکھے تو کہہ دے: بَارَکَ اللّٰہ (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ برکت

---

[1] ... سُنَنِ ترمِذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی فضل الصائم ... الخ، ۲/۲۰۵، حدیث: ۷۸۵

[2] ... شُعَبُ الْاِیمان، باب فی الصیام، فضائل الصیام، ۳/۲۹۷ حدیث: ۳۵۸۶

دے) یہ بھی معلوم ہوا کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی عبادات نہیں چھپانی چاہئیں بلکہ ظاہر کردی جائیں تاکہ حُضُورِ پُرنُور، شافِعِ یَومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس پر گواہ بن جائیں۔ یہ اظہار ریا نہیں۔[1]

مُطالَعہ کرلیا ہو تب بھی دونوں رِسالے (۱) **"کفن کی واپسی مَعَ رجب کی بہاریں"** اور (۲) **"آقا کا مہینا"** پڑھ لیجئے۔ نیز ہر سال شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں فیضانِ سُنّت جلد اوّل کا باب **"فیضانِ رَمضان"** بھی ضَرور پڑھ لیا کریں۔ ہوسکے تو عِیدِمِعْرَاجُ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نسبت سے 127 یا 27 رسالے یا حسبِ توفیق فیضانِ رَمضان بھی تقسیم فرمایئے اور ڈھیروں ڈھیر ثواب کمایئے، تمام اسلامی بھائیوں بِالعُموم اور جامِعاتُ المدینہ اور مدارِس المدینہ کے جُملہ قاری صاحبان، اَساتِذہ، ناظمین اور طَلَبہ کی خدمتوں میں بِالخُصُوص تڑپتی ہوئی مَدَنی عرض ہے کہ براہِ کرم! (میرے جیتے جی اور مرنے کے بعد بھی) زکوٰۃ، فِطرہ، قربانی کی کھالیں اور دیگر مَدَنی عطیات جمع کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا کیجئے۔ (اسلامی بہنیں دیگر اسلامی بہنوں اور محارِم کو مَدَنی عطیات کی ترغیب دلائیں) خُدا کی قسم! مجھے اُن اساتذہ اور طَلَبہ کے بارے میں سُن کر بہت خوشی ہوتی ہے جو اپنے گاؤں یا شہر میں جانے کی خواہش کو قربان کرکے رَمضانُ المبارک جامِعات میں گزارتے اور اپنی مجلس کی ہِدایات کے مطابق مَدَنی عطیّات کے بستوں پر ذمّے داریاں سنبھالتے ہیں، جو اساتِذہ اور طَلَبہ بغیر کسی عذر کے محض سُستی یا غفلت کے باعث عدمِ دلچسپی کا مُظاہَرہ کرتے ہیں، اُن کی وجہ سے میرا دل روتا ہے۔

خصوصی مَدَنی پھول: جو بھی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن مَدَنی عطیات اکٹھا کرنا چاہتے ہیں، انہیں چندے کے ضروری احکام معلوم ہونا فرض ہے، تاکید ہے کہ اگر پڑھ چکے ہیں تب بھی دعوتِ اسلامی

---

[1] ... مرآۃ المناجیح، ۳/ ۲۰۲ بتغیر قلیل

کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 100 صَفْحات پر مشتمل کتاب، "**چندے کے بارے میں سُوال جواب**" کا دوبارہ مُطالَعہ فرمالیجئے۔

یَااللہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضانُ المُبارَک میں مدنی عطیّات اور بَقَر عید میں کھالیں جمع کرنے کیلیے کوشش کرکے جو عاشقانِ رسول میرا دل خوش کرتے ہیں، تُو ان سے ہمیشہ ہمیشہ کیلیے خُوش ہوجا اور اُن کے صدقے مجھ گنہگاروں کے سردار سے بھی سدا کے لیے راضی ہوجا، یَااللہ عَزَّوَجَلَّ! جو اسلامی بھائی اور اسلامی بہن (عذر نہ ہونے کی صورت میں) ہر سال 3 ماہ کے روزے رکھنے اور ہر برس جُمادَی الاُخرٰی میں رِسالہ "**کفن کی واپسی**" اور ماہِ رَجَبُ المُرَجَّب میں "**آقا** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا مہینا**" اور شَعْبانُ المُعَظَّم میں "**فیضانِ رَمَضان**" (مکمّل) پڑھ یا سُن لینے کی سَعادَت حاصِل کرے، مجھے اور اُس کو دُنیا اور آخرت کی بھلائیاں نصیب فرما اور ہمیں بے حساب بخش کر جَنَّتُ الفِردوس میں اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں اِکٹھا رکھ۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الامین صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

جَشنِ مِعْراجُ النبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دعوتِ اسلامی کی طرف سے رَجَبُ المُرَجَّب کی 27ویں شب، جَشنِ مِعْراجُ النَّبِیّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سلسلے میں ہونے والے اجتماعِ ذِکر و نعت میں تمام اسلامی بھائی از ابتدا تا اِنتہا شرکت فرمایا کیجئے، **نیز 27 رجب شریف کا روزہ رکھ کر 60 ماہ کے روزوں کے ثواب کے حقدار بنئے۔**

رجب کی بہاروں کا صدقہ بنادے ہمیں عاشِقِ مُصْطَفٰے یاالٰہی

آنکھوں کی حفاظت کے لیے مَدَنی پھول

پانچوں وقت نماز کے بعد سیدھا ہاتھ پیشانی پر رکھ کر "**یَا نُوْرُ**" 11 بار ایک سانس میں پڑھئے اور

دونوں ہاتھوں کی تمام انگلیوں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیجئے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نابینائی، نظر کی کمزوری اور آنکھوں کے جُملہ امراض سے تحفُّظ حاصل ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اندھا پن بھی دُور ہو سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے مدنی انعامات کے حوالے سے مدنی پھول حاصل کئے چنانچہ ہم نے سنا کہ

☜ فکرِ مدینہ کرنا بزرگوں کا پسندیدہ طریقہ ہے ☜ قرآن و حدیث میں جا بجا مُحاسبہ کرنے کی ترغیب دِلائی گئی ہے ☜ عاملینِ مدنی انعامات سے اَمیرِ اہلسنت خوش ہوتے ہیں ☜ عاملینِ مدنی انعامات کو امیر اہلسنّت کی دُعاؤں کا صدقہ نصیب ہوتا ہے ☜ عاملینِ مدنی انعامات کو قرآن و حدیث میں بیان کردہ بعض احکام پر عمل اور بزرگوں کے بعض معمولات اپنانے کی سعادت میسر آتی ہے ☜ مدنی انعامات جنت میں لے جانے والے اور جہنم سے بچانے والے اعمال کا مجموعہ ہے ☜ مدنی انعامات راہِ نجات ہیں ☜ مدنی انعامات بزرگانِ دِین کی یادیں تازہ کرتے، گناہوں سے نجات دلاتے، نمازی اور سنّتوں کا پیکر بناتے ہیں ☜ الغرض مدنی انعامات پر عمل دنیا و آخرت میں کامیابی کا بہترین ذریعہ ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نبوت، مُصْطفٰے جانِ رحمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت

سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر میں آنے جانے کی سنّتیں اور آداب

❀جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے:بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ترجمہ:اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ،میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔(ابوداو،د،ج۴ص ۴۲۰حدیث ۵۰۹۵) اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے ، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہُ الصَّمَد عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی ❀گھر میں داخل ہونے کی دعا:اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَ عَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا (اَیضاً حدیث ۵۰۹۶)(ترجمہ:اے اللہ عَزَّوَجَلَّ !میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں،اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے رب اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہم نے بھروسہ کیا) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بار گاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سورۃُ الاِخلاص شریف پڑھے۔اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت، اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی ❀اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و محرمات (مَثَلًا ماں، باپ ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلًا بسم اللہ کہے بِغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے ❀اگر ایسے مکان (خواہ اپنے

---

1 . . . مشکاۃ الصابیح،کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/ ۹۷، حدیث:۱۷۵

خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رُوحِ مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۹۶، شرح الشّفاء للقاری ج ۲ ص ۱۱۸) ❀ جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: السلامُ علیکم کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ ❀ اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو ❀ جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سنّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہَر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مَثَلاً کہے: محمد الیاس۔ نام بتانے کے بجائے اس موقع پر "مدینہ!"، "میں ہوں!" "دروازہ کھولو" وغیرہ کہنا سنّت نہیں ❀ جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے (10) کسی کے گھر میں جھانکنا ممنوع ہے۔ بعض لوگوں کے مکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مکانات ہوتے ہیں لہٰذا بالکونی وغیرہ سے جھانکتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے گھروں میں نظر نہ پڑے (11) کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے (12) واپَسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی ادا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سنّتوں بھرا رسالہ وغیرہ بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16

(312صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تین دن ہر ماہ جو اپنائے مَدَنی قافلہ بے حِساب اُس کا خُدایا! خُلد میں ہو داخلہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے۔ (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

سرکارِ نامدار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے

ہیں وہ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔ [1]

یا نبی! بے کار باتوں کی ہو عادت مجھ سے دور
بس دُرُودِ پاک کی ہو خُوب کثرت یارسول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند

1 . . . کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ . . . الخ، الجزء ۱، ۱/۲۵۰، رقم: ۲۱۷۴

آواز سے جواب دوں گا☆ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافحہ اور اِنفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً زبان (Tongue) **اللہ** پاک کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، جو اس نعمت کا اچھا استعمال کرتا ہے تو اس سے دُنیا میں بھی فائدہ اُٹھاتا ہے اور آخرت میں بھی اس کی برکتیں دیکھے گا۔ لیکن جو اپنی زبان کو کھلی آزادی دے کر اس کی لگام ڈھیلی چھوڑ دیتا ہے تو وہ دنیا و آخرت میں ذِلّت و رُسوائی کا مُنہ دیکھتا ہے۔ آج ہم زبان کی حفاظت سے مُتَعَلِّق مختلف مدنی پُھول سُننے کی سعادت حاصل کریں گے، آیئے! سب سے پہلے ایک ایمان افروز حکایت سُن لیجئے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عُمر بن سلیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنے حوّاریوں کے پاس اس حالت میں تشریف لے گئے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے جسمِ اَنور پر اُون کا جُبّہ تھا۔ ننگے پاؤں تھے اور سر پر بھی کوئی کپڑا وغیرہ نہیں تھا، اور آنکھوں سے آنسو رَواں تھے، بُھوک (Hunger) کی وَجہ سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا رَنگ مُتَغَیَّر (تبدیل) ہو گیا تھا اور پیاس کی شِدّت سے ہونٹ بالکل خُشک ہوچکے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے حَواریوں کو سلام کیا اور کچھ نصیحتیں کرنے کے بعد زَبان کی حفاظت کے بارے میں مدنی پُھول لُٹاتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم فُضول گوئی سے بچتے رہو، کبھی بھی ذِکْرُ اللہ کے علاوہ اپنی زبان سے کوئی لفظ نہ نکالو، ورنہ تمہارے دل سَخت ہو جائیں گے، بے شک دل نَرم ہوتے ہیں لیکن فُضول گوئی اِنہیں سَخت کر دیتی ہے۔ اور جس شخص کا دل سَخت ہو جائے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ (عیون الحکایات، ۱/۸۵ ملتقطا)

بولوں نہ فضول اور رہیں نیچی نگاہیں
آنکھوں کا زباں کا دے خدا قفل مدینہ

دوزخ کی کہاں تاب ہے کمزور بدن میں ہر عضو کا عطار لگا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم،۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت میں اللہ پاک کے نبی حضرت سَیِّدُنا عیسی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے حَواریوں کو جو نصیحتیں فرمائیں ان میں فُضول گوئی سے بچنے اور اپنی زبان کو ذِکْرُ اللہ سے تَر رکھنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ فُضول گوئی دل کی سَختی کا بھی سبب ہے۔ یاد رکھئے! اس زبان کے ذَریعے ہم جہاں ذکر و دُرُود، نعت و بیان اور نیکی کی دعوت دے کر نیکیاں کر کے جنّت کی اَبَدی نعمتوں کے حقدار بن سکتے ہیں وہیں اس کے غلط استعمال مثلاً کسی کی غیبت کرنے، چغلی کھانے، گالی دینے وغیرہ گناہوں کے مُرتکب ہو کر عذابِ نار میں گرفتار بھی ہو سکتے ہیں۔ افسوس! فی زمانہ زبان کی حفاظت کا تصوُّر تقریباً ختم ہوتا جارہا ہے، ہمیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہے کہ گوشت کا یہ چھوٹا سا ٹکڑا جو دو ہونٹوں اور دو جبڑوں کے پہرے میں ہے، کس طرح ہمارے پورے وُجود کو دُنیوی واُخروی مَصائب میں مُبتلا کر سکتا ہے۔ مگر نتائج (Results) سے بے پرواہ ہو کر بغیر سوچے سمجھے بولتے چلے جانا ہماری عادت بن چکی ہے، یاد رکھئے! ہماری زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ اللہ کریم کے معصوم فرشتے لکھتے ہیں جیسا کہ پارہ 26 سُوْرَۂ قٓ کی آیت نمبر 18 میں ارشادِ ربِّ کریم ہے:

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک مُحافظ تیار نہ بیٹھا ہو

تم پر کچھ نگہبان ہیں:

حضرت سیِّدُنا عطاء بن اَبی رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: تم سے پہلے کے لوگ فُضُول کلام ناپسند کرتے تھے اور ان کے نزدیک قرآن وسُنَّت، نیکی کی دعوت دینے، بُرائی سے منع کرنے اور دُنیاوی زندگی کی ضرورت کے علاوہ ہر کلام فضول تھا، کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ بے شک تم پر کچھ مُعَزَّز لکھنے والے نگہبان ہیں جن میں ایک داہنے بیٹھا اور ایک بائیں، کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک مُحافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے حیا نہیں کرتا کہ جب اس کا نامۂ اعمال کھولا جائے کہ جسے اس نے اپنے دن کی اِبتدا ہی میں بھر دیا تھا تو اس میں اکثر وہ باتیں ہوں جن کا دین و دنیا سے کوئی تعلق نہ ہو۔ (احیاء العلوم، ۳/۳۴۸)

میں بے کار باتوں سے بچ کے ہمیشہ
کروں تیری حمد وثنا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہماری زبان سے نکلا ہوا ہر ایک لفظ فرشتے لکھتے ہیں۔ ذرا غور تو کیجئے کہ ہم دن بھر میں نہ جانے کتنی فضول گفتگو کرتے ہیں، نہ جانے کتنے لوگوں کی غیبت وچغلی کرتے ہیں، نہ جانے کیسی کیسی فحش باتیں اپنی زبان سے نکالتے ہیں، اپنی چَرب زبانی سے کتنوں کو لاجواب کر دیتے ہیں، فضول بحث ومُباحثہ میں کوئی ہم سے جیت نہیں سکتا مگر کبھی ہم نے یہ بھی سوچا کہ ان فضول

باتوں اور بحثوں سے دنیا میں ہم لوگوں کو خاموش تو کرواسکتے ہیں، ان پر اپنی دھاک تو بٹھا سکتے ہیں لیکن کل بروزِ قیامت جب میدان محشر قائم ہو گا، حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنی اپنی اُمّتوں کے ساتھ جلوہ فرما ہوں گے، اولیائے کرام اور ہمارے وہ مُتعلقین اور محبین بھی موجود ہوں گے جن کے سامنے دنیا میں ہماری عزت تھی ایسے میں سورج آگ برسا رہا ہو گا، تانبے (Copper) کی دہکتی زمین ہو گی اور ہر ایک نے اپنے نامۂ اعمال کو سب کے سامنے پڑھ کر سُنانا ہو گا۔ چنانچہ پارہ 15 سُورۂ بنی اِسرائیل آیت نمبر 13، 14 میں ارشادِ خُداوندی ہے:

وَ نُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا ﴿۱۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اس کے لئے قیامت کے دن ایک نَوِشتہ (تحریر) نکالیں گے جسے کُھلا ہوا پائے گا، فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ (اعمال) پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے! بروزِ محشر تمام اَوّلین وآخرین کی موجودگی میں اپنا وہ نامۂ اعمال کس طرح پڑھ کر سُنائیں گے؟ جو فُضول گفتگو سے بھرپور ہو گا، جو نامۂ اعمال گالی گلوچ اور بدکلامی سے آلُودہ ہو گا، جس میں مسلمانوں سے مُتَعَلِّق دل توڑنے والے جُملے موجود ہوں گے، جس نامۂ اعمال میں مسلمانوں کی غیبت و چُغلی اور جھوٹ جیسے گُناہ موجود ہوں گے؟ وہ نامۂ اعمال سب کے سامنے کیسے سُنا پائیں گے، کیسے لوگوں سے آنکھیں ملا پائیں گے؟ لہٰذا ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ کم سے کم گفتگو کریں اور فضول باتوں سے بچتے ہوئے صرف کام کی بات کریں یا اچھی بات کریں کیونکہ فُضول باتیں کرنے میں ہمارا نُقصان ہی نُقصان ہے، حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چار وُجوہات کی بِنا پر

فُضُول باتوں کے نُقصان بیان کرتے ہیں:(1) فُضُول باتیں کِراماً کاتبین (یعنی اعمال لکھنے والے فِرِشتوں) کو لکھنی پڑتی ہیں، لہٰذا آدمی کو چاہیے کہ ان سے شَرْم کرے اورانہیں فُضُول باتیں لکھنے کی تکلیف نہ دے۔(2)فُضُول باتوں کی مَذمَّت میں دوسری وجہ بیان کرتے ہیں کہ یہ بات اچھّی نہیں کہ فضول باتوں سے بھرپور اعمال نامہ اللہ کریم کی بارگاہ میں پیش ہو۔(3)فُضُول باتوں کی مَذمَّت کی تیسری وجہ یہ ہے کہ اللہ کے دربار میں تمام مخلوق کے سامنے بندے کو حکم ہو گا کہ اپنااعمال نامہ پڑھ کرسناؤ!اب قِیامت کی خوفناک سختیاں اس کے سامنے ہوں گی ،انسان بے لباس ہو گا، سخت پیاسا ہو گا، بھوک سے کمر ٹوٹ رہی ہو گی، جنَّت میں جانے سے روک دیا گیاہو گااور ہر قسم کی راحت اُس پر بند کر دی گئی ہو گی،(غور کیجئے ایسے تکلیف دِہ حالات میں فُضُول باتوں سے بھرپور اعمال نامہ پڑھ کر سُنانا کس قدَر پریشان کُن ہو گا!) (4)فُضُول باتوں کی مَذمَّت کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ بروزِ قیامت بندے کو فُضول باتوں پر مَلامت کی جائے گی اور اُس کو شرمندہ کیاجائے گا۔ بندے کے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہو گااوروہ اللہ پاک کے سامنے شرم ونَدامت سے پانی پانی ہو جائے گا۔

(مِنھاجُ العابِدین، ص۶۷)

میری زبان تَر رہے ذِکر و دُرود سے
بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فضول

(وسائل بخشش مرمم، ص۲۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بروزِ محشر اس رُسوائی سے خود کو بچانے کیلئے زبان کی حفاظت کا ذِہن بنایئے، فُضُول گفتگو سے بچنے کی عادت بنایئے کہ کم بولنا ایسا عمل ہے کہ اس پر ابُوالبشر حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے اس کا عہد (Promise) لیا گیا ہے، چنانچہ

ابّا جان! آپ بولتے کیوں نہیں؟

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام جب زمین پر بھیجے گئے تو آپ کی خوب اولاد ہوئی۔ ایک دن آپ کے بیٹے، پوتے اور پڑپوتے سب آپ کے پاس جمع ہو کر باتیں کر رہے تھے جبکہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام خاموش بیٹھے رہے اور کوئی گفتگو نہ فرمائی۔ اولاد عرض گزار ہوئی: ابا جان! کیا بات ہے ہم گفتگو کر رہے ہیں اور آپ خاموش ہیں؟ حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹو! جب اللہ کریم نے مجھے اپنے قُرب (یعنی جنت) سے زمین پر اُتارا تو مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ اے آدم! گفتگو کم کرنا یہاں تک کہ میرے قُرب میں لوٹ آؤ۔

(تاریخ بغداد، ۷/ ۳۳۹، رقم: ۳۸۴۳: ابو علی مؤدب حسن بن شبیب)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ کم سے کم گفتگو کرنے کی کس قدر اَہمیّت ہے کہ خود ربِّ کریم اپنے برگزیدہ نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو کم گفتگو کرنے کا حکم ارشاد فرما رہا ہے تو ہمیں اپنی زبان کی حفاظت کرنے اور اسے فضول باتوں سے بچانے کیلئے کس قدر اِحتیاط کی حاجت ہے۔ افسوس صد افسوس! ہم نہ زبان کا قفلِ مدینہ لگانے کا ذہن رکھتے ہیں اور نہ کثرتِ کلام اور بے تحاشا فضول گفتگو کرنے سے گھبراتے ہیں۔ یہ زبان ہی تو ہے جس کے غلط استعمال کی وجہ سے کئی لوگ جہنّم (Hell) میں داخل

کیئے جائیں گے، جیسا کہ

بُری بات دوزخ میں اوندھے منہ گرائے گی!

حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک روز گھر سے باہر تشریف لائے اور سُواری پر سُوار ہوئے تو حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مُبارک منہ کی طرف اشارہ کرکے ارشاد فرمایا: نیکی کی بات کے علاوہ خاموش رہنا۔ عرض کی: ہم زبان سے جو کچھ بولتے ہیں کیا اس پر اللہ پاک ہماری پکڑ فرمائے گا؟ تو سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے مُعاذ! زبانوں کا کہا ہوا ہی لوگوں کو اوندھے مُنہ جہنم میں گرائے گا۔ تو جو اللہ کریم اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اچھی بات کرے یا بُری بات سے خاموش رہے۔ (پھر ارشاد فرمایا:) اچھی بات کہو فائدے میں رہو گے اور بُری باتوں سے خاموش رہو سلامت رہو گے۔

(مستدرک حاکم، کتاب الادب، قولوا خیرا تغنموا۔۔۔الخ، ۴۰۷/۵، حدیث: ۷۸۴۴، بتغیر قلیل)

فضول اور بیکار باتوں کے بدلے
کروں کاش! ہر دم مدینے کی باتیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ۲۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے فائدہ گفتگو کی تعریف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سلامت رہنے کا کتنا پیارا نسخہ اِرشاد فرمایا کہ سلامتی اسی میں ہے کہ بندہ اپنی زبان سے اچھی بات نکالے اور بُری باتوں سے بچتا رہے۔ یاد رکھئے! زبان کا قُفلِ مدینہ لگانے اور فُضُول گفتگو کی آفات سے بچنے میں ہم اسی وقت کامیاب ہو سکیں گے جب ہمیں معلوم ہو کہ فضول گفتگو کہتے کسے ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے فائدہ گفتگو کی تعریف (Definition) یہ ہے کہ تمہارا ایسا کلام کرنا کہ اگر اس سے رُک جاتے تو گناہ گار نہ ہوتے اور نہ ہی فی الحال یا آئندہ کوئی نقصان ہوتا۔ مثلاً تم کسی مجلس میں لوگوں کے سامنے اپنے سفر کا ذکر کرو اور اس میں جو پہاڑ اور نہریں دیکھیں اور جو واقعات تمہارے ساتھ پیش آئے انہیں بیان کرو اسی طرح جو کھانے اور کپڑے تمہیں اچھے لگے انہیں اور مختلف شہروں کے مشائخ کی تعجب خیز باتیں اور ان کے تعجب انگیز واقعات ذکر کرو۔ تو یہ وہ امور ہیں کہ اگر تم انہیں بیان نہ بھی کرتے تب بھی گنہگار نہ ہوتے اور نہ ہی کوئی نقصان اُٹھاتے۔ پھر اگرچہ تم اس بات کی بھرپور کوشش کرو کہ واقعہ بیان کرنے میں کوئی کمی بیشی نہ ہو جائے اور نہ اس میں کسی کی غیبت اور نہ مخلوقِ خُدا کی مَذمَّت ہو، ان ساری احتیاطوں کے باوجود بھی تم اپنا وقت برباد کرنے والے ہو گے۔ اور فضول گفتگو کی آفات سے کیسے بچ سکو گے۔ (احیاء العلوم، ۳/ ۳۴۵، ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بے فائدہ کلام سے مُراد یہ ہے کہ جس کے نہ کرنے سے کوئی نقصان نہ ہو، بس ہمیں بات کرنے سے پہلے اس کے نتیجے پر غور کر لینا چاہیے کہ اس سے میری آخرت کا کوئی فائدہ ہے یا نہیں اگر فائدہ ہو تو کی جائے ورنہ خاموشی اختیار کی جائے۔ ہمارے ذہنوں میں اگر فضول اور بے ہودہ گفتگو کے سبب بروزِ محشر رُسوائی کا تصور ہو گا تو ہم کم گفتگو کرنے والے اور

فُضُول گفتگو سے بچنے والے بن جائیں گے کیونکہ جسے کوئی دُنیاوی فکر لاحق ہوتی ہے تو وہ اس کے بارے میں سوچتا رہتا ہے، مثلاً کسی کے ماں باپ یا رشتہ دار کا اچانک انتقال (Death) ہو جائے، یا چلتا ہوا کاروبار اچانک کسی حادثے کا شکار ہو جائے، بات بات پر گھریلو جھگڑے شروع ہو جائیں تو بندے پر خاموشی طاری ہو جاتی ہے، اسی طرح اگر ہمیں جہنم کے عذابات کا تذکرہ سن کر فکرِ آخرت نصیب ہو جائے، خوفِ خدا سے ہمارا دل لرز جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے لبوں پر بھی خاموشی طاری ہو جائے گی۔ مگر ہم تو کسی پل خاموش نہیں رہتے، ہر وقت بغیر سوچے سمجھے بولے چلے جاتے ہیں۔ اگر ہم اپنے پیارے آقا مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت کم گفتگو فرمایا کرتے تھے اکثر خاموش رہا کرتے تھے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا جابر بن سَمُرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت زیادہ خاموش رہا کرتے تھے۔

(مسند امام احمد، مسند البصریین، حدیث جابر بن سمرۃ، ۷/۴۰۴، حدیث: ۲۰۸۳۶ ملتقطا)

حکیمُ الامت حضرت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خاموشی سے مُراد دُنیاوی کلام سے خاموشی (ہے) ورنہ حضورِ اقدس (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زبان شریف اللہ (پاک) کے ذکر میں تر رہتی تھی، لوگوں سے بلا ضرورت کلام نہیں فرماتے تھے، یہ ذکر ہے جائز کلام کا، ناجائز کلام تو عُمر بھر زبان شریف پر آیا ہی نہیں۔ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سراپا حق ہیں، پھر آپ تک باطل کی رسائی کیسے ہو۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۸۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ صرف خود زبان کی حفاظت

فرماتے بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اُمَّت کو بھی خاموشی اختیار کرنے کی بہت زیادہ ترغیب دلائی بلکہ تاکید فرمائی ہے، آیئے! خاموشی کے فضائل پر مشتمل 6 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے۔ چنانچہ،

(1) ارشاد فرمایا: "کیا میں تمہیں سب سے عمدہ اور سب سے آسان عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابیِ رسول نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیوں نہیں، ضرور ارشاد فرمایئے۔ ارشاد فرمایا: وہ حُسنِ اخلاق اور طویل خاموشی ہے ان دونوں کو لازِمی اختیار کرلو کیونکہ تم اللہ کریم کی بارگاہ میں ان جیسا کوئی اور عمل نہیں لے جاسکتے۔" (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت وآداب اللسان، ۷/۳۴۶، حدیث: ۶۵۰)

(2) ارشاد فرمایا: خاموشی سب سے بلند عبادت ہے۔ (تاریخ اصبھان لابی نعیم، ۲/ ۳۴، رقم: ۹۹۹، عبد اللہ بن محمد بن موسی البازیار)

(3) ارشاد فرمایا: جو سلامت رہنا چاہتا ہے اُس پر خاموشی لازم ہے۔ (مسند ابی یعلٰی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۱۷۲، حدیث: ۳۵۹۵)

(4) ارشاد فرمایا: جو خاموش رہا اس نے نَجات پائی۔ (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، رقم: ۲۵۰۹، ۴/۲۲۵)

(5) ارشاد فرمایا: بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت نہیں پاسکتا جب تک اپنی زَبان کو روکے نہ رکھے۔

(المعجم الاوسط، حدیث: ۶۵۶۳، ۵/۵۵)

(6) ارشاد فرمایا: خُوشخبری ہے اس شخص کیلئے جو اپنا زائد کلام بچا کر رکھے اور زائد مال خرچ کر دے۔

(المعجم الکبیر، مسند رکب المصری، رقم:۴۶۱۶، ۵/۷۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ خاموشی کے کس قدر فضائل ہیں **خاموشی اختیار کرنا** عُمدہ عمل ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** بہترین عبادت ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** سلامتی کی دلیل (Proof) ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** باعثِ نجات ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** ایمان کی حقیقت کو پانے کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا ان احادیثِ مُبارَکہ میں بیان کردہ فضائل کو پانے کیلئے خود بھی زبان کی حفاظت کیجئے اور اپنے گھر والوں کو بھی زبان کا قفلِ مدینہ لگانے کا ذہن دیجئے کیونکہ بسا اوقات غیر ضَروری باتیں کرتے کرتے "گناہوں بھری" باتوں میں جا پڑنے کا قوی اِمکان رہتا ہے لہٰذا خاموشی ہی میں بھلائی ہے۔

یارب نہ ضَرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں! | اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
بک بک کی یہ عادت نہ سرِ حشر پھنسا دے | اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
ہر لفظ کا کس طرح حساب آہ! میں دوں گا | اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان کی حفاظت کا جَذبہ پانے اور فُضُول گوئی سے خود کو بچانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر خُوب حصّہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"مَدَنی قافلہ"**

بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلہ علمِ دِین کے حصول کا ذریعہ ہے۔ مدنی قافلے کی برکت سے فرائض وواجبات کی پابندی نصیب ہوتی ہے، مدنی قافلے کی برکت سے سنتوں پر عمل کا موقع ملتا ہے، مدنی قافلے کی برکت سے اشراق، چاشت، اوابین اور تہجد پڑھنے کی سعادت ملتی ہے۔ عموماً مدنی قافلے مسجدوں میں قیام کرتے ہیں اور مساجد میں عبادت کی نیت سے ٹھہرنے والوں کی تو کیا ہی بات ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس خوش نصیب کے بارے میں تین باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔ (1) اس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے (2) یا وہ حکمت بھرا کلام کرتا ہے۔ (3) یا رحمت کا منتظر ہوتا ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الصلوۃ، باب الترغیب فی لزوم المساجد... الخ، ۱/۱۲۹، رقم: ۵۰۳ ماخوذاً) لٰہذا مل کر نیت کیجئے کہ سنتوں کی خدمت کرنے اور مسلمانوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں ضرور سفر کریں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۔ آیئے! مزید جذبہ بڑھانے کیلئے ہاتھوں ہاتھ **مدنی قافلے** کی ایک مدنی بہار سُنئے اور جھومئے، چنانچہ

ٹانگوں کے درد سے نجات مل گئی

زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی کی ٹانگوں میں اس قدر شدید درد رہتا تھا کہ اُٹھنا بیٹھنا دوبھر ہو گیا تھا۔ اس درد سے نجات پانے کیلئے انہوں نے بہت رقم خرچ کی۔ باب الاسلام سندھ کے علاوہ پنجاب کے کئی ڈاکٹروں سے بھی علاج کروایا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا۔ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ان کی ملاقات ہوئی دورانِ گفتگو اس نے اسلامی بھائی سے اپنی تکلیف کا اظہار کیا تو انہوں نے شفقت بھرے انداز میں انفرادی کوشش کی اور انہیں مدنی قافلے میں سفر کی برکات بتاتے ہوئے کہا کہ آپ نے اتنا علاج کروایا ہے اگر چاہیں تو ایک کوشش یہ بھی کر

کے دیکھیں کہ مدنی قافلے کی برکت سے جہاں ہزاروں لوگوں کے مسائل حل ہوئے ہیں وہیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ راہِ خدا میں سفر کی برکت سے آپ کو بھی فائدہ ہوگا۔ ان اسلامی بھائی کی یہ باتیں ان کے دل پر اثر کر گئیں اور وہ تین دن کے مدنی قافلے کے لئے تیار ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جب انہوں نے مدنی قافلے میں سفر کیا تو وہاں رو رو کر اپنی بیماری سے شفا کیلئے دعا کی، ان کی دعا قبول ہوئی اور قافلے کی برکت سے انہیں درد سے نجات مل گئی۔

مانگو آ کر دعا، پاؤ گے مدّعا در کرم کے کھلیں، قافلے میں چلو
اچّھی صحبت ملے، خوب برکت ملے چل پڑو چل پڑیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ٦٧١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فضول گوئی کے نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم فضول گوئی کی مذمت کے بارے میں سُن رہے ہیں۔ یاد رکھئے! بے سوچے سمجھے بول پڑنا بے حد خطرناک نتائج کا حامل ہو سکتا اور اللہ پاک کی ہمیشہ ہمیشہ کی ناراضی کا باعِث بھی بن سکتا ہے۔ یقیناً زَبان کا قُفلِ مدینہ لگانے یعنی اپنے آپ کو غیر ضَروری باتوں سے بچانے ہی میں عافیّت ہے کیونکہ جو زیادہ بولتا ہے عُموماً خطائیں (Mistakes) بھی زیادہ کرتا ہے، راز (Secret) بھی فاش کر ڈالتا ہے۔ غیبت و چغلی اور عیب جُوئی جیسے گناہوں سے بچنا بھی ایسے شخص کیلئے بَہُت دشوار ہوتا ہے بلکہ فضول بولنے کا عادی بعض اوقات مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کُفریات بھی بک ڈالتا ہے۔ آیئے! فضول گوئی کے چند نقصانات کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

(1) اپنی عزت گنوا دیتا ہے:

یہ ایک حقیقت ہے کہ خاموشی اختیار کرنے میں ندامت وشَرمندگی کا اِمکان بہت کم ہوتا ہے جبکہ زیادہ بولنے والے کو غلطی ہوجانے پر بارہا مُعافی مانگنی پڑتی ہے اور دل میں یہ پچھتاوا بھی رہتا ہے کہ اگر اس موقع پر کچھ نہ بولا ہوتا تو اچھا ہوتا چونکہ میرے بولنے پر سامنے والے نے مجھے کھری کھری سُنا کر چار آدمیوں میں ذلیل کر دیا جس سے میری عزت ووقار بھی خراب ہوا۔ یوں فضول گوئی کرنے والا شخص اپنی عزّت گنوا بیٹھتا ہے، حضرت سیّدنا محمد بن نصر حارثی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَروِی ہے: زیادہ بولنے سے وقار یعنی رُعب (Dignity) جاتا رہتا ہے۔ (الموسوعۃ لابن ابی الدنیا، رقم:۷، ۶۰/۵۲) سچ ہے بول کر پچھتانے سے نہ بول کر پچھتانا اچھا ہوتا ہے کہ جو زیادہ بولتا رہتا ہے وہ مصیبتوں میں بھی زیادہ پھنستا ہے۔

یاالٰہی! فالتو باتوں کی عادت دور ہو
کاش! لب پر کوئی بھی جاری نہ ہو بے جا کلام
(وسائل بخشش مرمم، ۲۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) فحش کلامی کرتا ہے:

فضول باتیں کرنے کا ایک نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ ایسا شخص بالآخر فحش گفتگو اور بے حیائی کی باتیں بھی کرنے لگتا ہے جو انتہائی بُرا کام ہے اور کسی مسلمان کو ایسی گفتگو کرنا بالکل زیب نہیں دیتا کہ حدیثِ پاک میں ہے: مومن عیب نکالنے والا، لعنت کرنے والا، فحش گو اور بے حیا نہیں ہوتا۔ (ترمذی، ۳/ ۳۹۳، حدیث: ۱۹۸۴) اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر خوب بے

شرمی و بے حیائی کی باتیں کر کے اپنی آخرت برباد کرتے ہیں۔

(3)غیبت اور لڑائی جھگڑے میں مبتلا ہو جاتا ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فضول باتیں اور فضول سوالات عام طور پر غیبت اور لڑائی جھگڑے کا باعث بھی بن جاتے ہیں اگر کسی صحیح مقصد کیلئے کوئی بات پوچھی جائے تو حرج نہیں ہے لیکن عموماً سوالات کا صحیح مقصد نہیں ہوتا بلکہ پوچھنا برائے پوچھنا ہوتا ہے مثلاً کسی کی چیز دیکھی تو اس سے پوچھنے بیٹھ جاتے ہیں یہ کتنے میں لی ہے؟ کہاں سے خریدی ہے؟ اس کی گارنٹی کتنے سال کی ہے؟ یاد رکھئے! بلا وجہ یہ باتیں پوچھنا فُضول گفتگو میں شمار ہوتا ہے اور آخرت میں اس کا حساب دینا ہو گا۔ بسا اوقات ان سوالات سے غیبت و چغلی اور لڑائی جھگڑوں کا دروازہ کھل جاتا ہے مثلاً کسی نے کرائے پر مکان لیا تو سوال ہوتا ہے کتنے کمروں کا ہے؟ کرایہ کتنا ہے؟ اور مکان مالک کیسا ہے؟ مالک مکان کے بارے میں یہ سوال بہت خطرناک ہے اس کا جواب عموماً بلا اجازتِ شرعی کچھ اس طرح گناہوں بھرا ملتا ہے کہ ہمارا مکان مالک بہت سخت مزاج ہے۔ بے رحم ہے اور خَر دماغ ہے، کرائے میں ایک دن کی بھی تاخیر برداشت نہیں کرتا۔ یاد رکھئے! یہ سب غیبت کے زُمرے میں آتا ہے اور کسی مسلمان کی غیبت کرنا خود کو ہلاکت میں مبتلا کرنا ہے چنانچہ غیبت کی تباہ کاریاں صفحہ 26 پر ہے: غیبت ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے *غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے *بکثرت غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی *غیبت سے نَماز روزے کی نورانیَّت چلی جاتی ہے *غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں* غیبت نیکیاں جلا دیتی ہے *غیبت کرنے والا توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخِر میں جنَّت میں داخِل ہو گا، اَلغَرض غیبت گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

(4) کفریات بول دیتا ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ علم سے دُوری کی وجہ سے بعض لوگ اس قدر بے لگام ہوتے جارہے ہیں کہ جو مُنہ میں آتا ہے فوراً بک دیتے ہیں لمحہ بھر بھی نہیں سوچتے میں کیا کہہ رہا ہوں؟ فضول گوئی کی یہ عادت آدمی کو نہ بولنے کا بُلواتی اور ناکوں چنے چَبواتی ہے اور بعض اوقات بندہ اپنی زبان سے کفریہ کلمات نکال کر اپنے سب سے قیمتی سرمائے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے مگر اسے کانوں کان خبر تک نہیں ہوتی کہ وہ مسلمان نہیں رہا اور اس کا نکاح بھی ٹوٹ گیا، بعض لوگ تو بڑے ہی بے حس ہوتے ہیں، بات بات پر خوامخواہ اس طرح تائید طلب کرتے ہیں کیوں بھئی! ٹھیک ہے نا! میں غلط تو نہیں کہہ رہا! "کیا خیال ہے آپ کا؟" اب بات لاکھ ناقابلِ قبول ہو مگر نہ چاہتے ہوئے بھی ہاں میں ہاں ملا کر جھوٹ بولنے کا گناہ کرنا پڑتا ہے، اس طرح فضول بولنے والے لوگ کبھی تو گمراہی کی باتیں بلکہ **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ! کفریات بک کر بھی حسبِ عادت تائید حاصل کرتے ہیں اور اس طرح کے جملے مثلاً: "کیوں جی ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟" کہہ کر اور سامنے والے سے ہاں کہلوا کر بعض اوقات اس کا بھی ایمان برباد کروا دیتے ہیں؟ کیونکہ ہوش وحواس کے ساتھ کفر کی تائید بھی کفر ہے۔ کفریہ کلمات کے بارے میں مزید اہم معلومات کیلئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

یارَبّ! نہ ضرورت کے سوا کبھی کچھ بولوں
اللہ زَباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ

(وسائل بخشش مرمم، ۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! فضول گفتگو ہر طرح سے قابلِ مذمت ہے۔ اس بارے میں امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس میں بے فائدہ کلام بھی شامل ہے اور وہ کلام بھی جو مفید تو ہو لیکن حاجت سے زائد ہو کیونکہ مُفید کام کو مختصر گفتگو کے ذریعے بھی ذکر کرنا ممکن ہے اور بڑھا چڑھا کر اور تکرار کے ساتھ بھی ذکر کرنا ممکن ہے۔ جب ایک کَلِمہ کے ذریعے اپنے مقصود کو ادا کر سکتا ہے لیکن اس کے باوجود دو کلمے کہتا ہے تو دوسرا کلمہ فضول یعنی حاجت سے زائد ہوگا اور یہ بھی مذموم ہے۔ (احیاء العلوم، ۳/۱۴۱) لہٰذا زبان کی حفاظت کرنے کیلئے فضول باتوں سے بچنا بے حد ضروری ہے ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی ہر ہر ساعت ذِکْرُ اللہ میں بسر ہوتی تھی مگر پھر بھی وہ نیک لوگ زبان کی کس قدر حفاظت کیا کرتے تھے، آیئے! اس بارے میں ان ہستیوں کے مُبارک اقوال سُنئے، چُنانچہ

کہیں یہ فُضول کلام نہ ہو:

❖ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گفتگو سے بچنے کے لئے اپنے مُنہ میں کنکری رکھا کرتے اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کرتے: یہی وہ چیز ہے جو مجھے ہلاکت کی جگہوں پر لے گئی ہے۔

❖ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک شخص مجھ سے کوئی بات کرتا ہے تو اس کا جواب دینا مجھے اتنا زیادہ مرغوب و پسندیدہ ہوتا ہے جتنا ایک پیاسے شخص کو ٹھنڈا پانی بھی نہیں ہوتا لیکن میں اس خوف سے اس کا جواب نہیں دیتا کہ کہیں یہ فضول کلام نہ ہو۔

(احیاء العلوم، ۳/ ۳۴۸)

❖ حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن علی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے ایک راہِب (یعنی دنیا سے الگ تھلگ عبادت میں مشغول شخص) کا قول ہے کہ عورت کی زینت شرم وحیا اور عقل مند کی زینت خاموشی ہے۔ (ایک چپ سو سکھ، ص۱۶)

❖ حضرت سیِّدُنا رُبیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیس سال تک دُنیاوی گفتگو نہیں کی۔ جب صبح ہوتی تو دَوات، کاغذ اور قلم رکھتے اور جو گفتگو بھی کرتے اسے لکھ لیتے پھر شام کے وقت اپنے نفس کا مُحاسبہ کرتے۔ (احیاء العلوم، ۳/ ۳۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین کے نزدیک زبان کی کس قدر اہمیت تھی کہ یہ نیک لوگ ہر گھڑی ذکر و دُرُود میں بسر کرنے کے باوجود بھی فضول باتوں سے بچنے کیلئے مُنہ میں پتھر (Stone) رکھا کرتے تھے اور کوئی بات کرتے تو اسے لکھ لیا کرتے اور شام کو اس کے بارے میں غور و فکر کرتے تھے۔ فی زمانہ اس کی جھلک ہمارے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ میں نظر آتی ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نہ صرف خود ان بزرگوں کی تعلیمات پر عمل کرنے والے ہیں بلکہ آپ کے فیضِ تربیت سے لاکھوں لوگ بھی راہِ ہدایت پر گامزن ہو چکے ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں زبان کی حفاظت کے بارے میں کئی مَدَنی اِنعامات عطا فرمائے ہیں: مثلاً مدنی انعام نمبر 29 میں فرماتے ہیں: آج آپ نے کسی سے ایسے فُضول سوالات تو نہیں کئے جن کے ذَریعے مُسلمان عموماً جُھوٹ کے گناہ میں مُبتلا ہو جاتے ہیں؟ (مثلاً بلا ضَرورت پوچھنا آپ کو ہمارا کھانا پسند آیا؟ وغیرہ) مدنی انعام نمبر 33 ہے: کیا آج آپ نے (گھر میں اور باہر) کسی پر تُہمت تو نہیں لگائی کسی کا نام تو نہیں بگاڑا؟ کسی سے گالی گلو

چ تو نہیں کی؟ اسی طرح مدنی انعام نمبر 38 ہے: کیا آج آپ جُھوٹ، غیبت، چُغلی، حسد، تکبُّر اور وعدہ خِلافی سے بچنے میں کامیاب ہوئے؟ مدنی انعام نمبر 46 ہے: کیا آج آپ نے زبان کا قُفلِ مدینہ لگاتے ہوئے فُضول گوئی سے بچنے کی عادت ڈالنے کیلئے کچھ نہ کچھ اشارے سے اور کم اَزْ کم چار بار لکھ کر گفتگو کی؟

غور کیجئے! بیان کردہ مدنی انعامات میں سے ہر ایک زبان کی حفاظت سے مُتَعَلِّق ہے بالخصوص مدنی انعام نمبر 46 میں فُضول گفتگو سے بچنے کیلئے لکھ کر یا اشارے سے گفتگو کرنے کا ذہن دیا گیا ہے۔ ہمیں بھی فُضول گوئی سے پیچھا چُھڑانے اور خاموشی کی عادت ڈالنے کے لئے روزانہ کم از کم 4 بار لکھ کر گفتگو کرنی چاہیے اگر کوشش کریں گے تو رفتہ رفتہ ہر بات لکھ کر کرنے کی عادت بن جائے گی مگر لکھ کر گفتگو کرتے وقت بھی اس بات کا لحاظ رکھنا بے حد ضروری ہے کہ وہ باتیں فُضول نہ ہوں کیونکہ فُضول بات لکھ کر کرنا بھی منع ہے۔

اللہ کریم ہمیں فضول اور بے ہودہ باتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی زبان کو ذکر و درود سے تر رکھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ
ہماری فالتو باتوں کی عادت دُور ہو جائے
لگائیں مُستقل قُفلِ مدینہ لب پہ ہم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمم، ۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی انعامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم و بیش 104 شعبہ جات (Departments) میں دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے۔ان شعبہ جات میں سے ایک **مجلس مدنی انعامات** بھی ہے۔ شیخِ طریقت، **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہش کے مُطابق اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور جامعاتُ المدینہ و مَدارِسُ المدینہ کے طلبہ و طالبات کو باعمل بنانے اور مَدَنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب دِلانے کیلئے **مجلس مدنی انعامات** کا قیام عمل میں لایا گیا۔ **امیرِ اہلسُنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: کاش! دیگر فرائض و سُنَن کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان مَدَنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دستورُ العَمَل بنالیں اور تمام ذِمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی بھی اپنے حلْقے میں ان (مَدَنی انعامات کے رسائل) کو عام کر دیں اور ہر مسلمان اپنی قبْر وآخِرت کی بہتری کیلئے ان مَدَنی اِنعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ پاک کے فضل و کرم سے جنّتُ الْفِردوس میں مَدَنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔ آیئے! ہم بھی نِیَّت کرتے ہیں کہ نیکی کے اس کام میں بڑھ کر چڑھ کر حصہ لیں گے اور نہ صرف خود عمل کریں بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے فُضول گوئی سے بچنے

اور زبان کا قفلِ مدینہ لگانے کی اہمیت اور افادیت سے متعلق بیان سُننے کی سعادت حاصل کی، یقیناً

☆ زبان کی حفاظت کرنے سے اللہ کریم کی رضا نصیب ہوتی ہے۔

☆ زبان کا قفلِ مدینہ لگانے کی برکت سے سلامتی نصیب ہوتی ہے۔

☆ خاموشی سب سے بلند عبادت ہے۔

☆ خاموشی عقل مند کی زینت ہے۔

☆ فُضول گوئی سے بچنے والے کو حکمت و دانائی عطا کی جاتی ہے۔

☆ کثرتِ کلام اور فضول باتوں کی عادت ہلاکت کا سبب بن جاتی ہے۔

☆ فضول اور بے ہودہ باتیں ربِّ کریم کو ناپسند ہیں۔

اللہ کریم ہمیں فُضول گفتگو سے بچتے ہوئے زبان کا قُفلِ مدینہ لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

غیبت سے بچنے کی دعا

حضرتِ علامہ مَجدُ الدّین فیروز آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَنقول ہے: جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو اور کہو: **بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد** تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر ایک فِرِشتہ مُقرَّر فرمادے گا جو تم کو غیبت سے باز رکھے گا۔ اور جب مجلس سے اُٹھو تو کہو: **بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد** تو فِرِشتہ لوگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے باز رکھے گا۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص۲۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں

اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مَدَنی پھول" سے بات چیت کرنے کی سنّتیں اور آداب سُنئے: ☆ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ☆ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ☆ چلاّ چلاّ کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ☆ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ☆ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ☆ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سنت سے ثابت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ☆ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ☆ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہیے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے۔(فتاوٰی رضویہ،۲۱/۱۲۷)اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔(کتابُ الصَّمت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا،۷/۲۰۴ حدیث:۳۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"**، اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔ سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار　　مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

سُلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات میں سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ پاک اُس کی سو (100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستّر (70) آخرت کی اور تیس (30) دُنیا کی اور اللہ کریم ایک فرشتہ مُقرّر فرمادے گا، جو اس دُرُودِ پاک کو میری قبر میں یُوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلاشُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہو گا، جیسا میری حیات میں ہے۔ (جمع الجوامع للسیوطی، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵)

ہے کرم ہی کرم کہ سُنتے ہیں
آپ خُوش ہو کے بار بار دُرود

(ذوقِ نعت، ص۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ [1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

غفلت کا انجام

قاضیِ کوفہ محمد بن غسان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ عیدِ قربان کے دن میں اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے وہاں پھٹے پُرانے بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے ایک بڑھیا کو دیکھا۔ مجھے اس کا اندازِ گفتگو بہت اچھا لگا۔ میں نے اپنی والدہ سے پوچھا: یہ عورت کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ تمہاری خالہ عانیہ ہے جو ہارون رشید کے وزیر جعفر بن یحییٰ برمکی کی ماں ہے۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے ان کی خیریت دریافت کی اور پوچھا آپ کی یہ حالت کیسے ہوئی؟ تو انہوں نے فرمایا: بیٹا ہم نے غفلت میں زندگی گزاری اور وقت ضائع کرنے میں لگے رہے تو زمانہ ہم سے روٹھ گیا میں نے کہا: اپنی شان وشوکت کا کوئی واقعہ سنائیے۔ کہنے لگیں: ضرور، ایک چھوٹا سا واقعہ سناتی ہوں اس سے میری شان وشوکت کا اندازہ لگا لینا، آج سے تین(3) سال پہلے عیدِ قربان کے موقع پر میرے پاس چار سو اوڑھنیاں تھیں۔ میرے بیٹے نے رسم کے طور پر میرے پاس ایک ہزار چار سو بکروں کے سر اور تین سو بیلوں کے سر بھیجے، زیورات اور لباس وغیرہ ان کے علاوہ تھے اس کے باوجود میرا خیال تھا کہ میرا بیٹا میرا نافرمان ہے اور آج یہ حال ہے کہ میں تمہارے پاس دو بکروں کی کھالیں لینے آئی ہوں تاکہ ان کا لباس بناؤں۔ قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ ان کی داستانِ زوال سُن کر میں بہت رنجیدہ ہوا اور میری آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے، اس وقت میرے پاس جو دینار تھے میں نے انہیں تحفۃً دے دیئے۔ (بَحْرُ الدُّمُوْعِ، الفصل السادس عشر، فی ذھاب اللذۃ۔۔۔الخ، ص ۱۰۵)

نہیں درکار وہ خوشیاں، جو غفلت کا بنیں ساماں
عطا کر اپنی اُلفت اپنے پیارے کا تُو غم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص99)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غفلت کے اسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی جو شخص دُنیوی کی نعمتوں سے دل لگاتا ہے وہ اپنی آخرت کے بارے میں غفلت کا شِکار ہو جاتا ہے۔ غفلت بندے کو گناہوں پر دلیر کر دیتی ہے۔ غفلت بندے کو نیکیوں سے دُور کر دیتی ہے۔ غفلت (Carelessness) ربُّ العزّت کی ناراضی کا سبب بنتی ہے۔ اللہ پاک نے ہمیں دنیا میں بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں، اچھی تجارت وملازمت اللہ پاک کی نعمت ہے۔ عالیشان مکان اور اس میں ڈھیروں سہولیات نعمت ہیں۔ عمدہ سواری بھی عظیم نعمت ہے۔ ماں باپ کیلئے اولاد بھی نعمت ہے مگر یاد رکھئے! کسی بھی دنیاوی نعمت میں ضرورت سے زیادہ مشغولیت باعثِ غفلت اور نُقصان کا سبب ہے۔ جیسا کہ پارہ 28، سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْن آیت نمبر 9 میں ارشادِ خُداوندی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ(۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں ایمان والوں کو نصیحت کی جارہی ہے کہ اے ایمان والو! منافقوں کی طرح تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ کر دے اور جو ایسا کرے گا کہ دنیا

میں مشغول ہو کر دین کو بُھلا دے گا، مال کی مَحبّت میں اپنے حال کی پرواہ نہ کرے گا اور اولاد کی خوشی کیلئے آخرت کی راحت سے غافل رہے گا تو ایسے لوگ ہی نقصان اُٹھانے والے ہیں کیونکہ اُنہوں نے فانی دنیا کے پیچھے آخرت کے گھر کی باقی رہنے والی نعمتوں کی پرواہ نہ کی۔(خازن، المنافقون، تحت الآیۃ: ۹، ۴/ ۲۷۴، مدارک، المنافقون، تحت الآیۃ: ۹، ص ۱۲۴۵، ملتقطاً)

افسوس صد افسوس! آج ہم مسلمانوں کی عملی حالت بڑی خستہ ہوتی جارہی ہے۔مال کی فراوانی کی دُھن میں مگن اور حُصولِ مال کی خاطِر ہم مختلف مَمالِک کا سفر تو کرتے ہیں مگر چند قدموں کے فاصلے پر مسجِد کی حاضِری سے کتراتے ہیں، اپنے مکانات کی ڈیکوریشن (Decoration) پر پانی کی طرح پیسہ تو بہاتے ہیں مگر راہِ خدا میں خَرچ کرنے سے جی چُراتے ہیں حتّٰی کہ بعض لوگ فرض ہونے کے باوجود زکوۃ کی ادائیگی بھی نہیں کرتے ، دولت میں اِضافے کیلئے مختلف گُر تو اپنائے جاتے ہیں مگر نیکیوں میں بَرکت کے معاملے میں سستی سے کام لیتے ہیں۔یاد رکھئے! ابھی وقت ہے غفلت سے بیدار ہو کر فوراً توبہ کرلیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ موت اچانک روشنیوں سے جگمگاتے کمرے میں آرام دِہ بستر سے اُٹھا کر کیڑے مکوڑوں سے بھری اندھیری قبر میں سُلادے اور پھر چلاتے رَہ جائیں کہ اے مالک! مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دے وہاں جاکر تیری خوب عبادت کروں گا، اپنا سارا مال تیری راہ میں لُٹادوں گا، پانچوں نمازیں باجماعت مسجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ اَدا کروں گا یاد رکھئے! اس وقت کی چیخ وپکار سے کوئی فائدہ نہ دے گی کیونکہ قرآنِ پاک اس بارے میں پہلے ہی سے خبر دار کرچکا ہے۔چُنانچہ پارہ 28 سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْن کی آیت 10 اور 11 میں ارشادِ رَبُّ الْعزت ہے:

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰﴾ وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَاؕ وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے، اے میرے رَبّ! تُو نے مجھے تھوڑی مدّت تک کیوں مُہلَت نہ دی کہ میں صَدَقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا اور ہر گز اللہ کسی جان کو مُہلَت نہ دے گا جب اُس کا وعدہ آجائے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ موت کے وقت انسان غفلت سے بیدار ہو جاتا ہے اور وہ اس وقت بڑا افسوس کرتا ہے کہ کاش! مجھے تھوڑی سی مہلت مل جاتی اور میں نیک عمل کر لیتا، کاش میں نے اپنی زندگی کو غفلت میں نہ گزارا ہوتا، کاش! میں نے ربِ کریم کو راضی کر لیا ہوتا لیکن اس وقت پچھتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ لہٰذا عَقل مند (Wise) وہی ہے جو اپنی زندگی میں غفلت سے بیدار رہتے ہوئے نیکیوں کا ذَخیرہ اِکٹھا کر لے اور سُنَّتوں کا مَدَنی چَراغ قَبْر میں ساتھ لیتا جائے اور یُوں قَبْر کی روشنی کا اِنتِظام کر لے ورنہ اللہ پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کی صُورت میں سِوائے حَسرت وندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

مال تقسیم کرنے کی بھی مہلت نہ ملی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی 417 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب **"اِحْیَاءُ الْعُلُوم کا خُلاصہ"** صَفْحہ 389 پر ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُو بَکْر بن عَبْدُاللہ مُزَنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بَنی اِسرَائِیل میں سے ایک شخص نے مال جَمع کیا۔ جب اُس کی مَوت کا وَقْت قریب آیا تو بیٹوں سے کہنے لگا

:مجھے میرے مُختَلِف اَموال دِکھاؤ، اُس کے پاس بہت سے گھوڑے، اُونٹ اور غُلام لائے گئے۔جب اُس نے اُن کی طرف دیکھا توحَسرَت سے رونے لگا۔مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے اُسے روتے ہوئے دیکھا تو کہا: کیوں رو رہے ہو؟اُس ذات کی قسم جس نے تجھے یہ سب کچھ دیا ہے!جب تک میں تیری رُوح اوربدَن کوایک دوسرے سے جُدا نہ کردُوں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔اُس نے کہا: مجھے کچھ مُہلَت دیجئے کہ میں اِس مال کو تقسیم کردوں۔فِرِشتے نے کہا: اب تجھے مُہلَت نہیں ملے گی، تُونے یہ کام اپنی مَوْت کے آنے سے پہلے کیوں نہ کیا۔چنانچہ(پھر) مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کی رُوح قَبْض فرمالی۔

بے وفا دُنیا پہ مَت کر اِعتبار تُو اَچانک مَوْت کا ہو گا شِکار

مَوْت آکر ہی رہے گی یاد رَکھ! جان جا کر ہی رہے گی یاد رَکھ!

تیری طاقت تیرا فَن عُہدہ تِرا کچھ نہ کام آئے گا سَرمایہ تِرا

کرلے تَوْبہ رَبّ کی رَحمت ہے بڑی قَبْر میں ورنہ سَزا ہوگی کڑی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۷۱۲-۷۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انوکھی ندامت

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، حضرت سیّدنا شیخ ابو علی دقاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک بہت بڑے ولی اللہ سخت بیمار تھے میں ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوا،

میں نے اُن کے اِرد گرد اُن کے شاگردوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا، وہ بزرگ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ رو رہے تھے، میں نے عرض کی یا شیخ! کیا آپ دنیا پر رو رہے ہیں؟ فرمایا، نہیں بلکہ نمازیں قضا ہونے پر رو رہا ہوں میں نے کہا: آپ تو عبادت گزار شخص تھے پھر نمازیں کس طرح قضا ہوئیں؟ فرمایا: میں نے جب بھی سجدہ کیا تو غفلت کے ساتھ اور جب سجدے سے سر اٹھایا تو غفلت کے ساتھ اور اب غفلت کی حالت میں مر رہا ہوں۔

(مکاشفۃ القلوب، ص ۲۲)

محض دعویٰ بے کار ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ پاک کے نیک بندے ہر لمحہ یادِ الٰہی میں بسر کرنے اور ہر گھڑی فکرِ آخرت میں مشغول رہنے کے باوجود بھی اپنی عبادت و ریاضت کو کسی خاطر میں نہ لاتے اور اللہ کریم کی بے نیازی سے ڈرتے ہوئے گریا وزاری کرتے مگر ہم غفلت کے ماروں کا حال یہ ہے اول تو نیکیاں کرتے نہیں اور اگر کوئی نیک کام کرلیا تو جب تک چار آدمیوں کے سامنے اپنی نیک نامی کی دھاک نہ بٹھالیں چین نہیں آتا، اللہ کریم کے نیک بندے گناہوں سے محفوظ ہونے کے باوجود ہر وقت اس کے خوف سے تھر تھراتے اور آنسو بہاتے ہیں مگر ہم غفلت شعار دن رات بے دھڑک گناہوں میں مشغول رہنے کے باوجود بھی ذرا نہیں ڈرتے اور باتیں ایسی کرتے ہیں کہ ہم جیسا کوئی نیک نہیں۔ ہمیں اس غفلت سے جھنجھوڑنے کیلئے حضرت سَیِّدنا شقیق بلخی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگ تین باتیں صرف زبانی کرتے ہیں مگر عمل اس کے خلاف کرتے ہیں: (1) کہتے ہیں کہ ہم اللہ پاک کے بندے ہیں لیکن

کام غلاموں جیسے نہیں بلکہ آزادوں کی طرح اپنی مرضی کے کرتے ہیں۔(2) کہتے ہیں کہ اللہ پاک ہی ہمیں رزق دیتا ہے لیکن ان کے دل دنیا اور سامانِ دنیا جمع کئے بغیر مطمئن نہیں ہوتے اور یہ ان کے اقرار کے سراسر خلاف ہے۔(3) کہتے ہیں کہ آخر ہمیں مرنا ہے مگر کام ایسے کرتے ہیں جیسے انہیں کبھی مرنا ہی نہیں۔

(مکاشفۃ القلوب، ص۴۵، ملخصا)

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن　　قبر میں ہوگا ٹھکانا ایک دن
منہ خدا کو ہے دِکھانا ایک دن　　اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے　　کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج واقعی ہماری حالت یہ ہوتی جارہی ہے کہ ہم دنیا کمانے کیلئے تو بہت کوشش کرتے ہیں مگر فکرِ آخرت سے غافل رہتے ہیں، دن رات مالدار بننے کے سنہرے خواب تو دیکھتے ہیں، عمدہ گاڑیوں میں گھومنے، نت نئے فیشن اپنانے کیلئے کوشاں رہتے ہیں مگر ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ ایک دن ہمیں مرنا بھی پڑے گا اور اس ہنستی بستی دنیا کو چھوڑ کر خالی ہاتھ یہاں سے جانا ہوگا۔ مگر ہم میں سے کسی کو معلوم کہ ہماری موت کب آئے گی، آج کا دن ہماری زِندگی کا آخری دن ہوگا یا آنے والی رات ہماری زِندگی کی آخری شب ہوگی، بلکہ ہمارے پاس تو اس کی بھی ضَمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس بھی لے پائیں گے یا نہیں؟ ممکن ہے جو سانس ہم لے رہے ہیں وہی آخری ہو دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے۔ آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں شخص بالکل

ٹھیک ٹھاک تھا، اسے بظاہر کوئی مَرض بھی نہ تھا، لیکن اچانک ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے چند ہی لمحوں میں موت کے گھاٹ اُتر گیا، آیئے! خود کو غفلت سے جگانے کیلئے دو عبرت ناک واقعات سنئے اور گناہوں سے توبہ کر کے نیکیوں میں مشغول ہو جایئے۔ چنانچہ

(1)سیلاب میں غرق ہو گیا

منقول ہے ایک شخص نے سیلاب(Flood) آنے کی جگہ اپنا گھر بنا رکھا تھا۔جب اس سے کہا گیا کہ یہ بہت خطرناک جگہ ہے یہاں سے ہٹ جاؤ۔تو اس نے کہا: مجھے معلوم ہے کہ یہ جگہ خطرناک ہے لیکن اس کی خُوبصورتی و شادابی نے مجھے تَعَجُّب میں ڈال دیا ہے۔اس سے کہا گیا کہ تمام رونقیں اور خُوبصورتیاں زندگی کے ساتھ ہیں، لہٰذا اپنی جان کی حفاظت کر، اپنے آپ کو خطرے میں نہ ڈال۔اُس نے کہا: میں یہ جگہ ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ پھر ایک رات حالتِ نیند میں اسے سیلاب نے آلیا اور وہ غرق ہو کر مر گیا۔(عیون الحکایات، ص ۴۴۶)

(2)شادی کے ارمان خاک میں مل گئے

سردارآباد (فیصل آباد) کے میڈیکل کالج کے فائنل ائیر کا ایک ذہین ترین طالبِ علم اپنے دوست کے ہمراہ پکنک منانے چلا۔ پکنک پوائنٹ پر پہنچ کر اُس کا دوست ندی میں تیرنے کیلئے اترا مگر ڈوبنے لگا، مستقبل کے ڈاکٹر نے اُس کو بچانے کی غرض سے جذبات میں آکر پانی میں چھلانگ لگادی، اب وہ تیرنا تو جانتا نہیں تھا لہٰذا خود بھی پھنس گیا۔ قسمت کی بات کہ اُس کا دوست تو جوں توں کر کے نکلنے میں کامیاب ہو گیا مگر آہ! مستقبل کا ڈاکٹر بے چارہ ڈوب کر موت کے گھاٹ اتر گیا۔ کہرام مچ گیا، ماں باپ کے بڑھاپے

کا سہارا پانی کی موجوں کی نذر ہو گیا، ماں باپ کے سہانے سپنے شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے اور وہ بے چارہ ذہین طالب علم (Student) M.B.B.S کے فائنل امتحان کا رِزلٹ ہاتھ میں آنے سے قبل ہی قبر میں جا پہنچا۔

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے　　مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے

ہوئے نامور بے نشان کیسے کیسے　　زمین کھا گئی نوجوان کیسے کیسے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غفلت کی نیند سے بیدار ہو جائیے اور فکرِ آخرت پیدا کیجئے اور مرنے سے پہلے موت کی تیاری کرلیجئے۔ اگر ہم یونہی دنیا کی رونقوں میں مست رہے اور اچانک کسی مہلک بیماری میں مبتلا ہو کر، کسی حادثے کا شکار ہو کر یا اچانک ہی ہماری سانسیں رُک گئیں اور ہم موت کے گھاٹ اُتر گئے تو پھر سوائے پچھتانے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ اپنے دل و دماغ سے یہ خوش فہمی نکال دیجئے کہ ابھی تو میری عمر ہی کیا ہے، اچھا بھلا صحت مند انسان ہوں، ابھی تو لمبی زندگی پڑی ہے آخری عمر میں نیکیاں کرلوں گا۔ یاد رکھئے! موت صرف بڑھاپے یا بیماری میں ہی نہیں آتی بلکہ اچھے بھلے صحت مند ہنستے کھیلتے نوجوان بھی اچانک موت کا شکار ہو کر اندھیری قبر میں چلے جاتے ہیں۔ اس دنیا کی حیثیت ایک گزر گاہ (یعنی راستے) کی سی ہے، جسے طے کرنے کے بعد ہی ہم منزل تک پہنچ سکتے ہیں، اب وہ منزل جنّت ہو گی یا جہنَّم! اِس کا اِنحِصار اس بات پر ہے کہ ہم نے یہ سفر کس طرح طے کیا! اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِطاعت گزار بن کر یا نافرمان بن کر؟ افسوس ہے اُس پر جو دنیا کی رنگینیاں دیکھنے کے باوُجود بھی اس کے دھوکے میں مُبتَلا رہے اور موت سے یکسر غافِل ہو جائے۔

دنیا فانی اور آخِرت باقی ہے

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنا سب سے آخِری خُطبہ(Last Sermon) جو ارشاد فرمایا، اس میں یہ بھی ہے: اللہ کریم نے تمہیں دنیا صرف اس لئے عطا فرمائی ہے کہ تم اس کے ذَرِیعے آخِرت کی تیّاری کرو۔ اِس لئے عطا نہیں فرمائی کہ تم اسی کے ہو کر رہ جاؤ، بے شک دنیا فانی اور آخِرت باقی ہے۔ تمہیں فانی (دنیا) کہیں بہکا کر باقی (آخرت) سے غافِل نہ کر دے، فنا ہو جانے والی دنیا کو باقی رہنے والی آخِرت پر تَرجیح نہ دو، کیونکہ دنیا مُنْقَطِع ہونے والی ہے اور بے شک اللہ پاک کی طرف لَوٹنا ہے۔ اللہ پاک سے ڈرو کیونکہ اس کا ڈر اس کے عذاب کیلئے (رَوک اور) ڈھال اور اُس تک پہنچنے کا ذَرِیعہ ہے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، ۸۳/۵، حدیث: ۱۴۶، ملخصا)

چند روزہ ہے یہ دُنیا کی بَہار   دِل لگا اِس سے نہ غافِل ذِی نَہار
عُمر اپنی یُوں نہ غفلت میں گُزار   ہوشیار اے محوِ غفلت ہوشیار
ایک دِن مَرنا ہے آخِر مَوت ہے   کرلے جو کرنا ہے آخِر مَوت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہماری زِندگی کا ایک ایک لَمحہ بڑا قیمتی ہے اور ہماری زِندگی ہر آن تیزی سے کم ہوتی جارہی ہے۔ لہٰذا عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے اِس فانی دُنیا کے دھوکے میں مُبْتَلا ہو کر سونے اور جَواہِرات سے زیادہ قیمتی لَمحات کی ناقدری کرنے کے بجائے تَقْوٰی و پرہیز گاری اپنائیے، اپنے شب و روز کو فُضُولیات اور دُنیوی عَیش کوشیوں میں برباد مت کیجئے، شریعت نے جن کاموں کا حُکم دیا ہے ان کی ادائیگی میں سُستی نہ کیجئے اور جن سے منع کیا ہے اُن سے رکنے میں لمحہ بھر بھی تاخیر نہ کیجئے۔

ہمیں قرآن واحادیث میں نماز کا حکم دیا گیا ہے مگر ہم غَفْلت کے سبب نماز نہیں پڑھتے حالانکہ نماز حُقُوقُ اللہ میں سے اِنْتِہائی اَہَم فریضہ ہے۔ نَماز دین کا سُتُون ہے۔ نَماز سے گُناہ مُعاف ہوتے ہیں، نماز بیماریوں سے بچاتی ہے، نَماز دُعاؤں کی قبولیت کا سبب ہے اور جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والے کا نام جہنَّم کے دروازہ پر لکھ دیا جاتا ہے۔ **شریعت نے ہمیں صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں پورے سال میں ایک مرتبہ اپنے مال کی زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا ہے** ہم صرف مال کمانے میں تو مشغول ہیں مگر اس کا حق ادا کرنے سے غافل ہیں حالانکہ زکوٰۃ دینے سے مال میں برکت ہوتی ہے، زکوٰۃ دینے سے گھر میں امن وسکون ہوتا ہے، زکوٰۃ دینے والے پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم برسات ہوتی ہے، زکوٰۃ دینے سے مصیبتیں دور ہوتی ہیں جیسا کہ فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی، تو اللہ پاک نے اس سے شر کو دُور کر دیا۔ (المعجم الاوسط، باب الالف من اسمہ احمد، الحدیث، ۱۵۷۹، ج ۱، ص ۴۳۱) شریعت نے ہمیں سال میں ایک بار رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیا مگر ہم غفلت سے کام لیتے ہیں اور روزہ چھوڑنے کے ساتھ ساتھ سرِعام کھاتے پیتے ذرا شرم نہیں کرتے، یاد رکھئے! روزہ رکھنے میں جہاں شریعت کی فرمانبرداری ہے وہیں اس کے ڈھیروں طبی فوائد بھی ہیں۔ مثلاً روزہ رکھنے سے معدے کی تکالیف اور اس کی بیماریاں ٹھیک ہو جاتی ہیں اور نظامِ ہضم بہتر ہو جاتا ہے۔ روزہ شوگر لیول، کولیسٹرول اور بلڈ پریشر میں اِعْتدال لاتا ہے اور اس کی وجہ سے دل کا دورہ پڑنے کا خطرہ نہیں رہتا۔ روزے کے دوران خون کی مقدار میں کمی ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے دل کو انتہائی فائدہ مند آرام پہنچتا ہے۔ روزے سے جسمانی کھچاؤ، ذہنی تناؤ، ڈپریشن اور نفسیاتی امراض کا

خاتمہ ہوتا ہے۔روزہ رکھنے سے موٹاپے میں کمی واقع ہوتی اور اضافی چربی ختم ہو جاتی ہے۔روزہ رکھنے سے بے اولاد خواتین کے ہاں اولاد ہونے کے امکانات(Possibilities) کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔(صراط الجنان،۱/۲۹۳)

روزے کے تفصیلی احکام اور فضائل جاننے کیلئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنت کی مایہ ناز تصنیف **فیضانِ رمضان**(مرمم) کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔اس کے علاوہ شریعت نے جن کاموں کا حکم دیا ان کے فضائل جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"جنت میں لے جانے والے اعمال"** اور جن کاموں سے بچنے کا حکم دیا ان کی تباہ کاریاں جاننے کیلئے **"جہنم میں لے جانے والے اعمال"** کا مطالعہ کیجئے۔

مُختصر سی زِندَگی ہے بھائیو! نیکیاں کیجئے نہ غفلت کیجئے

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۵۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی دورہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں نہ صرف خود اپنی زندگی رَبِّ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری میں بسر کرنی چاہیے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں میں فکرِ آخرت پیدا کرنے کیلئے انہیں بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرنا چاہیے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔12 مدنی کاموں میں سے ایک ہفتہ وار مدنی کام **"مدنی دورہ"** بھی ہے جس کے ذریعے گھر گھر، دکان دُکان لوگوں کو نیکی کی دعوت دی جاتی ہے، نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اہم فریضہ ہے

کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بلکہ خود سَیِّدُ الانبیا، محبوب خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی مقصد کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی کام کے بے شمار دینی و دنیوی فوائد (Benefits) ہیں ✤ مدنی دورے کی برکت سے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیکی کی دعوت دینے والی سنت پر عمل ہو جاتا ہے۔ ✤ مدنی دورے کی برکت سے **مسلمانوں سے ملاقات** وسلام کی سُنّت عام ہوتی ہے۔ ✤ **مدنی دورے** کی برکت سے علمِ دِین اور نیکی کی دعوت سے مالا مال **قیمتی مدنی پھول اُمّتِ مسلمہ** تک پہنچائے جاتے ہیں۔ ✤ **مدنی دورے** کی برکت سے **بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت مدد حاصل ہوتی ہے۔ ✤ **مدنی دورے** کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی **تشہیر و نیک نامی** ہوتی ہے اور جو اسلامی بھائی **مدنی دورے** میں شرکت کرتے ہیں اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ان کو یوں دعاؤں سے نوازرہے ہیں۔

جو نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچائے
میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ
(وسائل بخشش مرمم، ص۳۶۹)

آیئے! بطورِ ترغیب **مدنی دورے** کی ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور پابندی کے ساتھ **مدنی دورہ** کرنے کی نِیَّت کیجئے۔ چنانچہ

مسجد آباد ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہمارا مدنی قافلہ پنجاب کے ایک شہر کی مسجد میں پہنچا۔ دروازے پر تالا لگا ہوا تھا، کوشش کر کے چابی حاصل کی، دروازہ کھولا تو ہر چیز پر مٹی ہی

مٹی تھی، ایسا معلوم ہوتا جیسے کافی عرصہ سے مسجد بند ہو، ہم نے مل جُل کر صفائی کی، نمازِ عصر کے بعد مدنی دورہ کے لئے کھیل کے میدان میں پہنچے اور کھیلنے میں مشغول نوجوانوں کو نیکی کی دعوت دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کئی نوجوان ہاتھوں ہاتھ ہمارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوگئے، مسجد میں آکر ہمارے ساتھ نماز پڑھنے اور سنّتوں بھرا بیان سُننے کی سعادت حاصل کی، ہماری انفرادی کوشش سے انہوں نے اُس مسجد کو آباد کرنے کی نیت کرلی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود 70 سالہ ایک بزرگ آبدیدہ ہو کر کہنے لگے، میں تو لوگوں سے مسجد آباد کرنے کا کہتا رہتا تھا، مگر میری سُنے کون؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج عاشقانِ رسول کی برکت سے ہماری مسجد آباد ہوگئی ہے۔

نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے
بنا شائقِ قافلہ یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص103)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سونے کی اینٹ

منقول ہے کہ ایک نیک آدمی کو کہیں سے سونے کی اینٹ ہاتھ لگ گئی وہ دولت کی محبت میں مست ہو کر رات بھر طرح طرح کے منصوبے باندھتا رہا کہ اب تو میں بہت اچھے کھانے کھاؤں گا، بہترین لباس سلواؤں گا اور بہت سارے خُدام اپناؤں گا الغرض مالدار بن جانے کے سبب وہ راحتوں اور آسائشوں کے تصورات میں گم ہو کر اس رات ربِ اکبر سے یکسر غافل ہو گیا صبح اسی دَھن کی دُھن میں مگن مکان سے نکلا اتفاقاً قبرستان (Graveyard) کے قریب سے اس کا گزر ہوا کیا دیکھتا ہے کہ ایک

شخص اینٹیں بنانے کے لئے ایک قبر پر مٹی گوندرہا ہے یہ منظر دیکھ کر یکدم اس کی آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹ گیا اوراس تصور سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے کہ شاید مرنے کے بعد میری قبر کی مٹی سے بھی لوگ اینٹیں بنائیں گے آہ! میرے عالیشان مکانات اور عمدہ ملبوسات وغیرہ دھرے کے دھرے رہ جائیں گے لہٰذا سونے کی اینٹ سے دل لگانا تو زندگی کو سراسر غفلت میں گوانا ہے ہاں! اگر دل لگانا ہی ہے تو مجھے اپنے پیارے پیارے اللہ سے لگانا چاہئے، چنانچہ اس نے **سونے کی اینٹ** کو چھوڑ کر **قناعت** کو اختیار کیا۔(رسالہ غفلت،۱)

گو پیشِ نظر قبر کا پُرھول گڑھا ہے
افسوس! مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص382)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی مال و دولت ایسی چیز ہے جو انسان کو رَبِّ کریم سے غافل کر دیتی ہے۔اس حکایت میں ہر وقت مال و دولت کی حِرص (Greed) میں مبتلا رہنے والوں، جمعِ مال کی ہوس میں حلال و حرام کی تمیز بھلا دینے والوں اور صِرف مال و دولت میں زندگی کا سُکون تلاش کرنے والوں کیلئے عِبرت ہی عِبرت ہے۔یادر کھئے! دولت سے دوا تو خریدی جاسکتی ہے شِفا نہیں۔دولت سے دوست تو مل سکتے ہیں مگر وفا نہیں۔دولت کے سبب اچھی زندگی تو گزاری جاسکتی ہے مگراس کے ذَرِیعے موت نہیں ٹالی جاسکتی۔دولت سے شُہرت تو حاصِل ہوسکتی ہے مگر عزّت نہیں۔دولت سے اچھے مکانات ، گاڑیاں اور عمدہ ملبوسات تو خریدے جاسکتے ہیں مگر اسے غلط کاموں میں استعمال کرکے ربِّ کریم کی رضا

اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت کے حقدار نہیں بن سکتے۔ یاد رکھئے! دنیا میں ہر مشکل کام کو آسان بنانے کیلئے تو شاید ہماری دولت کام آسکتی ہے مگر ہماری بداعمالیوں کے سبب قبر میں عذاب دیا گیا تو کیا وہاں بھی یہی دولت کام آئے گی؟ منکر نکیر کے سوالات نہیں بن پائے تو کیا اس وقت بھی ہم اپنی دولت نفع اٹھا سکیں گے؟ قبر میں سانپ بچھو حملہ آور ہو گئے تو کیا ہماری دولت ان سے نجات کا سبب بن سکے گی؟ بروزِ محشر کی ہولناکیوں میں کیا ہماری دولت راحت و سکون کا سبب بن سکے گی؟ کیا جہنم سے چھٹکارہ پانے کیلئے ہماری دولت کام آسکے گی؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ ان مشکل حالات سے نمٹنے کیلئے ہمارے وہ نیک اعمال ہی نجات کا ذریعہ بنیں گے جن سے آج ہم غافل ہیں۔

میں کیسے خوش رہوں؟

حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے کہ افسوس! میں کتنی غفلت کرتا ہوں؟ حالانکہ مجھ سے حساب وکتاب میں ہرگز غفلت نہیں برتی جائے گی، میری زندگی کیونکر خوشگوار ہو سکتی ہے؟ حالانکہ میرے سامنے ایک کٹھن دن ہے، میں عمل میں چُستی کیوں اختیار نہیں کرتا، حالانکہ میں نہیں جانتا کہ میری موت کا وقت کیا ہے، میں دنیا میں کیسے خوش رہوں؟ حالانکہ مجھے یہاں ہمیشہ نہیں رہنا، میں اسے ترجیح کیوں دوں؟ مجھ سے پہلے جس نے بھی دُنیا کو ترجیح دی دُنیا نے اسے نُقصان پہنچایا، میں اسے کیوں پسند کروں؟ یہ تو فنا ہو کر مٹ جائے گی، میں اس کی حرص کیوں رکھوں، کیونکہ میرا ٹھکانا تو کہیں اور ہے، میں اس (دنیا کے چلے جانے) پر کیوں افسوس کروں؟ کیونکہ اللہ پاک کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میرے گناہوں کی وجہ سے میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔ (حلیۃ الاولیاء، عون بن عبداللہ، ۴/۲۸۵، رقم: ۵۵۹۳، بتصرفٍ)

غفلت سے بچنے کے طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین خود کو غفلت و حرص سے بچانے کیلئے ہر وقت فکرِ آخرت میں مشغول رہتے تھے۔ ہمیں بھی ان کی سیرت پر چلتے ہوئے زندگی میں ہی قبر و حشر کی تیاری شُروع کر دینی چاہیے اور غفلت جیسی بیماری سے نجات کیلئے اس کا علاج کرنا چاہیے کیونکہ ہر بیماری سے بچنے کیلئے طریقہ علاج اختیار کیا جاتا ہے جس پر عمل کر کے شفاء ہو جاتی ہے۔ آیئے! غفلت جیسی مہلک بیماری سے بچنے کے چند طریقے (Methods) سنئے اور اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے کوشش کیجئے۔

(1) دنیاوی محبت سے بچنا!

فی زمانہ نیکیوں سے دور ہونے اور غفلت کے گہرے گھڑے میں جا پڑنے کا ایک اہم سبب دنیا کی محبت ہے جو انسان کو حلال و حرام کی تمیز بھلا کر نیکیوں سے دور کر دیتی ہے لہٰذا اپنے دل سے دنیاوی محبت نکال دیجئے کیونکہ یہی سارے فساد کی جڑ ہے۔ حضور نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جسے دنیا کی محبت کا شربت پلایا گیا وہ تین چیزوں کا مزہ ضرور چکھے گا۔(۱) ایسی سختی جس سے اس کی تھکن دور نہ ہو گی، (۲) ایسی حرص جس سے وہ غنی نہ ہو گا، (۳) ایسی خواہش جس کی تکمیل نہ کر سکے گا۔ لہٰذا جس نے دنیا کو طلب کیا آخرت اسکے مرنے تک اسے تلاش کرتی رہے گی، جب وہ مر جائے گا تو وہ اسے پکڑ لے گی اور جس نے آخرت طلب کی دنیا اسے ڈھونڈتی رہے گی یہاں تک کہ وہ اس میں سے اپنا پورا رزق حاصل کر لے۔ (طبرانی کبیر، عبداللہ بن مسعود، ۱۰/۱۶۲، رقم: ۱۰۳۲۸، ملتقطا)

مرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر

کر الفت میں اپنی فنا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) اچھی صحبت اختیار کرنا!

غفلت بھری زندگی سے پیچھا چُھڑانے کیلئے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کیجئے کہ اس کی برکت سے ہمیں گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی توفیق ملے گی۔ فی زمانہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اچھی صحبت پانے کیلئے کسی نِعْمتِ عظمیٰ سے کم نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی ماحول کی برکت سے اب تک لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے۔ اور بری صحبت سے ضرور بچنے کی کوشش کیجئے کہ بُری صحبت ہماری دُنیا کے ساتھ ساتھ بربادیِ آخرت کا سامان بن سکتی ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں بُرے لوگوں کی صحبت سے بچنے کا حکم ہے۔ چُنانچہ اس بارے میں دو فرامینِ مُصطفےٰ سُنئے اور عمل کی کوشش کیجئے۔

1. ارشاد فرمایا: بُرے ساتھی سے بچو، کیونکہ وہ جہنّم کا ایک ٹکڑا ہے، اُس کی محبت تمہیں فائدہ نہیں پہنچائے گی اور وہ تم سے اپنا وعدہ پورا نہیں کرے گا۔ (فردوس الاخبار، ۱/۲۲۴، حدیث:۱۵۷۳)
2. ارشاد فرمایا: بُرے ساتھی سے بچ کہ تو اسی کے ساتھ پہچانا جائے گا (یعنی جیسے لوگوں کے پاس آدمی کی نشست وبرخاست ہوتی ہے لوگ اسے ویسا ہی جانتے ہیں)۔

(ابن عساکر، الحسین بن جعفر بن محمد بن حمدان۔۔الخ، ۱۴/۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3)بُزرگانِ دین کی سیرت کا مطالعہ کرنا!

غفلت اور گناہوں بھری زندگی سے جان چھڑانے، نیکیوں کا پابند بننے، قرآن وسنت کے مطابق زندگی گزارنے کا ایک طریقہ بُزرگانِ دین کی سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ کرنا اور ان کے سیرت و کردار کے مطابق عمل کرنا بھی ہے، کیونکہ ہمارے بُزرگان دین ہر وقت عبادتِ الٰہی اور فکرِ آخرت میں مصروف رہتے، ایسی ہی ایک ہستی جن کے علم و عمل، کردار اور سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ کرنے سے غفلت سے بچ کر فکرِ آخرت نصیب ہوتی ہے وہ ہستی عالمِ باعمل، صوفی باصفا، حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ مبارکہ بھی ہے جن کا ہر لمحہ یادِ الٰہی اور فکرِ آخرت میں بسر ہوتا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے علمی شوق اور قابلیت وصلاحیت سے ایسے ایسے کارنامے اَنْجام دیئے کہ آپ کی تعلیمات سے آج بھی عالَمِ اِسْلام مُنور ہورہا ہے، آپ کی مُبارک زِندگی سے اُمّتِ مُسلِمہ کو اِطاعتِ خُداوندی، سُنّتوں کی پاسداری، زُہد وتقویٰ اور دیگر بہت سی نیک خصلتیں اپنانے کا جذبہ ملتا ہے، آیئے! حُصُولِ بَرکت اور نُزولِ رَحمت کیلئے آپ کی مُبارَک زِنْدگی کے چند مُخْتَصَر گوشوں کے بارے میں سُنْتے ہیں۔

نام ونَسب، وِلادت اور رحلت:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کُنیت ابُوحامِد، لَقَب حُجَّۃُ الْاِسْلَام (اسلام کی دلیل) اور نامِ نامی، اسمِ گرامی محمد بن محمد غزالی شافعی ہے، آپ ۴۵۰ھ میں ایران کے ضلع طُوس کے علاقے طابران میں پیدا ہوئے۔(اتحاف السادۃ المتقین، مقدمۃ الکتاب، ۱/۹) ابتدائی تعلیم اپنے شہر میں حاصل کی، جہاں کُتبِ فِقہ حضرت سیِّدُنا احمد رادکانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پڑھیں، 20سال سے کم عُمر میں مزید حُصُولِ علم کیلئے (ایران کے مَشرِقی شہر) جُرجان

تشریف لے گئے، 473ہجری میں (ایران کے قدیم شہر) نیشاپور میں اِمامُ الْحَرَمَیْن امام عبد الملک جوینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اُصولِ دین، مَنْطق اور حکمت وغیرہ میں مکمل مہارت حاصل کی۔(اتحاف السادۃ المتقین، مقدمۃ الکتاب، ۹/۱) حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ہر تصنیف ہی علم وعرفان کا بیش بہا خزانہ ہے مگر اِحیاءُ الْعُلُوم ایسی کتاب ہے جس کی مثال کتابوں میں ملنا مُشکل ہے یہ کتاب انسان کو "کامل انسان" بنانے میں بے حد مُعاوِن ہے ہر دور میں مَشائخ و عارِفین، اَقطاب واَولیا اور عُلَما وصُوفیا کی توجُّہ کا مرکز رہی ہے، بالآخر امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بروز پیر ۱۴ جمادی الآخر سنہ 505ھ بمقام طابران (طُوس) میں اس دنیا فانی سے انتقال فرما گئے اور وہیں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مَزار مبارک ہے۔

مجلس مکتبۃ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایسی عظیم ہستیوں کی تعلیمات کو اُمَّتِ مسلمہ تک پہنچانے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے 1986 میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا آغاز فرمایا۔ دعوتِ اسلامی کے اس شعبے (Department) سے پہلے تو صرف بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری ہوئیں اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ عنایت سے ایسی ترقی نصیب ہوئی کہ مکتبۃ المدینہ سے جہاں سنتوں بھرے بیانات مدنی مذاکروں کی لاکھوں لاکھ کیسٹیں اور وی سی ڈیز (VCDs) دُنیا بھر میں پہنچ رہی ہیں، وہیں امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کتابوں کا اردو ترجمہ، اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنت اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کی کتابیں بھی شائع کرکے کثیر تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچائی جارہی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے ہفتہ وار اجتماع میں ہم نے غفلت کے متعلق سنا کہ

- غفلت کے سبب انسان علمِ دین سے دور ہو جاتا ہے۔
- غفلت کے سبب انسان اپنی آخرت کو بھول جاتا ہے۔
- غفلت کے سبب انسان گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔
- غفلت کے سبب انسان جہنم کے گہرے گھڑے میں جا گرتا ہے۔
- غفلت کے سبب انسان یادِ الٰہی اور اِطاعتِ الٰہی سے دور ہو جاتا ہے۔
- غفلت کے سبب انسان ہر وقت مال و دولت کمانے کی حرص میں مبتلا رہتا ہے۔

اللہ کریم ہمیں نیک اعمال کرنے اور غفلت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ج ۱ صفحہ ۵۵ حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں۔

جوتے پہننے کی سنّتیں اور آداب

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم، ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶) (2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر الٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہئے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری ج ۴ ص ۶۵ حدیث ۵۸۵۵) نزھۃُ القاری میں ہے: مسجد میں داخِل ہوتے وقت حکم یہ ہے پہلے سیدھا پاؤں مسجد میں رکھے اور جب مسجد سے نکلے تو پہلے الٹا پاؤں نکالے۔ مسجد کے داخلے کے وقت اس حدیث پر عمل دشوار ہے۔ اعلٰی حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کا حل یہ ارشاد فرمایا ہے: جب مسجد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جوتا نکال کر مسجد میں داخل ہو جایئے اور جب مسجد سے باہر ہو تو اُلٹا پاؤں نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔ (نزھۃ القاری ج ۵ ص ۵۳۰ فرید بک اسٹال) (4) مرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے (5) کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے انھوں نے فرمایا: رسول

اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔(ابوداود، ج۴ ص ۸۴ حدیث:۴۰۹۹)صدرُ الشَّریعہ، بدرُالطَّریقہ حضرتِ علامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقالی کرنے) سے ممانعت ہے،نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اختیار کرے،نہ عورت مرد کی۔(بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ)(6)جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں (7)(تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ)اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا"دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آکر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔

(سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار
مجھ کو جذبہ دے سفر کا کرتا رہوں پروردگار

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

فَرمانِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہے: **نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھنا گناہوں کو اِس قدر جلد مٹاتا ہے کہ پانی بھی آگ کو اُتنی جلدی نہیں بجھاتا اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلام بھیجنا گردنیں (یعنی غلاموں کو) آزاد کرنے سے **افضل** ہے۔

(تاریخِ بغداد، ۱۷۲/۷)

اُن پر دُرُود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں
اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۹)

مختصر وضاحت: یعنی ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پڑھتے ہیں جو ہر بے سہارے کا سہارا ہیں اور ہم اپنے اُس کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلام بھیجتے ہیں جو ہم غافلوں کی خیر خبر رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ۔۔۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔ الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

صِدّیقِ اکبر کے اَوصاف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عَقْل مندی جہاں انسان کی روشن ضمیری کا باعِث بنتی ہے، وہاں بعض دفعہ اُسے غلط راہوں پر بھی چلا دیتی ہے، لیکن حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر اللہ کریم کا یہ خاص فَضْل و اِحسان تھا کہ وہ اپنے گِرد پھیلی ہوئی گمراہیوں، غلط رُسوم و رَواج، اَخلاقی و مُعاشرتی بُرائیوں سے ہمیشہ دُور رہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بُرے اَخلاق سے پاک صاف ہونے کے ساتھ ساتھ عُمدہ خُوبیوں سے بھی آراستہ تھے۔ آپ بُلند اَخلاق، پاکیزہ کِردار، مِلَنْسار، وعدے کے پکّے اور نہایت ہی اِیماندار تاجر تھے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے تمام دوست، اَحباب، رشتے دار آپ کی اچھائیوں اور کمالات کا اِعْتِراف کرتے تھے، آپ کی اِنہی خُوبیوں کے سبب مَکَّۂ مُکَرَّمہ اور اُس کے قُرب و جَوار میں آپ کو مَحَبَّت و عزّت کی نِگاہ سے دیکھا جاتا۔ آپ کی اچھی عادات کا ذِکْر حدیثِ پاک میں بھی ہے، چنانچہ

360 عادتیں

حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان بِن یَسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اچھی عادتیں تین سو ساٹھ (360) ہیں اور اللہ کریم جب کسی سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُس کی ذات میں ایک (اچھی) عادت پیدا فرما دیتا ہے اور اِسی کے سبب اُسے جنت میں بھی داخل فرما دیتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا میرے اندر بھی اُن میں سے کوئی عادت موجود ہے؟ اِرْشاد فرمایا: اے ابو بکر! تمہارے اندر تو ساری عادتیں موجود ہیں۔ (تاریخ مدینۃ دمشق، ۱۰۳/۳۰)

برادرِ اعلیٰ حضرت، استاذِ زمن مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نعتیہ دِیوان "ذَوقِ نعت" میں صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان و عظمت کو یُوں بیان فرماتے ہیں:

بَیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدّیقِ اکبر کا ہے یارِ غارِ محبوبِ خُدا صدّیقِ اکبر کا
رُسُل اور اَنبیا کے بعد جو اَفضل ہو عالَم سے یہ عالَم میں ہے کس کا مرتبہ، صدّیقِ اکبر کا

(ذوقِ نعت، ص۵۳-۵۴)

آیئے! آج ہم اُسی باکمال شَخْصِیَّت یعنی عاشقِ اکبر حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زِندگی کے دو(2) روشن پہلو یعنی **اچھے اَخلاق** اور **کرامات** کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مُختَصَر تعارُف سُنتے ہیں:

حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر کا مُختَصَر تعارُف

خلیفۂ مُسلِمِین، امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کا نامِ نامی اِسمِ گرامی عبدُ الله، کُنْیَت ابوبکر اور اَلقابات صِدّیق و عَتِیق ہیں۔ صِدّیق کا معنٰی ہے: بہت زِیادہ سچ بولنے والا۔ آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ زمانۂ جاھِلِیَّت ہی میں اِس لقب سے مشہور ہو گئے تھے کیونکہ آپ ہمیشہ سچ بولتے تھے اور عَتِیق کا معنٰی ہے: آزاد۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کو خوش خبری دیتے ہوئے فرمایا: **اَنْتَ عَتِیْقٌ مِّنَ النَّارِ** یعنی تُو دوزخ کی آگ سے آزاد ہے۔ اِس لئے آپ کا یہ لَقَب ہوا۔ (تارِیخُ الْخُلَفاء، ص ۲۶ تا ۲۹) آپ قریشی ہیں اور ساتویں پُشت میں شَجَرۂ نسب رَسُوْلُ الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاندانی شَجرے سے مِل جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ عامُ الفِیل کے تقریباً اَڑھائی بَرس بعد مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں پیدا ہوئے۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ

وہ صحابی ہیں، جنھوں نے آزاد مردوں میں سب سے پہلے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت کی تصدیق کی اور اِیمان لائے۔ آپ کے فضائل و کمالات اِس قدر زِیادہ ہیں کہ رُسُل اور اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد اگلے اور پچھلے تمام انسانوں میں سب سے اَفضل و اَعلیٰ ہیں۔ اسلام کی خاطر لڑی جانے والی بہت سی لڑائیوں میں شریک ہوئے۔ صُلح وجنگ کے تمام فیصلوں میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وزیر و مُشیر رہے۔ زِندگی کے ہر موڑ پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دے کر جاں نثاری ووَفاداری کا حق ادا کیا۔ 2سال 7 ماہ مَسندِ خِلافت پر رَونق اَفروز رہ کر تریسٹھ(63) سال کی عُمر میں 22 جُمادَی الاُخریٰ 13ھ پیر شریف کا دن گزار کر وَفات پائی۔ امیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور روضۂ مُنَوَّرہ میں حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک پہلو میں دَفن کیے گئے۔ (الاکمال فی اسماء الرجال ملحق بمشکاۃ المصابیح، ص ۵۸۷، تاریخ الخلفاء، ص۲۷ تا ۶۶ ملخصاً و ملتقطاً)

جو یارِ غارِ محبوبِ خدا صِدّیقِ اکبر ہیں وُہی یارِ مزارِ مُصطَفٰے صِدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نُوری فراست کا کمال

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فیضانِ صِدّیقِ اکبر" کے صَفْحہ نمبر 541 پر ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری وفاتِ طَیِّبہ کے بعد جو قبائلِ عَرَب اسلام سے پھر گئے تھے اُن میں سے ایک قبیلہ "کِنْدَہ" بھی تھا، چنانچہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر

صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُس قبیلے والوں سے بھی جنگ فرمائی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی فوج نے اُس قبیلے کے سَر دار **اَشْعَث بِن قَیس** کو گرفتار کرلیا اور لوہے (Iron) کی زنجیروں میں جکڑ کر دربارِ خِلافت میں پیش کیا۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بَکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے آتے ہی **اَشْعَث بِن قَیس** نے بآوازِ بلند اپنے جُرم کا اِقرار کرلیا اور پھر فوراً ہی توبہ کر کے سچّے دل سے اِسلام قبول کرلیا۔ امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خوش ہو کر اُس کا قُصور مُعاف کر دیا اور اپنی بہن حضرت **"اُمِّ فَرْوَہ"** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے اُس کا نکاح کرکے اُسے مُختَلِف عِنایتوں اور نوازشوں سے سَرفراز فرمادیا۔ تمام حاضِرینِ دربار حیران رہ گئے کہ جس نے اسلام سے پھر کر امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بَغاوت و جنگ کی اور بہت سے جاں نثارانِ اِسلام کا خُونِ ناحق کیا۔ ایسے خونخوار باغی اور اتنے بڑے خطرناک مُجرِم کو امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِس قدر کیوں نوازا؟ جب حضرت سَیِّدُنا اَشْعَث بِن قَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عِراق کی لڑائی میں اپنا سَر ہتھیلی پر رکھ کر ایسے ایسے شاندار کارنامے اَنجام دیئے کہ عِراق کی فتح کا سہرا اُنہی کے سَر رہا۔

حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خِلافت میں جنگِ قادِسیہ، قَلْعۂ مَدائِن، جَلُولاء اور نَہاوَند کی لڑائیوں میں حضرت سَیِّدُنا اَشْعَث بِن قَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جان بازی کے جو حَیرت ناک مَناظِر پیش کئے اُنہیں دیکھ کر سب کو یہ اِعْتِراف کرنا پڑا کہ واقعی امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نگاہِ کَرامت اور نُوری فِراست نے حضرت سَیِّدُنا اَشْعَث بِن قَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذات میں چُھپے ہوئے کمالات کو برسوں پہلے دیکھ لیا تھا۔ بِلاشُبہ یہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بَکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ایک بہت بڑی کرامت ہے۔ (ازالۃ الخفاء، ۳/۱۴۵ ملخصاً) (فیضانِ صدیقِ اکبر، ص ۵۴۱ بتغیر)

فراست کے بلند ترین مقام پر فائز

مشہور صحابی حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ عام طور پر یہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے عِلْم میں تین(3) ہستیاں ایسی گزری ہیں، جو فِراست کے بلند ترین مقام پر پہنچی ہوئی تھیں، جن میں سے ایک امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بَکْر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی فِراست نے حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کمالات کو دیکھ لیا تھا۔ آپ نے حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنے بعد خِلافت کے لیے مُنْتَخَب فرمایا، جس کو تمام دنیا کے تاریخ لکھنے والوں (Historians) اور دانشوروں نے بہترین قرار دیا۔ (ازالۃ الخفاء، ۳/ ۱۲۱ ملخصاً)

(فیضانِ صدیق اکبر، ص ۵۴۱ - ۵۴۲)

فِراست کا معنٰی

فِراست کا معنٰی ہے: اللہ پاک اپنے اولیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے دلوں میں وہ چیز ڈالتا ہے، جس سے اُنہیں بعض لوگوں کے حالات کا عِلْم ہو جاتا ہے۔ (النھایہ، ۳/ ۳۸۳)

بہتری جس پہ کرے فَخْر وہ بہتر صِدّیق سَرْوَری جس پہ کرے ناز وہ سَرْوَر صِدّیق
سارے اَصحابِ نبی تارے ہیں اُمّت کے لئے اِن ستاروں میں بنے مِہرِ مُنَوَّر صِدّیق

(رسائل نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص ۲۶)

مختصر وضاحت: یعنی امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ بہترین انسان ہیں جن پر بہتری بھی فخر کرتی ہے اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایسے باکمال سردار ہیں جن پر خود سرداری کو بھی ناز ہے۔ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سارے اصحاب اُمت کے لئے ہدایت کے

تارے ہیں اور ان ستاروں میں امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی حیثیت ایک روشن سورج کی طرح ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادر کھئے! اچھے اخلاق اللہ کریم کی ایک بہت بڑی نعمت ہے، اللہ پاک جسے یہ نعمت عطا فرما دیتا ہے اُس کے تو وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اچھے اخلاق کی بَرَکت سے وہ فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں، جو بد اخلاقی سے کبھی بھی حاصِل نہیں ہو سکتے، مثلاً اچھے اخلاق والے سے ہر کوئی ملنا پسند کرتا ہے جبکہ بد اخلاق شخص کو ہر جگہ ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لٰہذا اگر ہم بھی دِینِ اسلام کی سَربُلندی چاہتے ہیں تو اپنی عادتیں بہتر کریں ☆ اگر ہم بھی دِین کا کام کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں تو اپنی عادتیں بہتر کریں ☆ اگر ہم بھی معاشَرے میں سُنّتوں کی مدنی بہاریں دیکھنا چاہتے ہیں تو اپنی عادتیں بہتر کریں ☆ اگر ہم بھی اپنے آپ کو معاشرے کا مثالی فرد بنانا چاہتے ہیں تو اپنی عادتیں بہتر کریں ☆ اگر ہم بھی لوگوں کے دِلوں میں اُتر کر ان تک نیکی کی دعوت پہنچانا چاہتے ہیں تو اپنی عادتیں بہتر کریں ☆ اگر ہم بھی مسجد بھرو تحریک کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں تو اپنی عادتیں بہتر کریں ☆ اگر ہم بھی اپنے گھر میں مَدَنی ماحول دیکھنا چاہتے ہیں تو اپنی عادتیں بہتر کریں ☆ اگر ہم بھی اپنے علاقے میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانا چاہتے ہیں تو اپنی عادتیں بہتر کریں ☆ اگر ہم بھی اپنے عَلاقے سے مَدَنی قافِلے سفر کروانا چاہتے ہیں تو اپنی عادتیں بہتر کریں ☆ اگر ہم بھی اسکولز (Schools)، کالجز (Colleges)، یونیورسٹیز (Universities)، سَرکاری و نجی اِداروں اور سُنّی مدارِس و جامعات میں دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرنا چاہتے ہیں تو اپنی عادتیں بہتر کریں ☆ اگر ہم بھی اِس مَدَنی مقصد میں کامیابی حاصِل کرنا چاہتے ہیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے اِنْ**

شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ" تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے اَخلاق کو سَنْواریں اور مِلَنْساری کو اپنے کردار کا حِصّہ بنائیں۔

آیئے! اپنے آپ کو اچّھے اَخلاق کا پیکر اور مِلَنْساری کا عادی بنانے کے لئے 5 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں چنانچہ

پانچ (5) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(1) فرمایا: تم لوگوں کو اپنے اَموال سے خُوش نہیں کرسکتے، لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خُوش اَخلاقی اُنہیں خُوش کرسکتی ہے۔(شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/۲۵۴، حدیث: ۸۰۵۴)

(2) فرمایا: کل قِیامت کے دن بندۂ مومِن کے میزانِ عمل میں اچھے اَخلاق سے زیادہ وَزنی کوئی عمل نہیں ہوگا اور بے شک فُحش گوئی اور بدکلامی کو اللہ پاک پسند نہیں فرماتا۔(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجآء فی حسن الخلق، ۳/۴۰۳، حدیث: ۲۰۰۹)

(3) فرمایا: دو(2) خَصلتیں ایسی ہیں جو مُنافق میں نہیں پائی جاسکتیں: (1) اچھے اَخلاق اور (2) دِین کی سمجھ۔(ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادۃ، ۴/۳۱۳، حدیث: ۲۶۹۳)

(4) فرمایا: اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا ایمان میں زِیادہ کامِل وہ مومنین ہیں، جن کے اَخلاق زِیادہ اچّھے ہوں۔(ابوداود، کتاب السنۃ، باب الدلیل...الخ، ۴/۲۹۰، حدیث: ۴۶۸۲)

(5) فرمایا: میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور قِیامت کے دن مجھ سے قریب تر وہ لوگ ہوں گے، جن کے اَخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں گے۔(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، ماجاء فی معالی الاخلاق، ۳/۴۰۹، حدیث: ۲۰۲۵)

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بارگاہِ مُصْطَفٰے میں فریاد پیش کرتے ہوئے عَرض کرتے ہیں:

مِرے اَخلاق اچھے ہوں مِرے سب کام اچھے ہوں بنا دو مجھ کو تم پابندِ سُنّت یا رَسُولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اچھے اَخلاق کے مُتَعَلِّق بھی سُنتے ہیں کہ اچھے اَخلاق سے کیا مُراد ہے؟ چُنانچہ

اچھے اَخلاق کسے کہتے ہیں؟

ایک شخص نے نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم سے اچھے اَخلاق کے مُتَعَلِّق سُوال کیا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس کے سامنے یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوت فرمائی:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ (پ ۹، الاعراف: ۱۹۹) ترجمۂ کنز الایمان: اے محبوب مُعاف کرنا اِختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے مُنہ پھیر لو۔

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا مولیٰ علی مُشکِل کُشا، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ رَسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں اگلوں اور پچھلوں کے بہترین اَخلاق کے مُتَعَلِّق تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عَرض کی، ضرور اِرشاد فرمایئے، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو تمہیں مَحرُوم کرے تم اُسے عَطا کرو، جو تم پر ظُلم کرے تم اُسے مُعاف کر دو اور جو تم سے تَعَلُّق توڑے تم اُس سے تَعَلُّق جوڑو۔ (شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، ۶/۲۲۱، حدیث: ۷۹۵۶)

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خُوش مِزاجی سے مُلاقات کرنا، خُوب بھلائی کرنا اور کسی کو تکلیف نہ دینا، اچھے اَخلاق میں سے ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء

فی حسن الخلق، ۳/۴۰۴، حدیث: ۲۰۱۲)

ہو اَخلاق اچھّا ہو کِردار سُتھرا مُجھے مُتَّقِی تُو بنا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسے جیسے ہم زمانۂ رِسالت سے دُور ہوتے جارہے ہیں ہمارے لہجے سَخْت سے سَخْت تَر ہوتے جارہے ہیں۔ اگر کوئی کسی کو ایک تھپڑ مارتا ہے تو بدلے میں وہ اُسے دو(2) تھپڑ مارتا ہے، اگر کوئی کسی کو ایک گھونسا یالات رَسِید کرتا ہے تو بدلے میں وہ اُسے کئی گھونسے اور لاتیں رَسِید کرتا ہے، اگر کسی مسلمان کی گاڑی غَلَطی سے کسی دوسرے کی گاڑی سے ٹکرا جائے جس کے سبب اُس کی گاڑی کی لائٹ یا شیشہ وغیرہ ٹُوٹ جائے تو دُوسرا شخص ٹریفک جام کرکے اُس سے لڑنے جھگڑنے کو شاید اپنا فَرض سمجھتا ہے، یوں ہی بعض لوگ اپنے رشتے داروں، دوستوں، گھر والوں، پڑوسیوں، مزدوروں، ساتھ کام کرنے والوں، ادارے والوں اور مسجد کمیٹیوں وغیرہ کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو اپنی عزّت کا مَسْئَلَہ بنا کر اُن پر چڑھ دوڑتے ہیں، اُنہیں گالیاں دیتے، اپنی بھڑاس نکالتے بلکہ بداخلاقی کے تمام ریکارڈز (Records) توڑ ڈالتے ہیں۔ ذرا سوچئے ! کیا صِدّیقِ اکبر کے غلام ایسے ہوتے ہیں؟، کیا صِدّیقِ اکبر کے چاہنے والے بِلاوَجہ کسی سے لڑائی جھگڑا کرتے ہیں؟، کیا صِدّیقِ اکبر سے مَحَبَّت کا دَم بھرنے والے بَدلہ لینے کے مَواقع تلاش کرتے ہیں؟، کیا وہ گالیاں بکتے ہیں؟، کیا وہ تہذیب و اخلاق کا دامن ہاتھوں سے چھوڑ دیتے ہیں؟، کیا وہ منہ پَھٹ ہوتے ہیں؟، کیا وہ بداخلاقی کا مُظاہرہ کرتے ہیں۔؟ یقیناً نہیں اور ہرگز نہیں، اِس لئے کہ صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو خُوش اخلاقی کے پیکر تھے، آپ تو اپنے ساتھ بُرا سُلوک کرنے والوں سے کبھی بدلہ نہ لیتے تھے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک اِیمان اَفروز واقعہ سُنئے اور

نصیحت کے مَدَنی پھول چنئے، چنانچہ

ایک پاگل سے سامنا

حضرت سَیِّدُنا قاسِم بن محمد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابو بَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کَعْبَۃُ اللہ شریف جارہے تھے کہ قُرَیش کے ایک پاگل نے آپ کے سر پر مِٹّی ڈال دی۔ اِتنے میں وہاں سے وَلید بن مُغِیرہ یا عاص بن وائل گزرا۔ حضرت سَیِّدُنا ابو بَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُس کی طرف دیکھ کر کہا: اِس بے وقوف کی گندی حَرَکت تم نے دیکھ لی؟ تو وہ کہنے لگا: اِس کے ذِمَّہ دار تم خُود ہو (یعنی تمہیں کس نے کہا تھا کہ اپنے آباء و اَجداد کا دِین چھوڑ کر مسلمان ہو جاؤ، یہ تمہارے مسلمان ہونے کی سزا ہے) آپ نے یہ سُنا تو تین (3) بار بارگاہِ خداوندی میں عَرْض کی: اے پَرْوَرْدگار تُو سب سے بڑا حلیم ہے۔ (البداية والنهاية، ۴۵۲/۲، الرياض النضرة، ۹۴/۱)

بِلا شک پیکرِ صَبْر و رضا صِدّیقِ اکبر ہیں   یقیناً مَخْزَنِ صِدْق و وَفا صِدّیق اکبر ہیں
نہایت مُتَّقِی و پارسا صِدّیق اکبر ہیں   تَقِی ہیں بلکہ شاہِ اَتْقِیا صِدّیق اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۶۵)

مختصر وضاحت: یعنی بلا شبہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ صبر ورضا کے پیکر ہیں، صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سچائی اور وفاداری کا خزانہ ہیں۔ صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تقویٰ و پرہیز گاری کے بھی پیکر ہیں۔ صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہ صرف خود خوفِ خدا رکھنے والے ہیں بلکہ خوفِ خدا رکھنے والوں کے بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سردار ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! کیا شان ہے امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کہ ایک شخص نے آپ کے سَر مبارَک پر مٹّی ڈالی اور دوسرے نے آپ پر طنز کیا، مگر قُربان جائیے، یارِ غار، صِدّیقِ جاں نِثار کے اَخلاق پر کہ آپ اُن پر غُصَّہ کرنے کے بجائے اللّٰہ پاک کی طرف مُتَوَجِّہ ہو گئے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اگر کبھی ہمارے مِزاج کے خِلاف کوئی بات ہو جائے یا کوئی ہماری دل آزاری کر بیٹھے تو ہمیں اپنے آپ کو قابو میں رکھنا چاہئے اور سوچنا چاہئے کہ ہم بھی تو کتنے لوگوں کا دل دکھاتے ہوں گے، کتنوں کو بے قُصور ڈانٹتے ہوں گے، کتنوں کی حق تلَفِیاں کرتے ہوں گے مگر وہ بھی تو ہمیں مُعاف کردیتے ہیں، وہ بھی تو اچّھے اَخلاق کا دامَن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے، وہ بھی تو صَبْر کا مُظاہَرہ کرتے ہیں وغیرہ۔ آیئے! ہم سب نِیَّت کرتے ہیں کہ اپنی ذات کے لئے کسی سے بدلہ نہیں لیں گے، اگر کوئی ہمیں تکلیف دے گا یا ہمارا دل دکھائے گا تو صَبْر کریں گے، اگر کسی ذِمَّہ دار سے اِختلافِ رائے ہوا تو اُس کی غِیبت کرکے یا اُس کے مُتَعَلِّق اَفواہیں پھیلا کر شَیطان کے ہاتھوں میں کھلونا نہیں بنیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحبت و تربِیَت یافتہ تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ صحبتِ مُصْطَفٰے کی بَرَکتیں ہی تو تھیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رشتے داروں کی خبر گیری کرتے، اُن کے ساتھ مالی تعاوُن فرماتے اور اُن کیساتھ اچھا سُلوک کیا کرتے تھے۔ آیئے! آپ کے عمدہ اَخلاق اور اچھے سُلوک کی ایک ایمان افروز حکایت سُنتے ہیں، چنانچہ

رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک

"**تفسیرِ خازن**" میں منقول ہے: امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنے خالہ زاد بھائی غریب و نادار، مُہاجِر اور بَدْرِی صحابی حضرت سَیِّدُنا مِسْطَح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جن کا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خَرْچ اُٹھاتے تھے اُن سے سخت دُکھ پہنچا، لہٰذا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خَرْچ نہ دینے کی قسم کھائی۔ اِس پر پارہ 18 سُوْرَۂ نُوْر کی آیت نمبر 22 نازِل ہوئی، چنانچہ اِرشاد ہوتا ہے:

وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ﳚ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْاؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾ (پ۱۸، النور، آیت: ۲۲)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزریں کیا تم اِسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جب یہ آیتِ مبارکہ حُضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پڑھی تو حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: بے شک میری آرزو ہے کہ اللہ پاک میری مَغْفِرَت کرے اور میں مِسْطَح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ جو سُلوک کرتا تھا، اُس کو بند نہ کروں گا، چنانچہ آپ نے اُس (مالی تعاوُن) کو جاری فرما دیا۔ اِس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر معلوم ہو کہ اُس کا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہئے کہ اُس کام کو کرے اور قسم کا کفّارہ دے۔ اِس آیت سے حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فضیلت ثابت ہوئی اور آپ کے رُتبے کی عظمت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو (آیتِ قرآنی میں) اُولُوالفَضْل (یعنی فضیلت والا) فرمایا ہے۔

(بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث الافک، ۳/۶۱، حدیث: ۴۱۴۱ ملتقطاً) (خازن، النور، تحت الآیۃ: ۲۲، ۳/۳۴۴-۳۴۵)

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیں ہیں آپ اِمامُ الْمُسْلِمِیں ہیں آپ ۔۔۔ نبی نے جَنَّتی جن کو کہا صِدّیقِ اکبر ہیں
سَبھی اَصحاب سے بڑھ کر مُقرَّب ذات ہے اُنکی ۔۔۔ رَفِیقِ سَرْوَرِ اَرض و سَما صِدّیقِ اکبر ہیں
عُمَر سے بھی وہ افضل ہیں وہ عثمان سے بھی ہیں اعلیٰ ۔۔۔ یقیناً پیشوائے مُرتضیٰ صِدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۶۵-۵۶۶)

تینوں اشعار کی مختصر وضاحت: یعنی امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مومنوں کے امیر اور مسلمانوں کے اِمام ہیں، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دنیا کے اندر ہی جنّت کی خوشخبری عطا فرمائی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی وہ ذات ہیں جنہیں تمام صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سب سے بڑھ کر رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُربِ خاص نصیب ہوا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ زمین و آسمان کے سردار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاص دوست ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مرتبے میں حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے افضل اور حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بھی اعلیٰ ہیں۔ جبکہ حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی رہبر و امام ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے، آیتِ مُقدَّسہ اور اُس کی تفسیر سے نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلے خلیفہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان و عظمت اُجاگر ہوئی، وہیں اِس حقیقت کا بھی پتہ چلا کہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اللہ کریم اور رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمانبردار، مَغْفِرت کے طَلبگار اور کتنے اچّھے اَخلاق والے تھے، آپ نے حکمِ قرآنی سُنا تو اُسے دل و جان سے قبول کرتے ہوئے اپنے خالہ زاد بھائی

سے ناراضی کو ختم کرکے پہلے کی طرح اُن کی خَیر خواہی پر کمر بستہ ہوگئے اور اُن کے ساتھ مالی تعاوُن کو بھی جاری فرمادیا۔ معلوم ہوا کہ صِدّیقِ اکبر شَرعی اَحکام پر عمل کرنے والے تھے، صِدّیقِ اکبر بہت جلد مُعاف کردیا کرتے تھے، صِدّیقِ اکبر رشتے داروں سے اچھا سُلوک فرمایا کرتے تھے، صِدّیقِ اکبر راہِ خدا میں دل کھول کر خَرچ کیا کرتے تھے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم بھی آپ کے نَقشِ قدم پر چلتے ہوئے اللہ پاک اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کی پابندی کریں، اچّھے اَخلاق کا پیکر بنیں، راہِ خدا میں خَرچ کیا کریں، مَغفِرت کے طَلَبگار رہیں، رشتے داروں کے ساتھ اِحسان و بھلائی کو اپنی عادت بنائیں اور ہمیشہ اچھی صحبت میں رہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی خوب خوب بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدرسۃُ المدینہ بالِغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فَیضانِ صِدّیقِ اکبر سے فیضیاب ہونے، اچھے اَخلاق کی لازوال دولت پانے اور اچھی صحبت کے فیضان سے مالا مال ہونے کے لئے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے اور 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان"** میں پڑھنا یا پڑھانا بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے دُرُست قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے، ❀ مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ❀ مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیسّر آتی ہے، ❀ مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے سُننے کی سعادت ملتی ہے، ❀ مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین کی دَولت نصیب ہوتی ہے، ❀ مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ مِلتا ہے، ❀ مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے اچھے اَخلاق اپنانے کا موقع مِلتا ہے، ❀ مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان

کی بَرَکت سے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب مُیَسَّر آتا ہے۔ مسجد میں بیٹھنا ربِّ کریم کو کس قدر پسند ہے اِس کا اندازہ اِس حدیثِ پاک سے لگایئے چُنانچہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جو مسجد سے مَحبَّت کرتا ہے اللہ پاک اُسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المساجد، ۱۳۵/۲، رقم: ۲۰۳۱) آیئے! مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھنے کی بَرَکت پر مُشْتَمِل ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

بدنگاہی کی عادت سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے فلمیں ڈِرامے دیکھنے، گانے باجے سُننے اور بدنگاہی کرنے کے عادِی تھے، نمازوں کی پابندی کا بھی ذِہن نہ تھا۔ کسی اسلامی بھائی نے اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہیں مَدْرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں شرکت کی دعوت دی، اُنہوں نے مَدْرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھنا شُروع کردیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدْرَسۃُ المدینہ (بالِغان) کی بَرَکت سے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت اُن کا معمول بن گیا، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید بھی ہوگئے، نمازی اور مسجد میں دَرْس دینے والے بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کو چھوڑدیا اور اپنے گھر والوں پر بھی اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہیں بھی نمازی بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آکے پا مَدَنی ماحول
سَنور جائے گی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶تا۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ربِّ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ نے عاشِقِ اکبر حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جہاں اچھے اَخلاق، خَیر خواہی، نُورِ فِراست اور دیگر بہت سی بے مثال خوبیوں سے نوازا تھا وہیں آپ کی شَخْصِیَّت میں ایک شاندار خوبی یہ بھی موجود تھی کہ آپ صاحبِ کرامت صحابی تھے یعنی ایسے باکمال صحابی تھے، جن کی ذات سے وَقْتاً فوقتاً مُخْتَلِف کرامتوں کا ظُہور ہوا کرتا تھا۔ آیئے! یارِ غار و یارِ مزار حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی 2 عظیمُ الشّان کرامات کے بارے میں سُنئے اور اپنا اِیمان تازہ کیجئے چنانچہ

(1) قلعہ فتح ہوگیا

امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے دورِ خِلافت میں قَیصرِ رُوم سے جنگ کے لیے ایک فوج روانہ فرمائی اور حضرت سَیِّدُنا ابُوعُبَیدہ بن جَرّاح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اُس کا سِپہ سالار مُقَرَّر فرمایا۔ یہ فوج (Army) قَیصرِ روم کی لشکری طاقت کے مقابلے میں اِنتہائی کمزور تھی مگر جب اِسی فوج نے رُومی قَلْعے کا محاصَرہ کیا اور **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** کا نعرہ بُلند کیا تو کَلِمَۂ طَیِّبَہ کی آواز سے قَیصرِ رُوم کے قَلْعے میں ایسا زَلزلہ آیا کہ پورے قَلْعے کی اِینٹ سے اِینٹ بج گئی اور بہت جلد وہ قَلْعہ فتح ہوگیا۔ بِلاشُبہ یہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بہت ہی شاندار کرامت ہے کیونکہ آپ نے اپنے دَستِ مبارک سے جھنڈا باندھ کر اور فَتْح کی خوش خَبَری دے کر اُس فوج کو لڑائی کے لیے روانہ فرمایا تھا۔ (ازالۃ الخفاء، ۱۴۸/۳-۱۴۹ ملخصاً) (فیضانِ صدیق اکبر، ص۵۴۳ ملخصًا)

(2) کھانے میں بَرَکت ہوگئی

کتاب ”فَیضانِ صِدّیقِ اکبر“ صَفْحہ نمبر 535 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن ابو بَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا بَیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا ابو بَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رِسالت کے تین (3) مہمانوں (Three Guests) کو اپنے گھر لائے اور خود رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضِر ہوگئے۔ کافی دیر تک (دِینی) گفتگو میں مصروف رہے، یہاں تک کہ رات کا کھانا، آپ نے دَسترخوانِ نُبُوَّت پر کھالیا اور بہت زیادہ رات گزر جانے کے بعد اپنے گھر تشریف لائے۔ اُن کی زَوجہ نے عَرض کی: اپنے گھر مہمانوں کو بُلا کر آپ کہاں غائب رہے؟ حضرت سَیِّدُنا ابو بَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: کیا اب تک تم نے مہمانوں کو کھانا نہیں کھلایا؟ عَرض کی: میں نے کھانا پیش کیا مگر اُنہوں نے صاحبِ خانہ کی غیر موجودگی میں کھانا کھانے سے اِنکار کر دیا۔ یہ سُن کر آپ نے اپنے صاحِبزادے حضرت سَیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ناراضی کا اِظْہار فرمایا، پھر آپ مہمانوں کے ساتھ کھانے کے لئے بیٹھ گئے اور سب مہمانوں نے خوب شکم سیر ہو کر کھانا کھایا۔ مہمانوں کا بَیان ہے کہ **جب ہم کھانے کے بَرتن میں سے لُقمہ اُٹھاتے تھے تو جِتنا کھانا ہاتھ میں آتا تھا اُس سے کہیں زیادہ کھانا بَرتن میں نیچے سے اُبھر کر بڑھ جاتا تھا اور جب ہم کھانے سے فارِغ ہوئے تو کھانا بجائے کم ہونے کے بَرتن میں پہلے سے زیادہ ہوگیا۔** حضرت سَیِّدُنا صِدِّیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حَیرت زدہ ہو کر اپنی زَوجہ سے فرمایا: یہ کیا مُعامَلہ ہے کہ بَرتن میں کھانا پہلے سے کچھ زائد نظر آتا ہے؟ اُنہوں نے قسم کھا کر عَرض کی: واقعی یہ کھانا تو پہلے سے تین (3) گنا بڑھ گیا ہے۔ پھر آپ اُس کھانے کو اُٹھا کر بارگاہِ رِسالت میں لے گئے۔ جب صُبْح ہوئی تو اچانک مہمانوں کا ایک قافِلہ دربارِ رسالت میں حاضِر ہوا، جس میں بارہ (12)

قبیلوں کے بارہ(12) سردار تھے اور ہر سَردار کے ساتھ بہت سے دیگر سُوار بھی تھے۔ اُن سب لوگوں نے یہی کھانا کھایا اور قافِلے کے تمام سَردار اور تمام مہمانوں کا گروہ اُس کھانے کو شکم سیر کھا کر آسودہ ہو گیا لیکن پھر بھی اُس برتن میں کھانا ختم نہیں ہوا۔ (بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ۲/۴۹۵، حدیث: ۳۵۸۱ ملخصا، حجۃ اللہ علی العالمین، الخاتمۃ فی اثبات کرامات ... الخ، المطلب الثالث فی ذکر جملۃ ... الخ، ص ۶۱۱)

اِمامِ اَحمد و مالِک ، اِمامِ بُوحنیفہ اور اِمامِ شافِعِی کے پیشوا صِدّیقِ اکبر ہیں
خدائے پاک کی رَحمت سے انسانوں میں ہر اِک سے فُزوں تر بعد از کُل انبیا صِدّیقِ اکبر ہیں
نہ گھبراؤ گناہگارو تمہارے حَشْر میں حامی مُحِبِّ شافِعِ روزِ جزا صِدّیقِ اکبر ہیں
(وسائل بخشش مرمم، ص۵۶۶-۵۶۷)

مختصر وضاحت: یعنی امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ چاروں مذاہب کے اماموں یعنی امام احمد بن حنبل، امامِ مالک، امامِ اعظم ابوحنیفہ اور امامِ شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین کے بھی راہنما ہیں۔ اللہ پاک کی رحمت سے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مقام تمام انسانوں میں سب سے زیادہ بلند ہے۔ گناہ کر کے اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے گناہگاروں! سُنو! سُنو! تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں، اس لئے کہ بروزِ قیامت شفاعت کرنے والے کریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کامِل مَحَبَّت رکھنے والے یعنی حضرت سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی کل قیامت میں تمہارے مُعاوِن و مددگار ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کیسے

باکرامت صحابی تھے، آپ کی کرامت سے مسلمانوں کو زبردست فَتْح نصیب ہوئی، مہمانوں کے لئے تیّار کیا گیا، کھانا آپ کی کرامت سے نہ صرف 3 گنا بڑھ گیا بلکہ اُس کھانے میں اِس قدر بَرَکت ہوئی کہ 12 قبیلوں کے سَرداروں اور اُن کے ساتھ شامل دیگر سُواروں نے بھی خوب شکم سیر ہو کر کھایا مگر قربان جایئے! وہ کھانا پھر بھی بچا رہا۔ ایک مَدَنی پھول یہ بھی سامنے آیا کہ حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہت بڑے مہمان نواز تھے، لہٰذا سُنّتِ صِدّیقی پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی خوش دِلی کے ساتھ مہمان نوازی کو اپنی عادت کا حِصّہ بنالینا چاہیے۔ مہمان نوازی کا جذبہ بڑھانے اور عاشِقِ اکبر، صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مَحَبَّت و اُلفت کو اپنے سِینے میں بڑھانے کا بہترین ذَرِیعہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جانا بھی ہے۔

مجلسِ رابطہ بالعلماء والمشائخ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے۔ اِنہی شُعبہ جات میں سے ایک شُعبہ **"مجلسِ رابِطہ بالعُلَماء والمشائخ"** بھی ہے۔ اِس شُعبے کا بُنیادی مَقصَد عاشقانِ رسول کے عُلَمائے کِرام و مشائخِ عِظام مثلاً اَئِمّہ مساجِد، خُطَبا اور پِیرانِ طریقت وغیرہ کو دعوتِ اسلامی کی دِینی خدمات سے آگاہ کرنا، مَدَنی کاموں میں اُن کی مدد (Help) حاصِل کرنا، اُن کی دُعائیں لینا، عاشقانِ رسول کے جامعات و مَدارِس میں مَدَنی کاموں کی ترکیب بنانا، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع، مَدَنی مُذاکرے، مُختلِف سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں اِن جامعات و مَدارِس کے طَلَبۂ کِرام کی شِرکت کروانا اور اُن کے لیے مناسِب خَیر خواہی کا اِنتظام کرنا ہے۔ اللہ کریم دعوتِ اسلامی اور **"مجلسِ رابِطہ بالعُلَما والمشائخ"** کو مزید ترقّیاں عطا فرمائے اور ہمیں

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول پر اِستقامت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں   اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

☆ صِدّیقِ اکبر اِنتہائی اچّھے اَخلاق والے تھے۔ ☆ صِدّیقِ اکبر نُورِ فِراست کی لازوال دَولت سے مالا مال تھے۔ ☆ صِدّیقِ اکبر مُعافی سے نوازنے والے تھے۔ ☆ صِدّیقِ اکبر کی شان قرآنِ کریم میں بَیان ہوئی۔ ☆ صِدّیقِ اکبر نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے بدلہ نہ لیا۔ ☆ صِدّیقِ اکبر رشتے داروں سے اچھا سُلوک فرمایا کرتے تھے۔ ☆ صِدّیقِ اکبر راہِ خدا میں دل کھول کر خرچ فرماتے تھے۔ ☆ صِدّیقِ اکبر خوش دِلی کے ساتھ مہمان نوازی فرمایا کرتے تھے۔ ☆ صِدّیقِ اکبر کی کرامت سے قَیصرِ رُوم کا قَلْعَہ فتح ہوگیا۔ ☆ صِدّیقِ اکبر کی کرامت سے کھانے میں بہت زِیادہ بَرَکت ہوگئی۔ ☆ صِدّیقِ اکبر کو **پہلوئے مُصْطَفٰے** میں دَفن ہونے کا شَرَف حاصِل ہوا۔

اللہ کریم حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے صَدَقے ہمیں بھی اچھے اخلاق کی اَنمول دَولت سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! بارگاہِ خداوندی میں یُوں عَرْض کرتے ہیں:

اِلٰہی رَحم فرما خادمِ صِدّیقِ اکبر ہوں   تری رَحمت کے صَدَقے واسِطہ صِدّیقِ اکبر کا
گدا صِدّیقِ اکبر کا ، خُدا سے فَضْل پاتا ہے   خُدا کے فَضْل سے ہوں میں گدا صِدّیقِ اکبر کا

(ذوقِ نعت ص ۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں: سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔☆سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ ترجمہ: اے پروردِگار! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں۔) (بخاری، ۱۹۶/۴، حدیث: ۶۳۲۵) ☆عصر کے بعد نہ سوئیں کہ عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اُس کی عَقْل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو مَلامت کرے۔ (مسند ابی یعلی، ۲۷۸/۴، حدیث: ۴۸۹۷) ☆دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، ۳۷۶/۵) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: غالباً یہ ان لوگوں کے لئے ہو گا جو شب بیداری کرتے

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۵۵/۱، حدیث: ۱۷۵

ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتبِ بینی یا مطالَعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان (تھکاوٹ) ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۷۹) ☆ دن کے اِبتدائی حصّے میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔(فتاویٰ ھندیه، ۳۷۶/۵) ☆ سونے میں مُستَحب یہ ہے کہ باطَہارت سوئے اور ☆ کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رُخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اِس کے بعد بائیں کروٹ پر۔(فتاویٰ ھندیه، ۳۷۶/۵) ☆ سوتے وَقت قبر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا، اپنے اعمال کے علاوہ کوئی ساتھ نہ ہو گا۔ ☆ سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو، تہلیل، تسبیح اور تحمید پڑھے (یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، سُبْحٰنَ اللّٰه اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کا وِرد کرتا رہے) یہاں تک کہ سو جائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اُٹھتا ہے اور جس حالت پر مَرتا ہے قِیامت کے دن اُسی پر اُٹھے گا۔ (فتاویٰ ھندیه، ۳۷۶/۵) ☆ جاگنے کے بعد یہ دُعا پڑھئے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَحْیَانَا بَعْدَ مَاۤ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ** ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔(بخاری، ۱۹۶/۴، حدیث: ۶۳۲۵)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مَدَنی پھول**" اور "**101 مَدَنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اِن کا مطالَعہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

خُوب ہو گا ثواب اور ٹلے گا عذاب پاؤ گے بخششیں، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (1)

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

1۔۔۔معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث:۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول:(۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا،☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا،☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا،☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا،☆بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "**نیکیاں برباد ہونے سے بچایئے**" کے صَفْحَہ نمبر 86 پر ایک نہایت سبق آموز حکایت موجود ہے۔ آیئے! وہ حکایت سُنئے اور عبرت و نصیحت کے مدنی پھول چنئے، چنانچہ

پُورا شہر اُجڑ گیا

ایک شخص نے شیطان کو اِس حال میں دیکھا کہ وہ اپنی اُنگلی اُٹھائے ہوئے جارہا تھا۔ اُس نے شیطان سے پوچھا: یہ تم اپنی اُنگلی اُٹھائے ہوئے کیوں جارہے ہو؟ شیطان نے کہا: میں اپنی اُنگلی سے بڑے بڑے کام نکال لیتا ہوں، لوگ جو آپس میں لڑتے جھگڑتے اور فِتنہ و فَساد برپا کرتے ہیں وہ اِسی اُنگلی کا کھیل ہوتا ہے۔ اُس شخص نے حَیرت سے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ شیطان نے کہا: یہ سامنے جو شہر ہے اِسے میری یہ اُنگلی تھوڑی دیر میں تباہ و برباد کردے گی اور لوگ لڑنا بِھڑنا خود ہی شروع کردیں گے۔ شیطان اُس شخص کے ساتھ شہر میں داخل ہوا، ایک بازار میں حلوائی چینی گھول کر اُس کا شِیرہ بنانے کے لئے اُسے ایک بڑے برتن میں گرم کررہا تھا۔ شیطان نے شِیرے میں اُنگلی ڈال کر تھوڑا سا شِیرہ نکالا اور اُسے دیوار پر لگاتے ہوئے بولا: اب دیکھنا یہ شہر کیسے تباہ ہوتا ہے، چنانچہ دیوار پر لگے ہوئے شِیرے پر مکھیاں آکر بیٹھیں، مکھیوں کا ہجوم دیکھ کر ایک چھپکلی اُن پر جھپٹنے کے لئے دیوار پر چڑھی۔ حلوائی کی ایک بِلّی تھی، اُس بِلّی (Cat) نے چھپکلی کو دیکھا تو وہ اُس پر جھپٹنے کے لئے تیّار ہوگئی، دو (2) فوجی بازار سے گُزر رہے تھے جن کے ساتھ اُن کا کُتّا بھی تھا، کُتّے نے بِلّی کو دیکھا تو ایک دم اُس پر حملہ کردیا، بِلّی نے بھاگنے کے لئے چھلانگ لگائی تو سیدھی شِیرے کے برتن میں جا گری اور مرگئی۔ حلوائی نے اپنی بِلّی کو مرتے دیکھا تو کُتّے کو مار ڈالا، یہ منظر دیکھ کر فوجیوں نے حلوائی کو ہلاک کردیا۔ حلوائی کے عزیزوں کو پتہ چلا تو اُنہوں نے فوجیوں کو مار ڈالا، جب فوج کو اپنے دو (2) فوجیوں کی مَوت کا عِلْم ہوا تو فوج نے (غُصّے میں) آکر پورے شہر کو تہس نہس کرکے رکھ دیا۔ (شیطان کی حکایات، ص ۱۵۰ ملخصًا)

مسلماں مسلمان کے خوں کا پیاسا ہُوا وَقت آیا عجب یاالٰہی

سبھی ایک ہو جائیں اِیمان والے پئے شاہِ عالی نَسب یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ لرزہ خیز حکایت سے معلوم ہوا کہ لوگوں کے درمیان فِتنہ وفَساد برپا کروانا، اُن میں نفرتوں کی دیواریں کھڑی کرنا اور اُنہیں آپس میں لڑوانا شیطان کا پسندیدہ کام ہے ۔یہ مَرْدُود کسی طرح جھگڑے کا ماحول پیدا کرکے خود پیچھے ہٹ کر تماشائی بن جاتا ہے۔ پھر لڑائی جھگڑے کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ کَل تک جو ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے کے دعوے کیا کرتے تھے، جو ایک دوسرے کی عزّت کے مُحافِظ تھے، جن کی دوستی اور اُن کے اِتِّفاق واِتّحاد کی مثالیں دی جاتی تھیں، جنہیں ایک دوسرے کے خلاف ایک لفظ سُننا بھی گوارا نہ تھا، جو ایک دوسرے کے بغیر کھانا تک نہیں کھاتے تھے، جو بُرے وَقْت میں ایک دوسرے کے مددگار تھے، جو ایک دوسرے کو نیکی کے کاموں کی ترغیبیں دِلایا کرتے تھے، لڑائی جھگڑے جیسے مَنحوس شیطانی کام کی نَحوست کے سبب اُن کے درمیان نفرتوں کی ایسی مضبوط دیواریں قائم ہوجاتی ہیں کہ پھر وہ ایک دوسرے کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔یوں سمجھئے کہ جس طرح آگ (Fire) گھروں، فیکٹریوں، کمپنیوں، گوداموں، جنگلات، گاؤں دیہات اور مختلف چیزوں کو گھنٹوں بلکہ مِنٹوں میں جلا کر تباہ وبرباد کرڈالتی ہے،اِسی طرح ہنستے بستے ملکوں، شہروں، نسلوں، قوموں، گھروں، خاندانوں، اداروں اور تنظیموں کا اَمن تہس نہس کرنے اور دلوں میں نفرتوں کا بیج بونے میں اکثر **لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریاں** ہی کارفرما ہوتی ہے۔ شیطان کے اِس خطرناک وار سے خبر دار کرتے ہوئے پارہ 15 سُورۂ بَنی اِسرائیل کی آیت نمبر 53 میں اللہ کریم اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک شیطان اُن کے آپس میں فساد ڈال

كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۵۳﴾ دیتا ہے بیشک شیطان آدمی کا کُھلا دشمن ہے۔

اِسی طرح پارہ7 سُوْرَۃُ مائِدَہ کی آیت نمبر91 میں ارشادِ رحمٰن ہے:

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ (پ۷، المائدۃ: ۹۱) تَرجَمۂ کنزالایمان: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ کریمہ کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم اپنے معاشرے پر نظر دوڑائیں تو ہمارا ضمیر اِس بات کی گواہی دے گا کہ آج شیطان اپنے اِس وار میں کامیاب ہوتا دِکھائی دیتا ہے، مثلاً کہیں ذات پات پر جھگڑا ہو رہا ہے تو کہیں تعصُّب کی بنا پر لاٹھیاں چل رہی ہیں، کہیں اِدارے والوں سے گالم گلوچ کا سلسلہ ہے تو کہیں اَساتِذہ و طَلَبہ میں ٹھنی ہوئی ہے، کہیں میاں بیوی کے درمیان جھگڑا زور پکڑتا جا رہا ہے تو کہیں ساس بہو میں تَلْخ کلامی جاری ہے، کہیں دکاندار و کاروباری حصّے دار آپس میں دست و گریباں ہیں تو کہیں مالک مکان و کرائے داروں میں ہاتھاپائی ہو رہی ہے، کہیں کنڈیکٹر اور سُواریوں میں لڑائی جھگڑا ہو رہا ہے تو کہیں ٹھیہ لگانے والوں میں تَلْخ کلامی ہو رہی ہے، کہیں ڈاکٹر و مریض ایک دُوسرے سے بے صبری کا مظاہرہ کر رہے ہیں تو کہیں ٹھیکیدار و ملازمین آپس میں گُتھم گُتھا ہیں، کہیں پڑوسی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں تو کہیں رشتے داروں میں خانہ جنگی کا ماحول گرم ہے، کہیں امام و مقتدیوں میں دُوریاں بڑھتی جا رہی ہیں تو کہیں مسجد کمیٹی اور نمازی حضرات آپس میں دو دو ہاتھ کرنے میں مصروف ہیں، کہیں برسوں کے دوستوں (Friends) میں اَن بَن چل رہی ہے تو کہیں پورا گھر ہی میدانِ جنگ بنا ہوا ہے۔ اگر ہم نے قُرآنی اَحکام کو نظر انداز نہ کیا ہوتا، اگر ہم رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فَرامین پر عمل پیرا ہوتے، اگر ہم نے اپنے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے اِرشادات سے نصیحت کے مَدَنی پھول چُنے ہوتے، اگر ہم عُلَمائے حق کے دامنِ کرم سے وابستہ رہتے، اگر ہم نے لڑائی

جھگڑوں کی تباہ کاریوں کو پیشِ نظر رکھا ہوتا تو آج ہمارا معاشرہ بھی اَمن و سکون کا گہوارہ بنا ہوتا۔

درسِ قرآں اگر ہم نے نہ بُھلایا ہوتا یہ زمانہ نہ زمانے نے دِکھایا ہوتا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریوں پر مُشْتَمِل چار (4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور عبرت کے مَدَنی پھول چُنئے:

لڑائی جھگڑوں کی مذمت پر 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(1) فرمایا: اللہ پاک کے ہاں سب سے ناپسندیدہ شخص وہ ہے، جو بہت زیادہ جھگڑالو ہو۔ (بخاری، کتاب المظالم، باب قول اللّٰہ تعالی: وھو الد الخصامِ، ۲/۱۹۳، حدیث: ۲۴۵۷)

(2) فرمایا: جو شخص بے جا جھگڑتا ہے، وہ ہمیشہ اللہ پاک کی ناراضی میں ہوتا ہے، یہاں تک کہ اُسے چھوڑ دے۔ (موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الصّمت و آداب اللِّسان، باب ذم الخصومات، ۷/۱۱۱، حدیث: ۱۵۳)

(3) فرمایا: کوئی قوم ہدایت پر رہنے کے بعد گمراہ نہیں ہوئی مگر جھگڑوں کے سبب۔ (ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الزخرف، ۵/۱۷۰، حدیث: ۳۲۶۴)

(4) فرمایا: بندہ اِیمان کی حقیقت میں اُس وَقْت تک کَمال کو نہیں پہنچ سکتا، جب تک کہ وہ حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہ چھوڑ دے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، ۷/۱۰۱، حدیث: ۱۳۹)

کوئی دُھتکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صَبْر کر مَت جھگڑ، مت بڑبڑا، پا اَجر ربّ سے صَبْر کر

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جھگڑالو شخص کو اللہ پاک پسند نہیں فرماتا، جھگڑا کرنے والا اللہ پاک کی ناراضی مول لیتا ہے، جھگڑا کرنا گمراہی کے گہرے گڑھے میں دھکیل دیتا ہے اور حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا کرنے والا اُس وَقْت تک اِیمان کی حقیقت میں کامِل نہیں ہوسکتا جب تک کہ جھگڑانہ چھوڑدے۔ لڑائی جھگڑا کرنا اس قدر بُرا ہے کہ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین نے بھی اِس کی تباہ کاریوں کو بیان فرمایا ہے۔ آیئے! عبرت کے لئے **9 اقوالِ بزرگانِ دِین** سنئے اور عبرت حاصل کیجئے:

جھگڑے کی تباہ کاریاں

﴿1﴾... حضرت سَیِّدُنا امام اِبنِ حَجَر مَکِّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جھگڑے اگرچہ حق بات پر ہوں پھر بھی اُن کی کثرت ناجائز کاموں میں مُبْتَلا کر دیتی ہے۔(جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۲/۶۷۴)(جھگڑوں کی) چھوٹی آفت یہ ہے کہ جھگڑالو شخص نماز میں ہوتا ہے لیکن اُس کا دل لڑائی جھگڑوں میں مشغول ہوتا ہے۔(جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۲/۶۰۷ ملخصاً)

﴿2﴾... حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو اپنے دِین کو جھگڑوں کے لئے نشانہ بناتا ہے وہ اکثر بدلتا رہتا ہے۔

﴿3﴾... حضرت سَیِّدُنا مسلم بن یَسار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جھگڑا کرنے سے بچو کیونکہ یہ عالِم کی جہالت کا وقت ہے اور اس وقت شیطان اس کی لغزش کے درپے ہوتا ہے۔

﴿4﴾... حضرت سَیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جھگڑے کا دِین سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جھگڑا دلوں کو سخت کر دیتا ہے اور کینہ پیدا کرتا ہے۔

﴿5﴾... حضرت سَیِّدُنا لقمان حکیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے بیٹے کو فرمایا: علماء سے مت جھگڑنا ورنہ ان کے دلوں میں تمہارے لئے نفرت پیدا ہو جائے گی۔

﴿6﴾... حضرت سَیِّدُنا بلال بن سعد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کسی شخص کو بحث کرنے والا، جھگڑا کرنے والا اور اپنی رائے کو پسند کرنے والا دیکھو تو جان لو کہ وہ مکمل خسارے میں ہے۔

﴿7﴾... حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر میں اپنے بھائی سے انار کے متعلق جھگڑا کروں، وہ کہے کہ میٹھا ہے اور میں کہوں کہ کھٹا ہے تو وہ ضرور مجھے بادشاہ کے پاس لے جائے گا۔ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جس سے چاہو خالص دوستی اور تعلق رکھ لو پھر جھگڑے کے ذریعے ایک مرتبہ اسے غصہ دلاؤ تو وہ تمہیں ایسی آفت و مصیبت میں پھینک دے گا جو تمہیں مَعِیْشَت (یعنی گُزر بَسَر کے سامان) سے بھی محروم کر دے گی۔

﴿8﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اپنے صاحب (ساتھی) سے جھگڑا نہیں کرتا کیونکہ یا تو میں اس کو جھٹلاؤں گا یا غصہ دلاؤں گا۔

﴿9﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: تمہارے گناہ گار ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑا کرتے رہو۔ (احیاء العلوم، ۳/۳۵۶ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! لڑائی جھگڑا کرنا کس قدر تباہ کن مرض ہے! لہٰذا بھلائی اِسی میں ہے کہ انسان لڑائی جھگڑوں کے نُقصانات کو اپنے پیشِ نظر رکھے اور لڑنے جھگڑنے سے بچتا رہے۔ بالفرض اگر کوئی بِلاوَجہ ہم سے جھگڑے بھی تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے غُصّے پر کنٹرول کرتے ہوئے حق پر ہونے کے باوُجُود جھگڑے سے دُور رہیں۔ **یاد رہے!** جو خوش نصیب حق پر ہونے کے

باوُجود جھگڑا نہیں کرتا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا بیڑا پار ہے، چُنانچہ

جنّتی گھر

نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: **جو حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہیں کرتا میں اُس کے لئے جنّت کے (اندرُونی) کَنارے میں ایک گھر کا ضامِن ہوں۔** (ابوداود، ۴/۳۳۲، حدیث: ۴۸۰۰)

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ **بارگاہِ اِلٰہی میں عَرض کرتے ہیں:**

جنّت میں مجھے ایسی جگہ پیارے خُدا دے ہر وَقت جہاں سے کہ اُنہیں دیکھ سکوں میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی زندگی کا مُطالعہ کریں تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح ہم پر واضِح ہوجائے گی کہ یہ حضرات اِس حدیثِ پاک پر پُورے طور پر عمل پیرا اور لڑائی جھگڑوں سے ہمیشہ دُور رہتے تھے، کیونکہ یہ حضرات صرف نام کے عاشِقِ رسول نہیں تھے بلکہ عشقِ رسول اِن کی نَس نَس میں رَچ بَس چُکا تھا اور اگر کوئی بِلاوجہ اِن سے جھگڑا بھی کرتا تو یہ اللہ والے حق پر ہونے کے باوُجود اُس سے جھگڑتے نہیں تھے بلکہ مُعاملے کو خوش اُسلوبی سے حل فرمایا کرتے تھے۔ اِن کے اِس شاندار طرزِ عمل سے مُتاثِّر ہوکر اِن کا مُخالِف بھی جھگڑا چھوڑ کر صُلح پر آمادہ ہوجاتے تھے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک اِیمان افروز حکایت سُنئے اور جھومئے، چنانچہ

میں تم سے جھگڑا نہیں کروں گا!

"اِحیاءُ العلوم" جلد 3 صَفْحہ نمبر 362 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا سالِم بن قُتَیْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بشیر بن عُبَیْدُ اللہ بن ابو بَکْرَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے پاس سے گزرے تو اِرشاد فرمایا: آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟ میں نے عَرْض کی: ایک جھگڑے کے سبب جو میرے اور میرے چچا زاد بھائی کے درمیان چل رہا ہے۔ اُنہوں نے کہا: آپ کے والِد کا مجھ پر کچھ اِحسان ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اِس کا بدلہ چُکا دوں۔ (پھر کہا:) میں نے خُصُومَت (جھگڑے) سے بڑھ کر کوئی چیز دِین کو لے جانے والی، مُرَوَّت کو کم کرنے والی، لذّت کو ختم کرنے والی اور دل کو مشغول کرنے والی نہیں دیکھی۔ یہ سُن کر میں جانے کے لئے کھڑا ہوا تو میرے چچازاد بھائی نے کہا: کیا ہوا؟ میں نے کہا: میں تم سے جھگڑا نہیں کروں گا۔ اُس نے کہا: تو تم نے جان لیا ہے کہ میں حق پر ہوں؟ میں نے کہا: نہیں۔ لیکن میں خود کو اِس سے بچانا چاہتا ہوں۔ اُس نے کہا: میں تم سے کچھ بھی نہیں مانگتا، (پھر جس چیز کے بارے میں اِس کا اُن سے جھگڑا چل رہا تھا اُسے اُن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہنے لگا) یہ تمہاری ہے۔ (احیاء العلوم، ۳/ ۳۶۲، ملخصًا)

نہیں سرکار! ذاتی دشمنی میری کسی سے بھی   مِری ہے نفس و شیطاں سے لڑائی یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۵۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہر عقلمند شخص اِس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ لڑائی جھگڑا کرنے میں کوئی بھلائی نہیں بلکہ نقصان ہی نقصان ہے، لڑائی جھگڑوں کا نقصان صِرْف لڑنے والوں کی ذات تک ہی مَحدود نہیں رہتا بلکہ اِس کی تباہ کاریوں کا ایسوں سے وابستہ اَفراد پر بھی بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ فی زمانہ میاں بیوی کا جھگڑا اِس کی ایک واضح مثال ہے، چنانچہ

میاں بیوی کے جھگڑوں سے ہونے والے نقصانات

کہیں شوہر کو بیوی سے شکایت ہے تو کہیں بیوی شوہر سے بیزار ہے۔ روز روز کی لڑائی کے سبب نہ صِرف خود اِن کی اپنی زِندگی تکلیف دہ ہو جاتی ہے بلکہ اِس کے بُرے اَثرات اِن کی اَولاد پر بھی پڑنے لگتے ہیں، اَولاد کے دل میں نہ باپ کا اَدب رہتا ہے نہ ماں کی عزّت۔ اِس نااِتّفاقی کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ مرد و عورت ایک دوسرے کے حُقوق کی رِعایت نہیں کرپاتے اور چھوٹی چھوٹی غَلَطیوں (Mistakes) کو اپنی نفسانی ضِد کا مسئلہ بنالیتے ہیں۔ مَرد چاہتا ہے کہ عَورت نوکرانی کی طرح رہے اور عَورت چاہتی ہے کہ مَرد میرا غُلام بن کر رہے، میرے اِشاروں پر چلے وغیرہ۔ ذرا سوچئے کہ جب میاں بیوی کے درمیان ایسے بُرے خیالات پیدا ہوں گے تو پھر زندگی کیسے گزر پائے گی؟۔

میاں بیوی کی لڑائی کے سبب اُن کے بچوں کا مستقبل داؤ پر لگ جاتا ہے، اُن کی ذہنی صلاحتیوں کو زَنگ لگ جاتا ہے، ایسوں کی نصیحت بچوں پر اَثر انداز نہیں ہوتی، والِدَین کو لڑتا دیکھ کر وہ بھی مار دھاڑ کرنا سیکھ جاتے ہیں، اُن کا دھیان تعلیم کی طرف کم جبکہ لڑائی جھگڑوں کی طرف زیادہ ہوجاتا ہے، الغرض روز روز کے جھگڑوں کے سبب پورے گھر کا ماحول تباہ و برباد ہو کر رہ جاتا ہے اور بالآخر اِس لڑائی کا نتیجہ طلاق کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ میاں بیوی کی جُدائی شیطان کو کس قدر خوش کرتی ہے اِس کا اَندازہ اِس حدیثِ پاک سے لگایئے، چنانچہ

شیطان کا تخت

حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: شیطان اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے، پھر اپنے لشکر بھیجتا ہے، اُن لشکروں میں اِبلیس کے

زیادہ قریب اُس کا دَرَجہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنے باز ہوتا ہے۔ اُن میں سے ایک آکر کہتا ہے: میں نے ایسا ایسا کیا ہے تو شیطان کہتا ہے: تُونے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر اُن میں سے دوسرا آکر کہتا: میں نے فُلاں شخص کو اُس وَقت تک نہیں چھوڑا جب تک اُس کے اور اُس کی بیوی کے درمیان جُدائی نہیں ڈال دی۔ یہ سُن کر اِبلیس اُسے اپنے قریب کرلیتا ہے اور کہتا ہے: تُو بہت ہی اچھا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا امام اَعْمَش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے خیال ہے کہ فرمایا: اُسے چمٹا لیتا ہے۔ (مُسلِم،کتاب الصفة القیامة والجنة النار، باب تحریش الشیطان و بعث سرایاہ الفتنة الناس۔۔۔الخ ص ۱۱۵۸ حدیث: ۷۱۰۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ میاں بیوی میں جُدائی کروانے کا عمل شیطان کو بہت خوش کرتا ہے۔ اللہ پاک ہمارے حالوں پر رحم فرمائے اور ہمیں لڑائی جھگڑے کرنے، کروانے سے محفوظ فرمائے۔ میاں بیوی، ساس بہو وغیرہ کے درمیان ہونے والے معامَلات کو اچھے طریقے سے حل کرنے کے لیے شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے اِن 3 رسائل **"ناچاقیوں کا علاج"**، **"گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے؟"** اور **"ساس بہو میں صُلْح کا راز"** کا ضرور مطالَعہ کیجئے، گھر امن کا گہوارہ بنانے میں کافی مدد حاصل ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نعمتوں سے محرومی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لڑائی جھگڑے کے نُقصانات میں سے ایک نقصان یہ بھی ہے کہ اِس کی نحوست انسان کو بہت سی نعمتوں سے محروم کروادیتی ہے۔ مَثَلاً لڑائی جھگڑے کے دَوران کسی کا سَر پھٹتا ہے تو کسی کی آنکھ (Eye) پھُوٹتی ہے، کسی کا بازو ٹُوٹتا ہے تو کسی کے پاؤں میں چوٹ لگتی ہے، کسی کے مُہروں

میں جھٹکا آجاتا ہے تو کسی کے دانت ٹُوٹ جاتے ہیں، کسی کا رِشتے دار یا دوست اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے تو کوئی خود ہی لُقمۂ اَجل بن کر موت کا شکار ہو جاتا ہے۔

یاد رہے! لڑائی جھگڑے کے جہاں بہت سے دنیاوی نُقصانات ہیں، وہیں دِینی اِعتبار سے بھی یہ کئی محرومیوں کا باعِث بنتے ہیں، مثلاً شبِ قدر وہ عظیمُ الشّان رات ہے جس کی اَہَمِّیَّت مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے، اِس رات میں قُرآنِ کریم اُتارا گیا، یہ رات ہزار (1000) مہینوں سے افضل ہے، اِس رات کی فضیلت میں قرآنِ کریم کے پارہ 30 میں ایک سُورت بھی موجود ہے مگر اِس بابَرَکت رات کی تَعْیِین بھی دو مسلمانوں کی لڑائی کے سبب پوشیدہ رکھی گئی ہے چنانچہ

شبِ قدر کو پوشیدہ رکھنے کی وجہ

حضرتِ سَیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں شبِ قدر بتانے تشریف لائے تو دو مسلمان مرد لڑ پڑے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میں تمہیں شبِ قدر بتانے آیا تھا مگر فُلاں فُلاں لڑ پڑے تو شبِ قدر کی تَعْیِین اُٹھالی گئی، ممکن ہے یہ اُٹھالیا جانا تمہارے لئے بہتر ہی ہو، اب اُسے (رمضان المبارک کی) آخری نویں، ساتویں، پانچویں (رات) میں تلاش کرو۔ (بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب رفع معرفۃ لیلۃ القدر۔۔۔الخ، ۱/۶۶۲ حدیث: ۲۰۲۳)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اِن جھگڑنے والوں کا جھگڑا ناحق بھی تھا اور اِعتدال سے زیادہ بھی جس کا اثر یہ ہوا۔ معلوم ہوا کہ دنیاوی جھگڑے مَنحوس ہیں اِن کا وبال بہت ہی زیادہ ہے اِن کی وجہ سے اللہ پاک کی آتی ہوئی رحمتیں رُک جاتی ہیں۔

(مرآۃ المناجیح، ۳/ ۲۱۰ ملخصًا)

آیئے! ہم سب نِیَّت کرتے ہیں کہ لڑائی جھگڑا نہیں کریں گے، لڑتے جھگڑتے مسلمانوں میں صُلح کروانے کی سُنّت پر عمل کی کوشش کریں گے، اگر کوئی ہمیں غُصّہ دِلائے گا تو صبر کریں گے، لڑائی جھگڑے کی آگ بھڑکانے والے کاموں مثلاً جُھوٹ، غیبت، چُغلی، حسد، تکبُّر، وعدہ خلافی، خواہ مخواہ کی ضد، کنجوسی، بے عزّتی، بے حسی، چیخنے چلّانے، گالی گلوچ، نکتہ چینی، تعَصُّب اور ظُلم کرنے سے بچیں گے، اگر کوئی ہمیں لڑنے پر اُبھارے گا تو بھی ہم اپنے آپ کو لڑائی سے دُور رکھ کر شیطان کو ناکام و نامراد کر دیں گے اور یہ مدنی سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

تم کو کچھ معلوم ہے یارو! مجھے　دعوتِ اسلامی سے کیوں پیار ہے
ہے کرم اِس پر خدائے پاک کا　دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے
اِس پہ ہے نظرِ کرم سرکار کی　دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لڑائی کا ایک سبب چغلی بھی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! لڑائی جھگڑا خود بخود نہیں ہو جاتا بلکہ اس کا کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہوتا ہے، جب وہ سبب پایا جاتا ہے تو لڑائی جھگڑا شروع ہو جاتا ہے۔ لڑائی جھگڑے کا ایک سبب چغلخوری بھی ہے۔ یاد رکھئے! کسی کی بات دُوسرے آدمی تک فساد پھیلانے کے لئے بیان کرنا چغلی ہے۔ (عمدۃ القاری

،کتاب الوضوء، باب من الکبائر۔۔۔الخ، ۲/۵۹۴، تحت الحدیث: ۲۱۶)

افسوس صد کروڑ افسوس! دوستوں کی محفل ہو یا مذہبی اجتماع کے بعد کی بیٹھک، شادی کی تقریب ہو یا تعزیت کی نشست، کسی سے مُلاقات ہو یا فون پر بات، چند منٹ بھی اگر کسی سے گفتگو کی صُورت بنے اور دِینی معلومات رکھنے والا کوئی حسّاس فرد اگر اُس گفتگو کی تَفتیش کرے تو شاید اکثر مجالس میں دیگر گناہوں بھرے الفاظ کے ساتھ ساتھ وہ درجنوں چُغلیاں بھی ثابِت کر دے۔ آیئے! اب اپنا دل تھام کر چُغلخوری کی ہلاکت خیزیوں پر مشتمل ایک عبرت ناک حکایت سنئے اور چُغلخوری سے بچنے کی نِیَّت کیجئے، چنانچہ

چُغلی سے گھر کی بربادی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے رِسالے **"گناہوں کی نحوست"** کے صَفْحہ نمبر 71 پر ہے: ایک شخص نے کسی کے ہاتھ اپنا ایک غُلام فروخت کیا اور خریدار کو کہہ دیا کہ اس غُلام میں اور کوئی عَیب نہیں، البتہ! چُغل خوری کی عادت ہے۔ خریدار نے اُس عیب کو حقیر (معمولی) جان کر اُسے خرید لیا، وہ غلام اُس شخص کی خدمت میں رہنے لگا۔ ایک روز وہی غلام اپنے آقا کی بیوی کے پاس گیا اور کہا: اے بیگم صاحبہ! مجھے افسوس ہے کہ آپ کے میاں کو آپ سے کچھ مَحبّت نہیں۔ اب اُن کا اِرادہ ہے کہ کوئی لونڈی خرید کر اُس کے ساتھ عیش کریں اور آپ کو بالکل چھوڑ دیں، اگر آپ کی خواہش ہو تو میں آپ کو ایسی ترکیب بتاؤں جس سے اُن کا دِل آپ کی طرف مائل ہو جائے اور آپ سے مَحبَّت کرنے لگیں۔ بیوی نے پوچھا: وہ کیا ترکیب ہے؟ غلام نے کہا: آج رات جب آپ کے میاں سو جائیں تو اُسترا لے کر گلے کے پاس سے اُن کی داڑھی کے کچھ بال مُونڈ لینا اور اُن بالوں کو اپنے پاس رکھنا پھر میں ترکیب بتادوں گا۔ اِس کے بعد غُلام اپنے آقا کے پاس آیا اور کہنے لگا: حُضور! میں نے آج بی بی کو ایک غیر شخص

کے ساتھ اِختلاط کرتے ہوئے دیکھا ہے اور وہ آپ کو قتل کر ڈالنے کی فکر میں ہے۔ اگر آپ میرے قَول کی تصدیق چاہتے ہیں تو آج رات کو آنکھیں بند کر کے لیٹے رہیں اور اپنے کو سوتا ہوا بنالیں۔ غُلام کی بات سے اُس کے دل میں شک پیدا ہو گیا۔ رات کو اُس نے ویسا ہی کیا۔ عورت سمجھی کہ سو رہا ہے اُسترا لے کر داڑھی کے بال مُونڈنے کے لئے بڑھی، شوہر کا خیال پُختہ ہو گیا کہ واقعی وہ عورت اُسے قتل کرنا چاہتی ہے فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور اُسترا چھین کر عورت کو مار ڈالا۔ عورت کے عزیز و اَقارب کو معلوم ہوا تو دوڑے آئے اور اس شخص کو قتل کر دیا۔ پھر دونوں کے عزیز و اقارب میں باہم لڑائی ہوئی اور ایک سو (One Hundred) کے قریب آدمی مارے گئے۔ (احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ۱۹۵/۳)

حسد، وعدہ خلافی، جُھوٹ، چُغلی، غیبت و تُہمت مجھے اِن سب گناہوں سے ہو نفرت یارسولَ اللہ

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ چغلخوری اِنتہائی بُری بیماری ہے، چُغلخوری کی عادت گھر کے امن و سکون کو تباہ و برباد کر دیتی ہے، چغلخوری کے سبب آپس میں دُوریاں پیدا ہو جاتی ہیں، چغلخوری کی وجہ سے آپس میں شک و شبہات پیدا ہونے لگتے ہیں، چغلخوری کے سبب دلوں میں نفرتیں قائم ہو جاتی ہیں، چغلخوری کے سبب ایک دوسرے پر اِعتبار اُٹھ جاتا ہے، جیسا کہ بیان کردہ حکایت میں ہم نے سُنا کہ ایک شخص نے چغلخوری کو معمولی عیب سمجھا تو اِسی کی نحوست نے اُس کے گھر کو ویران کر دیا، چغلخوری کی آفت کے سبب ہنسی خوشی زندگی گزارنے والوں کے درمیان شکوک و شبہات پیدا ہو گئے، چغلخوری کے سبب وہ اور اس کی بیوی موت کے گھاٹ اُتر گئے اور بالآخر ان کے عزیز و اقارب کے درمیان بھی قتل و غارت گری کا وہ بازار گرم ہوا کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ لہٰذا خود بھی چغلخوری سے

بچیئے اور دوسروں کو بھی بچتے رہنے کی ترغیب دلائیے، بالفرض اگر کوئی شخص ہمارے یا کسی بھی مسلمان کے بارے میں کوئی غیر مناسب یا مَنْفِی (Negative) بات کہے تو آنکھیں بند کئے اُس کی بات پر اعتبار کرنے کے بجائے اُس خبر کی خوب تحقیق کرلی جائے تاکہ بعد میں کسی قسم کی شرمندگی یا نقصان کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ بسا اوقات ہم کسی شخص کو معتبر (قابلِ اعتماد) جان کر بغیر تحقیق کئے اس کی بات پر اندھا یقین کرلیتے ہیں، مگر جب اس کے نقصانات سامنے آتے ہیں تو پچھتانے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

اللہ پاک ہم سب کو لڑائی جھگڑے، چغلی اور تمام گناہوں سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لڑائی جھگڑوں اور ان کے اسباب سے پیچھا چھڑانے، چغلخوری کی آفت سے نجات پانے اور مسلمانوں میں صلح صفائی کا ذہن پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ہر اسلامی بھائی پر کوئی نہ کوئی **تنظیمی ذمہ داری** ہونی چاہئے، اِس ذِمہ داری کی برکت سے **نمازِ پنجگانہ** کی ادائیگی کی سعادت نصیب ہوگی، اِس ذِمہ داری کی برکت سے **خوب خوب نیکیاں** کرنے کا موقع ملے گا، اِس ذِمہ داری کی برکت سے **علمِ دِین** سیکھنے سکھانے کا موقع ملے گا، اِس ذِمہ داری کی برکت سے **مدنی اِنعامات** پر عمل اور **مدنی قافلوں** میں سفر کی سعادت ملتی رہے گی، اِس ذِمہ داری کی برکت سے **اچھی صُحبت** نصیب ہوگی، اِس ذِمہ داری کی برکت سے نفرتوں کی دِیوار ختم ہو کر امن و محبت کی فضا قائم ہوگی، اِس ذِمہ داری کی برکت سے مسجد بھرو اور مسجد بناؤ تحریک میں ہمارا حصہ بھی شامل ہوجائے گا، اِس ذِمہ داری کی برکت سے خود بھی

سُنّتوں پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ دُوسروں تک پہنچانے کا موقع ملے گا، لہٰذا ہمیں اپنی تنظیمی ذمہ داری کے مطابق مدنی کاموں میں لگے رہنا چاہئے، **12 مدنی کاموں** میں سے جس مدنی کام کو کرنے کا ہم جذبہ رکھتے ہوں، اپنے ذِمہ داران سے رابطہ کرکے ان مدنی کاموں کے ذریعے **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانا شروع کر دیں۔12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مدنی درس"** بھی ہے، جو عِلْمِ دِیْن سیکھنے سکھانے کا مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ **"مدنی دَرْس"** سے مُراد یہ ہے کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی چند کُتُب و رَسَائل کے عِلاوہ آپ کی باقی تمام کُتُب و رَسَائل بِالْخُصُوص **"فیضانِ سنّت"** جلد اوّل اور **"فیضانِ سنّت"** جلد دوم کے ان ابواب (1) **"غیبت کی تباہ کاریاں** اور (2) **نیکی کی دعوت"** سے مَسْجِد، چوک، بازار، دُکان، دفتر اور گھر وغیرہ میں دَرْس دینے کو تنظیمی اِصْطِلَاح میں **"مدنی دَرْس"** کہتے ہیں۔

✤ **مدنی درس** بہت ہی پیارا مدنی کام ہے کہ اِس کی برکت سے مسجد کی حاضری کی بار بار سعادت حاصل ہوتی ہے۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے **مطالعے** کا موقع ملتا ہے۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے **مسلمانوں سے ملاقات وسلام** کی سُنّت عام ہوتی ہے۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے امیرِ اہلسنّت کے مختلف موضوعات پر مشتمل کتب و رسائل سے علمِ دِین سے مالا مال **قیمتی مدنی پھول اُمّتِ مسلمہ** تک پہنچائے جاسکتے ہیں۔ ✤ **مدنی درس**، **بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت مُعاون و مددگار ہے۔ ✤ **مدنی درس**، **مسجد کی حاضری سے محروم** رہنے والوں تک بھی نیکی کی دعوت پہنچانے کا ایک مُفید ترین ذریعہ ہے۔
✤ مسجد کے علاوہ **چوک، بازار، دُکان** وغیرہ میں اگر **"مدنی درس"** ہو گا تو اس کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی وہاں بھی **تشہیر و نیک نامی** ہو گی۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے امیرِ اہلسنّت کی **مختلف کتب و رسائل کا تعارف** عام ہو گا۔

دُعائے عطار: یاربِّ محمد عَزَّوَجَلَّ! جو اسلامی بھائی یا اسلامی بہن روزانہ 2 درس دیں یا سُنیں ان کو اور مجھے بے حساب بخش اور ہمیں ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں اکٹھا رکھ۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

جو دے روز دو درسِ فیضانِ سنّت
میں دیتا ہوں اس کو دُعائے مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

منقول ہے کہ اللہ کریم نے حضرت سیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَولیاء، ۶/۵، حدیث: ۷۶۲۲)

آیئے! "مدنی درس" کی ایک ایمان افروز حکایت سنئے چنانچہ

بُری صحبتوں سے نجات مل گئی

مرکزالاولیاء (لاہور، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے کردار میں بُری صحبتوں کی وجہ سے اِس قدر بگاڑ پیدا ہو گیا تھا کہ اُنہیں چھوٹوں پر شفقت کا کوئی احساس تھا، نہ ہی بڑوں کے ادب واحترام کا کوئی خیال، بات بات پر لڑائی جھگڑا کرنا اُن کا معمول بن چکا تھا حتّٰی کہ اُن کی بُری عادتوں کی وجہ سے گھر والے بھی تنگ آچکے تھے۔ ایک دن "درسِ فیضانِ سُنّت" میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس کے بعد وہ درس میں پابندی سے شرکت کرنے لگے، یوں "مدنی درس" کی برکت سے انہوں نے اپنی سابقہ زندگی

سے توبہ کی اور بُری صحبتوں سے پیچھا چھڑا کر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سکھا مَدنی ماحول
تَنَزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی ترقّی کا باعث بنا مَدنی ماحول
نبی کی محبّت میں رونے کا انداز چلے آؤ سکھلائے گا مَدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۶۴۶)

زمینوں پر ناجائز قبضے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لڑائی جھگڑوں کا ایک سبب زمینوں پر ناجائز قبضے بھی ہیں۔ اپنی جمع پُونجی خرچ کر کے ذاتی مکان کا خواب آنکھوں میں سجائے کوئی شخص جب زمین خریدنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اُسے یہ فکر سونے نہیں دیتی کہ قبضہ گروپ سے اپنی زمین کو محفوظ کس طرح رکھا جائے؟ اِحتیاطی تدابیر اپنانے کے باوجود اگر اُس کی زمین پر قبضہ ہو جائے تو خوشامدیں کرنے پر بھی خُوفِ خدا سے محروم قبضہ خوروں کو اُس پر تَرس نہیں آتا بلکہ اُسی کی زمین اُسے واپس کرنے کے لئے اچھی خاصی رقم طلب کی جاتی ہے، اگر وہ مَظلوم شخص قبضہ چُھڑانے کے لئے عدالت (Court) کا دَروازہ کھٹکھٹائے تو ایسے ایسے تاخیری حربے اِختیار کئے جاتے اور دھکّے کھلائے جاتے ہیں کہ زمین کا اصل مالک زمین میں جا سوتا ہے لیکن اُسے زمین واپس نہیں ملتی۔ زمینوں پر قبضہ کرنے والوں کو سنبھل جانا چاہئے کہ آج جس زمین پر ناجائز قبضہ کر کے وہ خُوش ہو رہے ہیں اور مظلوم کی بددعائیں لے رہے ہیں، کل مرنے کے بعد یہی زمین گلے کا طوق بن کر رُسوائی کا سبب نہ بن جائے ۔ بسا اوقات دنیا میں ہی قبضہ گروپوں کا انجام قتل وغارت اور قید کی صورت میں دوسروں کو درسِ عبرت دیتا ہے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک سبق آموز حکایت سنئے اور

عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

زمین پر ناجائز قبضہ کرنے کی کوشش کرنے والی اندھی ہوگئی

اَرْوٰی نامی ایک عورت نے حضرت سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے گھر کے بعض حصّے کے بارے میں جھگڑا کیا۔ آپ نے اِرْشاد فرمایا: یہ زمین اُسی کو دے دو، میں نے نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا ہے: مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ بِغَیْرِحَقِّہٖ طُوِّقَہٗ فِیْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی جس شخص نے ایک بالِشْت زمین بھی ناحق لی قِیامت کے دن اُس کے گلے میں سات (7) زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔ اِس کے بعد آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ پاک! اگر وہ جھوٹی ہے تو اُسے اندھا کردے اور اُس کی قبر اُسی کے گھر میں بنادے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ وہ عورت اندھی ہوچکی تھی، دیواروں کو ٹٹولتی پھرتی تھی اور کہتی تھی: مجھے سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بددُعا لگ گئی ہے، آخر کار ایک دن گھر میں چلتے ہوئے وہ کنویں میں گر کر مرگئی اور وہی کنواں اُس کی قَبْر بن گیا

۔ (مسلم، کتاب المساقاۃ، باب تحریم الظلم، ص ۶۶۹، حدیث: ۴۱۳۲)

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مَولیٰ عُقبیٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مَولیٰ
بیٹھوں جو دَرِ پاکِ پیمبر کے حُضور اِیمان پر اُس وَقت اُٹھانا مَولیٰ

(حدائق بخشش، ص۴۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ظلم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لڑائی جھگڑوں کا ایک سبب ظلم بھی ہے، جیسا کہ تفسیر صِراطُ الْجِنان

میں ہے: ظلم ایک ایسا بدترین فعل ہے جس سے انسان اپنے بنیادی حق سے محروم ہو کر اَذِیَّت اور کَرب کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور یہ وہ عمل ہے جس سے جھگڑے اور فسادات جنم لیتے، لوگ بغاوت اور سرکشی پر اُتر آتے اور اُصول و قوانین ماننے سے انکار کر دیتے ہیں، جس کے نتیجے میں انسانی حقوق تَلف ہوتے اور معاشرے کا امن و سکون تباہ ہو کر رہ جاتا ہے، دینِ اسلام چونکہ انسانی حقوق کا سب سے بڑا محافظ اور معاشرتی امن کو برقرار رکھنے کا سب سے زیادہ حامی ہے، اسی لئے اس دِین نے انسانی حقوق تَلف کرنے اور معاشرتی امن میں بگاڑ پیدا کرنے والے ہر کام سے روکا ہے اور ان چیزوں میں ظلم کا کردار دوسرے کاموں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے، اس لئے اسلام نے ظلم کے خاتمے کیلئے بھی انتہائی اچھے اِقدامات کئے ہیں تاکہ لوگوں کے حقوق محفوظ رہیں اور وہ امن و سکون کی زندگی بسر کریں، ان میں سے ایک اِقدام لوگوں کو یہ حکم دینا ہے کہ وہ ظالم کو روکیں اور دوسرا اِقدام ظالم کو وعیدیں سنانا ہے تاکہ وہ خود اپنے ظلم سے باز آجائے۔ (تفسیر صراط الجنان، ۹/۴۱۷)۔

آیئے! **ظلم کی مذمت** پر 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:

(1) فرمایا: "اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ کسی نے عرض کی، یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر وہ مظلوم ہو تو مدد کروں گا لیکن ظالم ہو تو کیسے مدد کروں؟ ارشاد فرمایا: "اس کو ظلم کرنے سے روک دے یہی (اس کی) مدد کرنا ہے۔" (بخاری، کتاب الاکراہ، باب یمین الرجل لصاحبه...الخ، ۴/۳۸۹، حدیث: ۶۹۵۲)

(2) فرمایا: "مظلوم کی بددُعا سے بچو!، وہ اللہ پاک سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ کریم کسی حق والے کا حق اس سے نہیں روکتا۔" (شعب الایمان، التاسع والاربعون من شعب الایمان...الخ، فصل فی ذکر ماورد من التشدید...الخ، ۶/۴۹، حدیث: ۷۴۶۴)

(3) فرمایا: "جس کا اپنے مسلمان بھائی پر اس کی آبرو یا کسی اور چیز کا کوئی ظلم ہو تو وہ آج ہی اس سے

معافی لے لے، اس سے پہلے کہ (وہ دن آجائے جب) اس کے پاس نہ دِینار ہو نہ درہم، (اس دن) اگر اس ظالم کے پاس نیک عمل ہوں گے تو ظلم کے مطابق اس سے چھین لیے جائیں گے اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس مظلوم کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔" (بخاری، کتاب المظالم و الغصب، باب من کانت له مظلمة عند الرجل... الخ، ۱۲۸/۲، حدیث: ۲۴۴۹، مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الظّلم، الفصل الاول، ۲۳۵/۲، حدیث: ۵۱۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ معاشرتی امن کو قائم کرنے اور اس کی راہ میں حائل ایک بڑی رکاوٹ **"ظلم"** کو ختم کرنے میں اسلام کا کردار سب سے زیادہ ہے اور اس کی کوششیں دوسروں کے مقابلے میں کہیں زیادہ کارگر ہیں کیونکہ جب لوگ ظالم کو ظلم کرنے سے روک دیں گے تو وہ ظلم نہ کرسکے گا اور ظالم جب اتنی ہَولناک وعیدیں سنے گا تو اس کے دل میں خوف پیدا ہو گا اور یہی خوف ظلم سے باز آنے میں اس کی مدد کرے گا، یوں معاشرے سے ظلم کا جڑ سے خاتمہ ہو گا اور معاشرہ امن و سکون کا پُرلُطف باغ بن جائے گا۔ اللہ پاک ہمیں دینِ اسلام کے احکامات اور تعلیمات کو صحیح طریقے سے سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔ (تفسیر صراط الجنان، ۹/۴۱۷، ۴۱۸ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادر کھئے! جھگڑا کرنا اگر بِلاوجہ ہو تو یقیناً اِنتہائی بُرا ہے لیکن اگر اِس کا کوئی صحیح اور جائز مقصد ہو، جس کی شریعت اجازت بھی دیتی ہو، مثلاً اگر کھلم کھلا شرابیں پیتا یا بیچتا یا بدکاری کرتا ہے، مسلمانوں پر ظلم ڈھاتا ہے، بُرائی کے اڈّے چلاتا ہے تو ان کے خلاف آواز بلند کرنا ہرگز جھگڑے میں شمار نہیں ہو گا بلکہ یہ تو فتنے کا دروازہ بند کرنا ہے۔ یوں ہی جب ہم کسی گاڑی میں سوار ہوتے ہیں تو بعض اوقات وہاں مَعَاذَاللہ کفریہ اور فحش گانوں کا سلسلہ ہوتا ہے، جس کے باعث گاڑی

میں بیٹھے کئی عاشقانِ رسول بالخصوص اسلامی بہنیں شدید اَذِیَّت و آزمائش میں مبتلا ہو جاتے ہیں، لہٰذا اگر گاڑی میں سُوار مسلمان ڈرائیور سے گانے باجے بند کرنے کا کہیں گے تو یہ بھی جھگڑے میں شمار نہیں ہو گا۔ اسی طرح بعض نادان محافل ودِیگر تقریبات میں اِیکو ساؤنڈ سسٹم کی آواز بہت تیز کر دیتے ہیں، جس کی وجہ سے محلے والوں بالخصوص مریضوں، صبح سویرے ڈیوٹی پر جانے والوں اور دودھ پیتے مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کا چین و سکون برباد ہو جاتا ہے، غیبتوں وغیرہ گناہوں کا سلسلہ بھی چل پڑتا ہے ۔ اگر محلے والے متعلقہ فرد کو آواز دِھیمی رکھنے کا بول دیں گے تو اسے بھی جھگڑا کرنا نہیں گے بلکہ یہ تو فتنوں کا دروازہ بند کرنا کہلائے گا۔ اللہ پاک ہمیں مسلمانوں کو تکلیف دینے اور تمام برائیوں سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس "اِزدِیادِ حُبّ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لڑائی جھگڑا کرنا اس قدر تباہ کُن ہے کہ اِس میں مُبْتَلا ہو کر انسان دنیا کے اندر ہی عبرت کا سامان بن جاتا ہے۔ قربان جایئے! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول پر جو اِس نازک دَور میں بھی مسلمانوں کو لڑائی جھگڑوں سے دُور رکھنے اور اِنہیں مُتَّحِد رکھنے کے لئے ہر وَقْت کوشاں ہے۔ جس کی ایک واضِح جھلک دعوتِ اسلامی کے تحت قائم **"مجلس اِزْدِیادِ حُبّ"** بھی ہے۔ **"مَدَنی انعام نمبر 55"** کو باقاعدہ تنظیمی طور پر عَمَلی جامہ پہناتے ہوئے وہ پُرانے اسلامی بھائی جو پہلے آتے تھے مگر اب نہیں آتے اُنہیں مَدَنی ماحول میں فَعّال کر کے **"مسجد بھرو تحریک"** میں شامل کرنا، اُن سے پیشگی وَقْت لے کر اِنفِرادی طور پر دُکان، گھر یا دفتر جا کر ملاقات کرنا، اُنہیں سُنّتوں بھرے اِجتماعات ومَدَنی مذاکروں میں

آنے کا ذہن دینا، اِجتماعی اِعتکاف اور مَدَنی کورسز (اِصلاحِ اَعمال کورس، فیضانِ نماز کورس وغیرہ) کرنے کی ترغیب دلانا، مَدَنی قافلوں میں سفر کروانا، اُن کے گھروں میں مَدَنی حلقے کی ترکیب کرنا، اُنہیں مدرسۃُ المدینہ بالغان میں شرکت کروانا، اُن کی خوشی، غمی، بیماری و فوتگی وغیرہ کے معاملات میں شریک ہونا اور مشکلات میں مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کی ترکیب کرنا وغیرہ اِس مجلس کے مقاصِد میں شامل ہے۔ اللہ کریم **"مجلس اِزدِیادِ حُبّ"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اِسلامی تِری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لڑائی جھگڑوں سے چھٹکارا کیسے حاصل ہو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے لڑائی جھگڑوں کے نُقصانات کے بارے میں سُنا، اللہ کرے اِنہیں سُن کر اِن سے نفرت پیدا ہو جائے اور توبہ کا ذہن بنے، مگر سُوال یہ ہے کہ آخر وہ کون سے ایسے اُمور ہیں، جنہیں اِختیار کرنے کی بَرَکت سے ہم لڑائی جھگڑوں سے نجات پاسکتے ہیں۔ تو آیئے! لڑائی جھگڑوں سے پیچھا چُھڑانے کے لئے 7 طریقے پیشِ خدمت ہیں، سُنئے اور اِن پر عمل کی کوشش کیجئے:

(1) حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: گھر میں داخِل ہوتے وَقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر پہلے سیدھا قدم (Foot) دروازے میں داخِل کرنا چاہیے پھر گھر والوں کو سلام کرتے ہوئے گھر کے اندر آئیں۔ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

وَ بَرَکَاتُہٗ کہیں۔ بعض بُزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ دن کی ابتدِاء میں گھر میں داخِل ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور قُلْ ھُوَ اللہ شریف پڑھ لیتے ہیں کہ اِس سے گھر میں اِتّفاق بھی رَہتا ہے (یعنی جھگڑا نہیں ہوتا) اور روزی میں بَرَکت بھی۔ (مرآۃ المناجیح،۶/۹) (2) لڑائی جھگڑوں سے نجات پانے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں گِڑگِڑایئے اور اپنے ہاتھوں کو بلند کرکے اَشکبار آنکھوں سے لڑائی جھگڑوں سے نجات کی دُعا مانگئے۔ (3) لڑائی جھگڑوں سے بچنے کے فضائل اور لڑائی جھگڑا کرنے کے نُقصانات پر مشتمل اَحادیث و رِوایات ،وَاقعات اور اَقوالِ بزرگانِ دِین کو بار بار پڑھئے۔ (4) اپنے اندر عاجزی و اِنکساری پیدا کیجئے۔ (5) جھگڑالو دوستوں کی صحبت سے بچئے۔ (6) اپنے غصّے کو قابو میں رکھئے۔ (7) رِسالہ **"ظلم کا انجام"**، **"احترامِ مسلم"**، **"غصّے کا علاج"** اور کتاب **"تکلیف نہ دیجئے"** کا مطالعہ کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ لڑائی جھگڑوں سے بچنے کا ذہن بن جائے گا۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ ہماری مدنی تربیت کرتے ہوئے، نصیحت کے مدنی پھول عنایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

تُو نرمی کو اپنانا جھگڑے مٹانا رہے گا سدا خُوشنُما مَدَنی ماحول
تُو غُصّے جھڑکنے سے بچنا وگرنہ یہ بدنام ہوگا ترا مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

☆ لڑائی جھگڑے کرنا کروانا شیطان کو بہت زیادہ پسند ہے۔ ☆ لڑائی جھگڑے ملک و ملّت کے لئے اِنتہائی نقصان دہ ہیں۔ ☆ لڑائی جھگڑے گھروں اور خاندانوں کی بربادی کا سبب ہیں۔ ☆ لڑائی جھگڑے کرنا

اللہ پاک کو ناراض کرتا ہے۔☆لڑائی جھگڑے کرنا گمراہی کا سبب ہے۔☆لڑائی جھگڑے فتنوں کے دروازے کھول دیتے ہیں۔☆لڑائی جھگڑے دِین و دنیا کی بربادی کا سبب ہیں۔☆لڑائی جھگڑے نعمتوں سے محروم کروادیتے ہیں۔اللہ کریم تمام مسلمانوں کو لڑائی جھگڑوں سے بچنے اورآپس میں پیار و مَحَبَّت سے رہنے کی تَوفیق نصیب فرمائے۔اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنَّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں　　　نیک ہوجائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صلح کرنے کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کے درمیان صُلح کروانا سُنّتِ اِلٰہِیہ ہے۔(فیصلہ کرنے کے مدنی پھول، ص ۳۱ملخصًا) حدیثِ پاک میں ہے: مخلوق میں صُلح کرواؤ کیونکہ اللہ کریم بھی بروزِ قیامت مسلمانوں میں صُلح کروائے گا۔(مستدرک، ۵/۷۹۵، حدیث: ۸۷۵۸) مسلمانوں کے درمیان پیار و محبت پیدا کرنا اور صُلح کروانا پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی (بھی) سُنّت ہے۔(صراط الجنان، ۲/ ۱۹)

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

چنانچہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اَوس و خَزْرَج دو قبیلوں کے درمیان صُلْح کروائی۔(درمنثور، اٰلِ عمران، تحت الآیۃ: ۱۰۰، ۲/۲۷۹ ماخوذاً) جھوٹ بول کر دو مَردوں یا مَرد اور عورت کے درمیان صُلْح کروانا جائز ہے۔(جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۲/۱۳۷) چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: جھوٹ کہیں ٹھیک نہیں مگر تین جگہوں میں: (1) مَرد کا اپنی عورت کو راضی کرنے کے لیے (جھوٹی) بات کرنا، (2) لڑائی میں جھوٹ بولنا اور (3) لوگوں کے درمیان صُلْح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔(ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء في إصلاح ذات البين، حدیث: ۱۹۴۵، ۳/۳۷۷) تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی اِس میں گناہ نہیں: (1) جب ظالِم ظلم کرنا چاہتا ہو اُس کے ظلم سے بچنے کے لیے بھی جائز ہے۔(2) دو مسلمانوں میں اِختلاف ہے اور یہ اُن دونوں میں صُلْح کرانا چاہتا ہے مثلاً ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمہیں اچھا جانتا ہے، تمہاری تعریف کرتا تھا یا اُس نے تمہیں سلام کہلا بھیجا ہے اور دوسرے کے پاس بھی اِسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت (دشمنی) کم ہو جائے اور صُلْح ہو جائے۔(3) (شوہر اپنی) بی بی کو خوش کرنے کے لیے کوئی بات خلافِ واقع کہہ دے۔(بہارِ شریعت، ۱۶/۵۱۷ ملتقطاً) جو شخص لوگوں کے درمیان صُلْح کرواتا ہے اللہ پاک اُسے ہر کَلِمَہ کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اُس کے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف فرما دیتا ہے۔(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، رقم: ۳، ۳/۳۲۱ ملتقطاً) سب سے افضل صَدقہ رُوٹھے ہوئے لوگوں میں صُلْح کرا دینا ہے۔(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، ۳/۳۲۱، حدیث: ۶) عمدہ اخلاق اور اچھے اعمال میں سے لوگوں میں صُلْح کروانا بھی ہے۔(احیاء العلوم، ۲/۱۲۶۶) حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صُلْح کروانا جائز ہے مگر وہ صُلْح (جائز نہیں) جو حرام کو حلال کر دے یا حلال کو حرام کر دے۔(ابو داود، کتاب الاقضیة، باب فی الصلح، ۳/۴۲۵، حدیث: ۳۵۹۴) مثلاً

زَوجَین (میاں بیوی) میں اِس طرح صُلح کرائی جائے کہ خاوَند (شوہر) اُس عورت کی سوکن (اپنی دوسری بیوی) کے پاس نہ جائے گا یا مسلمان مقروض اِس قدر شراب وسُود اپنے غیر مسلم قرض خواہ کو دے گا۔ پہلی صورت میں حلال کو حرام کیا گیا، دوسری صورت میں حرام کو حلال، اس قسم کی صُلح کروانا حرام ہیں جن کا توڑ دینا واجب ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۳۰۳ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مَدَنی پھول**" اور "**101 مَدَنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعَہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

"قافلے" کو جو ہر وقت تیّار ہے مرحبا اس سے عطّارؔ کو پیار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

رحمت والے نبی، مکی مدنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں (یعنی گھبراہٹوں) اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا، جس نے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب، ۵/۲۷۷ حدیث:۸۱۷۵)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرود اُن پہ سدا میں　　اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا☆ضَرورَتاً سِمٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دنیا کے معاملات ہوں یا آخرت کا میدان، کامیابیاں پانے کے لیے کوشش (Effort) بہت ضروری ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ کوشش کامیابی کی کنجی ہے۔ آج کے بیان میں ہم کوشش کی اہمیت کے بارے میں سننے کے ساتھ ساتھ یہ بھی سنیں

گے کہ کن کاموں میں کوشش کرنی چاہیے۔ رضائے الٰہی پانے سے بڑی کامیابی اور کوئی نہیں ہوسکتی، اتنی بڑی کامیابی کے حصول کے لیے کس چیز میں کوشش کرنی چاہیے، یہ بھی آج بیان کیا جائے گا۔ دنیا و آخرت کی کامیابیاں پانے کے لیے **ماں باپ کی اطاعت** اور دِیگر نیکیوں کے حصول کے لیے کوشش کرنا کتنا ضروری ہے، یہ بھی سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ مسلسل کوشش کتنی بڑی بڑی کامیابیوں سے ہمکنار کرواسکتی ہے، اس کے واقعات سمیت کئی اور مدنی پھول بھی آج کے بیان میں سنیں گے۔ آیئے! کوشش کی اہمیت پر ایک **سبق آموز حکایت** سنتے ہیں:

چیونٹی کی کوشش!

کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ نے کسی علاقے کو فتح کرنے کے لیے چھ (6) سے زیادہ بار حملے کئے مگر وہ علاقہ فتح کرنے میں ناکام رہا۔ جب اس کا آخری حملہ بھی ناکام ہوگیا تو وہ تھک ہار کر مایوسی کی حالت میں کمرے میں آرام کرنے کی غرض سے لیٹ گیا۔ لگاتار ناکام ہوجانے والے حملوں کا سوچتے ہوئے اچانک اس کی نظر کمرے کی دیوار پر چڑھتی ہوئی ایک چیونٹی پر پڑی۔ جو بار بار گِرنے کے باوجود دیوار پر چڑھنے کا ارادہ ترک نہیں کر رہی تھی۔ کئی بار تو وہ دیوار (Wall) کے آخری سِرے کے بہت ہی قریب پہنچ جاتی مگر پھر نیچے گِر جاتی اور دوبارہ سے دیوار پر چڑھنے کی کوشش میں لگ جاتی۔ آخر کار مسلسل کوشش کے بعد وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو ہی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ اس بادشاہ نے جب چیونٹی کی ایسی لگاتار کوشش دیکھی تو اس نے سمجھ لیا کہ **"کوشش کامیابی کی کنجی ہے"** اس کے بعد اس بادشاہ نے نئے جوش و جذبے سے پھر حملہ کیا اور اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چیونٹی کی کوشش سے سبق حاصل کیجئے

اے عاشقانِ رسول! اس حکایت سے یہ سبق ملا کہ مسلسل کی جانے والی کوشش اور محنت کبھی نہ کبھی ضرور رنگ لاتی ہے، اپنے مقصد کو پانے کے لیے ایک چیونٹی کا کردار ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے، مشاہدہ ہے کہ منزل کتنی ہی طویل اور مشکل کیوں نہ ہو، چیونٹی بہت پُرعزم ہو کر اپنے مقصد کی جانب بڑھتی ہے اور بڑی سے بڑی بلندی پا کر ہی دم لیتی ہے۔ یہ بھی مشاہدہ ہے کہ معمولی سی جسامت رکھنے والی چند چیونٹیاں مل کر بڑے بڑے اناج کے دانے اپنے بِل (سوراخ) میں گھسیٹ کر لے جاتی ہیں، اس کے پیچھے بھی ان کی مسلسل محنت اور کوشش ہی کارفرما ہوتی ہے۔ ہمیں بھی چیونٹیوں سے سبق حاصل کرتے ہوئے مسلسل کوشش کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہیے۔ مسلسل کوشش سے مشکل کام بھی مکمل ہو ہی جاتا ہے جبکہ بغیر کوشش کے آسان کام بھی بہت مشکل (Difficult) لگنے لگتا ہے۔

کوشش کہاں کریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ☆ ہمیں کوشش اُن کاموں میں کرنی چاہیے، جن میں اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا ہو، ☆ کوشش ہمیشہ اسی کام میں کرنی چاہیے جس میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہو، ☆ کوشش ہمیں اُن کاموں میں کرنی چاہیے، جن میں دینِ اسلام کی سربلندی ہو، ☆ کوشش ہمیں اُن کاموں میں کرنی چاہئے کہ جس میں دُنیا میں آنے کا مقصد حاصل ہو سکے ☆ کوشش ہمیشہ اُن کاموں میں کرنی چاہیے، جن میں مُلک و مِلّت کا فائدہ ہو، ☆ کوشش اُن کاموں میں کرنی چاہیے جو سنّتوں کے فروغ کا سبب بنیں۔ ☆ کوشش ہمیشہ اُن کاموں میں کرنی چاہیے جو نیکیوں کی طرف لے جانے والے ہوں، قرآنِ کریم میں اللہ پاک نے اپنی راہ میں

کوشش کرنے والوں کو کامیابی کی خوشخبری سنائی ہے: چنانچہ پارہ 21 سورۂ عَنْکَبُوت آیت نمبر 69 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَاؕ

ترجَمۂ کنز الایمان: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے۔

تفسیر صراط الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت جو لکھا ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ

(1)...جو اللہ پاک کی فرمانبرداری کرنے کی کوشش کریں گے، اُنہیں ضرور ثواب کے راستے دِکھائے جائیں گے۔

(2)... جو لوگ توبہ کرنے میں کوشش کریں گے، ضرور انہیں اِخلاص کے راستے دِکھائے جائیں گے۔

(3)... جو لوگ علم حاصل کرنے میں کوشش کریں گے، ضرور انہیں عمل کی راہیں دِکھائی جائیں گی۔

(4)... جو سُنّت کو قائم کرنے میں کوشش کریں گے، انہیں جنت کے راستے دِکھائے جائیں گے۔ (صراط الجنان، ۷/۴۰۹ ملخصًا)

اے عاشقانِ رسول! اس آیتِ کریمہ اور اس کی تفسیر سے **معلوم ہوا** کہ جو اچھا کام کرے گا وہ اس کا پھل بھی اچھا ہی پائے گا۔ اللہ پاک کی رحمت سے امید ہے کہ ☆جو شَخْص والدین (Parents) کی اطاعت و فرمانبرداری میں کوشش کرے گا تو دنیا و آخرت میں کامیابیاں اس کے قدم چُومیں گی۔ ☆جو مسلمانوں کی خیر خواہی کی کوشش کرے گا، آخرت کے مراحل اس کے لیے آسان ہوتے جائیں گے، ☆جو صدقہ دینے میں کوشش کرتا رہے گا، اس کے مال میں برکت ہوتی رہے گی ☆جو گناہوں سے توبہ میں کوشش کرے گا، اُسے اِخلاص کی دولت نصیب ہو گی، ☆جو طلبِ علم میں کوشش کرے گا، اسے میدانِ عمل میں کامیابی نصیب ہو گی اور ☆جو سُنّتیں اپنانے اور سُنّتیں پھیلانے

میں کوشش کرے گا تو جنّت جیسی نعمت کا حصول اس کا مقدر بنے گا۔

اس میں شک نہیں کہ رضائے الٰہی کا حصول بنیادی مقصد ہے۔ رضائے الٰہی جیسی کامیابی نصیب ہو جائے تو دنیا بھی سنور جاتی ہے اور آخرت بھی جگمگا اُٹھتی ہے۔ یاد رکھیے! اللہ پاک کی رِضا سب سے بڑھ کر ہے، انسان کو کوشش کے بعد کامیابیوں سے نوازنے والا مالک و مولیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ اپنے کلامِ پاک میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُؕ تَرْجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ کی رِضا سب سے بڑی (پ۱۰، التوبہ:۷۲)

معلوم ہوا کہ رِضائے الٰہی سے بڑی اور کوئی کامیابی نہیں ہو سکتی۔ رِضائے الٰہی جیسی کامیابی کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ اس کے لئے کیسی کوشش کرنا ضروری ہو گا، آئیے! اس کے متعلق سُنتے ہیں!

رِضائے الٰہی کے لئے عبادت

یاد رکھئے! رضائے الٰہی جیسی کامیابی کے حصول کے لئے ضروری علم حاصل کر کے اس کے مطابق اللہ پاک کی عبادت کرنی چاہیے۔ کیونکہ عبادت کی قبولیت کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسی انداز سے کی جائے جیسا کہ عبادت کرنے کا حکم ہے۔ یاد رکھئے! ☆**علم حاصل کر کے اللہ پاک کی عبادت** شیطان کے چُنگل سے نکلنے کا طریقہ ہے۔ ☆**علم حاصل کر کے اللہ پاک کی عبادت** اُس کا قُرب پانے کا باعث ہے۔ ☆**علم حاصل کر کے اللہ پاک کی عبادت** گناہوں کے مرض سے شفا پانے کی دوا ہے۔ ☆**علم حاصل کر کے اللہ پاک کی عبادت** ظاہر و باطن کی اصلاح کا باعث ہے۔ ☆**علم حاصل کر کے اللہ پاک کی عبادت** روح کی تازگی کا باعث ہے، ☆**علم حاصل کر کے اللہ پاک کی عبادت** وہ ذریعہ ہے جو انسان کو اللہ پاک کے قریب کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے بزرگانِ دین ہر وقت علم و احکامِ شریعت کے

تقاضوں کے مطابق **اللہ** پاک کی عبادت میں مصروف رہتے اور فرائض وواجبات کو ادا کرنے کے ساتھ ساتھ نوافل کی کثرت کرکے رضائے الٰہی کے حصول کی کوشش میں مگن رہتے تھے، آیئے! بزرگانِ دین کی عبادت کے واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

اِنسانوں اور جنّوں کے غوث، حضور شیخ سید عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 40 سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے رہے، 15 سال تک رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔ (بهجة الاسرار، ذکر فصول من کلامه... الخ، ص ۱۱۸) ہر روز ایک ہزار (1000) رکعت نفل ادا فرماتے تھے۔ (تفریح الخاطر، ص ۳۶)

حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اُن کے اِنتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَافَعَلَ اللہُ بِكَ۔ یعنی اللہ کریم نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا کہ میں نے اپنے ربِّ کریم کا دِیدار کیا تو اللہ کریم نے مجھ سے فرمایا: اے ابنِ سعید! تجھے مُبارک ہو، میں تجھ سے راضی ہوں، کیونکہ جب رات ہو جاتی تھی تو تم آنسوؤں اور رِقّتِ قلبی کے ساتھ میری عبادت کرتے تھے، جَنّت (Heaven) تمہارے سامنے ہے جو محل لینا چاہو لے لو اور تم میری زیارت کرتے رہو، کیونکہ میں تم سے دُور نہیں ہوں۔ (حلیة الاولیاء، سفیان الثوری، ۷/۷۷)

تاج و تخت و حکومت مت دے کثرتِ مال و دولت مت دے
اپنی رضا کا دیدے مُژدہ یااللہ میری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۲۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! ہمارے بُزرگانِ دِین اللہ پاک کی رِضا پانے کے لئے کس قدر کوشش کرتے تھے، دن ہو یا رات ان کی زندگی کا مقصد ایک ہی ہوتا تھا کہ ہم

نے اپنے ربّ کریم کو راضی کرنا ہے، جب یہ مقدس ہستیاں اللہ پاک کی عبادت و رِیاضت اس انداز سے کرتی ہیں کہ جس طرح کرنے کا حکم ہے تو ربِّ کریم انہیں اپنی رِضا کی خوشخبری سناتا ہے۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہم دنیوی اعتبار سے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں، مثلاً کسی کا عالیشان بنگلہ / مکان / کوٹھی دیکھ کر اس جیسا بنانے کی خواہش کرتے ہیں، کسی کو عمدہ کپڑے پہنے دیکھا تو ویسا ہی پہننے کی خواہش کرتے ہیں، کسی کی نئی کار یا کامیاب کاروبار (Business) دیکھ کر مُنہ میں پانی بھر آتا ہے۔

دنیوی مال و دولت کی مَحَبَّت کا غلبہ اِس قدر بڑھتا جارہا ہے کہ دِن رات اس کے حُصول کیلئے تکلیفیں برداشت کرتے اور کوششیں کرتے ذرا نہیں تھکتے۔

کیا کبھی کسی کو نیکیاں کرتا دیکھ کر ہمارے اندر بھی نیکیوں کے لئے کوشش کرنے کا جذبہ بیدار ہوا ؟ کیا کسی کو مسجد کی طرف جاتا دیکھ کر ہمارا بھی پانچوں نمازیں باجماعت پہلی صف میں ادا کرنے کے لئے کوشش کرنے کا ذہن بنا؟ کسی کو سُنّت کے مُطابق لباس پہنے، چہرے پر داڑھی شریف اور سر پر عمامہ شریف سجائے دیکھ کر کبھی ان سُنّتوں کو اپنانے کا جذبہ بیدار ہوا؟ کسی اسلامی بھائی کو مَدَنی درس، مدنی دورے، ہفتہ وار اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت کرتے دیکھ کر ہم نے بھی ان کاموں کے لئے کوشش کی ؟ اے کاش! دوسروں کو نیک کاموں میں مشغول دیکھ کر ہمارے اندر بھی نیک بننے کے لئے کوشش کرنے کا جذبہ بیدار ہو جائے۔

آیئے! ذوقِ عبادت بڑھانے کی نیت سے ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

رات بھر عبادت اور دن بھر روزہ

حضرت سیِّدُنا حبیب نجّار رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ رات بھر عبادت کرتے، دن بھر روزہ رکھتے اور افطار کیلئے جو کھانا حاضر کیا جاتا وہ بھی دوسروں میں تقسیم فرما دیتے اور خود ساری رات بُھوکے ہی قیام میں گزار دیتے۔ جب صبح کا وقت قریب آتا تو عاجزی وانکساری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں عرض (دعا) کرتے: میں غفلت کے سمندروں میں ڈُوبا رہا اور گناہ کے میدانوں میں چلتا رہا۔ یاالٰہی! یہ تیرا ذلیل، گنہگار اور بیمار بندہ تیرے کرم کے دروازے پر حاضر ہے اور تجھ سے پناہ کا طلب گار ہے۔ (الروض الفائق، باب فی النزیہ وذکر الصالحین، ص ۲۴۶ ملخصاً)

اگر میزاں پہ پیشی ہوگئی تو ہائے! بربادی! گناہوں کے سِوا کیا میرے نامے میں بھلا نکلے
کرم سے اُس گھڑی سرکار! پردہ آپ رکھ لینا سَرِ مَحشَر مِرے عیبوں کا جس دم تذکِرہ نکلے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۳۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! ہمارے بزرگانِ دِین عبادتِ الٰہی کا کس قدر شوق وجذبہ رکھتے تھے اور کثرت سے عبادت کرنے کے بعد بھی اللہ کریم کی بارگاہ میں عاجزی و انکساری کرتے ہوئے اس کی قبولیت کی دعائیں کرتے تھے، ☆ہمیں بھی اللہ پاک کی خوب عبادت کرکے رِضائے الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، ☆**ہمیں بھی اللہ پاک کی عبادت** کرکے قبر کی روشنی کا سامان کرنا چاہیے، ☆**ہمیں بھی اللہ پاک کی عبادت** کرکے روزِ محشر کی گرمی سے بچنے کا سامان کرنا چاہیے، ☆**ہمیں بھی اللہ پاک کی عبادت** کرکے میزان میں نیکیوں کے پلڑے کو بھاری کرنے کا کچھ سامان کرنا چاہیے، ☆**ہمیں بھی اللہ پاک کی عبادت** کرکے پُل صراط کو پار کرسکنے کا سامان کرنا چاہیے، ☆**ہمیں بھی اللہ پاک کی عبادت** کرکے جنّت کے بلند درجات کے حصول کا سامان کرنا چاہیے۔

یاد رکھئے! ہمیں تو پیدا ہی اللہ پاک نے اپنی عبادت کے لئے کیا ہے، اس مقصد میں کامیابی کیلئے انسان کو اس دنیا میں بہُت مُختصر سے وقت کیلئے بھیجا گیا ہے اور اس وَقفے میں اسے قبر و حشر کے طویل ترین معاملات کیلئے تیاری کرنی ہے، لہٰذا سمجھدار انسان وہی ہے جو اس مختصر سے وقت کو غنیمت جانتے ہوئے قبر و حشر کی تیاری میں مشغول ہو جائے اور لمحہ بھر بھی اپنا قیمتی وقت فضول کاموں میں برباد نہ کرے، کیونکہ کسی کو نہیں معلوم کہ آئندہ لمحے وہ زندہ بھی رہے گا یا موت اسے ہمیشہ کیلئے گہری نیند سُلادے گی۔

عبادت میں گُزرے مِری زِندگانی　　کرم ہو کرم یا خدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش ص105)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دنیا و آخرت میں کامیابی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دنیا و آخرت میں کامیابیاں پانے کے لیے بہت سے نیک اعمال کو اِستقامت کے ساتھ جاری رکھنے کی کوشش کرنا بہت ضروری ہے۔ ضروری علم وعمل کے ساتھ حقوق کی ادائیگی کی بھی بڑی اہمیت ہے۔ ہمارے حُسنِ سلوک کے سب سے زیادہ حقدار ہمارے ماں باپ ہیں، **والدین کی اِطاعت** میں کوشش بھی دنیا و آخرت میں کامیابیوں کا سبب بن سکتی ہے۔ یقیناً والدین اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہیں، ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا، ان کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش میں مشغول رہنا ایسی نیکی ہے جو انسان کو دنیا و آخرت میں کامیاب کرواسکتی ہے، تاریخ گواہ ہے کہ جن لوگوں نے اپنے والدین کی اطاعت و فرمانبرداری میں کوشش کی تو

اللہ پاک نے انہیں ایسامقام ومرتبہ عطافرمایاہے کہ کسی کو تابعین میں سب سے افضل ہونے کا مقام مِلاتو کسی کو تمام اولیا کی سرداری نصیب ہوئی، کسی کو اپنے وقت کا مجدِّد ہونے کا منصب نصیب ہوا تو کسی کو اللہ پاک کی رِضا کی خوشخبری نصیب ہوئی۔ قیامت تک آنے والوں کے دِلوں میں ان کی محبت بیدار رہے گی، آیئے! والدین کی اطاعت وفرمانبرداری میں کوشش کرنے والے بُزرگانِ دِین کے (2) واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

ماں کی خدمت اور مرتبۂ وِلایت

حضرت سَیِّدُنا بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سردیوں کی ایک سخت رات میں میری والِدہ نے مجھ سے پانی مانگا، میں گلاس بھر کر آیاتو اُنہیں نیند آگئی تھی، میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا، پانی کا گلاس لئے اِس اِنتِظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں، کھڑے کھڑے کافی دیر ہوچکی تھی اور گلاس سے کچھ پانی گر کر میری اُنگلی (Finger) پر جم کر برف بن گیا تھا۔ بہر حال جب والِدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے گلاس پیش کیا، برف کی وجہ سے چپکی ہوئی اُنگلی جُوں ہی پانی کے گلاس سے جُدا ہوئی اُس کی کھال اُدھڑ گئی اور خون بہنے لگا۔ ماں نے دیکھ کر پوچھا یہ کیا؟ میں نے سارا ماجرا (واقعہ) عَرض کیا تو اُنہوں نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی: **اے اللہ! میں اِس سے راضی ہوں تُو بھی اِس سے راضی رہنا۔** (سمندری گنبد، ص ۴)

اے عاشقانِ اولیاء! بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوا! حضرت بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے والدین کی کتنی اطاعت وفرمانبرداری کرتے تھے۔

آیئے! والدین کی فرمانبرداری کرنے والے پیرانِ پیر، روشن ضمیر، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا

واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

ڈاکو تائب ہوگئے

حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب علمِ دین حاصل کرنے کے لئے قافلے کے ہمراہ جیلان سے بغداد روانہ ہوئے، جب ہمدان سے آگے پہنچے تو ساٹھ (60) ڈاکو قافلے پر ٹُوٹ پڑے اور سارا قافلہ لُوٹ لیا لیکن کسی نے مجھ سے نہ پوچھا، ایک ڈاکو میرے پاس آکر پوچھنے لگا: اے لڑکے! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے جواب میں کہا: ہاں۔ ڈاکو نے کہا: کیا ہے؟ میں نے کہا: چالیس (40) دِینار۔ اس نے پوچھا: کہاں ہیں؟ میں نے کہا: گُدڑی کے نیچے۔ ڈاکو اس کو مذاق تصور کرتا ہوا چلا گیا، اس کے بعد دوسرا ڈاکو آیا اور اس نے بھی اسی طرح کے سوالات کئے اور میں نے یہی جوابات اس کو بھی دیئے اور وہ بھی اسی طرح مذاق سمجھتے ہوئے چلتا بنا، جب سب ڈاکو اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سردار (Chief) کو میرے بارے میں بتایا تو مجھے وہاں بُلا لیا گیا، وہ مال کی تقسیم کرنے میں مصروف تھے۔ ڈاکوؤں کا سردار مجھ سے مخاطب ہوا: تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے کہا: چالیس (40) دِینار ہیں، ڈاکوؤں کے سردار نے ڈاکوؤں کو حکم دیتے ہوئے کہا: اس کی تلاشی لو۔ تلاشی لینے پر جب سچائی کا اظہار ہوا تو اس نے تعجب سے سوال کیا کہ تمہیں سچ بولنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ میں نے کہا: والدہ ماجدہ کی نصیحت نے۔ سردار بولا: وہ نصیحت کیا ہے؟ میں نے کہا: میری والدہ محترمہ نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی تلقین فرمائی تھی اور میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ سچ بولوں گا۔ تو ڈاکوؤں کا سردار رو کر کہنے لگا: یہ لڑکا اپنی ماں سے کئے ہوئے وعدہ کے خلاف نہیں ہوا اور میں نے ساری عمر اپنے ربِّ کریم سے کئے ہوئے وعدہ کے خلاف گزار دی ہے۔ اُسی وقت اس سردار نے اپنے ساتھیوں سمیت توبہ کی

اور قافلے کا لُوٹا ہوا مال واپس کر دیا۔ (بهجة الاسرار، ذکر طريقه، ص۱۶۸ ملخصا)

مشغول جو رہتا ہے،ماں باپ کی خدمت میں   اللہ کی رحمت سے،جاتا ہے وہ جنّت میں

ماں باپ کو اِیذا جو،دیتا ہے شرارت سے   جاتا ہے وہ دوزخ میں،اعمال کی شامت سے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! سُنا آپ نے! حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے جب اپنی والدہ محترمہ کی کہی ہوئی نصیحت پر عمل کیا تو اللہ پاک نے ساری زندگی ڈاکے ڈالنے والوں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائی، لیکن افسوس! فی زمانہ **علمِ دِین سے دُوری** کے سبب ایسے نادانوں کی بھی ایک تعداد ہے جو ماں باپ کو طرح طرح کی تکلیفیں دیتے ہیں، جو والدین کے ساتھ بات بات پر لڑائی جھگڑا کرتے ہیں، والدین کو خوش کرنے کے بجائے اپنی **نفسانی خواہشات** کے پیچھے لگ کر ماں باپ کو داؤ پر لگا دیتے ہیں، جہاں اپنی مرضی ہو وہاں جائز و ناجائز طریقے سے ماں باپ کو **زبردستی منوانے** کی کوشش کرتے ہیں، مثلاً

کوئی کہتا ہے! میں نے فُلاں جگہ ہی شادی کرنی ہے، میرے ماں باپ کو کیا پتہ، بس میری ہی مرضی چلے گی، جو میں جانتا ہوں، میرے ماں باپ نہیں جانتے۔

کوئی کہتا ہے! میرے دوست کے پاس تو **قیمتی موبائل** (Expencive Mobile) ہے جبکہ میرے پاس **سادہ موبائل** بھی نہیں، کیا میرا زمانے میں جینے کا کوئی حق نہیں؟

کوئی کہتا ہے! میرے **اسکول/کالج کے طلبہ** (Students) **سیر و تفریح** کے لیے مختلف تفریحی مقامات پر جاتے ہیں، **آزادانہ** گھومتے پھرتے ہیں، مگر میرے باپ کو میرا کوئی اِحساس نہیں، آخر میرے بھی کوئی جذبات ہیں، کیا میں صِرف **گھر کی چاردِیواری** ہی میں قید رہوں؟۔

کوئی کہتا ہے! میرے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والوں کا **لباس** بہت **شاندار اور قیمتی** ہوتا ہے، اپنے سادہ لباس کی وجہ سے مجھے ان میں اُٹھتے بیٹھتے شرم آتی ہے۔

کوئی کہتا ہے! میرے فُلاں فُلاں دوست **بڑی بڑی گاڑیوں** میں گھُومتے پھرتے ہیں، مجھے گاڑی نہ سہی، کم سے کم **بائیک** ہی دِلوادیں۔

اے غوثِ پاک کی محبت کا دم بھرنے والو! کیا ہمارے اولیاءِ کرام والدین کی خدمت نہیں کرتے تھے؟ کیا غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے والدہ کی فرمانبرداری پر اپنے 40 دِینار قربان نہیں کر دیے؟ کیا بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ ساری رات پانی کا گلاس ہاتھ میں لے کر والدہ کے جاگنے کا انتظار نہیں کرتے رہے؟ تو پھر ہمیں اپنے والدین کی کیسی خدمت کرنی چاہیے۔ اللہ پاک ہمیں اپنے والدین کو راضی رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

12 مدنی کاموں سے ایک مدنی کام "مدنی دورہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہر نیک و جائز کام میں کوشش کا جذبہ پانے کے لیے، عبادتِ اِلٰہی کا شوق اپنے دل میں بیدار کرنے کے لیے، نیکیوں پر استقامت اور والدین کی اطاعت کا جذبہ پانے کے لئے آج ہی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **مدنی دورہ** بھی ہے، اس مدنی کام کے بے شمار فوائد ہیں مثلاً **"مدنی دورے"** کی برکت سے مسجد آباد رہتی ہے، **"مدنی دورے"** کی برکت سے علاقے میں خوب مدنی کام پھیلتا ہے، **"مدنی دورے"** کی برکت سے نئے نئے اسلامی بھائی مدنی ماحول کے قریب آتے ہیں، **مدنی دورے"** کی برکت سے بعض بے نمازیوں

کو نمازی بنانے کی سعادت نصیب ہو سکتی ہے۔ **"مدنی دورے"** کی برکت سے امیرِ اہلسنت کی دُعاؤں سے حصہ ملتاہے۔ **"مدنی دورے"** کی برکت سے نیکی کی دعوت دینے کا موقع ملتا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار مدنی کام **"مدنی دورہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے **"مدنی دورہ"** کا مطالعہ کیجئے، تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی، بالخصوص مجلس مدنی قافلہ کے **نگران و اراکین** تو اِس رِسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں۔ یہ رِسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ اِس رِسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے۔ ☆نیکی کی دعوت دینے کا **شرعی حکم** ☆نیکی کی دعوت دینے کے **13 فضائل وفوائد** ☆**مساجد** کی رونق کا سبب ☆**مدنی دورہ** کے مدنی پھول ☆**مدنی دورے** کا طریقہ ☆**مدنی دورے** کے آداب ☆مدنی دورہ سے متعلق **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے مدنی مشوروں کے منتخب مدنی پھول وغیرہ۔

آیئے! بطورِ ترغیب **"مدنی دورے"** کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

مسجد آباد ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہمارا مدنی قافلہ پنجاب کے ایک شہر کی مسجد میں پہنچا۔ دروازے پر تالا لگا ہوا تھا، دروازہ کھولا تو ہر چیز پر مٹی ہی مٹی تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کافی عرصہ سے مسجد بند ہو، ہم نے مل جُل کر صفائی کی، نمازِ عصر کے بعد مدنی دورہ کے لئے کھیل کے میدان (Play Ground) میں پہنچے اور کھیلنے میں مشغول نوجوانوں کو نیکی کی دعوت دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کئی نوجوان ہاتھوں ہاتھ (اُسی وقت) ہمارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوگئے، مسجد میں آکر ہمارے ساتھ نماز پڑھنے اور سنّتوں بھرا بیان سُننے کی سعادت حاصل کی، انفرادی کوشش سے انہوں نے اُس

مسجد کو آباد کرنے کی نیت کرلی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود ایک بُزرگ آبدیدہ ہو کر کہنے لگے، میں تو لوگوں سے مسجد آباد کرنے کا کہتا رہتا تھا، مگر میری سُنے کون؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج عاشقانِ رسول اور **مدنی دورے** کی برکت سے ہماری مسجد آباد ہو گئی ہے۔

نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے   بنا شائقِ قافلہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیاء! ہم سُن رہے ہیں کہ کوشش کرنے والے کیسے کامیاب ہوتے ہیں، عبادت کے لیے علم کی ضرورت اور علم کے حصول کے لیے **کوشش** کتنی ضروری ہے، آیئے! اس بارے میں ایک بہت بڑے عالم کا واقعہ سُنتے ہیں کہ ان کی کوششوں کی وجہ سے ان پر کیسا کرم ہوا:

کوشش کرنے والا کامیاب طالبِ علم

حضرت سیّدنا علامہ سَعدُ الدین تَفتازَانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جن کی کتابیں درسِ نظامی (کہ جسے عالم کورس کہا جاتا ہے) کے نصاب میں شامل ہیں۔ آپ قاضی عبد الرحمٰن شیرازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں سب سے زیادہ کم ذہن طالب علم تھے، بلکہ کم ذہن ہونے میں آپ کی مثال دی جاتی تھی۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے ہمت نہ ہاری بلکہ کسی کی بات کو خاطر میں لائے بغیر اپنے اسباق پڑھنے اور یاد رکھنے کے لئے کوشش اور محنت جاری رکھی۔ ایک دن آپ سبق یاد کرنے میں مصروف تھے کہ ایک اجنبی شخص نے آکر کہا: سَعدُ الدِّین! اُٹھو، ہم سیر و تفریح کرنے (یعنی گھومنے پھرنے) چلتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے سیر و تفریح کے لیے پیدا نہیں کیا گیا، (میری حالت ایسی ہے کہ) مطالعے کے باوجود مجھے کچھ سمجھ

نہیں آتا، میں بھلا کس طرح سیر کو جا سکتا ہوں؟ یہ سُن کر وہ شخص چلا گیا لیکن کچھ دیر بعد پھر لوٹ آیا اور سیر و تفریح کے لیے چلنے کو کہا۔ آپ نے اپنا سابقہ جواب دُہرایا۔ وہ پھر چلا گیا لیکن کچھ دیر بعد دوبارہ لوٹ آیا اور اب کی بار کہنے لگا: آپ کو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یاد فرمارہے ہیں۔ یہ سُن کر آپ کے بدن پر کپکپی طاری ہوگئی اور ننگے پاؤں ہی محبوبِ ربِّ اکبر، مالکِ جنّت و کوثر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دِیدار کے لیے دوڑ پڑے حتی کہ شہر سے باہر ایک مقام پر پہنچے، جہاں نبیِّ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک گھنے درخت کے سائے میں جلوہ فرما تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سعدُ الدِّین تفتازانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہمارے بار بار بُلانے پر آپ نہیں آئے؟ آپ نے انتہائی عاجزانہ لہجے میں عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یاد فرمارہے ہیں اور آپ تو میری کمزور یادداشت سے بخوبی آگاہ ہیں، میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں اپنے مرض سے شفا کا طلبگار ہوں۔“ حضرت سعدُ الدِّین تفتازانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی فریاد سُن کر دریائے رحمت جوش میں آیا، نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اپنا منہ کھولو۔“ آپ نے منہ کھولا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا لُعابِ دَہن یعنی تُھوک مُبارک آپ کے منہ میں ڈال دیا، آپ کے لیے دعا فرمائی اور کامیابی (Succes) کی بشارت عطا فرما کر گھر لوٹ جانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ دوسرے دن جب آپ، قاضی عبدالرحمٰن شیرازی کے درس میں حاضر ہوئے تو دورانِ سبق آپ نے استاد صاحب کے درس میں کچھ علمی سوالات کئے (جو باریک بینی اور گہری سوچ کا نتیجہ تھے) درس میں شریک دیگر طلبہ ان سوالات کی گہرائی تک نہ پہنچ سکے اور فضول و بے معنیٰ سمجھ کر آپ کی باتوں کو نظر انداز کرنے لگے، مگر آپ کے استاد قاضی صاحب جو میدانِ علم کے شاہ سوار تھے، آپ کی علمی باتیں سُن کر اَشکبار ہوگئے اور مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: ”

اے سعدُالدّین! آج تم وہ نہیں ہو جو کل تھے۔" پھر حضرت سیّدنا سعد الدین تفتازانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تمام واقعہ استاد صاحب کی بارگاہ میں بیان کر دیا۔(شذرات الذھب، سنۃ احدی وتسعین وسبعمائۃ، ۶۸/۷)

نبی کی دید ہماری ہے عید یااللہ
عطا ہو خواب میں دیدارِ مصطفٰے یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۸۳)

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ واقعے میں جہاں ہم گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا جُود و کرم اور حاجت روائی کرنا ظاہر ہو رہا ہے، وہیں اس سے اور بھی کئی مدنی پھول حاصل ہو رہے ہیں مثلاً علم دِین حاصل کرنے کے لئے اِستِقامت کے ساتھ کی جانے والی کوشش ہمیشہ رنگ لاتی ہے جیسا کہ حضرت علامہ سعدُالدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کوشش اور استقامت نے آپ کو کامیاب کروایا، آپ اپنے دور کے بہت بڑے عالم دِین بنے اور آپ نے کئی کتب بھی تصنیف فرمائیں۔

یاد رکھئے! علم دِین حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنا ایسی نیکی ہے جو انسان کو کامیابی کی منزلیں طے کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے، علم کے میدان میں لازوال کامیابی کے ساتھ ساتھ دنیا و آخرت کی سُرخروئی (کامیابی) کا سبب بنتی ہے کیونکہ ☆ علم ہی انسان کو حلال و حرام کی پہچان کرواتا ہے، ☆ فرض علم حاصل کرنا لازم اور رِضائے اِلٰہی کا سبب ہے ☆ علمِ لازم اللہ پاک کے حکموں کو جاننے کا سبب ہے ☆ علم، انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی میراث ہے ☆ علم ہر ولی کو حاصل ہے ☆ علم کی وجہ سے انسانوں کی فضیلت مخلوقات پر ظاہر کی گئی ☆ علم نور ہے ☆ علم جہالت کو دُور کرتا ہے ☆ علم لوگوں کے حقوق پہچاننے اور جھگڑے ختم کرنے کا سبب ہے ☆ علم خوفِ خدا حاصل کرنے کا سبب ہے ☆ علم اہلِ جنت کے راستے کا نشان ہے ☆ اور علم خوف میں باعثِ راحت ہے، ☆ علم سفر میں ہم نشین ہے، ☆ علم تنہائی کا ساتھی ہے، ☆ علم تنگدستی و خوشحالی میں رہنما ہے، ☆ علم دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار ہے، ☆ علم دوستوں کے نزدیک زینت

ہے، ☆علم کے ذریعے اللہ پاک قوموں کو بلندی و برتری عطا فرما کر بھلائی کے معاملہ میں قائد اور امام بنادیتا ہے، ☆علم جہالت کے مقابلے میں دِلوں کی زندگی ہے، ☆علم تاریکیوں کے مقابلے میں آنکھوں کا نُور ہے، ☆علم کے ذریعے بندہ اولیائے کرام کی منازل کو پالیتا ہے، ☆علم ایسا نور ہے اگر کوئی کم ذہن بھی اس کو حاصل کرنے میں کوشش کرتا ہے تو وہ بھی کامیابی کی منازل کو طے کرلیتا ہے،

چنانچہ

کوشش نے کامیاب کروادیا

امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے شاگرد امام ابو یُوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فرمایا: تم تو بہت کم ذہین (Unintelligent) تھے، مگر تمہاری کوشش اور استقامت نے تمہیں آگے بڑھایا، لہٰذا ہمیشہ سُستی سے بچتے رہنا کہ سُستی ایک بہت بڑی آفت اور منحوس چیز ہے۔ (راہِ علم، ۵۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! کروڑوں حنفیوں کے پیشوا سَیِّدُنا امام اعظم رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اپنے شاگردِ خاص امام ابو یُوسُف رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو وصیت فرمائی کہ سُستی سے بچتے رہنا، کیونکہ یہ بہت بڑی آفت اور منحوس چیز ہے، جس کی وجہ سے آدمی کامیابی سے محروم ہو جاتا ہے، سُستی کی وجہ سے اِنسان اپنے مقاصد کو پانے میں ناکام ہو جاتا ہے اور امام ابو یُوسُف رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ مسلسل کوششوں کی وجہ سے اپنے دور کے بہت بڑے عالمِ دِین بنے، مفتی اور قاضی بنے۔ یادرکھئے! سُستی کامیابی کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہے، یہ ایسی منحوس عادت ہے کہ اس کی وجہ سے سینکڑوں دوسری خراب عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ طرح طرح کی بیماریاں، بلائیں اور مصیبتیں سب اسی کا ہی کا نتیجہ ہیں۔ اس لئے اس عادت کو ہرگز ہرگز اپنے قریب نہیں آنے دینا چاہئے، بلکہ دِینی و دنیاوی کاموں

میں ہر وقت چاق وچوبند ہو کر لگے رہنا چاہئے، کیونکہ محنتی آدمی ہر شخص کا پیارا ہوتا ہے اور کاہل آدمی ہر در سے دُور کر دیا جاتا ہے۔ کاہل آدمی نہ دُنیا کا کام کر سکتا ہے نہ دِین کا، اسی لئے اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہماری ترغیب وتربیت کے لئے یہ دُعا مانگا کرتے تھے کہ **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ** : یعنی اے اللہ! میں کاہلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(ترمذی، کتاب الدعواۃ، باب ۷۱، رقم ۳۴۹۶، ج۵، ص ۲۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اصلاحِ اُمّت اور امیرِ اہلِ سنّت:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیر اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ان ہستیوں میں سے ایک ہیں کہ جنہیں اللہ پاک نے کئی کمالات عطا کئے، جن میں سے اصلاحِ اُمّت کے جذبے سے سرشار دِل، پہاڑوں سے زیادہ مضبوط حوصلہ، معاملہ فہمی کی حیرت انگیز صلاحیت، نیکی کی دعوت میں پیش آنے والے مسائل کو حل کرنے (Solve) اور مشکلات کا سامنا کرنے کی ہمّت سرِ فہرست ہیں۔ آپ ابتدا میں اکیلے ہی منزل کی طرف چلے تھے، دعوتِ دِین کے اس راہِ پُر خار میں کئی رکاوٹیں آئیں مگر آپ نے صبر واستقامت کے ساتھ اپنی کوشش جاری رکھتے ہوئے منزل کی طرف سفر جاری رکھا۔ دعوتِ اسلامی کے ابتدائی ایام میں دن میں بسا اوقات ایک سے زائد مرتبہ بیانات کرتے اور بسوں، ٹرینوں میں سفر کر کے مسجد مسجد، گاؤں گاؤں، شہر شہر خود تشریف لے جاتے۔ شروع شروع میں بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ گھر واپس آتے وقت بس آدھے راستے میں اتار دیتی، رکشہ یا ٹیکسی کا کرایہ ادا کرنے کی استطاعت نہ ہونے کے سبب

آدھی رات کے وقت پانچ یا چھ کلو میٹر پیدل چل کر گھر آنا پڑتا۔ آپ نیکی کی دعوت دینے کے ساتھ ساتھ مریضوں کی عیادت کرتے، دُور و نزدیک جا جا کر جنازوں میں شرکت فرماتے اور غمی و خوشی کے مواقع پر مسلمانوں کی ایسی دِلجوئی فرماتے کہ وہ بھی بِفَضْلِہٖ تَعَالٰی متأثر ہوئے بغیر نہ رہتے۔ آپ کی مسلسل کوشش اور اس پر استقامت کا نتیجہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام دنیا بھر میں پہنچ چکا ہے اور مزید سفر جاری ہے۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے انسان کی شخصیت کو درست سمت کی جانب گامزن کرنے کے لئے عملی کوشش فرمائی، جھوٹ، غیبت، چغلی اور فُحش گوئی جیسے کئی ظاہری و باطنی امراض سے نجات دلانے کا پکّا عزم کیا، اپنے **اعمال کا جائزہ** لیتے رہنے کے لیے اُمّتِ مسلمہ کے ہر فرد چاہے وہ بوڑھا ہو یا جوان، مرد ہو یا عورت، مدرسۃ المدینہ کا طالبعلم ہو یا جامعۃ المدینہ کا، اُسے بھی بذریعہ **مدنی انعامات** اپنا محاسبہ کرنے کا مدنی ذہن دِیا، چاہے دیکھنے اور سُننے کی نعمت سے محروم یعنی گُونگا بہرا یا نابینا ہو، اُسے بھی بذریعہ **مدنی انعامات** اپنا محاسبہ کرنے کا مدنی ذہن دِیا، چاہے کوئی قید کی سَلاخوں میں اپنی زِندگی کے ایّام گزار رہا ہو اُسے بھی بذریعہ **مدنی انعامات** اپنا محاسبہ کرنے کا مدنی ذہن دِیا۔ چاہے کوئی حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن کے مبارک سفر کی برکتوں میں اپنی زندگی کے مبارک ایّام **مکہ و مدینہ** کی پُرکیف فضاؤں میں گزار رہا ہو اُسے بھی بذریعہ **مدنی انعامات** اپنا محاسبہ کرنے کا مدنی ذہن دِیا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صُحبتِ بابرکت در اصل **"کردار سازی"** کا وہ کارخانہ ہے کہ جہاں انسان کے ظاہر و باطن کے **زنگ** کو دُور کرکے محبتِ الٰہی اور عشقِ مصطفوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **رنگ** سے مزین کیا جاتا ہے، اِخلاق و کِردار کی خوشبو اس میں رچائی جاتی ہے، حُسنِ اعمال کے نگینوں سے آراستہ کرکے اُسے معاشرے کے لئے پُرکشش بنایا جاتا ہے اور دینِ اسلام کا ایسا درد اور سوز اس کے دل و دماغ میں بسایا جاتا ہے، جو اسے ایک

باکِردار انسان، دینِ اسلام کا متحرک مبلغ اور معاشرے کا خیر خواہ بننے میں مدد گار ثابت ہوتا ہے۔

امیر اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے معاشرتی اصلاح کی جانب خصوصی توجہ فرمائی۔ آپ نے نیکی کی دعوت عام کرنے اور مُعاشرے کی اِصلاح کے لئے خود مدنی قافلوں میں سفر کرکے اس کی اہمیت اور ضرورت کو اُجاگر کیا اور اس کارِ خیر کو خُوش اُسلوبی سے انجام دینے کے لئے ایسے ہزاروں مبلغین تیار کیے جو غیر مسلموں کو ایمان کی دعوت دینے، فاسِقوں کو متقی بنانے، غافِلوں کو خوابِ غفلت سے جگانے، جہالت کے اندھیرے کا خاتمہ کرکے عِلم و مَعرِفَت کا نور پھیلانے میں مصروف ہیں اور مسلمانوں کو یہ مدنی مقصد اپنانے کی ترغیب دلا رہے ہیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** آپ نے دعوتِ اسلامی کو اپنی ذات تک محدود نہ رکھا بلکہ **نیکی کی دعوت** عام کرنے کا جذبہ، **مدنی کاموں کی دُھن** رکھنے والے، اپنی **جان و مال** کی قُربانی دینے والے مبلغین کو اپنی نگاہِ فیض سے ایسا نوازا کہ اِنہیں مرکزی مجلس شوریٰ کی لڑی میں پرویا اور دعوتِ اسلامی کا نظام مرکزی مجلسِ شوریٰ کے تحت کردیا۔ مُعاشرے کو جس جس میدان میں اِصلاح کی ضرورت پیش آتی گئی، شعبہ جات بنتے چلے گئے۔ اس سلسلے میں ☆اشاعتِ علم کے لئے عظیمُ الشان دِینی درسگاہیں جامعاتُ المدینہ (للبنین وللبنات) اور دِینی و دُنیوی تعلیم سے آراستہ دارُ المدینہ، ☆حفظِ قرآن میں مصروف مدرسۃ المدینہ (للبنین و للبنات)، ☆مسجد بھرو تحریک کے ساتھ ساتھ **مسجد بناؤ تحریک** کے لیے **مجلس خدام المساجد** کا قِیام، ☆اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ جیسا علمی و تحقیقی شعبہ، ☆مکتبۃ المدینہ جیسا اہلِ سُنّت کا بہت بڑا اِشاعتی ادارہ، ☆مُعاشرے کے مختلف طبقوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دلچسپ اور معلوماتی مضامین پر مشتمل **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** ☆لوگوں کے روز مرّہ پیش آنے والے مسائل کے شرعی حل کے لئے دارُ الافتاء اہلسنّت کا قیام سرِفہرست ہے۔ جبکہ میڈیا کے اس دَور میں عالَمِ اسلام کا 100 فیصد گناہوں سے

پاک اسلامی چینل "**مدنی چینل**" تو گھر گھر پہنچ کر اِس انداز سے **نیکی کی دعوت** عام کر رہا ہے کہ اس کو ایک سیکنڈ دیکھنے والا بھی اسکی برکتوں سے محروم نہیں رہتا، چاہے وہ بچہ ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، گویا کہ ہر ایک **مدنی چینل** کی برکتوں سے علمِ دین حاصل کر رہا ہے۔

107 شعبہ جات میں مختلف انداز سے سُنّتوں کی خدمت اور نیکی کی دعوت پہنچانے کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ دعوتِ اسلامی جیسی فعال غیر سیاسی تحریک انقلابی کارناموں کی ایک ناقابل فراموش تاریخ اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ آپ کی دینی خدمات کے سلسلے میں کی جانے والی یہ کوششیں سورج کی طرح روشن ہیں، جن کا اعتراف آج دنیا بھر میں عاشقانِ رسول علماء و عوام کر رہے ہیں۔

اللہ پاک کے فضل و کرم، نگاہِ مصطفٰے، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِخلاص، آپ کی دن رات کی کوششوں، عُلمائے اہلسنّت کی دُعاؤں اور فیضانِ اولیاء سے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی بڑی تیزی کے ساتھ جانبِ مدینہ رواں دواں ہے۔**اللہ پاک** ہمیں بھی اِس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر دِینِ اسلامی کی سربُلندی کے لیے اپنا وقت اور اپنا مال پیش کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس مکتبۃ المدینہ

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کے لئے **107 شعبہ جات** میں دِینِ متین کا کام کر رہی ہے، اِنہی شعبہ جات میں ایک شعبہ "**مجلس مکتبۃ المدینہ**" بھی ہے، اُمّتِ مسلمہ تک امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور بزرگانِ دین کے ملفوظات و فرامین کو پہنچانے کے لئے 1986 میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا آغاز کیا گیا۔ دعوتِ اسلامی

کے اس شعبے (Department) سے پہلے تو صرف بیانات کی آڈیو/ویڈیو کیسٹیں جاری ہوئیں اور پھر اللہ پاک کے فضل وکرم اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ عنایت سے ایسی ترقی نصیب ہوئی کہ اب مکتبۃ المدینہ سے سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکروں کی لاکھوں لاکھ کیسٹیں memory cards دُنیا بھر میں پہنچ رہے ہیں، وہیں امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتابوں کا اردو ترجمہ، اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنت اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کی کتابیں و رسائل بھی شائع کر کے کثیر تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچائی جارہی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پاکستان کے علاوہ دیگر مُلکوں، جیسے ہند، برطانیہ، جنوبی افریقہ وغیرہ میں بھی کئی مکتبۃ المدینہ قائم ہو چکے ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کو مزید ترقیاں اور برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ج ۱ صفحہ ۵۵ حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں۔

جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ:(1)جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔(یعنی کم تھکتا ہے)(مُسلِم ،ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶)(2)جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے(3) فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں(یعنی سیدھی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں(یعنی الٹی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہیے تاکہ دایاں(یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔(بُخاری، ۴/۶۵، حدیث ۵۸۵۵) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب مسجد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جوتا نکال کر مسجد میں داخل ہو جایئے اور جب مسجد سے باہر ہو تو اُلٹا پاؤں نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔(نزہۃ القاری ج ۵ ص ۵۳۰ فرید بک اسٹال)(4)مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے۔(5)کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے کہا کہ ایک عورت(مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے انھوں نے فرمایا: رَسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔(ابوداود، ۴/۸۴، حدیث: ۴۰۹۹)صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے(یعنی نقّالی کرنے) سے ممانعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع(طرز) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔(بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ)(6)جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں(7)(تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا"دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آکر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت

ہے۔(سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو(2) کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کا کرتا رہوں پروردگار　　　سنتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ آئندہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہو گا **"آخرت کی تیاری کا انداز کیسا ہونا چاہیے"** اس میں ہم آخرت کی تیاری کو بہتر کرنے والے چند طریقوں سے متعلق سنیں گے۔ ضمناً صحابیِ رسول، حضرت سَیِّدُنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ذکرِ خیر بھی سنیں گے۔ مزید کئی مدنی پھول بھی پیش کئے جائیں گے۔ لہٰذا آئندہ جمعرات بھی اجتماع میں حاضری کی نیت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **انفرادی کوشش** کر کے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ساتھ لانے کی نیت کیجئے اور ہاتھ اٹھا کر روز سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللّٰہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **فتاوٰی رَضَوِیَّہ شریف جلد 23 صَفْحَہ 122** پر نقل فرماتے ہیں: حَضْرتِ اَبُوالمَوَاہِب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے تھے کہ میں نے خواب میں رسولُ اللہ، مکی مدنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا کہ: قیامت کے دن تم ایک لاکھ بندوں کی شَفاعت کروگے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں کیسے اس قابل ہوا؟ ارشاد فرمایا: اس لیے کہ تم مجھ پر دُرود پڑھ کر اس کا ثواب مجھے

نذر کر دیتے ہو۔ (الطبقات الکبری للشعرانی ص ۱۰۱)

گرچہ ہیں بے حد قُصُور تم ہو عَفُوّ و غَفُور
بخش دو جُرم و خَطا تم پہ کروڑوں دُرُود

اے میرے کریم آقا! اگرچہ میرے گناہ بہت ہیں، لیکن آپ تو بہت زیادہ معافی عطا فرمانے والے ہیں، میرے گناہ اور خطائیں بھی معاف ہو جائیں، اللہ پاک آپ پر کروڑوں درود و سلام نازل فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** "مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دنیا آخرت کی کھیتی ہے، یہاں جیسا عمل کیا جائے گا آخرت میں ویسا ہی پھل کاٹنا پڑے گا، یقیناً سعادت مند ہیں وہ لوگ جو دنیا میں رہ کر آخرت کی تیاری میں مصروف رہتے ہیں اور آخرت کے لیے نیک اعمال کا تحفہ لے کر جاتے ہیں، **آخرت کی تیاری کا انداز کیسا ہونا چاہیے؟** آج ہم اس موضوع پر مدنی پھول حاصل کریں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ موت سفر آخرت کی پہلی سیڑھی ہے، اگر سفر آخرت کی یہی پہلی منزل ہی پیشِ نظر رہے تو بعد کے سفر کو بہتر بنانے کا بھی ذہن بنے گا، اسی طرح وہ لوگ جو سفر آخرت کی تیاری میں مشغول رہتے ہیں، یعنی اللہ پاک کے نیک بندے، ان کی صحبت، ان کے احوال اور اقوال سے واقفیت بھی اس سفر کو بہتر بنانے کا سبب بن سکتی ہے۔ آج ہم اسی بارے میں مدنی پھول سُنیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

میں نے نقصان نہیں اُٹھایا

اللہ والے دنیا کی بجائے ہمیشہ آخرت کی طرف نظر رکھتے ہیں، دنیا کی شے کی قربانی دے کر بدلے میں **آخرت کا فائدہ** اُٹھانا، ان کا طریقہ ہوتا ہے، آیئے اس طرح کا ایک واقعہ سُنتے ہیں:

منقول ہے کہ صحابیِ رسول، حضرت سیِّدُنا زُبیر بِن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ انتہائی کامیاب تاجر تھے، عموماً تاجر کی سوچ ہوتی ہے کہ تجارت میں فائدہ ہی ہو نقصان نہ ہو، ایک بار حضرت سیِّدُنا زُبیر بِن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنا ایک گھر 6 لاکھ میں فروخت کیا، تو آپ سے عرض کی گئی: اے ابو عبد اللہ! (سستا بیچ دینے کے سبب) آپ کو تو نقصان ہو گیا۔ تو حضرت زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ہر گز نہیں! خدا کی قسم! تم جان لوگے کہ میں نے نقصان نہیں اُٹھایا کیونکہ میں نے یہ مال راہِ خدا میں دے دیا ہے۔ (یعنی صدقہ کر دیا ہے اور جو خوش نصیب مسلمان راہِ خدا میں اپنا مال صدقہ کر دیتا ہے تو وہ ہر گز نقصان نہیں اُٹھاتا بلکہ وہ تو اس کے بدلے میں ملنے والے عظیمُ الشّان ثواب کا حق دار بھی قرار پاتا ہے اور اس کی بَرَکت سے اس کے مال

میں بھی خوب اضافہ ہوتا ہے)(عمدة القاری کتاب الخمس، باب برکة الغازی، ج ۱۰، ص ۴۶۴ ملخصاً) یہ بھی منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عَوَّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ایک ہزار غلام تھے جو آپ کو زمین کی پیداوار اور فدیہ وغیرہ دیا کرتے تھے، لیکن اس میں سے ایک درہم بھی آپ کے گھر میں داخل نہ ہوتا، بلکہ آپ تمام کا تمام مال صدقہ کر دیا کرتے تھے۔(عمدة القاری کتاب الخمس، باب برکة الغازی، ج ۱۰، ص ۴۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مالِ دنیا کے بدلے آخرت کا نفع کمائیے

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا دنیا کے مال کے بدلے آخرت کمانے کا جذبہ مرحبا۔ اے کاش کہ ہم بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں اور دنیا کے نفع و نقصان کو ذہن سے نکال کر آخرت کے نفع و نقصان کا سوچنے والے بن جائیں۔ اے کاش کہ ہم بھی اپنے بزرگانِ دِین اور خصوصاً صحابۂ کرام کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں کہ وہ علم و عمل کے پیکر، فرائض و واجبات، سُنَن و مُستحبات کے عادی، قرآنِ کریم کی تِلاوت کرنے والے، روزوں کے شوقین، ربّ کی رِضا کے کاموں میں مشغول ہونے کے ساتھ ساتھ جس کو گنجائش ہوتی وہ کثرت سے صدقہ کرنے والے ہوتے اور یوں وہ اللہ پاک کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے آخرت کی تیاری میں مصروف رہتے۔

ابھی ہم نے حضرت سَیِّدُنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا کچھ تذکرہ سُنا، ان کا عُرس مبارک اسی ماہ **جُمادَی الاُخریٰ** میں ہے، آیئے اسی مناسبت سے ان کی سیرت کے کچھ احوال مختصراً سنتے ہیں:

تذکرۂ سَیِّدُنا زبیر بن عوّام

10 ایسے جَلِیْلُ الْقَدْر اور خُوش نصیب صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ہیں، جنہیں اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مِنبر شریف پر کھڑے ہو کر ایک ساتھ نام لے لے کر جنّتی ہونے کی خُوشخبری سُنائی۔ اِنہی دس (10) خُوش نصیبوں میں سے ایک حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بھی ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حُضُورِ اَکْرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی حضرتِ صَفِیّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے فرزند ہیں۔ (کراماتِ صحابہ، ص۱۲۰)

آپ کا نام "زُبَیْر" والد کا نام "عوّام" ہے جبکہ اسلام قبول کرنے والوں میں حضرت زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا چوتھا یا پانچواں نمبر ہے۔ (اسد الغابہ، ۲/۲۹۵)

غَزْوَۂ خَنْدَق کے موقع پر بَنِیْ قُرَیْظَہ کی سرگرمیوں کی خبر حضرت زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہی لے کر آئے۔ اس کارنامے (Achievement) سے خوش ہو کر رحمتوں والے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: ہر نبی کا ایک حَوَارِی (یعنی جاں نثار دوست) ہوتا ہے اور میرے حَوَارِی زُبَیْر ہیں۔ (تاریخِ دمشق، ۱۸/۳۶۰)

حَضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نہایت ہی امین تھے۔ آپ کی اَمانت میں دِیانت کے سبب لوگ بکثرت آپ کے پاس امانتیں رکھواتے۔ حَضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جب جنگِ جَمَل چھوڑ کر واپس جارہے تھے، تو 11 جُمَادَی الاُخْریٰ 36ھ ابنِ جُرمُوز نے تَعَاقُب کر کے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دھوکے سے شہید کر دیا۔ (ریاض النضرۃ، الباب السادس، الفصل التاسع، ۲/۲۸۹، الجزء الرابع) آپ کا مَزار مُبارَک عِراق کی سرزمین پر جس علاقے میں واقع ہے، اس کا نام ہی "مَدِیْنَۃُ الزُّبَیْر" ہے۔ (یہ بصرہ صُوبے کی وادیِ سِبَاع میں واقع ہے) (حضرت سیدنا زُبَیْر بن عوّام، ص۶۷) اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سمجھدار کون

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً عقل مند وہی ہے جو موت سے پہلے موت کی تیاری کرلے، اللہ و رسول کے حکم کے مطابق زندگی گزارے، ربّ کے احکام جانے، اُنھیں مانے اور ان پر عمل کرے، سعادت مند وہی ہے جو سفر آخرت کا راہی بننے سے پہلے ہی زادِ راہ اپنے ہمراہ لے لے، یاد رکھئے دنیوی زندگی بے حد مختصر ہے۔☆**ہماری ہر سانس** ہمیں **موت** کے قریب کر رہی ہے، ☆**ہماری ہر سانس** ہمیں دُنیَوی زندگی کے اختتام کی طرف لے جارہی ہے، ☆**ہماری ہر سانس** ہمیں قَبْر کے گڑھے کے قریب کرتی جارہی ہے۔☆ ہماری ہر سانس گویا کہ عالمِ دُنیا سے **عالَمِ برزخ** کی طرف بڑی تیزی کے ساتھ بڑھتا ہوا ایک قدم ہے، ☆**ہماری ہر سانس** ہمیں موت کے فرشتے سے مِلانے کی طرف لے جارہی ہے، ☆**ہماری ہر سانس** دنیا کے سفر کو مختصر کرتی جارہی ہے، ☆**ہماری ہر سانس** ہمیں راہِ آخرت سے مِلانے کا وسیلہ بن رہی ہے۔ جیسے ہی یہ سانسوں کی مالا ٹُوٹی، ہمارا سلسلۂ عمل بھی رک جائے گا، پھر حسرت وافسوس کے سِوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا، اتنی بھی مُہلت نہ دی جائے گی کہ ایک مرتبہ "**سُبْحَانَ اللّٰہ**" کہہ کر اپنی نیکیوں میں ہی اضافہ کرلیں۔ اسی لیے دنیا میں مِلی ہوئی اس زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیاں کمانے اور آخرت کو بہتر بنانے میں لگ جانا چاہئے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر چیز کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے، ہمارے پہننے کے کپڑے ہوں، لکھنے کے لیے قلم ہو، رہنے کے لیے گھر ہو، ہاتھ میں باندھی ہوئی گھڑی ہو، تیز رفتار بائیک (موٹر سائیکل) ہو یا ہوا میں اُڑتے ہوئے جہاز ہوں، سب کا کچھ نہ کچھ مقصد ضرور ہے اور ہر ایک شے اپنے مقصد کی تکمیل کا سبب بن رہی ہے، ذرا سوچئے! جب کائنات کی ہر

شے اپنے اندر کوئی نہ کوئی مقصد رکھتی ہے تو کیا انسان بے مقصد پیدا کیا گیا ہے؟ کیا اس **اشرفُ الْمَخْلُوقات** کے بنائے جانے کا کوئی مقصد نہیں؟ کیا حضرتِ انسان کی پیدائش بِلاوجہ اور بِلا مقصد ہے؟ نہیں! نہیں ہرگز نہیں! انسان کو اس دنیا میں بیکار نہیں پیدا کیا گیا، چنانچہ پارہ 18 **سورۃُ المُؤمِنُون** آیت نمبر 115 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

(پ۱۸، المؤمنون: ۱۱۵)

ترجَمۂ کنزُالایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں

اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! قرآنِ پاک کی اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہو رہا ہے کہ کوئی خاص مقصد ہے جس کے لیے انسان کو پیدا کیا گیا ہے، اس مقصد کی رہنمائی کرتے ہوئے پارہ 27، سُورۃُ الذّٰرِیٰت آیت نمبر 56 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

(پ۲۷، الذّٰرِیٰت: ۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میں نے جِنّ اور آدمی اتنے ہی (اسی) لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ انسانوں اور جِنّوں کو بیکار پیدا نہیں کیا گیا بلکہ ان کی پیدائش کا اصل مقصد یہ ہے کہ وہ **اللہ پاک کی عبادت** کریں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے، دنیا میں کیا جانے والا ہر عمل آخرت کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے، آخرت کو بہتر کرنے کے لیے بہت

ضروری ہے کہ اعمال کو ٹھیک کیا جائے۔ اللہ پاک کے احکام کو جانا جائے اور اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ اپنے اصل مقصد **عبادتِ الٰہی** کو پیشِ نظر رکھ کر حکمِ اِلٰہی کے مطابق عبادتِ اِلٰہی بجالائیں گے اور ربّ کریم کا فضل شاملِ حال رہا تو آخرت کو بہتر بنانا بہت آسان ہو جائے گا۔

دنیا کا امتحان اور آخرت کا امتحان

مدارس، جامعات اور اسکولز، کالجز کے جب امتحان ہوتے ہیں تو دیکھا جاتا ہے کہ طلبہ اس کی کیسی تیاری کر رہے ہوتے ہیں، محنتی طلبہ کو سِوائے پیپر کے اور کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا، نہ کھانا یاد رہتا ہے نہ پینے کا ہوش رہتا ہے، صرف ایک ہی دُھن ہوتی ہے کہ امتحان کی تیاری کرنی ہے اور ہر وہ سوال جس کا اندازہ ہو کہ وہ پیپر میں آسکتا ہے، اس کی بطورِ خاص تیاری کی جاتی ہے، ایسے وقت میں والدین کا بھی طلبہ کو بھرپور ساتھ حاصل ہوتا ہے کیونکہ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ بیٹا کامیاب ہو گا تو کماؤ پوت بنے گا۔ اولاد دُنیوی امتحان میں کامیاب ہو گی تو زندگی بہتر ہو گی، ذرا سوچئے! جب دنیا کی خاطر ہم اور ہماری اولاد اِتنے مگن ہو جاتے ہیں، تو آخرت کے امتحان کی تیاری کے لیے تو دُنیا کے امتحان سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! تھوڑی دیر کے لیے ہم غور سے اپنا جائزہ لیتے ہیں کہ کیا کبھی **آخرت کے امتحان** کی تیاری کی بھی کبھی فکر ہوئی ہے؟ کیا کبھی آخرت کے اِمتحان کی کامیابی کے لیے بھی ہم بے چین ہوئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اشعار کس قدر آخرت کی طرف مائل کرنے والے ہیں، سنئے!

راہ پُر خار ہے کیا ہونا ہے　　پاؤں افگار ہے کیا ہونا ہے

ہم کو بد کر وہی کرنا جس سے
دوست بیزار ہے کیا ہونا ہے

چھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ
وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے

ارے او مجرمِ بے پروا دیکھ
سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے

کام زِنداں کے کئے اور ہمیں
شوقِ گلزار ہے کیا ہونا ہے

بیچ میں آگ کا دریا حائل
قصد اس پار ہے کیا ہونا ہے

واں نہیں بات بنانے کی مجال
چارہ اقرار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۶۶تا۱۶۹)

آیئے! ان اشعار کی مختصر وضاحت ملاحظہ فرمایئے:

(1) دنیا کا سفر کانٹوں یعنی غفلتوں، مال و اولاد کی آزمائش وغیرہ سے بھرا ہوا ہے اور اس پر مزید مصیبت یہ ہے کہ پاؤں بھی زخمی ہیں، قدم قدم پر رکاوٹیں ہیں، خدا خیر کرے نہ معلوم یہ سفر کیسے طے ہوگا۔ (2) ہم تو جان بوجھ کر وہی کام کرتے ہیں جن سے اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منع فرمایا ہے تو ہمارا کیا حال ہوگا اور ہم نجات کیسے پائیں گے؟ (3) یعنی ہم نے تو اپنے خیال کے مطابق بڑی احتیاط سے چھپ چھپ کر گناہ کئے حالانکہ ہم یہ بھی جانتے تھے کہ اللہ پاک ہمارے ہر چھپے، ظاہر کو جانتا ہے مگر لوگوں کا ڈر تھا خدا کا ڈر نہ تھا۔ (4) ارے او مجرم! تُو کیسا نادان ہے دیکھتا کیوں نہیں تیرے سر پر ہر وقت موت کی تلوار لٹک رہی ہے اور تجھے کوئی پرواہی نہیں ہے، اب تجھے معلوم ہوگیا ہوگا کہ ایسے مجرم کے ساتھ کیا ہوگا۔ (5) ہماری سوچ بھی کیسی بچگانہ ہے کہ کام تو ایسے کرتے ہیں کہ قید خانے میں ڈال دیے جائیں اور امیدیں جنت کے باغوں میں جانے کی باندھ رکھی ہیں ان حالات میں ہمارے ساتھ کیا ہونا ہے، خدا ہمارے ساتھ ہمارے اعمال کے مطابق معاملہ کرنے

کے بجائے عفو و کرم والا معاملہ فرمائے۔(6) کیا تجھے معلوم نہیں کہ تیرے اور جنت کے درمیان آگ کا دریا ہے جس کو پار کر کے ہی جنت میں داخلہ ہو سکتا ہے۔(7) ربّ کریم کی بارگاہ تو وہ بارگاہ ہے کہ جہاں جھوٹ بہانہ، مکر و فریب چل ہی نہیں سکتے، وہاں اپنے جرموں کے اقرار کرنے کے سِوا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ اللہ کریم ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بطورِ مسلمان جب ہمیں **یقین** ہے کہ ہم نے ایک دن **مرنا** ہے، **اندھیری قبر** میں اُترنا ہے، نہ جانے کتنے سال **عالمِ برزخ** (برزخ کے لفظی معنیٰ آڑ اور پردہ کے ہیں اور مرنے کے بعد سے لے کر قِیامت میں اُٹھنے تک کا وقفہ "برزخ" کہلاتا ہے) میں رہنا ہے، پھر **قِیامت** نے قائم ہونا ہے، پھر میدانِ **محشر** اور **حساب کتاب** کا معاملہ دَرپیش ہونا ہے، تو ہمیں ان تمام مراحل کی تیاری کرنی چاہئے، ایک مسلمان کی آخرت کی تیاری کا انداز کیسا ہونا چاہیے اور ایک بندہ کس طرح ہمیشہ اپنی آخرت کو یاد رکھ سکتا ہے؟ آیئے اس کے دو طریقے سُنتے ہیں۔

پہلا طریقہ موت کو یاد رکھنا!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آخرت کی تیاری کرنے کے لیے **موت کی یاد** بہت ضروری ہے، کیونکہ موت آخرت کی پہلی سیڑھی ہے اور موت آخرت کا اوَّلِین مرحلہ ہے۔ موت کو کثرت سے یاد کرنا گویا آخرت کے تمام مراحل کو یاد کرنا ہے کہ جب بندہ موت کو یاد کرے گا تو ربّ کو راضی کرنے والے کاموں کی طرف بڑھے گا، وہ جاننے کی کوشش کرے گا کہ کس کام میں میرے ربّ کی رِضا ہے اور کونسا کام اُسے ناراض کرنے والا ہے، پھر وہ ربّ کے احکام کے مطابق اُس کی

عبادت میں مشغول ہو جائے گا۔ اللہ والے پوری زندگی فکرِ آخرت میں گزار دیتے تھے، اس لیے کہ وہ کثرت سے موت کو یاد کرتے تھے اور انہیں موت زندگی سے زیادہ عزیز ہوتی تھی۔

موت زندگی سے محبوب

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "احیاء العلوم مترجم" جلد 5 صفحہ 476 پر ہے کہ جب حضرت سَیّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے فرمایا: اے اللہ پاک! تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنی مالداری سے زیادہ غربت (Poverty) کو محبوب رکھا ہے، میں نے اپنی صحت سے زیادہ بیماری کو پسند کیا ہے اور میں نے زندگی سے زیادہ موت کو محبوب رکھا ہے، لہٰذا تُو مجھ پر موت آسان کر دے تاکہ تجھ سے ملاقات کر سکوں۔

روح نہ کیوں ہو مضطرب موت کے انتظار میں
سنتا ہوں مجھ کو دیکھنے آئیں گے وہ مزار میں

(دیوانِ سالک، ص ۲۲)

اگر ہم اللہ والوں کی زندگیوں کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ وہ یہ بات کبھی نہ بُھولتے تھے کہ ہم نے یہ دنیا چھوڑ کر چلے جانا ہے، اِنہیں یہ ہمیشہ یاد رہتا کہ ہم اس دنیا میں مسافر کی طرح ہیں، اس لیے وہ فکرِ آخرت میں مبتلا رہتے اور دنیا کی طرف بالکل بھی توجہ نہ کرتے۔

زبردست امام، معمولی کپڑوں میں!

چنانچہ منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک بار مکہ معظمہ میں تشریف فرما تھے۔ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ظاہری شان و شوکت سے بے نیاز تھے، اس لئے آپ نہایت سادہ

اور معمولی قسم کا لباس پہنے ہوئے تھے۔ حضرت سیِّدُنا عبد الرحمن طُوسی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے عرض کی: آپ کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں ہے۔ آپ **وقت کے اِمام** اور قوم کے **پیشوا** ہیں، ہزاروں لوگ آپ کے مُرید ہیں؟ امام غزالی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے جواب دیا: ایسے شخص کا لباس کیا دیکھتے ہو جو اس دنیا میں ایک مسافر کی طرح مقیم ہو اور جو اس کائنات کی رنگینوں کو فانی اور وقتی تصور کرتا ہے۔ جب کائنات کے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دنیا میں مسافر کی طرح رہے اور کچھ مال و زر اکٹھا نہ کیا تو میری کیا حیثیت اور حقیقت ہے۔" (احیاء العلوم، ۱/۱۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیا! امام غزالی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی سادگی اور اپنی موت و آخرت کو یاد کرنے کا انداز اور جذبہ مرحبا، اے کاش کہ ہم بھی امام غزالی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی طرح ہمیشہ موت و آخرت کو یاد رکھنے والے بن جائیں۔ آیئے! اپنے وقت کے مجدد اور امام حضرت سیِّدُنا امام غزالی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا اور بھی ذکرِ خیر سنتے ہیں:

تذکرۂ امام غزالی:

حضرتِ امام غزالی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ بہت بڑے عالم اور اللہ پاک کے ولی تھے، ☆حضرتِ امام غزالی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا عُرس ماہِ جُمادَی الاُخریٰ کی 14 تاریخ کو ہے۔ ☆حضرت سیِّدُنا امام غزالی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی کُنیت ابو حامد، لَقب حُجَّۃُ الْاِسْلَام (اسلام کی دلیل) اور نامِ نامی، اسمِ گرامی محمد بن محمد بن احمد غزالی شافعی رَحِمَہُمُ اللہ ہے۔ حضرت سیِّدُنا امام غزالی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ سنہ 450ھ میں خُراسان کے ضلع طُوس کے علاقے طَابران میں پیدا ہوئے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، مقدمۃ الکتاب، ۱/۹) ☆حضرت امام غزالی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا شُمار ان مُقدَّس ہستیوں میں ہوتا ہے، جنہوں نے اپنی ساری زِندگی حُصولِ علم اور تبلیغِ دین

کیلئے وَقْف کر دی۔ ☆حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِحْیائے دِین کے لیے ایسے ایسے کارنامے سر اَنْجام دیئے کہ اپنے وَقْت کے مُجَدِّد بن کر نمایاں ہوئے۔ ☆حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ابتدا میں بڑی شان و شوکت سے زندگی بسر فرماتے تھے مگر بعد میں زاہدانہ انداز کو اختیار فرمایا۔ حضرت سَیِّدُنا ابُو منصور سعید بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں: ”جب پہلی بار حضرت سیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عالمانہ شان وشوکت کے ساتھ بغداد میں داخل ہوئے تو ہم نے ان کے لِباس وسواری کی قیمت لگائی تو وہ پانچ سو (500) دِینار (یعنی 500 سونے کے سِکّے) بنی، پھر جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے زُہد وتَقْویٰ اِخْتیار کیا اور بغداد چھوڑ دیا، مختلف مَقامات کا سفر کرتے رہے اور دوبارہ جب بغداد میں داخل ہوئے تو ہم نے ان کے لباس کی قیمت لگائی تو وہ پندرہ (15) قیراط (یعنی چند معمولی سِکّے) بنی۔“ (المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، ۹/۱۲۶، الجزء:۱۷)

امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور احیاءُ العلوم

☆ ”**امام غزالی** کی کتاب **احیاء العلوم**“ اَخلاقیات کے مَوضُوع پر بے مثال تحریر ہے۔ ☆ ”**احیاء العلوم**“ پڑھ کر آخرت کی تیاری کا ذہن بنتا ہے، ☆ ”**احیاء العلوم**“ آخرت کی تیاری پر اُبھارنے والی کتاب ہے، ☆ ”**احیاءُ العلوم**“ نفس کے چُنگل سے چھٹکارا دِلانے والی عظیمُ الشّان کتاب ہے، ☆ ”**احیاء العلوم**“ بار بار پڑھنے والی کتاب ہے۔ ☆ ”**احیاء العلوم**“ میں ظاہری عُلُوم کے ساتھ ساتھ باطِنی عُلُوم کا بھی بیان کیا گیا ہے۔ ☆ ”**اِحیاءُ العلوم**“ دُنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کو بھی بہتر بنانے کا ذریعہ ہے۔ ☆ ”**احیاء العلوم**“ شیطان کی شرارتوں کو پہچاننے کا مؤثر ذریعہ ہے، ☆ ”**احیاء العلوم**“ کا مُطالَعہ اور اس میں بیان ہونے والی باتوں پر عمل دلوں کی صفائی کا باعث بنتا ہے۔ ☆ ”**احیاء العلوم**“ انسان کو ”**کامل انسان**“ بنانے والی کتاب ہے۔ امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس

عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اس کتاب کی اَہمیَّت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: باطن کی اِصلاح میں حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مجھ پر بڑا اِحسان ہے۔ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتب مِنْھَاجُ الْعَابِدِیْن اوراِحْیَاءُ الْعُلُوم وغیرہ پڑھتے ہوئے بارہا ایسا محسوس ہوتا ہے، گویا مجھے ہی کان پکڑ کر سمجھا رہے ہیں کہ "بڑا نیک بنا پھرتا ہے، ذرا اپنے آپ کو تو دیکھ! تجھ میں تو یہ بھی خرابی ہے اور تیرے اندر تو وہ بھی بُرائی ہے، نیز جب بھی پڑھوں ایسا لگتا ہے کہ رُوح کو نئی نئی غِذائیں مل رہی ہیں، ان کی کُتُب ایک آدھ بار پڑھ کر رکھ دینے والی نہیں، زِندگی کے آخری سانس تک پڑھے جانے کے لائق ہیں۔"

یہ بھی یاد رہے کہ **ہلاکت میں ڈالنے والے اعمال** کی ضروری معلومات اور ان سے بچنے کے طریقے جاننا فرض ہے، اسی طرح **نجات دِلانے والے اعمال** کی ضروری معلومات اور انہیں حاصل کرنے کے طریقے جاننا بھی فرض ہے اور احیاء العلوم اس علم کو حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

نجات دِلانے والے اعمال کی معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کی کتاب بنام "**نجات دِلانے والے اعمال کی معلومات مع 41 حکایات**" بھی بہترین مدد گار ہے۔

اِمام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتاب **مِنْھَاجُ الْعَابِدِیْن** کی اہمیت کا اندازہ اِس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اس کتاب کے مطالعے کو **مدنی اِنعامات** میں بھی شامل فرمایا ہے، چنانچہ مدنی انعام نمبر 68 میں آپ فرماتے ہیں: کیا آپ نے اِس سال کم از کم ایک بار **اِمام غزالی** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آخری تصنیف **مِنْھَاجُ الْعَابِدِیْن** سے توبہ، اِخلاص، تقویٰ، خوف و رَجا، عُجْب و رِیا، آنکھ، کان، دل اور پیٹ کی حفاظت کا بیان پڑھ یا سُن لیا؟

آیئے! ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ دِیگر مدنی انعامات پر عمل کے ساتھ ساتھ **مِنْھَاجُ الْعَابِدِیْن**

کے مطالعے والے مدنی انعام پر بھی عمل کی سعادت حاصل کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

کرلو نیّت خوب کوشش کر کے ہم اپنا عمل
مدنی انعامات پر ہر دم بڑھاتے جائیں گے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۱۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدنی انعامات"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذیلی حلقوں کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"مَدَنی اِنْعَامات"** کے مُطابِق روزانہ فِکْرِ مدینہ کرتے ہوئے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمَّہ دار کو مَدَنی انعامات کارِسالہ جمع کروانا بھی ہے۔

یادرہے! **مدنی انعامات** پر خود عمل کرتے ہوئے دیگر عاشقانِ رسول میں مدنی انعامات کے رسائل تقسیم کرنا اور پھر مہینا ختم ہونے پر ان سے وصول کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ 12 مدنی کاموں میں سے اس مدنی کام **"مدنی انعامات"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"مدنی انعامات"** کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اور بالخصوص ذمہ داران اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ کے بستے پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ اس رسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے ، ☆ مدنی انعامات کیا ہیں؟ ☆ فکرِ مدینہ کیسے کی جائے؟ ☆ مدنی انعامات کے مقاصد ☆ مدنی انعامات کی درجہ بندی، ☆ چند مدنی انعامات کے طبّی وسائنسی فوائد، ☆ اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ ☆ مدنی انعامات

کی برکتیں، ☆ مدنی انعامات کے متعلق فرامینِ امیر اہلسنّت ☆ مدنی انعامات کے بارے میں مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں کے مدنی پھول ☆ مدنی انعامات سے مُتَعَلِّق شرعی و تنظیمی احتیاطوں پر مشتمل سوالات جوابات وغیرہ۔

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسخہ ہیں، ☆ مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں ☆ مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصطفٰے کی لازوال دَولت ہاتھ آتی ہے ☆ مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ (Gift) بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی یاد دِلاتا ہے، ☆ مَدَنی اِنعامات بُزُرگانِ دِین کے نَقشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحَاسَبَہ کرنے کا بہترین ذَرِیعَہ ہے۔

مدنی انعامات کی برکتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مدنی انعامات کی وجہ سے کثیر اسلامی بھائیوں کو برکتیں حاصل ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ چنانچہ

صوبہ پنجاب کے شہر سردار آباد (فیصل آباد) کے اطراف میں رہنے والے ایک اسلامی بھائی کا ڈیڑھ سال میں کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ انہوں نے فکرِ مدینہ (اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کو دعوتِ اسلامی کی اِصطلاح میں فکرِ مدینہ کہا جاتا ہے) نہ کی ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی انعامات پر عمل کی برکت سے انہیں سورۂ ملک زبانی یاد ہو گئی ہے، اسی طرح زم زم نگر (حیدر آباد باب الاسلام، سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کو ماہِ رجب المرجب 1426 ھ کی ایک رات میں خواب میں مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی عظیم سعادت

ملی۔ لبہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مدنی انعامات سے متعلق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ پاک اس کی مغفرت فرمادے گا۔

مِرے تم خواب میں آؤ، مِرے گھر روشنی ہوگی
مِری قسمت جگا جاؤ، عِنایت یہ بڑی ہوگی

مجھے گر دِید ہوجائے، تو میری عِید ہوجائے
تِرا دِیدار جب ہوگا، مجھے حاصِل خوشی ہوگی

میں بَن جاؤں سَراپا "مَدَنی اِنْعامات" کی تَصویر
بَنُوں گا نیک یااللہ اگر رَحمت تِری ہوگی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۳۹۱-۳۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسرا طریقہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کیجئے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اپنی آخرت کی تیاری کرنے کے طریقے سُن رہے تھے، آخرت کی تیاری کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم نیک بندوں اور اللہ والوں کی صحبت اختیار کریں، ان کے تذکرے سُنیں اور ان کی سیرت و کردار کا مطالعہ کرکے اس کو اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی بھی کوشش کریں۔ جس طرح کوئی شخص اپنی دُنیا کو بہتر سے بہترین کرنے کے لیے فکر مند رہتا ہے، اللہ پاک کے یہ نیک بندے اس سے کہیں زیادہ اپنی آخرت کی بہتری کے لیے مصروفِ عمل ہوتے ہیں، یہ لوگ اپنی زندگیاں اس طرز سے گزارتے ہیں کہ بعد والوں کے لیے محض ان کا ذکر کرنا بھی اللہ پاک کی رحمتیں پانے کا سبب بن جاتا ہے۔ اس لیے جب کوئی اللہ والوں سے وابستہ ہو جائے تو وہ بھی ان کے رنگ میں رنگ کر آخرت کو بہتر بنانے کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ مشاہدہ ہے کہ اگر کوئی بندہ دنیا میں کسی اہلِ فن کے ساتھ دو چار دن بیٹھ جائے تو اس فن کی کچھ نہ کچھ معلومات ساتھ

بیٹھنے والے کو بھی حاصل ہو جاتی ہیں، مثلاً اگر کوئی میڈیکل اسٹور (Medical Store) پر بیٹھ جائے تو دواؤں کی کچھ نہ کچھ معلومات اسے بھی حاصل ہو جائیں گی، اسی طرح کریانے کی دکان پر دو چار دن گزار لینے والا آٹے، چینی، گھی اور دال وغیرہ جیسی اشیا کے بھاؤ سے واقف ہو جاتا ہے، کپڑے کی دکان پر دو چار دن گزار دینے والا کپڑے کی کوالٹی اور اقسام کے بارے میں کچھ نہ کچھ جان جاتا ہے، اسی طرح جب کوئی بندہ اللہ والوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا شروع کر دے، ان کی صحبت اختیار کر لے، ان کی سیرت و کردار کا مطالعہ کرنے والا بن جائے تو اگر اللہ پاک کی رحمت شامل ہو جائے تو اس میں بھی وہی انداز پیدا ہونا شروع ہو جائے گا کہ جو آخرت کی تیاری میں فائدہ مند ہو سکے۔ اسے بھی وہ مدنی سوچ مل جائے گی، جس سے آخرت بہتر ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اللہ پاک کے یہ نیک بندے اپنی آخرت کو بہتر بنانے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے، ہر وہ کام جس سے ان کی آخرت سنور سکتی ہو، یہ نیک لوگ اسے فوراً کر گزرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی صحبت میں رہنے والا بھی اس فانی دنیا کی رنگینیوں کو بُھلا کر آخرت کی طرف مائل ہونے لگتا ہے۔ یقیناً جو خُوش نصیب لوگ خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دولت سے مالا مال ہوں، جو خُوش نصیب لوگ محبتِ صحابہ و اہلبیت کی دولت سے سرشار ہوں، جو خُوش نصیب لوگ سر سے لے کر پاؤں تک سُنّتوں کی چلتی پھرتی تصویر ہوں، جو خوش نصیب لوگ اطاعتِ الٰہی اور اتباعِ رسول کا مقدس جذبہ لیے ہوئے ہوں، جن کی صحبت کی برکت سے عمل کا جذبہ بڑھتا ہو، جن کی صحبت کی برکت سے گناہوں سے نفرت اور فکرِ آخرت نصیب ہوتی ہو تو ایسوں کا فیضان پانے والا بھلا کس طرح برکتوں سے محروم رہ سکتا ہے؟

صحبت ضرور رنگ لاتی ہے!

حضرت سَیِّدُنا مُصْلِحُ الدِّین سعدی شیرازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اچھی صحبت کی اہمیت کو نہایت خوبصورت انداز میں بیان فرمایا ہے چنانچہ آپ گلستانِ سعدی میں فرماتے ہیں، جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے: یعنی ایک روز خوشبو والی مٹی حَمَّام میں مجھے ایک دوست کے ہاتھوں سے ملی، میں نے اُس مٹی سے کہا کہ تو مُشک ہے یا عنبر! تیری دلکش خوشبو نے مجھے مَسْت و بے خود کر دیا ہے (یہ سُن کر مٹی نے کہا) میں تو حقیر (یعنی ادنیٰ سی) مٹی تھی، لیکن ایک مُدّت تک میں پھولوں کی صحبت میں رہی، پس ہم نشین کے جمال نے مجھ میں اثر کیا (کہ میں خوشبو دار ہو گئی) ورنہ میں تو وہی خاک و مٹی ہوں، جو پہلے تھی۔ (گلستان سَعدی ص ۴)

سنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سدا مدنی ماحول
تمہیں لطف آجائے گا زندگی کا قریب آکے دیکھو ذرا مدنی ماحول
نبی کی محبت میں رونے کا انداز چلے آؤ سکھلائے گا مدنی ماحول
بُری صحبتوں سے کنارہ کشی کر کے اچھوں کے پاس آکے پا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶)

اچھی صُحبت کی برکات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس قدر ممکن ہو نیک لوگوں کی صحبت سے وابستہ رہنا چاہئے کہ اچھوں کی صحبت انسان تو انسان اگر کسی جانور کو بھی نصیب ہو جائے تو پھر وہ عام جانور نہیں رہتا بلکہ اس کی صحبت و نسبت کی برکت سے وہ دُوسرے جانوروں سے ممتاز اور نمایاں ہو جاتا ہے، جیسے اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کے کُتّے ہی کو لے لیجئے کہ جو پہلے ایک عام سا کُتّا تھا، مگر اُسے اَصحابِ کہف

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سے محبت واُلفت ہوگئی تھی، لٰہذا وہ ان اللہ والوں کی مَحَبَّت میں اُن کا رفیق، شریکِ سفر اور محافظ بن گیا، اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی صحبت کی بَرکتیں تو کیا نصیب ہوئیں، اس کی تو قسمت ہی چمک اُٹھی اور اس کا مقام ومرتبہ اتنا بلند ہوگیا کہ خدائے پاک نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں اپنے مقبول بندوں یعنی اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے ساتھ ساتھ اس کا بھی ذِکر فرمایا، چُنانچہ پارہ 15 سُوْرَۃُ الْکَھْف کی آیت نمبر 18 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ　ترجَمۂ کنز الایمان: اور اُن کا کُتّا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر۔ (پ۱۵، الکھف: ۱۸)

حضرت سَیِّدُنا اِمام ابوعبدُاللہ محمد بن احمد قُرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب نیک بندوں اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی صحبت میں رہنے کی برکت سے ایک کُتّا اتنا بلند مقام پاگیا کہ اللہ پاک نے اس کا ذکرِ خیر قرآنِ پاک میں فرمایا تو اس مسلمان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو اولیائے کرام اور نیک بندوں سے مَحَبَّت کرنے والا اور ان کی صحبت سے فیضیاب ہونے والا ہے بلکہ اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے تسلّی (Satisfaction) ہے جو کسی بلند مقام پر فائز نہیں۔[1] یعنی ان کیلئے تسلّی ہے کہ وہ اپنی اس محبت وعقیدت کی وجہ سے اللہ پاک کی بارگاہ میں کامیاب ہوں گے۔[2]

مجلس تاجران

اے عاشقانِ اولیا! سُنا آپ نے کہ انسان ہو یا جانور اچھی صحبت سے فیضیاب ہونے والا کوئی بھی محروم نہیں رہتا بلکہ اس پر ربّ کریم کا خاص فضل واحسان ہوتا ہے اور اس کا بیڑا پار ہوجاتا

---

1 ... تفسیر قرطبی، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۸، الجزء ۱۰، ۵/۲۶۹

2 ... صراطُ الجنان، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۸، ۵/۵۵۰ ملخصاً

ہے۔اس پُر فتن دَور میں اچھی صحبت پانے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مدنی ماحول میں عاشقانِ رسول کی صحبت سے بہت سے بگڑے ہوئے لوگوں کی اصلاح کا سامان ہو چکا ہے اور توبہ کے بعد اس مدنی مقصد کے تحت زندگی بسر کر رہے ہیں **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ"** لہٰذا ہم سب بھی اس مدنی مقصد پر عمل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کم و بیش 107 شُعبہ جات میں مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس تاجران"** بھی ہے، تِجارت ایک ایسا شُعبہ ہے جو ہر ملک میں رِیڑھ کی ہڈی کی حَیثیَّت رکھتا ہے، بلکہ کئی ملکوں کی مَعِیشت کا اِنْحِصار و مَدار ہی تِجارت پر ہے، مگر بدقسمتی سے علمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے آج مسلمانوں کی ایک تعداد تجارت کے اسلامی سنہری اُصولوں کی معلومات اور ان پر عمل کرنے سے بہت دُور ہے۔چُنانچہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ایک مجلس بنام **"مجلسِ تاجران"** کا قِیام عمل میں آیا، جس کا کام شُعبہ تِجارت سے مُنسلک لوگوں کو تجارت کے مُتعَلِّق اسلامی تعلیمات بتانا، ان میں نیکی کی دعوت کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، مدَنی مقصد کے حُصُول اور بازاروں / مارکیٹوں / پلازوں میں مَدَنی ماحول بنانے کیلئے مسجد یا کسی بھی مُناسِب مَقام پر مدنی درس وغیرہ دینے کا اِہتمام کرنا ہے، جسے **چوک دَرْس** کہا جاتا ہے۔چوک درس کے علاوہ مدرسۃ المدینہ بالغان کے ذریعے تجارت سے وابستہ عاشقانِ رسول کو ان کے وقت کی سہولت کے مطابق قرآنِ کریم دُرست پڑھنا سکھایا جاتا ہے، مدنی چینل پر باقاعدہ سلسلہ **"اَحْکامِ تِجارت"** بھی ہوتا ہے جس میں دارالافتاء اہلسنّت کے مُفتی صاحب پوچھے گئے سوالات کے جوابات قرآن و حدیث کی روشنی میں عنایت فرماتے ہیں، الغرض تِجارت(Trade) کو

صحیح معنٰی میں اِسلامی انداز سے پیش کرنے کیلئے، دعوتِ اسلامی کی یہ مجلس کوشش میں مگن ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنازے کی سُنّتیں اورآداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"مردے کے صدمے"** سے جنازے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں: پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحَظہ کیجئے: (1) جب کوئی جنّتی شخص فوت ہو جاتا ہے، تو اللّٰہ پاک حَیا فرماتا ہے کہ اُن لوگوں کو عذاب دے جو اِس کا جنازہ لے کر چلے اور جو اِس کے پیچھے چلے اور جنہوں نے اِس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ (فِردَوس الْاَخبار، ۱/۲۸۲، حدیث ۱۱۰۸) (2) بندۂ مومن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزا یہ دی جائے گی کہ اُس کے تمام شرکائے جنازہ کی بَخْشِش کردی جائے گی۔ (مُسندُ البزار، ۱۱/ ۸۶، حدیث: ۴۷۹۶) ☆جنازے میں رضائے اِلٰہی، فَرض کی ادائیگی، مَیّت اور اُس کے عزیزوں کی دلجوئی وغیرہ اچھی

1 . . . مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

اچھی نیّتوں سے شرکت کرنی چاہیے۔☆جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے اپنے اَنجام کے بارے میں سوچتے رہیے کہ جس طرح آج اِسے لے چلے ہیں، اِسی طرح ایک دن مجھے بھی لے جایا جائے گا، جس طرح اِسے مِٹّی تلے دَفن کیا جانے والا ہے، اِسی طرح میری بھی تدفین عمل میں لائی جائے گی۔اِس طرح غَور و فِکر کرنا عبادت اور کارِ ثواب ہے۔☆جنازے کو کندھا دینا کارِ ثواب ہے، حدیثِ پاک میں ہے:"جو جنازہ لے کر چالیس قدم چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔"ایک اور حدیث شریف میں ہے:"جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اُس کی مُستَقِل مغفِرت فرما دے گا۔"(جوہرہ، ص۱۳۹، دُرِّ مُختار، ۳/۱۵۹،۱۵۸، بہارِ شریعت، ۱/۸۲۳)☆سُنّت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔پوری سُنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سِرہانے کندھا دے پھر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی طرف) پھر اُلٹے سِرہانے پھر اُلٹی پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے۔(عالمگیری، ۱/۱۶۲، بہارِ شریعت، ۱/۸۲۲)☆جنازے کو کندھا دیتے وَقت جان بوجھ کر ایذا دینے والے انداز میں لوگوں کو دھکے دینا جیسا کہ بعض لوگ کسی شخصیّت کے جنازے میں کرتے ہیں یہ ناجائز و حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے☆شوہر اپنی بیوی کے جنازے کو کندھا بھی دے سکتا ہے، قَبْر میں بھی اُتار سکتا ہے اور مُنہ بھی دیکھ سکتا ہے۔صِرف غُسل دینے اور بِلا حائل بدن کو چھُونے کی مُمانَعَت ہے۔(بہارِ شریعت، ۱/۸۱۳، ۸۱۲)☆جنازے کے ساتھ بُلند آواز سے کَلِمَۂ طَیِّبَہ یا کَلِمَۂ شہادت یا حمد و نعت وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۱۳۹تا۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالعہ فرمائیے۔سُنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین

ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پرَوردگار　　سُنّتوں کی تربِیَت کے قافلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہو گا "**زندگی کا مقصد۔**" ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے، ہم اُس مقصد کو پانے کے لیے کیا کچھ عمل کر رہے ہیں اور کیا کچھ عمل کر سکتے ہیں۔ ہمارے بزرگوں کا زندگی گزارنے کا کیا انداز ہوا کرتا تھا جبکہ ہماری زندگی کس طرح گزر رہی ہے اور ہمیں زندگی کو کس طرح گزارنا چاہئے۔ ان کے علاوہ کئی سبق آموز واقعات اور ان واقعات سے حاصل ہونے والے مدنی پھول بھی آئندہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بیان کئے جائیں گے۔ لہٰذا آئندہ جمعرات بھی سُنّتوں بھرے اجتماع میں حاضری کی نیت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **انفرادی کوشش** کرکے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ساتھ لانے کی نیت کیجئے اور ہاتھ اٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دن بھر میں پچاس (50) بار درودِ پاک پڑھے گا قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا (یعنی ہاتھ مِلاؤں گا)۔ (القربۃ، ابن بشکوال، ص ۹۱، حدیث: ۹۰)

پڑھتا رہوں کثرت سے درود ان پہ سدا میں   اور ذکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! زندگی اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، ہر نعمت کا کوئی نہ کوئی استعمال (Use) ہوتا ہے، اس زندگی کا بھی کچھ نہ کچھ استعمال (مقصد) ضرور ہے۔ لہٰذا جو شَخْص اپنے سامنے ایک خاص مقصد رکھ کر زندگی گزارتا ہے تو وہ اُس مقصد میں کبھی نہ کبھی کامیاب

---

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

ہو ہی جاتا ہے، اور اگر کسی وجہ سے اس مقصد میں کامیابی نہ بھی ملے تو مقصد کو پانے کی جد و جہد مقصد کے قریب ضرور کر دیتی ہے۔ آج ہمارے بیان کا موضوع ہے **"زندگی کا مقصد"** ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے؟ یہ آج ہم سُنیں گے۔ ہم اُس مقصد کو پانے کے لیے کیا کچھ عمل کر رہے ہیں اور کیا کچھ عمل کر سکتے ہیں؟ اس پر بھی کچھ مدنی پھول بیان کئے جائیں گے۔ ہمارے بزرگوں کا زندگی گزارنے کا کیا انداز تھا اور ہم اپنی زندگی کس طرح گزار رہے ہیں، اس پر بھی کچھ مدنی پھول آج کے بیان میں پیش کئے جائیں گے۔ دِلجمعی کے ساتھ اور اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سُننے کی سعادت حاصل کیجئے، دنیاو آخرت بہتر بنانے کے کئی مدنی پھول حاصل ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عبادتِ الٰہی اور اس کا بدلہ

حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تابعین میں سے تھے، انہوں نے زندگی کی آسائشوں اور لذتوں کو ترک کر دیا تھا۔ آپ بڑے باحیا، تمام عیبوں سے دُور اور اللہ پاک کے ولی تھے۔ حضرت سیِّدُنا عامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے معمولات میں سے تھا کہ رات قیام میں گزارتے اور دن روزہ کی حالت میں بسر کرتے تھے۔ حضرت سیِّدُنا عامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خود پر روزانہ ایک ہزار رکعت (نوافل) پڑھنا لازم کر رکھا تھا۔ طلوعِ آفتاب سے لے کر عصر تک مسلسل نمازمیں مشغول رہتے، جب لوٹتے تو پاؤں اور پنڈلیاں سُوجی ہوتیں۔ اپنے نفس سے فرماتے: اے نفس! اے بُرائی کا حکم دینے والے! تجھے تو صرف عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ خدا کی قسم! میں تجھے مسلسل سرگرمِ عمل رکھوں گا حتی کہ بستر بھی تجھ سے اپنا حصہ وصول نہ کر سکے گا (یعنی آرام نہیں کروں گا)۔

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وادیِ سباء کی طرف تشریف لے گئے، وہاں ایک

حبشی عابد (عبادت گزار) بھی رہتے تھے جو اس ویرانے میں عبادت کرتے رہتے۔ حضرت سیِّدُنا عامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وادی کے ایک کونے میں اور وہ عابد دوسرے کونے میں مشغولِ عبادت ہو گئے۔ چالیس (40) دن اور چالیس (40) رات تک دونوں ایک دوسرے کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ جب فرض نماز کا وقت ہوتا تو باجماعت نماز ادا کرتے پھر اپنی اپنی جگہ جا کر نوافل میں مشغول ہو جاتے۔ 40 دن بعد ان حبشی بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: اے عامر! کون سی چیز آپ کے لئے باعثِ ہلاکت ہے؟ فرمایا: مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ اس کے علاوہ کسی اور چیز سے خوف کھاؤں۔

ایک بار حضرت سیِّدُنا عامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیمار ہوئے تو رونے لگے۔ عرض کی گئی: آپ تو بڑے پرہیز گار اور زاہد ہیں پھر کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: میں کیوں نہ روؤں اور مجھ سے زیادہ رونے کا حقدار کون ہے؟ اللہ پاک کی قسم! میں دنیا کے چُھوٹنے پر یا موت کی تلخی کی وجہ سے نہیں رو رہا بلکہ میں تو اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ سفر لمبا اور زادِ راہ کم ہے۔ (یعنی آخرت کا سفر بہت لمبا ہے اور میرے پاس نیکیاں نہیں ہیں)

حضرت سیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے کسی کو خواب میں ندا دیتے سُنا کہ لوگوں کو آگاہ کر دو حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اللہ پاک سے ملاقات ہو گی اور جس دن ان کی ملاقات ہو گی اس دن ان کا چہرہ (Face) چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہو گا۔ (حلیۃ الاولیاء، ۱ / ۱۴۲ تا ۱۵۰ ملتقطاً وبتغیر)

تُو گناہوں کو کر مُعاف اللہ! | میری مقبول معذرت فرما!
ہو نہ عطّار حشر میں رُسوا | بے حساب اِس کی مغفرت فرما!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ والوں کا انداز نِرالا ہوتا ہے۔ چونکہ یہ نیک بندے زندگی کی حقیقت سے واقف ہوتے ہیں، اس لیے اپنی زندگی کا **ایک ہی مقصد** (Purpose) پیشِ نظر رکھتے ہیں اور وہ ہے **اللہ پاک کی عبادت** اور اس کی اطاعت یعنی اللہ پاک کے حکم کے مطابق زندگی گزارنا۔ ان اللہ والوں کی زندگیاں پھر ہمیشہ اسی مقصد کے گرد گھُومتی نظر آتی ہیں اور وہ نہ صرف اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں بلکہ انہیں اس پر انعام بھی ملتا ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم بھی اس حقیقت سے واقف ہیں کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے، مگر افسوس ہم آخرت کی بجائے دنیا کو ہی ترجیح دیتے ہیں، دنیا کے لیے جیتے ہیں، دنیا کے لیے منصوبے بناتے ہیں اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہم زندگی کے مقصد کو فراموش کر بیٹھتے ہیں۔ اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہمیں اس خوابِ غفلت سے بیدار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

بے وفا دُنیا پہ مت کر اِعتبار — تُو اچانک مَوت کا ہوگا شِکار
موت آ کر ہی رہے گی یاد رکھ! — جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ!
جب فِرِشتہ موت کا چھا جائے گا — پھر بچا کوئی نہ تجھ کو پائے گا
دنیا میں رہ جائے گا یہ دَبدَبہ — زور تیرا خاک میں مل جائے گا
قَبْر روزانہ یہ کرتی ہے پُکار — مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بے شُمار
میرے اندر تُو اکیلا آئے گا — ہاں! مگر اعمال لیتا آئے گا
نَرم بستر گھر پہ ہی رہ جائیں گے — تجھ کو فرشِ خاک پر دَفنائیں گے
کام مال و زَر نہیں کچھ آئے گا — غافِل انساں یاد رکھ پچھتائے گا

جب تِرے ساتھی تجھے چھوڑ آئیں گے
قبر میں کیڑے تجھے کھا جائیں گے

تیرا اِک اِک بال تک جھڑ جائے گا
خُوبصُورت جِسم سب سَڑ جائے گا

سانپ بچّھو قَبر میں گر آگئے!
کیا کرے گا بے عمل گر چھا گئے!

کھلکھلا کر ہنس رہا ہے بے خبر!
قبر میں روئے گا چیخیں مار کر

کر لے توبہ رَبّ کی رَحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۷۱۱،۷۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! یہ سمجھنا بہت ضروری ہے کہ ہمیں کس مقصد کے لئے بنایا گیا ہے؟ کیونکہ جب تک کسی چیز کا مقصد سمجھ نہ آئے اُس کا درست استعمال بھی نہیں ہو سکتا۔

ہم میں سے کئی ایسے ہوں گے جن کے پاس موٹر سائیکل(Motorbike) ہو گی، کئی ایسے بھی ہوں گے جن کے پاس گاڑی ہو گی، سوچئے! گاڑی کیوں بنائی جاتی ہے؟ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ بندہ اس میں آسانی سے سفر کر سکے اور جلدی سے جلدی اپنی منزل پر پہنچ جائے، گاڑی جب سواری کے قابل نہیں رہتی، تنگ کرنے لگتی ہے تو اسے بیچ دیا جاتا ہے، یعنی جو چیز جس مقصد کے لیے بنائی جائے اگر وہ اس مقصد میں کام آتی ہے تو ہمارے کام کی رہتی ہے اور جب وہ مقصد سے ہٹ جاتی ہے تب اسے چھوڑ دیا جاتا ہے، اس کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے۔

اسی طرح قلم کی مثال لے لیجئے، کئی عاشقانِ رسول اسے اپنے سینے سے لگا کر رکھتے ہیں، لیکن کب تک؟ جب تک وہ لکھتا رہتا ہے، جیسے ہی قلم لکھنا بند کر دے اس کا مقصد ختم ہو جائے تو کوئی اسے سینے سے نہیں لگاتا۔

اسی طرح پاؤں میں جوتے پہنے جاتے ہیں، یہ جوتے پیروں کی زینت تب تک بنے رہتے ہیں جب تک وہ ہمارے لیے آرام دہ ثابت ہوتے ہیں، جوتے اس وقت تک استعمال میں رہتے ہیں جب تک وہ ہمارے پیروں کو کیچڑ، دُھول مٹی، کنکر وغیرہ سے محفوظ رکھتے ہیں، پھر ایک وقت آتا ہے کہ جب جُوتے یا چپل پُرانے ہوجاتے ہیں یا ٹُوٹ جاتے ہیں تو ان کو پیروں سے الگ کردیا جاتا ہے، اسی طرح ایک بہت طویل فہرست ہے۔ ہم زندگی کی مختلف چیزوں کو دیکھتے چلے جائیں، ہر چیز جب تک اپنے مقصد پر قائم رہتی ہے، بندہ اس سے فائدہ اٹھاتا رہتا ہے جیسے ہی مقصد ختم ہوتا ہے اس چیز کو بھی چھوڑ دیا جاتا ہے۔

کبھی ہم بھی غور کریں! ہمیں کیوں بنایا گیا ہے؟ ہم بھی تو اللہ پاک کی مخلوق ہیں، ہمیں **اشرفُ المخلوقات** قرار دیا گیا ہے، جب ساری مخلوق کو بنانے کا مقصد ہے تو حضرت انسان کو بنانے کا کیا مقصد ہے؟ کیا اس حسین وجمیل، عقل مند و شعور یافتہ انسان کو بے مقصد پیدا کیا گیا ہے؟ نہیں نہیں! اس انسان کو بنانے کا بھی کوئی مقصد ہے۔ چنانچہ پارہ 18 **سورۃُ المُؤمِنُون** آیت نمبر 115 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

(پ:۱۸، المؤمنون:۱۱۵)

ترجَمۂ کنزُالایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں

میرے پیارے اسلامی بھائیو! گویا ہمیں جھنجھوڑا جارہا ہے اور بتایا جارہا ہے کہ کوئی وجہ ہے جس کے لیے انسان کو پیدا کیا گیا ہے، اسی مقصدِ تخلیق (Purpose of Creation) کو پارہ 29، سُورۃُ المُلک آیت 2 میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ

ترجَمۂ کنزُالایمان: وہ جس نے موت اور زندگی

اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے (پ ۲۹، الملک ۲)

زندگی آمد برائے بندگی!

اے عاشقانِ رسول! اس آیت سے معلوم ہوا کہ (زندگی میں) بندے کا ہر عمل خالص اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور شریعت کے بیان کردہ طریقے کے مطابق ہونا چاہیے۔(صراط الجنان، ۱۰/۲۳۹) یعنی ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ نیکیاں کریں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ اپنے اندر خوفِ خدا پیدا کریں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ اپنے اندر حُسنِ اخلاق پیدا کریں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ زُہد اور تقویٰ اختیار کریں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ عاجزی وانکساری کے پیکر بنیں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ اتباعِ شریعت کا جذبہ بیدار کریں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ دل میں محبتِ الٰہی کا بیج بوئیں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ اللہ پاک کی عبادت کریں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ تلاوتِ قرآن کریں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ درودِ پاک پڑھیں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ نمازیں پڑھیں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ ہم باحیا بنیں اور باحیا رہنے کی کوشش کریں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ خود میں اتباعِ رسول کا جذبہ پیدا کریں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ ہم اپنے کردار کو مدنی کردار میں ڈھالیں، ☆ **اَلْغَرَض! یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ اسے اللہ پاک کی عبادت اور اس کی اطاعت میں گزاریں۔ کسی فارسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

زِندگی آمد برائے بَندَگی

زِندگی بے بَندَگی شَرمِندگی

مختصر وضاحت: زندگی عبادت کرنے کے لیے ملی ہے، بغیر عبادت کے بسر کئے جانے والی زندگی شرمندگی کا باعث ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ! عبادت کرنے کے لیے اس کو سیکھنا بھی لازم ہے۔ جو عبادت لازم ہے، اس کے ضروری مسائل سیکھنا بھی ضروری ہیں یعنی ہمیں ربّ پاک کی عبادت کرنی ہے اور جیسا حکم ہے، ویسی کرنی ہے۔

وقت کی ناقدری

افسوس! صد افسوس! آج حالت عجیب ہوگئی ہے، ہر طرف گناہوں کی بھرمار ہے، مسلمانوں کی ایک تعداد ہے جو فضول کاموں میں مبتلا ہو کر وقت جیسی عظیم اور انمول نعمت کو برباد کرتی نظر آرہی ہے۔ ☆ دنیا کی مَحَبَّت اور فکرِ آخِرت سے غفلت کے سبب مُسلمانوں کی بھاری اکثریَّت شوقِ عِبادت سے کوسوں دُور ہوتی جارہی ہے۔ ☆ آج کا نوجوان قِطار میں لگ کر مہنگے داموں ٹکٹ خرید کر ساری رات گناہوں بھرے میوزک پروگرام دیکھنے سننے کو تو تیار ہے مگر نماز ادا کرنے کی غرض سے چند منٹ کے لئے مسجد کا رُخ کرنے سے کَتراتا ہے۔ ☆ نئی آنے والی فلم کو دیکھنے کے لیے سنیما گھر میں یا موبائل پر کئی کئی گھنٹے برباد کرنے کے لیے تو بہت وقت ہے، مگر دِین سیکھنے کے لیے وقت نہیں ملتا۔ ☆ کئی کئی گھنٹے مختلف چینلز پر فحاشی و عُریانی بھرے مناظر دیکھنے کیلئے وقت مل جاتا ہے، مگر علمِ دِین سیکھنے کے لئے 100 فیصد اسلامی چینل "**مَدَنی چینل**" دیکھنے میں نفس و شیطان رُکاوٹ بن جاتے ہیں، ☆ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو روزانہ سینکڑوں سطروں پر مشتمل اخبار پڑھ ڈالتے ہیں مگر انہیں مہینوں مہینوں قرآنِ پاک کی چند آیات کی تلاوت کی سعادت حاصل نہیں ہوتی، ☆ ہفتے میں صِرف ایک دن مدنی دورے میں شرکت کرکے نیکی کی دعوت کو عام کرنے کی سعادت سے محرومی ہو جاتی ہے۔ ☆ کمپیوٹر، موبائل

فون کے ذریعے اور نائٹ پیکجز (Night Packages) پر کئی کئی گھنٹے ضائع کر دینے والے کو ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع و ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں آنے کی دعوت دی جائے تو گھر کا کوئی ضروری کام یاد آجاتا ہے، ☆ دن میں سینکڑوں سینکڑوں میسیجز ٹائپ کر کے بھیجنے والوں کو اذان کا جواب دینے کا موقع نہیں مل پاتا۔ ☆ کرکٹ، فٹ بال، ہاکی اور دیگر کھیلوں کے لیے ایک تعداد وقت پر گراؤنڈ میں تو پہنچ جاتی ہے مگر نماز کا ٹائم ان سے مِس (Waste) ہو جاتا ہے۔ اَلْغَرَض! ☆ ایک تعداد ہے جو دنیا کے لیے تو بڑی متحرک و تیز (Active) نظر آتی ہے مگر آخرت کو بہتر بنانے کی طرف توجہ نہیں کرتی۔

ذرا سوچئے! نہ جانے کیسے عجیب عجیب کاموں میں ہم اپنے اوقات کو ضائع کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہی اوقات اور یہی لمحات ہمیں اپنی آخرت کو بہتر کرنے میں صَرف کرنے چاہئیں۔ آیئے! اپنے وقت کی قدر کا جذبہ بیدار کرنے کے لیے وقت کے قدر دانوں کے کچھ قیمتی ارشادات سنتے ہیں:

وقت کے قدر دانوں کے ارشادات

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: یہ اَیّام تمہاری زندگی کے صَفحات ہیں ان کو اچّھے اَعمال سے زِینت بخشو۔

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں اپنی زندگی کے گزرے ہوئے اس دن کے مقابلے میں کسی چیز پر نادِم (شرمندہ) نہیں ہوتا جو دن میرا نیک اعمال میں اضافے سے خالی ہو۔

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: روزانہ تمہاری عمر مسلسل کم ہوتی جارہی ہے تو پھر نیکیوں میں کیوں سستی کرتے ہو؟ ایک مرتبہ کسی نے عرض کی: یا امیرَ المومنین! یہ کام آپ کل پر چھوڑ دِیجئے۔ ارشاد فرمایا: میں روزانہ کا کام ایک دن میں بمشکل مکمل کر پاتا ہوں اگر آج کا کام بھی کل پر چھوڑ دوں گا تو پھر دو دن کا کام ایک دن میں کیونکر کر سکوں گا؟

حضرت امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: وقت تلوار کی طرح ہے تم اس کو (نیک اعمال کے ذریعے) کاٹو ورنہ (فضولیات میں مشغول کرکے) یہ تم کو کاٹ دے گا۔ (انمول ہیرے، ص۱۶، ۱۷)

گو پیشِ نظر قبر کا پُرہَول گڑھا ہے
افسوس! مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۳۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ہمیں چاہیے کہ اپنے وقت کی قدر کریں اور اپنی زندگی کے مقصد کو پانے کے لیے اس کا بہترین استعمال کریں۔ وقت ایک ایسی شے ہے جو روکنے سے نہیں رکتا۔ لہٰذا عقل مند وہی ہے جو اپنی زندگی کے مقصد کو پانے کے لیے وقت کا دُرست استعمال کرے۔

اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ آج کل ہر شخص زندگی میں طرح طرح کے منصوبے بناتا رہتا ہے یعنی پلاننگ (Planning) کرتا رہتا ہے جس کو پانے کے لیے اس کی جستجو جاری ہوتی ہے۔

دل میں مقصد ہونا چاہیے

مثلاً کوئی طالب علم (Student) ہو تو اس نے یہ سوچا ہوا ہوتا ہے کہ پہلے میٹرک مکمل (Complete) کرنا ہے۔ میٹرک کلیئر کرلینے کے بعد یہ طے کرتا ہے کہ مجھے اعلیٰ تعلیم میں کہاں تک جانا ہے۔ یوں وہ ایک پورا منصوبہ بنا کر پھر اپنے ہدف کی طرف بڑھنے کے لیے کوشش شروع کر دیتا ہے۔

اسی طرح کوئی تاجر (Businessman) جب اپنا بزنس شروع کرتا ہے تو سوچتا ہے کہ آج ایک دکان ہے، مجھے ایسی محنت کرنی ہے کہ میں اپنی کچھ نئی شاخیں (Branches) بھی کھول سکوں۔ جب اتنی شاخیں کھول لوں گا تو پھر اپنا کارخانہ اور فیکٹری لگالوں گا، جب ایک فیکٹری ہو جائے گی تو پھر اگلے

اتنے سالوں میں مجھے دو فیکٹریاں کرنی ہوں گی، یوں ایک بزنس مین اپنے اہداف بناتا رہتا ہے اور اپنے مقصد کو پانے کے لیے ان کی طرف سفر کرتا رہتا ہے۔

اسی طرح کچھ لوگ اپنے بیوی بچوں (Family) کے لیے بھی کچھ منصوبہ سازی (Planning) کرتے نظر آتے ہیں، کہ میرے بچے ہیں، میں نے انہیں کیا بنانا ہے، کیسے پڑھانا ہے، کیسے ان کی تربیت کرنی ہے، کیسے ان کے مستقبل کو سنوارنا ہے، کیسے انہیں ایک کامیاب انسان بنانا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

اَلْغَرَض! ایک تعداد ہے جس نے کوئی نہ کوئی منصوبہ بنایا ہوا ہوتا ہے کہ اس نے آگے کیا کیا کرنا ہے۔

یاد رکھئے! پلاننگ (Planning) دو طرح کی ہوتی ہے، ایک وہ جو ہم نے اپنی زندگی، اپنے بیوی بچوں اور اپنے کاروبار کے لیے بنائی ہوئی ہے جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ ہم دِین سے دُور ہوتے چلے جارہے ہیں۔ جبکہ دوسری وہ پلاننگ ہے جس کی طرف دِین اور شریعت ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ جس کی طرف قرآن اور احادیث رہنمائی کرتے ہیں اور جو ہمیں اپنے بزرگوں کی زندگیوں میں نظر آتی ہے۔

اللہ والوں کے اندازِ زندگی

اے کاش کہ ہم کبھی یہ جاننے والے بھی بن جائیں کہ ہمارے بزرگوں نے اپنی زندگیاں کیسے گزاریں، اے کاش کہ ہم یہ سمجھنے والے بن جائیں کہ ہمارے بزرگوں نے اپنی زندگیوں میں کن مقاصد کو اپنا ہدف بنایا اور ان اہداف کو پانے کے لیے کیسا زبردست منصوبہ بنایا۔ آیئے! اپنے اسلاف کے کچھ واقعات سنتے ہیں:

اے نفس تجھے مبارک!

حضرتِ رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا بہت بڑی ولیہ تھیں۔ بڑی عبادت گزار اور شب بیدار (یعنی راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے والی) خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنی زندگی عبادت کرنے میں ہی گزار دی تھی۔

ان کا معمول تھا کہ جب رات ہوتی اور سب لوگ سوجاتے تو اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتیں: ''اے رابعہ !(ہوسکتا ہے کہ) یہ تیری زندگی کی آخری رات ہو ، ہو سکتا ہے کہ تجھے کل کا سورج دیکھنا نصیب نہ ہو لہٰذا اُٹھ اور اپنے ربِّ کریم کی عبادت کر لے تاکہ کل قیامت میں تجھے ندامت کا سامنا نہ کرنا پڑے ، ہمت کر! سونا مت! جاگ کر اپنے ربّ کی عبادت کر!'' یہ کہنے کے بعد آپ اُٹھ کھڑی ہوتیں اور صبح تک نوافل ادا کرتی رہتیں۔ جب فجر کی نماز ادا کر لیتیں تو اپنے آپ کو دوبارہ مخاطب کر کے فرماتیں: ''اے میرے نفس! تجھے مبارک ہو کہ گزشتہ رات تُو نے بڑی مشقت اُٹھائی لیکن یاد رکھ کہ یہ دن تیری زندگی کا آخری دن ہوسکتا ہے۔ یہ کہہ کر پھر عبادت میں مشغول ہو جاتیں اور جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اُٹھ کر گھر میں ٹہلنا شروع کر دیتیں اور ساتھ ساتھ خود سے فرماتی جاتیں: رابعہ ! یہ بھی کوئی نیند ہے، اس کا کیا لطف؟ اسے چھوڑ دو اور قبر میں مزے سے لمبی مدت کے لیے سوتی رہنا، آج تو تجھے زیادہ نیند نہیں آئی لیکن آنے والی رات میں نیند خوب آئے گی ، ہمت کرو اور اپنے ربّ کو راضی کر لو۔ اس طرح کرتے کرتے آپ نے پچاس(50) سال گزار دیے کہ آپ نہ تو کبھی بستر پر دراز ہوئیں اور نہ ہی کبھی تکیہ پر سر رکھا یہاں تک کہ آپ انتقال کر گئیں۔ (خوفِ خدا، ص:۹۴)

حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْهَا کی ایک کنیز نے وصال کے ایک سال بعد انہیں خواب میں اس حال میں دیکھا کہ وہ جنّت کے اَعلیٰ دَرَجوں میں ہیں اور سبز ریشم کا بہترین لباس زَیبِ بدن کیا ہوا ہے اور سبز ریشم کا دوپٹہ اَوڑھا ہوا ہے۔ کنیز کا بیان ہے کہ اللہ پاک کی قسم! میں نے کبھی ایسا خُوبصورت لباس نہیں دیکھا جیسا حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْهَا نے پہنا ہوا تھا۔ (عیون الحکایات، ۱/۱۶۸، ملتقطاً)

گدا بھی مُنتظر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا

خُدا دن خَیر سے لائے سَخِی کے گھر ضِیافت کا

(حدائقِ بخشش، ص۷۳)

مختصر وضاحت: جنّت کا حصول صرف اچھے اعمال پر موقُوف نہیں بلکہ فضلِ الٰہی پر موقُوف ہے، اس لئے یہ احمد رضا اس بات کا منتظر ہے کہ جنّت میں اللہ پاک مجھے بھی ان نیکوں کے ساتھ بخیر و عافیت اپنی مہمان نوازی کا حقدار بنائے۔

وہ مقتول کون ہے؟

اللہ کے ولی حضرت سَیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے ساری زندگی مقصدِ زندگی (Purpose of Life) کو پانے میں صرف کی۔ حضرت سَیِّدُنا ربیع رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ تابعین میں سے تھے، مشہور صحابیِ رسول حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنۡہ کے شاگردِ خاص تھے۔ کثرت سے عبادت کرنا آپ کا معمول تھا، خوفِ خدا کے سبب آپ کی حالت یہ تھی کہ موت قبر اور آخرت کے سوا کچھ یاد نہ رہتا۔ آپ کے ایک شاگرد کا بیان ہے: حضرتِ سَیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے زلفیں سجائی ہوئی تھیں۔ شام کے وقت جب گھر تشریف لے جانے لگتے تو ہم ان کے بالوں میں نشانی رکھ لیتے۔ جب صبح ہوتی تو وہ نشانی جوں کی توں برقرار ہوتی۔ اس سے ہم پہچان جاتے کہ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ ساری رات بستر پر نہیں لیٹے اور ساری رات عبادت میں بسر کی۔

حضرتِ سَیِّدُنا ربیع رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی والدہ ماجدہ انہیں (رات بھر عبادت میں مشغول پاتیں تو) فرماتیں: اے بیٹے ربیع! تم سوتے کیوں نہیں؟ عرض کرتے: اے امی جان! جس پر رات چھا جائے اور اسے خود پر شب خون مارے جانے کا خوف ہو تو اسے چاہئے کہ رات کو نہ سوئے۔ کچھ دیر بعد جب والدہ نے رونے کی آواز سُنی اور شب بیداری دیکھی تو کہا: اے بیٹے! (تیرا رونا تو ایسا ہے کہ) شاید تُو نے کسی کو قتل

کیا ہو ؟ حضرت سیِّدُنا ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: جی ہاں، اے امی جان! (ایسا ہی ہے) میں نے کسی کو قتل کیا ہے۔ والدہ نے پوچھا: وہ مقتول کون ہے ؟ کہ اس کے وُرَثا سے سفارش کی جائے تاکہ وہ تمہیں معاف کردیں۔ اللہ پاک کی قسم ! اگر اس مقتول کے ورثاء کو تمہاری آہ وزاری اور شب بیداری کرنا معلوم ہو جائے تو وہ تم پر رحم کرتے ہوئے ضرور تمہیں معاف کر دیں۔ عرض کی: امی جان! وہ مقتول کوئی اور نہیں بلکہ میرا نفس ہے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۲/ ۱۸۳ تا ۱۸۵ ملتقطاً)

مِری زِندگی بس تِری بندگی میں
ہی اے کاش گُزرے سدا یاالٰہی
(وسائلِ بخشش، ص:۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیا! اس میں کوئی شک نہیں اپنی زندگی کے مقصد کو پانے کے لیے اولیائے کرام کا طرزِ زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے، **یہ وہ لوگ تھے** جو رِضائے الٰہی کے لیے ہمیشہ کمربستہ رہتے، **یہ وہ لوگ تھے** جو دنیا سے دُور رہ کر آخرت کی تیاری کرتے، **یہ وہ لوگ تھے** جو دنیا میں رہتے تو تھے مگر دنیا کے ہوتے نہیں تھے، **یہ وہ لوگ تھے** جو علم و عمل کے پیکر تھے، **یہ وہ لوگ تھے** جنہوں نے اپنی عملی زندگی سے ہمیں سبق دیا ہے کہ ایک مسلمان دنیا کو آخرت کی کھیتی کس طرح بنا سکتا ہے، **یہ وہ لوگ تھے** جنہوں نے اپنی مدنی سوچ اور مدنی کردار کے ذریعے ثابت کیا کہ ایک مسلمان کو دنیا میں کس طرح رہنا چاہیے۔ اگر ہم انہیں اپنا آئیڈیل بنالیں تو مقصدِ حیات کو پانا کافی آسان ہو سکتا ہے۔

تذکرۂ مَلِکُ العلماء

ان نیک صفت لوگوں میں سے ایک شخصیت ملکُ الْعُلَماء، خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا مفتی

ظفر الدین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔ انہوں نے رضائے الٰہی کو مقصدِ حیات بنا کر حصولِ علم اور تبلیغِ دین میں ساری زندگی وقف کر دی۔ **حضرت علامہ ظفر الدین بہاری** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بڑے نیک اور تقویٰ و پرہیز گاری کے پیکر تھے۔ **حضرت علامہ ظفر الدین بہاری** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا آخری عمر تک یہ معمول رہا کہ فجر سے پہلے بیدار ہوتے اور نمازِ فجر کی تیاری کرتے، سنتیں پڑھ کر وظائف میں مصروف ہو جاتے، پھر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ کر مختصر وظائف پڑھتے، پھر صبح کی سیر کے لیے جاتے تب بھی ذکرِ الٰہی جاری رہتا۔ **حضرت علامہ ظفر الدین بہاری** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نمازِ باجماعت کے بڑے پابند تھے، **حضرت علامہ ظفر الدین بہاری** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سنّتوں کے متوالے اور مستحبات تک کی پابندی کرنے والے بزرگ تھے۔

حضرت علامہ ظفر الدین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو علم کے فروغ اور درس و تدریس کا ہمیشہ سے شوق رہا۔ آپ کا ایک باورچی (Cook) تھا جو پڑھا لکھا نہیں تھا، مگر مولانا ظفر الدین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تبلیغِ علم اور تبلیغِ دین کا ایسا شوق رکھتے تھے کہ خود اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر اس باورچی کو قرآنِ کریم کے کئی پارے پڑھائے تھے۔ یہ عظیم بزرگ، عالم، مفتی بلکہ سینکڑوں علما کے استاذ تقریباً 80 سال کی کامیاب عمر گزار کر 19 جمادی الاخریٰ 1382 ہجری کو اسمِ جلالت اللہ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اس دارِ فانی سے کُوچ کر گئے۔ (ملک العلما، ص۶۰ تا ۷۲ ملتقطاً) اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ
گُناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

مجلس ”شعبہ تعلیم“

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ اللہ والوں کے ذکر سے جہاں اللہ پاک کی رحمتیں نصیب ہوتی ہیں، وہیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کا بھی جذبہ نصیب ہوتا ہے۔ یقیناً اگر ہم اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلنا شروع ہو جائیں تو اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ ہم اپنے مقصدِ حقیقی میں کامیاب ہو کر اللہ پاک کی رحمتوں کے حق دار بن جائیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں انبیائے کرام، صحابۂ کرام، تابعینِ عظام اور اولیائے کرام کے نقشِ قدم پر چلنے کی ترغیب دی جاتی ہے، آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ نیک بننے اور فکرِ آخرت میں کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں دُنیا بھر میں مسلمانوں کو نیکی کے کاموں کی طرف گامزن کر رہی ہے، وہیں گورنمنٹ و پرائیویٹ اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور مُختلف تعلیمی اِداروں سے مُنسلک لوگوں میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنے کیلئے مجلس شُعبۂ تعلیم کا قِیام عمل میں لایا گیا، جس کا بُنیادی مَقصد ان اِداروں سے وابستہ لوگوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے سُنّتوں کے مُطابق زِندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے، یہ مجلس کالجز اور یونیورسٹیز کے اَساتذہ (Teachers) و طلبہ (Students) سے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ تعلق قائم کرکے اِنہیں اُمت پر شفیق آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں سے روشناس کرواتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تعلیمی اِداروں میں مدنی اِنعامات کا سِلْسِلَہ جاری کرتی اور ہاسٹل میں مدرسۃُ المدینہ بالِغان قائم کرکے ان مُستَقبِل کے معماروں کو تعلیمِ قرآن کی لازوال دولت سے مالا مال کرتی، ان کی دِینی واَخلاقی تربِیَت کی ہر مُمکن کوشش کرتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس شعبے سے وابستہ ہزاروں عاشقانِ رسول، گناہوں سے تائب ہو کر نمازی اور سُنّتوں کے عادی بن چکے ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کو برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ

الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دن کا اعلان!

اے عاشقانِ رسول! ہم زندگی کے مقصد کے بارے میں سُن رہے تھے۔ اس میں شک نہیں کہ زندگی کا جو دن نصیب ہو جائے اسے غنیمت جاننا چاہیے اور اس میں زندگی کے مقصدِ حقیقی کو پانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہم نہیں جانتے کہ آنے والا کل ہمیں نصیب ہو گا یا نہیں؟ ہم نہیں جانتے کہ کل ہمیں لوگ "جناب" کہہ کر بلاتے ہیں یا "مرحوم (Late)" کہہ کر یاد کرتے ہیں۔ آج کاروباری لوگوں کی زبان پر یہ بات ہوتی ہے کہ جو کچھ کرنا ہے جلدی کر لو سیزن چل رہا ہے۔ بازار تیز ہے، اس لیے جو کمانا ہے کما لو۔ یعنی یہ بات دماغ میں ہوتی ہے کہ وقت تیزی سے گزر رہا ہے اور وقت کی یہی تیز رفتاری ہمیں اپنی موت کی منزل کی طرف لئے جا رہی ہے۔ قرآنِ پاک ہمیں بتا رہا ہے، چُنانچِہ پارہ 30 سورہ اِنشِقاق کی آیت نمبر 6 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ ۚ﴿۶﴾

ترجَمہ کنزالایمان: اے آدمی! بے شک تجھے اپنے رب کی طرف یقینی دوڑنا ہے پھر اس سے ملنا۔

منصوبہ سازی مگر کس لیے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہماری منصوبہ بندی، سوچ و فِکر دُنیا کے دائرے میں محدود ہو کر رہ گئی ہے حالانکہ ☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا** کہ ہمیں اللہ پاک کی بارگاہ میں کیا اعمال لے

کر جانے ہیں؟☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا** کہ ہمیں نیک اعمال کی کثرت کیسے کرنی ہے؟☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا** کہ آخرت کو کیسے بہتر بنانا ہے؟☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا** کہ منکر نکیر کے سوالات کے جوابات میں کامیابی کیسے مل سکتی ہے؟☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا** کہ قبر کیسے نورٌ علیٰ نور ہو سکتی ہے؟ ☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا** کہ جہنم کے ہولناک عذاب سے کیسے بچ سکتے ہیں؟☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا** کہ پُل صراط کے لیے بہترین سواری کیا ہو سکتی ہے؟☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا** کہ حساب کتاب سے کیسے جان چھُوٹے گی؟☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا** کہ ہم محشر کی سخت دھوپ سے کیسے بچ سکتے ہیں؟☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا** کہ ہم قیامت کی گرمی سے کیسے محفوظ رہ سکیں گے؟☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا** کہ قیامت کی بھوک پیاس سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ اَلْغَرَض!☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا** کہ دنیا میں بہترین عمل کر کے جنت کا ابدی گھر کیسے حاصل کر سکتے ہیں مگر افسوس! ہم دنیا کی منصوبہ سازیوں میں لگ گئے، دنیا کمانے میں زندگیاں گنوا بیٹھے۔ مال و دولت کی حرص میں اپنے مقصدِ حیات کو فراموش کر بیٹھے۔

ذرا سوچئے!☆ کبھی ہم نے آخرت کا نفع پانے کے لیے بھی کوئی منصوبہ بنایا ہے؟☆ ہم مسجد میں زیادہ سے زیادہ وقت کس طرح گزار سکتے ہیں؟ کیا اس سوچ پر بھی کبھی عمل کیا ہے؟☆ ختمِ قرآن ہم کتنے دنوں میں کس طرح سے کر سکتے ہیں، کبھی اس پر بھی عمل کیا ہے؟☆ پانچ نمازیں تو فرض ہیں، ان کے علاوہ تہجد، اوّابین اور اشراق و چاشت کی سعادت ہمیں کیسے حاصل ہو سکتی ہے کیا کبھی اس کا بھی سوچا ہے؟ ☆ ہمارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نفل روزے رکھتے، ہم اس سعادت کو کیسے حاصل کر سکتے ہیں، کبھی خیال کیا ہے؟☆ اللہ والے کئی کئی راتیں نماز و قیام میں گزار دیتے، کبھی ہمیں بھی یہ سعادت حاصل ہوئی ہے؟☆ نیکی کی دعوت دینا دین کا بنیادی فریضہ ہے کیا ہم نے بھی یہ سوچا ہے

کہ ہم کس طرح نیکی کی دعوت میں حصہ لے سکتے ہیں؟ ☆ تبلیغِ دین کے لیے بڑے بڑے سفر کرنا اسلاف کا معمول تھا، اگر ہم مدنی قافلے میں سفر سے محروم ہیں تو اس کی کیا وجہ ہوسکتی ہے؟ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

کچھ نیکیاں کما لے جلد آخِرت بنا لے
کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زِندَگی کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۷۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی زندگی کا کچھ بھروسا نہیں، جیسے ہی ہمارے سانسوں کی گنتی مکمل ہوئی ملک الموت آئیں گے اور پھر ایک لمحے کی بھی مہلت نہیں مل سکے گی۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خوابِ غفلت سے بیدار کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

یہ سانس کی مالا اب بس ٹُوٹنے والی ہے
دل آہ! مگر اب بھی بیدار نہیں ہوتا
سنّت کی طرف لوگو! تم کیوں نہیں آ جاتے؟
کیوں سَرد گناہوں کا بازار نہیں ہوتا؟

(وسائلِ بخشش مرمم: ص۱۶۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ☆ ہم زِندَگی کا مقصد تب ہی پا سکتے ہیں، جب زندگی بلکہ زِندَگی کے ہر ہر لَمحہ کی قدر کریں۔ ☆ ہم زِندَگی کا مقصد تب ہی پاسکتے ہیں جب اِس فانی دنیا کے دھوکے میں مُبتَلا نہ ہوں، ☆ ہم زِندَگی کا مقصد تب ہی پاسکتے ہیں جب سونے اور جَواہِرات سے زیادہ قیمتی لَمحات کی ناقدری نہ کریں، ☆ ہم زِندَگی کا مقصد تب ہی پاسکتے ہیں جب اپنے شب وروز کو فُضولیات اور دُنیوِی عَیش کوشیوں میں ضائع نہ کریں، ☆ ہم زِندَگی کا مقصد تب ہی پاسکتے ہیں جب ان

کاموں کو بجالانے میں ہرگز سُستی کا مُظاہَرہ نہ کریں، جنہیں شریعت نے کرنے کا حُکم فرمایا ہے۔ ☆ہم زِنْدَگی کا مقصد تب ہی پا سکتے ہیں جب شریعت کے منع کئے ہوئے کاموں میں **"اَگر مگر" "چُونکہ چُنانچِہ"** سے کام لینے کے بجائے ایک لمحے کی بھی تاخیر نہ کریں اور انہیں چھوڑ دیں۔

مدنی انعام نمبر 30 کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عقلمند ہے وہ شخص جو شریعت پر چلے اور آخرت کے حصول کو اپنا مقصد بنا کر اس کے لیے کوشش کرتا رہے۔ روزانہ کی بنیاد پر اپنا محاسبہ کرتے ہوئے خود کو نیک کاموں پر ابھارنا، بُرے کاموں پر ملامت کرنا اور آئندہ ان سے بچنے کا ذہن بنانا یہ بھی ایسا طریقہ ہے جو زندگی کے مقصد کو پانے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں اس پر فتن دور میں زندگی کے مقصد کو پانے کے لیے شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام **"مدنی انعامات"** عطا فرمائے ہیں۔ اگر ان انعامات پر عمل کیا جائے تو یقیناً نہ صرف دنیا اچھی ہو سکتی ہے بلکہ آخرت کی بہتریاں بھی نصیب ہو سکتی ہیں۔ ہر **مدنی انعام** اپنے اندر دین پر عمل اور گناہوں سے منہ موڑنے کی زبردست تحریک رکھتا ہے۔ چنانچہ **مدنی انعام** نمبر 30 ہمیں ایک بہت بڑے گناہ سے بچاتا ہے، **مدنی انعام** یوں ہے: **آج کہیں آپ نے نامحرم رشتے داروں، نامحرم پڑوسیوں نیز بھابھی سے معاذ اللہ بے تکلف ہو کر اور ہنس ہنس کر گفتگو کرنے کا ممنوع کام تو نہیں کیا؟ کیا ان کے سامنے آنے سے کترائے اور ان سے شرعی پردہ کیا؟**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! **بے پردگی** انسان کو دنیا و آخرت میں رُسوا کرتی ہے، **بے پردگی** کی وجہ سے بندہ اللہ پاک کی نافرمانیوں میں بڑھتا چلا جاتا ہے، **بے پردگی** کی وجہ سے ہر

وقت دل و دِماغ میں شیطان سمایا رہتا ہے، **بے پردگی** کی وجہ سے عجیب بے سکونی سی طاری رہتی ہے، **بے پردگی** کی وجہ سے نَفسانی خَواہشات و خیالات غالب رہتے ہیں، لہٰذا خود کو بے پردگی اور بد نگاہی جیسے گناہوں سے دُور رکھئے اور اپنی زندگی کے مقصد کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے اس پر عمل کی کوشش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے　　بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی کے رسالے 101 مدنی پھول صفحہ نمبر 27 سے سُرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب سیکھتے ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثْمد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔ (ابن ماجہ، ۱۱۵/۴، حدیث: ۳۴۹۷)

❀ پتھّر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۹۷/۱، حدیث: ۱۷۵

سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔(فتاویٰ ھندیہ،۵/۳۵۹)❀ سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سنت ہے۔(مرآۃ المناجیح،۶/۱۸۰)❀ سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں،(2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اُلٹی) میں دو،(3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔(شعب الایمان،۵/۲۱۸-۲۱۹)❀ اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔❀ تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ! **آئندہ ہفتہ وار اِجتماع** کے بیان کا **موضوع** ہے: **"تذکرۂ صدیقِ اکبر"** جس میں ہم اَمِیْرُالْمُؤْمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا تذکرہ، تعارف، فضائل و خصوصیات اورآپ کی زندگی کے واقعات سُنیں گے۔ ضمناً کئی مدنی پھول بھی پیش کئے

جائیں گے۔ لہٰذا! **آئندہ جمعرات** بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **اِنفرادی کوشش** کرکے دُوسروں کو بھی ساتھ لانے کی نیّت کیجئے اور ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

ہم بے کسوں کے مدد گار، بروزِ محشر ہماری شفاعت فرمانے والے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قیامت کے دن میں اُس سے (Hand Shake) ہاتھ مِلاؤں گا۔ (اَلْقُرْبَۃُ اِلٰی ربِّ العٰلمین، لابن بشکوال، ص ۹۰ حدیث ۹۰)

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جُمادَی الاُخریٰ اسلامی سال کا چھٹا مہینا ہے، اس کی **22 تاریخ** کو عاشقِ اکبر، سالارِ صحابہ، پیکرِ صدق و وفا، یارِ غار و یارِ مزار، پہلے خلیفہ ٔراشد اَمیرُ المؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا یومِ عُرس ہے۔ اسی مناسبت سے آج ہم ان کی سیرت و کردار سے متعلق سنیں گے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہر اِعتِبار سے

اَشْرَف و اَعْلیٰ ہیں، اِمامت ہو یا خِلافت، کَرامت ہو یا شَرافت، صَداقت ہو یا شُجاعت، خوفِ خدا ہو یا عشقِ مصطفٰے، اَلْغَرَض! ہر اِعتِبار سے صدیقِ اکبر کا ایک اہم مقام (Important) ہے، آج کے بیان میں ہم آپ کا تذکرہ، تعارف، فضائل و خصوصیات اور آپ کی زندگی کے واقعات سُنیں گے، کاش! سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے حضرت سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ایک واقعہ سُنتے ہیں: چنانچہ

فرمانِ رسول کے سبب گریہ وزاری

حضرتِ سَیِّدُنا زید بن اَرْقَم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بارگاہ میں بیٹھے تھے کہ پانی اور شہد لایا گیا اور جیسے ہی آپ کے قریب کیا گیا، تو آپ نے زار و قطار رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ تمام صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی رونے لگے، صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان رو رو کے چُپ ہو گئے، لیکن آپ روتے رہے، صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ کو دیکھ کر پھر رونے لگ گئے۔ بِالآخر جب حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنی آنکھیں صاف کیں تو صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: اے رسولُ اللہ کے خلیفہ! آپ کو کس چیز نے رُلایا؟ فرمایا: ایک بار میں اللہ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں بیٹھا تھا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی ذات سے کوئی شَے ہٹا رہے ہیں، حالانکہ اُس وقت مجھے کوئی شَے نظر نہیں آرہی تھی، میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! آپ کس شَے کو ہٹا رہے ہیں؟ فرمایا: دُنیا نے میرا اِرادہ کیا تھا، میں نے اُس سے کہا کہ "**دُور ہو جا۔**" تو اُس نے مجھے کہا: آپ نے اپنے آپ کو تو مجھ سے بچا لیا، لیکن آپ کے بعد والے مجھ سے نہیں بچ پائیں گے۔ (شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/۳۴۳، حدیث: ۱۰۵۱۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ **دنیا کی محبت** اچھی چیز نہیں، تبھی تو ہمارے پیارے پیارے آقا، **مکی مدنی مصطفٰے** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس دنیا کو ٹھکرا دیا، یاد رکھئے! ☆ **دنیا کی محبت** میں گرفتار ہو کر انسان آخرت کو بُھول جاتا ہے، ☆ **دنیا کی محبت** میں مبتلا ہو کر انسان گناہوں کے دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے، ☆ **دنیا کی محبت** میں پڑ کر انسان حلال و حرام میں تمیز کرنا چھوڑ دیتا ہے، ☆ **دنیا کی محبت** کا شکار ہونے والا انسان نیکیوں سے منہ موڑ لیتا ہے، ☆ **دنیا کی محبت** سے ناطہ جوڑنے والا انسان اپنی موت اور قبر کو بُھلا بیٹھتا ہے، ☆ **دنیا کی محبت** میں گم رہنے والا انسان اپنی آخرت کو خراب کر بیٹھتا ہے، ☆ **دنیا کی محبت** کو دل میں بسانے والا انسان اپنی آخرت (Hereafter) کو فراموش کر کے گھاٹے کا سودا کر بیٹھتا ہے، اَلْغَرَض! ☆ **دنیا کی محبت** کا شکار ہونے والا انسان بہت بڑے خسارے کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسی لئے ☆ اللہ والے **محبتِ دنیا** سے دور رہا کرتے حتی کہ معمولی چیزیں دیکھ کر رو دیا کرتے تھے جیسا کہ ☆ آپ نے سنا کہ سَیِّدُنا صِدِّیق اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ شہد ملے پانی کو دیکھ کر اس قدر روئے کہ صَحَابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے آپ کی یہ حالت دیکھی نہ گئی اور وہ بھی پُھوٹ پُھوٹ کر رونے لگے، سَیِّدُنا صِدِّیق اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ صرف اس ڈر سے رو رہے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں **دنیا کی مَحَبَّت** اور اس کے فریب میں آکر اپنے رَبّ کریم کی کوئی نافرمانی کر بیٹھوں اور میرا ربِّ کریم مجھ سے ناراض ہو جائے، حالانکہ آپ کی شخصیّت تو وہ ہے جن کو پیارے آقا، **مکی مدنی مصطفٰے** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دنیا میں ہی جنّت کی بِشارت عطا فرمائی ہے، لیکن اس کے باوُجود آپ پر خَوفِ خُدا کا کس قدر غَلَبہ تھا۔ ایک طرف سَیِّدُنا صِدِّیق اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا خوفِ خدا ہے اور دوسری طرف ہم ہیں کہ کچھ معلوم نہیں ایمان پر خاتمہ ہو گا یا نہیں؟ مرتے وقت کلمہ نصیب ہو گا یا نہیں؟ قبر میں منکر نکیر کے سوالات کے جوابات بھی دے پائیں گے یا نہیں؟ قبر میں مصطفٰے کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پہچان بھی نصیب

ہو گی یا نہیں؟ قبر جنّت کا باغ بنے گی یا مَعَاذَ اللہ! جہنّم کا گڑھا؟ لیکن پھر بھی کوئی خوف نہیں، نامۂ اعمال نیکیوں سے خالی ہونے کے باوجود نیکیوں کی جُستجُو نہیں کرتے، بلکہ دن رات بس ایک ہی دُھن میں مگن ہیں، دولت اکٹھی کرلیں، کوٹھیاں اور بنگلے بنالیں، بینک بیلنس میں اضافہ کرلیں، خوب جائیداد و مال بنا لیں، اچھے اچھے کھانے کھالیں، بڑی بڑی کاروں پر گھوم لیں، دنیا جہان کے سیر سپاٹے کرلیں، بچوں کا مستقبل (Future) بنالیں، بچوں کی شادیاں کرلیں۔ اَلْغَرَض! ہم نے دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ اے کاش! ہم خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیں، دنیا کی محبت سے پیچھا چھڑا کر ہمیں خوفِ خُدا نصیب ہو جائے۔

دل مِرا دُنیا پہ شَیدا ہو گیا اے مِرے اللہ یہ کیا ہو گیا
کچھ مرے بچنے کی صُورت کیجئے اب تو جو ہونا تھا مولیٰ ہو گیا

(ذوقِ نعت، ص ۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر کا مُختَصَر تعارُف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقِ اکبر حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ساری زندگی شاندار ہے، حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بچپن سے ہی بُرے کاموں سے بچنے والے تھے، ابتداء ہی سے جھوٹ سے نفرت کرنے والے تھے، حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا نام عَبْدُ اللہ، کُنیَت ابو بَکر اور اَلقابات صِدّیق و عَتِیق ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ زمانۂ جاہِلیّت ہی میں صِدّیق کے لقب سے مشہور ہو گئے تھے کیونکہ آپ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ رحمتیں بانٹنے والے حضور، دُکھیا دِلوں کے سُرُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا: اَنْتَ عَتِیْقٌ مِّنَ النَّارِ یعنی تُو دوزخ کی آگ سے آزاد ہے۔ اِس لئے آپ کو عتیق کا لقب عطا

ہوا۔(تارِیخُ الْخُلَفاء، ص ۲۶تا۲۹) حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عامُ الفِیْل کے تقریباً اَڑھائی بَرس بعد مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں پیدا ہوئے۔ حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وہ صَحابی ہیں، جنہوں نے آزاد مَردوں میں سب سے پہلے رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت کی تصدیق کی اور اِیمان لائے۔ حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے فضائل وکمالات اِس قدر زِیادہ ہیں کہ رُسُل اور اَنبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بعد تمام انسانوں میں سب سے اَفضل واَعلیٰ ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے زِندگی کے ہر موڑ پر مدینے والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دے کر جاں نثاری ووفاداری کا ثبوت دیا۔(الاکمال فی اسماء الرجال ملحق بمشکاۃ المصابیح، ص ۵۸۷، تاریخ الخلفاء، ص ۲۷تا۶۲ ملخصاً وملتقطاً)

جو یارِ غارِ محبوبِ خدا صِدّیقِ اکبر ہیں وُہی یارِ مَزارِ مُصْطَفٰے صِدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآن میں صدیقِ اکبر کی شان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاکیزہ اَوصاف اس قدر ہیں کہ یہ مختصر وَقْت ان خَصائص کو بیان کرنے کیلئے ناکافی ہے، حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ خوفِ خدا، عشقِ مُصْطَفٰے، صِلَۂ رحمی، حُسنِ اخلاق اور دِینِ اسلام کی سربُلندی میں بہترین شخصیت تھے۔ حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے کردار سے رہتی دُنیا تک کے مُسلمانوں کو یہ بتادیا کہ ایک اُمَّتی کا اپنے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسا تَعَلُّق (Relation) اور کیسا عشق ہونا چاہئے۔

حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنی خواہشات، مال و اَسباب، اَولاد و اَقارِب حتّٰی کہ اپنی جان

سے بھی بڑھ کر اللہ کریم اور اس کے حبیب، بیمار دِلوں کے طبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی اور اس مَحَبَّت کو ہمیشہ اپنے دل میں بسائے رکھا، حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اعمال سے خُوش ہو کر مکے مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کئی مواقع پر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی تعریف وتوصیف فرمائی، حتّٰی کہ قرآنِ کریم میں بھی آپ کی شان وشوکت میں مختلف آیاتِ مُقدَّسہ نازل ہوئی ہیں، چُنانچہ

پارہ 30 سُوْرَۃُ الَّیْل کی آیت نمبر 19 تا 21 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور کسی کا اُس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے، صرف اپنے رَبّ کی رضا چاہتا جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہو گا۔

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: جب حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بہت زِیادہ قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو غیر مسلموں کو حیرت ہوئی اور وہ کہنے لگے: حضرت ابُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایسا کیوں کیا؟ شاید حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ان پر کوئی احسان ہو گا، جو اُنہوں نے اتنی زِیادہ قیمت دے کر خریدا اور آزاد کیا، اس پر یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ حضرت ابُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا یہ فعل کسی کے اِحسان کا بدلہ نہیں بلکہ محض اللہ کریم کی رِضا کے لئے ہے۔ حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بہت سے غُلاموں کو ان کے اسلام لانے کے سبب خرید کر آزاد کیا۔ (خزائن العرفان، ص۱۱۰۸ بتغیر قلیل)

جو یارِ غارِ محبوبِ خُدا صِدِّیق اکبر ہیں
وُہی یارِ مزارِ مُصْطَفٰے صِدِّیق اکبر ہیں

عُمر سے بھی وہ اَفضل ہیں وہ عُثماں سے بھی ہیں اَعلٰی
یقیناً پیشوائے مُرتضٰی صِدِّیق اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۶۶،۵۶۵)

احادیثِ مُبارکہ میں صدیقِ اکبر کے فضائل

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! آپ نے سُنا اللہ پاک نے سیدنا صدیق اکبر کی شان و عظمت کو قرآنِ کریم میں بیان فرمایا اور اُمّتیوں سے محبت فرمانے والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کئی احادیثِ مُبارکہ میں آپ کی شان اور آپ کے فضائل و مناقب کو بیان فرمایا، آیئے! سیدنا صدیق اکبر کے فضائل و مناقب کے متعلق (2) احادیثِ مبارکہ سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

جان و مال کے مالک!

ہم گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا، ربِّ کریم سے بخشوانے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا: **مَا نَفَعَنِیْ مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ** یعنی مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا، جتنا ابُو بکر صِدّیق کے مال نے فائدہ پہنچایا۔ **فَبَکٰی اَبُوْ بَکْرٍ وَقَالَ ھَلْ اَنَا وَمَالِیْ اِلَّا لَکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ** (یہ سُن کر) حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ رونے لگے اور عرض کی: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ ہی تو میری جان اور میرے مال کے مالک ہیں۔[1]

میرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمتِ عالَم
میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کیلئے

کونین میں آقا کے سنگ

اللہ پاک کی رحمت بن کر آنے والے آقا، سب سے اچھے سب سے اعلیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

1۔۔۔ابن ماجة، کتاب السنة، باب فی فضائل اصحاب رسول اللّٰه، فضل ابی بکر...الخ، ۱/۷۲، حدیث: ۹۴

نے حضرت ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: **اَنْتَ صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ وَصَاحِبِیْ فِی الْغَارِ** یعنی تم حوضِ کوثر پر اور غارِ ثور میں میرے ساتھی ہو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر صحابیِ نبی *** جنّتی جنّتی**
ہر صحابیِ نبی *** جنّتی جنّتی**
چار یارِ نبی *** جنتی جنتی**
ابوبکر و عمر *** جنّتی جنّتی**
عثمانِ غنی *** جنّتی جنّتی**
فاطمہ اور علی *** جنّتی جنّتی**
حسن بھی حسین بھی *** جنّتی جنّتی**
ہر صحابیِ نبی *** جنّتی جنّتی**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول، اے عاشقانِ صحابہ و اہلبیت! اللہ پاک نے حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو خَیر خواہی، نُورِ فِراست، شفقت و مہربانی سمیت بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ آپ کی شَخْصِیَّت میں ایک شاندار خوبی یہ بھی تھی کہ آپ خُوش اخلاق کے پیکر تھے، آپ اپنے ساتھ بُرا سُلوک (Bad treatment) کرنے والوں سے بھی بدلہ نہ لیتے تھے۔ چنانچہ

ایک پاگل سے سامنا

حضرت سَیِّدُنا قاسم بن محمد رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کَعْبَۃُ اللہ شریف جارہے تھے کہ قُرَیش کے ایک پاگل نے آپ کے سر پر مٹّی ڈال دی۔ اِتنے میں وہاں سے وَلید بن مُغِیرہ یا عاص بن وائل گزرا۔ حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اُس کی طرف دیکھ کر

---

1 ...ترمذی، کتاب المناقب، (م:تابع ۱۶، ت: ۳۹)، ۳۷۸/۵، حدیث: ۳۶۹۰

کہا: اِس بے وقوف کی گندی حرَکت تم نے دیکھ لی؟ تو وہ کہنے لگا: اِس کے ذِمّہ دار تم خُود ہو (یعنی تمہیں کس نے کہا تھا کہ مشرکینِ مکہ کو چھوڑ کر مسلمان ہو جاؤ، یہ تمہارے مسلمان ہونے کی سزا ہے) آپ نے یہ سُنا تو تین (3) بار بارگاہِ خداوندی میں عَرض کی: اے پَروَرْدگار تُو سب سے بڑا حلیم ہے۔ (البداية والنهاية، ۲/ ۴۵۲، الرياض النضرة، ۱/ ۹۴)

بِلاشک پیکرِ صَبْر و رِضا صِدّیقِ اکبر ہیں　　یقیناً مَخْزَنِ صِدق و وَفا صِدّیق اکبر ہیں
نہایت مُتَّقِی و پارسا صِدّیق اکبر ہیں　　تَقِی ہیں بلکہ شاہِ اَتْقِیا صِدّیق اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ! سنا آپ نے کہ کیا شان ہے امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی کہ ایک شخص نے آپ کے مبارَک سَر پر مٹّی ڈالی اور دوسرے نے آپ پر طنز کیا، مگر قُربان جائیے، یارِ غار کے اَخلاق پر کہ اس وقت بھی اللہ پاک کی طرف رجوع کیا اور ربِّ کریم کی صفتِ حلیمی کو یاد کیا۔ افسوس! جیسے جیسے ہم زمانۂ رِسالت سے دُور ہوتے جارہے ہیں، ہمارے لہجے سَخت سے سَخت تَر ہوتے جارہے ہیں۔ ☆جوں جوں علمِ دِین سے دُوری ہوتی جارہی ہے، جہالت بڑھتی جا رہی ہے ☆اگر کوئی کسی کو ایک تھپڑ مارتا ہے تو بدلے میں وہ اُسے دو (2) تھپڑ مارتا ہے، ☆اگر کوئی کسی کو ایک گھونسا یا لات رَسید کرتا ہے تو بدلے میں وہ اُسے کئی گھونسے اور لاتیں رَسید کرتا ہے، ☆اگر کسی مسلمان کی گاڑی غَلَطِی سے کسی دوسرے کی گاڑی سے ٹکرا جائے جس کے سبب اُس کی گاڑی کی لائٹ یا شیشہ وغیرہ ٹُوٹ جائے تو دُوسرا شخص ٹریفک جام کرکے اُس سے لڑنے جھگڑنے کو شاید اپنا فرض سمجھتا ہے، ☆یوں ہی بعض لوگ اپنے رشتے داروں، دوستوں، گھر والوں، پڑوسیوں، مزدوروں، ماتحتوں، اپنے

ساتھ کام کرنے والوں، ادارے والوں اور مسجد کمیٹیوں وغیرہ کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو اپنی عزّت کا مَسْئَلَہ بنا کر اُن پر چڑھ دوڑتے ہیں، ☆اُنہیں جی کھول کر گالیاں دیتے ہیں، سرِ عام ان کی عزّت کے جنازے نکالتے ہیں، بہانے بہانے سے اپنی بَھڑاس نکالتے ہیں، بداخلاقی اور فحش کلامی کے تمام ریکارڈز (Records) توڑ ڈالتے ہیں۔ ذرا سوچئے! ☆**کیا صحابۂ کرام** کے غلام ایسے ہوتے ہیں؟ ☆**کیا صحابۂ کرام** کے چاہنے والے بِلاوَجہ کسی سے لڑائی جھگڑا کرتے ہیں؟ ☆**کیا صحابۂ کرام سے مَحبَّت** کا دَم بھرنے والے بَدلہ لینے کے مَواقع تلاش کرتے ہیں؟ ☆**کیا صحابۂ کرام کی چاہت** کو دل میں بسانے والے گالیاں بکتے ہیں؟ ☆**کیا صحابۂ کرام کی محبت** کا دم بھرنے والے تہذیب واخلاق کا دامن ہاتھوں سے چھوڑ دیتے ہیں؟ ☆**کیا صحابۂ کرام کے غلام** منہ پَھٹ ہوتے ہیں؟ ☆**کیا صحابۂ کرام کی صدق ووفا کے نعرے لگانے والے** بداخلاق اور فحش گو ہوتے ہیں؟ یقیناً نہیں! ہرگز نہیں۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اگر کبھی ہمارے مِزاج کے خِلاف کوئی بات ہو جائے یا کوئی ہماری دل آزاری کردے تو خود پر قابو رکھنا چاہیے۔

ہو اَخلاق اچّھا ہو کِردار سُتھرا مُجھے مُتَّقِی تُو بنا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صدیق اکبر کی خصوصیات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً تمام صحابۂ کرام ہی چمکتے دَمکتے ستارے ہیں، جن کی شان وعظمت ایسی بے مثال ہے کہ کوئی بھی اُمّتی اُن کے مقام ومرتبے کو نہیں پہنچ سکتا، لیکن تمام صحابۂ کرام میں صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا مقام سب سے نمایاں ہے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ انبیاء کے بعد سب

سے افضل و اعلیٰ ہیں، اللہ کریم نے آپ کو کئی خصوصیات سے نوازا ہے۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی چند خصوصیات سنتے ہیں، چنانچہ

☆صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اسلام قبول کرنے سے پہلے بھی کبھی بُت کو سجدہ نہ کیا۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ۶۰) ☆صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے شروع سے ہی شراب کو اپنے اوپر حرام کر رکھا تھا، آپ نے نہ تو زمانۂ جاہلیت میں شراب پی اور نہ ہی زمانۂ اسلام میں۔(معرفة الصحابة لابی نعیم، ۵۸/۱) ☆صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وہ واحد ہستی ہیں، جو خود بھی صحابی، والد بھی صحابی، بیٹے بھی صحابی، پوتے بھی صحابی، نواسے بھی صحابی اور بیٹیوں کو بھی صحابیات ہونے کا شرف نصیب ہوا۔ ☆ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وہ خوش نصیب صحابی ہیں، جن کا نام خود اللہ پاک نے صدیق رکھا۔(فیضانِ صدیق اکبر، ۴۹۳) ☆صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آقا کریم عَلَیْہِ السَّلَام کے ایسے وزیرِ خاص تھے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام مختلف کاموں میں اِن سے مشاورت فرمایا کرتے تھے۔(تاریخ الخلفاء، ۴۶ ملخّصاً) ☆صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہجرت کے وقت بھی آقا عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ تھے اور یہ بشارت حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے دی تھی کہ آپ کے ساتھ ابو بکر ہجرت کریں گے۔(کنز العمال، ۲۸۵/۸) ☆صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہی وہ صحابی ہیں، جنہوں نے آقا کریم عَلَیْہِ السَّلَام کی حیاتِ ظاہری میں صحابۂ کرام کو سترہ (17) نمازیں پڑھائیں، آپ کے علاوہ کسی صحابی کو یہ سعادت نہیں ملی۔(سیرت سید الانبیاء، ص ۶۰۱ ملخّصاً) ☆صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وہ عظیم صحابی ہیں جن کی رضا خود اللہ کریم چاہتا ہے۔ (کنز العمال، ۲۲۸/۶ ملخّصاً) ☆صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اکثر اوقات حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کی نبی کریم عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ ہونے والی گفتگو سننے کی سعادت حاصل کرتے تھے ۔(تاریخ الخلفاء، ۴۶ ملخّصاً) ☆صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہی وہ صحابی ہیں ، جو سرکار عَلَیْہِ السَّلَام کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔(بخاری، ۵۱۹/۲ ملخّصاً) ☆صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہی تمام نبیوں اور رسولوں

کے بعد سب سے افضل انسان ہیں۔(فیضان صدیق اکبر،۵۰۳)☆آقا عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اچھی خصلتیں تین سو ساٹھ (360) ہیں، **صدیقِ اکبر** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کیا: کیا میرے اندر بھی ان میں سے کوئی خصلت موجود ہے؟ فرمایا: اے ابو بکر! تمہارے اندر تو ساری خصلتیں موجود ہیں۔(تاریخ مدینۃ دمشق،۳۰/۱۰۳ ملتقطاً)

بَیاں ہو کس زَباں سے مرتبہ صِدّیقِ اَکبر کا
ہے یارِ غار، محبوبِ خدا صِدّیقِ اَکبر کا

اِلٰہی! رَحم فرما! خادِمِ صِدّیقِ اَکبر ہوں
تِری رَحمت کے صدقے واسِطہ صِدّیقِ اَکبر کا

(ذوقِ نعت، ص۷۶)

پڑوسی سے جھگڑا مت کرو

اے عاشقانِ صحابہ! آپ نے سنا کہ اللہ پاک نے حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدِیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو کتنی خصوصیات سے نوازا تھا، ان خصوصیات کے علاوہ بھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بے شمار خصائص کے مالک تھے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ایک بہت ہی پیارا وصف یہ تھا کہ آپ پڑوسیوں کے حق میں نہایت نرم دل تھے، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرحمن بن قاسم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے والِد سے رِوایت کرتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے بیٹے حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرحمن بن ابُو بکر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس سے گُزرے تو وہ اپنے پڑوسی کو ڈانٹ رہے تھے، آپ نے ان سے فرمایا: اپنے پڑوسی کے ساتھ جھگڑا مت کرو، کیونکہ یہ تو یہیں رہے گا، لیکن جو لوگ تُمہاری لڑائی کو دیکھیں گے وہ یہاں سے چلے جائیں گے۔(کنز العمال، کتاب الصحبة، باب فی حقوق تتعلق بصحبة الجار، الجزء:۵، ۹/۷۹، حدیث:۲۵۵۹۹)

پڑوسی کے حُقُوق

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا صِدِیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

نے جب اپنے بیٹے کو پڑوسی کو ڈانٹتے دیکھا تو کس قدر احسن انداز میں نیکی کی دعوت پیش کی، یاد رکھئے! جب پڑوسی آپس میں کسی بات پر جھگڑتے ہیں تو سراسر اُن کا اپنا ہی نقصان ہوتا ہے، کیونکہ لڑائی کے بعد بھی انہیں ایک ساتھ ہی رہنا ہے اور ان کا آپس میں جھگڑا کرنا دیگر لوگوں کے لیے تماشا بن جاتا ہے۔

افسوس! فی زمانہ ہم دیگر مُعاملات کے ساتھ ساتھ پڑوسیوں کے حُقوق کی ادائیگی کے مُعاملے میں بھی پستی کے گہرے گڑھے میں گِرتے جارہے ہیں، ایک ہی گلی، محلے میں سالہا سال گُزر جانے کے باوُجود اپنے پڑوسی کی پہچان، اس کی موجودگی اور حقِّ پڑوس سے غَفْلت کا یہ عالَم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے کسی عزیز سے ملنے آئے اور ہم سے اسی گلی یا محلے میں رہنے والے اپنے کسی عزیز کا پتا معلوم کرے تو ہم سَر کھجاتے نظر آتے ہیں کیونکہ ہمیں بالکل خبر نہیں ہوتی کہ ہمارے پڑوس میں کون رہتا ہے، اس کا نام کیا ہے، کام کیا کرتا ہے، ہم تو اپنے آپ میں اس طرح کھوئے ہوئے ہیں کہ پڑوس میں میت (فوتگی) ہوجائے، کوئی بیمار ہوجائے یا کسی پریشانی کا شکار ہوجائے تو ہم تعزیت و عیادت کرنے یا اسے دِلاسہ دینے کی بھی کوشش نہیں کرتے۔

ہاں! مالداروں، سیٹھوں، افسروں، وزیروں، صاحبِ مَنْصَب لوگوں، مخصوص دوستوں، برادری والوں یا ایسے پڑوسیوں سے کہ جن سے ہمیں اپنا کام نکلوانا ہو، ان کے یہاں تو ہم خُوشی غمی کے مَواقع پر پیش پیش نظر آتے یا انہیں اپنے یہاں کی تقریبات (Ceremonies) میں بُلاتے ہیں، مگر غریب پڑوسیوں کی خیر خواہی کرنا یا ان کے ساتھ تعلُّقات قائم رکھنا ہم اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں، بعض نادان تو اس قدر بے حِس ہوتے ہیں کہ گھر کے اندر موجود بُھوک و پیاس، بیماری یا آزمائش میں مُبتلا بھائیوں، بہنوں حتّٰی کہ والدین تک کو ہی نہیں پوچھتے تو اندازہ لگائیے کہ وہ گھر کے باہر والے پڑوسیوں کا کیا خیال رکھیں گے اور ان کے حُقُوق کیا ادا کریں گے۔

خیر خواہ ہم بھی پڑوسی کے بنیں یہ کرم یا مصطفٰے فرمایئے!
نِعمتِ اَخلاق کر دیجے عطا! یہ کرم یا مصطفٰے فرمایئے!
(غیبت کی تباہ کاریاں، ص۲۶۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی مذاکرہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنے گھر والوں، پڑوسیوں اور عام مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آنے کا جذبہ پانے، فَیضانِ صِدّیقِ اکبر سے فیضیاب ہونے، اچھے اَخلاق کی لازوال دَولت پانے اور اچھی صحبت کے فیضان سے مالا مال ہونے کے لئے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے اور 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** بھی ہے۔ اس مدنی کام کے بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں۔ ☆ **مدنی مذاکرے کی** برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ☆ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ☆ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے دِینی معلومات کے ساتھ اَخلاقی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اِس مدنی کام کی برکت سے بے شُمار لوگ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے اور بنتے چلے جارہے ہیں۔

آیئے! بطورِ ترغیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور پابندی کے ساتھ **مدنی مذاکرے** میں شرکت کرنے کی نِیَّت کیجئے۔ چنانچہ

گناہوں سے توبہ کرلی!

واہ کینٹ (پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی معاشرے کے دیگر نوجوانوں کی طرح متعدد اَخلاقی

بُرائیوں میں مُبتلا تھے۔ مثلاً فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقت برباد کرنا، موبائل فون اور انٹرنیٹ میں وقت صرف کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ ایک دن انہیں مدنی چینل پر مدنی مذاکرہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مدنی مذاکرہ دیکھنے اور سننے کی برکت سے انہیں کافی سکون ملا اور انہوں نے اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرلی اور فرائض وواجبات کا عامِل بننے کے لئے کوشش کرنے لگے، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی سجالی ہے اور سُنّت کے مطابق مدنی حُلیہ بھی اپنالیا ہے، اللہ کریم کا مزید کرم یہ ہوا کہ والدین نے بخوشی اُنہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے **"وقفِ مدینہ"** کردیا۔

مدنی چینل کی مہم ہے نفس وشیطاں کے خلاف جو بھی دیکھے گا کریگا اِنْ شَآءَ اللہ اِعتراف
نفسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار شرمِ عِصیاں کے سبب ہوگا گنہگار اشکبار

(وسائلِ بخشش، ص ۶۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صدیقِ اکبر کا عشقِ رسول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سیرتِ مُبارکہ مَحبَّتِ رسول کی حقیقی آئینہ دار تھی، جبکہ اُن کا کردار بھی عشقِ رسول کا بہترین مِعیار تھا، آیئے! حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے عشقِ مُصْطَفٰے پر مبنی ایمان اَفروز واقعہ سُنتے ہیں تاکہ ہمارے سِینوں میں موجود حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت میں مزید اضافہ ہو۔ چُنانچہ

یہ اِک جان کیا ہے

اسلام کی ابتداء میں جب صحابۂ کرام کی تعداد اڑتیس (38) ہوگئی تو حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صدّیق رَضِیَ

اللہُ عَنْہ نے اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم سے اِظہارِ اسلام کے لئے اِجازت طلب کی، تو حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے اظہارِ اسلام کی اِجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ لوگوں کو خُطبۂ اسلام دینے کے لئے کھڑے ہوئے، پیارے آقا، مکّے مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم بھی وہاں تشریف فرما تھے۔ اس طرح آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو سب سے پہلے نیکی کی دعوت دینے کا شرف حاصل ہوا۔ غیر مسلموں نے جب مُسلمانوں کو کھلم کُھلا دعوتِ اسلام دیتے دیکھا تو اُن کا خُون کھول اُٹھا اور وہ حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ و دیگر مُسلمانوں پر ٹُوٹ پڑے اور انہیں مارنا پیٹنا شُروع کر دیا، صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو بھی نہایت بُری طرح مارا حتّٰی کہ عُتبہ بن ربیعہ نامی بدبخت آپ کے قریب آیا اور اپنے ناپاک جُوتے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے مُبارک چہرے پر مارنے لگا اور آپ کے پیٹ پر چڑھ کر اُچھل کُود کرنے لگا، یہاں تک کہ آپ بے ہوش ہوگئے، زخموں کی وجہ سے آپ کا چہرہ پہچانا نہیں جاتا تھا۔ جب آپ کے قبیلے بَنُو تَیم کے لوگوں کو پتا چلا تو وہ دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کو غیر مسلموں سے چُھڑا کر گھر لے گئے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی تشویشناک حالت دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ زِندہ نہ رہ پائیں گے۔ آپ کے والد ابُو قحافہ اور بَنُو تَیم کے لوگ بہت پریشان تھے اور مسلسل آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے گفتگو کرنے کی کوشش کر رہے تھے، بالآخر دن کے آخری حصّے میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو ہوش آ گیا۔ لیکن ہوش میں آتے ہی زبان سے پہلا جُملہ یہ نکلا کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کس حال میں ہیں؟ آپ کی یہ بات سُن کر قبیلے کے کئی لوگ ناراض ہو کر چلے گئے۔ آپ کی والدہ جب کچھ کھانے پینے کے لئے کہتیں تو آپ صرف ایک ہی جُملہ کہتے: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کس حال میں ہیں؟ مجھے صرف اِن کی خبر دو۔ جب آپ کو یہ خبر ملی کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسَلَّم خیریت سے ہیں اور دارِ اَرْقَم میں تشریف فرما ہیں تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں اس وقت تک نہ

کچھ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا، جب تک اپنے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بذاتِ خود دیکھ نہ لوں۔ جب سب لوگ چلے گئے تو آپ کی والدہ اور اُمِّ جمیل بنتِ خطّاب آپ کو سہارا دے کر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں لے گئیں۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے عاشقِ زار کو دیکھا تو آبدیدہ ہوگئے اور آگے بڑھ کر انہیں تھام لیا اور ان کے بوسے لینے لگے۔ یہ منظر (Scene) دیکھ کر تمام مسلمان بھی فرطِ جذبات میں آپ کی طرف لپکے۔ زخموں سے چُور صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دیکھ کر حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بڑی رِقّت طاری ہوئی، اس پر آپ نے عرض کی: **یَا رَسُوْلَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! **میرے ماں باپ** آپ پر قُربان، میں ٹھیک ہوں بس چہرہ تھوڑا زخمی ہوگیا ہے۔ (تاریخ مدینة دمشق، ۳۰/۴۹، ملخصاً)

یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں
ترے نام پر سر کو قُربان کر کے
ترے سر سے صدقہ اُتارا کروں میں

(سامانِ بخشش، ص ۱۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صدیقِ اکبر! سُنا آپ نے کہ عاشقِ اکبر سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کیسا کامل درجے کا عشق تھا، جسم زخموں کی وجہ سے چُور چُور ہے، جسم میں تکلیف ہے اور چہرہ زخمی ہے، لیکن پھر بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یاد فرما رہے ہیں اور یہی نہیں بلکہ کیا فرمایا کہ تب تک سکون نہیں ملے گا جب تک حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُبارک چہرہ کی زیارت نہ کرلوں۔

اے محبتِ رسول کا دم بھرنے والے عاشقانِ رسول! سیدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تو

دشمنوں کے سامنے بھی **نیکی کی دعوت** دیں اور ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو گناہوں میں دیکھنے کے باوجود بھی نیکی کی دعوت نہ دیں، **سیدنا صدیق اکبر** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ **نیکی کی دعوت** کی خاطر تکلیفیں برداشت کریں اور ہمارے لئے لوگ محبت کے پھول بکھیریں ہم پھر بھی نیکی کی دعوت کی دھوم نہ مچائیں، **سیدنا صدیق اکبر** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ **تو نیکی کی دعوت** کی خاطر تکلیفیں برداشت کریں اور ہم طرح طرح کی سہولتیں میسر ہونے کے باوجود بھی نیکی کی دعوت نہ دیں تو سوچئے ہم محبتِ رسول میں سچے ہیں یا یہ محبت صرف زبان کی حد تک ہے، یاد رکھئے! مَحَبَّت کی کچھ علامات ہوتی ہیں، جنہیں ایک عاشقِ صادق کے عشق و مَحَبَّت کی دلیل سمجھا جاتا ہے، ان علامات کو دیکھ کر دوسروں کو یقین ہو جاتا ہے کہ واقعی یہ شخص فُلاں سے بے حد مَحَبَّت کرتا ہے، مثلاً مَحَبَّت کرنے والا ہر مُعاملے میں اپنے محبوب کی اِطاعت کرتا ہے، ہر وَقْت **محبوب** کے ذِکْر سے اپنی زبان کو تَر رکھتا ہے، محبوب کی پسند کو اپناتا ہے، محبوب کی ناپسندیدہ چیزوں سے دُور رہتا ہے۔ پھر جب یہی مَحَبَّت اپنی اِنتہا کو پہنچ جاتی ہے تو عشق کا رُوپ دھار لیتی ہے۔ ہمارے بُزرگوں نے جا بجا عاشقوں کی مختلف علامتوں کو بیان فرمایا ہے۔ آیئے! محبت کی علامات سنتے ہیں: چُنانچہ

محبتِ رسول کی علامات

امام قسطلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ محبتِ رسول کی علامات بیان کرتے ہیں، جو انہیں اپنا لے گا، وہ حقیقی عاشقِ رسول بن جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ!

(۱) اِقتدا (پیروی کرنا): عشقِ رسول کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِقتدا اور پیروی کرنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت کو اپنانا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راستے پر چلنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت سے رہنمائی لینا اور آپ کی شریعت کی حُدود پر قائم رہنا۔ (المواهب اللدنيه، ۲/۴۹۱)

(۲) شریعت پر راضی رہنا: حُضُورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامات میں سے یہ

ہے کہ اس عشق و مَحَبَّت کا دعویٰ کرنے والا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت پر راضی رہے۔(المواہب اللدنیہ، ۲/۴۹۳، ملخصاً)

(۳)دین کی مدد کرنا: حضورِ اکرم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ "اپنے قول و فعل سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِین کی مدد کرے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت کا دِفاع (Defence) کرے اور سخاوت میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیبہ کو اپنائے، بُردباری، صبر، تَواضُع وغیرہ میں آپ کی مبارک سِیرت کی پیروی کی جائے۔(المواہب اللدنیہ، ۲/۴۹۴)

(۴)مصائب پر صبر کرنا: نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ "مَصائب پر صبر کرے، کیونکہ اس مَحَبَّت سے مُحبّ کو ایسی لذّت حاصل ہوتی ہے کہ وہ مَصائب کو بھُول جاتا ہے۔(المواہب اللدنیہ، ۲/۴۹۵)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کیا خُوب کہا:

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں

تم ہو میں تم پہ فِدا تم پر کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۰)

(۵)محبوب کا ذکر بکثرت کرے: محبوبِ ربِّ اکرم، سرورِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامات میں سے یہ بات بھی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر بکثرت کرے، کیونکہ جو جس سے مَحَبَّت کرتا ہے، اس کا ذِکر زیادہ کرتا ہے، بعض نے کہا: مَحَبَّت، محبوب کو ہمیشہ یاد رکھنے کا نام ہے، ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ "جس قدر سانس ہیں، ان کے مطابق محبوب کا ذِکر کیا جائے۔(المواہب اللدنیہ، ۲/۴۹۵، ملتقطاً)

جو شخص ان صفات سے مُتّصِف ہو جاتا ہے، اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے

اس کی مَحبَّت کامل ہو جاتی ہے اور جو ان میں سے **بعض کی مُخالفت کرے،** اس کی مَحبَّت ناقص ہے۔(المواھب اللدنیہ، ۲/۵۰۱ ملخصا) عاشقِ اکبر، سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے اندر تو محبتِ رسول کی یہ علامات کامل طور پر پائی جاتی تھی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تو عشقِ رسول کی وہ مَنازِل طے کرچکے تھے کہ عشق و مَحبَّت اور اطاعتِ مُصْطفٰے، گویا آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا اوڑھنا بچھونا بن گیا تھا۔

اللہ کریم ہمیں بھی عاشقِ اکبر، صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے صدقے میں سچی محبتِ رسول نصیب فرمائے، آیئے ملکر دعا کرتے ہیں۔

دنیا کی لذّتوں سے مِری جان چُھوٹ جائے
مجھ کو بنا دے یاخدا تُو عاشقِ رسول!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۴۳)

مجلس "مدرسۃ المدینہ بالغان":

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی عشقِ رسول، محبتِ صحابہ واہلِ بیت اوراولیائے کرام کی مَحبَّت دل میں بٹھانے، ان کی سیرتِ مُبارکہ پر عمل کی ترغیب دِلانے کیلئے کم و بیش 107 **شُعبہ جات** میں نیکی کی دعوت عام کررہی ہے۔ اِنھی میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدرسۃُ المدینہ بالغان"** بھی ہے۔ **مَدْرَسۃُ المدینہ بالغان** مختلف مقامات جیسے مساجد، تعلیمی اداروں، مارکیٹوں اور گھروں وغیرہ میں لگائے جاتے ہیں۔ **مَدْرَسۃُ المدینہ بالغان** میں بالغ یعنی بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کو مختلف اوقات میں دُرست مخارج کی ادائیگی کے ساتھ مدنی قاعدہ اور قرآنِ کریم فِیْ سَبِیْلِ اللہ پڑھایا جاتا ہے۔ **مَدْرَسۃُ المدینہ بالغان برائے مسجد** کا جدول کم و بیش 45 منٹ ہے جبکہ **مَدْرَسۃُ المدینہ بالغان برائے مارکیٹ** کا جدول کم و بیش 35 منٹ ہے۔ **مَدْرَسۃُ المدینہ بالغان** میں مدنی

درس دینا، کتاب **"نماز کے احکام"** سے نماز، غسل، وضو، نمازِ جنازہ وغیرہ سکھانا، سنتیں اور آداب سکھانا اور آخر میں مدنی انعامات کے رِسالے سے **"فکرِ مدینہ"** کرنا کروانا بھی شامل ہے۔ آیئے! نیت کرتے ہیں کہ تعلیمِ قرآن حاصل کرنے کے لیے **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں خود بھی شرکت کریں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

ہاتھ ملانے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے ہاتھ ملانے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں: چنانچہ

(1) دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے (2) رخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں (3) نبی مُکَرَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے: جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

پوچھتے ہیں تو اللہ پاک ان کے درمیان سو رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے (99) رحمتیں زیادہ پرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرَانِیّ ج ۵ ص ۳۸۰ رقم ۷۶۷۲) (4) جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (شُعَبُ الْاِیمان، حدیث ۸۹۴۴، ۶/۴۷۱) (5) ہاتھ ملاتے وقت درود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) (6) دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہ قبول ہو گی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔ (مُسنَدِ امام احمد بن حَنبل ج ۴ ص ۲۸۶ حدیث ۱۲۴۵۴) (7) آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے (8) فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جو مسلمان اپنے بھائی سے مُصافَحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے سے عداوت نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ پاک دونوں کے گزَشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحَبَّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (کَنْزُ الْعُمّال ج ۹ ص ۵۷) (9) جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں (10) دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا سنّت ہے (11) بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں (12) ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چُوم لینا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۱۵ مُلَخَّصاً) ہاں اگر کسی بُزُرگ سے ہاتھ ملانے کے بعد حُصولِ بَرَکت کیلئے اپنا ہاتھ چُوم لیا تو کراہت نہیں، جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کسی سے مُصافحہ کیا پھر بَرَکت کیلئے اپنا ہاتھ چوم لیا تو مُمانَعت کی کوئی وجہ نہیں جبکہ جس سے ہاتھ ملائے وہ اُن

ہستیوں میں سے ہو جن سے بَرَکت حاصِل کی جاتی ہو۔(جدالممتار علی ردالمحتار،۷/۶۵،مقولہ:۴۶۸۳ از نیکی کی دعوت ص ۳۲۹) (13) مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔(بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ص ۹۸)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب ''**بہارِ شریعت**'' حِصّہ 16(312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب ''**سُنّتیں اور آداب**'' ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آئندہ ہفتہ وار اجتماع کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہو گا''**خوفِ خدا میں رونے کی اَہمیت**''جس میں ہم خوفِ خدا میں رونے کی اَہَمِیَّت کے بارے میں سنیں گے۔ خوفِ خدا میں رونا کتنا فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے، اس پر ایک ایمان افروز حِکایت بیان کی جائے گی۔ خوفِ خدا کسے کہتے ہیں؟ اس بارے میں بھی سنیں گے۔ خَوفِ خدا میں رونے کی ترغیب پر کچھ روایات بھی بیان کی جائیں گی۔ یقیناً خَوفِ خدا میں رونا سعادت کی بات ہے، محض آنسو بہانے کے طبّی فوائد بھی پیش کئے جائیں گے۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیائے کرام خَوفِ خدا میں کیسی گِریہ وزاری فرماتے تھے اس کے بھی کچھ واقعات بیان کیے جائیں گے۔ لہٰذا آئندہ جمعرات بھی سُنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کی نیت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **انفرادی کوشش** کر کے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ساتھ لانے کی نیت کیجئے اور ہاتھ اٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کاثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادر کھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاًاِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگراِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناًجائز ہو جائیں گی۔اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یاسونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِپاک کی فضیلت

ہمارے پیارے پیارے اور ہر عیب سے پاک نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَلْقَی اللہَ غَداً رَاضِیاً، فَلْیُکْثِرِ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ** یعنی جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وَقْت اللہ پاک اُس سے راضی ہو تو اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے۔ (فِردوسُ الاخبار، ۲/۲۸۴، حدیث: ۶۰۸۳)

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی　　کوئی کمی سَروَرا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ آج کے بیان میں ہم **خوفِ خدا میں رونے کی اَہمیّت** کے بارے میں سُنیں گے۔ خوفِ خدا میں رونا کتنا فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے، اس پر ایک ایمان افروز حِکایت بیان کی جائے گی۔ یہ بھی سُنیں گے کہ خوفِ خدا کہتے کسے ہیں؟ خوفِ خدا میں

رونے کی ترغیب پر کچھ روایات بھی بیان کی جائیں گی۔ یقیناً خوفِ خدا میں رونا سعادت کی بات ہے اور آنسو بہانے کے طبّی فوائد بھی ہیں، وہ بھی پیش کئے جائیں گے۔ انبیائے کرام عَلَیۡهِمُ السَّلَام اور اولیائے کرام خَوفِ خدا میں کیسی گِریہ و زاری فرماتے تھے۔ اس کے بھی کچھ واقعات بیان ہوں گے۔ اللہ کرے کہ ہم دِلجمعی اور اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مکمل بیان سننے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ آیئے ایک ایمان افروز حکایت سُنتے ہیں!

ایک قطرے کی وجہ سے جہنم سے آزادی

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**خوفِ خدا**" کے صفحہ 142 پر ہے: قِیامت کے دن ایک شَخْص کو بارگاہِ خداوندی میں لایا جائے گا۔ اُسے اُس کا اَعمال نامہ دیا جائے گا تو وہ اس میں کثیر گناہ پائے گا۔ پھر عَرض کرے گا: یا الٰہی! میں نے تو یہ گناہ کئے ہی نہیں؟ اللہ پاک اِرشاد فرمائے گا: میرے پاس اس کے مضبوط گواہ (Witnesses) ہیں۔ وہ بندہ اپنے دائیں بائیں مُڑ کر دیکھے گا لیکن کسی گواہ کو مَوجُود نہ پائے گا اور کہے گا: یاربّ! وہ گواہ کہاں ہیں؟ تو اللہ کریم اس کے اعضا کو گواہی دینے کا حکم دے گا۔ کان کہیں گے: ہاں! ہم نے (حرام) سُنا اور ہم اس پر گواہ ہیں۔ آنکھیں کہیں گی: ہاں! ہم نے (حرام) دیکھا۔ زبان کہے گی: ہاں! میں نے (حرام) بولا تھا۔ اسی طرح ہاتھ اور پاؤں کہیں گے: ہاں! ہم (حرام کی طرف) بڑھے تھے۔ وغیرہ وغیرہ

وہ بندہ یہ سب سُن کر حیران رہ جائے گا۔ پھر جب اللہ پاک اس کے لئے جہنم میں جانے کا حکم فرمادے گا تو اس شخص کی سیدھی آنکھ کا ایک بال ربِّ کریم سے کچھ عرض کرنے کی اجازت طلب کرے گا اور اجازت ملنے پر عرض کرے گا: الٰہی! کیا تُو نے نہیں فرمایا تھا کہ میرا جو بندہ اپنی آنکھ کے کسی بال کو میرے خَوف میں بہائے جانے والے آنسوؤں میں تَر کرے گا، میں اس کی بخشش فرمادوں

گا ؟ اللہ پاک اِرشاد فرمائے گا: کیوں نہیں ! تو وہ بال عرض کرے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا یہ گنہگار بندہ تیرے خَوف سے رویا تھا، جس سے میں بھیگ گیا تھا۔ یہ سُن کر اللہ پاک اس بندے کو جنت میں جانے کا حکم فرمادے گا۔ ایک منادی پکار کر کہے گا: سُنو! فُلاں بن فُلاں اپنی آنکھ کے ایک بال کی وجہ سے جَہَنَّم سے نجات پاگیا۔ (درۃ الناصحین، المجلس الخامس والستون، ص ۲۵۳)

جَلا دے نہ نارِ جہنّم، کرم ہو ... پئے بادشاہِ اُمَم یاالٰہی!
مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے ... ہو مجھ ناتُواں پر کرم یاالٰہی!
تُو عطّار کو بے سبب بخش مَولیٰ ... کرم کر کرم کر کرم یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص:۱۱۱،۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ربّ کی رحمت ہے بڑی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے جہاں خوفِ خدا میں رونے کی اہمیت معلوم ہوئی، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پاک کی رحمت بہت وسیع ہے۔ وہ کریم ربّ اپنے بندوں پر بے انتہا رحم فرماتا ہے۔ دنیا کا اصول ہے کہ غلطی پر ہاتھوں ہاتھ ڈانٹ یا سزا ملتی ہے، مگر قربان جایئے اپنے ربِّ کریم کی بخشش اور رحمت پر کہ نافرمانیوں کی کثرت کے باوجود بھی وہ ہماری پردہ پوشی فرماتا ہے۔ گناہوں کے باوجود ہمارا ربِّ کریم ہمارا رِزق بند نہیں کرتا۔ گناہوں کے باوجود ہمارا ربّ کریم ہماری **آنکھوں کی روشنی** نہیں لیتا، گناہوں کے باوجود ہمارا ربِّ کریم ہماری **سُننے کی طاقت** کو واپس نہیں لیتا، گناہوں کی کثرت کے باوجود ہمارا ربِّ کریم ہماری **قُوّتِ گویائی** (بولنے کی

طاقت) سے ہمیں محروم نہیں فرماتا، گناہوں کی کثرت کے باوجود ہمارا ربِّ کریم ہمیں **پاؤں** کی نعمت سے محروم نہیں فرماتا، گناہوں کی کثرت کے باوجود ہمارا ربِّ کریم ہمیں **ہاتھوں** کی نعمت سے محروم نہیں فرماتا۔ خطاؤں کی بھرمار کے باوجود وہ ہمیں اپنے کرم والے دروازے سے دُور نہیں کرتا۔ وہ کریم محض اپنے فضل و رحمت سے گُناہوں کو چھپا دیتا ہے کیونکہ اس کی رحمت اس کے غضب پر حاوی ہے۔ مگر ایک اصول یاد رہے کہ ہم ربّ کے بندے ہیں اور وہ ہمارا مالک ہے، ہم اس بات کے پابند ہیں کہ اس کے احکام پر عمل کریں، پھر اس کا کرم ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆**اللہ پاک ہمارا پَرْوَرْدْگار ایسا** "کریم" ہے کہ جو نافرمانوں پر بھی جُود و کرم کی بارش برساتا ہے، ☆**وہ پَرْوَرْدْگار ایسا** "حلیم" ہے کہ جب کسی گناہ گار کو اپنی نافرمانی پر حسرت و ندامت کرتے ہوئے ملاحظہ فرماتا ہے تو اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ ☆**وہ پَرْوَرْدْگار ایسا** "عَلِیْم" ہے جو دلوں کے بھید جانتا ہے، نیّتوں پر مطلع ہے اور زمین و آسمان کی کوئی شے اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ☆**وہ پَرْوَرْدْگار ایسا** "عظیم" ہے کہ کسی بھی گناہ کو معاف کرنا اس کے لیے دشوار نہیں ہے۔

مسلم شریف کی حدیثِ پاک ہے: حضرتِ سَیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے، اپنی امت کے غم میں آنسو بہانے والے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اللہ پاک نے زمین و آسمان کی تخلیق کے دن سو (100) رحمتیں پیدا فرمائیں۔ ہر رحمت زمین و آسمان کے درمیان تہہ در تہہ رکھ دی گئی ہے۔ ان میں سے ایک رحمت زمین پر نازل ہوئی۔ اسی سے والدہ اپنی اولاد پر، وحشی درندے اور پرندے ایک دوسرے پر مہربان ہوتے ہیں، یہاں تک کہ گھوڑا اپنا پاؤں اپنے بچے سے دُور کرلیتا ہے کہ کہیں اسے چوٹ نہ لگ جائے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ پاک اس رحمت

کو دوسری ننانوے (99) رحمتوں میں ملا کر سو(100) مکمل فرما دے گا اور بروزِ قیامت اس سے اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔ (مسلم،کتاب التوبة، باب فی سعة رحمة اللّٰه۔۔۔الخ، ص ۱۱۲۹، حدیث:۶۹۷۷)

آیئے! ربِّ کریم کی رحمت پر مشتمل ایک ایمان افروز روایت و حکایت سنتے ہیں:

ربّ کی عنایتیں اور نوازشیں!

بخاری شریف میں ہے حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت فرماتے ہیں کہ اللہ پاک کے رسول ،رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب اللہ پاک بندوں کے مقدمات سے فارغ ہو جائے گا تو ایک آدمی جو جنت اور دوزخ کے درمیان (Between) رہ جائے گا وہ دوزخیوں میں آخری شخص ہو گا جو جنت میں جائے گا۔ جنت میں داخل ہونے سے پہلے اس کا منہ دوزخ کی طرف ہو گا اور وہ عرض کرے گا: یَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْھِی عَنِ النَّارِ اے میرے پَرْوَرْدْگار! میرا منہ دوزخ سے پھیر دے کیونکہ مجھے اس کی بدبو نے مار دیا ہے اور اس کے شعلوں نے مجھے جُھلسا دیا ہے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اگر تیرے ساتھ یہ احسان کر دیا جائے تو اس کے علاوہ کچھ اور تو نہیں مانگے گا؟ وہ بندہ عرض کرے گا: لَا وَعِزَّتِكَ تیری عزّت کی قسم! میں کچھ نہیں مانگوں گا۔ اللہ پاک اس کا منہ دوزخ سے ہٹا دے گا۔ جب وہ بندہ جنت کی طرف منہ کرے گا تو جنت کی شادابی اور تازگی کو دیکھنے لگے گا۔ جب تک اللہ پاک چاہے گا وہ خاموش رہے گا۔ پھر عرض کرے گا: اے میرے پَرْوَرْدْگار! مجھے جنت کے دروازے سے قریب کر دے۔ اللہ پاک اس سے فرمائے گا: کیا تُو نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تُو جو کچھ مانگ چکا ہے، اب اس کے علاوہ کوئی سوال نہیں کرے گا؟ وہ عرض کرے گا: الٰہی! میں تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب ہونا نہیں چاہتا۔ اللہ پاک فرمائے گا: ہو سکتا ہے کہ اگر تجھے یہ بھی مل جائے تُو پھر کوئی سوال کرے؟ وہ عرض کرے گا: اے پَرْوَرْدْگار! مجھے تیری عزّت کی قسم! اب میں کچھ نہیں مانگوں گا۔

پھر اللہ پاک اس کو جنت کے قریب کر دے گا، جب وہ جنت کے دروازے کے قریب پہنچ جائے گا اور جنت کی شگفتگی، تازگی اور لذت کو محسوس کرے گا۔ پھر جب تک اللہ پاک چاہے گا وہ خاموش رہے گا پھر وہ کہے گا: یَا رَبِّ أَدْخِلْنِيَ الْجَنَّةَ، اے میرے پَرْوَرْدْگار! مجھے جنت میں داخل فرمادے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے ابنِ آدم! افسوس!! تُو کس قدر وعدہ کو توڑنے والا ہے! کیا تُو نے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ جو کچھ تجھے مل چکا ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا: مالک! تُو مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ محرومی ٔقسمت والا مت بنا۔ پھر اللہ پاک اسے جنت میں جانے کی اجازت عطا فرمائے گا اور اِرْشاد فرمائے گا: مانگ! کیا مانگتا ہے؟ اس پر وہ اپنی خواہشات کا اظہار کرے گا یہاں تک کہ اس کی خواہشات (Desires) ختم ہو جائیں گی۔ پھر اللہ پاک اس سے فرمائے گا جو تُو نے مانگا وہ تجھے دیا جاتا ہے اور اس جیسا اور دیا جاتا ہے بلکہ اس کا دس (10) گُنا اور بھی دیا جاتا ہے۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب فضل السجود، ۱/۲۸۳، حدیث: ۸۰۶ ملخصاً)

اِس بے کسی میں دِل کو مِرے ٹیک لگ گئی　شُہرہ سُنا جو رَحمتِ بے کس نواز کا
تُو بے حساب بخش! کہ ہیں بے شُمار جُرم　دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حِجاز کا

مختصر وضاحت: پریشانی اور لاچاری کے عالم میں میرے دل کو اُس وقت حوصلہ مل گیا جب میں نے اللہ پاک کی رَحمت کا چرچہ سُنا۔ اے میرے رب! میرے جُرم بے حساب ہیں، تجھے شاہِ حجاز، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ مجھے بے حساب بخش دے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا کہتے کسے ہیں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ ربِّ تعالیٰ سے مانگنے والا

محروم نہیں رہتا، رب تعالیٰ سے دعا کرنے والا محروم نہیں رہتا۔ مگر دعا کے آداب کو بھی پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ آیئے! دُعا کے آداب میں سے ایک ادب سنتے ہیں، مکتبۃ المدینہ کی کتاب **فضائلِ دعا** میں ہے: آنسو ٹپکنے میں کوشش کرے اگرچہ ایک ہی قطرہ ہو کہ دلیلِ اجابت (قبولیت کی دلیل) ہے۔(فضائلِ دعا، ص ۸۱، ادب نمبر ۳۳)

اسی طرح خوفِ خدا میں رونا بھی بہت بڑی نعمت ہے۔ جبکہ خود خوفِ خدا بہت بڑی نعمت ہے، جب تک یہ عظیم دولت حاصل نہ ہو، گناہوں سے فرار اور نیکیوں سے پیار مشکل ہے۔ لیکن جب یہ عظیم دولت نصیب ہو جائے تو نیکیاں کرنا اور گناہوں سے بچنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ یہ عظیم نعمت ہوتی کیا ہے؟**خوفِ خدا کہتے کسے ہیں؟** آیئے! اس بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ

اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایۂ ناز تالیف **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** صفحہ 26 پر فرماتے ہیں: "اللہ پاک کی خفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گرِفت (پکڑ)، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں، اس کے غضب اور اس کے نتیجے میں ایمان کی بربادی وغیرہ سے خوف زدہ رہنے کا نام "**خوفِ خدا**" ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ ربُّ الْعٰلَمِیْن نے مومنین کو کئی مقامات پر اس پاکیزہ صفت کو اختیار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا: چنانچہ پارہ 5، سُوْرَۃُ النِّسَاء، آیت نمبر 131 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِیَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بے شک تاکید فرمادی ہے ہم نے ان سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور تم کو کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ (پ۵، النساء: ۱۳۱)

اسی طرح پارہ 22، سورہ أحزاب آیت نمبر 70 میں ارشادِ خداوندی ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًاۙ(۷۰) (پ۲۲، الاحزاب:۷۰)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔

پارہ4 سورۂ آلِ عمران آیت نمبر 175 میں اِرشاد ہے:

وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ(۱۷۵) (پ۴، آلِ عمران:۱۷۵)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔

آنسو بہائیں مگر کہاں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا ایمان کے تقاضوں میں سے ایک تقاضا خوفِ خدا بھی ہے۔ یقیناً فکرِ آخرت سے بے قرار رہنا، عذابِ جہنم سے اشکبار رہنا اور خوفِ خدا میں ڈُوبے رہنا بہت بڑی نعمت ہے۔ افسوس! آج دنیا کے غم میں تو آنسو بہائے جاتے ہیں، مگر فکرِ آخرت میں رونے کا جذبہ کم ہوتا جارہا ہے۔ غور تو کیجئے! اس دنیا کی حیثیت ہی کیا ہے کہ اس کے لیے آنسو بہائے جائیں۔ یہ دنیا تو ایک مسافر خانے کی طرح ہے، جس میں مسافر آکر قیام کرتے ہیں اور چند دن رہنے کے بعد کُوچ کر جاتے ہیں، مسافر خانے میں چند دن رہنے والا کبھی بھی وہاں لمبی لمبی اُمیدیں نہیں باندھتا۔ مسافر خانے میں چند دن رہنے والا کبھی بھی وہاں کی رونقوں سے دل نہیں لگاتا۔ لہٰذا ہمیں بھی دنیا کی فکر نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی اس کے لیے آنسو بہانے چاہئیں۔ بلکہ ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** خوفِ خدا میں آنسو بہایئے ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** عشقِ رسول میں آنسو بہایئے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** فکرِ آخرت میں آنسو بہایئے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** گناہوں کی کثرت پر آنسو بہایئے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** نیکیاں نہ کرسکنے پر آنسو بہایئے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** موت کی سختیوں کو یاد کرکے آنسو بہایئے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو**

غمِ مدینہ میں آنسو بہائیے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کے خوف سے آنسو بہائیے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** قبر کو یاد کرکے آنسو بہائیے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** قبر کی وحشتوں کا سوچ کر آنسو بہائیے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** قبر کے اندھیرے کو یاد کرکے آنسو بہائیے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** قبر کی تنگی کو یاد کرکے آنسو بہائیے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** قیامت کے ہولناک مراحل کو یاد کرکے آنسو بہائیے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** یہ سوچ کر آنسو بہائیں کہ بروزِ محشر ہم اپنے ایک ایک عمل کا حساب کس طرح دے سکیں گے؟ ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** یہ سوچ کر آنسو بہائیے کہ کل محشر کی گرمی اور تپش کو ہم کیسے برداشت کریں گے؟ ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** یہ سوچ کر آنسو بہائیے کہ بروزِ محشر تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے باریک پُل صراط کیسے پار کریں گے؟ ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** یہ سوچ کر آنسو بہائیں کہ ہمارا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا نہیں؟ اَلْغَرَض! فکرِ آخرت میں بے قرار ہوکر آنسو بہائیے اور اگر آنسو نہ بہتے ہوں تو اس بات پر آنسو بہائیے کہ ہمارے آنسو خوفِ خدا سے کیوں نہیں بہتے؟

رونے والی آنکھیں مانگو رونا سب کا کام نہیں ذکرِ محبت عام ہے لیکن سوزِ محبت عام نہیں

(نیکی کی دعوت، ص ۲۷۲)

خوفِ خدا میں رونے کی عادت بنائیں

آیئے! فکرِ آخرت میں آنسو بہانے کی ترغیب پر دو احادیثِ طیبہ سنتے ہیں:

1) فرمایا: قیامت کے دن سب آنکھیں رونے والی ہوں گی مگر تین آنکھیں نہیں روئیں گی، ان میں سے ایک وہ ہوگی جو خوفِ خدا سے روئی ہوگی۔ (کنزالعمال، کتاب المواعظ، ۳۵۶/۸، حدیث: ۴۳۳۵)

2) فرمایا: اے لوگو! رویا کرو اور اگر نہ ہو سکے تو رونے کی کوشش کیا کرو کیونکہ جہنّم میں جہنّمی

روئیں گے، یہاں تک کہ اُن کے آنسو ان کے چہروں پر ایسے بہیں گے گویا وہ نالیاں ہیں، جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون بہنے لگے گا اور آنکھیں زخمی ہو جائیں گی۔(شرحُ السّنة للبغوی ج۷ ص۵۶۵ حدیث ۴۳۱۴)

ہم اللہ پاک کی بارگاہ میں جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔

گناہگار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یا رب

(وسائلِ بخشش، ص۷۸)

آیئے! خوفِ خدا میں رونے سے متعلق بزرگانِ دِین کے 3 اقوال بھی سنتے ہیں:

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رویا کرو! اگر رونا نہ آئے تو رونے کی کوشش کرو، اُس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کسی کو علم ہوتا تو وہ اس قدر چیختا کہ اس کی آواز ٹُوٹ جاتی اور اس طرح نماز پڑھتا کہ اس کی پیٹھ ٹُوٹ جاتی۔(احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء ج۴، ص۲۳۰)

1) حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اللہ پاک کے خوف سے ایک آنسو کا بہنا میرے نزدیک ایک ہزار دِینار صدقہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔(شعب الایمان، ص۱/۵۰۲، حدیث: ۴۸۲)

3) حضرت سَیِّدُنا کعب الاحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر میں اللہ پاک کے خوف سے روؤں حتّٰی کہ میرے آنسو میرے رخساروں پر جاری ہوں تو یہ بات مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں سونے کا ایک پہاڑ صدقہ کروں۔(فیضانِ احیاء العلوم، ص۱۷۰)

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

روزے دل کی سختی دُور کرتے ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جسے رونا نہ آئے اسے رونے کی کوشش کرنی چاہیے، بسا اَوقات گناہوں کی شدّت اور قَلْب (دل) کی سختی کی وجہ سے آنسو خشک ہو جاتے ہیں۔ اس سختی کو دُور کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بھوک اور نفل روزوں کی کثرت کی جائے۔ اس سے دل نرم ہو گا اور خوفِ خدا میں رونے کی سعادت حاصل ہو سکے گی۔ زہے قسمت کہ ماہِ رجب کی آمد آمد ہے۔ اس ماہ کے روزے رکھنے کی بڑی برکتیں ہیں۔ لہٰذا جن سے ہو سکے پکی نیت کیجئے اور اس ماہ کے نفل روزے رکھنے کی سعادت حاصل کیجئے۔ اس سے نہ صرف دل کی سختی دور ہو گی بلکہ ماہِ رجب کی برکتیں بھی نصیب ہوں گی، رجب اور شعبان کے نفل روزے رکھنے کی برکت سے ماہِ رمضان کے فرض روزے رکھنے میں آسانی ہو گی اور یوں فرض روزوں کے لیے پیشگی تیاری بھی ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

منقول ہے کہ چھٹے آسمان کے دروازے پر رجب کے مہینے کے دن لکھے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی شخص رجَب میں ایک روزہ رکھے اور اُسے پرہیزگاری سے پورا کرے تو وہ دروازہ اور وہ (روزے والا) دن اس بندے کیلئے اللہ پاک سے مغفِرت طلب کریں گے اور عرض کریں گے: یااللہ! اِس بندے کو بخش دے۔ جبکہ اللہ پاک کے حبیب، ہر عیب سے پاک نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: رجَب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قِیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے سو (100) سال کے روزے رکھے، سو (100) برس کی شب بیداری کی اور یہ رَجَب کی ستائیس (27) تاریخ ہے۔ (شُعَبُ الْاِیْمَان، ۳/۳۷۴، حدیث: ۳۸۱۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے رکھنے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں۔ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے رکھنے والوں کے لئے اللہ پاک نے جنَّت میں خاص مَحَل تیار فرمایا ہے، ان خُوش نصیبوں کو اللہ پاک "رَجَب" نامی نَہَر سے سیر اب فرمائے گا، ان کے لئے جہنَّم کے دروازے بند اور جنَّتی دروازے کھول دیئے جائیں گے، ان کے روزے گُناہوں کا کَفّارہ بن جائیں گے اور روزِ محشر کی ناقابلِ برداشت گرمی اور بُھوک پیاس میں ان کے کھانے پینے اور آرام کرنے کا بَنْدوبَسْت کیا جائے گا۔

نفل روزوں کے اس قَدَر زَبَردَسْت فَضائل وبَرکات سُننے کے بعد تو ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزوں کا بھی بکثرت اِہتمام کیا کرے، ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے آنے سے تو ویسے ہی روزے رکھنے کا گویا موسم شُروع ہو جاتا ہے۔ پہلے رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے پھر اس کے بعد ماہِ شَعْبان کے روزے۔

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا **نفل روزوں کی ترغیب اور فضائل** پر مشتمل ایک خوبصورت مکتوب سُنتے ہیں:

مکتوبِ عطّار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے، تمام اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، مَدارِسُ المدینہ اور جامِعاتُ المدینہ کے اَساتِذہ، طَلَبہ، مُعلّمات اور طالِبات کی خدمات میں کعبۂ مُشرَّفہ کے گِرد گھومتا ہوا گُنبدِ خضرا کو چُومتا ہوا رَجَبُ الْمُرَجَّب، شَعْبانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزہ داروں کی بَرَکتوں سے مالامال جھومتا ہوا اسلام،

اَلسَّلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

ہو نہ ہو آج کچھ مِرا ذکر حُضور میں ہوا ورنہ مِری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

(حدائقِ بخشش شریف۹۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایک بار پھر خوشی کے دن آنے لگے، ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی آمد آمد ہے۔ اِس ماہِ مُبارَک میں عِبادت کا بیج بویا جاتا، شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں نَدامت کے اشکوں سے آبپاشی کی جاتی اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك میں رحمت کی فصل کاٹی جاتی ہے۔

تین ماہ کے روزے

رَجَبُ الْمُرَجَّب کے قدر دانو! تعلیم و تعلُّم (یعنی سیکھنے اور سکھانے) اور کسبِ حَلال میں رُکاوٹ نہ ہو، ماں باپ بھی بے سبب منع نہ کریں، کسی کی بھی حق تلفی نہ ہوتی ہو تو جلدی جلدی اور بہت جلدی مسلسل تین ماہ کے یا رَمَضانُ الْمُبارَك کے مکمَّل فرض روزوں کے ساتھ ساتھ جس سے جتنے بن پڑیں اُتنے نفل روزوں کے لیے کمربستہ ہوجائے، سحری اور اِفطار میں کم کھا کر پیٹ کا قفلِ مدینہ بھی لگائیے۔ کاش! ہر گھر میں اور میرے جملہ مَدارِسُ المدینہ اور تمام جامِعاتُ المدینہ میں روزوں کی بہاریں آجائیں، بس پہلی رجب شریف سے ہی روزوں کا آغاز فرمادیجئے۔

رجب کے ابتدائی تین روزوں کی فضیلت

رَجب شریف کے ابتدائی تین روزوں کے فضائل کی بھی کیا بات ہے! حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ اِبنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما سے روایت ہے کہ بے چَین دلوں کے چَین، رحمتِ دارَین، تاجدارِ حرمین، سرورِ

کونین ، نانائے حَسنینِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: ”رجب کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفّارہ ہے اور دوسرے دن کا روزہ دو سال کا اور تیسرے دن کا ایک سال کا کفّارہ ہے ، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفّارہ ہے۔“ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۳۱۱ حدیث ۵۰۵۱، فَضائِلُ شَھْرِ رَجَب لِلخَلّال ص ۶۴)

میں گنہگار گناہوں کے سِوا کیا لاتا نیکیاں ہوتی ہیں سرکار نِکو کار کے پاس

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نفل روزوں کے بھی کیا فضائل ہیں! اِس ضِمن میں دو احادیثِ مبارکہ مُلاحظہ فرمایئے:

﴿1﴾ فِرشتے دُعائے مغفِرت کرتے ہیں

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عُمارہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا فرماتی ہیں: حضورِ پاک ، صاحبِ لولاک ، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میرے یہاں تشریف لائے تو میں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ سراپا بَرَکت میں کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا: ”تم بھی کھاؤ۔“ میں نے عرض کی: میں روزے سے ہوں۔ تو رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے، فِرشتے اس (روزہ دار) کے لیے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج ۲ ص ۲۰۵ حدیث ۷۸۵)

﴿2﴾ روزہ دار کی ہڈیاں کب تسبیح کرتی ہیں

حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبیِّ اَکرم ، نُورِ مُجَسَّم ، شاہِ آدم و بنی آدم ، رسُولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ مُعَظَّم میں حاضِر ہوئے ، اُس وقت حُضورِ پُر نور ، شافِعِ یَومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ناشتا کر رہے تھے، فرمایا: ”**اے بِلال! ناشتا کرلو۔**“ عرض کی: ”یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میں روزہ

دار ہوں۔‘‘ تو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہم اپنی روزی کھا رہے ہیں اور بلال کا رِزق جنّت میں بڑھ رہا ہے۔ اے بلال! کیا تمہیں خبر ہے کہ جب تک روزہ دار کے سامنے کچھ کھایا جائے تب تک اُس کی ہڈّیاں تسبیح کرتی ہیں، اسے فرشتے دُعائیں دیتے ہیں۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص۲۹۷ حدیث۳۵۸۶)

مُفَسّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اگر کھانا کھاتے میں کوئی آجائے تو اُسے بھی کھانے کے لیے بُلانا سُنَّت ہے، مگر دِلی اِرادے سے بُلائے جُھوٹی تَوَاضُع نہ کرے، اور آنے والا بھی جُھوٹ بول کر یہ نہ کہے کہ مجھے خواہش نہیں، تاکہ بُھوک اور جُھوٹ کا اجتماع نہ ہو جائے، بلکہ اگر (نہ کھانا چاہے یا) کھانا کم دیکھے تو کہہ دے: بَارَكَ اللّٰہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ برکت دے) یہ بھی معلوم ہوا کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اپنی عبادات نہیں چُھپانی چاہئیں بلکہ ظاہر کردی جائیں تاکہ حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یَوْمُ النُّشُوْر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِس پر گواہ بن جائیں۔ یہ اظہار رِیا نہیں۔ (حضرتِ سیِّدُنا بلال کے روزے کا سُن کر جو کچھ فرمایا گیا اُس کی شرح یہ ہے) یعنی آج کی روزی ہم تو اپنی یہیں کھائے لیتے ہیں اور حضرتِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس کے عِوَض (عِ۔وَض) جنّت میں کھائیں گے وہ عِوَض (یعنی بدلہ) اِس سے بہتر بھی ہو گا اور زِیادہ بھی۔ حدیث بالکل اپنے ظاہری معنی پر ہے، واقعی اُس وقت روزہ دار کی ہر ہڈّی وجوڑ بلکہ رگ رگ تسبیح (یعنی اللہ پاک کی پاکی بیان) کرتی ہے، جس کا روزہ دار کو پتا نہیں ہوتا مگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں۔ (مرآۃ ج۳، ص۲۰۲ بتغیر قلیل)

اگر مُطالَعہ کرلیا ہو تب بھی دونوں رِسالے (۱) ’’کفن کی واپسی مَعَ رجب کی بہاریں‘‘ اور (۲) ’’آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مہینا‘‘ پڑھ لیجئے۔ نیز ہر سال شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں فیضانِ سُنّت جلد اوّل

کا باب "فیضانِ رَمضان" بھی ضَرور پڑھ لیا کریں۔ ہوسکے تو عِیدِمِعْرَاجُ النَّبِی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نسبت سے 127 یا 27 رسالے یا حسبِ توفیق فیضانِ رَمضان بھی تقسیم فرمائیے اور ڈھیروں ڈھیر ثواب کمائیے۔

تمام اسلامی بھائیوں سے بالعموم اور جامعاتُ المدینہ اور مدارِس المدینہ کے جُملہ قاری صاحبان، اَساتِذہ، ناظمین اور طلبہ کی خدمتوں میں بالخصوص تڑپتی ہوئی مَدَنی عرض ہے کہ براہِ کرم! (میرے جیتے جی اور مرنے کے بعد بھی) زکوۃ، فِطرہ، قربانی کی کھالیں اور دیگر عطیات جمع کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کیجئے۔ (اسلامی بہنیں دیگر اسلامی بہنوں اور محارِم کو عطیات کی ترغیب دلائیں) خدا کی قسم! مجھے اُن اساتِذہ اور طلبہ کے بارے میں سُن کر بہت خوشی ہوتی ہے جو اپنے گاؤں یا شہر میں جانے کی خواہش کو قربان کرکے رمضان المبارک، جامعات میں گزارتے اور اپنی مجلس کی ہِدایات کے مطابق چندے کے بستوں پر ذمّے داریاں سنبھالتے ہیں، جو اساتذہ اور طلبہ بغیر کسی عذر کے محض سُستی یا غفلت کے باعث عدمِ دلچسپی کا مُظاہرہ کرتے ہیں ان کی وجہ سے میرا دل روتا ہے۔

خصوصی مَدَنی پھول:

جو بھی اسلامی بھائی یا اسلامی بہنیں چندہ اکٹھا کرنا چاہتے ہیں، انہیں چندے کے ضروری احکام معلوم ہونا فرض ہے، ہر ایک کی خدمت میں تاکید ہے کہ اگر پڑھ چکے ہیں تب بھی دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 107 صفحات پر مشتمل کتاب، "چندے کے بارے میں سوال جواب" کا دوبارہ مطالعہ فرمالیجئے۔

دعائے عطار

یااللہ پاک رَمَضانُ الْمُبارَک میں چندے اور بقر عید میں کھالوں کے لیے کوشش کرکے جو عاشقانِ رسول میرا دل خوش کرتے ہیں، تُو ان سے ہمیشہ کے لیے خوش ہو جا اور ان کے صدقے مجھ پاپی وبدکار، گنہگاروں کے سردار سے بھی سدا کے لیے راضی ہو جا، یااللہ پاک جو اسلامی بھائی اور اسلامی بہن (عذر نہ ہونے کی صورت میں) ہر سال تین ماہ کے روزے رکھنے اور ہر برس جُمادَی الْاُخْرٰی میں رسالہ "**کفن کی واپسی**" اور ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب میں "**آقا** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا مہینا** اور شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں "**فیضانِ رَمضان**" (مکمل) پڑھ یا سُن لینے کی سعادت حاصل کرے، مجھے اور اُس کو دنیا اور آخرت کی بھلائیاں نصیب فرما اور ہمیں بے حساب بخش کر جنت الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں اِکٹھا رکھ۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کفن کی واپسی، ص۲۰ بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

رونے کی طِبّی فوائد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم خوفِ خدا میں رونے کی اہمیت کے بارے میں سُن رہے تھے۔ جدید طِبّی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ رونے کے بھی کئی فوائد ہیں۔ آیئے آنسو بہانے کے کچھ طِبّی فوائد سنتے ہیں: ☆ ماہرین کے مطابق وہ پانی جو آنسوؤں کی صورت میں آنکھوں سے نکلتا ہے، آنکھ سے نکلنے والے دیگر پانیوں (Waters) سے مختلف ہوتا ہے۔ ☆ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ ہر شخص کو ہفتے میں کم از کم ایک بار پندرہ (15)(Fifteen) منٹ تک رونا چاہیے۔ ☆ ہفتے میں ایک بار کا رونا دِماغی صلاحیتوں پر اچھا اثر ڈالتا ہے۔ ☆ ماہرین کا کہنا ہے کہ آنسو انسانی جسم میں موجود کولیسٹرول

(Cholesterol) کو کم کرتے ہیں۔ ☆بوجھل طبیعت میں بہنے والے آنسو ذہنی دباؤ کا خاتمہ کرتے ہیں جس سے بلڈ پریشر (Blood pressure)، شوگر (Sugar) اور دل کے امراض (Heart diseases) لاحق نہیں ہوتے۔ ☆آنسوؤں کو روکنے سے آنکھوں میں ڈی ہائیڈریشن ہو جاتی ہے جس سے بینائی کمزور ہوتی ہے جبکہ ہفتے میں ایک بار رونے سے بینائی بہتر ہوتی ہے۔ ☆تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ آنسوؤں کی صورت میں جو پانی آنکھوں سے نکلتا ہے، اس میں کئی طرح کے کیمیائی اجزا ہوتے ہیں۔ ایسے آنسو انتہائی کم مقدار میں بھی بہائے جائیں تو اس کے نتیجے میں شریانوں میں خون کے قطرے جمنے کا عمل سُست پڑ جاتا ہے اور جِلدی امرض (Skin diseases) سے نجات ملتی ہے۔ (مختلف ویب سائٹ سے ماخوذ)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ممکن ہے کہ آنسو بہانے کے فوائد سُن کر رونے کا ذہن بن رہا ہو۔ یہ یاد رکھ لیں کہ شرعاً جو رونا پسندیدہ ہے اور جس پر ثواب ہے وہ رونا اللہ پاک کے لئے ہو، آخرت کی فکر میں ہو، خوفِ خدا کی وجہ سے ہو۔ جبکہ دنیا کے لیے رونے پر آنکھوں کو فوائد تو مل سکتے ہیں ثواب نہیں ملے گا۔ افسوس! آج ہم اپنی دنیا اچھی کرنے کے لیے کتنے بے چین ہیں۔ دنیا اچھی ہو جائے، صحت ٹھیک ہو جائے، پریشانیاں ختم ہو جائیں، مصیبتیں دُور ہو جائیں، مال و دولت کی کثرت ہو جائے، قیمتی موبائل مل جائے، نئی گاڑی مل جائے، اَلْغَرَض! بے شمار دنیوی مقاصد ہیں کہ جنہیں پانے کے لیے ہم اپنی مقدور بھر کوشش کرتے ہیں، مگر افسوس آخرت کو بہتر کرنے کا جذبہ ویسا نظر نہیں آتا جیسا ہونا چاہئے۔ **اے کاش!** ہمیں بھی دُنیا کی ناپائیداری کا حقیقی معنوں میں اِحساس ہو جائے، **اے کاش!** ہماری بھی غفلت کا پردہ چاک ہو جائے۔ **اے کاش!** ہمیں بھی امّیدِ رحمت کے ساتھ ساتھ صحیح معنوں میں خوفِ خدا مُیَسَّر آجائے، **اے کاش!** بُرے خاتِمے کا ڈر ہمارے دل میں گھر کر جائے، **اے کاش!** ہمیں

اپنے پَرْوَرْدْگار کی ناراضیوں کا ہر دم دھڑکا لگا رہے، **اے کاش!** نَزْع کی سختیوں، مَوت کی تلخیوں، اپنے غسلِ میِّت و تکفین و تدفین کی کیفیَّتوں اور مُردہ حالت میں اپنی بے بسیوں کا احساس ہو جائے۔ **اے کاش!** قبر کی اندھیریوں اور وَحشتوں، منکَر و نکیر کے سُوالوں، قبْر کے عذابوں کا غم ہمیں ہر وقت ستاتا رہے۔ **اے کاش!** مَحْشَر کی گرمیوں اور گھبراہٹوں، پُلِ صراط کی دَہشتوں، بارگاہِ الٰہی کی پیشیوں، میدانِ قِیامت میں چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی پُرسِشوں اور سب کے سامنے عیب کھلنے کی رُسوائیوں کا خوف دامن گیر ہو جائے۔ **اے کاش!** جہنَّم کی خوفناک چِنگھاڑوں، دوزخ کی ہولناک سزاؤں، اپنے نازُوں کے پلے بدن کی نزاکتوں اور جنّت کی عظیم نعمتوں سے محرومیوں کا خوف ہمیں بے چین کرتا رہے اور **اے کاش!** یہ خوف ہمارے لئے ہدایت و رحمت کا ذَرِیعہ بن جائے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

انبیائے کرام کا خوفِ خدا سے رونا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کچھ شک نہیں کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام وہ مقدس ہستیاں ہیں جو اللہ پاک کی بارگاہ میں تمام مخلوق سے بڑھ کر مرتبہ رکھتے ہیں۔ یہ وہ مقدس ہستیاں ہیں جو یقیناً یقیناً اللہ پاک کے غضب، اس کے عذاب اور اس کی ناراضی سے محفوظ ہیں، یہاں تک اللہ پاک نے ان کی حفاظت کا وعدہ کر لیا کہ ان سے گناہ ہو ہی نہیں سکتا (بہارِ شریعت، جلد ا، ج ا، ص ۳۸)۔ بلکہ ان کی شان تو یہ ہے کہ جن کی سفارش یہ کر دیں اللہ پاک انہیں بھی عذابِ دنیا و آخرت سے محفوظ فرمالیتا ہے۔ یہ پاکیزہ شَخْصِیّات گناہوں سے پاک ہونے اور اللہ پاک کی رضا کے منصب پر فائز ہونے کے باوجود بھی اشکباری اور آہ وزاری کرتی تھیں۔ ہماری شفاعت فرمانے والے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی

اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ساری ساری رات عبادت اور اشکباری میں گزار دیتے۔ جبکہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں کئی ایسے ہیں کہ جن کی اشکباری اور آہ وزاری کئی کئی دن تک برقرار رہتی۔ آیئے انبیائے کرام کے خوفِ خدا میں رونے سے متعلق پانچ (5) روایتیں سنتے ہیں:

- منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو (خوفِ خدا سے) اس قدر روتے کہ درخت (Trees) اور مِٹّی کے ڈھیلے بھی ساتھ رونے لگتے، حتّٰی کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے والدِ ماجد حضرت سَیِّدُنا زَکَرِیّا عَلَیْہِ السَّلَام بھی حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھ کر رونے لگتے۔ یہاں تک کہ بے ہوش ہو جاتے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اسی طرح مسلسل آنسو بہاتے رہتے یہاں تک کہ اِن مسلسل بہنے والے آنسوؤں کے سَبَب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے رُخسار (گالوں) پر زخم ہوگئے۔ یہ دیکھ کر حضرت سَیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والِدہ ماجِدہ نے ان کے رُخساروں پر اُونی پٹّیاں چِپٹا دیں۔ اِس کے باوُجُود جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام دوبارہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو پھر رونا شروع کر دیتے، جس کے نتیجے میں وہ اُونی پٹّیاں بھیگ جاتیں۔ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی والِدہ انہیں خشک کرنے کے لئے نچوڑتیں اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنے آنسوؤں کے پانی کو اپنی ماں کے بازو پر گرتا ہوا دیکھتے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے: اے اللہ پاک! یہ میرے آنسو ہیں، یہ میری ماں ہے اور میں تیرا بندہ ہوں جبکہ تُو سب سے زیادہ رَحم فرمانے والا ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، ۴/۲۲۵ از خوفِ خدا، ص ۴۵)
- اسی طرح حضرت سَیِّدُنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں آتا ہے کہ وہ خوفِ خدا سے اتنا روتے تھے کہ مسلسل رونے کی وجہ سے آپ کی اکثر بینائی (Sight) رخصت ہو گئی۔ لوگوں نے عرض کی: اے اللہ پاک کے پیارے نبی عَلَیْہِ السَّلَام! آپ اتنا کیوں روئے کہ آپ کی اکثر

بینائی جاتی رہی؟ ارشاد فرمایا: دو باتوں کے سبب۔(۱) کہیں میری نظر ایسی چیز پر نہ جا پڑے جسے دیکھنے سے شریعت نے منع فرمایا ہے۔(۲) جو آنکھیں اپنے ربِّ کریم کا جلوہ دیکھنا چاہتی ہیں ،میں نہیں چاہتا کہ وہ کسی اور چیز کو بھی دیکھیں ، لہٰذا میں نے مناسب خیال کیا کہ نابینا (Blind) کی طرح ہو جاؤں اور جب قیامت میں میری آنکھ کھُلے تو فوراً میری نظر اپنے ربِّ کریم کا دیدار کرے۔ اس کے بعد آپ ساٹھ برس (60 Years) حیاتِ ظاہری سے متصف رہے، لیکن کسی نے انہیں آنکھ کھولتے نہیں دیکھا۔ (خوفِ خدا، ص ۴۵)

❖ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں آتا ہے کہ ایک دفعہ چالیس (40) دن تک سجدے کی حالت میں روتے رہے اور اللہ پاک سے حیا کے سبب آسمان کی طرف اپنا سر نہ اٹھایا۔ اتنا زیادہ رونے کی وجہ سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے آنسوؤں سے گھاس (Grass) اُگ آئی اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے سر کو ڈھانپ لیا۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۱۳۵ بتغیر)

❖ حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں مروی ہے کہ یہ جب نَماز کے لئے کھڑے ہوتے تو خوفِ خدا کے سبب اِس قَدَر گریہ وزاری فرماتے (یعنی روتے) کہ ایک مِیل کے فاصِلے سے ان کے سِینے میں ہونے والی گَڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی۔ (اِحیاءُ الْعُلوم، ۴/۲۲۶ از نیکی کی دعوت، ص ۲۷۳)

❖ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی عادت تھی کہ جب کوئی نصیحت آموز واقعہ سنتے تو اس طرح روتے جس طرح کوئی عورت بچہ فوت ہو جانے پر روتی ہے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۵/۴۳)

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے شُمار جُرم دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حِجاز کا

(ذوقِ نعت، ص ۱۷، ۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک ”یومِ تعطیل اعتکاف“

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا خوفِ خدا میں ڈُوبے رہنا اور اس میں اشک بہانا مرحبا۔ ہمیں بھی خود میں خوفِ خدا پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی جہاں اور بے شمار مدنی بہاریں ہیں، وہیں ایک مدنی بہار یہ بھی ہے کہ اس مدنی ماحول کی برکت سے خوفِ خدا میں رونا نصیب ہوتا ہے۔ یہی مدنی ماحول فکرِ آخرت میں بے قراری کی کیفیت پیدا کرتا ہے۔ یہی مدنی ماحول قبر و آخرت کی یاد دل میں پیدا کرتا ہے۔ یہی مدنی ماحول غمِ مدینہ اور عشقِ رسول میں اشکباری کا ذہن دیتا ہے۔ آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خوب خوب حصہ لیجئے۔ بالخصوص دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع، ہفتہ وار مدنی مذاکرے اور ہر ماہ عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ ان مدنی کاموں کی برکت سے عاشقانِ رسول کی صحبت نصیب ہوگی جو دل میں رِقّت پیدا کرنے کے ساتھ فکرِ آخرت میں کڑھنے کا ذہن بیدار کرے گی۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **”یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف“** بھی ہے۔ چُھٹی والے دن شہر کے مخصوص عَلاقوں اوراطراف کے گاؤں، گوٹھوں میں جاکر وہاں کی مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ **مقامی عاشقانِ رسول** کو نیکی کی دعوت دے کر عِلْمِ دِین سیکھنے، سکھانے کی ترکیب کی جاتی ہے۔ ☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف اسلامی بھائیوں کو سُنّتیں و آداب اور مَدَنی دَرْس وغیرہ کا طریقہ سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے ☆یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے

مساجِد آباد ہوتی ہیں ☆یَومِ تَعْطِیل اِعتِکاف کی بَرَکت سے بہ نیتِ اعتکاف مسجد میں گزرنے والا ہر ہر لَمحہ عِبادَت میں گزارنے کا موقع ملے گا☆یَومِ تَعْطِیل اِعتِکاف کی بَرَکت سے مسجِد سے مَحَبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زِیادہ سے زِیادہ وَقْت گُزارنے کی فضیلت حاصل ہو گی۔

12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار اس مدنی کام **"یومِ تعطیل اعتکاف"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"یومِ تعطیل اعتکاف"** کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اس رسالے کے مطالعے سے مزید آپ جان سکیں گے ☆یومِ تعطیل اعتکاف کیا ہے؟☆یومِ تعطیل اعتکاف کا جدول ☆ مدنی کاموں کی مضبوطی کا ذریعہ ☆ اطراف گاؤں اور دعوتِ اسلامی ☆یومِ تعطیل اعتکاف سے متعلق چند سوال جواب ☆یومِ تعطیل اعتکاف کے 14 فوائد وغیرہ

آیئے! ہم بھی نیّت کرتے ہیں کہ اس **ہفتہ وار مدنی کام** (یومِ تعطیل اِعتکاف) میں عملی طور پر شرکت کی سعادت حاصل کرتے رہیں گے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں، چنانچہ

نیکیوں کی توفیق مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کی پچھلی زِندگی گُناہوں میں گزر رہی تھی، ہر ایک کے مُعامَلے میں ٹانگ اَڑانا، لوگوں سے لَڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا جیسی بُرائیوں میں گِرِفتار تھے۔ خُوش قسمتی سے ایک اسلامی بھائی کی اِنْفِرادی کوشِش پر یہ رَمَضانُ المُبارَک کے آخری عَشْرے میں

اپنے عَلاقے کی مسجد میں مُعتَکِف ہوگئے۔ جہاں اُنہیں بہت سُکون مِلا۔ اُنہوں نے مزید 2 سال اِعتِکاف کی سَعادت حاصِل کی۔ اُن کی مسجِد کے مُؤَذِّن صاحِب اِنْفِرادی کوشش کر کے اُنہیں عاشقانِ رسول کی مدنی تَحریک دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتِماع میں لے آئے۔ ایک مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی سُنَّتوں بھرا بَیان کر رہے تھے جو سفید لِباس، چہرے پر ایک مُشت داڑھی اور سَر پر عِمامہ شریف کا تاج سجائے ہوئے تھے۔ مُبَلِّغ کے چہرے کی کَشِش اور نُورانیّت نے اُن کا دل موہ لیا اور وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُنہوں نے ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دوا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مئے عشق دیگا بَنا یہ تمہیں عاشِقِ مُصطفٰے مَدَنی ماحول

(وَسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا میں رونے کے فوائد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم خوفِ خدا میں رونے کی اہمیت سے متعلق سُن رہے تھے۔ صاف پانی کا یہ وصف ہے کہ وہ میل کچیل ختم کر دیتا ہے۔ اگر کسی جگہ گندگی ہو اور پانی بہائیں تو جہاں جہاں پانی بہے گا وہ جگہ بھی صاف (Clean) ہوتی جائے گی۔ خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو نکلتے تو باہر کو ہیں لیکن انسان کے "اندر" کو صاف کر جاتے ہیں۔ یہ آنسو بہتے ظاہر پر ہیں، لیکن

صفائی انسان کے باطن کی کرتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** دل کی قساوت (سختی) کو دُور کرتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** دل کی نرمی کا باعث بنتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** قلبی سکون فراہم کرتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** گناہوں کے بوجھ سے نجات دیتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** اللہ پاک کی رحمت کا امیدوار بناتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** جہنم سے آزادی کا باعث بنتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** جنت کا مستحق بناسکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** قبر کے مراحل کو آسان بناسکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** عذابِ قبر سے بچاسکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** قبر کی تنگی اور وحشت کو دُور کرسکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** قبر کو گلِ گلزار بناسکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** کل ہونے والی ندامت سے بچاسکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** کل محشر کی دھوپ اور پیاس سے بچاسکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** پُل صراط پر آسانی کا باعث بن سکتے ہیں۔ اَلْغَرَض! ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** بظاہر بے کسی کا اظہار ہوتے ہیں، لیکن درحقیقت عزّتوں اور عظمتوں کو پانے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

اولیائے کرام کا خوفِ خدا میں رونا

اللہ پاک کے نیک بندے خوفِ خدا کے سبب کثرت سے آنسو بہاتے ہیں۔ کئی اولیائے کرام کے بارے میں منقول ہے کہ خوفِ خدا میں کثرت سے رونے کے سبب ان کی بینائی ختم ہوگئی، مگر انہوں نے رونا نہیں چھوڑا۔ آیئے! حصولِ ترغیب کے لیے خوفِ خدا میں رونے پر اولیائے کرام کے کچھ واقعات سنتے ہیں:

1. حضرت سَیِّدُنا ابو بِشر صالح مُرّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بڑے مُحدّث تھے اور زبردست مبلغ بھی تھے۔ بیان کے دوران خود ان کی یہ کیفیت ہوتی تھی کہ خوفِ الٰہی سے کانپتے اور لرزتے رہتے اور اس قدر پُھوٹ پُھوٹ کر روتے جیسے کوئی عورت اپنے اکلوتے بچے کے مر جانے پر روتی ہے۔ کبھی کبھی تو شدتِ گریہ اور بدن کے لرزنے سے ان کے اعضا کے جوڑ اپنی جگہ سے ہِل جاتے تھے۔ آپ کے خوفِ خدا کا یہ عالم تھا کہ اگر کسی قبر کو دیکھ لیتے تو دو دو، تین تین دن حیران و خاموش رہتے اور کھانا پینا چھوڑ دیتے۔(اولیائے رجال الحدیث ص ۱۵۱، از خوفِ خدا)

2. حضرتِ عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا دستور تھا کہ ہر رات علماء کو جمع کرتے، موت، قیامت اور آخرت کا ذکر کرتے ہوئے اتنا روتے کہ معلوم ہوتا جیسے جنازہ سامنے رکھا ہے۔(مکاشفۃ القلوب، ص ۱۹۶)

3. حضرت سَیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ کسی نے انہیں مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا، یہ جب رونا شروع کرتے تو تین دن اور تین رات مسلسل روتے رہتے۔ جب کبھی آسمان پر بادل ظاہر ہوتے اور بجلی کڑکتی تو ان کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی، بدن کانپنے لگتا، بے تاب ہو کر کبھی بیٹھتے کبھی کھڑے ہوتے، ساتھ ہی روتے ہوئے کہتے: شاید میری لغزشوں اور گناہوں کی وجہ سے اہلِ زمین کو کسی مصیبت میں مبتلا کیا جانے والا ہے، جب میں مر جاؤں گا تو لوگوں کو بھی سکون حاصل ہو جائے گا۔(خوفِ خدا، ص ۸۵)

4. سلطانُ الہند حضرت خواجہ غریب نواز سید حسن سنجری اجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ زبردست ولی اللہ تھے۔ لیکن اُن پر خَوفِ خُدا اس قدر غالب تھا کہ ہمیشہ خَشیَّتِ الٰہی سے کانپتے اور گریہ وزاری کرتے رہتے تھے، خَلقِ خُدا کو خَوفِ خُدا کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے: اے لوگو! اگر تم زیرِ خاک

سوئے ہوئے لوگوں کا حال جان لو تو مارے خوف کے کھڑے کھڑے پگھل جاؤ۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خواجہ غریب نواز کا ذِکرِ خیر

اے عاشقانِ اولیا! حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور دیگر اولیائے کرام کا خوفِ خدا سے رونا مرحبا! 6 رَجَبُ الْمُرَجَّب کو سلطانُ الہند حضرتِ سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عُرس مُبارَک نہایت ہی عقیدت اور دُھوم دھام سے منایا جاتا ہے، اس موقع پر **ایصالِ ثواب اجتماعات** کا اِہتمام کیا جاتا ہے، جس میں قرآن خوانی، نعت خوانی، سُنّتوں بھرے بیانات، تقسیمِ رسائل وغیرہ کی ترکیب ہوتی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عالمی مدنی مرکز **فیضانِ مدینہ باب المدینہ** (کراچی) میں بالخصوص **رجب المرجب** کے **ابتدائی 6 ایّام** میں تو **مدنی مذاکروں** کی خوب مدنی بہاریں ہوتی ہیں، کئی شہروں سے عاشقانِ غریب نواز، عِلمِ دین سیکھنے، فیضانِ مدنی مذاکرہ لُوٹنے اور امیرِ اہلسنّت کی صحبت کی برکتیں حاصل کرنے کے لیے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں وقت گزارنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ان کے علاوہ **ملک و بیرونِ** ہزاروں عاشقانِ غریب نواز اپنے اپنے شہروں میں اجتماعی طور پر ان مدنی مذاکروں میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں، اس سال بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ **رجب المرجب کے مدنی مذاکروں** کی دُھوم دھام ہوگی۔ آیئے! ہم بھی نیّت کرتے ہیں کہ اس سال ہونے والے رجب المرجب کے **6 مدنی مذاکروں** میں شرکت کی سعادت حاصل کریں گے۔

آیئے! حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مختصر اً ذِکرِ خیر سنتے ہیں: آپ کا نام حَسَن چشتی اجمیری ہے، آپ کے مشہور اَلقابات میں مُعینُ الدّین، غریب نواز، سلطانُ الہِنْد اور عطائے رسول شامل ہیں۔ (معین الہند

---

1 ... معین الارواح، ص ۱۸۵ ملخصاً

حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۲۰ملخصاً) حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے اَخلاق، کردار اور گُفتار سے اسلام کا بول بالا فرمایا۔ لاکھوں لوگوں کو آپ نے اپنی نگاہِ نور سے نورِ اسلام سے منور فرمایا۔ آپ نے اپنے خلفا اور تلامذہ (شاگردوں) کی ایسی جماعت تیار کی، جس نے پاک و ہند کے کونے کونے میں دِین کا پیغام پھیلایا۔ اللہ پاک حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمتِ دین کے صدقے ہمیں بھی نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس لنگرِ رضویہ

اے عاشقانِ اولیا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول جہاں خوفِ خدا کا پیکر بناتا ہے وہیں اولیائے کرام کی سچی محبت بھی دیتا ہے۔ ہم بھی اسی مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں، عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لیے 107 سے زائد شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے۔ ان میں سے ایک مجلس **لنگرِ رضویہ** بھی ہے، مختلف مواقع پر ہزاروں عاشقانِ رسول کی خیر خواہی کی جاتی ہے یعنی ان کو کھانا کھلایا جاتا ہے مثلاً **دَارُالسُّنَّہ** میں آنے والے مہمانوں، مختلف **سُنّتوں بھرے اجتماعات، مدنی مشوروں، مختلف مدنی کورسز** میں شرکت کرنے والے عاشقانِ رسول، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ملک و بیرونِ ملک ہر سال ہزاروں عاشقانِ رسول پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے اِعتکاف کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ان عاشقانِ رسول کے لیے **"لنگرِ رضویہ"** (سحری و افطاری) کا بہت بڑا اِنتظام کیا جاتا ہے تاکہ یہ عاشقانِ رسول دِلجمعی کے ساتھ علمِ دِین کے مدنی حلقوں اور مدنی مذاکروں میں بھرپور توجہ کے ساتھ شرکت کر سکیں۔ دعوتِ اسلامی کے **عالمی مدنی مرکز** فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہونے والے **مدنی مذاکروں کے اجتماعات** میں بھی عاشقانِ رسول کے لیے **لنگرِ رضویہ** کا اِہتمام کیا جاتا ہے۔ لنگرِ رَضویہ کی مد میں کروڑوں روپے کے

اخراجات ہوتے ہیں، اس کارِ خیر میں بھی کئی عاشقانِ رسول اپنا حصہ شامل کرتے ہیں، اس سال بھی اِنْ شَآءَ اللہ ملک وبیرونِ ملک سینکڑوں مقامات پر **پورے ماہ اور آخری عشرے** کا اعتکاف ہو گا، جس میں ہزاروں عاشقانِ رمضان، ماہِ رمضان کی مبارک ساعتوں سے برکتیں لُوٹنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ تمام عاشقانِ رسول رضائے اِلٰہی اور دیگر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ **"لنگرِ رضویہ"** کی مد میں اپنا حصہ شامل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

"گھر میں آنے جانے کی" سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے "گھر میں آنے جانے کی سنّتیں و آداب" سنتے ہیں: ☆جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے، میں نے اللہ کریم پر بھروسا کیا، اللہ پاک کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوت۔ (ابو داود، ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۵) اِنْ شَآءَ اللہ! اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

ہو گی اور اللہ کریم کی مدد شاملِ حال رہے گی، ☆گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْاَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے ربِّ کریم پر ہم نے بھروسا کیا۔ (ابوداود، ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۶) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سورۃُ الاِخلاص شریف پڑھے۔ اِنْ شَآءَ اللہ! روزی میں بَرَکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی، ☆اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِیْن ترجمہ: "ہم پر اور اللہ کریم کے نیک بندوں پر سلام" تو فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالمُحتار، ۹/ ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رُوحِ مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶ ص ۹۶، شرح الشّفاء للقاری، ۲/ ۱۱۸) ☆جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: السلامُ علیکم کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ ☆اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جائیے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو، ☆جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سُنّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مثلاً کہے: محمد الیاس۔ نام بتانے کے بجائے اس موقع پر مدینہ! میں ہوں! دروازہ کھولو وغیرہ کہنا سنّت نہیں، ☆جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تا کہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو

رسالے "**101 مدنی پھول**" اور "**163 مدنی پھول**" ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہو گا "**صدقے کے فضائل**" جس میں ہم قرآنِ پاک اور احادیثِ طیبہ کی روشنی میں صدقے کے فضائل سنیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ بزرگوں کے صدقہ و خیرات کرنے کے واقعات بھی سُنیں گے، مزید بھی مدنی پھول بیان کئے جائیں گے۔ لہٰذا آئندہ جمعرات بھی ہفتہ وار اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کی نیت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **انفرادی کوشش** کر کے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ساتھ لانے کی نیت کیجئے اور ہاتھ اٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

بیان کی اَہَمِّیَّت

تقریر اور بیان کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اپنا مقصود پہنچایا جاسکتا ہے۔ آج کے دور میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین و احکامات اور دِینی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ بیان بھی ہے۔ خود رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان و تقریر کو رونق بخشی، آپ کے دلکش و دل نشیں بیانات کا اثر تھا کہ لوگوں کے دلوں کی دنیا تبدیل ہونے لگی، جہالت کے اندھیرے چھٹنے لگے اور اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پھیلنے لگی۔ بیان کے متعلق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، ۵/۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱) رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے تقریر اور بیان کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے دِین کی تبلیغ کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک "تقریر وبیان" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں، ان اجتماعات کا ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ امیر اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں الگ ایک بیان ہوتا ہے اور بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں الگ ایک بیان ہوتا ہے۔ یہ تمام بیانات دعوتِ اسلامی کی

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کا شعبہ "بیاناتِ دعوتِ اسلامی" تیار کرتا ہے۔

شعبے کی ضمنی تقسیم

کام کی بہتری اور بروقت تکمیل کیلئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی اس وقت **تین** ضمنی شعبوں پر مشتمل ہے۔

(1)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے پاکستان:** دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات اسی شعبے میں اردو زبان میں تیار اور فائنل کئے جاتے ہیں۔ پھر یہی بیانات مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے دنیا بھر میں بھیجے جاتے ہیں۔

(2)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے اسلامی بہنیں:** اس شعبے کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات کو تمام ضروری مراحل سے گزار کر کتابی صورت میں شائع کروانا ہے۔ ہر چار مہینوں کے بیانات ایک جلد کی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک یہ شعبہ محرم الحرام تا ربیع الآخر 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 1** کی صورت میں شائع کر چکا ہے، جمادی الاولی تا شعبان المعظم 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 2** بھی شائع کر چکا ہے، جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔

(3)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے بیرونِ ملک:** اس شعبے کے تحت بیرونِ ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پر کام کیا جاتا ہے۔

بیانات کی تیاری کے اہم مراحل

شعبہ بیانات میں تیار ہونے والے تمام تر بیانات تقریباً 16 مراحل سے گزار کر فائنل کئے جاتے

ہیں۔ مراحل اور ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(1) انتخابِ موضوع: سب سے پہلے شعبہ بیانات میں **مکمل** 1 سال کے بیانات کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ اسلامی سال کے ایونٹس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ موقع مناسبت اور ایام کے اعتبار سے ہی موضوع کا انتخاب کیا جائے۔

(2) تلاشِ مواد: فہرست فائنل ہو جانے کے بعد مختلف اسلامی بھائی اس کے لیے تلاشِ مواد میں لگ جاتے ہیں، اس کے لیے موضوع کے مطابق بزرگانِ دین کی تصانیف، دعوتِ اسلامی کے مبلغین بالخصوص، امیر اہلسنت اور اراکینِ شوریٰ کے اسی موضوع پر ہونے والے بیانات سے مدد لی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی کی طرف سے تیار کردہ سافٹ ویئر اور مکتبہ شاملہ سے بھی تلاشِ مواد کیا جاتا ہے۔

(3) جمع مواد: تلاشِ مواد کے بعد اس کی ثقاہت کو پرکھا جاتا ہے، اسلامی بھائی اپنے متعلقہ ذمہ دار کو کسی بھی موضوع پر جمع ہونے والا سارا مواد چیک کرواتا ہے اور باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے کہ کون سا مواد بیان میں شامل کیا جائے۔ یوں اسے سرسری ترتیب دی جاتی ہے اور بیان کا خاکہ بنایا جاتا ہے۔

(4) بیان کی ترتیب: بیان کے خاکے کے بعد اسے **مکمل** ترتیب دیا جاتا ہے۔ چھوٹے سائز کے تقریباً 24 سے 25 صفحات موضوع سے **متعلق** مواد کے ہوتے ہیں جبکہ 5 سے 7 صفحات میں **تنظیم** سے **متعلق** مواد بھی بیان میں شامل کیا جاتا ہے۔

(5) **فارمیشن:** مکمل بیان ترتیب دینے کے بعد اس کی جزوی فارمیشن بھی کی جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ شعبہ کے بعض اسلامی بھائی بیان بناتے ہوئے فارمیشن بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو بیان کی ترتیب کے بعد فارمیشن کی جاتی ہے۔

(6) **شعبہ ذمہ دار کا اسے فائنل کرنا:** فارمیشن کے بعد ماتحت اسلامی بھائی بیان شعبہ ذمہ دار کو بھیج دیتا ہے۔ جہاں از اول تا آخر مکمل بیان گہری نظر سے چیک کیا جاتا ہے۔ جہاں تبدیلی کی حاجت ہو وہاں مواد یا ترتیب کو تبدیل بھی کیا جاتا ہے اور مکمل بیان کو فائنل کیا جاتا ہے۔

(7) **نگرانِ علمیہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** شعبہ ذمہ دار کے فائنل کر لینے کے بعد نگرانِ المدینۃ العلمیہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری مدظلہ بیان کی تنظیمی تفتیش کرتے ہیں اور ضرورتاً بیان میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہیں۔

(8) **مکمل بیان کی تفتیش و تخریج:** نگرانِ علمیہ سے بیان فائنل ہونے کے بعد مکمل بیان کی تخریج و تفتیشِ تخریج ہوتی ہے۔ تمام حوالہ جات اصل کتب سے شامل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

(9) **دار الافتا کے مفتی صاحب سے مکمل بیان کی شرعی تفتیش:** تخریج و تفتیشِ تخریج کے بعد بیان شرعی تفتیش کیلئے دار الافتا کے مفتی صاحب کے پاس بھیجا جاتا ہے جو مکمل بیان کی شرعی تفتیش کرتے ہیں اور جہاں تبدیلی کی حاجت ہو اس کی اصلاح بھی فرماتے ہیں۔

(10) **مجلسِ تراجم سے انگلش الفاظ کی چیکنگ:** اردو کے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی جگہ انگریزی کے الفاظ زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ دار الافتا سے آنے کے بعد بیان میں مشکل الفاظ کو ہٹا کر آسان

اردو الفاظ ورنہ بریکٹ میں انگلش الفاظ بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ پھر ان الفاظ کی انگلش چیکنگ کیلئے بیان مجلسِ تراجم کو بھیجا جاتا ہے جو ان انگلش الفاظ کو سیاق و سباق کی روشنی میں چیک کرتے ہیں اور ضروری تبدیلیاں بھی کرتے ہیں۔

(11) **پیج سیٹ اپ:** ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد المدینۃ العلمیہ کے طے شدہ مدنی پھولوں کے مطابق مکمل بیان کا پیج سیٹ اپ کیا جاتا ہے۔

(12) **فائنل پروف ریڈنگ:** یوں تو اب تک کئی بار بیان کی سرسری پروف ریڈنگ ہو چکی ہوتی ہے مگر غلطی کے امکان کو ختم کرنے کیلئے اس مرحلے پر مکمل بیان کی از اول تا آخر باریک نظر سے پروف ریڈنگ کی جاتی ہے۔ بیان میں موجود آیاتِ کریمہ اور ان کے ترجمہ کا بھی تقابل کیا جاتا ہے۔

(13) **نگرانِ پاک کابینہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** ان تمام مراحل سے گزار کر اسلامی بھائیوں کا بیان نگرانِ پاک کابینہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کے پاس فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے جو بیان کو از اول تا آخر پڑھتے اور اس کی تنظیمی تفتیش فرماتے اور ضرورت پڑنے پر بیان میں تبدیلیاں بھی کرواتے ہیں، ان سے چیک ہو کر بیان دوبارہ المدینۃ العلمیہ آتا ہے اور اس میں ضرورتاً تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور بیان کابینہ مکتب بھیجا جاتا ہے۔ پھر کابینہ مکتب سے وہ بیان فائنل کر کے پاکستان بھر میں متعلقہ مقامات تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(14) **بیرونِ ملک کے اعتبار سے تبدیلیاں:** اسلامی بھائیوں کا فائنل ہونے والا یہی بیان بعد میں پاکستان کے سوا دنیا بھر میں ہوتا ہے۔ یوں ہر بیان میں بیرونِ ملک کے اعتبار سے بھی تبدیلیاں کی جاتی

ہیں۔ اور اسے اسلامی بہنوں کے اعتبار سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

(15) اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری: اسلامی بھائیوں کا بیان جب پیج سیٹ اپ کے مراحل سے گزر جاتا ہے تو اب اسی بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں تیار کیا جاتا ہے اور اسلامی بہنوں کے اعتبار سے اس میں مناسب تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ مذکر کے صیغوں اور جملوں کو مؤنث کے صیغوں اور جملوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اور جو مواد اسلامی بہنوں سے متعلق نہیں ہوتا اسے بھی بیان سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(16) اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ: بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھال کر اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیک کروایا جاتا ہے اور ان کے نشان زدہ مقامات پر تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی کارکردگی

(1) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مارچ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں ساڑھے چار سو (450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

(2) اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کے اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے بیانات کی پہلی جلد "**سُنّتوں بھرے بیانات**" کے نام سے **شعبان المعظم 1439 سنِ ہجری مطابق 27 اگست 2017 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں 4 اسلامی مہینوں یعنی محرم الحرام تا ربیع الآخر کے اصلاحی موضوعات پر 18 سنتوں بھرے بیانات شامل کئے گئے

ہیں۔

(3)مزید بر آں کہ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں / پاکستان)اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے ایک کتاب بنام "**اسلامی بیانات جلد1**" **ذوالحجۃ الحرام 1441 سنِ ہجری مطابق 11 اگست 2019 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا ربیعُ الآخر** کے اصلاحی موضوعات پر 19 سنتوں بھرے بیانات شامل ہیں۔

(4)اسی طرح شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے دوسری کتاب بنام "اسلامی بیانات جلد2" **ربیع الآخر 1441 سنِ ہجری مطابق دسمبر 2019 سنِ عیسوی** میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **جُمادی الاُولیٰ تا شَعْبَانُ المُعَظَّم 1441ھ مطابق جنوری 2020 تا اپریل 2020 سنِ عیسوی** کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات شامل ہیں۔

(5)جبکہ **اسلامی بیانات جلد3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اپریل کی ابتدا میں یہ کتاب بھی شائع ہو جائے گی اور مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہو گی۔

پاکستان کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

اب تک کی معلومات کے مطابق صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے ہونے والے اجتماعات کی تعداد **751** ہے جس میں لاکھوں اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں۔ جبکہ اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد **7340** اور شرکائے اجتماع کی تعداد **241462** ہے۔ پاکستان

بھر میں جہاں جہاں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں وہاں تمام مقامات پر ہونے والے بیانات کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے۔

بیرونِ ملک کے اجتماعات وشرکائے اجتماعات کی تعداد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) سے جو بیانات فائنل ہو جاتے ہیں کچھ ماہ کے فرق سے وہی بیانات ضروری تبدیلیوں کے ساتھ بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں کے لئے مرتب کئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ تادمِ تحریر بیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں کے اجتماعات کی مجموعی تعداد 747 اور شرکائے اجتماعات کی تعداد 33808 ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے اجتماعات کے مقامات کی تعداد 3047 اور شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 106786 ہے۔

مبلغین و مبلغات کیلئے معراجِ مصطفٰے سمیت دیگر اصلاحی
موضوعات پر مشتمل 779 صفحات پر محیط خوبصورت گلدستہ

بنام

رَجَبُ الْمُرَجَّب کے

31 بیانات

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

خطباء، واعظین، مبلغین و مبلغات کیلئے **شبِ معراج** سمیت دیگر کئی
اصلاحی موضوعات پر مشتمل 931 صفحات پر محیط خوبصورت تحفہ

بنام

رَجَبُ المُرَجَّب کے

31 بیانات

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

نام کتاب : رَجَبُ الْمُرَجَّب کے 31 بیانات

صفحات : 931

پہلی بار : رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۴۱ھ، فروری 2020

دوسری بار : رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۴۲ھ، فروری 2021

تعداد : ویب ایڈیشن

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہو گی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شخص کو ہو گی جس نے عِلْم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی خود اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عَساکِر، ۱۳۸/۵۱)

اجمالی فہرست

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ !عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** منظم اور مربوط طریقے سے دین کا کام کرنے والی تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بھائیوں کے بارہ اور اسلامی بہنوں کے آٹھ مدنی کام دعوتِ دین پھیلانے کے بڑے اہم ذرائع ہیں۔ ان مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔ ان ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں لاکھوں اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے لوازمات میں سے ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ یہ بیانات اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے تحت تیار ہوتے ہیں۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے 500 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔ بیان کیسے مرتب کیا جاتا ہے اور کتنے مراحل سے گزارا جاتا ہے؟ ہر مرحلے کا کیا انداز ہے؟ نیز شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی اب تک کیا خدمات ہیں؟ اس کی تفصیل کتاب کے آخر میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے **تفصیلی تعارف** میں موجود ہے۔

نگرانِ المدینۃُ العلمیۃ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری مدَّ ظلّہ العالی کی تجویز پر شعبہ قائم ہونے سے لے کر اب تک ہر اسلامی ماہ کے تحت ہونے والے بیانات کو یکجا کیا جاتا ہے اور انہیں کتابی صورت دے کر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ یوں **جُمادَی الاولیٰ تا ربیع الآخر کے ٹوٹل 353 بیانات** بارہ (12) ضخیم کتابوں کی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیے گئے ہیں۔ رجب المرجب کے 26 بیانات کا پہلا ایڈیشن دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر پہلے پیش کیا گیا تھا۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے **رجب المرجب کے 31 بیانات** پر مشتمل اب دوسرا ایڈیشن پیشِ خدمت ہے۔ اس نئے ایڈیشن میں 2020 میں ہونے والے ہفتہ وار اجتماع کے مزید 5 بیانات کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے حوالے سے چند باتوں کی وضاحت ذہن نشین فرمالیں:

✿ اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ ان بیانات میں برقرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کا لحاظ رکھیں۔

✿ ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے درودِ پاک اور دعائیں ختم کر دی گئی ہیں۔

✿ بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید بر آں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تا کہ استفادہ میں آسانی رہے۔

✿ طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، ماٰخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "المدینۃُ العلمیۃ" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃُ العلمیّۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: "بے شک تُمہارے نام مع شَناخت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں لہٰذا مجھ پر اَحسَن (یعنی خوبصورت الفاظ میں) دُرُودِ پاک پڑھو۔"(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیدارِ الٰہی ایک ایسی نعمتِ عظمٰی ہے کہ جس کے حُصُول کا ہمیشہ سے ہر خاص و عام ہی تمنائی رہا ہے، جس کی طلب ہر دل کی دھڑکن بنی رہی حتی کہ یہ ہی آرزو اِلتجا بن کر حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مُبارک لبوں پر بھی آگئی، عرض کیا: "رَبِّ اَرِنِیْ، اے رَبّ میرے مجھے اپنا دیدار دکھا، "رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: " لَنْ تَرٰنِیْ تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا"، مگر جب بات اپنے حبیب کی آئی تو خُود حضرت جبریل علیہ السَّلام کو بھیج کر محبوب کو بلوایا اور اپنے دیدار سے مُستَفیض فرمایا، جبھی تو بُلبلِ باغِ جِنان، شاعرِ خوش بیان امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن بے ساختہ پُکار اُٹھتے ہیں۔

---

1 ... مصنف عبدالرزاق، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی، ۲/۱۴۰، حدیث: ۳۱۱۶

تَبَارَکَ اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لَنْ تَرَانِیْ کہیں تقاضے وصال کے تھے
(حدائقِ بخشش، ص ۲۳۴)

یاد رہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا اپنے محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو معراج پر بلانے اور اپنے دیدار سے مُشرَّف فرمانے کا مَقْصد حُضُور عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کی دِلجوئی اور تسکینِ خاطر تھا کیونکہ آپ کی طرف سے دعوتِ توحید دیئے جانے کے بعد کفارِ جفاکار کی طرف سے لگاتار ظُلم وستم کے اَنبار کی وَجہ سے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہایت بیقرار تھے جس کا واقعہ کچھ یوں ہے۔ کہ جس روز صفا کی چوٹی پر کھڑے ہو کر اللہ تعالٰی کے محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قریشِ مکہ کو دعوتِ توحید دی تھی اسی روز سے عَداوت وعِناد کے شُعلے بھڑکنے لگے، ہر طرف سے مَصائب و آلام کا سیلاب اُمڈ کر آیا۔ رَنج و غم کا اندھیرا دن بدن گہرا ہوتا چلا گیا۔ لیکن اس تاریکی میں آپ کے چچا ابو طالب اور اُمُّ المومنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہ تَعالٰی عَنْہا کا وجود ہر نازک مرحلہ پر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے تسکین وطمانیّت کا سبب بنا رہا، بعثتِ نبوی کے دسویں سال آپ کے چچا نے وفات پائی، اس صدمہ کا زَخم ابھی مُندمِل بھی نہ ہونے پایا تھا کہ مُونس و ہَمدَم رَفیقۂ حیات حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہ تَعالٰی عَنْہا بھی آپ کو داغِ مُفارَقت دے گئیں، کُفّارِ مکہ کو اب ان کی انسانیّت سوز کارستانیوں سے روکنے والا اور ان کی سفاکانہ روش پر مَلامت کرنے والا بھی کوئی نہ رہا جس کے باعث ان کی اِیذا رَسانیاں ناقابلِ برداشت حد تک بڑھ گئیں۔ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ

والہٖ وسلَّم طائف تشریف لے گئے، شاید وہاں کے لوگ آپ کی اس دعوتِ توحید کو قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جائیں لیکن وہاں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ جو ظالمانہ برتاؤ کیا گیا، اس نے سابقہ زخموں پر نمک پاشی کا کام کیا، ان حالات میں جب بظاہر ہر طرف مایوسی کا اندھیرا پھیل چکا تھا اور ظاہری سہارے بھی ٹوٹ چکے تھے، رحمتِ الٰہی نے اپنی عَظَمت و کبریائی کی واضح نشانیوں کا مُشاہدہ کرانے کے لیے اپنے محبوب کو عالَم بالا کی سیاحت کے لیے بُلایا، تاکہ حالات کی ظاہری ناسازگاری آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو مزید رَنجیدہ خاطِر نہ کرسکے، غور کیا جائے تو سفرِ مِعْراج کے لیے اس سے موزُوں ترین اور کوئی وقت نہیں ہو سکتا تھا۔

اس سفرِ مُقدَّس کے تمام احوال و واقعات خواہ وہ انعامات الٰہی سے ہوں یا آسمانی سیر و سیاحت سے متعلق ہوں خواہ انبیاو ملائکہ کے عالیشان استقبال سے تعلق رکھتے ہوں یا جنت و دوزخ کے مشاہدات سے ،غرض تمام کے تمام پہلو احادیثِ مُبارکہ اور کُتُبِ سیرت میں تفصیلاً مذکور ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہٖ وسلَّم نے کائنات کی سیر کے دوران کروڑوں عجائباتِ قدرت مُلاحظہ فرمائے، جنت میں تشریف لے جا کر اپنے غُلاموں کے درجات و مقامات مُلاحظہ فرمائے نیز جہنَّم کا مُعَایَنَہ فرما کر جہنمیوں پر ہونے والے دردناک عذابات بھی دیکھے اور پھر ان میں سے بہت کچھ اُمَّت کی ترغیب و ترہیب کے لئے بیان فرما دیا تا کہ اچھے اعمال کے ذریعے لوگ جہنَّم سے بچنے کی تدبیر کریں اور جنت کی لازوال نعمتوں کا سن کر اُن تک رسائی پانے کے لئے کوشاں ہوں۔ آیئے! ان میں سے چند ایک واقعات و مُشَاہَدات مُلاحظہ کیجئے۔

اِنْعَاماتِ اِلٰہیہ سے مُتَعَلِّق

...جنّت کے دروازے پر کیا لکھا تھا...؟

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوَایَت ہے، فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس رات مجھے معراج ہوئی میں نے جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا کہ **صدقے کا ثواب دس گنا اور قرض کا 18 گنا ہے۔** میں نے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیَافْت کیا: کیا سبب ہے کہ قرض کا درجہ صدقے سے بڑھ گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ سائل کے پاس مال ہوتا ہے اور پھر بھی سوال کرتا ہے جبکہ قرض لینے والا حاجت کی بِنا پر ہی قرض لیتا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اِسلام ہمیں مسلمانوں کی خیر خواہی کا درس دیتا ہے، ایک دوسرے سے ہمدردی کا پیغام دیتا ہے اور اس بات کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ اگر کبھی کوئی مسلمان کسی پریشانی و مصیبت کا شکار ہو جائے تو اُس سے منہ موڑنے کے بجائے پریشانی سے نکلنے میں اُس کی مدد کرنی چاہیے اور اگر مالی طور پر کسی کو آزمائش کا سامنا ہو تو تحفے کی صورت میں یا قرضِ حسنہ دے کر اُسے اِس سے باہَر نِکالنا چاہیے، پھر ان اعمالِ حسنہ پر بے شُمار اَجر و ثواب کی بشارتیں بھی عطا فرمائی تاکہ مسلمانوں کو ان میں خُوب خُوب رغبت ہو اور وہ ثوابِ آخرت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہر دُکھ درد میں اپنے مسلمان بھائی کا ساتھ دیں۔ لیکن آہ! فی زمانہ مسلمانوں میں ایک دوسرے کی خیر خواہی کی سوچ بالکل ختم ہوتی جارہی ہے، مال و دولت کا انہیں ایسا نشہ چڑھا ہے کہ ایک دوسرے سے

---

(1)... سنن ابن ماجۃ، کتاب الصدقات، باب القرض، ص۳۸۹، الحدیث: ۲۴۳۱.

تَعاوُن کا جذبہ ہی دَم توڑتا جارہا ہے۔ اے کاش! ہم حقیقی معنوں میں اِسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائیں اور ہر مسلمان بھائی کی پریشانی کو اپنی پریشانی سمجھ کر دُور کرنے کی کوشش کریں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے رِوَایَت ہے کہ رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان سے دنیا کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دُور کردے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی قیامت کے دن کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دُور فرمائے گا، جو کسی تنگ دست پر دنیا میں آسانی کرے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دنیا وآخرت میں اُس پر آسانی فرمائے گا، جو دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی فرمائے گا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

...بلند و بالا محلّات

مروی ہے کہ معراج کی رات جنت میں آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے چند بلند و بالا محلّات مُلاحظہ فرمائے جن کے بارے میں پوچھنے پر حضرتِ جبرائیل عَلَیْهِ السَّلَام نے عرض کیا کہ یہ غصّہ پینے والوں اور لوگوں سے عَفو و درگزر کرنے والوں کے لئے ہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غصّہ غیر اختیاری شے ہے، یہ نفس کے اس جوش کو کہتے ہیں جو بدلہ

([1])...سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی الستر ة... الخ، ص ۴۷۳، الحدیث: ۱۹۳۰

([2])...مسند الفردوس، باب الراء، ۲/۲۵۵، الحدیث: ۳۱۸۸.

لینے پر اُبھارتا ہے اور اس سے سینے میں انتقام کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ ایسے میں جو شخص اپنے آپ کو قابو میں رکھے اور عفوودرگزر سے کام لے، احادیث میں اس کے بہت سے فضائل وارِد ہیں جن میں سے ایک فضیلت تو ابھی بیان ہوئی، آیئے! اب مزید فضائل مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جس نے غصّے کو ضبط کر لیا حالانکہ وہ اسے نافِذ کرنے پر قادِر تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اُس کو تمام مخلوق کے سامنے بُلائے گا اور اختیار دے گا کہ جس حُور کو چاہے لے لے۔[1]

اور ایک مقام پر فرمایا: میری اُمَّت کے بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب انہیں غصہ آجائے تو فوراً رجوع کر لیتے ہیں۔[2]

غصّہ بالکل نہ آئے تو...؟

یاد رکھئے! غصّہ بذاتِ خود بُرا نہیں، ہاں! غصّے میں آکر شریعت کی نافرمانی کرنا مذموم و ناجائز ہے۔ صحیح موقعے پر غصّہ آنا بھی ضروری ہے، حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حجر مکی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: غصّے میں تفریط یعنی اس قدر کم آنا کہ بالکل ہی ختم ہو جائے یا پھر یہ جذبہ ہی کمزور پڑ جائے تو یہ ایک مذموم صفت ہے کیونکہ ایسی صورت میں بندے کی مُرَوَّت اور غیرت ختم ہو جاتی ہے اور جس میں غیرت یا مُرَوَّت نہ ہو وہ کسی قسم کے کمال کا اہل نہیں ہوتا کیونکہ ایسا شخص عورتوں بلکہ حشراتُ الْاَرض (یعنی زمینی کیڑے مکوڑوں) کے مُشابِہ ہوتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ

---

(1)... سنن ابی داود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ص ۷۵۲، الحدیث: ۴۷۷۷.

(2)... المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم، من اسمہ محمد، ۴/ ۲۲۴، الحدیث: ۵۷۹۳.

رَحمَۃُ اللہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: جسے غصّہ دِلایا گیا اور وہ غصّے میں نہ آیا تو وہ گدھا ہے اور جسے راضی کرنے کی کوشش کی گئی اور وہ راضی نہ ہوا تو وہ شیطان ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

…موتیوں سے بنے ہوئے گنبد نُما خیمے

جنت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم موتیوں سے بنے ہوئے گنبد نُما خیمے مُلاحظہ فرمائے جن کی مِٹّی مشک تھی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: "لِمَنْ ھٰذَا یَا جِبْرِیْل یعنی اے جبریل! یہ کس کے لئے ہیں؟" عرض کیا: اے **مُحَمَّد** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت کے ائمہ اور مُؤَذِّنین کے لئے ہیں۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! رِضائے الٰہی کے لیے اذان دینے اور امامت کرنے کی کیا خوب فضیلت ہے کہ ربّ تعالیٰ نے ان کے لئے جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے خیمے تیار کر رکھے ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔ آیئے! اس بارے میں مزید رِوایات مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ

…مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان خوش گوار ہے: ثواب کی خاطر اذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا قبر میں اُس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔[3]

---

(1)…الزواجر، الباب الاول، الکبیرۃ الثالثۃ، الغضب بالباطل…الخ، ۱۰۳/۱.

(2)…المسند للشاشی، مسند عبادۃ بن الصامت، ۳۲۱/۳، الحدیث: ۱۴۲۸.

(3)…الترغیب والترھیب، کتاب الصلاۃ، الترغیب فی الاذان…الخ، ص۹۵، الحدیث: ۲۴.

...سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جس نے پانچوں نمازوں کی اذان ایمان کی بِنا پر بہ نیتِ ثواب کہی اُس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں مُعاف ہو جائیں گے اور جو ایمان کی بِنا پر ثواب کے لئے اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں اِمامت کرے اس کے پچھلے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔(1)

نور میں چُھپا ہوا آدمی

سفر معراج کی سہانی رات پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو عرش کے نور میں چُھپا ہوا تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ کون ہے، کیا کوئی فِرشتہ ہے؟ کہا گیا: نہیں۔ فرمایا: کوئی نبی ہیں؟ کہا گیا: نہیں۔ پوچھا: پھر یہ کون ہے؟ بتایا گیا: یہ وہ شخص ہے کہ دنیا میں اس کی زبان ذکرِ الٰہی سے تر رہتی تھی، اس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا تھا اور یہ کبھی اپنے والِدین کو بُرا کہے جانے یا اُن کی بے عزّتی کی جانے کا سبب نہیں بنا۔(2)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس رِوایَت سے پتا چلتا ہے کہ ذکرِ الٰہی کی کثرت، مَساجِد سے محبت اور والِدَین کے لئے بُرائی کا سبب بننے سے بچنا، یہ تینوں اعمال اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بہت ہی محبوب ہیں۔ اس رِوایَت میں اس بات کی ترغیب موجود ہے کہ انسان گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا، نشہ بازی، جُوا وغیرہ کسی بھی ایسے فعل کا ہر گز مرتکب نہ ہو جو اس کے والِدَین کے لیے طعن و تشنیع اور بے عزّتی کا

---

(1)... کنز العمال، کتاب الصلاۃ، قسم الاقوال، الفصل الرابع... الخ، ۲۸۹/۷، الحدیث: ۲۰۹۰۲

(2)... موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الاولیا، ۴۱۵/۲، الحدیث: ۹۵.

باعث بنے اور حشر کے روز خُود اسے بھی شر مندگی کا سامنا کرنا پڑے۔

اور والدین کو بھی چاہیے کہ ابتدا ہی سے اپنی اولاد کی اچھی تربیت کریں اچھے کاموں کی ترغیب دلائیں برے کاموں پر روک ٹوک کریں اگر انہیں یونہی اپنے حال پر چھوڑ دیا اور وہ غلط راستے پر چل پڑے تو پھر سوائے پچھتانے کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا در حقیقت اولاد کو نیک یا بد بنانے میں والدین کی تربیت کو بڑا دخل ہوتا ہے۔ مگر افسوس والدین ہی اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرنے سے غافل ہیں اور خود ہی گناہوں بھری زندگی میں بدمست ہیں، جب والدین کا مقصدِ حیات 'حصولِ دولت، آرام طلبی، وقت گزاری اور عیش کوشی بن جائے تو وہ اپنی اولاد کی کیا تربیت کریں گے اور جب تربیتِ اولاد سے بے اعتنائی کے اثرات سامنے آتے ہیں تو یہی والدین ہر کس و ناکس کے سامنے اپنی اولاد کے بگڑنے کا رونا روتے دکھائی دیتے ہیں۔

ایسے والدین کو غور کرنا چاہیے کہ اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں ان کا کتنا ہاتھ ہے کیونکہ انہوں نے اپنے بچے کو ABC بولنا تو سکھایا مگر قرآن پڑھنا نہ سکھایا، مغربی تہذیب کے طور طریقے تو سمجھائے مگر رسول عربی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی سنّتیں نہ سکھائیں، جنرل نالج (معلوماتِ عامہ) کی اہمیت پر اس کے سامنے گھنٹوں کلام کیا مگر فرض دینی علوم کے حصول کی رغبت نہ دلائی، اس کے دل میں مال کی محبت تو ڈالی مگر عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی شمع فروزاں نہ کی، اسے دنیاوی ناکامیوں کا خوف تو دلایا مگر امتحان قبر و حشر میں ناکامی سے وحشت نہ دلائی، اسے ہائے ہیلو کہنا تو سکھایا مگر سلام کرنے کا طریقہ نہ بتایا۔ ارتکابِ گناہ کی مادر پدر آزادی اور لہو ولعب کے طرح طرح کے آلات کا

بلا روک ٹوک استعمال، کیبل، وی سی آر کی کارستانیاں، رقص و سرود کی محفلوں میں انہماک اور بگڑا ہوا گھریلو ماحول، یہ سب کچھ بچے کی طبیعت میں شیطانیت و نفسانیت کو اتنا قد آور کر دیتا ہے کہ اس سے پاکیزہ کردار کی توقع بھی نہیں کی جاسکتی جیسے گندے نالے میں ڈبکی لگانے والے کے جسم کی طہارت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں اپنی اور اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قدموں کی آہٹ

جنت کی سیر کے دوران سردارِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی کے قدموں کی آہٹ سماعت فرمائی جس کے بارے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بتایا گیا کہ یہ حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔[1]

قربان جائیے! کیا شان ہے مُؤَذِّنِ رسول حضرتِ سیِّدُنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے قدموں کی آہٹ جنت میں سماعت فرما رہے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ مقام کس عمل کے سبب حاصل ہوا آئیے! مُلاحظہ کیجئے: حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوَایَت ہے، فرماتے ہیں کہ (ایک دفعہ) سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فجر کے وقت حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: اے بِلال! مجھے بتاؤ تم نے اِسلام میں کون سا ایسا عمل کیا ہے جس پر ثواب کی امید سب سے زیادہ ہے کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے

---

(1)... مشكاة المصابيح كتاب المناقب، باب مناقب عمر، ۲/۴۱۸، الحديث: ۶۰۳۷، ملتقطاً.

تمہارے قدموں کی آہٹ سنی ہے۔ عرض کیا: میں نے اپنے نزدیک کوئی امید افزا کام نہیں کیا۔ہاں! میں نے دن رات کی جس گھڑی بھی وُضو یا غسل کیا تو اس قدر نماز پڑھ لی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے مُقَدَّر میں کی تھی۔[1]

شرحِ حدیث

اُوپر ذِکر کی گئی حدیث کی شرح کرتے ہوئے حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: غالِب یہ ہے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کسی شب خواب میں معراج ہوئی تب اس کے سویرے کو حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے یہ سوال فرمایا کیونکہ جسمانی معراج کے سویرے تو فجر جماعت سے پڑھی نہ تھی یا یہ سب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جسمانی معراج میں مُلاحظہ فرمایا تھا مگر یہ سوال کسی اور دِن فجر کی نماز کے بعد فرمایا۔ یہ ہی معنیٰ زیادہ ظاہِر ہے۔مزید فرماتے ہیں: حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے آگے جنت میں جانا ایسا ہے جیسے نوکر چاکر بادشاہوں کے آگے ہٹو بچو کرتے ہوئے چلتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اے بِلال! تم نے ایسا کون سا کام کیا جس سے تم کو میری یہ خدمت میسر ہوئی؟ خیال رہے کہ معراج کی رات نہ تو حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ جنت میں گئے نہ آپ کو معراج ہوئی بلکہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس رات وہ واقعہ مُلاحظہ فرمایا جو قیامت کے بعد ہو گا کہ تمام خَلْق سے پہلے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جنت میں داخِل ہوں گے اس طرح کہ حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)

---

(1)...صحیح المسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل بلال، ص ۹۵۷، الحدیث: ۲۴۵۸.

خادِمانہ حیثیت سے آگے آگے ہوں گے۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ **اللہ** تعالیٰ نے حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو لوگوں کے انجام پر خبر دار کیا کہ کون جنّتی ہے اور کون دوزخی اور کون کس درجہ کا جنّتی، دوزخی ہے، یہ عُلُومِ خمسہ میں سے ہیں اور دوسرے یہ کہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے کان و آنکھ لاکھوں برس بعد ہونے والے واقعات کو سن لیتے ہیں، دیکھ لیتے ہیں یہ واقعہ اس تاریخ سے کئی لاکھ سال بعد ہو گا مگر قربان ان کانوں کے آج ہی سن رہے ہیں۔ تیسرے یہ کہ انسان جس حال میں زندگی گزارے گا اسی حال میں وہاں ہو گا حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے اپنی زندگی حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں گزاری وہاں بھی خادِم ہو کر ہی اُٹھے۔

اور حضرتِ بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فرمان کہ "میں نے دن رات کی جس گھڑی بھی وُضو یا غسل کیا تو اس قدر نماز پڑھ لی جو میرے مُقدّر میں تھی" کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی دن رات میں جب بھی میں نے وُضو یا غسل کیا تو دو نفل تحیۃ الوضو پڑھ لئے۔ مگر یہاں اوقاتِ غیرِ مکروہ میں پڑھنا مُراد ہے تاکہ یہ حدیث مُمانعت کی احادیث کے خِلاف نہ ہو۔ خیال رہے کہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے یہ پوچھنا اس لیے تھا تا کہ آپ یہ جواب دیں اور اُمّت اس پر عمل کرے، ورنہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو ہر شخص کے ہر چُھپے کُھلے عمل سے واقِف ہیں نیز یہ درجہ صرف حضرتِ بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ان نوافل کا ہے ہزارہا آدمی یہ نوافل پڑھیں گے یا پابندی کریں گے مگر اُنہیں یہ خدمت نصیب نہیں۔[1]

---

(1)... مراٰۃ المناجیح، نوافل کا باب، پہلی فصل، ۲/ ۳۰۰.

عَذابِ الٰہی سے مُتَعَلِّق

معراج کی رات زمین وآسمان کی سیر کے دوران پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جہاں مطیع وفرمانبردار بندوں پر ہونے والے انعاماتِ الٰہیہ کا مُشاہدہ فرمایا تو نافرمانوں کو قہرِ الٰہی میں گرِفتار بھی دیکھا، جو اپنے گناہوں کی پاداش (سزا) میں انتہائی دردناک عذابوں میں مبتلا تھے۔ ان تمام عذابوں میں سے چند عذاب غیبت کے بھی تھے، جیسا کہ

...اپنا ہی گوشت کھانے والے لوگ

مروی ہے: مِعْرَاج کی رات سرورِ کائنات، شاہِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن پر کچھ اَفراد مُقرَّر تھے، اِن میں سے بعض افراد نے اُن لوگوں کے جبڑے کھول رکھے تھے اور بعض دوسرے اَفراد اُن کا گوشت کاٹتے اور خون کے ساتھ ہی اُن کے منہ میں دھکیل دیتے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیَافت فرمایا کہ اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ لوگوں کی غیبتیں اور اُن کی عیب جوئی کرنے والے ہیں۔ [1]

...مُردار خور جہنمی

ایک رِوَایَت میں ہے کہ جب سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جہنّم میں دیکھا تو وہاں کچھ ایسے لوگ نظر آئے جو مُردار کھا رہے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیَافت فرمایا کہ اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی

---

(1)... مسند الحارث، کتاب الایمان، باب ما جاء فی الاسراء، ۱/۱۷۲، الحدیث: ۲۷.

غیبت کرتے) تھے۔[1]

تانبے کے ناخُن

ابوداوٗد شریف میں ہے کہ سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نِشان ہے: میں شبِ معراج ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جو اپنے چہروں اور سینوں کو تانبے کے ناخنوں سے نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) اور اُن کی عزت خراب کرتے تھے۔[2]

عورتیں زیادہ غیبت کرتی ہیں

مفسرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: اُن پر خارِش کا عذاب مسلط کر دیا گیا تھا اور ناخُن تانبے کے دھار دار اور نوکیلے تھے، ان سے سینہ، چہرہ کھجلاتے تھے اور زخمی ہوتے تھے۔ خدا (عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ! یہ عذاب سخت عذاب ہے، یہ واقعہ بعدِ قیامت ہو گا جو حُضُورِ انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے آنکھوں سے دیکھا۔ مزید فرماتے ہیں: یعنی یہ لوگ مسلمانوں کی غیبت کرتے تھے، اُن کی آبروریزی (عزت خراب) کرتے تھے یہ کام عورتیں زیادہ کرتی ہیں انھیں اس سے عبرت لینی چاہیے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کرنے کا انجام کس قدر تباہ کُن ہے، بروزِ قیامت غیبت کرنے

---

(1)... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن العباس... الخ، ۲/ ۱٤٤، الحدیث: ۲۳٦٦.

(2)... سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الغیبة، ص ٧٦٥، الحدیث: ٤٨٧٨.

(3)... مِراٰۃ المناجیح، باب چھپے عیوب کی تلاش... الخ، پہلی فصل، ٦/ ٦١٩.

والے کو کیسے کیسے دردناک عذابوں کا سامنا ہو گا، اس کا تَصَوُّر ہی لرزا دینے کے لئے کافی ہے۔ غور کیجئے! اگر غیبت کر کے بغیر توبہ کئے مر گئے اور ان میں سے کوئی دردناک عذاب مسلط کر دیا گیا تو کیونکر برداشت کر سکیں گے۔ اس لئے غیبتوں، چغلیوں اور دیگر گناہوں بھری باتوں سے رشتہ توڑ کر حمد و نعت سے رشتہ جوڑیئے، ہر لمحہ ہر گھڑی یادِ الٰہی میں مگن رہئے اور پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خوب خوب دُرود و سلام کے پُھول نچھاور کیجئے۔

ع گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی
بُری عادتیں بھی چھڑا یاالٰہی
مجھے غیبت و چغلی و بدگمانی
کی آفات سے تو بچا یاالٰہی
تجھے واسطہ سارے نبیوں کا مولیٰ
مِری بخش دے ہر خطا یاالٰہی [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُود خَوری کے دو۲ عذاب

غیبت کی طرح سُود خوری بھی انتہائی مہلک اور جان لیوا بیماری ہے جو انسان کے دِل میں خیر خواہیِ مسلم کا جذبہ مُردہ کر دیتی ہے۔ معراج کی رات آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جن لوگوں کو

---

(1)... وسائلِ بخشش، ص۷۹.

عذاب میں مبتلا دیکھا ان میں وہ لوگ بھی تھے جو سُود خوری کے سبب عذاب میں مبتلا تھے، چنانچہ

...پتھر خور آدمی

حضرتِ سیِّدُنا سمرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میں نے ایک آدمی دیکھا جو نہر میں تیرتے ہوئے پتھر نگل رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ سُود خور ہے۔[1]

...پیٹوں میں سانپ

اور ابنِ ماجہ شریف میں حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میں کچھ لوگوں کے پاس آیا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے اور ان کے اندر سانپ باہر سے نظر آ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ سُود خور ہیں۔[2]

شرحِ حدیث

مفسرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "چونکہ سُود خوار ہوسی ہوتا ہے کہ کھاتا تھوڑا ہے حرص وہوس زیادہ کرتا ہے، اس لئے ان کے پیٹ واقعی کوٹھڑیوں کی طرح ہوں گے، لوگوں کے مال جو ظلماً وُصول کیے تھے وہ سانپ بچھو کی شکل میں نمودار ہوں گے۔ آج اگر ایک معمولی کیڑا پیٹ میں پیدا ہو جائے تو

---

(1)...شعب الایمان، الثامن و الثلاثون من شعب الایمان، ٤/٣٩١، الحدیث: ٥١٢١.

(2)...سنن ابن ماجة، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، ص٣٦٣، الحدیث: ٢٢٧٣.

تندرستی بگڑ جاتی ہے، آدمی بے قرار ہو جاتا ہے تو سمجھ لو کہ جب اُس کا پیٹ سانپوں، بچھوؤں سے بھر جائے تو اس کی تکلیف و بے قراری کا کیا حال ہو گا...؟ ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ!"[1]

درسِ عبرت

ان روایات سے اُن لوگوں کو درسِ عبرت لینا چاہئے جو سُود کا لین دین کرتے ہیں۔ ذرا تصوُّر کیجئے! اگر اس نافرمانی کے سبب خُدائے ذُوالجلال ناراض ہو گیا، بروزِ حشر سُود خوروں کے ان دردناک عذابوں میں مبتلا کر دیا گیا، پیٹ میں سانپ اور بچھو بھر دیئے گئے تو کیا بنے گا...؟ اُس وقت یہ سُودی نفع کچھ کام نہ آئے گا۔ لہٰذا عقل مند کو چاہئے کہ دنیا کے حقیر اور عارضی نفع کی خاطر خُود کو قبر و آخرت کے ہولناک عذاب کا حقدار ہر گز ہر گز نہ ٹھہرائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

...سر کچلے جانے کا عذاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم اور احادیثِ طیّبہ نماز کی اہمیت سے مالا مال ہیں کہ ہر نماز کو اُس کے وقتِ مُقرَّرہ میں پابندی کے ساتھ ادا کرنے کے بے شُمار فضائل اور بِلا عذرِ شرعی کوتاہی کرنے کی سخت سزائیں سنائی ہیں۔ مِعْرَاج کی رات ہمارے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کچھ ایسے لوگ بھی مُلاحظہ فرمائے جو نماز میں سستی کرنے کی وجہ سے عَذاب میں گرِفتار تھے۔ آیئے! اسے مُلاحظہ کیجئے اور نمازوں کی پابندی کا ذہن بنایئے چنانچہ رِوَایت میں ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

[1]...مِراٰۃُ المناجیح، سود کا باب، تیسری فصل، ۴/۲۵۹.

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے لوگوں کے پاس تشریف لائے جن کے سر پتھروں سے کچلے جارہے تھے، ہر بار کچلے جانے کے بعد وہ پہلے کی طرح درست ہو جاتے تھے اور (دوبارہ کچل دیئے جاتے)، اس مُعَاملے میں ان سے کوئی سستی نہ برتی جاتی تھی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیَافت فرمایا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر نماز سے بوجھل ہو جاتے تھے۔[1]

ایک دن مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "جو نماز کی پابندی کریگا یہ اس کے لئے نور، برہان یعنی رہنما اور نجات ثابت ہوگی اور جو اس کی پابندی نہیں کریگا اس کے لئے نہ نور ہوگا، نہ برہان اور نہ ہی نجات کا کوئی ذریعہ اور وہ شخص قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبیّ بن خلف کے ساتھ ہوگا۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمر بن العاص، الحدیث، ۶۵۸۷، ج۲، ص ۵۷۴)

بعض علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "بے نمازی کا حشر ان لوگوں کے ساتھ اس لئے ہوگا کہ اگر اسے اس کے مال نے نماز سے غافل رکھا تو وہ قارون کے مشابہ ہے لہٰذا اس کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور اگر اس کی حکومت نے اسے غفلت میں ڈالا تو وہ فرعون کے مشابہ ہے لہٰذا اس کا حشر اس کے ساتھ ہوگا یا اس کی غفلت کا سبب اس کی وزارت ہوگی تو وہ ہامان کے مشابہ ہوا لہٰذا اس کے ساتھ ہو

([1])... مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب منہ في الاسراء، ۱/ ۹۲، الحدیث: ۲۳۵.

گا یا پھر اس کی تجارت اسے غفلت میں ڈالے گی لہٰذا وہ مکہ کے کافر اُبی بن خلف کے مشابہ ہونے کی وجہ سے اس کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔" (کتاب الکبائر، الکبیرۃ الرابعۃ فی ترک الصلوٰۃ، ص ۲۱)

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبیٔ کریم ، رءوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے اللہ عزوجل کے اس فرمان:

الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ ۙ﴿۵﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

(پ ۳۰، الماعون: ۵)

کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کو اس کا وقت گزار کر پڑھتے ہیں۔"

(مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، باب فی من یوخر الصلاۃ عن وقتھا، الحدیث ۱۸۲۳، ج ۲، ص ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

... آگ کی قینچیاں

معراج کی رات نبی آخر الزماں، سیاحِ لامکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کچھ اور لوگوں کے پاس تشریف لائے، اُن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے اور ہر بار کاٹنے کے بعد وہ درست ہو جاتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیَافت فرمایا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت کے خطبا ہیں، یہ اپنے کہے پر عمل نہیں کرتے

تھے اور کِتَابُ اللہ (قرآنِ کریم) پڑھتے تھے لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔[1]

اس رِوایت سے ان مبلغین اور واعظین کو درسِ عبرت لینا چاہیے جو دوسروں کو تو نیکی کی دعوت دیتے، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج کی طرف راغب کرتے، جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد اور تکبُّر وغیرہا ناجائز وحرام کاموں سے منع کرتے ہیں مگر خود کو بُھولے ہوئے ہیں۔ انہیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ بروزِ قیامت ان کا بھی مُحاسَبہ ہوگا، ان سے بھی ان کے اعمال و افعال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی اپنے ایک شاگرد کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے پیارے بیٹے! عِلْم کے بغیر عمل پاگل پن اور دیوانگی سے کم نہیں اور عمل بغیر عِلْم کے ناممکن ہے۔ جو عِلْم آج تجھے گناہوں سے دُور نہیں کر سکا اور اللہ تعالٰی کی اِطاعَت کا شوق پیدا نہ کر سکا تو یاد رکھ! یہ کل قیامت میں تجھے جہنّم کی (بھڑکتی ہوئی) آگ سے بھی نہیں بچا سکے گا۔ اگر آج تو نے نیک عمل نہ کیا اور گزرے ہوئے وقت کا تَدَارُک نہ کیا تو کل قیامت میں تیری ایک ہی پُکار ہوگی:

فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝۱۲ ترجمۂ کنزالایمان: ہمیں پھر بھیج کہ نیک کام کریں ہم کو یقین آگیا۔ (پ ۲۱، السجدۃ: ۱۲)

تو تجھے جواب دیا جائے گا: اے احمق و نادان! تو وہیں سے تو آرہا ہے۔ رُوح میں ہمت پیدا کر، نفس کے خِلاف جِہاد کر اور موت کو اپنے قریب تَرجان، کیونکہ تیری منزِل قبر ہے اور قبرستان والے ہر لمحہ تیرے منتظر ہیں کہ تو کب اُن کے پاس پہنچے گا؟ خبردار! خبردار! ڈر اس بات سے کہ بغیر زادِ راہ کے تُو اُن

(1)...شعب الایمان، الثامن عشر من شعب الایمان، ۲/۲۸۳، الحدیث: ۱۷۷۳.

کے پاس پہنچ جائے۔[1]

بے عمل واعظ کا انجام

بے عمل واعظ کے لرزہ خیز انجام سے متعلق ایک اور حدیث شریف مُلاحظہ ہو چنانچہ حُضُور سیِّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کے دِن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا جس سے اس کی آنتیں باہر آجائیں گی، وہ اُن کے گِرد ایسے چکر لگائے گا جیسے گدھا چکی کے گِرد چکر لگاتا ہے۔ جہنمی اُس کے پاس آئیں گے اور پُوچھیں گے: اے فُلاں! تجھے کیا ہوا؟ کیا تو لوگوں کو نیکی کی دعوت نہیں دیتا تھا اور بُرائی سے منع نہیں کرتا تھا؟ وہ کہے گا: ہاں، کیوں نہیں! میں نیکی کا حکم دیتا تھا مگر خود عمل نہیں کرتا تھا، بُرائی سے منع کرتا تھا مگر خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو مبلغین ترغیب دینے کے لئے خود کو سراپا ترغیب نہیں بناتے، دوسروں کو باعمل بنانے کے لئے خود کو بے عملی کی اندھیری کوٹھری سے باہر نہیں نِکالتے ایسوں کی نیکی کی دعوت میں تاثیر بھی نہیں پائی جاتی۔ اس کے بَرخِلاف باعمل مبلغ کی زبان سے نکلنے والی بات تاثیر کا تیر بن کر سامنے والے کے دِل میں پیوست ہو جاتی اور پھر اُسے سنّتوں کی عملی تصویر بننے پر مجبور کر دیتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

(1)... ایھا الولد، ص ۱۲.

(2)... صحیح مسلم، کتاب الزھد... الخ، باب عقوبۃ من یامر بالمعروف ولا یفعلہ... الخ، ص ۱۱۴۲، الحدیث ۲۹۸۹.

❁... آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے لوگ

مِعراج کی شب نبیوں کے سردار، رسولوں کے سالار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوزخ میں کچھ ایسے لوگ بھی دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافت فرمایا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں اپنے والِدَین کو گالیاں دیتے تھے۔[1]

یاد رکھئے! والِدَین کو ستانا اور اُنہیں ایذا پہنچانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، **اللہ** رَبُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں والِدَین کو جھڑکنے اور انہیں اُف تک کہنے سے منع فرمایا ہے چُنانچِہ ارشاد فرماتا ہے:

فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو اُن سے ہوں (اُف تک) نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والِدَین کی نافرمانی و ایذا رسانی کی اُخْرَوی سزا تو ہے ہی، دنیا میں بھی عبرتناک سزا بھگتنی پڑتی ہے، بارہا دیکھا گیا ہے کہ جو اپنے والِدَین کو ستاتے اور اُنہیں تکلیف پہنچاتے ہیں خود اپنی ہی اولاد کے ہاتھوں ذلیل و رُسوا ہو کر زندگی گزارتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

---

(1)... الزواجر، کتاب النفقات علی الزوجات... الخ، الکبیرة الثانیة بعد الثلاثمائة، ۲/ ۱۲۵.

فرمایا: ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے بخش دیتا ہے مگر والِدَین کی نافرمانی وایذا رسانی کو نہیں بخشتا بلکہ ایسا کرنے والے کو اس کے مرنے سے پہلے دنیا کی زندگی میں جلد ہی سزا دے دیتا ہے۔[1]

ع دِل دُکھانا چھوڑ دے ماں باپ کا
ورنہ ہے اس میں خسارہ آپ کا[2]
کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی[3]

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

فلموں کا جنونی

ضیا کوٹ (سیالکوٹ، پنجاب) کے علاقے مدینہ ٹاؤن رشید کالونی کے رہائش پذیر اسلامی بھائی نے اپنی داستانِ عشرت کے خاتمے کے اسباب کچھ یوں بیان فرمائے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے پہلے میں گناہوں کے بوجھ تلے دبا ہوا تھا۔ ماں باپ کا اکلوتا تھا، ان کے لاڈ پیار کی وجہ سے میں بہت بگڑ گیا۔ برے دوستوں کی صحبت میں رہ کر آوارہ گردی کرتا۔ کرکٹ دیکھنے اور کھیلنے کا بے حد شوقین تھا۔ فلمیں دیکھنے کا تو جنون کی حد تک شوق تھا، جب بھی کوئی نئی فلم آتی اس کی اسٹوری کوئی دوست سنانے لگتا تو نہ سنتا بلکہ وہی فلم دیکھنے سینما گھر پہنچ جاتا۔ اسی وجہ سے میری زندگی کے انمول ہیرے سینما

(1)... شعب الایمان، الخامس والخمسون من شعب الایمان، ۶/۱۹۷، الحدیث: ۷۸۹۰.
(2)... وسائلِ بخشش، ص۶۶۸.
(3)... وسائلِ بخشش، ص۶۶۷.

گھر کی زینت بننے میں ہی صرف ہوتے۔ میری اس جنونی حالت کو دیکھ کر میرے دوست کہتے تھے کہ یہ تو سینما گھر میں ہی مرے گا۔ میرے اس پاگل پن کی یہی حد نہیں تھی بلکہ بعض اوقات اپنے اس شوق بد کی خاطر فلموں کی شوٹنگ دیکھنے بھی پہنچ جاتا۔ گانوں کا اس قدر رَسیا (شوقین) تھا کہ جو نئی فلم دیکھتا جب تک اس کے گانوں کی کیسٹ نہ لے لیتا گھر نہ آتا۔ میری گناہوں بھری زندگی میں مدنی انقلاب کچھ اس طرح برپا ہوا کہ ایک سبز عمامے والے اسلامی بھائی نے مجھے شبِ معراج کے سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے اجتماعِ ذکر و نعت میں شرکت کی دعوت دی۔ میں نے یہ سوچ کر ہاں کر دی کہ چلو وہاں شرارتوں اور ٹھٹھہ مسخری میں وقت پاس ہو جائے گا۔ چنانچہ یہی غرضِ فاسد لئے میں اپنے چند دوستوں کو ساتھ لے کر کینٹ کی حنفیہ غوثیہ مسجد میں جا پہنچا۔ اسی مسجد میں دعوتِ اسلامی کے تحت شبِ معراج کے اجتماعِ ذکر و نعت کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اجتماع میں نعت خوانی کا سلسلہ جاری تھا۔ ایسی مقدس رات کہ جس میں ہمارے پیارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ملاقات و دیدارِ الٰہی کا شرف ملا کے تقدس کا خیال کیے بغیر ہم سب دوست شیطان کے ہاتھوں کھلونا بنے اونچی اونچی آوازیں نکال کر نعت خوانی میں خلل کا باعث بنتے رہے۔ ہماری مختلف آوازیں نکالنے کا یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا۔ پھر سنتوں بھرا بیان ہوا مگر ہم اپنی شرارتوں اور حرکتوں میں مشغول رہے۔ اس کے بعد تقریباً رات کے آخری پہر میں جب نعت خوانوں نے مل کر یہ کلام مبارک پڑھا "شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے" تو اس دوران محفل پر عجب سماں طاری ہو گیا مجھ پر بھی اس کا اثر ہونے لگا اچانک اسی کلام کے دوران ایک اسلامی بھائی پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی اور وہ بے ہوش ہو گئے یہ منظر دیکھ کر میری تمام شرارتوں کا نشہ ہرن (ختم) ہو

گیا، میرے دل میں ندامت کا احساس ہونے لگا، میرے ذہن میں یک لخت یہ احساس اجاگر ہوا کہ جن کے مریدوں کا یہ حال ہے کہ ثنائے مصطفٰی سن کر ان پر وجد طاری ہو جاتا ہے تو ان کے پیر کا کیا عالم ہو گا۔ اس روحانی و وجدانی محفل نے میرے دل کی کالک دھو ڈالی اور مجھے توبہ نصیب ہو گئی۔ اسی اجتماع میں میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ سے بیعت ہو کر عطاری بن گیا۔ شبِ معراج کے اس اجتماع کی برکت سے میں نے اپنے چہرے پر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کی نشانی داڑھی شریف سجالی، سر پر سبز عمامے کا تاج سجالیا اور مدنی ماحول میں استقامت پانے کے لئے ایک مدنی کام درسِ فیضانِ سنّت کی صورت میں شروع کر دیا۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت ملنے لگی، کل تک میں فلموں گانوں کا رَسیا تھا مگر آج امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کی نگاہِ کرم سے نعت خوانی اور درس و بیان کی سعادتیں پا رہا ہوں۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاک صدیقی کابینہ کے نگران اور صدیقی کابینات کے قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے سنتوں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

درود شریف کی فضلیت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: تمہارے دِنوں میں سب سے افضل دن جُمعہ ہے، اسی دن حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ پیدا ہوئے، اِسی میں ان کی روحِ مبارکہ قبض کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن ہلاکت طاری ہو گی لہٰذا اس دن مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا دُرُود پاک مجھ تک پہنچایا جاتا ہے ۔صحابہ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوان نے عرض کی:"یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! آپ کے وِصال کے بعد دُرُودپاک آپ تک کیسے پہنچایا جائے گا؟"ارشاد فرمایا کہ "اللہ عزوجل نے انبیائے کرام عَلَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے اجسام کو کھانا زمین پر حرام فرمایاہے ۔(سُنَنُ اَبی دَاو،د ج1 ص391 حدیث 1047 داراحیاء التراث العربی بیروت)

تُو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مِری چشمِ عالم سے چُھپ جانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے وفا دنیا پہ مت کر اعتبار

حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر ہُذلی علیہ رحمۃ اللہ الولی کا بیان ہے:"ایک مرتبہ ہم حضرتِ سیِّدُنا حسن بَصَری

علیہ رحمۃ اللہ القوی کے پاس حاضر تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اے ابو سعید علیہ رحمۃ اللہ المجید! ابھی کچھ دیر قبل ہم عبد اللہ بن اَہْتَم کے پاس گئے، اس کا آخری وقت تھا۔ ہم نے پوچھا: "اے اَبُو مَعْمَر! اپنے آپ کو کیسا محسوس کر رہے ہو؟" کہا: "بخدا! میں اپنے آپ کو بہت مصیبت زدہ محسوس کر رہا ہوں اور میرا گمان ہے کہ شاید! اب زندہ نہ بچ سکوں، اچھا! یہ بتاؤ کہ ان ایک لاکھ دراہم کے بارے میں تم کیا کہتے ہو جو میں نے جمع کر رکھے ہیں؟ نہ تو ان کی زکوٰۃ ادا کی گئی اور نہ ہی کسی قریبی رشتہ دار پر خرچ کئے گئے۔" ہم نے کہا: "اے ابو مَعْمَر! تم نے یہ درہم کیوں جمع کئے تھے؟" کہا: "گردشِ ایام، اہل وعیال کی کثرت اور بادشاہ کی طرف سے جفاکشی کے خوف سے جمع کر رکھے تھے۔" اس شخص کی یہ بات سن کر حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے فرمایا: "اس غمزدہ پریشان شخص کو دیکھو جس کے پاس سے یہ آرہا ہے۔ دراصل اس مرنے والے کے پاس شیطان آیا اور اسے بادشاہ کی طرف سے جفاکشی، اہل وعیال کی کثرت اور گردشِ ایام کا خوف دلایا اور خوف بھی اس چیز کے بارے میں کہ جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے لئے مقرر فرمادی ہے اور اس دنیا میں اُس کی مدتِ حیات بھی مقرر فرمادی ہے۔ بخدا! وہ شخص اس دنیا سے اس حال میں جائے گا کہ غمگین، مصیبت زدہ، ملامت کیا ہوا اور پریشان حال ہو گا۔

توجہ سے سن! تو اس دنیا سے ہرگز دھوکا نہ کھانا جس طرح کہ تیرا مرنے والا دوست دھوکا کھا چکا۔ تیرے پاس حلال مال پہنچا ہے، مال کے فتنے سے بچتے رہنا ایسا نہ ہو کہ یہ تیرے لئے وبالِ جان بن جائے۔ یاد رکھ! جو شخص مال جمع کرنے میں لگا رہے اور کنجوسی سے کام لے، دن رات مال جمع کرنے کی

تدبیر میں مصیبت بھرے سفر اور ہر طرح کا دکھ برداشت کرے پھر مال کو سنبھال کر گن گن کر رکھے، نہ اس کی زکوۃ ادا کرے، نہ کسی رشتہ دار پر خرچ کرے تو وہ شخص حسرت زدوں میں ہوگا اور سب سے بڑی حسرت یہ ہے کہ کل بروزِ قیامت جب اعمال کا وزن کیا جارہا ہو تو وہ اپنے مال کو دوسرے کے ترازو میں دیکھے۔ کیا تم جانتے ہو کہ ایسا معاملہ کب ہوتا ہے؟ سنو! یہ سب وبال اس طرح ہوتا ہے کہ انسان کو اللہ ربُّ العزّت جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنے خزانوں میں سے مال دیا اور اپنی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے لیکن انسان کنجوسی و بخل سے کام لیتا اور مال جمع کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے موت اُچک لیتی ہے اور اس کا سارا مال وارث لے جاتے ہیں، اس طرح وہ اپنے مال کو غیر کے ترازو میں دیکھتا ہے یا اسے ایسی ٹھوکر لگتی ہے کہ سنبھلنا بہت مشکل ہو جاتا ہے اور توبہ کی دولت بھی اس کے ہاتھ سے جاتی رہتی ہے اور وہ حسرت زدہ توبہ جیسی دولت سے بھی محروم رہتا ہے۔"

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ ایک شخص نے گردشِ ایام، اہل وعیال کی کثرت اور بادشاہ کی طرف سے جفاکشی کے خوف سے مال کو زندگی بھر جمع رکھا نہ تو اسے اپنے اہل وعیال پر ہی خرچ کیا اور نہ ہی اس کی زکوۃ ادا کی جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس کے ورثا میں وہ مال تقسیم کر دیا گیا مگر نہ تو اس نے کوئی دنیاوی فائدہ حاصل کیا اور نہ ہی راہ خدا میں خرچ کر کے اخروی اجر وثواب کا حقدار بنا۔ یاد رکھئے! مال کی زکوۃ ادا کرنا فرض ہے اور بخل اور تنگدلی سے کام لیتے ہوئے اسے جمع کیے رکھنا اس کی زکوۃ نہ دینا آخرت میں ہماری پکڑ اور عذاب الٰہی کا سبب ہے۔ چنانچہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْؕ-بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْؕ-سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ-وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ-وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۠(۱۸۰)

(پ۴، آل عمران: ۱۸۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہر گز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے بُرا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہو گا اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبر دار ہے۔

یَّوْمَ یُحْمٰى عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْؕ-هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ(۳۵) (پ۱۰، التوبہ: ۳۵)

ترجمۂ کنز الایمان: جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جو لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے وہ قیامت میں کس قدر ذلت وخواری اور دردناک عذاب میں گرفتار ہونگے۔ اگر آپ کے ذمہ زکوٰۃ بنتی ہے تو بارگاہ الٰہی میں توبہ کرلیجئے اور حساب لگا کر جلد از جلد اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کر دیجئے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے نازک وناتواں جسم آخرت کا دردناک عذاب سہنے کی طاقت نہیں رکھتے، آیئے اس ضمن میں چند احادیث مبارکہ سنئے۔

سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "جس

نے اپنے پیچھے کنز چھوڑا (کنز ایسے خزانے کو کہتے ہیں جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو) اسے قیامت کے دن ایک گنجے سانپ میں بدل دیا جائے گا اس کی آنکھوں پر دو سیاہ دھبے ہوں گے، وہ اس شخص کے پیچھے دوڑے گا، وہ شخص پوچھے گا، "تو کون ہے؟" سانپ کہے گا، "میں تیرا وہ خزانہ ہوں جسے تو اپنے پیچھے چھوڑ کر آیا تھا۔" پھر وہ اس کا پیچھا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اس کا ہاتھ چبا ڈالے گا، پھر اس کو کاٹے گا اور اس کا سارا جسم چبا ڈالے گا۔"

(المستدرک، کتاب الزکاۃ، باب التغلیظ فی منع الزکاۃ، الحدیث: ۱۴۷۴، ج ۲، ص ۶، بدون '' من انت '' خلقت بدلہ '' ترکتہ بعدک '')

سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے غنی مسلمانوں پر ان کے اموال میں قدرت کے مطابق مسلمان فقراء کا حصہ مقرر کیا ہے اور فقراء اگر بھوکے یا ننگے ہوں تو غنی لوگوں کے برباد کئے ہوئے مال کو ہی پاتے ہیں، خبر دار! یقیناً اللہ عزوجل ان لوگوں کا شدید حساب لے گا اور انہیں درد ناک عذاب دے گا۔" (المعجم الاوسط، الحدیث: ۳۵۸۹، ج ۲، ص ۳۷۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "وہی خسارہ پانے والے ہیں ربِّ کعبہ کی قسم! قیامت کے دن وہی خسارے میں ہوں گے ربِّ کعبہ کی قسم! وہ کثیر مال و دولت والے ہیں مگر ان میں سے جو ایسے ایسے خرچ کرے اور ایسے لوگ بہت قلیل ہیں، اس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جو شخص بکریاں،

اونٹ یا گائے چھوڑ کر مرے اور ان کی زکوٰۃ ادا نہ کی ہو قیامت کے دن وہ جانور پہلے سے بڑے اور فربہ ہو کر آئیں گے یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہونے تک اسے اپنے کھروں سے روندیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے جب ان میں سے آخری جماعت گزر جائے گی تو پہلی جماعت دوبارہ لوٹ آئے گی۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۲۱۴۰۹، ج۸، ص۸۱، راوی: ابوذر غفاری)

شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن ایک جہنمی اژدھا اس پر مسلط کر دیا جائے گا اور اس کی پیشانی، پہلو اور پیٹھ پر داغا جائے گا یہ عمل اس پورے دن میں ہوتا رہے گا جس کی مقدار 50,000 سال ہو گی یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔"

شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار، حبیبِ پروردگار عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "خشکی اور تری میں جو مال بھی ضائع ہوتا ہے، وہ زکوٰۃ روک لینے کی وجہ سے ہوتا ہے، زکوٰۃ روک لینے والا قیامت کے دن جہنم میں ہو گا۔" (المرجع السابق، الحدیث: ۱۱۴۶/۴۷، ج۱، ص۳۶۷)

حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: صدقہ یا زکوٰۃ جس مال میں بھی مل جائے اسے برباد کر دیتا ہے (شعب الایمان، باب فی

الزکاۃ، الحدیث: ۳۵۲۲، ج ۳، ص ۲۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے جو لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور اپنی تجوریوں میں چھپا چھپا کر رکھتے ہیں اور دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے رہتے ہیں آخرت میں کس قدر دردناک عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی ہم پر زکوٰۃ فرض ہو سستی اور کنجوسی سے کام لینے کے بجائے فوراً ہی ادا کر دی جائے۔ آیئے زکوٰۃ کی تعریف اور اس سے متعلق کچھ ضروری مسائل سنتے ہیں۔

زکوٰۃ کی تعریف

زکوٰۃ شریعت کی جانب سے مقرر کردہ اس مال کو کہتے ہیں جس سے اپنا نفع ہر طرح سے ختم کرنے کے بعد رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے کسی ایسے مسلمان فقیر کی ملکیت میں دے دیا جائے جو نہ تو خود ہاشمی ہو اور نہ ہی کسی ہاشمی کا آزاد کردہ غلام ہو۔ (الدر المختار، کتاب الزکوٰۃ، ج ۳، ص ۲۰۴، ۲۰۶ ملخصاً)

زکوٰۃ کو زکوٰۃ کہنے کی وجہ

زکوٰۃ کا لُغوی معنی طہارت، افزائش (یعنی اضافہ اور برکت) ہے۔ چونکہ زکوٰۃ بقیہ مال کے لئے معنوی طور پر طہارت اور افزائش کا سبب بنتی ہے اسی لئے اسے زکوٰۃ کہا جاتا ہے۔ (الدر المختار و ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، ج ۳، ص ۲۰۳ ملخصاً)

زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زکوۃ دینا ہر اُس عاقل، بالغ اور آزاد مسلمان پر فرض ہے جس میں یہ شرائط پائی جائیں:

(1) نصاب کا مالک ہو۔

مالکِ نصاب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس شخص کے پاس ساڑھے سات تولے سونا، یا ساڑھے باون تولے چاندی، یا اتنی مالیت کی رقم، یا اتنی مالیت کا مالِ تجارت یا اتنی مالیت کا حاجاتِ اصلیہ (یعنی ضروریاتِ زندگی) سے زائد سامان ہو۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج ۱، حصہ ۵، ص ۹۰۲ تا ۹۰۵، ۹۲۸)

(2) یہ نصاب نامی ہو۔

مالِ نامی کے معنی ہیں بڑھنے والا مال خواہ حقیقۃً بڑھے یا حکماً، اس کی 3 صورتیں ہیں:

(1) یہ بڑھنا تجارت سے ہو گا، یا

(2) اَفزائشِ نسل کے لئے جانوروں کو جنگل میں چھوڑ دینے سے ہو گا، یا

(3) وہ مال خِلْقی (یعنی پیدائشی) طور پر نامی ہو گا جیسے سونا چاندی وغیرہ

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوۃ، الباب الاول، ج ۱، ص ۱۷۴)

(3) نصاب اس کے قبضے میں ہو۔

(4) نصاب اس کی حاجتِ اصلیہ سے زائد ہو۔

حاجتِ اَصلیہ کسے کہتے ہیں؟

حاجتِ اصلیہ (یعنی ضروریاتِ زندگی) سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کی عموماً انسان کو ضرورت ہوتی ہے اور ان کے بغیر گزراوقات میں شدید تنگی ودشواری محسوس ہوتی ہے جیسے رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے، سواری ، علمِ دین سے متعلق کتابیں، اور پیشے سے متعلق اوزار وغیرہ۔ (الھدایۃ، کتاب الزکوٰۃ، ج ۱، ص ۹۶)

مثلاً جنہیں مختلف لوگوں سے رابطہ کی حاجت ہوتی ہو ان کے لیے ٹیلی فون یا موبائل، جو لوگ کمپیوٹر پر کتابت کرتے ہوں یا اس کے ذریعے روزگار کماتے ہوں ان کے لیے کمپیوٹر، جن کی نظر کمزور ہو ان کے لیے عینک یا لینس' جن لوگوں کو کم سنائی دیتا ہو ان کے لیے آلہ سماعت، اسی طرح سواری کے لیے سائیکل' موٹر سائیکل یا کار یا دیگر گاڑیاں' یا دیگر اشیاء کہ جن کے بغیر اہل حاجت کا گزارہ مشکل سے ہو، حاجتِ اصلیہ میں سے ہیں۔

(5) نصاب دَین سے فارغ ہو

(یعنی اس پر ایسا قرض نہ ہو جس کا مطالبہ بندوں کی جانب سے ہو، کہ اگر وہ قرض ادا کرے تو اس کا نصاب باقی نہ رہے۔)

(6) اس نصاب پر ایک سال گزر جائے۔

(ملخصاً، بہارِ شریعت، ج ۱ حصہ ۵، ص ۸۷۵ تا ۸۸۴)

سال کب مکمل ہوگا؟

جس تاریخ اور وقت پر آدمی صاحبِ نصاب ہُوا جب تک نصاب رہے وہی تاریخ اور وقت جب آئے گا اُسی منٹ سال مکمل ہو گا۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ، ج۱۰، ص۲۰۲)

مثلاً زید کے پاس ماہ ربیع النور شریف کی 12 تاریخ یعنی عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو دِن کے بارہ بجے ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑے باون تولے چاندی یا اس کی قیمت کے برابر رقم حاصل ہوئی یا مال تجارت حاصل ہوا تو سال گزرنے کے بعد عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم (۱۲ ربیع الاول) کو دن کے 12 بجے اگر وہ نصاب کا بدستور مالک ہوا تو اس مال کی زکوٰۃ کی ادائیگی اُس پر فرض ہو گی۔ اگر اب بلاعذر شرعی ادائیگی میں تاخیر کریگا تو گناہ گار ہو گا۔

اور سال گزرنے میں قَمری (یعنی چاند کے) مہینوں کا اعتبار ہو گا۔ شمسی مہینوں کا اعتبار حرام ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ، ج۱۰، ص۱۵۷)

یادرکھئے! ہم وجو اپنے مال کی زکوۃ نکال رہے ہیں اس کا مستحق تک پہنچنا بھی ضروری ہے اگر کسی غیر مستحق شخص کو دے دی تو زکوۃ ادانہ ہو گی۔ آیئے مصارف زکوۃ سے متعلق سنتے ہیں تاکہ معلومات کے بعد ہماری زکوۃ مستحق لوگوں تک پہنچ سکے اور ہم اپنے فرض سے بھی سبکدوش ہو سکیں۔

مَصارِفِ زکوٰۃ

زکوٰۃ کسے دی جائے؟

اِن لوگوں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے:

فقیر (2) مِسکین (3) عامِل (4) رِقاب (5) غارِم (6) فِیْ سَبِیْلِ اللہ (۷) اِبن سبیل (یعنی مسافر)

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوۃ، الباب السابع فی المصارف، ج ا، ص ۱۸۷)

فقیر: وہ ہے کہ (الف) جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نِصاب کو پہنچ جائے (ب) یا نِصاب کی قَدَر تو ہو مگر اس کی حاجتِ اَصلِیہ (یعنی ضَروریاتِ زندگی) میں مُستَغرَق (گھرا ہوا) ہو۔ مثلاً رہنے کا مکان، خانہ داری کا سامان، سُواری کے جانور (یا اسکوٹر یا کار) کاریگروں کے اَوزار، پہننے کے کپڑے، خِدمت کیلئے لونڈی، غلام، عِلمی شُغل رکھنے والے کے لیے اسلامی کتابیں جو اس کی ضَرورت سے زائد نہ ہوں (ج) اِسی طرح اگر مَدیون (مَقروض) ہے اور دَین (قَرضہ) نکالنے کے بعد نِصاب باقی نہ رہے تو فقیر ہے اگرچِہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی نِصابیں ہوں۔

(رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۳۳۳، بہار شریعت، ج ا، مسئلہ نمبر ۲، حصہ ۵ ص ۹۲۴)

مِسکین: وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چُھپانے کیلئے اِس کا مُحتاج ہے کہ لوگوں سے سُوال کرے اور اسے سُوال حلال ہے۔ فقیر کو (یعنی جس کے پاس کم از کم ایک دن کا کھانے کیلئے اور پہننے کیلئے موجود ہے) بِغیر ضَرورت و مجبوری سُوال حرام ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوۃ، الباب السابع فی المصارف، ج ا، ص ۱۸۷)

عامل: وہ ہے جسے بادشاہِ اسلام نے زکوٰۃ اور عشر وصول کرنے کے لئے مقرر کیا ہو۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوۃ، الباب السابع فی المصارف، ج ۱، ص ۱۸۸)

نوٹ: صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں کہ "عامل اگرچہ غنی ہو اپنے کام کی اجرت لے سکتا ہے اور ہاشمی ہو تو اس کو مالِ زکوٰۃ میں سے دینا بھی ناجائز اور اسے لینا بھی ناجائز، ہاں اگر کسی اور مد (یعنی ضمن) میں دیں تو لینے میں حرج نہیں۔

(بہارِ شریعت، ج ۱، مسئلہ نمبر ۶، حصہ ۵، ص ۹۲۵)

رِقاب: سے مراد مکاتب ہے۔ مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس سے اس کے آقا نے اس کی آزادی کے لئے کچھ قیمت ادا کرنا طے کی ہو، فی زمانہ رقاب موجود نہیں ہیں۔

غارِم: اس سے مراد مقروض ہے یعنی اس پر اتنا قرض ہو کہ دینے کے بعد زکوٰۃ کا نصاب باقی نہ رہے اگرچہ اس کا بھی دوسروں پر قرض باقی ہو مگر لینے پر قدرت نہ رکھتا ہو۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ج ۳، ص ۳۳۹)

فِی سَبِیلِ اللّٰہ: یعنی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنا۔ اس کی چند صورتیں ہیں:

(۱) کوئی شخص محتاج ہے اور جہاد میں جانا چاہتا ہے مگر اس کے پاس سواری اور زادِ راہ نہیں ہیں تو اسے مالِ زکوٰۃ دے سکتے ہیں کہ یہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں دینا ہے اگرچہ وہ کمانے پر قادر ہو۔

(۲) کوئی حج کے لئے جانا چاہتا ہے اور اس کے پاس زادِ راہ نہیں ہے تو اسے

بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں لیکن اسے حج کے لئے لوگوں سے سوال کرنا جائز نہیں ہے۔

(۳) طالبِ علم کہ علمِ دین پڑھتا ہے یا پڑھنا چاہتا ہے اس کو بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں بلکہ طالبِ علم سوال کر کے بھی مالِ زکوٰۃ لے سکتا ہے جبکہ اُس نے اپنے آپ کو اسی کام کے لیے فارغ کر رکھا ہو، اگرچہ وہ کمانے پر قدرت رکھتا ہو۔

(۴) اسی طرح ہر نیک کام میں مالِ زکوٰۃ استعمال کرنا بھی فی سبیل اللہ یعنی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنا ہے۔مالِ زکوٰۃ میں دوسرے کو مالک بنادینا ضروری ہے بغیر مالک کئے زکوٰۃ ادا نہیں ہوسکتی۔ (الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ج۳، ص۳۳۵، ۳۴۰، بہارِ شریعت، ج۱، مسئلہ نمبر ۱۴، حصہ ۵، ص۹۲۶، ملخصاً)

ابن سبیل: یعنی وہ مسافر جس کے پاس سفر کی حالت میں مال نہ رہا، یہ زکوٰۃ لے سکتا ہے اگرچہ اس کے گھر میں مال موجود ہو مگر اسی قدر لے کہ اس کی ضرورت پوری ہوجائے، زیادہ کی اجازت نہیں اور اگر اسے قرض مل سکتا ہو تو بہتر ہے کہ قرض لے لے۔ (الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب السابع فی المصارف، ج۱، ص۱۸۸)

نوٹ: صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "جن لوگوں کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ انہیں زکوٰۃ دے سکتے ہیں ان سب کا فقیر ہونا شرط ہے سوائے عامل کے کہ اس کے لئے فقیر ہونا شرط نہیں اور ابن سبیل (یعنی مسافر) اگرچہ غنی ہو اس وقت فقیر کے حکم میں ہے

،باقی کسی کو جو فقیر نہ ہو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔"

(بہارِ شریعت، ج۱، مسئلہ نمبر ۴۴ حصہ ۵، ص ۹۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنی زکوۃ اس کے مستحق تک ہر سال رضائے الٰہی کی خاطر خوش دلی سے عبادت سمجھ کر ادا کرنی چاہیے نا کہ بد دلی اور بوجھ سمجھ کر جو لوگ اپنے مال کی زکوۃ خوش دلی اور عبادت سمجھ ادا کرتے ہیں قرآن واحادیث میں ان کے لیے مختلف مقامات پر اجر وثواب کو بیان کیا گیا ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾ (پ۳، البقرۃ: ۲۷۷)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوۃ دی ان کا نیگ (یعنی انعام) ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ الْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓىٕكَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۶۲﴾ (پ۶، النساء: ۱۶۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوۃ دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔

اس کے علاوہ احادیث مبارکہ میں بھی زکوۃ دینے والوں کے فضائل بیان ہوئے ہیں چنانچہ

حضرتِ سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ بنو تمیم میں سے ایک شخص نے اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایک مالدار شخص ہوں اور میرے اہل خانہ کی تعداد بھی کثیر ہے، آپ ارشاد فرمایئے کہ میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ کیسا سلوک کروں اور اپنا مال کس طرح خرچ کروں؟" تو آپ نے فرمایا، "تم اپنے مال میں سے زکوٰۃ نکالا کرو بیشک زکوٰۃ ایک ایسی پاکیزگی ہے جو تمہیں پاک کردے گی اور اپنے عزیزوں کے ساتھ صلۂ رحمی کیا کرو اور مسکین اور پڑوسی اور سائل کے حق کو پہچانو۔" (مسند احمد، مسند انس بن مالک، رقم ۱۲۳۹۷، ج۴، ص ۲۷۳)

حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا، "یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے اپنے مال میں سے زکوٰۃ نکالی؟" رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "جس نے اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کی تو اس مال کا شر اس سے دور ہو جائے گا۔ (المعجم الاوسط طبرانی، باب الالف، رقم ۱۵۷۹، ج۱، ص۴۳۱)

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن معاویہ الغاضری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "جس نے تین کام کئے اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا، (۱) جس نے ایک اللہ کی عبادت کی اور یہ یقین رکھا کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں (۲) جس نے خوشدلی سے ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی (۳) جس نے زکوٰۃ میں بوڑھے اور بیمار جانور یا بوسیدہ کپڑ

ے اور گھٹیا مال کی بجائے اوسط درجے کا مال دیا کیونکہ اللہ عزوجل تم سے تمہارا بہترین مال طلب نہیں کرتا اور نہ ہی گھٹیا مال دینے کی اجازت دیتا ہے۔"

(ابوداوٗد، کتاب الزکاۃ، فی زکاۃ السائمۃ، رقم ۱۵۸۲، ج ۲، ص ۱۴۷)

حضرتِ سیدنا ابو دَرْداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، "جو ایمان کے ساتھ ان پانچ چیزوں کو بجالایا جنت میں داخل ہوگا، جس نے پانچ نمازوں کی ان کے وضو اور رکوع اور سجود اور اوقات کے ساتھ پابندی کی اور رمضان کے روزے رکھے اور جس نے استطاعت ہونے پر حج کیا اور خوش دلی سے زکوٰۃ ادا کی۔

(مجمع الزوائد، کتاب الایمان، فیما بنی علیہ الاسلام، رقم ۱۳۹، ج ۱، ص ۲۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ زکوٰۃ جیسے اہم فریضے کی ادائیگی میں سستی وبددلی سے کام لینے کے بجائے خالصۃً رضائے الٰہی کی خاطر اس کے تمام ضروری شرعی مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی ادائیگی کریں اور آخرت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ سے اجر وثواب کے حقدار بن جائیں اس کے علاوہ نفلی صدقات کا بھی ذہن بنایئے کہ صدقہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اور آفتوں اور بلاؤں کو ٹالنے کا ذریعہ بھی ہے، صَدقہ و خیرات سے جہاں دولت مُعاشَرے میں گردش کرتی ہے وہیں غریبوں اور مسکینوں کی بہُت سی ضَرورتیں بھی پوری ہوتی ہیں۔ قرآنِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کئی مَقامات پر صَدقہ و خیرات کی فضیلت اور اس کے اجر وثواب کو بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ

پارہ 3 سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 261 میں ارشاد ہوتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ(۲۶۱)

(پ۳، البقرۃ: ۲۶۱)

ترجمۂ کنزالایمان: انکی کہاوت جو اپنے مال **اللہ** کی راہ میں خَرچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اُوگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور **اللہ** اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور **اللہ** وُسعت والا علم والا ہے۔

راہِ خُدا میں خَرچ کرنے سے مُراد

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا راہِ خُدا میں خَرچ کرنے سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنی رضا کے ساتھ انعام بھی عطا فرماتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ راہِ خُدا میں خَرچ کرنے سے مُراد کیا ہے؟ تو جان لیجئے کہ عِلمِ دین کی اشاعت میں حصّہ لینا، دینی مَدارِس کی مَدد کرنا، مَساجِد بنانا، دینی کُتُب کے لیے لائبریری بنانا، مُسافِر خانے بنانا، ضَرورت مند پڑوسیوں اور رِشتہ داروں کی مَدد کرنا، محتاجوں، اَپاہجوں اور غریبوں کے علاج مُعالَجہ اور مَقروضوں کے قرض کی ادائیگی کے لیے خَرچ کرنا وغیرہ ایسے کام ہیں کہ ان میں سے جس کام میں بھی خَرچ کریں گے وہ راہِ خُدا میں خَرچ کرنا ہی کہلائے گا۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا امام خازن ابو الحسن علاءُ الدین علی بن محمد بن ابراہیم رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ (متوفی ۷۴۱ھ) مذکورہ آیتِ مُبارَکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: راہِ خُدا میں خَرچ کرنا خواہ واجِب ہو یا نَفْل، تمام اَبوابِ خیر کو عام ہے۔[1] اور

[1] تفسیر خازن، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۱، ۱/ ۲۰۵

صَدرُ الافاضِل رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے نزدیک کسی طالبِ عِلم کو کِتاب خرید کر دی جائے یا کوئی شِفاخانہ بنادیا جائے یا مردوں کے ایصالِ ثواب کے لئے تیجہ، دسویں، بیسویں، چالیسویں کے طریقہ پر مساکین کو کھانا کھلایا جائے، سب راہِ خُدا میں خَرچ کرنا ہی ہے۔

ثواب میں کمی بیشی

جب کوئی شخص راہِ خُدا میں اپنا مال خَرچ کرتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے عوض سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ اَجر و ثواب عطا فرماتا ہے جیسا کہ صدر الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ الہَادِی مذکورہ آیتِ مُبارَکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ایک دانہ کے 700 دانے ہوگئے اسی طرح راہِ خُدا میں خَرچ کرنے سے 700 گنا اجر ہو جاتا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! جب یہ یقین ہو کہ راہِ خُدا میں خَرچ کرنے سے ایک کے بدلے 700 ملیں گے تو کوئی نادان شخص ہی اپنا سرمایہ اس سودے میں نہیں لگائے گا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنی راہ میں خَرچ کرنے والوں کو یُونہی دیا کرتا ہے، حضرت سَیِّدُنا امام شمس الدین قُرطبی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ جب یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہوئی تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے خزانوں کو تقسیم فرمانے والے ہمارے آقا دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: رَبِّ زِدْ اُمَّتِیْ یعنی اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میری اُمّت کو اس سے بھی زیادہ اجر و ثواب عطا فرما تو بارگاہِ خداوندی سے یہ مژدہ ملا:

---

1 خزائن العرفان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۱

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ اَضۡعَافًا کَثِیۡرَۃً ؕ (پ۲، البقرۃ: ۲۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرضِ حَسَن دے تو اللہ اس کے لئے بہُت گُنا بڑھا دے۔

محبوبِ ربِّ دَاوَر، شفیعِ روزِ مَحشر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ مژدہ پانے کے باوُجود اپنی اُمّت کی دَستگیری فرماتے ہوئے مزید کرم نَوازی کے لیے عرض کی: رَبِّ زِدۡ اُمَّتِیۡ یعنی اے میرے رب! میری اُمّت کو اِس سے بھی زیادہ اجر و ثواب عطا فرما تو ارشاد ہوا:

اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوۡنَ اَجۡرَہُمۡ بِغَیۡرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (پ۲۳، الزمر: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔ (1)

ثواب میں فرق

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مُفتی اَحمد یار خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنَّان تفسیر نعیمی میں فرماتے ہیں: صَدَقات کے ثواب میں زیادتی کمی چند وجہ سے ہوتی ہے۔ اخلاص کا فرق، زمان کا فرق، فقیر کا فرق، مَقامِ خیرات کا فرق، جس قدر اِخلاص زیادہ اسی قدر ثواب زیادہ۔

❀ (اِخلاص کے فرق کی مِثال) صَحابۂ کِرام کے سَوا سیر جَو ہمارے پہاڑ بھر سونے کی خیرات سے کیوں افضل ہیں، اس لیے کہ ان کا سا اِخلاص ہم کو کیسے میسر ہو؟

❀ (زمانے کے فرق کی مِثال) ماہِ رمضان، جُمُعہ، شبِ قدر کے صَدَقہ کا بہُت ثواب ہے، دوسرے زمانہ کے صَدَقات کا وہ ثواب نہیں۔

---

(1) تفسیر قرطبی، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۱، ۲/ ۲۲۹

❁ ⟸ (مَقام کے فرق کی مِثال) مکّہ معظّمہ، مدینہ منوّرہ کے صَدَقات کا ثواب ایک کا ایک لاکھ 25 ہزار اور زمین میں یہ نہیں (یعنی کسی دوسرے مقام پر یہ ثواب نہیں)۔

❁ ⟸ (فقیر کے فرق کی مِثال) عالِم فقیر اور زیادہ حاجَت مند پر صَدقہ دوسروں پر صَدقہ سے زیادہ ثواب کا باعِث ہے جیسے دانہ کی پیداوار زمین و زمان کے فرق سے مختلف ہوتی ہے غرضیکہ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنۡ يَّشَآءُ ؕ بالکل حق و دُرُست ہے، صَدقہ مقبول کی توفیق بھی وہی دیتا ہے۔ صَدقہ کا یہ ثواب جو بیان ہوا اس کے ملنے کی جگہ آخِرت ہے اگر دُنیا میں رب تعالیٰ سخی کو کچھ بَرَکت دیدے تو اس کا کرم ہے مگر یہ بدلہ نہیں، بدلہ تو قِیامَت میں ملے گا۔ لہٰذا کوئی شخص آج خیرات دیکر کل ہی 700 کا مُطالَبہ نہ کرے۔ کھیت بونے کا وَقْت اور ہے اور کاٹنے کا اور۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صدقہ وخیرات کرنے میں خالصۃ رضائے الٰہی مقصود ہونی چاہیے لوگوں کو دکھانے ،اپنی واہ واہ کروانے سے صدقہ وخیرات کا ثواب حاصل نہ ہو گا لہذا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر خوب صدقہ وخیرات کیجئے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے کثیر اجر وثواب کے حقدار بن جایئے۔ آیئے صدقے کے فضائل سے متعلق چند احادیث مبارکہ سنئے

(ا) ⟸ اَلصَّدَقَةُ تَسُدُّ سَبْعِيْنَ بَابًا مِّنَ السُّوْءِ۔ صَدقہ برائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے۔ (2)

---

(1) تفسیرِ نعیمی، پ ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۱، ۳/ ۸۶

(2) المعجم الکبیر، ۴/ ۲۷۴، حدیث: ۴۴۰۲

(۲)⇐ كُلُّ امْرِئٍ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ۔ ہر شخص (بروزِ قیامت) اپنے صَدقے کے سائے میں ہو گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرما دیا جائے۔[1]

(۳)⇐ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَنْ اَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُوْرِ، وَاِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ۔ بے شک صَدقہ کرنے والوں کو صَدقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بلاشبہ مسلمان قیامت کے دن اپنے صَدقہ کے سائے میں ہو گا۔[2]

(۴)⇐ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ۔ بیشک صَدقہ رب کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔[3]

(۵)⇐ بَاكِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّى الصَّدَقَةَ۔ صبح سویرے صَدقہ دو کہ بلا صَدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔[4]

(۶)⇐ اِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ وَتَمْنَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ وَيُذْهِبُ اللهُ الْكِبْرَ وَالْفَخْرَ۔ بے شک مسلمان کا صَدقہ عمر بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے صَدقہ دینے والے سے تکبُّر وتفاخُر (بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت) دور کر دیتا ہے۔[5]

(۷)⇐ اِنَّهَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ لِمَنِ احْتَسَبَهَا يَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللهِ۔ جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر

---

1 المعجم الکبیر، ۱۷/ ۲۸۰، حدیث: ۷۷۱

2 شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/ ۲۱۲، حدیث: ۳۳۴۷

3 ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی فضل الصدقۃ، ۲/ ۱۴۶، حدیث: ۶۶۴

4 شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/ ۲۱۴، حدیث: ۳۳۵۳

5 المعجم الکبیر، ۱۷/ ۲۲، حدیث: ۳۱

صَدَقہ کرے تو وہ (صَدَقہ) اس کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔ [1]

(۸) اِسۡتَتِرِیۡ مِنَ النَّارِ وَلَوۡ بِشِقِّ تَمۡرَۃٍ فَاِنَّہَا تَسُدُّ مِنَ الۡجَائِعِ مَسَدَّہَا مِنَ الشَّبۡعَانِ۔ آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعہ، یہ بھوکے کے لئے سَیری کے برابر ہے۔ [2]

(۹) اَلصَّلَاۃُ بُرۡہَانٌ وَّ الصَّوۡمُ جُنَّۃٌ وَّ الصَّدَقَۃُ تُطۡفِئُ الۡخَطِیۡئَۃَ کَمَا یُطۡفِئُ الۡمَاءُ النَّارَ۔ نماز (ایمان کی) دلیل ہے اور روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے اور صَدَقہ خطاؤں کو یوں مِٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔ [3]

حروفِ صَدَقہ کے 4 مدنی پھول

حضرت سَیِّدُنا شیخ اسماعیل حقی حنفی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی (متوفی ۱۱۳۷ھ) تفسیر **رُوحُ الۡبَیان** میں فرماتے ہیں کہ صَدَقہ کے چار حروف کی نسبت سے 4 مدنی پھول حاصِل ہوتے ہیں:

❀ ص سے مُراد "اَلصَّد" (روکنا) ہے یعنی صَدَقہ دنیا و آخِرت کی ہر ناپسندیدہ شے کو صَدَقہ کرنے والے (تک پہنچنے) سے روک دیتا ہے۔

❀ د سے مُراد "اَلدَّلِیۡل" (راہنمائی کرنا) ہے یعنی صَدَقہ، صَدَقہ کرنے والے کی جنّت کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

---

1 مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۳/ ۲۸۶، حدیث: ۴۶۱۷

2 مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا، ۹/ ۳۵۹، حدیث: ۲۴۵۵۵

3 ترمذی، ابواب السفر، باب ماذُکِر فی فضل الصلاۃ، ۲/ ۱۱۸، حدیث: ۶۱۴

❀ قٓ سے مُراد ”اَلْقُرْب“ (قریب ہونا) ہے یعنی صَدقہ، صَدقہ کرنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قریب کر دیتا ہے۔

❀ ہٓ سے مُراد ”اَلْھِدَایَۃ“ (رہنمائی ورہبری) ہے یعنی صَدقہ کرنے سے صَدقہ کرنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہدایت حاصل ہوتی ہے۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے صدقے کے کس قدر فضائل ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی راہ خدا میں زیادہ سے زیادہ خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جن لوگوں کو کثیر مال و دولت سے نوازا ہے وہ اپنے مالک کی اس عطا پر شکر بجالاتے ہوئے دل کھول کر خرچ بھی کرتے ہیں، مگر انہیں بھی شیطان کے وار سے ہر دم ہوشیار رہنا چاہیے کہ کہیں وہ شیطان کے بہکاوے میں آکر اپنی دولت کی کثرت کے سبب تکبر کی آفت میں مبتلا نہ ہو جائیں اور جن غریبوں، مسکینوں پر خرچ کرتے ہیں ان کی مالی مَدَد کرتے ہیں ہے انہیں حقیر تصوُّر نہ کرے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی راہ میں خَرچ کرنے والوں کے مُتعلق ارشاد فرمایا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرچ کرتے ہیں پھر دیئے پیچھے (یعنی دینے کے بعد) نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں ان کا نیگ (اجرو ثواب) ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ

(1) روح البیان، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۵، ۱/ ۴۲۶

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَاۤ اَذًىؕ وَ اللّٰهُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ ﴿۲۶۳﴾ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾

اندیشہ ہو نہ کچھ غم اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور **اللہ** بے پروا حلم والا ہے۔

(پ۳، البقرۃ: ۲۶۲، ۲۶۳)

امام خازن رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ احسان رکھنے سے مُراد کسی کو کچھ دینے کے بعد دوسروں کے سامنے یہ اِظہار کرنا ہے کہ میں نے اتنا کچھ تجھے دیا اور تیرے ساتھ ایسے ایسے سُلوک کئے پس اس طرح کسی کو مکدّر (یعنی رنجیدہ و غمگین) کرنا احسان جتانا کہلاتا ہے اور کسی کو تکلیف دینے سے مُراد اس کو عار دِلانا ہے مثلاً یہ کہا جائے کہ تو نادار تھا، مفلِس تھا، مجبور تھا، نکمّا تھا وغیرہ میں نے تیری خبر گیری کی۔ مزید فرماتے ہیں: اگر سائل کو کچھ نہ دیا جائے تو اس سے اچھی بات کہنا اور خوش خلقی کے ساتھ ایسا جواب دینا جو اس کو ناگوار نہ گزرے اور اگر وہ سوال میں اصرار کرے یا زبان درازی کرے تو اس سے درگزر کرنا (اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو)۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! اسلام نے اِحترامِ مُسلِم کا کس قدر لحاظ رکھا ہے کہ کوئی بھی شخص اپنے مسلمان بھائی کی مالی اِمداد کرنے کے بعد احسان جتا کر یا طعنہ دے کر اس کو تکلیف مَت دے، بلکہ اس کی عِزّتِ نفس کا احترام کرے، کیونکہ صَدقہ و خیرات دینے سے کسی کو یہ حق حاصِل نہیں ہو جاتا کہ جب چاہے احسان یاد دِلا کر غریب کی عِزّت کی دھجیاں بکھیرنے لگے۔ ایسے

---

1 تفسیر خازن، پ۳، البقرۃ، ۱/ ۲۰۶

صَدقہ سے تو بہتر تھا کہ وہ اسے کچھ دیتا ہی نہیں بلکہ اس سے کوئی اچھی بات کہہ دیتا، مَعْذِرَت کر لیتا یا کسی اور شَخْص کے پاس بھیج دیتا۔ یہاں ان لوگوں کے لیے درسِ ہدایت ہے جو پہلے جَوش میں آکر ضَرورت مندوں کی اِمداد تو کر دیتے ہیں مگر بعد میں اپنے طعنوں کے تیروں سے ان کے سینے چھلنی کر دیتے ہیں کہ کسی بات پر ذرا غُصّہ آیا فوراً اپنے احسانات کی لمبی فہرست سنانا شروع کر دیتے ہیں۔

یاد رکھئے! اس طرح کی باتوں میں خسارہ ہی خسارہ ہے کیونکہ مال تو آپ دے ہی چکے، اب طعنے دے کر اور احسان جتا کر ثواب ضائع مت کیجئے۔ چنانچہ پارہ 3 سورۃُ البقرۃ کی آیت نمبر 264 میں ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنے صدقے باطل نہ کر دو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر۔

تفسیرِ مدارک میں حضرت سَیِّدُنا ابو البرکات عبد اللّٰہ بن احمد بن محمود نسفی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی (متوفی ۷۱۰ھ) اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: جس طرح مُنافق کو رِضائے اِلٰہی مقصود نہیں ہوتی وہ اپنا مال ریاکاری کے لئے خَرچ کر کے ضائع کر دیتا ہے اس طرح تم احسان جتا کر اور ایذا دے کر اپنے صَدقات کا اجر ضائع نہ کرو۔ (1)

تین ضروری باتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا صَدقہ دینے یعنی راہِ خُدا میں خَرچ کرتے ہوئے تین باتیں پیشِ نظر رکھنا بہُت ضروری ہیں:

---

(1) تفسیر مدارک، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۴، ص ۱۳۷

(۱) صَدقہ دے کر احسان نہ جتائے۔

(۲) جسے صَدقہ دے اس کے دل کو طعنوں کے تیروں سے زخمی نہ کرے۔

(۳) صَدقہ اخلاص کے ساتھ اور رضائے خداوندی کے حصول کے لیے دے۔

شیطان کے بہکاوے میں آکر مسلمانوں کو طعنے دینے، احسان جتا کر ان کی دل آزاریاں کرنے والوں اور ریاکاری کی آفت میں مبتلا ہونے والوں کو غور کرنا چاہیے اور انہیں اپنا یہ مدنی ذہن بنالینا چاہیے کہ جب بھی صَدقہ وخیرات کی سَعادَت حاصِل ہوتو مذکورہ تینوں باتوں کو پیشِ نظر رکھیں۔ یادرکھئے! شیطان لعین ہمارا کھلا دشمن ہے اس کے مکر و فریب سے بچنے کے لئے ایسے نیک لوگوں کی صحبت نہایت ضروری ہے جو اس کے واروں سے بچنے کے طریقے جانتے ہوں اور ان کے سینے، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور محبت مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم کے نور سے منوّر ہوں، جن کے ساتھ رہ کر سنتوں پر عمل پیرا ہونے کا جذبہ ملے اور نیکیاں کرنا اور گناہوں سے بچنا آسان ہو جائے یقیناً آج کے اس پُر فتن دور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کسی نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس ماحول سے وابستگان نہ صرف خود برائیوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دلاتے ہیں الحمدللہ عزوجل اس کی برکت سے بے شمار مسلمان بالخصوص نوجوان مُعاشرے میں پھیلی برائیوں سے تائب ہو کر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو جاتے ہیں آپ کی ترغیب و تحریص کے لئے ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے۔ چنانچہ

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب پیشِ خدمت ہے: دعوتِ

اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے قبل میں گناہوں کی تاریک گھاٹیوں میں بھٹکتا پھر رہا تھا، لڑائی جھگڑا کرنا' چوری کرنا' آوارہ گردی کرنا میری عادت میں شامل تھا۔ میری ان حرکتوں کی وجہ سے گھر اور محلے والے مجھ سے بیزار تھے۔ آخر کار ایک دن میری قسمت جاگ اٹھی، ہوا یوں کہ دعوتِ اسلامی کے ایک مُبلّغ اسلامی بھائی سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی، ان کی انفرادی کوشش رنگ لائی اور میں نے ہاتھوں ہاتھ تین دن کے مدنی قافلے کی نیت کرلی اور اپنی نیت کو عملی جامہ پہناتے ہوئے مدنی قافلے کا مسافر بھی بن گیا مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے مجھے فکرِ آخرت نصیب ہوئی۔ میں نے تمام گناہوں سے توبہ کی اور میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسَلَّم کی پیاری پیاری سنّت داڑھی شریف بھی چہرے پر سجالی اور سر پر عمامہ شریف کا تاج سجانے کی بھی نیت کرلی۔ یہ بیان دیتے وقت میں مدنی قافلہ ذِمّہ دار کی حیثیت سے مدنی کاموں کی دھومیں مچانے میں مصروف ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے "ضیائے درود و سلام" میں نقل فرماتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِاِذنِ پروَردگار، دوعالَم کے مالِک ومُختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے:" بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہوں گے۔"(ترمذی، کتاب الوتر، ج ۲، ص ۲۷، دار الفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شعبان میرا مہینہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے جب کبھی ہمیں موقع ملے حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام کی ذاتِ بابَرَکات پر دُرُودِ پاک کے پھول نچھاور کرتے ہی رہنا چاہئے اور پھر ماہ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں تو خاص طور پر کثرت کے ساتھ دُرُود و سلام پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے، کیونکہ یہ وہ خوش نصیب مہینہ ہے جس کی نِسبت ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی طرف کرتے ہوئے فرمایا: شَعْبَانُ شَھْرِیْ وَرَمَضَانُ شَھْرُ اللّٰہِ، یعنی شعبان میرا مہینہ ہے اور رَمَضان اللّٰہ تَبارَکَ وَتَعالٰی کا مہینہ ہے۔(جامع صغیر، حرف الشین، ص:۳۰۱، حدیث: ۴۸۸۹)

لہٰذا ہمیں اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابَرَکت پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنا چاہیے۔ غُنیۃ الطّالبین میں ہے کہ شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں خیرُ الْبَرِیّہ سیّدُ الْوَریٰ جنابِ محمّدِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پاک کی کثرت کی جاتی ہے اور یہ نبیِّ مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجنے کا مہینہ ہے۔ (غنیۃ الطّالبین، مجلس فی فضل شہر شعبان، ۱/ ۳۴۲)

یاد رکھئے! یہ دونوں مہینے اِنتہائی بَرَکت والے ہیں۔ ان میں نیکیوں کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے اور نیکیوں کے دَروازے کھول دیئے جاتے ہیں، بَرَکات کا نُزُول ہوتا ہے، خطائیں تَرک کر دی جاتی ہیں اور گُناہوں کا کَفّارہ ادا کیا جاتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی ان دونوں مُبارک مہینوں کا اِحتِرام کرتے ہوئے ان میں زِیادہ سے زِیادہ عبادت کرنی چاہئے اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں خوب خوب توبہ واستغفار کرنی چاہیے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم بھی اس ماہ مبارک کو بے حد پسند فرماتے اور کثرت سے روزوں کا اہتمام فرماتے چنانچہ

حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن ابی قَیس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ اُنہوں نے اُمُّ المؤمنین سَیِّدَتُنا عائِشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو فرماتے سنا: میرے سر تاج، صاحِبِ معراج صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پسندیدہ مہینہ شعبانُ الْمُعَظَّم تھا کہ اس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رَمَضانُ الْمبارَک سے ملادیتے۔ (سُنَنِ ابوداو،د ج ۲ ص ۴۷۶ حدیث ۲۴۳۱)

لوگ اس سے غافل ہیں

حضرتِ سَیّدُنا اُسامہ بن زَید رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، "میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی

اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں دیکھتا ہوں کہ جس طرح آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم شعبان میں روزے رکھتے ہیں اِس طرح کسی بھی مہینے میں نہیں رکھتے ؟ فرمایا: رَجَب اور رَمَضان کے بیچ میں یہ مہینہ ہے ،لوگ اِس سے غافِل ہیں، اِس میں لوگوں کے اَعمال اللہ ربُّ الْعٰلَمین عزَّوَجَلَّ کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عمل اِس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہُوں۔(سُنَن نَسائی ص۳۸۷حدیث ۲۳۵۴دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مرنے والوں کی فہرس بنانے کا مہینہ

حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: تاجدارِ رِسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پورے شَعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیا سب مہینوں میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شَعبان کے روزے رکھنا ہے ؟ تو محبوبِ ربُّ العِباد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وَقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہُوں۔(مُسنَدُ اَبِی یَعْلٰی ج۴ص۲۷۷، حدیث ۴۸۹۰دارالکتب العلمیۃ بیروت)

آقا شعبان کے اکثر روزے رکھتے تھے

حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہ رکھا کرتے بلکہ پُورے شَعبان ہی کے روزے رکھ لیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے: اپنی اِستِطاعت کے مطابِق عمل کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس وَقت تک اپنا فَضل

نہیں روکتا جب تک تم اُکتا نہ جاؤ۔ (صحیح بُخاری ج ۱ ص ۶۴۸ حدیث ۱۹۷۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حدیثِ پاک کی شرح

شارِحِ بخاری حضرتِ عَلّامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہِ القوی اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: مراد یہ ہے کہ شعبان میں اکثر دنوں میں روزہ رکھتے تھے اسے تغلیبا (تَغ۔لی۔باً یعنی غلبے اور زِیادت کے لحاظ سے) کُل (یعنی سارے مہینے کے روزے رکھنے) سے تعبیر کر دیا۔ جیسے کہتے ہیں: "فُلاں نے پوری رات عبادت کی" جب کہ اس نے رات میں کھانا بھی کھایا ہو اور ضَروریات سے فراغت بھی کی ہو، یہاں تَغلیباً اکثر کو کُل کہہ دیا۔ مزید فرماتے ہیں: اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعبان میں جسے قُوّت ہو وہ زیادہ سے زیادہ روزے رکھے۔ البتّٰہ جو کمزور ہو وہ روزہ نہ رکھے کیونکہ اس سے رَمضان کے روزوں پر اثر پڑے گا، یہی مَحمَل (مَح۔مَل یعنی مرادو مقصد) ہے ان احادیث کا جن میں فرمایا گیا کہ نصف شعبان کے بعد روزہ نہ رکھو۔ (ترمذی حدیث ۷۳۸)

(نزہۃ القاری ج ۳ ص ۳۷۷، ۳۸۰ فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاہور)

حضرتِ سیدنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ "رمضان کے بعد کون سا روزہ افضل ہے؟" فرمایا، "رمضان کی تعظیم کے لئے شعبان کا روزہ رکھنا۔" پھر پوچھا گیا، "سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟" فرمایا، "رمضان میں صدقہ کرنا۔"

(الترغیب والترہیب، کتاب الصوم، باب الترغیب فی صوم شعبان، رقم ۳، ج ۲، ص ۷۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم اس ماہ مبارک کو کس قدر پسند فرماتے حالانکہ اس مہینے میں روزے فرض نہیں مگر پھر بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کثرت سے روزے رکھا کرتے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی اتباع میں آپ کے پیارے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی ماہ شعبان المعظم کا خوب خوب ادب واحترام فرماتے آیئے!

صَحابہ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوان کا جذبہ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:"ماہِ شعبان کا چاند نظر آتے ہی صَحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوان تِلاوتِ قرانِ پاک کی طرف خُوب مُتَوَجِّہ ہو جاتے، اپنے اَموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ غُرباو مَساکین مسلمان ماہِ رَمضان کے روزوں کے لئے تیّاری کر سکیں، حُکّام قیدیوں کو طَلَب کر کے جس پر "حَد" (سزا) قائم کرنا ہوتی اُس پر حَد قائم کرتے، بقیّہ میں سے جن کو مناسِب ہوتا انہیں آزاد کر دیتے، تاجِر اپنے قرضے ادا کر دیتے، دوسروں سے اپنے قرضے وُصول کر لیتے۔ (یوں ماہِ رَمضانُ الْمبارک سے قبل ہی اپنے آپ کو فارِغ کر لیتے) اور رَمَضان شریف کا چاند نظر آتے ہی غُسل کر کے (بعض حضرات) اعتِکاف میں بیٹھ جاتے۔" (غُنْیَۃُ الطّالبین ج ۱ ص ۳۴۱)

صحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوان کی مبارک زندگیوں سے فیض پانے والے بزرگان دین رحمہم اللہ المبین بھی اس ماہ مقدس کا احترام فرماتے، بالخصوص شب براءت کی تعظیم میں اچھے کپڑے پہنتے اور ساری رات عبادت الٰہی میں بسر کرتے۔

شامی تابعین علیھم الرضوان (کے بارے میں آتا ہے کہ) شبِ بَراءَت کی بَہُت تعظیم کرتے تھے اور اس میں خوب عبادت بجالاتے، انہی سے دیگر مسلمانوں نے اس رات کی تعظیم سیکھی۔ بعض عُلماءِ شام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام نے فرمایا، شبِ بَراءَت میں مسجِد کے اندر اجتِماعی عبادت کرنا مُستحب ہے حضرت سیِّدنا خالِد و لُقمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دیگر تابِعینِ کرام علیھم الرضوان اس رات (کی تعظیم کیلئے) بہترین کپڑے زَیبِ تَن فرماتے، سُرمہ اور خوشبو لگاتے، مسجِد میں (نَفل) نَمازیں ادا فرماتے۔ (لطائف المعارف ص ۲۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اسلاف کرام رحمھم اللہ السلام کی مبارک زندگی پر عمل کرتے ہوئے اس بابرکت رات کی تعظیم کرتے ہوئے اس میں زیادہ سے زیادہ عبادت، قرآن پاک کی تلاوت اور ذکر و درود کرنا چاہیے، اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ چودھویں شَعبانُ الْمُعَظَّم کا روزہ رکھ لیا جائے اور دن بھر روزے کی حالت میں گناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں میں مشغول رہیں اور پھر عصر کی نماز پڑھ کر مسجد میں نفلی اعتِکاف کی نیت سے ٹھہر جائیں تاکہ اعمال اُٹھائے جانے والی رات آنے سے پہلے کے لَمحات میں روزہ، مسجِد کی حاضِری اور اِعتِکاف وغیرہ لکھا جائے اور شبِ براءَت کا آغاز مسجِد کی رَحمت بھری فَضاؤں میں ہو۔ اس کے علاوہ مغرِب کے فَرض و سنّت وغیرہ کے بعد چھ ۶ رَکعَت خُصُوصی نوافِل بھی ادا کیجئے کہ یہ معمولاتِ اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی سے ہے۔ مغرِب کے فَرض و سنّت وغیرہ ادا کر کے چھ ۶ رَکعَت نفل دو ۲ دو ۲ رَکعَت کر کے ادا کیجئے۔ پہلی دو ۲ رَکعَتیں شروع کرنے سے قَبل یہ عَرض کیجئے: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ان دو ۲ رَکعتوں کی بَرَکت سے مجھے درازئ عُمر بِالخَیر عطا فرما۔ دوسری دو ۲

رَکعتیں شُروع کرنے سے قَبل عَرض کیجئے: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ان دو ۲ رَکعتوں کی بَرَکت سے بلاؤں سے میری حفاظت فرما۔ تیسری دو ۲ رَکعتیں شروع کرنے سے قَبل اِس طرح عَرض کیجئے: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ان دو ۲ رَکعتوں کی بَرَکت سے مجھے صِرف اپنا مُحتاج رکھ اور غیروں کی مُحتاجی سے بچا۔ ہر دو ۲ رَکعت کے بعد اکیس ۲۱ بار قُل ھُوَاللہ یا ایک بار سُورہ یاسین پڑھئے بلکہ ہو سکے تو دونوں ہی پڑھ لیجئے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک اسلامی بھائی یاسین شریف بُلند آواز سے پڑھیں اور دوسرے خاموشی سے سُنیں، اِس میں یہ خیال رکھئے کہ دوسرا اِس دَوران زَبان سے یاسین شریف نہ پڑھے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رات شُروع ہوتے ہی ثواب کا اَنبار لگ جائے گا۔ آیئے! احادیث مبارکہ کی روشنی میں اس مبارک رات کے فضائل سنتے ہیں۔

امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب شعبان کی پندرھویں رات آجائے تو اُس رات کو قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو کہ ربّ تبارک وتعالیٰ غروبِ آفتاب سے آسمان دنیا پر خاص تجلّی فرماتا ہے اور فرماتا ہے: کہ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے بخش دوں، ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اُسے روزی دُوں، ہے کوئی مبتلا کہ اُسے عافیت دُوں، ہے کوئی ایسا، ہے کوئی ایسا اور یہ اس وقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔'' "سنن ابن ماجه"، أبواب إقامة الصلوات... إلخ، باب ماجاء في ليلة النصف من شعبان، الحديث: ۱۳۸۸، ج۲، ص۱۶۰.

حضرتِ داود علیہ السَّلام کی دعا

امیرُ الْمُؤمنین حضرت مولیٰ مشکل کُشا، سَیِّدُ نا علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیْم شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی پندرھویں رات یعنی شبِ براءَت میں اکثر باہَر تشریف لاتے۔ ایک بار اِسی طرح شبِ براءَت میں باہَر تشریف لائے اور آسمان کی طرف نَظَر اُٹھا کر فرمایا: ایک مرتبہ اللہ کے نبی حضرت سیِّدُنا داو،د عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے شَعبان کی پندرھویں رات آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور فرمایا: یہ وہ وقت ہے کہ اس وَقت میں جس شَخص نے جو بھی دُعا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مانگی اُسکی دعا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قَبول فرمائی اور جس نے مغفِرت طلب کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسکی مغفِرت فرمادی بشرطیکہ دُعا کرنے والا عُشّار (یعنی ظُلماً ٹیکس لینے والا)، جادو گر، کاہِن اور باجا بجانے والا نہ ہو، پھر یہ دعا کی: اَللّٰھُمَّ رَبَّ دَاوٗدَ اغْفِرْ لِمَنْ دَعَاكَ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَةِ اَوِاسْتَغْفَرَكَ فِیْھَا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اے داوٗد کے پروردگار! جو اِس رات میں تجھ سے دُعا کرے یا مغفِرت طَلَب کرے تو اُس کو بَخش دے۔ (لَطائِفُ الْمَعارِف لابن رجب الحنبلی ج ا ص ۱۳۷ باختصار، دار ابن حزم بیروت)

اُمُّ المومنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے:"میرے پاس حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلام آئے اور عرض کی کہ یہ نصف شعبان کی رات ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس رات میں بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کو جہنّم سے آزاد فرماتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس رات میں مُشرِک، بُغض رکھنے والے اور قَطعِ رِحمی کرنے والے اور تکبُّر کی وَجہ سے اپنے تہبند کو لٹکانے والے اور والدین کے نافرمان اور شراب کے عادی کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔"

(الترغیب والترہیب، کتاب الصوم، باب الترغیب فی صوم شعبان، ۲/۷۳، حدیث:۱۱)

محروم لوگ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ بَراءَت بے حد اَہم رات ہے، کسی صورت سے بھی اسے غفلت میں نہ گزارا جائے، اِس رات خُصوصِیّت کے ساتھ رَحمتوں کی چھماچھم برسات ہوتی ہے۔اِس مُبارَک شب میں اللہ تبارَک وَتعالیٰ ''بَنی کَلْب'' کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کو جہنّم سے آزاد فرماتا ہے۔کِتابوں میں لکھاہے: ''قبیلہ بَنی کَلْب'' قبائلِ عَرب میں سب سے زیادہ بکریاں پالتا تھا۔''آہ! کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں جن پر اِس شبِ بَراءَت یعنی چھٹکارا پانے کی رات بھی نہ بخشے جانے کی وَعید ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امامِ بیہقی شافعی علیہ رحمۃ اللہِ القوی ''فضائلُ الاوقات'' میں نَقل کرتے ہیں: رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چھ آدمیوں کی اس رات بھی بخشِش نہیں ہوگی: (۱) شراب کا عادی (۲) ماں باپ کا نافرمان (۳) زِناکا عادی (۴) قَطعِ تعلُّق کرنے والا (۵) تصویر بنانے والا اور (۶) چُغُل خور۔ (فضائل الاوقات ج۱ ص ۱۳۰ حدیث ۲۷ مکتبۃ المنارۃ، مکۃ المکرمۃ)

اِسی طرح کاہِن، جادوگر، تکبُّر کے ساتھ پاجامہ یا تہبند ٹَخنوں کے نیچے لٹکانے والے اور کسی مُسلمان سے بُغض وکینہ رکھنے والے پر بھی اِس رات مغفِرت کی سعادت سے محرومی کی وعید ہے، لہٰذا تمام مُسلمانوں کو چاہیے کہ مُتَذَکَّرہ گُناہوں میں سے اگر معاذَ اللہ کسی گُناہ میں مُلَوَّث ہوں تو وہ بالخُصوص اُس گناہ سے اور بالعُموم ہر گناہ سے شبِ بَراءَت کے آنے سے پہلے بلکہ آج اور ابھی سچّی

توبہ کرلیں، اور اگر بندوں کی حق تلفیاں کی ہیں توتوبہ کے ساتھ ساتھ ان کی مُعافی تلافی کی ترکیب فرمالیں۔

امامِ اہلسنّت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کا پیام تمام مسلمانوں کے نام

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البرَکت، عظیمُ المرْتبت، پروانۂ شَمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بِدعت، پیر طریقت، باعِثِ خَیر وبَرَکت، حنفی مذہب کے عظیم عالِم اور مفتی حضرتِ علامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن نے اپنے ایک اِرادتمند (یعنی مُعتقِد) کو شبِ براءَت سے قبل توبہ اور مُعافی تَلافی کے تعلُّق سے ایک مکتوب شریف ارسال فرمایا آیئے ہم بھی سن کر اس پر عمل کی نیت کرتے ہیں۔ چُنانچِہ ''کُلّیاتِ مَکاتیبِ رضا'' صفحہ 356 تا 357 پر ہے: شبِ بَراءَت قریب ہے، اِس رات تمام بندوں کے اَعمال حضرتِ عِزّت میں پیش ہوتے ہیں۔ مولا عزَّوَجلَّ بطفیلِ حضورِ پُر نور، شافِعِ یومُ النُّشور عَلَیہِ افضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلِیم مسلمانوں کے ذُنوب (یعنی گناہ) مُعاف فرماتا ہے مگر چند، ان میں وہ دو مسلمان جو باہَم دُنیوی وجہ سے رَنجِش رکھتے ہیں، فرماتا ہے: ''اِن کو رہنے دو، جب تک آپس میں صُلح نہ کرلیں۔'' لہٰذا اہلِ سنّت کو چاہے کہ حتَّی الوُسع قبلِ غروبِ آفتاب 14 شعبان باہم ایک دوسرے سے صفائی کرلیں۔ ایک دوسرے کے حُقوق ادا کردیں یا مُعاف کرالیں کہ بِاِذنہٖ تعالیٰ حُقوقُ العِباد سے صَحائفِ اَعمال (یعنی اعمالنامے) خالی ہو کر بارگاہِ عزّت میں پیش ہوں۔ حُقوقِ مولیٰ تعالیٰ کے

لئے توبہ صادِقہ (یعنی سچّی توبہ) کافی ہے۔ (حدیثِ پاک میں ہے:) اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ (یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں (ابن ماجہ حدیث ۴۲۵۰)) ایسی حالت میں بِاِذْنِہٖ تعالیٰ ضَرور اِس شب میں اُمّیدِ مغفرتِ تامّہ (تام۔مہ یعنی مغفرت کی پکّی اُمید) ہے بشرطِ صِحّتِ عقیدہ۔ (یعنی عقیدہ درست ہونا شرط ہے) وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْم۔ (اور وہ گناہ مٹانے والا رحمت فرمانے والا ہے) یہ سب مُصالَحتِ اِخْوان (یعنی بھائیوں میں صُلْح کروانا) ومعافیٔ حُقُوق بِحَمْدِہٖ تعالیٰ یہاں سالہائے دراز (یعنی کافی برسوں) سے جاری ہے، اُمّید ہے کہ آپ بھی وہاں کے مسلمانوں میں اس کا اِجرا کرکے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا یَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِ ھِمْ شَیْءٌ (یعنی جو اسلام میں اچّھی راہ نکالے اُس کیلئے اِس کا ثواب ہے اور قیامت تک جو اس پر عمل کریں ان سب کا ثواب ہمیشہ اسکے نامہ اعمال میں لکھا جائے بِغیر اس کے کہ اُن کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے) کے مِصداق ہوں اور اِس فقیر کیلئے عَفْو وعافِیّتِ دارَین کی دُعا فرمائیں۔ فقیر آپ کے لئے دُعا کرتا ہے اور (ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) کریگا۔ سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وہاں (یعنی بارگاہِ الٰہی میں) نہ خالی زبان دیکھی جاتی ہے نہ نِفاق پسند ہے، صُلْح ومُعافی سب سچے دل سے ہو۔ وَالسلام۔۔

فقیر احمد رضا قادِری عُفِیَ عَنْہُ از بریلی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسلمانوں کی

خیر خواہی کرتے ہوئے انہیں ربّ تعالی کی بارگاہ سے اپنی مغفرت کا پروانہ پانے کا کیسا پیارا طریقہ ارشاد فرمارہے ہیں۔اگر ہم سے بھی دانستہ یاغیر دانستہ طور پر کسی مسلمان کی دل آزاری ہوئی یا کسی کا حق تلف کر دیا، یا کسی کیلئے اپنی دل میں دشمنی بٹھالی ہے توشبِ بَراءَت آنے سے پہلے پہلے مُعافی تلافی کرلیجئے، زندگی کا کوئی بھروسانہیں کیا خبر اسی سال ہماری موت واقع ہو جائے اور ہم غفلت میں ہی پڑے رہیں یا پھر ہماری قسمت میں کچھ کا کچھ لکھ دیا گیا ہو اور ہمیں خبر ہی نہ ہو۔غُنْیَۃُ الطّالِبین ''میں ہے: بہُت سے کَفَن دُھل کر تیّار رکھے ہوتے ہیں مگر کَفَن پہننے والے بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوتے ہیں، کافی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی قَبریں کُھدی ہوئی تیّار ہوتی ہیں مگر اُن میں دَفْن ہونے والے خوشیوں میں مَسْت ہوتے ہیں، بعض لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ اُن کی موت کا وَقت قریب آچکا ہوتا ہے۔ کئی مکانات کی تعمیرات کا کام پورا ہو گیا ہوتا ہے مگر ساتھ ہی ان کے مالِکان کی زندگی کا وَقت بھی پورا ہوچکا ہوتا ہے۔ (غُنْیَۃُ الطّالبین ج۱ص۳۴۸)

آگاہ اپنی موت سے کوئی بَشَر نہیں
سامان سو برس کا ہےپَل کی خبر نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہماری اکثریت فضولیات ولغویات میں اپناوقت برباد کر کے اس بابرکت رات میں بھی اس کا تقدس پامال کرنے پر تلی ہوتی ہے حالانکہ پہلے کے مَدَنی سوچ رکھنے والے مسلمان ان مُتبرَّک اَیّام میں رَبُّ الانام عزَّوَجَلَّ کی زِیادہ سے زِیادہ عبادت کر کے اُس کی بارگاہ سے انعام واکرام حاصل کرنی کی سعی تمام کیا کرتے تھے مگر افسوس! آج کل کے مُسلمانوں کے دلوں میں

گویا اِن مُبارک اَیّام کی قدر و منزلت باقی نہیں رہی، نیک لوگ جہاں اس شب میں جہنم سے آزادی اور طلب مغفرت کے لیے توبہ واستغفار میں مشغول ہوتے ہیں وہیں بعض شریر قسم کے افراد جہنم کی آگ سے براءت یعنی چھٹکارہ حاصل کرنے کے بجائے پیسے خرچ کرکے خود اپنے لئے آگ یعنی آتش بازی کا سامان خریدتے ہیں اور اِس طرح خُوب خُوب آتَش بازی چلا کر اِس مُقدّس رات کا تقدُّس پامال کرتے ہیں۔ مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: "آتَش بازی نَمرود بادشاہ نے ایجاد کی جبکہ اس نے حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہوگئی تو اس کے آدمیوں نے آگ کے اَنار بھر کر ان میں آگ لگا کر حضرتِ خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام کی طرف پھینکے۔ (اسلامی زندگی، ص ۶۳)

ہائے افسوس! آتَش بازی کی یہ ناپاک رَسم اب مسلمانوں میں بھی زور پکڑتی جارہی ہے، مسلمانوں کا کروڑہا کروڑ روپیہ ہر سال آتَش بازی کی نَذر ہوجاتا ہے اور آئے دِن یہ خبریں آتی ہیں کہ فُلاں جگہ آتَش بازی سے اِتنے گھر جل گئے اور اِتنے آدَمی جُھلس کر مرگئے وغیرہ وغیرہ۔ اِس میں جان کا خطرہ، مال کی بربادی اور مکان میں آگ لگنے کا اَندیشہ ہے، پھر یہ کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی بھی ہے۔ حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "آتَش بازی بنانا، بیچنا، خریدنا اور خریدوانا، چلانا اور چلوانا سب حرام ہے۔" (اسلامی زندگی، ص ۶۳)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: آتشبازی جس طرح شادیوں اور شبِ براءَت میں رائج ہے بیشک حرام اور پورا جُرم

ہے کہ اس میں تضییعِ مال (تَض۔یِیعِ۔ مال یعنی مال کا ضائع کرنا) ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۲۷۹)

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تِری آکے عَجَب وَقت پڑا ہے
فَریاد ہے اے کِشتیٔ اُمّت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

آتش بازی کی جائز صورتیں

شبِ براءَت میں جو آتش بازی چھوڑی جاتی ہے اُس کا مقصد کھیل کود اور تفریح ہوتا ہے لہٰذا یہ گناہ و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ البتّہ اِس کی بعض جائز صورتیں بھی ہیں جیسا کہ بارگاہِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ میں سُوال ہوا: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ آتَشبازی بنانا اور چھوڑنا حرام ہے یا نہیں؟

الجواب: ممنوع وگناہ ہے مگر (یعنی البتّہ) جو صورت خاصہ لَہو ولَعِب وتَبذِیر واِسراف سے خالی ہو (یعنی اُن مخصوص صورتوں میں جائز ہے جو کھیل کود اور فُضُول خرچی سے خالی ہو)، جیسے اعلانِ ہلال (یعنی چاند نظر آنے کا اعلان) یا جنگل میں یا وقتِ حاجت شَہر میں بھی دفعِ جانورانِ موذی (یعنی ایذا دینے والے جانوروں کو بھگانے کیلئے) یا کھیت یا میوے کے درختوں سے

جانوروں (اور پرندوں) کے بھگانے اُڑانے کو ناڑیاں پٹاخے، تُومڑیاں چھوڑنا۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۲۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دین سے دُوری کے سبب آج مسلمانوں کی اکثریت اس مُتبرَّک و مُقدّس رات کو بھی عام راتوں کی طرح غَفلَت کی نَذر کر دیتی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اس مُبارک رات کا اِحتِرام کریں اور ساری رات آتَش بازی کرنے، ایذائے مسلم کا سبب بننے، مسلمانوں کی عبادات میں خلل پیدا کرنے کے بجائے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کریں، رورو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور اپنی بخشش و مغفرت کے لیے خوب خوب دعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ سنت پر عمل کی نیت سے قبرستان جاکر فکر آخرت پیدا کرنے کیلئے قبروں کی زیارت بھی کریں اور اپنے مرحومین کے لیے دعائے مغفرت بھی کریں۔

شبِ بَراءَت اور قبروں کی زیارت

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: میں نے ایک رات (یعنی شعبان کی پندرھویں رات) سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسَلَّم کو نہ دیکھا تو بقیع پاک میں مجھے مِل گئے، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں اس بات کا ڈر تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسَلَّم تمہاری حق تَلَفی کریں گے؟ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسَلَّم! میں نے خیال کیا تھا کہ شاید آپ اَزواجِ

مُطَہَّرات (مُ۔طَہْ۔ہَرات) میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ تو فرمایا: "بیشک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرَہویں رات آسمانِ دُنیا پر تجلّی فرماتا ہے، پس قَبیلۂ بنی کَلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ گُنہگاروں کو بخش دیتا ہے۔"

(سُنَنِ تِرمِذی ج۲ص ۱۸۳حدیث ۷۳۹ دارالفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ شب براءت میں عبادت کرنا اور قبرستان جانا سنت ہے ابتدائے اسلام میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے زیارت قبور سے منع فرمایا تھا مگر بعد میں اجازت عطا فرمادی حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا (اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ) ان کی زیارت کرو۔

(صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب استئذان النبی ربّہ فی ... الخ، الحدیث ۱۰۶، ص ۴۸۶)

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب فیضان چہل حدیث سے اس حدیث مبارکہ کی شرح ملاحظہ کیجئے۔

شروعِ اسلام میں زیارتِ قبور مسلمان مردوں عورتوں کو منع تھی کیونکہ لوگ نئے نئے اسلام لائے تھے اندیشہ تھا کہ (سابقہ زندگی میں) بت پرستی کے عادی ہونے کی وجہ سے اب قبر پرستی شروع کر دیں۔ جب ان میں اسلام راسخ ہو گیا تو یہ ممانعت منسوخ ہو گئی، جیسے جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتن استعمال کرنا بھی ممنوع ہو گیا تاکہ لوگ برتن دیکھ کر پھر شراب یاد نہ کر لیں، جب لوگ ترکِ شراب کے عادی ہو گئے تو برتنوں کے استعمال کی ممانعت منسوخ ہو گئی۔

قبروں کی زیارت کا یہ حکم استحبابی ہے۔ حق یہ ہے کہ اس حکم میں عورتیں بھی شامل ہیں کہ انہیں بھی زیارت قبور کی اجازت دی گئی۔ لیکن اب عورتوں کو زیارت قبور سے روکا جائے یعنی گھر سے زیارتِ قبور کیلئے نہ نکلیں سوائے روضہ اطہر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی (زیارت کے لئے)، ہاں اگر کہیں جارہی ہوں اور راستہ میں قبر واقع ہو تو زیارت کرلیں جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کی زیارت کی، اور اگر کسی گھر میں ہی اتفاقاً قبر واقع ہو تو زیارت کرسکتی ہیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی قبر شریف تھی جہاں آپ مجاورہ و منتظمہ تھیں۔ خیال رہے حدیث پاک میں ''زُوْرُوْا (یعنی زیارت کرو)'' مطلق حکم ہے لہٰذا مسلمانوں کو زیارت قبر کیلئے سفر بھی جائز ہے۔ جب ہسپتال اور حکیموں کے پاس سفر کرکے جاسکتے ہیں تو مزاراتِ اولیاء پر بھی سفر کرکے جاسکتے ہیں کہ ان کی قبور روحانی ہسپتال ہیں، نیز اگر کہیں قبر پر لوگ ناجائز حرکتیں کرتے ہوں تو اس سے زیارت قبور نہ چھوڑے، ہوسکے تو ان حرکتوں کو بند کرے۔ دیکھو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ہجرت سے پہلے بتوں کی وجہ سے کعبہ نہ چھوڑا بلکہ جب موقعہ ملا تو بت نکال دیئے۔ آج بھی نکاح میں لوگ ناجائز حرکتیں کرتے ہیں مگر اس کی وجہ سے نہ نکاح بند کئے جاتے ہیں نہ وہاں کی شرکت، نکاح بھی سنّت مطلقہ ہے اور زیارت قبور بھی سنّتِ مطلقہ، نکاح و زیارتِ قبور دونوں کے لئے سفر بھی درست ہے اور ناجائز امور کی وجہ سے ان میں شرکت ممنوع نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ج ۲، ص ۵۲۲)

قبرِستان کی حاضِری کے مَدَنی پھول

(1) (ولیُّ اللہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو رَکعت نَفْل پڑھے، ہر رَکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی ، اور تین بار سورۃ الاخلاص سورۃالاخلاص پڑھے اور اس نَماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ تعالیٰ اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کریگا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔

(فتاوی عالمگیری ج۵ ص۳۵۰ دارالفکر بیروت)

(2) مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو۔

(ایضاً)

(3) قبرِستان میں اس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ ''رَدُّالمُحتار'' میں ہے: (قبرِستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج۱ص ۶۱۲) بلکہ نئے راستے کا صِرف گمانِ غالب ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز وگناہ ہے۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص ۱۸۳ دارالمعرفۃ بیروت)

(4) زیارتِ قبر میّت کے مُواجَہہ میں (یعنی چِہرے کے سامنے) کھڑے ہو کر ہو اور اس (یعنی قبر والے) کی پائنتی (پا۔اِن۔تِی یعنی قدموں) کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا

پڑے۔ (فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ج ۹ ص ۵۳۲ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

(5) قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو اس کے بعد کہے: اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ بِالْاَثَر. ترجمہ: اے قَبْر والو! تم پر سلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۰)

(6) قَبْر کے اوپر اگر بتّی نہ جلائی جائے اس میں سُوئے ادب (یعنی بے ادبی) اور بد فالی ہے (اور اس سے میّت کو تکلیف ہوتی ہے) ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا محبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔ (مُلَخَّصاً فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۹ ص ۴۸۲، ۵۲۵)

(7) قَبْر پر چراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قَبْر پر آگ رکھنے سے میّت کو اَذِیَّت (یعنی تکلیف) ہوتی ہے، ہاں رات میں راہ چلنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبْر کے ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چراغ رکھ سکتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زیارت قبور کے بعد ان مرحومین کے لیے خوب خوب ایصال ثواب و فاتحہ خوانی بھی کیجئے کہ ہمارے نیک اعمال سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ جیسا کہ صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "ایصالِ ثواب یعنی قرآنِ مجید یا دُرُود شریف یا کلمہ طیبہ یا کسی نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچانا جائز

ہے۔ عبادتِ مالیہ یا بدنیہ، فَرض و نفل سب کا ثواب دوسروں کو پہنچایا جاسکتا ہے کیونکہ زِندوں کے ایصالِ ثواب سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔"

(بہارِ شریعت، ۳/ ۶۴۲)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنّان فرماتے ہیں: "بدنی عبادت (یعنی نماز و روزہ) میں نِیابَت جائز نہیں یعنی کوئی شخص کسی کی طرف سے فرض نماز پڑھے تو اس کی نماز نہ ہوگی، ہاں نماز کا ثواب بخشا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہ نے کسی سے فرمایا: "مَنْ یَّضْمِنُ لِیْ مِنْکُمْ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَکْعَتَیْنِ وَیَقُوْلُ ھٰذِہٖ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ، یعنی تم میں سے کون مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ مسجدِ عَشّار میں دو رکعت نماز پڑھ کر اس کا ثواب ابوہُریرہ کو اِیصال کر دے۔ اس روایت سے دو باتیں معلوم ہوئیں پہلی یہ کہ عبادتِ بدنی یعنی نماز بھی کسی کے ایصالِ ثواب کی نِیّت سے اَدا کرنا جائز ہے اور دوسری یہ کہ زبان سے اِیصالِ ثواب کرنا کہ خدایا اس کا ثواب فلاں کو پہنچے، بہت بہتر ہے۔ رہی عبادتِ مالی، یا مالی و بدنی کا مجموعہ جیسے زکوٰۃ اور حج، تو اس میں اگر کوئی شخص کسی سے کہہ دے کہ تم میری طرف سے زکوٰۃ دے دو تو دے سکتا ہے۔ اور اسی طرح اگر صاحبِ مال شخص میں حج کرنے کی قُوَّت نہ رہے تو دوسرے سے حجِ بدل کرواسکتا ہے۔ لیکن ہر عبادت کا ثواب پہنچتا ضرور ہے۔ (جاءُ الحق، ص ۲۱۳)

صَدرُ الشَّرِیعہ مُفتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: "زِندوں کے ایصالِ ثواب سے مُردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ جیسا کہ

اُمِ سعد کا کنواں

حضرت سَیِّدُنا سَعد رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ کا جب انتقال ہوا تو انھوں نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَت میں عرض کی: یارسُولَ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم)! سَعد کی ماں کا اِنتِقال ہوگیا، کون سا صَدَقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: پانی۔ اُنھوں نے کُنواں کھودا اور کہا کہ یہ سَعد کی ماں کے لیے ہے۔ (یعنی سَعد کی ماں کے اِیصالِ ثواب کے لئے ہے) معلوم ہوا کہ زندوں کے اعمال سے مردوں کو ثواب ملتا اور فائدہ پہنچتا ہے۔ (بہارشریعت، ۳/ ۶۴۲)

اسی طرح مُفَسِّر شہیر مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے اپنی کتاب جاءَ الْحق میں دُرِّ مُختار کے حوالے سے ایک حدیثِ پاک نقل فرمائی جس سے اپنے نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہچانے کا ثُبوت ملتا ہے۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے۔ مَنْ قَرَءَ الْاِخْلَاصَ اَحَدَ عَشَرَ مَرَّۃً، جو شخص گیارہ بار سورۂ اِخلاص پڑھے ثُمَّ وَھَبَ اَجْرَھَا لِلْاَمْوَاتِ پھر اسکا ثواب مُردوں کو بَخْش دے اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ، تو اس کو تمام مُردوں کی تعداد کے برابر ثواب ملے گا۔ فتاویٰ شامی کے حوالے سے مزید فرماتے ہیں: "جس سے جتنا مُمکن ہو قرآنِ پاک پڑھے سورۂ فاتحہ، سورۂ بقرہ کی اِبتدائی آیات اور آیۃُ الْکُرسی اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ اور سُوْرۂ یٰسٓ سورہ ملك اور سُورہ تکاثُر اور سُورہ اِخْلاص تین بار، سات بار، گیارہ یا بارہ مرتبہ پڑھے، پھر کہے کہ یااللہ عَزَّوَجَلَّ میں نے جو کچھ پڑھا اس کا ثواب فُلاں فُلاں کو پہنچادے۔"

(جاءالحق، ص۲۱۵، ملخصاً و مفہوماً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ رِوایات سے ہمارے یہاں مُرَوَّجہ فاتحہ کا پُورا طریقہ، یعنی مختلف جگہوں سے قرآنِ پاک پڑھنا، اس کا ثواب اَرواحِ مسلمین کو پہنچانا اور ان کے لئے دُعائے مَغْفِرت کرنا ثابت ہوا۔ مُفْتی صاحب فتاوٰی عزیزیہ کے حوالے سے مزید فرماتے ہیں: "جس کھانے پر حضرت حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہُما کی نیاز دی جائے اس پر قُل اور فاتحہ اور دُرُودِ پاک پڑھنا باعثِ بَرَکت ہے اور اس کا کھانا بہت اچھا ہے۔"

فِرِشتے بھی ایصالِ ثواب کرتے ہیں

بلکہ اِیصالِ ثواب تو ایسا بہترین عمل ہے جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر اس کے فِرِشتے بھی کرتے ہیں۔ چُنانچہ شعبُ الایمان میں حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہ سے روایت ہے تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: "اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے ہر مومن بندے پر دو فِرِشتے مُقَرَّر فرماتا ہے جو اس کا عمل لکھنے پر معمور ہیں۔ جب وہ بندۂ مومن اس دُنیا سے چلا جاتا ہے تو یہ کراماً کاتبین عرض کرتے ہیں کہ اے رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) ہمارا کام ختم ہوگیا، وہ شخص دارِ اَعمال (یعنی دُنیا) سے نکل گیا، اجازت دے کہ ہم آسمان پر آئیں اور تیری عبادت کریں۔" رَبّ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے کہ میرے آسمان بھرے ہیں عبادت کرنے والوں سے، کچھ حاجت نہیں تمہاری۔ عرض کرتے ہیں: اِلٰہی (عَزَّوَجَلَّ) ہمیں زمین میں جگہ دے۔ ارشاد ہوتا ہے: "میری زمینیں بھری ہیں عبادت کرنے والوں سے تمہاری کچھ حاجت نہیں۔ عرض کرتے ہیں: "اِلٰہی

(عَزَّوَجَلَّ) پھر ہم کہاں جائیں ؟ ارشاد ہوتا ہے: "میرے بندے کی قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر تسبیح وتحمید اور تکبیر و تہلیل کرتے رہو اور اسے قیامت تک میرے بندے کے لئے لکھتے رہو۔" (شعب الایمان، فصل فی ذکر مافی الاوجاع والامراض۔۔۔۔۔۔الخ، ۷/ ۱۸۴، حدیث: ۹۹۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شعبانُ المعظّم میں عبادت کرنے، روزے رکھنے اور آتش بازی وغیرہ کے گناہوں سے خود کو بچانے کا ذہن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بے شمار افراد گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو گئے۔ آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار ملاحظہ کیجئے۔

اجتماعِ ذکر و نعت کا فیضان

باب الاسلام (سندھ) حیدر آباد کے مقیم اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ تبلیغ و قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں گناہوں بھری زندگی بسر کر رہا تھا۔ نمازوں سے دور، دوستوں کے جمگھٹے میں خوش گپیوں میں وقت برباد کرتا رہتا۔ خوش قسمتی سے میری ملاقات ایک مبلغ دعوتِ اسلامی سے ہوئی انہوں نے سلام و مصافحے کے بعد انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے "یوسف قبرستان" کے قریب دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے شب برأت کے سنتوں بھرے اجتماعِ ذکر و نعت میں شرکت کی دعوت دی۔ میں نے ہامی بھر لی۔ خوش نصیبی سے میں نے اجتماع میں شرکت کی۔ تلاوت و نعت کے بعد ہونے والے رقت انگیز بیان سے مجھ پر

شدید خوف طاری ہو گیا۔ میں نے جھٹ گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی اور سنتوں کو اپناتے ہوئے زندگی گزارنے کا عہد کر لیا۔ اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی کے اس مبلغ کو دنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیں عطا فرمائے کہ جن کی برکتوں سے میں سنّتوں کا پابند بن گیا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہو تا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرْشادِ نُور بار ہے: زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، یعنی تُم اپنی مجلسوں کو مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، کیونکہ تُمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قِیامت تُمہارے لئے نُور ہو گا۔

(جامع صغیر، حرف الزای، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کسی مَحفِلِ ذِکْر میں شِرکت کی سَعادت نَصیب ہو اور حُضُور نبیّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِسْمِ گرامی لِیاجائے، تو حُصُولِ بَرَکت کے لئے دُرُودِ پاک پڑھ لیناچاہیے، تاکہ ہمارا پڑھاہوا دُرُودِپاک روزِ قِیامت ہمارے لئے نُور ہو اور ہماری بَخْشِش و مَغْفِرت کا ذَرِیعہ بھی بن جائے۔

کوئی حُسنِ عَمَل پاس میرے نہیں پھنس نہ جاؤں قِیامت میں مَولا کہیں
اے شَفیعِ اُمَم لاج رکھنا تمہیں تم پہ ہر دَم کروڑوں دُرُود و سَلام

(وسائلِ بخشش، ص۶۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔ الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حاکمِ سبزوار کی توبہ

ایران کے شہر "سبزوار" میں ایک نہایت ہی سرسبز و شاداب باغ تھا، جس کے بیچوں بیچ شفاف پانی کی ایک نہر جاری تھی اور وَسْط میں ایک خوش نُما حوض تھا۔ یہ باغ حاکِمِ سبزوار کا تھا، جو بہت ہی جابِر اور بداَطْوار شخص تھا، اُس کا مَعمول تھا کہ جب بھی باغ میں آتا تو شراب پیتا اور نشے میں خُوب شوروغُل مچاتا۔ ایک روز حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز سَیِّد مُعینُ الدّین حَسَن سَنْجَری چِشْتی اَجْمیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ

1 ۔۔۔ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

اللہِ القَوِی کا گُزر وہاں سے ہوا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نَہر سے غُسل کیا اور حَوض کے کَنارے نوافِل ادا کرنے لگے۔ مُحافظوں نے اپنے حاکم کی سخت گِیری کا حال عرض کیا اور درخواست کی کہ یہاں سے تشریف لے جائیں، کہیں حاکم آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچادے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ میرا حافظ وناصِر (نگہبان ومددگار) ہے۔ اسی دوران حاکِم سبزوار باغ میں داخل ہوا اور سیدھا حَوض کی طرف آیا۔ اپنی عیش وعِشرَت کی جگہ پر ایک اجنبی دَرویش کو دیکھا تو آگ بگولا ہوگیا، مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک نظر ڈالی اور اس کی کایاپلَٹ دی۔ حاکم، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظرِ جلالَت کی تاب نہ لاسکا اور بے ہوش ہو کر زمین پر گِر پڑا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حوض سے چُلُّو میں پانی لے کر اس کے منہ پر چھینٹے مارے۔ جُونہی ہوش آیا، فوراً آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قدموں میں گِر پڑا اور رو رو کر اپنے گناہوں سے تَوبہ کی، پھر آپ ہی کے دَستِ مُبارک پر بَیعَت ہوگیا۔

خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حکم پر اس نے ظُلم وجَور سے جمع کی ہوئی ساری دولت اصل مالکوں کو لوٹادی اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صُحبتِ بابَرَکت میں رہنے لگا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کچھ ہی عرصے میں اسے فُیُوضِ باطِنی سے مالامال کرکے خِلافت عطا فرمائی اور وہاں سے رُخصت ہوگئے۔ (1)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کتنی بڑی شان ہے کہ ایک نگاہ میں حاکمِ سبزوار کے دل کی دُنیا بدل کر رکھ دی، واقعی اللہ والوں کی نِگاہ میں بڑی

1 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۱۱ ملخصاً

تاثیر ہوتی ہے، ان کی نگاہِ وِلایت نے لاکھوں لوگوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کرکے انہیں راہِ ہدایت پر گامزَن کر دیا، صرف یہی نہیں بلکہ ان بُزرگانِ دِین نے اپنے کردار و عمل سے کُفرو شرک کی تاریکیوں میں بھٹکنے والے اَن گِنت (بے شمار) غیر مُسلموں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وَحدانیت اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسَالت سے آگاہ کرکے دائرۂ اِسلام میں داخل بھی فرمایا۔ تاجُ الاولِیَاء، سَیِّدُ الاَصْفِیَاء، وَارِثُ النَّبِی، عطائے رسول، سُلطانُ الْھند، حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز سَیِّد مُعِینُ الدِّین حَسَن سَنْجَری چِشْتی اَجْمیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کا شُمار بھی انہی بُزرگوں میں ہوتا ہے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چھٹی (6) صدی ہجری میں ہِند تشریف لائے اور ایک عَظِیْمُ الشّان رُوحانی و سَمَاجی انقِلاب کا باعث بنے، حتّٰی کہ ہِند کا ظالم و جابِر حکمران بھی آپ کی شخصیّت سے مرعُوب ہو کر تائِب ہوا اور عقیدت مندوں میں شامل ہو گیا۔ آیئے! خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی کے حسین پہلوؤں کے بارے میں کچھ سُنتے ہیں۔

وِلادتِ باسعادت

حضرتِ سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز سَیِّد مُعِینُ الدِّین حَسَن سَنْجَری چِشْتی اَجْمیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی ۵۳۷ھ بمطابق 1142ء میں سِجِسْتان یا سیستان (موجودہ ایران) کے علاقہ ''سَنْجَر'' میں پیدا ہوئے۔ (1)

نام و سِلسِلۂ نسب

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اِسمِ گرامی حَسَن ہے اور آپ نَجِیْبُ الطَّرَفَیْن حَسَنی و حُسینی سَیِّد ہیں۔ آپ کے

1 . . . اقتباس الانوار، ص ۳۴۵

مشہور و معروف اَلقاب مُعِیْنُ الدّین، خواجہ غریب نواز، سُلطانُ الْھند، وَارِثُ النَّبِی اور عطائے رسول وغیرہ ہیں، آپ کا سِلسِلۂ نَسب سَیِّد مُعِیْنُ الدّین حَسَن بن سَیِّد غِیَاثُ الدّین حَسَن بن سَیِّد نجمُ الدّین طاہر بن سَیِّد عَبْدُ الْعَزِیز ہے۔ (1)

والدین کریمین

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد سَیِّد غِیَاثُ الدّین حَسَن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جن کا شمار "سَنْجَر" کے اُمَرا اورُ وَسا میں ہوتا تھا، اِنْتِہائی مُتَّقِی و پرہیز گار اور صاحِبِ کَرامت بُزُرگ تھے۔ نیز آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والِدہ ماجِدہ بھی اکثر اوقات عِبادت و رِیاضت میں مشغول رہنے والی نیک سیرت خاتُون تھیں۔(2) جب حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پندرہ (15) سال کی عُمر کو پہنچے تو والِدِ مُحترم کا وِصالِ پُرملال ہوگیا۔ وِراثت میں ایک باغ اور ایک پَن چکّی (یعنی پانی سے چلنے والی چکّی) ملی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسی کو ذَرِیعۂ مَعاش بنالیا اور خود ہی باغ کی نِگہبانی کرتے اور درختوں کی آبیاری فرماتے۔ (3)

وَلِیُّ اللہ کے جُوٹھے کی برکت

ایک روز حضرتِ سَیِّدُنا خواجہ مُعِیْنُ الدّین چِشْتی اَجْمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی باغ میں پودوں کو پانی دے رہے تھے کہ ایک مَجذُوب بُزُرگ حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم قندوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باغ میں تشریف لائے۔ جُونہی حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعِیْنُ الدّین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِین کی نظر، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِس مقبول

1 ... معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۱۸ ملخصاً وغیرہ
2 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص۵۰۶ ،بتغیر
3 ... مرآۃ الاسرار، ص۵۹۳، بتغیر

بندے پر پڑی، فوراً دوڑے، سلام کرکے دَسْت بوسی کی اور نہایت اَدَب واِحترام کے ساتھ درخت کے سائے میں بٹھایا۔ پھر ان کی خدمت میں اِنتہائی عاجِزی کے ساتھ تازہ انگوروں کا ایک خوشہ پیش کیا اور دوزانو بیٹھ گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کو اس نوجوان باغبان کا انداز بھا گیا، خوش ہوکر کھلی (تل یا سرسوں کا پھوک) کا ایک ٹکڑا چبا کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُنہ میں ڈال دیا۔ کھلی کا ٹکڑا جُونہی حَلْق سے نیچے اُترا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل کی کیفیت یکدم بدل گئی اور دل دنیا کی مَحبَّت سے اُچاٹ ہو گیا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے باغ، پَن چکّی اور سارا ساز و سامان بیچ کر اس کی قیمت فُقرا و مَساکین میں تقسیم فرمادی اور حُصولِ علمِ دِین کی خاطِر راہِ خدا کے مُسافِر بن گئے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ جب ہم کسی مجلس میں بیٹھے ہوں اور ہمارے بُزُرگ، اساتذہ، ماں باپ، کوئی عالمِ دین یا پیر و مُرشِد آجائیں تو ہمیں ان کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جانا چاہیے، انہیں عزّت واِحترام کے ساتھ بٹھانا چاہیے۔ یاد رکھئے! اَدَب ایسی شے ہے کہ جس کے ذریعے انسان دُنیوی واُخروی نعمتیں حاصل کرلیتا ہے اور جو اس صِفَت سے محروم ہوتا ہے، بسا اوقات وہ ان نعمتوں کا بھی حقدار نہیں ہوتا۔ شاید اسی لئے کہا جاتا ہے کہ "باادب بانصیب بے ادب بے نصیب" یقیناً ادب ہی انسان کو مُمتاز بناتا ہے، جس طرح ریت کے ذرّوں میں موتی اپنی چمک اور اَہَمِّیَّت نہیں کھوتا، اسی طرح باادب شخص بھی لوگوں میں اپنی شناخت کو قائم و دائم رکھتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی اپنے بڑوں کا اَدَب واحترام کرنے اور چھوٹوں کے ساتھ شفقت و مَحبَّت سے پیش آنا چاہیے

---

1 ... مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۳ ملخصًا

آیئے! اس ضمن میں 3 احادیثِ مُبارکہ سنئے اور عمل کا جذبہ پیدا کیجئے۔

1. دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے اَنَس! بڑوں کا اَدب و اِحترام اور تَعظِیم و تَوقِیر کرو اور چھوٹوں پر شفقت کرو، تم جنَّت میں میری رَفاقت پالو گے۔(1)

2. نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور ہمارے بڑوں کی تَعظِیم نہ کی وہ ہم میں سے نہیں۔(2)

3. سَیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو، جوان کسی بُوڑھے کا اُس کی عُمر کی وجہ سے اِکرام کرے، اس کے بدلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کے ذریعے اس کی عزّت افزائی کرواتا ہے۔(3)

بڑے جتنے بھی ہیں گھر میں اَدب کرتا رہوں سب کا
کروں چھوٹے بہن بھائی پہ شَفْقَت یارسولَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حصولِ علمِ دین کے لیے سفر

حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعِیْنُ الدّین چِشْتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 15 برس کی عمر میں حُصُولِ علم کے لیے سفر اختیار کیا اور سمرقند میں حضرت سَیِّدُنا مولانا شرفُ الدّین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کی بارگاہ میں حاضر ہو کر باقاعدہ تَحْصِیلِ علمِ دِین کا آغاز کیا۔ پہلے پہل قرآنِ پاک حفظ کیا اور بعد ازاں انہی سے دیگر عُلُوم

1 ... شعب الایمان، باب فی رحم الصغیر، ۴۵۸/۷، حدیث: ۱۰۹۸۱

2 ... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی رحمة الصبیان، ۳۶۹/۳، حدیث: ۱۹۲۶

3 ... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی اجلال الکبیر، ۴۱۱/۳، حدیث: ۲۰۲۹

حاصل کئے۔[1] مگر جیسے جیسے علمِ دِین سیکھتے گئے ذوقِ علم بڑھتا گیا، چنانچہ علم کی پیاس بجھانے کے لئے بُخارا کا رُخ کیا اور شُہرۂ آفاق عالمِ دِین مولانا حُسامُ الدّین بخاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کے سامنے زانوئے تلمُّذتہ کیا (یعنی شاگردی اختیار کی) اور پھر انہی کی شفقتوں کے سائے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تھوڑے ہی عرصے میں تمام دینی عُلُوم کی تکمیل کرلی۔ اس طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجموعی طور پر تقریباً پانچ سال سمرقند اور بُخارا میں حُصُولِ علم کے لئے قیام فرمایا۔[2]

طالب مطلوب کے در پر

اس عرصے میں عُلُومِ ظاہری کی تکمیل تو ہو چکی تھی مگر جس تڑپ کی وجہ سے گھر بار کو خیر باد کہا تھا اس کی تسکین ابھی باقی تھی۔ چنانچہ کسی ایسے حاذِق (ماہر) طبیب کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے جو دردِ دل کی دَوا کرسکے۔ اب آپ نے مُرشدِ کامل کی جُستُجو میں بُخارا سے حجاز کا رَختِ سفر باندھا۔ راستے میں جب نیشاپور (صوبہ خُراسان رضوی ایران) کے نَواحی علاقے "ہارَوَن" سے گزر ہوا اور مردِ قلندر قُطبِ وقت حضرت سَیِّدُنا عُثمان ہارَوَنی چشتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا شُہرہ سنا تو فوراً حاضِرِ خدمت ہوئے اور ان کے دَستِ حق پَرَست پر بیعت کرکے سِلسِلۂ چشتیہ میں داخل ہوگئے۔[3]

تیک دَر گیر مُحکم گیر

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کئی سال تک مُرشدِ کامل کی خِدمت میں حاضر رہے اور مَعْرِفَت کی مَنازِل

1 . . . اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۰۸ ملخصاً

2 . . . اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۰۸ ملخصاً

3 . . . مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۴ ملخصاً

طے کرتے ہوئے باطِنی عُلُوم سے فیض یاب ہوتے رہے۔ حضرت سَیِّدُنا خواجہ عثمان ہاروَنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی جہاں بھی تشریف لے جاتے، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُن کا سامان اپنے کندھوں پر اُٹھائے ساتھ جاتے نیز آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کئی مرتبہ مُرشِد کے ساتھ حج کی سَعادت بھی حاصل ہوئی۔[1] آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میرے پیر و مُرشِد خواجہ عثمان ہاروَنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے میری خدمت اور عقیدت دیکھی تو ایسی کمال نعمت عطا فرمائی جس کی کوئی انتہا نہیں۔

مُرید ہو تو ایسا

عُموماً جس طرح ہر شاگرد کی آرزو ہوتی ہے کہ اُستاد کی آنکھوں کا تارا بن جاؤں، اسی طرح ایک مُرید کی خواہش ہوتی ہے کہ میں اپنے پیر و مُرشِد کا مَنظورِ نظر بن جاؤں، مگر ایسے قسمت کے دَھنی بہت کم ہوتے ہیں، جن کی یہ تمنّا پوری ہوتی ہے۔ حضرت خواجہ مُعِیْنُ الدّین حَسَن سنجری چِشتی اَجمیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بارگاہِ مُرشِد میں اس قدر مقبول تھے کہ ایک موقع پر خود مُرشِدِ کریم خواجہ عثمان ہاروَنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے فرمایا: ہمارا مُعِیْنُ الدّین، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب ہے ہمیں اپنے مُرید پر فخر ہے۔[2]

غوثِ اعظم سے عقیدت

جس وقت حضرتِ سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بغدادِ مُقدّس میں ارشاد فرمایا: قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ یعنی میرا یہ قدم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔ تو اس وقت خواجہ غریب نواز سَیِّدُنا مُعِیْنُ الدّین چِشتی اَجمیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اپنی جوانی کے دنوں میں ملکِ خُراسان میں واقع ایک

---

1 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۰۹ ملخصاً

2 ... مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۵

پہاڑی کے دامن میں عبادت کیا کرتے تھے، جب آپ نے یہ فرمانِ عالی سُنا تو اپنا سر جھکا لیا اور فرمایا: "بَلْ قَدَمَاکَ عَلٰی رَاْسِیْ وَعَیْنِیْ" بلکہ آپ کے قدم میرے سر اور آنکھوں پر ہیں۔[1]

بارگاہِ رِسالت سے ہند کی سُلطانی مل گئی

بارگاہِ رسالت میں خواجہ مُعِیْنُ الدِّین عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ المُبِین کے مرتبے کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مدینے شریف کی حاضری کا شَرَف ملا تو نہایت اَدب واِحترام کے ساتھ یوں سلام عرض کیا: "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْن" اس پر روضۂ اَقْدَس سے آواز آئی: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَاقُطْبَ الْمَشَائِخ[2] نیز حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ہِند کی سُلطانی بھی بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی سے عطا ہوئی۔ چنانچہ

شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "خوفناک جادوگر" کے صفحہ 2 پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

سِلْسِلَۂ عالیہ چِشْتِیَہ کے عظیم پیشوا خَواجۂ خواجگان، سُلطانُ الْہِند حضرتِ سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز حَسَن سَنْجَری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کو مدینۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْمًا کی حاضِری کے موقع پر سَیِّدُ الْمُرسَلِین، خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے یہ بِشارت ملی: "اے مُعِیْنُ الدِّین! تُو ہمارے دِین کا مُعِین (یعنی دِین کا مددگار) ہے، تجھے ہندوستان کی وِلایت عطا کی، اجمیر جا، تیرے وُجُود سے بے دِینی دُور ہوگی اور اسلام رونق پذیر ہوگا۔"

---

1 ... غوث پاک کے حالات، ص٦٧

2 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص٥١٠، بتغیر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُلطانُ الہند کا سفرِ ہند

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس بِشارت کے بعد ہند روانہ ہوئے اور سَمَرقند، بُخارا، عُرُوسُ البِلاد بغداد شریف، نیشاپور، تبریز، اوش، اَصْفَہان، سَبزوار، خُراسان، خِرقان، اِستر آباد، بَلخ اور غزنی وغیرہ سے ہوتے ہوئے ہند کے شہر اجمیر شریف (صُوبہ راجستھان) پہنچے۔ اس پُورے سفر میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سینکڑوں اَوْلیاءُ اللہ اور اَکابِرِینِ اُمّت سے ملاقات کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بغدادِ مُعلّٰی میں حضرت سَیِّدُنا غوثِ اَعْظم مُحیِ الدِّین سَیِّد عَبدُ القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدمت میں حاضر ہوئے اور پانچ (5) ماہ تک بارگاہِ غَوثیہ سے بھی اِکْتِسابِ فیض کیا۔ تبریز میں شیخ بدرُ الدّین ابُو سَعِید تبریزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی بارگاہ سے علم کی مِیراث حاصِل کی۔ اَصْفَہان میں شیخ محمود اَصْفَہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضِر ہوئے اور خِرقان میں شیخ ابُو سَعِید ابُوالْخَیر اور خواجہ ابُوالْحَسَن خِرقانی رَحِمَہُمَا اللہُ تَعَالٰی کے مزارات پر حاضری دی۔ اِستر آباد میں حضرت علّامہ شیخ ناصِرُ الدّین اِستر آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی سے کسبِ فیض کیا۔ ہرات میں شَیْخُ الاسلام امام عبدُ اللہ اَنْصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کے مَزار کی زیارت کی اور بَلخ میں شیخ احمد خَضْرَوَیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خانقاہ میں قِیام فرمایا۔ [1]

داتا کے مزار پر خواجہ کی حاضری

اسی سفر میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ داتا گنج بخش سَیِّد علی ہَجْوِیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے مزارِ اقدس پر نہ صرف حاضری دی بلکہ 40 دن مُراقَبہ بھی کیا اور حضرتِ سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

1 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۱۰، ۵۱۱ ملخصًا

عَلَیْہ کا خُصُوصی فیض حاصل کیا۔[1] مزارِ پُرانوار سے رُخصت ہوتے وقت داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عظمت وفیضان کا بیان اس شعر کے ذریعے کیا۔

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نُورِ خُدا ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنُما

یعنی گنج بخش داتا علی ہَجْوِیرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا فیض سارے عالَم پر جاری ہے اور آپ نُورِ خُدا کے مظہر ہیں، آپ کا مقام یہ ہے کہ راہِ طریقت میں جو ناقص ہیں ان کے لیے پیرِ کامل اور جو خود پیرِ کامل ہیں، ان کے لیے بھی راہنُما ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر اللہ والوں کے حالاتِ زندگی کا مُشاہدہ کیا جائے تو یہی بات سامنے آتی ہے کہ ان کی زندگی کے معمولات اور روز مَرّہ کی عادات، احکاماتِ رَبِّ ذُوالْجلال اور سنّتِ رسولِ بے مثال کے عَین مُطابِق ہوتی ہیں۔ خواجہ غریب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ساری زندگی اِسی کا مظہر ہے۔ آیئے آپ کی چند عاداتِ مبارکہ کے بارے میں سنتے ہیں:

تلاوتِ قرآن اور شب بیداری

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مَعْمُول تھا کہ ساری ساری رات عبادتِ الٰہی میں مصروف رہتے، حتّٰی کہ عشاء کے وُضُو سے نمازِ فجر ادا کرتے اور تلاوتِ قرآن سے اس قدر شغف تھا کہ دن میں دو قرآنِ پاک ختم فرمالیتے، دورانِ سفر بھی قرآن پاک کی تِلاوت جاری رہتی۔[2]

1 ... مرآۃ الاسرار ص۵۹۸، ملخصًا

2 ... مرآۃ الاسرار، ص۵۹۵، بتغیر

کم کھانے کی عادت

دیگر بُزرگانِ دِین اور اولیائے کاملین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی طرح آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بھی زیادہ سے زیادہ عبادتِ الٰہی بجالانے کی خاطِر بہت ہی کم کھانا تناوُل فرماتے تاکہ کھانے کی کَثْرت کی وجہ سے سُستی، نیند یا غُنُودگی عبادت میں رُکاوٹ کا باعث نہ بنے، چنانچہ آپ کے بارے میں منقول ہے کہ سات(7) روز بعد دو ڈھائی تولہ وزن کے برابر روٹی پانی میں بِھگو کر کھایا کرتے۔[1]

لباس مُبارک اور سادگی

اللہ والوں کی شان ہے کہ وہ ظاہِری زیب و آرائش کے بجائے باطِن کی صَفائی پر زور دیتے ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے لباس مبارک میں بھی انتہادرجے کی سادگی نظر آتی تھی، آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا لباس صرف دو چادروں پر مشتمل ہوتا اور اس میں بھی کئی کئی پیوند لگے ہوتے، گویا لباس سے بھی سُنّتِ مُصطفےٰ سے بے پناہ مَحبّت کی جھلک دکھائی دیتی تھی نیز پیوند لگانے میں بھی اس قدر سادگی اختیار کرتے کہ جس رنگ کا کپڑا مُیَسَّر ہوتا اسی کو شرف بخش دیتے۔[2]

پڑوسیوں سے حُسنِ سلوک

آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اپنے پڑوسیوں کا بہت خیال رکھا کرتے، ان کی خبر گیری فرماتے، اگر کسی پڑوسی کا انتقال ہوجاتا تو اس کے جنازے کے ساتھ ضرور تشریف لے جاتے، اس کی تدفین کے بعد جب لوگ واپس ہوجاتے تو آپ تنہا اس کی قبر کے پاس تشریف فرما ہو کر اس کے حق میں مغفرت و نَجات کی

1 ... مرآۃ الاسرار، ص۵۹۵ بتغیر
2 ... مرآۃ الاسرار، ص۵۹۵ ملخصاً

دعا فرماتے نیز اس کے اہلِ خانہ کو صَبْر کی تلقین کرتے اور انہیں تسلّی دیا کرتے۔ آپ کے حِلْم وبُردباری جُود وسَخاوت اور دیگر اَخلاقِ عالیہ سے مُتاثِر ہو کر لوگ عُمدہ اخلاق کے حامل اور پاکیزہ صفات کے پیکر ہوئے اورآپ کے دستِ اَقدس پر تقریباً نَوّے (90) لاکھ غیر مُسلم مُشَرَّف بہ اِسلام ہوئے۔[1]

عفوو بردباری

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت ہی نرم دل اورمُتَحَمِّل مِزَاج، سنجیدہ طبیعت کے مالک تھے۔ اگر کبھی غصہ آتا توصرف دینی غیرت وحمیّت کی بنیاد پر آتا، البتہ ذاتی طور پر اگر کوئی سخت بات کہہ بھی دیتا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ برہم نہ ہوتے بلکہ اس وقت بھی حُسنِ اَخلاق اور خَندہ پیشانی کا مُظاہرہ کرتے ہوئے صَبْر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیتے اور ایسا معلوم ہوتا کہ آپ نے اس کی نازیبا باتیں سُنی ہی نہ ہوں۔[2]

خوفِ خدا

حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر خَوفِ خُدا اس قدر غالب تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ خَشیَّتِ الٰہی سے کانپتے اور گریہ وزاری کرتے، خَلْقِ خُدا کو خَوفِ خُدا کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے: اے لوگو! اگر تم زیرِ خاک سوئے ہوئے لوگوں کا حال جان لو تو مارے خوف کے کھڑے کھڑے پگھل جاؤ۔[3]

قبر محبوب کے جلووں سے بسا دے مالک　　　یہ کرم کر دے تو میں شاد رہوں گا یاربّ!

---

1 ... معین الارواح، ص۱۸۸ بتغیر

2 ... حضرت خواجہ غریب نواز حیات وتعلیمات، ص۳۹، بتغیر

3 ... معین الارواح، ص۱۸۵ ملخصاً

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پردہ پوشی

حضرت خواجہ قُطْبُ الدّین بَخْتیار کاکی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْکَافی اپنے پیرو مُرشد حضرت خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صِفات (خوبیاں) بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں کئی برس تک خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر رہا، لیکن کبھی آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زبانِ اقدس سے کسی کاراز فاش ہوتے نہیں دیکھا، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی کسی مُسلمان کا بھید (راز) نہ کھولتے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی مسلمان بھائی کا بھید نہ کھولنا اور اس کی پردہ پوشی کرنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بہت زیادہ محبوب عمل ہے۔ چنانچہ،

مسلمان کی پردہ پوشی کا اجر

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو اپنے بھائی کے راز کھولے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا راز ظاہر کر دے گا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر ہی میں رُسوا ہو جائے گا۔" (سنن ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب الستر علی المومن، ۳/۲۱۹، حدیث: ۲۵۴۶)

عیب دنیا میں تُو نے چُھپائے　　حشر میں بھی نہ اب آنچ آئے
آہ! نامہ مِرا کُھل رہا ہے　　یاخُدا تجھ سے میری دعا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... حضرت خواجہ غریب نواز حیات و تعلیمات، ص ۱۴۱ ملخصًا

مُرشدِ کامل کے مزار مبارک کی تعظیم

ایک مرتبہ حضرت خواجہ مُعِیْنُ الدِّین حَسَن سنجری چِشْتی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اپنے مُریدین کی تَرْبِیَت فرمارہے تھے۔ دورانِ بیان جب جب آپ کی نظر دائیں طرف پڑتی تو با اَدَب کھڑے ہو جاتے۔ تمام مُریدین یہ دیکھ کر حیران تھے کہ پیر و مُرشد بار بار کیوں کھڑے ہو رہے ہیں، مگر کسی کو پوچھنے کی جُراَت نہ ہو سکی، الغرض جب سب لوگ وہاں سے چلے گئے، تو ایک منظورِ نظر مُرید عرض گزار ہوا: حضور! ہماری تَرْبِیَت کے دوران آپ نے بارہا قیام فرمایا، اس میں کیا حکمت تھی؟ حضرت خواجہ مُعِیْنُ الدِّین عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ المُبِیْن نے فرمایا: اس طرف پیر و مرشِد شَیخ عثمان ہاروَنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَنِی کا مزار مبارک ہے، جب بھی اس جانب رخ ہوتا تو میں تعظیم کے لئے اُٹھ جاتا، پس میں اپنے پیر و مُرشد کے روضۂ مبارک کی تعظیم میں قیام کرتا تھا۔[1]

ملفوظات

سُلطانُ الہند، خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں عقیدت مندوں اور مُریدوں کا ہر وقت ہجوم رہتا، جن کی ظاہری و باطنی اِصلاح کے لیے ملفوظات کا سلسلہ جاری و ساری رہتا۔ زبانِ حقّ تَرجُمان سے جو الفاظ نکلتے، اسے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خلیفۂ اَکبر و سجّادہ نشین حضرت خواجہ قُطبُ الدِّین بَخْتیار کاکی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الکَافِی فوراً لکھ لیا کرتے۔ یوں حضرتِ بَخْتیار کاکی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الکَافِی نے اپنے پیر و مُرشد کے ملفوظات پر مشتمل ایک کتاب ترتیب دی۔ آیئے! اِس گُلشنِ اَجمیری سے چند مدنی پھول سنتے ہیں۔

1. جو بندہ رات کو باطہارت سوتا ہے، تو فرشتے گواہ رہتے ہیں اور صبح اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عرض کرتے ہیں

---

1 ... آدابِ مُرشدِ کامل، ص ۱۱۴ بتغیر

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے بخش دے یہ باطہارت سویا تھا۔[1]

2. نماز ایک راز کی بات ہے جو بندہ اپنے پروردگار سے کہتا ہے، چنانچہ حدیث پاک میں آیا ہے۔اِنَّ الْمُصَلِّیَ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ [2] یعنی نماز پڑھنے والا اپنے پروردگار سے راز کی بات کہتا ہے۔[3]

3. جو شخص جُھوٹی قسم کھاتا ہے وہ اپنے گھر کو ویران کرتا ہے اور اس کے گھر سے خیر وبَرَکت اُٹھ جاتی ہے۔[4]

4. مصیبت زَدَہ لوگوں کی فریاد سُننا اور ان کا ساتھ دینا، حاجت مندوں کی حاجَت رَوائی کرنا، بُھوکوں کو کھانا کھلانا، اَسیروں کو قید سے چُھڑانا یہ باتیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتی ہیں۔[5]

5. نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر اور بُرے لوگوں کی صحبت بدی کرنے سے بھی بدتَر ہے۔

6. بدبختی کی علامت یہ ہے کہ انسان گُناہ کرنے کے باوُجُود بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں خود کو مقبول سمجھے۔

7. خُدا کا دوست وہ ہے جس میں یہ تین(3) خوبیاں ہوں: سَخاوَت دریا جیسی، شَفقَت آفتاب کی طرح اور تَواضُع زمین کی مانند۔[6]

فخر و غُرُور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا
یا ربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجِزی کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... ہشت بہشت، ص۷۷
2 ... کنزالعمال، کتاب الصلوۃ، ۱۷۹/۴، حدیث: ۱۹۶۷۰، الجزء الثانی
3 ... ہشت بہشت، ص۷۵
4 ... ہشت بہشت، ص۸۴
5 ... معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۱۲۴
6 ... خوفناک جادوگر، ص۲۵

کرامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرَّب بندے اپنی تمام تر زندگی اس کے اَحکام کی بجاآوری اور اُس کے ذِکر میں بَسر کرتے ہیں، دُنیَوی لذّتوں اور آسائشوں کو چھوڑ کر تبلیغِ قرآن وسنّت میں گزار دیتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بطورِ انعام، آخرت میں تو بلند و بالا دَرَجات اور بے شُمار نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہی ہے لیکن دنیا میں بھی ان کے مقام و مرتبے کو لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے کچھ خصائص و کرامات عطا فرماتا ہے۔ خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے شُمار کرامات سے نوازرکھا تھا آیئے! ان میں سے چند کرامات سُنئے اور اپنے دلوں میں اولیائے کِرام کی مَحبّت کو مزید اُجاگر کیجئے!

﴿1﴾ مُردہ، زندہ کر دیا

ایک بار اَجمیر شریف کے حاکم نے کسی شخص کو بے گناہ سُولی پر چَڑھا دیا اور اُس کی ماں کو کہلا بھیجا کہ اپنے بیٹے کی لاش لے جائے۔ دُکھیاری ماں غم سے نِڈھال ہو کر روتی ہوئی حضرت خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوئی اور فریاد کرنے لگی: آہ! میرا سہارا چھن گیا، میرا گھر اُجڑ گیا، میرا ایک ہی بیٹا تھا، حاکم نے اُسے بے قُصُور سُولی پر چڑھا دیا۔ یہ سن کر آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ جلال میں آگئے اور فرمایا: مجھے اس کی لاش کے پاس لے چلو۔ جونہی آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ لاش کے قریب پہنچے تو اشارہ کر کے فرمایا: اے مقتول! اگر حاکمِ وقت نے تجھے بے قُصُور سُولی دی ہے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے اُٹھ کھڑا ہو۔ لاش میں فوراً حرکت پیدا ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ شخص زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا۔[1]

1 . . . خوفناک جادوگر، ص۱۶ بتغیر

﴿2﴾ عذابِ قبر سے رِہائی

حضرتِ سَیِّدُنا بَختیار کاکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک مُرید کے جنازے میں تشریف لے گئے، نمازِ جنازہ پڑھا کر اپنے دستِ مُبارک سے قَبْر میں اُتارا۔ تدفین کے بعد ایک ایک کر کے سب لوگ چلے گئے، مگر حُضور خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قَبْر کے پاس تشریف فرما رہے۔ اچانک آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غمگین ہوگئے۔ کچھ دیر کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زَبان پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ جاری ہوا اور آپ مطمئن ہوگئے۔ میرے اِسْتِفْسار پر فرمایا: اس کے پاس عذاب کے فرشتے آگئے تھے، جس کی وجہ سے میں پریشان ہوگیا، اتنے میں میرے مُرشِدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا خواجہ عثمان ہارونی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی تشریف لائے اور فِرِشتوں سے کہا: یہ بندہ میرے مُرید مُعِیْنُ الدّین کا مُرید ہے، اس کو چھوڑ دو۔ فِرِشتوں نے کہا: یہ بہُت ہی گنہگار شخص تھا۔ یکایک غَیب سے آواز آئی: اے فِرِشتو! ہم نے عثمان ہارونی کے صدقے مُعِیْنُ الدّین چِشْتی کے مُرید کو بخش دیا۔[1]

﴿3﴾ چھاگل میں تالاب

حُضور خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چند مُرید ایک بار اَجمیر شریف کے مشہور تالاب اَنا سَاگر پر غسل کرنے گئے تو غیر مسلموں نے شور مچادیا کہ یہ مسلمان ہمارے تالاب کو "ناپاک" کررہے ہیں۔ چُنانچِہ وہ حضرات لوٹے اور سارا ماجرا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں عرض

---

1 . . . خوفناک جادوگر، ص۸ بتغیر قلیل

کر دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک خادم کو چھاگل (پانی رکھنے کا مٹی کا برتن) دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس میں تالاب کا پانی بھر لاؤ۔ خادِم نے جونہی پانی بھرنے کے لئے چھاگل تالاب میں ڈالا تو اس کا سارا پانی چھاگل میں آگیا۔ لوگ پانی نہ ملنے پر بے قرار ہوگئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ سراپا کرامت میں حاضِر ہو کر فریاد کرنے لگے، چُنانچِہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خادِم کو حکم دیا کہ جاؤ اور پانی واپَس تالاب میں اُنڈَیل دو۔ خادِم نے حکم کی تعمیل کی تو اَنا ساگر پھر پانی سے لبریز ہو گیا۔[1]

ہے تِری ذات عَجَب بَحْرِ حَقِیقت پیارے
کسی تَیرَاک نے پایا نہ کَنَارا تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ خوفناک جادوگر کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ کرامت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "خوفناک جادوگر" سے لی گئی ہے۔ اس رسالے میں حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نہ صرف کئی کرامات کا ذکر ہے بلکہ اولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی کرامات پر ذہن میں پیدا ہونے والے وَساوِس کی کاٹ بھی کی گئی ہے نیز آخر میں خواجہ صاحب کی مَنْقَبَت بھی موجود ہے۔ یہ رسالہ ہدیۃً حاصل کر کے خود بھی پڑھیں اور لنگرِ رسائل یعنی تحفۃً دوسروں کو پیش کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ... خوفناک جادوگر، ص۷

﴿5﴾ ہر رات طوافِ کعبہ

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کوئی مُرید یا اَہلِ محبّت اگر حج یا عُمرہ کی سَعادت پاتا اور طوافِ کعبہ کے لئے حاضر ہوتا تو دیکھتا کہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طوافِ کعبہ میں مشغول ہیں، اُدھر اہلِ خانہ اور دیگر احباب یہ سمجھتے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے حجرے میں موجود ہیں۔ بالآخر ایک دن یہ راز کُھل ہی گیا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیتُ اللہ شریف حاضر ہوکر ساری رات طوافِ کعبہ میں مشغول رہتے ہیں اور صبح اَجمیر شریف واپس آکر باجماعت نمازِ فَجر ادا فرماتے ہیں۔ [1]

﴿6﴾ انوکھا خزانہ

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آستانۂ مُبارکہ پر روزانہ اس قدر لنگر کا اہتمام ہوتا کہ شہر بھر سے غُربا و مَساکین آتے اور سیر ہوکر کھاتے۔ خادِم جب اَخراجات کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں دست بستہ عرض کرتا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مُصلّے کا کَنارہ اُٹھا دیتے، جس کے نیچے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے خزانہ ہی خزانہ نظر آتا۔ چنانچہ خادِم آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حکم سے حَسْبِ ضرورت لے لیتا۔ [2]

وصالِ پُرملال

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کی شب بعض بزرگوں نے خواب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا: میرے دِین کا مُعین حَسَن سَنجری آرہا ہے، میں

---

1 ... اقتباس الانوار، ص۳۷۳

2 ... اقتباس الانوار، ص۳۷۶

اپنے مُعِیْنُ الدّین کے اِستقبال کے لیے آیا ہوں۔ چنانچہ ۶ رجبُ المُرَجَّب ۶۳۳ ؁ھ بمطابق 16 مارچ 1236؁ء بروز پیر فجر کے وقت مُحِبِّین انتظار میں تھے کہ پیرو مُرشد آکر نمازِ فجر پڑھائیں گے، مگر کافی دیر گزر جانے کے بعد جب خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حُجرے شریف کا دروازہ کھول کر دیکھا گیا توغم کا سمندر اُمنڈ آیا کیونکہ حضرت سَیِّدُنا خواجۂ خواجگان سُلطانُ الْہند مُعِیْنُ الدّین حَسَن سنجری چِشتی اَجمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی وِصال فرما چکے تھے اور دیکھنے والوں نے یہ حیرت انگیز و روحانی منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نورانی پیشانی پر یہ عبارت نقش تھی: حَبِیْبُ اللّٰہِ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ مَحبَّتِ الٰہی میں وصال کر گیا)۔[1]

مزار شریف اور عرس مبارک

سُلطانُ الْہند خواجہ مُعِیْنُ الدّین حَسَن سنجری چِشتی اَجمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا مَزارِ اَقدس ہِند کے مشہور شہر اجمیر شریف (صوبہ راجستھان شمالی ہند) میں ہے۔ جہاں ہر سال آپ کا عُرسِ مُبارک ۶ رجبُ المُرَجَّب کو نہایت تُزک واِحتِشَام کے ساتھ منایا جاتا ہے اور اسی تاریخ کی نسبت سے عُرس مُبارک کو ”چھٹی شریف“ بھی کہا جاتا ہے، اس عُرس میں ملک و بیرونِ ملک سے ہزاروں عاشقانِ رسول بڑے جوش وجذبے سے شرکت کرکے خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اپنی عَقیدَت کا اظہار کرتے ہیں۔

خواجہ کے صدقے صحت یابی

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسُنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضرت خواجہ

1 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۲۱ ملخصاً وغیرہ

(غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے مزار سے بہت کچھ فُیُوض وبرکات حاصل ہوتے ہیں، مولانا برکات احمد صاحب مرحوم جو میرے پیر بھائی اور میرے والدِ ماجد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگرد تھے، اُنہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک غیر مُسلم جس کے سَر سے پیر تک پھوڑے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے کہ کس قدْر تھے، ٹھیک دوپہر کو آتا اور درگاہ شریف کے سامنے گرم کنکروں اور پتھروں پر لَوٹتا اور کہتا "کھواجہ اَگن (یعنی اے خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جَلَن) لگی ہے"۔ تیسرے روز میں نے دیکھا کہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔[1]

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مبارک زندگی کے بارے میں سُنا کہ کس طرح ایک وَلِیُّ اللہ کے ادب کی برکت سے آپ کے دل کی دنیا بدلی، آپ نے وِراثت میں ملنے والا باغ اور دیگر سامان راہِ خدا میں صدقہ کر دیا اور خود حُصولِ علمِ دِین کے لئے راہِ خدا کے مُسافر بن گئے، ظاہری عُلوم کی تکمیل کے بعد مُرشِدِ کامل کی جستجو میں خواجہ عثمان ہاروَنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس پہنچے اور بیس سال تک ان کی صحبت میں رہ کر وہ مقام حاصل کر لیا کہ جب بارگاہِ رِسالت

---

1 ... ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۳۸۴

میں حاضر ہوئے تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کو ہند کی ولایت عطا فرمائی، آپ کے کردار و عمل سے متأثر ہو کر لاکھوں غیر مُسلم مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُبارک عادات میں سادگی، کم کھانا، پڑوسیوں سے حُسنِ سلوک سے پیش آنا، عفو در گزر کرنا نیز مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی بُزرگانِ دِین کے نقشِ قدم پر چلنے اور ان سے خوب مَحَبَّت و عقیدت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مزاراتِ اولیاء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سُنّتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلمِ دِین کی شمعیں جلانے میں مصروف ہے۔ دنیا کے کم و بیش 192 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو مُنَظَّم کرنے کے لئے تقریباً 95 سے زیادہ شعبہ جات قائم ہیں، انہی میں سے ایک شعبہ "مجلسِ مزاراتِ اولیاء" بھی ہے، اس مجلس کے ذِمہ داران دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دِین کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہو کر مختلف دینی خِدمات سرانجام دیتے ہیں۔ مثلاً حتَّی المقدور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اجتماعِ ذکر و نعت کا اِنعِقاد، مزارات سے مُلحِقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کروانا اور بالخُصُوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگانا، جن میں وُضو، غُسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتیں سکھائی جاتی

ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب بھی دلائی جاتی ہے، ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کے تحائف پیش کرنا نیز صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفا اور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات، جامعاتُ المدینہ ومدارِسُ المدینہ اور ملک و بیرونِ ملک ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرنا وغیرہ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو دن دُگنی رات چُگنی ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ (12) مدنی کاموں میں حصّہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اَولیاءُ اللہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ وہ مدنی ماحول ہے جس نے بزرگانِ دِین کے طریقے پر چلتے ہوئے تمام مسلمانوں کو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا ذہن دیا اور نیکی کے کاموں میں ترقی کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب بھی دلائی ہے۔ ذیلی حلقے کے ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام نمازِ فجر کے بعد مَدَنی حَلْقہ بھی ہے۔ جس میں روزانہ، تین آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع تَرجَمۂ کنزالایمان و تفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نورُ العرفان / تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور شَجَرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ قرآنِ مجید پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کی تو کیا بات ہے۔

نبیِّ مکرَّم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ، یعنی تم میں بہترین شَخْص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔

(بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم...الخ، ۳/۴۱۰، حدیث:۵۰۲۷)

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس شَخْص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے، اس پر عمل کیا، قرآن شریف اس کی شفاعت کرے گا اور جنّت میں لے جائے گا۔

(تاریخ ابن عساکر، ۴۱/۳، معجم کبیر، ۱۰/۱۹۸ حدیث:۱۰۴۵۰)

ایک اور حدیث پاک میں ہے: جس شَخْص نے قرآنِ مجید کی ایک آیت یا دِین کی کوئی سنّت سکھائی قِیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لئے بھی نہیں ہو گا۔ (جمع الجوامع، ۷/۲۸۱، حدیث:۲۲۴۵۴)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں اَوْلیاءُ اللہ سے مَحَبَّت، ذکر و دُرُود کی عادت ، نیکیوں کی طرف رغبت اور گناہوں سے نفرت کا ذہن دیتا ہے۔ اس مدنی ماحول کی برکت سے بہت سے اسلامی بھائی گُناہوں بھری زِندگی چھوڑ کر سُنَّتوں کے مُطابق زِندگی گُزارنے والے بن رہے ہیں۔ آیئے ایک مَدنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔

سنّتوں کی بہار

ایک اسلامی بھائی اپنی داستانِ عشرت کے خاتمے کے اَحوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والے کاموں میں ایامِ زیست (زندگی کے دن) برباد کر رہا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے کا بہت شوقین تھا۔ اگر

کبھی سفر پر جانا ہوتا تو ایسی بس میں بیٹھنا پسند کرتا جس میں فلمیں اور گانے باجے چلتے ہوں، میری زندگی میں سُنّتوں کی بہاریوں نمودار ہوئی کہ ایک دن عشا کی نماز پڑھنے مسجد میں جانا ہوا۔ نماز کے بعد ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی نے بڑے دلنشین انداز میں درسِ فیضانِ سُنّت دینا شروع کیا، میں بھی قریب جا کر بیٹھ گیا اور بغور درس سُننے لگا، فیضانِ سُنّت کے عام فہم الفاظ سُن کر اس قدر مُتاثر ہوا کہ باقاعدگی سے درسِ فیضانِ سُنّت سُننا میرا معمول بن گیا۔ ربیعُ الاوّل کے مبارک مہینے میں اسلامی بھائیوں کے ترغیب دلانے پر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا **"مدنی مذاکرہ"** مدنی چینل پر دیکھنے و سُننے کا موقع ملا۔ آپ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے علم و حکمت کے مدنی پھول سُن کر ایمان تازہ ہو گیا، قبر و حشر کی تیاری کی فکر ذہن میں گردش کرنے لگی، لہٰذا میں نے زندگی کی بقیہ سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے دعوتِ اسلامی کا سُنّتوں بھرا مشکبار مدنی ماحول اپنا لیا اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے عطا کردہ مدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے" کے تحت نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مشغول ہو گیا۔ تادمِ تحریر ذیلی سطح پر مدنی قافلہ ذِمّہ دار کی سَعادت ملی ہوئی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبوَّت، مُصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

لباس کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے لباس کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ❀ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پَردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہِ کہہ لے۔ (معجم الاوسط، ۲/۵۹، حدیث:۲۵۰۴) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پَردے لوگوں کی نگاہ کے لئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر جنّات کی نِگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اُس کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲۶۸) ❀ جو باوُجودِ قُدرَت زیب وزِینَت کالِباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو کَرامَت کا حُلّہ پہنائے گا۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ۴/۳۲۶، حدیث:۴۷۷۸) ❀ لِباس حَلال کمائی سے ہو اور جو لِباس حَرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اُس میں فَرض و نَفْل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (کشف الالتباس فی استحباب اللباس، ص۳۶) ❀ (لباس) پہنتے وَقْت سیدھی طَرَف سے شُرُوع کیجئے (کہ سُنّت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔ (کشف الالتباس فی استحباب اللباس، ص۴۳) ❀ اِسی طَرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طَرَف سے شُرُوع کیجئے۔ ❀ دعوتِ اسلامی کے اشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد

3 صَفحہ 409 پر ہے: سُنّت یہ ہے کہ دامَن کی لمبائی آدھی پِنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زِیادہ سے زِیادہ اُنگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالِشت ہو۔ (ردالمحتار، ۹/ ۵۷۹) ❀ سُنّت یہ ہے کہ مَرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۹۴) ❀ مَرد مَردانہ اور عَورت زَنانہ ہی لِباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کالحاظ رکھئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

مجھ کو جَذبہ دے سفر کرتا رہوں پَرْوَرْدگار
سُنّتوں کی تربیَّت کے قافلے میں بار بار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینۂ مُنوَّرہ، سردارِ مکّۂ مُکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: فرض حج کرو، بے شک اس کا اَجر بیس(20) غَزوات میں شرکت کرنے سے زِیادہ ہے اور مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا اس کے برابر ہے۔ (فردوس الاخبار ۲/۲۰۷ حدیث ۲۴۸۴)

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبرانی ج۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا

❀مَدنی قافلے،مَدنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا❀ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک نوجوان کی توبہ:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی شائع کردہ 649 صفحات پر مشتمل کتاب **"حکایتیں اور نصیحتیں"** کے صفحہ 363 پر ہے: ایک دن حضرت سیِّدُنا مَنصور بن عمّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار لوگوں کو وَعظ و نصیحت کرنے کے لئے مِنبر پر تشریف لائے اور انہیں عذابِ اِلٰہی سے ڈرانے اور گناہوں پر ڈانٹنے لگے۔ قریب تھا کہ لوگ شِدَّتِ اِضطِراب سے تڑپ تڑپ کر مَر جاتے۔ اس محفل میں ایک گُنہگار نوجوان بھی مَوجُود تھا، جو اپنے گُناہوں کی وَجہ سے قَبْر میں اُترنے کے مُتَعلِّق کافی پریشان تھا۔ جب وہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِجتماع سے واپس گیا تو یُوں لگتا تھا جیسے بیان اس کے دل پر بہت زِیادہ اَثر انداز ہو چُکا ہو۔ وہ اپنے گُناہوں پر نادِم ہو کر اپنی ماں کی خِدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: "اے میری امّی جان! آپ چاہتی تھیں کہ میں شیطانی لَہو ولَعِب اور خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی چھوڑ دوں، لہٰذا آج سے میں اسے ترک کرتا ہوں۔" اور اس نے اپنی امّی جان کو یہ بھی بتایا کہ میں حضرت سیِّدُنا مَنصور بن عمّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے اِجتماعِ پاک میں حاضر ہوا اور اپنے گُناہوں پر بہت نادِم ہوا۔ چُنانچہ، ماں نے کہا: "اے میرے بیٹے! تمام خُوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، جس نے تجھے بڑے اچھے انداز سے اپنی بارگاہ کی طرف لوٹایا اور گناہوں کی بیماری سے شِفا عطا فرمائی اور مجھے قَوِی اُمید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے تجھ پر رونے کے سبب تجھ پر ضرور رَحم فرمائے گا اور تجھے قَبول فرما کر تجھ پر اِحسان فرمائے گا، پھر اس نے پوچھا: اے بیٹے! نصیحت بھرا بیان سُنتے وَقت تیرا کیا حال تھا؟" تو اس نے جواب میں چند اَشعار پڑھے، جن کا مفہوم یہ ہے:

"میں نے توبہ کے لئے اپنا دامن پھیلا دیا ہے اور اپنے آپ کو مَلامت کرتے ہوئے مُطِیْع و فرماں بردار بن گیا ہوں۔ جب بیان کرنے والے نے میرے دِل کو اِطاعتِ خُداوَندی کی طرف بُلایا تو میرے دل کے تمام قُفْل (یعنی تالے) کُھل گئے۔ اے میری امّی جان! کیا میرا مالک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ میری گُناہوں بھری زِنْدگی کے باوُجُود مجھے قَبول فرمالے گا۔ ہائے اَفْسوس! اگر میرا مالک مجھے ناکام و نامُراد واپس لوٹادے یا اپنی بارگاہ میں حاضِر ہونے سے روک دے تو میں ہَلاک ہو جاؤں گا۔"

پھر وہ نوجوان دن کو روزے رکھتا اور راتوں کو قِیام کرتا، یہاں تک کہ اس کا جسم لاغر و کمزور ہو گیا، گوشت جَھڑ گیا، ہڈیاں خُشک ہو گئیں اور رَنگ زَرد ہو گیا۔ ایک دن اس کی والدۂ مُحترمہ اس کے لئے پیالے میں سَتُّو لے کر آئی اور اِصرار کرتے ہوئے کہا: "میں تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر کہتی ہوں کہ یہ پی لو، تمہارا جسم بہت مَشَقَّت اُٹھا چکا ہے۔" چنانچہ، ماں کی بات مانتے ہوئے جب اس نے پیالہ ہاتھ میں لیا تو بے چینی و پریشانی سے رونے لگا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمانِ عالیشان کو یاد کرنے لگا:

یَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ ترجمۂ کنزالایمان: بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اُتارنے کی اُمّید نہ ہوگی۔ (پ13، ابراھیم:17) پھر اس نے زور زور سے رونا شُروع کر دیا اور زمین پر گِر گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا طائِرِ رُوح قَفَسِ عُنْصُری سے پرواز کر گیا۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۳۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے، دن رات گُناہوں میں مَشْغُول رہنے والا نوجوان ایک اِجتماع میں حاضِر ہوا اور اس میں ہونے والے رِقّت انگیز بیان کو سُنا، تو اس کے دل میں ایسا مدنی انقلاب برپا ہوا کہ ساری ساری رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتا، دن میں روزہ رکھتا اور سچی توبہ کرنے کے بعد بھی خوفِ خدا کے باعث ہر وَقْت اپنے سابِقہ گُناہوں پر نادِم رہتا، اسی کیفیّت میں وہ اس دُنیا سے رُخصت

ہوا۔ اس حکایت سے ہمیں یہ درس ملا کہ نیک اِجتماعات میں شِرکت کرنا بڑی سَعادَت کی بات ہے کہ اس کی بَرَکت سے جہاں اَجرو ثواب کا ڈھیروں خَزانہ ہاتھ آتا ہے، وہیں بہت سے لوگوں کو توبہ کی بھی توفیق نصیب ہوتی ہے۔ ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے اجتماعات میں نیز ہر ہفتے ہونے والے مدنی مذاکرے میں اجتماعی طور پر ضَرور شِرکت کرنی چاہیے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ مُبارَک اجتماعات، تلاوتِ قُرآن، نعتِ رَحمتِ عالمیان، سُنَّتوں بھرے بیان، رِقَّت اَنگیز دُعا اور صلوٰۃ وسَلام اور امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے دیے جانے والے علم و حکمت سے مالا مال رنگ برنگے مدنی پھولوں کے مدنی گُلدستوں سے سجے ہوتے ہیں۔ ان اجتماعات میں شِرکت کی بَرَکت سے نہ صِرف علمِ دین سیکھنے کا مَوقع ہاتھ آتا ہے بلکہ حُقُوقُ اللہ کی پاسداری کے ساتھ ساتھ گُناہوں سے توبہ کرکے نیکیاں کرنے اور سُنَّتوں پر عمل کا ذِہن بھی بنتا ہے۔

تُو گُناہوں کو کر مُعاف اللہ
میری مقبول مَعذرت فرما
مُصْطَفٰے کا وَسیلہ توبہ پر
تُو عِنایت مُداوَمت فرما

(وسائل بخشش، ص ۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بار بار توبہ کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتیں بے حد و بے حِساب ہیں، وہ اپنے بندوں کی

ساری خطاؤں کو مُعاف فرمادیتا ہے، لہٰذا بندوں کو بھی اپنی توبہ پر قائم رہنا چاہیے۔ یاد رکھئے! توبہ کی تین(3) شرائط ہیں، اگر ان شرطوں پر عمل کیا جائے تو ہی سچی توبہ مانی جائے گی۔ وہ تین(3) شرطیں یہ ہیں:

توبہ کے ارکان

(۱) ماضی پر ندامت (یعنی جو گناہ کیا اس پر ندامت) (۲) ترکِ گناہ (یعنی گناہ کو چھوڑ دینا) (۳) یہ عزم (پکا ارادہ) کرنا کہ آیندہ گناہ نہیں کروں گا۔ (منح الروض الازھر، تعریف التوبۃ ومراتبھا وامثلۃ علیھا، ص۴۳۶)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: سچی توبہ کے یہ معنیٰ ہیں کہ گُناہ پر اس لئے کہ وہ اس کے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی تھی نادِم و پریشان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گُناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دِل سے پُورا عَزْم کرے جو چارۂ کار اس کی تلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بجالائے۔ (فتاوی رضویہ ۲۱/۱۲۱)

لہٰذا ہمیں بھی توبہ کی شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے توبہ کرتے رہنا چاہیے، اگر پھر بھی بتقاضائے بَشریّت کوئی گُناہ سَرزَد ہو جائے تو فوراً رَبّ تعالیٰ کی بارگاہ میں بَصد عاجِزی واِنکساری گُناہ پر نادِم ہوتے ہوئے توبہ کیجئے، اگر پھر گُناہ کر بیٹھیں تو پھر توبہ کر لیجئے، پھر خطا ہو جائے تو پھر توبہ کیجئے اور ہر وَقْت اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف پیشِ نظر رکھئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گُناہوں سے بچنے کا ذِہن بنے گا۔

تیرا خوفِ خُدا، تیری شَفاعت کریگا

حضرت سَیِّدُنا رَبیعہ بن عُثمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: "ایک شخص بہت زِیادہ گُناہگار تھا، اس کے شب وروز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں گُزرتے۔ وہ گُناہوں کے گہرے سَمُنْدر میں غَرق تھا۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرمایا اور اس کے دِل میں اِحساس پیدا فرمایا کہ اپنے آپ پر

غور کر، تُو کس رَوِش پر چل رہا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ جب اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ کرتا ہے تو اسے اِحساس اور گناہوں پر نَدامت کی توفیق عطا فرما دیتا ہے، اس پر بھی پاک پروَرْدْگار عَزَّوَجَلَّ نے کرم فرمایا اور اسے اپنے گُناہوں پر شَرمِنْدَگی ہوئی، غَفلَت کے پردے آنکھوں سے ہَٹ گئے۔ سوچنے لگا کہ بہت گُناہ ہوگئے، اب پاک پروَرْدْگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرلینی چاہیے۔

چنانچہ اس نے اپنی زَوجہ سے کہا: "میں اپنے سابقہ تمام گُناہوں پر نادِم ہوں اور اپنے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، وہ رحیم وکریم پروردگار عَزَّوَجَلَّ میرے گُناہوں کو ضَرور مُعاف فرمائے گا۔ میں اب کسی ایسی ہَستی کی تلاش میں جارہا ہوں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں میری سِفارِش کرے۔"

اتنا کہنے کے بعد وہ شخص صحراء کی طرف چل دیا۔ جب ایک وِیران جگہ پہنچا تو زور زور سے پُکارنے لگا: ''اے زمین! تُو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں میرے لئے شَفِیع بن جا، اے آسمان! تُو میرا شَفِیع بن جا، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَعصُوم فرشتو! تم ہی میری سِفارِش کردو۔'' وہ زاروقطار روتا رہا اور اسی طرح صَدائیں بُلند کرتا رہا۔ ہر ہر چیز سے کہتا کہ تم میری سفارش کرو، میں اب اپنے گُناہوں پر شرمندہ ہوں اور سچے دل سے تائب ہوگیا ہوں۔ وہ شخص مُسلسل اسی طرح پُکارتا رہا، بالآخر روتے روتے بے ہوش ہوکر زمین پر مُنہ کے بَل گر گیا، اس کی اس طرح سے آہ وزاری اور گُناہوں پر نَدامت کا یہ اَنداز مقبول ہوا اور اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا گیا، جس نے اسے اُٹھایا اور اس کے سر سے گرد وغیرہ صاف کی اور کہا: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! تیرے لئے خُوشخبری ہے کہ تیری توبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قَبول ہوگئی ہے۔"

اس پر وہ بہت خُوش ہوا اور کہنے لگا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں میری سِفارِش کون کریگا؟ وہاں میرا شَفِیع کون ہوگا؟" فرشتے نے جواب دیا: "تیرا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا، یہ ایک

ایسا عمل ہے جو تیرا شفیع ہوگا اور تیرا یہی عمل بارگاہِ خُداوندی میں تیری سِفارش کریگا۔

(عیون الحکایات، ص:۱۷۳)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! صد ہزار آفرین اس نوجوان پر کہ جب اس پر گُناہوں کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں شرمندہ ہونے کا خوف غالب آیا، تو اس نے اپنے تمام گُناہوں سے سچی توبہ کرلی اور روزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی سِفارِش کرنے والے کی تلاش میں نکلا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتے کے ذَرِیعے اسے توبہ قبول ہوجانے کی خُوشخبری سُنائی۔ یقیناً جن خُوش نصیبوں کو صحیح معنوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف نصیب ہوجائے، وہ خَلْوَت ہو یا جَلْوَت، ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں اور اِرْتِکابِ گُناہ سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ خوفِ خُدا ہماری اُخْرَوِی نَجات کے لئے بڑی اَہمیَّت کا حامل ہے، کیونکہ عبادات کی بَجا آوری اور مَنْہِیَّات (یعنی ممنوع چیزوں) سے باز رہنے کا عظیم ذَرِیعہ خوفِ خدا ہے۔ نبیِّ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، "رَاْسُ الْحِکْمَۃِ مَخَافَۃُ اللہِ" یعنی حکمت کا سر چشمہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/ ۴۷۰، حدیث: ۷۴۴)

لہٰذا! دُنیوی رونقوں، مَسرَّتوں اور رَعنائیوں میں کھو کر حسابِ آخرت کے مُعاملے میں غفلت کا شِکار ہوجانا، یقیناً نادانی ہے۔ یاد رکھئے! ہماری نَجات اسی میں ہے کہ ہم رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحْکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنے لئے نیکیوں کا ذَخیرہ اِکٹھا کریں اور گُناہوں کے اِرْتِکاب سے پرہیز کریں۔

اس مَقْصدِ عظیم میں کامیابی کیلئے ایک مسلمان کے دل میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا ہونا بے

حد ضروری ہے۔ جیسا کہ اللہ تبارَکَ وَتعالیٰ پارہ 4 سُوْرَۃُ اٰلِ عِمران آیت نمبر 175 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۝ تَرجَمۂ کنز الایمان: اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔ (پ٤ اٰلِ عمران: ١٧٥)

صَدرُ الاَفاضِل، حضرتِ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں، کیونکہ اِیمان کا مُقتضا ہی یہ ہے کہ بندے کو خُدا ہی کا خوف ہو۔

حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ رحمتِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، "اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا کہ اسے آگ سے نکالو، جس نے مجھے کبھی یاد کیا ہو یا کسی مقام میں میرا خوف کیا ہو۔" (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ١/٤٦٩، حدیث: ٧٤٠)

سردارِ دو جہان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے، "جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے، ہر چیز اس سے ڈرتی ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی سے ڈرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ہر شے سے خوف زَدہ کرتا ہے۔" (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ١/٥٤١، حدیث: ٩٧٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا سے مُراد یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گرِفت (پکڑ)، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں، اس کے غَضب اور اس کے نتیجے میں اِیمان کی بَربادی وغیرہ سے خوف زَدہ رہنے کا نام خوفِ خُدا ہے۔ (کفریہ کلمات... ص: ٢٦)

خوفِ خدا سے متعلق تفصیلی معلومات یعنی خوفِ خدا کیا ہے؟ خوف کا ادنیٰ، اعلیٰ اور درمیانہ درجہ، خوفِ خدا کا نتیجہ، خوفِ خدا کی برکات، خوفِ خدا سے رونے کی فضیلت، خوفِ خدا کے حصول کے طریقے،

انبیاء و سید الانبیاء عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ملائکہ، صحابہ و اولیاء کا خوفِ خدا، خوفِ خدا پیدا کرنے والی چند آیات وغیرہ کا علم حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"احیاء العلوم جلد4"** کا مطالعہ کیجئے۔ یاد رہے! کہ صِرف قَبر و حَشر اور حساب و میزان وغیرہ کے حالات سُن یا پڑھ کر مَحض چند آہیں بھر لینا... یا... اپنے سَر کو چند مرتبہ اِدھر اُدھر پھرا لینا... یا... کَفِّ افسوس مل لینا... یا پھر... چند آنسو بہا لینا ہی کافی نہیں، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے عملی تقاضوں کو پُورا کرتے ہوئے گُناہوں کا تَرک کر دینا اور اِطاعتِ الٰہی میں مَشغول ہو جانا، اُخرَوِی نَجات کے لئے بے حد ضروری ہے اور جو لوگ خوفِ خدا کے سبب اِرتکابِ گُناہ سے اِجتناب کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے گُناہوں کو مُعاف فرما کر اپنا مُقرّب و محبوب بنالیتا ہے۔ چُنانچہ

عبدُ اللہ بن مُبارک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی توبہ

حضرت عبدُ اللہ بن مُبارک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ایک عام سے نوجوان تھے، آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو ایک کنیز سے عِشق ہو گیا تھا اور مُعاملہ کافی طُول پکڑ چُکا تھا۔ سخت سردیوں کے موسِم میں ایک بار دِیدار کے اِنتِظار میں اس کنیز کے مکان کے باہَر ساری رات کھڑے رہے یہاں تک کہ صُبح ہو گئی۔ رات بے کار گُزرنے پر دل میں مَلامت (شرمندگی) کی کَیفیَّت پیدا ہوئی اور اس بات کا شِدَّت سے اِحساس ہوا کہ اس کنیز کے پیچھے ساری رات برباد کر دی مگر کچھ ہاتھ نہ آیا، کاش! یہ رات عِبادت میں گُزاری ہوتی۔ اس تصوُّر سے دل کی دنیا زیر و زَبَر ہو گئی اور آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے قلب میں مَدَنی انقلاب برپا ہو گیا۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے خالِص توبہ فرمائی، کنیز کی مَحبَّت سے جان چُھڑائی، اپنے پروَرْدْگار عَزَّوَجَلَّ سے لَو

لگائی اور قلیل ہی عرصے میں وِلایَت کی اَعْلٰی مَنْزِل پائی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شان اِس قَدر بڑھائی کہ ایک بار والِدۂ ماجِدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تلاش میں نکلیں تو ایک باغ میں گُلْبُن یعنی گُلاب کے پودے کے نیچے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس طرح مَحْوِ خواب (یعنی سوتا) مُلاحَظہ کیا کہ ایک سانپ مُنہ میں نَرگس کی ٹہنی لئے مگس رانی کر رہا ہے یعنی آپ کے وُجُودِ مَسْعُود پر سے مکّھیاں اُڑا رہا ہے۔(تذکرۃ الاولیاء ج ا ص۱۶۶) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۳۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عشقِ مجازی کی آگ میں سُلگنے والے ایک نوجوان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کیسا کرم ہوا کہ اس نے خالِص توبہ کی اور عشقِ حقیقی کا جام پی کر مرتبۂ وِلایت حاصل کرلیا۔ عشقِ مجازی کا ایسا عجیب و غریب مُعاملہ ہے کہ عُموماً جو ایک بار اس کی لپیٹ میں آگیا، اُس کا بچ نکلنا دُشوار ہوتا ہے۔ آج کل (ہمارے مُعاشرے میں بھی) عشقِ مَجازی کی خُوب ہوا چل رہی ہے، اِس کی سب سے بڑی وَجہ اَکْثر مُسلمانوں میں اِسلامی مَعْلومات کی کمی اور دینی ماحول سے دُوری ہے۔ اِسی سبب سے ہر طرف گناہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے! T.V ، موبائل اور اِنٹرنیٹ وغیرہ میں عِشْقِیہ فلموں اور فِسقیہ ڈراموں کو دیکھ کر یا عشق بازِیوں کی مُبالَغہ آمیز اَخباری خبروں نیز ناولوں، بازاری ماہناموں، ڈائجیسٹوں میں فَرضی عِشْقِیہ اَفسانوں کو پڑھ کر یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کی مخلوط (جہاں لڑکا لڑکی ساتھ ہوں ایسی) کلاسوں میں بیٹھ کر نامَحرم رِشْتے داروں کے ساتھ خَلَط مَلَط ہو کر آپس میں بے تکلُّفی کی دَلدَل کے اندر

اُتر کر اکثر نوجوانوں کو کسی نہ کسی سے عِشق ہو جاتا ہے۔پہلے یکطرفہ ہوتا ہے پھر جب فریقِ اوّل فریقِ ثانی کو مُطّلع کرتا ہے تو بعض اَوقات دو طرفہ ہو جاتا ہے اور پھر عُموماً گناہ وعِصیان کا طُوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔فون پر جی بھر کر بے شَرمانہ بات بلکہ بے حجابانہ مُلاقات کے سلسلے ہوتے ہیں، مکتوبات وسَوغات کے تبادلے ہوتے ہیں،شادی کے خُفیہ قول وقرار ہو جاتے ہیں،اگر گھر والے دِیوار بنیں توبسا اَوقات دونوں فِرار ہو جاتے ہیں،بَعدہٗ(یعنی اُس کے بعد)اَخبار میں ان کے اِشتہار چھپتے ہیں،خاندان کی آبرو کا سرِ بازار نیلام ہوتا ہے، کبھی "کورٹ مَیرِج" کی ترکیب بنتی ہے (یا پھر) بھاگتے نہیں بنتی تو خود کُشی کی راہ لی جاتی ہے، جس کی خبریں آئے دن اَخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔(نیکی کی دعوت، ص ۴۰)

مَحَبَّت غیر کی دل سے نکالو یا رَسُولَ اللہ
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یا رَسُولَ اللہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!عشقِ مَجازِی سے نَجات کا بہترین ذریعہ "سُنَّتِ نِکاح" کی اَدائیگی ہے۔آیئے!حُصُولِ ثواب کے لئے نِکاح کے فَضائل پر چند فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

نکاح کے فضائل پر مبنی پانچ(5)فرامینِ مصطفٰے

1. جو میرے طریقے کو محبوب رکھے،وہ میری سُنَّت پر چلے اور میری سُنَّت سے نِکاح (بھی) ہے۔(شُعَبُ الْاِیمان ج ۴ ص ۳۸۱ حدیث ۵۴۸۷)
2. عورت سے نکاح چار باتوں کی وَجہ سے کیا جاتا ہے(یعنی نِکاح میں ان کا لحاظ ہوتا ہے): (۱)مال و(۲)حسب و(۳)جمال و(۴)دِین اور تُو دین والی کو تَرجیح دے۔(بُخاری ج ۳ ص ۴۲۹ حدیث ۵۰۹۰)

3. جب تم میں کوئی نِکاح کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے: ہائے اَفسوس! ابنِ آدم نے مجھ سے اپنا دو تہائی (۲/۳) دین بچالیا۔ (اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخَطّاب ج ۱ ص ۳۰۹ حدیث ۱۲۲۲)

4. جو اتنا مال رکھتا ہے کہ نِکاح کرلے، پھر نکاح نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔ (مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج ۳ ص ۲۷۰) (نیکی کی دعوت، ص ۵۱۲)

5. اے جوانو! تم میں جو کوئی نکاح کی اِستطاعت رکھتا ہے، وہ نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نَظر کرنے سے نگاہ کو روکنے والا ہے اور شرمگاہ کی حِفاظت کرنے والا ہے اور جس میں نکاح کی استطاعت نہیں وہ روزے رکھے کہ روزہ قاطِعِ شہوت (یعنی شہوت کو توڑنے والا) ہے۔

(بخاری، کتاب النکاح، باب من لم یستطع الباءۃ فلیصم، ج ۳، ص ۴۲۲، حدیث: ۵۰۶۶)

میں نیچی نِگاہیں رکھوں کاش اَکثر — عطا کردے شَرم وحَیا یاالٰہی
ہو اَخلاق اچھا ہو کردار سُتھرا — مجھے مُتَّقِی تُو بنا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سِتار بجانے والی کی توبہ

حضرتِ سَیِّدُنا صالح مُرّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ سِتار (ایک قسم کا باجا) بجانے والی ایک لڑکی کسی قارِیٔ قرآن کے پاس سے گُزری جو یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوت کر رہا تھا:

وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور بے شک جہنّم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو۔ (پ ۱۰، التوبۃ: ۴۹)

آیتِ مُبارَکہ سنتے ہی لڑکی نے سِتار پھینکا، ایک زور دار چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر گر

گئی۔ جب اِفاقہ ہوا تو سِتار توڑ کر عِبادت و رِیاضت میں ایسی مشغول ہوئی کہ عابدہ وزاہدہ مَشہور ہوگئی۔ ایک دن میں نے اُس سے کہا کہ ''اپنے آپ پر نرمی کر۔'' یہ سُن کر روتے ہوئے بولی: ''کاش! مجھے معلوم ہوجائے کہ جہنّمی اپنی قبروں سے کیسے نکلیں گے؟ پُلِ صِراط کیسے عُبور کریں گے؟ قِیامت کی ہولناکیوں سے کیسے نَجات پائیں گے؟ کھولتے ہوئے گرم پانی کے گُھونٹ کیسے پئیں گے؟ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو کیسے برداشت کریں گے؟ اتنا کہہ کر پھر بے ہوش ہوکر گر پڑی۔ جب اِفاقہ ہوا تو بارگاہِ خُداوندی میں یُوں عرض گُزار ہوئی: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جوانی میں تیری نافرمانی کی اور اب کمزوری کی حالت میں تیری اِطاعت کر رہی ہوں، کیا تُو میری عبادت قُبول فرمالے گا؟'' پھر اس نے ایک آہِ سَرد، دِلِ پُردَرد سے کھینچی اور کہا: ''آہ! کل بروزِ قیامت کتنے لوگوں کے عیب کُھل جائیں گے۔'' پھر اس نے ایک چیخ ماری اور ایسے دَرد بھرے اَنداز میں روئی کہ وہاں مَوجُود سب لوگ اُس کی شِدَّتِ گریہ وزاری سے بے ہوش ہوگئے۔ (الروض الفائق، ص۱۴۸) (از فیضانِ ریاض الصالحین، ج۱، ص۱۹۲)

عیب میرے نہ کھول محشر میں ۔۔۔ نام سَتّار ہے تِرا یاربّ!
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل ۔۔۔ نام غفّار ہے تِرا یاربّ!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ کیسے ایک باجا بجانے والی لڑکی پر خوفِ خدا کا غَلَبہ ہوا اور وہ اپنے اس فسقیہ عمل سے توبہ کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت و رِیاضت میں مَشغُول ہوگئی۔ افسوس! آج کل گانے باجوں، موسیقی اور آلاتِ لَہو ولَعِب نے مُسلمانوں کی اَکثَرِیّت کو یادِ الٰہی سے غافل کررکھا ہے۔ مُوسیقی کئی مُسلمانوں کی نَس نَس میں اُتر چکی ہے، تقریباً ہر ہر چیز میں مُوسیقی مُسلَّط ہے۔ کار ہو یا ہوائی جہاز، ٹرک ہو یا بس، ٹیکسی ہو یا سوزوکی، گدھا گاڑی ہو یا بیل گاڑی، مکان ہو یا دُکان، کار

خانہ ہو یا گودام، ہوٹل ہو یا پان کی ہٹّی (یعنی دُکان)، دھوبی کی پاٹ ہو یا حجّام کی ہاٹ، تقریباً ہر جگہ مُوسیقی کی دُھنیں سُنی جاتی ہیں۔ بچّہ آنکھ ہی مُوسیقی کے سُروں میں کھول رہا ہے، بے چارے کے پنگھوڑے کے اُوپر کھلونا لٹکا دیتے ہیں جو اس کو مُوسیقی سُناتا اور سُلاتا ہے، (شاید یہی سبب ہو کہ کئی بدنصیب سرہانے گانے چلاتے ہیں جبھی انہیں نیند آتی ہے) کھلونوں میں گُڑیا ہو یا بھالو، ریل گاڑی ہو یا ہوائی جہاز سب میں مُوسیقی یہاں تک کہ بچّے کی جُوتیاں بھی مُوسیقی بجاتی ہیں! پھر یہ بچّہ بڑا ہو کر مُوسیقی سے کیسے بچ سکے گا؟ یادرکھئے! مُوسیقی شیطانی اِیجاد ہے، اس بارے میں دُنیائے اِسلام کے مشہور و مَعروف حَنَفی بُزرگ، عارف بِاللہ، حضرتِ سیِّدُنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مَنقُول ایک رِوایت کا خُلاصہ ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بے حد سُریلی آواز عطا فرمائی تھی، آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خُوش اِلحانی سے پہاڑ وَجد میں آ جاتے، پَرِندے اُڑتے اُڑتے گر پڑتے، چَرِندے اور دَرِندے آواز سُن کر جنگلوں سے نکل آتے، دَرَخت جُھومنے لگتے، بہتا پانی تھم جاتا، جنگلی جانور وغیرہ ایک ایک ماہ تک کھانا پینا چھوڑ دیتے، چھوٹے بچّے رونا اور دُودھ مانگنا ترک کر دیتے، آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُرسوز آواز کے اَثر سے بعض اَوقات اِنسانوں کی رُوحیں پرواز کر جاتیں۔ ایک بارآپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُرسوز آواز سُن کر100عورتیں وفات پا گئیں۔ شیطٰن، آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نیکی کی دعوت کے اِس انداز سے بہُت پریشان تھا۔ آخِرکار اِس نے بنسری اور طَنبُورہ (طَم۔بُورہ) بنایا اور خُوب گایا بجایا۔ اب لوگ دوگُروہوں میں تقسیم ہوگئے جو سَعادت مند تھے وہ حضرتِ سیدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُرسوز آواز کے شیدائی ہوئے اور جو گمراہ تھے وہ شیطان کے سازوں اور گانوں کی طرف مائل ہوگئے۔ (کَشْفُ الْمَحْجُوب ص٥٧ ملتقطاً)

واقعی گانا شیطان ہی کی ایجاد ہے جیسا کہ ''تفسیراتِ اَحمدِیّہ'' کی اس رِوایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:'' شیطان نے سب سے پہلے نوحہ کیا اور گانا گایا۔'' (تفسیراتِ احمدیہ ص ۶۰۱، اَلفِردوس بماثور الخطاب ج ۱ ص ۲۷ حدیث ۴۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ گانے باجوں کا مُوجِد (یعنی ایجاد کرنے والا) شیطان مَلْعُون ہے اور گانے باجے سُننا، سُنانا شیطان کے نقشِ قدم پر چلنا چلانا ہے، آیئے! گانے باجے کی مَذَمَّت پر چار(4) روایات سُنتے ہیں:

(1) دو آوازوں پر دُنیا و آخِرت میں لَعنت ہے (۱) نِعمت کے وَقْت باجا (۲) مُصیبت کے وَقْت نوحہ کرنا (یعنی چِلّانا)۔ (اَلکامِل فِی ضُعفاءِ الرِّجال لابن عَدِی ج ۷ ص ۲۹۹)

(2) حَضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نَقْل فرماتے ہیں: گانے باجے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیوں کہ یہ شَہوَت کو اُبھارتے اور غیرت کو بَرباد کرتے ہیں اور یہ شراب کے قائم مَقام ہیں، اس میں نَشّے کی سی تاثیر ہے۔ (تفسیر دُرِّ منثور ج ۶ ص ۵۰۶، شُعَبُ الْاِیمان ج ۴ ص ۲۸۰ حدیث ۵۱۰۸)

(3) جو گانے والی کے پاس بیٹھے، کان لگا کر دِھیان سے سُنے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قِیامت اُسکے کانوں میں سیسہ اُنڈیلے گا۔ (ابنِ عساکر ج ۵۱ ص ۲۶۳)

(4) گانا اور لَہو، دل میں اس طرح نِفاق اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبزہ اُگاتا ہے۔ قسم ہے اُس ذاتِ مُقدَّسہ کی جس کے قَبضہٴ قُدرت میں میری جان ہے! بے شک قراٰن اور ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضَرور دل میں اِس طرح اِیمان اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبز گھاس اُگاتا ہے۔

(اَلفِردوس بماثور الخطاب ج ۳ ص ۱۱۵ حدیث ۴۳۱۹)(نیکی کی دعوت، ص:486،485)

کیا واقعی موسیقی رُوح کی غِذا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایات سے مَعْلُوم ہوا کہ گانے باجے سُننا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے مُعاشَرے کے ماڈرن مُفکِّرین اور میوزِک کے شائقین، اس لَہْوولَعِب اور یادِ الٰہی سے غافل کرنے والی منحوس شے کو رُوح کی غذا قرار دیتے ہیں۔ مُوسیقی ہرگز رُوح کی غذا نہیں بلکہ اِس سے رُوحانیّت تباہ ہوتی ہے۔ رُوح کی غِذا تو ذِکْرُ اللہ ہے جیسا کہ پارہ 13 سُوْرَۃُ الرَّعْد، آیت 28 میں اِرشاد ہوتا ہے: **اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾** تَرجَمۂ کنزالایمان: سُن لو اللہ کی یاد ہی میں دِلوں کا چین ہے۔ رُوح کی غِذا نَماز ہے جو کہ ذِکْر ہی ہے، چُنانچِہ

پارہ 16 سُوْرَۂ طٰہٰ، آیت نمبر 14 میں فرمانِ خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ﴿۱۴﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گانے باجے رُوح کی غِذا نہیں بلکہ یہ تو رُوح میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں، نَمازوں اور عبادتوں کی لذّتیں تباہ کرتے ہیں، شَرم وحَیا کا خُون کرتے ہیں، مُسلمان خواتین کو بے پردگی پر اُبھارتے ہیں، یقیناً اسے "رُوح کی غِذا" کہنا شیطانی اور سازِشی نَعرہ ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص:488)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں گانے باجوں کی تباہ کاریوں سے بچنے، ذِکْرُ اللہ، تلاوتِ قرآن اور نعت شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میں گانے باجوں اور فلموں ڈِراموں کے گُنہ چھوڑوں
پڑھوں نعتیں کروں اکثر تلاوت یارسولَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دو گُدڑیوں والا!

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم آجُرِی کبیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: سردیوں کے دن تھے، میں

مسجِد کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا کہ قریب سے ایک شخص گُزرا، جس نے دو گُدڑیاں اَوڑھ رکھی تھیں۔ میرے دِل میں بات آئی کہ شاید یہ بِھکاری ہے، کیا ہی اچّھا ہوتا کہ یہ اپنے ہاتھ سے کَما کر کھاتا۔ جب میں سویا تو خواب میں دو فرشتے آئے مجھے بازو سے پکڑا اور اُسی مسجد میں لے گئے۔ وہاں ایک شخص دو گُدڑیاں اَوڑھے سورہا ہے، جب اس کے چہرے سے گُدڑی ہٹائی گئی تو یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ یہ تو وُہی شخص ہے جو میرے قریب سے گُزرا تھا! فرشتوں نے مجھ سے کہا: "اِس کا گوشت کھاؤ۔" میں نے کہا: میں نے اس کی کوئی غیبت تو نہیں کی۔ کہا: "کیوں نہیں! تُو نے دل میں اس کی غیبت کی، اس کو حقیر جانا اور اس سے ناخُوش ہوا۔" حضرت سیِّدُنا ابراہیم آجُرِی کبیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: پھر میری آنکھ کُھل گئی، خوف کی وَجہ سے مجھ پر لَرزہ طاری تھا، میں مُسَلسَل تیس (30) دن اُسی مسجد کے دروازے پر بیٹھا رہا، صِرف فرض نماز کے لئے وہاں سے اُٹھتا۔ میں دُعا کرتا رہا کہ دوبارہ وہ شخص مجھے نظر آجائے تاکہ اس سے مُعافی مانگوں۔ ایک ماہ بعد وہ پُراَسرار شخص مجھے نظر آگیا، پہلے کی طرح اُس کے جسم پر دو گُدڑِیاں تھیں۔ میں فوراً اس کی طرف لپکا، مجھے دیکھ کر وہ تیز تیز چلنے لگا، میں بھی پیچھے ہولیا۔ آخِرکار میں نے اُس کو پُکار کر کہا: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔" اُس نے کہا: اے ابراہیم! کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو دِل کے اَندر مومنین کی غیبت کرتے ہیں؟ اس کے مُنہ سے اپنے بارے میں غیب کی خَبر سُن کر میں بے ہوش ہو کر گِر پڑا۔ جب ہوش آیا تو وہ شخص میرے سِرہانے کھڑا تھا۔ اُس نے کہا: کیا دوبارہ ایسا کرو گے؟ میں نے کہا: "نہیں، اب کبھی بھی ایسا نہیں کروں گا۔" پھر وہ پُراَسرار شخص میری نظروں سے اَوجَھل ہو گیا اور دوبارہ کبھی نظر نہ آیا۔

(عُیونُ الحِکایات (عربی) ۲۱۲) (غیبت کی تباہ کاریاں، ص: 342)

بدگُمانی بھی غیبت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے ہمیں عبرت کے بے شُمار مَدَنی پھُول چُننے کو ملتے ہیں، اس سے یہ معلوم ہوا کہ کسی کے بارے میں بدگُمانی بھی غیبت ہے۔ یعنی کسی واضح قرینے کے بِغیر کسی کے بارے میں بُرائی کو دِل میں جَما لینا کہ وہ ایسا ہی ہے، بدگُمانی کہلاتا ہے، جو کہ غِیْبَۃُ الْقَلْب یعنی دل کی غیبت ہے۔ کسی کے سادہ لِباس وغیرہ کو دیکھ کر اُسے حَقِیر اور بھیک مانگنے والا فقیر جاننا بڑی بُھول ہے۔ کیا معلوم ہم جسے حقیر تصوُّر کر رہے ہیں وہ کوئی گُدڑی کا لَعل یعنی پہنچی ہوئی ہَستی ہو۔

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص:343)

رُوحانی حاکم

یاد رکھئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے رُوحانی حاکم ہوتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عَطا سے غَیب کی باتیں، ان اللہ والوں کے عِلْم میں ہوتی ہیں۔ ہر وَلی کی وِلایت کا شُہرہ اور دُھوم دَھام ہونا کوئی ضَروری نہیں۔ یہ حضرات مُعاشَرے کے ہر طَبقے میں ہوتے ہیں۔ کبھی مَزدُور کے بھیس میں، کبھی سبزی اور پھل فَروش کی صُورت میں، کبھی تاجر یا مُلازِم کی شکل میں، کبھی چوکیدار یا مِعْمار کے رُوپ میں بڑے بڑے اَوْلیاء ہوتے ہیں۔ ہر کوئی ان کی شناخت نہیں کر سکتا۔ لہٰذا ہمیں کسی بھی مُسلمان کو حقیر نہیں جاننا چاہئے۔ (فیضانِ سنت، ص:430) مغرور آدمی جس کو حقیر جانتا ہے، اُس کی ہنسی اُڑاتا ہے، حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرات آیت نمبر 11 میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! نہ مَرد مَردوں سے ہنسیں، عَجَب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے

نِّسَآءٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُنَّ خَیۡرًا مِّنۡہُنَّ ۚ (پ26 الحُجُرات 11)

بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے، دُور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں۔

حضرتِ سَیِّدُنا اِمام احمد بن حَجَر مَکّی شافِعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ''سُخْرِیَہ'' سے مُراد یہ ہے کہ جس کی ہنسی اُڑائی جائے، اُس کی طرف حقارت سے دیکھنا۔ اس حکمِ خُداوَندی عَزَّوَجَلَّ کا مَقصد یہ ہے کہ کسی کو حقیر نہ سمجھو، ہو سکتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک تم سے بہتر، اَفضل اور زِیادہ مُقرَّب ہو۔ چُنانچِہ سرکارِ ابد قرار، شافِعِ روزِ شُمار، بِاِذنِ پروردگار، دوعالم کے مالِک و مختار عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: "کتنے ہی پریشان حال، پَراگندہ بالوں اور پھٹے پُرانے کپڑوں والے ایسے ہیں کہ جن کی کوئی پَرواہ نہیں کرتا، لیکن اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کسی بات کی قسم کھالیں تو وہ ضَرور اسے پُورا فرمادے۔" (سُنَنِ تِرمِذی ج۵ ص۴۵۹ حدیث ۳۸۸۰) (غیبت کی تباہ کاریاں، ص:102)

فُقَراء اور ان کی مَجالس کو حقیر نہ جانو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی تمام مُسلمانوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں بالخُصوص نیک و پرہیز گار فُقَراء کی تعظیم و تکریم کرنی چاہیے اور انہیں ہرگز ہرگز اپنے سے حقیر نہیں جاننا چاہیے، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ہم جنہیں کم تَر سمجھ رہے ہوں، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مَقبُولِیَّت کے اَعلیٰ مَراتب میں ہم سے بڑھ کر مقام رکھتے ہوں۔

زاہد نگاہِ تنگ سے کسی رِند کو نہ دیکھ
شاید کہ اس کریم کو تُو ہے کہ وہ پسند

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! توبہ کرنے والوں کے واقعات سُن کر یقیناً ہمارا بھی گناہوں سے بچنے اور توبہ کرنے کا ذِہن بنا ہو گا۔ اَوّلاً تو ہمیں گناہوں سے اِجتناب (یعنی بچنا) ہی کرنا چاہیے، مگر بَتقاضائے بَشرِیَّت کبھی دانستہ یا نادانستہ کوئی گُناہ سرزد ہو جائے تو توبہ میں ہرگز ہرگز تاخیر نہیں کرنی چاہیئے، بلکہ اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اِنتہائی عاجزی وزاری کرتے ہوئے توبہ کر لینی چاہئے کہ توبہ کرنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے اور ان کی توبہ بھی قبول کر لیتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شانِ غفّاری

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو ہُرَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ تاجدارِ رِسالت، مُحْسِنِ اِنسانیّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اگر تم گُناہ کرتے رہو، یہاں تک کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں، پھر تم توبہ کرو، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔" (ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر التوبۃ، ۴/ ۴۹۰، حدیث: ۴۲۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! توبہ کے بعد اس پر اِستقامت حاصل ہو جانا ہی اَصل کامیابی ہے۔ لہٰذا توبہ پر اِستقامت پانے، گُناہوں سے دامن چُھڑانے اور نیکیوں میں دل لگانے کے لئے گُناہوں کے اَنجام اور توبہ پر ملنے والے اِنعام واِکرام کو پیشِ نظر رکھئے اور وَقتاً فوقتاً توبہ کرنے والوں کے واقعات بھی پڑھتے رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ پر ضرور اِستقامت نصیب ہو گی۔ اس کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 132 صفحات پر مُشتمل کتاب "توبہ کی روایات وحکایات" کا مُطالَعہ بے حد مُفید ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں توبہ کی اَہمیّت وفضائل، سچی توبہ کی تعریف، توبہ پر اِستقامت پانے کے طریقے نیز توبہ میں حائل ہونے والی رُکاوٹیں اور ان کا حَل جاننے کے ساتھ ساتھ سچی توبہ کرنے

والے بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ المُبِین کے اِیمان اَفروز 55 واقعات بھی اپنی بہاریں لُٹارہے ہیں۔ لہٰذا آپ بھی اپنی مَصروفیات سے وَقْت نکال کر اس کتاب کا بغور مُطالَعہ فرمالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں حاصل ہوں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے تَوبہ کرنے والوں کے واقعات اور ضمناً کچھ مَدَنی پھول سُننے کی سَعادت حاصل کی۔ اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت ہم سے کوئی گُناہ سَرزَد ہوجائے تو فوراً اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہوئے سچے دِل سے تَوبہ کرلینی چاہیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا خوفِ خُدا رکھنا اوراس کی بارگاہ میں رُجُوع لانا، اس کے دربار میں ہماری سِفارش کرے گا۔ یاد رکھئے! توبہ کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ وَقتی طور پر اپنے گناہوں پر ندامت کا اِظہار کیا جائے اور پھر سے گُناہوں کا سلسلہ شُروع کردیا جائے بلکہ سچی تَوبہ وہی ہے کہ جس کے بعد گُناہ نہ کرنے کاپُختہ اِرادہ ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسی تَوبہ کرنے والوں کو ہی پسند فرماتا ہے اوران کی تمام خَطاؤں کو مُعاف فرماتا ہے۔ یادرکھئے! توبہ کے اس قدر فَضائل سُن کر اگر ہمارا ذِہن بنا تو شیطان ہرگز نہیں چاہے گا کہ ہم ان فضائل کو پانے میں کامیاب ہوجائیں بلکہ وہ ہمیں بہکانے کیلئے طرح طرح کے ہتھکنڈے اِستعمال کرکے ہمیں بہکانے کی کوشش کرے گا، مگر ہمیں اس کے واروں سے بچنے کی بھرپُور کوشش کرنی ہوگی۔ نَفْس و شیطان کے مَکْروفَریب سے بچنے کے طریقے جاننے اور خُود کو سُنَّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کیلئے اچھی صُحبت اِختیار کرنا اِنتہائی ضَروری ہے، اگر ہم اچھی صُحبت اَپنانے میں کامیاب ہوگئے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ

میں حائل تمام رُکاوٹیں دُور ہو جائیں گی اور ہم نیکیوں کے عادی بن جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھی صُحبت کی بَرَکت سے توبہ پر اِسْتِقامت پانے، نیکیوں کی عادت بنانے، خود بھی گناہوں سے بچنے، دوسروں کو بھی گُناہوں سے بچانے اور نیکی کے رستے پر لانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اپنے شہر میں ہونے والے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پابندیِ وَقْت کے ساتھ شرکت فرمائیے، ہر ماہ عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر اپنائیے اور مدنی اِنعامات پر خُود بھی عمل کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ترغیب دِلائیے۔

مجلسِ توقیت کا تعارُف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے اور سُنّتوں کی دُھومیں مچانے کیلئے 95 سے زائد شُعْبہ جات میں کام کر رہی ہے۔ اِنھی میں سے ایک شُعْبہ "مجلسِ توقیت" بھی ہے، جس نے علمِ توقیت کے ذَرِیعے نمازوں کے اَوْقات، طُلُوع وغُروب اور سمتِ قِبلہ کی دُرُست مَعلُومات نَقْشہ کی صُورت میں جمع کی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلسِ توقیت نے اب تک نہ صِرف علمِ توقیت کے اُصُول و قَوانین کے مُطابِق بے شُمار شہروں کے اَوْقَاتُ الصَّلٰوۃ کے نَقْشہ جات تیار کئے ہیں بلکہ اس سلسلے میں مزید ایک قَدَم بڑھاتے ہوئے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مایہ ناز مجلس آئی ٹی کے تعاوُن سے ایک ایسا سافٹ ویئر بنام "اَوْقَاتُ الصَّلٰوۃ" بھی مُتعارَف کروایا ہے جو کمپیوٹر اور موبائل وغیرہ پر دُرُسْت نمازوں کے وَقْت کی نِشاندہی میں حَدْ دَرَجہ مُفید ہے۔ چُنانچہ کمپیوٹر (ڈیسک ٹاپ ایپلی کیشن، Desktop Application) کے ذَرِیعے دُنیا بھر کے تقریباً 27 لاکھ مَقامات جبکہ موبائل ایپلی کیشنز کے

ذریعے تقریباً 10 ہزار مقامات کے لئے دُرُست اَوْقاتِ نماز وسَمتِ قِبلہ بآسانی مَعْلُوم کرسکتے ہیں۔

نِظَامُ الاَوْقات سے مُتَعَلِّق کسی بھی قسم کا مَسْئَلہ یا تجویز ہو تو مجلس کے اَراکین وذِمّہ داران سے عالمی مدنی مرکز، فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں فون یا اس ای میل ایڈریس (prayer@dawateislami.net) پر رابطہ کرسکتے ہیں۔ مکتب کے مخصوص اَوْقات میں تَوقیت مکتب میں بالمُشافہ رَہنُمائی بھی لی جاسکتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تُجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اِسلامی تری دُھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ (12) مدنی کام کیجئے!

آپ سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے اور نیکی کے کاموں میں مزید تَرَقّی کیلئے دعوتِ اسلامی کے بارہ (12) مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام نمازِ فجر کے بعد مَدَنی حَلْقہ بھی ہے۔ جس میں روزانہ، کم از کم تین (3) آیاتِ قرانی کی تلاوت مع ترجمہ کَنْزُالایمان و تفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نُورُالعِرفان / تفسیر صِراطُ الجِنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور منظوم شَجَرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے، قرآنِ مجید کو پڑھنے پڑھانے اور سیکھنے سکھانے کے کثیر فَضائل وبَرَکات ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی مدنی حلقے میں شریک ہوں یا ویسے ہی تلاوتِ قرآنِ مجید کے ساتھ ساتھ ترجَمۂ کنزالایمان اور تفسیرِ خزائن العرفان وغیرہ پڑھنے کی سعادت نصیب ہو تو خُوب ٹھہر ٹھہر کر اور اس کے مَعانی میں غور و فکر کرتے ہوئے اس کی تِلاوت کرنی چاہیے۔ اس کے علاوہ مدنی حلقے میں

فیضانِ سُنَّت کے 4 صفحات کا دَرس بھی دیا جاتا ہے۔ جس میں شرکت کی برکت سے حُصولِ عِلْمِ دین کے ساتھ ساتھ گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی حلقے میں مَنْظُوم شجرہ شریف بھی پڑھا جاتا ہے اور شجرہ شریف کے تو کیا کہنے کہ مشائخِ کِرام کا یہ دستور رہا ہے کہ وہ اپنے مُریدین و طالبین کو ایک شَجرہ شریف بھی عطا فرماتے ہیں جس میں سلسلۂ عالیہ کے تمام مَشائخ کے نام اور ضَروری وَظائِف اور مَخصوص ہدایات بھی ہوتی ہیں۔ شَجَرہ عالیہ کو پڑھنے کی تلقین اس لئے بھی کی جاتی ہے کہ جب کوئی "شَجَرہ عالیہ" پڑھے گا تو بار بار اپنے مشائخِ کرام کے نام لینے کی برکت سے نام بھی یاد ہوجائیں گے اور ہر بار اِیصالِ ثواب کرنے کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَولیائے کاملین کی اَرواحِ مُقدَّسہ بھی خُوش ہوں گی اور ایصالِ ثواب کرنے والے مُرید پر خُصُوصی نظرِ عنایت ہوتی ہے جس سے مُرید کو دِینی و دُنیوی بیشمار بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں اور فائدہ ملتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں اَولیاءُ اللہ سے محبت، ذکر و دُرُود کی عادت، نیکیوں کی طرف رغبت اور گناہوں سے نفرت کا ذِہن دیتا ہے۔ اس مدنی ماحول کی برکت سے بہت سے اسلامی بھائی گناہوں بھری زِندگی چھوڑ کر سُنَّتوں کے مطابق زِندگی گزارنے والے بن گئے۔ آیئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ صوبۂ پنجاب کے ضِلع بہاوَل پُور کی تحصیل ٹَیل والا میں ایک صاحِب (عمر تقریباً 37 سال) کا مِنی سینما گھر تھا، وہ روزانہ کئی شَو چلاتے، جس میں سینکڑوں اَفراد فلمیں دیکھتے اور اپنی آنکھوں میں جہنَّم کی آگ بھرنے کا سامان کیا کرتے۔ علاوہ اَزِیں وہ کرائے پر فلموں کی وی۔ سی۔ ڈیز بھی دیا کرتے۔ ایک مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی نے اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے انہیں مدنی چینل چلانے کی ترغیب دی، خُوش قسمتی سے اُن صاحِب نے کبھی کبھار مَدَنی چینل چلانا

شُروع کیا، جسے وہ خُود بھی دیکھا کرتے۔ چند ہفتوں کے بعد یعنی 9 شَعْبانُ الْمُعَظَّم ۱۴۳۰ھ کو ”یزمان“ شہر میں ہونے والے **”اجتماعِ ذِکرونعت“** میں سینکڑوں اسلامی بھائیوں کے سامنے اُنہوں نے بتایا کہ مَدَنی چینل کی بَرَکت سے میرے اَندر خوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ پیدا ہوا ہے، میں نے گُناہوں سے توبہ کرلی ہے اوراپنا مِنی سینما بند کر دیا ہے، نیز اُنہوں نے نمازوں کی پابندی کرنے، داڑھی شریف سجانے اور رَمضانُ الْمبارَک میں دعوتِ اسلامی کے 10 دن کے اجتماعی اعتکاف میں بیٹھنے کی اچّھی اچّھی نیّتیں کیں۔ قادِریہ رضویہ سلسلے میں بیعت ہوکر حضورِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے مُرید بن گئے۔ فلموں وغیرہ کی تقریباً 40ہزار روپے مالیت کی ویڈیو سی ڈیز ضائع کر دیں۔ مِنی سینما کی جگہ پر مکتبہ قائم کیا، جس میں مکتبۃُ المدینہ کا سامان یعنی کتابیں، وی سی ڈیز وغیرہ رکھیں اور رِزقِ حلال کمانے میں مَصروف ہوگئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اور ہمیں اِستِقامت نصیب فرمائے۔(غیبت کی تباہ کاریاں، ص:332)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔

تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔(ابنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"ایک چپ ہزار سکھ" کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے بات چیت کرنے کے 12 مَدَنی پھول

(1) مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے (2) مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزّز رہیں گے (3) چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنائیے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا (4) جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنّت نہیں (5) بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں قہقہہ نہ لگائیے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا (6) زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے (7) مراۃ المناجیح میں ہے: حُجّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں کہ: گفتگو کی چار قسمیں ہیں: (۱) خالِص مُضِر (یعنی مکمّل طور پر نقصان دِہ) (۲) خالِص مفید (۳) مُضِر (یعنی نقصان دِہ) بھی مفید بھی (۴) نہ مُضِر نہ مفید۔ خالص مُضِر (یعنی مکمّل نقصان دِہ) سے ہمیشہ پرہیز ضَروری ہے، خالِص مفید کلام (بات) ضَرور کیجئے، جو کلام مُضِر بھی ہو مفید بھی اس کے بولنے میں احتیاط کرے بہتر ہے کہ نہ بولے اور چوتھی قسم کے کلام میں وَقت ضائع کرنا ہے۔ ان کلاموں میں امتیاز کرنا مشکل ہے لہٰذا خاموشی بہتر ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۶ ص۴۶۴) (8) بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے (فتاوی رضویہ، ج۲۱، ص۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اس شخص پر جنّت

حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔'' (کتابُ الصَّمت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ج۷ص ۲۰۴ رقم ۳۲۵ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سُنّتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَاءَ اللہ سر بسر
تیس تیس اور بارہ بارہ دن کے مدنی قافلے
میں سفر کرتے رہو جب بھی تمہیں موقع ملے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (فردوس الاخبار، ج ۲/ ۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰)

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار
بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

[1]...معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے

---

[1] ۔۔۔ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔ ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چار دِرہموں کے بدلے چار دُعائیں

دعوتِ اسلامی کی اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ، مایہ ناز تصنیف "فیضانِ سُنّت جلد اوّل کے باب فیضانِ بسم اللہ، صفحہ 114 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں:

حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور بن عَمّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک روز وَعظ فرمارہے تھے، کسی حَق دار نے چار (4) دِرْہَم کا سوال کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِعْلان فرمایا: جو اِس کو چار (4) دِرْہَم دے گا، میں اُس کے لیے چار (4) دُعائیں کروں گا۔ اُس وقت وہاں سے ایک غُلام گزر رہا تھا، ایک ولیِ کامِل کی رَحْمت بھری آواز سُن کر اُس کے قَدَم تھم گئے اور اُس کے پاس جو چار (4) دِرْہَم تھے وہ اُس نے سائل کو پیش کر دیئے۔ حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بتاؤ کون کون سی چار (4) دُعائیں کروانا چاہتے ہو؟ عرض کیا (۱) میں غُلامی سے آزاد کر دِیا جاؤں (۲) مجھے اِن دراہم کا بدلہ مِل جائے (۳) مجھے اور میرے آقا کو تَوْبہ نَصِیب ہو (۴) میری، میرے آقا کی، آپ کی اور تمام حاضرین کی بَخْشِش ہو جائے۔ حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور بن عَمّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا فرمادی۔ غُلام اپنے آقا کے پاس دیر سے پہنچا، آقا نے سببِ تاخیر دریافت کیا تو اُس نے واقعہ کہہ سُنایا۔ آقا نے پُوچھا، پہلی دُعا کون سی تھی،

غُلام بولا میں نے عَرض کِیا: دُعا کیجئے! میں غُلامی سے آزاد کر دِیا جاؤں۔ یہ سُن کر آقا کی زبان سے بے سَاخْتہ نِکلا **"جا تُو غُلامی سے آزاد ہے۔"** پُوچھا دُوسری دُعا کون سی کروائی، کہا جو چار (4) دِرْہَم میں نے دے دیئے ہیں، اُس کا نِعْمَ الْبَدَل مِل جائے۔ آقا بول اُٹھا **"میں نے تجھے چار** (4) **دِرْہَم کے بدلے چار ہزار دِرْہَم دیئے۔"** پُوچھا تیسری دُعا کیا تھی، بولا مجھے اور میرے آقا کو گُناہوں سے تَوبہ کی توفیق نَصِیب ہو جائے۔ یہ سُنتے ہی آقا کی زبان پر اِسْتِغْفار جارِی ہو گیا اور کہنے لگا **"میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے تمام گُناہوں سے تَوبہ کرتا ہوں۔"** چوتھی دُعا بھی بتا دو۔ کہا: میں نے اِلْتِجا کی کہ میری، میرے آقا کی، آپ جناب کی اور تمام حاضرِینِ اِجتماع کی مغْفِرت ہو جائے، یہ سُن کر آقا نے کہا! تین (3) باتیں جو میرے اِخْتیار میں تھیں، وہ کرلی ہیں، چوتھی سب کی مَغْفِرت والی بات میرے اِخْتیار سے باہر ہے۔ اُسی رات آقا نے خواب میں کسی کہنے والے کو سُنا: جو تمہارے اِخْتیار میں تھا، وہ تم نے کر دِیا اور میں اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن ہوں، میں نے تمہیں تمہارے غُلام مَنْصُور کو اور تمام حاضرین کو بَخْش دِیا۔ (فیضانِ سُنّت، باب فیضانِ بسم اللہ، ج ا، ص ۱۱۴۔ بحوالہ روض الریاحین، ص ۲۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ راہِ خُدا میں مال خَرْچ کرنے سے کیسی کیسی بَرَکتیں حاصِل ہوتی ہیں۔ اُس غُلام نے صرف چار (4) دِرْہَم صَدَقہ کئے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُسے اُس کے آقا کے ذریعے اُن چار (4) دِرْہَم کے بدلے میں چار ہزار (4000) دِرْہَم عطا کئے اور اُسے غُلامی سے آزادی کا پروانہ بھی مل گیا نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس صَدَقے کی برکت سے غُلام اور اُس کے آقا سمیت کئی لوگوں کی مَغْفِرت بھی فرمادی۔ واقعی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اِخْلاص کے ساتھ صَدَقہ کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو دُگنا اجر عطا فرماتا ہے، بلکہ اُس سے بھی زیادہ عطا فرماتا ہے، لِہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ وقتاً فوقتاً اللہ عَزَّ

وَجَلَّ کی راہ میں حسبِ توفیق ضرور صَدَقہ کیا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس کی بے شُمار دینی و دُنیاوی برکتیں حاصِل ہوں گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں صَدَقہ و خَیرات کرنے کی اَہمیّت و فضیلت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ خُود ہمارے پیارے پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید، فُرقانِ حَمید میں صَدَقہ و خَیرات کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا اور مختلف مقامات پر صَدَقہ و خَیرات کرنے والوں کی تعریف و توصیف بھی فرمائی جیسا کہ سورۂ بقرہ کی اِبتدائی آیات میں صَدَقہ و خَیرات کرنے والوں کو ہدایت کا مُژدہ سُنایا گیا، چُنانچہ فرمانِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۳﴾ (پ ۱، البقرۃ: ۲، ۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: ہدایت ہے ڈر والوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اُٹھائیں۔

صدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آیتِ مُبارکہ کے اِس حِصّے: ﴿وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ کے تحت فرماتے ہیں: راہِ خدا میں خَرچ کرنے سے یا زکوٰۃ مُراد ہے، جیسا کہ دُوسری جگہ فرمایا: ﴿يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ﴾ یا مُطلق اِنفاق (یعنی راہِ خدا میں مطلقاً خَرچ کرنا مُراد ہے) خواہ فرض و واجب ہو جیسے زکوٰۃ، نَذر، اپنا اور اپنے اہل کا نَفَقہ وغیرہ خواہ مُستَحَب جیسے صَدَقاتِ نافلِہ اور اَموات کا اِیصالِ ثواب۔ مسئلہ: گیارہویں، فاتحہ، تِیجہ، چالیسواں بھی اس میں داخل ہیں کہ وہ سب صَدَقاتِ نافلِہ ہیں۔ (خزائن العرفان، ص5)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بہت خُوش نَصِیب ہیں وہ مُسلمان جو اپنے مال کے حُقُوقِ واجِبہ ادا کرتے ہیں، خُوش دِلی سے بَروقت زکوٰۃ و فطرہ ادا کرتے ہیں، اپنے مال ماں باپ، بہن بھائی اور اولاد پر خَرچ

کرتے ہیں، اپنے عزیز و اَقْرِباء کی مَوْت پر اُن کے اِیْصالِ ثواب کے لیے تِیجہ، دَسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ کر کے مساکین کو کھانا کِھلاتے ہیں، نیک نِیَّتی سے شِفاخانے بنواتے ہیں، حُقُوقِ عامّہ کا لحاظ رکھتے ہوئے اِخلاص کے ساتھ قُرآن خوانی، اِجتماعِ ذِکْر و نَعْت اور سُنّتوں بھرے اِجْتماعات کے اِنْعِقاد پر خَرْچ کرتے ہیں، مَساجِد و مَدارِس و جامِعات وغیرہ کی تَعْمِیر و ترقّی اور روز مرّہ کے اَخْراجات میں حِصّہ لیتے ہیں، دینی طلبہ و طالِبات پر اپنا مال خَرْچ کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُنہیں اپنے فَضْل سے دُگنا بلکہ اِس سے بھی زیادہ عطا فرمائے گا، آیئے ہم بھی ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے نہ صرف خُود اپنے مدنی عَطِیّات دعوتِ اسلامی کو دیں گے، بلکہ دُوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَدَقہ کی تعریف

آیئے ضِمناً صَدَقہ کی تَعْرِیف بھی سُن لیتے ہیں چُنانچہ صَدَقہ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں دی جائے اور اُس کے ذریعے لوگوں میں اپنی واہ واہ کرانا مقصود نہ ہو، بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے اجر و ثواب حاصِل کرنے کی نِیَّت کی جائے۔ (کتاب التعریفات، باب الصاد، ص ۹۴ ماخوذاً)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَدَقے کی بیان کردہ تعریف کے ضِمْن میں یہ بھی معلوم ہوا کہ حقیقی صَدَقہ وہی ہے جس سے مَقْصُود ریاکاری، حُبِّ جاہ اور لوگوں میں اپنی واہ واہ نہ ہو بلکہ وہ صرف اور صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشنودی اور اُس کی طرف سے ملنے والے ثواب کو حاصِل کرنے کی غَرَض سے دِیا گیا ہو۔ یہاں ایک اور بات بھی قابلِ غور ہے اور وہ یہ کہ بَعْض لوگ شاید یہ سمجھتے ہیں کہ جو چیز ناکارہ ہو جائے یا ہمارے کسی کام کی نہ رہے وہ چیز صَدَقہ کرنی چاہیے، حالانکہ ایسا نہیں بلکہ انسان جو چیز اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصِل کرنے کے لئے صَدَقہ کررہا ہو وہ کارآمد ہونے کے ساتھ ساتھ عُمْدہ، بہترین اور مَرغُوب و پسندیدہ بھی ہونی چاہیے جیسا کہ قرآنِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پارہ 4، سُورَۂ آلِ عِمران کی آیت نمبر 92 میں اِرشاد فرمایا:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ﳳ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچوگے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خَرچ کرو اور تم جو کچھ خَرچ کرو اللہ کو معلوم ہے۔ (پ۴، اٰلِ عمران: ۹۲)

صدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حضرت ابنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ یہاں خَرچ کرنا عام ہے، تمام صَدَقات کا یعنی واجِبہ ہوں یا نافلِہ سب اس میں داخل ہیں، حسن کا قول ہے کہ جو مال مُسلمانوں کو مَحْبُوب ہو اور اُسے رضائے الٰہی کے لئے خَرچ کرے، وہ اس آیت میں داخل ہے خواہ ایک کھجور ہی ہو۔

(حضرتِ سیِّدُنا) عمر بن عبدُ العزیز (رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) شَکَر کی بوریاں خرید کر صَدَقہ کرتے تھے، اُن سے کہا گیا: اِس کی قیمت ہی کیوں نہیں صَدَقہ کردیتے؟ فرمایا: شَکَر مجھے مَحْبُوب و مَرغُوب ہے، یہ چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں پیاری چیز خَرچ کروں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ خُود اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنا مَحْبُوب ترین مال خَرچ کرنے کی ترغیب اِرشاد فرمارہا ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ کَنجُوسی سے کام لینے کے بجائے، اچھی اچھی نیّتوں اور اِخلاص کے ساتھ دل کھول کر صَدَقہ و خَیرات کیا کریں۔ ظاہر ہے کہ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے، وہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کا دِیا ہوا ہے، لہٰذا اُسی کے دیئے ہوئے مال میں سے اُسی کی رِضا کے لئے صَدَقہ کرنا یقیناً نعمتوں میں مزید اضافے کا باعث ہوگا، جبکہ اس کے برعکس قُدرت کے باوُجُود صَدَقہ وخَیرات سے ہاتھ روک لینا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی نعمتوں سے مَحْرومی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ چُنانچہ

حضرت اَسْماء بِنْتِ ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: ہاتھ نہ روکو ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔

(بخاری، کتاب الزکوۃ، باب التحریض علی الصدقۃ، ۱/۴۸۳، حدیث: ۱۴۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی راہِ خدا میں خَرْچ کرنے سے ہاتھ روکنا، صَدَقہ وخَیرات میں کَنْجُوسی کرنا، گِن گِن کر مال جمع کرنا اور حاجت مَنْدوں کی طرف سے مُنہ پھیر لینا، بہت محرومی کی بات ہے، کیونکہ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا اور صَدَقہ وخَیرات کرنا تو سَعادَت کا کام ہے، اگر ہم نہیں کریں گے تو یہ نیک کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اَور سے لے لے گا۔ یاد رکھئے! جس طرح راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا، اِنْسان کی اپنی ذات کے لئے مُفید ہے، اسی طرح بُخْل سے کام لینا بھی اُس کی اپنی ہی ذات کے لئے خَسارے (یعنی نقصان) کا باعِث ہے۔ نیکی کے کاموں کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے سخی بندوں کو چُن لیتا ہے، جو دل کھول کر راہِ خدا میں خَرْچ کرتے ہیں اور خُوب خُوب صَدَقہ وخَیرات کرتے، مگر اس کے باوُجُود اُن کے مال میں حیرت انگیز طور پر دن دُگنی اور رات چوگنی ترقّی وبرکت ہی ہوتی چلی جاتی ہے۔ جبکہ کَنْجُوس کا حال یہ ہوتا ہے کہ کثیر مال و دولت کے باوُجُود اُسے اپنا مال کم لگتا ہے جس کی وجہ سے وہ صَدَقاتِ واجِبہ ونافِلہ کی ادائیگی کرنے، نیکی کے کاموں میں خَرْچ کرنے اور مخلوقِ خدا کی مدد کرنے سے زندگی بھر کتراتا رہتا ہے کہ کہیں میرے مال میں کمی واقع نہ ہوجائے۔ بالآخر ایک دن مَوْت کا فرشتہ اُس کے پاس آجاتا ہے اور

اُس کی مَوت کے بعد اُس کا سارا مال اُس کے وُرَثاء کے پاس چلا جاتا ہے۔ آیئے اِس ضِمن میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 410 صَفَحات پر مشتمل کتاب **"عُیُونُ الحکایات"** (حِصّہ اوّل) کے صَفْحہ 74 سے کَنجُوسی کے اَنجام کے بارے میں ایک عبرتناک حِکایت سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

کَنجُوسی کا اَنجام

حضرت سَیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم سے پہلی اُمّتوں میں ایک شَخْص تھا جس نے بہت زیادہ مال و مَتاع جمع کیا ہوا تھا، اور اُس کی اَولاد بھی کافی تھی، طرح طرح کی نعمتیں اُسے مُیَسَّر تھیں، کثیر مال ہونے کے باوُجُود وہ انتہائی کَنجُوس تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں کچھ بھی خَرچ نہ کرتا، ہر وقت اِسی کوشش میں رہتا کہ کسی طرح میری دولت میں اِضافہ ہوجائے۔ جب وہ بہت زیادہ مال جمع کرچُکا تو اپنے آپ سے کہنے لگا: اب تو میں خوب عَیْش و عِشْرت کی زندگی گُزاروں گا۔ چُنانچہ وہ اپنے اہل و عِیال کے ساتھ خُوب عَیْش و عِشْرت سے رہنے لگا۔

بہت سے خُدّام ہر وقت ہاتھ باندھے اُس کے حکم کے مُنتَظِر رہتے، اَلْغَرَض! وہ اُن دُنیاوی آسائشوں میں ایسا مگن ہوا کہ اپنی مَوت کو بالکل بُھول گیا۔ ایک دن مَلَکُ الْمَوْت حضرت سَیِّدُنا عِزرائیل عَلَیْہِ السَّلام ایک فقیر کی صُورت میں اُس کے گھر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ غُلام فوراً دروازے کی طرف دوڑے اور جیسے ہی دروازہ کھولا تو سامنے ایک فقیر کو پایا، اُس سے پُوچھا: تُو یہاں کس لئے آیا ہے؟ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلام نے جواب دِیا: جاؤ، اپنے مالک کو باہر بھیجو، مجھے اُسی سے کام ہے۔

خادِموں نے جُھوٹ بولتے ہوئے کہا: وہ تو تیرے ہی جیسے کسی فقیر کی مدد کرنے باہر گئے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلام نے کچھ دیر بعد دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا، غُلام باہر آئے تو اُن سے

کہا: جاؤ! اور اپنے آقا سے کہو: مَیں مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام ہوں۔

جب اُس مالدار شَخْص نے یہ بات سُنی تو بہت خَوف زَدہ ہوا اور اپنے غُلاموں سے کہا: جاؤ! اور اُن سے بہت نرمی سے گُفتگو کرو۔ خُدّام باہر آئے اور حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام سے کہنے لگے: آپ ہمارے آقا کے بدلے کسی اَور کی رُوح قَبْض کرلیں اور اسے چھوڑ دیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو برکتیں عطا فرمائے۔ حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ پھر مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام اندر تشریف لے گئے اور اُس مالدار شَخْص سے کہا: تجھے جو وَصِیّت کرنی ہے کرلے، میں تیری رُوح قبض کئے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا۔

یہ سُن کر سب گھر والے چیخ اُٹھے اور رونا دھونا شُروع کر دِیا، اُس شَخْص نے اپنے گھر والوں اور غُلاموں سے کہا: سونے چاندی سے بھرے ہوئے صَنْدُوق اور تابُوت کھول دو اور میری تمام دولت میرے سامنے لے آؤ۔ فوراً حکم کی تَعْمِیل ہوئی اور سارا خزانہ اُس کے قدموں میں ڈھیر کر دِیا گیا۔ وہ شَخْص سونے چاندی کے ڈھیر کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ذلیل وبدترین مال! تجھ پر لعنت ہو، تُو نے ہی مجھے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے غافِل رکھا، تُو نے ہی مجھے آخرت کی تیّاری سے روکے رکھا۔

یہ سُن کر وہ مال اُس سے کہنے لگا: تُو مجھے ملامت نہ کر، کیا تُو وہی نہیں کہ دُنیاداروں کی نظروں میں حقیر تھا؟ میں نے تیری عزّت بڑھائی۔ میری ہی وجہ سے تیری رسائی بادشاہوں کے دربار تک ہوئی ورنہ غریب ونیک لوگ تو وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتے، میری ہی وجہ سے تیرا نکاح شہزادیوں اور امیر زادیوں سے ہوا۔ ورنہ غریب لوگ اُن سے کہاں شادی کرسکتے ہیں۔ اب یہ تو تیری بدبَخْتی ہے کہ تُو نے مجھے شیطانی کاموں میں خَرْچ کیا۔ اگر تُو مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کاموں میں خَرْچ کرتا تو یہ ذِلّت و

رُسوائی تیرا مُقدَّر نہ بنتی۔ کیا میں نے تجھ سے کہا تھا کہ تُو مجھے نیک کاموں میں خَرْچ نہ کر؟ آج کے دن میں نہیں بلکہ تُو زیادہ ملامت و لعنت کا مُستَحِق ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی کو غنیمت جانئے! یقیناً یہ زندگی جہاں ایک بہترین نِعْمت ہے وہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہمارے لئے نیکیاں کمانے اور آخرت بنانے کی زبردست مہلت بھی ہے۔ لہٰذا جتنی سانسیں باقی بچی ہیں، اُن میں جلدی جلدی نیکیاں کمایئے، خُوب خُوب صَدَقہ و خَیرات کرلیجئے ورنہ پیغامِ اَجَل آنے کے بعد یہ مہلت ختم ہوجائے گی اور پھر چاہنے کے باوُجُود بھی موقع نہیں ملے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 28، سُورَۃُ المُنَافِقُوْن کی آیت نمبر 10 اور 11 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰﴾ وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَاؕ (پ۲۸، المنافقون: ۱۰، ۱۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خَرْچ کرو قبل اس کے کہ تم میں کسی کو مَوت آئے پھر کہنے لگے اے میرے ربّ! تُو نے مجھے تھوڑی مُدّت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صَدَقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا اور ہر گز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اُس کا وعدہ آجائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کا اپنا مال جو دَرحقیقت اُسے آخرت میں کام آئے گا، اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشنُودی دِلائے گا اور نارِ دوزخ سے بچائے گا وہ وہی ہے جو اُس نے صَدَقہ و خَیرات کے طور پر نیک کاموں میں خَرْچ کر دِیا۔ البتہ وہ مال جو اُس کے پاس موجود ہے اور وہ اُسے اپنا ہی مال سمجھتا ہے وہ تو اُس کا ہے ہی نہیں، حقیقت میں تو وہ مال اُس کے وارِثوں کا ہے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا حارِث بن سُوَید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، ماہِ نُبُوّت، مُحسِنِ اِنْسانیت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرْشادِ حقیقت بُنیاد ہے: اَیُّکُمْ مَالُ وَارِثِہٖ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ مَالِہٖ، تم میں سے کس کو اپنے مال سے زیادہ وارِث کا مال پسند ہے؟ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُہٗ اَحَبُّ اِلَیْہِ، ہم میں سے ہر شَخْص کو اپنا ہی مال زیادہ پیارا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: فَاِنَّ مَالَہٗ مَا قَدَّمَ وَمَالَ وَارِثِہٖ مَا اَخَّرَ، انسان کا اپنا مال تو وہ ہے جو اُس نے آگے بھیج دِیا (یعنی راہِ خُدا میں خَرْچ کر دِیا) اور جو اُس نے پیچھے چھوڑ دِیا (دُنیا میں) وہ اُس کے وارِث کا مال ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب ماقدم من مالہ فھو لہ، الحدیث: ٦٤٤٢، ص ٥٣١)

احادیثِ مُبارکہ میں صَدَقے کے بے شُمار فضائل بیان کئے گئے ہیں، آیئے اس ضِمْن میں 8 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

صدقے کی فضیلت پر 8 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

1. اَلصَّدَقَةُ تَسُدُّ سَبْعِیْنَ بَابًا مِّنَ السُّوْءِ صَدَقہ برائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے۔ (المعجم الکبیر، ٤/٢٧٤، حدیث: ٤٤٠٢)
2. کُلُّ امْرِیٍٔ فِیْ ظِلِّ صَدَقَتِہٖ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ، ہر شَخْص (بروزِ قِیامت) اپنے صَدَقے کے سائے میں ہو گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرما دیا جائے۔ (المعجم الکبیر، ١٧/ ٢٨٠، حدیث: ٧٧١)
3. اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِیُٔ عَنْ اَھْلِھَا حَرَّ الْقُبُوْرِ وَاِنَّمَا یَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْ ظِلِّ صَدَقَتِہٖ، بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ قَبْر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بِلا شُبہ مُسلمان قِیامت کے دن اپنے

صَدَقہ کے سائے میں ہوگا۔ (شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/ ۲۱۲، حدیث: ۳۳۴۷)

4. اَلصَّلٰوۃُ بُرْهَانٌ وَ الصَّوْمُ جُنَّۃٌ وَ الصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، نماز (ایمان کی) دلیل ہے اور روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے اور صَدَقہ خطاؤں کو یُوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔ (ترمذی، ابواب السفر، باب ماذُکر فی فضل الصلاۃ، ۲/ ۱۱۸، حدیث: ۶۱۴)

5. بَاکِرُوْا بِالصَّدَقَۃِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا یَتَخَطّٰی الصَّدَقَۃَ، صبح سویرے صَدَقہ دِیا کرو کیونکہ بلا صَدَقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔ (شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/ ۲۱۴، حدیث: ۳۳۵۳)

6. اِنَّ صَدَقَۃَ الْمُسْلِمِ تَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ وَ تَمْنَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ وَ یُذْهِبُ اللہُ الْکِبْرَ وَ الْفَخْرَ، بے شک مُسلمان کا صَدَقہ عُمر بڑھاتا اور بُری مَوت کو روکتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی برکت سے صَدَقہ دینے والے سے تَکَبُّر و تَفاخُر (بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت) دُور کر دیتا ہے۔ (المعجم الکبیر، ۱۷/ ۲۲، حدیث: ۳۱)

7. اِنَّهَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ لِمَنِ احْتَسَبَهَا یَبْتَغِیْ بِهَا وَجْهَ اللہِ، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر صَدَقہ کرے تو وہ (صَدَقہ) اُس کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۳/ ۲۸۶، حدیث: ۴۶۱۷)

8. اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَ تَدْفَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ بے شک صَدَقہ ربّ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو بُجھاتا اور بُری مَوت کو دفع کرتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی فضل الصدقۃ، ۲/ ۱۴۶، حدیث: ۶۶۴)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آخری حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: خیرات کرنے والے سخی کی زندگی بھی اچھی ہوتی ہے کہ اوّلاً تو اُس پر دُنیوی مصیبتیں آتی نہیں اور اگر اِمتحاناً آ بھی جائیں تو ربّ تعالیٰ کی طرف سے اُسے سکونِ قلبی نصیب ہوتا ہے جس سے وہ صبر کر کے

ثواب کما لیتا ہے، غرض کہ اُس کے لئے مُصِیبت، مَعصِیَت (گُناہ) لے کر نہیں آتی، مَغفِرت لے کر آتی ہے، بُری مَوت سے مُراد خرابیِ خاتمہ ہے یا غفلت کی اچانک مَوت یا مَوت کے وقت ایسی علامت کا ظہور ہے جو بعدِ مَوت بدنامی کا باعث ہو اور ایسی سخت بیماری ہے جو میِّت کے دل میں گھبراہٹ پیدا کرکے ذکرُاللہ سے غافل کردے، غرض کہ سخی بندہ ان تمام برائیوں سے مَحفُوظ رہے گا۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج۳، ص۱۰۳)

حضرت ابو کبشہ اَنْمارِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے نبیِ مکرّم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ تین(3) باتیں وہ ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں اور ایک بات کی تمہیں خبر دیتا ہوں اسے یاد رکھو، فرمایا: کہ کسی بندے کا مال صَدَقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا اور کوئی ظلم نہیں کِیا جاتا جس پر وہ صبر کرے، مگر اللہ تعالیٰ اُس کی عزّت بڑھاتا ہے اور کوئی (اپنے لئے) مانگنے کا دروازہ نہیں کھولتا، مگر اللہ تعالیٰ اُس پر فقیری کا دروازہ کھول دیتا ہے اور تمہیں ایک اور بات بتا رہا ہوں اُسے یاد رکھو، فرمایا: دُنیا چار(4) قسم کے بندوں کی ہے۔ (۱) وہ بندہ جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال اور عِلْم دِیا تو وہ اُس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا (اور نیک اَعْمال کرتا) ہے، صِلۂ رَحْمی (رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کرتا ہے اور اُس میں اللہ تعالیٰ کا حق پہچانتا ہے (صَدَقہ و زکوٰۃ ادا کرتا ہے) یہ شَخْص بہترین دَرَجہ میں ہے۔ (۲) وہ بندہ جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عِلْم دیا اور مال نہیں دیا وہ خُلُوصِ نِیَّت کے ساتھ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فُلاں (پہلے شخص) کی طرح عمل کرتا، اُسے اُس کی نِیَّت کا بدلہ ملے گا اور اِن دونوں (پہلے اور دوسرے) کا ثواب برابر ہے۔ (۳) وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور عِلْم نہ دیا تو وہ اپنے مال میں بغیر سوچے سمجھے تَصَرُّف (خَرچ وغیرہ) کرتا ہے، اُس میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے نہیں ڈرتا، صِلۂ رَحْمی

(رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) نہیں کرتا اور نہ ہی اُس میں حُقُوقُ اللہ کو پہچانتا ہے (صَدَقہ وزکوٰۃ ادا نہیں کرتا) یہ شَخْص بدترین دَرَجہ میں ہے۔(۴) وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال دیا اور نہ عِلْم، یہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فُلاں (تیسرے شخص) کی طرح تَصَرُّف کرتا، اُسے اُس کی نِیَّت کا بدلہ ملے گا اور اِن دونوں (تیسرے اور چوتھے شَخْص) کا گُناہ برابر ہے۔(مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج۷، ص۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ وہ لوگ جو اپنے مال میں سے کچھ حِصّہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے خَرْچ کرتے ہیں، اسی طرح وہ لوگ جو تنگ دستی کی وجہ سے مال تو خَرْچ نہیں کرسکتے، مگر اُن کی یہ تمنّا ہوتی ہے کہ اگر ہمارے پاس مال آیا تو ہم بھی راہِ خُدا میں خَرْچ کریں گے، تو ایسے خُوش نَصِیبوں کے بارے میں حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ وہ بہترین دَرَجے میں ہوں گے۔ اے کاش! ہم بھی اُن خُوش نَصِیبوں میں شامل ہوجائیں اور اپنے اسلاف و بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کے نقشِ قَدَم پر چلتے ہوئے ذَوق وشَوق کے ساتھ صَدَقہ و خَیرات کرنے والے بن جائیں۔ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کے اندر صَدَقے کا ایسا جذبہ ہوا کرتا تھا کہ اگر اُن کے پاس کوئی سُوالی آتا تو وہ نُفُوسِ قُدسیہ ہرگز ہرگز اُسے تَہی دَست (خالی ہاتھ) نہ لَوٹاتے، اگرچہ اُسے دینے کے بعد اپنے لئے کچھ بھی نہ بچے، یعنی اُنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اِس قَدَر کامل یقین ہوتا تھا کہ نہ صرف اِضافی اَشْیاء بلکہ اپنی ضرورت کی چیزیں بھی صَدَقہ کردِیا کرتے تھے۔ آیئے اِس ضِمْن میں چند واقعات سُنتے ہیں۔

جنّت میں گھر کی ضمانت

ایک شَخْص خُراسان سے بَصْرہ آیا اور اُس نے مشہور ولیُّ اللہ حضرتِ سَیِّدُنا حَبِیْب عَجَمِی رَحْمَۃُ

اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس دس ہزار (10,000) دِرْہَم بطورِ اَمانت رکھے اور کہا کہ آپ میرے لئے بصرہ میں ایک گھر خریدیں تاکہ جب میں مکہ سے واپس آؤں تو اُس گھر میں رہوں (یہ کہہ کر وہ چلا گیا)۔ اِسی دوران لوگوں کو آٹے کی مہنگائی کا سامنا کرنا پڑا تو حضرت حَبِیْب عَجَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُن دِرْہَموں سے آٹا خرید کر صَدَقہ کر دیا، اُن سے کہا گیا کہ اُس شَخْص نے تو آپ سے گھر خریدنے کے لئے کہا تھا! فرمایا: میں نے اُس کے لئے جنّت میں گھر لے لیا ہے! اگر وہ اس پر راضی ہو گا تو ٹھیک، ورنہ میں اُسے دس ہزار (10,000) دِرْہَم واپس دے دوں گا۔ پھر جب وہ لوٹا تو پُوچھا: اے ابو محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! (یہ حضرت حبیب عجمی کی کُنیت تھی) کیا آپ نے گھر خرید لیا؟ جواب دیا: ہاں! مَحلّات، نہروں اور درختوں کے ساتھ، تو وہ شَخْص بہت خُوش ہوا پھر کہنے لگا: میں اُس میں رہنا چاہتا ہوں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے وہ گھر اللہ تعالٰی سے جنّت میں خریدا ہے! یہ سُن کر اُس شَخْص کی خُوشی مزید بڑھ گئی، اُس کی بیوی بولی: اُن سے کہو کہ اپنی ضمانت کی ایک دستاویز لکھ دیں، تو حضرت حَبِیْب عَجَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لکھا: **”بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم، جو گھر حَبِیْب عَجَمِی نے مَحلّات، نہروں اور درختوں سمیت دس ہزار (10,000) دِرْہَم میں اللہ تعالٰی سے فُلاں بن فُلاں کے لئے جنّت میں خریدا ہے، یہ اُس کی دستاویز ہے۔ اب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ وہ حَبِیْب عَجَمِی کی ضمانت کو پورا فرما دے۔“** کچھ عرصہ بعد اُس شَخْص کا اِنْتِقال ہو گیا۔ اُس نے یہ وصیّت کی تھی کہ میرے کفن میں یہ رُقْعَہ ڈال دینا۔ (تدفین کے بعد) جب صبح ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ اُس شَخْص کی قبر پر ایک رُقْعَہ ہے جس میں لکھا تھا کہ یہ حَبِیْب عَجَمِی کے لئے اُس مکان سے براءت نامہ ہے جو اُنہوں نے فُلاں شَخْص کے لئے خریدا تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس شَخْص کو وہ مکان عطا فرما دیا۔ اُس مکتوب کو حَبِیْب عَجَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لے لیا اور

بہت روئے اور فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے میرے لئے براءت نامہ ہے۔ (نزھۃ المجالس، باب فی فضل الصدقۃ...الخ، ج ۲، ص ۶)

یاد رہے کہ بیان کردہ حِکایت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وَلی حضرت سَیِّدُنا حَبِیب عَجَمِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا امانت کو استعمال کرلینا اور دوسرے لوگوں پر صَدَقہ کر دینا، اَولیاءُ اللہ کے خاص حالات وتَصَرُّفات کے واقعات میں سے ایک واقعہ ہے، ورنہ ہر ایک کو شرعاً اس بات کی اِجازت نہیں کہ کسی کی امانت کو اپنے اِستِعْمال میں لے آئے یا اُسے دُوسرے لوگوں پر خَرْچ کر دے۔

بے مِثال توکُّل اور لاجواب صَدَقہ

اسی طرح حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے مروی ہے کہ ایک مسکین نے آپ سے سوال کیا، جبکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا روزے سے تھیں اور گھر میں سِوائے ایک روٹی کے کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنی باندی سے فرمایا: اِسے وہ روٹی دے دو، تو باندی نے کہا: آپ کی اِفْطاری کے لئے اس کے سِوا کچھ نہیں، سَیِّدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: اِسے وہ روٹی دے دو، باندی کہتی ہیں، میں نے وہ روٹی اُسے دیدی، ابھی شام نہیں ہوئی تھی کہ اہلِ بیت نے یا کسی اور شَخْص نے جو ہدیہ دِیا کرتا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو بطورِ ہدیہ ایک بکری بھجوائی، لانے والا اُس گوشت کو کپڑے میں ڈھانپے ہوئے لے کر آیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے خادِمہ کو بُلا کر فرمایا: لو اِس میں سے کھاؤ، یہ تمہاری اُس روٹی سے بہتر ہے۔

(شُعَبُ الإیمان، باب فی الزکاۃ، فصل فیما جاء فی الإیثار، الحدیث: ۳۴۸۲، ج ۳، ص ۲۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تھا اللہ والوں کا طرزِ عمل کہ جو کچھ بھی ہوتا، صَدَقہ کر دیتے یہی وجہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے توکُّل کے سبب اُنہیں بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرماتا ہے۔ جیسا کہ

اپنے دور کے ابدال حضرت سَیِّدُنا ابو جعفر بن خطّاب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے دروازے پر ایک سائل (مانگنے والے) نے صدا لگائی، میں نے زوجہ محترمہ سے پُوچھا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ جواب مِلا: چار (4) انڈے ہیں۔ میں نے کہا: سائل کو دے دو۔ انہوں نے تعمیل کی۔ سائل انڈے پاکر چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دیر گُزری تھی کہ میرے پاس ایک دوست نے انڈوں سے بھری ہوئی ٹوکری بھیجی۔ میں نے گھر میں پُوچھا: اِس میں کُل کتنے انڈے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: تیس (30)۔ میں نے کہا: تم نے تو فقیر کو چار (4) انڈے دیے تھے، یہ تیس (30) کس حساب سے آئے! کہنے لگیں: تیس (30) انڈے سالِم ہیں اور دس (10) ٹُوٹے ہوئے۔

حضرت سَیِّدُنا شیخ علامہ یافعی یمنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض حضرات اِس حِکایت کے مُتعلِّق یہ بَیان کرتے ہیں کہ سائل کو جو انڈے دِیئے گئے تھے اُن میں تین (3) سالِم اور ایک ٹُوٹا ہوا تھا۔ ربّ تعالیٰ نے ہر ایک کے بدلے دس دس (10،10) عطا فرمائے۔ سالِم کے عوض سالِم اور ٹُوٹے ہوئے کے بدلے ٹُوٹے ہوئے۔ (فیضانِ سُنّت، باب آدابِ طعام، ج ۱، ص ۵۱۳ بحوالہ روض الریاحین، ص ۱۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسلاف و بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین نہ صرف خُود بکثرت صَدَقہ و خَیرات کِیا کرتے تھے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اِس کارِ خَیر کی بہت ترغیب دِلایا کرتے تھے، آیئے اِس ضِمن میں 3 اَقْوال سُنتے ہیں:

﴿1﴾ ہر حال میں صَدَقہ کرو

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس دُنیا

کی دولت آئے تو اُس میں سے کچھ خَرْچ کرو، کیونکہ خَرْچ کرنے سے وہ ختم نہیں ہو جائے گی اور اگر دُنیا کی دولت تم سے مُنہ پھیر کر جانے لگے تو بھی اُس میں سے کچھ خَرْچ کرو، کیونکہ اُس نے باقی نہیں رہنا (احیاء العلوم، ج۳ص۷۳۸)

﴿2﴾ سخاوت کیا ہے؟

حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پُوچھا گیا کہ سخاوت کیا ہے؟ فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنا مال خوب خَرْچ کرنا۔ پھر پُوچھا: حزم (اِحتیاط) کیا ہے؟ فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے مال روکے رکھنا۔ پھر پُوچھا گیا: اِسراف کیا ہے؟ فرمایا: اِقْتِدار کی چاہت میں مال خَرْچ کرنا۔ (احیاء العلوم، ج۳ص۷۳۹)

﴿3﴾ جُود و کَرَم ایمان میں سے ہے

حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: دِین کے گُناہ گار اور زندگی میں لاچار و بدحال بہت سے لوگ صرف اپنی سخاوت کی وجہ سے جنّت میں داخِل ہو جائیں گے۔ (احیاء العلوم، ج۳ص۷۴۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مالی عِبادَت کی قبولیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زکوۃ اور صَدَقہ و خَیْرات کا شُمار مالی عِبادَت میں ہوتا ہے اور اِس عِبادَت کی توفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال داروں کو دی ہے، تاکہ غریب و مسکین لوگوں کی حاجات پُوری ہونے کے ساتھ ساتھ دولت کسی ایک جگہ جمع نہ ہو، بلکہ پُورے مُعاشرے میں گردِش کرتی رہے۔ نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دولت کو غریبوں اور مسکینوں پر خَرْچ کرنے کو اپنی رضا کا ذریعہ بھی قرار دِیا ہے، لہٰذا

اگر کوئی شخص کسی غریب ومسکین شخص کی مالی مَدد کرکے اُس پر اِحسان کرے تو اِسے اپنی سَعادت مندی سمجھے اور ہر گز ہرگز اُس غریب پر اِحسان جتلا کر اُسے شرمندہ و رُسوا نہ کرے۔ یاد رکھئے! ثواب اُسی صَدَقے کا مِلتا ہے جس کے بعد اِحسان نہ جتایا جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی راہ میں خَرچ کرنے والوں کے مُتعلِّق پارہ 3، سُورَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 262 اور 263 میں اِرشاد فرمایا:

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَاۤ اَذًى ؕ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۲، ۲۶۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرچ کرتے ہیں پھر دیے پیچھے نہ اِحسان رکھیں نہ تکلیف دیں، اُن کا نیگ (اجر و ثواب) ان کے ربّ کے پاس ہے اور اُنہیں نہ کچھ اَندیشہ ہو نہ کچھ غم، اچّھی بات کہنا اور درگُزر کرنا اُس خَیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو۔

حضرت عَلّامہ عَلاءُ الدِّین علی بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ تفسیرِ خازِن میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ اِحسان رکھنے سے مُراد کسی کو کچھ دینے کے بعد دُوسروں کے سامنے یہ اِظْہار کرنا ہے کہ میں نے اِتنا کچھ تجھے دِیا اور تیرے ساتھ ایسے ایسے سُلُوک کئے۔ پس اس طرح کسی کو مکدّر (یعنی رنجیدہ و غمگین) کرنا، اِحسان جتانا کہلاتا ہے اور کسی کو تکلیف دینے سے مُراد، اُس کو عار دِلانا ہے، مثلاً یہ کہا جائے کہ تُو نادار تھا، مُفْلس تھا، مَجْبُور تھا، نکمّا تھا وغیرہ میں نے تیری خبر گیری کی۔ مزید فرماتے ہیں: اگر سائل کو کچھ نہ دِیا جائے تو اُس سے اچھی بات کہنا اور خُوش خُلقی کے ساتھ ایسا جواب دینا جو اُس کو ناگوار نہ گُزرے اور اگر وہ سُوال میں اِصْرار کرے یا زبان درازی کرے تو اُس سے دَرگُزر کرنا (اُس صَدَقے سے بہتر ہے جس کے بعد ستایا اور اِحسان جتایا جائے)۔ (تفسیر خازن، پ۳، البقرۃ، ۱/ ۲۰۶)

اِحتِرامِ مُسلِم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! اِسلام نے اِحتِرامِ مُسلِم کا کس قدر لحاظ رکھا ہے کہ کوئی بھی شَخْص اپنے مُسلمان بھائی کی مالی اِمداد کرنے کے بعد اِحسان جتا کر یا طعنہ دے کر اُس کو تکلیف نہ دے، بلکہ اُس کی عزّتِ نَفْس کا اِحتِرام کرے، کیونکہ صَدَقہ وخَیرات دینے سے کسی کو یہ حق حاصِل نہیں ہو جاتا کہ جب چاہے اِحسان یاد دِلا کر غریب کی عزّت کی دَھجّیاں بکھیرنے لگے۔ ایسے صَدَقہ سے تو بہتر تھا کہ وہ اُسے کچھ دیتا ہی نہ بلکہ اُس سے کوئی اچھی بات کہہ دیتا، مَعذِرَت کرلیتا یا کسی اور شَخْص کے پاس بھیج دیتا۔ یہاں اُن لوگوں کے لیے درسِ ہدایت ہے جو پہلے جوش میں آکر ضَرورت مندوں کی اِمداد کردیتے ہیں مگر بعد میں اپنے طعنوں کے تِیروں سے ان کے سینے چھلنی کر دیتے ہیں۔ کسی بات پر ذرا غُصّہ کیا آیا فوراً اپنے اِحسانات کی لمبی فہرست سُنانا شروع کر دیتے ہیں۔ مثلاً کہا جاتا ہے کل تک تو وہ فقیر تھا، بھیک مانگتا پھرتا تھا میرا دِیا ہوا کھاتا تھا اور آج مجھے ہی آنکھیں دِکھاتا ہے۔ جب اُس کی ماں ہسپتال میں ایڑیاں رگڑ رہی تھی تو میں نے مدد کی تھی۔ اُس کی بیٹی کی شادی میں نے کروائی، سارے اِحسانات بھول گیا نمک حرام کہیں کا وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھئے! اس طرح کی باتوں میں خسارہ ہی خسارہ ہے کیونکہ مال تو آپ دے ہی چکے، اب طعنے دے کر اور اِحسان جتا کر ثواب ضائع مت کیجئے۔ پارہ 3، سُورَۃُ البَقَرہ کی آیت نمبر 264 میں اِرْشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ (پ۳، البقرۃ:۲۶۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنے صَدَقے باطِل نہ کردو اِحسان رکھ کر اور اِیذا دے کر۔

تفسیرِ مَدارِک میں حضرت سَیِّدُنا ابُوالبَرَکات عبدُ اللہ بن احمد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الصَّمَد اس آیتِ مُبارَکہ

کے تحت فرماتے ہیں: جس طرح مُنافق کو رِضائے اِلٰہی مَقْصُود نہیں ہوتی اور وہ اپنا مال رِیاکاری کے لئے خَرْچ کرکے ضائع کردیتا ہے، اس طرح تم اِحْسان جتا کر اور اِیذا دے کر اپنے صَدَقات کا اَجْر ضائع نہ کرو۔ (تفسیر مدارک، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۴، ص۱۳۷)

تین(3)ضروری باتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ صَدَقہ دیتے ہوئے تین(3) باتیں پیشِ نظر رکھنا بہُت ضروری ہیں: (۱) صَدَقہ دے کر اِحْسان نہ جتائے (۲) جسے صَدَقہ دے اُس کے دل کو طعنوں کے تِیروں سے زخمی نہ کرے (۳) صَدَقہ اِخلاص کے ساتھ اور رِضائے الٰہی کے حُصُول کے لیے دے۔

مُسلمانوں کو طعنے دے کر، اِحْسان جتا کر دل آزاریاں کرنے والوں اور ریاکاری کی آفت میں مُبْتلا ہونے والوں کے لئے مَقامِ غَور ہے، لہٰذا اُنہیں چاہئے کہ جب بھی صَدَقہ وخَیْرات کی سَعادَت حاصِل ہو تو مذکورہ تینوں باتوں کو پیشِ نظر رکھیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قِیامَت اُن کا شُمار بھی اُن مُفْلِسوں میں ہو جو ڈھیروں نیکیاں لے کر آئیں گے مگر تہی دَسْت (خالی ہاتھ) رہ جائیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَدَقہ وخَیْرات کرتے ہوئے اس بات کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیے کہ کِس کو صَدَقہ دِیا جائے اور کِس کو نہیں، بدقسمتی سے آج کل معاشرے میں مُسْتَحِقِّین اور حاجَت مَنْد فُقَراء کو ڈھونڈنا بہت مُشکل ہوگیا ہے، کیونکہ بہت سے ایسے اَفْراد بھی دیکھے جاتے ہیں جو بالکل صِحَّت مَنْد اور تَنْدُرُسْت ہوتے ہیں، مگر اپنے آپ کو غریب و نادار اور ضرورت مَنْد کہہ کر دستِ سُوال دراز کرتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ لہٰذا اِس مُعاملے میں بہت اِحْتیاط کی حاجت ہے کہ جو واقعی سفید پوش حاجَت مَنْد ہو یا کمانے پر قُدرت نہ رکھتا ہو، ایسوں کو ہی دِیا جائے، پیشہ ور بھکاریوں کو

ہر گز ہر گز نہ دِیا جائے ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ثواب کے بجائے ہمارے نامۂ اَعمال میں گُناہ لکھ دِیا جائے ۔جیسا کہ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے فرمان کا خُلاصہ ہے: جن کو سُوال کرنا حلال نہیں، ایسوں کے سُوال پر اُن کا حال جان کر اُنہیں کچھ دینا کوئی کارِ ثواب نہیں بلکہ ناجائز و گُناہ اور گُناہ میں مَدد کرنا ہے۔(مُلَخَّصاً فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج10 ص303)

سرکارِ مدینہ، سُلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جو شَخْص لوگوں سے سُوال کرے، حالانکہ نہ اُسے فاقہ پہنچا، نہ اتنے بال بچّے ہیں، جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قِیامت کے دن اِس طرح آئے گا کہ اُس کے مُنہ پر گوشت نہ ہو گا۔(شُعَبُ الْاِیْمَان لِلْبَیْہَقِی ج3 ص274 حدیث3526)

بہر حال زکوٰۃ، صَدَقہ وخَیرات دینے سے پہلے خُوب خُوب غور کرلینا چاہئے اور کیا ہی اچھا ہو کہ غریبوں، مسکینوں، یتیموں، بیواؤں، حاجَت مَندوں اور رِشتہ داروں کے ساتھ ساتھ ہم اپنے صَدَقات ومدنی عَطِیّات نیکی کے کاموں، مَساجِد ومَدارِس کی تَعْمِیر وتَرَقّی نیز دِیْنِ اِسلام کی سربُلندی اور عِلْمِ دِیْن کے فَروغ کی خاطِر عِلْمِ دِیْن حاصِل کرنے والے طلبہ وطَالِبات کے لئے دعوتِ اسلامی کو دے کر اپنی آخرت کا سامان کریں۔یادرہے کہ عام حاجَت مَندوں کے مُقابلے میں دِین کی خاطِر اپنے گھر بار چھوڑ کر مَدارِس میں قِیام پذیر ضرورت مند طلبہ کی ضروریات پوری کرنا اور اُن کی مالی خِدمت کرنا زِیادہ بہتر ہے۔چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 415 صفحات پر مشتمل کِتاب ”ضِیائے صَدَقات“ کے صفحہ 172 پر ہے: امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نَقْل کرتے ہیں کہ ایک عالِم کا مَعْمُول تھا کہ وہ صَدَقہ دینے میں صُوفی فُقَراء کو تَرْجِیْح دیتے۔اُن سے عَرْض کی گئی کہ آپ اگر عام فُقَراء کو صَدَقہ

دیں تو کیا وہ اَفضل نہیں؟ جواب دیا: یہ نیک لوگ ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر و فِکر میں رہتے ہیں، اگر اُن پر فاقہ یا کوئی مُصیبت آئے تو اُن کے مَشاغِل میں خَلَل آئے گا، لہٰذا میرے نزدیک دُنیا کے ہزار طلبگاروں کو دینے سے بہتر ہے کہ ایک سچّے دِیندار کو دُوں۔

جب حضرت سَیِّدُنا جُنَید بغدادی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ بات بتائی گئی تو آپ نے اِسے پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ شَخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں میں سے ہے، میں نے آج تک اتنی اچھی بات نہ سُنی تھی۔

(ضیائے صدقات، ص ۱۷۲)

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (جو امامِ اَعظم ابو حنیفہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خاص شاگرد اور فقہِ حنفی کے آئمہ سے ہیں) اہلِ علم لوگوں کے ساتھ خاص طور پر بھلائی کرتے، اُن سے عرض کی گئی: آپ سب کے ساتھ ایک سا معاملہ کیوں نہیں رکھتے؟ فرمایا میں انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کے بعد عُلَماء کے سِوا کسی کے مقام کو بُلند نہیں جانتا، ایک بھی عالِم کا دھیان اپنی حاجات کی وجہ سے بٹے گا تو وہ صحیح طور پر خدمتِ دِین نہ کر سکے گا اور دینی تعلیم پر اُس کی دُرُست توجّہ نہ ہو سکے گی۔ لہٰذا اُنہیں علمی خدمت کے لئے فارِغ کرنا اَفضل ہے۔ (ضِیائے صَدَقات، ص ۱۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اپنے اندر راہِ خدا میں خَرچ کرنے کا جذبہ بیدار کرنا چاہتے ہیں تو آیئے دعوتِ اسلامی کے پیارے پیارے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے ہمارے اندر بھی دیگر صفاتِ عظیمہ پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں صَدَقہ و خَیرات کرنے کی نفیس عادت بھی پیدا ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کتاب ”ضیائے صدقات“ کا تعارُف

صَدَقے سے مُتَعَلِّق مزید معلومات حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مطبوعہ 415 صفحات پر مشتمل کتاب ”ضیائے صدقات“ کا مطالعہ بے اِنْتہا مُفید ہے۔ یہ کتاب 19 ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب میں صَدَقے سے مُتَعَلِّق مختلف مَوضُوعات پر سَیر حاصِل (یعنی تفصیلی) گُفتگو کی گئی ہے، مثلاً صَدَقہ کے معنی و اَقْسام، زکوٰۃ کا بَیان، زکوٰۃ کسے دی جائے؟، صِلہ رُحمی (رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے فضائل، مال جمع کرنا کیسا؟، بُخل کی مَذَمَّت وغیرہ وغیرہ، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا مُطالعہ کرنے والے کو معلومات کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ حاصِل ہوگا، لہٰذا مکتبۃُ المدینہ سے اِس کتاب کو ھَدِیَّۃً لے کر پڑھنے کی مدنی اِلْتجا ہے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھا (Read) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم نے صَدَقہ وخَیرات کرنے کی بَرَکات کے موضوع پر بَیان سُنا، جو لوگ اِخْلاص کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں صَدَقہ کرکے نیکی کا کام کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کو (حَسْبِ اِخْلاص) دُگنا یا اِس سے بھی زیادہ عطا فرماتا ہے۔ نَفع بَخْش مال وہی ہے جو ہم بطورِ صَدَقہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کریں اور جو کچھ ہمارے پاس موجود ہے وہ تو مَوت آتے ہی دُوسروں کا ہو جائے گا۔ عقلمند وہی ہے جو اِحْسان جتائے بغیر اپنے مال کے ذریعے حقیقی غُرَباء بالخُصُوص دینی طَلَباء کی خدمت کرے اور قرآن وحدیث میں بَیان کردہ صَدَقے کے فضائل وبَرَکات کا حق دار بن جائے۔ صَدَقہ کرنے والے کے

لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں زبردست اَجر و ثواب ہے اور احادیثِ مُبارکہ کی رُو سے صَدَقہ کرنے والا نہ صرف قبر کی گرمی سے محفوظ رہے گا بلکہ روزِ قیامت بھی اپنے صَدَقے کے سائے میں ہو گا، صَدَقے کی بَرَکت سے خطائیں مِٹ جاتی ہیں، بلائیں ٹل جاتی ہیں، عُمر میں برکت ہوتی ہے، تکبُّر کی عادتِ بد سے نَجات ملتی ہے، بُرے خاتمے سے حِفاظت ہوتی ہے، صَدَقہ انسان اور جہنّم کے درمیان آڑ بن جاتا ہے اور اُس خُوش بخت کو غضبِ الٰہی سے اَمان نَصِیب ہو جاتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلے میں سفر کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہوں سے نفرت اور نیکیوں پر اِستِقامت پانے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری، رضوی، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی اِنعامات پر عمل کریں اور باکردار مُسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مدنی انعامات کا رسالہ حاصِل کریں اور روزانہ فکرِ مدینہ یعنی اپنے مُحاسبے کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مدنی یعنی قمری ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے مدنی انعامات کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری زندگی میں حَیرت انگیز طور پر مدنی اِنقلاب برپا ہو جائے گا۔ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربِیَت کے لئے عاشقانِ رسول کے بے شُمار مدنی قافلے 12 ماہ، ایک ماہ (30 دن)، 12 دن اور 3 دن کے لئے شہر بہ شہر، گاؤں بہ گاؤں، ملک بہ ملک سفر کرتے رہتے ہیں، ہم بھی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرکے اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر اپنی روز مرّہ کی دُنیاوی مَصروفیات ترک کرکے کچھ دنوں کے لئے اپنے گھر

والوں اور دوستوں کی صحبت چھوڑ کر جب ہم اِن مدنی قافلوں میں سفر کریں گے تو سفر کے دوران ہمیں اپنے طرزِ زندگی پر دِیانت دارانہ غور و فکر کا موقع مُیَسَّر آئے گا، اپنی آخرت کو بہتر سے بہتر بنانے کی خواہش دل میں پیدا ہوگی، جس کے نتیجے میں اب تک کئے جانے والے گُناہوں کے اِرتکاب پر ندامت محسُوس ہوگی، اِن گُناہوں کی ملنے والی سزاؤں کا تصوُّر کرکے رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے، دوسری طرف اپنی ناتوانی و بے کسی کا اِحساس دامن گیر ہوگا اور کچھ بعید نہیں کہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے سبب آنکھوں سے بے اِختیار آنسو چھلک کر رُخساروں پر بہنے لگیں۔ مدنی قافلوں میں سفر کے عِلاوہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پابندیِ وقت کے ساتھ شرکت کرکے خُوب خُوب سُنّتوں کی مدنی بہاریں لُوٹیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا کے تقریباً 200 مُمالک تک اپنا مدنی پیغام پہنچاچکی ہے اور 95 سے زائد شُعبوں میں دین کی خدمت کرنے اور سُنّتوں کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، آیئے آپ کو دعوتِ اسلامی کے شُعبوں میں سے ایک شُعبہ **"مجلس عُشر واطراف گاؤں"** کا مختصر تعارف پیش کرتا ہوں۔

مجلسِ عُشر واطراف گاؤں کا قِیام

آج کل علم سے دُوری اور دُنیاداری نے کاشت کار اسلامی بھائیوں کو عُشر و زکوٰۃ جیسی عظیم عِبادت کی ادائیگی سے دُور کر رکھا ہے۔ چُنانچہ مُسلمانوں کی خیر خواہی اور عُشر کی اَہَمِّیّت کے پیشِ نظر مُسلمانوں میں اِس عظیم مالی عِبادت کو ادا کرنے کا شعور بیدار کرکے رضائے ربُّ الانام کے کام کرنے اور عدمِ ادائیگی کے گُناہ سے بچانے کے لئے تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت **"مجلس عُشر واطراف گاؤں"** کا قِیام عمل میں لایا گیا ہے۔ عُشر درحقیقت زکٰوۃُ الْاَرض (زمین کی

زکوٰۃ) ہے۔ زمین میں جو فصلیں وغیرہ ہوتی ہیں، اُس کا دَسواں یا بیسواں حِصّہ راہِ خُدا میں خَرچ کرنا ضروری ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: عُشری زمین سے ایسی چیز پیدا ہوئی جس کی زراعت سے مقصود زمین سے منافع حاصِل کرنا ہے تو اُس پیداوار کی زکوٰۃ فرض ہے اور اُس زکوٰۃ کا نام عُشر ہے، یعنی دَسواں حِصّہ کہ اکثر صُورَتوں میں دَسواں حِصّہ فرض ہے، اگرچہ بعض صُورَتوں میں نِصف عُشر یعنی بیسواں حصّہ لیا جائے گا۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۵، ص ۹۱۳)

لہٰذا اَیَّامِ عُشر میں ہفتہ وار اور دیگر اِجتماعات میں راہِ خدا میں خَرچ کرنے کے فضائل بیان کرکے دعوتِ اسلامی کو عُشر دینے اور جمع کرنے کی ترغیب دِلائی جاتی ہے، نیز نُمایاں جگہوں پر بینر بھی آویزاں کئے جاتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ(12) مدنی کام کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ سے بھی مَدنی اِلتجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور نیکی کے کاموں میں مزید تَرقّی کے لئے دعوتِ اسلامی کے بارہ(12) مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام یومِ تَعطِیل اِعتِکاف بھی ہے، اس مدنی کام میں شہر وڈویژن کے کمزور عَلاقوں یا وہ اطراف (گاؤں / دیہات / گوٹھ) جہاں ابھی مدنی کام شروع نہیں ہوا یا وہاں مزید مدنی کام مضبوط کرنے کی ضرورت ہے، چھٹی کے دن، وقت مخصوص کرکے وہاں کے مقامی اسلامی بھائیوں پر اِنفرادی کوشش کرکے اِن کو مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر دعوتِ اسلامی کے مدنی

کاموں میں عملی طور پر شامل ہونے کی ترغیب دِلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے پُرفِتَن دَور میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“سُنّتوں بھرا پاکیزہ مدنی ماحول مُہیّا کر رہی ہے۔ لٰہذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے خُوشگوار مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نجانے کتنے گُناہ گاروں کو تَوبہ کی تَوفیق ملی اور اب وہ صلوٰۃ وسُنّت کے پابند ہو کر ایک باعمل و باکردار مُسلمان کی حَیثیّت سے زندگی گُزار رہے ہیں۔ آیئے ترغیب کے لئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔

میں پتنگ بازی کا شوقین تھا

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خُلاصہ ہے: افسوس! میری پچھلی زندگی سخت گُناہوں میں گُزری، میں پتنگ بازی کا شوقین تھا نیز ویڈیو گیمز اور گولیاں کھیلنا وغیرہ میرے مشاغِل میں شامل تھا۔ ہر ایک کے مُعاملے میں ٹانگ اَڑانا، خوامخواہ لوگوں سے لڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا وغیرہ میرے معمولات تھے۔ خُوش قسمتی سے ایک اسلامی بھائی کی انفِرادی کوشِش پر میں رَمضانُ المبارَک کے آخری عشرے میں اپنے عَلاقے کی مسجد میں مُعتَکِف ہو گیا۔ مجھے بہت اچّھے اچّھے خواب نظر آئے اور خُوب سُکون مِلا۔ میں نے مزید دو سال اِعْتِکاف کی سَعادَت حاصِل کی۔ ایک بار ہماری مسجِد کے مُؤَذِّن صاحِب انفِرادی کوشِش کر کے مجھے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں لے آئے۔ ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی بَیان کر رہے تھے، سفید لِباس میں ملبوس، چہرے پر ایک مُشت داڑھی

اور سر پر عمامہ شریف کا تاج سجا ہوا تھا۔ ایسا بارونق چہرہ میں نے زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا۔ مبلّغ کے چہرے کی کشش اور نُورانیّت نے میرا دل موہ لیا اور میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آگیا اور اب دو سال سے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ، کراچی) ہی میں اِعتِکاف کرتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چلنے کی سُنّتیں اور آداب

(۱): پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۳۷ میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ

[1] ... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

پہنچے گا۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۷)

(۲): فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شخص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[1] (۳): رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو کسی قَدَر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اتر رہے ہیں۔[2] (۴) اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جا رہا ہے! اور نہ اِتنا آہستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ (۵) راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بلاضرورت ادھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ (۶) چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ (۷) راستے میں دو عورتیں کھڑی ہوں یا جا رہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریں کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعَت آئی ہے۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حِصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...صَحیح مُسلِم ص ۱۱۵۶ حدیث ۲۰۸۸

2 ...الشمائل المحمدیۃ للترمذی ص ۸۷ رقم ۱۱۸

3 ...ابوداو،د ج ۴ ص ۴۷۰ حدیث ۵۲۷۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ (ترجَمہ: میں نے سُنَّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرودِ پاک کی فضیلت

نبیوں کے سالار، رسولوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جو مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو (100) حاجات پوری فرمائے گا۔ اُن میں سے تیس (30) دُنیا کی ہیں اور ستّر (70) آخِرت کی۔“ (کنز العمال، کتاب الاذکار، باب فی الصلاۃ علیہ، جزء: ۱، ۱/ ۲۵۵، حدیث: ۲۲۲۹)

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً"[2] یعنی پہنچا

---

[1] ...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

[2] ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۴۶۲/۲، حدیث: ۳۴۶۱

دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا۔❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے شُمار مُعْجِزات عطا فرمائے اُن مُعْجِزات میں سے ایک عَظِیْمُ الشّان مُعْجِزہ "معراج" ہے۔ شَبِ معراج سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو جنّت کی سیر کروائی گئی جہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ڈھیروں انعاماتِ الٰہیہ کا مُشاہدہ فرمایا، آج میں آپ کی خدمت میں وہ جنّتی مُشَاہَدات پیش کرنے کی سَعَادَت حاصل کروں گا۔ چنانچہ،

جنّت میں داخلہ

سَروَرِ کائنات، فَخْرِ مَوجُودَات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ (معراج کی رات) میرا داخلہ جنّت میں ہوا، میں نے دیکھا کہ اس کے سنگریزے موتیوں کے اور اس کی مِٹّی مُشک کی تھی،[1] پھر چار نہریں دیکھیں، ایک پانی کی جو تبدیل نہیں ہوتا، دوسری دُودھ کی جس کا ذائقہ نہیں بدلتا، تیسری شَراب کی جس میں پینے والوں کے لئے صرف لذّت ہے (نشہ بالکل نہیں) اور چوتھی پاکیزہ اور صاف سُتھرے

(1)... صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ذکر ادریس علیہ السلام، ص ۸۵۲، الحدیث: ۳۳۴۲

شہد کی۔ جنّت کے انار جسامت میں ڈولوں کی طرح اور پرندے اُونٹوں کی طرح تھے، اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسے ایسے اِنْعَامات تیار کر رکھے ہیں، جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دِل میں اس کا خَیال گزرا۔[1]

وہ بُرجِ بَطحا کا ماہ پارہ بِہِشْت کی سَیر کو سِدھارا
چمک پہ تھا خُلد کا سِتارہ کہ اس قمر کے قدم گئے تھے

شعر کی وضاحت: وادیٔ مکہ کے چاند صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب معراج کی رات جنّت میں تشریف لے گئے تو جنّت کے مقدر کا ستارہ چمک اُٹھا، کہ جنّت میں ماہتابِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک قدم لگ رہے تھے۔

سُرورِ مَقْدَم کی روشنی تھی کہ تابِشوں سے مَہِ عَرَب کی
جِنَاں کے گُلشن تھے جھاڑ فرشی جو پُھول تھے سب کنول بنے تھے

شعر کی وضاحت: جب، ماہِ عرب، محبوبِ ربّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جنّت میں آمد ہوئی تو روشنی ہی روشنی پھیل گئی اور یہ ساری روشنیاں عرب کے چاند کے رُخِ روشن سے پھُوٹ رہی تھیں اور ایسے عالم میں جنّت کے پھول بھی خوب، خوب کِھل رہے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نہرِ کوثر پر تشریف آوری

جنّت کی سَیر کے دوران آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک نہر پر تشریف لائے، جس کے

(1)... دلائل النبوة للبیهقی، جماع ابواب المبعث، باب الدلیل... بالافق الاعلی، ۲/۳۹۴.

کَناروں پر جَوف دَار (اندر سے خالی کئے ہوئے) موتیوں کے خیمے تھے اور اس کی مِٹّی خالص مُشک تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: اے جِبرائیل! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یہ کوثر ہے، جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا فرمائی ہے۔[1]

آسمانوں پر گئے اور خُلد کی بھی سَیر کی
شاہ کا یہ مرتبہ، اھلاً وّسھلاً مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تین (3) نہریں

مِعراج کی رات تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنّت کے دروازے کے پاس کرسی پر بیٹھے ایک شخص کو دیکھا، جس کے بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی اور اس کے پاس کچھ سفید چہروں والے اور کچھ سیاہ چہروں والے لوگ تھے۔ پھر وہ لوگ جن کی رنگت میں سیاہی تھی، ایک نہر پر آئے اور اس میں غسل کیا تو ان کے رنگ صاف ہوگئے۔ اس کے بعد وہ ایک اور نہر پر آئے اور اس میں غسل کیا تو ان کے رنگ مزید صاف ہوگئے، اس کے بعد انہوں نے تیسری نہر میں غسل کیا تو ان کے رنگ ان کے باقی ساتھیوں کی طرح بالکل سَفَید ہوگئے، لہٰذا وہ اپنے انہی ساتھیوں کے ساتھ بیٹھ گئے۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا! اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ جن کے چہرے سَفید ہیں اور وہ کون ہیں جن کی رنگت میں کچھ خرابی تھی، پھر وہ نہر میں غُسل کر کے نکلے تو ان کے رنگ صاف

(1)... صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ص ۱۶۱۲، الحدیث: ۶۵۸۱، بتقدم و تاخر

ہو گئے ؟ عرض کی : یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ (جنّت کے دروازے کے قریب کرسی پر بیٹھے ہوئے) شخص آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والد حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، یہ زمین پر پہلے شخص ہیں جنہوں نے کنگھی کی۔ اور یہ سَفید چہروں والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہیں کی اور وہ جن کی رنگت میں کچھ خرابی تھی یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اچھے عمل کے ساتھ ساتھ کچھ بُرے عمل کیئے کیے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے توبہ کی، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی توبہ قبول فرمالی۔ اور (جن نہروں میں انہوں نے غُسل کیا اُن میں سے) پہلی نہر، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور دوسری اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کی نہر ہے اور تیسری نہر وہ ہے جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو شرابِ طَہُور پلائی ہے۔ (دلائل النبوۃ، باب الدلیل علی ان النبی عرج بہ، ۲/۴۰۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ وہ لوگ جن کے چہروں کی رنگت سیاہ ہو چکی تھی، رحمتِ الٰہی کی نہر میں غوطہ لگانے کے سبب ان کی سیاہی دُھل گئی، پھر نعمتِ الٰہی کی نَہر میں غوطہ لگایا تو رنگت مزید نکھر گئی اور جب شَرابِ طَہُور کی نَہر سے پیا تو اُن کے چہرے بالکل سَفید ہو گئے۔ یاد رہے کہ اُنہیں گناہوں کی سیاہی سے نَجات اس وجہ سے ملی کہ انہوں نے (دنیا میں) رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کی تھی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن کی توبہ کو قبول فرمایا اور ان کے چہرے روشن کردیئے۔ واقعی سچی توبہ نہ صرف انسان کے گناہوں کی کالک کو دھو دیتی ہے بلکہ بندے کو فلاح و کامیابی سے ہمکَنار کرتی ہے اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن قرآنِ مجید میں پارہ 18، سُوْرَۃُ النُّوْر، آیت نمبر 31 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَتُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ (پ۱۸، النور: ۳۱)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ کی طرف توبہ کرو، اے مسلمانو! سب کے سب اس اُمید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ربِّ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ کا کرم بہت وسیع ہے کہ گنہگار کو ہر وقت اپنے کرم کے سائے میں لینے کو تیار ہے، بندہ چاہے کتنا ہی گناہ گار ہو اُسے توبہ کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے اور ہر گز ہر گز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ خُدائے بُزرگ وبَرتر کے رحم وکرم کی کوئی اِنتہا نہیں۔ وہ اپنے بندوں کے زمین وآسمان کے برابر گناہ بھی اپنی رَحمت سے مُعاف فرما دیتا ہے۔ بس توبہ سچّی ہونی چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والوں سے بہت خوش ہوتا ہے۔ چنانچہ،

بندے کی توبہ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشی

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اُس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی ہلاکت خیز پتھریلی زمین پر پڑاؤ کرے، اس کے ساتھ اس کی سُواری بھی ہو، جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان لَدا ہوا ہو، پھر وہ سر رَکھ کر سو جائے، جب بیدار ہو تو اس کی سُواری جاچکی ہو، وہ اسے تلاش کرے یہاں تک کہ اسے سخت پیاس لگ جائے تو وہ کہے کہ میں اُسی جگہ لوٹ جاتا ہوں جہاں میں پہلے تھا، وہاں سو جاتا ہوں، یہاں تک کہ مر جاؤں، پھر وہ اپنی کَلائی پر سر رکھ کر مرنے کے لئے سو جائے، پھر جب بیدار ہو تو اسکے پاس اس کی سُواری موجود ہو اور اس پر اس کی خوراک اور کھانے پینے کی چیزیں بھی موجود ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مومن بندے کی توبہ پر اُس شخص کے اپنی سواری کے لوٹنے پر خوش ہونے سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب التوبة، باب فی الحض علی التوبة والفرح بها، ص۱۴۶۸، حدیث:۲۷۴۴)

میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں

حقیقی توبہ کا کر دے شرف عطا یا ربّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت کی آواز

شَبِ مِعراج، سرورِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر ایک ایسی وادی سے ہوا، جہاں ٹھنڈی، پاکیزہ اور خوشبُودار ہوائیں چل رہی تھیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک آواز بھی سُنی۔ فرمایا: اے جبریل! یہ ٹھنڈی، پاکیزہ اور خوشبُودار ہوا کیا ہے؟ اور یہ آواز کیسی ہے؟ عرض کی: یہ جنّت کی آواز ہے جو کہہ رہی ہے: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ مجھ میں رہنے والے لوگوں کو میرے پاس بھیج دے اور اُن کو جن کا تُونے مجھ سے وعدہ کیا ہے، بے شک میرے اندر خوشگوار خوشبوئیں، ریشم، کَریب (کَ۔رِے۔ب) اور کمخواب کے عُمدہ کپڑے اور بے مثال چیزیں، موتی، مُونگے، سونا، چاندی اور آفتابے (ڈھکنے داراور دَستے لگے ہوئے لوٹے) نیز پھل، شہد، (پاکیزہ) شراب اور دُودھ بہت زیادہ ہے۔ لہٰذا اُن کو میرے اندر بھیج جن کا تُونے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس سے فرمایا: ہر مُسلمان مؤمن مرد و عورت اور جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لائے، نیک عمل کرے نیز کسی کو میرا شریک اور برابر نہ ٹھہرائے وہ تیرے لئے ہے۔ اور جو مجھ سے ڈرے میں اُسے اَمن دوں گا، جو مجھ سے سُوال کرے میں اسے عَطا کروں گا، جو مجھے قرض دے (صدقاتِ واجبہ ونافلہ ادا کرے) میں اُسے جَزا دوں گا، جو مجھ پر توَکُّل کرے، میں اسے کفایَت کروں گا اور میں اللہ ہوں، میرے سِوا کوئی مَعبُود نہیں، میں وعدہ خلافی نہیں کرتا، بے شک ایمان لانے والے کامیاب ہوئے۔ (اس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاک کلام میں سے سورۂ مُؤمِنُوْن میں مذکور کامیاب مؤمنین کی

صفات بیان فرمائیں) تو جنّت بولی: ”میں راضی ہوں۔“ (دلائل النبوة، باب الدليل على ان النبي عرج به، ۳۹۹/۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ جنّت نے اپنے اندر پائے جانے والی کتنی دِلکش اور عُمدہ نعمتیں ذِکر کیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں یہ بھی عرض کی کہ ان نعمتوں سے لُطف اندوز ہونے والے خوش نصیبوں کو میرے اندر بھیج دے۔ اس پر خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے جنّت کو اس کے مکینوں یعنی اہلِ ایمان مردوں اور عورتوں کے بارے میں بتانے کے بعد کامیاب مؤمنین کی صفات بھی بیان فرمائیں۔ آیئے وہ صفات سنتے ہیں۔ چنانچہ،

فردوس کی میراث پانے والے لوگ

پارہ 18 سورۂ مُؤْمِنُوْن آیت نمبر 1 تا 11 میں جنّت کی میراث پانے والے خوش نصیبوں کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿۸﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ

ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے، جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں، اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں، تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں، اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی

یُحَافِظُوْنَ ﴿۹﴾ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ کرتے ہیں، یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث
یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾ پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(پ۱۸، المؤمنون: ۱۔۱۱)

فرما کے شَفاعَت مری اے شافِعِ محشر!
دوزخ سے بَچا کر مُجھے جنّت میں بَسانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت کے دروازے پر لکھی تحریر

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوَایَت ہے، فرماتے ہیں کہ رَسُولِ کَرِیم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس رات مجھے مِعراج ہوئی، میں نے جنّت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا کہ **صَدَقے کا ثواب دس(10) گُنا اور قرض کا اٹھارہ(18) گُنا ہے۔** میں نے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیَافْت کیا: کیا سبب ہے کہ قرض کا دَرَجہ صَدَقے سے بڑھ گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ سائل کے پاس مال ہوتا ہے اور پھر بھی سُوال کرتا ہے جبکہ قرض لینے والا حاجَت کی بِنا پر ہی قرض لیتا ہے۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے ہمیں بھی یہ درس ملتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کو قرض کی ضرورت ہو تو اللہ تعالیٰ کی رِضا اور دیگر اچھی اچھی نیّتوں سے حَسْبِ اِسْتِطاعت قرض دے کر اس کی مدد کریں اور ڈھیروں اجر و ثواب حاصل کریں، یاد رہے کہ قرض دینے اور قرضداروں پر نرمی کرنے

(1)... سنن ابن ماجة، کتاب الصدقات، باب القرض، ص ۳۸۹، الحدیث: ۲۴۳۱.

والوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنا خاص فضل و کرم فرماتا ہے۔ چنانچہ،

مقروض پر نرمی سے بخشش ہوگئی

حضرت سیِّدُنا ابُوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ اَکرم، شَہَنْشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "ایک شخص نے کبھی کوئی نیک کام نہ کیا تھا، ہاں البتّہ! وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا اور اپنے نوکروں سے کہا کرتا کہ مَقْرُوض خوشحال ہو تو اُس سے قرض لے لینا اور اگر تنگدست ہو تو مَت لینا (بلکہ درگزر کرنا اور مزید مہلت دے دینا)۔ اے کاش! ہمارا ربّ عَزَّوَجَلَّ بھی ہم سے درگزر فرمائے۔" چنانچہ جب اُس نے جَہانِ فَانی سے کُوچ کیا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے دریافت فرمایا: "کیا تُو نے کبھی کوئی نیکی بھی کی؟" اس نے عرض کی: "نہیں، ہاں البتّہ! میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور جب اپنے خادم کو قرض کی وُصولی کے لئے بھیجتا تو اسے کہا کرتا تھا کہ خوشحال سے تو لے لینا مگر تنگدست سے مت لینا بلکہ درگزر کرنا، ہو سکتا ہے کہ (اسی کے سبب) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے بھی درگزر فرمائے۔" تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: "(جاؤ!) میں نے تمہیں بخش دیا۔"

(مسند امام احمد، مسند ابی ھریرہ، ۲۸۵/۳، حدیث: ۸۷۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بلند و بالا محلّات

مروی ہے کہ مِعراج کی رات جنّت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے چند بلند و بالا محلّات مُلاحظہ فرمائے، جن کے بارے میں پوچھنے پر حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا کہ یہ غصّہ پینے والوں اور لوگوں سے عَفو و درگزر کرنے والوں کے لئے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ احسان کرنے والوں کو پسند

فرماتا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غُصّہ غیر اختیاری شَے ہے، یہ نَفْس کے اُس جوش کو کہتے ہیں جو بدلہ لینے پر اُبھارتا ہے اور اس سے سینے میں اِنتِقام کی آگ بھڑک اُٹھتی ہے۔ ایسے میں جو شخص اپنے آپ کو قابُو میں رکھے اور عَفْو و درگُزر سے کام لے، احادیث میں اُس کے لئے بہت سے فضائل وارِد ہیں، جن میں سے ایک فضیلت تو ابھی بیان ہوئی، آیئے! مزید دو فرامینِ مصطفٰے سَمَاعَت فرمایئے۔

1. جس نے غُصّے کو ضَبْط کر لیا حالانکہ وہ اُسے نافِذ کرنے پر قادِر تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اُس کو تمام مخلوق کے سامنے بُلائے گا اور اختیار دے گا کہ جس حُور کو چاہے لے لے۔[2]
2. میری اُمَّت کے بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب انہیں غُصّہ آجائے تو فوراً رُجوع کر لیتے ہیں۔[3]

حُسْنِ اَخلاق اور نرمی دو　　　دُور ہو خُوئے اِشْتِعال آقا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موتیوں سے بنے ہوئے گنبد نُما خیمے

جنّت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے موتیوں سے بنے ہوئے گُنبد نُما خَیمے مُلاحظہ فرمائے جن کی مِٹّی مُشک تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: "لِمَنْ ھٰذَا یَا جِبْرِیْل یعنی اے جبریل! یہ کس کے لئے ہیں؟" عرض کیا: اے **مُحَمَّد** صَلَّی اللّٰہ

---

(1)...مسند الفردوس، باب الراء، ۲/۲۵۵، الحدیث: ۳۱۸۸.

(2)...سنن ابی داود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ص ۷۵۲، الحدیث: ۴۷۷۷.

(3)...المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم، من اسمہ محمد، ۴/۲۲۴، الحدیث: ۵۷۹۳.

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت کے اَئِمّہ اور مُؤَذِّنین کے لئے ہیں۔ [1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! رِضائے اِلٰہی کے لیے اذان دینے اور اِمامت کرنے کی کیا خوب فضیلت ہے کہ ربّ تعالٰی نے اُن کے لئے جنّت میں موتیوں سے بنے ہوئے خیمے تیار کر رکھے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔ آیئے! اس کے بارے میں مزید دو فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں۔

1. ثواب کی خاطر اذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لِتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا، قبر میں اُس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔ [2]
2. جس نے پانچوں نمازوں کی اذان، ایمان کی بِنا پر بہ نیّتِ ثواب کہی، اُس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں مُعاف ہو جائیں گے اور جو ایمان کی بِنا پر ثواب کے لئے اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں اِمامت کرے، اس کے پچھلے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ [3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نور میں چُھپا ہوا آدمی

سَفَرِ مِعراج کی سُہانی رات پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو عرش کے نُور میں چُھپا ہوا تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ کون ہے، کیا کوئی فِرِشتہ ہے؟ کہا گیا: نہیں۔ فرمایا: کوئی نبی ہیں؟ کہا گیا: نہیں۔ پوچھا: پھر یہ کون ہے؟ بتایا گیا: یہ وہ شخص ہے کہ دنیا میں اس کی زبان ذِکرِ اِلٰہی سے تَر رہتی تھی، اس

---

(1)... المسند للشاشی، مسند عبادۃ بن الصامت، ۳/۳۲۱، الحدیث: ۱۴۲۸.

(2)... الترغیب والترھیب، کتاب الصلاۃ، الترغیب فی الاذان... الخ، ص۹۵، الحدیث: ۲۴.

(3)... کنز العمال، کتاب الصلاۃ، قسم الاقوال، الفصل الرابع... الخ، ۷/۲۸۹، الحدیث: ۲۰۹۰۲

کا دل مسجدوں میں لگا رہتا تھا اور یہ کبھی اپنے والِدَین کو بُرا کہے جانے یا اُن کی بے عزّتی کیے جانے کا سبب نہیں بنا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس رِوَایَت سے پتا چلتا ہے کہ ذِکْرِ اِلٰہی کی کثرت، مَسَاجِد سے مَحَبَّت اور والِدَین کے لئے بُرائی کا سبب بننے سے بچنا، یہ تینوں اعمال اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بہت ہی محبوب ہیں۔ اس رِوَایَت میں اس بات کی ترغیب موجود ہے کہ انسان گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا، نشہ بازی، جُوا وغیرہ کسی بھی ایسے فعل کا ہرگز مُرتکِب نہ ہو جو اس کے والِدَین کے لیے طَعن وتَشنیع اور بے عزّتی کا باعث بنے اور حشر کے روز خود اُسے بھی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔

والدین کو بھی چاہئے کہ ابتدا ہی سے اپنی اولاد کی اچھی تَرْبِیَت کریں، اچھے کاموں کی ترغیب دلائیں، بُرے کاموں پر روک ٹوک کریں، اگر انہیں یونہی اپنے حال پر چھوڑ دیا اور وہ غلط راستے پر چل پڑے تو پھر سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا، درحقیقت اولاد کو نیک یا بد بنانے میں والدین کی تَرْبِیَت کا بڑا دخل ہوتا ہے۔ مگر افسوس والدین ہی اپنی اولاد کی صحیح تَرْبِیَت کرنے سے غافل ہیں اور خود ہی گناہوں بھری زندگی میں بدمست ہیں، جب والدین کا مَقْصَدِ حَیات حُصُولِ دولت، آرام طلبی، وقت گُزاری اور عیش کوشی بن جائے تو وہ اپنی اولاد کی کیا تَرْبِیَت کریں گے اور جب تَرْبِیَت اولاد سے لاپرواہی کے اثرات سامنے آتے ہیں تو یہی والدین ہر ایک کے سامنے اپنی اولاد کے بِگڑنے کا رونا روتے دکھائی دیتے ہیں۔

ایسے والدین کو غور کرنا چاہیے کہ اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں ان کا کتنا ہاتھ ہے، کیونکہ

---

(1)...موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الاولیاء، ۲/ ٤١٥، الحدیث: ٩٥.

انہوں نے اپنے بچے کو ABC بولنا تو سکھایا مگر قرآن پڑھنا نہ سکھایا، مغربی تہذیب کے طور طریقے تو سمجھائے، مگر رسولِ عَرَبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں نہ سکھائیں ، جنرل نالج (معلوماتِ عامّہ) کی اَہَمِّیَّت پر اس کے سامنے گھنٹوں کلام کیا، مگر فرض دِینی عُلُوم کے حُصُول کی رَغْبَت نہ دِلائی، اس کے دل میں مال کی مَحَبَّت تو ڈالی، مگر عِشْقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شمع فَروزاں نہ کی ، اسے دُنیوی ناکامیوں کا خوف تو دلایا مگر امتحانِ قَبر و حَشْر میں ناکامی سے وَحْشَت نہ دلائی، اُسے ہائے ہیلو کہنا تو سکھایا مگر سَلَام کرنے کا طریقہ نہ بتایا۔ گناہوں کے ارتِکاب کی آزادی اور لَہو ولَعِب کے طرح طرح کے آلات کا بِلاروک ٹوک استعمال ، کیبل ، انٹرنیٹ کی کارستانیاں، سوشل میڈیا کے غلط اِستعمال، رقص وسُرُود کی محفلوں میں اِنہِمَاک اور بگڑا ہوا گھرِیلُو ماحول، یہ سب کچھ بچے کی طبیعت میں شیطانیت ونفسانیت کو اتنا قد آور کر دیتا ہے کہ اس سے پاکیزہ کردار کی تَوَقُّع بہت مشکل ہو جاتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی اور اپنی اولاد کی صحیح تَرْبِیَت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اولاد کی بہترین تَرْبِیَت کیسے کریں ؟ یہ جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب **"تَرْبِیَتِ اولاد"** کا مطالعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اولاد کی تَرْبِیَت کے ڈھیروں مدنی پھول حاصل ہوں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شانِ صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

مِعْراج کی بابَرَکت رات جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جنّت میں تشریف لائے تو ریشم کے پردوں سے آراستہ ایک محل مُلاحظہ فرمایا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیَافت فرمایا: اے جبرائیل! یہ کس کے لئے ہے؟ عرض کیا: حضرتِ ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! عاشِقِ اَکْبَر حضرتِ سیِّدُنا ابُوبَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کیا خوب شان ہے۔ یاد رہے کہ نبیوں اور رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد انسانوں میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سب سے افضل ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فضائل بے شُمار ہیں، رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مَردوں میں سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی ایمان لائے، سفر وحضر میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہے، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہم راہی میں ہی ہجرت کی سعادت حاصِل کی اور فَنَا فِی الرَّسُول کے اُس مقام پر فائز ہوئے کہ اپنا مال، جان، اولاد، وطن الغرض ہر شے رسولِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان کر دی۔ یہی وجہ ہے کہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بہت بلند مَراتب پائے اور ڈھیروں ڈھیر انعاماتِ الٰہیہ کے حق دار بھی ہوئے۔

بیان ہو کس زبان سے مرتبہ صِدِّیقِ اکبر کا ہے یارِ غار، محبوبِ خُدا صِدِّیقِ اکبر کا
رُسُل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالَم سے یہ عالَم میں ہے کس کا مرتبہ، صِدِّیقِ اکبر کا(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قدموں کی آہٹ

جنّت کی سیر کے دوران سردارِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی کے

(1)... الریاض النضرۃ، الباب الاول فی مناقب ابی بکر، الفصل الحادی عشر، ۲/۱۱۰.
(2)... ذوقِ نعت، ص۵۷.

قدموں کی آہٹ سَماعت فرمائی، جس کے بارے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بتایا گیا کہ یہ حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ (1)

قربان جایئے! کیا شان ہے مُؤَذِّنِ رسول، حضرتِ سیِّدُنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے قدموں کی آہٹ جنّت میں سماعت فرما رہے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ مقام کس عمل کے سبب حاصِل ہوا، آیئے سنتے ہیں! چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوَایَت ہے، فرماتے ہیں کہ (ایک دفعہ) سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فجر کے وقت حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: اے بلال! مجھے بتاؤ تم نے اِسلام میں کون سا ایسا عمل کیا ہے جس پر ثواب کی امید سب سے زیادہ ہے، کیونکہ میں نے جنّت میں اپنے آگے تمہارے قدموں کی آہٹ سنی ہے۔ عرض کیا: میں نے اپنے نزدیک کوئی اُمّید افزا کام نہیں کیا۔ ہاں! میں نے دن رات کی جس گھڑی بھی وُضو یا غُسل کیا تو اس قدر نماز پڑھ لی، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے مُقَدَّر میں کی تھی۔ (2)

شرحِ حدیث

اس حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: حضرتِ بلال (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے آگے جنّت میں جانا ایسا ہے جیسے نوکر چاکر بادشاہوں کے آگے "ہٹو بچو" کرتے ہوئے چلتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ

---

(1)...مشکاۃ المصابیح کتاب المناقب، باب مناقب عمر، ۲/۴۱۸، الحدیث: ۶۰۳۷، ملتقطاً۔

(2)...صحیح المسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل بلال، ص۹۵۷، الحدیث: ۲۴۵۸۔

اے بِلال! تم نے ایسا کون سا کام کیا جس سے تم کو میری یہ خدمت مُیَسَّر ہوئی؟ خیال رہے کہ مِعراج کی رات نہ تو حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)، حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ جنّت میں گئے نہ آپ کو مِعراج ہوئی بلکہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس رات وہ واقعہ مُلاحظہ فرمایا جو قیامت کے بعد ہو گا کہ تمام خَلْق سے پہلے حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جنّت میں داخِل ہوں گے، اس طرح کہ حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) خادِمانہ حیثیت سے آگے آگے ہوں گے۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو لوگوں کے اَنجام پر خبر دار کیا کہ کون جنّتی ہے اور کون دوزخی اور کون کس درجہ کا جنّتی، دوزخی ہے، یہ عُلُومِ خمسہ میں سے ہیں اور دوسرے یہ کہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے کان و آنکھ لاکھوں برس بعد ہونے والے واقعات کو سُن لیتے ہیں، دیکھ لیتے ہیں یہ واقعہ اس تاریخ سے کئی لاکھ سال بعد ہو گا، مگر قربان ان کانوں کے آج ہی سن رہے ہیں۔ تیسرے یہ کہ انسان جس حال میں زندگی گزارے گا اسی حال میں وہاں ہو گا، حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے اپنی زندگی حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں گزاری وہاں بھی خادِم ہو کر ہی اُٹھے۔

اور حضرتِ بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فرمان کہ ”میں نے دن رات کی جس گھڑی بھی وُضو یا غسل کیا تو اس قدر نماز پڑھ لی جو میرے مُقَدَّر میں تھی“ کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی دن رات میں جب بھی میں نے وُضو یا غسل کیا تو دو نفل ”تَحِیَّۃُ الْوُضُو“ پڑھ لئے۔ مگر یہاں اوقاتِ غیرِ مکروہ میں پڑھنا مُراد ہے تاکہ یہ حدیث مُمانعت کی احادیث کے خِلاف نہ ہو۔ خیال رہے کہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے یہ پُوچھنا اس لیے تھا تاکہ آپ یہ جواب دیں اور اُمَّت اس پر عمل کرے، ورنہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تو ہر شخص کے ہر

چُھپے کُھلے عمل سے واقِف ہیں نیز یہ دَرَجہ صرف حضرتِ بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اِن نَوافِل کا ہے ہزارہا آدمی یہ نَوافِل پڑھیں گے یاپابندی کریں گے مگر اُنہیں یہ خدمت نصیب نہیں۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت سے ہمیں حضرتِ سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مقام و مرتبے کے ساتھ ساتھ تَحِیَّۃُ الْوُضُو کی اَہَمِّیَّت وفَضِیلَت بھی معلوم ہوئی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہماری اصلاح کے لئے 72 مدنی انعامات کا جو مدنی گلدستہ عطا فرمایا ہے، اس میں ایک مدنی انعام "تَحِیَّۃُ الْوُضُو" ادا کرنے سے مُتَعَلِّق بھی ہے۔ چنانچہ مدنی انعام نمبر 20 میں ہے: "کیا آج آپ نے کم از کم ایک بار تَحِیَّۃُ الْوُضُو اور تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد ادا فرمائی؟" اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں خُلوصِ نیّت کے ساتھ مدنی انعامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زَبَرجد اور یاقُوت کے خیمے

جنّت کی حسین و جمیل اور پیاری وادیوں کی سیر فرماتے ہوئے پیارے آقا، میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک نہر پر تشریف لائے جسے بَیْدَخ کہا جاتا ہے۔ اس پر موتیوں، سبز زَبَرجد اور سُرخ یاقُوت کے خیمے تھے۔ اتنے میں ایک آواز آئی: " اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ"

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دریافت فرمایا کہ اے جبریل! یہ کیسی آواز ہے؟ عرض کیا: یہ خیموں میں پردہ نشین حُوریں ہیں، انہوں نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے آپ

---

(1)... مراٰۃ المناجیح، نوافل کا باب، پہلی فصل، ۲/ ۳۰۰.

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سَلام کہنے کی اجازت طلب کی تھی اور ربّ تعالیٰ نے انہیں اجازت عطا فرما دی۔ پھر وہ (حوریں) کہنے لگیں: ہم خوش رہنے والیاں ہیں کبھی ناگواری و نفرت کا باعث نہ ہوں گی اور ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی فنا نہ ہوں گی۔ [1]

مدّت سے جو ارمان تھا وہ آج نِکالا

حُوروں نے کیا خوب نظارہ شَبِ معراج

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور تو کیجئے کہ رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے جنّت کو اپنے بندوں کے لئے کتنا آراستہ کر رکھا ہے اور اس میں کیسی کیسی عُمدہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں۔ آیئے! مختصراً جنّت کے کچھ مزید اوصاف سنتے ہیں تاکہ ہمارے دلوں میں اسے حاصل کرنے کی رَغْبَت پیدا ہو اور نیک اعمال کا جذبہ نصیب ہو۔ چنانچہ،

جنّت کا بیان

صَدرُ الشَّرِیعہ، بدرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی بہارِ شریعت، حصّہ اوّل میں جنّت کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جنّت ایک مکان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے بنایا ہے، اس میں وہ نعمتیں مُہَیّا کی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خطرہ (یعنی گُمان) گزرا۔ جو کوئی مثال اُس کی تعریف میں دی جائے سمجھانے کے لیے ہے، ورنہ دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ شے کو جنّت کی کسی چیز کے

---

(1)... الدر المنثور، سورۃ الرحمن، تحت الآیۃ: ۷۲، ۱۴/۱۶۱.

ساتھ کچھ مناسبت نہیں۔ جنّت کتنی وسیع ہے، اس کو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) و رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہی جانیں، اِجمالی بیان یہ ہے کہ اس میں سو (۱۰۰) درجے ہیں۔ ہر دو درجوں میں وہ مسافت ہے جو آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ جنّت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو (۱۰۰) برس تک تیز گھوڑے پر سُوار چلتا رہے اور ختم نہ ہو۔ جنّت کے دروازے اتنے وسیع ہوں گے کہ ایک بازو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی ستّر (70) برس کی راہ ہوگی۔ جنّت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مُشک کے گارے سے بنی ہیں، ایک اینٹ سونے کی، ایک چاندی کی، زمین زعفران کی، کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقوت۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جنّتِ عَدن کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے، ایک یاقوتِ سُرخ کی، ایک زَبَرجَد سبز کی اور مُشک کا گارا ہے اور گھاس کی جگہ زعفران ہے، موتی کی کنکریاں، عنبر کی مِٹّی، جنّت میں ایک ایک موتی کا خیمہ ہوگا جس کی بلندی ساٹھ (60) میل۔ جنّت میں چار (4) دریا ہیں، ایک پانی کا، دوسرا دُودھ کا، تیسرا شہد کا، چوتھا شراب کا، پھر اِن سے نہریں نکل کر ہر ایک کے مکان میں جاری ہیں۔ وہاں کی نہریں زمین کھود کر نہیں بہتیں، بلکہ زمین کے اوپر اوپر رَواں ہیں، نہروں کا ایک کَنارہ موتی کا، دوسرا یاقوت کا اور نہروں کی زمین خالص مُشک کی۔ جنّتیوں کو جنّت میں ہر قسم کے لَذِیذ سے لَذِیذ کھانے ملیں گے، جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجُود ہو گا، اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کو جی ہو تو اُسی وقت بُھنا ہوا اُن کے پاس آجائے گا، اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو تو کُوزے خود ہاتھ میں آجائیں گے، ان میں ٹھیک اندازے کے مُوافِق پانی، دُودھ، شراب، شہد ہو گا کہ ان کی خواہش سے ایک قطرہ کم نہ زیادہ، بعد پینے کے خود بخُود جہاں سے آئے تھے چلے جائیں گے۔ سر کے بال اور پلکوں اور بھنوؤں کے سوا جنّتی کے بدَن پر کہیں بال نہ ہوں گے، سب بے رِیش ہوں گے، سُرمگیں

آنکھیں، تیس برس کی عُمر کے معلوم ہوں گے کبھی اس سے زیادہ معلوم نہ ہوں گے۔ اَدنیٰ جنّتی کے لیے اَسّی ہزار (80,000) خادِم اور بہتّر (72) بیبیاں ہوں گی اور اُن کو ایسے تاج ملیں گے کہ اس میں کا ادنیٰ موتی مَشرِق ومَغرِب کے درمیان روشن کر دے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۱۵۲۔۱۶۲ ملتقطاً)

بلا حِساب ہو جنّت میں داخِلہ یا ربّ
پڑوس خُلد میں سرور کا ہو عطا یارب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مِعراج کی رات پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جہاں مُطیع وفرمانبردار بندوں پر ہونے والے اِنعاماتِ اِلٰہیہ کا مُشاہدہ فرمایا تو وہیں نافرمانوں کو قہرِ الٰہی میں گرِفتار بھی دیکھا، جو اپنے گناہوں کی پاداش (سزا) میں انتہائی دردناک عذابوں میں مبتلا تھے۔ چنانچہ،

عذابات میں مبتلا لوگ

مروی ہے کہ مِعراج کی رات، سرورِ کائنات، شاہِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن پر کچھ اَفراد مُقرَّر تھے، اِن میں سے بعض افراد نے اُن لوگوں کے جَبڑے کھول رکھے تھے اور بعض دوسرے اَفراد اُن کا گوشت کاٹتے اور خون کے ساتھ ہی اُن کے منہ میں دھکیل دیتے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیَافت فرمایا کہ اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ لوگوں کی غیبتیں اور اُن کی عیب جوئی کرنے والے ہیں۔[1]

مِعراج کی شب نبیوں کے سردار، رسولوں کے سالار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوزخ میں کچھ

(1)...مسند الحارث، کتاب الایمان، باب ما جاء فی الاسراء، ۱/۱۷۲، الحدیث: ۲۷.

ایسے لوگ بھی دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دَرْیافت فرمایا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں اپنے والِدَین کو گالیاں دیتے تھے۔ (1)

اس رات سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایسے لوگوں کے پاس بھی تشریف لائے جن کے آگے اور پیچھے چیتھڑے لٹک رہے تھے اور وہ چوپایوں کی طرح چَرتے ہوئے خار دار گھاس، تُھوہَر اور جہنّم کے تپے ہوئے (گرم) پتھر نگل رہے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دَرْیافت فرمایا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں کی زکوۃ نہیں دیتے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِن پر ظلم نہیں کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔ (2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جنّت کی آسائشوں اور نعمتوں پر نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ ذرا اِن عذابات پر بھی غور کیجئے! کون ہے جو اِن ہولناک عذابات کو سہہ سکے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! کسی میں بھی جہنّم کا عذاب برداشت کی طاقت نہیں اور پھر اپنی ناتُوانی و کمزوری کو دیکھئے، آہ! ہماری کمزوری کا حال تو یہ ہے کہ ہلکا سا سَر درد یا بُخار تڑپا کر رَکھ دیتا ہے تو پھر آخرت کے یہ دردناک عذاب کیونکر برداشت کئے جاسکتے ہیں، اس لئے ابھی وقت ہے ڈر جائیں اور فوراً سے پیشتر گناہوں سے توبہ کریں ورنہ اگر یہ موقع ہاتھ سے نکل گیا اور توبہ سے پہلے ہی موت نے آلیا تو پھر ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ یاد رہے کہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے جبکہ آخرت کی زندگی دائمی (یعنی ہمیشہ رہنے والی) ہے یقیناً کامیاب وہی ہے جو اس چند روزہ زندگی میں اپنی آخرت سنوارنے میں لگا رہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

---

(1)... الزواجر، کتاب النفقات علی الزوجات... الخ، الکبیرة الثانیة بعد الثلاثمائة، ۲/۱۲۵.

(2)... الترغیب والترھیب، کتاب الصدقات، الترھیب من منع الزکاة... الخ، ص۲۶۳، الحدیث: ۱۵

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے کام کر کے جنّت میں داخل ہو جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآن مجید میں پارہ 4، سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْران، آیت نمبر 185 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ(۱۸۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: جو آگ سے بچا کر جنّت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔ (پ۴، آل عمران: ۱۸۵)

آیئے اس چند روزہ زندگی کو سنوارنے کے بجائے اپنی آخرت کو سنواریں اور نیک اعمال کے ذریعے اُس جنّت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جہاں کوئی غم نہیں اور وہاں ہمیشہ رہنا ہے۔ نیکیوں پر کاربند رہنے اور خود کو گناہوں سے بچانے کا ایک بہترین ذریعہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے مدنی ماحول سے وابستگی بھی ہے، اس مدنی ماحول کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے اور آخرت کی تیاری کا جذبہ نصیب ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی ہر دم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتاب "فیضانِ معراج" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَبِ مِعراج سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اور بھی کئی مُشاہدات فرمائے، جن کا تفصیلی بیان پڑھنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "فیضانِ مِعراج" کا مطالعہ کیجئے۔ اس کتاب میں سَفرِ بَیْتُ المقدس کے مشاہدات، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کے خطبے، ساتوں آسمانوں کی سیر، اللہ تعالٰی سے ہمکلام ہونے اور واقعۂ مِعراج

کے بارے میں دیگر بہت سی باتیں انتہائی خوبصورت انداز میں بیان کی گئی ہیں، آپ بھی اس کتاب کو هدیّۃً حاصل کرکے خود بھی پڑھیں اور لنگرِ رسائل بھی کریں یعنی دوسروں کو تحفۃً پیش کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معراج کی رات نبیِ محترم، شفیعِ معظّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو جنّتی مشاہدات کئے وہ آپ نے سُنے، سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب جنّتی دروازے پر تشریف لائے تو رضوانِ جنّت نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِستقبال کیا، وہاں آپ نے جنّتی نہروں اور اس کے باغات اور خوشنُما پرندوں کو مُلاحظہ فرمایا، نہرِ کوثر کو دیکھا جس پر موتیوں کے خیمے تھے اور اس کی مِٹّی مُشک کی تھی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت میں ایسے بلند وبالا محلّات بھی مُلاحظہ فرمائے جن کے بارے میں جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی کہ یہ غصّہ پینے والوں اور لوگوں سے عفو ودَرگُزر کرنے والوں کے لئے ہیں نیز موتیوں سے بنے ہوئے گنبد نُما خیمے بھی دیکھے جن کے بارے میں بتایا گیا کہ یہ آپ کی اُمّت کے اَئمّہ اور مُؤذِّنین کے لئے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر کے لئے ریشم کے پردوں سے آراستہ کیا ہوا محل بھی دیکھا اور جنّت کی سَیر کرتے ہوئے حضرتِ سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قدموں کی آواز بھی سُنی۔ جنّت ایک ایسا مکان ہے جہاں اہلِ ایمان ہمیشہ رہیں گے، اُس میں ایسی نعمتیں ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا، نہ کسی آدمی کے دل میں اس کا خیال آیا۔ جنّتُ الفردوس کی میراث اُن خوش نصیب اہلِ ایمان کو ملے گی جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اِن پاکیزہ

صفات کا پیکر بنائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدنی چینل کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دورِ حاضر میں میڈیا ذہن سازی و کردار سازی میں ایک کار گر ہتھیار کا کام کر رہا ہے، بہت سے لوگ اپنے مخصوص گمراہ کن، باطل نظریات اور عُریانی و فحاشی پھیلانے کے لیے شب و روز اس کا غلط استعمال کرنے لگے، جس کے باعث نوجوان نسل ان بُرے اثرات و افکار کی لپیٹ میں آگئی۔ ایسے میں ہر دردمند دل کی بس ایک ہی صدا تھی کہ کاش! کوئی میڈیا کی اس جنگ میں عقائدِ اہلِ سُنّت کی پاسبانی کا عَلَم (یعنی جھنڈا) اٹھالے اور پاکیزگی و طہارتِ فکر اور اصلاحِ عقائد و اعمال کا علمبردار ایک خالص اسلامی چینل شروع کرے۔ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ نے بڑی شدّت سے محسوس کیا کہ مسلمانوں کے گھروں سے T.V. نکلوانا قریب بہ ناممکن ہے، بس ایک ہی صورت نظر آئی اور وہ یہ کہ جس طرح دریا میں طُغیانی آتی ہے تو اُس کا رُخ کھیتوں وغیرہ کی طرف موڑ دیا جاتا ہے تاکہ کھیت بھی سیراب ہوں اور آبادیوں کو بھی ہلاکت سے بچایا جاسکے، عین اِسی طرح T.V ہی کے ذَرِیعے مسلمانوں کے گھروں میں داخِل ہو کر اُن کو غفلت کی نیند سے بیدار کیا جائے۔ جب اِس شُعبے کے مُتَعَلِّق معلومات حاصل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ اپنا T.V چینل کھول کر فلموں ڈِراموں، گانوں، باجوں، موسیقی کی دُھنوں اور عورتوں کی نمائشوں سے بچتے ہوئے 100 فیصدی اسلامی مَواد فراہم کرنا ممکن ہے، تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ نے خوب جِدّ و جَہد کرکے رَمضانُ المبارَک ۱۴۲۹ھ بمطابق ستمبر 2008ء سے مدنی

چینل کے ذَرِیعے گھر گھر سُنّتوں کا پیغام عام کرنا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کے حیرت انگیز مدنی نتائج آنے لگے۔

مَدَنی چینل کی مُہِم ہے نفس وشیطاں کے خلاف — جو بھی دیکھے گا کریگا اِنْ شَآءَ اللہ اِعتراف
نَفْسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار — کہ نَدامت کے سبب ہو گا گنہگار اشکبار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے، گُناہوں سے بچنے، فکرِ آخرت کے لیے کُڑھنے اور سُنَّتوں پر عمل کا جذبہ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کے کاموں میں ترقّی کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" بھی ہے۔ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اَہم فریضہ ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور خود سیّدُ الانبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اسی مقصد کیلئے دنیا میں بھیجا گیا، اُنہوں نے مختلف مُشکلات و تکالیف برداشت کرنے کے بعد بھی اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کے اِس عظیم فریضے کو بحُسن وخوبی سرانجام دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں بھی اِسی عظیم مقصد کو پورا کرنے کیلئے ہر ہفتے "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" میں شرکت کرنے کی ترغیب دلاتا ہے، ہمیں بھی وقت نکال کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہئے۔ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔ آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

غفلت کے بادل کیسے چھٹے

یُوکے (اِنگلینڈ) کے مُقیم اسلامی بھائی اپنی داستانِ عِشرت کے خاتمے کے اَحوال کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے پہلے میں غفلت بھری زندگی بسر کر رہا تھا۔ دنیا کی رنگینیوں میں اس قدر کھویا ہوا تھا کہ نمازوں کی اَدائیگی کا ہوش تھا نہ ہی دیگر فرائض وواجبات کی کوئی پابندی کا ذہن تھا۔ سُنَّتوں کی عظمت وشان سے بھی نابلد تھا، فکرِ آخرت سے غافل دُنیا کی رنگینیوں میں شاغِل اپنی زندگی کے قیمتی اَیّام فُضُولیات ولَغْویات میں برباد کر رہا تھا۔ میری عِصیاں شِعار زندگی میں کچھ اس طرح سُنَّتوں کی بہار آئی کہ ایک مرتبہ مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شِرکت کی سَعادَت مل گئی۔ اجتماع میں ہونے والے سُنَّتوں بھرے بیان، ذکر و دُرُود اور بالخُصُوص آخر میں مانگی جانے والی رِقّت انگیز دُعا نے میرے دل و دماغ پر چھائی گُناہوں کی سیاہی دُور کر دی۔ زندگی کے ”انمول ہیرے“ گُناہوں میں برباد کرنے پر مجھے ندامت ہونے لگی، سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے کی بَرَکت سے مجھے توبہ کی توفیق ملی اور میں نے نیک بننے کا اِرادہ کرلیا، اسی مُقدّس جذبے کے تحت پندرھویں صَدی کی عظیم علمی ورُوحانی شخصیّت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے ماحول اور اجتماع کی برکت سے جہاں مجھے پانچ وقت کی نماز پابندی سے ادا کرنے کی توفیق نصیب ہوئی، وہیں پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنَّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ بھی نصیب ہو گیا۔ یوں میں راہِ سُنَّت کا مُسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے سُنَّت کے مُطابق چہرے پر

داڑھی شریف رکھ لی، سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجالیا اور سفید مدنی لباس زیبِ تَن کرنا اپنا معمول بنالیا۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ کے ذِمّہ دار کی حیثیّت سے اپنی خِدمات سَر انجام دے رہاہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتاہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے مسواک سے مُتَعَلِّق چند مدنی پھول سُنتے ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُن لیجئے: ❀ دو رَکعت مِسواک کرکے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے۔ (الترغیب والترھیب، ۱/۱۰۲، حدیث:۱۸) ❀ مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور رَبّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے۔ (مسند امام احمد، مسند عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹) ❀ مِسواک پِیلُو یازَیتُون یانیم وغیرہ کَڑوِی لکڑی کی ہو۔ ❀ مِسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے

---

1 … مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث:۱۷۵

برابر ہو۔ ❀ مِسواک ایک بالِشت سے زِیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ ❀ اِس کے رَیشے نَرم ہوں کہ سَخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں۔ ❀ مِسواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نَرم کرلیجئے۔ ❀ دانتوں کی چوڑائی میں مِسواک کیجئے۔ ❀ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم اَز کم تین بار کیجئے۔ ❀ ہر بار دھو لیجئے۔ ❀ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو۔ ❀ پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے۔ ❀ مُٹّھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بَواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ❀ مِسواک وُضو کی سُنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنَّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وَقت ہے جبکہ مُنہ میں بدبُو ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱/۶۲۳ ماخوذاً) ❀ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتّھر وغیرہ وزن باندھ کر سَمُندر میں ڈبو دیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سَفَر   سنّتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَآءَ اللہ سر بسر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 324 صفحات پر مشتمل کتاب ”152 **رحمت بھری حکایات**“ کے صفحہ نمبر 251 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا شیخ حسین بن احمد کوّاز بِسطامی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں خواب میں ابُو صالح مُؤذِّن رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو دیکھنا چاہتا ہوں، چُنانچہ میری دُعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں اُنہیں اچھی حالت میں دیکھ کر پوچھا: اے ابُو صالح! مجھے اپنے یہاں کے حالات کی خبر دیجئے تو فرمایا: اے ابو حَسَن! اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر دُرودِ پاک کی کثرت نہ کی ہوتی، تو میں ہلاک ہو گیا ہوتا۔ (1)

اپنے خَطا واروں کو اپنے ہی دامَن میں لو کون کرے یہ بَھلا تم پہ کروڑوں دُرود

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...152 رحمت بھری حکایات، ص۲۵۱

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کیلئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461)

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی۔۔۔ الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: ''بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً''[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حاکِمِ سبزوار کی توبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَفَرِ ہِنْد کے دَوران جب حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گُزر عَلاقہ سبزوار (موجودہ صوبہ خُراسان رضوی ایران) سے ہوا، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہاں ایک باغ میں قیام فرمایا، جس کے وَسْط میں ایک خُوش نُما حَوض تھا۔ یہ باغ حاکِمِ سبزوار کا تھا، جو بہت ہی ظالم شخص تھا، اُس کا معمول تھا کہ وہ اپنے اِس باغ میں آکر شراب پیتا اور نشے میں خُوب شور وغُل مچایا کرتا تھا۔ جب حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نوافل اَدا کرنے کیلئے اس باغ میں موجود حَوض سے وُضُو کرنے لگے، تو مُحافظوں نے اپنے حاکم کی سخت گیری کا حال عرض کیا اور درخواست کی کہ یہاں سے تشریف لے جائیں، کہیں حاکم آپ کو کوئی نُقصان نہ پہنچادے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ میرا حافِظ وناصِر (یعنی حِفاظت ومَدَد فرمانے والا) ہے۔ اِسی دَوران حاکم باغ میں داخل ہوا اور سیدھا حَوض کی طرف آیا، جب اُس نے اپنی عیش وعشرت کی جگہ پر ایک اجنبی دَرویش (یعنی صاحِبِ معرفت) کو دیکھا تو

---

1 ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

آگ بگولا (یعنی غصے سے لال) ہو گیا اور اِس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا، آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک نظر ڈالی اور اُس کی کایا پلٹ دی۔ حاکم، آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جلال کی تاب نہ لا سکا اور بے ہوش ہو کر زمین پر گِر پڑا۔ خادموں نے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے، جُوں ہی ہوش آیا فوراً آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قدموں میں گِر کر بُرے عقیدوں اور گناہوں سے تائب ہو گیا اور آپ کے دستِ مُبارَک پر بیعت ہو گیا۔

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی انفرادی کوشش سے حاکمِ سبز وار نے ظُلم اور زور زبردستی سے جمع کی ہوئی ساری دولت، اصل مالکوں کو لوٹا دی اور آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صُحبت میں رہنے لگا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کچھ ہی عرصے میں اسے فُیوضِ باطنی سے مالا مال کر کے خِلافت عطا فرمائی اور وہاں سے رخصت ہو گئے۔(1)

دُنیا کی حکومت دو نہ دولت دو نہ ثَروت　　ہر چیز ملی جامِ مَحَبَّت جو پِلایا
قدموں سے لگا لو مجھے قدموں سے لگا لو　　خواجہ ہے زمانے نے بڑا مجھ کو ستایا

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص532)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ الله عَزَّوَجَلَّ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!! دیکھا آپ نے کہ خواجۂ خواجگان، حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قدر ارفع و اعلیٰ شان و شوکت والے تھے۔ یقیناً یہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کرامت تھی کہ آپ کی نگاہِ ولایت، جب ایک ظالم و جابر اور شرابی شخص پر پڑی، تو اُس کے دل کی دُنیا زیر و زبر ہو گئی اور وہ اپنے گُناہوں اور بُرے عقیدوں سے تائب ہو کر آپ رَحْمَۃُ

---

1 . . . اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۱۱ ملخصاً

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت کی برکت سے پرہیز گاروں میں شامل ہو گیا۔

اِستقامت مذہبِ اسلام پر مِل جائے کاش! ہاتھ اُٹھا کر کر دُعا خواجہ پِیا خواجہ پِیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب سلطانُ الْعارِفِین، خواجۂ خواجگان حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعینُ الدِّین چشتی اَجمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مختصر حالاتِ زندگی کے بارے میں سُنتے ہیں:

وِلادتِ باسعادت

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز سَیِّد مُعینُ الدِّین حسن سَنْجَری چشتی اَجمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ۵۳۷ھ میں ایران کے عَلاقے "سَنْجَر" میں پیدا ہوئے۔[1]

نام وسلسلۂ نسب

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اسمِ گرامی حسن ہے اورآپ نَجِیْبُ الطَّرَفَیْن یعنی حسنی و حسینی سَیِّد ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اَلقاب بہت زیادہ ہیں، مگر مشہور و معروف اَلقاب میں مُعینُ الدِّین، خواجہ غریب نواز، سُلطانُ الہِنْد، وارثُ النبی اور عطائے رسول وغیرہ شامل ہیں۔

یا مُعینَ الدِّین اجمیری! کرم کی بھیک دو
از پئے غوث و رضا خواجہ پِیا خواجہ پِیا

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص536)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . اقتباس الانوار، ص ۳۴۵

والدین کریمین

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد حضرت سَیِّد غیاثُ الدِّین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شمار ''سنجر'' کے اَمیروں اور سرداروں میں ہوتا تھا، اِنتہائی مُتَّقِی وپرہیز گار اور صاحبِ کرامت بُزرگ تھے۔ نیز آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ، بی بی ماہ نُور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بھی اکثر اوقات عبادت و رِیاضت میں مشغول رہنے والی نیک سیرت خاتون تھیں۔[1] جب حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پندرہ (15) سال کی عُمر کو پہنچے تو والدِ مُحترم کا وِصالِ پُرملال ہو گیا۔ وراثت میں ایک باغ اور ایک پَن چکی (یعنی پانی کی مدد سے چلنے والی آٹا پیسنے کی چکی) ملی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسی کو ذریعۂ مُعاش بنالیا اور خود ہی باغ کی نگہبانی کرتے اور درختوں کو پانی دیتے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ وہی باغ تھا جس میں ایک ولی کا اَدب وِاحترام اور ان کی خدمت کرنے کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وِلایت کے اعلیٰ مرتبے پر فائز فرمادیا۔ جیسا کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"خوفناک جادوگر"** کے صفحہ 10 پر فرماتے ہیں کہ ایک روز آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے باغ میں پودوں کو پانی دے رہے تھے کہ اُس دور کے مشہور مَجذُوب حضرت سیِّدُنا ابراہیم قَندوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باغ میں داخِل ہوگئے۔ جُوں ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اُس مقبول بندے پر پڑی، فوراً سارا کام چھوڑ کر دَوڑے اور سلام کر کے دست بوسی کی اور نہایت ہی اَدب سے ایک درخت کے سائے میں بٹھایا، پھر اُن کی خدمت میں تازہ انگوروں کا ایک خوشہ انتہائی عاجِزی کے ساتھ پیش کیا اور دوزانو

---

1 . . . اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۰۶، ملخصًا

2 . . . مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۳، بتغیر

ہو کر بیٹھ گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کو اس نوجوان باغبان کا انداز بھا گیا، خُوش ہو کر بغل سے ایک کُھلی کا ٹکڑا نکالا اور چبا کر خواجہ صاحِب رَحۡمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے مُنہ میں ڈال دیا۔ کُھلی کا ٹکڑا جُوں ہی حلق سے نیچے اُترا، خواجہ صاحِب رَحۡمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے دل کی کیفیت یکدم بدل گئی اور دل دُنیا سے اُچاٹ ہو گیا۔ آپ رَحۡمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے باغ، پن چکی اور سازو سامان بیچ ڈالا، ساری قیمت فُقراء و مساکین میں تقسیم کر دی اور حُصولِ علمِ دین کی خاطِر راہِ خُدا کے مسافِر بن گئے۔ [1]

اِستقامت مذہبِ اسلام پر مِل جائے کاش!

ہاتھ اُٹھا کر کر دُعا خواجہ پِیا خواجہ پِیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص538)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سلطانُ الہِند کے سفر

سُلطانُ الہِند حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعینُ الدّین چشتی رَحۡمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے 15 برس کی عُمر میں حصولِ علم کیلئے سفر اِختیار کِیا اور سَمَرقَند میں حضرت سَیِّدُنا مولانا شَرَفُ الدّین رَحۡمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر باقاعدہ علمِ دین کا آغاز کِیا۔ پہلے پہل قرآنِ پاک حفظ کِیا اور بعد ازاں انہی سے دیگر عُلوم حاصل کئے۔ [2] مگر جیسے جیسے علمِ دین حاصل کرتے گئے، ذوقِ علم بڑھتا گیا، چُنانچہ علم کی پیاس بجھانے کیلئے بُخارا کا رُخ کِیا اور شُہرۂ آفاق عالِمِ دین مولانا حُسامُ الدّین بخاری رَحۡمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی شاگردی اِختیار کی اور پھر

1...مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۳، بتغیر

2...اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۰۸ ملخصًا

انہی کی شفقتوں کے سائے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تھوڑے ہی میں اُس وقت کے رائج تمام دینی عُلوم کی تکمیل کرلی۔ اس طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سَمَرقند اور بُخارا میں مجموعی طور پر تقریباً پانچ (5) سال حُصولِ علم کیلئے قیام فرمایا۔[1] بہرحال اِس عرصے میں عُلومِ ظاہری کی تکمیل تو ہوچکی تھی، مگر جس تڑپ کی وجہ سے گھربار کو خیرباد کہا تھا، اس کی تسکین ابھی باقی تھی چُنانچہ

مُرشدِ کامل کی تلاش میں بُخارا سے حجاز کا رختِ سفر باندھا۔ راستے میں جب نیشاپور (صوبہ خُراسان ،ایران) کے نواحی علاقے "ہارَوَن" سے گُزر ہوا اور مردِ قلندر قُطبِ وقت حضرت سَیِّدُنا خواجہ عُثمان ہارَوَنی چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا چرچا سنا تو فوراً حاضرِ خدمت ہوئے اور اُن کے دستِ حق پرست پر بیعت کرکے سلسلۂ چشتیہ میں داخل ہوگئے۔[2] الغرض آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ساری زندگی رسولِ ہاشمی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشاداتِ عالیہ کو عام کرنے کیلئے وقف فرمادی تھی۔

تیری اُلفت میں جیوں تیری مَحبَّت میں مَروں
ہو کرم ایسا شہا! خواجہ پیا خواجہ پیا
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص537)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذوقِ عبادت اور سادگی

1 . . . اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۰۸ ملخصاً
2 . . . مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۴ ملخصاً

حضرت سیّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت ہی متقی و پرہیز گار تھے اور کیوں نہ ہو کہ قرآنِ کریم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ولیوں کی علامت پرہیز گاری بھی بیان فرمائی ہے جیسا کہ ارشادِ رَبّانی ہے:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿ۚ۶۲﴾ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿ؕ۶۳﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: سُن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے ہیں۔ (پ ۱۱، یونس: ۶۲-۶۳)

چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پرہیز گاری کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ باوُضُو رہنے کے عادی تھے، اکثر و بیشتر یادِ الٰہی میں گم رہتے اور آنکھیں بند رکھتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شوقِ تلاوت اور ذوقِ عبادت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہر دن اور ہر رات میں ایک ایک بار ختمِ قرآن فرمایا کرتے، نیز ہر ختمِ قرآن پر ہاتِفِ غیبی سے آواز آتی کہ ہم نے تمہارا ختمِ قرآن قبول فرمالیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی راتیں عبادت میں گُزرتیں اور دِن روزے کی حالت میں گُزرتے تھے، صرف شام کے وقت تھوڑی سی، سُوکھی روٹی پانی میں بھگو کر تناوُل فرمالیا کرتے، اکثر عشاء کے وُضُو سے فجر کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے، سادگی کا یہ عالَم تھا کہ پیوند لگے ہوئے، مگر صاف سُتھرے کپڑے زیبِ تن کِیا کرتے تھے۔[1]

دِل سے دُنیا کی محبت کی مصیبت دُور ہو
دیدو عشقِ مُصطفٰے خواجہ پیا خواجہ پیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص537)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... سیر الاقطاب، ص۱۳۶ ملخصًا

روضۂ اقدس سے مُعینُ الدِّین کا لقب

جب حضرت سیِّدُنا خواجہ غریب نواز حسن سَنْجَری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پیرو مُرشِد حضرت سَیِّدُنا خواجہ عُثمان ہارونی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فُیُوض و بَرَکات حاصل کرکے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے وِلایت کے مرتبے پر فائز ہوگئے، تو اُن کی اِجازت سے سفر پر روانہ ہوگئے، دَورانِ سَفر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں بھی قیام فرماتے، اگر وہاں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذرا بھی شہرت ہوجاتی تو کہیں اَور تشریف لے جاتے، یوں مختلف مقامات سے ہوتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ پہنچے اور کچھ روز وہاں قیام کرنے کے بعد مدینہ منوّرہ چلے آئے اور روضۂ رسول کی زیارت سے مشرّف ہوئے اور اسی کے قریب مقیم ہوگئے، ایک روز سیِّدُ الْمُرسَلین، خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے یہ بشارت ملی کہ اے مُعینُ الدِّین تُو ہمارے دِین کا مُعین (یعنی دِین کا مدد گار) ہے، تجھے ہِند کی وِلایت عطا کی، اجمیر جا، تیرے وُجُود سے بے دِینی دُور ہوگی اور اسلام کی رونق میں اِضافہ ہوگا۔[1] چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا سلطانُ الہِند خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینۃُ الہِند اجمیر شریف تشریف لائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُسلسل کوششوں سے لوگ جُوق دَر جُوق دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرزمینِ ہِند میں برسوں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کی جاتی تھی، ظُلم و سِتم، حق تلفی اور قتل و غارت کو عزّت و شان تصوّر کیا جاتا تھا، چُنانچہ نبیِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

1 ... سیر الاقطاب ص ۱۴۲ مفہوماً و ملخصاً

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر جب حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہِند کی سرزمین پر تشریف لائے تو اس کے اجنبی ماحول اور پُر خطر حالات میں اِستقامت کا پہاڑ بن کر باطل قوّتوں کا مقابلہ کیا، بالآخر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُسلسل کوششیں رنگ لائیں اور ہِند میں ہر طرف اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ خواجہ ہِند حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب ہِند میں اسلام کی شمع روشن کرنے تشریف لائے، تو اپنے ساتھ لشکرِ جرّار، تیر و تلوار یا کسی بھی قسم کا ہتھیار ہر گز ہر گز ساتھ نہ لائے، بلکہ اسلامی ثقافت، حُسنِ اَخلاق اور بلند کردار ساتھ لے کر آئے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آیاتِ قُرآنیہ، احادیثِ نَبَوِیّہ اور اَقوالِ بُزرگانِ دِین کے ذریعے لوگوں کی اِصلاح فرمائی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُبارک مجالس میں شریعت و طریقت اور حقیقت و معرفت کی طرف لوگوں کو مُتوجّہ کیا جاتا نیز فرائض و سنّت، پاکیزگی و طہارت، صِدق واِخلاص، خوفِ خُدا و عشقِ مُصطفٰے اور مخلوقِ خُدا کی خِدمت و محبت کا درس دیا جاتا تھا۔ جیسا کہ

ایک مرتبہ لوگوں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں یہ سوال کیا کہ وہ کونسا نیک عمل ہے، جو بندے کو عذابِ دوزخ سے محفوظ رکھے گا؟ تو ارشاد فرمایا: بے بسوں کی مدد کرنا، ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنا اور بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے اندر تین (3) خصلتیں ہوں گی اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دوست رکھے گا (1) دریا جیسی سخاوت (2) آفتاب جیسی شفقت اور (3) زمین جیسی تواضع اور عاجزی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعینُ الدِّین چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت سی ظاہری و باطنی خُوبیوں کے

---

1 . . . سیر الاقطاب، ۱۴۰ بتغیر قلیل

مالک ہونے ساتھ ساتھ نہایت ہی عظمت وشان والے بُزرگ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے برگُزیدہ ولی بھی تھے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی نگاہِ فیض کی بدولت نہ صرف بہت سے گُناہ گاروں نے توبہ کی بلکہ لاکھوں غیر مُسلموں نے آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے دستِ حق پرست پر اسلام بھی قبول کیا۔ آیئے! خواجہ صاحب کی چند ایمان افروز کرامات سُنتے ہیں، مگر اس سے پہلے کرامت کی تعریف بھی ذہن نشین کرلیجئے۔ چُنانچہ

کرامت کی تعریف

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بہارِ شریعت میں کرامت کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ولی سے جو خلافِ عادت بات صادر ہو، اُس کو کرامت کہتے ہیں۔[1] نیز کرامت کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کرامتِ اولیاء حق ہے، اس کا مُنکِر (یعنی اِنکار کرنے والا) گمراہ ہے۔[2] شیخ الحدیث حضرت علّامہ مولانا مفتی عبدُ المُصطفٰے اَعظمی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اِرشاد فرماتے ہیں: مُؤمن مُتَّقی سے اگر کوئی ایسی نادِرُ الوجود و تعجب خیز چیز صادر وظاہر ہوجائے جو عام طور پر عادتاً نہیں ہوا کرتی تو اس کو "کَرامت" کہتے ہیں۔ اسی قسم کی چیزیں اگر انبیاء عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اِعْلانِ نُبُوّت سے پہلے ظاہر ہوں تو "اِرۡھَاص" اور اِعْلانِ نُبُوّت کے بعد ہوں تو "مُعۡجِزَہ" کہلاتی ہیں اور اگر عام مؤمنین سے اس قسم کی چیزوں کا ظہور ہو تو اس کو "مَعُوۡنَت" کہتے ہیں اور کسی کافر سے کبھی اس کی خواہش کے مُطابِق اس قسم کی چیز ظاہر ہوجائے تو اس کو "اِسۡتِدۡرَاج" کہا

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۵۸ بتغیر قلیل

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۲۶۹

جاتا ہے۔[1] خلافِ عادت بات سے مُراد وہ کام ہے جو عام طور پر ہر کسی انسان سے ظاہر نہ ہوتا ہو مثلاً ہوا میں اُڑنا، پانی پر چلنا وغیرہ اَفعال کہ عام طور پر آدمی نہ تو ہوا میں اُڑ سکتا ہے اور نہ ہی پانی پر چل سکتا ہے۔[2]

ولی کی تعریف

حضرت سَیِّدُنا علّامہ سعدُالدِّین مسعود بن عُمر تفتازانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ولی اس شخص کو کہتے ہیں جو ممکنہ حد تک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کی صفات کی معرفت (یعنی پہچان) رکھتا ہو، عبادات کی پابندی کرتا ہو اور ہر قسم کے گناہوں، لذّات اور شہوات سے بچتا ہو۔[3]

تُو اپنی ولایت کی خیرات دے دے مرے غوث کا واسطہ یا الٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے اب خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چند ایمان افروز کرامات سُنتے ہیں۔

بے گُناہ مقتول کو دوبارہ زندہ کر دیا

ایک مرتبہ کسی حاکم نے ایک شخص کو بے گُناہ سُولی پر چڑھوا دیا۔ مقتول کی ماں روتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں فریاد کے لئے حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ حاکم نے میرے لڑکے کو ناحق پھانسی دے دی ہے، خُدا کے واسطے میری مَدَد کیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُس وقت وُضُو کر رہے تھے، فریاد سُن کر اپنا عصا مُبارَک ہاتھ میں لیا اور اُس عورت کے ساتھ اس کے مقتول بیٹے

---

1 ... کراماتِ صَحابہ، ص۳۶

2 ... فیضانِ مزاراتِ اولیاء، ص۴۶

3 ... شرح العقائد، کرامات الاولیاء حق، ص۳۱۳

کی طرف روانہ ہوگئے، مُریدِین بھی ساتھ ساتھ چل دیئے کہ دیکھیں آج پردۂ غیب سے کیا واقعہ رُونما ہوتا ہے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس مقتول کے پاس پہنچے تو کچھ دیر تک خاموش کھڑے اُس کی لاش کو دیکھتے رہے اور پھر عصا کے ذریعے اُس کی گردن کو چُھو کر ارشاد فرمایا کہ اے مظلوم! اگر واقعی تجھے بے قُصُور مارا گیا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے زندہ ہو جا۔ زبانِ مُبارک سے اِن الفاظ کا نکلنا تھا کہ مُردہ اُٹھ کھڑا ہوا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قدموں میں گر گیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسے اپنی ماں کے ساتھ جانے کی اِجازت دی اور پھر اپنے مُریدوں سے فرمایا کہ بندۂ مومن کا اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے اتنا تَعَلُّق تو ضرور ہونا چاہئے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کوئی درخواست کرے تو وہ قبول ہو جائے۔ (1)

کاش! قِسمت سے مدینے میں شہادت پاؤں میں
ہاتھ اُٹھا کر کر دُعا خواجہ پِیا خواجہ پِیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص539)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تاجُ الْعاشِقین، سُلطانُ العارِفین حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کرامات میں سے ایک کرامت یہ بھی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو دُور دراز کی آوازیں سُننے کی نعمتِ عظمیٰ سے سرفراز فرمایا ہے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب و مُقرّب اَولیاء میں سے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے اپنا محبوب بنالیتا ہے تو، بطفیلِ مُصْطَفٰے اُس کیلئے دُور و نزدیک کی آوازیں سُننا یا چیزیں دیکھ لینا، ذرا بھی مُشکل نہیں رہتا۔ جیسا کہ،

1 . . . سیرُ الاَقطاب، ص ۱۴۲ ملخصًا

محبوبانِ خُدا کا مقام

تاجدارِ حَرَم، سَراپا جُود و کرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی سے دُشمنی رکھی، میں نے اُس کے ساتھ اعلانِ جنگ کِیا، میرے کسی بندے نے فرائض کی ادائیگی سے زیادہ محبوب شے سے میرا قرب حاصل نہیں کِیا اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اُسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں اور جب میں اسے محبوب بنالیتا ہوں تو میں اُس کے کان بن جاتا ہوں، جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں، جن سے وہ دیکھتا ہے، اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں، جن سے وہ پکڑتا ہے اور اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں، جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اُسے ضرور عطا فرماتا ہوں اور اگر کسی چیز سے میری پناہ چاہے، تو میں اُسے ضرور پناہ عطا فرماتا ہوں۔ (1)

حضرت سَیِّدُنا امام فخر الدِّین رازی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ قُدسی کا معنٰی اور منصبِ محبوبیّت کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: بندہ جب نیکیوں کی پابندی کرتا ہے، تو وہ ایسے بلند مقام پر جا پہنچتا ہے کہ جس کے مُتَعَلِّق اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ میں اُس کے کان اور آنکھیں بن جاتا ہوں (اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اپنے بندے کے کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں بن جانے کا مطلب یہ ہے کہ) اللہ ربُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کے جلال کا نُور جب اُس بندۂ محبوب کے کانوں میں سَرایت کرتا ہے، جس کی برکت سے وہ دُور و نزدیک کی ہر آواز کو سُن لیتا ہے، جب وہ نُور اس کی آنکھوں میں سَرایت کرتا ہے، تو وہ دُور و نزدیک کی ہر چیز کو مُلاحَظہ کرلیتا ہے اور یہی نُور جب بندۂ محبوب کے ہاتھوں میں جلوہ گر ہوتا ہے، تو وہ دُور و نزدیک کے مُشکل سے مشکل

---

1 … بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، حدیث: ۶۵۰۲، ۴/۲۴۸

(اور انتہائی حیرت انگیز قسم کے) اُمور سر انجام دینے پر بھی قادر ہو جاتا ہے۔[1] آیئے! دُور دراز کی آواز سُن لینے کے مُتعلِّق تاجُ المقرَّبین، رہنمائے کاملین حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک کرامت آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چُنانچہ،

دُور کی آواز کو بھی سماعت فرمالیا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 106 صفحات پر مشتمل کتاب **"غوثِ پاک کے حالات"** کے صفحہ 67 پر ہے کہ جس وقت حضور سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بغدادِ مُقدَّس میں ارشاد فرمایا: قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ یعنی میرا یہ قدم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔ تو اس وقت خواجہ غریب نواز سَیِّدُنا مُعینُ الدِّین چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی جوانی کے دنوں میں خراسان کے پہاڑوں میں عبادت کرتے تھے، وہاں بغداد شریف میں ارشاد ہوتا ہے اور یہاں خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا سر جھکا لیا اور اتنا جُھکایا کہ سرِ مُبارَک زمین تک جا پہنچا پھر فرمایا: بَلْ قَدَمَاکَ عَلٰی رَاْسِیْ وَعَیْنِیْ بلکہ آپ کے دونوں قدم میرے سَر اور میری آنکھوں پر بھی ہیں۔

جب سے تُو نے قَدَمِ غَوث لیا ہے سَر پر — اَوْلِیا سَر پر قدم لیتے شاہا تیرا
نہ کیوں کر سَلطَنت دونوں جہاں کی اُن کو حاصل ہو — سَروں پر اپنے لیتے ہیں جو تَلْوا غَوثِ اعظم کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعینُ الدِّین اَجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان و عظمت اور مَحَبَّت و عقیدت سے سینوں کو پُرنُور کرنے، فیضانِ اَولیاء سے فیضیاب ہونے اور اپنے دل میں

---

1 ۔۔۔ تفسیرِ کبیر، الکھف، تحت الآیۃ: ۹ تا ۱۲، ۷/ ۴۳۶

علم و عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، نیز ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"چوک درس"** بھی ہے۔ درس و بیان کے ذریعے لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے والوں کی بھی کیا خُوب شانیں ہوتی ہیں، چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحی فرمائی کہ جس نے بھلائی کا حکم دِیا اور بُرائی سے منع کیا اور لوگوں کو میری فرمانبرداری کی طرف بُلایا وہ قِیامت کے دن میرے عرش کے سائے میں ہو گا۔[1] حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا دین کا قُطبِ اعظم ہے، (یعنی ایسا اَہم رُکن ہے کہ اِس سے دین کی تمام چیزیں وابستہ ہیں) اِسی اَہم کام کے لئے اللہ تعالٰی نے تمام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مَبعُوث فرمایا۔[2] آیئے بطورِ ترغیب چوک درس کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں چُنانچہ

رانا بدمَعاش

صوبہ اُترانچل (ہند) کے ایک بیس (20) سالہ نوجوان اسلامی بھائی نے جو کچھ لکھ کر دِیا وہ کچھ تبدیلی کے ساتھ پیشِ خدمت ہے: میں بُری صحبت کے باعث کم و بیش چودہ (14) سال کی عُمر ہی سے جرائم کی دلدل میں پھنس چُکا تھا۔ شراب پینا اور عورَتوں کا پیچھا کرنا، میرا محبوب مشغلہ تھا۔ پھر میں نے بدمَعاشی شروع کر دی۔ لوگوں سے بے وجہ لڑنا، مارپیٹ کرنا، میری عادت میں شامل ہو گیا، یہاں تک کہ میں **"رانا بدمَعاش"** کے نام سے پہچانا جانے لگا۔ میں عُمر میں ضَرور چھوٹا تھا، مگر میں کسی سے ڈرے بِغیر سامنے والے پر پے درپے وار کرنا شروع کر دیتا تھا۔ ہر طرف میری دَھاک بیٹھ گئی، لوگ میرے نام

---

1 ... حِلْیَۃُ الْاَولیاء، کعب الاحبار، ۶/ ۳۶، رقم: ۷۷۱۶ ملتقطاً

2 ... اِحیاءُ الْعُلوم، کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ۲/ ۳۷۷

سے ڈرنے لگے۔ والِدَین مجھ سے بے زار ہوچکے تھے، مگر بے بس تھے۔ میرے کالے کَرتُوت دن بدِن بڑھتے جارہے تھے۔ ایک دن گلی کے کنارے پر ایک سبز عمامے والے اسلامی بھائی کو **چوک درس** دیتا دیکھ کر میں قریب جا کھڑا ہوا، جو کچھ سُنا وہ مجھے بَہُت اچّھا لگا۔ میں نے کتاب پر نظر ڈالی تو اس پر "**فیضانِ سنّت**" لکھا تھا۔ درس دینے والے اسلامی بھائی نے مجھ سے بڑی مَحَبَّت کے ساتھ مُلاقات کی اور اِنفِرادی کوشِش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافلے میں سفر کی دعوت پیش کی، فیضانِ سنّت کے درس نے میرے اندر ہلچل مچا رکھی تھی، لہٰذا میں نے حامی بھر لی اور عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین (3) دن کیلئے دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے میں سفر کرتے ہوئے "**جنک پور**" پہنچا اور مزید تین (3) دن کیلئے راہِ خُدا میں "**جگن ناتھ پور**" جانے والے مَدَنی قافلے کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصِل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **چوک درس اور مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت کی بَرَکت سے** میرے دل میں مَدَنی انقلاب برپا ہوگیا، میں نے سابِقہ گُناہوں سے توبہ کرلی اور داڑھی شریف سجانے کی بھی نیّت کرلی۔ دُعا فرمایئے کہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ مجھے اِستقامت عنایت فرمائے۔ میرے گھر والے مجھ میں آنے والے اِس مَدَنی انقلاب سے بے اِنتہا خُوش ہیں۔ والِدۂ محترمہ دعوتِ اسلامی کے لئے خُوب دُعائیں کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سمیت میرے گھر والوں نے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضَویہ میں داخِل ہو کر سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی غُلامی کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال لیا ہے۔

بَخْت کُھل جائیں گے، قافلے میں چلو　　جُرم دُھل جائیں گے، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آگ مُعینُ الدِّین کی جُوتی کو بھی نہ جلا سکے گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اب ایک ایسی کرامت سُنتے

ہیں کہ جس کی برکت سے کئی غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں رہ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے بندوں میں شامل ہو گئے۔ چنانچہ

ایک مرتبہ کچھ غیر مُسلم حضرت خواجہ مُعینُ الدِّین چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں مُلاقات کیلئے حاضر ہوئے، جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُن پر نگاہ ڈالی تو آپ کی ہیبت کی وجہ سے وہ لوگ کانپنے لگے اور اُن کے چہرے پیلے پڑ گئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُنہیں غیرُ اللہ کی عبادت سے باز آنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے کی دعوت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: جب تک خُدا تعالٰی کی عبادت نہ کرو گے، دوزخ کی آگ سے چھٹکارا نہیں پاسکتے۔ قریب ہی آگ بھی روشن تھی، لہٰذا انہوں نے کہا: اے خواجہ! آپ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے ہیں نا، اگر یہ آگ آپ کو نہ جلائے تو ہم مُسلمان ہو جائیں گے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے یہ آگ مُعینُ الدِّین کو تو کیا، اُس کی جُوتی کو بھی نہیں جلائے گی، یہ کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی جُوتیاں آگ میں ڈال دیں اور فرمایا: اے آگ! مُعینُ الدِّین کی جُوتیوں کی حفاظت کرنا، یہ کہنا تھا کہ اُسی وقت آگ ٹھنڈی ہو گئی اور وہاں موجود تمام لوگوں نے یہ غیبی آواز سُنی کہ **"آگ کی کیا مجال جو میرے دوست کے جُوتے جلاسکے"** یہ ایمان افروز منظر دیکھ کر وہ سب کے سب غیر مُسلِم کلمہ پڑھ کر مُشرَّف بہ اسلام ہو گئے اور آپ کی خدمت میں رہ کر اَولیائے کاملین بن گئے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک مذہبی پیشوا کا قبولِ اسلام

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے چالیس (40) عقیدت مندوں کے ساتھ جب

---

1 . . . اقتباس الانوار، ص ۳۵۴ بتغیر قلیل

ہِند کے شہر اجمیر تشریف لائے تو پہلے پہل شہر کے باہر ایک میدان میں درخت کے سائے میں پڑاؤ کیا، مگر چونکہ وہاں اَجمیر کے ایک غیر مُسلم راجہ کے اونٹوں کو بٹھایا جاتا تھا، لہٰذا راجہ کے آدمیوں کے کہنے پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہاں سے اُٹھ گئے اور اَجمیر کے **"اَنّا ساگر"** نامی مشہور تالاب پر آکر سکونت اختیار فرمائی اور عبادتِ الٰہی میں مشغول ہوگئے، مگر وہاں بھی راجہ کے ساتھیوں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تکلیفیں دینا شُروع کر دیں، حتّٰی کہ ایک بار تو راجہ کے ساتھیوں کے دلوں میں نفرت وعداوت کی ایسی آگ بھڑکی کہ وہ بدبخت ہتھیاروں سے لیس ہو کر حملہ آور ہوئے، اُس وقت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز میں مشغول تھے، نماز سے فراغت کے بعد جب خُدّام نے بے چینی کے عالم میں آپ کو اِس بارے میں بتایا، تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مُٹّھی بھر خاک اُٹھائی اور آیۃُ الکرسی پڑھ کر اُس پر دم کیا اور اُن شَر انگیزوں کی طرف پھینک دی، وہ مِٹّی جس شخص پر بھی پڑی، وہ بے حِس وحرکت ہو کر گر پڑا، جب اُن کے ساتھیوں نے یہ ماجرا دیکھا تو گھبرا کر وہاں سے بھاگ گئے اور اپنے ایک مذہبی پیشوا کے سامنے جاکر سارا ماجرا بیان کِیا اور اُس سے مَدَد کی درخواست کی، پہلے تو وہ خاموش رہا، پھر کچھ دیر بعد کہنے لگا کہ یقیناً وہ دَرویش اپنے مذہب میں بہت بڑا بُزرگ اور صاحبِ کمالات ہے، لہٰذا اُس کا مُقابلہ صرف جادو کے ذریعے ہی کیا جاسکتا ہے، پھر اُس نے اُن سب کو ایک منتر سکھا کر کہا کہ میرے ساتھ چلو اور اِس منتر کو پڑھتے رہنا، جب وہ لوگ اَنا ساگر کے قریب پہنچے تو اپنے مذہبی پیشوا کے پیچھے کھڑے ہو کر منتر پڑھنے لگے، خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک مرید نے اُنہیں منتر پڑھتے دیکھا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اطلاع دی، آپ نے فرمایا کہ ان کا باطل جادُو ہم پر ہرگز اثر انداز نہیں ہو سکتا، بلکہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا یہ مذہبی پیشوا راہِ راست پر آجائے گا، یہ کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز میں مشغول ہوگئے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُن کی طرف نظر فرمائی،

تو اُن کا پیشوا تھر تھر کانپنے لگا اور اُس کے مُنہ سے رَحیم رَحیم کی آوازیں نکلنے لگیں، جب اُن غیر مُسلموں نے یہ سُنا تو اُس کو بُرا بھلا کہنے لگے، اُن کے ملامت کرنے پر وہ غصّے میں آگیا اور جو بھی چیز ہاتھ لگی، اُس سے اپنے ہی ساتھیوں پر حملہ کرنے لگا، جس کی وجہ سے وہ سب جان بچا کر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے، حضرت سَیِّدُنا خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور آپ کے عقیدت مند خاموشی سے ایک طرف کھڑے یہ سارا منظر دیکھتے رہے، پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے خادم کے ہاتھ پانی سے بھرا ہوا ایک پیالہ اُسے پینے کے لئے دیا، جسے پیتے ہی اس کے دل سے کُفر و شرک کی تاریکیاں چھٹ گئیں اور وہ دوڑ کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قدموں میں گر کر اسلام لے آیا، اسلام لانے کے بعد اُس نے حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نُورانی حُسن و جمال کو دیکھ کر مجھے شادی (یعنی خُوشی) محسوس ہوئی ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ چلو اسی وجہ سے آج سے ہم تمہارا نام شادی رکھتے ہیں۔[1]

دل سے دُنیا کی مَحبَّت کی مُصیبت دُور ہو	دیدو عشقِ مُصطفٰے خواجہ پِیا خواجہ پِیا

تیری اُلفت میں جیوں تیری مَحبَّت میں مَروں	ہو کرم ایسا شہا! خواجہ پِیا خواجہ پِیا

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!	صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے کہ اولیاءُ اللہ کا اندازِ تبلیغ بھی کس قدر عالی شان ہوتا ہے کہ یہ حضرات مُشکل سے مُشکل حالات میں بھی صبر واِسْتِقامت کا دامن ہاتھوں سے نہیں چھوڑتے، بلکہ راہِ خُدا میں آنے والی تکالیف کو خُدا عَزَّوَجَلَّ کی مرضی سمجھ کر خندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہوئے منزلِ مقصود کی جانب بڑھتے رہتے ہیں۔

---

1 . . . سیرُ الاَقطاب، ص۱۴۳تا۱۴۴ ملخصاً

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ مزاراتِ اولیاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سُنّتوں کی دُھومیں مچانے، عِلْمِ دین کی شمعیں جلانے اور لوگوں کے دِلوں میں اولیاءُ اللہ کی محبت و عقیدت بڑھانے میں مصروف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا کے کم و بیش 200 مُمالک میں مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دُنیا میں مُنَظَّم طریقے سے مَدَنی کام کرنے کیلئے 100 سے زیادہ شعبہ جات قائم ہیں، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس مزاراتِ اولیا"** بھی ہے، اس شعبے کے ذِمہ داران دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کے مزاراتِ مُبارَکہ پر حاضر ہو کر مُختلف دینی خِدمات سرانجام دیتے ہیں، مثلاً حتَّی المقدور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکر و نعت کا اِنعقاد کرنا، مزارات سے مُلحقہ مساجِد میں عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلے ٹھہرانا اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگانا، جن میں وُضُو، غُسل، تَیَمُّم، نماز اور اِیصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات و ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب بھی دِلائی جاتی ہے، اَیَّامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر اِیصالِ ثواب کے تحائف پیش کرنے نیز صاحبِ مزار بُزرگ کے سجّادہ نشین، خُلَفا اور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً مُلاقات کر کے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور بیرونِ مُلک میں ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص315)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک اور کرامت کے بارے میں سُنتے ہیں کہ جس میں آپ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے ایک غیر مُسلم راجہ کے اِقتدار کے زوال کی پیشگی خبر ارشاد فرمائی چُنانچہ،

تمہارے مُنہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

اجمیر کے راجہ نے سلطنت کے بل بُوتے پر جب مُسلمانوں کو تکلیفیں دینا شروع کیں، تو اُس کے کُفر سے باز نہ آنے اور مُسلمانوں پر بِلاوجہ ظُلم و ستم ڈھانے کی وجہ سے ایک مرتبہ حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جلال میں آکر اس کے بارے میں فرمایا کہ اگر یہ باز نہیں آتا تو زندہ حالت میں لشکرِ اِسلام کے حوالے کر دیا جائے گا اور پھر یہی ہوا چُنانچہ

سُلطان شہابُ الدِّین غوری نے ایک خواب میں اپنے آپ کو خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے پایا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ اے شہابُ الدِّین، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے ہِند کی بادشاہت عطا فرما دی ہے، لہٰذا یہاں آکر اس ظالم راجہ کو کیفرِ کردار تک پہنچا، جب سُلطان شہابُ الدِّین نے بیدار ہو کر اپنے دربار کے مُعزّز لوگوں کے سامنے یہ خواب بیان کیا تو سب نے اُسے ہِند کی فتح یابی کی مُبارک باد دی، چُنانچہ وہ اپنی فوج کے ساتھ ہِند کی طرف روانہ ہوا اور اجمیر پہنچ کر اُس نے راجہ کے ساتھ کئی جنگیں لڑیں، جن کے نتیجے میں راجہ کو بالآخر عبرتناک شِکست ہوئی اور خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

کے فرمان کے مُطابق اُسے زندہ گرفتار کرکے سُلطان غوری کے سامنے پیش کردیا گیا۔[1]

تمہارے مُنہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی کہا جو دن کو کہ شب ہے تو رات ہو کے رہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خواجۂ خواجگان، خواجۂ اجمیر حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعینُ الدِّین چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی کرامت کے ذریعے رات کے مختصر حصّے میں اجمیر شریف سے ہزاروں مِیل دُور، مکّۂ مکرمہ کی پُرکیف فضاؤں میں تشریف لے جاتے اور پوری رات طوافِ خانۂ کعبہ میں مشغول رہتے اور پھر فجر سے پہلے پہلے اپنے حُجرے میں واپس تشریف لے آتے چُنانچہ

ہر رات طوافِ خانۂ کعبہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 31 صفحات پر مشتمل رسالے **"فیضانِ خواجہ غریب نواز"** کے صفحہ 24 پر ہے کہ حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کوئی مُرید یا اہلِ محبت، اگر حج یا عُمرے کی سعادت پاتا اور طوافِ کعبہ کیلئے حاضر ہوتا تو دیکھتا کہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طوافِ کعبہ میں مشغول ہیں، اُدھر اہلِ خانہ اور دیگر احباب یہ سمجھتے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے حُجرے میں موجود ہیں۔ بالآخر ایک دن یہ راز کُھل ہی گیا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیتُ اللہ شریف حاضر ہوکر ساری رات طوافِ کعبہ میں مشغول رہتے ہیں اور صبح اَجمیر شریف واپس آکر باجماعت نمازِ فجر اَدا فرماتے ہیں۔[2]

حج کی مل جائے سعادت سبز گنبد دیکھ لُوں ہاتھ اُٹھا کر کر دُعا خواجہ پِیا خواجہ پِیا

---

1 . . . سیرُ الاقطاب، ص۱۴۸۔ انیسُ الاَرواح، ص۱۲۰ مفہوماً وملخصاً

2 . . . اقتباس الانوار، ص۳۷۳ ملخصاً

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عام طور پر انسان جب اس دارِ فانی سے کُوچ کر جاتا ہے، تو اُس سے حاصل ہونے والے فوائد و ثمرات کا سلسلہ بھی ختم ہو جاتا ہے، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرَّب بندوں کا مُعاملہ اِس کے برعکس ہوتا ہے، وہ نُفُوسِ قُدسیہ نہ صرف اپنی حیاتِ ظاہری میں مخلوقِ خُدا کو فائدے پہنچاتے اور اُن کی خالی جھولیوں کو مُراد سے بھرتے ہیں، بلکہ اُن کی عنایتوں اور نوازشوں کا یہ سلسلہ بعدِ وصال بھی جاری و ساری رہتا ہے۔ دُکھیارے، بے سہارے، غم کے مارے، اولاد کی نعمت کے طلبگار، ڈاکٹروں اور حکیموں کی جانب سے لَاعِلاج قرار دیئے جانے والے اور گُناہوں کی آلودگیوں سے نجات پانے کے خواہش مند ہزارہاافراد اُن کے آستانوں پر آتے اور مَن کی مُرادیں پاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سَیِّدُنا مُعینُ الدِّین حَسَن سَنْجَری چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وہ عظیم ولی ہیں کہ جب تک آپ حیاتِ ظاہری سے مُتَّصِف رہے، مخلوقِ خُدا کو فیضاب فرماتے رہے اور آج جبکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وِصالِ ظاہری کو صدیاں گُزر چکی ہیں، مگر اِس کے باوجود بھی آپ کا بابِ کرم آپ کے چاہنے والوں کیلئے اُسی طرح کُھلا ہوا ہے، آج بھی لوگوں کے دلوں پر آپ کی حُکمرانی کا سِکّہ قائم ہے، نیز مزارِ پُر انوار پر آنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے شِفا دیتے اور اُن کی دَسْت گیری فرماتے ہیں۔

یا مُعینَ الدِّین! آؤ اب مدد کے واسطے
ہو کرم بدحال پر اے چشتیوں کے تاجدار

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص222)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے مزید دو(2) کرامات سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

انوکھا خزانہ

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آستانۂ مُبارَکہ پر روزانہ اس قدر لنگر کا اہتمام ہوتا کہ شہر بھر سے غُرباء و مَساکین آتے اور سیر ہو کر کھاتے۔ خادم جب اَخْراجات کیلئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرتا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مُصلّٰے کا کنارہ اُٹھا دیتے، جس کے نیچے رحمتِ اِلٰہی سے خزانہ ہی خزانہ نظر آتا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خادم سے فرماتے کہ آج کے لنگر کیلئے جتنی رقم کی ضرورت ہے، یہاں سے اُٹھالو، چُنانچہ خادم حسبِ ضرورت لے لیتا۔[1]

جھولیاں بھرتے ہو منگتوں کی مجھے بھی ہو عطا حِصّۂ جُود و سَخا خواجہ پیا خواجہ پیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص537)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خواجہ کے صدقے صحت یابی

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت خواجہ (غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے مزار سے بہت کچھ فُیُوض و برکات حاصل ہوتے ہیں، مولانا بَرَکات احمد صاحب مرحوم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) جو میرے پیر بھائی اور میرے والدِ ماجد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگرد تھے۔ اُنہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک غیر مُسلِم جس کے سَر سے پیر تک پھوڑے تھے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے کہ کس قدر تھے، ٹھیک دوپہر کو آتا اور درگاہ شریف کے سامنے گرم کنکروں اور پتھروں پر لوٹتا اور کہتا "اے خواجۂ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

1 . . . اقتباس الانوار، ص۳۷۶ ملخصاً

عَلَیْہ! جلن ہو رہی ہے۔" تیسرے روز میں نے دیکھا کہ بالکل اچّھا ہو گیا ہے۔ (1)

خواجۂ ہِند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا　کبھی مَحروم نہیں مانگنے والا تیرا

جو گیا اجمیر میں دل کی مُرادیں پا گیا　میرے خواجہ کے سخی دربار پر لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "فیضانِ خواجہ غریب نواز" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خواجۂ خواجگان حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعینُ الدِّین چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیوض وبرکات سے مالا مال ہونے اور آپ کی سیرت وکرامات سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 2 رسالے، **"خوفناک جادوگر اور فیضانِ خواجہ غریب نواز"** کا مُطالعہ کرنا انتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان رِسالوں میں خواجہ غریب نواز کی سیرت، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عقیدت، آپ کی سادگی، پڑوسیوں سے حُسنِ سُلوک، عفو ودرگُزر، خوفِ خُدا، مُسلمانوں کی پردہ پوشی، ملفوظات اور کرامات کو انتہائی حسین و آسان انداز میں بیان کِیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی ان رِسالوں کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اِن کا مُطالعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے ان رِسالوں کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۸۴ بتغیر قلیل

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے عطائے رسول، بہارِ چشت کے پھول حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کرامات سُننے کی سعادت حاصل کی۔ آپ ساری زندگی دینِ اسلام کی سربلندی کیلئے کوشاں رہے، اس مقصد کے حصول کیلئے دیگر بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی طرح آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی مختلف مقامات پر سفر فرمائے نیز اس راہ میں آنے والی تکالیف کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کیا۔ آپ کی کرامات اور رُعب و دبدبہ دیکھ کر بے شُمار غیر مُسلموں نے اسلام قبول کیا اور لاکھوں لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوا۔ حاکمِ سبزوار جو کہ ایک ظالم وجابر حکمران تھا، مگر آپ کی کرامت کی برکت سے اُسے تمام بُرے عقیدوں اور گُناہوں سے توبہ کی توفیق نصیب ہوئی حتی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسے اپنی خلافت سے بھی نوازا۔ آپ کی ایک کرامت یہ بھی تھی کہ جادوگروں نے جب آپ کا مقابلہ کرنا چاہا تو آپ نے اُن کے جادو کے اَثر کو زائل کر دیا اور آیۃُ الکرسی پڑھ کر دَم کی ہوئی مٹی اُن پر پھینکی، تو اُن کے جسم میں ہلنے جُلنے کی طاقت ہی نہ رہی بلکہ اُن کا مذہبی پیشوا آپ کی کرامت دیکھ کر مُشَرَّف بہ اسلام ہوگیا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو سینکڑوں مِیل دُور کی آوازیں سُننے اور مُردے زندہ کرنے کے علاوہ دیگر کئی کرامتوں سے نوازا تھا، یہی وجہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی جُوتیاں آگ میں ڈالیں، تو آگ نے اُنہیں نہ جلایا نیز آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کراماتی طور پر ہر رات اپنے حُجرے سے ہزاروں مِیل دُور واقع بیتُ اللّٰہ شریف جاکر رات بھر طواف میں مشغول رہتے اور فجر سے پہلے واپس تشریف لے آتے، آپ کے دربار میں سائلین کی آمد و رَفت رہتی اور آپ اپنے مُصَلّے کے نیچے سے رحمتِ الٰہی کے خزانے اُن میں تقسیم فرماتے رہتے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے چھینکنے کی چند سنتیں و آداب سُنتے ہیں: پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ❀ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔[2] ❀ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے۔[3] ❀ چھینک کے وَقت سر جھکایئے، منہ چُھپایئے اور آواز آہِستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔[4] ❀ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائنُ العرفان صَفْحہ 3 پر طَحْطاوِی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ... بخاری، ۴/۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶

3 ... معجم کبیر، ۱۱/۳۵۸، حدیث: ۱۲۲۸۴

4 ... رَدُّالمُحتار، ۹/۶۸۴

مُؤَکَّدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ❀ سُننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ اللّٰہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔[1] ❀ جواب سن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَاوَلَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے: یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔)[2] ❀ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔[3] ❀ حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مُبتَلا نہیں ہو گا۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھَدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنّتیں سیکھنے ، تین دن کے لیے ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

---

1 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۱۱۹/۳

2 ... فتاویٰ ھندیۃ، ۳۲۶/۵

3 ... مرآۃ المناجیح، ۳۹۶/۶

4 ... مرقاۃ المفاتیح، ۴۹۹/۸، تحت الحدیث: ۴۷۳۹

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت:

حضرت سَیِّدُنا ابُودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، "جمعہ کے دن مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کیا کرو، کیونکہ یہ یومِ مَشْہُود ہے، اس میں ملائکہ حاضِر ہوتے ہیں اور تم میں سے جو بھی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے، تو اس کے فارِغ ہونے سے پہلے اس کا دُرُود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔" میں نے عرض کیا، "اور آپ کے وِصال کے بعد؟" فرمایا، "اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر حرام فرما دیا کہ، وہ اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اَجسام کو کھائے۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہ، رقم ۱۶۳۷، ج۲، ص ۲۹۱)

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دَم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص99)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطَّبَرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نِیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً۔ یعنی "پہنچا دو میری

طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سچی توبہ نے عذاب سے بچالیا:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر صِراطُ الجنان جلد4 صفحہ 378 پر ہے:

حضرت سَیِّدُنا یُونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے لوگ مُوصل کے علاقے نینوٰی میں رہتے تھے اور کُفر و شِرک میں مُبتلا تھے، اللہ تعالٰی نے حضرت سَیِّدُنا یُونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کی طرف بھیجا، آپ نے انہیں ایمان لانے کا حکم دیا، ان لوگوں نے اِنکار کیا اور حضرت سَیِّدُنا یُونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بات نہ مانی، آپ نے انہیں اللہ تعالٰی کے حکم سے عذاب نازِل ہونے کی خبر دی، ان لوگوں نے آپس میں کہا کہ حضرت سَیِّدُنا یُونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کبھی کوئی بات غلط نہیں کہی ہے، دیکھو اگر وہ رات کو یہاں رہے جب تو کوئی اندیشہ نہیں اور اگر اُنہوں نے رات یہاں نہ گُزاری تو سمجھ لینا چاہیے کہ عذاب آئے گا۔ جب رات ہوئی تو حضرت یُونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وہاں سے تشریف لے گئے اور صُبح کے وَقت عذاب کے آثار نمودار ہوگئے، آسمان پر سِیاہ رنگ کا ہیبت ناک بادل آیا، بہت سارا دُھواں جمع ہوا اور تمام شہر پر چھا گیا۔ یہ دیکھ کر انہیں یقین ہوگیا کہ عذاب آنے والا ہے، اُنہوں نے حضرت یُونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تلاش کیا تو آپ کو نہ پایا، اب انہیں اور

زِیادہ اندیشہ ہوا تو وہ لوگ اپنی عورتوں، بچوں اور جانوروں کے ساتھ جنگل کی طرف نکل گئے، موٹے کپڑے پہن کر توبہ و اسلام کا اظہار کیا، شوہر سے بیوی اور ماں سے بچے جُدا ہو گئے اور سب نے بارگاہِ الٰہی میں گریہ و زاری شُروع کر دی اور عرض کرنے لگے کہ جو دِین حضرت یُونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام لائے ہیں، ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ چُنانچہ اُنہوں نے سچی توبہ کی اور جو جَرائم ان سے ہوئے تھے، انہیں دُور کیا، پرائے مال واپس کئے، حتّٰی کہ اگر دوسرے کا ایک پتھر کسی کی بُنیاد میں لگ گیا تھا تو بُنیاد اُکھاڑ کر وہ پتھر نکال دیا اور واپس کر دیا۔ اللہ تَعَالٰی سے اِخْلاص کے ساتھ مغفرت کی دُعائیں کیں، تو پروردگارِ عالَم عَزَّوَجَلَّ نے ان پر رحم کیا، دُعا قبول فرمائی اور عذاب اُٹھا دیا گیا۔ (خازن، یونس، تحت الآیۃ:۹۸، ۲/۳۳۵-۳۳۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ حضرت سَیِّدُنا یُونس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پر ان کے گُناہوں کی کثرت، ان کی غَفلت اور ان کی سَرکَشی کے سبب عذاب ہونے ہی والا تھا کہ ان کی سچی توبہ کام آگئی اور انہیں سچی توبہ کا اِنعام یہ مِلا کہ ان پر سے عذاب اُٹھا لیا گیا، اس حکایت میں ہمارے لئے بے شُمار مدنی پُھول ہیں کہ طرح طرح کے گُناہوں کے سبب، نمازیں قضا کرنے کے سبب، والدین کی نافرمانی، جُھوٹ، غیبت، چغلی کرنے نیز فلمیں ڈرامے، گانے باجے سُننے دیکھنے کے سبب کہیں ہمارا ربّ عَزَّوَجَلَّ ہم سے ناراض ہو گیا اور اس نے ہم سے نَظرِ رحمت کو پھیر لیا تو ہمارا کیا بنے گا؟، لہٰذا ابھی وقت ہے سنبھل جانا چاہئے، جلد اَز جلد گُناہوں سے توبہ کر لینی چاہئے اور دُنیا کی عارضی لذّتوں کی خاطر آخرت کی دائمی تکالیف اور مشقتوں کو دعوت دینے کے بجائے، پکی سچی توبہ کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاک اور پسندیدہ بندوں میں شامل ہو جانا چاہئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے دُنیا و آخرت سنور جائے گی۔

یاخُدا میری مغفرت فرما باغِ فردوس مَرحمت فرما

تُو گُناہوں کو کر مُعاف اللہ! میری مقبول مَعذرت فرما
مُصطفٰے کا وسیلہ توبہ پر تُو عنایت مُداوَمت فرما

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص75)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

توبہ کی شرائط

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرہے کہ توبہ کیلئے تین(3) شرائط کا پایا جانا ضروری ہے، اگر یہ شرائط نہ پائی جائیں تو اسے سچی توبہ نہیں کہیں گے (۱) ماضی پر ندامت (یعنی جو گناہ کیا اس پر شرمندگی) (۲) ترکِ گناہ (یعنی گناہ کو چھوڑ دینا) (۳) یہ عزم (پکا ارادہ) کرنا کہ آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔

(منح الروض الازھر، تعریف التوبۃ ومراتبھا وامثلۃ علیھا، ص ۴۳۶)

سچّی توبہ کسے کہتے ہیں؟

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سچّی توبہ کے یہ معنٰی ہیں کہ گُناہ پر اس لئے کہ وہ اس کے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی تھی، نادِم وپریشان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گُناہ کے پاس نہ جانے کا سچّے دِل سے پُورا عَزْم کرے، جو چارۂ کار اس کی تلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بَجالائے۔ (فتاوی رضویہ ۲۱/۱۲۱)

ہر جُرم کی توبہ ایک جیسی نہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرکھئے! ہر گُناہ کی توبہ ایک جیسی نہیں ہوتی، آیئے اس بارے میں

مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر **صراطُ الجنان** جلد4 صفحہ 230 سے چند مدنی پھول چننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں: یاد رہے کہ ہر جُرم کی توبہ ایک جیسی نہیں ہوتی، بلکہ مُختلف جُرموں کی توبہ بھی مُختلِف ہے جیسے اگر اللہ تعالٰی کے حُقُوق تلف کئے ہوں، مثلاً نمازیں قضا کیں، رمضان کے روزے نہ رکھے، فرض زکوٰۃ اَدا نہ کی، حج فرض ہونے کے باوُجُود نہ کیا، تو ان سے توبہ یہ ہے کہ نماز روزے کی قضا کرے، زکوٰۃ اَدا کرے، حج کرے اور ندامت و شرمندگی کے ساتھ اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں اپنی تَقْصِیْر (غلطی) کی مُعافی مانگے، اسی طرح اگر اپنے کان، آنکھ، زَبان، پیٹ، ہاتھ پاؤں، شرمگاہ اور دیگر اَعضاء سے ایسے گُناہ کئے ہوں، جن کا تَعلُّق اللہ تَعالٰی کے حُقُوق کے ساتھ ہو، بندوں کے حُقُوق کے ساتھ نہ ہو، جیسے غیر مَحرم عورت کی طرف دیکھنا، جَنابت کی حالت میں مسجد میں بیٹھنا، قرآنِ مجید کو بے وُضو ہاتھ لگانا، شراب نوشی کرنا، گانے باجے سُننا وغیرہ، ان سے توبہ یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں اپنے گُناہوں کا اِقْرار کرتے، ان گُناہوں پر ندامت کا اِظہار کرتے اور آئندہ یہ گُناہ نہ کرنے کا پُختہ عزم کرتے ہوئے مُعافی طلب کرے اور اس کے بعد کچھ نہ کچھ نیک اَعمال کرے، کیونکہ نیکیاں گُناہوں کو مِٹا دیتی ہیں اور اگر بندوں کے حُقُوق تَلَف کئے ہوں تو ان کی تین (3) صُورتیں ہیں۔

(1) ان حُقُوق کا تَعلُّق صرف قَرض کے ساتھ ہے، جیسے خریدی ہوئی چیز کی قیمت، مَزدُور کی اُجرت یا بیوی کا مہر وغیرہ۔ اس صُورت میں توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ ان حُقُوق کو اَدا کرے یا صاحبِ حق سے مُعافی حاصل کرے۔

(2) ان حُقُوق کا تَعلُّق صرف ظُلم کے ساتھ ہے، جیسے کسی کو مارا، گالی دی یا غیبت کی اور اس کی خبر اس تک پہنچ گئی۔ اس صُورت میں توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ صرف صاحبِ حق سے مُعافی طلب کرے۔

(3) اُن کا تَعلُّق قرض اور ظُلم دونوں کے ساتھ ہے، جیسے کسی کا مال چُرایا، چھینا، لُوٹا، کسی سے رِشوت لی،

سُود لیا یا جُوئے میں مال جیتا وغیرہ۔اس صورت میں توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ حُقوق ادا بھی کرے اور صاحبِ حق سے معافی بھی حاصل کرے۔ اگر توبہ کی شرائط جمع ہوں تو توبہ ضرور قبول ہوگی، کیونکہ یہ رب تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اپنے وعدے کے خلاف کرنا، اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی کے لائق نہیں۔

(صراط الجنان، ج۴، ص ۲۳۰)

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی
ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یا ربّ
عفْو کر اور سَدا کے لئے راضی ہو جا
گر کرم کردے تو جنّت میں رہوں گا یاربّ

(وسائلِ بخشش، ص۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتیں بے حد وبے حساب ہیں، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ جب بھی گُناہ سَرزَد ہو جائے تو اس کی بارگاہ میں فوراً توبہ کرلیں۔ اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت پھر گُناہ کر بیٹھیں تو پھر توبہ کرلیں، پھر خطا ہو جائے تو پھر توبہ کریں، چاہے لاکھ بار بھٹک جائیں، مگر پھر آکر اس کے دامنِ کرم سے لِپٹ جائیں اور ہر گز ہر گز مایوس نہ ہوں اور یقیناً جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچی توبہ کرلیتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے بہت خُوش ہوتا اور ان پر اپنا خُصُوصی فَضل وکرم بھی فرماتا ہے۔ قرآنِ کریم میں جابجا رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ اپنے گُناہ گار بندوں کو توبہ کی ترغیب دِلا رہا ہے۔ چُنانچہ پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمَائِدَہ کی آیت نمبر 39 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو جو اپنے ظُلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مِہر (مہربانی) سے اس پر رُجُوع فرمائے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ تفسیر ''صِراطُ الجِنان'' میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت لکھا ہے کہ توبہ نِہایت نَفیس شے ہے، کتنا ہی بڑا گُناہ ہو، اگر اس سے توبہ کر لی جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنا حق مُعاف فرمادیتا ہے اور توبہ کرنے والے کو عذابِ آخرت سے نَجات دے دیتا ہے۔

(تفسیرِ صراط الجنان، ج۲، ص۴۳۰)

بڑی کوششیں کیں گنہ چھوڑنے کی
رہے آہ ناکام ہم یاالٰہی
مجھے سچی توبہ کی توفیق دیدے
پئے تاجدارِ حَرَم یاالٰہی

(وسائل بخشش مُرمّم، ص۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا توبہ کرنا بہت ہی بہترین اور پسندیدہ کام ہے، اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں توبہ کی ترغیب دِلائی اور اس کی فضیلت بیان فرمائی ہے، چُنانچہ اِرشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًاؕ (پ۲۸، التحریم: ۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔

اس آیتِ مُبارکہ میں وارِد لفظ ''نَصُوح'' کا معنٰی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ایسا خالص ہونا ہے کہ کسی قسم کی مِلاوَٹ نہ ہو۔ خلیفہ ٔ ثانی ،اَمِیْرُالْمُومِنِیْن فارُوقِ اعظم حضرت سَیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے جب ''تَوْبَۃً نَصُوحا'' کے بارے میں پُوچھا گیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: اس سے مُراد یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے کسی بُرے عمل سے ایسی توبہ کرے کہ پھر کبھی بھی اس گناہ میں نہ پڑے۔

(تفسیر در منثور، ج۸، ص۲۲۷)

اسی طرح حضرت اِبْنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی یارَسُولَ اللہ ''تَوْبَۃً نَصُوحا'' کیا ہے ؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اس سے مُراد یہ ہے کہ بندہ اپنے کئے ہوئے گُناہ پر نادِم ہو، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُعافی مانگے اور اس گُناہ کی طرف کبھی نہ لوٹے جیسے دُودھ اپنے تھن میں دوبارہ نہیں لوٹتا۔ نیز حضرت سَیِّدُنا اِبْنِ مَسعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ''تَوْبَۃً نَصُوحا'' کرنے سے تمام گُناہ مُعاف ہو جاتے ہیں"۔

(تفسیر در منثور، ج۸، ص۲۲۷)

میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں
حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص78)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سچّی توبہ کرنے کی کس قدر برکتیں ہیں کہ توبہ کرنے والے کے تمام گُناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

بارگاہ میں گڑگڑا کر سچی توبہ کریں اور اگر پھر گُناہ ہو جائے تو دوبارہ توبہ کرلیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں ایسے لوگوں کی تعریف بَیان فرمائی ہے چُنانچہ پارہ 4 سُوْرَۃُ النِّسَآء آیت نمبر 17 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ فَاُولٰٓىٕكَ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿۱۷﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے وہ انہیں کی ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی ہی دیر میں توبہ کرلیں ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ کی (بندے پر یہ) عظیم رحمت ہے کہ گُناہ کے بعد توبہ کرنے پر مُعاف فرما دیتا ہے اور موت کے وَقْت تک توبہ قبول فرماتا ہے۔ یہاں فرمایا گیا کہ جو گُناہ کر کے تھوڑی دیر میں توبہ کرلیں تو یہاں تھوڑی دیر سے مُراد ایک آدھ گھنٹا یا دو(2) چار(4) سال نہیں بلکہ موت سے پہلے جب بھی توبہ کرلی وہ قریب ہی شمار ہوگی۔ ہاں جب موت کا عالَم طاری ہو جائے اور غیب کا مُعاملہ ظاہر ہو جائے تو اس وَقْت توبہ مقبول نہیں۔ نیز اِسلام میں توبہ کا قانون بنانا عین حکمت و علم پر مَبنی ہے۔ جن دِینوں میں توبہ نہیں، ان کے ماننے والے گُناہ پر زِیادہ دلیر ہوتے ہیں، کیونکہ مایُوسی جُرم پر دلیر کر دیتی ہے اور مُعافی کی اُمید توبہ پر اُبھارتی ہے۔ (صراط الجنان، ج۲، ص۱۶۳)

توبہ کا انعام:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، حبیبِ کبریا، محمدِ مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی توبہ کے کثیر فَضائل اور اس پر ملنے والے اِنعامات بیان فرمائے ہیں۔ چُنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جب بندہ گُناہ کرتا ہے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے اور

اس پر قائم رہتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ہر نیک عمل قبول فرمالیتا ہے اور اس سے سَرزَد ہونے والا ہر گُناہ بخش دیتا ہے اور (مُعاف ہو جانے والے) ہر گُناہ کے بدلے جنَّت میں اس کا ایک دَرَجہ بُلند فرمادیتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ہر نیکی کے بدلے اسے جنَّت میں ایک محل عطا فرماتا ہے اور حُوروں میں سے ایک حُور سے اس کا نِکاح فرمادیتا ہے۔" (بحر الدموع، ص۲۱)

اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: "جو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا نامہ اعمال اُسے خُوش کرے، تو اُسے چاہیے کہ اس میں اِسْتِغْفار کا اِضافہ کرے۔" (مجمع الزوائد، کتاب، التوبۃ، باب الاکثار من الاستغفار، رقم ۱۷۵۷۹، ج۱۰، ص۳۴۷) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے "اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ یعنی گُناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گُناہ کیا ہی نہیں۔"

(سنن ابن ماجہ، ابواب الزھد، باب ذکر التوبۃ، الحدیث ۴۲۵۰، ج۴، ص۴۹۱)

نیز ایک حدیثِ پاک میں ہے کہ جب اِبلیس نے کہا کہ "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے تیری عزّت کی قسم! میں تیرے بندوں کو اس وَقْت تک بہکاتا رہوں گا، جب تک ان کی رُوحیں ان کے جسم میں رہیں گی۔" تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا، "مجھے اپنی عزّت وجلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے، میں ان کی مَغْفِرت کرتا رہوں گا۔" (مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخذری، رقم ۱۱۲۳۷، ج۴، ص۵۸)

نہ کرنا حشر میں پُرسِش مِری ہو بے سبب بخشش
عطا کر باغِ فردوس از پئے شاہِ اُمم مولیٰ

(وسائل بخشش مُرمّم، ص97)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرنے کے کس قدر فضائل وبرکات ہیں، نیز گُناہوں سے توبہ کرنے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کس قدر مہربان ہے کہ بندہ بار بار گناہ کرنے کے باوُجود توبہ کرلے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ساری خطاؤں کو مُعاف فرمادیتا ہے۔ نیز توبہ کرنے والا کس قدر اِنعامات کا مُستَحِق ہوتا ہے، اس کا اَندازہ اس واقعے سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔ چُنانچہ

توبہ اور اَبُوالبَشَر عَلَیْہِ السَّلَام:

حضرت سَیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توبہ قَبول فرمائی تو فرشتوں نے انہیں مُبارَک باد پیش کی اور حضرت سَیِّدُنا جبرائیل اور حضرت سَیِّدُنا میکائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام نے حاضِرِ خدمت ہو کر عرض کی: ”اے آدم عَلَیْہِ السَّلَام! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے قَبولِ توبہ پر آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔“ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ”اے جبریل! اگر اس توبہ کے بعد بھی سوال ہوا تو میرا مقام کہاں ہوگا؟“ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی کہ ”اے آدم! آپ نے اپنی اَولاد کے لئے وِراثت میں تھکاوٹ، دُکھ اور توبہ کو چھوڑا ہے جو بھی مجھے پُکارے گا میں اس کی پُکار سُنوں گا جیسے آپ کی پُکار سُنی اور جو مجھ سے مغفرت طلَب کرے گا میں اسے عطا کروں گا، کیونکہ میں نزدیک اور دُعا قَبول فرمانے والا ہوں، اے آدم! میں توبہ کرنے والوں کو قبروں سے اس حال میں اُٹھاؤں گا کہ وہ خُوش ہوں گے اور مسکراتے ہوں گے اور ان کی دُعا مقبول ہوگی۔“ (احیاء العلوم، ج۴، ص۷)

مغفرت کا ہوں تجھ سے سُوالی
پھیرنا اپنے در سے نہ خالی

مجھ گنہگار کی اِلتجاء ہے
یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص،136)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ توبہ کرنے والا کس قدر خُوش نصیب ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسے شخص کو بہت پسند فرماتا ہے، جو سچی توبہ کرتے ہیں اور انہیں اِنْعامات واِکرامات سے بھی نوازتا ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ توبہ کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اِس قَدر مُقرَّب اور پسندیدہ بندہ بن جاتا ہے کہ اس کی دُعائیں بھی قبول ہونے لگتی ہیں، مگر افسوس!اس قدر اِنْعامات واکرامات کے باوُجود ہم اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں میں مشغول ہیں اور توبہ میں ٹال مٹول کرتے رہتے ہیں۔زِندگی کو غنیمت جانتے ہوئے جلد اَز جلد سچی توبہ کرلینی چاہیے۔ ہمارے بُزرگانِ دِین کا یہ عالَم تھا کہ جب انہیں کوئی نصیحت کی بات بتاتا اور توبہ کی ترغیب دِلاتا تو ان پر خوفِ خدا طاری ہوجاتا اور پھر یہ نیک حضرات ایسی پکی توبہ فرماتے کہ مرتے دَم تک اسی پر قائم رہتے۔ چُنانچہ

شرابی نوجوان ولایت کی منزل پر

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **نیکی کی دعوت** میں نقل فرماتے ہیں : حضرتِ سَیِّدُنا عُتبَۃُ الغُلام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نوجوان تھے اور (توبہ سے پہلے) فِسق وفُجور اور شراب نوشی میں مشہور تھے۔ایک دن حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں آئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آیتِ مُبارکہ کی تفسیر کررہے تھے: **اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ**۔ ترجَمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل

جھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔

آپ نے اِس قدر مُؤثِر بیان فرمایا کہ لوگوں پر گِریہ (یعنی رونا) طاری ہو گیا۔ ایک نوجوان کھڑا ہوا اور کہنے لگا: ''یا سَیِّدی! کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ جیسے فاسِق و فاجِر کی توبہ قَبول کرے گا، جب میں توبہ کروں؟'' شیخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ تیری توبہ قبول کرے گا۔ جب عُتبۃُ الغُلام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ بات سُنی تو اُن کا چہرہ زرد پڑ گیا، سارا بدن کانپنے لگا، چلّائے اور غش کھا کر گِر پڑے۔ جب انہیں ہوش آیا تو حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے قریب آ کر یہ اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے:

اَیَا شَابًّا لِرَبِّ الْعَرْشِ عَاصٍ اَتَدْرِیْ مَا جَزَاءُ ذَوِی الْمَعَاصِ

(اے ربُّ العرش کی نافرمانی کرنے والے نوجوان! کیا تُو جانتا ہے کہ گنہگاروں کی سزا کیا ہے؟)

سَعِیْرٌ لِّلْعُصَاۃِ لَهَا زَفِیْرٌ وَّ غَیْظٌ یَوْمَ یُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ

(نافرمانوں کے لیے گرجنے والا جہنَّم ہے جس میں گرج ہو گی اور جس دن پیشانیوں سے پکڑے جائیں گے، اُس دن غضب ہو گا)

فَاِنْ تَصْبِرْ عَلَی النِّیْرَانِ فَاعْصِهٖ وَ اِلَّا کُنْ عَنِ الْعِصْیَانِ قَاصٍ

(پس اگر تُو آگ پر صبر کر سکے، تو نافرمانی کر لے، ورنہ نافرمانی سے دُور ہو جا)

وَفِیْمَا قَدْ کَسَبْتَ مِنَ الْخَطَایَا رَهَنْتَ النَّفْسَ فَاجْهَدْ فِی الْخَلَاصِ

(تُو نے جو گناہ کئے ہیں، ان میں تُو نے اپنے نفس کو پھنسا دیا، تو اب نجات کے لیے کوشش کر)

عُتبۃُ الغُلام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر رِقّت طاری تھی، جب اِفاقہ ہوا، تو کہنے لگے: ''اے شیخ! کیا مجھ جیسے کمینے کی توبہ بھی ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ قَبول فرمائے گا؟'' شیخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے گنہگار بندے کی توبہ اور معافی قَبول فرماتا ہے۔'' پھر حضرت سیِّدُنا عُتبۃ

الغُلام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 3 دُعائیں کیں: (1) اے میرے اللہ! اگر تُو نے میری توبہ قَبول کرلی اور میرے گناہ مُعاف فرمادیے ہیں تو مجھے ایسی فَہم (یعنی سمجھداری) و یادداشت عنایت کر، کہ عُلُومِ دین اور قرآنِ کریم سے جو سُنوں حِفظ (یعنی یاد) ہوجائے (2) اے اللہ! مجھے پُرسوز آواز کے اِعزاز سے نواز کہ اگر کوئی پتّھر دل بھی میری قِراءت سُنے تو اُس کا دل نرم ہوجائے (3) اے اللہ! رِزقِ حلال عطافرما اوروہاں سے روزی دے کہ جس کا مجھے گُمان بھی نہ ہو۔" اللہ تَعَالٰی نے ان کی تمام دعائیں قَبول فرمائیں۔ ان کا حافِظہ خوب مضبوط ہوگیا، جب وہ قرآنِ کریم کی تِلاوت کرتے تو ان کی تِلاوت سُن کر گنہگار تائب ہوجاتے، ان کے گھر میں روزانہ سالن کا ایک پیالہ اور 2 روٹیاں رکھی ہوتیں اور پتا نہیں چلتا تھا کہ کون رکھ جاتا ہے۔ اِسی حالت میں ان کا انتقال ہوا۔ (مُکاشَفۃُ القُلوب ص۲۹،۲۸، از نیکی کی دعوت، صفحہ ۴۰۷)

عزیزا! یاد کر جس دن کہ عِزرائیل آئیں گے نہ جاوے کوئی تیرے سنگ، اکیلا تُو نے جانا ہے
جہاں کے شُغل میں شاغِل، خدا کے ذِکر سے غافِل کرے دعوٰی کہ یہ دُنیا مِرا دائِم ٹھکانا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت عُمر دیکھتی ہے نہ مُہلت دیتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور فرمائیں حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا اِمام ابُوحامد محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کس قدر نصیحت آموز واقعہ نَقل فرمایا ہے کہ جب حضرتِ حَسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان فرمارہے تھے تو حضرت سیِّدُنا عُتبَۃُ الغُلام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر اس بیان کا کتنا اثر ہوا کہ آپ بے ہوش ہوگئے اور آخر اسی مجلس میں ایسی توبہ کی کہ اس کا اِنعام آپ کو دُنیا میں بھی نصیب ہوا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اپنے گُناہوں سے سچی توبہ کرلیں، کیونکہ زِندگی کا کوئی بھروسا نہیں،

روز بروز اُٹھتے جنازے اور آئے دن رُونما ہونے والے عبرت ناک واقعات ہمیں خبر دار کرتے اور جھنجھوڑتے ہوئے موت سے پہلے حیات کو غنیمت جاننے کی صدا دے رہے ہیں، مگر اِس پر وہی کان دَھرتا ہے، جسے آخِرت کی بہتری کی فِکْر دامَن گیر ہوتی ہے۔ آئے دن موت سے ہم کَنار ہونے والوں میں جَوان، بُوڑھے اور بچّے بھی ہوتے ہیں، موت کسی کی عُمْر و مرتبہ نہیں دیکھتی، کسی نادار و مالدار کی پروا نہیں کرتی، کسی کی مَشغُولیّت یا فُرصَت کو خاطِر میں نہیں لاتی، سانسیں پُوری ہو جائیں، تو موت گھڑی بھر میں قَبْر کے حوالے کر دیتی ہے۔

موت آئی پہلواں بھی چل دیئے　　خُوبصورت نوجَواں بھی چل دیئے
گر جہاں میں سو برس تُو جی بھی لے　　قَبْر میں تنہا قِیامت تک رہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص711)

12 مدنی کاموں میں سے 1 مدنی کام ہفتہ وار مدنی مذاکرہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مُشکبار مدنی ماحول اچھی صُحبت فَراہَم کرتا ہے، اس کی برکت سے لاکھوں لوگ گُناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر نیکیوں بھری زِندگی گُزار رہے ہیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام "مَدَنی مذاکرے" میں اَوّل تا آخر شرکت بھی ہے۔ مَدَنی مذاکرے کی تو کیا ہی بات ہے کہ اس میں شیخِ طریقت ،امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے مُختلف سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں عِلْمِ دِیْن حاصل ہوتا ہے اور عِلْمِ دِین کی فضیلت میں آتا ہے کہ حضرت سَیِّدُنا اَبُوذَر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حُضُور پُر نُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے اَبُوذر! (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) تمہارا اس

حال میں صُبح کرنا کہ تم نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو، یہ تمہارے لئے 100 رکعتیں نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صُبح کرنا کہ تم نے عِلْم کا ایک باب سیکھا ہو، جس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، تو یہ تمہارے لئے 1000 رکعت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔

(ابن ماجہ، کتاب السنۃ، ج۱، ص۱۴۲، حدیث۲۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے، ہاتھوں ہاتھ ہم سب بھی نِیَّت کرتے ہیں کہ ہر ہفتے مَدَنی مُذاکرے میں اوّل تا آخر شرکت کو یقینی بنائیں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مدنی مُذاکرے میں شرکت کی دعوت دیتے رہیں گے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) کے علاوہ، ملک و بیرونِ ملک ہر ہفتے کئی عاشقانِ رسول، اِنفرادی واجتماعی طور پر مدنی مذاکرے میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں، کئی مدنی مذاکروں میں خصوصی طور پر مختلف شعبہ ہائے زِندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کی شرکت کا سلسلہ بھی ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان مدنی مذاکروں کے قیمتی مدنی پھول، رسائل کی صورت میں بھی مکتبۃ المدینہ سے وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں، ان مدنی مذاکروں کی اب تک **12 اقساط** شائع ہوچکی ہیں۔

ہر ہفتے مدنی مذاکرے میں پابندی کے ساتھ شرکت کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی اسلامی بھائی مدنی مُذاکرے کی برکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کرچکے ہیں۔ آیئے! ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چُنانچہ

ماڈرن نوجوان کی توبہ

منڈی بہاؤ الدین (صُوبہ پنجاب، پاکستان) کے مُقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مدنی رنگ چڑھنے سے قبل فیشن کی ہلاکت خیز وادیوں میں بھٹک رہا تھا۔ عجیب وغریب

تَراش خَراش والے کپڑے پہننا ہی مقصدِ حیات سمجھ بیٹھا تھا، ہمہ وَقْت دل و دِماغ پر فیشن کا بُھوت سوار رہتا۔ الغرض میں یادِ الٰہی سے یکسر غافل، دُنیا کی رنگینیوں میں شاغل، زِندگی کے قیمتی لمحات برباد کررہا تھا۔ رَمضانُ المبارک کی رحمتوں بھری ساعتوں میں مجھ پر کرم ہوگیا۔ میری مُلاقات ایک مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی سے ہوگئی، جنہوں نے روزوں کی حقیقی برکتیں لُوٹنے کے لیے آخری عشرے کے اجتماعی اعتکاف کی بھرپُور ترغیب دِلائی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے اِعتکاف کی سعادت مل گئی، جہاں پُرسوز بیانات سحرو اِفطار کے رُوحانی مَناظر بہت اچھے لگے، کرم بالائے کرم یہ کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے علمی "مدنی مُذاکروں" اور رِقّت انگیز دُعاؤں نے دِل سے گُناہوں کا میل صاف کردیا۔ میری گُناہوں سے تاریک زِندگی میں عِشْقِ مُصطفےٰ کی روشنی پھیل گئی۔ لٰہذا میں نے بقیہ سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے، بارگاہِ الٰہی سے مغفرت طلب کرتے ہوئے اپنے گُناہوں سے سچی توبہ کی اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا اور سُنّتوں بھری زِندگی بسر کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اِخْتیار کرلیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ داڑھی شریف رکھ لی، سبز سبز عمامہ شریف سجالیا اور ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت میرا معمول بن گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُعا کی عدمِ قبولیّت کے 10 اسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! صد افسوس! ہم آئے دن حادثات اور اچانک موت کے عبرتناک واقعات سے نصیحت حاصل کرنے کے بجائے، دن رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں میں بڑھتے جارہے ہیں۔ یاد رکھئے! جہاں توبہ کرنے کے کثیر انعامات ہیں، وہیں گُناہوں میں مُسْتَغْرَق رہنے اور توبہ

نہ کرنے کی آفتیں بھی ہیں۔حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابُو حامِد محمد بن محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں:"بے شک گُناہ کرنے سے دل کالا ہو جاتا ہے اور دل کی سیاہی کی علامت و پہچان یہ ہے کہ گُناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، اِطاعت کی سعادت نہیں ملتی اور نصیحت اَثَر نہیں کرتی۔ اے عزیز! تُم کسی بھی گُناہ کو مَعمُولی مَت سمجھو۔"(مِنہاجُ العابِدین، الباب الثانی، العقبۃ الثانیۃ وھی عقبۃ التوبۃ، ص ۲۴)

گُناہوں کی کثرت کے سبب بیان کردہ نحوستوں کے علاوہ دعا کا قَبول نہ ہونا بھی بہت بڑی نحوست ہے۔ چُنانچہ حضرت سیِّدُنا اِبراہیم بن اَدْہم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک دِن بازار سے گُزر رہے تھے۔لوگوں نے دیکھا تو عقیدت میں آپ کے گِرد جمع ہو گئے اور عرض کرنے لگے: حُضُور! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی لاریب کتاب قرآنِ کریم میں فرمایا ہے: **اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ** (پ ۲۴، المؤمن:۶۰) (تَرْجَمۂ کنزالایمان: مجھ سے دُعا کرو میں قَبول کروں گا)۔ ہم ایک عرصہ سے دُعائیں کر رہے ہیں، مگر قَبول ہوتی دِکھائی نہیں دیتیں۔

حضرت سیِّدُنا اِبراہیم بن اَدْہم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دس(10) چیزوں کے سبب تمہارے دل مُردہ ہو چکے ہیں۔

❀ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خالق ومالِک مانتے ہو، مگر اُس کا حق ادا نہیں کرتے (یعنی اس کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں کرتے ❀ قرآنِ پاک کی تلاوت تو کرتے ہو، مگر اس پر عمل نہیں کرتے ❀ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کا دعویٰ کرتے ہوئے بھی سُنَّتِ رسول سے مُنہ پھیرتے ہو ❀ شیطان سے دُشمنی کے دعوے دار بھی ہو اور اسی کے پیروکار بھی ❀ تمہیں جنَّت میں جانا پسند تو ہے مگر اس کے حُصُول والا کوئی عمل کرنا گوارا نہیں کرتے ❀ جہنَّم سے ڈرنے کا اِقْرار بھی ہے، مگر اعمال خُود کو اس میں گِرانے والے ہیں ❀ موت کے بَرحق ہونے پر یقین رکھتے

ہو، مگر پھر بھی اس کے لیے کچھ تیاری نہیں کرتے ❀ دُوسروں کے عُیوب تلاش کرنے میں مصروف ہو اور اپنے عُیوب سے چشم پوشی کرتے ہو ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں کھاتے ہو، مگر اس کا شکر اَدا نہیں کرتے ❀ اپنے مُردوں کو اپنے ہاتھوں قبر میں اُتارتے ہو، مگر پھر بھی عبرت حاصل نہیں کرتے۔ (پھر خُود ہی سوچو! بھلا تمہاری دُعائیں کیسے قبول ہوں؟) (وفیات الاعیان، ۱/۳۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلٰوۃُ التَّوبہ کی عادت بنائیے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دُعا کے قبول نہ ہونے کے 10 اَسباب بیان فرمائے ہیں، ہم غور کریں تو شاید ہی کوئی سبب ایسا ہو جو ہمارے اندر نہ پایا جاتا ہو۔ لہٰذا اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے راضی ہو اور ہماری دُعاؤں کو قبول فرمائے تو اس کے لئے ہمیں سچے دل سے توبہ کرنی ہوگی۔ توبہ کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ حتی الامکان تنہائی میں یا صَلٰوۃُ التَّوبہ پڑھنے والے مدنی انعام کے عاملین عاشقانِ رسول کی صحبت اِختیار کرکے دو (2) رکعت صَلٰوۃُ التَّوبہ پڑھتے رہنے کا معمول بنائیں ، صَلٰوۃُ التَّوبہ والا مدنی انعام کیا ہے، آیئے! ہم بھی سُنتے ہیں، چنانچہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں سے **مدنی انعام نمبر 16** میں فرماتے ہیں: "کیا آج آپ نے کم از کم ایک بار (بہتر یہ ہے کہ سونے سے قبل) **صَلٰوۃُ التَّوبہ** پڑھ کر دن بھر کے بلکہ سابقہ ہونے والے تمام گناہوں سے توبہ کرلی؟ نیز خدانخواستہ گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کرکے آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا عہد کیا؟"

اے کاش! اِس مدنی انعام پر عمل کے ساتھ ساتھ دِیگر پیارے پیارے مدنی انعامات پر روزانہ

عمل اور فِکرِ مدینہ کی سعادتِ عظمیٰ بھی نصیب ہوتی رہے۔

صَلٰوۃُ التَّوبہ پڑھنے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں اور رَبّ تعالیٰ کے اِحسانات، اپنی ناتوانی اور جہنَّم کے عذابات کو یاد کر کے آنسو بہائیں، اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صُورت ہی بنالیں۔ اس کے بعد توبہ کی شرائط کو مدِ نظر رکھتے ہوئے رَبّ تعالیٰ کی بارگاہ میں مُعافی طلب کریں اور اس طرح سے دُعا کریں: "اے میرے مالک! تیرا یہ نافرمان بندہ جس کا رُواں رُواں گُناہوں کے سمندر میں ڈُوبا ہوا ہے، تیری پاک بارگاہ میں حاضر ہے، یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اِقرار کرتا ہوں کہ میں نے دن کے اُجالے میں، رات کے اندھیرے میں، پوشیدہ اور اعلانیہ، دانستہ اور نادانستہ طور پر تیری نافرمانیاں کی ہیں، یقیناً میں نے تجھے ناراض کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، لیکن اے مولا! تُو غفور و رحیم ہے، تُو بندے پر اس سے زِیادہ مہربان ہے جتنا کہ ایک ماں، اپنے بچے پر شَفْقت کرتی ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تُو نے میرے گُناہوں پر پکڑ فرمائی تو مجھے نارِ جہنَّم میں جلنا پڑے گا، جس کا عذاب لمحہ بھر کے لئے بھی سہنے کی مجھ میں طاقت نہیں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں صِدْقِ دل سے تیری بارگاہ میں اپنے گُناہوں سے توبہ کرتا ہوں، یااللہ عَزَّوَجَلَّ میری ناتوانی پر رحم فرما، اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میرے گُناہوں کو مُعاف فرمادے، اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میرے گُناہوں کو مُعاف فرمادے، اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میرے گُناہوں کو مُعاف فرمادے، اے میرے مولا عَزَّوَجَلَّ! مجھے سچی توبہ کی توفیق دے دے، جو عبادات اَدا ہونے سے رہ گئیں، انہیں اَدا کرنے کی ہمت دے دے، جن بندوں کے حُقُوق میں نے تَلَف کئے، ان سے بھی مُعافی مانگنے کا حوصلہ عطا فرما، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو ہر شے پر قادِر ہے، تُو انہیں مجھ سے راضی فرمادے، یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے آئندہ زندگی میں گُناہوں سے بچنے پر اِستقامت عطا فرما، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے خوف سے معمور دل، رونے والی آنکھ اور لرزنے والا بدن عطا فرما۔

یارب! میں ترے خوف سے روتا رہوں ہر دَم
دِیوانہ شہنشاہِ مدینہ کا بنا دے

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۹)

توبہ کی قَبولیّت کیسے معلوم ہو؟

اس کے بعد اس جگہ سے اس یقین سے اُٹھیں کہ رحیم وکریم پروَرْدگار، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے توبہ قَبول فرمالی ہے۔ پھر ایک نئے عزم کے ساتھ نئی اور پاکیزہ زِندگی کا آغاز کریں اور سابقہ گُناہوں کی تلافی میں مصروف ہوجائیں۔ حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: ایک عالِم سے پُوچھا گیا: ایک آدمی توبہ کرے، تو کیا اسے معلوم ہوسکتا ہے کہ اس کی توبہ قَبول ہوئی ہے یا نہیں؟ فرمایا: "اس میں حکم تو نہیں دیا جاسکتا، اَلبتہ اس کی علامت ہے، اگر اپنے آپ کو آئندہ گُناہ سے بچتا دیکھے اور یہ دیکھے کہ دل خُوشی سے خالی ہے اور رَبّ تعالیٰ کے سامنے نیک لوگوں سے قریب ہو، بُروں سے دُور رہے، تھوڑی دُنیا کو بہت سمجھے اور آخرت کے بہت عمل کو تھوڑا جانے، دل ہر وَقْت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرائض میں مُنْہَمِک رہے، زبان کی حفاظت کرے، ہر وَقْت غور و فکر کرے، جو گُناہ کرچکا ہے، اس پر غم و غُصّہ اور شرمندگی محسوس کرے (تو سمجھ لو کہ توبہ قَبول ہوگئی)۔" (مکاشفۃ القلوب، الباب الثامن فی التوبۃ، ص۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی، دِینِ مَتین کی خدمت سَر اَنْجام دینے کیلئے مُتعدَّد شُعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے، اِنہی میں سے ایک شُعبہ "مجلس اِصْلاح برائے کھلاڑیان" بھی ہے۔

مجلس اِصْلاح برائے کھلاڑیان!

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں مُختلف شُعبہ جات میں خِدمتِ دین کا مدنی کام سرانجام دے رہی ہے، وہیں کھلاڑیوں کی اِصلاح وتربِیَت کیلئے بھی ایک شُعبہ بنام"مجلس اِصلاح برائے کھلاڑیان" قائم کیا گیا ہے، جس کا بُنیادی مقصد کھیلوں سے مُنسلک لوگوں میں دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کوعام کرنا اورانہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، اس مَدَنی مقصد"مجھے اپنی اور ساری دُنیاکے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ" کے مُطابِق زِندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شعبے کے ذِمہ داران کی اجتماعی و اِنفرادی کوشش سے کھلاڑی بھی مدنی انعامات کے عامل، مدنی قافلوں کے مسافر، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع وہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

توبہ کے بعد کیا کرے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان جب گُناہوں سے توبہ کرلے تو اب اُسے چاہیے کہ سب سے پہلا کام یہ کرے کہ کسی طرح گُناہوں کی مَعرِفت حاصِل کرے، تاکہ مُستقبِل میں کسی قسم کے گُناہ کے اِرتِکاب سے بچ سکے، اس کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ کُتب مثلاً اِحیاءُ العلوم، منہاجُ العابدین، مکاشفۃُ القلوب اور جہنم میں لے جانے والے اعمال(جلد1،2) کا مُطالَعہ بھی بے حد مُفید ہے۔ پھر ان گُناہوں سے مکمل پرہیز کرے اور ہر اس کام سے بچنے کی کوشش

کرے، جو گُناہ کی طرف لے جانے والا ہو۔ اس کے علاوہ کثرت سے نیکیاں کرنے میں مَشغُول ہو جائے کہ نیکیوں کے نُور سے گُناہوں کی تاریکی جاتی رہتی ہے، جیسا کہ مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اسی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرمایا: "**اِتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا** گُناہ کے بعد نیکی کر لیا کرو، وہ اس کو مٹا دے گی۔" (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی ذر الغفاری، رقم ۲۱۴۶۰، ج۸، ص۹۲) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: "اس آدمی کی مثال جو پہلے بُرائیوں میں مَشغول تھا، پھر نیک اعمال کرنے لگا، اس شخص کی طرح ہے کہ جس کے بدن پر تنگ زِرّہ ہو، جو اس کی گردن گھونٹ رہی ہو۔ پھر اس نے ایک نیک عمل کیا تو اس زِرّہ کا ایک حلقہ کُھل گیا۔ پھر دوسرا نیک کام کیا تو دوسرا حلقہ کُھل گیا (اور پھر نیک عمل کرتا چلا گیا) حتّٰی کہ وہ تنگ زرہ کُھل کر زمین پر آگری۔" (المعجم الکبیر، رقم ۷۸۳، ج۱۷، ص۲۸۴)

کر کے توبہ میں پھر گناہوں میں
ہو ہی جاتا ہوں مُبتلا یا ربّ
طالبِ مغفرت ہوں یا اللہ
بخش حیدر کا واسطہ یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص79،80)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

توبہ پر اِستقامت کیسے پائیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بات میں کوئی شک نہیں کہ عبادات کی ادائیگی اور گُناہ سے بچنے پر اِستِقامت اختیار کرنا، عُموماً دُشوار محسوس ہوتا ہے۔ لیکن یہ دُشواری اس وقت تک محسوس ہوتی

ہے ،جب تک ہمارے سامنے کوئی شخص انہیں اِستقامت سے اپنائے ہوئے نہ ہو۔ لہٰذا! اگر ہم تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں گے، تو ہمیں کثیر عاشقانِ رسول ایسے بھی نظر آئیں گے جو مدنی انعامات کے عاملین ہوں گے، مدنی قافلوں کے مسافرین ہوں گے، مدنی مذاکروں کے شائقین ہوں گے نیز اجتماعی طور پر عبادات پر اِستقامت پزیر ہوں گے، ان عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے ہم بھی گُناہوں سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے سنا کہ سچّی توبہ یہ ہے کہ بندہ گناہ ترک کر دے، جب بندہ اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچّی توبہ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا ہر نیک عمل قبول فرماتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا ہر گناہ معاف فرما دیتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ جب بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے تو اُس کے ہر گناہ کے بدلے میں جنّت میں اُس کے درجات بُلند فرماتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سچّی توبہ کرنے والے کی ہر نیکی کے بدلے جنّتی محل عطا فرماتا ہے اور جنّتی حُوروں میں سے ایک حُور سے اُس کا نکاح فرما دیتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر توبہ کرنے والا آیندہ اپنے آپ کو گناہوں سے بچتا دیکھے، دِل خوشی سے خالی ہو، بُرے لوگوں سے دُور رہے، تھوڑی دُنیا کو غنیمت جانے، آخرت کے عمل کو تھوڑا سمجھے۔ اگر توبہ کرنے والا ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرامین کی بجا آوری کرے، زبان کی حفاظت کرے، ہر وقت شرمندگی محسوس کرے تو قوی اُمید ہے کہ اُس کی توبہ قبول ہوگئی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ نادان جو گناہوں پر قائم رہتے ہوئے توبہ کرتے ہیں، کان کھول کر

سُن لیں کہ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ سے ٹھٹھا (مذاق) کرنے والا کہا گیا ہے۔

اے اپنے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گناہوں پر نادم و شرمسار اسلامی بھائیو! سچّی توبہ کے بعد بُری صحبت ترک کردو، اچھا اور پاکیزہ مدنی ماحول اپناؤ تاکہ تمہیں اِستقامت عطا ہو۔ سچّی توبہ پر اِستقامت پانے کا ایک مدنی نُسخہ یہ بھی ہے کہ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"توبہ کی رِوایات وحکایات"** کا مطالعہ کیا جائے تاکہ توبہ کرنے والوں کی حکایات کی برکات حاصل ہوں، سچّی توبہ پر اِستقامت پانے کا ایک مدنی نُسخہ یہ بھی ہے کہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پابندیِ وقت کے ساتھ اوّل تا آخر شرکت کی جائے، سچّی توبہ پر اِستقامت پانے کا ایک مدنی نُسخہ یہ بھی ہے کہ ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا جائے، سچّی توبہ پر اِستقامت پانے کا ایک مدنی نُسخہ یہ بھی ہے کہ مدنی چینل دیکھتے رہیں، سچّی توبہ پر اِستقامت پانے کا ایک مدنی نُسخہ یہ بھی ہے کہ ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں اجتماعی یا اِنفرادی طور پر حاضری دی جائے، سچّی توبہ پر اِستقامت پانے کا ایک مدنی نُسخہ یہ بھی ہے کہ مدنی انعامات پر عمل کرکے روزانہ فکرِ مدینہ کی جائے، سچّی توبہ پر اِستقامت پانے کا ایک مدنی نُسخہ یہ بھی ہے کہ مدرستہ المدینہ بالغان میں شرکت کی جائے، سچّی توبہ پر اِستقامت پانے کا ایک زبردست مدنی نُسخہ یہ بھی ہے کہ کسی جامع شرائط پیر کی بیعت کی جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہنشاہِ نُبُوَّت، مُصطفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے

میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (ابنِ عساکر ج۹ص۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

عِمامہ شریف کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ''**163 مَدَنی پھول**'' سے عمامہ شریف باندھنے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ پہلے دو(2) فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ''عمامے کے ساتھ دو(2) رَکعت نمازبغیر عمامے کی ستر (70) رَکعتوں سے اَفضل ہیں۔''[1] ''ٹوپی پر عمامہ ہمارے اور مُشرِکین کے درمیان فرق ہے ہر پیچ پر کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روزِ قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔''[2] ❀ عِمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔[3] ❀ عمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ(6) گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو۔[4] ❀ رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو(2) ایک(1) پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے۔[5] ❀ عمامے کو جب از سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا

1…فِرْدَوْس الاَخْبار، ۲/۲۶۵، حدیث:۳۲۳۳
2…جامع صغیر لِلسُّیُوطِی، ص۳۵۳، حدیث:۵۷۲۵
3…کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس، ص۳۸
4…فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۱۸۶
5…فتاویٰ رضویہ، ۷/۲۹۹

ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے۔[1] ❀ اگر ضرورتاً اُتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک ایک پیچ کھولنے پر ایک ایک گُناہ مٹایا جائے گا۔[2] عمامے کے پانچ (5) طِبّی فوائد مُلاحَظہ ہوں: ❀ ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سردی گرمی اور دھوپ وغیرہ براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے اِس سے نہ صِرف بال بلکہ دِماغ اور چہرہ بھی مُتاثِّر ہوتا ہے اور صحّت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لہٰذا اتباعِ سنت کی نیّت سے عمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہانوں میں عافیّت ہے۔ ❀ طِبّی تحقیق کے مطابِق دردِ سر کیلئے عِمامہ شریف پہننا بَہُت مفید ہے۔ ❀ عمامہ شریف سے دماغ کو تقویت ملتی اور حافظِہ مضبوط ہوتا ہے۔ ❀ عمامہ شریف باندھنے سے دائمی نَزلہ نہیں ہوتا یا ہوتا بھی ہے تو اس کے اثرات کم ہوتے ہیں۔ ❀ عمامہ شریف کا شملہ نچلے دھڑ کے فالج سے بچاتا ہے کیوں کہ شملہ حرام مغز کو موسمی اثرات مثلاً سردی گرمی وغیرہ سے تحفُّظ فراہم کرتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ دو(2) کتب (۱) 312 صفحات پر مُشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اورآداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو

1...فتاویٰ ہندیۃ، ۵/ ۳۳۰

2...فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۲۱۴ ملخصًا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ثَلَاثَةٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ تَحْتَ عَرْشِ اللّٰہِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ یعنی قیامت کے روز جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہ ہو گا، تین(3) شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی، یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) مَنْ فَرَّجَ عَنْ مَکْرُوْبِ اُمَّتِیْ جس نے میرے کسی اُمّتی کی پریشانی دُور کی ہو گی (2) وَمَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ جس نے میری سُنّت کو زندہ کیا ہو گا، (3) وَمَنْ اَکْثَرَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ اور جس نے مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔[1]

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامَن میں لو کون کرے یہ بَھلا تم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ... بستان الواعظین، مجلس فی قوله تعالی ان اللّٰه وملٰئکته...الخ، ص ۲۶۱-۲۶۰، رقم: ۱۷

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کیلئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے ربّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461)

---

[1] ...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ''بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً''[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اندھے، گنجے اور کوڑھی کا امتحان

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ، 412 صفحات پر مشتمل کتاب ''**عُیُوْنُ الحکایات**'' جلد 1 کے صفحہ نمبر 210 پر صحیح بُخاری شریف کے حوالے سے ایک رِوایت نقل ہے:

نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین (3) آدمی تھے اُن میں سے ایک بَرَص (یعنی خون کی خرابی کی وجہ سے جسم پر پڑنے والے سفید دھبّوں) کا مریض، دوسرا گنجا، اور تیسرا اندھا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن کی آزمائش کیلئے (انسانی صُورت میں) ایک فِرِشتے کو باری باری اُن کے پاس بھیجا۔ سب سے پہلے وہ بَرَص (یعنی کوڑھ) والے مریض کے پاس آیا اور اُس سے پُوچھا: تجھے سب سے زیادہ کون سی چیز پسند ہے؟ اس نے کہا: مجھے اچھی رنگت اور خوبصُورت جِلد پسند ہے کیونکہ (اِن سفید دھبّوں اور خراب جلد کی وجہ سے) لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ چُنانچہ فِرِشتے نے اُس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اُس کی

---

[1] ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

وہ بیماری ختم ہوگئی نیز اُس کی رنگت اچھی اور جِلد خُوبصُورت ہوگئی۔ فِرِشتے نے پھر اُس سے پُوچھا: تجھے کون سامال زیادہ پسند ہے؟ اُس نے کہا: مجھے اونٹ پسند ہے۔ اُسی وقت اُسے ایک حاملہ اونٹنی دے دی گئی اور فِرِشتے نے دُعا دی: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے اِس میں برکت دے۔ اِس کے بعد وہ فِرِشتہ گنجے کے پاس آیا اور اُس سے پُوچھا: تجھے کیا چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اُس نے کہا: مجھے خُوبصُورت بال زیادہ پسند ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ میرا یہ گنج پن ختم ہوجائے، کیونکہ اِس کی وجہ سے لوگ مجھے ناپسند کرتے ہیں۔ فِرِشتے نے اُس پر ہاتھ پھیرا تو اُس کا گنج پن ختم ہوگیا اور اُسے خُوبصُورت بال عطا کردیئے گئے، پھر فِرِشتے نے اُس سے پُوچھا: تجھے کون سامال زیادہ پسند ہے؟ اُس نے کہا: مجھے گائے بہت پسند ہے۔ چُنانچہ اُسے ایک حاملہ گائے دے دی گئی اور فِرِشتے نے اُس کے لئے بھی دُعا کی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے لئے اِس میں برکت دے۔ آخر میں وہ فِرِشتہ اندھے کے پاس آیا اور اُس سے بھی پُوچھا کہ تجھے کیا چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اُس نے کہا: مجھے یہ پسند ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بینائی عطا کردے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فِرِشتے نے اُس پر ہاتھ پھیرا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُسے بینائی عطا فرمادی۔ پھر اُس سے پُوچھا: تجھے کون سامال زیادہ پسند ہے؟ اُس نے کہا: بکریاں۔ چُنانچہ اُسے ایک گابھن بکری دے دی گئی۔ اب اونٹنی، گائے اور بکری نے بچے دینا شروع کئے اور کچھ ہی عرصے میں ان تینوں کے جانوروں میں اتنا اِضافہ ہوگیا کہ ایک کے اونٹوں، دُوسرے کی گائے اور تیسرے کی بکریوں سے ایک ایک میدان بھر گیا۔ پھر فِرِشتہ اُس بَرَص (یعنی کوڑھ) کے مَرَض والے کے پاس اُس کی پہلی صُورت یعنی بَرَص کی حالت میں آیا اور اس سے کہا: میں ایک غریب و مسکین ہوں، اور میرا زادِ راہ ختم ہوگیا ہے واپس جانے کی کوئی صُورت نظر نہیں آتی، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اُمّید ہے اور مَیں تیری مَدَد کا طَلَب گار ہوں۔ جس ذات نے تجھے خُوبصُورت رنگت وجِلد

اور اِس قدر مال عطا کیا ہے، میں تجھے اس کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے ایک اُونٹ دے دے تا کہ میں اپنی منزل تک پہنچ سکوں۔ یہ سُن کر اُس شخص نے اِنکار کرتے ہوئے کہا کہ مجھ پر تو پہلے ہی بہت ساری ذِمّے داریاں اور حُقُوق ہیں۔ فِرِشتے نے کہا: مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں تجھے جانتا ہوں، کیا تُو وہی نہیں جس کو بَرَص کی بیماری لاحق تھی اور لوگ تجھ سے نفرت کیا کرتے تھے اور تُو فقیر و محتاج تھا، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے مال عطا کیا۔ اُس نے کہا: مجھے تو یہ سارا مال وِراثت میں مِلا ہے اور نسل دَر نسل یہ مال مجھ تک پہنچا ہے۔ فِرِشتے نے کہا: اگر تُو اپنی اِس بات میں جُھوٹا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تُو پہلے تھا۔ پھر وہ فِرِشتہ گنجے کے پاس اُس کی پہلی صُورت میں آیا اور اُس سے بھی وہی بات کہی جو بَرَص والے سے کہی تھی۔ اس نے بھی بَرَص والے کی طرح جواب دِیا۔ فِرِشتے نے کہا: اگر تُو اپنی بات میں جُھوٹا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے تیری پہلے والی حالت پر لوٹا دے۔ پھر فِرِشتہ اندھے کے پاس اُس کی پہلے والی حالت میں آیا اور کہا: میں ایک مسکین و مسافر ہوں اور میرا زادِ راہ ختم ہو چکا ہے۔ ایسی حالت میں اپنی منزل تک نہیں پہنچ سکتا، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات سے اُمّید ہے اور اس کے بعد مجھے تیرا آسرا ہے۔ میں اُسی ذات کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں، جس نے تجھے آنکھیں عطا فرمائیں کہ مجھے ایک بکری دے دے تا کہ میں اپنی منزل تک پہنچ سکوں۔ تو وہ کہنے لگا: واقعی میں پہلے اندھا تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے آنکھیں عطا فرمائیں اور غریب تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے غنی کر دِیا، تو جتنا چاہے اِس مال میں سے لے لے اور جتنا چاہے چھوڑ دے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تو جتنا مال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر لینا چاہے لے لے، مَیں تجھے مَشَقَّت میں نہ ڈالوں گا (یعنی منع نہ کروں گا)۔ یہ سُن کر فِرِشتے نے کہا: تیرا مال تجھے مُبارک ہو، یہ سارا مال تُو اپنے پاس ہی رکھ۔ تم تینوں کا اِمتحان لیا گیا تھا، تیرے

لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ہے اور تیرے دونوں دوستوں (یعنی کوڑھی اور گنجے) کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ ضرورت مندوں کی مَدَد کرنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ مال سے اُن کی ضرورتیں پوری کرنا، رِضائے الٰہی کا ذریعہ ہے، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ باوجودِ قُدرت صَدَقہ و خَیرات بالخُصوص صَدَقاتِ واجبہ مثلاً زکوۃ وفطرہ وغیرہ نہ دینے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور اُس کی عطا کردہ نعمتوں کی ناشکری ہے۔ لہٰذا ہمیں صَدَقاتِ واجبہ کی اَدائیگی کے ساتھ ساتھ نفلی طور پر بھی خُوب خُوب صَدَقہ وخَیرات کرتے رہنا چاہئے۔

دولتِ دُنیا سے بے رَغبت مجھے کر دیجئے
میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص218)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطارؔ قادِری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی مدنی سوچ پر قُربان جائیے کہ بارگاہِ رِسالت میں عرض کر رہے ہیں کہ مجھے دُنیا کی دولت سے بے رَغبت کر دِیجئے اور میری حاجت سے زائد مجھے مال عطا نہ کیجئے، سُبحان اللہ عَزَّوَجَلَّ، آیئے! ہم بھی بارگاہِ رِسالت میں عرض کرتے ہیں کہ آقا!

دولتِ دُنیا سے بے رَغبت مجھے کر دیجئے
میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب!　صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

[1] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث ابرص واعمی...الخ، ۲/۴۶۳، حدیث: ۳۴۶۴

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ کوئی بھی مُلک خواہ مَعاشی طور پر کتنا ہی تَرَقّی یافتہ کیوں نہ ہو، لیکن عام طور پر اُس میں لوگوں کا ایک ایسا طبقہ بھی ہوتا ہے جو مُختلف وُجُوہات کے باعث غُربت واَفلاس کا شِکار ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کی کَفالَت کی ذِمّے داری، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے صاحبِ حیثِیَّت اَفراد کے سِپُرد کی ہے۔ چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مالدار مسلمانوں پر زکوٰۃ فرض کی، تاکہ وہ اپنی زکوٰۃ کے ذریعے مُعاشرے کے کمزور اور نادار طبقے کی مَدد کریں اور دولت چند لوگوں کی مُٹھیوں میں قید ہونے کے بجائے مُعاشرے کے ستائے ہوئے غریب اَفراد تک بھی پہنچتی رہے، تاکہ مُعاشرے میں مَعاشی توازُن کی فضا قائم ہو۔

یاد رہے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو سب کو دولت مند بنا دیتا اور کوئی بھی شخص غریب نہ ہوتا، لیکن اُس نے اپنی مَشِیَّت سے کسی کو اَمیر بنایا تو کسی کو غریب تاکہ اَمیر کو اس کی دولت اور غریب کو اس کی غُربت کے سبب آزمائے۔ جیسا کہ پارہ 8 سورۃُ الاَنعام کی آیت نمبر 165 میں ارشادِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے

وَ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓىٕفَ الْاَرْضِ وَ رَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَاۤ اٰتٰىكُمْؕ (پ۸، الانعام:۱۶۵)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب کیا اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی دی کہ تمہیں آزمائے اُس چیز میں جو تمہیں عطا کی۔

صدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت تحریر فرماتے ہیں: یعنی آزمائش میں ڈالے کہ تم نعمت وجاہ ومال پا کر کیسے شُکر گزار رہتے ہو اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ کس قسم کے سُلوک کرتے ہو۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ مُبارکہ اور اِس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ دُنیا

---

[1] ... خزائن العرفان، پ۸، الانعام، تحت الآیۃ:۱۶۵، ص۲۸۵

دارُالامتحان (یعنی آزمائش کا گھر) ہے، یہاں کسی کو نعمتوں اور عطاؤں کے ذریعے آزمایا جارہا ہے، تو کسی کو ان چیزوں سے محروم کر کے آزمائش میں ڈالا جاتا ہے کہ نعمتیں ملنے پر کون کس انداز میں شکر یا ناشُکری کرتا ہے اور نعمتیں نہ ملنے پر کون کس طرح صبر یا بے صبری سے کام لیتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہر حال میں صبر و شکر سے کام لیتے ہوئے شرعی اَحکامات پر عمل کے ساتھ ساتھ خُوش دِلی کے ساتھ بکثرت صَدَقہ و خَیرات کِیا کریں اور اپنی آخرت کے لئے اَجر و ثَواب کا ذَخِیرہ اِکٹھا کرنے میں مصروف رہیں۔ قرآنِ کریم میں مختلف مقامات پر صَدَقہ و خَیرات کرنے کی ترغیب و تاکید بیان کی گئی ہے، جیسا کہ پارہ 27 سورۃُ الحدید کی آیت نمبر 10 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِؕ (پ۲۷، الحدید: ۱۰)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو حالانکہ آسمانوں اور زمین سب کا وارث اللہ ہی ہے۔

"سب کا وارث اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی ہے" اس کی وضاحت کرتے ہوئے صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم ہلاک ہو جاؤ گے اور مال اسی کی مِلک میں رہ جائیں گے اور تمہیں خرچ کرنے کا ثواب بھی نہ ملے گا اور اگر تم خُدا کی راہ میں خرچ کرو تو ثواب بھی پاؤ۔[1] اسی طرح ایک اور مقام پر صَدَقے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا گیا:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ۬ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ (پ۴، اٰلِ عمران: ۹۲)

تَرجَمۂ کنزالایمان: تم ہر گز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خَرچ کرو اور تم جو کچھ خَرچ کرو اللہ کو معلوم ہے۔

---

1 . . . خزائن العرفان، پ۲۷، الحدید، تحت الآیۃ: ۱۰

صدرُ الافاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الہَادِی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ یہاں خَرْچ کرنا عام ہے، تمام صَدَقات کا یعنی واجِبہ ہوں یا نافِلہ سب اِس میں داخل ہیں۔ حسن کا قول ہے کہ جو مال مُسلمانوں کو مَحْبُوب ہو اور اُسے رضائے الٰہی کے لئے خَرْچ کرے، وہ اس آیت میں داخل ہے، خواہ ایک کھجور ہی ہو۔

(حضرتِ سَیِّدُنا) عمر بن عبدُ العزیز (رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) شکر کی بوریاں خرید کر صَدَقہ کرتے تھے، اُن سے کہا گیا: اِس کی قیمت ہی کیوں نہیں صَدَقہ کر دیتے؟ فرمایا: شَکَر مجھے مَحْبُوب و مَرْغُوب ہے، یہ چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں پیاری چیز خَرْچ کروں۔[1]

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دُوں
شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص316)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ خُود اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنا مَحْبُوب ترین مال اپنی راہ میں خَرْچ کرنے کی ترغیب اِرشاد فرما رہا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ کَنْجُوسی سے کام لینے کے بجائے، دل کھول کر صَدَقہ و خَیْرات کِیا کریں۔ ظاہر ہے کہ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کا دِیا ہوا ہے، لہٰذا اُسی کے دیئے ہوئے مال میں سے اُسی کی رِضا کیلئے صَدَقہ کرنا، یقیناً نعمتوں میں مزید اضافے کا باعث ہو گا، جبکہ اس کے بر عکس قُدرت کے باوُجُود صَدَقہ و خَیْرات سے ہاتھ روک لینا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے

---

[1] ... تفسیر مدارک، آل عمران، تحت الآیۃ: ۹۲، ص ۱۷۲

والی نعمتوں سے مَحْرُومی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

حضرت اَسْماء بِنْتِ ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ مُحَمَّد رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: ہاتھ نہ روکو، ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مال یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک نہایت ہی عظیمُ الشان نعمت ہے، لٰہذا جسے اللہ تعالٰی نے مال و دولت کی نعمت سے سرفراز فرمایا ہے، اسے چاہئے کہ وہ اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے اسے بِلا ضرورت جمع کرکے نہ رکھے اور نہ ہی فضول کاموں میں ضائع کرے، بلکہ اپنے ماں باپ، بیوی بچّوں، بہن بھائیوں، رشتے داروں، غریبوں، مِسکینوں اور محتاجوں پر جائز طریقے سے خرچ کرکے صدقہ و خَیْرات کے فوائد و ثَمَرات حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرے، کیونکہ جو شخص مال کو اِخلاص کے ساتھ نیکی کے کاموں میں خرچ کرتا ہے، اُس کی دُنیا و آخرت سنور جاتی ہے، ایسا بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے مدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا محبوب اور ثوابِ آخرت کا حقدار قرار پاتا ہے۔ قرآنِ کریم کے علاوہ احادیثِ مُبارکہ میں بھی کئی مقامات پر صَدَقہ و خَیْرات کی ترغیبیں اور فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب اس ضمن میں 5 احادیثِ مبارکہ سُنتے ہیں:

1. رَبّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! اپنے خزانے میں سے میرے پاس کچھ جمع کر دے، نہ جلے گا، نہ ڈوبے گا، نہ چوری کیا جائے گا۔ میں اُس وقت تجھے پورا بدلہ دوں گا، جب تو اُس کا زیادہ ضرورت مند ہو گا۔[2]
2. بَاکِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاۗءَ لَا يَتَخَطَّى الصَّدَقَةَ یعنی صبح کا آغاز صَدَقے سے کیا کرو، کیونکہ

---

[1] … بخاری، کتاب الزکوۃ، باب التحریض علی الصدقة، ۱/۴۸۳، حدیث: ۱۴۳۳

[2] … شعب الأیمان، باب في الزکاة، التحریض علی صدقة التطوع، ۳/۲۱۱، حدیث: ۳۳۴۲

مُصیبت صَدَقے سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔[1]

3. اِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ وَتَمْنَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ وَيُذْهِبُ اللهُ الْكِبْرَ وَالْفَخْرَ یعنی بے شک مسلمان کا صَدَقہ عُمْر بڑھاتا اور بُری مَوت کو دُور کرتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ (اس کی برکت سے صَدَقہ دینے والے سے) تکبُّر وتفاخُر (بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت) کو دُور کر دیتا ہے۔[2]

4. اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَنْ اَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُوْرِ وَاِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ یعنی بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بِلاشُبہ مسلمان، قیامت کے دن اپنے صَدَقے کے سائے میں ہو گا۔[3]

5. اِنَّهَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ لِمَنِ احْتَسَبَهَا يَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللهِ، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر صَدَقہ کرے، تو وہ صَدَقہ اُس کے اور دوزخ کے درمیان رُکاوٹ بن جاتا ہے۔[4]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ صَدَقہ، مصیبت و بَلا کو روک دیتا ہے، صَدَقہ عمر کو بڑھاتا ہے، صَدَقہ بُری موت کو دُور کرتا ہے، صَدَقہ تکبُّر کو دُور کرتا ہے، صَدَقہ فخر کو دُور کرتا ہے، صَدَقہ قبر کی گرمی بُجھاتا ہے، صَدَقہ قِیامت کے دن سایہ ہو گا، صَدَقہ دوزخ کے عذاب سے بچائے گا۔

دے نَزْع و قبر و حشر میں ہر جا اَمان اور
دوزخ کی آگ سے بچا یا ربِّ مُصطفٰے

---

1 … شعب الایمان، باب الزکاة، التحریض علی صدقة التطوع، ۳/۲۱۴، حدیث: ۳۳۵۳

2 … مجمع الزوائد، کتاب الزکاة، باب فضل الصدقه، ۳/۲۸۴، حدیث: ۴۶۰۹

3 … شعب الایمان، باب الزکاة، التحریض علی صدقة التطوع، ۳/۲۱۲، حدیث: ۳۳۴۷

4 … مجمع الزوائد، کتاب الزکاة، باب فضل الصدقة، ۳/۲۸۶، حدیث: ۴۶۱۷

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص132)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف و بُزرگانِ دین میں صَدَقہ و خَیرات کا جذبہ اِس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ بسا اَوقات تو وہ مُبارک ہستیاں اپنی ضروریات کو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پر قُربان کر دِیا کرتی تھیں۔ آئیے ترغیب کے لئے ایک عظیمُ الشان واقعہ سُنتے ہیں چُنانچہ

بے مِثال تَوکُّل اور لاجواب صَدَقہ

اُمُّ المؤمنین، حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ، طَیِّبہ، طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ ایک مسکین نے آپ سے سوال کیا جبکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا روزے سے تھیں اور گھر میں سِوائے ایک روٹی کے کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنی باندی سے فرمایا: اِسے وہ روٹی دے دو، تو باندی نے کہا: آپ کی اِفطاری کیلئے اس کے سِوا کچھ نہیں، حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: اِسے وہ روٹی دے دو، باندی کہتی ہیں کہ میں نے وہ روٹی اُسے دے دی، ابھی شام نہیں ہوئی تھی کہ اہلِ بیت نے یا کسی اور شَخْص نے جو ہدیہ دِیا کرتا تھا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بطورِ ہدیہ ایک بکری بھجوائی، لانے والا اُس گوشت کو کپڑے میں ڈھانپے ہوئے لے کر آیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے مجھے بُلا کر فرمایا: لو اِس میں سے کھاؤ یہ تمہاری اُس روٹی سے بہتر ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تھا اللہ والوں کا طرزِ عمل کہ جو کچھ بھی ہوتا، صَدَقہ کر دیتے یہی وجہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے صَدَقے کے سبب اُنہیں بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرماتا ہے۔ جیسا کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی

[1] ... شُعَبُ الایمان، باب في الزكاة، فصل فيما جاء في الايثار، ۳/۲۶۰، حدیث: ۳۴۸۲

ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف "**فیضانِ سنّت**" کے صفحہ 513 پر ایک واقعہ نقل کرتے ہیں: اپنے دَور کے اَبدال حضرت سَیِّدُنا ابو جعفر بن خطّاب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے دروازے پر ایک سائل (یعنی مانگنے والے) نے صدا لگائی، میں نے زوجہ محترمہ سے پُوچھا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ جواب مِلا: چار(4) انڈے ہیں۔ میں نے کہا: سائل کو دے دو۔ اُنہوں نے تعمیل کی۔ سائل انڈے پاکر چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دیر گُزری تھی کہ میرے پاس ایک دوست نے انڈوں سے بھری ہوئی ٹوکری بھیجی۔ میں نے گھر میں پُوچھا: اِس میں کُل کتنے انڈے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: تیس(30)۔ میں نے کہا: تم نے تو فقیر کو چار(4) انڈے دیئے تھے، یہ تیس(30) کس حساب سے آئے! کہنے لگیں: تیس(30) انڈے سالم ہیں اور دس(10) ٹُوٹے ہوئے۔ حضرت سَیِّدُنا شیخ علّامہ یافعی یمنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض حضرات اِس حِکایت کے مُتَعَلِّق یہ بَیان کرتے ہیں کہ سائل کو جو انڈے دِیئے گئے تھے، اُن میں تین(3) سالم اور ایک ٹُوٹا ہوا تھا۔ رَبّ تعالٰی نے ہر ایک کے بدلے دس دس(10،10) عطا فرمائے۔ سالم کے عِوَض سالم اور ٹُوٹے ہوئے کے بدلے ٹُوٹے ہوئے۔[1]

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دُوں
شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش، ص316)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "ضیائے صَدَقات" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَدَقے سے مُتَعَلِّق مفید معلومات حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 415 صفحات پر مشتمل کتاب "**ضیائے صَدَقات**"

---

[1] ... روض الریاحین، الحکایۃ الخامسۃ والعشرون... الخ، ص ۲۷۴ بتغیر قلیل

کا مُطالعہ انتہائی مُفید ہے۔یہ کتاب 19 ابواب پر مشتمل ہے، جس میں صَدَقے سے مُتَعَلِّق مختلف مَوضُوعات پر تفصیلی مواد موجود ہے، مثلاً صَدَقہ کے معنیٰ و اَقْسام، فرضِ زکوٰۃ کا بَیان، زکوٰۃ کسے دی جائے، صلہ رحمی (رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے فضائل، مال جمع کرنا کیسا؟ بُخْل کی مَذَمَّت وغیرہ وغیرہ، اِس کتاب کے مُطالعے سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا، لہٰذا آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی بھرپور ترغیب دلایئے۔اس کے علاوہ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا رِسالہ "مدینے کی مچھلی" اور مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رِسالہ "صدقے کا اِنعام" پڑھنا بھی بے حد مُفید ہو گا۔ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسلاف و بُزرگانِ دین نہ صرف خُود بکثرت صَدَقہ و خَیرات کِیا کرتے تھے، بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اِس کارِ خَیر کی ترغیب دِیا کرتے تھے، آیئے اِس ضِمن میں 3 اَقْوال سُنتے ہیں:

﴿1﴾ ہر حال میں صَدَقہ کرو

اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس دُنیا کی دولت آئے تو اُس میں سے کچھ خَرْچ کرو کیونکہ خَرْچ کرنے سے وہ ختم نہیں ہو جائے گی اور اگر دُنیا کی

دولت تم سے مُنہ پھیر کر جانے لگے تو بھی اُس میں سے کچھ خَرْچ کرو کیونکہ اُس نے باقی نہیں رہنا۔[1]

مجھ کو دُنیا کی دولت نہ زر چاہیے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہیے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص513)

﴿2﴾ سخاوت کیا ہے؟

حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پُوچھا گیا کہ سخاوت کیا ہے؟ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنا مال خُوب خَرْچ کرنا۔ پھر پُوچھا: حزم (اِحتیاط) کیا ہے؟ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مال روکے رکھنا۔ پھر پُوچھا گیا: اِسراف کیا ہے؟ فرمایا: اِقْتِدار کی چاہت میں مال خَرْچ کرنا۔[2]

﴿3﴾ جُودوکَرَم ایمان میں سے ہے

حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: دِیْن کے گُناہ گار اور زندگی میں لاچار و بدحال بہت سے لوگ صرف اپنی سخاوت کی وجہ سے جنّت میں داخِل ہو جائیں گے۔[3]

بِلا حساب ہو جنّت میں داخلہ یا ربّ
پڑوس خُلد میں سَروَر کا ہو عطا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص82)

---

[1] ... احیاء العلوم، ۳/۳۸۷

[2] ... احیاء العلوم، ۳/۳۹۷

[3] ... احیاء العلوم، ۳/۴۰۷

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض لوگ محتاجی کا بہانہ بنا کر صَدَقہ و خَیرات کے معاملے میں سُستی و بُخل سے کام لیتے اور حال پوچھنے پر شکوے شکایات کے انبار لگا دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! صَدَقہ و خَیرات کرنے سے نہ تو مال میں کوئی کمی واقع ہوتی ہے اور نہ ہی راہِ خدا میں مال دینے کیلئے امیر و کبیر ہونا شرط ہے جیسا کہ سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ یعنی صَدَقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔[1] ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ یعنی آگ سے بچو، اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے[2]

اس حدیثِ پاک میں اُن لوگوں کیلئے ڈھارس ہے، جو مَعاشی پریشانیوں میں مُبتلا ہونے کے باوجود صَدَقہ و خَیرات تو کرتے ہیں مگر معمولی چیز صَدَقہ کرنے کی وجہ سے دل چھوٹا کر لیتے ہیں حالانکہ صَدَقہ چاہے کم ہو یا زیادہ، اگر مالِ حلال سے اِخلاص کے ساتھ دِیا جائے تو یقیناً ثواب کے لحاظ سے بہت ہی عُمدہ ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے والدِ گرامی حضرت مولانا مُفتی نَقی علی خان رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه ارشاد فرماتے ہیں: صَدَقہ دینے میں تھوڑی چیز کو بھی حقیر نہ جانو، اگرچہ زیادہ کی استطاعت بھی ہو، ہاتھ پہنچتا ہے (یعنی انسان صَدَقہ دینے کا اِرادہ کرلیتا ہے) مگر شیطان روکتا ہے، نفس آڑے آتا ہے، ایک شیطان کیا ستّر (70) شیطان صَدَقے سے باز رکھتے ہیں۔

حدیث شریف میں ارشاد ہوا: انسان اپنا صَدَقہ ستّر (70) شیطانوں کے جبڑے چیر کر نکالتا

---

1 ... معجم اوسط، من اسمه احمد، حدیث: ۲۲۷۰، ۱/۶۱۹

2 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب من نوقش الحساب عذب، ۴/۲۵۷، حدیث: ۶۵۴۰

ہے۔[1]تو ایسی حالت میں تھوڑا ہی دے اور اُسے حقیر جان کر بالکل لَا تَعَلُّق نہ ہو، کیونکہ تھوڑی چیز سے بھی محتاج کی ضرورت کسی حد تک پوری ہو گی اور بُخْل کی جَڑ دل پر جمنے میں کچھ تو کمی آئے گی۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ دُنیا فانی ہے اور اِس سے دل لگانا بہت بڑی نادانی ہے، کیونکہ ہم میں سے ہر کسی کو ایک نہ ایک دن مَوت آنی ہے، لہٰذا عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ انسان اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بتائے ہوئے کاموں میں لگ جائے، عبادتِ الٰہی کی کثرت کرے، سنّتوں بھری زندگی گُزارے، بقدرِ ضرورت حلال روزی کمائے، مال سے ہرگز دل نہ لگائے، مالِ حرام کمانے سے بالکل بچے اور ہمیشہ صرف اور صرف حلال ہی کمائے اور اس حلال مال کو بھی اپنی جائز حاجتوں اور ضروریات میں خرچ کرتا رہے اور اسی حلال مال سے راہِ خدا میں خُوب خُوب صَدَقہ و خَیْرات کرکے غریبوں، مسکینوں، حاجت مندوں، اپنے قریبی رشتے داروں اور دینی طَلَبۂ کرام کا سہارا بنے، اُن کے دُکھ دَرد کو اپنا دُکھ دَرد سمجھے اور اُن کی دُعائیں لینے کی کوشش کرے۔ مگر افسوس! آج کل صَدَقہ وخَیْرات کے ذریعے غریبوں کی مَدَد کرنے اور نیکی کے کاموں میں مال خرچ کرنے کے بجائے فضول اور غیر ضروری کاموں کیلئے تو اپنے خزانے کے مُنہ کھول دیئے جاتے ہیں، مگر اس بات کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی کہ ہمارے اِرْدگرد مُعاشرے کے ٹُھکرائے ہوئے بہت سے ایسے لوگ بھی موجود ہیں، جن کے پاس نہ تو سر چُھپانے کیلئے مُناسب جگہ ہے، نہ تَن ڈھانپنے کیلئے اچھا لباس ہے اور نہ ہی پیٹ کی آگ بُجھانے کیلئے بقدرِ ضرورت روٹی۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنی جائز خُوشیوں کے ساتھ ساتھ حَتَّی الْاِمکان ایسے سفید پوش لوگوں کی ضرورتوں کا بھی خیال رکھیں اور اُن کے ساتھ ہمدردی بھرا سُلوک کریں۔

---

[1] ... مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب ارغام الشیطان بالصدقۃ، ۳/۲۸۲، حدیث: ۴۶۰۱

[2] ... فضائلِ دُعا، ص۲۷۶ بتغیر قلیل

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ایک لُقمہ روٹی، ایک مُٹھی کھجور یا اِس کے علاوہ کوئی اَور چیز جس سے مسکین کو فائدہ پہنچے۔ اُس کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ تین (3) اَفراد کو جنّت میں داخل فرماتا ہے۔ (1) صاحبِ خانہ جس نے حکم دیا (2) زوجہ کہ اُسے تیار کرتی ہے (3) خادم جو مسکین کو دے آتا ہے۔ پھر رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حمد ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے، جس نے ہمارے خادموں کو بھی نہ چھوڑا (یعنی اُنہیں بھی کارِ خیر میں اپنی قُدرت کے مُطابق حصّہ ملانے اور صَدَقہ غریب تک پہنچانے کی وجہ سے جنّت میں داخل فرمادیتا ہے)۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ عام غریبوں کی تو ہم خُوب مَدد کرتے ہیں اور نیک کاموں میں بھی مالی طور پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں، مگر چراغ تلے اندھیرا کے مصداق اپنے ہی ضرورت مند رشتے داروں کو بھول جاتے ہیں، لہٰذا اُنہیں بھی یاد رکھا جائے اور اُن کی خُودداری کو ٹھیس پہنچائے بغیر انتہائی اَحسن انداز میں ان کی مَدد کی جائے بلکہ اُنہیں اَوّلین ترجیح دی جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مختلف مدنی کاموں میں عملی طور پر شامل ہو جانا چاہئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے اس پُرفِتن دَور میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی ہمیں سُنّتوں بھرا پاکیزہ ماحول مُہیّا کر رہی ہے۔ اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نہ جانے کتنے گُناہ گاروں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے تَوبہ کی توفیق ملی اور اب وہ صلوٰۃ وسُنّت کے پابند ہو کر ایک باعمل و باکردار مُسلمان کی حَیثیّت سے زندگی گزار رہے ہیں۔ آیئے! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر اپنے آپ کو مدنی کاموں میں مشغول کرکے

[1] ... معجم اوسط، من اسمه محمد، باب الميم، ۸۹/۴، حديث: ۵۳۰۹

نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرنے والے ایک عاشقِ رسول کی مدنی بہار سُنتے ہیں: چنانچہ

عاشقانِ رسول کی صحبت نے کیا سے کیا بنا دِیا

لائنز ایریا، بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کا کچھ اِس طرح بیان ہے کہ پہلے میں بھی ایک عام سا ماڈَرن اور بے نمازی لڑکا تھا، زندگی کے شب و روز غفلتوں اور گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔ ماہِ رَمضانُ المبارک ۱۴۲۳ھ میں ایک اسلامی بھائی نے مجھ پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے ہمارے ہی علاقے کی فیضانِ رضا مسجِد (لائنز ایریا) میں ہونے والے سنّتوں بھرے اِجتماعی اِعتِکاف میں بیٹھنے کی ترغیب دلائی، میں نے حامی بھر لی اور گھر والوں سے اجازت لے کر رَمضانُ المبارک کے آخِری عشرے میں مُعتکِف ہوگیا۔ اِعتکاف میں عاشِقانِ رسول کی صحبتوں کی برکتوں سے خوب مالا مال ہوا اور اِعتِکاف میں عمر بھر کیلئے پنج وقتہ نمازی بنے رہنے کا پختہ عزم کر لیا، دیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ داڑھی مُنڈانے سے بھی توبہ کر لی۔ ہاتھوں ہاتھ عمامہ شریف بھی سجا لیا اور سنّت کے مطابِق مَدَنی لباس کی بھی نیّت کر لی۔ عید کے دوسرے دن عاشِقانِ رسول کے ساتھ 3 دن کے مَدَنی قافلے میں سنّتوں بھرا سفر کیا اور اِس مبارک سفر کی بَرَکت سے میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا ہو کر رہ گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرے کہ مرتے دم تک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مجھ سے نہ چُھوٹے۔ اب میں فیشن ایبل ماڈَرن لڑکا نہ رہا تھا۔ اعتِکاف اور ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافِلے کے سفر کے دوران عاشقانِ رسول کے قُرب نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے کیا سے کیا بنا دیا۔ مجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم بالائے کرم ہے کہ میں یہ بیان دیتے وقت اپنے علاقے میں مَدَنی انعامات کے ذمّہ دار کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمت بجالا رہا ہوں۔

فضلِ ربّ سے گناہوں کی عادت چُھٹے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
نیکیوں کا تمھیں خوب جذبہ ملے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رشتے داروں پر صدقہ کرنے کی ترغیب و اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اِنَّ الصَّدَقَۃَ عَلٰی ذِیْ قَرَابَۃٍ یُضَعَّفُ اَجْرُھَا مَرَّتَیْنِ یعنی بے شک اہلِ قرابت پر صَدَقہ کرنے کا ثواب دوگُنا بڑھا کر دِیا جاتا ہے۔[1]

آیئے! بطورِ ترغیب صَدَقہ وخَیْرات کرنے کی برکتوں پر مشتمل 2 ایمان افروز حکایات سُنتے اور اُن سے نصیحت کے مدنی پھول چُنتے ہیں چُنانچہ

ایک روٹی کا ثواب

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے منقول ہے: عبدُ اللہ نامی ایک راہب 60 سال تک عبادت میں مشغول رہا۔ پھر ایک عورت کے فتنے میں مبتلا ہو کر 6 راتیں گُناہ میں مُبتلا رہا، پھر اُسے اپنے گُناہ پر ندامت ہوئی تو دوڑتا ہوا مسجد کی طرف آیا، وہاں 3 بھوکوں کو پایا تو ایک روٹی اُن پر صَدَقہ کر دی اور اُس کا اِنتقال ہو گیا۔ جب اُس کے اَعمال کا وزن ہوا تو ایک پلڑے میں 60 سال کی عبادت اور دُوسرے پلڑے میں 6 دن کے گُناہ رکھے گئے تو گُناہ، عبادت پر غالب آ گئے، لیکن جب صَدَقہ کی ہوئی روٹی رکھی گئی تو وہ اُن گُناہوں پر غالب آ گئی۔[2]

یا خدا! رحمت تِری حاوی ہے تیرے قہر پر
فضل و رحمت کے سہارے جی رہا بدکار ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص478)

---

1 ... معجم کبیر، ۸/۲۰۶، حدیث: ۷۸۳۴

2 ... شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل ما جاء فی الایثار، ۳/۲۶۲، حدیث: ۳۴۸۸ ملتقطاً وبتغیر قلیل

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَدَقے کی روٹی نے اژدھے سے بچالیا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 413 صفحات پر مشتمل کتاب **"عیونُ الحکایات (حصہ دُوم)"** صفحہ 197 پر ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سالم ابو جَعد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے: حضرت سیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کا ایک جھگڑالو شخص لوگوں کو بہت تنگ کیا کرتا تھا۔ جب لوگ اُس کی تکلیفوں سے بہت زیادہ تنگ ہوئے تو حضرت سیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عرض کی: حُضور! اُس شخص کیلئے بد دُعا کیجئے، ہم اُس سے بہت تنگ آچکے ہیں۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: جاؤ! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! تمہیں اُس کے شَر سے خَلاصی مل جائے گی۔ لوگ واپس چلے گئے۔ وہ شخص روزانہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتا اور اُنہیں بیچ کر اپنے اور اپنے اہل وعیال کے گُزر بَسر کا اِنتظام کرتا۔ حسبِ معمول اُس دن بھی وہ جنگل گیا، اُس کے پاس 2 روٹیاں تھیں، ایک خُود کھالی اور دوسری صَدَقہ کردی۔ پھر لکڑیاں کاٹ کر صحیح وسالم واپس گھر چلا آیا۔ لوگوں نے جب اُسے صحیح وسالم آتا دیکھا تو حضرت سیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں عرض کی: حضور! وہ شخص صحیح وسالم ہے، ابھی تک اُس پر کسی قسم کی کوئی مصیبت نازل نہیں ہوئی۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُس شخص کو بُلا کر فرمایا: اے نوجوان! آج تُو نے کون سا نیک کام کِیا ہے؟ کہا: آج حسبِ معمول جب میں جنگل گیا تو میرے پاس 2 روٹیاں تھیں، ایک میں نے کھالی اور دوسری صَدَقہ کردی، اِس کے علاوہ تو کوئی اور نیک کام مجھے یاد نہیں۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: لکڑیوں کا گٹھا کھولو! جب گٹھا کھولا تو اُس میں کھجور کے تنے جتنا موٹا بہت ہی زہریلا سیاہ اژدہا موجود تھا۔ حضرت سیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد

فرمایا: اے شخص! تجھے اِس خطرناک زہریلے اژدھے سے تیری صَدَقہ کی ہوئی ایک روٹی نے بچالیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِن واقعات کو سُن کر ممکن ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ شیطانی وسوسہ آئے کہ **"اب تو مسلمانوں کی دل آزاری کرنے کی آزادی مل گئی ہے، جو چاہے کرتے پھرو، صَدَقے سے تمام گُناہ معاف ہوجائیں گے"**، یقیناً یہ شیطان کا بہت بڑا وار ہے، کیونکہ اگر اِن گُناہوں کے اِرتِکاب کی کُھلی چُھوٹ دے دی جائے تو مُعاشرے میں کسی کا مال سَلامت رہے گا اور نہ ہی عزّت! بلکہ ہمارا مُعاشَرہ **"دَرِندوں کے جنگل"** کا منظر پیش کرنے لگے گا، لہٰذا اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو تکلیف دے اور پھر صَدَقہ دے کر خُود کو یوں منالے کہ اب تو میں بخش دیا جاؤں گا تو یقیناً یہ انتہائی درجے کی بے باکی ہے۔ ایسوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈر جانا چاہئے، کیونکہ احادیثِ مُبارکہ میں مسلمانوں کی دل آزاری کے بارے میں شدید وعیدیں ذکر کی گئی ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه اپنی تصنیف **"غیبت کی تباہ کاریاں"** صفحہ 444 پر تحریر فرماتے ہیں کہ بے شک مسلمان کی تَحقیر (یعنی اُس کو حقیر جاننا) یا اُس کا مذاق اُڑانا اور دل دُکھانا، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

بَحروبَر کے بادشاہ، دو عالم کے شَہَنْشاہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ اٰذٰى مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِىْ وَمَنْ اٰذَانِىْ فَقَدْ اٰذَى الله یعنی جس نے کسی مسلمان کو اِیذا دی، اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی، اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اِیذا دی۔[2]

---

1 ... عیون الحکایات، حصہ دوم، ص۱۹۷ بتغیر قلیل

2 ... معجم اوسط، باب السین، من اسمہ سعید، ۲/۳۸۷، حدیث: ۳۶۰۷

بہر حال یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مشیّت پر ہے کہ اگر وہ چاہے تو کسی ایک گُناہ پر گرِفت فرما لے اور چاہے تو کسی ایک نیکی پر یا محض اپنے فضل و کرم سے یوں ہی مغفرت و بخشش کا پروانہ عطا فرما دے۔ ہمیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی اُمّید رکھنے کے ساتھ ساتھ اُس کی خُفیہ تدبیر سے بھی ہر دم ڈرتے ہوئے عافیت کا سوال کرنا چاہئے اور اپنی نیکی و صَدَقے یا آئندہ توبہ کر لینے کے بَل بُوتے پر گُناہوں کا سلسلہ جاری رکھنے سے گُریز کرنا چاہئے۔

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نورُ العرفان صَفْحَہ 376 پر سورۂ یوسُف کی آیت نمبر 9 کے تَحت فرماتے ہیں: توبہ کے اِرادے سے گُناہ کرنا کُفر ہے۔ ایک مقام پر کچھ مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: توبہ کے اِرادے سے گُناہ کرنا کُفر ہے کہ چلو گُناہ میں حرج ہی کیا ہے؟ کل توبہ کر لیں گے، یہ توبہ نہیں بلکہ شریعت کا مذاق اڑانا ہے اور خدائے تعالیٰ پر اَمن (یعنی اس سے بے خوف ہو جانا ہے اور) یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ [1]

حضرت شیخ ابنِ عَبّاد شاذلی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے: اہلِ معرفت نے کہا کہ وہ جھوٹی اُمّید جو آدمی کو مغرور اور عمل سے غافل کر دے، گُناہوں پر دَلیر بنا دے، حقیقتاً اُمّید ہے ہی نہیں، بلکہ شیطان کی طرف سے دھوکہ اور فریب ہے۔ اسی طرح حضرت سَیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام کی نافرمانی کرتے ہوئے رحمت کی اُمّید رکھنا جہالت اور بے وقوفی ہے۔ [2]

آہ! طُغیانیاں گناہوں کی
پار نیّا مِری لگا یا ربّ

---

[1] ... مرآۃ المناجیح، ۳/ ۳۶۰

[2] ... اشعۃ اللمعات، کتاب الرقاق، باب استحباب المال والعمر للطاعۃ، الفصل الثانی، ۴/ ۲۵۲-۲۵۱

نفس و شیطان ہو گئے غالب
اِن کے چُنگل سے تُو چُھڑا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص79)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَجلِسِ عُشر واطراف گاؤں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدقسمتی سے آج کل علمِ دین سے دُوری اور دُنیا داری نے کاشت کار مسلمانوں کو عُشر وزکوٰۃ جیسی عظیم عِبادَت کی بجا آوری سے دُور کر رکھا ہے، چُنانچہ مُسلمانوں کی خیر خواہی اور عُشر کی اَھَمِّیّت کے پیشِ نظر مُسلمانوں میں اِس عظیم مالی عِبادَت کو اَدا کرنے کا شعور بیدار کرنے اور اُنہیں عدمِ اَدائیگی کے گُناہ سے بچانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت **"مجلسِ عُشرواطراف گاؤں"** کا قِیام عمل میں لایا گیا ہے۔ عُشر درحقیقت زمین کی زکوٰۃ ہے۔ زمین میں جو فصلیں وغیرہ ہوتی ہیں، اُس کا دَسواں(1/10)حِصّہ اور بعض اوقات بیسواں(1/20) حصّہ پیداوار کی زکوۃ فرض ہوتی ہے، لہٰذا عُشر کے دِنوں میں ہفتہ وار اور دیگر سُنّتوں بھرے اجتماعات میں راہِ خدا میں خَرچ کرنے کے فضائل بیان کرکے دعوتِ اسلامی کو عُشر دینے اور جمع کرنے کی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔

اس شعبے کے ذِمہ داران، عُشر کی وصولی کے لیے وقتاً فوقتاً کسانوں، زمینداروں، باغات کے مالکان وغیرہ سے اِنفرادی کوشش کے ذریعے رابطہ کرتے رہتے ہیں، **"کسان اجتماعات"** کا بھی اِنعقاد کیا جاتا ہے، رِسالہ **"عُشر کے احکام"** تقسیم کرکے عُشر دینے کا ذہن دِیا جاتا ہے۔

بالخصوص زمینداروں کو چاہئے کہ عشر کے بارے میں معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 48 صفحات پر مشتمل رسالے "عُشر کے اَحکام" اور "چندہ کرنے کی شرعی اِحتیاطیں" کا لازمی مُطالَعہ کریں اور شریعت کے مُطابق اپنی فصلوں کی زکوۃ نکالنے کے بارے میں دارُ الافتاء اہلسنت سے ضرور رہنمائی حاصل کریں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں ‏ ‏ اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ‏ ‏ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "یوم تعطیل اعتکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے، گُناہوں سے بچنے، صَدَقہ و خَیرات کا جذبہ دل میں پیدا کرنے اور دُنیا و آخرت میں سرخروئی پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور نیکیوں پر اِستقامت کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔

ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "**یومِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف**" بھی ہے، لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں سے عرض ہے کہ حُصُولِ ثواب کیلئے یومِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی ترکیب فرمائیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَسْجِد میں رضائے خُداوندی کے حُصُول کی خاطِر بیٹھے رہنا بھی ایک عظیم عِبادَت ہے، جسے اِعْتِکاف کہتے ہیں۔ گاؤں اور دیہاتوں کے عِلاوہ شہر کے نئے اور کمزور علاقوں میں لوگوں کو دَعْوَتِ اِسْلَامی کے مَدَنی مَاحول سے وَابَسْتہ کرنے کے لیے بروز جُمُعہ یا اِتوار بَعْدِ فَجْر تا نَمازِ جُمُعہ یا حَسْبِ مَوْقَع عَصْر تا مَغْرِب **اِعْتِکاف** کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔

❀ علاقوں سے جو اسلامی بھائی اطراف / گاؤں میں **یومِ تعطیل اِعْتِکاف** کے لئے جاتے ہیں

،اِن کے ساتھ جامعۃُ المدینہ کے طلبہ کرام بھی شرکت کی سعادت حاصل فرمائیں تو مدینہ مدینہ ❀ جامعۃُ المدینہ سے جو طلبہ کرام نمازِ فَجر کے بعد کسی گاؤں میں جائیں، تو ان کے ساتھ کسی اُستاذ صَاحِب کی بھی ترکیب ہونی چاہیے ❀ اوّلاً سُنّتیں اور دُعائیں سیکھنے سکھانے کے حلقے لگائے جائیں ❀ نمازِ جُمُعَہ سے پہلے علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی ترکیب ہو ❀ نمازِ جُمُعَہ کے بعد مَقامی لوگوں کے درمیان مَدَنی حلقہ اور بعدِ عَصْر بیان کے بعد واپسی کی ترکیب ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی صَدَقات وخَیْرات کا ذکر ہوتا ہے، ان کی فضیلت بیان کی جاتی ہے تو عموماً ہمارے ذہن میں فوراً یہ تَأَثُّر قائم ہو جاتا ہے کہ اِن سے مراد وہی صَدَقات ہیں کہ جن کا تعلق مال کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ فضیلتیں بھی اسی صَدَقے کے ساتھ خاص ہیں، حالانکہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسے صَدَقات کا بھی ذِکر فرمایا ہے کہ جن میں مال و دولت خرچ کئے بغیر بھی صَدَقے کے فضائل حاصل کئے جاسکتے ہیں، اسی طرح بعض صَدَقات ایسے بھی ہیں کہ جن کا شمار زیادہ فضیلت والے صَدَقات میں ہوتا ہے۔ ان افضل صَدَقات میں مالی صَدَقات بھی شامل ہیں اور وہ بھی کہ جن میں مال خرچ نہیں کرنا پڑتا۔ آئیے! پہلے اُن صَدَقات کے بارے میں سُنتے ہیں، جن میں مال خرچ نہیں کرنا پڑتا:

مال خرچ کئے بغیر صَدَقہ

اپنے بھائی کے لئے مسکرانا صَدَقہ ہے۔ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے روکنا صَدَقہ ہے۔ راستہ بھٹک جانے والے کی رہنمائی کرنا صَدَقہ ہے۔ کمزور نگاہ والے (یا نابینا) کی مَدَد کرنا صَدَقہ ہے۔ راستے

سے پتّھر، کانٹا یا ہڈّی ہٹادینا صَدَقہ ہے۔ اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صَدَقہ ہے۔[1] قرض دینا صَدَقہ ہے۔[2] شر پھیلانے سے باز رہنا صَدَقہ ہے۔[3] دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا، جانور پر سوار ہونے یا سامان اُٹھانے میں کسی کی مَدَد کردینا، اچھی بات کرنا، نماز کی اَدائیگی کے لئے چلنا اور راستے سے تکلیف دِہ چیز کو دُور کرنا صَدَقہ ہے۔[4] دَرَخْت لگانا یا کھیت بونا، جس سے کوئی آدمی، پرندہ یا جانور کھائے یہ بھی صَدَقہ ہے۔[5]

آیئے اب اُن صَدَقات کے بارے میں سُنتے ہیں، جنہیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے افضل صَدَقہ ارشاد فرمایا ہے، یعنی اگر کوئی مسلمان ان صَدَقات کو اَدا کرلے گا، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے افضل صَدَقے کا ثواب حاصل ہوجائے گا، اُن میں سے چند پیشِ خدمت ہیں:

افضل صَدَقات

تنگدست کا بقدرِ طاقت صَدَقہ دینا[6] تندرستی کی حالت میں صَدَقہ کرنا، مال کی حرص کے باوجود صَدَقہ کرنا اور اپنی محتاجی کا ڈر ہونے کے باوجود صَدَقہ کرنا افضل ترین صَدَقات میں سے ہے[7] اسی

---

1 ... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی صنائع المعروف، ۳/۳۸۴، حدیث:۱۹۶۳ ماخوذاً

2 ... شعب الایمان، باب فی الزکاة، فصل فی القرض، ۳/۲۸۴، حدیث:۳۵۶۳ ماخوذاً

3 ... بخاری، کتاب الأدب، باب کل معروف صدقة، حدیث:۶۰۲۲، ۴/۱۰۵ ماخوذاً

4 ... مسلم، کتاب الزکاة، باب بیان أن اسم الصدقة یقع...الخ، حدیث: ۱۰۰۹، ص ۵۰۴ ماخوذاً

5 ... مسلم، کتاب المساقاة والمزارعة، باب فضل الغرس والزرع، حدیث:۱۵۵۳، ص ۸۴۰

6 ... ابو داود، کتاب الزکاة، باب فی الرخصة فی ذالک، رقم:۱۶۷۷، ۲/۱۷۹ ملتقطاً

7 ... بخاری، کتاب الوصایا، باب صدقة عند الموت، ۲/۲۳۴، حدیث:۲۷۴۸ ماخوذاً

طرح کسی مسلمان کا علمِ دین سیکھنا، پھر اپنے اسلامی بھائی کو سکھانا۔[1] بھوکے کو پیٹ بھر کھانا کھلانا [2] رمضان میں صَدَقہ کرنا۔[3] کینہ رکھنے والے رشتے دار کو صَدَقہ دینا۔[4] رُوٹھے ہوئے مسلمانوں میں صلح کرادینا۔[5] جائز سفارش کرکے کسی قیدی کو رہائی دِلادینا، کسی کا خون گرنے سے بچالینا، اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ احسان کرنا۔[6] اور اچھی گفتگو کرنا۔[7]

یہ تمام افعال مختلف احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں افضل صَدَقات میں شُمار ہوتے ہیں، جن میں سے کچھ مالی اور کچھ غیر مالی صَدَقات ہیں، جن میں مال خرچ کئے بغیر ہی صَدَقے کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی اہلِ حق کی عالمگیر غیر سیاسی، مسجد بھرو تحریک ہے کہ جو تبلیغِ دین کے تقریباً 102 شعبوں میں نیکی کی دھومیں مچانے میں سرگرمِ عمل ہے۔ اِس نازُک دَور میں کہ جب باطل قوّتیں چاروں طرف سے پوری طاقت کے ساتھ مسلمانوں کے ایمان کو برباد کرنے اور اُنہیں گمراہی کے گڑھے میں گرانے کی کوششوں میں مشغول ہیں، ایسے میں دعوتِ اسلامی اُمّید کی کِرَن بن کر چمکی

---

[1] ... ابن ماجه، کتاب السنة، باب: ثواب معلم الناس بالخير، رقم: ۲۴۳، ۱/۱۵۸ ماخوذاً

[2] ... شعب الایمان، باب فی الزکاة، فصل فی اطعام الطعام ... الخ، ۳/۲۱۷، حدیث: ۳۳۶۷ ماخوذاً

[3] ... الترغيب والترهيب، کتاب الصوم، باب الترغيب فی صوم شعبان ... الخ، حديث: ۱۵۴۵، ۲/۳۴ ماخوذاً

[4] ... مستدرک، کتاب الزکاة، باب افضل الصدقة ... الخ، حديث: ۱۵۱۵، ۲/۲۷ ماخوذاً

[5] ... الترغيب والترهيب، کتاب الادب، الترغيب فی اصلاح بين الناس، حديث: ۴۳۱۴، ۳/۳۸۹ ماخوذاً

[6] ... شعب الایمان، باب فی تعاون علی البر والتقوی، حديث: ۷۶۸۲، ۶ ص ۱۲۴ ماخوذاً

[7] ... شعب الایمان، باب فی تعاون علی البر والتقوی، حديث: ۷۶۸۴، ۶ ص ۱۲۵ ماخوذاً

اور اِس مدنی تحریک نے اُمّت کی ڈُوبتی کشتی کو سہارا دینے، پوری دُنیا میں تعلیمِ قرآن و سُنّت کو عام کرنے، نُورِ قرآن سے سینوں کو سرشار اور اُمَّتِ مُصطَفٰے کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کے جذبے کے تحت مختصر عرصے میں بہت سے ملکوں اور شہروں میں مدنی منّوں اور منّیوں کے لئے سینکڑوں مدارِس بنام **"مدرسۃ المدینہ"** جبکہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تعلیم و تربِیَت کیلئے جامعات بنام **"جامعۃ المدینہ"** کی بُنیاد رکھی، اِن میں بِلا مبالغہ ہزاروں طَلَبہ و طالبات قُرآن و سنت کی مُفت تعلیم حاصل کرتے ہیں، جہاں پر اُنہیں زیورِ قرآن و علمِ دین نیز شرعی اور اخلاقی تربِیَت سے آراستہ کرنے کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام کیا جاتا ہے، تاکہ دَورِ طالبِ علمی سے فراغت کے بعد قوم کے یہ حقیقی مِعمار مُعاشرے کے بگاڑ کو سدھارنے میں اپنا کردار اَدا کرتے ہوئے، شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اس مدنی مقصد کے تحت زندگی گُزارنے والے بن جائیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ"**

یاد رکھئے! دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے یہ مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ دِینی فضلیت کے لحاظ سے بہت اہمیّت کے حامل ہیں، یہی وجہ ہے کہ اِن مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ کو قائم رکھنے کے لئے اِن پر مختلف اَخراجات کی مَد میں سالانہ کروڑوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں، جس کے لئے وقتاً فوقتاً مدنی چینل کے ذریعے بھی ٹیلی تھون (یعنی مدنی عطیات جمع کرنے کی مہم) کی بھی ترکیب ہوتی ہے، لہٰذا آپ سے بھی عرض ہے کہ طَلَبۂ علمِ دین کی دُعاؤں سے حِصّہ پانے، دعوتِ اسلامی کی ترقّی و بقا اور مدارِس المدینہ و جامعات المدینہ کے نظام کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کے لئے زکوٰۃ، فطرات، صَدَقات و خَیرات، نفلی عطیات اور عُشُر وغیرہ کے ذریعے نہ صرف خُود تعاوُن فرمائیے بلکہ اپنے عزیزوں، پڑوسیوں اور دوست اَحباب پر انفرادی کوشش کرکے اُنہیں بھی اِس کی ترغیب

دِلایئے، ہمارے لَب ہلا لینے اور ہماری اِنفرادی کوشش سے اگر کسی کا مدنی ذہن بن گیا اور اُس نے اپنی زکوۃ، فطرات، صَدَقات و خَیرات، نفلی عطیّات یا عُشر وغیرہ دعوتِ اسلامی کو مدنی کاموں کے لیے دے دیئے تو یہ ہمارے لئے بھی ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن جائے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہزاروں عاشقانِ رسول، مختلف انداز سے "تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سِیاسی مسجد بھرو تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے مالی معاونت کی سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے کسی کے ذہن میں سوال آئے کہ بھلا میں کس طرح اپنا حصہ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے شامل کر سکتا ہوں؟

آیئے ایک بہت ہی آسان طریقہ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جس کے ذریعے غریب سے غریب بھی، دعوتِ اسلامی کے مدنی عطیات میں اپنا حصہ شامل کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے، وہ کیا ہے، "مدنی عطیات بکس (Box)" کے ذریعے مالی تعاون۔

دعوتِ اسلامی کے شعبہ "**مجلس مدنی عطیات بکس**" کی طرف سے ایک بکس کی ترکیب کی گئی ہے، یہ مدنی عطیات بکس دُکانوں، کارخانوں، مارکیٹوں، شاپنگ مالز، میڈیکل اسٹورز اور دفاتر وغیرہ میں رکھنے کے ساتھ ساتھ گھروں میں بھی رکھا جاتا ہے، تاکہ ہم اپنی آسانی کے پیشِ نظر روزانہ کچھ نہ کچھ رقم اُس بکس میں ڈالتے جائیں، جو دُکاندار ہیں وہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنے گاہکوں (Customers) پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب و فضائل بتا کر اِنہیں بھی اپنا حصہ شامل کرنے کی ترکیب کریں تو مدینہ مدینہ۔

مشورۃً عرض ہے کہ ہم روزانہ کی ایک رقم مخصوص کر لیں مثلاً 5 روپے ہی سہی، پھر اس کے مطابق ہم روزانہ اپنا حصہ ڈالتے جائیں اور مجلس مدنی عطیات بکس کے طے شدہ طریقِ کار کے مطابق

یہ مدنی عطیات جمع بھی کروادیں۔ جو دُکانوں وغیرہ پر بکس رکھا جاتا ہے، اس کو "مدنی عطیات بکس" اور جو گھروں میں بکس رکھا جاتا ہے، اُسے "گھریلو صدقہ بکس" کہتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّ الدَّالَّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ یعنی بے شک نیکی کی راہ دکھانے والا، نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔[1]

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی نیکی کرنے والا، کرانے والا، بتانے والا اور مشورہ دینے والا، سب ثواب کے حقدار ہیں۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے صَدَقے کے فضائل سُننے کی سعادت حاصل کی۔

- اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صَدَقہ و خَیرات کرنے کی برکت سے مال کے جلنے، ڈوبنے اور چوری ہوجانے سے حفاظت ہوتی ہے۔
- صَدَقہ و خَیرات کرنے کی بَرکت سے رزق میں کُشادَگی آتی ہے۔
- صَدَقہ و خَیرات کرنے کی بَرکت سے آفات و بَلِیّات سے نجات ملتی ہے، بُری موت ٹلتی ہے نیز بڑائی اور فخر کی باطنی بیماری دُور ہوتی ہے۔
- صَدَقہ، قبر کی گرمی سے حفاظت، عمر میں بَرَکت، جہنم سے آزادی، قربِ الٰہی کے

---

1 ... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء الدال علی الخیر کفاعله، ۴/۳۰۵، حدیث: ۲۶۷۹

2 ... مرآۃ المناجیح، ۱/ ۱۹۴ بتغیر قلیل

حُصول اور جنّت کی جانب ہدایت ورہنمائی کا موثّر ترین ذریعہ ہے،
لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ حُصُولِ ثواب کیلئے حسبِ توفیق اپنی پسندیدہ چیزیں اخلاص کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ضرور صَدَقہ کِیا کریں اور بُخْل سے ہر دَم بچتے رہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ صَدَقے اور دیگر نیک کاموں میں کوتاہی کرتے کرتے ہمارے مَعاشی حالات ایسے موڑ پر آجائیں کہ ہم چاہنے کے باوُجُود بھی صَدَقات و خَیْرات نہ کرسکیں یا پھر مَوْت ہی آجائے اور ہمیں ایسے حَسرت و پچھتاوے میں مُبْتلا کردے، جس کا کوئی حاصِل نہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ صَدَقہ صرف مالی تعاون کے ساتھ خاص نہیں بلکہ کسی مسلمان کے سامنے مسکرادینے، نیکی کی دعوت دینے، بُرائی سے روکنے، راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹادینے اور مسلمانوں میں صلح کروادینے وغیرہ کے ذریعے کوئی پائی پیسہ خرچ کئے بغیر بھی صَدَقے کا ثواب کمایا جاسکتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں خُوش دلی کے ساتھ اپنی راہ میں وقتاً فوقتاً صَدَقہ و خَیْرات اور نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں　　نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چلنے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مدنی پھول**" سے چلنے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 37 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۳۷)

❀ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شخص 2 چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، (اب) وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[1] ❀ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو کچھ آگے جھک کر چلتے، گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[2] ❀ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں اور نہ اِتنا آہِستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ❀ راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے سے چلئے۔ ❀ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ❀ راستے میں 2 عورتیں کھڑی

---

[1] ... مُسلِم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم التبختر فی المشی...الخ، ص ۱۱۵۶، حدیث:۲۰۸۸ ملخصاً

[2] ... الشمائل المحمدیة للترمذی، باب ماجاء فی مشیة رسول اللہ، ص۸۷، رقم:۱۱۸

ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعت آئی ہے۔[1]

❀ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے ہوئے چلتے ہیں، یہ بالکل غیر مُہَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لاتیں مارنا بھی بے اَدَبی ہے۔

سنّتوں کی تربِیَت کے قافِلے میں بار بار مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں ، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے ، تین دن کے لیے ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

---

[1] ...ابوداود،کتاب الادب، باب فی مشی النساءمع الرجال فی الطریق، ۴/۴۷۰،حدیث:۵۲۷۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت:

حضرتِ سَیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: ''یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں دُرُود کی کثرت کرتا ہوں، میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھنے کے لئے کتنا وقت مُقرّر کروں؟'' فرمایا، ''جتنا چاہو کرلو۔'' میں نے عرض کی، ''چوتھائی؟'' فرمایا، ''جتنا چاہو کرلو لیکن اگر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھو گے تو بہتر ہے۔'' میں نے عرض کی، ''نِصف؟'' فرمایا، ''جتنا چاہو پڑھو، مگر زیادہ پڑھو گے تو بہتر ہے۔'' عرض کی، ''میں سارا وقت آپ پر دُرُودِ پاک پڑھتا رہوں گا۔'' فرمایا، ''پھر تو یہ عمل تُمہاری پریشانیوں کو کفایت کرے گا اور تمہاری مَغفِرت کا سبب بن جائے گا۔''

(المستدرک، کتاب التفسیر، باب اکثروا علی الصلوۃ فی یوم الجمعۃ، رقم ۳۶۳۱، ج۳، ص ۱۹۸)

بیٹھتے، اُٹھتے، جاگتے، سوتے

ہو الٰہی میرا شِعار دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رجب کی دُعا:

رَجَب میں یہ دُعا پڑھنا سُنّت ہے! جب رَجَب کا مہینا آتا تو نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا پڑھتے تھے: **اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔**

یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو ہمارے لیے رَجب اور شعبان میں بَرَکتیں عطا فرما اور ہمیں رَمضان تک پہنچا۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرانی ج3 ص85 حدیث 3939)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿ اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عظیم و بابرکت رات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج 1437 سِنِ ہجری کے رَجَبُ الْمُرَجَّب کی 27 ویں شب ہے، اللہ تَبارَک وتَعالٰی کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر عظیمُ الشّان فضائل و برکات والی مُقدَّس

---

1 . . . بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

رات نصیب فرمائی، یہ وہ عظیم اور بابرکت رات ہے کہ جس میں خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ نے ہمارے آقا، مُحمّدِ مُصطفٰے، حبیبِ کبریا، شبِ اسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک عظیم مُعجزہ عطا فرمایا، معراجِ مصطفٰی کی کیا کیا حکمتیں ہیں، آج کی اِس نورانی رات میں کیا کیا واقعات رُونما ہوئے، کیسی کیسی انوار و تجلیات کی بارشیں ہوئیں، اس کے بیان کرنے کا کون حق ادا کر سکتا ہے؟ البتہ مختصراً کچھ مدنی پُھول پیش کئے جائیں گے نہایت ہی توجہ اور دِلجمعی کے ساتھ سُنئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معراج کے دُولہا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت دِل میں مزید اُجاگر ہو گی۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلسُنَّت پروانۂ شمعِ رسالت مجدّدِ دِین وملّت شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عشق و مستی میں ڈُوب کر **معراجِ مصطفٰی** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی منظر کَشی کرتے ہوئے، "**قصیدۂ معراجیہ**" کے اِبتدائی 12 اشعار میں کیا فرماتے ہیں: آیئے! آپ کو ان اشعار کا خلاصہ سُناتا ہوں۔

آج کی رات رسالت و نبوت کے سربراہ و بادشاہ حضور سیدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عرشِ مُعلیٰ پہ جلوہ گر ہوئے تو اس عرب کے مہمانِ ذیشان کی خوشی و فرحت کیلئے تمام اَسباب کو جمع کر دیا گیا، **آج کی رات** تمام فرشتے اور تمام اَفلاک اپنی اپنی سُر اور لہجے میں بُلبُلوں کے انداز میں نغمہ سَرا تھے اور کہہ رہے تھے کہ آج کی رات کیسی بہار ہے! بہارو! تمہیں یہ خوشیاں مُبارک ہوں! اور اے باغو! تم کو بھی آبادیاں اور بہاریں مُبارک ہوں۔ **آج کی رات** آسمان اور زمین دونوں پر خوشیوں کا سماں تھا اور دُھوم مچی ہوئی تھی، **آج کی رات** نُور والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معراج کی خوشی میں نور کی بارش ہو رہی تھی (جیسے دولہا کی آمد پہ پُھول برسائے جاتے ہیں) **آج کی رات** حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کی طرف سے ان انوار کے استقبال کے لیے خوشبوئیں مہک رہی تھیں اور خوب چہل پہل تھی، جس طرح شادی والے گھر میں ہوتا ہے۔ **آج کی رات** خوشی سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور سے اس قدر نور پھُوٹ رہا تھا کہ جس نے عرش تک سارا سماں روشن کر دیا تھا، **آج کی رات** اس قدر جگمگا رہی تھی کہ ایسا لگتا تھا کہ ہر جگہ آئینے لگا دیئے گئے ہوں اور خانہ کعبہ ایک نئی دلہن کی طرح حسین وجمیل ہو گیا تھا، **آج کی رات** اس کے حسن وجمال میں انتہائی جوش اور جوبن آگیا تھا اور حجرِ اَسْوَد پر قُربان جاؤں کہ جو کعبہ کی کمر میں ایک تِل کی طرح ہے، **آج کی رات** اس میں بھی لاکھوں سجاوٹوں کے رنگ بھر گئے تھے، **آج کی رات** معراج کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک و محترم و مُقدّس آنکھوں میں خُصُوصی تجلیات تھیں، **آج کی رات** ہر طرف سے خُوشیوں کے بادل اُمنڈ کر آرہے تھے، دِلوں کے مور اپنے رنگ دکھا رہے تھے، **آج کی رات** نغمۂ نعت کا ایسا سماں بن گیا تھا کہ خود حرم بھی وَجد میں تھا۔ **آج کی رات** کعبے کی چھت پر بنا ہوا سنہری پرنالہ جس کا نام **"میزابِ زَر"** ہے، جُھومر کی طرح معلوم ہو رہا تھا، **آج کی رات** کَعبۂ مُعظّمہ چمک، دَمک رہا تھا اور اس کے خوشبودار غِلاف کو رات کی ٹھنڈی ہوا اُڑا رہی تھی اور اس سے خُوشبو چُرا رہی تھی، **آج کی رات** خوشبوؤں میں بَسا ہوا غلافِ کعبہ وَجد میں جُھوم رہا تھا، **آج کی رات** پہاڑیوں کا حُسن و سنگھار بھی کیا خُوب تھا کہ ان کی خُوبصورت وبُلند چوٹیاں ایسی حسین لگ رہی تھیں واہ! واہ! کیا کہنے، **آج کی رات** بادِ صبا نے ان کے سبزے میں ایسی لہریں پیدا کیں کہ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے پہاڑیوں نے سبز رنگ کے دوپٹے اوڑھ رکھے ہیں۔ **آج کی رات** نہروں کا حال یہ تھا کہ نہروں نے غسل کر کے جاری پانی کا چمک دار لباس پہن رکھا تھا۔ **آج کی**

رات معراج کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِستقبال کے لئے چاند کی چاندنی کا پُرانا فرش اُٹھا دیا گیا تھا اور نُوری مخلوق کی آنکھوں کا زَریں اور زَرْبفت فرش (یعنی سونے اور ریشم کے تاروں سے بنا ہوا فرش) بچھا دیا گیا تھا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کی رات وہ عظیم اور جگمگاتی رات ہے کہ جس میں ہمارے آقا، حبیبِ کبریا، معراج کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک عظیم مُعْجِزہ عطا ہوا۔ **آج کی رات** تمام فِرِشتوں کے سردار حضرتِ سیّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں انتہائی تیز رفتار سُواری بُراق لے کر حاضر ہوئے، فرشتوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دُولہا بنا دیا، نہایت احترام کے ساتھ بُراق پر سُوار کیا گیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آناً فاناً مکۂ مکرمہ سے بیتُ المقدس پہنچے، سارے نبیوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِستقبال کیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سارے نبیوں کی اِمامت فرمائی، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سارے آسمانوں کی سیر فرمائی اور اس کے عجائبات دیکھے، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر ہر آسمان پر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اپنی زِیارت سے نوازا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری پر نبیوں نے مُبارکبادیاں پیش کیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی پہنچے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس مقام پر پہنچے کہ جس سے آگے بڑھنے کی کسی کی مجال نہیں، یہاں تک اُس مقام پر جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے معذرت کی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس مقام پر پہنچے جہاں عقل و خِرَد کی بھی رسائی نہیں، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنعاماتِ اِلٰہیہ سے

نوازے گئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خصوصی اِنعامات عطا ہوئے، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ابتداءً 50 نمازوں کا تحفہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے عطا ہوا جو تخفیف کے بعد پانچ نمازوں کی صورت میں ہم پر فرض کیا گیا، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنّت اور دوزخ کی سیر فرمائی، آج کی رات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص قُرب حاصل کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سر کی آنکھوں سے خالق ومالکِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کا دِیدار کیا۔

باغِ عالم میں بادِ بہاری چلی سرورِ انبیاء کی سُواری چلی
یہ سُواری سُوئے ذاتِ باری چلی ابرِ رحمت اُٹھا آج کی رات ہے
طُور چوٹی کو اپنی جھکانے لگا چاندنی چاند ہر سُو دِکھانے لگا
عرش سے فرش تک جگمگانے لگا رشکِ صبحِ صفا آج کی رات ہے
عطرِ رحمت فرشتے چھڑکتے چلے جس کی خوشبو سے رستے مہکتے چلے
چاند تارے جلو میں چمکتے چلے کہکشاں زیرِ پا آج کی رات ہے
طُور پر رفعتِ لامکانی کہاں لَن تَرانی کہاں مَنْ رَّاٰنی کہاں
جس کا سایہ نہیں اُس کا ثانی کہاں اُن کا اِک معجزہ آج کی رات ہے
جذبِ حسنِ طلب ہر قدم ساتھ ہے دائیں بائیں فرشتوں کی بارات ہے
سر پہ نورانی سہرے کی کیا بات ہے شاہ دُولہا بنا آج کی رات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تَبَارَکَ اللّٰہ شان تیری!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کی رات اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے دیدار سے مُشَرَّف فرمایا، جس کی طلب حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دل کی دھڑکن بنی رہی، حتّٰی کہ یہی آرزو و اِلتجاء بن کر حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے مُبارَک لَبوں پر آگئی اور بارگاہِ الٰہی میں عَرْض کی: "**رَبِّ اَرِنِیْ**، اے رَبّ میرے مجھے اپنا دیدار دِکھا!" رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے اِرْشاد فرمایا: "**لَنْ تَرٰىنِیْ** تُو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔" مگر جب بات اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آئی تو خُود حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیج کر محبوب کو بلوایا اور اپنے دِیدار سے مُسْتَفِیْض فرمایا، جبھی تو عاشقِ ماہِ رسالت، اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کیا خُوب ارشاد فرمایا:

تَبَارَکَ اللّٰہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لَنْ تَرَانِیْ کہیں تقاضے وِصال کے تھے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۳۴)

شعر کی وضاحت:

یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تُو بڑی برکت والا ہے اور تیری شان بہت بُلند ہے اور بے نیازی تیری ہی شان کے لائق ہے اور تیرے کام بھی کیسے نِرالے کہ ایک طرف تو حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو دیدار طلب کرنے کے باوجود فرمارہا ہے "اے مُوسیٰ تُو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتا" اور دوسری طرف اپنے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُلاقات کے تقاضے فرمارہا ہے۔

(شرح کلامِ رضا، ص ٦٦٥)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

شاہ دُولہا بنا آج کی رات ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں واقعۂ معراج کے بعض حصّے کو ان اَلْفاظ کے ساتھ پارہ 15 سورۂ بنی اِسرآئیل کی آیت نمبر 1 میں یوں بَیان فرمایا ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَاؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ①

تَرجَمۂ کنزالایمان: پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجدِ حرام (خانۂ کعبہ) سے مسجدِ اقصا (بیتُ المقدس) تک جس کے گرد اگرد ہم نے بَرَکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سُنتا دیکھتا ہے۔

حَضرتِ صدرُ الْاَفاضِل مولانا سیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خزائنُ العرفان میں اس آیتِ کریمہ کے تَحت فرماتے ہیں: ''مِعْراج شریف نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک مُعْجِزہ اور اللہ تَعَالٰی کی عظیم نعمت ہے اوراس سے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ کمالِ قُرب ظاہر ہوتا ہے جو مخلوقِ الٰہی میں آپ کے سوا کسی کو مُیَسَّر نہیں۔ مِعْراج شریف بحالتِ بیداری جسم و رُوح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی، یہی جمہور (یعنی اکثر) اَہلِ اِسلام کا عَقیدہ ہے اور اَصحابِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کثیر جماعتیں اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جَلِیْلُ الْقَدر صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اجمعین اسی

کے ماننے والے ہیں۔ (خزائن العرفان، ص ۵۲۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر شے پر قادر ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تَعَالٰی نے آج کی رات کے اس عَظیم واقعہ کو قرآنِ پاک میں لفظِ "**سُبْحٰنَ**" سے شُروع فرمایا ہے، جس سے مُراد اللہ تَعَالٰی کی پاکی اور ذاتِ باری تَعَالٰی کا ہر عَیب ونَقْص سے پاک ہونا ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ مِعْراجِ جسمانی کی بنا پر مُنکرین کی طرف سے جس قدر اِعتراضات ہوسکتے تھے، ان سب کا جواب ہو جائے۔ مثلاً حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جسمِ اَقدس کے ساتھ بَیْتُ الْمَقْدِس یا آسمانوں پر تشریف لے جانا اور وہاں سے "**ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی**" (قربِ خداوندی) کی منزل تک پہنچ کر تھوڑی سی دیر میں واپس تشریف لے آنا منکرین کے نزدیک نا مُمکن اور مُحال تھا۔ اللہ تَعَالٰی نے لَفْظِ "**سُبْحٰنَ**" فرما کر یہ ظاہر فرمادیا کہ یہ تمام کام میرے لئے بھی نا مُمکن اور مُحال ہوں تو یہ میری عاجزی اور کمزوری ہو گی اور کمزوری ایک عیب ہے اور میں ہر عیب سے پاک ہوں۔

(مقالاتِ کاظمی، حصہ اول، ص ۱۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور فخرِ مَوجُودات، سیِّدِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس عَظِیْمُ الشَّان مُعْجِزے پر بے جا اِعتراضات کرنا کوئی نئی بات نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَورِ مُبارَک سے اب تک بہت سے نا سمجھ اور حقیقت سے نا آشنا لوگ اس عظیم مُعْجِزے کا اِنکار کرتے آئے ہیں، ایک مُسلمان کیلئے بس یہی کافی ہے کہ اس واقعے کو عقل کے تَرازُو میں تولنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طاقت وقُدرت کو پیشِ نظر رکھے، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس بات کو مزید سمجھنے کیلئے حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اُمّتی حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ کرامت بھی ذِہن میں رکھئے کہ اُنہوں نے اَسّی(80) گز لمبا اور چالیس(40) گز چوڑا ہیروں اور جواہرات سے آراستہ تخت پلک جھپکنے سے پہلے پہلے یمن سے ملکِ شام میں پہنچا دیا تھا، اس واقعہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پارہ 19 سُوْرَۃُ نَمْل کی آیت نمبر 40 میں یوں بیان فرمایا ہے:

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ

(پ: ۱۹، النمل: ۴۰)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حُضُور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کے ایک اُمَّتی کو سینکڑوں میل کی مُسافت پر مَوجُود اِنتہائی وَزنی تخت پلک جھپکنے سے پہلے اُٹھالانے کی طاقت عطا فرمائی ہے تو یقیناً وہی رَبّ عَزَّوَجَلَّ اپنی ذاتی قُدرت و طاقت سے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رات کے تھوڑے سے حصّے میں مکان و لامکان کی سیر کروانے پر بھی قادر ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

خِرَد سے کہہ دو کہ سَر جُھکا لے گُماں سے گُزرے گُزرنے والے
پڑے ہیں یاں خُود جِہَت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے
سُراغِ اَیْن و متیٰ کہاں تھا نشانِ کَیف و اِلیٰ کہاں تھا
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگِ منزل نہ مَرحلے تھے
کسے ملے گھاٹ کا کنارا کدھر سے گُزرا کہاں اُتارا
بھرا جو مثلِ نظر طرارا وہ اپنی آنکھوں سے خُود چُھپے تھے

(حدائقِ بخشش، ص:۲۳۵)

اشعار کی وضاحت:

(1) یعنی عقل سے کہہ دو کہ کن خیالوں میں ڈُوبی ہوئی ہے یہ نظارہ تیری سمجھ میں نہیں آسکتا، لٰہذا سرِ تسلیم خم کرلے کیونکہ گُزرنے والے گُزر چکے ہیں اور تیری ہوا کو بھی پتہ نہیں چل سکا اور تجھے کیسے پتہ چلتا، یہاں تو چھ (6) سمتوں کو بھی اس بات کی خبر نہ تھی کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معراج کی رات کس طرف گئے ہیں۔ (شرح کلامِ رضا، ص۶۶۷)

(2) کوئی کیا بتائے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شَبِ معراج کہاں؟ کب؟ اور کیسے تشریف لے گئے؟ ان تمام سُوالات کے جواب کسی کے پاس نہیں کیونکہ وہاں "کب" اور "کہاں" کا تصور ہی نہ تھا اور نہ ہی "کیسے" اور "کہاں تک" کا نشان تھا، وہاں نہ تو کوئی آپ کا ساتھی تھا اور نہ کوئی منزل کا نشان تھا۔

(شرح کلامِ رضا، ص۶۶۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ آج کی رات کے اس عظیم واقعہ معراج اور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیگر مُعْجِزَات کو عقل کے ترازو میں تولنے کے بجائے سچے دل سے تسلیم کریں اور اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے ایسے لوگوں کی صُحبتِ بد سے دُور رہیے کہ جو پیارے آقا، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُعْجِزَات و کمالات کا اِنکار کرتے ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں بے اَدَبیاں گستاخیاں کرتے ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں:

حَیِّ باقی جس کی کرتا ہے ثَنا مَرتے دَم تک اُس کی مِدحت کیجئے

جس کا حُسن اللہ کو بھی بھا گیا ایسے پیارے سے محبّت کیجئے

(حدائقِ بخشش،۱۹۵)

اشعار کی وضاحت: یعنی وہ خدا جو ہمیشہ باقی و زندہ رہنے والا ہے، جب وہ اپنے پیارے کی تعریف فرماتا ہے تو اُس کے بندوں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ یہی چاہتا ہے کہ ہر کوئی ہر وقت میرے محبوب کی تعریف کرے تاکہ میرے محبوب کا محبوب بن کے میرا بھی محبوب بن جائے کیونکہ دوست کا دوست بھی دوست ہوا کرتا ہے۔

جس پیارے آقا محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حُسن و جمال خدائے ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ کو بھی پسند آیا ہے، اے گناہگارو! دُنیا کے بربادی والے حُسن کے پیچھے پڑنے کی بجائے اُس محبوب کے رُخِ والضُّحٰی اور زُلفِ وَالَّیۡل سے پیار کرو، جس کی وجہ سے پُوری کائنات میں بہار آگئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

واقعۂ معراج کی حکمتیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مشہور مُحاورہ ہے کہ "**فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْ عَنِ الْحِکْمَۃِ**" یعنی حکیم کا کوئی بھی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں بے شُمار حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں جنہیں سمجھنے سے ہماری عقلیں قاصِر ہوتی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معراج کروائی اس میں ایک حکمت نبیِ پاک، صاحبِ لَولاک، سَیاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دلجوئی اور تسکینِ خاطر بھی تھی، کیونکہ جس روز صفا کی چوٹی پر کھڑے ہو کر نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قُریشِ مکہ کو دعوتِ توحید دی تھی، اِسی روز سے کُفار کے بُغض و عَداوت کے شُعلے بھڑکنے لگے،

ہر طرف سے مَصائب و آلام کا سیلاب اُمنڈ آیا۔ رَنج و غم کا اندھیرا دن بدن گہرا ہوتا چلا گیا۔ لیکن اس تاریکی میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابُو طالب اور اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا وُجود ہر نازُک مرحلہ پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے تسکین و اطمینان کا سبب بنا رہا، اِعلانِ نُبوَّت کے دسویں سال آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچانے وفات پائی، اس صَدمہ کا زَخم ابھی بھرا بھی نہ تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُونس و غم خوار حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا بھی وِصال فرما گئیں، کُفّارِ مکہ کو اب ان زِیادتیوں سے روکنے اور ان کے ظُلم و سِتَم پر مَلامت کرنے والا بھی کوئی نہ رہا، جس کے باعث ان کی اِیذا رسانیاں (یعنی ان کی طرف سے تکلیفیں) نا قابلِ برداشت حد تک بڑھ گئیں۔

رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم طائف تشریف لے گئے کہ شاید وہاں کے لوگ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس دعوت کو قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جائیں، لیکن وہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جو ظالمانہ برتاؤ کیا گیا، اس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا، ان حالات میں جب بظاہر ہر طرف مایُوسی کا اَندھیرا پھیل چُکا تھا اور ظاہری سہارے بھی ٹُوٹ چکے تھے، رحمتِ الٰہی نے اپنی عَظْمَت و کبریائی کی واضح نشانیوں کا مُشاہدہ کرانے کے لیے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عالَمِ بالا کی سیر کے لیے بُلایا، تاکہ حالات کی ظاہری ناسازگاری آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مزید غمگین نہ کرسکے۔

زہے عزّت و اِعتلائے مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) — کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)
مکاں عرش اُن کا فلک فرش اُن کا — مَلَک خادمانِ سَرائے مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)
خدا کی رِضا چاہتے ہیں دو عالَم — خدا چاہتا ہے رضائے مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)

(حدائقِ بخشش، ص65)

اشعار کی وضاحت:

(☆) سُبْحٰنَ اللہ، واہ واہ کیا بات ہے؟ اللہ تعالٰی نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو کتنا بلند رُتبہ عطا فرمایا ہے کہ عرشِ معلّٰی اپنی تمام تر بُلندیوں کے باوجود حُضُورِ پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک پاؤں کے نیچے ہے۔

(☆) جن کا ٹھہرنا عرش پہ ہے اور رہنا فرش پہ ہے (اور گزرنا آسمانوں سے) جبکہ فِرشتے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے درِ دولت کے نوکر چاکر ہیں۔

(☆) دونوں جہان خدا عَزَّوَجَلَّ کی مرضی کے طلبگار ہیں اور خدا عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا چاہتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معراجِ مصطفٰے کی ایک اور حکمت :

مُفسرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ واقعۂ معراج کی حکمتیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

(2)... وہ تمام مُعْجِزات اور دَرَجات جو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو علیحدہ علیحدہ عطا فرمائے گئے، وہ تمام بلکہ اُن سے بڑھ کر (کئی مُعْجِزات) حُضُورِ پُرنور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطا ہوئے۔ اس کی بہت سی مِثالیں ہیں: حضرتِ مُوسٰی کَلِیْمُ اللہ (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو یہ دَرَجہ مِلا کہ وہ کوہِ طُور پر جا کر رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) سے کَلام کرتے تھے، حضرتِ (سَیِّدُنا) عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام

چوتھے آسمان پر بُلائے گئے اور حضرتِ اِدْرِیس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جنَّت میں بُلائے گئے تو حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مِعْراج کرائی گئی، جس میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے کلام بھی ہوا، آسمان کی سیر بھی ہوئی، جنَّت ودوزخ کا مُعَاینہ بھی ہوا، غرضیکہ وہ سارے مَرَاتِب ایک ہی مِعْراج میں طے کرادیئے گئے۔[1]

طُور پر کوئی، کوئی چرخ پہ یہ عرش سے پار
سارے بالاؤں پہ بالا رہی بالائی دوست

(حدائقِ بخشش، ص63)

شعر کی وضاحت: یعنی کسی کی معراج طُور تک ہے (جیسے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام)، کسی کی چوتھے آسمان تک (جیسے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام) اور ہمارے آقا، حبیبِ کبریا، سَیِّدُ الْاَنبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معراج کی گرد کو بھی کون پہنچ سکتا ہے، کیونکہ آپ کی بُلندی تمام سربُلندوں کی بلندی سے بھی بلند ہے۔

سارے اُونچوں میں اُونچا سمجھئے جسے
ہے اس اُونچے سے اونچا ہمارا نبی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معراجِ مصطفےٰ کی ایک اور حکمت:

(3)... معراجِ مصطفےٰ کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ تمام پیغمبروں نے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی اور جنت ودوزخ

(1)...شانِ حبیب الرحمن، ص۱۰۷، ملتقطاً وملخصاً

کی گواہی دی اور اپنی اپنی اُمّتوں سے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھوایا، مگر اُن حضراتِ (انبیائے کرام) میں سے کسی کی گواہی نہ تو دیکھی ہوئی تھی اور نہ ہی سُنی ہوئی اور گواہی کی انتہا دیکھنے پر ہوتی ہے، تو ضرورت تھی کہ ان انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی جماعتِ پاک میں سے کوئی ایسی ہستی بھی ہو کہ جو ان تمام چیزوں کو دیکھ کر گواہی دے، اُس کی گواہی پر شہادت کی تکمیل ہو جائے۔ یہ شہادت کی تکمیل حُضور عَلَیْہِ السَّلَام کی ذات پر ہوئی۔ (کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام چیزوں کو اپنی مُبارک آنکھوں سے مُلاحظہ فرمایا) [1]

امامِ عشق و محبت، سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیا خُوب فرماتے ہیں:

طُورِ موسیٰ چرخِ عیسیٰ کیا مساوِیِّ دَنیٰ ہو
سب جِہت کے دائرے میں شش جہت سے تم وَرا ہو
سب مکاں میں تم لامکاں میں تَن ہیں تم جانِ صفا ہو

(حدائق بخشش، ص342)

اشعار کی وضاحت:

(☆) یعنی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام کو کوہِ طُور پر بُلایا، حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام کو آسمان پہ بُلایا اور ہمارے آقا حبیب اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عرش پہ بُلا کر "ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی" کا قُرب عطا فرمایا۔ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا طُور پر تشریف لے جانا، حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا چوتھے آسمان پر تشریف لے جانا، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ

(1)…شانِ حبیب الرحمن، ص۱۰۷، ملتقطاً وملخصاً

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قُربِ خاص خُداوندی کے برابر ہرگز نہیں ہو سکتا۔

(☆)سارے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک نہ ایک جِہَت کے دائرے میں ہیں، یعنی ان کو خاص خاص شانیں کمالات اور مُعْجِزات عطا فرمائے گئے، مگر اے میرے آقا، مکی مدنی مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت کی تو کوئی حد ہی نہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تمام جہتوں اور قیدوں سے وَرَاءُالوَرا ہیں۔

(☆)اے پیارے آقا!حبیبِ خدا(صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم)تمام انبیائے کرام عَلَیْہِم الصلوۃ والسلام مکان میں ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم لامکاں کی سیر بھی کر آئے ہیں،سارے نبی اگر جسم ہیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پاکیزہ جان اور پاک رُوح کی طرح ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معراجِ مصطفٰی کی ایک اور حکمت :

(4)... اللہ تعالٰی نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام خزانوں کا مالک بنایا ہے،اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ30،سُوْرَۃُ الْکَوْثَر کی آیت نمبر1 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ(۱) تَرْجَمۂ کنزالایمان :اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

بُخاری شریف کی حدیثِ پاک میں ہے حضور مالکِ دین و دُنیا، شبِ اسرٰی کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں:"میں سو رہا تھا کہ زمین کے تمام خزانوں کی کُنجیاں لائی گئیں اور میرے دونوں

ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔(بخاری، ۲/۲۹۷،۳۰۳)رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا :"میں (اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا) خازِن ہوں۔"(مسلم،۵۱۶/۱۰۳۷)

حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اس کی تمام سلطنت کے مالِک ہیں اسی لئے جنَّت کے پتّے پتّے پر، حُوروں کی آنکھوں میں غرضیکہ ہر جگہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ لکھا ہوا ہے: یعنی یہ چیزیں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی بنائی ہوئی ہیں اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کو دی ہوئی ہیں۔(تو معراج کروانے میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مرضی یہ تھی کہ (دوجہانوں کے خزانوں کے) مالِک کو اس کی ملکیت دِکھا دی جائے۔[1] چنانچہ اس لئے معراج کی رات یہ سیر کروائی گئی۔

دے دیئے تم کو اپنے خزانے ربِّ عزت ربِّ عُلا نے
دونوں جہاں کی نعمت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

عرشِ عُلا پر ربّ نے بُلایا اپنا جلوۂ خاص دِکھایا
خَلْوَت والے جَلْوَت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

تخت تمہارا عرش خدا کا مُلکِ خدا ہے مِلک تمہارا
ربّ کی اعلیٰ خلافت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

تم کو دیکھا حق کو دیکھا آپ کی صورت اُس کا جلوہ

---

(1)...شانِ حبیب الرحمن، ص۱۰۷، ملتقطاً و ملخصاً

اچھی اچھی صُورت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
چشم سر نے حق کو دیکھا دل نے حق کو حق ہی جانا
اے حقّانی صورت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

(سامانِ بخشش، ص80،81،82،83)

اللہ کی عنایت۔۔مرحبا معراج کی عظمت۔۔مرحبا
بُراق کی قسمت۔۔مرحبا بُراق کی سُرعت۔۔مرحبا
اَقصیٰ کی شوکت۔۔مرحبا نبیوں کی اِمامت۔۔مرحبا
آقا کی رِفعت۔۔مرحبا آسماں کی سِیاحت۔۔مرحبا
مکینِ لامکاں کی عظمت۔۔مرحبا چشمانِ نبوت۔۔مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معراجِ مصطفٰی کی ایک اور حکمت:

(5): معراجِ مصطفٰی کی حکمتیں جو علماء نے بیان فرمائیں، اُن میں سے ایک حکمت یہ بھی تھی کہ محبوبِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت تمام کائنات پر ظاہر ہو، اِسی لیے جب مسجدِ اقصیٰ پہنچے تو تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی تاکہ تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی فضیلت کا اِظہار ہو (معارج النبوۃ، رکن سوم، ص۸۵) چنانچہ۔ حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے ہیں: پھر میں بیتُ المقدس

میں داخل ہوا، پس میرے لیے سارے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جمع کیا گیا، تو سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھے آگے کیا، یہاں تک کہ میں نے سب کی اِمامت کروائی۔ (سنن نسائی، ص ۸۱، حدیث: ۴۴۸)

نمازِ اَقصٰی میں تھا یہی سِرّ عیاں ہوں مَعنیِ اَوّل آخر
کہ دَست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

(حدائقِ بخشش، ص232)

شعر کی وضاحت: شبِ معراج مسجدِ اَقصیٰ میں جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام انبیائے کرام و رُسلِ عظام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو نماز پڑھائی، اس میں یہی راز تھا کہ پہلے اور آخری کا فرق واضح ہو جائے (کہ آخر میں آنے کا مطلب یہ نہیں کہ آخری کی شان و عظمت بھی کم ہے) جو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے اپنی نبوّتوں کے ڈَنکے بجا گئے تھے، وہ سارے کے سارے ہاتھ باندھ کر خاتمُ الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔

اے عاشقانِ مصطفٰی، معراج والی رات یعنی آج کی روشن و مُنور رات، سرورِ کائنات، محبوبِ رَبِّ ارض و سمٰوٰت نے نبیوں کی امامت کے ساتھ ساتھ آسمانوں پر فِرشتوں کی اِمامت بھی فرمائی تاکہ فِرشتوں پر بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی افضلیت ظاہر ہو۔ (معارج النبوۃ، رکن سوم، ص ۸۵) غرض کہ جدھر جدھر سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گُزر ہوا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی افضلیت کو ان پر ظاہر فرمایا گیا۔

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش میں طُرفہ دُھوم دھام — کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے
عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے — جانِ مُراد اب کدھر ہائے ترا مکان ہے

عرش پہ جاکے مرغِ عقل تھک کے گرا غش آگیا | اور ابھی منزلوں پرے پہلا ہی آستان ہے
شانِ خدا نہ ساتھ دے اُن کے خرام کا وہ باز | سدرہ سے تا زمیں جسے نرم سی اِک اُڑان ہے
خوف نہ رکھ رضاؔ ذرا تو تو ہے عَبدِ مصطفےٰ | تیرے لئے اَمان ہے تیرے لئے اَمان ہے

(حدائقِ بخشش، ص178)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معراجِ مصطفےٰ کی ایک اور حکمت:

(6): اللہ تبارک وتعالیٰ قرآنِ کریم میں پارہ 11، سُوْرَۃُ التَّوبہ، آیت نمبر 111 میں اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لیے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لیے جنّت ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کے جان ومال کا خریدار ہے اور مومن بیچنے والے ہیں، مَبیع (بیچی جانے والی چیز) مؤمنین کے جان ومال ہیں اور ثمن (عوض وقیمت) جنّت ہے۔ یہ سودا محبوبِ ربُّ العالمین جَلَّ جَلَالُہ کے تَوَسُّط سے ہوا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سودے کے وکیل ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مؤمنین کی مَبیع (مؤمنین کی جانوں) کو تو ملاحظہ فرمایا تھا، معراج کی رات عوض (جنّت) کو دیکھنے کے لیے تشریف لے کر گئے۔

پردہ رُخِ انور سے جو اُٹھا شبِ معراج
جنّت کا ہوا رنگ دوبالا شبِ معراج

اے رحمتِ عالم تری رحمت کے تصدُّق
ہر ایک نے پایا ترا صدقہ شبِ معراج

جس وقت چلی شاہِ مدینہ کی سُواری
سجدے میں جھکا عرشِ مُعلّٰی شبِ معراج

یہ شانِ جلالت کہ نہایت ہی ادب سے
جبریل نے آقا کو جگایا شبِ معراج

دُولہا تھے محمد تو براتی تھے فِرِشتے
اِس شان سے پہنچے مرے مولیٰ شبِ معراج

ممکن ہی نہیں عقلِ دو عالم کی رَسائی
ایسا دِیا اللہ نے رُتبہ شبِ معراج

اُس میں سے جمیلِ رضوی کو بھی عطا ہو
رحمت کا بٹا خاص جو حصہ شبِ معراج

(قبالہ بخشش، ص68،67،66)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معراجِ مصطفٰے کی ایک اور حکمت:

(7): دُرَّۃُ النَّاصِحِین میں معراج کی ایک حکمت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ زمین و آسمان کا مُکالمہ ہوا توزمین نے آسمان پر فخر کرتے ہوئے کہا: میں تجھ سے افضل ہوں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے شہروں، دریاؤں، نہروں، درختوں، پہاڑوں اور دیگر کئی چیزوں سے مجھے زِینت عطا کی ہے۔

آسمان نے جواب دیا: میں تجھ سے بہتر ہوں، اس لیے کہ سُورج، چاند، ستارے، آسمان، بُرُوج، عرش و کُرسی اور جنّت مجھ میں ہے" زمین نے کہا:" مجھ میں کعبہ ہے، جس کی زِیارت اور طواف انبیاء و مُرسلین، اولیاء اور عام مومنین کرتے ہیں۔ آسمان نے جواب دِیا: مجھ پر بَیتُ المَعمُور ہے، اس کا

طواف ملائکہ یعنی فرشتے کرتے ہیں اور مجھ میں جنّت ہے جو تمام انبیاء و مُرسلین عَلَیۡہِمُ السَّلَام، تمام اولیاء و صالحین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی مقدس رُوحوں کاٹھکانا ہے۔

زمین نے آسمان کو کہا: سَیِّدُ المرسلین، خاتَمُ النَّبِیِّیۡن، حبیبِ رَبُّ العالمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ میں اِقامت فرمائی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شریعت مجھ پر جاری فرمائی ہے۔

جب آسمان نے سُنا یہ تو جواب دینے سے عاجز آگیا اور چُپ ہو گیا۔ پھر آسمان نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تُو ہی مُضطر و پریشان کی مدد فرماتا ہے، جب وہ تجھے پُکارے، پھر آسمان عرض کرنے لگا: تُو محمدِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو میری طرف بُلا تاکہ میں ان سے شرف حاصل کروں، جس طرح تُو نے زمین کو ان کے جمال سے شرف بخشا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی دُعا قبول کی اور معراج کی رات آسمان کو یہ شرف عطا فرمایا۔ (درۃ الناصحین، ص ۱۲۳)

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُجَّۃُ الۡاِسۡلَام حضرت مُفتی حامد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کیا خُوب فرماتے ہیں:

ہے عبد کہاں معبود کہاں معراج کی شب ہے راز نِہاں
دو نُور حجابِ نُور میں تھے خُود رَبّ نے کہا سُبحان اللہ
ہیں عرشِ بریں پر جلوہ فگن محبوبِ خُدا سُبحان اللہ
اک بار ہوا دیدار جسے سَو بار کہا سُبحان اللہ

حیران ہوئے بُرَق اور نظر اک آن ہے اور برسوں کا سفر
راکب نے کہا اللّٰہُ غَنِی مَرکَب نے کہا سُبحان اللہ
طالب کا پتہ مَطلُوب کو ہے مطلوب ہے طالب سے واقِف
پردے میں بُلا کر مل بھی لیے پردہ بھی رہا سُبحان اللہ
جب سجدوں کی آخری حدوں تک جا پہنچا عبودِیَّت والا
خالق نے کہا مَا شَآءَ اللہ حضرت نے کہا سُبحان اللہ
سمجھے حامِد انسان ہی کیا یہ راز ہیں حُسن و اُلفت کے
خالق کا حَبِیبی کہنا تھا خَلقَت نے کہا سُبحان اللہ

(بیاضِ پاک، ص33)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معراجِ مصطفٰی کی ایک اور حکمت:

(9): اللہ تعالٰی نے حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ اپنا عصا زمین پر ڈال دو، جب عَصا ڈالا تو وہ اَژدھا بن گیا، پھر اللہ تعالٰی نے حکم دیا کہ پکڑ لو، جب پکڑ لیا تو وہ دوبارہ عَصا بن گیا، یہ تمام مُشاہدہ اس لیے تھا کہ کلیم کا مُقابلہ جب فرعون کے جادُوگروں سے ہو تو اس ماحول کی ہیبت ان پر طاری نہ ہو، پُورے عزم کے ساتھ مُقابلہ کر سکیں۔

کل بروزِ قِیامت نبیِ رحمت، شَفِیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شفاعت فرمانی ہے، بلکہ

شفاعت کا دروازہ آپ سے کُھلنا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کائنات کے عجائبات، جنّت کے درجات اور جہنّم کا مُشاہدہ کرا دِیا، اس کے علاوہ اور بھی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں تاکہ قِیامت کے ہولناک دن کی ہیبت آپ پر طاری نہ ہوسکے، پورے عزم و اِستقلال کے ساتھ شفاعت کر سکیں۔ (معارج النبوۃ، رکنِ سوم، ص۸۰، ملخصاً)

اعلیٰ حضرت کے بھائی جان مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روزِ محشر کی کیا خُوب منظر کشی فرماتے ہیں:

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا
گناہگار پہ جب لُطف آپ کا ہو گا کِیا بغیر کِیا بے کِیا کِیا ہو گا
دکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہو گا
خدائے پاک کی چاہیں گے اگلے پچھلے خوشی خدائے پاک خوشی اِن کی چاہتا ہو گا
کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے کوئی اسیرِ غم ان کو پکارتا ہو گا
کسی طرف سے صدا آئے گی حضور آؤ نہیں تو دَم میں غریبوں کا فیصلہ ہو گا
کوئی کہے گا دُہائی ہے یارسول اللہ تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہو گا
کسی کو لے کے چلیں گے فرشتے سُوئے جحیم وہ ان کا راستہ پھر پھر کے دیکھتا ہو گا
زبان سوکھی دِکھا کر کوئی لبِ کوثر جنابِ پاک کے قدموں پہ گِر گیا ہو گا
کوئی قریبِ ترازو کوئی لبِ کوثر کوئی صِراط پر ان کو پکارتا ہو گا
یہ بے قرار کرے گی صدا غریبوں کی مقدس آنکھوں سے تار اشک کا بندھا ہو گا

ہزار جان فدا نرم نرم پاؤں سے | پکار سُن کے اسیروں کی دوڑتا ہو گا
عزیز بچہ کو ماں جس طرح تلاش کرے | خدا گواہ یہی حال آپ کا ہو گا
کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِی | مِرے حضور کے لب پر اَنَا لَهَا ہو گا
دُعائے اُمّتِ بدکار وردِ لب ہو گی | خدا کے سامنے سجدہ میں سر جُھکا ہو گا
غلام ان کی عنایت سے چین میں ہوں گے | عَدُو حضور کا آفت میں مبتلا ہو گا
میں ان کے در کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے | حسنؔ فقیر کا جنت میں بسترا ہو گا

(ذوقِ نعت، 35،36،37)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معراجِ مصطفٰی کی ایک اور حکمت:

(10): معراج کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام اَقسامِ وحی سے شرف پائیں، وحی کی ایک قسم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بِلاواسطہ کلام فرمائے اور یہ وحی کی سب سے اعلیٰ قسم ہے، چنانچہ معراج کی رات اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بِلاواسطہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کلام فرمایا: جیسا کہ پارہ 27 سُوْرَۃُ النَّجْم کی آیت 10 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی ﴿۱۰﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی

کتبِ تفاسیر میں لکھا ہے کہ "اٰمَنَ الرَّسُوْلُ" والی آیات جو کہ سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آخری 2 آیات

ہیں، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے معراج کی رات اللہ تعالیٰ سے بِلا واسِطہ سُنی، اسی طرح کچھ سُوْرَۃُ الضُّحٰی اور کچھ سُوْرَہ اَلَمْ نَشْرَحْ معراج کی رات سُنی۔ (تفسیر روح البیان سورۃ الشوریٰ، ج8، ص345)

اے عاشقانِ مصطفےٰ! سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آخری 2 آیات جو سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خالقِ سمٰوٰت عَزَّوَجَلَّ سے شبِ معراج قُربِ خاص میں سُنیں، آئیے! ان کی فضیلت سنئے اور وقتاً فوقتاً ان کی تلاوت بھی کرتے رہیے۔

حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین و آسمان کو پیدا کرنے سے دوہزار (2000) سال پہلے ایک کتاب لکھی پھر اس میں سے سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آخری دو آیتیں نازل فرمائیں۔ جس گھر میں تین (3) راتیں ان دو آیتوں کو پڑھا جائے گا شیطان اس گھر کے قریب نہ آئے گا۔

(سُنَنُ التِّرْمِذِیّ ج ۴ ص ۴۰۴ حدیث ۲۸۹۱)

حضرتِ سیِّدُنا ابو مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آخری دو آیتیں رات میں پڑھے گا وہ اسے کفایت کریں گی۔ (صَحِیحُ البُخارِیّ ج ۳ ص ۴۰۵ حدیث ۵۰۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی دو آیتیں کفایت کرنے سے مُراد یہ ہے کہ یہ دو آیتیں اس کے اس رات کے قیام (رات کی عبادت) کے قائم مقام ہو جائیں گی یا اس رات اسے شیطان سے محفوظ رکھیں گی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس رات میں نازل ہونے والی آفات سے بچائیں

گی۔وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ (فَتْحُ الْبَارِی، ۱۰/۴۸)

حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آخری دو آیتیں) دُکھ درد، رَنج و غم میں کافی ہیں کہ ان کا تلاوت کرنے والا (یعنی سُورۂ بقرہ کی آخری دو آیات کی رات کو تلاوت کرنے والا) اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُکھ دَرْد سے محفوظ رہتا ہے اور اگر اتفاقاً کبھی آ بھی جائیں تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُشکل حل کر دیتا ہے یا تمام دُرود و وظیفوں کی طرف سے کافی ہیں، یا نمازِ تہجد میں جو ان آیتوں کی تلاوت کیا کرے، تو بہت سی تلاوت سے کافی ہیں۔ (مِرْاٰۃ ج 3، ص 232)

بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادِر گیا　　لمعۂ باطن میں گُمنے جلوہ ظاہر گیا
اللہ اللہ یہ عُلُوِّ خاص عبدیت رضاؔ　　بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادِر گیا

(حدائقِ بخشش، ص 52،54)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللّٰہ کی عنایت۔۔مرحبا　معراج کی عظمت۔۔مرحبا
بُراق کی قسمت۔۔مرحبا　بُراق کی سُرعَت۔۔مرحبا
اَقصٰی کی شوکت۔۔مرحبا　نبیوں کی اِمامت۔۔مرحبا
آقا کی رِفعت۔۔مرحبا　آسماں کی سیاحت۔۔مرحبا
مکینِ لامکاں کی عظمت۔۔مرحبا　چشمانِ نبوت۔۔مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معراجِ مصطفٰی کی ایک اور حکمت:

(11): اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور کو اپنے قُربِ خاص میں رکھا، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم لباسِ بشریت کے ساتھ دُنیا میں تشریف لائے تو اس مقام کا اِشتیاق ہوا، لٰہذا دَنیٰ فَتَدَلّٰی کے مقام سے سکون و قرار پایا۔

کیا بنا نامِ خدا اسریٰ کا دُولہا نور کا   سر پہ سہرا نور کا بر میں شہانہ نور کا

(حدائقِ بخشش، ص244)

معراجِ مصطفٰی کی ایک اور حکمت:

(12): ایک حکمت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ اذان سکھانے کے لیے معراج کروائی گئی، علامہ ابنِ حَجَر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب اذان سکھانے کا اِرادہ فرمایا تو جبرئیل عَلَیْہِ الصلوۃ والسَّلَام ایک سواری لے کر آئے، جس کو بُراق کہا جاتا تھا، آپ اس پر سُوار ہوئے"۔

(فتح الباری، ج ۳، ص ۶۸)

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

سرِ عرش پر ہے تِری گزر دلِ فرش پر ہے تِری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص108،109)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار اجتماع میں شرکت"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ اپنے اِیمان کی سلامتی وپُختگی کے لئے، نبیِ کریم رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور دیگر تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ہر ہر مُعْجِزے پر سچے دل سے ایمان رکھیں اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُعْجِزات کو عقل کے ترازو میں تولنے کے بجائے ان کی سچی عقیدت و مَحَبَّت اپنے دل میں پیدا کریں، اس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہمیشہ وابستہ رہئے، مدنی چینل کے پیارے پیارے سلسلے دیکھئے اور ہر جمعرات کو اپنے علاقے میں ہونے والے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کی عادت بنایئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ہمارے عقائد کی حفاظت ہوتی رہے گی۔ ہفتہ وار اجتماع میں شرکت تو ہمارا مدنی انعام اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس اجتماعِ پاک میں جہاں تلاوتِ قرآنِ کریم، ذِکرودُرُود اور دُعا میں شرکت کی سعادت نصیب ہوتی ہے، وہیں عِلْمِ دِیْن کیلئے سفر کرنے، علمِ دِین سیکھنے اور اس کو دوسروں تک پہنچانے کے فضائل بھی حاصل ہوتے ہیں۔ آیئے عِلْمِ دِیْن کے فضائل پر مشتمل 3 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔ فرمایا

1. مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ جو ایسے راستے پر چلے جس میں علم کو تلاش کرے، اس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔[1]

2. فرمایا مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ بِرِزْقِهٖ جو شخص علم کی طلب میں رہتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے رِزق کا ضامن ہے۔[2]

3. اِرشاد فرمایا: جو کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرائض کے مُتَعَلِّق ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمات سیکھے اور اسے اچّھی طرح یاد کرلے اور پھر لوگوں کو سکھائے تو وہ جنّت میں داخِل ہو گا۔(اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب ج۱ص ۵۴ حدیث ۲۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی برکت سے جہاں علمِ دِین کی دولت نصیب ہوتی ہے، وہیں گُناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے مَحَبَّت کا جذبہ بھی بیدار ہوتا ہے۔ آیئے ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

(مظفر آباد، کشمیر) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے بچپن میں ہی قرانِ کریم حِفظ کرنے کی سعادت حاصل کر لی۔ لیکن حافِظِ قران ہونے کے باوُجُود میرا اُٹھنا بیٹھنا بُرے دوستوں کے ساتھ تھا۔ خوش قسمتی سے میری مُلاقات ایک ایسے اسلامی بھائی سے ہوئی جو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے، جب اُنہوں نے مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع کی دعوت دی، تو ان کے لہجے کی مِٹھاس میرے دل پر اَثر کر گئی اور میں اجتماع میں شریک

---

1 ...مسلم، کتاب الذکر والدعاء... الخ، باب فضل الاجتماع... الخ، ص ۱۴۴۸، حدیث: ۲۶۹۹

2 ...تاریخ بغداد، محمد بن القاسم بن هشام، ۳/۳۹۸

ہو گیا۔ جب میں نے اِس مَدَنی ماحول کو قریب سے دیکھا تو بے حد مُتاثر ہوا اور میں نے چہار سُو عِلمِ دِیْن کے موتی بکھیرنے والے دعوتِ اسلامی کے شعبے "جامعۃُ المدینہ" میں درسِ نِظامی (عالم کورس) کرنے کے لیے داخلہ لے لیا اور اسی دوران اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تربیت کے لیے مَدَنی قافلے میں 12 ماہ کا سفر بھی مکمل کر چکا ہوں۔

یقیناً مُقدَّر کا وہ ہے سکندر　　جسے خیر سے مل گیا مدنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی　　دِلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول
تُو آ بے نمازی، ہے دیتا نمازی　　خدا کے کرم سے بنا مدنی ماحول
گر آئے شرابی مِٹے ہر خرابی　　چڑھائے گا ایسا نشہ مدنی ماحول
اے بیمارِ عصیاں تُو آجا یہاں پر　　گُناہوں کی دیگا دوا مدنی ماحول
گناہگارو آؤ سیہ کارو آؤ　　گُناہوں کو دیگا چُھڑا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص647،648)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انبیائے کرام بے مثل ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعۂ معراج سے جہاں اس کی چند حکمتیں معلوم ہوئیں، وہیں یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بے مثل و بے مثال ہیں۔ ان کی شان و عظمت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ جب پیارے آقا، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بُراق پر سوار ہو کر بیتُ المقدس کے لیے روانہ ہوئے تو بُراق کی تیز رفتاری کا یہ عالَم تھا کہ جہاں اس کی نگاہ جاتی وہاں اس کا قدم پڑتا تھا،

اس سفر کے دوران جب پیارے آقا، مکی مدنی داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سَیِّدُنا مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے مزارِ پُرانوار کے پاس سے گُزرے، جو ریت کے سُرخ ٹیلے کے پاس واقع تھا، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔[1] غور کیجئے کہ اگر ہم کسی تیز رفتار گاڑی میں سُوار ہوں تو ہمیں کچھ سمجھ نہیں آتا، بسا اوقات تیز رفتاری کے سبب راستے میں کھڑے آشنا چہرے بھی پہچانے نہیں جاتے، حالانکہ ہماری گاڑی کی رفتار اس بُراق کے مُقابلے میں کچھ بھی نہیں، لیکن نگاہِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کمال دیکھئے کہ انتہائی تیز رفتار بُراق پر سوار ہیں، اس کے باوُجود آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھ لیا اور یہ بھی بتادیا کہ وہ اپنے مزار میں نماز پڑھ رہے تھے۔ یہاں یہ بات بھی ذہن میں رکھئے کہ بیتُ المقدس میں جہاں تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِستقبال کے لیے پہلے ہی سے مَوْجُود تھے، ان میں حضرت مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام بھی مَوْجُود تھے اور حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب بُراق پر تشریف فرما ہو کر آسمانوں پر پہنچے، وہاں دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ساتھ حضرتِ مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے چھٹے آسمان پر ملاقات ہوئی، اس سے مَعْلُوم ہوا کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایسی طاقت و قوت عطا فرمائی ہے کہ نُوری بُراق بھی ان کی نَبوی طاقت کا مُقابلہ نہیں کر سکتا، نیز یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے جملہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام با اختیار اور قادر ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں یہ اختیار دے رکھا ہے کہ وہ جب چاہیں جہاں چاہیں جاسکتے ہیں، جب دِیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی طاقت کا یہ عالَم ہے تو ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو تمام انبیاء کے بھی

([1])... صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل... الخ، ص ۹۲۷، الحدیث: ۲۳۷۵.

امام ہیں اور سب کے سردار بھی ہیں، ان کی طاقت و اختیار کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟ سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنَّت، الشاہ امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں:

خَلق سے اولیا، اولیا سے رُسل ۔۔۔ اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
مُلکِ کونین میں انبیا تاجدار ۔۔۔ تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص138،139)

اشعار کی وضاحت:

(☆) تمام انسانوں میں اولیائے کرام افضل و اعلیٰ، اولیائے کرام سے انبیاء و مرسلین افضل اور سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی۔

(☆) انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام دونوں جہانوں کے بادشاہ ہوتے ہیں اور ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مقام و مرتبہ یہ ہے کہ آپ ان بادشاہوں کے بھی بادشاہ ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چند مُشاہدات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ معراج پیارے مُصطفٰے، کعبے کے بَدْرُ الدُّجیٰ، طیبہ کے شَمْسُ الضُّحیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کائنات کی سیر فرماتے ہوئے کئی عجائباتِ قُدرت کا مُشاہدہ فرمایا، جنَّت میں تشریف لے جا کر جہاں اپنے غُلاموں کے جنَّتی مَحل اور مَقامات مُلاحظہ فرمائے، وہیں نافرمانوں کو عذابِ الٰہی میں گرِفتار بھی دیکھا، جو اپنے گُناہوں کی سزا میں اِنتہائی دردناک عذاب میں

مُبتلا تھے۔ آیئے! عبرت حاصل کرنے کے لیے جہنَّم کے چند مُشاہدات سُنتے ہیں:

منقول ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جہنَّم میں کچھ ایسے لوگ نظر آئے جو مُردار کھا رہے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافت فرمایا کہ اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) تھے۔[1] اسی طرح (یہ بھی دیکھا) ایک آدمی نہر میں تیرتے ہوئے پتھر نِگل رہا تھا، بتایا گیا کہ یہ سُود خور ہے،[2] آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے لوگوں کے پاس سے گُزرے، جن کے سر پتھروں سے کُچلے جا رہے تھے، ہر بار کُچلے جانے کے بعد وہ پہلے کی طرح دُرُست ہو جاتے تھے اور (دوبارہ کُچل دیئے جاتے)، اس مُعاملے میں ان سے کوئی سُستی نہ برتی جاتی تھی۔ اِسْتِفْسار پر جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر نماز سے بوجھل ہو جاتے تھے۔[3] کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو دُنیا میں اپنے والِدَین کو گالیاں دیتے تھے۔[4] حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بعض ایسے لوگوں کو بھی دیکھا جن کے ہونٹ اُونٹ کے ہونٹوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے، ان پر ایسے اَفْراد مُقَرَّر تھے جو ان کے ہونٹ پکڑ کر آگ کے بڑے بڑے پتھر ان کے منہ میں ڈالتے اور وہ اُن کے نیچے سے نکل جاتے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَرْیافت کرنے پر جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام

---

(1)... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن العباس... الخ، ۱/۵۵۳، الحدیث: ۲۳۲۴.

(2)... شعب الایمان، الثامن والثلاثون من شعب الایمان، ٤/۳۹۱، الحدیث: ۵۵۰۹.

(3)... مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب منہ فی الاسراء، ۱/۲۳۲، الحدیث: ۲۳۵.

(4)... الزواجر، کتاب النفقات علی الزوجات... الخ، الکبیرۃ الثانیۃ بعد الثلاثمائۃ، ۲/۱۳۹

نے عرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ظُلماً کھا جاتے۔ [1] اسی طرح وہ لوگ جو دُنیا میں اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہیں دیتے تھے، میٹھے آقا، معراج کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اس حال میں دیکھا کہ ان کے آگے اور پیچھے چیتھڑے لٹک رہے تھے اور وہ چوپایوں کی طرح چَرتے ہوئے کانٹے دار گھاس، تُھوہَر (ایک خاردار اور زہریلا پودا کھا رہے تھے) اور جہنّم کے تپے ہوئے (گرم) پتھر نِگل رہے تھے۔ [2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا اِن عذابات پر غور کیجئے اور پھر اپنی ناتوانی و کمزوری پر نظر کیجئے آہ! ہماری کمزوری کا حال تو یہ ہے کہ ہلکا سا بُخار یا سَر میں دَرد ہو جائے تو ہم تڑپ اُٹھتے ہیں، تو پھر آخرت کے یہ دَرْدناک عذابات کیسے برداشت کر سکیں گے؟ ہمارے نازُک بدن ہرگز ان عذابات کا سامنا نہیں کرسکتے، لہٰذا ابھی وَقْت ہے ہوش میں آیئے اور لوگوں کی غیبتیں کرنے، چُغلیاں کھانے، ان کے عیبوں کو اُچھالنے سے باز رہیے کہ غیبت کرنے والوں، چُغل خوروں اور پاکباز لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ (قیامت کے دن) کُتّوں کی شکل میں اُٹھائے گا۔ (اَلتَّرغیب وَالتَّرہِیب ج۳ص۳۲۵حدیث۱۰) اسی طرح سُودی کاروبار کے ذریعے حرام روزی کمانے، کھانے سے بھی بچتے رہیے کیونکہ سُود کا ایک دِرہم لینا اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نزدیک اس بندے کے حالتِ اسلام میں 33 مرتبہ بدکاری کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب ماجاء فی الربا، الحدیث:۶۵۷۴، ج۴، ص۲۱۱)

لہٰذا حلال روزی کمایئے، پنج وقتہ نمازِ باجماعت کی عادت بنایئے، دونوں جہاں میں کامیابی نصیب ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ

([1])... الشریعة للآجری، باب... انه اسری به... الخ، ۳/۱۵۳۲، الحدیث: ۱۰۲۷.

([2])... الترغیب والترھیب، ۱/۳۰۸

اے عاشقانِ مصطفیٰ! ہاتھوں ہاتھ سچا عہد کیجئے کہ آیندہ ہم کبھی کسی کی غیبت نہیں کریں گے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ، اب کوئی نماز قضا نہیں ہو گی اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ، ماں باپ کا دِل نہیں دُکھائیں گے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ، کسی کا بھی مال ناحق نہیں کھائیں گے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ جو صاحبِ نصاب ہیں نیّت کریں کہ پوری پوری زکوۃ ادا کریں گے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

اعتکاف کی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہوں سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونا، ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر، مدنی انعامات پر عمل اور دعوتِ اسلامی کے تحت پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے اعتکاف میں شرکت کرنا بھی ہے۔ عاشقانِ رمضان کیلئے خوشخبری کہ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمضانُ الْمُبارَك کی آمد آمد ہے اور اس ماہِ مُبارَک کی برکتوں کے تو کیا کہنے! اس ماہ میں عبادت و تلاوت اور ذِکر و دُرُود کی کثرت کر کے اپنے نامۂ اعمال میں کثیر نیکیاں لکھوانے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ گُناہوں سے خُود کو بچانے اور شب و روز نیکیوں میں بسر کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت پورے ماہِ رمضان کے اِعتِکاف میں شرکت کی نہ صرف خود نیّت کریں بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں پر بھی اِنفرادی کوشش کر کے انہیں بھی تیار کریں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا، اس کے پچھلے تمام گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔"

(جامع صغیر ص۵۱۶الحدیث ۸۴۸۰)

یا خدا ماہِ رمضاں کے صدقے سچّی توبہ کی توفیق دیدے

نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص136)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکے تو ہر سال ورنہ زِندگی میں کم اَزْ کم ایک بار تو پورے ماہِ رَمضانُ المبارَک کا اِعتکاف کرہی لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خصوصاً رَمضان شریف میں عبادت کا خُوب اہتمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمضان ہی میں شبِ قَدْر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مُبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار پُورے ماہِ مبارَک کا اعتِکاف فرمایا۔ اور یُوں بھی مسجِد میں رہنا بہُت بڑی سَعادَت ہے اور مُعتکِف کی تو کیا بات ہے کہ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مَشاغِل سے فارِغ کرکے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے، "اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں، کیونکہ اس میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے مکمّل طور پر اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مصروف کردیتا ہے اور دُنیا کی ان تمام مصروفیات سے کنارہ کَش ہوجاتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعتکِف کے تمام اَوْقات حقیقۃً یا حکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نَماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور اعتِکاف کا اَصل مقصد جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتکِف ان (فِرشتوں) سے مُشابہَت رکھتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اُسے بجالاتے ہیں اور ان کے ساتھ مُشابہَت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح (پاکی) بیان

کرتے رہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

مجلس تربیتِ اعتکاف!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دورانِ اِعتکاف نیکیاں کرنے کے کس قدر مَواقع ملتے ہیں۔ ہمیں بھی ہر سال نہ سہی کم اَز کم زندگی میں ایک بار اِس اَدائے مصطفٰے کو اَدا کرتے ہوئے پُورے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك کا اِعتِکاف کر ہی لینا چاہیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلانی چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت رَمَضانُ الْمُبارَک میں اعتکاف کے نظام کو مُنَظَّم کرنے کیلئے ایک شعبہ **"مجلس اعتکاف"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلس اعتکاف کے تحت نہ صرف پاکستان بلکہ دُنیا کے مختلف ممالک کی سینکڑوں مساجِد میں پورے ماہِ رَمَضانُ المبارک اور آخِری عَشرہ میں اِجتِماعی اِعتِکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اِن میں ہزار ہا اسلامی بھائی مُعتَکِف ہو کر پنج وقتہ نماز باجماعت اَدا کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر نفل عبادات کی سعادت بھی پاتے ہیں، اس کے علاوہ اعتکاف میں وُضو و غسل، نماز و روزہ اور دیگر شرعی مسائل بھی سکھائے جاتے ہیں اور روزانہ بعدِ ظہر وبعدِ تراویح 2 مدنی مُذاکروں کے ذریعے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه سے کئے گئے سُوالات کے دِلچسپ اور علم وحکمت سے بھرپُور جوابات سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ بھی ہاتھ آتا ہے۔ نیز کئی مُعْتَکِفِین رَمَضانُ المبارَک ختم ہونے پر چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں کے مُسافِر بن جاتے ہیں۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

سُنّتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
فضلِ ربّ سے گناہوں کی کالک دُھلے
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
نیکیوں کا تمہیں خوب جذبہ ملے
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
بھائی گر چاہتے ہو ''نمازیں پڑھوں''
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
نیکیوں میں تمنّا ہے ''آگے بڑھوں''
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
تم کو راحت کی نعمت اگر چاہیے
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص640)

مدنی عطیات کی ترغیب

دعوتِ اسلامی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے، جس کا مدنی پیغام اب تک کم و بیش **200 ممالک** میں پہنچ چکا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے تقریباً **102 شعبہ جات** میں مدنی کام کر رہی ہے، صرف **جامعۃ المدینہ** (للبنین وللبنات)، **مدرسۃ المدینہ** (للبنین وللبنات)، **مدرسۃ المدینہ آن لائن** (للبنین وللبنات) اور **مدنی چینل** کے سالانہ اخراجات کروڑوں نہیں اربوں روپے میں ہیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے زکوٰۃ، صدقات، مدنی عطیات دینے کے ساتھ ساتھ

اپنے رِشتے داروں، پڑوسیوں، دوستوں پر اِنفرادی کوشش کر کے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتا کر مدنی عطیات جمع کیجئے۔ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: صدقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے، **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: صدقہ بُری موت کو روکتا ہے۔

لنگرِ رضویہ میں حصہ لیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ملک و بیرونِ ملک ہر سال ہزاروں عاشقانِ رسول پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے اِعتکاف کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ان عاشقانِ رسول کے لیے "لنگرِ رضویہ" (سحری وافطاری) کا بہت بڑا اِنتظام کیا جاتا ہے تاکہ یہ عاشقانِ رسول دِلجمعی کے ساتھ علمِ دین کے مدنی حلقوں اور مدنی مذاکروں میں بھرپور توجہ کے ساتھ شرکت کر سکیں۔ لنگرِ رَضویہ کی مد میں کروڑوں روپے کے اخراجات ہوتے ہیں جو کہ معتکفین سے نہیں لیے جاتے بلکہ مخیّر اسلامی بھائی اس نیکی کے عظیم کام میں اپنا حصہ شامل کرتے ہیں، اس سال بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ملک و بیرونِ ملک سینکڑوں مقامات پر پورے ماہ اور آخری عشرے کا اعتکاف ہو گا، جس میں ہزاروں عاشقانِ رمضان، ماہِ رمضان کی مبارک ساعتوں سے برکتیں لُوٹنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ تمام عاشقانِ رسول رضائے اِلٰہی اور دیگر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ "لنگرِ رضویہ" کی مد میں اپنا حصہ شامل کرنے کی نیّت فرمالیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ستائیسویں (27ویں) شب ہے اور کل ستائیسویں کا دن ہو گا، اس دن یعنی 27 رجب کے روزے کی بہت زِیادہ فضلیت ہے: "جو کوئی خوش نصیب 27 رجب کا روزہ رکھتا ہے، اُسے 60 ماہ کے روزوں کا ثواب ملتا ہے"۔ (کفن کی واپسی، ص8)

سو سال کے روزوں کا ثواب

27 ویں رَجَب شریف کے روزے کی بڑی فضیلت ہے، اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: ”رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے سو سال کے روزے رکھے، سو برس کی شب بیداری کی اور یہ رجب کی ستائیس تاریخ ہے۔“ (شُعَبُ الْاِیْمَان ج۳ ص۳۷۴ حدیث۳۸۱۱)

عنقریب ماہِ شعبانُ المعظم کی آمد ہونے والی ہے، اس ماہِ مبارک کے روزوں کے بھی بہت زیادہ فضائل ہیں، چنانچہ

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، ”(رَمضان کے بعد) سب سے افضل شَعبان کے روزے ہیں، تعظیمِ رَمضان کیلئے۔"

(شُعَبُ الایمان، ج3، ص377، حدیث3819)

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشَہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا سے رِوایَت ہے ”حُضورِ انور، شافِعِ مَحشر، مدینے کے تاجور، بِاِذنِ ربِّ اکبر، غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پُورے شَعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔“ فرماتی ہیں: میں نے عرض کی، ”یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا سب مہینوں میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شَعبان کے روزے رکھنا ہے؟“ تو شَفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وَقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔“

(مُسندِ ابو یعلٰی، ج ۴، ص 277، حدیث 4890)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں معراج کے دولہا، مکی مدنی مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے کل کا نفل روزہ رکھنے، شعبان اور پھر ماہِ رمضان کے سارے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، کاش! ہم پورے ماہِ رمضان کا یا آخری عشرے کا اعتکاف کرنے میں کامیاب ہو جائیں، کاش! اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ خوب خوب مدنی عطیات جمع کرنے کی توفیق مل جائے۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سَلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب!

۞ مسلمان سے مُلاقات کرتے وَقْت اُسے سَلام کرنا سُنَّت ہے۔ ۞ دِن میں کتنی ہی بار مُلاقات ہو، ایک کمرہ سے دُوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وَہاں موجود مسلمانوں کو سَلام کرنا کارِ ثَواب ہے۔ ۞ سلام

میں پہل کرنا سُنَّت ہے۔ ❁ سلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقَرَّب ہے۔ ❁ سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے۔ جیسا کے میرے مکّی مدنی آقا میٹھے میٹھے مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فَرمانِ باصَفا ہے: پَہلے سَلام کہنے والا تکبُّر سے بَرِی ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۶ ص۴۳۳) ❁ سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔ (کیمیائے سعادت) ❁ اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَبَرَکاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی ❁ اِسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ❁ سلام کا جواب فوراً اور اِتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے۔ ❁ سلام اور جوابِ سلام کا دُرُست تَلَفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرایئے: اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ اَب پہلے میں جواب سُناتا ہوں پھر آپ اِس کو دوہرایئے: وَعَلَیْکُمُ السَّلام

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدنی پھول، ص ۲،۳،۴،۵)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

مَنقول ہے: جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو تو یوں کہو: "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد" اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر ایک فِرِشتہ مقرّر فرمادے گا جو تم کو غیبت سے باز رکھے گا اور جب مجلس سے اُٹھو تو کہو: "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد" تو فِرِشتہ لوگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے باز رکھے گا۔[1]

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عَفُوّ و غفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر

1 ... اَلْقَوْلُ الْبَدِیع، ص۲۷۸ ملتقطاً

لیتے ہیں۔فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔❀ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زمین پر قبضہ کرنے کی کوشش کرنے والی اندھی ہو گئی

اَرْوٰی نامی ایک عورت نے حضرت سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے گھر کے بعض حصے کے مُتعلق جھگڑا کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ زمین اسی کو دے دو، میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا ہے: جس شخص نے ایک بالشت زمین بھی ناحق لی، قیامت کے دن اس کے گلے میں

---

1 . . . معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

سات(7) زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔ اس کے بعد آپ نے دُعا فرمائی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ! اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کو اندھا (Blind) کر دے اور اس کی قبر اسی گھر میں بنادے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ وہ عورت اندھی ہوچکی تھی، دیواروں کو ٹٹولتی پھرتی تھی اور کہتی تھی: مجھے سعید بن زید کی بددُعا لگ گئی ہے، آخر کار ایک دن گھر میں چلتے ہوئے وہ کنویں میں گِر کر مر گئی اور وہی کُنواں اس کی قبر بن گیا۔

(مسلم، کتاب المساقاۃ، باب تحریم الظلم، ص ۶۶۹، حدیث: ۴۱۳۳)

جھوٹ سے بُغض و حسد سے ہم بچیں
کیجئے رحمت اے نانائے حسین

(وسائل بخشش، ص ۲۵۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ایک جھوٹ کی وجہ سے اُس عورت کو کیسی دردناک اور عبرتناک موت آئی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِنسان کو بیشمار نعمتوں سے نوازا ہے، اِن نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت "**زَبان**" بھی ہے، یہ بظاہر گوشت کی ایک چھوٹی سی بوٹی ہے، مگر خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی عظیمُ الشَّان نعمت ہے۔ اِس نعمت کی قدر تو شاید گونگا (Dumb) ہی جان سکتا ہے۔ اس کا دُرُست اِستِعمال جنَّت میں اور غَلَط اِستِعمال جہنَّم میں داخل کر سکتا ہے۔ اگر کوئی اپنی زبان کا دُرُست اِستعمال کرتے ہوئے صدقِ دل سے کلمہ طیبہ پڑھے تو اس کے لیے جنَّت واجب ہو جاتی ہے جیسا کہ

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رُوح پَرْوَر ہے: جس نے "**لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ**" کہا وہ **جنت میں داخل** ہوگا اور اس کے لئے **جنت واجب** ہو جائے گی۔" (مستدرک حاکم، کتاب التوبۃ والانابۃ، باب من قال لا الٰہ... الخ، ۵/۳۵۶، حدیث: ۷۷۱۳) اگر یہی زَبان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں چلے تو بہُت بڑی آفت کا سامان ہے جیسا کہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اِنسان کی اکثر خطائیں اس کی زبان سے ہوتی ہیں۔ (شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، ۴/ ۲۴۰، حدیث: ۴۹۳۳) زبان کے غلط اِستعمال کی ایک صُورت **جھوٹ بولنا** بھی ہے۔ جھوٹا شخص لوگوں میں تو اپنا اِعتماد گنوا کر ذلیل ہوتا ہی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نوری مخلوق یعنی فرشتے بھی ایسے شخص کے پاس نہیں آتے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے، اس کی بدبُو سے فرشتہ ایک میل دُور ہو جاتا ہے۔ (ترمذی، باب ماجاء فی الصدق والکذب، الحدیث: ۱۹۷۹، ج ۳، ص ۳۹۲)

جھوٹے آدمی کے منہ سے اُٹھنے والی بدبُو

حضرتِ سَیِّدُنا امام عبد الرَّحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب مومن بِلا عُذر جھوٹ بولتا ہے تو اس کے مُنہ (Mouth) سے بدبُودار چیز نکلتی ہے، یہاں تک کہ وہ عرش پر پہنچ جاتی ہے اور عرش اُٹھانے والے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ 80 ہزار فرشتے بھی لعنت بھیجتے ہیں اور 80 خطائیں اس کے ذمہ لکھی جاتی ہیں، جن میں سب سے کم اُحد پہاڑ کی مثل ہے۔

(بستان الواعظین و ریاض السامعین ص ٦١)

فتاوٰی رضویہ میں ہے: جھوٹ اور غیبت باطنی گندگیاں ہیں، وَلہٰذا جھوٹے کے منہ سے ایسی بدبُو نکلتی ہے کہ حفاظت کے فرِشتے اُس وقت اُس کے پاس سے دُور ہٹ جاتے ہیں جیسا کہ حدیث میں وارِد ہوا ہے اور اسی طرح ایک بدبُو کی نسبت رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خبر دی کہ یہ اُن کے منہ کی بدبُو ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں اور ہمیں جو جھوٹ یا غیبت کی بدبُو محسوس نہیں ہوتی، اُس کی وجہ یہ ہے کہ ہم اُس کے عادی ہو گئے، ہماری ناکیں اُس سے بھری ہوئی ہیں جیسے چمڑا پکانے والوں کے مَحَلّے میں جو رہتا ہے، اُسے اُس کی بدبُو سے اِیذا نہیں ہوتی، دوسرا آئے تو اُس سے ناک نہ رکھی جائے

۔مسلمان اِس نفیس فائدے (یعنی عمدہ نتیجے) کو یاد رکھیں اور اپنے رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) سے ڈریں، جھوٹ اور غیبت ترک کریں۔کیا مَعَاذَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) منہ سے پاخانہ نکلنا کسی کو پسند ہوگا؟ باطِن کی ناک کُھلے تو معلوم ہو کہ جھوٹ اور غیبت میں پاخانے سے بد تر سڑاند (یعنی بدبُو) ہے۔(غیبت کی تباہ کاریاں، ص۱۳۵)

آیئے! بار گاہِ رِسالت میں ہم فریاد کرتے ہیں:

حسد، وعدہ خلافی، جھوٹ، چغلی، غیبت و تہمت
مجھے ان سب گناہوں سے ہو نفرت یَارَسُوْلَ اللّٰہ

(وسائلِ بخشش، ص۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جھوٹ کے خلاف اعلانِ جنگ ہے!
نہ جھوٹ بولیں گے نہ بُلوائیں گے
اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ جھوٹے کے منہ سے ایسی سخت بدبُو نکلتی ہے کہ رحمت کے فرشتے ایک مِیل دُور ہو جاتے ہیں، مگر ہمیں یہ بدبُو اس لیے محسوس نہیں ہوتی کہ جھوٹ کی کثرت کے سبب ہر طرف اس کی بدبُو کے بھبکے اُٹھ رہے ہوتے ہیں اور ہماری ناک (Nose) اَٹ چکی ہے ۔اس کو یوں سمجھئے کہ جب گٹر کی صفائی کی جارہی ہو تو عام شخص اُس کی بدبُو کے باعث وہاں کھڑا نہیں رہ سکتا، مگر بھنگی (Sweeper) کو کچھ بھی پتا نہیں چلتا، اس لئے کہ اس کی ناک اس گندگی کی بدبُو سے اَٹ چکی ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں اس بُری خَصلت سے اور جھوٹوں کی صُحبت سے بچنا چاہیے کیونکہ جھوٹ بولنا ایسی

بُری عادت ہے کہ اس کی وجہ سے ایمان کمزور ہو جاتا ہے اور بار بار جھوٹ بولنا ایمان کی کمزوری پر دلالت کرتا ہے، اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحْل کی آیت نمبر 105 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ(۱۰۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جھوٹے ہیں۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ خازِن میں ہے کہ کافروں کی طرف سے قرآنِ پاک سے مُتَعَلِّق رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جو اپنی طرف سے قرآن بنالینے کا بُہتان لگایا گیا تھا، اس آیت میں اس کا رَد کیا گیا ہے اور اِس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جھوٹ بولنا اور بہتان باندھنا بے ایمانوں ہی کا کام ہے۔ (تفسیرِ خازن، النحل، تحت الآیۃ: ۱۰۵، ۳/۱۴۴، ملخصاً)

حضرتِ علّامہ امام فَخْرُالدِّین محمد بن عُمَر رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ اِس بات پر قَوِی دلیل ہے کہ جُھوٹ تمام کبیرہ گُناہوں میں سب سے بڑا گُناہ اور بدترین بُرائی ہے، کیونکہ جُھوٹ بولنے اور جُھوٹا اِلزام (Blame) لگانے کی جُرأت وُہی شَخْص کرتا ہے، جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں پر یقین نہ ہو یا جو شَخْص غیر مُسْلِم ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جھوٹ کی مَذَمَّت میں اس طرح کلام فرمانا، نہایت ہی سخت تَنْبِیْہ ہے۔ (التفسیر الکبیر: ۷/۲۷۲، الجزء العشرون، ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ قرآنِ کریم میں جھوٹ کو بے ایمانوں کی صفت قرار دیا گیا ہے، یقیناً جھوٹ ایسی بُری عادت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں قبیلوں کے بڑے سردار بھی اس سے سخت نفرت کرتے اور اپنی طرف جُھوٹ کی نسبت کرنا گوارا نہیں کرتے تھے، جیسا کہ

جب شاہِ رُوم کے پاس نبیِ کریم ، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے خط کی صورت میں اسلام کی دعوت پہنچی تو اُس نے ابُوسفیان کو اپنے دربار میں بُلایا (جو اُس وقت مسلمان تو نہیں ہوئے تھے مگر نسب کے اعتبار سے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریبی تھے) شاہِ رُوم نے حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعویٔ نبوت کی سچائی کا اندازہ لگانے کیلئے ابوسُفیان سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں بہت سے سوالات کئے، اگرچہ اس وقت کفر کی وجہ سے ابوسفیان، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے بغض و عناد رکھتے تھے، مگر اِس کے باوجود حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے کردار و گُفتار کے متعلق پوچھے جانے والے تمام سوالات کے جوابات شاہِ رُوم کو سچ سچ بتا دیئے اور شانِ رسالت گھٹانے کیلئے جھوٹ کا سہارا صرف اس وجہ سے نہ لیا کہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے معاشرے میں مجھے جھوٹا کہا جائے گا اور اس بدترین عیب کی میری طرف نسبت کی جائے گی۔ چنانچہ اُس موقع پر شانِ رسالت گھٹانے کے لئے جھوٹ نہ بول سکنے اور مجبوراً سچ بولنے کی وجہ خود بیان کرتے ہیں: فَوَاللہِ لَوْلَا الْحَیَاءُ مِنْ اَنْ یَاثِرُوْا عَلَیَّ کَذِبًا لَکَذَبْتُ عَنْہُ اللہ کی قسم! اگر مجھے اس بات کی شرم نہ ہوتی کہ لوگ میری طرف جھوٹ منسوب کریں گے تو میں ضرور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں جھوٹ بولتا۔ (بخاری، کتاب بدء الوحی، ۱/۱۰ حدیث:۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے یہ بات واضح ہو گئی کہ اسلام سے پہلے بھی لوگ جھوٹ سے سخت نفرت کرتے تھے جبھی تو حضرت سَیِّدُنا ابُوسفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایمان لانے سے پہلے نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں صرف اس لیے جھوٹ نہیں کہا کہ لوگ اُن کے بارے میں یوں باتیں بناتے کہ ابُوسفیان جیسا معزز سردار بھی جھوٹ بولتا ہے۔ غور کیجئے! جھوٹ کیسی

بُری عادت ہے کہ اسلام سے پہلے بھی لوگوں کے نزدیک معیوب (Disgusting) سمجھا جاتا تھا، تو ہم مسلمان ہو کر اِس بُری آفت سے بچنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے؟ حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اس سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ پارہ 17 سُوْرَۃُ حج آیت 30 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور بچو جھوٹی بات سے۔

اللہ ہمیں جھوٹ سے غیبت سے بچانا — مولیٰ ہمیں قیدی نہ جہنّم کا بنانا
اے پیارے خدا از پئے سلطانِ زمانہ — جنّت کے محلّات میں تُو ہم کو بسانا

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ قرآنِ پاک میں ہمیں جھوٹ سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے، کیونکہ جھوٹ بولنا ایمان کی کمزوری کی علامت ہے، جھوٹ ایک ایسا مرض ہے جو ہمارے مُعاشرے (Society) میں تیزی سے پھیل رہا ہے، جھوٹ بولنے والا یہی سوچتا ہے کہ ایک بار جُھوٹ بولنے سے کونسا بڑا نُقصان ہو جائے گا، یہ ذِہن رکھنے والے نادان لوگ ایسا نُقصان اُٹھاتے ہیں کہ بسا اوقات جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ آیئے اس بارے میں ایک عبرت انگیز حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

جُھوٹ کو مَعمُولی عَیب سمجھنے والے کا عِبرتناک انجام

کسی شہر میں ایک تاجر رہا کرتا تھا، مال و دولت کی رَیل پیل کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے ایک حسین و جمیل زوجہ بھی عطا فرمائی تھی، دونوں ایک دوسرے کو بے حد چاہتے اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے تھے، انہوں نے سوچا کہ ہمارے پاس ایک غلام (Slave) ہوتا جو ہماری حاجات پوری کرتا۔ (اسی سوچ کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے) وہ تاجر بازار گیا، وہاں اسے ایک اچھی وَضع قطع کا حامل غلام نظر آیا، جس کا

آقا یہ صدا لگا رہا تھا: میں اس غلام کو بیچ رہا ہوں، مگر اس میں یہ ایک بُرائی ہے کہ سال میں ایک مرتبہ جھوٹ بولتا ہے، یہ سُن کر تاجر کہنے لگا: یہ تو اتنا بڑا عیب نہیں، تاجر اُس غلام کو خرید کر گھر لے آیا، غُلام اپنے نئے آقا(تاجر) کی خدمت کرنے لگا، تاجر کو بھی یہ غلام پسند آنے لگا، سال پورا ہونے والا تھا اور تاجر اس غلام کا عیب بھی بھول چکا تھا، ایک دن غلام تاجر کی بیوی کے پاس آیا اور کہنے لگا: میری بات غور سے سنیے اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر اپنی جان بچایئے! مُعاملہ یہ ہے کہ آپ کے سر تاج نے آپ کو چھوڑنے کا پورا منصوبہ بنالیا ہے، کیونکہ وہ کسی بڑے آدمی کی بیٹی کو چاہنے لگا ہے، اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے کچھ ترکیب سوچ لیجئے، میں تو بس آپ کی شفقتوں کی لاج رکھتے ہوئے یہ سب بتا رہا ہوں، تاجر کی زوجہ یہ بات سُن کر بہت پریشان ہوئی اور اسی غلام سے کوئی مشورہ دینے کو کہا: غلام کہنے لگا: اگر آپ ان کا کوئی بال توڑنے میں کامیاب ہو جائیں تو پھر آپ کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے، کیونکہ میں ایک شخص کو جانتا ہوں جو بالوں پر دَم کر کے دیتا ہے، اگر اس دَم کئے ہوئے بال کو جلا کر اس کا دُھواں ان کی ناک کے قریب لے جایا جائے اور وہ دُھواں ان کے دماغ(Brain) تک پہنچ جائے تو وہ ہمیشہ کے لئے آپ کے غلام بن کر رہیں گے، مگر یاد رہے کہ وہ بال بالکل گلے کے ساتھ ہنسلی کی ہڈی کے پاس اُگا ہوا بال ہو، زوجہ کہنے لگی: مگر اس جگہ سے بال کیسے توڑوں گی؟ غلام کہنے لگا: میں آپ کو اُسترہ لا دُوں گا، جب آقا گہری نیند سو جائیں تو آرام سے گلے کے پاس کے بال کاٹ لیجئے گا، اس مشورہ پر دونوں متفق ہو گئے۔ اب وہ تاجر کے پاس گیا اور کہنے لگا: سردار! میں آپ کو ایک بہت افسوس ناک بات بتانا چاہتا ہوں، وہ بھی صرف اس لئے کہ میں آپ کی شفقتوں کے زیرِ سایہ ہوں، دراصل آپ کی زوجہ آپ سے بددِل ہو گئی ہیں اور وہ کسی اور سے شادی کرنا چاہتی ہیں، اس سلسلے میں اس نے آپ کو قتل کرنے کا پُورا منصوبہ بھی بنا لیا ہے، اگر آپ میری بات کی سچائی جاننا چاہیں تو آج رات بستر پر ان کو یوں ظاہر کیجئے گا، جیسے آپ گہری

نیند سو رہے ہیں، تب آپ کو اصل بات کا علم ہو جائے گا، غلام کے اس جھوٹ کا تاجر کے دِل پر بڑا اثر ہوا اور اُس نے غلام کی بات ماننے کا فیصلہ کر لیا، جب رات ہوئی تو تاجر کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر بستر پر لیٹ گیا اور یہ ظاہر کیا جیسے وہ بہت گہری نیند سو چکا ہے، جب اس کی بیوی اُسترہ لیکر بال کاٹنے کے اِرادے سے آگے بڑھی اور اُسترہ گلے پر رکھنے لگی، تو تاجر نے فوراً آنکھ کھول لی اور اُسترہ اتنے قریب دیکھ کر اُسے غلام کی بات کا یقین ہو گیا، اس نے فوراً زوجہ سے اُسترہ چھینا اور اس کے گلے پر پھیر دیا، یکایک خون کا فوارہ اُبل پڑا، جب وہ تڑپ تڑپ کر تاجر کے ہاتھ میں ٹھنڈی ہوئی تب تاجر کو کچھ ہوش آیا کہ وہ کیا کر بیٹھا ہے، بالآخر یہ معاملہ سارے شہر میں پھیل گیا اور تاجر کو بھی اپنی زوجہ کے قتل کی پاداش میں سُولی چڑھا دیا گیا۔ (فاکھۃ الخلفاء، ص۱۵۷، دار الآفاق العربیۃ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جھوٹ نے کیسے خُوشیوں بھرے گھر کو ویران کر دیا اور اس کے مکینوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جھوٹ کو معمولی عیب نہیں سمجھنا چاہیے جیسا کہ اس تاجر نے غلام کے اس عیب کو معمولی سمجھا اور بالآخر کتنے بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ یک طرفہ کسی کی بات سُن کر اس پر یقین نہیں کرنا چاہیے، جب تک اچھی طرح تحقیق نہ کر لی جائے جیسا کہ اس حکایت میں تاجر اور اس کی زوجہ نے جھوٹے غلام کی بات سُن کر یقین کر لیا جس کے بھیانک نتائج بالآخر دونوں میاں بیوی کو بھگتنے پڑے۔

جھوٹ کے خلاف اعلانِ جنگ ہے!
نہ جھوٹ بولیں گے نہ بُلوائیں گے
اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کتنے بُرے ہیں وہ لوگ جو جھوٹ بول کر میاں بیوی، دوستوں اور عزیزوں کے درمیان جدائی ڈلواتے ہیں حالانکہ شریعتِ مطہرہ کو مسلمانوں کا آپس میں اتفاق اور اتحاد اس قدر محبوب ہے کہ ایک دوسرے کو منانے اور صلح کروانے کیلئے جھوٹ بولنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابو کاہِل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: دو صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے درمیان کچھ بحث ہوئی حتّٰی کہ دونوں نے باہم قَطعِ تعلُّق کرلیا تو میں نے ان میں سے ایک سے ملاقات کی اور کہا: تمہارا فُلاں کے ساتھ کیا معاملہ ہے؟ میں نے تو اس سے تمہاری بہت تعریف سُنی ہے، پھر میں دوسرے سے مِلا اور اس سے بھی اسی طرح کہا، حتّٰی کہ ان دونوں کے مابین صلح ہوگئی پھر میں (نے اپنے دل میں) کہا: میں نے دونوں کے درمیان صلح تو کرادی لیکن (جھوٹ بول کر) خود کو ہلاک کردیا، چنانچہ میں نے اس بات کی خبر رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دی تو آپ نے اِرشاد فرمایا: اے ابو کاہِل! لوگوں کے درمیان صلح کرایا کرو، اگرچہ جھوٹ بولنا پڑے۔ (معجمِ کبیر، قیس بن عائذ ابو کاھل، ۱۸/۳۶۱، حدیث: ۹۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں میں لڑائی کروانے کیلئے جھوٹ بولنا قابلِ مذمت فعل ہے جس کی وجہ سے آپس میں انتشار پھیلتا، نفرت وعداوت بڑھتی ہے، لٰہذا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈر جانا چاہئے اور جھوٹ جیسی مہلک (ہلاک کردینے والی) بیماری سے خود کو بچایئے، ورنہ جھوٹ پکڑے جانے پر دُنیا میں تو ذِلّت و رُسوائی ہوتی ہی ہے، آخرت میں بھی اُسے دردناک عذاب کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، آیئے! جھوٹ سے نجات پانے اور ہمیشہ سچ کا دامن تھامنے کی نِیَّت سے 3 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جنّت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فِسق وفُجور ہے اور فِسق وفُجور (گناہ) دوزخ میں لے جاتا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الادب، باب قبح الکذب، الحدیث:۲۶۰۷، ص:۱۴۰۵، ملتقطاً)

2. ارشاد فرمایا: جھوٹ گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنّم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ جُھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کذّاب یعنی بہت بڑا جُھوٹا ہو جاتا ہے۔

(بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالیٰ، ۴/ ۱۲۵، رقم:۶۰۹۴)

3. بارگاہِ رسالت میں ایک شَخْص نے حاضِر ہو کر عَرْض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جہنّم میں لے جانے والا عَمَل کونسا ہے؟ فرمایا: جُھوٹ بولنا، جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گُناہ کرتا ہے اور جب گُناہ کرتا ہے تو ناشُکری کرتا ہے اور جب ناشُکری کرتا ہے تو جہنّم میں داخِل ہو جاتا ہے۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ ابن عمرو بن العاص، ۲/ ۵۸۹، رقم:۶۶۵۲)

ہائے نافرمانیاں بدکاریاں بے باکیاں — آہ! نامے میں گُناہوں کی بڑی بھرمار ہے
زِندگی کی شام ڈھلتی جارہی ہے ہائے نَفْس! — گرم روز و شب گناہوں کا ہی بس بازار ہے

(وسائلِ بخشش، ص:۴۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ سچ کیسی پاکیزہ عادت ہے جو انسان کو جنّت تک پہنچا دیتی ہے جبکہ جھوٹ بولنا ایسی بدترین صِفت ہے جو جہنّم کی گہرائیوں میں دھکیل دیتی ہے اور جھوٹ بولنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کذّاب (یعنی بہت بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے اور یہ عادتِ بد انسان کو فاسق وفاجر بنا دیتی ہے۔

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جھوٹا آدمی آگے چل کر پکا فاسِق و فاجِر بن جاتا ہے، جھوٹ ہزارہا گناہوں تک پہنچا دیتا ہے۔ تجربہ بھی اسی پر شاہِد ہے، سب سے پہلا جھوٹ شیطان نے بولا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ مزید فرماتے ہیں: (جھوٹا) شخص ہر قسم کے گناہوں میں پھنس جاتا ہے اور قدرتی طور پر لوگوں کو اس کا اِعْتِبار نہیں رہتا، لوگ اس سے نَفْرت کرنے لگتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۶/ ۴۵۳)

میں جھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نکالوں
اللہ مرض سے تُو گناہوں کے شفا دے

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہ چاہے چھوٹا ہو یا بڑا اس سے بچنے میں ہی عافیت ہے، بالخصوص جھوٹ سے کہ ایک جھوٹ کئی گناہوں کا سبب بنتا ہے اور ایک جھوٹ کو چھپانے کیلئے لوگوں کو کئی جھوٹ مزید بولنے پڑتے ہیں۔ مگر بدقسمتی سے آج لوگوں کی ایک تعداد جھوٹ کی آفت میں گرفتار ہے، کئی مَواقع ایسے ہیں جہاں سچ بولنے میں کوئی خرابی نہیں ہوتی پھر بھی لوگ جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں، مثلاً جہاں چند اَفراد کی بیٹھک ہو تو وہاں ایک دوسرے کو ہنسانے اور محفل کو گرمانے کیلئے جھوٹ بولا جاتا ہے۔ لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹ بولنے کی مذمت پر 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے،

1. ارشاد فرمایا: بندہ بات کرتا ہے اور محض اس لیے کرتا ہے کہ لوگوں کو ہنسائے، اس کی وجہ سے جہنم

کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیان کے فاصلہ سے زیادہ ہے اور زبان کی وجہ سے جتنی غلطی ہوتی ہے، وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنی قدم سے غلطی ہوتی ہے۔(شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، ۴/۲۱۳، حدیث: ۴۸۳۲)

2. ارشاد فرمایا: خرابی ہے اس کے لیے جو بات کرے تو جھوٹ بولے تاکہ اس سے قوم کو ہنسائے، اس کے لیے خرابی ہے، اس کے لیے خرابی ہے۔(ترمذی، ۴/۱۴۲، حدیث: ۲۳۲۲)

جھوٹی باتیں کرنے والے توبہ کر
بات میری مان تُو اللہ سے ڈر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فضول چوپال لگانے، ہوٹلوں کی رونق بڑھانے، دوستوں کی مجلسوں میں وقت گنوانے، محفل گرمانے اور لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹے افسانے سنانے میں سراسر نقصان ہی نقصان ہے، کیونکہ ایسی مجالس میں بیٹھ کر اپنی زبان کو فضول باتوں، غیبتوں، چغلیوں اور جھوٹ وغیرہ جیسے گناہوں سے بچانا اِنتہائی دُشوار ہو جاتا ہے۔ اگر کبھی مجبوراً ایسی مجلسوں میں بیٹھنا پڑ جائے تو ان گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے اور جھوٹ بولنے کے بجائے سچائی سے کام لینا چاہیے، ہمارے بزرگانِ دِین کبھی جھوٹ کا سہارا نہ لیتے بلکہ سچ بات کہتے اگرچہ سامنے والے کو کڑوی لگتی، چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خلیفۂ وقت ہِشّام کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا: ہِشّام! کیسے ہو؟ اس نے غُصّے سے کہا: آپ نے مجھے "امیرُ المؤمنین" کہہ کر مخاطب کیوں نہیں کیا؟ فرمایا: اس لئے کہ تمام مسلمان تمہاری خِلافت سے مُتَّفِق نہیں ہیں، لہٰذا میں ڈرا کہ تمہیں امیرُ المؤمنین کہنا

کہیں جھوٹ نہ ٹھہرے۔ اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لہٰذا جو آدمی اس قَدَر کھرا اور صاف گو ہو اور اس قسم کی باتوں (مَثَلًا غیبتوں، چغلیوں، ریاکاریوں، خود پسندیوں، خوشامدوں وغیرہ وغیرہ) سے بچ سکتا ہو، وہ بے شک لوگوں میں مِل جُل کر رہے، ورنہ اپنا نام مُنافِقوں کی فِہرست میں لکھوانے پر راضی ہو جائے۔ (احیاء العلوم، ۲/۲۸۷)

جھوٹ کے خلاف اعلانِ جنگ ہے!
نہ جھوٹ بولیں گے نہ بُلوائیں گے
اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کسی چیز کی خواہش ہونے کے باوجود جھوٹ بولنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشرے میں جھوٹ کی ایک صورت یہ بھی عام ہے کہ ایک شخص کو کسی چیز کی خواہش ہوتی ہے اور وہ اسے حاصل بھی کرنا چاہتا ہے مگر جب اس سے پوچھا جائے تمہیں اس کی حاجت ہے تو وہ جھوٹ بولتے ہوئے کہتا ہے کہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اَسماء بنت عمیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر ہم میں سے کسی کو کسی چیز کی خواہش ہو اور وہ کہے کہ مجھے اس کی خواہش نہیں تو کیا یہ جھوٹ میں شُمار ہو گا؟ اِرشاد فرمایا: بے شک جھوٹ کو جھوٹ لکھا جاتا ہے، حتّٰی کہ چھوٹے جھوٹ کو چھوٹا جھوٹ لکھا جاتا ہے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، کتاب آفات اللسان، باب الحذر من الکذب بالمعاریض، ۹/۲۸۳) حضرتِ سیِّدَتُنا اَسماء بنتِ یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

خدمت میں کھانا حاضر کیا گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم پر پیش فرمایا، ہم نے کہا: ہمیں خواہش نہیں ہے۔ فرمایا: بھوک اور جھوٹ دونوں چیزوں کو اِکٹھا مت کرو۔

(ابنِ ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب عرض الطعام، ۴/۲۶، حدیث: ۳۲۹۸)

صَدرُ الشّریعہ، بدرُ الطّریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ حدیثِ پاک ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: بھوک کے وقت کوئی کھانا کھلائے تو کھالے یہ نہ کہے کہ بھوک نہیں ہے کہ کھانا بھی نہ کھانا اور جھوٹ بھی بولنا دُنیا و آخرت دونوں کا خسارہ ہے۔ بعض تکلف کرنے والے ایسا کیا کرتے ہیں اور بہت سے دیہاتی اِس قسم کی عادت رکھتے ہیں کہ جب تک اُن سے بار بار نہ کہا جائے، کھانے سے اِنکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں خواہش نہیں ہے، جھوٹ بولنے سے بچنا ضروری ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۳۷۷، حصہ: ۱۶) مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کھانا کھاتے میں کوئی آجائے تو اُسے بھی کھانے کے لیے بُلانا سُنَّت ہے، مگر دِلی اِرادے سے بُلائے جھوٹی تواضع نہ کرے اور آنے والا بھی جھوٹ بول کر یہ نہ کہے کہ مجھے خواہش نہیں تاکہ بھوک اور جھوٹ کا اِجتماع نہ ہو جائے، بلکہ اگر (نہ کھانا چاہے یا) کھانا کم دیکھے تو کہہ دے: بَارَكَ اللّٰہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ برکت دے)۔ (مرآۃ المناجیح، ۳/ ۲۰۲)

بچوں کی مدنی تربیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جھوٹ بہت بُری بیماری ہے، اس جھوٹ سے ہمیں خود بھی بچنا ہے اور اپنی اولاد کی بھی ایسی مدنی تربیت کرنی ہے کہ یہ بھی بچپن سے ہی اس **گناہِ کبیرہ** سے

واقف ہوں، ان کو پتہ ہو کہ جھوٹ کیا ہوتا ہے، سچ بولنے کی کیا کیا برکتیں ہیں، جھوٹ بولنے کے کیا کیا نقصانات ہیں، عمومی طور پر دیکھا جاتا ہے کہ کئی معاملات میں ہم اپنی اولاد کی صحیح معنوں میں تربیت نہیں کرپاتے، کیونکہ اس طرف توجہ بہت کم ہوتی ہے، بلکہ بسااوقات تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ **جھوٹ** کے معاملے میں گویا ہم اُس کی غلط تربیت کر رہے ہوتے ہیں، ذہن میں سُوال اُبھرتا ہے، وہ کیسے؟ جی ہاں! سُنیے کیسے؟ کبھی **دروازے پر دَستک** ہوتی ہے، گھر پر موجود ہونے کے باوجود بھی کسی بچے کو یہ کہہ کر بھیج دِیا جاتا ہے کہ بیٹا کہنا: "**ابو گھر نہیں ہیں**"، بِلا وجہ بچے کی اسکول سے چھٹیاں ہونے کی صورت میں جب ٹیچر رابطہ کرتے ہوں گے تو جواب دِیا جاتا ہو گا کہ ہمارا بچہ **اِتنے دِنوں سے بیمار** ہے، حالانکہ چھٹیاں کسی اور وجہ سے ہوتی ہیں، اس طرح کی کئی اور ایسی مثالیں بھی ہیں کہ اگر ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں ہم نے اپنے بچوں کی مدنی تربیت نہ کی تو یہ جھوٹ بولنا، ان کی **عادت** میں شامل ہو سکتا ہے۔

یادرکھئے! اگر ان کی تربیت کا یہی انداز رہا تو شاید بچہ سُدھرنے کے بجائے بڑا ہو کر اور بِگڑے گا کیونکہ اُس کو پتہ ہو گا کہ اگر "**جھوٹ**" واقعی کوئی بُری چیز ہوتی تو یقیناً میرے ماں باپ اس سے مجھے اسی طرح بچاتے، جس طرح مجھے دیگر نقصان پہنچانے والے کاموں سے بچاتے تھے، میری حفاظت کرتے تھے میری تربیت کرتے تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قُربان جایئے! اَمِیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدنی سوچ پر کہ آپ اِصلاحِ اُمّت کے درد میں کس کس انداز سے نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں مصروف ہیں، ہر شعبے سے وابستہ افراد کو وقتاً فوقتاً مدنی تربیت و رہنما اُصولوں سے نوازتے رہتے ہیں، جی ہاں! اِسی موضوع یعنی "**جھوٹ**" کی

مثال لے لیجئے، کتب و رسائل اور مدنی مذاکروں میں اس موضوع پر مدنی تربیت فرمانے کے ساتھ ساتھ آپ نے 44 صفحات پر مُشتمل بہت ہی معلوماتی رِسالہ اُمّتِ مُسلمہ کو عطا فرمایا ہے، یہ ایسا رِسالہ ہے کہ بچوں کے ساتھ ساتھ بڑوں کے لیے بھی اِس میں بہت ہی پیارے انداز میں مدنی تربیت کی گئی ہے، جی ہاں! اِس رِسالے کا نام ہے "**جھوٹا چور**"۔ یہ رِسالہ "**بچوں کی سچی کہانیاں**" میں سے چوتھا رِسالہ ہے، اِس رِسالے میں آپ پڑھ سکیں گے: ❀ **جھوٹے چور** کو کیسی سزا ملی؟ ❀ **ٹیڑھی لاٹھی والا جھوٹا چور** کون تھا؟ جھوٹ بولنے والوں کے **بچے سُوَر کیسے** بن گئے؟ ❀ جھوٹا **دوزخ کے اندر** کس شکل میں جائے گا ❀ **جھوٹا خواب** سُنانے کا کیا انجام ہے؟ ❀ **سچ بولنے والے** چرواہے (یعنی بکریاں چرانے والے) کو کیسی برکتیں ملیں ❀ سچ بولنے سے جان کیسے بچی؟ ❀ **بچوں کے جھوٹ کی 24 مثالیں** ❀ **بچوں بڑوں** سب کے لیے کارآمد (کام آنے والے) **مدنی پھول وغیرہ۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جھوٹ کے خلاف اعلانِ جنگ ہے!
نہ جھوٹ بولیں گے نہ بُلوائیں گے
اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جھوٹے خواب بیان کرنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوٹ بولنے کی ایک صورت یہ بھی عام ہے کہ بعض لوگ ہر دلعزیز بننے یا

کسی اور غرضِ فاسد کیلئے جھوٹے خواب گھڑ کر سناتے ہیں، یاد رکھئے! یہ بھی ناجائز و گناہ ہے، احادیثِ مبارکہ میں اس کی سخت وعیدیں آئی ہیں، چنانچہ سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے علاوہ کسی غیر کی طرف منسوب ہو یا خواب میں ایسی چیز دیکھنے کا دعویٰ کرے، جو اس نے نہیں دیکھی یا مجھ سے وہ بات منسوب کرے جو میں نے نہیں کہی۔ (بخاری، کتاب المناقب، باب نسبۃ الیمن الی اسماعیل، ۲/۴۷۶، حدیث: ۳۵۰۹) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے، قیامت کے دن اسے جَو کے دو دانوں کے درمیان گِرہ (گانٹھ) لگانے کا عذاب دیا جائے گا اور وہ کبھی بھی گِرہ (گانٹھ) نہیں لگا سکے گا۔ (بخاری، کتاب التعبیر، باب من کذب فی حلمہ، ۴/۴۲۲، حدیث: ۷۰۴۲)

جھوٹے خواب سنانے کا انجام

جھوٹے خواب سنانے والوں کو عذابِ آخرت کے علاوہ بسا اوقات دُنیا میں بھی سخت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے، اس سے متعلق ایک عبرتناک حکایت سنئے، چنانچہ

ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک خواب بیان کیا، کہنے لگا: میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرے ہاتھ میں ایک شیشے کا پیالہ ہے، جس میں پانی بھی موجود ہے، وہ پیالہ تو ٹُوٹ گیا ہے، مگر پانی جُوں کا تُوں موجود ہے، یہ سن کر آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر (اور جھوٹ نہ بول) کیونکہ تُو نے ایسا کوئی خواب نہیں دیکھا، وہ شخص کہنے لگا: سُبْحٰنَ اللہ! میں آپ سے ایک خواب بیان کر رہا ہوں اور آپ فرما رہے ہیں کہ تُو نے کوئی خواب نہیں دیکھا؟ آپ نے فرمایا: بِلاشبہ یہ جھوٹ

ہے، اسی لئے اس جھوٹ کے نتیجے کا میں ذِمّہ دار نہیں ہوں، اگر تُو نے واقعی یہ خواب دیکھا ہے، تو تیری بیوی ایک بچہ جنے گی، پھر وہ مر جائے گی اور بچہ زندہ رہے گا۔ اس کے بعد وہ شخص جب آپ کے پاس سے چلا گیا تو اس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے تو ایسا کوئی خواب نہیں دیکھا تھا، یہ سُن کر کسی نے کہا: لیکن آپ نے تعبیر تو بیان کر دی ہے، حضرتِ سیِّدُنا ہِشام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس واقعہ کو زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ اس شخص کی بیوی نے ایک بچہ جنا، پھر وہ مر گئی اور بچہ زندہ رہا۔ (تاریخ ابنِ عساکر، محمد بن سیرین، ۵۳/۲۳۲)

جھوٹی باتیں کرنے والے باز آ
ورنہ ہے اس میں خسارہ آپ کا

مال بیچنے کے لیے جھوٹ بولنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے معاشرے میں جھوٹ کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ لوگ اپنا مال بیچنے کیلئے جھوٹ بولتے بلکہ جھوٹی قسم اُٹھانے سے بھی گریز نہیں کرتے، کاروبار (Business) میں کثرت سے جھوٹ بولنا، بدقسمتی سے کمال اور ترقی کی علامت جبکہ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ سچ بولنے کو بے وقوفی اور ترقی میں رکاوٹ تصور کیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو اپنے ذہن میں یہ بات اچھی طرح بٹھا لینی چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو رِزق ہمارے نصیب میں لکھ دیا ہے وہی ملے گا۔ نہ تو سچ بولنے سے ہمارے حصّے کے رِزق میں کوئی کمی آئے گی اور نہ ہم جھوٹ بول کر اپنے حصّے سے زیادہ رِزق حاصل کرسکتے ہیں البتہ جھوٹ بولنا بے برکتی، مَعاشی تباہی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب ہے، اس بارے میں 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور کاروبار میں جھوٹ بولنے سے توبہ کیجئے۔

1. ارشاد فرمایا: ”خریدنے اور بیچنے والے کو جدا ہونے سے پہلے پہلے اختیار ہے، اگر دونوں نے سچ بولا اور گواہ بنائے تو ان کے سودے میں برکت دی جائے گی اور اگر دونوں نے چھپایا اور جھوٹ بولا تو ہو سکتا ہے ان کو نفع تو ہو لیکن ان کے سودے سے برکت اُٹھالی جائے۔“ (سنن ابی داود، کتاب البیوع، باب فی خیار المتبایعین، الحدیث: ۳۴۵۹، ص ۳۷۷)

2. ارشاد فرمایا: بے شک تاجر ہی فاجر ہیں۔ صحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے عرض کی: یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خرید و فروخت حلال نہیں فرمائی؟" تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "کیوں نہیں، لیکن وہ بات کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں، قسمیں کھاتے ہیں اور گناہ گار ہوتے ہیں۔" (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبد الرحمٰن بن شبل، الحدیث: ۱۵۵۳۰، ج۵، ص۲۸۸)

بد گمانی، جھوٹ، غیبت، چغلیاں
چھوڑ دے تُو رَبّ کی نافرمانیاں

(وسائلِ بخشش، ص۷۱۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم سچائی، اَمانت، عدل واِنصاف، تقویٰ و پرہیز گاری، احسان و بھلائی، اِیثار و خیر خواہی کو اپنا کر اسلام کے عطا کردہ کاروباری اُصولوں (Rules) کے مُطابق تجارت کریں گے تو اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے کاروبار میں برکت ہوگی، اسلامی مُعاشرے میں شاندار خوشحالی آئے گی اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا و خُوشنودی بھی نصیب ہوگی۔

اے مِلاوٹ کرنے والے مان جا خوف کر بھائی عذابِ نار کا
چھوڑ دو اے تاجرو! کم تولنا جُھوٹ چھوڑو بیچنے میں بولنا

(وسائلِ بخشش، ص ۱۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بیمار ہو جائیں تو پریشان ہو جاتے ہیں اور اس بیماری سے چھٹکارا پانے کیلئے علاج شروع کر دیتے ہیں۔ اگر اپنے شہر یا ملک میں علاج ممکن نہ ہو تو دوسرے شہر یا ملک کا سفر کرنے سے بھی گُریز نہیں کرتے، الغرض اُس بیماری سے نجات پانے کیلئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ جھوٹ بھی ایک باطنی بیماری ہے جو دنیا میں ذِلّت ورُسوائی اور آخرت کی بربادی کا سبب بن سکتی ہے، لہٰذا جھوٹ سے بچئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خوشنُودی پانے کیلئے ہمیشہ سچ بولئے۔ آیئے! جھوٹ سے بچنے کیلئے اس کے چند علاج بھی سُن لیجئے۔ ✿ جھوٹ سے بچنے کے لیے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے اس طرح دُعا کیجئے کہ اے ہمارے رَبّ عَزَّوَجَلَّ ہمیں جھوٹ کی نحوستوں سے بچا اور سچ کی برکتیں پانے کیلئے ہمیشہ سچ بولنے کا عادی بنا۔ ✿ جھوٹ کی مذمت پر آیاتِ قرآنی، احادیثِ مُبارکہ اور اقوالِ بزرگانِ دِین کا مطالعہ کیجئے، اس طرح جھوٹ سے نفرت پیدا ہو گی ✿ اپنے اندر خوفِ خدا پیدا کیجئے کہ اگر ہمارے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہو گا تو دیگر گناہوں سے بچنے کے ساتھ ساتھ جھوٹ سے بچنا بھی آسان ہو گا۔ ✿ اچھی صحبت اپنایئے کہ اس کی برکت سے بھی اچھی عادات اپنانے کا ذہن بنے گا۔ ✿ جھوٹ سے بچنے کیلئے بُزرگانِ دِین کے حالاتِ زندگی کا مُطالعہ کیجئے کہ ان نیک ہستیوں نے ہمیشہ اپنی زندگی شریعت وسُنّت کے مطابق بسر فرمائی ہے۔ ✿ جھوٹ کے انجام پر غور کیجئے کہ دنیا وآخرت میں جھوٹے لوگوں کو کیسے کیسے نقصانات کا سامنا ہوتا ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح بھی جھوٹ سے نفرت پیدا ہو گی۔ ✿ مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بھی

جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ گناہوں سے بچنے کا ذہن بنے گا۔ جو اِن گناہوں سے بچنا چاہتے ہیں، اِنہیں اَمِیرِ اَہلِسُنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ فرماتے ہیں:

جھوٹ غیبت اور چغلی سے جو بچنا چاہے وہ
خوب مدنی قافلوں میں دل لگا کر جائے وہ

(وسائلِ بخشش، ص۶۳۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اِن مدنی پھولوں پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو جھوٹ جیسی بُری خصلت سے بچ کر سچ کی برکتوں سے مالا مال ہو سکتے ہیں کیونکہ سچ تمام بھلائیوں کا سَبَب اور جنت کا راستہ، جبکہ جھوٹ تمام بُرائیوں کی جڑ اور جہنّم کا راستہ ہے۔ لہٰذا جھوٹ سے خود بھی بچئے اور اپنے بچوں کو بھی اس بُری عادت سے دُور رکھئے۔ اپنے اَخلاق کو سنوارنے اور اپنی گُفتار و کِردار کو بہتر سے بہتر بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔

مجلس مدنی مُذاکرہ کا تعارُف

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ نے **"علم بے شُمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حُصُول کا ذریعہ سُوال ہے۔"** کے قول کو عملی جامہ پہناتے ہوئے سُوال وجواب کا ایک سِلْسلہ شُروع کِیا، جسے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں **"مدنی مُذاکرہ"** کہا جاتا ہے۔ کثیر اسلامی بھائی مَدَنی مُذاکروں میں عَقائدواَعمال، فضائل ومَنَاقِب، شریعت وطریقت، تاریخ وسیرت، سائنس وطِبّ، اَخلاقیات واِسلامی مَعْلُومات، معاشی ومُعاشرتی و تنظیمی مُعاملات اور دیگر بہت سے مَوضُوعات کے مُتَعلِّق مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت انہیں حکمت آموز وعشقِ

رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے 103 سے زائد شعبہ جات میں سے ایک شعبہ "**مجلسِ مدنی مذاکرہ**"بھی ہے جو کہ امیرِ اہلسنت کے اِن عطا کردہ دِلچسپ اور عِلْم وحکمت سے بھرپور مَدَنی پھولوں کی خُوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو مہکانے کیلئے ان مَدَنی مُذاکروں کو تحریری رسالے اورآڈیو(Audio)ویڈیو(Video)سی ڈیز(CDs) کی صُورت میں پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک مَجْلِس مَدَنی مُذاکرہ کئی آڈیو کیسٹیں اورویڈیو سی ڈیزاور تحریری مَدَنی مُذاکرے پیش کرنے کی سَعادَت بھی حاصل کرچکی ہے اور مزید کیلئے کوشش جاری ہے۔

آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ساتھ ساتھ 12مَدَنی کاموں میں بھی حِصّہ لیجئے۔

مدنی انعامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَیخِ طَرِیقت، اَمِیرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فِتَن دور میں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشْتَمِل شَرِیعت وطَرِیْقت کا جامِع مجموعہ 72 **مَدَنی اِنْعَامَات** بصُورَتِ سوالات (Questions) عَطا فرمایا ہے۔چُنانچہ اپنی اِصْلَاح کے لیے خود بھی ان **مَدَنی اِنْعَامَات** پر عَمَل کیجئے اور انفرادی کوشش کرنے والے مدنی انعام پر عَمَل کے ذریعے ہر ماہ **مَدَنی اِنْعَامَات** کے کم اَز کم **26رسائل** تقسیم کرکے وُصُول فرمانے کی بھی کوشش کیجئے۔

ہمارے اَسلافِ کرام بھی نہ صرف خُود فکرِ آخرت میں اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے جیسا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:"اے لوگو! اپنے اَعْمال کا حساب کرلو، اس سے پہلے کہ قیامت آجائے اور تم سے ان کا حساب لیا

جائے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۱/۵٦) مدنی انعامات کا بغور مُطالعَہ کرنے کے بعد آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ دَرْ اَصْل اپنا مُحاسبہ کرنے کا ایک جامع نِظام ہے، جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرَم سے آہستہ آہستہ دُور ہو جاتی ہیں اوراس کی بَرَکت سے پابندِ سُنَّت بننے، گُناہوں سے نَفْرت کرنے اورایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہْن بنتا ہے۔ آیئے مدنی انعامات کی ایک مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ

مدنی بہار

نیو کراچی (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، اُنہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا ایک رسالہ تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے۔ مَدَنی انعامات کا رسالہ ملنے کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لیے مسجد میں حاضر ہو گئے اور اب 5 وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور مدنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

مَدنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپریل فُول کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشَرے میں جھوٹ کی ایک صورت "**اپریل فُول** (April fool)" بھی ہے جسے **یکم اپریل** کو رسم کے طور پر منایا جاتا ہے، نادان لوگ اس دن پریشان کر دینے والی جھوٹی خبر سُنا کر، مختلف انداز سے دھوکا دے کر اپنے ہی اسلامی بھائیوں کو فُول (Fool یعنی بے وقوف) بنا کر خوش ہوتے ہیں، مثلاً کسی کو یہ خبر دی جاتی ہے کہ ☆ آپ کا جوان بیٹا فلاں جگہ ایکسیڈنٹ ہونے کی وجہ سے شدید زخمی ہے اور اسے فُلاں اَسپتال میں پہنچا دیا گیا ہے ☆ آپ کا فُلاں رشتہ دار انتقال کر گیا ہے ☆ آپ کی دکان میں آگ لگ گئی ہے ☆ آپ کی دکان میں چوری ہو گئی ہے ☆ آپ کے پلاٹ پر قبضہ ہو گیا ہے ☆ آپ کی گاڑی چوری ہو گئی ہے ☆ آپ کے بیٹے کو تاوان کے لئے اغوا کر لیا گیا وغیرہ۔ پھر حقیقت کھلنے پر "**اپریل فُول، اپریل فُول**" کہہ کر اس کا مذاق اُڑایا جاتا ہے۔ جو جتنی صفائی اور چالاکی سے دوسرے کو بے وقوف بنائے وہ خود کو اُتنا ہی عقل مند سمجھتا ہے، مگر اس "**فُول**" کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ وہ کتنی بڑی "**بُھول**" کر چکا ہے۔

اپریل فُول کو "**جھوٹ کا عالَمی دن**" بھی کہا جاسکتا ہے اور جھوٹ بولنا گناہ ہے۔ **مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولیں کہ** فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: بندہ کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا حتی کہ مذاق میں جھوٹ بولنا اور جھگڑنا چھوڑ دے اگرچہ سچا ہو۔ (مسند احمد، 3/290، حدیث: 8774)

اپریل فُول میں دوسروں کی پریشانی پر خوشی کا اظہار بھی ہوتا ہے، ایسوں کو ڈرنا چاہیئے کہ وہ بھی اس کیفیت کا شکار ہوسکتے ہیں، عربی مقولہ ہے: مَنْ ضَحِكَ ضُحِكَ یعنی جو کسی پر ہنسے گا اُس پر بھی ہنسا جائے گا۔

غلط خبر نے جان لے لی: بِرِینالہ خُورْد (پنجاب، پاکستان) کے 70 سالہ رِہائشی شخص کو خبر ملی کہ اس کے بھائی کا اوکاڑہ میں

ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں انتقال ہو گیا ہے، وہ اوکاڑہ اسپتال آرہا تھا کہ روڈ پر گر پڑا اور دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے جان سے ہاتھ دھو بیٹھا، بعد میں پتا چلا کہ کسی منچلے نے **اپریل فُول** کا مذاق کیا تھا۔ (اردو پوائنٹ، یکم اپریل 2008)

افسوس! اتنی خرابیوں کا مجموعہ ہونے کے باوجود ہر سال فرسٹ (1st) اپریل کو جھوٹ بول کر، اپنے مسلمان بھائیوں کو پریشان کرکے ان کی ہنسی اُڑانے کو تفریح کا نام دیا جاتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

افسوس صد افسوس! آج کے مسلمان غیر مسلموں کی نقالی کرتے ہوئے جھوٹ کو بطورِ رسم منا رہے ہیں جبکہ پہلے کے لوگ اگر کسی مسلمان کی زبان سے جھوٹی بات سُنتے تو حیرت میں مُبتلا ہو جاتے کہ ایک مسلمان بھی جھوٹ بول سکتا ہے؟

منقول ہے کہ مشہور مغل بادشاہ محی الدین اورنگ زیب عالمگیر کے اُستادِ محترم حضرت علامہ احمد جیون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے آکر کہا: حضور آپ کی زوجہ محترمہ بیوہ ہو گئی ہیں۔ یہ سن کر مُلّا جیون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سخت پریشانی کے عالم میں کچھ سوچنے لگے، آپ کی پریشانی دیکھ کر وہاں موجود ایک شخص نے کہا: حضور! آپ تو بِلا وجہ پریشان ہو رہے ہیں، جب آپ زندہ ہیں تو آپ کی زوجہ کیسے بیوہ ہو سکتی ہیں؟ تو حضرت علامہ جیون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں یہ نہیں سوچ رہا کہ میری زوجہ کیسے بیوہ ہوئی، میں تو یہ سوچ کر پریشان ہوں کہ کیا کوئی مسلمان بھی جھوٹ بول سکتا ہے؟

آج 30 مارچ ہے، یکم اپریل آنے والی ہے، ہو سکتا ہے کہ کسی نے پہلے ہی یہ ذہن بنا لیا ہو کہ میں اس سال فُلاں کے ساتھ فُلاں جھوٹ بول کر اُس کو بے وقوف بناؤں گا، آیئے! ہاتھوں ہاتھ اپنے ربّ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے تمام گناہوں، بالخصوص جھوٹ بولنے سے سچی توبہ کرتے ہیں، اگر کسی نے گزشتہ

سال بھی یکم اپریل کو جھوٹ بولا ہو تو اُس سے توبہ کر کے یہ نیّت کر لیجئے کہ آئندہ کبھی بھی جھوٹ نہیں بولیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

جھوٹ کے خلاف اعلانِ جنگ ہے!
نہ جھوٹ بولیں گے نہ بُلوائیں گے
اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوٹ بولنا مسلمانوں کا کام نہیں، اس لئے کوشش کر کے ہمیشہ سچ بولنے کی عادت اپنایئے ،زندگی میں چاہے کیسا ہی کٹھن مرحلہ درپیش کیوں نہ ہو، سخت سے سخت مصیبت میں گرفتار کیوں نہ ہو جائیں، کبھی جھوٹ کا سہارا نہیں لینا چاہیے بلکہ ہمیشہ سچ کا دامن تھامے رہیے کہ سچ بولنے کے بڑے فضائل ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزِ قیامت ان لوگوں کو بے شمار انعام واکرام سے نوازے گا جو لوگ دنیا میں سچ بولنے والے ہوں گے، چنانچہ پارہ 7 سُوْرَۃُ مَائِدہ آیت نمبر 119 میں اِرشاد ہوتا ہے:

هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۱۹﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: یہ ہے وہ دن جس میں سچوں کو ان کا سچ کام آئے گا ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ ہے بڑی کامیابی۔

حضرت علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں ''اس آیت سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن سچ نفع دے گا تو جھوٹ اور ریاکاری کسی صورت نفع نہ دے گی، لہٰذا عقلمند انسان کو چاہئے کہ سچائی کے راستے پر چلنے کی خوب کوشش کرے، کیونکہ ایمان کے بعد سچائی کو اختیار کرنا بندے کو نیک اعمال کی طرف راغب کرتا ہے۔(روح البیان، المائدۃ، تحت الآیۃ: ۱۱۹، ۲/۴۶۷-۴۶۸۔)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی بروزِ قیامت سچ کی برکتیں نصیب فرمائے اور اپنے سچے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے کہ جنہوں نے ہمیشہ خود بھی سچی بات کہی اور لوگوں کو بھی حق گوئی کی ترغیب دلائی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا صادِق وامین ہونا، اس قدر مشہور تھا کہ وہ غیر مسلم جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی جان کے دشمن تھے، طرح طرح سے ستانا جن کا معمول تھا، کفر وشرک کی تاریکیوں میں بھٹکنے کے باوجود وہ لوگ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی صداقت وامانت کے قائل تھے۔ اور آپ کو دل وجان سے صادِق وامین تسلیم کرتے تھے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی مبارک زندگی کے دشوار گُزار مرحلوں میں نہ صرف خود عملی طور پر سچ پر قائم رہے بلکہ ہمیں سچائی کا پیکر بنانے کیلئے اپنے فرامین کی روشنی میں سچ کی تلقین بھی فرمائی۔ آیئے! سچ کی اہمیت اور اس کی فضیلت پر مشتمل 3 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے:

1. بارگاہِ رسالت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! جنّتی عمل کون سا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ''سچ بولنا، بندہ جب سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے محفوظ ہو جاتا ہے اور جب محفوظ ہو جاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللّٰہ ابن عمرو بن العاص، رقم، ۶۶۵۲، ج ۲ ص ۵۸۹)

2. ارشاد فرمایا: بیشک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صدیق یعنی بہت سچ بولنے والا ہو جاتا ہے۔

(بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالی، رقم ۶۰۹۴، ج ۴، ص ۱۲۵)

3. ارشاد فرمایا: سچ بولا کرو اگرچہ تمہیں اس میں ہلاکت نظر آئے کیونکہ اسی میں نجات ہے۔

(مکارم الاخلاق، باب فی الصدق...الخ، ص ۱۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوٹ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "**اِحْیاءُ الْعُلُوم**" جلد 3 کے صفحہ 406 تا 421 کا مطالعہ فرمائیں، جھوٹ سے مُتَعَلِّق بہت سے مدنی پھول حاصل ہوں گے اور جھوٹ سے بچنے کا ذہن بنے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے جھوٹ کے متعلق بیان سنا کہ

- جھوٹ **گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنّم میں** لے جانے والا کام ہے۔
- قرآن وحدیث میں جھوٹ کی بہت سخت وعیدیں آئی ہیں۔
- نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابہ کرام کی نظر میں جھوٹ بدترین عادت تھی۔
- جھوٹ کو اسلام سے پہلے بھی معیوب سمجھا جاتا تھا۔
- جھوٹ ایمان کا دشمن اور منافق کی علامت ہے۔
- جھوٹ تاجر کو فاجر بنادیتا ہے۔
- جبکہ سچ بولنے والے کو دنیا و آخرت میں عظیم برکتوں اور بے شمار فوائد سے نوازا جاتا ہے۔

آیئے! آخر میں مل کر ایک مرتبہ پھر اپنے **عزم کا اِظہار** کرتے ہیں:

جھوٹ کے خلاف اعلانِ جنگ ہے!

نہ جھوٹ بولیں گے نہ بُلوائیں گے

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

❖ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں جھوٹ سے نفرت اور ہمیشہ سچ کی عادت اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ... مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ١/ ٩٧، حديث: ١٧٥

چلنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے چلنے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں:

پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 37 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

❀ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: ایک شخص دو(2) چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسادیا، وہ قیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[1] ❀ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چلتے تو تھوڑا آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[2] ❀ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جارہا ہے اور نہ اِتنا آہستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ❀ راہ چلتے وقت بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروقار طریقے پر چلئے۔ ❀ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ❀ راستے میں دو(2) عورتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے

1... مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی...الخ، ص ۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸

2... الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللہ، ص ۸۷، رقم: ۱۱۸

نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعَت آئی ہے۔[1] ❀ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قطعاً غیر مُھَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور منرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھیے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...ابوداود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/۴۷۰، حدیث: ۵۲۷۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ　وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ　وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف　(ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب جُمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔

(کنزالعمال، الجزءالاول، ۱/۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴)

یا نبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام　اِس پہ ہے ناز مجھ کو ہوں تیرا غُلام

اپنی رَحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام　مجھ سے عاصی کا بھی ناز بَردار ہے

(وسائل بخشش، ص ۴۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ

مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخ کرمانی کی تربیت یافتہ بیٹی

حضرت سَیِّدُنا شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت بڑے مُتّقی اور پرہیز گار تھے۔ آپ کی صاحبزادی جو حسین و جمیل ہونے کے ساتھ ساتھ نیک و پرہیز گار بھی تھی۔ جب شادی کے لائق ہوئی تو بادشاہ کے یہاں سے رشتہ آیا مگر حضرت سَیِّدُنا شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تین دن کی مہلت مانگی اور مسجد مسجد گُھوم کر کسی پارسا نوجوان کو تلاش کرنے لگے۔ ایک نوجوان پر آپ کی نگاہ پڑی، جس نے اچّھی طرح نماز ادا کی۔ شیخ نے اس سے پُوچھا: کیا تمہاری شادی ہو چکی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر پوچھا: کیا نکاح کرنا

---

1 ...معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

چاہتے ہو؟لڑکی قرآنِ مجید پڑھتی ہے، نماز روزہ کی پابند، خوبصورت اور نیک سیرت ہے۔ اس نے کہا: بھلا میرے ساتھ کون رشتہ کرے گا! حضرت سَیِّدُنا شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں کرتا ہوں، یہ کچھ دِرہم رکھو! اور ایک درہم کی روٹی، ایک کا سالن اور ایک کی خُوشبو خرید لاؤ۔ اس طرح حضرت سَیِّدُنا شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی نیک بیٹی کا نکاح اس سے پڑھا دیا۔ دُلہن جب دولہا کے گھر آئی تو اس نے دیکھا کہ پانی کی صُراحی پر ایک سُوکھی روٹی رکھی ہوئی ہے۔ اس نے پوچھا: یہ روٹی کیسی ہے؟ دولہا نے کہا: یہ کل کی باسی روٹی ہے میں نے اِفطار کے لئے رکھ لی تھی۔ یہ سُن کر وہ واپس ہونے لگی۔ یہ دیکھ کر دُولہا بولا: مجھے معلوم تھا کہ حضرت سَیِّدُنا شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شہزادی مجھ غریب انسان کے گھر نہیں رُک سکتی۔ دُلہن بولی: میں آپ کی مفلسی (Poverty) کے باعث نہیں بلکہ اس لئے لوٹ کر جارہی ہوں کہ ربُّ العالمین عَزَّوَجَلَّ پر آپ کا یقین بہت کمزور نظر آرہا ہے۔ مجھے تو اپنے والد پر حیرت ہے کہ اُنہوں نے آپ کو پاکیزہ خَصلت و صالح اور نیک کیسے کہہ دیا! دُولہا یہ سُن کر بہت شرمندہ ہوا اور اس نے کہا: اس کمزوری سے مَعذرت خواہ ہوں۔ دُلہن نے کہا: اپنا عُذر آپ جانیں، البتہ! میں ایسے گھر میں نہیں رُک سکتی جہاں ایک وَقت کی خوراک جمع رکھی ہو، اب یا تو میں رہوں گی یا روٹی۔ دُولہا نے فوراً جا کر روٹی خیرات کر دی۔

(روض الریاحین، الحکایۃ الثانیہ والتسعون بعد المائۃ، ص ۱۹۲، ملخصاً)

رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر
عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یا رسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہعَزَّوَجَلَّ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سُنا آپ نے کہ زمانے کے مشہور ولیُّ اللہ حضرت سَیِّدُنا شیخ کرمانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی نُورِ نظر کی کس قدر بہترین انداز میں مدنی تربیت فرمائی تھی اورآپ کی تربیت یافتہ بیٹی کا توکُّل بھی کس قدر زبردست تھا کہ جو اپنے شوہر کے گھر میں مُناسب سہولیات اور مال و دولت کی کثرت نہ ہونے کی وجہ سے ناراض نہ ہوئیں بلکہ شکوہ کیا بھی تو اس بات کا کہ اِفطاری کیلئے روٹی بچا کر کیوں رکھی گئی؟ کیونکہ ان کے نزدیک یہ توکُّل کے خلاف تھا، اس شہزادی کو یہ مدنی سوچ ان کے والدِ گرامی حضرت سَیِّدُنا شیخ کرمانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مدنی تربیت کی بدولت ہی ملی ہو گی کہ جو خود مُتّقی و پرہیز گار اور خدا عَزَّوَجَلَّ پر کامل بھروسہ رکھنے والے بُزرگ تھے۔ لہٰذا آپ نے اسی انداز پر اپنی بیٹی کی مدنی تربیت فرمائی اوران کیلئے عبادت گزار شخص کا اِنتخاب فرمایا تاکہ تقویٰ و پرہیز گاری کی برکتیں ان کی نسلوں میں بھی منتقل ہوں، کیونکہ اگر انسان خود نیک ہو تو اس کی نیکیوں سے اس کی نسلوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: بے شک اللہعَزَّوَجَلَّ انسان کی نیکیوں سے اس کی اولاد اور اولاد، دَر اولاد کی اصلاح فرمادیتا ہے اوراس کی نسل اوراس کے پڑوسیوں میں اس کی حفاظت فرماتا ہے اوروہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے پردے اور امان میں رہتے ہیں۔

(در منثور،۵/۴۲۲، پ۱۶، تحت الآیۃ ۸۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشرے (Society) میں اولاد کی تَربِیَت کے معاملے میں اِنتہائی غفلت کا مُظاہرہ کیا جاتا ہے، شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ والدین (Parents) خود تربیت یافتہ نہیں ہیں اور جو خود شرعی اَحکام سے ناواقف اور تربیت کا مُحتاج ہو تو وہ دوسروں کی تربیت کیسے کرسکتا ہے، لہٰذا جب ان آزاد خیال والدین کی بیٹیوں کے رشتے آنے لگتے ہیں تو والدین اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ

لڑکا امیر و کبیر، مختلف دنیوی علوم و فنون کی ڈِگریاں رکھنے والا اور ماڈرن گھرانے سے تعلق رکھتا ہو نماز چاہے ایک نہ پڑھتا ہو، اگرچہ فاسق و فاجر(یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والا) ہو، حرام روزی کماتا ہو، لوگوں کو دھوکہ دینے میں مشہور ہو، دِین کے ضروری مسائل بھی نہ آتے ہوں الغرض بے عملی کا نمونہ ہی کیوں نہ ہو جبکہ اگر کوئی ایسے لڑکے سے نکاح کا مشورہ دے کہ جس کی آمدنی (Income) تھوڑی ہو اگرچہ 100٪ فیصد حلال ہو، بیوی کے حقوق (Rights) ادا کرنے پر بھی قادر ہو، متقی و پرہیز گار اور دِیندار ہو، علم و عمل، شرم و حیا اور سُنَّتوں کا پیکر ہو، خوفِ خدا و عشقِ مُصطفٰے کی دولت سے مالا مال ہو، امامِ مسجد، موذِّن، قاری یا مدنی ماحول سے وابستہ ہو تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے متعلق اس طرح کے جُملے کہے جاتے ہیں کہ ارے! اس سے شادی کرکے تو ہماری بیٹی بُھوکی مر جائے گی، گھر میں قید رکھے گا، سر سے پاؤں تک پردے میں رکھے گا وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھئے! اچھے والدین ایسی نادانی ہرگز نہیں کرتے بلکہ وہ تو اپنی بہن بیٹیوں کے نکاح کیلئے ہمیشہ دِیندار شخص (Religious) کی تلاش میں رہتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے آقا و مولیٰ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی دِیندار شخص سے نکاح کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ

رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں وہ شخص پیغامِ نکاح دے کہ جس کی دینداری اور اَخلاق تم کو پسند ہیں تو نکاح کردو، اگر یہ نہ کرو گے تو زمین میں فتنے اور لمبے چوڑے فساد برپا ہو جائیں گے۔ (ترمذی، ۲/۳۴۴، حدیث: ۱۰۸۶)

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی جب تمہاری لڑکی کے لیے دیندار عادات و اطوار کا درست لڑکا مل جائے تو صرف مال کی ہوس میں اور لکھ پتی کے انتظار میں جوان لڑکی کے نکاح میں دیر نہ کرو، اس لیے کہ اگر مالدار کے انتظار میں لڑکیوں کے نکاح

نہ کیے گئے تو اُدھر تو لڑکیاں بہت کنواری بیٹھی رہیں گی اور ادھر لڑکے بہت سے بے شادی رہیں گے جس سے بدکاری پھیلے گی اور بدکاری کی وجہ سے لڑکی والوں کو شرمندگی ہوگی، نتیجہ یہ ہوگا کہ خاندان آپس میں لڑیں گے، قتل وغارت ہوں گے، جس کا آج کل ظہور ہونے لگا ہے۔ (مرآۃ المناجیح،۵/۸ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم پر لُطف وکرم فرمانے والے، عطاؤں کی بارش برسانے والے اور بے شُمار نعمتوں سے نوازنے والے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی کروڑہا کروڑ نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت اولاد بھی ہے، اولاد ایسی نعمت ہے کہ جس سے گھر میں خُوشیوں کا بسیرا ہوتا ہے، نیک اولاد ایسی نعمت ہے کہ والدین کے بُڑھاپے (Old age) میں ان کا سہارا ہوتی ہے، اچھی اولاد ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کی نجات کا سامان بنتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی کو اس نعمت سے نوازتا ہے تو والدین کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی مگر ساتھ ہی ساتھ ان کا امتحان بھی شروع ہو جاتا ہے۔ اب یہ والدین پر ہے کہ وہ اولاد کی اسلامی تربیت کرکے اس امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں یا نہیں۔ یاد رکھئے! عموماً بچے والدین کی عادات وکردار کی پیروی کرتے ہیں اگر والدین شریعت کے پابند اور حُصولِ علم کے شوقین ہوں تو ان کی نسلیں بھی نیکیوں کی راہ پر گامزن رہتی ہیں اور والدین کی نجات وبخشش اور نیک نامی کا سبب بنتی ہیں اور اگر والدین خود بُری عادتوں کے شکار ہوں تو اولاد میں بھی وہی بُرائیاں منتقل ہو جاتی ہیں اور ایسی اولاد سببِ نجات نہیں بلکہ سببِ ہلاکت بن جاتی ہے۔ **یاد رکھئے!** اولاد کی تربیت ماں باپ دونوں ہی کی ذمہ داری ہے مگر باپ کمانے کا بہانہ بنا کر تربیتِ اولاد کی ساری ذِمّہ داری بچوں کی ماں پر ڈال کر خود کو بَرِیُ الذِّمہ سمجھ لیتا ہے جبکہ بچوں کی ماں گھر کے کاموں کا عذر پیش کرکے تربیتِ اولاد کا اصل ذِمّہ دار اپنے شوہر کو قرار دیتی ہے، نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایسی اولاد ہاتھوں سے نکل کر تمام گھر والوں کیلئے باعثِ زحمت بن جاتی ہے۔ لہٰذا والدین کو چاہیے کہ اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے ملک وملت اور مستقبل کے ان معماروں

کو بچپن ہی سے نیک اور معاشرے کا باکردار فرد بنانے میں ہرگز سُستی نہ کریں کیونکہ بچپن میں جو سیکھا جائے، اس کے اثرات مضبوط اور دیرپا ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: اَلْعِلْمُ فِی صِغَرِہٖ کالنَّقْشِ عَلَى الحَجَر بچپن میں علم حاصل کرنا پتھر پر نقش کی طرح (پختہ) ہوتا ہے۔

(مجمع الزوائد، ۱/۳۳۳، حدیث: ۵۰۱)

آیئے! تربیتِ اولاد کے بارے میں ہمیں تربیت کا ذہن دینے والے آقا، ہمیں اور ہماری اولاد کو جہنم کی آگ سے بچانے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مہکے مہکے 4 فرامین سنئے:

1. آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے (جب) یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا (پ۲۸ التحریم: ۶) ترجمۂ کنز الایمان: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ۔

تو صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہم اپنے گھر والوں کو کس طرح آگ سے بچائیں؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: انہیں ان کاموں کا حکم دو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہیں اور اُن کاموں سے منع کرو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہیں۔ (دُرِّ مَنثور، ۸/۲۲۵)

2. ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو تین خصلتوں کی تعلیم دو (۱) اپنے نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی محبت (۲) اہلِ بیت کی محبت اور (۳) قرآنِ پاک کی تعلیم۔ (جامع صغیر، باب الهمزه، حدیث: ۳۱۱، ص ۲۵)

3. ارشاد فرمایا: اولاد کا والد پر یہ حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے۔ (شعب الایمان، باب في حقوق الأولاد والأهلين، حديث: ۸۶۵۸، ۶/۴۰۰)

4. ارشاد فرمایا: کسی باپ نے اپنے بچے کو ایسا عطیہ نہیں دیا، جو اچھے ادب سے بہتر ہو۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی ادب الولد، ۳/۳۸۳، حدیث: ۱۹۵۹)

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اچھے ادب سے مراد بچے کو دیندار، متقی، پرہیز گار بنانا ہے۔ اولاد کے لئے اس سے اچھا عطیہ کیا ہو سکتا ہے کہ یہ چیز دِین و دنیا میں کام آتی ہے۔ ماں باپ کو چاہئے کہ اولاد کو صرف مالدار بنا کر دنیا سے نہ جائیں، انہیں دیندار بنا کر جائیں، جو خود انہیں بھی قبر میں کام آوے کہ زندہ اولاد کی نیکیوں کا ثواب مُردہ کو قبر میں ملتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۵۶۵، ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بچوں کی اسلامی تعلیم و مدنی تربیت کی جتنی ضرورت آج ہے شاید اس سے پہلے کبھی نہ تھی کیونکہ آج ہر طرف شیطانی کاموں اور گناہوں کے آلات کی بھرمار ہے اور اولاد کو محض دُنیوی تعلیم سے آراستہ کرنے کا رجحان زور پکڑ تا جا رہا ہے، جبکہ پہلے کے دَور میں اولاد کے لئے دِینی تعلیم کو زیادہ حیثیت دی جاتی تھی، شاید یہی وجہ ہے کہ اس زمانے میں والدین کے ساتھ ساتھ ان کی اولاد بھی متقی و پرہیز گار اور فرمانبردار ہوتی تھی مگر اب دنیوی تعلیم کو ترجیح دی جانے لگی ہے، یہی وجہ ہے کہ انگلش میڈیم اسکولوں میں بھاری فیسوں کی ادائیگی اور ہر آسائش و سہولیات کی فَراہمی اس لیے کی جاتی ہے کہ بچوں کا دُنیوی مستقبل روشن ہو جائے، اچھی نوکری (Job) لگ جائے، خوب بینک بیلنس جمع ہو جائے حتّٰی کہ اس مقصد کی تکمیل کیلئے والدین اپنی اولاد کو بیرونِ ملک پڑھنے کیلئے بھی بھیج دیتے ہیں۔ یوں دُنیوی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بچہ پکا دنیا دار، اچھا بزنس مین اور فیشن کا نمونہ تو بن جاتا ہے مگر نیک اور باعمل مسلمان نہیں بن پاتا۔

اولاد کی تربیت کا ذہن دینے کیلئے مسلمانوں کو چوٹ کرتے ہوئے حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسلمانوں میں یہ طریقہ ہے کہ بچپن میں اپنی اولاد کے اخلاق و آداب کا

خیال نہیں رکھتے۔ غریب لوگ تو اپنے بچّوں کو آوارہ لڑکوں کے ساتھ کھیلنے کُودنے کی اجازت دیتے ہیں اور ان کی تعلیم کا زمانہ خراب صحبتوں اور کھیل کُود میں برباد کر دیتے ہیں، وہ بچّے یا تو جوان ہو کر بھیک مانگتے پھرتے ہیں یا ذِلّت کی نوکریاں کرتے ہیں یا چور ڈاکو اور بدمعاش بن کر اپنی زندگی جیل خانہ میں گزار دیتے ہیں اور مال دار لوگ اپنے بچّوں کو شروع سے شوقین مزاج بناتے ہیں، انگریزی بال رکھانا، فضول خرچ کرنا سکھاتے ہیں۔ ہر وقت بوٹ وسوٹ وغیرہ پہناتے ہیں، پھر اپنے ساتھ سنیما اور ناچ کی مجلسوں میں انہیں شریک کرتے ہیں، جب یہ نونہال کچھ ہوش سنبھالتا ہے تو اس کو کلمہ تک نہ سکھایا، کالج یا سکول میں ڈال دیا۔ زِیادہ خرچ کرنا، فیشن ایبل بننا سکھایا گیا۔ خراب صحبتوں سے صحت اور مذہب دونوں برباد ہو گئے، اب جب نونہال کالج سے باہر آئے تو اگر خاطر خواہ نوکری مل گئی تو صاحب بہادر بن گئے کہ نہ ماں کا ادب جانیں نہ باپ کو پہچانیں، نہ بیویوں کے حقوق کی خبر، نہ اولاد کی پرورش سے واقف، ان کے ذِہن میں اعلیٰ ترقی یہ آئی کہ ہم کو لوگ انگریز سمجھیں، بھلا اپنے کو دوسری قوم میں فنا کر دینا بھی کوئی ترقی ہے! اگر کوئی معقول جگہ نہ ملی تو ان بیچاروں کو بہت مصیبت پڑتی ہے کیوں کہ کالج میں خرچ کرنا سیکھا۔ کمانا نہ سیکھا، کھلانا نہ سیکھا، اپنا کام نوکروں سے کروانا سیکھا، خود کرنا نہ سیکھا اب یہ لوگ کالج کی سی زندگی گزارنے کیلئے شریف بدمعاش ہو جاتے ہیں یا جعلی نوٹ بنا کر زندگی جیل میں گزارتے ہیں یا ڈاکو بدمعاش بنتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں۔ جو بچّے پرورش کے زمانے میں اچھی صحبتیں نہیں پاتے وہ جوان ہو کر ماں باپ کو بہت پریشان کرتے ہیں، ہم نے بڑے فیشن ایبل صاحبزادوں کے ماں باپ کو دیکھا ہے کہ وہ روتے پھرتے ہیں، مفتی صاحب تعویذ دو جس سے بچہ کہنا مانے، ہمارے قبضے میں آئے۔ مگر دوستو! فقط تعویذ سے کام نہیں چلتا کچھ ٹھیک عمل بھی کرنا چاہیے۔ (اسلامی زندگی، ص۲۹،۳۰)

مِری آنیوالی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں انہیں نیک تو بنانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ انسان جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے، ایسا نہیں ہو سکتا کہ بویا تو کچھ اور تھا مگر جب کاٹنے کی باری آئی تو کچھ اور نکلا، بس یہی مثال اولاد کی ہے کہ والدین اولاد کی اسلامی طریقے سے تربیت نہیں کرتے مگر پھر بھی یہ توقع رکھتے ہیں کہ **"ہمارے بچے بھی نیک پرہیزگار بنیں، والدین کے فرمانبردار بنیں، معاشرے میں عزّت دار اور پاکیزہ کردار والے بنیں"** جب نتیجہ اس کے خلاف آتا ہے تو کافی دیر ہو چکی ہوتی ہے، اس وقت والدین اگر اصلاح کی کوشش کرنا بھی چاہیں تو نہیں کر پاتے۔ بگڑی ہوئی اولاد سے بیزار والدین اگر ٹھنڈے دل سے ان کے بگڑنے کے اسباب پر غور کریں تو انہیں اس میں اپنا قُصور زیادہ نظر آئے گا، مثلاً بچہ اگر کام کاج نہ کرے یا اس معاملے میں سُستی کا مظاہرہ کرے، اسکول یا کوچنگ سینٹر (Coaching Center) کی چھٹی کر لے یا تاخیر سے جائے، پڑھائی میں چور ہو، کسی تقریب میں جانے کا یا مخصوص لباس پہننے کا کہا جائے اور وہ اس پر راضی نہ ہو، اسی طرح دیگر دنیوی معاملات میں اگر مگر سے کام لے یا ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرے تو والدین ٹھیک ٹھاک کلاس لیتے، کھری کھری سُناتے، گھنٹوں گھنٹوں لیکچر دیتے ہیں، حتّٰی کہ مار پیٹ سے بھی گُریز نہیں کرتے لیکن اگر بچہ نمازیں قضا کرے یا جماعت سے نماز نہ پڑھے، مدرسے یا جامعہ کی چھٹی کر لے یا تاخیر سے جائے، موبائل فون واٹس ایپ وغیرہ کے ذریعے نامحرموں سے میل جول رکھے، فلمیں ڈرامے دیکھے، گانے باجے سُنے، نت نئے فیشن اپنائے، حرام و حلال کی پروا نہ کرے، شراب پیئے، جُوا کھیلے، جھوٹ بولے، غیبتیں کرے، ناجائز فیشن اپنائے، داڑھی منڈوائے یا ایک مُٹّھی سے گھٹائے، بدعقیدہ لوگوں کی صحبت میں بیٹھے، فُضول کاموں میں پیسہ اُڑائے، الغرض

طرح طرح کی بُرائیوں میں مبتلا ہوتو ان مُعاملات میں پوچھ گچھ کرنا تو دُور کی بات ہے بلکہ والدین کی پیشانی پر بَل تک نہیں آتے۔ اولاد کی مدنی تربیت نہ کرنے کے سبب والدین (Parents) کو کیسے کیسے دن دیکھنے پڑتے ہیں۔ آیئے! اس بارے میں ایک عبرت انگیز حکایت سنتے ہیں اور عبرت کے مدنی پھول چنتے ہیں چنانچہ

کیا بیٹا بھی کبھی باپ کو مارتا ہے؟

تَنبِیہُ الغافِلِین میں ہے کہ ''سَمَرقند'' کے ایک عالمِ دین حضرت سیِّدُنا اَبُو حَفْص رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: ''میرے بیٹے نے مجھے مارا ہے۔'' اُنہوں نے حیرت سے پوچھا: کیا بیٹا بھی کبھی باپ کو مارتا ہے؟ اُس نے کہا: جی ہاں! ایسا ہی ہوا ہے۔ حضرت سیِّدُنا اَبُو حَفْص رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دریافت کیا: کیا آپ نے اسے دِینی علم وادب سکھایا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: قرآنِ کریم سکھایا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ پھر پوچھا: تو وہ کیا کرتا ہے؟ اُس نے بتایا: کھیتی باڑی کرتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا اَبُو حَفْص رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جانتے ہیں کہ اُس نے آپ کو کیوں مارا ہے؟ کہا: نہیں۔ آپ نے اِصلاح کی خاطر اُس پر چوٹ کرتے ہوئے فرمایا: شاید وہ صُبح کے وَقت گدھے پر سُوار ہو کر جب کھیت کی طرف جارہا ہوگا، بَیل (Bull) اُس کے آگے اور کُتّا (Dog) اُس کے پیچھے ہوگا، قرآنِ پاک تو اُسے پڑھنا آتا نہیں کہ کچھ روحانیّت نصیب ہوتی بس یوں ہی غفلت میں کچھ گُنگنا رہا ہوگا، ایسے میں آپ اُس کے سامنے آگئے ہوں گے، اُس نے سمجھا ہوگا کہ بَیل آڑے آگیا ہے اور اُس کو ہانکنے کیلئے سر پر کوئی چیز دے ماری ہوگی! شکر کیجئے کہ آپ کا سر نہیں پھٹا۔ (تنبِیہُ الغافِلین، ص ۶۸)

آیئے! اب ایک روایت سُنئے اور اولاد کی مدنی تربیت کا ذہن بنایئے۔

پہاڑ برابر نیکیاں کام نہ آئیں

(بروزِ قیامت) ایک شخص کے بیوی بچے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں حاضر ہو کر فریاد کریں گے کہ اے ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اِس شخص سے ہمارا حق دِلوا کیونکہ اس نے ہمیں ہمارے دِین کے اَحکام نہیں سکھائے اور یہ ہمیں حرام کِھلاتا تھا لیکن ہم لاعلم تھے۔ لہٰذا اُس شخص کو حرام روزی کے سبب اس قَدر پیٹا جائے گا کہ اُس کا گوشت جھڑ جائے گا، پھر اُسے میزان (یعنی ترازو) کی جانب لایا جائے گا، فِرشتے اُس کی پہاڑ کی مثل نیکیاں لائیں گے تو اَہل و عِیال میں سے ایک شخص اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا۔ دوسرا بڑھے گا وہ بھی اُس کی نیکیوں سے اپنی کمی پوری کریگا۔ (اس طرح اُس کی ساری نیکیاں اس کے گھر والے لے لیں گے) اب وہ اپنے گھر والوں کی طرف متوجہ ہو کر کہے گا: میری گردن پر صرف اِن گناہوں کا بوجھ رہ گیا ہے جو میں نے تم لوگوں کی خاطر کیے۔ فرشتے اِعلان کریں گے: یہ وہ شخص ہے جس کی ساری نیکیاں اُس کے بال بچے لے گئے اور یہ اُن کی وجہ سے جہنم میں داخِل ہوا۔

(قُرَّۃُ العیون، الباب الثامن فی عقوبۃ قاتل النفس وقاطع الرحم، ص ۴۰۱ ملخصاً)

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ　　اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے　　اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جو والدین اپنی اولاد کی مدنی تربیت نہیں کرتے تو انہیں کیسی شرمندگی و رُسوائی کا سامنا ہوتا ہے۔ لہٰذا اچھے والدین ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی اولاد کو قرآنِ کریم سے مَحبّت اور اس کے احکام پر عمل کرنا سکھایئے۔

صَدرُ الشَّریعہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سب سے مُقَدَّم یہ ہے کہ بچّوں کو قرآنِ مجید پڑھائیں اور دِین کی ضَروری باتیں سکھائی جائیں، روزہ و نَماز و طہارت خرید و فروخت اور اُجرت و دیگر مُعامَلات کے مسائل جن کی روز مرّہ حاجت پڑتی ہے اور ناواقفی سے خلافِ شَرع عمل کرنے کے جُرم میں مبتلا ہوتے ہیں اُن کی تعلیم ہو۔ اگر دیکھیں کہ بچّے کو عِلم کی طرف رُجحان (Interest) ہے اور سمجھ دار ہے تو علمِ دین کی خدمت سے بڑھ کر کیا کام ہے اور اگر استِطاعت نہ ہو تو درست عقائد اور ضروری مسائل سکھانے کے بعد جس جائز کام میں لگائیں اختیار ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۲ ص ۲۵۶، ملخصًا) لڑکی کو بھی عقائد و ضَروری مسائل سِکھانے کے بعد کسی عورت سے سِلائی اور نقش و نگار وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورتوں کو اکثر ضَرورت پڑتی ہے اور کھانا پکانے اور دیگر اُمورِ خانہ داری میں اُس کو سلیقے ہونے کی کوشش کریں کہ سلیقے والی عورت جس خوبی سے زندگی بسر کر سکتی ہے بدسلیقہ نہیں کر سکتی۔ (بہارِ شریعت ج ۲ ص ۲۵۷) حضرتِ علّامہ قُرطُبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقل فرماتے ہیں: ہم پر فرض ہے کہ اپنی اَولاد اور اپنے اہلِ خانہ کو دِین کی تعلیم دیں، اچھی باتیں سکھائیں اور اُس ادب و ہُنر کی تعلیم دیں جس کے بِغیر چارہ نہیں۔ (تفسیر قُرطبی، ۱۴۸/۹)

آج فتنوں سے بھرپور اس زمانے میں بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسے والدین موجود ہیں جو شریعت کے حکم پر اپنا سر جھکا کر ہمت و حوصلے کے ساتھ معاشرے کے طعنوں کو برداشت کرتے ہوئے اولاد کی اصلاح اور ان کی اسلامی طریقے سے مدنی تربیت کر کے اپنی اور ان کی آخرت بہتر بنانے کیلئے کوشاں ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان مدنی ذہن رکھنے والوں کی اولاد میں کوئی حافظِ قرآن بنتا ہے، کوئی قاریِ قرآن بننے کی سعادت پاتا ہے، کوئی نیکی کی دعوت عام کرنے والا مبلغِ دعوتِ اسلامی بنتا ہے، تو کوئی عِلم

دِین کی روشنی پھیلانے والا عالِم دین اور مفتی بن کر اُمَّتِ محبوب کی شرعی رہنمائی کرتا ہے۔ جن ماں باپ کے بچے اس انداز سے دِین کی خدمت کر رہے ہوں وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر و انجینئر وغیرہ بنانے کے فوائد (Benefits) محض دنیا تک ہی محدود ہوتے ہیں جبکہ نیک اولاد والدین کی وفات کے بعد بھی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

حضرت سَیِّدُنا بریدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک سورج کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو دو حُلّے پہنائے جائیں گے جن کی قیمت یہ دُنیا ادا نہیں کرسکتی تو وہ پوچھیں گے، ہمیں یہ لباس کیوں پہنائے گئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بچوں کے قرآن کو تھامنے کے سبب۔(مستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب من قرا القرآن وتعلمه الخ، رقم: ۲۱۳۲، ۲/۲۷۸) ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک نیک بندے کا درجہ جنت میں بلند فرمائے گا تو وہ کہے گا کہ اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! مجھے یہ مرتبہ کیسے ملا؟ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا کہ تیرے بیٹے نے تیرے لیے مغفرت کی دعا مانگی ہے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب الاستغفار والتوبة، حدیث: ۲۳۵۴، ۱/۴۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والدین ان فضائل کو اسی صورت میں پاسکتے ہیں جب خود علم و عمل اور سنّتوں کے پیکر، خوفِ خدا رکھنے والے اور علمِ دین سے مَحَبَّت رکھنے والے ہوں گے۔ اگر ہم بھی ان صفات کے حامل بنانا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں ہماری آنے والی نسلیں بھی اسی راہ پر گامزن رہیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

"VCD اجتماع"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی مسلمانوں کو **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کا مدنی ذہن دینے کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کی اسلامی طریقے کے مطابق تعلیم و تربیت کا بھی خصوصیت کے ساتھ ذہن عطا کرتی ہے لہٰذا والدین کو چاہئے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینے کی نیت فرمائیں۔ 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"VCD اجتماع"** بھی ہے۔ جس میں شریک ہو کر اسلامی بھائی اجتماعی صورت میں سُنّتوں بھرا بیان دیکھ یا سُن کر علمِ دین کی دولت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعی صُورت میں علمِ دین سیکھنے کی بڑی برکتیں ہیں چنانچہ

راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ العباد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب تمہارا گُزر جنّت کی کیاریوں پر سے ہو تو اس میں سے کچھ نہ کچھ چُن لیا کرو۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی، جنّت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا: ذِکر کے حلقے۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۸۷، ۵/۳۰۴، رقم: ۳۵۲۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ VCD اجتماع میں شرکت کی بدولت کئی عاشقانِ رسول کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب VCD اجتماع میں شرکت کی ایک ایمان افروز مدنی بہار سُنتے ہیں، چُنانچہ

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا

صوبہ پنجاب (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں مُعاشرے کا بگڑا ہوا نوجوان تھا اور دن بدن گُناہوں کی دلدل میں دھنستا ہی چلا جا رہا تھا۔ میری اِصلاح کی صورت اس طرح بنی کہ

ہمارے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ داران نے**VCDاجتماع** کی ترکیب بنائی ۔ میں بھی اس VCDاجتماع میں شریک ہوا۔ جب میں نے دعوتِ اسلامی کے بینَ الاقوامی سُنَّتوں بھرے اجتماع کے رُوح پرور مناظِر دیکھے تو بہت مُتاثِر ہوا اور جب 27ویں شبِ رمضان کو ہونے والے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِقّت انگیز بیان کا کچھ حصّہ سُنا تو مجھے اپنے سابِقہ اندازِ زندگی سے وحشت محسوس ہونے لگی، جُوں جُوں بیان سُنتا گیا میرے دل کی دُنیا بدلتی چلی گئی۔ بالآخر میں نے اپنے تمام گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فیضانِ غوث و رضا مَدَنی ماحول
سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے نظرِ بد سے سدا مَدَنی ماحول
سنور جائیگی آخِرت اِنْ شَاءَ اللہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص۶۴۷،۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تربیتِ اولاد کے حوالے سے بزرگانِ دین اور پہلے کے مسلمانوں کا کردار ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے کیونکہ یہ حضرات تربیتِ اولاد کے طریقوں سے بخوبی واقف اور اولاد جیسی نعمت کے صحیح معنوں میں قدردان ہوتے تھے کہ خود ان کی پرورش بھی تو کسی نیک سیرت والدین کی آغوش میں ہوئی تھی، یہ حضرات خود بھی نیکیوں کے حریص ہوتے اور اپنی اولاد کو بھی نیکی کی راہ پر گامزن رہنے کی ترغیب دلاتے تھے، یہی وجہ ہے کہ ان کی اولاد ان کی مُطیع و فرمانبردار، آنکھوں کا چین، دل کا سُرُور ہوتی اور معاشرے میں ان کا نام روشن کرتی تھی۔ آیئے! بطورِ ترغیب 2 ایمان افروز واقعات سنتے

ہیں اور ان سے حاصل ہونے والے مدنی پُھول اپنے دِل کے مدنی گلدستے میں سجاتے ہیں۔

دیہاتی عورت کی نصیحت:

امام اصمعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دیہاتی عورت کو دیکھا جو اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہہ رہی تھی: بیٹا! عمل کی توفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے اور میں تجھے نصیحت کرتی ہوں کہ ❀چغلی کرنے سے بچتے رہنا کیونکہ یہ دو قبیلوں میں دُشمنی ڈال دیتی ہے، دو ستوں (Friends) کو جُدا کر دیتی ہے ❀لوگوں کے عیب کی ٹوہ میں رہنے سے بچو کہ کہیں تم بھی عیب دار نہ ہو جاؤ ❀عبادت میں دِکھاوا نہ کرنا ❀مال خرچ کرنے میں بخل سے بچتے رہنا ❀دوسروں کے اَنجام سے سبق حاصل کرنا ❀لوگوں کا جو عمل تمہیں اچھا لگے اس پر عمل کرنا اور ان میں جو کام تمہیں بُرا لگے اس سے بچتے رہنا کیونکہ آدمی کو اپنے عیب (Fault) نظر نہیں آتے۔ پھر وہ عورت خاموش ہو گئی تو میں نے کہا کہ اے دیہاتی عورت! تجھے خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مزید نصیحت کرو۔ اس نے پوچھا: اے شہری! کیا تجھے ایک دیہاتی کی باتیں اچھی لگی ہیں؟ میں نے کہا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اچھی لگی ہیں۔ تو وہ بولی کہ ❀بیٹا! دھوکا دہی سے بچتے رہنا کیونکہ تُو لوگوں سے جو معاملات کرتا ہے دھوکا دینا ان میں سب سے بُرا ہے۔ ❀سخاوت، ❀علم، ❀تواضع اور ❀حیا کو اپنا لینا اور اب میں تجھے خدا عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کرتی ہوں، تم پر سلامتی ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم کرے ❀یاد رکھو کہ غیبت کرنا حالتِ اسلام میں 30 مرتبہ بدکاری کرنے سے بھی سخت گناہ ہے۔ (آنسوؤں کا دریا، ص ۲۴۹)

غیبت و چغلی کی آفت سے بچیں یہ کرم یا مصطفےٰ فرمایئے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تاجدارِ مدنی انعامات اور تربیتِ اولاد

مبلغِ دعوتِ اسلامی ورُکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو جُنید زَم زَم رضا عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بچّوں کی امّی کا بیان کچھ یوں ہے کہ مرحوم اپنی اولاد سے بَہُت پیار کرتے تھے، بیٹیاں گھر آتیں تو مصروفیات کے باوُجود ان سے ملنے گھر آتے تھے۔ گھر میں جب کسی کی غَلَطی کی اِصلاح کرتے ہوئے لہجہ تھوڑا سخت کرتے تو ساتھ میں وضاحت بھی کر دیتے کہ **"میں آخِرت میں نَجات اور آپ لوگوں کے فائدے کے لئے سمجھا رہا ہوں۔"** کھانا کھاتے وَقْت بچوں کے ذریعے دُعائیں پڑھواتے اور سنّت کے مطابق کھانا کھانے کی ترکیب کیا کرتے۔ حتَّی الامکان بیٹوں کو نماز کے لئے ساتھ لے جایا کرتے، مَدَنی قافلے میں سفر کے لئے جاتے تو **نماز** کی تاکید کرکے جاتے اور سفر کے دوران بھی S.M.S کے ذَرِیعے معلومات کرتے کہ نماز ادا کرلی ہے یا نہیں؟ بیماری کی حالت میں بھی اپنے بڑے شہزادے سے فرمایا: جیسے ہی میری طبیعت بحال ہوئی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ہم دونوں مَدَنی قافلے میں سفر کریں گے۔ شہزادے کو موبائل لے کر دینے سے منع کرتے ہوئے ذِہْن بنایا کہ چُونکہ امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بچّوں کو موبائل لے کر دینے سے منع فرمایا ہے اس لئے میں آپ کو موبائل لے کر نہیں دوں گا۔ (محبوب عطار کی 122 حکایات، ص۱۳ ابتغیر)

مری آنے والی نسلیں تیرے عشق ہی میں مچلیں انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے!

(وسائلِ بخشش، ص۴۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایات میں والدین اور اَولاد دونوں کے لئے سبق آموز

مدنی پھول موجود ہیں۔ یہ سچ ہے کہ اچھے والدین اولاد کی مدنی تربیت سے کبھی غافل نہیں ہوتے بلکہ انہیں نصیحت کے مدنی پھولوں کی خوشبو سے مہکائے رکھتے اوران کی اِصلاح کی کوشش کرتے ہیں، اگر وہ خود نمازی، مدنی قافلوں کے مسافر، مدنی انعامات اور سُنّتوں کے عامل ہوں تو اپنے بچوں کو بھی ان مدنی کاموں کی ترغیب دلاتے اور ان سے پوچھ گچھ کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔ بہر حال اب یہ فیصلہ والدین کو کرنا ہے کہ وہ تربیتِ اولاد کا فریضہ سر انجام دے کر اولاد کو اپنے لئے صدقۂ جاریہ کا سبب بناتے ہیں یا پھر اُنہیں کھلی آزادی دے کر اپنی آخرت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔

نیک اولاد کی ، داد فریاد کی خاطر آؤ چلیں، قافلے میں چلو
قلب بھی شاد ہو،گھر بھی آباد ہو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِسالہ "اولاد کے حقوق"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد کی تربیت اچھے انداز میں کرنے اوراس کے حقوق کے بارے میں اہم معلومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "**اولاد کے حقوق**" کا اوّل تا آخر مطالعہ کرنا انتہائی مفید ہے۔ اس رِسالے میں احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں اولاد کی پیدائش سے لیکر زندگی کے مختلف پہلوؤں سے متعلق حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ آج ہی مکتبۃ المدینہ کے بستے سے اس رسالے کو ہدیۃً حاصل کرکے خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور زیادہ تعداد میں خرید کر دوسروں کو تحفۃً پیش کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے غلط استعمال کا بچوں پر منفی اثرات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنٹر نیٹ اور سوشل میڈیا(Social Media) کے جو اَخلاقی ومُعاشَرَتی نُقصانات ہیں ہر عقل مند شخص ان سے بخوبی واقف ہے، ایک وقت تھا کہ ٹی وی اور سینیما کے مُضِر اَثَرات اور بھیانک نتائج مُعاشَرے(Society) کیلئے اِنتہائی پریشان کُن تھے اور ٹیلی ویژن کو صِحَّت کیلئے سب سے زیادہ نُقصان دہ قرار دیا گیا تھا، مگر آج موبائل اور اِنٹر نیٹ سب سے زیادہ صِحَّت کو خراب اور اَخلاق کو تباہ وبرباد کر رہے ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے بچّوں کی نقل وحرکت پر توجّہ رکھنے کے ساتھ حکمتِ عملی سے اُن کی مدنی تَربِیَت بھی کریں، بالخصوص جو بچّے ابھی چھوٹے ہیں خُدارا اُنہیں موبائل اور اِنٹر نیٹ کے زور دار سیلاب سے بچائیں، ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُن نونہالوں کا کردار ابھی سے داغ دار ہو جائے۔ اگر ایسا ہوا تو یقین جانئے کہ پھر اولاد اور والدین دونوں کو ہر جگہ ذِلّت ورُسوائی کا سامنا ہو سکتا ہے۔ بچوں کو مُعاشرے کا اچھا اور نیک مسلمان بنانے کیلئے خُود بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور اپنے بچّوں کو بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ رکھئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں قرآن وسنّت کے مُطابِق دِینی اور اَخلاقی تَربِیَت کی طرف بھرپُور توجّہ دی جاتی ہے لہٰذا اپنے چھوٹے مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو مدرسۃُ المدینہ یا دارالمدینہ میں اور بڑوں کو جامعۃ المدینہ میں داخل کروائیے اور باعمل حافظِ قرآن اور عالمِ دِین بنائیے۔

جامعۃ المدینہ آن لائن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دینِ متین کے 103 سے زائد

شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے، انہی میں سے ایک شعبہ "**جامعۃ المدینہ آن لائن**" بھی ہے، جامعۃ المدینہ آن لائن کے تحت **آن لائن 4 سالہ درسِ نظامی کورس** کروایا جاتا ہے، درجے کا دورانیہ روزانہ تقریباً 1 گھنٹہ ہے۔❀**شعبہ آن لائن کورسز** کے تحت تقریباً 22 کورسز کروائے جارہے ہیں جن میں **چند کورسز کے نام اور اجمالی تعارف** سُنیے: ❀**تفسیرِ قرآنِ کریم** پر 2 طرح کے کورسز ہیں ایک جس میں پورے قرآنِ کریم کی تفسیر "**تفسیرِ صراطُ الجِنان**" مکمل پڑھائی جاتی ہے اوراس کورس کا نام بھی "**تفسیرِ صراطُ الجِنان** "ہے، اس کی مدت تقریباً **26 ماہ** ہے۔❀دوسرا کورس **فیضانِ تفسیر** کے نام سے ہے جس میں پورے قرآنِ کریم کی تفسیر اجمالاً پڑھائی جاتی ہے، اس کی مدت تقریباً 92 دن ہے❀**فیضانِ بہارِ شریعت کورس**: اس کورس میں عالم بنانے والی کتاب **بہارِ شریعت** 12 ماہ میں تقریباً پوری پڑھائی جاتی ہے۔❀**فقہ و عقائد کورس**: اس کورس کی مدت بھی 12 ماہ ہے، اس میں عقائد و فقہ کی مختلف کتب پڑھائی جاتی ہیں اور فرض علوم سکھائے جاتے ہیں۔❀**نماز کورس** اور **طہارت کورس** : ان دونوں کورسز میں **نماز اور طہارت کے مسائل** تفصیلاً پڑھائے جاتے ہیں۔ان دونوں کورسز کی مدت 63 دن ہے۔❀**فیضانِ حج اور فیضانِ عمرہ کورس**: زائرینِ حرمینِ طیبین کے لئے بہت سے شاندار کورسز ہیں جن میں **حج اور عمرہ** کے تفصیلی احکام اور طریقہ سکھایا جاتاہے، ان کورسز کی مدت تقریباً **ایک ماہ اور روزانہ درجے کا دورانیہ تقریباً 30 منٹ ہے** ❀**نیو مسلم کورس** : اسلام قبول کرنے والے نیو مسلمز (New Muslims) کے لئے لاجواب کورس ہے، اسکی مدت **72 دن** ہے۔❀**سنت نکاح کورس**: شادی شدہ اور غیر شادی شدہ افراد کے لئے بہت شاندار کورس ہے، جس میں نکاح کے مسائل، زوجین کے حقوق، گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے؟ اور بہت کچھ اس کورس میں شاملِ نصاب ہے، اسکی مدت 30 دن ہے۔

❀ان کورسز کے علاوہ مزید یہ کورس بھی کروائے جاتے ہیں:

❀فیضانِ فرض علوم کورس❀تجہیز و تکفین کورس❀فیضانِ رمضان کورس ❀فیضانِ زکوۃ کورس❀ فیضانِ تصوف کورس ❀عربی گرائمر کورس ❀فیضانِ شمائلِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کورس ❀احکامِ قربانی کورس وغیرہ ان میں سے اکثر کورسز کے درجے کا دورانیہ روزانہ 30 منٹ اور کچھ کا 1 گھنٹہ ہے۔علمِ دین کے خواہش مند عاشقانِ رسول کے لئے ان کورسز کے ذریعے علمِ دِین حاصل کرنے کا سنہری موقع ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈیپارٹمنٹ (Department)کے آپشن (Option) میں جاکر مدرسۃ المدینہ آن لائن سے اس کا داخلہ (Admission) فارم پُر (Fillup) کریں اور علمِ دین کا خزانہ حاصل کریں۔ان موبائل نمبرز سے بھی مزید معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔0333-5252625***0321-2799484

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!افسوس صد افسوس!عِلْمِ دِین سے دُوری کے باعث ہمارے معاشرے میں بعض والدین ایسے بھی ہیں کہ خود تو نیکیوں سے محروم رہتے ہی ہیں،اس کے ساتھ اپنی اولاد کو بھی اپنے نقشِ قدم پر چلانے کی کوشش کرتے ہیں اگر خوش قسمتی سے ان کے بچے نیکی کے راستے پر چل نکلیں تو بد قسمتی سے ایسے والدین ان کی حوصلہ شکنی کرتے،مذاق اُڑاتے، مختلف طریقوں سے ستاتے اور اس راہ سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں،یوں روز روز کے طعنوں سے تنگ آکر بسا اوقات بچہ بھی بُرائی کے راستے پر چل پڑتا ہے اور بُرے لوگوں کی صحبت میں رہ کر ان کی عادات واطوار اپنا لیتا ہے گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا اور نشے کی بُری لت میں پڑکر اپنی دنیاوآخرت برباد کر لیتا ہے۔

آیئے! اس بارے میں ایک عبرت ناک واقعہ سنتے ہیں اور عبرت کے مدنی پھول چنتے ہیں چُنانچِہ

ایک دلخراش واقعہ

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"نیکی کی دعوت"** صفحہ نمبر 546 پر فرماتے ہیں: ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ (زم زم نگر حیدر آباد، بابُ الاسلام سندھ پاکستان کا) ایک نوجوان غالبًا 1988ء میں دعوتِ اسلامی کے مَدنی ماحول سے وابستہ ہوا۔ نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ چہرے پر داڑھی شریف سجالی، سر پر عِمامہ شریف اپنی بہاریں دکھانے لگا۔ اُس نے مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھنا بھی شُروع کر دیا۔ اُس کا تعلُّق ایک ماڈَرن اور امیر گھرانے سے تھا، گھر والوں کو اُس کی زندگی میں آنے والا مَدنی انقِلاب سمجھ میں نہ آیا، چُنانچِہ اس کی مُخالَفت شُروع ہو گئی، طرح طرح سے اُس کی دل آزاریاں کی جاتیں، سنّتوں پر چلنے کی راہ میں رُکاوٹیں کھڑی کی جاتیں اور دعوتِ اسلامی کا مَدنی ماحول چھوڑنے پر مجبور کیا جاتا۔ وہ کبھی کبھار بے بس ہو کر فریاد کرتا کہ مجھے اس مَدنی ماحول سے دُور نہ کرو ورنہ پچھتاؤ گے، مگر اُس کی کسی نے نہ سُنی۔ مخالفت کا یہ سلسلہ تقریبًا تین سال تک چلتا رہا بِالآخِر تنگ آ کر اُس نے گھر والوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور داڑھی شریف مُنڈوا کر دعوتِ اسلامی کے مَدنی ماحول کو "خیر آباد" کہہ دیا۔ بڑے بھائی چُونکہ ڈاکٹر تھے اِس لئے اِسے بھی ڈاکٹر بننے کے لئے سردار آباد، فیصل آباد (پنجاب، پاکستان) کے ایک میڈیکل کالج میں داخِل کروادیا گیا۔ جہاں وہ ہاسٹل (اِقامت گاہ) میں بُری صحبت کی نُحوستوں کا شکار ہو کر چَرَس پینے لگا اور سخت بیمار ہو گیا، گھر والے اُسے واپَس زم زم نگر، حیدر آباد لے آئے۔ والِد صاحِب نے علاج پر لاکھوں روپے خرچ کر ڈالے مگر نہ صحتیاب ہوا نہ ہی سُدھرا بلکہ اب وہ ہیروئن کا نشہ کرنے لگا۔ کثرت

سے نشہ کرنے کی وجہ سے وہ سُوکھ کر کانٹا ہوگیا، دانتوں کی سفیدی غائب ہوکر ان پر کالک کی تہ چڑھ گئی اور اُس کی حالت پاگلوں کی سی ہوچکی ہے۔ اللہ کی رَحمت سے اب والِد صاحِب دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوچکے ہیں، اور بے چارے بہُت پچھتارہے ہیں کہ کاش! اُس وقت مجھے دعوتِ اسلامی کی اَہمِّیَّت سمجھ میں آجاتی اور میں اپنے بیٹے کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے دُور نہ کرتا تو شاید آج مجھے یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔ مگر **"اب پچھتائے کیا ہُوت جب چِڑیاں چُگ گئیں کھیت۔"**

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی اولاد کی اسلامی اصولوں کے مُطابق مدنی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یاربّ بچا لے تُو مجھے نارِ جحیم سے
اولاد پہ بھی بلکہ جہنم حرام ہو

(وسائلِ بخشش، ص۳۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے "تربیتِ اولاد اور والدین کی ذمہ داریاں" کے بارے میں بیان سننے کی سعادت حاصل کی۔

1. والدین کی اچھی تربیت اولاد کو اچھا اور بُری تربیت بُرا بنادیتی ہے۔
2. نیک اولاد دنیا میں راحت اور آخرت میں باعثِ نجات ہوتی ہے۔
3. اچھے والدین تربیتِ اولاد سے کبھی غافل نہیں ہوتے۔
4. اچھے والدین اولاد کو بددعا نہیں دیتے۔

5. انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا اولاد کی صحت اور اخلاق کو خراب کر رہے ہیں۔
6. اولاد کی مدنی تربیت کے معاملے میں کبھی بھی سُستی و کوتاہی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔
7. نیک اولاد ایسی نعمت ہے کہ والدین کے بڑھاپے(Old age) میں ان کا سہارا ہوتی ہے، اچھی اولاد ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کی نجات کا سامان بنتی ہے۔
8. بچوں کی مدنی تربیت کی جتنی ضرورت آج ہے شاید اس سے پہلے کبھی نہ تھی۔
9. جو بچے پرورش کے زمانے میں اچھی صحبت نہیں پاتے، بسا اوقات وہ جوان ہو کر ماں باپ کے لیے تکلیف و پریشانی کا سبب بنتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

چھینکنے کی سنتیں و آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چھینکنا بھی ایک اہم امر یعنی کام ہے اس کی بھی سنتیں اور آداب ہیں۔ لیکن افسوس! مدنی ماحول سے دور رہنے کے باعث مسلمانوں کی اکثریت کو اس سلسلے میں کوئی معلومات نہیں ہوتیں، جہاں چھینک آئی زور زور سے "آ کچھی آ کچھی" کر لیا۔ حالانکہ ہمیں اس کی بھی سنتیں و آداب سیکھنے اور ان پر عمل کرنا چاہئے۔ چنانچہ

❀ چھینک کے وقت سر جھکائیں، منہ چھپائیں اور آواز آہستہ نکالیں چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۳) حضرت عبادہ بن صامت و شداد بن اوس و حضرت واثلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی کو ڈکار یا چھینک آئے تو آواز بلند نہ کرے کہ شیطان کو یہ بات پسند ہے کہ ان میں آواز بلند کی جائے۔ (شعب

الایمان، باب فی تشمیت العاطس، فصل فی تکریر العاطس، حدیث: ۹۳۵۵، ۷/۳۲) ❀ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا سنت ہے، بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن کہے۔ سننے والے پر واجب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ اللّٰہُ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ اگر جواب میں تاخیر کردی تو گنہگار ہو گا۔ صرف جواب دینے سے گناہ معاف نہیں ہو گا توبہ بھی کرنا ہو گی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۲) ❀ جواب سن کر چھینکنے والا کہے یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یوں کہے، یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری اصلاح فرمائے)۔ (الفتاوی الهندیه، کتاب ما یحل وما لا یحل، الباب السابع فی السلام ...الخ، ۵/۳۲۶) ❀ چھینکنے والا زور سے حمد کہے تاکہ کوئی سنے اور جواب دے دونوں کو ثواب ملے گا۔ (الفتاوی الهندیه، کتاب ما یحل وما لا یحل، الباب السابع فی السلام ... الخ، ۵/۳۲۶) ❀ چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے۔ دوبارہ چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو دوبارہ جواب واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۲) حضرت ایاس بن سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی، میں بھی موجود تھا۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یَرْحَمُكَ اللّٰہ، (اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) اسے دوبارہ چھینک آئی تو حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اسے زکام ہو گیا ہے۔ (ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء کم یشمت العاطس، ۴/۳۴۱، حدیث: ۲۷۵۲) اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں چھینک کی سنتوں اور آداب پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرودِ پاک کی فضیلت:

حُجۃُ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر ایک عورت نے عَرض کی: میری جوان بیٹی فوت ہو گئی ہے، کوئی ایسا طریقہ ارشاد فرمایئے کہ میں اسے خواب میں دیکھ لوں۔ آپ نے اُسے عمل بتایا۔ اُس نے اپنی مرحومہ بیٹی کو خواب (Dream) میں اِس حال میں دیکھا کہ اُس کے بدن پر تارکول (یعنی ڈامَر) کا لباس، گردن میں زنجیر اور پاؤں میں بَیڑیاں ہیں! اُس نے حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب سنایا، سُن کر آپ بہُت مغموم ہوئے۔ کچھ عرصے بعد حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خواب میں ایک لڑکی کو دیکھا، جو جنّت میں تھی اور اس کے سر پر تاج (Crown) تھا۔ اس نے کہا اے حسن! کیا آپ نے مجھے نہیں پہچانا؟ میں اُسی خاتون کی بیٹی ہوں، جس نے آپ کو میری حالت

بتائی تھی۔ آپ نے فرمایا: کس وجہ سے تیری حالت بدلی جسے میں دیکھ رہا ہوں؟ مرحومہ بولی: قبرستان کے قریب سے ایک شخص گزرا اور اُس نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجا، اُس کے دُرُود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہم 550 قبر والوں سے عذاب اُٹھالیا۔ (مکاشفة القلوب، الباب السابع، ص ۲۴ بتغیر قلیل)

لاج رکھ لے گنہگاروں کی نام رَحمٰن ہے ترا یاربّ!
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفّار ہے تِرا یاربّ!

(ذوقِ نعت، ص ۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ''نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی

[1] ...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسروں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْااِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صَدا لگانے والوں کی دِل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دُوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! درود شریف کی فضیلت سے متعلق جو حکایت ہم نے سُنی، اس سے اِیصالِ ثواب کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ ایک لڑکی انتہائی دردناک حالت میں عذاب کا شکار تھی مگر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک بندے نے گزرتے ہوئے حُضُور سراپا نور، فیضِ گنجور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُقدَّسہ پر دُرُودِ پاک کے گجرے نچھاور کیے اور اس کا ثواب قبرستان والوں کو پہنچایا تو نہ صرف اس لڑکی کو عذاب سے نجات مل گئی بلکہ مزید سینکڑوں مُردوں کو عذاب سے رہائی نصیب ہوئی۔ ذرا سوچئے کہ ہمارا ربّ عَزَّوَجَلَّ کس قدر مہربان ہے کہ اس نے صِرْف ایک بار دُرُود شریف کی برکت سے سینکڑوں مُردوں کی بگڑی بنادی تو جو مسلمان کثرت سے درودِ پاک پڑھنے اور نیکیوں کا ثواب مسلمان مرحومین کو بھیجنے کا عادی ہو گا تو اللہ تعالیٰ اِیصالِ ثواب کرنے والے اور جن کو ثواب بھیجا گیا ان سب پر اِنعام و اکرام کی کیسی بارش برسائے گا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اِیصالِ ثواب کے معاملے میں سُستی کرنے کے بجائے وقتاً فوقتاً دُرودِ پاک اور نیکیوں سے حاصل ہونے والا ثواب پہنچاتے رہیں، ان کے لئے دُعائے مغفرت کرتے رہیں کیونکہ یہ ایک ایسا جائز عمل ہے کہ جس کی برکت سے مسلمان مرحومین کے ساتھ ساتھ زِندوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے، حضرت علامہ مولانا مُفْتی

محمد امجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِیصالِ ثواب یعنی قرآنِ مجید یا دُرُود شریف یا کلمۂ طیبہ یا کسی نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچانا جائز ہے۔ عبادتِ مالیہ یا بدَنیہ (مالی عبادت جیسے صدقہ و خیرات اور بدَنی عبادت جیسے نماز روزہ وغیرہ)، فَرض و نفل سب کا ثواب دوسروں کو پہنچایا جاسکتا ہے کیونکہ زِندوں کے اِیصالِ ثواب سے مُردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۶۴۲) یاد رکھئے! مَرحُومین کیلئے مَغفرت و رحمت کی دعا کرنا بھی اِیصالِ ثواب ہی کی ایک قسم ہے چنانچہ ملک العلما حضرت علامہ ظفر الدین بہاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِیصالِ ثواب کے چار (4) طریقے ہیں: (1) دُعائے مغفرت (2) دُعائے رحمت (3) نمازِ جنازہ (4) قبر پر ٹھہرنا اور دعا کرنا۔ (دورِ صحابہ میں اِیصالِ ثواب کی مختلف صورتیں، ص ۴۵)

قرآنِ کریم میں اِیصالِ ثواب کرنے کا ایک طریقہ یعنی مومنین کیلئے دعائے مغفرت کرنے کا ثبوت واضح طور پر موجود ہے، چنانچہ پارہ 28 سورۂ حشر آیت نمبر 10 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اُن کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے ربّ ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے

مشہور مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ صرف اپنے لئے دعا نہ کرے، بزرگوں کے لئے بھی کرے دوسرا یہ کہ بُزرگانِ دِین خصوصاً صحابہ کرام واہلِ بیت کے عُرس، ختم، نیاز فاتحہ وغیرہ یہ اعلیٰ چیزیں ہیں کہ اِن میں اُن بزرگوں کے لئے دعا ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ۲۸/ ۸۷۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان جب تک دُنیا میں رہتا ہے تو اس کے اِرد گِرد اس کے وَالِدین، بہن بھائی، مِیاں بیوی اور دوست و احباب وغیرہ موجود ہوتے ہیں کہ جو اس کے ہر دُکھ درد اور آزمائشوں میں اس کے ساتھ ساتھ رہتے اور اس کا غم ہلکا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، بیمار ہوں تو بیمار پُرسی (یعنی عِیادت) بھی کرتے ہیں، مگر جب یہی انسان تنگ و تاریک قبر میں جا پہنچتا ہے تو اس کے والدین، نہ بہن بھائی، نہ اہل وعیال اور نہ دوست احباب اس کے ساتھ ہوتے ہیں بلکہ وہ قبر میں اکیلا ہوتا ہے۔ قبر میں جانے کے بعد اس پر جو گزرتی ہے اس کا حال تو وہ خود ہی بہتر جانتا ہے۔

حدیثِ پاک میں قبر کی حقیقت بیان کرتے ہوئے مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: **اَلْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ، اَوْ حُفْرَۃٌ مِنْ حُفَرِ النَّار** یعنی بے شک قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ (ترمذی، الحدیث ۲۴۶۸، ج ۴، ص ۲۰۸) اب جو قبر میں موجود ہے تو ہمیں اس کے بارے میں معلوم نہیں کہ قبر اس کے لیے جنت کا باغ (Garden) ثابت ہوئی ہوگی یا **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ جہنم کا گڑھا بنی ہوگی۔ لیکن ہمیں ایک مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا جذبہ رکھتے ہوئے اس کیلئے اِیصالِ ثواب کی عادت بنانی چاہیے۔ اُمُّ المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم فرمایا: سینگ والا مینڈھا لایا جائے جو سیاہی میں چلتا ہو، سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو (یعنی اس کے پاؤں سیاہ ہوں اور پیٹ سیاہ ہو اور آنکھیں سیاہ ہوں) وہ قربانی کے لیے حاضر کیا گیا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "عائشہ چُھری لاؤ اور اسے پتھر پر تیز کر لو، پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

چُھری لی اور مینڈھے کو لِٹا کر اسے ذبح کر دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تُو اسے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور ان کی آل اور اُمَّت کی طرف سے قبول فرما۔ (مسلم"،کتاب الأضاحی، باب إستحباب إستحسان الضحیۃ...إلخ،الحدیث:۱۹۔(۱۹۶۷)ص۸۳۷.)

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی قربانی کے ثواب میں انہیں بھی شریک فرمادے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اپنے فرائض و واجبات کا ثواب دوسروں کو بخش سکتے ہیں، اس میں کمی نہیں آسکتی۔ یہ حدیث کھانا سامنے رکھ کر اِیصالِ ثواب کرنے کی قوی دلیل ہے کہ بکری سامنے ہے اور حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس کا ثواب اپنی آل اور اُمّت کو بخش رہے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح،۲/۳۶۸)

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا اکثر ذکر فرمایا کرتے اور بعض اوقات بکری ذبح فرما کر اس کے گوشت کے ٹکڑے کرتے اور اُمُّ المومنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سہیلیوں کے گھر بھیجا کرتے تھے۔ (بخاری،الحدیث:۳۸۱۸،ج۲،ص۵۶۵)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اکثر حضورِ انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) حضرت خدیجہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا) کی طرف سے بکری قربان فرماتے انہیں ثواب پہنچانے کے لیے اس کا گوشت ان کی سہیلیوں میں تقسیم فرماتے۔ اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے: (1) میت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے۔ (2) میت کو صدقہ و خیرات کا ثواب بخشنا سنت ہے۔ (3) میت کے نام کا کھانا اس کے پیاروں دوستوں کو دینا بہتر ہے، اس سے میت کو دُہری (ڈبل) خوشی ہوتی ہے ایک ثواب پہنچنے کی دوسرے اس کے دوستوں پیاروں کی امداد ہونے کی۔ (مرآۃ المناجیح،۸/۴۹۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ زندوں کا مُردوں بلکہ جو لوگ پیدا ہی نہیں ہوئے ان کے لئے بھی اِیصالِ ثواب کرنا نہ صرف جائز بالکل سنت سے ثابت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کھانا وغیرہ سامنے رکھ کر اِیصالِ ثواب کرنا بھی جائز عمل ہے۔ یاد رکھئے! اِیصالِ ثواب کا یہ سلسلہ صرف سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات تک ہی محدود نہیں بلکہ آپ کے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے حالاتِ زندگی پر نظر ڈالنے سے یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ یہ حضرات بھی مرحومین کو اِیصالِ ثواب کرنے کے مختلف انداز اپنایا کرتے تھے، چنانچہ

حضرتِ علامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سات (7) روز تک مُردوں کی طرف سے کھانا کھلایا کرتے تھے۔ (الحاوی للفتاوی، ۲/۲۲۳)

حضرتِ سیِّدُنا سعد بن عُبادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہوا تو انہوں نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری والدہ محترمہ کا میری غیر موجودگی میں انتقال ہو گیا ہے، اگر میں ان کی طرف سے کچھ صَدَقہ کروں تو کیا انہیں کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، عرض کی: تو میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا باغ ان کی طرف سے صَدَقہ ہے۔ (بُخاری ج ۲ ص ۲۴۱ حدیث ۲۷۶۲) ایک روایت میں ہے: حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رِسَالَت میں عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری والدہ فوت ہو گئیں تو کون سا صدقہ ان کے لئے بہتر ہے؟ فرمایا، پانی، تو اُنہوں نے کُنواں کھدوایا اور کہا: **هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ** یہ کنواں سعد کی ماں کے (اِیصالِ ثواب کے) لئے ہے۔ (سنن أبي داود''، كتاب الزكاة، باب في فضل سقى الماء، الحديث: ۱۶۸۱، ج ۲، ص ۱۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اِیصالِ ثواب کے لئے دیگیں چڑھانا، انواع و اقسام کے کھانے تیار کروانا اور بڑے اہتمام کے ساتھ لوگوں کو بُلانا ضروری نہیں بلکہ جو کھانا ہم روزانہ کھاتے ہیں اسی پر فاتحہ وغیرہ دلوا کر اپنے مرحومین کو اِیصالِ ثواب کرسکتے ہیں حتّٰی کہ پانی کے ذریعے بھی مرحومین کو اِیصالِ ثواب کرسکتے ہیں بلکہ پانی تو عظیمُ الشان صدقۂ جاریہ ہے جیسا کہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: کوئی صدقہ پانی سے زیادہ اجر والا نہیں۔ (شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل فی اطعام الطعام وسقی الماء، حدیث: ۳۳۷۸، ج ۳، ص ۲۲۱)

مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (میت) کی طرف سے پانی کی خیرات کرو کیونکہ پانی سے دِینی دنیوی منافع حاصل ہوتے ہیں، خصوصًا ان گرم و خشک علاقوں میں جہاں پانی کی کمی ہو، بعض لوگ سبیلیں لگاتے ہیں، عام مسلمان ختم، فاتحہ وغیرہ میں دوسری چیزوں کے ساتھ پانی بھی رکھ دیتے ہیں ان سب کا ماخذ یہ حدیث ہے کیونکہ اس سے معلوم ہوا کہ پانی کی خیرات بہتر ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۱۰۴ تا ۱۰۵، ملتقطاً وبتغیر)

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"فاتحہ اور اِیصالِ ثواب کا طریقہ"** صفحہ نمبر 11 پر فرماتے ہیں: سَیِّدُنا سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اِس ارشاد: "یہ اُمِّ سعد (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کیلئے ہے" کے معنٰی یہ ہیں کہ یہ کُنواں سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ماں کے اِیصالِ ثواب کیلئے ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا گائے یا بکرے وغیرہ کو بُزرگوں کی طرف مَنسوب کرنا مثلاً یہ کہنا کہ "یہ سَیِّدُنا غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بکرا ہے" اس میں کوئی حَرَج نہیں کہ اس سے مُراد بھی یِہی ہے کہ یہ بکرا

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِیصالِ ثواب کیلئے ہے۔ قربانی کے جانور کو بھی تو لوگ ایک دوسرے ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں، مثلاً کوئی اپنی قربانی کا بکرا لئے چلا آرہا ہو اور اگر آپ اُس سے پوچھیں کہ کس کا بکرا ہے؟ تو اُس نے کچھ اس طرح جواب دینا ہے، "میرا بکرا ہے" یا "میرے ماموں کا بکرا ہے۔" جب یہ کہنے والے پر اعتراض نہیں تو "غوثِ پاک کا بکرا" کہنے والے پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ حقیقت میں ہر شے کا مالک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی ہے اور قربانی کا بکرا ہو یا غوثِ پاک کا بکرا ذبح کے وقت ہر ذَبِیْحَہ (یعنی جو ذبح ہو رہا ہے اُس) پر اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَسوَسوں سے نَجات بخشے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے جانثار صحابۂ کرام کے عمل سے ثابت ہوا کہ فوت شُدہ مسلمانوں کو اِیصالِ ثواب کرنا، ان کی طرف سے قربانی کرنا اور کھانا وغیرہ کھلانا بالکل جائز بلکہ بہترین اور پاکیزہ طریقہ ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اموات مسلمین (یعنی مرحومین) کے نام پر کھانا پکا کر اِیصالِ ثواب کے لئے تَصَدُّق (یعنی خیرات) کرنا بِلا شُبہ جائز و مُسْتَحْسَن (یعنی پسندیدہ) ہے اور اس پر فاتحہ سے اِیصالِ ثواب دوسرا مُسْتَحْسَن (یعنی پسندیدہ) ہے اور دو چیزوں کا جمع کرنا زِیادتِ خیر (یعنی بھلائی میں اضافہ) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/۵۹۵) ہر شخص کو افضل یہی کہ جو عملِ صالح (یعنی جو بھی نیک کام) کرے اس کا ثواب اوّلین وآخِرین احیاء واموات (یعنی سیّدُنا آدم صَفِیُّ اللہِ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لے کرتا قیامت ہونے والے) تمام مؤمنین ومؤمنات کے لیے ہدیہ بھیجے (یعنی اِیصالِ ثواب کرے)، سب کو ثواب پہنچے گا اور اُسے (یعنی جس نے اِیصالِ ثواب کیا) اُن سب کے برابر اجر ملے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/۶۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے معاشرے میں یہ رواج ہے کہ ہم زندگی میں مختلف مواقع پر ایک دوسرے کو تحائف (Gifts) بھیج کر اپنی دوستی یا رشتے داری کو مزید مضبوط بناتے ہیں، جب ہمارا بھیجا ہوا تحفہ اگرچہ وہ معمولی قیمت کا ہو ہمارے عزیز یا دوست تک پہنچ جاتا ہے تو وہ اسے دیکھ کر خوش ہوتا ہے پھر وہ بھی ہمیں بدلے میں تحفہ بھیج کر اپنی عقیدت و محبت کا ثبوت دیتا ہے، مگر جب ہمارا وہ عزیز یا دوست فوت ہو جاتا ہے تو تحائف کا یہ سلسلہ بھی رُک جاتا ہے۔ لیکن اگر ہم چاہیں تو ایصالِ ثواب کی صورت میں اس سے بہتر تحائف بھیج کر اس کی خوشی کا سامان کر سکتے ہیں۔ جی ہاں! ہمارے ایصالِ ثواب مرحومین کے لئے تحفے بن جاتے ہیں جنہیں پا کر انہیں بے حد خوشی محسوس ہوتی ہے۔ جیسا کہ

مُردوں کے لئے زندوں کا تحفہ

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قبر میں مُردے کا حال ڈُوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے جو شدّت سے انتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بیٹا یا کسی دوست کی دعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبر والوں کو ان کے زندہ مُتَعَلِّقِین کی طرف سے ہَدِیَّہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانِند عطا فرماتا ہے، زندوں کا تحفہ مُردوں کے لئے **"دعائے مغفرت کرنا"** اور ان کی طرف سے **"صدقہ کرنا"** ہے۔ (فردوس الاخبار، ۲/۳۳۶، حدیث: ۶۶۶۴)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیثِ پاک کے اس جملے (میت قبر میں ڈُوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہوتی ہے) کی شرح میں فرماتے ہیں کہ عام گنہگار مسلمان تو اپنے گناہوں کی وجہ سے، خاص نیک مسلمان اسی پشیمانی کی وجہ سے کہ ہم نے اور زیادہ نیکیاں کیوں نہ کرلیں، مخصوص محبوبین اپنے چھوٹے

ہوئے پیاروں کی وجہ سے ایسے ہوتے ہیں۔ تازہ میت برزخ میں ایسی ہوتی ہے جیسے نئی دُلہن سسرال میں کہ اگرچہ وہاں اسے ہر طرح کا عیش و آرام ہوتا ہے مگر اس کا دل میکے میں پڑا رہتا ہے، جب کوئی سوغات یا کوئی آدمی میکے سے پہنچتا ہے تو اس کی خوشی کی حد نہیں رہتی، پھر دل لگتے لگتے لگ جاتا ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ یہاں میت سے تازہ میت مراد ہے کہ اسے زندوں کے تحفے کا بہت انتظار رہتا ہے اسی لیے نئی میت کو جلد از جلد نیاز، تیجا، دسواں، چالیسواں وغیرہ سے یاد کرتے ہیں۔ زندوں کو چاہئے کہ مُردوں کو اپنی دعاؤں وغیرہ میں یاد رکھیں تاکہ کل انہیں دوسرے مسلمان یاد کریں۔

(مراۃ المناجیح، ۳/۳۴۷تا۳۴۷، ملتقطا)

زندہ لوگوں کا اِیصالِ ثواب فوت شُدہ لوگوں کو تحائف کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ آیئے! اس سے متعلق دو ایمان افروز حکایات سنتے ہیں۔

نور کے تحفے

حضرت سیِّدُنا مالک بن دِینار رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں شبِ جُمُعہ قبرستان میں گیا تو دیکھا وہاں ایک نور چمک رہا ہے، میں نے کہا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللهُ ایسا لگتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قبرستان والوں کی مغفرت فرمادی ہے۔ اتنے میں مجھے دُور سے ایک غیبی آواز آئی: اے مالک بن دِینار! یہ مسلمانوں کا اپنے فوت شدہ بھائیوں کے لیے تحفہ ہے۔ میں نے کہا: تمہیں اس کا واسطہ جس نے تمہیں قوتِ گویائی دی ہے! کیا مجھے بتاؤ گے نہیں یہ کیا ماجرا ہے؟ اس نے کہا: آج رات ایک مسلمان نے اٹھ کر وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی، جس میں اس نے سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی تلاوت کی پھر دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس کا ثواب مسلمان مُردوں کو پیش کرتا ہوں۔ پس اللہ عَزَّوَجَلَّ

نے ہم پر مشرق و مغرب میں روشنی و نور اور خوشی و سُرُور داخل فرما دیا۔

حضرت سیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر میں نے ہر شبِ جُمُعہ ان کی تلاوت کی عادت بنالی، ایک رات پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خواب میں اپنے دِیدار سے مُشَرَّف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے مالک بن دِینار! جس قدر نُور کے تحفے تُو نے میری اُمت کو دیے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے بدلے تیری مغفرت فرمادی ہے تجھے بھی اس کا ثواب عطا فرمایا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنّتی محل میں تیرے لئے ایک گھر بنایا، جسے مُنِیْف کہا جاتا ہے۔ میں نے عرض کی: یہ مُنِیْف کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اَہلِ جنّت کے سامنے ایک بلند مقام ہے۔ (شرح الصدور، ص ۳۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ریشمی رومالوں سے ڈھکے ہوئے تحفے

حضرت سیِّدُنا بَشّار بن غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے لئے بہت دعا کیا کرتا تھا، ایک رات میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو وہ فرمارہی تھیں، اے بشّار! تمہارے تحفے مجھے نُور کے تھالوں میں ریشمی رُومالوں سے ڈھک کر پہنچائے جاتے ہیں، جب زندہ لوگ فوت شدہ لوگوں کے لئے دعا کرتے ہیں تو ان کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے، انہیں قبول کر کے نُور کے تھالوں میں رکھا جاتا ہے پھر ریشمی رُومالوں سے ڈھک کر اس میت کو پیش کیا جاتا ہے جس کے لئے دعا کی گئی ہو اور کہا جاتا ہے: فُلاں نے تیری طرف یہ تحفہ بھیجا ہے۔ (التذکرۃ للقرطبی، باب ما یتبع المیت الی قبرہ، ص ۸۶)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کس قدر مہربان ہے کہ دنیا میں تو اپنے بندوں پر لطف و کرم کی بارشیں فرماتا ہی ہے مگر جب کوئی مُسلمان فوت ہو جائے تو زندہ لوگوں کی دعاؤں اور اِیصالِ ثواب کی

برکت سے مرحومین کو سکون و اطمینان کی دولت بخشتا ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب کرنے والوں سے رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی بہت خوش ہوتے اور خوشخبریوں سے نوازتے ہیں۔ یاد رکھئے! کسی فوت شدہ مسلمان کے لئے ایصالِ ثواب کرنا بظاہر تو تھوڑا عمل ہے، مگر اس کی برکتیں بہت ہی زیادہ ہیں مگر افسوس کہ اب ہم دُنیوی کاموں میں اس قدر مشغول ہوگئے ہیں کہ ہمارے پاس اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب یا ان کی قبر پر جا کر فاتحہ خوانی کرنے کیلئے بھی وقت نہیں، کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہم دنیوی کام تو بآسانی سرانجام دے لیتے ہیں مگر جس عمل میں خود ہمارا اور ہمارے مرحومین کا بہت بڑا فائدہ ہے اسے ہم دُشوار سمجھتے ہیں یا پھر اہمیت دینے کو تیار نہیں، بالفرض کسی کے پاس وقت ہے تو اُسے ایصالِ ثواب کا طریقہ معلوم نہیں، پھر اس کام کے لئے بھی امام صاحب، مؤذن صاحب یا کسی مذہبی شخص کو تلاش کیا جاتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو سلامت رکھے کہ جنہوں نے ہم جیسے لوگوں کی رہنمائی کیلئے مختلف موضوعات پر کتب و رسائل تحریر فرمادیئے تاکہ ہم ان کے مطالعے کے ذریعے اپنے دِینی و دُنیوی معمولات کو اچھے طریقے سے ادا کرسکیں۔

رسالہ "فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ" کا تعارف

اگر کسی کو فاتحہ و ایصالِ ثواب کا طریقہ نہیں آتا تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، مکتبۃ المدینہ سے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ"** ہدیۃً حاصل کرکے اس کا مطالعہ کیجئے۔ جس میں بہت سی معلومات کے ساتھ ساتھ ایصالِ ثواب کا طریقہ بھی موجود ہے۔ اس

رسالے کو خود بھی پڑھیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ بالخصوص **ایصالِ ثواب کے اجتماعات** (مثلاً تیجہ، دَسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ) میں مرحومین کے **ایصالِ ثواب** کے لیے اس رِسالے کو تقسیم کیجئے، یہ رِسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے گناہوں سے بچتے رہیں، خوب خوب نیکیاں جمع کریں اور اپنے بچوں کو بھی نیکیوں کی ترغیب دلائیں، انہیں بھی نیک نمازی بنائیں کیونکہ اولاد کو نیک بنانے، انہیں علمِ دین کے زیور سے آراستہ کرنے اور ان کی شریعت کے مطابق مدنی تربیت کرنے سے والدین کو جہاں بہت سے دِینی و دُنیوی فوائد و ثمرات حاصل ہوتے ہیں وہیں ایک فائدہ یہ بھی ملتا ہے کہ جب والدین اس دنیا سے چلے جاتے ہیں تو یہی نیک اولاد ان کے احسانات کو فراموش نہیں کرتی بلکہ اپنی مصروفیات کے باوجود ان کے اِیصالِ ثواب کیلئے تلاوتِ قرآن کرنا، غربا و مساکین کو کھانا کھلانا، مسجد و مدرسہ بنوانا اور دعائے مغفرت کرنا سعادت سمجھتی ہے، جو قبر میں ان کے والدین کی راحت و سکون کا سبب ہوتا ہے، چنانچہ

روزانہ ایک قرآنِ پاک کا ایصالِ ثواب

منقول ہے کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ قبرستان کے تمام مُردے اپنی اپنی قبروں سے باہر نکل کر جلدی جلدی زمین پر سے کوئی چیز سمیٹ رہے ہیں، لیکن ان مُردوں میں سے

ایک شخص فارغ بیٹھا ہوا ہے ، وہ کچھ نہیں چُنتا۔ اس شخص نے اس مُردے سے پوچھا کہ یہ لوگ کیا چُن رہے ہیں ؟اس نے جواب دیا: زندہ لوگ جو صدقہ ، دعا، تلاوتِ قرآن کا ثواب قبرستان والوں کو بھیجتے ہیں یہ لوگ اُس کی برکات سمیٹ رہے ہیں۔ اس شخص نے پھر پوچھا: تم کیوں نہیں چُنتے ؟اس مُردے نے جواب دیا، مجھے اس وجہ سے فراغت ہے (یعنی میں نہیں چُن رہا) کہ میرا ایک بیٹا حافظِ قرآن ہے جو فُلاں بازار میں حلوہ بیچتا ہے، وہ روزانہ ایک قرآنِ پاک پڑھ کر مجھے بخشتا (یعنی اِیصالِ ثواب کرتا) ہے۔ یہ شخص صبح اٹھا اور اُسی بازار میں گیا، دیکھا کہ ایک نوجوان حلوہ بیچ رہا ہے اور اس کے ہونٹ ہِل رہے ہیں، اس نے نوجوان سے پوچھا تم کیا پڑھ رہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں روزانہ ایک قرآنِ پاک پڑھ کر اپنے والدین کو بخشتا ہوں، اسی کی تلاوت کر رہا ہوں۔ کچھ عرصے بعد اس نے خواب میں دوبارہ اسی قبرستان کے مُردوں کو کچھ چُنتے ہوئے دیکھا، اس مرتبہ وہ شخص بھی چننے میں مصروف تھا کہ جس کا بیٹا اسے قرآنِ پاک پڑھ کر بخشا کرتا تھا، اس کو دیکھ کر اسے بہت تعجب ہوا، اتنے میں اس کی آنکھ کھل گئی۔ صبح اُٹھ کر اسی بازار میں گیا اور تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ حلوہ بیچنے والے نوجوان کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔(روض الریاحین، الفصل الثانی فی اثبات... الخ، الحکایۃ السابعۃ والخمسون... الخ، ص۱۷۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ نیک اولاد والدین کے لئے کس قدر فائدے مند ہوتی ہے کہ جو معاشی معاملات میں مشغولیت کے باوجود بھی قرآنِ کریم کی تلاوت کر کے والدین کو اِیصالِ کرنا نہیں بُھولتی۔ آج کل اکثر لوگ اپنی اولاد کے بارے میں یہ شکوہ کرتے نظر آتے ہیں کہ ہم نے اپنا سکون گنوا کر، پانی کی طرح پیسہ بہا کر انہیں پڑھنا لکھنا سکھایا مگر ہماری اولاد ہے کہ ہمیں سلام

کرنا تو دُور کی بات سیدھے منہ بات تک نہیں کرتی، ہمارے جیتے جی یہ حال ہے تو مرنے کے بعد کون ہمارے لیے فاتحہ وایصالِ ثواب کرے گا۔ یاد رکھئے! اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں عموماً والدین کا قصور ہوتا ہے، اگر والدین دُنیوی تعلیم دِلانے اور ہُنر سکھانے کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کو حافظِ قرآن، عالمِ دین اور سُنّتوں کا پابند بنائیں گے تو اس کے بہترین نتائج نہ صرف دنیا میں بلکہ مرنے کے بعد بھی نظر آئیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بعدِ فجر مَدَنی حلقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو نیک اور سُنّتوں کا پابند اور انہیں اپنے لئے صدقۂ جاریہ کا سبب بنانے کا طریقہ جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور 12 مدنی کاموں میں عملی طور پر شامل ہو جایئے۔ 12 مدنی کاموں سے ایک مدنی کام بعدِ فجر "مَدَنی حلقہ" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی حلقے میں نمازِ فجر کے بعد 3 آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع تَرجَمۂ کنز الایمان و تفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نورُ العرفان / تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنّت (4 صفحات) اور آخر میں منظوم شَجَرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ بھی پڑھا جاتا ہے۔ اس کے بعد شجرے کے کچھ نہ کچھ اوراد و وظائف اور اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھنے کی بھی ترکیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ شریف پڑھنے کی بہت برکتیں ہیں کیونکہ اس میں کئی بزرگانِ دِین کا ذکرِ خیر ہے جن کا تذکرہ باعثِ رحمت ہے۔ حضرت سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔ (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء، ج ۷ ص ۳۳۵ رقم ۱۰۷۵۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بزرگانِ دِین کے ذکرِ خیر پر مشتمل اس مبارک شجرے کی برکت سے لوگوں کی مشکلیں حل ہوتیں اور بگڑے کام سنور جاتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک مدنی بہار سنئے اور جھومئے، چنانچہ

گھریلو جھگڑے ختم ہوگئے

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے حلفیہ بیان کا خلاصہ ہے کہ ہمارے گھر میں ناچاقیوں نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ دن بدن آپس میں کشیدگی بڑھتی جارہی تھی، آئے دن لڑائی جھگڑوں کا سلسلہ رہتا جس کی وجہ سے گھر کا سُکون برباد ہو کر رہ گیا تھا۔ دیگر گھر والوں کی طرح میں بھی اس صورتِ حال سے سخت پریشان تھی۔ گھر میں امن قائم ہونے کی کوئی سبیل دکھائی نہ دیتی تھی۔ اسی دوران پیر و مرشد، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی توجُّہ سے مجھے آپ کا عطا کردہ شجرۂ عالیہ پڑھنے کا خیال آیا۔ بس پھر کیا تھا! میں نے شجرۂ عالیہ کو گھریلو ناچاقیاں دُور ہونے کی نیت سے پڑھنا شروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شجرۂ عالیہ پڑھنے کی ایسی برکتیں نصیب ہوئیں کہ ہمیں گھریلو جھگڑوں سے نجات مل گئی اور ہمارے گھر میں ایسا امن قائم ہو گیا جیسے یہاں کبھی ناچاقی تھی ہی نہیں۔

مشکلیں حل کر شہِ مُشکل کُشا کے واسطے
کر بلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسطے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ اپنے فوت شدہ بچوں، بچیوں کیلئے صدقہ

وخیرات، دعائے مغفرت اور فاتحہ خوانی وغیرہ کے ذریعے قبر میں ان کی راحت کا سامان کرتے رہا کریں کیونکہ فوت شدہ اولاد بڑی شدت کے ساتھ والدین کے اِیصالِ ثواب کی منتظر ہوتی ہے، چنانچہ

غمزدہ نوجوان

حضرت سَیِّدُنا صالح مُری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ شبِ جمعہ کو جامع مسجد کی طرف جارہا تھا تاکہ صبح کی نماز وہاں پڑھوں۔ چنانچہ میں راستے میں ایک قبرستان میں داخل ہو کر ایک قبر کے پاس بیٹھ گیا۔ بیٹھتے ہی میری آنکھ لگ گئی، میں نے دیکھا کہ تمام مُردے اپنی قبروں سے باہر نکل آئے ہیں اور حلقوں کی صورت میں بیٹھے باتیں کررہے ہیں، اتنے میں ایک نوجوان بھی قبر سے باہر نکلا، اس کے کپڑے میلے تھے، وہ غمگین حالت میں ایک جانب بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر میں آسمان پر سے بہت سے فرشتے اُترے، جن کے ہاتھوں میں تھال تھے، جن پر نُورانی رُومال ڈھکے ہوئے تھے، وہ ہر مُردے کو ایک تھال دیتے جاتے اور جو مُردہ تھال لیتا وہ اپنی قبر میں واپس چلا جاتا۔ حتّٰی کہ وہ نوجوان خالی ہاتھ قبر میں واپس جانے لگا میں نے اس نوجون سے دریافت کیا کہ تمہارے غمگین ہونے کی کیا وجہ ہے اور یہ سب جو میں نے دیکھا کیا ماجرا ہے؟" اس نے جواب دیا "یہ زندہ لوگوں کے وہ صدقات اور دعائیں ہیں جو انہوں نے اپنے مرحومین کو بھیجی ہیں جو ہر شبِ جمعہ اور جمعہ کے دن ان تک پہنچتی ہیں۔ میری ماں دنیا میں پھنس کر رہ گئی ہے، اس نے دوسری شادی کرکے اپنی مشغولیت بڑھالی ہے، اب وہ مجھے کبھی یاد نہیں کرتی، "میں نے اس سے اس کی ماں کا پتہ معلوم کیا اور دوسرے دن جاکر اسے پردے میں بُلا کر تمام معاملہ بیان کیا تو وہ رونے لگی، اس عورت نے کہا: "بے شک وہ میرا بیٹا تھا میرا لختِ جگر تھا۔" پھر

اس نے مجھے ہزار درہم دیئے اور کہا۔ "یہ میرے بیٹے کی طرف سے صدقہ کر دینا اور میں آئندہ اس کے لئے دعائیں اور صدقات کرتی رہوں گی۔" میں نے حسبِ ہدایت وہ رقم نوجوان کی طرف سے صدقہ کر دی۔ دوسرے جمعے ہی میں نے خواب میں اس مجمع کو اسی طرح دیکھا، اب کی مرتبہ وہ نوجوان بھی سفید پوشاک پہنے ہوئے بہت خوش تھا، وہ تیزی سے میری جانب آیا اور کہنے لگا کہ "اے صالح! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، آپ کا ہدیہ مجھ تک پہنچ گیا ہے۔" (روض الریاحین ص ۱۷۸)

ایصالِ ثواب کی بَرَکت سے عذاب دور ہو گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جس نوجوان کی ماں اپنے فوت شدہ بیٹے کو بھول کر دنیاداری میں مشغول ہو گئی تھی، جب اسے اپنے لختِ جگر کی قبر کا حال معلوم ہوا تو اس نے اپنے بیٹے کے لیے صدقہ و خیرات کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے وہ غمزدہ مُردہ خوش ہو گیا۔ لٰہذا ہمیں بھی چاہیے کہ کیسی ہی مصروفیت ہو اپنے مرحومین کو ایصالِ ثواب کرنا ہرگز نہ بُھولیں بلکہ اپنے بچوں اور گھر والوں کو بھی اس کی بھرپور ترغیب دلائیں کیونکہ شیطان ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ کوئی مُردہ اپنے زندہ مسلمان بھائیوں کی دعاؤں، صدقہ و خیرات اور نیک اعمال کی برکت سے عذابِ قبر سے نجات پا جائے۔

اِیصالِ ثواب کے متعلق شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"قبر والوں کی 25 حکایات"** کے صفحہ 11 سے ایک بہت پیاری حکایت سنئے چنانچہ

حضرت عَلّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: حضرتِ شیخ اکبر مُحیُ الدّین ابنِ عَرَبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک جگہ دعوت میں تشریف لے گئے، آپ نے دیکھا کہ ایک نوجوان کھانا

کھا رہا ہے، جس کے متعلّق یہ مشہور تھا کہ یہ صاحبِ کَشف ہے، جنّت اور دوزخ کا بھی اِس کو کشف ہوتا ہے، کھانا کھاتے ہوئے اچانک وہ رونے لگا۔ وجہ دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ میری ماں جہنّم میں جل رہی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخِ اکبر مُحیُ الدّین ابنِ عَرَبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس کلمہ طیِّبہ ستّر ہزار (70،000) مرتبہ پڑھا ہوا محفوظ تھا، آپ نے اُس کی ماں کو دل میں اِیصالِ ثواب کر دیا۔ فوراً وہ نوجوان ہنس پڑا اور بولا کہ اپنی ماں کو جنّت میں دیکھتا ہوں۔ (مِرْقاۃُ الْمَفاتِیح، ۳/۲۲۲، تحت الحدیث: ۱۱۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اس نوجوان نے کَشف کے ذریعے اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھا تو حضرت سیِّدُنا ابنِ عَرَبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کلمہ طیبہ اِیصالِ ثواب کرنے کی برکت سے اس کی والدہ کو عذاب سے نجات مل گئی۔ جس حدیثِ پاک میں ستّر ہزار (70،000) کلمہ طیِّبہ پڑھنے کی فضیلت ہے وہ یہ ہے: بے شک جس شخص نے ستّر ہزار (70،000) مرتبہ کہا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مغفرت فرمائے گا اور جس کے لیے یہ کہا گیا اس کی بھی مغفرت فرمائے گا۔

(مِرْقاۃُ الْمَفاتِیح ج ۳ ص ۲۲۲ تحت الحدیث ۱۱۴۲)

ہمیں بھی چاہئے کہ زندگی میں کم از کم ایک بار ستّر ہزار (70،000) کلمہ طیبہ پڑھ لیں اور جو عزیز رشتے دار فوت ہو گئے ہوں اُن کو یہ اِیصالِ ثواب کر دیں۔ یہ تعداد ایک دن اور ایک ہی نِشَست میں پڑھنا ضَروری نہیں بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں، روزانہ کم از کم 100 مرتبہ تو بآسانی پڑھا ہی جا سکتا ہے۔

مجلس تقسیمِ رسائل کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے مرحومین کے اِیصالِ ثواب کیلئے مکتبۃُ المدینہ سے کُتُب و مدنی رَسائل اور VCD's خَرید کر خود بھی تقسیم کر سکتے ہیں یا دعوتِ اسلامی کی مجلس "**تقسیم رسائل**" سے رابطہ کر کے اپنے مرحومین کے اِیصالِ ثواب کیلئے شادی، عرس، تیجہ چہلم وغیرہ مواقع پر بستہ لگوا کر مکتبۃ المدینہ کی کتب و مدنی رسائل مُفت تقسیم کرواسکتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے مرحومین کو زیادہ سے زیادہ اِیصالِ ثواب کرنے کی توفیق عطا فرمائے اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بھیجو اے بھائیو مجھے تحفہ ثواب کا	دیکھوں نہ کاش قبر میں، میں منہ عذاب کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے اِیصالِ ثواب کی برکتوں کے بارے میں سنا کہ،

- اپنے ہر نیک عمل کا ثواب اپنے مرحومین کو پہنچانا بالکل جائز ہے۔
- اِیصالِ ثواب کیلئے کھانا کھلانا صحابہ کی سُنّت ہے۔
- اِیصالِ ثواب کیلئے پانی کا اہتمام کرنا بہترین صدقہ ہے۔
- اِیصالِ ثواب نُور کے تھالوں میں ریشمی رُومال سے ڈھک کر مرحومین کو پیش کیا جاتا ہے۔
- اِیصالِ ثواب سے مرحومین کو راحت و سکون ملتا ہے۔
- اِیصالِ ثواب عذابِ قبر سے نجات کا ذریعہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

ان سب مبلّغوں کے خوابوں میں اب کرم ہو آقا جو سنّتوں کی خدمت بجا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۹۹)

قبرستان کی حاضری کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی کے رسالے 163 مدنی پھول صفحہ نمبر 36 سے قبرستان کی حاضری کی مدنی پھول سُنتے ہیں: ❀ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: میں نے تم کو زیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخِرت کی یاد دلاتی ہے۔ (ابن ماجہ، ۲/۲۵۲، حدیث ۱۵۷۱)

❀ (وَلِیُّ اللہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو (2) رَکْعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعَت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک (1) بار اٰیَۃُ الْکُرْسِیْ، اور تین (3) بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو

---

1 . . . مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ۱/۹۷، حديث: ۱۷۵

پہنچائے، اللہ تعالیٰ اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کریگا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔ (فتاوی هندیه، ۵/۳۵۰) ❀مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو۔ (ایضاً) ❀ قبرِستان میں اس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ ''رَدُّالْمُحتار'' میں ہے: (قبرستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۱/۶۱۲) بلکہ نئے راستے کا صِرف گمان ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔ (دُرِّمُختار، ۳/۱۸۳) ❀کئی مزاراتِ اولیا پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سَہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں توڑ پھوڑ کر کے فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکر واَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے۔ ❀ زیارتِ قبر میّت کے چہرے کے سامنے کھڑے ہو کر ہو اور اس قبر والے کے قدموں کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/۵۳۲) ❀قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو اس کے بعد کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَہْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ بِالْاَثَر یعنی اے قَبْر والو! تم پر سلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ (فتاوی هندیة، ۵/۳۵۰) ❀قَبْر کے اوپر اگر بتّی نہ جلائی جائے اس میں بے ادبی اور بد فالی ہے (اور اس سے مَیّت کو تکلیف ہوتی ہے) ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/۴۸۲، ۵۲۵ ملخصاً) ❀قَبْر پر چَراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قَبْر پر آگ رکھنے سے مَیّت کو اَذِیَّت (یعنی تکلیف) ہوتی ہے، ہاں! رات میں راہ چلنے

والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبْر کے ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "163 مدنی پھول" اور "101 مدنی پھول" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنّتیں سیکھنے، تین دن کے لیے ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھیے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

یاخدا! نکلوں میں مَدَنی قافِلوں کیساتھ کاش! سُنّتوں کی تربیّت کے واسطے پھر جلد تر!!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شَریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا اُبَی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں دُرُود کی کثرت کرتا ہوں، میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھنے کے لئے کتنا وقت مُقرّر کروں؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو۔ میں نے عرض کی، چوتھائی؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو لیکن اگر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھوگے تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کی، نِصف؟ فرمایا: جتنا چاہو پڑھو، مگر زِیادہ پڑھوگے تو بہتر ہے۔ عرض کی، میں سارا وَقْت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھتا رہوں گا۔ فرمایا: پھر تو یہ عمل تُمہاری پریشانیوں کو کفایت کرے گا اور تمہاری مَغفِرت کا سبب بن جائے گا۔ (1)

بیٹھتے، اُٹھتے، جاگتے، سوتے ہو الٰہی میرا شِعار دُرُود

رُوئے انور پہ نور بار سلام زُلفِ اطہر پہ مُشکبار دُرُود

---

1 . . . مستدرک، کتاب التفسیر، باب اکثروا علیّ الصلوٰۃ... الخ، ۱۹۸/۳، رقم: ۳۶۳۱ ملتقطاً

اُس مہک پہ شمیم بیز سلام اُس چمک پہ فروغ بار دُرود
اُن کے ہر جلوہ پر ہزار سلام اُن کے ہر لمعہ پر ہزار دُرود
سر سے پا تک کروڑ بار سلام اور سراپا پہ بے شُمار دُرود

(ذوقِ نعت، ص۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی مہینوں میں ساتواں بابَرَکت مہینا رَجَبُ الْمُرَجَّب اپنی بر کتیں لُٹارہا ہے۔یہ وہ عظیمُ الشّان مہینا ہے کہ جس میں شبِ اسریٰ کے دُولہا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے **معراج کے عظیم معجزے** (Miracle) کا ظہور ہوا۔اس مبارک سفر کے تمام احوال وواقعات کو احادیثِ مُبارکہ اور سیرتِ طَیِّبہ کی کتابوں میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ہم بھی نبی پاک، صاحب معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذکرِ خیر سے مستفیض ہونے کیلئے معراج شریف کا ایمان اَفروز تذکرہ اور علمِ غیبِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و شوکت کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصل کریں گے،

آیئے! پہلے خلیفہ ٔ اعلیٰ حضرت، مدّاحُ الحبیب، حضرت مولانا صوفی **محمد جمیلُ الرحمٰن** خان قادِری رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لکھے ہوئے **شبِ معراج** کی برکتوں سے مالا مال بہت ہی پیارے کلام کے چند اَشعار سُنتے ہیں:

پردہ رُخِ انور سے جو اُٹھا شبِ معراج | جنّت کا ہوا رنگ دو بالا شبِ معراج
اے رحمتِ عالم تِری رحمت کے تصدق | ہر ایک نے پایا ترا صدقہ شبِ معراج
جس وقت چلی شاہِ مدینہ کی سُواری | سجدے میں جھکا عرشِ مُعلّٰی شبِ معراج
یہ شانِ جلالت کہ نہایت ہی ادب سے | جبریل نے آقا کو جگایا شبِ معراج
دُولہا تھے محمد تو براتی تھے فِرشتے | اِس شان سے پہنچے مِرے مولیٰ شبِ معراج
ممکن ہی نہیں عقلِ دو عالم کی رَسائی | ایسا دِیا اللہ نے رُتبہ شبِ معراج
اُس میں سے جمیلِ رضوی کو بھی عطا ہو | رحمت کا بٹا خاص جو حصہ شبِ معراج

(قبالہ ٔ بخشش، ص۳۷-۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مختصر واقِعۂ معراج

مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”سیرتِ مُصطفٰے“ کے صفحہ 732 پر شیخُ الحدیث حضرت علامہ عبدُ المصطفٰے اعظمی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: معراج کی رات سرورِ کائنات، فَخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر کی چھت کُھلی اور اچانک حضرتِ سَیِّدُنا جبرائیل عَلَیۡہِ السَّلَام چند فرشتوں کے ساتھ نازل ہوئے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حرمِ کعبہ میں لے جاکر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سینۂ مبارک کو چاک کیا اور قلبِ انور کو نکال کر آبِ زمزم سے دھویا، پھر ایمان و حکمت سے بھرے ہوئے ایک طشت کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سینے میں اُنڈیل کر شکم (یعنی پیٹ مبارک) کا چاک برابر کر دیا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بُراق پر سوار ہو کر بیتُ المقدس تشریف لائے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سُنَّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ اِس ایمان افروز واقعے کی منظر کشی کرتے ہوئے اپنے ایک کلام میں لکھتے ہیں:

قربان میں شان و عظمت پر سوئے ہیں چین سے بستر پر　　جبریلِ امیں حاضر ہوکر معراج کا مُژدہ سُناتے ہیں
جبریلِ امین بُراق لیے جنّت سے زمیں پر آ پہنچے　　بارات فرشتوں کی آئی معراج کو دُولہا جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۸۶-۲۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُراق کی تیز رفتاری کا یہ عالَم تھا کہ اس کا قدم وہاں پڑتا تھا جہاں اس کی نگاہ کی آخری حد ہوتی تھی۔ بَیۡتُ الۡمقدس پہنچ کر بُراق کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس حلقے میں باندھ دیا، جس میں انبیاء عَلَیۡہِمُ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی اپنی سواریوں کو باندھا کرتے تھے، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام انبیا اور رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جو وہاں حاضر تھے دو(2) رکعت نمازِ نفل جماعت سے پڑھائی۔[1]

اقصیٰ میں سواری جب پہنچی جبریل نے بڑھ کے کہی تکبیر نبیوں کی امامت اب بڑھ کر سلطانِ جہاں فرماتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۸۷)

انبیائے کرام سے ملاقاتیں

جب بیتُ المقدس سے نکلے تو حضرتِ جبریل (عَلَیْہِ السَّلَام) نے شراب اور دُودھ کے دو(2) پیالے آپ کے سامنے پیش کیے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دودھ کا پیالہ اُٹھالیا۔ یہ دیکھ کر حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فطرت (Nature) کو پسند فرمایا، اگر آپ شراب کا پیالہ اُٹھا لیتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت گمراہ ہو جاتی۔ پھر حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ساتھ لے کر آسمان پر چڑھے، پہلے آسمان میں حضرت (سَیِّدُنا) آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے، دوسرے میں حضرت (سَیِّدُنا) یحییٰ و حضرت (سَیِّدُنا) عیسیٰ عَلَیْہِمَا السَّلَام سے مُلاقات ہوئی اور کچھ گفتگو بھی ہوئی، تیسرے آسمان میں حضرت (سَیِّدُنا) یُوسف عَلَیْہِ السَّلَام، چوتھے آسمان میں حضرت (سَیِّدُنا) اِدْرِیس عَلَیْہِ السَّلَام اور پانچویں آسمان میں حضرتِ (سَیِّدُنا) ہارون عَلَیْہِ السَّلَام اور چھٹے آسمان میں حضرت (سَیِّدُنا) مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ملے اور ساتویں آسمان پر پہنچے تو وہاں حضرت (سَیِّدُنا) ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سے مُلاقات ہوئی، وہ (فرشتوں کے قبلے) بیتُ المعمور سے پیٹھ لگائے بیٹھے تھے، جس میں روزانہ ستر ہزار (70000) فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ بوقتِ مُلاقات ہر پیغمبر نے **"خوش آمدید! اے پیغمبر صالح"** کہہ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 . . . سیرتِ مصطفےٰ، ص ۷۳۲-۷۳۳

وَسَلَّم کا اِستِقبال کیا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جنّت کی سیر کرائی گئی۔ اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی پر پہنچے۔ اس درخت پر جب اَنوارِ الٰہی کی بارش ہوئی تو ایک دَم اس کی صُورت بدل گئی اوراس میں رنگ برنگ کے اَنوار کی ایسی تجلّی (Rays of light) نظر آئی کہ جس کی کیفیتوں کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ یہاں پہنچ کر حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام یہ کہہ کر ٹھہر گئے کہ اب اس سے آگے میں نہیں بڑھ سکتا۔

جبریل ٹھہر کر سدرہ پر بولے جو بڑھے ہم ایک قدم　　جل جائیں گے سارے بال وپر اب ہم تو یہیں رہ جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش، ص۲۸۸)

پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عرش بلکہ عرش کے اُوپر جہاں تک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا بُلا کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فیضیاب فرمایا۔[1]

قرآنِ کریم میں اس کو ان الفاظ سے بیان کیا گیا ہے: چنانچہ پارہ 27 سُوْرَۃُ النَّجْم کی آیت نمبر 8 اور 9 میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۙ فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۚ﴾ (ترجَمۂ کنزُالایمان: پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا، تواس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم) پھر وہاں کیا ہوا، یہ ہماری عقل کی پہنچ سے باہر ہے۔ پھر جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دیدارِ خداوندی سے فیضیاب ہو کر اوراچھی طرح سیر فرما کر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی روشن نشانیوں کا مُعاینہ ومُشاہدہ فرما کر آسمان سے زمین پر تشریف لائے اور بَیْتُ الْمُقَدَّس میں داخل ہوئے اور بُراق پر سُوار ہو کر مَکَّۂ مُکَرَّمہ کے لیے روانہ ہوئے تو راستہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَیْتُ الْمُقَدَّس سے مَکَّۂ مُکَرَّمہ تک کی تمام منزلوں اور

1 . . . سیرتِ مُصطفٰے، ص۷۳۳ - ۷۳۴

قُریش کے قافلوں کو بھی دیکھا۔ یہ تمام مَراحل طے ہونے کے بعد جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ حرام میں پہنچے تو چونکہ ابھی رات کا کافی حصہ باقی تھا، اس لیے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سو گئے۔[1]

خدا کی قُدرت کہ چاند حق کے، کروڑوں منزل میں جلوہ کر کے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی، کہ نُور کے تڑکے آلیے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۷)

کلامِ رضا کی وضاحت:

یعنی خدا کی شان دیکھئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تھوڑی ہی دیر میں کروڑوں منزلوں پر اپنا جلوہ دکھا کر واپس بھی تشریف لے آئے، ابھی تک ستارے اسی طرح چمک رہے تھے، ان کے سائے بھی نہ بدلے تھے۔[2]

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعت	مرحبا
اَقْصٰی کی شوکت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفْعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا
مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا	چشمانِ نبوت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . سیرتِ مصطفٰی، ص۷۳۵ ملخصاً
2 . . . شرح کلامِ رضا، ص۶۹۶

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ اسراء کے دُولہا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صبح جب قریش کے سامنے رات کے واقعۂ معراج کو بیان کیا تو انہیں سخت تَعَجُّب ہوا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ جھوٹا ثابت کرنے کیلئے امتحاناً سوالات شروع کر دیئے۔

مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وہ سُوالات بھی فُضُول تھے۔ مثلاً یہ کہ بَیْتُ الْمُقَدَّس میں سُتُون کتنے ہیں، سِیڑھیاں کتنی ہیں، مِنْبَر کِس طرف ہے۔ ظاہِر ہے کہ یہ چیزیں تو بار بار دیکھنے پر بھی یاد نہیں رہتیں تو ایک بار دیکھنے پر یاد کیسے رہتیں۔ کُفّار نے کہا کہ عَرش و کُرسی کی باتیں جو آپ بیان کر رہے ہیں، اُن کی تو ہم کو خَبَر نہیں، بَیْتُ الْمُقَدَّس ہم نے دیکھا ہوا ہے، وہاں کی نِشانیاں آپ ہم کو بتائیں۔[1] (لہٰذا جب بَیْتُ الْمُقَدَّس کی کَیْفِیَّت پوچھی گئی تو) نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کچھ تَرَدُّد ہوا، کیونکہ اگرچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَیْتُ الْمُقَدَّس میں داخِل ہوئے تھے لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی کَیْفِیَّت کے مُتَعَلِّق گہری نظر نہیں فرمائی تھی، اور پھر وہ رات بھی تاریک تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم فرمایا تو اُنہوں نے اپنے پَروں (Wings) پر بَیْتُ الْمُقَدَّس کو اُٹھا لیا اور مَکَّۂ مُکَرَّمہ میں حضرت عَقِیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر کے پاس رکھ دِیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے دیکھتے جاتے اور اُن کے سُوالوں کے جوابات دیتے جاتے۔ (یاد رہے کہ بَیْتُ الْمُقَدَّس کو اُٹھا کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خِدمتِ عالیہ میں حاضِر کِیا جانا آپ کا مُعْجِزہ (Miracle) ہے، جس طرح بِلْقِیس کا تَخْت (اُٹھا کر حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دَربار میں حاضِر کیا جانا) حضرت سُلَیْمان عَلَیْہِ السَّلَام کا معجزہ (Miracle) ہے۔[2]

---

1 … مرآۃ المناجیح، ۸/۱۵۹

2 … سیرۃ سید الانبیاء، ص ۱۳۱

اے عاشقانِ رسول! سُنا آپ نے کہ شبِ اسرا کے دُولہا، سَیِّدُ الانبیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان وشوکت کس قدر بلند وبالا ہے کہ جنہیں رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے رجبُ المرجَّب کی ستائیسویں رات مختصر سے وقت میں اپنی عظیم نشانی دکھانے کیلئے جنّتی بُراق پر سوار کرایا، مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ اور پھر وہاں سے تمام آسمانوں پر بُلا کر مختلف انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرشتوں کے سامنے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کو ظاہر فرمایا، نمازوں کا تحفہ عطا فرمایا، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے دِیدار سے بھی سرفراز فرمایا اور کسی واسطے کے بغیر کلام کا شرف بھی عطا فرمایا۔

یہ شاہ نے پائی سعادت ہے خالق نے عطا کی زِیارت ہے
جب ایک تجلّی پڑتی ہے مُوسیٰ تو غش کھا جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش، ص288)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار ہونے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہمکلام ہونے کے بارے میں حدیثِ پاک سُنتے ہیں:

میں نے سب کچھ پہچان لیا

حضرت سَیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو دیکھا، اس نے اپنا دستِ قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا، میرے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی، اسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا۔(1)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: میں نے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو بہترین صورت میں

1 ... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ ص، ۵/۱۶۰، حدیث: ۳۲۴۶

دیکھا۔(یعنی اس وقت میری اپنی صورت بہت اچھی تھی نہ کہ خدا، کی جیسے کہا جاتا ہے کہ میں اچھے کپڑوں میں حاکم سے ملا، یعنی ملاقات کے وقت میرے کپڑے اچھے تھے، ورنہ رَبّ تعالیٰ صورت سے پاک ہے۔ خیال رہے کہ حضور انور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہم میں آنا بشری صورت میں ہے، اور رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے ملنا نوری صورت میں۔ انسان کا گھر کا لباس اور ہوتا ہے اور کچہری کا اور، یہ غالبًا معراج کے واقعے کا ذکر ہے۔ بعض نے خواب کا دیدار بتایا ہے مگر پہلی بات زیادہ صحیح ہے۔ حق یہ ہے کہ حضور عَلَیْہِ السَّلَام نے سر کی آنکھوں سے رَبّ کا دیدار کیا) حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے (مجھ سے) پوچھا کہ مقرّب فرشتے کس چیز میں جھگڑتے ہیں؟(یعنی وہ کون سے اعمال ہیں جنہیں لے جانے اور بارگاہِ الٰہی میں پیش کرنے میں فرشتے جھگڑتے ہیں وہ کہتا ہے میں لے جاؤں اور یہ کہتا ہے میں) میں نے عرض کیا: مولیٰ تُو ہی جانے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا، جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں پائی۔(یعنی رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی رحمت کے ہاتھ کو میری پشت پر رکھا اور اس کا فیضان میرے سینے اور دل پر پہنچا) تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب میں نے جان لیا۔ (1)

حکیم الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حضورِ انور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وُسعتِ علم کی کھلی دلیل ہے، رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ساتوں آسمانوں بلکہ اوپر کی تمام چیزوں اور ساتوں زمینوں اور ان کے نیچے کے ذرّے ذرّے اور قطرے قطرے کا علم عطا فرمایا۔ خیال رہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیب کو گُزشتہ، موجودہ اور تاقیامت ہونے والی ہر چیز کا علم دیا کیونکہ زمین پر لوگوں کے اعمال اور آسمان پر ان اعمال کے لئے فرشتوں کے یہ جھگڑے تاقیامت ہوتے رہیں گے، جنہیں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آج آنکھوں سے

1 . . . دارمی، کتاب الرؤیا، باب فی رؤیۃ . . . الخ، ۲/۱۷۰، مرآۃ المناجیح، ۱/۴۴۶

دیکھ رہے ہیں۔اس حدیث کی تائید قرآن کی بہت سی آیات کر رہی ہیں۔[1]

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مُجدِّدِ دین وملت مولانا امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "فتاویٰ رضویہ "میں فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے روزِ اَزل سے روزِ آخر تک جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے ایک ایک ذرّے کا تفصیلی علم اپنے حبیبِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمایا، ہزار تاریکیوں میں جو ذرّہ یا ریت کا دانہ پڑا ہے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس کا بھی علم ہے، اور فقط علم ہی نہیں بلکہ تمام دُنیا بھر اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے، سب کو ایسا دیکھ رہے ہیں، جیسا اپنی اس ہتھیلی کو، آسمانوں اور زمینوں میں کوئی ذرّہ ان کی نگاہ سے مخفی نہیں بلکہ یہ جو کچھ ذکر کیا گیا ہے ان کے علم کے سمندروں میں سے ایک چھوٹی سی نہر ہے، اپنی تمام اُمت کو اس سے زیادہ پہچانتے ہیں جیسا آدمی اپنے پاس بیٹھنے والوں کو، اور فقط پہچانتے ہی نہیں بلکہ ان کے ایک ایک عمل ایک ایک حرکت کو دیکھ رہے ہیں، دلوں میں جو خیال گزرتا ہے اس سے بھی آگاہ ہیں، اور پھر ان کے علم کے وہ تمام سمندر اور تمام مخلوق کے عُلوم مل کر علمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے وہ نسبت نہیں رکھتے، جو ایک ذرا سے قطرے کو کروڑ سمندروں سے۔[2]

سرِ عرش پر ہے تِری گزر دلِ فرش پر ہے تِری نظر ملکوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۹)

مختصر وضاحت: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم عرش کے اُوپر بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا آنا جانا ہے اور زمین بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ ناز میں ہے ،زمین و

1... مرآۃ المناجیح،۱/۴۴۶

2... فتاویٰ رضویہ،۱۵/۷۴ ملخصاً

آسمان کی کوئی بھی چیز آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوشیدہ نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب بَیْتُ الْمُقَدَّس کے بارے میں مُشْرِکِیْنِ مکّہ کی طرف سے پوچھے گئے، تمام سُوالات کے جوابات عطا فرما دیئے تو چونکہ وہ تو حُضُورِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِس عَظِیْم مُعْجِزے پر ایمان لانے کے بجائے، اسے عَقْل کی کسوٹی پر پَرَکھ رہے تھے بلکہ اپنے بُغْض و عِناد کی وجہ سے اس عَظِیْمُ الشّان مُعْجِزے (Miracle) کو جُھوٹا ثابت کرنے پر کَمَر بَستہ تھے، لِہٰذا بَیْتُ الْمُقَدَّس کی نِشانیاں پُوچھنے اور اِس پر مُنہ کی کھانے کے باوُجُود بھی اپنی ہَٹ دھرمی سے باز نہ آئے اور اِمْتِحان کی غَرَض سے اس قافلے کے بارے میں سُوال کرنے لگے جو مَکَّۂ مُکَرَّمہ سے تِجارت کی غَرَض سے شام کی جانِب گیا تھا۔ چُنانچہ

کُفّارِ قُریش نے کہا: آپ ہمیں ہمارے قافلوں کے بارے میں بتایئے کہ کیا راستے میں وہ قافلے آپ کو ملے تھے؟ غیب بتانے والے آقا، شبِ اسریٰ کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مقامِ روحاء میں میرا گُزر فُلاں قبیلے کے قافلے پر ہوا تھا، ان لوگوں کا اُونٹ (Camel) گم ہو گیا تھا اور وہ اسے تلاش کر رہے تھے، میں ان کے پڑے ہوئے سامان کی طرف آیا تو وہاں کوئی بھی موجود نہ تھا، پانی کا ایک پیالہ وہاں رکھا ہوا تھا، میں نے اسے پی لیا اور پھر اسے ڈھکن سے ڈھک دیا۔ (پھر غیب بتانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا) اب وہ قافلہ بدھ کے دن سورج غروب ہوتے ہوئے یہاں پہنچ جائے گا۔ پھر تم لوگ اس سے دریافت کر لینا کہ جب وہ اپنا گم شدہ اُونٹ تلاش کر کے واپس آئے تھے تو انہوں نے اپنے بھرے ہوئے پیالے کو پانی سے خالی پایا تھا یا نہیں؟ اور یہ بھی پوچھ لینا کہ جب تم اُونٹ کی تلاش میں سرگرداں تھے تو کیا تمہیں کسی نے پکار کر کہا تھا کہ تمہارا اُونٹ فُلاں جگہ پر ہے، جس

پر تم حیران ہو کر کہہ رہے تھے کہ ملکِ شام میں یہ محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی آواز کیسے آگئی؟ مگر جب تم نے اس آواز کے مطابق اس مقام پر جا کر دیکھا تھا تو تمہیں اپنا اُونٹ مل گیا تھا یا نہیں؟ قریش نے کہا: ہاں! یہ ٹھیک ہے کہ یہ بڑی نشانی ہے۔

پھر حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ فُلاں قبیلے کے قافلے پر بھی میرا اُگزر ہوا تھا، جن کے دو آدمی ایک ہی اُونٹ پر سوار تھے۔ ان کا اُونٹ، براق کی تیز رفتاری (Speed) کی وجہ سے بِدک کر بھاگا جس کی وجہ سے وہ دونوں سوار گر گئے اور ان میں سے فُلاں شخص کی کلائی ٹُوٹ گئی ہے۔ اب بدھ کے دن ٹھیک دوپہر کو وہ قافلہ یہاں پہنچ جائے گا پھر تم ان دونوں سے اس بارے میں پوچھ لینا، کفارِ قریش کہنے لگے: بہت اچھا، یہ نشانی بھی اچھی ہے۔

پھر حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ فُلاں قبیلے کے قافلے پر مقامِ تَنْعِیْم کے پاس میرا اُگزر ہوا تھا، اس قافلے میں آگے آگے ایک خاکی رنگ کا اُونٹ تھا جس کے اوپر دھاری دار دو بوریاں غلّے کی لدی ہوئی تھیں اور ایک حبشی بھی اُس پر سوار تھا، اسی قافلے میں فُلاں شخص کو سردی لگ رہی تھی اور وہ اپنے غلام سے کمبل (Blanket) مانگ رہا تھا۔ یہ قافلہ بہت قریب پہنچ چکا ہے، صبح سورج طلوع ہوتے وقت یہ قافلہ یہاں پہنچ جائے گا۔

چنانچہ طلوعِ آفتاب سے پہلے کچھ لوگ ایک پہاڑی پر آبیٹھے اور قافلے کا انتظار کرنے لگے، کچھ لوگ سورج کے انتظار میں مقرر کئے گئے تاکہ وہ اس کے نکلنے پر خصوصی نظر رکھیں۔ اچانک ان مقرر کردہ آدمیوں میں سے ایک نے چیخ کر کہا: لو! وہ دیکھو! سورج نکل آیا۔ اتنے میں کسی نے پکارا: وہ دیکھو قافلہ بھی آچکا ہے۔ دیکھا تو واقعی قافلے کے آگے آگے خاکی رنگ کا ایک اُونٹ تھا جس پر دھاری دار دو بوریاں غلے کی لدی ہوئی تھیں۔

اس کے بعد بدھ کی دوپہر کو کفارِ قریش کی ایک جماعت پہاڑی پر بیٹھ کر اس قافلے کی آمد کا انتظار کرنے لگی، جس کی آمد کے بارے میں حضورِ اکرم نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بتایا تھا کہ وہ بدھ کے دن دوپہر کو پہنچے گا۔ چنانچہ عین دوپہر کے وقت وہ دوسرا قافلہ بھی پہنچ گیا اور جس شخص کے گرنے کی خبر دی گئی تھی واقعی اس کی کلائی ٹُوٹی ہوئی تھی۔

اس کے بعد کچھ لوگ اُس تیسرے قافلے کی تاک میں بیٹھ گئے، جس کی آمد غُروبِ آفتاب کے وقت بتائی گئی تھی، غروبِ آفتاب کا وقت قریب ہو گیا اور اس وقت تک قافلہ نہیں پہنچا، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں دُعا فرمائی تو دُعا قبول ہوئی اور سورج کو روک دیا گیا، جب قافلہ پہنچ گیا تو سورج بھی غروب ہو گیا۔ جب حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بتائی گئی باتوں کے بارے میں قافلے والوں سے پوچھا گیا تو انہوں نے تمام باتوں کی تصدیق کر دی، نبیِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جس طرح فرمایا تھا، بالکل اُسی طرح ہوا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے معجزات کے ظُہور پر مُشْرِکِین شَرْمِنْدہ ہو گئے لیکن ایمان نہ لائے۔ (1)

بیان کردہ واقعۂ معراج میں جہاں دیگر کئی مدنی پھول اپنی خوشبو بکھیر رہے ہیں، وہیں ایک مدنی پھول یہ بھی چُننے کو مِلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو علمِ غیب کی عظیمُ الشّان دولت سے نوازا ہے چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سفر معراج سے واپسی پر کفارِ مکّہ نے بطورِ امتحان جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بیت المقدّس اور وہاں کے قافلوں کے متعلق پوچھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ان کے سارے سوالوں کے بڑے ہی شاندار انداز

1 ... تحفۂ معراج النبی، ص ۵۰۶، مقالاتِ کاظمی، ۱/ ۱۵۳، خصائصِ کبریٰ، ۱/ ۳۶۹ تا ۳۷۵، سیرۃ سید الانبیاء، ص ۱۳۱، سبل الھدی والرشاد، ۳/ ۹۳ ملخصاً

میں درست جوابات ارشاد فرمائے بلکہ غیب جاننے والے آقا، شبِ اسریٰ کے دولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کفّارِ مکہ کے تجارتی قافلوں کی واپسی کے بھی ٹھیک اوقات بیان فرمادیئے حالانکہ بیتُ المقدس تشریف لے جانے کی سچائی کا قافلوں کی واپسی سے کوئی تعلق نہ تھا یعنی اگر پیارے آقا، شبِ اسریٰ کے دولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قافلوں کی واپسی کا وقت نہ بتاتے تو اس کی وجہ سے بیتُ المقدس تشریف لے جانے پر اعتراض (Objection) نہیں کیا جاسکتا تھا مگر قربان جایئے! غیب بتانے والے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کہ جس بات کا کفّار کے شکوک و شُبہات (Doubts) سے کوئی تعلق نہیں تھا وہ بھی بیان فرمادی، جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علمِ غیب پر بہت بڑی دلیل ہے اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس سے انکار کرنا کسی طرح بھی ممکن نہیں کیونکہ نبی کا منصب ہی غیب کی خبریں بتانا ہے۔ جیسا کہ

حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام غیب کی خبر دینے کے لیے ہی آتے ہیں کہ جنّت و نار و حشر و نشر و عذاب و ثواب غیب نہیں تو اور کیا ہیں...؟ اُن کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ باتیں ارشاد فرمائیں جن تک عقل و حواس کی رسائی نہیں اور اسی کا نام غیب ہے۔[1]

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے **"سیاہ فام غلام"** کے صفحہ نمبر 17 پر ارشاد فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اپنے غلاموں کی عُمروں سے بھی باخبر ہیں اور ان کے ساتھ جو کچھ پیش ہونے والا ہے اسے بھی جانتے ہیں۔ قرآنِ پاک کی

1... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۴۶

بہت سی آیاتِ مبارکہ سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علمِ غیب کا ثُبوت ملتا ہے۔

چُنانچہ پارہ 30 سورۂ تَکْوِیْر کی آیت نمبر 24 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ تَرجَمۂ کنز الایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (پ۳۰، التکویر: ۲۴)

اور پارہ 29 سورۂ جِنّ کی آیت نمبر 26 اور 27 میں ارشادِ خداوندی ہے:

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (پ۲۹، الجن: ۲۶، ۲۷) ترجمۂ کنزالایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مُسلّط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

علامہ اسمٰعیل حَقّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُفَسِّرِینِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مخصوص رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو علمِ غیبِ خاص سے نوازتا ہے۔ اَولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو جو علمِ غیب ہوتا ہے وہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہی کے وَسیلے اور فیض سے ہوتا ہے۔(1)

اسی طرح پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 179 میں خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ پاک ہے:

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (پ۴، اٰلِ عمران: ۱۷۹) تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

صَدرُ الافاضل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: (اللہ عَزَّوَجَلَّ) ان برگُزیدہ رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو غَیب کا علم دیتا

---

1 ... روح البیان، پ۲۹، الجن: ۲۶-۲۷، ۱۰/ ۲۰۱ ملخصاً

ہے اور سَیِّدِ انبیا، حبیبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رسولوں میں سب سے اَفضل اور اعلیٰ ہیں، اس آیت سے اور اس کے سِوا بکثرت آیات و احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غیب کے عُلُوم عطا فرمائے اور غیب کے علوم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معجزہ ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، شبِ معراج کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ علم کے ذریعے بارہا غیب کی خبریں اپنے پیارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سامنے بیان فرمائیں۔ چنانچہ

حضرتِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قدموں کی آہٹ

جنّت کی سیر کے دوران سردارِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی کے قدموں کی آہٹ سماعت فرمائی، جس کے بارے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بتایا گیا کہ یہ حضرتِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ [1]

قُربان جائیے! کیا شان ہے مُؤَذِّنِ رسول حضرتِ سَیِّدُنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے قدموں کی آہٹ جنّت میں سماعت فرما رہے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ مقام کس عمل کے سبب حاصِل ہوا آئیے! مُلاحظہ کیجئے:

حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ (ایک دفعہ) سرکارِ عالی وقار، محبوبِ رَبِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فجر کے وقت حضرتِ بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: اے بِلال! مجھے بتاؤ تم نے اِسلام میں کون سا ایسا عمل کیا ہے جس پر ثواب کی امید سب سے زیادہ ہے کیونکہ میں

1 ... مشکاۃ المصابیح کتاب المناقب، باب مناقب عمر، ۲/۴۱۸، حدیث:۶۰۳۷

نے جنّت میں اپنے آگے تمہارے قدموں کی آہٹ سُنی ہے۔ عرض کیا: میں نے اپنے نزدیک کوئی اُمید افزا کام نہیں کیا۔ہاں! میں نے دن رات کی جس گھڑی بھی وُضو یا غسل کیا تو اس قدر نماز پڑھ لی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے مُقَدَّر میں کی تھی۔ (1)

شرحِ حدیث

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس حدیثِ پاک کا ایک معنی یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ یہ سب حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جسمانی معراج میں مُلاحظہ فرمایا تھا مگر یہ سوال کسی اور دِن فجر کی نماز کے بعد فرمایا۔ مزید فرماتے ہیں: حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے آگے جنّت میں جانا ایسا ہے جیسے نوکر چاکر بادشاہوں کے آگے چلتے ہیں۔ خیال رہے کہ معراج کی رات نہ تو حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)، حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ جنّت میں گئے،نہ آپ کو معراج ہوئی بلکہ حُضُورِ اکرم،نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس رات وہ واقعہ مُلاحظہ فرمایا، جو قیامت کے بعد ہو گا کہ ساری مخلوق میں سب سے پہلے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنّت میں داخِل ہوں گے اس طرح کہ حضرتِ بِلال (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) خادِمانہ حیثیت سے آگے آگے ہوں گے۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ❀ ایک یہ کہ اللہ تعالٰی نے حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو لوگوں کے انجام پر خبردار کیا کہ کون جنّتی ہے اور کون دوزخی اور کون کس درجے کا جنّتی اور کس درجے کا دوزخی ہے ❀ دوسرے یہ کہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے کان اور آنکھ لاکھوں برس بعد ہونے والے واقعات کو سُن لیتے اور دیکھ لیتے ہیں، یہ واقعہ اس تاریخ سے کئی لاکھ سال بعد ہو گا مگر قربان ان کانوں

---

1 . . . مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل بلال، ص ۱۰۲۵، حدیث: ۲۴۵۸

کے آج ہی سُن رہے ہیں۔ ❀ تیسرے یہ کہ انسان جس حال میں زندگی گزارے گا اسی حال میں وہاں ہو گا، حضرتِ بلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے اپنی زندگی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں گزاری وہاں بھی خادِم ہو کر ہی اُٹھیں گے۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے، شبِ اسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے عظیمُ الشّان علمِ غیب کے ذریعے قیامت کے دن حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قدموں سے پیدا ہونے والی آواز کو لاکھوں سال پہلے ہی سُن لیا، اس طرح اور بہت سے واقعات حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ علمِ غیب کو بیان کرتے ہیں، آیئے اس بارے میں چند احادیثِ مبارکہ سُنتے ہیں: چنانچہ ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَھَا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ دیا لہٰذا میں نے زمین کے مشرقی اور مغربی تمام حصوں کو دیکھ لیا۔ (2)

ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے لئے ساری دُنیا سے پردہ اُٹھادیا، لہٰذا میں دُنیا کی طرف اور قیامت تک جو کچھ اس میں ہونے والا ہے اس کی طرف ایسے دیکھ رہا ہوں جس طرح اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ (3)

ارشاد فرمایا: میرے سامنے میری ساری اُمّت کو خاکی صورتوں میں پیش کیا گیا، جس طرح حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے تمام چیزوں کو پیش کیا گیا تھا، اور مجھے یہ بھی بتادیا گیا ہے کہ کون مجھ پر ایمان

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۲/ ۳۰۰

2 . . . مسلم، کتاب الفتن، باب ھلاک . . . الخ، ص ۱۱۸۲، حدیث: ۲۸۸۹

3 . . . مجمع الزوائد، کتاب علامۃ النبوۃ، باب اخبارہ بالمغیبات، ۸/ ۵۱۰

لائے گا اور کون کُفر کرے گا، جب منافقین کو حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ باکمال وصف معلوم ہوا تو جل بُھن کر اعتراض کرتے ہوئے کہنے لگے کہ اِن کا گمان یہ ہے کہ جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے میں اُن کے ایمان و کُفر اور اُن میں سے مومن و کافر کو جانتا ہوں حالانکہ ہم مُنافق و کافر ان کے ساتھ رہتے ہیں، ہمارے کفر و نفاق کا تو اِنہیں معلوم ہی نہیں، جب مُنافقین کا یہ طنز و اعتراض حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک سماعت تک پہنچا تو منبر پر رونق افروز ہو کر ارشاد فرمایا: اُن لوگوں کا کیا حال ہے جنہوں نے میرے علم پر اعتراض کیا ہے، (پھر ارشاد فرمایا) تم اب سے لے کر قیامت تک کی جس بات کے بارے میں پوچھنا چاہو پوچھو، میں تمہیں بتاؤں گا۔ (1)

حضرت عبدُ اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دونوں ہاتھوں میں کتابیں تھیں۔ فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کیسی کتابیں ہیں؟ ہم نے عرض کی: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بتائے بغیر ہمیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے داہنے ہاتھ والی کتاب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہ رَبُّ الْعٰلَمِین عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بھیجی ہوئی وہ کتاب ہے جس میں اہلِ جنّت کے نام ہیں اور ان کے آباء و اجداد اور قبیلوں کے نام ہیں اور آخر میں اُن سب کی کل تعداد بھی دی گئی ہے، نہ اِن میں اضافہ کیا جائے گا اور نہ ان میں کمی کی جائے گی۔ پھر دوسرے ہاتھ مبارک والی کتاب کی طرف اشارہ کر کے ارشاد فرمایا: یہ رَبُّ الْعٰلَمِین عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بھیجی ہوئی وہ کتاب ہے جس میں تمام دوزخیوں کے، اُن کے آباء و اجداد کے اور اُن کے قبیلے کے نام ہیں، آخر میں اُن کی مجموعی تعداد بھی دی

1 … تفسیرِ خازن، پ۴، ال عمران، تحت الایة: ۱۷۹، ۱/۳۲۸

گئی ہے نہ ان میں اضافہ کیا جائے گا اور نہ ہی کمی کی جائے گی۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام اہلِ جنّت اور اہلِ دوزخ کو جانتے ہیں بلکہ اُن کے آباء واجداد، اُن کے حسب نسب اور اُن کے قبیلے وغیرہ سب چیزوں کا علم، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہے حتی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ بھی جانتے ہیں کہ مخلوق میں سے کون خوش نصیب ایمان لائے گا اور کون بدنصیب اس سے محروم رہے گا۔

یقیناً یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بہت کرم ہے کہ اس نے ہمیں حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت میں پیدا فرمایا اور ہمیں ایمان کی دولت سے بھی سرفراز فرمایا، لہٰذا ہم سب کو چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ایمان پر استقامت اور خاتمے کی دُعا کرتے رہا کریں اور ایمان کی حفاظت کی فکر کرتے ہوئے اپنے آپ کو تمام گُناہوں سے دُور رکھیں، خاص طور پر اُن برائیوں سے اپنے آپ کو بچائیں، جن کی وجہ سے ایمان برباد ہونے کا اندیشہ ہے۔

ڈَر لگتا ہے اِیماں کہیں ہو جائے نہ برباد
سرکار بُرے خاتمے سے مجھ کو بچانا
جب دَم ہو لبوں پر اے شہنشاہِ مدینہ
تم جلوہ دِکھانا مجھے کلمہ بھی پڑھانا
آقا مِرا جس وقت کہ دم ٹُوٹ رہا ہو
اُس وقت مجھے چہرۂ پُرنُور دِکھانا

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الایمان بالقدر، ۱/۳۹

(وسائلِ بخشش، ص352)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شرح الصدور میں ہے: بعض عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: بُرے خاتمے کے چار اسباب ہیں۔(1) نماز میں سُستی۔(2) شراب نوشی۔(3) والدین کی نافرمانی۔(4) مسلمانوں کو تکلیف دینا۔[1] یاد رہے! کہ بُرے خاتمے یعنی مرتے وقت ایمان چھن جانے کے صرف یہی چار(4) اسباب نہیں بلکہ مختلف مقامات پر بُرے خاتمے کے اور بھی بہت سے اسباب بیان کئے گئے ہیں جن کی معلومات جاننے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا لکھا ہوا 40 صفحات پر مشتمل رسالہ **"بُرے خاتمے کے اسباب"** بہت مُفید ہے۔

رسالہ "بُرے خاتمے کے اسباب"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس رسالے میں آپ نے بُرے خاتمے سے مُتَعَلِّق احادیث، بُزرگانِ دِین کے اقوال اور حکایات کے ساتھ ساتھ چغلی و حسد کی تعریفات اور اِن بُرائیوں میں مبتلا ہونے کا دردناک انجام اور اَمْرَدوں سے میل جَول کا وبال بھی بیان فرمایا ہے، آج ہی تمام اسلامی بھائی مکتبۃُ المدینہ سے یہ رسالہ ہدیۃً حاصل کیجئے اور اس کا مطالعہ بھی فرمایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلسِ تراجم کی کوشش سے اس رسالے کا انگلش، ہندی، سندھی، تامل اور چائینز سمیت 10 زبانوں میں ترجمہ ہوچکا ہے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس رِسالے کو رِیڈ (یعنی

---

1 ۔۔۔ شرح الصدور، باب علامة خاتمة الخير، ص ٢٧

پڑھا) جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "فیضانِ معراج" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معراج کے ایمان افروز واقعہ کی مزید تفصیلات جاننے اور اس سے حاصل ہونے والے عظمتِ مُصْطَفٰے کے مدنی پھول چننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 134 صفحات پر مشتمل کتاب **"فیضانِ معراج"** کا مطالعہ کرنا بے حد مفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں ❀ معراج کے ترتیب وار مراحل کی تفصیلات ❀ مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک کے سفر کے مشاہدات ❀ آسمانی سفر کے دوران اور جنّت و دوزخ کے مشاہدات ❀ انبیائے کرام سے ملاقات کی تفصیلات ❀ بہت سے متفرق مدنی پھول اور ❀ معراج شریف کے متعلق چند نعتیہ کلام وغیرہ نہایت عُمدہ و آسان انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً حاصل کرکے خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایمان کی سلامتی کی فکر کرنے، بُرائیوں سے بچنے اور نیکیوں پر استقامت حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے اور 12 مَدَنی کاموں میں عملی طور پر شامل ہو کر دُنیا و آخرت کی برکتیں حاصل کرنے کی کوشش کیجئے! 12 مَدَنی کاموں میں سے

ہفتہ وار ایک مَدَنی کام، ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں شِرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں تِلاوت و نعت اور سُنّتوں بھرا بیان سننے، اجتماعی طور پر ذِکْرُ اللہ کرنے اور رِقّت انگیز دُعا میں اپنے گُناہوں سے تائب ہونے کے ساتھ ساتھ اچھی صحبت اِختیار کرنے کا موقع بھی میسر آتا ہے۔ حدیثِ پاک میں بھی اچھی صحبت اختیار کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔[1] جبکہ اِکٹھے ہو کر ذِکْرُ اللہ کرنے والوں کو بخشش اور بُرائیوں کو نیکیوں سے بدلنے کی خوشخبری بھی سنائی گئی ہے۔[2] آیئے! ترغیب کیلئے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ایک ایمان افروز مَدَنی بہار بھی سُنتے ہیں چنانچہ

اِسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو!

چیچہ وَطنی (ضِلَع ساہیوال، پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی نے غفلتوں کی وادی میں گزرے ہوئے اپنے لمحاتِ زندگی کے بارے میں کچھ اِس طرح بیان کیا: میری زندگی بھرپور غفلت میں گزر رہی تھی، میرے اُجڑے ہوئے گلزار میں رشد و ہدایت کی بادِ بہار دعوتِ اسلامی سے وابَستہ ایک عاشقِ رسول کی بابَرَکت صحبت کی بدولت چلی۔ ان کی اِنفرادی کوشش نے مجھے دعوتِ اسلامی کے قریب تَر کر دیا اور میں مدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا۔ جب میں پہلی بار ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوا تو میں نے اوّل تا آخِر بیان سننے کی سعادت حاصل کی، یہ سب کچھ مجھے بَہُت اچھّا لگا لیکن جب اجتماع میں شریک اسلامی بھائی ایک آواز میں دیوانہ وار ذِکْرُ اللہ میں مصروف ہوئے تو مجھے بے اختیار ہنسی آگئی کہ یہ لوگ کیا پاگلوں کی طرح شُروع ہو گئے ہیں! (اَلْعِیاذُ بِاللہ) میں اِسی طرح کے اَحمقانہ وسوسوں میں مگن تھا کہ یکایک روحانیّت کا ایک ایسا جھونکا آیا کہ میں خود بخود ذِکْرُ اللہ میں لگ گیا

---

1 ۔۔۔ مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۲۳۳، حدیث: ۸۴۲۵ ماخوذاً

2 ۔۔۔ شعب الایمان، الفصل الثانی فی ذکر آثار۔۔۔ الخ، ۱/۴۵۴، حدیث: ۶۹۵ ماخوذاً

اور ایسا مَست ہوا کہ اپنے گردو پیش کی خبر ہی نہ رہی، دل پر عجیب کیف و سُرُور طاری ہو گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس ذکرو دعا کی بَرَکت سے میری طبیعت میں سنجید گی پیدا ہو گئی اور سابِقہ گناہوں سے توبہ کر کے میں صلوٰۃ و سنّت کی راہ پر گامزن ہو گیا۔ میں نے چہرے پر داڑھی مبارک اور سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجالیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَمضانُ المبارَک میں اجتِماعی اعتِکاف کی بَرَکتیں حاصل کرنے کی سعادت بھی مُیَسَّر آئی، اب میرے والدِ محترم نے بھی داڑھی شریف سجالی ہے اور تمام گھر والے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخِل ہو چکے ہیں۔

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کردیا دیکھو اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کردیا دیکھو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم اپنے پیارے پیارے آقا، شبِ معراج کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ علمِ غیب کے بارے میں سُن رہے تھے، آیئے مزید سُنتے ہیں، چنانچہ معراج کی رات جب جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آسمان سے ایک آواز سُنی تو سرِ اقدس آسمان کی طرف اُٹھایا اور ارشاد فرمایا کہ آسمان کا یہ دروازہ آج کھولا گیا ہے اور آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا، پھر اس دروازے سے ایک فرشتہ نازل ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ یہ فرشتہ آج نازل ہوا ہے اور آج سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا۔[1]

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آسمان کے کروڑوں دروازے ہیں، جن سے مختلف چیزیں آتی جاتی ہیں، ایک دروازہ وہ بھی ہے جو صرف معراج کی رات حضور انور صَلَّی

1 . . . مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل الفاتحۃ . . . الخ، ص ۳۱۴، حدیث: ۸۰۶

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے کھولا گیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قربان جایئے پیارے آقا، شبِ اسریٰ کے دولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظیمُ الشان قوّتِ سماعت پر کہ زمین پر رہتے ہوئے نہ صرف آسمان کی آواز سُن لی بلکہ آسمانی دروازے اور اُس سے نازل ہونے والے فرشتے کو بھی ملاحظہ فرمالیا اور صرف یہی نہیں بلکہ اپنے عظیمُ الشان علمِ غیب کے ذریعے یہ بھی ارشاد فرمادیا کہ نہ تو یہ دروازہ آج سے پہلے کبھی کھولا گیا ہے اور نہ ہی یہ فرشتہ آج سے پہلے کبھی زمین پر نازل ہوا ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **سماعتِ مُصطفیٰ** کو گویا ایک شعر میں یُوں لکھتے ہیں:

دُور و نزدِیک کے سُننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص300)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیا شان ہے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی کہ زمین پر رہتے ہوئے آسمان کے احوال بیان فرمارہے ہیں اور جب آسمان پر تھے تو زمین کے احوال سے باخبر تھے جیسا کہ حضرتِ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں جنّت میں داخل ہوا تو اس میں قراءت سُنی، میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ تو فرشتوں نے عرض کیا: یہ حضرت حارثہ بن نعمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔[2] اسی طرح حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۸/۱۳۸ ملخصاً

2 ... کتاب معرفة الصحابة، ذکر مناقب حارثة... الخ، ۴/۲۱۶، حدیث: ۴۹۸۲

والہٖ وَسَلَّم نے حضرت نُعَیم بن عبدُ اللہ نُحّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کھانسی کو جنّت میں سُنا۔[1]

معلوم ہوا کہ زمین پر رہتے ہوئے آسمان، جنّت، عرش اور تمام ملائکہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہٖ وَسَلَّم کے پیشِ نظر ہیں اور جنّت میں موجود ہیں تو فرشِ زمین پر ہونے والے احوال سے باخبر ہیں۔

عرش پر بھی سلطنت ہے فرش پر بھی سلطنت　دونوں عالَم پر تمہاری ہے حکومت یارسول

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۲۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایسی پیاری پیاری باتیں سُننے سیکھنے اپنے دل میں عشقِ رسول کا چراغ روشن کرنے اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کے مطابق زندگی گُزارنے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی فیضان سے صرف عام اسلامی بھائی ہی فائدہ نہیں اٹھارہے بلکہ یہ مسجد بھرو مدنی تحریک تو عوام کے ساتھ ساتھ شخصیات میں بھی مدنی کاموں کی دھومیں مچانے اوران تک بھی نیکی کی دعوت کے ذریعے دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام پہنچانے میں مصروفِ عمل ہے۔

مجلس وکلاء و ججز

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی اس وقت خدمتِ دین کے تقریباً 103 شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، جن میں سے ایک شعبہ **"مجلس وُکلاء و ججز"** بھی ہے، وکالت ہمارے معاشرے کا اہم ترین شعبہ ہے، جس سے کثیر لوگ وابستہ ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **"وَکالت"** سے وابستہ اسلامی

1 ۔۔۔ کتاب معرفة الصحابة، ذکر مناقب نعیم ۔۔۔ الخ، ۲۸۹/۴، حدیث: ۵۱۷۷

بھائیوں کے لیے بھی دعوتِ اسلامی کے تحت **"مجلسِ وُکلا وججز"** کے نام سے باقاعدہ ایک مجلس قائم ہے، اس مجلس کا بنیادی مقصد ججز اور وکلاء کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے ، اس مَدَنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** کے مُطابِق زِندگی گُزارنے اور فکرِ آخرت کا مَدَنی ذِہن بھی بنا رہی ہے ۔ وقتاً فوقتاً وکلاء وججز کے تربیتی اجتماعات اور مدنی مذاکروں کا سلسلہ بھی ہوتا ہے، کئی عاشقانِ رسول وکلاء وججز کے گھروں میں بھی مدنی حلقہ اور اجتماعِ ذِکرونعت وغیرہ کی ترکیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ **"مجلس وکلا وججز"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شہیدانِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رجَبُ المرجب میں شہیدانِ دعوتِ اسلامی کی یادیں بھی وابستہ ہیں۔ آیئے اُن شہیدانِ دعوتِ اسلامی کا ذکرِ خیر سُنتے ہیں: دَرْاَصْل تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی بڑھتی ہوئی شان و شوکت سے بوکھلا کر بعض دُشمنوں نے 25 رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۱۶ھ پیر کی رات تقریباً 12 بجے مرکزُالاولیاء (لاہور) میں شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی ابوبلال حضرتِ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی جان لینے کی ناکام کوشش کی، مگر "جسے خدا رکھے اسے کون چکھے" دُشمن کا منصوبہ خاک میں مل گیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سُنّتوں کی مزید خدمت لینے کے لئے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچے عاشق کو آنچ

نہ آنے دی، البتہ اس فائرنگ کے نتیجے میں آپ کے دو(2) قریبی مبلغینِ دعوتِ اسلامی الحاج اُحد رضا عطّاری قادری رضوی اور محمد سجاد عطّاری قادری رضوی جامِ شہادت نوش کر گئے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس موقع پر بِسمِ اللّٰہِ کے 19 حروف کی نسبت سے 19 اَشعار پر مشتمل ایک کلام بھی تحریر فرمایا تھا آیئے اس کے چند اَشعار سُنتے ہیں:

اچانک دُشمنوں نے کی چڑھائی یَارسُولَ اللہ ہوئے دو جاں بحق اسلامی بھائی یَارسُولَ اللہ
مِرا دشمن تو مجھ کو ختم کرنے آ ہی پہنچا تھا میں قرباں تم نے میری جاں بچائی یَارسُولَ اللہ
شہیدِ دعوتِ اسلامی سجّاد و اُحد آقا رہیں جنّت میں یکجا دونوں بھائی یَارسُولَ اللہ
نہیں سرکار! ذاتی دشمنی میری کسی سے بھی مِری ہے نفس و شیطاں سے لڑائی یَارسُولَ اللہ
مقابل دشمنِ اسلام کے ایسا بنا گویا کوئی دیوار ہو سیسہ پلائی یَارسُولَ اللہ
یہی ہے جرم میرا سنّتوں کا ادنیٰ خادم ہوں ہے میں نے سنّتوں سے لو لگائی یَارسُولَ اللہ
اگرچہ جان جائے خدمتِ سنّت نہ چھوڑوں گا شہا! کرتے رہیں مشکل کُشائی یَارسُولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۴۹-۳۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سفرِ معراج اور علمِ غیبِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے متعلق مدنی پھولوں کو سمیٹنے کی کوشش کی چنانچہ ہم نے سنا کہ ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو معراج کا عظیمُ الشان معجزہ (Miracle) عطا فرمایا ❀ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا دل معراج پر تشریف لے جانے سے پہلے نور و حکمت سے مزید بھر دیا گیا ❀ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسجدِ اقصی میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی امامت فرمائی ❀ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے آسمانوں کی سیر فرمائی ❀ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو شبِ معراج ایک

عظیم نعمت یہ عطا ہوئی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا دِیدار کیا ❀ اور شرفِ ہم کلامی سے بھی سرفراز ہوئے ❀ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے واپس تشریف لاکر واقعۂ معراج کا انکار کرنے والے کفّارِ قریش کے سامنے بیتُ المقدس کی نشانیاں بیان فرمائیں ❀ کفّارِ قریش کے قافلوں کے احوال بیان فرمائے ❀ حتی کہ غیب جاننے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے قافلوں کی واپسی کا وقت بھی ارشاد فرما دیا ❀ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر علمِ غیب کے وہ دروازے کھولے کہ خود آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے لئے ساری دُنیا سے پردہ اُٹھا دیا لہٰذا میں دُنیا کی طرف اور قیامت تک جو کچھ اس میں ہونے والا ہے اس کی طرف ایسے دیکھ رہا ہوں جس طرح اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناخن کاٹنے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے ناخن کاٹنے

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں: ❀ جُمعہ کے دن ناخُن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔[1] صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مَولانا امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمعہ کے روز ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو دوسرے جُمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔[2] ❀ ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا جائے۔[3] ❀ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔[4] ❀ جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فَرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔[5] ❀ دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مَرَض کا اندیشہ ہے۔[6] ❀ ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔[1]

1... دُرِّمُختار، ۹/۶۶۸

2... دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتَار، ۹/۶۶۸، بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۲۶، ۲۲۵

3... دُرِّمُختار، ۹/۶۷۰، اِحیاءُ العُلوم، ۱/ ۱۹۳

4... دُرِّمُختار، ۹/۶۷۰، اِحیاءُ العُلوم، ۱/ ۱۹۳

5... عالمگیری، ۵/ ۳۵۸

6... عالمگیری، ۵/ ۳۵۸

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب ”**بہارِ شریعت**“ حِصّہ 16 (304صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب ”**سُنّتیں اور آداب**“ ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سَفَر کرتا رہُوں پَروَرْدِگار　سُنّتوں کی تَربِیَت کے قافِلے میں بار بار

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...عالمگیری، ۵/۳۵۸

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضیٰ، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَہَنشاہِ خوش خِصال، سلطانِ شِیریں مَقال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہاری دُعاؤں کا محافظ، رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کا باعث اور تمہارے اَعمال کی پاکیزگی کا سبب ہے۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غفور
بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود
(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

1 . . . القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ . . . الخ، ص ۲۷۰

مختصر وضاحت! ہمارے گناہ بہت زیادہ ہیں مگر اے آقا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، بخشش کرنے والے ہیں۔ ہم نے جو گناہ جان بوجھ کر یا غیر اِرادی طور پر کئے ہیں آپ ان کو معاف کر دیں آپ پر کروڑوں مرتبہ دُرُود و سلام ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نِگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

خدا ترس عورت کو ڈوبا ہوا بچہ کیسے ملا؟

حضرت سَیِّدُنا عِکْرِمَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک ملک کا بادشاہ بہت ظالم اور کنجوس تھا۔ اس نے اپنے ملک میں یہ اعلان کر دیا کہ کوئی بھی شخص کسی فقیر یا مسکین پر کوئی چیز صدقہ نہ کرے، کوئی کسی غریب کی مدد نہ کرے۔ اگر کسی نے ایسا کیا تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دُوں گا۔ یہ خبر سن کر لوگوں میں خوف پھیل گیا، اب ہر کوئی صدقہ دینے سے ڈرنے لگا۔ ایک دن ایک فقیر مجبور ہو کر ایک عورت کے پاس آیا اور اس سے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر مجھے کوئی چیز کھانے کے لئے دو۔ تو وہ عورت بولی: ہمارے ملک کے بادشاہ نے اعلان کیا ہے کہ جو کسی کو صدقہ دے گا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا، اب میں تمہیں کس طرح کوئی چیز دوں؟ فقیر نے کہا: تم مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر کوئی کھانے کی چیز دے دو۔ عورت کو اس فقیر پر بہت رحم آیا اور اس نے بادشاہ کی ناراضی اور سزا کی پروا کئے بغیر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے اس فقیر کو 2 روٹیاں دے دیں۔ فقیر روٹیاں لے کر دعائیں دیتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ جب بادشاہ کو معلوم ہوا کہ فُلاں عورت نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی ہے تو اس نے سپاہی بھیج کر عورت کے دونوں ہاتھ کٹوا دیئے۔ کچھ عرصے بعد بادشاہ نے اپنی والدہ سے کہا: مجھے سب سے زیادہ حسین و جمیل عورت کے بارے میں بتاؤ میں اس سے شادی کروں گا۔ تو اس کی والدہ نے بتایا: ہمارے ملک میں ایک عورت ہے اس جیسی حسین و جمیل میں نے نہیں دیکھی لیکن اس میں ایک بہت بڑا عیب یہ ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوئے ہیں۔ بادشاہ کے حکم پر اس عورت کو دربار میں لایا گیا اور اس کی رضامندی سے بادشاہ نے شادی کرلی۔ اور وہ ہنسی خوشی رہنے لگے۔ بادشاہ کی دوسری بیویاں دن رات حسد کی آگ میں جلنے لگیں اور ہر وقت اس نئی دلہن کو بادشاہ کی نظروں سے گرانے کی کوشش کرنے لگیں۔ لیکن وہ اپنے اس بُرے اِرادے میں کامیاب نہ ہوسکیں۔ ایک مرتبہ بادشاہ

طویل عرصے کیلئے جنگ پر چلا گیا۔ بادشاہ کی بیویوں کو اچھا موقع مل گیا اور انہوں نے بادشاہ کو خط میں لکھا کہ تمہارے پیچھے تمہاری نئی دلہن بدکارہ ہو گئی ہے اور اس کے ہاں بچہ بھی پیدا ہوا ہے۔ جب بادشاہ کو یہ خط ملا تو اس نے اپنی والدہ کے نام یہ پیغام بھیجا کہ اس عورت کو بچے سمیت ملک سے باہر نکال دیا جائے۔ چنانچہ اس عورت کے گلے میں کپڑا ڈالا گیا اور بچہ کو اس میں ڈال کر ملک سے دُور ایک جنگل میں چھوڑ دیا گیا۔ وہ بیچاری جنگل میں گھومتی رہی، جب پیاس کی شدّت نے اسے پریشان کیا تو تلاش کے بعد ایک نہر پر آئی اور جونہی پانی پینے کے لئے جھکی تو اس کا بچہ پانی میں گِرا اور ڈوبنے لگا۔ عورت اپنے ڈوبتے بچے کو دیکھ کر رونے لگی۔ اتنے میں 2 خوبصورت نوجوان آئے اور رونے کی وجہ دریافت کی، اس نے کہا: میرا بیٹا پانی میں ڈُوب گیا ہے، میں اسی کے غم میں رو رہی ہوں۔ ان خوبصورت نوجوانوں نے پوچھا: کیا تُو چاہتی ہے کہ ہم تیرے بچے کو نکال لائیں؟ عورت نے بے قرار ہو کر کہا: ہاں! میں چاہتی ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے میرا بچہ واپس لوٹا دے۔ ان نوجوانوں نے دعا کی اور اس کا بچہ نکال کر اسے دے دیا۔ پھر انہوں نے پوچھا: اے رحم دل عورت! کیا تُو چاہتی ہے کہ تیرے ہاتھ تجھے واپس کر دیئے جائیں اور تُو ٹھیک ہو جائے؟ اس نے کہا: ہاں! میں چاہتی ہوں چنانچہ ان دونوں نوجوانوں نے دعا کی اور اس کے دونوں ہاتھ بالکل ٹھیک ہو گئے۔ عورت نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا اور حیران کُن نظروں سے ان نوجوانوں کو دیکھنے لگی جن کی برکت سے اسے ڈُوبا ہوا بچہ بھی مل گیا اور اس کے ہاتھ بھی اسے لوٹا دیئے گئے۔ پھر ان نوجوانوں نے پوچھا: "اے عظیم عورت! کیا تُو جانتی ہے کہ ہم کون ہیں؟ عورت نے کہا: میں آپ کو نہیں پہچانتی۔ انہوں نے کہا: "ہم تیری وہی دو روٹیاں ہیں جو تُو نے ایک مجبور (Helplees) سائل کو دی تھیں۔ (عیون الحکایات، ۱/۲۲۶، ملخصاً)

بَرادرِ اعلیٰ حضرت، اُستاذِ زَمن، حضرت مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیا خوب فرماتے ہیں:

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کار ساز کا

(ذوق نعت، ص٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر اس کی راہ میں دیا جانے والا صدقہ ضائع نہیں جاتا، آخرت میں تو اس کا ثواب ملتا ہی ہے مگر دُنیا کے اندر بھی اس کی بہت سی برکتیں نصیب ہوتیں اور کئی بلاؤں سے حفاظت ملتی ہے جیسا کہ اس عورت کے ساتھ ہوا کہ جب اس نے رضائے الٰہی کی خاطر ایک بھوکے شخص پر رحم کھا کر 2 روٹیاں صدقہ کیں تو اگرچہ وقتی طور پر اس پر آزمائشیں آئیں، اس کے خلاف سازشوں کا جال بچھایا گیا، ہاتھ کاٹ دیئے گئے، ملک سے نکال دیا گیا، بچہ نہر میں ڈُوب گیا مگر اس نیک عورت کو دیکھئے کہ اس قدر آفتوں کے باوجود صبر واستقامت کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرتی رہی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی غیبی امداد فرمائی۔ اس ایمان افروز واقعے سے ہم بھی مدنی پھول چُنتے ہوئے اپنا مدنی ذہن بنائیں کہ جب کوئی مصیبت، تکلیف، بیماری یا پریشانی وغیرہ گھیر لے تو ہمیں بے صبری کرتے ہوئے شکوہ شکایات کرنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہنا چاہیے۔ مشکلات کے حل اور بلاؤں سے حفاظت کے لئے رِضائے الٰہی کی خاطر خوب صدقہ وخیرات کی عادت بنانی چاہیے مگر اس بات کا خیال رہے کہ ہمارے صدقات کسی غیر مستحق کے ہاتھ میں نہ چلے جائیں کیونکہ آجکل ہر طرف پیشہ ور بھکاریوں اور نام نہاد فقیروں کی بھرمار ہے اور محنت مزدوری کے بجائے اچھے خاصے صحت مند لوگوں نے بھی بھیک مانگنے کو باقاعدہ اپنا پیشہ بنا رکھا ہے، چنانچہ

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آج کل ایک عام مصیبت یہ پھیلی ہوئی ہے کہ اچھّے خاصے تَندُرُست (Healthy) چاہیں تو کما کر اَوروں

کو کھلائیں مگر انہوں نے اپنے وُجُود کو بیکار قرار دے رکھا ہے، کون محنت کرے، مُصِیبَت برداشت کرے، بے محنت مل جائے تو تکلیف کیوں برداشت کریں۔ ناجائز طور پر سُوال کرتے اور بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے ہیں، بہت سے ایسے ہیں کہ مَزدُوری تو مَزدُوری، چھوٹی موٹی تجارت کو شرم وذِلّت کا کام خیال کرتے اور بھیک مانگنا کہ حقیقۃً ایسوں کے لئے بے عزّتی وبے غیرتی ہے، عزّت کا سبب جانتے ہیں اور کئی لوگوں نے تو بھیک مانگنا اپنا پیشہ (Profession) ہی بنا رکھا ہے، گھر میں ہزاروں روپے ہیں، سُود کا لَین دین کرتے، کھیتی باڑی وغیرہ کرتے ہیں مگر بھیک مانگنا نہیں چھوڑتے، اُن سے کہا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ یہ ہمارا پیشہ ہے واہ صاحِب واہ! کیا ہم اپنا پیشہ چھوڑ دیں! حالانکہ ایسوں کو سُوال حرام ہے اور جسے اُن کی حالت معلوم ہو (کہ بھیک مانگنا ان کا پیشہ ہے تو) اُسے جائز نہیں کہ ان کو دے۔

(بہارِ شریعت، ۱/ ۹۴۰ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کسی کا ذریعۂ روزگار ایک مشین ہو جس سے وہ مالی فوائد حاصل کرنے کیلئے ہر طرح سے اس کا خیال رکھتا ہے۔ اگر وہ اس کی مناسب دیکھ بھال میں سُستی کرے اور اس کی صفائی کا خیال نہ رکھے تو مشین خراب ہوسکتی ہے اور مشین کا مالک آزمائش میں مبتلا ہو کر مالی فوائد سے محروم ہوسکتا ہے۔ اسی طرح مال بھی ایک نعمت ہے جس سے ہمیں کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں اگر ہم اس کی قدر کرتے ہوئے اس کے حقوق (Rights) کا خیال رکھیں یعنی زکوٰۃ وغیرہ کی ادائیگی سے اس کی صفائی کا اہتمام کریں تو یہی مال ہمارے لئے دنیا و آخرت میں ذریعۂ نجات بن جائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل ہوگی اور آفتوں اور بلاؤں سے حفاظت نصیب ہوگی۔ لہٰذا صدقہ و خیرات کا سلسلہ صرف ماہِ رمضان المبارک کی حد تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ پورا سال صدقہ و خیرات کی عادت بنایئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی بھرپور ترغیب دلاتے رہئے کیونکہ یہ وہ عظیمُ الشّان کام ہے کہ

قرآن و حدیث میں مختلف مقامات پر صدقہ و خیرات کرنے والوں کی تعریف اور صدقہ کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے، چنانچہ پارہ 27 سُوْرَۃُ الْحَدِیْد کی آیت نمبر 18 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَ الْمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَهُمْ وَ لَهُمْ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۸﴾

ترجمۂ کنزُ الایمان: بے شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا ان کے دُونے ہیں اور ان کے لئے عزت کا ثواب ہے۔

اسی طرح احادیثِ مبارکہ بھی صدقہ وخیرات کرنے کے فضائل و برکات سے مالا مال ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب پانچ (5) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں اور صدقہ وخیرات کرنے کی نیت کرتے ہیں، چنانچہ

- ارشاد فرمایا: صَدَقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے۔ (معجم کبیر، ۴/۲۷۴، حدیث: ۴۴۰۲)
- ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر صدقہ کرے تو وہ (صدقہ) اس کے اور آگ کے درمیان آڑ بن جاتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۳/۲۸۶، حدیث: ۴۶۱۷)
- ارشاد فرمایا: صَدَقہ دو اور صَدَقے کے ذَرِیعے اپنے مریضوں کا مُداوا کیا کرو بے شک صَدَقہ حادِثات اور بیماریوں کی روک تھام کرتا ہے اور یہ تُمہارے اَعمال اور نیکیوں میں اِضافے کا باعث ہے۔

(شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، ۳/۲۸۲، حدیث: ۳۵۵۶)

- ارشاد فرمایا: صُبح سویرے صَدَقہ دو کہ بلا صَدَقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔ (شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۴، حدیث: ۳۳۵۳)
- ارشاد فرمایا: بیشک صَدَقہ ربّ تعالیٰ کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔ (ترمذی،

کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی فضل الصدقۃ، ۲/۱۴۶، حدیث:۶۶۴)

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: خیرات کرنے والے سخی کی زندگی بھی اچھی ہوتی ہے کہ اوّلاً تو اُس پر دُنیوی مصیبتیں آتی نہیں اور اگر اِمتحاناً آبھی جائیں تو ربّ تعالیٰ کی طرف سے اُسے سکونِ قلبی نصیب ہوتا ہے جس سے وہ صبر کر کے ثواب کما لیتا ہے، غرض کہ اُس کے لئے مُصِیبت مَعصِیَت (گُناہ) لے کر نہیں آتی، مَغفرت لے کر آتی ہے، بُری موت سے مُراد خرابیِ خاتمہ ہے یا غفلت کی اچانک مَوت یا مَوت کے وقت ایسی علامت کا ظہور ہے جو بعدِ مَوت بدنامی کا باعث ہو اور ایسی سخت بیماری ہے جو مَیِّت کے دل میں گھبراہٹ پیدا کر کے ذِکْرُ اللہ سے غافل کر دے، غرض کہ سخی بندہ ان تمام بُرائیوں سے مَحْفُوظ رہے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۳/۱۰۳، ملتقطاً)

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دُوں
شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص316)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ صدقہ بُرائیوں کے دروازوں کو بند کرتا ہے، صدقہ رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو بجھاتا ہے، صدقے میں بیماروں کیلئے شفا ہے، صدقہ حادثات سے حفاظت کا ذریعہ ہے، صدقہ نیکیوں میں اضافے کا وسیلہ ہے اور صدقہ بُری موت سے بچانے کا سبب ہے۔ مگر افسوس! صدقے کے اس قدر فضائل کے باوجود ہم نیک کاموں میں خرچ کرنے سے پیچھے ہٹتے جارہے ہیں شاید اسی وجہ سے ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی مصیبت کا شکار نظر آتا ہے کوئی گھریلو اور خاندانی

مسائل میں مبتلا ہے تو کوئی معاشرتی اور معاشی پریشانیوں میں گرفتار ہے الغرض مختلف بیماریوں اور مصیبتوں نے معاشرے کو چاروں طرف سے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے، نئی نئی بیماریاں جنم لے رہی ہیں، ماہر ڈاکٹروں اور حکیموں سے علاج کروانے پر بھی امراض ہیں کہ جان نہیں چھوڑتے، گھریلو جھگڑے روزانہ کا معمول بن چکے ہیں، بے روزگار افراد قابلیت کے باوجود نوکری کے لئے مارے مارے پھر رہے ہیں، غربت بڑھتی جارہی ہے، قرض خواہ قرضوں کی وصولی کی خاطر دھکے کھا رہے ہیں، قرض دار قرضوں کے بوجھ تلے دبتے جارہے ہیں، برائیاں اور نت نئے جرائم (Crimes) بڑھتے جارہے ہیں، یقیناً یہ سب ہماری شامتِ اعمال کا نتیجہ ہے۔ یاد رکھئے! پریشانیاں اور بیماریاں تو زندگی کا حصہ ہیں لیکن ان کے سبب رونے دھونے اور مایوسی کا شکار ہونے کے بجائے اخلاص کے ساتھ نیک اعمال کیجئے گناہوں سے دور رہیے اور مصیبتوں سے چھٹکارا دلانے والا عمل یعنی صدقہ دینے کی عادت بنائیے کہ صدقہ دینے سے جہاں **بلاؤں سے حفاظت** رہتی ہے، وُہیں اس کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا بہتر بدلہ بھی عطا فرماتا ہے، چنانچہ

صدقے کا انعام

حضرت سَیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ زمانے کے مشہور بزرگ حضرت سَیِّدُنا ابو مُسلِم خَولانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجۂ محترمہ نے آپ سے کہا: ہمارے پاس آٹا بالکل ختم ہوگیا ہے اور کھانے کے لئے کچھ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ رقم موجود ہے جس سے آٹا خریدا جاسکے؟ انہوں نے عرض کی: میرے پاس ایک درہم ہے جو اُون بیچ کر حاصل ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: لاؤ وہ درہم مجھے دو، میں آٹا خرید لاتا ہوں چنانچہ آپ ایک درہم اور

تھیلا لے کر بازار کی طرف گئے۔ جب دکان سے آٹا خریدنا چاہا تو اچانک ایک فقیر آگیا اور اس نے کہا: اے ابو مسلم خولانی! یہ درہم مجھ پر صدقہ کر دو۔ آپ وہاں سے پلٹے اور دوسری دکان پر پہنچے، جیسے ہی آپ نے آٹا خریدنا چاہا دوبارہ وہی فقیر آگیا اور کہنے لگا: اے ابو مسلم خولانی! میں بہت مجبور ہوں، یہ درہم مجھ پر صدقہ کر دو۔ اسی طرح وہ فقیر آپ کے پیچھے لگا رہا بالآخر آپ نے وہ درہم فقیر کو دے دیا۔ اب سوچنے لگے کہ گھر والوں کو کیا جواب دوں گا، وہ تو خالی تھیلا دیکھ کر پریشان ہو جائیں گے! چنانچہ آپ لکڑی کا کام کرنے والے کی دکان پر گئے اور وہاں سے تھیلے میں لکڑی کا بُرادہ اور مٹی بھری اور گھر کی طرف چل دیئے۔ گھر پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا جیسے ہی دروازہ کھلا آپ نے وہ تھیلا گھر والوں کے حوالے کیا اور آپ گھر میں داخل ہوئے بغیر ہی واپس پلٹ گئے، آپ پریشان تھے کہ جب تھیلا کھولا جائے گا تو اس میں سے مٹی اور لکڑی کا بُرادہ نکلے گا اور گھر والے آٹا نہ ملنے کی وجہ سے بہت پریشان ہوں گے، اسی خوف و پریشانی کی وجہ سے آپ سارا دن گھر نہ گئے۔ جب آپ کی زوجۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے تھیلا کھولا تو وہ نہایت ہی بہترین آٹے سے بھرا ہوا تھا چنانچہ انہوں نے جلدی جلدی کھانا تیار کیا اور آپ کا انتظار کرنے لگیں۔ جب آپ رات گئے چپکے سے گھر میں داخل ہوئے تو آپ کی زوجۂ محترمہ فوراً آپ کے لئے بہترین قسم کی روٹیاں لے کر آئیں، آپ روٹیاں دیکھ کر حیران ہوئے اور پوچھا: یہ روٹیاں کہاں سے آئیں؟ تو آپ کی زوجہ نے کہا: یہ اِسی آٹے کی روٹیاں ہیں جسے آپ لے کر آئے تھے۔ یہ سن کر آپ رونے لگے اور اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا کہ اس نے میری لاج رکھ لی اور مٹی کو عمدہ آٹے میں تبدیل کر دیا۔ (عیون الحکایات، ۱/۱۷۰، بتغیر قلیل)

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ   بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کار ساز کا

(ذوق نعت، ص۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صدقہ دینا اور محتاجوں کی خیر خواہی کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کس قدر پسندیدہ عمل ہے کہ جو مسلمان اخلاص کے ساتھ صدقہ و خیرات کرکے محتاجوں کا دل خوش کرتا ہے تو عزّت دینے والا پروردگار عَزَّوَجَلَّ ایسے بندے کو محتاجی کے باوجود کسی کے آگے شرمندہ نہیں ہونے دیتا بلکہ اس کی سوچ سے بڑھ کر نوازتا ہے جیسا کہ بیان کردہ حکایت سے ظاہر ہوا کہ جب حضرت سَیِّدُنا ابُو مسلِم خولانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خود ضرورت مند ہونے کے باوجود آٹے کی رقم راہِ خدا میں صدقہ کی تو ان کا دیا ہوا صدقہ بارگاہِ خُداوندی میں اس قدر مقبول ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لکڑی کے بُرادے اور مٹی کو عُمدہ آٹے میں تبدیل فرمادیا، یوں انہیں اور گھر والوں کو بہترین روٹیاں نصیب ہوئیں، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم صدقہ و خیرات کرتے وقت اس بات کو ذہن میں بالکل بھی نہ لائیں کہ مال میں کمی واقع ہو جائے گی یا ہم کہاں سے کھائیں گے؟ یا فُلاں فُلاں کام کے لئے بھی تو ضرورت ہے وغیرہ۔ یاد رکھئے! بظاہر تو ہمیں لگتا ہے کہ مال میں کمی واقع ہو جائے گی مگر درحقیقت اس سے مال میں اضافہ ہی ہوتا ہے بلکہ دنیا و آخرت کے بہت سے فوائد (Benefits) بھی حاصل ہوتے ہیں، ہاں اگر مال میں کمی کے خوف سے صدقہ نہیں دیں گے تو ممکن ہے رِزق میں بے برکتی اور تنگدستی پیدا ہو جائے، چنانچہ حضرتِ سَیِّدَتُنا اَسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا فرماتی ہیں: رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: صدقہ و خیرات مت روکو، کہیں تمہارا رِزق نہ روک دیا جائے۔ (بخاری، کتاب الزکاۃ، باب التحریض علی الصدقۃ۔۔۔الخ، ۱/۴۸۳، حدیث: ۱۴۳۳)

حضرتِ سَیِّدُنا امام بدرُ الدّین عینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: اس خوف سے اپنے مال کو صدقہ کرنے سے مت روک کہ وہ ختم ہو جائے گا، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر مال کی تنگی

فرمادے گا یا تجھ سے مال روک لے گا اور رِزق کے وسائل ختم فرمادے گا۔ یہ حدیثِ پاک اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ صدقہ مال بڑھاتا اور اس میں برکت اور زیادتی کا سبب ہوتا ہے اور جو بُخل سے کام لے اور صدقہ نہ کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے مال میں تنگی فرمائے گا اور مال میں برکت اور اضافہ ہونے سے بھی روک دے گا۔ (عمدۃ القاری، کتاب الزکاۃ، باب التحریض۔۔۔الخ، ۶/۴۱۰، تحت الحدیث: ۱۴۳۳)

ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے جس قدر ممکن ہو صدقہ وخیرات کی عادت بنانی چاہیے اور اس کی ذات پر کامل بھروسا بھی رکھنا چاہیے کہ وہ ہمیں دنیا وآخرت میں اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔ ہمارے بزرگانِ دِین اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کیسا کامل یقین رکھتے تھے، آیئے! اس بارے میں ایک حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

رابعہ بصریہ کا یقین کامل

دو بزرگ حضرت سَیِّدَتُنَا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے یہاں مُلاقات کے لئے حاضر ہوئے اور باہم گفتگو کرنے لگے کہ اگر رابعہ اس وقت کھانا پیش کر دیں تو بہت اچھا ہو کیونکہ ان کے یہاں رزقِ حلال میسر آجائے گا۔ اس وقت آپ کے گھر میں صرف 2 ہی روٹیاں تھیں، آپ نے وہ روٹیاں ان دونوں کے سامنے رکھ دیں، اتنے میں کسی سائل نے دروازے پر صدا بلند کی تو آپ نے وہ دونوں روٹیاں اٹھا کر اسے دیدیں، یہ دیکھ کر وہ دونوں افراد حیرت زدہ رہ گئے۔ کچھ ہی دیر کے بعد ایک کنیز بہت سی گرم روٹیاں لئے حاضرِ خدمت ہوئی اور عرض کی کہ یہ میری مالکہ نے بھجوائی ہیں۔

حضرت سَیِّدَتُنَا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے جب گنتی کی تو وہ 18 روٹیاں تھیں، یہ دیکھ کر آپ نے کنیز سے فرمایا: شاید تمہیں غلط فہمی ہو گئی ہے، یہ روٹیاں میرے یہاں نہیں بلکہ کسی اور کے ہاں

بھیجی گئی ہیں۔ کنیز نے یقین کے ساتھ عرض کی کہ یہ آپ ہی کے لئے بھجوائی گئی ہیں، مگر آپ نے کنیز کے مسلسل اِصرار کے باوجود روٹیاں واپس لوٹا دیں۔ کنیز نے جب واپس جاکر اپنی مالکہ سے یہ ماجرا بیان کیا تو اس نے حکم دیا کہ اس میں مزید 2 روٹیوں کا اِضافہ کرکے لے جاؤ، کنیز جب 20 روٹیاں لے کر حاضر ہوئی اور حضرت سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے گنتی فرمالی تو پھر ان کے ذریعے مہمانوں کی خاطر مدارت فرمائی۔ کھانے سے فراغت کے بعد جب ان دونوں نے ماجرا دریافت کیا تو حضرت سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے ارشاد فرمایا: جب آپ حضرات تشریف لائے تو مجھے اندازہ ہوگیا تھا کہ آپ بھوک کا شکار ہیں چنانچہ جو کچھ گھر میں حاضر تھا، وہ میں نے پیش کردیا، اتنے میں سائل نے صدا لگائی تو میں نے وہ دونوں روٹیاں اسے دے کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! تیرا وعدہ ایک کے بدلے 10 دینے کا ہے اور مجھے تیرے وعدے پر مکمل یقین ہے۔ جب وہ کنیز 18 روٹیاں لائی تو میں نے سمجھ لیا کہ اس معاملے میں ضرور کوئی غلطی ہوئی ہے، اس لئے میں نے انہیں واپس کردیا، پھر جب وہ 20 روٹیاں لیکر آئی تو میں نے وعدے کی تکمیل سمجھ کر انہیں قبول کرلیا۔
(تذکرۃ الاولیاء، ذکر رابعہ، ۱/۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے جن بندوں کو مال و دولت سے نوازا ہے، ان میں بعض صدقہ و خیرات کے ذریعے اپنے مسلمان بھائیوں کی مالی مدد کرتے، مسجدوں مدرسوں اور دِینی کاموں میں دل کھول کر خرچ کرتے ہیں، بعض خوش نصیب غریب دِینی طلبہ کرام کی اس انداز سے بھی مالی مدد کرتے ہیں کہ کسی کو قرآنِ کریم لے کر دے دیا، کسی کو کتابیں لے کر دے دِیں، بعض

عاشقانِ رسول اپنا مال راہِ خدا میں اس انداز سے خرچ کرتے ہیں مثلاً جامعات و مدارس کے اساتذہ و مدنی عملے کے ماہانہ مشاہرے (Salaries) اپنے ذِمّے لے لیتے ہیں، بعض خوش نصیب جامعات و مدارس کے مطبخ (Kitchen) کے اخراجات میں اپنا حصہ شامل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ بعض مساجد کی تعمیر میں حصہ لیتے ہیں اور بعض اِمام و موذِّن کے مُشاہرے (تنخواہ) کی ترکیب کرتے ہوں۔ مگر بد قسمتی سے بعض مالدار ہونے کے باوجود کنجوسی سے کام لیتے ہوئے مسلمانوں کی خیر خواہی اور نیک کاموں میں خرچ کرنا تو دُور کی بات اپنے اہل و عیال کے حقوق کے لیے بھی خرچ کرنے کا ذہن نہیں رکھتے، ایسے لوگوں کو لاکھ فضائل بتائے جائیں، راہِ خدا میں مال صدقہ و خیرات کرنے کی برکتیں بتائی جائیں مگر انہیں کسی کی غُربت کا احساس نہیں ہوتا، اگر ان سے مسجد و مدرسے کی تعمیرات وغیرہ اچھے کاموں میں تعاون کی درخواست کی جائے تو جان چھڑانے کیلئے کہتے ہیں " ابھی ہاتھ تنگ ہے بعد میں آنا" لیکن جب ان پر بیماری، قرضداری، کاروبار میں نقصان اور فیکٹری میں آگ لگنے جیسی بلائیں نازل ہوتی ہیں تو اس وقت انہیں محتاجوں سے ہمدردی، ان کی اِمداد، مساجد و مدارس وغیرہ کی تعمیرات اور صدقہ و خیرات کرنے کا خیال آتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں ایک **قابلِ توجہ** بات ہے، وہ یہ کہ اگر ہم کسی ایسے مسلمان کو جانتے ہیں کہ جس کو ایک عرصے سے **بیماریوں** نے گھیرا ہوا ہے، کئی سالوں سے **قرض** کے بوجھ تلے دَبا ہوا ہے، آئے دن **کاروبار میں مسلسل نقصان** ہی ہوتا جارہا ہے، فیکٹری، دُکان یا گھر میں کسی وجہ سے **آگ لگنے سے** لاکھوں یا کروڑوں روپے کا نقصان ہو گیا، یہاں تک کہ اس کا جانی نقصان بھی ہو گیا وغیرہ۔ اب ہو سکتا ہے کہ شیطان یہ وسوسہ دِلائے اور اُس کے بارے میں بد گمانی ہمارے دل میں جگہ لینے کی کوشش کرے کہ فُلاں کو جو نقصان ہو رہا ہے، یہ اِسی وجہ سے ہے کہ یہ کنجوس ہے، صدقہ و

خیرات نہیں کرتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہوئے اس کا دل گھبراتا ہے، بلکہ یہ تو جی چُراتا ہے۔ **یادرکھئے!** اس موقع پر ہمیں شیطان کی ہاں میں ہاں نہیں ملانی، کیونکہ ہمارے پاس کوئی ایسا آلہ نہیں ہے، جس سے ہم کسی مسلمان کے بارے میں جانچ سکیں کہ یہ بُخل کی وجہ سے فُلاں بیماری میں مُبتلا ہے، یہ صدقہ وخیرات نہ کرنے کی وجہ سے فُلاں مصیبت میں گرفتار ہے، ہمیں ہر مسلمان کے بارے میں ہمیشہ حُسنِ ظن ہی رکھنا ہے، ہم نہیں جانتے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کس کا کیا مقام ہے؟ اُس مالکِ کریم عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کس کا صدقہ و خیرات مقبول ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ہر مسلمان کی عزّت کا تحفظ نصیب فرمائے اور حُسنِ ظن کی لازوال دولت سے مالامال فرمائے۔ اٰمین۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطانِ لعین انسان کو مال کی کمی کا خوف دِلا کر نیک کاموں میں خرچ کرنے سے روکتا ہے۔ اس سے پہلے کہ ہمیں کوئی مصیبت پہنچے، کوئی آفت آن پڑے یا کسی بلا میں مبتلا ہو جائیں ہمیں صدقہ وخیرات کرتے رہنا چاہیے تاکہ آنے والی بلاؤں سے محفوظ رہ سکیں۔

آیئے اس بارے میں 2 ایمان افروز حکایات سنتے ہیں، چنانچہ

ایک لقمے کی برکت سے بچے کی جان بچ گئی

حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے مروی ہے کہ حضور نبیِ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "ایک عورت کے منہ میں لقمہ تھا اتنے میں سائل نے صدا لگائی اس نے وہ لقمہ سائل کو کھلا دیا۔ کچھ عرصہ بعد اس کے ہاں ایک بچے کی ولادت ہوئی، جب وہ کچھ بڑا ہوا تو اسے بھیڑیا اُٹھا کر لے گیا، عورت اس بھیڑیئے کے پیچھے بھاگتی ہوئی پکار رہی تھی **"میرا بیٹا، میرا بیٹا"** اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتے کو حکم دیا کہ بھیڑیئے

کے پیچھے جاؤ اور اس کے منہ سے بچہ چھین لو (اور اس کی ماں کے حوالے کردو) اور اس کی ماں سے کہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ لقمہ لقمے کے بدلے ہے۔"
(المجالسة وجواهر العلم، الجزء السادس والعشرون، الحديث ۳۶۲۲، ۳/۲۷۷)

ایک روٹی نے ہلاکت سے بچالیا

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے مروی ہے، رسولِ کریم رءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا جو ہر مرتبہ پرندے کے گھونسلے سے بچے نکال لیتا۔ پرندے نے اس کے خلاف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں شکایت کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: "اگر وہ اسی حال پر باقی رہا تو ہلاک ہو جائے گا۔" جب اس سال وہ شخص گھر سے سیڑھی لے کر پرندے کے بچوں کو پکڑنے کے لئے چلا تو راستے میں اسے ایک فقیر ملا، اس نے اپنے زادِ راہ میں سے ایک روٹی اسے دے دی، پھر درخت کے اوپر چڑھا اور بچوں کو پکڑ لیا۔ ان کے ماں باپ یہ منظر دیکھ رہے تھے انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ اس مرتبہ وہ ہلاک ہو جائے گا لیکن وہ تو صحیح وسالم جا رہا ہے؟" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: "کیا تم نہیں جانتے کہ جو شخص کسی دن کوئی صدقہ کرے میں اسے اس دن ہلاک نہیں کرتا اور نہ ہی اسے اس دن کوئی بُرائی پہنچتی ہے۔" (کنز العمال، کتاب الزکاۃ، قسم الاقوال، الحدیث ۱۶۱۱۲، ج۶، ص۱۵۹)

یا نبی تیری دُہائی آفتوں میں گھر گیا
رُخ بدل دے مشکلوں کا اور بلائیں مجھ سے پھیر

وسائلِ بخشش مُرمم، ص۲۳۴

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صدقہ دینے کے فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ان حکایات میں صدقے کی کیسی کیسی برکتیں ظاہر ہوئیں، پہلی حکایت میں ایک عورت کو ایک لقمہ صدقہ کرنے کی یہ برکت ملی کہ فرشتے نے بھیڑیئے کے منہ سے اس کا بچہ چھین کر اس عورت کو واپس لوٹا دیا اور یوں بچے کی جان بچ گئی، دوسری حکایت میں پرندے کے گھونسلے سے بچے نکالنے والا شخص ہلاک ہونے سے اس لیے بچ گیا کہ راستے میں اس نے بھی ایک روٹی صدقہ کی تھی اور اس صدقے کی برکت سے اس کی بھی جان بخش دی گئی۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡہ **صَدَقَہ دینے کے فوائد** بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: صدقہ دینے سے عُمریں زِیادہ ہوں گی، رِزق کی وُسعَت، مال کی کثرت ہوگی، اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے، خیر و برکت پائیں گے، آفتیں بلائیں دُور ہوں گی، بُری قضا ٹلے گی، ستر (70) دروازے بُرائی کے بند ہوں گے، ستر (70) قسم کی بلا دُور ہوگی، ان کے شہر آباد ہوں گے، شکستہ حالی دُور ہوگی، خوفِ اندیشہ زائل اور اطمینانِ خاطر حاصل ہوگا، مددِ الٰہی شامل ہوگی، رحمتِ الٰہی ان کے لیے واجب ہوگی، ملائکہ اُن پر درود بھیجیں گے، رضائے الٰہی کے کام کریں گے، غضبِ الٰہی ان پر سے زائل ہوگا، ان کے گناہ بخشے جائیں گے، مغفرت ان کے لئے واجب ہوگی، اُن کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی، روزِ قیامت دوزخ سے امان میں رہیں گے، آتشِ دوزخ ان پر حرام ہوگی، آخرت میں احسانِ الٰہی سے بہرہ مند ہوں گے، خدا عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو اس مبارک گروہ میں ہوں گے جو حضور پُر نور سید عالم، سرورِ اکرم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعلِ اقدس کے تَصَدُّق میں سب سے پہلے داخلِ جنّت ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۱۵۳، ۱۵۴ ملتقطاً)

بِلا حساب ہو جنّت میں داخلہ یارَبّ

پڑوس خُلد میں سَرْوَر کا ہو عطا یارَبّ

وسائلِ بخشش مُرمم، ص ۸۲

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"چوک درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے اندر محتاجوں کی محتاجی کا احساس پیدا کرنے ان کے دکھ درد میں امداد کرنے، دِینی کاموں میں دل کھول کر خرچ کرنے کا جذبہ بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور 12 مدنی کاموں میں عملی طور پر شامل ہو کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے والے بن جایئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام **"چوک درس"** بھی ہے۔ جس کا مقصد مسلمانوں میں نیکی کی دعوت کو عام کرنا ہے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارا نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور تمہارا راستے سے گندگی ہٹا دینا صدقہ ہے اور تمہارا نماز کے لئے چلنے میں ہر قدم صدقہ ہے۔ (الترغیب والترهیب، کتاب الادب، باب فی اماطة الاذی عن الطریق، ۳/۴۶۶، رقم: ۴۵۶۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوش قسمت ہیں وہ اسلامی بھائی کہ جو فیضانِ سُنّت سے روزانہ چوک درس دے کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے وہ صدقہ دینے کا ثواب پائیں گے۔ آیئے! بطورِ ترغیب چوک درس کی ایک ایمان افروز مدنی بہار سنتے ہیں، چنانچہ

وفات سے قبل توبہ نصیب ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ ہمارے علاقے کی جامع مسجد کے باہر عشاء کی نماز کے بعد چوک درس ہوتا تھا، جس میں بہُت سے اسلامی بھائی شرکت کرتے، ایک دن حسبِ مَعمول بَعدِ عِشاء چوک دَرس کے لیے مبلّغ اسلامی بھائی تشریف لائے تو آس پاس موجود لوگوں کو درس میں شرکت کرنے کی دعوت پیش کی، ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر قریب ہی رِکشا اسٹینڈ پر موجود چوکیدار راجو بھائی کو بھی درس میں شِرکت کی دعوت پیش کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "راجو بھائی" دَعوَت قبول کرتے ہوئے درسِ فیضانِ سُنَّت میں شریک ہوگئے۔ درس کے بعد مُبلّغِ دعوتِ اسلامی نے رِقّت انگیز دُعا سے قبل درس سننے والوں کو سابقہ گناہوں سے توبہ کروائی اور دورانِ دُعا حاضِرین کی مغفرت کے لیے بھی دُعا مانگی، جس پر سب نے باآوازِ بلند آمین کہا۔ دُعا کے آخر پر درس سننے والوں نے بلند آواز سے دُرُودِ پاک پڑھا، راجو بھائی نے دُرُودِ پاک پڑھتے ہوئے انگوٹھے چُوم کر آنکھوں سے لگائے، بلند آواز سے کَلِمۂ طَیِّبَہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھا اور بے اختیار زمین پر گر پڑے۔ ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر انہیں اُٹھایا تو اس وقت وہ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے تھے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی شان! کہ راجو بھائی **چوک درس** کی برکت سے موت سے قبل توبہ کرنے کی سعادت پا گئے۔

ہے تمنّائے عطاؔر یارب! ان کے جلووں میں یوں موت آئے
جھُوم کر جب گرے میرا لاشہ تھام لیں بڑھ کے شاہِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ محتاجی کا بہانہ بنا کر صَدَقہ و

خَیرات کے معاملے میں سُستی و بُخل سے کام لیتے اور حال پوچھنے پر شکوے شکایات کے انبار لگادیتے ہیں۔یہی وہ خطرناک بُرائی ہے کہ جس کی مذمّت قرآنِ کریم میں بھی بیان کی گئی ہے چنانچہ پارہ 26 سورۂ محمد کی آیت نمبر 38 میں ارشادِ ربّانی ہے:

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُۚ وَ مَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖؕ وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْۙ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ۠(۳۸)

تَرجَمۂ کنز الایمان: ہاں ہاں یہ جو تم ہو بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ میں خَرچ کرو تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے اور جو بخل کرے وہ اپنی ہی جان پر بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج اور اگر تم منہ پھیرو تو وہ تمہارے سِوا اور لوگ بدل لے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔

مشہور مُفسّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: بُخل کا معنٰی ہے روکنا، اِصطلاح میں بخل یہ ہے (کہ) وہاں (خرچ کرنے) سے مال وغیرہ کا روکنا، جہاں سے (روکنا) مناسب نہ ہو، حقوق کا ادا نہ کرنا بھی بخل ہے، خواہ انسانوں کا حق ادا نہ کرے یا شریعت کا یا اللہ تعالٰی کا، لہٰذا زکوۃ نہ دینے والا، اپنے حاجت مند ماں باپ، بال بچوں، اہلِ قَرابت (رشتے داروں) پر خرچ نہ کرنے والا اور اپنے اوپر خرچ نہ کرنے والا بخیل (ہے)، یوں ہی بوقتِ ضرورت مسلمانوں پر خرچ نہ کرنے والا بخیل (ہے)۔ (تفسیر نعیمی، ۴/۳۷۷ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زکوۃ اور صَدقہ و خیرات کا شُمار مالی عبادت میں ہوتا ہے اور اس عبادت کی توفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ انہی لوگوں کو دیتا ہے، جن کے دلوں میں غربا و مساکین کی حاجت روائی کا جذبہ ہوتا ہے۔ جو لوگ اپنی زکوۃ وغیرہ ادا نہیں کرتے، وہ اپنا پیٹ بھرنے اور بینک بیلنس (Bank

(Balance) بنانے کی فکر میں مگن رہتے ہیں، شاید وہ یہ سمجھتے ہوں گے کہ جس طرح ان کا اپنا پیٹ بھرا ہوا ہے، اسی طرح دوسروں کا پیٹ بھی بھرا ہوگا۔ بخل کس قدر خطرناک بیماری ہے۔ آئیے! اس بارے میں 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور عبرت حاصل کیجئے چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: بخل جہنم میں ایک درخت ہے، جو بخیل ہے اُس نے اس کی ٹہنی پکڑلی ہے، وہ ٹہنی اُسے جہنم میں داخل کیے بغیر نہ چھوڑے گی۔ (شعب الایمان، ۷/۴۳۵، الحدیث: ۱۰۸۷۷)
2. ارشاد فرمایا: مالدار بخل کرنے کی وجہ سے بِلا حساب جہنم میں داخل ہوں گے۔ (فردوس الاخبار، باب السین، ۱/۴۴۴، حدیث: ۳۳۰۹)
3. ارشاد فرمایا: ہر وہ دن جس میں بندے صبح کو اُٹھتے ہیں تو اس میں 2 فرشتے اُترتے ہیں، ان میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! (اپنی راہ میں) خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! بُخل کرنے والے کے مال کو برباد فرما۔ (بخاری، کتاب الزکاۃ، باب قول اللہ تعالی: (فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی)... الخ، ۱/۴۸۵، حدیث: ۱۴۴۲)

دولتِ دُنیا سے بے رَغبت مجھے کر دیجئے
میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار

(وسائل بخشش مُرمّم، ص218)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بخیل شخص کتنا بڑا بدبخت ہوتا ہے کہ کنجوسی کا مظاہرہ کرکے خود کو جہنم کا حقدار ٹھہراتا ہے اور معصوم فرشتوں کی دُعائے ہلاکت سے اس کا مال برباد ہوتا ہے لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مال کے حقوق ادا کیے جائیں اور

دل کھول کر صدقہ و خیرات کی عادت بنائی جائے کیونکہ اگر ہم نے مال کے حقوق ادانہ کئے تو یاد رکھئے! یہی مال جسے ہم نے بڑی مَحَبَّت سے جمع کرر کھاہے، کل ہمیں ذِلّت ورُسوائی کے گہرے گڑھے میں بھی گرا سکتا ہے۔ آیئے! صدقہ وخیرات نہ دینے سے متعلق ایک عبرت ناک حکایت سنتے ہیں ، چنانچہ

فقیر کو دُھتکارا تو خود فقیر بن گیا

ایک مصیبت زدہ فقیر نے ایک مالدار شخص کے سامنے اپنی حاجت کا اظہار کیا مگر مالدار شخص نے فریاد سننے کے بجائے اُلٹا اسے زبان سے تکلیف دینی شروع کر دی اور اسے خوب ذلیل کیا۔ فقیر کا دل خون خون ہو گیا اور جذبات میں ایک آہ بھر کر کہا: تمہارے غُصّہ کرنے کی وجہ شاید یہ ہے کہ تمہیں بھیک مانگنے کی ذِلّت کا احساس نہیں۔ یہ جُملہ سن کر مالدار شخص غُصّے میں آگیا اور فقیر کو غلام کے ذریعے دھکے دلوا کر باہر نکلوا دیا۔ عزت و ذلت دینے والے مالک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کا کرنا یوں ہوا کہ وہ غرور کرنے والا مالدار کچھ عرصہ بعد کنگال ہو گیا۔ دوست، رشتے دار اور غلام و خُدام سب چھوٹ گئے اور یہ شخص سڑک پر آگیا۔ جس غلام نے فقیر کو اپنے آقا کے حکم سے دھکّے دے کر نکالا تھا اسے ایک نئے مالدار آقا نے خرید لیا۔ یہ آقا بہت نرم دل، فریاد سُننے والا اور مہربان تھا، غریبوں، فقیروں کی امداد کرنے سے زیادہ اسے کسی چیز میں خوشی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ہر وقت اس کے دروازے پر فقیروں کی بھیڑ لگے رہتی ہے۔ ایک رات کسی فقیر نے اس کے دروازے پر آواز لگائی، غلام نے فقیر کی مدد کرنے کی نیت سے جیسے ہی دروازہ کھولا، اس کی چیخ نکل گئی کیونکہ سامنے مَوجُود فقیر کوئی اور نہیں اس کا پُرانا آقا تھا، اپنے پرانے آقا کی یہ حالت دیکھ کر غلام کی آنکھوں میں

آنسو آگئے اور وہ اس کی اِمداد کر کے اپنے موجودہ آقا کے پاس چلا آیا۔ آقا نے جب غلام کو اُداس پایا تو پوچھا: کیا کسی نے تمہیں کوئی تکلیف پہنچائی ہے؟ یہ سُن کر غُلام نے اپنے پُرانے آقا کے حال سے اس کو آگاہ کیا، ساری کہانی سننے کے بعد آقا بولا: میں وہی فقیر ہوں، جسے اُس نے دھکے دلوا کر نکلوا دیا تھا اور آج دیکھو کہ وقت کیسا بدلہ کہ قدرت نے اسے میرے ہی دروازے پر بھیک مانگنے کے لئے لا کھڑا کیا۔ (اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ)

(بوستان سعدی، باب دوم در احسان، ص ۸۰)

تمہیں معلوم کیا بھائی! خدا کا کون ہے مقبول　　کسی مومن کو مت دیکھو کبھی بھی تم حقارت سے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص 403)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ رَبُّ الْعٰلَمِین عَزَّوَجَلَّ نے کنجوسی کا مظاہرہ کرنے اور محتاج شخص کے ساتھ نامناسب سُلُوک کرنے والے مالدار کو اسی فقیر کے در کا بھکاری بنا دیا کہ جسے اس نے دھکے دے کر نکلوایا تھا۔ اگر کبھی کوئی محتاج مُسلمان ہم سے فریاد کرے تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی استطاعت کے مطابق خُوشی خُوشی اس کی امداد کریں، ہاں! اگر مدد کرنے کی قدرت نہیں تو خاموشی اختیار کی جائے یا نہایت نرمی کے ساتھ معذرت کرلی جائے، اس موقع پر اُسے بُرا بھلا کہنا، جھوٹ بولنا یا اُسے جھڑک کر اس کی دل آزاری کرنا جائز نہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں اور اپنی دولت و خوشحالی پر اِتراتے ہوئے محتاجوں کا دل دکھاتے ہیں، اُنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈر جانا چاہئے کیونکہ وقت ایک جیسا نہیں رہتا، اگر آج وہ مُحتاج اور ہم خوشحال ہیں تو ہو سکتا ہے کچھ عرصے بعد وہ خوشحال ہو جائے اور ہم اس کی حالت میں آجائیں۔ بہر حال اگر ہم مستقبل میں آنے والی ممکنہ

مصیبتوں اور بلاؤں سے نجات کا سامان کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم مال سے دل لگانے اور مُحتاجوں کا دل دکھانے کے بجائے ان کے لئے نرم گوشہ رکھیں اور جیسے ممکن ہو ان کی حاجت روائی کریں، وقتاً فوقتاً نیک کاموں میں خرچ کریں۔

دعوتِ اسلامی کے شُعبہ جات کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس وقت دعوتِ اسلامی دُنیا کے کم و بیش 200 ممالک اور کم و بیش 103 شعبہ جات میں سُنّتوں کی خدمت کررہی ہے جن میں سے مساجد کی تعمیرات کے لیے خُدّامُ المساجِد، مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کے حفظ و ناظرہ کی تعلیم (Education) کے لیے مدرستہ المدینہ، بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کی تعلیمِ قرآن کے لیے مدرَستہُ المدینہ بالِغان، دِینی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ رائج شدہ تعلیم کے لیے دارالمدینہ، شرعی رہنمائی کے لیے دارُالاِفتاء اہلسنّت، علماء کی تیّاری کے لیے جامعۃُ المدینہ، تربیتِ اِفتا کے لیے مفتی کورس، جدید مسائل کے حل کے لیے مجلسِ تحقیقاتِ شرعیہ، پیغامِ اعلیٰ حضرت کو عام کرنے اور اِصلاحی کُتُب کی فراہمی کے لیے مجلس المدینۃ العلمیہ، عاشقانِ رسول مصنّفین کی تصانیف و تالیفات کو شرعی غلطیوں سے محفوظ رکھنے کے لیے مجلسِ تفتیشِ کُتب و رَسائل، رُوحانی عِلاج کے لیے مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ، الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے نیکی کی دعوت کو دُنیا کے گوشے گوشے میں پہنچانے کے لیے مَدَنی چینل، اسلامی بہنوں کے لیے ان کے ہفتہ وار اجتماعات و دیگر مَدَنی کام، مسلمانوں میں عمل کا جذبہ بیدار کرنے کے لیے سُوالات کی صورت میں مَدَنی انعامات اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے دُنیا کے کئی ممالک میں مَدَنی قافلوں اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات و مدنی مذاکروں کا اہتمام ہوتا ہے۔ اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ، گونگے (Dumb) بہرے (Deaf)،

نابینا(Blind)اِسلامی بھائیوں کی اِصلاح کے لیے بھی مجالس قائم کی جاچکی ہیں اور پھر ان تمام شعبہ جات کی کارکردگی پر نظر رکھنے اور دُنیا بھر میں سارے مَدَنی نظام کو اَحسَن طریقے سے چلانے کے لیے **مرکزی مجلسِ شُوریٰ** قائم ہے، لہٰذا اپنے صدقہ و خیرات اور دیگر نفلی عطیات دعوتِ اسلامی کو دے کر نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے اور اپنی آخرت کیلئے نیکیوں کا ذخیرہ کیجئے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو
(وسائلِ بخشش، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی پہلی تاریخ کو محدثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس بھی منایا جاتا ہے۔ آیئے! اِسی مناسبت سے محدثِ اعظم پاکستان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ مُبارَکہ کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمایئے چنانچہ

سیرتِ محدِّثِ اعظم پاکستان

محدثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مشرقی پنجاب (ہند) میں 1321 ہجری مطابق 1903ء میں پیدا ہوئے اور آپ نے یکم شعبان 1382ھ مطابق 29 دسمبر 1962ء میں وصال فرمایا۔ آپ کے والدِ ماجد کا شُمار علاقے کے معروف اور معزّز افراد میں ہوتا تھا، آپ کی عظمت و بزرگی میں آپ کی والدہ کی دُعاؤں کا بھی عمل دخل تھا، آپ کی والدہ اکثر فرمایا کرتی تھیں کہ میرا یہ لاڈلا بچہ عظیم شخصیت کا مالک بنے گا۔

محدثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بچپن عام بچوں سے مختلف تھا، آپ بچپن ہی سے دِینی باتوں میں دلچسپی (Interest) رکھتے تھے۔ آپ جب چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو والدِ ماجد کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنے چلے جاتے۔ ذِکرو اذکار اور نعت خوانی کا ایسا ذوق تھا کہ عُموماً چلتے پھرتے نعتیں پڑھتے اور ذِکْرُاللہ کیا کرتے۔ سُننے والے حیران ہوتے کہ اس عُمر میں ایسا ذوق وشوق۔ (حیاتِ محدثِ اعظم، ص۳۰)

عبادت میں، ریاضت میں، تلاوت میں لگا دے دل رجب کا واسطہ دیتا ہوں فرما دے کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص 98)

محدثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیاتِ مبارکہ کے روشن پہلوؤں سے مزید برکتیں حاصل کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ **"فیضانِ محدثِ اعظم پاکستان"** کا مطالعہ فرمالیجئے۔ اسی طرح ماہِ شعبان المعظم کی 2 تاریخ کو کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا عرس شریف منایا جاتا ہے۔ آیئے! آپ کی بھی مختصر سیرتِ مُبارکہ سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

سیرتِ امامِ اعظم

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کپڑے کا کاروبار کیا کرتے تھے اور کاروبار میں دیانتداری اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا خُوب خیال رکھا کرتے تھے، آپ کا نامِ نامی اسمِ گرامی نعمان تھا، آپ 70 ہجری میں عراق کے شہر کُوفہ میں پیدا ہوئے، 80 سال کی عمر میں 2 شعبانُ المعظم 150 ہجری میں وفات پائی، آپ چاروں اماموں میں بلند مرتبہ ہیں، کیونکہ آپ تابعی ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رمضانُ المُبارک اور عیدُ الفطر میں 62 قرآنِ کریم ختم کرتے (ایک دن کو، ایک رات کو، ایک تراویح کے اندر سارے ماہ میں اور ایک عید کے روز) آپ سخاوت فرمانے والے، عِلم سکھانے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والے، حقوقُ العباد کا خیال رکھنے والے، عفوو درگزر سے کام لینے والے اور فضول باتوں سے بچنے والے اور تقویٰ وپرہیزگاری جیسی خوبیوں کے مالک تھے۔

نہ کیوں کریں ناز اہلسنّت، کہ تم سے چمکا نصیبِ اُمّت سِراجِ اُمّت مِلا جو تم سا، امامِ اعظم ابو حنیفہ

(وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت وکردار سے متعلق مزید معلومات جاننے کیلئے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"آنسوؤں کی برسات"** مکتبۃ المدینہ سے حاصل کرکے نہ صرف خود مطالعہ کیجئے بلکہ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ایصالِ ثواب کے لیے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا خزانہ ہاتھ آئے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے سنا کہ مختلف اعمال کی برکت سے **بلاؤں سے حفاظت** ہوتی ہے ❁ صدقہ بُرائی کے 70 دروازوں کو بند کردیتا ہے۔ ❁ صدقہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو بجھاتا ہے۔ ❁ صدقہ بُری موت سے بچاتا ہے۔ ❁ صدقہ بلاؤں سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ ❁ صدقہ عمر بڑھاتا ہے۔ ❁ صدقہ حادثات اور بیماریوں کی روک تھام کرتا ہے۔ ❁ صدقہ جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے۔ ❁ جبکہ زکوٰۃ وصدقات نہ دینے والوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوتا ہے۔ ❁ فرشتوں کی بد دعا سے بخیل کا مال برباد ہوتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں خوب خوب صدقہ و خیرات کا جذبہ عطا فرمائے اور تمام بلاؤں سے حفاظت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سفر کرنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! سفر کرنے کی چند سنتیں و آداب سنتے ہیں: ❀ ممکن ہو تو جمعرات کو سفر کی ابتدا کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی ابتدا کرنا سنت ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ۱۶۱/۵) ❀ اگر سہولت ہو تو رات کو سفر کیا جائے کہ رات کو سفر جلد طے ہوتا ہے ❀ اگر چند اسلامی بھائی مل کر قافلے کی صورت میں سفر کریں تو کسی ایک کو امیر بنا لیں۔ ❀ چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے قصور معاف کروائیں اور جن سے معافی طلب کی جائے ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کر دیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۶، ص ۱۹) ❀ ہم جب بھی سفر پر روانہ ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اہل و مال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کر کے جائیں۔ اللہ

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۹۷/۱، حدیث: ۱۷۵

تبارک وتعالیٰ ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے۔❀ٹرین یابس وغیرہ میں بِسْمِ الله، اللهُ اَکْبَر اور سُبْحٰنَ الله3، 3بار، لَآ اِلٰهَ اِلَّا الله ایک بار پھر کہے: سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ۝ وَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۝ (پ۲۵، الزخرف ۱۳، ۱۴) ترجَمۂ کنزالایمان: پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بُوتے (قابو) کی نہ تھی اور بے شک ہمیں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف پلٹنا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۷۲۸) ❀ سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے کوئی تحفہ (Gift) لے آئیں کہ یہ سنتِ مبارکہ ہے۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے، اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر (Stone) ہی ڈال لائے۔ (کنز العمال، کتاب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، حدیث: ۱۷۵۰۲، ۶/۳۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب ”**بہارِ شریعت**“ حِصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب ”**سُنّتیں اور آداب**“ ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو — پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے — ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ (۱) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (۲) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (۳) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (اَلْبُدُوْرُ السّافِرۃ لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱ حدیث: ۳۶۶)

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو!

کون کرے یہ بھلا، تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص:۱۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادَہ، اُتنا ثواب بھی زِیادَہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا، ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا، ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا، ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نماز سے محبت کرنے والا بچہ

---

1 . . . معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

سِلسِلۂ عالیہ، قادریہ، رضویہ کے عظیم بُزرگ حضرت سیِّدُنا معروف کَرخی رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے اس رات عجیب چیز دیکھی، آپ نے فرمایا: کیا دیکھا؟ عرض کی: میرے گھر والوں کو مچھلی کھانے کی خواہش ہوئی، میں بازار گیا اور مچھلی خرید کر ایک مزدور بچے کو ساتھ لیا کہ وہ مچھلی اُٹھا کر گھر تک میرے ساتھ چلے۔ چنانچہ وہ میرے ساتھ چل پڑا، راستے میں جب اس نے ظہر کی اَذان سُنی تو مجھے کہا: اے مُحترم! کیا آپ نماز نہیں پڑھیں گے؟ گویا اس نے اچانک مجھے غفلت سے بیدار کر دیا ہو، میں نے کہا: ہاں! ہاں! کیوں نہیں! ضرور پڑھیں گے اس نے مچھلی والا برتن مسجد کے دروازے پر رکھا اور مسجد میں داخل ہو گیا، میں نے اپنے دل میں کہا: اس بچے نے برتن کو نماز پر قُربان کر دیا تو کیا میں مچھلی قربان نہیں کر سکتا۔ وہ نماز پڑھتا رہا یہاں تک کہ اِقامت کہی گئی اور ہم نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب باہر نکلے تو دیکھا کہ برتن اپنی جگہ موجود تھا۔ میں نے گھر آکر یہ واقعہ گھر والوں کو سُنایا تو وہ کہنے لگے: اس بچے کو ہمارے ساتھ مچھلی کھانے کی دعوت دیں، جب میں نے اسے دعوت دی تو اس نے کہا: میں روزے سے ہوں۔ میں نے اس سے کہا: پھر تم ہمارے ہاں روزہ افطار کرو۔ اس نے کہا: مجھے آپ کی دعوت قبول ہے، آپ مجھے مسجد کا راستہ دِکھا دیجئے۔ میں نے اسے راستہ دکھایا تو وہ مسجد میں جاکر بیٹھ گیا جب ہم نے نمازِ مغرب ادا کرلی تو میں نے اُسے کہا: اب ہمارے گھر چلئے اُس نے جواب دیا: نمازِ عشا پڑھ کر چلیں گے نمازِ عشا پڑھنے کے بعد میں اس کو اپنے گھر لے آیا جس میں 3 کمرے تھے: ایک میرا اور میری بیوی کا تھا، دوسرے میں ہماری 20 سال سے معذور (Excusable) بیٹی تھی اور تیسرے میں ہمارا مہمان تھا، رات کے آخری حصے میں اچانک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا: کون ہے؟ تو آواز آئی: میں آپ کی فلاں بیٹی ہوں؟ میں نے کہا: وہ تو 20 سال سے معذور ہے اور گھر میں پڑا ہوا گوشت کا ایک ٹکڑا ہے، وہ

کیسے صحیح ہو کر چل سکتی ہے؟ یہ سن کر وہ کہنے لگی: میں آپ کی وہی بیٹی ہوں، آپ دروازہ تو کھولیں، جب میں نے دروازہ کھول کر دیکھا تو بالکل صحیح کھڑی تھی، ہم نے اس سے پوچھا: ہمیں بتاؤ کہ تم کیسے شِفایاب ہوئی؟ تو اس نے بتایا کہ میں نے آپ کو اس مہمان کا بھلائی کے ساتھ ذِکر کرتے ہوئے سُنا تو میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں اللہ پاک کی بارگاہ میں اس کا وسیلہ پیش کروں کہ وہ میری تکلیف دُور کردے، لہٰذا میں نے عرض کی: یااللہ! تیری بارگاہ میں ہمارے اس مہمان کی عظمت کا صدقہ! میری تکلیف دُور فرما اور مجھے عافیت عطا فرما۔ یہ دعا کرتے ہی میں سیدھی کھڑی ہوگئی، جیسا کہ آپ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ یہ بات سُن کر میں اپنے مہمان کی طرف گیا تو وہ گھر میں نہ تھا، دروازے پر آیا تو اس کو بھی بند پایا، یہ سُننے کے بعد حضرت سیِّدُنا معروف کَرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ہاں! واقعی اَولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین میں **چھوٹے بڑے سبھی** ہوتے ہیں۔ (الروض الفائق، باب فی مناقب الصالحین، ص ۱۰۹ ملخصا)

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یا خدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش ص105)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کے وسیلے سے مانگی جانے والی دُعائیں قبول ہوتی ہیں، وہیں اس بچے کا ذَوقِ نماز اور شَوقِ عِبادت بھی معلوم ہوا کہ اس نے اپنے کام کاج چھوڑ کر نماز کو ترجیح دی اور اَذان کی آواز سُنتے ہی نہ صرف خود نماز کیلئے مسجد میں چلا گیا بلکہ اس شخص کو بھی نماز کی دعوت دے کر اپنے ساتھ مسجد میں لے گیا۔ افسوس صد افسوس! جیسے جیسے ہم زمانۂ رِسالت سے دُور ہوتے جارہے ہیں، نمازوں کے معاملے میں ہماری سستیاں مُسلسل بڑھتی جارہی ہیں، آج ہمارے کانوں میں بھی اَذان کی آواز آتی ہے مگر ہم اپنے کام کاج کی مصروفیات یا محض

سُستی (Laziness) کی وجہ سے نماز ہی قضا کرڈالتے ہیں جبکہ گُناہ کرنے کیلئے ہماری سُستی فوراً چُستی میں بدل جاتی ہے۔ بعض لوگ تو ایسے بھی ہیں کہ جب اُن کی ایک یا چند نمازیں رہ جائیں تو کئی کئی مہینوں تک جان بوجھ کر نماز نہیں پڑھتے ، اگر کوئی دِین کا درد رکھنے والا اسلامی بھائی اُن پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے نمازوں کی ترغیب دِلائے تو کہتے ہیں "اِنْ شَآءَ اللہ اگلے جمعہ سے دوبارہ نمازیں پڑھنا شُروع کروں گا یا رَمضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کروں گا"یوں کسی قسم کی شرم و جھجک کے بِغیر بڑی دلیری کے ساتھ مَعَاذَاللہ اس بات کا گویا اِقرار کیا جاتا ہے کہ نمازیں تَرک کرنے کا یہ کبیرہ گُناہ، میں جُمُعہ کے دن تک یا رمضانُ المبارک تک مُسلسل جاری رکھوں گا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آج گھروں میں اتفاق نہیں، آئے دن لڑائی جھگڑے معمول بن گئے ہیں، ہر ایک رِزق میں بے بر کتی کی وجہ سے پریشان ہے ،والدین نافرمان اولاد سے بیزار ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! ہمارے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے ؟ہم کیوں ان پریشانیوں کا شِکار ہوتے جارہے ہیں ؟شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ آج ہم نے اللہ پاک اور اس کے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اوردن رات ان کی نافرمانی والے کاموں میں مشغول ہیں۔ اگر ہم خُود نمازوں سے دُور رہیں گے اور اپنے بچّوں کو بھی نماز کی ترغیب نہیں دلائیں گے تو یاد رکھئے! آئے دن ہمیں اِنہی پریشانیوں کا سامنا رہ سکتا ہے۔ کسی نے چوٹ کرتے ہوئے کیا خوب کہا ہے کہ

شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گِلہ ہے جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت
سچ ہے کہ بُرے کام کا اَنجام بُرا ہے دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ہمارے گھروں میں پریشانیوں ، بیماریوں ،لڑائی جھگڑوں اور تنگدستیوں نے جو ڈیرے ڈال رکھے ہیں، اس کی وجہ اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کے اَحکامات کی خلاف ورزی بھی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا زندگی کو غنیمت (Plunder) جانتے ہوئے سچی توبہ کیجئے اور نمازوں کی پابندی شُروع کر دیجئے ورنہ یاد رکھئے! جان بوجھ کر نماز قضا کرنا گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ جیسا کہ اللہ پاک پارہ16، سُوْرَۃُ مَرْیَم کی آیت نمبر59 میں اِرشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّاۙ(۵۹) (پ۱۶، مریم:۵۹)

تَرجَمۂ کنز الایمان: تو اُن کے بعد اُن کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں "غَیّ" کا جنگل پائیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ مُبارَکہ میں "غَیّ" کا تذکرہ ہے اور اِس سے مُراد جَہَنَّم کی ایک وادی ہے۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "غَیّ" جَہَنَّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زِیادہ ہے، اِس میں ایک کُنواں ہے جس کا نام "ھَبْ ھَبْ" ہے، جب جَہَنَّم کی آگ بجھنے پر آتی ہے، اللہ کریم اس کُنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ (یعنی جہنم کی آگ) بدَستور بھڑکنے لگتی ہے (اللہ کریم اِرشاد فرماتا ہے:)

كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا(۹۷) (پ۱۵، بنی اسرآئیل:۹۷)

ترجمۂ کنزالایمان: جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اُسے اور بھڑکا دیں گے۔

یہ کُنواں بے نمازیوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سُود خواروں اور ماں باپ کو اِیذا (یعنی تکلیف) دینے والوں کے لیے ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۴۳۴)

اِلٰہی ہوں بہت کمزور بندہ نہ دُنیا میں نہ عُقبیٰ میں سزا ہو

(وسائلِ بخشش ص316)

جہنّم کا عذاب اور دُنیا کی تکلیفیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خُدا سے لرز جایئے اور سچی پکی توبہ کر لیجئے۔ ذرا تصور تو کیجئے، جب اُس خطرناک وادی میں بے نمازی کو ڈالا جائے گا تو اُس کا کیا بنے گا۔ لٰہذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم فرائض کی پابندی کے ساتھ ساتھ نفل عبادات کا شوق بھی پیدا کریں۔ پانچوں نمازیں باجماعت ادا کریں اور تہجد، اشراق وچاشت اور اَوّابین کے نوافل بھی ادا کریں، ہر سال ماہِ رمضان کے روزے رکھیں اور دورانِ سال نفل روزوں کا بھی اہتمام کریں، مالکِ نصاب ہونے کی صورت میں زکوٰۃ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ دیگر نیک کاموں میں بھی اپنا مال خرچ (Expense) کرنے کی عادت بنائیں۔ روزانہ تلاوتِ قرآن، ذکرو دُرُود کا معمول بنائیں۔ ساتھ ساتھ اپنے دُشمن شیطان لعین سے بھی ہوشیار رہیں کہ جب وہ ہمیں دن رات ان عبادتوں میں مشغول دیکھے گا تو اِس راستے سے ہٹانے کی بھرپور کوشش کرے گا، سُستی دِلائے گا اور ہمیں غافل کرنے کیلئے مختلف ہتھکنڈے بھی استعمال کرے گا مگر ہمیں ثابت قدم رہتے ہوئے اپنی عبادت پر ناز کرنے کے بجائے مرتے دَم تک عبادت پر اِستقامت کی دُعا کرنی ہو گی۔ ہمارے ربِّ کریم نے ہمیں آخری وقت تک عبادت کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے:

وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ ﴿۹۹﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور مرتے دَم تک اپنے رَبّ کی عبادت میں رہو۔ (پ ۱۴، حجر ۹۹)

کوئی بندہ عبادت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا:

بیان کردہ آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ صراطُ الجنان میں ہے کہ بندہ خواہ کتناہی بڑا ولی بن جائے وہ

عبادات سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ جب سیّدُ الْمُرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آخری دَم تک عبادت کرنے کا حکم دیا گیا، تو ہم کیا چیز ہیں۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو اپنے آپ کو بڑے بلند مقام و مرتبہ پر فائز سمجھ کر عبادات کے معاملے میں سُستی کرتے ہیں، انہیں غور کرنا چاہئے کہ وہ کہیں شیطان کے خُفیہ اور خطرناک وار کا شکار تو نہیں ہوگئے، کیونکہ شیطان نے ایسے واروں کے ذریعے بڑے بڑے مَشائخ کو گمراہ کیا ہے اور اسی وار کے ذریعے اس نے وَلیوں کے سردار، حضور غوثِ پاک، شیخ عبدُ القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بھی بہکانے کی کوشش کی ہے، چنانچہ

یہ سب میرے ربّ کا فضل ہے

حضرت شیخ ابو نصر موسیٰ بن شیخ عبدُ القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے ارشاد فرمایا: میں ایک سفر میں صحرا کی طرف نکلا اور چند دن وہاں ٹھہرا مگر مجھے پانی نہیں ملتا تھا، جب مجھے پیاس کی سختی محسوس ہوئی تو ایک بادل (Cloud) نے مجھ پر سایہ کیا اور اُس میں سے مجھ پر بارش کے مشابہ ایک چیز گری، میں اس سے سیراب ہو گیا، پھر میں نے ایک نُور دیکھا جس سے آسمان کا کنارہ روشن ہو گیا اور ایک شکل ظاہر ہوئی جس سے میں نے ایک آواز سُنی: اے عبدُ القادِر! میں تیرا ربّ ہوں اور میں نے تم پر حرام چیزیں حلال کر دی ہیں، تو میں نے **"اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم"** پڑھ کر کہا: اے شیطان لعین! دُور ہو جا۔ تو روشن کنارہ اَندھیرے میں بدل گیا اور وہ شکل دھواں بن گئی، پھر اس نے مجھ سے کہا: اے عبدُ القادِر! تم مجھ سے اپنے عِلم، اپنے رَبّ کے حکم کے ذریعے نجات پا گئے اور میں نے ایسے 70 مشائخ کو گمراہ کر دیا۔ میں نے کہا "یہ صرف میرے رَبّ کا فضل و احسان ہے، شیخ ابُو نصر موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آپ سے پُوچھا گیا، آپ نے کس طرح جانا کہ وہ شیطان ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا: اُس کی اِس بات سے کہ بے شک میں نے تیرے لئے حرام چیزوں کو حلال کر دیا۔

(بهجة الاسرار، ذکر شیء من اجوبته مما یدل ...الخ، ص، ۲۲۸)(تفسیرِ صراط الجنان، پ۱۴، الحجر تحت الآیۃ ۹۹، ۲۷۴/۵)

شہا نفسِ امّارہ مغلوب ہو اب ہو شیطان کا دُور شر غوثِ اعظم

(وسائل بخشش، ص۵۵۸)

جنّوں اور انسانوں کی پیدائش کا اصل مقصد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ شیطان کس طرح اللہ کریم کے نیک بندوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر ہمارا کیا بنے گا؟ ایک تو ہم عبادت کرتے نہیں اور اگر کوئی نیک عمل کرلیں تو اس پر پُھولے نہیں سماتے، جب تک چار آدمیوں کے سامنے اپنی نیک نامی کا اظہار نہ کرلیں، کسی پل چین نہیں آتا اور دوسروں سے بہتر تصور کرتے ہوئے خود کو نیک پرہیز گار سمجھنے لگتے ہیں۔ یاد رکھئے! شیطان نے ہزاروں سال عبادت کی اور مُعَلِّمُ المَلَکُوت یعنی فرشتوں کا اُستاد(Teacher) بھی رہا، مگر صرف تکبُّر اور حکمِ الٰہی کی نافرمانی کی وجہ سے اُس کی برسوں کی عِبادتیں بے کار اور ہزاروں سال کی رِیاضتیں پامال ہوگئیں، ذِلّت ورُسوائی اُس کا مُقدّر بنی، ہمیشہ ہمیشہ کیلئے لعنت کا طوق اُس کے گلے پڑ گیا اور وہ ایمان سے ہاتھ دھو کر ہمیشہ کیلئے عذابِ نار کا مستحق بن گیا۔ آہ! ہم تو نہ جانے دن میں کتنی مرتبہ اپنے رَبّ کی نافرمانیاں کرتے ہیں، دن بھر گناہوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے، نفل عبادات تو کیا فرض عبادات تک نہیں کرپاتے، حالانکہ ہماری تو پیدائش کا مقصد ہی رَبِّ کریم کی عبادت کرنا ہے جیسا کہ پارہ 27 سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت آیت نمبر 56 میں ارشادِ باری ہے۔

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور میں نے جِنّ اور آدمی اتنے

ہی (اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔

اسی طرح پارہ 29 سُوْرَۃُ الْمُلْک آیت نمبر 2 میں اس مقصد کو یُوں بیان کیا گیا ہے:

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًاؕ

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جس نے موت اور زِندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زِیادہ اچھا ہے۔ (پ ۲۹، ملک ۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ دونوں آیاتِ مُبارکہ میں تخلیقِ انسانی کے اصل مقصد کو بیان کیا گیا ہے۔ اس مقصد میں کامیابی کیلئے اِنسان کو اس دنیا میں بہُت مُختصر سے وَقت کیلئے بھیجا گیا ہے اوراِسی وقت میں اسے قبر و حشر کے طویل ترین مُعاملات کیلئے تیاری کرنی ہوگی، لہٰذا اس وقت کو غنیمت جانتے ہوئے قبر و حشر کی تیاری میں مشغول ہو جایئے اور زندگی کا کوئی بھی لمحہ (Moment) فُضولیات میں برباد کرنے کے بجائے عبادت وریاضت، قرآنِ پاک کی تلاوت، ذِکر و دُرود کی کثرت اور نیکی کی دعوت میں گزارنے کی کوشش کیجئے کیونکہ ہمیں معلوم نہیں کہ آئندہ لمحے ہم زندہ بھی رہیں گے یا موت ہمیشہ کیلئے ہمیں گہری نیند سُلادے گی۔

آیئے! غفلت سے بیدار ہونے کیلئے رحمتِ عالم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نصیحت آموز فرمانِ عالیشان سنئے: چنانچہ اِرشاد فرمایا: اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ "پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو! (1) شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، جوانی کو بُڑھاپے سے پہلے۔ (2) وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، صحّت کو بیماری سے پہلے۔ (3) وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، مالداری کو تنگدستی سے پہلے۔ (4) وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، فُرصت کو مَشغُولیّت سے پہلے۔ (5) وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ اور زِندگی کو موت سے پہلے۔ (اَلْمُستدرک، کتاب الرقاق، ۵

/۴۳۵، حدیث:۷۹۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنی زندگی کے اصل مقصد کو ذِہن نشین رکھتے ہوئے صحت مند جسم اور جوانی کو کسی بیماری معذوری یا بُڑھاپے سے پہلے غنیمت جانتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ کرلینا چاہیے۔ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ساری ساری رات عبادتِ الٰہی میں مصروف رہا کرتے اور طویل قیام فرمانے کی وجہ سے آپ کے قدمینِ شریفین سُوج جاتے تھے۔ حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز میں اس قدر قیام فرماتے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک پاؤں سُوج جاتے۔ (ایک دن) حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عَرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ ایسا کر رہے ہیں حالانکہ اللہ کریم نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے ہیں! حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا"اے عائشہ! (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا)، "اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا" کیا میں اللہ پاک کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (مسلم، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار، باب اکثار الاعمال والاجتہاد فی العبادۃ، ص۱۱۴۸، الحدیث: ۷۱۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس قدر عبادت و رِیاضت فرمایا کرتے تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدمینِ شریفین پر وَرم آجاتا، پھر بھی عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ ایک ہم ہیں کہ دن بھر کام کاج میں مصروف رہتے ہیں اور اس دوران جتنی نمازیں آتی ہیں ان کی ادائیگی سے غافل رہتے ہیں اور رات کو تھکن کا بہانہ بنا کر نمازِ عشاء پڑھے بغیر غفلت کی نیند سو جاتے ہیں، تجارت و ملازمت پر جانے کیلئے تو رات کو ہی الارم سیٹ کر لیتے ہیں تا کہ لیٹ نہ ہو جائیں مگر افسوس! نمازِ فجر جماعت کے ساتھ پڑھنے کیلئے ایسی کوشش کیوں نہیں کرتے۔ یاد رکھئے!

ہم مسلمان ہیں اور مسلمان پر دن بھر میں پانچ وقت کی نماز فرض ہے اور نماز چھوڑنے والا گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہو گا۔ ہمیں تو پانچوں نمازیں سفر ہو یا گھر، سردی ہو یا گرمی، خوشی ہو یا غمی ہر حال میں ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کوشش کرکے اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنی نیند کی قُربانی دے کر رات میں بھی کچھ نہ کچھ عبادت کا معمول بنانا چاہیے تاکہ اللہ کریم کے نیک بندوں میں شامل ہو جائیں کیونکہ رات کے وقت عبادت کرنا اللہ کریم کے نیک بندوں کی بہت پیاری صفت ہے، جس کو ربِّ کریم پارہ 19 سُوْرَۃُ الْفُرْقَان کی آیت نمبر 64 میں یوں بیان فرماتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا ﴿۶۴﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام میں (پ ۱۹، الفرقان ۶۴)

اسی طرح پارہ 21 سُوْرَۃُ السَّجْدَہ کی آیت نمبر 16 میں اِرشاد ہوتا ہے:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا٘ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں۔ (پ ۲۱، السجدہ ۱۶)

اسی طرح پارہ 26 سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت آیت نمبر 17 اور 18 میں اِرشاد ہوتا ہے:

كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: وہ رات میں کم سویا کرتے اور پچھلی رات اِستغفار کرتے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ مُبارکہ میں اللہ کریم کے نیک بندوں کے **شوقِ عبادت** کو بیان کیا گیا ہے کہ جب لوگ سو جاتے ہیں تو یہ نیک ہستیاں اپنے رَبّ کی عبادت میں مشغول ہو جاتی

ہیں۔یادرہے اَولیائے کرام بھی دن میں کسبِ حلال کیلئے تجارت(Trade) کرتے تھے،اپنے بال بچوں کی مدنی تربیت بھی کرتے تھے،حالانکہ دن بھر کی تھکاوٹ کے بعد رات کی نیند ہر ایک کو پیاری ہوتی ہے مگر یہ حضرات سونے کے بجائے اپنے رَبّ کو راضی کرتے اور توبہ واِستغفار کرتے تھے،اگر بتقاضائے بشریت نیند آتی تو مختلف طریقوں سے نیند اُڑاتے اور پھر مصروفِ عبادت ہو جاتے چنانچہ

نیند اڑانے کا انوکھا انداز!

حضرتِ سَیِّدنا شیخ شِبلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:ابتدائے رِیاضت میں جب مجھے نیند آتی تو میں آنکھوں میں نمک کی سلائی لگاتا،جب نیند زیادہ تنگ کرتی تو میں گرم سلائی آنکھوں میں پھیرلیتا۔ حضرتِ ابراہیم بن حاکم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:میرے والدِ محترم کو جب نیند آنے لگتی تو وہ دریا کے اندر تشریف لے جاتے اور اللہ کی تسبیح کرنے لگتے، جسے سُن کر دریا کی مچھلیاں اکٹھی ہو جاتیں اور وہ بھی تسبیح کرنے لگتیں۔حضرتِ سَیِّدناوہب بن مُنبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی نیند اُڑانے کیلئے دُعا مانگی تو اللہ پاک نے ان کی دُعا قبول فرمائی اور انہیں 40 برس تک نیند نہ آئی۔(مکاشفۃ القلوب،ص۳۸)

آیئے!اب رات میں عبادت ورِیاضت سے مُتعلق بُزرگانِ دین کے چند واقعات سنئے اور اپنے اندر شوقِ عبادت پیدا کیجئے۔چنانچہ

عاجزی ہو تو ایسی!

حضرت سَیِّدُنا حبیب نجار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رات بھر عبادت کرتے اور دن بھر روزہ رکھتے اور افطار کیلئے جو کھانا حاضر کیا جاتا وہ دوسروں کو دے دیتے اور خود ساری رات اللہ پاک کی بارگاہ میں بھوکے ہی قیام میں گزار دیتے۔جب صبح قریب ہونے لگتی تو عاجزی وانکساری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں عرض

کرتے: میں غفلت کے سمندروں میں ڈوبا رہا اور گناہ کے میدانوں میں چلتا رہا۔ یاالٰہی! یہ تیرا ذلیل، گُنہگار اور بیمار بندہ تیرے بابِ کرم پر حاضر ہے اور تجھ سے پناہ (Protection) کا طلب گار ہے۔

(الروض الفائق، باب فی النزیہ و ذکر الصالحین، ص ۲۴۶ ملخصا)

بغیر چراغ کے گھر روشن رہتا!

اِمام محمد بن سِیرین رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بہن حضرت حفصہ بن سیرین رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہا بصرہ میں ایک انتہائی عبادت گزار خاتون تھیں، آپ ساری رات نماز پڑھتے ہوئے گزار دیتیں اور نماز میں آدھا قرآنِ پاک تلاوت فرماتیں۔ بسا اوقات اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر اتنی دیر نماز میں کھڑی رہتیں کہ آپ کا چَراغ بجھ جاتا، لیکن آپ کیلئے صُبح تک (چراغ کی روشنی کے بغیر) گھر روشن رہتا۔ (صراط الجنان، ۷/۵۳)

اے نفس تُو کتنا سوئے گا؟

حضرتِ رَابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہا کی اپنی وفات تک یہ عادت رہی کہ آپ ساری رات نماز پڑھتی رہتیں اور جب فجر کا وقت قریب ہوتا تو تھوڑی دیر کے لئے سوجاتیں، پھر بیدار ہو کر کہتیں: اے نفس! تم کتنا سوؤ گے اور کتنا جاگو گے، عنقریب تم ایسی نیند سو جاؤ گے کہ اس کے بعد قیامت کی صبح کو ہی بیدار ہو گے۔ (روح البیان، الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۴، ۶/۲۴۲)

جاگنا ہے جاگ لے اَفلاک کے سائے تلے
حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سائے تلے

رات میں عبادت کرنے کے فوائد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُزرگانِ دین کے واقعات کو سُن کر ہمارے دل میں بھی رَبِّ کریم

کی عبادت کا شُوق پیدا ہوا ہو گا، لہٰذا ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیے کہ نمازِ عشاء باجماعت پڑھ کر کچھ دیر آرام (Rest) کرنے کے بعد سُستی اڑا کر رات کے وقت کچھ نہ کچھ عبادت و تلاوت کا معمول بنائیں کہ رات میں عبادت کرنے کے بڑے فوائد ہیں۔ آیئے! تفسیرِ **صراطُ الجنان** کی روشنی میں اس کے کچھ فوائد سنتے ہیں۔

یاد رہے کہ جو عبادت جس وقت کرنا فرض ہے اسے اس وقت ہی کیا جائے گا، البتہ نفلی عبادت رات میں کرنا دن کے مُقابلے میں زیادہ فائدہ مند ہے، (1) اس وقت قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے اور سمجھنے میں زیادہ دِل جَمعی حاصل ہوتی ہے کیونکہ اس وقت شوروغل نہیں ہوتا بلکہ سکون اور اطمینان ہوتا ہے جو کہ دِل جَمعی حاصل ہونے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ (2) اس وقت عبادت کرنے میں کامل اخلاص نصیب ہوتا ہے اور عبادت میں رِیاکاری، نمود و نمائش اور دکھلاوا نہیں ہوتا کیونکہ عام طور پر اس وقت لوگ بیدار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے رِیاکاری کا موقع نہیں ہوتا۔ (صراط الجنان ۷/ ۵۲، ملتقطاً)

عبادت میں گُزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یاخُدا یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہماری عملی حالت بہت خَستہ ہوتی جارہی ہے ہم دنیوی اعتبار سے ایک دوسرے سے تو آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں مثلاً کسی کا عالیشان بنگلہ دیکھ کر اس جیسا بنانے کی خواہش کرتے ہیں، کسی کو عمدہ کپڑے پہنے دیکھا تو ایسا پہننے کی خواہش کرتے ہیں، کسی کی نئی کار یا کامیاب کاروبار (Business) دیکھ کر مُنہ میں پانی بھر آتا ہے۔ ہم دنیوی مال و دولت کی مَحبّت کے ایسے حریص بن چکے ہیں کہ دن رات اس کے حُصول کیلئے آہیں بھرتے اور کوششیں کرتے ذرا نہیں تھکتے۔ **کیا کبھی** کسی کو

نیکیاں کرتا دیکھ کر ہمارے اندر بھی نیک بننے کی خواہش پیدا ہوئی؟ کیا کسی کو مسجد کی طرف جاتا دیکھ کر ہمیں بھی پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کا جذبہ بیدار ہوا؟ کسی کو سُنّت کے مُطابق لباس پہنے، چہرے پر داڑھی شریف اور سر پر عمامہ شریف سجائے دیکھ کر کبھی مدنی حُلیہ اپنانے کا جذبہ بیدار ہوا؟ کسی کو مَدَنی درس، مدنی دورے، ہفتہ وار اجتماع و مدنی مذاکرے میں شریک ہوتا دیکھ کر ہمیں بھی عِلمِ دین سیکھنے کا شوق پیدا ہوا؟ اے کاش! دوسروں کو نیک کاموں میں مشغول دیکھ کر ہمارے اندر بھی نیک بننے کا جذبہ بیدار ہو جائے۔ جس طرح دنیوی مُعاملات میں ہم دنیا داروں کو آئیڈیل بناتے ہیں، اگر دِینی معاملے میں بُزرگانِ دِین کو اپنا آئیڈیل بنا کر چلیں تو ہماری دنیوی بہتری کے ساتھ ساتھ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْعَزِیْز آخرت میں نجات کا سبب بھی بن جائے گا۔

رات کی عبادت نے بخشوا دیا!

حضرت سَیِّدُنا قَبِیصَہ بن عُقْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اُن کے اِنتقال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ۔ یعنی اللہ کریم نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا کہ میں نے اپنے ربِّ کریم کا دیدار کیا تو اللہ کریم نے مجھ سے فرمایا: اے ابنِ سعید! تجھے مُبارک ہو، میں تجھ سے راضی ہوں، کیونکہ جب رات ہو جاتی تھی تو تم آنسوؤں اور رقتِ قلبی کے ساتھ میری عبادت کرتے تھے، جنّت تمہارے سامنے ہے جو محل لینا چاہو لے لو اور تم میری زیارت کرتے رہو، کیونکہ میں تم سے دُور نہیں ہوں۔ (حلیۃ الاولیاء، سفیان الثوری، ۷/۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکام کے مطابق زندگی گزارنے، نماز، روزہ اور نفل عبادات کی پابندی کرنے اور بُزرگانِ دِین کی سیرت پر عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے اور 12 مدنی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** بھی ہے۔اس مدنی کام کے بے شُمار دِینی و دُنیوی فوائد ہیں، ❖ **مدنی مذاکرے کی** برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ❖ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ❖ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے دِینی معلومات (Islamic Information) کے ساتھ اَخلاقی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اِس مدنی کام کی برکت سے بے شُمار لوگ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے۔ آیئے! بَطورِ تَرغیب ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور پابندی کے ساتھ **مدنی مذاکرے** میں شرکت کرنے کی نِیَّت کیجئے۔ چنانچہ

گناہوں سے توبہ کرلی!

واہ کینٹ (پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی معاشرے کے دیگر نوجوانوں کی طرح متعدد اَخلاقی بُرائیوں میں مُبتلا تھے۔ مثلاً فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقْت برباد کرنا، موبائل فون اور انٹرنیٹ میں وقت صرف کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ ایک دن انہیں مدنی چینل پر مدنی مذاکرہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مدنی مذاکرہ دیکھنے اور سننے کی برکت سے انہیں کافی سکون ملا اور انہوں نے اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرلی اور فرائض وواجبات کا عامِل بننے کے لئے کوشاں ہوگئے، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی سجالی ہے اور سُنّت کے مطابق مدنی حُلیہ بھی اپنالیا ہے، اللہ کریم کا مزید کرم یہ ہوا کہ والدین نے بخوشی اُنہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے **"وقفِ مدینہ"** کردیا۔

مدنی چینل کی مہم ہے نفس وشیطاں کے خلاف جو بھی دیکھے گا کریگا اِنْ شَآءَاللہ عَزَّ وَجَلَّ اِعتراف
نفسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار کہ ندامت کے سبب ہوگا گنہگار اشکبار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عبادت کا ذوق پیدا کرنے کے چند طریقے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم عبادت میں رغبت پانے کیلئے عبادت کے فضائل اور بُزرگانِ دِین کے واقعات سُن رہے تھے کہ اُن کے شب و روز عبادت میں بسر ہوتے تھے۔ فی زمانہ ہماری اکثریت عبادت سے دُور اور گناہوں میں مشغول ہوتی جارہی ہے۔ ہم غور کریں کہ آخر وہ کون سے اَسباب ہیں، جن کی نحوست ہمیں عبادت سے دُور کرتی جارہی ہے۔ اگر عبادت کرتے بھی ہیں تو اس میں بھی **خشوع و خضوع** حاصل نہیں ہوتا، عبادت میں دل نہیں لگتا، یاد رکھئے! عبادت سے دُوری کے بہت سے اسباب ہیں جن میں مبتلا ہوکر ہم اپنی زندگی کے اصل مقصد کو بُھولے بیٹھے ہیں، ان میں مصروف رہنے سے نہ تو کوئی دنیاوی فائدہ حاصل ہوتا ہے اور نہ ہی یہ اسباب ہماری آخرت کیلئے فائدہ مند ہوں گے۔ آیئے! اب عبادت میں لذت و اِستقامت حاصل نہ ہونے کے **اسباب اور ان کے علاج** کے بارے میں کچھ سنتے ہیں، چنانچہ

(1) ذوقِ عبادت پیدا کرنے کیلئے دعا کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مزید شوقِ عبادت پیدا کرنے کیلئے بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجئے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی عبادت پر مدد حاصل کرنے کیلئے اس طرح دعا مانگتے تھے: "اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ" اے اللہ کریم! تُو اپنے ذِکر، اپنے شکر اور اپنی عبادت اچھی طرح کرنے پر میری مدد فرما۔ (مصنف ابن ابی شیبه، کتاب الدعاء، امر النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم عمر بن

الخطاب ان یدعوابہ، ۷/۱۳۴، الحدیث: ۲)

(2) دنیا کی محبت دل سے نکال دیجئے!

شوقِ عبادت سے دُوری کا ایک سبب مال کی بے جامَحَبَّت اور ہر وقت مال و دولت کمانے کی دُھن میں مصروف رہنا ہے، جس کی وجہ سے ہم حُقُوقُ الْعِباد اور حُقُوقُ اللہ سے غافل ہوتے جارہے ہیں۔ یادرکھئے! یہ سب دُنیا سے محبت کی علامت ہے کہ نماز میں بھی ہم کاروباری اُلجھنوں کا شکار ہو کر عبادت کی حقیقی لذّت سے محروم رہتے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اِرشاد ہے: جس طرح مریض کو کھانے سے لذّت محسوس نہیں ہوتی اسی طرح دنیادار کو عبادت سے لذّت محسوس نہیں ہوتی کیونکہ جو دُنیا کی محبت سے لذّت محسوس کرتا ہے وہ عبادت کی لذّت نہیں پاسکتا۔

(احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، باب بیان صفۃ الدنیا، ۳/۲۶۴)

اس کا علاج یہ ہے کہ اپنے دل سے دُنیا کی محبت نکالنے کی کوشش کی جائے اور بقدرِ کفایت رزقِ حلال کمانے کے ساتھ ساتھ نماز و دیگر عبادات کی عادت بنائی جائے۔ ہمارے بزرگانِ دِین بھی تجارت کرتے تھے اور ان میں بھی بڑے کامیاب تاجر گزرے ہیں مگر کسب و تجارت کے دوران جب ان کے کانوں میں اَذان کی آواز رَس گھولتی تو سب کام کاج چھوڑ کر مسجد کی طرف چل دیتے، یہاں تک کہ اگر کوئی لوہار ہتھوڑا اُٹھاتا یا موچی جُوتے میں سُوئی ڈالتا تو اس کو وہیں چھوڑ دیتا بلکہ بعض بزرگانِ دِین تو نماز کے اوقات میں اُجرت پر بچوں اور اہلِ کتاب ذِمّیوں کو دُکانوں کی حفاظت پر مامور کر کے خود مسجد میں چلے جاتے۔ (احیاء العلوم، کتاب آداب الکسب والمعاش، باب فی شفقۃ التاجر علی دینہ۔۔۔الخ ۲/۱۰۸ ملخصاً)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی
میں پڑھتا رہوں سنتیں، وقت ہی پر ہوں سارے نوافل ادا یاالٰہی

(وسائل بخشش،۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3)کم کھانے کی عادت بنائیے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادت میں رُکاوٹ اور سُستی کا ایک سبب پیٹ بھر کے کھانا بھی ہے کیونکہ اِنسان جب خوب سَیر ہو کر کھالیتا ہے تو اس کا بدن بوجھل ہو جاتا، آنکھوں میں نیند بھر جاتی اور اَعضا سُست پڑ جاتے ہیں، بندہ کوشِش کے باوُجود کوئی کام نہیں کر سکتا اور عبادت و تلاوت میں سُستی ہو جاتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ عبادت کی لذّت پانے کیلئے بھوک سے کم کھانے کی عادت (Habit) بنائی جائے اِنْ شَآءَ اللہ عبادت میں سُستی نہیں ہو گی اور اس سے **ذوقِ عبادت** بھی بڑھے گا۔

اَمِیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک مرتبہ فرمایا: جب سے مسلمان ہوا ہوں کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا، تاکہ عبادت کی حلاوت (مٹھاس) نصیب ہو اور جب سے میں مسلمان ہوا ہوں دیدارِ الٰہی کے جام پینے کے شوق میں کبھی سَیر ہو کر نہیں پیا۔ (منہاج العابدین، الفصل الخامس ، البطن وحفظہ، ص۸۴)

حضرتِ سَیِّدُنا ابوسُلیمان دَارانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، میں عبادت میں سب سے زیادہ مِٹھاس اُس وقت محسوس کرتا ہوں جب بُھوک کی وجہ سے میرا پیٹ خالی ہوتا ہے۔ (منہاج العابدین، الفصل الخامس، البطن وحفظہ، ص۸۴)

بُھوک کی اور پیاس کی مولیٰ مجھے سوغات دے
یا اِلٰہی ! حَشر میں دِیدار کی خیرات دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4)موبائل وانٹرنیٹ کا درست استعمال کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادت میں رُکاوٹ اور دِل نہ لگنے کا ایک سبب اِنٹرنیٹ اور موبائل فون بھی ہے، انٹرنیٹ اور موبائل فون کا دُرست اِستعمال جہاں بے شُمار فَوائد کے حُصول کا ذریعہ ہے وہیں اس کے غلط اور غیر ضروری اِستعمال(Missuse) سے کئی نُقصانات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے، جن میں سے ایک بہت بڑا نقصان یہ ہے کہ بندہ نماز روزے، قرآنِ کریم کی تلاوت اور نفل عبادت سے غافل ہو کر اپنا وقت بَرباد کرتا ہے۔فی زمانہ ہماری نوجوان نَسل سوشل میڈیا(Social Media) کی ایسی عادی بن چکی ہے کہ لمحہ بھر کیلئے بھی اِنٹرنیٹ اور موبائل فون کو نہیں چھوڑتی اور وقفے وقفے سے اپنے سونے جاگنے،شاپنگ کرنے اچھا کھانے پینے، کسی تقریب مثلاً شادی بیاہ میں شرکت کرنے، پکنک پوائنٹ (Picnic Point) پر جانے، عجیب وغریب حرکتیں کرنے، سیلفیاں بنانے اور دیگر مُعاملات کو سوشل میڈیا پر اپنے دوستوں میں شیئر کرکے وقت اور پیسہ برباد کرنے میں مصروف ہے۔ بعض تو موبائل اور اِنٹرنیٹ کے ایسے دِیوانے ہیں کہ اگر کسی دِن اِستعمال نہ کرپائیں تو ان کا پورا دن بے چینی اور اُداسی میں بسر ہوتا ہے۔

غور کیجئے کہ کبھی نماز چھوڑنے پر بھی ہم بے چین ہوئے ؟ کسی دن قرآنِ کریم کی تلاوت نہ کرنے پر بھی ہمیں افسوس ہوا؟ کبھی اِشراق وچاشت اور تہجد کے نوافل نہ پڑھنے پر بھی ہم غمگین ہوئے؟

اس کا علاج یہ ہے کہ ضرورت ہو تو سادہ موبائل فون رکھئے یا اِنٹرنیٹ استعمال کرنے کیلئے موبائل رکھنا ہو تو مزاحیہ اور بیہودہ ویڈیوز دیکھنے اور موسیقی سُننے کے بجائے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے بستے سے تلاوت ونعت اور امیرِ اہلسنت، نگرانِ شوریٰ اور دیگر مُبلغین کے سُنّتوں بھرے بیانات ،مدنی مذاکرے اور **فرض عُلُوم کورس**

والے میموری کارڈز ھدیۃً حاصل کیجئے، خود بھی توجہ کے ساتھ سنئے اپنے عزیزوں اوردوستوں میں بھی عام کیجئے، اس کی برکت سے معلومات کاڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گااور گناہوں سے بازرہتے ہوئے عبادت کاشوق پیدا ہو گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں ملے گناہوں کے امراض سے شفا یارب
مجھے دے خودکو بھی اورساری دنیاوالوں کو سدھارنے کی تڑپ اورحوصلہ یارب

(وسائل بخشش، ص۷۶)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

(5)عبادت کے فوائد کوپیشِ نظر رکھئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادت کاذوق وشوق پیدا کرنے کیلئے رِضائے الٰہی کے حصول کے ساتھ ساتھ اس کے دُنیوی اور اُخروی فوائد کو پیشِ نظر رکھئے کہ اس طرح بھی عبادت کاشوق پیداہو گا۔چنانچہ والدِ اعلیٰ حضرت، مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عبادت کرنے کے دنیاوی اور اُخروی کئی فوائد بیان فرمائے ہیں، آیئے!ان میں کچھ فوائد ہم بھی سنتے ہیں:

(1)**جو شخص عبادت کرتاہے** خدا کے عابد بندوں میں داخل ہوتا ہے اور خدائے تعالیٰ عابدوں کی مدح وثنا کرتاہے۔(2)**جو شخص عبادت کرتاہے، اللہ پاک** اس سے محبت رکھتا ہے (3) **(جو شخص عبادت کرتاہے** اللہ پاک) اس کے سب کام درست کرتا ہے، (4)**(جو شخص عبادت کرتاہے** اللہ پاک) اس کے رِزق کا کفیل ہوتا ہے، (5)**(جو شخص عبادت کرتاہے** اللہ پاک) اس کی مدد کرتا ہے اور دشمنوں کے شر اور فساد سے محفوظ رکھتا ہے، (6) **(جو شخص عبادت کرتاہے** اللہ پاک) اس کا مُونِس ہو جاتا ہے اور وحشت

اس کے دل سے دُور کرتا ہے، (7)(**جو شخص عبادت کرتا ہے** اللہ پاک) مخلوق کے دل میں اس کی محبت پیدا کرتا ہے کہ چھوٹے بڑے امیر غریب اچھے بُرے یہاں تک کہ آسمان وزمین کے چرند پرند، اس سے محبت رکھتے ہیں۔ (8) (**جو شخص عبادت کرتا ہے**) برکتِ عام اس کو عنایت ہوتی ہے یہاں تک کہ لوگ اس کے کپڑوں اور مکان سے تبرک (حاصل) کرتے ہیں اور فائدہ اُٹھاتے ہیں، (9)(**جو شخص عبادت کرتا ہے**) اللہ پاک کی بارگاہ میں اس کو ایسی عزّت حاصل ہوتی ہے کہ لوگ اس کی عزّت و برکت کو اپنی حاجتوں میں وسیلہ کرتے ہیں اور اس کے تَوَسُّل اور شفاعت سے مُرادیں پاتے ہیں، (10) (**جو شخص عبادت کرتا ہے**) موت کی سختی سے محفوظ رہتا ہے، (11)(**جو شخص عبادت کرتا ہے**) پروردگارِ عالَم اس کو اس وقت ایمان و معرفت پر ثابت رکھتا ہے اور شیطان کے وسوسے اور اغواء (دھوکے) سے بچاتا ہے۔ (12) (**جو شخص عبادت کرتا ہے** فرشتے) اسے قبر کے فتنہ سے امن میں رکھتے ہیں اور نکیرین کے سوال کا جواب سکھاتے ہیں، (13) اس کی قبر کو روشن اور فَراخ کرتے ہیں، (14) اس کی قبر میں بہشت کی طرف کھڑکی کھول دیتے ہیں۔ (15) (**جو شخص عبادت کرتا ہے** وہ) قیامت کی پریشانیوں سے محفوظ رہے گا، (16) (**جو شخص عبادت کرتا ہے** اس کا) نامۂ اعمال اُس کا دہنے ہاتھ (Right Hand) میں دیا جائے گا (17) (**جو شخص عبادت کرتا ہے**) حساب اس کا آسانی کے ساتھ ہو گا یا (فرشتے) اس سے بالکل حساب نہ کریں گے، (18) (**جو شخص عبادت کرتا ہے** فرشتے اسے) پانی حوضِ کوثر کا پلائیں گے اس کے پینے کے بعد پیاس اس کے پاس کبھی نہ آئے گی۔ (19) (**جو شخص عبادت کرتا ہے** وہ) پُلِ صراط سے آسانی کے ساتھ گزر جائے گا، (20)(**جو شخص عبادت کرتا ہے فرشتے**) قیامت کے دن اسے نور کے منبروں پر بٹھائیں گے اور عرش یا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جھنڈے کے سایہ تلے جگہ دیں گے، (21) (**جو شخص عبادت کرتا ہے فرشتے اسے**) خدا کے دیدار سے مشرف فرمادیں گے اور یہ نعمت سب نعمتوں سے

افضل اور سب کرامتوں سے اکمل ہے۔

(الکلام الاوضح ص ۳۲۸-۳۲۹ ملتقطاً)

عبادت میں گزرے مری زندگانی
کرم ہو کرم یا خدا یا الٰہی
مسلماں ہے عطارؔ تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتِمہ یا الٰہی

(وسائلِ بخشش، ص ۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(6) عبادت کا شوق پیدا کرنے کے مزید طریقے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادت کا شوق پیدا کرنے کیلئے **اچھی صحبت اپنائیے** کہ نیک لوگوں کو عبادت و تلاوت میں مشغول دیکھ کر ہمارے اندر بھی عبادت کا جذبہ پیدا ہو گا۔ اس کے علاوہ نام و نمائش کیلئے نیکیاں کرنے کی عادت کو نکال دیجئے کہ اس سے ہماری آخرت کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا اور صرف **رضائے الٰہی کیلئے عبادت کیجئے** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کا دنیا میں بھی فائدہ ہو گا اور آخرت میں بھی کامیابی نصیب ہو گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! 6 رَجَبُ الْمُرَجَّب کو سلطانُ الہند حضرتِ سَیِّدنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس مُبارک منایا جاتا ہے، عاشقانِ صحابہ و عاشقانِ غریب نواز کے لیے خوشخبری ہے کہ اس

سال سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ملک وبیرونِ ملک تقریباً 2 گھنٹے **"اِجتماعِ یومِ غریب نواز"** کا سلسلہ ہوا کرے گا، جس میں باقاعدہ جدول کے مُطابق (تلاوت، حمد، نعت ومنقبت، سُنّتوں بھرے بیان، دُعا اور صلوٰۃ وسلام کی) ترکیب ہوگی۔ ایک اور خوشخبری یہ ہے کہ ہفتہ وار مدنی مذاکرے کے علاوہ اِس سال سے خصوصی اِہتمام کے ساتھ **رَجَبُ الْمُرَجَّب کے 6 مدنی مذاکرے** بھی ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

آیئے! اِسی مُناسبت سے آپ کی سیرتِ مُبارکہ کی مختصر جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

نام ونسب اور مختصر تعارف

حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام حَسَن چشتی اَجمیری ہے، آپ کی وِلادت 537ھ بمطابق 1142 کو سِجِستان یا سِیْستان کے علاقے سَنجر میں پاکیزہ اور علمی گھرانے میں ہوئی۔ (اقتباس الانوار، ص345 ملخصاً) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مشہور اَلقابات میں مُعینُ الدِّین، غریب نواز، سلطانُ الہِنْد اور عطائے رسول شامل ہیں۔ (معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۲۰ ملخصاً) حُصُولِ عِلْم کیلئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شام، بغداد اور کِرمان وغیرہ کا سفر بھی اِختیار فرمایا۔ زیارتِ حَرَمین کے دُوران بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آپ کو ہند کی وِلایت عطا ہوئی اور وہاں دِین کی خدمت بجالانے کا حکم ملا۔ (سیر الاقطاب، ص142، ملخصاً) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے اَخلاق، کردار اور گُفتار سے اس خطّے میں اسلام کا بول بالا فرمایا۔ لاکھوں لوگ آپ کی نگاہِ فیض سے متأثّر (Impressed) ہو کر اسلام کے نُور میں داخل ہو گئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِصلاح و تبلیغ کے ذریعے تلامِذہ و خُلفا کی ایسی جماعت تیار کی جس نے (پاک وہند) کے کونے کونے میں خدمتِ دین کا عظیم فَرِیضہ سر انجام دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تحریر وتصنیف کے ذریعے بھی اِشاعتِ دین اور مخلوقِ خدا کی اِصلاح کا فریضہ سر انجام دیا۔ آپ کی تصانیف میں اَنِیْسُ الْاَرْوَاح، کَشْفُ الْاَسْرَار، گَنْجُ الْاَسْرَار اور دیوانِ مُعِیْن کا تذکرہ ملتا ہے۔ (معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۱۰۳ تا ۱۰۶، ملتقطاً) خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے

تقریباً45 سال سرزمینِ ہند پر دینِ اسلام کی خدمت میں گزارے۔ آخر کار علم و حکمت اور نورِ ہدایت کا یہ چراغ 6رجب 627ھ کو اَجمیر شریف(راجستھان،ہند) میں اس دُنیائے فَانی سے کُوچ کر گیااور اجمیر شریف میں ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مَزارِ پُرانوار بَرکتیں لُٹا رہا ہے۔

جو بھی سائل آجاتا ہے   من کی مرادیں پا جاتا ہے
میں نے بھی دامن ہے پسارا   یاخواجہ مری جھولی بھردو

(وسائل بخشش،۵۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس تفتیش قراءت و مسائل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی 104 سے زائد شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت کرنے میں مصروفِ عمل ہے، جن میں سے ایک شعبہ(Department) **مجلس تفتیش قرات و مسائل"** بھی ہے۔ جس کا کام ملک و بیرون ملک میں دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف دِینی خدمات انجام دینے والے اسلامی بھائیوں کی تفتیش کرنا ہے۔ اس تفتیش کا طریقہ کار یہ ہے کہ بالمشافہ یا انٹرنیٹ کے ذریعے ائمہ کرام، مبلغین، مدرسین وغیرہ اسلامی بھائیوں کا قراءت و شرعی مسائل سے متعلق ٹیسٹ لیا جاتا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان اسلامی بھائیوں کی اخلاقی قابلیت کے علاوہ ضروری دِینی و تعلیمی صلاحیت پرکھی جائے تاکہ دِینی خدمات کی ادائیگی میں بہتر طریقے سے اپنے فرائض سرانجام دے سکیں۔ 2017 میں مختلف شعبہ جات کے کم و بیش **15809** اسلامی بھائیوں کے ٹیسٹ لئے گئے۔ جو اسلامی بھائی اس ٹیسٹ میں کامیاب نہیں ہوپاتے ان کی مدنی تربیت کا سلسلہ بھی ہوتا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں   اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کریم ہمیں خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے اِخلاص کے ساتھ عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

نفلی روزوں کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اپنے نامہ اعمال میں اجر و ثواب بڑھانے کیلئے نفل روزوں کے فضائل اور کچھ مدنی پھول سنتے ہیں۔ پہلے دو (2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: (1) جس نے ثواب کی اُمّید رکھتے ہوئے ایک نَفْل روزہ رکھا اللہ کریم اُسے دوزخ سے چالیس ۴۰ سال (کا فاصِلہ) دُور فرمادے گا۔ (کنز العمال ج۸، ص۲۵۵، حدیث ۲۴۱۴۸) (2) اگر کسی نے ایک دِن نَفْل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا جائے جب بھی اِس کا ثواب پُورا نہ ہو گا اس کا ثواب تو قِیامت ہی کے دِن ملے گا۔ (ابو یعلی، ۵/۳۵۳، حدیث ۶۱۰۴)

☆ کثرت سے نفل روزے رکھنا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتِ مبارکہ ہے۔ ☆ حضرتِ سَیِّدُنا سُلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تین (3) دن مہینے کے شروع میں، تین (3) دن وَسْط میں اور تین (3) دن آخِر میں روزہ رکھا کرتے تھے اور اس طرح مہینے کے اَوائل، اَواسِط اور اَواخِر میں روزہ دار رہتے تھے۔ (کنز العمال

۸/۳۰۴ حدیث ۲۴۶۲۴) ☆ماں باپ اگر بیٹے کو نَفْل روزے سے اِس لئے منع کریں کہ بیماری کا اندیشہ ہے تو والِدین کی اطاعت کرے۔(رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۴۱۶) ☆شوہر کی اجازت کے بِغیر بیوی نَفْل روزہ نہیں رکھ سکتی۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ۳/۴۱۵) ☆نَفْل روزہ قَصداً شروع کرنے سے پورا کرنا واجِب ہو جاتا ہے اگر توڑے گا تو قضا واجِب ہوگی۔ (دُرِّمُختار، ۳/۴۷۳) ☆ملازِم یا مزدور اگر نفل روزہ رکھیں تو کام پُورا نہیں کر سکتے تو "مُستاجِر" (یعنی جس نے مُلازمت یا مزدوری پر رکھا ہے اُس) کی اجازت ضَروری ہے اور اگر کام پورا کر سکتے ہیں تو اجازت کی ضَرورت نہیں۔(ردالمحتار، ۳/۴۷۸) ☆طالبِ علمِ دین اگر اپنی تعلیم میں معمولی سا بھی حَرَج دیکھے تو ہر گز نفل روزہ نہ رکھے بلکہ وہ ہفتہ وار چھٹی کے دن روزہ رکھے اور مدنی قافلے کے مسافرین تھوڑی سی بھی کمزوری محسوس کریں تو نفل روزہ نہ رکھیں تاکہ حُصولِ علمِ دین اور نیکی کی دعوت کے افضل ترین کام میں کمزوری رُکاوٹ نہ بنے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار سنتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف　(ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آج جبریل امین (عَلَیْہِ السَّلَام) نے مجھے آکر خبر دی کہ یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو کوئی آپ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے دس گُناہ معاف فرماتا ہے دس دَرَجات بلند فرماتا ہے اور جو کوئی آپ پر سلام بھیجتا ہے اللہ کریم اس پر دس بار سلام بھیجتا ہے۔ (مسند احمد، ۵/۵۰۹، الحدیث: ۱۶۳۵۲ ملخصا)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں　　اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ۲۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دنیا سے محبت کا انجام:

حضرت سَیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا گُزر

---

1 ...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

ایک ایسی بستی (Colony) کے پاس سے ہوا جس کے انسان و جن، چرند پرند، تمام چوپائے اور کیڑے مکوڑے مر چکے تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کچھ دیر کھڑے اس کو دیکھتے رہے پھر اپنے حواریوں کی طرف مُتوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: یہ سب اللہ پاک کے عذاب سے ہلاک ہوئے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو ایک ساتھ نہ مرتے۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان مُردوں کو پکارا: اے بستی والو! ان میں سے ایک نے جواب دیا: لَبَّیْكَ یَارُوْحَ اللہ! یعنی اے روحُ اللہ! ہم حاضر ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہارا گناہ کیا تھا؟ اس نے کہا: ہم شیطان کی پُوجا اور دنیا سے مَحَبَّت کرتے تھے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تمہاری شیطان کی پوجا کیا تھی؟ وہ بولا: ہم اللہ پاک کے نافرمانوں کی پیروی کرتے تھے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہاری دنیا سے مَحَبَّت کیسی تھی؟ اس نے کہا: ایسی جیسے بچہ اپنی ماں سے مَحَبَّت کرتا ہے جب دنیا ہمارے پاس آتی تو ہم خوش ہوتے اور جب چلی جاتی تو ہم غمگین ہوتے۔ ساتھ ہی ہم نے لمبی اُمیدیں باندھ رکھی تھیں اور اللہ پاک کی اطاعت سے مُنہ پھیر کر اس کی ناراضی کی طرف بڑھے چلے جارہے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہارا یہ حال کیسے ہوا؟ اس نے کہا: ہم نے رات خیریت میں گزاری اور صبح ہاویہ میں کی۔ فرمایا: ہاوِیَہ کیا ہے؟ وہ بولا: سِجّین۔ ارشاد فرمایا: سجین کیا ہے؟ اس نے کہا: دنیا کے تمام حصوں جتنا آگ (Fire) کا ایک انگارہ ہے اس میں ہم سب کی رُوحیں دَفن کر دی گئی ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہارے ساتھی کیوں بات نہیں کر رہے؟ وہ بولا: یہ بات کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ارشاد فرمایا: اس کی وجہ؟ وہ کہنے لگا: ان کے مُونہوں میں آگ کی لگامیں ڈال دی گئی ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: پھر تم مجھ سے کیسے بات کر رہے ہو حالانکہ تم بھی تو ان ہی میں ہو؟ اس نے کہا: یقیناً میں ان ہی میں ہوں لیکن میرا وہ حال نہیں جو اِن کا ہے جب مُصیبت آئی تو ان کے ساتھ مجھے بھی گھیر لیا اور اب میں ہاویہ میں ایک بال سے لٹکا ہوا ہوں، میں نہیں جانتا کہ مجھے آگ میں گرا دیا جائے گا یا پھر

میں نجات پالوں گا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے حواریوں سے ارشاد فرمایا: میں سچ کہتا ہوں جو کی روٹی کھانا، صاف ستھرا پانی پینا اور کوڑا دانوں پر کُتّوں کے ساتھ سونا دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے یقیناً کافی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، وھب بن منبہ، ۴/ ۶۴، رقم: ۴۷۶۲)

بے وفا دنیا پہ مت کر اِعتبار | تُو اچانک موت کا ہوگا شکار
موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ! | جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ!
گر جہاں میں سو برس تو جی بھی لے | قبر میں تنہا قیامت تک رہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۷۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ لرزہ خیز حکایت میں دنیا سے مَحَبَّت کرنے والوں کیلئے نصیحت و عبرت کے کئی مدنی پُھول مَوْجُود ہیں۔ افسوس! جیسے جیسے ہم زمانۂ رسالت سے دُور ہوتے جارہے ہیں ہمارے دلوں میں فانی دُنیا اور مال و دولت کی مَحَبَّت کی جڑیں مضبوط تَر ہوتی جارہی ہے۔ جسے دیکھو وہ دنیا کے پیچھے آنکھیں بند کئے دوڑا چلا جارہا ہے، کثیر دولت، کئی جائیدادیں، زمینیں، فیکٹریاں، ہوٹل، پیٹرول پمپس، شاپنگ مالز، مارکیٹیں، پلازے، بنگلے اور عالیشان گاڑیاں ہونے کے بعد انسان کی حرص (Greed) ختم ہونے کا نام نہیں لیتی، اگر کوئی دَرْدْ مند عاشقِ رسول ایسوں کو نیکی کی دعوت پیش کرے تو اسے یہ کہہ کر جھڑک دیا جاتا ہے کہ دُنیا اسی کی عزت کرتی ہے جس کے پاس دولت ہو، دولت مند ہی کامیاب ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ ہم غور کریں کہ کہیں ہم دنیا سے مَحَبَّت کرنے والوں کے عبرت ناک انجام سے غافل تو نہیں ہوگئے؟، کیا ہمیں ہمیشہ اس دُنیا میں رہنا ہے؟ کیا ہمیں مغفرت کا پروانہ مل چکا ہے؟ کیا ہم پچھلی اُمّتوں پر آنے والے عذابات کو بُھول گئے؟ کیا ہمیں روزانہ اُٹھتے جنازوں سے عبرت

حاصل نہیں ہوتی، کیا ہم بسترِ علالت پر سسکتے مریضوں سے سبق حاصل نہیں کرتے ؟کیا ہم نزع کی سختیاں سہہ سکیں گے ؟کیا ہم تنگ و تاریک قبر کو بُھول گئے ؟کیا ہم نے قبر کے سانپ بچھوؤں اور کیڑے مکوڑوں سے نجات کا سامان کرلیا؟کیاہم مُنکر نکیر کے سوالات کے جوابات دینے میں کامیاب ہوجائیں گے ؟کیا قیامت کے دن ہم سے حساب وکتاب نہیں ہو گا؟بہر حال عافیت اسی میں ہے کہ ہم نے جتنا دنیا میں رہنا ہے اُتنا دنیا کیلئے اور جتنا عرصہ قبر وآخرت کا ہے اُتنی قبر وآخرت کی تیاری میں مشغول رہیں، کئی ہنستے بولتے انسان اچانک موت کا شکار ہو کر دیکھتے ہی دیکھتے اندھیری قبر میں پہنچ جاتے ہیں اِسی طرح ہمیں بھی مرنا پڑے گا، اَندھیری قبر میں اُترنا پڑے گااور اپنی کرنی کا پھل بُھگتنا پڑے گا۔

تو خوشی کے پھول لے گا کب تلک؟ تو یہاں زندہ رہے گا کب تلک؟
دولت دنیا کے پیچھے تو نہ جا آخرت میں مال کا ہے کام کیا؟
مالِ دنیا دوجہاں میں ہے وبال کام آئے گا نہ پیشِ ذوالجلال

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۷۰۹-۷۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیطان کا جال:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا کی مَحَبَّت شیطان کا ایسا جال ہے کہ اس میں پھنس کر انسان نیک کاموں سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے، مثلاً پہلے تو مستحبّات سے دُور ہوتا ہے، پھر سُنّتوں سے غافل ہوتا ہے، اس کے بعد فرائض وواجبات چھوڑنے کی عادت بنتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ حرام کاموں کا عادی بن جاتا ہے۔ نمازیں چھوڑنے کا معمول بن جاتا ہے، جھوٹ بولنے، غیبت کرنے، دوسروں کا دل دُکھانے، گانے باجے سُننے اور طرح طرح کے حرام اور ناجائز کاموں میں زندگی بسر ہونے لگتی ہے۔ اس کے علاوہ دنیا

میں بہت مشغول رہنے والا اپنوں کو بُھلا بیٹھتا ہے، دنیا میں بہت مشغول رہنے والا مخلص دوستوں سے محروم ہو جاتا ہے، دنیا میں بہت مشغول رہنے والا غریبوں کو حقیر و کم تر سمجھنے لگتا ہے، دُنیا میں مشغول رہنے والا کنجوس(Miser) ہو جاتا ہے، دُنیا میں مشغول رہنے والا تکبُّر کی آفت میں مبتلا ہو جاتا ہے، دنیا میں بہت مشغول رہنے والے پر نصیحت اثر نہیں کرتی، دنیا میں بہت مشغول رہنے والا حلال و حرام میں تمیز نہیں کر پاتا، دنیا میں بہت مشغول رہنے والا حُقُوقُ اللہ کے ساتھ ساتھ حُقُوقُ الْعِبَاد یعنی بندوں کے حقوق سے بھی غافل ہو جاتا ہے، دنیا میں بہت مشغول رہنے والا چوروں، لٹیروں اور ڈاکوؤں کا شکار ہو جاتا ہے۔ الغرض دنیا میں بہت مشغول رہنے والا طرح طرح کی آفات میں مُبتلا رہتا ہے۔ دنیا میں بہت مشغول رہنے والے اگر دنیا کی حقیقت کو جان لیتے تو کبھی بھی اس سے دل نہ لگاتے۔ قرآنِ کریم کی مختلف آیاتِ مُقدَّسہ میں دُنیا کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے چنانچہ پارہ 27 سُوْرَۃُ الْحَدِیْد کی آیت نمبر 20 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا۔ (پ۲۷، الحدید:۲۰)

بیان کردہ آیتِ مُقدَّسہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنان میں لکھا ہے: اس آیت میں دُنیا کی حقیقت بیان کی جا رہی ہے تاکہ مسلمان اس کی طرف راغب نہ ہوں کیونکہ دُنیا بہت کم نفع والی اور جلد ختم ہو جانے والی ہے۔ اس آیت میں اللہ پاک نے دُنیا کے بارے میں پانچ(5) چیزیں بیان فرمائی ہیں (2،1)... دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود ہے جو کہ بچوں کا کام ہے اور صرف اس کے حصول میں محنت و مشقت کرتے رہنا وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ (3)... دنیا کی زندگی زینت و آرائش کا نام ہے جو کہ عورتوں کا شیوہ ہے۔ (5،4)... دنیا کی زندگی آپس میں فَخْر و غرور کرنے اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی

چاہنے کا نام ہے۔ اور جب دنیا کا یہ حال ہے اور اس میں ایسی قباحتیں موجود ہیں تو اس میں دل لگانے اور اس کے حصول کی کوشش کرتے رہنے کی بجائے ان کاموں میں مشغول ہونا چاہیے جن سے اُخروی زندگی سَنور سکتی ہے۔(صراط الجنان،9/740)

آیئے! اب دنیا کی حقیقت کے بارے میں بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے چند اِرشادات سُنئے، چنانچہ

شیطان کی بیٹی

حضرت سیِّدُنا علی خوّاص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دُنیا ابلیس لعین (یعنی لعنتی شیطان) کی بیٹی ہے اور دنیا سے مَحبَّت کرنے والا ہر شخص اُس کی بیٹی کا خاوند ہے، ابلیس اپنی بیٹی کی وجہ سے اُس دنیا دار شخص کے پاس آتا جاتا رہتا ہے، لہٰذا میرے بھائی! اگر تم شیطان سے محفوظ رَہنا چاہتے ہو تو اُس کی بیٹی (یعنی دنیا) سے رشتہ (Relationship) قائم نہ کرو۔(اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ، ۱/۱۹ ملخصا)

نیلی آنکھوں والی بدصورت بڑھیا

حضرتِ سیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: بروزِ قِیامت ایک نیلی آنکھوں والی نہایت بدصُورت بُڑھیا جس کے دانت آگے کی طرف نکلے ہوں گے لوگوں کے سامنے ظاہر ہوگی اور ان سے پوچھا جائے گا: اِس کو جانتے ہو؟ لوگ کہیں گے: ہم اِس کی پہچان سے اللہ پاک کی پناہ چاہتے ہیں۔ کہا جائے گا: یہ وُہی دُنیا ہے جس پر تم فخر کیا کرتے تھے، اِسی کی وجہ سے قَطعِ رِحمی کرتے (یعنی رشتے داریاں کاٹتے) تھے، اِسی کے سبب ایک دوسرے سے حَسَد اور دشمنی کرتے تھے۔ پھر اُس (بڑھیا نُما دنیا) کو جہنّم میں ڈالا جائے گا تو پکارے گی: اے میرے

پَرْوَرْدَگار! میری پیروی کرنے والے اور میری جماعت کہاں ہے؟ اللہ پاک فرمائے گا: اُن کو بھی اس کے ساتھ کر دو۔ (ذَمُّ الدّنیا مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ۵/۲، ۷، رقم ۱۲۳)

دنیا کی حقیقت:

مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دنیا کی مَذَمَّت کے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں: حدیث میں ہے: ''اگر دُنیا کی قَدر اللہ (پاک) کے نزدیک ایک مچّھر کے پَر کے برابر (بھی) ہوتی تو (پانی کا) ایک گھونٹ (بھی) اس میں سے کافر کو نہ دیتا۔'' (ترمذی، ج۴، ص۱۴۴، حدیث ۲۳۲۷۔) (دُنیا) ذلیل ہے (اِسی لئے) ذلیلوں کو دی گئی، جب سے اِسے بنایا ہے کبھی اِس کی طرف نظر نہ فرمائی، دُنیا، آسمان و زمین کے درمیان فَضا میں لٹکی ہوئی ہے۔ یعنی روتی دھوتی ہے اور کہتی ہے: اے میرے رب! تُو مجھ سے کیوں ناراض ہے؟ (پھر فرمایا) سونا چاندی خدا کے دشمن ہیں۔ وہ لوگ جو دُنیا میں سونے چاندی سے مَحَبَّت رکھتے ہیں قِیامت کے دن پُکارے جائیں گے کہاں ہیں وہ لوگ جو خدا کے دشمن سے مَحَبَّت رکھتے تھے۔ اللہ کریم دُنیا کو اپنے محبوب یعنی پیارے بندوں سے ایسا دُور فرماتا ہے جیسے ایک ماں اپنے بیمار بچّے کو نُقصان دِہ چیزوں سے دُور رکھتی ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص۲۶۵ ملخصاً وملتقطاً، ملفوظات کا حوالہ بھی لکھنا ہے)

حُبِّ دُنیا میں دل پھنس گیا ہے — نفس بدکار حاوی ہوا ہے
ہائے شیطاں بھی پیچھے پڑا ہے — یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بُزرگانِ دین کا کردار ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے

، یہ حضرات دنیا(World) کی حقیقت کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ دُنیا ان کی طرف آتی ہے مگر وہ دُنیا کے مُقابلے میں ہمیشہ آخرت کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔ آئیے! بطورِ ترغیب ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

دنیا سے بے رغبت خلیفہ

امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدُ الْعزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب خلیفہ بنے تو ہونا یہ چاہیے تھا کہ دولت واِقْتِدار کے نَشے میں ڈوب جاتے، دنیوی نعمتوں کے مزے لوٹتے اور سکون کی زندگی گزارتے مگر قُربان جائیے! خلیفہ بنتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زُہد و قَناعت (یعنی دُنیا سے بے رغبتی کو) اِختیار کرلیا، عَیش و عِشرت کو ٹھکرادیا، لذیذ کھانے چھوڑدیئے اور بہت سادہ غذا استعمال فرمانے لگے۔ چُنانچہ نعیم بن سلامت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں امیر المومنین عُمر بن عبدُ الْعَزِیْز کے پاس گیا تو دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زیتون کے تیل کے ساتھ روٹی تناوُل فرمارہے تھے۔(سیرتِ ابن جوزی، ص ۱۸۰) یونس بن شیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خلافت کے بعد اس حال میں دیکھا کہ اگر میں چاہتا تو بغیر چھوئے ہوئے ان کی پسلیوں کو گن سکتا تھا۔ (سیرتِ ابن جوزی، ص ۱۸۱) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے غلام ابو امیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے آقا امیر المومنین کے پاس آیا تو آپ مسور کی دال تناول فرمارہے تھے میں نے کہا: کُلَّ یَوْمٍ عَدَسٌ! یعنی روز روز دال! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ محترمہ نے فرمایا: اے بیٹے! ھٰذَا طَعَامُ مَوْلَاكَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ! یعنی تمہارے آقا امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہی غذا ہے۔(سیرت ابن جوزی، ص ۱۸۱ ملخصا)

واہ کیا بات ہے "مسور" کی

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! قربان جایئے! امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ کی دُنیا سے بے رغبتی پر! جو اتنی بڑی سَلْطَنت کے خلیفہ ہوتے ہوئے بھی سادہ غذا استعمال فرماتے تھے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے سادگی اپنائیں اور دال سبزی بھی خوشی خوشی کھالیا کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مسور کی دال کی تو کیا شان ہے کہ حدیثِ پاک میں اسے برکت والی چیز قرار دیا گیا ہے چنانچہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم مسور ضرور کھایا کرو کیونکہ یہ برکت والی چیز ہے۔ جو دل کو نرم کرتی اور آنسوؤں کو بڑھاتی ہے۔ اس میں 70 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی برکات شامل ہیں جن میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بھی شامل ہیں۔ (فردوس الاخبار، ۲/۶۷، حدیث: ۳۸۷۶)

امام ثعلبی رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ ایک دن زیتون، ایک دن گوشت اور ایک دن مسور کی دال سے روٹی تناوُل فرماتے۔ ایک بُزرگ رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسور اور زیتون نیکوں کی غذا ہے، مسور بدن (Body) کو دُبلا کرتا ہے اور دُبلا بدن عبادت میں مددگار ہوتا ہے، مسور سے ایسی شہوت نہیں بھڑکتی جیسی گوشت کھانے سے بھڑکتی ہے۔ (تفسیر قرطبی، ۱/۳۴۶، ملتقطا)

میں کم کھانا کھانے کی عادت بناؤں خدایا کرم! استقامت بھی پاؤں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دنیا اور آخرت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ایک سچی حقیقت ہے کہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت کے مُقابلے میں دنیا بہت جلد ختم ہو جانے والی ہے، دُنیا کا طلبگار بظاہر اس دنیا کے حُصُول پر بہت خوش ہوتا ہے، اس

سے لمبی لمبی اُمیدیں وابستہ کرلیتا ہے، اس کی رنگینیوں میں گم ہو جاتا ہے مگر جب ہوش آتا ہے تو ہاتھ ملتا رہ جاتا ہے۔ دُنیا میں رہ کر جو آخرت کی بہتری کی کوششیں کرتا ہے اس کی دنیا بھی اچھی ہوتی ہے اور آخرت بھی سنورتی ہے جبکہ دُنیا میں رہ کر صرف دُنیا کمانے والا آخرت کے فَوائد و ثمرات سے محروم ہو جاتا ہے۔ دُنیا کی رنگینیوں میں کھونے والا شیطان کو پیارا لگتا ہے جبکہ آخرت کمانے والا اللہ کریم کا محبوب بنتا ہے۔ دنیا کا راستہ بظاہر نَفْسانی خواہشات و لمبی اُمیدوں کی وجہ سے آسان نظر آتا ہے لیکن اس کا اَنجام بہت بُرا ہے، آخرت کا راستہ بظاہر مشکل و دُشوار نظر آتا ہے لیکن اس کی منزل جنَّت کا خوبصورت اور ہمیشہ رہنے والا مقام ہے۔ چونکہ دنیا آخرت کے مقابلے میں ہمارے بہت قریب ہے لہٰذا اس کی طرف دل بہت جلد مائل ہو جاتا ہے جبکہ آخرت دنیا کے بعد ہے اس لیے اس سے غفلت بَرتی جاتی ہے۔ یاد رکھئے! دُنیا کو دنیا کہنے کی وجہ بھی یہی ہے کہ دنیا آخرت کے مُقابلے میں ہم سے زیادہ قریب ہے، چنانچہ

دنیا کو دنیا کیوں کہتے ہیں؟

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"نیکی کی دعوت"** کے صفحہ نمبر 260 پر نقل فرماتے ہیں: دُنیا کا لغوی معنٰی (Meaning) ہے: **"قریب"** اور دُنیا کو دُنیا اِس لئے کہتے ہیں کہ یہ آخرت کی نسبت انسان کے زیادہ قریب ہے یا اس وجہ سے کہ یہ اپنی خواہِشات و لذّات کے سبب دل کے زیادہ قریب ہے۔

(حدیقہ ندیۃ، ۱/۷۱)

دُنیا کیا ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ بدرُ الدّین عَینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آخِرت کے گھر سے پہلے تمام

مخلوق دُنیا ہے۔(عُمدۃُ القاری، ج ا ص ۵۲)پس اس اعتبار سے سونا، چاندی اور ان سے خریدی جانے والی تمام ضَروری و غیر ضَروری اَشیا دنیا میں داخِل ہیں۔(اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ، ۱/۷)

کون سی دُنیا اچھی، کون سی قابلِ مَذمَّت؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! دنیاوی اَشیا کی تین قسمیں ہیں:(1)وہ دُنیاوی اَشیا جو آخِرت میں ساتھ دیتی ہیں اور ان کا نَفع موت کے بعد بھی ملتا ہے، ایسی چیزیں صِرف دو ہیں:(1)علم اور (2)عمل۔ عمل سے مرُاد ہے، اخلاص کے ساتھ اللہ کریم کی عبادت کرنا۔(2)وہ چیزیں جن کا فائدہ صِرف دنیا تک ہی مَحدود رہتا ہے آخِرت میں ان کا کوئی پھل نہیں ملتا جیسے گناہوں سے لذّت حاصل کرنا، جائز چیزوں سے ضَرورت سے زیادہ فائدہ اُٹھانا مَثَلاً زمین، جائیداد، سونا چاندی، عمدہ کپڑے اور اچھے اچھے کھانے کھانا اور یہ دنیا کی قابلِ مذمَّت قسم میں شامل ہیں(3)وہ چیزیں جو نیکیوں پر مدد گار ہوں جیسے ضَروری غذا، کپڑے وغیرہ۔ یہ قسم بھی اچھی ہے لیکن اگر صرف دنیا کا فوری فائدہ اور لذّت مقصود ہو تو اب یہ دنیا قابلِ مذمَّت کہلائے گی۔(اِحیاءُ العُلوم، کتاب ذم الدنیا، ۳/۲۷۰، ۲۷۱ ملخصاً)

مت لگا تو دل یہاں پچھتائے گا کس طرح جنّت میں بھائی جائے گا ؟
لندن و پیرس کے سپنے چھوڑ دے بس مدینے ہی سے رشتہ جوڑ لے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۷۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا ایک مسافر خانے کی طرح ہے جس میں مسافر آکر قیام کرتے ہیں اور چند دن رہنے کے بعد وہاں سے کوچ کر جاتے ہیں، مسافر خانے میں آکر چند دن رہنے والا کبھی بھی وہاں رہتے ہوئے لمبی لمبی اُمیدیں نہیں باندھتا اور اس کی رونقوں سے دل نہیں لگاتا۔ لہٰذا ہمیں چاہیے

کہ ہم اس عارضی گھر یعنی دنیا کے ہو کر نہ رہ جائیں کیونکہ ہمیں ایک دن یہاں سے کوچ کر جانا ہے، ہماری منزل یہ نہیں بلکہ جنت ہے۔ آیئے! اپنے دل میں دنیا سے بے رغبتی بڑھانے اور فکرِ آخرت اُجاگر کرنے کے لئے 3 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے اور نصیحت و عبرت کے مدنی پھول چُنئے:

(1) فرمایا: جو شخص ہمیشہ دنیا کی فکر میں مبتلا رہے گا (اور دین کی پروا نہ کرے گا) تو اللہ پاک اس کے تمام کام پریشان کر دے گا اور اس کی مُفلسی ہمیشہ اس کے سامنے رہے گی اور اسے دُنیا اتنی ہی ملے گی جتنی اس کی تقدیر میں لکھی ہوئی ہے اور جس کی نیّت آخرت کی جانب ہو گی تو اللہ کریم اس کی دل جمعی کے لئے اس کے تمام کام دُرُست فرما دے گا اور اس کے دل میں دُنیا کی بے پروائی ڈال دے گا اور دنیا اس کے پاس خود بخود آئے گی۔ (ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الھم بالدنیا، ۴/۴۲۴، الحدیث: ۴۱۰۵)

(2) فرمایا: دنیا اس کا گھر ہے جس کا (آخرت میں) کوئی گھر نہیں اور اس کا مال ہے جس کا دوسرا کوئی مال نہیں اور دنیا کے لئے وہ آدمی جمع کرتا ہے جس کے پاس عقل نہیں۔ (شعب الایمان، الحادی والسبعون من شعب الایمان۔۔۔الخ، فصل فیما بلغنا عن الصحابۃ۔۔۔الخ، ۷/۳۷۵، الحدیث: ۱۰۶۳۸)

(3) فرمایا: جس نے اپنی دنیا سے مَحَبَّت کی اس نے اپنی آخرت کو نُقصان پہنچایا اور جس نے اپنی آخرت سے مَحَبَّت کی اس نے اپنی دُنیا کو نُقصان پہنچایا، پس تم فنا ہونے والی (دنیا) پر باقی رہنے والی (آخرت) کو ترجیح دو۔ (مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث ابی موسی الاشعری، ۷/۱۶۵، الحدیث: ۱۹۷۱۷)

بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی سے معلوم ہوا کہ دُنیا و آخرت دونوں کی مَحَبَّت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی دنیا آخرت کی ضِد ہے۔ امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں علم عقل و ایمان کا کم تَر درجہ یہ ہے کہ انسان جان لے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی رہنے والی، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ دُنیا میں رہ کر آخرت کی تیاری

کرے دنیا میں مشغول نہ ہو جائے۔(مر آۃ المناجیح،۷/۱۸)

وہ دنیا کی رنگینی میں کھویا رہا برباد ہوا جس نے عشقِ نبی سے دل کو خالی اور ویران کیا

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دنیا ریت کی مانند ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ بیان کردہ احادیثِ مُبارکہ میں دنیا سے مَحبَّت کرنے والوں کی کیسی مذمت (Condemnation) بیان کی گئی ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم صرف دنیا کیلئے ہی نہ کُڑھتے رہیں، آخرت کیلئے بھی نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں کیونکہ دُنیا کی مثال ریت جیسی ہے، ریت کی جتنی بھی بڑی مُٹھی بھر لی جائے آہستہ آہستہ ذرّات کی صورت میں تمام ریت مُٹھی سے نکل ہی جاتی ہے اور بالآخر مُٹھی خالی رہ جاتی ہے۔ ایسا ہی کچھ حال اس دھوکے باز دُنیا کا ہے۔

مال کمانا اور پھر بیماریوں میں صرف کرنا

انسان زندگی بھر دُنیا سے وفاداری کرتا ہے، دنیا کمانے کی لگن میں دن رات ایک کر دیتا ہے، پارٹ ٹائم جاب کرتا ہے، بیس بیس گھنٹے کام کرتا ہے، فقط اس لیے کہ پیسہ کمانا ہے، الغرض دن گُزرتا ہے تو اسی سوچ میں کہ پیسہ کمانا ہے، رات گُزرتی ہے تو اسی کُڑھن میں کہ پیسہ کمانا ہے، دل دھڑکتا ہے تو اسی دُھن میں کہ پیسہ کمانا ہے اور قدم اُٹھتا ہے تو اسی جُستجو میں کہ پیسہ کمانا ہے۔ مگر آہ! وہ پیسہ جس کیلئے اپنی صحت کی پروانہ کی تھی، وہ دُنیا جس کی خاطر دن رات ایک کئے تھے، وہ مال جسے پانے کی جدوجہد میں اوور ٹائم لگائے تھے، وہ دولت جس کے حصول کیلئے حرام حلال کی پروانہ کی تھی، وہ پیسہ جس کو پانے کیلئے

اپنی زندگی کے قیمتی ماہ وسال ضائع کر دیئے تھے، وہی پیسہ کچھ عرصے بعد بیماریوں کی نذر ہو جاتا ہے۔ جی ہاں! بندہ بُڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھتا ہے تو مختلف بیماریاں استقبال کرنے کیلئے تیار ہوتی ہیں، اب نہ وہ دنیا کا رہتا ہے اور نہ آخرت کیلئے کچھ کر پاتا ہے۔

موت کو نہ بھولو

دنیا کی فتنہ بازیوں سے خبر دار کرتے ہوئے حُجَّةُ الْاِسْلام امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه ایک بُزرگ کے حوالے سے لکھتے ہیں: اے لوگو! اس فُرصَت کے وقت میں نیک عمل کر لو اور اللہ پاک سے ڈرتے رہو۔ اُمیدوں پر پُھولے مت سماؤ اور اپنی موت کو نہ بھولو۔ دنیا کی طرف مائل نہ ہو جاؤ، بے شک یہ دھوکے باز ہے اور دھوکے ساتھ بن ٹھن کر تمہارے سامنے آتی ہے اور اپنی خواہشات کے ذریعے تمہیں فتنے میں ڈال دیتی ہے، دنیا اپنی پیروی کرنے والوں کیلئے اس طرح سجتی سنورتی ہے جیسے دُلہن سجتی ہے۔ دنیا نے اپنے کتنے ہی عاشقوں کو ہلاک کر دیا اور جنہوں نے اس سے اطمینان حاصل کرنا چاہا انہیں ذلیل ورُسوا کر دیا، لہٰذا اسے حقیقت کی نگاہ سے دیکھو کیونکہ یہ مصیبتوں سے بھرپور مقام ہے، اس کے خالق نے اس کی مَذَمَّت کی، اس کا نیا پُرانا ہو جاتا ہے اور اسے چاہنے والا بھی مر جاتا ہے۔ اللہ پاک تم پر رحم فرمائے، غفلت سے بیدار ہو جاؤ اور اس سے پہلے نیند سے آنکھیں کھول لو کہ یوں اعلان کیا جائے: فلاں شخص بیمار ہے اور اس کی بیماری نے شدت اختیار کر لی ہے، کیا کوئی دوا ہے؟ یا کسی ڈاکٹر تک جانے کی کوئی صورت ہے؟ اب تمہارے لیے حکیموں (اور ڈاکٹروں) کو بُلایا جاتا ہے، لیکن شفا کی اُمید ختم ہو جاتی ہے، پھر کہا جاتا ہے: فُلاں نے وَصِیَّت (Will) کی اور اپنے مال کا حساب کیا ہے۔ پھر کہا جاتا ہے: اب اس کی زبان بھاری ہو گئی، اب وہ اپنے بھائیوں سے بات نہیں کرتا اور پڑوسیوں کو نہیں پہچانتا، اب تمہاری پیشانی پر

پسینہ آگیا، رونے کی آوازیں آنے لگیں اور تمہیں موت کا یقین ہو گیا، تمہاری پلکیں بند ہونے سے موت کا گمان یقین میں بدل گیا، زبان تھر تھرا رہی ہے، تیرے بہن بھائی رو رہے ہیں، تمہیں کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارا فلاں بیٹا ہے، یہ فلاں بھائی ہے، لیکن تو کلام کرنے سے روک دیا گیا ہے، پس تو بول نہیں سکتا، تمہاری زبان پر مہر لگ گئی جس کی وجہ سے آواز نہیں نکلتی، پھر تمہیں موت آگئی اور تیری رُوح اَعضاء سے پوری طرح نکل گئی، پھر اسے آسمان کی طرف لے جایا گیا، اس وقت تمہارے بھائی جمع ہوتے ہیں، پھر تمہارا کفن لاتے ہیں اور تمہیں غسل دے کر کفن پہناتے ہیں۔ اب تمہاری عیادت کرنے والے خاموش ہو کر بیٹھ جاتے ہیں اور تجھ سے حسد کرنے والے بھی آرام پاتے ہیں، گھر والے تمہارے مال کی طرف مُتوجہ ہو جاتے اور تمہارے اعمال گروی ہو جاتے ہیں۔(احیاء العلوم، کتاب ذمّ الدنیا، بیان المواعظ فی ذم الدنیا وصفتها، ۳/۲۶۰ ملتقطاً)

دل سے دنیا کی محبّت دُور کر دل نبی کے عشق سے معمور کر
اَشک مت دنیا کے غم میں تو بہا ہاں نبی کے غم میں خوب آنسو بہا

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۱۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا کی مَحبّت سے پیچھا چُھڑانے، فکرِ آخرت کا جذبہ بڑھانے اور نیکیوں پر اِستقامت پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف"** بھی ہے۔ چُھٹّی والے دن شہر کے کمزور عَلاقوں اور اطراف کے گاؤں، گوٹھوں میں جا کر وہاں کی مساجد کو آباد

کرنے کے ساتھ ساتھ **مقامی عاشقانِ رسول** کو نیکی کی دعوت دے کر علمِ دِین سیکھنے، سکھانے کی ترکیب کی جاتی ہے۔☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یَوْمِ تَعْطِیل اِعْتِکاف اسلامی بھائیوں کو سُنّتیں و آداب اور مَدَنی دَرْس وغیرہ کا طریقہ سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے☆یَوْمِ تَعْطِیل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مساجِد آباد ہوتی ہیں ☆یَوْمِ تَعْطِیل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجد میں گزرنے والا ہر ہر لَمحہ عِبادَت میں شُمار ہوگا☆یَوْمِ تَعْطِیل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجِد سے مَحَبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زِیادہ سے زِیادہ وَقْت گُزارنے کی فضیلت حاصل ہوگی۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنا زِیادہ وَقْت مسجد میں گزارنے کی بھی کیا خوب فضیلت ہے، چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:جب تُم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمد و رَفْت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ کریم (پارہ10، سُورۂ توبہ آیت نمبر 18 میں اِرْشاد) فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ

ترجَمۂ کنزُالایمان:اللہ کی مسجدیں وُہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قِیامت پر اِیمان لاتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (پ۱۰،التوبہ:۱۸)

(ترمذی،کتاب الایمان،باب ماجاءفی حرمۃ الصلوۃ،۲۸۰/۴،حدیث:۲۶۲۶)

آیئے!بطورِ ترغیب ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چُنانچہ

میں پتنگ بازی کا شوقین تھا!

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کی پچھلی زِندگی گُناہوں میں گزر رہی تھی، پتنگ بازی کے بھی شوقین تھے، ویڈیو گیمز اور گولیاں کھیلنا وغیرہ اُن کے مَشاغِل میں شامل تھا۔ہر ایک کے مُعاملے میں

ٹانگ اَڑانا، لوگوں سے لَڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا جیسی بُرائیوں میں گرِفتار تھے۔ خُوش قسمتی سے ایک اسلامی بھائی کی اِنْفِرادی کوشِش پر یہ رَمضانُ المُبارَک کے آخری عَشرے میں اپنے عَلاقے کی مسجد میں مُعتَکِف ہو گئے۔ جہاں اُنہیں بہت اچّھے اچّھے خواب نظر آئے اور خُوب سُکون مِلا۔ اِس کے بعد اُنہوں نے مزید 2 سال اِعتِکاف کی سَعادَت حاصِل کی۔ ایک بار اُن کی مسجِد کے مُؤَذِّن صاحِب اِنْفِرادی کوشِش کر کے اُنہیں عاشقانِ رسول کی مدنی تَحریک دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں لے آئے۔ ایک مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی سُنّتوں بھرا بَیان کر رہے تھے جو سفید لِباس اور کتھئی چادر میں مَلبوس، چہرے پر ایک مُشت داڑھی اور سَر پر سبز سبز عِمامہ شریف کا تاج سجائے ہوئے تھے۔ ایسا بارونق چہرہ اُنہوں نے زِندگی میں پہلی بار دیکھا تھا۔ مُبَلِّغ کے چہرے کی کَشِش اور نُورانیّت نے اُن کا دل موہ لیا اور وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُنہوں نے ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی۔

بگڑے اَخلاق سارے سَنْوَر جائیں گے، مَدَنی ماحول میں کرلو تُم اِعْتِکاف
جامِ عشقِ محمد بھی ہاتھ آئے گا، مَدَنی ماحول میں کرلو تُم اِعْتِکاف

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۴۰-۶۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیک اعمال کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! ہم فکرِ آخرت کرنے کے بجائے دنیا کی رنگینیوں میں مگن ہیں، عُمدہ عُمدہ مکانات کی تعمیرات میں مصروف (Busy) ہیں، ہم اپنے مکانات نہایت عالیشان طریقے سے مُزَیَّن کرتے ہیں۔ اپنی زندگی پیسے کی ریل پیل، عمدہ اور اعلیٰ گاڑیوں کی چمک دمک، خُوبصورت اور

عالیشان محلّات کے گرد گزارنا چاہتے ہیں، ذرا سوچئے تو سہی یہ چیزیں کب تک ہمارے کام آئیں گی؟ کیا یہ سب قبر میں ساتھ لے جائیں گے؟ کیا آخرت میں ان چیزوں کے بدلے نیکیاں مل جائیں گی؟ ہرگز نہیں! یہ بینک بیلنس، دَھن دولت اور مال وجائیداد سب اس دنیا میں رہ جائیں گے، قبر میں کچھ بھی نہ کام آئیں گے، وہاں اگر کام آئیں گے تو صرف **نیک اعمال** کام آئیں گے، منکر نکیر کے سوالات میں کامیابی دلوائیں گے تو **نیک اعمال** دلوائیں گے، قبر کی وحشت میں غمخواری کا سامان بھی **نیک اعمال** ہی کریں گے، قبر کی تنگی بھی **نیک اعمال** کی وجہ سے فراخی میں تبدیل ہوگی، قبر کی تاریکی میں **نیک اعمال** ہی جگمگائیں گے، عذاب قبر سے رکاوٹ بنیں گے تو **نیک اعمال** ہی بنیں گے اور صرف قبر کیا قبر کے بعد میدانِ محشر کی گرمی اور اس کی پیاس سے، پُلِ صراط پر کامیابی سے گزرنے، حساب وکتاب اور جہنم کے عذاب سے بھی ہمارے **نیک اعمال** ہی نجات دلائیں گے، اس لیے نیک اعمال کی فکر کیجئے۔ چنانچہ

تین قسم کے دوست:

رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں: (۱) اس کے گھر والے (۲) اس کا مال اور (۳) اس کا عمل۔ پھر دو چیزیں واپس لوٹ آتی ہیں جبکہ ایک اس کے ساتھ باقی رہتی ہے۔ گھر والے اور مال لَوٹ آتے ہیں جبکہ اس کا عمل اس کے ساتھ جاتا ہے۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب سکرات الموت، ۴/۲۵۰، حدیث: ۶۵۱۴) جبکہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: مَاقَدَّمَ یعنی اس نے آگے کیا بھیجا؟ اور لوگ پوچھتے ہیں: مَاخَلَّفَ یعنی اس نے پیچھے کیا چھوڑا؟ (شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، حدیث: ۱۰۴۷۵، ۷/۳۲۸) یعنی مرتے وقت وارثین تو چھوڑے ہوئے مال کی فکر میں ہوتے ہیں کہ کیا چھوڑے جارہا ہے؟ اور جو فرشتے

روح قبض کرنے کے لیے آتے ہیں وہ اعمال و عقائد کا حساب لگاتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/۴۹) پیارے اسلامی بھائیو! عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ ہم دنیا اور اس کے سامان کی فکر چھوڑیں اور نیک اعمال کمانے میں مشغول ہو جائیں۔ جس مال و دولت کو کمانے کے لیے ہم زندگی ختم کر بیٹھتے ہیں اس میں سے بھی صرف اتنا ہی ہمارا ہے جتنا ہم نے خرچ کر دیا۔ جو رہ گیا وہ ہمارا نہیں بلکہ ورثا کا ہو گا۔ اس لیے عقلمندی کا تقاضا ہے کہ مال و دولت اور دنیا کی ہوس کو ختم کریں اور عاقبت سنوارنے پر توجہ دیں۔ اس پیسے نے کسی سے وفا نہیں کی، یہ واقعی ہاتھوں کا میل ہے، بالفرض اگر زندگی میں کروڑوں اربوں روپے جمع کر بھی لیے جائیں تب بھی ہم صرف اتنا ہی استعمال کر سکتے ہیں جتنا ہم کر سکیں۔ یوں سمجھئے جیسے کسی شخص کو خوب بھوک (Hunger) لگی ہو، سامنے بریانی کی دیگ پک رہی ہو، بریانی کی بھینی بھینی خوشبو دل و دماغ کو مسحور کر رہی ہو، دل اس کی طرف مائل ہو، منہ میں پانی آ رہا ہو، دل کر رہا ہو گا کہ ساری کی ساری دیگ کھا لی جائے مگر حقیقتاً اس میں سے کتنا کھایا جائے گا۔ بریانی کی ایک پلیٹ کافی رہے گی، بہت زیادہ بھی کھایا جائے تو دو تین پلیٹوں کے بعد مزید کھانے کی گُنجائش نہ ہو گی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ پیٹ بھر جاتا ہے مگر جی سیر نہیں ہوتا، دل کر رہا ہوتا ہے کہ اور کھائیں بہت لذیذ بنا ہوا ہے مگر کھاتے نہیں ہیں، اس لئے کہ مزید کھانے کی گنجائش ہی نہیں رہتی، پیٹ بھر گیا ہے تو مزید کہاں جائے گا، بالکل اسی طرح آپ جتنا بھی کمائیں، کروڑوں اربوں روپے جمع کر لیں مگر ان میں سے اتنا ہی کھائیں گے جتنے سے پیٹ بھر جائے گا۔ اسی طرح کپڑا بھی اتنا ہی استعمال کیا جائے گا جتنے سے ایک سوٹ بن جاتا ہے، الغرض دنیوی مال و دولت کے اَنبار بھی جمع کر لئے جائیں تب بھی استعمال اتنا ہی کر پائیں گے جتنا ہم کر سکتے ہیں، باقی سب کا سب دُنیا میں رہ جائے گا۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ میرا مال میرا مال کہتا رہتا ہے حالانکہ اس کے مال کے صرف تین حصے ہیں: ایک وہ جو کھا

کر ختم کر دیا دوسرا وہ جو پہن کر بوسیدہ کر دیا اور تیسرا وہ جو کسی کو (راہِ خدا میں) دیا اور جمع کر لیا۔ اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے سب ختم ہو جانے والا ہے اور وہ اسے دوسرے لوگوں کے لئے چھوڑنے والا ہے۔

(مسلم،کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیاسجن للمؤمن وجنۃ للکافر، ص ۱۲۱۰، حدیث: ۷۴۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس تاجران!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے جو ہم نے دنیا میں جمع کر رکھا ہے یہیں رہ جائے گا لہٰذا اپنے دل سے دنیا کی محبت نکالنے اور رزقِ حلال میں برکت پانے کیلئے جتنی استطاعت ہو صدقہ وخیرات کی عادت بھی بنایئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے مال کی محبت دل سے نکل جائے گی ۔اس کے علاوہ زیادہ سے زیادہ کمانے کی لالچ میں حلال وحرام کی تمیز بھلا کر حرام طریقے سے کمایا ہوا مال دنیا وآخرت میں باعثِ وبال بھی بن سکتا ہے۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو تجارت کے بڑے واضح اُصول عطا فرمائے ہیں، مگر بد قسمتی سے علم سے دُوری اور دُنیا کی چکا چوند نے آج کے مسلمان کو ان سنہری اُصولوں پر عمل سے دُور کر دیا ہے۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ کوئی ان تاجروں میں اسلام کی حقیقی رُوح پھُونک دے۔ چُنانچہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ایک ''مجلس تاجران'' کا قیام عمل میں لایا گیا، جس کا کام شُعبۂ تجارت سے منسلک لوگوں کو تجارت کے مُتَعَلِّق اسلامی تعلیمات سے رُوشناس کرانا، ان میں دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدَنی مقصد **''مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ''** کے مُطابق زندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے۔ اس مدنی مقصد کے حُصُول اور

بازاروں میں مَدَنی ماحول بنانے کیلئے مسجد یا کسی بھی مُناسِب مقام پر مَدَنی مرکز کے دیئے گئے طریقِ کار کے مُطابِق مدنی درس یعنی (فیضانِ سُنَّت اور امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دِیگر رسائل سے درس) دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش، ص، ۳۱۵)

اللہ کریم ہمارے دلوں سے دنیا کی مَحَبَّت دُور فرمائے اور اپنی اور اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سُنا کہ

☆ **دنیا کی مَحَبَّت** ناگہاں موت کا سبب بنتی ہے۔

☆ **دنیا کی مَحَبَّت** گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔

☆ **دنیا** شیطان مردود کی بیٹی ہے۔

☆ **دنیا کی مَحَبَّت** موت، قبر و آخرت کی تیاری سے غافل کر دیتی ہے۔

☆ **دنیا کی مَحَبَّت** عمدہ لباس، اچھی غذا اور عالیشان مکانات کی خواہش کا سبب بنتی ہے۔

☆ **دنیا کی مَحَبَّت** سے مال و دولت حاصل کرنے کی حرص پیدا ہو جاتی ہے۔

☆ **دنیا کی مَحبَّت** دل میں بٹھانا گویا شیطانی جال میں پھنس جانا ہے۔

☆ **دنیا سے مَحبَّت** کرنے والے کو آخرت میں گھسیٹ کر جہنم (Hell) میں ڈال دیا جائے گا۔

☆ **دنیا کی مَحبَّت سے** اللہ والے ہمیشہ دور بھاگتے تھے۔

کھلکھلا کر ہنس رہا ہے بے خبر! قبر میں روئے گا چیخیں مار کر

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۷۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [1]

ان کی سنّت کا جو آئینہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص۴۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رزقِ حلال کمانے کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! رزقِ حلال کمانے کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی

---

1 ... مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ۱/۹۷، حديث: ۱۷۵

سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) پاک کمائی والے کے لئے جنت ہے۔ (معجم اوسط، ۵/۷۲، حدیث: ۶۶۱۶) (2) رزقِ حلال کی تلاش فرائض کی ادائیگی کے بعد ایک فرض ہے۔ (معجم کبیر، حدیث: ۹۹۹۳، ۱۰/۷۴) ☆سیٹھ اور نوکر دونوں کے لئے حسب ضرورت اجارے کے شرعی احکام سیکھنا فرض ہے، نہیں سیکھیں گے تو گنہگار ہوں گے۔ (حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول، ص ۴) ☆نوکر رکھتے وقت، ملازمت کی مدت، ڈیوٹی کے اوقات اور تنخواہ وغیرہ پہلے سے تَعَیُّن ہونا ضروری ہے۔ (ایضاً، ص ۴) ☆ملازم دفتر یا دکان پر آنے جانے کا وقت درست لکھے، اگر غلط بیانی سے کام لیا اور ڈیوٹی کم دینے کے باوجود پورے وقت کی تنخواہ لی تو گنہگار و عذابِ نار کا حقدار ہے۔ (ایضاً، ص ۷) ☆تنخواہ زیادہ کرانے یا عہدے وغیرہ میں ترقی کروانے کے لئے جعلی (نقلی) سند لینا ناجائز و گناہ ہے۔ (ایضاً، ص ۸) ☆ملازم کو چاہئے کہ دورانِ ڈیوٹی چاق و چوبند رہے، سستی پیدا کرنے والے اسباب سے بچے، مثلاً رات دیر سے سونا وغیرہ۔ (ایضاً، ص ۸) ☆جو اجارے کے مطابق کام نہیں کر پاتا اسے چاہئے کہ فوراً مستاجر (یعنی جس سے اجارہ کیا ہے اس) کو مطلع کرے۔ (ایضاً، ص ۱۱) ☆اگر مخصوص مدت مثلاً بارہ ماہ کے لئے ملازمت کا اجارہ ہو تو اب فریقین کی رضامندی کے بغیر اجارہ ختم نہیں ہو سکتا، سیٹھ کا خواہ مخواہ دھمکیاں دینا کہ فارغ کر دوں گا یا نوکر کا چھوڑ جانے کی دھمکی دینا درست نہیں، البتہ شرعی مجبوری کی بنا پر دونوں میں سے کوئی بھی وقت سے پہلے اجارہ ختم کر سکتا ہے۔ (ایضاً، ص ۱۲ ملخصاً) ☆ مسلمان کے لئے غیر مسلم کے ہاں ایسی نوکری کرنا جائز نہیں جس میں مسلمان کی ذلت ہو مثلاً اس کے گھر کی صفائی کرنا، کچرا اٹھانا، گاڑی صاف کرنا وغیرہ، البتہ جس کام میں مسلمان کی ذلت نہ ہو وہ کر سکتا ہے۔ (ایضاً، ص ۱۳) ☆ چوکیدار، گارڈ یا پولیس وغیرہ جن کا کام جاگ کر پہرا دینا ہوتا ہے اگر ڈیوٹی کے اوقات میں ارادۃً سو گئے تو گنہگار ہوں گے اور جتنی دیر سوئے یا غافل رہے اتنی دیر کی اجرت کٹوانی ہو گی۔ (ایضاً، ص ۱۹)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب **بہارِ شریعت حصّہ 16(312صفحات)**، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه   وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه   وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف   (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

تاجدارِ مدینہ، رَاحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس(10) رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس(10) مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر سو(100) رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو(100) مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے

آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔ (معجم الأوسط، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵)

یا نبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام　اِس پہ ہے ناز مُجھ کو ہُوں تیرا غُلام

اپنی رَحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام　مُجھ سے عاصی کا بھی ناز بَردار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجمِ کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نہایت قیمتی موتی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "عُیون الحکایات (جلد اوّل)" کے صَفْحہ نمبر 212 پر ہے کہ حضرت سیدنا احمد بن ناصِح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک غریب شخص بہت عبادت گزار اور کثیرُ العِیال تھا۔ گھر کا خرچ وغیرہ چلانے کے لئے اُون کی رسیاں بناتا اور انہیں فروخت کر کے کھانے پینے کا سامان خرید لاتا، جتنا مل جاتا اسی کو کھا کر اللہ پاک کا شکر ادا کرتا۔ حسبِ معمول ایک مرتبہ وہ نیک شخص اُون کی رسّیاں بیچنے بازار گیا۔ جب رسّیاں بِک گئیں (یعنی Sale ہو گئیں) تو وہ گھر والوں کے لئے کھانے کا سامان خریدنے لگا۔ اتنے میں اس کا ایک دوست اس کے پاس آیا اور کہا: میں سخت حاجت مند ہوں، مجھے کچھ رقم دے دو۔ اس رحم دل عبادت گزار شخص نے وہ ساری رقم اس غریب حاجت مند سائل کو دے دی اور خود خالی ہاتھ گھر لوٹ آیا۔ جب گھر والوں نے پوچھا: کھانا کہاں ہے؟ تو اس نے جواب دیا: مجھ سے ایک حاجت مند نے سوال کیا وہ ہم سے زیادہ حاجت مند تھا، لہٰذا میں نے ساری رقم اس کو دے دی۔ گھر والوں نے کہا: اب ہم کیا کھائیں گے؟ ہمارے پاس تو گھر میں کچھ بھی نہیں۔ اس نیک شخص نے گھر میں نظر دوڑائی تو اسے ایک ٹُوٹا ہوا پیالہ اور مٹکا (پانی جمع کرنے کا مٹی کا ایک برتن) نظر آیا۔ اس نے وہ دونوں چیزیں لیں اور بازار کی طرف چل دیا۔ اس اُمید پر کہ شاید انہیں کوئی خرید لے اور میں کچھ کھانے کا سامان لے آؤں۔ چنانچہ وہ بازار پہنچا لیکن کسی نے بھی اس سے وہ ٹُوٹا ہوا پیالہ اور مٹکا نہ خریدا۔ اتنے میں ایک شخص گزرا جس کے پاس ایک خراب پھُولی ہوئی مچھلی تھی، مچھلی والے نے کہا: تُو میرا خراب مال اپنے خراب مال کے بدلے خرید لے یعنی یہ ٹُوٹا ہوا پیالہ اور مٹکا مجھے دے دے اور مجھ سے یہ پھُولی ہوئی خراب مچھلی لے لے۔ اس عابد شخص نے یہ سودا

منظور کر لیا اور خراب مچھلی لے کر گھر پلٹ آیا اور گھر والوں کے حوالے کر دی۔ جب انہوں نے اس مچھلی کو دیکھا تو کہنے لگے: ہم اس بے کار مچھلی کا کیا کریں؟ اس عابد شخص نے کہا: تم اسے بُھون لو ہم اسے ہی کھالیں گے، اللہ پاک کی ذات سے اُمید ہے کہ وہ مجھے رزق ضرور عطا کرے گا۔ چنانچہ گھر والوں نے جب مچھلی کا پیٹ چاک کیا تو اس کے اندر سے ایک نہایت قیمتی موتی (Pearl) نکلا، گھر والوں نے عابد کو خبر دی۔ جب صبح ہوئی تو وہ عابد شخص اس موتی کو لے کر جوہری (ہیرے جواہرات کا کام کرنے والے) کے پاس گیا، جب جوہری نے وہ موتی دیکھا تو حیران ہو کر کہنے لگا: تیرے پاس یہ موتی کہاں سے آیا؟ اس نیک آدمی نے جواب دیا: ہمیں اللہ پاک نے یہ رزق عطا فرمایا ہے۔ جوہری نے کہا: یہ تو بہت قیمتی موتی ہے، میرا خیال ہے اس کی قیمت 30 ہزار درہم ہے، تم ایسا کرو کہ فُلاں جوہری کے پاس چلے جاؤ، وہ تمہیں اس کی پوری قیمت دے سکے گا۔ چنانچہ وہ نیک شخص اس موتی کو لے کر دوسرے جوہری کے پاس پہنچا۔ جب اس نے قیمتی موتی دیکھا تو وہ بھی اسے دیکھ کر حیران رہ گیا اور پوچھا: یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ اس عابد نے وہی جواب دیا کہ یہ ہمیں اللہ پاک کی طرف سے رزق عطا کیا گیا ہے۔ جوہری نے کہا: اس کی قیمت کم اَزْ کم ستّر (70) ہزار (درہم) ہے، مجھے تو اس شخص پر افسوس ہو رہا ہے جس نے تمہیں اتنا قیمتی موتی دیا ہے، بہر حال ستّر (70) ہزار درہم لے لو اور یہ موتی مجھے دے دو۔ جب وہ عابد ساری رقم لے کر اپنے گھر پہنچا تو اس کے پاس ایک سائل آیا اور کہا: مجھے اس مال میں سے کچھ دو جو تمہیں اللہ پاک نے عطا کیا ہے۔ اس نیک شخص نے کہا: ہم بھی کل تک تمہاری طرح محتاج اور غریب تھے۔ یہ لو تم اس میں سے آدھا مال لے جاؤ۔ یہ دیکھ کر اس سائل نے کہا: اللہ پاک تمہیں برکتیں عطا فرمائے، میں تو اللہ پاک کا ایک فرشتہ ہوں، مجھے تمہاری آزمائش کیلئے بھیجا گیا تھا۔ (عیون الحکایات، الحکایۃ الخامسۃ عشر بعد المائۃ، ص ۱۳۳ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اللہ پاک کی راہ میں مال خرچ کرنے اور ایک محتاج کی مدد کی برکت سے اس غریب شخص کو کس قدر مال عطا کیا گیا۔ یقیناً یہ بات سچ ہے کہ جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی مدد کرتا ہے، اللہ کریم بھی اس کی مدد فرماتا ہے۔ جو کسی پر رحم کرتا ہے، اللہ پاک بھی اس پر رحم فرماتا ہے۔ **یادرکھئے!** صَدَقہ وخَیرات کرنے سے مال میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ اگر راہِ خدا میں خرچ (Spend) کیا جائے تو اس کا ثواب بھی ملتا ہے اور اس کی برکت سے مال میں خیر وبرکت بھی ہوتی ہے۔ مگر یہ سعادت انہی لوگوں کو ملتی ہے جو اپنے دل میں مال کی محبت نہیں رکھتے اور دوسروں کی حاجت کو اپنی حاجات پر ترجیح دیتے ہوئے، اللہ پاک کی رِضا کے لیے ان کی مدد کرتے ہیں۔ جیسا کہ بیان کردہ حکایت میں اس غریب شخص نے اپنے پورے دن کی کمائی رِضائے الٰہی کی خاطر صدقہ کردی اور صدقے کی برکت سے ملنے والے مال میں سے بھی آدھا مال راہِ خدا میں دینے کیلئے تیار ہوگیا ۔ **یادرکھئے!** راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا، اِنْسان کی اپنی ذات کیلئے ہی مُفید ہے، جو لوگ دل کھول کر نیکی کے کاموں میں خرچ کرتے ہیں، غریبوں محتاجوں کی مدد کرتے ہیں، اُن کے مال میں حیرت انگیز طور پر دن دُگنی اور رات چوگنی ترقّی وبرکت ہوتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ

پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ آیت نمبر 261 میں ارشاد ہوتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ(۲۶۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اُن کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرْچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اُوگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ

وُسعت والا عِلم والا ہے۔ (پ۳،البقرۃ:۲۶۱)

بیان کردہ آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ صراطُ الجنان جلد 1 صفحہ 395 پر ہے: راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کی فضیلت ایک مثال کے ذریعے بیان کی جارہی ہے کہ یہ ایسا ہے جیسے کوئی آدمی زمین میں ایک دانہ بیج ڈالتا ہے جس سے سات (7) بالیاں اُگتی ہیں اور ہر بالی میں سو (100) دانے پیدا ہوتے ہیں۔ گویا ایک دانہ بیج کے طور پر ڈالنے والا سات سو (700) گنا زیادہ حاصل کرتا ہے، اسی طرح جو شخص راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے، اللہ پاک اُسے اس کے اخلاص کے اعتبار سے سات سو (700) گنا زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے اور یہ بھی کوئی حد نہیں بلکہ اللہ پاک کے خزانے بھرے ہوئے ہیں اور وہ کریم وجوّاد ہے جس کیلئے چاہے اسے اس سے بھی زیادہ ثواب عطا فرمادے۔ (صراط الجنان، ۱/ ۳۹۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب اِس فرمانِ خداوندی سے اس بات کی سند مل گئی کہ جو خوش نصیب اپنے مال میں سے ایک روپیہ راہِ خُدا میں خَرچ کرے گا تو اللہ کریم اپنے فضل واحسان سے اُس ایک کے بدلے 700 گُنا عطا فرمائے گا تو کوئی نادان ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے سے جی چُرائے گا۔

حضرت سَیِّدُنا امام شمسُ الدّین قُرطبی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: جب یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہوئی تو نبیِ اکرم، نورِ مُجسم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: رَبِّ زِدۡ اُمَّتِیۡ یعنی اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میری اُمّت کو اس سے بھی زیادہ اجر وثواب عطا فرما، تو بارگاہِ خداوندی سے یہ خوشخبری ملی، (چنانچہ پارہ 2 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 245 میں ارشاد ہوتا ہے:)

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ اَضۡعَافًا کَثِیۡرَۃً (پ۲، البقرۃ: ۲۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہے کوئی جو **اللہ** کو قرضِ حَسَن دے تو **اللہ** اس کے لئے بہُت گُنا بڑھادے۔

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ خوشخبری پانے کے باوُجود اپنی اُمّت کی دَستگیری فرماتے

ہوئے مزید کرم نوازی کیلئے عرض کی: رَبِّ زِدْ اُمَّتِیْ یعنی اے میرے ربّ! میری اُمّت کو اِس سے بھی زیادہ اجر و ثواب عطا فرما تو ارشاد ہوا:

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ترجمۂ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔ (پ۲۳، الزمر: ۱۰)

(تفسیر قرطبی، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۱، ۲/۲۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اُمَّت سے کتنا پیار فرماتے ہیں کہ اپنی اُمَّت کے نامۂ اعمال میں صدقے کا ثواب بڑھوانے کیلئے بارگاہِ الٰہی میں عرض کر رہے ہیں کہ مولیٰ میری اُمَّت کے اجر و ثواب میں مزید اضافہ فرما۔ لہٰذا راہِ خدا میں دل کھول کر خرچ کیجئے اور یہ بات اپنے ذہن (Mind) سے نکال دیجئے کہ اگر میں خرچ کروں گا تو میرے مال میں کمی ہو جائے گی، میں اپنی ضرورتیں کیسے پوری کروں گا؟۔ میرے گھر بار بال بچوں کے اَخراجات کیسے چلیں گے؟ یاد رکھئے! یہ شیطان کی چال ہے وہ نہیں چاہتا کہ ہم اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرکے اجر و ثواب کے حقدار بن جائیں، اسی وجہ سے وہ ہمیں مال میں کمی کا خوف دلا کر صدقے سے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ آیئے! اس شیطانی چال کو ناکام بنانے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کا ذہن بنانے کیلئے ایک بہت ہی پیاری حکایت سنئے۔

خرچ کرو اللہ کریم عطا فرمائے گا

حضرت سَیِّدُنا قیس بن سَلْع انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ان کے بھائیوں نے حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ان کی شکایت کی کہ وہ فضول خرچی کرتے ہیں اور اِس مُعاملے میں

بہت کُھلا ہاتھ ہے، تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن سے فرمایا: تمہارے بھائیوں کا کیا مسئلہ ہے، وہ اِس گمان پر تمہاری شکایت کر رہے ہیں کہ تم اپنے مال میں بہت فضول خرچی کرتے ہو اور تمہارا ہاتھ بہت کُھلا ہے؟ میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آمدنی سے اپنا حصہ لے کر اللہ کی راہ میں اور اپنے دوستوں میں خرچ کر دیتا ہوں تو رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے سینۂ اقدس پر دستِ مبارک رکھا اور 3 مرتبہ فرمایا: خرچ کر اللہ تجھے عطا فرمائے گا۔ (راوی فرماتے ہیں) اس کے بعد جب بھی میں راہِ خدا میں نکلتا تو میرے پاس اپنی سواری ہوتی اور آج میرا یہ حال ہے کہ میں مال و آسائش میں اپنے اہلِ خانہ (بھائیوں) سے بڑھ کر ہوں۔ (معجم الأوسط، ۲۱۰/۶، حدیث: ۸۵۳۶)

خیرات کیجئے اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ صدقہ وخیرات کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی بلکہ مال میں مزید برکت ہو جاتی ہے۔ یاد رکھئے! صدقہ خیرات کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم جب تک امیر و کبیر نہ ہو جائیں، خوب بینک بیلنس (Bank Balance) نہ بنالیں، اچھا گھر، گاڑی اور نوکر چاکر والے نہ ہو جائیں اس وقت تک صدقہ ہی نہ کریں بلکہ ہمیں جیسی اِستِطاعَت ہے اس کے مطابق چھوٹی سی چیز بھی اخلاص و رِضائے الٰہی کیلئے خرچ کریں گے تو اس کا فائدہ دنیا میں بھی ملے گا اور آخرت میں بھی باعثِ نَجات ہو گا جیسا کہ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ یعنی آگ سے بچو، اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے (کو خیرات کرنے) کے ذریعے۔[1]

اس حدیثِ پاک میں اُن لوگوں کیلئے ڈھارس ہے، جو مَعاشی پریشانیوں میں مُبتلا ہونے کے باوجود

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب من نوقش الحساب عذب، ۲۵۷/۴، حدیث: ۶۵۴۰

صَدَقہ وخَیرات تو کرتے ہیں مگر معمولی چیز صَدَقہ کرنے کی وجہ سے دل چھوٹا کرلیتے ہیں حالانکہ صَدَقہ چاہے کم ہو یا زیادہ، اگر مالِ حلال سے اِخلاص کے ساتھ دِیا جائے تو یقیناً ثواب کے لحاظ سے بہت ہی عُمدہ ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے والدِ گرامی حضرت مولانا مُفتی نَقی علی خان رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ارشاد فرماتے ہیں: صَدَقہ دینے میں تھوڑی چیز کو بھی حقیر نہ جانو، اگرچہ زیادہ کی استطاعت بھی ہو، ہاتھ پہنچتا ہے (یعنی انسان صَدَقہ دینے کا اِرادہ کرلیتا ہے) مگر شیطان روکتا ہے، نفس آڑے آتا ہے، ایک شیطان کیا ستّر (70) شیطان صَدَقے سے باز رکھتے ہیں۔

حدیث شریف میں ارشاد ہوا: انسان اپنا صَدَقہ ستّر (70) شیطانوں کے جبڑے چیر کر نکالتا ہے۔[1] تو ایسی حالت میں تھوڑا ہی دے اور اُسے حقیر جان کر بالکل لَاتَعَلُّق نہ ہو، کیونکہ تھوڑی چیز سے بھی محتاج کی ضرورت کسی حد تک پوری ہوگی اور بُخل کی جَڑ دل پر جمنے میں کچھ تو کمی آئے گی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خیرات کرنے کا ایک آسان طریقہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطانی مکر وفریب سے بچتے ہوئے صدقہ وخیرات کی عادت بنانے کیلئے روزانہ کی ایک رقم مُقرَّر (Fix) کرلیجئے، مثلاً روزانہ 10 روپے راہِ خدا میں خرچ کرنے ہیں، اگر کسی دن مجبوری یا بُھول جانے کی صورت میں نہ ڈال سکیں تو اگلے دن ہاتھوں ہاتھ 20 روپے نکال دیجئے۔ اگر **صدقہ** کے فضائل لکھ کر گھر میں کسی ایسی نمایاں جگہ پر آویزاں کرلیے جائیں جہاں ان کے آداب کا بھی خیال رکھا جاسکے تو چلتے پھرتے نظر پڑنے کی صورت میں بھی صدقے کی ترغیب ملتی رہے گی۔

1... مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب ارغام الشیطان بالصدقۃ، ۳/۲۸۲، حدیث: ۴۶۰۱

2... فضائلِ دُعا، ص۲۷۶ بتغیر قلیل

مجلس مدنی عطیات بکس!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس طریقہ کار پر عمل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کی مجلس مدنی عطیات نے **"مدنی عطیات بکس"** متعارف کروایا ہے۔ اس مدنی عطیات بکس کو دُکانوں، کارخانوں، مارکیٹوں، شاپنگ مالز، میڈیکل اسٹورز، دَفاتِر اور گھروں وغیرہ میں رکھنے کی ترکیب کی جاتی ہے۔ جن اسلامی بھائیوں کی دکانوں وغیرہ پر یہ بکس (Box) رکھے جاتے ہیں، انہیں چاہیے کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ خود بھی کچھ نہ کچھ رقم اس بکس میں ڈالتے رہیں اور گاہکوں (Customers) پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دِلائیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں ترقی کیلئے آپ کی یہ کاوش بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوگی۔

مگر افسوس! آج کل صَدَقہ و خَیْرات کے ذریعے غریبوں کی مَدَد کرنے اور نیکی کے کاموں میں مال خرچ کرنے کے بجائے فضول اور غیر ضروری کاموں کیلئے تو اپنے خزانے کے مُنہ کھول دیئے جاتے ہیں، مگر اس بات کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی کہ ہمارے اِرْد گرد مُعاشرے کے ٹھکرائے ہوئے بہت سے ایسے لوگ بھی موجود ہیں، جن کے پاس نہ تو سر چُھپانے کیلئے مُناسب جگہ ہے، نہ تَن ڈھانپنے کیلئے لباس ہے اور نہ ہی پیٹ کی آگ بُجھانے کیلئے بقدرِ ضرورت روٹی۔ اگر ہم اپنی جائز خُوشیوں کے ساتھ ساتھ حتّی الامکان ایسے سفید پوش لوگوں کی ضرورتوں کا بھی خیال رکھیں اور اُن کے ساتھ ہمدردی بھرا سُلوک کریں تو اللہ پاک اپنی رحمت سے آخرت میں تو اس کا صِلہ عطا فرمائے گا، بسا اوقات دنیا میں بھی اس کی جزا ملتی ہے۔ آیئے! اس سے مُتَعَلِّق ایک حکایت سنیئے، چنانچہ

ہاتھوں ہاتھ صدقے کی برکت ظاہر ہوگئی!

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف **"فیضانِ سُنّت" جلد اوّل** کے صفحہ نمبر 513 پر نقل کرتے ہیں: چنانچہ اپنے دَور کے اَبدال حضرت سَیِّدُنا ابو جعفر بن خطّاب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے دروازے پر ایک سائل (یعنی مانگنے والے) نے صَدا لگائی، میں نے زوجہ محترمہ سے پُوچھا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ جواب مِلا: چار (4) انڈے ہیں۔ میں نے کہا: سائل کو دے دو۔ اُنہوں نے تعمیل کی۔ سائل انڈے پاکر چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دیر گُزری تھی کہ میرے پاس ایک دوست نے انڈوں سے بھری ہوئی ٹوکری (Basket) بھیجی۔ میں نے گھر میں پُوچھا: اِس میں کُل کتنے انڈے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: تیس (30)۔ میں نے کہا: تم نے تو فقیر کو چار (4) انڈے دیئے تھے، یہ تیس (30) کس حساب سے آئے! کہنے لگیں: تیس (30) انڈے سالم ہیں اور دس (10) ٹُوٹے ہوئے۔ (اس کی وجہ یہ تھی کہ) سائل کو جو انڈے دِیئے گئے تھے، اُن میں تین (3) سالم اور ایک ٹُوٹا ہوا تھا۔ رَبّ تعالیٰ نے ہر ایک کے بدلے دس دس (10،10) عطا فرمائے۔ سالم کے عِوَض سالم اور ٹُوٹے ہوئے کے بدلے ٹُوٹے ہوئے۔ (روض الریاحین، الحکایۃ الخامسۃ والعشرون...الخ، ص ۲۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ صدقہ کرنے کی برکت کس طرح ہاتھوں ہاتھ ظاہر ہوئی اور حضرت جعفر بن خطاب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو 4 انڈے صدقہ کرنے کی برکت سے انڈوں سے بھری ہوئی ٹوکری مل گئی۔ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وقتاً فوقتاً صدقہ کے بہت سے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ آیئے! ترغیب کیلئے **صدقے کے فضائل پر مشتمل 10 احادیثِ مُبارکہ** سنتے ہیں:

صدقہ دینے کے دِینی و دُنیاوی فوائد

(۱) فرمایا: بیشک صدقہ اللہ پاک کے غضب کو بُجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقۃ، ۲/۱۴۶، حدیث: ۶۶۴)

(۲)فرمایا: صدقہ بُرائی کے ستّر (70) دروازے بند کرتا ہے۔(فردوس الاخبار، ۲/۳۴،حدیث: ۳۶۵۱)

(۳)فرمایا: صدقہ گناہ کو مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔(ترمذی،کتاب الزکاۃ،۲/۱۱۸، حدیث:۶۱۴)

(۴)فرمایا: بے شک مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے۔(فردوس الاخبار، ۲/۲۶،حدیث:۳۵۷۸)

(۵)فرمایا: اللہ پاک کے ساتھ، اس کی یاد اور خُفیہ وظاہر صدقہ کی کثرت سے اپنی نسبت درست کرو، تو تم روزی اور مدد دیئے جاؤ گے اور تمہاری بگڑیاں سَنْوَر جائیں گی۔(ابن ماجه، باب في فرض الجمعة، ۲/۵،حدیث: ۱۰۸۱)

(۶)فرمایا: صدقہ ستّر (70) قسم کی بلاؤں کو روکتا ہے جن میں آسان تر بلا، بدن بگڑنا اور سفید داغ ہیں (تاریخ البغداد، ۸/4۲۰۴، حدیث: ۴۳۲۶)

(۷)فرمایا: دوزخ سے بچو اگرچہ آدھا چھوہارا دے کر کہ وہ ٹیڑھے پن کو سیدھا اور بُری موت کو دُور کرتا ہے۔(مسند أبي يعلى، ۱/۵۷،حدیث: ۸۰)

(۸)فرمایا: صبح کے صدقے آفات کو دُور کر دیتے ہیں۔(فردوس الاخبار، ۲/۳۵،حدیث:۳۶۵۳)

(۹)فرمایا: بے شک صدقہ اور صِلۂ رحم (رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے) سے اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔(مسند أبي يعلى، ۳/۳۹۷،حدیث: ۴۰۹۰)

(۱۰)فرمایا: صبح سویرے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔ (معجم الأوسط، ۴/۱۸۰، حدیث:۵۶۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کونسا مال صدقہ کرنا چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راہِ خدا میں خرچ کرتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ جو چیز آپ کو سب سے زیادہ پسندیدہ ہو، اسے صدقہ و خیرات کیجئے کہ اس کا ثواب زیادہ ہے اور اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اپنی پسندیدہ چیز صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ پارہ 4 سورہ آل عمران کی آیت نمبر 92 میں ارشادِ خداوندی ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۬ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: تم ہر گز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خَرچ کرو اور تم جو کچھ خَرچ کرو اللہ کو معلوم ہے۔

(پ ۴، اٰلِ عمران: ۹۲)

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ صراطُ الجنان میں ہے کہ اس آیت میں بھلائی سے مُراد تقویٰ اور فرمانبرداری ہے اور خرچ کرنے کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ "یہاں خرچ کرنے میں واجب اور نفلی تمام صدقات داخل ہیں۔ امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو مال مسلمانوں کو محبوب ہو، اُسے رِضائے الٰہی کے لیے خرچ کرنے والا اس آیت کی فضیلت میں داخل ہے خواہ وہ ایک کھجور ہی ہو۔ (تفسیرِ خازن، پ ۴، اٰل عمران، ۱/۲۷۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مبارکہ پر عمل کرنے والے ہمارے بزرگانِ دِین کا جذبہ مرحبا! آیئے! اس کے مُتَعَلِّق بزرگوں کے واقعات سنئے اور راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز صدقہ کرنے کا جذبہ پیدا کیجئے۔ چنانچہ

پسندیدہ باغ راہِ خُدا میں دے دیا

(1) حضرت سَیِّدُنا ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مدینے میں بڑے مالدار تھے، انہیں اپنے

اموال میں **بَیْرُحَاء** نامی ایک باغ بہت پسند تھا، جب یہ آیت نازل ہوئی تو انہوں نے بارگاہِ رسالت میں کھڑے ہو کر عرض کی: مجھے اپنے اموال میں سے **بَیْرُحَاء** باغ سب سے پیارا ہے، میں اسی کو راہِ خدا میں صدقہ کرتا ہوں۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس پر خوشی کا اظہار فرمایا اور پھر حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سَرورِ کائنات کے اشارے پر وہ باغ اپنے رشتے داروں میں تقسیم کر دیا۔

(بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الزکاۃ علی الاقارب، ۱/۴۹۳، حدیث: ۱۴۶۱ ملخصاً)

پسندیدہ گھوڑا پیش کر دیا!

(2) حضرت عَمْرو بن دِینار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جب یہ آیتِ مُبارَکہ نازل ہوئی تو حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے (پسندیدہ) گھوڑے کو لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ اس گھوڑے کو صَدَقہ فرما دیں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ گھوڑا ان کے بیٹے حضرت اُسامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو عطا فرما دیا تو حضرت زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: میں نے اس گھوڑے کو محض (اللہ پاک کی راہ میں) صدقہ کرنے کا ارادہ کیا ہے! نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک تیرا صدقہ قبول کر لیا گیا ہے۔ (تاریخِ ابن عساکر، ذکر من اسمہ زید، زید بن حارثہ بن شراحیل، ۱۹/۳۶۷)

شکر کی بوریاں صدقہ کرتے!

(3) حضرت سَیِّدُنا عُمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کرتے تھے۔ ان سے کہا گیا: اس کی قیمت صدقہ کیوں نہیں کر دیتے؟ فرمایا: شکر مجھے محبوب و مرغوب ہے، میں چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ کروں۔ (تفسیرِ مدارک، آل عمران، تحت الآیۃ: ۹۲، ص ۱۷۲)

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دُوں شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدنی انعامات"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی صدقہ وخیرات کا جذبہ بڑھانا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ (Associate) ہوجائیے اور جس سے جتنا بن پڑے، اپنی دِیگر مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وقت مدنی کاموں کے لئے ضرور نکالنا چاہئے، ان مدنی کاموں میں شمولیت کی برکت سے ہم گناہوں سے بچے رہیں گے، آخرت کے لیے **نیکیوں کا ذخیرہ** جمع ہوتا رہے گا، **نیکی کی دعوت** دینے والے خوش نصیبوں میں ہمارا شُمار ہوگا، **اچھی صحبت** مُیَسّر آئے گی، ہر عاشقِ رسول کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کرنے کے بہت آسان مواقع ہیں، اگر اب بھی ہم عملی طور پر مدنی کاموں میں شامل نہ ہوسکیں تو شاید کئی نیکیوں سے محرومی ہوسکتی ہے، آیئے! ہم سب مل جُل کر اس عظیم مدنی مقصد "**مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے**" کو پانے کے لیے بھرپور کوشش کرتے ہیں۔

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "**مَدَنی اِنْعَامات**" کے مُطابِق روزانہ فِکرِ مدینہ کرتے ہوئے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو مَدَنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا بھی ہے۔

یادرہے! **مدنی انعامات** پر خود عمل کرتے ہوئے دیگر عاشقانِ رسول میں مدنی انعامات کے رسائل تقسیم کرنا اور پھر مہینا ختم ہونے پر ان سے وصول کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔

❁ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی اِنعامات عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسخہ ہیں، ❁ مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں، ❁ مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصطفٰے کی لازوال دَولت ہاتھ آتی ہے، ❁ مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ (Gift) اَسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی یاد دِلاتا ہے ❁ مَدَنی اِنعامات بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحَاسَبَہ کرنے کا بہترین ذَرِیعَہ ہے۔

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا اِنعام

آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سُنیے، چنانچہ ایک اسلامی بھائی کی تَحریر کا خُلاصہ ہے کہ ایک بار یہ مَدَنی قافلے میں سفر پر تھے۔ اِسی دَوران اُن پر بابِ کرم کُھل گیا۔ ہُوا یُوں کہ رات کو جب سوئے تو قسمت اَنگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، کیا دیکھتے ہیں کہ جنابِ رِسالت مَآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خواب میں تشریف لے آئے۔ ابھی جلووں میں ہی گُم تھے کہ لَب ہائے مُبارَکہ کو جُنبش ہوئی، رَحمت کے پُھول جھڑنے لگے اور اَلفاظ کچھ یُوں تَرتیب پائے: **"جو مَدَنی قافلے میں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں اُنہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے جاؤں گا۔"**

مِرے تم خواب میں آؤ، مِرے گھر روشنی ہوگی ۔۔۔ مِری قسمت جگا جاؤ، عِنایت یہ بڑی ہوگی
مجھے گر دِید ہوجائے، تو میری عِید ہوجائے ۔۔۔ تِرا دِیدار جب ہوگا، مجھے حاصِل خوشی ہوگی
میں بَن جاؤں سَراپا "مَدَنی اِنعامات" کی تَصویر ۔۔۔ بَنُوں گا نیک یااللہ اگر رَحمت تِری ہوگی

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۳۹۱-۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھی سے اچھی چیز صدقہ کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی صدقہ کرنے کا اِرادہ ہو تو اچھی سے اچھی چیز صدقہ کرنی چاہیے۔ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اجمعین اپنی سب سے محبوب چیز اللہ کریم کی راہ میں دینے کا جذبہ رکھتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ صدقہ و خیرات کرنے میں سُستی اور تنگدِلی کا مُظاہرہ کرتے ہیں یا پھر ایسی چیز صدقہ کرتے ہیں جو ناکارہ ہو کر ہمارے قابلِ استعمال نہیں رہتی مثلاً روٹیوں پر پھپھوندی لگ گئی، سالن ناراض (باسی) ہو گیا یا قُربانی کا گوشت جب اپنے اِستعمال کا نہ رہا تو باندھ کر گھر میں کام کرنے والی ماسی یا کسی مانگنے والے کو پکڑا دیتے ہیں، سیلاب زَدگان یا آفت زدہ لوگوں کو ہلکی قیمت والا راشن اور وہ کپڑے جو گھر میں کوئی نہیں پہنتا اور وہ جُوتے جو پہننے کے قابل ہی نہیں ہوتے، ان کی اِمداد اور صدقہ کے طور پر بھیج دیئے جاتے ہیں۔ ذرا سوچئے تو سہی یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جب اپنے کھانے پینے یا اِستعمال کی بات آئے تو عُمدَہ سے عُمدَہ چیز کا اِنتخاب (Selection) کیا جائے اور جب بات راہِ خُدا میں دینے کی آئے تو بچی کھچی یا کم قیمت والی چیزیں صدقہ و خیرات کی جائیں۔ اپنے بچوں کیلئے تو اَعلیٰ سے اَعلیٰ کوالٹی کی چیزیں خریدی جائیں لیکن جب کسی غریب کے بچے کو دینا ہو تو گھٹیا معیار کی چیز بھی احسان جتا کر دی جائے۔ ہم اپنے گھر میں تو اپنے من پسند کھانے بڑے اہتمام کے ساتھ کھائیں لیکن اسی دوران کوئی سائل آجائے تو اسے دُھتکار دیں یا گھر میں بچا ہوا باسی سالن جسے کوئی نہ کھائے اسے تھما کر اس خوش فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ چلو کھانا ضائع ہونے سے بچ گیا اور کسی غریب کا بھلا ہو گیا مگر ہمارے بزرگانِ دِین کا انداز اس معاملے میں بھی نرالا (Strange) ہوا کرتا تھا کہ یہ حضرات اپنی خواہش پر کبھی اچھا کھانا

پکواتے اور اسی دوران کوئی سوالی درِ دولت پر حاضر ہو کر صدا لگاتا تو یہ نیک لوگ اپنی خواہش کو قربان کر کے اپنی پسندیدہ چیز سائل کو دے دیا کرتے تھے، چنانچہ

حضرت سیِّدُنا سعید بن اَبی ہِلَال رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے مقامِ جُحْفَہ میں پڑاؤ کیا۔ اس وقت آپ کچھ بیمار تھے، آپ نے مچھلی کھانے کی خواہش ظاہر کی، رُفقا نے تلاش کی، لیکن صرف ایک ہی مچھلی دستیاب ہو سکی۔ آپ کی زوجہ حضرت صَفِیَّہ بنتِ اَبی عُبَید رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھَا نے مچھلی پکا کر خدمت میں پیش کر دی۔ اتنے میں ایک مسکین ان کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اس سے فرمایا: مچھلی اُٹھا لو۔ یہ دیکھ کر زوجہ نے عرض کی: سُبْحَانَ اللہ! اس مچھلی نے تو ہمیں تھکا دیا ہے اور سائل کو دینے کے لئے ہمارے پاس دوسرا کھانا بھی موجود تھا وہ اسے دے دیتے۔ آپ نے فرمایا: لیکن عبداللہ کو تو یہ مچھلی پسند تھی (اور پسندیدہ چیز کا صدقہ افضل ہے)۔ (تاریخ ابن عساکر، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ۱۴۳/۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

احسان نہ جتلائیے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزرگانِ دِین کی مبارک سیرت کا یہ کس قدر شاندار پہلو ہے کہ وہ حضرات اپنی خواہشات (Wishes) کو دوسروں کی حاجت اور مدد کیلئے قربان کر دیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ پاک کے دیئے ہوئے مال میں سے اپنے اہل و عیال کی کفالت کے ساتھ غریبوں اور مسکینوں پر خَرْچ کرنے کی عادت بھی بنائیں اور اس کام کو اپنے لئے سَعَادت اور آخرت میں نجات کا ذریعہ سمجھیں اور کسی غریب کی مالی مدد کرنے کے بعد اس پر اِحسان جتلا کر اُسے شرمندہ و رُسوا نہ کریں ورنہ صدقے کا ثواب ضائع ہو سکتا ہے۔ ثواب اُسی صَدَقے کا ملتا ہے جو اِحسان جتا کر نہ دیا جائے۔ **اللہ** پاک

اپنی راہ میں خَرْچ کرنے والوں کے بارے میں پارہ 3، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 262 اور 263 میں اِرشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًىۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَاۤ اَذًىؕ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۲-۲۶۳)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرْچ کرتے ہیں پھر دیے پیچھے نہ اِحسان رکھیں نہ تکلیف دیں، اُن کا نیگ (اجروثواب) ان کے ربّ کے پاس ہے اور اُنہیں نہ کچھ اَندیشہ ہو نہ کچھ غم، اچّھی بات کہنا اور در گُزر کرنا اُس خَیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو۔

حضرت عَلّامہ عَلاءُ الدِّین علی بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ تفسیرِ خازِن میں اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ اِحسان رکھنے سے مُراد کسی کو کچھ دینے کے بعد دُوسروں کے سامنے یہ اِظْہار کرنا ہے کہ میں نے اِتنا کچھ تجھے دِیا اور تیرے ساتھ ایسے ایسے سُلُوک کئے۔ پس اس طرح کسی کو رنجیدہ و غمگین کرنا، اِحسان جَتانا کہلاتا ہے اور کسی کو تکلیف دینے سے مُراد، اُس کو عار دِلانا ہے، مثلاً یہ کہا جائے کہ تُو نادار تھا، مُفْلس تھا، مَجْبُور تھا، نکمّا تھا وغیرہ میں نے تیری خبر گیری کی۔ مزید فرماتے ہیں: اگر سائل کو کچھ نہ دِیا جائے تو اُس سے اچھی بات کہنا اور خُوش خُلقی کے ساتھ ایسا جواب دینا جو اُس کو ناگوار نہ گُزرے اور اگر وہ سُوال میں اِصرار کرے یا زبان درازی کرے تو اُس سے دَرْگُزر کرنا (اُس صَدَقے سے بہتر ہے جس کے بعد ستایا اور اِحسان جَتایا جائے)۔ (تفسیر خازن، پ۳، البقرۃ، ۱/۲۰۶ ملخصاً)

اِحْتِرامِ مُسْلِم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اِسْلام نے اِحْتِرامِ مُسْلِم کا کس قدر لحاظ رکھا ہے کہ کوئی

شخص اپنے مُسلمان بھائی کی مالی اِمداد کرنے کے بعد اِحسان جتا کر یا طعنہ دے کر اُس کو تکلیف نہ دے، بلکہ اُس کی عزّتِ نَفْس کا اِحْتِرام کرے، کیونکہ **صَدَقہ وخَیْرات** دینے سے کسی کو یہ حق حاصِل نہیں ہو جاتا کہ جب چاہے اِحسان یاد دِلا کر کسی غریب کی عزّت کی دَھجّیاں بکھیرنے لگے۔ ایسے صَدَقہ سے تو بہتر تھا کہ وہ اُسے کچھ دیتا ہی نہیں یا مَعْذِرَت کرلیتا یا کسی اور شخص کے پاس بھیج دیتا۔ یہاں اُن لوگوں کے لیے درسِ ہدایت ہے جو پہلے جَوش میں آکر ضَرورت مندوں کی اِمداد کر دیتے ہیں مگر بعد میں اپنے طعنوں کے تیروں سے ان کے سینے چھلنی کر دیتے ہیں۔ کسی بات پر ذرا غُصّہ کیا آیا فوراً اپنے اِحسانات کی لمبی فہرست سُنانا شروع کر دیتے ہیں۔ مثلاً کل تک تُو فقیر تھا، ہر ایک سے بھیک مانگتا پھرتا تھا، میں نے تیری مدد کی تھی۔ تیرا فُلاں عزیز ہسپتال میں ایڑیاں رگڑ رہا تھا، علاج (Treatment) کیلئے میں نے تجھے پیسے دیئے تھے۔ تیری بیٹی کی شادی کا سارا خرچہ میں نے اُٹھایا تھا، میرے یہ احسانات بھول گیا؟

اپنے صدقے باطل نہ کرو!

یاد رکھئے! کسی کی مالی مدد کرنے کے بعد احسان جتا کر اس طرح کی باتیں کرنا ثواب کو ضائع کر دیتا ہے۔ جیسا کہ پارہ 3، سُورَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 264 میں اِرْشادِ خداوندی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ (پ۳، البقرة: ۲۶۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنے صَدَقے باطِل نہ کر دو اِحسان رکھ کر اور اِیذا دے کر۔

اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنان میں ہے کہ اے ایمان والو! جس پر خرچ کرو اس پر اِحسان جتلا کر اور اسے تکلیف پہنچا کر اپنے صدقے کا ثواب برباد نہ کر دو کیونکہ جس طرح منافق آدمی لوگوں کو دکھانے کیلئے اور اپنی واہ واہ کروانے کیلئے مال خرچ کرتا ہے لیکن اس کا ثواب برباد ہو جاتا ہے

اسی طرح فقیر پر احسان جتلانے والے اور اسے تکلیف دینے والے کا ثواب بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھو کہ جیسے ایک چکنا پتھر ہو جس پر مٹی پڑی ہوئی ہو، اگر اس پر زوردار بارش ہو جائے تو پتھر بالکل صاف (Clean) ہو جاتا ہے اور اس پر مٹی کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا۔ یہی حال منافق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روزِ قیامت وہ تمام عمل باطل ہوں گے کیونکہ وہ رضائے الٰہی کے لیے نہ تھے یا یوں کہہ لیں کہ منافق کا دل گویا پتھر کی چٹان ہے، اس کی عبادات خصوصاً صدقات اور رِیا کی خیراتیں گویا وہ گرد و غبار ہیں جو چٹان پر پڑ گئیں، جن میں بیج کی کاشت نہیں ہو سکتی، ربّ تعالیٰ کا ان سب کو رد فرما دینا گویا وہ پانی ہے جو سب مٹی بہا کر لے گیا اور پتھر کو ویسا ہی کر گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر صدقہ ظاہر کرنے سے فقیر کی بدنامی ہوتی ہو تو صدقہ چھپا کر دینا چاہیے کہ کسی کو خبر نہ ہو۔ (صراط الجنان، ۱/۴۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ صَدَقہ دے کر کسی پر احسان جتانے اور اُس کے دل کو طعنوں کے تِیروں سے زخمی کرنے سے صدقے کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے، لہٰذا اخلاص اور رِضائے الٰہی کے حُصُول کیلئے صدقہ و خیرات کیجئے کہ یہ عمل باعثِ ثواب اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنے گا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اس طرح صدقہ کرنا کہ جس سے سامنے والے کی بدنامی ہو، شریعت نے منع فرمایا ہے۔

بُخل سے بچیے!

بعض نادان دنیاوی مال و دولت کے اتنے حریص ہوتے ہیں کہ راہِ خدا میں صدقہ و خیرات کا نام سُنتے ہی دُور بھاگتے ہیں اور کنجوسی کی حد پار کرتے ہوئے اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنا تو دُور کی بات اپنی

ذات اور اپنے گھر والوں کی ضروری حاجات بھی مرے دل سے پوری کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے دل و دماغ پر ہر وقت دنیاوی مال و دولت جمع کرنے کا جنون سوار رہتا ہے اور پھر یہی بخل و حرص آہستہ آہستہ انہیں سرکش اور یادِ خُداوندی سے غافِل کر دیتی ہے۔ قرآنِ پاک میں مالداروں اور صاحبِ ثروت لوگوں کو راہِ خدا میں خرچ کرنے اور بُخل سے بچنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، چنانچہ پارہ 26 سورۂ محمد آیت نمبر 38 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُۚ وَ مَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖؕ وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْۙ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ۠(۳۸) (پ۲۶، محمد:۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں یہ جو تم ہو بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ میں خَرچ کرو تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے اور جو بخل کرے وہ اپنی ہی جان پر بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج اور اگر تم منہ پھیرو تو وہ تمہارے سوا اور لوگ بدل لے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انسان کی ہلاکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ کنجوسی سے کام لیتے ہوئے راہِ خُدا میں مال خرچ کرنے کے بجائے جمع کرنے میں لگے رہتے ہیں وہ دنیاوی نقصانات کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی خسارہ اُٹھائیں گے۔

بخل کی مذمت پر 2 احادیثِ مبارکہ

آیئے! بخل کی مذمّت پر2 احادیثِ مُبارَکہ سنئے اور اس باطنی بیماری سے بچنے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

(1) فرمایا: اس اُمت کے پہلے لوگ یقین اور زُہد کے ذریعے نجات پائیں گے جبکہ آخری لوگ بخل اور خواہشات کے سبب ہلاکت میں مبتلا ہوں گے۔ (فردوس الاخبار، ۲/۳۷۴، حدیث: ۷۱۰۶)

(2) فرمایا: اللہ پاک نے اس بات پر قسم یاد فرمائی ہے کہ جنت میں کوئی بخیل داخل نہ ہو گا۔

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، جزء۲، ۳/۱۸۱، حدیث: ۷۳۸۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بخل کی کس قدر **تباہ کاریاں** ہیں، کیا یہ ہلاکت کم ہے کہ اللہ پاک نے اس بات پر قسم ذِکر فرمائی ہے کہ جنت میں کوئی کنجوس شخص داخل نہ ہو گا۔ کیا اب بھی ہم بخل جیسی نحوست سے نہیں بچیں گے؟ کیا اب بھی ہم کنجوسی سے کام لیں گے؟ کیا اب بھی بخل کے ذریعے اپنی ہلاکت کے اسباب خود ہی پیدا کریں گے؟ کیا اب بھی **صدقہ وخیرات** سے جی چُرائیں گے؟ یاد رکھئے! بخیل شخص لوگوں کی نظروں میں حقیر بن جاتا ہے اور معاشرے (Society) میں اسے عزّت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا اور ایسا کنجوس شخص ابلیس لعین کو بہت پسند ہے۔ چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ابلیس سے پوچھا: تجھے کونسا آدمی پسند اور کونسا ناپسند ہے؟ ابلیس نے کہا: مجھے مومن بخیل پسند ہے مگر گنہگار سخی پسند نہیں؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: وہ کیوں؟ ابلیس نے کہا: اس لئے کہ بخیل (کنجوس) کو تو اس کا بخل ہی لے ڈُوبے گا مگر فاسق سخی کے متعلق مجھے یہ خطرہ ہے کہ کہیں اللہ تعَالٰی اس کے گناہوں کو اس کی سخاوت کے باعث معاف نہ فرمادے۔ پھر ابلیس جاتے ہوئے کہتا گیا کہ اگر آپ پیغمبر نہ ہوتے تو میں (راز کی یہ باتیں) کبھی نہ بتلاتا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص۱۸۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بخیل (کنجوس) شخص شیطان کو بہت پسند ہے کہ ایسے شخص پر ابلیس کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی بلکہ اس شخص کا بخل ہی اسے لے ڈُوبتا ہے۔ کنجوسی

کئی دِینی اور دُنیوی نقصانات کا سبب بنتی ہے۔

بخل کے دِینی نقصانات:

آیئے! کنجوسی کے چند دِینی نُقصانات سُنئے اوراس عادتِ بَد سے چُھٹکارا پانے کی نیّت بھی کیجئے، چُنانچہ

(1) بخل (یعنی کنجوسی) کرنے والا کبھی کامل مومن نہیں بن سکتا بلکہ کبھی بخل ایمان سے بھی روک دیتا ہے اور انسان کو کُفر کی طرف لے جاتا ہے، جیسے قارون کو اس کے بُخل نے اسلام قبول کرنے سے روک دیا۔ **(2)** بخل کرنے والا گویا کہ اس درخت کی شاخ پکڑ رہا ہے جو اسے جہنم کی آگ میں داخل کر کے ہی چھوڑے گی۔ **(3)** بخل کی وجہ سے جنّت میں داخل ہونے سے روکا جا سکتا ہے۔ **(4)** بخل کرنے والا مال خرچ کرنے کے ثواب سے محروم ہو جاتا اور نہ خرچ کرنے کے وبال میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ **(5)** بخل کرنے والا حرص جیسی خطرناک باطنی بیماری کا شکار ہو جاتا ہے اور اُس پر مال جمع کرنے کی دُھن سوار ہو جاتی ہے اوراس کیلئے وہ جائز ناجائز تک کی پروا کرنا چھوڑ دیتا ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سے **دِینی نقصانات** ہیں۔ (صراط الجنان،۹/۳۳۳)

بخل کے دُنیوی نقصانات:

آیئے! اب اِس بخل کی وجہ سے ہونے والے دُنیوی نقصانات کے متعلق سُنتے ہیں۔

(1) بخل (یعنی کنجوسی) آدمی کی سب سے بدتر (بُری) خامی ہے۔ **(2)** بخل ملامت اور رُسوائی (Disgrace) کا ذریعہ ہے۔ **(3)** بخل (کنجوسی) خونریزی (قتل وغارت) اور فساد کی جڑ اور ہلاکت وبربادی کا سبب ہے۔ **(4)** بخل (کنجوسی) ظلم کرنے پر اُبھارتا ہے۔ **(5)** بخل کرنے سے رشتہ داریاں ٹُوٹتی ہیں۔ **(6)** بخل کرنے کی وجہ سے آدمی مال کی برکت سے محروم ہو جاتا ہے۔ (صراط الجنان،۹/۳۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ضیائے صدقات کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ کنجوسی کے کیسے **دِینی و دُنیوی نقصانات** ہیں۔ ہمیں اِن تمام نُقصانات سے بچنے کیلئے وقتاً فوقتاً صدقہ و خیرات کرنے کو مَعمُول بنانا چاہیے، فضول خرچی سے بچتے ہوئے اپنی ضروریات کے ساتھ ساتھ غریبوں کی مدد بھی کرنی چاہیے۔ راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ پانے اور بخل جیسی بیماری سے نجات پانے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"ضیائے صَدَقات"** کا مُطالعہ انتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں صَدَقہ کے معنی و اَقسام، فرض زکوٰۃ کا بَیان، صلہ رحمی (رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے فضائل، بُخل کی مَذمَّت نیز صدقہ دینے کے فضائل اور نہ دینے کی وعیدوں پر مشتمل آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ مبارکہ اور بزرگانِ دین کے اقوال کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ (Study) فرمایئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی بھرپور ترغیب دلایئے۔ اس کے علاوہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رِسالہ **"مدینے کی مچھلی"** اور مکتبۃ المدینہ کا رِسالہ **"صدقے کا اِنعام"** پڑھنا بھی بے حد مُفید ہو گا۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اِس کتاب اور ان رسائل کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے صدقہ و خیرات کے فضائل اور بخل کی مذمت کے بارے میں سنا کہ

❖ صَدَقہ وخَیرات کی برکت سے رزق میں کُشادگی آتی ہے۔
❖ صَدَقہ وخَیرات کی برکت کبھی ہاتھوں ہاتھ بھی ظاہر ہوجاتی ہے۔
❖ اللہ پاک صدقہ وخیرات کی برکت سے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے انسان کا گمان بھی نہیں ہوتا۔
❖ ہمارے بزرگانِ دِین راہِ خدا میں اپنی پسندیدہ چیز خرچ فرمایا کرتے تھے۔
❖ صدقہ وخیرات کرتے وقت ہمیں رِضائے الٰہی کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔
❖ لوگوں کو دکھانے کیلئے صدقہ کرنے سے اِس کا ثواب ضائع ہوجاتا ہے۔

اللہ کریم ہمیں خُوش دلی کے ساتھ اپنی راہ میں خوب خوب **صَدَقہ وخَیرات** کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور بخل جیسی بیماری سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے **زکوٰۃ کی ادائیگی میں احتیاطیں** اور **چند مدنی پھول** بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔

زکوٰۃ ادا کرنے کے مدنی پھول!

قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے کئی مقامات پر زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا اور اس کی اہمیت بیان فرمائی۔ سرکارِ دوعالم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کثیر احادیثِ کریمہ میں زکوٰۃ ادا کرنے کی ترغیب بھی دلائی۔ دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) تمھارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، ۱۹۸/۳، حدیث: ۴۳۲۶) (2) اسلام کی بنیاد پانچ (5) چیزوں پر ہے، ان میں سے ایک زکوٰۃ ادا کرنا بھی ہے۔ (ترمذی، کتاب الایمان، ۲۷۵/۴ حدیث: ۲۶۱۸ ماخوذاً)

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی دل کھول کر راہِ خدا میں اپنا مال صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے اور نہ دینے والا فاسق جبکہ ادا میں تاخیر کرنے والا گنہگار و مَردُودُ الشَّھادۃ ہے (یعنی اُس کی گواہی ناقابلِ قبول ہے)۔ (بہارِ شریعت، ۸۷۴/۵ ملخصاً) اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کے لئے مال کے ایک حصہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے مسلمان فقیر غیر ہاشم کو مالک بنا دینا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۸۷۴/۵ ملخصاً) آزاد، مسلمان عاقل بالغ اور صاحبِ نصاب پر زکوٰۃ فرض ہے۔ (بہارِ شریعت، ۸۷۵/۵-۸۷۶ ملخصاً) سب سے پہلے غریب، مِسکین اور مُفلس و نادار لوگوں کو ڈُھونڈ کر انہیں زکوٰۃ دی جائے، وقت پر زکوٰۃ ادا کرنے سے غریبوں کو فائدہ پہنچتا ہے، قریبی رشتے دار زکوٰۃ کے حقدار ہوں تو انہیں زکوٰۃ دینا زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے انفرادی و اجتماعی، دنیاوی اور اُخروِی ہر طرح کا نقصان پہنچ سکتا ہے جیسا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو قوم زکوٰۃ نہیں دے گی اللہ پاک اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔ (معجم الاوسط، ۲۷۵/۳، حدیث:۴۵۷۷)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب **بہارِ شریعت حصہ 16 (312 صفحات)**، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سنّتیں اور آداب"**، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ،اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شَریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا اُبَی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں دُرُود کی کثرت کرتا ہوں، میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھنے کے لئے کتنا وقت مُقرَّر کروں؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو۔ میں نے عرض کی، چوتھائی؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو لیکن اگر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھو گے تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کی، نِصف؟ فرمایا: جتنا چاہو پڑھو، مگر زِیادہ پڑھو گے تو

بہتر ہے۔ عرض کی، میں سارا وَقْت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھتا رہوں گا۔ فرمایا: پھر تو یہ عمل تُمہاری پریشانیوں کو کفایت کرے گا اور تمہاری مَغْفِرت کا سبب بن جائے گا۔ مستدرک، کتاب التفسیر، باب اکثروا علیّ الصلوٰۃ... الخ، ۱۹۸/۳، رقم: ۳۶۳۱ ملتقطاً

بیٹھتے، اُٹھتے، جاگتے، سوتے ہو الٰہی مِرا شِعار دُرُود
رُوئے انور پہ نور بار سلام زُلفِ اطہر پہ مُشکبار دُرود
اُس مہک پہ شمیم بیز سلام اُس چمک پر فروغ بار دُرود
اُن کے ہر جلوہ پر ہزار سلام اُن کے ہر لمعہ پر ہزار دُرود
سر سے پا تک کروڑ بار سلام اور سراپا پہ بے شُمار دُرود

(ذوقِ نعت، ص۸۶-۸۷)

مختصر وضاحت: یعنی اے ربِّ کریم! مجھ پر ایسا کرم فرمادے کہ میں بیٹھتے، اٹھتے، جاگتے، سوتے الغرض ہر وقت دُرود پاک پڑھنا ہی میرا معمول بن جائے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور پر روشن سلام اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاکیزہ گیسوئے مبارَکہ پر خوشبودار دُرُود ہو۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر سے نکلنے والی خوشبو پر خوشبو بکھیرنے والا سلام اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی چمک پر نور برسانے والا دُرُود ہو۔ جانِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر جلوے پر ہزار سلام اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر چمک پر ہزار بار دُرُود ہوں۔ سَر سے پاؤں تک آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر کروڑ بار سلام اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پورے جسمِ انور پر بے شمار دُرُود ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عظیم وبابَرکت رات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج 1439 سنِ ہجری کے رَجَبُ الْمُرَجَّب کی 27 ویں رات یعنی شبِ معراج ہے، اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ایک مرتبہ پھر ہمیں عظیمُ الشّان فضائل و برکات والی یہ مُقدّس رات نصیب فرمائی۔

---

1 ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج کی رات وہ عظیم اور جگمگاتی رات ہے کہ جس میں ہمارے آقا، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک عظیم مُعْجِزَہ عطا ہوا۔ **آج کی رات** تمام فِرشتوں کے سردار حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں اِنتہائی تیز رفتار سُواری **بُراق** لے کر حاضر ہوئے، فِرشتوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دُولہا بنایا، نہایت اِحترام کے ساتھ بُراق پر سُوار کیا گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آناً فاناً مَکَّۂ مُکَرَّمہ سے بَیْتُ الْمُقَدَّس پہنچے، سارے نبیوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِستقبال کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سارے نبیوں کی اِمامت فرمائی، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سارے آسمانوں کی سیر فرمائی اور اُس کے عجائبات دیکھے، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر ہر آسمان پر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات فرمائی، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی پر بھی گئے، اِس مقام پر پہنچ کر جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے آگے جانے سے مَعْذِرَت کرلی، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس مقام پر بھی پہنچے جہاں عَقْل و خِرَد کی بھی رسائی نہیں، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خصوصی اِنعامات عطا ہوئے، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ابتداءً **50 نمازوں کا تحفہ** اللہ کریم کی بارگاہ سے عطا ہوا، جو تخفیف کے بعد پانچ (5) نمازوں کی صورت میں ہم پر فَرْض کیا گیا، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت اور دوزخ کو ملاحظہ فرمایا، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک کا قُربِ خاص حاصِل ہوا، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سر کی آنکھوں سے ربِّ کریم کا دِیدار کیا۔

الغرض معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سَفَرِ معراج کو بَیان کرنے کا حق کون ادا کر سکتا ہے؟ بہرحال نہایت ہی توَجُّہ اور دِلجمعی کے ساتھ سُنئے، رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

مَحَبَّت دِل میں مزید اُجاگر ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

سفر معراج کا خلاصہ

"تفسیر صراطُ الجنان" جلد 5 صَفْحہ 414اور415 پر ہے: معراج کی رات حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو معراج کی خوشخبری سُنائی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُقَدَّس سینہ کھول کر اُسے آبِ زَم زَم سے دھویا، پھر اُسے حکمت و اِیمان سے بھر دیا۔ اِس کے بعد تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بُراق(نامی سُواری) پیش کی اور انتہائی اِکرام و اِحترام کے ساتھ اُس پر سُوار کر کے مسجدِ اقصٰی کی طرف لے گئے۔ بَیْتُ الْمَقْدِس میں نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام اَنبیاء و مُرسَلِیْن عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی۔ پھر وہاں سے آسمانوں کی سیر کی طرف مُتَوَجِّہ ہوئے، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے باری باری تمام آسمانوں کے دروازے کُھلوائے، پہلے آسمان پر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام ، دوسرے آسمان پر حضرت یحیٰی اور حضرت عیسٰی عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، تیسرے آسمان پر حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام، چوتھے آسمان پر حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام، پانچویں آسمان پر حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام، چھٹے آسمان پر حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام حُضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت و ملاقات سے مُشَرَّف ہوئے، اُنہوں نے حُضورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و تکریم کی اور تشریف آوری کی مبارک بادیں دیں، حتّٰی کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف سیر فرماتے اور وہاں کے عجائبات دیکھتے ہوئے تمام مُقَرَّبِین کی آخری منزل سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی تک پہنچے۔ اِس جگہ سے آگے بڑھنے کی چونکہ کسی

مُقَرَّب فِرِشتے کی بھی مجال نہیں ہے، اِس لئے حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آگے ساتھ جانے سے مَعْذِرَت کرکے وہیں رہ گئے، پھر مقامِ قُربِ خاص میں حُضُور پُرنُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ترقّیاں فرمائیں اور اُس قربِ اعلیٰ میں پہنچے کہ جس کے تَصَوُّر تک مخلوق کے اَفکار و خیالات بھی پرواز سے عاجز ہیں۔ وہاں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خاص رحمت و کرم ہوا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنعاماتِ اِلٰہیہ اور مخصوص نعمتوں سے سرفراز فرمائے گئے، زمین و آسمان کی بادشاہت(Kingship)اور اُن سے افضل و بَرتَر عُلوم پائے۔ اُمّت کے لئے نمازیں فَرض ہوئیں، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بعض گناہگاروں کی شفاعت فرمائی، جنّت و دوزخ کی سیر کی اور پھر دنیا میں اپنی جگہ واپس تشریف لے آئے۔ (تفسیرِ صراطُ الجنان، ۵/ ۴۱۴-۴۱۵ ملخصاً)

دے دیئے تم کو اپنے خزانے ربِّ عزّت ربِّ عُلا نے
دونوں جہاں کی نعمت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

عرشِ عُلا پر ربّ نے بُلایا اپنا جلوہ خاص دِکھایا
خَلْوَت والے جَلْوَت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

تخت تمہارا عرش خدا کا مُلکِ خدا ہے مِلک تمہارا
ربّ کی اعلیٰ خِلافت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

تم کو دیکھا حق کو دیکھا آپ کی صورت اُس کا جلوہ
اچھی اچھی صُورت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

چشمِ سَر نے حق کو دیکھا دل نے حق کو حق ہی جانا
اے حقّانی صورت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

(سامانِ بخشش، ص ۸۰ تا ۸۳)

اللہ کی عنایت مرحبا معراج کی عظمت مرحبا اَقْصٰی کی شوکت مرحبا
بُراق کی قسمت مرحبا بُراق کی سُرعَت مرحبا نبیوں کی اِمامت مرحبا
آقا کی رِفعت مرحبا آسماں کی سِیاحت مرحبا مکینِ لامکاں کی عظمت مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! سُنا آپ نے! رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سَفرِ معراج کس قدر عظمتوں اور عنایتوں سے بھرپور تھا، جس میں قدم قدم پر رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ربِّ کریم کی کئی عظیمُ الشّان نشانیاں مُلاحَظہ فرمائیں، یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سینۂ مبارکہ کو عظیمُ الشّان پانی یعنی زم زم شریف سے غسل دے کر اُس میں حکمت کو بھرا گیا۔ ہوسکتا ہے کہ کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کو غُسل دینے کے لئے دیگر پانیوں کے بجائے زَم زَم شریف کو ہی کیوں منتخب فرمایا گیا؟

حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اِس کی حکمت کو بَیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت اُمِّ ہانی بنتِ ابی طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے گھر سو رہے تھے، مَلائکہ (فِرِشتے) یہاں سے جگا کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حطیم کعبہ میں لائے، ابھی

تک آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر اُونگھ طاری تھی پھر یہاں غُسل دیا، دُنیاوی دُولہا کے جسم کو غُسل دیا جاتا ہے، حُضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے انوکھے دولہا ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دل کو بھی غُسل دیا گیا۔ آبِ زَمْ زَم دوسرے پانیوں (Waters) سے افضل ہے کہ حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے قدم سے جاری ہوا ہے، اِس لئے یہ پانی اُس غُسل کے لئے مُنْتَخَب ہوا۔ اِیمان و حکمت اُنڈیل کر حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا سِینہ بھر دیا پھر اُسے سی دیا، حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَلْب شریف میں اِیمان و حکمت پہلے ہی سے موجود تھا، یہ بھی (اِیمان و حکمت کی) زیادَتی فرمانے کے لئے ہوا۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۱۵۲ ملخصاً)

(نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا) سینۂ پاک پہلے ہی نورانی تھا اب نُوْرٌ عَلٰی نُوْر ہو گیا، سونا جنّتی تھا، پانی زَمْ زَم، جنّتی سونے کی لگن (یعنی برتن) میں حرم کا پانی شریف، سُبْحٰنَ اللہ سونے پر سُہاگہ ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۱۳۶ ملخصاً) اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

اُتار کر اُن کے رُخ کا صَدقہ یہ نُور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سُورج مَچل مَچل کر جَبِیں کی خَیرات مانگتے تھے

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لیے تھے

بچا جو تلووں کا اُن کے دَھووَن بنا وہ جنّت کا رنگ و رَوغَن
جنھوں نے دُولھا کی پائی اُترَن وہ پُھول گُلزارِ نُور کے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۱)

مختصر وضاحت: (شبِ معراج) نُور والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخِ روشن کا صَدقہ اُتار کر نُور کی خَیرات تقسیم کی جارہی تھی، چاند سورج اِس قدر روشن ہونے کے باوُجود مچل مچل کر پیشانیِ مُصْطَفٰے کی خیرات مانگ رہے تھے۔ معراج کی رات رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے

غُسل شریف کا مبارَک پانی ستاروں نے اپنے دامن میں محفوظ کرلیا تھا، آج اُسی پانی کا حُسن و جمال روشنی کی صورت میں ستاروں سے ظاہر ہورہا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں کے تلووں کے بچے ہوئے دھووَن سے جنّت کو رَنگ و روغن کیا گیا، جنہیں شَبِ اَسراء کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَقْدَس سے بَرَکتیں لینے والے لباسِ مبارَک سے فَیض ملا وہ پھول نورانی باغ بن گئے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُراق کی شان و شوکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معراج کی رات نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مختلف سُواریوں پر سفر فرمایا اور لامکان تک جا پہنچے، جیسا کہ نُور والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم خود اِرشاد فرماتے ہیں: (معراج کی رات) میرے پاس ایک سفید رنگ کا جانور لایا گیا، جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا، جسے **بُراق** کہا جاتا ہے، وہ اپنی اِنتہائی نظر پر اپنا ایک قدم رکھتا، میں اُس پر سُوار کیا گیا۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء، حدیث: ۴۱۱، ص۸۷)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: چونکہ اُس کی رفتار (Speed) بجلی کی طرح تیز ہے اور وہ چمک دار سفید رنگ کا ہے ،اِس لئے **بُراق** کہتے ہیں، اُس پر حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم معراج میں بھی سُوار ہوئے اور قِیامت میں بھی سُوار ہوں گے۔ خیال رہے کہ ہر نبی کا جنّت میں ایک بُراق ہوگا سُواری کے لئے مگر حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا بُراق سب سے اعلیٰ ہوگا، وہ یہی بُراق ہے۔

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: (حُضور صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:) میں خود سُوار نہ ہوا بلکہ سُوار کیا گیا، جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کو سُوار کیا، رِکاب جنابِ جبریل عَلَیْہِ السَّلام نے تھامی اور لگام میکائیل عَلَیْہِ السَّلام نے پکڑی، اِس شان سے دُولہا کی سُواری چلی۔ خیال رہے کہ حُضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا بُراق پر سُوار ہونا اِظہارِ شان کے لئے تھا جیسے دُولہا گھوڑے پر ہوتے ہیں بَراتی پیدل اور گھوڑا خِراماں خِراماں (آہستہ آہستہ) چلتا ہے، بُراق کی یہ رفتار بھی خِراماں (آہستہ) تھی۔ (مرآۃ المناجیح،۸/ ۱۳۷ ملخصاً)

سفرِ معراج کی مبارک سُواریاں

اِمام عَلَائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: معراج کی رات حُضورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کی سُواریاں پانچ(5) طرح کی تھیں: (1) (مکّے سے) بَیْتُ الْمَقْدِس تک بُراق پر، (2) بَیْتُ الْمَقْدِس سے آسمانِ دنیا تک نُور کی سیڑھیوں پر، (3) آسمانِ اوّل سے ساتویں آسمان تک فِرِشتوں کے بازوؤں پر، (4) ساتویں آسمان سے سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی تک حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلامُ کے بازو پر اور (5) سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی سے مقامِ قَابَ قَوْسَین تک رَفْرَف پر۔ (روح المعانی، پ۱۵، الاسراء، تحت الآیۃ: ۱، ۱۵/ ۱۴)

سفرِ معراج کی منزلیں

علّامہ شہابُ الدِّین محمود آلُوسی بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بَیْتُ الْمَقْدِس سے مقامِ قابَ قَوْسَین تک پہنچنے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے دس(10) منزلیں طے فرمائیں: (1) پہلا آسمان (2) دوسرا آسمان (3) تیسرا آسمان (4) چوتھا آسمان (5) پانچواں آسمان (6) چھٹا آسمان (7) ساتواں آسمان (8) سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی (9) مقامِ مُسْتَوٰی جہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے قلمِ قدرت کے چلنے کی آوازیں سُنیں اور (10) عرشِ اعظم۔ (روح المعانی، پ۱۵، الاسراء، تحت الآیۃ: ۱، ۱۵/

۱۵ ملخصاً)

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دیوان **"وسائلِ بخشش"** میں سَفرِ معراج کے حَسین لمحات کی منظر کشی کرتے ہوئے تَحریر فرماتے ہیں:

ہیں صَف آرا سب حُور ومَلَکْ اور غِلماں خُلد سجاتے ہیں
اِک دُھوم ہے عَرشِ اعظم پر مہمان خدا کے آتے ہیں

ہے آج فلک روشن روشن، ہیں تارے بھی جگمگ جگمگ
محبوب خدا کے آتے ہیں محبوب خدا کے آتے ہیں

قربان میں شان و عظمت پر سوئے ہیں چین سے بستر پر
جبریلِ امیں حاضر ہوکر معراج کا مژدہ سُناتے ہیں

جبریلِ امین بُراق لئے جنت سے زمیں پر آپہنچے
بارات فرشتوں کی آئی معراج کو دولہا جاتے ہیں

ہے خُلد کا جوڑا زیبِ بدن رحمت کا سجا سہرا سَر پر
کیا خوب سُہانا ہے منظر معراج کو دولہا جاتے ہیں

یہ عزّ و جلال اللہ! اللہ!یہ اَوج و کمال اللہ! اللہ!
یہ حُسن و جمال اللہ! اللہ! معراج کو دولہا جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۸۶-۲۸۷)

اللہ کی عنایت مرحبا معراج کی عظمت مرحبا اَقْصیٰ کی شوکت مرحبا
بُراق کی قسمت مرحبا بُراق کی سُرعَت مرحبا نبیوں کی اِمامت مرحبا
آقا کی رِفْعت مرحبا آسماں کی سِیاحت مرحبا مکینِ لامکاں کی عظمت مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنت کا مشاہدہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سفر معراج میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جہاں اللہ پاک کی دیگر کئی بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا، وہیں اِس مبارَک سفر (Journey) کی ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ آپ صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ربِّ کریم کی ایک عظیمُ الشّان نشانی یعنی جنّت اور وہاں موجود نعمتوں کو بھی اپنی مبارک آنکھوں سے مُلاحظہ فرمایا۔ آیئے! سُنتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہاں کیا کیا مُلاحظہ فرمایا، چنانچہ

عالیشان جنّتی محل

حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک بار امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رِسالت میں عَرض کی: یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے بھی بتایئے کہ معراج کی رات آپ نے جنّت میں کیا کیا دیکھا؟ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اے اِبنِ خطّاب! اگر میں تمہارے درمیان اِتنا عَرصہ رہوں جتنا عَرصہ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم میں رہے اور پھر میں تمہیں وہ جنّتی واقعات و مشاہدات بتاؤں تو بھی وہ ختم نہ ہوں۔ لیکن اے عُمَر! جب تم نے مجھ سے یہ پوچھ ہی لیا ہے کہ مجھے بھی جنت کے بارے میں بتایئے تو پھر میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں جو تمہارے علاوہ میں نے کسی کو نہ بتائی۔ (سُنو!) میں نے جنّت میں ایک ایسا عالیشان محل (Palace) دیکھا جس کی چوکھٹ جنّتی زمین کے نیچے تھی اور اُس کا اُوپر والا حِصّہ عَرش کے درمیان میں تھا۔ میں نے جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: اے جبریل! کیا تم اِس عالیشان محل کے بارے میں جانتے ہو جس کی چوکھٹ جنّتی زمین کے نیچے اور اُوپری حِصّہ عَرش کے درمیان میں ہے؟، جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرض کی: یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نہیں جانتا۔ میں نے پھر پوچھا: اے جبریل! اِس محل کی روشنی تو ایسی ہے جیسے دنیا میں سُورج کی روشنی، چلو یہی بتادو کہ اِس تک کون پہنچے گا اور اِس میں کون رہائش اِختیار کرے گا؟ تو جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرض کی: یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! اِس محل میں وہ رہے گا جو

صرف حق بات کہتا ہے، حق بات کی ہدایت دیتا ہے، جب اُسے کوئی حق بات کہتا ہے تو وہ غُصّہ نہیں کرتا اور اُس کا حق پر ہی اِنتقال ہو گا۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! کیا تمہیں اُس کا نام معلوم ہے؟ عَرض کی: جی ہاں! یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ ایک ہی شخص تو ہے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! وہ ایک شخص کون ہے؟ عرض کی: حضرت عُمر بن خطّاب (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)۔

یہ سُن کر امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر رِقت طاری ہو گئی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُاللہ بن حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں: اِس واقعے کے بعد ہم نے امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چہرے پر کبھی ہنسی نہ دیکھی حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دنیا سے تشریف لے گئے۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الصحابہ، الجزء: ۶، ۱۲/ ۲۶۴، حدیث: ۳۵۸۳۳ ملتقطاً)

خدا کے فضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا　　خدا اُن کا محمد مُصطفٰے فاروقِ اعظم کا
پسِ صِدّیقِ اکبر مُصطفٰے کے سب صحابہ میں　　ہے بے شک سب سے اُونچا مرتبہ فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سونے کا محل

حضرت سَیِّدُنا ابو بُرَیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: (شبِ معراج) جب میں جنّت میں داخل ہوا تو سونے سے آراستہ ایک محل کے پاس سے میرا گزر ہوا۔ میں نے پوچھا: ''لِمَنْ ھٰذَا الْقَصْرُ یہ محل کس کا ہے؟'' فِرِشتوں نے عَرض کی: ''لِرَجُلٍ

مِنَ الْعَرَبِ یہ ایک عَرَبی نوجوان کا ہے۔ ”میں نے کہا: ”**اَنَا عَرَبِیٌّ** میں عَرَبی ہوں۔ ”فِرِشتوں نے عرض کی: ”**لِرَجُلٍ مِنْ قُرَیْشٍ** یہ ایک قَرَشی نوجوان کا ہے۔ ”میں نے کہا: ”**اَنَا قُرَشِیٌّ** میں قَرَشی ہوں ”، فِرِشتوں نے عَرَض کی: ”**لِرَجُلٍ مِّنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ** یہ اُمّتِ محمدیہ کے ایک شخص کا ہے۔ ”میں نے کہا: ”**اَنَا مُحَمَّدٌ** محمد تو میں ہوں۔ فِرِشتوں نے عرض کی: ”**لِعُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ** یہ محل عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہے۔ ”نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: ”**فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَہٗ فَاَنْظُرَ اِلَیْہِ، فَذَکَرْتُ غَیْرَتَکَ** تو میں نے چاہا کہ میں اُس محل میں داخل ہو جاؤں تاکہ اُسے دیکھ سکوں مگر مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی۔ ” یہ سُن کر امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عرض کرنے لگے: ”**بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللہِ، اَعَلَیْکَ اَغَارُ؟** یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا میں آپ پر بھی غیرت کروں گا۔ “ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔۔الخ، ۵/۳۸۵، حدیث: ۳۷۰۹ ملتقطاً) (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب ۔۔۔الخ، ۲/۵۲۵، حدیث: ۳۶۷۹)

صحابہ اور اَہلِ بَیْت کی دل میں محبّت ہے   بفیضانِ رضا میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
رہے تیری عطا سے یاخدا! تیری عنایت سے   ہمارے ہاتھ میں دامن سدا فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُوروں کا سلام

حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

اِرشاد فرمایا: معراج کی سیر کے دوران میں جنّت کے **"بَیْدَخ"** نامی مقام میں داخل ہوا جہاں موتیوں، سبز زَبَرجَد اور سُرخ یاقوت کے خیمے (Tents) ہیں۔ حُوروں نے کہا: **"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ"** یعنی اے اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ پر سلامتی ہو۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کیسی آواز ہے؟ اُنہوں نے عَرض کی: یہ خیموں میں پردہ نشین (حُوریں) ہیں۔ اُنہوں نے آپ پر سلام پیش کرنے کے لئے اپنے ربّ کریم سے اِجازت طلب کی، اللہ پاک نے اُن کو اِجازت دے دی تو وہ کہنے لگیں: ہم راضی رہنے والی ہیں ہم کبھی ناراض نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی کُوچ نہ کریں گی۔ اِس پر نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پارہ 27 سورۂ رحمٰن کی آیت نمبر 72 تلاوت فرمائی:

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾ ترجمۂ کنزالایمان: حُوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔

(پ۲۷، الرحمٰن: ۷۲)

(البعث والنشور للبیھقی، باب ماجاء فی صفة الحور العین، ص۲۱۵، حدیث: ۳۴۰)

مدّت سے جو ارمان تھا وہ آج نِکالا
حُوروں نے کیا خوب نظارہ شبِ معراج

(قبالۂ بخشش، ص۶۷)

جنّتی نہریں اور پرندے

حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: (معراج کی رات) میرا داخِلہ جنّت میں ہوا، میں نے دیکھا کہ اُس کے سنگریزے موتیوں کے اور اُس کی مٹّی مُشک کی تھی، [1] پھر چار (4) نہریں

(1)… بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ذکر ادریس علیه السلام، ۲/۴۱۷، الحدیث: ۳۳۴۲، ملتقطاً

دیکھیں، ایک پانی کی جو تبدیل نہیں ہوتا، دوسری دُودھ کی جس کا ذائقہ نہیں بدلتا، تیسری شَراب کی جس میں پینے والوں کے لئے صرف لذّت ہے (نشہ بالکل نہیں)، چوتھی نہر پاکیزہ اور صاف سُتھرے شہد (Honey) کی۔ جنّت کے پرندے اُونٹوں کی طرح تھے، اُس میں اللہ کریم نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسے ایسے اِنْعامات تیّار کر رکھے ہیں، جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی انسان کے دِل میں اِس کا خَیال گزرا۔ (1)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سفرِ معراج کے دوران آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جنّت کی سیر کے دلنشین لمحات کو الفاظ کا جامہ پہناتے ہوئے لکھتے ہیں:

وہ بُرجِ بَطحا کا ماہ پارہ بِہِشْت کی سَیر کو سِدھارا
چمک پہ تھا خُلد کا سِتارہ کہ اِس قَمر کے قدم گئے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۷)

شعر کی وضاحت: معراج کی رات وادیِ مکّہ کے چاند صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب جنّت کی سیر کو تشریف لے گئے تو جنّت کے مُقَدَّر کا ستارہ چمک اُٹھا، کیونکہ جنّت میں ماہتابِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک قدم جو لگ رہے تھے۔

سُرُورِ مَقْدَم کی روشنی تھی کہ تابِشوں سے مَہِ عَرَب کی
جِناں کے گُلشن تھے جھاڑ فَرشی جو پُھول تھے سب کنول بنے تھے

(حدائقِ بخشش، ۲۳۷)

شعر کی وضاحت: جب ماہِ عرب، محبوبِ ربّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جنّت میں

---

(1)... دلائل النبوة للبيهقي، جماع ابواب المبعث، باب الدليل... بالافق الاعلى، ۲/۳۹۴

آمدِ باسعادت ہوئی تو روشنی ہی روشنی پھیل گئی، عَرَب کے چاند صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخِ روشن سے پھُوٹنے والی روشنی سے جنّت کے پھول بھی خوب، خوب کِھل رہے تھے۔

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقْصیٰ کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفعت	مرحبا	آسماں کی سیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسکول میں مدنی درس دینے کی برکت

مدینۃُ الاولیاء (ملتان شریف) کے مقیم اسلامی بھائی مدنی ماحول سے وابستگی سے پہلے اپنی زندگی کے قیمتی لمحات فضولیات میں برباد کررہے تھے جس کا انہیں ذرا بھی احساس نہ تھا، دِینی معلومات سے ناواقف، کرکٹ کے شیدائی، گانے، باجوں اور فلموں، ڈراموں کے جنون کی حد تک شوقین تھے۔ نامحرم عورتوں سے میل جول ان کے نزدیک باعثِ شرم نہ تھا، ان کی زندگی میں تبدیلی کچھ اس طرح سے آئی کہ خوش قسمتی سے انہیں اسکول میں کچھ ایسے دوستوں کی صحبت میسر آئی جو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے، سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے سفید لباس میں ملبوس وہ اسلامی بھائی انہیں نہایت بھلے معلوم ہوتے تھے، اپنی کلاس میں درس دینا اور درس کے بعد انتہائی محبت سے ملاقات کرکے انفرادی کوشش کے ذریعے نیکی کی دعوت دینا ان کا روزانہ کا معمول تھا، وہ اسلامی بھائی ان کے اخلاق و کردار سے بے حد متاثر ہوچکے تھے، میٹرک کا امتحان دینے کے بعد انہیں بھی درس دینے کا شوق ہوا اور انہوں نے بھی درس دینا شروع کردیا۔ رفتہ رفتہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

کے رسائل پڑھنے کا معمول بن گیا جس کی برکت سے دل کی دنیا بدل گئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نگاہیں جھکا کر دِھیمی آواز سے گفتگو کرنے کی عادت بن گئی اور وہ بھی سرپر سبز سبز عمامہ شریف سجا کر سنّتوں کا خوب خوب چرچا کرنے لگے۔

مقبول جہاں بھر میں ہو **"دعوتِ اسلامی"** صَدقہ تجھے اے ربِّ غفّار! مدینے کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امامُ الانبیاء تم ہو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَفرِ معراج کا ایک پہلو(Aspect) یہ بھی ہے کہ ہمارے پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس رات تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: میں اُس (بُراق) پر سُواری کرتا ہوا بَیْتُ الْمَقْدِس تک پہنچا اور جس جگہ اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی سُواریوں کو باندھتے تھے، وہاں میں نے اُس کو باندھ دِیا پھر میں مسجدِ (اَقصیٰ) میں داخِل ہوا اور اُس میں دو رَکعت نماز ادا کی۔[1]

مشہور ولیِ کامِل حضرت عَلّامہ مَولانا مَخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس نماز میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تمام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِمام تھے۔[2] (کیونکہ) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عالی کے اِظْہار کیلئے بَیْتُ الْمَقْدِس میں تمام اَنبیائے کِرام

---

1 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللّٰہ . . . الخ، ص۸۷، حدیث ۴۱۱، ملتقطا

2 . . . سیرۃ سید الانبیاء، ص۱۲۸ ملخصًا

عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جمع کیا گیا تھا۔[1] جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم یہاں تشریف لائے تو اُن سب حضرات نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ کر خُوش آمدید کہا اور نماز کے وَقْت سب نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِمامَت کے لئے آگے کیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی۔[2]

نمازِ اَقصٰی میں نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِمامت فرمانے کے اِس ایمان افروز لمحے کی منظر کشی کرتے ہوئے امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے نعتیہ دِیوان **"وسائلِ بخشش"** میں تحریر فرماتے ہیں:

اَقصیٰ میں سُواری جب پہنچی جِبریل نے بڑھ کے کہی تکبیر نبیوں کی اِمامت اب بڑھ کر سُلطانِ جہاں فرماتے ہیں
وہ کیسا حَسیں منظر ہوگا جب دولہا بنا سَروَر ہوگا عُشّاق تصوُّر کر کر کے بس روتے ہی رہ جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۸۷-۲۸۸)

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقصیٰ کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعَت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیا خُوب نماز ہے کہ تمام اَنْبیاء و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مُقْتَدِی، ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اِمام اور پہلا قبلہ جائے نماز ہے، یقیناً کائنات

1 ...نسائی، کتاب الصلاۃ، باب فرض الصلاۃ...الخ، ص ۸۱، حدیث:۴۴۸ ملخصاً
2 ...معجم اوسط، من اسمه علی، ۶۵/۳، حدیث: ۳۸۷۹ ملخصاً

میں ایسی نماز پہلے کبھی نہیں ہوئی، آسمان نے ایسا نظّارہ کبھی نہیں دیکھا۔ بہر حال آج شبِ اَسْرٰی کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوّل اور آخِر ہونے کا راز(Secret) بھی کُھل گیا، اِس راز سے بھی پَردہ اُٹھ گیا اور معنٰی روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئے، کیونکہ آج آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو کہ سب سے آخری رسول ہیں، پہلے کے اَنْبیاء اور رسل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمارہے ہیں۔ اِسی راز کو بَیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنَّت، مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

نمازِ اَقْصٰی میں تھا یہی سِرّ، عِیاں ہوں مَعنیِ اوّل آخِر　　کہ دَست بستہ ہیں پیچھے حاضر، جو سلطنت آگے کر گئے تھے [1]

مختصر وضاحت:

شبِ معراج مسجدِ اقصیٰ میں حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام انبیائے کرام و رُسُلِ عُظّام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جو نماز پڑھائی، اِس میں یہی راز تھا کہ پہلے اور آخری کا فرق واضح ہو جائے، جو انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے اپنی نُبُوَّتوں کے ڈنکے بجا گئے تھے، وہ سارے کے سارے ہاتھ باندھ کر رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے کھڑے تھے اور اِمامت کا تاج، شبِ معراج، **شبِ اسریٰ کے دُولہا** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا ہوا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"مجلس تقسیمِ رسائل"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ معراج کی مزید برکتوں کو پانے کے لئے عاشقانِ رسول

---

1 ... حدائقِ بخشش، ص ۲۳۲

کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر خدمتِ دِین کے کاموں میں مشغول ہو جائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شعبہ جات میں دینِ مَتِیْن کی خدمت میں مصروف ہے، اِنہی شعبہ جات میں سے ایک **"مجلسِ تقسیمِ رسائل"** بھی ہے۔ اِس مجلس کا کام گھر گھر، دَفتر دَفتر، دُکان دُکان، اسکولز، کالِجز، یُونیورسٹیز اور جامِعات و مَدارِسِ اہلسنّت میں سارا سال شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی دیگر کُتُب و رَسائل وغیرہ کی ذاتی طور پر حَسْبِ اِسْتِطاعت اور مُخَیِّر اسلامی بھائیوں سے ترکیب بنا کر تقسیم کرنے کی ترکیب بنانا ہے۔

مجلسِ تقسیمِ رَسائل کے اسلامی بھائی بِالخُصُوص دعوتِ اسلامی والوں کو اور بِالعُمُوم ہر عاشِقِ رَسُول کو یہ ذِہن دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ اِس حدیثِ پاک **"تَهَادَوْا تَحَابُّوْا"** ایک دوسرے کو تُحفہ دو آپس میں مَحَبَّت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ۲/۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱) پر عمل اور نیکی کی دعوت عام کرنے کی نِیَّت سے ہر ماہ مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ کم اَز کم 12 عدد کُتُب و رسائل ذاتی رَقم سے خَرِید کر اپنے رِشتے داروں، قَریبی دُکانداروں، طَلبہ و اَساتذہ وغیرہ میں تقسیم کریں، مَرحُومین کے اِیصالِ ثَواب کے لئے تیجہ، دَسواں، چالیسواں، بَرسی وغیرہ کے مَواقع پر بھی رَسائل پر مَرحُومین کے نام ڈَلوا کر مُفت (Free) تقسیم کی ترکیب بنایا کریں۔ مجلسِ تقسیمِ رسائل کے ذِمّہ داران خُوشی و غَمی (مثلاً شادی، فوتگی، چہلم و عُرس وغیرہ)، تکلیف و آزمائش (مثلاً بے روزگاری، بے اَولادی، گھریلو ناچاقی اور بیماری وغیرہ)، اِس کے علاوہ، اِجتماعِ یومِ رضا، اِجتماعِ مِیلاد، جُلُوسِ مِیلاد، اجتماعِ غوثیہ، اِجتماعِ یومِ غریب نواز، شَبِ بَرَاءَت، اجتماعِ معراج، شَبِ قَدْر، رمضان اِعتکاف، اَعْراسِ بُزرگانِ دِین، رُکنِ شوریٰ، نگرانِ کابینہ کا بیان، مَدَنی مشورہ، سفرِ مدینہ، بچے کی وِلادَت، عَقِیقہ، ہفتہ وار اِجتماع، مدنی مذاکرہ

اجتماع، OB Van اجتماعات، نمازِ جُمعہ وغیرہ کے مَواقع پر تقسیمِ رَسائل کی خُوب ترغیب دِلاتے ہیں۔ لہٰذا ہم سب بھی خُوب خُوب تقسیمِ رَسائل کا اِہتمام کریں اور ڈھیروں ثَواب کمائیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں   اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عالَمِ مَلَکُوت کی سیر فرما کر اور اللہ پاک کی نشانیوں کو مُلاحَظہ فرما کر آسمان سے زمین پر تشریف لائے، بَیْتُ الْمَقْدِس میں داخِل ہوئے اور بُراق پر سُوار ہو کر مَکَّۂ مُکَرَّمہ کے لیے روانہ ہوئے۔ راستے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَیْتُ الْمَقْدِس سے مکّے تک تمام منزلوں اور قُرَیْش کے قافلوں کو بھی دیکھا۔ اِن تمام مَراحِل کے طے ہونے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ حرام میں پہنچ کر چونکہ ابھی رات کا کافی حِصّہ باقی تھا، آرام فرما ہو گئے۔

اِس دِلرُبا منظر کا نقشہ کھینچتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **"حدائقِ بخشش"** میں تحریر فرماتے ہیں:

خدا کی قُدرت کہ چاند حق کے کروروں منزل میں جلوہ کرکے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نُور کے تڑکے آلیے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۷)

مختصر وضاحت: یعنی اللہ پاک کی شان دیکھئے کہ اللہ کریم کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تھوڑی ہی دیر میں کروڑوں منزلوں پر اپنا جلوہ دکھا کر واپس بھی تشریف لے آئے، ابھی

تک ستارے اِسی طرح چمک رہے تھے اور اُن کے سائے بھی نہ بدلے تھے۔

صُبح کو جب بیدار ہوئے اور رات کے واقعات کا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے قُرَیْش کے سامنے تذکرہ فرمایا تو سرداران ِ قُرَیْش کو سخت تَعَجُّب ہوا یہاں تک کہ بعض بد باطِنوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو **مَعَاذَاللّٰہ** جھوٹا کہا اور بعض نے مختلف سُوالات (Questions) کیے، چونکہ اکثر سرداران ِ قُرَیْش نے بار بار بَیْتُ الْمَقْدِس کو دیکھا تھا اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی بھی بَیْتُ الْمَقْدِس نہیں گئے ہیں، اِس لیے اِمتحان کے طور پر اُن لوگوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے بَیْتُ الْمَقْدِس کے دَر و دِیوار اور اُس کی محرابوں وغیرہ کے بارے میں سُوالات کی بوچھاڑ شُروع کر دی۔ اُس وَقت اللہ پاک نے فوراً ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ نُبُوَّت کے سامنے بَیْتُ الْمَقْدِس کی پُوری عمارت کا نقشہ پیش فرما دیا۔ چُنانچہ کُفّارِ قُرَیْش آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُوال کرتے جاتے تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم عمارت کو دیکھ دیکھ کر اُن کے سُوالوں کے ٹھیک ٹھیک جوابات دیتے جاتے تھے۔ (سیرت مصطفی، ص۷۳۵ ملخصًا)

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

سَر عَرش پر ہے تِری گزر دلِ فرش پر ہے تِری نظر
مَلَکُوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۹)

مختصر وضاحت: یارسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! عَرش کے اُوپر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا آنا جانا ہے اور زمین بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ ناز میں ہے، زمین و آسمان کی کوئی بھی چیز آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوشیدہ نہیں۔

اللہ کی عنایت مرحبا معراج کی عظمت مرحبا اَقصیٰ کی شوکت مرحبا

بُراق کی قسمت مرحبا بُراق کی سُرعت مرحبا نبیوں کی اِمامت مرحبا

آقا کی رِفعت مرحبا آسماں کی سیاحت مرحبا مکینِ لامکاں کی عظمت مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعۂ مِعراج کی تصدیق میں اِیمان کا اِمتحان ہے کہ مُختَصَر سی گھڑی میں بیداری کے عالَم میں **جسم شریف** کے ساتھ آسمان و عَرشِ اَعظم تک بلکہ عَرش سے بھی اُوپر لامکان تک تشریف لے جانا عَقْل سے بالاتر ہے، اِسی وَجہ سے وہ لوگ جن کے دل **نُورِ ایمان** سے خالی تھے اُنہوں نے اِس عظیم واقعے کو نہ صرف جُھٹلایا بلکہ طرح طرح سے اِس کا مذاق بھی اُڑایا لیکن جن کے دلوں میں یقینِ کامل کا چراغ روشن تھا وہ کسی بھی پریشانی اور شک کا شکار نہیں ہوئے اور بغیر کسی دلیل کے اِس مُعْجِزے کو تسلیم کرلیا، جیسا کہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا **صِدِّیق اکبر** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں آتا ہے، چنانچہ

تصدیقِ مِعْراج کرنے والے صحابی

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: جب حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو مسجدِ حرام سے **مسجدِ اَقصیٰ** کی سیر کرائی گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسری صُبح لوگوں کے سامنے اِس مکمل واقعے کو بَیان فرمایا، (کچھ) کفّار وغیرہ دوڑتے ہوئے امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: کیا آپ اِس بات کی تصدیق (Testify) کرسکتے ہیں جو آپ کے دوست نے کہی ہے کہ اُنہوں نے راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اَقصیٰ کی سیر کی؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پوچھا: کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے واقعی یہ بَیان فرمایا ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو فرمایا: لَئِنْ کَانَ قَالَ ذٰلِکَ لَقَدْ صَدَقَ یعنی اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ اِرْشاد فرمایا ہے تو یقیناً سچ ہی فرمایا ہے اور میں اُن کی اِس بات کی بِلا جھجک تصدیق کرتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا: کیا آپ اِس حیران کُن بات کی بھی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ رات میں بَیْتُ الْمَقْدِس گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آگئے؟ فرمایا: جی ہاں! میں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آسمانی خبروں کی بھی صُبح و شام تصدیق کرتا ہوں۔ جو یقیناً اِس بات سے بھی زِیادہ حَیران کُن اور تَعَجُّب والی بات ہے۔ پس اِس واقعے کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **"صِدّیق"** مشہور ہوگئے۔ (مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب ذکر الاختلاف فی امر خلافۃ... الخ، ۴/ ۲۵، حدیث: ۴۵۱۵)

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْں ہیں آپ اِمَامُ الْمُسْلِمِیں ہیں آپ نبی نے جَنّتی جن کو کہا صِدّیقِ اکبر ہیں
سَبھی اَصحاب سے بڑھ کر مُقرَّب ذات ہے اُن کی رَفیقِ سَرْوَرِ اَرض و سَما صِدّیقِ اکبر ہیں
عُمَر سے بھی وہ افضل ہیں وہ عثماں سے بھی ہیں اعلیٰ یقیناً پیشوائے مُرتَضٰی صِدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۶۵-۵۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَجَبُ الْمُرَجَّب کا بابَرَکت مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے۔ پھر عنقریب شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے مبارک مہینے کی بھی جلوہ گری ہونے والی ہے۔ جس کی پہلی تاریخ کو مُحَدِّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار اَحمد چِشتی قادِری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس منایا جاتا ہے۔ آیئے! اِسی مُناسَبت سے مُحَدِّثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ مُبارَکہ کی چند جھلکیاں مُلاحَظہ فرمایئے، چنانچہ

سیرتِ مُحَدِّثِ اعظم پاکستان

مُحَدِّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار اَحمد چِشتی قادِری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مَشرقی پنجاب (ہند) میں 1321 ہجری بمطابق 1903 عِیسوی میں پیدا ہوئے جبکہ یکم شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1382 ہجری بمطابق 29 دسمبر 1962 عِیسوی میں وِصال فرمایا۔ آپ کے والِدِ ماجد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شُمار علاقے کے معروف اور معزّز افراد میں ہوتا تھا، آپ کی عظمت و بزرگی میں آپ کی والِدہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کی دُعاؤں کا بھی عمل دخل تھا، آپ کی والِدہ اکثر فرمایا کرتی تھیں کہ میرا یہ لاڈلا بچہ عظیم شَخصِیَّت کا مالک بنے گا۔

مُحَدِّثِ اعظم پاکستان کے اوصاف

مُحَدِّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار اَحمد چِشتی قادِری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بچپن عام بچوں سے مختلف تھا، آپ بچپن ہی سے دِینی باتوں میں دلچسپی (Interest) رکھتے تھے۔ جب چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو والِدِ ماجِد کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنے چلے جاتے۔ ذِکر و اَذکار اور نعت خوانی کا ایسا ذَوق تھا کہ عُموماً چلتے پھرتے نعتیں پڑھتے اور ذِکْرُ اللہ کیا کرتے۔ سُننے والے حَیران ہو جاتے کہ اِس عُمر میں ایسا ذَوق و شوق۔ (حیاتِ محدثِ اعظم، ص ۲۷ تا ۳۰ ملخصاً وملتقطاً)

رَجَب کا واسِطہ دیتا ہوں فرما دے کرم مولیٰ عبادت میں، رِیاضت میں، تلاوت میں لگا دے دل

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۹۸)

مُحَدِّثِ اعظم پاکستان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیاتِ مبارکہ کے روشن پہلوؤں سے مزید برکتیں حاصِل کرنے کے لیے مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ رِسالہ **"فیضانِ مُحَدِّثِ اعظم پاکستان"** کا مُطالَعہ فرمائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسی مہینے کی 2 تاریخ کو کروڑوں حَنفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا عُرس شریف منایا جاتا ہے۔ آیئے! اِسی مُناسَبت سے

آپ کی سیرتِ مُبارکہ کے چند گوشوں کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔

سیرتِ امامِ اعظم

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کپڑے کا کاروبار کیا کرتے تھے اور کاروبار میں دیانتداری اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا خُوب خیال رکھا کرتے تھے، آپ کا نامِ نامی اسمِ گرامی نعمان ہے، 70 ہجری میں عِراق کے شہر کُوفہ میں پیدا ہوئے، 80 سال کی عُمر میں 2 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 150 ہجری میں وصالِ ظاہری فرمایا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ چاروں اِماموں رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن میں سب سے بُلند مرتبہ ہیں، کیونکہ آپ تابعی ہیں۔ **"تابعی"** اُس (خوش نصیب انسان) کو کہتے ہیں: **"جس نے ایمان کی حالت میں کسی صحابی سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی پر اس کا خاتمہ ہوا۔"** (منتخب حدیثیں، ص ۲۵ ملخصاً)

سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مختلف رِوایات کے تحت چند صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کا شَرَف حاصل کیا ہے اور بعض صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے براہِ راست سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشادات بھی سُنے ہیں۔ (اشکوں کی برسات، ص۲،۳)

سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اوصاف

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رَمَضَانُ الْمُبارَک اور عِیْدُ الْفِطْر میں 62 قرآنِ کریم ختم کرتے (ایک دن کو، ایک رات کو، ایک تراویح کے اندر سارے ماہ میں اور ایک عِید کے روز) آپ سخاوت فرمانے والے، عِلْم سِکھانے والے، اللہ پاک کا خوف رکھنے والے، حُقُوقُ الْعِباد کا خیال رکھنے والے، عَفْو و درگزر سے کام لینے والے، فُضول باتوں سے بچنے والے اور تقویٰ وپرہیز گاری جیسی خوبیوں کے

مالک تھے۔ (اشکوں کی برسات، ص ۸ ملخصاً)

جو بے مثال آپ کا ہے تقویٰ، تو بے مثال ہے آپ کا فتویٰ ہیں عِلْم و تقویٰ کے آپ سنگم، امامِ اعظم ابو حنیفہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۷۳)

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت و کردار کے بارے میں مزید معلومات کیلئے اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رِسالہ **"اَشکوں کی برسات"** مکتبۃُ المدینہ سے طلب کرکے خُود بھی مُطالَعہ (Study) کیجئے اور شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں امامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اِیصالِ ثواب کے لیے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام آسمانوں کی سیر فرمائی۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی اِمامت فرمائی۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے ملاقاتیں فرمائیں۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ربِّ کریم کی بڑی بڑی نشانیوں کو مُلاحظہ فرمایا۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت اور اُس میں موجود نعمتوں کو بھی مُلاحظہ فرمایا۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنت میں حضرت عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عالیشان جنّتی محل کو بھی دیکھا۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جَنّتی حُوروں نے سلام عَرض کیا۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَیْتُ الْمَقْدِس سے مَکّے تک تمام منزلوں اور قُرَیْش کے قافِلوں کو بھی ملاحظہ فرمایا۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوّل و آخِر ہونے کا راز کُھلا۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لامکاں کی سیر فرمائی۔

☆شبِ معراج، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بغیر کسی واسطے کے اللہ کریم کے دیدار سے فیضیاب ہوئے۔

اللہ کریم شبِ معراج کے طفیل ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے اور ہمیں بِلا حساب وکتاب داخلِ جنت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونا، ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر، مدنی انعامات پر عمل اور دعوتِ اسلامی کے تحت پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے اعتکاف میں شرکت کرنا بھی ہے

۔ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی آمد آمد ہے اور اس ماہِ مُبارَک کی برکتوں کے تو کیا کہنے ! اس ماہِ رحمت میں عبادت و تلاوت اور ذِکر و دُرُود کی کثرت کرکے اپنے نامۂ اعمال میں کثیر نیکیاں لکھوانے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ گُناہوں سے خُود کو بچانے اور دن رات نیکیوں میں بسر کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت پورے ماہِ رمضان کے اِعتکاف میں شرکت کی نہ صرف خود نِیّت کریں بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں پر اِنْفرادی کوشش کرکے انہیں بھی تیار کریں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے:مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا ،اس کے پچھلے تمام گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔(جامع صغیر ص۵۱۶الحدیث۸۴۸۰)

یا خدا ماہِ رمضاں کے صدقے سچّی توبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص136)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو ہر سال ورنہ زِندگی میں کم اَزکم ایک بار تو پورے ماہِ رَمضانُ المبارَک کا اِعتکاف کرہی لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُصُوصاً رَمضان شریف میں عبادت کا خُوب اہتِمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمَضان ہی میں شبِ قَدْر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مُبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار پُورے ماہِ مبارک کا اعتِکاف فرمایا اور یُوں بھی مسجد میں رہنا بہُت بڑی سَعادت ہے اور مُعتکِف کی

تو کیا ہی بات ہے کہ وہ رِضائے اِلٰہی پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مَشاغِل سے فارِغ کر کے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں، کیونکہ اس میں بندہ اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کیلئے مُکَمَّل طور پر اپنے آپ کو اللہ پاک کی عبادت میں مصروف کر دیتا ہے اور دُنیا کی ان تمام مصروفیات سے کنارہ کَش ہو جاتا ہے جو اللہ پاک کے قُرب کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں، مُعتَکِف کے تمام اَوقات حقیقۃً یا حکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے)۔ اعتِکاف کا اَصلِ مقصد جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے، مُعتَکِف ان (فِرِشتوں) سے مُشابَہَت رکھتا ہے جو اللہ پاک کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اُسے بجا لاتے ہیں، مُعتَکِف ان کے ساتھ مُشابَہَت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ پاک کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رَہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، ۱/ ۲۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دَورانِ اِعتکاف نیکیاں کرنے کے کس قدر مَواقع ملتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت رَمضانُ الْمُبارَک میں اعتکاف کے نظام کو مُنظَّم کرنے کیلئے **کئی مجالس و ذمہ داران** کا باقاعدہ تقرر کیا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نہ صرف پاکستان بلکہ دُنیا بھر کے مختلف ممالک کی سینکڑوں مساجِد میں پورے ماہِ رَمَضانُ المبارَک اور آخِری عَشرے میں اِجتِماعی اِعتِکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اِن میں ہزارہا اسلامی بھائی مُعتَکِف ہو کر پنج وقتہ نماز باجماعت اَدا کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر نفل عبادات کی سعادت بھی پاتے ہیں، اس کے علاوہ اعتکاف میں وُضو و غسل، نماز و روزہ اور دیگر شرعی مسائل بھی سکھائے جاتے ہیں، روزانہ 2 مدنی مُذاکروں کے ذریعے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کئے گئے سُوالات کے دِلچسپ اور علم و حکمت سے بھرپُور جوابات سے **معلومات** کا ڈھیروں خزانہ بھی ہاتھ

آتا ہے۔ کئی مُعْتَکِفِین رَمَضانُ المبارَک ختم ہونے پر چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں کے مُسافِر بھی بن جاتے ہیں۔ کئی خوش نصیب عاشقانِ رمضان مختلف مدنی کورسز مثلاً ''**اِصلاحِ اعمال کورس، 12 مدنی کام کورس، فیضانِ نماز کورس، اِمامت کورس، مُدرِّس کورس، مدنی تربیتی کورس**'' وغیرہ کرنے کی بھی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سُنَّتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
فضلِ ربّ سے گناہوں کی کالک دُھلے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
نیکیوں کا تمہیں خوب جذبہ ملے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
بھائی گر چاہتے ہو ''نمازیں پڑھوں'' مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
نیکیوں میں تمنّا ہے ''آگے بڑھوں'' مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
تم کو راحت کی نعمت اگر چاہیئے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص640)

مدنی عطیات کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو مدنی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** کی دُنیا بھر میں دُھوم دھام ہے، دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے کم وبیش **104 شعبہ جات** میں مدنی کام کر رہی ہے، صرف **جامعۃ المدینہ** (للبنین وللبنات)، **مدرسۃ المدینہ** (للبنین وللبنات) اور **مدنی چینل** کے سالانہ اخراجات کروڑوں نہیں اربوں روپے میں ہیں۔ **جامعۃ المدینہ** (للبنین) کے ذریعے اب تک ہزاروں عُلمائے کرام تیار ہوئے اور اپنی خدمات کو مختلف شعبہ جات میں

پیش کر کے دِینِ اسلام کی سربُلندی میں اپنا حصہ شامل کیے ہوئے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو بِلا معاوضہ تجوید و مخارج کے ساتھ درست تلاوتِ قرآنِ کریم سکھانے کے لئے **مدرسۃ المدینہ بالغان اور مدرسۃ المدینہ بالغات** جبکہ مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو حفظ و ناظرہ کی تعلیم دینے کے لئے **مدرسۃ المدینہ للبنین اور مدرسۃ المدینہ للبنات** قائم ہیں، جن جن مقامات پر قرآنِ کریم پڑھانے والے بآسانی دستیاب نہیں ہوتے وہاں کے لئے **مدرسۃ المدینہ آن لائن** کا بھی سلسلہ ہے۔ کئی مدارسُ المدینہ میں مدنی مُنّوں کو قیام و طعام کی سہولت بھی دستیاب ہے۔ غیر رہائشی مدارس المدینہ میں 8 گھنٹے کا دورانیہ ہوتا ہے جبکہ 1 اور 2 گھنٹے کے جُزْ وقتی (Part Time) مدارسُ المدینہ بھی اپنی مدنی بہاریں لُٹا رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس وقت **ملک و بیرونِ ملک** کم و بیش **2734** مدارس المدینہ قائم ہیں، جن میں تقریباً **128737** (ایک لاکھ اٹھائیس ہزار سات سو سینتیس) **مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں** زیرِ تعلیم ہیں جبکہ اساتذہ سمیت کل **مدنی عملے** (اسٹاف) کی تعداد تقریباً **7268** (سات ہزار دو سو اڑسٹھ) ہے۔ **2017**ء میں تقریباً **5229** (پانچ ہزار دو سو اُنتیس) **مدنی منّوں اور مدنی منّیوں** نے **حفظِ قرآن** اور تقریباً **20580** (بیس ہزار پانچ سو اسّی) نے **ناظرہ قرآنِ کریم** پڑھنے کی سعادت حاصل کی، اب تک کم و بیش **74329** (چوہتر ہزار تین سو اُنتیس) **مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں حفظِ قرآن** جبکہ تقریباً **215882** (دو لاکھ پندرہ ہزار آٹھ سو بیاسی) **ناظرہ قرآنِ پاک** پڑھنے کی سعادت پا چکے ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ آن لائن** میں دُنیا بھر سے تقریباً **7 ہزار** طلبہ و طالبات پڑھ رہے ہیں۔ ان کو پڑھانے والوں کی تعداد **تقریباً 633** جبکہ **مدنی عملے** (ناظمین، مُفتشین وغیرہ) کی تعداد تقریباً **140** ہے۔ **ملک و بیرونِ ملک** تقریباً **13853 مدرسۃ المدینہ بالغان** اور ان میں پڑھنے والے تقریباً **89043** جبکہ مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھنے والیوں کی تعداد تقریباً **63 ہزار** سے زائد ہے۔ ☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **ملک و بیرونِ ملک**

جامعۃ المدینہ کی **526 شاخیں** قائم ہیں، جن میں **42770**(بیالیس ہزار سات سو ستر) سے زائد طلبہ و طالبات **درسِ نظامی**(عالم کورس) کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جبکہ **6871**(چھ ہزار آٹھ سو اِکہتّر) **طلبہ و طالبات درسِ نظامی مکمل** کر چکے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے **زکوٰۃ و صدقات اور مدنی عطیات** دینے کے ساتھ ساتھ اپنے رِشتے داروں، پڑوسیوں **اور** دوستوں پر اِنفرادی کوشش کر کے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتا کر ان سے بھی **مدنی عطیات** جمع کیجئے۔

آیئے ہم بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ پانے کے لیے **صدقے کے فضائل** پر مشتمل آٹھ (8) احادیثِ مبارکہ سنتے ہیں۔

1. صَدقہ بُرائی کے ستّر (70) دروازے بند کرتا ہے۔[1]
2. ہر شخص (بروزِ قِیامت) اپنے صَدقے کے سائے میں ہو گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرما دیا جائے۔[2]
3. بے شک صَدقہ کرنے والوں کو صَدقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بلاشبہ مسلمان قیامت کے دن اپنے صَدقے کے سائے میں ہو گا۔[3]
4. بیشک صَدقہ ربّ کریم کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔[4]

---

1 المعجم الکبیر، ۱۷/۲۷۴، حدیث: ۴۴۰۲

2 المعجم الکبیر، ۱۷/۲۸۰، حدیث: ۷۷۱

3 شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۲، حدیث: ۳۳۴۷

4 ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی فضل الصدقۃ، ۲/۱۴۶، حدیث: ۶۶۴

5. صبح سویرے صَدَقہ دو کہ بلا صَدَقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔[1]

6. بے شک مسلمان کا صَدَقہ عمر بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے اور اللہ پاک اس کی برکت سے صَدَقہ دینے والے سے بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت دور کر دیتا ہے۔[2]

7. جو اللہ پاک کی رِضا کی خاطِر صَدَقہ کرے تو وہ (صَدَقہ) اس کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔[3]

8. نماز (ایمان کی) دلیل ہے، روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے اور صَدَقہ خطاؤں کو یوں مِٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔[4]

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فتاویٰ رضویہ جلد23، صفحہ نمبر 152 پر فضائلِ صدقات کی احادیث ذکر فرما کر ان فضائل کا **25 مدنی پھولوں میں** اس طرح احاطہ فرماتے ہیں: ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو مسلمان اس عمل میں نیک نیت (اور) پاک مال سے شریک ہوں گے انہیں کرمِ الٰہی و انعامِ حضرتِ رسالت پناہی تَعَالٰی رَبُّه، وَتَكَرَّمَ وَصَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم (یعنی اللہ پاک کے کرم اور بارگاہِ رسالت سے ملنے والے انعام کی برکت) سے **25 فائدے** ملنے کی اُمید ہے:

(۱) بِاِذْنِهٖ تَعَالٰی (اللہ پاک کی عطا سے) بُری موت سے بچیں گے، ستّر (70) دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔ (۲) عُمریں زیادہ ہوں گی۔ (۳) ان کی گنتی بڑھے گی۔ (۴) رِزق کی وُسعت، مال کی کثرت

---

1. شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۴، حدیث: ۳۳۵۳
2. المعجم الکبیر، ۲۲/۱۷، حدیث: ۳۱
3. مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۳/ ۲۸۶، حدیث: ۴۶۱۷
4. ترمذی، ابواب السفر، باب ما ذُکِر فی فضل الصلاۃ، ۲/ ۱۱۸، حدیث: ۶۱۴

ہو گی، اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔(۵) خیر و برکت پائیں گے۔(۶) آفتیں بلائیں دور ہوں گی، بُری قضا ٹلے گی، ستّر (70) دروازے بُرائی کے بند ہوں گے، ستّر (70) قسم کی بلا دُور ہو گی۔ (۷) ان کے شہر آباد ہوں گے۔(۸) شکستہ حالی دور ہو گی۔(۹) خوفِ اندیشہ زائل اور اطمینانِ خاطر حاصل ہو گا۔

(۱۰) مددِ الٰہی شامل ہو گی۔(۱۱) رحمتِ الٰہی ان کے لیے واجب ہو گی۔(۱۲) ملائکہ اُن پر درود بھیجیں گے۔(۱۳) رضائے الٰہی کے کام کریں گے۔(۱۴) غضبِ الٰہی ان پر سے زائل ہو گا۔(۱۵) ان کے گناہ بخشے جائیں گے، مغفرت ان کے لئے واجب ہو گی، اُن کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔(۱۶) خدمتِ اہلِ دین میں صدقہ سے بڑھ کر ثواب پائیں گے۔(۱۷) غلام آزاد کرنے سے زیادہ اجر لیں گے۔(۱۸) ان کے ٹیڑھے کام درست ہوں گے۔(۱۹) آپس میں محبتیں بڑھیں گی جو ہر خیر و خوبی کی مُتّبِع (یعنی پیروی کرتی یا اس کے پیچھے پیچھے چلی آتی) ہیں۔(۲۰) تھوڑے صَرف میں بہت کا پیٹ بھرے گا کہ تنہا کھاتے تو دونا اُٹھتا۔(۲۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور درجے بلند ہوں گے۔(۲۲) مولیٰ تبارک و تعالیٰ ملائکہ سے ان کے ساتھ مباہات (فخر) فرمائیگا۔(۲۳) روزِ قیامت دوزخ سے امان میں رہیں گے، آتشِ دوزخ ان پر حرام ہو گی۔(۲۴) آخرت میں احسانِ الٰہی سے بہرہ مند ہوں گے کہ نہایتِ مقاصد و غایتِ مرادات ہے۔(۲۵) خدا عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو اس مبارک گروہ میں ہوں گے جو حضور پُر نور، سیدِ عالَم، سرورِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعلِ اقدس کے تَصَدُّق (صدقے) میں سب سے پہلے داخلِ جنّت ہو گا۔

(فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۱۵۲)

لنگرِ رضویہ میں حصہ لیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ملک و بیرونِ ملک ہر سال ہزاروں عاشقانِ رسول پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے اِعتکاف کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ان عاشقانِ رسول کے لیے **"لنگرِ رضویہ"** (سحری وافطاری) کا بہت بڑا اِنتظام کیا جاتا ہے تا کہ یہ عاشقانِ رسول دِلجمعی کے ساتھ علمِ دین کے مدنی حلقوں اور مدنی مذاکروں میں بھرپور توجہ کے ساتھ شرکت کر سکیں۔ لنگرِ رَضویہ کی مد میں کروڑوں روپے کے اخراجات ہوتے ہیں، اس کارِ خیر میں بھی کئی عاشقانِ رسول اپنا حصہ شامل کرتے ہیں، اس سال بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ملک وبیرونِ ملک سینکڑوں مقامات پر **پورے ماہ اور آخری عشرے** کا اعتکاف ہو گا، جس میں ہزاروں عاشقانِ رمضان، ماہِ رمضان کی مبارک ساعتوں سے برکتیں لُوٹنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ تمام عاشقانِ رسول رضائے اِلٰہی اور دیگر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ **"لنگرِ رضویہ"** کی مد میں اپنا حصہ شامل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ستائیسویں (27ویں) شب ہے اور کل ستائیسویں کا دن ہو گا، اس دن یعنی **27 رجب کے روزے** کی بہت زِیادہ فضلیت ہے، چنانچہ

100 سال کے روزوں کا ثواب

اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: "رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے **100 سال کے روزے رکھے، 100 برس کی شب بیداری کی اور یہ رجب کی 27 تاریخ ہے۔**" (شُعَبُ الْاِیمان

ج ۳ص ۳۷۴حدیث ۳۸۱۱)

60 مہینوں کا ثواب

حضرت سیّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ستّائیسویں رَجَب کا جو کوئی روزہ رکھے، اللہ کریم اُس کیلئے ساٹھ (60) مہینے کے روزوں کا ثواب لکھے۔ (فَضائِلُ شَھْرِ رَجَب لِلخَلّال، ص ۱۰)(کفن کی واپسی، ص8)

عنقریب ماہِ شعبانُ المعظم کی آمد ہونے والی ہے، اس ماہِ مبارک کے روزوں کے بھی بہت زیادہ فضائل ہیں، چنانچہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: "(رَمَضان کے بعد) سب سے افضل شَعبان کے روزے ہیں، تعظیمِ رَمَضان کیلئے۔" (شُعَبُ الایمان، ج3، ص377، حدیث3819)

اُمّ المُومِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایَت ہے، "حُضورِ انور، شافِعِ مَحشر، مدینے کے تاجور، بِاِذنِ ربِّ اکبر، غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پُورے شَعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔" فرماتی ہیں: میں نے عرض کی، "یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا سب مہینوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شَعبان کے روزے رکھنا ہے؟" تو شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم اِس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔"

(مُسندِ ابویعلٰی، ج ۴، ص277، حدیث4890)

اللہ پاک ہمیں معراج کے دولہا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے کل کا نفل روزہ رکھنے، شعبان اور پھر ماہِ رمضان کے سارے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، کاش! ہم پورے ماہِ رمضان کا یا آخری عشرے کا اعتکاف کرنے میں کامیاب ہو جائیں، کاش! اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ خوب خوب مدنی عطیات جمع کرنے کی توفیق مل جائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے چھینکنے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ چنانچہ ☆ دو فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) اللہ پاک کو چھینک پسند ہے اور جماہی نا پسند۔ (بُخارِی، ۴/۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶) (2) جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے

1 . . . مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثاني، ۱/۵۵، حديث: ۱۷۵

کہتے ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ پاک تجھ پر رَحم فرمائے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر، ۱۱/۳۵۸، حدیث:۱۲۲۸۴) ☆چھینک کے وَقت سر جھکائیے، منہ چُھپائیے اور آواز آہستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔(رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۴) ☆ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہئے (خزائنُ العرفان صَفْحَہ 3 پر طَحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤکَّدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ☆ سُننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرحَمُكَ الله (یعنی اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔(بہارِ شریعت، جلد۳ حصہ ۱۶، ص۴۷۶) ☆جواب سن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے: یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے)۔(عالمگیری، ۵/۳۲۶) ☆ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔(مرآۃُ المناجیح، ۶/۳۹۶) ☆حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مبتلا نہیں ہو گا۔(مرقاۃ المفاتیح، ۸/۴۹۹، تحت الحدیث: ۴۷۳۹) ☆ چھینکنے والے کو چاہئے کہ زور سے حمد کہے تا کہ کوئی سنے اور جواب دے۔(ردالمحتار، ۹/۶۸۴) ☆چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجِب ہے، دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجِب نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔ (عالمگیری، ۵/۳۲۶) ☆جواب اس صورت میں واجب ہو گا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔(بہارِ شریعت، جلد۳ حصہ ۱۶، ص۴۷۷) ☆ کئی اسلامی بھائی موجود ہوں تو بعض حاضرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہو گا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔(رد

المحتار، ۹/۶۸۴)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب "**بہارِ شریعت**" حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب "**سنّتیں اور آداب**"،اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل "**101 مدنی پھول**" اور "**163 مدنی پھول**" مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نِیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرْشادِ نُور بار ہے: زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ یعنی تُم اپنی مَجلسوں کو مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، کیونکہ تُمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قِیامت تُمہارے لئے نُور ہو گا۔

(جامع صغیر، حرف الزای، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی کسی مَحفلِ ذِکْر میں شرکت کی سَعادَت نصیب ہو اور بی بی آمنہ کے لال، مکی مدنی لجپال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِسْمِ گرامی لیا جائے، تو حُصُولِ بَرَکت کے لئے دُرُودِ پاک پڑھ لینا چاہیے، تاکہ ہمارا پڑھا ہوا دُرُودِ پاک روزِ قِیامت ہمارے لئے نُور ہو اور ہماری بَخْشِش و مَغْفِرت کا ذَرِیعہ بھی بن جائے۔

کوئی حُسنِ عَمَل پاس میرے نہیں　　پھنس نہ جاؤں قِیامت میں مَولا کہیں

اے شَفِیعِ اُمَم لاج رکھنا تُمہیں　　تم پہ ہر دَم کروڑوں دُرُود و سَلام

(وسائلِ بخشش، ص۶۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[(1)]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا

---

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کو بڑی شانوں سے نوازا ہے، ☆یہی وہ عظیم لوگ ہیں، جن سے زمانے کی زیب وزِینت قائم ہے، ☆یہی وہ عظیم لوگ ہیں کہ جن کی عبادت کی مہک نے تمام عالَم کو خوشبودار بنا رکھا ہے، ☆یہی وہ عظیم لوگ ہیں کہ جن کے دل ہر وقت اللہ پاک کی بارگاہ میں جھکے رہتے ہیں، ☆یہی وہ عظیم لوگ ہیں جو لوگوں کے دلوں کو تیر و تلوار سے نہیں بلکہ اپنے سیرت و کردار سے فتح کرتے ہیں، ☆یہی وہ عظیم لوگ ہیں جو کسی جنگل میں بھی بیٹھ جائیں تو اسے سرسبز و شاداب باغ میں تبدیل کر دیتے ہیں، ☆یہی وہ عظیم لوگ ہیں جن کے وجود سے دنیا کا نظام (System) چل رہا ہے، ☆یہی وہ عظیم لوگ ہیں جنہوں نے جہالت کے اندھیروں میں اسلام کی شمعیں روشن کیں، ☆یہی وجہ ہے کہ آج کے دور میں بھی جدھر نگاہ کریں، لوگ ان اللہ والوں کو عقیدت و محبت سے یاد کرتے دِکھائی دیتے ہیں۔ اِنہی نیک صفت، ستھرے کرداراور عمدہ اوصاف کے حامل لوگوں میں سے ایک مُعِیْنُ الدِّین (دِین کے مددگار)، خواجۂ خواجگان، سلطانُ الہند، عطائے رسول، گلشنِ فاطمہ کے مہکتے پھول حضرت خواجہ مُعِیْنُ الدِّین سید حسن چشتی اجمیری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه بھی ہیں۔ آج ہم اِنہی کے سیرت و کردار سے مُتَعَلِّق سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ آپ کی حیاتِ مبارکہ، عمدہ اَخلاق اور کرامات کے ساتھ ساتھ ضمناً کئی اور مدنی پھول بھی سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ یقیناً وہ بات جو اللہ پاک کے ولی کے لبوں سے

نکلتی ہے، اثر رکھتی ہے، آج ہم خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ملفوظات بھی اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کریں گے۔ کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چھاگل میں تالاب

حُضور خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے چند مُرید ایک بار اَجمیر شریف کے مشہور تالاب اَناساگر پر غُسل کرنے گئے تو غیر مسلموں نے شور مچا دیا کہ یہ مسلمان ہمارے تالاب کو "ناپاک" کر رہے ہیں۔ چُنانچہ وہ حضرات لَوٹے اور سارا ماجرا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں عرض کر دیا۔ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک خادم کو چھاگل (پانی رکھنے کا مٹی کا برتن) دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس میں تالاب کا پانی بھر لاؤ۔ خادِم نے جونہی پانی بھرنے کے لئے چھاگل تالاب میں ڈالا تو اس کا سارا پانی چھاگل میں آ گیا۔ لوگ پانی نہ ملنے پر بے قرار ہو گئے اور خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمتِ سراپا کرامت میں حاضِر ہو کر فریاد کرنے لگے، خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے خادِم کو حکم دیا کہ جاؤ اور پانی واپَس تالاب میں اُنڈیل دو۔ خادِم نے حکم کی تعمیل کی تو اَناساگر پھر پانی سے لبریز ہو گیا۔[1]

آگیا سارا "اَناساگر" تِری چھاگل میں خُوب
شان تیری مرحبا! خواجہ پیا جواجہ پیا

1 ... خوفناک جادوگر، ص ۷

اپنی منزل سے کبھی بھی وہ بھٹک سکتا نہیں
جس کے تم ہو رہنُما خواجہ پیا خواجہ پیا
استِقامت مذہبِ اِسلام پر مِل جائے کاش!
ہاتھ اُٹھا کر کر دُعا خواجہ پیا خواجہ پیا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات بھی غور طلب ہے کہ ایک چھاگل کتنی بڑی ہوتی ہے؟ مشکل سے آٹھ (8) سے دس (10) کلو پانی اس میں آتا ہو گا، اگر بڑی ہو تو تھوڑا زیادہ پانی آ جائے گا۔ مگر اللہ پاک کے ولی، اللہ پاک کے برگزیدہ بندے حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے توجہ فرمائی تو تالاب کا سارا پانی اس چھاگل میں سمو گیا اور وہ تالاب بالکل ہی خالی ہو گیا۔ معلوم ہوا اللہ والے اللہ پاک کی عطا سے بڑی قدرت اور اختیار (Authority) کے مالک ہوتے ہیں، اللہ پاک نے انہیں اختیارات عطا فرمائے ہوتے ہیں، ☆وہ چاہیں تو اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے کنویں کا پانی ایک چھاگل میں سمو دیں، ☆وہ چاہیں تو اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے مُردے زندہ کر دیں، ☆وہ چاہیں تو اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے کئی سال کی ڈُوبی ہوئی بارات دُولہا سمیت پلک جھپکنے میں تیرا دیں، ☆وہ چاہیں تو اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے بڑی بڑی مشکلات کو ابرو کے اِشارے سے ٹال دیں، ☆وہ چاہیں تو اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے سونے کو مٹی بنا دیں، ☆وہ چاہیں تو اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے مٹی کو سونے میں تبدیل کر دیں، ☆وہ چاہیں تو اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے پلک جھپکنے سے پہلے

دُور دراز کی چیزیں حاضر کر دیں، ☆ وہ چاہیں تو اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے بے موسم کے پھل بند کمروں میں حاصل کرلیں، ☆ وہ چاہیں تو اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے پانی پر چلتے ہوئے دریا پار کرلیں اور ☆ وہ چاہیں تو اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے فضا میں پرندوں کی طرح پرواز کرنا شروع کردیں۔

اَلْغَرَض! اللہ والے جہاں چاہیں تصرف فرماسکتے ہیں، کیونکہ اللہ پاک نے انہیں اختیارات عطا فرمائے ہوتے ہیں، اللہ پاک نے ان کو **طاقت و قوت** عطا فرمائی ہوتی ہے۔ **قرآنِ پاک** میں بھی اولیائے کرام کے تصرفات کا تذکرہ ہے،

مثلاً پارہ 3 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 37 میں بیان ہوا کہ حضرت بی بی مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کا کمرہ جو ہر طرف سے بند ہوتا تھا اور جس میں وہ عبادتِ الٰہی کرتی تھیں، بے فصل کے میوے اس بند کمرے میں ظاہر ہوجاتے تھے۔ یہ حضرت مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی کرامت تھی۔ (خزائن العرفان، ص ۱۱۲ ملخصاً)

اسی طرح پارہ 15 سورۂ کہف کی آیت نمبر 9 تا 26 میں بیان ہوا کہ اللہ پاک کے نیک بندے "**اصحابِ کہف**" تین سو نو سال تک ایک غار میں آرام فرما رہے اور ان کے جسموں کو کچھ بھی نہ ہوا یہ ان کی کرامت تھی۔

اسی طرح پارہ 19 سورۂ نَمل کی آیت نمبر 19 میں بیان ہوا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے اُمّتی حضرت آصف بن برخیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سینکڑوں مِیل کی مسافت پر رکھا ہوا بھاری تخت پلک جھپکنے سے پہلے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دربار میں حاضر کردیا، یہ ان کی کرامت تھی۔ (خزائن العرفان، ص ۷۰۵ ملخصاً)

مٹی سونا بن گئی!

آیئے خواجۂ خواجگان، سُلطانُ الہند حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مُرید حضرت

خواجہ قطبُ الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خلیفہ، پاک پتن (پنجاب، پاکستان) کی سرزمین کو اپنے فیضان سے فیض یاب فرمانے والے حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایک پیارا واقعہ سنتے ہیں، جس سے اندازہ ہو گا کہ اللہ پاک نے اپنے نیک بندوں کو کیسے کیسے اختیارات عطا فرمائے ہیں۔ چنانچہ

منقول ہے: ایک مرتبہ ایک خاتون بابا فریدُ الدّین مسعود گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کی: !میری تین (3) جوان بیٹیاں ہیں، جن کی شادی کرنی ہے، آپ مدد فرمایئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خُدّام سے فرمایا: جو کچھ بھی درگاہ پر مَوْجُود ہے، وہ خاتون کو دے دو۔ خُدّام نے عرض کی: حضور! آج کچھ بھی باقی نہیں بچا۔ یہ سُن کر خاتون رونے لگی کہ میں بہت مجبور ہوں اور آس لے کر آئی ہوں، آپ نے فرمایا: کہ جاؤ باہر سے ایک مٹی کا ڈھیلا اُٹھالاؤ، وہ مٹی کا ڈھیلا اُٹھالائی۔ حضرت فریدُ الدین مسعود گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بلند آواز سے سُورۂ اِخلاص پڑھ کر اس پر دَم کیا تو وہ مٹی کا ڈھیلا سونا (Gold) بن گیا، یہ دیکھ کر سب بہت حیران ہوئے۔

خاتون بڑی خوشی خوشی سونا گھر لے جانے لگی، خوشی اس بات پر تھی کہ ایک تو سونا مل گیا ساتھ میں سونا بنانے کا نسخہ بھی مل گیا۔ جب چاہوں گی جتنا چاہوں گی سونا بنالیا کروں گی۔ کیونکہ سونا بنانے کا نسخہ بھی تو ہے میرے پاس۔ گھر جاکر اس نے بھی پاک صاف ہو کر سورۂ اخلاص پڑھ کر مٹی کے ڈھیلے پر دَم کیا مگر وہ سونا نہ بن سکا، 3 دن تک وہ یہی عمل کرتی رہی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ مٹی مٹی رہی سونا نہ بنی۔ تھک ہار کر حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: حضور! آپ نے ایک بار سورۂ اخلاص پڑھ کر مٹی پر دم کیا مٹی سونا بن گئی۔ میں نے بھی سورۂ اخلاص پڑھی، کئی

بار پڑھی، بار بار پڑھی، لیکن مٹی سونا نہیں بنی۔ بابا فرید الدین مسعود رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرمانے لگے: تُو نے عمل تو وہی کچھ کیا جو میں نے کیا تھا مگر تیرے منہ میں فرید کی زبان نہ تھی۔ (اللہ کے سفیر، ص۲۹۸ ملخصاً)

منگتوں پہ نظر یا گنجِ شکر! آباد رہے تیرا پاکپتن!
اے خواجہ قطب کے نورِ نظر! آباد رہے تیرا پاکپتن!
تیری دِید کو اپنی عید کہیں، سب تجھ کو فرید فرید کہیں
دیتے ہیں صدا خواجہ کلیر آباد رہے تیرا پاکپتن!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک بندے پریشان حالوں، تنگدستوں اور محتاجوں کی مدد فرما کر ان کی حاجت رَوائی فرماتے ہیں، اگر کسی سائل کو دینے کیلئے کچھ مَوْجُود نہ ہو تب بھی یہ حضرات سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے اور اللہ پاک کے عطا کردہ اِختیارات کو استعمال کرتے ہوئے مٹی کو سونا بنا کر سائل کی مُراد پُوری کر دیتے ہیں۔

دوسرا مدنی پھول یہ بھی حاصل ہوا کہ اللہ والوں کی زبانوں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے، اللہ پاک نے انہیں وہ مقام عطا فرمایا ہوتا ہے کہ یہ اگر توجہ فرما دیں تو مٹی بھی سونے میں بدل جاتی ہے۔ اور ایسا کیوں نہ کہ اللہ پاک اپنے ان بندوں کو نہ صرف اپنا قربِ خاص عطا فرماتا ہے بلکہ انہیں منفرد شانیں بھی عطا فرماتا ہے۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ اللہ پاک فرماتا ہے: میرا بندہ نَوافل کے ذریعے میرا قُرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے مَحبَّت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے مَحبَّت کرنے لگتا ہوں تو مَیں اس کے کان بن جاتا ہوں، جن سے وہ سُنتا ہے، اس کی آنکھیں بن

جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضَرور عطا فرماتا ہوں اور اگر کسی چیز سے میری پناہ چاہے تو میں اسے ضرور پناہ عطا فرماتا ہوں۔(بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث:۶۵۰۲)

آج کل کے بناوٹی صوفی!

فی زمانہ تَصَوُّف کو ایک عجیب رنگ دے دیا گیا ہے، آج کل شریعت کی خلاف ورزیوں میں مبتلا کچھ لوگ **تَصَوُّف** اور طریقت کی آڑ لے کر بھولی بھالی عوام کو بیوقوف بنا رہے ہیں۔ آج کل فسق و فجور کا کُھلے عام اِرتِکاب کرنے والے کچھ لوگ طریقت کی آڑ لے کر عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں، آج کل گناہوں کے انبار میں غرق ہو جانے والے کچھ لوگ ولایت اور قُطبِیَّت کی آڑ لے کر اپنے مکروہ دھندے چلا رہے ہیں۔ یاد رکھئے! **تَصَوُّف اور طریقت** شریعت کی خلاف ورزی کرنے کا نام نہیں ہے۔ **تَصَوُّف اور طریقت** نمازیں چھوڑنے کا نام نہیں ہے، **تَصَوُّف اور طریقت** نامحرم عورتوں کے جھرمٹ میں رہنے یا ان سے ہاتھ پاؤں دبوانے کا نام نہیں ہے۔ **تَصَوُّف اور طریقت** منشیات کے نشے میں ڈُوب کر طریقت، طریقت کی رَٹ لگانے کا نام نہیں ہے۔ **تَصَوُّف اور طریقت** بالوں کو شانوں سے بھی بڑھا کر ان کی چُٹیا باندھنے کا نام نہیں ہے، **تَصَوُّف اور طریقت** شیطانی عملیات کے نام پر لوگوں کی جیبیں خالی کرا لینے کا نام نہیں ہے۔ **تَصَوُّف اور طریقت** رنگ برنگے کپڑے پہن کر ناچ گانے اور رقص کی محفل کا نام نہیں ہے۔ بلکہ **تَصَوُّف اور طریقت** شریعت کی اِتّباع کا نام ہے، **تَصَوُّف اور طریقت** دِین کی پاسداری کرنے کا نام ہے، **تَصَوُّف اور طریقت** قرآن و سنت کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کا نام ہے،

تَصَوُّف اور طریقت حُسنِ اخلاق کا نام ہے، **تَصَوُّف اور طریقت** دِین کی سربلندی کا نام ہے، **تَصَوُّف اور طریقت** گناہوں سے بچنے کا نام ہے، **تَصَوُّف اور طریقت** سنت تو کیا مستحبات بھی نہ چھوڑنے کا نام ہے، **تَصَوُّف اور طریقت** رضائے الٰہی پانے والے کام کرنے کا نام ہے، **تَصَوُّف اور طریقت** حقوق اللہ کی پاسداری کا نام ہے، **تَصَوُّف اور طریقت** حُقوقُ العباد کی پاسداری (یعنی بندوں کے حقوق کو پورا کرنے) کا نام ہے۔ **تَصَوُّف اور طریقت** دینِ اسلام پر عمل کرنے کا نام ہے۔ **تَصَوُّف اور طریقت** محض رِضائے الٰہی کی خاطر مسلمانوں کی پریشانیاں (Problems) دُور کرنے کا نام ہے، **تَصَوُّف اور طریقت** نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا نام ہے۔

شریعت منبع ہے، طریقت دریا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کچھ لوگ خود کو مجذوب اور فقیر کا نام دے کر خلافِ شریعت کام کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ **"ہم تو طریقت والے ہیں"** **"یہ تو فقیری لائن ہے"** **"ہر ایک کو سمجھ نہیں آسکتی"** **"ہماری راہ اور ہے شریعت والوں کی راہ اور ہے"** وغیرہ وغیرہ تو یاد رکھ لیجئے طریقت کو شریعت سے جدا (Separate) خیال کرنا گمراہی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شریعت اور طریقت کے باہمی تعلق کو یوں بیان فرماتے ہیں: شریعَت مَنْبَع (مرکز) ہے اور طریقت اس میں سے نکلا ہوا ایک دریا ہے۔ عُموماً کسی مَنْبَع یعنی پانی نکلنے کی جگہ سے اگر دریا بہتا ہو تو اسے زمینوں کو سیراب کرنے میں مَنْبَع کی حاجت نہیں ہوتی، لیکن شریعَت وہ مَنْبَع ہے کہ اس سے نکلے ہوئے دریا یعنی طریقت کو ہر آن اس کی حاجت ہے کہ اگر شریعَت کے مَنْبَع سے طریقت کے دریا کا تَعلُّق ٹوٹ جائے، تو صرف یہی نہیں

کہ آئندہ کے لیے اس میں پانی نہیں آئے گا بلکہ یہ تَعلُّق ٹُوٹتے ہی دریائے طریقت فوراً فنا ہو جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۵۲۵، ملخصاً از فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط:10: ولی اللہ کی پہچان، ص ۲۱)

اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر
خضر کے بھیس میں یہاں راہزن بھی پھرتے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خواجہ غریب نواز کا مختصر تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے بارے میں سُن رہے تھے، خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ بچپن سے ہی تقویٰ وطہارت، حُسنِ اخلاق، شرم وحیا، جُود وسخاوت کے پیکر اور بڑے ملنسار تھے، حضرت خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اپنے بچپن میں عام بچوں کی طرح کھیل کُود سے دُور رہتے تھے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی شان یہ تھی کہ بچپن میں ہی اپنے ہم عمر بچوں کو مکان میں لاتے، ان کو کھانا کھلاتے اور اس پر خوش ہوتے۔ اپنے ہم عمروں کو وعظ ونصیحت کرتے ہوئے فرماتے: بچّو! ہم دنیا میں کھیل کُود کے لئے نہیں آئے بلکہ ہماری زندگیوں کا مقصد یہ ہے کہ اللہ کریم کو راضی کریں۔ (غریب نواز، ص ۱۸، بتغیر)

آیئے! خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا مختصر تعارف سنتے ہیں:

خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا اِسم گرامی "حَسَن" ہے۔ خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نَجِیۡبُ الطَّرَفَیۡن (یعنی ماں باپ کی طرف سے) حَسَنی وحُسینی سَیِّد ہیں۔ خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے مشہور ومعروف اَلقابات مُعِیۡنُ الدّین، خواجہ غریب نواز، سُلطانُ الْھِند اور عطائے رسول ہیں۔ خواجہ

غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 537 سنہ ھ میں سِجِسْتان یا سیستان (موجودہ ایران) کے علاقہ **"سنجر"** میں پیدا ہوئے۔ (معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۱۸ ملخصاً۔ اقتباس الانوار، ص۳۴۵) خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حُصُولِ عِلْم کے لئے شام، بغداد اور کِرمان سمیت کئی ملکوں اور شہروں کے سفر کئے۔ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کئی بُزرگانِ دین سے اِکْتِسابِ فیض کیا۔ جن میں آپ کے پیر و مُرشِد حضرت خواجہ عثمان ہرونی اور پیرانِ پیر حُضُور غوثِ پاک حضرت شیخ سیِّد عبد القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما بھی شامل ہیں۔ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو زیارتِ حَرَمَیْن کے دوران بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہند کی وِلایت عطا ہوئی۔ (سیر الاقطاب، ص142، ملخصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بچپن اور لڑکپن زندگی کے بنیادی مراحل ہیں، یہ اگر عمدہ اوصاف، اچھے اَخلاق اور نیک عادات سے متصف ہوں تو ساری زندگی انہی کے گرد گھومتی رہتی ہے۔ جبکہ اگر اس عمر میں بُرائیوں کی عادتیں پیدا ہو جائیں تو اگلی عمر میں ان سے پیچھا چھڑانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اللہ پاک کے نیک بندے بچپن سے ہی بے مثال اوصاف کے مالک ہوتے ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بھی اللہ پاک نے بچپن ہی سے اچھے اوصاف سے نوازا تھا۔ سُلطانُ الہند حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا حُسْنِ سلوک، نرمی و بھلائی اور غریبوں کی حاجت روائی بچپن ہی سے نمایاں تھیں۔ آیئے! خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بچپن کا ایک بہت ہی پیارا واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

اپنے کپڑے دے دیئے

منقول ہے کہ ایک بار بچپن میں عید کے موقع پر خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اچھا لباس پہنے

عید کی نماز کے لئے جارہے تھے۔ راستے میں ایک نابینا (Blind) لڑکے پر آپ کی نظر پڑی جو پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھا، جب خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کو دیکھا تو آپ کو بہت رنج ہوا اور آپ نے اپنے کپڑے اس غریب اور نابینا لڑکے کو دیئے اور خود دوسرے کپڑے پہن کر اسے اپنے ساتھ عید گاہ لے گئے۔ (معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص ۲۲ بتغیر قلیل)

تمہِیں نے بندہ نوازی سکھائی عالم کو
تمہِیں ہو مخزنِ لطف و کرم غریب نواز

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ خواجہ معینُ الدین اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بچپن سے ہی کیسے بلند و بالا اوصاف کے حامل تھے اور آپ لوگوں کی حاجت روائی کرتے، لوگوں کے ساتھ حُسْنِ سلوک سے پیش آتے، ان کی تکالیف اور مصیبتیں دُور کرنے میں خوشی محسوس کرتے۔ یہ حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حِلْم و بُردباری، جُود و سخاوت اور دیگر اَخلاقِ عالیہ کا ہی نتیجہ تھا کہ لوگ آپ کے اچھے اَخلاق سے متأثر ہو کر عمدہ اَخلاق کے حامل اور پاکیزہ صفات کے پیکر بن گئے اور آپ کی کوشش سے تقریباً نوّے (90) لاکھ افراد مشرف بہ اسلام ہوئے۔ (معین الارواح، ص۱۸۸، بتغیر)

ہر دلعزیز بننے کا نسخہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی خوش اَخلاقی اور ملنساری کا پیکر بننا چاہیے۔ ہم کس طرح دِلعزیز بن سکتے ہیں، آیئے! سُنیے: ☆ ہر ایک سے مسکرا کر ملنا چاہیے۔ ☆ دوسروں کو مکمل توجہ دینی چاہیے۔ ☆ سلام میں پہل کرنی چاہیے۔ ☆ پُرجوش انداز میں مصافحہ کرنا چاہیے۔ ☆ پُرتپاک انداز میں ملاقات کرنی چاہیے۔ ☆ اچھے طریقے سے خیریت دریافت کرنی چاہیے۔

☆اپنی ذات کے لیے غُصّہ نہیں کرنا چاہیے۔☆ہر ایک کو اس کا جائز مقام دینا چاہیے۔☆دوسروں کی غم خواری کرنی چاہیے۔ ☆دُکھیاروں کا دُکھ درد بانٹنا چاہیے۔ ☆بے سہاروں کا سہارا بننا چاہئے ☆ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنی چاہیے۔☆غمزدوں کے غم دُور کرنے چاہئیں۔☆بڑوں کا احترام کرنا چاہیے۔☆چھوٹوں سے شفقت و مہربانی کا برتاؤ کرنا چاہیے۔

یقین مانئے! یہ تمام عادات ایسی ہیں کہ جو ہمیں ہر دِلعزیز بنا سکتی ہیں اور ہر دِلعزیز بننے کا فائدہ یہ ہو گا کہ ہمیں نیکی کی دعوت دینا آسان ہو جائے گا۔ ہمارے اسلاف کے مقبولِ عام ہونے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ بہت ملنسار اور خوش اخلاق ہوتے تھے، جبھی لوگ ان کی طرف مائل ہوتے تھے۔ ہمیشہ تبسم فرمانے والے آقا، بے سہاروں کا سہارا بننے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: لوگوں کو تم اپنے اموال سے خوش نہیں کر سکتے، لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی انہیں خوش کر سکتی ہیں۔ (شعب الایمان، ۶/۲۵۴، رقم ۸۰۵۴)

ہو اَخلاق اچھا ہو کردار سُتھرا
مجھے متّقی تُو بنا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر اللہ والوں کے حالاتِ زندگی کا مُشاہَدَہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان کی زندگی کے معمولات اور روز مرّہ کی عادات، احکاماتِ رَبِّ ذُوالْجلال اور سنّتِ رسولِ بے مثال کے عَین مُطابِق ہوتی ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ساری زندگی

بھی اِسی بات کا مظہر ہے۔ آیئے! آپ کی چند عاداتِ مبارکہ کے بارے میں سنتے ہیں:

تلاوتِ قرآن اور شب بیداری

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مَعْمُول تھا کہ ساری ساری رات عبادتِ الٰہی میں مصروف رہتے، حتّٰی کہ عشاء کے وُضُو سے نمازِ فجر ادا کرتے اور تلاوتِ قرآن سے اس قدر محبت و لگن تھی کہ دن میں دو قرآنِ پاک ختم فرمالیتے، محبتِ قرآن کا عالم یہ تھا کہ دورانِ سفر بھی قرآنِ پاک کی تِلاوت جاری رہتی۔ [1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی تلاوتِ قرآن کی عادت بنانی چاہیے۔ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: قِیامت کے دن قرآن پڑھنے والا آئے گا تو قرآن عرض کرے گا: یاربِّ کریم! اِسے حُلّہ (یعنی جنّت کا لباس) پہنا۔ تو اُسے کرامت کا حُلّہ (یعنی بُزرگی کا جنّتی لباس) پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن عرض کرے گا: یاربِّ کریم! اِس میں اضافہ فرما، تو اِسے کرامت کا تاج (Crown) پہنایا جائے گا، پھر قرآن عرض کرے گا: یاربِّ کریم! اس سے راضی ہو جا۔ تو اللہ پاک اس سے راضی ہو جائے گا۔ (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی من قرأ... الخ، ۴/۴۱۹، حدیث: ۲۹۲۴)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی کثرتِ سے قرآنِ پاک پڑھ کر ان فضائل کو پانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف مقامات پر مدرسۃ المدینہ بالغان لگائے جاتے ہیں، جہاں مختصر وقت میں بڑی عمر کے (بالغ) اسلامی بھائیوں کو درست تلفظ کے ساتھ قرآنِ پاک کی تعلیم دی جاتی ہے، آپ خود بھی اس میں داخلہ لیجئے اور دوسروں کو بھی مدرسۃ المدینہ

1 ... مرآۃ الاسرار، ص۵۹۵، بتغیر

بالغان میں داخل کروائیے، اِنْ شَآءَ الله خوب فیضانِ قرآن حاصل ہو گا۔

کم کھانے کی عادت

پیارے اسلامی بھائیو! ہم حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں سُن رہے تھے، دِیگر بُزرگانِ دِین اور اولیائے کاملین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی طرح آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی زیادہ سے زیادہ عبادتِ الٰہی بجالانے کی خاطر بہت ہی کم کھانا تناوُل فرماتے تاکہ کھانے کی کَثْرت کی وجہ سے سُستی، نیند یا غُنُودگی عبادت میں رُکاوٹ کا باعث نہ بنے، حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ سات(7) روز بعد دو ڈھائی تولہ وزن کے برابر روٹی پانی میں بھگو کر کھایا کرتے۔[1]

لباس مُبارک اور سادگی

حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے لباس مبارک میں بھی بہت سادگی نظر آتی تھی، آپ کا لباس صرف دو چادروں پر مشتمل ہوتا اور اس میں بھی کئی کئی پیوند لگے ہوتے، گویا لباس سے بھی سُنَّتِ مُصْطَفٰے سے بے پناہ مَحبَّت کی جھلک دکھائی دیتی تھی، پیوند لگانے میں بھی اس قدر سادگی اختیار کرتے کہ جس رنگ کا کپڑا مُیَسَّر ہوتا اسی کو شرف بخش دیتے۔[2]

پردہ پوشی

حضرت خواجہ قُطْبُ الدّین بَخْتِیار کاکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے پیرو مُرشد حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ

---

1 ... مرآۃ الاسرار، ص۵۹۵ بتغیر

2 ... مرآۃ الاسرار، ص۵۹۵ ملخصاً

اللہِ عَلَیْہ کی صِفات (خوبیاں) بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں کئی برس تک خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر رہا، لیکن کبھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زبانِ اقدس سے کسی کا راز فاش ہوتے نہیں دیکھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کبھی کسی مُسلمان کا بھید (راز) نہ کھولتے۔(1)

قاتل کو معاف فرمادیا

حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت تحمل مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ عفو ودرگزر سے کام لینے والے بزرگ تھے، کوئی آپ سے بُرا سلوک کرتا تب بھی آپ غُصّے میں نہ آتے اور بولنے والے سے ایسا اچھا سلوک (Behave) کرتے کہ یوں لگتا جیسے آپ نے اس کی باتیں سُنی ہی نہیں ہیں۔ ایک بار آپ جب مرکز الاولیاء لاہور سے اجمیر شریف جاتے ہوئے دہلی میں قیام پذیر تھے تو ایک غیر مسلم شخص آپ کو قتل کرنے کے ارادے سے آپ کے پاس آیا۔ کشف کے ذریعے آپ کو معلوم ہو گیا کہ اس کا کیا ارادہ ہے۔ پتہ چل جانے کے باوجود بھی آپ اس سے بڑی شفقت و مہربانی سے ملے اور بڑی محبت سے اسے اپنے پاس بٹھا کر فرمایا: جس ارادے سے آئے ہو اسے پورا کرو۔ یہ جُملہ سُن کر وہ شخص حیران ہو گیا۔ اُسی وقت آپ کے قدموں پر گر گیا اور معافی کا طالب ہوا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے معاف کر دیا۔ وہ شخص آپ کے کریمانہ انداز سے ایسا متأثر ہوا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کے لیے دعائے خیر بھی فرمائی۔ جس کا یہ اثر ہوا کہ اس نے پینتالیس (45) بار حج کی سعادت پائی اور آخر میں خانۂ کعبہ کے مجاوروں (یعنی خادموں) میں شامل

---

1 ... حضرت خواجہ غریب نواز حیات وتعلیمات، ص ۱۴۱ ملخصاً

ہو گیا۔ (حضرت خواجہ غریب نواز حیات و تعلیمات، ص ۴۰ ملخصاً)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے خواجہ اجمیر سے محبت کا دم بھرنے والے اسلامی بھائیو! غور کیجئے!

چشتیوں کے عظیم پیشوا کیسے عظیم حُسنِ اخلاق کے مالک تھے۔ قتل کا ارادہ رکھنے والے کے ساتھ بھی انتہائی شفقت بھرا برتاؤ کیا۔ ہمیں بھی خود پر غور کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ ہم دوسروں کی بدسُلوکی پر ان سے کیا معاملہ کرتے ہیں؟ افسوس! آج دوسروں کی غلطیوں سے درگزر کرنے کا سلسلہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔ بعض لوگ دوسروں کی غلطیوں کو نوٹ کر لیتے ہیں اور پھر ہمیشہ ان کا پرچار کرتے رہتے ہیں، جب بھی موقع ملتا ہے طنز کے تیر برسا کر کئی کئی سال پُرانی غلطیوں پر شرمندہ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ اسی طرح بعض لوگ دوسروں کی بے عزّتی کرنے کے بڑے ماہر ہوتے ہیں اور برملا اس کا اظہار بھی کرتے رہتے ہیں۔ کوئی یہ کہتا سنائی دیتا ہے: ”مجھے کچھ کہا تو چھٹی کا دودھ یاد دلا دوں گا“ تو کسی کا دعویٰ ہوتا ہے: ”میاں مجھ سے تو دور ہی رہو ورنہ دن میں تارے دکھا دوں گا۔“ کوئی یوں خوفزدہ کرتا ہے: ”ایسا سبق پڑھاؤں گا کہ آنے والی نسلیں یاد رکھیں گی“ تو کوئی یوں للکارتا ہے ”ایسا آئینہ دکھاؤں گا کہ منہ چھپاتا پھرے گا“ ”مجھ سے بات کی تو منہ کی کھانے پڑے گی۔“ وغیرہ

ایسا کہنے اور کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ آج دوسروں کی عزّتوں کو اُچھالنا، انہیں ڈرانا اور دھمکیاں دینا بظاہر بہت آسان (Easy) لگ رہا ہے، لیکن کل قیامت کے دن بدلہ دینا بہت مشکل ہو

جائے گا۔ ایسے لوگ جو دوسروں کو تکلیف پہنچانے کے درپے رہتے ہیں، حدیثِ پاک میں انہیں بدترین لوگ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ لوگوں میں بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع دے۔ وَشَرُّ النَّاسِ مَنْ یَّضُرُّ النَّاسَ اور لوگوں میں بدتر وہ ہے جو لوگوں کو تکلیف دے۔ (کشف الخفا، حرف الخاء المعجمة، الحدیث: ۱۲۵۲، ج ۱، ص ۳۴۸۔ مکاشفة القلوب، باب الخامس عشر فی الامر بالمعروف...الخ، ص ۴۸) ایک اور حدیثِ پاک میں اُمت کے لیے مہربان نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دوسروں کو شر سے بچانے کی یوں ترغیب اِرشاد فرمائی: تم لوگوں کو (اپنے) شر سے محفوظ رکھو، یہ ایک صدقہ ہے جو تم اپنے نفس پر کرو گے۔ (بخاری، کتاب العتق، باب ای الرقاب افضل، ۲/ ۱۵۰، حدیث: ۲۵۱۸) اللہ پاک ہمیں دوسروں کی عزّتوں کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مُتَعَلِّق سُن رہے تھے۔ ایک ولی کا مقام عام آدمی سے بہت بڑا ہوتا ہے، اللہ پاک انہیں ایک خاص وصف عطا فرماتا ہے جسے **کرامت** کہتے ہیں۔

کرامت کی تعریف

کرامت کی تعریف یہ ہے کہ اللہ پاک کے ولی سے جو خلافِ عادت بات صادر ہو، اُسے کرامت کہتے ہیں۔[1] خلافِ عادت بات سے مُراد وہ کام ہے جو عام طور پر ہر کسی انسان سے ظاہر نہ ہوتا ہو مثلاً ہوا

1 ... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۵۸ بتغیر قلیل

میں اُڑنا، پانی پر چلنا وغیرہ اَفعال کہ عام طور پر آدمی نہ تو ہوا میں اُڑ سکتا ہے اور نہ ہی پانی پر چل سکتا ہے۔[1] یاد رکھئے کہ! کرامت کا مُنکِر (یعنی اِنکار کرنے والا) گمراہ ہے۔[2]

خواجہ ُخواجگان حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ بھی صاحبِ کرامات ولی تھے۔ آیئے! آپ کی کرامات میں سے چند مزید کرامات سنتے ہیں۔

(1) دُور کی آواز کو بھی سماعت فرمالیا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"غوثِ پاک کے حالات"** کے صفحہ 67 پر ہے کہ جس وقت حضور سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے بغدادِ مُقدّس میں ارشاد فرمایا: قَدَمِیۡ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ یعنی میرا یہ قدم اللہ پاک کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔ تو اس وقت خواجہ غریب نواز سَیِّدُنا مُعینُ الدِّین چشتی اجمیری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اپنی جوانی کے دنوں میں خراسان کے پہاڑوں میں عبادت کرتے تھے، وہاں بغداد شریف میں ارشاد ہوتا ہے اور یہاں خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے اپنا سر جھکالیا اور اتنا جُھکایا کہ سرِ مُبارَک زمین تک جا پہنچا پھر فرمایا: بَلۡ قَدَمَاکَ عَلٰی رَاۡسِیۡ وَعَیۡنِیۡ بلکہ آپ کے دونوں قدم میرے سَر اور میری آنکھوں پر بھی ہیں۔

جب سے تُو نے قَدَمِ غَوث لیا ہے سَر پر   اَوْلِیا سَر پر قدم لیتے ہیں شاہا تیرا

(ذوقِ نعت، ص۲۹)

(2) آگ مُعینُ الدِّین کی جُوتی کو بھی نہ جلاسکے گی

---

1 . . . فیضانِ مزاراتِ اولیاء، ص۴۶

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۲۶۹

ایک مرتبہ کچھ غیر مُسلم حضرت خواجہ مُعینُ الدِّین چشتی رَحْمَۃُاللہِعَلَیْہ کی بارگاہ میں مُلاقات کیلئے حاضر ہوئے، جب آپ نے اُن پر نگاہ ڈالی تو آپ کی ہیبت کی وجہ سے وہ لوگ کانپنے لگے اور اُن کے چہرے پیلے پڑ گئے، آپ نے اُنہیں غیرُ اللہ کی عبادت سے باز آنے اور اللہ پاک کی عبادت کرنے کی دعوت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: جب تک اللہ پاک کی عبادت نہ کرو گے، دوزخ کی آگ سے چھٹکارا نہیں پاسکتے۔ قریب ہی آگ (Fire) بھی روشن تھی، لہٰذا انہوں نے کہا: اے خواجہ! آپ تو اللہ پاک کی عبادت کرتے ہیں نا، اگر یہ آگ آپ کو نہ جلائے تو ہم مُسلمان ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: اللہ پاک کے حکم سے یہ آگ مُعینُ الدِّین کو تو کیا، اُس کی جُوتی کو بھی نہیں جلائے گی، یہ کہہ کر آپ نے اپنی جُوتیاں آگ میں ڈال دیں اور فرمایا: اے آگ! مُعینُ الدِّین کی جُوتیوں کی حفاظت کرنا، یہ کہنا تھا کہ اُسی وقت آگ ٹھنڈی ہو گئی اور وہاں موجود تمام لوگوں نے یہ غیبی آواز سُنی کہ **"آگ کی کیا مجال جو میرے دوست کے جُوتے جلاسکے"** یہ ایمان افروز منظر دیکھ کر وہ سب کے سب غیر مُسلِم کلمہ پڑھ کر مُشرَّف بہ اسلام ہو گئے اور آپ کی خدمت میں رہ کر اَولیائے کاملین بن گئے۔ (1)

(3) ہر رات طوافِ خانۂ کعبہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"فیضانِ خواجہ غریب نواز"** کے صفحہ 24 پر ہے کہ حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا کوئی مُرید یا اہلِ محبت، اگر حج یا عُمرے کی سعادت پاتا اور طوافِ کعبہ کیلئے حاضر ہوتا تو دیکھتا کہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ طوافِ کعبہ میں مشغول ہیں، اُدھر اہلِ خانہ اور دیگر احباب یہ سمجھتے کہ آپ اپنے حُجرے میں موجود ہیں۔ بالآخر ایک

1 . . . اقتباس الانوار، ص ۳۵۴ بتغیر قلیل

دن یہ راز (Secret) کُھل ہی گیا کہ آپ بیتُ اللہ شریف حاضر ہو کر ساری رات طوافِ کعبہ میں مشغول رہتے ہیں اور صبح اَجمیر شریف واپس آکر باجماعت نمازِ فجر اَدا فرماتے ہیں۔ (1)

حج کی مل جائے سعادت سبز گنبد دیکھ لوں ہاتھ اُٹھا کر کر دُعا خواجہ پِیا خواجہ پِیا
شُبّر و شبّیر کا صَدقہ بلائیں دُور ہوں اے مِرے مُشکل کُشا خواجہ پیا خواجہ پیا
تیری اُلفت میں جیوں تیری محبت میں مَروں ہو کرم ایسا شہا! خواجہ پیا خواجہ پیا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۳۶ تا ۳۹)

(4)خواجہ کے صدقے صحت یابی

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت خواجہ (غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کے مزار سے بہت کچھ فُیُوض و برکات حاصل ہوتے ہیں، مولانا برکات احمد صاحب مرحوم جو میرے پیر بھائی اور میرے والدِ ماجد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاگرد تھے، اُنہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک غیر مُسلم جس کے سَر سے پیر تک پھوڑے تھے، اللہ پاک ہی جانتا ہے کہ کس قدر تھے، ٹھیک دوپہر کو آتا اور درگاہ شریف کے سامنے گرم کنکروں اور پتھروں پر لَوٹتا اور اپنی زبان میں کہتا: اے خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جَلَن لگی ہے۔ تیسرے روز میں نے دیکھا کہ بالکل اچھا ہوگیا ہے۔ (2)

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا

---

1 . . . اقتباس الانوار، ص ۳۴۷ ملخصاً

2 . . . ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۳۸۴ بتغیر

کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

(ذوقِ نعت، ص۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا اگر یقینِ کامل ہو تو اولیائے کرام کا فیضان ضرور نصیب ہوتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی ایسا یقینِ کامل اور اس کی برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیعت کی ترغیب و خدماتِ امیر اہلسنت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ پاک کے ولی اپنی نگاہوں سے دل کی دنیا کو زیر و زبر کر ڈالتے ہیں۔ ان کی پُرتاثیر دعاؤں اور پاکیزہ صحبت کی بدولت گناہوں پر ندامت، نماز، روزہ اور نیکیوں پر استقامت اور فکرِ آخرت کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ آج کے اس پُرفتن دور میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بیعت کر کے یا طالب ہو کر ان کے مُریدوں یا طالبین میں شامل ہو جانا چاہیے۔ یہ وہ عظیم ہستی ہیں جنہوں نے فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سُنّتوں اور مستحبات پر عمل پیرا ہو کر نیکی کی دعوت کی ایسی دُھومیں مچائی ہیں کہ ان کی برکت سے لاکھوں مسلمانوں کو گناہوں سے توبہ کی توفیق ملی۔ جو بے نمازی تھے پانچ وقت کے نمازی بلکہ کچھ خوش نصیب مسجدوں کے امام بن گئے۔ بد نگاہی کرنے والے نگاہیں نیچی رکھنے کی سنت پر عمل کرنے کی سعادت پانے لگے، گانے سننے کے شوقین سُنّتوں بھرے بیانات اور مَدَنی مذاکرے دیکھنے، سننے کے

عادی ہوگئے، فحش کلامی کرنے والے نعتِ مصطفی پڑھنے اور نعتیں سُن کر جھومنے لگے، یورپی ممالک کی رنگینیوں کے خواب دیکھنے والے کعبۂ مُشَرَّفہ و گنبدِ خَضرا کی زیارت کے لیے بے قرار رہنے لگے، مال کی محبت میں گرفتار فکرِ آخِرت کی مَدَنی سوچ کے حامل بن گئے، امیر اہلسنّت جیسی بزرگ ہستی کا فیضان صرف مسلمانوں تک محدود نہیں رہا بلکہ اسلام کے اُجالے سے دُور اندھیروں میں بھٹکنے والے کثیر غیر مسلموں کو بھی نُورِ اسلام نصیب ہوا۔ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بنائی ہوئی عاشقانِ رسول، عاشقانِ صحابہ واہلبیت وعاشقانِ غریب نواز کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں دِین کی خدمت کر رہی ہے۔ ہم سب بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور جتنا ہو سکے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں عملی طور پر شرکت کی سعادت حاصل کریں۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "**مدنی قافلہ**" بھی ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافلوں کی بَرَکت سے نہ جانے کتنے لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ ☆**مَدَنی قافلے** میں سفر کرنے سے نیک لوگوں کی صحبت مُیَسَّر آتی ہے۔ ☆**مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے مسجد میں نَفْلی اِعتکاف کرنے کی سعادت مل سکتی ہے۔ ☆**مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے بے نمازیوں کو نمازوں کی اَہَمِّیَّت معلوم ہو سکتی ہے۔ ☆**مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے بہت سے دِینی مسائل سیکھنے کی سعادت ملتی ہے۔ ☆ **مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے مسجدوں میں ذِکْر و اَذکار، دَرْس و بَیانات کا سِلْسِلہ جاری رہتا ہے۔ ☆**مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆ مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے! حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکْر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ پاک اُس سے

ایسے خوش ہوتا ہے، جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔(ابن ماجہ،کتاب المساجد... الخ،باب لزوم المساجد... الخ، ۱/۴۳۸،رقم:۸۰۰)

آیئے!بطورِ ترغیب مَدَنی قافلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

ٹانگوں کے درد سے نجات مل گئی

زم زم نگر حیدرآباد(باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی کی ٹانگوں میں شدید درد(Pain)رہتا تھا کہ اُٹھنا بیٹھنا مشکل ہو گیا تھا۔ اس درد سے نجات پانے کیلئے انہوں نے بہت رقم خرچ کی۔ باب الاسلام سندھ کے علاوہ پنجاب کے کئی ڈاکٹروں سے بھی علاج کروایا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا۔ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ان کی ملاقات ہوئی، دورانِ گفتگو اس نے اسلامی بھائی سے اپنی تکلیف کا اظہار کیا تو انہوں نے شفقت بھرے انداز میں انفرادی کوشش کی اور انہیں مدنی قافلے میں سفر کی برکات بتاتے ہوئے کہا کہ آپ نے اتنا علاج کروایا ہے، اگر چاہیں تو ایک کوشش یہ بھی کرکے دیکھیں، ان اسلامی بھائی کی یہ باتیں ان کے دل پر اثر کر گئیں اور وہ 3 دن کے مدنی قافلے کے لئے تیار ہوگئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جب انہوں نے مدنی قافلے میں سفر کیا تو وہاں رو رو کر اپنی بیماری سے شفا کیلئے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کی، ان کی دعا قبول ہوئی اور مدنی قافلے کی برکت سے انہیں درد سے نجات مل گئی۔

گرچہ بیماریاں، ہوں کہیں پتھریاں پاؤ گے صحّتیں ، قافلے میں چلو
ہے شفا ہی شفا، مرحبا! مرحبا! آکے خود دیکھ لیں، قافلے میں چلو
دُور بیماریاں اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں، قافلے میں چلو
سُن لے عطّارؔ کی، اپنے غمخوار کی یہ ندا ”سب چلیں“! قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۷۳تا۶۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رجب المرجب چل رہا ہے اور اس میں نفل روزے رکھنے کے بڑے **فضائل و فوائد** ہیں، معراج پر تشریف لے جانے والے آقا، میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جس نے رَجَب کا ایک روزہ رکھا تو وہ ایک سال کے روزوں کی طرح ہو گا، جس نے سات (7) روزے رکھے، اُس پر جہنَّم کے ساتوں دروازے بند کر دیئے جائیں گے، جس نے آٹھ (8) روزے رکھے، اُس کے لیے جنَّت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے، جس نے دس (10) روزے رکھے، وہ اللہ پاک سے جو کچھ مانگے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے عطا فرمائے گا اور جس نے پندرہ (15) روزے رکھے، تو آسمان سے ایک مُنادی نِدا (یعنی اِعلان کرنے والا اِعلان) کرتا ہے کہ تیرے پچھلے گُناہ بَخش دیئے گئے، پس تُو از سرِ نَو عمل شروع کر کہ تیری بُرائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں اور جو زائد کرے، تو اللہ پاک اُسے اور زیادہ اَجر دے گا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص۳۶۸ حدیث ۳۸۰۱ از فیضانِ سُنّت، ص۱۳۶۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے رکھنے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں۔ دُنیا میں چند دن کی مَشَقّت سہہ کر ماہِ رجب کے روزے رکھنے والے، آخرت میں رَبّ کریم کی رحمت کے مزے لُوٹ رہے ہوں گے، ہمیں چاہیے کہ ہم بھی آخرت میں ملنے والے اس اَجرِ عظیم کے حقدار بننے کی کوشش کریں اور فرض روزوں کیساتھ ساتھ نفل روزوں کا بھی اِہتمام کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ملفوظاتِ خواجہ غریب نواز

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم سلطان الہند، حضرت خواجہ سیّدنا غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں سُن رہے تھے۔ یقیناً اللہ پاک کے ولی کے فرمان پر عمل ظاہر کے ساتھ ساتھ باطن کو بھی جگمگا دیتا ہے۔ سُلطانُ الہند، خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں عقیدت مندوں اور مُریدوں کا ہر وقت ہجوم رہتا، جن کی ظاہری و باطنی اِصلاح کے لیے آپ کے ملفوظات کا سلسلہ جاری و ساری رہتا۔ زبانِ فیض سے جو الفاظ نکلتے، اسے آپ کے خلیفۂ اَکبر و سجّادہ نشین حضرت خواجہ قُطْبُ الدِّین بَخْتیار کاکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فوراً لکھ لیا کرتے۔ آیئے! اِس گُلشنِ اَجمیری سے پانچ(5) مدنی پھول سنتے ہیں:

1. فرمایا: جو بندہ رات کو باطہارت سوتا ہے، تو فرشتے گواہ رہتے ہیں اور صبح اللہ پاک سے عرض کرتے ہیں اے اللہ! اسے بخش دے یہ باطہارت سویا تھا۔[1]
2. فرمایا: نماز ایک راز کی بات ہے جو بندہ اپنے پروردگار سے کہتا ہے، چنانچہ حدیث پاک میں آیا ہے۔ اِنَّ الْمُصَلِّیَ یُنَاجِیْ رَبَّہ[2] یعنی نماز پڑھنے والا اپنے پروردگار سے راز کی بات کہتا ہے۔[3]
3. فرمایا: جو شخص جُھوٹی قسم کھاتا ہے وہ اپنے گھر کو ویران کرتا ہے اور اس کے گھر سے خیر و بَرَکت اُٹھ جاتی ہے۔[4]

---

1 ... ہشت بہشت، ص۷۷ بتغیر
2 ... کنز العمال، کتاب الصلٰوۃ، ۱۷۹/۴، حدیث: ۱۹۶۷۰، الجزء الثانی
3 ... ہشت بہشت، ص۷۵ بتغیر
4 ... ہشت بہشت، ص۸۴ بتغیر

4. فرمایا: بد بختی کی علامت یہ ہے کہ انسان گُناہ کرنے کے باوُجُود بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں خود کو مقبول سمجھے۔

5. خُدا کا دوست وہ ہے جس میں یہ تین (3) خوبیاں ہوں: سَخاوَت دریا جیسی، شَفقَت آفتاب کی طرح اور تَواضُع زمین کی مانند۔[1]

فخر و غُرُور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا
یا ربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجِزی کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص:۱۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی عطیات اور دعوتِ اسلامی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی کام تیزی کے ساتھ جانبِ مدینہ رواں دواں ہے، ملک و بیرونِ ملک سینکڑوں **جامعاتُ المدینہ**، ہزاروں **مدارسُ المدینہ**، **مدنی مراکز** (فیضانِ مدینہ)، **مساجد** بن چکی ہیں، بنتی جارہی ہیں، مگر ابھی بہت کچھ باقی ہے! **107 شعبہ جات** میں مدنی کام کے ساتھ ساتھ دیگر کئی مدنی کاموں کے لیے مدنی عطیّات (چندے) کی ضرورت رہتی ہے۔ آیئے! ہم سب مل جُل کر **عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو تحریک دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیں**۔ ہم سب بھی اپنا مالی تعاون شامل کریں۔ موجودہ دور میں دِینی کاموں کے لئے چندہ (مدنی عَطِیّات) جمع کرنا اَشَد ضروری ہے۔

---

1 ... خوفناک جادوگر، ص ۲۵

رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ غیب نشان ہے، آخرِ زمانہ میں دِین کا کام بھی دِرہم و دینار سے ہوگا۔ (معجم کبیر، ۲۷۹/۲۰، حدیث: ۶۶۰) **اللہ** پاک کے دِیئے ہوئے مال میں سے ہم اُس کی راہ میں خرچ کرنے کی سعادت حاصل کریں، اس کے ساتھ ساتھ دُوسروں سے بھی مدنی عطیات جمع کرنے کے لیے بھرپور کوشش کریں۔ جن جن ذرائع سے ہم کوشش کرسکتے ہیں، ابھی سے کوشش تیز کر دیں، مثلاً **مدنی عطیات بکس** (خصوصی، عمومی)، **گھریلو صدقہ بکس**، **نمازِ جمعہ کے اجتماعات** وغیرہ۔ عموماً **رجب، شعبان** اور **رمضان المبارک** میں لوگوں کا **صدقہ و خیرات** کرنے کا ذہن زِیادہ ہوتا ہے۔ **اللہ** پاک عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کو مزید ترقی و برکتیں نصیب فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا، اللہ پاک کا سر کی آنکھوں سے دِیدار کرنے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دن بھر میں پچاس (50) بار درودِ پاک پڑھے گا قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔ (القربۃ، ابن بشکوال، ص ۹۱، حدیث: ۹۰)

پڑھتا رہوں کثرت سے درود ان پہ سدا میں اور ذکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیْم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چار دِرْہموں کے بدلے چار دُعائیں

اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تالیف "**فیضانِ سُنّت**" کے باب فیضانِ بسم اللہ، صفحہ 114 پر لکھتے ہیں:

---

[1]... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور بن عَمَّار رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ ایک روز بیان فرما رہے تھے، کسی حَق دار نے چار (4) دِرْہَم کا سوال کیا۔ حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اِعْلان فرمایا: جو اِس کو چار (4) دِرْہَم دے گا، میں اُس کے لیے چار (4) دُعائیں کروں گا۔ اُس وقت وہاں سے ایک غُلام گزر رہا تھا، ایک ولیِ کامِل کی رَحْمَت بھری آواز سُن کر اُس کے قَدَم تھم گئے اور اُس کے پاس جو چار (4) دِرْہَم تھے، وہ اُس نے سائل کو پیش کر دیئے۔ حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے فرمایا: بتاؤ کون کون سی چار (4) دُعائیں کروانا چاہتے ہو؟ عرض کیا (۱) میں غُلامی سے آزاد کر دِیا جاؤں (۲) مجھے اِن دراہم کا بدلہ مِل جائے (۳) مجھے اور میرے آقا کو توبہ نَصِیب ہو (۴) میری، میرے آقا کی، آپ کی اور تمام حاضرین کی بَخْشِش ہو جائے۔ حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا فرمادی۔ غُلام اپنے آقا کے پاس دیر سے پہنچا، آقا نے سببِ تاخیر دریافت کِیا تو اُس نے واقعہ کہہ سُنایا۔ آقا نے پُوچھا: پہلی دُعا کون سی تھی؟، غُلام بولا میں نے عَرْض کِیا: دُعا کیجئے! میں غُلامی سے آزاد (Free) کر دِیا جاؤں۔ یہ سُن کر آقا کی زبان سے بے سَاخْتہ نِکلا **"جا تُو غُلامی سے آزاد ہے۔"** پُوچھا دُوسری دُعا کون سی کروائی؟ کہا: جو چار (4) دِرْہَم میں نے دیئے ہیں، اُس کا نِعْمَ الْبَدَل مِل جائے۔ آقا بول اُٹھا: **"میں نے تجھے چار (4) دِرْہَم کے بدلے چار ہزار دِرْہَم دیئے۔"** پُوچھا: تیسری دُعا کیا تھی؟ بولا: مجھے اور میرے آقا کو گُناہوں سے تَوبہ کی توفیق نَصِیب ہو جائے۔ یہ سُنتے ہی آقا کی زبان پر اِسْتِغْفار جارِی ہو گیا اور کہنے لگا: **"میں اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنے تمام گُناہوں سے تَوبہ کرتا ہوں۔"** پھر کہا: چوتھی دُعا کیا تھی؟ غلام نے جواب دیا: میں نے اِلْتِجا کی کہ میری، میرے آقا کی، آپ جناب کی اور تمام حاضرینِ اِجتماع کی مغْفرت ہو جائے، یہ سُن کر آقا نے کہا: تین (3) باتیں جو میرے اِخْتیار میں تھیں، وہ میں نے کرلی ہیں، چوتھی بات کہ سب کی مَغْفِرت ہو جائے، یہ میرے اِخْتیار سے باہر ہے۔ دن گزرا، جب رات ہوئی تو اُسی آقا نے خواب میں کسی کہنے والے

کو سُنا: جو تمہارے اِختیار میں تھا، وہ تم نے کر دیا اور میں اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن ہوں، میں نے تمہیں تمہارے غُلام، مَنْصُور اور وہاں مَوجُود تمام حاضرین کو بَخْش دِیا۔ (روض الریاحین، ص ۲۲۲)

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ　　جب سے تُو نے سُنا دیا یاربّ!
آسرا ہم گُناہگاروں کا　　اور مَضْبُوط ہو گیا یاربّ!
ظن نہیں بلکہ ہے یقین مجھے　　وہ بھی تیرا دِیا ہوا یاربّ!
ہوگا دُنیا میں قَبْر و مَحْشَر میں　　مجھ سے اچھا مُعاملہ یاربّ!

(ذوقِ نعت، ص ۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قربان جایئے کہ راہِ خُدا میں مال خَرْچ کرنے سے کیسی کیسی بَرَکتیں حاصِل ہوتی ہیں۔ اُس غُلام نے صرف چار (4) دِرْہَم صَدَقہ کئے، تو اللہ پاک نے اُسے اُس کے آقا کے ذریعے اُن چار (4) دِرْہَم کے بدلے میں چار ہزار (4000) دِرْہَم عطا کئے، اس غلام کو غلامی سے آزادی ملی اور اللہ پاک نے اس چار درہم کی برکت سے غُلام اور اُس کے آقا سمیت کئی لوگوں کی مَغْفِرت بھی فرمادی۔

اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ والوں کی دعائیں حاصل کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیے، اللہ پاک کے یہ نیک بندے جب اللہ پاک سے کسی چیز کا سوال کرتے ہیں تو وہ ان کے سوالات کو رد نہیں فرماتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نیکیوں کے حریص ہیں اور نیک کاموں کی ترغیب کے لیے مختلف دعائیں اِرْشاد فرماتے رہتے ہیں۔ کبھی **ہفتہ وار مدنی رسالہ**

پڑھنے، سُننے والوں کے لیے دعا ارشاد فرماتے ہیں تو کبھی **مدنی قافلے** میں سفر کرنے والوں کو دعاؤں سے نوازتے ہیں، کبھی **مدنی عطیات**(Donation) جمع کرنے والے کو دعائیں دیتے ہیں تو کبھی **مدنی انعامات** کے عاملین کو دُعاؤں سے سرفراز فرماتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ شیخِ کامل اور اللہ کے ولی کی دعائیں پانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ کیا معلوم ان کی کون سی دعا ہماری دنیا و آخرت کو بہتر بنا دے۔

وہ لوگ جو دعوتِ اسلامی کے لیے مدنی بستوں، مدنی عطیات بکس یا گھریلو صدقہ بکس وغیرہ کے ذریعے مدنی عطیات جمع کرنے یا کروانے میں کسی بھی طرح تعاون کرتے ہیں، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ان کے لیے کیسی پیاری پیاری دعا فرمائی ہے: یاربَّ المصطفےٰ! جَلَّ جَلَالُہٗ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جو **مدنی عطیات بکس** لگاتے ہیں لگواتے ہیں، اس کے لیے بھاگ دوڑ کرتے ہیں، اس میں مدنی عطیات ڈالتے ہیں، جمع کرتے ہیں، لے جاتے ہیں، جس طرح بھی اس میں حصہ لیتے ہیں، **اِن کو صرف اپنے دَر کا محتاج رکھ، کسی غیر کا محتاج نہ کرنا۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

اسی حکایت سے ایک مدنی پھول یہ بھی حاصل ہوا کہ جو اللہ پاک کی راہ میں اِخلاص کے ساتھ صَدَقہ کرتا ہے، اللہ پاک اُس کو ضرور اَجر عطا فرماتا ہے۔ لٰہذا ہمیں بھی چاہیے کہ وقتاً فوقتاً اللہ پاک کی راہ میں حسبِ توفیق ضرور صَدَقہ کیا کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہمیں اس کی بے شُمار دینی و دُنیاوی برکتیں حاصِل ہوں گی۔ اللہ پاک کی راہ میں صَدَقہ وخَیرات کرنے کی اَہمیّت و فضیلت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ خُود ہمارے پیارے پَرْوَرْدگار نے قرآنِ مجید، فُرقانِ حَمید میں صَدَقہ و خَیرات کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا اور مختلف مقامات پر صَدَقہ وخَیرات کرنے والوں کی تعریف وتوصیف بھی فرمائی جیسا کہ پارہ 1، سورۂ

بقرہ 2، 3 میں ارشاد ہوتا ہے:

هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝۲ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝۳ (پ ۱، البقرة: ۲، ۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: ہدایت ہے ڈر والوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اُٹھائیں۔

صدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه آیتِ مُبارکہ کے اِس حِصّے: ﴿وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ﴾ کے تحت فرماتے ہیں: ☆راہِ خدا میں خَرْچ کرنے سے یا تو زکوٰۃ مُراد ہے یا مُطلق اِنفاق (یعنی راہِ خدا میں مطلقاً خَرْچ کرنا مُراد ہے) ☆خواہ فرض و واجب ہو جیسے زکوٰۃ، نَذر، اپنا اور اپنے اہل کا نَفَقَہ وغیرہ ☆خواہ مُستَحَب جیسے صَدَقاتِ نافِلہ اور اَمْوات کا اِیْصالِ ثواب۔ مسئلہ: گیارہویں، فاتحہ، تِیجہ، چالیسواں بھی اس میں داخل ہیں کہ وہ سب صَدَقاتِ نافِلہ ہیں۔ (خزائن العرفان، ص ۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی بہت خُوش نَصِیب ہیں وہ مُسلمان جو اپنے مال کے حُقُوقِ واجِبہ ادا کرتے ہیں، ☆خُوش نَصِیب ہیں وہ مُسلمان جو خُوش دِلی سے بَروقت پوری پوری زکوٰۃ وفطرہ ادا کرتے ہیں، ☆خُوش نَصِیب ہیں وہ مُسلمان جو اپنے مال کو ماں باپ، بہن بھائی اور اولاد پر خَرْچ کرتے ہیں، ☆خُوش نَصِیب ہیں وہ مُسلمان جو اپنے رِشتہ داروں (Relatives) کی مَوت پر اُن کے اِیْصالِ ثواب کے لیے تِیجہ، دَسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ کر کے مساکین کو کھانا کِھلاتے ہیں۔ ☆خُوش نَصِیب ہیں وہ مُسلمان جو اِیْصالِ ثواب کے لیے **مدنی رسائل تقسیم** کرتے ہیں، ☆خُوش نَصِیب ہیں وہ مُسلمان جو اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ لنگرِ رضویہ (یعنی مسلمانوں کو کھانا کھلانے، سحری و افطاری کروانے) کی ترکیب کرتے ہیں، ☆خُوش نَصِیب ہیں وہ مُسلمان جو حُقُوقِ عامّہ کا لحاظ رکھتے ہوئے اِخْلاص کے ساتھ قُرآن خوانی، اِجتماعِ ذِکْر و نعت اور سُنّتوں بھرے

اِجتماعات کے اِنْعقاد پر خَرْچ کرتے ہیں، ☆خُوش نَصِیب ہیں وہ مُسلمان جو مَساجِد، جامعۃ المدینہ، مدرسۃ المدینہ وغیرہ کی تَعْمِیر و ترقّی اور روز مرّہ کے اَخراجات میں حِصّہ لیتے ہیں، ☆خُوش نَصِیب ہیں وہ مُسلمان جو دِینی طلبہ و طالِبات پر اپنا مال خَرْچ کرتے ہیں۔ اخلاص کے ساتھ اس طرح خرچ کرنے والوں کو اللہ پاک اپنے فَضْل سے دُگنا بلکہ اِس سے بھی زیادہ عطا فرمائے گا۔ آیئے ہم بھی ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ اللہ پاک کی رِضا کے لئے نہ صرف خُود اپنے مدنی عَطیّات دعوتِ اسلامی کو دیں گے، بلکہ دُوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

میں سب دَولت رہِ حَق میں لُٹا دوں
شَہا ایسا مجھے جذبہ عَطا ہو!
عَطا کر دو مجھے وہ بھیک داتا
مِرے سارے قبیلے کا بھلا ہو

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآن و حدیث میں صَدَقہ و خیرات کرنے اور اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے کے کئی فضائل آئے ہیں۔ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا، اِنْسان کی اپنی ذات کیلئے بھی مُفید ہے، جو لوگ دل کھول کر نیکی کے کاموں میں خرچ کرتے ہیں، غریبوں محتاجوں کی مدد کرتے ہیں، اُن کے مال میں حیرت انگیز طور پر دن دُگنی اور رات چوگنی ترقّی و برکت ہوتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ

پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ آیت نمبر 261 میں ارشاد ہوتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ(۲۶۱)

(پ۳، البقرۃ: ۲۶۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اُن کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرْچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اُوگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وُسعت والا عِلْم والا ہے۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ صراطُ الجنان جلد 1 صفحہ 395 پر ہے: راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کی فضیلت ایک مثال کے ذریعے بیان کی جارہی ہے کہ یہ ایسا ہے جیسے کوئی آدمی زمین میں ایک دانہ بیج ڈالتا ہے جس سے سات (7) بالیاں اُگتی ہیں اور ہر بالی میں سو (100) دانے پیدا ہوتے ہیں۔ گویا ایک دانہ بیج کے طور پر ڈالنے والا سات سو (700) گنا زیادہ حاصل کرتا ہے، اسی طرح جو شخص راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے، اللہ پاک اُسے اس کے اِخلاص کے اعتبار سے سات سو (700) گنا زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے اور یہ بھی کوئی حد نہیں بلکہ اللہ پاک کے خزانے بھرے ہوئے ہیں اور وہ کریم وجوّاد ہے، جس کیلئے چاہے اسے اس سے بھی زیادہ ثواب عطا فرمادے۔ (صراط الجنان، ۱/ ۳۹۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ صدقہ دینے سے بظاہر مال کم ہو رہا ہوتا ہے لیکن درحقیقت دینے والے کے نامۂ اعمال کو نیکیوں سے بھر رہا ہوتا ہے۔ جس طرح کنویں کا پانی نکالنے سے کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھ جاتا ہے، اسی طرح راہِ خدا میں خرچ کیا ہوا مال بھی کم نہیں ہوتا بلکہ اس میں مزید برکت اور اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ غیب کی خبریں دینے والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے صدقے کے کئی فضائل

ارشاد فرمائے ہیں، آیئے! صدقے کی فضیلت پر 8 احادیثِ مبارکہ بھی سنتے ہیں:

صدقے کی فضیلت پر 8 فرامینِ مُصْطَفٰے

1. فرمایا: اَلصَّدَقَةُ تَسُدُّ سَبْعِيْنَ بَابًا مِّنَ السُّوْءِ صَدَقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے۔ (المعجم الکبیر، ۲۷۴/۴، حدیث: ۴۴۰۲)

2. فرمایا: کُلُّ امْرِئٍ فِیْ ظِلِّ صَدَقَتِہٖ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ، ہر شَخْص (بروزِ قیامت) اپنے صَدقے کے سائے میں ہوگا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمادیا جائے۔ (المعجم الکبیر، ۲۸۰/۱۷، حدیث: ۷۷۱)

3. فرمایا: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَلٰی اَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُوْرِ وَ اِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ، بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ قَبْر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بِلا شُبہ مُسلمان قیامت کے دن اپنے صَدَقہ کے سائے میں ہوگا۔ (شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۲۱۲/۳، حدیث: ۳۳۴۷)

4. فرمایا: اَلصَّلٰوۃُ بُرْهَانٌ وَ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَ الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، نماز (ایمان کی) دلیل ہے اور روزہ (گُناہوں سے) ڈھال ہے اور صَدَقہ خطاؤں کو یُوں مِٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔ (ترمذی، ابواب السفر، باب ماذُکِر فی فضل الصلاۃ، ۱۱۸/۲، حدیث: ۶۱۴)

5. فرمایا: بَاكِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّى الصَّدَقَةَ، صبح سویرے صَدَقہ دِیا کرو کیونکہ بَلا صَدَقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔ (شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۲۱۴/۳، حدیث: ۳۳۵۳)

6. فرمایا: اِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ وَ تَمْنَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ وَ يُذْهِبُ اللهُ الْكِبْرَ وَ الْفَخْرَ، بے شک مُسلمان کا صَدَقہ عُمر بڑھاتا اور بُری مَوْت کو روکتا ہے اور اللہ پاک اُس کی برکت سے صَدَقہ دینے والے سے تَکَبُّر و تَفاخُر (بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت) دُور کردیتا ہے۔ (المعجم الکبیر، ۲۲/۱۷، حدیث: ۳۱)

7. فرمایا: اِنَّھَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ لِمَنِ احْتَسَبَھَا یَبْتَغِیْ بِھَا وَجْہَ اللہِ، جو اللہ کی رِضا کی خاطِر صَدَقہ کرے تو وہ (صَدَقہ) اُس کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۲۸۶/۳، حدیث: ۴۶۱۷)

8. فرمایا: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَ تَدْفَعُ مِیْتَةَ السُّوْءِ بے شک صَدَقہ ربّ کے غضب کو بُجھاتا اور بُری مَوت کو دفع کرتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقۃ، ۱۴۶/۲، حدیث: ۶۶۴)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ان احادیثِ طیبہ سے معلوم ہوا کہ ☆**صَدَقہ** بُرائیوں کے دروازے بند کرتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** دینے والا قیامت کے دن اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا۔ ☆**صَدَقہ** قبْر کی گرمی سے بچاتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** گناہوں کو ایسے مِٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔ ☆**صَدَقہ** بلاؤں کو روکتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** عُمر میں بَرکت کا سبب بنتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** بُری مَوت اور بُرے خاتمے سے بچاتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** تکبّر اور غرور کی عادت (Habit) کا خاتمہ کرتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** آگ سے رُکاوٹ بنتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** اللہ پاک کے غضب کے بجھاتا ہے۔ اَلْغَرَض! صدقہ کئی بھلائیوں کے دروازے کھولتا ہے اور صدقہ کئی بُرائیوں کے دروازے بند کرتا ہے۔

دے نَزْع و قبر و حشر میں ہر جا اَمان اور
دوزخ کی آگ سے بچا یا ربِّ مُصْطَفٰے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۱۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزرگانِ دِین میں صَدَقہ و خَیرات کا جذبہ

کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ جس طرح دنیا کی دولت کے حریص کو دنیا کمانے اور مال و دولت پانے کی خواہش ہوتی ہے، اس سے کہیں زیادہ اللہ والوں کو یہ خواہش ہوتی تھی کہ وہ اپنا مال راہِ خدا میں قربان کر دیا کریں۔ آیئے! ترغیب کے لیے کچھ روایات سنتے ہیں:

ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی سخاوت

حضرت سیِّدُنا اَیُّوب بن وَائل رَاسِبِی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں مدینہ ٔ منوّرہ حاضر ہوا تو مجھے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے ایک پڑوسی (Neighbour) نے بتایا کہ حضرت عبداللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس حضرت سیِّدُنا امیر مُعَاوِیَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی طرف سے چار ہزار درہم آئے ہیں اور ایک دوسرے آدمی کی طرف سے بھی اتنے ہی درہم آئے ہیں اور ایک شخص نے 2 ہزار درہم اور ایک عمدہ چادر حضرت عبداللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی خدمت میں بھیجی ہے۔ حضرت ایوب بن وائل رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بازار میں تشریف لائے اور کھوٹے دِرہم (یہاں کھوٹے درہم سے جعلی کرنسی مراد نہیں بلکہ وہ درہم مراد ہیں جو مالیت میں عام درہم سے کم ہوں) کے بدلے میں اپنی سواری کے لئے چارا خریدا۔ میں نے انہیں پہچان لیا پھر میں نے ان کی اَہلیہ کے پاس آکر کہا کہ ”میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ مجھ سے سچ بیان کریں۔“ میں نے پوچھا: ”کیا ابو عبدالرحمٰن رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس حضرت سیِّدُنا امیر مُعَاوِیَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی طرف سے 4 ہزار درہم، ایک دوسرے آدمی کی طرف سے 4 ہزار درہم اور ایک شخص کے پاس سے 2 ہزار درہم اور ایک چادر نہیں آئی تھی؟“ جواب ملا: ”کیوں نہیں! یقیناً یہ سب کچھ آیا تھا۔“ میں نے کہا کہ ”میں نے تو انہیں کھوٹے درہم کے عوض چارا خریدتے دیکھا

ہے۔"تو ان کی اہلیہ نے بتایا کہ "انہوں نے تو وہ سب مال رات ہی کو لوگوں میں تقسیم کر دیا تھا اور چادر اپنے کندھے پر ڈال کر چل دیئے اور اسے واپس لوٹا کر گھر آ گئے۔" (حلیۃ الاولیاء،۱/۱۰۲۱،۳۶۸)

ایک لاکھ درہم صدقہ کر دیئے!

حضرت سیِّدُنا محمد بن سُوقہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تابعین میں سے تھے، بڑے نیک اور خوفِ خدا کے پیکر تھے۔ایک بار انہوں نے اپنے پاس جمع شدہ مال کو شمار (Count) کیا تو وہ ایک لاکھ درہم تھے، پھر فرمانے لگے: میں نے ایسی کوئی بھلائی جمع نہیں کی، جسے میں باقی رکھوں تو وہ بڑھتی رہے اور میں اس کے لئے بڑھتا رہوں۔یہ کہہ کر تمام مال صدقہ کرنا شروع کر دیا اور ابھی ہفتہ بھی مکمل نہ ہوا تھا کہ آپ کے پاس اس میں سے صرف سو (100) درہم باقی رہ گئے۔ جبکہ ایک اور روایت میں آتا ہے کہ سیِّدُنا محمد بن سُوقہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اپنے والد سے مالِ وراثت میں ایک لاکھ درہم ملے۔انہوں نے وہ سب کے سب راہِ خدا میں صدقہ کر دیئے۔یہاں تک کہ اپنے پاس کچھ بھی باقی نہ بچایا۔(اللہ والوں کی باتیں،۵/۹،۱۰)

دَولتِ دنیا کے پیچھے مارا مارا کیوں پھروں!
آپ ہی ہیں میری دَولت اور ثَروت یارسول!
آمِنہ کے لال! مجھ کو دیجئے سوزِ بلال!
مالِ دُنیا سے مجھے ہو جائے نفرت یا رسول!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۴۱،۲۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ

عَنْہ کے شہزادے حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور حضرت سَیِّدُنا محمد بن سُوقہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جذبۂ سخاوت مرحبا! اے کاش! اللہ پاک کی راہ میں **صدقہ وخیرات** کرنے والی ان عظیم ہستیوں کے صدقے ہمیں بھی صدقہ وخیرات کرنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ راہِ خدا میں دیتے ہوئے شیطان یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ اگر میں نے ادھر پیسے دے دیئے تو گھر کا خرچ کیسے چلاؤں گا؟ اپنی ضرورتیں کیسے پوری ہوں گی؟ میرے گھربار بال بچوں کے اَخراجات کیسے چلیں گے؟ **یاد رکھئے!** یہ سب شیطان کے وسوسے ہیں۔ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔

حضرت ابو کبشہ اَنْمارِی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے غیب بتانے والے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ ایک بات کہ جس پر میں قسم کھاتا ہوں، کسی بندے کا مال صَدَقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/ ۹۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سچی باتیں بتانے والے آقا، غریبوں کی ڈھارس بندھانے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان مرحبا! اخلاص سے دیا ہوا صدقہ کیسی کیسی برکتیں لاتا ہے؟ آیئے! اس کی کچھ حکایتیں سنتے ہیں:

خرچ کرو اللہ کریم عطا فرمائے گا

حضرت سَیِّدُنا قیس بن سَلْعْ انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ان کے بھائیوں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے ان کی شکایت (Complaint) کی کہ وہ فضول خرچی کرتے ہیں اور اِس مُعاملے میں بہت کُھلا ہاتھ ہے، رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن سے فرمایا: تمہارے بھائیوں کا کیا مسئلہ ہے، وہ اِس گمان پر تمہاری شکایت کر رہے ہیں کہ تم اپنے مال میں بہت فضول خرچی کرتے ہو اور تمہارا ہاتھ

بہت کھلا ہے؟ میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آمدنی سے اپنا حصہ لے کر اللہ کی راہ میں اور اپنے دوستوں میں خرچ کر دیتا ہوں تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے سینۂ اقدس پر دستِ مبارک رکھا اور 3 مرتبہ فرمایا: خرچ کر اللہ تجھے عطا فرمائے گا۔ (حضرت سَیِّدُنا قیس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں) اس کے بعد جب بھی میں راہِ خدا میں نکلتا تو میرے پاس اپنی سواری ہوتی اور آج میرا یہ حال ہے کہ میں مال و آسائش میں اپنے اہلِ خانہ (بھائیوں) سے بڑھ کر ہوں۔

(معجم الأوسط، ۶/۲۱۰، حدیث: ۸۵۳۶)

بیٹے کو اللہ پاک خوشحال کرے گا

حضرتِ سَیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تابعینِ کرام میں سے تھے۔ دلجمعی کے ساتھ اللہ پاک کا ذکر کرنا، مالداروں سے دُور رہنا اور غریبوں مسکینوں پر نرمی و شفقت کرنا آپ کی مبارک عادات تھیں۔ منقول ہے کہ ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو بیس (20) ہزار سے زیادہ درہم ملے تو آپ نے صدقہ کر دیئے۔ آپ کے کچھ دوستوں نے عرض کی: اگر آپ ان کو اپنے بیٹے کی خوشحالی کے لئے استعمال کرتے تو...؟ فرمانے لگے: میں نے اپنے آپ کو اس صدقے کے ذریعے مضبوط (Strong) کیا ہے اور میرے بیٹے کو اللہ پاک خوشحال فرمادے گا۔

حضرتِ سَیِّدُنا عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے اِخلاص اور توکل سے دیئے ہوئے صدقے کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو اُسامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آلِ مسعود میں حضرتِ سَیِّدُنا عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بیٹے سے زیادہ کوئی خوشحال نہ تھا۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۴/۳۰۲)

ہاتھوں ہاتھ صدقے کی برکت ظاہر ہو گئی!

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف **"فیضانِ سُنَّت" جلد اوّل** کے صفحہ 513 پر نقل کرتے ہیں: اپنے دَور کے اَبدال حضرت سَیِّدُنا ابو جعفر بن خطّاب رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے دروازے پر ایک سائل (یعنی مانگنے والے) نے صَدا لگائی، میں نے زوجہ محترمہ سے پُوچھا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ جواب مِلا: چار (4) انڈے (Eggs) ہیں۔ میں نے کہا: سائل کو دے دو۔ اُنہوں نے تعمیل کی۔ سائل انڈے پا کر چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دیر گُزری تھی کہ میرے پاس ایک دوست نے انڈوں سے بھری ہوئی ٹوکری (Basket) بھیجی۔ میں نے گھر میں پُوچھا: اِس میں کُل کتنے انڈے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: تیس (30)۔ میں نے کہا: تم نے تو فقیر کو چار (4) انڈے دیئے تھے، یہ تیس (30) کس حساب سے آئے! کہنے لگیں: تیس (30) انڈے سالم ہیں اور دس (10) ٹُوٹے ہوئے۔ (اس کی وجہ یہ تھی کہ) سائل کو جو انڈے دِیئے گئے تھے، اُن میں تین (3) سالم اور ایک ٹُوٹا ہوا تھا۔ رَبّ کریم نے ہر ایک کے بدلے دس دس (10،10) عطا فرمائے۔ سالِم کے عِوَض سالِم اور ٹُوٹے ہوئے کے بدلے ٹُوٹے ہوئے۔ (روض الریاحین، ص ۱۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دِین کا کامل توکل اور اخلاص کے ساتھ سخاوت کرنے کا جذبہ مرحبا! اگر ہم بھی صدقہ وخیرات کرنے کا جذبہ بڑھانا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں اور جس سے جتنا بن پڑے، اپنی دِیگر مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وقت مدنی کاموں کے لئے ضرور نکالیں، ان مدنی کاموں میں شمولیت کی برکت سے ہم گناہوں سے بچے رہیں گے، آخرت کے لیے **نیکیوں کا ذخیرہ** جمع ہوتا رہے گا، **نیکی کی دعوت** دینے والے خوش نصیبوں میں ہمارا شُمار ہوگا، **اچھی صحبت** مُیسّر آئے گی، ہر عاشقِ رسول کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کرنے کے بہت آسان مواقع ہیں، اگر اب بھی ہم عملی طور پر مدنی کاموں میں شامل نہ ہوسکیں تو شاید کئی نیکیوں

سے محرومی ہوسکتی ہے۔ اس عظیم مدنی مقصد "**مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے**" کو پانے کے لیے بھرپور کوشش کریں، نیکی کے کاموں میں ایک دُوسرے کا ساتھ دیں۔

پیر شریف کا روزہ اور مدنی انعامات پر عمل کے فوائد

اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالینا چاہیے۔☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسْخہ ہیں،☆مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں☆ مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَولت ہاتھ آتی ہے☆مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ (Gift) بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی یاد دِلاتا ہے،☆مَدَنی اِنعامات بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکْرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحَاسَبہ کرنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے۔ انہی مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 58 ہے، **کیا آپ نے اس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ نیز اس ہفتے کم از کم ایک دن کھانے میں جَو شریف کی روٹی تناول فرمائی؟**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزہ رکھنا بہت بڑی سعادت کی بات ہے، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی انعامات میں نفل عبادات کا شوق دلاتے ہوئے ہر پیر شریف کو روزہ رکھنے کی ترغیب دلائی ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جامعۃ المدینہ کے طلبۂ کرام اور دیگر کثیر اسلامی بھائی، اسی طرح جامعات المدینہ للبنات کی **طالبات و معلمات** کے علاوہ کثیر

اسلامی بہنیں بھی پیر شریف کا نفل روزہ رکھنے کی سعادت حاصل کرتی ہیں، آیئے **نفل روزوں کی فضیلت** پر دو(2) فرامینِ مصطفےٰ سنتے ہیں:

نفل روزوں کی فضیلت

1. فرمایا: اگر کوئی شخص ایک دن نفلی روزہ رکھے پھر اسے زمین بھر سونا بھی دے دیا جائے، تب بھی اس کا ثواب قیامت کے دن ہی پورا ہو گا۔ (مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فی فضل الصوم، ۳/۴۲۳، حدیث: ۵۰۹۲)

2. فرمایا: جس نے **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ** کہا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ جنّت میں داخل ہو گا اور جو اللہ پاک کی رِضا چاہتے ہوئے کسی دن روزہ رکھے پھر اسی پر اس کا خاتمہ ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو اللہ پاک کی رضا کے لئے صدقہ کرے اور اسی پر اس کا خاتمہ ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (مسند احمد بن حنبل، ۹/۹۰، حدیث: ۲۳۳۷۴)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رجب المرجب کا مہینہ چل رہا ہے، اس مہینے میں بھی نفل روزے رکھنے کی بڑی برکتیں ہیں، لہٰذا یہ برکتیں و فضائل پانے کے لیے اس ماہ کے اکثر ایام روزوں سے گزارنے کی کوشش کیجئے۔ احادیثِ مُبارکہ میں رَجَب کے نَفل روزوں کے بہت سے فَضائل بیان کئے گئے ہیں۔ آیئے! حُصولِ ترغیب کے لیے رجب کے روزے رکھنے کے فضائل پر دو(2) اَحادیثِ مُبارَکہ سُنتے ہیں:

1. حَضرتِ سَیِّدُنا اَبُو قِلابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: رَجَب کے روزہ داروں کے لئے جَنَّت میں ایک مَحَل ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۶۸ حدیث ۳۸۰۲، از فیضانِ سُنّت، ص۱۳۶۵)

2. حَضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جَنَّت میں ایک نَہر ہے جسے "رَجَب" کہا جاتا ہے جو دُودھ سے زِیادہ سفید اور شہد سے زِیادہ میٹھی ہے تو جو کوئی رَجَب کا ایک روزہ رکھے تو اللہ پاک اُسے اُس نَہر سے سَیْراب کرے گا۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ص۳۶۷حدیث۳۸۰۰، از فیضانِ سُنَّت،ص ۱۳۶۲)

اللہ پاک ہمیں دیگر نفل روزوں کے ساتھ ساتھ رجب شریف کے روزے رکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی
کرم ہو کرم یاخدا! یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کونسا مال صدقہ کرنا چاہیے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم صدقہ و خیرات کرنے سے متعلق سُن رہے تھے۔ یقیناً اِخلاص کے ساتھ راہِ خدا میں کیا جانے والا خرچ ضائع نہیں جاتا۔ راہِ خدا میں خرچ کرتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ جو چیز آپ کو سب سے زیادہ پسندیدہ ہو، اسے صدقہ و خیرات کیجئے کہ اس کا ثواب زیادہ ہے۔

بدقسمتی سے بسا اوقات صدقہ و خیرات کرنے میں **کنجوسی** کا مظاہرہ کیا جاتا ہے، یا پھر ایسی چیز صدقہ کی جاتی ہے جو قابلِ استعمال نہیں رہتی۔ مثلاً جب دیکھا کہ روٹیوں کو پھپھوندی لگ چکی ہے، سالن ناراض (یعنی خراب) ہوچکا ہے، یا ناراض (یعنی خراب) ہونے کے قریب ہے تو غریب پڑوسی کو بھجوا دینا۔ قُربانی کا

گوشت جب اپنے اِستعمال کا نہ رہے تو باندھ کر گھر میں کام کرنے والی ماسی کو دے دینا۔ سیلاب زَدگان یا آفت زدہ لوگوں کو کم قیمت کا راشن دلوا دینا، یا وہ کپڑے جو گھر میں کوئی نہ پہنے، یا وہ جُوتے جو پہننے کے قابل نہیں ہوتے، ان کی اِمداد اور صدقہ کے طور پر بھیج دیئے جاتے ہیں، اگرچہ اچھی نیت کے ساتھ اس طرح صدقہ کرنا بھی درست ہے، لیکن ذرا سوچئے تو سہی یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جب اپنے کھانے پینے یا اِستعمال کی بات آئے تو عُمدہ سے عُمدہ چیز کا اِنتخاب (Selection) کیا جائے اور جب بات راہِ خُدا میں دینے کی آئے تو بچی کھچی یا کم قیمت والی چیزیں صدقہ و خیرات کی جائیں۔ اپنے بچوں کیلئے تو اَعلیٰ سے اَعلیٰ کوالٹی کی چیزیں خریدی جائیں، لیکن جب کسی غریب کے بچے کو دینا ہو تو گھٹیا معیار کی چیز وہ بھی اِحسان جتا کر دی جائے ۔ ہم اپنے گھر میں تو من پسند کھانے بڑے اہتمام کے ساتھ کھائیں لیکن اسی دوران کوئی سائل آجائے تو اسے دُھتکار دیں یا گھر میں بچا ہوا باسی سالن جسے کوئی نہ کھائے اسے تھما کر اس خوش فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ چلو کھانا ضائع ہونے سے بچ گیا اور کسی غریب کا بھلا ہو گیا۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیے کہ اللہ پاک نے جنہیں استطاعت دی ہے وہ اچھی سے اچھی چیز اللہ پاک کی راہ میں صدقہ کرنے کی کوشش کیا کریں۔ آیئے! اب اللہ والوں کے بھی کچھ انداز سنتے ہیں کہ اللہ پاک کے یہ نیک بندے اُس کی راہ میں خرچ کے سلسلے میں کیسے مخلص ہوا کرتے تھے:

انگور کا خوشہ اسے دے دو

حضرت سَیِّدُنا نافع رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہ عَنْہُمَا کو بیماری کی حالت میں انگور (Grapes) کھانے کی خواہش ہوئی تو میں ان کے لئے ایک درہم میں انگوروں کا ایک خوشہ خرید لایا۔ میں نے وہ انگور ان کے ہاتھ میں رکھے ہی تھے کہ ایک سائل (یعنی سوال

کرنے والے) نے دروازے پر کھڑے ہو کر سوال کر دیا۔ حضرت عبداللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے وہ انگور سائل کو دینے کا کہا تو میں نے عرض کی: اس میں سے کچھ تو تناوُل فرمالیجئے، تھوڑے سے تو چکھ لیجئے۔ فرمایا: نہیں، یہ اسے دے دو۔ تو میں نے وہ سائل کو دے دیئے۔

پھر میں نے سائل سے وہ انگور ایک درہم کے بدلے خرید لئے اور حضرت عبداللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی خدمت میں لے آیا۔ ابھی ہاتھ میں رکھے ہی تھے کہ وہ سائل پھر آگیا۔ آپ نے فرمایا: یہ اسے دے دو۔ میں نے عرض کی: آپ اس میں سے کچھ تو چکھ لیجئے۔ فرمایا: نہیں، یہ اسے دے دو۔ میں نے وہ خوشہ اسے دے دیا۔ وہ سائل اسی طرح لوٹ کر آتا رہا اور آپ اسے انگور دینے کا حکم فرماتے رہے۔ بالآخر تیسری یا چوتھی بار مَیں نے اس سے کہا: تیرا ناس ہو! تجھے شرم نہیں آتی؟ پھر میں اس سے ایک درہم کے عوض انگوروں کا وہ خوشہ خرید کر آپ کے پاس لایا تو آپ نے اسے تناوُل فرمالیا۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۱/۵۲۳)

نہ دے جاہ و حَشمت نہ دَولت کی کثرت
گدائے مدینہ بنا یاالٰہی!
خطاؤں کو میری مِٹا یاالٰہی!
مجھے نیک خَصلَت بنا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۰، ۱۰۱)

پسندیدہ اونٹ صدقہ کر دیئے!

ایک بار حضرت سیِّدُنا ابو ذر غِفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: مال میں تین حصے دار ہوتے ہیں: (۱) تقدیر، یہ وہ حصّے دار ہے جسے بھلائی اور بُرائی (یعنی مال یا تجھے ہلاک کرنے) میں تیری اجازت کی حاجت نہیں۔

(۲)دوسرا حصے دار تیرا وارث، اسے اس بات کا انتظار ہے کہ تُو مرے اور یہ تیرے مال پر قبضہ کرلے اور (۳) تیسرا حصے دار تُو خود ہے ۔ یقیناً تم ان دونوں حصے داروں کو عاجز نہیں کرسکتے، لہٰذا اپنا مال راہِ خدا میں خرچ کردو۔ بے شک اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ ترجَمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خَرچ کرو (پ۴، اٰلِ عمران: ۹۲)

اس آیتِ کریمہ کی تلاوت کرنے کے بعد آپ اپنے اونٹوں کی طرف اشارہ کرکے فرمانے لگے، مجھے میرے مال میں یہ اُونٹ سب سے بڑھ کر پسند ہیں اس لئے میں انہیں خیرات کرکے اپنے لئے آخرت میں ذخیرہ کرنا پسند کرتا ہوں۔ (الزھد لھناد بن السری، باب الطعام فی اللہ، ۱/۳۴۸، حدیث: ۶۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صدقہ دینے کے فضائل اور فوائد کی کیا ہی بات ہے، ہمیں بھی اس دنیا میں رہ کر صدقہ و خیرات کرکے اپنی آخرت کو روشن کرنے والے کام کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ غریبوں، مسکینوں، یتیموں، بیواؤں، حاجَت مَندوں اور رِشتہ داروں کے ساتھ ساتھ ہم اپنے صَدَقات و مدنی عَطِیّات نیکی کے کاموں، مَساجِد و مَدارِس المدینہ اور جامعات المدینہ کی تَعْمِیر و تَرَقّی نیز دِیْنِ اِسْلام کی سربُلندی اور عِلْمِ دِیْن کے فَروغ کی خاطِر عِلْمِ دِیْن حاصِل کرنے والے طلبہ و طالِبات کے لئے دعوتِ اسلامی کو دے کر اپنی آخرت کا سامان کریں۔

منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مُبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (جو امامِ اَعْظَم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خاص شاگرد اور فقہِ حنفی کے ائمہ سے ہیں) اہلِ علم لوگوں کے ساتھ خاص طور پر بھلائی کرتے، اُن سے

عرض کی گئی: آپ سب کے ساتھ ایک سا معاملہ کیوں نہیں رکھتے؟ فرمایا میں انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام) اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کے بعد عُلَماء کے سِوا کسی کے مقام کو بُلند نہیں جانتا، ایک بھی عالِم کا دھیان اپنی حاجات کی وجہ سے بٹے گا تو وہ صحیح طور پر خدمتِ دِین نہ کرسکے گا اور دِینی تعلیم پر اُس کی دُرُست توجّہ نہ ہوسکے گی۔ لہٰذا اُنہیں علمی خدمت کے لئے فارِغ کرنا اَفْضَل ہے۔ (ضِیائے صَدَقات، ص ۱۷۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی تبلیغِ دین کے تقریباً 107 شعبوں میں نیکی کی دھومیں مچانے میں سرگرمِ عمل ہے۔ اِس نازُک دَور میں کہ جب باطل قوّتیں چاروں طرف سے پوری طاقت کے ساتھ مسلمانوں کے ایمان کو برباد کرنے اور اُنہیں گمراہی کے گڑھے میں گِرانے کی کوششوں میں مشغول ہیں، ایسے میں دعوتِ اسلامی اُمّید کی کِرَن بن کر چمکی اور اِس مدنی تحریک نے اُمّت کی ڈُوبتی ہوئی کشتی کو سہارا دینے، پوری دُنیا میں تعلیمِ قرآن و سُنّت کو عام کرنے، نُورِ قرآن سے سِینوں کو سرشار اور اُمَّتِ مُصْطَفٰے کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کے جذبے کے تحت مختصر عرصے میں بہت سے ملکوں اور شہروں میں مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کے لئے ہزاروں مدارِس بنام **"مدرسۃ المدینہ"** جبکہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تعلیم و تربِیَت کیلئے جامعات بنام **"جامعۃ المدینہ"** کی بُنیاد رکھی، اِن میں بِلا مبالغہ ہزاروں طَلَبہ و طالبات قُرآن و سنت کی مُفت تعلیم حاصل کرتے ہیں، جہاں پر اُنہیں زیورِ قرآن و علمِ دین نیز شرعی اور اخلاقی تربِیَت سے آراستہ کرنے کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام کِیا جاتا ہے، تاکہ دَورِ طالبِ علمی سے فراغت کے بعد قوم کے یہ حقیقی مِعمار مُعاشرے کے بگاڑ کو سدھارنے میں اپنا کردار اَدا کرتے ہوئے، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اس مدنی مقصد کے تحت زندگی گُزارنے والے بن جائیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ"**

یاد رکھئے! دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے یہ مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ دِینی فضلیت کے لحاظ سے بہت اہمیّت کے حامل ہیں، یہی وجہ ہے کہ اِن مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ کو قائم رکھنے کے لئے اِن پر مختلف اَخراجات کی مَد میں سالانہ کروڑوں نہیں اربوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں، لٰہذا آپ سے بھی عرض ہے کہ طَلَبۂ علمِ دین کی دُعاؤں سے حِصّہ پانے، دعوتِ اسلامی کی ترقّی و بقااور مدارِس المدینہ و جامعات المدینہ کے نظام کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کے لئے اپنی زکوٰۃ، فطرات ،صَدَقات و خَیْرات، نفلی عطیات اور عُشْر وغیرہ کے ذریعے نہ صرف خُود تعاوُن فرمایئے بلکہ اپنے عزیزوں، پڑوسیوں اور دوست اَحباب پر انفرادی کوشش کرکے اُنہیں بھی اِس کی ترغیب دِلایئے، ہمارے لَب ہِلالینے اور ہماری اِنفرادی کوشش سے اگر کسی کا مدنی ذہن بن گیا اور اُس نے اپنی زکوٰۃ، فطرات، صَدَقات و خَیْرات، نفلی عطیّات یا عُشْر وغیرہ دعوتِ اسلامی کو مدنی کاموں کے لیے دے دیئے تو یہ ہمارے لئے بھی ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن جائے گا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہزاروں عاشقانِ رسول، مختلف انداز سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے مالی معاونت کی سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں، ہوسکتا ہے کہ ہم میں سے کسی کے ذہن میں سوال آئے کہ میں کس طرح اپنا حصہ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں شامل کرسکتا ہوں؟

آیئے ایک بہت ہی آسان طریقہ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جس کے ذریعے غریب سے غریب بھی، دعوتِ اسلامی کے مدنی عطیات میں اپنا حصہ شامل کرنے میں کامیاب ہوسکتا ہے، وہ کیا ہے؟ "**مدنی عطیات بکس**(Madani Donation Box)" کے ذریعے مالی تعاون۔

دعوتِ اسلامی کے شعبہ "**مجلس مدنی عطیات بکس**" کی طرف سے ایک بکس کی ترکیب کی گئی

ہے، یہ مدنی عطیات بکس دُکانوں، کارخانوں، مارکیٹوں، شاپنگ مالز، میڈیکل اسٹورز اور دفاتر وغیرہ میں رکھنے کے ساتھ ساتھ گھروں میں بھی رکھا جاتا ہے، تاکہ ہم اپنی آسانی کے پیشِ نظر روزانہ کچھ نہ کچھ رقم اُس بکس میں ڈالتے جائیں، جو دُکاندار ہیں وہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنے گاہکوں (Customers) پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب و فضائل بتاکر اِنہیں بھی اپنا حصہ شامل کرنے کی ترکیب کریں تو مدینہ مدینہ۔ مشورۃً عرض ہے کہ ہم روزانہ کی ایک رقم مخصوص کرلیں مثلاً 5 روپے ہی سہی، پھر اس کے مطابق ہم روزانہ اپنا حصہ ڈالتے جائیں اور مجلس مدنی عطیات بکس کے طے شدہ طریقِ کار کے مطابق یہ مدنی عطیات جمع بھی کروادیں۔ جو دُکانوں وغیرہ پر بکس رکھا جاتا ہے، اس کو "**مدنی عطیات بکس**" اور جو گھروں میں بکس رکھا جاتا ہے، اُسے "**گھریلو صدقہ بکس**" کہتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ عُشْر و اطراف گاؤں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بدقسمتی سے آج کل علمِ دِین سے دُوری اور دُنیا داری نے کاشت کار مسلمانوں کو عُشْر و زکوٰۃ جیسی عظیم عِبادَت کی بجاآوری سے دُور کر رکھا ہے، چُنانچہ مُسلمانوں کی خیر خواہی اور عُشْر کی اَہَمِّیّت کے پیشِ نظر مُسلمانوں میں اِس عظیم مالی عِبادَت کو اَدا کرنے کا شعور بیدار کرنے اور اُنہیں عدمِ اَدائیگی کے گُناہ سے بچانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت "**مجلسِ عُشْر و اطراف گاؤں**" کا قِیام عمل میں لایا گیا ہے۔ عُشْر درحقیقت زمین کی زکوٰۃ ہے۔ زمین میں جو فَصْلیں وغیرہ ہوتی ہیں،

اُس کا دَسواں(10/1) حِصّہ اور بعض اوقات بیسواں (20/1) حصّہ پیداوار کی زکوۃ فرض ہوتی ہے، لہٰذا عُشْر کے دنوں میں ہفتہ وار اور دیگر سُنّتوں بھرے اجتماعات میں راہِ خدا میں خَرْچ کرنے کے فضائل بیان کر کے دعوتِ اسلامی کو عُشْر دینے اور جمع کرنے کی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔اس شعبے کے ذِمہ داران، عُشر کی وصولی کے لیے وقتاً فوقتاً کسانوں، زمینداروں، باغات کے مالکان وغیرہ سے اِنفرادی کوشش کے ذریعے رابطہ کرتے رہتے ہیں، "**کسان اجتماعات** "کا بھی اِنعقاد کیا جاتا ہے، رِسالہ "**عُشر کے احکام**" تقسیم کرکے عُشر دینے کا ذہن دِیا جاتا ہے۔ بالخصوص زمینداروں کو چاہئے کہ عشر کے بارے میں معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کے رسالے "**عُشْر کے اَحکام**" کا لازمی مُطالَعہ کریں اور شریعت کے مُطابق اپنی فصلوں کی زکوۃ نکالنے کے بارے میں دارُ الافتاء اہلسنّت سے ضرور رہنمائی حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

زکوۃ ادا کرنے کے مدنی پھول!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے زکوۃ ادا کرنے کے چند مدنی پھول سنتے ہیں۔ پہلے دو فرامین

1 ... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث:۱۷۵

مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، ۱۹۸/۳، حدیث: ۴۳۲۶) (2) اسلام کی بنیاد پانچ (5) چیزوں پر ہے، ان میں سے ایک زکوٰۃ ادا کرنا بھی ہے۔ (ترمذی، کتاب الایمان، ۲۷۵/۴ حدیث: ۲۶۱۸ ماخوذاً) ☆ قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے کئی مقامات پر زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا اور اس کی اہمیت بیان فرمائی۔ ☆ ہماری رہنمائی فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کثیر احادیثِ کریمہ میں زکوٰۃ ادا کرنے کی ترغیب بھی دلائی۔ ☆ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی دل کھول کر راہِ خدا میں اپنا مال صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ ☆ زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے۔ (بہارِ شریعت، ۸۷۴/۵ ملخصاً) ☆ وقت پر زکوٰۃ ادا کرنے سے غریبوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ ☆ قریبی رشتے دار زکوٰۃ کے حقدار ہوں تو انہیں زکوٰۃ دینا زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔ ☆ زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے انفرادی و اجتماعی، دنیاوی اور اُخرَوِی ہر طرح کا نقصان پہنچ سکتا ہے جیسا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو قوم زکوٰۃ نہیں دے گی اللہ پاک اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔ (معجم الاوسط، ۲۷۵/۳، حدیث: ۴۵۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔**یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

مدینے کے تاجدار، بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً یعنی قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔ (ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

مشہور مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت اِرشَاد فرماتے ہیں: قِیامت میں سب سے آرام میں وہ ہوگا، جو حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ رہے اور حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ہَمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ دُرُود شریف کی کَثْرت ہے۔ اس سے مَعْلُوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنّت ملتی ہے اوراس سے بَزمِ جنّت کے دُولہا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) ملتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۲/۱۰۰)

اسی لئے تو امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں۔

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لُوں رَضا　　لوٹ جاؤں پا کے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۰۴)

مختصر وضاحت: اے رضا! میدانِ حشر میں اللہ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جب اپنے عشاق اور دیوانوں پر فَضْل و کَرَم فرمارہے ہوں گے تو اس عالَم میں میری بے خودی کا عالَم کیسا ہو گا؟ بس میں تو سرکارِ والاتبار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامَن تھام لُوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(1)

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

[1] ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اِجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم تَحَمُّل مزاجی (قُوّتِ برداشت) سے مُتَعَلِّق بیان سُنیں گے۔ سب سے پہلے تَحَمُّل مزاجی پر ایک ایمان افروز حکایت بیان کی جائے گی۔ تَحَمُّل مزاجی کسے کہتے ہیں؟ یہ بھی بیان کیا جائے گا۔ احادیثِ مبارکہ میں تَحَمُّل مزاجی اور عفوودرگزر کے جو فضائل وارِد ہوئے ہیں، وہ بھی بیان کئے جائیں گے۔ اللہ والوں کی تَحَمُّل مزاجی کے بھی کچھ واقعات بیان کئے جائیں گے۔ تَحَمُّل مزاجی کا بنیادی تعلُّق غُصّہ دبانے سے ہے، لہٰذا غُصّہ پر قابو پانے کے بھی کچھ طریقے بیان کئے جائیں گے۔ حضرت سَیِّدُنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عُرس بھی چونکہ اسی مہینے میں ہے، اس لیے مختصراً ان کی سیرت کی جھلکیاں بھی سنیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

آیئے! سب سے پہلے ایک حکایت سنتے ہیں:

حِلْم ہو تو ایسا!

جنّت عطا فرمانے والے آقا، لامکاں کی سیر کرنے والے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں قبولِ

اسلام کے لیے لوگ جوق در جوق حاضر ہوا کرتے۔ ایک دن یمنی بادشاہوں کی اولاد سے حضرت سیّدنا وائل بن حُجُر رَضِیَ اللہُ عَنْہ وفد کی صورت میں بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں اسلام قبول کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ تو انہیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بتایا کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین دن پہلے ہی تمہارے آنے کی بشارت ارشاد فرمادی تھی۔ شفیق و مہربان آقا، مکے مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان پر بے حد شفقت فرمائی، ان کے لیے اپنی چادر مبارک بچھادی، اپنے قریب بٹھایا، منبرِ اقدس پر ان کے لیے تعریفی کلمات ارشاد فرمائے، برکت کی دُعا فرمائی اور ان کے قیام کے لیے مکان کی نشاندہی کا کام حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے سپرد فرمایا۔ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ اس وقت نوجوان تھے، آپ بھی مکے کے ایک سردار کے صاحبزادے تھے، لیکن صحبتِ مصطفٰے کی برکت سے مزاج میں سرداروں والی بات نہ تھی۔ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم پاتے ہی حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فوراً حضرت سَیِّدُنا وائل بن حُجر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ہمراہ چل دیئے۔ حضرت سَیِّدُنا وائل بن حُجُر رَضِیَ اللہُ عَنْہ اونٹنی پر سوار تھے جبکہ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ چونکہ گرمی شدید تھی اس لیے کچھ دیر پیدل چلنے کے بعد انہوں نے حضرت سیدنا وائل بن حُجُر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے کہا: گرمی بہت شدید ہے، اب تو میرے پاؤں اندر سے بھی جلنے لگے ہیں۔ آپ مجھے اپنے پیچھے سوار کرلیجیے۔

حضرت سیّدنا وائل بن حُجُر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے صاف انکار کردیا۔ اس پر حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے کہا: کم از کم اپنے جوتے ہی پہننے کے لیے دے دیجیے تاکہ میں گرمی سے بچ سکوں۔ حضرت سیّدنا وائل بن حُجُر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے کہا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو بادشاہوں کا لباس پہن سکیں۔ تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ میری اونٹنی کے سائے (Shadow) میں چلتے رہو۔ یہ سُن کر حضرت امیر معاویہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عالیشان تحمل کا مظاہرہ کیا اور زبان سے بھی جوابی کاروائی نہ کی۔ ایک وقت ایسا آیا کہ حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پورے مُلکِ شام کے گورنر بن گئے تو حضرت سَیِّدُنا وائل بن حُجُر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو دمشق بُلایا، جب یہ دمشق گئے تو حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ان سے نہایت احترام سے پیش آئے اور ماضی کے اس واقعے کا بدلہ لینے کی بجائے حضرت سیدنا وائل بن حُجُر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور فرمایا: میرا تخت بہتر ہے یا آپ کی اونٹنی کی کوہان؟ حضرت سیدنا وائل بن حُجُر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں اس وقت نیا نیا مسلمان ہوا تھا اور جاہلیت کا رواج وہی تھا، جو میں نے کیا۔ اب اللہ پاک نے ہمیں اسلام سے سرفراز فرمایا ہے اور آپ نے جو کچھ کیا وہی اسلام کا طریقہ ہے۔

حضرت سیّدنا وائل بن حُجُر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے اس نرم رَوِیّے سے اس قدر متاثر ہوئے کہ آپ نے فرمایا: کاش میں نے انہیں اپنے آگے سوار کیا ہوتا۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ **ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ** تَحَمُّل مزاج (یعنی قُوّتِ برداشت اور نرم مزاج والے) ہوتے تھے۔ ☆ **ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ** محبت بھرا سلوک فرمانے والے تھے۔ ☆ **ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ** عاجزی و انکساری کے پیکر ہوتے تھے۔ ☆ **ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ** صبر و تحمل کے عادی ہوتے تھے۔ ☆ **ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ** نرم دل اور مہربان ہوتے تھے۔

---

(1) ... معجم صغیر، من اسمه یحیی، ۲/۱۴۳، مسند بزار، مسند وائل بن حجر، ۱۰/۳۴۵، حدیث: ۴۴۷۵، تاریخ المدینة المنورة، وفاة وائل بن حجر الحضرمی، ۲/۵۷۹، الجزء الثانی، الاصابة، وائل بن حجر، ۶/۴۶۶، رقم: ۹۱۲۰ ملخصاً از فیضانِ امیر معاویہ، ص ۱۳

☆**ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ** دوسروں کے بغض و کینہ سے پاک ہوتے تھے۔ ☆**ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ** بُرے سُلوک پر بھی اچھا سلوک کیا کرتے تھے۔ ☆**ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ** برائی کا بدلہ بھی اچھائی سے دیتے تھے۔ ☆**ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ** حلیم اور بُردبار ہوتے تھے۔ ☆**ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ** بدلہ لینے کی بجائے مُعاف کرنے والے ہوتے تھے۔ اے کاش کہ ہم بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں اور تَحمُّل مزاجی کو اپنا معمول بنالیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

رِسالت کی منزل میں ہر ہر قدم پر نبی کو رہا انتظارِ صحابہ
انہیں میں ہیں صدیق و فاروق و عثمان انہیں میں علی شہسوارِ صحابہ
دو عالَم نہ کیوں ہو نثارِ صحابہ کہ ہے عرش منزل وقارِ صحابہ
خِلافت اِمامت وِلایت کَرامت ہر ایک فضل پر اِقتدارِ صحابہ

(کراماتِ صحابہ، ص۳۰)

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! اس حکایت میں صحابیِ رسول، کاتبِ وحی حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا بھی ذکر ہے، اسی ماہ یعنی رجب المرجب میں حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا عُرس مُبارک بھی ہے، آیئے! اسی مُناسَبَت سے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی سیرت و کردار سے مُتَعَلِّق مختصراً سنتے ہیں:

حضرت امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا ذکرِ خیر:

حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا نامِ نامی اسمِ گرامی ''معاویہ'' ہے۔آپ کی کنیت ''ابو عبد الرحمٰن'' ہے،[1] حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ولادت (Birth) اعلانِ نُبُوَّت سے پانچ سال قبل (تقریباً۶۰۴عیسوی) میں ہوئی۔[2] حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ دراز قامت (یعنی لمبے قد والے) تھے۔حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا رنگ سفید و خوبصورت اور شخصیت رُعب دار تھی۔حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سر اور داڑھی مبارک میں مہندی لگایا کرتے تھے۔[3] حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے خاص صلحِ حُدَیْبِیَہ کے دن 7 ہجری کو اسلام قبول کیا پھر فتحِ مکہ کے دن اس کا اعلان فرمایا۔[4] حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ حِلْم اور بُردباری میں اپنی مثال آپ تھے۔ آیئے!

حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے حِلْم و بُردباری کا مزید ایک (1) اور واقعہ سنتے ہیں: ایک شخص نے حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے سخت کلامی کی تو کسی نے کہا: اگر آپ چاہیں تو اسے سزا دے سکتے ہیں۔ فرمایا: مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میری رعایا کی کسی غلطی کی وجہ سے میرا حِلْم اور بُردباری کم ہو جائے۔[5]

الٰہی حُسنِ اخلاق اور نرمی کی سعادت دے
گناہوں پر ندامت دے، صداقت دے شرافت دے

---

1 . . . سیر اعلام النبلا، معاویۃ بن ابی سفیان، ۲۸۵/۴
2 . . . الاصابۃ، ذکر من اسمہ معاویۃ، ۱۲۰/۶
3 . . . الاصابۃ، معاویۃ بن ابی سفیان، ۱۲۰/۶، البدایۃ والنہایۃ، سنۃ ستین من الھجرۃ النبویۃ، وھذہ ترجمۃ معاویۃ۔۔۔الخ، ۶۱۹/۵
4 . . . البدایۃ والنہایۃ، ۶۱۹/۵ ملخصاً
5 . . . حلم معاویہ، ص۲۲، رقم: ۱۴

(نیکی کی دعوت، ص ۴۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کے پسندیدہ بندے کون

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! صحابیِ رسول حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے حِلْم اور بُردباری سے سبق حاصل کرتے ہوئے ہمیں بھی بُردباری کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے۔ ہمیں بھی تَحَمُّل مزاج بننا چاہیے۔ ہمیں بھی اپنے اندر نرمی اور معاف کرنے کی صفات پیدا کرنی چاہئیں۔ ہمیں بھی دوسروں سے ہمیشہ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا چاہیے۔ ہمیں بھی دوسروں کو تحائف دینے کی عادت بنانی چاہیے۔ ایسی عادتوں سے جہاں آپسی تعلّقات (Relations) مضبوط ہوں گے، آپس کی محبتوں میں اضافہ ہوگا، وہیں معاشرے میں خوشگوار فضا بھی قائم ہوگی۔

تحمل مزاجی کے کیا معنیٰ ہیں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تَحَمُّل مزاجی کا لُغوی معنی ہے برداشت کرنا، غصہ نہ کرنا، آپے سے باہر نہ ہو۔ جبکہ تحمل مزاجی کی یہ تعریف بیان کی گئی ہے کہ غصے کے وقت پُر سکون اور مطمئن رہنا۔ (کتاب التعریفات، ص ٦٢، ماخوذاً)

یہ ایک ایسا بہترین عمل ہے کہ جو خوش نصیب مسلمان یہ عمل بجالاتا ہے، اُس کا شُمار رَبِّ کریم کے پسندیدہ بندوں میں ہوتا ہے، چنانچہ

پارہ4سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 134 میں خُدائے حنّان ومنّان کا فرمانِ باقرینہ ہے:

وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور غُصّہ پینے والے اور لوگوں سے

وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ در گزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

(پ۴، آل عمران:۱۳۴)

جبکہ ایک اور آیتِ مبارکہ میں عَفْو و در گزر اور بُرد باری کی تعلیم اس طرح دلائی گئی ہے، چنانچہ پارہ 18 سُورۂ نُور کی آیت نمبر 22 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور چاہئے کہ مُعاف کریں اور دَرگزریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(پ۱۸، النور:۲۲)

شیطان کیا چاہتا ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ معاف کرنا اور در گزر کرنا اللہ پاک سے مغفرت پانے کا سبب ہے اور یہ عادت اللہ کریم کو بہت پسند ہے۔ اس میں شک نہیں کہ شیطان اِنسان کا اَزَلی دُشمن (Enemy) ہے، جیسا کہ اللہ پاک قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۵۳﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: بیشک شیطان ان کے آپس میں فساد ڈال دیتا ہے بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔

(پ۱۵، بنی اسرائیل:۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ **شیطان ہرگز** یہ گوارا نہیں کرے گا کہ مسلمان آپس میں مُتَّحِد رہیں، ☆ **شیطان ہرگز** یہ نہ چاہے گا کہ مسلمان ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں، ☆ **شیطان ہرگز** یہ پسند یہ نہیں کرے گا کہ مسلمان ایک دوسرے کی عزّت و ناموس کے مُحافِظ بنیں، ☆ **شیطان ہرگز** یہ برداشت نہیں کرے گا کہ

مسلمان ایک دوسرے کی غَلَطیوں کو نظر انداز کریں، ☆**شیطان ہرگز** یہ نہ چاہے گا کہ مسلمان درگزر سے کام لیں۔ ☆**شیطان ہرگز** یہ نہ چاہے گا کہ مسلمان اپنے حقوق معاف کر دیا کریں، ☆**شیطان ہرگز** یہ نہ چاہے گا کہ مسلمان ایک دوسرے کے حقوق کا لحاظ رکھا کریں۔ ☆**شیطان ہرگز** یہ نہ چاہے گا کہ مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔ بلکہ ☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ مسلمان آپس میں خوب دنگا فساد (لڑائی جھگڑے) کریں۔ ☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ مسلمان ایک دوسرے کی عزتوں پر کیچڑ اُچھالیں۔ ☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ مسلمان بد اخلاقی اور گندی باتیں کریں۔ ☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ مسلمان ایک دُوسرے کو خوب گالیاں دیں۔ ☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ اگر کوئی کسی کو ایک تھپڑ مارے تو بدلے میں دوسرا دو تھپڑ رسید کرے۔ ☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ اگر کوئی کسی کو ایک گھونسا یا لات رسید کرے تو بدلے میں دوسرا کئی گھونسے اور لاتیں مارے۔ ☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ اگر کسی مسلمان کی گاڑی غلطی سے دوسرے کی گاڑی سے ٹکرا جائے تو اب سرِ بازار گالیوں اور لاتوں گھونسوں کی بارش ہو جائے۔ ☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ اگر بچوں کی امی سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو اسے جی بھر کے طعنے دیئے جائیں اور ذلیل کیا جائے۔ ☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ خاندان کے کسی فرد کی غلطی کو اپنی انا کا مسئلہ بنا کر زندگی بھر کے لیے اس کا بائیکاٹ کر دیا جائے۔ ☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ ملازم اور ماتحت کی چھوٹی سی بُھول پر اسے جی بھر کے ذلیل کیا جائے۔ ☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ ذی مرتبہ اور اونچے عہدے والا مسلمان دُوسروں کو حقیر جان کر اپنے سے چھوٹوں کو چیونٹی برابر سمجھے۔ اَلْغَرَض! ☆**شیطان تو یہ چاہے گا** کہ مسلمان آپس میں لڑتے رہیں۔ اب ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم اپنے معاملات میں شیطان کی پیروی کرتے ہیں یا ربّ رحمٰن کی پیروی کرتے ہیں۔ شیطان یہ چاہتا ہے کہ مسلمان چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑنے مرنے لگیں جبکہ ربّ رحمٰن نے یہی حکم فرمایا ہے کہ مسلمان ایک

دوسرے سے درگزر کریں، ایک دوسرے کو معاف کریں تاکہ اللہ پاک ان کی مغفرت فرمائے۔ لہٰذا اب یہ عہد کیجئے آیئے !ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ ہم ہمیشہ درگزر اور معاف کرنے کی عادت اپنائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ کسی مسلمان سے غَلَطی (Mistake) ہوجانے پر تَحَمُّل مزاجی سے کام لیتے ہوئے اُسے معاف کرنا نفس پر بہت دُشوار ہوجاتا ہے، لیکن اگر ہم تَحَمُّل مزاجی اور عَفْو و دَرگُزر کے فضائل کو پیشِ نظر رکھیں گے تو تَحَمُّل مزاج بننا آسان ہوجائے گا۔

آیئے! **تحمل مزاجی** اور **لوگوں کو معاف** کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے اس کی فضیلت پر 6 احادیثِ مُبارَکہ سنتے ہیں:

تحمل مزاجی اور درگزر کرنے کی فضیلت

(1) پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تین(3) باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ کریم (قِیامت کے دن) اُس کا حساب بہُت آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو اپنی رَحمت سے جنّت میں داخِل فرمائے گا۔ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون سی باتیں ہیں؟ فرمایا:(1) جو تمہیں مَحروم کرے تم اُسے عطا کرو،(2) جو تم سے تَعَلُّق توڑے تم اُس سے تَعَلُّق جوڑو اور(3) جو تم پر ظُلْم کرے تم اُس کو مُعاف کردو۔ (معجم اوسط، ۴/۱۸، حدیث: ۵۰۶۴)

(2) فرمایا: علم سیکھنے سے آتا ہے، تَحَمُّل مزاجی بتکلُّف (یعنی تکلیف) برداشت کرنے سے پیدا ہوتی ہے اور جو بھلائی حاصل کرنے کی کوشش کرے اسے بھلائی دی جاتی ہے اور جو شر سے بچنا چاہتا ہے، اسے بچایا جاتا ہے۔ (تاریخِ مدینۃ دمشق، الرقم: ۲۱۶۲، رجاء بن حیویہ، ۱۸/۹۸)

(3)فرمایا: پانچ کام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سنّت ہیں، ان میں سے ایک تَحَمُّل مزاجی بھی ہے۔(موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الحلم، ۲/ ۲۴، حدیث: ۶)

(4)فرمایا: بے شک انسان بُردباری کی وجہ سے روزہ دار اور شب بیدار کا درجہ پالیتا ہے۔(موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الحلم، ۲/ ۲۷، حدیث: ۸ ملتقطاً)

(5)فرمایا: جو کسی مسلمان کی غَلَطی کو مُعاف کرے گا قِیامت کے دن اللہ پاک اُس کی غَلَطی کو مُعاف فرمائے گا۔(ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الاقالۃ، ۳/ ۳۶، حدیث: ۲۱۹۹)

(6)ایک شخص بار گاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عَرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم خادِم(Servant) کو کتنی بار مُعاف کریں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش رہے۔اُس نے پھر وہی سُوال دُہرایا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پھر خاموش رہے، جب تیسری بار سُوال کیا تو اِرشاد فرمایا: روزانہ ستّر(70) بار۔(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی العفو عن الخادم، ۳/ ۳۸۱، حدیث: ۱۹۵۶)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: عَرَبی میں سَتّر(70)(Seventy) کا لَفْظ بیانِ زِیادَتی کے لیے ہوتا ہے، یعنی ہر دن اُسے بہت دفعہ مُعافی دو، یہ اُس صورت میں ہو کہ غلام سے خطاءً غَلَطی ہو جاتی ہے، خباثتِ نَفْس سے نہ ہو اور قُصور بھی مالِک کا ذاتی ہو، شریعت کا یا قومی ومُلکی قُصور نہ ہو کہ یہ قُصور مُعاف نہیں کیے جاتے۔(مرآۃ المناجیح، ۵/ ۱۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شیطان کے وسوسے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ستّر(70) بار معاف کرنے کا ذکر کرنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہم خود کو تَحَمُّل مزاج بنائیں۔ کتنی ہی بڑی غلطیاں واقع ہو جائیں، ہمیں تَحَمُّل

مزاجی نہیں چھوڑنی چاہیے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ کسی کی غلطی پر ایک آدھ بار تو صبر کر لیا جاتا ہے، لیکن اگر دوبارہ وہی غلطی سرزد ہو جائے تو بڑھا چڑھا کر بدلہ چکا دیا جاتا ہے اور بعض نادان تو ذرا ذرا سی بات پر فوراً غصے میں آجاتے ہیں مثلاً ☆ پسند کا کھانا نہ ملا **تو غُصّہ** ☆ چھوٹے بچے نے کپڑوں پر پیشاب کر دیا **تو غُصّہ** ☆ کسی نے غلطی سے ہمارے نمبر پر کال کر دی **تو غُصّہ** ☆ یوٹیلٹی بلز جمع کرواتے وقت لمبی لائن میں کسی سے دھکا لگ گیا **تو غُصّہ** ☆ ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے کسی نے ایمرجنسی کی وجہ سے ہارن بجا دیا **تو غُصّہ** ☆ بغیر اِستری کے کپڑے مل گئے **تو غُصّہ** ☆ مسجد کے وضو خانے پر دورانِ وضو غلطی سے ساتھ والے کے چھینٹے کپڑوں پر پڑ گئے **تو غُصّہ** اور پھر ایسے مواقع پر شیطان بھی وسوسے ڈالتا ہے کہ **"معاف کرتے رہے تو پھر جی لیا تم نے" "اگر نرم دل بن گئے تو یہ دنیا تمہیں جینے نہیں دے گی" "آج کل درگزر سے کام نہیں لینا چاہیے" "معاف کرنے کا زمانہ نہیں ہے بھائی!" "معاف کرنے سے لوگ سر پر سوار ہونے لگتے ہیں"** وغیرہ وغیرہ۔ تو یاد رکھئے! ایسی باتوں پر ہرگز توجہ نہ دیجئے۔ تَحَمُّل مزاجی سے کام لیتے ہوئے دوسروں کو معافی اس لیے تھوڑی دینی چاہیئے کہ اس سے دنیا سنور جائے بلکہ تَحَمُّل مزاجی اور عفوودرگزر تو آخرت کو بہتر بناتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے بزرگانِ دِین کا معمول تھا کہ جتنا بھی بڑا نقصان ہو جاتا وہ تَحَمُّل مزاجی اور درگزر کا دامن نہ چھوڑتے۔

آیئے! ترغیب کے لیے بزرگوں کی تَحَمُّل مزاجی اور معاف کر دینے پر تین (3) حکایات سنتے ہیں۔

(1) معاف کرنا قدرت کے بعد ہی ہوتا ہے!

حضرت سَیِّدُنا مَعْمَر بن راشِد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سَیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے کو زوردار تھپڑ مارا۔ آپ نے بِلال بن اَبِی بُرْدَہ سے اُس کے خلاف مدد چاہی چنانچہ بِلال بن اَبِی بُرْدَہ نے تھپڑ مارنے والے کو بُلایا اور بَصْرہ کے سرداروں کو بھی بُلایا۔ وہ آپ سے

اُس شخص کی سفارش کرنے لگے لیکن آپ نے سِفارِش قبول نہ کی اور بیٹے سے فرمایا:''تم بھی اُسی طرح اِسے تھپڑ مارو جس طرح اِس نے تمہیں مارا تھا اور فرمایا: بیٹا! آستینیں(Sleeeves) اُوپر کرلو اور ہاتھ بلند کر کے زور دار تھپڑ امارو۔'' چنانچہ بیٹے نے آستینیں اُوپر کیں اور تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ بلند کیا تو آپ نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: **''ہم نے رِضائے اِلٰہی کے لئے اُسے مُعاف کیا، کیونکہ کہا جاتا ہے کہ مُعاف کرنا قُدرت کے بعد ہی ہوتا ہے۔''** (اللہ والوں کی باتیں، ۲/۵۱۹ ملتقطاً)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹّھیں بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یاربّ

(وسائل بخشش مرمم، ص۷۶)

(2) ظلم کرنے والے کو بھی دعا دی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **''اِحیاءِ العلوم''** جلد 3 کے صفحہ نمبر 216 پر ہے: ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کسی صَحرا کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں آپ کو ایک سپاہی ملا، اُس نے کہا تم غلام ہو؟ فرمایا: ہاں! اُس نے کہا: بستی کس طرف ہے؟ آپ نے قَبرِستان کی طرف اِشارہ فرمایا۔ سِپاہی نے کہا: میں بستی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔ فرمایا: وہ تو قبرستان ہی ہے۔ یہ سُن کر اُسے غُصّہ آگیا اور اُس نے کوڑا آپ کے سَر پر دے مارا اور زخمی کرکے آپ کو شہر کی طرف لے گیا۔ آپ کے ساتھیوں نے دیکھا تو سِپاہی سے پوچھا: یہ کیا ہوا؟ سِپاہی نے ماجرا بیان کردیا۔ اُنہوں نے سپاہی کو بتایا یہ تو (زمانے کے وَلی) حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔ یہ سُن کر وہ گھوڑے سے اُترا اور آپ کے ہاتھ پاؤں چُومتے ہوئے مَعْذِرَت کرنے لگا۔ آپ سے پوچھا گیا: آپ نے یہ کیوں کہا کہ میں غلام ہوں۔ فرمایا: اُس (سپاہی) نے مجھ سے یہ

نہیں پوچھا تھا کہ تم کس کے غلام ہو؟ بلکہ صِرف یہ پوچھا کہ تم غلام ہو؟ تو میں نے کہا: ہاں! کیونکہ **میں ربِّ کریم کا غلام** (یعنی بندہ) **ہوں**۔ جب اُس نے میرے سَر پر مارا تو میں نے اللہ پاک سے اُس کے لئے جنّت کا سُوال کیا۔ عَرض کی گئی: اُس نے آپ پر ظُلم کیا تو آپ نے اُس کے لئے دعا کیوں مانگی؟ فرمایا: **مجھے یہ معلوم تھا کہ تکلیف برداشت کرنے پر مجھے ثواب ملے گا، لہٰذا میں نے یہ مناسب نہ جانا کہ مجھے تو ثواب ملے اور وہ عذاب میں گرفتار ہو جائے۔** (احیاء العلوم، ۳/۲۱۶ ملخصًا)

(3) غلام آزاد کر دیا

حضرتِ سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ایک غلام کے ہاتھ سے آپ کے کپڑوں پر پانی گِر گیا، تو آپ نے اسے تیز نظروں سے دیکھا، غلام نے کہا: میرے آقا! وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ (اور غُصّہ پینے والے)۔ آپ نے فرمایا: میں نے اپنا غُصّہ پی لیا۔ غلام نے پھر کہا: وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ (اور لوگوں سے در گزر کرنے والے)۔ آپ نے فرمایا: میں نے تجھے معاف کیا۔ غلام نے کہا: وَاللہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔ (اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں)۔ آپ نے فرمایا: جا! تُو اللہ پاک کی رِضا کے لئے آزاد ہے اور میرے مال میں سے ایک ہزار دِینار بھی تیرے ہیں۔ (بحر الدموع، ص ۲۰۲، آنسوؤں کا دریا، ص ۲۷۴ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ کے نیک بندوں کے اَخلاق (Manners) کتنے عُمدہ ہوتے ہیں کہ اگر کوئی تکلیف دے، تب بھی غُصّے میں آنا اور اس سے بدلہ لینا تو دَرکنار بلکہ طرح طرح سے نوازا کرتے ہیں۔ اللہ پاک اِن عظیم ہستیوں کے صَدقے ہمیں بھی مسلمانوں کو مُعاف کرنے اور مُعاف کرکے اِس کا ثواب حاصل کرنے کی سعادت پانے کا جذبہ عطا

فرمائے۔

آخری حکایت میں ہم نے حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادِق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ذکرِ مبارک سنا۔ آپ کا عرس مبارک **رجب المرجب کی 15 تاریخ** کو منایا جاتا ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے آپ کا مختصر ذکرِ خیر بھی سنتے ہیں:

تذکرۂ حضرتِ امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادِق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وِلادت 17 ربیع النّور 83ھ پیر شریف کے دن مدینۃ المنورہ میں ہوئی۔ **حضرت امام جعفر صادق** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کنیت ابوعبداللہ اور ابواسماعیل جبکہ لقب صادق، فاضل اور طاہر ہے۔ **حضرت امام جعفر صادق** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ **حضرت امام جعفر صادق** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ظاہری وباطنی علوم کے جامع تھے اور ریاضت وعبادت اور مجاہدے میں مشہور تھے۔ مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک زمانے تک **حضرت امام جعفر صادق** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمتِ بابرکت میں آتا رہا۔ میں نے ہمیشہ آپ کو تین عبادتوں میں سے کسی ایک میں مصروف پایا، یا تو آپ نماز پڑھتے ہوئے نظر آتے یا تلاوتِ قرآن میں مشغول ہوتے یا پھر روزہ دار ہوتے۔ (شرح شجرہ قادریہ، ص۵۸ بتغیر قلیل) **حضرت امام جعفر صادق** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لوگوں کو اس قدر کھلاتے کہ اہلِ خانہ کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہتا۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۳/۲۸۰) **حضرت امام جعفر صادق** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے دنیا کو حکم اِرشاد فرمایا ہے: اے دُنیا! جو میری عبادت کرے تُو اس کی خدمت کر اور جو تیری خدمت کرے تُو اسے تھکا دے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۳/۲۸۰) **حضرت امام جعفر صادق** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو 68 برس کی عمر میں 15 رجب المرجب 148ھ کو کسی بدنصیب نے زہر دیا جو ان کی شہادت کا سبب بنا۔ **حضرت امام**

جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مزارِ اقدس جنت البقیع والدِ محترم حضرت سَیِّدُنا امام **محمد باقر** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پہلو میں ہے۔(شرح شجرہ قادریہ، ص۵۸)اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ
گُناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی!
(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام"صَدائے مدینہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنے اخلاق سنوارنے اور اپنے اندر حِلْم و بُردباری پیدا کرنے کے لئے عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر 12 مَدَنی کاموں میں حِصَّہ لیجئے اوراپنی قَبْر و آخرت کو سَنْوارِیئے۔12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "**صَدائے مدینہ**" بھی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کی **مَرکَزِی مَجْلِسِ شُوریٰ** کی طرف سے اِس مَدَنی کام کارِسالہ بنام "**صَدائے مدینہ**" بھی مَنْظرِ عام پر آچکا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے اس مدنی کام "**صَدائے مدینہ**" کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے "**صَدائے مدینہ**" کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اور بالخصوص تنظیمی ذمہ داران اس رسالے کالازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ کے بستے پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔اس رسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ

جان سکیں گے، ☆صدائے مدینہ کیا ہے ؟☆صدائے مدینہ میں مسلمانوں کے لئے دعا،☆صدائے مدینہ کے دنیوی فوائد،☆صدائے مدینہ کے چند مدنی پھول،☆گلی میں صدائے مدینہ لگانے کا طریقہ ☆صدائے مدینہ کی مدنی بہاریں وغیرہ وغیرہ۔

☆اَلْحَمْدُلِلّٰہ **"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے نمازِ تہجّد کی سَعادت مِل سکتی ہے۔☆**"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے نَماز کی حِفاظت ہوتی ہے۔☆**"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔☆**"صدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے **"نیکی کی دعوت"** دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔☆**"صدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کی تشہیر اور نیک نامی ہوتی ہے۔☆**"صَدائے مدینہ"** لگانے والا بار بار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں اُس کے حق میں بھی قبول ہوں گی۔☆**"صدائے مدینہ"** میں پیدل چلنے کی بَرَکت سے صحّت بھی اچھی ہو گی یہ ضمنی فائدہ ہے، نیت ثواب ہی کی ہونی چاہیے۔☆دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو **"صَدائے مدینہ"** لگانا کہتے ہیں اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانا سُنّتِ مُصطفٰے اور سُنّتِ صَحابہ سے ثابت ہے، چنانچہ

اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔(طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۲۶۳/۳ مفہوماً) آیئے !بطورِ ترغیب صَدائے مدینہ لگانے کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چنانچہ

صَدائے مدینہ کی بَرَکتیں

ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے مدینے شریف کی حاضری کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور یہ سب صدائے مدینہ کی برکتیں ہیں کہ میں پابندی سے صدائے مدینہ لگاتا ہوں۔

ایک اسلامی بھائی عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دَعْوتِ اِسلامی کے مَدَنی قافلے کے ساتھ ایک شہر میں گئے، اَذانِ فَجْر کے بعد وہ صدائے مدینہ لگاتے جارہے تھے کہ اچانک ایک گھر سے ایک ماڈرن نوجوان اُن کے ساتھ شامِل ہوا اور اُس نے فَجْر کی نَماز مَسْجِد میں باجَماعَت ادا کی۔ بعد میں اُس نوجوان کے والِد مَدَنی قافِلے والے عاشِقانِ رسول سے ملنے آئے۔ جو صاحِبِ ثَرْوَت بھی تھے۔ اُنہوں نے آکر بتایا کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے اُن کا نافرمان ماڈرن (Modern) بے نَمازی بیٹا پَنْج وَقْتہ نَماز پڑھنے لگ گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُس ماڈرن نوجوان کے والِد نے اُس شہر میں مَدَنی مَرکَز فیضانِ مدینہ کے لیے زمین بھی دے دی۔

پڑوسی بَنا مجھ کو جنّت میں اُن کا خدائے محمد برائے مدینہ
لگا فَجْر میں بھائی گھر گھر پہ جاکر ذرا دل لگا کر **"صدائے مدینہ"**

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تحمل مزاج بننے کیلئے غُصّے سے بچئے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم تَحَمُّل مزاجی سے متعلق سُن رہے تھے۔ خلافِ مزاج بات ہونے پر آپے سے باہر نہ ہونا اور صبر کی چادر لپیٹ لینا بھی تحمل مزاجی میں شامل ہوتے ہیں۔ آج کے دور میں تَحَمُّل مزاجی سے کام لینا یقیناً ہمت کے کاموں میں سے ہے۔ کیونکہ ہمارے

مزاجوں میں غُصّہ جڑ پکڑ چکا ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناک بھوں چڑھانا، آپے سے باہر ہو جانا، اُول فُول بکنا، فحش و حرام سے زبان کو آلودہ کرنا اور لڑنے مارنے پر کمر بستہ ہو جانا، یہ سب ہمارے ہاں عام ہوتا جارہا ہے۔ اس کی ایک بنیادی وجہ غُصّے پر قابو نہ کرنا بھی ہے۔

یاد رکھئے! **بے جا غُصّہ** ایک ایسی آگ ہے جو بجھنے پر آدمی کو جلی ہوئی عمارت کی طرح ویران اور بے کار چھوڑ جاتا ہے۔ **بے جا غُصّہ** ختم ہونے کے بعد افسوس، حسرت، ندامت، پشیمانی اور شرمندگی انسان کو گھیر لیتی ہے۔ تَحَمُّل مزاج بننے اور اس کی فضیلتیں پانے کے لیے غُصّے پر قابو (Control) رکھنا بڑا ضروری ہے۔ بے جا غُصّہ بہت سی بُرائیوں کو جنم دینے کے ساتھ ساتھ آخرت کے لیے بھی بہت تباہ کن ثابت ہوتا ہے۔ ☆**بے جا غُصّہ** انسان کو کئی گناہوں میں مبتلا کر سکتا ہے۔ ☆**بے جا غُصّہ** مار دھاڑ کی طرف اُکساتا ہے۔ ☆**بے جا غُصّہ** دوسروں کی عزّتوں کی پامالی کا سبب بنتا ہے۔ ☆**بے جا غُصّہ** فحش کلامی اور بد کلامی پر اُبھارتا ہے۔ ☆**بے جا غُصّہ** دوسروں کی نفرتوں کا سبب بناتا ہے۔ ☆**بے جا غُصّہ** دوسروں کے حقوق کو سلب کرنے کا سبب بنتا ہے۔ ☆**بے جا غُصّہ** حق دار کو اس کا حق دینے سے روکتا ہے۔ ☆**بے جا غُصّہ** انسان کے ظاہر اور باطن کے فرق کو واضح کر دیتا ہے۔ ☆**بے جا غُصّہ** محبتوں کو ختم کر دیتا ہے۔ ☆**بے جا غُصّہ** دُوریوں کو فروغ دیتا ہے۔ ☆**بے جا غُصّہ** گہرے اور مضبوط رشتوں کو بھی بہالے جاتا ہے۔ ☆**بے جا غُصّہ** صِلہ رحمی سے محروم کر دیتا ہے۔ ☆**بے جا غُصّہ** شفقت و مہربانی جیسی بہترین صفات سے دُور کر دیتا ہے۔ اَلْغَرَض! ☆**بے جا غُصّہ** کئی بُری چیزوں کی طرف لے جاتا ہے۔ یاد رکھئے! بے جا غصے میں مبتلا ہو کر مضبوط چیزوں کو توڑ دینا، طاقتوروں کو پچھاڑ دینا اور دوسروں کو اپنے غصے سے تھر تھرا دینا یہ بہادری نہیں بلکہ غصے کے وقت خود کو قابو میں رکھنا بہادری ہے۔ رحم دل

اور رحیم آقا، مہربان و کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو غُصّہ پی جائے گا حالانکہ وہ نافِذ کرنے پر قدرت رکھتا تھا تو اللہ پاک قیامت کے دن اس کے دل کو اپنی رضا سے معمور فرما دے گا۔ (کنز العُمّال، ۳/۱۶۳ حدیث ۷۱۶۰ از غصے کا علاج، ص ۱۱)

غُصّے کے علاج

تحمل مزاجی کو اپنانے اور غصّے پر قابو پانے کے لیے ضروری ہے کہ غُصّے کی تباہ کاریوں کو بھی پیشِ نظر رکھا جائے کیونکہ ☆ **بے جا غُصّہ ہی** اکثر دنگا فساد کا سبب بنتا ہے۔ ☆ **بے جا غُصّہ ہی** دو بھائیوں میں جُدائی کا باعث بنتا ہے ☆ **بے جا غُصّہ ہی** میاں بیوی میں طَلاق (Divorce) کی وجہ بنتا ہے۔ ☆ **بے جا غُصّہ ہی** آپس میں نفرت کو فروغ دیتا ہے۔ ☆ **بے جا غُصّہ ہی ناحق** قتل وغارت کا مُوجِب ہوتا ہے۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: جب کسی پر غُصّہ آئے اور مار دھاڑ اور توڑ تاڑ کر ڈالنے کو جی چاہے تو اپنے آپ کو اس طرح سمجھایئے: مجھے دوسروں پر اگر کچھ قدرت حاصل بھی ہے تو اس سے بے حد زیادہ اللہ پاک مجھ پر قادِر ہے، اگر میں نے غُصّے میں کسی کی دل آزاری یا حق تلفی کر ڈالی تو قِیامت کے روز اللہ پاک کے غَضَب سے میں کس طرح محفوظ رہ سکوں گا؟ (غصے کا علاج، ص ۱۵) غُصّے کا ایک علاج یہ بھی ہے کہ غُصّہ لانے والی باتوں کے موقع پر اللہ والوں کے طرزِ عمل اور ان کی حِکایات کو ذِہن میں دوہرائے، آیئے اس طرح کی تین (3) حکایتیں سنتے ہیں:

حکایت نمبر 1

کسی شخص نے اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے سخت کلامی کی۔ آپ نے سر جھکا لیا اور فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ مجھے غُصّہ آ جائے اور شیطان مجھے تکبر اور حکومت کے

غُرور میں مبتلا کرے اور میں تم کو ظلم کا نشانہ بناؤں اور بروزِ قیامت تم مجھ سے اِس کا بدلہ لو، مجھ سے یہ ہرگز نہیں ہو گا۔ یہ فرما کر خاموش ہو گئے۔ (کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۵۹۷ انتشارات گنجینہ تھران، از غصے کا علاج، ص ۱۲)

حکایت نمبر2

کسی شخص نے حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو گالی دی۔ اُنہوں نے فرمایا: اگر بروزِ قیامت میرے گناہوں کا پلّہ بھاری ہے تو جو کچھ تم نے کہا، میں اُس سے بھی بدتر ہوں اور اگر میرا وہ پلّہ ہلکا ہے تو مجھے تمہاری گالی کی کوئی پروا نہیں۔ (اتحاف السادۃ المتقین ج ۹ ص ۴۱۶، از غصے کا علاج، ص ۱۲)

حکایت نمبر3

کسی شخص نے سیِّدُنا شَعبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو گالی دی آپ نے فرمایا: اگر تُو سچ کہتا ہے تو اللہ پاک میری مغفِرت فرمائے اور اگر تُو جھوٹ کہتا ہے تو اللہ پاک تیری مغفِرت فرمائے۔ (احیاءالعلوم ج ۳ ص ۲۱۲، از غصے کا علاج، ص ۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی عطیات بکس

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا پیارا پیارا مدنی ماحول جہاں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن دیتا ہے، وہیں بُری خصلتوں کو نکالنے اور اچھی خصلتیں اپنانے کا بھی ذہن دیتا ہے۔ آپ تَحَمُّل مزاجی اپنانے اور بے جا غُصّے کی بُری خصلت سے جان چھڑانے کے لیے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی 107 سے زائد شعبہ جات میں دِین کی خدمت کر رہی ہے۔ ان

میں سے ایک شعبہ "**مجلس مدنی عطیات بکس**" بھی ہے۔

دعوتِ اسلامی کے شعبہ "**مجلس مدنی عطیات بکس**" کی طرف سے ایک بکس کی ترکیب کی گئی ہے، یہ مدنی عطیات بکس دُکانوں، کارخانوں، مارکیٹوں، شاپنگ مالز، میڈیکل اسٹورز اور دفاتر وغیرہ میں رکھنے کے ساتھ ساتھ گھروں میں بھی رکھا جاتا ہے، تاکہ ہم اپنی آسانی کے پیشِ نظر روزانہ کچھ نہ کچھ رقم اُس بکس میں ڈالتے جائیں اور صدقہ و خیرات کا ثواب بھی کماتے جائیں، جو دُکاندار ہیں وہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنے گاہکوں (Customers) پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب و فضائل بتاکر اِنہیں بھی اپنا حصہ شامل کرنے کی ترکیب کریں تو مدینہ مدینہ۔

مشورۃً عرض ہے کہ ہم روزانہ کی ایک رقم مخصوص کرلیں مثلاً 5 روپے ہی سہی، پھر اس کے مطابق ہم روزانہ اپنا حصہ ڈالتے جائیں اور مجلس مدنی عطیات بکس کے طے شدہ طریقِ کار کے مطابق یہ مدنی عطیات جمع بھی کروادیں۔ جو دُکانوں وغیرہ پر بکس رکھا جاتا ہے، اس کو "**مدنی عطیات بکس**" اور جو گھروں میں بکس رکھا جاتا ہے، اُسے "**گھریلو صدقہ بکس**" کہتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (1)

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

چھینکنے کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے چھینکنے کی چند سنّتیں و آداب سُنتے ہیں: پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ☆اللہ پاک کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔(بخاری، ۱۶۳/۴،حدیث:۶۲۲۶) ☆جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ تجھ پر رَحم فرمائے۔ (معجم کبیر، ۳۵۸/۱۱،حدیث:۱۲۲۸۴) ☆چھینک کے وَقت سر جھکایئے، منہ چُھپایئے اور آواز آہِستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت (یعنی بیوقوفی) ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۶۸۴/۹) ☆ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ☆ سننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ اللّٰه (یعنی اللہ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶،۳/۴۷۶) ☆جواب سن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے: یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ (یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔)(فتاوی ہندیۃ، ۳۲۶/۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312صفحات)اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو

رسالے"**101 مدنی پھول**"اور"**163 مدنی پھول**"ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

مکے مدینے کے تاجدار، دو جہاں کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فَرمانِ رَحمت نِشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستغفار کرتا ہوں اور اِس کے علاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (1)

1 ۔۔۔ معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے　　میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بَیان میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم سچ بولنے سے متعلق بیان سنیں گے۔ سب سے پہلے ایک ایمان افروز حکایت سنیں گے۔ سچ اور جھوٹ کی تعریف بھی بیان کی جائے گی۔ سچ کے

---

[1] ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

فوائد بھی بیان کئے جائیں گے۔ صادق اور امین آقا، مہربان و کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کئی مقامات پر سچ بولنے کی ترغیبات ارشاد فرمائی ہیں، ایسی چند احادیثِ طیبہ بھی سنیں گے۔ سچ بولنے کی برکتوں سے متعلق کچھ حکایتیں بھی بیان کی جائیں گی۔ سچ کے برعکس جھوٹ ہے اور جھوٹ کتنا ہلاکت خیز ہے اس کی کچھ ہلاکت خیزیاں بھی بیان کی جائیں گی۔ ضمناً کئی مدنی پھول بھی بیان کئے جائیں گے۔ کاش کہ ہم مکمل بیان مکمل توجہ کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کرلیں۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! سب سے پہلے سچ کی برکت پر ایک حکایت سنتے ہیں:

سچا چرواہا

حضرت نافع رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ ایک سفر میں تھے، راستے میں ایک جگہ ٹھہرے اور کھانے کے لیے دستر خوان بچھایا، اتنے میں ایک چرواہا (یعنی بکریاں چرانے والا) وہاں آگیا۔ حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: آیئے! دستر خوان سے کچھ لے لیجئے، اس نے عرض کی: میرا روزہ ہے، حضرت عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: کیا تم اس سخت گرمی کے دن میں (نفل) روزہ رکھے ہوئے ہو جبکہ تم ان پہاڑوں میں بکریاں چرا رہے ہو؟ اُس نے کہا: اللہ پاک کی قسم! میں یہ اس لیے کر رہا ہوں کہ زندگی کے گزرے ہوئے دِنوں کی تلافی (یعنی بدلہ ادا) کرلوں۔ حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اُس کی پرہیز گاری کا امتحان لینے کے ارادے سے فرمایا: کیا تم اپنی بکریوں میں سے ایک بکری ہمیں بیچو گے؟ اس کی قیمت اور گوشت بھی تمہیں دیں گے تاکہ تم اس سے روزہ افطار کرسکو، اُس نے جواب دیا: یہ بکریاں میری نہیں ہیں، میرے مالک کی ہیں۔ حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے آزمانے کے لیے فرمایا: مالک سے کہہ دینا کہ بھیڑیا (Wolf) ان

میں سے ایک کو لے گیا ہے، غلام نے کہا: تو پھر اللہ پاک کہاں ہے ؟(یعنی اللہ تو دیکھ رہا ہے، وہ تو حقیقت کو جانتا ہے اور اس پر میری پکڑ فرمائے گا) جب حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ مدینے واپس تشریف لائے تو اُس کے مالِک سے غلام اور ساری بکریاں خرید لیں، پھر چرواہے کو آزاد کر دیا اور بکریاں بھی اسے تحفے میں دے دیں۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ۳۲۹/۴، حدیث: ۵۲۹۱ مُلَخَّصاً، از جھوٹا چور ص ۱۶ بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے ایک **مدنی پھول** یہ حاصل ہوا کہ ہر حال میں سچ بولنا چاہیے اور سچ ہی کو اپنی عادت بنانی چاہیے۔ بسا اوقات سچائی کی ایسی قوت اور برکت ظاہر ہوتی ہے کہ عقل حیران ہو جاتی ہے جیسا کہ ابھی ہم نے سنا۔ لہٰذا عقل مندی یہی ہے کہ سچوں کی پیروی کی جائے اور سچ بولنے کی ہی عادت بنائی جائے۔ آیئے! **نعرہ** لگا کر اپنے عزم کا اِظہار کرتے ہیں!

جھوٹ کے خلاف جنگ ۔۔۔۔۔ جاری رہے گی

نہ جھوٹ بولیں گے نہ بُلوائیں گے ۔۔۔۔۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

اللہ والے کون؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس نیک اور سچے چرواہے کے کردار سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو ہمیشہ خوفِ خدا میں ڈُوبے رہتے ہیں۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو شریعت کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو دِین کی پیروی کرتے ہیں۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو علم و عمل کے جامع ہوتے ہیں۔ ☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو تقویٰ و پرہیز گاری کا مَظْہَر ہوتے ہیں۔

☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو صاف ستھرے کردار کے مالک ہوتے ہیں۔☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو مخلوق سے خوف زدہ نہیں ہوتے بلکہ خالق کا ڈر ان کے دلوں میں سمائے ہوتا ہے۔☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جو دوسروں کی رِضا کے لیے نہیں بلکہ صرف اور صرف رِضائے الٰہی کے لیے کام کرتے ہیں۔☆**اللہ والے وُہی ہوتے ہیں** جن کی نظر دنیا پر نہیں بلکہ دنیا بنانے والے پر ہوتی ہے۔

اے کاش! کہ ہم بھی اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں۔ **اے کاش! کہ** ہم بھی دنیا کے لیے نہیں بلکہ اپنے خالقِ حقیقی کی رِضا کے لیے کام کرنے والے بن جائیں۔ **اے کاش! کہ** ہم بھی مخلوق کی بجائے شریعت کی اِتباع کرنے والے بن جائیں۔

اچھا بولنے کی اہمیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم سچ بولنے سے متعلق بیان سُن رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ پاک نے اِنسان کو بیشمار نعمتوں سے نوازا ہے، اِن میں سے ایک عظیم نعمت "**زبان**" بھی ہے، زَبان بظاہر گوشت کی ایک چھوٹی سی بوٹی ہے، مگر خدائے رحمٰن کی عظیمُ الشّان نعمت ہے۔ زبان کا دُرُست اِستعمال جنَّت اور غلط استِعمال جہنَّم میں داخل کر سکتا ہے۔ اگر کوئی اپنی زبان کا دُرُست اِستعمال کرتے ہوئے صدقِ دل (یعنی سچے دل) سے کلمۂ طیبہ پڑھ لے تو اس کے لیے جنَّت واجب ہو جاتی ہے جیسا کہ نور بانٹنے والے آقا، دلوں کو جگمگانے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رُوح پَرور ہے: **مَنْ قَالَ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَوَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ** جس نے **لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ** کہا وہ **جنت میں داخل** ہو گا اور اس کے لئے **جنت واجب** ہو جائے گی۔ (مستدرک للحاکم، کتاب التوبۃ والانابۃ، باب من قال لا الہ..الخ، ۵/۳۵۶، حدیث:۷۷۱۳)

اور اگر یہی زَبان مَعَاذَاللہ (اللہ کی پناہ)، اللہ پاک کی نافرمانی میں چلے تو بہُت بڑی آفت کا سبب بن

سکتی ہے جیسا کہ **فرمانِ مصطفےٰ** صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہے: اِنسان کی اکثر خطائیں اس کی زَبان سے ہوتی ہیں۔

(شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، ۴/۲۴۰، حدیث:۴۹۳۳)

لہٰذا عقل مند وہی ہے جو زبان کا اچھا استعمال کرے اور اسے بُرے استعمال سے بچائے، اپنی زبان کو **فضول گوئی** سے بچائے، کسی کو **گالی** دینے سے بچائے، کسی کی **دِل آزاری** سے بچائے۔ زبان کا اچھا استعمال کتنا فائدہ مند جبکہ اس کا بُرا استعمال کتنا نقصان دہ ہو سکتا ہے، آیئے اس بارے میں ایک دلچسپ فرضی حکایت سنتے ہیں:

دو بوڑھی پڑوسنوں کی کہانی

دو بوڑھی عورتیں آپس میں پڑوسن (Neighbour) تھیں، ایک زبان کی بڑی اچھی تھی جبکہ دوسری بڑی بدزبان تھی۔ وہ بڑھیا جو زبان کی بڑی اچھی تھی، ایک دن جنگل میں ایک درخت کے نیچے بیٹھی تھی۔ اتفاق سے گرمی، سردی اور برسات کے موسموں میں جھگڑا ہو گیا، سردی کہتی تھی کہ میں سب موسموں میں اچھی ہوں، گرمی کا دعویٰ تھا کہ تمام موسموں میں میرا کوئی جواب نہیں، جبکہ برسات کے موسم کا کہنا تھا کہ مجھ سے اچھا کوئی اور موسم نہیں ہے۔ آپس میں انہوں نے طے کیا کہ کسی انسان سے فیصلہ کرواتے ہیں۔ یہ تینوں اس جنگل میں چلے تو سامنے وہی بڑھیا بیٹھی نظر آئی، تینوں نے اتفاق کر لیا کہ اسی سے پوچھ لیتے ہیں۔ سب سے پہلے موسم سرما اس بوڑھیا کے پاس آیا اور کہنے لگا: بڑی بی یہ بتاؤ کہ موسم سرما کیسا ہوتا ہے؟ بڑھیا کہنے لگی: موسم سرما کا کیا کہنا، جب آتا ہے تو ہر طرف رونق آجاتی ہے، کہیں برف کی سفید چادریں چھا جاتی ہیں، گھروں میں انگیٹھیاں (Stoves) سُلگنے لگتی ہیں، گرما گرم چائے اور کافی کے مزے ہوتے ہیں، طرح طرح کے میوے لائے جاتے ہیں، اخروٹ اور مونگ پھلیاں

منگوائی جاتی ہیں، سب مزے لے لے کر کھاتے ہیں، اَلْغَرَض! سردی کے کیا کہنے!! موسمِ سرما یہ سُن کر بڑا خوش ہوا اور بڑی بی کو انعام میں ایک ہزار اشرفیوں (سونے کے سکّوں) کی تھیلی دی۔ پھر موسمِ گرما بُڑھیا کے پاس آیا، کہنے لگا: بڑی بی! یہ بتایئے کہ گرمی کا موسم کیسا ہوتا ہے؟ بڑھیا کہنے لگی: بیٹا! گرمی کی کیا شان ہے، جب آتی ہے گھروں میں پنکھے جُھلے جاتے ہیں، برف کی قُلفیاں کھائی جاتی ہیں، ٹھنڈے دودھ اور شربتوں سے تواضع ہوتی ہے، فصلیں پکنے لگتی ہیں، شام میں لوگ ٹھنڈے پانی سے غسل کرتے ہیں، صحن میں چھڑکاؤ کیا جاتا ہے، پلنگ لگائے جاتے ہیں۔ اَلْغَرَض! گرمی کا کیا کہنا!! گرمی بھی اپنی تعریفیں سُن کر خوش ہوئی اور ایک ہزار اشرفی کی تھیلی انعام دی۔ پھر برسات کا موسم آتا ہے، حال چال پوچھ کر کہنے لگا: بوڑھی اماں! یہ بتایئے کہ برسات کا موسم کیسا ہوتا ہے؟ بڑھیا کہنے لگی: موسمِ برسات کی تو کیا ہی بات ہے، یہ نہ ہو تو لوگ جئیں گے کیسے، مینہ برستا ہے گویا رحمتِ الٰہی چھما چھم برستی ہے، زمین کی پیاس (Thirst) بجھتی ہے، درخت اور عمارتیں غسل کرکے صاف ہو جاتی ہیں، ندیاں نالے بھر جاتے ہیں، فائدہ اٹھانے والے ان سے فائدے اٹھاتے ہیں، اَلْغَرَض! برسات کا کیا کہنا۔ برسات کا موسم اپنی تعریفیں سُن کر پھولے نہیں سماتا، وہ بھی بڑھیا کو ایک ہزار اشرفیاں دیتا ہے۔ بڑھیا تین ہزار اشرفیاں لے کر گھر آتی ہے تو روپوں کی وجہ سے گویا گھر میں بہار آجاتی ہے، پڑوسن بُڑھیا گھر میں چہل پہل دیکھ کر پوچھتی ہے: یہ روپیہ کہاں سے لائیں؟ کہا: سرما، گرما اور برسات کے موسم نے دیئے ہیں۔

پڑوسن بڑھیا ایک دن گھر والوں سے لڑ جھگڑ کر جنگل میں جا بیٹھی۔ اتفاق سے گرمی، سردی اور برسات کا موسم پھر ملے، سردی کہنے لگی: اس بڑھیا نے کس کو سب سے اچھا کہا؟ گرمی نے کہا: بھئی! وہ بڑھیا بڑی چالاک (Cunning) تھی، یہ نہیں بتایا کہ کون اچھا ہے، سب کی تعریفیں کرکے مفت میں تین ہزار اشرفیاں

مار لیں۔ غرض پھر طے ہوا کہ کسی سے فیصلہ کرواتے ہیں، دیکھا تو ایک اور بڑھیا بیٹھی ہوئی ملی، اس سے فیصلہ کروانے کے لیے پہلے موسم سرما اس کے پاس آیا اور اپنے بارے میں پوچھا: بڑھیا جھٹ سے بولتی ہے: سردی آتی ہے تو سخت پریشان کرتی ہے، کسی کو فالج ہوتا ہے تو کوئی لقوے میں مبتلا ہوتا ہے، نزلہ اور زکام عام ہو جاتا ہے، دانت کڑ کڑ بجتے ہیں، وضو کرنا دشوار ہو جاتا ہے، لحاف ذرا کھلتا ہے اور فوراً ٹھنڈی ہوا گُھس آتی ہے، بچھونے برف ہو جاتے ہیں، حد تو یہ ہے آگ کی گرمی بھی مدھم پڑ جاتی ہے۔ موسم سرما غصے میں بڑھیا کو لقوے کا تحفہ دے کر چلا جاتا ہے، پھر گرمی آتی ہے کہتی ہے: بڑھیا یہ بتاؤ کہ گرمی کا موسم کیسا ہوتا ہے؟ بڑھیا جل بُھن کر کہتی ہے: گرمی کا کیا کہنا، آتی ہے تو پسینہ بہتا ہے، کپڑوں سے بُو آنے لگتی ہے، صبح کو تبدیل کریں شام تک پھر میلے ہو جاتے ہیں، صبح سے ہی لُو چلنے لگتی ہے، یہی شور اٹھتا ہے: اِس کو لُو لگی، اُس کو لُو لگی، کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو کوئی دھوپ میں جُھلس جاتا ہے، پانی پیتے پیتے تھک جائیں مگر گرمی کہیں نہ جائے۔ گرمی ناراض ہو کر جاتے ہوئے ایسی پھونک مارتی ہے کہ بڑھیا کو لُو لگ جاتی ہے۔ اب برسات کا موسم آتا ہے، کہتا ہے بوڑھی اماں! یہ بتانا بارش کا موسم کیسا ہوتا ہے؟ بڑھیا کہتی ہے: برسات سے خدا بچائے، بجلی چمکتی ہے، بادل گرجتے ہیں تو کلیجہ دہل جاتا ہے، بارش کا شور سکون غارت کیے دیتا ہے، پاؤں باہر رکھو تو کپڑوں سمیت بھیگ جاتے ہیں، ہر طرف کیچڑ ہو جاتا ہے، رات میں مچھر ستاتے ہیں، مینڈکوں کا شور سونے نہیں دیتا، یوں نہ رات کو سکون ملتا ہے نہ دن کو آرام۔ ایسا ہوتا ہے موسم سرما۔ یہ سنتے ہی برسات کی نگاہ بجلی بن کر بڑھیا کے پاؤں پر گرتی ہے اور بڑھیا لنگڑی ہو جاتی ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس **فرضی حکایت** سے معلوم ہوا کہ ایک بڑھیا زبان کے اچھے استعمال پر کئی فائدے کماتی ہے جبکہ دوسری بڑھیا زبان کے غلط استعمال کی وجہ سے بیٹھے

بٹھائے نقصان میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ معلوم ہوا کہ زبان کا اچھا استعمال کئی فوائد کا حق دار بنا دیتا ہے، جبکہ زبان کا بُرا استعمال کئی فوائد سے محروم بھی کر دیتا ہے اور کئی نقصانات سے بھی دوچار کر دیتا ہے۔ لہٰذا زبان کے اچھے استعمال کی عادت بنانی چاہیے۔

زبان کے اچھے اور صحیح استعمال کی ایک صورت سچ بولنا ہے جبکہ اسی زبان کے غلط استعمال کی ایک صورت جھوٹ بولنا ہے۔ سچ کی بے شمار برکتیں ہیں، ہمیشہ سچ بولنے والا آدمی دنیا میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جبکہ جھوٹ کی کئی خرابیاں ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جھوٹا انسان دنیا میں بھی ذلیل وخوار ہوتا رہتا ہے، لوگ اُس پر اعتماد بھی نہیں کرتے اور نفرت کی نگاہ سے بھی دیکھتے ہیں۔ اس لیے جھوٹ سے بچئے اور اپنے عزم کا اظہار کیجئے!

جھوٹ کے خلاف جنگ۔۔۔۔۔جاری رہے گی

نہ جھوٹ بولیں گے نہ بلوائیں گے۔۔۔۔۔اِنْ شَآءَ اللہ

سچ جھوٹ کی تعریف:

حقیقت کے مطابق قول اور فعل کا ہونا سچ ہے جبکہ واقعہ کے خلاف قول اور فعل کا اظہار جھوٹ ہے۔ سچ بولنے کی عادت بنانے کے لیے ضروری ہے کہ ہمیشہ جھوٹ سے بچا جائے۔ بظاہر بندہ یہ سمجھتا ہے کہ ایک بار کے جھوٹ سے کچھ نہیں ہوگا مگر یہی ایک بار کا جھوٹ سچ کی تمام بنیادوں کو کھوکھلا کر دیتا ہے۔

ہمیشہ سچ بولنے والے کے کلام کی برکتیں

اگر بندہ ہمیشہ سچ بولتا رہے، کبھی بھی جھوٹ کے دھبوں سے دامن داغدار نہ کرے تو سچ کی بڑی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس طرح کھجور کے پودے کی

ابتدا ایک ٹہنی سے ہوتی ہے، اس وقت وہ ٹہنی اتنی کمزور ہوتی ہے کہ اگر بچہ اسے اکھیڑے یا بکری کھا لے تو اس کی جڑ ہی ختم ہو جاتی ہے۔ پھر اس ٹہنی کو مسلسل پانی دیا جاتا ہے جس سے وہ نشو و نما پاتی رہتی ہے حتّٰی کہ اس کی ایک مضبوط جڑ تیار ہو جاتی ہے، پھر وہی ٹہنی جو پہلے بہت کمزور تھی اب سایہ بھی دیتی ہے پھل بھی دیتی ہے۔ اسی طرح سچائی بھی ابتداءً دل میں کمزور ہوتی ہے۔ بندہ اس کی حفاظت و دیکھ بھال کرتا رہتا ہے، جھوٹ سے بچتا رہتا ہے اور سچ کے پودے کو پروان چڑھاتا رہتا ہے، اس حفاظت کے سبب اللہ پاک سچائی کو مضبوطی عطا فرماتا ہے، سچ بولنے والے پر اپنی برکات نازل فرماتا ہے۔ پھر یہ سچ بولنے اور سچائی کی حفاظت کرنے کی وجہ سے بندہ اُس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کا کلام خطاکاروں اور گناہوں کے بیماروں کے لئے دوا کا کام دینے لگتا ہے۔ یہ بات بیان کر لینے کے بعد حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: کیا تم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو اس مرتبے پر فائز ہوئے؟ پھر خود کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ہاں! کیوں نہیں، خدا کی قسم! ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے اور وہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں، وہ حضرت سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں اور ان جیسے دیگر خوش بخت افراد ہیں، یہ وہ لوگ ہیں کہ ان میں سے ایک شخص کے کلام سے اللہ پاک ہزاروں لوگوں کو زندگی بخشتا ہے یعنی ان کے کلام سُن کر اللہ پاک کی رحمت سے ہزاروں افراد بُرائی کا راستہ چھوڑ کر نیکی کی شاہراہ کے مسافر بن جاتے ہیں۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۲/۵۴۸بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سچ آخرت میں فائدہ دے گا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا سچ کی بڑی برکتیں ہیں۔ سچ ایک ایسی خوبی

ہے جو نہ صرف اس دنیا میں بندے کو کامیابی دلواتی ہے بلکہ آخرت میں بھی سچ بولنے والے سرفراز (یعنی کامیاب) ہوں گے۔ قرآنِ پاک میں بالکل واضح طور پر اسی بات کو بیان کیا گیا چنانچہ پارہ 7 سورۂ مائدہ، آیت 119 میں ارشاد ہوتا ہے:

هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًاؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾

(پ۷، المائدہ: ۱۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ ہے وہ دن جس میں سچوں کو اُن کا سچ کام آئے گا ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ ہے بڑی کامیابی۔

مُفَسِّرِ قرآن، حضرت علامہ اسمٰعیل حقّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس آیتِ کریمہ کے تحت جو کچھ ارشاد فرمایا ہے، اس کا خلاصہ مدنی پھولوں کی صورت میں کچھ یوں ہے: ☆سچ بولنے والوں کو قیامت کے دن سچ نفع دے گا۔ ☆دنیا میں بولا جانے والا جھوٹ اور کی جانے والی رِیاکاری قیامت کے دن کسی صورت نفع نہ دیں گے بلکہ اُلٹا پھنسائیں گے۔ ☆عقل مند انسان کو سچائی کے راستے پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ☆سچائی کو اختیار کرنا بندے کو نیک اعمال کی طرف راغب کرتا ہے۔(روح البیان، المائدۃ، تحت الآیۃ: ۱۱۹، ۲/۴۶۷-۴۶۸ملخصاً)

ایک اور مقام پر قرآنِ پاک میں ارشادِ ربانی ہے:

كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: سچوں کے ساتھ ہو

(پ ۱۱، التوبۃ، ۱۱۹)

تفسیر صراط الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے یعنی ان لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ جو ایمان میں سچے ہیں، جو مخلص ہیں اور جو رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِخلاص کے ساتھ تصدیق کرتے ہیں۔(صراط الجنان، ۴/۲۵۷)

دوستی کس سے کی جائے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیت اور اس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ ☆اُن کے ساتھ رہا جائے جو نیک ہوں۔ ☆اُن کی صحبت اختیار کی جائے جو پرہیز گار ہوں۔ ☆اُن کے ساتھ تعلق رکھنا چاہیے جو سچ بولنے والے ہوں۔ ☆اُن کی ہمراہی اختیار کرنی چاہیے جو جھوٹ سے بچنے والے ہوں۔ ☆اُن کو دوست بنانا چاہیے جو شریعت پر عمل کرنے والے ہوں۔ ☆اُن کو دوست بنانا چاہیے جو نماز روزے کے پابند ہوں۔ ☆اُن کے ساتھ رہنا چاہیے جو اللہ پاک سے ڈرنے والے ہوں۔ ☆اُن کی صحبت اختیار کرنی چاہیے جو عشقِ رسول کے پیکر ہوں۔ ☆اُن کے ساتھ رہنا چاہیے جو صحابہ و اہلبیت اور اولیائے کرام کی محبت سے سرشار ہوں۔ ☆اُن کی صحبت اختیار کرنی چاہیے جو فکرِ آخرت سے بے قرار ہوں۔ ☆اُن کی صحبت اختیار کرنی چاہیے جو موت، قبر، میدانِ محشر اور خوفِ جہنم سے اشکبار رہتے ہوں۔ ☆اُن کے ساتھ رہنا چاہیے جو سنت و شریعت کے سانچے میں ڈھل چکے ہوں۔ **اے کاش!** ہمیں اُن عاشقانِ رسول کی صحبت نصیب ہو جائے ☆جو **تلاوتِ قرآن** کرنے والے ہیں ☆جو **علمِ دین** بالخصوص **فرض علوم** سیکھنے سکھانے والے ہیں ☆جو **مدنی انعامات** پر عمل اور **روزانہ فکرِ مدینہ** (یعنی اپنا محاسبہ) کرنے والے ہیں، ☆جو پابندی کے ساتھ **مدنی قافلوں** میں سفر کرنے والے ہیں، ☆جو اپنا وقت فضولیات میں برباد کرنے کے بجائے مطالعہ کا ذوق و شوق رکھتے ہوئے ہفتہ

وار رِسالے کا مطالعہ کرنے والے ہیں، ☆جو 12 مدنی کاموں میں عملی طور پر شرکت کر کے وقت کی قُربانی دینے والے ہیں، ☆جو ماہِ رمضان کے فرض روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ **نفل روزے** رکھنے والے ہیں، اَلْغَرَض! ☆**اُن** کے ساتھ دوستی کرنی چاہیے جو اللہ پاک اور اس کے رسول سے محبت رکھتے ہوں۔ یعنی ہماری دوستیوں کا معیار دِین اور شریعت کی پاسداری ہونا چاہیے۔ افسوس! آج ہم دوستیاں پہلے کر لیتے ہیں سوچتے بعد میں ہیں کہ میرا دوست بندہ کیسا ہے؟ اس کی عادات کیسی ہیں؟ اس کا مزاج کیسا ہے؟ اور وہ دِین و شریعت کا کتنا پابند ہے۔

یاد رکھئے! دوست ہی آدمی کے مزاج اور عادات کی پہچان ہوتا ہے۔ اس لیے دوست اسی کو بنانا چاہیے جو دیندار ہو۔

حضرت سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پانچ(5) قسم کے آدمیوں کی صحبت اختیار نہ کرو!

1. **بہت جھوٹ بولنے والا شخص**، کیونکہ تم اس سے دھوکہ (Cheating) کھاؤ گے، وہ سراب (یعنی صحرا میں پانی کی طرح نظر آنے والی ریت) جیسا ہے۔ وہ دُور والے کو تیرے قریب کر دے گا اور قریب والے کو دُور کر دے گا۔
2. **بے وقوف آدمی**، کیونکہ اس سے تمہیں کچھ بھی حاصل نہ ہو گا، وہ تمہیں نفع پہنچانا چاہے گا لیکن نقصان پہنچا بیٹھے گا۔
3. **بخیل شخص**، کیونکہ جب تمہیں اس کی زیادہ ضرورت ہو گی تو وہ دوستی ختم کر دے گا۔
4. **بُزدل شخص**، کیونکہ یہ مشکل وقت میں تمہیں چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔
5. **فاسق شخص**، کیونکہ وہ تمہیں ایک لقمے یا اس سے بھی کم قیمت میں بیچ دے گا۔ کسی نے پوچھا

کہ لقمے سے کم کیا ہے؟ فرمایا: لالچ رکھنا اور اسے نہ پانا۔ (احیاءالعلوم، کتاب آداب الالفة۔۔۔الخ، الباب

الاول فی فضیلة الالفة والاخوة۔۔۔الخ، بیان الصفات المشروطة فیمن تختار صحبته، ۲/۲۱۴-۲۱۵)

مِنہاجُ العابدین پڑھنے والے مدنی انعام پر عمل کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی نصیحتوں پر عمل کیجئے اور نیک و دِین دار لوگوں کی صحبت میں رہنے کی عادت بنائیے۔ اچھی اور نیک صحبت انسان کو اچھا اور نیک بنادیتی ہے جبکہ بُری صحبت بُرائیوں کی طرف لے جاتی ہے۔ اچھی اور نیک صحبت پانے کا ایک بہترین ذریعہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا پیارا پیارا مدنی ماحول بھی ہے۔ آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اس سے جہاں نیک صحبت نصیب ہو گی وہیں ہمیشہ سچ بولنے اور جھوٹ سے بچنے کا بھی ذہن بنے گا۔ لٰہذا آج ہی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور مدنی انعامات پر عمل شروع کر دیجئے۔ مدنی انعامات پر عمل جہاں جھوٹ، غیبت، چغلی اور گالی سے بچائے گا وہیں دل میں خوفِ خدا اور عشقِ رسول کی شمعیں بھی روشن کرے گا۔ مدنی انعام نمبر 68 امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تصنیف "**مِنْہَاجُ الْعَابِدِین**" پڑھنے پر مشتمل ہے، یہ مدنی انعام مکمل کچھ یوں ہے: کیا آپ نے اس سال کم از کم ایک بار امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی آخری تصنیف "**مِنْہَاجُ الْعَابِدِین**" سے توبہ، اخلاص، تقویٰ، خوف ورَجا، عُجب ورِیا، آنکھ، کان، زبان، دل اور پیٹ کی حفاظت کا بیان پڑھ یا سُن لیا؟

لٰہذا اس مدنی انعام پر عمل کی نیت سے کتاب **مِنْہَاجُ الْعَابِدِین** پڑھنے کی نیت کر لیجئے۔ اگر اس کتاب کا مطالعہ کر بھی چکے ہیں، تب بھی اسے دوبارہ پڑھ لیجئے، اسے سن کر نیک بننے اور فکرِ آخرت میں

کڑھنے کا جذبہ بیدار ہو گا۔ اللہ پاک ہمیں رحمتیں اور خوب خوب برکتیں نصیب فرمائے اور ہمیشہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رکھے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آیئے! ترغیب کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی کی ایک مدنی بہار سنئے چنانچہ

عمامہ شریف کا تاج کیسے سجایا

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کی پچھلی زِندگی گُناہوں میں گزر رہی تھی، ہر ایک کے مُعاملے میں ٹانگ اَڑانا، لوگوں سے لَڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا جیسی بُرائیوں میں گرِفتار تھے۔ خُوش قسمتی سے ایک اسلامی بھائی کی اِنْفِرادی کوشش سے یہ رَمَضانُ المُبارَک کے آخری عَشرے میں اپنے عَلاقے کی مسجد میں مُعْتَکِف ہو گئے۔ جہاں اُنہیں بہت سُکون مِلا۔ اُنہوں نے مزید 2 سال اِعْتِکاف کی سَعادَت حاصِل کی۔ اُن کی مسجد کے مُؤَذِّن صاحِب اِنْفِرادی کوشش کرکے اُنہیں عاشقانِ رسول کی مدنی تَحریک دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجْتِماع میں لے آئے۔ ایک مُبَلِّغ دعوتِ اسلامی سُنّتوں بھرا بَیان کر رہے تھے جو سفید لِباس، چہرے پر ایک مُشت داڑھی اور سَر پر عِمامہ شریف کا تاج سجائے ہوئے تھے۔ مُبَلِّغ کے چہرے کی کَشِش اور نُورانیّت نے اُن کا دل موہ لیا اور وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُنہوں نے ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مئے عشق دیگا بَنا یہ تمہیں عاشقِ مُصطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر عمل کا ردِّ عمل ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم ہمیشہ سچ بولنے کے بارے میں سُن رہے تھے۔ ہر عمل کا ردِّ عمل ہوتا ہے، سچ چونکہ ایک نیک عمل اور اچھا کام ہے اس لیے اس کا ردِ عمل (Reaction) بھی بہترین ہوتا ہے۔ خود احادیثِ مبارکہ میں سچی باتیں سکھانے والے آقا، سیدھی راہ چلانے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سچ بولنے کی ترغیبات ارشاد فرمائی ہیں۔ آیئے! سچ بولنے کی ترغیب پر دو(2) احادیثِ طیّبہ سنتے ہیں:

1) فرمایا: تم پر سچ بولنا لازم ہے کیونکہ یہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں (لے جاتے) ہیں۔ (الاحسان، کتاب الحظروالاباحۃ، باب الکذب، ۷/۴۹۴، حدیث:۵۷۰۴)

2) فرمایا: بے شک سچائی بھلائی کی طرف ہدایت دیتی ہے اور بھلائی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق ہو جاتا ہے۔ (بخاری، کتاب الادب، باب قول اللّٰہ تعالی: یاایّھا الذین آمنوا اتقوا اللّٰہ۔۔۔الخ، ۴/۱۲۵، حدیث:۶۰۹۴)

سچ خوبیوں کا مجموعہ ہے:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا سچ کی بڑی برکتیں ہیں، ☆**سچ** ایک نیکی ہے۔ ☆**سچ** جنّت میں لے جانے والا کام ہے۔ ☆**سچ** بھلائی کی طرف لے جاتا ہے۔ ☆**سچ** خیر کو پانے کا سبب ہے۔ ☆**سچ** جنتیوں کے اعمال میں سے ہے۔ ☆**سچ** دنیا میں نجات دِلاتا ہے۔ ☆**سچ** قبر کو نورٌ علیٰ

نُوْر کرنے کا سبب ہے۔☆**سچ** آخرت میں بھی فائدے کا سبب ہے۔☆**سچ** سے معاشرے میں روشنی پھیلتی ہے۔☆**سچ** سے معاشرہ خوشگوار ہوتا ہے۔☆**سچ** ذہنی سکون فراہم کرتا ہے۔☆**سچ** بولنے والا ہمیشہ فائدے میں رہتا ہے۔☆**سچ** بولنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔☆**سچ** انسان کو بااعتماد بنا دیتا ہے۔☆**سچ** سے کاروبار اور تجارت میں برکت ہوتی ہے، اَلْغَرَض! سچ دِین اور دنیا کے کئی فوائد کا سبب بن سکتا ہے۔ لہٰذا سچ کی عادت بنایئے اور جھوٹ سے بچئے۔

رجب کے روزوں کی ترغیب!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رجب المرجب کا بابرکت مہینا چل رہا ہے، اس ماہِ مبارک میں روزے رکھنے کے کثیر فوائد ہیں، حدیثِ پاک میں ہے کہ **رجب کے ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفّارہ ہے**۔(الجامع الصَّغیر حدیث ۵۰۵۱ ص ۳۱۱، از فیضانِ سُنّت، ص ۱۳۶۲) جبکہ ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ جس نے رَجَب کا ایک روزہ رکھا تو وہ **ایک سال کے روزوں** کی طرح ہوگا۔(شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۳۶۸ حدیث ۳۸۰۱ از فیضانِ سُنّت، ص ۱۳۶۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رجب کے کچھ ایام اب بھی باقی ہیں، لہٰذا ہمت کیجئے اور **رجب کے روزے** رکھنے کی سعادت حاصل کیجئے۔ اللہ پاک ہمیں رجب سمیت دیگر نفل روزے رکھنے کا جذبہ عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم سچ کے فوائد بولنے کی برکتیں اور فوائد سن رہے تھے، حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے جو سچ کے **فوائد** بیان فرمائے ہیں، انہیں

دل کے کانوں سے سماعت کیجئے اور سچ پر کاربند رہنے کا ذہن بنائیے۔ چنانچہ مفتی صاحب فرماتے ہیں:

سچ بولنے کے دس(10)فوائد:

(1)جو شخص سچ بولنے کا عادی ہو جائے، اللہ اُسے نیک کار بنا دے گا۔(2)اس کی عادت اچھے کام کرنے کی ہو جائے گی۔(3)سچ کی بَرَکت سے وہ مرتے وَقْت تک نیک رہے گا۔(4)بُرائیوں سے بچے گا۔(5)جو اللہ کے نزدیک صِدّیق ہو جائے اس کا خاتِمہ اچھا ہوتا ہے۔(6)وہ ہر قسم کے عَذاب سے مَحْفُوظ رہتا ہے۔(7)ہر قسم کا ثَواب پاتا ہے۔(8) دُنیا بھی اُسے سچّا کہنے، اچھا سمجھنے لگتی ہے۔(9) اُس کی عزّت لوگوں کے دِلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج۶/ ۴۵۲)(10)سچ ایک ایسا نُور ہے جو سچ بولنے والوں کے دلوں کی ہدایت کا سبب بنتا ہے، جس قَدَر اُنہیں اپنے رَبّ کا قُرب حاصِل ہوتا ہے، اُتنا ہی اُنہیں وہ نُور حاصِل ہوتا جاتا ہے۔(روح البیان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الایۃ:۳۵، ۷/۱۷۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو!اس میں شک نہیں! بعض لمحات ایسے پیش آتے ہیں کہ ان میں سچ بولنا مشکل اور سچ سے ہٹنا آسان لگ رہا ہوتا ہے، مگر یاد رکھئے! جس طرح ریت سے بنائی ہوئی عمارت کسی بھی وقت ہوا کے تیز جھونکے سے گر جاتی ہے، اسی طرح جھوٹ کی بنیاد پر قائم کی جانے والی عمارت بھی کہیں نہ کہیں ضرور گر جاتی ہے۔ اس لیے کیسے ہی مشکل حالات ہوں، کیسی ہی مشکل در پیش ہو، سچ کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔ بظاہر اس کی ایسی برکتیں نظر آتی ہیں کہ بندہ حیران ہو جاتا ہے۔ آیئے اسی طرح کا ایک واقعہ سنتے ہیں:

بڑی ہمت کے ساتھ سچ کہا

مَنْقول ہے کہ ایک دن حَجّاج بن یُوسُف چند قیدیوں(Prisoners) کو قتل کروا رہا تھا، ایک قیدی

اُٹھ کر کہنے لگا: اے اَمیر! میرا تم پر ایک حق ہے۔ حَجّاج نے پُوچھا: وہ کیا؟ کہنے لگا: ایک دن فُلاں شَخْص تمہیں بُرا بَھلا کہہ رہا تھا، تو میں نے تمہارا دِفاع (یعنی بچاؤ) کِیا تھا۔ حَجّاج بولا: اِس کا گواہ کون ہے؟ اُس شَخْص نے کہا: میں اللہ کا واسِطہ دے کر کہتا ہوں کہ جس نے وہ گُفتگو سُنی تھی وہ گواہی دے۔ ایک دوسرے قَیدی نے اُٹھ کر کہا: ہاں! یہ واقعہ میرے سامنے پیش آیا تھا۔ حَجّاج نے کہا: پہلے قَیدی کو رِہا کر دو، پھر گواہی دینے والے سے پوچھا: تجھے کیا رُکاوٹ تھی کہ تُو نے اُس قَیدی کی طرح میرا دِفاع (یعنی بچاؤ) نہ کِیا؟ اُس نے سچّائی سے کام لیتے ہوئے کہا: ''رُکاوٹ یہ تھی کہ میرے دل میں تمہاری پُرانی دُشمنی تھی۔'' حَجّاج نے کہا: اسے بھی رِہا کر دو، کیونکہ اس نے بڑی ہِمّت کے ساتھ سچ بولا ہے۔

(وَفیات الاَعْیان لابن خلکان: ۲/ ۲۸، از جھوٹا چور، ص: ۱۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی سچ ہے کہ **''سانچ کو آنچ نہیں''** یعنی سچ بولنے والا کبھی نقصان میں نہیں رہتا، اس لیے سچ کو اپنی عادت بنانی چاہیے۔ سچ بولنے سے نہ صرف دنیا بہتر ہوتی ہے بلکہ آخرت میں بھی فائدہ ہوتا ہے۔ سچ بولنے کی عادت آخرت کے لیے کتنی فائدہ مند ہے آیئے اس پر دو روایتیں سنتے ہیں:

سچائی کے سبب بلند درجات!

حضرت سَیِّدُنا بِشْر بن بَکْر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سَیِّدُنا اِمام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو علمائے کرام کے ایک گروہ کے ساتھ جنت میں دیکھ کر پوچھا: حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک بن اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہاں ہیں؟ کہا: ان کے درجات تو بہت بلند ہیں۔ میں نے پوچھا: کس سبب سے؟ کہا: اُن کی سچائی کی بدولت۔ (التمہید، باب ذکر عیون من اخبار مالک وذکر فضل موطئہ، ۱/ ۵۶)

سچ رحمتِ الٰہی پانے کا سبب ہے:

حضرت ابو عبد اللہ رَملی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مَنْصُور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا، میں نے اُن سے کہا: اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ کریم نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے وہ کچھ عطا فرمایا جس کی مجھے امید نہ تھی۔ میں نے کہا: وہ کون سی چیز ہے جس کے ذریعے بندہ اللہ کی طرف اچھی طرح متوجہ ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: **سچ**۔ (احیاء العلوم، ۵/۱۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ سچ ایک ایسا عمل ہے جو بندے کو اللہ پاک کی رحمت کا مستحق بناتا ہے، اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ جھوٹ ایک ایسا عمل ہے جو بندے کو رِضائے الٰہی اور قُربِ الٰہی سے بہت دُور کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی **جھوٹ کی تباہ کاریاں** ہیں۔ آیئے! احادیثِ طیبہ میں بیان کردہ کچھ برائیاں سنتے ہیں:

جھوٹ کے بھیانک نتائج:

☆... جب بندہ **جھوٹ** بولتا ہے، اس کی بدبُو سے فِرِشتہ ایک مِیل دُور ہو جاتا ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء في الصدق والكذب، الحديث: ۱۹۷۹، ۳/۳۹۲) ☆... **جھوٹ** بولنا سب سے بَڑی خِیانت ہے۔ (سنن ابي داود، كتاب الادب، باب في المعاريض، الحديث: ۴۹۷۱، ۴/۳۸۱) ☆... **جھوٹ** ایمان کے مُخالِف ہے۔ (مسند احمد، مسند ابي بكر الصديق، ۱/۲۲، حديث: ۱۶) ☆... لوگوں کو ہنسانے کے لیے **جھوٹ** بولنے والے کیلئے ہَلاکت ہے۔ (ترمذی، كتاب الزهد، باب ماجاء من تكلم بالكلمة ليضحك الناس، الحديث: ۲۳۲۲، ۴/۱۴۲)

☆…لوگوں کو ہنسانے کے لیے **جھوٹ** بولنے والا جہنَّم کی اِتنی گہرائی میں گِرتا ہے جو آسمان وزمین کے درمیانی فاصلے سے زِیادہ ہے۔(شعب الایمان، باب في حفظ اللسان، الحديث: ۴۸۳۲، ۴/۲۱۳)

میں فالتو باتوں سے رہوں دُور ہمیشہ چُپ رہنے کا اللہ سَلِیقہ تُو سکھا دے!
میں جُھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نِکالوں! اللہ مَرَض سے تُو گُناہوں کے شِفا دے!

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۵)

جھوٹ کے خلاف جنگ۔۔۔۔جاری رہے گی

نہ جھوٹ بولیں گے نہ بلوائیں گے۔۔۔۔اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی چینل کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کل بدقسمتی سے جھوٹ کا چلن عام ہوتا جا رہا ہے۔سچ کی عادت بنانے اور جھوٹ سے بچنے کے لیے اچھے ماحول کا ہونا بہت ضروری ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول دیگر کئی گناہوں سمیت جھوٹ سے بچنے اور سچ بولنے کی عادت بنانے کا بھی ذہن دیتا ہے، ہم سب اس مدنی ماحول سے وابستہ رہیں،اِنْ شَآءَ اللہ جھوٹ سے بچنے اور سچ بولنے کی عادت بنے گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی 107 سے زائد شعبہ جات میں خدمتِ دِین کر رہی ہے۔ان میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدنی چینل"** بھی ہے۔اس میں شک نہیں کہ دورِ حاضر میں میڈیا ذہن سازی و کردار سازی میں ایک کارگر ہتھیار کا کام کر رہا ہے،بہت سے لوگ اپنے مخصوص

گمراہ کن، باطل نظریات اور عُریانی و فحاشی پھیلانے کے لیے شب و روز اس کا غلط استعمال کرنے لگے، جس کے باعث نوجوان نسل ان بُرے اثرات و افکار کی لپیٹ میں آگئی۔ ایسے میں ہر دردمند دل کی بس ایک ہی صدا اٹھی کہ کاش! کوئی میڈیا کی اس جنگ میں عقائدِ اہلِ سُنّت کی پاسبانی کا عَلَم (یعنی جھنڈا) اٹھالے اور پاکیزگی و طہارتِ فکر اور اصلاحِ عقائد و اعمال کا علمبردار ایک خالص 100 فیصد اسلامی چینل شروع کرے۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ نے بڑی شدّت سے محسوس کیا کہ مسلمانوں کے گھروں سے T.V. نکلوانا قریب بہ ناممکن ہے، بس ایک ہی صورت نظر آئی اور وہ یہ کہ جس طرح دریا میں طُغیانی آتی ہے تو اُس کا رُخ کھیتوں وغیرہ کی طرف موڑ دیا جاتا ہے تاکہ کھیت بھی سیراب ہوں اور آبادیوں کو بھی ہلاکت سے بچایا جاسکے، عین اِسی طرح T.V ہی کے ذَرِیعے مسلمانوں کے گھروں میں داخِل ہو کر اُن کو غفلت کی نیند سے بیدار کیا جائے۔ جب اِس شُعبے کے مُتَعَلِّق معلومات حاصل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ اپنا T.V چینل کھول کر فلموں ڈراموں، گانوں، باجوں، موسیقی کی دُھنوں اور عورتوں کی نمائشوں سے بچتے ہوئے 100 فیصدی اسلامی مَواد فراہم کرنا ممکن ہے، تو اَلْحَمْدُلِلّٰہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ نے خوب جِدّ و جہد کر کے رَمضانُ المبارک ۱۴۲۹ھ بمطابق ستمبر 2008ء سے مدنی چینل کے ذَرِیعے گھر گھر سُنّتوں کا پیغام عام کرنا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کے حیرت انگیز مدنی نتائج آنے لگے اور لوگ پابندِ سنت بننے لگے۔ ہم سب بھی مدنی چینل دیکھتے رہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے رہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ فیضانِ اِسلام خوب عام ہو گا۔

مدنی چینل دیکھنے کے کئی فوائد ہیں۔ **مدنی چینل** دیکھنے سے دِینی معلومات حاصل ہوتی ہیں، **مدنی چینل** دیکھنے سے عمل کا جذبہ بیدار ہوتا ہے، **مدنی چینل** دیکھنے سے کِردار اچھا ہوتا ہے، **مدنی چینل** دیکھنے

سے گھر میں مدنی ماحول بنتا ہے، **مدنی چینل** دیکھنے سے گناہوں بھرے چینلز سے بچنے کا ذہن بنتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **"72مَدَنی انعامات"** میں مَدَنی انعام نمبر47 میں بھی **روزانہ کم از کم 1 گھنٹہ 12 منٹ** مَدَنی چینل دیکھنے کی ترغیب دِلائی گئی ہے۔

مَدَنی چینل کی مُہِم ہے نفس وشیطاں کے خلاف جو بھی دیکھے گا کریگا اِنْ شَآءَ اللّٰہ اِعتراف
نَفْسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زوردار کہ نَدامت کے سبب ہو گا گنہگار اشکبار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

بات چیت کی سنتیں اور آداب

آیئے "ایک چپ ہزار سکھ" کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے بات چیت کرنے کے 12 مَدَنی پھول سنتے ہیں:

(1) مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے (2) مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشْفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزّز رہیں گے (3) چلّا چلّا کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلُّفی میں اکثر دوست آپس

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

میں کرتے ہیں سنّت نہیں(4)چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے ۔ آپ کے اخلاق بھی عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا (5)بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یاناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں ، اس سے دوسروں کو گِھن آتی ہے(6)جب تک دوسرا بات کر رہا ہو ، اطمینان سے سنئے۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنّت نہیں (7) بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں قہقہہ نہ لگایئے کہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا(8)زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے(9)سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے:"جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اسے دُنیا سے بے رغبتی اور کم بولنے کی نعمت عطا کی گئی ہے تو اس کی قربت و صحبت اختیار کرو کیونکہ اسے حکمت دی جاتی ہے۔" (سنن ابن ماجہ، ج۴، ص۴۲۲ حدیث ۴۱۰۱) (10) فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم :" جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی ۔'' (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج۴ ص۲۲۵ حدیث ۲۵۰۹) (11) کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے (12)بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہیئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج۲۱، ص۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے ۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:"اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔" (کتابُ الصَّمت، معہ موسوعۃ الامام ابن اَبی الدنیا، ج۷، ص۲۰۴، رقم ۳۲۵ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ

16(312صفحات)اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رحمتوں کے تاج والے مصطفےٰ، عرش کی معراج والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، 3 شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے، (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا اور (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (اَلبُدورُ السّافرۃ لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱، حدیث: ۳۶۶)

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں دُرود دافعِ جُملہ بلا تم پہ کروروں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُرُودِ پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل ہیں، اس سے آخرت بھی بہتر ہوتی ہے اور صدقِ دل سے پڑھا جانے والا دُرُود دنیا و آخرت کی مشکلات بھی دُور کر دیتا ہے۔ آیئے! درودِ پاک کی **کثرت کرنے والے ایک عاشقِ دُرود کی ایمان افروز مدنی بہار** سُنتے ہیں:

ایک تاجر بڑا خوشحال تھا، کاروبار ٹھیک ٹھاک چل رہا تھا، پیسوں کی ریل پیل تھی، پھر وقت نے انگڑائی لی، اس تاجر کے مالی حالات خراب ہونے لگے، کاروبار میں نقصان ہوتے ہوتے نوبت یہاں تک آپہنچی کہ اس کا کاروبار بالکل ختم ہو گیا اور وہ بیچارہ بالکل کنگال ہو کر رہ گیا۔ اُس نے کسی دوست سے تین ہزار (3000) دِینار (سونے کے سِکّے) قرض لیا تھا اور واپسی کی تاریخ مقرر تھی، قرض خواہ نے مقررہ تاریخ پر قرض کی واپسی کا مطالبہ کیا، اس بیچارے نے معذرت چاہی کہ بھائی میں مجبور ہوں، میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے، قرض خواہ نے قاضی کے ہاں دعویٰ دائر کر دیا، قاضی صاحب نے اس مقروض تاجر کو طلب کیا اور مقدمے کی باقاعدہ سماعت کے بعد اُس مقروض تاجر کو ایک ماہ کی مہلت دی اور تاکید کی کہ اس مدت میں ضرور قرض کی واپسی کا انتظام کر لو۔ وہ مقروض تاجر بڑا پریشان ہوا، سوچنے لگا کہ کیا کروں؟ ممکن ہے کہ اُس نے کہیں پڑھا ہو یا عُلما سے سُنا ہو کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ گرامی ہے: جس بندے پر کوئی مصیبت، کوئی پریشانی آجائے تو وہ مجھ پر **درودِ پاک کی کثرت** کرے، کیونکہ درودِ پاک مصیبتوں اور پریشانیوں کو لے جاتا ہے اور رِزق بڑھاتا ہے۔ الحاصل اُس نے عاجزی کے ساتھ مسجد کے گوشے (ایک کونے) میں بیٹھ کر دُرُودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا، جب ستائیس (27) دن گزر گئے تو اُسے رات کو ایک خواب دکھائی دیا، کوئی کہنے والا کہتا ہے: اے بندے! تُو پریشان نہ ہو، اللہ کریم بڑا کارساز

ہے تیرا قرض ادا ہو جائے گا۔ تُو علی بن عیسیٰ وزیرِ سلطنت کے پاس جا اور جا کر اسے کہہ دے کہ قرضہ ادا کرنے کے لیے مجھے تین ہزار (3000) دِینار دے دے۔ وہ مقروض تاجر کہتا ہے کہ میں جب بیدار ہوا تو بڑا خوش تھا، پریشانی ختم ہو چکی تھی، لیکن پھر یہ خیال بھی آیا کہ اگر وزیر صاحب کوئی دلیل یا نشانی طلب کریں گے تو میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ یہی سوچتے ہوئے دوسری رات آگئی جب میں سویا تو قسمت جاگ اُٹھی، مجھے آقائے دوجہاں، رحمتِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار نصیب ہوا، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جانے کا ارشاد فرمایا، جب آنکھ کھلی تو خوشی کی انتہا نہ تھی، تیسری رات پھر اُمت کے والی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لاتے ہیں اور پھر حکم فرماتے ہیں کہ وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ اور اُسے یہ فرمان سنا دو، عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوئی نشانی یا دلیل ارشاد فرما دیجئے جو میں اُس وزیر کو بتاؤں۔ یہ سُن کر منگتوں کی جھولیاں بھرنے والے داتا، سخاوت کے دریا بہانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اگر وزیر تجھ سے کوئی علامت پوچھے تو کہہ دینا کہ تم نمازِ فجر کے بعد کسی کے ساتھ بات کرنے سے پہلے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات پر پانچ ہزار (5000) بار درودِ پاک پڑھتے ہو، جسے اللہ کریم اور کراماً کاتبین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ یہ فرما کر سیّدِ دوعالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے گئے، میں بیدار ہوا، نمازِ فجر کے بعد مسجد سے باہر قدم رکھا، غور کیا تو معلوم ہوا کہ آج مہلت کو مکمل ایک ماہ گزر چکا تھا۔ میں وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا اور وزیر صاحب سے سارا قصہ کہہ سُنایا، جب وزیر صاحب نے کوئی نشانی مانگی اور میں نے آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد سنایا تو وزیر صاحب خوشی و مسرت سے جُھوم اُٹھے، وہ گھر کے اندر گئے اور نو ہزار (9000) دِینار لے کر آگئے، اُن میں سے تین (3000) ہزار گِن کر میری جھولی میں ڈال دیئے اور کہا: یہ تین ہزار (3000) قرض کی ادائیگی کے لیے ہیں، پھر

تین ہزار(3000)اور دیئے اور کہا: یہ تیرے بال بچوں کے خرچے کے لیے ہیں۔ پھر تین ہزار(3000) اور دیئے اور کہا:یہ تیرے کاروبار کے لیے ہیں۔جب مجھے رخصت کرنے لگے تو قسم دے کر کہا: اے بھائی!تُو میرا دِینی اور ایمانی بھائی ہے، خدارا! یہ محبت والا تعلق نہ توڑنا اور جب بھی کوئی کام ہو، کسی چیز کی ضرورت ہو تو بِلا روک ٹوک آجانا، میں آپ کا مسئلہ دل وجان سے حل کر دیا کروں گا۔

اس شخص کا بیان ہے کہ میں وہ رقم لے کر سیدھا قاضی صاحب کی عدالت میں پہنچ گیا اور جب فریقین کا بُلاوا ہوا تو میں آگے بڑھا اور میں نے تین ہزار(3000) دِینار گِن کر قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیئے۔ اب قاضی صاحب نے سوال کر دیا کہ بتا تُو یہ اتنی ساری رقم کہاں سے لے کر آیا ہے؟ حالانکہ تُو تو مُفلِس اور کنگال تھا۔ میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا، قاضی صاحب نے یہ سنا تو خاموش ہو گئے، پھر اٹھ کر اپنے گھر گئے اور گھر سے تین ہزار(3000) دینار لے کر آگئے اور کہنے لگے:ساری برکتیں وزیر صاحب نے ہی کیوں لوٹ لیں، میں بھی اُسی در کا غلام ہوں، تیرا یہ تمام قرضہ میں اپنی جیب سے ادا کرتا ہوں۔ جب قرض خواہ نے یہ ماجرہ دیکھا تو وہ کہنے لگا کہ ساری رحمتیں تم لوگ ہی کیوں سمیٹ لو، میں بھی ان کی رحمت کا حقدار ہوں۔" یہ کہہ کر اس نے تحریری طور پر لکھ کر دے دیا کہ میں اللہ کریم اور اس کے رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کے لئے اس بندے کا قرض معاف کرتا ہوں۔ یہ دیکھ کر اس مقروض تاجر نے قاضی صاحب سے کہا: جناب آپ کا بہت شکریہ۔ آپ اپنی رقم سنبھال لیجئے،اب مجھے اس کی ضرورت نہیں رہی۔تو قاضی صاحب کہنے لگے: میں اللہ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں جو دِینار لایا ہوں وہ واپس لینے کو ہرگز تیار نہیں ہوں، یہ آپ کا ہے آپ اسے لے جائیں۔ وہ صاحب کہتے ہیں: میں جو پہلے قرضے میں جکڑا ہوا تھا اب وہ بارہ ہزار (12000)دِینار لے کر گھر آگیا، میرا قرضہ بھی معاف ہو گیا، گھر کے لیے اخرجات بھی مل گئے اور کاروبار

کرنے کے لیے بھی اچھی خاصی رقم مل گئی۔ یہ ساری برکتیں درودِ پاک پڑھنے کی وجہ سے ظاہر ہو گئیں۔

(جذب القلوب، ص ۲۳۷ بتصرف)

مشکل جو سر پہ آپڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پر درود اور سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! وہ شخص جو ایک مہینے کی مہلت پر گیا تھا، اور ایک مہینے کے بعد قید میں آنے والا تھا، آج 12 ہزار دِینار لے کر اپنے گھر والوں کے پاس جا رہا ہے، یقیناً درودِ پاک ایک ایسی چابی ہے جو مشکلات کے تمام تالے کھول دیتی ہے، درودِ پاک ایک ایسا وظیفہ ہے جو بڑی بڑی پریشانیوں کو ٹال دیتا ہے اور درودِ پاک ایک ایسا عمل ہے جو بڑی بڑی مصیبتوں سے بچا لیتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم اپنے مسئلوں میں، اپنی مصیبتوں میں اِدھر جاتے ہیں اُدھر جاتے ہیں، یہ کرتے ہیں وہ کرتے ہیں، نہیں پڑھتے تو دُرودِ پاک نہیں پڑھتے، شاعر کہتا ہے:

دُکھوں نے تم کو جو گھیرا ہو تو دُرُود پڑھو
جو حاضری کی تمنّا ہو تو دُرود پڑھو

واقعی دُرودِ پاک دُکھوں کو دُور کرتا ہے، ہم درودِ پاک پڑھیں تو سہی پھر دیکھیں کیسے مشکلیں حل ہوتی ہیں، لیکن یہ یاد رکھئے! درودِ پاک جب بھی پڑھنا ہے ثواب کی نیّت سے پڑھنا ہے، اللہ پاک چاہے گا تو اس کی دنیوی برکتیں بھی ملیں گی اور جب کبھی مل کر بلند آواز کے ساتھ ذکر و درود، نعت و تلاوت کا

موقع ہو تو ہر بار اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ بلند آواز سے کسی نمازی، تلاوت کرنے والے، سونے والے یا مریض و دیگر وظائف میں مصروف لوگوں کو پریشانی نہ ہو۔ آیئے! محبت کے ساتھ باآوازِ بلند درودِ پاک پڑھیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(1)

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

معراج کی عظیم رات

1 ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج 1440 سنِ ہجری کے رَجَبُ الْمُرَجَّب کی 27 ویں رات یعنی **شبِ معراج** ہے، اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ایک مرتبہ پھر ہمیں عظیمُ الشّان **فضائل و برکات** والی، خوشیوں والی، برکتوں والی، رحمتوں والی، بخششوں والی یہ مُقدَّس رات نصیب فرمائی۔

☆**آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں معراج فرمانے والے آقا، لامکاں کی سیر کرنے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو عظیم معجزہ **"معجزۂ معراج"** عطا ہوا۔ ☆**آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں جنّت کو سجایا گیا، ☆**آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں فرشتوں کی بارات نے معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلامی پیش کی، ☆**آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں جنّتی سواری بُراق کو معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے بھیجا گیا، ☆**آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں فرشتوں کے سردار حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سواری کی مُہار تھامی (پکڑی)، ☆**آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نورانی بارات کے ساتھ مسجدِ اقصیٰ روانہ ہوئے، ☆**آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں سارے نبیوں نے بیت المقدس میں معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا استقبال کیا، مرحبا کہا! ☆**آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی **اِمامت** فرمائی، ☆**آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس زمین سے آسمانوں اور وہاں کے عجائبات کی سیر کے لیے تشریف لے گئے، ☆**آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں ہر ہر آسمان پر معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا استقبال کیا گیا، ☆**آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی (یعنی وہ مقام جو

جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کا ٹھکانہ ہے اس) کو بھی نیچے چھوڑ کر اوپر تشریف لے گئے، ☆ **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عرشِ اعظم سے بھی اُوپر تشریف لے گئے، ☆ **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں آپ مقامِ **قَابَ قَوْسَیْن** کی منزلوں تک جا پہنچے۔ اَلْغَرَض! ☆ **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** جس میں ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دُولہا بنایا گیا اور لامکاں کی سیر کے لیے بُلایا گیا اور گویا یہ اعلان کیا گیا کہ اس کائنات میں اللہ پاک کے بعد سب سے بڑا مرتبہ اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے۔ تو پھر کیوں نہ کہیں۔

سب سے اَولیٰ و اَعلیٰ ہمارا نبی — سب سے بالا و والا ہمارا نبی
اپنے مَولیٰ کا پیارا ہمارا نبی — دونوں عالَم کا دُولہا ہمارا نبی
عَرش و کُرسی کی تھیں آئینہ بندیاں — سُوئے حَق جب سدھارا ہمارا نبی
جس کی دو بُوند ہیں کوثَر و سَلسَبیل — ہے وہ رَحمت کا دَریا ہمارا نبی
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے — دینے والا ہے سچا ہمارا نبی
کیا خبر کتنے تارے کِھلے چھپ گئے — پر نہ ڈُوبے نہ ڈُوبا ہمارا نبی
مُلکِ کَونَین میں اَنبیا تاجدار — تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
سارے اُونچوں سے اُونچا سمجھیے جسے — ہے اُس اُونچے سے اُونچا ہمارا نبی
سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کیے — اندھے شِیشُوں میں چمکا ہمارا نبی
غمزدوں کو رضا مُژدہ دیجے کہ ہے — بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۸تا۱۴۰)

ان اشعار کی مختصر وضاحت یہ ہے کہ ساری مخلوق سے افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا ہمارے آقا، ہمارے مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکات ہے۔ ہمارے آقا، شبِ اسریٰ کے

دُولہا عَلَیْہِ السَّلَام اپنے رب کو بہت پیارے ہیں، اس نے آپ کو دونوں جہاں کا دولہا بنا دیا ہے۔ ہمارے آقا، مہمانِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیا اور رسولوں میں سب سے افضل واعلیٰ ہیں، جب آقا کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم شبِ معراج کے دُولہا بنے تو آپ کی عزّت افزائی اور استقبال کے لئے اللہ کریم نے عرش و کرسی، زمین و آسمان، مکان ولا مکان، جنّت اور سارے جہاں کو خوب خوب سجایا۔ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دریائے رحمت کی وسعتوں کا حال یہ ہے کہ وہ حوضِ کوثر جس سے حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر تا قیامت تمام جنّتی پانی پئیں گے مگر اس کے پانی میں کمی نہیں آئے گی، وہ جنت کا بہت بڑا چشمہ جس کا نام سَلْسَبِیْل ہے یہ دونوں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے دریائے رحمت کے دو قطرے ہیں۔ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سِوا اور کوئی نہیں ہے جو ہر سُوالی کو اس کی حاجت سے زیادہ عطا کرے۔ آسمانِ نبوت پر بہت سے انبیاء تاروں کی طرح چمکتے رہے، مگر جب ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سورج بن کر آسمانِ نبوت پر جلوہ گر ہوئے ہیں تو ایسا چمک رہے ہیں کہ ڈُوبنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام دونوں جہاں کے بادشاہ ہوتے ہیں اور ہمارے آقا، مُحَمَّد رَسُوْلُ اللہ کا مقام یہ ہے کہ آپ ان بادشاہوں کے بھی بادشاہ ہیں۔ دونوں جہان کی مخلوقات میں جس کو بھی اونچا اور بلند شان والا کہا جائے اور سمجھا جائے جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان اور عظمت کو ملاحظہ کیا جائے گا تو بے اختیار کہا جائے گا کہ آقا عَلَیْہِ السَّلَام اس سے بھی اونچے ہیں، آپ کا مِثْل کوئی نہیں ہے۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پڑھے لکھے لوگوں میں تشریف لاتے رہے، لیکن ہمارے نبی عَلَیْہِ السَّلَام جن لوگوں میں آئے وہ کفر و شرک، جہالت و ضلالت کے دلدل میں پھنسے ہوئے تھے، ایسے لوگوں میں جب ہمارے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا نور چمکا تو ان کو بھی چمکا کے رکھ دیا۔ کلام کے آخری شعر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے

ہیں: **اے رضا!** غم کے مارے بے سہارے ، گنہگار بے چارے جن کو اپنے گناہوں کی فکر کھائی جارہی ہے، ان کو خوشخبری سنادو کہ تم اکیلے نہیں ہو بلکہ تمہارے غمخوار آقا، اُمّت کے لجپال آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تمہارے ساتھ ہیں جو تمہیں اپنی شفاعت کے ذریعے سہارا دے کر جنت میں پہنچائیں گے۔ آیئے !سب مل کر نعرے لگاتے ہیں، سب مرحبا کہئے گا۔

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقصیٰ کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعَت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات وہ ذات ہے کہ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو جو مراتب اور کمالات علیحدہ علیحدہ عطا کئے گئے سرکار عَلَیْہِ السَّلَام کو وہ تمام عطا کر دیئے گئے۔ جیسا کہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں جسے جو بھی فضیلت دی گئی ہے وہ تمام کی تمام فضیلتیں رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کی گئیں اور نہ صرف وہ عطا کی گئیں بلکہ کچھ ایسے خصائص (یعنی خصوصیات) بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کئے گئے جو کسی اور کو نہ عطا کئے گئے۔ (سرور القلوب بذکر المحبوب، ص۱۹۶، ملخصاً)

اگر ہم بی بی آمنہ کے پھول، تمام جہانوں کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام معجزات کی طرف نظر دوڑائیں تو اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وہ شعر سمجھ میں آتا ہے کہ

سر تابقدم ہے تنِ سُلطانِ زَمَن پھول

لَب پھول دَہَن پھول ذَقَن پھول بدَن پھول
تِنکا بھی ہمارے تو ہِلائے نہیں ہِلتا
تم چاہو تو ہو جائے ابھی کوہِ مِحَن پھول
(حدائقِ بخشش، ص ۷۸)

مختصر وضاحت: پہلے شعر کا مطلب ہے رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سرِ انور سے لے کر قدم مبارک تک پھول کی لطافت (یعنی نرمی) والے ہیں، آپ عَلَیۡہِ السَّلَام کے ہونٹ مبارک، منہ مُبارک، ٹھوڑی مبارک بلکہ سارا جسمِ اقدس ہی پھول ہے۔ **دوسرے شعر** کا مطلب ہے ہم ایک تِنکا ہِلانے کی طاقت نہیں رکھتے اور مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اگر چاہیں تو مصیبتوں اور غموں کے پہاڑ بھی پَل بھر میں پھول کی طرح بے وزن (یعنی ہلکے پھلکے) ہو سکتے ہیں۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نبیِ کریم، صاحبِ خُلُقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بہت سے معجزات کا ظہور ہوا، درختوں اور پتھروں کا اِنہیں سلام کرنا، مبارک اُنگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہونا، تھوڑے سے کھانے کا بہت زیادہ ہو جانا، کوئی صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ اپنا کٹا ہوا بازو لے کر آئے اور آقا عَلَیۡہِ السَّلَام اپنا لُعاب لگا کر اس کٹے ہوئے بازو کو جوڑ دیتے، کوئی اپنی آنکھ لے کر آئے کہ یا رَسُولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری آنکھ باہر نکل گئی ہے، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لُعابِ دہن (تھوک مبارک) لگا کر اس آنکھ کو واپس اپنی جگہ پر رکھ دیتے اور وہ ٹھیک ہو جاتی، جنگ کے دوران کوئی صحابی آئے آقا! تلوار ٹُوٹ گئی، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوئی ٹہنی یا کوئی شاخ عطا فرما دیں تو وہی تلوار بن جائے، اسی طرح کوئی غیر مسلم آکر کہتا کہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو کوئی نشانی دکھائیں! ہمارے

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم چاند کو اشارہ فرمائیں وہ دو ٹکڑے ہو جائے ، کبھی نماز کا وقت جانے لگے تو ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم دُعا فرمائیں، ڈُوبا سورج واپس پلٹ آئے، اَلْغَرَض! اس طرح کے کئی معجزات ہیں جو پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے ظاہر ہوئے۔

اگر غور کیا جائے تو اس طرح کے کثیر معجزات ملتے ہیں جو پیارے آقا، مُحَمَّد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود سے نہیں بلکہ دوسروں کی طلب اور حالات کے تقاضوں کے باعث ظاہر فرمائے، کوئی بیمار آیا اُسے ٹھیک کر دیا، کھانا کم تھا افراد زیادہ تھے کھانا زیادہ کر دیا، پانی نہیں تھا تو آقا عَلَیْہِ السَّلَام نے اُنگلیوں سے پانی کے چشمے جاری فرمادِیئے، یہ تمام معجزات بھی آقا کریم، مہمانِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بیان کرتے ہیں۔ مگر بعض معجزات ایسے ہیں کہ جو اللہ پاک نے شانِ مصطفےٰ کے ظہور کے لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے ظاہر فرمائے۔ ان میں سے ایک معجزہ ہے معجزۂ قرآن۔ جبکہ دوسرا معجزہ ہے معجزۂ معراج۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے سردار ہیں اور سب سے اعلیٰ اور سب بالا ہیں۔

اور ہر نبی کا مُعْجِزَہ اس کی نُبُوَّت کی دلیل ہوا کرتا ہے، معجزہ ہی سچے اور جھوٹے کے درمیان فرق کی دلیل ہوتا ہے، اللہ پاک نے ہر نبی کو اُس دَور کے ماحول اور اس کی اُمّت کے عَقْل و فَہم کے مُناسِب مُعْجِزَات سے نوازا۔ حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام تک جتنے انبیائے کرام تشریف لائے، اللہ کریم نے اُن تمام نبیوں کو تقریباً اُن کے دَور کے مطابق معجزات عطا فرمائے۔ مثال کے طور پر

حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا معجزہ

حَضْرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے دَورِ نَبُوّت میں چُونکہ جادُو اور جادُوگروں کے کارنامے اپنی ترقّی کی اعلیٰ ترین مَنْزِل پر پہنچے ہوئے تھے، اس لئے اللہ کریم نے آپ کو ''یَدِ بَیْضا'' اور ''عَصا'' کے مُعْجِزَات عطا فرمائے۔ (تفسیر کبیر، طٰہٰ، تحت الآیۃ: ۶۹، ۸/۷۴-۷۵، ملتقطاً)

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا معجزہ

حَضْرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانے میں عِلْمِ طِبّ اِنْتہائی تَرَقّی پر پہنچا ہوا تھا، ایسے ایسے حکیم تھے جو بڑے بڑے امراض کا بہترین علاج کیا کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے مریض جلدی ٹھیک ہوجاتے تھے، لوگ اُن حکیموں سے بڑے متأثر ہو گئے تھے کہ بس یہی سب کچھ ہیں، لیکن اُن حکیموں کے پاس بھی **مادرزاد** (پیدائشی) **اندھے** کا علاج نہیں تھا، اُس دَور کے طبیبوں (ڈاکٹروں) کے پاس کوڑھ کے مرض کا علاج نہیں تھا اور ان کے پاس موت کا کوئی علاج نہیں تھا۔ ان تین چیزوں کے علاج سے وہ عاجز تھے تو اللہ کریم نے حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو جو معجزات عطا فرمائے، ان میں سے ایک یہ تھا کہ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام **مادرزاد** (پیدائشی) **اندھے** کے لئے دعا فرماتے تو اللہ کریم اسے بینائی عطا فرما دیتا، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کوڑھ کے مریض کے جسم پر ہاتھ پھیرتے تو شفا دینے والا ربِّ کریم اُسے بھی شفا عطا فرما دیتا اور عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے مُردوں کو بھی زندہ فرما دیا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْغرض اسی طرح ہر نبی کو اس دَور کے ماحول کے مُطابِق اور اس کی قوم کے مِزاج اور طبیعت کے مُناسِب مُعْجِزَات عطا ہوئے۔ پھر جب ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو وہ زبان و کلام کا دَور تھا، عرب کے لوگ بڑے

فصیح و بلیغ (یعنی بڑی روانی کے ساتھ حسبِ موقع گفتگو کرنے والے) تھے اور انہیں اپنی زبان پر بڑا ناز تھا۔ لیکن جب اُن کے سامنے بروزِ محشر اُمّت کی شفاعت فرمانے والے آقا، تمام بلاؤں سے بچانے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے قرآنِ پاک کی آیات تلاوت فرمائیں، تو وہ لوگ حیران ہو گئے، قرآنِ پاک کا مقابلہ کرنے سے عاجز آ گئے اور ماننے پر مجبور ہو گئے کہ یہ کسی بشر کا کلام نہیں ہے۔ خود اللہ پاک نے اپنے حبیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زبان میں ایسی **فصاحت و بلاغت** (یعنی خوش بیانی) رکھی کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

میں نِثار تیرے کلام پر، ملی یُوں تو کِس کو زَباں نہیں
وہ سُخن ہے جِس میں سُخن نہ ہو، وہ بَیاں ہے جس کا بَیاں نہیں
ترے آگے یوں ہیں دَبے لَچے، فُصَحا عَرَب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زَباں نہیں، نہیں بلکہ جِسم میں جاں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۰۷-۱۰۸)

مختصر وضاحت: پہلے شعر کا مطلب ہے کہ اے پیارے آقا، مہمانِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! دنیا میں زبان دانی اور قَادِرُ الْکَلَامی کا مَلِکہ (یعنی بولنے پر مہارت) تو بہت سوں کو ملا ہے لیکن میں آپ کے کلام پر کیوں نہ قربان ہو جاؤں کیونکہ آپ کی ہر بات ہی باکمال و بے مثال ہے۔ **دوسرے شعر** کا مطلب ہے کہ بڑے بڑے زبان دان، فصاحت و بلاغت (خوش بیانی) کے پیکر اور جن پر خطابت و شاعری بھی ناز کرتی تھی، ایسے لوگ جب مصطفٰے کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو زبانیں بولنے سے معذور ہو جاتیں، یوں لگتا ہے کہ منہ میں زباں ہے ہی نہیں، بلکہ ایسے معلوم ہوتا جیسے ان کے جسموں میں جان ہی نہیں ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صرف عَربوں کا دَور ہی تو ہمارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا دَور نہیں تھا، اب تو ہر زمانہ میرے حضور کا ہے، اس دور میں دنیا نے ترقی کرنی تھی ،سائنس دانوں نے آنا تھا، مہینوں کے سفر گھنٹوں میں طے ہونے تھے، چاند اور مریخ تک رسائی کے دعوے ہونے تھے، ہو سکتا تھا کہ آج کا کوئی شخص یہ کہتا کہ اگر تمہارے نبی ہمارے بھی نبی ہیں، اِس دَور کے بھی نبی ہیں تو آج کی سائنس کے اعتبار سے ایسا کون سا معجزہ ہے؟ تو معراج کا معجزہ ایک ایسا جواب ہے جس کا جواب ساری دنیا کی سائنس کے پاس بھی نہیں ہے۔ آج کی رات ہی وہ عظیم رات ہے جس میں یہ معجزہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا ہوا اور اسی رات میں اللہ کریم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے دِیدار سے مُشرّف فرمایا اور آپ نے عالَمِ بیداری میں سر کی آنکھوں سے اپنے ربّ کا دیدار کیا۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت کتنے پیارے اور عشق بھرے انداز میں اس کی منظر کشی فرماتے ہیں:

بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادر گیا
لمعۂ باطن میں گمنے جلوۂ ظاہر گیا
اللہ اللہ یہ عُلُوِّ خاصِ عبدیت رضا
بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادر گیا

(حدائقِ بخشش، ص ۵۲-۵۴)

آیئے! عشقِ رسول میں جھوم جھوم کر نعرے لگایئے:

اللہ کی عنایت　　مرحبا　　معراج کی عظمت　　مرحبا　　اَقصیٰ کی شوکت　　مرحبا

بُراق کی قسمت　مرحبا　بُراق کی سُرعت　مرحبا　نبیوں کی اِمامت　مرحبا

آقا کی رِفعت　مرحبا　آسماں کی سیاحت　مرحبا　مکینِ لامکاں کی عظمت　مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک میں **واقعۂ معراج و معجزۂ معراج** کے بعض حصّے کو پارہ 15 سورۂ بنی اِسرائیل کی آیت نمبر 1 میں اس طرح بیان فرمایا گیا ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَاؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ(۱)

تَرجَمۂ کنز الایمان: پاکی ہے اُسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجدِ حرام (خانۂ کعبہ) سے مسجدِ اقصا (بیتُ المقدس) تک، جس کے گرداگرد ہم نے بَرَکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سُنتا دیکھتا ہے۔

حضرتِ صدرُ الْاَفاضِل مولانا سیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خزائن العرفان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت جو کچھ ارشاد فرمایا، آیئے! اس کا خلاصہ ہے سُنتے ہیں:

☆ مِعْراج شریف نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک مُعْجِزہ ہے۔ ☆ مِعْراج شریف اللہ پاک کی ایسی عظیم نعمت ہے جس سے حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بارگاہِ الٰہی میں کمالِ قُرب ظاہر ہوتا ہے اور یہ ایسا ہے جو مخلوق میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے سِوا کسی اور کو مُیسَّر نہیں۔ ☆ مِعْراج شریف بحالتِ بیداری جسم اور رُوح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی۔ (خزائن العرفان، پ ۱۵، بنی اسرائیل: تحت الآیۃ المذکورۃ)

معراج شریف کا انکار کرنا کیسا؟

صَدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ستائیسویں(27)رجب کو معراج ہوئی۔ مکہ مکرمہ سے حضور پُرنور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا بیت المقدس تک شب کے چھوٹے حصہ میں تشریف لے جانا نصِّ قرآنی سے ثابت ہے۔اس کا منکر(انکار کرنے والا)کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور مَنازِلِ قُرب میں پہنچنا احادیثِ صحیحہ معتمدہ مشہورہ(صحی-حَہ، مُعْ-تَ-مَدہ، مَش-ہُورَہ)سے ثابت ہے جو حدِّ تَواتُر کے قریب پہنچ گئی ہیں اس کا منکر(انکار کرنے والا)گمراہ ہے۔[1] عُرُوج یا اعراج یعنی سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سر کی آنکھوں سے دیدارِ الٰہی کرنے اور فَوقَ الْعَرش(عرش سے اُوپر) جانے کا منکر (انکار کرنے والا) خاطی یعنی خطا کار ہے۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُضُور فخرِ مَوجُودات، سیّدِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس عَظِیْمُ الشَّان مُعْجِزے پر بے جا اِعتراضات کرنا کوئی نئی بات نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَورِ مُبارَک سے اب تک بہت سے نا سمجھ اور حقیقت سے ناواقف لوگ اس عظیم مُعْجِزے کا اِنکار کرتے آئے ہیں، ایک مُسلمان کیلئے بس یہی کافی ہے کہ اس واقعے کو عقل کے تَرازُو میں تولنے کے بجائے اللہ پاک کی طاقت وقُدرت کو پیشِ نظر رکھے، کیونکہ اللہ پاک ہر چیز پر قادر ہے۔اس بات کو مزید سمجھنے کیلئے حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اُمّتی حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی یہ کرامت بھی ذِہن میں رکھئے کہ اُنہوں نے اَسّی(80) گز لمبا اور چالیس(40) گز چوڑا ہیروں اور جواہرات سے آراستہ تَخت پلک جھپکنے سے پہلے پہلے یمن سے ملکِ شام میں پہنچا دیا تھا ،اس واقعہ کو اللہ پاک نے پارہ 19 سُوْرَۂ نَمْل کی آیت نمبر 40 میں یوں بیان فرمایا ہے:

---

(1)... خزائن العرفان، پ ۱۵، سورۃ بنی اسرائیل، تحت الآیہ: ۱، ص ۵۲۵.
(2)... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۲۷.

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ (پ:۱۹، النمل:۴۰)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حُضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ جب اللہ پاک نے حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کے ایک اُمّتی کو سینکڑوں مِیل کی مُسافت پر مَوجُود اِنتہائی وَزنی تخت پلک جھپکنے سے پہلے اُٹھالانے کی طاقت عطا فرمائی ہے تو یقیناً وہی رَبّ اپنی ذاتی قُدرت وطاقت سے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رات کے تھوڑے سے حصّے میں مکان و لامکان کی سیر کروانے پر بھی قادر ہے۔ لِہٰذا اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے ایسے لوگوں کی صُحبتِ بد سے دُور رہیے کہ جو پیارے آقا، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُعجِزات و کمالات کا اِنکار کرتے ہیں اور مَعَاذَاللہ (اللہ کی پناہ)، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں بے اَدَبیاں وگُستاخیاں کرتے ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں:

حَیّ باقی جس کی کرتا ہے ثَنا — مَرتے دَم تک اُس کی مِدحَت کیجئے
جس کا حُسن اللہ کو بھی بھا گیا — ایسے پیارے سے محبّت کیجئے

(حدائقِ بخشش، ۱۹۵)

مختصر وضاحت: پہلے شعر کا مطلب ہے کہ وہ خدا جو حیّ وباقی (ہمیشہ باقی وزندہ رہنے والی ذات) ہے، جب وہ اپنے پیارے کی تعریف فرماتا ہے تو اُس کے بندوں کو بھی مرتے دم تک اللہ کے پیارے کی تعریف کرنی چاہیے۔ **دوسرے شعر** کا مطلب ہے ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حُسن وجمال ایسا ہے کہ خالقِ حُسن وجمال اللہ پاک کو بھی پسند ہے، ہمیں بھی اسی پیارے سے محبت کرنی چاہیے جس کے

حُسن سے کائنات میں بہار آئی ہے۔

حُسن و جمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
اَوج و کمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عزّ و جلالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عادات و خصالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
عظمت و شانِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا
آقا کی زلفیں مرحبا... آقا کا عمامہ مرحبا
آقا کا چہرہ مرحبا... آقا کی داڑھی مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

واقعۂ معراج کا خلاصہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعۂ معراج کی کئی حکمتیں علمائے کرام نے بیان فرمائی ہیں، آیئے! پہلے مختصراً واقعۂ معراج سنتے ہیں، پھر اس کی کچھ حکمتیں بھی سنیں گے، چنانچہ مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"تفسیر صراط الجنان"** جلد 5 صَفْحہ 414 اور 415 پر ہے: معراج کی رات حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو معراج کی خوشخبری سُنائی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُقَدَّس سینہ کھول کر اُسے آبِ زَم زَم سے دھویا، پھر اُسے حکمت و اِیمان سے بھر دیا۔ اِس کے بعد تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بُراق (نامی سُواری) پیش کی اور انتہائی اِکرام و اِحترام کے ساتھ اُس پر سُوار کر کے مسجدِ اقصیٰ کی طرف لے گئے۔ بَیْتُ الْمَقْدِس میں نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام اَنبیاء و مُرسَلِیْن عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت

فرمائی۔ پھر وہاں سے آسمانوں کی سیر کی طرف مُتَوَجِّہ ہوئے، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے باری باری تمام آسمانوں کے دروازے کُھلوائے، پہلے آسمان پر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام (سے ملاقات ہوئی)، دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام (سے ملاقات ہوئی)، تیسرے آسمان پر حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام (سے ملاقات ہوئی)، چوتھے آسمان پر حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام (سے ملاقات ہوئی)، پانچویں آسمان پر حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام (سے ملاقات ہوئی)، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت و ملاقات سے مُشَرَّف ہوئے، اُنہوں نے حُضورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و تکریم کی اور تشریف آوری کی مبارک بادیں دِیں، حتّٰی کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف سیر فرماتے اور وہاں کے عجائبات دیکھتے ہوئے تمام مُقرَّبین کی آخری منزل **سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی** تک پہنچے۔ اِس جگہ سے آگے بڑھنے کی چونکہ کسی مُقرَّب فِرِشتے کی بھی مَجال نہیں ہے، اِس لئے حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آگے ساتھ جانے سے مَعْذِرَت کرکے وہیں رہ گئے، پھر مقامِ قُربِ خاص میں حُضور پُرنُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ترقّیاں فرمائیں اور اُس قربِ اعلیٰ میں پہنچے کہ جس کے تَصَوُّر تک مخلوق کے اَفکار و خیالات بھی پرواز سے عاجز ہیں۔ وہاں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر خاص رحمت و کرم ہوا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اِنعاماتِ اِلٰہیہ اور مخصوص نعمتوں سے سرفراز فرمائے گئے، زمین و آسمان کی بادشاہت اور اُن سے افضل و بَرتَر عُلوم پائے۔ اُمّت کے لئے نمازیں فَرض ہوئیں، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بعض گناہگاروں کی شفاعت فرمائی، جنّت و دوزخ کی سیر کی اور پھر دنیا میں اپنی جگہ واپس تشریف لے آئے۔ (تفسیرِ صراطُ الجنان، ۵/ ۴۱۴-۴۱۵ ملخصاً)

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دیوان **"وسائلِ بخشش"** میں سفرِ معراج

کے حسین لمحات کی منظر کشی کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

ہیں صَف آرا سب حُور و مَلَکْ اور غلماں خُلد سجاتے ہیں
اِک دُھوم ہے عَرشِ اعظم پر مہمان خدا کے آتے ہیں

ہے آج فلک روشن روشن، ہیں تارے بھی جگمگ جگمگ
محبوب خدا کے آتے ہیں محبوب خدا کے آتے ہیں

قربان میں شان و عظمت پر سوئے ہیں چین سے بستر پر
جبریلِ امیں حاضر ہوکر معراج کا مُژدہ سُناتے ہیں

جبریلِ امین بُراق لئے جنت سے زمیں پر آپہنچے
بارات فرشتوں کی آئی معراج کو دُولہا جاتے ہیں

ہے خُلد کا جوڑا زیبِ بدن رحمت کا سجا سہرا سَر پر
کیا خوب سُہانا ہے منظر معراج کو دُولہا جاتے ہیں

یہ عِزّ و جلال اللہ! اللہ! یہ اَوج و کمال اللہ! اللہ!
یہ حُسن و جمال اللہ! اللہ! معراج کو دُولہا جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۸۶-۲۸۷)

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقْصیٰ کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعَت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ☆**واقعۂ معراج ایسا واقعہ ہے** جس سے ایمان کو جِلا (زندگی) ملتی ہے، ☆**واقعۂ معراج ایسا واقعہ ہے** جو عاشقانِ رسول کے ایمان کو گرما دیتا ہے۔ ☆**واقعۂ معراج ایسا واقعہ ہے** جو ایمان کی حرارت کا باعث بنتا ہے، ☆**واقعۂ معراج ایسا واقعہ ہے** جس سے معراج فرمانے والے آقا، مہمانِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت دِلوں میں مزید گہری ہوتی ہے، ☆**واقعۂ معراج ایسا واقعہ ہے** جس سے اپنے کریم اور شفیق آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقام اور مرتبے کا شُعور ملتا ہے، ☆**واقعۂ معراج ایسا واقعہ ہے** جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک کے تمام نبی اپنی

اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ ☆**واقعۂ معراج ایسا واقعہ ہے** جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام انبیا بعدِ وفات بھی جہاں چاہتے ہیں قدم رنجا فرماتے ہیں، ☆**واقعۂ معراج ایسا واقعہ ہے** جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے یعنی وہ سب کچھ کرنے پر قادِر ہے، ☆**واقعۂ معراج ایسا واقعہ ہے** جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ☆**واقعۂ معراج ایسا واقعہ ہے** جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں تمام انبیا کا مرتبہ کچھ اور ہے جبکہ ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مرتبہ کچھ اور ہے۔

واقعۂ معراج اور اس کے ہر پہلو میں کئی کئی حکمتیں ہیں، حکیمُ الْاُمّت، حضرت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے واقعۂ معراج کی حکمتیں بیان فرمائی ہیں، آیئے ان میں سے تین حکمتیں سنتے ہیں:

پہلی حکمت

وہ تمام مُعْجِزَات اور دَرَجات جو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو علیحدہ علیحدہ عطا فرمائے گئے، وہ تمام بلکہ اُن سے بڑھ کر (کئی مُعْجِزَات) حُضُورِ پُرنور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطا ہوئے۔ مثلاً حضرتِ مُوسیٰ کَلِیْمُ اللہ (عَلَیْہِ السَّلَام) کو یہ دَرَجہ مِلا کہ وہ کوہِ طُور پر جا کر رَبّ (کریم) سے کَلام کرتے تھے، حضرتِ (سَیِّدُنا) عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام چوتھے آسمان پر بُلائے گئے اور حضرتِ اِدْرِیس عَلَیْہِ السَّلَام جنّت میں بُلائے گئے تو حُضُورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو مِعْراج کرائی گئی، جس میں اللہ پاک سے کلام بھی ہوا، آسمان کی سیر بھی ہوئی، جنّت و دوزخ کا مُعَائنہ بھی ہوا، غرضیکہ وہ سارے مَرَاتِب جو انبیا کو جُدا جُدا ملے تھے، ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک ہی مِعْراج میں سب کے سب طے کرا دیئے گئے۔ (شانِ حبیب الرحمن، ص۱۰۶ ملخصاً)

اعلیٰ حضرت، امامِ عشق و محبت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

طُور پر کوئی، کوئی چرخ پہ، یہ عرش سے پار

سارے بالاؤں پہ بالا رہی بالائی دوست

(حدائقِ بخشش، ص ۶۳)

مختصر وضاحت: یعنی کسی کی معراج طُور تک ہے (جیسے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام) کسی کی چوتھے آسمان تک (جیسے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام) اور ہمارے آقا، حبیبِ کبریا، سَیِّدُ الْاَنْبِیَاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معراج کی گرد کو بھی کون پہنچ سکتا ہے، کیونکہ آپ کی بُلندی تمام سر بُلندوں کی بلندی سے بھی بلند ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسری حکمت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معراج کی ایک اور حکمت بیان کرتے ہوئے حکیمُ الاُمّت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یوں تو تمام پیغمبروں نے اللہ پاک کی اور جنّت و دوزخ کی گواہی دی، اور ان تمام نے اپنی اپنی اُمّتوں سے **اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ** بھی پڑھوایا، مگر اُن حضراتِ (انبیائے کرام) میں سے کسی کی گواہی دیکھی ہوئی نہ تھی اور گواہی کی انتہا دیکھنے پر ہوتی ہے، تو ضرورت تھی کہ ان انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی جماعتِ پاک میں سے کوئی ایسی ہستی بھی ہو کہ جو ان تمام چیزوں کو دیکھ کر گواہی دے، اُس کی گواہی پر شہادت کی تکمیل ہو جائے۔ یہ شہادت کی تکمیل حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام کی ذات پر ہوئی۔ (کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان تمام چیزوں کو اپنی مبارک آنکھوں سے مُلاحظہ فرمایا اور اس کی گواہی بھی دی۔) (شانِ حبیب الرحمن، ص ۱۰۶ ملخصاً)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

طُورِ موسیٰ چرخِ عیسیٰ کیا مساویِ دَنیٰ ہو
سب جِہَت کے دائرے میں شش جہت سے تم وَرا ہو

سب مکاں تم لامکاں میں تَن ہیں تم جانِ صفا ہو

(حدائقِ بخشش، ص ۳۴۲)

مختصر وضاحت: **پہلے شعر** کا مطلب ہے کہ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو کوہِ طُور پر بُلایا، حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو آسمان پہ بُلایا اور ہمارے آقا حبیبُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو عرش پہ بُلا کر "**ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی**" کا قُرب عطا فرمایا۔ **دوسرے شعر** کا مطلب ہے کہ سارے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السلام ایک نہ ایک جِہت کے دائرے میں ہیں، یعنی ان کو خاص خاص شانیں کمالات اور معجزات عطا فرمائے گئے، مگر اے میرے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی عظمت کی تو کوئی حد ہی نہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تمام جہتوں اور قیدوں سے وَرَاءُالوَرا ہیں۔ **تیسرے شعر** کا مطلب ہے کہ اے پیارے آقا! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام مکان میں ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان یہ ہے مکان میں بھی ہیں اور لامکاں کی سیر بھی کر آئے ہیں، سارے نبی اگر جسم کی مانند ہیں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پاکیزہ جان اور پاک رُوح کی طرح ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

تیسری حکمت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معراج کی تیسری حکمت بیان کرتے ہوئے حکیمُ الاُمّت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام، اللہ پاک کی عطا سے اس کی تمام سلطنت کے مالِک ہیں، اسی لئے جنّت کے پتّے پتّے پر، حُوروں کی آنکھوں میں غرضیکہ ہر جگہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ لکھا ہوا ہے: یعنی یہ چیزیں اللہ پاک کی بنائی ہوئی ہیں اور

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو دی ہوئی ہیں۔(تو معراج کروانے میں) اللہ پاک کی مرضی یہ تھی کہ مالِک کو اس کی ملکیت دِکھا دی جائے۔(شانِ حبیب الرحمن، ص۱۰۷، ملتقطاً وملخصاً) شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مولانا مصطفےٰ رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

دے دِیئے تم کو اپنے خزانے ربِّ عزت ربِّ عُلا نے
دونوں جہاں کی نعمت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

عرشِ عُلا پر ربّ نے بُلایا اپنا جلوۂ خاص دِکھایا
خَلوَت والے جَلوَت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

تخت تمہارا عرش خدا کا مُلکِ خدا ہے مُلک تمہارا
ربّ کی اعلیٰ خِلافت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

تم کو دیکھا حق کو دیکھا آپ کی صُورت اُس کا جَلوہ
اچھی اچھی صُورت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

چشمِ سر نے حق کو دیکھا دل نے حق کو حق ہی جانا
اے حقّانی صورت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

(سامانِ بخشش، ص۹۱-۹۴)

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقصیٰ کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفعت	مرحبا	آسماں کی سیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سفرِ معراج میں ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کئی عجائباتِ قدرت کو ملاحظہ فرمایا، اِس مبارَک سفر (Journey) کی ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ربِّ کریم کی ایک عظیمُ الشّان نشانی یعنی جنّت اور وہاں موجود نعمتوں کو بھی اپنی مبارک آنکھوں سے مُلاحَظہ فرمایا، کئی احادیثِ طیبہ میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان چیزوں کو بیان بھی فرمایا۔ آیئے! اس ضمن میں چار (4) روایات سنتے ہیں:

(1) جنّتی نہریں اور پرندے

حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: (معراج کی رات) میرا داخِلہ جنّت میں ہوا، میں نے دیکھا کہ اُس کے سنگریزے موتیوں کے اور اُس کی مِٹّی مُشک کی تھی، [1] پھر میں نے نہریں دیکھیں، ایک پانی کی جو تبدیل نہیں ہوتا، دوسری دُودھ کی جس کا ذائقہ نہیں بدلتا، تیسری شَراب کی جس میں پینے والوں کے لئے صرف لذّت ہے (نشہ بالکل نہیں)، چوتھی نہر پاکیزہ اور صاف سُتھرے شہد (Honey) کی۔ جنّت کے پرندے اُونٹوں کی طرح تھے، اُس میں اللہ کریم نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسے ایسے اِنْعامات تیّار کر رکھے ہیں، جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی

---

(1)... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ذکر ادریس علیہ السلام، ۲/۴۱۷، حدیث: ۳۳۴۲، ملتقطاً

انسان کے دِل میں اِس کا خَیال گزرا۔[1]

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سفر معراج کے دوران آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے جنّت کی سیر کے دلنشین لمحات کو الفاظ کا جامہ پہناتے ہوئے لکھتے ہیں:

وہ بُرجِ بَطحا کا ماہ پارہ بِہِشْت کی سَیر کو سِدھارا
چمک پہ تھا خُلد کا سِتارہ کہ اِس قَمر کے قدم گئے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۷)

مختصر وضاحت: معراج کی رات وادیِ مکّہ کے چاند صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جب جنّت کی سیر کو تشریف لے گئے تو جنّت کے مُقدّر کا ستارہ چمک اُٹھا، کیونکہ جنّت میں ماہتابِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک قدم جو لگ رہے تھے۔

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقْصیٰ کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفْعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے جنّتی مشاہدات کے ضمن میں دوسری روایت سنتے ہیں چنانچہ،

(2) سونے سے آراستہ ایک محل

حضرت سیِّدُنا ابو بُرَیدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد

(1)... دلائل النبوۃ للبیھقی، جماع ابواب المبعث، باب الدلیل... بالافق الاعلیٰ، ۳۹۴/۲، ملتقطاً

فرمایا:(شبِ معراج) جب میں جنّت میں داخل ہوا تو سونے سے آراستہ ایک محل کے پاس سے میرا گزر ہوا۔ میں نے پوچھا:''لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ یہ محل کس کا ہے؟''فِرِشتوں نے عَرض کی:''لِرَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ یہ ایک عَرَبی نوجوان کا ہے۔''میں نے کہا:''اَنَا عَرَبِیٌّ میں عَرَبی ہوں۔''فِرِشتوں نے عرض کی:''لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ یہ ایک قُرَشی نوجوان کا ہے۔''میں نے کہا:''اَنَا قُرَشِيٌّ میں قُرَشی ہوں''، فِرِشتوں نے عَرض کی:''لِرَجُلٍ مِّنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ یہ اُمّتِ محمدیہ کے ایک شخص کا ہے۔''میں نے کہا:''اَنَا مُحَمَّدٌ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تو میں ہوں۔فِرِشتوں نے عرض کی:''لِعُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ یہ محل عُمَر بن خطّاب کا ہے۔''

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:''فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَهُ فَاَنْظُرَ اِلَيْهِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ تو میں نے چاہا کہ میں اُس محل میں داخل ہوجاؤں تاکہ اُسے دیکھ سکوں مگر مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی۔''یہ سُن کر امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عرض کرنے لگے:''بِاَبِيْ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَعَلَيْكَ اَغَارُ؟ یارَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا میں آپ پر بھی غیرت کروں گا۔(ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔۔الخ، ۳۸۶/۵، حدیث:۳۷۰۹ ملتقطاً)(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب۔۔۔الخ، ۵۲۵/۲، حدیث:۳۶۷۹)

صحابہ اور اہلِ بیت کی دل میں محبّت ہے بفیضانِ رضا میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
رہے تیری عطا سے یاخدا! تیری عنایت سے ہمارے ہاتھ میں دامن سدا فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۶)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے جہاں اَمیرُ المؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا مقام و مرتبہ معلوم ہوتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ

الرِّضْوَان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنے اندر نیک خصلتیں پیدا کریں۔ آیئے! جنّت کی سیر فرمانے والے مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے جنّتی مشاہدات کے ضمن میں مزید دو (2) روایتیں سنتے ہیں:

(3) بلند و بالا محلات

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ معراج کی رات جنت میں رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے چند بلند و بالا محلّات مُلاحظہ فرمائے، جن کے بارے میں پوچھنے پر حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا کہ یہ غصّہ پینے والوں اور لوگوں سے عفوو درگزر (یعنی معاف) کرنے والوں کے لئے ہیں اور اللہ پاک احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔[1]

(4) گنبد نما خیمے

ایک حدیث میں ہے کہ سفر معراج کی سُہانی رات میں جنت کی سیر کرتے ہوئے تمام نبیوں کے امام، ساری خدائی کے سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے موتیوں سے بنے ہوئے گنبد نُما خیمے مُلاحظہ فرمائے جن کی مِٹّی مُشک تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: "لِمَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيْل یعنی اے جبریل! یہ کس کے لئے ہیں؟" عرض کیا: اے **مُحَمَّد** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ آپ کی اُمّت کے **ائمہ** اور **مُؤَذِّنین** کے لئے ہیں۔[2]

سُرُورِ مَقْدَم کی روشنی تھی کہ تابِشوں سے مَہِ عَرَب کی
جِناں کے گُلشن تھے جھاڑ فَرشی جو پُھول تھے سب کنول بنے تھے

(حدائق بخشش، ص ۲۳۷)

---

(1)...مسند الفردوس، باب الراء، ۲/۲۵۵، حدیث: ۳۱۸۸، مفهوماً

(2)...المسند للشاشی، مسند عبادة بن الصامت، ۳/۳۲۱، الحدیث: ۱۴۲۸

مختصر وضاحت: جب ماہِ عرب، محبوبِ ربّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جنّت میں آمدِ باسعادت ہوئی تو روشنی ہی روشنی پھیل گئی، عَرَب کے چاند صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخِ روشن سے پھُوٹنے والی روشنی سے جنّت کے پھول بھی خوب، خوب کِھل رہے تھے۔

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقصیٰ کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعَت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

احسانِ موسیٰ اور نمازوں کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جو روایات ہم نے سُنیں، ان سے ہمیں یہ ترغیب مل رہی ہے کہ ہم نہ صرف غُصّہ دبائیں اور دوسروں سے درگزر سے کام لیں بلکہ جہاں بھی موقع ملے، اہل ہونے کی صورت میں **اِمامت** بھی کرائیں اور اذان بھی دیا کریں، اس کے ساتھ ساتھ نماز پڑھنے کی بھی عادت بنائیں۔ نماز ایک ایسی عبادت ہے جو اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **شبِ معراج** میں بطورِ تحفہ عطا فرمائی۔ چنانچہ جب رسولِ خدا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کے دِیدار سے مشرف ہو کر واپس چھٹے آسمان پر حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچے تو وہ عرض گُزار ہوئے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ربّ نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **اُمَّت** پر کیا فرض فرمایا؟ ارشاد فرمایا: **50 نمازیں**۔ اس پر حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کیا: "اِرْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ واپس اپنے ربّ کے پاس جائیے فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ اور اُس سے کمی کا سوال کیجئے فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا يُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ کیونکہ آپ کی اُمَّت سے یہ نہیں ہو سکے گا، فَاِنِّيْ قَدْ بَلَوْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَخَبَرْتُهُمْ میں نے بنی اسرائیل

کو آزما کر دیکھ لیا ہے اور ان کا تجربہ کر لیا ہے۔ یہ سُن کر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ واپس اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے اور عرض کیا: ”یَا رَبِّ خَفِّفْ عَلٰی اُمَّتِیْ یعنی اے میرے ربّ! میری اُمّت پر تخفیف فرما۔“ اللہ پاک نے پانچ(5) نمازیں کم کر دیں۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم واپس حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ پاک نے پانچ(5) نمازیں کم کر دی ہیں۔ حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پھر وہی عرض کیا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت سے یہ نہ ہوسکے گا، واپس اپنے ربّ کے پاس جائیے اور اُس سے کمی کا سوال کیجئے۔ یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم، ربِّ کائنات کی بارگاہ میں حاضِر ہوتے تو وہ پانچ(5) نمازیں کم فرمادیتا، پھر حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس تشریف لاتے تو وہ اور کمی کا عرض کر کے واپس ربِّ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھیج دیتے، حتی کہ اللہ پاک نے فرمایا: اے محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم)! دِن اور رات میں یہ پانچ (5) نمازیں ہیں اور ہر نماز کا ثواب دس(10) گُنا ہے، اِس طرح یہ **50** نمازیں ہوئیں جو نیکی کا ارادہ کرے پھر اسے نہ کرے تو اُس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جائے گی اور اگر کر لے تو دس(10) نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو بُرائی کا ارادہ کرے پھر اس سے باز رہے تو اُس کے نامۂ اَعمال میں کوئی بُرائی نہیں لکھی جائے گی اور اگر بُرا کام کر لیا تو ایک بُرائی لکھی جائے گی۔

پیارے آقا، شبِ اسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس تشریف لائے اور انہیں اس بارے میں بتایا تو حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پھر وہی عرض کیا کہ واپس اپنے ربّ کے پاس جائیے اور اُس سے کمی کا سوال کیجئے۔ اس پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں اپنے ربّ کے پاس اتنی بار گیا ہوں کہ اب مجھے حَیا آتی ہے۔(مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء...الخ، ص۸۷تا۸۸، حدیث:۱۶۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ **نماز معراج** کا تحفہ ہے، نمازِ شبِ معراج ملنے والی عبادت ہے، آج ہم غور کریں کہ ہم نے اس تحفے کو کتنا سنبھال کر رکھا، اس عظیم تحفے کی کتنی قدر کی؟، نماز تو ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، لہٰذا نماز کی پابندی کیجئے، نماز کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں، نَمازیوں کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں اعلیٰ سے اعلیٰ اِنعامات ہیں، نمازی کو جنَّت و مَغفِرت کی بِشارتیں دی گئی ہیں اور اَجرِ عَظِیم کی خُوشخبریاں سُنائی گئی ہیں۔ آیئے! مل کر **زوردار نعرہ** لگاتے ہیں، آج کے بعد میری کوئی **نماز قضا نہیں** ہوگی۔ اللہ پاک ہمیں استقامت کے ساتھ تمام نمازیں باجماعت پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جنّت تمہیں دِلائے گی اے بھائیو! نماز — دیدارِ حَق دِکھائے گی اے بھائیو! نماز
خالق سے بَخشوائے گی اے بھائیو! نماز — دربارِ مُصطفےٰ میں تمہیں لے کے جائے گی
سب کچھ تمہیں پہنائے گی اے بھائیو! نَماز — عزّت کے ساتھ نُوری لِباس اچھّے زیورات
آرام سے سُلائے گی اے بھائیو! نماز — جنَّت میں نَرم نَرم بچھونوں کے تَخت پر
رُتبہ بہت بڑھائے گی اے بھائیو! نماز — خِدمَت تمہاری کریں گی حُوریں اَدَب کے ساتھ
میوے تمہیں کِھلائے گی اے بھائیو! نماز — کوثر کے سَلسَبِیل کے شربَت پِلائے گی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نماز کی عادت بنانے، گُناہوں سے پیچھا چھڑانے کا ایک بہترین ذریعہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونا، ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر، مدنی انعامات پر عمل اور دعوتِ اسلامی کے تحت پورے ماہِ رمضان یا آخری

عشرے کے اعتکاف میں شرکت کرنا بھی ہے۔ماہِ رَمضانُ الْمُبارَک کی آمد آمد ہے اور اس ماہِ مُبارَک کی برکتوں کے تو کیا کہنے !اس ماہِ رحمت میں عبادت وتلاوت اور ذِکر ودُرُود کی کثرت کرکے اپنے نامۂ اعمال میں کثیر نیکیاں لکھوانے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ گُناہوں سے خُود کو بچانے اور دن رات نیکیوں میں بسر کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے اِعْتِکاف میں شرکت کی نہ صرف خود نیّت کریں بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں پر اِنْفرادی کوشش کرکے انہیں بھی تیار کریں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے:مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا، اس کے پچھلے تمام گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر، ص ۵۱۶، حدیث: ۸۴۸۰)

ایک اور حدیثِ پاک میں اِرْشاد فرمایا: مَنِ اعْتَکَفَ فِیْ رَمَضَانَ کَانَ کَحَجَّتَیْنِ وَعُمْرَتَیْنِ۔یعنی جس نے رَمَضانُ الْمُبارَک میں (دس دن کا) اعتِکاف کرلیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۴۲۵ حدیث ۳۹۶۶ از فیضانِ سنت)

جبکہ ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: ھُوَیَعْکِفُ الذُّنُوْبَ یُجْرٰی لَہٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ کَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ کُلِّھَا۔ اِعتِکاف کرنے والا گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کیلئے تمام نیکیاں لکھی جاتی ہیں جیسے ان کے کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔ (ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۳۶۵ حدیث ۱۷۸۱ از فیضانِ سنت)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت دُنیا کے مختلف ممالک اور شہروں میں پُورے ماہِ رَمضان اور آخری عَشرے کے اِجتماعی اِعتِکاف کی ترکیب ہوتی ہے۔☆اس اعتکاف میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے دیئے گئے جَدْوَل کے مطابق اِعتِکاف کرنے والے عاشقانِ رَمضان کی مَدَنی تَربیَت کی کوشش کی جاتی

ہے۔☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِجتماعی اِعتِکاف میں ہزارہا اسلامی بھائی مُعْتَکِف ہو کر دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِین حاصِل کرتے اور سُنّتوں کی تَربِیَت پاتے ہیں۔☆ آپ بھی اس اعتکاف کی سعادت حاصل کیجئے۔ ☆ بالخصوص ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اس اعتکاف کی ضرور سعادت پائیں۔ اللہ پاک ہمیں رمضان کریم کی خوب خوب برکتیں پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یا خدا ماہِ رمضاں کے صدقے سچّی توبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمّم، ص۱۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی عطیات کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کی دُنیا بھر میں دُھوم دھام ہے، دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے کم و بیش **107 شعبہ جات** میں مدنی کام کر رہی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ **جامعۃ المدینہ** (للبنین) کے ذریعے اب تک ہزاروں عُلمائے کرام تیار ہوئے اور اپنی خدمات کو مختلف شعبہ جات میں پیش کر کے دِینِ اسلام کی سربُلندی میں اپنا حصہ شامل کیے ہوئے ہیں۔ اسی طرح **مدرسۃ المدینہ** (للبنین وللبنات) سے بھی ہزاروں مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں ناظرہ قرآن پڑھنے اور حفظِ قرآن کی سعادت پا چکے ہیں۔ صرف **جامعۃ المدینہ** (للبنین و للبنات)، **مدرسۃ المدینہ** (للبنین وللبنات) اور **مدنی چینل** کے سالانہ اخراجات کروڑوں نہیں اربوں روپے میں ہیں۔ لہٰذا ہم خود بھی **دعوتِ اسلامی** کو **زکوٰۃ و صدقات اور مدنی عطیات** دیں، اس کے ساتھ ساتھ

اپنے رِشتے داروں، پڑوسیوں **اور** دوستوں پر بھی اِنفرادی کوشش کر کے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتا کر ان سے بھی **مدنی عطیات** جمع کریں۔

صدقے کے فوائد

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ نمبر 152 پر فضائلِ صدقات کی احادیث ذکر فرما کر ان فضائل کا **25 مدنی پھولوں میں** اس طرح احاطہ فرماتے ہیں: ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو مسلمان اس عمل میں نیک نیت (اور) پاک مال سے شریک ہوں گے انہیں کرمِ الٰہی و انعامِ حضرتِ رسالت پناہی تَعَالٰی رَبُّہٗ، وَتَکَرَّمَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (یعنی اللہ پاک کے کرم اور بارگاہِ رسالت سے ملنے والے انعام کی برکت) سے **25 فائدے** ملنے کی اُمید ہے:

(۱) بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی (اللہ پاک کی عطا سے) بُری موت سے بچیں گے، ستّر (70) دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔ (۲) عُمریں زیادہ ہوں گی۔ (۳) ان کی گنتی بڑھے گی۔ (۴) رِزق کی وُسعت، مال کی کثرت ہو گی، اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔ (۵) خیر و برکت پائیں گے۔ (۶) آفتیں بلائیں دُور ہوں گی، بُری قضا ٹلے گی، ستّر (70) دروازے بُرائی کے بند ہوں گے، ستّر (70) قسم کی بلا دُور ہو گی۔ (۷) ان کے شہر آباد ہوں گے۔ (۸) شکستہ حالی دُور ہو گی۔ (۹) خوفِ اندیشہ زائل اور اطمینانِ خاطر حاصل ہو گا۔ (۱۰) مددِ الٰہی شامل ہو گی۔ (۱۱) رحمتِ الٰہی ان کے لیے واجب ہو گی۔ (۱۲) ملائکہ اُن پر درود بھیجیں گے۔ (۱۳) رِضائے الٰہی کے کام کریں گے۔ (۱۴) غضبِ الٰہی ان پر سے زائل ہو گا۔ (۱۵) ان کے گناہ بخشے جائیں گے، مغفرت ان کے لئے واجب ہو گی، اُن کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔ (۱۶)

خدمتِ اہلِ دِین میں صدقہ سے بڑھ کر ثواب پائیں گے۔(۱۷) غلام آزاد کرنے سے زیادہ اجر لیں گے۔(۱۸) ان کے ٹیڑھے کام درست ہوں گے۔(۱۹) آپس میں محبتیں بڑھیں گی جو ہر خیر و خوبی کی مُتّبِع (یعنی پیروی کرتی یا اس کے پیچھے پیچھے چلی آتی) ہیں۔(۲۰) تھوڑے صَرف میں بہت کا پیٹ بھرے گا کہ تنہا کھاتے تو دُونا اُٹھتا۔(۲۱) اللہ پاک کے حُضور درجے بلند ہوں گے۔(۲۲) مولیٰ تبارک و تعالیٰ ملائکہ سے ان کے ساتھ مباہات (فخر) فرمائیگا۔(۲۳) روزِ قیامت دوزخ سے امان میں رہیں گے، آتشِ دوزخ ان پر حرام ہوگی۔(۲۴) آخرت میں احسانِ الٰہی سے بہرہ مند ہوں گے کہ نہایتِ مقاصد وغایتِ مرادات (یعنی تمام مقاصد اور مُرادوں میں سب سے اعلیٰ) ہے۔(۲۵) خدا نے چاہا تو اس مبارک گروہ میں ہوں گے جو حضور پُر نور، سیدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعلِ اقدس کے تَصَدُّق (صدقے) میں سب سے پہلے داخلِ جنّت ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۱۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ستائیسویں کا روزہ رکھنے کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ستائیسویں (27ویں) شب ہے اور کل ستائیسویں کا دن ہوگا، اس دن یعنی **27 رجب کے روزے** کی بہت زِیادہ فضلیت ہے، چنانچہ

100 سال کے روزوں کا ثواب

اللہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: ”رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے **100 سال کے روزے رکھے، 100 برس کی**

شب بیداری کی اور یہ رجب کی 27 تاریخ ہے۔ " (شعب الایمان، باب فی الصیام، ۳/۳۷۴، حدیث: ۳۸۱۱)

عنقریب ماہِ شعبانُ المعظم کی آمد ہونے والی ہے، اس ماہِ مبارک کے روزوں کے بھی بہت زیادہ فضائل ہیں، چنانچہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، ہر عیب سے پاک نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: "(رَمضان کے بعد) **سب سے افضل شعبان کے روزے ہیں، تعظیمِ رَمضان کیلئے۔**" (شعب الایمان، باب فی الصیام، ۳/۳۷۷، حدیث: ۳۸۱۹)

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے رِوایَت ہے، "**اللہ** کی رحمت بن کر دنیا میں تشرف لانے والے حُضورِ انور، شافِعِ مَحشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پُورے شَعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔" فرماتی ہیں: میں نے عرض کی، "یارَسُولَ **اللہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا سب مہینوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شَعبان کے روزے رکھنا ہے؟" تو شَفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** کریم اِس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔" (مسندابی یعلی، مسند عائشه، ۴/۲۷۷، حدیث: ۴۸۹۰)

اللہ پاک ہمیں معراج کے دولہا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے کل کا نفل روزہ رکھنے، شعبان اور پھر ماہِ رمضان کے سارے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، کاش! ہم پورے ماہِ رمضان کا یا آخری عشرے کا اعتکاف کرنے میں کامیاب ہو جائیں، کاش! اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ خوب خوب مدنی عطیات جمع کرنے کی توفیق مل جائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ

نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے چھینکنے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ چنانچہ ☆ دو فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) اللہ پاک کو چھینک پسند ہے اور جماہی نا پسند۔ (بُخارِی، ۴/۱۶۳، حدیث:۶۲۲۶) (2) جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ پاک تجھ پر رَحم فرمائے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر، ۱۱/۳۵۸، حدیث:۱۲۲۸۴) ☆ چھینک کے وَقت سر جھکایئے، منہ چُھپایئے اور آواز آہِستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۴) ☆ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہئے (خزائنُ العرفان صَفحہ 3 پر طَحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ☆ سُننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرحَمُکَ اللہ (یعنی اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ (بہارِ شریعت، جلد ۳ حصہ ۱۶، ص ۴۷۶) ☆ جواب سن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے: یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت

1 . . . مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

دے اور تمہارا حال درست کرے)۔(عالمگیری، ۵/۳۲۶)☆جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔(مرآۃ المناجیح،۶/۳۹۶)☆حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مبتلا نہیں ہو گا۔(مرقاۃ المفاتیح، ۸/۴۹۹، تحت الحدیث: ۴۷۳۹)☆چھینکنے والے کو چاہیے کہ زور سے حمد کہے تا کہ کوئی سنے اور جواب دے۔(ردالمحتار، ۹/۶۸۴)☆چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجِب ہے، دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجِب نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔(عالمگیری، ۵/۳۲۶)☆جواب اس صورت میں واجب ہو گا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔(بہارِ شریعت، جلد۳ حصہ ۱۶، ص۴۷۷)☆کئی اسلامی بھائی موجود ہوں تو بعض حاضرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہو گا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔(رد المحتار، ۹/۶۸۴)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"**، اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا عبدُالعزیز دَبّاغ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس میں کوئی شُبہ نہیں کہ نبیِ اکرم، محبوبِ ربِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھنا، تمام اَعمال سے افضل ہے، یہ اُن فِرشتوں کا ذِکر ہے، جو اَطرافِ جنّت میں رہتے ہیں اور جب وہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں تو اُس کی بَرَکت سے جنّت کُشادہ ہو جاتی ہے۔ (الابریز، الباب الحادی عشر فی

الجنة، باب فی زیادة الجنة۔۔۔الخ، ۳۳۸/۲)

جائیں نہ جب تک غُلام خُلد ہے سب پر حرام
مِلک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۹)

مختصر وضاحت: یعنی اے مالکِ جنت پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی کیسی شان ہے کہ جب تک آپ کی اُمّت جنّت میں نہ جائے گی، اس وقت تک کوئی بھی جنّت میں داخل نہیں ہو سکے گا جنّت تو آپ کی ملکیت ہے، پھر آپ کی اجازت کے بغیر کوئی کیسے جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

مَدَنی پھول: بَیان میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا

1 ۔۔۔معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امامِ اعظم، فقیہِ افخم(یعنی بہت بڑے عالِم)، کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا یوم عُرس 2 شعبان کو منایا جاتا ہے، یوں تو امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی پاکیزہ زندگی کئی سنہری گوشوں سے لبریز ہے، آپ تقویٰ، پرہیزگاری، خوفِ خدا، کثرتِ عبادت، طلبِ علم دین، عشقِ رسول، فکرِ آخرت سمیت کئی اچھے اوصاف کے جامع تھے، اس کے ساتھ ساتھ آپ اپنی خداداد ذہانت میں بھی بے مثل و بے مثال تھے۔ آج کے بیان میں ہم آپ کی حیرت انگیز ذہانت سے مُتَعَلِّق سنیں گے۔ آپ کی ذہانت کے مختلف واقعات بیان کئے جائیں گے اور ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھول بھی پیش کئے جائیں گے۔ کاش! سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے سب سے پہلے آپ کی ذہانت سے بھرپور انفرادی کوشش پر مشتمل ایک حکایت سنتے ہیں:

عُثمانِ غنی کی شان تسلیم نہ کرنے والے پر انفرادی کوشِش

کُوفہ میں ایک شخص اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان و عظمت کو تسلیم نہیں کرتا تھا۔ ایک بار سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اُس کے پاس تشریف لے گئے اور اپنی ذہانت کو استعمال کرتے ہوئے اس پر انفرادی کوشِش کی اور فرمایا: میں آپ کی بیٹی کیلئے رِشتہ لایا ہوں، لڑکا ایسا ہے کہ بس اُس پر ہر وَقت خوفِ خدا کا غَلَبہ رہتا ہے، نہایت مُتَّقِی ہے، بڑا پرہیزگار ہے اور ساری ساری رات عبادت میں گزار دیتا ہے، لڑکے کی یہ خُوبیاں (Qualities) سُن کر وہ شخص بولا: بہُت خوب! ایسا داماد تو

ہمارے سارے خاندان کیلئے باعثِ سعادت ہوگا! امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مگر اُس لڑکے میں ایک عیب ہے، عیب یہ ہے کہ اس کا مذہب کچھ اور ہے، وہ لڑکا مسلمان نہیں ہے۔ یہ سنتے ہی وہ شخص غصے میں آگیا اور گرج کر بولا: آپ کیسے امام ہیں؟ مجھے یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ میں اپنی بیٹی کی شادی ایک غیر مسلم سے کردوں؟ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بڑی نرمی سے فرمایا: بھائی! جب آپ اپنی بیٹی ایک غیر مسلم کے نِکاح میں دینے کیلئے تیّار نہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ کے مَحبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم یکے بعد دیگرے اپنی دو شہزادیاں کسی غیر مسلم کے نکاح میں دے دیں؟ یہ سُن کر اُس کی عَقل ٹھکانے لگ گئی اور وہ بے حد شرمندہ ہوا اور سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شان و عظمت اور مقام و مرتبہ کا اعتراف کرنے والا بن گیا۔ (اَلْمَناقِب لِلْکَرْدَرِی، ۱/۱۶۱ بتغیر)

ہمارے آقا ہمارے مَولیٰ امامِ اعظم ابوحنیفہ ہمارے ملجاء ہمارے ماویٰ امامِ اعظم ابوحنیفہ
زمانے بھر نے زمانے بھر میں بہت تجسس کیا و لیکن مِلا نہ کوئی امام تم سا امامِ اعظم ابوحنیفہ

(دیوانِ سالک از رسائلِ نعیمیہ، ص ۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کیسی عقل مندی اور ذہانت (Intellect) کا مظاہرہ کرتے ہوئے اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شان و عظمت کو تسلیم نہ کرنے والے پر انفرادی کوشش کی، اس ذہانت آمیز اور پیار و شفقت سے لبریز انفرادی کوشش کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ شخص تائب ہو کر اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شان تسلیم کرنے والا بن گیا۔ اس حکایت سے یہ بھی درس ملتا ہے کہ مبلغ کو انفرادی کوشش کرتے ہوئے موقع ماحول کی مناسبت سے حِکمتِ عملی کا بھی استعمال کرنا چاہیے۔ کبھی

کبھی حکمتِ عملی(Strategy) کی چابی سے بڑے بڑے بند دروازے بھی آسانی سے کُھل جاتے ہیں۔

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا ادب کیجئے!

یہ بھی یاد رکھئے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ہمیشہ ادب اور تعظیم سے پیش آنا چاہیے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وہ مقدس اور پاکیزہ گروہ ہے، جسے اللہ کے پیارے حبیب، مکی مدنی طبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت اور رفاقت کی عظیمُ الشّان سعادت ملی۔ ☆**یہ وہ لوگ ہیں** جنہوں نے وحی کے انوار اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ ☆**یہ وہ لوگ ہیں** جن کی تربیت (Training) خود خُلُقِ عظیم کے پیکر، تمام نبیوں کے سَروَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود فرمائی۔ ☆**یہ وہ لوگ ہیں** جنہوں نے آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معمولات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ☆**یہ وہ لوگ ہیں** جنہوں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات کو دیکھا، ☆**یہ وہ لوگ ہیں** جنہوں نے تن، من دھن سمیت ہر شے راہِ خدا میں قربان کر دی۔ ☆**یہ وہ لوگ ہیں** جنہوں نے اپنے خونِ جگر سے شجرِ اسلام کی آبیاری کی۔ ☆**یہ وہ لوگ ہیں** جنہوں نے تبلیغِ دین کے لیے ہر طرح کی مشقتیں برداشت کیں۔ اَلْغَرَض! ☆**یہ وہ لوگ ہیں** جن کی قربانیوں کا صلہ ہے کہ آج اسلام کا پرچم ہر طرف لہرا رہا ہے۔ لٰہذا! ان کی تعظیم و توقیر ہر مسلمان پر لازم ہے، ان کا ذکر ادب اور محبت سے کرنا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔ خود رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے بارے میں وصیتیں اور نصیحتیں فرمائیں۔ آیئے! اسی مُتَعَلِّق فرمانِ مصطفٰے سنتے ہیں:

فرمایا: اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ میرے اصحاب کے حق میں خدا سے ڈرو! خدا کا خوف کرو! لَا تَتَّخِذُوْھُمْ غَرَضًا بَعْدِیْ انہیں میرے بعد نشانہ نہ بناؤ! فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ جس نے انہیں محبوب رکھا میری محبت کی وجہ سے محبوب رکھا۔ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ اور جس نے ان سے بغض کیا وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے، اس لئے اس نے ان سے بغض رکھا۔ وَمَنْ اٰذَاھُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ جس نے انہیں

اِیذا دی اس نے مجھے ایذا دی۔ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ جس نے مجھے ایذا دی اس نے بیشک اللہ پاک کو ایذا دی۔ وَمَنْ اٰذَی اللّٰہَ یُوْشِكُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ جس نے اللہ پاک کو ایذا دی قریب ہے کہ اللہ پاک اُسے گرفتار کرے۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سب اصحاب النبی، ۵/۴۶۳، حدیث:۳۸۸۸)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **بہارِ شریعت** میں ہے: کسی صحابی کے ساتھ سُوءِ عقیدت (بُری عقیدت) بدمذہبی و گمراہی و استحقاقِ جہنم ہے، کہ وہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ بُغض ہے۔ تمام صحابۂ کرام اعلیٰ و ادنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنّتی ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/۲۵۲و۲۵۴)

اَہلِ سُنَّت کا ہے بیڑا پار اَصحابِ حُضُور
نَجم ہیں اور ناؤ ہے عِترت رَسُولُ اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۳)

مختصر وضاحت: یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ستاروں کی مانند جبکہ اہلِ بیتِ مصطفےٰ کشتی کی مانند ہیں۔ اہلِ سُنّت نے ان دونوں کا سہارا لیا ہے، لہٰذا ان کا بیڑا ضرور پار لگے گا۔

ہر صحابیِ نبی *****جنّتی جنّتی
ہر صحابیِ نبی *****جنّتی جنّتی
چار یارِ نبی *****جنّتی جنّتی
ابو بکر و عمر بھی *****جنّتی جنّتی
عثمانِ غنی *****جنّتی جنّتی
فاطمہ اور علی *****جنّتی جنّتی
حسن بھی حسین بھی *****جنّتی جنّتی
ہر صحابیِ نبی *****جنّتی جنّتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! ہم امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ذہانت سے مُتَعَلِّق سُن رہے تھے۔ آیئے! کچھ ان کی سیرت و کردار سے متعلق کچھ سنتے ہیں:

امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف:

حضرت سیدنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا نامِ نامی نُعمان ہے، **حضرت سیدنا امامِ اعظم** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی کا نام ثابت ہے اور آپ کی کُنیت ابُو حنیفہ (اور لقب امامِ اَعْظَم ہے)۔

اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی اپنے رسالے "**اشکوں کی برسات**" میں لکھتے ہیں: **حضرت سیدنا امامِ اعظم** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ 70 ہجری میں عراق کے مشہور شہر کُوفہ میں پیدا ہوئے اور 80 سال کی عمر میں 2 شعبان المعظم 150 ہجری میں وفات پائی۔ (اشکوں کی برسات، ص ۲) آج بھی بغداد شریف کے قبرستان خیزران میں آپ کا مزارِ فائضُ الاَنْوار مَرجَعِ خَلائِق ہے۔ (تاریخِ بغداد، ۱۳/۳۲۵ مفہوماً) **حضرت سیدنا امامِ اعظم** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے چند صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مُلاقات کا شَرَف حاصل کیا ہے اور بعض صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے براہِ راست پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِرْشادات بھی سُنے ہیں۔ (الخیرات الحسان، ص: ۳۳ ملتقطاً)

ہو نائبِ سَروَرِ دو عالم، امامِ اعظم ابوحنیفہ سراجِ اُمّت فقیہِ اَفخم، امامِ اعظم ابوحنیفہ
ہے نام نعمان ابن ثابت، ابو حنیفہ ہے اُن کی کُنیت پکارتا ہے یہ کہہ کے عالم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۷۳)

حضرت سیدنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بڑے عُمدہ اَخلاق کے مالک تھے۔ اپنے پاس آنے والے ہر شخص کی مدد فرماتے۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص: ۱۶) **حضرت سیدنا امامِ اعظم** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دن بھر علمِ دین کی اِشاعت (Preaching) میں مصروف رہتے۔ کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنا آپ کا معمول تھا۔

اندازِ تجارت

حضرت سیدنا امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دَرْس وتدریس اور عبادتِ رَبِّ ذُوالجلال کے ساتھ ساتھ حُصُولِ رزقِ حلَال کے لئے تجارت (Business) کا پیشہ اختیار فرمایا۔ **حضرت سیدنا امام اعظم** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تجارت میں بھی لوگوں سے بھلائی کرتے اور شرعی اُصُولوں کی پاسداری کرتے۔ بلکہ اپنے ساتھ کام کرنے والوں کو بھی لوگوں سے بھلائی سے پیش آنے اور شرعی اُصولوں کی پابندی کی تلقین کرتے تھے۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا حَفْص بن عبدُالرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا امامِ اَعْظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ تجارت کرتے تھے اور انہیں مالِ تجارت بھیجا کرتے۔ ایک بار ان کے پاس کچھ سامان بھیجتے ہوئے فرمایا: اے حَفْص! فُلاں کپڑے میں کچھ عیب ہے۔ جب تم اُسے فروخت کرو تو عَیب بیان کر دینا۔ حضرت سیِّدُنا حَفْص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مالِ تِجارت فروخت کر دیا اور بیچتے ہوئے عَیب بتانا بُھول گئے اور یہ بھی یاد نہ رہا کہ کس کو بیچا ہے۔ جب امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو عِلْم ہوا تو آپ نے تمام کپڑوں کی قیمت صَدَقہ کر دی۔ (تاریخ بغداد، باب مناقب ابی حنیفۃ، ۳۵۶/۱۳)

جو بے مثال آپکا ہے تقویٰ، تو بے مثال آپکا ہے فتویٰ
ہیں علم و تقویٰ کے آپ سنگم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے امامِ اعظم کی محبت کا دم بھرنے والے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ ہر عاقل، بالغ، مسلمان پر دیگر فرائض علوم کے ساتھ ساتھ اپنی ضرورت کے مسائل سیکھنا فرض، لازم و ضروری ہے۔ تاجر حضرات کو چاہیے کہ اپنی ضرورت کے مسائل علمائے کرام سے سیکھیں، مدنی چینل کا علمِ دِین سے مالا مال سلسلہ **"احکامِ تجارت" ہر اِتوار کو بعدِ مغرب مدنی چینل پر براہِ راست**(Live) ہوتا ہے، یہ

سلسلہ پابندی کے ساتھ دیکھنے کا معمول بنائیے، اس کی برکت سے تجارت سے مُتَعَلِّق سینکڑوں مسائل کی معلومات حاصل ہوں گی۔

ابھی ہم نے جو واقعہ سنا اس میں ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امامِ اَعْظَم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شریکِ تِجارت (Busines partner) نے بُھولے سے عَیْب دار چیز بیچ دی، تو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کی تمام قیمت صَدَقہ فرمادی۔ مگر اَفسوس! صَد اَفسوس! ☆**ہمارے مُعاشَرے** میں بسا اوقات بُھولے سے نہیں بلکہ جان بُوجھ کر خرید و فروخت میں دوسروں کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ ☆**ہمارے مُعاشَرے** میں جُھوٹی قسمیں کھا کر دوسروں کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ ☆**ہمارے مُعاشَرے** میں عیب دار چیز کے عَیْب چُھپا کر دوسروں کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ ☆**ہمارے مُعاشَرے** میں گھٹیا چیز کو سب سے اعلیٰ اور عمدہ بتا کر دوسروں کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ ☆**ہمارے مُعاشَرے** میں دوسروں کی مجبوریوں کا فائدہ اُٹھا کر انہیں دھوکہ دیا جاتا ہے۔ ☆**ہمارے مُعاشَرے** میں اچھی چیز دکھا کر پھر گھٹیا دے کر دوسروں کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ ☆**ہمارے مُعاشَرے** میں ناپ تول میں کمی کر کے دوسروں کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ ہماری اَخلاقی حالت تو اس قدر تباہ ہو چکی ہے کہ اگر دکان پر بیٹھنے والا ہمارا بچہ دھوکہ دہی سے کوئی چیز بیچنے میں کامیاب ہو جائے تو اُسے ایک شاندار کارنامہ سمجھا جاتا ہے۔ بچے کو شاباش دی جاتی ہے، اس کی پیٹھ تھپکی جاتی ہے اور اس طرح کے جُملے کہتے ہیں کہ **بیٹا اب تم بھی سیکھ گئے ہو، تمہیں کاروبار کرنا آگیا ہے، تم سمجھدار ہو گئے ہو** وغیرہ۔ حالانکہ ایسے موقع پر تو بچے کو یہ سکھانا چاہئے کہ **بیٹا** جُھوٹ بول کر کاروبار نہیں کرتے، **بیٹا** دوسروں کو دھوکہ دے کر کاروبار نہیں چلاتے، **بیٹا** لین دَین میں جھوٹی قسمیں نہیں کھاتے، **بیٹا** دوسروں کو ٹھگتے نہیں ہیں وغیرہ وغیرہ۔ مگر پیسہ کمانے کی ہَوَس صحیح اور غلط

کے فرق سے بے نیاز (Independent) کر دیتی ہے، پیسہ کمانے کی ہَوَس **حلال و حرام** کا فرق مٹا دیتی ہے، پیسہ کمانے کی ہَوَس **اللہ پاک کی یاد سے غافل** کر دیتی ہے، پیسہ کمانے کی ہَوَس **نمازِ باجماعت** سے غافل کر دیتی ہے، پیسہ کمانے کی ہَوَس **تلاوتِ قرآن** سے غافل کر دیتی ہے۔ پیسہ کمانے کی ہَوَس **جھوٹ بولنے** پر مجبور کرتی ہے، پیسہ کمانے کی ہَوَس **دھوکہ دینے** پر اُکساتی ہے، حالانکہ دھوکہ دینے والے کو اس حدیثِ پاک پر بھی غور کرنا چاہیے کہ صادق اور امین آقا، محسن اور کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ** یعنی تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا، جب تک اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ [1]

اب سوچئے! ☆ **بھلا کون** شخص ہو گا جو دھوکہ کھانا پسند (Like) کرے گا؟ ☆ **بھلا کون** عقل مند ہو گا، جو بے وقوف بننا پسند کرے گا؟ ☆ **بھلا کون** شخص ہو گا جو یہ پسند کرے گا کہ جھوٹ بول کر اسے مال بیچا جائے۔ ☆ **بھلا کون** شخص ہو گا جس کی یہ خواہش ہو گی کہ اس سے رشوت لی جائے؟ ☆ **بھلا کون** یہ چاہے گا کہ اس کے بَھولے پَن کا فائدہ اُٹھا کر جیب خالی کر دی جائے؟ یقیناً کوئی شخص اپنے لئے یہ باتیں پسند نہیں کرے گا، تو پھر اپنے مُسلمان بھائیوں کے لئے ایسا کیوں سوچا جاتا ہے۔۔۔؟

اللہ پاک ہمیں شَرعی اُصولوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کاروبار میں جُھوٹ بولنے اور دھوکہ دہی کی آفت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ذہانت

---

[1] ۔۔۔بخاری، کتاب الایمان، باب من الایمان ان یحب لاخیہ مایحب لنفسہ، ۱/ ۱۶، حدیث: ۱۳

کے بارے میں سُن رہے تھے۔ ذہانت کا مطلب ہوتا ہے: **"عقل کی تیزی"** جس کا ذہن تیز ہو اور جو بات کو جلدی سمجھ جاتا ہو، اُسے **"ذہین"** (Intelligent) کہتے ہیں۔ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بڑے ذہین شخص تھے، بات کو جلدی سمجھنے اور مشکل سے مشکل مسئلے کا فوراً حل نکال لینے میں اپنی مثال آپ تھے۔ آیئے آپ کی ذہانت کا ایک اور واقعہ سنتے ہیں:

مرد اور عورت کی عجیب قسم

چنانچہ منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دور میں ایک شخص کسی بات پر اپنے بچوں کی امی (بیوی) سے ناراض ہوا تو اس نے غصہ میں قسم کھا کر اس سے کہا: میں تجھ سے اس وقت تک بات نہیں کروں گا جب تک تُو مجھ سے بات نہیں کرے گی۔ اِدھر غُصّہ میں اس کے بچوں کی امی (بیوی) نے بھی قسم اُٹھا کر وہی الفاظ کہے جو شوہر نے کہے تھے، جب غُصّہ ختم ہوا تو دونوں کو بہت افسوس ہوا، مسئلے کے حل کے لیے شوہر پہلے حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے پاس گیا اور ان سے یہ معاملہ عرض کیا، انہوں نے فیصلہ دیا کہ کوئی حل نہیں ہے، تم میں سے جو بھی پہلے بات کرے گا، اُسے قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا۔ حضرت سفیان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بعد وہی شخص حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسئلے کا حل دریافت کیا۔ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تم اپنے بچوں کی امی (بیوی) سے بات چیت شروع کر دو، کسی پر کوئی کفارہ نہیں ہو گا۔

جب یہ بات حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو معلوم ہوئی تو اس شخص سے فرمایا: پھر جا کر پوچھو! اس نے دوبارہ جا کر وہی سُوال حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وہی جواب دیا، اس پر حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا: آپ نے اس مسئلہ کا یہ جواب کیسے دیا؟ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مرد

کے قسم اُٹھانے کے بعد جب عورت نے یہ کہا کہ **"میں بھی تم سے بات نہیں کروں گی"** یہ جملہ کہتے ہی عورت نے مرد سے بات کرتو لی۔ لہٰذا اب اگر مرد بات شروع کرے گا تو اس کی قسم نہیں ٹُوٹے گی تو اس پر کسی طرح کا کفارہ بھی نہیں ہوگا۔ یہ سُن کر حضرت سفیان ثوری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے کہا: ابو حنیفہ ! تم پر وہ علوم ظاہر ہوئے ہیں کہ جن کا ہم تصوّر بھی نہیں کرسکتے۔ (الخیرات الحسان، ص ۷۱)

سپہرِ علم و عمل کے سورج تمہی ہو، سب ہیں تمہارے تارے
تمہی سے چمکا ہے جو بھی چمکا امامِ اعظم ابوحنیفہ!
تمہارے آگے تمام عالَم نہ کیوں کرے زانوئے ادب خَم
کہ پیشوایانِ دین نے مانا امامِ اعظم ابوحنیفہ!

(دیوانِ سالک از رسائل نعیمیہ، ص ۳۵)

مختصر وضاحت: پہلے شعر کا مطلب ہے کہ علم اور عمل کے سورج حضرت امام اعظم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ ہیں، باقی سب ستارے ہیں اور امامِ اعظم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے نور سے روشنی لے کر چمکتے ہیں۔ **دوسرے شعر** کا مطلب ہے کہ حضرت امام اعظم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ گویا تمام جہاں کے استاذ ہیں، بڑے بڑے علماء نے بھی آپ کو "**امام اعظم**" تسلیم کیا ہے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عقل کی اہمیت!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی ذہانت مرحبا! یقیناً عقل اللہ پاک کی بڑی عظیم نعمت ہے۔ دنیا اور آخرت کے معاملات میں عقل کا درست استعمال کئی کامیابیاں دلاسکتا ہے۔ عقل ہی صحیح اور غلط میں امتیاز کرتی ہے، عقل ہی انسان کی راہنما

ہے، کیا کام کرنا ہے اور کیا کام نہیں کرنا، یہ فیصلہ عقل ہی کرتی ہے، بہترین عقل وہ ہے جو انسان کو نیکیوں کی راہ کا مسافر بنائے رکھے، بدترین عقل وہ ہے جو انسان کو بُرائیوں کی راہ پر چلا دے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی دلچسپ کتاب "**دین و دنیا کی انوکھی باتیں**" سے عقل کے بارے میں دو فرامینِ مصطفےٰ سنتے ہیں:

1. فرمایا: جب اللہ پاک نے عقل کو پیدا فرمایا: اس سے فرمایا: آگے آ تو وہ آگے آگئی، فرمایا: پیچھے جا تو وہ پیچھے چلی گئی۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں نے کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں کی جو میرے نزدیک تجھ سے زیادہ عزت والی ہو۔ میں تیرے ہی سبب پکڑوں گا، تیرے ہی سبب عطا کروں گا، تیری وجہ سے حساب لوں گا اور تیرے ہی سبب سزا دوں گا۔ (شعب الایمان، باب في تعديد نعم الله، فصل في فضل العقل، ۱۵۴/۴، حدیث: ۴۶۳۳ ملتقطاً، مسند الفردوس، ۲۹/۱، حدیث: ۴ بتغیر)

2. صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا ابو دردا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: اے عُوَیْمر! اپنی عقل میں اضافہ کرو! تمہارے قُربِ الٰہی میں بھی اضافہ ہوگا۔ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں اپنی عقل میں کیسے اضافہ کر سکتا ہوں؟ ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی حرام کردہ باتوں سے اجتناب کرو اور اس کے فرائض کو ادا کرو تم عقلمند بن جاؤ گے، پھر نیک اعمال کو اپنا معمول بنالو، دنیا میں تمہاری عقل میں زیادتی ہوگی اور اللہ پاک سے تمہارے قُرب میں اور عزّت میں اضافہ ہوگا۔ (بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث، کتاب الادب، باب ما جاء فی العقل، ۸۰۸/۲، حدیث: ۸۲۹)

حافظہ مضبوط اور کمزور کرنے والے چند اُمور

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا اللہ پاک کی رِضا والے کاموں کو جاننا، ان پر عمل کرنا اور اس کے حرام کردہ کاموں سے رک جانا عقل میں اضافے کا سبب ہے۔ جس طرح نیکی عقل کو بڑھاتی اور حافظے (Memory) کو مضبوط کرتی ہے، اسی طرح گناہ عقل کو ختم کرتا اور حافظے کو کمزور کرتا ہے۔ روز مرّہ میں انجام دیئے جانے والے کئی ایسے امور ہیں جن میں سے بعض سے حافظہ مضبوط ہوتا ہے جبکہ بعض حافظہ کمزور کر دیتے ہیں۔ اللہ پاک کی رضا اور علمِ دین کا فیضان پانے سمیت آخرت بہتر کرنے والے کاموں میں اپنی ذہانت استعمال کرنے کے لیے حافظہ مضبوط کیجیے۔ آیئے! دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"حافظہ کیسے مضبوط ہو"** سے حافظہ مضبوط اور کمزور کرنے سے مُتَعَلِّق چند ایسے اُمور سنتے ہیں:

حافظہ مضبوط کرنے والے اُمور

☆ تلاوتِ قرآن کرنے سے حافظہ مضبوط ہوتا ہے۔(ص،۱۸۶) ☆ نماز بھی حافظہ مضبوط کرتی ہے۔ ☆ دُرُود شریف پڑھنے سے بھی حافظہ قوی(مضبوط) ہوتا ہے۔ ☆ حلال، پاکیزہ اور صحت بخش غذائیں دل و دماغ کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ حافظہ بھی مضبوط کرتی ہیں۔(ص،۱۸۷) ☆ گناہوں بھری گفتگو کرنے اور سننے سے بچنے سے حافظہ مضبوط ہوتا ہے ☆ صالحین کی صحبت اختیار کرنے سے حافظہ مضبوط ہوتا ہے ☆ مِسواک شریف کی بھی یہ برکت ہے کہ اس سے دانت اور منہ کی صفائی کے ساتھ حافظہ بھی توانا ہوتا ہے۔(ص،۱۶۷)

سرکار کی ادا ہے مسواک پیاری پیاری　　اللہ کی رِضا ہے مسواک پیاری پیاری
کرتی ہے دل کو روشن سرکار کی ہے سنت　　روحانی اِک غذا ہے مسواک پیاری پیاری
یارب کرم سے ہم کو ہو جائے اِس کی عادت　　جاں بخش دل کُشا ہے مسواک پیاری پیاری

فیضانِ مسواک۔۔۔۔۔۔۔۔۔جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حافظہ کمزور کرنے والے اُمور

☆فضول گوئی سے حافظہ کمزور ہوتا ہے۔☆جھوٹ بولنے سے حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ ☆بدنگاہی بھی حافظے کے کمزور ہونے کا سبب ہے۔☆جماعت کے ساتھ نماز میں سُستی کرنا بھی حافظے کو کمزور کرتا ہے۔☆بکثرت سونے بالخصوص نمازِ چاشت کے وقت(نمازِ چاشت کا وقت سورج نکلنے سے کم از کم 20منٹ بعد شروع ہوتا ہے)سونے سے بھی حافظہ کمزور ہوتا ہے۔(حافظہ کیسے مضبوط ہو؟،ص۱۶۹تا۱۷۶ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اچھے اور نیک لوگوں کی صحبت میں رہنا بھی حافظے کو قوی کرتا ہے، لہٰذا ہم بھی اچھے اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں۔ اچھے اور نیک لوگوں کی صحبت پانے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بھی ہے۔اس پاکیزہ ماحول سے وابستہ ہوجایئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عاشقانِ رسول کی صحبت سے نہ صرف نیک بننے کا جذبہ پیدا ہوگا بلکہ اس کی برکت سے حافظہ بھی مضبوط ہوگا۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار اجتماع"

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور ذیلی حلقے کے **12 مدنی کاموں** میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"ہفتہ وار اجتماع"** بھی ہے۔☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں تلاوت و نعت اور علمِ دین سے بھرپور سُنّتوں بھرا بیان سننے، اجتماعی طور پر ذِکْرُ اللہ کرنے اور رِقّت انگیز دُعا میں اپنے گُناہوں سے تائب ہونے کے ساتھ ساتھ بُری صحبت سے بچنے اور اچھی صحبت اِختیار کرنے کے مواقع بھی مُیسر آتے ہیں۔☆یقیناً اچھی صحبت اِختیار کرنا اور مل کر اللہ کریم کا ذِکر کرنا قابلِ فضیلت عمل

ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جب لوگ کسی مجلس میں اِکٹھے ہو کر اللہ کریم کا ذِکر کرتے ہیں، پھر جب وہ فارغ ہوتے ہیں تو اُن سے کہا جاتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ، بے شک تمہارے گُناہوں کو بخش دِیا گیا ہے اور تمہاری بُرائیوں کو نیکیوں سے بدل دِیا گیا ہے۔(شعب الایمان،باب فی محبة الله، ۱/۴۵۴،حدیث: ۶۹۵) ☆**"ہفتہ وار اجتماع"** تلاوتِ قرآن، نعتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم، سُنّتوں بھرے بیان، رِقّت انگیز دُعا، ذِکر ودُرُود کے مدنی پھولوں اور عِلْمِ دین کے گُلدستوں سے سجا ہوتا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار اِس مدنی کام "**ہفتہ وار اجتماع**" کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے "**ہفتہ وار اجتماع**" کا مطالعہ کیجئے، تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی، بالخصوص **ہفتہ وار اجتماع کی مجالس کے نگران واراکین** تو اِس رِسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں۔ یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اِس رِسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے۔☆ اِجتماعات کی اہمیّت ☆ دعوتِ اسلامی اور اجتماعات کا اِہتمام ☆ ہفتہ وار اجتماع کیا ہے؟ ☆ اجتماع کا **مکمل جدول** ☆ اجتماع میں شرکت کرنے کے **13 فضائل وبرکات** ☆ ہفتہ وار اجتماع سے متعلق **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے مدنی مشوروں کے مدنی پھول ☆ **خیر خواہ کے 19 مدنی پھول** ☆ ہفتہ وار اجتماع سے متعلق **اِحتیاطوں اور مفید معلومات** پر مبنی سوال جواب ☆ ہفتہ وار اجتماع کی **شرعی و تنظیمی اِحتیاطیں** وغیرہ۔

آیئے! بطورِ ترغیب **"ہفتہ وار اجتماع"** میں شرکت کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے والے ایک عاشقِ رسول کی مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

اجتماع کی برکت سے نیک بن گیا

مَرکَزُ الاَوْلیا (لاہور) کے ایک اِسلامی بھائی گُناہوں کی وادیوں میں گُم تھے، ان کے اسکول کے زمانے

میں ایک اِسلامی بھائی اَکْثَر ان کے بڑے بھائی سے مِلنے آیا کرتے تھے، ایک دن اُنہوں نے دعوتِ اِسلامی کے **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع** کی دَعوت پیش کی۔ یہ اُن کی دَعْوت پر سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں جا پہنچے، انہیں بہُت اچّھا لگا، لہٰذا انہوں نے پابندی سے جانا شُرُوع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کی بَرَکت سے انہوں نے نمازوں کی پابندی شُروع کر دی۔ عِمامہ شریف بھی سجالیا، جس پر گھر کے بعض اَفراد نے سختی کے ساتھ مُخالفت کی مگر مَدَنی ماحول کی کشِش اور عاشِقانِ رَسُول کا حُسنِ سُلُوک انہیں دعوتِ اِسلامی سے مزید قریب تر کرتا چلا گیا، مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سُنَّتوں بھرے بَیانات کی کیسٹیں سُننے سے ڈھارس بندھی اور حوصلہ مِلتا چلا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آہِستہ آہِستہ ان کے گھر میں بھی مَدَنی ماحول بن گیا۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ! سِیَہ کارو آؤ! گناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ تمہیں عاشِقِ مُصْطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں تاثُّراتِ علماء

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ذہانت سے متعلق سُن رہے تھے، اللہ پاک نے امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو ایسی ذہانت اور عقل عطا فرمائی تھی کہ بڑے بڑے مشکل مسائل کا حل نکال لیتے تھے۔ بعد کے علما تو آپ کی ذہانت کا اعتراف (Acknowledge) کرتے ہیں مگر ساتھ ساتھ خود امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ہم زمانہ فقہا بھی آپ کی ذہانت کا اعتراف کرتے نظر آتے ہیں۔ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ہم زمانہ اور آپ کے دور کے قریب کے علما آپ کے

بارے میں کیا تاثرات رکھتے ہیں، آیئے! سنتے ہیں:

حضرت یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے ایک ہزار اساتذہ سے پڑھا اور علم حاصل کیا، لیکن خدا کی قسم! امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ان سب سے زیادہ متقی تھے۔ امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ان سب سے زیادہ مضبوط حافظے والے تھے اور امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ان سب سے زیادہ ذہین و عقلمند تھے۔

کروڑوں شافعیوں کے پیشوا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے زیادہ کوئی عقلمند آدمی پیدا نہیں ہوا۔ (حدائق الحنفیه، ص ۱۰۲ بتغیر قلیل)

امام سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک بار فرمایا: امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رُوئے زمین کے سب سے بڑے فقیہ (یعنی علمِ فقہ کے عالم) ہیں۔ (الخیرات الحسان، ص ۱۰۵)

اے عاشقانِ اولیا! واقعی! امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے وقت کے بہت بڑے فقیہ تھے۔ سینکڑوں بڑے بڑے فقہا و علما آپ نے تیار کئے، لاکھوں مسائل قرآن و حدیث سے نکالے، مسائل اخذ کرنے کے درجنوں قوانین وضع کئے، بڑے بڑے پیچیدہ مسائل کو چند لمحوں میں حل کر دکھایا، علمِ حدیث کے فروغ میں بہت بڑا کردار ادا کیا، اَلْغَرَض! آپ واقعی اپنے وقت کے **"امامِ اعظم"** تھے۔ آیئے! آپ کی ذہانت و فطانت پر مشتمل ایک اور واقعہ سنتے ہیں:

بھولی چیز یاد آنے کا نسخہ

ایک بار کوئی شخص حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے کچھ رقم (Amount) ایک جگہ احتیاط سے رکھ دی تھی، اب مجھے سخت ضرورت ہے لیکن مجھے

یاد نہیں آرہا کہ کس جگہ رکھی تھی، آپ کوئی تدبیر فرمائیے، آپ نے اس سے فرمایا: تم آج ساری رات نماز پڑھو تمہیں پتہ چل جائے گا۔ اس نے جاکر نماز پڑھنی شروع کر دی، تھوڑی ہی دیر میں اسے یاد آگیا کہ فلاں جگہ رقم رکھی تھی، چنانچہ اس نے رقم نکال لی، اگلے دن امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں آیا اور عرض کی: حضور! آپ کی تدبیر سے مجھے رقم مل گئی، حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: شیطان کو یہ کب گوارا تھا کہ تم ساری رات نماز پڑھو، اس لئے اس نے جلدی یاد دلا دیا۔ لیکن تمہارے لئے تو یہی مناسب رہتا کہ تم اللہ پاک کا شکر بجا لاتے ہوئے ساری رات نماز پڑھتے رہتے۔ (الخیرات الحسان، ص، ۷۱)

کسی کی آنکھوں کا تُو ہے تارا کسی کے دل کا بنا سہارا مگر کسی کے جگر میں آرا امامِ اعظم ابوحنیفہ

سراج تُو ہے بغیر تیرے جو کوئی سمجھے حدیث و قرآں پھرے بھٹکتا نہ پائے رَستہ امامِ اعظم ابوحنیفہ

(دیوانِ سالک از رسائلِ نعیمیہ، ص۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مختصر وضاحت: پہلے شعر کا مطلب ہے امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شان یہ ہے کہ کسی کی آنکھ کے تارے ہیں، کسی کے دل کے سہارے ہیں اور کسی کے دل جگر میں جلوہ گر ہیں۔ **دوسرے شعر** کا مطلب ہے کہ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہدایت کے سورج ہیں، قرآن و حدیث سمجھنے کے لیے آپ کے نورِ علم کا ہونا ضروری ہے ورنہ سیدھا راستہ نہیں ملے گا اور بندہ بھٹک جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے جہاں امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ذہانت ثابت ہوتی ہے، وہیں یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ شیطان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ بندہ

عبادت کے قریب نہ جائے اور اگر کوئی کسی طرح عبادت میں مشغول ہو بھی جائے تو اسے طرح طرح کے وسوسوں میں مبتلا کر کے عبادت سے دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس حکایت سے ہمیں یہ بھی سبق مل رہا ہے کہ اگر وسوسے آئیں، عبادت میں رغبت حاصل نہ ہو، خشوع و خضوع نصیب نہ ہو، طرح طرح کے خیالات ستائیں تب بھی عبادت سے منہ نہیں موڑنا چاہیے بلکہ دل پر جبر کرتے ہوئے نفس و شیطان سے لڑتے ہوئے خود کو عبادت میں ہی مشغول رکھنا چاہیے۔ یاد رکھئے! **عبادت** ہی مقصودِ انسانی ہے، **عبادت** ہی روح کی غذا ہے، **عبادت** ہی قلب کو جِلا بخشنے کا سبب ہے، **عبادت** ہی جنت میں لے جانے والی راہ ہے۔ لیکن جس طرح بیماری کے بعد انسان کے منہ کا ذائقہ خراب ہو جاتا ہے اور اسے میٹھی اور لذیذ غذائیں بھی کڑوی (Bitter) لگتی ہیں، اسی طرح گناہوں کی کثرت اور غفلت میں زندگی گزارنے کی وجہ سے عبادت میں بھی دل نہیں لگ رہا ہوتا، لیکن جس طرح رفتہ رفتہ منہ کا تلخ ذائقہ ٹھیک ہوتا چلا جاتا ہے، اسی طرح باتکلف کی جانے والی عبادت بھی آہستہ آہستہ انسان کے ظاہر و باطن کے قرار کا سبب بنتی چلی جاتی ہے اور پھر ایک وقت آتا ہے کہ عبادت کے بغیر بندے کا دل نہیں لگتا۔ اللہ پاک ہمیں بھی ایسا ذوقِ عبادت نصیب فرمائے۔

عبادتِ الٰہی کے فائدے

اعلیٰ حضرت کے والد، مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے عبادت کرنے کے کئی دنیاوی اور اُخروی فوائد بیان فرمائے ہیں، آیئے! شوقِ عبادت بڑھانے کے لیے ان میں سے چند سنتے ہیں: ☆**(جو شخص عبادت کرتا ہے** اللہ پاک) اس سے محبت رکھتا ہے۔ ☆**(جو شخص عبادت کرتا ہے** اللہ پاک) اس کے سب کام درست کرتا ہے۔ ☆**(جو شخص عبادت کرتا ہے** اللہ پاک) اس کے رِزق کا کفیل ہوتا ہے۔ (یعنی۔ اس کے رِزق کا ذِمّہ اللہ پاک پر ہوتا ہے) ☆**(جو شخص عبادت کرتا ہے** اللہ پاک) اس کی مدد کرتا ہے اور دشمنوں

کے شر اور فساد سے محفوظ رکھتا ہے۔ ☆(**جو شخص عبادت کرتا ہے** اللہ پاک) مخلوق کے دل میں اس کی محبت پیدا کرتا ہے کہ چھوٹے بڑے امیر غریب اچھے بُرے یہاں تک کہ آسمان وزمین کے چرند پرند، اس سے محبت رکھتے ہیں۔ ☆(**جو شخص عبادت کرتا ہے**) برکتِ عام اس کو عنایت ہوتی ہے، یہاں تک کہ لوگ اس کے کپڑوں اور مکان سے تبرک (حاصل) کرتے ہیں اور فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ ☆(**جو شخص عبادت کرتا ہے**) موت کی سختی سے محفوظ رہتا ہے۔ ☆(**جو شخص عبادت کرتا ہے**) پروردگارِ عالَم اس کو اس وقت ایمان و معرفت پر ثابت رکھتا ہے اور شیطان کے وسوسے اور اغواء (دھوکے) سے بچاتا ہے۔ ☆(**جو شخص عبادت کرتا ہے** فرشتے) اسے قبر کے فتنہ سے امن میں رکھتے ہیں اور نکیرین کے سوال کا جواب سکھاتے ہیں، اس کی قبر کو روشن اور فَراخ کرتے ہیں اور اس کی قبر میں بہشت (جنّت) کی طرف کھڑکی کھول دیتے ہیں۔ ☆(**جو شخص عبادت کرتا ہے** فرشتے اسے) پانی حوضِ کوثر کا پلائیں گے، اس کے پینے کے بعد پیاس اس کے پاس کبھی نہ آئے گی۔ ☆(**جو شخص عبادت کرتا ہے** وہ) پُلِ صراط سے آسانی کے ساتھ گزر جائے گا، ☆(**جو شخص عبادت کرتا ہے فرشتے اسے**) خدا کے دیدار سے مشرف فرمادیں گے اور یہ نعمت سب نعمتوں سے افضل اور سب کرامتوں سے اکمل ہے۔ (الکلام الاوضح، ص ۳۲۷۔۳۲۸ ملتقطاً)

عبادت میں گزرے مری زندگانی کرم ہو کرم! یاخدا! یاالٰہی!
مُسلماں ہے عطارؔ تیری عطا سے ہو ایمان پر خاتِمہ یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش، ص ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی کثرت سے عبادتِ الٰہی کو اپنا معمول بنانا چاہیے۔ اس میں شک نہیں کہ غفلت بھرے ماحول میں رہ کر انسان بھی غفلت کا شکار ہو جاتا ہے، جبکہ

اگر ایسا ماحول مل جائے جس میں خوب خوب عبادت کرنے کا ذہن دیا جائے تو عبادت کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نہ صرف گناہوں کی نفرت دل میں بیدار کرتا ہے بلکہ کثرتِ عبادت پر بھی اُبھارتا ہے، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کام بھی عبادات میں شامل ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہنا چاہیے۔

مجلسِ وُکلاء کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کم و بیش 107 سے زائد شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا مدنی پیغام عام کر رہی ہے۔ انہی شعبہ جات میں **"وَکالت"** (Advocacy) سے وابستہ اَفراد میں **نیکی کی دعوت** عام کرنے کے لیے **"مجلسِ وکلا"** بھی قائم ہے۔ جس کے ذَرِیعے وکالت سے وابستہ افراد کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، اِس مَدَنی مقصد کے مُطابِق زِندگی گُزارنے اور فکرِ آخِرت کا مَدَنی ذِہن دینے میں مصروفِ عمل ہے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ"**۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مجلس کے تحت وکالت کے شعبے سے وابستہ عاشقانِ رسول کے گھروں، دفاتر، بار ایسوسی ایشن وغیرہ میں وقتاً فوقتاً **"مَدَنی حلقوں"** کا سلسلہ ہوتا رہتا ہے، جبکہ اِس شعبے کے عاشقانِ رسول **"ہفتہ وار اِجتماع"** و **"مَدَنی مذاکرے"** میں بھی شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ **"مجلس مَدْرَسَۃُ الْمدینہ بالِغان"** کی کوشش سے اِس شعبے سے وابستہ اَفراد کو **"تعلیمِ قرآن"** کی روشنی سے مُنَوَّر کرنے کے لیے **"مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان"** کی ترکیب بھی ہوتی ہے، جس میں فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ قرآنِ کریم کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اللہ کریم **"مجلس وکلاء"** کو مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
ہر لب پہ دعا آئی فَیضانِ مدینہ میں
(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور مطالعہ کرنے کے چند مدنی پھول بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

مطالعہ کرنے کے مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! مطالعہ کرنے کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: بے شک علم سیکھنے سے آتا ہے۔ (کنز العمال، ۱۰/۱۰۴، حدیث: ۲۹۲۵۲)۔ (2) فرمایا: دنیا ملعون (لعنتی) ہے اور اللہ پاک کے ذکر، اس کے ولی یعنی دوست اور دینی علم پڑھنے اور پڑھانے والے کے سوا اس کی ہر چیز بھی ملعون ہے۔ (تِرمذی، کتاب الزھد، ۴/۱۴۴، حدیث: ۲۳۲۹) ☆ مطالعہ ایمان کی مضبوطی و پختگی کا باعث ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص۱۶) ☆ مطالعہ حصولِ معرفت کا ذریعہ ہے۔ (ایضاً، ص۱۸) ☆ ایسی

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

کتب، رسائل اور اخبارات سے ہمیشہ دور رہے جو ایمان کے لئے زہرِ قاتل، حیاء سوز اور اخلاق باختہ ہوں۔ (ایضاً، ص۲۹) ☆ اپنے اکابر کے حالات جاننے اور ان کے افعالِ حسنہ کو اپنانے کے لئے ان کے احوال و کوائف پر مشتمل کتب کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ (ایضاً، ص۳۳) ☆ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کوئی علم حاصل کرنے لگو یا مطالعہ کرنا چاہو تو بہتر ہے کہ تمہارا علم و مطالعہ تزکیہ نفس اور دل کی اصلاح کا باعث ہو۔ (ایضاً، ص۳۲) ☆ کوشش کیجئے کہ کتاب ہر وقت ساتھ رہے کہ جہاں موقع ملے کچھ نہ کچھ مطالعہ کرلیا جائے اور کتاب کی صحبت بھی میسر رہے۔ (ایضاً، ص۳۶) ☆ مطالعہ کرنے کے بعد تمام مطالعے کو ابتدا سے انتہا تک سرسری نظر سے دیکھا جائے اور اس کا ایک خلاصہ اپنے ذہن میں نقش کرلیا جائے۔ (ایضاً، ص۱۱۲) ☆ اپنا اِحتِساب کرنا بھی فائدہ مند ہے کہ مجھے اس مطالعے سے کیا حاصل ہوا اور کون سا مواد ذہن نشین ہوا اور کون سا نہیں۔ (ایضاً، ص۱۱۲) ☆ کسی بات کو یاد کرنے کے لیے آنکھیں بند کرکے یادداشت پر زور دینا مفید ہے۔ (ایضاً، ص۱۱۷) ☆ جو کچھ پڑھیں اس کی دہرائی (Repeat) کرتے رہیئے۔ (ایضاً، ص۱۱۲) ☆ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں علمِ دین کے رنگ برنگے مدنی پھول ارشاد فرماتے ہیں ان مدنی مذاکروں کی برکت سے اپنے علم پر عمل کرنے، اسے دوسروں تک پہنچانے اور مزید مطالعہ کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ (ایضاً، ص۱۱۵)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

27 فروری 2020 کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

دِینی طلبہ پر خرچ کرنا

اس بیان میں آپ جان سکیں گے

✿... اصحابِ صُفّہ اور ان کا شوقِ علمِ دِین؟

✿... رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اصحابِ صُفّہ سے کیوں محبت فرماتے؟

✿... رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دِینی طلبہ کیلئے خرچ کرنا

✿... صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا دِینی طلبہ اور دین کیلئے خرچ کرنا

✿... حضرت **امامِ اعظم** نے کس کی کفالت بھی کی اور علمِ دِین بھی سکھایا؟

✿... دِینی کاموں میں خرچ کے فوائد اور اس کی اہمیت

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ بات ذہن نشین کرلیجئے کہ مسجد میں معتکف کے سِوا کسی اور کو کھانے پینے اور سونے کی اجازت نہیں ہے۔ اس لئے جب بھی مسجد میں حاضری کی سعادت ملے تو اعتکاف کی نیت کرلیا کریں تاکہ اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے اور ضرورت پڑنے پر کھانا، پینا اور سونا وغیرہ بھی جائز ہوجائے۔ یہاں یہ بات بھی ذہن میں بٹھالیں کہ اعتکاف کی نیت کھانے، پینے یا سونے کے لیے نہ ہو بلکہ اس سے مقصود **صرف اللہ کریم کی رِضا ہو۔** **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سوسکتا ہے)۔ اگر ممکن ہو تو اعتکاف کی نیت کرکے 12 مرتبہ درودِ پاک پڑھ لیجئے یا اور کوئی نیک کام کرلیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ ثواب بڑھ جائے گا اور مسجد میں کھانا، پینا اور سونا وغیرہ بھی جائز ہوجائے گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا حَفْص بن عبدُاللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے اِمامُ الْمُحَدِّثِین حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو زُرْعَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ان کی وَفات کے بعد خَواب میں دیکھا کہ وہ پہلے آسمان پر فِرِشتوں کو نماز پڑھا رہے ہیں۔ میں نے دَرْیافت کیا: اے اَبُوزُرْعَہ! آپ کو یہ اِعزاز واِکرام کیسے ملا ہے؟ اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: ”میں نے اپنے ہاتھ سے دس (10) لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور مَیں ہر حدیث میں دُرُودِ پاک پڑھا کرتا تھا اور نبیِ رَحمت، شَفِیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جو مُسلمان ایک مرتبہ مُجھ پر دُرُود شریف بھیجتا ہے تو اللہ پاک اُس پر دس رَحمتیں نازِل فرماتا ہے۔ (شرح الصدور، باب فی نبذ من اخبار من رأی الموتی...الخ، ص ۲۹۴)

سر سے پا تک کروڑ بار سلام
اور سراپا پہ بے شمار درود
دل میں جلوے بسے ہوئے تیرے
لب سے جاری ہو بار بار درود
قَبْر میں خُوب کام آتی ہے
بیکسوں کی ہے یارِ غار دُرُود

(ذوقِ نعت، ص ۱۲۴-۱۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیّت اُس کے

عمل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

☆اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے، ☆پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجئے ☆ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے ☆اگر قلم (Pen/ Pencil)، ڈائری آپ کے پاس ہے تو اَہَم نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کر لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضوع ہے "**دینی طلبہ پر خرچ کرنا**" آج ہم اسی بارے میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور دیگر بزرگوں کے ایسے واقعات سُنیں گے کہ انہوں نے دِینِ اسلام کی سربلندی کے لیے اپنا وقت دینے کے ساتھ ساتھ اپنا مال بھی خرچ کیا۔ آج کے دور میں ہم دِینی طلبہ کی کس طرح سے خدمت کر سکتے ہیں؟ اس بارے میں کچھ مدنی پھول بھی سنیں گے۔ سارا بیان پوری توجہ کے ساتھ سننے کی نیت کیجئے۔

علمِ دین کے پیاسوں پر مال خرچ کیا

حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک سفر سے واپسی پر خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے

---

[1] ...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

گھر تشریف لائے لیکن گھر کے دروازے پر ایک پردہ اور اپنی لختِ جگر کے ہاتھوں میں چاندی کے دو کنگن ملاحظہ فرما کر واپس تشریف لے گئے۔ حضرت ابو رافع رَضِیَ اللہُ عَنْہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ رو رہی تھیں، انہوں نے مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لوٹ جانے کی خبر دی تو حضرت ابورافع رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر واپسی کا سبب پوچھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دروازے پر موجود پردے اور چاندی کے کنگنوں کے سبب میں واپس آگیا۔ (ابو داود، کتاب الترجل، باب ماجاء فی الانتفاع بالعاج، ۴/۱۱۸، حدیث: ۴۲۱۳، بتغیر)

حضرت ابورافع رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو اس بات کی خبر دی تو انہوں نے پردہ پھاڑ دیا اور کنگن حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ہاتھوں بارگاہِ رسالت میں بھیج دیئے اور عرض کی: میں یہ کنگن صَدَقہ کرتی ہوں، آپ انہیں جہاں مناسب سمجھیں خرچ فرمادیں۔ غریبوں کے والی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے ارشاد فرمایا: انہیں بیچ کر اہلِ صُفّہ پر خرچ کر دو۔ چنانچہ انہوں نے وہ دونوں کنگن ڈھائی درہم میں بیچ کر اصحابِ صفہ پر صدقہ کر دیئے۔ اس کے بعد پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی لختِ جگر کے گھر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: تم پر میرے ماں باپ فدا (میں فدا میرے ماں باپ فدا انتہائی محبت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے کہے جاتے ہیں) تم نے بہت اچھا کیا۔ (سنن النسائی، کتاب الزینة، باب الکراھیة للنساء فی اظھار الحلی والذھب، ص ۸۲۰، حدیث: ۵۱۵۰، بتغیر)

مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سفر میں تشریف لے جاتے تو پہلے سارے گھر والوں سے رخصت ہوتے سب سے آخر میں حضرت فاطمہ زہرا

رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا سے رخصت ہوتے اور جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے جناب فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا کے گھر تشریف لاتے پھر دوسرے اہلِ بیت کے پاس۔ غرضکہ جانا بھی اس گھر سے ہوتا اور آنا بھی اسی گھر میں اس گھر کی عزت پر لاکھوں سلام۔ دروازے پر لٹکے ہوئے پردے اور کنگن کے بارے میں فرماتے ہیں: دروازہ کا یہ پردہ غالبًا تصاویر والا تھا اور چاندی کے کنگن لڑکوں (یعنی امام حسن و امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا) کے لیے تھے، مردوں کے لئے کنگن اور تصاویر والا پردہ یہ دونوں حرام ہیں۔ جناب فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا کو ان کی حُرمت کی ابھی تک خبر نہ تھی۔ اسی لیے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا نے یہ دونوں کام کیے ہوئے تھے ورنہ اہلِ بیتِ نبوت دانستہ طور پر ناجائز کام نہیں کرسکتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صرف ناراضگی ملاحظہ فرماکر یہ دونوں چیزیں ختم کردیں۔اور کنگن حضور کی بارگاہ میں صدقہ کرنے کے لئے بھیج دیئے۔ تاکہ اس عمل کو دیکھ کر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ گھر میں تشریف لے آئیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چاہتے تھے کہ حضرت فاطمہ زہرا ابھی ان کنگنوں کو نہ پہنیں کہ اگرچہ ان کے لیے انکا پہننا جائز ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ میرے اہل بیت جائز آرائش ٹیپ ٹاپ بھی نہ کریں تاکہ ان کے دل دنیا میں نہ لگیں اور آخرت میں ان کے درجات اور بلند ہوں وہ دنیا میں فقر و ریاضت کی زندگی گزاریں۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۷۷ ابتغیر)

والدین کے لئے نصیحت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ مبارکہ میں والدین کے لئے نصیحت ہے کہ وہ اپنی اولاد بالخصوص لڑکیوں کی دینی اعتبار سے تربیت کریں۔ تاکہ وہ شادی سے پہلے اور شادی کے

بعد بھی ایک نیک سیرت خاتون بن کر اپنے بچوں کی دینی نقوش پر تربیت کرے۔ کیونکہ عورت سے ہی ایک اچھا گھرانہ اور خاندان تشکیل پاتا ہے۔ پھر ان کی اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرنے سے ایک بہترین اور نیک معاشرہ بنتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی بہن بیٹی کی تربیت دین کے مطابق کریں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جہاں والدین کی سعادت مندی یہ ہے کہ وہ بیٹی کی اچھی تربیت کریں وہیں بیٹی کی سعادت مندی یہ ہے کہ وہ والدین کی جائز خوشیوں کا لحاظ رکھے۔ ان کی خدمت کرے، ان کی مزاج شناس ہو، بڑھاپے میں خاص کر ان کی اچھی طرح خدمت کرے۔ اپنی خوشیوں پر والدین کی جائز خوشیوں کو ترجیح دے۔ الغرض ان کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑے۔ جیسا کہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سعادت مند بیٹی تھیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی سعادت مندی کی وجہ سے ہی ہم پر کرم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خاتونِ جنت کو ایک تسبیح عطا فرمائی جسے تسبیحِ فاطمہ کہا جاتا ہے۔ چنانچہ،

تسبیحِ فاطمہ

امیر المؤمنین مولا مشکل کشا حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے تو میں نے حضرتِ فاطمہ سے کہا کہ آپ اپنے ابّا جان، حضور رحمتِ دو جہان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر کوئی غلام مانگ لائیں کہ وہ کام کاج میں آپ کا ہاتھ بٹا سکے۔ چنانچہ، آپ شام کے وقت حضور نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دریافت فرمایا: "بیٹی کیا بات ہے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے صرف اتنا عرض کیا کہ سلام کے لئے حاضر ہوئی تھی۔ حیا کی وجہ سے مزید کچھ نہ کہہ پائیں۔ جب

گھر لوٹ کر آئیں تو حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے پوچھا: کیا ہوا؟ کہا: میں حیا کی وجہ سے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کچھ نہ کہہ سکی۔ دوسری شب پھر حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے خاتونِ جنت، حضرت فاطمۃُ الزّہراء رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں گھر کے کام کاج میں سہولت کے لئے ایک غلام مانگنے بھیجا لیکن آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اب بھی حیا کی وجہ سے سوال نہ کر سکیں۔ (حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم مزید فرماتے ہیں کہ) جب تیسری شام آئی تو ہم دونوں حضور نبیِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آنے کا سبب دریافت فرمایا تو حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں کام میں دشواری ہوئی تو ہم نے چاہا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کوئی غلام مانگ لائیں۔ حضور نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے؟ حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: جی ہاں! یا رسولَ اللہ! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صبح و شام 33 بار سُبْحَانَ اللہ، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 بار اَللہُ اَکْبَر کہو، صبح و شام ہزار نیکیاں ملیں گی۔ حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اس کے بعد میں نے اس کو اپنا معمول بنالیا پھر کبھی بھی ترک نہ کیا، ہاں جنگِ صفین کی رات میں اسے پڑھنا بھول گیا تھا لیکن پھر آخر میں مجھے یاد آگیا تو میں نے پڑھ لیا۔ (سنن کبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ثواب ذلک، ۶/۲۰۴، حدیث: ۱۰۶۵۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سنا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خاتونِ

جنت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی طرف سے دیئے گئے کنگن اصحابِ صُفّہ پر خرچ فرما دیئے اللہ کے پیارے رسول، بی بی آمنہ کے پھول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اس مبارک عمل سے ہمیں یہ درس دیا کہ دینی طالب علموں پر اپنا مال خرچ کرنا چاہیے۔ آقا عَلَیْہِ السَّلَام چاہتے تو اس مال کو کسی اور نیک کام میں خرچ کرنے کا حکم بھی دے سکتے تھے لیکن آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اصحابِ صُفہ جو دین کا علم سیکھنے کے لئے ہر وقت تیار رہا کرتے تھے ،ان پر خرچ کرنے کا حکم دیا۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں اپنا مال ان کاموں میں خرچ کرنا چاہیے جن سے **دین کو زیادہ فائدہ ہو**۔ اپنا مال دینی کاموں میں خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ جتنا زیادہ سے زیادہ ہو سکے، ہمیں اپنا وقت بھی پیش کرنا چاہیے، فیضانِ مصطفےٰ سے مالا مال ہونے والے صحابۂ کرام اور دیگر بزرگانِ دِین کے ایسے سینکڑوں واقعات ہیں کہ جن کا مال دینی کاموں میں وقف ہونے کے ساتھ ساتھ اُن کا **وقت بھی دین کی سربلندی** کے لیے گزرتا تھا۔**اللہ** پاک ان عظیم ہستیوں کی دینِ اسلام کے لیے دی جانے والی قربانیوں کا صدقہ ہمیں بھی ایسا جذبہ نصیب فرمائے کہ ہم بھی اپنا مال **اللہ** پاک کی راہ میں پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اپنا **وقت** بھی **علمِ دین سیکھنے سکھانے** میں کامیاب ہو جائیں۔

ابتدائے اسلام میں صحابہ کی قربانیاں

اے عاشقانِ رسول! اس میں کچھ شک نہیں کہ ابتدائے اسلام کا دور بڑا ہی مشکل دَور تھا۔ **صحابۂ کرام** عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو دِین سیکھنے اور اس پر عمل کرنے میں ایسی ایسی پریشانیاں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جن کا تصور بھی لرزا دیتا ہے۔ بھوک، پیاس، بے کسی، مسافری، اپنوں کی بے وفائیاں، غیروں کی دشمنیاں، گھر بار سے دوری، کئی کئی دن کی بھوک پیاس میں گزر جاتے اَلْغَرَض! کئی مشکلات تھیں،

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے ہر آزمائش کا ڈَٹ کر مقابلہ بھی کیا اور مدینے کے تاجدار، ساری کائنات کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غلامی بھی نہ چھوڑی۔ دِین سیکھنے، دین کی خدمت اور دِین کی تبلیغ کرنے کو نہ چھوڑا۔

اصحابِ صُفّہ کون ہیں؟

وہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں صرف **دِین سیکھنے کے لیے** حاضر رہا کرتے تھے۔ اِنہیں **اصحابِ صُفّہ** کہتے ہیں۔ ان کی شان تو بے مثل و بے مثال ہے۔

اصحابِ صُفّہ کون ہیں ؟اس بارے میں بھی سُن لیجئے کہ مَسْجِدِ نبوی شریف میں ایک چبوترا تھا، جہاں (مختلف اَوقات میں) تقریباً400 یا500 فُقَرائے مُہاجِرین بیٹھا کرتے تھے، اِنہیں **اصحابِ صُفّہ** کہتے ہیں۔ اِن کے پاس گھر تھا نہ دُنیَوی سازو سامان اور نہ ہی کوئی کاروبار، غربت کا عالم یہ تھا کہ اِن میں سے **70** کے پاس سَتْر پوشی کے لیے پورا کپڑا بھی نہ تھا۔اِن کی تعداد میں کمی بیشی ہوتی رہتی تھی۔ مدینۂ منورہ میں آنے والے کا شہر میں کوئی جان پہچان والا نہ ہوتا تو وہ بھی اہلِ صُفّہ میں شامل ہو جایا کرتا۔ (تفسیر نعیمی،۳/۱۳۲ مفہوما)

اصحابِ صُفّہ کے فاقے

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ وہ مقدس گروہ ہے جو اپنے گھر بار، اہل و عیال اور فکرِ روزگار سے بے نیاز ہو کر صرف اور صرف دِین سیکھنے کیلئے مسجدِ نبوی میں ہی رہتا تھا۔ یہ بھوک بھی برداشت کرتے، پیاس بھی سہتے، یہ تکالیف کا بھی سامنا کرتے اور فاقوں میں بھی مبتلا ہوتے لیکن دین سیکھنا انہوں نے نہ چھوڑا۔ کئی روایات میں آتا ہے کہ یہ عظیم لوگ کئی کئی دن تک فاقہ کشی کرتے (یعنی بغیر کھائے پیے

گزار دیتے)۔

آیئے اَصحاب صُفّہ کی قربانیوں اوران کے فاقوں کے متعلق کچھ سنتے ہیں:

(1) حضرتِ سیِّدُنا فضالہ بن عُبَید رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں، حبیبِ کبریا، سردارِ ہر دوسرا، امامُ الْاَنْبِیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو کچھ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نماز کے اندر حالتِ قِیام میں بھوک کی شدت کے سبب گر پڑتے اور یہ اَصحاب صُفّہ تھے، حتّٰی کہ کچھ لوگ کہنے لگتے، یہ دیوانے ہیں۔ جب سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز سے فارِغ ہوتے تو اُن کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر فرماتے، (اے اصحابِ صُفہ) اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے لئے اللہ کے ہاں کیا (اجرو ثواب) ہے تو تم اِس بات کو پسند کرو کہ تمہارے فاقے اور حاجت مندی میں مزید اِضافہ ہو۔ (فیضانِ سنّت، ص ۷۰۲، ترمذی، کتاب الزھد باب ماجاء فی معیشۃ ... الخ، ۴/۱۶۲، حدیث: ۲۳۷۵)

(2) حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ جو اصحابِ صفہ میں سے تھے، یہ فرماتے ہیں: میں نے (بھوک کے سبب) اپنی یہ حالت بھی دیکھی کہ مدینے کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مِنبرِ مُنَوَّر اور اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے حجرۂ مُطَہَّرہ کے درمیان بیہوش ہو کر گر پڑتا۔ کوئی آدمی آتا اور میری گردن پر پاؤں رکھ دیتا۔ وہ سمجھتا کہ مجھ پر جُنُون کی کیفیّت طاری ہے حالانکہ مجھے جُنُون وغیرہ کچھ نہ ہوتا، یہ حالت بھوک کی وجہ سے ہوتی تھی۔" (فیضانِ سنّت ص ۶۹۵، بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب ذکر النبی ... الخ، ۴/۵۱۵، حدیث: ۷۳۲۴)

دو عالم نہ کیوں ہو نثارِ صحابہ کہ ہے عرش منزل وقارِ صحابہ
امیں ہیں یہ قرآن و دینِ خدا کے مدارِ ہدیٰ اعتبارِ صحابہ

نمایاں ہے اسلام کے گلستاں میں ہر اک گل پہ رنگِ بہارِ صحابہ
صحابہ ہیں تاجِ رسالت کے لشکر رسولِ خدا تاجدارِ صحابہ
پس مرگ اے اعظمیؔ یہ دعا ہے بنوں میں غبارِ مزارِ صحابہ

کراماتِ صحابہ، ص ۳۰

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی بھوک کا ذکر

حضرت سیِّدُنا عامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: میں اصحاب صفہ میں سے تھا۔ ایک دن میں نے روزہ رکھا۔ شام کے وقت پیٹ میں تکلیف کا احساس ہوا تو میں قضائے حاجت کے لئے چلا گیا۔ جب واپس آیا تو صُفّہ والے اپنا کھانا کھا چکے تھے۔ قریش کے مالدار لوگ صُفّہ والوں کے پاس کھانا بھیجا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ: آج کھانا کس کے ہاں سے آیا تھا؟ ایک شخص نے بتایا: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی طرف سے۔ میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پاس گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نماز کے بعد تسبیحات پڑھنے میں مصروف تھے۔ میں انتظار کرنے لگا۔ جب فارغ ہوئے تو میں نے قریب ہو کر عرض کی: مجھے کچھ پڑھا دیجئے۔ اور میرا مقصد یہ تھا کہ مجھے کچھ کھانا کھلا دیں۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ مجھے سورۂ آل عمران کی آیات پڑھانے لگے۔ پھر جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ گھر پہنچے تو مجھے دروازے پر چھوڑ کر خود اندر چلے گئے کافی دیر ہو گئی لیکن واپس تشریف نہ لائے۔ میں نے سوچا شاید کپڑے تبدیل فرما رہے ہوں۔ پھر میرے لئے گھر والوں کو کھانے کا حکم دیا ہو لیکن میں نے وہاں ایسا کچھ نہ پایا۔ جب بہت زیادہ دیر ہو گئی تو میں

وہاں سے اُٹھ کر چل دیا۔ راستے میں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ! آج تمہارے منہ کی بُو بہت تیز ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آج میں نے روزہ رکھا تھا اور ابھی تک افطار نہیں کیا اور نہ ہی میرے پاس کچھ ہے جس سے روزہ افطار کروں۔ رحمتِ عالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے اپنے گھر لے گئے اور ایک پیالہ منگوایا جس میں کھانے کا کچھ اثر باقی تھا۔ مجھے ایسے لگا جیسے اس میں کسی نے جَو کھائے ہوں۔ پیالے کے کناروں پر کچھ کھانا باقی بچا رہ گیا تھا جو بہت قلیل تھا۔ میں نے بِسْمِ اللّٰہ پڑھی اسے اِکٹھا کیا اور کھالیا حتی کہ شکم سیر ہو گیا۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۱/۶۴۲ ملخصا)

اصحابِ صُفّہ سے سرکار صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت

اے عاشقانِ صحابہ! ہمیں غور کرنا چاہئے کہ اصحابِ صُفّہ تو اتنی مشقت کے ساتھ علمِ دین حاصل کرتے تھے، کیا ہم آسانیوں کے باوجود بھی کم از کم ضروری **فرض علم** حاصل کرتے ہیں؟ اصحابِ صُفّہ کتنی پریشانیاں سہتے، بظاہر یہ بڑے غریب تھے، یہ بڑے نادار تھے، نہ انہیں کچھ کھانے کو ٹھیک طرح ملتا نہ پینے کو ملتا لیکن ان کو یہ شرف ضرور حاصل تھا کہ یہ اصحابِ صُفّہ رسولِ کریم، رءوف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بڑے مُقَرَّب تھے، آقا کریم عَلَیْہِ السَّلَام ان سے بڑی محبت فرماتے۔ ہمارے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جب کوئی تحفہ، صدقہ یا مالِ غنیمت آتا تو آپ اس میں سے اصحابِ صُفّہ پر خرچ کرتے۔ احادیث میں آیا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوسرے صحابہ کو ترغیب دلاتے کہ وہ اصحابِ صُفّہ کو کھانا کھلائیں اور ان پر خرچ کریں۔ ان میں سے بعض کے

خرچ کے کفیل خود آقا کریم عَلَیْہِ السَّلَام تھے۔ (مرآۃ المناجیح،۷/۳۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اصحاب صفہ کو آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا خاص قرب حاصل تھا آپ ان پر شفقتوں کا سایہ دراز فرماتے اسی طرح پیارے صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی اصحابِ صُفَّہ کا خاص خیال رکھتے اور ان کی حاجتوں کو پورا کرتے، آیئے اس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمایئے: چنانچہ وہ ستر صحابہ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) جو بہترین قاری بھی تھے ان کے بارے میں آتا ہے کہ یہ حضرات دن کو لکڑیاں جمع کر کے فروخت کرتے اوراس سے حاصل ہونے والی آمدنی سے جذبہ خیر خواہی اور بھائی چارہ کے تحت اصحابِ صُفّہ (علم دین حاصل کرنے ولے طلبہ کرام) کے لئے کھانا تیار کرتے اور ان کو کھلاتے تھے اور رات عبادت میں گزارتے۔ (مرآۃ المناجیح،۲/۲۸۴)

آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دینی طلبہ پر خرچ کرنا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اصحابِ صُفّہ علمِ دین سیکھتے اس لیے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود بھی ان پر خرچ فرماتے اور دوسروں کو ترغیب بھی ارشاد فرماتے۔ اور ایسا نہیں ہے کہ آقا کریم عَلَیْہِ السَّلَام صرف اصحابِ صُفّہ پر ہی خرچ فرماتے۔ آپ کا مال تو **دین کیلئے وقف** تھا۔ جتنا بھی مال آپ کے پاس آتا، آپ راہِ خدا میں خرچ فرمادیتے تھے۔

حضرت سَیِّدُنا اَبُوذَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک روز میں نبیِّ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا، جب آپ نے اُحد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا: اگر یہ پہاڑ میرے لئے سونا بن جائے تو میں پسند نہیں کروں گا کہ اس میں سے ایک دِینار بھی میرے پاس تین(3) دن سے زِیادہ رہ جائے، سوائے

اُس دِینار کے جسے میں اَدائے قرض کے لئے رکھ چھوڑوں۔(بخاری،کتاب فی الاستقراض۔۔۔الخ،باب اداء الدیون،۲/۱۰۵،حدیث:۲۳۸۸)

ربِ کریم قرآن پاک میں فرماتا ہے

وَ اَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا تَنْهَرْؕ(۱۰) **ترجمہ کنزالایمان:** اور منگتا کو نہ جھڑ کو۔

(پ۳۰،الضحیٰ:۱۰)

یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، جب آپ کے درِ دولت پر کوئی سوالی آکر کچھ مانگے تو اسے کسی بھی صورت جھڑکنا نہیں بلکہ اسے کچھ دے دیں یا حسنِ اَخلاق اور نرمی کے ساتھ اس کے سامنے نہ دینے کا عذر بیان کردیں۔(خازن، الضحی، تحت الآیۃ: ۱۰، ۴ / ۳۸۸، مدارک، الضحی، تحت الآیۃ: ۱۰، ص۱۳۵۷، ملتقطاً)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اسی آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مومن ہوں مومنوں پہ رؤفٌ رحیم ہو سائل ہوں سائلوں کو خوشی لانہر کی ہے
مانگیں گے مانگے جائیں گے منھ مانگی پائیں گے سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت "اگر" کی ہے

(حدائق بخشش، ص۲۲۵،۲۱۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ ہمارے آقا سید الانبیاء ہیں، نبیوں کے سردار ہیں کونین کے والی ہیں،وجہِ تخلیقِ کائنات ہیں، لیکن اِس کے باوجود آپ کا انداز مبارک یہ تھا کہ آپ اپنے پاس مالِ دنیا کو نہیں رہنے دیتے تھے خود بھوکے رہ کر اوروں کو کھلانا آپ کا طریقہ رہا ہے، اپنا

مال ہو یا آپ کو تحفے میں دیا گیا مال ہو بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سارا مال دین کے لئے وقف تھا تو یہ غلط نہ ہو گا کیونکہ انبیاءِ کرام نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہیں بنایا جیسا کہ

مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بعض انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام تارِکُ الدُّنیا تھے، جنہوں نے کچھ جمع نہ کیا جیسے حضرت یحییٰ و عیسیٰ عَلَیْہِمَا السَّلَام اور بعض نے بہت مال رکھا۔ جیسے حضرت سلیمان و داؤد عَلَیْہِمَا السَّلَام لیکن کسی نبی کی مالی میراث نہ بٹی، ان کا چھوڑا ہوا مال دین کے لیے وقف ہوتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۱۹۹)

سُبْحٰنَ اللّٰہ! اے عاشقانِ رسول! آپ نے سنا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا **مال دین کے لئے وقف** تھا، بالخصوص دینی طالب علموں پر خرچ کرنا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی اور اپنی بیٹی سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے لئے بھی یہی پسند فرماتے تھے کہ وہ بھی اپنا مال راہِ دین میں خرچ کریں۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مَدَنی مُذاکَرہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی اپنا مال دینی طلبہ پر خرچ کرنا چاہئے اور مال کے ساتھ ساتھ اپنا وقت بھی دین کے کاموں میں صرف کرنا چاہئے اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ **ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں** میں حصہ لیا جائے۔ ان کاموں میں سے ایک مدنی کام **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** بھی ہے۔ اس مدنی کام کے بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں، ☆ **مدنی مذاکرے کی** برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ☆ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ☆ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے دِینی معلومات کے ساتھ اَخلاقی

تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کئی اسلامی بھائی مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کر چکے ہیں۔ آیئے! نِیَّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ہر ہفتے **"مَدَنی مذاکرہ"** دیکھنے کو یقینی بنائیں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مَدَنی مذاکرہ دیکھنے کی دعوت دیتے رہیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ ماہِ رجب کے **پہلے 6 مدنی مذاکروں** کا سلسلہ بھی جاری ہے، ہزاروں عاشقانِ رسول **عالمی مدنی مرکز** فیضانِ مدینہ کراچی میں شرکت کی سعادت حاصل کریں گے، ان کے علاوہ مختلف شہروں میں اجتماعی طور پر یہ مدنی مذاکرے دیکھیں گے، اللہ کرے کہ ہم بھی ان مدنی مذاکروں میں اپنی شرکت کو یقینی بنانے میں کامیاب ہو جائیں۔

آیئے! بطورِ ترغیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور پابندی کے ساتھ **مدنی مذاکرے** میں شرکت کی نِیَّت کیجئے، چنانچہ

مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت

واہ کینٹ (پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی معاشرے کے دیگر نوجوانوں کی طرح متعدد اَخلاقی برائیوں میں مُبتلا تھے۔ مثلاً فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقْت برباد کرنا، موبائل فون اور انٹرنیٹ میں وقت صرف کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ ایک دن انہیں مدنی چینل پر مدنی مذاکرہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مدنی مذاکرہ دیکھنے اور سننے کی برکت سے انہیں کافی سکون ملا اور انہوں نے اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرلی اور فرائض وواجبات کا عامل بننے کے لئے کوشاں ہوگئے، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی سجالی اور سُنّت کے مطابق مدنی حُلیہ بھی اپنا لیا، اللہ کریم کا مزید کرم یہ ہوا کہ والدین نے بخوشی اُنہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے **"وقفِ مدینہ"** کر دیا۔

مدنی چینل کی مہم ہے نفس وشیطاں کے خلاف
جو بھی دیکھے گا کریگا اِنْ شَآءَ اللّٰہ اِعتراف

نفسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار　　　　کہ ندامت کے سبب ہوگا گنہگار اشکبار

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　　　صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا دین کیلئے خرچ کرنا

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا مال **دین کیلئے خرچ** فرماتے تھے۔ اگر ہم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ وہ بھی اپنا **مال دین کیلئے** قربان کرنے کو ہر وقت تیار رہتے تھے۔ اس بارے میں اَمِیْرُالمؤمنین حضرتِ سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔

حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ تاجر تھے، کپڑے کے وسیع کاروبار کے مالک تھے، جس دن اسلام لائے آپ کے پاس چالیس ہزار درہم یا دینار (یعنی 40 ہزار چاندی یا سونے کے سِکّے) تھے، اسلام لانے کے بعد وہ سارے کے سارے راہِ خدا میں خرچ کر دیئے۔ (تاریخ مدینة دمشق، ۶۶/۳۰)

غزوۂ تبوک کے موقع پر اپنے گھر کا سارا مال اسلام اور مسلمانوں پر نچھاور کرنے کا واقعہ بھی آپ ہی کا ہے۔ اسی طرح جب بھی ضرورت پیش آئی تو دین کیلئے اپنا مال خرچ کرنے میں آپ ذرا بھی نہ ہچکچائے۔ کئی غلاموں کو اپنا ذاتی مال دے کر آزاد کروانے کا شرف بھی آپ کو حاصل ہے۔ حضرت سیدنا عُروہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ایسے 7 غلام خرید کر آزاد کیے جنہیں راہِ خدا میں بہت تکالیف دی جاتی تھیں۔ ان میں حضرت سیدنا بلال حبشی اور سیدنا

عامر بن فہیرہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا بھی ہیں۔ (مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب جامع من فضله، ۹/۳۵، حدیث: ۱۴۳۴۰)

منقول ہے کہ حضرت سیدنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو اسلام لانے کے بعد بہت اذیتیں دی جاتی تھیں، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے حضرت سیدنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو پانچ اوقیہ (تقریباً 32 تولے) سونا ادا کرکے خریدا تو فروخت کرنے والوں نے کہا: ابو بکر! اگر تم صرف ایک اوقیہ سونے پر اَڑ جاتے تو ہم اتنی قیمت میں ہی اسے فروخت کر دیتے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم سو (100) اوقیہ سونا مانگتے تو میں وہ بھی دے دیتا اور بلال کو ضرور خریدتا۔ (الریاض النضرۃ، ج ۱ ص ۱۳۳)

حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے معمولات کو دیکھ کر لگتا ہے کہ اسلام کی مدد و نصرت کیلئے آپ نے کھلے دل سے اپنا ذاتی مال و اسباب خرچ کیا۔ اپنے مال سے مصطفٰے کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایسی خدمت کی کہ آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود ارشاد فرمایا: مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہ دیا جتنا ابو بکر صدیق کے مال نے دیا۔ (ابن ماجة، کتاب السنة، باب فی فضائل اصحاب رسول اللّٰہ، ۱/۷۲، الحدیث: ۹۴)

حضرت عثمانِ غنی کا دین کیلئے خرچ کرنا

اسی طرح اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حَضرتِ سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا دین کیلئے خرچ کرنا بھی بہت مشہور ہے۔ کئی دفعہ آپ نے دین کیلئے خرچ کرنے پر آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جنت کی خوشخبریاں پائی ہیں۔ مدینہ شریف میں مہاجرین کی ضرورت پر آپ نے **کنواں** خرید کر دین کیلئے وقف فرمایا۔ اسی طرح غزوۂ تبوک کے موقع پر آپ نے **950 اُونٹ، 50 گھوڑے** اور **1000 اَشْرَفیاں** پیش کیں، پھر بعد میں **10 ہزار اَشْرَفیاں** اور پیش کیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۳۹۵) جب بھی ضرورت ہوتی آپ دینِ اسلام

کیلئے خرچ کرنے سے بالکل نہیں ہچکچاتے تھے۔

اسی طرح دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بھی کئی واقعات ہیں کہ وہ دین کیلئے خرچ کرنے میں پیش پیش رہتے تھے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس سے ہمیں بھی درس ملتا ہے کہ دین کیلئے اپنا مال دینے، خرچ کرنے میں پیش پیش رہنا چاہیے۔ اگر ہم بزرگوں کے واقعات دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ان کی بھی کوشش ہوتی تھی کہ دین کیلئے ایسی جگہ خرچ کیا جائے جس کے فوائد وقتی نہ ہوں بلکہ آنے والوں کو بھی اس سے فائدہ ہو۔ اس سلسلے میں کروڑوں حنفیوں کے امام، حضرت سیدنا **امام اعظم** ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اپنے شاگرد حضرت **امام ابو یوسف** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کفالت کا واقعہ ہمارے لیے روشن مثال ہے۔ آیئے! اس بارے میں سنتے ہیں:

امامِ اعظم نے علم بھی عطا کیا اور مال بھی!

حضرت امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود فرماتے ہیں کہ میں نے حدیث اور فقہ کے طالبِ علم کی حیثیت سے کُوفہ میں وقت گزارا۔ شروع میں بہت تنگ دست اور غریب گھرانے سے تعلق رکھتا تھا، میرے والد مجھے ایک دن حضرت امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں لے گئے، میں وہاں پڑھنے لگا، میرے والد نے گھر آکر مجھے کہا: بیٹا! حضرت امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھا کرو، یہ بے ادبی کا انداز ہے۔

پھر میرے والد مجھے کہنے لگے: اے میرے بیٹے! ہم غریب لوگ ہیں، جبکہ امیر لوگوں کی خوراک

مُرغّن غذائیں ہوتی ہیں، ہم سوکھی پھیکی روٹی کھا کر گزارا کرتے ہیں، ہم بہت مفلس ہیں، یہ باتیں کہہ کر میرے والدِ محترم نے مجھے امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجالس میں جانے سے روک دیا، ادھر امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے غیر حاضر پایا تو میرے جاننے والوں سے پوچھا کہ یعقوب کیوں نہیں آرہا؟ انہوں نے بتایا کہ اسے تو اس کے والد نے روک رکھا ہے۔ امام قاضی ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ادھر میری کیفیت یہ تھی کہ میں حضرت امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجالس میں حاضر ہونے کے لیے بیتاب رہتا۔

آخر کار میں ایک دن آپ کی مجلس میں جا پہنچا، آپ نے بڑی شفقت سے غیر حاضری کی وجہ پوچھی تو میں نے اپنے غریب اور والد کے حکم پر نہ آنے کا بتایا، اس دن تو میں آپ کی مجلس میں احادیث سنتا رہا لیکن جب میں گھر جانے لگا تو امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا، جب تمام لوگ چلے گئے تو آپ نے مجھے ایک تھیلی دی جو درہموں سے بھری ہوئی تھی، فرمایا: اس سے گزارا کرو، پھر اللہ مالک ہے، میں نے اسے کھولا تو ایک سو (100) درہم تھے۔ آپ نے جاتے ہوئے حکم دیا کہ میرے حلقۂ درس میں آجایا کرو، یہ درہم ختم ہوگئے تو پھر بندوبست کر دیں گے، چنانچہ اس دن کے بعد میں باقاعدگی سے حلقۂ درس میں آنے لگا۔

کچھ دنوں بعد آپ نے مجھے ایک اور تھیلی دی، اس طرح آپ وقتاً فوقتاً میری امداد فرماتے اور کسی کو علم نہ ہوتا، ایک خاص بات یہ کہ حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رقم تو دیتے رہے مگر کبھی مجھ سے یہ نہ پوچھا کہ کس طرح اور کہاں خرچ کرتے ہو؟ اور وہ خود ہی محسوس کر لیتے کہ روپے ختم ہونے والے ہیں، اس کے ساتھ ہی وہ اور رقم دے دیتے۔ میں پڑھتا بھی رہا اور میرا گھر بھی چلتا رہا۔ پھر ایک وقت آیا

کہ میں مالی اعتبار سے خوشحال ہو گیا۔

میں مسلسل حضرت امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے درس میں آتا رہا، علمی استفادہ کرتا رہا اور ایک وقت آیا کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے ایک طرف دنیاوی مال سے خوشحال کر دیا اور دوسری طرف علم و فضل میں ممتاز بنا دیا، مجھ پر علم کے دروازے کھل گئے۔ (مناقب امام اعظم، جز ثانی ،ص ۲۱۱)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ سمجھ رہے ہوں گے کہ کوئی دو چار ماہ تک حضرت امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قاضی امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کفالت کی ہو گی، ایسا نہیں ہے دو تین سال بھی نہیں بلکہ امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دس(10) سال تک میرا اور میرے گھر والوں کا خرچ برداشت کیا۔ (مناقب امام اعظم، جز اول، ص ۲۵۹ ملخصا)

امامِ اعظم کو ملنے والی برکتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اس واقعے میں ہمارے لیے درس ہی درس ہے۔ حضرت امام قاضی ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بعد میں بہت بڑے عالم، مجتہد، مفتی اور قاضیِ اسلام بنے۔ بلکہ ان کے فیض نظر اور پُر اثر تعلیم سے کئی بڑے بڑے علما اور مفتی و مجتہد پیدا ہوئے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ حضرت قاضی امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ مقام و مرتبہ اس وجہ سے ملا کہ حضرت امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان کی کفالت بھی کی اور انہیں پڑھایا بھی۔ پھر حضرت قاضی امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آگے حضرت امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو پڑھایا۔ حضرت امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرت امام شافعی کے استاذ ہیں۔ حضرت امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو پڑھایا۔ حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو تعلیم دی۔ حضرت امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آگے کئی شاگرد پیدا کئے اور اس طرح پھر آگے یہ سلسلہ چل نکلا اور آج تک جاری و ساری ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔ سوچا جائے تو یہ سارا فیضان حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ہے اور اس سارے ثواب کے حق دار وہ بھی ہیں اس لیے کہ انہوں نے حضرت امام ابویوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو علمِ دین کی روشنی سے منور بھی فرمایا اور ان پر اپنا مال بھی خرچ کیا۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا دینی طلبہ پر خرچ کا انداز

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی عادت مبارکہ بھی تھی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ علم دین حاصل کرنے والے طالبعلموں پر خوب خرچ فرماتے اور خوش ہوتے، اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ طلبہ پر بہت شفیق و کریم تھے، خوشیوں کے موقعوں پر، عید کے دنوں میں ان کے لئے نئے نئے کپڑے بنواتے اور طرح طرح کے کھانے بنوا کر کھلاتے، عرب طلبہ کے لئے عربی کھانا، روسی طلبہ کے لئے روسی کھانا، بنگالی طلبہ کے لئے بنگالی کھانا الغرض جن طلبہ کو جو کھانا مرغوب (پسند) ہوتا وہ پکوا کر اس کو کھلاتے اور خوش ہوتے۔ (سوانح اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۶ ملخصا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوت اسلامی بھی جامعات المدینہ کے طلبہ لئے کھانے کا بہترین اہتمام کرتی ہے بلکہ طلبا کی ہر طرح کی سہولیات کا خیال رکھا جاتا ہے، لہٰذا اس کار خیر میں بھی دعوت اسلامی کے ساتھ بھرپور تعاون فرمایئے۔

ہمیں کہاں خرچ کرنا چاہیے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے میں ہمارے لیے نصیحت کے کئی مدنی پھول بھی ہیں اور کتنے پیارے انداز سے ہماری رہنمائی بھی کی جارہی ہے کہ ہم اپنا مال اللہ پاک کی راہ میں کس انداز سے خرچ کریں تاکہ ثواب بھی ملے اور **اُمّتِ مُسلِمہ کی خیر خواہی** بھی ہو۔

کسی کے **عالِمِ دِین** بننے میں اگر ہمارا مالی حصّہ بھی شامل ہو جائے تو اس کے فوائد کثیر بھی ہیں اور بہت دیر تک رہنے والے بھی ہیں۔ بلکہ اگر اسے **ثوابِ جاریہ** کہا جائے تو بھی دُرست ہو گا۔ غور کیجئے! بالفرض ہمارے دیئے ہوئے مال سے ایک عالمِ دین بن گیا تو ان کے عالم بننے کا ثواب ہمیں ملے گا، وہ تیار ہونے والے عالم جس جس کو علمِ دِین سکھائیں گے، پڑھائیں گے، اس کا ثواب بھی ہمیں ملے گا، جو ان سے سُن کر عمل کرے گا، اس کا ثواب بھی ہمیں ملے گا۔ وہ آگے جس جس کو بتائے اس کا ثواب بھی ہمیں ملے گا، اَلغَرَض! اللہ نے چاہا تو پھر ہمارے لیے ثواب کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گا۔

معلوم ہوا کہ دین کیلئے علما پر خرچ کرنے کا ثواب بھی بہت زیادہ ہے اور اس کے فوائد بھی زیادہ ہیں۔ انہی فوائد کے پیشِ نظر بعض بزرگوں کے بارے میں آتا ہے کہ وہ کاروبار کرتے اور حاصل ہونے والے منافع میں سے کچھ رقم صرف علما پر خرچ فرماتے تھے کہ اس کے فوائد اور ثمرات عام لوگوں پر خرچ کرنے سے کئی گنا زیادہ ہیں۔

امام اعظم کا دین کیلئے خرچ کرنا

خود حضرت سیدنا امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یہی معمول تھا کہ اپنے مال سے کثیر حصہ **علمائے کرام کی خدمت** میں پیش فرماتے۔ چنانچہ قیس بن ربیع کا بیان ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بغداد سے بہت سا مال خرید کر کُوفہ میں لایا کرتے اور اسے مارکیٹ میں بیچتے تھے، اس سے جو منافع ہوتا تو آپ اپنے مشائخ کے لئے ضروریاتِ زندگی خرید کر ان کے ہاں پہنچاتے پھر محدثین کے لئے ان کی ضروریاتِ زندگی خرید کر ان کے گھر پہنچاتے، ان کے لئے کھانے پینے کی چیزیں، لباس سلوا کر بھیجا کرتے اور جو رقم باقی بچ جاتی تو آپ علمائے کرام کو نقد دے دیا کرتے تاکہ وہ اپنی ضروریات پوری کر سکیں، ساتھ ہی یہ پیغام بھیجتے میں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں بھیجا یہ سب اللہ پاک نے آپ کے لئے نفع عطا فرمایا ہے، لہٰذا اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو، میری تجارتی زندگی میں جس قدر منافع ہے، اس میں آپ کا حصہ ہے، مجھے تو صرف اللہ پاک نے آپ لوگوں کی خدمت کا سبب بنایا ہے، اس کا رزق میرے ہاتھوں آپ تک پہنچ رہا ہے۔ (مناقب امام اعظم، جز اول، ص ۲۶۲ ملخصا)

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب بھی اپنے لئے یا اپنے گھر والوں کے لئے کپڑا یا کوئی کھانے کی چیز خریدتے تو اسی مقدار میں وہ چیز علماء و مشائخ کے لئے بھی خریدتے۔ (مناقب امام اعظم، جز اول، ص ۲۶۱ ملخصا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ و مدارس المدینہ

پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ملک

وبیرونِ ملک اسلامی بھائیوں اوراسلامی بہنوں کے سینکڑوں **جامعات المدینہ** ہزاروں علمِ دِین کے پیاسوں کی پیاس بجھارہے ہیں،اس وقت اَلْحَمْدُلِلّٰہ ملک و بیرونِ ملک **841 جامعاتُ المدینہ** (للبنین و للبنات) قائم ہوچکے ہیں، جن میں پڑھنے والوں اورپڑھنے والیوں کی تعداد تقریباً **62131** (باسٹھ ہزار ایک سواِکتیس) ہے۔

2000ء سے **2019**ء تک ملک وبیرونِ ملک تقریباً **4705** (چار ہزار سات سو پانچ) **مدنی علمائے کرام درسِ نظامی مکمل** کرچکے ہیں، جبکہ تقریباً **6129** (چھ ہزار ایک سو اُنتیس) **مَدَنِیّہ اسلامی بہنیں درسِ نظامی مکمل** کرچکی ہیں اور تقریباً **1431** (ایک ہزار چار سواِکتیس) اسلامی بہنیں **فیضانِ شریعت کورس** مکمل کرنے کی سعادت حاصل کرچکی ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اس اہم ترین شعبے کا **سالانہ خرچ اربوں روپے** میں ہے، جس کو پورا کرنے کے لیے عاشقانِ رسول اپنا حصّہ شامل کرتے ہیں، اللہ کرے کہ ہم بھی ان کی فہرست میں شامل ہو جائیں، ہر کوئی اپنی مالی حیثیّت کے مطابق غور کرلے کہ وہ اپنی طرف سے کتنا حصہ شامل کرسکتا ہے۔

جامعات المدینہ و مدارس المدینہ کے ساتھ تعاون کی اہمیت

ابھی ہم نے سنا کہ ہمارے اسلاف دینِ اسلام کیلئے خرچ کرنے کی کیسی کوششیں فرماتے تھے، اور پھر خاص طور پر **دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ** یعنی ایسے ادارے کے ساتھ تعاون کرنا جہاں **اُمّت کے رہنما** یعنی **علماء** تیار ہوتے ہوں، یہ گویا ایسے ہے جیسے دین کو مضبوط کرنا۔

دعوتِ اسلامی کے **جامعۃ المدینہ** میں جہاں فیضانِ علمِ دین عام ہورہا ہے، وہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! پڑھنے والوں کے ذریعے بے نمازیوں تک **نماز کی دعوت** پہنچ رہی ہے، **قرآنِ پاک** کی تعلیم سے ناواقف لوگوں میں **محبتِ قرآن** عام کی جارہی ہے، **قرآن** سیکھنے سکھانے کا جذبہ دیا جارہا ہے۔ یہ **اُمّت کے رہنما** کبھی **امامت کے مُصلّے** کے ذریعے تو کبھی **منبر** کے ذریعے، کبھی **تدریس** کے منصب پر فائز رہ کر تو کبھی **تصنیف** کے میدان میں اپنے **قلم** کے ذریعے نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں مصروف ہیں، ایسے اِدارے کے ساتھ تعاون کرنا گویا اپنے معاشرے میں دینی نظام کی ترقی اور مضبوطی کا ضامن ہے۔ اپنے **صدقات، خیرات، زکوٰۃ** اور **عُشر** وغیرہ کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے **جامعات المدینہ** کے ساتھ بھرپور تعاون کیجئے۔

اے عاشقانِ رسول! یاد رکھئے! جس طرح عُشر یعنی (فصلوں اور پھلوں وغیرہ) کی زکوٰۃ دی جاتی ہے، اسی طرح **جانوروں کی بھی زکوٰۃ** دینی ہوتی ہے۔ کتنی قسم کے جانوروں پر **زکوٰۃ واجب** ہے؟ اور کتنی قسم کے جانوروں پر زکوۃ واجب نہیں؟ جانوروں کی **زکوٰۃ کا نصاب** کیا ہوتا ہے؟ جانوروں کی زکوۃ کے **احکام** کا خلاصہ، **جانوروں کی زکوٰۃ** کس طرح ادا کی جائے؟ یہ سب کچھ جاننے کے لیے ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی سے رابطہ کرکے "**جانوروں کی زکوٰۃ**" پمفلٹ حاصل کیجئے اور ایسے عاشقانِ رسول تک پہنچائیے جن کے پاس اتنے جانور ہیں کہ جن پر زکوۃ واجب ہوتی ہے، اس میں پہنچانے والے کے لیے بھی **نیکی کمانے کا عظیم موقع** ہے، **اللہ** پاک ہمیں دِینِ اسلام کی سربلندی کے لیے اپنا مال اُس کی راہ میں پیش کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

دینی و اخلاقی تربیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے طلبا و طالبات کی دینی و اخلاقی تربیت پر بھرپور توجہ دی جاتی ہے۔اس کے لیے نمازِ پنجگانہ کے علاوہ دیگر نوافل مثلاً صلوٰۃ التوبہ، تہجّد، اشراق اور چاشت کی نمازوں کا اہتمام کرنے کی ترغیب دلائی جاتی ہے مختلف مواقع پر بیانات کا سلسلہ رکھا جاتا ہے جس میں کبھی والدین کا ادب و احترام کرنے اور حسن سلوک سے پیش آنے کی ترغیب دی جاتی ہے، کبھی جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر وغیرہ جیسے باطنی امراض سے نفرت دلائی جاتی ہے۔اسی طرح ان طلبا و طالبات کی تنظیمی تربیت پر بھی خاص توجہ دی جاتی ہے، تاکہ دورانِ تعلیم اور درس نظامی سے فارغ ہونے کے بعد طلبا اسلامی بھائیوں میں اور اپنے گھر والوں میں دعوت اسلامی کے طریقہ کار کے مطابق نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں کامیاب ہو جائیں،اور طالبات دیگر اسلامی بہنوں اور اپنے محارم رشتہ داروں میں نیکی کی دعوت عام کرتی رہیں۔

تنظیمی اور اخلاقی تربیت کا نتیجہ ہے کہ جامعۃ المدینہ کے اسلامی بھائی ہر ماہ جدول کے مطابق مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کرتے ہیں، جامعۃ المدینہ کے اطراف میں 12 مدنی کاموں کو عام کرنے کے لیے ذمّہ داریاں سنبھالتے ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جامعۃ المدینہ کے اساتذہ کرام و طلبۂ کرام **اِمامت و خطابت** کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں، جن کی بدولت کثیر **مسجدیں آباد** ہیں۔ کئی اساتذہ و طلبہ "**جامعۃ المدینہ و مدرسۃ المدینہ آن لائن**" کے ذریعے دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول کو تعلیمِ قرآن اور علمِ دِین کی روشنی سے منور کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، کئی اساتذہ و طلبہ دعوتِ اسلامی کے **مختلف شعبہ جات** میں اپنی دِینی خدمات پیش کر رہے ہیں۔

اِسی طرح **جامعۃ المدینہ** (للبنات) کی **مُدرِّسات و طالبات** (یعنی پڑھانے والی مَدَنِیّہ اسلامی بہنیں اور طالبات) بھی دعوتِ اسلامی کے **مختلف شعبہ جات** میں ہونے والے مدنی کاموں میں حصّہ لینے کی سعادت حاصل کرتی

ہیں۔اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت کے تحت اسلامی بہنوں کے **8 مدنی کاموں** میں عملی طور پر شامل ہو کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ ثُمَّ زِد۔ یعنی اے اللہ بڑھا اور بڑھا پھر بڑھا۔(فیضانِ سُنّت، صفحہ ۵۸۹، ملتقطاً)

عالم نہیں بن سکے تو دوسروں کو بنائیں

یاد رکھیے! اس میں کوئی شک نہیں کہ **عالم** بننے کے بڑے فضائل ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ **حافظ** بننے کے بڑے فضائل ہیں، یقیناً یہاں ہم میں سے کئی ایسے ہوں گے جن کے دل میں یہ خواہش ہو گی کہ کاش ہم عالم بنتے، کئی ایسے ہوں گے جو حافظ بننا چاہتے ہوں گے۔ ہم اگر عالِم نہ بھی بن پائے تو اب یہ سعادت ہمیں مل سکتی ہے کہ ہم اپنے مال سے مدد کر کے کسی کو **عالم بنوادیں**۔ ہمت کیجئے اور دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ اور مدارس المدینہ کے جملہ اخراجات کے لیے بھرپور تعاون کیجئے۔

خود کفالت

★ مثلاً اللہ پاک نے وُسعت دی ہے تو **مسجد** بنوا دیجئے، جامعۃ المدینہ یا مدرسۃ المدینہ بنا کر یا بنوا کر **دعوتِ اسلامی** کو دے دیجئے۔ ★ اگر یہ نہ ہو سکے تو کسی جامعہ یا مدرسے کا **ماہانہ خرچ** اپنے ذمہ لے لیجئے۔ ★ یا کسی جامعہ / مدرسے کے **یوٹیلٹی بلز** (مثلاً بجلی، گیس وغیرہ) کی ادائیگی اپنے ذِمّے لے لیجئے ★ یا کسی جامعہ یا مدرسے کے **مدنی عملے** (اساتذہ و قاری صاحبان وغیرہ) کی **تنخواہ** (Salary) اپنے ذِمّے لے لیجئے ★ اگر آپ سبزیوں کا کاروبار کرتے ہیں تو اپنے قریبی کسی جامعۃ المدینہ یا رہائشی مدرسۃ المدینہ کی **سبزیاں** وغیرہ اپنے ذِمّے لے لیجئے۔ ★ گندم یا **آٹے** کی پیشکش کر دیجئے۔ ★ اپنے کھیت کی گندم میں سے ایک حصہ مخصوص کر لیں کہ یہ اللہ پاک کی رِضا اور ثواب کے لیے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ یا مدرسۃ

المدینہ کے لیے پیش کروں گا۔★یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی جامعۃ المدینہ یا رہائشی مدرسۃ المدینہ کے **راشن** مثلاً (گھی، چاول، پتی، دودھ وغیرہ) میں سے جو مجھ سے ہو سکا، اپنی طرف سے پیش کروں گا یا کسی کو اس کی **ترغیب** دِلاؤں گا۔

والدین کیلئے صدقۂ جاریہ

اَلْغَرَض! کسی بھی طرح اس کارِ خیر (نیکی کے کام) میں تعاون کی ضرور کوشش کرنی چاہیے۔ان اخراجات میں اپنے مرحوم والد یا والدہ یا دونوں کے **ایصالِ ثواب** کی بھی نیت کی جا سکتی ہے، ماں باپ کے جیتے جی بھی تو **نیک اولاد** ان کی خدمت کے لیے خرچ کرتی ہی ہے، **اے کاش!** کہ ہم ماں باپ کے دُنیا سے جانے کے بعد بھی نیکی کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ خرچ کر کے اُن کو **ایصالِ ثواب** کرنے کی سعادت حاصل کر پائیں۔یہ **صدقۂ جاریہ** بھی بنے گا اور اللہ نے چاہا تو دِین کی تقویت کا سبب بھی بنے گا۔یہاں یہ بات بھی ذہن نشین فرما لیجئے کہ ہم ہوں یا نہ ہوں دین کا نظام قیامت تک چلتا رہے گا اِنْ شَآءَ اللہ، یہ ہمارے لیے سعادت کی بات ہے کہ اس میں ہمارا کتنا حصہ شامل ہوتا ہے۔یا ہم دوسروں سے رابطہ کر کے اپنے نامۂ اعمال میں کتنی نیکیاں لکھوا سکتے ہیں۔**اللہ** پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

مجلس مکتوبات و اورادِ عطاریہ کی ایپ کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کی مجلس مکتوبات و اورادِ عطاریہ کے تحت ای میل اور دیگر ذرائع سے روزانہ سینکڑوں استخارے کئے جاتے ہیں۔دُکھیاری اُمّت کی غم خواری

کے مقدس جذبے کے تحت دعوتِ اسلامی کے شعبہ مجلسِ آئی ٹی کی کاوشوں سے ایک موبائل ایپلی کیشن بنام "آن لائن روحانی علاج اینڈ استخارہ Online Rohani ilaj & istikhara" بھی لاؤنچ کی گئی ہے۔ اس میں کئی سہولتیں ہیں۔ ★اس ایپ کے ذریعے دنیا بھر سے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں گھر بیٹھے بیماریوں، پریشانیوں، گھریلو ناچاقیوں، بے جا مقدمہ بازیوں سمیت ہر جائز کام کیلئے استخارہ اور کاٹ کروا سکتے ہیں۔ ★اس ایپ کے ذریعے آپ اورادِ عطاریہ بھی منگوا سکتے ہیں۔ ★اس ایپ میں امیر اہلسنّت حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا مرید بننے کی سہولت بھی ہے۔ ★اس ایپ کے ذریعے استخارہ، کاٹ اور اوراد سے متعلق مدنی چینل کے پروگرامز، آڈیوز اور ویڈیوز بھی دیکھ اور سن سکتے ہیں۔ ★روحانی علاج سے متعلق امیر اہلِسنّت کی تحریر کردہ کتب و رسائل اور مختلف زبانوں میں وظائف بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ آج ہی اپنے موبائل میں یہ ایپ انسٹال (Install) کریں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنت نشان ہے جس نے میری سنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

چلنے کی سُنّتیں اور آداب

[1] ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵ حدیث: ۱۷۵

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے چلنے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں: ☆پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 37 میں اللہ پاک ارشاد فرمایا ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

☆اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ایک شخص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[1] ☆اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو کسی قدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[2] ☆اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جارہا ہے اور نہ اِتنا آہستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ☆راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُرو قار طریقے پر چلئے۔ ☆چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ☆راستے میں دو عورتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعت آئی

---

[1] ... مُسلِم، کتاب اللباس و الزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی...الخ، ص۱۱۵۶، حدیث:۲۰۸۸ ملخصاً

[2] ... الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ماجاءفی مشیۃ رسول اللہ، ص۸۷، رقم:۱۱۸

ہے۔[1] ☆بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قطعاً غیر مُہَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور منرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ16(312 صفحات)اور120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمایئے سنتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ...ابو داود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/۴۷۰، حدیث:۵۲۷۳

05مارچ2020کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

امام جعفر صادق کی بیٹے کو نصیحتیں

اس بیان میں آپ جان سکیں گے!

- ✿... کمسن سید زادے کا خوفِ خدا
- ✿... امام جعفر صادق کی اپنے بیٹے کو نصیحتیں
- ✿... اولاد کی تربیت کے متعلق فرامینِ مصطفےٰ
- ✿... اولاد بھی والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے
- ✿... والدین کے ساتھ احسان و بھلائی کرنے پر احادیثِ مُبارکہ

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فَتاوٰی شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت اُبَیّ بن کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: "یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر بہت زِیادہ دُرود شریف پڑھا کرتا ہوں، آپ بتادیجئے کہ دن کا کتنا حصہ دُرود خوانی کے

لیے مُقرّر کر دوں؟“تو نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم جس قَدر چاہو مُقرّر کر لو۔ حضرت اُبَیّ بِن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: دن رات کا چوتھائی حصہ دُرُود خوانی کے لیے مُقرّر کر لوں؟ تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ یعنی تم جس قدر چاہو مقرر کرلو، ہاں اگر تم چوتھائی سے زِیادہ حصّہ مُقرّر کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہو گا۔ حضرت اُبَیّ بِن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: میں دن رات کا نِصف حصہ دُرُود خوانی کے لیے مُقرّر کرلوں؟ تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:”مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ تم جس قَدر چاہو مُقرّر کرلو اور اگر تم اس سے بھی زِیادہ وقت مُقرّر کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہو گا۔“تو حضرت اُبَیّ بِن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کہا: میں دِن رات کا دو تہائی مُقرّر کرلوں؟ تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:”مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ تم جتنا چاہو وقت مُقرّر کرلو اور اگر تم اس سے زِیادہ وَقت مُقرّر کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہو گا۔“حضرت اُبَیّ بِن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی:”اَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِیْ کُلَّھَا، **میں دِن رات کا کل حصّہ دُرُود خوانی ہی میں صرف کروں گا۔**“تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:”اِذًا تُکْفٰی ھَمُّکَ وَیُغْفَرُ لَکَ ذَنْبُکَ اگر تم ایسا کرو گے تو **دُرُود شریف تمہاری تمام فِکروں اور غموں کو دُور کرنے کے لیے کافی ہو جائے گا اور تمہارے تمام گناہوں کے لیے کفّارہ ہو جائے گا۔**“[1]

ذاتِ والا پہ بار بار درود بار بار اور بے شمار دُرُود
سر سے پا تک کرور بار سلام اور سراپا پہ بے شمار دُرُود

---

[1] ... ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۲۳، ۲۰۷/۴، حدیث: ۲۴۶۵

بے عدد اور بے عدد تسلیم بے شمار اور بے شمار دُرُود

بیٹھتے اٹھتے جاگتے سوتے ہو الٰہی مِرا شعار دُرُود

(ذوقِ نعت، ص۸۶-۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے، ☆پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجئے ☆ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے ☆اگر قلم (Pen/ Pencil)، ڈائری آپ کے پاس ہے تو اَہم نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کرلیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضوع ہے "امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی اپنے بیٹے کو نصیحتیں" جس میں ہم امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت و کردار سے متعلق سُنیں گے۔

---

1 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

ان کا تعارف بھی سنیں گے اور انہوں نے اپنے بیٹے حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کیا کیا نصیحتیں کیں؟اس بارے میں بھی کچھ سُنیں گے۔سارا بیان پوری توجہ کے ساتھ سننے کی نیت کیجئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے!سب سے پہلے امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ **محمد الیاس عطّار قادِری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب **نیکی کی دعوت** سے ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں:

کمسن سید زادے کا خوفِ خدا

ایک چار(4)سالہ سیِّد زادہ بچہ سرِ بازار زار و قطار رو رہا تھا،کسی صاحِب نے آلِ رسول کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر عرض کی:شہزادے!کیا بات ہے؟اگر کسی چیز کی ضَرورت ہو تو حکم فرما دیجئے ابھی حاضِر کرتا ہوں۔یہ سُن کر مَدَنی مُنّے کے رونے کی آواز اور بُلند ہو گئی اور کہا:چچا جان!اللہ پاک کے غضب اور عذابِ جہنَّم کے خوف سے دل بیٹھا جارہا ہے!اُن صاحِب نے شَفقت سے عرض کی: شہزادے!آپ بہُت ہی کمسِن(چھوٹے)ہیں،ابھی سے اِتنا خوف کیسا؟یعنی اطمینان رکھئے بچّوں کو عذاب نہیں دیا جائے گا۔یہ سُن کر بچے کا خوف مزید نُمایاں ہو گیا اور روتے ہوئے بولا:چچا جان!میں نے دیکھا ہے کہ بڑی لکڑیاں سُلگانے کیلئے ان کے گرد چَھپٹیاں(یعنی لکڑی کی چھیلن اور چھوٹی کھپچِّیاں وغیرہ) چُن دی جاتی ہیں،چَھپٹیاں جلدی سے آگ پکڑ لیتی ہیں اور ان کی بدولت پھر بڑی لکڑیاں بھی جل اُٹھتی ہیں!میں ڈرتا ہوں کہ ابوجَہل اور ابولَہَب جیسے بڑے بڑے کافِروں کو جہنَّم میں جلانے کیلئے چَھپٹیوں کی جگہ کہیں مجھے آگ میں نہ ڈال دیا جائے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں وہ چار(4)سالہ بچہ کون تھا؟وہ کوئی

اور نہیں! ہمارے ٹُوٹے دلوں کے سہارے اور اہلِ بیتِ اطہار کی آنکھوں کے تارے حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادِق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تھے۔

(نیکی کی دعوت، ص ۵۸۵)

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا
(حدائقِ بخشش، ص246)

شَرحِ کلامِ رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس شعر میں فرماتے ہیں: یانُورَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ تو ہیں ہی نور بلکہ نورٌ علیٰ نور (یعنی نُور پَر نُور)۔ آپ کی مبارَک نَسل میں تا قِیامت جتنے بھی بچّے ہوں گے یعنی ساداتِ کرام وہ بھی سب کے سب نور ہیں۔ اے نور والے پیارے پیارے آقا! آپ کا سارے کا سارا گھرانا ہی نور، نور اور بس نور ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۵۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! سُنا آپ نے امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بچپن سے ہی خوفِ خدا رکھتے تھے۔ غور تو کیجئے کہ آج کل کا بچہ چار سال کا ہو جائے تو اسے اپنی خبر تک نہیں ہوتی۔ تھوڑا بڑا ہو تو اب موبائل میں **گیم کھیلنے** اور **کارٹون** دیکھ کر دل بہلانے سے فُرصت نہیں ملتی۔ مگر حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پوتے اور حضرت امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیٹے جنابِ امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا حال یہ ہے کہ اس ننھی سی عمر میں بھی خوفِ خدا سے بے قرار ہیں۔ آنسوؤں

کی برسات ہے جو تھمتی نہیں ہے۔ فکر لاحق ہے تو یہ کہ کہیں مجھے جہنم میں نہ پھینک دیا جائے۔ اے کاش! کہ ہمیں بھی یہی سوچ نصیب ہو جائے۔ **اے کاش** کہ ہمیں بھی خوفِ خدا میں رونے والی آنکھیں مل جائیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خوفِ خدا

جلا دے نہ نارِ جہنّم کرم ہو … پئے بادشاہِ اُمَم یاالٰہی
مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے … ہو مجھ ناتُواں پر کرم یاالٰہی
بڑی کوششیں کی گنہ چھوڑنے کی … رہے آہ! ناکام ہم یاالٰہی!
مجھے سچی توبہ کی توفیق دیدے … پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی!
تُو عطّار کو بے سبب بخش مَولیٰ … کرم کر کرم کر کرم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص:۱۱۱،۱۱۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک اور بات جو اس حکایت سے معلوم ہوئی وہ یہ کہ ہمارے بزرگانِ دین اپنے بچّوں کی کیسی بہترین اور زبردست **اسلامی تربیت** کرتے تھے۔ دیکھئے تو صحیح کہ حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 4 سال کی چھوٹی سی عمر میں **عذابِ جہنم** سے بے قرار ہیں اور اسی فکر میں اَشک بار ہیں۔ 4 سال کی عمر میں ایسی سوچ تب ہی بن سکتی ہے جب گھر میں خوفِ خدا سے معمور والدین ہوں۔ یہ سوچ تب ہی بن سکتی ہے جب گھر میں دنیا کے غموں میں نہیں بلکہ آخرت کے

غم میں آنسو بہائے جاتے ہوں۔ ایسی **پاکیزہ سوچ** اُس گھر میں ہی بن سکتی ہے جس گھر میں **نمازوں کا اِہتمام** ہو، ایسی **پاکیزہ سوچ** اُس گھر میں ہی بن سکتی ہے کہ جس گھر میں **تلاوتِ قرآن** کی آوازیں آتی ہوں، ایسی **مدنی سوچ** اُس گھر میں ہی بن سکتی ہے کہ جس گھر میں **اللہ** و رسول کی **نافرمانی کو بُرا** سمجھا جاتا ہو، ایسی **اعلیٰ سوچ** اُس گھر میں ہی بن سکتی ہے جس گھر میں **پردے کا اِہتمام** ہو، ایسی اچھی سوچ اُس گھر میں ہی بن سکتی ہے جس گھر میں **جھوٹ** سے نفرت اور **سچ** بولنے کو اچھا سمجھا جاتا ہو۔

اسی سوچ کا اثر تھا کہ حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بچپن سے ہی خوفِ خدا سے سرشار تھے۔ اور ان کی شان یہ ہے کہ انہیں دیکھ کر دوسروں میں خوفِ خدا پیدا ہو جاتا۔ آپ کے بارے میں منقول ہے کہ رات کو قبرستانوں میں تشریف لے جایا کرتے اور فرماتے کہ اے قبر والو! کیا بات ہے کہ میں تم لوگوں کو پکارتا ہوں تو تم لوگ کوئی جواب نہیں دیتے ہو؟ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے: افسوس! کہ میرے اور تمہارے درمیان ایسا حجاب (پردہ) ہو گیا ہے۔ لیکن آئندہ میں بھی تمہارے ہی جیسا ہو جانے والا ہوں۔ آپ یہی کلمات فرماتے رہتے یہاں تک کہ صبح صادق نمودار ہو جاتی اور آپ نمازِ فجر کے لیے مسجد میں تشریف لے جاتے۔ (آئینہ عبرت ص ۶۴)

میں کس گنتی میں آتا ہوں؟

منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا **داؤد طائی** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ چونکہ اہلِ بیت میں سے ہیں، اس لئے مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ لیکن وہ خاموش رہے۔ جب آپ نے دوبارہ عرض کی کہ اہلِ بیت ہونے کے اعتبار سے

اللہ پاک نے آپ کو جو فضیلت بخشی ہے، اس لحاظ سے نصیحت کرنا آپ کے لئے ضروری ہے۔ یہ سُن کر امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے تو خود یہ خوف لاحق ہے کہ کہیں قیامت کے دن میرے جدِّ اعلیٰ (یعنی رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) میرا ہاتھ پکڑ کر یہ نہ پوچھ لیں کہ تُو نے خود میری پیروی کیوں نہیں کی؟ کیونکہ نجات کا تعلق نسب سے نہیں **اعمالِ صالحہ** پر موقوف ہے۔ یہ سُن کر حضرت داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بہت عبرت ہوئی کہ جب اہلِ بیت کے خوفِ خدا کا یہ عالم ہے تو میں کس گنتی میں آتا ہوں؟ (خوفِ خدا، ص ۱۱۱)

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِنتہائی **عاجزی** کرتے ہوئے، اپنے مالک و مولیٰ جَلَّ جلالہ کی **ناراضی** کو سامنے رکھتے ہوئے، **حشر کی گرمی** کا تصور جماتے ہوئے، **دوزخ کے خوف** سے اپنے آپ کو ڈراتے ہوئے **خاکِ طیبہ** کا واسطہ دیتے ہوئے، اپنی **بخشش** کا سُوال لیے **اللہ** پاک کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں:

کس کے در پر میں جاؤں گا مولا گر تُو ناراض ہوگیا یارب
ہائے! حُسنِ عمل نہیں پلّے حَشْر میں میرا ہوگا کیا یارب
گرمیِ حَشْر، پیاس کی شدّت جامِ کوثر مجھے پلا یارب
خوف دوزخ کا آہ! رحمت ہو خاکِ طیبہ کا واسطہ یارب
میرا نازُک بَدَن جہنّم سے از طُفیلِ رضا بچا یارب
طالِبِ مغفِرت ہوں یااللہ بَخْش حیدر کا واسِطہ یارب

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے حضرت سیدنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صرف ایک بہت ہی پیارے وصف **خوفِ خدا** سے متعلق سُنا، جبکہ آپ کی شان یہ ہے کہ آپ ہر وصف میں بے مثل و بے مثال ہیں۔ عبادت، ریاضت، تقویٰ، زُہد، پرہیز گاری، نرمی، شفقت، حِلم، خوفِ خدا، علم و عمل اَلْغَرَض! آپ بہترین عادات اور عبادات میں اُونچے درجے کے مالک ہیں۔ آیئے! آپ کا مختصر تعارف سنتے ہیں:

امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف

حضرتِ **امام جعفر صادِق** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وِلادت 17 ربیع الاوّل 83 ہجری پیر شریف کے دن **مدینۂ منورہ** میں ہوئی۔ **حضرت امام جعفر صادق** رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی کنیت ابوعبداللہ اور ابواسماعیل جبکہ لقب صادق، فاضل اور طاہر ہے۔ **حضرت امام جعفر صادق** رَضِیَ اللہُ عَنْہ حضرتِ امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ حضرت **امام جعفر صادق** رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی والدہ محترمہ کا نام حضرت سیدتنا اُمِّ فَرْوَہ ہے جو کہ امیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی پوتی ہیں۔(شرح شجرہ قادریہ، ص ۵۸) جبکہ آپ کے والدِ گرامی کا نام مبارک حضرت امام محمد باقر ہے جو امام زَیْنُ الْعَابِدِین کے بیٹے ہیں، یوں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ والدہ کی طرف سے امیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور والد کی طرف سے حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے جا ملتے ہیں۔یعنی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ والدہ کی طرف سے "صدیقی" اور والد کی طرف سے "**علوی و فاطمی**" ہیں۔(شرح العقائد، ص ۳۲۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سنا کہ حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

سید ہیں، **قادری سلسلے** کے شیخ ہیں۔ حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللہ عَنْہ کی اولاد سے ہیں۔ گلستانِ اہل بیت کے مہکتے ہوئے پھول ہیں اور اہلِ بیت کرام میں شامل ہیں۔ اور اہلِ بیتِ کرام کی شان یہ ہے کہ آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ مجھے اپنی جان سے بڑھ کر نہ چاہے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ ہو اور میری اولاد اس کو اپنی اولاد سے زیادہ پیاری نہ ہو اور میری ذات اُسے اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ ہو اور میرے اہلِ بیت اسے اپنے گھر والوں سے بڑھ کر پیارے اور محبوب نہ ہو جائیں۔ (شعب الایمان، باب فی حب النبی، ۱۸۹/۲، حدیث: ۱۵۰۵)

ہمیں چاہیے کہ اہلِ بیت اطہار سے محبت کو اپنا شعار بنالیں کیونکہ ان حضرات کی محبت اور ان سے تعلق و وابستگی بھی باعثِ خیر و برکات بھی ہے اور گمراہی وضلالت سے نجات کا ذریعہ بھی ہے۔ جو اِن حضراتِ قُدسیہ سے وابستہ ہو جاتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے اور وہ کبھی گمراہ نہیں ہوتا جیسا کہ پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں جب تک تم انہیں مضبوطی سے تھامے رکھوگے ہر گز گمراہ نہ ہوگے۔ (1) کتابُ اللہ، اور (2) میری آل۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، ص۱۰۰۸، حدیث: ۲۴۰۸، ملتقطا) اللہ پاک ہمیں اہلِ بیت کی سچی محبت عطا فرمائے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا بھی سچا عاشق بنائے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہ ظاہری و باطنی علوم کے ماہر تھے اور ریاضت و عبادت میں مشہور تھے۔ مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک زمانے تک **حضرت امام جعفر صادق** رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی خدمتِ بابرکت میں آتا رہا۔ میں نے ہمیشہ آپ کو تین عبادتوں میں سے کسی ایک میں مصروف پایا، یا تو آپ نماز پڑھتے ہوئے نظر

آتے یا تلاوتِ قرآن میں مشغول ہوتے یا پھر روزہ دار ہوتے ۔[1] **حضرت امام جعفر صادق** رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے دنیا کو حکم اِرشاد فرمایا: اے دُنیا! جو میری عبادت کرے تُو اس کی خدمت کر اور جو تیری خدمت کرے تُو اسے تھکا دے۔ (حلیۃ الاولیاء، جعفر بن محمد صادق ۲۲۶/۳، رقم: ۳۷۸۵)

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مِقدام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں جب بھی **حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق** رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھتا ہوں تو جان لیتا ہوں کہ یہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی اولاد میں سے ہیں۔ مروی ہے کہ **حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق** رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لوگوں کو اس قدر کھلاتے کہ اہلِ خانہ کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہتا۔[2] **حضرت امام جعفر صادق** رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو 68 برس کی عمر میں 15 رجب المرجب 148ھ کو کسی بد نصیب نے زہر دیا، جو ان کی شہادت کا سبب بنا۔

حضرت امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا مزارِ اقدس جنت البقیع والدِ محترم حضرت امام محمد باقر رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پہلو میں ہے۔[3]

صدقِ صادِق کا تَصَدُّق صادِقُ الاسلام کر   بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

(حدائق بخشش، ص۱۴۸)

مختصر وضاحت: یا اللہ پاک تجھے امام جعفر صادِق رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے "صِدق" کا واسطہ مجھے ایمان کی سلامتی نصیب فرما اور امام موسیٰ کاظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور امام علی رضا رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے مجھ سے بِغیر غضب فرمائے راضی ہو جا۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

---

1 ... شرح شجرہ قادریہ، ص۵۸ بتغیر قلیل

2 ... حلیۃ الاولیاء، جعفر بن محمد صادق ۲۲۵/۳، رقم: ۳۷۸۲

3 ... شرح شجرہ قادریہ، ص۵۹

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا علم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بے پناہ علم وفضل کے مالک تھے۔ کروڑوں حنفیوں کے امام، حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جو خود علم کے سمندر تھے آپ بھی حصولِ علمِ دین کیلئے دو سال تک حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبتِ بابَرَکت میں رہے۔ حضرت امامِ اعظم نعمان بن ثابت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: لَوْلَا السَّنَتَانِ لَھَلَکَ النُّعْمَانُ اگر میری زندگی میں یہ دو سال (جو میں نے امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں گزارے) نہ ہوتے تو نعمان ہلاک ہو گیا ہوتا۔ (آدابِ مرشد کامل، ص ۱۷۰)

ابنِ آدم پر اللہ پاک کے احسانات

آیئے! اسی بارے میں حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میں، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابو لیلیٰ اور حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر بن محمد صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: آپ کا نام کیا ہے؟ عرض کی: نعمان۔ پوچھا: اے نعمان! کیا آپ نے اپنے سر کو ناپا ہے؟ عرض کی: میں اپنے سر کو کیسے ناپ سکتا ہوں؟ پھر پوچھا: کیا تم آنکھوں کی نمکینی، کانوں کی کڑواہٹ، نتھنوں کی حرارت اور ہونٹوں کی

مٹھاس کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟عرض کی: نہیں۔ پوچھا: تم وہ کلمہ جانتے ہو جس کا اوّل کفر اور آخر ایمان ہے؟حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابو لیلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: اے اِبْنِ رَسُولُ اللہ! جن چیزوں کے بارے میں آپ نے پوچھا ہے ان کے بارے میں ہمیں آگاہ کیجئے۔ فرمایا: میرے دادا (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ حضور نَبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے اپنے فضل واحسان سے نمکینی ابنِ آدم کی آنکھوں میں رکھی کیونکہ یہ دونوں چربی کے ٹکڑے ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ پگھل جاتے۔

اِبْنِ آدم پر فضل واحسان اور مہربانی کرتے ہوئے اللہ پاک نے کڑواہٹ اس کے کانوں میں رکھی جو کیڑے مکوڑوں کے لئے رکاوٹ ہے کیونکہ اگر کوئی کیڑا کان میں داخل ہو جائے تو دماغ تک پہنچ جائے لیکن جب کڑواہٹ چکھتا ہے تو نکل بھاگتا ہے۔

اللہ پاک نے اپنے فضل واحسان اور رحمت سے حرارت اِبْنِ آدم کے نتھنوں میں رکھی جس سے وہ بُو سونگھتا ہے اگر یہ نہ ہو تو دماغ بدبُودار ہو جائے۔

اللہ پاک نے اِبْنِ آدم پر مہربانی اور فضل واحسان کرتے ہوئے مٹھاس اس کے ہونٹوں میں رکھی جس کے ذریعے وہ ہر چیز کا ذائقہ چکھتا ہے اور لوگ اس کی گفتگو کی مٹھاس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔(الفوائدلتمام الرازی، ۱/۱۱۱، حدیث:۲۶۲)

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ٹھیک فرماتے ہیں:

مُفلسی کا میں کیوں کروں شِکوہ

نعمتوں سے نِہال رکھا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۴۵)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جیسا بوئیں گے ویسا کاٹیں گے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے والدین کی تربیت کا بہترین مظہر تھے۔ اور پھر انہوں نے بھی اپنی اولاد کی بہترین تربیت کی۔ ان کے صاحبزادے حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے وقت کے بہترین عالم، مُفتی، شیخ، اللہ کے ولی اور طریقت و معرفت کے امام تھے۔ اور یہ سب ان کے والد حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تربیت کا فیضان تھا۔

یاد رکھئے کہ انسان جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے، ایسا نہیں ہو سکتا کہ بویا تو کچھ اور تھا مگر جب کاٹنے کی باری آئی تو کچھ اور نکلا، یہی مثال اولاد کی ہے کہ والدین اولاد کی اسلامی طریقے سے تربیت نہیں کرتے مگر پھر بھی یہ توقع رکھتے ہیں کہ " ہمارے بچے بھی نیک پرہیز گار بنیں، والدین کے فرمانبردار بنیں، مُعاشرے میں عزّت دار اور پاکیزہ کردار والے بنیں" جب نتیجہ اس کے خلاف آتا ہے تو کافی دیر ہو چکی ہوتی ہے، اس وقت والدین اگر اصلاح کی کوشش کرنا چاہیں بھی تو نہیں کر پاتے۔

یاد رکھئے! اولاد کی اچھی تربیت کرنا والدین کی اہم ذمہ داریوں میں سے ہے اور اس ذمہ داری کو ہمارے بزرگانِ دین بہت اچھے انداز میں نبھایا کرتے تھے، وقتاً فوقتاً اپنے بچوں کو مختلف انداز میں نصیحتیں

کیا کرتے تھے۔ امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے بیٹے کو کیا کیا نصیحتیں کیں، آیئے! وہ نصیحتیں اور ان سے ملنے والے مدنی پھول سنتے ہیں:

امام جعفر صادق کی اپنے بیٹے کو نصیحتیں

ایک بزرگ بیان کرتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایک شاگرد نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرت موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ان کے پاس بیٹھے تھے اور آپ انہیں نصیحت کر رہے تھے۔ چند باتیں جو میں یاد رکھ سکا وہ یہ ہیں کہ:

حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **اے میرے بیٹے!** میری نصیحت قبول کرلو اور میری باتوں کو یاد رکھنا، اگر انہیں یاد رکھو گے تو زندگی بھی اچھی گزرے گی اور موت بھی قابلِ رشک آئے گی۔

مال دار کون؟

حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **پہلی نصیحت** یہ کی کہ: **اے میرے بیٹے!** مال دار وہ ہے جو تقسیمِ الٰہی پر راضی رہے اور جو دوسرے کے مال پر نظر رکھے وہ فقر کی حالت میں ہی مرتا ہے۔ تقسیمِ الٰہی پر راضی نہ رہنے والا گویا اللہ پاک کو اس کے فیصلے میں تہمت لگاتا ہے۔ اپنی غلطی کو چھوٹا سمجھنے والا دوسرے کی غلطی کو بڑا اور دوسرے کی غلطی کو چھوٹا خیال کرنے والا اپنی غلطی کو بڑا سمجھتا ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس نصیحت سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ اپنے اندر

قناعت پیدا کریں اور ہر حال میں اللہ پاک کا شکر ادا کرتے رہیں اور وہ جس حال میں رکھے، اُس کی رِضا پر راضی رہیں۔

عُلَما کی صحبت باعثِ عزت ہے

امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **دوسری نصیحت** یہ کی کہ: **اے میرے بیٹے!** دوسرے کے عیبوں سے پردہ ہٹانے والے کے اپنے عیوب ظاہر ہو جاتے ہیں۔ بغاوت کی تلوار بلند کرنے والا اسی سے قتل کر دیا جاتا ہے۔ کسی کے لئے گڑھا کھودنے والا خود ہی اس میں جا گرتا ہے۔ بے وقوفوں کی صحبت میں بیٹھنے والا حقیر و ذلیل ہوتا جبکہ عُلَما کی صحبت اختیار کرنے والا **عزت** پاتا ہے اور بُرائی کے مقام پر جانے والے پر تہمت لگائی جاتی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس نصیحت سے ہمیں یہ مدنی پھول ملا کہ ہم دوسروں کے عیب نہ کھولیں، ہمیشہ دوسروں کی خیر خواہی کریں اور علمائے کرام کی صحبتوں میں بیٹھنے کی کوشش کیا کریں۔

تیسری نصیحت کرتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا:

اے میرے بیٹے! لوگوں پر **عیب لگانے** سے بچنا ورنہ لوگ تم پر عیب لگائیں گے اور **فضول باتوں** سے بچنا ورنہ ان کی وجہ سے عزّت میں کمی ہو گی۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس نصیحت سے ہمیں یہ مدنی پھول ملا کہ دوسروں کی خامیوں پر نظر رکھنے کے بجائے اپنی خامیوں کو تلاش کریں، اپنی اصلاح کریں اور ہمیشہ فضول اور لایعنی گفتگو سے بچیں۔

امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **چوتھی نصیحت** یہ کی کہ:

اے بیٹا! حق بات ہی کہنا خواہ تمہارے حق میں ہو یا خلاف کیونکہ مذمّت کا سامنا تمہیں اپنے دوستوں کی طرف سے ہی کرنا پڑے گا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس نصیحت سے ہمیں یہ مدنی پھول ملا کہ **سانچ کو آنچ** نہیں لہٰذا ہمیں ہر حال میں شریعت کے تقاضوں کے مطابق سچ بولنا چاہیے۔

بغض و نفرت کا سبب

چوتھی نصیحت کے بعد **پانچویں نصیحت** کرتے ہوئے فرمایا:

اے میرے بیٹے! قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے رہنا، سلام کو عام کرنا، نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا، جو تجھ سے تعلق توڑے تُو اس سے رشتہ جوڑنا، جو تم سے بات نہ کرے۔ تم اس سے بات کرنے میں پہل کرنا، جو تم سے مانگے اسے عطا کرنا، چغلخوری سے بچنا کہ یہ دلوں میں **بغض** پیدا کرتی ہے۔ لوگوں کے عیوب کے درپے نہ ہونا کہ یہ چیز خود کو (مذمت و تہمت کا) ہدف بنانے کے قائم مقام ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس نصیحت سے حاصل ہونے والے تمام مدنی پھول زندگی کو بہتر سے بہترین بنا سکتے ہیں۔ لیکن یاد رہے! ہم اپنی زندگی کو بہترین اُسی صورت میں بنا سکتے ہیں کہ جب ہم ان خوشبودار **قیمتی مدنی پھولوں، سُنہرے اُصولوں کو دل و جان سے قبول کرتے ہوئے عمل** کی بھی کوشش کریں گے۔

نافرمانوں کی مثال

امامِ جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی **چھٹی نصیحت** جو آپ نے اپنے بیٹے کو ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ:

اے میرے بیٹے! اگر ملاقات کی تمنا ہو تو نیک لوگوں سے ملنا، نافرمانوں سے نہ ملنا کہ نافرمان اس چٹان کی طرح ہیں جس سے پانی نہیں بہتا، ایسے درخت کی طرح ہیں جو سرسبز و شاداب نہیں ہوتا، ایسی زمین کی مثل ہیں جس پر گھاس نہیں اُگتی۔ (حلیۃ الاولیاء، جعفر بن محمد صادق ۳/۲۲۸، رقم: ۳۷۹۳)

شاہکارِ تربیت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اپنے بیٹے کو کی ہوئی نصیحتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ مال دار وہ ہے جو **تقسیمِ الٰہی پر راضی** رہے۔ دوسروں کے **عیوب چھپائے** جائیں۔ **علماء کی صحبت** میں بیٹھنا چاہیے۔ لوگوں پر **عیب لگانے** سے بچنا چاہیے۔ ہمیشہ **حق بات** کہنی چاہیے۔ قرآنِ پاک کی **تلاوت** کرنے، **سلام** کو عام کرنے، **نیکی** کا حکم اور **بُرائی** سے منع کرنے، تعلق توڑنے والے سے تعلق رکھنے، مانگنے والے کو عطا کرنے اور چغلخوری سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ نیک لوگوں سے ملنا چاہیے اور بُروں سے دُور رہنا چاہیے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اپنے بیٹے **امام موسیٰ کاظم** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کی گئی نصیحتیں سُنیں، انہی نصیحتوں اور تربیت کا یہ نتیجہ تھا کہ حضرت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے والد کے سچے جانشین ثابت ہوئے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی راتیں اپنے رب کی بارگاہ میں سجدوں میں اور دن روزوں میں گزرتے۔ حِلْم اور بُردباری کا پیکر ہونے کی وجہ سے آپ کا لقب کاظم (یعنی غُصّے کو پی جانے والا) ہوا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کی جُود وسخا کا یہ عالم تھا کہ فقراءِ مدینہ کو تلاش کرتے اور ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق رقم رات کے وقت اِس طرح پہنچاتے کہ انہیں خبر تک نہ ہوتی کہ یہ رقم کون دے کر گیا ہے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ مُستَجابُ الدَّعوات تو ایسے تھے(یعنی ایسے بزرگ تھے جن کی دعائیں قبول ہوتی تھیں اس لیے) جو لوگ آپ سے دُعا کرواتے وہ اپنے مقصود کو پہنچتے اور ان کی حاجتیں پوری ہو جاتیں۔ بلکہ ان کی شان تو یہ ہوئی کہ ان کے وصال کے بعد ان کی قبرِ انور پر جا کر جو دعا کی جاتی اللہ پاک قبول فرمالیتا۔

جیسا کہ شیخ امام خلاّل رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب بھی کوئی معاملہ درپیش ہوتا ہے، میں امام موسیٰ کاظم بن جعفر صادق کے مزار پر حاضر ہو کر آپ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ پاک میری مشکل کو آسان کر کے میری مراد مجھے عطا فرما دیتا ہے۔(تاریخ بغداد، باب ماذکر فی مقابر بغداد الخصوصۃ بالعلماء والزھاد، ۱/۱۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

والدین کا اولاد سے تعلق

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد بھی نیک اور پرہیز گار بنے تو ان کی اچھے انداز میں تربیت کریں، بزرگوں کے طریقے پر ان کی اصلاح کریں، نیکیوں کی طرف راغب کریں اور خود بھی نیک اعمال کرنے والے بن جائیں۔ یادرکھئے! عموماً بچے والدین کی عادات و کردار کی پیروی کرتے ہیں، اگر والدین شریعت کے پابند اور حُصولِ علمِ دِین کے شوقین ہوں تو

ان کی نسلیں بھی نیکیوں کی راہ پر گامزن رہتی ہیں اور والدین کی نجات و بخشش اور نیک نامی کا سبب بنتی ہیں اور اگر والدین خود بُری عادتوں کے شکار ہوں تو اولاد میں بھی وہی بُرائیاں منتقل ہو جاتی ہیں اور ایسی اولاد سببِ نجات نہیں بلکہ سببِ ہلاکت بن جاتی ہے۔

یاد رکھئے! اولاد کی تربیت ماں باپ دونوں ہی کی ذمہ داری ہے مگر باپ کمانے کا بہانہ بنا کر تربیتِ اولاد کی ساری ذِمّہ داری بچوں کی ماں پر ڈال کر خود کو بَرِیُ الذِّمہ سمجھ لیتا ہے جبکہ بچوں کی ماں گھر کے کاموں کا عذر پیش کر کے تربیتِ اولاد کا اصل ذِمّہ دار اپنے شوہر کو قرار دیتی ہے، نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایسی اولاد ہاتھوں سے نکل کر تمام گھر والوں کیلئے رحمت کا سبب بننے کی بجائے باعثِ زحمت بن جاتی ہے۔ لہٰذا والدین کو چاہئے کہ دونوں اپنی اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے ملک و ملت اور مستقبل کے ان معماروں کو بچپن ہی سے نیک اور معاشرے کا باکردار فرد بنانے میں ہرگز سُستی نہ کریں، کیونکہ بچپن میں جو سیکھا جائے، اس کے اثرات مضبوط اور دیرپا ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: **اَلْعِلْمُ فِی صِغَرِہٖ کَالنَّقْشِ عَلَی الْحَجَر** بچپن میں علم حاصل کرنا پتھر پر نقش کی طرح (پختہ) ہوتا ہے۔ (مجمع الزوائد، ۱/۳۳۳، حدیث: ۵۰۱۵)

آیئے! تربیتِ اولاد کے بارے میں ہمیں تربیت کا ذہن دینے والے آقا، ہمیں اور ہماری اولاد کو جہنم کی آگ سے بچانے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے 3 فرامین سنئے:

اولاد کی تربیت کے متعلق فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

1. آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے (جب) یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا ترجمۂ کنزالایمان: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو

(پ۲۸التحریم:۶) اُس آگ سے بچاؤ۔

توصحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہم اپنے گھر والوں کو کس طرح آگ سے بچائیں؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: انہیں ان کاموں کا حکم دو جو اللہ پاک کو پسند ہیں اور اُن کاموں سے منع کرو جو اللہ کریم کو ناپسند ہیں۔(دُرِّمنثور، ۸/۲۲۵)

2. ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو تین خصلتوں کی تعلیم دو (۱) اپنے نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی محبت (۲) اہلِ بیت کی محبت اور (۳) قرآنِ پاک کی تعلیم۔(جامع صغیر، باب الھمزہ، حدیث:۳۱۱، ص۲۵)

3. ارشاد فرمایا: کسی باپ نے اپنے بچے کو ایسا عطیہ نہیں دیا، جو اچھے ادب سے بہتر ہو۔(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی ادب الولد، ۳/۳۸۳، حدیث:۱۹۵۹)

مُفسِّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اچھے ادب سے مراد بچے کو دیندار، متقی، پرہیزگار بنانا ہے۔ اولاد کے لئے اس سے اچھا عطیہ کیا ہو سکتا ہے کہ یہ چیز دِین و دنیا میں کام آتی ہیں۔ماں باپ کو چاہیے کہ اولاد کو صرف مالدار بنا کر دنیا سے نہ جائیں، انہیں دِیندار بنا کر جائیں، جو خود انہیں بھی قبر میں کام آوے کہ زندہ اولاد کی نیکیوں کا ثواب مُردہ کو قبر میں ملتا ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ۶/۵۶۵، ملتقطاً)

اولاد کا والدین سے تعلق

اے عاشقانِ اولیاء! قرآن و احادیث میں والدین کی شان و عظمت کو بار بار بیان کیا گیا ہے، لہٰذا اولاد پر بھی لازم ہے کہ وہ والدین کے ساتھ احسان و بھلائی والا سلوک کرے۔ ان کا ادب واحترام کرے، ان کی خوب تعظیم و توقیر کرے ان کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھے، خُصوصاً ان کے بڑھاپے میں زیادہ خدمت کی حاجت ہے۔ یقیناماں باپ کا بُڑھاپا انسان کو امتحان میں ڈال دیتا ہے، بسا اوقات سخت بڑھاپے میں اکثر بِستر ہی پر بَول وبَراز (یعنی گندَگی) کی ترکیب ہوتی ہے جس کی وجہ سے عُموماً اولاد بیزار ہو جاتی ہے۔ مگر یاد رکھیے! ایسے حالات میں بھی ماں باپ کی خدمت لازِمی ہے۔ بچپن میں ماں بھی تو بچّے کی گندَگی برداشت کرتی ہے۔ بُڑھاپے اور بیماریوں کے باعث ماں باپ کے اندر خواہ کتناہی چڑچِڑاپن آجائے، بِلاوجہ لڑیں، چاہے کتناہی جھگڑیں اور پریشان کریں، صَبْر، صَبْر اور صَبْر ہی کرنا اور ان کی تعظیم بجالاناضَروری ہے۔ اُن سے بدتمیزی کرنا، ان کو جھاڑنا وغیرہ تو دَرکَنار اُن کے آگے **"اُف"** تک نہیں کرنا ہے، ورنہ بازی ہاتھ سے نکل سکتی اور دونوں جہانوں کی تباہی مقدَّر بن سکتی ہے کہ والِدَین کا دِل دُکھانے والا اِس دُنیامیں بھی ذَلیل وخوار ہوتا ہے اور آخِرت میں بھی عذابِ نار کا حقدار ہے۔ اللہ پاک پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل، آیت نمبر 23 میں والدین کا ادب سکھاتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا (پ۱۵، بنی اسرائیل:۲۳)		ترجمۂ کنزُالایمان: تو اُن سے ہُوں (اُف تک) نہ کہنا اور اُنھیں نہ جِھڑکنا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے جب والدین کے سامنے **اُف** تک کرنے سے منع ہے تو ان کے سامنے زبان چلانا، چیخنا چنگھاڑنا کتنی محرومی کی بات ہے۔ ابھی جو آیت ہم

نے سُنی اس کے تحت حضرت علامہ مفتی نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (والدین کے سامنے) کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ گِرانی (بوجھ) ہے۔ نہ اُنہیں جِھڑکنا نہ تیز آواز سے بات کرنا بلکہ کمالِ حُسنِ اَدب (نہایت اچھے ادب) کے ساتھ ماں باپ سے اِس طرح کلام کر جیسے غُلام و خادِم (اپنے) آقا سے کرتا ہے۔ اُن سے نَرمی و تَواضُع سے پیش آ، اور اُن کے ساتھ تھکے وَقْت میں شَفقت و مَحبَّت کا برتاؤ کر۔ مزید فرماتے ہیں: کہ دنیا میں بہتر سُلُوک اور خدمت میں کتنا بھی مُبالَغہ کیا جائے لیکن والِدَین کے اِحسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے بندے کو چاہئے کہ بارگاہِ اِلٰہی میں اُن پر فَضْل و رَحمت فرمانے کی دُعا کرے اور عَرض کرے کہ یاربّ! میری خدمتیں اُن کے اِحسان کی جَزا (بدلہ) نہیں ہو سکتیں، تو اُن پر کرم کر کہ اُن کے اِحسان کا بدلہ ہو۔ (خزائن العرفان، پ ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۲۳ ملتقطاً)

والدین کے ساتھ احسان و بھلائی کرنے پر احادیثِ مُبارکہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارکہ میں والدین کے ساتھ احسان و بھلائی کرنے ان کا ادب واحترام کرنے، ان کو خوش رکھنے اور ان کا دل نہ دکھانے کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا والدین کو راضی کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ ان کی رضا میں اللہ پاک کی رضا اوران کی ناراضی میں اللہ پاک کی ناراضی ہے۔ آیئے 3 احادیثِ مبارکہ سنتے ہیں۔

1. ارشاد فرمایا: **رِضَا اللّٰهِ فِيْ رِضَا الْوَالِدَيْنِ وَسَخَطُ اللّٰهِ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدَيْنِ** یعنی والدین کی رضا میں اللہ پاک کی رضا اور ان کی ناراضی میں اللہ پاک کی ناراضی ہے۔ (شعب الایمان، باب فی بر

الوالدین، ۶/۱۷۷، حدیث: ۷۸۳۰)

2. ارشاد فرمایا: **ھُمَا جَنَّتُكَ وَ نَارُكَ** وہ (والدین) دونوں تیری جنت و دوزخ ہیں (یعنی ان کو راضی رکھنے سے جنت ملے گی اور ناراض رکھنے سے دوزخ کے مستحق ہوں گے۔) (ابنِ ماجہ، کتاب الادب، باب بر الوالدین، ۴/۱۸۶، حدیث: ۳۶۶۲)

3. اِرشاد فرمایا: ہر گناہ کو اللہ پاک جس کے لیے چاہتا ہے بخش دیتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی و اِیذا رسانی کو نہیں بخشتا بلکہ ایسا کرنے والے کو اس کے مرنے سے پہلے دُنیا کی زندگی میں ہی جلد سزا دے دیتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، فصل فی عقوق الوالدین، ۶/۱۹۷، حدیث ۷۸۹۰)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مسجد درس"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے اس پُرفتن دور میں اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد نیک بن جائے، والدین کی فرماں بردار بن جائے تو خود بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور انہیں بھی اس پیارے مدنی ماحول سے وابستہ کیجئے۔ خود بھی **ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں** میں حصہ لیجئے اور اپنے بچوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی طرف سے روزانہ کم از کم 2 گھنٹے مدنی کاموں کے لیے دینے کی ترغیب اِرشاد فرمائی گئی ہے، یقیناً جو جتنا زِیادہ وقت دے گا، اُس کے لیے ثواب کمانے کے مواقع بھی اُسی قدر زِیادہ ہوں گے۔

اِنْ شَآءَ اللّٰه

ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مسجد درس"** بھی ہے۔

☆ **"مسجد درس"** سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆ **"مسجد درس"** سے انفرادی کوشش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ☆ **"مسجد درس"** سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆ **"مسجد درس"** کی برکت سے بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے۔ بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کی تو کیا ہی بات ہے۔ چنانچہ،

منقول ہے کہ اللہ کریم نے حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۶/۵، رقم: ۷۶۲۲) بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سُنّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سُننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ اُن کی قبریں اَندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ آیئے! بطورِ ترغیب **"مسجد درس"** کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

مدنی بہار

تحصیل بھلوال (پنجاب، پاکستان) کے مقیم ایک اسلامی بھائی **مسجد درس** میں شریک ہوئے، جس کی برکت سے **ہفتہ واراجتماع میں شرکت** کا ذہن بنا، سُنتوں بھرے اجتماع میں **مبلغِ** دعوتِ اسلامی کا بیان پھر ذِکْرُ اللہ اورآخر میں رقت انگیز دعا نے توان کے دل کی دنیا ہی بدل دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! انہوں نے سچے دل سے توبہ کی اور سُنّتوں بھری زندگی بسر کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ ماحول سے وابستہ ہوگئے۔

مسجِد مسجِد گھر گھر پڑھ کر، اسلامی بھائی سناتا رہے
ہے تجھ سے دعا ربِّ اکبر! مقبول ہو"فیضانِ سُنّت"

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۶۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

علم وحکمت کے موتی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی نصیحتوں سے متعلق سن رہے تھے۔ آیئے! حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی علم و حکمت سے لبریز **مزید کچھ نصیحتیں** سنتے ہیں:

حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے عرض کی: میں اس وقت تک نہیں اٹھوں گا جب تک آپ مجھے کوئی نصیحت نہ فرمائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے سُفیان! میں آپ سے گفتگو کرتا ہوں لیکن زیادہ گفتگو آپ کے لئے اچھی نہیں (تین باتیں یاد رکھنا اور ان پر عمل کرنا):

نعمتوں میں اضافہ:

اللہ پاک تمہیں کسی نعمت سے نوازے اور تم اس پر ہمیشگی چاہو تو اس پر زیادہ سے زیادہ شکر بجالاؤ کیونکہ **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ (پ ۱۳، ابراھیم:۷)	ترجمۂ کنز الایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔

رزق میں برکت:

اگر تمہیں رزق میں تاخیر محسوس ہو تو اِستِغفار کی کثرت کرو کہ **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ﴿۱۲﴾ (پ۲۹، نوح: ۱۲-۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: تو میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے تم پر شرّاٹے کا مینہ (موسلا دھار بارش) بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغ بنادے گا اور تمہارے لئے نہریں بنائے گا۔

کُشادگی کی چابی

اے سُفیان! اگر کسی بادشاہ کی طرف سے تمہیں غم و تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو یا کوئی اور پریشانی لاحق ہو تو "**لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰه**" کی کثرت کرو کہ یہ کشادگی کی چابی اور **جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ** ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے ہاتھ سے حلقہ بناتے ہوئے کہا: تین باتیں ہیں اور کیا ہی بہترین باتیں ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "**اللہ** کی قسم! ابوعبداللہ نے انہیں سمجھ لیا اور **اللہ** پاک انہیں اس سے فائدہ پہنچائے گا۔"

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ پاک کا شکر ادا کرتے رہا کریں، توبہ واِسْتِغْفَار بھی کرتے رہا کریں اور **لاحول شریف** کو بھی وقتاً فوقتاً پڑھتے رہا کریں۔ اس کا آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ اگر ہم شجرہ شریف کے اوراد روزانہ پڑھنے والے بن جائیں تو اس میں کئی

اِسْتِغْفَار پڑھنے کی سعادت ملے گی بلکہ **لاحول شریف** بھی روزانہ پڑھنے کی سعادت ملے گی۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

قرآن ٹیچر ایپ کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ کی پیاری تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں تبلیغِ دین کیلئے 107 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے کوشش کر رہی ہے۔ دعوتِ اسلامی کی مجلسِ آئی ٹی نے "Quran Teacher" کے نام سے موبائل ایپلی کیشن لاؤنچ کی ہے۔ جس کے ذریعے آپ 30 سے زائد دینی کورسز میں داخلہ لینے کے ساتھ ساتھ اپنے داخلے کا اسٹیٹس بھی چیک کر سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ کورسز کا مختصر تعارف، اپنی رجسٹریشن کرنے کے بعد اپنی کلاس کی سرگرمیوں کی معلومات، کورسز سے متعلق تفصیلات اور **مدرسۃ المدینہ آن لائن** کی اپ ڈیٹس بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ آج ہی اپنے موبائل میں یہ ایپ انسٹال کیجئے اور دُوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلایئے۔

رَجَب کے کُونڈے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم حضرت سیدنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں سن رہے ہیں۔ اسی ماہ میں آپ کا یومِ عرس بھی ہے۔ آپ کے عرس کی مناسبت سے کئی عاشقانِ رسول حضرت سیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ایصالِ ثواب کے لئے کھیر پوریوں اور ٹکیوں وغیرہ پر فاتحہ خوانی کرتے ہیں جنہیں **کُونڈے** کہا جاتا ہے۔

امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"کفن کی واپسی"** میں مزید فرماتے ہیں: **پورے ماہِ رجب** میں بلکہ سارے سال میں جب چاہیں **ایصالِ ثواب** کیلئے کُونڈوں کی نیاز کر سکتے ہیں، البتہ مناسب یہ ہے کہ **15 رجبُ المرجب** کو **"رجب کے کُونڈے"** کئے جائیں کیوں کہ یہ حضرت سیِّدُنا امام **جعفر صادق** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا **یوم عُرس** ہے۔

امیر اہلسنّت مزید فرماتے ہیں: **"دس بیبیوں کی کہانی"**، **"لکڑہارے کی کہانی"** اور **"جناب سیِّدہ کی کہانی"** سب من گھڑت قصے ہیں، ان کو (کُونڈوں کی نیاز میں) نہ پڑھا کریں، اس کے بجائے ایک بار **سورۂ یٰسٓ** پڑھ لیا کریں کہ **10 قرآنِ کریم کا ثواب** ملے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ کُونڈے ہی میں کھیر کھانا، کِھلانا ضروری نہیں، دوسرے برتن میں بھی کھا اور کِھلا سکتے ہیں۔ ایصالِ ثواب (یعنی ثواب پہنچانا) قرآنِ کریم و احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے، ایصالِ ثواب دعا کے ذریعے بھی کیا جا سکتا ہے اور کھانا وغیرہ پکا کر اُس پر فاتحہ دلا کر بھی۔ کُونڈوں کی نیاز بھی ایصالِ ثواب کی ایک صورت ہے اس کو ناجائز کہنا شریعت پر اِفترا (یعنی تہمت باندھنا) ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنی حیثیت کے مطابق اپنے بزرگوں، اپنے خاندان کے مرحومین اور ساری **اُمت کیلئے ایصالِ ثواب** کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت

اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے جس نے میری سنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا　　جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے "گھر میں آنے جانے کی سنتیں و آداب" سنتے ہیں: ☆جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے، میں نے اللہ کریم پر بھروسا کیا، اللہ پاک کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوت۔ (ابو داود، ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۵) اِنْ شَآءَ اللّٰہ! اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہ کریم کی مدد شاملِ حال رہے گی، ☆گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے ربّ کریم پر ہم نے بھروسا کیا۔ (ابوداود، ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۶) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے

---

[1] ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵ حدیث: ۱۷۵

بعد سورۃُ الاِخلاص شریف پڑھے۔اِنْ شَآءَاللہ!روزی میں بَرَکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی، ☆اگر ایسے مکان(خواہ اپنے خالی گھر)میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے:اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصّٰلِحِیْن ترجمہ:"ہم پر اور اللہ کریم کے نیک بندوں پر سلام"تو فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔(رَدُّالمُحتار، ۶۸۲/۹)یا اس طرح کہے:اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ(یعنی یا نبی آپ پر سلام)کیونکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رُوحِ مبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔(بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶ص ۹۶،شرح الشّفاء للقاری، ۱۱۸/۲)☆جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے:السلامُ علیکم کیا میں اندر آسکتا ہوں؟☆اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو،☆جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سُنّت یہ ہے کہ پوچھئے:کون ہے؟باہر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے:مثلاً کہے:محمد الیاس۔نام بتانے کے بجائے اس موقع پر مدینہ!میں ہوں!دروازہ کھولو وغیرہ کہنا سنّت نہیں،☆جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب،**بہارِ شریعت** حصّہ 16(312صفحات)اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مارچ 2020 کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

اندھیری قبر

اس بیان میں آپ جان سکیں گے

- ✿... چھوٹی بچی کی فریاد اور حضرت حسن بصری کا عمل
- ✿... قبریں بظاہر ایک جیسی مگر!!!
- ✿... ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے!
- ✿... خوفِ قبر سے متعلق بزرگوں کے معمولات
- ✿... قبر میں کام آنے والے کچھ کام
- ✿... قبر میں نقصان دینے والے کچھ کام

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ بات ذہن نشین کرلیجئے کہ مسجد میں معتکف کے سوا کسی اور کو کھانے پینے اور سونے کی اجازت نہیں ہے۔ اس لئے جب بھی مسجد میں حاضری کی سعادت ملے تو اعتکاف کی نیت کرلیا کریں تاکہ اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے اور ضرورت پڑنے پر کھانا، پینا اور سونا وغیرہ بھی جائز ہوجائے۔ یہاں یہ بات بھی ذہن میں بٹھالیں کہ اعتکاف کی نیت کھانے، پینے یا سونے کے لیے نہ ہو بلکہ اس سے مقصود صرف اللہ کریم کی رضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سوسکتا ہے)۔ اگر ممکن ہو تو اعتکاف کی نیت کر کے 12 مرتبہ درودِ پاک پڑھ لیجئے یا اور کوئی نیک کام کرلیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ ثواب بڑھ جائے گا اور مسجد میں کھانا، پینا اور سونا وغیرہ بھی جائز ہوجائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی 271 صفحات پر مشتمل کتاب **"آبِ کوثر"** کے صفحہ نمبر201،202 پر **دُرودِ پاک کی کثرت** کرنے والے ایک عاشقِ رسول کی **ایمان افروز حکایت** لکھی ہے، آیئے! سُنیے اور ایمان تازہ کیجئے! **اللہ** کرے کہ ہمارا شمار بھی دُرودِ پاک کی کثرت کرنے والوں میں ہو جائے۔

ایک مریض نزع کی حالت میں تھا (یعنی اُس کی روح جسم سے نکلنے ہی والی تھی)، اس کا دوست تیمار داری کے لیے آیا اور دیکھ کر پوچھا! اے دوست، جاں کنی (موت کے وقت سانس اُکھڑنے) کی کڑواہٹ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا: مجھے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہو رہی، کیونکہ میں نے علمائے کرام سے سُن رکھا ہے کہ جو شخص حبیبِ خدا، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **پر درودِ پاک کی کثرت کرے، اُسے اللہ پاک موت کی تلخی سے امن** دیتا ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً وہ بہت خُوش نصیب ہیں جو اُٹھتے، بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے، وضو بے وضو، درود پڑھتے ہی رہتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ کثرتِ درود کی سعادت حاصل کرنے کی برکت سے نزع کی سختیاں آسان ہو جائیں گی اور قبر و آخرت کی منزلیں بھی سہولت سے طے ہوں گی۔

اے کاش! ہمارا انداز بھی ایسا ہو جائے کہ۔۔۔

بیٹھتے اُٹھتے جاگتے سوتے ہو اِلٰہی مرا شِعار دُرُود

جان نکلے تو اس طرح نکلے تجھ پر اے غمزدوں کے یار دُرُود

دل میں جلوے بسے ہوئے تیرے لب سے جاری ہو بار بار دُرُود

(ذوقِ نعت، ص۱۲۵،۱۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

☆اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے، ☆پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجئے ☆ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے ☆اگر قلم (Pen/ Pencil)، ڈائری آپ کے پاس ہے تو اَہَم نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کرلیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضوع ہے **"اندھیری قبر"** جس میں ہم موت آنے اور اس کے بعد قبر میں پیش آنے والے امور سے متعلق سنیں گے۔

---

[1] ...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

چھوٹی بچی کی فریاد

جلیلُ القدر تابِعی حضرت سیِّدنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے گھر کے دروازے پر تشریف فرما تھے کہ وہاں سے ایک جنازہ گزرا، آپ بھی اُٹھے اور جنازے کے پیچھے چل دیئے۔ جنازے کے نیچے ایک چھوٹی بچی زاروقِطار روتی ہوئی دوڑی چلی جارہی تھی، وہ کہہ رہی تھی: اے بابا جان! آج مجھ پر وہ وَقت آیا ہے کہ پہلے کبھی نہ آیا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جب یہ درد بھری آواز سُنی تو آنکھیں اشکبار، دل بیقرار ہو گیا، دستِ شفقت اُس غمگین ویتیم بچی کے سر پر پھیرا اور فرمایا: بیٹی! تم پر نہیں بلکہ تمہارے مرحوم بابا جان پر وہ وقت آیا ہے کہ آج سے پہلے کبھی نہ آیا تھا۔ دوسرے دن آپ نے اُسی چھوٹی بچی کو دیکھا کہ آنسو بہاتی قَبرِستان کی طرف جارہی ہے۔ حضرت سیِّدُنا حَسَن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی حُصولِ عبرت کیلئے اُس کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ قَبرِستان پہنچ کر وہ چھوٹی بچی اپنے والدِ مرحوم کی قَبر سے لِپٹ گئی۔ حضرت سیِّدُنا حَسَن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک جھاڑی کے پیچھے چُھپ گئے۔ وہ چھوٹی بچی اپنے رُخسار مِٹّی پر رکھ کر رو رو کر کہنے لگی: **اے بابا جان!** آپ نے اندھیرے میں چَراغ اور غمخوار کے بغیر قبْر کی پہلی رات کیسے گزاری؟ **اے باباجان!** کل رات تو میں نے گھر میں آپ کے لئے چَراغ جلایا تھا، آج رات قَبْر میں چَراغ کس نے روشن کیا ہو گا! **اے باباجان!** کل رات گھر کے اندر میں نے آپ کے لئے بچھونا بچھایا تھا، آج رات قَبْر میں بچھونا کس نے بچھایا ہو گا! **اے باباجان!** کل رات گھر کے اندر میں نے آپ کے ہاتھ پاؤں دبائے تھے، آج رات قَبْر میں ہاتھ پاؤں کس نے دبائے ہوں گے! **اے باباجان!** کل رات گھر کے اندر میں نے آپ کو پانی پلایا تھا آج رات قَبْر میں جب پیاس لگی ہو گی اور آپ نے پانی

مانگا ہوگا تو پانی کون لایا ہوگا! **اے باباجان!** کل رات تو آپ کے جسم پر چادر میں نے اُڑھائی تھی آج رات کس نے اُڑھائی ہوگی؟ **اے باباجان!** کل رات تو گھر کے اندر آپ کے چہرے سے پسینہ میں پُونچھتی رہی ہوں آج رات قبر میں کس نے پسینہ صاف کیا ہوگا! **اے باباجان!** کل رات تک تو آپ جب بھی مجھے پکارتے تھے میں آجاتی تھی آج رات قبر میں آپ نے کسے پکارا ہوگا اور پکار سُن کر کون آیا ہوگا! **اے بابا جان!** کل رات جب آپ کو بھوک لگی تھی تو میں نے کھانا پیش کیا تھا، آج رات جب قبر میں بھوک لگی ہو گی تو کھانا کس نے دیا ہوگا! **اے باباجان!** کل رات تک تو میں آپ کے لئے طرح طرح کے کھانے پکاتی رہی ہوں آج قبر کی پہلی رات کس نے پکایا ہوگا!

حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ غم کی ماری اور دکھیاری چھوٹی بچی کی یہ درد بھری باتیں سن کر رو پڑے اور قریب آکر فرمایا: اے بیٹی! اِس طرح نہیں بلکہ یوں کہو: **اے باباجان!** دفن کرتے وقت آپ کا چہرہ قبلہ رُخ کیا گیا تھا، کیا آپ بھی اُسی حالت پر ہیں یا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا گیا ہے؟ **اے باباجان!** آپ کو صاف ستھرا کفن پہنا کر دفنایا گیا تھا کیا اب بھی وہ صاف ستھرا ہی ہے؟ **اے باباجان!** آپ کو قبر میں صحیح و سالِم بدن کے ساتھ رکھا گیا تھا، کیا اب بھی جسم سلامت ہے یا اُسے کیڑوں نے کھالیا ہے؟ **اے باباجان!** عُلَما فرماتے ہیں کہ قبر کی پہلی رات بندے سے ایمان کے بارے میں سُوال کیا جائے گا تو کوئی جواب دے گا اور کوئی مایوس رہے گا تو آپ نے اس سُوال کا دُرست جواب دے دیا ہے یا ناکام رہے ہیں؟ **اے باباجان!** عُلَما فرماتے ہیں کہ بعض مُردوں پر قَبْر کُشادَگی کرتی ہے اور بعض پر تنگی تو آپ پر قَبْر نے تنگی کی ہے یا کُشادَگی؟ **اے باباجان!** عُلَما فرماتے ہیں کہ کسی میِّت کے کفن کو جنّتی

کفن سے اور کسی کے کفن کو جہنَّم کی آگ کے کفن سے بدل دیا جاتا ہے تو آپ کا کفن آگ سے بدلا گیا یا جنّتی کفن سے؟ **اے بابا جان!** عُلَما فرماتے ہیں کہ قَبْر کسی کو اِس طرح دباتی ہے جس طرح ماں اپنے بچھڑے ہوئے لال کو فرطِ شفقت سے سینے کے ساتھ چمٹا لیتی ہے اور کسی کو غضب ناک ہو کر اِس قَدَر زور سے بھینچتی ہے کہ اُس کی پسلیاں ٹُوٹ پھُوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں تو قَبْر نے آپ کو ماں کی طرح نرمی سے دبایا، یا پسلیاں توڑ پھوڑ ڈالی ہیں؟ **اے بابا جان!** عُلَما فرماتے ہیں کہ مُردے کو جب قَبْر میں اُتارا جاتا ہے تو وہ دونوں صورتوں میں پچھتاتا ہے، اگر وہ نیک بندہ ہے تو اِس بات پر پچھتاتا ہے کہ اُس نے نیکیاں زیادہ کیوں نہ کیں اور اگر گنہگار ہے تو اِس بات پر پچھتاتا ہے کہ گناہ کیوں کئے! **تو اے بابا جان!** آپ نیکیوں کی کمی پر پچھتائے یا گناہوں پر؟ **اے بابا جان!** کل جب میں آپ کو پکارتی تھی تو مجھے جواب دیتے تھے، آج میں کتنی بدنصیب ہوں کہ قَبْر کے سرہانے کھڑی ہو کر پکار رہی ہوں مگر مجھے آپ کے جواب کی آواز سنائی نہیں دیتی! **اے بابا جان!** آپ تو مجھ سے ایسے جُدا ہوئے کہ قِیامت تک دوبارہ نہیں مل سکتے۔ اے خدائے رحمن! قیامت کے میدان میں مجھے اپنے بابا جان کی ملاقات سے محروم نہ کرنا۔

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی یہ باتیں سُن کر وہ بچی عرض گزار ہوئی: اے میرے سردار! آپ کے نصیحت آموز کلمات نے مجھے خوابِ غفلت سے بیدار کر دیا ہے۔ اس کے بعد وہ روتی ہوئی حضرت سیِّدُنا حَسَن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ واپَس لوٹ آئی۔ (المواعظ العصفورية لابی بکر بن محمد العصفوری، مترجم ص ۱۱۸ بتصرف مکتبۂ اعلیٰ حضرت)

آنکھیں رو رو کے سوجانے والے　　جانے والے نہیں آنے والے

کوئی دن میں یہ سرا اُوجڑ ہے　　ارے او چھاؤنی چھانے والے

نفس! میں خاک ہوا تو نہ مٹا　　ہے! مری جان کے کھانے والے

اشعار کی وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی بچھڑنے والے کے غم میں رونے والے! یاد رکھ کہ جو چلا گیا وہ واپس نہیں آئے گا۔ بلکہ ایک دن ایسا آئے گا کہ محلات بھی تباہ ہو جائیں گے اور معمولی جھونپڑی بھی برباد ہو جائے گی، دنیا کے اس مسافر خانے میں مستقل رہنے کے خواب دیکھنا بڑی حماقت ہے۔ پھر فرماتے ہیں: اے نفس! تجھے سمجھا سمجھا کر میرا دل جل کر راکھ ہو گیا لیکن تجھے سمجھ نہ آئی، اے میری جان کھانے والے! تجھے خدا ہی سمجھائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبریں بظاہر ایک جیسی مگر۔۔۔

اے عاشقانِ رسول! کبھی نہ کبھی قَبرِستان میں جانے کا اِتّفاق تو ہوا ہو گا۔ یہ قَبْریں جو اوپر سے بظاہر ایک جیسی دکھائی دیتی ہیں، ضَروری نہیں کہ اِن کی اندرونی حالت بھی ایک جیسی ہو۔ جی ہاں اِس مٹّی کے ڈھیر تلے دفن ہونے والا اگر کوئی نمازی تھا، **رَمَضَانُ الْمُبَارَك** کے روزے رکھنے والا تھا، پورا ماہِ رمضان المبارک یا کم از کم آخِری عَشرے کا اعتِکاف کرنے والا تھا، ماہِ رَمَضان کا عاشق وقدردان تھا، فرض ہونے کی صورت میں اپنی زکوٰۃ پوری ادا کرنے والا تھا، رِزقِ حلال کمانے والا تھا، بقدرِ کفایت حلال روزی پر قناعت کرنے والا تھا، تلاوتِ قراٰن کرنے والا تھا، تہجُّد، اِشراق وچاشت اور اَوّابین کے نوافِل ادا کرنے والا تھا، عاجِزی کرنے والا تھا، حُسنِ اَخلاق کا پیکر تھا، شریعت کے مطابق ایک مٹّھی

داڑھی بڑھانے والا تھا، عِمامے کا تاج سر پر سجانے والا تھا، سُنّتوں کا متوالا تھا، ماں باپ کی فرماں برداری کرنے والا تھا، بندوں کے حُقُوق ادا کرنے والا تھا، اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چاہنے والا تھا، صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان واہلبیتِ عُظام اور اولیائے کرام کا دیوانہ تھا، تو اُس کی قَبْر جو اوپر سے مِٹّی کی چھوٹی سی ڈَھیری نُماد کھائی دے رہی ہے، ہوسکتا ہے کہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضل و کرم سے اُس کا اندرونی حصّہ تاحدِّ نگاہ وسیع ہوچکا ہو، قَبْر میں جنّت کی کھڑکی کُھلی ہوئی ہو اور اِس مِٹّی کے ظاہری ڈھیر تلے جنّت کا حسین باغ موجود ہو۔ دوسری طرف اِسی مِٹّی کے ڈھیر تلے دفْن ہونے والا اگر مَعَاذَاللہ (اللہ کی پناہ) بے نَمازی تھا، **رَمَضانُ المبارَک** کے روزے جان بوجھ کر برباد کرنے والا تھا، **رَمَضانُ المبارَک** کی راتوں میں گلیوں کے اندر کرکٹ وغیرہ کھیلوں کے ذریعے مسلمانوں کی عبادتوں یا نیند میں خلل ڈال کر **تکلیف** پہنچانے اور **دِل آزاری** کا سبب بننے والا تھا، فرض ہونے کے باوجود زکوٰۃ کی ادائیگی میں بُخْل کرنے والا تھا، حرام روزی کمانے والا تھا، سُود ورِشوت کا لین دین کرنے والا تھا، لوگوں کے قرضے دبا لینے والا تھا، شراب پینے والا تھا، جُوا کھیلنے والا تھا، شراب و جُوئے کے اڈّے چلانے والا تھا، مسلمانوں کی بِلا اجازتِ شَرعی دل آزاریاں کرنے والا تھا، مسلمانوں کو ڈرا دھمکا کر بَھتّہ وصول کرنے والا تھا، تاوان کی خاطر مسلمانوں کو اِغوا کرنے والا تھا، چوری کرنے والا تھا، ڈاکہ ڈالنے والا تھا، امانت میں خِیانت کرنے والا تھا، زمینوں پر ناجائز قبضے کرنے والا تھا، بے بس کسانوں کا خون چُوسنے والا تھا، اِقتِدار کے نشے میں بدمست ہو کر ظلم و ستم کی آندھیاں چلانے والا تھا، داڑھی مُنڈوانے یا ایک مٹّھی سے گھٹانے والا تھا، فلمیں ڈرامے دیکھنے دکھانے والا تھا، گانے

باجے سننے سنانے والا تھا، گالی گلوچ، جھوٹ، غیبت، چغلی، تہمت و بدگمانی اور تکبّر کا عادی تھا، ماں باپ کا نافرمان تھا، تو ہو سکتا ہے کہ مٹّی کے اس پُرسکون نظر آنے والے ڈھیر تلے بے قراری کا عالَم ہو، جہنّم کی کھڑکی کُھلی ہوئی ہو، آگ سُلگ رہی ہو، سانپ اور بچھّو دَفن ہونے والے کے بدن پر لپٹے ہوئے ہوں اور ایسی چیخ و پکار مچی ہوئی ہو جسے ہم سُن نہیں سکتے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

ارے یہ بھیڑیوں کا بَن ہے شام آگئی سر پر | کہاں سویا ہے مسافر ہائے کتنا لَااُبالی ہے
اندھیرا گھر، اکیلی جان، دَم گھٹتا، دِل اُکتاتا | خُدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے
زمیں تپتی، کٹیلی راہ، بھاری بوجھ، گھائل پاؤں | مصیبت جھیلنے والے تِرا اللہ والی ہے
نہ چونکا دن ہے ڈھلنے پر تِری منزل ہوئی کھوٹی | ارے او جانے والے نیند یہ کب کی نکالی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۲)

اشعار کی وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے دنیا کے مسافر یہ دنیا تو بھیڑیوں کا جنگل ہے اور رات گویا سر پر ہے جبکہ تو ابھی تک بے خبر سویا ہے، اس غفلت کا کتنا برا انجام ہو گا۔ دنیا کے گھر کی تو تجھے بہت فکر لگی ہوئی ہے کبھی قبر کی بھی کچھ خبر لی ہے۔ جہاں سخت اندھیرا ہو گا، سانس لینا دشوار ہو گا، دل گھبراتا ہو گا، اس لیے خدا کو یاد کیا کر کیونکہ عنقریب یہ وقت آنے ہی والا ہے۔ اے غافل انسان! جب زمین تانبے کی طرح ہو گی، راستہ کانٹوں سے بھرا ہوا ہو گا، گناہوں کا بھاری بوجھ پہلے ہی سر پر ہو گا، پاؤں زخموں سے چُور چُور ہوں گے۔ ایسے میں صرف اللہ پاک ہی تیرا حامی و یاور ہو گا۔ اے دنیا کے مسافر! تُو نے ابھی تک سفر کی تیاری نہیں کی، حالانکہ منزل دور، سفر لمبا ہے۔ تو چلے گا تب ہی منزل پہ پہنچے گا، چند دن دنیا میں رہنے والے تُو نے اتنی میٹھی نیند کہاں سے نکالی ہے کہ بیدار ہونے کا نام

نہیں لیتا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! زندگی موت کی امانت ہے ہر وہ ذِی رُوح کہ جس نے زِندگی کا جام پی لیا ہے، اس نے موت کا پیالہ بھی پینا ہے۔ اَمیر ہو یا غریب، بادشاہ ہو یا وزیر، چوکیدار ہو یا دُکاندار، پروفیسر ہو یا اَن پڑھ، عالِم ہو یا غیر عالِم، پیر ہو یا فقیر، مُسلم ہو یا غیر مُسلم، جس بھی حیثیّت کا حامِل کوئی انسان ہے، اسے ضَرور موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہم دُنیا کے کسی بھی گوشے میں پہنچ جائیں اور موت سے بچنے کیلئے جتنے بھی جتَن کر لیں لیکن موت سے ہر گز پیچھا نہیں چُھڑا سکتے۔

قرآنِ کریم میں یہی مضمون کئی مقامات پر بیان ہوا ہے۔ چُنانچہ پارہ 4 آلِ عِمرٰن کی آیت نمبر 185 میں اِرشاد ہوتا ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ تَرجَمۂ کنزالایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے۔ (پ ۴، آلِ عمران: ۱۸۵)

مُفسّر قرآن، مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اِنسان ہوں یا جنّ یا فرِشتہ، اللہ پاک کے سِوا ہر ایک کو موت آنی ہے اور ہر چیز فانی ہے۔ (نورُالعرفان، ص ۱۱۷)

جبکہ قرآنِ پاک میں ایک اور مقام پر پارہ 5 سُورَۃُ النِّساء کی آیت نمبر 78 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ ؕ تَرجَمۂ کنزالایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مَضْبُوط قلعوں میں ہو۔

اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت تَفْسِیرِ نعیمی میں ہے کہ ہر شخص کی موت کا وَقْت، موت کی جگہ مُقرَّر ہے، کوئی اس سے کسی تدبیر اور کسی حِیلہ سے بچ نہیں سکتا، تم جہاں کہیں رہو، اپنے وَقْت پر موت تم کو ضَرور پہنچے گی اگرچہ تُم مَضْبُوط قلعوں یا آسمان کے بُرجوں میں پہنچ جاؤ، زِندگی کیلئے کتنے ہی حِفَاظَت کے سامان بنالو مگر مَروگے ضَرور۔ (تفسیرِ نعیمی، ج۵، ص۲۴۲)

قبر سے متعلق بزرگوں کے معمولات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب مریں گے تو سفرِ آخرت کا آغاز ہوگا۔ اس کی **پہلی منزل قبر** ہے جو کہ آخرت کے مرحلوں میں **سب سے اہم مرحلہ** ہے۔ ہمارے بزرگوں کا معمول تھا کہ قبر کو دیکھتے ہی روتے روتے ہچکی بندھ جاتی۔ بلکہ ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہمیں بخشوانے والے میٹھے میٹھے مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قبر کے تعلُّق سے خوفِ خدا مُلاحظہ ہو۔ چُنانچِہ حضرت سیِّدُنا بَراء بن عازِب فرماتے ہیں، ہم سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہَمراہ ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَبْر کے کَنارے پر بیٹھے اور اتنا روئے کہ مِٹّی بھیگ گئی۔ پھر فرمایا: اِس کے لئے تیّاری کرو۔ (ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحزن والبکاء، ۴/۴۶۶، حدیث: ۴۱۹۵)

اندھیری قَبْر کا دِل سے نہیں نکلتا ڈَر کروں گا کیا جو تُو ناراض ہوگیا یارب!
گناہگار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یارب!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ جب کسی کی قَبْر پر تشریف لاتے تو اس قَدَر آنسو بہاتے کہ آپ کی داڑھی مبارَک تر ہو جاتی۔ عرض کی گئی: جنّت و دوزخ کا تذکرہ کرتے وَقْت آپ نہیں روتے مگر قَبْر پر بہت روتے ہیں اِس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا: میں نے، نبیِّ اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے: **آخرت کی سب سے پہلی منزل قَبْر ہے**، اگر قَبْر والے نے اِس سے نَجات پائی تو بعد کا مُعاملہ اس سے آسان ہے اور اگر اس سے نَجات نہ پائی تو بعد کا مُعاملہ زِیادہ سخت ہے۔ (ابن ماجه، کتاب الزھد، باب ذکر القبر والبلی، ۴/۵۰۰، حدیث:۴۲۶۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ذُوالنُّورین اور جامِعُ الْقُرْاٰن کا لقب پانے والی عظیم ہستی حضرتِ سیِّدُنا عثمان ابنِ عفّان رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا خوفِ خدا! آپ عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ یعنی اُن دس (10) خوش نصیب صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے ہیں جنہیں اللہ پاک کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زَبانِ حق ترجُمان سے خُصوصی طور پر جنّتی ہونے کی خوشخبری دی تھی، جی ہاں! یہی وہی عظیم ہستی ہیں جن سے معصوم فِرشتے بھی حیا کرتے تھے۔ اِس کے باوُجود قَبْر کی ہولناکیوں، وحشتوں، تنہائیوں اور اندھیریوں کے بارے میں بے انتہا خوفزدہ رہا کرتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ اپنی قَبْر کو یکسر بُھولے ہوئے ہیں، روز بروز مساجد سے جنازوں کے اعلان سُننے کے باوجود، لوگوں کے جنازے اٹھتے دیکھنے کے باوُجود، میّت کو غُسل دینے کے باوجود، نمازِ جنازہ میں شرکت کرنے کے باوجود، میّت کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں اُتارنے، اپنے ہاتھوں سے قبر پر مٹّی ڈالنے کے باوجود یہ نہیں سوچتے کہ ایک دن ہمارا جنازہ بھی اُٹھ ہی جائے گا، یقیناً یہ جنازے ہمارے لئے خاموش مبلّغ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ جو کچھ زبانِ

حال سے کہہ رہے ہوتے ہیں اُس کو کسی نے اِس طرح نَظم کیا ہے:

جنازہ آگے آگے کہہ رہا ہے اے جہاں والو

مِرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

قبر اپنے اندر دفن ہونے والے سے کیا کہتی ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! قبر اپنے اندر دفن ہونے والے کو کیا کہتی ہے۔ آیئے اس بارے میں کچھ روایات سنتے ہیں: چنانچہ

حضرت سیِّدُنا ابُوالْحَجّاج ثُمالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب مَیِّت کو قَبْر میں اُتار دیا جاتا ہے تو قَبْر اُس سے خطاب کرتی ہے: اے آدمی تیرا ناس ہو! تُو نے کس لئے مجھے فراموش (یعنی بُھلا) کر رکھا تھا؟ کیا تجھے اِتنا بھی پتا نہ تھا کہ میں فتنوں کا گھر ہوں، تاریکی کا گھر ہوں، پھر تُو کس بات پر مجھ پر اَکڑ اَکڑ ا پھرتا تھا؟ اگر وہ مُردہ نیک بندے کا ہو تو ایک غیبی آواز قَبْر سے کہتی ہے: اے قَبْر! اگر یہ اُن میں سے ہو جو نیکی کا حُکم کرتے رہے اور بُرائی سے مَنْع کرتے رہے تو پھر! (تیرا سُلوک کیا ہو گا؟) قَبْر کہتی ہے: اگر یہ بات ہو تو میں اس کے لئے گلزار (باغ) بن جاتی ہوں۔ چُنانچِہ پھر اُس شخص کا بدن نور میں تبدیل ہو جاتا ہے اور اس کی روح ربُّ العٰلمین کی بارگاہ کی طرف پرواز کر جاتی ہے۔ (مسند ابی یعلی، ۶/۶۷، حدیث: ۶۸۳۵)

ایک اور روایت میں ہے کہ نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب مُردے کے ساتھ آنے والے لَوٹ کر چلتے ہیں تو مُردہ بیٹھ کر ان کے قدموں کی آواز سنتا ہے اور قبر سے پہلے کوئی

اُس کے ساتھ ہم کلام نہیں ہوتا، قبر کہتی ہے: کہ اے آدمی! کیا تُو نے میرے حالات نہ سُنے تھے؟ کیا میری تنگی، بدبُو، ہولناکی اور کیڑوں سے تجھے نہیں ڈرایا گیا تھا؟ اگر ایسا تھا تو پھر تُو نے کیا تیّاری کی؟ (شرح الصدور، باب مخاطبة القبر للمیت، ص ۱۱۴)

حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیّدُنا عُبید بن عُمیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے، قَبْر مُردے سے کہتی ہے کہ اگر تُو اپنی زندگی میں اللہ پاک کا فرمانبردار تھا تو آج میں تجھ پر رَحمت کروں گی اور اگر تُو اپنی زندگی میں اللہ پاک کا نافرمان تھا تو میں تیرے لئے عذاب ہوں، میں وہ گھر ہوں کہ جو مجھ میں نیک اوراطاعت گزار ہو کر داخل ہوا وہ مجھ سے خوش ہو کر نکلے گا اور جو نافرمان و گنہگار تھا، وہ مجھ سے تباہ حال ہو کر نکلے گا۔ (شَرْحُ الصُّدُور باب مخاطبة القبر للمیت، ص ۱۱۴)

اے عاشقانِ رسول! سوچئے تو سہی اُس وقت جبکہ ہم قَبْر میں تنہا رہ گئے ہوں گے، گھبراہٹ طاری ہو گی، نہ کہیں جاسکتے ہوں گے، نہ کسی کو بُلا سکتے ہوں گے اور بھاگ نکلنے کی بھی کوئی صورت نہ ہو گی۔ اُس وقت قَبْر کی کلیجہ پھاڑ پکار سُن کر کیا گزرے گی! امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں جھنجوڑنے اور خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کیلئے ایک بہت ہی **نصیحت آموز کلام** لکھا ہے کہ جس کا ایک ایک شعر گویا کہ ہمیں موت سے پہلے **جاگ جانے** کا پیغام دے رہا ہے، **غفلت کی نیند** سونے والوں کو گویا دستک دے رہا ہے کہ **جاگ جاؤ**۔ آیئے سنتے ہیں:

بے وفا دنیا پہ مت کر اِعتبار   تُو اچانک موت کا ہو گا شکار
موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ!   جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ!

گر جہاں میں سو برس تُو جی بھی لے   قَبر میں تنہا قِیامت تک رہے
جب فِرِشتہ موت کا چھا جائے گا   پھر بچا کوئی نہ تجھ کو پائے گا
موت آئی پہلواں بھی چل دیئے   خوبصورت نوجواں بھی چل دیئے
دنیا میں رہ جائے گا یہ دبدبہ   زور تیرا خاک میں مل جائے گا
تیری طاقت تیرا فن عُہدہ تِرا   کچھ نہ کام آئے گا سرمایہ تِرا
قبر روزانہ یہ کرتی ہے پکار   مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بیشُمار
یاد رکھ میں ہوں اندھیری کوٹھڑی   تجھ کو ہوگی مجھ میں سُن وَحشت بڑی
میرے اندر تُو اکیلا آئے گا   ہاں مگر اعمال لیتا آئے گا
نَرم بستر گھر پہ ہی رہ جائیں گے   تجھ کو فرشِ خاک پر دفنائیں گے
گُھپ اندھیری قبر میں جب جائے گا   بے عمل! بے اِنتہا گھبرائے گا
کام مال و زَر نہیں کچھ آئے گا   غافِل انساں یاد رکھ پچھتائے گا
جب تِرے ساتھی تجھے چھوڑ آئیں گے   قبر میں کیڑے تجھے کھا جائیں گے
قَبر میں تیرا کفن پھٹ جائے گا   یاد رکھ نازک بدن پھٹ جائے گا
تیرا اِک اِک بال تک جَھڑ جائے گا   خوبصورت جسم سب سڑ جائے گا
آہ! اُبل کر آنکھ بھی بہ جائے گی   کھال اُدھڑ کر قبر میں رہ جائے گی
سانپ بچّھو قبر میں گر آگئے!   کیا کرے گا بے عمل گر چھا گئے!

گورِ نیکاں باغ ہوگی خُلد کا مجرموں کی قبر دوزخ کا گڑھا
کِھلکھلا کر ہنس رہا ہے بے خبر! قبر میں روئے گا چیخیں مار کر
کر لے توبہ رب کی رَحمت ہے بڑی قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی
وقتِ آخر یاخدا! عطاؔر کو خیر سے سرکار کا دیدار ہو
(وسائل بخشش مرمم، ص ۷۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہماری قبر میں کیا ہو گا؟

اے عاشقانِ رسول! غیب بتانے والے نبی، رسولِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: قَبْر یا تو جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنَّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔(سُنَنِ تِرمِذی کتاب صفة القیامة، باب ۲۶،۴/۲۰۸، حدیث ۲۴۶۸)

گورِ نَیکاں باغ ہوگی خُلد کا
مجرموں کی قَبْر دوزخ کا گڑھا

(وسائل بخشش مرمم، ص ۷۱۲)

یادرکھئے! ہمیں بھی ایک دن مرنا اور اندھیری قبر میں اُترنا پڑے گا، عنقریب وہ دن بھی آئے گا کہ جب ہم اپنے دفن کرنے والوں کو دیکھ رہے ہوں گے، ان کی باتوں کو سُن رہے ہوں گے، ان سب

کو پہچان رہے ہوں گے ، ہماری قبر کھودی جائے گی تب بھی ہمیں معلوم ہو گا، اور جب قبر بند کرنے کے لیے مٹّی ڈالی جارہی ہو گی یہ دردناک منظر بھی نظر آرہا ہو گا، لیکن بول کچھ نہیں سکیں گے ، دفن کرنے کے بعد ہمارے ناز اٹھانے والے رخصت ہو رہے ہوں گے ، قبر میں ان کے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی ہو گی، دل ڈُوبا جارہا ہو گا، قبر کی وحشت اور گرمی کا سامنا ہو گا، اندھیرے اور تاریکی سے بھی دل گھبرا رہا ہو گا، اتنے میں اپنے لمبے لمبے دانتوں سے قبر کی دیواروں کو چیرتے ہوئے، خوفناک شکلوں والے، کالے کالے ہیبت ناک بالوں کو لٹکائے دو فِرِشتے منکَر نکیر قبر میں آموجود ہوں گے ، انکی آنکھوں سے شعلے نکل رہے ہوں گے اور وہ سختی کے ساتھ بٹھائیں گے اور کَرخت (یعنی سخت) لہجے میں سُوالات کریں گے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ہم ان کے جوابات میں کامیاب ہوں گے یا نہیں۔

قبر میں آہ! گُھپ اندھیرا ہے روشنی ہو پئے رضا یارب!
سانپ لپٹیں نہ میرے لاشے سے قبر میں کچھ نہ دے سزا یارب!
نُورِ احمد سے قبر رَوشن ہو وحشتِ قبر سے بچا یارب!
میرا نازُک بدن جہنّم سے از طفیلِ رضا بچا یارب

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے لیے یہ بات قابلِ غور ہے کہ آج رات کے وقت کوئی عجیب آواز سُننے کا موقع ملے تو ہمیں بے چینی ہونے لگتی ہے، کچھ دیر کے لیے لائٹ چلی جائے اور یکدم

اندھیرا ہو جائے تو بے سکون ہو جاتے ہیں، اندھیرے میں بلّی کے بولنے اور کُتّوں کے بھونکنے کی آوازیں ہمیں پریشان کر دیتی ہیں، لال بیگ اور بچھو دیکھ کر جسم میں سرسراہٹ ہونے لگتی ہے، گویا کہ سانس لینا ہی مشکل ہو جاتا ہے، غور کریں کہ اگر ہماری بد عملی کی وجہ سے یہی چیزیں قبر میں آکر ہمیں ڈرانے لگیں تو ہم کس سے فریاد کریں گے؟ اس وقت ہمارا کیا بنے گا کہ اگر ان میں سے کوئی شے ہماری قبر میں ظاہر ہو جائے۔

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ جلالُ الدّین سُیوطی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نقل فرماتے ہیں: جب انسان قبْر میں داخِل ہوتا ہے تو وہ تمام چیزیں اُس کو ڈرانے کیلئے آجاتی ہیں جن سے وہ دنیا میں تو ڈرتا تھا اور اللہ پاک سے نہ ڈرتا تھا۔ (شَرْحُ الصُّدُور، باب ضمۃ القبر لکل احد، ص ۱۱۲)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ اپنے اندر خوفِ خدا پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اِس مدنی ماحول کی برکت سے بے شُمار لوگ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے۔ پندرہویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت شیخِ طریقت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں اِس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجمُوعہ بنام **مدنی انعامات** عطا فرمائے ہیں۔ آپ نے مسلمانوں کی دُنیا و آخرت بہتر بنانے کے لیے سوال نامے کی صورت میں اسلامی بھائیوں کے لیے 72، اسلامی بہنوں کے لیے 63، دِینی طلبۂ کرام کے لیے 92، دِینی طالبات کے لیے 83

،جبکہ بچوں اور بچیوں کے لیے 40اور اسپیشل افراد (یعنی گونگے بہرے اسلامی بھائیوں) کے لیے 27مدنی انعامات عطافرمائے ہیں۔ آپ بھی مدنی انعامات کا رسالہ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے اور روزانہ محاسبے کے ذریعے مدنی انعامات کے رسالے کے خانے پُر کرکے ہر اسلامی مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنایئے۔

روزانہ محاسبہ کرنے کا اِنعام

آیئے !ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سُنیے، چنانچہ ایک اسلامی بھائی مدنی قافلے میں تھے کہ جنابِ رِسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لے آئے۔ابھی جلووں میں ہی گُم تھے کہ لَب ہائے مُبارَکہ کو جُنبِش ہوئی،رَحمت کے پُھول جَھڑنے لگے اور اَلفاظ کچھ یُوں ترتیب پائے: **"جو مَدَنی قافلے میں روزانہ مدنی انعامات کے ذریعے اپنا محاسبہ کرتے ہیں میں اُنہیں اپنے ساتھ جنَّت میں لے جاؤں گا"**

مِرے تم خواب میں آؤ،مرے گھر روشنی ہوگی
مِری قسمت جگا جاؤ،عِنایت یہ بڑی ہوگی

مجھے گر دِید ہوجائے،تو میری عِید ہوجائے
تِرا دِیدار جب ہوگا، مجھے حاصِل خوشی ہوگی

میں بَن جاؤں سَراپا "مَدَنی اِنْعامات" کی تَصویر
بَنُوں گا نیک یااللہ اگر رَحمت تِری ہوگی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۹۱-۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں کام آنے والے اعمال

ہمیں چاہیے کہ ہم دنیا میں ایسے کاموں سے بچیں جو قبر میں مشکلات کا سبب بنیں اور ایسے کاموں کی رغبت رکھیں جو قبر میں بھی کام آئیں اور آخرت بھی بہتر ہو جائے۔

حضرت سَیِّدُنافقیہ ابُواللیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:جو قبر کی تنہائی اور گھبراہٹ سے بچناچاہتاہو اسے چاہیے کہ چار چیزوں کو اختیار کرلے اور چار ہی چیزوں سے کنارہ کشی اختیار کرلے۔جو بھی ایسا کرے گاوہ قبر کی تنہائی اور گھبراہٹ سے بچ جائے گا۔(تنبیہ الغافلین، ص ۲۲ ملخصاً)

پہلا عمل نماز

وہ چار چیزیں جنہیں اختیار کرنا ہے، ان میں سے سب سے پہلی چیز **نماز** ہے۔ اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: اللہ پاک نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو ان نمازوں کے لئے بہتر طریقے سے وضو کرے اور انہیں ان کے وَقْت میں اَدا کرے اور ان کے رُکُوع وسُجود، خُشُوع کے ساتھ پورے کرے تواللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ اس کی مغفِرت فرمادے۔(ابوداؤد،کتاب الصلوۃ،باب المحافظۃ علی وقت الصلوات، ۱/۱۸۶، حدیث:۴۲۵)

دُوسرا عمل صدقہ دینا

قبر کی تاریکی کو روشنی میں اور قبر کی وحشت کو اطمینان و سکون میں بدلنے کا ایک اور عمل اللہ پاک کی راہ میں **صدقہ کرنا** بھی ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ ہے: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَلٰى اَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُوْرِ بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ **قَبْر کی گرمی** سے بچاتا ہے وَ اِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ ظِلِّ

صَدَقَتِہٖ، اور بِلاشُبہ مُسلمان قیامت کے دن اپنے صَدَقہ کے سائے میں ہو گا۔(شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۲، حدیث:۳۳۴۷)

دعوتِ اسلامی کو عطیات دیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کی دُنیا بھر میں دُھوم دھام ہے، دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے کم و بیش **108 شعبہ جات** میں مدنی کام کر رہی ہے، ان شعبہ جات میں **جامعۃ المدینہ** (للبنین وللبنات) بھی ہے، جس کے ذریعے اب تک ہزاروں عُلمائے کرام تیار ہوئے اوراپنی خدمات کو مختلف شعبہ جات (Departments) میں پیش کر کے دِینِ اسلام کی سربُلندی میں اپنا حصہ شامل کیے ہوئے ہیں، اسی طرح ہزاروں اسلامی بہنیں بھی عالمہ کورس (درسِ نظامی) کر کے کئی شعبہ جات میں اپنی خدمات پیش کیے ہوئے ہیں، **مدرسۃ المدینہ** (للبنین وللبنات) سے بھی ہزاروں بچے اور بچیاں حفظِ قرآن کی سعادت پا چکی ہیں۔ صرف **جامعۃ المدینہ** (للبنین وللبنات)، **مدرسۃ المدینہ** (للبنین وللبنات) اور **مدنی چینل** کے سالانہ اخراجات کروڑوں نہیں **اربوں روپے** میں ہیں۔ ماہِ **رجب، شعبان اور رمضان** میں تو ویسے بھی لوگ عام روٹین سے زیادہ صدقہ و خیرات کرنے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہم خود بھی **دعوتِ اسلامی** کے جملہ مدنی کاموں کے لیے **زکوٰۃ و صدقات اور مدنی عطیات** جمع کروائیں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے رِشتے داروں، پڑوسیوں **اور** دوستوں پر اِنفرادی کوشش کر کے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتا کر ان سے بھی **مدنی عطیات** (چندہ/فنڈ) جمع کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ حضرتِ سیدنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، مکے مدینے کے تاجدار، دو جہاں کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر سو (100) ہاتھوں میں صَدَقہ گزرا تو سب کو وَیسا ہی ثواب ملے گا جیسا دینے والے

کیلئے ہے اور اس (دینے والے) کے اَجر میں کچھ کمی نہ ہو گی۔(تاریخ بغداد، بشیر بن زیاد البلخی، ۱۳۵/۷، رقم:۳۵۶۸)اے کاش ہماری کوششوں سے دیا ہوا یہ صدقہ دونوں جہانوں میں ہمیں کامیاب کرے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

تیسرا عمل تِلاوتِ قرآن کرنا

اے عاشقانِ رسول!ہم قبر میں کام آنے والے اعمال سے مُتَعلِّق سُن رہے تھے۔ ان میں سے ایک **تلاوتِ قرآن** بھی ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کرو کہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شَفاعت کرنے کے لئے آئے گا**۔(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل قراۃ القرآن...الخ، ۳۱۴، حدیث:۱۸۷۴) **ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ تین قسم کے** لوگ بروزِ قیامت سیاہ کَستُوری کے ٹِیلوں پر ہوں گے، انہیں کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہو گی، نہ ان سے حساب لیا جائے گا۔ (ان میں سے ایک) وہ شخص ہے جس نے رِضائے الٰہی کے لئے قرآنِ کریم کی تلاوت کی اور لوگوں کی اِمامت کی جبکہ وہ اس سے خُوش ہوں۔"(شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۳۴۸/۲، حدیث:۲۰۰۲) اللہ پاک ہمیں تلاوتِ قرآن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

چوتھا عمل اللہ پاک کا ذِکر کرنا

حضرت علامہ فقیہ ابُواللَّیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیان کردہ قبر میں کام آنے والے اعمال میں سے چوتھا عمل **ذِکرِ الٰہی** ہے۔ ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: **جب بھی لوگ اللہ پاک کے ذکر کے لیے بیٹھتے ہیں تو انہیں فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں، رحمتِ الٰہی انہیں اپنی آغوش**

میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ کا نزول ہوتا ہے۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعاء...الخ، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ...الخ، ص ۱۱۱۱، حدیث: ۶۸۵۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے قبر میں کام آنے والے چار (4) نیک اعمال کے مُتعلِّق سنا، حضرت علامہ فقیہ ابُواللَّیث سمرقندی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بیان کردہ روایت کے مطابق 4 بُرے اعمال ایسے بھی ہیں کہ قبر میں سلامتی کے لیے ان سے بچنا ازحد ضروری ہے، آیئے! سُنتے ہیں کہ وہ **4 اعمال** کون کون سے ہیں؟

پہلا عمل جھوٹ

رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **جھوٹ** گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنَّم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ **جُھوٹ** بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ پاک کے نزدیک کذّاب یعنی بہت بڑا جُھوٹا ہو جاتا ہے۔ (بخاری، کتاب الادب، باب قول اللّٰہ تعالیٰ یا اَیُّھَا الَّذِیْنَ...الخ، ۱۲۵/۴، حدیث: ۶۰۹۴) یعنی بار بار **جھوٹ** بولنا بندے کو اللہ پاک کی بارگاہ میں رُسوا کر دیتا ہے۔

دوسرا عمل خیانت

دوسرا وہ عمل جس سے بچنا بندے کو قبر میں فائدہ دے سکتا ہے وہ ہے **خیانت**۔ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کو کسی معاملے میں مشورہ دے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ دُرستی اس کے علاوہ میں ہے اس نے اس کے ساتھ خیانت کی۔ (ابو داؤد، کتاب العلم، باب کراھیۃ منع العلم، ۴۴۹/۳، حدیث: ۳۶۵۷) یعنی اگر کوئی مسلمان کسی سے مشورہ کرے اور مشورہ دینے والا جان بوجھ کر غلط مشورہ

دے تاکہ مشورہ لینے والا مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو ایسا مشیر (یعنی مشورہ دینے والا) پکا خائن (یعنی خیانت کرنے والا) ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۱/۲۱۲)

اللہ پاک ہمیں ہر قسم کی خیانت سے محفوظ فرمائے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُمّتِ مُسلِمہ کی خیر خواہی کرتے ہوئے سمجھانے کی کوشش فرما رہے ہیں کہ

جو دُکانیں خِیانت سے چمکائیں گے! کیا اُنہیں زر کے اَنبار کام آئیں گے؟
قہرِ قہّار سے کیا بچا پائیں گے؟ جی نہیں، نارِ دوزخ میں لے جائیں گے
مالِ دنیا ہے دونوں جہاں میں وبال آئیگا قبر میں ساتھ ہرگز نہ مال

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تیسرا عمل چُغلی

ہم اُن اعمال سے متعلق سُن رہے ہیں جن سے بچنا قبر میں راحت وسکون کا باعث بنتا ہے، ان میں سے ایک چُغلی بھی ہے۔ لوگوں میں فساد کروانے کے لئے اُن کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانا **چغلی** ہے۔ (شرح مسلم للنووی، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم النمیۃ، ۲/۱۱۲) اللہ کے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: اللہ پاک کے بُرے بندے وہ ہیں جو چُغل خوری کرتے، دوستوں میں جُدائی ڈالتے اور نیک لوگوں کے عیب تلاش کرتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند الشامیین، ۶/۲۹۱، حدیث ۱۸۰۲۰) لہٰذا ہمیں چغل خوری سے بھی بچنا چاہیے۔

اللہ پاک ہمیں چُغلی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

چوتھا عمل پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا

پیارے اسلامی بھائیو! ایسے کام جو قبر کے عذاب کا باعث بن سکتے ہیں، ان میں سے چوتھا کام **پیشاب کے چھینٹوں** سے نہ بچنا ہے۔ اپنے کپڑوں اور بدن کی پاکی کا خیال نہ رکھنا یقیناً ایک خراب عادت ہے، جو بندے کو کئی دِینی فوائد سے محرومی کے ساتھ ساتھ عذابِ قبر میں مبتلا کر سکتی ہے۔ آیئے اسی حوالے سے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیثِ مبارکہ سنئے چنانچہ

ارشاد فرمایا: عذابِ قبر عموماً پیشاب (کے چھینٹوں سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (معجم کبیر، ۱۱/۶۹، حدیث: ۱۱۱۲۰)

ایک اور روایت میں فرمایا: قبر کا عذاب پیشاب (کے چھینٹوں سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے، لہٰذا اس سے بچو۔ (ابن ماجة، ابواب الطهارة، باب التشديد في البول، ۱/۲۱۹، حدیث: ۳۴۸)

ان احادیثِ مُبارکہ پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی ہر قسم کی ناپاکی اور بالخصوص پیشاب کے چھینٹوں سے خود کو بچائیں، اللہ پاک ہمیں نجاست سے بچنے اور پاکیزہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے **"گھر میں مدنی ماحول بنانے کے چند مدنی پھول"** پیش کرتا ہوں۔

گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھول

پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ ،بے شک جس گھر میں (سورۂ) بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ ۔۔۔ الخ ص ۳۰۶، حدیث: ۱۸۲۴) (2) فرمایا: جس گھر میں اللہ پاک کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس گھر میں اللہ پاک کا ذکر نہیں کیا جاتا، ان کی مثال زندہ اور مُردہ کی ہے۔ (بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ، ۴/۲۲۰، حدیث: ۶۴۰۷) ☆گھر میں آتے جاتے بُلند آواز سے سلام کریں۔ ☆والد یا والدہ کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیں۔ ☆دِن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والد صاحب اور اسلامی بہنیں ماں کا ہاتھ اور پاؤں چُوما کریں۔ ☆والدین کے سامنے آواز دِھیمی رکھیں، ان سے آنکھیں ہرگز نہ ملائیں۔ ☆ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خِلافِ شرع نہ ہو فوراً کر ڈالیں۔ ☆ماں بلکہ گھر (اور باہر) کے ایک دِن کے بچے کو بھی "آپ" کہہ کر ہی مخاطب ہوں۔ ☆اپنے محلہ کی مسجد کی عشاء کی جماعت کے وقت سے لیکر دو گھنٹے کے اندر سو جایا کریں۔ ☆کاش! تہجد میں آنکھ کھل جائے ورنہ کم از کم نمازِ فجر تو بآسانی (مسجد کی پہلی صف میں باجماعت) مُیَسَّر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سستی نہ ہو۔ ☆گھر میں اگر نمازوں کی سُستی، بے پردگی، فلموں، ڈراموں اور گانے باجوں کا سلسلہ ہو تو بار بار نہ ٹوکیں۔ ☆گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، صبر صبر اور صبر کیجئے، اگر آپ زبان چلائیں گے تو "مدنی ماحول" بننے کی کوئی اُمید نہیں بلکہ مزید بِگاڑ پیدا ہو سکتا ہے ☆بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضدی بنا دیتا ہے۔ لہٰذا غصہ، چڑچڑا پن اور جھاڑنے وغیرہ کی عادت بالکل ختم کر دیں۔ ☆گھر میں روزانہ فیضانِ سُنّت کا درس ضرور ضرور دیں یا سُنیں۔ ☆اپنے گھر والوں کی دُنیا و آخرت

کی بہتری کیلئے دِل سوزی کے ساتھ دُعا بھی کرتے رہیں کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے ☆ گھر والوں کو گناہوں بھرے چینلز سے چھٹکارا دلا کر صرف اور صرف **مدنی چینل** دکھانے کی ترکیب بنائیے۔(فیضان داتا علی ہجویری، ص۷) ☆ سنجیدگی اپنائیے! گھر میں تُو تکار، اَبے تَبے اور مذاق مسخری کرنے، بات بات پر غصّے ہو جانے، کھانے میں عیب نکالنے، چھوٹے بھائی بہنوں کو جھاڑنے، مارنے، گھر کے بڑوں سے اُلجھنے اور بحث کرنے کی عادت ہو تو اپنا رَوَیّہ یکسر تبدیل کرلیجئے، ہر ایک سے مُعافی تلافی کرلیجئے۔(فیضان شمس العارفین، ص۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

19 مارچ 2020 کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

حضرت عبد اللہ بن مبارک اور علماء کی خدمت

اس بیان میں آپ جان سکیں گے!

- ✿... حضرت عبد اللہ بن مبارک کا مختصر تعارف
- ✿... 80 ہزار درہم خرچ کر کے علمِ دین کا حصول
- ✿... حضرت عبد اللہ بن مبارک کی تجارت کا مقصد کیا تھا؟
- ✿... طالب علم کا 10 ہزار درہم کا قرض ادا کرنا
- ✿... علماء کی خدمت کا انوکھا انداز
- ✿... حقیقی بادشاہ کون ہے؟

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ

قیامت اُس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔[1]

ذاتِ والا پہ بار بار درود بار بار اور بے شمار دُرُود
سر سے پا تک کرور بار سلام اور سراپا پہ بے شمار دُرُود
بے عدد اور بے عدد تسلیم بے شمار اور بے شمار دُرُود
بیٹھتے اُٹھتے جاگتے سوتے ہو اِلٰہی مِرا شعار دُرُود

(ذوقِ نعت، ص۸۶۔۸۷)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے، ☆پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجئے ☆ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے ☆اگر قلم (Pen/Pencil)، ڈائری آپ کے پاس ہے تو اَہَم نکات

1 ...مسند الفردوس، باب الیاء، ۵/۲۷۷، حدیث: ۸۱۷۵

2 ...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نوٹ کرنے کی بھی نیّت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے "**حضرت عبداللہ بن مبارک اور علماء کی خدمت**" اس بیان میں ہم حضرت عبداللہ بن مبارک کا مختصر تعارف، آپ کی سیرت کے واقعات، علماء سے محبت اور علماء کی خدمت کے واقعات سننے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے کچھ **شعبہ جات کا تعارف** بھی سنیں گے۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

نوجوان کو قید سے آزاد کروایا

منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ راہِ خدا میں سفر پر جاتے ہوئے ایک شہر کے کسی مسافر خانے میں قیام فرماتے۔ جب آپ وہاں قیام فرماتے تو آپ سے ملنے ایک نوجوان آتا، وہ آپ کی ضروریات پوری کرتا اور کچھ احادیث بھی پڑھ لیتا تھا۔ ایک مرتبہ جب آپ وہاں پہنچے تو وہ نوجوان ملنے نہیں آیا۔ آپ جلدی میں تھے تو چلے گئے، واپسی پر آپ پھر جب اسی شہر پہنچے تو لوگوں سے اس نوجوان کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ کسی کا اس پر قرض چڑھ گیا تھا، قرض خواہ نے نوجوان کو جیل میں ڈلوا دیا ہے۔ پوچھا: اس پر کتنا قرض ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: دس ہزار درہم۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے رات میں قرض خواہ کو اپنے پاس بلوایا اور اسے دس ہزار درہم دے کر قسم دی کہ جب تک عبد اللہ زندہ

ہے تم اس کے بارے میں کسی کو نہیں بتاؤ گے اور کہا کہ صبح تم اس نوجوان کو قید سے آزاد کروا دینا۔ اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وہاں سے روانہ ہو گئے۔ نوجوان جیل سے آزاد ہو کر جب شہر آیا تو آپ کی آمد کی اطلاع ملی اور معلوم ہوا کہ کل یہاں سے روانہ ہو گئے ہیں۔ یہ نوجوان اسی وقت روانہ ہوا اور چند منزل بعد حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اس کی ملاقات ہو گئی، آپ نے فرمایا: کہاں تھے؟ میں نے تمہیں مسافر خانے میں نہیں دیکھا۔ عرض کی: حضور! قرض کے سبب قید خانے میں تھا۔ فرمایا: پھر تمہیں آزادی کیسے ملی؟ عرض کی: مجھے معلوم نہیں کہ کس نے میرا قرض ادا کر دیا جس کی وجہ سے مجھے رہائی مل گئی۔ فرمایا: اے نوجوان! خدا کا شکر ادا کرو، اللہ پاک نے کسی کو تیرا قرض ادا کرنے کی توفیق دے دی ہو گی۔ اس نوجوان کو اِس حُسنِ سُلوک کا پتا اس وقت چلا جب آپ کا وصال ہو چکا تھا۔

(تاریخ بغداد، رقم ۵۳۰۶، عبداللہ بن مبارک۔۔الخ، ۱۵۸/۱۰، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔

پہلی بات تو یہ کہ بندہ جب بھی کوئی نیک عمل کرے، کسی غریب کی مدد کرے، کسی حاجت مند کی حاجت روائی کرے تو صرف اور صرف **اللہ کریم کی رِضا** اور **ثواب کے حصول** کے لئے کرے، جیسا کہ بیان کردہ واقعہ میں حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے علمِ حدیث حاصل کرنے والے اس نوجوان طالبِ علم کا **قرض ادا** کیا اور ساتھ ہی اس قرض دار کو نصیحت کی کہ میری زندگی میں اس نوجوان کو اس بات کا علم نہ ہو کہ میں نے اس کا قرض ادا کیا ہے، **اے کاش** کہ ہمیں بھی ایسی سوچ و فکر

نصیب ہو جائے کہ ہم بھی جب کوئی نیک عمل کریں تو صرف اور صرف اللہ کریم کی رِضا کے لئے کریں، جب بھی کسی کی حاجت روائی کریں یا کسی پریشان حال کی مدد کریں تو اللہ کریم کی رِضا کیلئے ہی کریں۔

بنا دے مجھ کو اِلٰہی خُلوص کا پیکر
قریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یارب

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اس حکایت سے **دوسری بات** یہ معلوم ہوئی کہ حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو دینِ اسلام اور دِینی طلباء اور علماء سے بڑی محبت تھی، جس کا منہ بولتا ثبوت آپ کا اس نوجوان طالبِ علم کا قرض ادا کرنے کا واقعہ ہے۔ جس طرح حاتم طائی کی سخاوت مشہور تھی، اسی طرح طبقۂ علماء میں حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی **سخاوت** مشہور تھی، آپ علماء سے بڑی محبت فرماتے اور اپنا مال علماء کیلئے خرچ کرتے تھے۔ بعض روایات میں تو آتا ہے کہ آپ کاروبار کرتے ہی اس لیے تھے کہ حاصل ہونے والے نفع کو علمائے کرام پر خرچ فرمائیں۔ آیئے! حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے علمائے کرام پر خرچ کرنے سے متعلق کچھ روایتیں سنتے ہیں: چنانچہ

(1) تجارت کا مقصد ہی علماء کی خدمت کرنا ہے

حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں: میری تجارت کی غرض ہی علماء و صوفیاء اور مشائخ کرام کی مدد کرنا ہے، ایک مرتبہ آپ نے حضرت فضیل بن عیاض رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ

سے فرمایا: لَوْلَا اَنْتَ وَاَصْحَابُكَ مَا اتَّجَرْتُ یعنی اگر تم اور تمہارے ساتھی نہ ہوتے تو میں **کبھی تجارت نہ کرتا**۔ (صفة الصفوة، ۱۲۶/۲)

(2) پانچ افراد کے لئے تجارت کرتے

حضرت حماد بن زید رَحمَۃُ اللهِ عَلَیہ فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحمَۃُ اللهِ عَلَیہ کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ انہوں نے فرمایا: اگر پانچ (5) افراد نہ ہوتے تو میں تجارت نہ کرتا۔ کسی نے ان سے کہا: اے ابو محمد! وہ پانچ (5) افراد کون ہیں؟ تو حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحمَۃُ اللهِ عَلَیہ نے فرمایا: (1) حضرت سفیان ثوری **(2)** حضرت سُفیان بن عُیَیْنَہ **(3)** حضرت فُضَیل بن عیاض۔ **(4)** حضرت محمد بن سماک اور **(5)** حضرت ابنِ عُلَیَّہ رَحمَۃُ اللهِ عَلَیہِم۔

منقول ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحمَۃُ اللهِ عَلَیہ خُراسان شہر تک تجارت کے لئے جاتے اور تجارت سے جو نفع ہوتا اس میں سے اپنے اہلِ خانہ کا اور حج کا خرچ نکال کر باقی جو کچھ بچتا وہ ان پانچ (5) حضرات کی خدمت میں پیش کر دیتے تھے۔

(تاریخ بغداد، ذکر من اسمه اسماعیل، ۳۲۷۷-اسماعیل بن ابراهیم بن مقسم۔۔۔الخ، ۲۳۴/۶)

(3) علماء سے مالی تعاون

ایک بار حضرت فُضَیل بن عیاض نے حضرتِ عبد اللہ بن مبارک رَحمَۃُ اللهِ عَلَیہ سے کہا کہ آپ ہمیں تو زُہد اور دنیا سے بے رغبتی کا حکم دیتے ہیں اور خود خُراسان سے مال و دولت **مکہ** لاتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرتِ عبد اللہ بن مبارک رَحمَۃُ اللهِ عَلَیہ نے فرمایا: اس لیے تاکہ اس مال کے ذریعے میں **محتاج ہونے سے محفوظ** رہوں اور علمائے کرام کی خدمت کروں اور اپنے **رب کی عبادت** میں اس کے

ذریعے مدد حاصل کروں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ حضرت عبد اللہ بن مبارک علماء سے کتنی محبت فرماتے، ان کی خدمت کرتے تھے حتّٰی کہ آپ کی تجارت کا مقصد ہی **علماء و مشائخ کی خدمت** کرنا تھا، مال و دولت کے ساتھ جُود و سخا اور علماء کی خدمت جیسی اہم نعمت بھی ربِّ کریم نے آپ کو عطا کی تھی۔ ذرا سوچئے! حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ علماء کی اتنی خدمت کیوں کرتے؟ ان پر اپنا مال و دولت کیوں خرچ کرتے؟ تو یقیناً یہ کہنا پڑے گا کہ حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عُلَماء کے مقام و مرتبے اور معاشرے میں **اُمّت** کے ان رہنماؤں کی **ضرورت** کو سمجھتے تھے اور اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ گلشنِ اسلام کو آباد رکھنے میں ان علماء ہی کا کردار ہے۔ کیونکہ لوگوں کو دِینِ اسلام کی طرف راغب کرنے والے **عُلَماء ہی ہیں**، عقائد کی حفاظت کرنے والے **علما ہی ہیں**، مسائل کا شرعی حل نکالنے والے **علما ہی ہیں**، طہارت و نجاست کے مسائل بتانے والے **علما ہی ہیں**، پاکی پلیدی کا فرق سمجھانے والے **علما ہی ہیں**، غسل، کفن، تدفین کے مسائل سکھانے والے **علما ہی ہیں**، حج و عمرہ کا طریقہ سکھانے والے **علما ہی ہیں**، مدارس و جامعات چلانے والے **علما ہی ہیں**، جمعہ و عیدین پڑھانے والے **علما ہی ہیں**، ربِّ کریم کی معرفت (پہچان) کروانے والے **علماء ہی ہیں**، انبیائے کرام کے حقیقی وارث **علماء ہی ہیں**، گناہوں کی دلدل سے بچا کر نیک اعمال کی ترغیب دلانے والے **علماء ہی ہیں**، خوفِ خدا کے جام پلانے والے **علما ہی ہیں**، عشقِ رسول کا درس دینے والے بھی **علما ہی ہیں**، حقیقی انسان **علماء ہی ہیں**: چنانچہ،

ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: انسان کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: **علماء**۔ پھر پوچھا گیا: بادشاہ کون ہیں؟ فرمایا: آخرت کے لئے دنیا سے منہ پھیرنے

والے۔ پھر پوچھا گیا: بے وقوف کون ہیں؟ فرمایا: اپنے دِین کے بدلے دُنیا کمانے والے لوگ۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر، سلیمان بن داود، ۲۷۵/۲۲، الحدیث: ۴۹۴۰)

اے غُلامانِ علماء! معلوم ہوا **علماء کا مقام** بہت بلند ہے۔ لہٰذا علماء کی **مال** کے ذریعے بھی خدمت کرنی چاہئے، علماء کی بارگاہ میں حاضری کی بھی عادت بنانی چاہئے۔ افسوس! فی زمانہ ہمارے مُعاشرے میں کچھ ایسے بدنصیب اور محروم لوگ بھی موجود ہیں جو اُمّت کے اِن محسن و خیر خواہ اور **اُمّت کے رہنما** حضرات کی خدمت کرنے اور ان سے محبت کرنے کی بجائے انہیں تنقید کا نشانہ بناتے، ان پر بے جا اعتراض کرتے اور ناحق طعن و تشنیع کرتے نظر آتے ہیں، حالانکہ قرآن و حدیث اور بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِین کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ علماءِ دین کا مقام و منصب بہت بڑا ہے اور ان کے ادب و احترام اور ان کی پیروی میں ہی نجات ہے، آیئے! قرآنِ کریم میں ان کی بیان کردہ **شان و عظمت** سنتے ہیں : چنانچہ

رب کریم پارہ 3 سورۂ اٰلِ عِمْرٰن آیت نمبر 79 میں ارشاد فرماتا ہے:

كُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَۙ(۷۹)

(پ۳، اٰل عمران: ۷۹)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اللہ والے ہو جاؤ کیونکہ تم کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور اس لئے کہ تم خود بھی اسے پڑھتے ہو۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو لوگ **اللہ** پاک کی کتاب یعنی **قرآنِ کریم** سِکھاتے اور اس کا درس دیتے ہیں وہ **ربانی علماء** ہیں۔ ذرا سوچئے کہ جو اللہ والے ہوں، جنہیں اللہ کریم اپنے خاص بندے قرار دے، ایسوں پر تنقید کرنا، لوگوں کو ان سے

دُور کرنے کی کوشش کرنا اور ان کی شان میں گستاخی کرنا کتنا بڑا جُرم ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ علماء کے دامن سے وابستہ رہیں، ان کی شان میں گستاخی کرنے والوں کی صحبت میں نہ بیٹھیں اور نہ ہی ان لوگوں کی باتیں سنیں۔ بلکہ علمائے کرام سے پیار کریں اور ان کی خدمت کریں۔

مجھ کو اے عطار سُنّی عالموں سے پیار ہے
ان شاء اللہ دونوں جہاں میں میرا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی سیرت و کردار اور علمائے کرام سے آپ کی محبت و خدمت کے بارے میں سُن رہے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اپنے وقت کے بہت بڑے عالمِ دین، بہت بڑے شیخ اور **صُوفی بزرگ** تھے۔ آیئے! آپ کا **مختصر تعارف** سنتے ہیں: چنانچہ

حضرت عبد اللہ بن مبارک کا مختصر تعارف

☆ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا نام عبد اللہ اور والدِ گرامی کا نام مبارک تھا۔ ☆حضرت عبد اللہ بن مبارک کی کنیت ابو عبد الرحمن اور ☆لقب امیر المومنین **فی الحدیث** تھا۔ ☆حضرت عبد اللہ بن مبارک 118 ہجری میں پیدا ہوئے۔ (البدایہ والنہایہ، ۱۹۱/۱۰) ☆حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بہت ہی عظیمُ الشّان محدث اور حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے سعادت مند شاگرد تھے۔ ☆حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه عبادت و ریاضت میں بہت اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے۔ ☆حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه خوفِ خدا اور عاجزی وانکساری کے پیکر تھے۔

☆حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مُستَجَابُ الدَّعوات** تھے۔ (یعنی آپ کی دعائیں قبول ہوتی تھیں) ☆حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت ہی نفاست پسند اور امیر کبیر تھے۔ ☆حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر میں **علم و تقویٰ** کا ماحول تھا، ☆حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے طلبِ علم کے شوق میں دُور دراز کے شہروں کا سفر اختیار کیا، ☆حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فِقْہ کا علم **امام اعظم ابو حنیفہ** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے حاصل کیا۔ ☆حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حدیث اور قراءت کا علم کئی اساتذہ سے حاصل کیا۔ ☆حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے زمانے کے تمام اسلامی علوم و فنون کے ماہر تھے، مگر ان کا خاص میدان **علمِ حدیث** تھا۔ ☆حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اچھے اخلاق کے مالک تھے، ☆حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عبادت و ریاضت کے عادی تھے، ☆حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زندگی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی زندگی کا نمونہ تھی۔ ☆حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا **13 رمضان المبارک** 181 ہجری میں انتقال ہوا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے انتقال کی خبر جب خلیفہ ہارون رشید کو ملی تو کہا: افسوس! **علماء کے سردار کا انتقال ہو گیا۔**

(محدثین عُظام، ۱۵۳ ملخصا، تاریخ بغداد، ۱۰/ ۱۵۱ تا ۱۶۱ ملخصا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ مال و دولت کی کثرت کے باوجود علمِ دِین کی جانب جھکاؤ، علم سے لگاؤ، اَہلِ علم کی قدر دانی، علم کے لیے اپنے آپ کو وقف کرنا اور **اللہ** پاک کی راہ میں مال خرچ کرنا، بہت کم ہی لوگوں کے نصیب میں آتا ہے، مگر حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ

اللہ عَلَیْہ ان خوش نصیبوں میں سے ہیں جنہوں نے مال و دولت کی کثرت کے باوجود علمِ دِین حاصل کیا بلکہ اپنے کثیر مال کو علمِ دِین حاصل کرنے میں خرچ کیا، آیئے! آپ کے علم دین کی خاطر مال خرچ کرنے کے حوالے سے بھی سنتے ہیں: چنانچہ

80 ہزار درہم خرچ کر دیے

ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے والدِ گرامی نے آپ کو **50 ہزار درہم** دیئے اور ارشاد فرمایا: بیٹا ان سے تجارت کرو، حضرت عبد اللہ بن مبارک نے ان دراہم کو علمِ حدیث حاصل کرنے میں خرچ کر دیا، جب آپ واپس تشریف لائے تو والدِ گرامی نے پوچھا: ان درہموں سے کون سا کاروبار کیا اور کتنا منافع حاصل ہوا؟ تو حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے جتنی حدیثیں استادوں سے سُن کر لکھی تھیں، ساری والدِ گرامی کے سامنے پیش کرتے ہوئے عرض کی: میں نے اُن درہموں سے ایسی تجارت حاصل کی ہے جس سے **دونوں جہاں کی کامیابی** نصیب ہو گی، یہ سُن کر آپ کے والد صاحب بہت خوش ہوئے اور **30 ہزار درہم** مزید دے کر ارشاد فرمایا: بیٹا ان سے اپنی تجارت مکمل کر لو۔ یوں حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے علمِ حدیث کے لئے **80 ہزار درہم** خرچ کر دیئے۔ (بستان المحدثین، 168)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے علمِ دین اور علمِ حدیث حاصل کرنے کے لیے 80 ہزار درہم خرچ کئے، آپ کے والدِ گرامی کی علمِ دِین سے محبت، نیکی کے کام پر سعادت مند بیٹے کی **حوصلہ افزائی** کے جذبے کو بھی لاکھوں سلام۔

یہاں ہمارے لیے بھی مدنی پھول ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اتنی بڑی

رقم کو فضولیات میں خرچ نہیں کیا، **اللہ** پاک کی **نافرمانی** والے کاموں میں خرچ نہیں کیا، بلکہ خرچ کیا تو علمِ دِین سیکھنے میں خرچ کیا، کیونکہ یہ جانتے تھے کہ اِس خرچ پر یقیناً **نفع ہی نفع** ہے، اس میں نقصان کا پہلو تو ہے ہی نہیں۔

اس کے برعکس ہم اپنے آپ پر غور کریں کہ اتنی بڑی رقم اگر ہمارے ہاتھ لگ جائے تو نہ جانے کیسے کیسے خیالات ہماری **دِلی کیفیت** کو ہی بدل دیں۔

افسوس صد افسوس! فی زمانہ تو اکثر والدین اپنے بچوں کو دنیاوی تعلیم دِلوانے کے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ اسکول میں داخل کروانے کی کوشش کرتے ہیں، آج ہم ٹیوشن کی بھاری فیسیں دے کر اپنے بچوں کو دنیاوی علوم پڑھاتے ہیں، آج ایک تعداد ہے جس کے بچوں کو انگلش بولنی اور پڑھنی تو آتی ہے مگر قرآن دیکھ کر پڑھنا بھی نہیں آتا۔ آج ہمارے بچے لاکھوں کا حساب کتاب کرنے میں تو ماہر ہیں لیکن بے چاروں کو نمازوں کی رکعتیں نہیں آتیں، آج ہمارے بچوں کو سائنس دانوں کے نام تو آتے ہیں مگر ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہزادوں کے نام نہیں آتے۔ آج ہمارے بچوں کو انگریزوں کے نام تو آتے ہیں لیکن پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابۂ کرام کے نام نہیں آتے، آج ہمارے بچوں کو ناولوں اور ڈائجسٹوں کے نام تو آتے ہیں لیکن حدیثِ مبارکہ کی کتابوں کے نام نہیں آتے۔ **اے کاش!** آج کے والدین کو بھی حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی جیسی عظیم سوچ مل جائے اور اپنے بچوں کو دِینی تعلیم دِلوانے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ **اللہ** کرے کہ ہماری آنے والی نسلیں ہر دم دِینِ متین کی خدمت کریں اور دینِ اسلام کی سربلندی کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔

مِری آنے والی نسلیں تیرے عشق ہی میں مچلیں   انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۴۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اگر عمل کرنا بھی نصیب ہو جائے تو یہ نُورٌ عَلٰی نُور ہے، علم پر عمل کے ذریعے عبادت کا ذوق و شوق بڑھ جاتا ہے، علم پر عمل کے ذریعے گناہوں سے بچنے کا ذہن نصیب ہوتا ہے، علم پر عمل کے ذریعے فکرِ آخرت نصیب ہو جاتی ہے ، علم پر عمل کے ذریعے انسان کو دنیا میں بھی بلند مقام حاصل ہو جاتا ہے، علم پر عمل کے ساتھ کی جانے والی گفتگو لوگوں کے دلوں میں تاثیر کا تِیر بن کر داخل ہوتی ہے، علم پر عمل کرنے والوں سے لوگ محبت کرتے ہیں اور ان کی باتیں سننے کے لئے بیتاب رہتے ہیں، حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ذاتِ گرامی میں اللہ کریم نے یہ تمام تر خوبیاں جمع فرمادی تھیں، علمی زندگی کے ساتھ آپ کی عملی زندگی بھی لوگوں کے لئے نمونہ تھی، آپ خوفِ خدا اور فکرِ آخرت سے معمور تھے، آیئے! ترغیب کے لئے حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی فکرِ آخرت اور خوفِ خدا کے متعلق سنتے ہیں: چنانچہ

خوفِ خدا

حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا رات کے وقت عجیب و غریب حال ہوتا تھا۔ رات میں اتنا زیادہ روتے کہ آپ کی **داڑھی تر ہو جاتی**، حاسدین یہ دیکھ کر کہتے کہ اللہ پاک نے اِسی وجہ سے اِنھیں ہم پر فضیلت دی ہے۔ (صفة الصفوة، ۲/۳۲۵)

آخرت کا خوف

ایک دفعہ **مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ** میں حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو زم زم شریف سے بھرا ہوا پیالہ پیش کیا گیا تو آپ نے قبلہ رُخ ہو کر یہ حدیثِ مُبارکہ بیان فرمائی: **مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَہٗ** یعنی زم زم کا پانی جس نیت سے پیا جاتا ہے، اس کے لیے کافی ہوتا ہے، اس کے بعد آپ نے فرمایا: یہ پانی میں **قیامت کی پیاس** بجھانے کے لیے پیتا ہوں، اس کے بعد آپ نے زم زم شریف نوش فرمایا۔ (صفۃ الصفوۃ، ۱۲۳/۲)

اے عاشقانِ اولیاء! سنا آپ نے حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کس قدر خوفِ خدا اور فکرِ آخرت رکھنے والے تھے، یہی وجہ تھی کہ آپ جس علاقے میں بھی جاتے وہاں کثیر لوگ آپ کی **زیارت کا شرف** پانے کو سعادت سمجھتے، آپ کی بارگاہ میں **حاضری** دیتے اور آپ کی **گفتگو** سننے کے لئے بے تاب نظر آتے، چنانچہ

حقیقی بادشاہ تو عبد اللہ بن مبارک ہیں

ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بنِ مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مقامِ رَقّہ تشریف لے گئے تو لوگ اپنے جُوتے چپل چھوڑ کر ان کے پیچھے جانے لگے اور مٹی بہت زیادہ اُڑنے لگی، خلیفہ ہارون رشید کی باندی محل کی کھڑکی سے یہ سب نظارہ دیکھ رہی تھی، اس باندی نے پوچھا: یہ کون ہے؟ تو کسی نے جواب دیا: یہ خُراسان کے عالمِ دین حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں، جو رَقّہ آئے ہوئے ہیں، لوگ انہیں دیکھنے اور ان کا بیان سننے کے لیے جمع ہو رہے ہیں، اس باندی نے یہ سن کر کہا: ہارون رشید حقیقت میں

بادشاہ نہیں ہیں بلکہ حقیقتاً **بادشاہ تو حضرت عبداللہ بن مبارک** ہیں، کیونکہ ان کے لئے لوگوں کو جمع کرنے کے لیے کسی اعلان کی کوئی ضرورت نہیں پڑتی۔ (تاریخ بغداد، ۱۵۵/۱۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ اولیاءُ اللہ کو **اللہ** پاک نے اتنی قوت و طاقت عطا فرمائی ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کے **دلوں پر حکومت** کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن مبارک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو بھی یہ مقام و مرتبہ حاصل تھا، اگر ہم غور کریں تو اس کی بنیادی وجہ آپ کا **علم و عمل** تھا، آپ کی علمائے کرام سے محبت تھی اور آپ کی دِین داری تھی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عبداللہ بن مبارک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ سمیت کئی بزرگانِ دین کے بھی ایسے واقعات ملتے ہیں جن میں ان کی کوشش ہوتی تھی کہ وہ اپنا مال دینِ متین کے طالب علم، علماء اور دینِ اسلام کی سربلندی کیلئے ایسی جگہ خرچ کریں، جس کے فوائد وقتی نہ ہوں بلکہ آنے والوں کو بھی اس سے فائدہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن مبارک کے استاد، کروڑوں حنفیوں کے امام، حضرت سیدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ بھی علماء و مشائخ کی مالی خدمت کرتے، ان کی ضروریات پوری فرماتے اور ان کی خدمت میں اپنا مال پیش فرماتے: چنانچہ

امامِ اعظم اور علماء و مشائخ کی خدمت

قیس بن ربیع کا بیان ہے کہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ بغداد سے بہت سا مال خرید کر کُوفہ میں لایا کرتے اور اسے مارکیٹ میں بیچتے تھے، اس سے جو منافع ہوتا تو آپ اپنے مشائخ کے لئے

ضروریاتِ زندگی خرید کر ان کے ہاں پہنچاتے پھر محدثین کے لئے ان کی ضروریاتِ زندگی خرید کر ان کے گھر پہنچاتے، ان کے لئے کھانے پینے کی چیزیں، لباس سلوا کر بھیجا کرتے اور جو رقم باقی بچ جاتی تو آپ علمائے کرام کو نقد دے دیا کرتے تاکہ وہ اپنی ضروریات پوری کر سکیں، ساتھ ہی یہ پیغام بھیجتے میں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں بھیجا یہ سب اللہ پاک نے آپ کے لئے نفع عطا فرمایا ہے، لہٰذا اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو، میری تجارتی زندگی میں جس قدر منافع ہے، اس میں آپ کا حصہ ہے، مجھے تو صرف اللہ پاک نے آپ لوگوں کی خدمت کا سبب بنایا ہے، اس کا رزق میرے ہاتھوں آپ تک پہنچ رہا ہے۔ (مناقب امام اعظم، جز اول، ص ۲۶۲ ملخصا)

اعلیٰ حضرت کا دِینی طلبہ پر خرچ کا انداز

پیارے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین کی سیرت پر عمل کرنے والے اور ان کے فیضان سے مالا مال ہونے والے امام اہلِ سنت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ طالب علموں اور علماء سے محبت فرماتے تھے بلکہ آپ کی عادتِ مُبارکہ بھی یہی تھی کہ آپ علمِ دین حاصل کرنے والے طالبعلموں پر خوب خرچ فرماتے اور خوش ہوتے۔ آپ طلبہ پر بہت شفیق و کریم تھے، خوشیوں کے موقع پر، عید کے دنوں میں ان کے لئے نئے نئے کپڑے بنواتے اور طرح طرح کے کھانے بنوا کر کھلاتے، عرب طلبہ کے لئے عربی کھانا، روسی طلبہ کے لئے روسی کھانا، بنگالی طلبہ کے لئے بنگالی کھانا الغرض جن طلبہ کو جو کھانا مرغوب (پسند) ہوتا وہ پکوا کر اس کو کھلاتے اور خوش ہوتے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۸۷ ملخصا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم دینی طلباء اور علماء کی خدمت کرنے والے بُزرگانِ دین کے واقعات سُن رہے تھے، علم اور علماء کی قدر کرنے والوں میں حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسی عظیم ہستی بھی شامل ہیں، آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی علم اور علماء سے محبت اور ان کی خدمت کے حوالے سے سنتے ہیں: چنانچہ

علم کے قدردان

حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نہ صرف خود زبردست عالم تھے، بلکہ علم اور علماء کے قَدَردان بھی تھے اور ان کی خدمت بھی کرتے تھے، چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تدریس واِشاعتِ علم میں مشغول علمائے کرام کے لئے بیتُ المال سے بھاری وظیفے مقرر کرکے ان کو فکرِ مَعاش سے آزاد کردیا۔ حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیمِرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک مُحدّث تھے، جو نہایت تنگ دستی کی زندگی بسر کرتے تھے، جب وہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز کے پاس آئے تو ان کی جانب سے **90 دِینار قَرض** ادا کیا، رہنے کا **مکان** اور **ایک خادِم** دیا اور **60 دِینار وظیفہ** مقرر کردیا تاکہ وہ یکسوئی کے ساتھ خدمتِ دین کرسکیں۔ (طبقات ابن سعد، ۵/ ۲۶۹ ملخصاً)

ہر ایک کو سو دِینار پیش کیجئے

امیرُ المُؤمنین، حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حِمص کے گورنر کو خط لکھا کہ آپ عوام میں ان لوگوں کو تلاش کیجئے جنہوں نے خود کو فِقْہ کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے وَقف کرر کھا ہے اور طَلَبِ دنیا سے منہ موڑ کر مسجدوں کی زینت بنے ہوئے ہیں، جیسے ہی میرا یہ خط ملے تو ان میں سے ہر

ایک کو بیتُ المال سے **سو سو** (100،100) **دِینار** دے دیجئے تاکہ فِقْہ کی تعلیم حاصل کرنے میں انہیں کوئی مشکل نہ ہو۔ (تاریخ دمشق، ۴۶/ ۳۲۰)

حضرت عمر بن عبد العزیز اور خدمتِ حدیث

حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا سب سے بڑا کارنامہ **احادیثِ نبوی کی حفاظت** اور **اشاعت** ہے۔ اگر آپ نے اس طرف توجہ نہ دی ہوتی تو شاید کتبِ حدیث کا یہ ذخیرہ وجود میں نہ آتا جو آج **بخاری شریف**، **مسلم شریف**، **مؤطا امام مالک** وغیرہ جیسی عظیم کتابوں کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے۔

جب حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دیکھا کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ علمِ حدیث جاننے والے علماء بھی کم ہوتے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے علومِ شَرْعِیَّہ کے مٹ جانے کا بھی اندیشہ ہے تو انہوں نے قاضی ابو بکر بن حزام کو جو ان کی طرف سے مدینہ کے گورنر تھے لکھا: احادیثِ نبویہ کی تلاش کر کے ان کو لکھ لو کیونکہ مجھے علم کے مٹنے اور علماء کے فنا ہونے کا خوف معلوم ہوتا ہے اور صرف رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حدیث قبول کی جائے۔ (فتح الباری، باب کیف یقبض العلم، ۲/ ۱۷۶) یہ حکم آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے تمام صوبوں کے گورنروں کے پاس بھیجا۔ بہرحال اس حکم کی تعمیل کی گئی اور جمع شدہ احادیث کے متعلق مجموعے تیار کروا کر تمام ماتحت ممالک میں تقسیم کروا دیئے۔

خلیفہ ہارون رشید اور علماء سے محبت

پیارے اسلامی بھائیو! اسی طرح خلیفہ ہارون رشید کے بارے میں آتا ہے کہ یہ بھی

بڑے علم دوست تھے۔ دربار میں ہر وقت علماء کا مجمع لگا رہتا تھا۔ آپ امام اعظم کے شاگرد، حضرت امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو اپنے پاس رکھتے اور ان سے شرعی رہنمائی لیتے، یہاں تک کہ آپ نے امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو قاضی مقرر کر دیا۔

علم کی عزّت

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید نے حضرت ابو معاویہ عزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی دعوت کی۔ یہ آنکھوں سے معذور تھے۔ جب ہاتھ دھونے کے برتن لائے گئے تو خلیفہ ہارون رشید نے خادموں سے برتن لے کر خود ان کے ہاتھ دُھلائے اور کہا: آپ نے جانا کون آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا ہے؟ کہا: نہیں۔ کہا: ہارون۔ (اُنہوں نے) کہا جیسی آپ نے علم کی عزّت کی ایسی اللہ پاک آپ کو عزت دے۔ ہارون رشید نے کہا: اسی دُعا کے حاصل کرنے کے لئے یہ کیا تھا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۵)

علمائے کرام کا احترام

خلیفہ ہارون رشید کے دربار میں جب کوئی عالِم تشریف لاتے، بادشاہ اُن کی تعظیم کے لئے بالکل سیدھا کھڑا ہوتا۔ ایک بار درباریوں نے عرض کیا: امیرَ المؤمنین (ایسا کرنے سے) رُعبِ سلطنت جاتا ہے۔ جواب دیا: اگر علمائے دین کی تعظیم سے رُعبِ سلطنت جاتا ہے تو جانے ہی کے قابل ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۵)

سلطان عالمگیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی علم دوستی

عادل حکمران، سلطان **اورنگزیب عالمگیر** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی ایسی شخصیت ہیں جنہیں قدرت نے

بے پناہ خصوصیات اور کمالات سے نوازا تھا۔ وہ عالِم با عمل، پرہیز گار، تہجد گزار، متعدد علوم و فنون کے ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے علم دوست آدمی تھے۔ علمائے دِین کے قدر دان اور ان سے خاص ربط و تعلق رکھتے تھے، **سلطان عالمگیر** قرآن و سنت پر عمل پیرا رہتے۔ **سلطان عالمگیر** کو قرآنِ کریم سے بہت زیادہ لگاؤ اور قلبی تعلق تھا کہ تخت نشین ہونے کے بعد **قرآنِ کریم حفظ کرنے** کی سعادت حاصل کی۔ **سلطان عالمگیر** کو **حدیثِ رسول** سے بھی معرفت کا شرف حاصل تھا۔ **سلطان عالمگیر** کو فِقْہ میں بھی کمال درجے کی مہارت تھی۔ **سلطان عالمگیر** کی علم دوستی اور فِقْہ سے محبت کا منہ بولتا ثبوت فقہِ حنفی کا مستند مجموعہ **"فتاویٰ عالمگیری"** ہے۔ جو عرب ممالک میں **"اَلْفَتَاوىٰ الْهِنْدِيَّة"** کے نام سے مشہور ہے۔ فقہِ حنفی کے جُزئیات کا یہ عظیمُ الشّان مجموعہ **سلطان عالمگیر** نے ہی تیار کروایا اور اس پر آنے والے جملہ اخراجات کا ذِمّہ اٹھایا۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مسجد درس"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی علما، دِینی مدارس اور جامعات کی خدمت کرنی چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی آج کے دور میں سینکڑوں **جامعات المدینہ** اور ہزاروں **مدارس المدینہ** کے ذریعے دِین کی خدمت کر رہی ہے۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاون فرمائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور **ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں** میں حصہ لیجئے۔

امیر اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے روزانہ کم از کم 2 گھنٹے **مدنی کاموں** (مثلاً **نیکی کی دعوت** کو عام کرنے، بے نمازیوں کو **نماز کی دعوت** دینے وغیرہ) کے لیے دینے کی ترغیب اِرشاد فرمائی گئی ہے، یقیناً جو جتنا

زِیادہ وقت دے گا، اُس کے لیے ثواب کمانے کے مواقع بھی اُسی قدر زِیادہ ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مسجد درس"** بھی ہے۔ ☆ **"مسجد درس"** سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆ **"مسجد درس"** سے انفرادی کوشش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ☆ **"مسجد درس"** سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆ **"مسجد درس"** کی برکت سے بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے۔ بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کی تو کیا ہی بات ہے۔ چنانچہ

منقول ہے کہ اللہ کریم نے حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۶/۵، رقم: ۷۶۲۲) بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سُنَّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سُننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ اُن کی قبریں اَندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ آیئے! بطورِ ترغیب **"مسجد درس"** کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

مدنی بہار

کراچی کے ایک اسلامی بھائی کسی کمپنی میں ڈرائیور (Driver) تھے۔ ریٹائر (Retire) ہونے کے بعد وَقْت گزاری کے لئے علاقے میں مَوجُود پارک (Park) میں بیٹھ جاتے، نماز باقاعدگی سے پڑھنے کا معمول نہیں تھا۔ ایک مرتبہ مَسْجِد میں نَماز پڑھنے گئے تو نَماز کے بعد **"دَرْسِ فیضانِ سنّت"** ہوا، یہ بھی دَرْس میں شریک ہوئے۔ دَرْس کے بعد ایک اسلامی بھائی نے سلام کیا اور اِنْفرادی کوشش کرتے

ہوئے پانچوں وَقْت پابندی کے ساتھ نَماز پڑھنے کا ذِہن دیا۔ ان کی دعوت کا یہ اَثر ہوا کہ آہِستہ آہِستہ وہ نَمازوں کے پابند ہو گئے۔ چہرے پر سُنّت کے مُطابِق **داڑھی، عمامہ شریف** کا تاج بھی سجا لیا اور **مدنی قافلوں** کے مسافر بھی بن گئے۔

مسجد مسجد گھر گھر پڑھ کر، اسلامی بھائی سناتا رہے
ہے تجھ سے دعا ربِّ اکبر! مقبول ہو "فیضانِ سُنّت"

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۴۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور علماء کی خدمت کے حوالے سے بیان سُن رہے تھے، حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ علماء سے بڑی محبت فرماتے، ان کی خدمت کرنے کو اپنی سعادت سمجھتے، انہیں پریشانیوں اور دنیاوی مصروفیات سے آزاد رکھتے تاکہ یہ لوگ فکرِ معاش سے بے پرواہو کر بس دینِ متین کی خدمت کریں، چنانچہ

ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر کسی نے اعتراض کیا کہ آپ دوسرے شہروں میں جا کر مال خرچ کرتے ہیں اور اپنے شہر والوں پر خرچ نہیں کرتے، تو حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں ایک ایسی قوم کے مقام و مرتبے سے واقف ہوں جو حدیثِ رسول کی طلب میں اخلاص اور اچھی نیت سے مشغول ہیں اس لیے ہمیں ان کی خدمت کرنی چاہئے، اگر ہم ان کے ساتھ تعاون کریں گے تو وہ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت کے لیے علم پھیلائیں گے اور نبوت کے بعد علمِ دین پھیلانے سے زیادہ افضل چیز میرے نزدیک کوئی نہیں ہے۔

اے عاشقانِ اولیاء! حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اس واقعے میں ہمارے

لیے نصیحت کے مدنی پھول بھی ہیں اور کتنے پیارے انداز سے ہماری رہنمائی بھی کی جارہی ہے کہ ہم اپنا مال اللہ پاک کی راہ میں کس انداز سے خرچ کریں تاکہ ثواب بھی ملے اور **اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی** بھی ہو۔

کسی کے **عالمِ دِین، مُفتیِ اسلام** بننے میں اگر ہمارا مالی حصّہ بھی شامل ہوجائے تو اس کے فوائد کثیر بھی ہیں اور بہت دیر تک رہنے والے بھی ہیں۔ بلکہ اگر اسے **ثوابِ جاریہ** کہا جائے تو بھی دُرست ہو گا۔ غور کیجئے! بالفرض ہمارے دیئے ہوئے مال سے ایک عالمِ دین بن گیا تو ان کے عالم بننے کا ثواب ہمیں ملے گا، وہ تیار ہونے والے عالم جس جس کو علمِ دِین سکھائیں گے، پڑھائیں گے، اس کا ثواب بھی ہمیں ملے گا، جو اِن سے سُن کر عمل کرے گا، اس کا ثواب بھی ہمیں ملے گا۔ وہ آگے جس جس کو بتائے گا اس کا ثواب بھی ہمیں ملے گا، اَلْغَرَض! اللہ نے چاہا تو پھر ہمارے لیے ثواب کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گا۔ معلوم ہوا کہ دِین کیلئے علماء پر خرچ کرنے کا ثواب بھی بہت زیادہ ہے اور اس کے فوائد بھی زیادہ ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے دو اہم شعبہ جات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی بزرگانِ دِین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دِینِ متین کی خدمت کے لئے 108 سے زائد شعبہ جات میں **نیکی کی دعوت** عام کر رہی ہے۔ جن میں **جامعۃ المدینہ** اور **مدرسۃ المدینہ** دو اہم شعبہ جات ہیں، دعوتِ اسلامی کے **جامعاتُ المدینہ** اور **مدارسُ المدینہ** میں جہاں فیضانِ قرآن اور علمِ دِین عام ہو رہا ہے، وہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! پڑھنے والوں کے ذریعے بے نمازیوں تک **نماز کی دعوت** پہنچ رہی ہے، قرآنِ پاک کی تعلیم سے ناواقف لوگوں میں **محبتِ قرآن** عام کی

جارہی ہے، قرآن سیکھنے سکھانے کا جذبہ دیا جارہا ہے۔ یہ اُمّت کے رہنما کبھی امامت کے مُصلّے کے ذریعے تو کبھی منبر کے ذریعے، کبھی تدریس کے منصب پر فائزرہ کر تو کبھی تصنیف کے میدان میں اپنے قلم کے ذریعے نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں مصروف ہیں، ایسے اِدارے کے ساتھ تعاون کرنا گویا اپنے معاشرے میں **دِینی نظام کی ترقی** اور **مضبوطی** کا ضامن ہے۔

اے عاشقانِ رسول! آیئے! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ کی دعوتِ اسلامی کے ان 2 شعبہ جات "**جامعات المدینہ** اور **مدارس المدینہ** کے ذریعے **ملک وبیرونِ ملک فیضانِ علمِ دِین** اور **فیضانِ قرآن** کیسا عام ہورہا ہے،جی ہاں! آپ اگر توجہ کے ساتھ سُنیں گے تو آپ کا **دل خوش** ہو جائے گا اور **اللہ** نے چاہا تو یہ ذہن بنے گا کہ اِس اتنے بڑے کام میں مجھے بھی ضرور حصہ شامل کرنا چاہیے، میں اب تک کیوں محروم ہوں، یہ بھی ذہن بنایئے! کہ اگر میں خود ذاتی طور پر اتنا مالی تعاون تو نہیں کرسکتا لیکن **ثوابِ جاریہ** کمانے کی حرِص میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو، دوست احباب کو اور دیگر جاننے والوں کو دعوتِ اسلامی کے بالخصوص ان **2 شعبہ جات** کے ساتھ بھرپور **مالی تعاون** کرنے کی درخواست کروں گا۔

ملک وبیرونِ ملک جامعات المدینہ

جامعات المدینہ کی تعداد	841 (آٹھ سو اکتالیس)
طلبہ کرام وطالبات کی تعداد تقریباً	تقریباً 62131 (باسٹھ ہزار ایک سو اکتیس)

ملک وبیرونِ ملک مدارسُ المدینہ

مدارس المدینہ کی تعداد	4041 (چار ہزار اکتالیس)
بچوں اور بچیوں کی تعداد تقریباً	179550 (ایک لاکھ اُناسی ہزار پانچ سو پچاس)

کل عملہ (اسٹاف)(ناظمین و قاری صاحبان وغیرہ)	تقریباً9956(نو ہزار نو سو چھپّن)
حفظِ قرآن مکمل کرنے والے بچے اور بچیاں	تقریباً87321(ستاسی ہزار تین سو اکّیس)
ناظرہ قرآن مکمل کرنے والے بچے اور بچیاں	تقریباً272248(دو لاکھ بہتّر ہزار دو سو اڑتالیس)

یاد رکھئے! جامعات المدینہ میں پڑھنے والوں کی جو تعداد بتائی گئی ہے، ان میں **ہزاروں طلبۂ کرام** رہائشی ہوتے ہیں جو اپنے گھر بار کو چھوڑ کر، ماں باپ بہن بھائی سے جُدائی برداشت کرکے **علمِ دِین** کے حصول کے لیے آئے ہوتے ہیں، ایسے ہزاروں طلبۂ کرام کو **کھانا، رہائش اور دیگر مناسب طِبّی سہولیات** آپ کے تعاون سے آپ کی **دعوتِ اسلامی** فراہم کرتی ہے، **جی ہاں!** یہ ہزاروں طلبۂ کرام **دو چار دن** کے مہمان نہیں بلکہ کہیں **8 سال** کے لیے تو کہیں **6 سال** کے لیے **عالم کورس** (درسِ نظامی) کرتے ہیں، ایسے دِینی طلبہ کرام کی مالی معاونت کرنا یقیناً **بہت بڑی سعادت مندی** ہے۔

ایک طالب علم کا **ماہانہ خرچ** تقریباً **4 ہزار 5 سو روپے** ہے۔ جبکہ ایک طالب علم کا اوسطاً سالانہ خرچ **54000** (چوّن ہزار) روپے ہے۔ یوں تقریباً **8 سالہ درسِ نظامی** کا ایک طالبِ علم کا خرچ تقریباً **432000** (چار لاکھ بتیس ہزار) روپے ہے۔ آپ کو اللہ پاک نے جتنی وسعت دی ہے اسی کے مطابق اس میں ضرور تعاون کریں۔ ایک یا 12، 25 یا 40 یا 112 یا 1200 سو یا جتنی وسعت ہے اس کے مطابق طلبہ کا **ماہانہ یا سالانہ خرچ** اٹھا لیجئے۔ اسی طرح اگر اللہ پاک نے آپ کو وسعت دی ہے تو کسی **جامعۃ المدینہ** یا **مدرسۃ المدینہ** کا مکمل **ماہانہ خرچ** یا **سالانہ خرچ** اپنے ذمّے لے لیجئے۔ ★ یا کسی جامعۃ المدینہ / مدرسۃ المدینہ کے **یوٹیلٹی بلز** (مثلاً بجلی، گیس وغیرہ) کی ادائیگی اپنے ذِمّے لے لیجئے ★ یا **مدنی عملے** (اسٹاف جیسے اساتذہ و قاری صاحبان

وغیرہ) کی **تنخواہ** (Salary) اپنے ذِمّے لے لیجئے ★ اگر آپ سبزیوں کا کاروبار کرتے ہیں تو اپنے قریبی کسی جامعۃ المدینہ یا رہائشی مدرستہ المدینہ کی **سبزیاں** وغیرہ اپنے ذِمّے لے لیجئے۔ ★ گندم یا **آٹے** کی پیشکش کر دیجئے۔ ★ اپنے کھیت کی گندم میں سے ایک حصہ مخصوص کرلیں کہ یہ اللہ پاک کی رِضا اور ثواب کے لیے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ یا مدرستہ المدینہ کے لیے پیش کروں گا۔ ★ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی جامعۃ المدینہ یا رہائشی مدرستہ المدینہ کے **راشن** مثلاً (گھی، چاول، پتی، دودھ وغیرہ) میں سے جو مجھ سے ہو سکا، اپنی طرف سے پیش کروں گا یا کسی کو اس کی **ترغیب** دِلاؤں گا۔

والدین کیلئے صدقۂ جاریہ

اَلْغَرَض! کسی بھی طرح اس کارِ خیر (نیکی کے کام) میں تعاون کی ضرور کوشش کرنی چاہیے۔ ان اخراجات میں اپنے مرحوم والد یا والدہ یا دونوں کے **ایصالِ ثواب** کی بھی نیت کی جا سکتی ہے، ماں باپ کے جیتے جی بھی تو **نیک اولاد** ان کی خدمت کے لیے خرچ کرتی ہی ہے، اب اگر وہ نہیں رہے تو ان کی طرف سے وہی رقم صدقۂ جاریہ کے طور پر جامعات المدینہ و مدارس المدینہ میں خرچ کرتے رہیں۔ **اللہ** پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ،

۱/ ۵۵ حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے "گھر میں آنے جانے کی سنتیں و آداب" سنتے ہیں: ☆ جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے، میں نے اللہ کریم پر بھروسا کیا، اللہ پاک کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوت۔ (ابو داود، ۴/ ۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۵) اِنْ شَآءَ الله! اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہ کریم کی مدد شاملِ حال رہے گی، ☆ گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے ربِّ کریم پر ہم نے بھروسا کیا۔ (ابو داود، ۴/ ۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۶) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سورۃُ الاِخلاص شریف پڑھے۔ اِنْ شَآءَ الله! روزی میں بَرَکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی، ☆ اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ ترجمہ: "ہم پر اور اللہ کریم کے نیک بندوں پر سلام" تو فرشتے اس سلام کا جواب

دیں گے۔(رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶ص ۹۶، شرح الشّفاء للقاری، ۲/۱۱۸)☆جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: السلامُ علیکم کیا میں اندر آسکتا ہوں؟☆اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہوسکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو۔☆جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سُنّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مثلاً کہے: محمد الیاس۔ نام بتانے کے بجائے اس موقع پر مدینہ! میں ہوں! دروازہ کھولو وغیرہ کہنا سنّت نہیں۔☆جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312صفحات)اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اجتماع یوم غریب نواز میں ہونے والا بیان

خواجہ غریب نواز

اس بیان میں آپ جانیں گے

✿... خواجہ غریب نواز کی مختصر سیرت و کردار

✿... خواجہ غریب نواز کی اپنے پیر و مرشد کی خدمت

✿... اکابر کا اپنے پیر و مرشد کی خدمت کا انداز

✿... کامل مرشد کون ؟ اور کامل مُرید کون ؟

✿... پیر و مرشد کی شرائط اور اہمیت

✿... عورتوں کا پیر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت ہونے کا شرعی حکم

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں (یعنی گھبراہٹوں) اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے

مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (مسند الفردوس، ۲۷۷/۵ حدیث: ۸۱۷۵)

لبوں پہ میرے دُرُود و سلام رہتا ہے ⁂ سُرُور رہتا ہے کیف دَوام رہتا ہے
کہ جن کو ذِکر محمد سے کام رہتا ہے ⁂ بَری ہیں نارِ جہنّم سے وہ خُدا کی قسم!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے نیک بندوں کی یہ صفت ہوتی ہے کہ وہ **اصلاحِ اُمّت** اور **اِشاعتِ اسلام** کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیتے ہیں اور اللہ پاک مخلوق کے دلوں

میں ان کی محبت ڈال دیتا ہے جو ان کو ہمیشہ عقیدت و محبت سے یاد کرتی رہتی ہے، اِنہی نیک صفت، ستھرے کردار اور عمدہ اوصاف کے حامل لوگوں میں سے ایک بہت بڑا نام **سلطانُ الہند، عطائے رسول، گلشنِ فاطمہ کے مہکتے پھول، خواجہ غریب نواز حضرت سیّد معینُ الدّین حسن سنجری چشتی اجمیری** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بھی ہے، آپ ایک اعلیٰ مقام کی عظیم روحانی شخصیت تھے، آپ کی شہرت و مقبولیت پاک وہند کے گوشے گوشے میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے کئی ممالک میں بھی سورج کی کرنوں کی طرح پھیلی ہوئی ہے، عرب و عجم میں آپ کی ولایت و فیض بخشی، حاجت روائی اور کشف و کرامات کا چرچا ہے، خوش نصیب مسلمان ہر سال 6 رجب المرجب کو **چھٹی شریف** کے نام سے آپ کا عُرس مناتے اور ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ آج ہم اِنہی کی مختصر سیرت و کردار سے مُتَعَلِّق بھی سنیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ ضمناً پیر و مرشد کی خدمت، کامل مرشد و کامل مرید، پیر و مرشد کیوں ضروری ہیں؟ ان کے دنیوی و اُخروی فوائد کیا ہیں؟ اللہ کے ولی کی پہچان، عورت کا پیر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کرنے کا شرعی حکم، اس کے علاوہ اور بھی کئی مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں **گے۔** کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو **جائے۔** اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قاتل کو معاف فرمادیا

حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت تحمل مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ عفو درگزر سے کام لینے والے بزرگ تھے، کوئی آپ سے بُرا سلوک کرتا تب بھی آپ غُصّے میں نہ آتے اور بولنے والے سے ایسا اچھا سلوک (Behave) کرتے کہ یوں لگتا جیسے آپ نے اس کی باتیں سُنی ہی نہیں ہیں۔ ایک

بار آپ جب لاہور سے اجمیر شریف جاتے ہوئے دہلی میں قیام پذیر تھے تو ایک غیر مسلم شخص آپ کو قتل کرنے کے ارادے سے آپ کے پاس آیا۔ کشف کے ذریعے آپ کو معلوم ہو گیا کہ اس کا کیا ارادہ ہے۔ پتہ چل جانے کے باوجود بھی آپ اس سے بڑی شفقت و مہربانی سے ملے اور بڑی محبت سے اسے اپنے پاس بٹھا کر فرمایا: جس ارادے سے آئے ہو اسے پورا کرو۔ یہ جُملہ سُن کر وہ شخص حیران ہو گیا۔ اُسی وقت آپ کے قدموں پر گر گیا اور معافی کا طالب ہوا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے معاف کر دیا۔ وہ شخص آپ کے **کریمانہ انداز سے ایسا متأثر ہوا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔**

سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کے لیے دعائے خیر بھی فرمائی۔ جس کا یہ اثر ہوا کہ اس نے پینتالیس (45) بار حج کی سعادت پائی اور آخر میں خانۂ کعبہ کے خادموں میں شامل ہو گیا۔ (حضرت خواجہ غریب نواز حیات و تعلیمات، ص ۴۰ ملخصاً)

جھولیاں بھرتے ہو منگتوں کی مجھے بھی ہو عطا　　حصّۂ جُود و سخا خواجہ پیا خواجہ پیا
تیری اُلفت میں جیوں تیری مَحبّت میں مَروں　　ہو کرم ایسا شہا! خواجہ پیا خواجہ پیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص537)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ خواجہ غریب نواز! غور کیجئے! چشتیوں کے عظیم پیشوا کیسے عظیم **حُسنِ اَخلاق** کے مالک تھے۔ قتل کا ارادہ رکھنے والے کے ساتھ بھی انتہائی شفقت بھرا برتاؤ کیا۔ ہمیں بھی خود پر غور کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ ہم دوسروں کی بدسُلوکی پر ان سے کیا معاملہ کرتے ہیں؟ افسوس! آج دوسروں کی غلطیوں سے **درگزر** کرنے کا سلسلہ ختم ہوتا جارہا ہے۔ بلکہ بعض نادان لوگ دوسروں کی بے جا غلطیوں کو نوٹ کر لیتے ہیں اور پھر موقع تلاش کر کے ان کی غلطیوں کا پرچار

کرتے رہتے ہیں۔ جب بھی موقع ملتا ہے طنز کے تیر برسا کر کئی کئی سال پُرانی غلطیوں پر شرمندہ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ ایسے موقع پر شیطان لعین بھی اس بات پر اُکساتا ہو گا کہ فُلاں کو ذلیل و رُسوا کرنے کا بہت اچھا موقع ہے، جتنا جلدی ہوسکے اس کی غلطی کو عام کرو تاکہ لوگ اس سے بدظن ہوں۔

اے عاشقانِ رسول! ہمیں غور کرنا چاہئے کہ غلطی کرنے والا فرشتہ نہیں، انسان ہے، ہم بھی دن بھر نہ جانے کیسی کیسی غلطیاں کرتے ہوں گے، نہ جانے **کیسے کیسے گناہ** سرزد ہو جاتے ہوں گے، کیا ہم اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ ہماری کسی غلطی کو، ہمارے کسی **عیب** کو، ہماری کسی بُرائی یا گناہ کو عام کیا جائے، جب ہم اپنے بارے میں اس بات کو پسند نہیں کرتے تو دُوسرے مسلمانوں کے بارے میں بھی یہی ذہن ہونا چاہئے۔ ہمیں ہر مسلمان کی **عزت کا تحفظ** کرنا چاہئے، بِلا عذرِ شرعی کسی کی کمزوری یا غلطی کا چرچا کرنا کوئی ثواب کا کام نہیں بلکہ اس سے **آخرت داؤ پر لگ سکتی ہے۔** یہ **فرمانِ مصطفےٰ** ہمیں ہر وقت پیشِ نظر رکھنا چاہیے کہ آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے بھائی کو ایسے گناہ پر عار دِلایا جس سے وہ توبہ کر چکا ہے، تو مرنے سے پہلے وہ خود اس گناہ میں مبتلا ہو جائے گا۔ (ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۱۱۸، ۲۲۶/۴، حدیث: ۲۵۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

دُوسروں کے گناہوں اور غلطیوں پر انہیں شرمندہ کرنے والوں کیلئے اس حدیثِ پاک میں عبرت ہی عبرت ہے۔ ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ گناہوں اور غلطیوں کا دوسروں پر اظہار کرنا ٹھیک نہیں، لیکن اگر کوئی اس میں مبتلا ہو جائے تو اس سے تعلق ختم کر دینا، بات چیت بند کر دینا یہ بھی مناسب نہیں

ہے۔ بلکہ ایسے موقع پر **درگزر** کر دینا بہترین طریقہ ہے۔ ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں ترغیب دلاتے ہوئے فرماتے ہیں: جسے یہ پسند ہو کہ اس کیلئے (جنت میں) محل بنایا جائے اور اس کے درجات بلند کئے جائیں تو اسے چاہئے کہ جو اس پر ظلم کرے یہ اسے **معاف کرے** اور جو اسے محروم کرے یہ اسے **عطا کرے** اور جو اس سے قطع تعلق کرے یہ اس سے **ناطہ جوڑے**۔ (مستدرک، کتاب التفسیر، شرح آیۃ: کنتم خیر امۃ۔۔۔الخ، ۱۲/۳، حدیث: ۳۲۱۵)

اللہ پاک ہمیں دوسروں کی عزّتوں کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے بارے میں سُن رہے تھے۔

خواجہ غریب نواز کا مختصر تعارف

آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف بھی سنتے ہیں: خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کا اِسمِ گرامی "حَسَن" ہے۔ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نَجِیْبُ الطَّرَفَیْن (یعنی ماں باپ کی طرف سے) حَسَنی و حُسینی سَیِّد ہیں۔ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے مشہور و معروف اَلقابات مُعِیْنُ الدّین، خواجہ غریب نواز، سُلطانُ الْہِند اور عطائے رسول ہیں۔ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ 537 سنہ ھ میں سِجِسْتان یاسیستان (موجودہ ایران) کے علاقہ "سَنْجَر" میں پیدا ہوئے۔ (معین الھند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری

،ص۱۸ ملخصاً۔اقتباس الانوار،ص۳۴۵) خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حُصُولِ عِلْم کے لئے شام،بغداد اور کِرمان سمیت کئی ملکوں اور شہروں کے سفر کئے۔ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کئی بُزرگانِ دین سے اِکْتِسابِ فیض کیا۔ جن میں آپ کے پیرو مُرشِد حضرت خواجہ عثمان ہَروَنی اور پیرانِ پیر حُضُور غوثِ پاک حضرت شیخ سیِّد عبد القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما بھی شامل ہیں۔ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو زیارتِ حَرَمَیْن کے دوران بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہند کی وِلایت عطا ہوئی۔(سیر الاقطاب، ص142،ملخصاً)

اپنے قدموں میں بُلا خواجہ پیا خواجہ پیا　　اور جلوہ بھی دِکھا خواجہ پیا خواجہ پیا
آہ کتنی دیر سے میں دُور ہوں اجمیر سے　　جانے میں کب آؤں گا خواجہ پیا خواجہ پیا

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۳۶)

پیر و مرشد کی تلاش اور خدمت

خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 15 برس کی عمر میں حصولِ علم کے لیے سفر اختیار کیا اور سمرقند میں باقاعدہ علمِ دین کا آغاز کیا۔ پہلے قرآنِ پاک حفظ کیا اور دیگر عُلوم حاصل کئے۔ مگر جیسے جیسے علمِ دین سیکھتے گئے ذوقِ علم بڑھتا گیا، مجموعی طور پر تقریباً پانچ سال سمرقند اور بُخارا میں حُصولِ علم کے لئے قیام فرمایا۔(فیضانِ خواجہ غریب نواز، ص۶ملتقطا) اس عرصے میں عُلومِ ظاہری کی تکمیل تو ہو چکی تھی مگر جس تڑپ کی وجہ سے گھر بار کو خیر باد کہا تھا، اس کی تسکین ابھی باقی تھی۔ اس لئے کسی ایسے ماہر طبیب کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے جو دردِ دل کی دَوا کر سکے۔ مُرشِدِ کامل کی جُستُجُو میں بُخارا سے حجاز کا رختِ سفر

باندھا۔ راستے میں جب نیشاپور کے نواحی علاقے **"ہارون"** سے گزر ہوا اور مردِ قلندر قُطبِ وقت حضرت عُثمان ہارونی چشتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا شُہرہ سنا تو فوراً حاضرِ خدمت ہوئے اور ان کے دستِ حق پرست پر بیعت کر کے سلسلۂ چشتیہ میں داخل ہوگئے۔ (مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۴ ملخصاً) آپ تقریباً 20 سال تک مُرشدِ کامل کی خدمت میں حاضر رہے اور مَعرِفَت کی مَنازِل طے کرتے ہوئے باطنی عُلوم سے فیض یاب ہوتے رہے اور خدمت کا عالَم یہ تھا کہ آپ کے پیرو مرشد حضرت خواجہ عثمان ہاروَنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جہاں بھی تشریف لے جاتے آپ ان کا سامان اپنے کندھوں پر اُٹھائے ساتھ جاتے اور کئی مرتبہ مُرشد کے ساتھ حج کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ (اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۰۹ ملخصاً) خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود ارشاد فرماتے ہیں: کہ میں اور میرے پیرو مُرشد خواجہ عثمان ہاروَنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمیشہ سفر میں رہا کرتے تھے، ایک شہر میں بہت کم ٹھہرتے تھے، آپ کے بارے میں یہاں تک ملتا ہے کہ آپ نے اپنے مرشد کی خدمت میں 20 سال 6 ماہ اس طرح گزارے کہ شب و روز مجاہدہ و محنت میں گزرتے اور اپنے پیرو مرشد کے وضو کا برتن اور ان کا بستر اپنے سر پر رکھا کرتے تھے (مناقب الحبیب مترجم، ص ۶۵ ملخصاً) مزید فرماتے ہیں: جب میرے پیرو مُرشد خواجہ عثمان ہاروَنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے میری خدمت اور عقیدت دیکھی تو ایسی کمالِ نعمت عطا فرمائی جس کی کوئی انتہا نہیں۔

میں ہوں سائل میں ہوں منگتا یاخواجہ مِری جھولی بھر دو!
ہاتھ بڑھا کر ڈال دو ٹکڑا یاخواجہ مِری جھولی بھر دو!
جو بھی سائل آجاتا ہے مَن کی مُرادیں پا جاتا ہے

میں نے بھی دامن ہے پَسارا یا خواجہ مِری جھولی بھر دو!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ خواجہ غریب نواز! آپ نے سُنا کہ پیرو مرشد کی خدمت ایک مُرید کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتی ہے، پیر و مرشد کی خدمت ایک مرید کے لئے سعادت اور دنیا و آخرت میں سُرخروئی کا سبب ہے اور یقیناً جس طرح ہر مُحِب کی چاہت ہوتی ہے کہ محبوب کی نظروں میں سما جاؤں اور شاگرد کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ اُستاد کی آنکھوں کا تارا بن جاؤں، اسی طرح ایک مُرید کی یہ دِلی خواہش ہوتی ہے کہ میں اپنے پیرو مُرشد کا منظورِ نظر بن جاؤں، مگر ایسے قسمت کے دَھنی بہت کم ہوتے ہیں جن کی یہ تمنا پوری ہو جائے۔ لہٰذا اپنے پیرو مرشد کی خدمت اور ان کے ادب و تعظیم کو اپنے اوپر ہر وقت لازم رکھنا چاہیے، آپ دیکھیں کہ حضرت خواجہ غریب نواز مُعینُ الدین چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنے پیر و مرشد کی خدمت کر کے کیسا مقام حاصل کیا ہے کہ ایک موقع پر خود مُرشدِ کریم خواجہ عثمان ہارْوَنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **ہمارا مُعینُ الدین اللہ پاک کا محبوب ہے، ہمیں اپنے مُرید پر فخر ہے۔** (فیضانِ خوجہ غریبِ نواز، ص۹) آیئے خدمتِ مرشد کا انعام خواجہ غریبِ نواز کی زبانی سنتے ہیں:

خدمتِ مرشِد کا انعام

خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک بُزرگ سو سال تک **اللہ** پاک کی عبادت کرتے رہے۔ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام فرماتے (یعنی رات جاگ کر عبادت میں گزارتے) اور ہر آنے جانے والے کو عبادتِ الٰہی کی تلقین فرماتے۔ ان کے انتقال کے بعد لوگوں نے خواب میں انہیں جنّت میں دیکھ کر ان

کا حال پوچھا، انہوں نے جواب دیا کہ میری رات دن کی عبادت جنّت میں داخلے کا باعث نہیں ہوئی۔ بلکہ اللہ کریم نے مجھے اپنے پیر و مرشِد کی خدمت کی وجہ سے بخشا ہے۔ آپ مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ قِیامت کے روز اولیاء صدّیقین اور مشائخِ طریقت کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا تو ان کے کندھوں پر چادریں پڑی ہوں گی اور ہر چادر کے ساتھ ہزاروں ریشے لٹکتے ہوں گے۔ ان بُزرگوں کے مُریدین اور عقیدت مندانِ ریشوں کو پکڑ کر لٹک جائیں گے اور ان بُزرگوں کے ساتھ پُل صِراط عُبور کر کے **جنّت میں داخل ہو جائیں گے**۔ (آدابِ مرشدِ کامل، ص۱۰۲)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے **مُرشِد کی خدمت** کرنے والوں کو کیسی پیاری خوشخبریاں سنائی ہیں اور آپ نے صرف باتیں نہیں کیں بلکہ عمل بھی کر کے دکھایا ہے کہ اپنے پیر و مرشد کی خدمت اور ادب کا حق ادا کیا کہ ان کی حیات میں ان کے ساتھ رہ کر ان کی خدمت کرتے رہے اور ان کے وصال کے بعد بھی ان کے ادب و احترام کو اپنے اوپر لازم رکھا۔

آیئے پیر و مرشد کے **ادب و احترام** کا ایک انوکھا واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

مُرشدِ کامل کے مزار کا بھی ادب

ایک مرتبہ حضرت خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ اپنے مُریدین کی تربیت فرما رہے تھے۔ دورانِ بیان جب جب آپ کی نظر دائیں طرف پڑتی تو باادب کھڑے ہو جاتے۔ تمام مُریدین یہ دیکھ کر حیران تھے کہ پیر و مُرشِد بار بار کیوں کھڑے ہو رہے ہیں، مگر کسی کو پوچھنے کی جُراَت نہ ہو سکی، الغرض جب سب

لوگ وہاں سے چلے گئے، تو ایک منظورِ نظر مُرید عرض گزار ہوا: حضور! ہماری تربیت کے دوران آپ نے بارہا قیام فرمایا اس میں کیا حکمت تھی؟ تو خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اس طرف میرے پیرو مرشِد شیخ عثمان ہاروَنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مزارِ مبارک ہے، جب بھی اس جانب رُخ ہوتا تو میں تعظیم کے لئے اُٹھ جاتا، پس میں اپنے پیرو مُرشِد کے روضہ مُبارک کی تعظیم میں قیام کرتا تھا۔ (آدابِ مُرشدِ کامل، ص ۱۱۴ ابتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ ہمارے خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے پیرو مرشد کا کیسا ادب اور کیسی خدمت کیا کرتے تھے۔ یقیناً اپنے پیرو مرشد کی خدمت **باعثِ سعادت** ہے، آیئے پیرو مرشد کی خدمت کے چند فوائد سنتے ہیں:

خدمتِ مرشد کے فوائد

☆ **پیرو مرشد کی خدمت** انسان کو اللہ پاک کے قریب کر دیتی ہے ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** گناہوں سے بچاتی ہے۔ ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** نیکیوں پر استقامت کا سبب ہے۔ ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** ایمان پر خاتمے کی قوی اُمید دلاتی ہے۔ ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** گمراہی سے بچاتی ہے۔ ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** باطن سنوار دیتی ہے۔ ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** عاجزی و انکساری جیسی صفات پیدا کرتی ہے۔ ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** مالِ دنیا کی محبت دل سے نکال دیتی ہے۔ ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** فکرِ آخرت پیدا کرتی ہے۔ ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** دل کا میل دھو دیتی ہے۔ ☆ **پیرو مرشد کی**

خدمت اللہ والوں سے محبت کا درس دیتی ہے ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** دُنیا وآخرت میں سلامتی اور نجات کا سبب ہے۔☆ **پیرو مرشد کی خدمت** اللہ والوں سے محبت کا درس دیتی ہے۔☆ **پیرو مرشد کی خدمت** دنیاو آخرت دونوں سنوار دیتی ہے۔☆ **پیرو مرشد کی خدمت** بندے کو نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا سچا عاشق بناتی ہے ۔☆ **پیرو مرشد کی خدمت** پُل صراط پر گزرنے میں مدد گار ثابت ہو گی۔☆ **پیرو مرشد کی خدمت** دین کا درد پیدا کرتی ہے۔

اے عاشقانِ خواجہ غریب نواز! ہم نے مرشِد کی خدمت کے فوائد تو سُن لئے، آیئے! اب مرشد کی خدمت کے تعلق سے ہم اپنے بزرگانِ دِین کا انداز سنتے ہیں کہ کس نے کس طرح اپنے پیرو مرشد کی خدمت کی۔

قُطبُ الدّین بختیار کاکی اور پیر کی خدمت

حضرت خواجہ قُطبُ الدّین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے پیرو مُرشد حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ میں کئی سال تک خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر رہا۔

خواجہ شمس الدین سیالوی اور پیر کی خدمت

شمس العارفین خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اپنے پیر و مرشد سے بہت عقیدت ومحبت تھی، آپ سال میں کئی دفعہ پیدل مرشدِ کامل کے دربار میں حاضری دیتے اور فیوض وبرکات سے مالا مال ہو کر واپس لوٹتے تھے۔ آپ 40 سال تک اپنے پیر و مرشد حضرت **خواجہ سلیمان تونسوی** رَحْمَۃُ اللہِ

عَلَیْہ کے آستانۂ عالیہ تونسہ شریف (پنجاب) کی طرف مسافر رہے، جب گھر واپس آتے تو بے قرار ہو جاتے اور پھر روانہ ہو جاتے۔ آپ کے پاس ایک کمبل ہوتا تھا جسے سردیوں میں اوڑھ لیا کرتے اور گرمی کے موسم میں نیچے بچھا دیا کرتے۔ جب حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **مہار شریف** (ضلع بہاولنگر) تشریف لے جاتے تو حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پیر و مرشد کا سامان اُٹھائے سواری کے آگے آگے دوڑا کرتے اور منزل پر پہنچ کر پیر و مرشد کی خدمت کیا کرتے۔ آپ نے 14 مرتبہ اپنے مرشدِ کریم کے ساتھ پیدل **مہار شریف** کا طویل سفر اختیار فرمایا۔ (فیضانِ شمس العارفین، ص ۲۳، تاریخ مشائخ چشت، ص ۵۳۵)

مجدد الف ثانی اور پیر و مرشد

حضرت مجدِّدِ الف ثانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے پیر و مرشد کا بے حد ادب و احترام فرمایا کرتے تھے اور آپ کے پیر صاحب بھی آپ کو بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ایک روز آپ حجرہ شریف میں تخت پر آرام فرما رہے تھے کہ آپ کے پیر و مرشد خواجہ محمد باقی باللہ نقشبندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دوسرے درویشوں کی طرح تنِ تنہا تشریف لائے تو خادم نے حضرت مجدِّدِ الف ثانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو بیدار کرنا چاہا، مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے سختی سے منع فرما دیا اور کمرے کے باہر ہی آپ کے جاگنے کا انتظار کرنے لگے۔ تھوڑی ہی دیر بعد حضرت مجدِّدِ الف ثانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی آنکھ کھلی، باہر آہٹ سن کر آواز دی کون ہے؟ حضرت خواجہ باقی باللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: فقیر، محمد باقی۔ آپ آواز سنتے ہی تخت سے بے قراری کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے اور باہر آ کر نہایت عاجزی کے ساتھ پیر صاحب کے سامنے باادب بیٹھ گئے۔

(تذکرہ مجدد الف ثانی، ص ۹)

لعل شہباز قلندر اور پیر و مرشد

حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تقریباً 12 ماہ تک پیر و مرشد کے زیرِ سایہ سلوک کی منزلیں طے فرماتے رہے۔ آپ کے پیر و مرشد **حضرت ابراہیم قادری** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نظرِ ولایت نے جب اس بات کا مشاہدہ کیا کہ یہ اب مریدِ کامل بن کر طریقت کی اعلیٰ منزلیں طے کر چکے ہیں تو انہوں نے آپ کو خرقۂ خلافت و اجازت سے نوازا اور خدمتِ دین کے لیے راہِ خدا میں سفر کرنے کی ہدایت فرمائی۔ (شان قلندر وغیرہ، ص ۲۷۰ بتغیر)

بایزید بسطامی اور خدمت مرشد

حضرت بایزید بِسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک مدت تک اپنے پیر و مرشد **امام جعفر صادق** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں رہے۔ آپ کو اپنے پیر و مرشد امامِ جعفر صادق سے اتنی شدید محبت تھی کہ کبھی ایک لمحہ کیلئے بھی دوسری طرف توجہ نہ کی، ایک دن امامِ جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا۔ بایزید ذرا طاق سے کتاب اُٹھالاؤ عرض کی حضور: **طاق کہاں ہے؟** حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا، تمہیں یہاں رہتے ہوئے اتنا عرصہ گزر گیا ابھی تک تمہیں طاق کا بھی پتہ نہیں، عرض کی، حضور! مجھے تو آپ کی زیارت اور صحبتِ بابَرَکت ہی سے فرصت نہیں، طاق کا خیال کیسے رکھوں۔ گویا آپ نے یوں کہا کہ مجھے تو بس آپ کے جلوؤں کا پتہ ہے یا آپ کے جملوں کا پتہ ہے مجھے نہیں معلوم کہ کتاب کہاں اور طاق کہاں۔

حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا اگر تمہارا یہ حال ہے تو

بس اب تم بسطام چلے جاؤ۔ تمہارا کام پورا ہو چکا ہے۔

(شانِ اَولیاء، حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ، ص ۷۳)

بس آپ کی جانب ہی میرا دل یہ لگا ہو
اس دل میں سوا آپ کے کوئی نہ بسا ہو

اعلیٰ حضرت اور خدمتِ مرشد

سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے مرشدِ کامل کی بے حد تعظیم و تکریم کرتے تھے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزارِ پُرانوار پر عالمانہ و صوفیانہ وعظ بھی فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ کے پیر و مرشد کے سجادہ نشین صاحب نے رکھوالی کیلئے دو کُتّوں کی فرمائش کی۔ تو آپ اپنے گھر پہنچے اور اپنے دونوں شہزادوں کو ساتھ لے کر خانقاہ میں سجادہ نشین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عاجزی فرماتے ہوئے عرض کی! کہ اَحمد رضا یہ دونوں صاحبزادے آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ یہ دن کے وقت آپ کا کام کاج کریں گے اور رات کے وقت رکھوالی کرنا بھی خوب جانتے ہیں۔

(انوارِ رضا، امام احمد رضا اور تعلیمات تصوف، ص ۲۳۸)

امامِ اعظم اور خدمتِ مرشد

علمِ دین کے حُصول کے باوُجود **امامِ اعظم** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسے علم کے بیکراں سَمُنْدر نے بھی علومِ طریقت، حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبتِ بابَرَکت و مجالس سے حاصل کئے۔ امامِ اعظم نعمان بن ثابت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا! اگر میری زندگی میں یہ دو سال (جو میں نے امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی

خدمت میں گزارے) نہ ہوتے تو نعمان ہلاک ہو گیا ہوتا۔(آدابِ مرشد کامل، ص۱۷۰)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے بزرگانِ دین اپنے پیرو مرشد کی کیسی خدمت کیا کرتے تھے، ان تمام اکابرِ اہلسنت کے اس عملی انداز سے ہمیں بھی یہ درس ملتا ہے کہ ہم بھی اپنے پیرو مرشد کی خدمت کریں، ان کو راضی رکھیں، اپنے کسی عمل سے ان کو تکلیف نہ دیں، یاد رہے کہ! مرشدِ کامل کے در پر عمر گزارنے کے باوجود بعض لوگ اکتسابِ فیض سے محروم رہتے ہیں، آخر کیوں؟ غور کرنے پر معلوم ہو گا کہ یہ لوگ مرشدِ کامل کے افعال واقوال کو عقل کے ترازو میں تولتے ہیں، جب کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی تو مرشِد پر طرح طرح کے **اعتراضات** کرنے لگتے ہیں۔ لہٰذا یاد رکھئے کہ کامل پیر و مرشِد پر اعتراض کا سبب اکثر اوقات قلبی خباثت یعنی **دل کی گندگی** ہوتی ہے، مگر بسا اوقات کچھ ظاہری اسباب بھی اس کے محرک بن جاتے ہیں، بعض مرید کافی عرصہ خدمتِ مرشِد میں گزار دیتے ہیں اور جب کسی مقام پر نہیں پہنچ پاتے تو یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ انہوں نے تو مرشِد کی خدمت کا حق ادا کر دیا ہے، فیض دینا نہ دینا مرشِد کی مرضی ہے۔ یہ نادان لوگ نہیں جانتے کہ مرشِد کا حق ادا کرنا ان کے بس کی بات نہیں بلکہ ایسے وسوسے کا شکار ہونا ان کے لیے پیر کے فیض سے محرومی کا باعث ہے۔ چنانچہ،

کیا پیر کا حق ادا ہو سکتا ہے؟

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ پیر کا مُرید پر کس قدر حق ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی مُرید عمر بھر حج کی راہ میں پیر کو سر پر اُٹھائے رکھے تو بھی پیر کا حق

ادا نہیں ہو سکتا۔ (ہشت بہشت، ص۳۹۷)۔

امام عبد الوہاب شعرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مرید کی شان یہ ہے کہ کبھی اس کے دل میں یہ خیال پیدا نہ ہو کہ اس نے اپنے مرشِد کے احسانات کا بدلہ چُکا دیا ہے۔ اگرچہ اپنے مرشِد کی ہزار برس خدمت کرے اور اس پر لاکھوں روپے بھی خرچ کرے کیونکہ جس مرید کے دل میں اتنی خدمت اور اتنے خرچ کے بعد یہ خیال آیا کہ اس نے مرشِد کا کچھ حق ادا کر دیا ہے تو وہ راہِ طریقت سے نکل جائے گا یعنی پیر کے فیض سے اس کا کوئی تعلق باقی نہ رہے گا۔ (الانوار القدسیۃ، الجزء الثانی، ص۲۷)

اے عاشقانِ اولیاء! معلوم ہوا پیر کی خدمت بجالا کر اسے جتلانا نہیں چاہئے، کیونکہ ہم جیسوں کو اللہ پاک کے یہ نیک بندے اپنی خدمت کے لیے قبول فرمالیں یہی ان کی مہربانی ہے۔ کیونکہ انہیں نہ تو ہماری خدمت کی ضرورت ہے اور نہ ہی ہمارے مال و دولت کی کوئی حاجت جیسا کہ

حضرت عبد العزیز دباغ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی بھی شیخ اپنے مرید سے کسی قسم کی ظاہری خدمت، مالِ دنیا یا کسی اور فائدے کا طلب گار نہیں ہوتا بلکہ اسے اپنے مرید سے صرف یہ توقع ہوتی ہے کہ اس کا مرید ہر حالت میں اپنے شیخ کو صاحبِ کمال، صاحبِ توفیق، صاحبِ بصیرت، صاحبِ معرفت اور صاحبِ قرب سمجھے اور پھر ساری زندگی اسی عقیدے پر قائم رہے، اس صورت میں ہر قسم کی خدمت مرید کے لیے مفید ثابت ہو گی لیکن اگر یہ خوش اعتقادی موجود نہ ہو یا اگر ہو اور پختہ نہ ہو تو مرید کا دل وسوسوں کا شکار رہے گا اور اس صورت میں مرید کچھ بھی حاصل نہیں کر سکے گا۔ (الابریز، الباب الخامس فی ذکر التشایخ والارادۃ، الجزء الثانی، ص۷۸)

پیرو مرشد ضروری کیوں؟؟؟

پیارے اسلامی بھائیو! نیک اعمال پر استقامت کے ساتھ ساتھ ایمان کی حفاظت انتہائی ضروری ہے اور اس کا ایک بہترین ذریعہ کسی **مرشدِ کامل** سے بیعت ہو جانا بھی ہے۔ عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: **ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی مرشِدِ کامل سے مُرید ہونا بھی ہے۔** اللہ پاک قُرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۚ
(پ۱۵، بنی اسرائیل: ۷۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے

مُفسّرِ قرآن، مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ دُنیا میں کسی صالح کو اپنا اِمام بنالینا چاہیے، شَرِیعَت میں **تَقْلِید** کرکے اور طریقت میں بَیْعَت کرکے، تاکہ حَشْر اچھوں کے ساتھ ہو۔ مزید فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ میں تَقْلِید، بَیْعَت اور مُریدی سب کا ثُبوت ہے۔

(تفسیر نور العرفان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ:۷۱، ص۴۶۱)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ پیر و مرشد کا ہونا کتنا ضروری ہے، یاد رہے! کہ کسی پیرِ کامل کے ہاتھ پر بیعت ہو جانا یہ کوئی نیا طریقہ نہیں ہے بلکہ صدیوں سے چلا آرہا ہے، تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مرید تھے اور ان کے بعد آنے والے اولیائے کرام بھی کسی نہ کسی پیرِ کامل کے مرید تھے، چنانچہ

کون کس کا مرید؟؟؟

آیئے! اُن چند **عظیم ہستیوں** کا ذِکرِ خیر سُنتے ہیں، جو خود بہت بڑی ہستی ہونے کے باوجود کسی نہ کسی

پیرِ کامل کے مُرید تھے۔☆سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ،سید شاہ آلِ رسول مارَہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے☆صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ،اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے☆حبیب عجمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ،امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے☆فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ،خواجہ عبدالواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے☆نظام الدین اولیا محبوب الٰہی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ،بابا فریدُ الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے☆بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ،قطبُ الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے☆بہاءُالدّین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ،شہاب الدین عمر سہروردی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے☆داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ،خواجہ محمد بن حسن جنیدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے☆ابو بکر شبلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ،حضرت جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے☆جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ،حضرت سَری سَقَطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے☆حضرت سَری سَقَطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ،حضرت معروف کَرخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے☆حضرت داؤد طائی،حبیب عجمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے☆حضرت مجدّدِ الف ثانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ،حضرت خواجہ محمد باقی باللہ نقشبندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے☆محدثِ اعظم پاکستان محمد سرداراحمد قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ،حضرت خواجہ شاہ سراج الحق چشتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے☆حضرت بابا بُلّھے شاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ، حضرت علامہ عنایت قادری شَطّاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے☆امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ،حضرت نجم الدین کبریٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے☆علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ،ابو البرکات سید احمد صاحب قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے☆لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ، شیخ

ابواسحاق **سید ابراہیم قادری** رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کے مُرید تھے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ **پیری مُریدی** کا یہ مقدّس سلسلہ شروع سے چلتا آرہا ہے اب کا نہیں ہے اور یاد رہے کہ کسی کو پیر اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ **اُمورِ آخرت** میں بہتری آئے۔ اُس کی رہنمائی اور باطنی توجُّہ کی بَرَکت سے مُریدین اللہ کریم اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی والے کاموں سے بچتے ہوئے نیک کاموں میں اپنے شب و روز گُزار سکیں۔ لیکن اَفسوس! موجودہ زمانے میں بعض لوگوں نے **پیری مُریدی** جیسے اہم مَنصَب کو حُصُولِ دُنیا کا ذَرِیعہ بنا رکھا ہے۔ بے شُمار **بدعقیدہ** اور گمراہ لوگ بھی تَصَوُّف کا ظاہری لبادہ اَوڑھ کر لوگوں کے دِین و اِیمان کو برباد کر رہے ہیں اور انہی غَلَط کار لوگوں کو بُنیاد بنا کر **پیری مُریدی** کے مُخالفین اس پاکیزہ رِشتے سے لوگوں کو بدگُمان کر رہے ہیں۔ دورِ حاضِر میں کامل و ناقِص پیر کا اِمتیاز اِنتہائی مُشکل ہے۔

آج کل کے بناوٹی پیر

فی زمانہ **پیری مُریدی** کو ایک عجیب رنگ دے دیا گیا ہے، آج کل شریعت کی خلاف ورزیوں میں مبتلا کچھ لوگ **پیری مُریدی** اور طریقت کی آڑ لے کر بھولی بھالی عوام کو بیوقوف بنا رہے ہیں۔ آج کل گناہوں کا کُھلے عام اِرتِکاب کرنے والے کچھ لوگ طریقت کی آڑ لے کر عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں، آج کل گناہوں کے انبار میں غرق ہو جانے والے کچھ لوگ اپنے باطل خیال میں ولی بن کر اپنے مکروہ دھندے چلا رہے ہیں۔

یاد رکھئے! نمازیں چھوڑنے کا نام **پیری مُریدی** نہیں ہے۔ نامحرم **عورتوں کے جھُرمٹ** میں رہنا

پیری مریدی نہیں ہے۔ **اجنبی خواتین** سے ہاتھ پاؤں دَبوانا **پیری مریدی** نہیں ہے۔ منشیات کے نشے میں ڈُوب کر **تصوف** اور **طریقت کی رَٹ** لگانا پیری مریدی نہیں ہے۔ **بالوں کو کندھوں** سے بڑھا کر ان کی **چُٹیا باندھنا پیری مریدی** نہیں ہے۔ شیطانی عملیات کے نام پر لوگوں کی **جیبیں خالی کرالینا پیری مریدی** نہیں ہے۔ **ناچ گانے** اور **رقص** کی محفلوں میں شرکت کا نام پیری مریدی نہیں ہے۔ اَلْغَرَض! **شریعت کی خلاف ورزیاں** کرنا پیری مریدی نہیں ہے۔ بلکہ شریعت کی اِتّباع کا درس دینا **پیری مریدی** ہے، دِین کی پاسداری کرنا اور کروانا **پیری مریدی** ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیم پر عمل پیرا ہونا **پیری مریدی** ہے، حُسنِ اخلاق کا پیکر بننا اور اپنے متعلقین کو بنوانا **پیری مریدی** ہے، دِین کی سربلندی کے لئے کوشاں رہنا **پیری مریدی** ہے۔ گناہوں سے بچنا اور دوسروں کو بچنے کا ذہن دینا **پیری مریدی** ہے۔ سُنّت تو کیا **مُسْتَحَبَّات** پر پابندی سے عمل کرنے اور کروانے کا نام **پیری مریدی** ہے۔ خلاصہ یہ کہ پیری مریدی دِین سے دُوری اور شریعت سے منہ موڑنے کا نام نہیں ہے بلکہ پیری مریدی **دِین پر چلنے اور شریعت کی اتباع کا نام** ہے۔ **اے کاش** کہ ہم اس کو سمجھنے والے بن جائیں۔

اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر
خضر کے بھیس میں یہاں راہزن بھی پھرتے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیر کامل کون؟

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ کسی کو اپنا پیر بنانے کے لئے 4 شرائط کا لحاظ انتہائی ضروری ہے۔ جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پیر کی شرائط بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ☆ صحیحُ العقیدہ سُنّی ہو ☆ عالِم ہو یعنی اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل

کتابوں سے نکال سکے ☆ فاسقِ مُعْلِن نہ ہو یعنی **اعلانیہ گناہ** نہ کرتا ہو۔ ☆ اس کا سلسلۂ بیعت نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم **تک ملا ہوا** ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/491)

امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مُرشِدِ کامل کے لیے چند شرائط و اَوصاف کی وَضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: رسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا نائب جس کو مرشِد بنایا جائے، اس کیلئے یہ شَرط ہے کہ وہ عالِم ہو۔ لیکن ہر عالِم بھی مُرشِدِ کامل نہیں ہو سکتا۔ اس کام کے لائق وہی شخص ہو سکتا ہے جس میں یہ چند مخصوص صِفات موجود ہوں:

☆ جو دُنیا کی مَحبَّت اور دُنیوی عزّت و مرتبے کی چاہت سے مُنہ موڑ چکا ہو۔ ☆ ایسے کامل مرشِد سے بیعَت کرچکا ہو جس کا سلسلہ حُضُور عَلَیْہِ السَّلام تک پہنچتا ہو۔ ☆ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کے اَحکامات پر عمل کرنے والا ہو ☆ وہ شخص تھوڑا کھانا کھاتا ہو۔ ☆ تھوڑی نیند کرتا ہو۔ ☆ زیادہ نمازیں پڑھتا ہو۔ ☆ زِیادہ روزے رکھتا ہو۔ ☆ اس کی طبیعت میں تمام اَچھے اَخلاق مثلاً صَبر و شُکر، تَوَکُّل و قَناعَت، اَمانت و صَداقت، اِنکساری و فرمانبرداری اس کی سیرت و کردار کا حصہ ہوں۔ ☆ اس شخص نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کے اَنوار سے ایسا نُور اور روشنی حاصل کی ہو جس سے تمام بُری خَصلتیں مَثَلاً بُخل و حَسَد، کینہ و جَلَن، دُنیا سے بڑی اُمیدیں باندھنا غُصّہ اور سَرکشی وغیرہ اس روشنی میں خَتم ہو گئی ہوں۔ (مجموعۃ رسائل الامام الغزالی، ایہاالولد، ۲٦۳)

پیارے اسلامی بھائیو! ایسے مُرشِد کی پیروی کرنا ہی صحیح طریقت ہے لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں کہ ایسے پیر بڑی مُشکل سے ملتے ہیں۔ اگر یہ دولت کسی کو نصیب ہوئی کہ ایسا کامل

مرشِد مل گیا اور وہ مرشد اسے اپنے مریدوں میں شامل بھی کرلے تو اس مُرید کے لئے لازِم ہے کہ وہ اپنے مُرشِد کا ظاہری و باطنی اَدَب کرے۔

آج کے اس پُرفتن دور میں امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی بیعت کرکے یا طالب ہوکر ان کے مُریدوں یا طالبین میں شامل ہو جانا بھی بہت بڑی سعادت ہے۔ یہ وہ عظیم ہستی ہیں کہ جنہوں نے فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سُنّتوں اور مستحبات پر عمل پیرا ہوکر نیکی کی دعوت کی ایسی دُھومیں مچائی ہیں کہ ان کی برکت سے لاکھوں مسلمانوں کو **گناہوں سے توبہ کی توفیق** ملی۔ جو بے نمازی تھے پانچ وقت کے نمازی بلکہ کچھ خوش نصیب دوسروں کو نمازیں پڑھانے والے یعنی **امام بن گئے**، امیرِ اہلسنّت جیسی بزرگ ہستی کا فیضان صرف مسلمانوں تک محدود نہیں رہا بلکہ اسلام کے اُجالے سے دُور اندھیروں میں بھٹکنے والے کثیر غیر مسلموں کو بھی نُورِ اسلام نصیب ہوا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پیرِ کامل کے متعلق سنا کہ پیرِ کامل کون ہوتا ہے؟ اُس کے اوصاف کیا کیا ہیں؟ آیئے! اب ہم بیعت اور مقصدِ بیعت کے متعلق سنتے ہیں:

بیعت کی تعریف اور مقصد

کسی پیرِ کامل کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر گزشتہ گناہوں سے توبہ کرنے، آئندہ گناہوں سے بچتے ہوئے نیک اعمال کا اِرادہ کرنے اور اسے اللہ پاک کی مَعْرِفَت کا ذریعہ بنانے کا نام بیعت ہے۔(پیری مریدی کی شرعی حیثیت، ص3) مرید ہونے کا اصل مقصد یہ ہے کہ انسان مُرشِدِ کامل کی راہنمائی اور باطنی توجہ کی

برکت سے سیدھے راستے پر چل کر اپنی زندگی **شریعت وسنّت کے مطابق** گزار سکے۔

کامل مرید کون؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پیر و مُرشِد سے فیض حاصل کرنے کے لئے کچھ آداب ہیں، جن کا خیال رکھنا مرید کے لئے بے حد ضروری ہے، اس بارے میں چند اوصاف سنتے ہیں کہ جو مریدِ کامل بننے کے لئے لازمی ہیں: ☆ہمیشہ پیر و مُرشِد کا باادب رہے کہ باادب ہی بانصیب ہوتا ہے اور بے ادبی کرنے والا شخص کبھی فیض نہیں پا سکتا۔ حضرت سیّدنا ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "جب کوئی مرید اَدَب کا خیال نہیں رکھتا، تو وہ لوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا۔ (الرسالۃ القشیریۃ، باب الادب، ص319) ☆مُرشِدِ کامل کا فیض پانے کے لئے اس کی محبت کو دل و جان سے سینے میں بسالینا ضروری ہے۔ ☆مرید اپنے مُرشِد کے ہاتھ میں "مُردہ بدست زندہ" (یعنی زندہ کے ہاتھوں میں مُردہ کی طرح) ہو کر رہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/369، ملخصاً) ☆مُرشِدِ کامل کا فیض پانے کے لئے ضروری ہے کہ کبھی بھی خود کو علم و عمل میں مُرشِد سے فائق (اعلیٰ) نہ جانے، اگرچہ علمائے زمانہ میں شمار کیا جاتا ہو، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: لینے والے کو چاہئے کہ جب کسی چیز کے حاصل کرنے کا ارادہ کرے تو اگرچہ کمالات سے بھرا ہوا ہو، اپنے تمام کمالات کو دروازہ ہی پر چھوڑ دے اور یہ جانے کہ میں کچھ جانتا ہی نہیں۔ خالی ہو کر آئے گا تو کچھ پائے گا (اس لیے کہ) بھرے برتن میں کوئی اور چیز نہیں ڈالی جاسکتی۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص142) ☆مُرشِد کی رِضا میں اللہ کی رِضا، مُرشِد کی ناراضی میں اللہ کی ناراضی جانے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/369، ملخصاً) ☆اپنے پیر پر کبھی اعتراض نہ کرے۔ ☆اپنے مُرشِد اور پیر بھائیوں سے مَحبّت کرے۔ ☆پیر و مُرشِد کے خلاف نہ

خود بولے اور نہ ہی کسی کی بات سنے، چنانچہ حضرت سیّدنا امام عبدالوہاب شعرانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: مُرید کو چاہئے کہ اپنے مُرشِد کی گفتگو کے عِلاوہ دیگر تمام لوگوں کی گفتگو سننے سے اپنے کان بند کرلے اور مرید کسی بھی مَلامَت کرنے والے کی مَلامَت کو نہ سنے یہاں تک کہ اگر تمام شہر والے لوگ کسی میدان میں جمع ہو کر اسے اپنے مُرشِد سے نفرت دلائیں (اور ہٹانا چاہیں) تو وہ لوگ اس بات پر قدرت نہ پاسکیں۔ (انوارِ قدسیہ، جزء ثانی، ص3، کامل مرید، ص30) ☆ اپنے پیر کو اپنے حق میں تمام اولیائے زمانہ سے بہتر جانے۔ ☆ یَک دَر گیر مُحکَم گیر (یعنی ایک دروازہ پکڑ، مضبوطی سے پکڑ) پر عمل کرتے ہوئے اپنے پیر کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھے، چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: دوسرے کو اگر آسمان پر اُڑتا دیکھے تب بھی اپنے مُرشِد کے سِوا دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کو سخت آگ جانے، ایک باپ سے دوسرا باپ نہ بنائے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/369 ملخصاً) اگر مُرید ان اصولوں کے مطابق زندگی گزارے گا تو ہر وقت اللہ پاک و رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم، مشائخِ کِرام علیہم الرَّحمۃ کی مدد زندگی میں، نَزع میں، قَبر میں، حَشر میں، میزان پر، صِراط پر، حوضِ کوثر پر ہر جگہ اِس کے ساتھ رہے گی اِنۡ شَآءَ اللہ۔

آیئے! اب کچھ وَلِیُّ اللہ کے متعلق سنتے ہیں کہ **ولی** کون ہوتا ہے؟ اس کی نشانیاں کیا ہیں؟ کیا ہم ہر ایک کو اللہ کا ولی مان لیں، جو بے پردہ اور غیر محرم عورتوں کو ساتھ بٹھا کر ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بیعت کر رہا ہو، کیا وہ بھی اللہ کا ولی کہلائے گا؟؟ آیئے پہلے ولی کی تعریف سنتے ہیں:

ولیُّ اللہ کی تعریف اور پہچان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! وَلِیُّ اللہ وہ ہے جو **فرائض** سے **قُربِ اِلٰہی** حاصل

کرے اور **اِطاعتِ اِلٰہی میں مشغول** رہے اور اس کا دِل نورِ جلالِ اِلٰہی کی معرفت میں ڈُوبا ہوا ہو۔ جب دیکھے دلائلِ قُدرتِ اِلٰہی کو دیکھے اور جب سُنے تو اللہ پاک کی آیتیں ہی سُنے اور جب بولے تو اپنے ربِّ کریم کی ثناہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے طاعتِ اِلٰہی میں کرے اور جب کوشش کرے اسی اَمر میں کوشش کرے جو ذریعہ قُربِ اِلٰہی ہو، اللہ پاک کے ذِکر سے نہ تھکے اور چشمِ دل سے خُدا کے سِوا غیر کو نہ دیکھے، یہ صفت اَولیا کی ہے۔ بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ پاک اس کا ولی و ناصِر اور مُعین و مدد گار ہوتا ہے۔ (تفسیرِ خازن، پ ۱۱، یونس، تحت الآیۃ ۶۲، ۳۲۲/۲) وَلِیُّ اللہ کی پہچان حقیقۃً بَہُت مُشکِل ہے جیسا کہ

مُفَسِّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُاللّٰہِعَلَیۡہ فرماتے ہیں: حقیقت یہ ہے کہ وَلِیُّ اللہ کی پہچان بَہُت مُشکِل ہے۔ حضرت بایزید بِسطامی رَحۡمَۃُاللّٰہِعَلَیۡہ فرماتے ہیں: اَولیاءُ اللہ رَحمتِ الٰہی کی دُلہَن ہیں، جہاں تک سوائے اس کے مَحرَم کے کسی کی رسائی نہیں۔ ایک بزرگ رَحۡمَۃُاللّٰہِعَلَیۡہ فرماتے ہیں: خُدا کی پہچان آسان ہے، مگر ولی کی پہچان مشکل کیونکہ ربِّ کریم اپنی ذات و صفات میں مخلوق سے اعلیٰ و بالا ہے اور ہر مخلوق اس پر گواہ مگر ولی شکل و صورت، اَعمال و افعال میں بالکل ہماری طرح۔

(روح البیان، پ ۱۱، یونس، تحت الآیۃ ۶۳، ۶۰/۴)

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ولی ہونے کے لیے تشہیر و اِشتہار، نُمایاں جُبّہ و دستار اور عقیدت مندوں کی لمبی قِطار ہونا ضَروری نہیں جس سے ان کی وِلایت کی معرفت اور شہرت ہو بلکہ عام بندوں میں بھی وَلِیُّ اللہ ہوتے ہیں، لہٰذا ہمیں ہر نیک بندے کا ادب و احترام کرنا چاہیے کہ نہ جانے کون

گُدڑی کا لعل (یعنی چھپا ولی) ہو البتہ ان کی کچھ نشانیاں ہیں:

اولیاءُ اللہ کی نشانیاں

قرآن وحدیث میں ان اولیائے کرام کی مختلف علامتیں ارشاد ہوئی ہیں، جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اَولیاءُ اللہ وہ ہیں جن کو دیکھنے سے اللہ پاک یاد آجائے، اسی طرح اَولیاءُ اللہ وہ ہیں جو ایمان و تقویٰ دونوں کے جامع ہوں۔ یقیناً ایمان اور تقویٰ دو ایسی صفات ہیں جو ہر وَلِیُّ اللہ کے لیے شرائط کی حیثیت رکھتی ہیں، لہٰذا کوئی بے دِین یا فاسق وفاجر شخص وَلِیُّ اللہ نہیں ہو سکتا۔ ہمارے معاشرے میں کئی ایسے نام کے پیر بھی پائے جاتے ہیں جو عورتوں کا ہاتھ اپنے ہاتھ پر رکھ کر بیعت کرواتے ہیں اور اپنا مرید بناتے ہیں اور لوگ ان کو اللہ کا ولی سمجھ رہے ہوتے ہیں حالانکہ یہ ولایت نہیں **جہالت ہے**، آیئے عورتوں سے بیعت لینے کی کیفیت اور اس کا شرعی حکم سنتے ہیں:

عورتوں سے بیعت کی کیفیت

تفسیر **صراطُ الجنان** میں ہے کہ عورتوں سے لی جانے والی بیعت میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے مصافحہ نہ فرمایا اور عورتوں کو اپنا دستِ مبارک چھُونے نہ دیا۔ حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! بیعت کرتے وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو مَس نہیں کیا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کو صرف اپنے کلام سے بیعت کرتے تھے۔ (صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الممتحنۃ، باب اذا جاءکم المؤمنات مہاجرات، ۳/۳۵۰، الحدیث: ۴۸۹۱) بیعت کی

کیفیت میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ پانی کے ایک بڑے برتن میں سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ مبارک ڈالا، پھر اسی میں عورتوں نے اپنے ہاتھ ڈالے اور یہ بھی کہا گیا ہے بیعت کپڑے کے واسطے سے لی گئی تھی اور بعید نہیں ہے کہ دونوں صورتیں عمل میں آئی ہوں۔(تفسیر صراط الجنان، پ۲۸، الممتحنۃ:۱۰، ۱۲/۱۱۹)

عورتوں سے بیعت لینے کا شرعی حکم

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اجنبی عورتوں کو دیکھنے اور چھُونے کے متعلق احکام ذکر کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں کہ: اَجنبیہ عورت کے چہرے اور ہتھیلی کو دیکھنا اگرچہ جائز ہے مگر چھُونا جائز نہیں، اگرچہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو کیونکہ نظر کے جواز کی وجہ ضرورت اور بَلْوائے عام ہے چھُونے کی ضرورت نہیں، لہٰذا چھُونا حَرام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان سے مُصافحہ جائز نہیں، اسی لیے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بَوَقْتِ بیعت بھی عورتوں سے مُصافحہ نہ فرماتے صرف زبان سے بیعت لیتے۔(بہارِ شریعت، حصہ:۱۶، ۳/۴۴۶) اے کاش! کہ ہم بھی شریعت کے مطابق سارے کام کرنے والے بن جائیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! علمِ دِین سیکھنے اور دِینی تعلیمات پر عمل کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے۔ **مدنی قافلوں** کے مسافر بنیے، **مدنی انعامات** پر عمل کیجئے۔ **ہفتہ وار اجتماع** اور **مدنی مذاکرے** میں اوّل تا آخر شرکت کی بھرپور کوشش کیجئے۔ **اللہ** پاک نے چاہا تو علمِ **دِین** حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ **عمل میں بھی اضافہ** ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہماری خوش قسمتی کہ 27 رَجَبُ الْمُرَجَّب کو **شبِ معراج** کی آمد آمد ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے **اجتماعِ معراج** میں بھی شرکت کی نیت کیجئے دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔اپنی دعوتِ اسلامی کیلئے خوب خوب چندہ بھی جمع کیجئے اور دوسروں کو بھی اس کا ذہن دیجئے۔ اللہ کرے کہ ہم دِین اور آخرت کی بہتری کے کام کرتے کرتے **ماہِ رمضان** کو پانے میں کامیاب ہو جائیں۔ آیئے! مل کر دُعا بھی کرتے ہیں: **اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ**: اے اللہ! تُو ہمارے لیے **رجب** اور **شعبان** میں برکتیں عطا فرما اور ہمیں **رمضان تک پہنچا**۔

(المعجم الاوسط للطبرانی ج3ص85حدیث:3939)

اگر ہو سکے تو **پورے ماہِ رمضان** کا اعتکاف عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں کر لیجئے۔اِنْ شَآءَ اللہ **گفتار و کردار** کی تبدیلی آپ خود محسوس کریں گے۔ یہ نہ ہو سکے تو دعوتِ اسلامی کے تحت ماہِ رمضان کے **آخری عشرے** کا سنت اعتکاف کرنے کی نیت کر لیجئے اور ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیجئے۔

اللہ پاک ہم سے راضی ہو جائے اور ہماری اچھی اچھی نیّتیں اپنی پاک بارگاہ میں قبول فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

بیان کی اَہَمِّیَّت

تقریر اور بیان کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اپنا مقصود پہنچایا جا سکتا ہے۔ آج کے دور میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین و احکامات اور دِینی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ بیان بھی ہے۔ خود رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان و تقریر کو رونق بخشی، آپ کے دلکش و دل نشیں بیانات کا اثر تھا کہ لوگوں کے دلوں کی دنیا تبدیل ہونے لگی، جہالت کے اندھیرے چھٹنے لگے اور اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پھیلنے لگی۔ بیان کے متعلق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، ۵/۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱) رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے تقریر اور بیان کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے دِین کی تبلیغ کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک "تقریر وبیان" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک وبیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں، ان اجتماعات کا ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ امیر اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں الگ ایک بیان ہوتا ہے اور بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں الگ ایک بیان ہوتا ہے۔ یہ تمام بیانات دعوتِ اسلامی کی

مجلس اَلْمَدِینَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کا شعبہ ”بیاناتِ دعوتِ اسلامی“ تیار کرتا ہے۔

شعبے کی ضمنی تقسیم

کام کی بہتری اور بروقت تکمیل کیلئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی اس وقت **تین** ضمنی شعبوں پر مشتمل ہے۔

(1) **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے پاکستان:** دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات اسی شعبے میں اردو زبان میں تیار اور فائنل کئے جاتے ہیں۔ پھر یہی بیانات مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے دنیا بھر میں بھیجے جاتے ہیں۔

(2) **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے اسلامی بہنیں:** اس شعبے کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات کو تمام ضروری مراحل سے گزار کر کتابی صورت میں شائع کروانا ہے۔ ہر چار مہینوں کے بیانات ایک جلد کی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک یہ شعبہ محرم الحرام تا ربیع الآخر 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 1** کی صورت میں شائع کر چکا ہے، جمادی الاولی تا شعبان المعظم 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 2** بھی شائع کر چکا ہے، جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔

(3) **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے بیرونِ ملک:** اس شعبے کے تحت بیرونِ ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پر کام کیا جاتا ہے۔

بیانات کی تیاری کے اہم مراحل

شعبہ بیانات میں تیار ہونے والے تمام تر بیانات تقریباً 16 مراحل سے گزار کر فائنل کئے جاتے

ہیں۔ مراحل اور ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(1) انتخابِ موضوع: سب سے پہلے شعبہ بیانات میں مکمل 1 سال کے بیانات کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ اسلامی سال کے ایونٹس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ موقع مناسبت اور ایام کے اعتبار سے ہی موضوع کا انتخاب کیا جائے۔

(2) تلاشِ مواد: فہرست فائنل ہو جانے کے بعد مختلف اسلامی بھائی اس کے لیے تلاشِ مواد میں لگ جاتے ہیں، اس کے لیے موضوع کے مطابق بزرگانِ دین کی تصانیف، دعوتِ اسلامی کے مبلغین بالخصوص، امیر اہلسنت اور اراکینِ شوریٰ کے اسی موضوع پر ہونے والے بیانات سے مدد لی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی کی طرف سے تیار کردہ سافٹ ویئر اور مکتبہ شاملہ سے بھی تلاشِ مواد کیا جاتا ہے۔

(3) جمع مواد: تلاشِ مواد کے بعد اس کی ثقاہت کو پرکھا جاتا ہے، اسلامی بھائی اپنے متعلقہ ذمہ دار کو کسی بھی موضوع پر جمع ہونے والا سارا مواد چیک کرواتا ہے اور باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے کہ کون سا مواد بیان میں شامل کیا جائے۔ یوں اسے سرسری ترتیب دی جاتی ہے اور بیان کا خاکہ بنایا جاتا ہے۔

(4) بیان کی ترتیب: بیان کے خاکے کے بعد اسے مکمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ چھوٹے سائز کے تقریباً 24 سے 25 صفحات موضوع سے متعلق مواد کے ہوتے ہیں جبکہ 5 سے 7 صفحات میں تنظیم سے متعلق مواد بھی بیان میں شامل کیا جاتا ہے۔

(5) فارمیشن: مکمل بیان ترتیب دینے کے بعد اس کی جزوی فارمیشن بھی کی جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا

ہے کہ شعبہ کے بعض اسلامی بھائی بیان بناتے ہوئے فارمیشن بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو بیان کی ترتیب کے بعد فارمیشن کی جاتی ہے۔

(6) شعبہ ذمہ دار کا اسے فائنل کرنا: فارمیشن کے بعد ماتحت اسلامی بھائی بیان شعبہ ذمہ دار کو بھیج دیتا ہے۔ جہاں از اول تا آخر مکمل بیان گہری نظر سے چیک کیا جاتا ہے۔ جہاں تبدیلی کی حاجت ہو وہاں مواد یا ترتیب کو تبدیل بھی کیا جاتا ہے اور مکمل بیان کو فائنل کیا جاتا ہے۔

(7) نگرانِ علمیہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش: شعبہ ذمہ دار کے فائنل کر لینے کے بعد نگرانِ المدینۃ العلمیہ ورکن مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری مد ظلہ بیان کی تنظیمی تفتیش کرتے ہیں اور ضرورتاً بیان میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہیں۔

(8) مکمل بیان کی تفتیش و تخریج: نگرانِ علمیہ سے بیان فائنل ہونے کے بعد مکمل بیان کی تخریج و تفتیشِ تخریج ہوتی ہے۔ تمام حوالہ جات اصل کتب سے شامل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

(9) دار الافتا کے مفتی صاحب سے مکمل بیان کی شرعی تفتیش: تخریج و تفتیشِ تخریج کے بعد بیان شرعی تفتیش کیلئے دار الافتا کے مفتی صاحب کے پاس بھیجا جاتا ہے جو مکمل بیان کی شرعی تفتیش کرتے ہیں اور جہاں تبدیلی کی حاجت ہو اس کی اصلاح بھی فرماتے ہیں۔

(10) مجلسِ تراجم سے انگلش الفاظ کی چیکنگ: اردو کے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی جگہ انگریزی کے الفاظ زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ دار الافتا سے آنے کے بعد بیان میں مشکل الفاظ کو ہٹا کر آسان اردو الفاظ ورنہ بریکٹ میں انگلش الفاظ بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ پھر ان الفاظ کی انگلش چیکنگ کیلئے

بیان مجلسِ تراجم کو بھیجا جاتا ہے جو ان انگلش الفاظ کو سیاق و سباق کی روشنی میں چیک کرتے ہیں اور ضروری تبدیلیاں بھی کرتے ہیں۔

(11) **پیج سیٹ اپ:** ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد المدینۃ العلمیہ کے طے شدہ مدنی پھولوں کے مطابق مکمل بیان کا پیج سیٹ اپ کیا جاتا ہے۔

(12) **فائنل پروف ریڈنگ:** یوں تو اب تک کئی بار بیان کی سرسری پروف ریڈنگ ہو چکی ہوتی ہے مگر غلطی کے امکان کو ختم کرنے کیلئے اس مرحلے پر مکمل بیان کی از اول تا آخر باریک نظر سے پروف ریڈنگ کی جاتی ہے۔ بیان میں موجود آیاتِ کریمہ اور ان کے ترجمہ کا بھی تقابل کیا جاتا ہے۔

(13) **نگرانِ پاک کابینہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** ان تمام مراحل سے گزار کر اسلامی بھائیوں کا بیان نگرانِ پاک کابینہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کے پاس فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے جو بیان کو از اول تا آخر پڑھتے اور اس کی تنظیمی تفتیش فرماتے اور ضرورت پڑنے پر بیان میں تبدیلیاں بھی کرواتے ہیں، ان سے چیک ہو کر بیان دوبارہ المدینۃ العلمیہ آتا ہے اور اس میں ضرورتاً تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور بیان کابینہ مکتب بھیجا جاتا ہے۔ پھر کابینہ مکتب سے وہ بیان فائنل کر کے پاکستان بھر میں متعلقہ مقامات تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(14) **بیرونِ ملک کے اعتبار سے تبدیلیاں:** اسلامی بھائیوں کا فائنل ہونے والا یہی بیان بعد میں پاکستان کے سوا دنیا بھر میں ہوتا ہے۔ یوں ہر بیان میں بیرونِ ملک کے اعتبار سے بھی تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ اور اسے اسلامی بہنوں کے اعتبار سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

(15) اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری: اسلامی بھائیوں کا بیان جب پیج سیٹ اپ کے مراحل سے گزر جاتا ہے تو اب اسی بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں تیار کیا جاتا ہے اور اسلامی بہنوں کے اعتبار سے اس میں مناسب تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ مذکر کے صیغوں اور جملوں کو مؤنث کے صیغوں اور جملوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اور جو مواد اسلامی بہنوں سے متعلق نہیں ہوتا اسے بھی بیان سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(16) اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ: بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھال کر اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیک کروایا جاتا ہے اور ان کے نشان زدہ مقامات پر تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی کارکردگی

(1) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مارچ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں ساڑھے چار سو (450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

(2) اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کے اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے بیانات کی پہلی جلد "**سُنّتوں بھرے بیانات**" کے نام سے **شعبان المعظم 1439 سن ہجری مطابق 27 اگست 2017 سن عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا رَبِیعُ الآخِر** کے اصلاحی موضوعات پر 18 سنتوں بھرے بیانات شامل کئے گئے ہیں۔

(3) مزید بر آں کہ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں / پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے

تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے ایک کتاب بنام "**اسلامی بیانات** جلد 1" **ذوالحجۃ الحرام 1441 سنِ ہجری مطابق 11 اگست 2019 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔اس دیدہ زیب جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا ربیع الآخر** کے اصلاحی موضوعات پر 19 سنتوں بھرے بیانات شامل ہیں۔

(4)اسی طرح شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے دوسری کتاب بنام "اسلامی بیانات جلد 2" **ربیع الآخر 1441 سنِ ہجری مطابق دسمبر 2019 سنِ عیسوی** میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **جمادی الاولیٰ تا شعبان المعظم 1441ھ مطابق جنوری 2020 تا اپریل 2020 سنِ عیسوی** کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات شامل ہیں۔

(5)جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ اپریل کی ابتدا میں یہ کتاب بھی شائع ہو جائے گی اور مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہو گی۔

پاکستان کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

اب تک کی معلومات کے مطابق صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے ہونے والے اجتماعات کی تعداد **751** ہے جس میں لاکھوں اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں۔ جبکہ اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد **7340** اور شرکائے اجتماع کی تعداد **241462** ہے۔پاکستان بھر میں جہاں جہاں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں وہاں تمام مقامات پر ہونے والے بیانات کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے۔

بیرونِ ملک کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) سے جو بیانات فائنل ہو جاتے ہیں کچھ ماہ کے فرق سے وہی بیانات ضروری تبدیلیوں کے ساتھ بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں کے لئے مرتب کئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تادمِ تحریر بیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں کے اجتماعات کی مجموعی تعداد 747 اور شرکائے اجتماعات کی تعداد 33808 ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے اجتماعات کے مقامات کی تعداد 3047 اور شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 106786 ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ "غور و فکر" کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مَدَنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

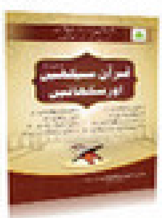

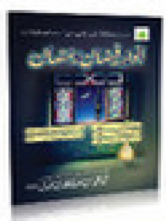

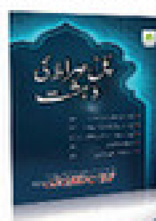

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

مبلغین و مبلغات کیلئے 642 صفحات پر مشتمل ماہِ شعبان المعظم سے متعلق مختلف اصلاحی موضوعات کے بیانات

بنام

شَعْبانُ الْمُعَظَّم کے

21 بیانات

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مبلغین و مبلغات کیلئے 642 صفحات پر مشتمل ماہِ شعبان المعظم سے متعلق مختلف اصلاحی موضوعات کے بیانات

بنام

شَعبانُ المُعَظَّم کے 21 بیانات

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے 21 بیانات

صفحات : 642

پہلی بار : رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۴۱ھ، فروری 2020

تعداد : ویب ایڈیشن

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہوگی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شخص کو ہوگی جس نے عِلْم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی خود اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عَساکِر، ۱۳۸/۵۱)

اجمالی فہرست

پہلے اسے پڑھ لیجئے!!!

بیان اور تقریر تبلیغِ دین کا بہت اہم ذریعہ ہے۔ بیان جب بہترین مواد، زبردست ترتیب، خوبصورت الفاظ کے ساتھ ساتھ اخلاص کی خوشبو سے مالامال ہو تو سننے والوں کی کایاپلٹ جاتی، دلوں میں ایمانی حرارت پیدا ہوتی اور اعمالِ صالحہ کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دین پر عمل کی دعوت دینے والی تحریک ہے، یہ مسجدیں آباد کرنے والی تحریک ہے، یہ گناہوں سے **تعلق** توڑ کر نیکیوں سے رشتہ جوڑنے والی تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت ذیلی حلقے کے بارہ **مدنی** کام اس سلسلے میں بہت فائدہ مند ہیں۔ ہزاروں افراد ان **مدنی** کاموں کی برکت سے گناہوں کے راستے کو چھوڑ کر راہِ ہدایت پر گامزن ہوئے ہیں۔ ان بارہ **مدنی** کاموں میں سے ایک اہم **مدنی** کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تحت **ملک** وبیرونِ **ملک** **ہزاروں** مقامات پر ہفتہ وار سنتوں بھرے **اجتماعات** کا سلسلہ سالوں سے جاری وساری ہے۔ ان ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں **لاکھوں** اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے لوازمات میں سے ایک اہم جزء بیان بھی ہے۔ یہ بیانات دعوتِ اسلامی کے تحقیقی وعلمی ادارے المدینۃُ العِلمِیَّۃ کے تحت **"شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی"** تیار کرتا ہے۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے ساڑھے چار سو(450) سے زائد بیانات تیار ہوچکے ہیں۔ بیان کیسے مرتب کیا جاتا ہے اور کتنے مراحل سے گزارا جاتا ہے؟ ہر مرحلے کا کیا انداز ہے؟ نیز شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی اب تک کیا خدمات ہیں؟ یہ تمام تفصیل کتاب کے آخر میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے **تفصیلی تعارف** میں موجود ہے۔

نگرانِ المدینۃُ العِلمِیَّۃ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری مدّظلہ العالی نے یہ تجویز

دی تھی کہ ہر اسلامی ماہ میں ہونے والے تمام بیانات کو جمع کر کے کتابی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اَپ لوڈ کیا جائے۔ اسی حکم کی تعمیل میں **جُمادَی الاولیٰ کے 22 بیانات**، **جُمادَی الاُخری کے 21 بیانات** اور **رجب المرجب کے 26 بیانات** کے نام سے تین ضخیم کتابیں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کی گئیں تھیں، جنہیں کافی پذیرائی بھی حاصل ہوئی۔ تادمِ تحریر ان کتابوں کے ڈاؤنلوڈرز کی تعداد 9 ہزار سے زائد ہو چکی ہے۔ اب **شعبان المعظم** کے بیانات کا مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔

اس کتاب سے متعلق چند باتوں کی وضاحت ذہن نشین فرمالیں:

✿ **اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ ان بیانات میں برقرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کا لحاظ رکھیں۔**

✿ ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے درودِ پاک اور دعائیں ختم کر دی گئی ہیں۔

✿ بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید بر آں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تاکہ استفادہ میں آسانی رہے۔

✿ طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، مآخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "المدینۃُ العلمیۃ" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃُ العلمیّۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

توبہ واستغفار

درود شریف کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَرْداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ میٹھے میٹھے مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شَخص صُبح وشام مجھ پر دس دس بار دُرُود شریف پڑھے گا بروزِ قِیامت میری شَفاعت اُسے پہنچ کر رہے گی۔

(الترغیب والترھیب، کتاب النوافل، الترغیب فی آیات واذکار۔۔ الخ، ۱/۳۱۲، حدیث: ۹۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹے کی وصیت

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار نصف رات گزر جانے کے بعد جنگل کی طرف نکل کھڑا ہوا، راستے میں میں نے دیکھا کہ چار آدمی ایک جنازہ اٹھائے جارہے ہیں، میں سمجھا کہ شاید انہوں نے اسے قتل کیا ہے اور لاش ٹھکانے لگانے کے لیے کہیں لے جارہے ہیں۔ جب وہ میرے نزدیک آئے تو میں نے ہمت کرکے ان سے پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جو حق تم پر ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے میرے سوال کا جواب دو! کیا تم نے خود اسے قتل کیا ہے یا کسی اور نے اور اب تم اسے ٹھکانے لگانے کے لیے کہاں لے جارہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نے نہ تو اسے قتل کیا ہے اور نہ ہی یہ مقتول ہے بلکہ ہم مزدور ہیں اور اس کی ماں نے ہمیں مزدوری دینی ہے، وہ اس کی قبر کے پاس ہمارا انتظار کررہی ہے، آؤ! تم بھی ہمارے ساتھ آجاؤ۔ میں تجسس کی وجہ سے ان کے ساتھ ہولیا، ہم قبرستان میں پہنچے تو دیکھا کہ تازہ کھدی ہوئی قبر کے پاس ایک بوڑھی خاتون کھڑی تھیں۔

میں ان کے قریب گیا اور پوچھا: اماں جان! آپ اپنے بیٹے کے جنازے کو دن کے وقت یہاں کیوں نہیں لائیں کہ اور لوگ بھی اس کے کفن دفن میں شریک ہوتے۔ انہوں نے کہا: یہ جنازہ میرے لختِ جگر کا ہے، میرا یہ بیٹا بڑا شرابی اور گناہ گار تھا، ہر وقت شراب کے نشے اور گناہ کی دلدل میں پھنسا رہتا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے مجھے بلا کر تین چیزوں کی وصیت کی:

(۱) جب میں مر جاؤں تو میری گردن میں رسی ڈال کر گھر کے ارد گرد گھسیٹنا اور لوگوں کو کہنا کہ گنہگاروں اور نافرمانوں کی یہی سزا ہوتی ہے۔

(۲) مجھے رات کے وقت دفن کرنا کیونکہ دن کے وقت جو بھی میرے جنازے کو دیکھے گا مجھے لعن طعن کرے گا۔

(۳) جب مجھے قبر میں رکھنے لگو تو میرے ساتھ اپنا ایک سفید بال بھی رکھ دینا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سفید بالوں سے حیا فرماتا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے اس کی وجہ سے بخش دے۔

جب یہ فوت ہو گیا تو اس کی پہلی وصیت کے مطابق میں نے اس کے گلے میں رسی ڈالی اور اسے گھسیٹنے لگی تو ہاتف غیبی سے آواز آئی: اے بڑھیا! اسے یوں مت گھسیٹو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اپنے گناہوں پر شرمندگی (یعنی توبہ) کی وجہ سے معاف فرما دیا ہے۔

وہ بزرگ فرماتے ہیں: جب میں نے اس عورت کی یہ بات سنی تو میں اس جنازے کے پاس گیا، نماز جنازہ پڑھی پھر اسے قبر میں دفن کر دیا۔ میں نے اس کی ماں کے سر کا ایک سفید بال بھی اس کے ساتھ قبر میں رکھ دیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر جب ہم اس کی قبر کو بند کرنے لگے تو اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اس نے اپنا ہاتھ قبر سے باہر نکال کر بلند کیا اور آنکھیں کھول دیں۔ میں یہ دیکھ کر گھبرا گیا لیکن اس نے مجھے مخاطب کر کے مسکراتے ہوئے کہا: اے شیخ! ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ بڑا غفور و رحیم ہے، وہ احسان کرنے والوں (یعنی نیکی کرنے والوں) کو بھی بخش دیتا ہے اور گنہگاروں کو بھی معاف فرما دیتا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے ہمیشہ کے لیے آنکھیں بند کر لیں ہم سب نے مل کر اس کی قبر کو بند کر دیا اور اس پر مٹی

درست کر کے واپس آ گئے۔ (توبہ کی روایات و حکایات، ص۷۳ بحوالہ حکایات الصالحین، ص۷۸)

جے میں ویکھاں عملاں ولے کج نئی میرے پلے
جے میں ویکھاں رحمت رب دی بلے بلے بلے

گناہوں کا احساس پیدا کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت میں ایک شرابی اور انتہائی پاپی شخص پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رَحم و کرم کا تذکرہ ہے جس سے رحمتِ خُداوندی کی وُسعت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اگر گُناہوں کی دَلْدَل میں پھنسا ہوا کوئی شخص سَنْجِید گی سے اپنا محاسبہ (فکر مدینہ) کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی خطاؤں کی معافی مانگے تو وہ غفور و رحیم عَزَّوَجَلَّ ضرور اس پر اپنے رَحْم و کرم کی بارش فرماتا ہے۔ مذکورہ حکایت میں اگرچہ اس نوجوان کی توبہ کا واضح تذکرہ موجود نہیں مگر مرتے دم اس نے اپنی ماں کو جو وَصِیَّتیں کیں ان سے پتا چلتا ہے کہ وہ اپنے گُناہوں پر سَخْت نادِم تھا اور نَدامت ہی دَرْحقیقت توبہ ہے۔ جیسا کہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ یعنی شَرمِندَگی توبہ ہے۔''[1]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''چونکہ گُزِشْتہ (گناہوں) پر ندامت توبہ کا رُکنِ اعلٰی ہے کہ اس پر باقی سارے اَرکان[2] مبنی ہیں، اس لئے صرف ندامت کا ذکر فرمایا

---

[1] ... ابن ماجۃ، ابواب الزھد، باب ذکر التوبۃ، ۴/۴۹۲، حدیث: ۴۲۵۲

[2] ...توبہ کے تین ارکان ہیں: (۱)ماضی پر ندامت (۲)ترکِ گناہ (۳)یہ عزم (پکا ارادہ) کہ آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔ (منح الروض الازھر، تعریف التوبۃ ومراتبھا وامثلۃ علیھا، ص۴۳۶)

۔(ظاہر ہے)جو کسی کا حق مارنے پر نادِم ہو گا تو حق ادا بھی کر دے گا، جو بے نمازی ہونے پر شرمندہ ہو گا وہ گزشتہ چھوٹی نمازیں قضا بھی کرلے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (1)

توبہ کی اہمیت

یاد رکھئے!خود کو راہِ راست پر لانے کے لئے اپنے اندر گناہوں کا احساس پیدا کرنا اور ان کے دُنیوی و اُخروی نُقْصانات پر غور کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ جب کسی انسان کے دل میں احساسِ گُناہ پیدا ہوتا اور وہ گُناہ کو گُناہ سمجھنے لگتا ہے تو یقیناً ندامت و پشیمانی سے اس کا سر جُھک جاتا، دل توبہ کی طرف مائل ہو جاتا اور آنکھوں سے آنسوؤں کے دھارے بہنے لگتے ہیں۔ اور یہ آنسو رحمتِ الٰہی کے بادل کھینچ لاتے ہیں جن سے برسنے والی بارش نامۂ اَعمال کی سیاہی دھو ڈالتی ہے۔ چنانچہ،

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں:”ایک بندے نے گناہ کیا اور کہا:”اے اللہ!میرے گناہ کو بخش دے۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا:”میرے بندے نے گناہ کیا اور اُس کو یقین ہے کہ اُس کا ربّ ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی فرماتا ہے۔“ پھر دوبارہ وہ بندہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے:”اے میرے ربّ!میرا گناہ معاف کر دے۔“ اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:”میرے بندے نے گُناہ کیا اور اس کو یقین ہے کہ اس کا ربّ ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گُناہ پر گرفت بھی کرتا ہے۔“ وہ بندہ پھر گُناہ کرکے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے: ”اے میرے ربّ!میرا گناہ معاف

---

[1] ... مرآۃ المناجیح، ۳/۳۷۹

فرمادے۔" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میرے بندے نے گناہ کیا ہے اور اس کو یقین ہے کہ اس کا ربّ ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر مُوَاخَذہ (پکڑ) بھی فرماتا ہے۔" (پھر فرماتا ہے) "تو جو چاہے کر میں نے تیری مَغْفِرت فرمادی۔"[1]

خبر دار! حدیثِ پاک کے آخری الفاظ یعنی **"تو جو چاہے کر میں نے تیری مَغْفِرت فرمادی"** اس سے ہرگز ہرگز کوئی اس غلط فہمی میں نہ پڑے کہ توبہ کے بعد سابقہ گُناہوں کی مُعافی کے ساتھ ساتھ آئندہ گُناہ کرنے کی بھی اجازت مل جاتی ہے علامہ ابنِ حجر عَسْقَلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: "اس کا مطلب یہ ہے کہ تو جب بھی گناہ کے بعد توبہ کرے گا میں تجھے مُعاف کردوں گا"[2] لہٰذا جانے اَنْجانے میں اگر کوئی گُناہ سرزد ہوجائے تو فوراً توبہ کرنی چاہیے کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں۔

بار بار توبہ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں کا انجام ہلاکت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں، لہٰذا! اس سے پہلے کہ پیامِ اجل آن پہنچے اور ہم اپنے اعزاء واقرباء کو روتا چھوڑ کر اور دنیا کی رونقوں سے منہ موڑ کر، قبر کے ہولناک اور تاریک گڑھے میں ہزاروں مُردوں کے درمیان تنہا جاسوئیں، ہمیں چاہیے کہ ان گناہوں سے چھٹکارے کی کوئی تدبیر کریں اور توبہ واستغفار کا معمول بنائیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ جب کوئی گناہ ہوجائے فوراً توبہ کرلیجئے اور روزانہ دن بھر کے معمولات سے فراغت حاصل کرنے کے بعد سونے سے پہلے صلوۃ التوبہ پڑھ اپنے دانستہ اور نادانستہ کیے ہوئے تمام گناہوں سے توبہ کرکے سونے کا

---

1 ... مسلم، کتاب التوبۃ، باب قبول التوبۃ من الذنوب... الخ، ص ۱۴۷۴، حدیث: ۲۷۵۸

2 ... فتح الباری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالی یریدون ان یبدلوا... الخ، ۱۳/۴۰۰، تحت الحدیث: ۷۵۰۷

معمول بنائیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والوں کے نہ صرف گناہوں کو معاف فرماتا ہے بلکہ انہیں پسند فرماتا ہے۔ چنانچہ

(1)توبہ کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بن جاتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ﴿222﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔"

(پ2، البقرہ:222)

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحْر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: "توبہ کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب ہے اور گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔"

(سنن ابن ماجۃ، ابواب الزھد، باب ذکر التوبۃ، الحدیث ۴۲۵۰، ص ۲۷۳۵، بدون: التائب حبیب اللہ)

اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتیں بے حد و بے حساب ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جب بھی ہم سے گناہ سرزد ہو جائے تو اس کی بارگاہ میں توبہ کرلیں۔ اگر بتقاضائے بشریت پھر گناہ کر بیٹھیں تو پھر توبہ کرلیں، پھر خطا ہو جائے تو پھر توبہ کریں چاہے لاکھ بار بھٹک جائیں مگر پھر آکر اس کے دامنِ کرم سے لپٹ جائیں ہرگز ہرگز مایوس نہ ہوں، اس کی رحمت بہت بڑی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چونکہ توبہ کرنے پر بندوں کو خدائے رحمن سے مغفرت کا انعام ملتا ہے لہٰذا شیطان جو کہ انسان کا کھلا دشمن ہے وہ کبھی نہیں چاہے گا کہ بندہ توبہ کی طرف مائل ہو۔ چنانچہ

تفسیرِ دُرِّ منثور میں ہے کہ جب یہ آیتِ مُبارکہ نازل ہوئی:

وَالَّذِیۡنَ اِذَا فَعَلُوۡا فٰحِشَۃً اَوۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسۡتَغۡفَرُوۡا لِذُنُوۡبِہِمۡ ۪ وَمَنۡ یَّغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اللّٰہُ ۪۟

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں، اللّٰہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللّٰہ کے

تو ابلیس نے چیخ چیخ کر اپنے لشکر کو پکارا، اپنے سر پر خاک ڈالی اور خوب آہ وزاری کی، حتی کہ تمام کائنات سے اس کے چیلے جمع ہوگئے اور بولے: ''اے ہمارے سردار تجھے کیا ہوگیا؟'' وہ بولا: ''قرآن میں ایسی آیت اُتری ہے کہ اس کے بعد کسی بنی آدم کو کوئی گناہ نقصان نہیں دے گا۔'' اس کے لشکریوں نے کہا: ''وہ کونسی آیت ہے؟'' ابلیس نے انہیں (مذکورہ آیت کی) خبر دی۔ تو اس کے چیلوں نے کہا: ''ہم ان پر خواہشات کے دروازے کھول دیں گے کہ وہ توبہ واِستِغفار نہ کرپائیں گے اور وہ اسی خیال میں ہوں گے کہ ہم حق پر ہیں یہ سُن کر شیطان خوش ہوگیا۔''[1]

کیا شیطان کامیاب ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت میں شیطان کے چیلوں کا یہ کہنا اِنتہائی قابلِ تشویش ہے کہ ہم ان پر خواہشات کے دروازے کھول دیں گے کہ وہ توبہ واِستِغفار نہ کرپائیں گے اور وہ اسی خیال میں ہوں گے کہ وہ حق پر ہیں۔ گویا کہ شیاطین کی یہ بات ہمارے لیے ایک چیلنج کی حَیثیَّت رکھتی ہے لہٰذا ہمیں میدانِ عمل میں اتر جانا چاہئے اور خود سے یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم ہر بُرے کام سے نہ صرف خود بچتے رہیں گے بلکہ دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دیتے اور برائی سے منع کرتے رہیں

1 ... دُرِّ منثور، پ ۴، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۳۵، ۳۲۶/۲

گے نیز اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت ہم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو عجز وندامت(عاجزی و شرمندگی) کے ساتھ فوراًاپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے معافی مانگیں گے۔

مگر افسوس!فی زمانہ مُسلمانوں کے کِردار کی بد حالی اور ان کی دن بدن بڑھتی ہوئی بداعمالی سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم شیطان کو اس کے چیلنج میں ناکام بنانے کی کوشش نہیں کر رہے۔ غور کیجئے شیطان کے چیلوں نے اسے پریشان دیکھ کر یہی دو باتیں کہی تھیں،(1)ہم ان پر خواہشات کے دروازے کھول دیں گے کہ وہ توبہ واِسْتِغْفار نہ کر پائیں گے(2)وہ لوگ(گناہ کرنے کے باوجود)اسی خیال میں ہوں گے کہ وہ حق پر ہیں۔واقعی آج کل گُناہوں کے ذرائع اس قدر عام ہیں کہ ہر اُٹھنے والا قدم انسان کو دانِستہ وناداِنِستہ کسی نہ کسی گناہ کی طرف لے جاتا ہے ابھی کچھ ہی عرصہ پہلے کی بات ہے کہ لوگ ریڈیو پر گانے اور ڈرامے سُن لیا کرتے تھے، پھر ٹی وی ایجاد ہوا تو آواز کے ساتھ ساتھ تصویر بھی دِکھائی دینے لگی مگر اس میں کمی یہ تھی کہ جو دکھایا جارہا ہے صرف وہی دیکھ سکتے ہیں اپنی مرضی کا کوئی عمل دخل نہ تھا،لیکن وی سی آر کی ایجاد کے بعد یہ کمی بھی پوری ہوگئی پھر یکے بعد دیگرے ڈش انٹینا اور کیبل نے حیا سوز مناظر دکھانے کے سینکڑوں مواقع فراہم کرکے گناہوں کی یَلْغار میں مزید تیزی پیدا کردی مگر ہر وقت فلمیں ڈرامے اور گانے باجے دیکھنے سننے والوں کو ایک ہی جگہ ٹِک کر بیٹھنا پڑتا تھا کیونکہ ٹی وی بڑا ہوتا ہے ہر وقت ساتھ رکھنا ممکن نہیں تھا لہٰذا MP3،MP4 اور ٹی وی والے موبائل فون جیسے چھوٹے چھوٹے الیکٹرونک آلات اور انٹرنیٹ نے گناہ کرنے کی راہ میں درپیش تمام رُکاوٹیں دور کردیں اور یوں مُعاشرے کے کروڑوں افراد ان چیزوں کے بے جا استعمال کے ذریعے گُناہوں کے بھنور میں

پھنستے چلے جارہے ہیں اور مزید افسوس تو یہ ہے کہ گناہوں میں مگن ہونے کے باوجود اپنے سیاہ کرتوتوں کو صحیح سمجھتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ دوسروں کے سامنے اپنے اس گمانِ فاسد کا اظہار کرتے اور اس قسم کے جُرأت مَندانہ جُملے کہتے ہوئے بھی نظر آتے ہیں کہ ”سب چلتا ہے، سب ٹھیک ہے وغیرہ وغیرہ“یقیناً اسی سوچ نے مُعاشرے کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ دن بھر جانے اَنجانے میں کتنے گُناہ کرتے ہیں مگر توبہ وندامت تو کُجا اس کا احساس تک نہیں ہوتا اور جسے یہ احساس ہی نہیں کہ اس نے گُناہ کیا ہے وہ توبہ کی طرف کیسے آئے گا؟

ہمارا رحیم وکریم رب عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَتُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ(پ۱۸، النور:۳۱)

ترجمہ کنز الایمان:اوراللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو! سب کے سب اس اُمید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

حضرتِ سَیِّدُنا اِسماعیل حَقّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:اَللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام مسلمانوں کو توبہ واِستِغفَار کا حکم فرمایا اس لئے کہ انسان فطرۃً کمزور ہے باوجود کوشش کے وہ کسی نہ کسی غلطی میں پڑ ہی جاتا ہے۔ اِمَام قُشَیرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا:"توبہ کا سب سے زیادہ محتاج وہ ہے جو اپنے لئے توبہ کی ضرورت محسوس نہ کرے۔ اِس آیتِ مبارکہ میں ربّ کریم کی صفتِ سَتّاری کا بہت زیادہ ظہور ہے کہ اس نے تمام اَہلِ ایمان کو توبہ کا حکم ارشاد فرمایا تاکہ مُجرِم رُسوا نہ ہوں، کیونکہ اگر صرف مُجرِموں کو خطاب ہوتا تو اُنکی رُسوائی ہوتی، اس فرمان سے اُمید بندھ جاتی ہے کہ جیسے دنیا میں رُسوا نہیں کیا ایسے ہی آخرت میں بھی رسوا نہیں کرے گا۔" (تفسیر روح البیان، پ۱۸، النور، تحت الایۃ:۳۱، ۱۴۵/۶)

اک گناہ میرا ماں پیو ویکھے عمری منہ نہ لاوے

لکھ گناہ میرا مالک ویکھے فر وِی پر دے پاوے

(یعنی اگر والدین اپنی اولاد کا کوئی گناہ دیکھ لیں تو بسا اوقات عمر بھر کے لئے ناراض ہو جاتے ہیں لیکن اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسا کریم ہے کہ لاکھوں گناہوں کے باوجود ہمیں رسوا نہیں کرتا بلکہ ہماری پردہ پوشی فرماتا ہے)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آخر کب تک ہم توبہ میں دیر کرتے رہیں گے؟ آخر کب تک ہم گناہوں کے دَلدَل میں دھنستے چلے جائیں گے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بڑھاپا آرہا ہے، جوانی جارہی ہے، ہم کب اپنے مالک عَزَّوَجَلَّ سے صلح کریں گے؟ اور کب اس کی بارگاہ میں پیش ہونے کی تیاری کریں گے؟ کیا ہمیں اپنے دوستوں، عزیزوں کی موت اور اِس کے بعد پیش آنے والے معاملات سے عبرت حاصل نہیں ہوتی؟ کیا ہم صور کے پھونکے جانے سے عبرت نہیں پکڑتے؟ آیئے توبہ کر لیجیے۔ روایت میں ہے کہ جب کوئی نوجوان اپنے مالک عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے تو فرشتے ایک دوسرے کو خوشخبریاں دیتے ہیں۔ دیگر فرشتے پوچھتے ہیں: کیا ہوا؟ تو ان کو کہا جاتا ہے کہ ایک نوجوان نے خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کر لی ہے۔ پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے: "اس نوجوان کی توبہ کے استقبال میں جنتوں کو سجادو۔"

حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی نوجوان گناہوں کی وجہ سے روتا ہے اور اپنے مالک و محبوبِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں خطاؤں کا اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے: "یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے برائی کی۔" تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "میں نے پردہ پوشی کی۔" پھر عرض کرتا ہے: "میں نادِم ہوں۔" جواب ملتا ہے: "میں جانتا ہوں۔" پھر عرض کرتا ہے: "میں توبہ کرتا ہوں۔" جواب آتا ہے: "میں قبول کرتا ہوں، اے نوجوان! جب تو توبہ کرکے توڑ ڈالے تو ہماری طرف رجوع کرنے سے حیا نہ کرنا، اور

جب دوسری مرتبہ توبہ توڑ دے تو تیسری مرتبہ ہماری بارگاہ میں حاضر ہونے سے شرمندگی تجھے نہ روکے، اور جب تیسری مرتبہ توڑ دے تو چوتھی مرتبہ بھی ہماری بارگاہ میں لوٹ آنا،(کیونکہ) میں ایسا جوّاد ہوں جو بخل نہیں کرتا، میں ایسا حلیم ہوں جو جلد بازی نہیں کرتا، میں ہی نافرمان کی پردہ پوشی کرتا اور تائبین کی توبہ قبول کرتا ہوں، میں خطائیں معاف کرتا، ندامت کرنے والوں پر سب سے زیادہ رحم کرتا ہوں کیونکہ میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہوں۔ کون ہے جو ہمارے دروازے پر آیا اور ہم نے اسے خالی واپس لوٹا دیا؟ کون ہے جس نے ہماری جناب میں التجا کی اور ہم نے اسے دھتکار دیا؟ کون ہے جس نے ہم سے توبہ کی اور ہم نے قبول نہ کی ؟ کون ہے جس نے ہم سے مانگا اور ہم نے عطا نہ کیا؟ کون ہے جس نے گناہوں سے معافی چاہی اور ہم نے اُسے دھتکار دیا؟ کیونکہ میں سب سے بڑھ کر خطاؤں کو بخشنے والا، سب سے بڑھ کر عیبوں کی پردہ پوشی کرنے والا، سب سے بڑھ کر مصیبت زدوں کی مدد کرنے والا، گریہ وزاری کرنے والے پر سب سے زیادہ مہربان اور سب سے زیادہ غیبوں کی خبر رکھتا ہوں۔ اے میرے بندے! میرے در پہ کھڑا ہو جا میں تیرا نام اپنے دوستوں میں لکھ دوں گا، سحری میں میرے کلام سے لطف اندوز ہو میں تجھے اپنے طلب گاروں میں شامل کر دوں گا، میری بارگاہ میں حاضری سے لذت حاصل کر میں تجھے لذیذ (پاکیزہ) شراب پلاؤں گا، غیروں کو چھوڑ دے، فقر کو لازم پکڑ لے، سحری کے وقت عاجزی وانکساری کی زبان کے ساتھ مناجات کر۔"

(حکایتیں اور نصیحتیں ص ۳۰۰)

آیئے توبہ کی ضرورت واَہمیَّت جاننے کے لئے اس سے مُتعلِّق چند احادیث سنتے ہیں۔

فضائل توبہ پر مبنی 5 فرامین مصطفٰی:

(1) گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

(ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبة، ۴۹۱/۴، حدیث: ۴۲۵۰)

(2) جب کوئی بندہ توبہ کرتا ہے تو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے کہ جیسے تم میں سے کوئی شخص کسی جنگل میں اپنی سُواری پر جائے اور سُواری گم ہو جائے، اور سُواری پر اُس کا کھانا اور پانی ہو اور وہ (سُواری کے ملنے سے) مایوس ہو جائے اور ایک درخت کے سائے میں لیٹ جائے، پھر اچانک وہ سُواری اس کے پاس کھڑی ہوئی ہو، وہ اس کی مَہار (یعنی رسی) پکڑ لے، پھر خوشی کی شدت میں یہ کہے: "اے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا ربّ ہوں۔" شدتِ خوشی میں اس سے الفاظ اُلٹ ہو جائیں۔ (مسلم، کتاب التوبة، باب فی الحض علی التوبة والفرح بھا، ص۱٤٦٩، حدیث:٢٧٤٧)

فتح الباری شرح بخاری میں ہے کہ شدید گھبراہٹ، کسی انتہائی تعجب خیز واقعے یا کسی اور وجہ سے انسان ہوش میں نہ رہے یا بھول کر اس کی زبان سے ایسے کلمات نکل جائیں (جو خلافِ شرع ہوں) تو ان پر مواخذہ (یعنی پکڑ) نہیں۔ اسی طرح ان الفاظ کو بطورِ حکایت یا کسی شرعی فائدے کے لئے بیان کرنے پر بھی کوئی مواخذہ نہیں۔ ہاں مذاق میں یا کسی کی نقل اتارتے ہوئے یا فضول گوئی میں ایسے کلمات کہے تو پھر مواخذہ ہو گا۔ (فتح الباری، کتاب الدعوات، باب التوبہ، ۹۱/۱۲، تحت الحدیث:٦٣٠٩)

(3) جس نے استغفار کو لازم پکڑ لیا، تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام مشکلوں میں آسانی، ہر غم سے آزادی اور بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔ (سنن ابی داوٗد، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، رقم ۱۵۱۸، ج ۲، ص ۱۲۲)

(4) بیشک لوہے کی طرح دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے اور اس کی جِلاء (یعنی صفائی) طلبِ مغفرت ہے۔ (مجمع البحرین، کتاب التوبۃ، باب الاسغفار جلاء القلوب، رقم ۴۷۳۹، ج ۴، ص ۲۷۲)

(5) جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل لکھنے والے فرشتوں کو اسکے گناہ بھلا دیتا ہے، اسی طرح اس کے اعضاء (یعنی ہاتھ پاؤں) کو بھی بھلا دیتا ہے اور اس کے زمین پر نشانات بھی مٹا ڈالتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن جب وہ اللہ عزوجل سے ملے گا تو اللہ عزوجل کی طرف سے اسکے گناہ پر کوئی گواہ نہ ہوگا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب التوبۃ والزھد، باب الترغیب فی التوبۃ ، رقم ۱۷، ج ۴، ص ۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! توبہ کی تمام تر اہمیت اور فضائل کے باوجود بعض بدنصیب نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر توبہ کرنے میں ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں۔ اور توبہ کرنے سے جی چراتے ہیں۔ ان لوگوں کے توبہ سے جی چرانے کی چند وجوہات اور ان کا حل پیشِ خدمت ہے۔

پہلی وجہ گناہوں کے انجام سے غافل رہنا

گناہوں کے انجام سے غافل ہونا بھی توبہ کی راہ میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو جس عذاب سے ڈرایا گیا ہے وہ اس کی نگاہوں سے اوجھل ہے جبکہ اس کی نفسانی خواہشات کا نتیجہ فوری طور پر اس کے سامنے آجاتا ہے اور یہ انسان کا فطری تقاضا ہے کہ یہ تاخیر سے وقوع پذیر ہونے والی چیز کی نسبت فوری طور پر حاصل ہونے والی شے کی طرف بہت جلد متوجہ ہوتا ہے۔ مثلاً زنا کرنے والا اس سے فوری طور پر حاصل ہونے والی لذت کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور اس کی اُخروی سزا کے بارے میں سوچنے کی بھی زحمت گوارا نہیں کرتا۔

اس کا حل یہ ہے کہ ایسا شخص غور کرے کہ اگرچہ یہ عذابات میری نگاہوں سے اوجھل سہی لیکن ہیں تو یقینی ، کتنے ہی دنیاوی فوائد ایسے ہیں جنہیں میں مستقبل میں ہونے والے نقصان کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہوں مثلاً کوئی ڈاکٹر یہ کہہ دے کہ تمہیں دل کا مرض ہے لہٰذا چکنائی والی چیزیں مثلاً پراٹھا، سموسے، پکوڑے وغیرہ کھانا بالکل ترک کردو ورنہ تمہاری تکلیف میں اضافہ ہو جائے گا تو میں محض ایک ڈاکٹر کی بات پر اعتبار کرکے آئندہ نقصان سے بچنے کے لئے ان اشیاء کو ان کی تمام تر لذت کے باوجود چھوڑ دیتا ہوں تو کیا یہ نادانی نہیں ہے کہ میں نے ایک بندے کے ڈرانے پر اپنی لذتوں کو چھوڑ دیا لیکن تمام کائنات کے خالق عزوجل کے وعدہ عذاب کو سچا جانتے ہوئے اپنے نفس کی ناجائز خواہشات کو ترک نہیں کرتا۔

تُوبُوا اِلَی اللہِ---------اَسْتَغْفِرُ اللہَ

دوسری وجہ رحمتِ الٰہی کے بارے میں دھوکے کا شکار ہونا

ہمارے معاشرے میں اس قسم کے لوگ بھی بکثرت پائے جاتے ہیں کہ جب انہیں گناہوں سے توبہ کی ترغیب دی جائے تو اس قسم کے جملے بول کر لاجواب کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ : '''اللہ تعالیٰ بڑا غفور ورحیم ہے، ہمیں اس کی رحمت پر بھروسا ہے، وہ ہمیں عذاب نہیں دے گا۔'''اور توبہ پر آمادہ نہیں ہوتے۔

ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رحیم وکریم ہونے میں کسی مسلمان کو شک وشبہ نہیں ہوسکتا لیکن جس طرح یہ دونوں اس کی صفات ہیں اسی طرح قہّار اور جبّار ہونا بھی رب عزوجل کی صفات ہیں۔ اور یہ بات بھی قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ کچھ نہ کچھ مسلمان جہنم میں بھی جائیں گے تو اب آپ ہی بتایئے کہ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ وہ مسلمان تو غضبِ

الٰہی عزوجل کا شکار ہوں اور جہنم میں جائیں لیکن آپ پر رحمتِ الٰہی عزوجل کی چھما چھم برسات ہو اور آپ کو داخلِ جنت کیا جائے ؟

دیانت داری سے سوچئے کہ رحمتِ الٰہی عزوجل پر اس قدر یقین کا اظہار کہیں سامنے والے کو خاموش کروانے کے لئے تو نہیں ہے ؟

خدارا! نفس وشیطان کے دھوکے سے اپنی جان چھڑایئے کہ گناہ کرکے توبہ کئے بغیر مغفرت کا امیدوار بننے والے کو حدیثِ نبوی میں احمق قرار دیا گیا ہے، چنانچہ سرورِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، '' سمجھ دار وہ شخص ہے جو اپنا محاسبہ کرے اور آخرت کی بہتری کے لئے نیکیاں کرے اور احمق وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ سے انعامِ آخرت کی امید رکھے۔ (المسند احمد بن حنبل، حدیث شداد بن اوس، رقم ۱۷۱۲۳، ج ۶، ص ۸۷،)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: '' تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کے حلم و بردباری سے دھوکہ میں نہ پڑ جائے ، جنت ودوزخ تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے ، پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں : فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ ؕ وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ؕ ترجمہ کنزالایمان : توجو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔ (پ ۳۰،الزلزال : ۷، ۸)

(الترغیب والترہیب، کتاب التوبۃ والزھد، باب الترغیب فی التوبۃ ... الخ، ۱۸، ج ۴، ص ۴۸)

امیدِ واثق ہے کہ اس نہج پر سوچنے کی برکت سے بہت جلد توبہ کی توفیق مل جائے گی ، ان شاء اللہ عزوجل۔

تُوبُوا اِلَی اللہ ----- اَستَغفِرُ اللہ

تیسری وجہ کثرتِ گناہ کی وجہ سے مایوسی کا شکار ہوجانا

بعض لوگ بد قسمتی سے طویل عرصے تک بڑے بڑے گناہوں مثلاً چوری، قتل، ڈاکے، دہشت گردی وغیرہ میں مبتلاء رہتے ہیں۔ شیطان ان کے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے کہ اتنے بڑے بڑے گناہوں کے بعد تجھے معافی نہیں ملنے والی .. یا .. اب تیری بخشش ہونا مشکل ہے۔ علمِ دین سے محروم یہ افراد مایوسی کا شکار ہو کر گناہوں پر مزید دلیر ہوجاتے ہیں اور توبہ سے محروم رہتے ہیں۔

اس کا حل یہ ہے کہ ایسے بھائیوں سے گزارش ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔'' (پ ۲۴، الزمر: ۵۳)

رحمتِ خداوندی کس طرح اپنے امیدوار کو آغوش میں لیتی ہے، اس کا اندازہ اس روایت سے لگائیے۔۔

نورِ مجسم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ، ''اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، ننانوے رحمتیں، اس نے قیامت کے لئے رکھی ہیں اور دنیا میں فقط ایک رحمت ظاہر فرمائی ہے۔ ساری مخلوق کے دل اسی ایک رحمت کے باعث رحیم ہیں۔ ماں کی شفقت و محبت اپنے بچے پر اور جانوروں کی اپنے بچے پر مامتا، اسی رحمت کے باعث ہے۔ قیامت کے دن ان ننانوے رحمتوں کے

ساتھ اس ایک رحمت کو جمع کرکے مخلوق پر تقسیم کیا جائے گا، اور ہر رحمت آسمان وزمین کے طبقات کے برابر ہوگی۔ اور اس روز سوائے ازلی بد بخت کے اور کوئی تباہ نہ ہوگا۔''(کنزالعمال، کتاب التوبۃ، رقم ۱۰۴۰۰، ۴، ص ۱۰۷)

توبہ کے معنی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چونکہ شیطان کو خود توبہ کی توفیق نہیں اس لئے اب وہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا بھی توبہ کرکے اس کے ساتھیوں کی فہرست سے نکل کر راہِ جنت کا مسافر بن جائے۔ چنانچہ وہ وہ توبہ سے روکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتا ہے لیکن ہمیں بھی مخالفتِ شیطان پر ''کمر کس ''لینی چاہیے اور توبہ کے معاملے میں ہرگز غفلت نہیں کرنی چاہیے۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں درست انداز سے توبہ کرنی بھی آتی ہو۔ آج کل توبہ کا بھی عجیب انداز دیکھا جاتا ہے کہ لبوں پر مسکراہٹ بلکہ بعض اوقات ہنسی کے فوارے اُبل رہے ہوتے ہیں اور گالوں پر آہستہ آہستہ چپت مارتے ہوئے ''توبہ توبہ'' بول کر دل کو منا لیا جاتا ہے کہ توبہ ہوگئی! یہ حقیقی نہیں محض رسمی توبہ ہے۔ چنانچہ توبہ کے معنی بھی سن لیجئے! حدیث پاک میں آتا ہے: ''اَلنَّدَمُ تَوبَۃٌ'' یعنی شرمندگی توبہ ہے۔(ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر التوبة، ۴/۴۹۲ حدیث: ۴۲۵۲)

فکرِ مدینہ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے قبل کہ موت کا فرشتہ پیغامِ اجل لے کر آجائے اور ہم دیکھتے ہی دیکھتے اندھیری قبر میں اتر جائیں، جہاں خدانخواستہ اپنے گناہوں کے سبب سخت ترین عذاب کا شکار ہو جائیں۔ آیئے! اپنے نفس کا محاسبہ کیجئے اور گناہوں پر اس کو سرزنش کیجئے، مثلاً زبان سے سرزد ہونے والے گناہوں پر بندہ اپنے نفس کو ڈانٹے کہ اے نفس! تیرے رب نے تجھے زبان دی، اس عظیم الشان نعمت پر تجھے چاہئے تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتا، اس کی حمد بجالاتا، قرآن کی تلاوت کرتا، اچھی بات کرتا، نیکی کی دعوت دیتا، برائی سے روکتا مگر تو نے غیبت کر دی، چغلی کر دی، بلا اجازتِ شرعی مسلمان کی

دل آزاری کر دی، جھوٹ بول دیا، گالی دے دی۔ ذرا سوچ تو سہی! اگر وہ تجھے قوت گویائی سے محروم کر دے تو تیرا کیا بنے گا؟؟؟اسی طرح دیگر اعضاء کو تنبیہ کرے اور سوچے کہ یہ رب عَزَّوَجَلَّ کا کتنا بڑا کرم ہے کہ ہم اس کی دی ہوئی نعمتوں سے اسی کی نافرمانی کیے جارہے ہیں اور وہ ہمیں اپنی نعمتوں سے محروم نہیں کرتا۔ اگر آنکھوں سے گناہ کرنے پر اندھا کر دے! ہاتھوں سے گناہ ہوں تو ہاتھ توڑ دے! پاؤں گناہ کی راہ پر چلیں تو لنگڑا کر دے! تو ہمارا کیا بنے گا؟؟؟ آخر اس نے یہ اعضاء ہمیں اپنی نافرمانی کرنے کے لئے تو نہیں دیئے۔ کیسی بے شرمی کی بات ہے کہ اس کے دیئے ہوئے اعضاء سے اسی کی نافرمانی کی جائے۔

تفاسیر میں لکھا ہے کہ یہ اس کا حلم ہے کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گناہ پر اس کی بروقت گرفت نہیں فرماتا بلکہ اسے مہلت دیتا ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رجوع کر کے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لے اور جب بندہ لوٹ آتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے اپنا پسندیدہ بندہ بنالیتا ہے۔ چنانچہ

ندامت کا صلہ

بنی اسرائیل کے ایک نوجوان نے بیس سال تک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی پھر بیس سال تک اس کی نافرمانی کی، پھر ایک دن آئینہ دیکھا تو اپنی داڑھی میں سفید بال دیکھ کر غم زدہ ہو گیا اور بارگاہِ خداوندی میں عرض گزار ہوا: اے میرے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے بیس سال تک تیری اطاعت کی پھر بیس سال تک تیری نافرمانی کی، اب اگر میں تیری بارگاہ میں رجوع کروں تو کیا تو مجھے قبول فرمائے گا؟ اس نے کسی کہنے والے کو یہ کہتے سُنا: تو نے ہم سے محبت کی تو ہم نے بھی تجھ سے محبت کی پھر تو نے ہمیں چھوڑ دیا تو ہم نے بھی تجھے چھوڑ دیا، تو نے ہماری نافرمانی کی ہم نے تجھے مہلت دی اور اگر تو ہماری طرف آئے گا تو ہم تجھے قبول کر لیں گے۔

(مکاشفۃ القلوب، الباب السابع عشر فی بیان الامانۃ والتوبۃ، ص ۶۲)

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی

گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی مرا حشر میں ہوگا کیا یاالٰہی

زمیں بوجھ سے میرے پھٹتی نہیں ہے یہ تیرا ہی تو ہے کرم یاالٰہی

تو عطار کو بے سبب بخش مولا کرم کر، کرم کر، کرم یاالٰہی

(وسائل بخشش، ص ۷۸، ۸۲، ۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

توبہ سے متعلق اہم بات

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بہت سے توبہ کرنے والے قیامت کے دن رد کر دیئے جائیں گے۔ ان کا گمان ہوگا کہ وہ توبہ کرنے والے ہیں حالانکہ وہ توبہ کرنے والے نہیں ہیں۔ کیونکہ انہوں نے توبہ کے تقاضے پورے نہیں کیے۔

(شعب الایمان، باب فی معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، ۵/۴۳۶، حدیث: ۷۱۷۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت میں گویا ہمیں جھنجھوڑا جارہا ہے، غفلت سے بیدار کیا جارہا ہے کہ کہیں ہم محض رسمی توبہ پر تکیہ کیے بیٹھے ہوں اور سر محشر رسوائی ہو جائے کیونکہ ہم توبہ تو کرتے ہیں لیکن اس کا صحیح طریقہ اختیار نہیں کرتے، ہم خوف خدا پر مشتمل بیان یا رقت انگیز دعا سن کر آہ وزاری و گریہ زاری کرتے ہوئے بظاہر توبہ کا اظہار کرتے بھی ہیں لیکن جو تقاضے شریعت نے توبہ کے رکھے ہیں وہ پورے نہیں کرتے کیونکہ گناہ چھوڑنے کا مضبوط ارادہ کیے بغیر جذبات کی رو میں بہہ کر آنسو بہانا تو توبہ نہیں ہے بلکہ توبہ کے معنی تو یہ ہیں کہ گناہ پر ندامت ہو، دل میں اس سے بیزاری ہو اور آیندہ گناہ نہ کرنے کا عزم مصمم ہو۔ اعلیحضرت، امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: سچی توبہ کے یہ معنی ہیں کہ گناہ پر اس لئے کہ وہ اس کے رب عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی تھی نادم و پریشان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دل سے پورا عزم کرے جو چارۂ کار اس

کی تلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بجالائے۔(فتاوی رضویہ ۲۱/۱۲۱)

توبہ کے ارکان

توبہ کے تین ارکان ہیں: (۱)ماضی پر ندامت (یعنی جو گناہ کیا اس پر ندامت)(۲)ترکِ گناہ (یعنی گناہ کو چھوڑ دینا)(۳)یہ عزم (پکا ارادہ) کرنا کہ آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔

(منح الروض الازھر، تعریف التوبۃ ومراتبھا وامثلۃ علیھا، ص ۴۳۶)

توبہ کے تقاضے پورے کرلیجئے

گناہ اور لغزشوں کی کچھ اقسام ہیں اور اسی کے مطابق توبہ کے احکام ہیں۔ایک تو وہ جو بندے اور رب کے درمیان ہے۔اس قسم کے گناہ اگر قابل تلافی ہوں تو توبہ کے ساتھ ساتھ تلافی بھی لازم ہے۔مثلاً نماز چھوڑ دی تو اس سے توبہ بھی کرنی ہے اور اس کی تلافی بھی کرنی ہے کہ جو نماز ترک کی اس کی قضا پڑھے اسی طرح جو فرض روزے بلا اجازت شرعی قضا ہوئے یا جو بھی ایسی عبادت ہے جو قضا ہوگئی اس کو ادا کرنا ضروری ہے صرف توبہ کرنے سے خَلاصی نہیں ہوگی۔اور اگر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شراب پی لی تو مذکورہ تین ارکان کے ساتھ توبہ کر لینا کافی ہے۔سچے دل سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس گناہِ کبیرہ سے توبہ کرے اور پختہ ارادہ کرے کہ آئندہ نہیں پیئے گا۔

گناہوں کی ایک قسم وہ ہے جس میں بندوں کی حق تلفی بھی ہوتی ہے۔جیسا کہ کسی کی غیبت کردی اور اسے پتا چل گیا کہ ہم نے اس کی غیبت کی ہے تو اب اس سے معافی مانگنا بھی ضروری ہے کہ وہ ہمیں معاف کردے۔ہاں! اگر اُسے پتا نہیں چلا تو بتانے کی حاجت نہیں ہے بلکہ اب اس کے لیے استغفار کرے۔اسی طرح کسی کو گالی بکی تھی، یا تہمت لگائی تھی یا ڈرایا دھمکایا تھا تو توبہ کی تکمیل اللہ تعالیٰ اور اس مظلوم سے معافی طلب کرنے سے ہوگی۔

اگر کسی کا مال ناحق حاصل کرکے زمینیں اور جائدادیں بنالیں اور اب یہ احساس ہوا کہ میں نے غلط کیا، ندامت ہوئی اور توبہ کا ذہن بنا تو صرف توبہ کرنے سے خَلاصی نہیں ہوگی بلکہ جن جن کا جتنا جتنا مال

کھایا ہے ان سب کو لوٹانا پڑے گا، ان سب کو راضی کرنا پڑے گا اور اگر وہ دنیا سے چلے گئے ہوں تو ان کے ورثا کو لوٹانا پڑے گا اور اس کے شرعی تقاضے پورے کرنے ہوں گے۔

سچّی توبہ کی علامات

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بِن مُبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا کہ "سچّی توبہ کی چھ علامات ہیں: (۱) گُزشتہ گناہوں پر نادِم ہونا (۲) گناہوں کی طرف نہ لوٹنے کا عَزمِ مُصَمَّم (۳) جن فرائض میں کوتاہی کی ہے ان کی ادائیگی (٤) جن کا حَق تَلَف کیا ہے انہیں ان کا حق دینا (٥) ناجائز و حرام مال سے بدن پر جو چربی چڑھ گئی ہو اُسے غَم وحُزن کے ذریعے پگھلانا یہاں تک کہ کھال ہڈی سے چمٹ جائے اور پھر اگر اُس پہ گوشت آئے تو ایسا گوشت آئے جو حلال وطیب سے پروان چڑھا ہو (٦) جس طرح بدن کو نفسانی خواہشات کی لذت پہنچائی ہے اسی طرح اسے اطاعت کا مزہ چکھانا۔"

(شرح بخاری لابن بطّال، کتاب الدعائ، باب توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا، ۱۰/ ۸۰)

دعوتِ اسلامی کی برکات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے لئے بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کی برکت سے دن رات گناہوں میں ملوث رہنے والے افراد توبہ کرکے نیکیوں کی راہ پر گامزن ہوگئے، اغیار کے فیشن کو چھوڑ کر سنتوں سے محبت کرنے والے بن گئے، پنج وقتہ نماز، نفلی عبادات، ماں باپ کی اطاعت اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے، اپنی اور ساری دنیا کی اصلاح کی کوشش کے لیے دعوت اسلامی کے بارہ مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بن گئے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور بارہ مدنی کاموں میں سے روزانہ کے پانچ مدنی

کام (1)صدائے مدینہ (2)بعدِ فجر مدنی حلقہ (3) مسجد درس (4) چوک درس (5) مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت ،اسی طرح ہفتہ وار پانچ مدنی کام (1)علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت (2) ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت (3) تعطیل اعتکاف VCD(4) اجتماع اور (5)مدنی مذاکرے میں شرکت کے ساتھ ساتھ ماہانہ دو مدنی کام مدنی انعامات اور مدنی قافلے میں عاشقان رسول کے ساتھ شرکت کیا کریں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خوب خوب برکتیں نصیب ہوں گی۔ان مدنی کاموں میں سے ایک کام مسجد درس ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بہت سے بگڑے ہوئے مسلمان بالخصوص نوجوان راہ راست پر آگئے۔آیئے ترغیب کے لیے ایک مدنی بہار سنتے ہیں َ۔

مرکزالاولیاء(لاہور پنجاب پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ بدقسمتی سے دنیا کی فانی لذّات کے سمندر میں غوطہ زن تھا فلمیں ڈرامے دیکھنے کا اس قدر جنونی تھا جب تک فحش وعریانی والے مناظر نہ دیکھ لیتا مجھے چین نہیں آتا تھا،بس زندگی کے شب وروز انہیں بداعمالیوں میں بسر ہورہے تھے۔قسمت اچھی تھی کہ دعوت اسلامی کا مدنی ماحول مل گیا ورنہ شاید زندگی کی انمول سانسیں فضولیات اور لغویات میں گزر جاتیں اور بروز قیامت ندامت وحسرت کا سامنا کرنا پڑتا۔اس مدنی ماحول میں آنے کا سبب کچھ یوں بنا کہ ہمارے علاقے میں دعوت اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ایک عاشق رسول اسلامی بھائی علاقے کی مسجد میں درس فیضان سنّت دیا کرتے تھے۔جب کبھی نماز کے لیے مسجد کی حاضری کی سعادت ملتی تو میں بھی درسِ فیضان سنّت سننے کے لیے بیٹھ جاتا،ان کا انداز بیان بہت عام فہم تھا کہ میں متاثرہوئے بغیر نہ رہ سکا،درس کے بعد وہ بڑی محبت سے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت دیا کرتے ان کی دعوت کی برکت سے سنّتوں بھرے اجتماع میں جانا ہوا جہاں پر ہر طرف سنّتوں کی بہاریں تھی کثیر مسلمانوں کے سروں پر عمامے شریف کا تاج سجا ہوا تھا،سنّتوں کی ہر طرف

مسکراتی بہاریں دیکھ کر دل باغ باغ بلکہ باغ مدینہ بن گیا مزید اسلامی بھائیوں کے اخلاق وکرداراور پر سوز بیان اور رقت انگیز دعا نے دل کی دنیا ہی بدل دی، میرے قلب پر چھائے غفلت کے بادل چھٹ گئے اور میں مدنی ماحول کا ہو کر رہ گیا پابندی سے سنّتوں بھرے اجتماع میں جانے کا معمول بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مدنی ماحول کی برکات ملنا شروع ہوگئی میرے علم وعمل میں ترقی ہونے لگی۔ 26 مرتبہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی جس سے مزید مدنی کاموں کا جذبہ دل میں موجزن ہو گیا اور اسی جذبے کے تحت تادم تحریر علاقائی ذمہ دار ہونے کی حیثیت سے مدنی کاموں میں مصروف عمل ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن" کے سترہ حُرُوف کی نسبت سے چھینکنے کے آداب کے 17 مَدَنی پھول سنئے۔

دو فرامین مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔ (بُخارِی ج ۴ ص ۱۶۳ حدیث ۶۲۲۶) (2) جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے

ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج۱۱ ص۳۵۸ حدیث ۱۲۲۸۴) (3) چھینک کے وَقت سر جھکایئے ، منہ چُھپایئے اور آواز آہِستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص۶۸۴) (4) چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائنُ العرفان صَفْحَہ 3 پر طَحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے (5) سننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرحَمُکَ اللّٰہ "(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے ۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۱۹) (6) جواب سن کر چھینکنے والا کہے: "یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ "(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے: "یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ "(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے)۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۶) (7) جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ (مراٰۃُ المناجیح ج۶ ص۳۹۶) (8) حضرتِ مولائے کائنات ، علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مبتلا نہیں ہو گا۔ (مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیح ج۸ ص۴۹۹ تحت الحدیث ۴۷۳۹) (9) چھینکنے والے کو چاہیے کہ زور سے حمد کہے تاکہ کوئی سنے اور جواب دے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۸۴) (10) چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجِب ہے، دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجِب نہیں بلکہ مُستحَب ہے۔ (عالمگیری ج۵ ص۳۲۶) (11) جواب اس صورت میں واجب ہو گا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور

حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۲۰) (12) خطبے کے وقت کسی کو چھینک آئی تو سننے والا اس کو جواب نہ دے۔ (فتاوٰی قاضی خان ج ۲ ص ۳۷۷) (13) کئی اسلامی بھائی موجود ہوں تو بعض حاضِرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہو گا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔ (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۶۸۴) (14) دیوار کے پیچھے کسی کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تو سننے والا اس کا جواب دے۔ (ایضاً) (15) نَماز میں چھینک آئے تو سُکوت کرے (یعنی خاموش رہے) اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو بھی نَماز میں حَرَج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارِغ ہو کر کہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۹۸) (16) آپ نَماز پڑھ رہے ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب کی نیّت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لیا تو آپ کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۹۸) (17) کافِر کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو جواب میں یَھْدِیْکَ اللّٰہُ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے ہدایت کرے) کہا جائے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۶۸۴) طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب " بہارِ شریعت " حصّہ 16 (312 صَفَحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب " سنّتیں اور آداب " ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، رَحمتِ عالَم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: قِیامت کے روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (البدور السّافرۃ فی امور الاخرۃ للسیوطی ص ۱۳۱ حدیث ۳۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شاہی تھپڑ کا انجام

امیرُ المُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ حقوقُ العِباد کے مُعامَلے میں کسی کی رعایت نہ فرماتے تھے۔ چُنانچہ شاہِ غَسّان نیا نیا مسلمان ہوا تھا اور اس سے حضرت سیِّدُنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بَہُت زیادہ خوشی ہوئی تھی کیوں کہ اس کے سبب اب اُس کی رعایا کے ایمان لانے کی اُمّید پیدا ہو گئی تھی۔ دورانِ طواف شاہِ غَسّان کے کپڑے پر کسی غریب اَعرابی کا پاؤں آ گیا، غصّے میں آکر اس نے ایسا زوردار طمانچہ مارا کہ اَعرابی کا دانت شہید ہو گیا۔ اُس نے سیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بارگاہ میں فریاد کی۔ شاہِ غَسّان نے طمانچہ مارنے کا اِعتِراف کیا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے

مُدَّعی یعنی اس مظلوم اَعرابی سے فرمایا کہ آپ شاہِ غَسّان سے قِصاص یعنی بدلہ لے سکتے ہیں۔ یہ سن کر شاہِ غَسّان نے بُرا مناتے ہوئے کہا کہ ایک معمولی شخص مجھ جیسے بادشاہ کے برابر کیسے ہو گیا جو اسکو مجھ سے بدلہ لینے کا حق حاصل ہو گیا! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اسلام نے تم دونوں کو برابر کر دیا ہے۔ شاہِ غَسّان نے قِصاص کیلئے ایک دن کی مُہلَت لی اور رات کے وقت نکل بھاگا اور مُرتَد ہو گیا۔

(خُطباتِ مُحرّم ص ۱۳۸ شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور)

فاروقِ اعظم کی سادگی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شاہِ غَسّان جیسے بادشاہ کی ذرَّہ برابر بھی رعایت نہ فرمائی اور اس بدنصیب کے اسلام سے پھر کر دوبارہ کفر کے گڑھے میں کود جانے سے اسلام کو بھی کوئی نقصان نہ پہنچا۔ بلکہ اگر حضرت سیّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رعایت فرما دیتے تو شاید اسلام کو ضَرر (یعنی نقصان) پہنچتا اور لوگوں کا اس طرح ذِہن بنتا کہ اسلام کمزور کو طاقتور سے مَعاذاللہ عزوجل حق نہیں دلوا سکتا۔ یہ عادِلانہ نِظام ہی کی بَرَکت تھی کہ ایک روز حضرتِ سیّدُنا فاروقِ اعظم بِغیر کسی محافِظ کے بے خوف و خَطر گرمی کے موسِم میں ایک دَرَخت کے نیچے پتّھر پر اپنا مبارَک سر رکھ کر سَو رہے تھے کہ رُوم کا قاصِد ان کی تلاش میں اِدھر آنکلا اور انہیں اس طرح سوتا دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کیا یہی وہ شخص ہے جس سے ساری دنیا لرزہ بَراَندام ہے! پھر وہ بول اٹھا: اے عمر! آپ عدل کرتے ہیں، حُقُوق العِباد کا خیال رکھتے ہیں تو آپ کو پتّھر وں پر بھی نیند آجاتی ہے اور ہمارے بادشاہ ظلم کرتے ہیں بندوں کے حُقُوق پامال کرتے ہیں لہٰذا انہیں مخمَلیں بستروں پر بھی نیند نہیں آتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

امین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سبحان اللہ عزوجل ! ہمارا دینِ اسلام کتنا عظیم ہے کہ اس نے تمام لوگوں کو حقوق اللہ کی بجا آوری کیساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کا بھی حکم فرمایا ہے چاہے کوئی بادشاہ ہو یا فقیر حقوق کی ادائیگی کے حوالے سے سب کو ایک ہی صف میں کھڑا کر دیا اور جب کسی پر دوسرے مسلمان کا حق ثابت ہو جائے اُسے اس کا پورا پورا حق ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ یاد رکھئے! حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں ایسی چیزیں ہیں جن کا خیال رکھنا بہر حال ضروری ہے اور ان میں سے کسی ایک سے بھی غفلت برتنا دین و دنیا کے نقصان کا باعث ہے۔ مگر افسوس! آج کل ان دونوں سے ہی غفلت برتی جارہی ہے، بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے حوالے سے دیکھا جائے تو مسلمان اپنے انجام سے بے خوف ہو کر ظلم وزیادتی کرنے، دھمکیاں دے کر لوگوں سے رقم کا مطالبہ کرنے اور ان کے مال وجائداد پر قبضہ کرنے، چوری، ڈکیتی دہشت گردی اور قتل وغارتگری جیسے گناہوں میں مبتلا ہو کر نجانے کس کس طرح مسلمانوں کے حقوق پامال کررہے ہیں۔ حالانکہ مسلمان کا حق دبانا یا اسے کسی بھی طرح ستانا اس کا دل دکھانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مسلمان کو بلاوجہ ستانے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہے۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿۵۸﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان اور کھلا

گناہ اپنے سر لیا(ف ۱۴۹)

اور جو اس گناہ کا مرتکب ہوا اور پھر توبہ بھی نہ کی تو وہ عذاب نار کا مستحق و حقدار ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ فَتَنُوا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ لَمۡ یَتُوۡبُوۡا فَلَهُمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ

ترجمہ کنزالایمان: بیشک جنھوں نے ایذاء دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔(پ ۳۰،البروج:۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمان کے حقوق کی پاسداری نہ کرنے اور اسے ظلم وستم کا نشانہ بنانے والے کو عذاب نار کی وعید سنائی ہے اس کے علاوہ نبی کریم، روف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی مسلمانوں کے حقوق کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کا حکم ارشاد فرمایا اور ایک دوسرے پر ظلم وزیادتی کرنے سے منع فرمایا۔

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دوجہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:" مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے بے یارومددگار چھوڑتا ہے۔"(صحیح مسلم ،کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم الظلم ،رقم ۲۵۸۰، ص ۱۳۹۴)

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے:"کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"(صحیح مسلم ،کتاب الایمان، باب بیان تفاضل الاسلام الخ، رقم ۴۱، ص ۴۱)

اس حدیثِ پاک کے تَحت مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں کہ "کامل مسلمان وہ ہے جو لُغۃً شرعاً ہر طرح مسلمان ہو (اور) مومن وہ ہے جو کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے، گالی، طعنہ، چغلی وغیرہ نہ کرے، کسی کو نہ مارے پیٹے، نہ اس کے خلاف کچھ تحریر کرے۔"

(مراٰۃ المناجیح ج ا ص ۲۹)

دائرہ ایمان سے نکل جانے کا خطرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامل مسلمان وُہی ہے جو زَبان سے کسی کو گالی نہ دے، بِلا اجازتِ شَرعی کسی کو بُرا نہ کہے، کسی کی غیبت نہ کرے، کسی کو بے وقوف نہ کہے، کسی کے عیب کو نہ کھولے، کسی کا بھید نہ کھولے اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ دے، کسی کی دل آزاری نہ کرے، بِلا اجازتِ شَرعی کسی کو نہ مارے، کسی کو تنقید بے جا کا نشانہ نہ بنائے، جو شخص ایسا نہ ہوا بلکہ لوگوں کو اُس نے ہر طرح کی تکلیف دی، ہاتھ سے مارا، آنکھ سے کسی کی طرف ایذاء دینے والے انداز سے اشارہ کیا، لوگ اُس سے تنگ و بیزار رہے تو وہ شخص کامِل مسلمان نہیں ہے، ایمان اس کے دل میں مضبوط نہیں ہے، انتقال کے وقت احتمال ہے کہ مَعاذاللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان غالب آجائے اور ہر طرح سے اُسے وسوسے ڈالے اور مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ وہ شخص دائرہ ایمان سے نکل جائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ کرے اس کا قدم صراطِ مستقیم سے پِھسَل جائے اور وہ جہنَّم کی راہ اختیار کرے، جنَّت سے محروم رہے۔ بخلاف اس کے جس کا ایمان کامل ہو، اسلام کی سچی مَحبَّت اُس کے دل کو حاصِل ہو، کامِل مسلمانوں والے اعمال و افعال اس میں پائے جاتے ہوں، بندوں کے حُقوق گردن پر نہ اٹھائے ہوں، اِس صورت میں بفضلہٖ تعالیٰ شیطان کا وسوسہ موت کے وقت اثر انداز نہ ہو گا، دریائے ایمان جوش مارے گا۔ فِرشتہ ابلیس کو

بھگادے گا، وساوس کو دُور کریگا، اس لئے خاتِمہ بالخیر ہو گا، شیطان اپنا سر پیٹے گا، اپنے سر پر خاک اُڑائے گا اور بہت چیخے گا چلائے گا۔

زندگی اور موت کی ہے یاالٰہی کشمکش

جاں چلے تیری رِضا پر بیکس و مجبور کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا مسلمان کی عزت وحرمت کی اہمیت بہت زیادہ ہے لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کی دل آزاری وایذارسانی سے بچتے رہیں اور خیر خواہی کرتے ہوئے ان کے دکھ درد میں شریک ہوں اگر ممکن ہو تو ان کی پریشانیاں دور کریں۔

حضرتِ سیدنا ابو دَرْدَاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے مسلمانوں کے راستے سے ایذا پہنچانے والی چیز ہٹادی اسکے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور جس کے لئے اللہ عزوجل کے پاس ایک نیکی لکھی جائے تو اللہ عزوجل اس نیکی کے سبب اسے جنت میں داخل فرمادے گا۔" (المعجم الاوسط، رقم ۳۲، ج۱، ص۱۹)

تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ، باعِث نُزُولِ سکینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: "میں نے ایک شخص کو جنّت میں گھومتے ہوئے دیکھا کہ جدھر چاہتا ہے نکل جاتا ہے کیوں کہ اُس نے اِس دنیا میں ایک ایسے دَرَخت کو راستے سے کاٹ دیا تھا جو کہ لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔" (صَحیح مُسلِم ص۱۴۱۰ حدیث ۲۶۱۷)

حضرتِ سیدنا ابو کثیر سُحَیْمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ

سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مجھے ایسا عمل بتائیے کہ جب بندہ اسے کرے تو جنت میں داخل ہو جائے۔"انہوں نے فرمایا،" جب میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں یہی سوال کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ" وہ بندہ اللہ عزوجل اور آخرت پر ایمان لے آئے۔"میں نے عرض کیا،"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان کے ساتھ کوئی عمل بھی ارشاد فرمایئے۔" فرمایا،" اللہ عزوجل کے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ نہ کچھ صدقہ کرے۔" میں نے عرض کیا،"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر وہ فقیر ہو اور صدقہ کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو کیا کرے ؟"فرمایا،"وہ نیکی کا حکم دے اور بُری بات سے منع کرے۔"میں نے عرض کیا،"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر وہ بولنے میں اٹکتا ہو، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کی استطاعت نہ ہو تو؟"فرمایا کہ" جاہل کو علم سکھائے۔"میں نے عرض کیا،"اگر وہ خود جاہل ہو تو؟"فرمایا،"مظلوم کی مدد کرے۔"میں نے عرض کیا،"اگر وہ کمزور ہو اور مظلوم کی مدد کرنے پر قادر نہ ہو تو؟"فرمایا کہ"تم اپنے دوست میں جو بھلائی چاہتے ہو وہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کو ایذاء دینا چھوڑ دے۔"میں نے عرض کیا،"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر وہ یہ عمل کریگا تو جنت میں داخل ہو جائے گا؟"فرمایا کہ"جو مسلمان ان اعمال میں سے کوئی ایک عمل بھی کریگا میں خود اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کروں گا۔"

(الترغیب والترہیب، کتاب الحدود، باب الترغیب فی الامر بالمعروف... الخ، رقم ۲۰، ج ۳ ص ۱۶۲)

آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بے اِنتہا عاجزی

ہمارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے اُسوۂ حَسَنہ کے ذَرِیعے ہم غلاموں کو حُقُوقُ العِباد کا خیال رکھنے کی جس احسن انداز میں تعلیم دی ہے اس کی ایک رقّت انگیز جھلک

مُلاحظہ فرمایئے۔ چُنانچِہ ہمارے جان سے بھی پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وفات ظاہِری کے وقت اجتماعِ عام میں اعلان فرمایا:"اگر میرے ذمّے کسی کا قرض آتا ہو، اگر میں نے کسی کی جان ومال اور آبرو کو صدمہ پہنچایا ہو تو میری جان ومال اور آبرو حاضِر ہے،"اِس دنیا میں بدلہ لے لے۔"تم میں سے کوئی یہ اندیشہ نہ کرے کہ اگر کسی نے مجھ سے بدلہ لیا تو میں ناراض ہو جاؤں گا یہ میری شان نہیں۔مجھے یہ اَمر بہُت پسند ہے کہ اگر کسی کا حق میرے ذِمّے ہے تو وہ مجھ سے وُصُول کر لے یا مجھے مُعاف کر دے۔پھر فرمایا:اے لوگو!جس شخص پر کوئی حق ہو اسے چاہئے کہ وہ ادا کرے اور یہ خیال نہ کرے کہ رُسوائی ہو گی اس لیے کہ دنیا کی رُسوائی آخِرت کی رُسوائی سے بہُت آسان ہے۔

(تاریخ دِمشق لابن عساکر ج ۴۸ ص ۳۲۳ مُلَخَّصاً)

نیکیوں کے ذَرِیعے مالدار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کہ جو خود رحمۃ للعلمین ہیں آپ نے کبھی کسی کا حق دبایا ہو، کسی کو ستایا ہو اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا مگر پھر بھی خوف خدا کے سبب لوگوں سے معافی مانگ رہے ہیں۔آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے اس عمل سے ہمیں بھی درس ملتا ہے کہ اگر کبھی جانے انجانے میں مسلمان کی حق تلفی ہو جائے یا کسی کو ہماری ذات سے کوئی تکلیف پہنچے تو فوراَ معافی مانگ لینی چاہیے۔اس کام میں ہرگز ہرگز سُستی وشرم نہیں کرنی چاہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروز قیامت ایسی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے کہ ساری مخلوق کے سامنے رُسوائی ہو۔لہٰذا عاجز بن کر فوراَ معافی مانگ لینے ہی میں دین ودنیا کی بھلائی ہے ورنہ آخرت میں اپنی نیکیاں دینی پڑ جائیں گی۔اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کے گناہوں کا بوجھ بھی اٹھانا پڑے گا جیسا کہ

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِستِفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو مُفلِس کون ہے؟ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم میں سے جس کے پاس دراہم ہوں نہ دیگر سامان، وہ مُفلِس ہے۔ فرمایا: "(نہیں! یہ لوگ حقیقت میں مُفلِس نہیں بلکہ) میری اُمّت میں مُفلِس وہ ہے جو قِیامَت کے دن نماز، روزے اور زکوٰۃ تو لے کر آئے گا مگر ساتھ ہی کسی کو گالی بھی دی ہوگی، کسی کو تُہمت لگائی ہوگی، اُس کا مال ناحَق کھایا ہوگا، اُس کا خون بہایا ہوگا، اِس کو مارا ہوگا۔ پس (ان سب گُناہوں کے بدلے میں) اس کی نیکیوں میں سے کچھ اِس مظلوم کو دے دی جائیں گی اور کچھ اُس مظلوم کو۔ پھر اگر اُس کے ذمے جو حُقوق تھے اُن کی ادائیگی سے پہلے اُس کی نیکیاں خَتْم ہو گئیں تو اُن مظلوموں کی خطائیں لیکر اُس ظالِم پر ڈال دی جائیں گی، پھر اُسے آگ میں پھینک دیا جائے گا۔"[1]

حضرت سیِّدُنا شیخ ابوطالب محمد بن علی مکی علیہ رحمۃ اللہِ القوی "قُوتُ القُلوب" میں فرماتے ہیں: "زیادہ تر (اپنے نہیں بلکہ) دوسروں کے گناہ ہی دوزخ میں داخِلے کا باعِث ہوں گے جو (حقوقُ العِباد تَلَف کرنے کے سبب) انسان پر ڈالدیئے جائیں گے۔ نیز بے شمار افراد (اپنی نیکیوں کے سبب نہیں بلکہ) دوسروں کی نیکیاں حاصِل کر کے جنَّت میں داخِل ہو جائیں گے۔" (قُوتُ القُلوب ج ۲ ص ۲۹۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقوق العباد کا معاملہ واقعی بہت نازک ہے ہمیں اس بارے میں ہر وقت محتاط رہنا چاہیے۔ اگر کبھی دانستہ یا نادانستہ طور پر کسی مسلمان کا حق تلف ہو جائے تو فوراً توبہ کرتے ہوئے صاحب حق سے معافی بھی مانگنی چاہیے۔ کیونکہ بندوں کے حقوق کا ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور

---

1 مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم الظلم، ص ۱۳۹۴، حدیث: ۲۵۸۱

بندوں کے حقوقِ واجبہ نہ ادا کرنا گناہ کبیرہ ہے جو صرف توبہ کرنے سے معاف نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ضروری ہے کہ توبہ کے ساتھ ساتھ یا تو حقوق ادا کر دے یا صاحبان حقوق سے حقوق معاف کروالے کیوں کہ جب تک بندے نہ معاف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں فرمائے گا۔

میرے آقا اعلی حضرت ، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ شریف میں ایک حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ شہنشاہ ابرار، محبوب رب غفار، مدینے کے تاجدار، دو عالم کے مالک و مختار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے دفتر (رجسٹر) تین ہیں، ایک دفتر میں اللہ تعالیٰ کچھ نہ بخشے گا اور ایک دفتر کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پروا نہیں اور ایک دفتر میں اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا، وہ دفتر جس میں اصلاً معافی کی جگہ نہیں وہ تو کفر ہے کہ کسی طرح نہ بخشا جائے گا اور وہ دفتر جس کی اللہ عزوجل کو کچھ پروا نہیں وہ بندے کا گناہ ہے خالص اپنے اور اپنے رب کے معاملہ میں کہ کسی دن کا روزہ ترک کیا یا کوئی نماز چھوڑ دی اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے معاف کر دے اور در گزر فرمائے اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا وہ بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم ہے کہ اس میں ضرور بدلہ ہونا ہے۔

(امسند احمد بن حنبل حدیث ۲۵۵۰۰ داراحیاء التراث العربی بیروت ۳۴۲/۷)

(المستدرک للحاکم کتاب الاھوال باب جعل اللہ القصاص بین الدواب المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۶۷۔۴۷۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے: "تم لوگ حُقُوق، حق والوں کے سپرد کر دو گے حتّٰی کہ بے سینگ والی کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔"

(صَحیح مُسلِم ص ۱۳۹۴ حدیث ۲۵۸۲)

مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: اگر تم نے دنیا میں لوگوں کے حُقُوق ادا نہ کئے تو لا مَحالہ (یعنی ہر صورت میں) قِیامت میں ادا کرو گے، یہاں دنیا میں مال سے اور آخِرت میں اعمال سے، لٰہذا بہتری اسی میں ہے کہ دنیا ہی میں ادا کر دو ورنہ پچھتانا پڑے گا۔ "مِراٰۃ شَرحِ مشکوٰۃ" میں ہے: "جانور اگرچہ شرعی احکام کے مُکلَّف نہیں ہیں مگر حُقُوقُ العِباد جانوروں کو بھی ادا کرنے ہوں گے۔" (مراٰۃ ج٦ ص ٦٧٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والے حضرات حُقُوقُ العِباد کے بظاہِر معمولی نظر آنے والے مُعامَلات میں بھی ایسی احتیاط کرتے ہیں کہ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ چُنانچِہ

آدھا سیب

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک باغ کے اندر نَہر میں سیب دیکھا، اٹھایا اور کھالیا۔ کھاتے تو کھالیا مگر پھر پریشان ہوگئے کہ یہ میں نے کیا کیا! میں نے اس کے مالِک کی اجازت کے بِغیر کیوں کھایا! چُنانچِہ تلاشتے ہوئے باغ تک پہنچے، باغ کی مالِکہ ایک خاتون تھیں، ان سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معذِرت طلب فرمائی، اُس نے عرض کی: یہ باغ میرا اور بادشاہ کا مُشترکہ ہے، میں اپنا حق مُعاف کرتی ہوں لیکن بادشاہ کا حق مُعاف کرنے کی مَجاز نہیں۔ بادشاہ بَلخ میں تھا لہٰذا سیِّدُنا ابراھیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آدھا سیب مُعاف کروانے کیلئے بَلخ کا سفر اختیار کیا اور مُعاف کروا کر ہی دم لیا۔

(رحلۃ ابن بطوطۃ ج ۱ ص ۳۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت میں بِغیر پوچھے دوسروں کی چیزیں ہڑپ کر جانے والوں، سبزیوں اور پھلوں کی ریڑھیوں سے چپ چاپ کچھ نہ کچھ اٹھا کر اپنی ٹوکری میں ڈال لینے والوں کیلئے عبرت ہی عبرت ہے۔ بظاہر معمولی نظر آنے والی شے بھی اگر بِغیر اجازت استعمال کر ڈالی اور قِیامت کے روز پکڑے گئے تو کیا بنے گا؟ آیئے !اس بارے میں شیخِ طریقت ،امیرِ اہلِسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عمل ملاحظہ کیجئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حُقوق اللہ کے معاملے میں حد دَرَجہ محتاط ہیں ایک مرتبہ دورۂ حدیث (جامعۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) کے ایک طالبِ علم کی فتاویٰ رَضَویہ شریف کی ایک جلد چند دن آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے زیرِ مطالعہ رہی۔ آپ نے فتاویٰ رَضَویہ شریف کی جلد مع رُقعہ جب واپس فرمائی تو طالبِ علم رُقعہ پڑھ کر ششدر رہ گئے اور جذباتِ تاثر سے ان کی پلکیں بھیگ گئیں۔ (مضمون کچھ یوں تھا)

میرے میٹھے میٹھے مَدَنی بیٹے زِیدَ مَجْدُہٗ کی خدمت میں شکریہ بھرا اسلام، آپ کی فتاویٰ رَضَویہ شریف سے مطلوبہ عبارات کے عِلاوہ بھی استِفادہ کیا، خاص خاص کَلِمات وفِقرات کو خط کشیدہ کرنے کی عادت ہے مگر مَجاز (یعنی بااختیار) نہ ہونے کے باعث مُجتَنِب (یعنی رکا) رہا مگر بے احتیاطی کے سبب ایک صفحہ کے اوپر کی جانب معمولی سا کاغذ پھٹ گیا، بصد نَدامت معذرت خواہ ہوں، امّید ہے مُعافی کی خیرات سے مَحروم نہیں فرمائیں گے۔ کاغذ اتنا کم شق ہوا ہے کہ غالباً ڈھونڈنے پر بھی نہ مل سکے۔ عِلاوہ ازِیں بھی جو حُقوق تَلَف ہوئے ہوں مُعاف فرمادیجئے۔ دَین ہو تو وصول کر لیجئے (یعنی میری طرف آپ کی کوئی رقم وغیرہ بنتی ہو تو لے لیجئے)۔ دعائے مغفِرت سے نوازتے رہے۔ والسلام مع الاکرام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بزرگان دین کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے حقوق العباد کا خاص خیال رکھنا چاہیے اگر ہوسکے تو کبھی اس طرح اپنا محاسبہ کیجئے کہ، "میری ذات سے کتنے ہی لوگوں کے شرعی حقوق وابستہ ہیں؟۔۔۔۔۔مثلاًماں باپ ، بچوں، بیوی ، قرابت داروں ، پڑوسیوں، عام مسلمانوں، مرشد، استاذ، شاگرد، اور ماتحت لوگوں کے حقوق۔۔۔۔۔لیکن افسوس! میں ان کے حقوق کماحقہ ادا کرنے میں ناکام رہا، میں سعادت مند بیٹا، شفیق باپ، مثالی شوہر، بے ضرر پڑوسی، مریدِ صادق، کامیاب استاذ، مثالی طالب العلم اور بہترین نگران بننے میں کامیاب نہ ہوسکا۔

ان کے حقوق پورے کرنا تو ایک طرف رہا، میں نے تو ان میں سے کسی کو گالی بھی دی، کسی پر تہمت لگائی، کسی کی غیبت کی، کسی کا مال ناحق کھایا، کسی کا خون بہایا، کسی کو بلا اجازتِ شرعی تکلیف دی ، کسی کو مارا پیٹا، کسی کا قرض دبالیا، کسی کی چیز عاریتاً لے کر واپس نہ کی، کسی کا نام بگاڑا، کسی کی چیز بلا اجازت باوجود اسے ناگوار گزرنے کے استعمال کی، کسی کی ریڑھی وغیرہ سے بلا اجازت پھل اٹھا کر کھائے، کسی ماتحت کی حق تلفی کی اور باوجودِ قدرت اس کی پریشانی کا کوئی حل نہ نکالا وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔آہ صد آہ! میں نے جن لوگوں کے حقوق تلف کئے۔۔یا۔۔ان پر ظلم کیا، اگر قیامت کے دن ان سب نے میرے خلاف بارگاہِ الٰہی عزوجل میں دعویٰ کر ڈالا تو مجھے ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے انہیں اپنی نیکیاں دینا پڑیں گی اور جب نیکیاں ختم ہوجائیں گی تو ان کے گناہ میری گردن پر ڈال دیئے جائیں گے۔ہائے افسوس! میرے پاس تو پہلے ہی نیکیوں کا فُقدان ہے اتنے سارے لوگوں کے حقوق کے بدلے میں دینے کے لئے نیکیاں کہاں سے لاؤں گا اور ان سب کے گناہوں کا بوجھ میں کس طرح سہہ پاؤں گا، آہ! میرا کیا بنے گا؟۔۔۔۔۔نہیں نہیں میں جلد از جلد اپنے بچنے کی کوئی صورت نکالوں گا، جس کے لئے میں

ان سب سے اپنے حقوق معاف کر دینے کی درخواست کروں گا، ان پر کئے گئے ظلم کا ازالہ کروں گا، کسی نہ کسی طرح ان سب کو راضی کر لوں گا تاکہ میدانِ محشر کے کرب ناک ماحول میں مجھے ان کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ ان شاء اللہ عزوجل

یاد رکھئے! حقوق العباد کی ادائیگی کے حوالے سے جب یہ ذہن بن جائے تو بلاوجہ سستی کرنے یا شرمانے کے بجائے جلد از جلد ان تمام کے حقوق ادا کر دیجئے یا سب سے معافی مانگ لیجئے۔ آیئے مسلمانوں کے چند اہم اور ضروری حقوق ملاحظہ کیجئے!

مسلمانوں کے حقوق

چنانچہ حجۃ الاسلام حضرت سیدنا ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں:

❀...**پہلا حق** یہ ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے اور جو اپنے لئے نا پسند کرے وہ اس کے لئے بھی ناپسند کرے۔

حضرت سَیِّدُنا ابو موسی اَشْعَری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا یعنی مومن مومن کے لئے عمارت کی مثل ہے، جس کا بعض حصہ بعض کو مضبوط رکھتا ہے۔ صحیح البخاری، کتاب المظالم و الغصب، باب نصر المظلوم، ۲/۱۲۷، الحدیث: ۲۴۴۶

❀...**دوسرا حق** یہ ہے کہ اپنے قول و فعل سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچائے۔

چنانچہ فضائل کے بارے میں مروی ایک طویل حدیث کے ضِمن میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد مبارک ہے: "اگر تم لوگوں کو بھلائی پہنچانے کی طاقت نہیں رکھتے تو انہیں برائی بھی نہ پہنچاؤ، یہ عمل تمہاری طرف سے صدقہ ہے۔

صحیح البخاری، کتاب العتق، باب ای الرقاب افضل، ۲/ ۱۵۰، الحدیث ۲۵۱۸، بتغیر قلیل

❀...**تیسرا حق** یہ ہے کہ ہر مسلمان کے ساتھ عاجزی سے پیش آئے اور کسی پر تکبُّر نہ کرے کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی **مُتَکَبِّر** اور اترانے والے کو پسند نہیں فرماتا۔ پ۲۱، لقمٰن: ۱۸

جبکہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عظمت نشان ہے: "**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے میری طرف وحی فرمائی کہ عاجزی اختیار کرو حتی کہ تم میں سے کوئی ایک دوسرے پر فخر نہ کرے۔ صحیح مسلم، کتاب الجنۃ، باب الصفات التی یعرف بھا فی الدنیا۔۔۔الخ، الحدیث: (۲۸۶۵)، ص ۱۵۳۳

❀...**چوتھا حق** یہ ہے کہ ایک دوسرے کے خلاف باتیں نہ سنے اور نہ ہی کسی کی بات سن کر دوسروں تک پہنچائے۔

اور حضور سیِّدِ عالَم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد معظم ہے: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ یعنی چغل خور جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب مایکرہ من النمیمۃ، ۴/۱۱۵، الحدیث: ۶۰۵۶

❀...**پانچواں حق**: جس مسلمان کے ساتھ جان پہچان ہے اگر اس کے ساتھ ناراضی ہو جائے تو تین دن سے زیادہ بول چال ترک نہ کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ حلال نہیں ہے کہ مسلمان (بغض و کینہ کے سبب سے) اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلق کاٹ کر اس کو چھوڑ دے۔ جو تین دن سے زیادہ اس طرح تعلق چھوڑے رہے گا اور اسی حالت میں مر جائے گا تو وہ جہنم میں داخل ہو گا۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فیمن یھجر اخاہ المسلم، الحدیث ۴۹۱۴، ج ۴، ص ۳۶۴)

❀...**چھٹا حق** یہ ہے کہ جس قدر ممکن ہو ہر مسلمان کے ساتھ اچھا سلوک کرے خواہ وہ حسن سلوک کا مستحق ہو یا نہ ہو۔

حضرت سیِّدُنا ابوہُرَیرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دستِ مبارک پکڑتا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے اپنا ہاتھ نہ چھوڑاتے یہاں تک کہ وہ خود چھوڑ دیتا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک زانوں کو آپ کے ہم نشیں کے زانوں سے الگ نہیں دیکھا گیا اور جب کوئی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہم کلام ہوتا تو آپ اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہوتے، جب تک وہ اپنی بات پوری نہ کرلیتا اس وقت تک اس کی طرف سے توجہ نہ ہٹاتے۔ المعجم الاوسط، ۶/۲۵۴، الحدیث: ۸۶۸۸ سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب إکرام الرجل جلیسه، ۴/۲۱۰، الحدیث: ۳۷۱۶

❀...**ساتواں حق** یہ ہے کہ تمام مخلوق کے ساتھ ہشاش بشاش نرم مزاج رہے۔

کیونکہ ایسا کرنا جنت میں داخل ہونے کا ایک سبب بھی ہے۔ چنانچہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ جہنم کس پر حرام ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ تو ارشاد فرمایا: عَلَی اللَّیِّنِ الْھَیِّنِ السَّھْلِ الْقَرِیْبِ یعنی نرم زبان، نرم طبیعت، درگزر کرنے والے اور ملنسار پر جہنم حرام ہے۔ سنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب، رقم: ۴۵، ۴/۲۲۰، الحدیث: ۲۴۹۶، بتغیر المعجم الاوسط، ۶/۱۸۶، الحدیث: ۸۴۵۲

❀...**آٹھواں حق** یہ ہے کہ مسلمانوں کی پردہ پوشی کرے۔

سرکارِ مدینہ قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ، شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: "جو شخص اپنے کسی بھائی کے پوشیدہ معاملے پر اطلاع پائے پھر

اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل فرمادے گا۔"(مجمع البحرین، کتاب الحدود، باب الستر علی المسلمین، رقم ۲۴۰۲، ج ۲، ص ۳۶۵، وفیہ مؤمن)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حقوق العباد کے حوالے سے مزید تفصیلی معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتب ورسائل مثلاً''اولاد کے حقوق''،''والدین زوجین اوراساتذہ کے حقوق''''سمندری گنبد''کا مطالعہ بے حد مفید ثابت ہوگا۔اس کے علاوہ مزید علم دین سیکھنے کے لیے عاشقان رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کو معمول بنالیجئے اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان مَدَنی قافلوں کی برکت سے پنج وقتہ نمازونوافل کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں بھی سیکھنے کوملتی ہیں اوریوں علمِ دین حاصل کرنے کاموقع میسر آتاہے۔آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار سنئے۔

نمازاوروضوکاطریقہ کیسے سیکھا؟

ڈِیرہ اِسماعیل خان(سرحد،پاکستان) میں مُقیم اسلامی بھائی نے مَدَنی قافلے سے حاصل ہونے والی بَرَکات تحریر فرمائیں جس کاخلاصہ یہ ہے:میں نے اپنی زندگی کاایک بہت بڑاحصہ علمِ دین سے دوری کی وجہ سے گناہوں میں گزاردیا۔ایک دن ہمارے قریبی گاؤں کے رہائشی ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی ہمارے گاؤں میں تشریف لائے اُنھوں نے بعدِ عَصر علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی ترکیب بنائی، نمازِ مغرب کے بعد سنّتوں بھرابیان کیااوربیان کے آخرمیں انہوں نے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ترغیب بھی دلائی۔میں نے اِجتماع میں شرکت کی نیت توکرلی لیکن دعوتِ اسلامی کامَدَنی

مرکز ہمارے گاؤں سے کافی دور تھا اس لئے میں اجتماع میں شریک نہ ہو سکا۔ اگلے ہفتے وہی اسلامی بھائی پھر تشریف لائے، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی ترکیب بنائی اور بعدِ مغرب سنّتوں بھرا بیان کیا اسی طرح ایک ماہ گزر گیا لیکن میں اِجتماع میں شرکت نہ کر سکا۔ اب کی بار وہی اسلامی بھائی مَدَنی قافلے کے ہمراہ ہمارے گاؤں میں تشریف لائے اور انفرادی کوشش کے ذریعے مجھ سمیت تین چار اسلامی بھائیوں کو اجتماع کے لئے تیار کر لیا۔ اس مرتبہ میں اپنی نیت کو عملی جامہ پہناتے ہوئے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں جا پہنچا۔ سنّتوں بھرے بیان کے بعد ذکر و دعا ہوئی، دورانِ دعا گریہ وزاری کے رِقّت انگیز مناظر دیکھ کر مجھ گناہگار کو بھی رونا آگیا۔ اِجتماع کی بَرَکات ہاتھوں ہاتھ ظاہر ہوئیں اور میں نے یہ عزمِ مُصمم کر لیا کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں مَدَنی قافلے میں ضرور سفر کروں گا۔ اگلے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں اکیلا ہی پہنچ گیا اور اجتماع کے اگلے ہی روز مَدَنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کی برکت سے میری نماز، وضو، غسل میں پائی جانے والی غلطیاں دور ہوئیں اور میں نے کئی دعائیں بھی سیکھ لیں۔ میں نے گناہوں سے توبہ کر کے اپنے آپ کو مَدَنی رنگ میں رنگ لیا۔ جب میں مَدَنی قافلے سے گھر پلٹا تو میرے سر پر سبز سبز عمامے کا تاج جگمگا رہا تھا یہ سب دیکھ کر لوگ حیران تھے کہ اس کے اندر یہ تبدیلی کیسے آگئی؟ کچھ دنوں کے بعد میں نے ہمت کر کے مسجد میں فیضانِ سنّت کا درس بھی شروع کر دیا، درسِ فیضانِ سنّت کی بَرَکت سے مزید تین اسلامی بھائیوں نے سبز سبز عمامہ کا تاج سجا لیا، اس کے بعد ہم باقاعدگی سے ہفتہ وار سنّتوں اجتماع میں شرکت کرنے لگے اور اس طرح ہمارے گاؤں میں بھی مَدَنی کاموں کی بہار آگئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح، ج۱ص۵۵ حدیث ۱۷۵)

"ایک چپ ہزار سکھ" کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے بات چیت کرنے کے 12 مَدَنی پھول

(1) مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے (2) مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزّز رہیں گے (3) چلاّ چلاّ کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلُّفی میں اکثر دوست آپس میں کرتے ہیں سنّت نہیں (4) چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا (5) بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گِھن آتی ہے (6) جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنّت نہیں (7) بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں قہقہہ نہ

لگائیے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا (8) زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے (9) سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: "جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اسے دُنیا سے بے رغبتی اور کم بولنے کی نعمت عطا کی گئی ہے تو اس کی قربت وصحبت اختیار کرو کیونکہ اسے حکمت دی جاتی ہے۔" (سُنَن ابن ماجہ ج۴ ص ۴۲۲ حدیث ۴۱۰۱) (10) فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم: "جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔" (سُنَنُ التِرمِذِیّ ج۴ ص ۲۲۵ حدیث ۲۵۰۹) مراٰۃ المناجیح میں ہے: حُجّۃُ الِاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں کہ: گفتگو کی چار قسمیں ہیں: (۱) خالِص مُضِر (یعنی مکمَّل طور پر نقصان دِہ) (۲) خالِص مفید (۳) مُضِر (یعنی نقصان دِہ) بھی مفید بھی (۴) نہ مُضِر نہ مفید۔ خالص مُضِر (یعنی مکمَّل نقصان دِہ) سے ہمیشہ پرہیز ضَروری ہے، خالِص مفید کلام (بات) ضَرور کیجئے، جو کلام مُضِر بھی ہو مفید بھی اس کے بولنے میں احتیاط کرے بہتر ہے کہ نہ بولے اور چوتھی قسم کے کلام میں وَقت ضائع کرنا ہے۔ ان کلاموں میں امتیاز کرنا مشکل ہے لہٰذا خاموشی بہتر ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج٦ ص ۴٦۴) (11) کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے (12) بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج۲۱، ص۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: "اس شخص پر جنّت حرام ہے جو

فحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔'' (کتابُ الصَّمت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ج۷ ص۲۰۴ رقم ۳۲۵ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب" سنّتیں اور آداب " ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھیے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں حقوق العباد کی پاسداری کرنے، مسلمانوں کی دل آزاری سے بچتے ہوئے حسن سلوک سے پیش آنے کی توفیق عطا فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف   (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضلیت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جو مجھ پر روزِ جُمعہ دُرود شریف پڑھے گا، میں قِیامت کے دن اس کی شَفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع للسیوطی ج ۷ ص ۱۹۹ حدیث ۲۲۳۵۲، از ضیائے درود و سلام، ص ۱۱)

رُسُل مَلَک پہ دُرود ہو وہی جانے ان کے شمار کو
مگر ایک ایسا دِکھا تو دو جو شَفیعِ روزِ شُمار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی

قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارگاہِ رسالت میں مقامِ امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم:

حَضرتِ سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری حَنَفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اَعظم ابُوحنیفہ نُعمان بن ثابت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْواحِد سے خاص عقیدت رکھتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں ایک روز سفر کرتا ہوا، ملکِ شام میں مُؤَذِّنِ رَسول حضرتِ سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے روضۂ مُبارَک پر حاضر ہوا، وہاں میری آنکھ لگ گئی اور میں نے اپنے آپ کو مکۂ مُعظَّمہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْماً) میں پایا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم قبیلہ بنی شیبہ کے دروازے پر مَوجُود ہیں اور ایک عُمر رَسیدہ شخص کو کسی چھوٹے بچے کی طرح اُٹھائے ہوئے ہیں، میں فَرطِ مَحبّت سے بے قرار ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی طرف بڑھا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے مُبارَک قدموں کو بوسہ دیا، دل ہی دل میں اس بات پر بڑا حیران بھی تھا کہ یہ ضعیف شخص کون ہے؟ اتنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم قُوّتِ باطنی اور علمِ غیب کے ذَریعے میری حیرت واِستِعجاب (تعجب) کی کیفیّت جان گئے اور مجھے مُخاطب کرکے فرمایا: ”یہ ابُوحنیفہ ہیں اور تمہارے اِمام ہیں۔

حضرتِ سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنا یہ خواب بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس سے مجھے مَعلُوم ہو گیا کہ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اَعظم ابُوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شُمار ان لوگوں میں سے ہے

جن کے اَوصاف شَریعت کے قائم رہنے والے اَحکام کی طرح قائِم و دائِم ہیں، یہی وجہ ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ان سے اس قدر مَحَبَّت فرماتے ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جو مَحَبَّت ہے، اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ جس طرح آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے خطا ممکن نہیں، اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے کرم سے حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی خَطا سے محفوظ ہیں۔

(کشف المحجوب، ص:۱۰۱ ابتغیر قلیل)

ہمارے آقا ہمارے مَولیٰ، امامِ اعظم ابُو حنیفہ
ہمارے ملجاء ہمارے ماویٰ امامِ اعظم ابُو حنیفہ
زمانہ بھر نے زمانہ بھر میں بہت تَجَسُّس کیا ولیکن
مِلا نہ کوئی اِمام تم سا امامِ اعظم ابُو حنیفہ

(دیوانِ سالک، رسائلِ نعیمیہ، ص:۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے جہاں ہمیں اِمامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عظمت وشان معلوم ہوئی، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عَطا سے دِلوں کے حالات سے بھی باخبر ہیں، جبھی تو خواب میں سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دِل میں پیدا ہونے والے سُوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "یہ ابُو حنیفہ ہیں اور یہ تمہارے امام ہیں۔" یہ تو خواب تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تو عَطائے خُداوَندی سے

اپنی حیاتِ ظاہری میں بھی کئی غیب کی خبریں اِرشاد فرمائیں۔ چُنانچہ

بینائی لوٹ آئی!

حضرتِ سیِّدَتُنا اُنَیسہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: مجھے میرے والدِ مُحترم نے بتایا: میں بیمار ہوا تو سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میری عِیادت کے لئے تشریف لائے اور دیکھ کر فرمایا! تمہیں اس بیماری سے کوئی حَرَج نہیں ہو گا، لیکن تمہاری اُس وَقْت کیا حالت ہو گی جب تم میرے وِصال کے بعد طویل عُمر گُزار کر نابینا ہو جاؤ گے؟ یہ سُن کر میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اس وَقْت حُصُولِ ثواب کی خاطِر صَبْر کروں گا۔ فرمایا: اگر تم ایسا کرو گے تو بِغیر حِساب کے جنَّت میں داخِل ہو جاؤ گے۔ چُنانچہ صاحِبِ شیریں مَقال، شَہَنشاہِ خُوش خِصال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ظاہِری وِصال کے بعد ان کی بینائی جاتی رہی، پھر ایک عرصہ کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی بینائی لوٹا دی اور ان کا انتِقال ہو گیا۔ (دَلائِلُ النُّبُوَّۃ لِلْبَیْہَقِی ج۶ ص ۴۷۹، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

علمِ غیبِ ذاتی اور عطائی میں فرق!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت کو سُن کر ہو سکتا ہے کہ شیطان کسی کے دل میں یہ وَسْوَسہ ڈالے کے غَیْب کا علم تو صِرف اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کو ہے، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیسے غَیْب کی خبر دیدی؟ تو عرض یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃ ہے، اس کا علمِ غیب ذاتی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ سے ہے، جبکہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا علمِ غیب عَطائی بھی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ سے بھی نہیں۔ انہیں جب سے

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بتایا تب سے ہے اور جتنا بتایا اُتنا ہی ہے، اِس کے بتائے بغیر ایک ذرّہ کا بھی علم نہیں۔ اب رہا یہ کہ کس کو کتنا علمِ غیب مِلا، یہ دینے والا جانے اور لینے والا جانے۔ علمِ غیبِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں پارہ 30 سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر آیت نمبر 24 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ (پ ۳۰، التکویر: ۲۴)		تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

اِس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیرِ خازن میں ہے: "مراد یہ ہے کہ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس علمِ غَیب آتا ہے تو تم پر اس میں بُخل نہیں فرماتے، بلکہ تمہیں بتاتے ہیں۔" (تفسیر خازن ج ۴، ص ۳۵۷) اِس آیت و تفسیر سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کو علمِ غیب بتاتے ہیں اور ظاہر ہے بتائے گا وُہی جو خُود بھی جانتا ہو۔

سرکار کی نظر میں امامِ اعظم کا عِلمی مقام!

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک غیب کی خبر دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: **لَوْ كَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ أُنَاسٌ مِّنْ أَبْنَاءِ فَارِس**۔ یعنی علم اگر ثُریّا پر مُعلَّق ہوتا تو اَوْلادِ فارس سے کچھ لوگ اسے وہاں سے بھی لے آتے۔ (مسند احمد، ج۳ ص: ۱۵۴، حدیث: ۷۹۵۵)

حَضرتِ سَیِّدُنا امام ابنِ حجر مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اِرْشاد فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک سے امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (کی ذاتِ بابرکت) مراد ہے۔ اس میں اَصلاً شک نہیں ہے، کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے زمانے میں اَہلِ فارس میں سے کوئی شَخص علم میں اُن کے رُتبے کو نہ پہنچا، بلکہ ان

کے شاگردوں کے (علمی) مرتبے تک بھی رَسائی نہ ہوئی اوراس میں سرورِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا کُھلا مُعْجِزَہ (بھی) ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غیب کی خبر دی، جو ہونے والا ہے بتادیا۔

(الخیرات الحسان، ص ۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات **اَظْہَرُ مِنَ الشَّمْسِ وَ اَبْیَنُ مِنَ الْاَمْس** (یعنی سُورج سے زیادہ روشن اور روزِ گزشتہ سے زیادہ قابلِ یقین) ہوگئی کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عَطائے الٰہی سے علمِ غیب ہے، جبھی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حَضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی آمد سے پہلے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زَبَردَسْت علمی قابلِیَّت وصلاحیَّت کی خبر دی۔ اب جیسا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ویسا ہی ظُہور بھی ہوا۔ امامِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس دُنیا میں تشریف لائے اور چہار سُو آپ کی علمی شُہرت کے ڈَنکے بجنے لگے، ہر طرف علم کی روشنی پھیل گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نامِ نامی، اسمِ گرامی "نُعمان" کے لُغوی معنیٰ کو دیکھیں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ واقعی اسم بامُسمّٰی نظر آتے ہیں۔ چُنانچہ شیخ الاسلام شہاب الدّین امامِ احمد ابنِ حجر ہیتمی مکی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: عُلَماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام "نُعْمان" ہی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نام میں بھی ایک لَطیف بات مَوْجُود ہے۔ وہ یہ کہ نُعْمان کی اَصْل ایسا خُون ہے جس سے اِنْسانی جِسْم (کاڈھانچہ) قائِم ہوتا ہے۔ تو (اس طرح) سَیِّدُنا امامِ اَعْظَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو نُعمان کہنے کی وَجہ یہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہی فقہِ اسلامی کی بُنیاد ہیں۔

(الخیرات الحسان، ص ۳۱)

تمہارے آگے تمام عالَم، نہ کیوں کرے زانُوئے اَدَب خَم

کہ پیشوایانِ دین نے مانا، امامِ اعظم ابُو حنیفہ
سراج تُو ہے بِغیر تیرے جو کوئی سمجھے حدیث و قرآں
پھرے بھٹکتا نہ پائے رستہ، امامِ اعظم ابو حنیفہ

(دیوانِ سالک، رسائلِ نعیمیہ، ص۳۶،۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام ونسب کُنیت ولقب:

آیئے !اب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مُختصر تعارُف اور حَیاتِ مُبارکہ کے چند گوشوں کے مُتعلِّق سُنتے ہیں ۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نامِ نامی نُعمان، والِدِ گرامی کا نام ثابت اور کُنیت ابُو حنیفہ (اور لقب امامِ اَعْظم ہے)۔ آپ 80ھ میں (کُوفہ) میں پیدا ہوئے اور 70 سال کی عُمر پا کر (2 شَعْبانُ الْمُعظَّم) 150ھ میں وَفات پائی۔(تاریخِ بغداد، ج۱۳، ص:۳۳۱، نُزھۃُ القاری ج۱، ص:۲۱۹) اور آج بھی بغداد شریف کے قبرستان خیزران میں آپ کا مزارِ فائضُ الاَنوار مَرجَعِ خَلائق ہے۔(تاریخِ بغداد، ۱۳، ص:۳۲۵) اَئمّہ اَربَعہ یعنی چاروں امام (امام ابُو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم) بَرحق ہیں اوران چاروں کے خُوش عقیدہ مُقلِّدین آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ سیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چاروں اماموں میں بُلند مرتبہ ہیں، اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان چاروں میں صِرف آپ تابِعی ہیں۔"تابِعی" اُس کو کہتے ہیں:"جس نے ایمان کی حالت میں کسی صَحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مُلاقات کی ہو اورایمان پر اُس کا خاتمہ ہوا ہو۔" (نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر، ص ۱۱۳، ملخصاً) سیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے مُختلف رِوایات کے تَحت چند صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مُلاقات کا شَرَف حاصل کیا ہے اور بعض صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے براہِ راست، سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِرشادات بھی سُنے ہیں۔ (الخیرات

الحسان، ص:۳۳)

ہے نام نعمان ابنِ ثابت، ابُو حنیفہ ہے ان کی کُنیت
پُکارتا ہے یہ کہہ کے عالَم، امامِ اعظم ابُو حنیفہ
(وسائلِ بخشش، ص۵۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَوْصافِ امامِ اعظم!

حضرت سَیِّدُنا ابُو نُعَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امامِ اَعْظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ہیئَت وحالت، چہرہ، لباس اور جُوتے اچھے ہوتے تھے اور اپنے پاس آنے والے ہر شخص کی مدد فرماتے۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص:۱۶) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قَد دَرمیانہ تھا، تمام لوگوں سے زِیادہ اَحْسن اَنداز میں کلام فرماتے اور کثرت سے خُوشبو استعمال فرماتے، جب باہر تشریف لاتے تو اچھی خُوشبو سے پہچانے جاتے۔

(اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص:۱۷،ملتقطاً)

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم دن بھر علمِ دین کی اِشاعت کے ساتھ ساتھ، قرآنِ پاک کی تِلاوت اور ساری رات عبادت ورِیاضت میں بَسر کرتے تھے۔ حضرتِ مِسْعَر بن کِدام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام فرماتے ہیں: "میں امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مسجِد میں حاضِر ہوا، دیکھا کہ نمازِ فَجر اَدا کرنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کو سارا دِن علمِ دِیْن پڑھاتے رہتے، اِس دَوران صِرف نمازوں کے وَقفے ہوئے۔ بعد نَمازِ عشاء آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے دولت سَرا (یعنی مَکانِ عالیشان) پر تشریف لے گئے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد سادَہ لباس میں ملبوس خُوب عِطْر لگا کر فَضائیں مہکاتے، اپنا

نُورانی چِہرہ چمکاتے ہوئے پھر آکر مسجِد کے کونے میں نوافِل میں مشغول ہوگئے، یہاں تک کہ صُبحِ صادِق ہوگئی، اب دَرِ دولت (یعنی مکانِ عالیشان) پر تشریف لے گئے اور لباس تبدیل کرکے واپَس آئے اور نمازِ فجر باجماعت اَدا کرنے کے بعد گُزشتہ کل کی طرح عِشاء تک سلسلۂ دَرْس وتدریس جاری رہا۔ میں نے سوچا آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہُت تھک گئے ہوں گے، آج رات تو ضَرور آرام فرمائیں گے، مگر دوسری رات بھی وُہی معمول رہا۔ پھر تیسرا دن اور رات بھی اِسی طرح گُزرا۔ میں بے حد مُتأثِّر ہوا اور میں نے فیصلہ کرلیا کہ عمر بھر ان کی خدمت میں رہوں گا۔ چُنانچِہ میں نے ان کی مسجِد ہی میں مُستقل قِیام اختیار کرلیا۔ میں نے اپنی مُدّتِ قِیام میں، امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو دن میں کبھی بے روزہ اور رات کو کبھی عبادت ونوافِل سے غافِل نہیں دیکھا۔ البتّہ ظُہر سے قَبل آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھوڑا سا آرام فرمالیا کرتے تھے۔ (اَلْمَناقِب لِلْمُوَفَّق ج ۱ ص ۲۳۰ تا ۲۳۱ کوئٹہ) (اشکوں کی برسات، ص ۶)

جو بے مثال آپکا ہے تقویٰ، تو بے مثال آپکا ہے فتویٰ
ہیں علم و تقویٰ کے آپ سنگم، امامِ اعظم ابو حنیفہ

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امامِ اعظم کا اندازِ تجارت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امامِ اَعْظَم ابُوحنیفہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دَرْس وتدریس اور عبادتِ رَبّ ذُوالجلال کے ساتھ ساتھ حُصُولِ رزقِ حلال کے لئے تجارت کا پیشہ بھی اختیار فرمایا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تجارت میں بھی لوگوں سے بھلائی، خیر خواہی اور شَرعی اُصُولوں کی نہ صرف خُود پاسداری فرماتے، بلکہ اپنے ساتھ کام کرنے والوں کو بھی اس کی تاکید فرماتے۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا حَفْص بن عبدُالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن حضرت سیِّدُنا امامِ اَعْظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ تجارت کرتے تھے اور اُنہیں مالِ تجارت بھیجا کرتے۔ ایک بار ان کے پاس کچھ سامان بھیجتے ہوئے فرمایا: اے حَفْص! فُلاں کپڑے میں کچھ عیب ہے۔ جب تم اُسے فروخت کرو تو عَیب بیان کر دینا۔ حضرت سیِّدُنا حَفْص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مالِ تجارت فروخت کر دیا اور بیچتے ہوئے عَیب بتانا بُھول گئے اور یہ بھی یاد نہ رہا کہ کس کو بیچا ہے۔ جب امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عِلْم ہوا تو آپ نے تمام کپڑوں کی قیمت صَدَقہ کر دی۔

(تاریخ بغداد، باب مناقب ابی حنیفۃ، ۱۳/۳۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے امامِ اَعْظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شریکِ تِجارت نے بُھولے سے عَیب دار چیز بیچ دی، تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی قیمت اپنے اِستعمال میں نہیں لائے بلکہ صَدَقہ فرمادی۔ مگر اَفسوس! صد اَفسوس! ہمارے مُعاشَرے میں بُھولے سے نہیں بلکہ جان بُوجھ کر، جُھوٹی قسمیں کھا کر، عَیب چُھپا کر چیزیں فروخت کی جاتی ہیں۔ ہماری اَخلاقی حالت تو اس قدر گِر چکی ہے کہ اگر ہمارا بچہ جُھوٹ بول کر یا دھوکہ دے کر کسی کو لُوٹنے میں کامیاب ہو جائے، تو ہم اُسے ایک شاندار کارنامہ سمجھتے ہیں، اس پر بچے کو شاباش دیتے ہیں، اس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہیں اور دادِ تحسین دیتے ہوئے اس قسم کے جُملے کہتے ہیں کہ بیٹا اب تم بھی سیکھ گئے ہو، تمہیں کاروبار کرنا آگیا ہے، تم سمجھدار ہو گئے ہو وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ ایسے موقعے پر تو ہمیں اپنے بچے کی مدنی تربیت کرنی چاہئے کہ بیٹا جُھوٹ بول کر اور دھوکہ دے کر کاروبار نہیں کرنا چاہئے، وَرنہ اس کے وَبال سے ہمارے کاروبار و مال میں زَوال آجائے گا اور ہم تباہ و بَرباد ہو جائیں گے اور آخرت میں بھی ذلیل و رسوا ہو کر کہیں عذابِ الٰہی کے حقدار نہ ہو

جائیں۔ دھوکہ دینے والے کو اس حدیثِ پاک پر بھی غور کرنا چاہیے کہ مُحسنِ کائنات، فَخرِ مَوجُودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ** یعنی تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا، جب تک اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔[1] تو بھلا وہ کون شخص ہو گا جو اپنے لئے یہ پَسند کرے گا کہ مجھے مِلاوَٹ والا مال ملے، مجھے دھوکہ دے کر یا جُھوٹ بول کر مال دیا جائے، مجھ سے سُود لیا جائے، مجھ سے رِشوت لی جائے، میرے بَھولے پَن کا فائدہ اُٹھا کر میری جیب خالی کر دی جائے؟ یقیناً کوئی شخص اپنے لئے یہ باتیں پسند نہیں کرے گا، تو پھر اپنے مُسلمان بھائیوں کے لئے ایسا کیوں سوچا جاتا ہے۔ ۔ ۔؟

جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں!

حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غَلّے کے ایک ڈھیر پر گُزرے تو اپنا ہاتھ شریف اس میں ڈال دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُنگلیوں نے اس میں تَری پائی تو فرمایا: "اے غَلّے والے یہ کیا؟" عرض کی: "یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس پر بارِش پڑ گئی۔" فرمایا: "تو گیلے غَلّے کو تُو نے ڈھیر کے اُوپر کیوں نہ ڈالا تاکہ اسے لوگ دیکھ لیتے، جو دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں۔" (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من غش فلیس منا، الحدیث ۱۰۲، ص ۶۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس (حدیثِ پاک) سے مَعلُوم ہوا کہ تِجارتی چیز میں عَیب پیدا کرنا بھی جُرم ہے اور قُدرتی پیدا شُدہ عَیب کو چُھپانا بھی جُرم۔ دیکھو (نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

---

[1] ...بخاری، کتاب الایمان، باب من الایمان ان یحب لاخیہ مایحب لنفسہ، ۱/۱۶، حدیث: ۱۳

نے) بارِش سے بھیگے غَلّے کو چُھپانا مِلاوَٹ ہی میں داخِل فرمایا۔ (مراٰۃ المناجیح، ج ۴، ص ۲۷۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں شَرعی اُصُولوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، کاروبار میں جُھوٹ بولنے اور دھوکہ دِہی کی آفت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اے مِلاوَٹ کرنے والے مان جا		خَوف کر بھائی عذابِ نار کا
دھوکہ بازی میں نُحُوست ہے بڑی		نیز دَوزخ میں سَزا ہوگی کڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امامِ اعظم کا تقویٰ و پرہیز گاری!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُسلمانوں کو دھوکہ دینا بہت ہی بُری عادت ہے۔ یاد رکھئے! اگر ہم نے جھوٹی قسمیں کھا کر عَیب دار چیز بتائے بغیر بیچی تو ہم نے خریدار کی حق تَلَفی کی، جس کا بدلہ روزِ قیامت ہمیں دینا ہو گا۔ لہٰذا محشر کی رُسوائی سے بچنے کیلئے بندوں کے جو حُقُوق ہم پر آتے ہیں، ان کی اَدائیگی میں تاخیر نہ کی جائے اور ماضی میں جن کے حُقُوق تلف کیے، ان سے بھی فوراً مُعافی مانگ لیجئے اور آئندہ اس مُعاملے میں حد دَرَجہ اِحتیاط سے کام لیجئے ،اس معاملے میں بالخُصُوص اپنی زَبان کو قابو میں رکھنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ زبان ہی ایک ایسی چیز ہے جو زِیادہ گُناہ کرواتی ہے، یہ زبان کسی کو تَلخ جُملے بُلوا کر، یا کسی کی غیبت میں مُبتلا کروا کر قیامت میں ہمیں رُسوا کرواسکتی ہے۔ یِہی وَجہ ہے کہ حَضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم اپنی زَبان کی حِفَاظَت فرماتے تھے اور بہت ہی کم گُفتگو فرماتے۔ حَضرت شریک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں: حَضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم اَکثر خاموش

رہنے والے ، اِنتہائی ذہین اور بہت بڑے فقیہ ہونے کے باوُجود لوگوں سے بَحث و مُباحثہ سے بچنے والے تھے۔ (الخیرات الحسان، ص۵۶) حضرت ابنِ مبارک رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ حضرتِ سیّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی بارگاہ میں عرض کی: امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غیبت سے اتنے دُور رہتے ہیں کہ میں نے کبھی ان کو دُشمن کی غیبت کرتے ہوئے بھی نہیں سُنا۔ تو آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ اس مُعاملے میں بہت سمجھ دار ہیں کہ کسی ایسی چیز کو اپنی نیکیوں پر مُسلَّط کریں جو انہیں (دوسرے کے نامۂ اعمال میں) مُنتقل کر دے۔

(اخبار ابی حنیفة واصحابه، ص: ۴۲)

حضرتِ ضُمَیرہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اس بات میں لوگوں کا کوئی اِختلاف نہیں کہ سَیِّدُنا امام اعظم رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سچ بولنے والے تھے، کبھی کسی کا تذکرہ بُرائی سے نہ کرتے۔ ایک بار آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا گیا کہ لوگ تو آپ کے بارے میں بدکلامی کرتے ہیں، لیکن آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کسی کو کچھ نہیں کہتے؟ تو آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: (لوگوں کی یاوہ گوئی پر میرا صبر کرنا) یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہے، وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔

حضرتِ بُکَیر بن مَعرُوف عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر فرماتے ہیں کہ میں نے اُمَّتِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حَضرتِ امامِ اَعظم ابُو حنیفہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ حُسنِ اَخلاق والا کسی کو نہیں دیکھا۔

(الخیرات الحسان، ص۵۶)

فُضُول گوئی کی نکلے عادت، ہو دُور بے جا ہنسی کی خَصلَت
دُرُود پڑھتا رہوں میں ہر دَم، امامِ اَعظم ابُو حنیفہ!

(وسائلِ بخشش، ص۵۷۴)

کثرتِ کلام کی تباہ کاریاں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے امامِ اَعْظَم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زَبان کی آفات سے بچنے کے لیے اَکْثَر خاموشی اختیار فرماتے اور بِلاضَرورت بولنے سے پرہیز فرماتے۔ یقیناً زِیادہ بولنا اور بے سوچے سمجھے بول پڑنا، بے حد خطرناک نَتائج کا حامل اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہمیشہ کی ناراضی کا باعِث بن سکتا ہے۔ یقیناً زَبان کا قُفْلِ مدینہ لگانے یعنی اپنے آپ کو غیر ضَروری باتوں سے بچانے ہی میں عافِیّت ہے۔ خاموشی کی عادت ڈالنے کیلئے کچھ نہ کچھ گُفتگو لکھ کر یا اِشارے سے کرلینا بے حد مُفید ہے کیونکہ جو زِیادہ بولتا ہے عُموماً خطائیں بھی زِیادہ کرتا ہے، راز بھی فاش کر ڈالتا ہے۔ غیبت و چُغلی اور عَیب جُوئی جیسے گُناہوں سے بچنا بھی ایسے شخص کیلئے بَہُت دُشوار ہوتا ہے بلکہ بَک بَک کا عادی بعض اَوقات مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ کُفْرِیات بھی بَک ڈالتا ہے۔ اللہ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ ہم پر رحم فرمائے اور ہمیں زَبان کا قُفْلِ مدینہ نصیب کرے۔ آج کل اچّھی صحبتیں کمیاب ہیں۔ کئی ''اچّھے نظر'' آنے والے بھی بد قسمتی سے بھلائی کی باتیں بتانے کے بَجائے فُضُول باتیں سُنانے میں مَشْغُول نظر آتے ہیں۔ کاش! ہم صِرف رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ ہی کی خاطِر لوگوں سے ملاقات کریں اور ہمارا ملنا ملانا صِرف ضَرورت کی حد تک ہو۔

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عافِیّت نشان ہے: "آدمی کے اِسلام کی اَچھائی میں سے یہ ہے کہ لایعنی چیز چھوڑ دے۔" (مُوطّا امام مالک ج ۲ ص ۴۰۳ حدیث ۱۷۱۸) صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مَوْلانا مُفْتی محمد اَمجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی یہ حدیثِ پاک نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: جو چیز کار آمد نہ ہو اُس میں نہ پڑے، زَبان و دل و جَوارِح (یعنی اَعضا) کو بے کار باتوں کی طرف مُتَوَجِّہ

نہ کرے۔ (بہارِ شریعت، ج۳، ص۵۲۰)

یارَبّ نہ ضرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں!		اللہ زباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ
بَک بَک کی یہ عادت نہ سرِ حشر پھنسا دے		اللہ زباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش، ص۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بصیرتِ امامِ اعظم!

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ''نیکی کی دعوت'' صفحہ نمبر 396 پر ہے: حضرتِ علّامہ عبدُالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سیِّدُنا امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جامِع مسجِد کُوفہ کے وُضو خانے میں تشریف لے گئے تو ایک نوجوان کو وُضو بناتے ہوئے دیکھا، اُس سے وُضو (میں اِستعمال شُدہ پانی) کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرْشاد فرمایا: اے بیٹے! ماں باپ کی نافرمانی سے تَوبہ کرلے۔ اُس نے فوراً عرض کی: ''میں نے تَوبہ کی۔'' ایک اور شَخْص کے وُضو (میں اِستِعمال ہونے والے پانی) کے قطرے ٹپکتے دیکھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس شَخْص سے اِرْشاد فرمایا: ''اے میرے بھائی! تُو بدکاری سے تَوبہ کرلے۔'' اُس نے عرض کی: ''میں نے تَوبہ کی۔'' ایک اور شَخْص کے وُضو کے قَطرات ٹپکتے دیکھے تو اسے فرمایا: ''شَراب نَوشی اور گانے باجے سُننے سے تَوبہ کرلے۔'' اُس نے عرض کی: ''میں نے تَوبہ کی۔'' سیِّدُنا امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر کَشف کے باعِث چُونکہ لوگوں کے عُیُوب ظاہِر ہو جاتے تھے، لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں اِس کشف کے خَتم ہو جانے کی دُعا مانگی: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُعا قبول فرمالی

جس سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وُضو کرنے والوں کے گُناہ جھڑتے نظر آنا بند ہو گئے۔

(المیزانُ الکبریٰ ج ۱ ص ۱۳۰ ، از نیکی کی دعوت، ص ۳۹۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کروڑوں حَنفیوں کے پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چشمِ وِلایت کہ لوگوں کی وُضو کے ذَرِیعے جھڑنے والی مَعصِیَت یعنی نافرمانیاں دیکھ لیتی تھی! بے شک یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عظیم کرامت تھی، تاہم آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لوگوں کے عُیُوب پر مُطَّلع ہونا گوارا نہ ہوا، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس وَصف کے ختم ہو جانے کی دُعا کی، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُعا قبول فرمالی۔

یہاں وہ لوگ عبرت حاصِل کریں جو کہ امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی مَحبَّت کا دم تو بھرتے ہیں مگر زبردستی آڑے ترچھے سُوالات (CROSS QUESTIONS) کرکے لوگوں کے عَیبوں کی ٹٹول میں بھی رہتے ہیں، یاد رکھئے! بِلا مَصلَحتِ شَرعی اِرادۃً کسی مُسلمان کا عَیب مَعلُوم کرنا گُناہ و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ چُنانچہ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرات آیت نمبر 12 میں صاف وارِد ہے:

وَلَا تَجَسَّسُوْا تَرجَمۂ کنزالایمان: اور عیب نہ ڈھونڈو۔

اور اگر اُس عَیب کو دوسرے پر اِس طرح ظاہِر کیا کہ اُس کو پتا ہو کہ یہ فُلاں کا عَیب ہے تو یہ ایک اور گُناہ ہوا، اگر وہ عَیب کسی عالِمِ دِین کا تھا اور اُس کو ظاہِر کیا تو گُناہ میں اور بھی بڑھوتری ہو گی۔ چُنانچِہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابُوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کیمیائے سَعادت میں فرماتے ہیں: عالِم کی غَلَطی بیان کرنا دو وَجہ سے حَرام ہے۔ ایک تو اس لیے کہ یہ غیبت ہے۔ دوسرے

اِس لیے کہ لوگوں میں جُرأَت (جُر۔اَت) پیدا ہو گی اور وہ اِسے دَلیل بنا کر اُس کی پیروی کریں گے (یعنی بے باکی کے ساتھ اُسی طرح کی غَلَطیاں کریں گے) اور شیطان بھی اس (غلطیوں میں پیروی کرنے والے) کی مدد کے لیے اُٹھ کھڑا ہو گا اور (گُناہوں پر دِلیر بنانے کیلئے) اس سے کہے گا کہ تُو (بھی یُوں اور یُوں کر کہ) فُلاں عالِم سے بڑھ کر پرہیز گار تو نہیں ہے۔ (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۴۱۰) جتنے زِیادہ لوگوں کو اُس خَطا پر مُطَّلع کرے گا، گُناہوں میں اِضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ مُسلمان کو چاہئے کہ اَوّل تو لوگوں کے عُیُوب جاننے سے بچے، اگر کوئی بتانے لگے تب بھی سُننے سے خُود کو بچائے۔ بِالفرض کسی طرح کسی کا عَیب نظر آ گیا یا معلوم ہو گیا ہو تو اُس کو دَبادے۔ بِلا مَصلَحتِ شَرعی ہر گز کسی پر ظاہِر نہ کرے۔

عیب پوشی کے مُتعَلِّق 3 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عَیب پوشی کے حوالے سے 3 فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے:

(1) جس نے مومن کی پردہ پوشی کی گویا کہ اس نے زِندہ دَر گور کی گئی بچی کو زِندہ کر دیا۔

(المعجم الاوسط، رقم ۸۱۳۳، ج ۶، ص ۹۷)

(2) جو کسی مُسلمان کی تکلیف دُور کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کی تکلیفوں میں سے اُس کی تکلیف دُور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے، تو خُدائے سَتّار عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے روز اس کی عیب پوشی فرمائے (مُسلِم حدیث ۶۵۸۰ ص ۱۳۹۴)

(3) جو شخص اپنے بھائی کا عیب دیکھ کر اس کی پَردَہ پوشی کر دے تو وہ جنَّت میں داخِل کر دیا جائے گا۔ (مُسند عَبْد بن حُمَیْد ص ۲۷۹ حدیث ۸۸۵، از نیکی کی دعوت، ص ۳۹۶)

مِری زبان پہ "قفلِ مدینہ" لگ جائے		فُضُول گوئی سے بچتا رہوں سَدا یارَبّ!
کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور		سُنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکِرہ یارَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص ۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صفائی ستھرائی اپنائیے!

حضرتِ سیِّدُنا قیس بن ربیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی کمائی سے مالِ تجارت جمع کرتے، پھر اس سے کپڑے خرید کر مشائخ، مُحدِّثین اور حاجت مَندوں کو پیش کرتے اور (حاجت مَندوں سے) فرماتے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کرو کہ اُسی نے تمہیں یہ عطا فرمایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے اپنے مال میں سے کچھ بھی نہیں دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدمت میں کوئی شخص حاضر ہوتا تو اس کے مُتعلِّق دریافت کرتے، اگر وہ مُحتاج ہوتا تو اُسے کچھ عطا فرماتے۔ چُنانچہ، ایک شَخْص آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوا، اس کے کپڑے بوسیدہ تھے، جب لوگ چلے گئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے بیٹھنے کا حکم دیا، جب وہ تنہا رہ گیا تو اِرشاد فرمایا: "اس مُصلّے کو اُٹھاؤ اور جو اس کے نیچے ہے لے لو۔" اس نے مُصلّٰی اُٹھایا تو اس کے نیچے ایک ہزار دِرْہَم تھے، آپ نے فرمایا: یہ دِرْہم لے کر اپنی حالت اچھی کرلو۔ تو اس نے عرض کی: "حُضُور! میں تو خُوشحال ہوں، نعمتوں میں ہوں اور مجھے اس کی ضَرورت نہیں ہے۔" تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: "کیا تمہیں یہ حدیث نہیں پہنچی کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے کہ وہ اپنی نعمت کا اَثر بندے پر دیکھے۔" (سنن الترمذی"، کتاب الأدب، ج۴، ص۳۷۴، حدیث:۲۸۲۸) تجھے اپنی حالت بدلنی چاہیے تاکہ تیرا دوست تیری حالت سے غمگین نہ ہو۔" (تاریخ بغداد، الرقم ۷۲۹۷، ج۱۳، ۳۵۸)

سُتھرے لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے جہاں یہ مَعْلُوم ہوا کہ مُسلمان غُرَباء و مَساکین کی مدد کرنی چاہیے، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمیں صَفائی سُتھرائی کا بھی اِہتِمام رکھنا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دینِ اسلام نے جہاں اِنسان کو شِرک کی نَجاستوں سے پاک کر کے اِیمان کی دولت سے عزّت و رِفْعَت عَطا فرمائی، وہیں ظاہری طَہارت، صَفائی سُتھرائی اور پاکیزگی کی اَعْلیٰ تعلیمات کے ذَریعے اِنسانِیَّت کا وَقار بُلند رکھنے کا بھی حکم دیا ہے۔ بدن کی پاکیزگی ہو یا لِباس کی سُتھرائی، ظاہری ہَیْئَت کی عُمدگی ہو یا طور طریقے کی اَچھائی، مَکان اور سازو سامان کی بہتری ہو یا سُواری کی دُھلائی، اَلْغَرَض ہر ہر چیز کو صاف سُتھرا اور جاذِبِ نظر رکھنے کی دینِ اسلام میں تعلیم اور ترغیب دی گئی ہے، چنانچہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 222 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ﴿۲۲۲﴾	تَرْجَمۂ کنز الایمان: بیشک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے سُتھروں کو۔

حَضْرَتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں، سرورِ عالَم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: "بے شک اسلام صاف سُتھرا (دِین) ہے تو تُم بھی نَظافت حاصِل کیا کرو، کیونکہ جَنَّت میں صاف سُتھرا رہنے والا ہی داخِل ہو گا۔ (کنز العمال، حرف الطا، کتاب الطهاره، قسم الاقوال، الباب الاول فی فضل الطهاره مطلقاً، ۵/۱۲۳، الحدیث: ۲۵۹۹۶، الجزء التاسع)

حَضْرَتِ سہل بن حَنْظَلہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "جو لباس تم پہنتے ہو اسے صاف سُتھرا رکھو اور اپنی سواریوں کی دیکھ بھال کیا کرو اور تمہاری ظاہری ہیئت ایسی صاف سُتھری ہو کہ جب لوگوں میں جاؤ تو وہ تُمہاری عزّت کریں۔"

(جامع صغیر، حرف الھمزہ، ص ۲۲، الحدیث:۲۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا پیارا دین ہمیں باطنی صَفائی کے ساتھ ساتھ ظاہری سُتھرائی کا بھی کیسا پیارا دَرْس دیتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ صفائی کا خاص خیال رکھیں اور اپنے لباس، بدن، عمامہ، چادر، جُوتے، گاڑی، گھر، گلی محلّے اور بازار وغیرہ کی صفائی کا اِہتمام کریں، بالخُصُوص مسجد کی تعظیم کی نِیَّت سے آنے سے پہلے غُسل یا اچھی طرح وُضو کرکے، اچھی خُوشبو لگا کر، صاف سُتھرا لباس پہن کر آئیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عبادت میں خُشوع وخُضوع حاصل ہوگا۔

کپڑے میں رکھوں صاف تُو دِل کو مرے کر صاف		اللہ مدینہ مرے سینے کو بنا دے
اَخلاق ہوں اچھے مرا کردار ہو سُتھرا		محبوب کا صَدقہ تُو مجھے نیک بنا دے

(وسائلِ بخشش، ص:۱۱۸،۱۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

محرومانِ شبِ براءت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَسلافِ کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام کے واقعات بَیان کرنے کا ایک مقْصَد یہ بھی ہوتا ہے کہ ہم ان کے حالاتِ زِندگی سُنیں اور اپنی زِندگیوں کو ان کی حیاتِ مُبارکہ کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ لہٰذا ہمیں بھی اپنے تمام گُناہوں سے سچی تَوبہ کرکے اَسلاف کی سیرت وکردار بالخُصُوص حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خُوب خُوب بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔ ہماری خُوش قسمتی کہ شَعْبَانُ

الْمُعَظَّم کا مُبارَک مہینہ اپنی برکتیں لُٹارہا ہے اور یہی وہ مُبارَک مہینہ ہے کہ جس میں شبِ براءَت (یعنی چھٹکارا پانے والی عظیم رات) بھی آتی ہے۔ یاد رکھئے! شبِ بَرَاءَت بے حد اَہَم رات ہے، کسی صُورت بھی اسے غَفلَت میں نہ گُزارا جائے، اِس رات خُصوصِیَّت کے ساتھ رَحمتوں کی چھما چھم برسات ہوتی ہے۔ اِس مُبارَک شب میں اللہ تَبارَکَ وَتعالٰی "بَنی کَلْب" کی بکریوں کے بالوں سے بھی زِیادہ لوگوں کو جہنَّم سے آزاد فرماتا ہے۔ کِتابوں میں لکھا ہے: "قبیلہ بنی کلب" "قبائلِ عَرَب میں سب سے زِیادہ بکریاں پالتا تھا۔ آہ! کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں جو اِس شبِ بَرَاءَت یعنی چھٹکارا پانے کی رات بھی نہیں بخشے جاتے۔

حَضرتِ سیِّدُنا امام بَیْہَقِی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی "فَضائِلُ الْاَوقات" میں نَقل کرتے ہیں: رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چھ (6) آدمیوں کی اس رات بھی بخشِش نہیں ہوگی: (1) شَراب کا عادی (2) ماں باپ کا نافرمان (3) بدکاری کرنے والا (4) قَطعِ تعلُّق کرنے والا (5) تصویر بنانے والا اور (6) چُغُل خور۔ (فضائل الاوقات ج ۱ ص ۱۳۰ حدیث ۲۷ مکتبۃ المنارۃ، مکۃ المکرمۃ) لہٰذا تمام مُسلمانوں کو چاہیے کہ بیان کردہ گُناہوں میں سے اگر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی گُناہ میں مُلَوَّث ہوں تو وہ بالخُصُوص اُس گناہ سے اور بالعُمُوم ہر گُناہ سے شبِ بَرَاءَت کے آنے سے پہلے بلکہ آج اور ابھی سچّی تَوبہ کرلیں اور اگر بندوں کی حق تلفیاں کی ہیں تو تَوبہ کے ساتھ ساتھ ان کی مُعافی تَلافی کی ترکیب فرمالیں۔

(آقا کا مہینہ، ص ۱۱، بتغیرٍ)

گنہ کے دَلدَل میں پھنس گیا ہوں، گلے گلے تک پھنس گیا ہوں
نکالو مجھ کو برائے آدم، امامِ اَعظم ابُوحنیفہ!

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حَضْرتِ سَیِّدُنا امامِ اَعْظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی سیرتِ مُبارَکہ کے مُتَعلِّق بَیان سُنا۔ حَضْرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم ایسی جَلِیْلُ الْقَدْر شخصیَّت تھیں کہ آپ نے ساری زِندگی پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں کی خِدمت میں گُزار دی، ساری رات عِبادت وتِلاوت میں بَسر ہوتی، خُوب خُوب صَدَقہ و خَیْرات فرماتے اور ضَرورت کے وَقْت گُفتگو فرماتے۔ ہمیں بھی فالتو باتوں سے بچتے ہوئے نَرمی اور حُسنِ اَخلاق سے پیش آنا چاہیے۔ اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سُنَّت پر عمل کرتے ہوئے عِلْمِ دِیْن کی اِشاعت اور اِحیائے سُنَّت کی خِدمت کیلئے خُوب خُوب کوشش کرنی چاہیے۔

مَدَنی تَربِیَّت گاہوں کا تعارُف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے کم و بیش 97 شُعْبوں میں مدنی کام کررہی ہے، ان میں سے ایک شُعْبہ "مدنی تربیّت گاہ" بھی ہے۔ جس میں عاشقانِ رَسُول مختلف مُلکوں، شہروں اور قَصبوں سے آنے والے اسلامی بھائیوں کی مدنی تربیت فرماتے ہیں۔ پھر یہ اسلامی بھائی علمِ دین سیکھ کر اور سُنَّتوں کی تربیت پاکر اپنے علاقوں میں جاکر "نیکی کی دعوت" کے مدنی پُھول مہکاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی وَقتاً فوقتاً سُنَّتوں کی تربیت حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مَدَنی تَربِیَّت گاہوں پر حاضر ہونا چاہیے اور جو سیکھیں اسے دوسروں

تک بھی پہنچانے کی سَعادَت پانی چاہیے۔ نیز جو اسلامی بھائی یکمشت زیادہ دِنوں کے لیے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل نہیں کرپاتے، اِن پر انفرادی کوشش کرکے انہیں بھی وقتاً فوقتاً کچھ وقت کے لیے مدنی تربیت گاہوں میں بھیجتے رہیں، اس کی برکت سے بھی کئی عاشقانِ رسول دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے عملی طور پر وابستہ ہوکر مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے والے بنیں گے۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے سُوال کیا کہ آپ اس بُلند مقام پر کیسے پہنچے؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرْشاد فرمایا: ”میں نے اپنے عِلْم سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں کبھی بُخل نہیں کیا اور جو مجھے نہیں آتا تھا اس میں دوسروں سے فائدہ حاصل کرنے سے کبھی نہیں رُکا۔“

(الدرالمختار، المقدمة، ج ۱، ص ۱۲۰ - ۱۲۷)

امامِ اعظم کی وصیّتیں:

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حکمت بھری نصیحتوں سے مدنی پُھول حاصل کرنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ 46 صفحات پر مُشتمل رِسالہ ”امامِ اَعْظم کی وصیّتیں“ ہدیۃً حاصل فرماکر مُطالَعہ کرلیجئے۔ امامِ اَعْظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وَقتاً فوقتاً اپنے شاگردوں کو جو اِنْتہائی مُفید نصیحتیں فرمائیں وہ مختلف کُتُب میں بکھری ہوئی تھیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ نے اَنْتھک کوششوں سے ان نصیحتوں کو یکجا کرکے ان کا اُردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ یہ رسالہ ایسی نصیحتوں پر مشتمل ہے جو انسان کی ظاہری وباطنی دُرُستی کے لئے اِنْتہائی مُفید ہے۔ اس میں اِصْلاح کے بے شُمار مدنی پُھول مَوْجُود ہیں۔ مثلاً اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا، عوام وخواص کی امانتیں ادا کرنا، انہیں نصیحت

کرنا، زِیادہ ہنسنے سے بچنا، تلاوتِ قرآنِ پاک کی پابندی کرنا اور اپنے پڑوسی کی پردہ پوشی کرنا وغیرہ۔
دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں حصّہ لیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُزرگانِ دین کی سیرتِ مُبارَکہ پر عمل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصَّہ لیجئے۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام روزانہ "صدائے مدینہ لگانا" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مُسلمانوں کو نمازِ فَجر کیلئے اُٹھانے کو صَدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں۔ آج کے اس پُرفِتن دَور میں مُسلمان دِین سے دُور ہوتے جارہے ہیں۔ سُنَّتیں اور نوافل پڑھنا تو دُور کی بات، اَکْثَرِیَّت فرض نمازیں تک قضا کر دیتی ہے۔ مَساجد ویران ہوتی جارہی ہیں، مسجد کی آبادکاری کیلئے کوشش کرنا یقیناً سَعادَت کی بات ہے۔ مَنْقُول ہے کہ اَمِیْرُالمؤمنین حَضْرتِ سیِّدُنا عُمرِ فاروقِ اَعْظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ معمول تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کو نماز کے لیے بیدار کرتے، جب نمازِ فجر کے لیے تَشْرِیف لاتے تو راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے، نیز اذانِ فجر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا تو اسے بھی جگاتے۔ (طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳) اور جو کوئی نمازِ فجر میں غیر حاضر ہوتا تو اس کے بارے میں مَعْلُومات حاصل کرتے۔

چُنانچِہ ایک بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے صُبح کی نماز میں حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان بن ابی حَثْمہ رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نہیں دیکھا۔ بازار تشریف لے گئے، راستے میں سیِّدُنا سُلیمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا گھر تھا، اُن کی والدہ حضرتِ سیِّدَتُنا شِفا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ صُبح کی نماز میں، میں نے سُلیمان کو نہیں پایا! انہوں نے کہا: رات میں نماز (یعنی نفلیں) پڑھتے رہے، پھر نیند آ گئی، سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: صُبح کی نَماز جماعَت سے پڑھوں یہ میرے نزدیک اِس سے بہتر ہے کہ رات میں قِیام کروں۔ (یعنی رات بھر نفلیں پڑھوں)

(موطا امام مالک ج ا ص ۱۳۴ حدیث ۳۰۰، از نیکی کی دعوت، ص ۴۷۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ صَدائے مدینہ بھی لگاتے اور نماز میں غیر حاضِر اَفراد کی گھر جا کر خَیْر خبر لیتے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ صَدائے مدینہ لگانے کے ساتھ ساتھ نمازوں کے اَوْقات میں یہ بھی نوٹ کیا کریں کہ ہمارے محلّے کے اسلامی بھائیوں میں سے کون جماعَت سے نَماز پڑھتا ہے اور کون نہیں، اگر کوئی نَمازی کسی نَماز میں غَیْر حاضِر ہو تو اُس کے گھر جا کر یا فون کرکے اُس کی خبر نکالیں، بیمار ہو گیا ہو تو عِیادت کریں اور سُستی کی وَجہ سے نہ آیا ہو تو نیکی کی دعوت دیں۔ تمام اسلامی بھائیوں کو یہ انداز اختیار کرنا چاہئے۔ (از نیکی کی دعوت، ص ۴۷۹، ملخصًا) اگر ہماری انفرادی کوشش سے ایک اسلامی بھائی بھی نماز کا عادی بن گیا تو یقیناً نیکی کی دعوت کا ثواب ملنے کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے صَدَقہ ٔجاریہ بھی بن جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَمازوں کی عادت بنانے، سُنّتیں اپنانے، عاشقانِ رَسُول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کی عادت بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابَستہ رہئے،

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُعاشرے کے بگڑے ہوئے کئی اَفْراد دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے راہِ راسْت پر آتے ہیں اور راہِ خدا میں سفر کی خُوب خُوب برکتیں پاتے ہیں۔ اس ضمن میں ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے:

مَتھرا(ھند)کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یُوں بیان ہے، میں ایک ماڈَرن نوجوان تھا، فلمیں ڈِرامے دیکھنا میرا مَشْغَلہ تھا، مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے بیان کی کیسیٹ ''T.V. کی تباہ کاریاں'' سُننے کا شَرَف حاصِل ہوا، جس نے میری کایاپلٹ دی، میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مُنسلِک ہو گیا۔(کچھ عرصے بعد)مجھے ایک بیماری لاحق ہو گئی اور ڈاکٹر نے آپریشن کا مَشْوَرہ دیا۔ میں گھبرا گیا، ایسے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مُبلِّغ کی اِنْفِرادی کوشِش کے نتیجے میں زِندَگی میں پہلی بار عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تربیّت کے 3 دن کے مَدَنی قافلے کا مُسافِر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے بِغیر آپریشن کے میرا مَرَض جاتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے جَذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے، اب ہر ماہ 3 دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں، ہر ماہ مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ جَمْع کرواتا ہوں اور مُسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کی خاطِر گھوم پھر کر صَدائے مدینہ لگاتا ہوں۔

بے عمل باعمل بنتے ہیں سَر بسَر تُو بھی اے بھائی کر قافِلے میں سفر
اچّھی صُحبت سے ٹھنڈا ہو تیرا جگر کاش! کر لے اگر قافِلے میں سفر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند

سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکٰوۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵، حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

بات چیت کرنے کے اہم مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے بات چیت کے حوالے سے چند اہم مدنی پھول سنتے ہیں: ❀ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ❀ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چلاّ چلاّ کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❀ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ❀ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سنت سے ثابت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جب بات چیت کی

جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ❀ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔ (کتابُ الصَّمْت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ج ۷ ص ۲۰۴ رقم ۳۲۵ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب "بہارِ شریعت حصّہ 16" اور "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضلیت:

حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

"جب آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے دو بندے باہَم مُلاقات کرتے ہیں اور نبیِّ کریم (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جُدا ہونے سے پہلے ان کے اگلے پچھلے گُناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں۔" (مسند ابی یعلٰی الموصلی، مسند انس بن مالک، الحدیث: ۲۹۵۱، ج۳، ص۹۵)

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِرد زبان رہے
میری فُضول گوئی کی عادت نکال دو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دومَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھّی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً**۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے

بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبَت دِلاؤں گا. نظر کی حِفَاظَت کاذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَلَکُ الموت کی آمد

حَضرتِ سیِّدُنا یَزید رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کا ایک اِنتِہائی مَغرور آدمی اپنے گھر میں کسی فَرد کے ساتھ تنہائی میں تھا، اچانک اس نے دیکھا کہ کوئی دروازے سے اَندر آیا ہے، گھبرا کر فوراً غُصّے سے بھڑک اُٹھا اور پُوچھنے لگا: تم کون ہو اور کس کی اِجازت سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہو؟ آنے والے نے جواب دیا: میں گھر کے مالک کی اِجازت سے داخِل ہوا ہوں، میں وہ ہوں جسے اَندر آنے سے کوئی پہرے دار روک سکتا ہے نہ کسی بادشاہ کی اِجازت دَرکار ہے اور نہ ہی کسی کا رُعب ودَبدَبہ مجھے خوفزدہ کر سکتا ہے، مجھ سے کوئی ضِدّی اور مَغرُور شخص پیچھا چھڑا سکتا ہے نہ کوئی سرکش بچ سکتا ہے۔ یہ سُن کر اس مَغرُور آدمی کو اِنتِہائی نَدامت ہوئی اور اس کے بَدَن پر کپکپی طاری ہو گئی یہاں تک کہ اَوندھے مُنہ گر گیا، پھر اپنے سر کو اُٹھا کر ذِلّت اور بھیک مانگنے والے انداز میں کہنے لگا: اس کا مطلب ہے آپ حضرت مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔ کہا: میں ہی مَلَکُ الْمَوت ہوں۔ مغرور آدمی نے پوچھا: کیا آپ مجھے کچھ مہلت دے سکتے ہیں تاکہ میں توبہ کر سکوں۔ حضرت مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: ہرگز نہیں! تیری مُدّت ختم ہو چکی ہے، سانسوں کی گنتی پُوری ہو چکی ہے، وَقْت پُورا ہو چکا ہے اور اب تیرے پاس کوئی راستہ نہیں بچا۔ مَغرور آدمی نے پھر پُوچھا: آپ مجھے لے کر کہاں جائیں گے؟ کہا: تیرے اس عمل کی طرف جو تو نے آگے بھیجا ہے اور اس گھر کی طرف جو تو نے تیار کیا ہے۔ اس نے کہا: میں نے کوئی

نیک عمل آگے بھیجا ہے نہ کوئی اچھا گھر تیار کیا ہے۔ حضرت مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: پھر تو جہنّم کی وادی کی جانب لے جاؤں گا جو کہ گوشت کو بُھون کر رکھ دیتی ہے۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس مَغْرور آدمی کی رُوح قبض کرلی اور وہ اپنے اہلِ خانہ کے دَرمِیان گر پڑا اور سب نے رونا دھونا اور چیخنا چلانا شُروع کر دیا۔ حضرت سیِّدُنا یزید رَقّاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکافی مزید فرماتے ہیں: اگر گھر والے اس کے بُرے اَنْجام کو جان لیتے تو اور زِیادہ روتے۔ (اِحیاءُ العُلوم، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الثالث، ۵/۲۱۶)

عزیزا! یاد کر جس دن کہ عِزرائیل آئیں گے		نہ جاوے کوئی تیرے سَنگ، اکیلا تُو نے جانا ہے
جہاں کے شغل میں شاغِل، خُدا کے ذِکر سے غافِل		کرے دعویٰ کہ یہ دُنیا مِرا دائم ٹھکانا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت عُمر دیکھتی ہے نہ مُہلَت دیتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ کس طرح یادِ خُدا و مُصْطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے غافِل، عیّاشیوں میں مصروف شخص کے پاس جب مَلَکُ الْمَوت حضرتِ سیِّدُنا عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام پیغامِ اَجَل لے کر تشریف لائے تو اُس کی آنکھوں سے غفلَت کا پردہ ہٹ گیا اور اس کی آنکھ کُھل گئی اور پھر رونے اور گڑگڑانے لگا حالانکہ یہ شخص اس سے پہلے طرح طرح کے گُناہوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ لیکن اب جبکہ عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لے آئے تو فقط کفِ اَفسوس ملنے اور جان حوالے کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا کیونکہ اُس وقت موت کا فِرِشتہ کسی کو مہلت نہیں دیتا۔

سب کو مرنا ہی پڑیگا یاد رکھّو بھائیو!
دیر میں جائیگا کوئی، کوئی چلدے گا سَویر

(وسائلِ بخشش، ص ۲۳۴)

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دن اور رات گویا دو سواریاں ہیں جن پر ہم باری باری سُوار ہوتے ہیں، یہ سواریاں مُسلسل اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہیں اور ہمیں موت کی مَنْزِل پر پہنچا کر ہی دَم لیں گی، کیا کبھی ہم نے غور کیا کہ دِن کے گُزرنے اور رات کے کَٹنے پر ہم بہت خُوش ہوتے ہیں حالانکہ ہماری زِنْدگی کا ایک دن یا ایک رات کم ہو جاتی ہے اور ہم موت کے مزید قریب ہو جاتے ہیں، ہماری حیثیَّت تو اُس بلب کی سی ہے جس کی ساری چکاچوند اور توانائی پلاسٹک کے ایک بٹن میں چُھپی ہوتی ہے، اُس بٹن پر پڑنے والا اُنگلی کا ہلکا سا دَباؤ اس کی روشنیاں گُل کر دیتا ہے، اسی طرح موت کا وَقْت آنے پر ہمارا چاک چوبند جسم اِتنا بے بَس ہو جاتا ہے کہ ہم اپنی مَرضی سے ہاتھ بھی نہیں ہِلا سکتے، اگرچہ یہ طے ہے کہ ایک دن ہمیں بھی مرنا ہے مگر ہم نہیں جانتے کہ موت میں کتنا وَقْت باقی ہے؟ کیا معلوم کہ آج کا دن ہماری زِنْدگی کا آخری دن یا آنے والی رات ہماری زِنْدگی کی آخری رات ہو! بلکہ ہمارے پاس تو اس کی بھی ضَمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس لے سکیں گے یا نہیں؟ عین ممکن ہے کہ جو سانس ہم لے رہے ہیں وہی آخری ہو دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے! کیا خبر یہ بیان سُننے کے دَوران ہی حضرت مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام ہماری رُوح قبض فرمالیں! آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں اسلامی بھائی اچھے خاصے تھے، بظاہر انہیں کوئی مَرَض بھی نہ تھا، لیکن اچانک ہارٹ فیل ہو جانے کی وجہ سے چند منٹ کے اندر اندر اُن کا اِنتقال ہو گیا، یُونہی کسی بھی لمحے ہمیں اس دُنیا سے رُخصت ہونا پڑ سکتا ہے کیونکہ جو رات قَبْر میں گُزرنی ہے وہ باہر نہیں گُزر سکتی۔

دِلا! غافل نہ ہو یکدم یہ دُنیا چھوڑ جانا ہے		باغیچے چھوڑ کر خالی زمین اَندر سمانا ہے

اَطْلَس و کمخواب کے بِستر پہ یُوں نازاں نہ ہو		اس تَنِ بے جان پر خاکی کفن رہ جائے گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی مرنے سے پہلے موت کی تیاری کرنی چاہیے اور گُناہوں اور غفلت بھری زِنْدگی کو چھوڑ کر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو جانا چاہیے ورنہ قبر و حشر کے عذاب کے ساتھ ساتھ اس سے پہلے موت کی ہولناکیوں اور سختیوں کا سامنا بھی کرنا پڑے گا۔ یاد رکھئے! جب کسی کی موت کا وَقْت قریب آتا ہے اور اس کی رُوح نکل رہی ہوتی ہے تو یہ اِنْتہائی دُشوار مُعامَلہ ہے۔ نَزع کے وَقْت پیش آنے والی سختیوں کا ذِکْر قرآنِ مجید میں بھی مَوجُود ہے۔ چنانچہ پارہ 26 سُورۂ قٓ آیت نمبر 19 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِیْدُ(۱۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔

(پ۲۶، قٓ: ۱۹)

یاد رکھئے! موت کی سختیوں اور تکلیفوں کو برداشت کرنا انتہائی دشوار عمل ہے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت سیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا کعب الاَحْبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے فرمایا: اے کعب! ہمیں موت کے بارے میں بتایئے؟ اُنہوں نے عرض کی: "اے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن! موت اس شاخ کی طرح ہے جس میں بہت سارے کانٹے ہوں اور اسے کسی آدمی کے پیٹ میں یُوں داخل کیا جائے کہ ہر کانٹا کسی نہ کسی رَگ میں اٹک جائے پھر کوئی شخص اسے جھٹکے سے کھینچے تو جو کچھ نکلنا تھا وہ نکل آیا اور جو باقی رہ گیا وہ رہ گیا۔" (احیاء العلوم، ۵/۲۱۰)

حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اے حَواریوں کی جماعت! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا مانگو کہ وہ مجھ پر موت کی سختیاں آسان فرمادے کیونکہ مجھے موت کا خوف اس قدر ہے کہ کہیں اس کے خوف سے ہی مجھے موت نہ آجائے۔(احیاء العلوم، ۵/ ۲۰۸)

حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت آنے تک مُردہ موت کی تکلیف محسوس کرتا رہتا ہے۔(احیاء العلوم، ۵/ ۲۰۹)

سَکَرات میں گر روئے محمد پہ نظر ہو
ہر مَوت کا جھٹکا بھی مجھے پھر تو مزا دے

(وسائلِ بخشش، ۱۲۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَزع کے وَقْت انسان کی رُوح نکلنا اِنتہائی دُشوار اور تکلیف دہ عمل ہے۔ لہٰذا اس دُشواری سے بچنے کیلئے اس کی تیاری انتہائی ضروری ہے۔

حضرت سَیِّدُنا امام قرطبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مَوت بہت بڑی مُصِیبت ہے لیکن اس سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ انسان مَوت سے غافِل ہو جائے اور اس کی یاد سے مُنہ پھیر لے اور اس کے لیے اَعمال کرنا چھوڑ دے، بیشک موت میں غور و فکر کرنے والے اور عبرت پکڑنے والے کیلئے نصیحت و عبرت مَوْجُود ہے۔(التذکرۃ باحوال الموتی وامور الآخرۃ، ص:۸)

ہائے! غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں		پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں
جاگ! سُنسان بَن ہے رات آئی		گُرگ بہرِ شکار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! موت کی ہولناکیوں کا صحیح معنوں میں تصوُّر ہی جان لیوا ہے ۔ یقیناً عقلمند وہی ہے جو اس جہانِ ناپائیدار کی دِلچسپیوں سے بیگانہ ہو کر موت کی سختیوں اور تکلیفوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اسی کی تیاری میں مشغول رہے۔ مگر افسوس! ہم عقلمندی کا ثُبوت دینے کے بَجائے موت سے یکسر غافل بیٹھے ہیں تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اگر جانوروں کو موت کے بارے میں اتنا عِلْم ہو جاتا جتنا تم جانتے ہو تو تم ان میں سے کسی کو موٹا تازہ نہ کھاتے۔ (التذکرۃ باحوال الموتٰی وامور الآخرۃ، ص۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اگر جانوروں کو موت کے مُتَعَلِّق اتنی معلومات مل جائے کہ جتنی ہمیں ہے تو ان میں سے کوئی بھی فَربَہ نہ ہوتا۔ ہم جانتے ہیں کہ مَوت بَر حق ہے، یہ بھی معلوم ہے کہ ایک دن ضَرور مرنا ہے، اس بات سے بھی باخبر ہیں کہ رُوح نکلنے کا وَقت اِنتہائی کڑا ہو گا اور مرنے کے بعد دُنیا داری، رِشْتہ داری اور ہماری بُلند کوٹھی و گاڑی کچھ کام نہ آئیں گی اس بات کا بھی شُعُور ہے لیکن نہ جانے کیوں غَفْلت کی نیند سوئے ہوئے ہیں۔ مَنْقُول ہے کہ اگر مَوت کی تکلیف کا ایک قَطرہ دُنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو سب کے سب پگھل جائیں۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۲۰۹) اب ذرا سوچئے! وہ موت کہ جس کی تکلیف کے ایک قَطرے کا یہ حال ہے کہ بُلند و بالا پہاڑ جس کی تاب نہ لا کر پگھل جائیں تو یہ تکلیف اِنْسان کیلئے کس قَدر اَذِیَّت کا باعث بنتی ہو گی؟

جاں کَنی کی تکلیفیں ذَبْح سے ہیں بڑھ کر کاش! مُرْغ بن کے طَیبہ میں ذَبْح ہو گیا ہوتا
کاش! کہ نہ دُنیا میں پیدا مَیں ہُوا ہوتا قَبْر و حَشْر کا ہر غم خَتْم ہو گیا ہوتا

(وسائلِ بخشش، ص:۱۶۰،۱۵۸)

دَرْحقیقت موت کی شِدّت وتکلیف تو وہی جان سکتا ہے جو اس کا ذائقہ چکھ لے مگر جس نے موت کا

ذائقہ نہیں چکھا وہ خُود کو پہنچنے والے دَرْد اور تکلیف سے اس کا اندازہ کر سکتا ہے۔ حَضْرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: اس کا اندازہ یُوں ہو سکتا ہے کہ جسم کا جو حصّہ بے جان ہو چکا ہو اُسے دَرْد کا احساس نہیں ہوتا اور جس میں جان ہو اسے درد کا احساس ہوتا ہے جو کہ دَر اصل رُوح کو ہوتا ہے لہٰذا جب کوئی حصّہ زخمی ہوتا ہے یا آگ سے جل جاتا ہے تو یہی جَلَن یا تکلیف رُوح کی جانب بڑھتی ہے اور جس قَدَر بڑھتی ہے اسی قدر رُوح تکلیف محسوس کرتی ہے۔ اندازہ کرو کہ (اس) صُورت میں تکلیف گوشت، خُون اور دیگر حصّوں میں تقسیم ہوتی ہے اور رُوح تک اس کا کچھ ہی حصّہ پہنچ پاتا ہے جبکہ اگر یہی تکلیف دیگر حصّوں کو نہ پہنچے اور براہِ راست رُوح تک پہنچ جائے تو اس کی تکلیف اور شِدَّت کا عالَم کیا ہو گا؟ (احیاء العلوم، ۵/ ۲۰۷) مزید فرماتے ہیں: نَزع کی تکالیف براہِ راسْت رُوح پر حملہ آور ہوتی ہیں اور پھر یہ تکالیف تمام بدن میں یُوں پھیل جاتی ہیں کہ ہر ہر رَگ، پٹھے، حصّے اور جوڑ سے رُوح کھینچی جاتی ہے نیز ہر بال کی جڑ اور سَر سے پاؤں تک کی کھال کے ہر حصّے سے رُوح نکالی جاتی ہے۔ (احیاء العلوم، ج۵ ص: ۲۰۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رُوح نکلنے کی تکلیف کے ساتھ ساتھ مال واَسباب، دوست اَحباب، ماں، باپ اور بھائی بہن سے بچھڑنے کا غم، مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھنے کا خوف، تنگ و تاریک قَبْر کی تنہائی کا ڈر، مُہِیب صُورتوں والے فِرشتوں یعنی مُنکر نکیر کے سُوالوں کے جوابات دینا مُردے کیلئے کس قَدَر پُر خطر مَراحل ہوتے ہونگے؟ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے فَضْل و کرم اور عافیت کا سُوال کرتے ہیں، یقیناً ہم سے موت کی سختیاں اور ہولناکیاں برداشت نہ ہو سکیں گی اس لئے ہمیں چاہیے کہ گُناہوں سے دُور رہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والے کاموں سے بچتے رہیں اور اس کی خُفْیہ تدبیر سے ڈرتے رہیں۔ آج سے بلکہ ابھی سے سچی پکی توبہ کر لیجئے اور آئندہ گُناہ نہ کرنے کا

عزمِ مُصمم کرلیجئے۔ نیکیوں میں دل لگانے، گُناہوں سے پیچھا چُھڑانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے، ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت اور ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے ہمیں نیکیاں کرنے کے بے شُمار مواقع مُیسَّر آئیں گے اور مرنے سے پہلے آخرت کی تیاری کرنے کا موقع ملے گا۔

گورِ نیکاں باغ ہو گی خلد کا		مجرموں کی قبر دوزخ کا گڑھا
کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی		قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

(وسائلِ بخشش، ص۷۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَوت کی سختیوں کے اَسباب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر شخص پر مَوت کی سختیاں اُس کے اعمال کے مُطابِق ہوتی ہیں اگر ہم نے اپنی زِندگی نیک اَعْمال میں بَسر کی ہوگی تو وَقْتِ نزع ہماری رُوح آرام سے نکلے گی اور اگر ساری عُمر مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گُناہوں کا سلسلہ رہا تو موت کی سختیاں برداشت نہ کرسکیں گے۔لہٰذا ابھی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے معمولی نظر آنے والے گُناہ سے بھی باز رہیے اور سُستی کے سبب چھوٹی سی نیکی بھی ہرگز ہرگز نہ چھوڑیئے۔یاد رکھئے!یہ دُنیا دارُ الْعَمَل (یعنی عمل کرنے کی جگہ)اور آخرت دارُ الْجَزَاء (یعنی بدلہ ملنے کی جگہ) ہے، اس لئے سمجھداری کا تقاضا یہی ہے کہ دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی تیاری کی جائے تاکہ قبر و حشر کے امتحان میں کامیاب ہو کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بطورِ انعام ملنے والی جنت کی لازوال نعمتوں سے لُطف اَندوز ہوسکیں۔ آیئے!اب ان نیک اعمال میں سے چند کے فضائل سُنتے ہیں جو

ہمیں موت اور قبر و حشر کی ہولناکیوں سے نَجات دِلا کر جنّت کی اَعلیٰ نعمتوں سے لُطف اَندوز کروائیں گے۔

(1)ذِکْرُ اللہ کی کثرت:

ان نیک اَعمال میں سے ایک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر بھی ہے حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا، "بیشک ہر چیز کی صَفائی ہوتی ہے اور دِلوں کی صَفائی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر ہے اور ذِکْرُ اللہ سے بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے نَجات دلانے والی کوئی چیز نہیں۔(الترغیب والترہیب کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی الاکثار من ذکر اللہ، ج۲، ص:۲۴۳، حدیث:۲۳۰۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر ہمارے مرنے کے بعد کام آئے گا اور ہمیں عذابِ الٰہی سے بھی بچائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر صِرف آخرت میں ہی ہماری نَجات کا باعث نہیں بلکہ دُنیا میں بھی ہماری راحت کا سامان ہے۔ آج ساری دُنیا میں ایک عالمگیر بے چینی پائی جارہی ہے۔ کوئی مُلک، کوئی شہر اور کوئی گاؤں بلکہ کوئی گھر ایسا نہیں جہاں بد اَمنی اور بے چینی نہ پائی جاتی ہو۔ آج ہر شخص بے چینی کا شِکار نظر آرہا ہے۔ آہ! نادان اِنسان شَراب و رَباب کی مَحفلوں، سینما گھروں کی گیلریوں، ڈِرامہ گاہوں، فُحش و عُریانی سے مُرَصَّع نائٹ کلبوں اور جِنْسی و رُومانی ناوِلوں کے مُطالعہ میں سُکون کی تلاش میں سَر گرداں ہے۔ حالانکہ مومنوں کے دل تو ذِکْرُ اللہ اور تلاوتِ قرآن سے جِلا پاتے اور اسی سے چین و سُکون حاصل کرتے ہیں۔ چُنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفال آیت نمبر 2 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ

تَرْجَمۂ کنزالایمان: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ان کے دل ڈر جائیں اور جب اُن

اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقّی پائے

اسی طرح پارہ 13 سُوْرَۃُ الرَّعد کی آیت نمبر 28 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُؕ(۲۸)

تَرجَمۂ کنز الایمان: وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں سُن لو اللہ کی یاد ہی میں دِلوں کا چین ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ دل کا چین و قرار، فیشن کی یلغار، مغرِبی تہذیب کی طُومار، فُحش گُفتار میں، قَدَم قَدَم پر نافرمانیوں کی بھرمار میں ہر گز نہیں بلکہ یادِ الٰہی اور کثرت سے ذِکْرُ اللہ کرنے میں ہے۔ لہٰذا ہمیں صُبح و شام، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ذِکْرُ اللہ کی عادت بنانی چاہیے۔ ذِکْرُ اللہ کے فضائل پر مشتمل 4 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے!

(1) رَبّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے، "اے اِبنِ آدم! جب تو تنہائی میں میرا ذِکْر کرتا ہے تو میں بھی تنہا تیرا ذِکْر کرتا ہوں اور جب تو کسی مَجْمع میں میرا ذِکْر کرتا ہے تو میں اس مَجْمع سے بہتر مَجْمع میں تیرا ذِکْر کرتا ہوں۔"

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی الاکثار من ذکر اللہ، ج ۲، ص ۲۴۲، حدیث: ۲۲۹۶)

(2) "کچھ لوگ ایسے ہیں جو نَرم و مُلائم بستروں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بُلند دَرَجات عطا فرمائے گا۔" (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب الاخلاص واعمال السر، رقم ۴۰۱، ج ۱، ص ۳۰۹)

(3) اگر ایک شخص کی جھولی دِرْہموں سے بھری ہوئی ہو اور وہ انہیں تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کر رہا ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرنے والا اَفْضل ہوگا۔" (المعجم الاوسط، من اسمہ محمد، ج ۴، ص: ۲۷۴، حدیث: ۵۹۶۹)

(4) "اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔"

(بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، ج ۴، ص ۲۲۰۔ حدیث: ۶۴۰۷)

ذکرِ حق میں لب کو بس مشغول رکھ
راحتِ دل گر تجھے درکار ہے
بندۂ بدکار ہوں بے حد ذلیل و خوار ہوں
مغفِرت فرما الٰہی! تو بڑا غفّار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) صدقۂ جاریہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ذِکْرُ اللہ کے کس قدر فضائل ہیں۔ اگر ہم بھی اس کی عادت بنالیں اور دِیگر نیک اَعمال بھی کرتے رہیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مرنے کے بعد ہمارے لیے مُفید ہوگا۔ حضرت سَیِّدُنا ابُو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ مُنْقَطع ہوجاتا ہے لیکن تین عمل مُنْقَطع نہیں ہوتے، صَدَقۂ جاریہ، عِلْمِ نافع اور نیک اَوْلاد جو اس کے لیے دُعا کرتی ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ، باب مایلحق الانسان...الخ، الحدیث ۱۶۳۱، ص ۸۸۶)

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یہ تین چیزیں (ایسی ہیں) جن کا ثواب مرنے کے بعد خواہ مخواہ پہنچتا رہتا ہے کوئی اِیصالِ ثواب کرے یا نہ کرے۔ صَدقۂ جاریہ سے مُراد اَوْقاف ہیں جیسے مسجدیں، مدرسے، وقف کیے ہوئے باغ جن سے لوگ نَفْع اُٹھاتے رہتے ہیں، ایسے ہی عِلْم سے مُراد دِینی تصانیف، نیک شاگرد جن سے دِینی فیضان پہنچتے رہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۱، ص ۱۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے جیتے جی آخرت کا ثواب پانے، مسجد مدرسہ بنانے کے ساتھ ساتھ اپنی اَوْلاد کو بھی سُنَّتوں کی ترغیب دِلا کر نیک بنانا چاہیے تاکہ ہمارے مرنے کے بعد دُعائے مَغْفِرت اور ایصالِ ثواب کے ذریعے ہمارے کام آئیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس باپ پر رحم فرمائے جو نیکی کرنے پر اپنے بیٹے کی مدد کرے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۱۰۱/۶) اَوْلاد کی ظاہری زَیب وزِیْنت، اچھی غِذا، اچھالباس اور دیگر ضروریات کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی ورُوحانی تربیت کے لئے بھی کمربستہ ہوجائیے نیز اپنی اَوْلاد کو نیک بناکر ثوابِ جاریہ کا ذَرِیعہ بنانے کے ساتھ ساتھ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کُتُب ورَسائل تقسیم کرنا بھی ہمیشہ ہمیشہ کا ثواب کمانے اور آخرت میں کام آنے والی نیکی ہے وہ اس طرح کہ اگر ان کُتُب ورَسائل کو پڑھ کر کوئی پابندی سے نماز پڑھنے والا، سُنَّتوں پر عمل کرنے والا، نیک اجتماعات میں شرکت کرنے والا، نیکی کی دعوت عام کرنے والا، بُرائی سے منع کرنے والا بن گیا تو جب تک وہ یہ نیک اَعمال کرتا رہے گا تو ہمیں بھی اس کا ثواب ملتا رہے گا اور اس کے ذریعے جتنے بھی نیک بنتے جائیں گے ان سب کے اعمال کے مُطابق ہمیں ثواب ملتا رہے گا۔

سُنّتوں کی کروں خوب خدمت		ہر کسی کو دوں نیکی کی دعوت
نیک میں بھی بنوں التجا ہے		یاخدا! تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص۱۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3) تلاوت قرآن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے بچوں کی سُنّتوں کے مُطابق اچھی تربیت کرنی چاہیے اور خُود بھی دیگر نیک اعمال کی طرف رَغبت کے ساتھ ساتھ روزانہ قرآنِ پاک کی تلاوت کا معمول بنانا چاہئے کہ یہ عمل نہ صرف گھر میں خَیر و برکت کا باعث ہے بلکہ ہماری بخشش و مغفرت کا بھی ذَرِیعہ ہے۔ قرآنِ پاک کی مشہور سُورتوں کے فضائل پڑھنے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب **"مدنی پنج سُورہ"** مکتبۃُ المدینہ سے حاصل فرما کر اس کا مُطالَعہ کرلیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ کتاب قرآنی سُورتوں، دُرُودوں، رُوحانی وطِبّی عِلاجوں اور خُوشبودار مَدَنی پھولوں کا دِلچسپ مَدَنی گُلدستہ ہے، اِس کا ہر گھر میں ہونا اِنتہائی ضروری ہے۔ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس کتاب کو نہ صرف خُود پڑھیں بلکہ اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ دوسروں کو بھی تُحفے میں پیش کریں یا ھدِیَّۃً لیکر پڑھنے کا مشورہ دیں۔ نیز مَساجد و مزاراتِ اَوْلیا اور عام لائبریریوں وغیرہ میں بھی رکھئے تاکہ نمازی، زائرین اور عامۃُ الْمُسْلِمِیْن اِسْتِفادہ (فائدہ حاصل) کرسکیں۔ آیئے! اس کتاب کے صفحہ 83 سے سُورۂ مُلک پڑھنے کی فضیلت سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

سُورۂ مُلک کی فضیلت:

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ "جب بندہ قبر میں جائے گا تو عذاب اس کے قَدموں کی جانب سے آئے گا تو اس کے قَدم کہیں گے تیرے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سُورۂ مُلک پڑھا کرتا تھا۔ پھر عذاب اس کے سینے یا پیٹ کی طرف سے آئے گا تو وہ کہے گا کہ تمہارے لئے میری جانِب سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سُورۂ مُلک پڑھا کرتا تھا، پھر وہ اس کے سر کی طرف آئے گا تو سر کہے گا کہ تُمہارے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سُورَۂ مُلک پڑھا کرتا تھا۔" تو یہ سُورت روکنے والی ہے، عذابِ قَبْر سے روکتی ہے،

توراۃ میں اس کا نام سُورۂ مُلک ہے جو اسے رات میں پڑھتا ہے بہت زِیادہ اوراچھا عمل کرتا ہے۔"

(المستدرک، کتاب التفسیر، باب المانعۃ من عذاب القبر سورۃ الملک، رقم ۳۸۹۲،ج۳، ص ۳۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے رات کو سُورَۂ مُلک پڑھنے والا قبر کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ دن بھر کے مَعْمُولات سے فَراغت کے بعد سونے پہلے دیگر اَوْراد و وَظائف کے ساتھ ساتھ سُورۂ مُلک پڑھنے کا معمول بنائیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے عذابِ قبر سے نَجات ملے گی۔ آیئے! قرآنِ پاک کی تِلاوت کی فضیلت سے مُتَعَلِّق 3 اَحادیثِ مُبارَکہ سُنْتے ہیں:

(1) جس نے شبِ جُمُعہ سُورَۂ یٰسٓ کی تِلاوت کی اس کی مَغْفِرت کردی جائے گی۔"

(الترغیب والترہیب، ج۱، ص ۳۵۴، حدیث:۱۱۰۵)

(2) جس نے جمعہ کے دن مَغْرِب کے بعد دو رَکعت نَماز پڑھی اور ہر رکعت میں سُورَۂ فاتِحہ کے بعد "اِذَا زُلْزِلَت" (یعنی سورۂ زِلْزال) پندرہ مرتبہ پڑھی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر سکراتِ موت کی سختی نَرم کر دے گا، اسے عذابِ قبر سے محفوظ فرمادے گا اور پُلِ صِراط پر ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔

(شرح الصدور، ص ۱۸۶)

(3) جس نے مَرَضُ الْمَوْت میں سُوْرَۃُ الْاِخلاص پڑھی تو وہ قَبْر کے فِتنے اور اس کے دَبانے سے محفوظ رہے گا۔ (المعجم الاوسط ج۴، ص ۲۲۲، حدیث:۵۷۸۵)

فلموں سے ڈراموں سے عطا کر دے تُو نفرت
بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خدا دے

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدْرَسۃُ المدینہ بالغان:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے کہ جب قرآنِ پاک کی ان سُورتوں کے اس قَدر فَضائل ہیں تو پُورے قرآنِ پاک کی تِلاوت کے فَضائل وبَرکات کا کیا عالَم ہو گا۔ لہٰذا ہمیں بھی زِیادہ سے زِیادہ تلاوتِ قرآن کی عادت بنانی چاہیے تاکہ ہمارا یہ عمل آخرت میں نَجات کا باعث بنے۔ مگر قرآنِ پاک کے یہ فضائل اسی صُورت میں حاصل ہو سکیں گے جبکہ ہم صحیح مَخارِج کے ساتھ پڑھنا جانتے ہونگے، اگر تَلَفُّظ دُرُست نہیں ہیں تو دعوتِ اسلامی کے تحت عشاء کی نماز کے بعد لگنے والے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں شرکت کا معمول بنالیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں صحیح مَخارِج کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھانے، وضو وغُسل، نماز وروزہ کے شَرعی اہم مسائل سکھانے کے ساتھ ساتھ مُختلف دُعائیں اور سُنَّتیں اورآداب بھی سکھائے جاتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4) مریض کی عیادت کرنا:

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: "قیامت کے دن پُکارنے والا پُکارے گا، "کہاں ہیں وہ لوگ جو دُنیا میں مریضوں کی عِیادت کرتے تھے۔" پس (جب وہ حاضر ہوں گے تو) انہیں نُور کے مِنْبروں پر بٹھایا جائے گا جہاں یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے شَرفِ کلام حاصل کریں گے جبکہ لوگ حساب دے رہے ہوں گے۔" (کنز العمال، کتاب الزکاۃ، ج۶، ص:۱۶۶، الحدیث ۱۶۱۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ مَریض کی عِیادت کرنا ایسا عمل کہ ہمارے

مرنے کے بعد کام آئے گا، روزِ محشر جب سب لوگ حساب وکتاب دے رہے ہوں گے تو یہ عیادت کرنے والے لوگ نُور کے منبروں پر بیٹھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہم کلامی کا شرف پارہے ہوں گے۔ ہمارا پیارا مَذہب دینِ اسلام ہمیں حُسنِ اَخلاق وبھائی چارگی کا دَرْس دیتے ہوئے مریض کی دِلجوئی اور غمخواری کیلئے اس کی عیادت کی ترغیب دیتا ہے۔ احادیثِ مُبارَکہ میں اس کے بڑے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ چُنانچہ اس ضمن میں 3 فرامینِ مُصطفےٰ سُنئے۔

(1) جو شخص کسی مریض کی عِیادَت کرتا ہے تو ایک مُنادِی آسمان سے نِدا کرتا ہے، "خُوش ہو جا کہ تیرا یہ چلنا مُبارَک ہے اور تُو نے جنَّت میں اپنا ٹھکانا بنالیا ہے۔" (سنن ابن ماجہ، ج۲، ص ۱۹۲، حدیث:۱۴۴۳)

(2) جس نے مریض کی عیادت کی، جب تک لوٹ نہ جائے دَریائے رَحْمت میں غوطے لگاتا رہتا ہے اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت میں ڈُوب جاتا ہے۔" (مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ج۵، ص: ۳۰، حدیث: ۱۴۲۶۴)

(3) جو مُسلمان کسی مُسلمان کی عِیادت کے لیے صُبح کو جائے تو شام تک اس کے لیے ستّر ہزار فرشتے اِسْتِغْفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صُبْح تک ستّر ہزار فرشتے اِسْتِغْفار کرتے ہیں اور اس کے لیے جنّت میں ایک باغ ہو گا۔" (سنن الترمذی، ج۲، ص۲۹۰، حدیث ۹۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے عِیادت کرنے کی کیسی بَرَکتیں ہیں۔ لہٰذا اگر ہمارے اہلِ خانہ یا قریبی رِشْتہ دار، مکان مالک یا کرائے دار، پڑوسی یا محلّے دار بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کے ساتھ ساتھ ہسپتالوں میں مَوْجُود دیگر مریضوں کی عیادت کیلئے بھی جانا چاہئے کہ وہاں ایسے اَفْراد بھی مَوْجُود ہوتے ہیں جن کی عیادت کے لئے کوئی نہیں آتا اور وہ بے چارے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں اور زبانِ حال سے گویا یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ کاش! کوئی میری عیادت کے لیے بھی آتا، میرا حال دَرْیافت کرتا اور مجھ سے ہمدردی بھرے لہجے میں کچھ بات کرتا اور مجھے دِلاسہ دیتا۔ ایسے

موقع پر ہوسکے تو ہمیں اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ایسوں کی بھی عیادت کرنی چاہئے کیونکہ اس میں ہماری آخرت کا ہی فائدہ ہے۔ اور مَریض کی عیادت کرنا تو ہمارا ہفتہ وار مدنی انعام نمبر ۵۳ بھی ہے کہ کیا آپ نے اس ہفتے کم اَز کم ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اَسپتال جا کر سُنَّت کے مُطابق غمخواری کی؟ اور اسکو تُحفہ (خواہ مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ یا پمفلٹ) پیش کرنے کے ساتھ ساتھ تعویذاتِ عطّاریہ کے استعمال کا مشورہ دیا؟۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے مریض کی عیادت کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَریض کی بیماری میں اس کی تیمارداری ہمارے لئے تو اَجر وثواب کا باعث ہے، اگر بیمار بھی شِکوہ وشکایات کرنے کے بجائے صَبْر سے کام لے تو ثواب کا حقدار ہوتا ہے۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جس کے مال یا جان میں مُصیبت آئی پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہِر نہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اس کی مَغْفِرت فرمادے۔"

(المعجم الکبیر ۱۱/۱۴۸، حدیث: ۱۱۴۳۸)

یاد رہے! جہاں جان ومال میں مُصیبت پہنچنے پر صَبْر باعثِ مَغْفِرت ہے وہیں غُربت وناداری پر صَبْر کرنا بھی مرنے کے بعد جنت کی حقداری کا ذریعہ ہے۔ چنانچہ،

غریبوں کے مزے ہوگئے

بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں ایک بار فُقَراءِ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اپنا قاصِد (یعنی نُمایَندہ) بھیجا جس نے حاضِرِ خدمت ہو کر عرض کی: میں فُقَرا کا نمایَندہ بن کر حاضِر ہوا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "تمہیں بھی مرحبا اور اُنہیں بھی جن کے

پاس سے تم آئے ہو! تم ایسے لوگوں کے پاس سے آئے ہو جن سے میں مَحَبَّت کرتا ہوں۔" قاصِد نے عرض کی: "یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! فُقَرا نے یہ گُزارِش کی ہے کہ مال دار حضرات جنّت کے دَرَجات لے گئے! وہ حج کرتے ہیں اور ہمیں اس کی اِسْتِطاعت (یعنی طاقت وقدرت) نہیں، وہ عُمْرہ کرتے ہیں اور ہم اس پر قادِر نہیں، وہ بیمار ہوتے ہیں تو اپنا زائد مال صَدَقہ کرکے آخِرت کے لئے جمع کر لیتے ہیں۔" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "میری طرف سے فُقَرا کو پیغام دو کہ ان میں سے جو صَبْر کرے اور ثواب کی امّید رکھے اُسے تین ایسی باتیں ملیں گی جو مال داروں کو حاصل نہیں: (۱) جنّت میں ایسے بالاخانے (یعنی بلند محلّات) ہیں جن کی طرف اہلِ جنّت ایسے دیکھیں گے جیسے دنیا والے آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہیں، ان میں صرف فَقْر اختیار کرنے والے نبی، شہید فقیر یا فقیر مومن داخِل ہوں گے (۲) فُقَرا مال داروں سے قِیامت کے آدھے دن کی مِقْدار یعنی 500 سال پہلے جنّت میں داخِل ہوں گے (۳) مال دار شخص سُبْحٰنَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ کہے اور یہی کلمات فقیر بھی اَدا کرے تو فقیر کے برابر ثواب مالدار نہیں پاسکتا، اگرچہ وہ 10 ہزار دِرْہم (بھی ساتھ میں) صَدَقہ کرے۔ دیگر تمام نیک اعمال میں بھی یہی مُعاملہ ہے۔" قاصِد نے واپَس جاکر فُقَرا کو یہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنایا تو اُنہوں نے کہا: ہم راضی ہیں، ہم راضی ہیں۔ (قُوتُ القُلوب ج ۱ ص ۴۳۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فقیروں کے تو دُنیا و آخِرت میں وارے ہی نیارے ہیں! یاد رہے! فقیر وُہی اچّھا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رہتے ہوئے صَبْر و قَناعت اِختیار کرے اور گِلے شِکوے سے بچا رہے۔ یاد رہے! یہاں فقیروں سے مُراد بھکاری نہیں ہیں فَقْر کی تعریف یہ ہے کہ "جس شے کی حاجت ہے وہ مَوجُود نہ ہو۔" جس چیز کی ضَرورت ہی نہیں اگر وہ نہ پائی جائے تو اُسے "فَقْر" نہیں کہا جاتا نیز جس شخص کے پاس مطلوبہ شے مَوجُود بھی ہو اور اس کے قابُو میں بھی ہو تو ایسا شخص فقیر نہیں کہلاتا۔

(اِحیاءُ العُلوم ج۴ ص ۵۶۲)

اَحادیثِ مُبارَکہ میں ایسے غریبوں اور فقیروں کے فَضائل بیان ہوئے ہیں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں صَبر و قَناعت اِختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے:

(1) اس شخص کے لئے خُوشخبری ہے جسے اسلام کی طرف ہِدایت حاصل ہے، اس کی روزی بقدرِ کِفایت ہے اور وہ اس پر قَناعت کرتا ہے۔" (ترمِذی ج۴ ص۱۵۶ حدیث ۲۳۵۶)

(2) اے فُقرا کے گروہ! دل سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تقسیم پر راضی رہو گے تو اپنے فَقْر کا ثواب پاؤ گے ورنہ نہیں۔ (اَلفِردَوس بماثور الخطّاب ج۵ ص۲۹۱ حدیث ۸۲۱۶)

(3) میں نے جب جنّت کو مُلاحظہ کیا تو دیکھا کہ جنّتیوں میں اَکثر تعداد فقراء کی ہے۔"

(مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عباس، ۱/ ۵۰۴، حدیث: ۲۰۸۶)

دولتِ دنیا سے بے رَغبَت مجھے کر دیجیے
میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار

(وسائلِ بخشش، ص۲۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَضرتِ سیِّدُنا ابُوسعید خُدرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مَساکین سے مَحبّت کرو، کیونکہ میں نے رسولِ خدا، محبوبِ اَنبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو دُعا میں یہ اَلفاظ شامِل فرماتے سُنا: اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! مجھے مسکینی کی حالت میں حیات اور مسکینی کی حالت میں ہی وِصال عطا فرما اور گروہِ مساکین میں میرا حشر فرما۔" (ابنِ ماجہ، کتاب الزھد، باب مجالسۃ الفقرائ، ج۴، ص۴۳۳، حدیث: ۴۱۲۶)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ قیامت میں مَساکین کی ایک جماعت ہوان میں، مَیں بھی ایک ہوں، اگر حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس جماعت کے امام ہیں مگر اپنے کو ان میں سے ایک قرار دینا ان کی عزت افزائی ہے۔ مزید فرماتے ہیں: حضورِ اَنْوَر (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا یہ فرمان اِنْتِہائی تواضُع کے لیے ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج۷، ص:۶۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غُربت و مسکینی اپنے جِلَو (یعنی مَعِیّت) میں کتنی بر کتیں لئے ہوئے ہے کہ شَہَنْشاہِ خُوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی گروہِ مَساکین میں شامِل ہونے اور اِسی گروہ کو اپنی رَفاقت کی بَرَکتوں سے نَوازنے کی خواہش اور اِن سے مَحَبَّت کی تَلْقِین فرما رہے ہیں۔ غریبوں مسکینوں کے آخِرت میں اس اِعْتِبار سے بھی مَزے ہوں گے کہ مالی عبادات جیسے زکٰوۃ، فِطرَہ، حج وغیرہ کے مُتعلِّق پوچھ گچھ سے مامُون (یعنی اَمْن میں) ہوں گے کیونکہ یہ اَحکام مال دار وصاحبِ اِسْتِطاعت مُسلمانوں کے لئے ہیں۔ بروزِ محشر جبکہ مال دار بار گاہِ رَبِّ ذُوالْجلال عَزَّوَجَلَّ میں اپنے مال کے مُتَعَلِّق حساب کتاب دینے میں مشغول ہوں گے، اِدھر نادار مُسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت ومَشِیَّت سے داخِلِ جنّت ہو رہے ہوں گے اور یُوں جنّت میں فقیروں، غریبوں کا داخِلہ امیروں سے پہلے ہو گا جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے: "مُسلمان فُقَراء اَغنیاء سے آدھا دن پہلے جنّت میں داخِل ہو جائیں گے اور وہ (آدھا دن) 500 سال (کے برابر) ہو گا۔" (ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء ان فقراء المھاجرین الخ، ۱۵۸/۴، حدیث:۲۳۶۱)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَنِی غریبوں کے امیروں سے پانچ سو سال پہلے جنّت میں داخلے کی وَضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ دیر حساب کی وجہ سے نہ ہو گی رَبّ تَعالٰی سارے عالَم کا حساب بہت جلد لے گا یہ ان فُقَراء کی شان دِکھانے کے لیے ہو گی کہ

امیروں کو حساب کے نام پر روک لیا گیا اور فقیروں کو جنّت کی طرف چلتا کر دیا گیا۔

میں بڑا امیر و کبیر ہوں، شہِ دوسرا کا اسیر ہوں
درِ مُصطَفٰے کا فقیر ہوں، مرا رفعتوں پہ نصیب ہے

(چڑیا اور اندھا سانپ، ص۵)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے ''چڑیا اور اندھا سانپ'' کے آخر میں تنگدستی سے نَجات اور رِزْق میں خَیر وبَرَکت کیلئے 32 رُوحانی علاج تحریر فرمائے ہیں۔ آپ بھی مکتبۃُ المدینہ سے اس رِسالے کو حاصل فرما کر اَوَّل تا آخر مُطالعہ فرمالیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیک بندوں سے مَحَبَّت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مرنے کے بعد کام آنے والے اَعمال میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے مَحَبَّت کی جائے اور اُنہیں اپنے لیے سرمایۂ آخِرت اور سرمایۂ نَجات سمجھا جائے۔ حَضْرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَرْوی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک شَخْص نے عَرْض کی: "قِیامت کب قائم ہو گی؟" تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے دَرْیافت فرمایا: "تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟" تو اس نے عَرْض کی! تیاری تو کچھ نہیں کی، مگر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کرتا ہوں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: "تم جس سے مَحَبَّت کرتے ہو اسی کے ساتھ ہو گے۔" حَضْرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرْشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں کسی چیز سے اتنی خُوشی حاصل نہیں ہوئی جتنی خُوشی شہنشاہِ خُوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان سے ہوئی: کہ

"تم جس کے ساتھ مَحَبَّت کرتے ہو اسی کے ساتھ ہو گے۔" حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرشاد فرماتے ہیں میں سَیِّدِ عالَم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حَضرتِ سَیِّدُنا ابُو بکر اور حَضرتِ سَیِّدُنا عُمرِ فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَحَبَّت کرتا ہوں اور مجھے اُمید ہے کہ ان سے مَحَبَّت کرنے کی وجہ سے میں انہیں کے ساتھ ہوں گا۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن خطاب۔۔۔۔۔الخ، ۲/ ۵۲۷، حدیث:۳۶۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے مَحَبَّت دنیاوآخرت میں ان کی قربت و مُصاحَبت ملنے کا ذَرِیعہ ہے۔ ہمیں بھی اپنے دل میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ کے پیارے صحابہ کرام، تابعینِ عظام اور جُملہ اَولیائے کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سچی مَحَبَّت رکھنی چاہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِن بُزرگ ہستیوں کی مَحَبَّت قَبْر و قیامت میں باعثِ مغفرت ہو گی ۔جیسا کہ

شیخین کا وسیلہ کام آگیا

ایک شخص کا بیان ہے کہ میرے اُستاد صاحب کے ایک رفیق فوت ہو گئے۔ استاد صاحب نے انہیں خواب میں دیکھ کر پُوچھا: "مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ" یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟" جواب دیا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مَغْفِرت فرما دی۔" پُوچھا: "مُنکَر نکِیر کے ساتھ کیسی رہی؟" جواب دیا: اُنہوں نے مجھے بٹھا کر جب سُوالات شُروع کیے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے دل میں ڈالا اور میں نے فرشتوں سے کہہ دیا: "حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر اور حضرتِ سَیِّدُنا فارُوقِ اَعْظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے واسطے مجھے چھوڑ دیجئے۔" یہ سُن کر ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا: "اس نے بڑی بُزرگ ہستیوں کا وسیلہ پیش کیا ہے لہٰذا اس کو چھوڑ دو۔" چُنانچہ اُنہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور تشریف لے گئے۔

(شرح الصدور، باب فتنۃ القبر وسوال الملکین، ص ۱۴۱)

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا　　　بول بالے مِری سرکاروں کے

(حدائق بخشش، ص ۳۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی مَحَبَّت دل میں بٹھانے، مرنے کے بعد کام آنے والے اعمال کی عادت بنانے، گناہوں سے پیچھا چھڑانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی آمد آمد ہے اور اس ماہِ مُبارَک کی برکتوں کے تو کیا کہنے کہ اس ماہ میں عبادت کرنے اور نیکیوں میں اِضافہ کرنے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ چُنانچہ اس ماہ میں نیکیاں بڑھانے اور خُود کو گُناہوں سے بچانے اور خُوب خُوب علمِ دین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذَریعہ تیس روزہ تربیَتی اِعْتکاف بھی ہے اور اعتکاف کی فضیلت کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگایئے کہ اُمّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَہ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیَّت سے اعتکاف کیا اس کے پچھلے تمام گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (جامع صغیر ص ۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو ہر سال ورنہ زِندگی میں کم اَزْکم ایک بار تو رَمَضان المبارَک کے تیس دن کا اِعتکاف کرہی لینا چاہئے۔ ہمارے پیارے پیارے اور رَحمت والے آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے ہر وقت کمربَستہ رہتے تھے اور خصُوصاً رَمَضان شریف میں عبادت کا خُوب ہی اہتِمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمَضان ہی میں شبِ قَدْر کو بھی

پوشیدہ رکھا گیا ہے لہٰذا اس مبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار پورے ماہِ مبارَک کا اعتِکاف فرمایا۔ اور یُوں بھی مسجِد میں پڑا رہنا بَہُت بڑی سَعادَت ہے اور مُعتَکِف کی تو کیا بات ہے کہ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مشاغِل سے فارِغ کر کے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے، "اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے کُلِّیَّۃً (یعنی مکمَّل طور پر) اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مُنْہَمِک کر دیتا ہے اور ان تمام مَشاغِلِ دُنیا سے کنارہ کَش ہو جاتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعتَکِف کے تمام اَوْقات حَقِیقۃً یا حُکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور اعتِکاف کا مقصودِ اَصلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتَکِف ان (فِرِشتوں) سے مُشابَہَت رکھتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجا لاتے ہیں، اور ان کے ساتھ مُشابَہَت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔ (فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دَورانِ اِعتکاف کس قدر نیکیاں کرنے کے مَواقِع ملتے ہیں۔ ہمیں بھی ہر سال نہ سہی کم اَز کم زندگی میں ایک بار اِس اَدائے مصطفٰے کو اَدا کرتے ہوئے پُورے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك کا اِعتِکاف کر ہی لینا چاہئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلانی چاہیے۔ آپ سے مدنی التجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے 30 دن کے تربیتی اعتکاف میں شرکت کی نیت کر لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تربیتی اعتکاف میں وضو و غسل، نماز و روزہ اور دیگر شرعی مسائل کے ساتھ ساتھ مدنی مذاکروں کے ذریعے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے سُوالات کے دِلچسپ جوابات سے معلومات کا

ڈھیروں خزانہ ہاتھ آتا ہے۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سنتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے اِبتداءً موت کی سختیوں کے حوالے سے سُنا کہ مرنے والا اگر گنہگار ہو تو اس کو کس قدر مَصائب سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ لہٰذا موت کی سختیوں سے خُود کو بچانے، مرنے کے بعد عذابِ الٰہی سے نَجات پانے، ذِکْرو دُرُود کی عادت بنانے، فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات کا جذبہ بڑھانے، سُنَّتیں اپنانے، اولیاء اللہ کی مَحَبَّت کی دل میں بٹھانے اور نیکی کی دعوت کے ذریعے مدنی کاموں کی دھومیں مچانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں کی خُوب خُوب مدنی کاموں کی دُھومیں مچایئے۔

12 مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے:

ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس اجتماع میں شرکت کی بڑی برکتیں ہیں۔ علمِ دین کی محفل میں شرکت کا ثواب ملتا ہے اور علمِ دین سیکھنے کی فضیلت کے بارے میں حدیث میں ہے کہ جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ کو چلے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو جنّت کے راستہ پر لے جاتا ہے اور طالبِ علم کی خُوشنودی کے لیے

فِرِشتے اپنے بازُو بچھا دیتے ہیں۔(سنن الترمذی"،کتاب العلم،باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، الحدیث:۲۶۹۱، ج۴، ص۳۱۲.)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں علمِ دین حاصل کرنے کی بھی بڑی برکتیں ہیں۔ آیئے! ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔

میری بدمَعاشی کی عادت کیسے خَتْم ہوئی؟

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، اُٹھتی جوانی اوراچھّی صحّت نے مجھے مَغْرور بنادیا تھا،نِت نئے فینسی ملبوسات سِلوانا، کالج آتے جاتے بس کا ٹکٹ بھُلانا، کنڈیکٹر مانگے تو بدمَعاشی پر اُتر آنا، رات گئے تک آوارہ گردی میں وَقْت گنوانا، جُوا میں پیسے لُٹاناوغیرہ ہر طرح کی مَعصِیَّت مجھ میں سرایت کئے ہوئے تھی۔ والِدَین سمجھا سمجھا کر تھک چکے تھے، مجھ بدکار کی اِصلاح کیلئے دُعا کرتے کرتے امّی جان کی پلکیں بھیگ جاتیں۔ ہمارے عَلاقے کے ایک اسلامی بھائی کبھی کبھی سَرسَری طور پر دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کردیتے، میں بھی سُنی اَن سُنی کردیتا۔ ایک بار اِجتماع والی شام وُہی اسلامی بھائی مَحَبَّت بھرے انداز میں ایک دَم اِصرار پر اُتر آئے کہ آج توتم کو چلنا ہی پڑے گا، میں ٹالتا رہا مگر وہ نہ مانے اور دیکھتے ہی دیکھتے اُنہوں نے رِکشہ روک لیااور بڑی مِنَّت کیساتھ کچھ اس اَنداز میں بیٹھنے کیلئے دَرْخواست کی کہ اب مجھ سے اِنکار نہ ہوسکا، میں بیٹھ گیااور ہم دعوتِ اسلامی کے اوَّلین مَدَنی مرکز جامِع مسجِد گُلزارِ حبیب آپہنچے۔ جب دُعاکیلئے بتّیاں بُجھائی گئیں تو یہ سمجھ کر کہ اجتِماع ختم ہوگیا، میں اُٹھ گیا، مجھے کیا معلوم کہ اب آنے والے لمحات میں میری تقدیر میں مَدَنی انقِلاب برپا ہونے والاہے۔ خیر میرے اُس مُحسِن اسلامی بھائی نے مَحَبَّت بھرے اَنداز میں سمجھا بُجھا کر مجھے جانے سے روکا، میں دوبارہ بیٹھ گیا۔ اندھیرے میں باآوازِ بُلند ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دُھوم

نے میرا دل ہِلا دیا! خدا کی قسم! میں نے زندگی میں کبھی ایسی رُوحانیت دیکھی تھی نہ سُنی تھی۔ پھر جب رِقّت انگیز دُعا شُروع ہوئی تو شُرکائے اجتماع کی ہِچکیوں کی آواز بُلند ہونے لگی حتیّٰ کہ میرے جیسا پتھّر دل آدمی بھی پُھوٹ پُھوٹ کر رونے لگا، میں نے اپنے گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کا ہو کر رَہ گیا۔ (فیضانِ سنت، ص: ۴۴۳)

تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا	قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
تنَزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی	ترقّی کا باعث بنا مَدَنی ماحول
یقینا مقدّر کا وہ ہے سکندر	جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بزمِ جنّت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ا ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے "چل مدینہ" کے سات حُرُوف کی نسبت سے جوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھول

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶) (2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتِداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری ج ۴ ص ۶۵ حدیث ۵۸۵۵) (4) مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے (5) کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (اَبُوداوٗد ج ۴ ص ۸۴ حدیث ۴۰۹۹) (6) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں (7) (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا" دولتِ بے زوال "میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مدنی پھول، ص ۲۷)

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو　　سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعَالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَافِ (ترجَمہ: میں نے سُنَّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمْناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

قبولیتِ دُعا کا پروانہ

حضرتِ سَیِّدُنا فُضَالہ بن عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (مسجِد میں) تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا، اُس نے نماز پڑھی اور پھر اِن کَلِمات سے دُعا مانگی: ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ'' یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رَحم فرما۔'' رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اے نمازی تُو نے جلدی کی۔ اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمِدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ، وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ، جب تُو نماز پڑھ کر بیٹھے تو (پہلے) اللہ تعالٰی کی ایسی حَمد کر جو اُس کے لائق ہے اور مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ، پھر اس کے بعد دُعا مانگ۔''

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی، پھر (فارِغ ہو کر) اللہ تعالٰی کی حَمد بیان کی اور حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر دُرُودِ پاک پڑھا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

ارشاد فرمایا: "**اَیُّهَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ**، اے نمازی! تُو دُعا مانگ، قبول کی جائے گی۔"[1]

بیان کردہ رِوایت سے معلوم ہوا کہ اگر دُعا مانگنے والا قبولیّت کا طالب ہے، تو اسے چاہئے کہ دُعا کے اَوّل و آخِر نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم پر دُرُود پاک پڑھا کرے۔

بچیں بے کار باتوں سے، پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ،

---

1 … ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی جامع الدعوات... الخ، ۵/۲۹۰، حدیث: ۳۴۸۷

2 … معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضَا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً"[1] یعنی پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیْروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قارون کی ہلاکت

قارُون، حضرتِ سَیِّدُنا مُوسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چچا یَصْہَر کا بیٹا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس

---

1 ۔۔۔ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

کو بے پناہ دولت سے نَوازا تھا، حتّٰی کہ اُس کے خزانوں کی چابیاں ایسے چالیس(40) افراد اُٹھاتے تھے، جو عام مردوں سے زیادہ طاقتور تھے۔[1] جیسا کہ پارہ 20، سُوْرَۃُ الْقَصَص، آیت نمبر 76 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَ اٰتَیْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَاۤ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِی الْقُوَّةِ ۗ (پ۲۰، القصص:۷۶)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور ہم نے اس کو اِتنے خزانے دیئے جن کی کُنجیاں ایک زور آور جماعت پر بھاری تھیں۔

جب اللہ تبارَکَ وَتَعَالٰی نے بَنِیْ اِسْرَائِیْل پر زکوٰۃ کا حکم نازِل فرمایا تو قارُون، حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آیا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے یہ طے کیا کہ ایک ہزار(1000) دِینار پر ایک دِینار، ہزار(1000) دِرہموں پر ایک درہم جبکہ ہزار(1000) بکریوں پر ایک بکری اور اسی طرح دیگر چیزوں میں سے بھی ہزارواں حِصّہ زکوٰۃ دے گا۔ چنانچہ جب اُس نے گھر جا کر اپنے مال کی زکوٰۃ کا حِساب کیا تو وہ بہت زیادہ مال بن رہا تھا، اُس کے نفس نے اتنا ڈھیر سارا مال دینے کی ہِمّت نہ کی، لہٰذا اُس نے بَنِی اِسرائیل کو جمع کر کے کہا کہ تم نے مُوسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ہر بات میں اِطاعت کی، اب وہ تمہارے مال لینا چاہتے ہیں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا، تم ہمارے بڑے ہو، جو چاہو حکم دو۔ قارُون نے کہا کہ فُلاں بدچلن عورت کے پاس جاؤ اور اُس سے ایک مُعاوَضہ مُقرّر کرو کہ وہ حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر تُہمت لگائے، جب ایسا ہو گا تو بَنِی اسرائیل، حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو چھوڑ دیں گے چنانچہ قارُون نے اُس عورت کو ایک ہزار(1000) دِرہم اور ایک ہزار(1000) دِینار دے کر اس بات پر راضی کیا کہ وہ حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر تُہمت لگائے۔ اگلے دن قارُون نے بنی اسرائیل کو جمع کیا اور

---

1 ... تفسیرِ خازن، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ:۷۶، ۳/۴۴۰ ملتقطاً

حضرتِ مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آکر کہنے لگا کہ بَنِی اِسرائیل آپ کا انتظار کر رہے ہیں، آپ اُنہیں وَعظ و نَصِیحَت فرمائیں۔ حضرتِ مُوسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تشریف لائے اور بَنِی اسرائیل کو نصیحت کرتے ہوئے مختلف گناہوں کی سزائیں بیان فرمائیں۔ قارُون کہنے لگا: کیا یہ حکم سب کے لئے ہے، خواہ آپ ہی ہوں؟ آپ نے فرمایا: خواہ میں ہی کیوں نہ ہوں۔ کہنے لگا: بَنِی اسرائیل کا خیال ہے کہ آپ نے فُلاں عَورت کے ساتھ بدکاری کی ہے۔

حضرتِ مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا اُسے بلاؤ۔ وہ آئی تو حضرتِ موسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: تجھے اُس ذات کی قَسم! جس نے بَنِی اسرائیل کے لئے دریا پھاڑا اور اُس میں رَستے بنائے اور تورَیت نازِل کی، سچ بات کہو۔ وہ عورت ڈر گئی اور اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول پر بُہتان لگا کر اُنہیں اِیذاء دینے کی جُرأت نہ ہوئی، اُس نے اپنے دل میں کہا کہ اِس سے توبہ کرنا بہتر ہے۔ چنانچہ اس نے حضرتِ مُوسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عرض کی کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو کچھ قارون کہلوانا چاہتا ہے وہ جُھوٹ ہے، سچ تو یہ ہے کہ اِس نے مجھے کثیر مال کا لالچ دیا تاکہ میں آپ پر تُہمت لگاؤں۔“ یہ سُن کر حضرتِ مُوسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور روتے ہوئے سجدہ میں گِرے اور یہ عرض کرنے لگے: یاربّ! عَزَّوَجَلَّ اگر میں تیرا رسول ہوں تو میری خاطر قارون پر اپنا غَضَب فرما۔ اللہ تعالٰی نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے زمین کو آپ کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دیا ہے، آپ اِس کو جو چاہیں حکم دیں۔ حضرتِ مُوسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بَنِی اِسرائیل سے فرمایا: اے بَنِی اِسرائیل! اللہ تعالٰی نے مجھے قارُون کی طرف بھیجا ہے جیسے فرعون کی طرف بھیجا تھا، جو قارُون کا ساتھی ہو، اُس کے ساتھ اُس کی جگہ ٹھہرا رہے اور جو میرا ساتھی ہو وہ الگ ہو جائے۔ سب لوگ قارُون سے جُدا ہو گئے اور دو اَفراد کے

سِوا کوئی اس کے ساتھ نہ رہا۔ تب حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے زمین کو حکم دیا: ”**یَا اَرْضُ خُذِیْہِمْ**“یعنی اے زمین اِنہیں پکڑ لے !تو وہ گھٹنوں تک زمین میں دَھنس گئے۔ آپ نے دوبارہ یہی فرمایا تو کمر تک دَھنس گئے، آپ یہی فرماتے رہے حتّٰی کہ وہ لوگ گردنوں تک دَھنس گئے، اب وہ گڑگڑانے لگے اور قارون، آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسمیں اور رِشتہ و قَرابَت کے واسطے دینے لگا، مگر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے شِدّتِ جَلَال کے سبب تَوَجُّہ نہ فرمائی، یہاں تک کہ وہ بالکل دَھنس گئے اور زمین برابر ہوگئی۔

حضرتِ **قَتَادَہ** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ وہ قیامت تک زمین میں دھنستے ہی چلے جائیں گے۔ بنی اسرائیل نے کہا کہ حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے قارُون کے مکان اور اُس کے خَزائن واَموال کی وَجہ سے اُس کے لئے بددُعا کی۔ یہ سُن کر آپ نے دُعا کی تو اُس کا مکان اور اس کے خزانے و اَموال سب زمین میں دَھنس گئے۔[1]

اللہ رَبُّ الْعَالَمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ نے قُرآنِ مجید، فُرقانِ حَمِید میں قارُون کے اَنْجام کو کچھ اس طرح بیان فرمایا ہے چنانچہ پارہ 20، سُوْرَۃُ الْقَصَص، آیت نمبر 81 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَ بِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِیْنَ ﴿۸۱﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: تو ہم نے اُسے اور اُس کے گھر کو زمین میں دَھنسادیا تو اُس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ سے بچانے میں اُس کی مدد کرتی اور نہ وہ بدلہ لے سکا۔ (پ ۲۰، القصص: ۸۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ دُنیَوِی مال کی مَحبَّت میں زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول سے دُشمنی مول لینے والے بدبَخت قارُون کا اَنجام کیسا بھیانک ہوا، نہ

---

1 . . . تفسیرِ خازن، پ ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۸۱، ۳/۴۴۲ ملخصاً

اُسے مال کام آیا نہ اس کے خزانے، بلکہ وہ اپنے خزانوں سمیت ہی عذاب کی لپیٹ میں آ گیا۔ سُوْرَۃُ الْقَصَص میں بیان کردہ اس واقعے سے جہاں مالِ دُنیا سے مَحَبَّت کا بھیانک اَنجام پتہ چلتا ہے، وہیں زکوٰۃ کی اَہَمِّیَّت بھی بَخُوبی واضح ہو رہی ہے۔

فرضیّتِ زکوٰۃ

یاد رہے کہ اُمّتِ مُحمدیہ پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی فرض کی گئی ہے۔ چنانچہ پارہ 1، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر 43 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ (پ ۱، البقرة: ۴۳) تَرجَمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو۔

صَدرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نَعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: اس آیت میں نماز و زکوٰۃ کی فَرضِیَّت کا بیان ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زکوٰۃ ارکانِ اسلام میں سے ایک رُکن ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اسلام کی بُنیاد پانچ (5) باتوں پر ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سِوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اُس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔[1]

زکوٰۃ کی اَہَمِّیَّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قُرآنِ مجید، فُرقانِ حَمید میں نماز اور زکوٰۃ کا ایک ساتھ 32 مرتبہ ذکر آیا ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، ج ۳، ص ۲۰۲)

اَہَمِّیَّتِ زکوٰۃ

1... صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب دعاءکم ایمانکم، الحدیث ۸، ج ۱، ص ۱۴

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوئی بھی ملک خواہ مَعاشی طَور پر کتنا ہی تَرَقّی یافتہ کیوں نہ ہو، لیکن اُس میں لوگوں کا ایک ایسا طبقہ ضرور ہوتا ہے جو مختلف وُجُوہات کے باعث غُربت و اَفلَاس کا شِکار ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کی کَفالَت کی ذِمّہ داری اللہ عَزَّوَجَلَّ نے صاحبِ حَیثِیَّت افراد کے سِپُرد کی ہے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مالداروں پر زکوٰۃ فرض کی تاکہ وہ اپنی زکوٰۃ کے ذریعے مُعاشرے کے کمزور اور نادار طبقے کی مدد کریں اور دولت چند لوگوں کی مُٹھیوں میں قید ہونے کے بجائے مَفْلُوکُ الْحَال افراد تک بھی پہنچتی رہے اور یوں مُعاشرے میں مَعاشی توازُن کی فضا قائم رہے۔ یاد رہے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو سب کو دولت مند بنا دیتا اور کوئی شخص غریب نہ ہوتا، لیکن اُس نے اپنی مَشِیَّت سے کسی کو اَمیر بنایا تو کسی کو غریب تاکہ اَمیر کو اس کی دولت اور غریب کو اس کی غُربت کے سبب آزمائے۔ چنانچہ پارہ 8، سُوْرَۃُ الْاَنْعَام، آیت نمبر 165 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓىٕفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب کیا اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی دی کہ تمہیں آزمائے اس چیز میں جو تمہیں عطا کی۔ (پ۸، الانعام:۱۶۵)

یعنی آزمائش میں ڈالے کہ تم نعمت و جاہ و مال پا کر کیسے شکر گزار رہتے ہو اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ کس قسم کے سلوک کرتے ہو۔ (خزائن العرفان، پ۸، الانعام، تحت الآیۃ:۱۶۵)

معلوم ہوا کہ دُنیا دارُ الامتحان (یعنی آزمائش کا گھر) ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہر حکمِ خداوندی کو اپنے لئے سَعادَت سمجھتے ہوئے خوش دِلی سے ادا کریں اور اپنی آخرت کے لئے اَجر و ثَواب کا ذَخیرہ اِکٹھا کریں۔ پھر زکوٰۃ تو ایک ایسی عبادت ہے، جس میں ہمارے لئے دُنیا و آخرت کے ڈھیروں فوائد اور فضائل

رکھے گئے ہیں۔ آیئے زکوٰۃ دینے کے پندرہ (15) فوائد سنیئے اور اپنے دلوں میں اس کی اَہَمِّیَّت کو مزید پُختہ کیجئے۔

﴿1﴾ تکمیل ایمان کا ذریعہ

زکوٰۃ ادا کرنے والے کو پہلی سَعَادَت مندی یہ حاصل ہوتی ہے کہ زکوٰۃ دینا، اس کے ایمان کی تکمیل کا سبب بنتا ہے۔ آیئے! اس ضمن میں دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنیئے:

1. تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ تم اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔[1]
2. جو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور اُس کے رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) پر ایمان رکھتا ہو، اُسے لازِم ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔"[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ رحمتِ اِلٰہی کی برسات

زکوٰۃ دینے والے کو دوسری سَعَادَت یہ ملتی ہے کہ اس پر رحمتِ اِلٰہی کی چھما چھم بارش ہوتی ہے چنانچہ پارہ 9، سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف، آیت نمبر 156 میں ہے:

وَ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَۚ(۱۵۶) (پ ۹، الاعراف: ۱۵۶)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے تو عنقریب میں نعمتوں کو اُن کے لئے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔

1...الترغیب والترھیب، کتاب الصدقات، باب الترغیب فی اداءِ الزکوٰۃ، الحدیث ۱۲، ج ۱، ص ۳۰۱

2...المعجم الکبیر، الحدیث ۱۳۵۶۱، ج ۱۲، ص ۳۲۴

اپنی رحمت کی اپنی عَطا کی　　میرے مولیٰ تُو خَیرات دیدے
لاج رکھ میرے دَستِ دُعا کی　　میرے مولیٰ تُو خَیرات دیدے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿3﴾ تقویٰ و پرہیز گاری کا حصول

زکوٰۃ دینے کا تیسرا (3) فائدہ یہ ہے کہ اس سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ قُرآنِ پاک میں پارہ 1، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر 3 میں مُتَّقِیْن کی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی بیان کی گئی ہے:

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۳﴾　　تَرجَمۂ کنزالایمان: اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔

(پ ۱، البقرۃ: ۳)

﴿4﴾ کامیابی کا راستہ

زکوٰۃ کا چوتھا (4) فائدہ یہ ہے کہ اِس سے بندہ کامیاب لوگوں کی فہرِست میں شامل ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں فَلاح کو پہنچنے والوں کا ایک کام زکوٰۃ بھی بیان کیا گیا ہے، چنانچہ پارہ 18، سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن، آیت نمبر 1 تا 4 میں ارشاد ہوتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: بیشک مُراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گِڑگِڑاتے ہیں اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف اِلتفات نہیں کرتے اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں۔

(پ ۱۸، المؤمنون: ۱۔۴)

﴿5﴾ نصرتِ اِلٰہی کا مستحق

پانچویں(5) فَضِیلَت یہ ہے کہ اللہ تعالٰی زَکوٰۃ اَدا کرنے والے کی مدد فرماتا ہے۔ چنانچہ پارہ17، سُوْرَۃُ الْحَجّ، آیت نمبر41،40میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ۝۴۰ اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ۝۴۱ (پ۱۷، الحج، ۴۰، ۴۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بیشک اللہ ضَرور مدد فرمائے گا اُس کی جو اُس کے دِین کی مدد کرے گا، بیشک ضرور اللہ قُدرت والا غالِب ہے، وہ لوگ کہ اگر ہم اُنہیں زمین میں قابو دیں تو نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور بُرائی سے روکیں اور اللہ ہی کے لئے سب کاموں کا انجام۔

﴿6﴾ مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا

چھٹا(6) فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے غریبوں کی ضَرُورَت پُوری ہو جاتی اور اُن کے دل میں خُوشی داخِل ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ مسلمان کے دل میں خُوشی داخِل کرنے کا بھی بڑا ثَواب ہے۔ دو جہاں کے تاجْوَر، سُلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے اَفْضَل عمل مُسلمان کے دل میں خُوشی داخِل کرنا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...معجم کبیر، ۱۱/ ۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹

﴿7﴾ اِسلامی مُعاشرے کا حُسن

ساتویں(7) فضیلت یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے کا عمل اِسلامی مُعاشرے کا حُسن ہے کہ ایک غنی مسلمان غریب مسلمانوں کو زکوٰۃ دے کر اُسے مُعاشرے میں سَر اُٹھا کر جینے کا حوصلہ مُہیّا کرتا ہے۔ نیز غریب کا دل کِینہ و حسَد کی شکار گاہ بننے سے محفوظ رہتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اُس کے غنی مسلمان کے مال میں اُس کا بھی حق ہے، چنانچہ وہ اپنے بھائی کے جان، مال اور اولاد میں بَرَکت کے لئے دُعا گو رہتا ہے، نبیِّ پاک، صاحِبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "بے شک مؤمن کیلئے مؤمن مثلِ عمارت کے ہے، بعض، بعض کو تَقوِیَت پہنچاتا ہے۔"(1)

﴿8﴾ مضبوط بھائی چارہ

آٹھواں(8) فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ مسلمانوں کے درمیان بھائی چارہ مضبوط بنانے میں نہایت اہم کِردار ادا کرتی ہے، جس سے اسلامی مُعَاشرے میں اِجتِماعیّت کو فروغ ملتا ہے اور امدادِ باہمی کی بُنیاد پر مسلمان اپنے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمانِ عظیم کا مِصداق بن جاتے ہیں کہ: مسلمانوں کی آپس میں دوستی اور رحمت وشَفقت کی مثال جِسم کی طرح ہے، جب جِسم کا کوئی عُضو بیمار ہوتا ہے تو بُخار اور بے خوابی میں سارا جِسم اُس کا شَریک ہوتا ہے۔(2)

﴿9﴾ مال پاک ہوجاتا ہے

زکوٰۃ دینے والے کو نَواں(8) فائدہ یہ حاصِل ہوتا ہے کہ اس کا مال پاک ہوجاتا ہے، جیسا کہ

1... صحیح البخاری، کتاب الصلوۃ، باب تشبیک الاصابع...الخ، الحدیث ۴۸۱، ج ۱، ص ۱۸۱

2... صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تراحم المؤمنین..الخ، الحدیث ۲۵۸۶، ص ۱۳۹۶

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ شَہَنْشَاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "اپنے مال کی زکوٰۃ نکال کہ وہ پاک کرنے والی ہے، تجھے پاک کر دے گی۔"[1]

﴿10﴾ بُری صفات سے چھٹکارا

دَسواں (10) فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ نہ صرف مال کو پاکیزہ بناتی ہے بلکہ نفس کو بھی پاکیزگی بخشتی ہے کہ نفس کو لالچ اور بُخل جیسی بُری صِفات سے نَجات دلاتی ہے۔ قرآنِ پاک میں پارہ 4، سُوْرَۃُ آلِ عِمرٰن، آیت نمبر 180 میں بُخل کی مَذمّت اِن الفاظ میں بیان کی گئی ہے:

وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْؕ-بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْؕ-سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ

(پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۸۰)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا۔

مجھے مال و دولت کی آفت نے گھیرا بچا یااِلٰہی بچا یااِلٰہی
نہ دے جاہ و حَشمت نہ دولت کی کَثرت گدائے مدینہ بنا یااِلٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿11﴾ مال میں برکت

زکوٰۃ کا گیارہواں (11) فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والے کا مال کم نہیں ہوتا، بلکہ دُنیا و آخرت میں بڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ، پارہ 22، سُوْرَۃُ سَبَا، آیت نمبر 39 میں ارشاد فرماتا ہے:

1... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، حدیث: ۱۲۳۹۷، ج۴، ص ۲۷۴

وَ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗۚ وَ هُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۳۹﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رِزق دینے والا ہے۔ (پ ۲۲، سبا: ۳۹)

ایک اور مقام پر پارہ 3، سُوْرَۃُ الْبَقَرہ، آیت نمبر 262، 261 میں اِرشاد ہوتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًىۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾

(پ۳، البقرۃ: ۲۶۲، ۲۶۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اُن کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اوگائیں سات بالیں، ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وُسعت والا علم والا ہے، وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر دیئے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں اُن کا نیگ (اِنعام) اُن کے ربّ کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ زکوٰۃ دینے والے کو یہ یقین رکھتے ہوئے خُوش دِلی سے زکوٰۃ دینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا۔“ (المعجم الاوسط، الحدیث ۲۲۷۰، ج ۱، ص ۶۱۹)

اگرچہ ظاہِری طَور پر مال کم ہوتا، لیکن حَقیقَت میں بڑھ رہا ہوتا ہے، جیسے درخت سے خراب ہونے والی شاخوں کو اُتارنے میں بَظاہِر درخت میں کمی نظر آرہی ہے، لیکن یہ اُتارنا اُس کی نَشْوونُما کا

سبب ہے۔ مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ ہر سال بڑھتی ہی رہتی ہے۔ یہ تَجْرِبَہ ہے۔ جو کسان کھیت میں بیج پھینک آتا ہے، وہ بظاہِر بوریاں خالی کرلیتا ہے، لیکن حقیقت میں مع اضافہ کے بھرلیتا ہے۔ گھر کی بوریاں چُوہے، سُرسُری وغیرہ کی آفات سے ہلاک ہوجاتی ہیں یا یہ مطلب ہے کہ جس مال میں سے صَدَقہ نکلتا رہے، اُس میں سے خرچ کرتے رہو، اِنْ شَآءَ اللہ عزّوجلّ بڑھتا ہی رہے گا، کُنویں کا پانی بھرے جاؤ، تو بڑھے ہی جائے گا۔[1]

﴿12﴾مال کے شر سے حفاظت

بارہواں (12) فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والا مال کے شَر سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی، بے شک اُس سے مال کا شَر دُور ہو گیا۔[2]

﴿13﴾حفاظتِ مال کا سبب

تیرہواں (13) فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ دینا حفاظتِ مال کا سبب ہے، جیسا کہ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "اپنے مالوں کو زکوٰۃ دے کر مضبوط قلعوں میں کرلو اور اپنے بیماروں کا علاج خیرات سے کرو۔" (مراسیل ابی داؤد مع سنن ابی داؤد، باب فی الزکاۃ، ص۸)

﴿14﴾حاجت روائی

چودہویں (14) فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالٰی زکوٰۃ دینے والوں کی حاجَت رَوائی فرمائے گا۔ اس

1... مرآۃ المناجیح، ۳ / ۹۳

2... المعجم الاوسط، باب الالف من اسمہ احمد، الحدیث، ۱۵۷۹، ج ۱، ص ۴۳۱

ضمن میں دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنیئے:

1. جس نے کسی تنگ دَسْت کیلئے آسانی کی، اللہ تعالیٰ اُس کے لئے دُنیا اور آخرت میں آسانی کر دے گا۔" (صحیح مسلم،کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع....الخ، الحدیث ۲۶۹۹، ص ۱۴۴۷)

2. جو کسی مسلمان کو دُنیاوی تکلیف سے رِہائی دے تو اللہ تعالیٰ اُس سے قیامت کے دن کی مُصیبت دُور فرمائے گا۔ (جامع الترمذی،کتاب الحدود، باب ماجاءفی الستر علی المسلم، الحدیث، ج ۳، ص ۱۱۵)

﴿15﴾ دُعائیں ملتی ہیں

اور پندرھواں(15) فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ سے غریبوں کی دُعائیں ملتی ہیں، جس سے رحمتِ خُداوندی اور مددِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم کو اللہ تعالیٰ کی مدد اور رِزق ضعیفوں کی بَرَکت اور اُن کی دُعاؤں کے سبب پہنچتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "فیضانِ زکوٰۃ" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے زکوٰۃ کی جو برکتیں سُنیں، یہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "فیضانِ زکوٰۃ" سے کچھ تبدیلی کے ساتھ لی گئی ہیں، 149 صفحات پر مشتمل اس کتاب میں زکوٰۃ کی اَہَمِّیَّت، اس کے فضائل اور نہ دینے کے نقصانات نیز زکوٰۃ کے موضوع پر ڈھیروں شرعی مسائل بھی جمع کیے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں اس کتاب میں صَدَقۂ فِطْر اور عُشْر کے فضائل و مسائل کو بھی اِنتہائی آسان پیرائے میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ عوام کو سمجھنے

1...صحیح البخاری، کتاب الجهاد، باب عن استعان بالضعفاء...الخ، الحدیث ۲۸۹۶، ج ۲، ص ۲۸۰

میں آسانی ہو اور وہ اس سے بھرپُور اِستِفادَہ کرسکیں۔اس اَہم کتاب کو ھَدِیّۃً حاصل کرکے نہ صرف خود پڑھیے، بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی لنگرِ رسائل یعنی تحفۃً پیش کرکے خُوب ثَواب کمائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ”زکوٰۃ دوسری سِنِ ہجری میں روزوں سے پہلے فرض ہوئی۔ (در مختار، کتاب الزکوۃ، ۳/ ۲۰۲) جب زکوٰۃ فرض ہوئی تو مالدار صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن خوش دِلی اور انتہائی جوش وجذبے کے ساتھ اپنے مالوں کی زکوٰۃ دیا کرتے۔ آیئے اس ضِمن میں ایک ایمان افروز واقِعہ سنتے ہیں۔چنانچہ،

صحابۂ کِرام کا جذبہ

حضرتِ سَیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرکارِ دوعالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے زکوٰۃ وُصُول کرنے کے لئے بھیجا تو میں ایک شخص کے یہاں پہنچا۔انہوں نے اپنا سارا مال میرے پاس جمع کیا، میں نے دیکھا کہ اُن میں ایک سَالہ اُونٹنی لازِم آتی تھی۔ میں نے اُن سے کہا کہ اپنی زکوٰۃ میں ایک سالہ اُونٹنی دے دو، کیونکہ یہی تمہارے اِن اُونٹوں کی زکوٰۃ ہے۔ انہوں نے کہا: ”ایک سال کی اُونٹنی کس کام آئے گی؟ وہ نہ تو سُواری کا کام دے سکتی ہے نہ دُودھ کا، یہ دیکھئے ایک طاقتور اور موٹی اُونٹنی ہے، آپ اِسے زکوٰۃ میں لے جائیں۔“ میں نے کہا: میں ایسی شَے ہرگز نہیں لُوں گا جس کا مجھے حکم نہیں فرمایا گیا۔ہاں! البتّہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمہارے قریب ہی ہیں،

اگر تمہارا دل چاہے تو حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہو کر خود اِسے پیش کر دو۔ اگر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبُول فرمالی تو میں لے لوں گا اور انکار فرمایا تو نہیں لوں گا۔ اُنہوں نے کہا ٹھیک ہے اور وہ اُسی اُونٹنی کو لے کر میرے ساتھ چل پڑے۔ جب ہم حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمَت میں پہنچے تو اُنہوں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کا قَاصِد میرے مال کی زکوٰۃ وُصُول کرنے کے لئے میرے پاس آیا اور خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس سے پہلے کبھی مجھے یہ سَعَادَت نصیب نہیں ہوئی کہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَاصِد نے میرے مال کو مُلاحَظہ فرمایا ہو۔ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَاصِد کے سامنے اپنے تمام اُونٹ پیش کر دیئے تو اِن کے خیال میں مُجھ پر ایک سال کی اُونٹنی لازِم آتی تھی۔ ایک سال کی اُونٹنی نہ تو دُودھ کا کام دے سکتی ہے اور نہ ہی سُواری کا، اِس لئے میں نے ایک جوَان، صحت مند اُونٹنی پیش کی کہ وہ اِسے زکوٰۃ میں قبُول کر لیں، لیکن انہوں نے لینے سے اِنکار کر دیا۔ یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ اُونٹنی میں آپ کی بارگاہ میں لایا ہوں، آپ اِسے قبُول فرمالیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تُم پر لازِم تو وہی ہے۔ ہاں! اگر تم اپنی خُوشی سے زیادہ عُمر کی اونٹنی دیتے ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اس کا اَجر دے گا اور ہم اسے قبُول کر لیتے ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ اونٹنی یہی ہے جو میں اپنے ساتھ لایا ہوں، آپ اسے قبُول فرمالیں، تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے لینے کی اِجَازَت دے دی اور اُن کے مال میں بَرَکت کی دُعا فرمائی۔[1]

1... ابوداود، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ السائمۃ، ۲/۱۴۸، حدیث: ۱۵۸۳

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے دلوں میں زکوٰۃ اَدا کرنے کا کتنا جذبہ تھا کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں دینے کے لئے اپنا سب سے عُمدہ مال پیش کرتے اور اسے اپنے لئے باعثِ سَعادَت سمجھتے۔ مگر اَفسوس! ایک ہم ہیں کہ خوش دِلی سے زکوٰۃ ادا کرنا تو دُور کی بات، ہماری بہُت بڑی تعداد سِرے سے زکوٰۃ اَدا ہی نہیں کرتی۔ یاد رکھئے! قُرآنِ مجید، فُرقانِ حَمید میں پارہ10، سُوۡرَۃُ التَّوۡبَہ، آیت نمبر34 میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے بارے میں سَخت وَعِید آئی ہے، چنانچہ اِرشادِ خُداوندی ہے:

وَ الَّذِیۡنَ یَکۡنِزُوۡنَ الذَّہَبَ وَ الۡفِضَّۃَ وَ لَا یُنۡفِقُوۡنَہَا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۙ فَبَشِّرۡہُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿۳۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔ (پ۱۰، التوبۃ: ۳۴)

زکوٰۃ نہ دینے والوں کے بارے میں وعیدوں پر مشتمل دو فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سَماعَت کیجئے:

1. دوزخ میں سب سے پہلے تین(3) شخص جائیں گے، اُن میں ایک وہ مالدار بھی ہے جو اپنے مال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق (زکوٰۃ) اَدا نہیں کرتا۔[1]
2. جو شخص سونے چاندی کا مالک ہو اور اُس کا حَق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو قِیامت کے دن اُس کے لیے آگ کی سِلیں بچھائی جائیں گی جنہیں جہنّم کی آگ میں تپایا (گرم کیا) جائے گا اور اُن سے اُس کی کَروَٹ، پیشانی اور پیٹھ داغی جائے گی، جب بھی وہ ٹھنڈی ہونے پر آئیں گی، دوبارہ ویسی ہی کر دی

1...ابن خزیمۃ، کتاب الزکاۃ، باب ذکر ادخال مانع الزکاۃ...الخ، الحدیث: ۲۲۴۹، ج۴، ص۸ ملخصًا

جائیں گی۔(یہ مُعامَلہ جاری رہے گا)اُس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار(50,000) برس ہے، یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے، اب وہ اپنی راہ دیکھے گا، خواہ جنّت کی طرف جائے یا جہنّم کی طرف۔[1]

ڈَر لگ رہا ہے آہ! جہنّم کی آگ سے بخشش کا مجھ کو مُژدہ سُنا دِیجئے حُضُور

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک اللہ رَبُّ العَالَمِیْن حکیم (حِکمت والا) ہے اور حکیم کا کوئی کام حِکمت سے خالی نہیں ہوتا، اُس نے اپنے بندوں کے لئے جتنے بھی اَحکام نازل فرمائے، وہ سب حکمتوں سے بھرپُور ہیں، اگرچہ ہماری ناقص عقلیں اُن حکمتوں تک رَسائی حاصِل نہ کر سکیں۔ زکوٰۃ بھی ایک ایسا فَرِیضہ ہے، جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے شُمار حکمتیں رکھی ہیں۔ آیئے اُن میں سے چند حکمتیں سُنتے ہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کی حکمتیں

1. سَخاوَت اِنسان کا کمال ہے اور بُخْل عَیب۔ اِسلام نے زکوٰۃ کی ادائیگی جیسا پیارا عمل مسلمانوں کو عطا فرمایا تاکہ انسان میں سَخاوت جیسا کمال پیدا ہو اور بُخْل جیسا بدترین عیب اُس کی ذَات سے ختم ہو۔
2. جیسے ایک ملکی نظام ہوتا ہے کہ ہماری کَمائی میں حکومت کا بھی حِصّہ ہوتا ہے، جسے وہ ٹیکس کے طور پر وُصُول کرتی ہے اور پھر وہی ٹیکس ہمارے ہی مَفاد میں یعنی ملکی اِنتظام پر خرچ ہوتا ہے، بِلاتشبیہ ہمیں مال و دولت اور دِیگر تمام نعمتوں سے نَوازنے والی ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ ہی کی پیاری ذاتِ پاک ہے اور زکوٰۃ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق ہے، جو ہمارے ہی غُرَباء پر خَرچ کیا جاتا ہے۔

1...صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکوۃ، حدیث: ۹۸۷، ص ۴۹۱

3. ربّ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو سب کو مال و دولت عطا فرما کر غنی کر دیتا، لیکن اُس کی مَشِیَّتْ ہے کہ اُس نے اپنے ہی بندوں میں بعضوں کو اَمِیر اور دولت مند کیا اور بعضوں کو غَرِیب رکھا اور اَمِیروں یعنی صَاحبِ نصاب پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازِم کر دی تاکہ اِس سے اَمِیروں اور غَرِیبوں میں پیار، مَحَبَّت اور باہمی اِمداد کا جذبہ پیدا ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کو سب مل بانٹ کر کھائیں اور اُس کا شُکْر ادا کریں۔

4. شَرِیعت نے زکوٰۃ فرض کر کے کوئی اَنہونی چیز فرض نہیں کی بلکہ اگر ہم اپنے اَطْرَاف میں غور و فکر کریں تو زکوٰۃ کی حقیقت ہر جگہ مَوْجُود ہے۔ جیسے کہ پھلوں کا گُودا اِنسان کے لیے ہے مگر چِھلکا جانوروں کا حق ہے۔ گَنْدُم میں پھل (یعنی بیج) ہمارا حصّہ مگر بُھوسہ جانوروں کا، گَنْدُم میں بھی آٹا ہمارا ہے تو بُھوسی جانوروں کی۔ ہمارے جِسْم میں بال اور ناخُن وغیرہ کا حَدِّ شَرعِی سے بڑھنے کی صُورت میں عَلَیْحَدہ کرنا ضروری ہے کہ یہ سب جِسْم کی زکوٰۃ یعنی اِضَافی چیز مَیل ہیں۔ بیماری تندرُستی کی زکوٰۃ، مُصیبت راحَت کی زکوٰۃ، نمازیں دُنیاوی کاروبار کی گویا زکوٰۃ ہیں۔

5. اگر ہر وہ شخص جس پر زکوٰۃ فرض ہے، زکوٰۃ کی ادائیگی کا اِلْتِزام (یعنی اپنے اوپر لازم) کرلے تو مسلمان کبھی دوسروں کے محتاج نہ ہوں گے۔ مسلمانوں کی ضرورتیں مسلمانوں سے ہی پوری ہو جائیں گی اور کسی کو بِھیک مانگنے کی بھی حاجت نہ ہو گی۔[1]

بہر حال دولت کو تجوریوں میں بند (یعنی بینک میں جمع) کرنے کے بجائے، زکوٰۃ و صَدَقات کی صُورت میں راہِ خُدا میں خرچ کریں، ورنہ یقین کیجئے کہ زکوٰۃ ادا نہ کرنا، آخرت کے دردناک عذاب اور دُنیا میں مَعَاشی بدحالی کا سبب بن سکتا ہے۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کے بے شُمار نقصانات ہیں اُن میں سے چند یہ ہیں۔

مال کی بربادی

1...رسائل نعیمیہ، ص۲۹۸، بتصرف

زکوٰۃ نہ دینا مال کی بربادی کا سبب ہے۔ آیئے !اس ضمن میں دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَماعَت فرمایئے:

1. خشکی و تَرِی میں جو مال ضائع ہوا ہے، وہ زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے تَلَف ہُوا ہے۔[1]
2. زکوۃ کا مال جس میں مِلا ہو گا، اسے تباہ و برباد کر دے گا۔[2]

صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ مفتی محمد اَمجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی اس حدیث کی وَضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: بعض اَئِمَّہ نے اس حدیث کے یہ معنی بیان کیے کہ زکاۃ (زکوٰۃ) واجِب ہُوئی اور اَدا نہ کی اور اپنے مال میں مِلائے رہا تو یہ حَرَام اُس حلال کو ہَلاک کر دے گا اور امام احمد (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ مالدار شخص مالِ زکاۃ (زکوٰۃ) لے تو یہ مالِ زکاۃ (زکوٰۃ) اُس کے مال کو ہَلاک کر دے گا کہ زکاۃ (زکوٰۃ) تو فقیروں کے لئے ہے اور دونوں معنی صحیح ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج۱، حصہ ۵، ص۸۷۱)

اجتماعی نقصان

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والی قوم کو اِجتماعی نُقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آیئے اس بارے میں دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنیئے:

1. جو قوم زکوٰۃ نہ دے گی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے قَحط میں مبتلا فرمائے گا۔[3]
2. جب لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی چھوڑ دیتے ہیں، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بارش کو روک دیتا ہے، اگر زمین پر

1...مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب فرض الزکوٰۃ، الحدیث ۴۳۳۵، ج ۳، ص ۲۰۰
2...شعب الایمان، باب فی الزکوٰۃ، فصل فی الاستعفاف، الحدیث ۳۵۲۲، ج ۳، ص ۲۷۳
3...معجم الاوسط، ۳/۲۷۵، حدیث: ۴۵۷۷

چوپائے موجود نہ ہوتے تو آسمان سے پانی کا ایک قَطرہ بھی نہ گِرتا۔[1]

مال،وَبال بن جائے گا

زکوٰۃ نہ دینے والے کیلئے بروزِ قِیامت یہی مال،وَبالِ جان بن جائے گا۔چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عِبرَت نشان ہے: جس کو اللہ تعالٰی نے مال دیا اور وہ اُس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قِیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی صُورَت میں کر دیا جائے گا، جس کے سر پر دو سیاہ نشان ہوں گے ،وہ سانپ اُس کے گلے میں طَوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔پھر اُس(زکوٰۃ نہ دینے والے)کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا:"میں تیرا مال ہوں،میں تیرا خزانہ ہوں۔"[2]

حساب میں سختی

زکوٰۃ نہ دینے والے کے حِساب میں سختی کی جائے گی، جیسا کہ شہنشاہِ مدینہ ،قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:"فقیر ہر گز ننگے بُھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے، مگر اغنیاء کے ہاتھوں، سُن لو ایسے مالداروں سے اللہ تعالٰی سخت حِساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔[3]

عذابات کا نقشہ

شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مشہورِ زمانہ تالیف "فیضانِ سنّت" جلد اوّل کے صفحہ 405 پر لکھتے ہیں:

1...سنن ابن ماجه،کتاب الفتن،باب العقوبات،الحدیث ۴۰۱۹،ج ۴،ص ۳۶۷

2...صحیح البخاری،کتاب الزکوٰۃ،باب اثم مانع الزکوٰۃ،الحدیث ۱۴۰۳،ج ۱،ص ۴۷۴

3...مجمع الزوائد،کتاب الزکوٰۃ،باب فرض الزکوٰۃ،الحدیث ۴۳۲۴،ج ۳،ص ۱۹۷

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! زکوٰۃ ادا کرنے کے جہاں بے شُمار ثَوابات ہیں نہ دینے والے کیلئے وَہاں خوفناک عَذابات بھی ہیں، چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن قرآن و حدیث میں بَیان کردہ عذابات کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں: ”خُلاصہ یہ ہے کہ جس سونے چاندی کی زکوٰۃ نہ دی جائے، روزِ قِیامت جہنَّم کی آگ میں تپا کر اُس سے اُن کی پیشانیاں، کَروٹیں، پیٹھیں داغی جائیں گی۔ اُن کے سَر، پِستان پر جہنَّم کا گرم پتّھر رکھیں گے کہ چھاتی توڑ کر شانے سے نکل جائے گا اور شانے کی ہڈّی پر رکھیں گے کہ ہڈّیاں توڑتا سینے سے نکل آئے گا، پیٹھ توڑ کر کَرْوَٹ سے نکلے گا، گُدّی توڑ کر پیشانی سے اُبھرے گا۔ جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے گی روزِ قِیامت پُرانا خَبِیث خونخوار اَژْدَہا بَن کر اُس کے پیچھے دوڑے گا، یہ ہاتھ سے روکے گا، وہ ہاتھ چَبا لے گا، پھر گلے میں طَوق بن کر پڑے گا، اُس کا مُنہ اپنے مُنہ میں لے کر چَبائے گا کہ میں ہوں تیرا مال، میں ہُوں تیرا خزانہ۔ پھر اُس کا سارا بدَن چَبا ڈالے گا۔ وَالْعِیَاذُ بِاللہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔“ [1] میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زکوٰۃ نہ دینے والے کو قِیامت کے عذاب سے ڈرا کر سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں: ”اے عزیز! کیا خُدا (عَزَّوَجَلَّ) و رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹّھا سمجھتا ہے یا (قِیامت کے ایک دن یعنی) پچاس ہزار (50,000) برس کی مدّت میں یہ جانکاہ مُصیبتیں جھیلنی سَہل جانتا ہے، ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ (چھوٹا سا سکّہ) گرم کر کے بدن پر رکھ کر دیکھ، پھر کہاں یہ خفیف (ہلکی سی) گرمی، کہاں وہ قہر آگ، کہاں یہ ایک ہی روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال، کہاں یہ مِنَٹ بھر کی دیر، کہاں وہ ہزار دن برس کی آفت، کہاں یہ ہلکا سا چھکا (یعنی معمولی سا داغ) کہاں وہ ہڈّیاں توڑ

1... فتاوٰی رضویہ، ۱۰/ ۱۵۳

کر پار ہونے والا غَضَب۔ اللہ تعالٰی مسلمان کو ہدایت بخشے۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ زکوٰۃ وصَدَقات کے ضَروری احکامات کی معلومات ہوتی رہیں گی اور عمل کے جذبے میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ہر دم دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بیان کا خُلَاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کس قدر خسارے میں ہیں کہ دُنیا میں بھی نُقصان اُٹھائیں گے اور آخرت میں بھی دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ قارون کا واقعہ قابلِ عبرت ہے کہ جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے پناہ دولت سے نَوازا تھا لیکن جب زکوٰۃ دینے کا وَقْت آیا تو مال کی مَحبَّت نے اسے زکوٰۃ ادا کرنے سے روک دیا اور یوں وہ حضرتِ مُوسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر تُہمت لگانے کی مذمُوم کوشش کرتے ہوئے غَضَبِ اِلٰہی کا شِکار ہوا اور اپنے بلند وبالا مکان اور خزانوں سمیت زمین میں دَھنسا دیا گیا اور قِیامت تک دَھنستا چلا جائے گا۔ زکوٰۃ دینا اِیمان کی تکمیل کا ذَرِیعہ ہے، زکوٰۃ دینے والے پر رَحمَتِ اِلٰہی کی برسات ہوتی ہے، زکوٰۃ دینے سے تقویٰ وپرہیز گاری اور فلاح و کامیابی حاصِل ہوتی ہے۔ زکوٰۃ سے اِسلامی بھائی چارے کو فروغ ملتا ہے نیز مال کی حِفاظت ہوتی ہے، مال پاک ہوجاتا ہے اور اُس میں بَرَکت نازِل ہوتی ہے۔ زکوٰۃ دینے والا شَر سے محفوظ ہوجاتا ہے اور اُسے غریبوں اور ضعیفوں کی دُعائیں ملتی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرنے اور زیادہ سے

1... فتاوٰی رضویہ، ۱۰/ ۱۷۵

زیادہ اپنی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ اِفتاء کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی قِسم کی شرعی رہنمائی اور مَسائل کے حَل کے لئے دارُالافتاء اہلسنّت سے رُجُوع کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات میں سے ایک شعبہ "مَجْلِسِ اِفتاء" بھی ہے، جس کے تحت سب سے پہلا دار الافتاء 15 شعبان المعظم 1421ھ کو جامع مسجد کنزالایمان، بابری چوک بابُ المدینہ (کراچی) میں قائم ہُوا اور کَراچی کے مختلف علاقوں اور تاحال پاکستان کے مختلف شہروں میں بھی دارُالافتاء اہلسنّت قائم ہوچکے ہیں، جہاں مُفْتِیانِ کِرام اور علمائے کِرام اُمّتِ مُسلمہ کی شرعی رہنمائی میں مَصْرُوفِ عمل ہیں ۔اس کے علاوہ مجْلِسِ اِفتاء کے تحت ایک شُعبَہ "دارُالافتاء آن لائن" بھی ہے جہاں اِفتاء کے اسلامی بھائی انتہائی ذمّہ داری سے ٹیلی فون اور انٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے پُوچھے جانے والے مسائل کا ہاتھوں ہاتھ حَل بتاتے ہیں۔ دارُالافتاء آن لائن کے اسلامی بھائیوں سے اِنٹرنیٹ کے ذریعے دنیا بھر سے اِس میل ایڈریس (daruliffta@dawateislami.net) پر سُوالات پوچھے جاسکتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے اور خود کو فَرائض وواجبات، سُنَن ومُسْتَحَبّات کا پابند بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے اور نیکی کی دعوت عام

کرنے کیلئے ذَیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بَڑھ چَڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذَیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام چوک درس بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک دَرس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے، نیکیوں میں رَغبت بڑھانے، نمازوں کی پابندی کا ذِہن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِین کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِین کی باتیں پہنچانا، اَجر و ثواب کا کام ہے۔

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنَّتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۱۰/۴۵، حدیث: ۱۴۴۶۶) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: "اللہ تَعَالٰی اُس کو تر و تازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔" (ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع، ۴/۲۹۸، حدیث: ۲۶۶۵)

ہر کلمے پر سال بھر کی عبادت کا ثواب

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام ابُو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بار گاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے۔ اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی نے اِرشاد فرمایا: میں اُس کے ہر کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عِبادت کا ثَواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنّم کی سزا دینے میں مجھے حَیا آتی ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے نیکی کی دعوت دینے کے کس قدر فضائل ہیں، چوک دَرس بھی مُسلمانوں کو نیکی کی دعوت دینے، بُرائی سے مَنْع کرنے اور عِلْمِ دِین سِکھانے کا اَہَم ذَرِیعہ

ہے کہ لوگ بازاروں میں بیٹھے بدنگاہی، فُضُول باتوں اور طرح طرح کے گناہوں میں مَشْغُول ہوسکتے ہیں ، بعض اوقات چوک دَرْس میں شرکت کی بَرَکت سے ان کی زِنْدگی میں ایسامَدَنی اِنْقِلاب برپاہو جاتا ہے کہ وہ اپنی گناہوں بھری زِنْدگی سے توبہ کرکے نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو جاتے ہیں۔ آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار سُنْتے ہیں۔

عَیّاش نوجوان

زَمْ زَمْ نگر، حیدرآباد (بابُ الاِسْلام سندھ) کے علاقے محبوب ٹاؤن میں مُقیم اسلامی بھائی اپنی خزاں رَسِیدہ زندگی میں مدنی بہار آنے کا تذکرہ کچھ یوں کرتے ہیں کہ: میں ایک عَیّاش نوجوان تھا۔ بُرائیوں کی دَلْدَل میں اس قدر دَھنس چُکا تھا کہ شراب نوشی جیسی عادتِ بد میں گرفتار ہو گیا۔ ایک دن دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائی نے شَفْقَت بھرے اَنْداز میں چوک دَرْس میں شِرکت کی دعوت پیش کی، میں ان کی دعوت قبول کرتے ہوئے سُنَّتوں بھرے درس میں شریک ہو گیا۔ درس کے پُر تاثیر الفاظ نے میرے دل کی دُنیا ہی بدل ڈالی۔ رَفْتہ رَفْتہ اسلامی بھائیوں کی اِنْفرادی کوشش کی بَرَکت سے مدنی ماحول کے قریب سے قریب تر ہوتا چلا گیا۔ عاشِقانِ مصطفےٰ کی صُحْبت کی بَرَکت سے ماہِ رمضانُ المبارک کے آخری عشرے کے تربیتی اعتکاف کی سعادت ملی۔ علمِ دِین سیکھنے کو ملا، اچھے لوگوں کی صحبت کیا ملی دل کی سیاہی دھلنے لگی۔ نماز سے کوسوں دور بھاگنے والا شخص مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز اَدا کرنے والا بن گیا۔ شراب کی مَسْتی میں مَسْت رہنے والا عشقِ مُصْطفٰے میں تڑپنے والا بن گیا۔ مہکے مہکے مدنی ماحول کی پُربہار فَضاؤں میں ایسا ذِہن بنا کہ میں مُشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا اور مجھے شراب نوشی اور گُناہوں کی دیگر نحوستوں سے نَجات مل گئی۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد   صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبوّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

آیئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے اِثْمِد کے چار حروف کی نسبت سُرمہ لگانے کے چار مدنی پھول سُنیے:

سُرمہ لگانے کے چار مدنی پھول

1. سُنَنِ اِبْنِ مَاجَہ کی روایت میں ہے: تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ "اِثْمِد" (اِثْ۔مِد) ہے کہ یہ نِگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔ (ابنِ ماجہ، کتاب الطب، باب الکحل بالاثمد، ۴/۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷)
2. پتھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سِیاہ سُرمہ یا کاجَل بقصدِ زِینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زِینت مقصود نہ ہو تو کَراہت نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری، ۵/۳۵۹)
3. سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سُنَّت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۱۸۰)

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

4. سُرمہ اِستعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے:(۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اُلٹی) میں دو، (۳)تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔(شعب الایمان، باب فی الملابس والاوانی، فصل فی الکحل، ۲۱۸/۵۔۲۱۹)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(304صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

مجھ کو جَذبہ دے سفر کرتا رہوں پَروَرْدگار
سُنّتوں کی تربیَّت کے قافلے میں بار بار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ (ترجَمہ: میں نے سُنَّتِ اِعتِکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتِکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

درود پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا شیخ احمد بن مَنْصُور عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُور جب فَوت ہوئے تو اہلِ شِیراز میں سے کِسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شِیراز کی جامِع مَسجِد کی مِحراب میں کھڑے ہیں اور اُنہوں نے بہترین حُلَّہ (جنّتی لباس) زَیبِ تَن کیا ہوا ہے اور سَر پر مَوتیوں والا تاج سَجا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے حال دریافت کیا تو فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے بَخشا، کرم فرمایا اور تاج پہنا کر جنَّت میں داخِل کیا۔“ پوچھا: کِس سبب سے؟ فرمایا: ”میں تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھا کرتا تھا یِہی عَمَل کام آگیا۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔ (القولُ البَدِیع ص ۲۵۴)

قبر میں خوب کام آتی ہے بیکسوں کی ہے یارِ غار درود
بیٹھتے اُٹھتے جاگتے سوتے ہو اِلٰہی مِرا شِعار دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نِگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

گا۔❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْرَوی کروں گا۔❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

ماہِ رمضان کی پہلی رات

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ، مایہ ناز و تصنیفِ لطیف "فیضانِ سُنّت جلد اوّل" کے باب "**فیضانِ رمضان**" میں ہے،

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے مَروی ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جب رَمَضان شریف کی پہلی تاریخ آتی ہے تو عرشِ عظیم کے نیچے سے مَثِیْرہ (مَ۔ثِی۔رہ) نامی ہَوا چلتی ہے جو جنّت کے درختوں کے پتّوں کو ہِلاتی ہے۔ اِس ہَوا کے چلنے سے ایسی دِلکش آواز بُلند ہوتی ہے کہ اِس سے بہتر آواز آج تک کسی نے نہیں سُنی۔ اِس آواز کو سُن کر بڑی

---

[1] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

بڑی آنکھوں والی حُوریں ظاہِر ہوتی ہیں یہاں تک کہ جنَّت کے بُلند محلّوں پر کھڑی ہو جاتی ہیں اور کہتی ہیں: "ہے کوئی جو ہم کو اللہ تعالیٰ سے مانگ لے کہ ہمارا نکاح اُس سے ہو؟" پھر وہ حُوریں داروغۂ جنّت (حضرت) رِضوان (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) سے پوچھتی ہیں: "آج یہ کیسی رات ہے؟" (حضرت) رِضوان (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) جواباً تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْك) کہتے ہیں، پھر کہتے ہیں: "یہ ماہِ رَمَضان کی پہلی رات ہے، جنَّت کے دروازے اُمّتِ مُحمّدِیہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روزے داروں کیلئے کھول دیئے گئے ہیں۔"

(الترغیب والترھیب ج ۲، ص ۶۰، حدیث: ۲۳) (فیضان سنت، ص ۸۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ روزہ داروں پر کس دَرَجہ مہربان ہے کہ ماہِ رَمَضان میں ان کے لئے جنّت کے دروازوں کو کھول دیتا ہے اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کے بھی کیا کہنے کہ اس کے اِستِقبال کیلئے سارا سال جنّت کو سجایا جاتا ہے۔ چُنانچِہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلْب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک جنّت اِبتِدائی سال سے آئندہ سال تک رَمَضانُ الْمُبارَک کے لئے سجائی جاتی ہے اور فرمایا رَمَضان شریف کے پہلے دِن جنّت کے دَرَختوں کے نیچے سے بڑی بڑی آنکھوں والی حُوروں پر ہَوا چلتی ہے اور وہ عَرَض کرتی ہیں: "اے پروردگار! عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تو اُن کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں۔" (شُعَبُ الایمان ج ۳ ص ۳۱۲ حدیث ۳۶۳۳) (فیضانِ سنت، ص ۸۶۴)

مرحبا! بہت ہی جلد رَمَضانُ الْمُبارَک کا خوبصورت مہینہ اپنے دامن میں رحمتوں اور مغفرتوں کے خزینے لئے ہوئے ہمارے درمیان جلوہ گر ہونے والا ہے۔ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی عظمت

اور فضیلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جیسے ہی یہ مُقَدَّس اور مُبارَک ماہ اپنی رحمتوں کے ساتھ سایہ فِگن ہوتا تو ہمارے پیارے آقا، میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اس کی آمد پر مُبارک باد دیتے اور خوشخبری سُناتے۔ چنانچہ

رمضان کی مبارک باد

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو خُوش خبری سُناتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے کہ تمہارے پاس رَمَضَان کا مہینہ آیا ہے جو نہایت بابرکت ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر اس کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ اس میں جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں نیز شیطانوں کو باندھ دیا جاتا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس کی خیر سے محروم رہا وہ بالکل ہی محروم رہا۔ (مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۳۳۱، حدیث: ۹۰۰۱)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں:

چونکہ ماہِ رَمَضَان میں حِسِّی (یعنی محسوس ہونے والی) بَرَکتیں بھی ہیں اور غیبی برکتیں بھی، اس لیے اس مہینہ کا نام ماہِ مُبارک بھی ہے، رَمَضَان میں قدرتی طور پر مومنوں کے رزق میں بَرَکت ہوتی ہے اور ہر نیکی کا ثواب سَتّر (70) گُنا یا اس سے بھی زیادہ ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہِ رَمَضَان کی آمد پر خوش ہونا ایک دوسرے کو مُبارک بار دینا سنّت ہے اور جس کی آمد پر خوشی ہونا چاہئے، اس کے جانے پر غم بھی ہونا چاہئے۔ اسی لیے اکثر مسلمان جُمُعَۃُ الْوَدَاع کو مَغْمُوم اور چَشْمِ پُرنَم ہوتے ہیں اور خُطَبَاء اس دن میں کچھ وَدَاعِیَہ کَلِمَات کہتے ہیں تاکہ مسلمان باقی گھڑیوں کو غنیمت جان کر نیکیوں میں اور زیادہ

کوشش کریں ان سب کا ماخذ یہ حدیث ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۳/۱۳۷ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے مدنی ماحول میں بھی رحمتوں اور مغفرتوں بھرے اس مہینے کی آمد پر خوب خوشی کا سَماں ہوتا ہے اور اس کا بھرپور استقبال کیا جاتا ہے نیز جب یہ مہینہ رُخصت ہوتا ہے تو اشکبار آنکھوں سے اِسے "اَلْوَداع" کیا جاتا ہے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کی آمد پر خوشی اور مَسَرَّت کا اظہار کرنے، ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی اس عظیم نعمت پر اظہارِ شُکر کرنے اور اس ماہِ غُفران کی عظمت واَہَمِّیَّت اُجاگر کرنے کے لئے یہ خوبصورت اور پیارا کلام لکھا:

مرحبا صد مرحبا!

مرحبا صد مرحبا پھر آمدِ رَمَضَان ہے
کِھل اُٹھے مُرجھائے دل تازہ ہوا اِیمان ہے

ہم گُناہگاروں پہ یہ کتنا بڑا احسان ہے
یا خُدا تُونے عطا پھر کردیا رَمَضَان ہے

تجھ پہ صَدْقے جاؤں رَمَضَاں تُو عَظِیمُ الشان ہے
کہ خدا نے تجھ میں ہی نازِل کیا قرآن ہے

اَبرِ رَحمت چھاگیا ہے اور سَماں ہے نُورنُور
فَضْلِ ربّ سے مَغْفِرَت کا ہوگیا سامان ہے

ہر گھڑی رحمت بھری ہے ہر طرف ہیں بَرَکتیں
ماہِ رَمَضَاں رَحمتوں اور بَرَکتوں کی کان ہے

آگیا رَمَضَاں عبادت پر کَمَر اب باندھ لو
فیض لے لو جلد کہ دِن تیس کا مہمان ہے

عاصیوں کی مغفرت کا لے کر آیا ہے پیام
جُھوم جاؤ مُجرِمو رَمَضَاں مَہِ غُفران ہے

بھائیو کرلو گُناہوں سے سبھی توبہ کہ اب
پڑگئے دوزخ پہ تالے قید میں شَیطان ہے

خوش دِلی سے سُنّتیں اپنائے جاؤ بھائیو	خُلد کے دَر کُھل گئے ہیں داخِلہ آسان ہے
مَسجِدیں آباد ہیں زورِ گُنہ کم ہوگیا	ماہِ رَمَضَانُ الْمُبارَک کا یہ سب فیضان ہے
روزہ دارو جُھوم جاؤ کیونکہ دِیدارِ خدا	خُلد میں ہوگا تمہیں یہ وعدۂ رحمٰن ہے
دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو	جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے
یا الٰہی تُو مدینے میں کبھی رَمَضَاں دکھا	مُدّتوں سے دل میں یہ عطّار کے ارمان ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر شب ساٹھ(60) ہزار کی بخشش

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ اِبْنِ مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَہَنْشاہِ ذِیشان، مَکّی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: ”رَمَضَان شریف کی ہر شب آسمانوں میں صُبْحِ صادِق تک ایک مُنادِی یہ نِدا کرتا ہے ”اے اچھّائی مانگنے والے! مکمّل کر (یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف آگے بڑھ) اور خُوش ہو جا۔ اور اے شریر! شَر سے باز آجا اور عِبْرت حاصِل کر۔ ہے کوئی مغفِرت کا طالِب! کہ اُس کی طَلَب پُوری کی جائے۔ ہے کوئی توبہ کرنے والا! کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے۔ ہے کوئی دُعا مانگنے والا! کہ اُس کی دُعا قبول کی جائے۔ ہے کوئی سائل! کہ اُس کا سُوال پورا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ رَمَضَانُ الْمُبارَک کی ہر شب میں اِفطار کے وَقت ساٹھ ہزار (60,000) گُناہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرمادیتا ہے۔ اور عید کے دِن سارے مہینے کے برابر گُناہگاروں کی بخشِش کی جاتی ہے۔“ (اَلدُّرُ الْمَنْثُور ج ۱ ص ۱۴۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضَان کی ساعتیں کتنی بابرکت ہیں کہ ہر لمحہ بندوں میں رحمت

و مغفرتِ الٰہی تقسیم ہو رہی ہے۔ یہ وہ ماہِ مُقدّس ہے جس کے دن روزوں میں اور راتیں تلاوتِ کلامِ پاک میں صَرف ہوتی ہیں اور یہی دونوں چیزیں یعنی روزہ اور قُرآن روزِ مَحْشَر مُسلمان کیلئے شَفاعَت کاسامان بھی فراہم کریں گے۔ چُنانچِہ،

روزہ و قرآن شفاعت کریں گے

رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: روزہ اور قُرآن بندے کیلئے قِیامت کے دن شَفَاعَت کریں گے۔ روزہ عَرض کریگا: اے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ! میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اِسے روک دیا، میری شَفاعَت اِس کے حَقّ میں قبول فرما۔ قُرآن کہے گا: میں نے اِسے رات میں سونے سے باز رکھا، میری شَفَاعَت اِس کے لئے قبول کر۔ پس دونوں کی شَفاعَتیں قبول ہوں گی۔ (مُسندامام احمد ج ۲ ص ۵۸۶ حدیث ۶۶۳۷)

بخشش کا بہانہ

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: "اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اُمَّتِ مُحَمَّدِی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر عذاب کرنا مَقْصُود ہوتا تو ان کو رَمَضَان اور سُورَۂ "قُلْ ھُوَاللہُ" شریف ہرگز عِنایت نہ فرماتا۔" (نُزْھَۃُ المجالِس ج ۱ ص ۲۱۶) (فیضان سنت، ص ۸۷۴)

ڈر تھا کہ عِصیاں کی سَزا اب ہوگی یا روزِ جَزا
دی اُن کی رَحمت نے صَدا یہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ عبادت پر کمربستہ ہو جاتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بالخصوص ماہِ رَمَضان میں ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُوب خُوب عِبادت کرنی چاہئے اور ہر وہ کام کرنا چاہئے کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراُس کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا ہو۔ اگر اِس پاکیزہ مہینے میں بھی کوئی اپنی بخشش نہ کرواسکا تو پھر کب کروائے گا؟ ہمارے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس مبارک مہینے کی آمد کے ساتھ ہی عِبادتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں بہت زیادہ مگن ہو جایا کرتے تھے۔ چُنانچہ

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: "جب ماہِ رَمَضان آتا تو میرے سَرتاج، صاحِبِ مِعراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کیلئے کَمربَستہ ہو جاتے اور سارامہینہ اپنے بِسترِ مُنَوَّر پر تشریف نہ لاتے۔" (اَلدُّرُّالْمَنْثُورج ۱ ص ۴۴۹)(فیضان سنت، ص۸۷۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ پوراماہِ رَمَضان اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے اور اُس کی عبادت میں صَرف کر دیں۔ یقیناً جسے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل ہو جائے دنیاو آخرت میں اس کا بیڑا پار ہو جاتا ہے اور ماہِ رَمَضان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ بڑی شان و عظمت والا مہینہ ہے اس کی بے شُمار خُصُوصِیّات ہیں جن میں سے ایک خُصُوصِیَّت یہ بھی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِسی ماہِ مبارک میں قُرآنِ پاک نازِل فرمایا۔ چُنانچہ پارہ 2، سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 185 میں خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا نُزولِ قُرآن اور ماہِ رَمَضان کے بارے میں فرمانِ عالیشان ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِۚ

تَرجَمۂ کنزالایمان: رَمَضان کا مہینہ، جس میں قُرآن اُترا، لوگوں کے لئے ہِدایت اور رَہنُمائی اور فیصلہ کی رُوشن باتیں،

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ	تو تُم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضَرور اِس کے روزے رکھے
مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ	اور جو بیمار یا سَفر میں ہو، تو اُتنے روزے اور دِنوں میں۔
يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫	الله تُم پر آسانی چاہتا ہے اور تُم پر دُشواری نہیں چاہتا اور
وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ	اِس لئے کہ تم گِنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اِس پر کہ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ (پ ۲، البقرة: ۱۸۵)	اُس نے تمھیں ہِدایت کی اور کہیں تم حق گُزار ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مُقَدَّسہ کے اندر اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے ماہِ رَمَضان میں روزے رکھنے کا حکم بھی فرمایا ہے۔ یادرہے کہ توحیدورِسالت کا اِقْرار کرنے اور تمام ضَروریاتِ دِین پر ایمان لانے کے بعد جس طرح ہر مُسلمان پر نَماز فَرض قرار دی گئی ہے، اسی طرح رَمَضان شریف کے روزے بھی ہر مُسلمان (مَرد و عورت) عاقِل وبالغ پر فَرض ہیں۔ دُرِّ مُختار میں ہے: روزے دس (10) شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۲ سنہ ہجری کو فرض ہوئے۔ (دُرِّمُختار مع رَدُّالْمُحتار ج۳ ص ۳۳۰)

رزہ فرض ہونے کی وجہ

اِسلام میں اکثر اَعمال کسی نہ کسی رُوح پَرور واقِعہ کی یاد تازہ کرنے کے لئے مُقَرَّر کئے گئے ہیں۔ مَثَلاً صَفا اور مَروہ کے درمیان حاجیوں کی سَعْی حضرتِ سَیِّدَتُنا ہاجِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی یاد گار ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنے لَختِ جگر حضرتِ سَیِّدُنا اِسماعیل ذَبِیحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کیلئے پانی تلاش کرنے کیلئے اِن دونوں پہاڑوں کے درمیان سات بار چلی اور دَوڑی تھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو حضرتِ سَیِّدَتُنا ہاجِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی یہ اَدا پسند آگئی، لِہٰذا اِسی سُنَّتِ ہاجِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے باقی رکھتے ہوئے حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کے لئے صَفا و مَروہ کی سَعْی کو واجِب کر دیا۔ اِسی طرح ماہِ رَمَضانُ

اَلْمُبارَک میں سے کچھ دن ہمارے پیارے سرکار، مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے غارِ حِرا میں گُزارے تھے۔ اِس دَوران آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دن کو کھانے سے پرہیز کرتے اور رات کو ذِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں مشغُول رہتے تھے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن دِنوں کی یاد تازہ کرنے کیلئے روزے فَرض کئے تاکہ اُس کے مَحبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت قائم رہے۔ (فیضانِ سُنّت، ص ۹۳۵)

رزہ دار کا ایمان کتنا پختہ ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَخْت گرمی ہے، پیاس سے حلْق سُوکھ رہا ہے، ہَونٹ خُشک ہو رہے ہیں، پانی موجُود ہے مگر روزہ دار اُس کی طرف دیکھتا تک نہیں، کھانا موجُود ہے بُھوک کی شِدّت سے حالت دِگرگُوں ہے، مگر وہ کھانے کی طرف ہاتھ تک نہیں بڑھاتا۔ آپ اندازہ فرمایئے، اِس شخص کا خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ پر کتنا پُختہ ایمان ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اِس کی حَرَکت ساری دُنیا سے تو چُھپ سکتی ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اِس کا یہ یَقِینِ کامِل روزے کا عملی نتیجہ ہے۔ کیونکہ دُوسری عِبادتیں کِسی نہ کِسی ظاہِری حَرَکت سے ادا کی جاتی ہیں مگر روزے کا تَعلُّق باطِن سے ہے۔ اِس کا حال اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی نہیں جانتا، اگر وہ چُھپ کر کھاپی لے تب بھی لوگ تو یِہی سمجھتے رہیں گے کہ یہ روزہ دار ہے۔ مگر وہ محض خَوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ کے باعث کھانے پینے سے اپنے آپ کو بچا رہا ہے۔ (فیضانِ سنت، ص ۹۳۷) یِہی وجہ ہے کہ روزہ داروں کو ڈھیروں انعامات اور اجر و ثواب سے نوازا جائے گا، آیئے روزے کے فضائل پر چند روایات سنتے ہیں۔

سابقہ گناہوں کا کفارہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو سَعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ''جس نے رَمَضان کا روزہ رکھا اور اُس کی حُدُود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے، اُس سے بچا تو جو (کچھ گناہ) پہلے کر چکا ہے اُس کا کَفَّارہ ہو گیا۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابنِ حَبّان ج ۵ ص ۱۸۳ حدیث ۳۴۲۴)

روزہ کی جزاء

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سلطانِ دو جہان، شَہَنشاہِ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ''آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس (10) سے سات سو (700) گُنا تک دیا جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔ سوائے روزے کے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اِس کی جَزا میں خود دُوں گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مزید ارشاد ہے: بندہ اپنی خواہِش اور کھانے کو صِرف میری وَجہ سے تَرک کرتا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو (2) خوشیاں ہیں۔ ایک اِفطار کے وَقت اور ایک اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کے وَقت۔ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مُشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔'' (صحیح مسلِم ص ۵۸۰ حدیث ۱۱۵۱)

مزید ارشاد ہے: روزہ سِپَر (یعنی ڈھال) ہے اور جب کسی کے روزہ کا دِن ہو تو نہ بے ہُودہ بکے اور نہ ہی چیخے۔ پھر اگر کوئی اور شَخص اِس سے گالَم گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو، تو کہہ دے، میں روزہ دار ہوں۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۲۴ حدیث ۱۸۹۴)

روزہ کا خصوصی اِنعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اَحادیثِ مُبارَکہ میں روزہ کی کئی خُصُوصِیّات ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ کتنی پیاری بِشارت ہے اُس روزہ دار کے لئے جس نے اِس طرح روزہ رکھا جس طرح روزہ رکھنے کا حق ہے۔ یعنی کھانے پینے اور جِماع سے بچنے کے ساتھ ساتھ اپنے تمام اَعضاء کو بھی گُناہوں سے باز رکھا تو وہ روزہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکرم سے اُس کیلئے تمام پچھلے گُناہوں کا کَفّارہ ہو گیا اور حدیثِ مُبارَک کا یہ فرمانِ عالیشان تو خاص طور پر قابِلِ تَوَجُّہ ہے جیسا کہ سرکارِ نامدار، بِاِذْنِ پَروَردگار، دوعالَم کے مالِک ومُختار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے پروَرد گار عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ خوشگوار سُناتے ہیں "فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ"۔ یعنی روزہ میرے لئے ہے اور اِس کی جَزا میں خود ہی دُوں گا۔ حدیثِ قُدسی کے اِس ارشادِ پاک کو بَعض مُحَدِّثِینِ کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن نے "اَنَا اُجْزٰی بِہٖ" بھی پڑھا ہے، جیسا کہ تفسیرِ نعیمی وغیرہ میں ہے تو پھر معنٰی یہ ہوں گے، "روزہ کی جَزا میں خُود ہی ہوں۔" سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یعنی روزہ رکھ کر روزہ دار بَذاتِ خود اللہ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی ہی کو پالیتا ہے۔ (فیضانِ سنت، ص ۹۴۵ تا ۹۴۶)

سونا بھی عبادت ہے

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مدینے کے تاجور، دلبروں کے دلبر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُنَوَّر ہے: "روزہ دار کا سونا عبادت اور اس کی خاموشی تسبیح کرنا اور اسکی دعاء قبول اور اس کا عمل مقبول ہوتا ہے۔" (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۴۱۵ حدیث ۳۹۳۸) سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! روزہ دار کس قَدَر بَختوَر ہے کہ اُس کا سونا بندگی، خاموشی تسبیحِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ، دعائیں اور اعمالِ حَسَنہ مقبولِ بارگاہِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ ہیں۔

تیرے کرم سے اے کریم! کون سی شے ملی نہیں

جھولی ہماری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَعضاء کا تسبیح کرنا

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میرے سر تاج، صاحِبِ مِعراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: "جو بندہ روزہ کی حالت میں صُبح کرتا ہے، اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے اَعْضاء تسبیح کرتے ہیں اور آسمانِ دُنیا پر رَہنے والے (فِرِشتے) اسکے لئے سورج ڈوبنے تک مغفِرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ ایک یا دو(2) رکعتیں پڑھتا ہے تو یہ آسمانوں میں اس کے لئے نُور بن جاتی ہیں اور حُورِ عِین (یعنی بڑی آنکھوں والی حوروں) میں سے اُس کی بیویاں کہتی ہیں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تُو اس کو ہمارے پاس بھیج دے، ہم اس کے دِیدار کی بَہُت زِیادہ مُشتاق ہیں اور اگر وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبْحٰنَ اللّٰہِ یا اللّٰہُ اَکْبَر پڑھتا ہے تو سترّ ہزار(70,000) فِرِشتے اُس کا ثواب سورج ڈوبنے تک لکھتے رہتے ہیں۔" (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۲۹۹ حدیث ۳۵۹۱)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! روزہ دار کے تو وارے ہی نیارے ہیں کہ اُس کے لئے آسمان کے دروازے کُھلیں، اس کے جِسْم کے اَعضاء، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح کریں، آسمانِ دنیا پر رہنے والے ملائکہ غُرُوبِ آفتاب تک اُس کے لئے دعائے مغفرت مانگیں، نَماز پڑھے تو اس کے لئے آسمان میں روشنی ہو اور حُورِ عِین یعنی بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں جو اُس کے لئے مُقرَّر ہوئی ہیں، وہ جنّت میں اِس کی آمد کا انتِظار کریں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبْحٰنَ اللّٰہ یا اللّٰہُ اَکْبَر کہے تو سترّ ہزار(70,000) فِرِشتے غُروبِ آفتاب تک اس کا ثواب لکھیں۔ (فیضانِ سنت، ص۹۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا میں تو روزہ داروں پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم بارشیں ہوں گی ہی، آخرت میں بھی اُن کو عَظِیْمُ الشّان مقام ومرتبہ حاصل ہو گا۔ چنانچہ

سونے کا دستر خوان

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ اِبْنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَروی ہے، مالِکِ جنّت، ساقیِ کوثر، محبوبِ رَبِّ داوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ پُر اثر ہے: ”قِیامت والے دن روزہ داروں کیلئے ایک سونے کا دستر خوان رکھا جائے گا، حالانکہ لوگ (حساب کتاب کے) مُنْتَظِر ہوں گے۔“

(کَنْزُالْعُمّال ج۸ ص۲۱۴ حدیث ۲۳۶۴۰)

جنّتی پھل

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے: اِمَامُ الصَّابِرِیْن، سُلْطَانُ الْمُتَوَکِّلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دِلنشین ہے: ”جس کو روزے نے کھانے یا پینے سے روک دیا کہ جس کی اسے خواہش تھی، تو اللہ تعالٰی اسے جنّتی پھلوں میں سے کِھلائے گا اور جنّتی شراب سے سیراب کرے گا۔“ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۴۱۰ حدیث۳۹۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جب اعمال کی جزاء ملنے کی باری آئے گی تو روزہ داروں کو بے حد و بے حساب اَجر دیا جائے گا۔ چنانچہ،

بے حِساب اجر

حضرتِ سَیِّدُنا کَعْبُ الاَحْبار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں: ”بروزِ قِیامت ایک مُنادی اس طرح نِدا کرے گا ”ہر بونے والے (یعنی عمل کرنے والے) کو اس کی کھیتی (یعنی عمل) کے برابر اَجر دیا

جائے گا، سوائے قُرآن والوں (یعنی عالمِ قُرآن) اور روزہ داروں کے کہ انہیں بے حد و بے حِساب اَجر دیا جائے گا۔" (شُعَب الایمان ج۳ ص۴۱۳ حدیث۳۹۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا میں جیسا بوئیں گے وَیسا کاٹیں گے۔ عُلَمائے کِرام اور روزہ دار بہت ہی نصیب دار ہیں کہ بروزِ قِیامت اُن کو بے حساب ثواب سے نوازا جائے گا۔

جب روزہ دار جنّت میں داخل ہونے لگیں گے تو اُس وقت بھی اُنہیں خُصُوصی اِعزاز سے نوازا جائے گا۔ جیسا کہ،

جنّتی دروازہ

حضرتِ سَیِّدُنا سَہل بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے، ماہِ نُبوّت، مَہرِ رِسالت، مَنبعِ جُود و سَخاوت، قاسِمِ نِعمت، سراپا رحمت، شافِعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نِشان ہے: "بے شک جنّت میں ایک دروازہ ہے جس کو رَیّان کہا جاتا ہے، اُس سے قِیامت کے دن روزہ دار داخِل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور داخِل نہ ہو گا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ پس یہ لوگ کھڑے ہوں گے، ان کے علاوہ کوئی اور اِس دروازے سے داخِل نہ ہو گا۔ جب یہ داخِل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا، پس پھر کوئی اس دروازے سے داخِل نہ ہو گا۔" (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۲۵ حدیث ۱۸۹۶)

سُبۡحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! روزہ داروں کا بھی خوب مُقدَّر ہے۔ بروزِ قِیامت ان کا خُصُوصی اعزاز ہو گا۔ جانا جنّت ہی میں ہے، دیگر خوش قسمت بھی جُوق در جُوق داخِلِ جنّت ہو رہے ہوں گے مگر روزہ

دار خُصُوصی طور پر "بَابُ الرَّیّان" سے داخِلِ جنَّت ہوں گے۔

یاد رکھئے! جس طرح روزہ رکھنا بہت بڑی فضیلت اور سَعادَت کی بات ہے، اسی طرح روزہ نہ رکھنا بھی محرومی اور بد بختی کا باعث ہے۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: مَنْ اَدْرَکَ رَمَضَانَ وَلَمْ یَصُمْہُ فَقَدْ شَقِیَ یعنی جس نے ماہِ رَمَضان کو پایا اور اس کے روزے نہ رکھے، وہ شخص شَقِی (یعنی بد بخت) ہے۔ (معجم الاوسط، ۳/۶۲، حدیث: ۳۸۷۱)

ایک روزہ چھوڑنے کا نقصان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضان شریف کا ایک روزہ جو بِلا کسی عُذرِ شَرعی جان بُوجھ کر ضائع کر دے تو اب عُمر بھر بھی اگر روزے رکھتا رہے، تب بھی اُس چھوڑے ہوئے ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پا سکتا۔ چُنانچِہ،

حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ والا تبار، بِاِذنِ پروردگار، دو جہاں کے مالِک و مختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: "جس نے رَمَضان کے ایک دن کا روزہ بِغیر رُخصت و بغیر مَرَض، اِفطار کیا (یعنی نہ رکھا) تو زمانہ بھر کا روزہ بھی اُس کی قضا نہیں ہو سکتا، اگرچہ بعد میں رکھ بھی لے۔" (صحیح بُخاری ج ۱ ص ۶۳۸ حدیث ۱۹۳۴)

یعنی وہ فضیلت جو رَمَضانُ الْمُبارَک میں روزہ رکھنے کی تھی اب کسی طرح نہیں پا سکتا۔ لہٰذا ہمیں ہر گز ہر گز غفلت کا شِکار ہو کر روزۂ رَمَضان جیسی عَظِیْمُ الشّان نِعمت نہیں چھوڑنی چاہئے۔

نیز اس ماہِ مبارک کے حق کو اچھی طرح ادا کرنا چاہئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ رَمَضان کے حق میں

کوتاہی کے سبب ہم مغفرت سے محروم رہ جائیں۔ یاد رکھئے! جو اس ماہ بھی مغفرت سے محروم رہا، وہ بہت بڑے خسارے میں ہے۔ جیسا کہ،

ناک مٹی میں مل جائے۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اُس شخص کی ناک مِٹّی میں مل جائے کہ جس کے پاس میرا ذِکر کیا گیا تو اُس نے میرے اوپر دُرُود نہیں پڑھا اور اُس شخص کی ناک مِٹّی میں مل جائے جس پر رَمَضان کا مہینہ داخِل ہوا، پھر اُس کی مغفرت ہونے سے قبل گُزر گیا اور اُس آدمی کی ناک مِٹّی میں مِل جائے کہ جس کے پاس اس کے والِدَین نے بُڑھاپے کو پالیا اور اُس کے والِدَین نے اس کو جنّت میں داخِل نہیں کیا۔ (یعنی بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے جنّت حاصل نہ کر سکا) (مسند احمد ج۳ ص ۶۱ حدیث ۷۴۵۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اس ماہِ مبارک کی برکتیں اور رحمتیں سمیٹنے نیز ربِّ غفّار جَلَّ جَلَالُہٗ کی بارگاہ سے مغفرت کا انعام حاصل کرنے کے لئے ماہِ رَمَضان میں خوب عبادت کریں اور نیکیوں کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ زندگی بے حد مُختَصَر ہے، لہٰذا ان لمحات کو غنیمت جانئے اور ماہِ رَمَضان کی مقدّس ساعتوں کو فُضُولیات و خُرافات میں برباد کرنے کے بجائے، تلاوتِ قُرآن، ذِکر و دُرُود اور دیگر نیک کاموں میں گُزارنے کی کوشِش کیجئے۔

اِعتِکاف کی بہاریں لُوٹیئے

آیئے! احترامِ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کا دل میں جذبہ بڑھانے، اس کی خوب برکتیں پانے، ڈھیروں ڈھیر نیکیاں کمانے اور خود کو گناہوں سے بچانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،

دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے اِعتِکاف کی سَعادَت حاصل کرلیجئے۔ اِعتِکاف کی بھی کیا خوب فضیلت ہے۔ چنانچہ

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شَفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبو دار ہے: **مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ** یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اِعتِکاف کیا، اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر ص ۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

سارے مہینے کا اِعتِکاف

ہمارے پیارے پیارے اور رَحمت والے آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضاجوئی کیلئے ہر وقت کمر بَستہ رہتے تھے اور خُصُوصاً رَمَضان شریف میں عبادت کا خوب ہی اہتِمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمَضان ہی میں شبِ قَدر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار پورے ماہِ مبارَک کا اعتِکاف فرمایا۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: ایک مرتبہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے یکم رَمَضان سے 20 رَمَضان تک اِعتِکاف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: میں نے شبِ قدر کی تلاش کیلئے رَمَضان کے پہلے عَشرہ کا اِعتِکاف کیا، پھر درمیانی عَشرہ کا اِعتِکاف کیا، پھر مجھے بتایا گیا کہ شبِ قَدر آخِری عَشرہ میں ہے، لہٰذا تم میں سے جو شخص میرے ساتھ اِعتِکاف کرنا چاہے وہ کرلے۔ (صحیح مسلم ص ۵۹۴ حدیث ۱۱۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اگر ہر سال نہ سہی کم از کم زندگی میں ایک بار اِس ادائے مصطفٰے

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ادا کرتے ہوئے پورے ماہِ رَمضانُ الْمُبارَک کا اِعتِکاف کرلینا چاہئے۔

یوں بھی مسجِد میں پڑا رہنا بہُت بڑی سَعادَت ہے اور مُعتَکِف کی تو کیا بات ہے کہ رضائے اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مشاغِل سے فارِغ کرکے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ''اِعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے کُلِّیَّۃً (یعنی مکمّل طور پر) اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں منہمک (مُن۔ہَ۔مِک) کر دیتا ہے اور اُن تمام مَشاغِلِ دُنیا سے کَنارہ کَش ہو جاتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعتَکِف کے تمام اوقات حقِیْقَۃً یا حُکْمًا نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نَماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور اِعتِکاف کا مقصودِ اصلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتَکِف اُن (فِرِشتوں) سے مُشابہَت رکھتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں اور اُن کے ساتھ مُشابہَت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رَہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔'' (فتاوی عالمگیری ج۱ ص۲۱۲)

حضرتِ سیِّدُنا عَطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''مُعتَکِف کی مِثال اُس شخص کی سی ہے جو اللہ تعالیٰ کے در پر آپڑا ہو اور یہ کہہ رہا ہو ''یا اللہ رَبُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ جب تک تُو میری مغفرت نہیں فرمادے گا میں یہاں سے نہیں ٹلوں گا۔'' (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۴۲۶ حدیث ۳۹۷۰)

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اُٹھتے ہوں گے   اب تو غنی کے در پر بستر جما دِیے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بِغیر کیے نیکیوں کا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِعتِکاف کے بے شُمار فوائد ہیں جن میں سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ جتنے دن مسلمان اِعتِکاف میں رہے گا، گناہوں سے بچا رہے گا کیونکہ جو گناہ وہ باہَر رہ کر کرتا، ان سے بھی محفوظ رہے گا۔ لیکن یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمت ہے کہ باہَر رہ کر جو نیکیاں وہ کیا کرتا تھا، اِعتِکاف کی حالت میں اگرچِہ وہ ان کو انجام نہ دے سکے گا مگر پھر بھی وہ اس کے نامۂ اعمال میں بدستور لکھی جاتی رہیں گی اور اسے ان کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ مَثَلًا کوئی اسلامی بھائی مریضوں کی عِیادت کرتا تھا اور اِعتِکاف کی وجہ سے یہ کام نہیں کرسکا تو وہ اس کے ثواب سے محروم نہیں ہوگا بلکہ اس کو ایسا ہی ثواب ملتا رہے گا جیسے وہ خود اس کو انجام دیتا رہا ہو۔ جیسا کہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا سے روایت ہے کہ سُلطانِ ذیشان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تَحَفُّظ نشان ہے: ھُوَیَعۡکِفُ الذُّنُوۡبَ یُجۡرٰی لَہٗ مِنَ الۡحَسَنَاتِ کَعَامِلِ الۡحَسَنَاتِ کُلِّھَا یعنی اِعتِکاف کرنے والا گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کیلئے تمام نیکیاں لکھی جاتی ہیں جیسے ان کے کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔ (ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۳۶۵ حدیث ۱۷۸۱)

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے منقول ہے: "مُعْتَکِف کو ہر روز ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔" (شعب الایمان، ج ۳، ص ۴۲۵، الحدیث ۳۹۶۸)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فیضانِ رمضان کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے جو اِعتِکاف کے عَظِیْمُ الشان فضائل سماعت کیے، یہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف **"فیضانِ رمضان"** سے لیے گئے ہیں، یہ ایک

ایسی کتاب ہے جس میں ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک سے مُتَعَلِّقَہ تمام اہم باتیں مثلاً رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے فضائل ، روزے کے فضائل و اَحکام ، تَراوِیح کے مسائل ، سحر و اِفطار سے مُتَعَلِّقَہ احکام ، اِعتِکاف کا بیان ، صدقۂ فِطر نیز عِیدُ الفِطر کے احکام و مسائل بھی بیان کیے گئے ہیں۔ چونکہ روزے ہم پر فرض ہیں، لِہٰذا اس کے مسائل سیکھنا بھی ہمارے لئے ضروری ہیں اور "فیضانِ رَمَضَان" میں روزے کے عمومی مسائل و احکام درج ہیں، اس لئے تمام اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ اس کتاب کو ضرور پڑھیں بلکہ ہو سکے تو ہدیۃً حاصل کرکے دیگر اسلامی بھائیوں تک پہنچائیں نیز اس عظیم الشان کتاب کو اپنے گھروں میں بھی رکھیں تاکہ ہمارے گھر کی اسلامی بہنیں بھی ماہِ رمضان سے متعلقہ شرعی مسائل کے بارے میں دُرست آگاہی حاصل کر سکیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اجر و ثواب کا خزانہ ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی جانب سے دُنیا کے مختلف ممالک کے جُدا جُدا شہروں میں اِجتماعی اِعتِکاف کی ترکیب کی جاتی ہے، جس میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی جانب سے باقاعدہ تربیتی جَدْوَل پیش کیا جاتا ہے۔ اس اجتماعی اِعتِکاف کا آغاز کچھ یوں ہوا کہ

دعوتِ اسلامی کے معرضِ وجود میں آنے سے دو تین سال پہلے رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں شَیخِ طریقت، اَمِیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر بابُ المدینہ (کراچی) (جہاں آپ امامت بھی فرماتے تھے) میں تنہا اِعتِکاف کیا۔ پھر اگلے سال آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی انفرادی کوشش سے مزید دو (2) اسلامی بھائی آپ کے ساتھ اِعتِکاف کرنے کے لئے تیار ہوگئے۔ شَیخِ طَرِیْقَت،

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ملنساری کی عادت اور انفرادی کوششوں کی برکت سے ایک سال ایسا آیا کہ مُعْتَکِفِین کی تعداد 28 تک پہنچ گئی۔ اِس اِجتِماعی اِعتِکاف کی دُور دُور تک دُھوم مچ گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسی سال دعوتِ اسلامی کا سورج طُلوع ہو گیا اور دعوتِ اسلامی کے اوّلین مَدَنی مرکز گلزارِ حبیب مسجد (گلستانِ اوکاڑوی، باب المدینہ کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام پہلا اِجتِماعی اِعتِکاف کیا گیا، کم و بیش ساٹھ (60) اسلامی بھائیوں نے شَیْخ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مَعِیَّت (ہمراہی) میں اِعتِکاف کرنے کی سَعادَت پائی، بڑھتے بڑھتے (تادمِ تحریر) یہ سلسلہ نہ صرف پاکستان بلکہ دُنیا کے مختلف ممالک میں پہنچ گیا ہے، یوں دُنیا کی بے شُمار مساجِد میں پورے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک اور آخِری عَشرے کے اِعتِکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اِن میں ہزارہا اسلامی بھائی مُعْتَکِف ہو کر دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ علمِ دِین حاصل کرتے اور سُنّتوں کی تَرْبِیَت پاتے ہیں۔ نیز کئی مُعْتَکِفِین اختِتامِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک پر چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تَرْبِیَت کے مَدَنی قافلوں کے مسافِر بن جاتے ہیں۔ اس اجتماعی اِعتِکاف کی بھی خوب بہاریں ہیں۔ چنانچہ،

اجتماعی اِعتِکاف کی مدنی بہار

مَرْکَزُ الْاَولیاء (لاہور) کے مقیم اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میں نے دعوتِ اِسلامی کے تحت رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں ہونے والے پورے ماہِ رمضان کے اِعتِکاف میں شرکت کی سَعادَت حاصل کی۔ جدْوَل کے مطابق نمازِ فَجْر کے بعد کنزُ الایمان شریف سے 3 آیات کا ترجمہ و تفسیر کا مدنی حلقہ لگایا گیا، نمازِ اِشراق وچاشت ادا کرتے ہی ہر طرف سے صدا بلند ہونے لگی: ”سو

جائیے، مدینے کی یادوں میں کھو جائیے۔'' میں نے مدینہ شریف کا تصوّر کیا اور سنّت کے مطابق لیٹ گیا، جونہی میری آنکھ لگی میں نے خواب میں دیکھا کہ بالکل فیضانِ مدینہ کی طرح مُعْتَکِف اسلامی بھائیوں کے حلقے خانہ کعبہ شریف میں لگے ہوئے ہیں۔ ہر طرف نور ہی نور ہے، اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک جانب سے تشریف لارہے ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی آرہے ہیں۔ میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر حلقے میں تشریف لے جاتے اور اسلامی بھائی اپنے آقا کے دِیدار کا شربت پیتے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لب ہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی، پُھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ''اِلیاس! تم نے یہ بہت اچھا کام کیا کہ اِن سب کو 30 دن کے لئے یہاں اِکٹھا کیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر نظرِ رحمت فرمائے۔''

جَلوۂ یار کی آرزو ہے اگر — مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
میٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر — مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
چوٹ کھا جائے گا اک نہ اک روز دل — مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
فَضْلِ ربّ سے ہدایت بھی جائے گی مل — مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
تم کو راحت کی نعمت اگر چاہیے — مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
بندگی کی بھی لذّت اگر چاہیے — مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
فاقہ مَستی کا حل بھی نکل آئے گا — مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

روز گار اِنْ شَآءَ اللہ مل جائے گا　　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
سیکھنے زندگی کا قرینہ چلو　　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
دیکھنا ہے جو میٹھا مدینہ چلو　　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
موت فضلِ خدا سے ہو ایمان پر　　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
ربّ کی رحمت سے جنّت میں پاؤ گے گھر　　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
مان بھی جاؤ عطار کی اِلتِجا　　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
ہو گا راضی خُدا، خوش شہِ انبیاء　　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ ماہِ رَمَضان کتنی شان و عظمت والا مہینہ ہے، اس ماہ کے استقبال کے لئے جنّت کو سجایا جاتا ہے اور اس کے دروازے، اُمّتِ محمدیہ کے روزہ داروں کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پیارے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان کو اس مہینے کی آمد کی خوشخبری سُناتے اور مُبارک باد دیتے۔ قیامت کے دن روزہ اور قرآن بندے کے حق میں شَفَاعَت کریں گے۔ جب ماہِ غفران کی آمد ہوتی تو پیارے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم عبادت کے لئے کمربستہ ہو جاتے۔ اس ماہ کی خُصُوصیّات میں سے یہ بھی ہے کہ اسی میں قرآنِ کریم نازل ہوا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُمَّتِ محمدیہ پر اس مہینے کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا کہ ”روزہ میرے لئے ہے اور اِس کی جَزا میں خود دُوں گا۔“ روزہ دار کے اعضاء

تسبیح کرتے ہیں، اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اس کا سونا عبادت میں شمار ہوتا ہے۔ قیامت کے دن روزہ داروں کے لئے سونے کا دستر خوان رکھا جائے گا حالانکہ لوگ حساب کے منتظر ہوں گے۔ روزہ داروں کا جنّت میں داخلہ بھی خاص دروازے سے ہو گا جس کا نام "رَیّان" ہے اور اس سے صرف روزہ دار ہی جنّت میں داخل ہوں گے۔ رَمَضان میں شبِ قَدْر کو پوشیدہ رکھا گیا ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ اس رات کو حاصل کرنے کے لئے اِعتِکاف کیا جاتا ہے۔ جو ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اِعتِکاف کرے، اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، مُعْتَکِف مسجد میں رہ کر گناہوں سے بچا رہتا ہے لیکن باہر رہ کر جو نیکیاں کرتا تھا ان کا ثواب اسے اِعتِکاف میں بھی ملتا رہے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی رَمَضانُ الْمُبارَک کی خوب خوب برکتیں حاصل کرنے کے لئے اِعتِکاف کی سَعادَت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دارُ الافتاء اہلسنّت کا تعارُف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُنَّتوں کی تَرْبِیَت اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت ڈھیروں شُعبہ جات قائم ہیں۔ اِن میں سے ایک اِنتہائی اَہَم شُعبہ "دارُ الاِفتاء اہلسنّت" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 102 صَفحات پر مُشتمل کتاب، "عِلْم و حکمت کے 125 مَدَنی پُھول" صَفْحَہ 21 پر شیخ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ایک فرمان کچھ یوں نقل ہے کہ بہت عرصہ قبل کسی دِینی مَدرسے سے وابستہ اسلامی بھائی نے مجھے بتایا کہ "ہمارے یہاں جب کوئی کم پڑھا لکھا سائل، مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آتا ہے تو بسا اَوْقات اَندازِ بیان یا طرزِ تحریر

پر اُسے خُوب جھاڑ پلائی جاتی ہے، مثلاً کہا جاتا ہے: کہاں پڑھے ہو! آپ کو اُردو میں سوال لکھنے کا بھی ڈھنگ نہیں معلوم! وغیرہ، اس طرح لوگ بدظن ہو کر چلے جاتے ہیں، اُن کی پروا نہیں کی جاتی۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: یہ باتیں سُن کر میرے دل پر چوٹ لگی اور میرے مُنہ سے نکلا ”اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم 12 دارُالافتاء کھولیں گے۔“ شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا یہ خواب 15 شعبان المعظم 1421ھ کو اس وَقْت پورا ہوا جب جامع مسجد کنزُالایمان، بابری چوک بابُ المدینہ (کراچی) میں تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تحت دارُالافتاء اہلسنّت کا آغاز ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان بابُ المدینہ (کراچی) میں 4 دارُالافتاء اہلسنّت قائم ہیں، اس کے علاوہ زَم زَم نگر (حیدر آباد)، سردار آباد (فیصل آباد)، مرکزُالاولیاء (لاہور)، راولپنڈی اور گلزارِ طیبہ (سرگودھا) میں دارُالافتاء اہلسنّت، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی شَرعی رَہنمائی میں مصروفِ عمل ہیں۔

اس کے علاوہ ”مجلسِ اِفتاء“ کے تحت کام کرنے والے شعبے ”دارُالافتاء آن لائن“ کے اسلامی بھائی بھی اِنتہائی ذِمّہ داری کے ساتھ ٹیلی فون اور اِنٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مُسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مَسائل کا ہاتھوں ہاتھ حل بتاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شُعبے سے تَعلُّق رکھنے والے اسلامی بھائی روزانہ سینکڑوں سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ دارُالافتاء آن لائن سے، اِنٹرنیٹ کے ذریعے، دُنیا بھر سے اس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) سے سوالات کے جوابات پوچھے جاسکتے ہیں۔ دُنیا بھر سے ہاتھوں ہاتھ شرعی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے، ان نمبرز پر رابطہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔

0300-0220113	0300-0220112
0300-0220115	0300-0220114

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر لمحہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام مدرسۃُ المدینہ بالغان بھی ہے۔مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں قُرآنِ پاک کی مُفت تَعْلِیم دی جاتی ہے اور قرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی بڑی فَضِیلت ہے۔ چُنانچہ،

حَضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَہَنْشاہِ مدینہ،قَرارِ قَلْب وسینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فَیضِ گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: "خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ "یعنی تم میں بہترین شَخْص وہ ہے، جس نے قُرآن سیکھا اور دُوسروں کو سکھایا۔ (بخاری،کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن...الخ، ۳/۴۱۰، حدیث:۵۰۲۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی ضَرورت و اَہَمِیَّت کے پیشِ نَظر قرآنِ پاک کی تَعْلِیمات کو عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تَحْت اسلامی بھائیوں کے لئے عُموماً بعد نمازِ عشاء مُختلف مَساجِد وغیرہ میں ہزارہا مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی ترکیب ہوتی ہے اوراسلامی بہنوں کے لئے مُختلف مَقامات واَوقات میں ہَزارہامدرسۃُ المدینہ بالِغات کی ترکیب ہوتی ہے، اسلامی بھائی، اسلامی بھائیوں سے اور اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں سے پڑھتی ہیں، حُرُوف کی دُرُستْ اَدائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھنے

کے ساتھ ساتھ مُختلِف دُعائیں یاد کرتے، نماز کے مسائل سیکھتے اور سُنَّتوں کی مُفت تَعْلِیم حاصِل کرتے ہیں۔ لہٰذا آپ بھی اپنی دُنیاو آخرت کی بھلائی کے لئے مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں ضَرور شرکت فرمائیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبوّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [1]

سُنَّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

”چل مدینہ“ کے سات حُرُوف کی نِسبت سے جُوتے پہننے کے 7 مَدَنی پُھول

1 فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جُوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶)

2 جُوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

3 پہلے سیدھا جُوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقْت پہلے اُلٹا جُوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔

4 مرد مردانہ اور عورت زنانہ جُوتا استعمال کرے۔

5 صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے

---

[1] ... مشكاة الصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ۱/۹۷، حديث: ۱۷۵

ہیں: عورَتوں کو مردانہ جُوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مَردوں اور عورَتوں کا اِمتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے مُمانَعَت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اِختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ)

6 جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔

7 (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اَوندھے جُوتے کو دیکھنا اور اس کو سِیدھا نہ کرنا، لہٰذا اِستعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفَر بھی ہے۔

خُوب ہو گا ثواب اور ٹلے گا عذاب　　پاؤ گے بخششیں، قافلے میں چلو
دل پہ گر زنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو　　داغ سارے دُھلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف   (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہوجائے گا۔

دُرُود شریف کی فضلیت:

تین بدبخت

حضرتِ سَیِّدُنا جابِر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے، تاجدارِ مدینہ منوّرہ، سلطانِ مکّہ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے، ''جس نے ماہِ رَمضان کو پایا اور اسکے روزے نہ رکھے وہ شخص شَقی (یعنی بد بخت) ہے۔ جس نے اپنے والِدین یا کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ اچّھا سُلوک نہ کیا وہ بھی شَقی (یعنی بد بخت) ہے اور جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود نہ پڑھا وہ بھی شَقی (یعنی بد بخت) ہے''۔ (مَجمعُ الزّوائد ج۱۰ص۳۴۰حدیث۱۷۳۰۳)

انہیں کس کے دُرُود کی پروا
بھیجے جب ان کا کِردگار دُرُود
ہے کرم ہی کرم کہ سُنتے ہیں
آپ خُوش ہوکہ بار بار دُرُود

(ذوقِ نعت، ص:۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ''** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا

❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل ، آیت125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361)میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً** ۔یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بیانِ جنَّت نِشان:

حضرتِ سَیِّدُنا سَلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ " محبوبِ رَحْمٰن، سرورِ ذیشان، رَحمتِ عالمیان، مَکّی مَدَنی سُلْطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ماہِ شَعْبان کے آخری دن بیان فرمایا: "اے لوگو! تمہارے پاس عظمت والا، بَرَکت والا مہینہ آیا، وہ مہینہ جس میں ایک رات (ایسی بھی ہے جو) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اِس (ماہِ مُبارَک) کے روزے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فَرض کیے اور اِس کی رات میں قِیام تَطَوُّع (یعنی سُنَّت) ہے، جو اِس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فَرض اَدا کیا اور اس میں جس

نے فَرض اَدا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دِنوں میں ستّر(70) فَرض اَدا کیے۔ یہ مہینہ صَبر کا ہے اور صَبر کا ثواب جَنَّت ہے اور یہ مہینہ مُؤاسات (یعنی غمخواری اور بَھلائی) کا ہے اور اس مہینے میں مُومِن کا رِزْق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اِس میں روزہ دار کو اِفْطار کرائے، اُس کے گُناہوں کے لئے مَغْفِرت ہے اور اُس کی گردن آگ سے آزاد کردی جائے گی اور اِس اِفْطار کرانے والے کو وَیسا ہی ثواب مِلے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا۔ بغیر اِس کے کہ اُس کے اَجر میں کچھ کمی ہو۔"ہم نے عرض کی، یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم میں سے ہر شَخْص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ اِفْطار کروائے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اللہ تَعَالٰی یہ ثواب (تو) اُس (شَخْص) کو دے گا جو ایک گُھونٹ دُودھ یا ایک کھجور یا ایک گُھونٹ پانی سے روزہ اِفْطار کروائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کِھلایا، اُس کو اللہ تعالٰی میرے حَوض سے پِلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ یہاں تک کہ جَنّت میں داخِل ہو جائے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ اِس کا اَوّل (یعنی ابتِدائی دس دن) رَحمت ہے اور اِس کا اَوْسَط (یعنی دَرمِیانی دس دن) مَغْفِرت ہے اور آخِر (یعنی آخری دس دن) جہنَّم سے آزادی ہے۔ جو اپنے غُلام پر اِس مہینے میں تَخْفِیف کرے (یعنی کام کم لے) اللہ تَعَالٰی اُسے بَخْش دے گا اور جہنَّم سے آزاد فرمادے گا، اِس مہینے میں چار(4) باتوں کی کَثْرت کرو۔ ان میں سے دو ایسی ہیں جن کے ذَرِیعے تم اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرو گے اور بقیّہ دو سے تمہیں بے نِیازی نہیں۔ پس وہ دو باتیں جن کے ذَرِیعے تم اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرو گے وہ یہ ہیں: (۱) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کی گواہی دینا (۲) اِستِغْفار کرنا۔ جبکہ وہ دو باتیں جن سے تمہیں غنا (بے نیازی) نہیں وہ یہ ہیں: (۱) اللہ تَعَالٰی سے جَنّت طَلَب کرنا (۲) جہنَّم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طَلَب کرنا۔" (صحیح ابنِ خُزیمہ، ج۳، ص:۱۹۱، حدیث:۱۸۸۷، فیضانِ سنت، ص:۸۵۷)

اَبرِ رَحمت چھا گیا ہے اور سَماں ہے نُور نُور		فَضْلِ رَبّ سے مَغْفِرت کا ہو گیا سامان ہے
ہر گھڑی رَحمت بھری ہے ہر طرف ہیں بَرکتیں		ماہِ رَمضاں رحمتوں اور بَرکتوں کی کان ہے

(وسائلِ بخشش، ص۷۰۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہماری خُوش نصیبی کہ ایک بار پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں رَمَضانُ الْمُبارَک کا مہینا دیکھنا نصیب فرمایا، اس ماہِ مُبارَک کی جَلوہ گری تو کیا ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کے فَضْل وکرم سے رَحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور خُوب مَغفِرت کے پَروانے تقسیم ہوتے ہیں، لہٰذا ہمیں اس کی آمد پر خُوب خُوشی کا اِظْہار کرنا چاہیے اور اس کے اِسْتِقْبال کے لئے پہلے سے تیاری کرنی چاہیے، ابھی جو حدیثِ پاک آپ کے سامنے بیان کی گئی، اس سے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی رَحمتوں، بَرَکتوں اور عظمتوں کا خُوب خُوب اَندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ اس ماہِ مُبارَک میں نَفْلی عِبادَت کا ثواب فَرْض کے برابر اور فَرض کا ثواب سَتّر (70) فرض کے برابر کر دیا جاتا ہے اور اسی طرح اس مہینے میں روزہ اِفْطار کروانے والوں کی مَغْفِرت بھی کر دی جاتی ہے اور مُومن کا رِزْق بھی بڑھا دیا جاتا ہے، اس کے علاوہ اور بے شُمار رحمتیں اور برکتیں اس مُبارَک مہینے میں حاصل ہوتی ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اس مُقَدَّس مہینے میں خُوب دِل کھول کر صَدَقہ وخَیرات کیا کریں اور زِیادہ سے زِیادہ عبادات بجالائیں، خُصُوصاً کلِمہ شریف زِیادہ تعداد میں پڑھ کر اور بار بار اِسْتِغفار یعنی خُوب توبہ کے ذَرِیعے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی سَعی کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے جنَّت میں داخلہ اور جہنَّم سے پناہ کی بہُت زِیادہ اِلتِجائیں کرنی چاہئیں۔ کاش! ہم گُنہگاروں کو بَطُفیلِ ماہِ رَمضان، سَرورِ کَون ومکان، مَکّی مَدنی سُلطان، رَحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رَحمت بھرے ہاتھوں سے جہنَّم سے رِہائی کا پَروانہ مِل جائے۔ امامِ اہلسنَّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میں عرض کرتے ہیں:

تمنّا ہے فرمایئے روزِ محشر
یہ تیری رہائی کی چِٹھی ملی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۸)(فیضانِ سنت، ص:۸۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسلافِ کرام (رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام) کا یہ مُبارَک مَعْمول تھا کہ جب رَمَضانُ الْمُبارَک کا پیارا سامہینا تشریف لاتا تو اس کے اِستِقْبال کے لئے خُوب دُھوم دَھام سے تیاری کرتے اور اس کی آمد سے خُوش ہوا کرتے تھے، کیونکہ یہ وہ مُبارَک مہینہ ہے کہ اس کے اِستقبال کی تیاری صِرف ہم ہی نہیں کرتے بلکہ رَمَضانُ الْمبارَک کے اِستِقبال کیلئے تو سارا سال جنّت کو بھی سَجایا جاتا ہے۔ چُنانچِہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلْب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے، "بے شک جنّت اِبْتِدائی سال سے آئندہ سال تک رَمَضانُ الْمُبارَک کے لئے سَجائی جاتی ہے اور فرمایا رَمَضان شریف کے پہلے دِن جنّت کے دَرَختوں کے نیچے سے بڑی بڑی آنکھوں والی حُوروں پر ہَوا چلتی ہے اور وہ عَرض کرتی ہیں، "اے پَرْوَرْدْگار! عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تو اُن کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں۔

(شُعَبُ الایمان ج۳ص ۳۱۲حدیث ۳۶۳۳، فیضانِ سنت، ص:۸۶۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضان کے فَیضان کے تو کیا کہنے! اِس کی تو ہر گھڑی رَحمت بھری ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی اس ماہِ مُبارَک میں نماز، روزہ، تِلاوتِ قرآنِ مجید، ذِکْر و اَذْکار اور دیگر عبادات کے لئے کمر بَستہ ہو جانا چاہیے کہ اِس مہینے میں اَجْر و ثَواب بہُت ہی بڑھ جاتا ہے، چُنانچہ اس ضِمن میں

ایک اور ایمان اَفروز حدیثِ پاک سُنتے ہیں تا کہ ہمارے دِل میں اس ماہِ مُقدّس کی اَہمیّت مزید اُجاگر ہو اور یہ بھی معلوم ہو کہ اس مہینے میں عبادات و رِیاضات پر کس قدر اِنعامات و کرامات کی بارش ہوتی ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، "جب رَمَضان کی پہلی رات آتی ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آخری رات تک ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور جو بندہ اس مہینے کی کسی رات میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ہر سجدے کے عِوَض پندرہ سو (1500) نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لئے جنّت میں سُرخ یاقُوت کا ایک گھر بنا دیا جاتا ہے جس کے ساٹھ ہزار (60,000) دروازے ہوتے ہیں اور ہر دروازے پر سونے کی مُلَمَّع کاری ہوگی اور اس پر سُرخ یاقُوت جڑے ہوں گے، جب بندہ رَمَضان کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس کے پچھلے رَمَضان کے پہلے دن کے روزے تک کے گُناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے لئے روزانہ سَتّر ہزار (70,000) فرشتے فجر کی نماز سے غُروبِ آفتاب تک اِسْتِغْفار کرتے ہیں اور اسے رَمَضان کے ہر دن اور ہر رات میں سجدہ کرنے پر جنّت میں ایک ایسا درخت عطا کیا جاتا ہے جس کے سایہ میں کوئی سوار پانچ سو (500) سال تک چلتا رہے۔

"(شعب الایمان، فضائل شهر رمضان، باب فی الصیام، رقم ۳۶۳۵، ج۳، ص ۳۱۴)

بھائیو! بہنو! گُناہوں سے سبھی تَوبہ کرو
خُلد کے دَر کھل گئے ہیں داخلہ آسان ہے

(وسائلِ بخشش، ۷۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی کیسی کیسی بَرکتیں ہیں بلکہ یہ مہینا خُود ہی سَراپا بَرَکت ہے کہ رَمَضان کی پہلی رات آنے پر آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آخری رات تک ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا، تو جب پہلی رات پر اس قَدر اِنْعامات و اِکْرامات کی نَوِیدیں (یعنی خوشخبریاں) ہیں تو پھر پُورے مہینے کی رَحْمتوں، فضیلتوں اور بَرَکتوں کا اَندازہ کون کرسکتا ہے اور چُونکہ اس ماہ میں شَیاطِین کو قَید کردیا جاتا ہے اس لئے نیکیاں کرنا اور بھی زِیادہ آسان ہو جاتا ہے، لیکن اگر پھر بھی کوئی نیکیاں نہ کرے اور عِبادت میں سُستی کرے تو یہ بہت ہی زِیادہ اَفسوس کی بات ہے، اس لئے ہمیں چاہیے کہ اس مہینے کی قَدر کریں، خُود بھی نیکیاں کریں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیں کہ اس جیسا مُبارَک مہینہ کوئی اور نہیں چُنانچہ اس مہینے کے حوالے سے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے **"فیضانِ رَمَضان"** میں جو خُصُوصیات بیان فرمائی ہیں، آیئے! ان میں سے چند سُنتے ہیں، چُنانچہ

مہینوں میں صِرف ماہِ رَمَضان کا نام قُرآن شریف میں لیا گیا۔ عورتوں میں صِرف بی بی مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام قُرآن میں آیا۔ صَحابہ میں صِرف حضرت سَیِّدُنا زَید ابنِ حارِثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام قُرآن میں لیا گیا، جس سے ان تینوں کی عَظمت معلوم ہوئی۔ رَمَضان شریف میں اِفطار اور سَحَری کے وَقْت دُعا قَبول ہوتی ہے۔ یعنی اِفطار کرتے وَقْت اور سَحَری کھا کر، یہ مرتبہ کسی اور مہینے کو حاصِل نہیں۔ رَمَضان میں 5 حُرُوف ہیں ر، م، ض، ا، ن۔ ر سے مُراد "رَحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ"، میم سے مُراد مَحبّتِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ، ض سے مُراد ضمانِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ، اَلِف سے امانِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ، ن سے نُورِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ۔ اور رَمَضان میں 5 عِبادات خَصُوصی ہوتی ہیں۔ روزہ، تَراویح، تِلاوتِ قُرآن، اِعتِکاف، شبِ قَدْر میں عبادات۔ تو جو

کوئی صِدقِ دِل سے یہ 5 عِبادات کرے ،وہ اُن 5 اِنعاموں کا مُستَحق ہے۔(تفسیر نعیمی ج۲ص۲۰۸،فیضانِ سنت ،ص:۸۶۳)

آگیا رمضاں عبادت پر کمر اب باندھ لو

فیض لے لو جلد یہ دن تیس کا مہمان ہے

(وسائلِ بخشش،ص۷۰۵)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِعتکاف کی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ المُبارَک کی بَرَکتوں سے کَمَاحَقُّہٗ فائدہ اُٹھانے کیلئے اس مہینے میں اِعتِکاف کرلیناچاہیے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ماہِ رَمَضان کا پُورامہینا بھی اعتِکاف فرمایاہے ،خاص طور پر آخِری10 دِن کا بَہُت زِیادہ اِہتِمام فرماتے۔ ایک بار کسی خاص عُذر کے تَحت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَمَضانُ الْمبارَک میں اِعتِکاف نہ کرسکے توشَوّالُ الْمُکَرَّم کے آخِری عَشرہ میں اِعتِکاف فرمایا۔(صحیح بخاری ج ا ص ۶۷۱ حدیث ۲۰۳۱)اسی طرح ایک مرتبہ سفر کی وَجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اعتِکاف رہ گیاتواگلے رَمَضان شریف میں 20 دن کا اعتِکاف فرمایا۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۲ حدیث ۸۰۳)یُوں تو اِعتِکاف کے بے شُمار فضائل ہیں مگر عُشّاق کیلئے تو اتنی ہی بات کافی ہے کہ آخِری عَشرے کا اِعتِکاف سُنَّت ہے۔ یہ تصوُّر ہی ذَوق اَفزا ہے کہ ہمارے پیارے سرکار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک پیاری پیاری سُنَّت اَدا کررہے ہیں۔ اِعتِکاف کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ جتنے دن مُسلمان اِعتِکاف میں رہے گا، گُناہوں سے بچارہے گااور جو گُناہ وہ باہَر رہ کر کرتا تھا،

اُن سے محفوظ رہے گا۔ لیکن یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمت ہے کہ باہَر رہ کر جو نیکیاں وہ کیا کرتا تھا، اِعتِکاف کی حالت میں اگرچِہ وہ ان کو اَنجام نہ دے سکے گا مگر پھر بھی وہ اس کے نامہ ٔ اعمال میں بدَستُور لکھی جاتی رہیں گی اور اسے ان کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ جیسا کہ

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: اِعتِکاف کرنے والا گُناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کیلئے تمام نیکیاں لکھی جاتی ہیں، جیسے ان کے کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔" (ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۳۶۵ حدیث ۱۷۸۱) حَضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مُعْتَکِف کو ہر روز ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔ (شعب الایمان، ج ۳، ص ۴۲۵، الحدیث ۳۹۶۸) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی رَمضان شریف میں اِعتِکاف کی برکتیں لُوٹنے کی سَعادَت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح رَمضانُ الْمُبارَک میں نیک اَعْمال کرنا بہت بڑی سَعادت ہے، اسی طرح گُناہ کرنا بھی بہت بڑے خَسارے کا باعث ہے، ہونا تو یہ چاہیے کہ اس ماہ میں خُوب عبادت کر کے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کیا جائے، مگر اَفسوس بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں، جو اس مہینے میں گُناہوں سے باز نہیں آتے، نہ انہیں نمازوں کا خیال ہوتا ہے نہ روزوں کا پاس ہوتا ہے بلکہ اس مُقدَّس ماہ میں بھی فلموں، ڈراموں، جُھوٹ، غیبت، چُغلی اور نہ جانے کیسے کیسے گُناہوں میں مبتلا رہتے ہیں، اسی طرح رَمضانُ الْمبارَک کی پاکیزہ راتوں میں کئی نوجوان مَحلّے میں کرکٹ، فُٹ بال وغیرہ کھیل کھیلتے، خُوب شور مَچاتے ہیں اور اِس طرح یہ لوگ خُود تو عِبادت سے محروم رَہتے ہی ہیں، دوسروں کیلئے

بھی پریشانی کا باعِث بنتے ہیں۔نہ توخُود عِبادت کرتے ہیں نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔اِس قِسْم کے کھیل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافِل کرنے والے ہیں۔نیک لوگ تو اِن کھیلوں سے سَدا دُور ہی رہتے ہیں۔ خُود کھیلنا تَو دَر کنار ایسے کھیل تماشے دیکھتے بھی نہیں بلکہ اِس قِسْم کے کھیلوں کا آنکھوں دیکھا حال (COMMENTARY) بھی نہیں سُنتے۔لِہٰذا اِن حَرَکات سے ہمیشہ بچنا چاہیے اور خُصُوصاً رَمَضانُ الْمبارَک کے بابَرَکت لَمحات تو ہرگز ہرگز اِس طرح برباد نہیں کرنے چاہئیں۔(فیضانِ سُنَّت، ص:۹۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ الْمُبارَک کا تَقَدُّس پامال کرنے والوں کے مُتَعَلِّق کتنی سخت وعید وارِد ہوئی ہے، آیئے سُنئے اور عبرت سے سر دُھنئے۔چُنانچہ

رمضان میں گناہ کرنے والا

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ ھانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، دوجہاں کے سلطان، شَہَنْشاہِ کون ومکان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عِبرت نشان ہے،"میری اُمّت ذلیل ورُسوا نہ ہو گی جب تک وہ ماہِ رَمَضان کا حق اَدا کرتی رہے گی۔"عرض کی گئی، یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَمَضان کے حق کو ضائع کرنے میں ان کا ذلیل ورُسوا ہونا کیا ہے؟ فرمایا،"اِس ماہ میں ان کا حَرام کاموں کا کرنا، پھر فرمایا، جس نے اِس ماہ میں بدکاری کی یا شَراب پی تو اگلے رَمَضان تک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور جتنے آسمانی فِرِشتے ہیں سب اُس پر لَعْنت کرتے ہیں۔پس اگر یہ شخص اگلے ماہِ رَمَضان کو پانے سے پہلے ہی مر گیا تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہ ہو گی جو اسے جہنّم کی آگ سے بچا سکے۔پس تم ماہِ رَمَضان کے مُعاملے میں ڈرو، کیونکہ جس طرح اِس ماہ میں اور مہینوں کے مُقابلے میں نیکیاں بڑھا دی جاتی ہیں اِسی طرح گُناہوں کا بھی مُعاملہ ہے۔" (المعجم الصغیر للطبرانی، ص:۲۴۷، فیضانِ سنت، ص:۹۱۹)

تُوبُوا اِلَی اللہ!　　اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناقدرو خبر دار!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ رَمَضانُ الْمُبارَک کا تَقَدُّس پامال کرنے والوں کو اس حدیثِ پاک میں کس قدر جھنجھوڑا گیا ہے، لہٰذا لرز اُٹھئے! اور ماہِ رَمَضان کی ناقدری سے بچنے کا خُصُوصیَّت کے ساتھ سامان کیجئے۔ اگر ہم ذِلَّت ورُسوائی سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں رَمضان کا اَدب واِحتِرام بجالانا ہوگا، اس ماہِ مُبارَک میں دوسرے مہینوں کے مُقابَلے میں جس طرح نیکیاں بڑھادی جاتی ہیں، اِسی طرح دیگر مہینوں کے مُقابَلے میں گُناہوں کی ہَلاکت خیزیاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ ماہِ رَمَضان میں شراب پینے والا اور بدکاری کرنے والا تو ایسا بد نصیب ہے کہ آئندہ رَمَضان سے پہلے پہلے مَر گیا تو اب اس کے پاس کوئی نیکی ایسی نہ ہوگی جو اسے جہنّم کی آگ سے بچاسکے۔ یاد رہے! آنکھوں کیلئے بد نگاہی اور اَجْنَبِیّہ (یا شہوت کے ساتھ اَمْرَد کے) چُھونے کو بدکاری کہا گیا ہے، لہٰذا خبر دار! خبر دار! خبر دار! ماہِ رَمَضان میں بالخُصُوص اپنے آپ کو بد نِگاہی اور اَمْرَد بِینی سے بچایئے۔ حتَّی الامکان "آنکھوں کا قُفلِ مدینہ" لگایئے یعنی نگاہیں نیچی رکھنے کی بھرپُور سَعی فرمایئے۔ آہ! صد ہزار آہ! بَسا اَوقات نَمازی اور روزہ دار بھی ماہِ رَمَضان کی بے حُرمتی کرکے قہرِ قہّار اور غَضَبِ جبّار کا شِکار ہو کر عذابِ نار میں گرِفتار ہو جاتے ہیں۔

دل پر سیاہ نُقطہ

حدیثِ مُبارَک میں آتا ہے، "جب کوئی اِنسان گُناہ کرتا ہے تو اُس کے دل پر ایک سِیاہ نُقطہ بن جاتا ہے، جب دوسری بار گُناہ کرتا ہے تو دُوسرا سِیاہ نُقطہ بنتا ہے، یہاں تک کہ اُس کا دِل سِیاہ ہو جاتا ہے۔

نتیجۃً بَھلائی کی بات اُس کے دِل پر اَثر انداز نہیں ہوتی۔" (اَلدُّرُّ الْمَنْثور، ج۸ص۴۴۶) اب ظاہِر ہے کہ جس کا دِل ہی زَنگ آلُود اور سِیاہ ہو چُکا ہو، اُس پر بَھلائی کی بات اور نصیحت کہاں اَثر کرے گی؟ ماہِ رَمضان ہو یا غیرِ رَمضان ایسے اِنْسان کا گُناہوں سے باز و بیزار رہنا نہایت ہی دُشوار ہو جاتا ہے۔ اُس کا دِل نیکی کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔ اگر وہ نیکی کی طرف آ بھی گیا تو بسا اوقات اُس کا جِی اِسی سِیاہی کے سَبَب نیکی میں نہیں لگتا اور وہ سُنَّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے بھاگنے ہی کی تدبیریں سوچتا ہے۔ اُس کا نَفْس اُسے لمبی اُمّیدیں دِلاتا، غَفلت اُسے گھیر لیتی اور وہ بد نصیب سُنَّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے دُور جا پڑتا ہے۔ ماہِ رَمضان کی مُبارَک ساعَتیں بلکہ بَسا اَوقات پُوری پُوری راتیں ایسا شَخص، کھیل کُود، گانے باجے، تاش وشَطرنج، گپ شپ وغیرہ میں برباد کرتا ہے۔

گُنہ لمحہ بہ لمحہ ہائے! اب بڑھتے ہی جاتے ہیں
نہیں پر اس پہ ہائے کچھ ندامت یارسولَ اللہ
گُنہ کر کر کے ہائے! ہو گیا دل سخت پتھر سے
کروں کس سے کہاں جا کر شکایت یارسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص۳۲۸)

دل کی سیاہی کا علاج:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس سِیاہ قَلبی کا عِلاج ضَروری ہے اور اِس کے عِلاج کا ایک مُؤَثِّر ذَرِیعہ پیرِ کامِل بھی ہے یعنی کسی ایسے بُزُرگ کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا جائے جو پرہیز گار اور مُتَّبِعِ سُنَّت ہو، جس کی زِیارت خُدا و مُصْطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد دِلائے، جس کی باتیں صَلٰوۃ و سُنَّت کا

شوق اُبھارنے والی ہوں، جس کی صُحبت موت و آخِرت کی تیّاری کا جذبہ بڑھاتی ہو۔ اگر ایسا پیرِ کامِل مُیَسَّر آجائے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دل کی سِیاہی کا ضَرور عِلاج ہو جائے گا۔ (فیضانِ سنت، ص:۹۲۰) اور یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم ہے! کہ وہ ہر دَور میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کی اِصلاح کے لیے اپنے اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام ضَرور پیدا فرماتا ہے۔ جو اپنی مومنانہ حِکمت وفَراست کے ذَرِیعے لوگوں کو یہ ذِہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** (اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ) فی زمانہ مُرشدِ کامل کی ایک مثال شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حَضرتِ علّامہ مَوْلانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہیں ،جن کی نگاہِ ولایت نے لاکھوں مُسلمانوں بالخُصُوص نوجوانوں کی زِندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب بَرپا کر دیا۔ جو اسلامی بھائی کسی کے مُرید نہ ہوں اُن کی خِدمت میں مشورتاً عرض ہے! کہ اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے اس زمانے کے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضَویہ کے عظیم بُزرگ اور عظیم علمی ورُوحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرید ہو جائیں۔ یقیناً مُرید ہونے میں نُقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی فائدہ ہے۔ کیا خبر کہ کب ان کی ایک نظر ہم پر پڑ جائے اور ہمارے ظاہر و باطن کے سب میل اور قلب و فکر کی تمام سیاہیاں دھو ڈالے۔

یاد رکھئے! کسی شَخْص کو ہمہ وَقْت گُناہوں میں مبتلا رہتا دیکھ کر اس کے بارے میں ہر گز ہر گز یہ کہنے کی اِجازت نہیں ہو گی کہ اس کے دِل پر مُہر لگ گئی یا اُس کا دل سِیاہ ہو گیا، جبھی نیکی کی دعوت اس پر اَثر نہیں کرتی۔ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات پر قادِر ہے کہ اُسے توبہ کی توفیق عطا فرمادے جس سے وہ راہِ راسْت پر آجائے۔ اس لیے کسی کی ٹوہ میں پڑنے کے بجائے اپنے ظاہِر و باطن کو سنوارنے کی کوشش کی

جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے دِل کی سِیاہی کو دُور فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

اُٹھے نہ آنکھ کبھی بھی گُناہ کی جانب
عَطا کرم سے ہو ایسی مجھے حَیا یاربّ!
کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور
سُنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یاربّ!

(وسائلِ بخشش، ص۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رمضان میں گُناہ کرنے کے حوالے سے ایک عبرت انگیز حِکایت سُنئے اور خوفِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ سے لَرزیئے! خاص کروہ لوگ اِس حِکایت سے دَرسِ عِبرت حاصِل کریں جو روزہ رکھنے کے باوُجود تاش، شَطرَنج، لُڈّو، وِیڈیو گیمز، فِلمیں ڈِرامے، گانے باجے وغیرہ بُرائیوں سے باز نہیں رہتے۔ چُنانچِہ

قبر کا بھیانک منظر!

مَنقُول ہے، ایک بار اَمِیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا (کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) زِیارتِ قُبُور کے لئے کُوفہ کے قَبرِستان تشریف لے گئے، وہاں ایک تازہ قَبر پر نظر پڑی۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو اُس کے حالات معلوم کرنے کی خواہِش ہوئی۔ چُنانچِہ بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض گُزار ہوئے، "یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس مَیِّت کے حالات مجھ پر مُنْکَشِف (یعنی ظاہِر) فرما۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ کی اِلتِجا فوراً مَسمُوع ہوئی (یعنی سُنی گئی) اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے اور اُس مُردے کے دَرمیان جتنے پردے حائل تھے تمام اُٹھادیئے گئے۔ اب ایک قَبر کا بھیانک مَنظر آپ کے سامنے تھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ مُردہ آگ کی لَپیٹ میں ہے اور رو رو کر آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے اِس طرح فریاد کر

رہا ہے: یَاعَلِیُّ! اَنَا غَرِیْقٌ فِی النَّارِ وَحَرِیْقٌ فِی النَّارِ یعنی یا علی! کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم میں آگ میں ڈوبا ہوا ہوں اور آگ میں جل رہا ہوں۔ قبر کے دہشتناک منظر اور مُردے کی دَرْدناک پُکار نے حیدرِ کرّار کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بے قَرار کردیا۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنے رَحمت والے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے دَربار میں ہاتھ اُٹھادیئے اور نِہایت ہی عاجِزی کے ساتھ اُس مَیِّت کی بخشِش کیلئے دَرْخواست پیش کی۔ غیب سے آواز آئی، "اے علی (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم)! آپ (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) اِس کی سِفارش نہ ہی فرمائیں کیوں کہ روزے رکھنے کے باوُجود یہ شخص رَمَضانُ الْمُبارَک کی بے حُرمتی کرتا، رَمَضانُ الْمُبارَک میں بھی گُناہوں سے باز نہ آتا تھا۔ دن کو روزے تَور کھ لیتا مگر راتوں کو گُناہوں میں مُبتَلا رہتا تھا۔ مَولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم یہ سُن کر اور بھی رَنجیدہ ہوگئے اور سجدے میں گِر کر رو رو کر عرض کرنے لگے، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، اِس بندے نے بڑی اُمّید کے ساتھ مجھے پُکارا ہے، میرے مالِک عَزَّوَجَلَّ! تُو مجھے اِس کے آگے رُسوا نہ فرما، اِس کی بے بَسی پر رَحم فرمادے اور اِس بیچارے کو بخش دے۔ حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم رو رو کر مُناجات کررہے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کا دَریا جوش میں آگیا اور ندا آئی، اے علی! (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) ہم نے تمہاری شِکستہ دِلی کے سَبَب اِسے بخش دیا۔ چُنانچِہ اُس مُردے پر سے عذاب اُٹھالیا گیا۔ (انیسُ الْواعِظین ص ۲۵، فیضانِ سنت، ص: ۹۲۲)

مغفرت کروایئے جنّت میں لے کے جایئے
واسطہ حسنین کا مولیٰ علی مُشکل کُشا
(وسائلِ بخشش، ص:۵۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت میں ہمارے لئے عِبرت کے بے شُمار مَدَنی پھول ہیں۔ زِندہ انسان خُوب بُھد َکتا ہے مگر جب موت کا شکار ہو کر قبْر میں اُتار دیا جاتا ہے، اُس وقت آنکھیں بند ہونے کے بَجائے حقیقت میں کُھل چکی ہوتی ہیں۔ اچّھے اَعْمال اور راہِ خُدائے ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ میں دیا ہو امال تو کام آتا ہے مگر جو کچھ دَھن دولت پیچھے چھوڑ آتا ہے اُس میں بھلائی کا اِمکان نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ وُرثاء سے یہ اُمّید کم ہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے مرحوم عزیز کی آخِرت کی بہتری کیلئے مالِ کثیر خرچ کریں۔

روزے میں وَقْت "پاس" کرنے کے لیے۔۔۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کافی نادان ایسے بھی دیکھے جاتے ہیں جو اگرچِہ روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر پھِر ان بے چاروں کا وَقت ''پاس'' نہیں ہوتا۔ لہٰذا وہ بھی اِحتِرامِ رَمَضان شریف کو ایک طرف رکھ کر حَرام وناجائز کاموں کا سَہارا لے کر وَقت ''پاس'' کرتے ہیں اور یُوں رَمَضان شریف میں شَطْرَنج، تاش، لُڈّو، گانے باجے، وغیرہ میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! شَطرنج اور تاش وغیرہ پر کسی قِسم کی بازی یا شَرط نہ بھی لگائی جائے تب بھی یہ کھیل ناجائز ہیں۔ بلکہ تاش میں چُونکہ جانداروں کی تصویریں بھی ہوتی ہیں، اِس لئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تاش کھیلنے کو مُطلقاً حَرام لکھا ہے۔ چنانچِہ فرماتے ہیں، گَنْجِفہ (پتّوں کے ذَرِیعے کھیلے جانے والے ایک کھیل کا نام اور) تاش حرامِ مُطْلَق ہیں کہ ان میں علاوہ لَھْو ولَعِب کے تصویروں کی تعظیم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۱۴۱، فیضانِ سنت، ص:۲۷ ۹) اسی طرح شَطرَنج کھیلنا بھی ناجائز ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص:۵۱۱)

کتاب کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ الْمبارَک کے مُقدَّس لَمحات کو فُضُولیات وخُرافات میں

برباد ہونے سے بچایئے! زِندگی بے حد مُختصر ہے اِس کو غنیمت جانئے، تاش کی گڈّیوں اور فلمی گانوں اور طرح طرح کے گناہوں میں وقت برباد کرنے کے بجائے تلاوتِ قُرآن اور ذِکر و دُرُود میں وَقت گُزارنے کی کوشش فرمایئے اور اس مہینے کی مُناسبت سے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی مایہ ناز تصنیف ''فیضانِ رمضان'' کا مُطالعہ بھی بہت مُفید ہے کہ اس کتاب میں رَمَضانُ المبارک کے تقریباً تمام اَہم مَسائل مثلاً نماز، روزہ، تراویح، اِعتکاف اور عیدُ الفِطر سے مُتَعَلِّق کثیر مَعلُومات کے ساتھ ساتھ بے شُمار مدنی پُھول بھی اپنی خُوشبوئیں لُٹا رہے ہیں۔ آپ بھی اس کتاب کا مُطالعہ کرنے کی نِیَّت فرمالیجئے۔ اُردو کے عِلاوہ بھی دُنیا کی مُختلف زبانوں میں اس کتاب کا ترجمہ ہوچُکا ہے۔

مجلسِ تراجم کا تعارُف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی سوچ وفکر کو ساری دُنیا میں عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کا ایک شُعبہ ''مجلسِ تراجِم'' بھی ہے جو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب و رَسائل کا مُختلف زَبانوں میں تَرجمہ کرنے کی خِدمت سَرانجام دے رہا ہے تاکہ اُردو پڑھنے والوں کے ساتھ ساتھ دُنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ بھی فیض یاب ہوسکیں اوران کا بھی یہ مدنی ذِہن بن جائے کہ مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰه عَزَّوَجَلَّ چُنانچہ، اِنتہائی قلیل عرصے میں اب تک اس مجلس کے تحت دُنیا کی مختلف زَبانوں میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی بہت سی تَصانیف کا تَرجمہ ہوچُکا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا خُود بھی مُطالعہ کریں اوراپنے دوست، اَحباب کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلائیں، ہوسکے تو تحفۃً بھی پیش کریں۔ دُنیا کے کھیل تماشوں میں وَقت برباد کرنے کے

بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشنودی پانے کیلئے زِیادہ سے زِیادہ نیک اَعمال کریں۔ کیونکہ ہمیں یہ زِنْدگی کھیل کُود اور تفریح کے لئے نہیں بلکہ ایسے کام کرنے کیلئے دی گئی ہے جن کی بجا آوری سے رِضائے رَبُّ الاَنام حاصِل ہو۔ چُنانچہ،

فرمانِ مُصْطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: بے شک دُنیا میٹھی اور سرسبز ہے اور اللہ تعالٰی اس (دُنیا) کی تم کو خِلافت دینے والا ہے پس دیکھتا ہے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ (ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب فتنۃ النساء، ج۴ ص۳۵۷ حدیث ۴۰۰۰)

پس یاد رکھئے! موت کے بعد ہر شخص اپنی کرنی کا پھل پائے گا، اگر دُنیا میں اچھے اَعمال کئے ہوں گے تو اس کی جزا پائے گا اور اگر خُدانخواستہ نَفْس و شیطان کے بہکاوے میں آکر زِنْدگی گُناہوں میں بسر کی تو جہنّم کی سزا کا مُسْتَحِق ٹھہرے گا۔ جیسا کہ پارہ 30 سُوْرَۃُ الزِّلْزَال کی آیت نمبر 7 اور 8 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ﴿۷﴾ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ﴿۸﴾	تَرْجَمۂ کنز الایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر بُرائی کرے اسے دیکھے گا۔

یقیناً عقل مَنْد وہی ہے جس کے دل و دِماغ میں گُناہوں کی تباہ کاریاں راسِخ ہوں اور وہ خُود کو نہ صِرف ان سے بچائے بلکہ نیکیاں کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل کرے، مگر اَفسوس! صَد اَفسوس! دین سے دُوری اور اِسلامی مَعلُومات کی کمی کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ چہار جانب گُناہوں کا بازار گرم ہے، جس طرف نظر اُٹھایئے بے عملی و بے راہ رَوی کا دَور دورہ ہے، حالانکہ اَحْکامِ خُداوندی سے مُنہ موڑنے کا نتیجہ سِوائے تَباہی و بَربادی کے کچھ نہیں ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی یا گُناہ کے دونوں راستے ہمارے سامنے ہیں، اب فیصلہ ہم

نے خُود ہی کرنا ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں؟ فرمانبرداری کے راستے پر چلتے ہوئے رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کی خُوشی مطلوب ہے یا گُناہوں کے دَلدَل میں دَھنس کر اس کی ناراضی چاہتے ہیں؟ یادرکھئے! نیکی کے راستے پر چلیں گے تو رِضائے رَبُّ الْاَنام کے ساتھ ساتھ بے شُمار برکتوں سے بھی نوازے جائیں گے اور اگر گُناہ و نافرمانی کے راستے کو اپنائیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لَعنَت کا طوق مُقدّر بن سکتا ہے۔ چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا وہب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل سے فرمایا: بندہ جب میری اِطاعت کرتا ہے تو میں اس سے راضی ہو جاتا ہوں اور جب میں اس سے راضی ہو جاتا ہوں تو اسے بَرَکتیں عطا فرماتا ہوں۔ (بعض رِوایتوں میں ہے کہ میری بَرَکت کی کوئی اِنتہا نہیں) اور جب بندہ میری نافرمانی کرتا ہے تو میں اس سے ناراض ہو جاتا ہوں اور جب میں اُس سے ناراض ہوتا ہوں تو اس پر لَعنَت فرماتا ہوں اور میری لَعنَت اس کی سات پُشتوں تک پہنچتی ہے (الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمۃ فی تعریف الکبیرۃ، خاتمۃ فی التحذیر۔۔۔الخ، ج۱ص۲۸) اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ ہم اس بات سے پناہ مانگتے ہیں کہ ہمارا شُمار ان لوگوں میں ہو جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لَعنَت فرمائی ہے۔

تُو بس رہنا سَدا راضی نہیں ہے تابِ ناراضی تُو ناخُوش جس سے ہو برباد ہے تیری قسم مَوْلیٰ
(وسائلِ بخشش، ص:۹۸)

بنی اسرائیل پر مختلف عذابوں کا سبب!

مروی ہے کہ جب حضرت سَیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے عرض کی گئی: کیا بنی اسرائیل نے اپنا دین چھوڑ دیا تھا جس کی وَجہ سے انہیں مُختلف قسم کے دَرْدناک عذابوں میں مُبتلا کیا گیا مثلاً ان کی

صُورتیں بگاڑ کر انہیں بندر و خنزیر بنا دیا گیا اور اپنے آپ کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا؟ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرْشاد فرمایا: نہیں! بلکہ جب انہیں کسی چیز کا حکم دیا جاتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب کسی کام سے روکا جاتا تو (اَنْجام کی پرواکئے بغیر) اسے کر گُزرتے یہاں تک کہ وہ اپنے دِین سے اس طرح نِکل گئے جیسے آدمی اپنی قمیص سے نِکل جاتا ہے۔(الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمۃ فی تعریف الکبیرۃ، خاتمۃ فی التحذیر۔۔الخ، ج ۱ص ۲۶)

معلوم ہوا! گُناہوں کے سبب اِیمان برباد ہو سکتا ہے اور یقیناً ایک مُسلمان کے لئے ایمان کے چھن جانے سے بڑی کوئی بربادی ہو ہی نہیں سکتی، لہٰذا فوراً گُناہوں سے توبہ کر کے قرآن و سُنّت کے اَحْکامات پر عمل کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ ذرا سوچئے تو سہی! اگر یُونہی گُناہ کرتے کرتے قَبْر میں اُتر گئے اور ہم پر عذاب مُسلَّط کر دیا گیا تو ہم کیا کریں گے؟ اگر سانپ بچھوؤں نے کفن پھاڑ کر ہمارے جسم پر قبضہ جَما لیا تو کہاں جائیں گے؟ قَبْر کی دیواریں ملنے سے ہماری پَسلیاں ٹُوٹ پُھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو گئیں تو کیسی شدید تکلیف ہو گی؟ ایک پتھر کی چوٹ تو برداشت ہوتی نہیں، اگر فرشتوں نے ہتھوڑے برسانے شُروع کر دیئے تو ان نازُک ہڈیوں کا کیا بنے گا؟ گُناہوں کے سبب رَبّ عَزَّ وَجَلَّ کی ناراضی کی صُورَت میں ہونے والے ان عذابات کو ذرا تَصَوُّر میں تولایئے۔۔۔ اور پھر فیصلہ کیجئے کہ ہمارا گُناہوں سے بچنا آسان ہے یا ان عذابات کو سہنا۔۔! یقیناً ہم میں سے کوئی بھی ان عذابوں کی تاب نہیں رکھتا تو آیئے! ابھی وَقْت ہے توبہ کر لیجئے خُود کو گُناہوں سے بچاتے ہوئے رَبّ عَزَّ وَجَلَّ کی اِطاعت اور فرمانبرداری میں اَیامِ زِیُست (زِنْدَگی کے اَیام) بَسَر کیجئے کہ اسی میں کامیابی ہے۔

گُناہوں سے مجھے ہو جائے نَفْرت یارَسُوْلَ اللہ
نِکل جائے بُری ہر ایک خَصْلت یارَسُوْلَ اللہ
کمر اعمالِ بد نے ہائے میری توڑ کر رکھ دی

تَباہی سے بچالو جانِ رحمت یارَسُوْلَ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گُناہوں کے دس (10) نُقصان:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً گُناہوں سے کبھی بھی کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا بلکہ اس میں نُقصان ہی نُقصان ہے اور گُناہوں میں کس قَدر نحوست ہے اس کی تباہی وبَربادی کا اَندازہ اس بات سے لگائیے۔ چُنانچہ

اَمِیْرُ الْمُومنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان سے ہرگز دھوکے میں نہ پڑنا:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا (پ۸، الانعام: ۱۶۰)	تَرجَمۂ کنزالایمان: جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں اور جو بُرائی لائے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اس کے برابر۔

کیونکہ گُناہ اگرچِہ ایک ہی ہو اپنے ساتھ دس (10) بُری خصلتیں لے کر آتا ہے: (1) جب بندہ گُناہ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو غَضَب دِلاتا ہے اور وہ اُسے پُورا کرنے پر قُدرت رکھتا ہے (2) وہ (یعنی گناہ کرنے والا) ابلیس ملعون کو خُوش کرتا ہے (3) جنّت سے دُور ہوجاتا ہے (4) جہنّم کے قریب آجاتا ہے (5) وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے (6) وہ اپنے باطن کو ناپاک کربیٹھتا ہے حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے (7) اَعمال لکھنے والے فرشتوں یعنی کِراماً کاتبین کو اِیذا دیتا ہے (8) وہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روضۂ مُبارَکہ میں رَنجیدہ کر دیتا ہے۔(9)زمین وآسمان اور تمام مخلوق کو اپنی نافرمانی پر گواہ بنالیتا ہے(10)وہ تمام انسانوں سے خیانت اور رَبُّ الْعَالَمِیْن عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے۔

(بحر الدموع، الفصل الثانی عواقب المعصیۃ، ص: ۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہوں سے آخرت کانُقصان اور عذابِ جہنّم کی سَزاؤں اور قَبْر میں قسم قسم کے عذابوں میں مبتلا ہوناتو ہر شخص جانتاہے مگر یادر کھئے!گُناہوں کی نحوست سے آدمی کو دُنیامیں بھی طرح طرح کے نُقْصانات پہنچتے رہتے ہیں،جن میں سے چند یہ ہیں:(۱)روزی کم ہو جانا (۲)بلاؤں کا ہجوم (۳)عُمر گھٹ جانا(۴)دل میں اور بعض مرتبہ تمام بدن میں اچانک کمزوری پیدا ہو کر صحت خراب ہو جانا(۵)عبادتوں سے محروم ہو جانا(۶) عقل میں فتور پیدا ہو جانا(۷)لوگوں کی نظروں میں ذَلیل و خوار ہو جانا(۸) کھیتوں اور باغوں کی پیداوار میں کمی ہو جانا(۹) نعمتوں کا چھن جانا(۱۰)ہر وَقْت دل کا پریشان رہنا(۱۱)اچانک لاعلاج بیماریوں میں مبتلا ہو جانا(۱۲) اللہ تَعالٰی،اس کے فرشتوں، نبیوں اورنیک بندوں کی لَعْنتوں میں گرفتار ہو جانا(۱۳)چہرے سے ایمان کانُور نکل جانے سے چہرے کا بے رونق ہو جانا(۱۴)شَرم و غیرت کا جاتے رہنا(۱۵)ہر طرف سے ذِلّتوں،رُسوائیوں اور ناکامیوں کا ہجوم ہو جاناوغیرہ گُناہوں کی نحوست سے بڑے بڑے دُنیاوی نُقْصان ہواکرتے ہیں۔

(جنّتی زیور،ص:۱۴۳)

گُناہوں کی نحوست بڑھ رہی ہے دَم بدم مولیٰ!
میں توبہ پر نہیں رہ پا رہا ثابِت قدم مولیٰ!
گُناہوں نے مجھے ہائے! کہیں کا بھی نہیں چھوڑا

کرم ہو از طفیلِ سیّدِ عَرب و عجم مولیٰ!

(وسائلِ بخشش،ص۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اب مختصراً چند گُناہ اور ان کی نحوستیں اور ہلاکت خیزیاں سُنئے اور ان سے بچنے کا عزمِ مُصَمَّم کیجئے۔ چُنانچہ ان میں سے ایک **جھوٹ** ہے۔ یہ وہ گندی عادت ہے کہ دین و دُنیا میں جُھوٹے کا کہیں کوئی ٹھکانا نہیں۔ جھوٹا آدمی ہر جگہ ذلیل وخوار ہوتا ہے اور ہر مجلس اور ہر انسان کے سامنے بے وقار اور بے اعتبار ہو جاتا ہے، رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "بندہ کامل مومن نہیں ہوتا جب تک مَذاق میں بھی جھوٹ بولنا اور جھگڑا کرنا نہ چھوڑے، اگرچہ سچا ہو۔" "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ۸۶۳۸، ج۳، ص۲۶۸) اسی طرح **غیبت** کی نحوست میں سے ہے کہ یہ بُرے خاتمے کا سبب ہے، بکثرت غیبت کرنے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی، غیبت سے نماز روزے کی نُورانیَّت چلی جاتی ہے، غیبت کی نحوست کا اندازہ اس فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بھی لگایا جاسکتا ہے: اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت بدکاری سے بڑا گناہ ہے۔(الترغیب والترہیب، ج۳، ص۳۳۱، حدیث: ۲۴) اسی طرح **چغلی** کے سبب بھی گھروں کی بربادی، آپس میں رنجشیں اور بغض وکینہ پرورش پاتا ہے نیز ایسے شخص کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بھی پسند نہیں فرماتا، حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے وہ ہیں جنہیں دیکھیں تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے بُرے بندے وہ ہیں جو چُغل خوری کرتے، دوستوں میں جدائی ڈالتے اور نیک لوگوں کے عیب تلاش کرتے ہیں (مسند احمد، ۶/ ۲۹۱، حدیث ۱۸۰۲۰) چغلی کی طرح **گالی گلوچ** سے بھی فتنہ وفساد جنم لیتے مثلاً آپس میں نفرتیں جنم لیتی ہیں، خون ریزیاں، لڑائیاں اور بہت سی تباہ کاریاں رونما ہوتی ہیں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

"مسلمان کو گالی دینا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔" (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، ج۳، ص۳۷۷، الحدیث: ۴۳۶۳) اسی طرح **حسد** بھی نہایت بری خصلت اور گناہِ عظیم ہے حاسد کی ساری زِندگی جلن اور گھٹن کی آگ میں جلتی رہتی ہے اور اسے چین وسکون نصیب نہیں ہوتا، حسد نیکیوں کو اس طرح کھاجاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ یونہی **تکبُّر** کو دیکھا جائے تو اس کے سبب اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی، مخلوق کی بیزاری، میدانِ محشر میں ذلّت ورُسوائی، رَبّ کی رحمت اور اِنعاماتِ جنّت سے محرومی اور جہنَّم کا حقدار بننے جیسے بڑے بڑے نُقْصانات کا سامنا ہوسکتا ہے۔ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا بھی تَکَبُّر ہوگا وہ جنّت میں داخل نہ ہوگا۔" (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، الحدیث: ۱۴۷، ص۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے یہ گُناہ مُعاشرے میں کیسی کیسی بُرائیوں کو جَنم دیتے ہیں۔ لہٰذا گُناہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس سے بچنے ہی میں عافیت ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا بلال بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: گُناہ کے چھوٹا ہونے کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ تم کس کی نافرمانی کررہے ہو۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمۃ فی تعریف الکبیرۃ، خاتمۃ فی التحذیر۔۔۔ الخ، ۱/۲۷) لہٰذا اگر گُناہ کا اِرادہ کرتے وَقْت ہماری یہ مدنی سوچ بن جائے کہ میں جس رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کررہا ہوں وہ تو مجھے ہر وَقْت ہر حال میں دیکھ رہا ہے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح کافی حد تک گُناہوں سے چھٹکارا نصیب ہوجائے گا۔ گُناہوں سے نَفْرت کرنے اور چُھٹکارا پانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ کسی اچھے ماحول سے وابستہ ہونا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے اس پُرفِتَن دَور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت ہے۔ آپ بھی اس مہکے مہکے مُشکبار مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت کی بھلائیاں حاصل ہوں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے رَمَضانُ الْمُبارَک کی بہاریں، رَمَضان میں گُناہ کرنے کی سزاؤں اور گُناہوں کی نحوستوں کے مُتَعَلِّق سُنا کہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں گُناہ کرنے والے اور اس کا تَقَدُّس پامال کرنے والوں کو حدیث میں ذَلیل ورُسوا ہونے کی وعید سُنائی گئی ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ گُناہوں کی نحوست سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اوردُنیاوآخرت کی بَربادی انسان کا مُقدَّر ہوجاتی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ گُناہوں سے بچتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے والے کاموں میں مشغول ہوجائیں تاکہ دُنیاوآخرت کی اَبَدی وسَرمدی نِعْمتوں سے مُسْتَفِیض ہوسکیں۔

12 مدنی کاموں میں حصّہ لیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ایک ذَریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں مصروف ہوجانا بھی ہے

اعتکاف کی ترغیب:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك کی برکتوں کے تو کیا کہنے کہ اس ماہ میں عبادت کرنے اور نیکیوں میں اِضافہ کرنے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ چُنانچہ اس ماہ میں نیکیاں بڑھانے اور خُود کو گُناہوں سے بَچانے اور خُوب خُوب علمِ دین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذَریعہ پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کا اِعْتِکاف بھی ہے اور اعتکاف کی فضیلت کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگایئے کہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شَفیعِ روزِ شُمار

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا، اس کے پچھلے تمام گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (جامع صغیر ص ۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو ہر سال ورنہ زِندگی میں کم اَز کم ایک بار تو پورے ماہِ رَمضان المبارَک کا اِعتکاف کر ہی لینا چاہئے۔ ہمارے پیارے پیارے اور رَحمت والے آقا، میٹھے میٹھے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے ہر وقت کمر بَستہ رہتے تھے اور خصوصاً رَمَضان شریف میں عبادت کا خُوب ہی اہتِمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمَضان ہی میں شبِ قَدْر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار پورے ماہِ مبارَک کا اعتِکاف فرمایا۔ اور یُوں بھی مسجِد میں پڑا رہنا بہُت بڑی سَعادَت ہے اور مُعتکِف کی تو کیا بات ہے کہ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مشاغِل سے فارِغ کر کے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے، "اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے کُلِّیَّۃً (یعنی مکمّل طور پر) اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مُنْہَمِک کر دیتا ہے اور ان تمام مَشاغِلِ دُنیا سے کنارہ کَش ہو جاتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعتکِف کے تمام اَوْقات حقیقۃً یا حکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور اعتِکاف کا مقصودِ اَصْلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتکِف ان (فِرِشتوں) سے مُشابَہت رکھتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجا لاتے ہیں، اور ان کے ساتھ مُشابہت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔ (فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دَورانِ اِعتکاف کس قدر نیکیاں کرنے کے مَواقع ملتے ہیں۔ ہمیں بھی ہر سال نہ سہی کم اَز کم زندگی میں ایک باراِس اَدائے مصطفٰے کو اَدا کرتے ہوئے پُورے ماہِ رَمضانُ المُبارَك کا اِعتِکاف کرہی لینا چاہیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلانی چاہیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے سنت اعتکاف کی ترکیب ہوگی، پاکستان میں اس سال پورے ماہ کے اعتکاف کے لئے 126 مقامات کا ہدف ہے اور آخری عشرے کے اعتکاف کے لئے 4000 مقامات کا ہدف ہے، سب سے بڑا اعتکاف عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہو گا، جس میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی معتکف ہوں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرف اعتکاف کی بہاریں ہیں، آپ بھی ہمت کیجئے، اگر والدین، اہل و عیال وغیرہ کی حق تلفی نہیں ہوتی تو پورے ماہِ مبارک کا اعتکاف فرمالیجئے، وہ علمِ دین کا خزانہ آپ کے ہاتھ آئے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے، الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رمضان کے اعتکاف میں دُرست مخارج کے ساتھ قرآن پڑھنا سکھایا جاتا ہے، پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مقبول دعائیں، نماز کی شرائط و فرائض اور مفسدات وغیرہ بھی سکھائے جاتے ہیں، مرحبا! ظہر کے بعد اور بعدِ تراویح علمِ دین کے رنگ برنگے مہکے مدنی پھول عطا ہوتے ہیں، امیرِ اہلسنّت کی جانب سے مدنی مذاکروں کی صورت میں، اللہ اللہ روزانہ مناجاتِ افطار میں عاشقانِ رسول، عاشقانِ رمضان کی پُرسوز اور رِقّت انگیز دعاؤں میں شمولیت کا موقع بھی ملتاہے، اگر پوراہی رمضان مسجد میں گزاریں تو کیا ہی بات ہے، اگر ایسا نہیں کر سکتے تو کم ازکم آخری عشرۂ رمضان کی ترکیب تو بنا ہی لیجئے۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو

مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سنتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِعتِکاف کی بَرَکت سے سارا خاندان مسلمان ہو گیا

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ کَلیان (مہاراشٹر، الھند) کی میمن مسجد میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی جانب سے رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۶ھ۔2005) میں ہونے والے اجتِماعی اِعتکاف میں ایک نَو مسلم نے (جو کہ کچھ عرصہ قبل ایک مبلّغِ دعوت اسلامی کے ہاتھوں مسلمان ہوئے تھے) اِعتِکاف کی سعادت حاصل کی۔ سنّتوں بھرے بیانات، کیسیٹ اجتماعات اور سنّتوں بھرے حلقوں نے اُن پر خوب مَدَنی رنگ چڑھایا اِعتِکاف کی بَرَکت سے دین کی تبلیغ کے عظیم جذبے کا روشن چراغ ان کے ہاتھوں میں آگیا چونکہ ان کے گھر کے دیگر افراد ابھی تک کُفر کی اَندھیری وادِیوں میں بھٹک رہے تھے چُنانچِہ اِعتِکاف سے فارِغ ہوتے ہی اُنھوں نے اپنے گھر والوں پر کوشِش شُروع کر دی، دعوتِ اسلامی کے مُبلِّغین کو اپنے گھر بُلوا کر دعوتِ اسلام پیش کروائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ والدِین، دو بہنوں اور ایک بھائی پر مُشتَمِل سارا خاندان مسلمان ہو کر سلسلہ عالیّہ قادریّہ رضویّہ میں داخِل ہو کر حُضُورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مُرید ہو گیا۔

ولولہ دیں کی تبلیغ کا پاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف
فضلِ ربّ سے زمانے پہ چھا جاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف

(فیضانِ رمضان ص1470)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیْح، ج۱ص۵۵ حدیث۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 **مدنی پھول**" سے "چل مدینہ" کے سات حُرُوف کی نسبت سے جوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھول

فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص۱۱۶۱ حدیث۲۰۹۶)

(2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتِداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔

(بُخاری ج۴ص۶۵حدیث۵۸۵۵) (4)مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے (5)کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (اَبُوداو،دج۴ص۸۴حدیث۴۰۹۹) (6)جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں(7)(تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ)اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھانہ کرنا" دولتِ بے زوال "میں لکھاہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہاتو شیطان اس پر آن کر بیٹھتاہے وہ اس کا تخت ہے۔(سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ16 (312صفحات) نیز 120صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے ۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101 مدنی پھول، ص۲۷)

سیکھنے سُنَّتیں قافلے میں چلو　　　لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَؕ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِؕ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 660 صفحات پر مشتمل کتاب **"گلدستۂ دُرُود وسلام"** کے صفحہ 217 پر ہے: امیرُ المؤمنین، مولائے کائنات، حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خُوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بے مثال ہے: جو شخص روزِ جُمعہ مجھ پر سو (100) بار دُرُودِ پاک پڑھے گا جب وہ قِیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک نُور ہو گا، اگر وہ نُور پوری مخلوق میں تقسیم کر دِیا جائے تو سب کو کافی ہو گا۔ (1)

کثرت سے دُرُود اُن پہ پڑھو ربّ نے جو چاہا سینے میں اُتر آئیں گے انوارِ مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے

1…(حلیۃ الاولیاء، ابراھیم بن ادھم، ۸/۴۹، حدیث: ۱۱۳۴۱)

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کیلئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً"[2] یعنی پہنچا دو میری طرف سے

---

1 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

2 . . . بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۴۶۲/۲، حدیث: ۳۴۶۱

اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیْروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فضیلتوں والی رات

حضرت سَیِّدُنا اُبَی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حُضُورِ انور، شافِعِ مَحْشَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام شبِ براءت میں حاضر ہوئے اور مجھ سے کہا کہ اُٹھ کر نماز اَدا فرمائیے۔ میں نے پُوچھا: اے جبریل! یہ کیسی رات ہے؟ عرض کی: اے مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ وہ رات ہے کہ جس میں آسمان اور رحمت کے 300 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں، آپس میں بُغض و کینہ رکھنے والوں، شرابیوں اور بدکاروں کے علاوہ سب کی مغفرت کر دی جاتی ہے، اِن لوگوں کی اُس وقت تک مغفرت نہیں ہوگی جب تک کہ وہ سچی توبہ نہ کرلیں۔ اَلبتّہ شراب کے عادی کے لیے رحمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کُھلا چھوڑ دِیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ توبہ کرلے، توجب وہ توبہ کرلیتا ہے تو اُس کی مغفرت کر دی جاتی ہے، اسی طرح کینہ رکھنے والے کے لیے بھی رحمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کُھلا چھوڑ دِیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے ساتھی (یعنی جس سے کینہ رکھتا ہے) سے کلام نہ کرلے، جب وہ اُس سے کلام کرلیتا ہے تو اُس کی بھی مغفرت کر دی جاتی ہے، حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا

:اے جبریل! اگر وہ اپنے ساتھی سے کلام نہ کرے یہاں تک کہ شبِ براءت گُزر جائے تو ۔ ۔ ۔؟ حضرت سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اگر وہ اسی حالت پر برقرار رہا یہاں تک کہ (نزع کا عالم طاری ہونے کے سبب) اُس کے سینے میں سانس اٹکنے لگ جائے تو اُس کے لیے بھی دروازۂ رحمت کُھلا رہتا ہے، اگر وہ (مَوت سے پہلے کینۂ مسلم سے) تَوبہ کرلے تو اُس کی توبہ مقبول ہے، یہ سُن کر حضورِ اَنور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جَنّتُ البقیع کی طرف تشریف لے گئے اور سجدے میں جا کر اِن اَلفاظ میں دُعا مانگی: اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ لَا اَبْلُغُ الثَّنَاءَ عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ (یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!) میں تیرے عذاب سے تیری مُعافی، تیری ناراضی سے تیری رِضا اور تجھ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، تیری تعریف بلند ہے، میں تیری تعریف کا حق اَدا نہیں کرسکتا، تیری حقیقی شان وہی ہے جو تُو نے خُود بیان فرمائی۔

حضرت سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام رات کے چوتھے پہر نازل ہوئے اور عرض کی، اے مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھائیے، آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا تو دیکھا کہ رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، پہلے دروازے پر ایک فرشتہ یُوں پُکار رہا ہے کہ مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات عبادت کرے، دوسرے دروازے پر بھی ایک فرشتہ یُوں پُکار رہا ہے کہ مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات میں سجدہ کرے، تیسرے دروازے پر بھی ایک فرشتہ نِدا دے رہا ہے کہ مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات میں رُکوع کرے، چوتھے دروازے پر بھی ایک فرشتہ نِدا دے رہا ہے کہ مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا مانگے، پانچویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ یُوں صدا لگا رہا ہے کہ مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات میں اپنے رَبّ تعالٰی سے مناجات کرنے میں مشغول ہو، چھٹے دروازے پر بھی ایک فرشتہ پُکار رہا ہے کہ اِس رات میں مسلمانوں کو

مُبارَک ہو، ساتویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ نِدا دے رہاہے کہ خُدا تعالیٰ کو ایک ماننے والوں کو مُبارَک ہو، آٹھویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ پُکار رہاہے کہ ہے کوئی تَوبہ کرنے والا کہ اُس کی تَوبہ قبول کی جائے ؟، نویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ صَدا لگا رہاہے کہ ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ اُس کی مغفرت کر دی جائے ؟ اور دسویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ نِدا دے رہاہے کہ ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ اُس کی دُعا قبول کرلی جائے ؟ پھر رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے جبریل! رحمت کے یہ دروازے کب تک کُھلے رہتے ہیں ؟ عرض کی: رات کی ابتداء سے طُلُوعِ فجر تک، تو پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِس رات بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کی مغفرت کی جاتی ہے، اسی رات لوگوں کے سال بھر کے اعمال (آسمانوں کی جانب) بلند کئے جاتے ہیں اور اسی رات رِزق تقسیم کئے جاتے ہیں۔[1]

براءَت دے عذابِ قبر سے نارِ جہنّم سے
مہِ شعبان کے صدقے میں کر فضل و کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص98)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے مہینے کو کس قدر شرافت و بُزرگی عطا فرمائی ہے بالخصوص 15 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی نور برساتی رات (یعنی شبِ براءت) تو اس قدر عظیم الشّان ہے کہ بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت کے پروانے

---

1 ۔۔۔تاریخ ابن عساکر، محمد بن احمد ... الخ، ۵۱/۷۳-۷۲، حدیث: ۵۹۲۳۔ تنزیه الشریعة المرفوعة عن الاحادیث الشنیعة الموضوعة، کتاب الصلاة، الفصل الثالث، ۲/۱۲۶، حدیث: ۱۴۸

تقسیم کئے جاتے ہیں، جب یہ مُبارَک رات تشریف لاتی ہے تو دریائے رحمت اس قدر جوش میں آتا ہے کہ رَبّ کائنات عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کیلئے رحمت کے 300 دروازے کھول دیتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معصوم فرشتے اس رات رکوع و سجود اور نفل عبادت کرنے، دُعاؤں میں مشغول رہنے اور گریہ وزاری کرنے والوں کو خوشخبریاں سُناتے ہیں۔ اس عظیم رات کی عظمت کی وجہ سے نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پندرہ (15) شعبانُ المُعظّم کی رات کبھی جنّتُ البقیع کے قبرستان تشریف لے جاتے اور وہاں بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں سجدے کی حالت میں گریہ وزاری فرماتے اور کبھی دولت خانے ہی میں نوافل و دُعا وغیرہ میں مشغول رہا کرتے جیسا کہ

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ، طَیِّبہ، طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا بیان فرماتی ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ وَهُوَ سَاجِدٌ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ یعنی نصف شعبان کی رات میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سجدے کی حالت میں دُعائیں مانگا کرتے تھے۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ مالکِ کونین، رحمتِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِس مُقدّس شب میں خُصُوصِیّت کے ساتھ نفل عبادات بجالانا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب اور اُس کی ناراضی سے پناہ طلب کرنا تعلیمِ اُمّت کے لئے تھا تاکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کرتے ہوئے اس شب میں زیادہ سے زیادہ نفل عبادات بجالائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے ملنے والے اِنعامات اور رحمتوں کے فیضان سے ہرگز ہرگز محروم نہ رہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا توبہ و اِسْتِغْفار فرمانا نیز رَبّ تعالیٰ کی ناراضی اور اُس کے غضب سے پناہ

1۔۔۔ کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضل الازمنة، ليلة النصف من شعبان، الجزء:۷، ۱۴/۷۹، حدیث:۳۸۲۸۸

مانگنا ہرگز ہرگز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گُناہوں کے صادر ہوجانے کے سبب نہ تھا کیونکہ نہ صرف نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بلکہ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے گُناہوں سے معصوم (یعنی گناہوں سے پاک) ہیں کہ ان سے گُناہ ہو ہی نہیں سکتے۔ جیسا کہ

شارِحِ بُخاری حضرت عَلّامہ مولانا مفتی محمد شریفُ الحق امجدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: سارے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خُصُوصاً ہمارے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام گُناہوں سے معصوم ہیں۔ (1) اسی طرح مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضراتِ اَنبیاء گُناہوں سے معصوم ہیں کہ گُناہ کرسکتے ہی نہیں۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہم سب بہت خُوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالٰی نے ہمیں اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت میں پیدا فرما کر اسلام کی دولت سے مالا مال فرمایا نیز اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صَدْقے ہمیں شعبانُ المُعَظَّم جیسا فُیُوض و برکات سے مالا مال مُبارک مہینا عطا فرمایا، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ فرائض و واجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ اس مہینے میں عام دنوں کے مقابلے میں ذکر و دُرود، تلاوتِ قرآنِ کریم، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، اور دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی شائع کردہ کتب و رسائل کے مُطالعے، صَدَقہ و خَیرات، تقسیمِ رسائل، مرحومین کے لئے ایصالِ ثواب اور

---

1 ... فتاویٰ شارِحِ بُخاری، ۱/ ۳۶۳

2 ... مرآۃ المناجیح، ۳/ ۳۶۴

دُعائے مغفرت کرنے کے لئے سُنّت کی نیّت سے قبرستان کی حاضری اور دیگر نفل عبادات کا بھی زیادہ سے زیادہ اہتمام کریں، یُوں بھی یہ مُبارَک مہینا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پسندیدہ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر زیادہ سے زیادہ دُرُودِ پاک پڑھنے کا مہینا ہے۔ جیسا کہ

غُنْیَۃُ الطَّالِبِیْن میں ہے کہ شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں سرکارِ دوعالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک کی کثرت کی جاتی ہے اور یہ نبیِّ مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجنے کا مہینا ہے۔[1] لہٰذا اس ماہِ مُبارَک میں کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنا چاہیے۔ آیئے دُرُودِ پاک کی عادت بنانے کیلئے ایک حکایت سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

شَفاعت کی نوید

حُجَّۃُ الِاسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک آدمی حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف نہیں پڑھتا تھا، ایک رات خَواب میں زِیارت سے مُشَرَّف ہوا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس کی طرف تَوَجُّہ نہ فرمائی، اُس نے عَرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟ فرمایا: نہیں۔ اس شَخْص نے پُوچھا: پھر آپ میری طرف تَوَجُّہ کیوں نہیں فرماتے؟ فرمایا: اِس لیے کہ میں تجھے نہیں پہچانتا۔ اُس شَخْص نے عَرض کی: حُضُور! آپ مجھے کیسے نہیں پہچانتے حالانکہ میں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت کا ایک فَرد ہوں اور عُلمائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن فرماتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اُمَّتیوں کو اِس سے بھی زِیادہ پہچانتے ہیں جیسے کوئی ماں اپنے بیٹے کو پہچانتی ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

---

1 . . . غُنْیَۃُ الطّالبین، القسم الثالث: مجالس فی مواعظ القرآن...الخ، ۱/۳۴۲

واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عُلماء نے سچ کہا، مگر تو مجھے دُرُود شریف کے ذَریعے یاد نہیں کرتا اور بے شک میں اپنے اُمَّتی کو دُرُودِ پاک پڑھنے کی وَجہ سے اتنا ہی پہچانتا ہوں کہ جس قدر وہ مجھ پر دُرُود پڑھے۔ جب وہ شَخْص بیدار ہوا تو اُس نے اپنے اُوپر لازِم کرلیا کہ وہ حُضُور سَرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر روزانہ سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا، اب اُس شَخْص نے روزانہ سو (100) مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا اپنا معمول بنالیا۔ کچھ مُدَّت بعد پھر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دِیدار سے مُشَرَّف ہوا، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: میں اب تجھے پہچانتا ہوں اور میں تیری شَفاعت بھی کروں گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ دُرُودِ پاک پڑھنے والے سے نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نہ صِرف خُوش ہوتے ہیں بلکہ بسا اوقات شَربتِ دِیدار سے بھی نوازتے ہیں، لہٰذا اگر ہم بھی نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا چاہتے ہیں اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کے خَواہشمند ہیں تو ہمیں دُرُودِ پاک کو اپنے صُبح و شام کا وَظیفہ بنالینا چاہیے، سچی لگن کے ساتھ اِس میں مگن رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک نہ ایک دن ضَرور ہم پر کرم ہوگا اور ہمیں بھی زِیارت نصیب ہوجائے گی۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَہ" میں لکھتے ہیں: (دُرُودِ پاک) خالص تَعْظیمِ شانِ اَقْدس کے لئے پڑھے، اس نِیَّت کو بھی دل میں جگہ نہ دے کہ مجھے زِیارت عطا ہو، آگے اُن کا کرم بے حد و بے اِنْتہا ہے۔ مُنہ مدینۂ طیّبہ کی طرف ہو اور دل حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف، ہاتھ باندھ کر پڑھے اور یہ تَصَوُّر باندھے کہ رَوضۂ اَنْور کے حُضُور حاضِر ہوں اور یقین جانے کہ حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھے دیکھ رہے ہیں، میری

1 ... مکاشفة القلوب، الباب التاسع فی المحبة، ص ٣٠ بتغیر قلیل

آواز سُن رہے ہیں اور میرے دِل کے خیالات سے باخبر ہیں۔(الوظیفۃ الکریمہ، ص۲۸ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرتے ہوئے اِخلاص واِستقامت کے ساتھ دُرُودِ پاک پڑھنے کی عادت بنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دِیدارِ مُصْطَفٰے سے مُشَرَّف ہونے کے ساتھ ساتھ دین و دُنیا کے بے شُمار فوائد حاصل ہوں گے۔ آیئے ترغیب کیلئے دُرُودِ پاک کے کچھ فَضائل سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحدِّثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "جذبُ القُلوب" میں اِرشاد فرماتے ہیں: جب بندۂ مُومن ایک بار دُرُود شریف پڑھتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس(10) بار رحمت بھیجتا ہے، دس(10) دَرَجات بُلَند کرتا ہے، دس(10) نیکیاں عَطا فرماتا ہے، دس(10) غُلام آزاد کرنے کا ثواب اور بیس(20) غَزوات میں شُمولیت کا ثواب عَطا فرماتا ہے، دُرُودِ پاک سببِ قبولیتِ دُعا ہے، اِس کے پڑھنے سے شَفاعتِ مُصْطَفٰے واجب ہو جاتی ہے، بابِ جنّت پر مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب نصیب ہوگا، دُرُودِ پاک تمام پریشانیوں کو دُور کرنے اور تمام حاجات کی تکمیل کے لیے کافی ہے، دُرُودِ پاک گُناہوں کا کَفّارہ ہے، صَدَقے کا قائم مَقام بلکہ صَدَقے سے بھی اَفضل ہے۔ مزید فرماتے ہیں: دُرُود شریف سے مصیبتیں ٹلتی ہیں، بیماریوں سے شِفا حاصل ہوتی ہے، خَوف دُور ہوتا ہے، ظُلم سے نَجات حاصل ہوتی ہے، دُشمنوں پر فَتح حاصل ہوتی ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل ہوتی اور دل میں اُس کی مَحبَّت پیدا ہوتی ہے، فِرِشتے اُس کا ذِکر کرتے ہیں، اَعمال کی تکمیل ہوتی ہے، دل وجان اور اَسباب ومال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، پڑھنے والا خُوشحال ہو جاتا ہے، بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں بلکہ اَولاد دَر اَولاد چار نَسلوں تک بَرَکت رہتی ہے۔[1]

---

1 . . . جذبُ القلوب، ص۲۲۹

یا نبی! بیکار باتوں کی ہو عادت مجھ سے دُور
بس دُرودِ پاک کی ہو خوب کثرت یا رسول

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص242)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ بَرَکت، ترقیٔ مَعْرِفت اور حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قُربت پانے کیلئے دُرُود وسَلام کی کَثْرت اِنْتِہائی ضَروری ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ جب کبھی موقع ملے اور بالخُصُوص اس ماہِ شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے زِیادہ سے زِیادہ دُرودِ پاک پڑھیں، اس کی راتوں کو عبادت کریں اور دن میں روزہ رکھیں، ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بھی معمول تھا کہ اس مہینے میں بہت زیادہ نفل عبادت کِیا کرتے تھے۔ جیسا کہ

آقا شَعْبان کے اکثر روزے رکھتے تھے

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پورے شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے روزے رکھا کرتے تھے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ کو سب مہینوں میں سے شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے مہینے میں روزے رکھنا زیادہ پسند ہے؟ ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتاہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وقتِ رخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔[1] اسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شعبان سے زِیادہ کسی مہینے میں روزے نہ

1...مسند ابی یعلی، مسند عائشة، آخر الجزء الثانی والعشرین...الخ، ۴/۲۷۷، حدیث: ۴۸۹۰

رکھا کرتے بلکہ پُورے شَعبان ہی کے روزے رکھ لیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے: اپنی اِستِطاعت کے مُطابِق عمل کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس وَقت تک اپنا فَضل نہیں روکتا جب تک تم اُکتا نہ جاؤ۔[1]

شارِحِ بُخاری حضرت عَلّامہ مُفْتی محمد شریفُ الحق اَمجدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کی جو شرح و وضاحت بیان فرماتے ہیں اُس کا خُلاصہ ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شَعْبان میں اَکْثر دِنوں میں روزہ رکھتے تھے اِسے غلبے اور زِیادَت کے لحاظ سے کُل یعنی سارے مہینے کے روزے رکھنے سے تعبیر کردِیا۔ جیسے کہتے ہیں: "فُلاں نے پُوری رات عبادت کی" جب کہ اس نے رات میں کھانا بھی کھایا ہو اور ضَروریات سے فَراغت بھی کی ہو۔ مزید فرماتے ہیں: اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعبان میں جسے قُوَّت ہو وہ زِیادہ سے زِیادہ روزے رکھے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شعبانُ المعظم پسندیدہ مہینا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شعبانُ المعظم ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پسندیدہ مہینا تھا، جیسا کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پسندیدہ مہینا شعبانُ المُعظَّم تھا کہ اس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رمضانُ المُبارَک سے مِلا دیتے۔[3] نیز نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرمایا: **شَعْبَانُ شَهْرِيْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ**

1...بخاری، کتاب الصوم، باب صوم شعبان، ۱/۶۴۸، حدیث: ۱۹۷۰

2...نزھۃ القاری، ۳/ ۳۸۰، ۳۷۷ ملتقطاً و ملخصاً

3...ابوداؤد، ۲/۴۷۶، حدیث ۲۴۳۱

اللہ یعنی شعبان میرا مہینا ہے اور رمضان اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینا ہے۔[1]

علّامہ عبدُالرَّءُوف مُناوِی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: رحمتِ عالَم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کو اِس لئے اپنا مہینا فرمایا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس مہینے میں (کثرت سے نفل) روزے رکھا کرتے تھے حالانکہ یہ روزے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر واجب نہیں تھے اور رمضانُ المُبارَک کو اِس لئے اللہ تعالٰی کا مہینا فرمایا کہ اسی نے اس مہینے کے روزے فرض فرمائے ہیں۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہم گُناہگاروں کو بخشوانے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عبادت کا عالَم تو یہ تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس ماہ مُقدّس کے اکثر دِنوں کا روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ ہماری زندگی میں نہ جانے کتنی بار شعبانُ المعظم کا ماہِ مُبارَک تشریف لایا اور بخشش و مغفرت کے پروانے تقسیم کرتا ہوا رخصت ہو گیا مگر ہم اس ماہِ مُبارَک میں اپنے گُناہوں سے توبہ کرنے، آئندہ گُناہوں سے بچنے کا پکا اِرادہ کرنے، فرض نمازوں کا اہتمام کرنے، صَدَقہ و خَیرات کرنے، تلاوتِ قرآنِ کریم، ذکرو دُرود، روزوں اور دیگر نفل عبادات کی کثرت کرنے اور اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے میں ناکام رہے۔ حالانکہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس مہینے میں ہمیں کثرتِ عبادات کی ترغیب دینے کے لئے نہ صرف عملی طور پر خُود نفل عبادات کا اہتمام فرمایا بلکہ اس مہینے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ رَجب اور رَمضان کے بیچ میں یہ مہینا ہے، لوگ اِس سے غافل ہیں۔ یہ وہ مہینا ہے جس میں

1…جامع صغیر، حرف الشین، حدیث: ۴۸۸۹، ص ۳۰۱

2…فیض القدیر، حرف الشین، ۴/۲۱۳، تحت الحدیث: ۴۸۸۹

لوگوں کے اَعمال رَبُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ کی (بارگاہ کی) طرف اُٹھائے جاتے ہیں اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عمل اِس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔[1] اور بالخُصوص 15 شعبان المعظَّم کی رات میں نفل عبادت کرنے اور دن میں روزہ رکھنے کا باقاعدہ حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جب 15 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی رات آئے تو اس میں قیام (یعنی عبادت) کرو اور دن میں روزہ رکھو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ غروبِ آفتاب سے آسمانِ دُنیا پر خاص تجلّی فرماتا اور کہتا ہے کہ ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ اُسے بخش دوں! ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اُسے روزی دُوں! ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اُسے عافیت عطا کروں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اُس وَقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔[2]

نارِ دوزخ سے مجھ کو اماں دے
مغفرت کر کے باغِ جِناں دے
کر دے رحمت مِری اِلتجاء ہے
یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص136)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مُبارَکہ سے شعبانُ المعظم میں نفل عبادت کی ترغیب کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ اس مہینے میں سال بھر کے اعمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ یُوں سمجھئے کہ اعمال ناموں کی تبدیلی کے اعتبار سے 14 شعبانُ المُعَظَّم سال کا

1…نَسائی، کتاب الصیام، صوم النبی…الخ، ص۳۸۷، حدیث: ۲۳۵۴

2…ابن ماجه، کتاب الصلاة، باب: ماجاء فی لیلة النصف من شعبان، ۲/۱۶۰، حدیث: ۱۳۸۸

آخری دن اور 15 شعبانُ المُعظَّم سال کا پہلا دن ہوتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ بالعُموم شعبانُ المُعظَّم کے پورے مہینے اور بالخُصُوص 15 شعبان کو عبادت واِستغفار کی خُوب کثرت کریں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی دُنیا و آخرت کی بہتری کے لئے دُعائیں مانگیں۔

پارہ 25 سُوْرَۃُ الدُّخَان کی آیت نمبر 3 اور 4 میں خدائے حَنّان و مَنّان عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ ۝۳ فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ ۝۴ ترجمہ کنزالایمان: بے شک ہم نے اُسے بَرَکت والی رات میں اُتارا، بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں۔ اس میں بانٹ دِیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔ (پ ۲۵، الدخان: ۴-۳)

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ آیاتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: اِس رات سے مُراد یاشبِ قَدْر ہے (یعنی رمضانُ المُبارَک کی) ستائیسویں (27ویں) رات یا شبِ مِعراج یاشبِ بَرَاءَت (یعنی) پندرھویں (15ویں) شعبان۔ اس رات میں پُورا قرآن لَوحِ محفوظ سے دُنیاوی آسمان کی طرف اُتارا گیا پھر وہاں سے 23 سال کے عرصے میں تھوڑا تھوڑا حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اُترا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس رات میں قرآن اُترا وہ مُبارَک ہے تو جس رات میں صاحِبِ قرآن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دُنیا میں تشریف لائے وہ بھی مُبارَک ہے۔ اس رات میں سال بھر کے رِزق، موت، زندگی، عزّت وذِلّت، غرض تمام اِنتظامی اُمور لَوحِ محفوظ سے فرشتوں کے صحیفوں میں نقل کرکے ہر صحیفہ اُس محکمے کے فرشتوں کو دے دِیا جاتا ہے جیسے مَلَكُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام کو تمام مرنے والوں کی فہرست وغیرہ۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ شبِ بَرَاءَت بے حد اَہم رات ہے لہٰذا کسی صورت

---

1 ... نورُ العرفان، ص ۷۹۰ بتغیر قلیل

بھی اسے غفلت میں نہ گُزارا جائے کہ اِس رات اللہ عَزَّوَجَلَّ بے شُمار لوگوں کی مغفرت فرمادیتا ہے۔ جیسا کہ نبیِ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلَام) آئے اور کہا کہ یہ شعبان کی پندرھویں (15ویں) رات ہے، اِس میں اللہ تعالیٰ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد فرمادیتا ہے۔[1]

مگر افسوس! کچھ بدنصیب لوگ ایسے بھی ہیں جن پر شبِ بَرَاءَت یعنی چھٹکارا پانے کی رات بھی نہ بخشے جانے کی وَعید ہے۔ چُنانچہ حضرت سیِّدُنا امام بَیْہَقِی شافعی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "فَضَائِلُ الْاَوقات" میں نقل کرتے ہیں: رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چھ (6) آدمیوں کی اِس رات بھی بخشش نہیں ہوگی: (1) شراب کا عادی (2) ماں باپ کا نافرمان (3) بدکاری کا عادی (4) قَطعِ تعلق کرنے والا (5) تصویر بنانے والا اور (6) چغل خور۔[2] اِسی طرح بعض دوسری احادیثِ مُبارَکہ میں کاہن، جادُوگر، تکبُّر کے ساتھ پاجامہ یا تہبند ٹخنوں کے نیچے لٹکانے والے اور کسی مسلمان سے بلا اجازتِ شرعی بغض و کینہ رکھنے والے کے لئے بھی اِس رات مغفِرت سے محرومی کی وعید بیان کی گئی ہے، چُنانچہ تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ بیان کردہ گُناہوں میں سے اگر کسی گُناہ میں مُبتلا ہوں تو بالخُصُوص اُس گُناہ سے اور بالعموم تمام گُناہوں سے شبِ بَرَاءَت کے آنے سے پہلے بلکہ آج اور ابھی سچی تَوبہ کرلیجئے اور کیا ہی اچھا ہو کہ توبہ پر استقامت پانے، اپنی دُنیا و آخرت کی بہتری کے لئے نیکیاں کرنے گُناہوں سے بچنے اور اپنے دل میں خُوب خُوب نفل عبادت کرنے کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی

---

1 ... شعب الایمان، ۳/۳۸۴، حدیث: ۳۸۳۷

2 ... فضائل الاوقات، ۱/۱۳۰، حدیث: ۲۷

بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینے والے بن جائیں۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مَدَنی قافلہ“

ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام ”مَدَنی قافِلہ“ بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت سَفَر کرنے والے مَدَنی قافلوں کی بَرَکت سے اب تک بے شُمار لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب آچُکا ہے نیز کئی مساجد بھی اِنہی مَدَنی قافِلوں کی بدولت آباد ہوچکی ہیں۔ نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لیے جتنے بھی ذرائع ہیں، ان میں "مدنی قافلہ" اہم ترین ذریعہ ہے، مگر میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! ابھی بھی کئی مساجد و کئی علاقے مدنی قافلوں کی آمد کے منتظر ہوں گے، جی ہاں! اب بھی مسلمانوں کی ایک تعداد ایسی بھی ہے جو ماہِ رمضان کے فرض روزے رکھنے سے محروم ہے، اس ماہِ مبارک میں بھی **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ گناہوں کے بازار گرم رہتے ہیں، دن دیہاڑے ہٹّے کٹّے بِلا عُذرِ شرعی روزے ترک کرنے والے کئی ہوں گے، بڑی بے باکی کے ساتھ ہوٹلوں میں کھانے پینے کا سلسلہ چل رہا ہوتا ہے، ہاں اگر کسی کو ہوٹل وغیرہ میں سرِعام کھانا وغیرہ کھاتے دیکھیں تب بھی ہمیں ہر مسلمان کے ساتھ حُسنِ ظن ہی رکھنا ہوگا، ہوسکتا ہے کسی شرعی عُذر کی وجہ سے وہ روزہ نہ رکھ سکا ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس ماہِ مبارک میں بالخصوص مدنی قافلوں میں سفر کے ذریعے ایسے لوگوں کو ہم نیکی کی دعوت دیں، بُرائی سے منع کریں، ماہِ رمضان المبارک کے فضائل بتا کر اِنہیں فرض روزے رکھنے کا مدنی ذہن دیں، خوب خوب اِنفرادی کوشش کریں گویا ہماری اجتماعی و اِنفرادی کوشش سے کیے جانے والے "**اِستقبالِ رمضان**" کی ایسی برکتیں ظاہر ہوں کہ ماہِ رمضان کی آمد ہوتے ہی ایسا مدنی سماں ہو کہ ہر طرف روزوں کی مدنی بہاریں آجائیں۔ مدنی قافلے کے جدول میں "فیضانِ رمضان" سے مسجد

وچوک درس وغیرہ کا سلسلہ ہو، اس سے بھی کئی عاشقانِ رسول تک ماہِ رمضان کے فرض روزوں اور دیگر عبادات کی دعوت پہنچے گی، مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ پمفلٹ **"رمضان میں گناہ کرنے والے کا بھیانک انجام"** گھر گھر تک پہنچانے کی کوشش کریں، زہے نصیب! ہاتھوں ہاتھ ان عاشقانِ رسول کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ہونے والے پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے اِعتکاف کی بھی دعوت کا سلسلہ جاری رہے، بالخصوص عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہونے والے عاشقانِ رمضان کے عظیم الشان "پورے ماہِ رمضان کے اعتکاف" کی دعوت کو عام کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَحادیثِ مُبارَکہ میں جابجا مسجدوں کو آباد کرنے والوں کے لئے عظیمُ الشّان فضائل مذکور ہوئے ہیں چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ والے ہیں۔[1] ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا کہ جب کوئی بندہ ذِکر ونماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے ایسے خُوش ہوتا ہے، جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خُوش ہوتے ہیں۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم بھی مساجد کو آباد کرنے، علمِ دین حاصل کرنے، بالخصوص اس ماہ میں **"اِستقبالِ رمضان"** کی بھرپور تیاریوں اور اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی

---

1 ...معجم اوسط، ۲/۵۸، رقم: ۲۵۰۲

2 ...ابن ماجه، کتاب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد، ۱/۴۳۸، رقم: ۸۰۰

اصلاح کی کوشش کے عظیم مدنی مقصد کے پیشِ نظر دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے برسوں پُرانی جوڑوں کے درد کی بیماری سے شِفا پانے والے ایک عاشقِ رسول کی مدنی بہار سُنتے ہیں: چنانچہ

جوڑوں کی بیماری اور بے روزگاری سے نجات

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے کہ میرے ایک طرف بے روزگاری تھی تو دُوسری طرف جوڑوں کے دَرد کی پُرانی بیماری، تنگدستی اور شدید دَرد کے باعِث سخت بیزاری تھی، بَہُت علاج کروایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کسی اسلامی بھائی نے انفِرادی کوشش کے ذَرِیعے ذِہن بنا کر دعوتِ اسلامی کے تحت عاشقانِ رسول کے سنّتوں کی تَربِیَت کے مَدنی قافِلے میں سُنّتوں بھرے سَفَر کی ترکیب بنادی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں سُنّتوں بھرے سَفَر اور عاشقانِ رسول کی شفقت بَھری صحبت کی بَرَکت سے میری برسوں پُرانی جوڑوں کے درد کی بیماری بالکل ختم ہوگئ۔ مَدنی قافِلے سے واپسی پر دوسرے ہی دن ایک اسلامی بھائی آئے اور اُنہوں نے مجھے کام پر لگا کر میرے روزگار کی ترکیب بھی بنا دی۔ یہ بَیان دیتے ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک سال سے زیادہ عرصہ گُزر چکا ہے، میرا کام ایک دن بھی بند نہیں ہوا اور درد بھی پلٹ کر نہیں آیا۔

جوڑ جوڑ آپ کے ، ہوں اگر دُکھ رہے　　کر کے ہمّت چلیں ، قافِلے میں چلو
تنگدستی مِٹے ، رِزق سُتھرا ملے　　دَر کرم کے کُھلیں ، قافِلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر

عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیں کہ اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت کی پریشانیاں بھی دُور ہوں گی اور مُبارَک اَیّام کے اَدب واحترام کا جذبہ اور اِن میں عبادت کا ذوق و شوق بھی نصیب ہوگا۔ ہمارے اَسلاف و بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیہِم اَجمعین بھی اِس ماہِ مُقدّس کی اَھَمِیَّت سے اچھی طرح واقف تھے لہٰذا وہ حضرات اِس ماہ میں خُوب خُوب نفلی عبادات کے بِیج بوتے، پھر جب ماہِ رمضان جلوہ گر ہو جاتا تو ان کی خُوشی کی کوئی انتہا نہ رہتی اور ان کا شوقِ عبادت مزید بڑھ جاتا چُنانچہ

صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور استقبالِ شعبان

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ماہِ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کا چاند نظر آتے ہی صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تِلاوتِ قرآنِ کریم میں مشغول ہو جاتے، مسلمان اپنے اَموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ کمزور و مسکین لوگ بھی ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك کے روزوں پر قوّت حاصل کرسکیں، حُکّام قیدیوں کو طَلَب کرکے جس پر حد (سزا) قائم کرنا ہوتی اُس پر حد قائم کرتے اور بقیّہ کو آزاد کردیتے، تاجر اپنے قرضے اَدا کردیتے، دُوسروں سے اپنے قرضے وُصول کرلیتے۔ (یُوں ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کا چاند نظر آنے سے قبل ہی اپنے آپ کو فارِغ کرلیتے) اور رَمَضان شریف کا چاند نظر آتے ہی غُسل کرکے (بعض حضرات) اعتِکاف میں بیٹھ جاتے۔ [1]

آ گیا رمضاں عبادت پر کمر اب باندھ لو
فیض لے لو جلد یہ دن تیس کا مہمان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص705)

---

1 … غُنْیَۃُ الطّالبین، القسم الثالث، مجلس فی فضل شھر شعبان، ۱/۳۴۱

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا برسہا برس سے یہ معمول ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ماہِ شعبانُ المُعَظَّم میں نہ صرف خُود کثرت سے نفلی عبادات بجالاتے ہیں بلکہ اپنی پُر تاثیر تحریروں، سنّتوں بھرے بیانات اور علم و حکمت سے بھرپور مدنی مذاکروں کے ذریعے وقتاً فوقتاً مسلمانوں کو بھی اس ماہ میں نفل عبادات کی کثرت کا ذہن عطا فرماتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سالہا سال سے شبِ بَرَاءَت میں چھ (6) نوافل و سورہ یٰسین شریف کی تِلاوت وغیرہ کا معمول ہے۔ مغرب کے بعد کی جانے والی یہ نفل عبادت ہے، فرض و واجب نہیں اور نمازِ مغرب کے بعد نوافل و تلاوت کی شریعت میں کہیں مُمانعت بھی نہیں۔ حضرت سَیِّدُنا عَلّامہ اِبنِ رَجَب حنبلی (حَم۔بَ۔لی) رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: اہلِ شام میں سے جَلِیْلُ الْقَدر تابعین مثلاً حضرت سیّدُنا خالِد بن مَعْدان، حضرت سیِّدُنا مَکْحُول، حضرت سیّدُنا لقمان بن عامر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وغیرہ شبِ بَراءَت کی بہُت تعظیم کرتے تھے اور اس میں خُوب عبادت بجالاتے، انہی سے دیگر مسلمانوں نے اِس مُبارَک رات کی تعظیم سیکھی۔ [1] فِقہِ حنفی کی مُعْتَبَر کتاب "دُرِّمُختار" میں ہے: شبِ براءَت میں شب بیداری (کر کے عبادت) کرنا مُسْتَحَب ہے، (پوری رات جاگنے ہی کو شب بیداری نہیں کہتے) اکثر حصّے میں جاگنا بھی شب بیداری ہے۔ [2]

رسالہ "آقا کا مہینا" کا تعارف

1…لَطائِفُ المَعارِف، ۱/۱۴۵

2…درمختار، کتاب الصلاۃ، ۲/۵۶۸ ملتقطاً، بہارِ شریعت، حصہ چہارم، ۱/۶۷۹

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَعبانُ المُعَظَّم کے بابَرَکت مہینے میں کی جانے والی نفل عبادات سے مُتَعَلِّق مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"آقا کا مہینا"** کا مطالعہ فرمائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے اس رسالے میں نفل روزوں کے فضائل، 15 شعبانُ المُعَظَّم کی رات مغفرت سے محروم کردینے کے اسباب، 15 شعبان کے روزے کی فضیلت، شعبان کی پندرھویں (15ویں) رات پڑھے جانے والے 6 نوافل کی فضیلت اور اُن کا طریقہ، دُعائے نصف شعبان، آتش بازی کرنے کی مَذَمَّت اور آخر میں قبرستان کی حاضری کے مُتَعَلِّق 11 مدنی پھولوں کو بیان فرمایا ہے، لہٰذا آج ہی اِس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے **ھدیۃً** طلب فرمایئے، خُود بھی پڑھئے اور حسبِ استطاعت زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر خیر خواہی اور حصولِ ثواب کی نیت سے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ معراج، شبِ براءَت، شبِ قدر اور اس طرح کی دیگر مُقَدَّس راتوں میں چونکہ عام طور پر مساجد ہی میں شب بیداری اور عبادات وغیرہ کا معمول ہے لہٰذا مسجد کے اَدب و اِحترام کا خاص خیال رکھتے ہوئے ہنسی مذاق، شور وغُل اور فضول گپّیوں بلکہ دُنیاوی باتوں سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔ اِسی طرح اِن مبارک ایّام کے خصوصی فضائل و برکات حاصل کرنے کے لیے کثیر عاشقانِ رسول نفل روزے رکھنے کی بھی سعادت حاصل کرتے ہیں، اگر سحری و افطاری

کی ترکیب عینِ مسجد میں ہی ہو تو بہت زِیادہ احتیاط کی حاجت ہے کہ دورانِ سحری واِفطاری مسجد کی کسی بھی طرح سے بے ادبی نہ ہو، فرشِ مسجد اور مسجد کی دریوں کو آلودہ ہونے سے بچایا جائے۔ مسجد کو ہر لحاظ سے صاف سُتھرا رکھا جائے تاکہ نمازیوں کو کسی بھی قسم کی دُشواری نہ ہو اور مسجد کی بے ادبی سے بھی بچا جاسکے۔ اِسی طرح بچوں کے شور شرابے سے بھی مسجد کو بچایا جائے۔

مساجد میں دُنیاوی باتیں ہوں گی

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک زمانہ ایسا آئے گا یَکُوْنُ حَدِیْثُهُمْ فِیْ مَسَاجِدِهِمْ فِیْ اَمْرِ دُنْیَاهُمْ کہ مساجد میں دُنیا کی باتیں ہوں گی، فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَیْسَ لِلّٰهِ فِیْهِمْ حَاجَةٌ تم اُن کے ساتھ نہ بیٹھنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اُن سے کچھ کام نہیں۔ [1]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنَّان اِس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ان پر کرم نہ کرے گا، ورنہ رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو کسی بندے کی ضرورت نہیں، وہ ضرورتوں سے پاک ہے۔ [2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدقسمتی سے مسجد میں دُنیا کی باتیں کرنا عام ہوتا جارہا ہے، آج کل مسجد میں بیٹھ کر انتہائی بے باکی اور غیر سنجیدگی سے نہ صرف دُنیاوی باتیں کی جاتی ہیں بلکہ جانے انجانے میں بہت سارے ایسے کام کئے جاتے ہیں جو آدابِ مسجد کے خلاف ہیں۔ غور تو کیجئے! مسجد میں دُنیاوی باتیں کرنے والے کتنے بدنصیب ہیں کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسروں کو ان کی ہم نشینی وصحبت اختیار کرنے سے منع فرمادِیا۔ یادرکھئے! مسجد کے اندر دوڑنے، زور زور سے چھینکنے، کھانسنے یاڈکارنے،

---

1 ... شعب الایمان، باب فی الصلوات، فصل المشی الی المساجد، ۸۶/۳، حدیث: ۲۹۶۲

2 ... مِراٰۃ المناجیح، ۴۵۷/۱

بِلا ضرورت جماہی لینے اور اس کی آواز بلند کرنے نیز اعتکاف کی نِیَّت کئے بغیر کھانے اور سونے وغیرہ سے نہ صرف مسجد کا تَقَدُّس پامال ہوتا ہے بلکہ ان میں سے بعض کام ناجائز و حرام بھی ہیں۔ آیئے مسجد کے ادب و احترام کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 568 صفحات پر مشتمل کتاب **"ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت"** سے مسجد کے 12 آداب سُنتے ہیں۔

مسجد کے آداب

1. جب مسجد میں قدم رکھو تو پہلے سیدھا پھر اُلٹا اور واپسی پر اِس کا عکس (یعنی اُلٹ کرو)۔
2. بغیر نیتِ اعتکاف کسی چیز کے کھانے کی اجازت نہیں۔
3. بہت مساجد میں دستور ہے کہ ماہِ رمضان مُبارک میں لوگ نمازیوں کے لیے افطاری بھیجتے ہیں۔ وہ بِلانیتِ اعتکاف وہیں بے تکلُّف کھاتے پیتے اور فرش خراب کرتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔
4. وضو کرنے کے بعد اعضائے وضو سے ایک چھینٹ (بھی) پانی کی فرشِ مسجد پر نہ گرے۔
5. مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے دھمک پیدا ہو منع ہے۔
6. مسجد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کرو کہ آہستہ آواز نکلے، اسی طرح کھانسی (میں بھی)۔ (حدیث میں ہے:) اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَکْرَہُ الْعَطْسَۃَ الشَّدِیْدَۃَ فِی الْمَسْجِدِ (یعنی) اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔[1]
7. اسی طرح ڈکار کو ضبط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو حتَّی الامکان آواز دبائی جائے اگرچہ غیر مسجد میں ہو خصوصاً مجلس میں یا کسی معظَّم (ہستی) کے سامنے کہ (بلند آواز سے ڈکار لینا) بے تہذیبی ہے۔ حدیث میں ہے:

---

1 . . .شعب الایمان، باب فی تشمیت العاطس، فصل فی خفض الصوت بالعطاس، ۷/۳۲، حدیث ۹۳۵۶

ایک شخص نے دربارِ اقدس (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں ڈکار لی (تو) فرمایا: کُفَّ عَنَّا جُشَاءَكَ فَاِنَّ اَكْثَرَهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا اَطْوَلُهُمْ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (یعنی) ہم سے اپنی ڈکار دُور رکھ کہ دُنیا میں جو زیادہ مُدّت تک پیٹ بھرتے تھے وہ قیامت کے دن زیادہ مُدّت تک بُھوکے رہیں گے۔[1]

8. جماہی میں آواز نکلنا تو کہیں نہ چاہیے اگرچہ غیرِ مسجد میں تنہا ہو کہ وہ شیطان کا قہقہہ ہے۔ جماہی جب آئے حتّی الامکان منہ بند رکھو، مُنہ کھولنے سے شیطان مُنہ میں تُھوک دیتا ہے۔ یُوں نہ رُکے تو اوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دبالو اور یُوں بھی نہ رُکے تو حتی الامکان (منہ) کم کھولو اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی طرف سے منہ پر رکھ لو یونہی نماز میں بھی مگر حالتِ قیام میں سیدھا ہاتھ اُلٹی طرف سے رکھو کہ اُلٹا ہاتھ رکھنے میں دونوں ہاتھ اپنی مسنون جگہ سے بدلیں گے اور سیدھا رکھنے میں صرف یہ ہی بضرورت بدلا، اُلٹا اپنی محلِ سُنّت پر ثابت رہا۔ جماہی روکنے کا ایک مجرّب طریقہ یہ ہے کہ جب جماہی آنے کو ہو فوراً تصور کرے کہ حضراتِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو (جماہی) کبھی نہ آئی۔

9. مسجد میں دُنیا کی کوئی بات نہ کی جائے۔ ہاں! اگر کوئی دِینی بات کسی سے کہنا ہو تو قریب جا کر آہستہ سے کہنا چاہیے نہ یہ کہ ایک صاحب مسجد میں کھڑے ہوئے، راہگیر سے جو سڑک پر کھڑا ہوا ہے، چِلاّ کر باتیں کر رہے ہیں یا کوئی باہر سے پُکار رہا ہے اور یہ اس کا جواب بلند آواز سے دے رہے ہیں۔

10. تَمَسْخُر (یعنی مذاق مسخری کرنا) ویسے ہی ممنوع اور مسجد میں سخت ناجائز یا ہنسنا منع ہے۔ قبر میں تاریکی لاتا ہے۔[2] ہاں! موقع سے تبسم میں حرج نہیں۔ فرشِ مسجد میں کوئی شے پھینکی نہ جائے بلکہ آہستہ سے رکھ دی جائے۔ موسمِ گرما میں لوگ پنکھا جھلتے جھلتے پھینک دیتے ہیں یا لکڑی چھتری

1 ... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ... الخ، باب-۳۷، ۲۱۷/۴، حدیث: ۲۴۸۶

2 ... فردوس الاخبار، ۴۱/۲، حدیث: ۳۷۰۶

وغیرہ رکھتے وقت دُور سے چھوڑ دیا کرتے ہیں، اس کی ممانعت ہے غرض مسجد کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔

11. مسجد میں حَدَث (یعنی ہوا خارج کرنا) منع ہے۔ ضرورت ہو تو باہر چلا جائے، لہٰذا معتکف کو چاہیے کہ ایامِ اعتکاف میں تھوڑا کھائے پیٹ ہلکا رکھے کہ قضائے حاجت کے وقت کے سوا کسی وقت اِخْراجِ رِیح کی حاجت نہ ہو۔ وہ اس کے لیے باہر نہ جاسکے گا۔

12. قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے۔ مسجد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ خلافِ آدابِ دربار ہے۔ حضرت سری سقطی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد میں تنہا بیٹھے تھے، پاؤں پھیلا لیا گوشہ مسجد سے ہاتف نے آواز دی: "بادشاہوں کے حضور میں یونہی بیٹھتے ہیں؟" معاً (یعنی اچانک) پاؤں سمیٹے اور ایسے سمیٹے کہ وقتِ انتقال ہی پھیلے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

افسوس! آج کل بہت سے مسلمان علمِ دین سے دُوری کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس معزز مہمان "ماہِ شعبان" کی ناقدری کرتے اور اِس مہینے میں بالخُصُوص شبِ براءَت میں بارگاہِ خداوندی سے تقسیم ہونے والے انعامات حاصل کرنے اور اپنے گُناہوں کی معافی مانگنے کے بجائے عبادات سے مُنہ موڑ کر اَغیار کی نقّالی میں آتش بازی جیسا ناجائز و حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام کرتے اور شور وغُل مچاتے ہیں نیز تلاوت و نوافل اور ذکر و اذکار وغیرہ میں مشغول مسلمانوں کی عبادت میں یا سونے والوں کے آرام میں خلل ڈال کر یا گھروں میں موجود بیماروں، بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کے سکون کو برباد کر کے اور اُنہیں تکلیف دے کر قہرِ قہّار و غضبِ جبّار کو دعوت دیتے ہیں۔

1 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ۳۱۷تا۳۲۳ ملتقطاً

شیخ الحدیث علّامہ عبدُ المصطفیٰ اعظمی رَحمَۃُاللہِ تعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: آتش بازی خواہ شبِ براءت میں ہو یا شادی بیاہ میں ہر جگہ ہر حال میں حرام ہے اور اِس میں کئی گُناہ ہیں۔ یہ اپنے مال کو فضول برباد کرنا ہے، قرآنِ کریم میں فضول مال خرچ کرنے والے کو شیطان کا بھائی فرمایا گیا ہے اور اُن لوگوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیزار ہیں۔ پھر اس میں ہاتھ پاؤں کے جلنے کا اندیشہ یا مکان میں آگ لگ جانے کا خوف ہے اور بِلاوجہ (اپنی یا دُوسروں کی) جان یا مال کو ہلاکت اور خطرے میں ڈالنا شریعت میں حرام ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مزاراتِ اولیاء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سُنّتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلْمِ دِین کی شمعیں جلانے میں مصروف ہے۔ دنیا کے کم و بیش 200 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ساری دنیا میں مَدَنی کام کو مُنَظّم کرنے کے لئے تقریباً 100 سے زیادہ شعبہ جات قائم ہیں، انہی میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ مزاراتِ اولیاء"** بھی ہے، اس مجلس کے ذِمہ داران دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دِین کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہو کر مختلف دینی خِدمات سرانجام دیتے ہیں۔ مثلاً حَتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکر و نعت کا اِنْعِقاد ،مزارات سے مُلْحِقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کروانا اور بالخُصُوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگانا، جن میں وُضو، غُسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب

---

1 ... جنتی زیور، ص ۱۵۲

کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب بھی دلائی جاتی ہے، ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کے تحائف پیش کرنا نیز صاحبِ مزار بزرگ کے سجادہ نشین، خُلفا اور مزارات کے مُتوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور ملک و بیرونِ ملک ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرنا وغیرہ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو دن دُگنی رات چُگنی ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اِسلامی تیری دُھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں نفل روزوں کے چند فضائل بھی سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

﴿1﴾ روزہ داروں کیلئے دستر خوان سجایا جائے گا

حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: قِیامت کے دن روزے دار قبروں سے نکلیں گے تو وہ روزے کی بُو سے پہچانے جائیں گے، اُن کے لئے دَسترخوان اور پانی کے کُوزے رکھے جائیں گے، جن پر مُشک سے مُہر ہوگی، اُنہیں کہا جائے گا کہ کھاؤ (کیونکہ روزہ رکھنے کی وجہ سے دُنیا میں) تُم بُھوکے تھے، پیو (کیونکہ روزہ رکھنے کی وجہ سے دُنیا میں) تُم پیاسے تھے، آرام کرو (کیونکہ روزہ رکھنے کی وجہ سے دُنیا میں) تُم تھکے ہوئے

تھے، پَس وہ کھائیں گے اور پئیں گے حالانکہ ابھی لوگ حساب کی مَشَقَّت اور پیاس میں مُبتلا ہوں گے۔[1]

﴿2﴾ فِرِشتے دُعائے مغفرت کرتے ہیں

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عُمارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے یہاں تشریف لائے تو میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ سراپا برکت میں کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا: تم بھی کھاؤ۔ میں نے عرض کی: میں روزے سے ہوں۔ تو رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے، فِرِشتے اس (روزہ دار) کے لیے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔[2]

﴿3﴾ روزہ دار کی ہڈیاں کب تسبیح کرتی ہیں

حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، نبیِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضِر ہوئے، اُس وقت حُضُورِ پُرنُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ناشتا کر رہے تھے، فرمایا: **اے بِلال! ناشتا کرلو۔** عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں روزہ دار ہوں۔ تو رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہم اپنی روزی کھا رہے ہیں اور بلال کا رِزق جنّت میں بڑھ رہا ہے۔ اے بلال! کیا تمہیں خبر ہے کہ جب تک روزہ دار کے سامنے کچھ کھایا جائے تب تک اُس کی ہڈّیاں تسبیح کرتی ہیں اور فرشتے اس کے لئے اِستِغفار کرتے ہیں۔[3]

1…کنز العمال، کتاب الصوم، الفصل الاول فی فضل الصوم مطلقاً، الجزء:۸، ۴/۲۱۳، حدیث: ۲۳۶۳۹ ملتقطاً۔ والتدوین فی اخبار قزوین ج ۲ ص ۳۲۶، از فیضانِ رَمَضان، ص ۱۳۴۰

2…ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی فضل الصائم…الخ، ۲/۲۰۵، حدیث: ۷۸۵

3…شعب الایمان، باب فی الصیام، فضائل الصوم، ۳/۲۹۷، حدیث: ۳۵۸۶

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ۔۔۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے شعبانُ المُعظَّم کے مہینے میں

- نفل عبادت کرنے کی اَہَمِّیَّت کے بارے میں سُنا کہ اس ماہِ مُقدَّسہ میں عبادت گزاروں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معصوم فرشتوں کی دُعاؤں سے حِصّہ نصیب ہوتا ہے۔
- ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی وقتاً فوقتاً اس ماہ کی اَہَمِّیَّت کو مختلف طریقوں سے اُجاگر فرمایا، خُود بھی اِس میں نوافل وروزوں کی کثرت فرمائی اور اپنی اُمَّت کو بھی بکثرت نفلی عبادت کی ترغیب دلانے اور خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کے لئے ارشاد فرمایا کہ رجب اور رمضان کے درمیان یہ وہ مہینا ہے کہ لوگ اِس سے غافل ہیں حالانکہ اِس میں لوگوں کے اعمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔
- 15 شعبان کی مبارک ومقدس رات میں عبادت کرنے والوں کو خوش خبریاں دی جارہی ہیں کہ مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات عبادت کرے، مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات میں سجدہ کرے، مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات میں رُکوع کرے، مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا مانگے، مُبارَک ہو اُسے جو اِس رات میں اپنے رَبّ تعالیٰ سے مناجات کرنے میں مشغول ہو، کبھی یوں صدائیں لگائی جارہی ہیں: ہے کوئی تَوبہ کرنے والا کہ اُس کی تَوبہ قبول کی جائے؟ ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ اُس

کی مغفرت کر دی جائے؟ ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ اُس کی دُعا قبول کرلی جائے؟

- ♣ 15 شعبان کی رات جو کہ اس ماہِ مُقَدَّس کی سب سے اہم رات ہے اور جسے شبِ براءت یعنی چھٹکارے کی رات بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس رات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر لوگوں کو جہنم سے چھٹکارا عطا فرماتا ہے، نیز اسی رات سال بھر کے لئے لوگوں کی مَوت وحیات، عزّت و ذلّت، رِزق اور اُن کے دیگر اہم ترین معاملات کے فیصلے کئے جاتے ہیں۔
- ♣ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے 15 شعبان المعظم کی رات خصوصی طور پر عبادت کی ترغیب اِرشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ اس رات کو عبادت میں گُزارو اور دن کو روزہ رکھو، یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بزرگانِ دِین عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن اس ماہ میں خُود بھی نفل عبادات کی کثرت فرماتے اور مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب ارشاد فرماتے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ شور وغُل اور طرح طرح کے گُناہوں کے ذریعے اس مُبارَک رات کا تقدُّس پامال کرنے، آتش بازی کرکے اپنے اور دُوسرے مسلمانوں کی جان ومال داؤ پر لگانے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ناراض کرنے کے بجائے انہیں راضی کرنے کے لئے تمام گُناہوں سے سچی تَوبہ کرکے ذکر و دُرود، تلاوتِ قرآن اور دیگر نیک اعمال کے ذریعے خُوب خُوب نفل عبادت بجالائیں۔
- ♣ شعبانُ المُعَظَّم چونکہ کثرتِ دُرود کا مہینا بھی قرار دِیا گیا ہے، لہٰذا فضول گوئی سے بچتے ہوئے زیادہ سے زیادہ دُرودِ پاک پڑھنے کی بھی کوشش کی جائے۔

♣ اس ماہِ مُبارَک کی حقیقی برکتیں حاصل کرنے، گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، دعوتِ اسلامی کے تحت ہفتہ وار اور دیگر اجتماعاتِ ذکر و نعت میں شرکت کو بھی اپنا معمول بنالیجئے اور مدنی چینل بھی دیکھتے رہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کی مغفرت فرماکر ہمیں شعبانُ المعظَّم کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جَنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جَنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عمامہ باندھنے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "**163 مَدَنی پھول**" سے عِمامہ شریف باندھنے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔

---

1 ... مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ۱/۹۷، حديث: ۱۷۵

پہلے 2 فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحَظہ کیجئے: ❀ عمامے کے ساتھ دو رَکعت نَماز بغیر عمامے کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہیں۔[1] ❀ ٹوپی پر عمامہ ہمارے اور مشرِکین کے درمیان فَرق ہے ہر پیچ پر کہ مسلمان اپنے سَر پر دے گا اِس پر روزِ قیامت ایک نُور عطا کیا جائے گا۔[2] ❀ عِمامہ قبلے کی جانب کھڑے کھڑے باندھئے۔[3] ❀ عِمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی ($2\frac{1}{2}$) گز سے کم نہ ہو، نہ چھ (6) گز سے زیادہ اور اِس کی اُٹھان گُنبد نُما ہو۔[4] ❀ رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سَر کو چُھپالیں تو وہ عِمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو ایک پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے۔[5] ❀ عِمامے کو جب اَز سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اِسی طرح کھولے اور فوراً زمین پر نہ پھینک دے۔[6] ❀ اگر ضرورتاً اُتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک ایک پیچ کھولنے پر ایک ایک گُناہ مٹایا جائے گا۔[7] عِمامے کا ایک طِبّی فائدہ یہ بھی ہے کہ ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سَردی، گرمی اور دُھوپ وغیرہ براہِ راست اَثر انداز ہوتی ہے اِس سے نہ صِرف بال بلکہ دِماغ اور چہرہ بھی مُتَاَثِّر ہوتا ہے اور صحّت کو نقصان پہنچ سکتا ہے لہٰذا اِتّباعِ سنّت کی نیّت سے عِمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہاں میں عافیّت ہی عافیّت ہے۔

1…فردوس الاخبار، ۲/ ۲۶۵، حدیث: ۳۲۳۳

2…جامع صغیر، ص ۳۵۳، حدیث: ۵۷۲۵

3…کَشْفُ الالْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس ص ۳۸

4…فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۸۶ ملخصاً

5…فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۲۹۹

6…فتاویٰ ہندیہ، ۵/ ۳۳۰ ملخصاً

7…فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۲۱۴ ملخصاً

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16(312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

جو بھی شیدائی ہے مَدَنی قافِلوں کا یاخدا
دوجہاں میں اُس کا بیڑا پار فرما یاخدا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

وَاللہ! وہ سنتے ہیں

فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مُقَرَّر فرمایا ہے، جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت دی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے، تو وہ مجھے اِس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، کہتا ہے: "فُلاں بن فُلاں نے آپ پر اِس وَقْت دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔" (مسند بزار ج۴ ص۲۵۴ حدیث۱۴۲۵)

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "ضیائے دُرُود و سلام" صفحہ نمبر 8 پر یہ حدیثِ پاک نقل کرنے کے بعد اِرشاد فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دُرُود شریف پڑھنے والا کس قدر بختاور ہے کہ اُس کا نام مع ولدیت، بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں پیش کیا جاتا ہے، یہاں یہ نکتہ بھی اِنتہائی ایمان افروز ہے کہ قبرِ مُنَوَّر پر حاضر فرشتے کو اس قدر زیادہ قُوّتِ سماعت دی گئی ہے کہ وہ دُنیا کے

کونے کونے میں ایک ہی وَقْت کے اندر دُرُود شریف پڑھنے والے لاکھوں مسلمانوں کی اِنْتہائی دِھیمی آواز بھی سُن لیتا ہے۔جب خادِمِ دربار کی قُوّتِ سماعت (یعنی سُننے کی طاقت) کا یہ حال ہے تو سرکارِ والا تبار، مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ پَرْوَرْدْگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِخْتیارات کی کیا شان ہو گی!وہ کیوں نہ اپنے غُلاموں کو پہچانیں گے اور کیوں نہ اُن کی فریاد سُن کر بِاِذْنِ اللہ(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِجازت سے) اِن کی اِمدادیں فرمائیں گے !(ضیائے دُرُود و سلام، ص۸)

جب نہ خُدا ہی چُھپا تم پہ کروڑوں دُرُود اور کوئی غَیب کیا تم سے نِہاں ہو بَھلا
مدد کو آگئے جب بھی پُکارا یَارَسُوْلَ اللہ میں قُرباں اِس اَدائے دَسْت گیری پر مِرے آقا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(1)

دو مَدَنی پھول: (۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔
(۲)جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب،

1...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْرَوی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُقُوق دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک حُقُوقُ اللہ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُقُوق اور دوسرا حُقُوقُ الْعِباد یعنی بندوں کے حُقُوق۔ حُقُوقُ اللہ تو ہم پر اس وجہ سے لازِم ہیں کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے ہیں، اس نے ہمیں پیدا فرمایا، وہی ہمارا خالق و مالک اور پالنے والا ہے، اِسی وجہ

---

1 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

سے اس کے اَحکامات کی بجا آوری ہم پر لازِم ہے۔ لیکن بندوں کے حقوق کی ادائیگی ہم پر کیوں ضروری ہے ؟ اس بات کا جواب دیتے ہوئے حُجَّۃُ الْاِسْلام، حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اِرْشاد فرماتے ہیں: انسان یا تو اکیلا رہتا ہے یا کسی کے ساتھ اور چونکہ انسان کا اپنے ہم جنس لوگوں کے ساتھ مَیل جول رکھے بغیر زِندگی گُزارنا مُشکل ہے، لہٰذا اس پر مل جُل کر رہنے کے آداب سیکھنا ضروری ہیں۔ چُنانچہ ہر اِختِلاط (میل جَول) رکھنے والے (شخص) کے لیے مل جُل کر رہنے کے کچھ آداب (حُقُوق) ہیں۔ (احیاء العلوم، ۲/ ۶۹۹)

معلوم ہوا بندوں کے حقوق کے لازِم ہونے کا بُنیادی سبب تمام اِنْسانوں کا مل جُل کر ایک ساتھ رہنا ہے۔ آج کے بیان میں ہم اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ بندوں کے حقوق کی اَہمیّت کے مُتَعَلِّق مدنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ آیئے! اَوّلاً بندوں کے حُقوق کی اَہمیّت سے مُتَعَلِّق ایک عبرت آموز حکایت سُنتے ہیں، چُنانچہ

گیہوں کا ایک دانہ:

شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنَّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "ظُلم کا اَنجام" صفحہ نمبر 13 پر یہ رِوایت نَقْل کرتے ہیں: ایک شَخْص کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پُوچھا: **مَا فَعَلَ اللهُ بِكَ؟** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا، لیکن حساب و کتاب ہوا، یہاں تک کہ اس دن کے بارے میں بھی مجھ سے پُوچھ گچھ ہوئی، جس روز میں روزے سے تھا اور اپنے ایک دوست کی دُکان پر بیٹھا ہوا تھا، جب اِفطار کا وَقْت ہوا تو میں نے گیہوں کی ایک بوری میں سے گیہوں کا ایک دانہ اُٹھالیا اور اس کو توڑ

کر کھانا ہی چاہتا تھا کہ ایک دَم مجھے اِحساس ہوا کہ یہ دانہ میرا نہیں، چُنانچِہ میں نے اُسے جہاں سے اُٹھایا تھا، فوراً اسی جگہ ڈال دیا اور (مجھ سے) اس کا بھی حساب لیا گیا، یہاں تک کہ اس پَرائے گیہوں کے توڑے جانے کے نُقصان کے بقدر میری نیکیاں مجھ سے لی گئیں۔ (مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیح ج۸ص ۸۱۱، تحت الحدیث ۵۰۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ جب پَرائے گیہوں کے ایک معمولی سے دانے کو بلا اِجازت توڑنے کا اس قدر نُقصان ہے کہ مرنے کے بعد اس شخص کو نیکیاں دینی پڑ گئیں، تو ایک مُسلمان کے بُنیادی حُقُوق کو پامال کر ڈالنا اور ان کی کچھ پروانہ کرنا کس قدر نُقصان اور خَسارے کا سبب بن سکتا ہے، افسوس! صد افسوس! کہ ہمارے مُعاشرے میں ایک دوسرے کے حقوق کو بُری طرح پامال کِیا جاتا ہے۔

3 پیسوں کے عوض 700 باجماعت نمازیں!

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مُعاشرے کی اس حالتِ زار پر کُڑھن کا اِظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اب صِرف گیہوں کا دانہ توڑنے یا کھا جانے ہی کی کہاں بات ہے۔ آج کل تو کئی لوگ بِغیر دعوت کے دُوسروں کے یہاں (پیٹ بھر کر) کھانا ہی کھا ڈالتے ہیں! حالانکہ بِغیر بُلائے کسی کی دعوت میں گُھس جانا شرعاً منع ہے۔ ابُو داوٗد شریف کی حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے: "جو بِغیر بُلائے گیا، وہ چور ہو کر گھسا اور غارتگری کر کے نکلا۔" (سُنَنُ اَبِی داوٗد ج۳ص ۳۷۹ حدیث ۳۷۴۱) نیز آج کل قرض کے نام پر لوگوں کے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے ہڑپ کر لئے جاتے ہیں۔ ابھی تو یہ سب آسان لگ رہا ہو گا، لیکن قِیامت میں بہُت مہنگا پڑ جائے گا۔ اے لوگوں کا قرضہ دَبا لینے والو! کان کھول کر سُنو! میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: "جو دُنیا میں کسی کے تقریباً تین (3) پیسے دَین (یعنی قرض) دَبا لے گا، بروزِ قِیامت اس کے بدلے سات سو (700) باجماعت نمازیں دینی پڑ جائیں گی۔" (فتاوٰی رضویہ

ج۲۵ ص۶۹)۔جی ہاں! جو کسی کا قرضہ دَبا لے، وہ ظالم ہے اور سخت نُقصان و خُسران میں ہے۔

حضرت سیِّدُنا سُلَیمان طَبرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مجموعۂ حدیث ''طَبرانی'' میں نَقْل کرتے ہیں: سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس کا مفہوم ہے: ''ظالم کی نیکیاں مظلوم کو، مظلوم کے گُناہ ظالم کو دِلوائے جائیں گے۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر ج۴ ص۱۴۸ حدیث ۳۹۶۹)

گُناہوں کے کھلے دفتر کھڑا ہوں آہ! میزاں پر
نہیں ہیں نیکیاں اب کیا کروں گا یا رَسُوْلَ اللّٰہ
کرم فرما کہ ہو عطارؔ بھی اِس قول کا مِصداق
''تِری خاطر جیوں گا اور مَروں گا'' یا رَسُوْلَ اللّٰہ

(وسائلِ بخشش، ص325،323)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمہ وَقت جاری گناہوں کا میٹر!

حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ''کیمیائے سعادت'' میں نَقْل کرتے ہیں: ''جو شَخْص قَرض لیتا ہے اور یہ نِیَّت کرتا ہے کہ میں اچّھی طرح اَدا کردوں گا، تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حفاظت کیلئے چند فرِشتے مُقرَّر فرما دیتا ہے اور وہ دُعا کرتے ہیں کہ اس کا قرض اَدا ہو جائے۔'' (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج۶ ص۴۰۹) اور اگر قرضدار قرض اَدا کر سکتا ہو تو قرض خواہ کی مَرضی کے بِغیر اگر ایک گھڑی بھر بھی تاخیر کریگا تو گنہگار ہو گا اور ظالم قَرار پائے گا۔ خواہ روزے کی حالت میں ہو یا سو رہا ہو، اس کے ذِمّے گُناہ لکھا جاتا رہے گا۔ (گویا ہر حال میں گُناہ کا میٹر چلتا رہے گا) اور ہر صُورت میں اس پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی

لعنت پڑتی رہے گی۔ یہ گُناہ تو ایسا ہے کہ نیند کی حالت میں بھی اس کے ساتھ رہتا ہے۔ اگر (مقروض) اپنا سامان بیچ کر قرض اَدا کر سکتا ہے، تب بھی کرنا پڑے گا، اگر ایسا نہیں کرے گا تو گنہگار ہے۔ اگر قرض کے بدلے ایسی چیز دے، جو قرض خواہ کو ناپسند ہو، تب بھی دینے والا گنہگار ہو گا اور جب تک اسے راضی نہیں کرے گا، اس ظُلم کے جُرم سے نَجات نہیں پائے گا، کیوں کہ اس کا یہ فعل کبیرہ گُناہوں میں سے ہے، مگر لوگ اسے معمولی خیال کرتے ہیں۔" (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۳۳۶، از ظلم کا انجام، ص ۱۴)

مظلوم اور دُکھیارے فائدے میں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بندوں کی حق تَلَفی آخرت کیلئے بہُت زِیادہ نُقصان دِہ ہے، حضرت سیِّدُنا شیخ ابُوطالب محمد بن علی مکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "قُوتُ القُلوب" میں فرماتے ہیں: "زِیادہ تَر (اپنے نہیں بلکہ) دوسروں کے گُناہ ہی دوزخ میں داخِلے کا باعِث ہوں گے جو (حُقُوقُ العِباد تَلَف کرنے کے سبب) انسان پر ڈال دیئے جائیں گے۔ نیز بے شُمار اَفْراد (اپنی نیکیوں کے سبب نہیں بلکہ) دوسروں کی نیکیاں حاصِل کرکے جنّت میں داخِل ہو جائیں گے۔" (قُوتُ القُلُوب ج ۲ ص ۲۵۳) ظاہر ہے، دوسروں کی نیکیاں حاصل کرنے والے وہی ہوں گے، جن کی دُنیا میں دل آزاریاں اور حق تلفیاں ہوئی ہوں گی، یُوں بروزِ قیامت مظلوم اور دُکھیارے لوگ فائدے میں رہیں گے۔ (ظلم کا انجام، ص ۱۸، ۱۷ ملتقطاً)

حقوقُ العباد! آہ! ہوگا مِرا کیا! کرم مجھ پہ کر دے کرم یاالٰہی!
بڑی کوششیں کی گنہ چھوڑنے کی رہے آہ! ناکام ہم یاالٰہی!
مجھے سچی توبہ کی توفیق دیدے پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص110)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بندوں کے حقوق کی اہمیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بندوں کے حقوق کا مُعاملہ واقعی بہت نازُک ہے، ہمیں اس بارے میں ہر وَقْت مُحتاط رہنا چاہیے۔ اگر کبھی دانستہ یا نادانستہ طور پر کسی مسلمان کا حق تَلَف ہو جائے تو فوراً توبہ کرتے ہوئے صاحبِ حق سے مُعافی بھی مانگنی چاہیے۔ حُقُوقُ اللہ سچی توبہ سے مُعاف ہو جاتے ہیں، جبکہ بندوں کے حقوق میں توبہ کے ساتھ ساتھ جس کا حق مارا ہے، اس سے بھی مُعافی مانگنا ضروری ہے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنَّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: حق کسی قسم کا بھی ہو، جب تک صاحبِ حق مُعاف نہ کرے، مُعاف نہیں ہوتا، حُقُوقُ اللہ میں تو ظاہر (ہے) کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا دوسرا معاف کرنے والا کون ہوسکتا ہے کہ (قرآنِ پاک میں ہے) ﴿وَ مَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے ﴿ اور بندوں کے حقوق میں رَبّ تَعَالٰی نے یہی ضابطہ مُقرَّر فرما رکھا ہے کہ جب تک وہ بندہ مُعاف نہ کرے، مُعاف نہ ہو گا۔ اگرچہ مَولٰی تَعَالٰی ہمارا اور ہمارے جان ومال و حُقُوق سب کا مالک ہے، اگر وہ بے ہماری مرضی کے، ہمارے حُقُوق جسے چاہے مُعاف فرمادے، تو بھی عین حق اور عدل ہے کہ ہم بھی اسی کے اور ہمارے حُقُوق بھی اسی کے مُقرَّر فرمائے ہوئے ہیں، اگر وہ ہمارے خُون، مال اور عزت وغیرہا کو معصوم و محترم نہ کرتا تو ہمیں کوئی کیسا ہی آزار (تکلیف) پہنچاتا، کبھی ہمارے حق میں گرفتار نہ ہوتا۔ یُونہی اب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے چاہے، ہمارے حُقُوق معاف فرمادے کیونکہ وہی مالکِ حقیقی ہے، مگر اس کریم، رحیم عَزَّوَجَلَّ کی رحمت (ہے) کہ ہمارے حُقُوق کا اِختیار ہمارے

ہاتھ (میں) رکھا ہے، بے ہمارے بخشے مُعاف ہو جانے کی شکل نہ رکھی، تاکہ کوئی مظلوم یہ نہ کہے کہ اے میرے مالک! مجھے میرا حق نہ ملا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۶۰، بتغیر قلیل)

حُقُوق دبانے والوں کے لیے جہنَّم ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بندوں کے حقوق اَدا کرنا نہایت ضروری ہیں، اس میں غفلت برتنا دِین و دُنیا کے نُقصان کا باعث ہے۔ ہمارے پیارے دِین نے بندوں کے حقوق کی اَدائیگی پر بہت تاکید کی ہے، بادشاہ ہو یا وزیر، امیر ہو یا فقیر، مالک ہو یا غُلام، حُقُوق کی اَدائیگی کیلئے سب کو ایک ہی صَف میں کھڑا کر دیا اور جب کسی مسلمان پر دوسرے مسلمان کا حق ثابت ہو جائے، تو اُس حق کو اَدا کرنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا ہے۔ مگر افسوس! آج کل غفلت کا دَور دورہ ہے، جس طرح مسلمانوں کی ایک تعداد حُقُوقُ اللہ سے غافل ہوتی نظر آرہی ہے، اسی طرح مُعاشرے میں بندوں کے حقوق کو پامال کرنا بھی بہت عام ہوتا جارہا ہے، مسلمان اپنے اَنجام سے بے خوف ہو کر ظلم وزِیادتی کرنے، موبائل چھیننے، دھمکیاں دے کر لوگوں سے رقم کا مُطالَبہ کرنے اور ان کے مال و جائداد پر قبضہ کرنے، قرض دَبا لینے، چوری، ڈکیتی، قتل و غارتگری جیسے گُناہوں میں مُبتلا ہو کر دوسرے مُسلمانوں کے حُقُوق پامال کر رہے ہیں۔ حالانکہ مسلمان کا حق دَبانا، اسے کسی بھی طرح سے ستانا، اس کا دل دُکھانا، حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ بِلاوجہ مسلمانوں کو ستانے کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ﴿۱۰﴾ (پارہ: ۳۰، البروج: ۱۰)

تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک جنہوں نے ایذا دی مسلمان مَردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنّم کا عذاب ہے اور ان کے لئے آگ

کا عذاب

حقوق پامال کرنا ظلم بھی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مُسلمانوں کے حُقُوق کی پاسداری نہ کرنے، انہیں ظُلم و سِتم کا نشانہ بنانے اور بِلا وجہ سَتانے والوں کو عذابِ نار کی وعید سُنائی ہے، اس لیے خُوب خُوب مُحتاط رہیے اور مُسلمانوں کو بِلا وجہ ڈرانے، دھمکانے اور ان کا حق دَبانے سے ہمیشہ باز رہیے۔ کسی سے نااِنصافی کرنا، اکیلے یا بھرے مجمع میں ذلیل کرنا، بے عزتی کرنا، گالیاں دینا، مارنا، پیٹنا اور ہر وہ کام کرنا، جس سے دوسرے کے حُقُوق پامال ہوں، حقیقتاً یہ بھی ظلم ہے۔

حضرت سید شریف جُرجانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه اِرْشاد فرماتے ہیں: کسی چیز کو اس کے علاوہ کہیں اور رکھ دینا ظلم ہے۔ (التعریفات للجرجانی، ص ۱۰۲) جبکہ شریعت میں ظُلم سے مُراد یہ ہے کہ کسی کا حق مارنا، کسی کو غیر محل میں خرچ کرنا، کسی کو بغیر قُصُور کے سزا دینا۔ (مرآۃ، ۶/۶۶۹) یاد رکھئے! ظُلم کا اَنجام بہت ہی بھیانک اور خطرناک ہے، ظالم شَخْص آخرت میں تو عذاب کا شکار ہوتا ہی ہے، لیکن بعض اَوقات ایسا شخص دُنیا میں بھی سخت حالات سے دوچار ہوتا ہے۔

حضرتِ ابُوموسیٰ اَشْعری رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ظالم کو مُہلت دیتا ہے، یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لیتا ہے تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا۔ یہ فرما کر سرکارِ نامدار صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پارہ 12 سورۂ ہُود کی آیت نمبر 102 تلاوت فرمائی:

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے ربّ

هِيَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾ کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر، بے شک اس کی پکڑ دردناک کرّی (سخت) ہے

(صحیح بخاری، ۲۴۷/۳، حدیث:۴۶۸۶)

بندوں کے حقوق اور فرامینِ مُصطفٰے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارکہ میں کئی مقامات پر بندوں کے حقوق کی اَہَمِیّت بیان کی گئی ہے، آیئے! ان میں سے چار (4) فرامینِ مُصطفٰے سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

1. مُسَلمان کی سب چیزیں مُسلمان پر حرام ہیں، اس کا مال اور اس کی آبرو اور اس کا خُون۔ آدمی کو بُرائی سے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔(ابو داود، ۳۵۴/۴، حدیث:۴۸۸۲، غیبت کی تباہ کاریاں، ۱۰۱)
2. جس کے ذِمّے اپنے بھائی کا آبرو وغیرہ کسی بات کا ظُلم ہو، اسے لازِم ہے کہ قیامت کا دن آنے سے پہلے یہیں دنیا میں اس سے مُعافی مانگ لے، کیونکہ وہاں نہ دِینار ہوں گے اور نہ دِرہم، اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہوں گی، تو بقَدَر اُس کے حق کے، اِس سے لے کر اُسے دی جائیں گی، ورنہ اُس (مظلوم) کے گناہ اِس (ظالم) پر رکھے جائیں گے۔

(بخاری، ۱۲۸/۲، حدیث:۲۴۴۸ از غیبت کی تباہ کاریاں، ۲۹۴)

3. دفتر (رجسٹر) تین (3) ہیں، ایک دفتر میں اللہ تَعَالٰی کچھ نہ بخشے گا اور ایک دفتر کی اللہ تَعَالٰی کو کچھ پروا نہیں اور ایک دفتر میں اللہ تَعَالٰی کچھ نہ چھوڑے گا، وہ دفتر جس میں اَصلاً (بالکل) معافی کی جگہ نہیں، وہ تو کفر ہے کہ کسی طرح نہ بخشا جائے گا اور وہ دفتر جس کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو

کچھ پروانہیں ،وہ بندے کا گناہ ہے،خالص اپنے اوراپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے مُعاملہ میں (کہ کسی دن کاروزہ ترک کیایا کوئی نماز چھوڑدی، اللہ تَعَالٰی چاہے تو اسے مُعاف کردے اور دَرگُزر فرمائے)اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تَعَالٰی کچھ نہ چھوڑے گا وہ بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظُلم ہے کہ اس میں ضرور بدلہ ہونا ہے۔(مستدرک، ۵/۷۹۴،حدیث:۸۷۵۷،ازفتاویٰ رضویہ، ۲۴/۴۶۰)

4. ”تم لوگ حُقُوق، حق والوں کے سپرد کردو گے، حتّٰی کہ بے سینگ والی کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔“ (صَحِیح مُسلِم ص ۱۳۹۴ حدیث: ۲۵۸۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے چار(4) اَحادیثِ مُبارَکہ سُنیں، ان میں بیان کردہ آخری حدیثِ مُبارَکہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے دُنیا میں لوگوں کے حُقُوق اَدا نہ کئے تو لَامَحالہ (یعنی ہر صورت میں) قِیامت میں اَدا کرو گے، یہاں دنیا میں مال سے اور آخِرت میں اعمال سے، لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ دُنیا ہی میں ادا کردو، ورنہ پچھتانا پڑے گا۔ ”مِراٰۃ شَرحِ مشکوۃ“ میں ہے: ”جانور اگرچہ شرعی احکام کے مُکلَّف نہیں ہیں، مگر حُقُوقُ العِباد جانوروں کو بھی اَدا کرنے ہوں گے۔“

(مراٰۃ ج ۶ ص ۶۷۴ ملتقطاً، ازظلم کاانجام، ص ۹)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں
بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یارَبّ!
رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دَم
کریں نہ رُخ مرے پاؤں گُناہ کا یا رَبّ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص76،77)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ والوں کا خوفِ خدا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والے اس کے نیک بندے، بندوں کے حقوق کے بظاہِر معمولی نظر آنے والے مُعامَلات میں بھی ایسی اِحتیاط کرتے ہیں کہ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سفر پر روانہ ہوتے وَقْت کسی نے دوسرے کو پہنچانے کے لیے خط پیش کیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اُونٹ کرائے پر لیا ہے، سواری والے سے اِجازت لینی ہو گی، کیونکہ میں نے اس کو سارا سامان دِکھا دیا ہے اور یہ خط زائد شے ہے۔ (ماخوذ احیاء العلوم، ۳۵۳/۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حَقُّ الْعَبْد کی اَدائیگی کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! کہ اُونٹ والے کو سارا سامان دِکھانے کے بعد معمولی سے کاغذ کا وَزْن رکھنے کیلئے بھی اُونٹ والے سے اجازت لینے کا ذِہن رکھتے ہیں تاکہ اس کی حق تلَفی نہ ہو جائے۔

نیکیوں کے نام پر گُناہ مت کمائیں!

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ساؤنڈ سسٹم پر بلند آواز سے اجتماعِ ذکر و نعت کرنے والوں کو بندوں کے حقوق کے مُتَعَلِّق اہم معاملات پر توَجُّہ دِلاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: بعض بچّوں کی نیند کچی ہوتی ہے ان سے معمولی سی آواز بھی برداشت نہیں ہوتی، فوراً رونا شروع کر دیتے ہیں جس سے گھر والوں کو سخت پریشانی کا سامنا ہوتا ہے، نیز گھروں میں ایسے مریض بھی ہوتے ہیں جو بے چارے نیند

کی گولیاں کھا کر بستر پر پڑے رہتے ہیں۔ طُلَبا کو صبح تعلیم گاہوں، اور دیگر اَفراد کو کام دھندوں پر جانا ہوتا ہے۔ ایسے میں اگر محلّے کے اندر "ساؤنڈ سِسٹم" پر زور و شور سے محفل جاری ہو تو مجبوروں اور مریضوں کی سخت دل آزاری کا اِمکان رہتا ہے۔ اسپیکر کی کان پھاڑ ڈالنے والی آواز پر اِحتجاج کرنے والوں کیلئے ایسی مثال دینا قطعاً مُناسِب نہیں ہے کہ "شادیوں میں بھی لوگ فلمی گیت زور و شور سے چلاتے ہیں، ان کو کوئی کیوں منع نہیں کرتا! ہم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثناء خوانی کرتے ہیں تو لوگوں کو تکلیف ہونے لگتی ہے۔" مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ کُھلا بُہتان ہے۔ کوئی مُسلمان خواہ کتنا ہی گناہگار کیوں نہ ہو اُس کو ہرگز آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثناء خوانی سے تکلیف نہیں ہو سکتی۔ شکایت صرف اسپیکر کی آواز سے ہے۔ جس میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہم نعت خوانی کر رہے ہیں اور اس میں صرف "مزا" لینے کیلئے ساؤنڈ سسٹم لگا رکھا ہے اگر اس وجہ سے پڑوسی اَذِیّت پا رہے ہیں تو یقیناً پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی خُوش نہیں (ہوں گے)۔ دو چار محلہ داروں سے اجازت لے لینا قطعاً ناکافی ہے۔ دُودھ پیتے بچوں، ان کی ماؤں اور دَردِ سر سے تڑپتے، بُخار میں تپتے اور بستروں پر بے چینی سے لوٹتے مریضوں سے کون اجازت لائے گا؟ نیز یہ بھی حقیقت ہے کہ فلمی گانوں کے شور سے بھی لوگوں کو پریشانی ہوتی ہے مگر ڈر کے مارے صبر کر کے پڑے رہتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بندوں کے حقوق کی اَہمیّت سمجھنے اور ان کو بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

(حقوق العباد کی احتیاطیں، ص۱۸)

دل میں ہو یاد تیری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صدائے مدینہ کیسے لگائیں؟

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی بُزرگانِ دین کی پیروی کرنے والی عظیم علمی ورُوحانی شخصیت ہیں، آپ کا پاکیزہ کردار، اس پُرفِتن دَور میں ہمارے لیے مَشْعَلِ راہ ہے، آپ بھی نہ صرف خُود بندوں کے حقوق سے مُتعلِق خاص اِحتیاط فرماتے ہیں بلکہ اپنے مُریدین و متعلقین کو بھی اس کی ترغیب کے مَدَنی پھولوں سے نوازتے رہتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی اصطلاح میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے صدا لگا کر اُٹھانا "صدائے مدینہ" کہلاتا ہے اور یہ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام اور مدنی انعام بھی ہے۔

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ وَقتاً فوقتاً اس کی ترغیب بھی دِلاتے رہتے ہیں اوراس سے بندوں کے حقوق تَلَف ہوجانے کے ڈر سے اس کی اِحتیاط بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اذانِ فَجُر کے بعد بغیر میگا فون، دو، دو اسلامی بھائی صدائے مدینہ لگائیں۔ مگر اس بات کا خیال رکھئے کہ اتنی زور دار آوازیں نہ ہوں کہ مریضوں، بچوں اور جو اسلامی بہنیں گھر میں نماز میں مشغول ہوں یا پڑھ کر دوبارہ لیٹ گئی ہوں، ان کو تشویش ہو۔ درس و بیان کرنے، نعت شریف پڑھنے اور اسپیکر چلانے وغیرہ میں ہمیشہ نمازیوں، تلاوت کرنے والوں اور سونے والوں کی اِیذا رَسانی سے بچنا شرعاً واجب ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ظاہری عبادت سے خوش ہو رہے ہوں، مگر اس میں دوسروں کی پریشانی کا باعث بن کر حقیقت میں نَعُوْذُ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ گناہگار اور دوزخ کے حقدار بن رہے ہوں۔ (حقوق العباد کی احتیاطیں، ص۱۷)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "صدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بندوں کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے صدائے مدینہ لگانے کے مدنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کی، ہمیں بھی ان مدنی پھولوں پر عمل کرتے ہوئے اس مدنی کام یعنی "صدائے مدینہ لگانے" کی ترکیب کرنی چاہیے اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانا چاہیے۔ فی زمانہ مُسلمان دِین سے بہت دُور ہوتے جارہے ہیں۔ ایک تعداد ایسی ہے کہ جو دُنیوی معاملات میں اس قدر مصروف ہو چکی ہے کہ اِنہیں آخرت کی تیاری کے لیے فکر تک نہیں، سُنّتیں اور نوافل پڑھنا تو دُور ، اَکْثَرِیَّت فرض نمازیں تک قضا کر دیتی ہے۔ اسی وجہ سے ہماری مساجد ویران ہو کر رہ گئی ہیں، ایسے میں انہیں دوبارہ آباد کرنے کا عزم کرنا اور اسی عزم کی تکمیل کے لیے جدوجہد کرنا یقیناً سعادت سے کم نہیں ہے۔ اس لیے کوشش کیجئے اور مدنی انعام 35 پر عمل کرتے ہوئے صدائے مدینہ لگائیے اور مساجد کی آباد کاری میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ آیئے! سُنتے ہیں کہ مدنی انعام نمبر 35 کیا ہے:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 35 میں اِرشاد فرماتے ہیں: "کیا آج آپ نے **صدائے مدینہ** لگائی؟ (دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نمازِ فجر کے لیے مسلمانوں کو جگانا صدائے مدینہ لگانا کہلاتا ہے)"

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمارے اَسلاف بھی مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگایا کرتے تھے، مَنْقُول ہے کہ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ معمول تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کو نماز کے لیے بیدار کرتے، جب نمازِ فجر کے لیے تشریف لاتے، راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے، نیز

اذانِ فجر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا، تو اسے بھی جگاتے۔(طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳) ہمیں بھی چاہیے کہ بالخصوص نمازِ فجر میں صدائے مدینہ لگائیں اور دیگر نمازوں میں بھی اپنے گھر والوں، رشتہ داروں اور گلی بازاروں میں بیٹھے ہوئے مسلمانوں پر انفرادی کوشش کرکے نماز کیلئے مسجد میں ساتھ لیتے جائیں، ہوسکتا ہے کہ ہماری انفرادی کوشش سے کوئی پکا نمازی بن جائے اور ہمارے لئے ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن جائے۔ آیئے ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

بے نمازی، نمازی بن گیا

سردار آباد (فیصل آباد، پنجاب پاکستان) کے ہجویری ٹاؤن، محلہ بلال گنج میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ **میں ایک ماڈرن، کلین شیوڈ، فلمیں ڈرامے دیکھنا اور گانے باجے سننا میرا محبوب مشغلہ تھا**، پانچ وقت کی نماز تو کیا جمعہ پڑھنے سے بھی محروم رہتا۔ ایک دن کسی عزیز کے گھر جانا ہوا، وہاں بیٹھے بیٹھے اچانک میری نظر الماری میں رکھی ایک اسلامی کتاب پر پڑی، میں نے وہ کتاب اٹھائی اور پڑھنا شروع کردی۔ **کتاب بہت اچھی تھی اس لئے میرے دل میں دینی کتب کے مطالعے کا شوق پیدا ہوا**، چنانچہ میں نے اپنے دوست سے مطالعے کیلئے کچھ کتابیں مانگیں، اس نے مجھے قبر و آخرت کے متعلق امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے چند رسائل دیئے۔ جب میں نے ان رسائل کا مطالعہ کیا تو مجھ پر رِقّت طاری ہوگئی، میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور اس بات کا احساس ہوا کہ میں اب تک غفلت کی زندگی گزار رہا تھا۔ **اسی وقت میں نے سچے دل سے گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی، نمازی بن گیا**۔ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بھی حاضر ہونے لگا۔ چہرے کو داڑھی مبارک اور سر کو عمامہ شریف سے

سجالیا اور دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔(کالے بچھو کا خوف:۲۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

امیرِ اہلسنّت کا اندازِ تربیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قُربان جایئے! امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی مدنی سوچ پر کہ ایک مدنی مذاکرے میں بندوں کے حقوق کے بارے میں عاشقانِ رسول کی مدنی تربیت کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:"**ماں باپ اور بچوں کی حق تلفی نہ ہو، کسی قسم کا گناہ نہ کرنا پڑے تو 12 ماہ کا سفر ضرور کیجئے**"۔ مرحبا! مدنی تربیت کا کیسا پیارا انداز ہے کہ عاشقانِ رسول کو 12 ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب بھی اِرشاد فرمائی جارہی ہے، ساتھ ہی ساتھ یہ بھی مدنی ذہن دِیا جارہا ہے کہ شریعت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے، تنظیمی کام بھی کرنا ہے تو اُس میں بھی حقوق العباد کا خیال رکھنا ہو گا، رِضائے اِلٰہی کو ہر حال میں پیشِ نظر رکھنا ہو گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدنی مذاکرہ کثیر علمِ دین سیکھنے کا بہترین و آسان ذریعہ ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ! ہر ہفتے کثیر عاشقانِ رسول اجتماعی طور پر شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بھی علمِ دین میں اِضافہ ہو، حقوق العباد سے متعلق دِینی معلومات کا لازوال خزانہ ہمارے ہاتھ بھی آجائے، وہ کون سا طریقہ ہے کہ جس کے مطابق ہم اِسلامی زندگی گزارنے کا انداز سیکھ سکیں تو آیئے! ہاتھوں ہاتھ اس نیّت کا اِظہار کرتے ہیں کہ آیندہ ہم بھی باقاعدگی کے ساتھ، اوّل تا آخر مدنی مذاکروں میں اپنی حاضری کو یقینی بنائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

رشتہ داروں کے ساتھ صلۂ رحمی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بندوں کے حقوق میں یُوں تو تمام ہی لوگوں کے حُقُوق اَہمیّت کے حامل ہیں اور سب کی اَدائیگی بھی ضروری ہے، لیکن ان میں سب سے اَہَم رشتہ داروں کے حُقُوق ہیں، جب ایک عام مُسلمان کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنے اور اس کے حُقُوق اَدا کرنے کی ترغیب ہے، تو وہ اَفراد جن کے ساتھ خُون کے رشتے ہوں، ان سے تو حُسنِ سُلُوک کرنے اور ان کے حُقُوق اَدا کرنے کی اَہَمِیّت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دِیْنِ اسلام نے ہمیں صِلۂ رحمی کی ترغیب دِلائی ہے۔ صِلۂ رحمی کا مطلب یہ ہے کہ اپنے عزیزوں اور رشتے داروں سے اچھا سُلُوک کرنا۔ (فیروز اللغات، ۹۱۶)

حدیثِ پاک میں ہے کہ بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک قوم کی وجہ سے دُنیا کو آباد رکھا ہے اور ان کی وجہ سے مال میں اِضافہ کرتا ہے اور جب سے انہیں پیدا فرمایا ہے، ان کی طرف ناپسندیدہ نظر سے نہیں دیکھا۔ عرض کی گئی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کیسے؟ اِرْشاد فرمایا: ان کے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ تعلُّق جوڑنے کی وجہ سے۔ (المعجم الکبیر، رقم: ۱۲۵۵۶، ۱۲/۶۷)

صِلۂ رحمی کے سب سے زیادہ حق دار والِدَین اور بہن بھائی ہوتے ہیں، ان کے بعد حسبِ مَراتِب دیگر رشتہ دار صِلۂ رحمی کے مُسْتَحِق ہیں۔ رشتہ داروں کے ساتھ صِلۂ رحمی کرنا اُن کا حق ہے، قرآنِ پاک اور اَحادیثِ مُبارَکہ میں اس کی بہت ترغیب دِلائی گئی ہے اور "ساری اُمّت کا اس پر اِتفاق ہے کہ صِلۂ رحم واجب ہے اور قَطعِ رحم حرام ہے"۔ (بہارِ شریعت ۳/۵۵۸)

ملازمین سے شفقت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے رِشتہ داروں سے صِلۂ رحمی کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر مسلمانوں کے حُقُوق کا بھی خاص خیال رکھئے، خاص طور پر اپنے ملازمین کے حُقُوق کی ادائیگی میں ہرگز کوتاہی نہیں

کرنی چاہیے، عُموماً بعض لوگ چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر اپنے ملازمین کو ذلیل کرتے، گالیاں دیتے اور بعض نادان تو مار پیٹ پر اُتر آتے ہیں، ایسے افراد اس حدیثِ پاک سے عبرت حاصل کریں۔

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: خادموں سے بُرا سُلُوک کرنے والا جنّت میں داخل نہ ہو گا۔ (مسندِ احمد، مسند ابی بکر صدیق، ۲۰/۱، حدیث: ۱۳، ملخصاً) ملازمین سے ہمیشہ شفقت سے پیش آیئے اور جتنا ہو سکے ان کی خطاؤں کو درگزر کیجئے کہ جو دوسروں پر رحم کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اس پر رحم فرماتا ہے، نیز ان کے حقوق کا خاص خیال رکھتے ہوئے حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا، انہیں حقیر نہ جاننا، تیز مزاجی اور گالی گلوچ سے باز رہنا، مُقَرَّرہ وَقْت پر ان کو اُجرت دینا، اُجرت میں بِلا اِجازتِ شرعی کمی نہ کرنا، بیماری میں ان کی عیادت کرنا، ممکن ہو تو علاج مُعالجے میں ان کی مدد کرنا وغیرہ، ان باتوں کا بھی خیال رکھنا، ہم پر اَخلاقی طور پر ضروری ہے۔

مَجلسِ علاج کا تَعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے، جس میں ہزاروں اَجیر (مُلازمین) مختلف شُعبہ جات کے ذریعے نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروفِ عمل ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے شعبہ "مجلسِ طِبّی علاج" کے تحت کئی مَقامات پر محدود پیمانے پر شِفاخانے قائم ہیں، جہاں بیمار طَلَبہ اور مدنی عملے کا مُفت عِلاج کیا جاتا ہے۔ مجلسِ علاج کے تحت قائم شفاخانوں میں ضرورتاً مریضوں کو داخل بھی کر لیا جاتا ہے اور حسبِ ضرورت بڑے اسپتالوں کے ذریعے بھی علاج کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔ اس مَجلس کے قیام کا مَقْصَد اجیر اسلامی بھائیوں کے ساتھ خیر خواہی ہے۔ اگر ہم میں سے بھی کوئی ایسا ہے کہ جس کے تحت مُلازمین ہیں، تو ان سے حُسنِ

سُلُوک سے پیش آیئے اور آخرت کے لیے نیکیوں کا ذَخِیرہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شاگردوں سے شفقت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح سیٹھ کو اپنے مُلازِم سے مَحَبَّت وشفقت سے پیش آنا چاہیے اسی طرح اَساتذہ کو بھی اپنے شاگردوں سے مَحَبَّت و شَفْقَت کا برتاؤ کرنا چاہیے، بات بات پر جھاڑنے اور ڈانٹنے سے دِلوں میں عارضی ہیبت تو بیٹھ جاتی ہے، مگر شاگرد کے دل سے اُستاد کی تعظیم اور اس کی عزت ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے، اس لیے ایک اُستاد کو چاہیے کہ اپنے طلبہ کو اپنی اَولاد کی طرح سمجھے، ان کی غم خواری کرے، بیمار ہونے پر ان کی عیادت کرے، ان کی جائز ضروریات ومسائل کے حل کیلئے کوشش کرے، کامیابی پر ان کی حوصلہ اَفزائی کرے اور ناکامی پر ان کی حوصلہ شکنی کرنے کے بجائے مزید محنت اور لگن سے پڑھنے کی ترغیب دلائے، ان میں خوفِ خدا و عشقِ مُصطفٰے پیدا کرنے کی کوشش کرے، قول سے زیادہ اپنے عمل سے ان کی مدنی تربیت کرے نیز وَقتاً فوقتاً انہیں عِلْمِ دین کے فضائل بتا کر ان کے شوق کو بڑھاتا رہے۔ خود بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں اپنے آپ کو مصروف رکھے اور اپنے طلبہ کو بھی دورانِ طالبعلمی مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا مدنی ذہن دیتا رہے، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکرے میں طَلَبۂ کرام کو دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرنے کے حوالے سے قیمتی مدنی پھول عطا فرماتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں ❀ علم کا ایک شعبہ تجربہ ہے، اِس میں زِیادہ ماہِر وہ ہے جو دورانِ درسِ نظامی مدنی کام کرتا رہے گا ❀ جس نے دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرتے ہوئے درسِ نظامی کیا، وہ گھر میں مدنی ماحول بنانے میں کامیاب ہو جائے گا ❀

ایک اُستاد مجلس کے طے شدہ جدول کے مطابق خود بھی مدنی قافلوں کا مسافر بنتا رہے اور اپنے طلبہ کو بھی مدنی قافلوں میں سفر کی ترغیب دِلاتا رہے، اس انداز سے اگر عملی طور پر مدنی کاموں میں شرکت ہوتی رہی تو دعوتِ اسلامی کا مدنی کام بڑی تیزی کے ساتھ جانبِ مدینہ بڑھتا چلا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

کمزوروں اور غریبوں سے شفقت

اسی طرح غریبوں، ناداروں اور مسکینوں سے بھی ہر مُسلمان کو حُسنِ سُلوک سے پیش آنا چاہیے، ان کی مُشکل میں مدد کرنے کے ساتھ ساتھ ممکن ہو تو مُستقل، ان کے اَخراجات بھی اُٹھانے چاہییں اور ہمیشہ ان سے شفقت و پیار کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ منقول ہے کہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا مانگا کرتے: **اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ** اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مسکین زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت میں موت عطا فرما اور بروزِ قیامت مجھے مسکینوں کے زُمرے میں اُٹھا۔ (سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء ان فقراء المھاجرین... الخ، ۴/۱۵۷، الحدیث: ۲۳۵۹)

چھوٹے بہن بھائیوں سے شفقت

اسی طرح بڑے بہن بھائیوں کو چھوٹوں کے حُقُوق اَدا کرتے ہوئے، ان پر شفقت کرنی چاہیے والِدَین کی وفات کے بعد چھوٹے بہن بھائیوں کی پرورش کرنا، ان کی اَچّھی تَربِیَت کرنا، ان کی ضروریاتِ زندگی کو پُورا کرنا اور ہر مُشکِل گھڑی میں ان کا ساتھ دینا اور جتنا ہو سکے ان کی حاجت رَوائی و دِلداری کرنا، والِدَین کی حیات میں بھی ان سے شَفقت و مَحبّت سے پیش آنا، غیبت، چُغلی، بدگُمانی اور حسد عام مُسلمان سے حرام ہے، تو ان سے بدرجۂ اَولیٰ ناجائز ہے، بَتقاضائے بشریت ان سے سرزد ہونے والی خَطاؤں کو مُعاف کرنا اور ہمیشہ ان سے نرمی کا برتاؤ کرنا۔

حُقُوقُ العباد کی ادائیگی کے فوائد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بندوں کے حقوق کی اَدائیگی سے دُنیا و آخرت میں کثیر فوائد حاصل ہوتے ہیں اور اس کو ترک کرنا دنیا و آخرت میں بے شُمار نُقصانات کا سبب بن سکتا ہے۔ اس کی اَدائیگی سے اِنْسان کو ذِہنی و قلبی سُکون ملتا اور یُوں بندہ بہت سی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔

* بندوں کے حقوق کی اَدائیگی سے ہر شخص کو اس کا حق ملنا شروع ہو جاتا ہے، جس سے مُعاشرے میں امن و سکون عام ہوتا اور لڑائی جھگڑوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔
* لوگوں کے حُقُوق ادا کرنے والا شَخْص ان کے درمیان عزت، وقار اور پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔
* حُقُوق کی اَدائیگی سے آپس کی محبتوں کو فروغ ملتا ہے، جس سے رِشتے مضبوط ہوتے ہیں۔
* اَدائیگیِ حُقُوق سے بندوں کے حقوق کی پامالی پر ملنے والے گُناہوں سے بچت ہوتی ہے۔
* ان گُناہوں کے سبب ہونے والے عذاب سے بھی چھٹکارا حاصل ہو جاتا ہے۔
* بندوں کے حقوق کی اَدائیگی کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بندے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔

گو یہ بندہ نکمّا ہے بیکار　　اِس سے لے فضل سے ربِّ غفّار
کام وہ جس میں تیری رِضا ہے　　یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص138)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بندوں کے حقوق ترک کرنے کے نقصانات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہم نے بندوں کے حقوق کی اَدائیگی سے دُنیا و آخرت میں حاصل ہونے والے چند فوائد سُنے، اِسی طرح بندوں کے حقوق ترک کرنے کی وجہ سے جو نقصانات ہو سکتے ہیں، آیئے! اس حوالے سے بھی کچھ سُنتے ہیں:

- بندوں کے حقوق اَدا نہ کرنے سے بندہ دوسروں کی دل آزاری جیسے کبیرہ گُناہ میں مُبتلا ہو سکتا ہے۔
- یہی دل آزاری حسد، کینے، بُغض اور دُشمنی جیسے کئی گُناہوں پر اُبھار سکتی ہے۔
- ان گُناہوں میں پڑنے کے سبب غیبتوں، چغلیوں، تہمتوں، بدگمانیوں اور کئی کبیرہ گُناہوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ یُوں بندوں کے حقوق کو ترک کرنا گویا کئی گُناہوں کا سبب بن سکتا ہے۔
- جن کے حُقُوق تَلَف کیے، انہیں راضی کرنے کیلئے بروزِ قیامت اپنی نیکیاں بھی دینی پڑ سکتی ہیں۔
- نیکیاں نہ ہونے کی صورت میں ان کے گناہوں کا بوجھ اُٹھانا پڑے گا اور یُوں جنَّت سے محروم ہونے پر عبرتناک اَنجام سے دوچار ہونا پڑ سکتا ہے۔
- دوسروں کے حُقُوق ضائع کرنے والے شَخْص سے لوگ نفرت کرتے اور بیزار رہتے ہیں۔

بندوں کے حقوق اَدا کرنے کے طریقے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو چیز جس قدر اَہم ہو، اس کے حُصُول کے لیے بھی اتنی ہی کوشش کی جاتی ہے، اگر مسلمان بندوں کے حقوق کی اَدائیگی کریں، تو اس سے دنیا و آخرت سنور سکتی

ہے اوراس کی اَدائیگی میں کوتاہی سے کام لیا تو دُنیاوآخرت دونوں ہی برباد ہوسکتی ہیں۔ لہٰذا کسی بھی ذی شعور شَخْص سے اس کی اَہمیَّت ڈھکی چُھپی نہیں۔ بندوں کے حقوق کا خیال رکھنے، بندوں کے حقوق اَدا کرنے کی عادت کس طرح بنائی جائے؟ آیئے! اس کے چند طریقے بھی سُنتے ہیں۔

حقوق کا علم حاصل کیجئے!

(1)...سب سے پہلے بندوں کے حقوق کا علم حاصل کرنا ہوگا، کسی بھی چیز کی صحیح معلومات کے بغیر اس پر عمل پیرا ہونا تقریباً ناممکن ہوتا ہے، افسوس! ہمارے مُعاشرے کی اکثریت چونکہ بندوں کے حقوق سے ہی ناواقف ہے، تو ان کی اَدائیگی سے بھی کوسوں دُور ہے۔ بندوں کے حقوق کے مُتَعَلِّق تفصیلی معلومات کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتب "اِحیاءُ العُلُوم جلد 2 صفحہ 626 تا 789" "والدین، زَوجین اور اَساتذہ کے حقوق"، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "ظُلم کا اَنجام" اور مکتبۃ المدینہ کا رِسالہ، تذکرہ امیرِ اہلسنّت (قسط 6) "حقوق العباد کی احتیاطیں" کا مُطالعہ بہت مُفید رہے گا۔

ہمیشہ مثبت سوچئے!

(2) کسی کے بارے میں مَنْفی سوچ کو دِل و دِماغ میں جگہ دینے اور اس کے ناپسندیدہ اَوصاف یادر کرنے کے بجائے مثبت سوچ قائم کیجئے اور اس کے اچھے اوصاف کو یادر کھئے۔

منقول ہے کہ ایک شَخْص اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے لئے حَضرتِ سَیِّدُنا عمرِ فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس پہنچا، دروازے پر پہنچ کر اس نے اَمیرُ المؤمنین کی زوجہ کی بلند آواز سے گفتگو سُنی، وہ یہ کہتے ہوئے لوٹ گیا کہ اَمیرُ المؤمنین تو خود اس مسئلے کا شکار ہیں، بعد میں اَمیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے بُلوا کر آنے (اور پھر لوٹ جانے) کی وجہ پوچھی، اس نے مکمل واقعہ عرض کیا تو حضرت سَیِّدُنا

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بیوی کے چند حُقُوق کے سبب میں اس سے دَرگُزر کرتا ہوں، (1) وہ مجھے جہنَّم سے بچانے کا ذریعہ ہے، اس کی وجہ سے میرا دل حرام کی خواہش سے بچا رہتا ہے (2) میری گھر سے غیر موجودگی میں وہ میرے مال کی حفاظت کرتی ہے (3) میرے کپڑے دھوتی ہے (4) میرے بچوں کی پرورش کرتی ہے (5) میرے لئے کھانا پکاتی ہے۔ اس نے کہا یہ اَوصاف تو میری بیوی میں بھی موجود ہیں، لہٰذا اب میں بھی اس سے دَرگُزر کِیا کروں گا۔ (تنبیہ الغافلین، باب حق المراۃ علی الزوج، ص ۲۸۰ ملخصاً)

احساسِ ذمہ داری پیدا کیجئے!

(3)...اپنے اندر احساسِ ذِمّہ داری پیدا کیجئے اور بندوں کے حقوق کو بھی اپنی ذِمّہ داری سمجھئے، بندوں کے حقوق اَدا کرنا بھی ہر مُسلمان کی ذِمّہ داری ہی ہے۔ ہمارے اَسلاف بھی اسے اپنی ذِمّہ داری سمجھتے اور اسی سوچ میں کُڑھتے رہتے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبدُالعزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ کا بیان ہے کہ جب انہیں مرتبۂ خلافت پر فائز کیا گیا تو گھر آکر مصلے پر بیٹھ کر رونے لگے، یہاں تک کہ داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی، میرے پوچھنے پر اِرشاد فرمایا: میری گردن پر اُمّتِ سرکار کا بوجھ ڈال دیا گیا ہے، جب میں بُھوکے فقیروں، مریضوں، مُسافروں، بُوڑھوں، بچوں، اَلْغَرَض! تمام دُنیا کے مُصیبت زَدوں کی خبر گیری کے مُتَعَلِّق سوچتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہ کہیں ان کے مُتَعَلِّق اللہ عَزَّوَجَلَّ بازپُرس نہ فرمائے اور مجھ سے جواب نہ بن پڑے، بس اس بھاری ذِمّہ داری کا اِحساس اور اسی کی فکر مجھے رُلا رہی ہے۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۱۸۹)

نیکیوں پر حریص بن جایئے!

(4)...بندوں کے حقوق کی اَدائیگی اپنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ مال و دولت کی حرص کو چھوڑ کر نیکیوں پر خُود کو حریص بنانے کی کوشش کی جائے، ہمیں نہیں معلوم کہ ہماری کون سی نیکی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دائمی رِضا کا سبب بن جائے، اس لیے چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی نہ چھوڑی جائے، لوگوں سے اچھا سُلُوک کرنے کے فضائل پڑھے جائیں اور ثواب کی نِیَّت سے بندوں کے حقوق کی اَدائیگی پر کمر بستہ رہا جائے۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: لوگوں سے اچھا سُلُوک کرنا صدقہ ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب مداراۃ الناس و من لا یومن شرہ، ج ۸، رقم ۱۲۶۳۰، ص ۳۸)

خوفِ خدا کا جام پیجیے!

(5)... بندوں کے حقوق کی اَدائیگی کے ساتھ ساتھ دیگر اچھے اَوصاف کو اَپنانے اور بُری عادتوں سے پیچھا چُھڑانے کا ایک اَہم ذریعہ خوفِ خدا بھی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا ابُوالحسن ضریر رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی شخص کی سعادت مندی کی علامت یہ ہے کہ اسے بدبختی کا خوف لاحِق رہے، کیونکہ خوف اللہ عَزَّوَجَلَّ اور بندے کے درمیان لگام ہے، جب کسی بندے کی لگام ٹُوٹ جائے تو وہ ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، ج ۴، ص ۱۹۹) لہٰذا اس نعمتِ عظمیٰ کے حُصُول کی کوشش کی جائے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بندوں کے حقوق کی اَدائیگی کے ساتھ ساتھ دیگر نیک کام بھی ہماری زندگی کا حصہ بن جائیں گے۔

خوفِ خدا پیدا کرنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل میں خوفِ خدا کی شمع جلانے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی

کا مَدَنی ماحول اپنانا بھی ہے، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والے نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا بھی انسان کے دل میں خوفِ خدا پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ ایسی صحبت پانے کیلئے اپنے شہر میں ہر جمعرات کو ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کو معمول بنایئے، عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر اختیار کیجئے، ہفتہ وار مدنی مُذاکرے میں شرکت اور مدنی انعامات پر عمل کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے اپنی آخرت بہتر بنانے کی فکر پیدا ہوگی اور آئندہ پابندِ سُنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِضائے اِلٰہی، حصولِ ثوابِ اور دِیگر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ وقتاً فوقتاً ماں باپ، بہن بھائیوں، رِشتہ داروں، دوستوں، عزیز و اقرباء، اُستاد و شاگرد، سیٹھ و مُلازم، نگران و ماتحت وغیرہ سے مُعافی تلافی کا سلسلہ ہوتا رہنا چاہیے۔ بعض اوقات نفس معافی مانگنے کی طرف آسانی سے مائل نہیں ہوتا، بلکہ یہ ذہن ہوتا ہے کہ میں تو معافی میں پہل نہیں کروں گا، وہ مجھ سے معافی مانگے گا تو میں مُعاف کر دوں گا، میں خود معافی نہیں مانگوں گا۔ قربان جایئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عظیم شخصیّت پر کہ بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ مدنی چینل پر براہِ راست (Live) لاکھوں عاشقانِ رسول سے معافی مانگ رہے ہوتے ہیں کہ میری وجہ سے اگر کسی کا بڑے سے بڑا اور چھوٹے سے چھوٹا بھی کوئی حق تلف ہوا ہو، تو رِضائے اِلٰہی کے لیے مجھے معاف کر دیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے، ایک دُوسرے سے معافی مانگنے کا کیسا پیارا انداز سکھایا جا رہا ہے، کیسی مدنی سوچ دی جا رہی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اس پیاری ادا

کو بھی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سُنا،

- بندوں کے حقوق اَدا کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کا باعث ہے اور انہیں تَلَف کرنا، ان کی ناراضی کا سبب ہے۔
- بندوں کے حقوق تَلَف کرنا جہنَّم کا مُسْتَحِق بننے کے ساتھ ساتھ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سخت پکڑ میں گرفتار کرواسکتا ہے۔
- بندوں کے حقوق اگر دُنیا میں اَدا نہ کیے تو قیامت میں اَدا کرنے ہوں گے، یہاں مال سے اَدا کر سکتے ہیں، جبکہ وہاں اعمال سے اَدا کرنے ہوں گے۔
- وہ اَفراد جو ہمارے ماتحت ہوں، جیسے ہمارے مُلازم، چھوٹے بہن بھائی وغیرہ، ان کے حُقُوق کا بالخصوص خیال رکھنا چاہیے، کیونکہ عُموماً ایسے ہی لوگوں کے حُقُوق تَلَف کیے جاتے ہیں۔
- بندوں کے حقوق کی صحیح ادائیگی کے لیے اس کا علم سیکھنا بھی بے حد ضروری ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور ناخن کاٹنے کے چند آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطفٰے

جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

ناخن کاٹنے کے آداب:

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے ناخُن کاٹنے کے چند مدنی پُھول سُنتے ہیں: (1) جُمعہ کے دن ناخن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۶۶۸) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولٰینا امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمعہ کے روز ناخُن تَرَشْوائے (کاٹے) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخُن تَرَشْوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتَار ج ۹ ص ۶۶۸، بھارِشریعت حصّہ ۱۶ ص ۲۲۶،۲۲۵) (2) ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۶۷۰،

اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۱ ص ۱۹۳) (3) پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیاں سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ (اَیضاً) (4) جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸) (5) دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے برص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔ (اَیضاً) (6) ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (اَیضاً)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پَرْوَرْدْگار
سنّتوں کی تربیت کے قافِلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش، ص ۶۳۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب جمعرات کا دِن آتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (اَلْفِردَوس بماثور الْخِطاب ج ۱ ص ۱۸۴ حدیث ۶۸۸)

یا نبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام اس پہ ہے ناز مجھ کو ہُوں تیرا غلام

اپنی رحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عمل خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج شب براءَت ہے، نجات پانے کی رات ہے، بھلائیوں والی رات ہے، رحمتوں والی رات ہے، دُعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، بخشش کی رات ہے، تقسیمِ رزق کی رات ہے، حاجیوں کے نام لکھے جانے کی رات ہے، جہنم سے چھٹکارا پانے کی رات ہے، سعادت مندی یا بد بختی لکھے جانے کی رات ہے، آج وہ رات ہے کہ آئندہ شبِ براءَت تک مرنے والوں کے نام ملک الموت حضرتِ سیدنا عزرائیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سپرد کئے جاتے ہیں، آہ!

عزیزا یاد کر جس دن کہ عِزرائیل آئیں گے		نہ جاوے کوئی تیرے سَنگ اکیلا تُونے جانا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زِندگی موت کی اَمانت ہے جو دِھیرے دِھیرے اور کبھی اچانک ہی موت کے مُنہ میں چلی جاتی ہے، ہر جاندار کو موت کے دروازے سے گُزرنا پڑے گا۔ موت کا وَقْت

یقیناً مُعیَّن ہے مگر ہمیں اس کا علم نہیں کہ کب موت سے ہمارا سامنا ہو جائے۔ لیکن جب سر اور داڑھی کے بالوں میں چاندنی چمکنے لگے (یعنی سفید بال نمودار ہو جائیں) اور عُمر بھی زِیادہ ہو جائے تو پھر جان لینا چاہیے کہ اب اِمتحان سر پر ہے کیونکہ جوانی کی اُڑان کے بعد بُڑھاپے کی ڈھلان موت کے قاصد (پیغام دینے والے) ہیں۔ آیئے! موت کے ان قاصدوں کے بارے میں ایک حِکایَت سُنتے ہیں اوراس سے نصیحت کے مَدَنی پُھول چُن کر اپنی اصلاح کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ

موت کے تین (3) قاصد:

اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام اور حضرتِ سیِّدُنا عزرائیل مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلَام میں دوستی تھی۔ ایک بار جب حضرتِ سیِّدُنا مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام آئے تو حضرت سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام نے اِستِفسار فرمایا کہ آپ مُلاقات کے لیے تشریف لائے ہیں یا میری رُوح قَبض کرنے کے لیے؟ کہا: مُلاقات کے لیے۔ فرمایا: مجھے وفات دینے سے قبل میرے پاس اپنے قاصِد (پیغام دینے والے) بھیج دینا۔ مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام نے کہا: میں آپ کی طرف دو(2) یا تین(3) قاصد بھیج دوں گا۔ چُنانچِہ جب رُوح قَبض کرنے کے لیے مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام آئے تو آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: آپ نے میری وفات سے قبل قاصِد بھیجنے تھے وہ کیا ہوئے؟ حضرتِ سیِّدُنا مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام نے کہا: سیاہ یعنی کالے بالوں کے بعد سفید بال، جسمانی طاقت کے بعد کمزوری اور سیدھی کمر کے بعد کمر کا جُھکاؤ، اے یعقوب (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام)! موت سے پہلے انسان کی طرف میرے قاصد ہی تو ہیں۔ (مُکاشَفۃُ القُلوب ص ۲۱)

بیماری بھی موت کا قاصِد ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت کو سُن کر ہمیں معلوم ہوا کہ رُوح قَبض کرنے سے پہلے مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنے قاصد بھیجتے ہیں تاکہ بندہ سنبھل جائے اور اپنے گُناہوں سے توبہ کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کی بَجاآوری میں لگ جائے اور اپنی آخرت کی تیاری میں مشغول ہوجائے۔یادرکھئے موت کے ان تین(3) قاصِدوں کے علاوہ مختلف بیماریاں،کانوں اور آنکھوں کا تَغَیُّر(یعنی پہلے نظر اچّھی تھی پھر کمزور پڑگئی اسی طرح سننے کی قوت کا کم یا ختم ہونا) بھی موت کے قاصد ہیں۔ہم میں سے بَہُت سے لوگ ایسے ہوں گے جن کے پاس مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے یہ قاصِد پیغامِ اَجَل (یعنی موت کا پیغام) لاچکے ہوں گے مگر ہماری غفلت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگر کسی کے سیاہ بالوں کے بعد سفید بال آنے لگیں تووہ اپنے دل کوڈھارس دیتے ہوئے کہتاہے کہ یہ تو نَزلے سے بال سفید ہوگئے ہیں یافکروں اور پریشانیوں نے مجھے بُوڑھا کردیا ورنہ ابھی میری عمر ہی کیاہے !اِسی طرح بیماری بھی موت کانُمایاں قاصِد ہے مگر اس میں بھی سراسر غفلت برتی جاتی ہے حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ''بیماری'' کے سبب بھی روزانہ بے شُمار اَفراد موت کا شکار ہوجاتے ہیں!بلکہ مریض کوتوبہُت زیادہ موت کو یادرکھنا چاہیے کہ کیامعلوم جوبیماری ہمیں معمولی محسوس ہو رہی ہے وُہی مُہلِک(یعنی ہلاک کرنے والی) صُورتِ اِختیار کرجائے اورآن کی آن میں فَنا کے گھاٹ اُتار دے پھر اپنے روئیں دھوئیں،دُشمن خُوشیاں مَنائیں اور مَرنے والا مَوت سے غافِل مَرِیض مَنوں مٹّی تلے اندھیری قبر میں جاپڑے!آہ!اس وقت مرنے والا ہو گا اور اُس کے اچھّے یابُرے اعمال،یقیناً ہمیں نہیں معلوم کہ آج کادن ہماری زِنْدگی کا آخری دن یا آنے والی رات ہماری زِنْدگی کی آخری رات ہو،بلکہ ہمارے پاس تواس کی بھی ضَمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس بھی لے

سکیں گے یا نہیں؟ عین ممکن ہے کہ جو سانس ہم لے رہے ہیں وہی آخری ہو دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے! آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں شخص بالکل ٹھیک ٹھاک تھا، بظاہر اسے کوئی مَرض بھی نہ تھا، لیکن اچانک ہارٹ فیل ہوجانے کی وجہ سے چند ہی لمحوں میں موت کے گھاٹ اُتر گیا، لہٰذا بے جا خواہشات اور لمبی اُمیدوں کے بجائے ہر وَقْت اپنی موت کو یاد رکھنا چاہیے۔

موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ
جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ
موت آئی پہلواں بھی چل دیئے
خُوبصورت نوجواں بھی چل دیئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت نے آدبوچا:

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن محمد قرشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "کسی شہر میں ایک بہت دولت مند نوجوان رہتا تھا۔ اسے ہر طرح کی دُنیوی نعمتیں مُیسّر تھیں۔ اس کے پاس ایک اِنتہائی حَسِین وجَمِیل لونڈی تھی جس سے وہ بہت زیادہ مَحَبَّت کرتا تھا۔ خُوب عیش وعِشرت میں اس کے دن رات گزر رہے تھے، اسے ہر طرح کی دُنیوی نِعمتیں مُیسر تھیں لیکن وہ اَولاد کی نعمت سے محروم تھا، اس کی بڑی خواہش تھی کہ اس کی اَولاد ہو۔ کافی عرصہ تک اسے یہ خُوشی نصیب نہ ہو سکی پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے وہ لونڈی اُمید سے ہُوئی۔ اب تو اس مالدار نوجوان کی خُوشی کی اِنتہا نہ رہی، وہ خُوشی سے پُھولے نہ سَماتا تھا،

اِنتِظار کی گھڑیاں اس کے لئے بہت صبر آزما تھیں بالآخر وہ وقت قریب آگیا جس کا اُسے شِدَّت سے اِنتظار تھا لیکن ہوتا وہی ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا ہے۔ اچانک وہ مالدار نوجوان بیمار ہوگیا اور کچھ ہی دنوں بعد اَولاد کے دیدار کی حسرت دل ہی میں لئے اس بے وَفا دُنیا سے کُوچ کرگیا۔ جس رات اس نوجوان کا انتقال ہوا اسی رات اس کا خوبصورت سا بچہ پیدا ہوا لیکن باپ اپنے بچے کو نہ دیکھ سکا۔ (عیون الحکایات ج ۱ص ۱۹۶)

عمرِ دراز مانگ کر لائے تھے چار دن — دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں
بلبل کو باغباں سے نہ صیّاد سے گلہ — قسمت میں قید لکھی تھی فصلِ بہار میں

موت کا ایک قاصد "بیماری"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: یُوں تو ہم میں سے ہر ایک کو موت سے غافل نہیں رہنا چاہیے اور ہر وَقْت موت کی تیاری کرنی چاہیے لیکن بالخصوص مَرِیض کا موت سے غافِل رہنا حیرت انگیز ہے۔ جیسا کہ بَیان کردہ واقعے میں ہم نے سُنا کہ وہ شخص بسترِ عَلالَت پر ہونے کے باوُجُود دُنیوِی مُعامَلات میں اُلجھا رہا اور موت نے اسے آدبوچا اور اس کی ساری خواہشیں اور آرزئیں دھری کی دھری رہ گئیں۔

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مریض کو چاہیے کہ موت کو کثرت سے یاد کرے، توبہ کرتے ہوئے موت کی تیاری کرے، ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے، خُوب گِڑگِڑا کر دُعا کرے، عاجزی کا اِظہار کرے، خالق ومالک جَلَّ جَلَالُہ سے مدد مانگنے کے ساتھ ساتھ علاج بھی کرائے، قُوّت وطاقت ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر اَدا کرے، شکوہ وشکایت نہ کرے، تیمارداری کرنے والوں کی عزت واِحترام کرے۔ (رسائل امام غزالی، الادب فی الدین، ص ۴۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ہمیں بیماری میں بھی اپنی موت کو فراموش نہیں کرنا چاہیے اور شکوہ وشکایات کرنے کے بجائے بیماری کو باعثِ رحمت اور گُناہوں کے کفارے کا سبب سمجھنا چاہیے کیونکہ بعض معمولی بیماریاں مُوذی اَمراض سے تَحَفُّظ کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: زُکام بیماری نہیں ہے بلکہ دِماغی بیماریوں کا علاج، اس سے بہت مَرض دفع ہو جاتے ہیں۔ زُکام والے کو دیوانگی و جُنون نہیں ہوتا جسے کبھی خارِش ہو اُسے جُذام و کوڑھ نہیں ہوتا، زُکام وخارش میں رَبّ تعالٰی کی بہت حکمتیں ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ج۶، ص۳۹۵)

فقیہِ ملت مُفتی جلالُ الدّین امجدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "بیماری سے بظاہر تکلیف پہنچتی ہے لیکن حقیقت میں وہ بہت بڑی نعمت ہے جس سے مومن کو اَبدی راحت وآرام کا بہت بڑا ذَخیرہ ہاتھ آتا ہے۔" یہ ظاہری بیماری حقیقت میں رُوحانی بیماریوں کا بڑا زبردست علاج ہے بشرطیکہ آدمی مومن ہو اور سخت سے سخت بیماری میں صَبر وشکر سے کام لے، اگر صبر نہ کرے بلکہ جزع فزع کرے تو بیماری سے کوئی معنوی فائدہ نہ پہنچے گا یعنی ثواب سے محروم رہے گا۔ بعض نادان بیماری میں نہایت بے جا کلمات بول اُٹھتے ہیں اور بعض خُدائے تعالٰی کی جانب ظُلم کی نسبت کرکے کُفر تک پہنچ جاتے ہیں، یہ ان کی اِنتہائی شَقاوت (بدبختی) اور دُنیا و آخرت کی ہلاکت کا سبب ہے۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی۔ (انوار الحدیث، ص۱۹۷)

یاد رکھئے! بیماری کے فضائل اسی صُورت میں حاصل ہو سکیں گے کہ جب ہم اپنی زبان سے شکوہ وشکایت کا اِظہار کرنے کے بجائے صبر وشکر کا مُظاہرہ کریں۔ حضرت عطاء بن یسار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالٰی اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے اور ان سے فرماتا ہے: دیکھو یہ اپنی عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے؟" اگر وہ مریض اپنی عیادت کے لئے آنے

والوں کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے (یعنی شکر اَدا کرے) تو وہ فرشتے اس کی یہ بات بارگاہِ الٰہی میں عرض کر دیتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کا مجھ پر حق ہے کہ میں اسے جنَّت میں داخل کروں اور اگر اسے شِفا دوں تو اس کے گوشت کو بہتر گوشت سے بدل دوں اور اس کے گُناہ مٹا دوں۔ (موطا امام مالک، ج ۲، ص ۴۲۹، الحدیث: ۱۷۹۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ہر بیماری و پریشانی میں صبر کرنے اور اپنی موت کو یاد رکھتے ہوئے اس کی زِیادہ سے زِیادہ تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جہنّم کے دروازے پر نام:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آخرت کی تیاری نہ کرنا اور گناہوں پر ڈَٹے رہنا باعثِ ہلاکت اور خُدا و مُصطفٰے عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کا سبب ہے۔ موت کے بعد توبہ کا دروازہ بند کر دیا جائے گا اور ہمارے گُناہوں کا نتیجہ عذاب کی صُورت میں ہمارے سامنے آجائے گا، اُس وَقْت پچھتانے اور سَر پچھاڑنے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا، لہٰذا ابھی مَوقع غنیمت جانتے ہوئے گُناہوں سے سچّی توبہ کرکے نمازوں، رَمَضانُ المُبارَک کے روزوں اور سُنَّتوں بھری زِندگی گُزارنے کا عَہد کرتے ہوئے موت کی تیاری شروع کر دیجئے۔ ابھی ہم میں سے اکثر جوان ہیں اور جوانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے اسے عبادت ورِیاضت میں بسر کیجئے، کل بُڑھاپے میں ہمت ختم ہو جائے گی اَعضا بھی جواب دے چکے ہوں گے اس وقت عبادت کرنا مشکل ہو گا۔

شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مُفتیِ اعظم، ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

رِیاضت کے یہی دن ہیں بُڑھاپے میں کہاں ہمّت
جو کچھ کرنا ہو اب کرلو ابھی نُوریؔ جواں تم ہو

موت کا ایک قاصد "بڑھاپا"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح بیماری موت کا ایک قاصد ہے اسی طرح بُڑھاپا بھی موت سے پہلے اس کے قاصد کی حیثیت رکھتا ہے۔ یوں تو انسان کا کسی بھی وَقْت موت سے غافل رہنا گویا دُشمن کے گھیرے میں سو جانے کی طرح ہے مگر بُڑھاپے میں موت سے غفلت برتنا ایسا ہی ہے کہ دُشمن پے دَرپے حملہ کیے جائے اور ہم اپنے بچاؤ کی کوئی تدبیر بھی اختیار نہ کریں۔ بُڑھاپا عمر کا وہ آخری مرحلہ ہے کہ اس کے بعد سِوائے موت کے کوئی منزل نہیں اور یہی عمر انسان کو خوابِ غفلت سے بیدار کرتی اور نیکیوں کی طرف راغب کرتی ہے مگر اب اس عُمر میں بھی انسان غَفْلت سے کام لے تو ایسے شخص کا آخِرت میں کیا حال ہو گا۔ چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 22 سُوْرَۃُ الْفَاطِر آیت نمبر 37 میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۳۷﴾	تَرجَمۂ کنزالایمان: اور وہ اس میں چلّاتے ہوں گے اے ہمارے رَبّ ہمیں نکال کہ ہم اچھا کام کریں اس کے خلاف جو پہلے کرتے تھے اور کیا ہم نے تمہیں وہ عُمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا اور ڈر سُنانے والا تمہارے پاس تشریف لایا تھا تو اب چکھو کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر کی کتابوں میں ایک قول کے مُطابق (النَّذِیْرُ) سے مُراد بڑھاپا ہے۔ علامہ بَغَوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب ایک بال سفید ہو جاتا ہے تو وہ دوسروں سے کہتا ہے کہ تم بھی تیار ہو جاؤ کہ موت کا وَقْت قریب آ گیا ہے۔

(تفسیر بغوی، ج۳ص ۴۹۵، تفسیر در منثور، ج۷، ص ۳۲)

معلوم ہوا کہ بڑھاپا بھی موت کے قاصدوں میں سے ہے یہ ایسی عمر ہے کہ اس میں انسان کو خواہشاتِ نَفْس ترک کر کے دُنیا کی مَحبّت سے پیچھا چُھڑا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لو لگا لینی چاہیے اور زندگی کے باقی دن موت کی یاد اور آخرت کی تیاری میں بسر کرنے چاہییں۔ ہمارے بُزرگانِ دِین یوں تو اپنی ساری زندگی فکرِ آخرت اور اَحکامِ خُداوندی کی بجا آوری میں ہی بسر کرتے تھے مگر جب انہیں اپنی داڑھی یا سر کے بالوں میں ایک سفید بال نظر آ جاتا تو خَلْوَت نشینی اِخْتیار کر لیتے اور ہر وَقْت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادَت و رِیاضَت میں مَشْغُول ہو جاتے۔ جیسا کہ

خلوت نشین بزرگ:

حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی قوم کے سردار تھے۔ ایک دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی داڑھی میں ایک سفید بال دیکھا تو دُعا کی: "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اچانک ہونے والے حادِثات سے تیری پناہ چاہتا ہوں، مجھے معلوم ہے کہ موت میری تاک میں ہے اور میں اس سے بچ نہیں سکتا۔" پھر وہ اپنی قوم کے پاس تشریف لے گئے اور فرمانے لگے: "اے بنو سعد! میں نے اپنی جوانی تم پر وَقْف کر دی تھی اب تم میرا بُڑھاپا مجھے بخش دو۔" پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے گھر تشریف لائے اور عبادت میں مصروف ہو گئے یہاں تک کہ آپ کا وِصال ہو گیا۔ (بحر الدموع، ص ۱۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُوڑھا شخص موت کے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود بعض لوگ اس عمر میں بھی گُناہوں کی دَلْدَل میں پھنسے رہتے ہیں اور گالی گلوچ، فلموں ڈراموں، جُھوٹ، غیبت، چُغلی سے پیچھا نہیں چُھڑا پاتے نیز مال کمانے کی دُھن ان پر سوار رہتی ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "آدمی بُوڑھا ہوجاتا ہے مگر اس کی دو(2) چیزیں جوان رہتی ہیں: (۱) حرص اور (۲) لمبی اُمید۔"

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب کراھیۃ الحرص علی الدنیا، الحدیث ۱۰۴۷، ص ۵۲۱)

اسی طرح شہنشاہِ خُوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "بُوڑھے کا دل دو(2) چیزوں کی مَحبَّت میں جوان ہی رہتا ہے (۱) زِندگی اور (۲) مال کی مَحبَّت۔"

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب کراھیۃ الحرص علی الدنیا، الحدیث ۱۰۴۶، ص ۵۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ انسان چاہے بُڑھاپے کی دَہلیز پر ہی کیوں نہ پہنچ جائے لیکن مال و دولت کی مَحبَّت اور ہوس اس عمر میں بھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑتی اور یوں اُسے عبادت وریاضت کی چاشنی نصیب نہیں ہوتی۔ اپنے دل سے دُنیا کی مَحبَّت مِٹا کر موت کی یاد دل میں بٹھانے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "آنسوؤں کا دریا" سے 3 نصیحت آموز عربی اشعار کا ترجمہ سُنئے اور توبہ کے بعد اپنی بقیہ زِندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں گُزارنے کی نِیَّت کرلیجئے۔

(۱) اے بُوڑھے شخص! کیا بُڑھاپا آنے کے باوُجُود بھی تُو جہالت میں مُبتلا ہے؟ اب (اس عمر) میں تمہاری طرف سے جہالت کا مُظاہرہ اچھا نہیں۔

(۲) تیرا فیصلہ تو سر کی سفیدی نے کر دیا مگر پھر بھی تُو دُنیا کی طرف مائل ہوتا ہے اور ناپائیدار (دُنیا) تجھے دھوکہ دے رہی ہے۔

(۳) ناپائیدار دُنیا اور (اس پر) افسوس کرنا چھوڑ دے، کہ ایک دن تُو بھی مرنے والا ہے، اور ایسے پختہ اِرادہ کے ساتھ آگے بڑھ جس میں کسی بیہودہ پن کی آمیزش نہ ہو۔

آخِرت کے مُقابلے میں دُنیا کی حیثیت

حضرتِ سَیِّدُنا مُستَورِد بن شَدَّاد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آخرت کے مُقابلے میں دُنیا اتنی سی ہے جیسے کوئی اپنی اس اُنگلی کو سمندر میں ڈالے تو وہ دیکھے کہ اس اُنگلی پر کتنا پانی آیا۔"

(صَحِیح مُسلِم، ص۱۵۲۹، حدیث۲۸۵۸ دار ابن حزم بیروت)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ (مثال) بھی فقط سمجھانے کے لئے ہے، ورنہ فانی اور مُتَناھی (ختم ہونے والی اور اِنتہا کو پہنچنے والی دُنیا) کو باقی غیر فانی غیر مُتَناھی (ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت) سے (اتنی) سی بھی نسبت بھی نہیں جو بھیگی اُنگلی کی تَری کو سمندر سے ہے۔ خیال رہے کہ دنیا وہ ہے جو اللہ سے غافل کر دے، عاقِل (عقلمند) عارف کی دُنیا تو آخِرت کی کھیتی ہے، اُس کی دُنیا بہت ہی عظیم ہے، غافل کی نماز بھی دُنیا ہے، جو وہ نام و نُمود کے لئے اَدا کرتا ہے، عاقِل کا کھانا، پینا، سونا، جاگنا بلکہ جینا مرنا بھی دِین ہے کہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت ہے، مُسلمان اِس لیے کھائے پیئے سوئے جاگے کہ یہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتیں ہیں۔ حیاۃُ الدُّنیا اور چیز ہے، حیٰوۃٌ فِی الدُّنیا اور، حیاۃٌ لِلدُّنیا کچھ اور، یعنی دُنیا کی زِندگی، دُنیا میں زِندگی، دُنیا

کے لئے زِندگی۔ جوزِندَگی دُنیامیں ہو مگر آخرت کے لئے ہو دُنیا کے لئے نہ ہو، وہ مُبارَک ہے۔

(مراٰۃ، ج ۷، ص ۳)

دل سے میرے دُنیا کی مَحبَّت نہیں جاتی
سرکار گُناہوں کی بھی عادت نہیں جاتی
دِن رات مُسلسل ہے گُناہوں کا تَسلسُل
کچھ تم ہی کرو نا یہ نحوست نہیں جاتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُو اچانک موت کا ہو گا شکار:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت سے پہلے اس کے قاصد آتے ہیں مگر اس اِنتظار میں ہرگز نہیں رہنا چاہئے کہ جب موت کے قاصد آجائیں گے تو پھر اس کی تیاری شروع کریں گے، بعض اَوقات موت کے قاصد نہیں آتے اور انسان اچانک ہی موت کا شکار ہو جاتا ہے۔ لٰہذا! اس سے پہلے کہ اچانک پیامِ اَجَل (یعنی موت کا پیغام) آن پہنچے اور ہم اپنے عزیز واَقْرِباء کو روتا چھوڑ کر دُنیا کی فانی رونقوں ،لذّتوں اورآسائشوں سے مُنہ موڑ کر قبر کے ہولناک اور تاریک گڑھے میں ہزاروں مُردوں کے درمیان تنہا جاسوئیں، ابھی سے موت کی تیاری شُروع کر دیجئے اور جوانی کے نَشے میں مدہوش ہونے کی وجہ سے غفلت کا جو پردہ ہماری عقل پر پڑ چُکا ہے اسے چاک کرنے کیلئے آیئے !نوجوانوں کی اچانک موت کے چند عبرتناک واقعات سُنتے ہیں۔

سیلاب میں غرق ہو گیا

منقول ہے ایک شخص نے سیلاب آنے کی جگہ اپنا گھر بنا رکھا تھا۔ جب اس سے کہا گیا کہ "یہ بہت خطرناک جگہ ہے یہاں سے ہٹ جاؤ۔" تو اس نے کہا: "مجھے معلوم ہے کہ یہ جگہ خطرناک ہے لیکن اس کی خُوبصورتی و شادابی نے مجھے تَعَجُّب میں ڈال دیا ہے۔" اس سے کہا گیا کہ "تمام رونقیں اور خُوبصورتیاں زندگی کے ساتھ ہیں، لہٰذا اپنی جان کی حفاظت کر، اپنے آپ کو خطرے میں نہ ڈال۔" اُس نے کہا: "میں یہ جگہ ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔" پھر ایک رات حالتِ نیند میں اسے سیلاب نے آلیا اور وہ غرق ہو کر مر گیا۔ (عیون الحکایات، ص۴۴۶)

شادی کے ارمان خاک میں مل گئے

شیخِ طریقت، امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایک نوجوان کی اچانک موت کا عبرت ناک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ بنگلہ دیش میں ایک نوجوان نے داڑھی رکھی تھی، جب اُس کی شادی کا وَقت قریب آیا تو والِدَین نے داڑھی مُنڈوانے پر مجبور کیا۔ بادِلِ ناخواستہ (یعنی نہ چاہتے ہوئے بھی) نائی کے پاس جاکر داڑھی مُنڈوا کر گھر کی طرف آتے ہوئے سڑک عُبُور کر رہا تھا کہ کسی تیز رفتار گاڑی نے کچل کر رکھ دیا، اُس کا دم نکل گیا اور اُس کی شادی کے اَرمان خاک میں مل گئے، ماں باپ نہ بچا سکے! نہ شادی ہوئی نہ داڑھی رہی۔ (نیکی کی دعوت، ص۵۵۶)

شادی کا گھر ماتم کدہ بن گیا

ایک شخص جس کا گھر قبرستان کے قریب تھا اُس نے اپنے بیٹے کی شادی کے سلسلے میں رات ناچ رنگ کی محفِل قائم کی، لوگ ناچ کُود اور دھما چوکڑی میں مشغول تھے کہ قبرستان کا سنّاٹا چیرتی ہوئی دو

عَرَبی اشعار پر مُشتمِل ایک گرجدار آواز گُونج اُٹھی، "اے ناچ رنگ کی ناپائدار لذّتوں میں مُنہمِک ہونے والو! موت تمام کھیل کُود کو خَتْم کر دیتی ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہم نے دیکھے جو مسرّتوں اور لذّتوں میں غافِل تھے موت نے انہیں اپنے اہل وعیال سے جُدا کر دیا!" راوی کہتے ہیں۔ خدا کی قسم! چند دنوں کے بعد دُولھا کا انتِقال ہو گیا۔ (ابن ابی دنیا، کتاب الاعتبار واعقاب السرور والاحزان، الرقم ۱۴۱، ج ۶، ص ۳۱)

کِھلکِھلا کر ہنس رہا ہے بے خبر
قبر میں روئے گا چیخیں مار کر
کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص712)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے شادی کے ہنستے بستے گھر میں! موت کی آندھی آئی اور ٹھٹھہ مسخریوں، دھما چوکڑیوں، سَنگیت کی دُھنوں، چٹکُلوں اور قہقہوں شادمانیوں اور مسرّتوں، مچلتے ارمانوں اور خوشی کی تمام راحت سامانیوں کو اُڑا کر لے گئی۔ دولہا میاں موت کے گھاٹ اُتر گئے اور خوشیوں بھرا گھر دیکھتے ہی دیکھتے ماتم کدہ بن گیا۔ اِس حِکایت کو سن کر شادیوں میں بے ہودہ فنکشن برپا کرنے والوں اور ان میں شریک ہو کر گانے باجے کی دُھنوں پر ہنس ہنس کر خوشی کے نعرے بُلند کرنے والوں کی آنکھیں کُھل جانی چاہئیں۔

نہیں درکار وہ خوشیاں جو غفلت کا بنیں ساماں

عطا کر اپنی اُلفت اپنے پیارے کا تُو غم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص99)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کہاں ہیں وہ خوبصورت چہرے

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نوجوانوں کو دُنیا کی بے ثَباتیوں، اس کی بیوفائیوں اور قَبْر کی تاریکیوں کا اِحساس دِلا کر خوابِ غفلت سے بیدار کرنے اور قَبْر و حشْر کی تیّاری کا ذِہن بنانے کیلئے دَورانِ خُطبہ فرمایا کرتے: کہاں ہیں وہ خُوبصورت چِہرے والے؟ کہاں ہیں اپنی جوانیوں پر اِترانے والے؟ کِدھر گئے وہ بادشاہ جِنھوں نے عالیشان شہر تعمیر کروائے اور انہیں مضبوط قلعوں سے تقْوِیَت بخشی؟ کدھر چلے گئے میدانِ جنگ میں غالِب آنے والے؟ بیشک زَمانے نے اُن کو ذلیل کر دیا اور اب یہ قَبْر کی تاریکیوں میں پڑے ہیں۔ جلدی کرو! نیکیوں میں سبقت کرو! اور نَجات طَلَب کرو۔

(شعب الایمان، باب فی الزہد وقصر الامل، ۷/ ۳۶۴، حدیث: ۱۰۵۹۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عَقْل مند وہی ہے جو اپنی موت سے پہلے موت کی تیاری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذَخیرہ اِکٹّھا کرلے اور سُنّتوں کا مَدَنی چَراغ قَبْر میں ساتھ لیتا جائے اور یُوں قَبْر کی روشنی کا اِنتِظام کرلے، ورنہ قَبْر ہرگز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے اندر کون آیا! امیر ہو یا فقیر، وزیر ہو یا اُس کا مُشِیر، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا چپڑاسی، سیٹھ ہو یا مُلازِم، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مزدُور اگر کسی کے ساتھ بھی توشَۂ آخرت میں کمی رہی، نمازیں قَصدًا قضا کیں، رَمَضان شریف کے روزے بلا عُذرِ شَرعی نہ رکھے، فَرض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر اَدا نہ کیا، باوُجُودِ قدرت شَرعی پردہ

نافِذ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی کی، جھوٹ، غیبت، چُغلی کی عادت رہی، فلمیں، ڈرامے دیکھتے رہے، گانے باجے سُنتے رہے، داڑھی مُنڈواتے یا ایک مٹّھی سے گھٹاتے رہے۔ اَلْغَرَض خُوب گُناہوں کا بازار گرم رکھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کی صُورت میں سِوائے حَسرت وندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! موت کا دِن مُقرَّر ہے، ہم دُنیا کے کسی بھی کونے میں چلے جائیں، مضبوط سے مضبوط عمارت میں جا چھپیں یا عالیشان محلّات میں بند ہو جائیں لیکن موت اپنے وَقْت پر ضرور آکر رہے گی۔ چُنانچہ پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّساء کی آیت نمبر 78 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍؕ		ترجَمۂ کنز الایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو

منقول ہے ایک مرتبہ ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام حضرت سیِّدُنا سُلَیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئے اور آپ کے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص کو مسلسل دیکھتے رہے پھر باہر چلے گئے، اس شخص نے حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سے پُوچھا: یہ کون تھے؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: یہ ملکُ الموت تھے۔ اس نے کہا: میں نے ان کی طرف دیکھا تو وہ مجھے یُوں دیکھ رہے تھے کہ جیسے مجھے ہی لینے آئے ہوں۔ حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اب تم کیا چاہتے ہو؟ کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے مجھے بچالیں اور ہَوا کو حکم دیں کہ وہ مجھے ہِند کے کسی دُور دراز علاقہ میں پہنچا دے۔ حکم سُنتے ہی ہَوا نے اسے وہیں پہنچا دیا۔ مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلَام جب دوبارہ آئے تو حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے پُوچھا: تم میرے

قریب بیٹھے شخص کو مسلسل کیوں دیکھ رہے تھے؟ مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: مجھے اس پر حیرانگی ہورہی تھی کہ مجھے حکم یہ ملا تھا کہ کچھ دیر بعد اس کی رُوح ہند کے دُور دراز علاقہ میں قبض کروں حالانکہ وہ آپ کے پاس بیٹھا تھا۔ (احیاء العلوم ج۵ ص۲۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ وہ شخص اس گُمان میں تھا کہ اگر میں مَلَکُ الْمَوت کی نظروں سے اَوجھل ہوکر کئی میل دُور چلا جاؤں گا تو شاید موت سے بچنے میں کامیاب ہو جاؤں مگر آہ! جس مقام پر اس کی موت پہلے سے ہی لکھی جاچکی تھی وہ خُود وہاں پہنچ گیا۔ یاد رکھئے! موت کسی کو نہیں چھوڑتی ہر جاندار کو موت کا مزا چکھنا پڑے گا۔ چُنانچہ پارہ 17 سُوْرَۃُ الْاَنبیا کی آیت نمبر 35 میں ارشاد ہوتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ	ترجَمۂ کنزالایمان: ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: اِنسان ہوں یا جن ّیا فِرِشتہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا ہر ایک کو موت آنی ہے۔ اور ہر چیز فانی ہے۔ (نورُالعرفان، ص۱۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے قرآنِ کریم واضِح لفظوں میں یہ اعلان فرمارہا ہے کہ موت ہر ایک کو آنی ہے اس سے کوئی نہیں بچ سکتا اس کے باوُجود بھی ہم اس کی تیاری نہ کریں تو کس قدر افسوس کی بات ہے۔ اگر کوئی شخص کسی پُرلُطف اور رَنگ وسُرور کی بڑی محفل میں شریک ہو اور اسے یہ خبر دے دی جائے کہ ابھی کوئی سپاہی آئے گا اور تمہیں سب کے سامنے پانچ (5) کوڑے مارے گا تو یقیناً اُسے وہ محفل بدمزہ اور زندگی بے رونق معلوم ہونے لگے گی مگر موت جو ہر لمحہ ہمارے

پیچھے چلی آرہی ہے اور کسی بھی وَقْت تمام تر سختیوں کے ساتھ آکر پکڑ سکتی ہے پھر بھی ہم غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔

گو پیشِ نظر قبر کا پُرہول گڑھا ہے
افسوس! مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص382)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت کی سختیاں

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ موت کی سختیوں کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: نَزع اُس تکلیف کا نام ہے جو براہِ راسْت رُوح پر نازِل ہوتی ہے اور تمام اَجزاء کو گھیر لیتی ہے یہاں تک کہ رُوح کا وہ حِصّہ بھی تکلیف محسوس کرتا ہے جو بدن کی گہرائیوں میں ہے۔ نَزع کی تکالیف براہِ راسْت رُوح پر حملہ آور ہوتی ہیں اور پھر یہ تکالیف تمام بدن میں یوں پھیل جاتی ہیں کہ ہر ہر رَگ، پٹھے، حصّے اور جوڑ سے رُوح کھینچی جاتی ہے نیز ہر بال کی جڑ اور سَر سے پاؤں تک کی کھال کے ہر حصّے سے رُوح نکالی جاتی ہے، لہٰذا اُس وَقْت کی تکلیف اور دَرْد کا کون اَندازہ کر سکتا ہے۔ بُزرگوں نے تو یہاں تک فرمادیا ہے کہ موت کی تکلیف تلوار کے وار، آرے کے چِیرنے اور قینچی کے کاٹنے سے بھی زِیادہ تکلیف دہ ہے کیونکہ جب تلوار کا وار بدن پر پڑتا ہے تو بدن کو تکلیف اسی وَجہ سے محسوس ہوتی ہے کہ اس کا رُوح کے ساتھ تَعلُّق قائم ہے۔ تو ذرا اَندازہ کرو کہ اس وَقْت کس قدر تکلیف ہوگی جب تلوار براہِ راست رُوح پر پڑے گی؟ جب کسی کو تلوار سے زَخْمی کیا جائے تو مدد مانگ سکتا اور چیخ

وپُکار کرسکتاہے کیونکہ اس کے زَبان و جسم میں طاقت مَوجُود ہے جبکہ مرنے والے کی آواز اور چیخ وپُکار تکلیف کی وَجہ سے خَتم ہو جاتی ہے کیونکہ موت کی تکلیف اس وَقْت بڑھ کر دل پر غَلَبہ کر لیتی ہے اور پھر پورے بدن کی طاقت چھین کر ہر حِصّے کو کمزور کر دیتی ہے، یہاں تک کہ کسی بھی حِصّے میں مدد مانگنے کی طاقت نہیں رہتی، نیز سوچنے سمجھنے کی صلاحیّت پر غالب آکر اسے حیران وپریشان کر دیتی ہے جبکہ زَبان کو گُونگا اور باقی جِسْمانی حِصّوں کو بے جان کر دیتی ہے، اگر کوئی شخص نَزع کے وَقْت رونا، چِلّانا یا مدد مانگنا بھی چاہے تو ایسا نہیں کر سکتا اور اگر کچھ طاقت باقی بھی ہو تو اس وَقْت اس کے حلق اور سینے سے غَرغَرہ اور گائے بیل کے ڈکَرانے کی آواز ہی سنو گے، اس کا رَنگ مٹیالا ہو جاتا ہے گویا مٹی سے بنا تھا تو مرتے وقت بھی مٹی ظاہِر ہوتی ہے، ہر رَگ سے رُوح نکالی جاتی ہے، جس کی وَجہ سے تکلیف جسم کے اَندر باہر ہر جگہ پھیل جاتی ہے، آنکھوں کے ڈھیلے اُوپر چڑھ جاتے ہیں، ہونٹ سُوکھ جاتے ہیں، زبان سُکڑ جاتی ہے اور اُنگلیاں نیلی پڑ جاتی ہیں، جس بدن کی ہر ہر رَگ سے رُوح نکالی جاچکی ہو، اس کی حالت مَت پُوچھو کیونکہ اگر جِسْم کی ایک رَگ بھی کھنچ جائے تو بہت زِیادَہ تکلیف ہوتی ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ پوری رُوح کو ایک رَگ سے نہیں بلکہ ہر ہر رَگ سے نکالا جاتا ہے تو کس قدر تکلیف ہوتی ہو گی؟ اور پھر آہستہ آہستہ جسم کے ہر ہر حِصّے پر موت طاری ہوتی ہے، پہلے قدم ٹھنڈے پڑتے ہیں پھر پنڈلیاں اور پھر رانیں ٹھنڈی پڑ جاتی ہیں اور یوں جِسْم کے ہر ہر حِصّے کو سختی کے بعد پھر سختی اور تکلیف کے بعد پھر تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہاں تک کہ رُوح حلق تک کھینچ لی جاتی ہے، یہی وہ وَقْت ہوتا ہے جب مرنے والے کی اُمّیدیں دُنیا اور دُنیا والوں سے ختم ہو جاتی ہیں جبکہ توبہ کا دروازہ کچھ ہی دیر پہلے بند ہو جاتا ہے اور پھر حسرت وندامت اسے چاروں جانب سے گھیر لیتی ہے۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۵۱۲، ۵۱۱، ملتقطاً)

نزع میں ربِّ غفّار تجھ سے　　موت سے قبل بیمار تجھ سے
طالبِ جلوۂ مصطفٰے ہے　　یا خُدا تجھ سے میری دُعا ہے
وِردِ لب کلمۂ طَیِّبَہ ہو　　اور ایمان پر خاتمہ ہو
آ گیا ہائے وقتِ قضا ہے　　یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۱۳۵، ۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت کے وَقْت کی تکلیف تو مُردہ ہی جان سکتا ہے مگر ہمیں اپنی موت کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: موت خوفناک ہے اور اس کا خطرہ بہت بڑا ہے لیکن پھر بھی لوگ اس سے غافل ہیں کہ اس کے بارے میں سوچ بچار کرتے ہیں نہ اسے یاد کرتے ہیں اور اگر کوئی یاد بھی کرتا ہے تو بے توجہی سے کرتا ہے کہ دل دُنیوی خواہشات میں مشغول رہتا ہے لہٰذا موت کی یاد سے دل کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا، البتہ فائدہ اس طریقے سے پہنچ سکتا ہے کہ موت کو اپنے سامنے سمجھتے ہوئے یاد کرے اوراس کے علاوہ ہر چیز کو اپنے دل سے نکال دے جیسے کوئی شخص خطرناک جنگل میں سفر کا ارادہ کرے یا سمندری سفر کا ارادہ کرے تو بَس اسی کے بارے میں غور و فکر کرتا رہتا ہے لہٰذا جب موت کی یاد کا تعلق دل سے براہِ راست ہو گا تو اس کا اثر بھی ہو گا اور علامت یہ ہو گی کہ دنیا سے دل اتنا ٹُوٹ چکا ہو گا کہ دنیا کی ہر خوشی بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۱۹۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت کی حقیقت جان لینے کے بعد آیئے ! اب موت کو یاد

کرنے کے چند فضائل بھی سنتے ہیں چنانچہ (ایک مرتبہ) حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے عرض کی: "یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا شہیدوں کے ساتھ کسی اور کو بھی اُٹھایا جائے گا؟" ارشاد فرمایا: "ہاں! اسے جو دن رات میں 20 مرتبہ موت کو یاد کرے۔

(المعجم الاوسط، ۵/ ۳۸۱، حدیث: ۷۶۷۶، بتغیر کثیر)

حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر ایسی مجلس کے پاس سے ہوا جس سے ہنسی کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں، ارشاد فرمایا: "اپنی مجلسوں میں لذتوں کو بے مزہ کر دینے والی کا بھی ذکر کیا کرو۔" انہوں نے عرض کی: "لذتوں کو بے مزہ کرنے والی کیا چیز ہے؟" ارشاد فرمایا: "موت۔"

موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الموت والاستعداد لہ، ۵/ ۴۲۳، حدیث: ۹۵

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے والا دَسواں شخص تھا کہ کسی انصاری صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: "یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں میں زیادہ عقلمند اور عزت والا کون ہے؟" ارشاد فرمایا: "موت کو زیادہ یاد کرنے اور اس کی زیادہ تیاری کرنے والا، یہی لوگ عقلمند ہیں کہ دنیاوی اور اُخروی اعزاز کے ساتھ رُخصت ہوتے ہیں۔" (مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا، ص ۵، حدیث: ۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ احادیثِ مُبارَکہ میں موت کو یاد کرنے والے کو شہیدوں کے ساتھ اُٹھائے جانے کا مُژدہ سُنایا گیا اور اسے عقلمند اور مُعَزّز لوگوں میں شُمار کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس مقام کو پانے کیلئے ہمیں بھی عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے موت کو کثرت سے یاد کرنا چاہیے اور اس کی تیاری کیلئے نماز روزوں کی پابندی کرنے، گُناہوں سے بچنے اور خُوب خُوب نیکیاں کرنے کی بھی

کوشش کرنی چاہیے۔ آج ہمارے پاس موقع ہے لیکن عمل کی طرف ہمارا دل مائل نہیں ہوتا کل مرنے کے بعد دُنیا میں نیک اعمال نہ کرنے کی حسرت ہوگی اور دل بھی چاہے گا کہ مجھے کچھ مُدّت کیلئے پھر سے دُنیا میں بھیج دیا جائے تاکہ نیک اعمال کرسکوں لیکن اس وَقت سِوائے حسرت وندامت کے کوئی چارہ نہ ہوگا۔ لہٰذا آج کو کل پر فَوقیت دیتے ہوئے آج ہی سے نیک اعمال شُروع کردیجیے اور ہر لمحہ اپنی موت کو پیشِ نظر رکھیئے کیونکہ موت کو یاد کرنا موت کی تیاری میں اہم کردار اَدا کرتا ہے۔

نہ مانگے موت آئے گی نہ بیہوشی ہی چھائے گی
کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یا رسول اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص325)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت کو یاد کرنے کا زیادہ مُفید طریقہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُود کو ڈرانے اور دل کو قبر وآخرت کی فکر میں لگانے کیلئے موت کا تَصوُّر جمانے کا طریقہ یہ ہے کہ کبھی کبھی تنہائی میں دِل کو ہر طرح کے دُنیوِی خَیالات سے پاک کرکے پہلے اپنے اُن دوستوں اور رِشتہ داروں کو یاد کیجئے جو وفات پاچکے ہیں، اپنے قُرب وجَوار میں رہنے والے فوت شُدگان میں سے ایک ایک کو یاد کیجئے اور تَصوُّر ہی تَصوُّر میں ان کے چہرے سامنے لائیے اور خیال کیجئے کہ وہ کس طرح دُنیا میں اپنے اپنے مَنْصَب وکام میں مشغول، لمبی لمبی اُمیدیں باندھے، دُنیوی تعلیم کے ذریعے مستقبل کی بہتری کے لیے کوشاں تھے اور ایسے کاموں کی تدبیر میں لگے تھے جو شاید سالہا سال تک مکمل نہ ہوسکیں، دُنیوی کاروبار کے لیے وہ طرح طرح کی تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کیا

کرتے تھے وہ صرف اس دُنیا ہی کے لیے کوششوں میں مصروف تھے، اسی کی آسائشیں انہیں محبوب اور اسی کا آرام انہیں مَرغُوب تھا، وہ یُوں زِندگی گُزار رہے تھے گویا انہیں کبھی مرنا ہی نہیں۔ چنانچہ وہ موت سے غافل خُوشیوں میں بدمست اور کھیل تماشوں میں مگن تھے، ان کے کفن بازار میں آچکے تھے لیکن وہ اس سے بے خبر دُنیا کی رنگینیوں میں گُم تھے، آہ! اسی بے خبری کے عالَم میں انہیں یکایک موت نے آلیا اور وہ قبروں میں پہنچادیئے گئے، ان کے ماں باپ غم سے نڈھال ہوگئے، ان کی بیوائیں بے حال ہوگئیں، ان کے بچے بلکتے رہ گئے، مستقبل کے حَسِین خوابوں کا آئینہ چکنا چُور ہوگیا، اُمیدیں ملیا میٹ ہوگئیں، ان کے کام اَدھورے رہ گئے، دُنیا کے لیے ان کی سب محنتیں رائیگاں گئیں، وُرَثاء ان کے اَموال تقسیم کرکے مزے سے کھا رہے ہیں اور ان کو بُھول چکے ہیں۔ اس تَصوُّر کے بعد اب ان کی قبر کے حالات کے بارے میں غور کیجئے کہ اُن کے بدن کیسے گل سَڑ گئے ہوں گے، آہ! ان کے حَسِین چہرے کیسے مَسْخ ہوگئے ہوں گے، وہ کھلکھلا کر ہنستے تھے تو مُنہ سے پُھول جھڑتے تھے مگر آہ! اب ان کے وہ چمکیلے خُوبصورت دانت جھڑ چکے ہوں گے اور مُنہ میں پیپ پڑگئی ہوگی، ان کی موٹی موٹی دلکش آنکھیں اُبل کر رُخساروں پر بہہ گئی ہوں گی، ان کے ریشم جیسے بال جھڑ کر قبر میں بکھر گئے ہوں گے، ان کی باریک اُونچی خُوبصورت ناک میں کیڑے گُھسے ہوئے ہوں گے، ان کے گُلاب کی پنکھڑیوں کی مانند پتلے پتلے نازُک ہونٹوں کو کیڑے کھا رہے ہوں گے، وہ ننّھے ننّھے بچے جن کی باتوں سے غمزدہ دل کِھل اُٹھتے تھے مرنے کے بعد اِن کی زبانوں پر کیڑے چمٹے ہوں گے، نوجوانوں کے قابلِ رشک توانا وَرزِشی جسم خاک میں مل گئے ہوں گے۔ ان کے تمام جوڑ الگ الگ ہوچکے ہوں گے۔

یہ تَصوُّر کرنے کے بعد سوچئے کہ آہ! یہی حال عنقریب میرا بھی ہونے والا ہے، مجھ پر بھی نزع کی

کیفیت طاری ہو گی، عزیز و اَقارب جمع ہوں گے، ماں: میرا لال! میرا لال! کہہ رہی ہو گی، باپ مجھے: بیٹا! بیٹا! کہہ کر پُکار رہا ہو گا، بہنیں بھائی! بھائی! کی آوازیں لگا رہی ہوں گی، چاہنے والے آہیں اور سسکیاں بھر رہے ہوں گے، پھر اسی چیخ و پُکار کے پُر ہول ماحول میں رُوح قبض کر لی جائے گی، کوئی آگے بڑھ کر میری آنکھیں بند کر دے گا، مجھ پر کپڑا اُڑھا دیا جائے گا، عزیزوں کے رونے دھونے سے کہرام مچ جائے گا، پھر غسّال کو بُلایا جائے گا، مجھے تختۂ غسل پر لِٹا کر غُسل دیا جائے گا اور کفن پہنایا جائے گا، آہ و فُغاں کے شور میں اس گھر سے میرا جنازہ روانہ ہو گا جس گھر میں میں نے ساری عُمر بسر کی، کل تک جنہوں نے ناز اُٹھائے آج وہی میرا جنازہ اُٹھا کر قبرستان کی طرف چل پڑیں گے، پھر مجھے قبر میں اُتار کر میرے عزیز اپنے ہاتھوں سے مجھ پر مٹی ڈالیں گے، آہ! پھر قبر کی تاریکیوں میں مجھے تنہا چھوڑ کر سب کے سب واپس پلٹ جائیں گے۔ میرا دل بہلانے کے لیے کوئی بھی وہاں نہ ٹھہرے گا، ہائے! ہائے! پھر قبر میں میرا جسم گلنا سَڑنا شروع ہو جائے گا۔ اُسے کیڑے کھانا شروع کر دیں گے، وہ کیڑے پتا نہیں میری سیدھی آنکھ پہلے کھائیں گے یا کہ اُلٹی آنکھ، میری زبان پہلے کھائیں گے یا میرے ہونٹ۔ ہائے! ہائے! میرے بدن پر کس قدر آزادی کے ساتھ کیڑے رِینگ رہے ہوں گے، ناک، کان اور آنکھوں وغیرہ میں گُھس رہے ہوں گے۔ یُوں اپنی موت اور قبر کے حالات کا تَصوُّر باندھیے پھر مُنکر نکیر کی آمد، ان کے سوالات اور عذابِ قبر کا خیال دل میں لائیے اور اپنے آپ کو ان پیش آنے والے مُعاملات سے ڈرائیے۔ اس طرح فکرِ مدینہ (یعنی اعمال کے محاسبے) کے ذریعے موت کا تَصوُّر کرنے سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دل میں موت کا احساس پیدا ہو گا، نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کا ذِہن بنے گا۔ (بیاناتِ عطاریہ، حصہ ۱، ص ۳۰۹)

یاد رکھ! ہر آن آخر موت ہے　　بن تو مت انجان آخر موت ہے
مُلکِ فانی میں فنا ہر شئے کو ہے　　سُن لگا کر کان، آخر موت ہے
بارہا علمیؔ تجھے سمجھا چکے　　مان یا مت مان آخر موت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ موت کی یاد ہر وَقْت ہمارے دلوں میں مَوجُود رہے اور ہم وَقتاً فوقتاً موت کی تیاری کرتے رہیں اور اس کے علاوہ دیگر گُناہوں سے بھی بچتے رہیں تو اس کیلئے ہمیں ایک ایسے ماحول کی ضرورت ہے کہ جس ماحول میں ہمیں گُناہوں کی سَزاؤں اور نیکیوں کی جزاؤں کے بارے میں آگاہ کیا جاتا رہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول میں گُناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے مَحبَّت کی ترغیب دلائی جاتی ہے، لہٰذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور موت کے بارے میں مَزید مَعلُومات حاصِل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ 814 صفحات پر مشتمل کتاب اِحیاءُ العلوم جلد 5 سے "موت اور اس کے بعد کا بیان" نیز مکتبۃُ المدینہ کا 44 صفحات پر مشتمل رسالہ **"موت کا تصور"** پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بے حد مفید معلومات حاصل ہو گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج شبِ براءَت یعنی نجات پانے کی رات، بھلائیوں والی رات، رحمتوں والی رات، دُعاؤں کی قبولیت کی رات، بخشش کی رات، تقسیمِ رزق کی رات، حاجیوں کے نام لکھے

جانے کی رات، جہنم سے چھٹکارا پانے کی رات، سعادت مندی یا بدبختی لکھے جانے کی رات میں ہم نے موت کے قاصِدوں کے مُتعلِّق بیان سُنا،

- یقیناً موت برحق ہے اور موت سے پہلے موت کے قاصِد مثلاً سیاہ بالوں کے بعد سفید بالوں کا آنا، قُوتِ سماعت میں کمی آجانا، بُڑھاپا، مُوذی مرض، جسمانی کمزوری کی صُورت میں آتے ہیں مگر موت کا آنا انہی پر موقوف نہیں بلکہ بعض تندُرست نوجوان حتّٰی کہ نومَولُود بچے بھی موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔
- اگر ہماری زندگی میں یہ قاصد آجائیں مثلاً خدانخواستہ کوئی بیماری لاحق ہوگئی تو نِیَّت کیجئے کہ شکوہ شکایت کرنے کے بجائے صبر کرکے اَجر کمانے کا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیں گے اور بیماری میں بھی جس قدر ممکن ہو نماز وروزے کی پابندی رکھیں گے۔ اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مرض سے شِفا بخشی اور لمبی زندگی عطا کی تو جوانی میں عبادت کے فضائل پانے کے ساتھ ساتھ بڑھاپے میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت، قرآنِ پاک کی تلاوت اور نیک اعمال کی کثرت کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔
- اگر ہم موت سے غافِل رہے اور دُنیا کی رنگینیوں میں مست ہو کر قبر و آخرت کی تیاری نہ کی تو یاد رکھئے! دُنیا تو جس طرح عیش و عشرت میں گُزار لیں گے مگر آخرت میں ذِلّت ورُسوائی ہمارا مُقدَّر بن سکتی ہے اور بعض اَوقات دُنیا میں بھی اس کا اَنْجام بُھگتنا پڑتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس تجہیز و تکفین کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی لوگوں میں فکرِ آخرت بیدار کرنے اور انہیں موت کی تیاری کرنے کا ذہن دینے کیلئے کم و بیش 103 شعبوں میں نیکی کی دعوت عام کر رہی ہے۔ انہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس تجہیز و تکفین"** بھی ہے، اس مجلس کا کام شریعت اور مدنی مرکز کے دیئے گئے طریقِ کار کے مُطابق مسلمان میّتوں کے غسل و کفن اور لَواحقین کی غمگساری کے تمام معاملات سرانجام دے کر ثواب کمانا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلس تجہیز و تکفین کے تحت وقتاً فوقتاً، ملک و بیرونِ ملک میں تربیتی اجتماعات کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے، مکتبۃ المدینہ نے ایک DVD بنام **"تجہیز و تکفین تربیتی اجتماع"** بھی جاری کی ہے، اس شعبہ کی ویب سائٹ tajheezotakfeen.dawateislami.net سے اس DVD کو دیکھا اور سنا جا سکتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلس تجہیز و تکفین کے تحت تیجے، چہلم اور برسی کے موقع پر ایصالِ ثواب کے اجتماع کی بھی ترکیب کی جاتی ہے، اس موقع پر مجلس تقسیمِ رسائل کو بھی ترغیب دِلائی جاتی ہے کہ یہ بالخصوص ان رسائل **"قبر کی پہلی رات، مُردے کے صدمے، مُردے کی بے بسی، بادشاہوں کی ہڈیاں، فاتحہ کا طریقہ"** وغیرہ تقسیم کرنے کی ترکیب کریں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "صدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام روزانہ "صدائے مدینہ لگانا" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے اُٹھانے کو صدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں۔ یقیناً آج کے دور میں جب کہ مُسلمان دین سے بہت دور ہیں اور برابر ہوتے چلے جارہے ہیں۔لوگوں نے آخرت کو بالکل بھلا دیا ہے اور دنیا میں مگن ہو کر رہ گئے ہیں۔ سنتیں اور نوافل پڑھنا تو دور لوگوں کی اَکْثَرِیَّت فرض نمازیں تک قضا کر دیتی ہے۔ مساجد ویران ہو کر رہ گئی ہیں ایسے میں انہیں دوبارہ آباد کرنے کا عزم کرنا اور اسی عزم کی تکمیل کے لیے جدوجہد کرنا یقیناً سَعادَت سے کم نہیں ہے۔ اس لیے کوشش کیجئے اور زیادہ سے زیادہ صدائے مدینہ لگایئے اور مساجد کی آباد کاری میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ مَنْقُول ہے کہ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ معمول تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کو نماز کے لیے بیدار کرتے، جب نمازِ فجر کے لیے تَشْرِیْف لاتے راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے، نیز اذانِ فجر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا تو اسے بھی جگاتے۔(طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳) ہمیں بھی چاہیے کہ بالخصوص نمازِ فجر میں صدائے مدینہ لگائیں اور دیگر نمازوں میں بھی اپنے گھر والوں رشتہ داروں اور گلی بازاروں میں بیٹھے ہوئے مسلمانوں پر اِنْفرادی کوشش کر کے نماز کیلئے مسجد میں ساتھ لیتے جائیں ہو سکتا ہے ہماری اِنْفرادی کوشش سے کوئی پکا نمازی بن جائے اور ہمارے لئے ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن جائے۔ آیئے ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

بے نمازی، نمازی بن گیا

سردار آباد (فیصل آباد) کے ہجویری ٹاؤن محلہ بلال گنج میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوت اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ **میں ایک ماڈرن، کلین فلمیں ڈرامے دیکھنا اور گانے باجے سننا میرا محبوب مشغلہ تھا،** پانچ وقت کی نماز تو کیا جمعہ پڑھنے سے بھی محروم رہتا۔ ایک دن کسی عزیز کے گھر جانا ہوا وہاں بیٹھے بیٹھے اچانک میری نظر الماری میں رکھی ایک اسلامی کتاب پر پڑی میں نے وہ کتاب اٹھائی اور پڑھنا شروع کر دی۔ **کتاب بہت اچھی تھی اس لئے میرے دل میں دینی کتب کے مطالعے کا شوق پیدا ہوا** چنانچہ میں نے اپنے دوست سے مطالعے کیلئے کچھ کتابیں مانگیں اس نے مجھے قبر و آخرت کے متعلق امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے چند رسائل دیئے۔ جب میں نے ان رسائل کا مطالعہ کیا تو مجھ پر رقت طاری ہو گئی میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اس بات کا احساس ہوا کہ میں اب تک غفلت کی زندگی گزار رہا تھا۔ اسی وقت **میں نے سچے دل سے گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی، نمازی بن گیا۔** دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بھی حاضر ہونے لگا۔ چہرے کو داڑھی مبارک اور سر کو عمامہ شریف سے سجالیا اور دعوت اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ (کالے بچھو کا خوف: ۲۸)

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوت اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کی آمد آمد ہے اور اس ماہِ مُبارَک کی برکتوں کے تو کیا

کہنے کہ اس ماہ میں عبادت کرنے اور نیکیوں میں اِضافہ کرنے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ چُنانچہ اس ماہ میں نیکیاں بڑھانے اور خُود کو گُناہوں سے بچانے اور خُوب خُوب علمِ دین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذَریعہ پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کا اِعتکاف بھی ہے اور اعتکاف کی فضیلت کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگائیے کہ اُمّ المُومنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتکاف کیا، اس کے **پچھلے تمام گُناہ بخش** دیئے جائیں گے۔" (جامع صغیر ص۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو ہر سال ورنہ زِندگی میں کم اَزْ کم ایک بار تو پورے ماہِ رَمضان المبارَک کا اِعتکاف کر ہی لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے پیارے اور رَحمت والے آقا، میٹھے میٹھے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے ہر وقت کمر بَستہ رہتے تھے اور خصوصاً رَمضان شریف میں عبادت کا خُوب ہی اہتِمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمضان ہی میں شبِ قَدر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار پورے ماہِ مبارَک کا اعتِکاف فرمایا۔ اور یُوں بھی مسجِد میں پڑا رہنا بہُت بڑی سَعادَت ہے اور مُعتکِف کی تو کیا بات ہے کہ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مشاغِل سے فارِغ کر کے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے، "اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے کُلِّیَّۃً (یعنی مکمّل طور پر) اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مُنْہمِک کر دیتا ہے اور ان تمام مَشاغِلِ دُنیا سے کنارہ کَش ہو جاتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعتکِف کے تمام اَوْقات حقیقۃً یا حکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتظار کرنا بھی نَماز کی طرح

ثواب رکھتا ہے) اور اعتکاف کا مقصودِ اَصلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتکِف ان (فِرِشتوں) سے مُشابَہَت رکھتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجا لاتے ہیں، اوران کے ساتھ مُشابَہَت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہتے ہیں اوراس سے اُکتاتے نہیں۔ (فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دَورانِ اِعتکاف کس قدر نیکیاں کرنے کے مَواقع ملتے ہیں۔ ہمیں بھی ہر سال نہ سہی کم اَزْکم زندگی میں ایک بار اِس اَدائے مصطفٰے کو اَدا کرتے ہوئے پُورے ماہِ رَمضانُ الْمُبارَک کا اِعتِکاف کر ہی لینا چاہئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلانی چاہیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے سُنّت اعتکاف کی ترکیب ہو گی، سب سے بڑا اعتکاف عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہو گا، جس میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی معتکف ہوں گے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اعتکاف میں وضو و غسل، نماز و روزہ اور دیگر شرعی مسائل کے ساتھ ساتھ بعدِ ظہر و بعدِ تراویح کے مدنی مذاکروں کے ذریعے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے سُوالات کے دِلچسپ جوابات سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آتا ہے۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سنتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی عطیات کی ترغیب

دعوتِ اسلامی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے، جس کا مدنی پیغام اب تک کم و بیش 200 ممالک میں پہنچ چکا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے کم و بیش 103 شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، صرف جامعۃ المدینہ (للبنین وللبنات)، مدرسۃ المدینہ (للبنین وللبنات)، مدرسۃ المدینہ آن لائن (للبنین وللبنات) اور مدنی چینل کے سالانہ اخراجات کروڑوں نہیں، اربوں روپے میں ہیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے زکوٰۃ، صدقات، عطیات دینے کے ساتھ ساتھ اپنے رِشتے داروں، پڑوسیوں، دوستوں پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتا کر مدنی عطیات جمع کیجئے۔ فرمانِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: صدقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے، فرمانِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: صدقہ بُری موت کو روکتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! 15 شعبان کے روزے کی ایک خاص فضیلت ہے، آیئے سُنیئے اور روزہ رکھنے کا ذہن بنایئے چنانچہ

15 شعبان کا روزہ

حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظیم ہے: جب 15 شعبان کی رات آئے تو اس میں قیام (یعنی عبادت) کرو اور دن میں روزہ رکھو۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ غروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلی فرماتا اور کہتا ہے: "ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ اُسے بخش دُوں! ہے کوئی روزی طلب کرنے

والا کہ اُسے روزی دُوں! ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اُسے عافیت عطا کروں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اُس وَقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔" (سُنَنِ ابن ماجہ ج ۲، ص ۱۶۰ حدیث ۱۳۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ ٔ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سفر کرنے کی سنتیں اور آداب:

(۱) مُمکِن ہو تو جمعرات کو سَفَر کی اِبتِداء کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی اِبتِداء کرنا سُنَّت ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ج۵، ص۱۶۱) چنانچہ حضرت سیدُنا کَعب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ حُضُور نبیِّ کَریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غَزوَہ تَبُوک کے لئے جُمعرات کے دِن رَوانہ ہوئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعرات کے دن روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔ (صحیح البخاری، کتاب الجهاد، باب من اراد غزوۃ فوری.... الخ، الحدیث ۲۹۵۰، ج۲، ص۲۹۶) (۲) اگر سَہولت ہو تو رات کو سفر کیا جائے کہ رات کو سفر جلد طے ہوتا ہے حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں، "سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "رات کو سفر کیا کرو، کیونکہ رات کو زمین لَپیٹ دی جاتی ہے۔" (سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب فی الدلجة، الحدیث

۱۷۲۵، ج۳، ص۴۰) (۳) اگر چند اسلامی بھائی مل کر قافلے کی صُورت میں سَفر کریں تو کسی ایک کو امیر بنا لیں ۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جب تین (3) آدمی سفر پر روانہ ہوں تو وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی القوم یسافرون۔۔۔۔۔۔ الخ، الحدیث ۲۶۰۹، ج۳، ص ۵۲، ۵۱) (۴) چلتے وقت عزیزوں ، دوستوں سے قُصُور مُعاف کروائیں اور جن سے مُعافی طلب کی جائے ان پر لازِم ہے کہ دل سے مُعاف کردیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۶، ص۱۹) (۵) ہم جب بھی سفر پر روانہ ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اہل ومال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کر کے جائیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے۔ (٦) دورانِ سفر ذکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرتے رہیں۔ ٹرین یا بس وغیرہ میں بِسْمِ اللہِ، اَللہُ اَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سُبْحَانَ اللہِ سب تین (3) تین (3) بار، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ایک بار۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو (2) کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رَسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سُنت کے پُھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شَخْص بروزِ جمعہ مجھ پر سو(100) بار دُرُودِ پاک پڑھے، جب وہ قِیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک ایسا نُور ہو گا کہ اگر وہ ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کِفایت کرے۔ (حِلیۃُ الاولیاء ج۸ ص ۴۹، حدیث: ۱۱۳۴۱)

قلیل روزی پہ دو قناعت فُضول گوئی سے دیدو نفرت
دُرُود پڑھتا رہوں بکثرت نبیِ رحمت شفیعِ اُمّت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پَکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ''بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً''[2] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم

---

1 ...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

2 ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۴۶۲/۲، حدیث: ۳۴۶۱

دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم جاری و ساری ہے، اس ماہِ مُبارَک کی 2 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کو کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا، حضرتِ سَیِّدُنا امام اعظم ابُوحنیفہ نعمان بن ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یومِ عُرس منایا گیا، ہزاروں عاشقانِ رسول نے آپ کی محبت میں اِیصالِ ثواب کا اہتمام کیا ہوگا، آیئے آج ہم حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تقویٰ و پرہیز گاری، عبادت و تلاوت اور خوفِ خدا سے مُتَعَلِّق بیان سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ سب سے پہلے ایک ایسی حکایت سُنتے ہیں جس سے اندازہ ہوگا کہ ہمارے امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قدر مُتَّقِی اور خوفِ خدا رکھنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وَلی تھے، چنانچہ

پہلے دل صاف کر دیجئے!

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے " اشکوں کی برسات " صفحہ 14 پر ایک حکایت نقل فرماتے ہیں: حَضْرتِ سَیِّدُنا امام فَخْرُ الدِّین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امامِ اعظم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اپنے ایک (غیر مسلم) مقروض (یعنی جس کو قرض دیا جائے) کے یہاں قرضہ وُصول کرنے کیلئے

تشریف لے گئے، اِتّفاق سے اُس کے مکان کے قریب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نَعلِ پاک (یعنی جُوتی مبارَک) میں کیچڑ لگ گئی، کیچڑ چُھڑانے کیلئے نعلِ پاک کو جھاڑا تو کچھ کیچڑ اُڑ کر اس کی دیوار سے لگ گئی، (یہ دیکھ کر) (آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر خوفِ خدا کا ایسا غلبہ ہوا کہ آپ) پریشان ہوگئے کہ اب کیا کروں! دیوار سے اگر کیچڑ صاف کرتا ہوں تو دیوار کی مِٹّی بھی اُکھڑے گی اور اگر صاف نہیں کرتا تو دیوار خراب ہو رہی ہے۔ اِسی شَش و پَنج میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دروازے پر دستک دی، اس شخص نے باہَر نکل کر جب امامِ اعظم (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کو دیکھا (تو سمجھا کہ شاید امام صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجھ سے قرض کا تقاضا کرنے آئے ہیں) تو اُس نے قَرض کی اَدائیگی کے سلسلے میں ٹالَم ٹَول شُروع کر دی۔ امامِ اعظم (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے قَرض کا مُطالَبہ کرنے کے بجائے دیوار پر کیچڑ لگ جانے کی بات بتا کر نہایت ہی عاجزی کے ساتھ اس سے مُعافی مانگتے ہوئے اِرشاد فرمایا: مجھے یہ بتائیے کہ آپ کی دیوار کس طرح صاف کروں؟ وہ غیر مسلم امامِ اعظم (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی حُقُوقُ الْعِباد (بندوں کے حقوق) کے مُعاملے میں بے قراری اور خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ دیکھ کر بے حد مُتَأَثِّر (مُ۔تَ۔اَث۔ثِر) ہُوا اور کچھ اس طرح بولا: اے مسلمانوں کے امام! دیوار کی کیچڑ تو بعد میں بھی صاف ہوتی رہے گی، پہلے میرے دل کی کیچڑ صاف کر کے مجھے مُسلمان بنا دیجئے۔ چُنانچِہ وہ غَیر مُسلِم امامِ اعظم (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کا تقویٰ دیکھ کر مُسلمان ہو گیا۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۰۴، بتغیر)

جو بے مثال آپکا ہے تقویٰ، تو بے مثال آپکا ہے فتویٰ
ہیں علم و تقویٰ کے آپ سنگم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۵۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دوسروں کو ستانا:

اے امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَحَبَّت کا دَم بھرنے والے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے، ہمارے امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بندوں کے حُقُوق کے مُعاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کس قدر ڈرتے تھے! اِس حِکایت سے اُن لوگوں کو دَرس حاصِل کرنا چاہیے جو جان بُوجھ کر دوسروں کے لیے تکلیف کا سامان کرتے ہیں، گھروں کی دیواروں اور سیڑھیوں کو پان کی پچکاریوں سے بد نُما بناتے ہیں، پڑوسیوں کے گھروں کے سامنے کُوڑا پھینکتے ہیں، دوسروں کی گاڑیوں، دُکانوں کی دیواروں اور گھروں کے دروازوں پر بِلا اجازت اسٹیکرز اور پوسٹر چپکا دیتے ہیں بلکہ موقع ملتے ہی ان پر چاکنگ (لکھائی) کر کے مسلمانوں کی دل آزاری اور بندوں کے حُقُوق پامال کرنے کے ساتھ ساتھ مقدس تحریر کی بے ادبی کا سبب بھی بنتے ہیں، یاد رکھئے! یہاں دُنیا میں جس کا حق ضائع کِیا اگر اُس سے مُعافی تلافی کی ترکیب نہ بن سکی تو قِیامت کے روز اُس صاحبِ حق کو اپنی نیکیاں دینی پڑیں گی، اگر اس طرح بھی حق اَدا نہ ہوا تو اُس کے گُناہوں کا بوجھ بھی اُٹھانا پڑ جائے گا۔ مَثَلاً جس نے بِلا عُذرِ شَرعی کسی کو جھاڑا ہو گا، گُھور کر یا کسی بھی طرح ڈرایا ہو گا، دل دُکھایا ہو گا، کسی کو مارا ہو گا، کسی کے پیسے دَبا لئے ہوں گے، پوسٹر یا چاکنگ وغیرہ کے ذَرِیعے کسی کی دیوار خراب کی ہو گی، کسی کی دُکان یا مکان کے آگے جگہ گھیر کر اُس کیلئے ناحق پریشانی کا سامان کیا ہو گا، کسی کی اسکوٹر یا کار وغیرہ کو اپنی گاڑی سے نُقصان پہنچا کر راہِ فرار اختیار کی ہو گی، یا بھاگ نہ سکنے کی صُورت میں اپنا قُصُور ہونے کے باوُجُود اپنی چَرب زبانی یا رُعب سے اُسی کو مُجرم بنا کر اُس کی حق تلَفی کی ہو گی، اَلغَرَض لوگوں کے حُقُوق پامال کرنے والا اگرچِہ دُنیا میں نمازیں پڑھتا ہو گا، حج و عُمرہ اَدا

کرنے والا ہو گا، خُوب خُوب صدقہ و خیرات کا عادی ہو گا، بڑی بڑی نیکیاں کرتا ہو گا لیکن جب وہ روزِ محشر آئے گا تو اُس کی تمام تر نیکیاں وہ لوگ لے جائیں گے جن کو اس نے ناحق نُقصان پہنچایا ہو گا یا بِلا اجازتِ شَرعی کسی کی دل آزاری کا باعث بنا ہو گا۔ اور یُوں دوسروں کا حق مارنے کے سبب حاجی، نمازی، روزہ دار اور تہجُّد گُزار ہونے کے باوُجُود وہ شخص جہنَّم میں جا پڑے گا۔

آہ! مِیزاں پر کھڑا ہوں شافِعِ محشر کرم!
نیکیاں پلّے نہیں ہیں بس گناہوں کا ہے ڈھیر

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص234)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیبی ہدایت:

ایسے اَفراد جو بندوں کے حُقُوق کی بالکل بھی پروا نہیں کرتے ان کو امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس واقعے سے بھی نصیحت کے مدنی پُھول حاصل کرنے چاہئیں۔ چُنانچہ حضرت مِسْعَر بن کِدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک روز ہم امامِ اعظم کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ بے خیالی میں امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مُبارَک پاؤں ایک لڑکے کے پَیر پر پڑ گیا، لڑکے کی چیخ نکل گئی اور اُس کے مُنہ سے بے ساختہ (یہ جملہ) نکلا: **یَا شَیْخ! اَلَا تَخَافُ الْقِصَاصَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ!** "جناب! کیا آپ قِیامت کے روز لئے جانے والے انتِقامِ خُداوندی سے نہیں ڈرتے؟" یہ سُننا تھا کہ امامِ اعظم پر لرزہ طاری ہو گیا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے، کچھ دیر کے بعد جب ہوش آیا تو حضرت مِسْعَر بن کِدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی کہ ایک لڑکے کی بات سے آپ اس قَدَر کیوں گھبرا گئے؟ ارشاد فرمایا: "کیا معلوم اُس کی آواز غیبی ہِدایت ہو۔" (اَلْمناقِب لِلْمُوَفَّق، الجزء الثانی، ص۱۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے کو سُن کر یہ تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا کہ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جان بُوجھ کر اُس لڑکے کا پَیر کُچلا ہو گا، بے خیالی میں سَرزَد ہونے والے فِعل پر بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خوفِ خدا کے سبب بے ہوش ہو گئے اور ایک ہم ہیں کہ جان بُوجھ کر نہ جانے روزانہ کتنوں کو طرح طرح سے اِیذائیں پہنچاتے ہوں گے، کبھی اُس کو جھاڑ دیا اِس کو لَتاڑ دیا، اُس کی غیبت کر دی اِس پر تہمت جڑ دی، اُس کی پٹائی کر دی اِس پر چڑھائی کر دی، اَلْغَرَض! دوسروں کو اِیذا پہنچانے والے ذرا سوچیں! اگر قِیامت کے روز ان چیزوں کا حساب دینا پڑ گیا تو کیا بنے گا! یہاں اس دنیا میں کسی کو تکلیف دینا تو بَہُت ہی آسان لگتا ہے لیکن ناراضیِ ربُّ العزّت کی صورت میں آخِرت میں یہ بَہُت بھاری پڑ جائے گا، ایسے لوگ سخت عذاب کا شکار ہوں گے، منقول ہے کہ جہنَّم میں ان پر کھجلی مُسلَّط کر دی جائے گی وہ اس قَدَر کُھجائیں گے کہ ان کا گوشت پوست سب جَھڑ جائے گا اور صرف ہڈّیاں رہ جائیں گی، اس وَقْت پُکار پڑے گی: اے فُلاں! کیا تجھے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو کہا جائے گا یہ اُس اِیذاء کا بدلہ ہے جو تُو مومِنوں کو دیا کرتا تھا۔ (اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْہِیب ج ۴ ص ۲۸۰ حدیث ۵۶۴۹)

حُقُوقُ الْعِباد! آہ! ہو گا مِرا کیا! کرم مجھ پہ کر دے کرم یاالٰہی!
بڑی کوششیں کی گُنہ چھوڑنے کی رہے آہ! ناکام ہم یاالٰہی!
مجھے سچی توبہ کی توفیق دیدے پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مُرمّم مُرمّم، ص ۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مختصر تعارُف و حُلیہ مُبارَک:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذِکْرِ خیر جاری وساری ہے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کُوفہ کے رہنے والے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نامِ نامی نُعمان اور والِدِ گرامی کا نام ثابِت ہے اورآپ کی کُنْیَت ابُو حنیفہ (اور لَقَب امامِ اَعْظم ہے۔) آپ 80ھ میں (کُوفہ) میں پیدا ہوئے اور70 سال کی عُمر پاکر (2 شَعْبانُ الْمُعَظَّم) 150ھ میں وَفات پائی۔ (تاریخِ بغداد، ج۱۳، ص:۳۳۱، نُزھۃُ القاری ج ۱، ص:۲۱۹) اورآج بھی بغداد شریف کے قبرستان خیزران میں آپ کا مَزار ہے۔لوگ اس کی زیارت کرتے اور فیض پاتے ہیں۔ (تاریخِ بغداد، ۱۳، ص:۳۲۵)

ہے نام نعمان اِبنِ ثابت، ابُوحنیفہ ہے ان کی کُنیت
پُکارتا ہے یہ کہہ کے عالَم، امامِ اعظم ابُوحنیفہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۷۳)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت بڑے عابد وزاہد، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت اوراس کا خوف رکھنے والے تھے، اپنے علم سے ہمیشہ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ تلاش کرتے۔

وَلِیُّ اللہ کی پیش گوئی:

امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اَوّلاً تِجارت کرتے تھے، ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُلاقات امام شَعْبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ہو گئی، اُنہوں نے امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پُوچھا: کہ آپ کیا کام کرتے ہیں؟ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا کہ میں بازار میں کاروبار کرتا ہوں۔ امام شَعْبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرْشاد فرمایا: بازار میں کیوں مصروف ہیں؟ عُلَماء کی طرف رجوع کیا کریں۔ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی: علماء کے پاس بہت کم جاتا ہوں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: آپ عِلْمِ دِین سے غافل نہ ہو جائیں! بلکہ آپ کے لیے تو لازمی ہے کہ مجلسِ علم و عُلَماء میں شریک رہیں، میں آپ میں عِلْمِ دِین کی سمجھ بُوجھ اور اس کی دانشمندی کے نشان دیکھتا ہوں۔ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں امام شَعبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ بات میرے دل میں اُتر گئی اور میں نے بازار میں بیٹھنا چھوڑا اور عِلْمِ دِیْن کی طرف مُتوجِّہ ہو گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس کا کثیر نَفْع عطا فرمایا۔ (المناقب للموفق، الجزء الاول، ص ۵۹) منقول ہے کہ عُمر کے آخری حِصّے میں حَضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے سوال کِیا کہ آپ اس بُلند مقام پر کیسے پہنچے؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرْشاد فرمایا: "میں نے اپنے علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں کبھی کنجوسی سے کام نہیں لیا اور جو مجھے نہیں آتا تھا اس میں دوسروں سے فائدہ حاصل کرنے میں کبھی شرم محسوس نہیں کی۔"

(الدرالمختار، المقدمۃ، ج ۱، ص ۱۲۷)

زمانہ بھر نے زمانہ بھر میں بہت تَجَسُّس کیا و لیکن
ملا نہ کوئی امام تم سا امامِ اعظم ابُوحنیفہ

(دیوانِ سالک از رسائلِ نعیمیہ، ص ۳۵)

مَدَنی تربیت گاہوں کا قِیام:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس فرمان سے واضح ہوا کہ عِلْمِ دِین حاصل کرنا اور اس کے ذریعے دوسروں کو فائدہ پہنچانا بہت ہی عُمدہ کام اور دُنیا و آخرت میں دَرَجات کی بُلندی کا سامان ہے، مگر افسوس! کہ آج ہماری اکثریت عِلْمِ دِین سے کوسوں دُور ہے، ایک تعداد ہے جو فرض عُلُوم تک سے غافل دکھائی دیتی ہے۔ ایسے پُرفتن دَور میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نے عِلْمِ

دِین سیکھنے سکھانے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے کثیر مَواقع فَراہم کر دیئے ہیں، کئی مُلکوں کے شہروں کے مدنی مراکز بنام "فیضانِ مدینہ" میں مدنی تربیت گاہیں قائم ہیں جن میں دُور و نزدیک سے آنے والے اسلامی بھائی قِیام فرماتے اور عاشقانِ رسول کی صحبت میں سُنَّتوں کی تربیت پا کر قُرب وجَوار اور اپنے علاقوں میں واپس جا کر "نیکی کی دعوت" کی دُھومیں مچاتے ہیں۔ مدنی تربیت گاہوں میں ہر وَقْت اسلامی بھائی مَوجُود ہوتے ہیں اور سیکھنے سکھانے کا عمل جاری رہتا ہے۔ لٰہذا آپ کے پاس جتنا بھی وَقْت ہو اسے فُضولیات میں بَرباد کرنے کے بجائے مَدَنی تربیت گاہوں میں حاضر ہو کر ضروریاتِ دین سیکھنے اور سُنَّتوں کی تربیت حاصل کرنے میں گُزاریئے۔ اِسی طرح اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاکستان کے ان شہروں "باب المدینہ کراچی، مدینۃ الاولیاء ملتان، مرکز الاولیاء لاہور، سردار آباد فیصل آباد، گجرات، راولپنڈی، گلزارِ طیبہ سرگودھا" میں اسلامی بہنوں کی بھی مدنی تربیت گاہیں قائم ہیں، جہاں پر اسلامی بہنیں اپنی سہولت کے مطابق مدنی تربیت گاہ میں آکر علمِ دِین سیکھنے اور سیکھ کر دُوسروں کو سکھانے کی کوشش کرتی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ذہانت و تقویٰ میں بے مثال تھے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے امام اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت زبردست ذہن، عُمدہ فکر اور شاندار ذہانت کے مالک تھے، سرکارِ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مولانا شاہ اِمام احمد رضا

خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ شریف میں نقل فرماتے ہیں کہ حَضرتِ سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جہاں بھر میں کسی کی عقل (امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے مثل نہیں۔ حضرت بَکْر بن حُبَیْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اگر (امام) ابُو حنیفہ کی عقل اور ان کے زمانے والوں کی عقل جمع کی جائے تو ان سب کی عقلوں کے مجموعہ پر ان کی عقل غالب آجائے۔ (الخیرات الحسان، الفصل العشرون، ص ۶۲، از فتاویٰ رضویہ ۱/۱۴۸) جس طرح ذہانت و فطانت میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کوئی ثانی نہ تھا اسی طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تقویٰ و طہارت، عِبادت و رِیاضت اور خوف و خشیت میں بھی بے مثال تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے زُہد و تَقویٰ، عِبادت و رِیاضت کی گواہی کئی جَلِیْلُ الْقَدر بُزرگانِ دین نے دی ہے، آیئے! اس بارے میں چند عُلمائے کرام کے اَقوال سُنتے ہیں:

1. حضرتِ عبدُ اللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار میں کُوفہ گیا اور وہاں کے لوگوں سے پُوچھا: یہاں سب سے بڑا زاہد و عابد کون ہے؟ لوگوں نے کہا: امامِ اعظم ابُو حنیفہ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) حضرت ابنِ مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: میں نے امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ مُتَّقی کسی کو نہ دیکھا، تم ایسے شَخْص کی تعریف کرنے کی کیا قدرت رکھتے ہو، جن کے سامنے کثیر مال پیش کیا گیا مگر اُنہوں نے اس مال کی کچھ پروانہ کی، اس پر انہیں کوڑوں سے مارا گیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آسائش و تکلیف دونوں حالتیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت میں گُزاریں اور اس چیز کو کبھی قبول نہ فرمایا جس کے لیے لوگ سو سو جتن اور حیلے بہانے کرتے ہیں۔ (الخیرات الحسان، ص ۵۸، ملتقطاً)
2. امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اُستادِ محترم، حضرتِ سَیِّدُنا مکی بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اہلِ کُوفہ میں سے کئی عُلَماء کی صحبت اختیار کی مگر ان میں سے کسی کو امام اعظم ابُو حنیفہ

رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے زیادہ مُتّقی و پرہیز گار نہیں پایا۔(الخیرات الحسان، ص ۵۸)

3. حضرتِ یزید بن ہارون رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: میں نے ایک ہزار اُستادوں سے علم حاصل کیا مگر امام صاحب کو تقویٰ اور زبان کی حفاظت میں سب سے بڑھ کر پایا۔(الخیرات الحسان، ص ۵۸)

4. حضرت وکیع رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: امامِ اعظم رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنے آپ پر لازم کرلیا تھا کہ اگر سچی بات پر بھی قسم کھائیں گے تو ایک دِرہم صدقہ کریں گے، ایک مرتبہ قسم کھائی تو ایک دِرہم صدقہ کیا، اس کے بعد یہ لازم کرلیا کہ اب کی بار قسم کھائی تو ایک دینار صدقہ کریں گے تو جب بھی قسم کھاتے ایک دِینار صدقہ فرماتے۔(الخیرات الحسان، ص ۵۸)

فُضُول گوئی کی نکلے عادت، ہو دُور بے جا ہنسی کی خَصلت
دُرُود پڑھتا رہوں میں ہر دَم، امامِ اعظم ابُوحنیفہ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۵۷۴)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سانسوں کی مالا ٹوٹ گئی تو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کس قدر کمال تقویٰ کے مالک تھے کہ اپنی زبان کی حد درجہ حِفَاظَت فرماتے اور سچی قسم کھانے پر بھی دِرہم و دینار صدقہ کِیا کرتے۔ ایک طرف تو ان کا روشن اور نورانی کردار تھا جبکہ دوسری طرف ہمارے گُناہوں سے بھرے گندے دامن، اُنہوں نے اپنی زبان کی ایسی حِفَاظَت فرمائی کہ لوگوں میں "کم بولنے والے اور زیادہ خاموش رہنے والے" مشہور ہوگئے، جبکہ ہماری فُضُول بک بک اور زبان درازیوں سے کئی لوگ پریشان ہوتے ہوں گے، ان کے تقویٰ اور خوفِ خدا کا زمانہ گواہ تھا جبکہ ہماری حالت کیا ہے یہ ہم بہتر

جانتے ہیں، غور کیجئے آخر ایسا کیوں ہے؟ کیا اس کی وجہ یہ تو نہیں کہ **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارے دل سے خوفِ خدا نکلتا جارہا ہے؟ کہیں کثرت سے گُناہ کرنے کے سبب ہمارے دل سیاہ تو نہیں پڑ گئے؟ اگر واقعی ایسا ہے تو تشویش کا مقام ہے کہ کہیں ہمارے دل کی سختی اور اس کی وجہ سے پیدا ہونے والی غفلت اور گناہوں میں مدہوشی ہمیں جہنّم کی گہرائیوں میں نہ گِرادے۔ لہٰذا اس سے پہلے کہ ہماری سانسوں کی مالا ٹُوٹ کر بکھر جائے اور حسرت وندامت کے سِوا ہمارے پاس کچھ باقی نہ رہے ہم اپنی آخرت کی بہتری کیلئے اپنے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف اور تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

تقویٰ کی اہمیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! تقویٰ وپرہیز گاری سَفرِ آخرت کی کامیابی کیلئے بہت اَہَمیّت کی حامل ہے، اُخروی نجات کا حُصول اس نعمتِ عُظمٰی کے بغیر بہت مشکل ہے، کیونکہ عِبادات کو بجا لانے اور گُناہوں سے باز رہنے کا عظیم ذریعہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف اور تقویٰ اِختیار کرنا ہے۔

تقویٰ کی تعریف:

تفسیرِ کبیر میں تقوی کی تعریف یہ منقول ہے کہ تم اپنے باطن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے ویسے ہی سنوارو جیسے تم اپنے ظاہر کو مَخْلُوق کیلئے سنوارتے ہو۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ مُتَّقی وہ ہے جو مُصطَفٰے کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راستے پر چلے، دُنیا کو پیٹھ پیچھے رکھے، اپنے نَفْس کو اِخلاص اور وفا کا عادی بنائے اور حرام اور نافرمانی والے کاموں سے اِجتناب کرے۔ (تفسیرِ کبیر، تحت الآیۃ: ذلک الکتاب لا ریب فیه، ج ۱، ص ۲۶۸) حضرت سُفیان ثوری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ پرہیز گاروں کو مُتَّقی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ ایسی چیزوں سے بھی بچتے ہیں جن سے بچنا عُموماً دُشوار ہوتا ہے۔ (تفسیر در منثور، ج ۱، ص ۶۱)

قرآنِ پاک اور تقویٰ کی اَہَمِّیَّت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ مُتَّقی وہ شخص ہوتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی خوف رکھنے والا ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنے والا ہو، جس طرح اپنے بدن اور کپڑوں کو معمولی داغ دھبّوں سے بچاتا ہے اسی طرح اپنے باطن کو بھی باطنی بیماریوں حتّٰی کہ شُبُہَات (شک) والی چیزوں سے بھی بچاتا ہو، ایسا شخص ہی حقیقی تقویٰ والا کہلائے گا۔ قرآنِ پاک میں کئی مقامات پر تقویٰ کے فضائل مَوْجُود ہیں، چنانچہ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرات کی آیت نمبر 13 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ (پ: ۲۶، الحجرات: ۱۳)

تَرجَمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

مَعْلُوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک عزت و فضیلت کا مدار مال و دولت اور دُنیوی جاہ و مَنْصَب ہرگز نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ لوگ تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرنے والے ہیں۔ مُتَّقی لوگوں کی شان بیان کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿**اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ**(پ ۹، الانفال: ۳۴) تَرجَمۂ کنزالایمان: اس کے اولیاء تو پرہیز گار ہی ہیں﴾ یعنی تقویٰ اِختیار کرنے والے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوست ہیں۔ یقیناً ہم میں سے ہر ایک کی یہ خواہش ہوگی کہ اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل ہوجائے تو قرآنِ پاک میں اس کی ولایت پانے کا طریقہ تقویٰ اِختیار کرنا بتایا گیا ہے۔

احادیثِ مُبارکہ اور تقویٰ کی اہمیت:

آیئے! تقویٰ کی فضیلت پر دو (2) فرامینِ مصطفےٰ بھی سُنتے ہیں :

- تمہارا رَب عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: اس بات کا مُستَحِق میں ہی ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے اور جو مجھ سے ڈرے گا تو میری شان یہ ہے کہ میں اسے بخش دوں۔ (دارمی، کتاب الرقاق، باب فی تقوی اللہ، ۳۹۲/۲، الحدیث: ۲۷۲۴)
- علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بڑھ کر ہے اور تمہارے دین کا بہترین عمل تقویٰ (پرہیز گاری) ہے۔ (طبرانی اوسط، من اسمه علی ۹۲/۳حدیث: ۳۹۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرنے میں ہماری دُنیا و آخرت کا فائدہ ہی فائدہ ہے۔ آیئے! اس عظیم نعمت کو پانے کے چند طریقے آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔

تقویٰ کیسے حاصل ہو؟

(1) ہمیں چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذابات، اس کے قہر و جلال اس کی قدرت و بے نیازی کو ذہن میں رکھیں اور اپنی عاجزی، بے کسی اور ناتوانی کو بھی ہر گز مت بھُولیں۔ یقیناً جو شَخْص اللہ عَزَّوَجَلَّ کو مختار اور قادرِ مُطلق مانتا ہو اور یہ بھی سمجھتا ہو کہ میرے گُناہوں کے سبب روزِ قیامت مجھے ان کی سزا ملے گی، تو اب گُناہوں سے بچنا بہت آسان ہو گا اور یوں بندہ تقویٰ کی صِفت سے مُتَّصِف ہو جائے گا۔

(2) تقویٰ کے حُصُول کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اِنْسان غافل اور بُرے لوگوں کی صحبت میں اُٹھنا بیٹھنا ترک کر دے اور مُتَّقی، پرہیز گار اَفْراد کی صحبت اختیار کرے، تاکہ ان کی صحبت کی تاثیر سے اس کے دل میں بھی تقویٰ و پرہیز گاری پیدا ہو جائے۔

(3) تقویٰ حاصل کرنے کیلئے بُزرگانِ دین کی سیرت سے تقویٰ و پرہیز گاری کے واقعات پڑھے یا

سُنے جائیں تاکہ ان مُبارَک ہستیوں کے واقعات سے سبق حاصل کرکے ہم بھی اس پاکیزہ صِفَت کو اپنی ذات پر نافذ کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **اِحیاء العلوم** جلد2، صفحہ 367 سے "**مُتّقین کی حکایات**" پڑھنے سے بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تقویٰ اِختیار کرنے کا ذہن بنے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان تمام طریقوں پر بآسانی عمل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں اجتماعی طور پر شرکت کرتے رہیں، مدنی چینل پر بالخصوص مدنی مُذاکرہ اور دیگر سلسلے دیکھتے رہیں، ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی کوشش جاری رکھیں تو اس کی برکت سے ہمارے دل میں گُناہوں سے نفرت اور نیکیوں کی مَحبّت جاگُزیں ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

دے حُسنِ اَخلاق کی دَولت   کر دے عطا اِخلَاص کی نِعمت
مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا   یااللہ مری جھولی بھر دے!

(وسائلِ بخشش مُرمّم:۱۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بکری کب تک زندہ رہتی ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی ساری زندگی تقویٰ شِعاری میں بسر فرمائی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نَس نَس میں سَمایا ہوا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تقوے کی بنا پر کئی شبہے والی چیزوں سے بھی بچا کرتے تھے۔ منقول ہے ایک

بار کُوفہ میں کچھ بکریاں چوری ہو گئیں تو آپ نے لوگوں سے دریافت کیا کہ بکری زِیادہ سے زِیادہ کتنے سال تک زندہ رہتی ہے۔ لوگوں نے بتایا، سات سال، تو آپ نے سات سال تک بکری کا گوشت نہیں کھایا۔ (کہ کہیں چوری کی بکری کا گوشت میرے پیٹ میں نہ چلا جائے) انہی دنوں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک فوجی کو دیکھا کہ اس نے بکری کا گوشت کھا کر اس کا بقیہ حصّہ کُوفہ کی نہر میں پھینک دیا تو آپ نے مچھلی کی طبعی عُمر کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر اتنے سال تک مچھلی کا گوشت کھانے سے پرہیز کیا۔ (الخیرات الحسان، ٦٠)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ایک طرف تو وَقْت کے امامِ اعظم ہیں کہ شُبہے والی چیزیں کھانے سے بچنے کا ذِہن رکھتے ہیں اور دوسری طرف ان کی پیروی کا دَم بھرنے والے ہیں جو جان بُوجھ کر لوگوں سے رِشْوَت کا مُطالَبہ کرتے، سُودی کاروبار چلاتے، امانت میں خیانت کرکے لوگوں کے لاکھوں روپے ہضم کر جاتے ہیں اس کے علاوہ نہ جانے کن کن ذَرائع سے مالِ حرام پر ہاتھ صاف کرتے ہیں۔ اے کاش! ہم امامِ اعظم کے سچے مُقلِّد (پیروی کرنے والے) بن جائیں، اے کاش! ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنا نصیب ہو جائے اور ہم بھی ان کی طرح گُناہوں سے بچ کر، خُوب خُوب نیکیاں کما کر اپنی آخرت بنانے میں کامیاب ہو جائیں اور دن رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت و ریاضت میں مشغول رہیں۔

گنہ کے دَلْدَل میں پھنس گیا ہوں، گلے گلے تک میں دھنس گیا ہوں
نکالو مجھ کو برائے آدم، امامِ اعظم ابو حنیفہ!
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۵۷۳)

پڑوسیوں کو بھی ترس آتا!

حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

دورانِ عِبادت خوفِ خدا سے روتے رہتے، حتّٰی کہ رات میں اس قدر آہ وزاری فرماتے کہ پڑوسیوں کو بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر رحم آجاتا، حضرت سیِّدُنا حَفْص بن عبدُالرَّحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امامِ اعظم کی رات میں کثرت سے عبادت کا تذکرہ کچھ یُوں فرماتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تیس (30) سال تک ساری رات ایک رکعت میں قرآنِ کریم کی تلاوت فرمایا کرتے، کہا جاتا ہے کہ جس جگہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات ہوئی اس مقام پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سات ہزار (7000) مرتبہ قرآنِ کریم ختم فرمایا۔ حضرت سیِّدُنا اسد بن عمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چالیس (40) سال تک عشاء کے وضو سے نمازِ فجر ادا فرمائی۔

حضرت سیِّدُنا زائدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ نمازِ عشاء ادا کی۔ نماز کے بعد لوگ چلے گئے اور میں مسجد میں ہی ٹھہر گیا۔ میرا ارادہ تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک مسئلہ دریافت کروں گا لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مسجد میں میری موجودگی کا علم نہ ہوا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قرآنِ کریم کی تلاوت شُروع کردی، جب آپ اس آیتِ کریمہ پر پہنچے،

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ (پ ۲۷، الطور: ۲۷)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچالیا۔

تو طلوعِ فجر تک اِسے دُہراتے رہے۔ (تاریخ بغداد، ۱۳/ص ۳۵۵، ۳۵۲، بتغیر)

اسی طرح ایک رات آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مسجد میں کسی قاریِ قرآن کو یہ آیتِ مُبارکہ تلاوت کرتے ہوئے سُنا، ﴿اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿۱﴾﴾ (پ ۳۰، الزلزال: ۱) تَرجَمۂ کنزالایمان: جب زمین تھرتھرا

دی جائے جیسا اس کا تھر تھرانا ٹھہرا ہے۔ ﷺ تو شِدَّتِ خوف سے فجر تک اپنی داڑھی مُبارَک ہاتھ میں پکڑ کر یہی بات کہتے رہے کہ "ہمیں ذرّہ بھر گُناہ کی بھی سزا دی جائے گی۔"

(حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۳۳۵)

عطا ہو خوفِ خدا خدارا، دو اُلفتِ مُصْطَفٰے خدارا
کروں عمل سُنَّتوں پہ ہر دم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص:۵۷۳)

ہمارے دن اور رات!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے امامِ اعظم اَبُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خوفِ خدا کے سبب رو رو کر ساری رات ایک ہی آیتِ مُبارکہ کی تلاوت فرماتے رہے اور فکرِ آخرت میں ایسے گُم ہوئے کہ رات گُزر جانے کا بھی احساس نہ ہوا۔ جبکہ ہمارا مُعاملہ یہ ہے کہ دن تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی اور ناراضی والے کاموں میں گُزارتے ہی ہیں، راتیں بھی گُناہوں میں بسر ہوتی ہیں، دوستوں کے ساتھ فلمیں ڈرامے دیکھ کر اپنی آنکھیں حرام سے پُر کرتے ہیں، شادی وغیرہ کی تقریبات میں رات بھر شور شرابے سے لوگوں کی نیندیں خراب کرتے ہیں، انٹرنیٹ و موبائل کے نائٹ پیکجز پر فُضول اور بے حیائی و بے شرمی سے بھرپُور گفتگو میں ساری رات برباد کر دیتے ہیں، ہم میں سے ہر ایک اپنے دل سے پوچھے کہ کیا ہم نے بھی کبھی اپنے بُزرگوں کی طرح ساری رات عبادت میں بسر کی؟ کیا ہمارے دل میں بھی تلاوتِ قرآن کا شوق بیدار ہوا؟ کیا ہم نے کبھی رات کے اندھیرے میں قبر کی تاریکی کا تَصَوُّر جمایا؟ قبر و حشر کی ہولناکیوں کو یاد کر کے خوفِ خدا سے آنسو کا ایک قطرہ بھی بہایا؟ اگر جواب "نہیں" میں آئے تو آج سے یہ تمام کام کرنے کی ہاتھوں ہاتھ نِیَّت کر لیجئے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول

سے وابستہ ہو جائیے ،اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے فرائض کی پابندی کے ساتھ ساتھ نفل عبادات کرنے کا بھی ذِہن بنے گا۔اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کام کرنے کی بھی بھرپُور کوشش کیجئے،اگر ہم مدنی کاموں کے عامل بن گئے تو دیگر برکتیں ملنے کے ساتھ ساتھ روزانہ تلاوتِ قرآنِ پاک مع ترجمہ و تفسیر بیان کرنے یا سُننے کی بھی سعادت ملے گی۔

12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "بعدِ فجر مَدَنی حلقہ "

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام بعدِ فجر "مَدَنی حلقہ" بھی ہے۔ جس میں روزانہ، تین(3) آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع ترجَمۂ کنزُالایمان و تفسیر خزائنُ العرفان یا تفسیر نُورُالعرفان یا تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور منظوم شَجَرۂ قادِریہ،رَضَویہ ، ضیائیہ،عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ان سب کاموں کے دُنیا و آخرت میں بے شُمار فائدے ہیں، منقول ہے کہ دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جس شَخْص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے اس پر عمل کیا، قرآن شریف اس کی شفاعت کریگا۔(تاریخ دمشق لابن عساکِر ج ۴۱ ص ۳) اس کے بعد درسِ فیضانِ سُنَّت دیا جاتا ہے جس سے علمِ دین کا فیضان عام ہوتا ہے پھر شَجَرۂ قادریہ، رضویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے، جس میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک اور بَرگُزیدہ بندوں کا ذکر ہوتا ہے،یُوں صالحین کے ذکر کی برکتیں لُوٹنے کی سعادت ملتی ہے، حضرتِ سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فرمان ہے:"عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ" یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رَحمت نازل ہوتی ہے۔(حِلیۃُالاولیاء،رقم ۱۰۷۵۰ ،ج۷،ص ۳۳۵) آخر میں اِشراق و چاشت کے نوافل پر مدنی حلقے کا اِختتام ہوتا ہے۔مَدَنی حلقے میں جو شجرہ شریف پڑھا جاتا ہے،اس کی برکتوں کی بھی

کیا بات ہے، اس کو روزانہ پڑھنے سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں، ذِہنی سُکون نصیب ہوتا ہے اور بیماریاں بھی دُور ہوتی ہیں، آیئے! ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں :

شجرہ شریف کی برکتیں:

ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خُلاصہ ہے کہ تقریباً پچھلے 4 سال سے میں دردِ سر کے مَرَض میں مُبتلا تھا جو کسی صُورت ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا، کافی علاج مُعالجہ کرا چکا تھا مگر اس کے باوُجود افاقہ نہیں ہو پا رہا تھا۔ اس دَرد سے نجات پانے کی صُورت یُوں بنی کہ ایک دن خوش قسمتی سے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اَوْراد و وظائف پر مُشتمل سِلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کا شجرہ شریف میرے ہاتھ لگا تو برکت حاصل کرنے کی نِیَّت سے اس میں مَوْجُود شجرہ شریف پڑھنے لگا، اسی دوران میں نے محسوس کیا کہ اس کی برکت سے میرے دَردِ سر میں کمی واقع ہوئی ہے جو میرے لیے حیران کُن ہونے کے ساتھ ساتھ بڑی خوش آئند بات بھی تھی، میں نے پھر دوبارہ اس کو پڑھنا شُروع کیا تو مزید دَرد میں اِفاقہ ہوا، یہ دیکھ کر نہ صرف میرا ایمان تازہ ہو گیا بلکہ میرے مرض کا علاج بھی میرے ہاتھ لگ گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب روزانہ شجرہ شریف پڑھنے کی ترکیب ہے، جس کی برکت سے میرے سر کا دَرد بالکل ختم ہو چکا ہے۔ لیکن جس دن ناغہ ہو جائے تو دَرد پھر لوٹ آتا ہے، اس لئے میں روزانہ شجرہ شریف پڑھتا ہوں۔ زندگی بھر اس کو کبھی ترک نہ کرنے کی نِیَّت کرلی ہے۔

جو عاشقانِ رسول امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید یا طالب نہیں، اگر وہ بھی شجرۂ قادریہ، رضویہ عطاریہ کی برکتوں سے فیض یاب ہونا چاہتے ہیں تو اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں مُرید یا طالب ہو جائیں، اُنہیں بھی اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

کے صدقے شجرہ شریف کی خوب خوب برکتیں نصیب ہوں گی۔

اگر دَرْدِ سَر ہو کہیں کینسر ہو ‏‏‏‏‏‏‏‏‏ دِلائے گا تم کو شِفا مَدَنی ماحول
شِفائیں ملیں گی بلائیں ٹلیں گی ‏‏‏‏‏‏‏‏‏ یقیناً ہے برکت بھرا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص: 648)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ مُصْعَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ خلیفہ منصور نے امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دس ہزار درہم دینا چاہے، امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سوچا کہ میں اگر اس مال کو واپس کرتا ہوں تو خلیفہ کو بُرا لگے اور میں اسے اپنے پاس رکھتا ہوں تو یہ مجھے ناپسند ہے۔ بالآخر مجھ سے مشورہ کیا، میں نے کہا کہ یہ مال خلیفہ کی نگاہ میں بہت زیادہ ہے، جب یہ دینے کے لیے آپ کو بلایا جائے، تو آپ فرما دیجئے گا: "مجھے امیرُ المُؤمنین سے ایسی امید نہ تھی۔" چنانچہ جب امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دس ہزار درہم دینے کیلئے بلایا گیا، تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہی جملہ اِرْشاد فرمایا، جب منصور کو یہ خبر پہنچی کہ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایسا کہا ہے تو (خلیفہ اتنی بڑی رقم کو حقیر سمجھ کر ٹھکرا دینے کی وجہ سے امامِ اعظم کو دنیاوی مال کا متوالا سمجھا اور) اس نے امامِ اعظم کو وہ پیسے نہ دیئے۔

(الخیرات الحسان، الفصل الخامس والعشرون، ص: ۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مالداروں سے حُصُولِ مال کے خواہشمند و حریص بالکل نہ تھے جبھی تو خلیفہ کی طرف سے بطورِ تحفہ ملنے

والے دَراہم واپس فرما دیئے۔

مال داروں سے دُوری بہتر ہے!

شیخِ طریقت ،اَمیرِ اہلسنَّت حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ مالداروں سے دُور رہنے کی نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اَربابِ اِقْتِدار اور سرمایہ دار لوگوں سے دُور رہنے ہی میں عافیّت ہے۔ ان کی دعوتیں کھانے اور ان کے تَحائف قَبول کرنے میں آخِرت کیلئے شدِید خطرات ہیں، کہ ان کی دعوتیں کھانے اور تحفے قبول کرنے والے کا ان کی خُوشامد کرنے اور خوامخواہ ہاں میں ہاں ملانے سے بچنا بہُت ہی مشکل ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد ہوا، "جو کسی غَنی (یعنی مالدار) کی اِس کے غَنا (یعنی مالداری) کے سبب تواضُع کرے اُس کا آدھا دین جاتا رہا۔ (کشف الخفاء ج ۲ ص ۲۱۵ حدیث ۲۴۴۲، ملتقطاً) اعلیٰ حضرت ،امام اہلسنَّت مولانا احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: "مالِ دنیا کیلئے تواضُع اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر عاجزی کرنا نہیں (لہٰذا) یہ حرام ہوئی۔"

(ذَیْلُ المُدَّعا لِاحسنِ الوِعاء، ص۶۶، ملخصًا)

کیوں پھریں شوق میں ہم مال کے مارے مارے
ہم تو سرکار کے ٹکڑوں پہ پلا کرتے ہیں

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص:294)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوشامد کی مذمّت:

معلوم ہوا کہ کسی دُنیادار کی بِلا اجازتِ شَرعی محض اُس کی دولت کے سبب عاجزی کرنا حرام ہے۔ افسوس صد کروڑ افسوس! یہ گُناہ آج کل بہُت ہی زیادہ عام ہے۔"مالدار آدمی" عام لوگوں کیلئے باعثِ امتحان ہوتا ہے کیوں کہ دولت کی کثرت کے سبب اُس کا ایک خاص رُعب ہوتا ہے اگرچِہ وہ ایک "پُھوٹی بادام" تک نہ دے پھر بھی نفسیاتی اثر سے مَغلُوب ہو کر خوامخواہ اُس کے ساتھ خاشعانہ وخُوشامدانہ انداز سے لوگ پیش آتے ہیں۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت کے والِد گرامی حضرتِ علامہ مولیٰنا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل کرتے ہیں، حدیث شریف میں آیا ہے،"مسلمان خوشامدی نہیں ہوتا۔"اور جھوٹی جُھوٹی تعریفیں اس سے بھی بدتر، کہ ایک تو تَمَلُّق (یعنی خوشامد) دوسرے کِذْب (یعنی جھوٹ) تیسرے اس شخص کا نُقصان، کہ مُنہ پر تعریف کرنے کو حدیث میں گردن کاٹنا فرمایا اور ارشاد ہوا، "مَدّاحوں (یعنی منہ پر تعریف کرنے والوں) کے مُنہ میں خاک جھونک دو" خُصُوصاً اگر مَمدُوح (یعنی جس کی تعریف کی گئی) فاسِق ہو، کہ حدیث میں فرمایا، "جب فاسق کی مَدح (یعنی تعریف) کی جاتی ہے، رَبّ تَبارَک وَتعالٰی غضب فرماتا ہے اور عرشُ الرَّحمٰن ہِل جاتا ہے۔ (احسن الوعالآداب الدعا، ص۲۷۹، آداب طعام، ص۴۹۷)

بھائیو! ہردَم بچو تم حُبِّ جاہ و مال سے
ہر گھڑی چوکس رہو شیطان کی اس چال سے
مالداروں کی خُوشامد میں ہلاکت ہے بڑی
تُو گُناہوں میں پڑے گا آئے گی شامت تِری
کان دھر کے سُن! نہ بننا تُو حریصِ مال و زَر!
کر قَناعت اختیار اے بھائی تھوڑے رزق پر
دل میں یہ خواہش نہ رکھنا سب کریں میرا اَدب
ڈر کہیں ناراض ہو جائے نہ تجھ سے تیرا رَبّ
قلب میں خوفِ خُدا رکھ کر تُو سارے کام کر
کامیابی ہو گی تیری اِنْ شَآءَ الله ہر ڈگر

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص:698)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کاروبار میں تقویٰ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً مال و دولت کی مَحَبَّت بہت بڑی آفت ہے اس کے حُصُول کیلئے انسان دوسروں کو نُقصان پہنچانے سے بھی گُریز نہیں کرتا۔ عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ کاروباری مُعاملات میں حلال و حرام کی تمیز کیے بغیر حُصُولِ مال کے ناجائز طریقے استعمال کیے جاتے ہیں اور بظاہر مُتَّقی و پارسا نظر آنے والے افراد بھی کاروبار میں ہیر پھیر، جُھوٹ اور دھوکہ دَہی جیسے گُناہوں میں مُبتلا نظر آتے ہیں۔ لیکن قُربان جایئے حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر کہ آپ بھی اپنے زمانے کے بہت بڑے تاجر تھے مگر جس طرح دیگر مُعاملات میں بے مثال تھے، اسی طرح اپنے کاروباری مُعاملات میں بھی تقویٰ و پرہیز گاری کے مَظْہر تھے۔ چنانچہ

تمام نفع صدقہ کر دیا!

منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک غُلام آپ کے کاروباری اُمُور میں آپ کے ساتھ ہوتا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تجارت کی غرض سے اپنا بہت سا مال اس کے حوالے کر رکھا تھا، ایک بار اس غُلام کو تجارت میں تیس ہزار (30,000) دِرہم کا نفع حاصل ہوا، اس نے وہ سارا نفع امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں پیش کر دیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے کاروبار کی تفصیلات دریافت فرمائیں تو وہ بتانے لگا، باتوں باتوں میں اس نے ایک ایسی وجہ بیان کی کہ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کی سچائی سے انکار کر دیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل میں شک پیدا ہو گیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس پر شدید ناراضی کا اظہار فرمایا اور اس سے پوچھا: کیا تُو نے اس بیع کا نَفْع تمام نفع میں مکس (Mix) کر دیا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِحتیاط

کے پیشِ نظر کمالِ تقویٰ کا مُظاہرہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اب یہ تمام نفع میرے لیے مناسب نہیں ہے۔ اسے حکم دیا کہ فُقرا کو بلاؤ اور یہ تمام مال ان میں تقسیم کر دو۔

(مناقب للموفق، الجزء الاول، ص ۲۰۲، بتغیر)

"بس پیسہ ہو، چاہے جیسا ہو" کی دُھن!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صرف شبہے کی بنا پر نفع کی ساری رقم فُقراء میں تقسیم فرمادی اور ہم ہیں کہ اگر ہمیں کاروبار میں کثیر نَفْع حاصل ہو جائے تو خُوشی سے پُھولے نہیں سماتے، ہمیں اس بات کی کوئی پروا نہیں ہوتی کہ آیا یہ مال جائز طریقے سے حاصل ہوا ہے یا ناجائز طریقے سے؟ اکثر یہ جُملہ سُننے کو ملتا ہے "پیسہ آنا چاہیے چاہے جہاں سے بھی آئے" سوچئے تو صحیح آج حرام ذرائع سے آنے والا یہ مال بروزِ قِیامت باعثِ وبال بن گیا تو کیا کریں گے؟ اس مالِ حرام کی وجہ سے ہمارا رَبّ عَزَّوَجَلَّ ہم سے ناراض ہو گیا تو ہم کہاں جائیں گے؟ اگر اسی مال کے سبب جہنّم میں جانا مُقدَّر ٹھہرا تو یقیناً سخت آزمائش میں مُبتلا ہو سکتے ہیں، لہٰذا ابھی وقت ہے حلال و حرام میں فرق کیجئے، اپنے کاروبار میں شرعی رہنمائی کیلئے دارُ الافتاء اہلسنت سے رُجوع کیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لیے مدنی چینل کا سلسلہ "**احکامِ تجارت**" بھی بہت معاون ہے، اس سلسلے کو بھی پابندی کے ساتھ دیکھنے کی برکت سے ہم بالخصوص تجارت کے کئی شرعی احکام کی معلومات سے مالا مال ہو سکتے ہیں۔ یہ سلسلہ دیکھنے سے کاروباری ترقی کے ساتھ ساتھ سفرِ آخرت کی تیاری کی مدنی سوچ بھی نصیب ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اضافی قیمت واپس کرنے کیلئے سفر!

منقول ہے کہ ایک شخص قیمتی کپڑا لینے مدینہ سے کُوفہ آیا، وہ کپڑا صرف امامِ اعظم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے پاس ہی تھا، لوگوں نے اسے بتایا کہ جب تم ان کے گودام میں جاؤ اور وہ تمہاری خواہش کے مُطابق تمہارے سامنے کپڑا رکھیں تو بِلا چُون و چرا کپڑا خرید لینا اور بھاؤ طے کرتے وقت بحث مت کرنا کیونکہ ابُو حنیفہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ تو خُود ہی مُناسب قیمت بتاتے ہیں، وہ شخص آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی دُکان پر پہنچا تو ان کے ایک شاگرد سے مُلاقات ہوئی، خریدار سمجھا کہ یہی ابو حنیفہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ہیں، اس نے کپڑا مانگا تو شاگرد نے کپڑا دکھا دیا، اس نے قیمت پوچھی تو دُکاندار نے ایک ہزار درہم بتائی، اس شخص نے بغیر سوچے سمجھے ایک ہزار درہم دیئے اور سامان لے کر مدینہ واپس چلا گیا، کچھ عرصہ بعد حضرت امام اعظم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے وہی کپڑا طلب فرمایا، تو شاگرد نے بتایا کہ میں نے تو ایک ہزار دِرہم کے بدلے وہ کپڑا فروخت کر دیا تھا، آپ نے شاگرد کو فرمایا تم لوگوں کو دھوکا دیتے ہو اور زیادہ رقم لیتے ہو۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے آئندہ کیلئے اس سے معذرت کر لی اور خود ہزار درہم ساتھ لے کر اس شخص کی تلاش میں مدینۂ منورہ جا پہنچے اور تلاش شروع کر دی۔ ایک شخص کو مسجد میں اسی کپڑے کی چادر اوڑھے نماز میں مشغول دیکھا، آپ نے بھی نوافل شروع کر دیئے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اس کے پاس گئے اور فرمایا: یہ کپڑا جو تم نے اوڑھ رکھا ہے یہ میرا ہے، اس نے کہا: یہ کپڑا آپ کا کیسے ہو سکتا ہے میں نے تو خود کُوفہ میں امام ابُو حنیفہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی دُکان سے خریدا ہے۔ آپ نے پوچھا تم ابُو حنیفہ کو پہچانتے ہو؟ اس نے کہا کیوں نہیں، آپ نے فرمایا ابو حنیفہ میں ہوں، کیا تم نے مجھ سے کپڑا خریدا تھا؟ اس نے کہا نہیں۔ تب آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اسے مکمل واقعہ سُنایا اور فرمایا: تم میرا یہ کپڑا مجھے دے دو اور ایک ہزار درہم اس کے سامنے رکھ دیئے، اس نے کہا میں اس کپڑے کو ایک عرصہ تک استعمال کرتا رہا ہوں میرے لیے جائز نہیں کہ استعمال شُدہ کپڑا واپس

دُوں اور ایک ہزار دِرہم بھی لوں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اچھا اگر تم ایسا نہیں کرسکتے تو میرا کپڑا مجھے دے دو اور اپنا ایک ہزار درہم واپس لے لو اور جو تم نے استعمال کیا میں تمہیں معاف کرتا ہوں، اس کے باوجود وہ شخص نہ تو کپڑا واپس دینے پر راضی ہوا اور نہ ہی ایک ہزار درہم لئے۔ تب امام ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چھ سو درہم بھی واپس کیے، کپڑا بھی اس کے پاس رہنے دیا اور معذرت کرکے واپس کُوفہ تشریف لے آئے۔ (المناقب للموفق، الجزء الاول، ص:۱۹۸، ملتقطا)

ہمارے آقا ہمارے مَولیٰ، امامِ اعظم ابُو حنیفہ
ہمارے ملجاء ہمارے ماویٰ امامِ اعظم ابُو حنیفہ
زمانہ بھر نے زمانہ بھر میں بہت تجسُّس کیا ولیکن
مِلا نہ کوئی اِمام تم سا امامِ اعظم ابُوحنیفہ

(دیوانِ سالک، رسائلِ نعیمیہ، ص:۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے امامِ اعظم حضرتِ سَیِّدُنا نعمان بن ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تقویٰ سے مُتَعَلِّق بیان سُننے کی سعادت حاصل کی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جس طرح علم و فضل میں امام کی حیثیت رکھتے ہیں، اسی طرح عبادت و ریاضت، زُہد و تقویٰ میں بھی آپ کو بہت بلند مقام حاصل ہے۔

- امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تقویٰ و حُسنِ اخلاق کی اعلیٰ جھلک کی برکت سے ایک غیر مُسلم نے دائرۂ اسلام میں داخل ہونے کا شرف پایا۔

- امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک ولیُّ اللہ کے فرمانے پر کاروبار چھوڑا اور علمِ دِین سیکھنے میں ایسے مصروف ہوئے کہ ان کو بہت بڑا مقام حاصل ہوا۔
- آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تقویٰ و پرہیز گاری کی ایک انوکھی مثال یہ بھی سُنی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 7 سال تک بکری کا گوشت اِس وجہ سے نہ کھایا کہ کہیں وہ گوشت کُوفے میں چوری ہونے والی بکری کا ہی نہ ہو۔
- آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قرآنِ کریم کے کیسے قاری تھے، آپ کو تِلاوتِ قرآن کا کیسا ذوق و شوق تھا کہ جس جگہ پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وفات ہوئی، اس مقام پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 7 ہزار مرتبہ قرآنِ کریم ختم فرمایا۔
- آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مال و دولت سے کس قدر دُور رہتے تھے کہ خلیفہ منصور نے 10 ہزار درہم دینا چاہے، لیکن آپ نے قبول نہ فرمائے۔
- آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تقویٰ و پرہیز گاری کا ایک واقعہ یہ بھی سُنا کہ ایک بار اپنے ملازم کی کسی بات میں شک محسوس ہونے کی وجہ سے 30 ہزار دِرہم کا نفع فُقرا میں تقسیم فرما دیا۔
- آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کُوفے سے مدینے کا طویل سفر اِختیار کرکے مدینے سے آنے والے گاہک کو 600 دِرہم بھی واپس کیے اور کپڑا بھی اُسی کے پاس رہنے دِیا۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے نیک بندوں بالخصوص اِمامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسواک کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدَنی پُھول" سے مسواک کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔

پہلے دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ❀ دو رَکْعَت مِسْواک کر کے پڑھنا بغیر مِسْواک کی ستّر (70) رَکعتوں سے افضل ہے۔[2] ❀ مسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی اور (یہ) ربّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے۔[3] ❀ حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رَبّ عَزَّوَجَلَّ راضی

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ... اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب، کتاب الطھارۃ، الترغیب فی السواک... الخ، ۱/۱۲۷، حدیث: ۳۳۷

3 ... مُسندِ احمد، مسند عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ درست کرتی ہے(جمع الجوامع ۵/۲۴۹، حدیث ۱۴۸۶۷)❀حضرت سیِّدنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فُضُول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا استِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔[1] ❀مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو، مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ❀مسواک جب ناقابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سَمُندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

سنّتوں کی تَربِیَت کے قافِلے میں بار بار
مجھ کو جذبہ دے سَفَر کرتا رہوں پروَردگار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ...اِحیاءُ العُلوم، کتاب آداب الاکل، فصل: یجمع آدابا...الخ، ۲/۲۷

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اِعْتِکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔[1]

ذات ہوئی اِنتخاب وَصف ہوئے لاجواب نام ہوا مُصطفٰے تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل

1...ابن عساکر، علی بن محمد بن احمد بن ادریس...الخ، ۱۴۲/۴۳، رقم: ۵۰۱۲

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھُورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِسْتِقْبالِ رَمَضان اور خُطبۂ محبوبِ رَحمٰن

حضرت سَیِّدُنا سَلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رَحمتِ عالمیان، مکّی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ماہِ شعبان کے آخِری دن ہمیں خُطبہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! تمہارے پاس عظمت وبَرَکت والا مہینا جلوہ گر ہو رہا ہے، وہ مہینا جس میں ایک رات ایسی بھی ہے کہ جو ہزار (1000) مہینوں سے بہتر ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس ماہِ مُبارَک کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ اِس کی رات میں قِیام (یعنی تراویح اَدا کرنا) سنّت ہے، جو اِس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض اَدا

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔ الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

کِیا اور جس نے اس میں فَرض اَدا کِیا تو ایسا ہے جیسے اور دِنوں میں 70 فرض اَدا کیے۔ یہ صبر کا مہینا ہے اور صبر کا ثواب جنّت ہے، یہ غمخواری و بَھلائی کا مہینا ہے اور اس مہینے میں مومِن کا رِزْق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اِس میں روزے دار کو اِفطار کرائے تو یہ اُس کے گُناہوں کے لئے مغفرت ہے، اُسے آگ سے آزادی بخشی جائے گی اور اِس اِفطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب مِلے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اِس کے کہ اُس کے اَجر میں کچھ کمی ہو۔ ہم نے عرض کی، یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہم میں سے ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ اِفطار کروائے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ ثواب تواُس شخص کو دے گا جو ایک کھجور یا ایک گھُونٹ پانی یا ایک گھُونٹ دُودھ سے روزہ اِفطار کروائے، یہ وہ مہینا ہے کہ جس کا اوّل (یعنی اِبتِدائی 10 دن) رَحمت، درمیان (یعنی درمیانے 10 دن) مَغفِرت ہے اور آخر (یعنی آخری 10 دن) جہنّم سے آزادی ہے۔ جو اپنے غُلام (یعنی ماتحت) سے اِس مہینے میں کام کم لے، اللہ تعالٰی اُسے بخش دے گا اور اسے جہنّم سے آزاد فرمادے گا۔ جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کِھلایا، اللہ تعالٰی اس شخص کو میرے حَوض سے ایک ایسا گھُونٹ پلائے گا کہ (جسے پینے کے بعد) وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا یہاں تک کہ جنّت میں داخِل ہو جائے۔

(ابن خزیمہ، کتاب الصیام، ۱۹۱/۳، حدیث: ۱۸۸۷)

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے اِرْشاد فرماتے ہیں: ماہِ رَمَضان کا نفل دوسرے مہینوں کے فرض کے برابر ہے اور اس ماہ کی فرض عبادت دوسرے ماہ کے 70 فرائض کے مثل ہے۔ (مزید فرماتے ہیں) ماہِ رَمَضان کے 3 عشرے ہیں: پہلے عشرے میں رَبّ تعالٰی مومنوں پر خاص رحمتیں فرماتا ہے جس سے اُنہیں روزہ تراویح کی ہمت ہوتی ہے اور آئندہ ملنے والی نعمتوں کی اَہلِیَّت پیدا ہوتی ہے۔ دوسرے عشرے میں تمام صغیرہ

گُناہوں کی معافی ہے جو جہنّم سے آزادی اور جنّت میں داخلے کا سبب ہے۔ تیسرے عشرے میں روزے داروں کے جنّتی ہونے کا اعلان، وہاں کے داخلے کا (گویا) ویزا اور پاسپورٹ جاری کِیا جاتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۳/۱۴۱-۱۴۰ ابتغیر قلیل وملتقطاً)

مرحبا صد مرحبا! پھر آمدِ رَمضان ہے کِھل اُٹھے مُرجھائے دل تازہ ہوا ایمان ہے
یاخُدا ہم عاصیوں پر یہ بڑا اِحسان ہے زندگی میں پھر عطا ہم کو کِیا رَمضان ہے
یاالٰہی! تُو مدینے میں کبھی رَمضاں دکھا مُدّتوں سے دل میں یہ عطّار کے اَرمان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۰۶-۷۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس مہینے یعنی رَمَضانُ المُبارَک سے کس قدر عقیدت واُلفت تھی کہ جُوں ہی اِس ماہِ مُقَدَّسہ کی آمد کے آثارِ پُرانوار نظر آتے تو رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُود بھی اس برکت والے مہینے کا انتہائی شان وشوکت کے ساتھ اِستِقْبال فرماتے اور اپنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سامنے بھی اس مُبارَک مہینے کی شان وعظمت، فضائل وبرکات اور دیگر دلکش اَوصاف کو بیان فرما کر اِس کی اَھَمِّیَّت کو واضح فرماتے اور اُنہیں بھی مختلف نیک اَعمال کرنے کا مدنی ذہن عطا فرماتے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی چونکہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حقیقی دیوانے اور سچے عاشقانِ رَمضان تھے، لہٰذا یہ حضرات بھی اپنے آقا ومولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتّباع اور محبتِ رَمَضان میں مسلمانوں کو مہمانِ رحمٰن کی آمد کی مُبارَک باد دِیا کرتے نیز اُنہیں روزوں کی ادائیگی، شب بیداری اور راہِ خُدا میں خرچ کرنے کی ترغیبیں بھی ارشاد فرماتے چُنانچہ

فاروقِ اعظم اور اِستِقبالِ رَمضان

امیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے: اُس مہینے کو خُوش آمدید ہے جو ہمیں پاک کرنے والا ہے۔ پُورا رَمضان خَیر ہی خَیر ہے خواہ دِن کا روزہ ہو یا رات کا قِیام۔ اِس مہینے میں خَرچ کرنا جِہاد میں خَرچ کرنے کا دَرَجہ رکھتا ہے۔

(تَنْبِیهُ الْغافِلِین، باب فضل شهر رمضان، ص۱۷۶، رقم۴۴۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریر کا خُلاصہ ہے کہ ماہِ رَمَضان کی آمد پر خُوش ہونا، ایک دوسرے کو مُبارَک باد دینا سُنّت ہے اور جس کی آمد پر خُوشی ہونی چاہیے اس کے جانے پر غم بھی ہونا چاہیے۔ اسی لیے اکثر مسلمان جُمُعَۃُ الْوَدَاع کو غمگین اور اَشکبار ہوتے ہیں اور خُطَبا اس دن میں کچھ اَلوَداعی کَلِمات کہتے ہیں تا کہ مسلمان باقی گھڑیوں کو غنیمت جان کر نیکیوں میں اور زیادہ کوشش کریں۔ (مرآۃ المناجیح، ۳/۱۳۷ ملخصًا)

اے عاشقانِ رَمضان! آپ سب کو مُبارَک ہو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہت جلد رَمَضانُ الْمُبارَک اپنے دامنِ کرم میں رحمتوں اور مغفرتوں کے پروانے لئے ہم گُناہگاروں کے درمیان جلوہ گر ہونے والا ہے کہ جس میں نفلی عبادات کا ثواب فرضوں کے برابر اور فرضوں کا ثواب سَتَّر (70) گُنا بڑھادِیا جاتا ہے، روزے داروں کے وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں اور بے شُمار لوگوں کو جہنّم سے رہائی کے پروانے تقسیم کئے جاتے ہیں لہٰذا ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی آمد کے موقع پر خُود بھی خُوشیاں منایئے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی خُوب خُوب مُبارکباد پیش کیجئے، نیز اس مہینے کی آمد سے قبل دُنیوی مُعامَلات سے فراغت پا کر نماز، روزوں، تلاوتِ قرآن، تراویح اور پورے ماہ یا کم از کم آخری عشرے کے

اجتماعی اِعتِکاف کی برکتیں لُوٹیے اور اپنے لئے راہِ جنّت کو آسان کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی مسجد بھرو تحریک دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے مدنی ماحول میں بھی رحمتوں اور مغفرتوں والے اس مُقدَّس مہمان کی آمد پر خُوشی کا عالَم ہوتا ہے اور اِس کا بھرپُور طریقے سے اِستِقْبال کیا جاتا ہے بلکہ کئی مقامات پر کثیر اسلامی بھائی اس ماہِ مُبارَک کو زیادہ سے زیادہ نیکیوں میں گُزارنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تحت پورے ماہ کا اِعتِکاف بھی کرتے ہیں نیز جب یہ مہمان رُخصت ہوتا ہے تو اَشک بار آنکھوں سے اِسے "اَلْوَداع" بھی کِیا جاتا ہے۔

نزدیک آرہا ہے رَمَضان کا مہینا ساحِل سے حاجیوں کا پھر آلگا سفینہ
آقا! نہ ٹُوٹ جائے یہ دل کا آبگینہ بُلوایئے مدینے دِکھلایئے مدینہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رَمضان کو رَمضان کہنے کی وجوہات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس ماہ کی شان و عظمت کے پیشِ نظر عُلمائے کرام نے اِس کے کئی اَسمائے مُبارَکہ بیان فرمائے ہیں مگر اِن میں "**رَمَضان**" سب سے زیادہ مشہور و معروف ہے۔ آیئے! اِس مہینے کو "**رَمَضان**" کہنے کی چند وجوہات بھی سُنتے ہیں چُنانچہ

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "رَمَضان" یا تو "رحمٰن" کی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام ہے، چُونکہ اِس مہینے میں دن رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ہوتی ہے لٰہذا اِسے شَہرِ رَمضان یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینا کہا جاتا ہے جیسے مسجِد و کعبے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا گھر کہتے ہیں کہ وہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہی کام ہوتے ہیں۔ ایسے ہی رَمضان اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینا ہے کہ اِس مہینے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہی

کام ہوتے ہیں۔روزہ تراویح وغیرہ تو ہیں ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مگر بحالتِ روزہ جو جائز نوکری اور جائز تجارت وغیرہ کی جاتی ہے وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کام قرار پاتے ہیں۔اِس لئے اِس ماہ کا نام رَمَضان یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینا ہے یا یہ **"رَمْضَاء"** سے نکلا گیا ہے۔ **"رَمْضَاءُ"** موسمِ خَزاں کی بارِش کو کہتے ہیں، جس سے زمین دُھل جاتی ہے اور **"رَبِیْع"** کی فَصل خُوب ہوتی ہے۔ چونکہ یہ مہینا بھی دِل کے گرد وغُبار دھودیتا ہے اور اس سے اَعمال کی کھیتی ہَری بَھری رہتی ہے اِس لئے اِسے رَمَضان کہتے ہیں۔یا یہ **"رَمْضٌ"** سے بنا جس کے معنیٰ ہیں **"گرمی یا جلنا"** چُونکہ اِس میں مُسلمان بُھوک پیاس کی تپش برداشت کرتے ہیں یا یہ گناہوں کو جلاڈالتا ہے، اِس لئے اِسے رَمَضان کہا جاتا ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ لفظِ رَمَضان میں 5 حُروف ہیں: **ر۔م۔ض۔ا اور ن۔** "ر" سے مُراد رَحمتِ الٰہی، "میم" سے مُراد مَحبّتِ الٰہی، "ض" سے مُراد ضَمانِ الٰہی، "اَلِف" سے اَمانِ اِلٰہی، اور "ن" سے نُورِ الٰہی۔"رَمَضان میں 5 عِبادات خصُوصیت کے ساتھ کی جاتی ہیں۔(1)روزہ (2)تَراویح(3)تِلاوتِ قُرآن(4)اِعتِکاف اور(5)شبِ قَدر میں عبادات۔توجو کوئی صِدقِ دِل سے یہ 5 عِبادات کرلے تو وہ اِن 5 اِنعامات کا مُستَحق ہے۔(تفسیرِ نعیمی،پ۲،البقرۃ،تحت الآیۃ:۱۸۵،ص۲۰۴تا۲۰۹ملتقطاًوبتغیر قلیل)

ابرِ رحمت چھا گیا ہے اور سماں ہے نُور نُور فَضلِ رَبّ سے مغفِرت کا ہو گیا سامان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص۷۰۵)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ غُفْران ہم گُناہگاروں کے لئے خُدا تعالٰی کی طرف سے عطا کیا گیا ایک عظیمُ الشّان تحفہ ہے۔اس مُقَدَّس مہمان کی آمد تو کیا ہوتی ہے عاشقانِ رَمَضان کی تو خُوشیوں کو چار چاند لگ جاتے ہیں، انوارِ رَمَضان کی روشنیوں سے فضا نُور بار ہو جاتی ہے، عِبادات کا ذوق وشوق کئی گُنا بڑھ جاتا

ہے، روزے رکھنے، تراویح کی سعادت پانے، ختمِ قرآن کی محافل سجانے اور شرکت فرمانے، سحری و افطاری کرنے کروانے، زکوٰۃ و فطرات، عُشر و صدقات اور خیرات و مدنی عطیّات ادا کرنے کروانے، تلاوتِ قرآن کرنے، رکوع و سجود میں مشغول رہنے اور مساجد کو آباد کرنے کا خاص اہتمام کِیا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدینے کے تاجدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اپنی زبانِ حقّ ترجمان سے مختلف مواقع پر ماہِ رَمَضان کی خُصُوصِیات و نوازشات کا تذکِرہ کرتے ہوئے اس میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے اور بارگاہِ الٰہی سے تقسیم ہونے والے اِنعامات حاصل کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ آیئے! آمدِ رَمَضانُ الْمُبارَک اور اس کی برکات پر مشتمل 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں اور نیت کرتے ہیں کہ خُوب خُوب نیکیوں کے ذریعے اس ماہِ مُبارَک کا بھرپور اِستِقْبال کریں گے۔

چُنانچہ

جنّتی نعمتیں

حضرت سَیِّدُنا ابو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب رَمَضانُ الْمُبارَک کی پہلی رات آتی ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آخری رات تک اُن میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کِیا جاتا، جو بندۂ مومِن اس مہینے کی کسی رات میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ہر سجدے کے بدلے پندرہ سو (1500) نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لئے جنّت میں سُرخ یاقُوت کا ایک گھر بنادِیا جاتا ہے جس کے ساٹھ ہزار (60،000) دروازے ہوتے ہیں اور ہر دروازے پر سونے کی بناوٹ ہو گی جن پر سُرخ یاقُوت جڑے ہوں گے، جب بندہ رَمَضانُ الْمُبارَک کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس کے گزشتہ رَمَضان سے لے کر اس دن تک کئے

گئے (صغیرہ) گناہوں کو بخش دِیا جاتا ہے، اس کے لئے روزانہ ستر ہزار (70،000) فرشتے نمازِ فجر سے غروبِ آفتاب تک اِستِغفار کرتے ہیں، اسے رَمَضان کے ہر دن اور ہر رات میں سجدہ کرنے پر جنّت میں ایک ایسا درخت عطا کیا جاتا ہے کہ جس کے سائے میں کوئی سوار پانچ سو (500) سال تک چلتا رہے۔

(شعب الایمان، فضائل شھر رمضان، باب فی الصیام، ۳/۳۱۴، حدیث: ۳۶۳۵)

بَرَکتوں والا مہینا

حضرت سَیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے رَمَضان کی آمد کے موقع پر ایک دن ارشاد فرمایا: تمہارے پاس برکت والا مہینا رَمَضان آگیا کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں غنی فرماتا اور (تم پر) رحمت نازل فرماتا ہے، گناہوں کو مٹاتا اور دُعا قبول فرماتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری نیکیوں کی رَغْبت دیکھتا ہے اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرماتا ہے، لہٰذا اس مہینے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اچھے اعمال پیش کرو کیونکہ بدبخت وہی ہے جو اس مہینے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے محروم رہا۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فی شھور البرکة وفضل شھر رمضان، ۳/۳۴۴، رقم: ۴۷۸۳)

یا خدا ماہِ رمضاں کے صدقے سچّی توبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے یا خُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص136)

جنّتی حُوریں

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں، میں نے مَحبوبِ ربُّ العٰلَمِین، جنابِ صادق و امین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک جنّت کو ایک سال سے

دوسرے سال تک ماہِ رَمَضان کی آمد کے لئے سجایا جاتا ہے، جب رَمَضانُ المُبارَک کی پہلی رات تشریف لاتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جسے مُثِیرَہ کہا جاتا ہے، (اس ہوا کے چلنے سے) جنّت کے پتّے اور دروازوں کے پٹ ہِلنے لگتے ہیں اور ایسی دلکش آواز پیدا ہوتی ہے کہ اُس سے زیادہ خُوبصورت آواز کسی نے نہ سُنی ہوگی، پھر بڑی آنکھوں والی حُوریں باہر نکلتی ہیں اور جنّت کی بالکونیوں پر کھڑی ہو کر یوں پُکارتی ہیں: کوئی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پکارنے والا تاکہ وہ اس کی (ہم سے) شادی کرائے؟ پھر وہ پوچھتی ہیں: اے رضوانِ جنّت! یہ کون سی رات ہے؟ تو حضرت سَیِّدُنا رضوان عَلَیْہِ السَّلَام لَبَّیْک کہتے ہوئے جواب دیتے ہیں: یہ ماہِ رَمَضان کی پہلی رات ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے رضوان! جنّت کے دروازے کھول دو، اے مالک! جہنّم کے دروازے بند کر دو، اے جبریل! زمین پر جاؤ اور سرکش شیاطین کو زنجیروں سے باندھ کر سمندر میں ڈال دو تاکہ وہ میرے حبیب (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمَّت کے روزوں میں فساد نہ ڈالیں۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضان کی ہر رات میں ایک منادی کو 3 مرتبہ یہ نِدا کرنے کا حکم ارشاد فرماتا ہے: ہے کوئی مانگنے والا کہ جس کی مراد میں اسے عطا کروں؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ جس کی توبہ میں قبول کروں؟ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا جسے میں بخش دُوں؟

(الترغیب والترھیب، کتاب الصوم، الترغیب فی صیام رمضان احتساباً...الخ، ۲/۲۰، حدیث: ۱۴۹۹ ملتقطاً)

ماہِ رَمَضاں رَحمتوں اور بر َکتوں کی کان ہے
ہر گھڑی رَحمت بھری ہے ہر طرف ہیں برَکتیں

جھوم جاؤ مجرمو! رَمَضاں مہِ غُفران ہے
عاصِیوں کی مغفرت کا لیکر آیا ہے پَیام

پڑگئے دوزخ پہ تالے قید میں شیطان ہے
بھائیو بہنو! کرو سب نیکیوں پر نیکیاں

خُلد کے دَر کُھل گئے ہیں داخِلہ آسان ہے
بھائیو بہنو! گناہوں سے سبھی توبہ کرو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۰۶-۷۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے قربان کہ وہ اپنے معصوم فرشتوں کو اس ماہِ مُقدَّسہ کی پہلی شب میں جنّت کے دروازے کھولنے، جہنّم کے دروازے بند کرنے اور شیاطین کو بیڑیوں میں جکڑ دینے کے اَحکامات ارشاد فرماتا ہے نیز ربُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے ایک ندا دینے والا لوگوں کو بارگاہِ خُداوندی میں مرادیں مانگنے، توبہ کرنے اور بخشش و مغفرت کا سوال کرنے کی طرف رہنمائی کرتا ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے دُنیوی مُعاملات میں اُلجھے رہنے کے بجائے رَمضانُ المُبارک کی آمد سے پہلے پہلے اپنے آپ کو ضروری کاموں سے کسی حد تک فارغ کرلیں اور فرائض وواجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ رَمَضانُ المُبارک کے خُصُوصی فُیُوض وبرکات حاصل کرنے کے لئے اس میں سُنَن و مُسْتَحَبّات، تلاوتِ قرآنِ کریم، تراویح واِعْتِکاف اور دیگر عبادات کی کثرت کریں بلکہ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے پورے ماہِ رمضان یا کم از کم آخری عشرے کے اِعْتِکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کرکے ماہِ صیام کے قدر دانوں میں شامل ہوجائیں، روزانہ دن اور بعدِ تراویح ہونے والے 2 مدنی مذاکروں میں اوّل تا آخر شامل ہوکر علمِ دین حاصل کرنے والے عاشقانِ رسول کی فہرست میں ہم بھی اپنا نام لکھوالیں اور رَبّ تعالیٰ کو راضی کرکے بخشش ومغفرت کے حقدار بن جائیں۔ آیئے ترغیب کے لئے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذوقِ عبادت کے بارے میں تین (3) روایات سُنتے ہیں تاکہ اُنہیں سُن کر ہم بھی اپنا مدنی ذہن بنائیں اور اس ماہِ مُبارَک کی آمد سے پہلے پہلے اپنے آپ کو عبادت واِعْتِکاف کے لئے تیّار کرلیں۔

1. اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهُ ثُمَّ لَمْ يَأْتِ فِرَاشَهُ حَتّٰى يَنْسَلِخَ جب ماہِ رَمضان تشریف لاتا تو نبیِّ مکرَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عبادتِ الٰہی کیلئے کمربستہ ہوجاتے پھر سارا مہینا اپنے بستر مُنَوَّر پر تشریف نہ لاتے۔ (شعب الایمان، باب فی الصیام، فضائل شھر رمضان، ۳/۳۱۰، حدیث: ۳۶۲۴)

2. کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ تَغَیَّرَ لَوْنُہُ وَکَثُرَتْ صَلَاتُہُ وَابْتَہَلَ فِی الدُّعَاءِ وَاَشْفَقَ مِنْہُ جب ماہِ رَمضان تشریف لاتا تو شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رنگ مُبارَک مُتَغَیَّر (یعنی تبدیل) ہو جاتا، نماز کی کثرت فرماتے، گِڑ گِڑا کر دُعائیں مانگتے اور خوفِ خُدا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر طاری رہتا۔

(شعب الایمان، باب فی الصیام، فضائل شھر رمضان، ۳/۳۱۰، حدیث: ۳۶۲۵)

3. اِذَا دَخَلَ شَہْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ کُلَّ اَسِیْرٍ وَاَعْطٰی کُلَّ سَائِلٍ جب ماہِ رَمضان آتا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر قیدی کو رِہا کر دیتے اور ہر سائل کو عطا فرماتے۔

(شعب الایمان، باب فی الصیام، فضائل شھر رمضان، ۳/۳۱۱، حدیث: ۳۶۲۹)

اللہ کیا جہنّم اب بھی نہ سَرد ہو گا رو رو کے مُصْطَفٰے نے دریا بہا دیئے ہیں
میرے کریم سے گر قطرہ کِسی نے مانگا دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمضانُ المُبارَک کی بَرَکات سے فیضیاب ہونے، اس ماہ میں خُود بھی بکثرت عبادات کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلانے بلکہ اپنے علاقے میں بھی اس کی دُھومیں مچانے کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام ”**عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت**“ بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا نہایت ہی عظیمُ الشّان کام ہے چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ حقیقت بنیاد ہے: جِہاد کی چار قسمیں ہیں: (1) نیکی کا حکم دینا (2) بُرائی سے منع کرنا (3) صَبْر کے مقام پر سچ کہنا اور (4) فاسِقوں سے بُغض رکھنا۔ (پھر ارشاد فرمایا) جس نے نیکی کا حکم دِیا اُس نے مومنین کے ہاتھ مضبوط کئے اور جس نے بُرائی سے منع کِیا اُس نے فاسِقوں کی ناک خاک آلود کی۔ [1] نیز ایک حدیث میں ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی گئی: لوگوں میں بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ ڈرنے والا، رشتے داروں سے صِلَۂ رِحمی زیادہ کرنے والا اور بہت زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا۔ [2]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت" کی برکت سے اب تک کئی لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک ایسی مَدَنی بہار سُنتے ہیں جس میں "عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت" کی برکت سے ایک شرابی نہ صرف شراب نوشی اور دیگر گُناہوں سے تائب ہو گیا بلکہ سُنّتوں پر عمل کرنے والا بھی بن گیا۔ چُنانچہ

نیّت صاف منزل آسان

عاشِقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ کَپَڑْوَنج (گُجرات، ھند) پہنچا، "عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت" کے دَوران ایک شرابی سے مُڈبھیڑ ہو گئی، عاشِقانِ رسول نے اُس پر خُوب اِنْفِرادی کوشش کی، جب اُس نے سبز سبز عمامے والوں کی شَفْقتیں اور پیار دیکھا تو ہاتھوں ہاتھ اُن کے ساتھ چل پڑا، عاشِقانِ رسول کی

1…حِلْیَۃُ الْاَولیاء، محمد بن سوقۃ، ۱۱/۵، حدیث: ۶۱۳۰

2…شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، ۲۲۰/۶، حدیث: ۷۹۵۰

صحبت کی بَرَکت سے گناہوں سے سچی توبہ کی، داڑھی مُبارَک بڑھالی، سبز عمامے کا تاج بھی سر پر سج گیا، مَدَنی لباس کا بھی ذِہن بن گیا، 6 دن تک مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل کر سکا، مزید 92 دن کے لئے مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کی مگر سفر کے اَخراجات نہ تھے۔ ایک دن ایک رشتے دار سے ملاقات ہو گئی، اُس نے جب مُعاشَرے کے بَدنام اور شرابی کو داڑھی، سبز سبز عمامے اور مَدَنی لباس میں دیکھا تو دیکھتا رہ گیا، جب اُس کو بتایا گیا کہ یہ سب مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَسباب ہو جانے کی صورت میں مزید 92 دن کے سفر کا پختہ ارادہ ہے۔ تو اُس رشتے دار نے کہا، پیسوں کی فِکر مَت کرو۔ 92 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کا خرچ مجھ سے قبول کر لو اور ساتھ میں 92 دن تک گھر کے اَخراجات بھی اپنے ذمّہ لیتا ہوں، یوں وہ دیوانہ 92 دن کے لئے مَدَنی قافِلے کا مُسافر بن گیا۔

سُنّتوں کی تَرْبِیَت کے واسطے پھر جلد تَرا! یا خُدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کے ساتھ کاش!

مدنی ماحول اے خُدا ہم سے نہ چُھوٹے عُمر بھر خُوب خِدمت سُنّتوں کی ہم سَدا کرتے رہیں

(وسائلِ بخشش، ص۶۳۸-۶۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ ہی دنوں بعد رحمتوں اور برکتوں والا عظیمُ الشّان مہینا آنے ہی والا ہے جو ہم گناہگاروں کی بخشش کا سامان لئے 11 ماہ بعد صرف 29 یا 30 دن کے لئے تشریف لاتا ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر اس ماہ کی زیادہ سے زیادہ تعظیم و توقیر بجالائیں نیز نمازوں، روزوں، تلاوتِ قرآن، ذکر و اَذکار، دُرود و سلام، تراویح، حمد و نعت و منقبت، شب بیداری، تراویح، صلوٰۃُ التسبیح، گریہ وزاری اور توبہ و اِستِغفار کر کے رات دن برسنے والی رحمت کی چھما چھم بارش سے فیض حاصل کریں۔ یقیناً خُوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو اللہ

عَزَّوَجَلَّ کے اس پاکیزہ و مُقدَّس مہمان کی قدر کرتے اور اس کا ادب و احترام بجالاتے ہیں۔ آیئے! اِحترامِ رَمَضان کی بَرَکات پر مشتمل ایک ایسے غیر مسلم کی حکایت سُنیے جسے احترامِ رَمَضان ہی کی وجہ سے ایمان کی دولت سے مالامال کر دِیا گیا۔ سُنئے اور ایمان تازہ کیجئے چُنانچہ

اِحترامِ رَمَضان اور بخشش کا سامان

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف "**فَیضَانِ رَمَضان**" کے صفحہ 909 پر نقل فرماتے ہیں کہ بُخارا میں ایک غیر مسلم رہتا تھا ایک مرتبہ رَمَضان شریف میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ مسلمانوں کے بازار سے گزر رہا تھا۔ اُس کے بیٹے نے کوئی چیز عَلانیہ طور پر (یعنی کُھلے عام) کھانی شُروع کر دی۔ اس نے جب یہ دیکھا تو اپنے بیٹے کو ایک طمانچہ رَسید کر دِیا اور خُوب ڈانٹ کر کہا: تجھے رَمَضانُ الْمُبارَک کے مہینہ میں مسلمانوں کے بازار میں کھاتے ہوئے شَرم نہیں آتی؟ لڑکے نے جواب دِیا: ابّا جان! آپ بھی تو رَمَضان شریف میں کھاتے ہیں۔ والِد نے کہا: میں مسلمانوں کے سامنے نہیں اپنے گھر کے اندر چُھپ کر کھاتا ہوں، اِس ماہِ مُبارَک کی بے حُرمتی نہیں کرتا۔ کچھ عرصہ بعد اُس شخص کا اِنتِقال ہو گیا۔ کسی نے خواب میں اُس کو جنّت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا تو حیرت سے پُوچھا، تُو تو غیر مسلم تھا، جنّت میں کیسے آ گیا؟ کہنے لگا: واِقعی میں غیر مسلم تھا، لیکن جب موت کا وَقت قریب آیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِحترامِ رَمَضان کی بَرَکت سے مجھے ایمان کی دولت اور مرنے کے بعد جنّت سے سرفراز فرمایا۔

جب کہا عِصیاں سے میں نے سخت لاچاروں میں ہوں — جن کے پلّے کچھ نہیں ہے اُن خریداروں میں ہوں
تیری رَحمت کیلئے شامِل گنہگاروں میں ہوں — بول اُٹّھی رَحمت نہ گھبرا میں مَدد گاروں میں ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! رَمَضانُ المُبارَک کی تعظیم کے سَبَب ایک غیر مسلم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نہ صِرف دَولتِ اِیمان سے نوازدِیا بلکہ اُسے جنّت میں بھی داخل فرمادِیا۔اِس واقعے سے خُصوصاً اُن غافل مسلمانوں کو درسِ عبرت حاصل کرنا چاہئے جو مسلمان ہونے کے باوُجود رَمَضانُ المُبارَک کا بِالکل اِحتِرام نہیں کرتے اور گرمی کی شِدّت کا بہانا بنا کر **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ روزے قضا کرڈالتے ہیں، پھر چوری اور سینہ زوری یوں کہ روزہ داروں کے سامنے ہی سگریٹ کے کَش لگاتے، پان، گٹکے، مین پوریاں وغیرہ اَشیا چباتے حتّٰی کہ بعض تو اتنے بیباک و بے مُرَوَّت ہوتے ہیں کہ سرِعام مشروبات پیتے بلکہ بِریانیاں اور سموسے وغیرہ کھاتے بھی نہیں شرماتے، یوں ہی بعض نادان روزہ رکھنے کے باوُجود **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ تاش، شَطْرَنج ،لُڈّو، وِیڈیو گیمز کھیلنے، فِلمیں ڈِرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے وغیرہ بُرائیوں سے باز نہیں آتے۔ ایسوں کو چاہیے کہ وہ سنجیدگی کے ساتھ اپنی موت، اس کی تکالیف نیز قبر وحشر کے مُعاملات پر غور کریں اور سوچیں کہ ماہِ رمضان کی ناقدری اور اس کا تقدُّس پامال کرنے کے سبب اگر عذابِ قبر یا عذابِ جہنّم میں مُبتلا کر دِیا گیا تو ہمارے نرم و نازک جسم رَبّ تعالٰی کے عذابِ شدید کو کیسے سہہ سکیں گے۔ یادرکھئے! ماہِ رَمضان کی بے حُرمتی کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب ہے۔

مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 693 صفحات پر مشتمل کتاب "فیضانِ رَمضان" کے صفحہ 89 سے رَمضانُ المُبارَک کی بے حُرمتی کرنے والے ایک شخص کا عبرتناک واقعہ سُنئے اور عبرت کے مدنی پھول چنئے چُنانچہ

رَمَضان کی بے حُرمتی کی سزا

منقول ہے، ایک بار اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ

الْکَرِیْم زِیارتِ قُبور کے لئے کُوفہ کے قبرِستان تشریف لے گئے۔ وہاں ایک تازہ قبر پر نظر پڑی۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو اُس کے حالات معلوم کرنے کی خواہش ہوئی چُنانچہ بارگاہِ خُداوندی میں عرض گزار ہوئے: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس مَیِّت کے حالات مجھ پر مُنْکَشِف (یعنی ظاہر) فرما۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ کی اِلتجا فوراً قبول ہوگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے اور اُس مُردے کے درمیان جتنے پردے تھے تمام اُٹھادیئے گئے۔ اب ایک قبر کا بھیانک منظر آپ کے سامنے تھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ مُردہ آگ کی لَپیٹ میں ہے اور رو رو کر آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے اِس طرح فریاد کر رہا ہے: یَا عَلِیُّ! اَنَا غَرِیْقٌ فِی النَّارِ وَحَرِیْقٌ فِی النَّارِ یعنی اے علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم! میں آگ میں ڈوبا ہوا ہوں اور آگ میں جل رہا ہوں۔ قبر کے دہشت ناک منظر اور مُردے کی دردناک پُکار نے حیدرِ کرّار کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بے قرار کردِیا۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنے رَحمت والے پروَردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں ہاتھ اُٹھادیئے اور نہایت ہی عاجِزی کے ساتھ اُس مَیِّت کی بخشش کیلئے درخواست پیش کی۔ غیب سے آواز آئی: اے علی (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم)! آپ اِس کی سِفارش نہ ہی فرمائیں کیوں کہ روزے رکھنے کے باوُجود یہ شخص رَمَضانُ الْمُبارَک کی بے حُرمتی کرتا، رَمَضانُ الْمُبارَک میں بھی گناہوں سے باز نہ آتا تھا۔ دن کو روزے تو رکھ لیتا مگر راتوں کو گناہوں میں مُبْتَلا رہتا تھا۔

مَولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم یہ سُن کر اور بھی رنجیدہ ہوگئے اور سجدے میں گِر کر رو رو کر عرض کرنے لگے، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، اِس بندے نے بڑی اُمّید کے ساتھ مجھے پُکارا ہے، میرے مالِک عَزَّوَجَلَّ! تُو مجھے اِس کے آگے رُسوا نہ فرما، اِس کی بے بسی پر رَحم فرمادے اور اِس بیچارے کو بخش دے۔ حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم رو رو کر مُناجات کررہے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کا دریا جوش میں آگیا اور نِدا آئی، اے علی! ہم نے تمہاری شِکَستہ

دِلی(یعنی اُداسی)کے سبب اِسے بخش دِیاچُنانچہ اُس مُردے پر سے عذاب اُٹھا لیا گیا۔(انیسُ الْواعِظین، المجلس الثانی فی الایمان والصلاۃ وصوم رمضان، ص۲۶-۲۵)

مغفِرت کروایئے جنّت میں لے کے جایئے واسِطہ حَسَنَین کا مولیٰ علی مشکلکشا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جس بدبخت نے رَمَضانُ المُبارَک کی تعظیم کرنے کے بجائے اس کی بے حرمتی کی اور خُدا تعالیٰ کے غضب سے بے پرواہو کر گناہوں میں مشغول رہاتو اس بدنصیب کا کس قدر بھیانک انجام ہوا کہ مرنے کے بعد وہ عذابِ قبر میں گرفتار ہو کر بُری طرح ذلیل ورسوا ہوا، غور تو فرمایئے کہ ماہِ رَمَضان میں روزہ رکھ کر گناہ کرنے والوں کا جب یہ حال ہے تو جو نادان مسلمان بلا وجہِ شرعی اس ماہ میں سِرے سے روزے ہی نہیں رکھتے، کھلے عام کھاتے پیتے بلکہ مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بِلا خَوف وخطر گناہ پر گناہ کئے جاتے ہیں تو ان کا انجام کس قدر دردناک ہوگا لہٰذا اپنی کمزوری پر ترس کھایئے، گھبرا کر جھٹ پٹ گناہوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سچی توبہ کیجئے اور نماز وروزوں کی پابندی شروع کردیجئے۔ یاد رکھئے کہ بِلا اجازتِ شرعی ماہِ رَمَضان کے روزے نہ رکھنا بہت بڑی محرومی کا سبب ہے۔ آیئے! اِس ضمن میں 2 فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں چُنانچہ

حضرت سیِّدُنا ابُوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ دو جہاں کے مالِک ومختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے رَمَضان کے ایک دن کا روزہ بِغیر رُخصت وبغیر مَرَض نہ رکھا تو زمانے بھر کا روزہ بھی اُس کی قضا نہیں ہو سکتا اگرچِہ بعد میں رکھ بھی لے۔

(بخاری، کتاب الصوم، باب اذا جامع فی رمضان، ۶۳۸/۱، حدیث: ۱۹۳۴)

حضرتِ سَیِّدُنا جابِر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ منوّرہ، سلطانِ مکّہ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے ماہِ رَمَضان کو پایا اوراس کے روزے نہ رکھے تو وہ شخص بد بخت ہے، جس نے اپنے والِدین یااس میں سے کسی ایک کو پایا مگر ان کے ساتھ اچّھا سُلوک نہ کِیا تو وہ بھی بد بخت ہے، جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود نہ پڑھا وہ بھی بد بخت ہے۔(معجم اوسط، من اسمه علی، ۶۲/۳،حدیث: ۳۸۷۱)

دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے جو حدیثِ پاک سُنی اس میں روزہ خوروں، والدین کے نافرمانوں اور دُرُود شریف پڑھنے میں بُخل سے کام لینے والوں کے لئے عبرت کے بے شُمار مدنی پھول موجود ہیں لہٰذا ان کاموں میں مُبتلا رہنے والوں کو چاہیے کہ آج ہی ماہِ رَمَضان کے روزے چھوڑنے، والدین کا دل دکھانے اور دُرُود شریف کے مُعاملے میں کنجوسی کا مظاہرہ کرنے کی بُری عادات سے پیچھا چُھڑا کر اپنی آخرت سنوار لیں۔ یہاں یہ مسئلہ بھی ذہن نشین رکھئے کہ والدین کی اطاعت صرف جائز کاموں میں ہی کی جاسکتی ہے کیونکہ خلافِ شرع کاموں میں کسی کی اطاعت کرنا شرعاً جائز نہیں جیسا کہ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ والدین کی اطاعت کے بارے میں پوچھے جانے والے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: جائز باتوں میں اپنے والدین کی اطاعت کرنا فرض ہے اگرچہ وہ خُود گناہِ کبیرہ میں مُبتَلا ہوں کیونکہ اُن کے گناہ کا وبال اُنہی پر ہے

اوراس کے سبب کوئی شخص بھی جائز کاموں میں ان کی اطاعت سے بَرِیُ الذِّمّہ نہیں ہوسکتا۔ ہاں! اگروہ کسی ناجائز بات کا حکم کریں (مثلاًداڑھی کٹوانے یاایک مٹھی سے گھٹانے، بے پردگی کرنے یاناجائز فیشن اپنانے کا کہیں) تواِن کاموں میں ان کی اطاعت کرنا جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۱۵۷ ملخصًا)

آقائے نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حقیقت بنیاد ہے: لَا طَاعَةَ فِی مَعْصِیَةٍ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی بھی شخص کی اِطاعت (جائز) نہیں، فرمانبرداری تو صرف نیک کاموں میں (ہی جائز) ہے۔

(بخاری، کتاب اخبار الآحاد، باب ماجاء فی اجازة خبر الواحد، ۴/۴۹۳، حدیث: ۷۲۵۷)

اسی طرح جب بھی مکی مَدَنی آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ نامی، اسمِ گرامی لیں یا سنیں تو اُس وَقت یاد سے دُرُود شریف پڑھنے کی عادت بنایئے کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذکرِ خیر کے وقت دُرُودِ پاک نہ پڑھنے والے کو حدیثِ پاک میں کنجوس کہا گیا ہے چُنانچہ

تاجدارِ اَنْبیاء، محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اَلْبَخِیْلُ الَّذِی مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ یعنی بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی، ابواب الدعوات، باب قول رسول اللہ رغم انف رجل، ۵/۳۲۱، حدیث: ۳۵۵۷)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علامہ مولانامفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عمر میں ایک بار دُرُود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جَلسۂ ذکر میں دُرُود شریف پڑھنا واجب، خواہ خُود نامِ اقدس لے یادوسرے سے سُنے اور اگر ایک مجلس میں سو (100) بار ذکر آئے تو ہر بار دُرُود شریف پڑھنا چاہیئے، اگر نامِ اقدس لیا یا سُنا اور دُرود شریف اس وَقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وَقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔ (بہارِ شریعت، حصّہ سوم، ۱/۱۰۱)

یانبی! بے کار باتوں کی ہو عادت مجھ سے دُور بس دُرُودِ پاک کی ہو خُوب کثرت یارسول

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۲۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "فَیضانِ رَمضان" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضانِ رَمضان سے مالا ہونے، اِطاعتِ والِدَین کا جذبہ پانے اور دُرُود وسلام کی عادت اپنانے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف **"فیضانِ رَمضان"** کا مطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں روزوں، تَراوِیح، سحر و اِفطار، اِعتِکاف، صَدَقۂ فِطر اور عِیْدُ الْفِطْر وغیرہ کے فضائل و اَحکام کو آسان ترین انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ اس ماہ کے روزے ہم پر فرض ہیں لہٰذا ان روزوں کے شرعی مسائل سیکھنا بھی ہمارے لئے ضروری ہے اور **"فیضانِ رَمضان"** میں روزے کے عمومی مسائل و اَحکام موجود ہیں لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرمایئے، خُود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمضان کی ایک عظمت یہ بھی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شبِ قدر کو اسی مہینے میں پوشیدہ رکھا ہے اور شبِ قدر وہ عظیم رات ہے جس میں کی جانے والی عبادت ہزار (1000) مہینوں سے بہتر ہے، اِسی مُبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

ایک بار پورے ماہِ مُبارَک کا اِعتِکاف فرمایا چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یکم رَمَضان سے 20 رَمَضان تک اِعتِکاف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: میں نے شبِ قدر کی تلاش کے لئے رَمَضان کے پہلے عَشرے کا اور پھر درمیانی عَشرے کا اِعتِکاف کیا، پھر مجھے بتایا گیا کہ شبِ قَدر آخِری عَشرے میں ہے لہٰذا تم میں سے جو شخص میرے ساتھ اِعتِکاف کرنا چاہے وہ کرلے۔ (مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلۃ القدر...الخ، ص ۵۹۴، حدیث: ۱۱۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہر سال نہ سہی تو زہے نصیب! زندَگی میں کم از کم ایک بار اِس ادائے مصطفٰے کو ادا کرتے ہوئے پورے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کے اِعتِکاف کی مدنی بہاریں لُوٹنے کی بھرپور کوشش کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِعتِکاف کرنے کی بے شُمار برکتیں ہیں کہ جتنے دن مسلمان اِعتِکاف میں رہتا ہے اگر کوشش کرے تو گناہوں سے اپنے آپ کو بچا سکتا ہے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمت ہے کہ باہَر رہ کر جو نیکیاں وہ کیا کرتا تھا، اِعتِکاف کی حالت میں اگرچِہ وہ ان کو انجام نہ دے سکے گا مگر پھر بھی وہ اس کے نامۂ اعمال میں بدستور لکھی جائیں گی اور اسے ان کا ثواب بھی ملتا رہے گا چُنانچہ

تاجدارِ حرم، سراپا جُود وکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ تحَفُّظ نشان ہے: **ھُوَ یَعْکِفُ الذُّنُوْبَ وَیُجْرٰی لَہٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ کَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ کُلِّھَا** یعنی اِعتِکاف کرنے والا گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اسے تمام نیکیوں کا ثواب ایسے ہی دِیا جائے گا جیسے نیکیاں کرنے والے کو دِیا جاتا ہے۔

(ابنِ ماجه، کتاب الصیام، باب: فی ثواب الاعتکاف، ۳۶۵/۲، حدیث: ۱۷۸۱)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اِعتِکاف کا فوری فائدہ تو یہ ہے کہ یہ معتکف کو گُناہوں سے باز رکھتا ہے کیونکہ

اکثر گناہ غیبت، جھوٹ اور چغلی وغیرہ لوگوں سے میل جول کے باعث ہوتی ہے، معتکف دُنیا سے کنارہ کشی اختیار کئے ہوتا ہے اور جو اس سے ملنے آتا ہے وہ بھی مسجد و اِعْتِکاف کا لحاظ رکھتے ہوئے نہ خُود بُری باتیں کرتا ہے نہ کرواتا ہے۔(مزید فرماتے ہیں کہ) اِعْتِکاف کی وجہ سے جن نیکیوں سے محروم ہو گیا جیسے زیارتِ قبور، مسلمانوں سے ملاقات، بیمار کی خیریت معلوم کرنا، نمازِ جنازہ میں حاضری وغیرہ اُسے ان سب نیکیوں کا ثواب اسی طرح ملتا ہے جیسے یہ کام کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے۔(مرآۃ المناجیح،۳/۲۱۷ملتقطاً و ملخصاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت دُنیا کے مختلف ممالک اور شہروں میں پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے اِجتماعی اِعْتِکاف کی ترکیب کی جاتی ہے، جس میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے دِیے گئے جدول کے مطابق اعتکاف کرنے والے عاشقانِ رمضان کی مدنی تربیت کی کوشش کی جاتی ہے، اجتماعی اِعْتِکاف کا آغاز کچھ یوں ہوا کہ دعوتِ اسلامی کے وجود میں آنے سے چند سال پہلے رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نُور مسجد کاغذی بازار میٹھادر بابُ المدینہ (کراچی) میں تنہا اِعْتِکاف کیا۔ پھر اگلے سال آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی انفرادی کوشش سے مزید 2 اسلامی بھائی آپ کے ساتھ اِعْتِکاف کرنے کے لئے تیّار ہو گئے۔ شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ملنساری کی عادت اور انفرادی کوششوں کی برکت سے ایک سال ایسا آیا کہ مُعْتَکِفِین کی تعداد 28 تک پہنچ گئی۔ اِس اجتماعی اِعْتِکاف کی دُور دُور تک دُھوم مچ گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسی سال دعوتِ اسلامی کا سورج طُلوع ہو گیا اور دعوتِ اسلامی کے اوّلین مَدَنی مرکز گلزارِ حبیب مسجد (گلستانِ اوکاڑوی، باب المدینہ کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام پہلا اجتماعی اِعْتِکاف کیا گیا کم و بیش 60 اسلامی بھائیوں نے اَمِیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ہمراہی میں اِعْتِکاف کرنے کی سَعادت

پائی، بڑھتے بڑھتے (تادمِ تحریر) یہ سلسلہ نہ صرف پاکستان بلکہ دُنیا کے مختلف مُمالک میں پہنچ گیا ہے یوں دُنیا کی بے شُمار مساجِد میں پورے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبارَک کے اور آخِری عَشرے کے اجتماعی اِعتِکاف کا اہتمام کِیا جاتا ہے جن میں ہزارہا اسلامی بھائی مُعْتَکِف ہو کر دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ علمِ دِین حاصل کرتے اور سُنّتوں کی تَرْبِیَت پاتے ہیں نیز کئی مُعْتَکِفِیْن اختتامِ رَمَضَانُ الْمُبارَک پر چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ، 1 ماہ، 12 دن اور 3 دن کے لیے سُنّتوں کی تَرْبِیَت کے مَدَنی قافلوں کے مسافِر بن جاتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی عاشقانِ رمضان، اس اعتکاف کی برکتوں اور مدنی بہاروں کو مزید سمیٹنے کے لیے ہاتھوں ہاتھ **63 روزہ مدنی تربیتی کورس، 41 روزہ مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس، 12 روزہ مدنی کورس** بھی کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ہمیں بھی ان عظیم سعادتوں سے حصہ پانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے، مشورہ ہے کہ آج ہی کسی ذِمہ دار اسلامی بھائی سے رابطہ کرکے اجتماعی اِعتِکاف کا فارم حاصل کیجئے اور اچھی طرح پڑھ کر اُسے پُر کرکے جمع کروا دیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں ہزاروں عاشقانِ رسول پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے اعتکاف کی سعادت حاصل کرتے ہیں، جو عاشقانِ رمضان عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبتِ بابرکت میں اعتکاف کرنے کے خواہشمند ہوں، وہ متعلقہ نگرانِ ڈویژن مشاورت یا نگرانِ کابینہ کی اِجازت سے اپنا فارم جلد جمع کروادِیجئے تاکہ تاخیر کی صُورت میں جگہ کی کمی کی وجہ سے کوئی آزمائش نہ ہو۔

اجتماعی اِعتِکاف کی بھی خُوب مدنی بہاریں ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب اجتماعی اِعتِکاف کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں چُنانچہ

جیسے مِرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

زم زم نگر حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی عبد الرّزّاق عطاری رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ جو کہ ٹنڈو جام کی ایک یونیورسٹی کے لیب انچارج تھے، ان کے دو بچّے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ تھے مگر وہ خُود نمازوں اور سُنّتوں سے دُور تھے اور ذہن مکمَّل طور پر دُنیاداروں والا تھا۔ رَمَضانُ المُبارَک میں اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے انہیں اجتِماعی اِعتِکاف میں شرکت کی دعوت پیش کی گئی تو فرمانے لگے، میرے بچّوں کی امّی ناراض ہو کر میکے جا بیٹھی ہیں اگر میں اِعتِکاف کروں گا تو کیا وہ آجائیں گی؟ انہیں بتایا گیا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آجائیں گی چُنانچہ وہ آخِری عشرہ رَمَضانُ المُبارَک (غالباً ۱۴۱۶ھ بمطابق 1995ء) میں زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے فیضانِ مدینہ میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ مُعتکف ہو گئے۔ سیکھنے سکھانے کے حلقوں، سنّتوں بھرے بیانات، رقّت انگیز دعاؤں اور پُرسوز نعتوں نے ان کے قلب میں مَدَنی انقِلاب برپا کر دِیا! انہوں نے گناہوں سے توبہ کر لی۔ نمازوں کی پابندی کا عہد کیا۔ داڑھی مُبارَک و عمامہ شریف سے آراستہ ہو گئے اور نعتیں بھی پڑھنے لگے۔ اِعتِکاف کے دَوران ہی رُوٹھی ہوئی بچّوں کی امّی بھی واپَس آگئیں اور گھریلو شکر رنجیاں بھی خَتْم ہو گئیں۔ اِعتِکاف کی بَرَکت سے وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گئے۔ داڑھی زُلفوں، عمامہ شریف اور مَدَنی لباس میں نظر آنے لگے، مَدَنی قافلوں میں سفر بھی کئے اور مَدَنی ماحول میں رہتے ہوئے اُسی سال یعنی بروز جمعرات 27 ربیع النّور شریف غالباً ۱۴۱۶ھ بمطابق 1995ء کو ان کا انتقال ہو گیا، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ ان کی خُوش بختی تو دیکھئے کہ بوقتِ وَفات ان کے لب پر نعت شریف کا یہ مِصرع تھا کہ

جیسے مِرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

جَلوۂ یار کی آرزو ہے اگر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
میٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
چوٹ کھا جائے گا اک نہ اک روز دل مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
فَضلِ رَبّ سے ہدایت بھی جائے گی مل مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
تم کو راحت کی نعمت اگر چاہیے مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
بندگی کی بھی لذّت اگر چاہیے مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
تنگ دستی کا حل بھی نکل آئے گا مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
روز گار اِنْ شَآءَاللہ مل جائے گا مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
سیکھنے زندگی کا قرینہ چلو مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
دیکھنا ہے جو میٹھا مدینہ چلو مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
موت فضلِ خُدا سے ہو ایمان پر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
رَبّ کی رحمت سے جنّت میں پاؤ گے گھر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
مان بھی جاؤ عطار کی اِلتِجا مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
ہوگا راضی خُدا، خُوش شہِ انبیاء مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۶۳۹تا۶۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازوں اور دیگر نیک کاموں پر اِستِقامت حاصِل کرنے کے لئے

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصِل ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی تادمِ تحریر کم و بیش 103 شعبہ جات میں سُنَّتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، انہی میں سے ایک شعبہ جامعۃُ المدینہ بھی ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دلی خواہش کے تحت علمِ دِین کو عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے عَلاقے گودھرا کالونی بابُ المدینہ (کراچی) میں کھولی گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک دُنیا کے مختلف مُمالِک مثلاً پاکستان، ہند، جُنوبی افریقہ، انگلینڈ، نیپال اور بنگلہ دیش وغیرہ میں جامعۃُ المدینہ لِلْبَنِیْن اور لِلْبَنات قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عِلْمِ دِین حاصِل کرکے نہ صرف اپنی عِلمی پیاس بُجھارہے ہیں بلکہ دُوسروں کو بھی فیضانِ علم سے مُنوّر کرنے میں مصروف ہیں۔اِن جامعاتُ المدینہ کی خُصُوصِیَّت یہ ہے کہ دِینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ طَلَبہ کی اَخلاقی اور رُوحانی تَرْبِیَت بھی کی جاتی ہے لہٰذا ہمیں بھی اپنی اَوْلاد کو جامعاتُ المدینہ میں داخِل کرواکر اُن کی اور اپنی دُنیا و آخرت کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃ المدینہ (للبنین) یعنی اسلامی بھائیوں کے جامعۃ المدینہ اور جامعۃ المدینہ (للبنات) یعنی اسلامی بہنوں کے جامعۃ المدینہ میں داخلے جاری ہیں اور 10 شوال المکرم 1437ھ، (متوقع 16 جولائی 2016ء) تک داخلے جاری رہیں گے۔داخلوں کے خواہشمند اپنے اپنے شہروں کے جامعۃ المدینہ للبنین وللبنات میں ہاتھوں ہاتھ رابطہ کیجئے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے اِستِقبالِ رَمضان کے بارے میں سُنا کہ

- ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس ماہِ مُبارَک کی آمد سے پہلے ہی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سامنے اس ماہِ محترم کی شان و عظمت بیان فرماتے اور روزے رکھنے اور تراویح پڑھنے کی ترغیب بیان فرماتے۔
- اس میں ہمارے لئے بھی ترغیب ہے لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اس ماہِ مُبارَک کا اس عظیمُ الشّان طریقے سے اِستِقْبال کریں کہ گُناہوں سے ہمیشہ کے لئے سچی توبہ کرلیں، خُوب خُوب نیکیاں کریں، نمازوں کی پابندی کریں، تراویح کا خُوب اہتمام کریں اور خُوب خُوب صدقہ و خیرات کریں بلکہ ہوسکے تو اپنے صدقاتِ واجبہ اور نافلہ کے ساتھ ساتھ اپنے رشتے داروں، دوستوں اور محلے داروں سے بھی دعوتِ اسلامی کے لیے مدنی عطیات جمع کرنے کی کوشش کریں۔
- قرآن و حدیث میں اس عظمت والی رات کو ہزار(1000) مہینوں سے افضل قرار دِیا گیا ہے، اسی شبِ قدر کی تلاش میں ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِعْتِکاف فرماتے بلکہ ایک مرتبہ تو پورے ماہِ رَمَضانُ المُبارَک کا اِعْتِکاف بھی فرمایا لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ نبیِ کریم، رءُوْف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سنت پر عمل کرتے ہوئے زندگی میں کم از کم ایک بار تو پورے ماہ کا اِعْتِکاف کی سعادت لازمی حاصل کریں، بلکہ تمام اسلامی بھائی کوشش کریں کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی

ماحول میں پورے ماہ کا اِعتکاف کرنے کی سعادت حاصل کریں، اس کی برکت سے خُوب خُوب علمِ دین سیکھنے کو بھی ملے گا، عمل کا جذبہ بھی بڑھے گا، آسانی سے عبادت بھی کر سکیں گے اور گُناہوں سے بھی محفوظ رہیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

تِری سنّتوں پہ چل کر مری رُوح جب نکل کر چلے تو گلے لگانا مَدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص۴۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھینکنے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے چھینکنے کی چند سنّتیں و آداب سُنتے ہیں:

پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔ (بخاری، ۱۶۳/۴، حدیث: ۶۲۲۶) ❀ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۵۵/۱، حدیث: ۱۷۵

رَحم فرمائے۔(معجم کبیر، ۱۱/۳۵۸،حدیث:۱۲۲۸۴)❀ چھینک کے وَقت سر جھکاییے،منہ چُھپاییے اور آواز آہِستہ نکالئے،چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت (یعنی بیوقوفی)ہے۔(رَدُّالمُحتار، ۹/۶۸۴)❀ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ❀ سننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرحَمُکَ اللہ (یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے)کہے ۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والاخُود سن لے۔(بہارِ شریعت، حصّہ۱۶،۳/۴۷۶)❀جواب سن کر چھینکنے والا کہے:یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے)یا یہ کہے:یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔)(فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۳۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

رہوں ہر دم مُسافر کاش "مَدَنی قافِلوں" کا میں
کرم ہو جائے مَوْلا گر! عِنایت یہ بڑی ہوگی

(وسائلِ بخشش، ص۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا عبدُ العزیز دَبّاغ رَحمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس میں کوئی شُبہ نہیں کہ شبِ اسریٰ کے دُولہا، مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھنا تمام اَعمال سے اَفضل ہے، یہ اُن ملائکہ کا ذِکْر ہے، جو اَطرافِ جنّت میں رہتے ہیں اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک کی برکت یہ ہے کہ جب وہ (ملائکہ) نبیِ کریم، رؤفٌ رّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں تو جنّت کُشادہ ہو جاتی ہے۔ (الابریز، الباب الحادی عشر فی الجنۃ، باب فی زیادۃ

الجنة...الخ، ۳۳۸/۲)

جائیں نہ جب تک غُلام خُلد ہے سب پر حرام
مِلک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائق بخشش،۲۶۹)

مختصر وضاحت: یعنی اے مالکِ جنّت، پیارے نبی! کیسی شان ہے آپ کی کہ جب تک آپ کی اُمّت جنّت میں نہ جائے گی اس وقت تک جنّت میں داخلہ ہر کسی پر حرام و ممنوع فرما دیا گیا ہے کیونکہ جنّت تو آپ کی ملکیت ہے پھر آپ کی اجازت کے بغیر کوئی کیسے جا سکتا ہے، اے خدا کے پیارے محبوب! آپ پر کروڑوں درود و سلام ہو۔ (شرح حدائق بخشش،۹۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نِگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔

1...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ظلم کی دردناک سزا

حضرت امام محمد بن احمد ذَہبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں کہ کسی بزرگ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا بازو کندھے سے کاٹا ہوا تھا اور وہ آواز لگا رہا تھا کہ جس نے مجھے دیکھا وہ ہرگز کسی پر ظلم نہ کرے۔ میں نے اس سے ماجرا پوچھا تو وہ کہنے لگا: ”میرا معاملہ بڑا عجیب و غریب ہے، میں بدمعاشوں کا ساتھی تھا، ایک دن میں نے ایک مچھیرے (Fisherman) سے مچھلی چھینی اور گھر کی طرف چل دیا، راستے میں مچھلی نے میرا انگوٹھا چبا ڈالا، جیسے تیسے میں گھر پہنچا اور مچھلی کو ایک طرف ڈال دیا۔ انگوٹھے کے درد اور تکلیف کی وجہ سے میں ساری رات سو نہ سکا۔ صبح ہوئی میں طبیب (Doctor) کے پاس گیا اور اسے اپنا سُوجا ہوا زخمی ہاتھ دکھایا۔ اس نے بتایا کہ انگوٹھا کاٹنا پڑے گا ورنہ بعد میں سارا ہاتھ کاٹنا پڑے گا، چنانچہ میں نے اپنا انگوٹھا کٹوا دیا۔ پھر ایک دن میرے ہاتھ پہ چوٹ آئی تو پُرانا زخم تازہ ہو گیا، مجھے شدید تکلیف ہو رہی تھی، میں طبیب کے پاس گیا تو اس نے ہاتھ کاٹنے کا کہا، میں نے کٹوا دیا مگر درد سارے بازو میں پھیل گیا۔ میں سخت تکلیف میں تھا کسی پَل چین نہ آتا تھا چُنانچہ پہلے کُہنی تک پھر کندھے تک ہاتھ کٹوانا پڑا، کچھ لوگوں نے مجھ سے تکلیف شروع ہونے کا سبب پوچھا تو میں نے انہیں مچھلی والا واقعہ سُنایا، وہ کہنے لگے: ” اگر تم پہلے مرحلے میں مچھلی والے کے پاس جا کر اس سے معافی مانگ لیتے اور اس کو راضی کر لیتے تو شاید تمہیں یہ اَعضاء کٹوانے نہ پڑتے، اب بھی وقت ہے اس شخص کے

پاس جاؤ اور اس کو راضی کرو اس سے پہلے کہ یہ تکلیف پورے جسم میں پھیل جائے۔"میں نے بڑی مشکل سے مچھیرے کو ڈھونڈ نکالا اور معافی مانگنے کے لئے اس کے پاؤں میں گر گیا۔ اس نے پریشان ہو کر پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: "میں وہی شخص ہوں جو تم سے مچھلی چھین کر لے گیا تھا،" پھر میں نے اسے ساری تفصیل بتا کر کٹا ہوا ہاتھ دکھایا تو وہ بھی رو دیا اور کہنے لگا: "میرے بھائی! میں نے تمہیں معاف کیا۔"میں نے اسے گواہ بنا کر آیندہ کے لئے کسی پر ظلم کرنے سے توبہ کر لی۔ (کتاب الکبائر، ص۱۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ کسی پر ظلم و ستم کرنے سے اُخروی عذاب کے ساتھ بسا اوقات دنیا میں بھی ظالم کو دردناک سزا کا سامنا کرنا پڑتا ہے، دہشت گردوں، لُٹیروں، قتل و غارتگری کا بازار گرم کرنے والوں کو بیان کردہ حکایت سے عِبرت حاصل کرنی چاہئے۔ انہیں اپنے انجام سے ہرگز بے خبر نہیں رہنا چاہئے کہ جب دنیا میں بھی قہر کی بجلی گرتی ہے تو ظالم لوگ ذِلّت کی موت مارے جاتے ہیں اور ان سے ہمدردی رکھنے والا، ان کی موت پر آنسو بہانے والا کوئی نہیں ہوتا، یہ تو دنیا کی ذِلّت ہے جبکہ آخِرت کا عذاب اور بروزِ محشر کی رُسوائی اور حساب و کتاب کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ **ظلم** سے مراد صرف یہی نہیں کہ کسی کی آنکھیں نکال دی جائیں، کسی کے جسم کا کوئی حصہ کاٹ کر اس پر مِرچیں ڈال دی جائیں، کسی زندہ جان کے ناخن کھینچ لئے جائیں، یا کسی کو بھوکا پیاسا قید میں رکھا جائے بلکہ کسی کا حق مارنا، کسی کو بِلاوجہ تنگ کرنا اِیذا پہنچانا بھی ظلم ہی کے زُمرے میں آتا ہے جو کہ اسلامی احکامات کی خلاف ورزی اور اللہ کریم اور اس کے رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی کا سبب ہے۔ آیئے! پہلے **ظلم کی تعریف** سن لیجئے پھر اس کی **مذمت** اور اس کے **انجام** کے بارے میں سنیں گے، چنانچہ

ظلم کی تعریف

حضرت شریف جُرجانی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اپنی کتاب "اَلتَّعۡرِیۡفَات" میں ظُلم کے معنٰی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کسی چیز کو اس کی جگہ کے علاوہ کہیں اور رکھنا۔(التعریفات للجرجانی، باب الظاء، ص ۱۰۲) شریعت میں ظلم سے مراد یہ ہے کہ کسی کا حق مارنا، کسی کو غیر محل میں خرچ کرنا، کسی کو بِغیر قُصُور کے سزا دینا۔(مراۃ المناجیح، ج۶ص۶۶۹)

افسوس صد افسوس! آج کل لوگ اپنے اَنجام سے بے خوف ہو کر ظلم وزیادتی کرتے، دھمکیاں دے کر لوگوں سے رقم کا مُطالبہ کرتے ہیں، لوگوں کے مال وجائیداد پر قبضہ کرتے ہیں، چوری، ڈکیتی دہشت گردی اور قتل وغارتگری جیسے گناہوں میں مبتلا ہو کر نہ جانے کس کس انداز سے مسلمانوں کے حقوق پامال کررہے ہیں۔ یاد رکھئے! ظلم کا انجام بہت ہی بھیانک اور خطرناک ہے، ہم دنیا میں چاہے کسی پر کتنا ہی ظلم کرلیں اور بے خوف ہو کر گھومتے پھریں، مگر یہ بھی یاد رکھئے! مرنے کے بعد ہر ظلم کا حساب دینا ہوگا۔ بہت سے ایسے ظالم وجابر لوگ گزرے، جن کا شمار دنیا کے طاقتور افراد میں ہوتا تھا، جن کے پاس نعمتوں کے خزانے موجود تھے، جن کے حکم کی خلاف ورزی کرنا گویا موت کو دعوت دینا تھا، جو زمین پر اکڑ اکڑ کر چلا کرتے تھے، جن کے ظلم وجبر کے نہ صرف کارنامے سُن کر بلکہ ان کا نام سُنتے ہی لوگ لرز جاتے تھے، شاید وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ ایک دن انہیں بھی مرنا ہے اور اپنی کرنی کا پھل بُھگتنا ہے ، بالآخر موت نے انہیں اپنے شِکنجے میں لے کر ان کا غرور وتکبر ہمیشہ کے لیے خاک میں مِلا دیا۔

آیئے! ایسے ہی ایک ظالم بادشاہ کی موت کی عبرت آموز حکایت سنئے اور نصیحت کے مدنی پھول چُن کر اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

ظالم بادشاہ کا عبرت ناک انجام!

کسی ملک میں ایک ظالم و مغرور بادشاہ رہتا تھا۔ اس نے ایک عظیم الشان (Magnificent) محل بنوایا اور اس کی تعمیر پر کافی مال خرچ کیا، تعمیر مکمل ہونے کے بعد بادشاہ نے اپنے چند سپاہیوں کو ساتھ لیا اور محل دیکھنے کیلئے چل پڑا۔ اندر سے دیکھنے کے بعد اس نے محل کے اِرد گرد چکر لگا کر بیرونی حصے کا مُعائِنہ شروع کر دیا۔ ایک جگہ رُک کر اس نے ایک جھونپڑی (Cottage) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا: یہ ہمارے محل کے ساتھ جھونپڑی کس نے بنائی ہے؟ سپاہیوں نے جواب دیا: "چند روز سے یہاں ایک مسلمان بوڑھی عورت آئی ہے، اسی نے یہ جھونپڑی بنائی ہے اور وہ اس میں اللہ پاک کی عبادت کرتی ہے۔ بادشاہ یہ سن کر بڑے غُرور کے ساتھ بولا: "اس غریب بڑھیا کو یہ جرأت کیسے ہوئی کہ ہمارے محل کے قریب جھونپڑی بنائے، اس جھونپڑی کو فوراً گرادو۔" حکم پاتے ہی سپاہی جھونپڑی کی طرف بڑھے، بڑھیا اس وقت وہاں موجود نہ تھی۔ سپاہیوں نے آن کی آن میں اس غریب بڑھیا کی جھونپڑی کو ملیامیٹ کر دیا۔ بادشاہ جھونپڑی گروانے کے بعد اپنے دوستوں کے ہمراہ اپنے نئے محل میں چلا گیا۔ جب بڑھیا واپس آئی تو اپنی ٹُوٹی ہوئی جھونپڑی کو دیکھ کر بڑی غمگین ہوئی اور جب اسے معلوم ہوا کہ بادشاہ نے اس کی جھونپڑی گروائی ہے۔ تو اس نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے پاک پروردگار! جس وقت میری جھونپڑی توڑی جارہی تھی، میں موجود نہ تھی لیکن میرے رحیم و کریم پرودگار! تُو تو ہر چیز دیکھتا ہے، تیری قدرت تو ہر شے کو محیط ہے، تیرے ہوتے ہوئے تیری ایک عاجز بندی کی جھونپڑی توڑ دی گئی۔ اس بُڑھیا کی آہ وزاری اور دعا مقبول ہوئی۔ اللہ پاک نے حضرت سَیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ اس پورے محل کو بادشاہ اور اس کے سپاہیوں سمیت

تباہ و برباد کر دو۔ حکم پاتے ہی حضرت سَیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام زمین پر تشریف لائے اور سارے محل کو اس ظالم بادشاہ اور اس کے سپاہیوں سمیت زمین بوس کر دیا۔

(عیون الحکایات، الحکایة الثالثة والستون بعد المائة، ۱۷۶)

امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نصیحت کے مدنی پھول لُٹاتے ہوئے فرماتے ہیں:

بادشاہوں کی بکھری ہوئی ہڈیاں کہہ رہی ہیں نہ بننا کبھی حکمراں

اِحتِساب اِسکا گزرے گا تم پر گراں حشر میں جب کہ جاؤ گے مر کر میاں

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کی پکڑ بڑی سخت ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ عبرت ناک حکایت سے معلوم ہوا کہ ظلم اور غرور و تکبر کرنا اللہ پاک کو بالکل پسند نہیں۔ جب کوئی نادان غرور و تکبر کے نشے میں کسی کو ظلم و ستم کا نشانہ بناتا ہے تو اللہ پاک کا غضب جوش میں آجاتا ہے، پھر ظالم چاہے کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو، اسے آخرت سے پہلے دنیا میں بھی ظالموں کیلئے نشانِ عبرت بنا دیتا ہے۔ بِلاشبہ اس حکایت میں ان نادانوں کیلئے عبرت کے مدنی پھول موجود ہیں کہ جو کثرتِ مال و دولت، خاندان اور اعلیٰ منصب یا وزارت وغیرہ کے گھمنڈ (Pride) میں لوگوں پر ظلم و ستم کرتے ہیں۔ ایسوں کو چاہئے کہ وہ قہرِ الٰہی سے ڈریں اور ظلم جیسی تباہ کُن آفت سے فوراً توبہ کر لیں ورنہ یاد رکھئے! اللہ پاک ظالم کو مہلت (Respite) دیتا ہے مگر جب پکڑ فرماتا ہے تو اس کی گرفت بڑی سخت ہوتی ہے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ پاک ظالم کو مُہلَت دیتا ہے یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لیتا ہے تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا۔ یہ فرما کر سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پارہ 12 سورۂ ھُود کی آیت نمبر 102 تلاوت فرمائی:

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ(۱۰۲)

(پ ۱۲، ھود ۱۰۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے ربّ کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظُلم پر۔ بے شک اس کی پکڑ دردناک کرّی (سخت) ہے۔

(بخاری، کتاب التفسیر، باب وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وھی ظالمۃ۔۔۔الخ، ۳/۲۴۷، الحدیث: ۴۶۸۶)

مفسرِ قرآن حضرت علامہ صاوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہر ظلم کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ اپنے ظلم سے توبہ کرے اور ظلم کرنا چھوڑ دے اور جس کا جو حق مارا ہو وہ اسے لوٹا دے تاکہ وہ اس عظیم وعید میں داخل نہ ہو کیونکہ یہ آیت گزشتہ اُمتوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر ظالم کو عام ہے۔ (تفسیر صاوی، ھود تحت الآیۃ: ۱۰۲، ۳/۹۳۱)

مُعاشرے سے ظُلم کا خاتمہ کرنے میں دینِ اسلام کا کردار:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ جب اللہ پاک کسی ظالم کی پکڑ فرماتا ہے تو پھر اس کو بچانے والا کوئی نہیں ہوتا۔ یقیناً ظلم ایک ایسا بدترین فعل ہے، جس سے جھگڑے اور فسادات جنم لیتے ہیں، لوگوں کی عزّتوں کا تحفظ نہیں رہتا، مُعاشرے کا امن و سکون تباہ ہو جاتا ہے، لوگ بغاوت اور سرکشی پر اُتر آتے اور مسلمانوں کے حقوق ضائع ہو جاتے ہیں۔ دینِ اسلام چونکہ انسانی حقوق کا بڑا محافظ اور معاشرے میں امن و سکون قائم رکھنے والا مذہب (Religion) ہے۔ اسی لئے اسلام نے ہر اس کام سے

منع کیا ہے جو بندوں کے حقوق تلف کرنے کا سبب بنتا ہو۔ ان کاموں میں ظلم کا کردار چونکہ دوسرے افعال کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے، اس لئے اسلام نے ظلم کے خاتمے کیلئے بھی انتہائی اِقدامات کئے ہیں تاکہ لوگوں کے حقوق محفوظ رہیں اور وہ امن وسکون کی زندگی بسر کریں۔ ان میں سے ایک اِقدام (Step) یہ ہے کہ جہاں کسی پر ظلم ہوتا دیکھیں تو اپنی استطاعت کے مطابق ظالم کو روکنے کی کوشش کریں، اسے اسلام کی پاکیزہ تعلیمات سے آگاہ کرتے ہوئے ظلم کی وعیدوں پر مشتمل احادیثِ مبارکہ سنائیں کہ نبی کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

(1) اے لوگو! اللہ پاک سے ڈرو، خُدا کی قسم! جو مومن دوسرے مومن پر ظلم کرے گا تو قیامت کے دن اللہ پاک اس ظالم سے انتقام لے گا۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الظلم والغضب، ۲/۲۰۲، الحدیث: ۷۶۲۱، الجزء: ۳)

(2) ارشاد فرمایا: جس نے کسی ظالم کی اس کے ظلم پر مدد کی، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہو گا: "آیِسٌ مِّنْ رَّحْمَۃِ اللہِ" یعنی یہ اللہ کریم کی رحمت سے مایوس ہے۔ (مسند الفردوس، باب المیم، ۲/۲۹۷، الحدیث: ۶۲۳۲)

(3) ارشاد فرمایا: ظلم اور قطع رحمی (یعنی رِشتے داری ختم کرنا) کے علاوہ کوئی گناہ ایسا نہیں، جس کے مُرتَکِب (یعنی کرنے والے) کو اللہ پاک آخرت میں سزا دینے کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی سزا دینے میں جلدی کرتا ہو۔ (سنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، ۴/۲۲۹، الحدیث: ۲۵۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُعاشرے میں امن کی فضاء قائم کرنے اور اس کی راہ میں حائل رکاوٹ "ظلم" کو ختم کرنے کیلئے ہم جب کسی کو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیثِ مبارکہ سنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ! یہ ہولناک (Horrible) وعیدیں سُن کر ہو سکتا ہے، اس کے دل میں خوفِ خدا

پیدا ہو جائے اور وہ ظلم سے باز آجائے۔ مُعاشرے سے ظلم کا خاتمہ کرنے کیلئے ہمیں اپنے بُزرگانِ دِین کے طرزِ عمل کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے کہ وہ حضرات ظالم کی اصلاح کی نیت سے بِلا جھجک اور بے دھڑک حق بات کہہ دیا کرتے اور اسے ظلم سے روک دیا کرتے تھے۔

احمد بن طولون انصاف پسند کیسے بنا؟

آیئے! ظلم کو روکنے سے مُتَعَلِّق حضرت سَیِّدَتُنا نفیسہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کا ایک واقعہ سُنتے ہیں چنانچہ منقول ہے کہ احمد بن طُولون کے عادل (اِنصاف کرنے والا) بننے سے پہلے جب وہ لوگوں پر ظلم کرنے لگا تو لوگ اس کے ظلم سے نجات پانے کے لئے حضرت سَیِّدَتُنا نفیسہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس کی شکایت کی۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا: وہ کس وقت سواری پر نکلے گا؟ لوگوں نے عرض کی: کل نکلے گا۔ آپ نے ایک مکتوب لکھا اور اس راستے میں تشریف فرما ہوگئیں، جہاں سے احمد بن طُولون نے گزرنا تھا۔ جب وہ گزرا تو آپ نے فرمایا: اے احمد! اے ابنِ طُولون! جب اس نے دیکھا تو آپ کو پہچان لیا اور گھوڑے سے اُتر آیا اور مکتوب لے کر پڑھنے لگا، جس میں لکھا تھا: ”تم بادشاہ بنے تو تم نے لوگوں کو قید کیا، تم قادر ہوئے تو تم نے لوگوں کو مجبور کیا، تمہارے ذمہ کفالت ہوئی تو تم نے لوگوں پر ظلم کیا، لوگوں کے رزق پر تجھے ضامن بنایا گیا تو تُو نے انہیں محروم کیا اور تُو یہ بھی جانتا ہے کہ ظلم کا تیر پار ہوتا ہے، خطا نہیں جاتا خاص کر ان دلوں سے جنہیں تُو نے دُکھ دیا، ان جگروں سے جنہیں تُو نے بھوکا رکھا اور ان جسموں سے جنہیں تُو نے بے لباس رکھا، یہ بات ممکن نہیں کہ مظلوم مرجائیں اور ظالم ہمیشہ باقی رہیں۔ تیری مرضی تُو جو چاہے کر ہم صبر کریں گے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں ظلم کی شکایت کریں گے۔“ (اسے پڑھ کر اس پر بہت اثر ہوا) اس کے بعد احمد بن طُولون لوگوں کے درمیان فیصلوں میں عدل کرنے لگ گیا۔ (المستطرف فی کل فن مستظرف، ۱/۱۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ظالموں کی مدد بھی بُری ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سیدتنا نفیسہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے جب اس ظالم شخص کی اصلاح کرتے ہوئے اسے سمجھایا تو وہ اپنے ظلم سے باز آگیا اور لوگوں کے درمیان عدل وانصاف کرنے والا بن گیا۔ حضرت سَیِّدَتُنا نفیسہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بڑی پاکباز خاتون تھیں، آپ دن میں روزہ رکھتیں اور رات بھر عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتیں، حرمِ نبی سے کبھی جُدا نہ ہوتیں، آپ نے 30 حج کئے، جن میں سے اکثر پیدل کیے تھے، آپ کعبہ کے پردوں کو پکڑ کر زار و قطار رویا کرتیں اور بار گاہِ الٰہی میں فریاد کرتیں: خدایا! مجھے اپنی رِضا پر راضی رکھ۔ (نور الابصار، ص ۳۹۰)

ہمیں بھی چاہیے کہ کسی پر ظلم ہوتا دیکھ کر مظلوم کی مدد کریں، اپنی قدرت کے مطابق ظالم کو روکنے کی بھرپور کوشش کریں اور خود بھی اپنے بال بچوں، رشتہ داروں، ملازموں، نوکروں اور عام مسلمانوں پر کسی بھی طرح کا ظلم نہ کریں، خود بھی ظلم سے بچیں، دوسروں کو بھی ظلم سے روکنے کی کوشش کریں اور کسی ظالم کے ساتھ مل کر اس کے جُرم میں شامل نہ ہوں کیونکہ ظالموں کی مدد کرنے والے کا انجام بھی بہت بُرا ہوتا ہے، چنانچہ

نبیِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ظالم کی باطِل کام پر مدد کی تاکہ وہ اس کے ذریعے حق کو دُور کرے تو وہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِمّہ سے بَری ہے اور جو ظالم کے ساتھ اس کی مدد کے لئے چلا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ (المعجم الاوسط، ۲/۱۸۰، الحدیث: ۲۹۴۴- المعجم الکبیر، ج ۱، ص ۲۲۷،

الحدیث: ٦١٩)

حکیم الامت حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”چلنے سے مراد مطلقًا اس کی ظلم پر مدد دینا ہے۔ خواہ اس کے ساتھ چل کر ہو یا گھر میں بیٹھے بیٹھے، پھر خواہ زبان سے ہو یا قلم سے، ظلم کی مدد بہرحال حرام ہے۔ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪﴾ (پ٦، المائدۃ:٢) (تَرجَمۂ کنز الایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو) فی زمانہ ظالموں سے زیادہ ظالموں کے حمایتی لوگ ہیں۔ مزید فرماتے ہیں یعنی یہ ظالموں کے حمایتی اسلام کے نور سے نکل گئے یا اسلام کی حقیقت سے خارج ہو گئے کہ حقیقتِ اسلام یہ ہے کہ لوگ اس کے شر سے سلامت رہیں۔ (مراۃ المناجیح، ٦/ ٦٧٩)

ظالم کے مدد گاروں کا انجام!

ابنِ ھُبَیْرہ نے جب امام منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو قاضی (Judge) بنانے کا ارادہ کیا تو منصور نے کہا: میں قاضی نہیں بنوں گا کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم نخعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک حدیث سنی ہے۔ ابنِ ھُبَیْرہ نے کہا: انہوں نے تمہیں کیا حدیث سنائی ہے؟ منصور نے کہا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا علقمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اور انہوں نے حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کی کہ حُضُور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک منادی ندا کرے گا (یعنی آواز دینے والا آواز دے گا): کہاں ہیں ظلم کرنے والے؟ کہاں ہیں ظالموں کے مدد گار؟ کہاں ہیں ظالموں کے حمایتی؟ حتّٰی کہ ان لوگوں کو بھی لایا جائے گا جنہوں نے ظالموں کے لئے قلم تراشا ہو گا یا سیاہی بھری ہو گی تو ان سب کو لوہے کے تابوت

میں جمع کر کے جہنم کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔(مسندالفردوس، ۱/۱۵۳، حدیث:۹۹۵، عن ابی ھریرۃ)

(المستطرف فی کل فن مستظرف، ۱/۱۸۸)

بروزِ قیامت ظلم کا حساب کیسے دیں گے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین دنیاوی عہدہ ومنصب قبول کرنے سے ڈرتے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ جو کسی منصب پر فائز ہوجاتا ہے، ممکن ہے وہ کسی فیصلے میں ناانصافی کر بیٹھے، کسی کے ساتھ ظلم کر بیٹھے، نہ چاہتے ہوئے بھی کسی کی حق تلفی کر جائے اور اس کی وجہ سے اسے بروزِ قیامت اللہ کریم کی بارگاہ میں ذِلّت ورُسوائی کا سامنا کرنا پڑ جائے۔ لہٰذا ظلم سے بچنے کیلئے ہمیں یہ بات ذہن میں اچھی طرح بٹھالینی چاہیے کہ اگر آج میں اپنی شہرت، دولت یا اپنی طاقت کے سبب کسی غریب پر ظلم کروں گا تو دنیا میں ہوسکتا ہے مجھے کوئی پکڑ نہ سکے اور مجھے ظلم کی سزا نہ دی جائے مگر مرنے کے بعد جب میدانِ محشر میں حساب وکتاب کا سلسلہ شروع ہوگا، اس وقت کیا کروں گا؟ کیا اس وقت بھی مجھے اپنی شہرت کے سبب حساب وکتاب سے چھٹکارا مل جائے گا؟ کیا اس وقت بھی دنیاوی شخصیات سے تعلقات ہمارے کام آئیں گے؟ کیا اس وقت جسمانی طاقت کی بدولت ہماری رہائی کی صورت بن پائے گی؟ ہرگز نہیں کیونکہ اس وقت ہماری دنیاوی کورٹ نہیں ہوگی جس میں بعض اوقات کسی بے قصور کو قصوروار ثابت کر کے خود باعزّت بری ہوجاتے ہیں بلکہ یہ عدالت تو اس مالکِ کائنات کی ہوگی، جو ساری دنیا کا حقیقی بادشاہ ہے، اُس دن تو چھوٹے سے چھوٹے ظلم اور حق تلفی کا بھی بدلا لیا جائے گا مثلاً دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی، بِلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ دیا ہوگا، کسی کی بے عزّتی کی ہوگی، کسی کو ذلیل کیا ہوگا، مارپیٹ کی ہوگی، عارضی طور پر چیزیں لے کر قصداً واپَس نہ لوٹائی ہوں گی، کسی کا قرض دبا کر، دل

دُکھا کر اسے ناراض کر دیا ہو گا، آنکھیں دکھا کر ڈرا دیا ہو گا، الغرض اس دن تو ہر ایک ظلم کا حساب دینا ہو گا، لہٰذا آخرت میں حساب دینے سے بہتر ہے، ہم جیتے جی دنیا میں ہی ہر ایک سے ہاتھ جوڑ کر، اس کے سامنے گِڑ گڑا کر کی جانے والی زیادتیوں اور حق تلفیوں کی معافی مانگ لیں کیونکہ دنیا میں تو معافی تلافی کے ذریعے کام بن سکتا ہے مگر بروزِ قیامت سوائے حساب دینے کے کوئی صورت نہیں ہو گی۔ جیسا کہ ہمارے پیارے آقا، شبِ اسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی ہمیں اس کی ترغیب دلائی ہے چنانچہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جس کے ذِمّے اپنے بھائی کا آبرو وغیرہ کسی بات کا ظُلم ہو، اس پر لازِم ہے کہ قیامت کا دن آنے سے پہلے یہیں دنیا میں اس سے مُعافی مانگ لے، کیونکہ وہاں نہ دِینار ہوں گے اور نہ دِرْہَم، اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہوں گی، تو بقدر اُس کے حق کے، اِس سے لے کر اُسے دی جائیں گی، ورنہ اُس (مظلوم) کے گناہ اِس (ظالم) پر رکھے جائیں گے۔ (بخاری، کتاب المظالم و الغضب، باب من کانت له مظلمة...الخ، ۱۲۸/۲، حدیث: ۲۴۴۹)

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اگر تم نے دُنیا میں لوگوں کے حُقُوق اَدا نہ کئے تو لَا مَحالہ (یعنی ہر صورت میں) قِیامت میں اَدا کرو گے، یہاں دنیا میں مال سے اور آخِرت میں اعمال سے، لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ دُنیا ہی میں ادا کر دو، ورنہ پچھتانا پڑے گا۔

(مراٰۃ المناجیح، ج۶ص ۶۷۳)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں
بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یاربّ!
رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دم
کریں نہ رُخ مرے پاؤں گناہ کا یا ربّ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 76،77)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "بعدِ فجر مدنی حلقہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی ظُلم و سِتم کی آفات سے دور رہنا چاہتے ہیں اور اچھی عادات اپنانا چاہتے ہیں تو عاشقانِ رسول کی **مسجد بھرو مدنی تحریک** دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور نیکی کے کاموں میں ترقی کے لئے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام نمازِ فجر کے بعد مَدَنی حَلْقہ بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی حلقے میں نمازِ فجر کے بعد 3 آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع تَرجَمۂ کنزالایمان و تفسیر خزائنُ العرفان/ تفسیر نورُالعرفان/ تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور آخر میں شَجَرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ بھی پڑھا اور سُنا جاتا ہے، اس کے بعد شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد و وظائف اور اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھنے کی بھی ترکیب ہوتی ہے۔ قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کی تو کیا بات ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جس شَخْص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے، اس پر عمل کیا، قرآن شریف اس کی شفاعت کرے گا اور جنّت میں لے جائے گا۔ (تاریخ ابن عساکر، ۳/۴۱، معجم کبیر، ۱۹۸/۱۰ حدیث: ۱۰۴۵۰) ایک اور حدیث پاک میں ہے: جس شَخْص نے قرآنِ کریم کی ایک آیت یا دِین کی کوئی سنّت سکھائی، قِیامت کے دن اللہ پاک اس کے لئے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس

سے بہتر ثواب کسی کے لئے بھی نہیں ہو گا۔ (جمع الجوامع، ۲۸۱/۷، حدیث: ۲۲۴۵۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مدنی کاموں کے ذریعے دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام خوب عام کریں اور شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے دنیا کے ساتھ ساتھ اپنی آخِرت بھی بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! **دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول** لاکھوں بگڑے ہوؤں کی اِصلاح کا سبب بنا ہے، آیئے! ترغیب کیلئے مدنی ماحول سے وابستگی کی ایک مدنی بہار سُنئے۔ چنانچہ

روحانی وجسمانی مرض کافور ہو گئے

مرادآباد (یوپی، ہند) کے محلہ نئی بستی میں مُقیم ایک اسلامی بھائی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے بہت سی بیماریوں میں مبتلا تھے، انہیں نہ نمازوں کا ہوش تھا اور نہ ہی سُنّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ، نت نئے فیشن اپنانا اور بے حیائی کے کاموں میں مبتلا رہنا ان کا معمول بن چکا تھا۔ گناہوں کا مریض ہونے کے ساتھ ساتھ جسمانی طور پر بھی بیمار تھے، ان کی ناک کی ہڈی بڑھ چکی تھی اور دل میں بھی درد رہتا تھا جس کی وجہ سے ذہنی اذیت میں مبتلا رہتے تھے ۔خوش قسمتی سے ایک مرتبہ انہیں دعوتِ اسلامی کے تحت سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر کرنے والے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی، عاشقانِ رسول کی صحبت تو کیا میسر آئی ان کی تو زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا، راہِ خدا میں بسر ہونے والے اوقات کی بدولت ان کو اپنی بداعمالیوں پر شرمندگی ہونے لگی، انہوں نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! مدنی قافلے سے واپسی پر راہِ خدا میں مانگی جانے والی دعا کی برکت سے نہ صرف ان کی ناک کی

بڑھی ہوئی ہڈی درست ہو چکی تھی بلکہ کچھ ہی دنوں میں ان کے دل کا مرض بھی ختم ہو گیا۔

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں ختم ہوں آفتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش، ۶۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی وقتاً فوقتاً اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی فرماتے ہوئے اِسلامی زندگی سُنہری اُصولوں کے مطابق گزارنے کے لیے مدنی تربیت کے قیمتی مدنی پھول اِرشاد فرماتے رہتے ہیں، کئی مدنی مذاکروں میں "ظلم" کے عنوان پر آپ نے بہت ہی پیارے انداز میں اُمّتِ مسلمہ کو سمجھانے کی کوشش کی ہے، آیئے! چند مدنی پھول ہم بھی سُنتے ہیں، آپ فرماتے ہیں:

- ❖ باعمل مسلمان غیر مسلموں پر ظلم نہیں کرتا، دھوکا نہیں دیتا۔ (14 اگست 2014ء)
- ❖ جانور پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے سخت ہے۔ (28 ستمبر 2014ء)
- ❖ جس نے آج تک جانوروں پر کسی قسم کا بھی ظلم کیا ہو وہ سب توبہ کریں۔ (7 اکتوبر 2014ء)
- ❖ کبھی بھی جانور پر ظلم نہ کریں۔ مظلوم چاہے کافر ہو یا جانور، اس کی بد دعا قبول ہے۔ (8 نومبر 2014ء)
- ❖ بچے کو دوسرے بچے پر ظلم کرنے کی اجازت نہیں۔ (28 فروری 2015ء)
- ❖ دینِ اسلام، غیر مسلم پر بھی ظلم کرنے سے منع کرتا ہے (15 دسمبر 2015ء)

- مسلمان کی غیبت کرنا بھی ظلم ہے۔(19 دسمبر 2015ء)
- حقوق العباد کو ضائع کرنا ظلم ہے۔(21 جنوری 2016ء)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشرے میں دیکھا گیا ہے کہ جس کا جس پر بس چلتا ہے وہ اپنا زورِ بازو استعمال کرتا ہے، بات بات پر اسے بِلا وجہ ذلیل ورُسوا کرتا ہے، اس مال وجائیداد پر قبضہ کرلیتا ہے، سیٹھ اپنی دھونس جما کر شریف ملازم یا نوکر سے خوب کام کرواتا ہے مگر تنخواہ نہیں دیتا، ساس اپنی بہو یا بہو اپنی ساس پر ظلم ڈھاتی نظر آتی ہے، چوروں لٹیروں کو کسی کے اچھے موبائل یا نقدی کی خبر مل جائے تو اس بیچارے کو منٹوں میں کنگال کر دیتے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس میں لڑنے یا بدلہ لینے کی ہمت وحوصلہ نہیں لہٰذا دل کھول کر اپنی طاقت (Power) اور رُعب (Awe) کا استعمال کرلو، یہی نہیں! بسا اوقات مذہبی نظر آنے والے بھی ایسی بے اِحتیاطیاں کر گزرتے ہیں کہ جو اِنہیں زیب نہیں دیتیں مثلاً مسجد کی اِنتظامیہ یا مسجد کو چندہ دینے والے افراد بسا اوقات اِمام صاحب کے 1 منٹ بھی تاخیر سے پہنچنے کی وجہ سے سب کے سامنے سُنا دیتے ہوں گے کہ "**حضرت! وقت کی پابندی کیجئے، آپ تو اِمام ہیں**" بے جا جھاڑ پلانے والے نادان یہ نہیں سوچتے کہ اِمام صاحب بھی اِنسان ہیں ،اُنہیں بھی کوئی عُذر ہو سکتا ہے، ایسا نادان شخص اللہ پاک کی راہ میں **مسجد کو چندہ دینے والا** گویا یہ سمجھتا ہے کہ اب میں جو چاہوں کروں، میں جس طرح کہوں ویسا ہونا چاہئے، جس مسجد میں ایسا ماحول ہو گا، وہاں محبتوں کے بجائے نفرت کی دِیوار کھڑی ہو سکتی ہے۔

یاد رکھئے! جس کمزور شخص پر ہم نے ظلم کیا، ہو سکتا ہے یہ ہم سے بدلہ نہ لے سکے مگر ممکن ہے کہ

”جیسی کرنی ویسی بھرنی“ کے مصداق کوئی دوسرا ہم پر قابو پا کر ہمارے ساتھ ایسے ہی پیش آئے اور ہم کچھ بھی نہ کر پائیں۔ اللہ پاک پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَنْعَام آیت نمبر 129 میں ظالموں کو خبر دار کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

تَرْجَمَۂ کنزالایمان: اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مسلّط کرتے ہیں بدلہ اُن کے کئے کا

ظلم کرنے والوں کو عبرت انگیز نصیحت:

تفسیر صراط الجنان جلد 3 صفحہ 209 پر ہے: اس آیتِ مبارکہ میں **ظلم کرنے والوں کے لئے بڑی نصیحت** (Advice) ہے، چنانچہ حضرت ابو عبد اللہ محمد بن احمد قُرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”اس آیت میں ظلم کرنے والوں کو تنبیہ کی جا رہی ہے کہ اگر وہ اپنے ظلم سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ ان پر دوسرا ظالم مسلط کر دے گا، اس آیت میں ہر قسم کے ظالم داخل ہیں، وہ شخص جو گناہ کر کے اپنی جان پر ظلم کرتا ہے، جو حاکم یا افسر اپنی رِعایا اور ماتحت لوگوں پر ظلم کرتا ہے، جو تاجر (Merchant) جعلی اشیاء اور ملاوٹ والی چیزیں فروخت کر کے خریداروں پر ظلم کرتا ہے، اسی طرح جو چور اور ڈاکو مسافروں اور شہریوں سے لُوٹ مار کر کے ان پر ظلم کرتے ہیں، یہ سب ظالم کی صف میں شامل ہیں، ان تمام پر اللہ پاک کوئی ان سے بڑا ظالم مسلط کر دیتا ہے۔ (تفسیر قرطبی، الانعام، تحت الآیۃ: ۱۲۹، ۲۲/۴، الجزء:۷ بتغیر قلیل)

بدلہ لینے کے بجائے معاف کر دیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے ظالم چاہے کسی پر کتنا ہی ظلم کر لے مگر بالآخر اسے ظُلم کی سزا ضرور ملتی ہے اور اللہ پاک کسی دوسرے ظالم کو اس پر مسلط کر کے مظلوم کا بدلہ دِلا دیتا ہے۔ اگر

مظلوم خود ہی ظالم سے بدلہ لینا چاہے تو شریعت میں اس کی اجازت ہے مگر ایسا نہ ہو کہ بدلہ لینے کی کوشش میں حد سے بڑھ کر خود ہی ظالم بن جائے۔ مثلاً کسی نے ایک تھپڑ مارا تو اسے دو تھپڑ لگا دے، کسی نے سر پھاڑا تو اس کے سر کے ساتھ ساتھ جسم کا دوسرا حصہ بھی زخمی کر دے، کسی نے بازو توڑا تو اس کا بازو ہی جسم سے الگ کر دے، کسی نے ٹانگ توڑی تو اس کی ٹانگ ہی کاٹ دے، کسی نے ہمارے عزیز کو قتل کر دیا تو قاتل کے پورے خاندان کو ہی موت کی نیند سُلا دیا جائے بلکہ جتنا اس پر ظلم ہوا اتنا ہی بدلہ لینے کی اجازت ہے، اس سے زیادہ بدلہ ہرگز نہیں لے سکتا ورنہ جو پہلے مظلوم تھا، اب وہی ظالم قرار پائے گا۔ ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ ازخود بدلہ لینے کے بجائے شرعی رہنمائی لے کر قانون کا سہارا لیا جائے، شرعی اور قانونی طور پر اس ظلم کی جو سزا بنتی ہے ظالم کو وہ سزا دلوانے کا مطالبہ کیا جائے۔

مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **ملکی انتظام صرف دو چیزوں سے قائم رہ سکتا ہے سزائیں سخت ہوں جیسے اسلامی سزائیں ہیں اور کسی مجرم کی رعایت ضمانت نہ ہو، کوئی بدمعاش قانون کی گرفت سے بچ نہ سکے۔** (مرآۃ المناجیح، ۵/۳۱۱)

بدلہ لیتے وقت اس بات کا امکان رہتا ہے کہ بندہ غصّے میں آکر کچھ زیادتی نہ کر بیٹھے، جتنی طاقت سے کسی نے تھپڑ مارا، ممکن ہے بدلہ لینے والا اس سے زیادہ طاقت سے مار دے تو اس کی بھی ممانعت ہے۔ لہٰذا بدلہ لینے کی قدرت کے باوجود معاف کرنا، اس سے زیادہ بہتر اور آخرت میں اجر و ثواب کا باعث ہے۔ چنانچہ پارہ 25 سُورۂ شُوریٰ آیت نمبر 40 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۰﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بُرائی کا بدلہ اسی کی برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بے شک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو۔

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ بُرائی کے برابر بدلہ لینا اگرچہ جائز ہے لیکن بدلہ نہ لینا اور معاف کر دینا افضل ہے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زندگی میں اس کی بہت ساری مثالیں موجود ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو رِضائے الٰہی کیلئے معاف فرمادیا کرتے اور قدرت ہونے کے باوجود ان سے بدلہ نہیں لیا کرتے تھے۔ آیئے! اس کی (2) مثالیں سُنئے اور معاف کرنے کی عادت بنایئے، چنانچہ

(1)... صلحِ حُدَیْبِیَہ کے سال جبلِ تَنْعِیْم کی طرف سے اسّی (80) افراد کا گروہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کے ارادے سے آیا، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان پر غلبہ پالیا تو انتقام پر قدرت کے باوجود ان پر احسان کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔

(2)... غورث بن حارث جس نے نیند کی حالت میں سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وار کرنے کی کوشش کی، لیکن حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیدار ہو گئے اور جب اس کی تلوار آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قبضے میں آگئی اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو بُلا کر اس کے ارادے سے باخبر بھی کر دیا تو قدرت کے باوجود آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے معاف کر دیا۔ (تفسیر ابن کثیر، الشوری، تحت الآیۃ: ۳۹، ۷/۱۹۳-۱۹۴) (صراط الجنان، ۹/۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس دارُ المدینہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ ہمارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عفو و درگزر کا انداز بڑا ہی نرالا تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار نہیں بلکہ کئی بار اپنی ذات کو

نشانہ بنانے والوں سے کبھی بدلہ نہ لیا بلکہ ہمیشہ مُعافی سے نوازتے رہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اس سنّت پر عمل پیرا ہو کر معاف کرنے کا جذبہ اپنے اندر اجاگر کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی ایسی ہی پیاری عادات اپنانے کی ترغیب دلاتی ہے اور اُمّتِ مسلمہ میں دِینی تعلیمات عام کرنے کیلئے مختلف مواقع فراہم کرتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی علم دِین سکھانے کے لئے جامعاتُ المدینہ، مدارسُ المدینہ، سُنّتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی قافلے، مدنی دورہ، مدنی تربیتی کورس، اِصلاحِ اعمال کورس، فیضانِ نماز کورس، مَدَنی چینل اور مدنی درس وغیرہ کے ذریعے خُوب سرگرمِ عمل ہے۔ اس کے علاوہ مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو دِینی و دُنیاوی تعلیم سکھانے کیلئے ملک کے مختلف شہروں میں **دارُالمدینہ** بھی قائم کیے گئے ہیں، جس میں پڑھنے والے مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں نہ صرف باوقار مُسلمان بن سکیں گے بلکہ پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرکے خُود کفیل ہو کر مُعاشرے میں نُمایاں مقام بھی حاصل کریں گے۔ لہٰذا ہم خُود بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیں اور اپنے بچّوں کی اِصلاح و مدنی تَرْبِیَت کیلئے انہیں جامعۃ المدینہ، مدرسۃ المدینہ اور دارُالمدینہ میں داخلہ کروائیں! ہمارے بچے باعمل بننے کے ساتھ ساتھ اپنا مستقبل بھی روشن کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں پر ظلم کرنا بھی حرام ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام کی خوبی ہے کہ اس نے انسانوں کے حقوق کے ساتھ ساتھ جانوروں کے حقوق کا بھی خیال رکھا ہے۔ جس طرح کسی انسان پر ظلم و زیادتی حرام ہے، اسی

طرح جانوروں کو بُھوکا پیاسا رکھنا، مار پیٹ کرنا تکلیف پہنچانا بھی حرام ہے بلکہ جانوروں پر ظلم کرنا انسان پر ظلم کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے کہ انسان تو اپنا دکھ درد کسی سے کہہ سکتا ہے، قدرت رکھتا ہو تو بدلہ بھی لے سکتا ہے مگر بے زبان جانور کس سے فریاد کرے؟ افسوس صد افسوس! فی زمانہ جانوروں پر جیسا ظلم کیا جاتا ہے کسی سے ڈھکا چھپا نہیں، کبھی تو ان بے زبانوں کو وقت پر پانی اور چارہ نہیں دیا جاتا، تو کبھی گرمیوں کی سخت دھوپ میں یا سردیوں کی سخت ٹھنڈی راتوں میں یونہی کھلے آسمان کے نیچے باندھ دیا جاتا ہے، کبھی ان پر طاقت سے زیادہ سامان لاد کر لمبے فاصلے تک زبردستی لے جایا جاتا ہے، منڈی سے لانے کیلئے گاڑی پر چڑھانے اور اُتارنے کا مناسب انتظام نہیں کیا جاتا اور گاڑی میں ریت یا بُھوسہ وغیرہ نہیں ڈالا جاتا، جس سے کئی جانور زخمی ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ جانوروں پر ظلم کرنے سے نبی کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے منع فرمایا ہے: چنانچہ

بارگاہِ رسالت میں اونٹ نے فریاد کی!

ایک مرتبہ حضور نبی کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ کھڑا ہوا زور زور سے چِلّا رہا تھا۔ جب اُس نے آپ کو دیکھا تو بِلبلانے لگا اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قریب جا کر اس کے سر اور کنپٹی پر اپنا دستِ شفقت پھیرا تو وہ تسلّی پا کر بالکل خاموش ہو گیا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ اس اُونٹ کا مالک کون ہے؟ لوگوں نے ایک انصاری کا نام بتایا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فوراً ان کو بُلوایا اور فرمایا کہ اللہ پاک نے ان جانوروں کو تمہارے قبضہ میں دے کر ان کو تمہارا محکوم بنا دیا ہے، لہٰذا تم پر لازم ہے کہ ان جانوروں پر رحم کیا کرو،

تمہارے اس اونٹ نے مجھ سے تمہاری شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور اس کی طاقت سے زیادہ اس سے کام لے کر اس کو تکلیف دیتے ہو۔(سنن ابو داود، کتاب الجهاد، باب مایومر به ۔۔الخ، ۳۲/۳، حدیث ۲۵۴۹)

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد

اِسی در پر شُترانِ ناشاد گلۂ رنج و عَنا کرتے ہیں

(حدائق بخشش، ص۱۱۳)

شعر کی وضاحت: نبیِ کریم ،رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ تو وہ عظیم بارگاہ ہے جہاں انسان تو انسان بلکہ چڑیاں اپنی فریاد لے کر آتی ہیں اور ان کی فریاد رَسی کی جاتی ہے ، ہرنی انصاف کی طلب گار بن کر حاضر ہوتی ہے مُراد پاکر خُوش وخُرم لوٹتی ہے،یہی تو وہ در ہے جہاں اُونٹ شکایت لے کر حاضر ہو تو اس کی بھی شکایت دُور کی جاتی ہے۔

معلوم ہوا کہ جانوروں کو بِلا وجہ تکلیف دینا انہیں بُھوکا پیاسا رکھنا بہت بُرا فعل ہے، جانوروں پر ظلم کرنے والوں کو چاہئے کہ سنبھل جائیں ورنہ بِلاوجہ تکلیف دینے کے سبب ہو سکتا ہے انہی جانوروں کو بطورِ عذاب ہم پر مُسَلَّط کر دیا جائے ۔ امام احمد بن حجر مکی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: انسان نے ناحق کسی چوپائے کو مارا یا اسے بُھوکا پیاسا رکھا یا اس سے طاقت سے زیادہ کام لیا تو قِیامت کے دن اس سے اسی کی مِثْل بدلہ لیا جائے گا جو اس نے جانور پر ظلم کیا یا اسے بھوکا رکھا ہو گا۔(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۱۷۴/۲) جیسا کہ

رَحمتِ عالَم ،نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جہنَّم میں ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ وہ لٹکی ہوئی ہے اور ایک بلّی اُس کے چہرے اور سینے کو نوچ رہی ہے اور اسے ویسے ہی عذاب دے رہی ہے

جیسے اس (عورت) نے دنیا میں قید کر کے اور بھُوکا رکھ کر اسے تکلیف دی تھی۔

(صحیح البخاری، کتاب المساقاۃ، باب فضل سقی الماء، ۱۸۵/۲، الحدیث: ۲۳۶۴ مفہوماً)

ڈنک مچھر کا سَہا جاتا نہیں، کیسے میں پھر
قبر میں بچھّو کے ڈنک آہ سہوں گا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۸۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں ان لوگوں کیلئے عبرت ہے جو بِلا وجہ جانوروں کو مارتے ہیں، ایسا نہ ہو جانوروں پر یہ ظلم ہمیں جہنم کے عذاب میں مبتلا کر دے۔ اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو گدھا گاڑی، بیل گاڑی، اُونٹ گاڑی چلاتے ہیں اور ان جانوروں کی طاقت سے زیادہ ان پر بوجھ ڈال دیتے ہیں، بعض اوقات سامان زیادہ ہونے کی وجہ سے بے چارہ جانور اُوپر لٹک جاتا ہے، اس پر افسوس کرنے کے بجائے لوگ تفریح لیتے ہیں اور فنی کلپ کے طور پر اس کی ویڈیو بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ مچھلیوں کا شکار کرتے ہیں وہ زندہ کیچوؤں (Earthworms) کے ٹکڑے کر کے کانٹے پھنسا کر پانی میں ڈالتے ہیں، جس سے جلد ہی مچھلی کانٹے میں آجاتی ہے۔ غور کیجئے کیچوے کی جان نکلنے سے پہلے ہی بیچارے کے ٹکڑے کر کے کانٹے میں پرو دینا کتنا بڑا ظلم ہے، اگر یہی ظلم ہمارے ساتھ کیا جائے تو ہم پر کیا گُزرے گی۔ اسی پر بس نہیں بلکہ اگر کانٹے میں مچھلی کے بجائے کوئی کیکڑا یا کچھوا آجائے تو اس کو واپس پانی میں ڈالنے کے بجائے بڑی بے دردی سے کانٹے سے نکال کر وہیں مار دیا جاتا ہے یا پھر زندہ ہی روڈ پر پھینک دیا جاتا ہے جس سے وہ مظلوم جانور گاڑیوں کے نیچے آکر کچلا جاتا ہے۔ بعض لوگ صرف تفریح اور شوقیہ طور پر مچھلی کے شکار پر جاتے ہیں انہیں مچھلی سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی بلکہ مقصود پکنک منانا ہوتا ہے، ایسوں کو غور کر لینا چاہئے کہ میں

جو کانٹا ڈالے بیٹھا ہوں اس کا مقصد (Purpose) کیا ہے؟ کیا مجھے مچھلی کی حاجت ہے یا صرف تفریح کیلئے بیٹھا ہوں کیونکہ شوقیہ طور پر مچھلی کا شکار کرنا حرام ہے، جیسا کہ

بطور تفریح مچھلی کا شکار کھیلنا کیسا؟

امامِ اہلسنّت، مُجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”شکار کہ مَحْض شوقیہ بغَرَضِ تفریح ہو، جیسے ایک قسم کا ”کھیل“ سمجھا جاتا ہے۔ وَلِہٰذا ”شکار کھیلنا“ کہتے ہیں۔ بندوق کا ہو خواہ مچھلی کا، روزانہ ہو خواہ گاہ گاہ (یعنی کبھی کبھی)، مُطْلَقاً بالاتفاق حرام ہے، حلال وہ ہے جو بغَرَض کھانے یا دوا یا کسی اور نَفْع یا کسی ضَرر کے دَفْع کو (یعنی نقصان دُور کرنے کیلئے) ہو۔ آج کل کے بڑے بڑے شکاری (Hunter) جو اتنی ناک والے ہیں کہ بازار سے اپنی خاص ضَرورت کے کھانے یا پہننے کی چیز لانے کو جانا اپنی کسرِ شان سمجھیں یا نَرم ایسے کہ دس قدم دھوپ میں چل کر مسجد میں نَماز کے لئے حاضِر ہونا مصیبت جانیں، وہ گرم دوپہر، گرم لُو میں گرم ریت پر چلنا اور ٹھہرنا اور گرم ہوا کے تَھپیڑے کھانا گوارا کرتے اور دو دو پہر بلکہ دو دو دن شکار کے لئے گھر بار چھوڑے پڑے رہتے ہیں! کیا یہ کھانے کی غَرَض سے جاتے ہیں! حاشا وَکلّا! (یعنی ہرگز نہیں) بلکہ وُہی لَہو و لَعِب (یعنی کھیل تماشا) ہے اور بِالاتِفاق حرام۔ ایک بڑی پہچان یہ ہے کہ ان شکاریوں سے اگر کہئے مَثَلاً: ”مچھلی“ بازار میں ملے گی وہاں سے لے لیجئے، ہرگز قَبول نہ کرسکیں گے یا کہئے کہ اپنے پاس سے لا دیتے ہیں، کبھی نہ مانیں گے بلکہ شکار کے بعد خود اُس کے کھانے سے بھی چنداں (یعنی کچھ) غَرَض نہیں رکھتے، بانٹ دیتے ہیں، تو یہ (شکار کیلئے) جانا یقیناً وُہی تفریح و حرام ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۳۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب مختصراً ظلم کے چند اسباب اور ان کا علاج سُنتے اور اس

عادتِ بد سے پیچھا چھڑانے کی نیّت کرتے ہیں، چنانچہ

ظلم کے انجام سے بے خبر ہونا:

ظلم کا ایک سبب **ظلم کے انجام سے بے خبر** ہونا ہے کہ جب ہمیں پتہ ہی نہ ہو گا کہ ظلم کے کیا نقصانات ہیں تو ظلم سے بچنے میں دُشواری ہو گی۔ لہٰذا اس کا علاج یہ ہے کہ قرآنِ کریم، احادیثِ مبارکہ میں اس حوالے سے جو ارشادات موجود ہیں انہیں بار بار پڑھیں اور عمل کی کوشش کریں۔

دل کا سخت ہونا:

ظلم کا ایک سبب گناہوں کی وجہ سے **دل کا سخت ہونا** بھی ہے کہ سخت دل آدمی کو رحم نہیں آتا۔ دل کی سختی دُور کرنے کیلئے ایسے اعمال کیے جائیں جو دل کی نرمی کا باعث بنتے ہیں مثلاً تلاوتِ قرآنِ کریم کا معمول بنانا اور موت کو کثرت سے یاد کرنا۔

دولت کی کثرت:

ظلم کا ایک سبب **مال و دولت کی کثرت** بھی ہے کہ بندہ بسا اوقات دولت کے نشے میں مغرور ہو جاتا ہے اور غریبوں کو کسی خاطر میں نہیں لاتا۔ ایسے شخص کو چاہیے کہ مال و دولت کی محبت دل سے نکال کر اس بات سے خوف کھائے کہ اگر میں دنیا میں کسی پر ظلم کروں گا اور اپنی دولت کا رُعب دِکھاؤں گا تو ممکن ہے مجھ سے یہ دولت چھین لی جائے اور کسی مظلوم کی بد دُعا کا شکار ہو کر میں کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جاؤں۔

صاحبِ منصب ہونا:

بسا اوقات کوئی **منصب مل جانا** بھی دوسروں پر ظلم کا باعث بن جاتا ہے اور کوئی صاحبِ منصب اپنے

عہدے کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے غریب اور بے قُصور لوگوں کے خلاف ناجائز فیصلہ کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ خود کو اس بات سے ڈرائیں کہ جس طرح میں کسی غریب پر اپنی طاقت استعمال کر رہا ہوں بروزِ قیامت سارے حاکموں کے حاکم اللہ پاک نے جہنم میں جانے کا فیصلہ سنا دیا تو میرا کیا بنے گا۔

ربّ تعالیٰ سے دعا کیجئے!

ظلم سے بچنے کیلئے جن جن پر آج تک کیسا ہی ظلم و ستم کیا ہو فوراً معافی مانگ لینی چاہئے اور پھر بارگاہِ الٰہی میں خلوصِ نیت کے ساتھ آئندہ اس جُرمِ عظیم، گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام سے بچنے کیلئے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرتے رہنا چاہئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس گناہ سے نجات حاصل ہو ہی جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج کے بیان میں ظلم کی مذمت اور ظالموں کے انجام کے حوالے سے آیاتِ مبارکہ، احادیثِ کریمہ اور چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کی۔ یہ بھی پتہ چلا کہ

- ظلم اللہ پاک کی ناراضی کا سبب ہے۔
- ظلم کی وجہ سے انسان دنیا و آخرت میں نقصان اُٹھاتا ہے۔
- ظلم کرنے والے شخص کو جہنم کی آگ میں جلنا پڑے گا۔
- مظلوموں کی اللہ کریم خود مدد فرماتا ہے۔
- مظلوموں کیلئے صبر کی صورت میں بڑا اجر و ثواب ہے۔

- مظلوموں کی مدد اور خیر خواہی کرنے سے اللہ پاک خوش ہوتا ہے۔
- مظلوموں کی مدد کرنا خوش بختی اور سعادت مندی کی بات ہے۔

اللہ کریم ہمیں بھی ظلم کرنے اور ظلم کئے جانے سے محفوظ و مامون فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبَّت کی اُس نے مجھ سے محبَّت کی اور جس نے مجھ سے محبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ۱/۵۵ حدیث ۱۷۵)

حسنِ سلوک کی سنّتیں اور آداب

آیئے! سب سے پہلے حُسنِ سُلوک کی فضیلت پر 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ہر حُسنِ سُلوک (Politeness) صدقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/۳۳۱، حدیث: ۴۷۵۴) (2) جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ صِلۂ رِحمی (رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ) کرے۔ (بخاری، ۴/۱۳۶، حدیث: ۶۱۳۸) ☆ قرآن و احادیث میں ہمیں والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریبی اور دور کے پڑوسیوں، مسافروں اور لونڈی غلاموں کے ساتھ حُسنِ سُلوک اور بھلائی کرنے کا حکم دیا گیا ہے ☆ حُسنِ سُلوک سے پیش آنا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک سنت ہے۔ ☆ حُسنِ سُلوک کرنے میں والدین

کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے۔(ردالمحتار، ۶۷۸/۹ ملخصاً)☆ حُسنِ سُلوک کی مختلف صورتیں ہیں، ہَدِیّہ و تحفہ (Gift) دینا اور اگر ان کو کسی کام میں مدد درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔(دُرَر، ۳۲۳/۱ ملخصاً) ☆ امام اعظم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: یاد رکھو! اگر تم لوگوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش نہ آئے تو وہ تمہارے دشمن بن جائیں گے اگرچہ تمہارے ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں۔(امام اعظم کی وصیتیں، ص۲۵۔) ☆ اولیاءُ اللہ اپنی برائیاں کرنے والوں بلکہ جان کے درپے رہنے والوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کیا کرتے ہیں۔(غیبت کی تباہ کاریاں ص ۳۴۲ ماخوذاً)☆ حُسنِ سُلوک کرنے سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے☆ حُسنِ سُلوک لوگوں کی خوشی کا سبب ہے۔☆ حُسنِ سُلوک کرنے سے فرشتوں کو مَسَرّت ہوتی ہے۔☆ حُسنِ سُلوک کرنے سے مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے۔☆ حُسنِ سُلوک کرنے سے شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے۔☆ حُسنِ سُلوک کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔ ☆ حُسنِ سُلوک کرنے سے رِزْق میں برکت ہوتی ہے۔(تَنبیہُ الغافِلین، ص ۷۳ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ اللہ کریم نے جنّت میں ایک دَرخت پیدا فرمایا ہے، جس کا پھل سیب سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مکھن سے نرم، شہد سے بھی میٹھا اور مُشک سے زِیادہ خُوشبُودار ہے۔ اُس دَرخت کی شاخیں موتیوں کی، تنے سونے کے اور پتے زَبَرجَد کے ہیں۔ اُس دَرخت کا پھل صِرف وُہی کھاسکے گا جو رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِپاک پڑھے گا۔ (الحاوی للفتاوی، ۲/۴۸)

تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروروں سلام تم پہ کروروں ثنا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۹)

مختصر وضاحت:۔ یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کائنات کا نظام آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وُجودِ مسعود کی بَرَکتوں سے ہی قائم و دائم ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کروڑوں سلام ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کروڑوں بار تعریف و توصیف کے پھول نچھاور ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کروڑوں درودِ پاک نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث:۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ اور اِبنِ زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"دِین و دُنیا کی انوکھی باتیں"** صَفْحہ نمبر446 پر ہے: منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُاللّٰہ بِن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی ایک زمین تھی، جس میں آپ کے غلام کام کیا کرتے تھے اور آپ کی زمین سے مُتَّصِل (مُت۔ت۔صِل۔ یعنی بالکل قریب) حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زمین تھی جہاں اُن کے غلام کام کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ایک غلام، حضرت سَیِّدُنا عبدُاللّٰہ بِن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی زمین میں زبردستی گُھس آیا تو آپ نے ایک خط (Letter) حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف لکھا، جس میں یہ تحریر کیا: "آپ کا غلام میری زمین میں گُھس آیا ہے، اُسے منع کیجئے۔ وَالسَّلَام۔" حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خط پڑھ کر ایک صَفْحہ لیا اور خط کا جواب یوں لکھا: "اے حوارِیِ رسول (رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وفادار ساتھی) کے صاحبزادے! غلام نے جو کیا مجھے اِس کا اَفسوس ہے اور دُنیا کی میرے نزدیک کوئی قدر و قیمت نہیں۔ میں اپنی زمین آپ کو دیتا ہوں، لہٰذا آپ اُسے اپنی زمین میں شامل کرلیجئے اور اُس میں موجود غلام اور اَموال بھی آپ کے ہوئے۔ وَالسَّلَام۔" یہ خط جب حضرت سَیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس پہنچا تو آپ نے اِس کے جواب میں لکھا: "میں نے امیرُالمؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا خط پڑھا ہے، اللّٰہ پاک اُن کی عُمر لمبی کرے!، اُن جیسی شَخْصِیَّت جب تک قُرَیش میں موجود ہے، قُرَیش کی رائے بے کار نہیں ہوسکتی۔" یہ خط جب حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس پہنچا تو آپ

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "جو مُعاف کرتا ہے، وہ سَرداری کرتا ہے، جو بُردُباری کرتا ہے، وہ عظیم ہوتا ہے اور جو دَرگُزر کرتا ہے، لوگوں کے دِل اُس کی طرف مائل ہوجاتے ہیں۔" (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص۴۴۶ ملتقطاً وملخصاً)

نہیں سَرکار! ذاتی دُشمنی میری کسی سے بھی مِری ہے نَفْس و شیطاں سے لڑائی یارسولَ اللہ

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۵۰)

مختصر وضاحت:۔ یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! **اللہ پاک کا کرم ہے کہ** میری کسی بھی مسلمان سے ذاتی دشمنی نہیں بلکہ میری لڑائی تو صرف وصرف میرے نفس اور شیطان مردُود سے ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اللہ والے کس قدر عمدہ خوبیوں کے مالِک ہوتے ہیں! جن کی شَخْصِیَّت میں عاجِزی وانکساری، دنیا سے بے رَغبتی، سخاوت، اِیثار، بُردباری اور عفو و دَرگُزر کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بَھرا ہُوا ہوتا ہے۔ یہ حضرات صرف دعووں اور نعروں کی حد تک ہی محدود نہیں ہوتے بلکہ اسلام اِن کی رگ وپے میں رَچ بس چکا ہوتا ہے، یہ حضرات اپنی ذات کے لئے کبھی بھی کسی سے بدلہ نہیں لیا کرتے، بالفرض اگر کوئی اِن کے ساتھ سختی سے پیش آتا بھی ہے تو یہ اللہ والے آپے سے باہر ہونے کے بجائے اپنے مَدِّ مقابِل کے ساتھ بھی شفقت و مہربانی والا سُلوک ہی فرماتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آج پوری دنیا میں اِن کی شان و عظمت کے چرچے ہورہے ہیں، جب اِن عظیم ہستیوں کا ذِکرِ خَیر ہوتا ہے تو زبانوں پر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جاری ہوجاتا ہے۔ اے کاش! اِن عظیم ہستیوں کے صَدقے میں ربِّ کریم ہمیں بھی مسلمانوں کو مُعاف کرنے اور مُعاف کرکے اِس کا ثواب حاصل کرنے

کی سعادت پانے کا جذبہ نصیب عطا فرمائے۔ یاد رہے! غُصّے کو پی جانا اور لوگوں سے دَرگُزر کرنا ایسا بہترین عمل ہے کہ جو خوش نصیب مسلمان یہ عمل بجالاتا ہے اُس کا شُمار ربِّ کریم کے پسندیدہ بندوں میں ہوتا ہے، چنانچہ

پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 134 میں خُدائے حنّان ومنّان کا فرمانِ باقرینہ ہے:

وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ(۱۳۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور غُصّہ پینے والے اور لوگوں سے دَرگُزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

(پ۴، آل عمران: ۱۳۴)

اِسی طرح پارہ 18 سُورۂ نُور کی آیت نمبر 22 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْاؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۲۲)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور چاہئے کہ مُعاف کریں اور دَرگُزریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(پ۱۸، النور: ۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! لوگوں کی غلطیوں سے درگزر کرنا ربِّ کریم کو بہت پسند ہے۔ یاد رہے! شیطان اِنسان کا اَزَلی دشمن ہے، اُسے ہرگز یہ گوارا نہیں کہ مسلمان آپس میں مُتَّحِد (United) رہیں، ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں، ایک دوسرے کی عزّت و ناموس کے مُحافِظ بنیں، ایک دوسرے کی غَلَطیوں کو نظر انداز کریں، اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کریں، اپنے حُقوق مُعاف کردیا کریں، دوسرے کے حُقوق کا لحاظ رکھیں، ایک دوسرے کے ساتھ تعاوُن کریں وغیرہ، کیونکہ اگر ایسا ہوگیا تو مُعاشَرہ اَمن کا گہوارہ بن جائے گا اور شیطان ناکام و نامراد ہوجائے گا۔ اِس لئے وہ مسلمانوں کو مُعاف کرنے اور غُصّے پر قابو پانے نہیں دیتا، لہٰذا شیطان کی مُخالَفت کرتے ہوئے اُس کے وار کو ناکام

بنادیجئے اور دَرگُزر کرنا اِختیار کیجئے۔یادرہے!کسی مسلمان سے غَلَطی ہوجانے پر اُسے معاف کرنا اگرچہ نفس پر نہایت دشوار ہے، لیکن اگر ہم عَفْو و دَرگُزر کے فضائل کو پیشِ نظر رکھیں گے تو اللہ پاک کی طرف سے اِنعام واِکرام کے حقدار بھی قرار پائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ

آیئے!اِس بارے میں 5احادیثِ مُبارَکہ سُنئے اور **لوگوں کو معاف** کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کیجئے۔6110102637852

لوگوں سے درگزر کرنے کی فضیلت

(1)پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:تین(3)باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ کریم(قیامت کے دن)اُس کا حساب بہُت آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو اپنی رَحمت سے جنّت میں داخِل فرمائے گا۔صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی:یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم!وہ کون سی باتیں ہیں؟فرمایا:(1)جو تمہیں مَحروم کرے تم اُسے عطا کرو،(2)جو تم سے تَعَلُّق توڑے تم اُس سے تَعَلُّق جوڑو اور(3)جو تم پر ظُلْم کرے تم اُس کو مُعاف کردو۔(معجم اوسط،۴/۱۸،حدیث:۵۰۶۴)

(2)فرمایا:قِیامت کے روز اِعلان کیا جائے گا:جس کا اَجر اللہ پاک کے ذِمّہ کرم پر ہے،وہ اُٹھے اور جنَّت میں داخِل ہوجائے۔پوچھا جائے گا:کس کے لیے اَجر ہے؟اِعلان کرنے والا کہے گا:اُن لوگوں کے لیے جو مُعاف کرنے والے ہیں۔تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بِلا حساب جنَّت میں داخِل ہوجائیں گے۔(معجم اوسط،۱/۵۴۲،حدیث:۱۹۹۸)

(3)فرمایا:جو کسی مسلمان کی غَلَطی کو مُعاف کرے گا قِیامت کے دن اللہ پاک اُس کی غَلَطی کو مُعاف فرمائے گا۔(ابن ماجه،کتاب التجارات،باب الاقالة،۳/۳۶،حدیث:۲۱۹۹)

(4) فرمایا: ہر دور میں میرے بہترین اُمّتیوں کی تعداد پانچ سو(500) ہے اور اَبدال چالیس(40) ہیں ، نہ پانچ سو(500) سے کوئی کم ہوتا ہے اور نہ ہی چالیس(40) سے ، جب چالیس(40) اَبدال میں سے کسی کا اِنتقال ہوتا ہے تو ربِّ کریم پانچ سو(500) میں سے ایک کو اُس فوت ہونے والے اَبدال کی جگہ پر مُقرَّر فرماتا اور یوں 40 کی کمی پوری فرمادیتا ہے، عَرض کی گئی: ہمیں اُن کے اَعمال کے بارے میں اِرشاد فرمایئے۔ فرمایا: ظُلم کرنے والے کو مُعاف کرتے، بُرائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی سے پیش آتے اور اللہ پاک نے جو کچھ اُنہیں عطا فرمایا ہے اُس سے لوگوں کی غم خواری کرتے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء، ۱/ ۳۹، حدیث: ۱۵)

(5) ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا اور عَرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہم خادِم کو کتنی بار مُعاف کریں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش رہے۔ اُس نے پھر وہی سُوال دُہرایا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پھر خاموش رہے، جب تیسری بار سُوال کیا تو اِرشاد فرمایا: روزانہ ستّر(70) بار۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی العفو عن الخادم، ۳/ ۳۸۱، حدیث: ۱۹۵۶)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: عَرَبی میں سَتّر (70)(Seventy) کا لَفْظ بیانِ زِیادَتی کے لیے ہوتا ہے یعنی ہر دن اُسے بہت دفعہ مُعافی دو، یہ اُس صورت میں ہو کہ غلام سے خطاءً غَلَطی ہو جاتی ہے، خباثتِ نَفْس سے نہ ہو اور قُصور بھی مالِک کا ذاتی ہو، شریعت کا یا قومی و مُلکی قُصور نہ ہو کہ یہ قُصور مُعاف نہیں کیے جاتے۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/ ۱۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ لوگوں کو مُعاف کرنا کس قدر بہترین عمل ہے جس کی دُنیا میں تو بَرَکتیں نصیب ہوتی ہی ہیں مگر آخرت میں بھی اِنْ شَآءَ اللہ اِس کی بَرَکت سے جنّت کی

خوشخبری سے نوازا جائے گا۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ مسلمان جو طاقت و قدرت کے باوجود بھی لوگوں کی خطاؤں کو اپنی نفسانی ضِد کا مَسْئَلَہ نہیں بناتے بلکہ مُعاف کرکے ثواب کا خزانہ پاتے ہیں۔ مگر افسوس! آج اگر ہمیں کوئی معمولی سی تکلیف بھی پہنچادے، یا ذرا سی بداَخلاقی کا مظاہرہ کرے تو ہم عَفْو و دَرگُزر کا دامن ہاتھوں سے چھوڑ دیتے، اُس کے دُشمن بن جاتے اور مختلف طریقوں سے اُس سے بدلہ لینے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ اگر ہم رحمتِ کونین، نانائے حَسَنَیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ سیرت کا مطالَعہ کریں تو ہم پر روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ مُعاف فرمادیا کرتے تھے، چنانچہ

شانِ مُصطفٰے

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نہ تو عادۃً بُری باتیں کرتے تھے اور نہ تَکَلُّفاً، نہ بازاروں میں شور کرنے والے تھے اور نہ ہی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دیتے تھے بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مُعاف کرتے اور دَرگُزر فرمایا کرتے تھے۔(تِرمذی، ۳/۴۰۹، حدیث:۲۰۲۳)

جس کی شاندار مثال فتحِ مکّہ کا واقعہ ہے کہ مکّہ فتح ہونے سے پہلے جن کُفّارِ بداَطوار کی طرف سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر زمین تنگ کردی گئی تھی، طرح طرح کی دَرْدناک تکلیفیں دی گئی تھیں، مکّہ فتح ہونے اور مسلمانوں کو غَلَبہ حاصِل ہونے کے بعد دیگر قیدیوں کے ساتھ ساتھ تکلیفیں دینے والے اُن خونخوار درندوں کو بھی گرفتار کرکے بارگاہِ مُصْطَفٰے میں حاضِر کِیا گیا تھا، اگر اُس موقع پر کوئی اور دُنیوی شہنشاہ ہوتا تو شاید اُن کے لئے سخت سے سخت سزائیں تجویز کرتا، مگر

قربان جائیے! نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُنہیں بھی مُعافی سے سرفراز فرمایا، چنانچہ

جان کے دُشمن خون کے پیاسوں کو بھی شہرِ مکّہ میں
عام مُعافی تم نے عطا کی کتنا بڑا اِحسان کیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فتحِ مکّہ کے دن عام مُعافی کا اِعلان

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "سیرتِ مُصْطَفٰے" کے صفحہ نمبر 437 پر ہے: سِنہ ۸ ہجری میں جب مکّہ فتح ہوا تو تاجدارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شہنشاہِ اِسلام کی حَیثیَّت سے حرمِ اِلٰہی میں سب سے پہلا دربارِ عام مُنعَقِد فرمایا، جس میں اَفواجِ اِسلام کے علاوہ ہزاروں دُشمنانِ اسلام کا ایک زَبَرْدَسْت ہُجوم تھا۔ اِس شہنشاہی خُطبے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صِرف اَہلِ مکّہ ہی سے نہیں بلکہ تمام لوگوں سے خطابِ عام فرمایا۔ خُطبے کے بعد شہنشاہِ کَونَین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس ہزاروں کے مَجْمَع میں ایک گہری نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ سردارانِ قُریش سر جھکائے، نگاہیں نیچی کئے ہوئے، لَرزاں و تَرساں کھڑے ہوئے ہیں۔ اُن ظالموں اور جفاکاروں میں وہ لوگ بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راستوں میں کانٹے بچھائے تھے۔ وہ لوگ بھی تھے جو بارہا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پتّھروں کی بارش کرچکے تھے۔ وہ خُونخوار بھی تھے جنہوں نے بار بار آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قاتلانہ حملے کئے تھے۔ وہ بے رحم و بے دَرد بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَندانِ مُبارَک (کے کچھ حصّے) کو شہید اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اَنور کو لہولہان کر ڈالا تھا۔ وہ اَوباش بھی تھے جو برسہابرس تک اپنی بُہتان تراشیوں اور شرمناک گالیوں سے آپ صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَلْبِ مُبارَک کو زَخْمی کر چکے تھے۔ وہ سَفّاک و دَرِندہ صِفَت بھی تھے، جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے گلے میں چادر کا پھندا ڈال کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا گلا گھونٹ چکے تھے۔ وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے خُون کے پیاسے بھی تھے، جن کی پیاس خُونِ نبُوّت کے سِوا کسی چیز سے نہیں بُجھ سکتی تھی۔ وہ جفاکار و خُونخوار بھی تھے جن کے جارِحانہ حملوں اور ظالمانہ یَلغار سے بار بار مدینہ مُنوَّرہ کے دَر و دِیوار دہل چکے تھے۔ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے چچا، حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قاتل اور اُن کی ناک، کان کاٹنے والے، اُن کی آنکھیں پھوڑنے والے، اُن کا جگر چبانے والے بھی اُس مَجْمَع میں مَوجُود تھے، وہ سِتم گار جنہوں نے شَمْعِ نبُوّت کے جاں نثار پروانوں حضرت بلال، حضرت صُہَیب، حضرت عمّار، حضرت خَبّاب، حضرت خُبَیْب، حضرت زید بن دَثِنَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اَجْمَعِین وغیرہ کو رَسّیوں سے باندھ کر کوڑے مار مار کر جلتی ہوئی ریتوں پر لِٹایا تھا، کسی کو آگ کے دہکتے ہوئے کوئلوں پر سُلایا تھا، کسی کو چٹائیوں میں لپیٹ لپیٹ کر ناکوں میں دھوئیں دیئے تھے، سینکڑوں بار گلا گھونٹا تھا۔ آج یہ سب کے سب دس (10)، بارہ(12) ہزار مُہاجرین و اَنصار کے لشکر کی حِراست میں مُجرِم بنے ہوئے کھڑے کانپ رہے تھے اور اپنے دلوں میں یہ سوچ رہے تھے کہ شاید آج ہماری لاشوں کو کُتّوں سے نُچوا کر ہماری بوٹیاں چِیلوں اور کوّوں کو کِھلا دی جائیں گی اور اَنصار و مُہاجرین کی غَضَب ناک فوجیں ہمارے بچّے بچّے کو خاک و خُون میں مِلا کر ہماری نَسْلوں کو نیسْت و نابُود کر ڈالیں گی اور ہماری بستیوں کو تاخْت و تاراج (تباہ و برباد) کرکے تہس نہس کر ڈالیں گی، اُن مجرموں کے سِینوں میں خوف و دہشت کا طُوفان اُٹھ رہا تھا۔ دَہشَت اور ڈر سے اُن کے بدنوں کی بوٹی بوٹی پھڑک رہی تھی، دل دَھڑک رہے تھے، کلیجے مُنہ میں آ گئے تھے۔ اِسی مایوسی اور نااُمّیدی کی خطرناک فضا میں ایک دَم شَہَنْشاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ رحمت اُن کی طرف مُتَوَجِّہ ہوئی اور اُن مُجرِموں سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا کہ بولو! تم کو کچھ معلوم ہے کہ آج میں تم سے کیا مُعامَلہ کرنے والا ہوں؟ اس دَہْشَت اَنگیز اور خوفناک سوال سے مُجرِم حواس باخْتہ ہو کر کانپ اُٹھے، لیکن جَبینِ رحمت کو دیکھ کر سب یَک زبان ہو کر بولے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بڑے کرم والے ہیں۔

سب کی للچائی ہوئی نظریں جمالِ نُبُوَّت کا منہ تک رہی تھیں اور سب کے کان شَہنشاہِ نُبُوَّت کا فیصلہ کُن جواب سُننے کے مُنْتَظِر تھے کہ اک دَم فاتحِ مکّہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے کریمانہ لہجے میں ارشاد فرمایا: لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاذْھَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ آج تم پر کوئی اِلزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔

بالکل غیر مُتوقع طور پر اچانک یہ فرمانِ رِسالت سُن کر سب مُجرِموں کی آنکھیں فرطِ نَدامت سے اَشکبار ہو گئیں اور اُن کی زبانوں پر جاری ہونے والے لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کے نعروں سے حرمِ کعبہ کے در و دِیوار پر ہر طرف اَنْوار کی بارش ہونے لگی اور ایک دَم ایسا محسوس ہونے لگا کہ

جہاں تاریک تھا، بے نُور تھا اور سخت کالا تھا
کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم انبیا و مُرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صحابہ و تابعین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ ساتھ بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت کا مُطالَعہ کریں تو ان کی سیرت سے بھی ہمیں دَرگُزر کے حوالے سے بہت سے مَدَنی پھول ملیں گے، اللہ پاک اپنے اِن مُقَرَّب بندوں کو جہاں دیگر کئی بے مثال خوبیوں سے سَرفراز فرماتا ہے، وہیں یہ خوبی بھی اِن کے کِردار

---

1 . . . سیرتِ مصطفی، ۷۴۳ تا ۷۴۱ ملخصًا

کا حِصَّہ ہوتی ہے کہ یہ حضرات لوگوں سے دَرگُزر فرماتے ہیں اور حُقُوقُ العباد کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں کرتے،لوگ اِن کے حُقُوق دبالیتے ہیں لیکن یہ حضرات لوگوں کے حُقُوق کی ادائیگی سے کبھی غافِل نہیں ہوتے،نادان لوگ اِنہیں طرح طرح کی تکلیفیں دیتے ہیں لیکن یہ حضرات اُنہیں اِینٹ کا جواب پتّھر سے دینے اور نَفْس کی خاطِر غُصّہ کرنے کے بجائے اُنہیں دعائیں دیتے اور مُعافی سے نوازکر ثَواب کا خزانہ لُوٹتے ہیں۔ آیئے!بطورِ ترغیب اِس بارے میں 3 نصیحت آموز حکایات سُنتے ہیں، چنانچہ

(1)غلام کو آزاد کردیا!

حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک مرتبہ چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھارہے تھے ،غلام گرما گرم شوربے کا پیالہ لارہا تھا کہ اُس کے ہاتھ سے پیالہ گِرا جس کی وجہ سے شوربے کی چھینٹیں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر بھی آئیں۔یہ دیکھ کر غلام گھبرایا اور شرمندگی بھرے لہجے میں اُس نے سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 134 کا یہ حِصّہ تلاوت کیا:

وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور غُصّہ پینے والے اور لوگوں سے دَرگُزر کرنے والے۔ (پ۴،آل عمران: ۱۳۴)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں نے مُعاف کیا۔ غلام نے پھر اِسی آیت کا آخری حِصّہ پڑھا:

وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ(۱۳۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔ (پ۴،آل عمران: ۱۳۴)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں نے تجھے اللہ پاک کی رضا کے لئے آزاد کیا۔(روح البیان،اٰل عمران، ۲/ ۹۵،تحت الاٰیۃ: ۱۳۴ ملخصاً)

(2)ظلم کرنے والے کو بھی دعا دی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"اِحیاء العلوم"** جلد 3 کے صفحہ نمبر 216 پر ہے: ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کسی صَحرا کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں آپ کو ایک سِپاہی ملا، اُس نے کہا تم غلام ہو؟ فرمایا: ہاں! اُس نے کہا: بستی کس طرف ہے؟ آپ نے قَبْرِستان کی طرف اِشارہ فرمایا۔ سِپاہی نے کہا: میں بستی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔ فرمایا: وہ تو قبرستان ہی ہے۔ یہ سُن کر اُسے غُصّہ آگیا اور اُس نے کوڑا آپ کے سَر پر دے مارا اور زخمی کرکے آپ کو شہر کی طرف لے گیا۔ آپ کے ساتھیوں نے دیکھا تو سِپاہی سے پوچھا: یہ کیا ہوا؟ سِپاہی نے ماجرا بیان کر دیا۔ اُنہوں نے سپاہی کو بتایا یہ تو (زمانے کے وَلی) حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ یہ سُن کر وہ گھوڑے سے اُترا اور آپ کے ہاتھ پاؤں چُومتے ہوئے مَعْذِرَت کرنے لگا۔ آپ سے پوچھا گیا: آپ نے یہ کیوں کہا کہ میں غلام ہوں۔ فرمایا: اُس (سپاہی) نے مجھ سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ تم کس کے غلام ہو؟ بلکہ صِرف یہ پوچھا کہ تم غلام ہو؟ تو میں نے کہا: ہاں! کیونکہ **میں ربِّ کریم کا غلام** (یعنی بندہ) **ہوں**۔ جب اُس نے میرے سَر پر مارا تو میں نے اللہ پاک سے اُس کے لئے جنّت کا سُوال کیا۔ عَرْض کی گئی: اُس نے آپ پر ظُلْم کیا تو آپ نے اُس کے لئے دعا کیوں مانگی؟ فرمایا: **مجھے یہ معلوم تھا کہ تکلیف برداشت کرنے پر مجھے ثواب ملے گا لہٰذا میں نے یہ مناسب نہ جانا کہ مجھے تو ثواب ملے اور وہ عذاب میں گرفتار ہو جائے۔** (احیاء العلوم، ۳/۲۱۶ ملخصًا)

(3)معاف کرنا قدرت کے بعد ہی ہوتا ہے!

حضرت سَیِّدُنا مَعْمَر بن راشِد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سَیِّدُنا

قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے کو زوردار تھپڑ مارا۔ آپ نے بِلال بِن اَبِی بُردَہ سے اُس کے خلاف مدد چاہی لیکن اُس نے کوئی تَوجّہ نہ دی، چنانچہ آپ نے کِسریٰ سے شکایت (Complain) کی تو اُس نے بِلال بِن اَبِی بُردَہ کو لکھا: ”تم نے ابُوخطاب حضرت سَیِّدُنا قتادہ بِن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ اِنصاف نہیں کیا۔“ چنانچہ بِلال بِن اَبِی بُردَہ نے تھپڑ مارنے والے کو بُلایا اور بَصرہ کے سَرداروں کو بھی بُلایا۔ وہ آپ سے اُس شخص کی سفارش کرنے لگے لیکن آپ نے سِفارِش قَبول نہ کی اور بیٹے سے فرمایا: ”تم بھی اُسی طرح اِسے تھپڑ مارو جس طرح اِس نے تمہیں مارا تھا اور فرمایا: بیٹا! آستینیں اُوپر کرلو اور ہاتھ بلند کرکے زوردار تھپڑ مارو۔“ چنانچہ بیٹے نے آستینیں اُوپر کیں اور تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ بلند کیا تو آپ نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: **”ہم نے رِضائے اِلٰہی کے لئے اُسے مُعاف کیا کیونکہ کہا جاتا ہے کہ مُعاف کرنا قُدرت کے بعد ہی ہوتا ہے۔“** (اللہ والوں کی باتیں، ۲/۵۱۹)

بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یاربّ ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھّیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع“

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! اللہ کریم کے نیک بندوں میں مُعاف کرنے کا مَدَنی جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہوتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی نَفْس کی خاطِر غُصّہ کرنے کے بجائے لوگوں کو مُعاف کرکے خوب خوب ثواب کمائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشِقانِ رسول کی مسجد بھرو مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمیں حُقوق العباد کی بجاآوری اور لوگوں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنے کا ذِہن عطا فرماتا ہے

لٰہذا اِن خوبیوں سے آراستہ ہونے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے اور **12مَدَنی کاموں** میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔**12مَدَنی کاموں** میں سے ایک مَدَنی کام **"ہَفْتَہ وار سُنَّتوں بھرے اِجْتِماع میں شرکت کرنا"** بھی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس مَدَنی کام کے بے شمار دُنیوی واُخروی فوائد (Advantages) ہیں، مثلاً **ہفتہ وار اِجتماع** کی بَرَکت سے مسجد کی حاضِری کی سعادت حاصِل ہوتی ہے۔☆ **ہفتہ وار اِجتماع** کی بَرَکت سے **مسلمانوں سے ملاقات وسلام** کی سُنَّت عام ہوتی ہے۔☆**ہفتہ وار اِجتماع** کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین سے مالامال **قیمتی مَدَنی پھول اُمَّتِ مُسْلِمہ** تک پہنچائے جاتے ہیں۔☆**ہفتہ وار اجتماع بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت مدد گار ہے۔☆**ہفتہ وار اِجتماع** کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی **تشہیر و نیک نامی** ہوتی ہے۔☆**ہفتہ وار اجتماع** میں مانگی جانے والی دُعائیں قبول ہوتی ہیں☆**ہفتہ وار اِجتماع** میں انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سِیرتِ مُبارَکہ پر **سُنّتوں بھرے بیانات** ہوتے ہیں۔جو خوش نصیب عاشقانِ رسول **ہفتہ وار اِجتماع** میں شرکت کرتے ہیں، **اَمیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُنہیں یوں **دُعائے مدینہ** سے نوازتے ہیں کہ

جو پابند ہے اِجتماعات کا بھی　　　میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ

(وسائل بخشش مرمم،ص۳۶۹)

آیئے !بَطورِ تَرغیب ہَفْتَہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں حاضِری کی ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور اِجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کرنے کی نِیَّت بھی کیجئے، چنانچہ

خوابِ غفلت سے بیداری

کَھڑی شریف (کشمیر) کے ایک علاقے پُل عطاری (پُل مَنڈا) میں مقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی

کے مَدَنی ماحول سے وابستگی سے پہلے بے عَمَلی کی زندگی گزار رہے تھے۔ نماز روزوں کے مُعاملے میں سُستی کرنا اور بداَخلاقی سے پیش آنا اُن کا معمول بن چُکا تھا۔ نہ حُقُوقُ اللہ کا پاس تھا نہ ہی حُقوق العِباد یعنی بندوں کے حُقوق کا لحاظ۔ ایک اسلامی بھائی اُنہیں ہفتہ وار اِجتماع کی دعوت پیش کرتے مگر وہ ٹال دیا کرتے تھے اور یوں کم و بیش 10 سال گزر گئے۔ ایک دفعہ اُنہی کے ایک دوست (Friend) نے اُنہیں ہفتہ وار اِجتماع کی ایسی منظر کشی کی کہ اُن کے دل میں بھی شرکت کی خواہش پیدا ہوئی اور اگلے ہی ہفتے وہ اُن کے ساتھ اِجتماع میں جا پہنچے۔ اِجتماع میں بہت سُکون ملا۔ پُرسوز بَیان اور رِقّت اَنگیز دعا سے دل میں بہت اَثر ہوا، پھر وہ بھی پابندی سے شریک ہونے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا چہرہ سنّت کے مطابق ایک مُٹّھی داڑھی سے جگمگانے لگا۔ اِجتماعی اِعتکاف کی بَرَکتیں لُوٹنے کا موقع مِلا اور وہ بھی سُنّتوں کے سانچے میں ڈھل گئے۔ اللہ کریم اُنہیں اِستقامت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول　ہے فَیضانِ غَوث و رضا مَدَنی ماحول
سنور جائیگی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ　تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول
سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول　بچے نظرِبد سے سدا مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۴۷،۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسے جیسے ہم زمانۂ رسالت سے دُور ہوتے جارہے ہیں ہمارے دلوں سے مسلمانوں کو مُعاف کرنے کا جذبہ تقریباً ختم ہوتا جارہا ہے، حالانکہ ہم بھی تو دن بھر میں کتنی غَلَطیاں کرتے ہوں گے، مسلمانوں کے حُقوق ضائع کرتے ہوں گے، اُن کا دل دکھاتے ہوں گے، اُن کو

یااُن سے تَعَلُّق رکھنے والی چیزوں کو نقصان پہنچاتے ہوں گے، مگرلوگ ہمارا مَنْصَب، رُتبہ یا بزرگی وغیرہ کا لحاظ کرتے ہوئے ہمیں معاف کر دیتے ہوں گے، لیکن افسوس! ہم نے تو مسلمانوں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنا اپنی زندگی کی ڈکشنری سے گویا کسی حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا ہے، جبکہ اللہ پاک کے نیک بندوں کے عَفْوو دَرگُزر کا یہ عالَم ہوتا ہے کہ وہ حضرات گالی دینے والے کی بھی مَعْذِرَت قبول کرکے اُسے مُعافی سے نواز دیا کرتے ہیں، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: **لَوْاَنَّ رَجُلًا شَتَمَنِیْ فِیْ اُذُنِیْ ھٰذِہٖ، وَاعْتَذَرَ اِلَیَّ فِی اُذُنِی الْاُخْرٰی لَقَبِلْتُ عُذْرَہٗ** یعنی اگر کوئی میرے ایک کان میں گالی دے اور دوسرے کان میں معافی مانگ لے تو میں ضَرور اُس کی مَعْذِرَت قبول کروں گا۔(بھجۃ المجالس وانس المجالس لابن عبدالبر، ۲/۴۸۶)

اے کاش! مسلمانوں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنے کی یہ مَدَنی سوچ ہمیں بھی نصیب ہوجائے۔ اگرچہ یہ کام نَفْس پر دُشوار ضرور ہیں مگر جب اِرادے مضبوط ہوں تو مشکل سے مشکل کام بھی انتہائی آسان ہوجاتے ہیں۔ البتہ بسا اوقات کچھ ایسی رکاوٹیں کھڑی ہوجاتی ہیں جو اِنسان کو مُعاف کرنے سے روکے رکھتی ہیں، لہٰذا انسان کو چاہئے کہ وہ اِن رُکاوٹوں کو دُور کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔ آیئے! چند رُکاوٹوں کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

پہلی رکاوٹ: تکبر

مُعاف کرنے میں بڑی رُکاوٹوں میں سے سب سے بڑی رُکاوٹ غُرور و تَکَبُّر بھی ہے۔ تَکَبُّر کی تعریف یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے اَفضل سمجھے۔(المُفرَدات للرّاغب ص۶۹۷) تَکَبُّر میں مُبْتَلا انسان لوگوں کو مُعاف کرنے کو اپنی بے عزّتی تَصَوُّر کرتا ہے، وہ سمجھتا ہے کہ مُعاف کرنا میرے

وَقار کے خلاف ہے، اِس طرح تو میری شان گھٹ جائے گی، لوگ کیا کہیں گے وغیرہ۔ یاد رکھئے! مُعاف کرنے سے ہرگز عزّت میں کمی نہیں آتی بلکہ پہلے سے کئی گنا بڑھ جاتی ہے، چنانچہ

مُعاف کرنے سے عزّت بڑھتی ہے

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: صَدَقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندہ کسی کا قُصُور مُعاف کرے تو اللہ پاک اُس (مُعاف کرنے والے) کی عزّت ہی بڑھائے گا اور جو اللہ کریم کے لیے تواضُع (یعنی عاجِزی) کرے، اللہ پاک اسے بُلندی عطا فرمائے گا۔ (مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، ص ۱۰۷۱، حدیث: ۲۵۸۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شُمار اُن نیک بندوں میں ہوتا ہے جن کے سُنّتوں بھرے بیانات اور تحریروں کے ذریعے مسلمانوں نے معافی مانگنا، مُعاف کرنا اور حُقوق العباد کی بجاآوری کرنا سیکھا۔ آپ کو سُننے اور دیکھنے والوں نے بارہا سُنا اور دیکھا ہے کہ آپ اپنے تمام حُقوق مُعاف (Forgave) کرچکے ہیں اور دوسروں سے بھی حُقوق مُعاف کردینے کی عاجزانہ اِلتجائیں کی ہیں۔ یہی انداز آپ کی تحریروں میں بھی دکھائی دیتا ہے، چنانچہ

مَدَنی وصِیّتیں

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"غیبت کی تباہ کاریاں"** کے صَفْحہ نمبر112 پر تحریر فرماتے ہیں: مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے (غیبتیں کرے)، زخمی کردے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے اللہ پاک کے لئے پیشگی مُعاف کرچکا ہوں، مجھے ستانے والوں سے کوئی انتِقام نہ لے۔ بِالفرض کوئی مجھے شہید کردے تو میری طرف سے اُسے میرے حُقُوق مُعاف ہیں۔ وُرَثاء سے بھی درخواست ہے کہ اُسے اپنا حق مُعاف کردیں (اور مُقدّمہ وغیرہ دائرنہ کریں)۔

اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفاعَت کے صَدقے محشر میں خُصوصی کرم ہوگیا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے قاتِل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنّت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اُس کا خاتِمہ ایمان پر ہوا ہو۔ اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اِس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور ہڑتالیں نہ کی جائیں۔ اگر ہڑتال (Strike) اِس کا نام ہے کہ لوگوں کا کاروبار زبردستی بند کروایا جائے، دکانوں اور گاڑیوں پر پتھراؤ وغیرہ ہو تو بندوں کی ایسی حق تلفیوں کو کوئی بھی مفتیِ اسلام جائز نہیں کہہ سکتا۔ اِس طرح کی ہڑتال حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اِس طرح کے جذباتی اِقدامات سے دِین و دنیا کے نقصانات کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ عُموماً ہڑتالی جلد ہی تھک جاتے ہیں اور بالآخر انتِظامیہ اُن پر قابو پا لیتی ہے۔

ضَروری وضاحت: قتلِ مُسلِم میں شرعاً تین (3) حُقوق ہیں: (1) حَقُّ اللہ (2) حقِّ مقتول (3) حقِّ وُرَثاء۔ مقتول نے اگر زندگی میں پیشگی مُعاف کر دیا ہو تو صِرف اُسی کا حق مُعاف ہوگا، حَقُّ اللہ سے خُلاصی کیلئے سچّی توبہ کرے، حقِّ ورَثاء کا تعلُّق صِرف وارِثوں سے ہے وہ چاہیں تو مُعاف کریں، چاہیں تو قِصاص لیں۔ اگر دنیا میں مُعافی یا قِصاص کی ترکیب نہ بنی تو قِیامت کے روز وُرَثا اپنے حق کا مُطالَبہ کر سکتے ہیں۔

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۱)

مختصر وضاحت:۔ یعنی اے ربِّ کریم! تجھے تیرے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شرم و حیا کا واسطہ! مجھ سے حساب کتاب نہ لے بلکہ اپنے فضل و کرم سے بِلا حساب و کتاب ہی مجھے بخش دے کیونکہ جو پہلے ہی اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو اس کا حساب لے کر اسے مزید شرمندہ

کرنے سے کیا حاصل ہو گا۔

تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے دست بستہ عاجِزانہ عَرض کرتا ہوں کہ اگر میں نے آپ میں سے کسی کی **غیبت** کی ہو، **تہمت** دھری ہو، ڈانٹ پلائی ہو، کسی طرح سے **دل آزاری** کی ہو تو مجھے مُعاف مُعاف اور مُعاف فرما دیجئے۔ دنیا کا بڑے سے بڑا حَقُّ الْعَبْد جو تَصَوُّر کیا جا سکتا ہے فَرض کیجئے کہ وہ میں نے آپ کا تَلَف کر دیا ہے، وہ بھی اور چھوٹے سے چھوٹا حق جو ضائع کیا ہو اُسے بھی مُعاف کر دیجئے اور ثوابِ عظیم کے حقدار بنئے۔ ہاتھ باندھ کر **مَدَنی اِلتجاء** ہے کہ کم از کم ایک بار دل کی گہرائی کے ساتھ کہہ دیجئے: **"میں نے اللہ پاک کیلئے محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی کو مُعاف کیا۔"**

جس کا مجھ پر قَرض آتا ہو یا میں نے کوئی چیز عارِیتاً لی ہو اور واپس نہ لوٹائی ہو تو وہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران سے رُجوع کرے، اگر وُصول کرنا نہیں چاہتا تو اللہ کریم کی رضا کیلئے مُعافی کی بھیک سے نواز کر ثوابِ آخِرت کا حقدار بنے۔ جو لوگ میرے مقروض ہیں، اُن کو میں نے اپنے تمام ذاتی قرضے مُعاف کئے۔ یا اِلٰہی

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حجاز کا

(ذوقِ نعت، ص ۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کا مُبارَک مہینا جاری و ساری ہے اور عنقریب شبِ براءَت کی جلوہ گری ہو گی۔ شبِ براءَت بے حد اَہم رات ہے، لہٰذا کسی صورت بھی اسے غفلت میں نہیں گزارنا چاہئے کیونکہ اِس رات رَحمتوں کی خوب برسات ہوتی ہے۔ اِس مبارَک شب میں اللہ پاک **"بنی کلب"** کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ (یعنی بے شمار) لوگوں کو جہنّم سے آزاد فرماتا ہے۔

کِتابوں میں لکھا ہے:**"قبیلۂ بنی کلب"**قبائلِ عرب میں سب سے زیادہ بکریاں پالتا تھا۔"(مرقاۃ المفاتیح،۳/۳۷۵)

آہ!کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں جن پر شبِ براءت یعنی چھٹکارا پانے کی رات بھی نہ بخشے جانے کی وَعید ہے۔چنانچہ

حضرت سیِّدُنا امام بَیْہَقِی شافِعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **"فَضَائِلُ الْاَوقات"** میں نقل کرتے ہیں: رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:6 آدمیوں کی اس رات بھی بخشش نہیں ہوگی:(1)شراب کا عادی،(2)ماں باپ کا نافرمان،(3)بدکاری کا عادی،(4)(رشتے داروں سے)تَعَلُّق توڑنے والا،(5)تصویر بنانے والا{یادرہے!یہ حکم ڈیجیٹل تصاویر(Digital Pictures)کا نہیں ہے۔ان کا پرنٹ آؤٹ نہیں کیا جاتا بلکہ اس سے مراد جاندار کی وہ تصاویر ہیں جو پرنٹڈ(Printed)ہوں}اور(6)چغل خور۔(فضائل الاوقات ،۱/۱۳۰،حدیث:۲۷)

لہٰذا شبِ بَرَاءَت کے آنے سے پہلے بلکہ آج اور ابھی سے ان تمام گناہوں سے سچی توبہ کرلینی چاہیے،اگر بندوں کے حقوق دبائے ہیں تو توبہ کے ساتھ ساتھ ان کی مُعافی تلافی بھی کرنی ہوگی۔

امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پیام تمام مسلمانوں کے نام

اعلیٰ حضرت،اِمامِ اَہلِسُنّت مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک اِرادتمند(یعنی مُرید)کو شبِ براءَت سے قبل توبہ اور مُعافی تلافی کے تَعَلُّق سے اپنے ایک مکتوب شریف(Letter) میں لکھتے ہیں:شبِ بَرَاءَت قریب ہے،اِس رات تمام بندوں کے اَعمال حضرتِ عِزّت(بارگاہِ الٰہی)میں پیش ہوتے ہیں۔مولا عَزَّوَجَلَّ بطُفیلِ حُضورِ پُر نُور،شافِعِ یَومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مسلمانوں کے ذُنُوب(یعنی گناہ)معاف فرماتا ہے مگر چند(لوگوں کو معاف نہیں فرماتا)،ان میں وہ 2 مسلمان جو باہم

دُنیوی وجہ سے رَنجش رکھتے ہیں، فرماتا ہے: ”اِن کو رہنے دو، جب تک آپَس میں صُلَح نہ کرلیں۔“ لہٰذا اہلِ سُنّت کو چاہیئے کہ حتَّی الْوَسْع (جس قدر ممکن ہو) قَبْلِ غُروبِ آفتاب 14 شعبان باہم ایک دوسرے سے صفائی کرلیں، ایک دوسرے کے حُقُوق ادا کردیں یا معاف کرالیں کہ بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی حُقُوقُ الْعِباد سے صحائف اَعمال (یعنی اعمالنامے) خالی ہو کر بارگاہِ عزّت (بارگاہِ الٰہی) میں پیش ہوں۔ حقوقِ مولیٰ تعالیٰ کے لئے تَوبہٴ صادِقہ (یعنی سچی توبہ) کافی ہے۔ (حدیثِ پاک میں ہے:) اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ (یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ (ابن ماجه، حديث: ۴۲۵۰))

ایسی حالت میں بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی ضرور اِس شب میں اُمیدِ مغفرتِ تامّہ (تام۔مَہ یعنی مغفرت کی پکی اُمید) ہے بشرطِ صحتِ عقیدہ (یعنی عقیدہ درست ہونا شرط ہے۔) وَھُوَالْغَفُوْرُ الرَّحِیْم (اور وہ گناہ مٹانے والا رحمت فرمانے والا ہے۔)

یہ سب مُصالَحتِ اِخوان (یعنی بھائیوں میں صلح کروانا) و معافیِ حُقوق بِحَمْدِہٖ تعالیٰ یہاں سالہائے دراز (یعنی کافی برسوں) سے جاری ہے، اُمید ہے کہ آپ بھی وہاں کے مسلمانوں میں اس کا اِجرا کرکے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَایَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ (یعنی جو اسلام میں اچھی راہ نکالے اُس کیلئے اِس کا ثواب ہے اور قیامت تک جو اس پر عمل کریں ان سب کا ثواب ہمیشہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے بغیر اس کے کہ اُن کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے) کے مِصداق ہوں اور اِس فقیر کیلئے عَفْو و عافِیَّت دارَین (دنیا و آخرت میں معافی و سلامتی) کی دُعا فرمائیں۔ فقیر آپ کے لئے دُعا کرتا ہے اور کرے گا۔ سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وَہاں (یعنی بارگاہِ الٰہی میں) نہ خالی زَبان دیکھی جاتی ہے نہ نفاق پسند ہے، صلح و مُعافی سب سچے دل سے ہو۔ وَالسلام۔ (کُلّیاتِ مکاتیب رضا، ۱/ص۳۵۷تا۳۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دوسری رکاوٹ: غُصّہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاف کرنے میں ایک رکاوٹ غُصّہ بھی ہے۔ غُصّہ ایک ایسا مُوذِی مَرَض ہے جو انسان کو مُعاف کرنے پر آمادہ ہی نہیں ہونے دیتا، غُصیلا شخص اپنی ضِد پر اَڑا رہتا ہے کہ فُلاں نے میرا بہت دل دکھایا ہے لہٰذا اُسے مُعاف کرنے کا سُوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایسوں کی خدمت میں عَرض ہے کہ غَلَطیاں انسان سے ہی ہوتی ہیں، لہٰذا چھوٹی چھوٹی باتوں پر غُصَّہ کرنا اچھی بات نہیں، مانا کہ فُلاں شخص نے ہمارا بہت دل دکھایا ہوگا لیکن یاد رہے! اگر ہم بدلہ لینے پر قُدرت ہوتے ہوئے بھی اُسے مُعاف کر دیں گے تو اللہ پاک بھی مُعاف فرمادے گا۔

آیئے! تَرغیب کے لئے ایک اِیمان افروز حکایت سنئے اور اپنے اندر سے ناجائز غُصّے کی عادت نکال کر اللہ پاک کی رضا حاصِل کیجئے، چنانچہ

نمک زیادہ ڈالدیا

شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے **"غُصّے کا علاج"** کے صَفْحہ نمبر18 پر تحریر فرماتے ہیں: کہتے ہیں، ایک آدَمی کی بیوی نے کھانے میں نمک زیادہ ڈالدیا۔ اُسے غُصّہ تو بَہُت آیا مگر یہ سوچتے ہوئے وہ غُصّے کو پی گیا کہ میں بھی تو خطائیں کرتا رَہتا ہوں، اگر آج میں نے بیوی کی خطا پر سختی سے گرفت کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قِیامت اللہ پاک بھی میری خطاؤں پر گرفت فرمالے، چُنانچِہ اُس نے دل ہی دل میں اپنی زَوجہ کی خطا مُعاف کر دی۔ اِنتِقال کے بعد اُس کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ کریم نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا: گناہوں کی کثرت کے سبب عذاب ہونے ہی والا تھا کہ اللہ

پاک نے فرمایا:"میری بندی نے سالن میں نمک زیادہ ڈال دیا تھا اور تم نے اُس کی خطا مُعاف کردی تھی، جاؤ میں بھی اُس کے صِلے میں تم کو آج مُعاف کرتا ہوں۔"(غصے کا علاج، ص۱۸)

رَحمت دَا دَریا اِلٰہی ہَر دَم وَگدا تیرا   جے اِک قطرہ بخشیں مینوں کَم بَن جاوے میرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیسری رکاوٹ: عِلْمِ دِین اور اچّھی صحبت سے دوری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاف کرنے میں ایک رُکاوٹ عِلْمِ دین اور اچھی صحبت سے دُوری بھی ہے۔ جو بندہ عِلْمِ دین کی دَولت اور اچّھی صحبت کی بَرَکتوں سے محروم ہوتا ہے عموماً ایسے شخص کو مُعاف کرنے کی سعادت سے محروم کردینا شیطان کے لئے آسان ہوجاتا ہے۔ فی زمانہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے سامنے کُھلی کتاب کی طرح ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس ماحول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے ہمیں یہ دونوں نعمتیں مُیَسَّر آسکتی ہیں۔ لہٰذا ہم سب بھی عِلْمِ دین کی دَولت پانے اور اچّھی صُحبت کے فیضان سے مالامال ہونے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیں، سُنّتوں بھرے اِجتماعات اور مَدَنی مذاکروں میں پابندی سے شرکت کیجئے، مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے کُتُب و رسائل کا مطالعہ کیجئے، مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھئے یا پڑھایئے، مَدَنی دَرْس اور چوک دَرْس دیجئے یا اِن میں شرکت فرمایئے، مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کیجئے، مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آہستہ آہستہ دل میں مُعاف کرنے اور معافی مانگنے کا جذبہ بیدار ہو ہی جائے گا۔

یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دِلائے گا خوفِ خُدا مَدَنی ماحول
تُو آ بے نمازی، ہے دیتا نمازی خدا کے کرم سے بنا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

پلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ تمہیں عاشقِ مُصطفٰے مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۴۸،۶۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ وُکلاء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی جہاں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا مدنی پیغام عام کررہی ہے، وہیں **"وَکالت"** (Advocacy) سے وابستہ اَفراد میں **نیکی کی دعوت** عام کرنے کے لیے **"مجلسِ وکلا"** کے ذَرِیعے اُنہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، اِس مَدَنی مقصد کے مُطابق زندگی گزارنے اور فکرِ آخرت کا مَدَنی ذِہن دینے میں مصروفِ عمل ہے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ"**۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس **مجلس** کے تحت وکالت کے شعبے سے وابستہ عاشقانِ رسول کے گھروں، دفاتر، بارایسوسی ایشن وغیرہ میں وقتاً فوقتاً **"مَدَنی حلقوں"** کا سلسلہ ہوتا رہتا ہے، جبکہ اِس شعبے کے عاشقانِ رسول **"ہفتہ وار اِجتماع"** و **"مَدَنی مذاکرے"** میں بھی شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ **"مجلس مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان"** کی کوشش سے اِس شعبے سے وابستہ اَفراد کو **"تعلیمِ قرآن"** کی روشنی سے مُنَوَّر کرنے کے لیے **"مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان"** کی ترکیب بھی ہوتی ہے، جس میں فِی سَبِیْلِ اللہ قرآنِ کریم کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اللہ کریم **"مجلسِ وکلاء"** کو مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن **بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی

ہر لب پہ دعا آئی فیضانِ مدینہ میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

☆مُعاف کرنے والے اللہ کریم کے محبوب ہیں۔

☆مُعاف کرنے والوں کو بخشش کی خوشخبری عطا کی جاتی ہے۔

☆مُعاف کرنے والوں کا حساب آسانی سے لیا جائے گا۔

☆مُعاف کرنے والے بِلا حساب داخلِ جنّت ہوں گے۔

☆لوگوں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنے والوں کی خطائیں بروزِ قیامت مُعاف کی جائیں گی۔

☆اللہ والے نَفْس کی خاطِر غُصّہ نہیں کرتے۔

☆اللہ والے تکلیف دینے والوں کو بھی دعاؤں سے نوازتے ہیں۔

☆اللہ والے اپنے حُقوق معاف کردیا کرتے ہیں۔

☆بندوں کے حُقوق ضائع کرنے والے بروزِ قیامت اپنی نیکیوں سے محروم کردیئے جائیں گے۔

☆تکبّر اور غُصّہ معاف کرنے میں بہت بڑی رکاوٹیں ہیں۔

☆حُصولِ عِلْم اور اچھے ماحول کی بَرَکت سے مُعاف کرنے کا ذہن نصیب ہوتا ہے۔

اللہ کریم اپنے ولیوں کے طُفیل ہمیں بھی مُعاف کرنے کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں

اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

ناخن کاٹنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے ناخُن کاٹنے کی سنّتیں اور آداب سُنتے ہیں: ☆ جُمُعہ کے دن ناخُن (Nails) کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے (درمختار، ۹/۲۶۸) صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ مَولانا امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) اللہ کریم اُس کو دوسرے جُمُعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن تَرَشُوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔ (درمختار، ردالمحتار، ۹/۲۶۸، بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۲۲۶،۲۲۵/) ☆ ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا جائے۔ (دُرِّمُختار، ۹/۶۷۰۔ احیاء العلوم، ۱/۱۹۳) ☆ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا سمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔(دُرِّمُختار، ۹/ ٦۷۰۔احیاءالعلوم، ۱/ ۱۹۳)☆جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فَرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔(فتاویٰ ھندیه، ۵ /۳۵۸)☆ دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مَرَض کا اندیشہ ہے۔(فتاویٰ ھندیة، ۵/۳۵۸)☆ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (فتاویٰ ھندیه، ۵/۳۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)،120صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**،رسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

خُوب خُود داریاں، اور خوش اخلاقیاں آیئے سیکھ لیں، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص٦۷٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھا کہ آپ کے چہرۂ انور پر خوشی کے آثار نُمایاں تھے، میں نے عرض کیا! یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آج آپ بڑے خوش نظر آرہے ہیں تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جبریلِ امین نے مجھے آکر خبر دی کہ یارَسُوۡلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جو کوئی آپ پر ایک مرتبہ درودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر 10 بار رحمتیں بھیجتا ہے، 10 گناہ معاف فرماتا ہے، 10 درجات بلند فرماتا ہے۔

(مسند احمد، ۵/ ۵۰۹، حدیث: ۱۶۳۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک بار دُرود شریف پڑھنے والے پر10 رحمتیں نازل ہوتی ہیں، ایک دُرود شریف پڑھنے سے10 گناہ معاف ہوتے ہیں، ایک دُرود شریف پڑھنے سے10 درجات کی بُلندی ہوتی ہے، مرحبا! مکی مدنی، نبی اُمّی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے اُمّتیوں سے کتنا پیار کرتے ہیں کہ اُمّتیوں پر رحمت نازل ہوتی ہے، آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خوش ہوتے ہیں، اُمّتی کے گناہ معاف ہوتے ہیں، آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خوش ہوتے ہیں، اُمّتی کے درجے بُلند ہوتے ہیں، آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خوش ہوتے ہیں۔ برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا خوب لکھتے ہیں:

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی محبّت

ہے ترکِ اَدب ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو

(ذوقِ نعت، ص۱۴۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچھّی اَچھّی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھّی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا، ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا، ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا، ☆بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج شبِ براءَت ہے، نجات پانے کی رات ہے، بھلائیوں والی بڑی عظیم رات ہے، رحمتوں والی عظیم رات ہے، کیونکہ اس رات اللہ پاک اپنے بندوں پر رحمت نازل فرماتا ہے، دُعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، حدیثِ پاک کے مطابق اس رات اللہ پاک کی طرف سے بندوں کو اپنی حاجتیں پوری ہونے کی دُعائیں مانگنے کی دعوت دی جاتی ہے، آج بخشش کی رات ہے، تقسیمِ رزق کی رات ہے کیونکہ اس رات رِزْق میں برکت کی دُعائیں بھی قبول کی جاتی ہیں اور لوگوں کے سال بھر کے رِزْق کا فیصلہ بھی کر دیا جاتا ہے، حاجیوں کے نام لکھے جانے کی رات ہے، جہنم سے چھٹکارا پانے کی رات ہے کیونکہ اس رات بنی کَلْب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر یعنی بے شمار گناہگاروں کو جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے، سعادت مندی یا بدبختی لکھے جانے کی رات ہے، آج وہ رات ہے کہ آئندہ شبِ براءَت تک مرنے والوں کے نام ملک الموت حضرت سیدنا عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے سپرد کئے جاتے ہیں، آہ! ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بارے میں کیا لکھا جائے گا؟۔

اے کاش!ہم موت سے عبرت حاصل کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔ ہر جاندار کو موت کے دروازے سے گُزرنا پڑے گا۔ **موت** کا وَقْت یقیناً مُعیَّن ہے مگر ہمیں اس کا علم نہیں کہ کب **موت** سے ہمارا سامنا ہو جائے۔ لیکن جب سر اور داڑھی کے بالوں میں چاندنی چمکنے لگے (یعنی سفید بال ظاہر ہو جائیں) اور عُمر بھی زِیادہ ہو جائے تو پھر جان لینا چاہیے کہ اب اِمتحان سر پر ہے کیونکہ جوانی کی اُڑان کے بعد بُڑھاپے کی ڈھلان گویا موت کا پیغام دیتی ہے۔ آج اپنے **اعمال کا جائزہ** لینے کی رات ہے، اپنے گریبان میں جھانک کر، مکمل توجہ کے ساتھ اپنے اعمال پر غور کرنا ہو گا کہ اللہ پاک کی طرف سے ملنے والی انمول نعمت "**زندگی**" کے قیمتی ایّام کو کیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و فرمانبرداری میں گزار رہا ہوں یا صبح و شام گُناہوں کا ہی سلسلہ جاری ہے، اپنا جائزہ لینا ہو گا کہ کیا رمضان المبارک کے عِلاوہ بھی قرآنِ کریم کی تِلاوت وزِیارت کی سعادت ملتی ہے یا نہیں؟ اپنا جائزہ لینا ہو گا کہ میرے نیک اعمال میں اِضافہ ہو رہا ہے کہ نہیں؟

قُربان جائیے! ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی مدنی سوچ پر! جو ہر دم نیکیاں کرنے کے باوجود بھی اللہ پاک کے خوف سے تھر تھر کانپتے اور اپنے اعمال کا جائزہ لیتے رہتے، گویا ہر شب کو شبِ قدر کی طرح سمجھتے یعنی رات بھر عِبادت میں گزار کر اُس رات کی قدر کرتے، اِسی طرح ہر شب کو شبِ براءت کی طرح سمجھتے۔ **اے کاش!** ہمیں حقیقی معنوں میں "**موت سے عِبرت**" حاصل ہو جائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان بسا اوقات موت سے غافل ہو کر اپنے دنیاوی روشن مستقبل کی فکر میں مگن ہو جاتا ہے اور ساری زندگی اسی سوچ و فکر میں لگا رہتا ہے کہ کبھی میرا کاروبار بھی وسیع پیمانے پر ہو گا، کبھی میں بھی عالیشان مکانات اور مہنگی ترین گاڑیوں کا مالک بنوں گا، میرے

پاس بھی مال و دولت کا انبار ہو گا، نت نئے علوم و فنون کی ڈگریاں حاصل کروں گا، میرے بچے بھی اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کریں گے مگر وہ اس سے غافل ہو جاتا ہے کہ ایک دن موت میری ان تمام خواہشات کے خوابوں کو چکنا چُور کر دے گی اور میرا رشتۂ حیات ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے کاٹ کر رکھ دے گی، موت سے نہ پہلے کوئی بچ سکا ہے نہ ہی آئندہ اس سے بچ نکلنے کی کوئی صورت ہے۔ آیئے! آج ہم موت سے پہلے اپنے اندر فکرِ آخرت پیدا کرنے کیلئے گزرے ہوئے لوگوں کی عبرتناک اموات کے بارے میں سُنتے ہیں اور ان سے حاصل ہونے والے نصیحت کے مدنی پھولوں کو چُن کر موت کی تیاری کرنے کی نیّت کرتے ہیں، چنانچہ

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"عیون الحکایات (حِصّہ اوّل)"** کے صَفْحہ نمبر 330 پر ہے: حضرت سیدنا ابو صالح رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ہِقْل بن زِیاد اوزاعی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دورانِ وعظ ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم اللہ پاک کی ان نعمتوں کا بہت شکر ادا کرو، جن کی وجہ سے تم اللہ پاک کی بھڑکائی ہوئی اُس آگ سے دُور کر دیئے گئے جو دلوں تک چڑھ جاتی ہے۔ تم ایسے گھر میں ہو، جس میں تھوڑی ہی دیر ٹھہرنا ہے اور تم بہت ہی قلیل عرصہ کے لئے ان لوگوں کے نائب (Deputy) بن کر آئے ہو، جن کی عمریں تم سے زیادہ تھیں، ان کے جسم تم سے زیادہ لمبے تھے، انہوں نے پہاڑوں کو کھود کر پھاڑ ڈالا اور چٹانیں توڑ ڈالیں۔ وہ ایسے جنگجو اور بہادر (Brave) تھے کہ شہروں میں پہنچ کر شدید حملہ کرتے، ان کے اجسام ستونوں کی مانند تھے۔ انہوں نے اس فانی دنیا میں بہت کم وقت گزارا۔ گردشِ ایام نے ان کی طویل عمریں گھٹا دیں، ان کے نشانات

مٹادیئے، ان کے گھروں کو ویران کر دیا۔ ان کے ذکر کو بُھلادیا، ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رہا۔ جو لوگ بہت گرجدار آواز میں باتیں کرتے تھے، مرنے کے بعد کبھی ان کی دِھیمی سی آواز بھی سنائی نہ دی۔ وہ فضول امیدوں میں پڑے عیش و عشرت سے زندگی بسر کر رہے تھے۔ انہوں نے لوگوں کے انجام سے عبرت حاصل نہ کی اور غفلت کی وادیوں میں بھٹکتے رہے۔ اچانک رات کے وقت ان پر اللہ پاک کا عذاب نازل ہوا تو ان میں سے اکثر اپنے گھروں میں سوئے ہی رہ گئے (یعنی موت کے منہ میں اُتر گئے) جو باقی رہ گئے تھے، وہ عذاب کے آثار و نشانات، زوالِ نعمت اور تباہ و برباد گھروں کو دیکھنے لگے، ان باتوں میں ان لوگوں کے لئے عبرت و نشانیاں ہیں جو دَرد ناک عذاب سے ڈرتے ہیں۔ ان کے بعد تمہاری عمریں کم ہوگئی ہیں۔ دنیا فنا کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اب ہر طرف بُرائیوں کا دور دورہ ہے۔ عفوو درگزر پیٹھ پھیر گیا، خیر خواہی اور نرمی رخصت ہوگئی۔ اب عبرتناک ہولناکیاں، مختلف قسم کی سزائیں، فتنہ و فساد، لغزشوں کی بھرمار اور گزرے ہوئے ان لوگوں کی بُری باتیں باقی رہ گئیں، جن کی وجہ سے خشکی اور سمندر میں فساد برپا ہوا۔ اے لوگو! تم ان غافلوں کی طرح نہ ہو جانا، جنہیں طویل عمری کی جھوٹی امیدوں نے دھوکے میں ڈالے رکھا۔ (عیون الحکایات، ۱/۱۰۸)

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے — مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے — زمیں کھاگئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے
اَجل نے نہ کِسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا — اِسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہراِک لیکے کیا کیا نہ حسرت سدھارا — پڑا رہ گیا سب یُونہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

نہ دِلدادۂ شعر گوئی رہے گا نہ گرویدۂ شہرہ جوئی رہے گا

نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا رہے گا تو ذکرِ نکوئی رہے گا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس صد افسوس! کہ فی زمانہ ہم بھی مال و دولت کمانے، بیہودہ فیشن اپنانے اور دنیا کی رنگینیوں میں دل لگانے میں مشغول ہیں۔ روزانہ نہ جانے کتنے لوگوں کی موت کے واقعات سنتے ہیں، مثلاً فُلاں شخص کینسر کا مریض تھا، انتقال کر گیا، فُلاں کو دل کا دورہ (ہارٹ اٹیک) ہوا اچانک فوت ہو گیا، فُلاں اچھا بھلا نوجوان موٹر سائیکل حادثے میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا، فُلاں کو گولی لگی اور وہ موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ اسی طرح ہم آئے دن جنازوں میں شریک ہوتے ہیں، کسی کو اپنے ہاتھوں غسل و کفن دیتے ہیں، کسی کو قبر میں بھی اُتارتے ہیں، لیکن وقتی طور پر غمزدہ ہونے کے بعد پھر وہی لوگوں کو دھوکا دینا، کسی کا حق مارنا، بِلاوجہ مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا اور دُنیا کی رنگینیوں میں ملوث ہونا ہماری زندگی کا معمول بن جاتا ہے اور ہم موت کو بُھول کر اپنے رَبِّ کریم کی نافرمانی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! جس طرح آج ہم کسی کو غسل دے کر، کفن پہنا کر قبر میں اُتار رہے ہیں، ایک دن ہمارے ساتھ بھی یہی معاملات کئے جائیں گے کیونکہ موت برحق ہے اور ہر ایک کو اس کا مزہ چکھنا ہے اور اچھے بُرے عمل کی جزا کے طور پر اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہے:

پارہ 17 سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآء کی آیت نمبر 35 میں ارشاد ہوتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَیْرِ فِتْنَةً ؕ وَ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾

(پ ۱۷، الانبیآء: ۳۵)

تَرجَمۂ کنزالایمان: ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں بُرائی اور بھلائی سے جانچنے کو اور ہماری ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی یہ حقیقت ہے کہ جس جاندار نے زِندگی کا جام پی لیا ہے اس نے موت کا پیالہ بھی پینا ہے۔ اَمیر ہو یا غریب، بادشاہ ہو یا وزیر، چوکیدار ہو یا دُکاندار، پروفیسر ہو یا اَن پڑھ، عالِم ہو یا غیر عالِم، مُسلم ہو یا غیر مُسلم اسے ضرور موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہم دُنیا کے کسی بھی گوشے میں پہنچ جائیں اور اپنے طور پر موت سے بچنے کیلئے چاہے کتنے ہی انتظامات کرلیں، لیکن موت بہر صورت آکر رہے گی جیسا کہ پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَاء کی آیت نمبر 78 میں ارشادِ باری ہے:

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ ؕ

(پ ۵، النسآء: ۷۸)

تَرجَمۂ کنزالایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مَضْبُوط قلعوں میں ہو۔

اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت تَفْسیرِ نعیمی میں ہے کہ ہر شخص کی موت کا وَقْت، موت کی جگہ مُقَرَّر ہے، کوئی اس سے کسی تدبیر (Plan) اور کسی حِیْلہ سے بچ نہیں سکتا، تم جہاں کہیں رہو اپنے وَقْت پر موت تم کو ضَرور پہنچے گی اگرچہ تُم مَضْبُوط قلعوں یا آسمان کے بُرجوں میں پہنچ جاؤ، زِندگی کیلئے کتنے ہی حِفَاظَت کے سامان بنالو مگر مَروگے ضَرور۔ (تفسیرِ نعیمی، پارہ ۵، النسآء تحت الآیۃ: ۷۸، ۵ / ۲۴۲)

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے   کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے
یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے   بن تُو مت انجان آخر موت ہے

مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی　　عاقل و نادان آخر موت ہے

موت کی جگہ مُعَیَّن ہے:

حضرتِ سیِّدُنا شہر بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئے اور آپ کے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص کو مسلسل دیکھتے رہے پھر باہر چلے گئے، اس شخص نے حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: یہ کون تھے؟ آپ نے فرمایا: یہ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام تھے۔ اس نے کہا: میں نے ان کی طرف دیکھا تو وہ مجھے یوں دیکھ رہے تھے جیسے مجھے ہی لینے آئے ہوں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اب تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے مجھے بچالیں اور ہوا کو حکم دیں کہ وہ مجھے ہِند کے کسی دُور دراز علاقہ میں پہنچادے۔ حکم سنتے ہی ہوا نے اسے ہند پہنچادیا، حضرتِ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام جب دوبارہ آئے تو سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: تم میرے قریب بیٹھے شخص کو مسلسل کیوں دیکھ رہے تھے؟ انہوں نے عرض کی: مجھے اس پر حیرانگی ہو رہی تھی کہ مجھے حکم یہ ملا تھا کہ کچھ دیر بعد اس کی رُوح ہند میں قبض کروں حالانکہ وہ آپ کے پاس بیٹھا تھا۔ (حلیۃ الاولیاء، ۴/۱۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ موت کا دن مُقرّر ہے ہر ایک کو موت کا ذائقہ ضرور چکھنا ہے، ہم چاہے کیسے ہی مَضبُوط مکان میں خُود کو بند کرلیں یا کتنے ہی بلند ترین مقام پر جابیٹھیں لیکن اپنی موت سے کسی صورت نہیں بچ سکتے۔ جب کسی کے جِسم سے رُوح نکل رہی ہوتی ہے تو یہ مرحلہ

اِنتہائی دُشوار ہوتا ہے۔ نَزع کے وَقْت پیش آنے والی سختیوں کے بارے میں پارہ 26 سُوْرَۃُ قٓ آیت نمبر 19 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اورآئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔

(پ۲۶،قٓ:۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت کی سختیاں وہی محسوس کر سکتا ہے جس پر نزع کا عالم طاری ہو۔ موت کی سختیوں اور تکلیفوں کو برداشت کرنا انتہائی دشوار عمل ہے۔ موت کی اس تلخی کا اثر مرنے کے بعد بھی رہتا ہے آیئے! اس بارے میں ایک واقعہ سنئے، چنانچہ

مرنے کے بعد بھی موت کی کڑواہٹ:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**حکایتیں اور نصیحتیں**" کے صَفحہ نمبر 553 پر ہے: حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ الله عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرتِ سیِّدُنا نوح نَجِیُّ الله عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا سام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قَبْر سے گُزرے تو بنی اِسرائیل نے عَرض کی: "اے رُوحُ الله (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام)! اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا فرمائیں کہ وہ اس قَبْر والے کو زِندہ کرے تاکہ ہم اِس سے موت کا تذکرہ سُنیں۔" چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ الله عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس قَبْر کے قریب دو رَکعت نماز اَدا کرنے کے بعد اللہ پاک سے حضرتِ سیِّدُنا سام بن نوح رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو زِندہ کرنے کی دُعا کی تو اللہ پاک نے اُنہیں زِندہ فرما دیا۔ وہ سَر سے مٹی جھاڑتے ہوئے کھڑے ہوگئے، ان کے سَر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ الله عَلٰی نَبِیِّنَا وَ

عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اِستِفسار فرمایا: یہ سفیدی تو تمہارے زَمانے میں نہیں تھی۔ اُنہوں نے فرمایا: یَارُوْحَ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام! میں آواز سُن کر سمجھا کہ قِیامت قائم ہو چکی ہے، اِس کے خوف سے میرے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پوچھا: تمہارے اِنتقال کو کتنا عَرصہ ہوا؟ اُنہوں نے بتایا: چار ہزار سال۔ مگر اب تک موت کی سختی اور کڑواہٹ مجھ سے نہیں گئی۔ (الروض الفائق، ۲۸۵)

کیا خوشی ہو دل کو چندِ زیست سے　　غمزدہ ہے جان آخر موت ہے
مُلکِ فانی میں فنا ہر شے کو ہے　　سُن لگا کر کان آخر موت ہے
بارہا عِلْمی تجھے سمجھا چکے　　مان یا مت مان آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت کی تکلیف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! روح نکلنے کی تکلیف اور موت کی سختی بہت شدید ہوتی ہے۔ ذرا غور کیجئے! اگر ہمارے ہاتھ میں ذرا سی چُھری (Knife) کی نوک ہی لگ جائے یا پاؤں میں کانٹا (Thorn) چُبھ جائے تو کیسی تکلیف ہوتی ہے؟ کیسے کراہتے ہیں؟ ہمارے سامنے کسی کی اُنگلی کٹ جائے اور خون بہنے لگے تو ہمارے ہمارے بدن میں جُھرجُھری کی لہر دوڑ جاتی ہے اور ہم سے دوسرے کی تکلیف دیکھی نہیں جاتی حالانکہ موت کی تکلیف تو چُھری سے کاٹنے، آروں کے چیرنے اور تلواروں کے وار سے بھی زیادہ شدید تر ہے، ہم وہ کیسے برداشت کر پائیں گے، منقول ہے: موت کی تکلیف تلوار کے وار سے زیادہ دشوار ہے، اس کا درد قینچیوں سے کاٹے جانے اور آروں سے چیرے جانے سے بھی زیادہ سخت ہے، اس لئے کہ تلوار سے کٹ جانے کی تکلیف بدن میں صرف اس وقت تک رہتی ہے

جب تک اس میں قوت (یعنی حیات) باقی رہتی ہے۔ اسی وجہ سے زخمی چِلّاتا اور فریاد کرتا ہے جبکہ موت کا معاملہ تو اس کے برعکس ہے، کیونکہ مُردے کے دل پر طاری ہونے والے کَرب واِضطِراب کی شدّت اس کی آواز کو ختم کر دیتی اور قوت کو کمزور کر دیتی ہے۔ موت جسم کے ہر عضو کو اس طرح بے کار و بے زور کر دیتی ہے کہ اس سے قوتِ فریاد بھی چھین لیتی ہے۔ عقل کو مدہوش اور زبان کو خاموش کر دیتی ہے۔(الروض الفائق، ۲۸۱)

غور کیجئے! موت کے سامنے بندہ کس قدر بے بس اور لاچار ہو جاتا ہے، موت اس کی زبان خاموش کر دیتی ہے اگر مرنے والا کسی کو مدد کیلئے پکارنا چاہے تو نہیں بُلا سکتا۔ ہمیں یہ معلوم ہے کہ ہمیں مرنا ہے مگر پھر بھی اس کی تیاری کرنے کے بجائے خود کو جھوٹے دِلاسے دیتے ہیں کہ میں نے پچھلے دنوں ہی تو چیک اپ کروایا ہے مجھے کوئی بیماری نہیں ہے، ابھی تو لمبی زندگی پڑی ہے بعد میں توبہ کر کے نیک اعمال کرلوں گا، بڑھاپے میں خوب نمازیں پڑھوں گا، شب بیداری بھی کروں گا بلکہ سارا سارا دن مسجد میں ہی پڑا رہوں گا، روزانہ تلاوتِ قرآن کا معمول بنالوں گا اور اپنے ربّ کو راضی کرنے کی کوشش کروں گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پاس اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ ہم بڑھاپے تک زندہ رہیں گے بڑھاپا تو بہت دور کی بات ہے ہمیں تو یہ نہیں معلوم کہ آج کا دن ہماری زِنْدگی کا آخری دن ہے یا آنے والی رات ہماری زِنْدگی کی آخری رات ہو گی، ہمارے پاس تو اس کی بھی ضَمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس بھی لے سکیں گے یا نہیں؟ ممکن ہے کہ جو سانس ہم لے رہے ہیں وہی آخری ہو دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے! آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں شخص ٹھیک ٹھاک بیٹھا باتیں کر رہا تھا، بظاہر کوئی مَرض بھی نہیں تھا لیکن اچانک دل کا دورہ (Heart Attack) پڑا یا دماغ کی رَگ پھٹی اور چند ہی لمحوں میں موت کے گھاٹ اُتر گیا، لہٰذا اب بے جا خواہشات اور لمبی اُمیدوں کے بجائے ہمیں

ہر وقت اپنی موت کو یاد رکھنا چاہیے، کیونکہ لمبے عرصے تک زندہ رہنے کی اُمید موت سے غافل کر دیتی ہے اور اس آس پر جیتے جیتے اچانک موت کا وقت آجاتا ہے، ایسے لوگوں کو خبردار کرتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لمبی زندگی کی امید دل میں باندھ لینا جہالت اور نادانی کی وجہ سے ہوتا ہے جہالت اور نادانی یہ ہے کہ آدمی اپنی جوانی پر بھروسہ کر بیٹھے اور بڑھاپے سے پہلے مرنے کا خیال ہی دل سے نکال دے، لٰہذا ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ ان باتوں میں غور کرے کیا لاکھوں بچے جوانی کی دہلیز پر پہنچنے سے پہلے ہی موت کے شکار نہیں ہوئے؟ کیا ہزاروں انسان چڑھتی جوانی میں موت سے ہم آغوش نہ ہوئے؟ کیا سینکڑوں نوجوان بھری جوانی میں لقمۂ اَجَل نہ بنے؟ کیا کئی نوجوان بیماریوں کا شکار نہ ہوئے؟ ان باتوں میں غور و فکر کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی دل میں بٹھالے کہ موت اس کے اختیار میں نہیں کہ جب یہ چاہے گا تو اسی وقت آئے گی، اس طرح غور و فکر کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! غفلت دور ہو گی اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے گا۔ (کیمیائے سعادت، رکن چہارم، منجیات، اسباب طول امل، ۲/۹۹۵-۹۹۶، ملخصاً)

بے وفا دنیا پہ مت کر اِعتبار
تُو اچانک موت کا ہو گا شکار
موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ
جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ
گر جہاں میں سو برس تُو جی بھی لے
قَبْر میں تنہا قِیامت تک رہے
جب فرشتہ مَوت کا چھا جائے گا

پھر بچا کوئی نہ تجھ کو پائے گا
موت آئی پہلوان بھی چل دیئے
خُوبصورت نوجوان بھی چل دیئے
کرلے تَوْبہ ربّ کی رَحمت ہے بڑی
قَبْر میں ورنہ سَزا ہوگی کَڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت واقعی ایسی چیز ہے کہ جس کے ہاتھوں ایسے بڑے بڑے پہلوانوں نے شکست کھائی، جو زندگی بھر کسی سے نہیں ہارے تھے، موت کے سامنے ان مغرور بادشاہوں نے بھی اپنا سر خم کرلیا، جو کسی کے سامنے سر جھکانا اپنی شان کے خلاف سمجھتے تھے، موت کے آگے اُن نامور جنگجو اور بہادر لوگوں نے بھی ہتھیار ڈال دیئے کہ جن کی بہادری کے قصّے زمانے میں مشہور تھے۔ یادرکھئے! موت کا آنا یقینی ہے مگر ہم خوابِ غفلت سے بیدار نہیں ہوتے اور دنیا کی رنگینیوں میں کھوئے رہتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر مرنے سے پہلے موت اور قبر و حشر کی تیاری میں مصروف ہوجائیں اور اپنی نجات کا سامان کریں۔ موت اور قبر و حشر کے معاملات کے بارے میں مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"شرحُ الصُّدور"** کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

کتاب "شرحُ الصدور" کا تعارف

یادرہے! یہ کتاب دراصل مشہور محدث اور شافعی بزرگ حضرت سَیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سُیوطی

شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عَرَبی تصنیف "شرحُ الصُّدُور بِشَرحِ حَالِ المَوتٰی وَالقُبُور" کا اُردو ترجمہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں موت کی پیدائش کا بیان ہے، اس کتاب میں موت کی یاد میں مدد گار چیزوں کا بیان ہے، اس کتاب میں اچھے خاتمے کی علامات کا بیان ہے، اس کتاب میں قبر میں حساب و کتاب کا بیان ہے، اس کتاب میں میت کو قبر میں فائدہ دینے والی چیزوں کا بیان ہے، اس کتاب میں موت کے اچھے اوقات کا بیان ہے، اس کے علاوہ اس کتاب میں مُردوں کے احوال کے بارے میں بھی دیگر اہم ترین معلومات کا انمول خزانہ موجود ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرمایئے، خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔ آیئے! اس کتاب سے عبرت و نصیحت سے بھرپور ایک لرزہ خیز حکایت سنئے اور اپنے اندر فکرِ آخرت پیدا کرنے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

رَقص وسُرود کی محفل اور خوفناک آواز!

حضرت سیِّدُنا سعید بن ہاشِم سُلَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بستی کے ایک شخص نے اپنی بیٹی کی شادی کے موقع پر اپنے گھر میں رقص وسُرود کی محفل برپا کی، اس گھر کے ساتھ ہی قبرستان تھا، رات کو جب یہ محفل اپنے جوبن پر تھی تو اچانک لوگوں نے قبرستان سے ایک خوفناک آواز سُنی، جس سے ان کے دل دہل گئے اور وہ ایسے خاموش ہوگئے گویا انہیں سانپ سونگھ گیا ہو، پھر قبرستان سے کسی نے یہ اشعار پڑھے:

یَااَھْلَ لَذَّۃِ لَھْوٍ لَاتَدُوْمُ لَھُمْ اِنَّ الْمَنَایَا تُبِیْدُ اللَّھْوَ وَاللَّعِبَا

کَمْ قَدْ رَاَیْنَاہُ مَسْرُوْرًا بِلَذَّتِہٖ اَمْسٰی فَرِیْدًا مِّنَ الْاَھْلِیْنَ مُغْتَرِبَا

ترجمہ: اے لہو ولعب کی ناپائیدار لذّتوں میں مُنْہَمِک لوگو! بے شک موت لہو ولعب کو ختم کر دیتی ہے، کتنے ہی ایسے تھے جنہیں ہم نے اس لذّت میں مست دیکھا مگر وہ اپنے ہمراہیوں سے جدا ہو کر دنیا چھوڑ گئے۔

خدا کی قسم! ابھی چند ہی دن گزرے تھے کہ دُولہے کا انتقال ہو گیا۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب القبور، من ھتف من المقبرۃ بموعظۃ، ۶/۵۷، حدیث: ۱۲)

یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا

جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا تجھے حُسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس عبرت ناک واقعے کو سُن کر ہمیں ڈر جانا چاہیے اور شادی (نکاح) جیسی عظیم سنّت کی ادائیگی میں خلافِ شریعت کاموں سے باز آجانا چاہیے ورنہ ممکن ہے کہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے پر یہ شادی خانہ آبادی کے بجائے خانہ بربادی کا سبب بن جائے۔ آج اگر ہم اپنے معاشرے میں نظر دوڑائیں تو شادیوں میں کس کس طرح شریعت کی نافرمانیاں کی جاتی ہیں، یہ کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔ جیسے جیسے شادی کے ایام قریب آتے ہیں گھر پر رشتے داروں کی آمد ورفت کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، شام ہوتے ہی گھر میں ڈھول تماشے اور طرح طرح کے کھیل شروع ہو جاتے ہیں، رقص و سُرور کی محفلیں سجتی ہیں، جو رات دیر تک جاری رہتی ہیں حالانکہ یہ سب عبرت ناک انجام کا سبب بن سکتا ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے: اس اُمّت میں زمین میں دھنسنا، صورتوں کا مسخ ہونا اور پتھروں کا برسنا ہو

گا۔" مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کی: "یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کب ہو گا؟" ارشاد فرمایا: جب گانا گانے والی لڑکیاں یا لڑکے اور آلاتِ موسیقی عام ہو جائیں گے اور شرابیں پی جائیں گی۔ (ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی علامۃ...الخ، ۹۰/۴، حدیث: ۲۲۱۹) شادی کے ان فنکشنز میں مخلوط (Mixed) ماحول ہو جاتا ہے (یعنی مرد و عورت ایک ساتھ گھومتے پھرتے) اور پھر بدنگاہیوں، بے پردگیوں اور حرام کاموں کا نہ رُکنے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، حالانکہ شریعت میں نامحرموں کے ساتھ میل جول کی مذمّت آئی ہے، چنانچہ حضرت سَیِّدُنا علامہ ابُوالفرج عبد الرّحمن بن جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: عورت کے مَحاسن (یعنی حُسن و جمال) کو دیکھنا اِبلیس کے تِیروں میں سے زہر میں بجھا ہوا ایک تِیر ہے، جس نے نامَحرَم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی، اُس کی آنکھ میں بروزِ قیامت آگ کی سَلائی پھیری جائے گی۔ (بحرالدموع، ص ۱۷۱)

اسی طرح ٹیپ ریکارڈر یا اِیکوسسٹم بلکہ اب تو مَعَاذَاللّٰہ موبائل پر سارا سارا دن گانے چلائے جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! گانے باجے سننا گناہ ہے بلکہ کہیں سے اس کی آواز آرہی ہو تو وہاں سے ہٹ جانا اور نہ سننے کی بھرپور کوشش کرنا ضَروری ہے چُنانچِہ حضرتِ علامہ شامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بانسری اور دیگر سازوں کا سننا بھی حرام ہے اگر اچانک سُن لیا تو معذور ہے اور اس پر واجِب ہے کہ نہ سننے کی پوری کوشِش کرے۔ (رَدُّالمُحتار ج۹ ص۶۵۱) گانے باجے سُننے والے نادان اپنی اس بیہودہ حرکت سے بیماروں، ضعیفوں (بوڑھوں) اور سونے والوں کا سکون برباد کرکے ان کی دل آزاری کرتے اور ان کی بد دعائیں لیتے ہیں، شاید یہی وجہ ہے کہ ان فضول رسموں اور حرام کاموں سے آلُودہ ہونے کے وجہ سے یہ شادیاں باعثِ برکت نہیں بلکہ وبالِ جان بنتی جارہی ہیں۔ لٰہذا شادی جیسی عظیم سُنَّت کو فضول رسومات، دِکھاوے اور گناہوں کا مجموعہ بنانے کے بجائے خالصۃً اللّٰہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضاو خوشنودی کیلئے کریں۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: اے لوگو! اللہ کیلئے اخلاص کے ساتھ عمل کرو کیونکہ اللہ پاک وہی اعمال قبول فرماتا ہے، جو اس کیلئے اخلاص کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور یہ مت کہا کرو کہ میں نے یہ کام اللہ پاک اور رشتہ داری کی وجہ سے کیا ہے۔ (دارقطنی، کتاب الطهارة، باب النية، ۱/ ۷۳، حدیث: ۱۳۰ ملتقطاً)

اللہ کریم ہمیں شادی جیسی عظیم سُنّت کو شریعت کے مطابق ادا کرنے کی سعادت نصیب فرمائے اور خلافِ شریعت کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوشی کی تقریب ہو یا غمی کا موقع، تنگدستی ہو یا مال کی فراوانی ہمیں ہر حال میں شریعت کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے کیونکہ شریعت کی پیروی کرنے سے ہمیں دنیا میں بھی ڈھیروں برکتیں ملتی ہیں اور آخرت میں بھی اس کا اجرو ثواب ملے گا اور شرعی احکامات کی خلاف ورزی کرنے والے کو آخرت میں تو اس کا عذاب بھگتنا ہو گا مگر بسا اوقات ایسے شخص کو دنیا میں بھی لوگوں کیلئے عبرت کا نشان بنا دیا جاتا ہے۔

سُود خور حکیم کی عبرتناک موت:

مدینۃ الاولیاء (ملتان شریف) میں ایک حکیم حکمت کی دکان چلاتا تھا، ایک دن وہ حکیم شام کو مطب (دواخانے/Clinic) سے فارغ ہو کر گھر گیا، کھانا کھایا، عشاء کی نماز پڑھی اور معمولاتِ شب سے فارغ ہو کر سو گیا۔ جب رات کا ایک حصہ گزر گیا تو اچانک وہ حکیم جاگ اٹھا اور اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ

کر بیٹھ گیا۔ اس پر بے چینی کی کیفیت طاری تھی، کچھ دیر کے بعد ایک سنسنی خیز منظر یوں رونما ہوا کہ **اس کا پیٹ پھٹا اور تمام گھر میں گندگی اور بدبو کی شدید آندھی چل پڑی، جو پھیلتے پھیلتے پورے محلہ میں پھیل گئی،** بدبو اتنی شدید تھی کہ کئی افراد بیہوش بھی ہو گئے، اہلِ خانہ نے میونسپل کارپوریشن کے لوگوں کو راتوں رات بلایا اور اس بدبودار لاش کو کوڑا کرکٹ والی گاڑی میں ڈلوا کر شہر سے باہر پھینکوا دیا۔ اگلی صبح اس سنسنی خیز واقعہ کی خبر تمام علاقے میں پھیل گئی ہر شخص بے چین تھا کہ آخر یہ حکیم ایسا کون سا بُرا کام کیا کرتا تھا کہ اس قدر شدید عذاب کا شکار ہو کر مرا۔ اس بھیانک انجام کی خبر بتاتے ہوئے ایک شخص نے بتایا کہ یہ حکیم مطب (دواخانے/Clinic) کے علاوہ سُودی لین دَین بھی کیا کرتا تھا اور سانحہ والے دن اس نے ایک مقروض عورت سے سُودی رقم کم ہونے پر بدتمیزی کی، جس پر اس نے بددعا دی اور یوں یہ حکیم سُودی لین دَین کی وجہ سے عبرتناک عذاب سے دوچار ہو گیا۔ (سُود اور اس کا علاج، ص۳۹-۴۰)

وہ ہے عَیش و عِشرت کا کوئی مَحَل بھی	جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اِس جہل سے تُو نکل بھی	یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے	یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

مُردہ اُٹھ بیٹھا

اسی طرح جوہر آباد (ٹنڈو آدم باب الاسلام سندھ) کے ایک کپڑے کے تاجر کی لرزہ خیز داستان سنئے اور کانپئے: اخباری اِطّلاع کے مطابِق قبرِستان میں ایک جنازہ لایا گیا۔ امام صاحِب نے جُوں ہی نمازِ جنازہ کی نیّت باندھی مُردہ اُٹھ کر بیٹھ گیا! لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ امام صاحِب نے بھی نیّت توڑ دی

اور کچھ لوگوں کی مدد سے اس کو پھر لِٹا دیا۔ 3 مرتبہ مُردہ اُٹھ کر بیٹھا۔ امام صاحِب نے مرحوم کے رشتہ داروں سے پوچھا: کیا مرنے والا سُود خور تھا؟ انہوں نے اِثبات (یعنی تصدیقاً ہاں) میں جواب دیا۔ اِس پر امام صاحِب نے نَمازِ جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا! لوگوں نے جب لاش قَبْر میں رکھی تو قبْر زمین کے اندر دھنس گئی۔ اس پر لوگوں نے لاش کو مِٹّی وغیرہ سے دبا کر بِغیر فاتحہ ہی گھر کی راہ لی۔ ہم قَہرِ قہّار اور غَضَبِ جبّار سے اُسی کی پناہ کے طلبگار ہیں۔

نہ دِلدادۂ شعر گوئی رہے گا نہ گرویدۂ شہرہ جوئی رہے گا
نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا رہے گا تو ذِکرِ نکوئی رہے گا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

مختصر وضاحت: یعنی نہ ہی شاعری سے عشق کرنے والا رہے گا اور نہ ہی شہرت تلاش کرنے والے کا عاشق رہے گا۔ کیونکہ نہ تو پہلے کوئی رہا ہے اور نہ ہی آئندہ کوئی رہے گا البتہ نیکی و بھلائی کا ذکرِ خیر باقی رہے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ان سُود خوروں کو دنیا میں کیسی عبرت ناک موت آئی، دنیا میں اس طرح کے لرزہ خیز واقعات بندوں کو گناہوں کے انجام سے ڈرانے اور سنّتوں بھرے رَستے پر چلنے کی ترغیب کیلئے دکھائے جاتے ہیں۔ عبرت کیلئے کبھی کبھی ظاہر کی جانے والی سزاؤں کے مناظِر کے علاوہ مزید خوفناک عذاب کا سلسلہ بھی اُن گنہگاروں کیلئے ہو سکتا ہے۔ اِس لرزہ خیز واقعہ میں مرنے والے کو "سود خور" ظاہِر کیا گیا ہے۔ واقعی سُود کی بَہُت زیادہ نُحُوست ہوتی ہے۔

آیئے ! اس بارے میں پارہ3سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 278اور 279 میں ارشادِ باری تعالیٰ سنئے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۲۷۸ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ

(پ۳،البقرۃ:۲۷۸-۲۷۹)

تَرْجَمۂ کنزالایمان : اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سُود اگر مسلمان ہو۔پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کرلو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا

تفسیرِ صراطُ الْجِنَان جلد 1 صفحہ 413 پر اس آیتِ مبارکہ کا شانِ نزول یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ آیت ان اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جو سُود کی حُرمت نازل ہونے سے قبل سُودی لین دین کرتے تھے اوران کی کافی بھاری سُودی رقمیں دوسروں کے ذمہ باقی تھیں،اس میں حکم دیا گیا کہ سُود کی حُرمت نازل ہونے کے بعد سابقہ بقیہ سُود لینے کی بھی اجازت نہیں۔(خازن،البقرۃ،تحت الآیۃ:۲۷۸، ۱/۲۱۷ ملخصاً)(صراط الجنان، ۱/۴۱۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ پاک نے مسلمانوں پر سُود کو حرام قرار دیا ہے اور جو بدنصیب یہ جاننے کے باوجود بھی سُودی لین دَین جاری رکھے تو گویا وہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے جنگ کرنے والا ہے ۔ یاد رکھئے !سُود قَطْعِی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے ۔ اس کی حُرمَت کا مُنکِر(یعنی اس کے حرام ہونے سے اِنکار کرنے والا) ، کافر اور جو حرام سمجھ کر اِس بیماری میں مُبْتَلا ہو،وہ فاسق اور مردُودُ الشَّہَادَۃ ہے۔(یعنی اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔)(بہارِ شریعت، حصہ ۱۱،۲/۷۶۸)

آیئے !سُود کی بیماری سے بچنے کیلئے اس کی مذمت پر احادیثِ مُبارکہ سنتے ہیں:

1. رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سُود کھانے والے، کھلانے والے، اس کی تحریر لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت کی۔ (ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، ۳/۷۳، حدیث:۲۲۷۷)

2. **ارشاد فرمایا:** شبِ معراج میں ایسی قوم کے پاس سے گزرا، جن کے پیٹ کمروں کی طرح (بڑے بڑے) تھے، جن میں سانپ پیٹوں کے باہر سے دیکھے جارہے تھے۔ میں نے جبرائیل سے پوچھا: ''یہ کون لوگ ہیں؟'' انہوں نے عرض کی: ''یہ سُود خور ہیں۔'' (ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، ۳/۷۱، حدیث:۲۲۷۳)

سُود و رِشوت میں نحوست ہے بڑی
اور دوزخ میں سزا ہوگی کڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زندگی مختصر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، اس کا کوئی بھروسا نہیں، آئے دن رُونُما ہونے والے یہ عبرت ناک واقعات ہمیں جھنجھوڑ کر موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جاننے کی صَدا دیتے ہیں، مگر اِن پر وہی کان دَھرتا ہے، جسے آخِرت کی بہتری کی فِکْر دامَن گیر ہوتی ہے۔ موت سے ہمکَنار ہونے والوں میں جَوان، بُوڑھے اور بچّے بھی ہوتے ہیں، موت نہ تو کسی کم عُمُر کو دیکھتی ہے نہ کسی کے دنیوی مقام ومرتَبے کا لحاظ رکھتی ہے، کوئی نادار ہو یا مالدار موت کسی کی پروا نہیں کرتی اور نہ ہی کسی کی مَشغُولیّت یا فُرصَت کو خاطِر میں لاتی ہے، کتنوں کے ڈاکٹر بننے کے سپنے ادھورے رہ جاتے ہیں، کتنوں کے بزنس میں ترقی کے خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو پاتے، کتنے ہی دنیاوی امتحانات میں کامیابی کیلئے شب وروز کوششیں کرنے والے قبر کے امتحان کی تیاری کئے بغیر ہی رخصت ہو جاتے ہیں۔ یادرکھئے! ایک دن

ہماری زندگی بھی ختم ہوجائے گی اور ساری آرزوئیں خاک میں مل جائیں گی، اچھی سے اچھی گاڑی گھر میں کھڑی رہ جائے گی، اعلیٰ سے اعلیٰ ڈِگریاں بھی دھری کی دھری رہ جائیں گی، آہ! انسان دنیا کے جس مکان کو نہایت مضبوط و مُستحکم بناتا اور عمدہ سے عمدہ انداز میں سجاتا ہے، وہ اُس کے پاس ہمیشہ نہیں رہتا، بِالآخِر دوسرے لوگ اُس کے اندر آباد ہو جاتے ہیں، اس کی خون پسینہ کی کمائی اور جَمع شُدہ پُونجی اور "بینک بَیلنس" پر بھی دوسرے ہی لوگ قبضہ جماتے ہیں۔ آیئے! دنیا کی رنگینیوں سے پیچھا چھڑانے کیلئے ارشادِ خداوندی سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ پارہ 25 سُوْرَۃُ الدُّخَان آیت 25 تا 28 میں ارشاد ہوتا ہے:

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ (پ۲۵، الدخان: ۲۵ تا ۲۸)

تَرجَمۂ کنزالایمان: کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات اور نعمتیں جن میں فارِغُ البال تھے ہم نے یونہی کیا اور ان کا وارث دوسری قوم کو کر دیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! قرآنِ کریم بھی ہمیں آخرت کے متعلق فکر دِلا رہا ہے کہ تم سے پہلے عمدہ عمدہ مکانات بنانے والے، خوش نُما باغات لگانے والے اور لہلہاتے کھیت اُگانے والے جب اس دنیا سے رخصت ہوئے تو ان کے چھوڑے ہوئے اَثاثوں کا دوسروں کو وارِث بنا دیا گیا، ان کے نام و نشان مٹا دیئے گئے، ان کے تذکرے ختم ہو گئے، بس اب قبر میں وہ ہیں اور ان کے اعمال، اگر عمل اچھے ہوئے تو جزا بھی اچھی ورنہ بُرے اعمال کی صورت میں انجام بھی بُرا ہو گا۔ لہٰذا ہمیں ان عبرت ناک واقعات سے درس حاصل کرنا چاہیے اور اپنی موت کو یاد رکھنا چاہیے کیونکہ جو لوگ موت کو یاد رکھتے ہیں وہ دنیا کی رنگینیوں سے بچنے میں کامیاب ہوتے ہیں، گناہوں سے دور رہتے ہوئے اپنی زندگی نیکیوں میں بسر کرتے ہیں۔ احادیثِ مبارکہ میں موت کو یاد کرنے کے بڑے فضائل بیان

ہوئے ہیں، آیئے! اس بارے میں 4 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں: چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: بے شک دل کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے عرض کی گئی: اس کی صفائی کیسے ہوگی؟ فرمایا: موت کو یاد کرنے اور قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے سے۔(شعب الایمان للبیھقی، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی ادمان تلاوته، ۲/۳۵۲، حدیث: ۲۰۱۴ ملتقطاً)
2. ارشاد فرمایا: جو شخص دن رات میں (20) مرتبہ موت کو یاد کرتا ہے وہ شہید کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ (قوت القلوب، ذکر التداوی...الخ، ۲/۴۳)
3. ارشاد فرمایا: موت کو زیادہ یاد کرو کہ یہ گناہوں کو مٹاتی اور دنیا سے بے رغبت کرتی ہے۔(الموسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الموت والاستعداد له، ۵/۴۳۸، حدیث: ۱۴۸ ملتقطاً)
4. ارشاد فرمایا: جسے موت کی یاد خوف زدہ کرتی ہے قبر اس کے لئے جنت کا باغ بن جائے گی۔(جمع الجوامع، قسم الأقوال، حرف الهمزة، ۲/۱۴، حدیث: ۳۵۱۶ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ احادیثِ مبارکہ میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے موت کو یاد کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے موت کو یاد کرنے کے فضائل ارشاد فرمائے ہیں کہ موت کو یاد کرنے سے دل کا زنگ دُور ہوتا ہے۔ موت کو یاد کرنے والے کو بروزِ قیامت شُہدا کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔ موت کو یاد کرنے والے کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ موت کو یاد کرنے والے کی قبر جنت کا باغ بن جاتی ہے اور موت کو یاد کرنے والے کے دل سے دُنیا کی محبت ختم ہوجاتی ہے اور جو لوگ موت کو بھول کر دنیا کی رونقوں میں مست رہتے ہیں اور اپنی آخرت سے غافل ہوجاتے ہیں تو ایسوں کی موت لوگوں کیلئے عبرت کا نمونہ بن جاتی ہے، چُنانچہ

لہوولعب میں مست بادشاہ کی موت

حضرت سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بادشاہ نے سیر کا ارادہ کیا تو پہننے کے لئے اچھے کپڑے منگوائے مگر پسند نہ آئے، دوسرے منگوائے وہ بھی پسند نہ آئے، آخر کار ایک لباس پسند کیا، اسی طرح سواری منگوائی مگر پسند نہ آئی، پھر کئی سواریاں لائی گئیں بالآخر بڑی مشکل سے ایک سواری پسند آئی، ابھی سوار ہوا ہی تھا کہ شیطان نے وسوسہ ڈال کر اسے غرور میں مُبتلا کر دیا، پھر بادشاہ نے اپنے لشکر کے ساتھ چلنا شروع کیا اور غرور کے سبب لوگوں کی طرف بالکل نہ دیکھا، اچانک بادشاہ کے قریب ایک خَستہ حال شخص آیا اور اسے سلام کیا مگر بادشاہ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا، اس شخص نے سواری کی لگام پکڑ لی، بادشاہ نے کہا: لگام چھوڑو! تم بہت بڑا خطرہ مَول لے رہے ہو، اس شخص نے کہا: مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے، بادشاہ نے کہا: ابھی ٹھہر جاؤ! جب سواری سے اُتروں تو بتانا۔ اس نے کہا: نہیں! ابھی بتاؤں گا۔ اور یہ کہہ کر لگام پر گرفت سخت کر دی۔ یہ دیکھ کر بادشاہ نے کہا: کام بتاؤ؟ اس نے کہا: راز کی بات ہے۔ بادشاہ نے اپنا سَر جھکایا تو اس شخص نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا: میں مَلَکُ الموت ہوں۔ یہ سُن کر بادشاہ کا رنگ اُڑ گیا، پھر ہَکلاتے ہوئے کہنے لگا: مجھے کچھ دیر کے لئے چھوڑ دو، تاکہ گھر والوں کے پاس جا کر کچھ ضروری کام نمٹاؤں اور انہیں اَلوداع کہہ سکوں۔ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: اللہ کی قسم! اب تم کبھی اپنے گھر والوں اور مال و دولت کو نہیں دیکھ سکو گے۔ یہ کہہ کر اس کی روح قبض کی تو وہ ایک لکڑی کی طرح نیچے گر پڑا۔ (احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت...الخ، ۵/۲۱۴، ملخصاً)

دِلا غافِل نہ ہو یک دَم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے ... بغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے
تِرا نازُک بدن بھائی جو لیٹے سَیج پھولوں پر ... یہ ہو گا ایک دن بے جاں اِسے کیڑوں نے کھانا ہے

تُو اپنی موت کو مت بُھول کر سامان چلنے کا زمیں کی خاک پر سونا ہے اِینٹوں کا سِرہانا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ایک مغرور بادشاہ جو یادِ خُدا و یادِ مُصْطَفٰے سے غافِل اور اپنی موت کو بُھلا کر سیر و تفریح اور دنیا کی رنگینیاں دیکھنے کیلئے نکلا تھا، لیکن اچانک موت کا شکار ہو کر اس کی ہنستی بستی دنیا ویران ہو گئی اور وہ اپنا مال و دولت، تاج و عزّت، خُدّام کی خوشامدانہ خدمت، والدین بہن بھائیوں کی شفقت و محبت کو چھوڑ کر اندھیری قبر میں پہنچ گیا۔ یہ حقیقت ہے کہ انسان بہُت لمبے لمبے منصوبے (Planings) بناتا ہے مگر اُس کی اِس بات کی طرف توجُّہ ہی نہیں ہوتی کہ لگام کسی اور کے ہاتھ میں ہے، جب یکایک لگام کِھنچے گی اور مرنا پڑ جائے گا تو سب کیا کرایا دھرے کا دھرا رہ جائے گا چُنانچہِ،

مدینۃُ الاولیاء ملتان کا ایک نوجوان دَھن کمانے کی دُھن میں اپنے وطن، شہر، خاندان وغیرہ سے دُور کسی دوسرے مُلک میں جا بَسا۔ خوب مال کماتا اور گھر والوں کو بھجواتا، باہم مشورے سے عالیشان کوٹھی بنانے کا طے پایا۔ یہ نوجوان سالہا سال تک رقم بھیجتا رہا، گھر والے مکان بنواتے اور اُس کو خوب سجواتے رہے، یہاں تک کہ عظیمُ الشّان مکان تیّار ہو گیا۔ یہ نوجوان جب وطن واپَس آیا تو اُس عظیمُ الشّان کوٹھی میں رہائش کے لئے تیّاریاں عُروج پر تھیں مگر آہ! مقدّر کہ اُس عالی شان مکان میں مُنتقِل ہونے سے تقریباً ایک ہفتہ قبل ہی اُس نوجوان کا اِنتقال ہو گیا اور وہ اپنے روشنیوں سے جگمگاتے عالیشان مکان کے بجائے گُھپ اندھیری قبر میں منتقل ہو گیا۔

جہاں میں ہیں عِبرت کے ہر سُو نمونے مگر تُجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سُونے

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے یہ عِبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان اپنی دنیا کو بہتر بنانے کیلئے بہت کچھ سوچتا ہے کہ بہت سارا مال جمع کروں گا، فلاں کمپنی کی نئی گاڑی خریدوں گا، بہترین کوالٹی کا لباس زیبِ تن کروں گا، عالیشان مکان بناؤں گا اور اسے طرح طرح کی سہولیات سے آراستہ کروں گا مگر آہ! موت اس کی ان تمام خواہشات کو ملیا میٹ کر دیتی ہے۔ لہٰذا ابھی وقت ہے، ہوش میں آجانا چاہئے، اپنے دل میں خوفِ خدا پیدا کرنا چاہئے اور مرنے سے پہلے پہلے اپنی موت و قبر اور آخرت کی تیاری شروع کر دینی چاہئے۔ موت کو یاد رکھنے اور قبر و حشر کے معاملات کی تیاری کے معاملے میں بزرگانِ دِین کا کردار ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے، یہ حضرات خوفِ خدا کی دولت سے مالا مال تھے، جو دنیا کی لذّتوں میں مشغول رہنے کے بجائے ہر وقت فکرِ آخرت میں مگن رہتے اور دوسروں کو بھی اس ناپائیدار دنیا کے دھوکے سے بچانے کی کوشش کرتے۔ آیئے! اس بارے میں ایک فکر انگیز حکایت سنئے اور نصیحت کے مدنی پھول چنئے، چنانچہ

فکرِ آخرت کا انداز

حضرت سَیِّدُنا اِبنُ الصِّمَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک بار اپنی عمر شُمار کی تو وہ 60 برس بنی۔ ان 60 برسوں کو 12 سے ضَرب دینے پر 720 مہینے بنے۔ 720 کو مزید 30 سے ضرب کیا تو حاصِلِ ضَرب اکیس ہزار چھ سو (21600) آیا۔ جو آپ کی مُبارَک عمر کے ایّام تھے۔ پھر اپنے آپ سے مُخاطِب ہو کر فرمانے لگے، اگر مجھ سے روزانہ ایک گناہ بھی سرزد ہوا ہو تو اب تک اِکّیس ہزار چھ سو (21600) گناہ ہو چکے! جبکہ اِس مدّت میں ایسے ایّام بھی شامل ہوں گے جن میں یومیہ (Daily) ایک ہزار تک بھی گناہ

ہوئے ہوں گے۔ یہ کہنا تھا کہ خوفِ خدا سے لرزنے لگے، پھر یکا یک ایک چیخ ان کے منہ سے نکل کر فَضا کی پہنائیوں میں گم ہو گئی اور آپ زمین پر تشریف لے آئے۔ دیکھا تو رُوح پرواز کر چکی تھی۔ (کیمیائے سعادت، رکنِ چھارم، منجیات، مقامِ سیم، ۸۹۱/۲)

چند روزہ ہے یہ دُنیا کی بَہار دِل لگا اِس سے نہ غافِل ذِی نَہار
عُمْر اپنی یُوں نہ غفلت میں گُزار ہوشِیار اے محوِ غفلت ہوشِیار
ایک دِن مَرنا ہے آخِر مَوت ہے کر لے جو کرنا ہے آخِر مَوت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے ہمارے بُزرگانِ دِین خوفِ خُدا سے کس طرح لرزاں و ترساں رہا کرتے تھے۔ یہ حضرات بہت زیادہ عبادت و ریاضت اور گُناہوں سے دُوری کے باوجود بھی اپنے آپ کو گُناہگار تصور کرتے، حالانکہ اللہ کریم کی بارگاہ میں ان کا مقام و مرتبہ بہت اعلیٰ وارفع ہوتا ہے۔ یاد رہے! خوفِ خدا اور فکرِ آخرت کی یہ مدنی سوچ صرف انہی تک محدود نہیں ہوتی بلکہ اصلاحِ اُمّت کے یہ علمبردار معاشرے کی اصلاح کے حوالے سے بھی بہت کوشش کرتے تھے۔ آیئے! نیکی کی دعوت سے مالامال 3 نصیحت آموز حکایات سُنتے ہیں، چنانچہ

(1) اصلاحِ اُمّت کا جذبہ

حضرت سیّدُنا اَبُو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب ملکِ شام کے شہر دِمَشْق پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ وہاں کے لوگ نازو نعم (عیش وعشرت) کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور آسائش و آرام کے دِلدادہ ہیں۔ آپ ان کے اندازِ زندگی کو دیکھ کر کہ وہ دنیا کی محبت میں گرفتار ہیں، بہت پریشان ہوئے۔ ایک بار آپ نے ایسے ہی

ایک اجتماع میں فرمایا: اے اہلِ دِمَشق! تم سب دِین میں اسلامی بھائی، گھروں میں ایک دوسرے کے پڑوسی اور دشمن کے مقابلے میں ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہو، پھر کیا وجہ ہے کہ تم مجھ سے محبت نہیں کرتے؟ میری محنت ومشقت تمہارے علاوہ دوسروں پر صرف ہو رہی ہے، میں تمہارے علما کو دنیا سے رخصت ہوتے دیکھ رہا ہوں اور یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے بے علم، علم حاصل نہیں کرتے۔ تم رزق کی تلاش میں اپنی آخرت بُھولے بیٹھے ہو۔ سُنو! ایک قوم نے مضبوط محلات تعمیر کئے، کثیر مال اکٹھا کیا اور لمبی لمبی اُمیدیں باندھیں مگر وہی محلات ان کی قبروں میں تبدیل ہوگئے، ان کی اُمیدوں نے انہیں دھوکے میں ڈالا اور ان کا مال ضائع ہوگیا، خبردار! علم حاصل کرو کیونکہ علم سکھانے اور سیکھنے والا اجر میں برابر ہیں اوران دونوں کے علاوہ کسی شخص میں بھلائی نہیں۔ (حلیۃالاولیاء، ابو الدرداء، ۱/۲۷۳، حدیث: ۶۹۵ بتغیر قلیل)

اجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر اِک لے کے کیا کیا نہ حسرت سدھارا پڑا رہ گیا سب یونہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) تیری جوانی کہیں دھوکہ میں نہ ڈال دے

مشہور وَلِیُّ اللہ حضرت سیِّدُنا منصور بن عمّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک نوجوان پر انفِرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا: اے نوجوان! تجھے تیری جوانی دھوکے میں نہ ڈال دے، کئی جوانوں نے توبہ میں دیر کردی، لمبی اُمّید رکھی، موت کو یاد نہ کیا اور کہا: میں کل یا پرسوں توبہ کرلوں گا، وہ توبہ سے غافِل

رہے۔ آخرِ قبر کے پیٹ میں چلے گئے۔ ان کو مال، غلام، ماں باپ اور اولاد نے کچھ نفع نہ دیا، جیسا کہ پارہ 19 سُورَۃُ الشُّعراء کی آیت نمبر 88 اور 89 میں ارشاد ہوتا ہے:

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔

(پ۱۹، الشعرآء:۸۸-۸۹)

(نیکی کی دعوت، ص۵۸)

(3) عبرت انگیز کتبہ:

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوزکریَّا تیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "خلیفہ سُلیمان بن عبدالملِک مسجدِ حَرام شریف میں موجود تھا کہ اُس کے پاس ایک پتّھر لایا گیا جس پر کوئی تحریر کُندہ تھی۔ اُس نے ایسے شخص کو بُلانے کا کہا جو اِس کو پڑھ سکے۔ چُنانچہ، مشہور تابعی بزرگ حضرتِ سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے اور اسے پڑھا، اس میں لکھا تھا: "اے ابنِ آدم! اگر تُو اپنی موت کے قریب ہونے کو جان لے تو لمبی لمبی اُمیدوں سے کنارہ کشی اِختیار کرکے اپنے نیک عمل میں زِیادَتی کا سامان کرے اور حِرص ولالچ اور دنیا کمانے کی تدبیریں کم کردے۔ (یاد رکھ!) اگر تیرے قدم پھسل گئے تو روزِ قِیامت تجھے نَدامت کا سامنا ہوگا۔ تیرے اَہل وعیال تجھ سے بے زار ہوجائیں گے اور تجھے تکلیف میں مبتَلا چھوڑ دیں گے۔ تیرے ماں باپ اور عزیز واَحباب بھی تجھ سے جُدا ہوجائیں گے۔ تیری اَولاد اور قریبی رشتے دار تیرا ساتھ نہ دیں گے۔ پھر تُو لوٹ کر دنیا میں آسکے گا نہ ہی نیکیوں میں اِضافہ کرسکے گا۔ پس اُس حسرت ونَدامت کی ساعت سے پہلے آخِرت کیلئے عمل کرلے۔"

(ذم الھوی، الباب الخمسون، حدیث:۱۲۷۰، ص۴۳۶)

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی ۔۔۔ جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اِس جہل سے تُو نکل بھی ۔۔۔ یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے ۔۔۔ یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہم پر کیا گزرے گی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسے جیسے ہم زمانۂ رسالت سے دُور ہوتے جا رہے ہیں، ہمارے دِلوں میں دنیا کی محبت اپنی جڑیں مضبوط کرتی جا رہی ہے۔ ہم اپنے گھر والوں کو آرام پہنچانے اور انہیں پُر سکون ماحول فراہم کرنے کیلئے شب و روز کوشش کرتے ہیں، اندھیرے کو ختم کرنے کیلئے جگہ جگہ روشنی کا انتظام کرتے ہیں، گرمی میں ٹھنڈک کیلئے اے، سی (A C) اور سردیوں میں ٹھنڈک سے بچنے کیلئے ہیٹر لگواتے ہیں، بجلی چلی جائے تو متبادِل کے طور پر جنریٹر یا یو۔پی۔ایس (UPS) تیار رکھتے ہیں۔ ہر عقل مند شخص اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے کہ ایک دن یہ سب چھوڑ چھاڑ کر خالی ہاتھ قَبر میں منتقل ہونا ہے، مگر افسوس کی بات تو یہ ہے کہ جس دنیا میں عارضی رہنا ہے، اس کو بہتر سے بہتر بنانے کیلئے تو اتنے انتظامات کئے جائیں اور جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہو اس آخرت کو بالکل فراموش کر دیا جائے۔ ذرا سوچئے! اس وقت ہم پر کیا گزرے گی، جب قَبر کی وحشتوں، تاریکیوں اور اجنبی ماحول کی اُداسیوں میں ہم تنہا ہوں گے، وہاں نہ کوئی ہمدرد ہو گا اور نہ ہی کوئی مددگار، کسی کو بُلا سکیں گے نہ ہی خُود کہیں جا سکیں گے، ہم پر کیسی گھبراہٹ طاری ہو گی! امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ قبر کے معاملات کے بارے میں کس قدر فکر

مند رہتے ہیں اس کا اندازہ آپ کے فکر انگیز ان اشعار سے لگایئے، آیئے! ہم بھی وہ دلسوز اشعار سنتے ہیں اور اپنی موت و قبر کو یاد کرتے ہیں۔

اندھیرا کاٹ کھاتا ہے اکیلے خوف آتا ہے
تو تنہا قبر میں کیونکر رہوں گا یارسولَ اللہ

نکیرین امتحاں لینے کو جب آئینگے تُربت میں
جوابات اُن کو آقا کیسے دُوں گا یارسولَ اللہ

برائے نام دردِ سر سہا جاتا نہیں مجھ سے
عذابِ قبر کیسے سہہ سکوں گا یارسولَ اللہ

یہاں چیونٹی بھی تڑپا دے مجھے تو قبر کے اندر
میں کیونکر ڈنک بِچُّھو کے سہوں گا یارسولَ اللہ

یہاں معمولی گرمی بھی سہی جاتی نہیں مجھ سے
تو گرمی حشر کی کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ

سرِ محشر بلا کی دھوپ ہے آقا کرم کر دو
میں کیا محروم کوثر سے رہوں گا یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص ۳۲۲،۳۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں اور ہر انسان کو ایک دن موت آنی ہے، انسان جب دنیا میں آتا ہے تو ایک ترتیب سے آتا ہے مگر دنیا سے جانے کی کوئی ترتیب نہیں ہوتی، مثلاً بسا اوقات پوتے اور نواسے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں مگر ان کے دادا اور نانا زندہ ہوتے ہیں۔ بسا اوقات کسی کے بارے میں یہ یقین ہو جاتا ہے کہ بس اب یہ چند دنوں، گھنٹوں یا منٹوں کا مہمان رہ گیا ہے اور عنقریب اس کا نام بھی مُردوں کی فہرست میں لکھ دیا جائے گا لیکن اس شخص کو پھر سے ایک نئی زندگی مل جاتی ہے اور وہ مزید کچھ عرصہ جینے میں کامیاب ہو جاتا ہے، جبکہ جس کے بارے میں گمان تک نہیں ہوتا کہ یہ اتنی جلدی مر جائے گا مگر آہ! وہی شخص اچانک کسی بیماری یا حادثے کا شکار ہو کر دیکھتے ہی دیکھتے موت کے منہ میں جا پہنچتا ہے۔ آیئے! اب دل تھام کر ایسے ہی

ایک نوجوان کی عبرت ناک موت کا واقعہ سنئے اور اپنے اندر فکرِ آخرت پیدا کیجئے، چنانچہ

آہ! مستقبل کا ڈاکٹر!

سردار آباد (فیصل آباد) کے میڈیکل کالج کے فائنل ائیر (Final Year) کا ایک ذہین ترین طالبِ علم اپنے دوست کے ہمراہ پکنک (Picnic) منانے چلا۔ پکنک پوائنٹ پر پہنچ کر اُس کا دوست ندی میں تیرنے کیلئے اُترا مگر ڈُوبنے لگا، مستقبل کے ڈاکٹر نے اُس کو بچانے کی غرض سے جذبات میں آکر پانی میں چھلانگ لگادی، اب وہ تیرنا تو جانتا نہیں تھا لہٰذا خُود بھی پھنس گیا۔ قسمت کی بات کہ اُس کا دوست تو جُوں تُوں کر کے نکلنے میں کامیاب ہو گیا مگر آہ! مستقبل کا ڈاکٹر بے چارہ ڈُوب کر موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ کہرام مچ گیا، ماں باپ کے بُڑھاپے کا سہارا پانی کی موجوں کی نذر ہو گیا، ماں باپ کے سہانے سپنے پورے نہ ہوسکے اور وہ بے چارہ ذہین طالبِ علم M.B.B.S کے فائنل امتحان کا رِزَلٹ ہاتھ میں آنے سے قبل ہی قبر کے امتحان میں مبتلا ہو گیا۔ (پُراسرار خزانہ، ص۱۰-۱۱)

جب اس بزم سے اُٹھ گئے دوست اکثر　　اور اُٹھتے چلے جا رہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیشِ نظر جب ہے منظر　　یہاں پر ترا دل بہلتا ہے کیوں کر
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ والدین کا اکلوتا سہارا جس کو والدین نے بھوک و پیاس برداشت کر کے انتہائی محنت و مشقت کے ساتھ اس امید پر ڈاکٹر بنایا ہو گا کہ وہ ہمارے بُڑھاپے کا سہارا بنے گا، لیکن آہ! موت نے ڈاکٹر کی سند ہاتھ میں آنے سے پہلے ہی اسے قبر میں پہنچا دیا۔ ذرا سوچئے!

ہم میں سے کسی کی عمر 20 کسی کی 30 کسی کی 40 کسی کی 50، کسی کی 60 اور کسی کی اس سے بھی زائد زندگی گزر چکی ہوگی، مگر ہم اب بھی موت سے غافل ہو کر مزید جینے کی امیدیں لئے نت نئے منصوبے بنانے میں مشغول ہیں، حالانکہ ہم میں سے کسی کو بھی نہیں معلوم کہ آئندہ سال بھی ہم زندہ رہ پائیں گے بھی یا نہیں، ہمارے وہ رشتہ دار یا دوست واحباب جو پچھلے سال ہمارے ساتھ تھے، مگر اب وہ اس فانی دنیا میں نہیں رہے، ممکن ہے کہ آج کی رات ہمارا نام بھی مُردوں کی فہرست میں شامل کردیا جائے اور یہ سال ہماری زندگی کا آخری سال ثابت ہو کیونکہ آج کی رات وہ رات ہے جس میں آئندہ سال مرنے والوں کے نام مُردوں کی فہرست میں لکھ دیئے جاتے ہیں، چنانچہ

بھلائیوں والی راتیں

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے نبیِّ کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، اللہ پاک (خاص طور پر) چار (4) راتوں میں بھلائیوں کے دروازے کھول دیتا ہے (۱) بَقَر عید کی رات (۲) عیدُ الفِطر کی رات (۳) شعبان کی پندرَہویں (15 ویں) رات کہ اس رات میں مرنے والوں کے نام اور لوگوں کا رِزق اور (اِس سال) حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں (۴) عَرَفہ (9 ذُوالحِجَّہ) کی رات۔ اذانِ (فجر) تک۔ (دُرِّمنثور، ۷/۴۰۲)

دولہا کا نام مُردوں کی فہرس میں

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: (لوگوں کی) زندگیاں ایک شعبان سے دوسرے شعبان میں ختم ہوتی ہیں، حتّٰی کہ ایک آدمی نکاح کرتا ہے اور اس کی اولاد ہوتی ہے حالانکہ اس کا نام مُردوں میں لکھا ہوتا ہے۔ (کنز العمال، قسم الأقوال، کتاب الموت، الجزء ۱۵، ۸/۲۹۲، حدیث: ۴۲۷۷۳)

مکان بنانے والا مُردوں کی فہرس میں

حضرت سیِّدُنا امام **اِبنِ اَبِی الدُّنیا** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عطا بن یسار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نِصف شعبان کی رات (یعنی شبِ بَراءَت) آتی ہے تو ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلام کو ایک صَحِیفَہ (صَ۔حِیْ۔فَہ) دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے: اِس صَحِیفَہ کو پکڑلو، ایک بندہ بستر پر لیٹا ہو گا اور عورَتوں سے نِکاح کریگا اور گھر بنائے گا جبکہ اس کا نام مُردوں میں لکھا جاچکا ہو گا۔ (دُرِّ منثور، ۷/۴۰۲)

بڑھاپے سے پاکر پیامِ قضا بھی ‏ ‏ نہ چونکا، نہ چیتا، نہ سنبھلا ذرا بھی
کوئی تیری غفلت کی ہے اِنتہا بھی ‏ ‏ جنوں کب تلک؟ ہوش میں اپنے آ بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے ‏ ‏ یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ‏ ‏ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نازک فیصلے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی 15 ویں رات کتنی نازُک ہے! نہ جانے قسمت میں کیا لکھ دیا جائے۔ آہ! بعض اوقات بندہ غفلت میں پڑا رہ جاتا ہے اور اُس کے بارے میں کچھ کا کچھ ہو چکا ہوتا ہے۔ چُنانچہ

بَہُت سے لوگوں کے کَفَن دُھل کر تیّار ہوتے ہیں مگر کَفَن پہننے والے بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوتے ہیں، مُتَعَدَّد افراد ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی قَبریں کُھدی ہوئی تیّار ہوتی ہیں مگر اُن میں دَفن ہونے والے خوشیوں میں مَست ہوتے ہیں، کئی لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ اُنکی ہَلاکت کا وَقت قریب آچکا ہوتا ہے، نہ جانے کتنے ہی مکانات کی تعمیرات مکمَّل ہونے والی ہوتی ہیں مگر مالکِ مکان کی مَوت کا

وَقت بھی قریب آچکا ہوتا ہے۔(الغنیۃ، ۱/۳۴۸)

نہ دِلدادۂ شعر گوئی رہے گا — نہ گرویدۂ شہرہ جوئی رہے گا
نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا — رہے گا تو ذِکرِ نکوئی رہے گا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قابلِ توجہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض بدنصیب ایسے بھی ہوتے ہیں جن پر اس بابرکت رات میں بھی اللہ کریم نہ تو نظرِ رحمت فرماتا ہے، نہ ان کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے اور نہ ہی ان کی بخشش و مغفرت فرماتا ہے۔ آیئے! سنتے ہیں وہ بدنصیب کون ہیں، چنانچہ

رحمتِ خداوندی سے محروم لوگ

اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: "میرے پاس حضرت جبرائیل امین عَلَیْہِ السَّلَام آئے اور عرض کی کہ یہ نصف شعبان کی رات ہے اور اللہ پاک اس رات میں بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور اللہ پاک اس رات میں بُغض رکھنے والے اور قطع رحمی کرنے والے اور تکبر کی وَجہ سے اپنے تہبند کو لٹکانے والے اور والدین کے نافرمان اور شراب کے عادی کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔(الترغیب والترھیب، کتاب الصوم، الترغیب فی صوم شعبان...الخ، ۲/۳۵، حدیث:۱۵۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز جایئے! اور جھٹ پٹ گھبرا کر گناہوں سے توبہ کرلیجئے ورنہ یاد رکھئے! گناہوں کا انجام ہلاکت ورسوائی کے سِوا کچھ نہیں، اس سے پہلے کہ ہم اپنے عزیزواقرباء کو روتا چھوڑکر اور دنیا کی رونقوں سے منہ موڑکر قبر کے ہولناک اور تارِیک گڑھے میں ہزاروں مُردوں کے درمیان تنہا سوجائیں ان گناہوں سے بچنے کی کوئی تدبیر کریں، ان گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا ایک بہترین حل ایسے لوگوں کی صحبت حاصل کرنا بھی ہے جن کی زندگی شب و روز خوفِ خدا اور عبادت و رِیاضت میں گزرتی ہو، جن کو دیکھ ہمیں اللہ کریم کی یاد آجائے، جن کی باتیں ہمارے دل میں فکرِ آخرت کا جذبہ بیدار کریں، جن کا عمل ہمارے نیک اعمال میں اضافے کا سبب بنے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ عاشقانِ رسول میں یہ خوبیاں نظر آتی ہیں، لہٰذا ہم بھی ان کی صحبت اختیار کریں، ان کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات ومدنی مذاکروں میں شرکت کا معمول بنالیں اور سُنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کے مسافر بنتے رہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا اور موت کے وقت کلمۂ طیبہ بھی نصیب ہوگا۔ آیئے! اس بارے میں ایک مدنی بہار سنئے اور اپنا ایمان تازہ کیجئے، چنانچہ

مغفرت کا سبب

مرکزُ الْاولیاء لاہور (پنجاب پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کے والدِ محترم دعوتِ اسلامی کے مبلغ تھے۔ ایک بار شدتِ مرض کی وجہ سے ان کے حواس سلامت نہ رہے۔ کچھ دیر بعد اچانک ہی آنکھیں کھول کر بڑے جوش وخروش کے ساتھ دُرُودِ پاک اور کلمہ طیبہ کا وِرد کرنا شروع کردیا۔ تھوڑی

دیر پڑھنے کے بعد سکون سے لیٹ گئے۔ اُس اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کے دیکھا تو ان کے والد کی روح قیدِ جسم سے آزاد ہو چکی تھی۔ انتقال کے کچھ دن بعد انہوں نے خواب میں اپنے والدِ محترم کو دیکھا تو پوچھا: آپ کے ساتھ قبر میں کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا: دُنیا میں بے عملی کی وجہ سے قبر میں مجھے کچھ گھبراہٹ تھی مگر اللہ کریم نے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں شمولیت کے سبب مجھے بخش دیا۔ یہ مدنی خواب دیکھنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ خُوش نصیب اسلامی بھائی بھی داڑھی منڈانے سے توبہ کر کے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے اور سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سر پر سجالیا۔

چلے جان اس شان سے کاش یہ سر	درِ مصطفٰے پر ہو خم یاالٰہی
مجھے دیدے ایمان پر استقامت	پئے سیّدِ محتشم یاالٰہی
خُدایا بُرے خاتمے سے بچانا	پڑھوں کلمہ جب نکلے دَم یاالٰہی
تو عطّاؔر کو بے سبب بخش مولیٰ	کرم کر کرم کر کرم یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ماہِ رَمضانُ الْمُبارَک کی آمد آمد ہے اور اس ماہِ مُبارَک کی برکتوں کے تو کیا کہنے کہ اس ماہ میں عبادت کرنے اور نیکیوں میں اِضافہ کرنے کے مَواقع بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ چُنانچہ اس ماہ میں نیکیاں بڑھانے، خُود کو گُناہوں سے بَچانے اور خُوب خُوب علمِ دِین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذَریعہ **پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کا اِعتکاف** بھی ہے اور اعتکاف کی فضیلت کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگائیے کہ

اُمّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شفیعِ

روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبو دار ہے: **مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ** یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا، اس کے **پچھلے تمام گُناہ بخش** دیئے جائیں گے۔(جامع صغیر، ص ۵۱۶ الحدیث: ۸۴۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو ہر سال ورنہ زِندگی میں کم اَز کم ایک بار تو **پورے ماہِ رَمضان المبارَک** کا اِعتکاف کر ہی لینا چاہئے۔ ہمارے پیارے پیارے اور رَحمت والے آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ پاک کی رِضا کیلئے ہر وقت کمر بَستہ رہتے تھے اور خصوصاً رَمضان شریف میں عبادت کا خُوب اہتِمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمضان ہی میں شبِ قَدْر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار **پورے ماہِ مبارَک** کا اعتِکاف فرمایا۔ اور یُوں بھی مسجِد میں پڑا رہنا بَہُت بڑی سَعادَت ہے اور مُعتکِف کی تو کیا شان ہے کہ رِضائے الٰہی پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مصروفیات سے فارِغ کر کے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کیلئے مُکَمَّل طور پر اپنے آپ کو اللہ پاک کی عبادت میں مصروف کر دیتا ہے اوران تمام دنیوی مصروفیات سے کنارہ کَش ہو جاتا ہے، جو اللہ پاک کے قُرب کی راہ میں رکاوٹ بن جاتے ہیں اور مُعتکِف کے تمام اَوقات حقیقۃً یا حکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اوراعتِکاف کا مقصودِ اَصلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتکِف ان (فِرشتوں) سے مُشابہَت رکھتا ہے جو اللہ پاک کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں اوران کے ساتھ مُشابہَت رکھتا ہے جو شب وروز اللہ پاک کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رَہتے ہیں اوراس سے اُکتاتے نہیں۔ (فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **دورانِ اِعْتِکاف** کس قدر نیکیاں کرنے کے مَواقع ملتے ہیں۔ ہمیں بھی ہر سال نہ سہی کم اَز کم زندگی میں ایک بار اِس **اَدائے مصطفٰے** کو اَدا کرتے ہوئے پُورے ماہِ رَمضانُ المُبارَک کا اِعتِکاف کرہی لینا چاہئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلانی چاہیے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اِس سال بھی دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں **پورے ماہِ رمضان** اور **آخری عشرے کے سُنّت اعتکاف** کی ترکیب ہو گی، دُنیائے دعوتِ اسلامی میں سب سے بڑا اعتکاف **عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ** (کراچی) میں ہوتا ہے، جس میں اس سال بھی اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ بھی معتکف ہوں گے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اعتکاف میں وضو و غسل، نماز و روزہ اور دیگر شرعی مسائل کے ساتھ ساتھ **روزانہ 2 مدنی مذاکروں** کے ذریعے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے سُوالات کے دِلچسپ جوابات سے **معلومات** کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آتا ہے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی مُبارک صحبت ملتی ہے، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہونے والے پورے ماہِ رمضان کے اِعتکاف کی تیاریوں کو مزید تیز کر دیجئے۔

عالمی مدنی مرکز کے علاوہ دیگر کئی اور شہروں میں بھی **پورے ماہِ رمضان** کا اعتکاف ہو گا، تمام عاشقانِ رمضان اپنے شہر کے متعلقہ ذمہ داران سے اس کی معلومات حاصل کر کے ابھی سے تیاری شروع کر دیجئے۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سنّتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
تم سُدھر جاؤ گے پاؤ گے برکتیں مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
فضلِ ربّ سے ہدایت بھی مل جائے گی مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
نیکیوں کا تمھیں خوب جذبہ ملے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

ربّ کی رحمت سے جنّت میں پاؤ گے گھر مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

(وسائلِ بخشش مرمم، ص، 639)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔ اس مدنی تحریک کو آپ جو مدنی عطیات (چندہ) پیش کرتے ہیں ان کو شرعی و تنظیمی رہنمائی سے خرچ کیا جاتا ہے۔ دعوت اسلامی کے شعبوں میں سے **چند شعبہ جات** کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے:

جامعۃُ المدینہ (عالِم دین و عالمہ بنانے والا شعبہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت نیکی کی دعوت اور علمِ دین کی اشاعت کیلئے جامعات المدینہ قائم ہیں جن میں طلبۂ کرام کو مفت تعلیم کے ساتھ ساتھ قیام و طعام اور ضروری سہولیات (مثلاً کمپیوٹر لیب، مطالعے کے لیے مناسب جگہ و کتابیں، طِبّی علاج کے لیے ادویات وغیرہ) بھی بِلا مُعاوَضہ فراہم کی جاتی ہیں۔ اس نظام کو چلانے کیلئے صرف پاکستان میں قائم جامعات المدینہ کی تعمیرات کے علاوہ سالانہ اَخراجات کروڑوں میں ہیں جو آپ ہی کے دیئے ہوئے مدنی عطیات (چندے) سے پورے کئے جاتے ہیں۔ جامعات المدینہ اوران میں زیرِ تعلیم طلبہ وطالبات کی تعداد ملاحظہ کیجئے:

تعداد جامعات المدینہ (ملک وبیرونِ ملک)	546 (پانچ سو چھیالیس)
طلبۂ کرام وطالبات کی تعداد	تقریباً 40109 (چالیس ہزار ایک سو نو)
اساتذہ وغیرہ کل مدنی عملہ (اسٹاف)	تقریباً 4124 (چار ہزار ایک سو چوبیس)
فارغ التحصیل طلبہ وطالبات	6871 (چھ ہزار آٹھ سو اِکہتّر)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: صَدقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے۔ (المعجم الکبیر، ۴/۲۷۴، حدیث: ۴۴۰۲)

مدرسۃُ المدینہ (تعلیمِ قرآن عام کرنے والا شعبہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضانِ نظر سے ملک و بیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے تحت ہزاروں مدارسُ المدینہ قائم ہیں جن میں مدنی منّے اور مدنی منّیاں قرآنِ پاک کی مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ان مدارس المدینہ میں پڑھنے والوں کو سُنّتوں کا پیکر بنانے کیلئے ان کی مدنی تربیت بھی کی جاتی ہے۔ صرف پاکستان میں قائم مدارسُ المدینہ کی تعمیرات کے علاوہ سالانہ اَخراجات کروڑہا کروڑ ہیں۔ مدارسُ المدینہ اور ان میں زیرِ تعلیم مدنی منّے اور مدنی منّیوں کی تعداد ملاحظہ کیجئے:

تعداد مدارس المدینہ (ملک و بیرونِ ملک)	2761 (دو ہزار سات سو اِکسٹھ)
تعداد مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں (ملک و بیرونِ ملک)	تقریباً 128413 (ایک لاکھ اٹھائیس ہزار چار سو تیرہ)
اساتذہ وغیرہ کل مدنی عملہ (اسٹاف)	تقریباً 7198 (سات ہزار ایک سو اٹھانوے)
حفظِ قرآن مکمل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی تعداد	تقریباً 74329 (چوہتّر ہزار تین سو اُنتیس)
ناظرہ قرآن کی تکمیل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی تعداد	تقریباً 215822 (دو لاکھ پندرہ ہزار آٹھ سو بائیس)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بے شک مسلمان کا صَدقہ عمر بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے اور اللہ پاک اس کی برکت سے صَدقہ دینے والے سے بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت دُور کر دیتا ہے۔ (معجم کبیر، ۱۷/۲۲، حدیث: ۳۱)

خُدّامُ المَساجد (مسجدیں بنانے والا شعبہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی، مسجد بھرو تحریک کے ساتھ ساتھ "مسجد بناؤ تحریک" بھی ہے۔ ملک و بیرونِ ملک اس وقت کم و بیش 589 مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔ سینکڑوں مساجد، مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) بن چکے ہیں۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بے شک صَدقہ کرنے والوں کو صَدقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور

بلاشبہ مسلمان قیامت کے دن اپنے صَدقہ کے سائے میں ہو گا۔(شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۲، حدیث:۳۳۴۷)

فیضانِ مدینہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! مساجد کی تعمیرات کے ساتھ ساتھ مدنی مراکز "**فیضانِ مدینہ**" بنائے جاتے ہیں، **ملک و بیرونِ ملک** تقریباً 407 **فیضانِ مدینہ** قائم ہیں۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بیشک صَدقہ ربّ کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔**

(ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقۃ، ۲/۱۴۶، حدیث:۶۶۴)

مدرسۃُ المَدِینہ بالغان (بالغ اسلامی بھائیوں میں تعلیم قرآن عام کرنے والا شعبہ)

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! مدرسۃ المدینہ بالغان کے ذریعے بالغ (بڑی عمر کے) اسلامی بھائیوں کو مختلف مقامات (مثلاً مساجد، دفاتر، مارکیٹ، دُکان وغیرہ) اور مختلف اوقات میں فی سبیل اللہ ناظرہ تعلیمِ قراٰن کے ساتھ ساتھ نماز کے بُنیادی مسائل بتائے جاتے ہیں، سُنّتیں اور آداب سکھائے جاتے ہیں۔ **ملک و بیرونِ ملک مدرسۃ المدینہ بالغان** کی تعداد تقریباً 13853 (تیرہ ہزار آٹھ سو ترپّن) اور پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً 89043 (نواسی ہزار تینتالیس) ہے۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بے شک مسلمان کا صَدقہ عمر بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے اور اللہ پاک اس کی برکت سے صَدقہ دینے والے سے تکبُّر وتَفاخُر** (بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت) **دور کر دیتا ہے۔** المعجم الکبیر، ۱۷/۲۲، حدیث:۳۱

مدرسۃُ المَدِینہ بالغات (بالغہ اسلامی بہنوں میں تعلیم قرآن عام کرنے والا شعبہ)

جس طرح بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں میں تعلیمِ قراٰن عام کرنے کا سلسلہ جاری ہے، اِسی طرح بڑی عمر کی اسلامی بہنوں میں بھی قراٰنِ پاک کی تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھنے والیوں کی تعداد تقریباً 63 ہزار سے زائد ہے۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: صبح سویرے صَدقہ دو کہ بلا صَدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۴، حدیث: ۳۳۵۳

ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع ﴿اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں﴾

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! ہزاروں مقامات پر اِسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماعات ہوتے ہیں، جن میں ہر ہفتے لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرکے علمِ دِین حاصل کرتے ہیں، صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے 529 جبکہ اسلامی بہنوں کے 6501 ہفتہ واراِجتماعات ہورہے ہیں۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو اللہ پاک کی رِضا کی خاطِر صَدقہ کرے تو وہ (صَدقہ) اس کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔

ملک وبیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے مدارسُ المدینہ، جامعاتُ المدینہ اوردیگر شعبہ جات کے جُملہ اَخراجات کے لیے اپنے مدنی عطیات (چندے) سے تعاوُن فرمائیے اور ثوابِ جاریہ کے حق دار بن جائیے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! 15 شعبان کے روزے کی ایک خاص فضیلت ہے، آیئے سُنیے اور روزہ رکھنے کا ذہن بنایئے، چنانچہ

15 شَعبان کاروزہ

حضرت سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظیم ہے: جب 15 شعبان کی رات آئے تو اس میں قیام (یعنی عبادت) کرو اور دن میں روزہ رکھو۔بے شک اللہ پاک غروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلی فرماتا اور کہتا ہے: ”ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ اُسے بخش دُوں! ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ

اُسے روزی دُوں! ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اُسے عافیت عطا کروں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اُس وَقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔" (سُنَنِ اِبن ماجہ ج۲،ص۱۶۰حدیث ۱۳۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃ المدینہ میں داخلے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا شعبہ **جامعۃ المدینہ للبنین** (اسلامی بھائیوں کیلئے) جامعۃ المدینہ للبنات (اسلامی بہنوں کیلئے) علمِ دین کی شمع فروزاں کرنے میں شب و روز مصروفِ عمل ہے۔ جامعات المدینہ میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی پھولوں کی روشنی میں طلبۂ کرام وطالبات کو علمِ دِین کے نُور سے منور کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی واخلاقی تربیت بھی دی جاتی ہے، جامعۃ المدینہ سے فارغ ہونے والے مدنی علما اور مَدَنِیَّہ اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے کئی شعبہ جات میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں، بہن، بھائیوں اور عزیز واقارِب کو جامعۃ المدینہ میں داخلے کی ترغیب دِلائیے۔ **امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:** ہر مسلمان کو چاہیے کہ کم از کم اپنے ایک بیٹے اور بیٹی کو عالم وعالمہ بنائے۔ جامعات المدینہ میں درسِ نظامی (عالم وعالمہ کورس) کے داخلے جاری ہیں۔

داخلوں کی آخری تاریخ: 26 شوال المکرم1439ھ (11جولائی2018ء):

اسلامی بھائیوں کے داخلوں کے لئے اپنے قریبی جامعۃ المدینہ للبنین میں دن **10 تا 1** اور اسلامی بہنوں کے داخلوں کیلئے اپنے قریبی جامعات المدینہ للبنات میں ہر **جمعرات کو صبح 9:00 تا 1:00** رابطہ کیا جاسکتا ہے ۔

رابطہ نمبر۔(0311-1753826)۔۔(صرف اسلامی بھائیوں کیلئے)

jamiatulmadina@dawaeislami.net: jamiapak@dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اورآداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نَبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنت نشان ہے جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵)

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

قبرستان کی حاضری کے مدنی پھول!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالہ ”163 مدنی پھول“ سے قبرستان کی حاضری کے مُتعلق مَدنی پھول سنتے ہیں۔ چنانچہ

نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظیم ہے: میں نے تمہیں زیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، لیکن اب تم قبروں کی زیارت کرو، کیونکہ یہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ (اِبن ماجہ، ۲/۲۵۲، حدیث: ۱۵۷۱) قبورِ مسلمین کی زیارت سنّت اور مزاراتِ اولیاءِ کرام و شُہَداءِ عظام کی حاضری سعادت بَرسعادت اور نہیں ایصالِ ثواب مَندُوب (یعنی پسندیدہ) ہے، (فتاوی رضویہ مخرّجہ، ۹/۵۳۲) (ولیُّ اللہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو رَکعت نَفل پڑھے، ہر رَکعت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ کے بعد ایک بار اٰیَۃُ الْکُرْسِی اور تین بار سُورۂ اِخلاص پڑھے اور اس نَماز کا ثواب صاحبِ قَبر کو پُہنچائے، اللہ پاک اس فوت شدہ بندے

کی قَبْر میں نور پیدا کرے گا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا، (عالمگیری، ۵/ ۳۵۰) مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو (ایضاً) قَبْر کو بوسہ نہ دیں، نہ قَبْر پر ہاتھ لگائیں، (فتاوٰی رضویہ مخرّجہ، ۹/ ۵۲۲، ۵۲۶) بلکہ قبر سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو جائیں، قَبْر کو سجدۂ تعظیمی کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیّت ہو تو کفر ہے (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ، ۲۲/ ۴۲۳) قبرِستان میں اُس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ ’’رَدُّالْمُحتار‘‘ میں ہے: (قبرِستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۱/ ۶۱۲) کئی مزاراتِ اولیاء پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سَہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں مِسمار (یعنی توڑ پھوڑ) کر کے فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکرو اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتِحہ پڑھ لیجئے زیارتِ قبر میّت کے مُواجَہہ میں (یعنی چِہرے کے سامنے) کھڑے ہو کر ہو اور اس (یعنی قبر والے) کی پائِنتی (پا۔اِن۔تی۔ یعنی قدموں) کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔ (فتاوٰی رضویہ مخرّجہ، ۹/ ۵۳۲)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب ’’بہارِ شریعت‘‘ حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب ’’سنّتیں اور آداب‘‘ ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو　　سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَاحت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جلد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہو گا، جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ فردوس الاخبار، باب الیاء، ۲/۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں دُرُود دافعِ جُملہ بلا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا☆بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لالچ بُری بلا ہے!

حضرت سَیِّدُنا اَبُو ہُرَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: بَنِی اِسْرائِیل میں بہت سے عجائبات (Wonders) تھے، لہٰذا لوگوں کو اُن کے

بارے میں بتایا کرو کہ اِس میں کوئی حَرَج نہیں، اگر میں تمہارے سامنے دو بُوڑھی عورتوں کا قِصَّہ بیان کروں تو ضَرور تمہیں تَعَجُّب ہو گا۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی، یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اِرشاد فرمایئے، تو نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بَنِی اِسْرَائِیل کا ایک شخص اپنی بیوی سے بہت مَحَبَّت کیا کرتا تھا، اُن دونوں کے ساتھ اُن کی نابینا اور بُوڑھی مائیں بھی رہتی تھیں، شوہر کی ماں ایک نیک سیرت اور سچّی خاتون تھی جبکہ بیوی کی ماں کا کِردار اِنتہائی بُرا تھا، وہ اپنی بیٹی کو اُس کے شوہر کی ماں کے خِلاف بھَڑکایا کرتی تھی، بالآخر ایک دن بیوی نے اپنے شوہر سے کہہ ڈالا کہ میں تم سے اُس وَقْت تک خوش نہیں ہوسکتی جب تک کہ تم اپنی ماں کو مجھ سے دُور نہ کردو!، چونکہ اُس کا شوہر بیوی کی مَحَبَّت میں اَندھا ہوچکا تھا لہٰذا اُس نالائق نے بیوی کے کہنے پر اپنی ماں کو اُٹھایا اور دُور کسی جنگل میں چھوڑ آیا تاکہ درندے اُسے کھاجائیں اور خود واپس آگیا۔ جب شام ہوئی تو اُس کی بُوڑھی ماں کو دَرِندوں نے گھیر لیا، اِتنے میں ایک فِرِشتہ تشریف لایا اور اُس بُڑھیا سے سُوال کیا: یہ کیسی آوازیں ہیں جنہیں میں تیرے آس پاس سُن رہا ہوں؟ بُڑھیا نے کہا: بہت اچّھی، یہ تو گائے، اُونٹ اور بکری کی آوازیں ہیں۔ فِرِشتے نے دُعا دی: اچّھا ہی ہو۔ اِتنا کہہ کر وہ چلا گیا۔ جب صُبْح ہوئی تو پُوری وادی اُونٹوں، گائیں اور بکریوں سے بھَری ہوئی تھی۔ دُوسری طرف اُس کے بیٹے کو خیال آیا کہ (آج) ماں کے پاس جاکر دیکھتا ہوں کہ اُس کے ساتھ کیا ہوا؟ چنانچہ جب وہ اُس جنگل میں پہنچا تو اُونٹ، بکریوں اور گائیں سے بھری وادی دیکھ کر حَیرت زدہ ہو گیا۔ اُس نے اپنی ماں سے پوچھا! اے میری ماں! یہ کیا ماجرا ہے؟ ماں نے کہا! اے میرے بیٹے! یہ سب اللہ کی طرف سے رِزْق اور اُس کی عطا ہے جبکہ تُو نے میری نافرمانی کرکے میرے مُعاملے میں اپنی بیوی کو راضی کیا تھا۔ یہ سُن کر نالائق بیٹے نے اپنی نابینا ماں کو اُٹھایا اور اللہ پاک کی طرف سے اُسے عطا کردہ نعمتوں یعنی اُونٹوں، گائیں اور بکریوں کو ہانکتا ہوا خوشی خوشی گھر لے آیا۔ یہ منظر دیکھ کر لالچی بیوی کے مُنہ

میں پانی آگیا، اُس نے کہا: میں تم سے اُس وَقْت تک خوش نہیں ہوسکتی جب تک کہ تم میری ماں کو بھی اُسی جگہ نہ چھوڑ آؤ جہاں اپنی ماں کو چھوڑ آئے تھے تاکہ اُسے بھی وہی نعمتیں مِل جائیں جو تمہاری ماں کو مِلی ہیں۔ چنانچہ شوہر، بیوی کی بُوڑھی ماں (یعنی اپنی ساس) کو بھی وَہیں چھوڑ آیا جہاں اپنی ماں کو چھوڑا تھا اور پھر واپس پلٹ آیا۔ جب شام ہوئی تو دَرِندوں نے اُسے گھیر لیا اور اُس کے پاس وہی فِرِشْتہ تشریف لایا، جسے اللہ پاک نے اِس سے پہلے ایک بُوڑھی عورت یعنی شوہر کی ماں کی طرف بھیجا تھا۔ فِرِشْتے نے پوچھا: اے بُڑھیا! یہ آوازیں کیسی ہیں؟ جنہیں میں تیرے آس پاس سُن رہا ہوں؟ بولی: بہت بُری، اللہ پاک کی قسم! بہت ڈر لگ رہا ہے۔ یہ دَرِندوں کی آوازیں ہیں، یہ تو مجھے کھا ہی ڈالیں گے۔ فِرِشْتے نے کہا: بُرا ہی ہو! یہ کہہ کر فِرِشْتہ چلا گیا۔ دَرِندے اُس پر جھپٹے اور اُسے چیر پھاڑ کر کے اُس کا کام تمام کر دیا۔ جب صُبْح ہوئی تو اُس کی لالچی بیوی نے شوہر سے کہا: جائیے اور جا کر خَبَر لیجئے کہ میری ماں کے ساتھ کیا ہوا؟ چنانچہ اُس کا شوہر بیوی کی ماں کی خَبَر لینے کے لئے جنگل کی جانب روانہ ہوگیا۔ جب وہ جنگل میں پہنچا تو وہاں اُسے اپنی بُوڑھی ساس (Mother-in-Law) کی ہڈیاں ملیں۔ وہ (ہڈیاں اُٹھا کر) گھر آگیا، جب اُس نے اپنی لالچی بیوی کو اُس کی ماں کا حال سُنایا تو اُسے شدید رَنْج ہوا۔ شوہر نے بُڑھیا کی ہڈیوں کو ایک چادر میں اُٹھایا اور اُنہیں اُس کی بیٹی کے آگے رکھ دیا، لالچی عَورت اپنی بُوڑھی ماں کی جُدائی کا صَدْمہ برداشت نہ کر سکی اور وہ بھی مَوْت سے ہم آغوش ہوگئی۔ (المنتظم، ذکر اقوام من القدماء، ۲/۱۶۸، ملخصاً)

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت　　شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گِلا ہے

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت　　سچ ہے کہ بُرے کام کا اَنجام بُرا ہے

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۴۹۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **لالچ** بُری بَلا ہے، **لالچ** اِنسان کو اَندھا کر دیتی ہے، **لالچ** عَقْل پر پَردہ ڈال دیتی ہے، **لالچ** کی نَحوست کے سبب دِل سے خَوْفِ خُدا نکل جاتا ہے، **لالچ** کی وجہ سے اِنسان اَپنوں کا دُشمن بن جاتا ہے، **لالچ** کے سبب بندہ لوگوں کے اِحسانات کو بُھلا دیتا ہے، **لالچ** انسان کو غِیْبَت، چُغلخوری، دل آزاری اور اِلزام تَراشی پر اُبھارتی ہے، **لالچ** فتنوں کو جَگاتی ہے، **لالچ** اچّھے بُرے کی تمیز بُھلا دیتی ہے، **لالچ** اِنسان کو ظُلْم پر اُبھارتی ہے، **لالچ** بڑوں کے ادب سے مَحروم کر دیتی ہے، **لالچ** بَھلائی اور خَیر خواہی کا جذبہ خَتم کر دیتی ہے، **لالچ** اِنسان کو مَفاد پَرَستی سکھاتی ہے، **لالچ** اِنسان کے دل سے ہمدردی کا جذبہ نکال دیتی ہے، **لالچ** دُنیا و آخرت میں ذِلّت و رُسوائی کا سبب بنتی ہے، **لالچ** اِنسان کو بے سُکونی میں مُبْتَلا کر دیتی ہے، **لالچ** اِنسان کو اَکیلا کر دیتی ہے، **لالچ** اِنسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی اور **لالچ** کا اَنجام اِنتہائی بَھیانک ہوتا ہے۔ اَلْغَرَض **لالچ** کی تباہ کاریاں اِس قَدر زِیادہ ہیں کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔

لٰہذا عقلمندی اِسی میں ہے کہ ہم لالچ اور دوسروں کے مال پر نظر رکھنے سے بچتے ہوئے قَناعت اور سادَگی کو اپنائیں، یُوں ہماری زندگی (Life) بھی پُر سُکون گزرے گی اور دنیا و آخرت میں بھی ہمیں اِس کی خوب خوب بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔ بَیان کردہ حکایت سے یہ مَدَنی پھول بھی مِلا کہ کسی کے خِلاف سازِش کرنے کا اَنجام بہت بُرا ہوتا ہے کیونکہ جو کسی کے لئے گڑھا کھودتا ہے، بالآخر ایک دن وہ خود ہی اُس گڑھے میں گِر جاتا ہے، چنانچہ

جو کسی کیلئے گڑھا کھودے تو خود ہی اُس میں گرتا ہے!

حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بِن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ ایک مَرْتَبہ حضرت کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُن سے کہا: "تورات شریف میں ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کے لئے گڑھا کھودتا ہے وہ خود اُس

میں گر جاتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُاللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''اِسی طرح کا مضمون تو قرآنِ کریم میں بھی موجود ہے۔ حضرت کَعْب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پوچھا: کہاں ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرْشاد فرمایا: یہ آیت پڑھ لو:

وَ لَا یَحِیْقُ الْمَكْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اور بُرا داؤں (فریب) اپنے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے۔ (پ ۲۲، فاطر: ۴۳)

(تفسیر قرطبی، فاطر، تحت الآیۃ: ۴۳، ۷/ ۲۶۱ ملخصاً)

کسی کے خلاف سازش نہ کرو

امام زُہری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ اَکرم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: تم کسی کے خلاف سازِش نہ کرو اور نہ ہی کسی سازِش کرنے والے کی مدد کرو کیونکہ اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے:

وَ لَا یَحِیْقُ الْمَكْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اور بُرا داؤں (فریب) اپنے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے۔ (پ ۲۲، فاطر: ۴۳)

(تفسیر قرطبی، فاطر، تحت الآیۃ: ۴۳، ۷/ ۲۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! حِرْص اور لالچ آپس میں مُتَرادِف یعنی دو ایسے الفاظ ہیں جن کا معنیٰ ایک ہی ہے، لالچ اُردو زبان کا جبکہ حِرْص عَرَبی زبان کا لفظ ہے۔ حِرْص و لالچ کسی چیز کی مزید خواہش کرنے کا نام ہے اور یہ کسی بھی چیز کی ہو سکتی ہے، جیسا کہ

حِرص کی تعریف

حکیم الاُمَّت حضرت مُفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: کسی چیز سے جی نہ بھرنے اور ہمیشہ زیادَتی کی خَواہِش رکھنے کو حِرص اور حِرص رکھنے والے کو حَرِیص (Greedy) کہتے ہیں۔[1] لہٰذا مزید مال کی خَواہش رکھنے والے کو "**مال کا حَرِیص**" کہیں گے، مزید کھانے کی خَواہش رکھنے والے کو "**کھانے کا حَرِیص**" کہا جائے گا، نیکیوں میں اِضافے کے تمَنَّائی کو "**نیکیوں کا حَرِیص**" جبکہ گناہوں کا بوجھ بڑھانے والے کو "**گناہوں کا حَرِیص**" کہیں گے۔ شَیْخُ الْحَدِیْث حضرت علّامہ عَبْدُالْمُصْطَفٰے اَعْظَمِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: لالچ اور حِرص کا جذبہ خوراک، لباس، مکان، سامان، دَولت، عِزّت، شُہرت اَلْغَرَض ہر نعمت میں ہُوا کرتا ہے۔[2]

مگر آج ہم جس حِرص و لالچ کے بارے میں سُنیں گے اِس سے مراد بُری لالچ ہے۔ لالچی انسان نہایت قابِلِ رَحم ہوتا ہے، اِس لئے کہ ہوشیار لوگ طرح طرح سے لالچ دلا کر اِسے بیوقوف بنا کر اپنے کام نکلواتے ہیں، مثلاً کبھی کوئی نوکری کا جھانسہ دے کر اِس سے پیسے بٹورتا ہے، کبھی یہ مُختلِف اِداروں اور کمپنیوں کے پُرکشش پیکیجز کے جال میں پھنس جاتا ہے، کبھی اِنعام کا لالچ اِسے زندگی بھر کی جمع پُونجی سے محروم کروا دیتا ہے، کبھی یہ مزید اچّھی نوکری کے چکر میں لگی بندھی نوکری (Job) سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، کبھی راتوں رات اَمیر و کبیر بننے کا لالچ اِسے لے ڈُوبتا ہے، دَولت کا لالچ کبھی اِسے مُختلِف مُقدَّمات میں پھنسوا دیتا ہے، کبھی یہ عُہدہ و مَنْصَب کے لالچ میں رِشوت خوری کے گناہ میں جا پڑتا ہے مگر جب آنکھ کُھلتی ہے تو اِسے اپنے کئے پر بہت پچھتاوا ہوتا ہے لیکن "**اب پچھتائے کیا ہُوت جب چِڑیاں چُگ**

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۷/ ۸۶ بتغیر

2 ... جنتی زیور، ص ۱۱۱ ملخصاً۔ فیضان ریاض الصالحین، ص ۲۷۸

گئیں کھیت۔" آیئے! ایسے ہی ایک بیوقوف اور لالچی شخص کا واقعہ سُنتے ہیں جسے عزّت کی دال روٹی نصیب تھی مگر اچھّا کھانے کی حرص نے اُسے ایک مالدار دوست کے تلوے چاٹنے پر مجبور کر دِیا، جس کی وجہ سے نہ صرف اُس کی عزّتِ نفس مَجرُوح ہو کر رہ گئی بلکہ اُسے ذِلّت ورُسوائی کا سامنا بھی کرنا پڑا ، چنانچہ

دَولت کے لالچ میں دوستی کرنے کا اَنجام

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "حِرص" کے صَفْحہ نمبر 218 پر ہے کہ ایک غریب آدَمی کے 3 بیٹے تھے، جو کچھ اُسے دال روٹی مُیَسَّر آتی خُود بھی کھاتا اور اُنہیں بھی کھلاتا۔ اُن میں سے ایک بیٹا باپ کی غُربت اور دال روٹی سے ناخُوش رہتا تھا چُنانچہ اُس نے ایک دولت مند نوجوان سے دوستی کرلی اور اچھّا کھانا ملنے کے لالچ میں اُس کے گھر آنے جانے لگا۔ ایک دن اُن کے درمیان کسی بات پر اَن بَن ہوگئی۔ دَولت مند نے اپنی اَمیری کے غُرور میں اُسے خُوب مارا پیٹا اور اُس کے دانت توڑ ڈالے۔ تب وہ غریب دل ہی دل میں توبہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میرے باپ کی پیار سے دی ہوئی دال روٹی اِس مار دھاڑ اور ذِلّت کے تَرنِوالے سے بہتر ہے، اگر میں اچھّے کھانے پینے کی حرص نہ کرتا تو آج اِتنی مار نہ کھاتا اور میرے دانت نہیں ٹُوٹتے۔ (حرص، ص۲۱۸)

مال کی حِرص مت کرو اِس میں
دو جہاں کا وبال رکھا ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص۴۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حِکایت میں بالخُصُوص اُن لوگوں کے لئے عبرت کے مدنی پھول ہیں کہ جو مال و دَولت یا جاہ و مَنصب وغیرہ کی ہَوَس میں اپنی آخرت کو داؤ پر لگا دیتے، دَر دَر کی ٹھوکریں کھاتے اور پھر بعد میں پچھتاتے ہیں۔ یاد رکھئے! اللہ پاک نے جس کا جتنا رِزْق مُقَدَّر فرما دِیا ہے اُسے وہ مِل کر رہے گا، لٰہذا عافِیَّت اِسی میں ہے کہ جتنا اللہ پاک نے ہمیں نوازا ہے ہم اُسی پر قناعت کرنا سیکھیں، بقدرِ کِفایت ہی روزی کمائیں اور زِیادہ کی لالچ کا خیال بھی اپنے دل و دماغ سے نکال دیں، کیونکہ اِنسانی فِطْرَت میں یہ بات شامِل ہے کہ اگر اُس کے پاس مال و دَولت کا ڈھیر سارا خزانہ بھی ہاتھ لگ جائے تَب بھی اُس کی حِرْص پُوری نہیں ہو سکتی اور مَزید مال و دَولت کی تَمَنَّا اُس کے دل میں باقی رہے گی ، چنانچہ

رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: بُوڑھے کا دل دو(2) چیزوں کی مَحبَّت میں جوان ہی رہتا ہے: (1) زندگی اور (2) مال کی مَحبَّت۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ، باب کراھۃ الحرص... الخ، ص۴۰۳ ، حدیث:۱۰۴۶) ایک اور مقام پر اِرْشاد فرمایا: اگر ابنِ آدم کے پاس سونے کی ایک وادِی ہو تو چاہے گا کہ اُس کے پاس دو(2) وادیاں ہوں اور اُس کے مُنہ کو مٹّی کے سِوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو اللہ پاک سے تَوبہ کرے تو اللہ کریم اُس کی تَوبہ قَبول فرماتا ہے۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لو أن لابن آدم... الخ، ص۴۰۴، حدیث:۱۰۴۹)

یا خدا ماہِ رمضاں کے صدقے　　سچّی توبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے　　یا خدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کس قدر بہترین

اَنداز میں حِرص کے بارے میں ہماری رَہنمائی فرمائی کہ انسان کی حرص کبھی پوری نہیں ہوتی، اگر اُسے سونے سے بھری وادِیاں بھی مِل جائیں تب بھی مزید کی خواہش کرتا ہے اور ہر گز وہ یہ نہیں سمجھتا کہ بس اب مجھے مال و دَولت کی ضرورت نہیں۔ بہر حال ہمیں چاہئے کہ ہم مال سے دل لگانے کے بجائے اسے اچھی جگہوں پر خرچ کرکے اپنے لئے نجات کا سامان کریں۔ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مال کی حقیقت سے اچھی طرح آگاہ تھے، یہی وجہ ہے کہ یہ حضرات ساری زندگی مال کی مَذمَّت اور اس کی تباہ کاریوں کو بَیان فرماتے رہے۔ آیئے! عبرت کے لئے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے چند اَقوال سُنئے اور مال کی مَحبَّت کو ہمیشہ کے لئے اپنے دل و دماغ سے نکال پھینکئے، چنانچہ

مال کی مَذمَّت کے بارے میں اَقوالِ بُزرگانِ دِین

☆حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا حسن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم! جو دِرہَم (یعنی دَولت) کی عزّت کرتا ہے، اللہ پاک اُسے ذِلّت دیتا ہے۔ ☆منقول ہے، سب سے پہلے دِرہَم و دِینار بنے تو شیطان نے اُن کو اُٹھا کر اپنی پیشانی پر رکھا پھر اُن کو چُوما اور بولا: جس نے اِن سے مَحبَّت کی وہ میرا غلام ہے۔ ☆حضرت سَیِّدُنا سُمَیط بن عَجلان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دِرہَم و دِینار (مال و دَولت) مُنافِقوں کی لگامیں ہیں، وہ اِن کے ذَرِیعے دوزخ کی طرف کھینچے جائیں گے۔ ☆حضرت سَیِّدُنا یَحییٰ بن مُعاذ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دِرہَم بِچّھو ہیں، اگر تم اِس کے زہر کا اُتار نہیں جانتے تو اِسے مت پکڑو کیوں کہ اگر اِس نے ڈَس لیا تو اِس کا زہر تمہیں ہلاک کر دے گا۔ عَرض کی، اِس کا اُتار (علاج) کیا ہے؟ فرمایا: حلال طریقے سے حاصِل کرنا اور اِس کے حُقُوقِ واجِبہ (زکوۃ وغیرہ) ادا کرنا۔ ☆حضرت سَیِّدُنا علاء بن زِیاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے

ہیں: دنیا خوب بناؤ سنگھار کر کے میرے سامنے مِثالی صورت میں آئی۔ میں نے کہا: میں تیرے شَر سے اللہ کریم کی پناہ چاہتا ہوں۔ وہ بولی: اگر آپ مجھ سے محفوظ (Safe) رہنا چاہتے ہیں تو دِرہَم و دینار (مال و دولت) سے نفرت کیجئے کیوں کہ دِرہَم و دِینار وہ چیزیں ہیں جن کے ذَرِیعے آدمی ہر قسم کی دنیا حاصِل کرتا ہے لہٰذا جو اِن دونوں سے صَبْر کرے گا یعنی دُور رہے گا وہ دنیا سے بھی صَبْر کرلے گا۔ ☆ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عَرَبی اَشعار نَقْل کئے ہیں، جن کا ترجَمہ کچھ یوں ہے: میں نے تو (یہ راز) پالیا ہے، لہٰذا تم بھی اِس کے علاوہ کچھ اور گُمان مت کرو اور یہ نہ سمجھو کہ تقویٰ اِس دِرہَم (مال و دَولت) کے پاس ہے۔ تو جب تم اِس (مال و دَولت) پر قادِر ہونے کے باوُجُود اِسے چھوڑ دو تو جان لو کہ تمہارا تقویٰ ایک مسلمان کا تقویٰ ہے۔ کسی آدمی کی قمیص پر لگے ہوئے پَیوند یا پِنڈلی سے اُوپر کی ہوئی شلوار یا اُس کی پیشانی جس پر (سجدے کے) نِشانات ہوں، اُنہیں دیکھ کر دھوکہ نہ کھانا بلکہ یہ دیکھنا کہ وہ دِرہَم (مال و دَولت) سے مَحبَّت کرتا ہے یا اُس سے دُور رہتا ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب ذم البخل... الخ، ۲۸۸/۳)

حُبِّ دنیا سے تُو بچا یاربّ عاشِقِ مُصْطَفٰے بنا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! مال کی مَحبَّت کیسی منحوس آفت ہے۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! آج ہمارا مُعاشَرہ مال کی مَحبَّت کے پھندے میں بُری طرح پھنس چُکا ہے، جسے دیکھو اُس پر مال و دَولت جمع کرنے اور بینک بیلنس بڑھانے کا جُنون سُوار ہے، **"پیسہ ہو چاہے جیسا ہو"** جیسی بُری سوچ نے حلال و حرام کی تمیز ہی ختم کر کے رکھ دی ہے، اِتنا جمع کرلیا کہ ساتوں نسلیں کھائیں جب بھی ختم نہ ہو مگر مال جمع کرنے کا نشہ ہے کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا، کثیر جائیدادیں (Properties) اور کمپنیاں

بنالیں،ڈیکوریشن سے آراستہ مکانات تعمیر کرلئے،بہترین مَلبُوسات سے اَلماریاں بھری پڑی ہیں، دوکانوں، فیکٹریوں، پیٹرول پمپس، ہوٹلز اور مارکیٹس سے لاکھوں لاکھ کرایہ آرہا ہے،عالیشان کاریں، جدید ترین لیپ ٹاپ، آئی پیڈ، موبائلز اور جدید مشینیں مَوجود ہیں، مگر لالچ کم ہونے کے بجائے مزید بڑھتی ہی چلی جارہی ہے،لالچ کی خاطِر ملاوٹ شدہ چیزیں خالص جبکہ دو نمبر چیزیں ایک نمبر ظاہر کرکے بیچ کر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِسے خُدا کے فَضْل کا نام دیا جارہا ہے،عِزّت وشہرت اور مَنْصب کے حُصول کی لالچ میں رِشوت دینے اور دوسروں کا حق مارنے سے بھی گریز نہیں کیا جارہا۔ پُر آسائش زندگی گزارنے کے باوجود بھی کچھ اِس طرح کی خواہشات دل میں مچلتی رہتی ہیں کہ

اے کاش!میں بھی فُلاں کی طرح سیٹھ ہوتا،اے کاش!فُلاں کی طرح میرا بھی عالیشان بنگلہ ہوتا، اے کاش!میں بھی فُلاں کی طرح مُختلِف مُلکوں اور شہروں کی سیر وسِیاحَت پر قُدرت پاتا،اے کاش!میں بھی فُلاں کی طرح ٹھاٹ باٹ سے زندگی گُزارتا،اے کاش!میں بھی فُلاں کی طرح مَنْصَب ووَزارت کے مزے لُوٹتا،اے کاش!میں بھی فُلاں کی طرح جائیدادوں کا مالک ہوتا،اے کاش!میرے پاس بھی فُلاں کی طرح جدید ترین کاریں،اسکوٹریں اور دیگر سَہُولیات ہوتیں،اے کاش!فُلاں کی طرح میری شُہرت کے بھی ڈَنکے بجنے لگ جائیں وغیرہ وغیرہ۔

ہم غور کریں کہ کبھی نیک لوگوں اور سُنَّتوں پر عمل کرنے والوں کو دیکھ کر بھی کیا ہمارے دل میں سنّتوں پر عمل اور نیکیاں کرنے کی حِرْص پیدا ہوئی؟،عاشِقانِ رسول کو خَوفِ خدا و عِشْقِ مُصْطَفٰے میں روتا دیکھ کر کیا ہم نے بھی اُن جیسا بننے کی تمنّا کی؟زائرینِ مکّہ و مدینہ کو دیکھ کر کیا ہمارے اندر بھی زِیارتِ حَرَمَیْنِ شَرِیْفَیْن کے لئے بے قَراری پیدا ہوئی؟،کسی کو فَرْض نمازوں،تَہَجُّد،اِشراق وچاشت،اَوّابِیْن اور صَلٰوۃُ التَّوْبَہ پڑھتا دیکھ کر کیا ہمارے اندر بھی اِن نمازوں کے اِہتمام کا جذبہ بیدار ہوا؟کسی کو تلاوتِ

قُرآن کرتا دیکھ کر کیا ہمارے دل میں بھی تلاوتِ قُرآن کی حِرص پیدا ہوئی؟، حُفّاظِ قرآن اور طُلَبائے عِلْمِ دِین کو دیکھ کر کیا ہمارے اندر بھی حِفْظِ قُرآن اور عِلْمِ دِین کے حُصول کی تڑپ پیدا ہوئی؟ مَدَنی اِنعامات کے عامِلِیْن اور مَدَنی قافِلوں کے مسافِروں کو دیکھ کر کیا ہمارے دل میں مَدَنی اِنعامات پر عمل اور مَدَنی قافِلوں میں سَفَر کرنے کی کُڑھن پیدا ہوئی، 12 مَدَنی کام کرنے، سُنّتوں بھرے اِجتماعات اور مَدَنی مُذاکروں میں شرکت کرنے والے عاشِقانِ رسول کو دیکھ کر کیا ہمارے اندر بھی اِن مَدَنی کاموں کو کرنے کی حِرص پیدا ہوئی۔؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے بعض وہ خوش نصیب ہیں جو مختلف تنظیمی ذِمہ داریوں پر خدمتِ دِین کی سعادت پا رہے ہیں، ہم سب غور کریں کہ جو میری ذمہ داری ہے، اُس کے مطابق کیا میں وقت دے پارہاہوں کہ نہیں؟ اپنی ذِمہ داری کے تقاضے پورے کر پارہا ہوں کہ نہیں؟ میرے شہر / علاقے / گاؤں میں 12 مدنی کاموں کی دُھوم دھام ہے کہ نہیں؟ نئے نئے اسلامی بھائیوں پر اِنفرادی کوشش کرکے ان کو بھی مدنی ماحول سے وابستہ کرکے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرنے والا بنانے کا جذبہ ہے کہ نہیں؟ اگر جواب نفی میں ہو تو ہمیں اِس کی بھی حِرص ہونی چاہئے کہ **اے کاش!** میری ذِمہ داری کے عرصے میں ہر طرف سُنّتوں کی مدنی بہار آجائے، مسجدیں نمازیوں سے بھر جائیں، ہر طرف مدنی قافلوں کی رَیل پَیل ہو جائے، میرے ذِمّے جو جو اہداف ہیں، وہ پورے کرنے میں کامیاب ہو جاؤں، اللہ کرے ہمیں مدنی کاموں کو آگے سے آگے بڑھانے کی حِرص نصیب ہو جائے۔ اٰمین

کروں بے لَوث خدمت سُنّتوں کی　　شہا گر لُطف مجھ پر آپ کا ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیوں کی حِرص میں دنیاو آخرت کی کامیابی جبکہ مال کی مَحَبَّت ولالچ میں دِین و دُنیا کی تباہی وبَربادی ہے، بندہ مال کی لالچ میں مُبْتَلا ہو کر بسااوقات جُھوٹ جیسی بُری بیماری میں مُبْتَلا ہو جاتا ہے، دُنیوی لالچ کانشہ اِنسان کو اچھی صحبت سے محروم کروادیتا ہے اور بالآخر اُسے تباہی کے کَنارے لا کھڑا کرتا ہے۔ آیئے!اب دل تھام کر مالِ دنیا سے مَحَبَّت اور دُنیوی لالچ میں مُبْتَلا لالچیوں کے اَنجام پر مُشْتَمِل ایک نہایت عبرت ناک حکایت سُنئے اور عبرت حاصِل کیجئے، چنانچہ

تیسری روٹی کہاں گئی؟

حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں ایک آدمی نے عرض کی، یا رُوْحَ اللہ! میں آپ کی صُحبتِ بابَرَکت میں رہ کر آپ کی خدمت اور عِلْمِ شَرِیعَت حاصِل کرنا چاہتا ہوں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کو اِجازت عطا فرمادی۔ چلتے چلتے جب دونوں ایک نہر کے کَنارے پہنچے تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: آؤ کھانا کھالیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس تین (3) روٹیاں تھیں، جب ایک ایک روٹی دونوں کھا چُکے تو حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نہر سے پانی نوش فرمانے لگے، اُس شخص نے تیسری روٹی چُھپالی۔ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام پانی پی کر واپَس تشریف لائے تو روٹی مَوجود نہ پاکر پوچھا: **"تیسری روٹی کہاں گئی؟"** اُس نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا، مجھے نہیں معلوم۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام خاموش ہو رہے۔ تھوڑی دیر بعد فرمایا: آؤ آگے چلیں۔ راستے میں ایک ہرنی ملی جس کے ساتھ دو بچّے تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ہرنی کے ایک بچّے کو اپنے پاس بلایا، وہ آگیا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُسے ذَبْح کیا، بُھونا اور دونوں نے مل کر کھایا۔ گوشت کھاچکنے کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ہڈّیوں کو جَمْع کیا اور فرمایا: قُمْ بِاِذْنِ اللہ (اللہ کریم کے حکم سے زندہ ہو کر کھڑا ہو جا) ہَرنی کا بچّہ زندہ ہو کر اپنی ماں کے ساتھ چلا گیا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس شخص

سے فرمایا: تجھے اُس خدائے پاک کی قسم! جس نے مجھے یہ مُعجِزہ دکھانے کی قُدرت عطا کی۔ سچ بتا، وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟ وہ بولا: مجھے نہیں معلوم۔ فرمایا: آؤ آگے چلیں۔ چلتے چلتے ایک دریا پر پہنچے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس شخص کا ہاتھ پکڑا اور پانی کے اُوپر چلتے ہوئے دریا کے دوسرے کَنارے پہنچ گئے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس شخص سے فرمایا: تجھے اُس خدائے پاک کی قسم! جس نے مجھے یہ مُعجِزہ دکھانے کی قُدرت عطا کی، سچ بتا کہ وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟ وہ بولا، مجھے نہیں معلوم!۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: آؤ آگے چلیں۔ چلتے چلتے ایک ریگستان میں پہنچے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے رَیت کی ایک ڈھیری بنائی اور فرمایا: اے رَیت کی ڈھیری! اللہ پاک کے حُکم سے سونا بن جا۔ وہ فوراً سونا (Gold) بن گئی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کے تین (3) حِصّے کئے پھر فرمایا: یہ ایک حِصّہ میرا ہے اور ایک حِصّہ تیرا اور ایک اُس کا جس نے وہ تیسری روٹی لی۔ یہ سُنتے ہی وہ شخص جھٹ بول اُٹھا! یارُوحَ اللہ! وہ تیسری روٹی میں نے ہی لی تھی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: یہ سارا سونا تُو ہی لے لے۔ اتنا فرما کر اُسے چھوڑ کر آگے تشریف لے گئے۔ وہ شخص سونا چادر میں لپیٹ کر اکیلا ہی روانہ ہوا، راستے میں اُسے دو (2) شخص مِلے، اُنہوں نے جب دیکھا کہ اُس کے پاس سونا ہے تو اُسے قَتْل کر دینے کے لئے تیّار ہوگئے تاکہ سونا لے لیں۔ وہ شخص جان بچانے کی خاطر بولا، تم مجھے قَتْل کیوں کرتے ہو! ہم اِس سونے کے تین (3) حِصّے کر لیتے ہیں اور ایک ایک حِصّہ بانٹ لیتے ہیں۔ وہ دونوں شخص اِس پر راضی ہوگئے۔ وہ شخص بولا، بہتر ہوگا کہ ہم میں سے ایک آدمی تھوڑا سا سونا لے کر قریب کے شہر میں جائے اور کھانا خرید کر لے آئے تاکہ کھا، پی کر سونا تقسیم کرلیں۔ چُنانچِہ اُن میں سے ایک آدمی شہر پہنچا، کھانا خرید کر واپَس ہونے لگا تو اُس نے سوچا، بہتر یہ ہے کہ کھانے میں زہر مِلا دُوں تاکہ وہ دونوں کھا کر مر جائیں اور سارا سونا میرا ہو جائے۔ یہ سوچ کر اُس نے زَہر خرید کر کھانے میں مِلا دیا۔ اُدھر اُن دونوں نے یہ سازش کی کہ جیسے ہی وہ کھانا

لے کر آئے گا ہم دونوں مل کر اُسے مار ڈالیں گے اور پھر سارا سونا آدھا آدھا بانٹ لیں گے۔ چُنانچِہ جب وہ شخص کھانا لے کر آیا تو دونوں اُس پر ٹُوٹ پڑے اور اُس کو قَتْل کر دیا۔ اِس کے بعد خوشی خوشی کھانا کھانے کیلئے بیٹھے تو زہر نے اپنا کام کر دکھایا، وہ دونوں بھی تڑپ تڑپ کر ٹھنڈے ہوگئے اور سونا جُوں کا تُوں پڑا رہا۔ جب حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام واپَس تشریف لائے تو چند آدمی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ہمراہ تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے سونے اور تینوں لاشوں (Dead Bodes) کی طرف اِشارہ کرکے ہمراہیوں سے فرمایا: دیکھ لو دُنیا کا یہ حال ہے! لٰہٰذا تم پر لازِم ہے کہ اِس سے بچتے رہو۔ (اِتحافُ السَّادَةِ، کتاب ذم البخل...الخ، ۸۳۵/۹ ملخصاً)

دُنیا کو تُو کیا جانے یہ بِس کی گانٹھ ہے حَرَّافہ
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے
شہد دِکھائے زہر پلائے، قاتل، ڈائن، شوہر کُش
اس مُردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے
(حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

مختصر وضاحت:

(1) یہ دنیا جو بظاہر تجھے بھولی بھالی اور سیدھی سادی نظر آتی ہے، تُو نہیں جانتا کہ یہ ظالم دُنیا کیسی مکّار اور زہر کی گٹھڑی ہے، اس نے بڑے بڑوں کا خانہ خراب اور بیڑا غرق کیا ہے۔

(2) یہ دنیا ظالم اور مکّار ہے شہد دکھا کر زہر پلاتی ہے۔ ایسی قاتل ہے کہ اپنے خاوند (جو اس سے محبت کرتا ہے اس) کا ہی خون چُوس لیتی ہے اور اس کو تباہ و برباد کر دیتی ہے، تو پھر ایسی مُردار دنیا پر کیوں مرا جائے، ہزاروں لوگ اس کو آزما چکے ہیں اور آزمائی ہوئی چیز کو مزید کیا آزمانا؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "صَدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ مال وزر کی حِرْص گناہوں پر اُکساتی ہے، مال وزر کی حِرْص قَتْل و غارت گری پر اُبھارتی ہے، لہٰذا خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے، مال وزر، جاہ و منصب اور گناہوں کی حرص سے پیچھا چھڑایئے اور نیکیوں کا حریص بننے کے لئے عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر 12 مَدَنی کاموں میں حِصَّہ لیجئے اور اپنی قَبْر و آخرت کو سَنْوَارِیئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "**صَدائے مدینہ**" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی **مَرکَزِی مَجْلِسِ شُوریٰ** کی طرف سے اِس مَدَنی کام کا رِسالہ بنام "**صَدائے مدینہ**" بھی مَنْظَرِ عام پر آچکا ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس رسالے کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "**صَدائے مدینہ**" کی بَرَکت سے نمازِ تَہَجُّد کی سَعادت مِل سکتی ہے۔ ☆ "**صَدائے مدینہ**" کی بَرَکت سے نَماز کی حِفاظت ہوتی ہے۔ ☆ "**صَدائے مدینہ**" کی بَرَکت سے مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ ☆ "**صدائے مدینہ**" کی بَرَکت سے "**نیکی کی دعوت**" دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔ ☆ "**صدائے مدینہ**" کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور تشہیر ہوتی ہے۔ ☆ "**صَدائے مدینہ**" لگانے والا بار بار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں اُس کے حق میں بھی قبول ہوں گی۔

☆"صدائے مدینہ"میں پیدل چلنے کی بَرَکت سے صحّت بھی اچھی ہو گی۔☆دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو"صَدائے مدینہ"لگانا کہتے ہیں اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانا سُنّتِ مُصطفےٰ، سُنّتِ داوٗدی (یعنی حضرت سیدنا داوٗد علی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسلام کی سنت) اور سُنّتِ صَحابہ ہے، چنانچہ

اَمِیْرُ المُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔(طبقات کبریٰ، ذکراستخلاف عمر، ۳/۲۶۳ مفہوماً) آیئے! بطورِ ترغیب صَدائے مدینہ لگانے کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چنانچہ

صَدائے مدینہ کی بَرَکت سے فَیضانِ مدینہ کیلئے زمین مل گئی

ایک اسلامی بھائی عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دَعْوَتِ اِسْلَامی کے مَدَنی قافلے کے ساتھ ایک شہر میں گئے، اَذانِ فَجْر کے بعد وہ صدائے مدینہ لگاتے جارہے تھے کہ اچانک ایک گھر سے ایک ماڈرن نوجوان اُن کے ساتھ شامِل ہوا اور اُس نے فَجْر کی نَماز مَسْجِد میں باجَماعَت ادا کی۔ بعد میں اُس نوجوان کے والِد مَدَنی قافِلے والے عاشِقانِ رسول سے ملنے آئے۔ جو صاحِبِ ثَرْوَت بھی تھے۔ اُنہوں نے آکر بتایا کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے اُن کا نافرمان ماڈرن (Modern) بے نَمازی بیٹا پَنْج وَقْتہ نَماز پڑھنے لگ گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس ماڈرن نوجوان کے والِد نے اُس شہر میں مَدَنی مَرکز فَیضانِ مدینہ کے لیے زمین بھی دے دی۔

پڑوسی بَنا مجھ کو جنّت میں اُن کا خدائے محمد برائے مدینہ
لگا فَجْر میں بھائی گھر گھر پہ جاکر ذرا دل لگا کر "صدائے مدینہ"

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کھانے کی حِرْص

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرہے! جس طرح مال و دَولت کی حِرْص ہمارے مُعاشَرے کو دِیمک کی طرح چاٹ رہی ہے، اِسی طرح کھانے پینے کی حِرْص نے بھی اب ہر جگہ ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ چنانچہ بچّہ ہو یا بڑا، جوان ہو یا بُوڑھا، مَرد ہو یا عَورت، اَمیر ہو یا غریب اَلْغَرَض کھانے کی حِرْص نے ہر ایک کو اپنا شیدائی بنا رکھا ہے۔ لوگ پیسے دے کر بازاری چیزوں اور کھانوں کے ساتھ ساتھ طرح طرح کے **"اَمراض"** بھی خریدنے میں مصروف ہیں، ہر طرف کھانے پینے کی چیزوں کی خریداری کی دُھوم ہے، فُوڈ کلچر کا دَور دَورہ ہے، ایک ایک محلّے میں کئی کئی ہوٹلز کُھلے ہوئے ہیں، ہر طرف کباب سَموسے، رول، حلوہ پُوری، تِلّی، کلیجی، بَٹ، فِش فَرائی، فِنگر چِپْس (Finger Chips)، دَہی بَھلّے اور آلو چھولے کے ٹھیلے نظر آرہے ہیں، چاروں طرف بِریانی، پلاؤ، نہاری، پائے، سَجّی، تافتان، شِیرمال، بَرگر، پزّے، پراٹھے، سیخ کباب، بروسٹ، چِکن تِکّوں اور باربِی کیو کی خوشبوئیں پھیلی ہوئی ہیں، چائے، کافی، آئِسکریم، رَبڑی، دُودھ دُلاری، لَبِ شِیریں، لَسّی، فُروٹ چاٹ اور کولڈرنکس کی دکانوں کی بہاریں ہیں۔ ضَرورت مند خریداروں کے ساتھ ساتھ کئی لوگ فَقَط نَفْس کی لذّت کی خاطر کھانے پینے کی چیزوں پر بے تابانہ منڈلا رہے ہیں، جو ہاتھ میں آیا پھانک رہے ہیں، جو مِلا ہڑپ کر رہے ہیں۔ عُموماً شادی بیاہ اور وَلیمے وغیرہ کی تقریبات پر اِس طرح کے نظارے عام ہوتے ہیں۔ کھانا کُھلتے ہی کھانے کے حَرِیْص اِس زوردار طریقے سے کھانے پر ٹُوٹ پڑتے ہیں جیسے بِپھرے ہوئے دَرِندے اپنے شِکار

پر حملہ کرتے ہیں۔ اِس دَوران کھانے کا وُضو کرنا تو دُور کی بات ہے، بِسْمِ اللہ شریف اور کھانے کی دُعا بھی اگر کوئی پڑھ لے تب بھی غَنِیْمَت ہے۔ ایسوں کو دیکھ کر یوں لگتا ہے کہ شاید یہ اُن کی زندگی کا آخری کھانا ہے، اِس کے بعد اُنہیں عُمر بھر کبھی ایسا عمدہ و لذیذ کھانا نصیب ہی نہیں ہوسکے گا۔ چونکہ لالچی شخص پر کھانا خَتْم ہو جانے کا خَوف غالِب رہتا ہے، لہٰذا وہ اپنی پلیٹ کو ضرورت سے زیادہ کھانے سے بھر لیتا، بہت سا کھانا ضائع کرتا، اچھی طرح چبائے بغیر ہی نگل جاتا اور بعد میں ڈاکٹروں اور حکیموں کے چکر لگاتا ہے۔ آہ! کھانے کی لالچ اِس قدر غالِب آچکی ہے کہ نہ دُنیوی نقصان کی فِکْر ہوتی ہے، نہ نماز، روزوں کی ادائیگی کا ہوش، نہ نیک کاموں میں خَرْچ کرنے کا ذِہن، نہ غریب رِشتے داروں، دوستوں اور پڑوسیوں کی پروا اور نہ ہی حسابِ آخِرت کا خیال۔ کھانے کے حَرِیْص کی بس یہی آرزو رہتی ہے کہ کھاؤں، کھاؤں، بس کھاؤں اور کھاتا ہی چلا جاؤں۔ گویا آج ہر طرف سے یہ صدائیں بُلند ہو رہی ہیں کہ

کھاؤ پیو، جان بناؤ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جَو کی سُوکھی روٹی ہو یا گرما گرم چٹخارے دار کھانے، پیٹ میں جانے کے بعد سب ایک ہو جاتے ہیں۔ جُوں ہی نوالہ حلْق سے نیچے اُترا اُس کا ذائِقہ خَتْم۔ جو ہاتھ میں آیا وہ پیٹ میں ڈالتے چلے جانے اور ڈَٹ کر کھانے کے بے شمار دِینی و دُنیوی نقصانات ہیں۔ آیئے! بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے اِرْشادات کی روشنی میں زیادہ کھانے کے نقصانات سُنئے اور کھانے کی حِرْص سے اپنے آپ کو بچانے کا سامان کیجئے، چنانچہ

جاندار بدن کی آفتیں

حضرت سیِّدُنا یَحیٰی بن مُعاذ رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو پیٹ بھر کر کھانے کا عادی ہو جاتا ہے، اُس کے بدن پر گوشْت بڑھ جاتا ہے، جس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے وہ شَہوت پرست ہو جاتا ہے، جو شَہوت پرست ہو جاتا ہے اُس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں، جس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اُس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور جس کا دل سخت ہو جاتا ہے وہ دُنیا کی آفتوں اور رنگینیوں میں غَرَق ہو جاتا ہے۔

(اَلْمُنَبِّھات لِلْعَسْقَلانی، بابُ الخَماسی ص ۵۹)

مجھے بھوک کی دے سعادت الٰہی پئے غوث دے استقامت الٰہی

(فیضانِ سُنّت)

پیٹو پر گناہوں کی یلغار

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: زیادہ کھانے سے اَعضاء میں فِتْنہ پیدا ہوتا ہے، اَعضاء میں فساد برپا کرنے اور بیہودہ کام کر گزرنے کی رغبت جَنَم لیتی ہے۔ جب انسان خوب پیٹ بھر کر کھالیتا ہے تو اُس کے جِسْم میں تَکَبُّر اور آنکھوں میں بد نِگاہی کی خواہش پیدا ہوتی ہے، کان بُری باتیں سُننے کے مُشتاق رہتے ہیں۔ زبان فُحش گوئی پر آمادہ ہوتی ہے، شَرْمگاہ شَہوت رانی کا تقاضا کرتی ہے، پاؤں ناجائز مقامات کی طرف چل پڑنے کیلئے بے قرار ہوتے ہیں۔ اِس کے بَرعکس اگر انسان بھوکا ہو تو تمام اَعضائے بَدَن (Body Parts) پُر سکون رہیں گے۔ نہ تو کسی بُرائی کا لالچ کریں گے اور نہ بُرائی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔

حضرت سَیِّدُنا ابُو جَعْفَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اِرْشادِ گرامی ہے: پیٹ اگر بُھوکا ہو تو جِسْم کے باقی اَعضاء پُر سُکون ہوتے ہیں، کسی شَے کا مطالَبہ نہیں کرتے۔ ہاں! اگر پیٹ بھرا ہوا ہو تو پھر دوسرے

اَعضاء بھوکے رہ جانے کے باعث مُختلِف بُرائیوں کی طرف رُجوع کرتے ہیں۔(مِنہاجُ الْعابِدین، الفصل الخامس فی البطن...الخ، ص ۸۲-۸۳)

حِرْص دنیا نکال دے دل سے بس رہوں طالبِ رضا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی چینل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! کھانے کی حِرْص بھی اِنسان کو کئی بُرائیوں اور نقصانات کے دلدل میں دھنسا دیتی ہے، لہٰذا حتّی الاِمکان سُنّت کے مطابق بُھوک سے کم کھانے کی عادت بنا کر اِس کی بَرَکتیں حاصِل کیجئے اور یہ مَدَنی سوچ پانے کے لئے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی اختیار کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم و بیش 104 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، انہی میں سے ایک شعبہ **"مدنی چینل"** بھی ہے۔

امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ نے بڑی شدّت سے محسوس کیا کہ مسلمانوں کے گھروں سے T.V نکلوانا قریب بہ ناممکن ہے، لہٰذا ایک ہی صورت نظر آئی اور وہ یہ کہ جس طرح دریا میں طُغیانی آتی ہے تو اُس کا رُخ کھیتوں وغیرہ کی طرف موڑ دیا جاتا ہے تاکہ کھیت بھی سیراب ہوں اور آبادیوں کو بھی ہلاکت سے بچایا جاسکے، اِسی طرح T.V ہی کے ذَرِیعے مسلمانوں کے گھروں میں داخِل ہو کر اُن کو غَفلت کی نیند سے بیدار کیا جائے۔ جب اِس شُعبے کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ اپنا T.V چینل کھول کر فلموں ڈِراموں، گانوں، باجوں،

موسیقی کی دُھنوں اور عورتوں کی نمائشوں سے بچتے ہوئے 100 فیصدی اسلامی مَواد فراہم کرنا ممکن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَمضانُ المبارَک ۱۴۲۹ھ بمطابق ستمبر 2008ء سے مدنی چینل کے ذَرِیعے گھر گھر سُنّتوں کا پیغام عام ہونا شروع ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اِس کے حَیرت اَنگیز مَدَنی نتائج آنے لگے۔

مَدَنی چینل کی مُہِم ہے نفس وشیطاں کے خلاف جو بھی دیکھے گا کرے گا اِنْ شَآءَ اللہ اِعتراف

نَفْسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار شرمِ عصیاں کے سبب ہوگا گنہگار اَشکبار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ ☆ لالچ کے سبب انسان آفتوں، پریشانیوں اور مصیبتوں میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ ☆ لالچ کی وجہ سے انسان کئی نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ ☆ لالچ بڑھاپے تک بھی جان نہیں چھوڑتی۔ ☆ لالچ کی گندگی سے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا دامن کبھی داغ دار نہ ہوا۔ ☆ لالچ کی وجہ سے بندہ کئی بُرائیوں میں مُبْتَلا ہو جاتا ہے۔ ☆ لالچ خون خرابے کرواتی ہے۔ ☆ لالچ کی وجہ سے انسان دوسروں کو دھوکہ دیتا ہے۔ ☆ لالچ اللہ پاک کی یاد سے غافل کر دیتی ہے۔ ☆ لالچ اچھی صحبت سے محروم کروا دیتی ہے۔ ☆ لالچ حلال و حرام کی تمیز بھلا دیتی ہے۔ اللہ کریم ہمیں لالچ جیسی بُری آفت سے محفوظ فرما کر نیکیوں کی حِرْص کی لازوال نعمت سے سرفراز فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تَوَکُّل و قناعت کے مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے تَوَکُّل و قَناعت کے چند مَدَنی پُھول سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحَظہ کیجئے: (1) قَناعت کبھی خَتْم نہ ہونے والا خزانہ ہے۔(الزهد الكبير، ص۸۸، حديث:۱۰۴) (2) بے شک کامیاب ہوگیا وہ شخص جو اِسلام لایا، اُسے بَقَدْرِ کِفایت رِزْق دِیا گیا اور اللہ کریم نے اُسے جو کچھ دِیا اُس پر قَناعت بھی عطا فرمائی۔(مسلم، كتاب الزكاة، باب فی الكفاف والقناعة، ص۴۰۶، حديث:۱۰۵۴) ☆ انسان کو جو کچھ اللہ پاک کی طرف سے مِل جائے اُس پر راضی ہو کر زندگی گزارتے ہوئے حِرْص اور لالچ کو چھوڑ دینے کو قَناعت کہتے ہیں۔(جنتی زیور، ص۱۳۶ ملخصاً) ☆ روز مَرّہ اِسْتِعْمال ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قَناعت ہے۔(التعريفات للجرجانی، باب القاف، تحت اللفظ: القناعة، ص۱۲۶) ☆ شیخ ابو علی دَقَّاق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تَوَکُّل کے تین (3) دَرَجے ہیں: (1) اللہ پاک کی ذات پر بَھروسہ کرنا، (2) اُس کے حکم کے سامنے سَرِ تسلیم خَم کرنا اور (3) اپنا ہر مُعامَلہ اُسی کے سِپُرد کر دینا۔(رسالہ قشيرية، ص۲۰۳) ☆ دُنیاوی چیزوں میں قَناعت اور صَبْر اچھا ہے مگر آخِرت کی چیزوں میں حِرْص اور بے صَبْری اعلیٰ ہے، دِین کے کسی دَرَجے پر پہنچ کر قَناعت نہ کرلو آگے بڑھنے کی کوشِش کرو۔(مرآۃ المناجیح، ۷/۱۱۲) ☆ لالچ بہت ہی بُری خَصلَت اور نِہایَت خراب عادت ہے، اللہ پاک کی طرف سے بندے کو جو رِزْق و نعمت اور مال و دَولت یا عِزّت و مَرتَبہ مِلا ہے، اُس پر راضی ہو کر قَناعت کرلینی چاہئے۔(جنتی زیور، ۱۱۰ ملخصاً) ☆ جس کی لَلچائی نظریں لوگوں کے مال کو دیکھتی رہیں وہ ہمیشہ غمگین رہے گا۔(رسالہ قشيرية، ۱۹۸) ☆ بَلْعَم بن باعُوراء جو بہت بڑا عالِم اور مُسْتَجَابُ الدَّعَوات تھا، حِرْص و لالچ نے اُسے دنیا و آخرت میں تباہ و برباد کر دیا۔(ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۳۶۷ ماخوذاً) ☆ اللہ پاک فرماتا ہے: وہ شخص میرے نزدیک سب سے زیادہ مالدار ہے جو میری دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قَناعت

کرنے والا ہے۔(ابنِ عساکر، موسیٰ بن عمران بن یصھر بن قاھث، ۱۳۹/۶۱ ملخصاً)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالعہ فرمایئے۔ سُنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سُنّتوں کی تَرْبِیَت کے قافِلے میں بار بار　　مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پرَوَردگار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کاثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یادَم کیاہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ،اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ پاک کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سوسکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو مجھ پر شَبِ جُمُعہ اور روزِ جُمُعہ سو(100) بار دُرُود شریف پڑھے، اللہ کریم اُس کی سو(100) حاجتیں پُوری فرمائے گا، سَتّر(70) آخِرت کی اور تیس(30) دنیا کی۔ (تاریخ دِمشق لابن عَساکِر، ۳۰۱/۵۴)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سدا میں اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غَوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آمدِ رَمَضان پر اِہتمام کا اَنداز

شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف "**فَیضانِ سُنّت (جلد اوّل)**" کے صَفْحہ نمبر 1434 پر نَقْل فرماتے ہیں: رَمَضانُ الْمُبارَک کی آمد آمد تھی اور مشہور مُؤَرِّخ حضرت وَاقِدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس کچھ نہ تھا۔

---

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

آپ نے اپنے ایک عَلَوِی دوست کی طرف یہ رُقعہ (Letter) بھیجا: ”رَمضان شریف کا مہینا آنے والا ہے اور میرے پاس خَرچ کیلئے کچھ بھی نہیں، مجھے قَرضِ حَسَنہ کے طور پر ایک ہزار (1000) دِرْہم بھیجئے۔“ چنانچہ اُس عَلَوِی نے ایک ہزار (1000) دِرْہم کی تھیلی بھیج دی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت واقِدِی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے ایک دوست کا رُقعہ (Letter) حضرت وَاقِدِی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی طرف آگیا: ”رَمضان شریف کے مہینے میں خَرچ کیلئے مجھے ایک ہزار (1000) دِرْہم کی ضرورت ہے۔“ حضرت واقِدِی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے وُہی تھیلی وہاں بھیج دی۔ دوسرے روز وہی عَلَوِی دوست جن سے حضرت واقِدِی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے قَرض (Loan) لیا تھا اور وہ دوسرے دوست جنہوں نے حضرت واقِدِی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے قَرض لیا تھا۔ دونوں حضرت وَاقِدِی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے گھر آئے۔ عَلَوِی کہنے لگا: رَمَضانُ الْمُبارَک کا مہینا آرہا ہے اور میرے پاس اِن ہزار (1000) دِرْہموں کے سِوا اور کچھ نہ تھا۔ مگر جب آپ کا رُقعہ آیا تو میں نے یہ ہزار (1000) دِرْہم آپ کو بھیج دیئے اور اپنی ضرورت کیلئے اپنے اِس دوست کو رُقعہ (Letter) لکھا کہ مجھے ایک ہزار (1000) دِرْہم بطورِ قرض بھیج دیجئے۔ اُنہوں نے وُہی تھیلی جو میں نے آپ کو بھیجی تھی، مجھے بھیج دی۔ تو پتا چلا کہ آپ نے مجھ سے قَرض مانگا، میں نے اپنے اِس دوست سے قَرض مانگا اور اِنہوں نے آپ سے مانگا۔ جو تھیلی میں نے آپ کو بھیجی تھی وہ آپ نے اِسے بھیج دی اور اِس نے وُہی تھیلی مجھے بھیج دی۔ پھر اِن تینوں حضرات نے اِتّفاقِ رائے سے اِس رقم کے تین (3) حِصّے کرکے آپس میں تقسیم کر لئے۔ اُسی رات حضرت واقِدِی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو خواب میں جنابِ رِسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت ہوئی اور فرمایا: کل تمہیں بہت کچھ مل جائے گا۔ چنانچہ دوسرے روز امیر یَحیٰی بَرمَکِی نے حضرت واقِدِی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو بُلا کر پوچھا: ”میں نے رات خواب میں آپ کو پریشان دیکھا ہے، کیا بات ہے؟“ حضرت واقِدِی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے سارا قِصّہ سنایا۔ تو یَحیٰی بَرمَکِی نے کہا: ”میں یہ نہیں کہہ

سکتا کہ آپ تینوں میں سے کون زیادہ سخی ہے، بے شک آپ تینوں ہی سخی اور واجِبُ الْاِحتِرام ہیں۔ پھر اُس نے تیس ہزار(30,000) دِرْہم حضرت واقِدی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اور 20،20 ہزار اُن دونوں کو دیئے اور حضرت واقِدی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو قاضی (Judge) بھی مُقرَّر کر دیا۔ (حُجَّۃُ اللہِ عَلَی الْعٰلَمِین، ص۵۷۷ مُلَخَّصاً)

مرحبا صد مرحبا! پھر آمدِ رَمضان ہے — کِھل اُٹھے مُرجھائے دل تازہ ہُوا اِیمان ہے
یاخُدا ہم عاصیوں پر یہ بڑا اِحسان ہے — زندگی میں پھر عطا ہم کو کِیا رَمضان ہے
اَبْرِ رَحمت چھا گیا ہے اور سَماں ہے نُور نُور — فَضْلِ رَبّ سے مغْفِرت کا ہوگیا سامان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۰۵)

رمضان کی آمد مرحبا۔۔۔سحری کی آمد مرحبا۔۔۔اِفطار کی آمد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے ہمیں کئی مَدَنی پھول حاصل ہوئے، مثلاً سچّے مسلمان سَخی ہوتے ہیں، سچّے مسلمان اِیثار کے پیکر ہوتے ہیں۔ سچّے مسلمان دُکھ تکلیف میں گھرے مسلمانوں کے مشکل وقت میں کام آتے ہیں، سچّے مسلمان اپنی مشکِلات کی ذرّہ برابر پروا نہیں کرتے۔ مگر افسوس! اب ہمارے دل مسلمانوں کی خیر خواہی کے جذبے سے خالی ہوتے جارہے ہیں، ہم خود تو اچھا کھاتے، کماتے، اچھا پہنتے اور عالیشان زندگی گزارتے ہیں، ماہِ رمضان میں سحری واِفطاری میں بھی قسم قسم کی نعمتوں سے لُطف اندوز ہوتے ہیں مگر آہ! غریب و نادار رشتے داروں، پڑوسیوں اور دیگر مسلمانوں کی خیر خواہی کرنا اب ہم کسی بُھولی ہوئی چیز کی طرح بُھلا چکے ہیں۔ بہر حال ہمیں چاہیے کہ ہم اِن پاک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے رَمضان و غیرِ رَمضان میں عَمَلی طور پر مسلمانوں کے خَیر خواہ بن کر اُن کے کام آنے والے بن جائیں۔ مسلمانوں کو اِفطاری کروانا اور اُنہیں پانی پِلانا بھی خَیر خَواہی کی ایک صورت ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضان میں اِفطار کروانے اور پانی پِلانے کے فضائل کے بھی کیا کہنے کہ

اِفطار کروانے کے فضائل

نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جس نے حَلال کھانے یا پانی سے (کسی مُسلمان کو) روزہ اِفْطار کروایا، فِرِشتے ماہِ رَمَضان کے اَوْقات میں اُس کے لئے بَخشش کی دُعا کرتے ہیں اور جِبْرِیل (عَلَیْہِ السَّلَام) شَبِ قَدْر میں اُس کے لئے بَخشش کی دُعا کرتے ہیں۔ (معجم کبیر، ۲۶۲/۶، حدیث: ۶۱۶۲)

ایک اور مقام پر فرمایا: جو روزہ دار کو پانی پِلائے گا اللہ کریم اُسے میرے حَوض سے پلائے گا کہ جنَّت میں داخِل ہونے تک پیاسا نہ ہو گا۔ (صحیح ابن خُزَیمہ، کتاب الصیام، باب فضائل شهر رمضان ۔۔ الخ، ۱۹۱/۳، حدیث: ۱۸۸۷)

جب گرمیِ حَشْر ہو زوروں پر، اُس وَقْت تمنّا ہے سَرْوَر!

ہم پیاس کے ماروں کو کوثر، کے جام پہ جام پِلاتا رہے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۴۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی یعنی قَمَری مہینوں میں رَمَضان المبارَک کو جو اَہَمِّیَّت و فضیلت حاصِل ہے وہ کسی بھی عقلمند سے ڈَھکی چُھپی نہیں، یہی وہ عظیمُ الشّان مہینا ہے، جس کا عاشقانِ رمضان کو پُورا سال اِنتظار رہتا ہے۔ اِس مبارَک مہینے کے آتے ہی مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے، مسلمانوں میں عبادت و رِیاضت کا ذَوق و شَوق پہلے سے بڑھ جاتا اور گناہوں کا زور کم ہو جاتا ہے، مسجدیں آباد ہو جاتی ہیں، سَحَری و اِفطاری کی رونقوں کو دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے، خوش نصیب مسلمان ربِّ کریم کا کلام، قرآنِ عظیم سُنْنے اور سُنّت کی ادائیگی کی نیّت سے تراویح کی ادائیگی میں مصروف ہو جاتے ہیں، ذِکر و دُرُود

کی کثرت کی جاتی ہے، راہِ خدا میں خَرچ کرنے کا جذبہ بڑھ جاتا ہے، غُرباء و مساکین کی مالی مدد (Help) کی جاتی ہے اور اِس کے عِلاوہ بہت سے نیک کام سَر انجام دیئے جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہی وہ بابَرَکت مہینا ہے جس کے فضائل و بَرَکات ہمارے پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ حقّ تَرجُمان سے بَیان فرمائے ہیں، چنانچہ

اِستِقبالِ رَمَضان اور خُطبۂ محبوبِ رَحمٰن

حضرت سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رَسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ماہِ شعبان کے آخِری دن ہمیں خُطبہ اِرشاد فرمایا کہ اے لوگو! تمہارے پاس عظمت و بَرَکت والا مہینا جلوہ گر ہو رہا ہے، وہ مہینا جس میں ایک رات ایسی بھی ہے کہ جو ہزار (1000) مہینوں سے بہتر ہے، اللہ پاک نے اِس ماہِ مُبارَک کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ اِس کی رات میں قِیام (یعنی تراویح اَدا کرنا) سُنّت ہے، جو اِس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض اَدا کیا اور جس نے اِس میں فَرض اَدا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دِنوں میں 70 فَرض اَدا کیے۔ یہ صَبْر کا مہینا ہے اور صَبْر کا ثواب جنّت ہے، یہ غمخواری و بَھلائی کا مہینا ہے اور اِس مہینے میں مومن کا رِزْق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اِس میں روزے دار کو اِفطار کروائے تو یہ اُس کے گُناہوں کے لئے مغْفِرت ہے، اُسے آگ سے آزادی بخشی جائے گی اور اُس اِفطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب مِلے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اِس کے کہ اُس کے اَجر میں کچھ کمی ہو۔ ہم نے عرض کی، یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم میں سے ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ اِفطار کروائے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ربِّ کریم یہ ثواب تو اُس شخص کو دے گا جو ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی یا ایک گھونٹ دُودھ سے روزہ اِفطار کروائے، یہ وہ مہینا ہے جس کا اوّل (یعنی ابتدائی 10 دن) رَحمت، درمیان (یعنی درمیانے 10 دن) مغفِرت ہے اور آخر (یعنی آخری 10 دن) جہنّم سے آزادی

ہے۔ جو اپنے غُلام (یعنی ماتحت) سے اِس مہینے میں کام کم لے، اللہ پاک اُسے بخش دے گا اور اُسے جہنّم سے آزاد فرمادے گا۔ جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کِھلایا، اللہ کریم اُس شخص کو میرے حَوض سے ایک ایسا گُھونٹ پلائے گا کہ (جسے پینے کے بعد) وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ جنّت میں داخِل ہو جائے۔

(ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب فضائل شھر رمضان۔۔الخ، ۱۹۱/۳، حدیث: ۱۸۸۷)

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک کے اس مہینے یعنی رَمَضانُ المُبارَک سے کس قدر عقیدت و اُلفت تھی کہ جُوں ہی اِس ماہِ مُقَدَّسہ کی آمد کے آثارِ پُر انوار نظر آتے تو رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُود بھی اس برکت والے مہینے کا انتہائی شان و شوکت کے ساتھ اِستِقْبال فرماتے اور اپنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سامنے بھی اس مُبارَک مہینے کی شان و عظمت، فضائل و برکات اور دیگر دلکش اَوصاف کو بیان فرماکر اِس کی اَہَمِّیَّت کو واضح فرماتے اور اُنہیں بھی مختلف نیک اَعمال کرنے کا مدنی ذہن عطا فرماتے تھے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی مسلمانوں کو اس ماہِ مبارک کی مبارک باد پیش کریں، خود بھی اس ماہِ مقدس میں عبادات بجالائیں اور دوسروں کو بھی اس ماہ کی اہمیت، اس کے فضائل اور اس کی برکتوں سے آگاہ کرکے انہیں بھی نیکیاں جمع کرنے کے لئے کمربستہ ہونے کا ذہن دیتے رہیں۔ اللہ کریم ہمیں ماہِ رمضان کی حقیقی برکتیں نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماہِ رَمضاں رَحمتوں اور برکتوں کی کان ہے
ہر گھڑی رَحمت بھری ہے ہر طرف ہیں برکتیں

فَیض لے لو جلد یہ دن تیس کا مہمان ہے
آگیا رَمضاں عبادت پر کمر اب باندھ لو

جُھوم جاؤ مُجرِمو! رَمضاں مَہِ غُفران ہے
عاصیوں کی مَغْفِرت کا لیکر آیا ہے پیام

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۰۶-۷۰۵)

رمضان کی آمد مرحبا۔۔۔سحری کی آمد مرحبا۔۔۔اِفطار کی آمد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یُوں تو ربِّ کریم کے ہم پر بے شمار اِحسانات ہیں، سال کے 12 مہینے اُس کی عطاؤں اور نوازشوں کے دروازے ہم گناہگاروں کے لئے دن رات کھلے رہتے ہیں، مگر ماہِ رَمضان ربِّ کریم کی وہ عظیم نعمت ہے، جس پر ہم اُس کا جس قدر شُکْر بجالائیں وہ کم، کم اور کم ہے، اِس ماہ کی اِبتدا سے اِنتہا تک مَغْفِرت ورِضوان کے پروانے تقسیم ہوتے رہتے ہیں، یہی وہ عظمتوں اور رِفعتوں والا مہینا ہے جس میں ربِّ کریم نے اُمّتِ محمّدیہ کو 5 خُصوصی اِنعامات عطا فرمائے ہیں، چنانچہ

پانچ (5) خُصوصی کرم

حضرت سَیِّدُنا جابِر بن عَبْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذِی شان ہے: میری اُمّت کو ماہِ رَمضان میں پانچ (5) چیزیں ایسی عطا کی گئیں ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں: (1) جب رَمضانُ المبارَک کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ پاک اُن کی طرف رَحمت کی نَظر فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ پاک نَظرِ رَحمت فرمائے اُسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔ (2) شام کے وَقت اُن کے مُنہ کی بُو (جو بُھوک کی وجہ سے ہوتی ہے) اللہ پاک کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ (3) فِرِشتے ہر رات اور دن اُن کے لئے مَغْفِرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ (4) اللہ پاک جنّت کو حکم فرماتا ہے، میرے (نیک) بندوں کیلئے آراستہ ہو جا، عنقریب وہ دنیا کی مَشَقَّت سے میرے گھر اور کرم میں راحت پائیں گے۔ (5) جب ماہِ رَمضان کی آخِری رات آتی ہے تو اللہ پاک سب کی مَغْفِرت فرما دیتا ہے۔ قوم میں سے ایک شَخص نے کھڑے ہو کر عَرض کی، یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کیا یہ "لَیْلَۃُ الْقَدْر" ہے؟ اِرْشاد فرمایا: نہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ مَزدور جب اپنے کاموں سے فارِغ ہو جاتے ہیں تو اُنہیں اُجرت دی جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب، الترغیب فی صیام رمضان۔۔الخ، ۲/۵۶، حدیث:۷)

بھائیو بہنو! کرو سب نیکیوں پر نیکیاں پڑگئے دوزخ پہ تالے قَید میں شیطان ہے
بھائیو بہنو! گناہوں سے سَبھی تَوبہ کرو خُلد کے دَر کُھل گئے ہیں داخِلہ آسان ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! ماہِ رَمضان کی شان و عظمت کس قدر بُلند و بالا ہے کہ اس میں اللہ کریم کی رَحمت اپنے عُروج پر ہوتی ہے، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ مسلمان ماہِ رَجَب سے ہی اِس کی تیّاری شُروع کر دیتے اور عبادت و رِیاضت کر کے ربِّ کریم کو راضی کرنے کا سامان کرتے، مگر آہ! مسلمانوں کی بھاری اَکْثَرِیَّت دیگر مہینوں کی طرح اِس مہینے کو بھی غفلتوں میں گزار دیتی ہے۔ رَمضانُ الْمبارَک کی پاکیزہ راتوں میں کئی نوجوان مَحلّے میں کِرکٹ، فُٹ بال وغیرہ کھیلتے، خُوب شور مچاتے ہیں اور اِس طرح یہ بدنصیب خود تو عِبادت سے مَحروم رَہتے ہی ہیں، ساتھ ساتھ دوسروں کیلئے بھی بے حد پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔ یاد رکھئے! اِس طرح کے کھیل اللہ پاک کی یاد سے غافِل کرنے والے ہیں۔ نیک لوگ تو اِن کھیلوں سے سَدا دُور ہی رہتے ہیں۔ خود کھیلنا تو دَرکنار ایسے کھیل تماشے دیکھتے بھی نہیں بلکہ اِس طرح کے کھیلوں کا آنکھوں دیکھا حال (Commentary) بھی نہیں سُنتے۔ لہٰذا اِن حَرکات سے ہمیشہ بچنا چاہیے اور خُصُوصاً رَمضانُ الْمبارَک کے بابَرکت لَمحات تو ہر گز ہر گز اِس طرح برباد نہیں کرنے چاہئیں۔

روزے میں وقت "پاس" کرنا

بعض نادان ایسے بھی دیکھے جاتے ہیں جو اگرچِہ روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر پِھر اِن بے چاروں کا وَقت "پاس" نہیں ہوتا۔ لہٰذا وہ بھی اِحتِرامِ رَمضان شریف کو ایک طرف رکھ کر حرام و ناجائز کاموں کا سَہارا لے کر

وَقت ”پاس“ کرتے ہیں اور یُوں رَمَضان شریف میں شَطرَنج، تاش، لُڈو، گانے باجے وغیرہ کاموں میں مشغول رہتے ہیں۔ یادر کھئے! شَطرنج اور تاش وغیرہ پر کسی طرح کی بازی یا شَرط نہ بھی لگائی جائے تب بھی یہ کھیل ناجائز ہیں۔ بلکہ تاش میں چُونکہ جانداروں کی تصویریں بھی ہوتی ہیں اِس لئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے تاش کھیلنے کو مُطلقاً حرام لکھا ہے، چنانچِہ فرماتے ہیں: **گَنْجِفَہ** (پتّوں کے ذَرِیعے کھیلے جانے والا ایک کھیل اور) تاش حرامِ مُطْلَق ہیں کہ اِن میں علاوہ لَہْو ولَعِب کے تصویروں کی تعظیم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۱۴۱)

افضل عبادت کون سی ہے؟

اے جنَّت کے طَلَبگارو! رَمَضانُ الْمبارَک کے مُقدّس لَمحات کو فضُولیات وخُرافات میں برباد ہونے سے بچایئے! زندگی بے حد مُختَصَر ہے اِس کو غنیمت جانئے، تاش کی گڈیوں، موبائل وسوشل میڈیا (Social Media) کے غلط اِستعمال (Missuse)، گلیوں میں ساری ساری رات کرکٹ اور مختلف کھیلوں اور فِلمی گانوں کے ذرِیعے وَقت ”پاس“ (بلکہ برباد) کرنے کے بجائے تلاوتِ قُرآن اور ذِکر و دُرُود میں وَقت گُزارنے کی کوشِش فرمایئے۔ بُھوک پیاس کی شِدّت جس قَدَر زیادہ محسوس ہوگی صَبْر کرنے پر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب بھی اُسی قَدَر زائد ملے گا۔ جیسا کہ منقول ہے: اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحمَزُھَا افضل عبادت وہ ہے جس میں تکلیف زِیادہ ہو۔ (تفسیر کبیر، پ ۲۹، المزمل، تحت الآیۃ: ۱۰، ۶/۶۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ”چوک دَرْس“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ المبارَک کی حقیقی بَرَکتوں کو پانے اور فَیضانِ قرآن سے

مالامال ہونے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ (Associated) ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "چوک دَرْس" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ☆چوک دَرْس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے کا ذَرِیعہ ہے۔ ☆چوک دَرْس بے نمازیوں کو نمازی بناتا ہے۔ ☆ چوک دَرْس مسجدوں سے دُور رہنے والوں کو مسجدوں سے قریب کرتا ہے۔ ☆چوک دَرْس کی بَرَکت سے نیکیوں میں رَغْبَت پیدا ہوتی ہے۔ ☆ چوک دَرْس کی بَرَکت سے عَلاقے (Area) میں مَدَنی کاموں کی دُھوم مچ جاتی ہیں۔ ☆چوک دَرْس نمازوں کی پابندی کا ذِہن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِین کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِین کی باتیں پہنچانا، اَجْر و ثَواب کا کام ہے۔

آیئے! بطورِ تَرْغیب چوک دَرْس کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

وفات سے قبل توبہ نصیب ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم ایک اسلامی بھائی کے عَلاقے کی مسجد کے باہر "چوک دَرْس" ہوتا تھا۔ ایک دن حَسْبِ مَعمول چوک دَرْس کے لیے اسلامی بھائی تشریف لائے تو آس پاس موجود لوگوں کو دَرْس میں شرکت کرنے کی دعوت پیش کی، ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر قریب ہی رِکشا اسٹینڈ پر موجود چوکیدار راجو بھائی کو بھی دَرْس میں شِرکت کی دعوت پیش کی۔ راجو بھائی دَعوَت قبول کرتے ہوئے درسِ فَیضانِ سُنَّت میں شریک ہوگئے۔ دَرْس کے بعد مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی نے رِقّت انگیز دُعا سے قبل دَرْس سُنّنے والوں کو پچھلے گناہوں سے تَوبہ کروائی اور دورانِ دُعا حاضِرین کی مَغْفِرت کے لیے بھی دُعا مانگی۔ دُعا کے اِختتام پر دَرْس سُنّنے والوں نے باآوازِ بلند دُرُودِ پاک پڑھا، راجو بھائی نے دُرُودِ پاک پڑھتے

ہوئے انگوٹھے چُوم کر آنکھوں (Eyes) سے لگائے، بلند آواز سے کَلِمَۂ طَیِّبَہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھا اور بے اِختیار زمین پر گِر پڑے۔ ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر اُنہیں اُٹھایا تو اُس وَقْت وہ اپنے خالقِ حقیقی سے جا مِلے تھے۔

ہے تمنّائے عطّار یاربّ! اُن کے جَلووں میں یُوں مَوت آئے
جھُوم کر جب گِرے میرا لاشہ تھام لیں بڑھ کے شاہِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رَمضان اور تلاوتِ قرآن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً دیکھا گیا ہے کہ رَمَضانُ المبارَک کے اِبتدائی دِنوں میں تو بڑے ذَوق وشَوق سے تلاوت کی جاتی ہے مگر بعد میں کئی لوگ اِس عظیم سعادت سے محروم ہو جاتے ہیں، ہمیں اِس مُعاملے میں بھی اپنے بزرگوں کی پیروی کرتے ہوئے اُن کے نَقْشِ قدم پر چلنا چاہیے۔ بعض حضرات اِس مُقَدَّس مہینے میں ایک بار نہیں بلکہ دن میں کئی مرتبہ ختمِ قرآن کی سعادت حاصِل کرتے تھے، چنانچہ

سَیِّدُنا سعد بن ابراہیم زہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے معمولات

حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم بن سعد زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجِد حضرت سَیِّدُنا سعد زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رَمَضانُ المبارَک میں اِکیسویں (21ویں)، تئیسویں (23ویں)، پچیسویں (25ویں)، ستائیسویں (27ویں) اور اُنتیسوِیں (29ویں) کو اُس وَقْت تک اِفطار نہ فرماتے جب تک قرآنِ کریم ختم نہ

کرلیتے، مغرب و عشاء کے درمیان اُخروِی مُعامَلے میں غَور وفِکر کرتے رہتے اور اکثر اِفطار کے وَقْت مجھے مساکین کو بُلانے کے لئے بھیجتے تاکہ وہ بھی اُن کے ساتھ کھائیں۔(حلیۃ الاولیاء، سعد بن ابراھیم الزھری، ۳/۱۹۹، رقم:۳۶۹۵)

فلموں سے ڈِراموں سے دے نفرت تُو اِلٰہی بس شَوق مجھے نعت و تلاوت کا خُدا دے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۱۴)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! قُرآن سے مَحبَّت، ذَوقِ تلاوت اور رَمضان کی قدردانی تو کوئی اِن اللہ والوں سے سیکھے جو ماہِ غُفران یعنی بخشش کے مہینے میں کثرت کیساتھ تلاوتِ قرآن کے عادی تھے، ہمیں چاہئے کہ ہم ماہِ رمضان میں کثرت سے تلاوتِ قرآن کی نِیَّت کریں اور ربِّ کریم کے اِس مہمان کا اِحترام کرتے ہوئے خوشی خوشی اِس کا اِستِقْبال کریں۔

تلاوتِ قرآن کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! تلاوتِ قرآن کے چند فضائل سنئے اور جھومئے، چنانچہ

☆ تلاوت کرنے والوں کی تعریف و توصیف قرآنِ کریم میں بیان ہوئی ہے۔(پ ۱، البقرۃ، آیت ۱۲۱) ☆ قرآنِ پاک سے مَحبَّت کرنا (یعنی اس کی تلاوت اور اس پر عمل کرنا) اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحبَّت کا ذریعہ ہے۔(معجم کبیر، ۹/۱۳۲، حدیث:۸۶۵۷ ماخوذا) ☆ قرآنِ پاک کا ایک حرف پڑھنے پر 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے ☆ جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے وہ اپنے رہنے والوں پر کُشادہ ہوتا ہے، ☆ اس کی بھلائی کثیر ہوتی ہے، ☆ اس میں فِرشتے حاضر ہوتے ہیں، اس گھر سے شَیاطین نکل جاتے ہیں۔(احیاء العلوم، ۱/۸۲۶) ☆ قرآنِ کریم قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی

شَفاعت کرنے کے لئے آئے گا۔ (مسلم، کتاب فضائل القرآن، ص ۴۰۳، حدیث: ۸۰۴) ☆ تلاوتِ قرآن کرنے والوں کو اللہ پاک شکر گزاروں کے ثواب سے افضل عطا فرمائے گا۔" (کنز العمال ج ۱ ص ۲۷۳، ح: ۲۴۳۷ ماخوذاً) ☆ اَہلِ قرآن (یعنی اس کی تلاوت کرنے والے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے) اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۴۰ ح: ۲۱۵۔ اتحاف السادۃ المتقین ج ۵ ص ۱۳) ☆ تلاوتِ قرآن اس اُمَّت کی افضل عبادت ہے۔" (شعب الایمان للبیہقی ج ۲ ص ۳۵۴ ح ۲۰۲۲) ☆ جو نماز میں کھڑے ہو کر قرآن کی تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے 100 نیکیاں ہیں ☆ جو بیٹھ کر تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے 50 نیکیاں ہیں ☆ جو نماز کے علاوہ باوضو تلاوت کرے اس کے لئے 25 نیکیاں ہیں۔ (احیاء العلوم، ج ۱، ص ۳۶۶) ☆ تلاوتِ قرآن دِلوں کی صفائی کا ذریعہ ہے (شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان۔۔۔ الخ، فصل فی ادمان تلاوتہ، ۳۵۲/۲، الحدیث: ۲۰۱۴ ماخوذا)

اللہ کریم ہمیں تلاوتِ قرآن کا ذوق و شوق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تجھ پہ صدقے جاؤں رَمَضاں! تُو عظیمُ الشّان ہے
تجھ میں نازِل حق تعالیٰ نے کیا قرآن ہے
کم ہُوا زورِ گُنہ اور مسجدیں آباد ہیں
ماہِ رَمَضَانُ المبارَک کا یہ سب فَیضان ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۷۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روزے کے تین (3) دَرَجے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزے کے تین(3) دَرَجے ہیں: (1) عوام کا روزہ، (2) خَواص کا روزہ اور (3) اَخَصُّ الْخَواص کا روزہ۔ آیئے! اب اِن میں سے ہر ایک کی وضاحت مُلاحظہ کیجئے:

(1) عوام کا روزہ: روزہ کے لُغوی معنٰی ہیں: **"رُکنا"**۔ شریعت کی اِصطِلاح میں صُبحِ صادِق سے لے کر غُروبِ آفتاب تک قصداً کھانے پینے اور جِماع سے **"رُکے رہنے"** کو روزہ کہتے ہیں اور یہی عوام یعنی عام لوگوں کا روزہ ہے۔ **(2) خواص کا روزہ:** کھانے پینے اور جِماع سے رُکے رہنے کے ساتھ ساتھ جِسم کے تمام اَعضاء کو بُرائیوں سے **"روکنا"** خَواص یعنی خاص لوگوں کا روزہ ہے۔ **(3) اَخَصُّ الْخَواص کا روزہ:** اپنے آپ کو تمام تَرکاموں سے **"روک"** کر صِرف اور صِرف اللہ کریم کی طرف مُتَوَجِّہ ہو جانا، یہ اَخَصُّ الْخَواص یعنی خاصُ الخاص لوگوں کا روزہ ہے۔ (الجوھرۃ النیرۃ، کتاب الصوم، ص ۱۷۵ مفھوماً) (فیضانِ رمضان، ص ۹۰ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزے کی حالت میں ہمیں جس بات کی بہت زیادہ ضرورت ہے وہ یہ کہ ہم کھانے پینے وغیرہ سے **"رُکے رہنے"** کے ساتھ ساتھ اپنے تمام تَر اعضائے بَدَن (Body Parts) کو بھی روزے کا پابند بنائیں اور خود کو ہر قسم کی بُرائیوں سے بچائیں۔ کیونکہ جب ہم ماہِ رَمضانُ المبارَک میں روزہ رکھ کر دن کے وَقت کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ یہ کھانا پینا اِس سے پہلے دِن میں بھی بِالکل جائِز تھا۔ پھر خُود ہی سوچ لیجئے کہ جو چیزیں رَمضان شریف سے پہلے حَلال تھیں وہ بھی جب اِس مُبارَک مہینے کے مقدَّس دِنوں میں منع کر دی گئیں۔ تو جو چیزیں رَمضانُ المبارَک سے پہلے بھی حرام تھیں، مَثَلاً جُھوٹ، غِیبت، چغلی، بد گمانی، گالم گلوچ، فلمیں ڈِرامے، گانے باجے، بد نگاہی، داڑھی منڈانا یا ایک مُٹّھی سے گھٹانا، والِدین کو ستانا، بِلا اجازتِ شَرعی لوگوں کا دل دُکھانا وغیرہ وہ رَمضانُ المبارَک میں کیوں نہ اور بھی زیادہ حرام ہو جائیں گی؟ اب غور فرمایئے! جو شخص پاک اور حلال کھانا، پینا تَو چھوڑ دے لیکن حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام بدستُور جاری رکھے۔ وہ کس قسم کا روزہ دار ہے؟

یاد رکھئے ! نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو بُری بات کہنا اور اُس پر عَمَل کرنا نہ چھوڑے تو اُس کے بُھوکا پیاسا رہنے کی اللہ پاک کو کچھ حاجت نہیں۔(بُخاری،کتاب الصوم، باب من لم یدع قول الزور۔۔الخ، ۱/۶۲۸، حدیث:۱۹۰۳)

روزہ تجھ سے کھولوں گا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس صد افسوس! بعض مسلمانوں کی حالت اِس قدر بُری ہوچکی ہے کہ ماہِ رَمضان المبارَک میں بھی دوسروں کو ستانے، تکلیف دینے اور لڑائی جھگڑا کرنے کے گویا بہانے ڈُھونڈتے ہیں۔ اگر کوئی ہمیں گالی دے یا کسی بھی طرح کی تکلیف پہنچائے اگرچہ ہم حق پر ہی کیوں نہ ہوں تو اُسے رضائے الٰہی کی خاطر معاف کرنے کے بجائے اُس سے لڑائی (Fight) کرنے کو تیّار رہتے ہیں۔ بلکہ کوئی کسی سے لڑ بھی پڑتا ہے تو گرج کر یُوں گویا ہوتا ہے، "چُپ ہوجا! ورنہ یاد رکھ! میں روزے سے ہوں اور روزہ تجھ ہی سے کھولوں گا۔" یعنی تجھے کھا جاؤں گا۔(مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ)

یاد رکھیے! اِس طرح کی بات ہرگز زَبان سے نہیں نکالنی چاہئے جو کسی مسلمان کی دِل آزاری و تکلیف کا باعث بنتی ہو، بلکہ عاجِزی کا مظاہَرہ کرنا چاہئے۔ اِن تمام آفتوں سے ہم صِرف اُسی صُورت میں بچ سکتے ہیں کہ اپنے اَعضاء کو بھی گناہوں سے بچاتے ہوئے روزے کا پابند کرنے کی کوشش کریں۔ جیسا کہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: صِرف کھانے اور پینے سے باز رہنے کا نام روزہ نہیں بلکہ روزہ تو یہ ہے کہ لَغْو اور بے ہُودہ باتوں (یعنی وہ بات جس کے کرنے میں اللہ پاک کی نافرمانی ہے اُس) سے بچا جائے۔ اگر کوئی شخص تمہیں گالی دے یا تمہارے ساتھ بُرا سُلوک کرے تو کہہ دو **"میں روزے سے ہوں"**۔(مُستَدرَک، کتاب الصوم، باب من افطر فی رمضان ناسیا...الخ، ۲/۶۷، حدیث:۱۶۱۱)

آیئے! اب اَعضاء کے ذریعے گناہوں کی چند مثالیں مُلاحَظہ کیجئے، چنانچہ

آنکھ کا گناہ

آنکھ کا گناہ یہ ہے کہ اِس سے اللہ پاک کی حرام کردہ چیزیں دیکھنا، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی آنکھوں کو حرام دیکھنے سے بچائے اور آنکھ کا روزہ رکھے، اِس طرح کہ آنکھ جب بھی اُٹھے تو صِرف وصِرف جائز کاموں ہی کی طرف اُٹھے۔ آنکھ سے مسجِد دیکھئے، قرآنِ کریم دیکھئے، مزاراتِ اَولیا کی زیارت کیجئے، عُلَمائے کِرام، مَشائخِ عُظّام اور اللہ کریم کے نیک بندوں کا دِیدار کیجئے، کعبے شریف کے اَنوار دیکھئے، مکّے شریف کی مہکی مہکی گلیاں (Streets) دیکھئے، گنبدِ خضریٰ کا جلوۂ نور بار دیکھئے، بیابانِ عرب کا حسین گلزار دیکھئے۔

کان کا گناہ

کانوں کا گناہ یہ ہے کہ اِس سے اُن باتوں کو سُننا جن سے اللہ کریم نے منع فرمایا ہے، لہٰذا ہرگز ہرگز کانوں سے گانے باجے اور موسیقی نہ سُنئے، جھوٹے چٹکلے نہ سُنئے، کسی کی غِیبت و چُغلی اور کسی کے عیب نہ سُنئے، جب دو آدمی چُھپ کر بات کریں تو کان لگا کر نہ سُنئے۔ کانوں کا روزہ رکھئے! وہ یوں کہ صرف وصرف جائز باتیں سُنئے، مَثَلاً کانوں سے تلاوت، حمد و نعت اور بزرگوں کی منقبتیں، سُنّتوں بھرے بیانات و مدنی مذاکرے اور اچھی اچھی باتیں سُنئے، اَذان واِقامت سُنئے اور سُن کر جواب بھی دیجئے وغیرہ۔

زبان کا گناہ

زبان کا گناہ یہ ہے کہ اِس سے ایسی باتیں کرنا جو اللہ کریم کی ناراضی کا سبب بنے، اِس لئے گالی گلوچ، جھوٹ، غِیبت، چُغلی وغیرہ سے زَبان کو ناپاک ہونے سے بچایئے۔ اے کاش! زَبان صِرف وصِرف نیک و جائز باتوں کیلئے ہی حرَکت میں آئے، مَثَلاً زبان سے تلاوتِ قرآن کیجئے، ذِکر و دُرُود کا وِرْد کیجئے۔ حَمد ونعت شریف پڑھئے، دَرْس دیجئے، سُنّتوں بھرا بیان کیجئے، نیکی کی دعوت دیجئے وغیرہ۔

ہاتھ کا گناہ

ہاتھوں کو ربِّ کریم کی نافرمانی میں استعمال کرنا ہاتھوں کا گناہ ہے، لہٰذا ہماری یہی کوشش ہو کہ کسی پر ظلماً ہاتھ نہ اُٹھیں، رِشوت لینے دینے کے لئے نہ اُٹھیں، نہ کسی کا مال چُرائیں، نہ تاش کھیلیں نہ پتنگ اُڑائیں، نہ کسی نامحرم عورت سے مصافحہ کریں۔(بلکہ لذّت آتی ہو تو اَمرد سے بھی ہاتھ نہ ملائیں)۔جب بھی ہاتھ اُٹھیں، صِرف نیک کاموں کے لئے اُٹھیں، مَثَلاً باوُضو قرآنِ کریم کو ہاتھ لگایئے، نیک لوگوں سے مصافحہ کیجئے وغیرہ۔

پاؤں کا گناہ

پاؤں کا گناہ یہ ہے کہ اِن سے ایسی جگہوں پر جانا کہ جن سے اللہ کریم نے منع فرمایا ہے، مَثَلاً ہمیں چاہیے کہ ہم ہرگز ہرگز سینما گھر کی طرف نہ چلیں، بُرے دوستوں کی مجلسوں کی طرف نہ چلیں، شطرنج ،لُڈو، تاش، کرکٹ، فٹ بال، وِیڈیو گیمز، ٹیبل فٹ بال وغیرہ کھیلنے یا دیکھنے کی طرف نہ چلیں، کاش! پاؤں اُٹھیں تو صِرف وصِرف نیک کاموں کیلئے اُٹھیں، مَثَلاً پاؤں چلیں تو مساجد، مزاراتِ اَولیا، عُلَماو صُلَحا کی زِیارت، نیکی کی دعوت دینے کیلئے چلیں، سُنّتوں بھرے اِجتماع کی طرف چلیں، سُنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں سفر (Travel) کیلئے چلیں۔

اللہ کریم ہمیں رَمَضان وغیر رَمَضان میں اپنے اَعضاء کو گناہوں سے بچانے اور اِن کے ذریعے نیک و جائز کام کرنے کی تَوفِیق عطا فرمائے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رَفتار کا گُفتار کا کِردار کا دے دے　　ہر عُضْو کا دے مجھ کو خُدا قُفْلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِجتماعی اِعتکاف کی دعوت عام کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمضانُ المبارَک کو نیکیوں میں گزارنے اور اِسے **"خوش آمدید"** کہنے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم اِس ماہِ مبارَک میں بالخُصوص مَدَنی قافلوں میں سَفَر کے ذریعے مسلمانوں کو نیکی کی دعوت دیں، بُرائی سے منع کریں، رَمَضان المبارک کے فضائل بتا کر اُنہیں فَرض روزے رکھنے کا مَدَنی ذہن دیں، خوب خوب اِنفرادی کوشش کریں گویا ہماری اِجتماعی و اِنفرادی کوشش سے کیے جانے والے **"اِستقبالِ رمضان"** کی ایسی بَرَکتیں ظاہر ہوں کہ ہر طرف روزوں کی مَدَنی بہاریں آجائیں۔ مَدَنی قافِلے کے جَدْوَل میں **"فَیضانِ رَمضان"** سے مَدَنی دَرْس وچوک دَرْس وغیرہ کا سِلسِلہ ہو، مکتبۃُ المدینہ کا پمفلٹ **"رَمَضان میں گناہ کرنے والے کا بھیانک انجام"** گھر گھر پہنچانے کی کوشش کیجئے، زہے نصیب! ہاتھوں ہاتھ اِن عاشقانِ رسول کو دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے پورے ماہِ رَمضان اور آخری عَشرے کے اِعتکاف کی دعوت کا سلسلہ بھی جاری رہے، بالخصوص عالَمی مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں ہونے والے عاشِقانِ رَمضان کے عظیمُ الشّان **"پُورے ماہِ رَمضان کے اِعتکاف"** کی دعوت بھی عام کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت دُنیا کے مختلف ممالِک اور شہروں میں پُورے ماہِ رَمضان اور آخری عَشرے کے اِجتماعی اِعتِکاف کی ترکیب ہوتی ہے، جس میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے دیئے گئے جَدْوَل کے مطابق اِعتکاف کرنے والے عاشقانِ رَمضان کی مَدَنی تَربِیَت کی کوشِش کی جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعی اِعتِکاف میں ہزارہا اسلامی بھائی مُعتَکِف ہو کر دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِین حاصِل کرتے اور سُنّتوں کی تَربِیَت پاتے

ہیں، کئی مُعْتَکِفِین اِخْتِتامِ رَمَضانُ الْمُبارَک پر چاند رات ہی سے عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تَربِیَت کے مَدَنی قافِلوں کے مسافِر بن جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی عاشقانِ رَمضان، اِس اِعتکاف کی بَرَکتوں اور مَدَنی بہاروں کو مزید سمیٹنے کے لیے ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف مدنی کورسز (Courses) مثلاً (12 مَدَنی کام کورس، اِصلاحِ اَعمال کورس، فَیضانِ نماز کورس، اِمامت کورس، مدنی تربیتی کورس وغیرہ) کرنے کی بھی سَعادت حاصِل کرتے ہیں۔

جَلوۂ یار کی آرزو ہے اگر مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
میٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
نیکیوں کا تمھیں خوب جذبہ ملے مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
عمر آیندہ گزرے گی سُنّت بھری مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ اَئِمَّۂ مساجد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی 104 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچارہی ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ اَئِمَّۂ مساجد"** بھی ہے، جو مَساجد کی آبادکاری کے لئے ائمَّہ و مُؤَذِّنین کی تقرُّرِی کا کام سَر اَنْجام دیتی ہے اور ان کی خَیرخواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرَّر کرتی ہے، تاکہ ائمہ کرام مُعاشی پریشانیوں سے آزاد ہوکر خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرتے رہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ اَئِمَّۂ کرام، صدائے مدینہ، اِنْفِرادی کوشش کے ذَرِیعے نمازِ باجماعت کی طرف رَغْبت، مَدَنی درس، چوک درس،

بعد نمازِ فجر مدنی حلقے میں شرکت اور سُنّتوں کی تربِیَت کیلئے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں کی بَرَکت سے مَسجدوں کو آباد رکھتے ہیں۔ اللہ پاک مجلس ائِمَّہ مساجد کو مزید بَرَکتیں نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہوجائیں مولا مسجدیں آباد سب کی سب سب کو نمازی دے بنا یاربِّ مُصْطَفٰے

اَحکامِ شَرْع کا مجھے دے دے عمل کا شوق پیکر خُلُوص کا بَنا یاربِّ مُصْطَفٰے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کا بابَرَکت مہینا اپنی بَرَکتیں لُٹا رہا ہے پھر جلد ہی رَمَضانُ الْمبارَک کی آمد ہو گی۔ 10 رَمَضانُ المبارَک کو اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا عُرس بھی ہے۔ آیئے! اِسی مُناسَبَت سے حُصُولِ بَرَکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مُخْتَصَر ذِکرِ خَیْر سُنتے ہیں، چنانچہ

سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعارف

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا عامُ الفِیل سے 15 سال پہلے پیدا ہوئیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا نام خدیجہ، والِد کا نام خُوَیلِد اور والِدہ کا نام فاطِمہ ہے۔ آپ کی کُنیت اُمُّ الْقَاسِم اور اُمِّ ہِند ہے۔ آپ کے القابات طاہِرہ، سَیِّدہ، صِدِّیقہ اور "الکُبریٰ" ہیں، آپ کا یہ آخری لَقَب نام کے ساتھ اِس کثرت سے بولا جاتا ہے کہ گویا نام ہی کا حِصّہ ہو۔ آپ نے عورتوں میں سب سے پہلے اِسلام قبول کیا، آپ خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی والِدۂ ماجِدہ اور نوجوانانِ جنّت کے سردار حضراتِ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی نانی جان ہیں، آپ نے اپنی ساری دولت حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر قربان کردی اور اپنی تمام عُمر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمَت کرتے ہوئے گزاری۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی حَیاتِ پاک میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی اور سے نِکاح نہ فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا تقریباً 25سال حُضور پُرنُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریکِ حیات رہیں، اِعلانِ نُبُوّت کے دسویں سال 10 رَمَضانُ المبارک میں وِصال فرمایا، بوقتِ وصال آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عمرِ مبارک 65 سال تھی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا جَنَّتُ الْمَعْلٰی (مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ) میں آرام فرما ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت کے بارے میں مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**فیضانِ اُمَّہَاتُ الْمُؤمِنِین**" صفحہ 31 تا 39 اور رسالہ "**فیضانِ خدیجۃُ الکبریٰ**" کا مطالعہ فرمائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب اور رسالے کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ ☆ رَمَضانُ المبارک کی مبارک باد دینا سُنّتِ رسول ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارک میں روزہ داروں کو روزہ اِفطار کروانے اور پانی پِلانے کی بہت فضیلت ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارک میں عبادت کا جذبہ بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارک میں نیکیوں کا ثواب کئی گُنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارک میں زورِ گُناہ کم ہو جاتا ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارک صَبر کا مہینا ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارک رَحمتوں اور بَرکتوں والا مہینا ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارک میں بخشش کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں۔ ☆ رَمَضانُ المبارک میں اَعضاء کو بُرائیوں سے بچانا بہت ضروری ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارک میں بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کثرت سے خَتْمِ قرآن فرمایا کرتے

تھے۔

اللہ پاک رَمَضان المبارک کے صَدقے میں ہمیں بھی اِس ماہ میں خوب خوب عبادت و رِیاضت بجالانے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِعْتِکاف کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اِعتکاف کی چند سُنّتیں اور آداب سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔ آیئے! پہلے 2 فرامِینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحَظہ کیجئے: (1) فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصِل کرنے کی نِیّت سے اِعتِکاف کیا اُس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر، ص ۵۱۶، حدیث: ۸۴۸۰) (2) فرمایا: جس نے رَمَضانُ المبارک میں 10 دن اِعتکاف کر لیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عُمرے کئے۔ (شعب الایمان، الرابع والعشرین من شعب الایمان، ۳/۴۲۵، حدیث: ۳۹۶۶)☆

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

رَمَضانُ المبارَک کے آخری عَشرے کا اِعتکاف سُنّتِ مُؤَکَّدَہ عَلَی الْکِفَایہ ہے، (یعنی) اگر سب ترک کر یں تو سب سے مُطالَبہ ہو گا اور شہر میں ایک نے کر لیا تو سب بَرِیُ الذِّمَّہ ہو جائیں گے۔ (فیضانِ رمضان، ص ۲۳۵) ☆نَفْلی اِعتکاف کے لئے نہ روزہ شرط ہے نہ کوئی وَقْت کی قید جب بھی مسجد میں داخل ہوں اِعتکاف کی نِیَّت کر لیجئے۔ (فیضانِ رمضان، ص ۲۳۵ ملخصًا) ☆سب سے افضل مسجد حرم شریف میں اِعتکاف ہے پھر مسجدِ نَبوِی میں پھر مسجدِ اَقصیٰ (یعنی بَیْتُ الْمُقَدَّس) میں پھر اُس میں جہاں بڑی جماعت ہوتی ہو۔ (فیضانِ رمضان، ص ۲۴۰) ☆مُعْتَکِف اِعتکاف کی وجہ سے جن نیکیوں سے محروم ہو گیا جیسے زیارتِ قُبور، مسلمانوں سے ملاقات، بیمار کی مِزاج پُرسی، نمازِ جنازہ میں حاضِری اُسے اِن سب نیکیوں کا ثواب اُسی طرح ملتا ہے جیسے یہ کام کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۳/۲۱۷) ☆اسلامی بہنیں مسجدِ بَیْت میں اِعتکاف کریں، مسجدِ بَیْت اُس جگہ کو کہتے ہیں جو عَورت گھر میں اپنی نماز کے لئے مخصوص کر لیتی ہے۔ (فیضانِ رمضان، ص ۲۸۹) ☆اِعتکاف کے دوران دو وُجوہات کی بِنا پر مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت ہے۔ (1) حاجتِ شَرعی مَثَلاً نمازِ جُمعہ ادا کرنے کے لئے جانا۔ (2) حاجتِ طَبعی یعنی وہ ضَرورت جس کے بِغیر چارہ نہ ہو مَثَلاً پیشاب، پاخانہ وغیرہ۔ (فیضانِ رمضان، ص ۲۶۵)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کُتُب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صَفحات پر مُشْتَمِل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رِسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھَدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اِن کا مطالَعَہ فرمائیے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

ہر ماہ مَدَنی قافلے میں سب کریں سفر اللہ! جذبہ کر عطا یاربِّ مُصْطَفٰے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یاسَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یادَم کیاہواپانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگراِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یاسونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضاہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگرکوئی مسجد میں کھانا، پینا، سوناچاہے تواِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیرذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے توکھاپی یاسوسکتاہے)

درودِپاک کی فضیلت

امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ اللہ کریم نے جنّت میں ایک دَرَخت پیدا فرمایاہے، جس کا پھل سیب سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مکھن سے نرم، شہد سے بھی میٹھااور مشک سے زِیادہ خُوشْبُودارہے۔ اُس دَرَخت کی شاخیں موتیوں کی، تنے سونے کے اور پتے زَبَرجَد کے ہیں۔ اُس دَرَخت کا پَھل صِرف وُہی کھاسکے گا جورسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے گا۔

(الحاوی للفتاوی، ۲/۴۸)

تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروروں سلام تم پہ کروروں ثنا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۹)

مختصر وضاحت: یعنی یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! **کائنات کا نظام آپ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم **کے وُجودِ مسعود کی بَرَکتوں سے ہی قائم و دائم ہے، آپ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم **پر کروڑوں سلام ہوں۔ آپ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم **پر کروڑوں بار تعریف وتوصیف کے پھول نچھاور ہوں۔ آپ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر کروڑوں درودِ پاک نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: بَیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام ایک امن پسند، سچا، پیارا، کامل مذہب ہے، دینِ اسلام اپنی لاجواب خوبیوں کے سبب ہمیشہ ہر دور میں غالب رہا ہے اور غالب ہی رہے گا، دینِ اسلام نے اپنے ماننے والوں کی دینی، دنیاوی، اُخروی، اخلاقی، ظاہری، باطنی، گھریلو، خاندانی اور معاشرتی مثلاً مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آنے، ان کے دکھ درد میں شریک ہونے، ان کی خیر خواہی اور دل جوئی کرنے کی طرف بھی رہنمائی فرمائی ہے۔ آج کے بیان میں **دل جُوئی کے فضائل** کے بارے میں سُنیں گے۔ دل جوئی کی فضیلت پر احادیثِ طیبہ اور بزرگوں کے اقوال بھی پیش کئے جائیں گے۔ ہمارے بزرگانِ دین کسی کی کیسی دِلجوئی کیا کرتے تھے، اس کے بھی کچھ واقعات پیش کئے جائیں گے۔ کن کن امور سے ہم مسلمانوں کی دل جوئی کر سکتے ہیں، یہ بھی بیان کیا جائے گا۔ اے کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

دل جوئی کی برکت سے کلمہ نصیب ہو گیا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی 649 صفحات پر مشتمل کتاب **"حکایتیں اور نصیحتیں"** صفحہ 455 پر ہے کہ ایک فقیر نے اپنے اہل و عیال کے ساتھ مل کر روزہ رکھا۔ اس کے گھر میں کھانے کو کچھ نہ تھا، افطاری کے لیے خوراک کی تلاش میں وہ گھر سے نکلا، لیکن افطاری کے لیے اسے کچھ بھی نہ ملا۔ پھر وہ سُناروں (Goldsmiths) کے بازار میں داخل ہوا، اس نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنی دُکان میں قیمتی چمڑے کے ٹکڑے بچھا کر ان پر سونے چاندی کے ڈھیر اُلٹ رہا ہے۔ یہ فقیر اس کے پاس گیا اور سلام کر کے کہا: جناب! میں حاجت مند ہوں، ممکن ہو تو مجھے ایک درہم قرض دے دیجئے، مجھے اپنے گھر والوں کے لیے افطاری کا سامان خریدنا ہے، میں آپ کے لئے دعا کروں گا۔ یہ سب سنتے

ہی اس سُنار نے اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا اور اس فقیر کو کچھ نہ دیا، فقیر کا دل ٹوٹ گیا، اس کے آنسو بہنے لگے، وہ واپس آرہا تھا تو ایک غیر مسلم پڑوسی نے اسے دیکھ لیا اور دُکان سے نکل کر اس فقیر کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں تجھے دیکھ رہا تھا کہ تُو میرے فلاں پڑوسی سُنار سے کچھ بات کر رہا تھا؟ فقیر نے بتایا: ہاں! میں نے اس سے ایک درہم مانگا تھا تا کہ اپنے گھر والوں کی افطاری کا بندوبست کر سکوں، لیکن اس نے مجھے خالی لوٹا دیا، میں نے اسے کہا تھا کہ میں تمہارے حق میں دعا کروں گا۔ یہ سُن کر غیر مسلم نے فقیر کو دس(10) درہم دیئے اور کہا: اپنے گھر والوں پر خرچ کرو۔ فقیر وہاں سے روانہ ہوا تو بڑا خوش تھا۔ جب رات ہوئی تو اس مسلمان سُنار نے خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہو چکی ہے۔ پیاس اور مصائب شدت اختیار کر چکے ہیں۔ پھر اس نے اچانک ایک سفید موتیوں کا محل دیکھا جس کے دروازے یاقُوت کے تھے۔اس نے سر اُٹھا کر کہا: اے اس محل کے مالک! مجھے تھوڑا سا پانی پِلا دے۔ تو اسے ایک آواز سُنائی دی: کل شام تک یہ محل تیرا تھا لیکن جب تُو نے فقیر کا دل توڑا اور اسے کچھ نہ دیا تو اس محل سے تیرا نام مٹا کر تیرے غیر مسلم پڑوسی کا نام لکھ دیا گیا ہے، جس نے اس فقیر کی حاجت پوری کی اور اس کو دس(10) درہم دیئے۔ چنانچہ

بیدار ہونے کے بعد سُنار گھبراتے ہوئے اپنے اس غیر مسلم پڑوسی کے پاس آیا اور کہنے لگا: تم میرے پڑوسی ہو، میرا تم پر حق ہے اور مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے۔ غیر مسلم نے پوچھا: بتاؤ! کیا حاجت ہے؟ اس نے کہا: کل شام تم نے جو دس(10) درہم فقیر کو دیئے تھے، ان کا ثواب سو (100) درہم کے بدلے مجھے دے دو۔ تو اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں ایک لاکھ دِینار کے بدلے بھی وہ ثواب نہ دوں گا بلکہ اگر آپ نے اس محل کے دروازے میں بھی داخل ہونے کی خواہش کی جو آپ نے کل رات خواب میں دیکھا تھا تو میں اس کی بھی اجازت نہ دوں گا۔ مسلمان سُنار نے

پوچھا: آپ کو اس راز کی خبر کیسے ہوئی؟ تو غیر مسلم نے جواب دیا: اس کی خبر مجھے اس ذات نے دی ہے جو کسی بھی چیز کو کہتی ہے: "ہو جا" تو وہ ہو جاتی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت سیِّدُنا محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ (حاشیۃ اعانۃ الطالبین، باب الصوم، فصل فی صوم التطوع، ۲/۴۴۵، بتغیر قلیل)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس غیر مسلم نے ایک مسلمان کی دل جوئی کی، اللہ پاک کی مشیّت کہ اس نے اپنے فضل سے اس دل جوئی کا اُسے یہ صِلہ دیا کہ دولتِ ایمان جیسی عظیم الشان نعمت نصیب فرمادی، غور کیجئے! جب دل جوئی پر ایمان جیسی عظیمُ الشّان اور انمول نعمت نصیب ہو سکتی ہے تو دنیا و آخرت کی دوسری نعمتیں کیوں حاصل نہیں ہو سکتیں۔ لہٰذا ہمیں بھی دل جوئی کی عادت بنانی چاہیے۔

دل جوئی کی تعریف اور اس کے فضائل!

دل جُوئی، دلداری، غم خواری، غم گساری، یہ تمام الفاظ ہم معنیٰ ہیں، ان سب کا مطلب ہوتا ہے دوسروں سے ہمدردی کرنا، انہیں خوشی پہنچانا، ان کے دلوں میں خوشی داخل کرنا وغیرہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے دین میں دل جوئی کی بڑی اہمیت ہے۔ محلِ فتنہ سے بچتے ہوئے جائز طریقے سے مسلمان مرد کا مسلمان مردوں، اپنی محرمات اور بچوں کی امی کی، اسی طرح مسلمان عورت کا مسلمان عورتوں، اپنے محارم اور بچوں کے ابو کی دل جوئی کرنا بڑے اجر کا باعث ہے۔ ایسا کرنے سے جہاں آخرت اچھی ہو گی، وہیں معاشرے میں بھی محبت بھری بہترین فضا قائم ہو گی۔ دوسروں کی دل جوئی کرنے کا کتنا بڑا اجر ہے، آیئے اس بارے میں کچھ احادیثِ کریمہ سنتے ہیں:

1. فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عمل مسلمان کے دل میں

خوشی داخل کرنا ہے۔(معجم کبیر، ۵۹/۱۱، حدیث:۱۱۰۷۹)

2. فرمایا: بے شک مغفرت کو واجب کر دینے والی چیزوں میں سے تیرا اپنے مسلمان بھائی کا دل خوش کرنا بھی ہے۔(معجم اوسط، ۱۲۹/۶، حدیث:۸۲۴۵)

3. فرمایا: مَنْ سَرَّ مُؤْمِنًا فَقَدْ سَرَّ اللّٰہَ یعنی جس نے کسی مسلمان کو خوش کیا اس نے اللہ کو راضی کیا۔

(حلیۃ الاولیاء، ھارون بن رئاب الاسدی، ۶۶/۳، حدیث:۳۱۸۸، کتاب المجروحین لا بن حبان، ۲۹۷/۲، رقم:۹۷۷)

4. فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کا دل خوش کرتا ہے تو اللہ پاک اُس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللہ پاک کی عبادت اور اس کی وحدانیت بیان کرتا رہتا ہے۔ جب وہ آدمی مرنے کے بعد اپنی قبر میں پہنچتا ہے تو وہ فرشتہ اُس کے پاس آکر کہتا ہے: کیا تم مجھے جانتے ہو؟ آدمی کہتا ہے: تم کون ہو؟ وہ کہتا ہے: میں وہ خوشی ہوں جو تُو نے فُلاں بندے کے دل میں داخل کی تھی اور آج میں تیرا دل بہلا کر پریشانی دور کروں گا، میں تجھے تیری حجت یاد دلاؤں گا، میں نکیرین کے جواب میں تجھے حق پر ثابت قدم رکھوں گا، میں قیامت کے دن تیرے ساتھ ہوں گا، ربِّ کریم کی بارگاہ میں تیری شفاعت کروں گا اور جنت میں تیرا مقام دکھاؤں گا۔

(موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قضاء الحوائج، ۲۱۳/۴، حدیث:۱۱۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ دل جوئی کرنا اور دوسروں کے دلوں میں خوشی داخل کرنا ایسا کام ہے کہ جس سے اللہ پاک اپنے بندے کو مشکلات سے بچانے کے اسباب پیدا فرما دیتا ہے۔ آیئے دل جوئی سے مُتَعلِّق بزرگوں کے کچھ اقوال بھی سنتے ہیں:

1. حضرت سَیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی مسلمان کا دل خوش کرنا سو(100) (نفل) حج سے بہتر ہے۔(کیمیائے سعادت، ۷۵۱/۲)

2. حضرت خواجہ نظامُ الدِّین اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے بازار میں کسی سودے کی اتنی قیمت نہ ہوگی جتنی دل کا خیال رکھنے اور دل خوش کرنے کی ہوگی۔ (محبوب الٰہی، ص ۲۳۷)

3. حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے فرمایا: جو شخص کسی کی دل جوئی کرتے ہوئے فوت ہوا وہ شہید ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۵/۲۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دل جوئی کے واقعات:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دل جوئی کے بڑے فضائل ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہمارے بُزرگوں کے دلوں میں دوسروں کی دل جوئی اور دلداری کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، وہ مُقدَّس ہستیاں لوگوں کی دل جوئی کرتے اور اپنے دلوں کو راحت (Comfort) پہنچاتے تھے۔ آیئے اللہ والوں کے دل جوئی کے واقعات اور ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھول سنتے ہیں:

(1) فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ایک خاندان کی دادرسی

ایک رات اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ مدینۂ منورہ کا دورہ فرمارہے تھے کہ ایک خیمے پر نظر پڑی، جب قریب گئے تو آپ کو کسی کے تکلیف میں مبتلا ہونے کی آواز آئی، اس خیمے کے باہر ایک شخص بیٹھا تھا۔ آپ نے سلام کے بعد اس سے حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ خلیفۂ وقت سے ہی ملنے آیا ہے، البتہ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ خلیفۂ وقت اس کے سامنے کھڑے ہیں۔ بہرحال اس نے بتایا کہ اس کی زوجہ اُمید سے ہے اور بچے کی پیدائش کا وقت قریب ہے۔

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ اپنے گھر تشریف لائے اور اپنی زوجۂ محترمہ

حضرت سیدتنا اُمِّ کلثوم بنت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے فرمایا: کیا تم ثواب کمانا چاہتی ہو، اللہ پاک نے اسے خود تم تک پہنچایا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: حضور! کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک عورت کے بچے کی ولادت کا وقت قریب ہے اور اس کے پاس کوئی بھی نہیں ہے۔ عرض کیا: اگر آپ راضی ہیں تو میں چلتی ہوں۔ فرمایا: ٹھیک ہے تم ضروری سامان وغیرہ لے لو۔ جب وہاں پہنچے تو آپ نے اپنی زوجہ کو اندر بھیج دیا اور خود اس شخص کے پاس بیٹھ گئے۔ اس سے فرمایا: آگ جلاؤ۔ اس نے آگ جلائی تو آپ نے ہانڈی اس کے اوپر رکھ دی۔ جب ہانڈی پک گئی تو دوسری طرف بچے کی ولادت بھی ہو گئی، آپ کی زوجہ (Wife) نے اندر سے آواز دی: اے امیر المؤمنین! اپنے ساتھی کو بیٹے کی خوشخبری دے دیجئے۔ جیسے ہی اس شخص نے لفظ "امیر المؤمنین" سُنا تو ڈر گیا اور عاجزی کے ساتھ تھوڑا سا پیچھے ہٹ کے بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: "جیسے بیٹھے تھے ویسے ہی بیٹھے رہو۔ پھر آپ نے ہانڈی اٹھا کر اپنی زوجہ کو دی اور فرمایا: خاتون کو پیٹ بھر کر کھلاؤ۔ پھر آپ نے اس شخص کو بھی کھانے کے لیے دیا اور فرمایا: کل صبح میرے پاس آنا میں تمہاری ضروریات کو پورا کر دوں گا۔ جب وہ شخص صبح آپ کے پاس آیا تو آپ نے اس کے بچے کا وظیفہ بھی جاری کیا اور اسے بھی مال وغیرہ عطا کیا۔ (التبصرة، المجلس التاسع والعشرون فی فضل۔۔۔الخ، ۱/۴۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کس طرح ایک پریشان حال کی دستگیری (دَسْت۔گیری) فرمائی اور ان کی دل جوئی کا

سامان کیا۔ اپنی نگرانی میں آگ روشن کروائی، اپنے ہاتھوں سے ہانڈی چڑھائی اور کھانے کی ترکیب بنائی، پھر خود ہی کھانا نکال کر اپنی زوجۂ محترمہ کے ذریعے اس عورت کیلئے بھیجا۔ غور کیجئے! ☆ **یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں** جن کے سائے سے شیطان بھاگتا تھا۔(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۵۲۶/۲، حدیث:۳۶۸۳مفھوماً) ☆ **جی ہاں یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں** جن کو حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ مُبارک سے جنّتی ہونے کی خوشخبری دی ہے۔(بُخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۵۲۵/۲، حدیث: ۳۶۷۹مفھوماً) ☆ **یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں** جن کے بارے میں اللہ کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ دعا فرمائی ہے کہ اے اللہ کریم! عُمر بن خطاب کے ذَرِیعے اِسلام کو عزّت عَطا فرما!(ابن ماجه، کتاب السنة، فضل عمر، ۷۷/۱، حدیث: ۱۰۵) ☆ **یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں** جو یتیموں بے سہارا لوگوں کی خیر خواہی کیلئے راتوں کو جاگ کر دورہ فرمایا کرتے تھے۔ ☆ **یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں،** جن کی رائے کے مطابق قرآنِ کریم کی آیاتِ مُبارکہ نازل ہوئیں۔(تاریخ الخلفاء، ص۹۶، الصواعق المحرقة، ص۹۹) ☆ **یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں** جن کا فرمان ہے **لَوْ مَاتَتْ شَاۃٌ عَلٰی شَطِّ الْفُرَاتِ ضَائِعَۃً** اگر نہرِ فُرات کے کنارے ایک بکری بھی بھوکی مر گئی **لَظَنَنْتُ أَنَّ اللہَ تَعَالٰی سَائِلِی عَنْھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ** تو مجھے اندیشہ ہے کہ بروزِ قیامت اللہ پاک مجھ سے اُس کے بارے میں باز پُرس فرمائے گا۔(حلية الاولياء، عمر بن الخطاب، ۸۹/۱، حدیث: ۱۴۱) ☆ **یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں** جو اکیلے ہزاروں میل طویل سلطنت کے تنہا حکمران تھے، ☆ **یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں** جن کا نام سُن کر قیصر و کسریٰ (یعنی رُوم اور ایران کے بادشاہوں) پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا۔

کردارِ فاروقی پر عمل کیجئے!

اتنی بلند و بالا شان و شوکت کے باوجود اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

دوسروں کی کیسی دل جوئی فرماتے تھے، اتنے عظیم مقام و مرتبے پر فائز ہونے کے باوجود بھی اَمِیْرُالمؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ دوسروں کی خیر خواہی کرتے تھے۔ اس واقعے میں ہمارے لیے بھی درس ہے کہ اگر ہمارا کوئی مسلمان بھائی کسی تکلیف میں ہو یا کسی بھی معاملے میں اسے ہماری ضرورت ہو اور ہم اس کی پریشانی دور کرنے کی قدرت رکھتے ہوں تو ہمیں بھی حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنے مسلمان بھائی کی دل جوئی کرنی چاہیے۔ ہمیں بھی حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے کردار پر عمل پیرا ہوتے ہوئے دوسروں کی خیر خواہی کرنی چاہیے۔ آیئے! دل جوئی کی رغبت پانے کے لیے مزید ایک واقعہ سنتے ہیں:

(2) امام حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور مسکینوں کی دلجوئی

ایک مرتبہ حضرتِ سیّدُنا امامِ حَسَن رَضِیَ اللہُ عَنْہ کچھ ایسے مَساکین کے پاس سے گُزرے جو راستے میں بیٹھے لوگوں سے سُوال کر رہے تھے اور زمین پر بِکھرے ہوئے روٹی کے بچے کھچے ٹکڑے کھا رہے تھے، آپ نے اُنہیں سَلام کیا، اُنھوں نے سلام کا جواب دینے کے بعد عرض کی: اے نواسۂ رسول! ہمارے ساتھ کھانا تناول فرمایئے! جب اُنہوں نے کھانے کی دعوت دی تو آپ نے فرمایا: اللہ بَڑائی چاہنے والوں کو پسند نہیں فرماتا، پھر آپ نے اُن کے ساتھ کچھ تناول فرمایا۔ جاتے ہوئے اُنہیں سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمھاری دَعوت قبُول کی، تم بھی میری دعوت قبُول کرو۔ اُنھوں نے عرض کی: حُضُور! جیسے آپ فرمائیں، آپ نے اُنہیں اپنے پاس آنے کی دعوت دی، جب وہ آپ کے پاس آئے تو آپ نے اُنہیں عُمدہ کھانا کھلایا اور خود بھی اُن کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ (احیاء العلوم، ۴۵/۲، بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! غور کیجئے! نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرت امام

حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کتنے عمدہ اخلاق والے تھے، باوجود بلند مرتبہ ہونے کے ان مسکینوں اور غریبوں کی دلجوئی کی خاطر ان کے ساتھ بیٹھ گئے اور بدلے میں انہیں بھی اپنے گھر دعوت پر بُلایا۔ اس واقعے سے یہ درس ملتا ہے کہ ہمیں بھی صرف امیروں کے ساتھ نہیں بلکہ فقیروں کے ساتھ بھی پیار اور اُلفت و محبت بھرا برتاؤ (Behave) کرنا چاہیے۔

حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا مقام یہ ہے کہ وہ جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں، حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا مقام یہ ہے کہ وہ بلند مرتبہ صحابی ہیں، حضرت امام حسن مُجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا مقام یہ ہے کہ وہ اہلِ بیتِ مصطفےٰ میں شامل ہیں، حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا مقام یہ ہے کہ وہ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے شہزادے ہیں، حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا مقام یہ ہے کہ وہ حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے جگر کے ٹکڑے ہیں، حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا مقام یہ ہے کہ وہ دونوں جہاں کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے ہیں، مگر اس کے باوجود بھی انہوں نے ان غریب اور مسکین لوگوں کی دعوت رد نہیں فرمائی جبکہ آج ہمارے معاشرے میں صورتِ حال کتنی عجیب ہوتی جارہی ہے۔ آج اگر کسی کم ظرف (کم حوصلے والے) کو کوئی دنیاوی منصب مل جائے تو اس کا مزاج آسمان پر چلا جاتا ہے، اس حقیر دنیا کا عارضی عہدہ ملنے کے بعد بعض لوگوں کے زمین پر پاؤں نہیں جمتے، کپڑوں کے ساتھ بعض کی گردنیں بھی اکڑ جاتی ہیں۔ ایسے میں اپنے ساتھ رہنے والوں کو یوں بھلا دیا جاتا ہے جیسے ان کے ساتھ کبھی تعلق رہا ہی نہ ہو، اپنے عزیزوں کو یوں نظر انداز (Ignore) کر دیا جاتا ہے جیسے ان سے کبھی جان پہچان ہی نہ رہی ہو، اپنے دوستوں سے ایسا رویہ رکھا جاتا ہے جیسے ملازم ہوں، صد افسوس! کہ بعض نادان تو اپنے محسنوں (احسان کرنے والوں) کو بھی آنکھیں دکھانے لگتے ہیں۔ سوچنا چاہیے کہ کہیں عہدہ ملنے کے بعد تکبر کی سیڑھی جہنم میں نہ گِرا دے۔ امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی

دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

گر تکبُّر ہو دِل میں ذرّہ بھر
سُن لو جنّت حرام ہوتی ہے

(وسائل بخشش مُرمّم، ص۴۹۵)

لہٰذا عقل مندی کا ثبوت دیتے ہوئے **عاجزی وانکساری** اختیار کرنی چاہئے۔ **یاد رہے!** اگر کوئی شخص کسی **دُنیوی منصب و دولت** ملنے کے بعد **قیمتی لباس** پہنتا ہے، کسی وجہ سے لوگوں سے **میل جول** کم رکھتا ہے، تب بھی ہمیں اُس کے بارے میں ہمیشہ **حُسنِ ظن** (اچھا گُمان) ہی رکھنا چاہئے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ فُلاں شخص تو کوئی منصب ملنے کی وجہ سے بڑا مغرور ہو گیا ہے، سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتا، وغیرہ۔ کسی مسلمان کے بارے میں **بدگمانی** کی ہمیں اجازت نہیں، **بدگمانی گناہِ کبیرہ، حرام** اور **جہنّم** میں لے جانے والا کام ہے۔ اللہ پاک ہمیں بدگمانی سے بچنے اور ہمیشہ عاجزی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آیئے! ترغیب کے لیے **عاجزی کی فضیلت** پر دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

1. فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ پاک اسے بلندی عطا فرماتا ہے اور جو مسلمان بھائی پر بلندی چاہتا ہے اللہ پاک اسے پستی میں ڈال دیتا ہے۔ (معجم اوسط، ۳۹۰/۵، حدیث: ۷۷۱۱)
2. فرمایا: اللہ پاک عاجزی کرنے والوں سے محبت اور تکبر کرنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، ۵۰/۲، حدیث: ۵۷۳۱، الجزء الثالث)

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا
یاربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم دِلجوئی کے واقعات سُن رہے تھے۔ ان کے واقعات کو سُن کر یوں لگتا ہے کہ وہ دوسروں کی دل جوئی کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔

چنانچہ غزالیِ زماں، رازیِ دوراں، حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی دل جوئی کے عادی تھے، آپ زبردست عالِمِ دین اور اللہ کے ولی تھے، آپ صحیح معنوں میں اخلاقِ نبوی کا عملی نمونہ تھے، غریب پروری، رحمدلی، ہمدردی، خیر خواہی اور مہربانی سمیت کئی عمدہ اوصاف میں اپنی مثال آپ تھے۔

دل جوئی کا حَسِین انداز!

منقول ہے کہ ایک بار ایک صاحب نے اپنے بھانجے کی شادی میں کاظمی شاہ صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو مدعو (Invite) کیا اور نکاح پڑھانے کی درخواست کی۔ آپ نے منظور فرمالی۔ نکاح کے لیے عصر اور مغرب کا درمیانی وقت طے کیا گیا۔ بارات آنے میں کچھ دیر ہو گئی، وہ صاحب مغرب کے بعد آپ کو لینے پہنچے تو آپ نے فرمایا: حاجی صاحب! آپ نے تو عصر کے بعد نکاح کا فرمایا تھا، اب تو مغرب بھی ہو چکی ؟ اب میرے پوتے کا عقیقہ ہے اور مہمان آئے ہوئے ہیں۔ ان صاحب کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: عالی جاہ! کچھ دیر ہو گئی ہے۔ (آپ کرم فرمائیں!) آپ نے فرمایا: اچھا چلو، ابھی آپ نے کپڑے بھی تبدیل نہیں کئے تھے، صاحبزادوں نے عرض کی: ابا جان! کپڑے تبدیل فرمالیں، آپ نے

فرمایا: ابھی آجاتا ہوں۔ آپ نے اطمینان سے نکاح پڑھایا، طویل دعا مانگی۔ ان صاحب کا بیان ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو جلدی واپس جانا تھا کہ گھر میں مہمان آئے ہوئے تھے، اس کے باوجود اتنا وقت عطا فرمایا کہ ہم سب کا دل بے حد خوش ہو گیا۔ (حیاتِ غزالی زماں، ص ۲۴۴ بتصرف)

غزالیِ زماں کی غریب پروری:

اسی طرح ایک عالم صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ (مدینۃ الاولیا) ملتان شریف شہر کے اندرونی علاقے سے ایک غریب آدمی حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا کہ میں نے حصولِ برکت کے لیے گھر میں محفلِ میلاد کا اہتمام کیا ہے، آپ تشریف لائیے اور اپنا پیارا بیان ہمیں سنائیے، علامہ کاظمی شاہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے عشا کے بعد کا وعدہ فرمالیا، میں بھی آپ کے ساتھ ہولیا، ہم عشا کی نماز کے بعد اس شخص کے مکان پر پہنچے تو وہ ہمیں اپنے گھر کی دوسری منزل پر لے گیا، اس وقت صرف چار پانچ افراد جمع تھے۔ یہ تھا وہ اجتماع جس سے غزالیِ زماں نے بیان فرمانا تھا۔ حضرت غزالیِ زماں رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پیشانی پر شکن تک نہ آئی، آپ نے تقریباً ایک گھنٹہ بیان فرمایا۔ وہ شخص غربت کی وجہ سے کچھ بھی نہ دے سکا، لیکن آپ مکمل اطمینان اور سکون کے ساتھ واپس تشریف لائے اور راستے میں مجھ سے فرمایا: اگر میں اس وقت تقریر نہ کرتا تو اس شخص کی کتنی دل شکنی ہوتی اور اب وہ کتنا خوش (Happy) تھا۔

(حیاتِ غزالی زماں، ص ۳۹۶ بتصرف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دل جوئی کے طریقے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غزالیِ زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ

عَلَیْہ کا دل جوئی کرنے کا جذبہ مرحبا! آج بھی اگر ہمارے اندر مسلمانوں کی دل جوئی کو اپنانے کا جذبہ بیدار ہو جائے تو اس کے کئی طریقے ذہن میں آسکتے ہیں۔ مثلاً☆کسی مسلمان مریض کی عیادت، ☆تعزیت کرنا ☆جنازے وغیرہ میں شرکت کرنا، ☆کسی مسلمان کا نقصان ہو جانے پر اس سے ہمدردی کے دو بول بولنا، ☆وقتاً فوقتاً اپنے مسلمان دوستوں اور عزیزوں سے رِضائے الٰہی اور نیکی کی دعوت کے لیے رابطہ رکھنا، ☆مسلمان سے نرمی و بھلائی سے پیش آنا، ☆مسلمان ضرورت مندوں کی مالی مدد کرنا، ☆مسلمان پریشان حالوں کی پریشانی دُور کرنا، ☆مسلمان کو دعوتیں دینا اور کھانا کھلانا، ☆اپنے آرام و سکون کی قربانی دے کر مسلمان کو آرام و سکون مہیا کرنا وغیرہ، اَلْغَرَض! کسی بھی جائز طریقے سے، شرعی احکامات کے مطابق اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا یہ سب دل جوئی میں شمار ہوتا ہے۔

افسوس! صد افسوس! فی زمانہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم **"یا شیخ اپنی اپنی دیکھ"** کے تحت صرف اپنے معاملات سُلجھانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ ☆ہمارے آس پاس کتنے مسلمان پریشان حال ہیں، ہمیں اس کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ ☆ہمارے جاننے والوں میں کتنے مسلمان بیمار ہو جاتے ہیں پھر ٹھیک ہو جاتے ہیں اور ہمیں پتہ ہی نہیں چلتا۔ ☆ہمارے اڑوس پڑوس میں کس مسلمان کا انتقال ہو گیا ہے، بعض اوقات تو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا۔ ☆وہ مسلمان جن سے ہمارا روزانہ کا واسطہ ہے، ان میں سے کتنے خوش دلی سے اور کتنے پریشان چہروں سے ہمیں ملتے ہیں، کیا اس پر ہم نے کبھی غور کیا؟ ☆ہمارے جاننے والے مسلمانوں میں سے کتنے قرضوں میں جکڑے ہوئے ہیں بلکہ خاندان میں ہمارے کتنے رشتہ دار غربت و افلاس کی چکی میں پِس رہے ہیں، ہمیں اس کی کوئی خبر نہیں۔ ☆ہمارے مسلمان پڑوسیوں (Neighbours) کو دو وقت کا کھانا بھی نصیب ہوتا ہے یا نہیں، ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں، ☆پہننے کے لئے مناسب کپڑے بھی میسر آتے ہیں یا نہیں، ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ ☆کتنے بیمار مسلمانوں کی راتوں کی نیند اور دن کا سکون

پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے برباد ہو رہا ہے، اس طرف ہماری توجہ ہی نہیں ہوتی۔ یاد رکھئے! ایک اچھا مسلمان وہی ہوتا ہے، جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرے۔ آیئے! اپنے اندر پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمَّت کی دل جوئی اور خیر خواہی کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے (2) فرامینِ مصطفےٰ سنتے ہیں، چنانچہ

خیر خواہی کے فضائل

- ارشاد فرمایا: لوگوں کیلئے بھی وہی پسند کرو، جو اپنے لیے کرتے ہو اور جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو اسے دوسروں کے لیے بھی ناپسند کرو، جب تم بولو تو اچھی بات کرو یا خاموش رہو۔ (مسند احمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل، ۸/۲۶۶، حدیث: ۲۲۱۹۳ ملتقطاً)
- ارشاد فرمایا: مؤمن اس وقت تک اپنے دِین میں رہتا ہے، جب تک اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی چاہتا ہے اور جب اس کی خیر خواہی سے الگ ہو جاتا ہے تو اس سے توفیق کی نعمت چھین لی جاتی ہے۔ (فردوس الاخبار للدیلمی، باب اللام الف، ۲/۴۲۹، حدیث: ۷۷۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ”چوک دَرْس“

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آنے، غمزدوں، دکھیاروں، بیماروں کی عیادت اور دل جوئی کا جذبہ پانے اور دیگر اچھی صفات کا عامل بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر **12 مَدَنی کاموں** میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام ”چوک دَرْس“ بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ چوک درس کی کئی برکتیں ہیں، جیسے ☆چوک دَرْس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے کا ذَرِیْعہ ہے۔☆چوک دَرْس بے نمازیوں کو نمازی بناتا ہے۔☆چوک دَرْس مسجدوں سے دُور رہنے والوں کو مسجدوں سے قریب کرتا ہے۔☆چوک دَرْس کی بَرَکت سے نیکیوں میں رَغْبَت پیدا ہوتی ہے۔ ☆چوک دَرْس کی بَرَکت سے عَلاقے (Area) میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچ جاتی ہیں۔☆چوک دَرْس نمازوں کی پابندی کا ذِہْن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیْعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِیْن کی باتیں پہنچانا، اَجْروثَواب کا کام ہے، چنانچہ

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔(حلیة الاولیاء، ابراھیم الھروی، ۱۰/۴۵، حدیث:۱۴۴۶۶)

12 مدنی کاموں میں سے اِس مدنی کام "چوک دَرْس" کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے "چوک دَرْس" کا مطالعہ کیجئے، تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اِس رِسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں۔یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ پر دَستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اِس رِسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے۔☆کوہِ صفا پر پہلی نیکی کی دعوت۔ ☆بزرگانِ دین کا عمل۔☆چوک درس کیا ہے؟☆چوک درس کے دس (10) فوائد۔☆مساجد کی آباد کاری کا ذریعہ۔☆ چوک درس دینے کا طریقہ۔☆چوک درس دینے کے انیس (19) مدنی پھول۔☆دعوت اسلامی کا تعارف و تشہیر۔☆اور امیر اہلسنت کی دعائیں لینے کا طریقہ وغیرہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! بطورِ تَرغِیب چوک دَرْس کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

وفات سے قبل توبہ نصیب ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقِیم ایک اسلامی بھائی کے عَلاقے کی مسجد کے باہر **"چوک دَرْس"** ہوتا تھا۔ ایک دن حَسْبِ مَعمول چوک دَرْس کے لیے اسلامی بھائی تشریف لائے تو آس پاس موجود لوگوں کو دَرْس میں شرکت کرنے کی دعوت پیش کی، ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر قریب ہی رِکشا اسٹینڈ پر موجود چوکیدار راجو بھائی کو بھی دَرْس میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ راجو بھائی دَعوَت قبول کرتے ہوئے درس (درسِ فَیضانِ سُنَّت) میں شریک ہوگئے۔ دَرْس کے بعد مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی نے دُعا سے قبل دَرْس سُننے والوں کو پچھلے گناہوں سے تَوبہ کروائی اور دورانِ دُعا حاضِرِین کی مَغْفِرت کے لیے بھی دُعا مانگی۔ دُعا کے اِخْتِتام پر دَرْس سُننے والوں نے باآوازِ بُلند دُرُودِ پاک پڑھا، راجو بھائی نے دُرُودِ پاک پڑھتے ہوئے انگوٹھے چُوم کر آنکھوں (Eyes) سے لگائے، بلند آواز سے کَلِمَہ طَیِّبَہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ** پڑھا اور بے اِخْتیار زمین پر گر پڑے۔ ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر اُنہیں اُٹھایا تو اُس وَقْت وہ اپنے خالقِ حقیقی سے جا مِلے تھے۔

ہے تمنّائے عطّاؔر یاربّ! اُن کے جَلووں میں یُوں مَوت آئے جھوم کر جب گِرے میرا لاشہ تھام لیں بڑھ کے شاہِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

دل جوئی کے فوائد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم دل جوئی سے مُتَعَلِّق سُن رہے تھے، یقیناً شرعی احکام کے مطابق عاشقانِ رسول کی دل جوئی ایک بہت ہی اچھا کام ہے۔ ☆ عاشقانِ رسول کی دل جوئی

سے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں، ☆ عاشقانِ رسول کی دل جوئی سے ناراضیاں ختم ہوتی ہیں، ☆ عاشقانِ رسول کی دل جوئی سے محبتوں میں اضافہ ہوتا ہے، ☆ عاشقانِ رسول کی دل جوئی بیگانوں کو بھی اپنا بنا دیتی ہے۔ ☆ عاشقانِ رسول کی دل جوئی سے معاشرے میں خوشگوار فضا قائم ہوتی ہے۔ ☆ شرعی احکام کے مطابق عاشقانِ رسول کی دل جوئی جنت میں لے جانے والا کام ہے، ☆ عاشقانِ رسول کی دل جوئی سے دنیا بہتر ہوتی ہے، ☆ عاشقانِ رسول کی دل جوئی سے قبر بھی سنور سکتی ہے، ☆ عاشقانِ رسول کی دل جوئی آخرت میں بھی کامیابیاں دلا سکتی ہے، ☆ عاشقانِ رسول کی دل جوئی کرنے والا ہر دلعزیز بن جاتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ ☆ یقیناً شرعی احکامات کے مطابق عاشقانِ رسول کی دل جوئی کرنے والا اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا پانے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اس لیے دل جوئی کی عادت (Habit) بنانی چاہیے۔

دل جوئی کے طریقے اور فضائل:

کئی ایسے کام ہیں جو اچھی نیت ہونے کی صورت میں دل جوئی میں شمار ہو سکتے ہیں، آیئے! ایسے چند کام اور احادیثِ طیبہ کی روشنی میں ان کے فضائل سنتے ہیں۔

☆**مریض کی عیادت** ایک ایسا کام ہے جو دل جوئی کا بہترین ذریعہ ہے۔ عیادت کرنے کی دو فضیلتیں سنئے۔ (1) فرمایا: جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو ایک منادی (اعلان کرنے والا) اسے مخاطب کر کے کہتا ہے کہ "خوش ہو جا کیونکہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تُو نے جنّت میں اپنا ٹھکانہ بنالیا ہے" (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی زیارة الاخوان، ۳/۴۰۶، حدیث: ۲۰۱۵)

(2) فرمایا: جس نے مریض کی عیادت کی، جب تک وہ بیٹھ نہ جائے دریائے رحمت میں غوطے لگاتا رہتا ہے اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت میں ڈُوب جاتا ہے۔ (مسند امام احمد، مسند جابر بن

عبداللہ ۵/۳۰، حدیث: ۱۴۲۶۴)

☆**تعزیت** بھی دل جوئی والے کاموں میں سے ایک ہے۔ کوئی فوت ہو جائے یا کسی کو کچھ نقصان ہو جائے تو اس سے تعزیت کرنا کتنے بڑے اجر کا باعث ہے، آیئے اس کی دو فضیلتیں سنئے،

(1) فرمایا: جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اس کے لئے اس مصیبت زدہ جتنا ثواب ہے۔ (ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی اجر من عزی مصابا، ۲/۳۳۸، حدیث: ۱۰۷۵)

(2) فرمایا: جو بندۂ مومن اپنے کسی مصیبت زدہ بھائی کی تعزیت کرے گا، اللہ پاک قیامت کے دن اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔ (ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عزی مصابا، ۲/۲۶۸، حدیث: ۱۶۰۱)

☆**مسکرا کر ملنا** بھی دل جوئی کی ایک صورت ہے۔ دوسروں کو تسکین دینے والے آقا، ہمیشہ تبسم فرمانے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: تم لوگوں کو اپنے اموال سے خوش نہیں کر سکتے لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی انہیں خوش کر سکتی ہے۔ (شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/۲۵۴، حدیث: ۸۰۵۴)

☆**دوسروں کی پریشانی دور کرنا** بھی دل جوئی کا ذریعہ ہے۔ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو کسی مسلمان کی ایک پریشانی دُور کرے گا، اللہ پاک قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی ایک پریشانی دور فرمائے گا۔ (مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، ص ۱۰۶۹، حدیث: ۲۵۸۰ ملتقطاً)

☆**ضرورت مند کو قرض** دینے سے بھی دل جوئی ہوتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ہر قرض صدقہ ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، ۳/۲۸۴، حدیث: ۳۵۶۳)

☆**تنگ دست مقروض کو مہلت دینا** جہاں ثواب کا کام ہے، وہیں دل جوئی کے کاموں میں سے بھی ہے، شفقت و مہربانی فرمانے والے آقا، کرم و عنایت کی بارشیں کرنے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے، جس دن اس (عرش) کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا تو اسے چاہیے کہ تنگدست کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر دے۔(الترغیب والترھیب، کتاب الصدقات، باب الترغیب فی التیسیر علی المعسر، ۲/۲۴، حدیث:۱۸)

☆**حاجت پوری کرنا** بھی دل جوئی کا سبب ہے۔ گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا، پیاسوں کو جامِ کوثر سے سیر اب فرمانے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بندہ جب تک اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں رہتا ہے، اللہ پاک اس کی حاجت پوری فرماتا رہتا ہے۔(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب فضل قضاء الحوائج، ۸/۳۵۳، حدیث:۱۳۸۲۳)

اللہ کریم ہمیں اِن تمام مدنی پھولوں سمیت دل جوئی کی دِیگر تمام جائز صورتوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی دل جوئی کے لیے ایک چیز کا ہونا بہت ضروری ہے اور وہ ہے **"نرمی"**، نرمی دل جوئی کے لیے کتنی اہم ہے، اس کا اندازہ اس بات سے کیجئے کہ نرمی کے بغیر کی جانے والی دل جوئی **"دل آزاری"** میں بھی مبتلا کر سکتی ہے۔ لہٰذا دل جوئی کرنے والے کا نرم مزاج، نرم زبان، نرم انداز و نرم طور طریقے والا ہونا بہت ضروری ہے۔ دل جوئی کا بنیادی مقصد ہی یہ ہے کہ دوسروں کے دلوں میں خوشی داخل کی جائے جبکہ نرمی کو اپنائے بغیر دوسروں کو ناراض تو کیا جا سکتا ہے انہیں خوش نہیں کیا جا سکتا۔ یاد رکھئے! نرم زبان میں خرچ کچھ نہیں ہوتا ہے مگر اس سے نفع بہت ہوتا ہے، جبکہ تیکھی زبان استعمال کرنے میں نقصان ہی نقصان ہے۔ یقین کیجئے! اگر بندے میں نرمی پیدا ہو

جائے تو وہ ہر دلعزیز بن جاتا ہے۔ اللہ والوں کے ہر دلعزیز بننے کی ایک وجہ یہی ہے کہ ان کا کردار اور عادات واطوار نرمی کے سانچے میں ڈھل چکے ہوتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں بھی مسلمانوں کی دل جوئی کرنے اور نرمی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں
ڈُوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طُغیانی میں
جس کی کَشتی ہو محمد کی نگہبانی میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس "اِزدِیادِ حُب"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نرمی اور دل جوئی کا عادی بننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، اِنْ شَآءَ اللہ نرمی اور دل جوئی ہماری عادات میں شامل ہو جائیں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیابھر میں اِسلام کی مدنی بہاریں لُٹانے کے لئے کم و بیش 107 شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کررہی ہے، انہی شعبوں میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ اِزْدِیادِ حُب"** (یعنی محبتیں بڑھانے والا شعبہ) بھی ہے۔ ☆ **"مَدَنی انعام نمبر 55"** "کیا آپ نے اِس ہفتے کم از کم ایک اسلامی بھائی کو (جو پہلے مدنی ماحول میں تھے مگر اب نہیں آتے) **تلاش کرکے ان کو مدنی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟** (مگر جس پر تنظیمی پابندی ہو اسے نہ چھیڑیں)" کو باقاعدہ تنظیمی طور پر عَمَلی جامہ پہناتے ہوئے وہ پُرانے اسلامی بھائی جو پہلے آتے تھے مگر اب نہیں آتے، اُنہیں مَدَنی ماحول میں فعال

کر کے **"مسجد بھرو تحریک"** میں شامل کرنا، اُن سے پیشگی وَقْت لے کر اِنْفرادی طور پر دُکان، گھر یا دفتر جا کر ملاقات کرنا، اُنہیں سُنّتوں بھرے اِجتماعات و مَدَنی مذاکروں میں آنے کا ذہن دینا، اِجتماعی اِعتکاف اور مَدَنی کورسز (اِصلاحِ اَعمال کورس، فیضانِ نماز کورس وغیرہ) کرنے کی ترغیب دلانا، مَدَنی قافلوں میں سفر کروانا، اُن کے گھروں میں مَدَنی حلقے کی ترکیب کرنا، اُنہیں مدرسۃُ المدینہ بالغان میں شرکت کروانا، اُن کی خوشی، غمی، بیماری و فوتگی وغیرہ کے معاملات میں شریک ہونا اور مشکلات میں مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کی ترکیب کرانا وغیرہ، اِس مجلس کے مقاصِد میں شامل ہے۔

اللہ کریم **"مجلس اِزدِیادِ حُبّ"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے، ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں ‏ ‏ اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ‏ ‏ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند مدنی پھول بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں ‏ ‏ نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

آیئے! حُسنِ سلوک کے مدنی پھول سنتے ہیں: چنانچہ

حُسنِ سلوک کے مدنی پھول

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: (1) ہر حُسنِ سُلُوک (یعنی اچھا برتاؤ) صدقہ ہے، غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقة، ۳/ ۳۳۱، حدیث: ۴۷۵۴) (2) جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ صِلَہ رِحمی (رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ) کرے۔ (بخاری، ۴/ ۱۳۶، حدیث: ۶۱۳۸) ☆ قرآن واحادیث میں ہمیں والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریبی اور دور کے پڑوسیوں اور مسافروں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک اور بھلائی کرنے کا حکم دیا گیا ہے ☆ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک سنت ہے۔ ☆ حُسنِ سُلُوک کرنے میں والدین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے۔ (ردالمحتار، ۹/ ۶۷۸ ملخصاً) ☆ حُسنِ سُلُوک کی مختلف صورتیں ہیں، ہَدِیّہ و تحفہ (Gift) دینا اور اگر ان کو کسی کام میں مدد درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔ (دُرَر، ۱/ ۳۲۳ ملخصاً) ☆ امامِ اعظم رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یاد رکھو! اگر تم لوگوں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش نہ آئے تو وہ تمہارے دشمن بن جائیں گے، اگرچہ تمہارے ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں۔ (امام اعظم کی وصیتیں، ص ۲۵) ☆ اولیاء اللہ اپنی بُرائیاں کرنے والوں بلکہ جان کے در پے رہنے والوں کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک کیا کرتے ہیں۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۴۲ ماخوذاً) ☆ حُسنِ سُلُوک کرنے سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔ ☆ حُسنِ سُلُوک لوگوں کی خوشی کا سبب ہے۔ ☆ حُسنِ سُلُوک کرنے سے فرشتوں کو مَسرّت ہوتی ہے۔ ☆ حُسنِ سُلُوک کرنے سے مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے۔ ☆ حُسنِ سُلُوک کرنے سے شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے۔ ☆ حُسنِ سُلُوک کرنے

سے عمر بڑھتی ہے۔☆حُسنِ سُلُوک کرنے سے رِزْق میں برکت ہوتی ہے۔(تَنبیہُ الغافِلین،ص ۷۳ ملخصاً)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخِلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

ہر عیب سے پاک محبوب آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغفار (دُعائے مغفرت) کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (1)

[1] ... معجم اوسط، من اسمه احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

گندے نکمّے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین　　کون ہمیں پالتا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۰)

مختصر وضاحت: ہم ایسے نکمّے اور ناکارہ ہیں کہ کوڑی کے تین حصے بھی ہم سے مہنگے ہوں گے مگر اس کے باوجود اے میرے آقا! آپ نے ہم جیسے نکمّوں کو بھی اپنے دامنِ کرم سے وابستہ فرمالیا، آپ پر کروڑوں درود و سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ [1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث:۵۹۴۲

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم **"قبر میں کام آنے والے اعمال"** سے مُتَعَلِّق بیان سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ حضرت علامہ فقیہ ابواللیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے ایک روایت میں آٹھ (8) اعمال کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے چار (4) اعمال وہ ہیں جن پر عمل قبر میں راحت و سکون کا باعث بنتا ہے۔ جبکہ 4 اعمال ایسے ہیں جن سے بچنا قبر کی وحشت سے بچاتا ہے۔ آج کے بیان میں ہم اِنہی اعمال سے مُتَعَلِّق کچھ مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اے کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کے سفر کا زادِ راہ کیا ہے؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"احیاء العلوم"** جلد 1 صفحہ 1053 پر ہے کہ ایک بار اُمّت پر مہربان نبی، کائنات کی جان نبی صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللهُ عَنْہ سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! یہ بتاؤ اگر تم سفر کا ارادہ کرو تو اس کے لئے کوئی تیاری بھی کرو گے؟ حضرت سَیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللهُ عَنْہ نے عرض کی: جی ہاں! یَارَسُوْلَ الله! صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ سفر کے لیے اس کی تیاری ضرور کروں گا۔ رَسُوْلُ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے سفر کا کیا حال ہے؟ پھر خود ہی ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہیں ان چیزوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہیں اُس (قیامت کے) دن نفع پہنچائیں گی؟ عرض کی: یَارَسُوْلَ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! ضرور بتلایئے۔ اِرشاد فرمایا: ☆ قِیامت کے دن کے لئے سخت گرمی کے دن روزہ رکھو! ☆ قبر کی وحشت کے لئے رات کے اندھیرے میں دو (2) رکعتیں پڑھو، ☆ بڑے بڑے (پیش آنے والے) امور کے لئے حج کرو اور ☆ کسی مسکین (Poor) کو کوئی چیز دے کر ☆ یا حق

بات کہہ کر ☆ یا کسی بُرے کلمے سے خاموش رہ کر صدقہ کرو۔(موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، التھجد و قیام اللیل، ۱/۲۴۷، حدیث: ۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں شفیق و کریم آقا، رحم دل و رحیم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کتنے پیارے انداز میں سفرِ قیامت کی تیاری کی ترغیب اِرشاد فرمائی ہے۔ اس روایت میں کئی مدنی پھول ایک عقلمند کے لیے اپنے اندر رنگ برنگی خُوشبو لیے ہوئے ہیں، **ایک مدنی پھول** یہ حاصل ہوا کہ سخت گرمی میں رکھے جانے والے **روزے** قیامت کے دن کی گرمی سے بچاتے ہیں۔ جبکہ رات کے اندھیرے میں پڑھی جانے والی **نماز**(یعنی نمازِ تہجد) **قبر** کے اندھیرے اور وحشت کو دُور کرتی ہے، **حج** بھی پریشانیاں دُور کرتا ہے جبکہ **مسکین کی مدد**، **حق گوئی** اور بُری باتوں سے بچنا بھی مسلمان کو فائدہ دیتا ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ اور بھی کئی ایسے نیک اعمال ہیں جن پر عمل سفرِ آخرت بالخصوص قبر میں فائدہ دیتا ہے۔

دوسرا مدنی پھول یہ حاصل ہوا کہ ہمیں اپنے سفرِ آخرت کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے اور اس کی تیاری کرنی چاہیے۔ دنیا کا معمول ہے جب بھی سفر کیا جاتا ہے تو پہلے سے اس کی تیاری کی جاتی ہے، سفر جتنا زیادہ اہم ہوتا ہے، اس کی تیاری بھی اتنے ہی اہتمام سے کی جاتی ہے، سفر جتنا لمبا ہوتا ہے اس کی تیاری کو بھی اتنی ہی اہمیت دی جاتی ہے، سازوسامان کا انتظام بھی اُسی حساب سے کیا جاتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ کئی خوش نصیب عاشقانِ رسول سفرِ مدینہ کی سعادت پاتے ہیں، ممکن ہے کئی عاشقانِ رسول یہاں موجود ہوں جو اس سعادت سے بہرہ مند ہو چکے ہوں، سوچئے! جب اس مبارک سفر کی سعادت ملتی ہے تو گھر میں تیاری کا کیسا سماں ہوتا ہے، کتنے دن پہلے سے ہی تیاری کا سلسلہ شروع

ہو جاتا ہے، جیسے جیسے اس سفر کا وقت قریب آتا جاتا ہے، تیاری میں تیزی آتی جاتی ہے۔

اسی طرح اگر مقدر یاوری کرے اور سفرِ حج کی سعادتیں مل جائیں تو چونکہ حج کے دن زیادہ ہوتے ہیں تو تیاری بھی اتنی زیادہ ہوتی ہے، بعض لوگ تو مہینوں پہلے ہی اس کی تیاری شروع کر دیتے ہیں۔ اسی طرح دنیا کے اور سفروں کا معاملہ ہے کہ پہلے سے ہی اس کی تیاری شروع کر دی جاتی ہے۔

ذرا سوچئے! جب دنیا کے ان چند دنوں کے سفروں کے لیے پہلے سے تیاری کی جاتی ہے تو وہ سفر جو سب سے طویل ہے، وہ سفر جو **یقینی** ہونا ہے، وہ سفر جس کی اہمیت سب سے زیادہ ہے، وہ سفر جس پر نجات کا مدار ہے، وہ سفر جو یا تو کامیابیوں یا پھر طویل غم کا باعث بنے گا، وہ سفر جو یا تو سعادتوں کی معراج بنے گا یا پھر ہولناک سزاؤں اور عذابات میں گرفتار کرے گا، اَلْغَرَض! وہ سفر جو جنت یا دوزخ میں سے کسی طرف لے جائے گا، اتنے اہم اور ضروری سفر کے لیے کتنی تیاری کی ضرورت ہے۔ افسوس! صد افسوس! ایک تعداد ہے جسے دنیا کے سفر کی تیاری تو یاد رہتی ہے مگر سفرِ آخرت کی تیاری سے غفلت برتی جاتی ہے۔ دُنیا کے سفر بسا اوقات کسی وجہ سے مُلتوی (Postponed) یا کینسل بھی ہو جاتے ہیں، مثلاً اچانک کسی **بیماری** کی وجہ سے سفر نہ ہو سکا، کسی عزیز کے **اِنتقال** کی وجہ سے سفر نہ کر سکا، ٹرین، **گاڑی / فلائٹ** (جہاز) بروقت نہ مل سکنے کی وجہ سے سفر سے رہ گیا، لیکن **یاد رکھئے! سفرِ آخرت 100 فیصد یقینی ہے۔**

مشاہدہ ہے کہ جو شخص جس شے میں رغبت رکھتا ہے، ہمیشہ اُسی کے بارے میں سوچتا رہتا ہے اور اسی کے بارے میں غور و فکر کرتا رہتا ہے۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "احیاء العلوم" جلد 1 صفحہ 438 پر امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کپڑے کا تاجر، بڑھئی (لکڑی کا کام کرنے والا)، معمار (تعمیرات کا کام

کرنے والا) اور جولاہا(کپڑا بُننے والا) جب کسی آباد مکان میں جائیں جس میں قالین بچھا ہوا ہو، گھر سجا سنورا ہو اور یہ وہاں غور و فکر میں ڈُوب جائیں تو عموماً ان کی سوچ یہ ہو گی کہ کپڑے والا قالین(Carpet) دیکھ کر اس کی قیمت میں غور کر رہا ہو گا۔ جولاہا کپڑے کی بناوٹ میں غور کر رہا ہو گا، بڑھئی چھت بنانے کے طریقے پر غور کر رہا ہو گا اور معمار اس کی دیواروں کو دیکھ کر ان کے مضبوط اور سیدھے ہونے کے متعلق سوچ رہا ہو گا۔

اسی طرح وہ شخص جو راہِ آخرت کے سفر کو یاد رکھتا ہے، وہ آدمی جو فکرِ آخرت میں مبتلا رہتا ہے اس کا بھی یہ حال ہو جاتا ہے کہ جب وہ کوئی بھی چیز دیکھتا ہے تو اللہ پاک اس میں اس کے لئے عبرت کا راستہ کھول دیتا ہے۔ **سفر آخرت کو یاد رکھنے والا** اگر سیاہی کو دیکھتا ہے تو اسے قبر کی تاریکی یاد آتی ہے، **سفر آخرت کو یاد رکھنے والا** اگر سانپ کو دیکھتا ہے تو اسے جہنم کے سانپ یاد آتے ہیں، **سفر آخرت کو یاد رکھنے والا** اگر خوفناک صورت کو دیکھتا ہے تو منکر نکیر اور زَبانیہ (فرشتوں کا وہ گروہ جو نافرمانوں کو جہنم کی طرف دھکیلنے پر معمور ہے اُن) کو یاد کرتا ہے، **سفر آخرت کو یاد رکھنے والا** اگر کوئی خوف ناک آواز سنتا ہے تو اُسے صُور پھُونکا جانا یاد آجاتا ہے، **سفر آخرت کو یاد رکھنے والا** اگر کسی اچھی و خوبصورت چیز کو دیکھتا ہے تو جنت کی نعمتوں کو یاد کرتا ہے، **سفر آخرت کو یاد رکھنے والا** اگر کہیں سے انکار یا قبولیت کی کوئی بات سنتا ہے تو اُخروی معاملے میں حساب کتاب کے بعد اپنے مقبول یا مَردُود ہونے کو یاد کرتا ہے ۔(احیاء العلوم، ۱/۴۳۸ بتغیرٍ و مخلصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں سوچنا چاہیے کہ کیا ہم بھی کسی موقع پر آخرت کو یاد کرتے ہیں؟ ☆کیا کبھی کسی چیز کا ترازو پر وزن ہوتے دیکھ کر ہمیں بھی **میزان** پر اعمال کا حساب کتاب ہونا یاد آیا ہے؟ ☆نرم و گرم بستر(Bed) پر سوتے ہوئے کیا کبھی ہمیں بھی قبر کے خاکی (مٹی

کے) بستر کی یاد آئی ہے؟ ☆آج تکیے کے بغیر نیند نہیں آتی، کیا کبھی قبر کا سِرہانا بھی یاد آیا ہے؟ ☆لائٹ (بجلی) چلی جائے تو اندھیرے میں دل گھبراتا ہے، کیا کبھی قبر کی تاریکی کا خیال بھی دل میں پیدا ہوا ہے؟ ☆کھٹمل اور مچھر کے کاٹنے سے بے چین ہو جاتے ہیں، کیا قبر کے سانپ اور بچھو کے کاٹنے کی بھی فکر کبھی پیدا ہوئی ہے؟ ☆سخت گرمی سے تو پریشان ہو جاتے ہیں، کیا کبھی قیامت اور جہنم کی گرمی کا بھی سوچا ہے؟ ☆سخت سردی میں بھی راحت نہیں ملتی جہنم کی وادیِ زَمْہَرِیْر جس میں سردی کا عذاب ہو گا، کیا کبھی اس کے خوف کی طرف بھی توجہ گئی؟ ☆اُبلتا ہوا تیل، کھولتا ہوا گرم پانی ہم اکثر دیکھتے ہیں، انہیں دیکھ کر جہنمیوں کو پلایا جانے والا مائے حمیم بھی کبھی یاد آیا ہے؟ ☆بیماری سے صحت حاصل کرنے کے لیے کڑوی کڑوی گولیاں منہ کا ذائقہ خراب کر دیتی ہیں، کیا کبھی جہنمیوں کو کھلایا جانے والا زَقُّوم بھی یاد کیا ہے؟

دِلا غافل نہ ہو یکدم، یہ دُنیا چھوڑ جانا ہے — بغیچے چھوڑ کر خالی، زمیں اندر سمانا ہے
تُو اپنی موت کو مت بُھول، کر سامان چلنے کا — زمیں کی خاک پر سونا ہے، اِینٹوں کا سِرہانا ہے
جہاں کے شَغْل میں شاغل، خدا کے ذکر سے غافل — کرے دعویٰ کہ یہ دنیا، مِرا دائم ٹھکانا ہے
غلام اک دَم نہ کر غفلت، حیاتی پر نہ ہو غُرّہ — خدا کی یاد کر ہر دم، کہ جس نے کام آنا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! افسوس! صد افسوس!!! سفرِ آخرت اور آخرت کی تیاری سے غفلت تو اس قدر بڑھ چکی ہے کہ اب وہ معاملات جو واضح طور پر آخرت کی یاد دلاتے ہیں، ان سے بھی عبرت نہیں پکڑی جاتی۔ آئے دن مرنے والوں کے اعلانات سُنتے ہیں، غُسلِ میّت بھی دیتے ہیں، جنازوں میں شرکت کرکے بسا اوقات میّت کو کندھا بھی دیتے ہیں، میت کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں بھی اُتارتے ہیں، مرنے والے کو منوں مٹی تلے دفن کرکے اپنے ہاتھوں سے مٹی بھی

ڈالتے ہیں۔ مگر ان عبرت انگیز لمحات سے عبرت حاصل نہیں ہوتی، اب جنازوں میں بھی بعض نادان لوگ ہنسی مذاق میں لگے ہوتے ہیں تو بعض موبائل پر ٹائم پاس(Time pass) کر رہے ہوتے ہیں، کچھ اپنے کاروباری معاملات پر بحث کر رہے ہوتے ہیں تو کچھ موقع غنیمت جان کر خاندانی مسائل میں اُلجھے ہوتے ہیں۔ کوئی سیاست پر تبصرے کر رہا ہوتا ہے تو کوئی کرکٹ میچ پر باتیں کر رہا ہوتا ہے۔

امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غافلین کا حال یہ ہوتا ہے کہ جنازوں کو دیکھ کر ان کے دل کی سختی مزید بڑھ جاتی ہے۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۵۸۴) پہلے کے لوگوں کی جنازوں میں کیا کیفیت ہوتی تھی۔ آیئے! اس کی چند روایتیں سنتے ہیں:

1. صحابیِ رسول، حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں منقول ہے کہ جب کوئی جنازہ دیکھتے تو فرماتے: جاؤ ہم تمہارے پیچھے آرہے ہیں۔(احیاء العلوم، ۵/ ۵۸۴)
2. حضرت سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم جنازوں میں شریک ہوتے تھے مگر مجمع میں ہر شخص کے رنج و غم کی تصویر نظر آنے کے سبب ہمیں سمجھ نہیں آتا تھا کہ کس سے تعزیت کریں۔(احیاء العلوم، ۵/ ۵۸۵)
3. حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم جنازوں میں شرکت کیا کرتے اور ہر شخص کو چادر سے اپنا سر ڈھانپے روتا ہوا دیکھا کرتے تھے۔(احیاء العلوم، ۵/ ۵۸۵)

اے کاش! ان اللہ والوں کے اس پیارے انداز کا ہمیں بھی صدقہ مل جائے، اے کاش! ہم بھی جنازوں سے عبرت حاصل کر کے اپنی موت کی تیاری میں لگ جائیں۔ اے کاش! جیتے جی ہماری بھی آنکھوں سے غفلت کا پردہ اُٹھ جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی عقل مندی یہی ہے کہ ہمیں اس دنیا کو تماشا نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ اس سے عبرت پکڑنی چاہیے۔ یاد رکھئے! **زِندگی موت کی اَمانت ہے** جو دِھیرے دِھیرے گزر رہی ہے۔ پھر ایک وقت آئے گا دیکھتے ہی دیکھتے موت اپنے پنجے گاڑے گی اور اندھیری قبر کو ٹھکانہ بنانا پڑے گا۔ ☆ **آج جبکہ** ہم زندہ ہیں، ☆ **آج جبکہ** ہماری سانسیں چل رہی ہیں، ☆ **آج جبکہ** ہمارا دل کام کر رہا ہے، ☆ **آج جبکہ** ہمارے جسم میں خون دوڑ رہا ہے، ☆ **آج جبکہ** ہمارے اعضا سلامت ہیں، ☆ **آج جبکہ** ہم اپنی مرضی سے سب کچھ کر سکتے ہیں، ☆ **آج جبکہ** ہمیں مہلت ملی ہوئی ہے تو ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے، اپنے اعمال پر غور کرنا چاہئے، **مکمل یکسوئی** (توجہ) سے سوچنا چاہیے کہ اللہ پاک کی دی ہوئی عظیم نعمت زندگی کو کس طرح گزار رہا ہوں؟ ☆ کیا اسے اللہ پاک کی اطاعت و فرمانبرداری میں گزار رہا ہوں یا صبح و شام گناہوں کا سلسلہ جاری ہے؟ ☆ کیا میں نیکیوں کی طرف مائل ہوں یا گناہوں سے دامن داغدار کر رہا ہوں؟ ☆ کیا میں نیک لوگوں کے طریقے پر چل رہا ہوں یا بدکاروں اور گناہگاروں کے طرزِ عمل پر زندگی گزار رہا ہوں؟ ☆ کیا میں فرائض و واجبات و سنّتِ مؤکّدات پورے کرتا ہوں یا غفلت میں زندگی بسر ہو رہی ہے؟ ☆ کیا میں نماز روزے کی پابندی کرتا ہوں یا ان کی طرف دھیان ہی نہیں ہے؟ ☆ کیا مجھے قرآن، درود و سلام، ذکر و اذکار سے بھی رغبت ہے یا فضولیات میں وقت برباد کر رہا ہوں؟ کیا مجھے دیکھ کر بھی قرآنِ کریم پڑھنا آتا ہے کہ نہیں؟ کیا نماز دُرست پڑھنا آتی ہے کہ نہیں؟

اَلْغَرَض! سوچنا چاہیے کہ کیا میں اپنی آخرت کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہا ہوں یا اس فانی دنیا کے دھوکے میں مبتلا ہو کر اپنے دن اور رات کو ضائع کر رہا ہوں؟ اِس دھوکے (Deception) سے ہمیں خبردار کرتے ہوئے ہمارا پاک پَرْوَرْدْگار پارہ 22 سُورۂ فَاطِر کی آیت نمبر 5 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ تَرجَمۂ کنزالایمان: اے لوگو! بے شک اللہ کا

فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۥ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ⑤

(پ ۲۲، اَلْفَاطِر:۵)

وعدہ سچ ہے تو ہرگز تمہیں دھوکہ نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ کے حِلْم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی دنیا ایک دھوکہ ہے، عقل مند وہی ہے جو اس دنیا میں رہ کر اپنی قبر کے لیے کچھ کر جائے۔ بہت سے اعمال ایسے ہیں جو اگر کر لیے جائیں تو قبر نُوْرٌ عَلٰی نُوْر ہو سکتی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا فقیہ ابواللیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو قبر کی تنہائی اور گھبراہٹ سے بچنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ چار چیزوں کو اختیار کرلے اور چار ہی چیزوں سے کنارہ کشی اختیار کرلے۔ جو بھی ایسا کرے گا وہ قبر کی تنہائی اور گھبراہٹ سے بچ جائے گا۔ وہ چار چیزیں جنہیں اختیار کرنا ہے ان میں سے سب سے پہلی چیز **نماز** ہے۔ دوسری چیز اللہ پاک کی راہ میں **صدقہ** ہے۔ تیسری چیز **قرآنِ پاک کی تلاوت** ہے۔ جبکہ چوتھی چیز کثرت سے **ذکرِ الٰہی** کرنا ہے۔ اور وہ چار چیزیں جنہیں ترک کرنا ہے ان میں سے پہلی چیز **جھوٹ** ہے۔ دوسری چیز **خیانت** ہے۔ تیسری چیز جس سے بچنا ہے وہ ہے **چغلی**۔ جبکہ چوتھی چیز جس سے ہر دم بچتے رہنا ہے وہ **پیشاب کے چھینٹے** ہیں۔ (تنبیہ الغافلین، ص ۲۲)

قبر میں کام آنے والا پہلا عمل نماز

وہ اعمال جو قبر میں کام آئیں گے ان میں سے پہلا عمل ہے نماز۔ اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جو نمازوں کے لئے بہتر طریقے سے وضو کرے اور انہیں ان کے وَقْت میں اَدا کرے اور ان کے رُکُوع وسُجود، خُشُوع کے ساتھ پورے کرے تو اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ اس کی مَغْفِرَت فرمادے۔ (ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، باب المحافظة علی وقت الصلوات، ۱/۱۸۶، حدیث: ۴۲۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نماز کے کئی فوائد ہیں۔☆نماز قبر میں کام آنے والا عمل ہے☆نماز **قبر کی گھبراہٹ** سے بچانے والا عمل ہے☆آیئے!سُنیئے نماز کے کیا کیا فائدے ہیں، ☆**نماز** دِین کا سُتون ہے، ☆**نماز** پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، ☆**نماز** مسلم اور غیر مسلم کے درمیان پہچان (Identification) کا ذریعہ ہے، ☆**نماز** بارگاہِ الٰہی میں حاضری کا ذریعہ ہے، ☆**نماز** مؤمن کی معراج ہے، ☆**نماز** چین وسکون پانے کا سبب ہے، ☆**نماز** بندگی کا پہلا زِینہ (یعنی سیڑھی) ہے، ☆**نماز** مؤمنوں کی عادت ہے، ☆**نماز** ربِّ کریم کی رحمتیں پانے کا سبب ہے، ☆**نماز** قُربِ اِلٰہی پانے کا وسیلہ ہے، ☆**نماز** سے تائیدِ الٰہی (یعنی اللہ پاک کی مدد) ملتی ہے، ☆**نماز** گناہوں کو مٹا دیتی ہے، ☆**نماز** سے برکتیں نصیب ہوتی ہیں، ☆**نماز** ظاہر و باطن کو صاف کرتی ہے، ☆**نماز** روح کو قرار دیتی ہے، ☆**نماز** ظاہری اور باطنی بیماریوں کا خاتمہ کرتی ہے، ☆**نماز** رزق میں برکتیں لاتی ہے، جبکہ ☆**نماز چھوڑنا** دنیا و آخرت میں نقصانات کا سبب ہے، ☆**نماز چھوڑنا** اللہ پاک کی امان سے خود کو محروم کرنا ہے، ☆**نماز چھوڑنا** گویا کہ اللہ پاک کے غضب کو دعوت دینا ہے، ☆**نماز چھوڑنا** مال میں کمی اور خسارے کا باعث ہے، ☆**نماز چھوڑنا** بُرے خاتمے کا باعث ہے، ☆**نماز چھوڑنا** قبر کے امتحانات میں فیل ہونے کا سبب ہے، ☆**نماز میں غفلت کرنا** خود کو جَہَنَّم کا مستحق بنانا ہے۔

آیئے اسی سے متعلق ایک عبرت آمیز حکایت سنئے:

چنانچہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"کفن چوروں کے انکشافات"** کے صفحہ 20 پر ایک حکایت نقل فرماتے ہیں: ایک شخص کی بہن فوت ہوگئی۔ جب وہ اسے دَفن کرکے لوٹا تو یاد آیا کہ رقم کی تھیلی قَبْر میں گر گئی ہے، چُنانچِہ وہ اپنی بہن کی قَبْر پر آیا اور اُس کو کھودا تاکہ تھیلی نکال لے۔ اُس نے دیکھا کہ

بہن کی قَبْر میں آگ کے شُعلے بھڑک رہے ہیں۔ چُنانچِہ اس نے جُوں تُوں قَبْر پر مٹّی ڈالی اور غمگین روتا ہوا اماں کے پاس آیا اور پوچھا: پیاری امّی جان! میری بہن کے اعمال کیسے تھے؟ وہ بولی: بیٹا کیوں پوچھتے ہو؟ عرض کی: میں نے اپنی بہن کی قَبْر میں آگ کے شعلے (Flames) بھڑکتے دیکھے ہیں۔ یہ سُن کر ماں رونے لگی اور کہا: افسوس! تیری بہن نَماز میں سُستی کیا کرتی تھی اور نماز کے اوقات گزار کر پڑھا کرتی تھی (یعنی نماز قضا کر کے پڑھتی تھی)۔ (مُکاشَفَۃُ الْقُلوب ص ۱۸۹)

اے عاشقانِ رسول! اس عبرت ناک حکایت سے **معلوم** ہوا کہ نماز میں سُستی کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور عذابِ قبر کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم پانچوں نمازیں ذوق وشوق کے ساتھ مسجد میں، تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ پہلی صف میں باجماعت ادا کریں اور نماز میں ہر گز سُستی نہ کریں۔

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

قبر میں کام آنے والا دوسرا عمل صدقہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قبر کی تاریکی کو روشنی میں اور قبر کی وحشت کو اطمینان وسکون میں بدلنے کا ایک اور عمل اللہ پاک کی راہ میں صدقہ کرنا بھی ہے۔ فرمانِ مصطفٰے ہے: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَلٰی اَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُوْرِ بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ قَبْر کی گرمی سے بچاتا ہے وَاِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ، اور بلاشُبہ مُسلمان قیامت کے دن اپنے صَدَقہ کے سائے میں ہوگا۔ (شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۲۱۲/۳، حدیث:۳۳۴۷) لہٰذا صدقہ دینے کی

عادت بنانی چاہئے۔ صدقہ ایک بڑا فضیلت بھرا کام ہے، ☆**صَدَقہ** بُرائیوں کے دروازے بند کرتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** دینے والا قیامت کے دن اپنے صدقے کے سائے میں ہو گا۔ ☆**صَدَقہ** قَبْر کی گرمی سے بچاتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** گُناہوں کو ایسے مِٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔ ☆**صَدَقہ** بلاؤں کو روکتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** عُمْر میں بَرَکت کا سبب بنتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** بُری مَوت اور بُرے خاتمے سے بچاتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** تکبّر اور غرور کی عادت کا خاتمہ کرتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** آگ سے رُکاوٹ (Hindrance) بنتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** اللہ پاک کے غضب کو بجھاتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** رزق میں وسعت اور مال کی کثرت کا باعث بنتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** غربت و ناداری کو ختم کرتا ہے ☆**صَدَقہ** دل میں اطمینان و قرار داخل کرتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** کرنے سے رحمتِ الٰہی ملتی ہے۔ ☆**صَدَقہ** آپس میں محبتوں کو فروغ دیتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** دینے والا روزِ قیامت امان میں رہے گا۔ ☆**صَدَقہ** کرنے والے پر اللہ پاک کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اَلْغَرَض! صدقہ کئی بھلائیوں کے دروازے کھولتا ہے اور کئی بُرائیوں کے دروازے بند کرتا ہے۔ لہٰذا ہمیں خوب خوب صدقہ و خیرات دے کر اپنی قبر و آخرت کی بہتری کا سامان کرنا چاہیے۔

مدنی عطیات کی ترغیب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کی دُنیا بھر میں دُھوم دھام ہے، دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے کم و بیش 107 **شعبہ جات** میں مدنی کام کررہی ہے، ان شعبہ جات میں سے ایک **جامعۃ المدینہ** (للبنین وللبنات) بھی ہے، جس کے ذریعے اب تک ہزاروں عُلمائے کرام تیار ہوئے اور اپنی خدمات کو مختلف شعبہ جات (Departments) میں پیش کرکے دِینِ اسلام کی سربُلندی میں اپنا حصہ شامل کیے ہوئے ہیں، اسی طرح ہزاروں اسلامی بہنیں بھی عالمہ کورس (درسِ نظامی) کرکے کئی شعبہ جات میں اپنی خدمات پیش کیے ہوئے ہیں، **مدرسۃ المدینہ** (للبنین وللبنات) سے

بھی تقریباً 80731 (اَسّی ہزار سات سو اِکتیس) **مدنی مُنّے** اور **مدنی مُنّیاں** حفظِ قرآن کی سعادت پاچکے ہیں۔ صرف **جامعۃ المدینہ** (للبنین و للبنات)، **مدرسۃ المدینہ** (للبنین و للبنات) اور **مدنی چینل** کے سالانہ اخراجات کروڑوں نہیں اربوں روپے میں ہیں۔ لہٰذا ہم خود بھی **دعوتِ اسلامی** کو **زکوٰۃ و صدقات** اور **مدنی عطیات** دیں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے رِشتے داروں، پڑوسیوں اور دوستوں پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتا کر ان سے بھی **مدنی عطیات** جمع کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ ہماری کوششوں سے دیا ہوا یہ صدقہ دونوں جہانوں میں ہمیں کامیاب کرے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے صَدَقہ کی تَعْرِیف بھی سُنتے ہیں، چُنانچہ صَدَقہ کا مطلب ہے کہ کوئی چیز اللہ پاک کی راہ میں دی جائے اور اُس کے ذریعے لوگوں میں اپنی واہ واہ کرانا مقصود نہ ہو، بلکہ اللہ پاک کی بارگاہ سے اجر و ثواب حاصِل کرنے کی نیّت کی جائے۔ (کتاب التعریفات، باب الصاد، ص ۹۴ ماخوذاً)

یعنی مالی صدقے کے لیے دو چیزیں بہت ضروری ہیں۔ ایک یہ کہ کوئی چیز اللہ کی راہ میں دی جائے۔ دوسرا یہ بھی ضروری ہے کہ اس سے رِضائے الٰہی مقصود ہو۔ ان دو چیزوں کا لحاظ رکھتے ہوئے کیا جانے والا کام وہ صدقہ کہلائے گا۔ اس کی کچھ مثالیں بھی سماعت کیجئے۔ جیسے رضائے الٰہی کے لیے مسجد کے کام میں اپنا پیسہ خرچ کرنا صدقہ ہے۔ رِضائے الٰہی کے لیے کسی غریب کو راشن دِلوا دینا صدقہ ہے۔ رِضائے اِلٰہی کے لیے مسجد بنوا دینا صدقہ ہے۔ رِضائے الٰہی کے لیے کسی طالب علمِ دین کے اخراجات اپنے ذِمّے لے لینا صدقہ ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں کام آنے والا تیسرا کام تلاوتِ قرآن

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم قبر میں کام آنے والے اعمال سے مُتَعَلِّق سُن رہے تھے۔ ان میں سے ایک تلاوتِ قرآن بھی ہے۔ ☆قرآنِ پاک اللہ پاک کا کلام اور واضح ترین حق ہے۔ ☆اس کی فصاحت سے زیادہ فصیح کوئی اور کتاب نہیں، ☆اس کی بلاغت سے زیادہ بلیغ کوئی اور کتاب نہیں، ☆اس سے زیادہ فائدہ مند کوئی اور کتاب نہیں، ☆جو لذّت اور سُرُور اس کتاب کی تلاوت میں ہے وہ لذّت اور سُرُور کہیں اور نہیں۔ لہٰذا ہمیں قرآنِ کریم کی تلاوت کو اپنا معمول بنانا چاہیے۔ اس کے کئی فوائد ہیں۔ ☆**تلاوتِ قرآن** سے اللہ پاک کی رحمتیں ملتی ہیں، ☆**تلاوتِ قرآن** سے مصیبتیں ٹلتی ہیں، ☆**تلاوتِ قرآن** سے غم دُور ہوتے ہیں، ☆**تلاوتِ قرآن** کرنے والا گویا خدا سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل کرتا ہے، ☆**تلاوتِ قرآن** کرنا خود آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت ہے، ☆**تلاوتِ قرآن** کرنا صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا طریقہ ہے، ☆**تلاوتِ قرآن** کرنا قرآن کی شفاعت کا حق دار بناتا ہے۔ ☆**تلاوتِ قرآن** کرنا قیامت کی ہولناک گھبراہٹ سے امن بخشتا ہے۔ ☆**تلاوتِ قرآن** کرنا قیامت کے حساب کتاب سے نجات دلاتا ہے۔ ☆**تلاوتِ قرآن** کرنے والوں کی اللہ کریم نے قرآنِ پاک میں تعریف فرمائی ہے۔ ☆**تلاوتِ قرآن** کرنا پسندیدہ عمل ہے۔ ☆**تلاوتِ قرآن** سے دنیا میں بھی راحت ملتی ہے، ☆**تلاوتِ قرآن** کرنے سے قبر بھی اچھی ہوتی ہے اور ☆**تلاوتِ قرآن** سے آخرت میں بھی کامیابیاں حاصل ہوں گی۔ آیئے سنتے ہیں کہ بزرگوں کا تلاوتِ قرآن کرنے کا کیا معمول ہوتا تھا اور قبر میں انہیں کیسے کام آیا۔ چنانچہ

واہ کیا بات ہے عاشِقِ قرآن کی

منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا ثابِت بُنانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روزانہ ایک بار ختمِ قرآنِ پاک فرماتے

تھے۔ آپ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور ساری رات قِیام (عبادت) فرماتے، جس مسجد سے گزرتے اس میں دو رَکعت (تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد) ضَرور پڑھتے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر فرماتے ہیں: میں نے جامِع مسجد کے ہر سُتُون (Pillar) کے پاس قرآنِ پاک کا ختم کیا اور بار گاہِ الٰہی میں گِریہ و زاری کی ہے۔ نماز اور تِلاوتِ قرآن سے آپ کو خُصوصی مَحبَّت تھی، آپ پر ایسا کرم ہوا کہ رشک آتا ہے۔ منقول ہے: جب بھی لوگ آپ کے مزارِ پُراَنوار کے قریب سے گزرتے تو قبرِ انور سے تِلاوتِ قرآن کی آواز آرہی ہوتی۔ (حلیۃ الاولیاء، ۲/۳۶۴-۳۶۶ ملتقطاً و ملخصاً)

جَبیں میلی نہیں ہوتی دَہن میلا نہیں ہوتا
غلامانِ محمد کا کفن میلا نہیں ہوتا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیا! ہمیں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت کرنی چاہیے، اور دنیا میں بھی تلاوتِ قرآن کرنے کا ایسا معمول بنالیں کہ قبر میں بھی اس عظیم سعادت کو پانے والے بن جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تلاوتِ قرآن کو اپنا معمول (Routine) بنانے اور اس کی مَحبَّت دل میں بڑھانے کے لئے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 21 میں اِرشاد فرماتے ہیں ""کیا آج آپ نے کَنْزُ الْاِیْمان سے کم اَزْ کم تین آیات (مع ترجمہ و تفسیر) تلاوت کرنے یا سُننے کی سعادت حاصل کی؟" لہٰذا ہمیں بھی اپنی یہ عادت بنانی چاہیے کہ روزانہ کَنْزُ الْاِیْمان شریف مع تفسیر خزائن العرفان یا صِراطُ الْجِنان سے مع ترجمہ و تفسیر خُوب غور و فکر کے ساتھ قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کریں، اس طرح مدنی اِنْعام پر عمل کے ساتھ ساتھ تلاوت کی ڈھیروں بھلائیاں اور برکتیں بھی نصیب ہوں گی اور عمل

کا جذبہ بھی پیدا ہو گا۔اِنْ شَآءَ اللہ۔ جو اسلامی بھائی صحیح تلفظ کے ساتھ تلاوتِ قرآن نہیں کر پاتے انہیں چاہیے کہ اپنے قریبی مدرسۃ المدینہ بالغان میں داخلہ لے لیں،اِنْ شَآءَ اللہ صحیح تلفظ کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والے بن جائیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں **فیضانِ قرآن** عام کررہی ہے۔اس وقت دعوتِ اسلامی کے تحت!3287(تین ہزاردوسوستاسی)**مدرسۃ المدینہ** (للبنین و للبنات، جُزوقتی)، **37342**(سینتیس ہزار تین سوبیالیس)**مدرسۃ المدینہ** (بالغان)،**3363**(تین ہزار تین سوتریسٹھ)**مدرسۃ المدینہ** (بالغات)، **30** **مدرسۃ المدینہ** (آن لائن)،**یعنی کل تقریباً44022**(چوالیس ہزار بائیس) **مدارسُ المدینہ** قائم ہیں جن کے ذریعے ہزاروں بچے،جوان، بوڑھے، بچیاں، عورتیں فیضانِ قرآن حاصل کررہے ہیں۔ہم غور کریں کہ ان برکتوں سے،اِس بٹنے والے عام فیضان سے ہم کتنا حصہ لے رہے ہیں،اگر ہم دُرست قرآنِ کریم پڑھنا جانتے ہیں تو دُوسروں کو پڑھائیں،ورنہ خود سیکھیں۔

"کنزالایماں" اے خدا میں کاش! روزانہ پڑھوں
پڑھ کے تفسیر اِس کی پھر اُس پر عمل کرتا رہوں

(تلاوت کی فضیلت، ص۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں کام آنے والا چوتھا عمل ذکرِ الٰہی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت علامہ فقیہ ابواللیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے کے بیان کردہ قبر میں کام آنے والے اعمال میں سے چوتھا عمل ذکرِ الٰہی ہے۔ ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جب بھی لوگ اللہ پاک کے ذکر کے لیے بیٹھتے ہیں تو انہیں فرشتے

ڈھانپ لیتے ہیں، رحمتِ الٰہی انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ کا نزول ہوتا ہے۔(مسلم، کتاب الذکر والدعاء...الخ، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ...الخ، ص ۱۱۱۱، حدیث: ۲۷۰۰)

اے عاشقانِ رسول! کثرت سے ذکرِ الٰہی کرنے کے بڑے فائدے ہیں۔ ☆ کثرت سے ذکرِ الٰہی دل میں نور پیدا کرتا ہے، ☆ کثرت سے ذکرِ الٰہی روح کی صفائی کا سبب بنتا ہے، ☆ کثرت سے ذکرِ الٰہی مؤمن کا بنیادی مقصد ہے۔ ☆ کثرت سے ذکرِ الٰہی اللہ پاک کا قُرب عطا کرتا ہے۔ ☆ کثرت سے ذکرِ الٰہی انسان کی روحانی ترقی کا ذریعہ بنتا ہے۔ ☆ کثرت سے ذکرِ الٰہی بندے کے گناہوں کو بخشوا دیتا ہے۔ ☆ کثرت سے ذکرِ الٰہی معرفت اور راہِ سلوک کا زینہ ہے۔ ☆ کثرت سے ذکرِ الٰہی انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کا طریقہ ہے۔ ☆ کثرت سے ذکرِ الٰہی دِلی سکون کا باعث بنتا ہے۔ ☆ کثرت سے ذکرِ الٰہی دلوں کے زنگ کو دُور کرتا ہے۔ ☆ کثرت سے ذکرِ الٰہی سے دنیا میں بھی امن نصیب ہوتا ہے، ☆ کثرت سے ذکرِ الٰہی قبر میں بھی نور پیدا کرتا ہے اور کثرت سے ذکرِ الٰہی سے آخرت میں بھی نور حاصل ہو گا۔ **اللہ پاک کا کثرت سے ذِکر کرنے والے** مصطفےٰ، رحمتیں بانٹنے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: کچھ لوگ دنیا میں بچھے ہوئے پلنگوں پر اللہ پاک کا ذکر کرتے ہیں اور اللہ کریم انہیں جنت کے بلند درجات میں داخل فرمائے گا۔(صحیح ابن حبان، ۱/۳۰۸، حدیث: ۳۹۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ہر طرف ذکرِ الٰہی کی ہی بھینی بھینی مہک رچی بسی ہے، مدنی ماحول میں فجر کے بعد کا مدنی حلقہ، مدنی درس، چوک درس، مدرسۃ المدینہ بالغان، مدنی مذاکرے، ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع، اجتماعِ ذکر و نعت، مدنی قافلے کے مدنی حلقے، بڑی راتوں میں ہونے والے اجتماعات یہ سب ذکرِ الٰہی کی ہی بہاریں ہیں۔ اسی طرح مدنی انعامات پر عمل اور روزانہ فکرِ مدینہ کرنا بھی ذکرِ الٰہی کی طرف لے جانے کا ایک ذریعہ (Source) ہے۔ لہٰذا ہم بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے

وابستہ ہو جائیں اور مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ فکرِ مدینہ کو اپنا معمول بنالیجئے۔ ان مدنی انعامات میں سے ایک مدنی انعام **روزانہ** صَلٰوۃُ التَّوبہ پڑھنے پر مشتمل ہے، جس کی برکت سے روزانہ گناہوں سے توبہ کرنے کی سعادت ملتی ہے، جبکہ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ لہٰذا ہم بھی اس مدنی انعام پر عمل کرنے کی کوشش کریں، مدنی انعام نمبر 16 یوں ہے: کیا آج آپ نے کم از کم ایک بار (بہتر یہ ہے کہ سونے سے پہلے) صَلٰوۃُ التَّوبہ پڑھ کر دن بھر کے بلکہ سابقہ ہونے والے تمام گناہوں سے توبہ کرلی؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر اب تک ہمارا اس مدنی انعام پر عمل نہیں تھا تو اب کوشش کرکے اس مدنی انعام پر بھی عمل کا معمول بنالینا چاہئے، اللہ کریم ہمیں مدنی انعامات پر عمل اور 12 مدنی کاموں کی خوب خوب دھومیں مچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ آیئے! مدنی ماحول سے متعلق ایک مدنی بہار سنئے اور جھومئے، چنانچہ

شرابی نوجوان کی توبہ

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میں بُرے دوستوں کی صحبت میں تھا اور شراب بھی پینے لگا تھا۔ میرے گھر اور محلے والے مجھ سے بیزار آگئے تھے۔ محلے دار دوسروں کو میرے ساتھ بیٹھنے سے روکتے کہ کہیں میری صحبت میں دوسرے بھی شرابی نہ بن جائیں، تنگ آکر گھر والوں نے مجھے گھر سے نکال دیا کہ کہیں میں سدھر جاؤں مگر میں تو شراب کے نشے (Intoxication) میں ایسا کھویا کہ سُدھرنے کا ہوش تک نہ رہا۔ ایک روز میں کہیں جارہا تھا کہ کسی عمامے والے نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے روکا اور بڑی شفقت سے میری خیریت پوچھی۔ اور مجھ پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کے بارے میں بتایا اور مجھے مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دی۔ میں نے سفر

کرنے کی نیت کی اور سفر بھی کیا۔مَدَنی قافلے میں سفر کے دوران شرکائے قافلہ کی شفقتوں کی بارش نے میرے دل کی گندگی کو دھو کر اُجلا کر دیا۔ محبت کے مزید جام پینے کے لئے میں وہیں سے 12 دن کیلئے مدنی قافلے میں سفر پر روانہ ہو گیا۔ جب میں مَدَنی قافلے سے واپس آیا تو میں مدنی حلیے میں تھا، محلے والے دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ وہی لڑکا ہے جس سے پورا محلہ بیزار تھا۔ اب حال یہ ہوا کہ جو اہلِ محلّہ میرے ساتھ کسی کو بیٹھنے نہ دیتے تھے اب میرے ساتھ بیٹھنے کی دوسروں کو ترغیبیں دیتے۔ یہ سب مدنی ماحول کی برکتیں ہیں۔ اللہ پاک مجھے مرتے دم تک نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو
اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

قبر میں نقصان دینے والے اعمال

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے قبر میں کام آنے والے 4 نیک اعمال سے مُتَعلِّق سنا، حضرت علامہ فقیہ ابو اللیث سمرقندی رَحۡمَۃُ اللهِ عَلَیۡه کی بیان کردہ روایت کے مطابق 4 بُرے اعمال ایسے بھی ہیں کہ قبر میں سلامتی کے لیے ان سے بچنا از حد ضروری ہے۔

قبر میں سلامتی کے لیے جھوٹ سے بچئے

ان میں سے پہلا عمل جھوٹ ہے۔ اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جھوٹ گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنَّم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ پاک کے نزدیک کذّاب یعنی بہت بڑا

جُھوٹا ہو جاتا ہے۔ (بخاری، کتاب الادب، باب قول اللّٰہ تعالیٰ یا ایُّھَا الَّذِیۡنَ ... الخ، ۱۲۵/۴، حدیث: ۲۰۹۴) یعنی بار بار جھوٹ بولنا بندے کو اللہ پاک کی بارگاہ میں رُسوا کر دیتا ہے، ☆ جھوٹ ایک گناہ ہے۔ ☆ جھوٹ سب سے بڑی خیانت ہے۔ ☆ جھوٹ ہلاکت خیز کام ہے۔ ☆ جھوٹ جہنم کی طرف لے جانے والا عمل ہے۔ ☆ جھوٹ بندے کے باطن کو بگاڑ دیتا ہے۔ ☆ جھوٹ منافق کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔ ☆ جھوٹ بولنے سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ ☆ جھوٹ بولنے والا شیطان کے نقشِ قدم پر چلتا ہے۔ ☆ جھوٹ بولنے والا اللہ پاک کو ناپسند جبکہ شیطان کو پیارا لگتا ہے۔ اَلْغَرَض! جھوٹ دنیا میں بھی رُسوا کرتا ہے، جھوٹ قبر میں بھی پھنسائے گا اور جھوٹ آخرت میں بھی ہلاکت کا باعث بنے گا۔ لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم جھوٹ سے بچیں اور سچ کی عادت بنائیں۔

جھوٹ کے عذابات کی آگاہی سے سچ بولنے کا ذہن بنے گا، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد بھی جھوٹ سے بچ جائے تو اولاد کی بھی مدنی تربیت کرنی ہوگی، مکتبۃ المدینہ کا رِسالہ بنام "جھوٹا چور" بچوں بڑوں سب کے لیے مفید ترین اور بہت معلوماتی رِسالہ ہے، اس رِسالے کا ہم خود بھی مطالعہ کریں اور دُوسروں میں بھی اِس رِسالے کو عام کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں سلامتی کے لیے خیانت سے بچیے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دوسرا وہ عمل جس سے بچنا بندے کو قبر میں فائدہ دے سکتا ہے وہ ہے خیانت۔ خیانت معاشرے کو برباد کرنے والا کام ہے۔ خیانت صرف یہی نہیں ہے کہ بندہ کسی کی چیز بطورِ امانت رکھ کر واپس نہ دے، بلکہ خیانت کا مفہوم بڑا وسیع ہے۔ حکیم الامت، مفتی

احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خیانت صرف مال ہی میں نہیں ہوتی، راز، عزّت، مشورے تمام میں ہوتی ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۱/۲۱۲) رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کو کسی معاملے میں مشورہ دے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ دُرستی اس کے علاوہ میں ہے اس نے اس کے ساتھ خیانت کی۔ (ابوداؤد، کتاب العلم، باب کراھیۃ منع العلم، ۳/۴۴۹، حدیث: ۳۶۵۷) یعنی اگر کوئی مسلمان کسی سے مشورہ کرے اور مشورہ دینے والا جان بوجھ کر غلط مشورہ دے تاکہ مشورہ لینے والا مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو ایسا مشیر یعنی مشورہ دینے والا پکا خائن (یعنی خیانت کرنے والا) ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۱/۲۱۲)

اللہ پاک ہمیں ہر قسم کی خیانت سے محفوظ فرمائے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اُمّتِ مُسلِمہ کی خیر خواہی کرتے ہوئے سمجھانے کی کوشش فرما رہے ہیں کہ

جو دُکانیں خِیانت سے چمکائیں گے! کیا اُنہیں زر کے اَنبار کام آئیں گے؟
قہرِ قہّار سے کیا بچا پائیں گے؟ جی نہیں، نارِ دوزخ میں لے جائیں گے
مالِ دنیا ہے دونوں جہاں میں وبال آئیگا قبر میں ساتھ ہرگز نہ مال

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں سلامتی کے لیے چغلی سے بچیے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اُن اعمال سے متعلق سُن رہے تھے جن سے بچنا قبر میں راحت و سکون کا باعث بنتا ہے، ان میں سے ایک چغلی بھی ہے۔ لوگوں میں فساد کروانے کے لئے اُن کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانا چغلی ہے۔ (شرح مسلم للنووی، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم

النمیة، ۲/۱۱۲)اللہ کے پیارے نبی، اُمّت کے سہارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: اللہ پاک کے بُرے بندے وہ ہیں جو چُغل خوری کرتے، دوستوں میں جُدائی ڈالتے اور نیک لوگوں کے عیب تلاش کرتے ہیں۔(مسند احمد، مسند الشامیین، ۶/۲۹۱، حدیث ۱۸۰۲۰) لہٰذا ہمیں چغل خوری سے بھی بچنا چاہیے۔ چغل خوری میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ بظاہر تو چُغل خور چُغلی لگا کر بہت اُچھلتا اور خوش ہوتا ہے کہ اس نے محبتوں کے رشتے کو نفرتوں میں بدل کر بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے مگر جب حقیقت سے پردہ اُٹھتا ہے کہ فُلاں شخص کی جانب سے کان بھرنے کے سبب نوبت یہاں تک پہنچی تھی تو اس چغل خور کو ہر طرف سے ذِلّت ورُسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے جبکہ مرنے کے بعد بھی ایسوں کو سُکون و اطمینان نصیب نہیں ہوتا بلکہ قبر میں جاتے ہی عذابات سے دوچار ہونا پڑ سکتا ہے۔

اللہ پاک ہمیں چغلی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قبر میں سلامتی کے لیے پاکیزہ رہیے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایسے کام جو قبر کے عذاب کا باعث بنتے ہیں، ان میں سے چوتھا کام پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا ہے۔ اپنے کپڑوں اور بدن کی پاکی کا خیال نہ رکھنا یقیناً ایک خراب عادت ہے، جو بندے کو کئی دِینی فوائد سے محرومی کے ساتھ ساتھ عذابِ قبر میں مبتلا کر سکتی ہے۔ آیئے اسی حوالے سے مومنین پر رحم وکرم فرمانے والے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیث مبارکہ سنئے چنانچہ

ارشاد فرمایا: عذابِ قبر عموماً پیشاب (کے چھینٹوں سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (المعجم الکبیر، الحدیث:۱۱۱۲۰، ج۱۱، ص۷۰)

ایک اور روایت میں فرمایا: قبر کا عذاب پیشاب (کے چھینٹوں سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے، لہٰذا اس سے بچو۔ (سنن ابن ماجۃ، ابواب الطھارۃ، باب التشدید فی البول، الحدیث: ۳۴۸، ۱/ ۲۱۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ان احادیثِ مُبارکہ پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی ہر قسم کی ناپاکی اور بالخصوص پیشاب کے چھینٹوں سے خود کو بچائیں، اللہ پاک ہمیں نجاست سے بچنے اور پاکیزہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور قبر و دفن کے چند مدنی پھول کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [1]

قَبْر و دفن کے مَدَنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! قَبْر و دَفن کے بارے میں چند مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ☆ ایک قَبْر میں ایک سے زیادہ مُردے بِلاضَرورت دَفن کرنا جائز نہیں اور ضَرورت ہو تو کر سکتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱/ ۸۴۶، عالمگیری ۱/ ۱۶۶) ☆ جنازہ قَبْر سے قبلے کی جانِب رکھنا مُستَحب ہے تاکہ مَیِّت قبلے کی طرف سے قَبْر میں اُتاری جائے۔ قَبْر کی پائنتی (یعنی پاؤں کی جانِب والی جگہ) رکھ کر سَر کی طرف سے نہ لائیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۸۴۴) ☆ حَسْبِ ضَرورت دو یا تین اور بہتر یہ ہے کہ

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

قَوی (طاقت ور) اور نیک آدَمی قَبْر میں اُتریں۔ عورَت کی میِّت محارِم اُتاریں یہ نہ ہوں تو دیگر رِشتے دار یہ بھی نہ ہوں تو پرہیز گاروں سے اُتروائیں۔ (عالمگیری، ۱/ ۱۶۶) ☆ عورَت کی میِّت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چُھپائے رکھیں۔ ☆ قَبْر میں اُتارتے وَقْت یہ دُعا پڑھیں: بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ الله۔ (تنویر الابصار، ۳/ ۱۶۶) ☆ قَبْر کچّی اینٹوں سے بند کردیں اگر زمین نَرم ہو تو (لکڑی کے) تختے لگانا بھی جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۸۴۴) ☆ اب مِٹّی دی جائے، مُسْتَحَب یہ ہے کہ سِرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹّی ڈالیں۔ (جوھرہ، ص ۱۴۱) ☆ جتنی مِٹّی قَبْر سے نکلی ہے اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ ھندیة، ۱/ ۱۶۶) قَبْر چَوکھونٹی (یعنی چار کونوں والی) نہ بنائیں بلکہ اِس میں ڈھال رکھیں جیسے اُونٹ کا کوہان، (دفن کے بعد) اِس پر پانی چھڑکنا بہتر ہے، قَبْر ایک بالشت اُونچی ہو یا معمولی سی زائد۔ (بہار شریعت، ۱/ ۸۴۶ مُلَخَّصاً) ☆ دفن کے بعد قَبْر پر اذان دینا کارِ ثواب اور میِّت کے لئے نہایت نَفْع بخش ہے۔ (فتاویٰ رضویه، ۵/ ۳۷۰ ماخوذاً)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت:

حُجَّۃُ الْاِسْلام امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر ایک عورت نے عَرض کی: میری جوان بیٹی فوت ہوگئی ہے، کوئی ایسا طریقہ ارشاد فرمایئے کہ میں اسے خواب میں دیکھ لوں۔ آپ نے اُسے عمل بتایا۔ اُس نے اپنی مرحومہ بیٹی کو خواب (Dream) میں اِس حال میں دیکھا کہ اُس کے بدن پر تار کَول (یعنی ڈامر) کا لباس، گردن میں زنجیر اور پاؤں میں بَیڑیاں ہیں! اُس نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب

سنایا، سُن کر آپ بہُت مغموم (غمگین) ہوئے۔ کچھ عرصے بعد حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خواب میں ایک لڑکی کو دیکھا، جو جنّت میں تھی اور اس کے سر پر تاج (Crown) تھا۔ اس نے کہا اے حسن! کیا آپ نے مجھے نہیں پہچانا؟ میں اُسی خاتون کی بیٹی ہوں، جس نے آپ کو میری حالت بتائی تھی۔ آپ نے فرمایا: کس وجہ سے تیری حالت بدلی جسے میں دیکھ رہا ہوں؟ مرحومہ بولی: قبرِستان کے قریب سے ایک شخص گزرا اور اُس نے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجا، اُس کے دُرُود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے اللہ پاک نے ہم 550 قبر والوں سے عذاب اُٹھالیا۔ (مکاشفة القلوب، الباب السابع، ص ۲۴ بتغیر قلیل)

لاج رکھ لے گنہگاروں کی نام رَحمٰن ہے ترا یاربّ!
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفّار ہے تِرا یاربّ!

(ذوقِ نعت، ص ۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظِیم کی

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ☆**آج** شبِ بَراءَت ہے، بَراءَت کا مطلب ہوتا ہے چھٹکارا پانا، آزادی حاصل کرنا، نجات پانا۔ تو گویا☆**آج** جہنم سے آزادی حاصل کرنے کی رات ہے، ☆**آج** عذابِ قبر سے چھٹکارا پانے کی رات ہے، ☆**آج** اللہ کے عذاب سے ہمیشہ کی نجات حاصل کرنے کی رات ہے۔☆**آج** اللہ پاک کی رحمتیں پانے کی رات ہے، ☆**آج** بھلائیوں والی رات ہے، ☆**آج** دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، ☆**آج** بخششیں پانے کی رات ہے، ☆**آج** سعادت مندیاں اپنے نام لکھوانے کی رات ہے، ☆**آج** اپنے گناہوں سے معافی مانگنے کی رات ہے، ☆**آج** ربِّ کریم کو راضی کرنے کی رات ہے، ☆**آج** سچی اور پکی توبہ کرنے کی رات ہے۔اسی مناسبت سے آج ہم سچی توبہ سے متعلق کچھ مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گے، آئیے! سب سے پہلے سچی توبہ سے مُتَعَلِّق ایک حکایت سنتے ہیں:

دل کو چوٹ لگ گئی

اللہ کے ولی، حضرت شیخ فریدُ الدین عطّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی کتاب ''تذکرۃُ الاولیا'' میں ایک بزرگ کے دنیا سے منہ موڑنے اور ربّ کی عبادت میں متوجہ ہونے کا واقعہ کچھ اس طرح سے بیان کیا ہے کہ وہ بزرگ ہیرے اور جواہرات کے ایک بہت بڑے تاجر تھے۔ اپنا مال و اسباب لے کر بڑے

بڑے بادشاہوں ،اُمرا اور وزرا کے پاس جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اپنی تجارت کے سلسلے میں ملکِ رُوم کے بادشاہ کے پاس گئے، وہاں پہنچے تو بادشاہ اپنے وزیروں اور امیروں کے ساتھ کہیں جارہا تھا، ان بزرگ سے کہا گیا کہ آپ بھی چلیں تو یہ بھی ساتھ چل دیئے۔ تقریب (Function) میں شرکت کے لیے بادشاہ اپنے لشکریوں، سرداروں اور بہت سارے افراد کو لے کر ایک صحرا نما جنگل میں چلا گیا۔ یہ بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ وہاں ایک خوبصورت خیمہ لگا ہوا ہے، فوج اس خیمے کے اِرد گرد مَوجود ہے۔ اس خیمہ کے قریب بادشاہ اور اس کے تمام افراد ٹھہر گئے۔(1) تھوڑی دیر میں فوج کے جنگجو بہادر، شجاع سپہ سالاروں پر مشتمل ایک گروہ اس خیمے میں گیا، ان کے کچھ نہ کچھ کہنے کی آواز تو آرہی تھی مگر اس کا مفہوم واضح سمجھ نہیں آرہا تھا۔ وہ گروہ خیمے میں تھوڑی دیر ٹھہرا اور باہر نکل آیا۔(2) پھر اس کے بعد بوڑھے بوڑھے لوگوں کا ایک گروہ اندر گیا وہ بھی تھوڑی دیر اندر ٹھہرا اور باہر آگیا۔(3) پھر راہبوں اور پادریوں پر مشتمل ایک گروہ اندر گیا، اس نے بھی وہاں کچھ کہا اور تھوڑی دیر میں باہر آگیا۔(4) پھر حسین و جمیل لڑکیوں کا ایک گروہ آیا، وہ اس خیمے کے اندر گیا اور وہاں کچھ کہنے لگا، تھوڑی دیر بعد لڑکیوں کا وہ گروہ بھی باہر آگیا۔(5) اس کے بعد وزیروں کے ساتھ بادشاہ خود اس خیمے میں گیا اندر جاکر تھوڑی دیر ٹھہرا اور واپس آگیا اور تقریب ختم ہوگئی۔

یہ بزرگ بڑے حیران ہوئے کہ یہ کیسی تقریب ہے، نہ کوئی جشن ہے، نہ کوئی شور شرابہ ہے، نہ کوئی کھیل کُود ہے، نہ کوئی تماشا ہے، نہ کوئی محفلِ رنگ ورُباب ہے، نہ کوئی آلاتِ موسیقی ہیں، نہ کوئی ہَلّا گُلّا ہے، اَلْغَرَض! کچھ بھی تو نہیں ہے، یہ کس طرح کی تقریب ہے۔ واپس آکر اِنہوں نے بادشاہ کے کسی وزیر سے پوچھا: یہ کس طرح کی تقریب تھی ؟ تو وہ وزیر کہنے لگا: کہ اے بھائی! بات یہ ہے کہ وہ جو خیمہ تھا، اس خیمے میں ایک قبر ہے، وہ قبر اس بادشاہ کے جوان بیٹے کی ہے۔ چند سال پہلے بادشاہ کا

جوان بیٹا فوت ہو گیا تھا، وہ شہزادہ بہت خوبصورت تھا، ہر طرح کے علوم و فنون میں ماہر تھا، میدانِ جنگ کا ماہر، بڑا دلیر اور بہادر تھا، اچانک وہ بیمار ہوا، بڑے بڑے ماہر طبیبوں نے اس کا علاج کیا مگر سب عاجز آ گئے اور وہ شہزادہ مر گیا۔ ہر سال میں ایک مرتبہ بادشاہ اس کی قبر پر آتا ہے۔(1) سب سے پہلے بڑے بڑے سپہ سالار اس خیمے کے اندر جاتے ہیں اور جا کر کہتے ہیں: ”اے معزز شہزادے! اگر ہماری طاقت کے ذریعے، اگر ہمارے اسلحے کے ذریعے، اگر ہمارے تِیروں اور تلواروں کے ذریعے، اگر ہماری قوت اور طاقت کے ذریعے، اگر ہمارے لشکر اور فوج کے ذریعے تمہیں موت کے منہ سے بچایا جا سکتا تو ہم اپنی ساری طاقت لگا دیتے، اپنا سارا زور لگا دیتے، سارا اسلحہ خرچ کر دیتے اور تمہیں موت کے منہ سے بچا لیتے، **مگر بات یہ ہے کہ جب موت آتی ہے تو نہ لشکر کام آتے ہیں، نہ طاقت کام آتی ہے اور نہ اسلحہ کام آتا ہے۔** یہ کہہ کر وہ چلے آتے ہیں۔(2) پھر اس کے بعد بوڑھے جاتے ہیں جو ملک کے چُنے ہوئے طبیب اور ڈاکٹر تھے، وہ بھی جا کر اسی طرح کے جملے کہتے ہیں کہ اے شہزادے! اگر ہماری طِب کے ذریعے، اگر ہماری دواؤں کے ذریعے، اگر ہماری مہارت کے ذریعے، اگر ہماری سمجھ داری کے ذریعے، اگر ہمارے زندگی بھر کے تجربات کے ذریعے تمہیں موت کے منہ سے بچایا جا سکتا تو ہم ساری دوائیاں لگا دیتے، ساری مہارتیں خرچ کر دیتے، زندگی کے تمام تجربات نچوڑ دیتے اور تمہیں موت کے منہ سے بچا لیتے، **مگر بات یہ ہے کہ جب موت آتی ہے تو نہ طِب کام آتی ہے نہ طبیب کام آتا ہے، نہ دوا کام آتی ہے نہ دوا بنانے والا کام آتا ہے اور موت زندگی کو ختم کر دیتی ہے۔**(3) پھر اس کے بعد ہمارے بڑے بڑے علما اس کے پاس جاتے ہیں اور جا کر کہتے ہیں اے شہزادے! اگر ہماری دعاؤں کے ذریعے، اگر ہمارے علم کے ذریعے، اگر ہماری سفارش کے ذریعے اور اگر ہماری شفاعت کے ذریعے تمہیں موت سے بچایا جا سکتا تو ہم یہ سب کچھ کرتے اور تمہیں اس حال تک نہ پہنچنے دیتے،

مگر بات یہ ہے کہ موت جب آتی ہے تو نہ شفاعت کام آتی ہے، نہ سفارش فائدہ دیتی ہے اور نہ ہی دعائیں کارگر ہوتی ہیں اور موت اپنا شکار لے کر رہتی ہے۔ یہ کہہ کر وہ بھی چلے آتے ہیں(4) پھر حسین و جمیل لڑکیوں کا گروہ اندر جاتا ہے اور وہ جاکر اس شہزادے کی قبر پر کہتی ہیں۔"اے شہزادے! اگر ہمارے حُسن و جمال کی وجہ سے، اگر ہماری اداؤں کی وجہ سے، اگر ہماری جوانی کی وجہ سے اور اگر ہمارے رنگ وروپ کی وجہ سے تمہیں موت کے منہ سے بچایا جاسکتا تو ہم سب اپنی جوانیاں قربان کر دیتیں۔ **لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب موت آتی ہے تو کوئی شے بھی اسے ٹال نہیں سکتی۔** یہ کہہ کر وہ بھی چلی آتی ہیں۔(5)اس کے بعد بادشاہ وزیروں کے ساتھ اندر جاتا ہے، اور بادشاہ بھی یہی جملے کہتا ہے کہ اے بیٹے! جو کچھ میرے پاس تھا وہ سب میں نے تمہیں بتادیا، سب دکھادیا، اگر یہ بادشاہت، اگر یہ وزارت، اگر یہ طاقت، اگر یہ شان وشوکت، اگر یہ جاہ وحَشمت، اگر یہ سب کچھ تمہیں موت کے منہ سے بچاسکتا تو میں ملک تم پہ قربان کر دیتا، بادشاہت تم پہ قربان کر دیتا مگر تمہیں زندہ رکھتا، اپنی آنکھوں کے سامنے رکھتا، تمہیں مرنے نہ دیتا **مگر حقیقت یہی ہے کہ جب موت آتی ہے تو بادشاہ کی بادشاہت نہیں بچاسکتی، وزیروں کی وزارت نہیں بچاسکتی، طبیبوں کی طِب نہیں بچاسکتی، طاقتوروں کی طاقت نہیں بچاسکتی، حسینوں کا حُسن وجمال نہیں بچاسکتا، اَلْغَرَض! دنیا کی کوئی بھی چیز موت سے نہیں بچاسکتی۔** بادشاہ یہ جملے کہتا ہے اور پھر دوبارہ ایک سال کے لیے الوداع کہہ کر چلا آتا ہے۔

اُن بزرگ نے جب یہ جملے سُنے تو دل پہ چوٹ لگی اور سوچنے لگے کہ یہ جو مال و دولت جمع کر رہا ہوں، یہ جو دنیا کی آسائشیں سمیٹ رہا ہوں، یہ جو شرق وغرب میں تجارت کر رہا ہوں، یہ جو ہر وقت مال جمع کرنے میں لگا ہوا ہوں، یہ جو ہر وقت تجوریاں بھرے جارہا ہوں، یہ جو بڑے بڑے سفر کر کے پیسے کماتا ہوں اور ہیرے جواہرات کو دیکھ کے خوش ہوتا رہتا ہوں، ان کی چمک دمک مجھے خوشی سے

دوبالا کر دیتی ہے، اتنا سب کرنے کے بعد بھی اگر موت کا شکار ہونا ہے تو پھر اس غفلت میں پڑنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ یہ کہا اور سارا مال، تمام ہیرے جواہرات اللہ پاک کی راہ میں صدقہ کر دیئے اور دنیا سے بے رغبت ہو کر اللہ پاک کی عبادت و ریاضت میں مگن ہو گئے اور گوشہ نشینی اختیار کر لی اور اس کے بعد کبھی آپ کو ہنستے ہوئے نہ دیکھا گیا۔ (تذکرۃ الاولیا، ص۳۴تا۳۶ بتغیر)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی حقیقت یہی ہے کہ ☆**موت** کو بادشاہ کی بادشاہت نہیں روک سکتی۔ ☆**موت** کو وزیروں کی وزارت نہیں روک سکتی۔ ☆**موت** کو دانشوروں کی عقل و دانش نہیں روک سکتی۔ ☆**موت** کو حسینوں کا حُسن و جمال نہیں روک سکتا۔ ☆**موت** کو طبیبوں کی طِبّ اور دوا نہیں روک سکتی۔ ☆**موت** کو علماء کی سفارش اور دُعا نہیں روک سکتی۔ ☆**موت** کو بہادروں کی بہادری نہیں روک سکتی۔ ☆**موت** کو طاقتوروں کی طاقت نہیں روک سکتی۔ لٰہذا عقلمند وہی ہے جو موت آنے سے پہلے پہلے اس کی تیاری کرلے۔ اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خوابِ غفلت سے بیدار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اے مِرے بھائیو سب سُنو دھر کے کاں — عیش و عِشرت کی اُڑ جائیں گی دھجیاں
آخِرت کی کرو جلد تیّاریاں — مَوت آ کر رہے گی تمہیں بے گُماں
موت کا دیکھو اِعلان کرتا ہوا — سُوئے گورِ غَریباں جنازہ چلا
کہتا ہے، جامِ ہستی کو جِس نے پیا — وہ بھی میری طرح قبر میں جائیگا
تم اے بوڑھو سنو! نوجوانو سُنو! — اے ضعیفو سُنو! پہلوانو سُنو!
موت کو ہر گھڑی سَر پہ جانو سُنو — جَلد تَوبہ کرو میری مانو سُنو!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۵۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ بزرگ حضرت سَیِّدُنا خواجہ حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تھے، منقول ہے کہ ابتدا میں آپ ہیروں جواہرات کی تجارت کرتے تھے مگر یہی واقعہ آپ کی دنیا سے بے رغبتی کا سبب بنا اور اس کے بعد آپ نے ایسی عبادت و ریاضت کی کہ وقت کے تمام اولیا پر سبقت حاصل کر گئے۔ (تذکرۃ الاولیا، ص ۳۴و۳۶)

موت آکر رہے گی یاد رکھ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے یہ مدنی پھول حاصل ہوا کہ موت سے فرار ممکن نہیں ہے، موت بَرحق ہے، موت ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کا اِنکار مُمکن نہیں۔ یقیناً ہر وہ ذِی رُوح کہ جس نے زِندگی کا جام پی لیا ہے، اس نے موت کا پیالہ بھی پینا ہے۔ اَمیر ہو یا غریب، بادشاہ ہو یا وزیر، چوکیدار ہو یا دُکاندار، پروفیسر ہو یا اَن پڑھ، عالِم ہو یا غیرِ عالِم، پیر ہو یا فقیر، مُسلم ہو یا غیر مُسلم، جس بھی حیثیَّت کا حامِل کوئی انسان ہے، اسے ضَرور موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہم دُنیا کے کسی بھی گوشے میں پہنچ جائیں اور موت سے بچنے کیلئے جتنے بھی جتَن کرلیں لیکن موت سے ہرگز پیچھا نہیں چُھڑا سکتے۔ قرآنِ پاک میں یہی مضمون کئی مَقامات پر بیان ہوا ہے۔ چُنانچہ پارہ 4 آلِ عمران کی آیت نمبر 185 میں اِرشاد ہوتا ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِؕ تَرجَمۂ کنزالایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے۔ (پ۴، آلِ عمران: ۱۸۵)

حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: اِنسان ہوں یا جنّ یا فِرِشتہ، اللہ پاک کے سِوا ہر ایک کو موت آنی ہے اور ہر چیز فانی ہے۔ (نورُ العرفان، ص ۱۱۷)

جبکہ قرآنِ پاک میں ایک اور مقام پر پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّساء کی آیت نمبر 78 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مَضْبُوط قلعوں میں ہو۔

اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت تَفْسیرِ نعیمی میں ہے کہ ہر شخص کی موت کا وَقْت، موت کی جگہ مُقرَّر ہے، کوئی اس سے کسی تدبیر اور کسی حِیْلہ سے بچ نہیں سکتا، تم جہاں کہیں رہو، اپنے وَقْت پر موت تم کو ضَرور پہنچے گی اگرچہ تُم مَضْبُوط قلعوں یا آسمان کے بُرجوں میں پہنچ جاؤ، زِندگی کیلئے کتنے ہی حِفَاظَت کے سامان بنالو مگر مَروگے ضَرور۔ (تفسیرِ نعیمی، ج۵، ص۲۴۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیاتِ کریمہ اور ان کی تفاسیر سے **معلوم ہوا** کہ موت کا دن مُقرَّر ہے۔ ☆ہم چاہے کیسے ہی مَضْبُوط مکانات میں خُود کو بند کرلیں، موت نے ایک دن آ کر رہنا ہے ☆ہم چاہے کتنی ہی بلند و بالا جگہوں پر چلے جائیں، موت نے ایک دن آکر رہنا ہے ☆ہم چاہے کتنی ہی مضبوط سیکیورٹی اور حفاظت کا بندوبست کرلیں، موت نے ایک دن آکر رہنا ہے ☆ہم چاہے کتنے ہی طاقتور اور دلیر ہو جائیں، موت نے ایک دن آکر رہنا ہے ☆ہم چاہے کتنے ہی ہوشیار اور چالاک ہو جائیں، موت نے ایک دن آکر رہنا ہے ☆ہم چاہے موت سے بچنے کی جتنی بھی ترکیبیں بنا لیں موت نے ایک دن آکر رہنا ہے، اَلْغَرَض! ☆ہم چاہے موت سے بچنے کے جتنے بھی جتن کرلیں موت نے ایک نہ ایک دن آکر رہنا ہے۔

ذرا سوچئے وہ کیسا منظر ہوگا ☆جب ہماری روح ہمارے بدن کا ساتھ چھوڑ رہی ہوگی، ☆موت کے فِرِشتے رگ رگ سے روح نکال رہے ہوں گے، ☆ہمارے اَوسان خَطا ہو چکے ہوں گے، ☆ہم سب سمجھ رہے ہوں گے مگر بولنے کی طاقت نہیں ہوگی، ☆مال و دَولت، بنگلہ و گاڑی، بینک بیلنس، اہل و

عیال، بیوی واولاد، دولت اور اسباب سب ایک ایک کر کے چُھوٹ رہے ہوں گے، ☆ہمارا جسم ٹھنڈا پڑ رہاہو گا، ☆ایڑی سے ایڑی ملائی جارہی ہو گی، ☆زبان تالو سے چِپک رہی ہو گی، ☆آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کی طرف چڑھ رہے ہوں گے، ☆سر ایک طرف ڈھلکنے لگے گا، ☆ہونٹ سُوکھ رہے ہوں گے، ☆زَبان سُکَڑ رہی ہو گی، ☆اُنگلیاں نیلی پڑ رہی ہوں گی، ☆جسم کا سرخ وسفید رنگ مٹیالے رنگ میں بدل رہاہو گا، اَلْغَرَض! عجیب بے بسی کا سماں ہو گا۔ غور کیجئے! اُس وَقْت ہم پر کیا گزر رہی ہو گی۔ اس وقت تکلیف تو اتنی شدت کی ہو گی کہ اَلْاَمان وَالْحَفِیْظ!

امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نَزع کے وَقْت کی تکلیف کو بتاتے ہوئے فرماتے ہیں: اگر جِسْم کی ایک رَگ بھی کھنچ جائے تو بہت زِیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ (مَوت کے وَقْت) پوری رُوح کو ایک رَگ سے نہیں بلکہ ہر ہر رَگ سے نکالا جاتا ہے تو کس قدر تکلیف ہوتی ہو گی؟ اور پھر آہستہ آہستہ جسم کے ہر ہر حصّے پر موت طاری ہوتی ہے، پہلے قدم ٹھنڈے پڑتے ہیں پھر پنڈلیاں اور پھر رانیں ٹھنڈی پڑ جاتی ہیں اور یوں جِسْم کے ہر ہر حصّے کو سختی کے بعد پھر سختی اور تکلیف کے بعد پھر تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہاں تک کہ رُوح حلق تک کھینچ لی جاتی ہے، یہی وہ وَقْت ہوتا ہے جب مرنے والے کی اُمّیدیں دُنیا اور دُنیا والوں سے ختم ہو جاتی ہیں پھر حسرت و ندامت اسے چاروں جانب سے گھیر لیتی ہے۔

(احیاء العلوم، ۵/ ۲۰۸ ملتقطاً)

نَزع میں رَبِّ غفّار تُجھ سے　　　مَوت سے قَبْل بیمار تجھ سے
طالبِ جلوۂ مُصْطَفٰے ہے　　　یاخُدا! تُجھ سے میری دُعا ہے
وِرْدِ لَب کلمۂ طَیِّبَہ ہو　　　اور ایمان پر خاتِمہ ہو
آگیا ہائے وَقْتِ قضا ہے　　　یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۵، ۱۳۷)

موت سے پہلے سچی توبہ کر لیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ☆ **قبل اس کے** کہ ہم بھی نَزع کی دَرْدْناک کیفیت میں مبتلا ہو جائیں، ☆ **قبل اس کے** کہ روح نکلنے کی تکلیف سے ہمارا جسم بھی مفلوج ہو جائے، ☆ **قبل اس کے** کہ ہمیں بھی موت کے فرشتے گھیر لیں، ☆ **قبل اس کے** کہ وقتِ اجل آن پہنچے اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے، ☆ **قبل اس کے** کہ حسرت و ندامت ہمیں گھیر لے، ہمیں اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کر لینی چاہیے۔ ہمیں موت آنے سے پہلے پہلے اللہ پاک سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لینی چاہیے۔ آج کی رات تو ویسے بھی اپنے گناہوں کو بخشوانے کی رات ہے، آج کی رات تو ویسے بھی اللہ پاک کو راضی کرنے کی رات ہے، لہٰذا اپنے گناہوں سے سچی توبہ کیجئے۔ گناہ انسان سے ہی ہوتے ہیں لیکن گناہوں پر ڈَٹے رہنا، ان پر اِصرار کرتے رہنا اور توبہ سے منہ موڑ لینا بہت بڑی حماقت ہے، بندۂ مومن کی شان یہ ہے کہ اگر اس سے کوئی گناہ سَرزَد ہو جائے تو وہ فوراً توبہ کرتا ہے، پھر گناہ ہو جائے تو وہ پھر توبہ کرتا ہے پھر گناہ ہو جائے تو وہ پھر توبہ کرتا ہے، اَلْغَرَض! بار بار توبہ کرنا ایمان کے تقاضوں میں سے ایک تقاضا ہے۔ اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں کئی مقامات پر توبہ کرنے اور اپنے گناہوں سے معافی مانگنے کا حکم فرمایا ہے اور جو لوگ اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کر لیتے ہیں اللہ پاک ان سے بہت خُوش ہوتا اور ان پر اپنا خُصُوصِی فَضل و کرم بھی فرماتا ہے۔ چُنانچہ پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمَائِدَہ کی آیت نمبر 39 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ترجَمۂ کنزُالایمان: تو جو اپنے ظُلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مِہر (مہربانی) سے

غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۳۹﴾ اس پر رُجُوع فرمائے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ ٦، المائدة: ٣٩)

تفسیر "صِراطُ الجِنان" میں اس آیتِ مُبارکہ کے تحت لکھا ہے کہ توبہ نِہایت نَفیس شے ہے، کتنا ہی بڑا گُناہ ہو، اگر اس سے توبہ کرلی جائے تو اللہ پاک اپنا حق مُعاف فرمادیتا ہے اور توبہ کرنے والے کو عذابِ آخرت سے نَجات دے دیتا ہے۔(صِراط الجنان، ٢/ ٤٣٠)

بڑی کوششیں کی گُنہ چھوڑنے کی
رہے آہ! ناکام ہم یاالٰہی!
مجھے سچی توبہ کی توفیق دیدے
پئے تاجدارِ حَرَم یاالٰہی!
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ١١٠)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تَوبۃُ النَّصُوح (سچی اور پکّی توبہ) کیا ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک میں ایک اور مقام پر توبہ کی ترغیب کچھ اس طرح سے ارشاد ہوئی ہے، چنانچہ پارہ 28 سُوۡرَۃُ التَّحۡرِیم آیت 8 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا تُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰهِ تَوۡبَةً نَّصُوۡحًا ؕ ترجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ میں تَوبۃُ النَّصُوح کا ذکر ہے، حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ

نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "تَوْبَۃً نَصُوْحا" کیا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا کہ اس سے مُراد یہ ہے کہ بندہ اپنے کئے ہوئے گُناہ پر نادِم ہو، پھر اللہ پاک سے مُعافی مانگے اور اس گُناہ کی طرف کبھی نہ لوٹے جیسے دُودھ اپنے تَھن میں دوبارہ نہیں لوٹتا۔

جبکہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے "تَوْبَۃً نَصُوْحا" کے بارے میں پُوچھا گیا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اِرْشاد فرمایا: اس سے مُراد یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے کسی بُرے عمل سے ایسی توبہ کرے کہ پھر کبھی بھی اس گُناہ میں نہ پڑے۔ (درّ منثور، ۸/ ۲۲۷)

میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں
حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا **اَلتَّوبَۃُ النَّصُوح** ہی سچی توبہ ہے، اے کاش ہمیں بھی یہ توبہ کرنے اور اس پر کاربند رہنے کی توفیق نصیب ہو جائے۔ صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسعُود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں "تَوْبَۃً نَصُوْحا" ایسی توبہ ہے جس سے تمام گُناہ مُعاف ہو جاتے ہیں۔ (در منثور، ۸/ ۲۲۷) احادیثِ طیبہ میں بھی توبہ کرنے کی کئی ترغیبات موجود ہیں۔ آیئے! توبہ کرنے کے بارے میں تین (3) احادیثِ طیبہ سنتے ہیں:

1. فرمایا: اَلتَّآئِبُ حَبِیْبُ اللہِ توبہ کرنے والا اللہ پاک کا دوست ہے وَالتَّآئِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہ اور گناہ سے توبہ کرنے والا اُس شخص کی طرح ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔

(نوادر الاصول للحکیم ترمذی، الاصل السادس والمائتان، ۲/ ۷۶۰، حدیث: ۱۰۳۰، بتقدم وتاخر)

2. فرمایا: اللہ پاک نے نافرمانی کرنے والے کے لئے رات دن توبہ کے ساتھ اپنا دَستِ رحمت کُشادہ فرما رکھا ہے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طُلُوع ہو جائے۔ (مسلم،کتاب التوبة، باب قبول التوبة...الخ، ص ۱۱۳۱، حدیث: ۶۹۸۹، بتغیر قلیل)

3. فرمایا: اگر تم اتنے گناہ کرو کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تمہیں نَدامت ہو تو اللہ پاک تمہاری توبہ ضرور قبول کرے گا۔ (ابن ماجه،کتاب الزهد، باب ذکر التوبة، ۴/۴۹۰، حدیث: ۴۲۴۸، بتغیر)

توبہ کیسے ہوتی ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کتنے ہی بڑے بڑے گناہ ہوں، شرعی تقاضوں کے مطابق کی جانے والی سچی توبہ ایک ایسی نعمت ہے جو اللہ پاک کی رحمت سے تمام گناہوں کو دھو ڈالتی ہے۔ جس طرح ہر کام کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں، اسی طرح سچی توبہ کے بھی کچھ تقاضے ہیں، اس کی کچھ شرائط ہیں، جب تک یہ شرائط نہ پائی جائیں توبہ سچی توبہ نہیں کہلائے گی۔ عموماً ہمارے ہاں توبہ کا مطلب لیا جاتا ہے کہ بندہ کچھ غلط کام ہو جانے پر فوراً اَسْتَغْفِرُ اللہ پڑھ لے، یا اپنی مادری زبان میں ہی ہنستے مسکراتے بغیر کسی اظہارِ ندامت اور پشیمانی کے اللہ پاک کی بارگاہ میں کچھ الفاظ کہہ دے، یا کانوں کو ہاتھ لگائے جائیں اور توبہ توبہ کی صدا بلند کی جائے۔

سچّی توبہ کسے کہتے ہیں؟

حالانکہ سچی توبہ کے لیے **3 شرائط** کا ہونا ضروری ہے۔ اگر یہ شرائط نہ پائی جائیں تو اسے سچی توبہ نہیں کہیں گے، وہ 3 شرائط کون سی ہیں، آیئے سنتے ہیں: (1) ماضی پر ندامت (یعنی جو گناہ کیا اس پر شرمندگی ہو۔) (2) ترکِ گناہ (یعنی توبہ کرتے وقت اس گناہ کو چھوڑ دینا بھی پایا جائے۔) (3) یہ پکا ارادہ کرنا کہ

آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔(منح الروض الازھر،تعریف التوبۃ ومراتبھاوامثلۃ علیھا، ص ۴۳۶)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: سچّی توبہ کے یہ معنیٰ ہیں کہ گُناہ جو کہ اس کے رَبّ کی نافرمانی تھی اسے ربّ کی نافرمانی سمجھ کر نادِم وپریشان ہو اور اسے فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اُس گُناہ کے پاس نہ جانے کا سچّے دِل سے پُورا عَزْم(پکّاارادہ) کرے، جو چارۂ کار (طریقہ)اس کی تلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بَجالائے۔(فتاوی رضویہ ۲۱/۱۲۱ابتغیرٍ)

ہر گناہ کی توبہ ایک جیسی نہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ہر گُناہ کی توبہ ایک جیسی نہیں ہوتی، بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کی تلافی(یعنی ازالہ) بھی ضروری ہوتی ہے۔ آیئے! اس بارے میں تفسیر **صِراطُ الجنان** جلد4 صفحہ 230 سے چند مدنی پھول چُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں: ہر جُرم کی توبہ ایک جیسی نہیں ہوتی، بلکہ مُختلف جُرموں کی توبہ بھی مُختلِف ہے جیسے اگر اللہ پاک کے حُقُوق تَلف کئے ہوں، مثلاً نمازیں قضا کیں، رمضان کے روزے نہ رکھے، فرض زکوٰۃ اَدا نہ کی، حج فرض ہونے کے باوُجُود نہ کیا، تو ان سے توبہ یہ ہے کہ نماز روزے کی قضا کرے، زکوٰۃ اَدا کرے، حج کرے اور ندامت وشرمندگی کے ساتھ اللہ کریم کی بارگاہ میں اپنی غلطی کی مُعافی مانگے، اسی طرح اگر اپنے کان، آنکھ، زَبان، پیٹ، ہاتھ پاؤں، شرمگاہ اور دیگر اَعضاء سے ایسے گُناہ کئے ہوں، جن کا تَعلُّق اللہ کریم کے حُقُوق کے ساتھ ہو، بندوں کے حُقُوق کے ساتھ نہ ہو، جیسے غیر مَحرم عورت کی طرف دیکھنا، جَنابت کی حالت میں مسجد میں بیٹھنا، قرآنِ مجید کو بے وُضو ہاتھ لگانا، شراب نوشی کرنا، گانے باجے سُننا وغیرہ، ان سے توبہ یہ ہے کہ اللہ کریم کی بارگاہ میں اپنے گُناہوں کا اِقْرار کرتے، ان گُناہوں پر ندامت کا اِظْہار کرتے اور آئندہ

یہ گُناہ نہ کرنے کا پُختَہ عزم کرتے ہوئے مُعافی طلب کرے اور اس کے بعد کچھ نہ کچھ نیک اَعمال کرے، کیونکہ نیکیاں گُناہوں کو مِٹا دیتی ہیں اور اگر بندوں کے حُقُوق تَلَف کئے ہوں تو ان کی تین (3) صُورتیں ہیں۔

(1) ایک صورت یہ کہ اُن حُقُوق کا تعلُّق صرف قَرض کے ساتھ ہو، جیسے خریدی ہوئی چیز کی قیمت، مَزدُور کی اُجرت یا بیوی کا حق مہر وغیرہ۔ اس صُورت میں توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ ان حُقُوق کو اَدا کرے یا صاحبِ حق سے مُعافی حاصل کرے اور اللہ کریم سے بھی معافی کی دعا کرے۔

(2) دوسری صورت یہ ہے کہ ان حُقُوق کا تعلُّق صرف ظُلم کے ساتھ ہو، جیسے کسی کو مارا، گالی دی یا غیبت کی اور اس کی خبر اس تک پہنچ گئی۔ اس صُورت میں توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ صرف صاحبِ حق سے مُعافی طلب کرے اور اللہ کریم سے بھی معافی کی دعا کرے۔

(3) تیسری صورت یہ کہ اُن کا تَعلُّق قرض اور ظُلم دونوں کے ساتھ ہو، جیسے کسی کا مال چُرایا، چھینا، لُوٹا، کسی سے رِشوت لی، سُود لیا یا جُوئے میں مال جیتا وغیرہ۔ اس صورت میں توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ حُقوق ادا بھی کرے اور صاحبِ حق سے معافی بھی حاصل کرے اور اللہ کریم سے بھی معافی کی دعا کرے۔ اگر توبہ کی شرائط جمع ہوں تو توبہ ضرور قبول ہو گی، کیونکہ یہ ربّ کریم کا وعدہ ہے اور اپنے وعدے کے خلاف کرنا، اللہ کریم کی شانِ کریمی کے لائق نہیں۔ (صراط الجنان، ج۴، ص۲۳۰ بتغیر)

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی
ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یاربّ
عفو کر اور سَدا کے لئے راضی ہوجا

گر کرم کردے تو جنّت میں رہوں گا یاربّ

(وسائل بخشش مرمّم، ص۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سچی توبہ کے فائدے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً سچی توبہ تب ہی کہلائے گی جب اس کی شرائط پر بھی عمل کیا جائے، لہٰذا توبہ کے جو بھی تقاضے ہوں ان پر عمل بھی ضروری ہے۔ یقیناً☆ **سچی توبہ** اللہ پاک کی نعمت ہے، ☆ **سچی توبہ** گناہوں کو دھونے کا پانی ہے۔ ☆ **سچی توبہ** قربِ الٰہی پانے کا ذریعہ ہے۔ ☆ **سچی توبہ** رحمتِ الٰہی کا مستحق بناتی ہے۔ ☆ **سچی توبہ** گناہوں سے پاک صاف کر دیتی ہے۔ ☆ **سچی توبہ** جہنم سے بچاتی ہے۔ ☆ **سچی توبہ** غضبِ الٰہی سے امن دلاتی ہے۔ ☆ **سچی توبہ** دنیا کے غموں کو بھی دُور کرتی ہے۔ ☆ **سچی توبہ** آخرت کی مشکلات کا بھی خاتمہ کرتی ہے۔ ☆ **سچی توبہ** انسان کے باطن کو ستھرا کر دیتی ہے۔ ☆ **سچی توبہ** رحمتِ الٰہی میں آنے کا ذریعہ ہے۔ ☆ **سچی توبہ** کرنے والا اللہ پاک کو پیارا لگتا ہے۔ ☆ **سچی توبہ** کرنے والے کے لیے فرشتے بھی استغفار کرتے ہیں۔ اَلْغَرَض! ☆ **سچی توبہ** دُنیا و آخرت کے کئی فوائد کا سبب ہے۔ آیئے! سچی توبہ کرنے والوں کے کچھ واقعات اور ان سے حاصل ہونے والے کچھ مدنی پھول سنتے ہیں:

(1) بادشاہ کی توبہ

حضرتِ سیِّدُنا عَبَّاد بن عَبَّاد مُھَلَّبِی فرماتے ہیں: بصرہ کے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ نے امورِ سلطنت کو خیر باد کہہ کر زُہد و تقویٰ کی راہ اختیار کرلی مگر پھر دوبارہ سلطنت و حکومت کی طرف مائل ہوا

اور دنیا کا عیش و عشرت طلب کرنے کی ٹھان لی۔ اس نے ایک شاندار محل بنوایا، اس میں اعلیٰ قسم کے قالین بچھوائے، ہر طرح کے سازو سامان سے اس عظیمُ الشان محل کو آراستہ کرایا، ایک کمرہ مہمانوں کے لئے خاص کر دیا، وہاں عمدہ بستر بچھائے جاتے، انواع و اقسام کے کھانے چُنے جاتے۔ بادشاہ لوگوں کو بُلاتا تو وہ عظیمُ الشّان محل اور بادشاہ کی شان و شوکت دیکھ کر تعریف و خوشامد کرتے ہوئے واپس چلے جاتے۔ یہ سلسلہ کافی عرصہ تک چلتا رہا، بادشاہ مکمل طور پر دنیا کی رنگینیوں میں گم ہو چکا تھا، اس کے اس عظیمُ الشّان محل میں ہر طرح کے آلاتِ موسیقی اور لہو و لعب (کھیل کُود) کا سامان تھا۔ وہ ہر وقت دنیوی مشاغل میں مگن رہتا۔ ایک دن اس نے اپنے خاص وزیروں، مشیروں اور عزیزوں کو بُلا کر کہا: تم اس عظیمُ الشّان محل میں میری خوشیوں کو دیکھ رہے ہو، دیکھو! میں یہاں کتنا پُر سکون ہوں، میں چاہتا ہوں کہ اپنے تمام بیٹوں کے لئے بھی ایسے ہی عظیمُ الشّان محلّات بنواؤں، تم لوگ چند دن میرے پاس رُکو، خوب عیش کرو اور مزید محلات بنانے کے سلسلے میں مجھے مفید مشورے دو تاکہ میں اپنے بیٹوں کے لئے بہترین محلّات بنانے میں کامیاب ہو جاؤں۔

اس کے خاص وزیر و مشیر اور عزیز اس کے پاس رہنے لگے۔ دن رات لہو و لعب (کھیل کُود) میں مشغول رہتے اور بادشاہ کو مشورے دیتے کہ اس طرح محل بنواؤ، فُلاں چیز اس کی آرائش کے لئے منگواؤ، فُلاں مِعمار سے بنواؤ، اَلْغَرَض! روزانہ اسی طرح مشورے ہوتے اور عظیمُ الشان محلّات بنانے کی ترکیبیں سوچی جاتیں۔ ایک رات وہ تمام لوگ لہو و لعب (کھیل کُود) میں مشغول تھے کہ محل کی کسی جانب سے ایک غیبی آواز نے سب کو چونکا دیا۔ کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا:

يَا اَيُّهَا الْبَانِيْ النَّاسِيْ مَنِيَّتَه لَاتَاْمُلَنْ فَاِنَّ الْمَوْتَ مَكْتُوْبُ

عَلَى الْخَلَائِقِ اِنْ سَرُّوْا وَاِنْ فَرِحُوْا فَالْمَوْتُ حَتْفٌ لِذِى الْاٰمَالِ مَنْصُوْبُ

لَا تَبْنِيَنَّ دِيَارًا لَسْتَ تَسْكُنُهَا وَرَاجِعِ النُّسْكَ كَيْمَا يُغْفَرُ الْحُوْبُ

ترجمہ:(۱)اے اپنی موت کو بھول کر عمارت بنانے والے! لمبی لمبی امیدیں چھوڑ دے کیونکہ موت لکھی جاچکی ہے۔

(۲)لوگ خواہ خود ہنسیں یادوسروں کو ہنسائیں، بہر حال موت ان کے لئے لکھی جاچکی ہے اور بہت زیادہ امید رکھنے والے کے سامنے تیار کھڑی ہے۔

(۳)ایسے مکانات ہرگز نہ بنا جن میں تجھے رہنا ہی نہیں، تُو عبادت وریاضت اختیار کر، تاکہ تیرے گناہ معاف ہوجائیں۔ ان عربی اشعار کا مفہوم اردو میں کچھ یوں بیان کیا جاسکتا ہے:

دِلا غافل نہ ہو یکدم، یہ دُنیا چھوڑ جانا ہے بغیچے چھوڑ کر خالی، زمین اندر سمانا ہے
تُو اپنی موت کو مت بھول، کر سامان چلنے کا زمیں کی خاک پر سونا ہے، اینٹوں کا سِرہانا ہے
جہاں کے شُغُل میں شاغل، خدا کے ذکر سے غافل کرے دعویٰ کہ یہ دنیا، مِرا دائم ٹھکانا ہے
غلام اک دَم نہ کر غفلت، حیاتی پر نہ ہو غُرّہ خدا کی یاد کر ہر دم، کہ جس نے کام آنا ہے

اُس غیبی آواز نے بادشاہ اور اس کے تمام ہمراہیوں کو خوف میں مبتلا کر دیا۔ بادشاہ نے اپنے دوستوں سے کہا: جو غیبی آواز میں نے سُنی کیا تم نے بھی سُنی؟ سب نے یک زباں ہو کر کہا: جی ہاں! ہم نے بھی سُنی ہے۔ بادشاہ نے کہا: جو چیز میں محسوس کر رہا ہوں، کیا تم بھی محسوس کر رہے ہو؟ پوچھا: آپ کیا محسوس کر رہے ہیں؟ کہا: میں اپنے دل پر کچھ بوجھ سا محسوس کر رہا ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ میری موت کا پیغام ہے۔ لوگوں نے کہا: ایسی کوئی بات نہیں، آپ کی عمر دراز ہو! آپ کا اقبال بلند ہو! آپ پریشان نہ ہوں۔ پھر بادشاہ نے لوگوں کی طرف توجہ نہ دی، اس کا دل چوٹ کھا چکا تھا۔ غیبی آواز نے اس کا سارا عیش ختم کر دیا تھا، وہ روتے ہوئے کہنے لگا: تم میرے بہترین دوست اور بھائی ہو، تم

میرے لئے کیا کچھ کر سکتے ہو؟ لوگوں نے کہا: عالی جاہ! آپ جو چاہیں حکم فرمائیں، آپ کا ہر حکم مانا جائے گا۔ بادشاہ نے شراب کے تمام برتن توڑ ڈالے۔ اس کے بعد بارگاہِ خداوندی میں اس طرح عرض گزار ہوا: اے میرے پاک پَرْوَرْدْگار! میں تجھے اور یہاں موجود تیرے بندوں کو گواہ بناکر تیری طرف رجوع اور اپنے تمام گناہوں اور زیادتیوں پر نادِم ہو کر توبہ کرتا ہوں۔ اے میرے خالق! اگر تُو مجھے دنیا میں کچھ مدت اور باقی رکھنا چاہتا ہے تو مجھے دائمی اطاعت و فرمانبرداری کی راہ پر چلا دے اور اگر مجھے موت دے کر اپنی طرف بُلانا چاہتا ہے تو مجھ پر کرم کر دے اور اپنے کرم سے میرے گناہوں کو بخش دے۔ بادشاہ اسی طرح مصروفِ التجا رہا اور اس کا درد بڑھتا گیا۔ پھر اس نے ان کلمات کی تکرار شروع کر دی: اللہ کی قسم! موت!! اللہ کی قسم! موت!! بس یہی کلمات اس کی زبان پر جاری تھے کہ اس کا انتقال ہو گیا۔ اس دور کے فقہائے کرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن فرمایا کرتے تھے: اس بادشاہ کا خاتمہ تَوبہ پر ہوا ہے۔ (عیون الحکایات، ص ۴۰۴ ملخصاً)

یاخُدا میری مغفرت فرما باغِ فردوس مَرحَمت فرما
تُو گُناہوں کو کر مُعاف اللہ! میری مقبول مَعذرت فرما
مُصطفٰے کا وسیلہ توبہ پر تُو عنایت مُداوَمت فرما

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا اور توبہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! وہ بادشاہ جو دنیا کی رنگینیوں میں مست ہو گیا، اپنی آخرت اور قبر کو بُھول بیٹھا، آخر میں اس پر کیسا کرم ہوا اور مرنے سے کچھ دیر قبل ہی اس نے

اپنے گناہوں سے توبہ کی اور رحمتِ الٰہی نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔ اس بادشاہ کی توبہ کی طرف مائل ہونے کی بنیادی وجہ اس غیبی آواز کا آنا اور اس کے سبب اس کے دل میں خوفِ خدا کا پیدا ہونا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ جب بندے کو گناہوں پر شرمندگی ہو اور گناہوں کو یاد کرکے خوفِ الٰہی سے اس کے آنسو بہہ نکلیں تو بندہ توبہ کی طرف مائل ہوتا ہے، یقیناً کوئی ایسی خوش قسمت گھڑی ہوتی ہے جب بندے کا دل چوٹ کھاتا ہے اور اس میں خوفِ خدا کا جذبہ بیدار ہوتا ہے جو اسے سچی توبہ کی طرف لے جاتا ہے۔ لہٰذا سچی توبہ کے لیے ضروری ہے کہ دل میں خوفِ خدا بیدار کیا جائے۔ ☆**خوفِ خدا** ایک بہت بڑی نعمت ہے، ☆**خوفِ خدا** کی وجہ سے گناہوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے۔ ☆**خوفِ خدا** نیکیوں کی رغبت پیدا کرنے کا بہترین نسخہ ہے۔ ☆**خوفِ خدا** ایمان کی مضبوطی کی علامت ہے، ☆**خوفِ خدا** اللہ پاک کی معرفت اور قُرب پانے کا ذریعہ ہے۔ ☆**خوفِ خدا** ظاہر بھی صاف کر دیتا ہے اور باطن کو بھی جگمگا دیتا ہے۔ ☆**خوفِ خدا** کی برکت سے شریعت کی پاسداری نصیب ہوتی ہے ☆**خوفِ خدا** اسے قبر میں بھی اُجالے ہوں گے اور ☆**خوفِ خدا** محشر کی پریشانیوں سے بھی بچائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

اَلْغَرَض! یہ ایک ایسی صفت ہے جو بندے میں کئی نیک خوبیوں اور اچھی عادتوں کے پیدا ہونے کا سبب ہے۔ آیئے! یہ بھی سنتے ہیں کہ خوفِ خدا کا معنیٰ کیا ہے، چنانچہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تالیف **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** صفحہ 26 پر تحریر فرماتے ہیں: **"خوفِ خدا"** سے مُراد یہ ہے کہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گرفت (پکڑ)، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں، اس کے غضب اور اس کے نتیجے میں **ایمان کی بربادی** وغیرہ سے

خوف زدہ رہنے کا نام **"خوفِ خدا"** ہے۔ یہ نیک صفت بھی اللہ کے نیک بندوں کی زندگیوں کا لازمی (Compulsory) جُز ہوتی ہے۔

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا خوفِ خدا

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ خوفِ خدا کے سبب اکثر گریہ وزاری فرماتے، نماز میں خوفِ خدا سے مُتَعَلِّق آیات سُن کر آپ کی حالت غیر ہو جاتی تھی۔ آپ کے شہزادے صحابیِ رسول، حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما فرماتے ہیں کہ میں نے اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پیچھے نماز ادا کی تو میں نے 3 صفوں کے پیچھے سے آپ کے رونے کی آواز سُنی۔ (حلیۃ الاولیا، عمر بن الخطاب، ۱/۸۸، رقم: ۱۳۴)

سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے تھے: اے کاش! میں کچھ بھی نہ ہوتا، اے کاش! میں کوئی بُھولی بِسری شے ہوتا۔ ایک بار آپ نے زمین سے مٹی کا ڈھیلا اُٹھایا اور فرمایا: "اے کاش! میں مٹی کا ڈھیلا ہوتا، اے کاش! میری ماں نے مجھے نہ جَنا ہوتا۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام عمر بن خطاب، ۸/۱۵۲، حدیث: ۳۹)

کاشکے نہ دنیا میں پیدا میں ہوا ہوتا　　قبر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا
آہ! سَلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے　　کاشکے مِری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! ہم سچی توبہ کے واقعات سُن رہے تھے، ابھی ہم نے اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے خوفِ خدا کے بارے میں سنا۔ آیئے! بنی

اسرائیل کے ایک شخص کی سچی توبہ کا ایک واقعہ سنتے ہیں۔

(2)کِفْل نامی شخص کی توبہ

حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں، میں نے سات سے بھی زیادہ مرتبہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ واقعہ بیان فرماتے سنا۔ ”بنی اسرائیل میں کِفْل نامی ایک شخص تھا جو کسی گناہ سے نہیں بچتا تھا، اس کے پاس ایک (مجبور) عورت آئی تو اس نے اسے ساٹھ (60) دِینار اس شرط پر دیئے کہ وہ اس کے ساتھ بدکاری کرے گا، پھر جب کِفْل نامی وہی شخص اس عورت سے بدکاری کرنے کے لئے بیٹھا تو وہ عورت کانپنے اور رونے لگی، کفل نے اس سے پوچھا: ”تجھے کس چیز نے رُلایا ہے؟ کیا میں نے تجھے مجبور کیا؟“ تو عورت نے جواب دیا: ”ایسی بات نہیں، لیکن میں نے ایسا کام کبھی نہیں کیا بلکہ مجھے صرف حاجت نے اس پر مجبور کیا ہے۔“ تو کفل نے کہا: ”تجھے یہ کام کرنا پڑ رہا ہے حالانکہ تُو نے پہلے کبھی ایسا کام نہیں کیا، چلی جا اور یہ دِینار بھی تیرے ہیں۔“ اور اس نے قسم اٹھاتے ہوئے کہا: ”خدائے پاک کی قسم! میں اس کے بعد کبھی نافرمانی نہیں کروں گا۔“ پھر یوں ہوا کہ اسی رات ہی کو کِفْل مر گیا۔ فَأَصْبَحَ مَكْتُوبًا عَلَى بَابِهِ، صبح اس کے گھر کے دروازے پر لکھا ہوا تھا: ”إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ بے شک اللہ پاک نے کِفْل کو بخش دیا ہے۔“ (ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب فيه أربعة أحاديث، ۲۲۳/۴، حدیث: ۲۵۰۴ از جھنم میں لے جانے والے اعمال)

مِٹا دے ساری خطائیں مِری مٹا یاربّ! | بنا دے نیک بنا! نیک دے بنا! یاربّ!
گناہگار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں | کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ!
بُرائیوں پہ پشیماں ہوں رحم فرما دے | ہے تیرے قہر پہ حاوِی تِری عَطا یاربّ!
رِہائی مجھ کو ملے کاش! نفس وشیطاں سے | ترے حبیب کا دیتا ہوں واسِطہ یاربّ!

گناہ بے عدد اور جُرم بھی ہیں لاتعداد
مُعاف کر دے نہ سہہ پاؤں گا سزا یاربّ!
میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں
حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کرلے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ بندہ جیسا ہی گناہ گار ہو، کتنا ہی بڑا خطا کار ہو، اگر ایک بار سچی توبہ کر لے اور اپنا سر اپنے کریم ربّ کی بارگاہ میں جھکا دے تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول کرتے ہوئے اسے معافی عطا فرما دیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ مرنے سے پہلے خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیں، ☆ دنیا کی رنگینیوں سے منہ موڑ لیں، ☆ گناہوں سے ناتا توڑ لیں، ☆ اللہ پاک کی نافرمانیاں کرنے سے باز آجائیں، ☆ نمازیں قضا کرنا چھوڑ دیں، ☆ اور جو نمازیں چھُوٹ گئیں ان کی قضا کریں، ☆ بِلاعُذرِ شرعی جان بوجھ کر رمضان کے روزے نہ رکھنے کی عادت ختم کریں ☆ اور جو فرض روزے مَعَاذَ اللہ جان بوجھ کر چھوڑے یا قضا ہوئے ان کی توبہ و قضا کریں، ☆ جس جس کو تکلیف پہنچائی اس سے معافی مانگیں، ☆ جس کی دل آزاری کی اس سے بھی معافی مانگیں، ☆ جس کی بے عزّتی کی ہے، اُس سے معافی مانگیں، ☆ جس سے بدسلوکی کی ہے، اس سے معافی مانگیں، ☆ جس کی حق تلفی کی ہے، اس سے حقوق معاف کروائیں، ☆ اگر کسی کا مال دبایا ہے تو اس کی تلافی کریں اور معافی مانگیں، ☆ جتنے جھوٹ بولے ان سے توبہ کریں، ☆ جن کی غیبتیں و چُغلیاں کی ہیں، ان سے معافی مانگیں، ☆ جن کی راہوں میں روڑے اَٹکائے (یعنی جان بوجھ کر کسی تکلیف میں ڈالا) ان سے معافی مانگیں، ☆ جن کے عیبوں (کمزوریوں، غلطیوں) کو چھپانے کے بجائے لوگوں میں عام کیا

ہے، ان سے معافی مانگیں، اَلْغَرَض! اپنے تمام گناہوں سے سچی توبہ کریں اور ربِّ کریم کے اطاعت گزار بندے بن جائیں اور ہمیشہ اپنی توبہ پر ثابت قدم رہیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ عبادات کی ادائیگی اور گُناہ سے بچنے پر اِستِقامَت اختیار کرنا، عُموماً دُشوار محسوس ہوتا ہے۔ لیکن یہ دُشواری اس وقت تک محسوس ہوتی ہے، جب تک ہمارے سامنے کوئی شخص انہیں اِسْتِقامت سے اپنائے ہوئے نہ ہو۔ لہٰذا! اگر ہم عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں گے، تو ہمیں کثیر عاشقانِ رسول ایسے بھی نظر آئیں گے جو مدنی انعامات کے عاملین ہوں گے، مدنی قافلوں کے مسافرین ہوں گے، مدنی مذاکروں کے شائقین ہوں گے نیز اجتماعی طور پر عبادات پر اِسْتِقامت پزیر ہوں گے، ان عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے ہم بھی گُناہوں سے بچنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ اِنْ شَآءَ الله۔

اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی ترغیب دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

گناہگارو آؤ! سیہ کارو آؤ گناہوں کو دیگا چھڑا مدنی ماحول
پِلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ تمہیں عاشقِ مصطفےٰ مدنی ماحول
یقیناً مقدر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مدنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دِلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۶۴۸، ۶۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم سچی توبہ کے واقعات سُن رہے تھے۔ سچی توبہ

ایک عظیم نعمت ہے، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سچی توبہ، توبہ کرنے والے کے ساتھ ساتھ دوسروں کے فائدے کا بھی سبب بن جاتی ہے۔ آیئے! اس سے متعلق سچی توبہ کا ایک اور واقعہ سنتے ہیں:

ایصالِ ثواب نے عذابِ قبر سے بچالیا

چنانچہ، ایک عورت کا بیٹا تھا جو بہت گناہگار تھا۔ ماں اپنے اس بیٹے کو نیکی کا حکم دیتی، بے حیائی اور بُرے کاموں سے منع کرتی (لیکن وہ باز نہ آتا) آخر کار تقدیر اس پر غالب آئی اور وہ گناہوں کی حالت میں مر گیا۔ اس کی ماں کو بہت صدمہ ہوا کہ اس کا بیٹا بغیر توبہ کئے مر گیا۔ اس نے تمنا کی کہ اسے خواب میں دیکھے۔ ایک دفعہ اس نے خواب میں اپنے بیٹے کو عذاب میں مبتلا دیکھا تو وہ مزید غمگین ہو گئی۔ جب کچھ مدت کے بعد اس نے دوبارہ اپنے بیٹے کو خواب میں دیکھا تو اس کی حالت بہت اچھی تھی اور وہ خوش وخرم تھا۔ اس نے اپنے بیٹے سے اس حالت کے متعلق پوچھا کہ اے میرے بیٹے! میں نے تجھے عذاب میں مبتلا دیکھا تھا، اب یہ مرتبہ ومقام کیسے ملا؟ تو اُس نے جواب دیا: اے میری ماں! ایک گنہگار شخص ہمارے قبرستان سے گزرا، اس نے قبروں کی طرف دیکھا اور دوبارہ زندہ اٹھائے جانے کے مُتَعَلِّق غور وفکر کیا۔ مُردوں سے نصیحت حاصل کی، اپنی لغزش پر رویا اور اپنی خطاؤں پر نادم ہو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کی اور عہد کیا کہ اب وہ کبھی گناہوں کی طرف نہ پلٹے گا۔ تو اس کی توبہ سے آسمان کے فرشتے بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے: سُبْحٰنَ اللہ! اس شخص نے اپنے رب کے ساتھ کیا ہی خوب صُلح کی ہے۔ اللہ پاک نے اس کی توبہ قبول فرمالی۔ پھر ایسا ہوا کہ اس نے کچھ قرآنِ کریم پڑھا اور رحمتیں بانٹنے والے آقا، کرم فرمانے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بیس (20) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اور اس کا ثواب ہم سب قبرستان والوں کو پہنچایا۔ اس کا ثواب ہم پر تقسیم کیا گیا تو مجھے بھی اس سے بھلائی ملی،

جس کے سبب اللہ پاک نے مجھے بخش دیا اور مجھے وہ مقام عطا کیا گیا جو آپ ملاحظہ فرما رہی ہیں۔(حکایتیں اور نصیحتیں، ص۲۷ بتغیّر قلیل)

مغفرت کا ہوں تجھ سے سُوالی　　پھیرنا اپنے در سے نہ خالی

مجھ گنہگار کی اِلتجاء ہے　　یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ سچی توبہ اللہ پاک کی بارگاہ میں ضرور قبول ہوتی ہے، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ مرحومین کے لیے کیا جانے والا ایصالِ ثواب اگر صدقِ دل اور خلوصِ نیت سے کیا جائے تو گناہگاروں کی بھی بخشش ہو جاتی ہے۔ آج شبِ براءت ہے، کثیر عاشقانِ رسول 15 شعبان کو اِہتمام کے ساتھ اپنے مرحومین کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں، یقیناً یہ ایک بڑا فائدے مند اور اچھا کام ہے، جس سے زندوں کے ساتھ مُردوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ مدینے کے سلطان، اُمت پر مہربان، رحمتِ دو جہان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میری اُمّت گناہ سَمیت قَبْر میں داخِل ہوگی اور جب نکلے گی تو بے گناہ ہوگی کیونکہ وہ مؤمنین کی دعاؤں سے بخش دی جاتی ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، ۱/۵۰۹، حدیث ۱۸۷۹)

اس حدیثِ پاک سے بھی یہ ترغیب مل رہی ہے کہ ہم اپنے مُردوں کے لیے خوب ایصالِ ثواب کریں اور ان کے لیے دعائیں کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اجتماعی طور پر گناہوں کی

کثرت ہو جاتی ہے، جس کی نحوست سے کبھی بارش سے محرومی ہو جاتی ہے تو کبھی قتل و غارت گری بڑھ جاتی ہے۔ کبھی بے برکتی کی کثرت ہو جاتی ہے تو کبھی قحط سالی گھیر لیتی ہے۔ کبھی امن کا خاتمہ ہو جاتا ہے تو کبھی دشمن کا خوف مسلط ہو جاتا ہے۔ اس سے نجات پانے کا طریقہ یہی ہے کہ اجتماعی طور پر اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کی جائے۔ آیئے! اس طرح کا ایک واقعہ سنتے ہیں:

بارانِ رحمت کا نزول

ایک بار **سیہون شریف** (باب الاسلام سندھ) اور اس کے ارد گرد کے علاقوں میں شدید قحط پڑا یہاں تک کہ کھانے کی کوئی چیز دُور دُور تک دکھائی نہ دیتی، نہریں خشک ہو گئیں، کنوئیں سوکھ گئے، پانی کا ملنا دشوار ہو گیا۔ قحط کی وجہ سے اس قدر خوفناک صورتِ حال ہو گئی کہ زندہ بچنے کی کوئی امید دکھائی نہ دیتی تھی۔ آخر کار اہلِ علاقہ اکٹھے ہو کر حضرت لعل شہباز قلندر سیّد عثمان مروندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خانقاہ کے گرد جمع ہوئے اور فریاد کرنے لگے۔ حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے فرمایا: تم سب لوگ اللہ پاک کی بارگاہ میں گناہوں سے سچی توبہ کرو اور میرے ساتھ دعا مانگو۔ لوگوں نے فوراً اللہ پاک کی بارگاہِ عالی میں اپنے گناہوں کی معافی مانگی اور توبہ اِسْتِغْفَار کرنے لگے۔ آپ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کے لیے ہاتھ دراز کر دیے اور بارش اور خوشحالی کی دعا کی۔ کہا جاتا ہے کہ ابھی حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دعا مانگ کر اپنے حجرۂ مبارکہ میں داخل بھی نہ ہونے پائے تھے کہ اللہ پاک نے آپ کی دعا کو قبولیت سے مشرف فرمایا اور رحمت کی بُوندیں برسنے لگیں۔ اللہ پاک کے فضل و کرم اور حضرت سیدنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قبولیتِ دعا کی خوشی میں لوگوں نے کھانے پکا کر غربا و مساکین میں تقسیم کیے۔ حضرت سیدنا لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نمازِ عشاء کی ادائیگی کے بعد اجتماعِ

ذکر ونعت (ذِکْرُاللہ کی محفل) کا اہتمام فرمایا اور لوگوں نے مل کر اللہ پاک کا ذکر کیا اور حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر خوب درود وسلام پیش کیا۔[1]

لعل شہباز قلندر کا عرس مبارک

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کی ہمراہی میں کی جانے والی سچی توبہ کی برکت سے ہاتھوں ہاتھ اُس کی برکات ظاہر ہو جاتی ہیں، جیسا کہ اس حکایت میں ہم نے اللہ پاک کے ایک ولی حضرت سَیِّدُنا لعل شہباز قلندر سید محمد عثمان مروندی کاظمی حنفی قادری رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کی صحبتِ بابرکت میں رہ کر سچی توبہ کرنے والوں کا ایمان افروز واقعہ سُنا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عُرس مبارک 15 شعبان کو ہوتا ہے، آیئے اسی نسبت سے آپ کا مختصر ذِکرِ خیر بھی سنتے ہیں۔

ولادت اور سلسلہ نسب

حضرت سیدنا لعل شہباز قلندر محمد عثمان مَروندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ساداتِ کرام کے مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی ولادتِ باسعادت مشہور قول کے مطابق ۵۳۸ھ بمطابق 1144ء میں آذربائیجان کے قصبہ ”مَروَند“ میں ہوئی۔[2] اسی مناسبت سے آپ کو مَروَندِی کہا جاتا ہے۔ آپ کا نام سید محمد عثمان ہے جبکہ آپ اپنے لقب ”لعل شہباز“ سے مشہور ہیں۔[3] اللہ پاک نے آپ کو اس قدر حُسن و جمال عطا فرمایا تھا کہ آپ کی پیشانی کے نور کے سامنے چاندنی بھی گویا کہ بے رونق تھی۔ آپ کا سلسلۂ نسب 13 واسطوں سے حضرت سیدنا امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تک پہنچتا ہے۔ (فیضانِ عثمان مروندی، ص۵)

---

1 ... شان قلندر، ص ۳۱۱ تا ۳۱۳ ملتقطاً و مُلخّصاً

2 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۲۳ مُلخّصاً

3 ... شان قلندر، ص ۲۶۴ ملخصًا

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سیہون شریف ضلع داد و بابُ الاسلام سندھ تشریف لاکر کفر و شرک کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو اسلام کے پاکیزہ اُصولوں سے روشناس کرایا۔ اس ظُلمت کدے میں اسلام کی شمع روشن کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آمد سے بابُ الاسلام سندھ میں اسلام کی روشنی پھیلتی چلی گئی۔ لوگ آپ کی پُر تاثیر دعوت پر جُوق در جُوق دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے اور اللہ پاک کے احکامات اور سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی سُنّتوں کی روشنی میں زندگی بسر کرنے لگے۔ آپ نے 21 شعبان المعظم ۶۷۳ (673) ھ کو وصال فرمایا۔ (فیضان عثمان مروندی، ص ۳۴و۳۶)

رسالہ فیضانِ عثمان مَروندی لعل شہباز قلندر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ لعل شہباز قلندر محمد عثمان مَروَندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ مبارکہ پر دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ نے ایک رسالہ بنام **"فیضانِ عثمان مَروَندی لعل شہباز قلندر"** شائع کیا ہے، آپ کی سیرتِ مبارکہ پر مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے آج ہی یہ رسالہ مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ اِس رسالے کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی دورہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نیک لوگوں کی صحبت اچھا رنگ چڑھاتی ہے، لہٰذا اپنے

گناہوں سے پکی سچی توبہ کرنے اور نیک کاموں پر استقامت کے لئے آج ہی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **مدنی دورہ** بھی ہے، مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے دیئے گئے طریقہ کار کے مطابق روزانہ یا ہفتے میں دو (2) دن یا ہفتے میں ایک دن مسجد کے اطراف میں گھر گھر، دکان دکان جا کر وہاں موجود اسلامی بھائیوں سمیت راہ میں کھڑے اور آنے جانے والے تمام افراد کو نیکی کی دعوت پیش کی جاتی ہے، اسے "**مدنی دورہ**" کہا جاتا ہے۔ اس مدنی کام کے بے شمار فوائد ہیں مثلاً "**مدنی دورے**" کی برکت سے علاقے میں خوب مدنی کام پھیلتا ہے، "**مدنی دورے**" کی برکت سے نئے نئے اسلامی بھائی مدنی ماحول کے قریب آتے ہیں، "**مدنی دورے**" کی برکت سے بے نمازیوں کو نمازی بنانے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ "**مدنی دورے**" کی برکت سے امیرِ اہلسنت کی دعاؤں سے حصہ ملتا ہے۔ "**مدنی دورے**" کی برکت سے نیکی کی دعوت دینے کا موقع ملتا ہے۔

12 **مدنی کاموں** میں سے ہفتہ وار مدنی کام "**مدنی دورہ**" کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے "**مدنی دورہ**" کا تمام عاشقانِ رسول مطالعہ کیجئے۔ یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اِس رِسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے۔ ☆نیکی کی دعوت دینے کا **شرعی حکم** ☆نیکی کی دعوت دینے کے 13 **فضائل و فوائد**☆**فروغِ علم** کا سبب☆**مساجد** کی رونق کا سبب☆نیکی کی دعوت سے پہلے کی دعا☆**مدنی دورہ** کے مدنی پھول☆**مدنی دورے** کا طریقہ☆**مدنی دورے** کے آداب ☆**مدنی دورہ** سے متعلق **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے مدنی مشوروں کے منتخب مدنی پھول وغیرہ۔

آیئے! بطورِ ترغیب "مدنی دورے" کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

مدنی دورہ کی مدنی بہار

خانپور (پنجاب) کے ایک **مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی** کا بیان ہے کہ باب المدینہ کراچی سے سُنَّتوں کی تربیت حاصل کرنے کے لئے تشریف لائے ہوئے **مدنی قافلے** کے ساتھ مجھے بھی **مدنی دورہ** کرنے کا شرف حاصل ہوا، ایک درزی کی دکان کے باہر لوگوں کو اِکٹھا کرکے ہم نیکی کی دعوت دے رہے تھے، جب بیان ختم ہوا تو اسی دکان کے ایک ملازم نوجوان نے کہا: میں غیر مسلم ہوں، آپ حضرات کی نیکی کی دعوت نے میرے دل پر گہرا اَثر کیا ہے، مہربانی فرما کر مجھے اسلام میں داخل کرلیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! وہ مسلمان ہوگیا۔

نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے   بنا شائقِ قافلہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ مالیات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 107 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے۔ انہی میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ مالیات"** بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے لئے جمع ہونے والے صدقاتِ واجبہ مثلاً زکوۃ، فطرات، عشر اور صدقاتِ نافلہ مثلاً مساجد و مدارس المدینہ، جامعات المدینہ، لنگرِ رضویہ و لنگرِ غوثیہ وغیرہ کی مَد میں جمع ہونے والے مدنی عطیات کو محفوظ بنانے، اُن کا حساب کتاب رکھنے اور ان کو شرعی تقاضوں

کے مطابق خرچ کرنے کے لئے **"مجلس مالیات"** کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ مدنی عطیات جمع کرنے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی شرعی رہنمائی کے لئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مکتبۃ المدینہ کی طرف سے رسالہ **"چندے کے بارے میں سوال جواب"** اور **"چندہ جمع کرنے کی شرعی احتیاطیں"** بھی شائع کیا گیا ہے۔ لہٰذا **مدنی عطیات** (چندہ) جمع کرنے والے، خرچ کرنے والے تمام عاشقانِ رسول وذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی ان دو رسائل کا لازمی مطالعہ فرمائیں تاکہ **شرعی اور تنظیمی طریقِ کار** کے مطابق ہم مدنی عطیات (چندہ) جمع کرسکیں۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کی آمد آمد ہے اور اس ماہِ مُبارَک کی برکتوں کے تو کیا کہنے کہ اس ماہ میں عبادت کرنے اور نیکیوں میں اِضافہ کرنے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔

جب **رمضان شریف** کا مہینا اپنی بہاریں لُٹانے تشریف لاتا ہے تو شیخِ طریقت، امیر اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خوشی دیکھنے والی ہوتی ہے۔ آپ کے جذبات کی عکاسی آپ ہی کے ان اشعار سے بھی ہوتی ہے:

مرحبا صَد مرحبا! پھر آمدِ رَمَضان ہے　　کِھل اُٹھے مُرجھائے دل تازہ ہُوا اِیمان ہے
یاخُدا ہم عاصیوں پر یہ بڑا اِحسان ہے　　زندگی میں پھر عطا ہم کو کیا رَمَضان ہے
اَبْرِ رَحمت چھا گیا ہے اور سَماں ہے نُور نُور　　فَضْلِ رَبّ سے مَغْفِرت کا ہوگیا سامان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۰۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عنقریب ماہِ رمضان آنے کو ہے، پکی نیت کر لیجئے کہ ہم رمضان المبارک کے **تمام روزے** رکھیں گے۔ جتنی بھی گرمی ہوئی اسے برداشت کرتے ہوئے ایک بھی روزہ نہیں چھوڑیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

ہر وہ عبادت جس کے کرنے میں مشقت و پریشانی کا سامنا ہو، اللہ پاک کی رحمت سے اس کا ثواب مزید بڑھ جاتا ہے۔ گرمی کی شدت، دھوپ کی تپش اور موسم کی سختی کو سہتے ہوئے رمضان کا روزہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ کئی گنا زیادہ اجر و ثواب کا مستحق بنا دے گا۔ لہٰذا پکی نیت کیجئے کہ ہم **رمضان المبارک کے مکمل روزے رکھیں گے**۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

یاد رکھئے! رمضان کے روزے رکھنا فرض ہے اور اس کا ایک مقصد بھی ہے۔ چنانچہ اللہ پاک قرآنِ پاک میں اِرْشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾

(پ ۲، البقرہ: ۱۸۳)

ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔

تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے: روزے کا مقصد **تقویٰ و پرہیز گاری** کا حصول ہے۔ روزے میں چونکہ نفس پر سختی کی جاتی ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں سے بھی روک دیا جاتا ہے تو اس سے اپنی خواہشات پر قابو پانے کی مشق ہوتی ہے، جس سے ضبطِ نفس اور حرام سے بچنے پر قوت حاصل ہوتی ہے اور یہی ضبطِ نفس اور خواہشات پر قابو وہ بنیادی چیز ہے جس کے ذریعے آدمی گناہوں سے رُکتا ہے۔ (صراط الجنان، ۱/ ۲۹۲)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ روزہ رکھنے کا بنیادی مقصد گناہوں سے بچنا ہے، روزہ رکھنے کا بنیادی مقصد شریعت کی پاسداری ہے۔ روزہ رکھنے کا بنیادی مقصد نیکیوں کی راہ پر گامزن ہونا ہے۔ روزہ رکھنے کا بنیادی مقصد اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری ہے۔ اے کاش! کہ ہم روزہ رکھنے کے اصل مقصد کو سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یاد رکھئے! ماہِ رمضان میں نیکیاں بڑھانے، خُود کو گُناہوں سے بَچانے اور خُوب خُوب علمِ دِین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذَریعہ **پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کا اِعْتکاف** بھی ہے اور اعتکاف کی فضیلت کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگائیے کہ

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شَفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَہ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا، اس کے **پچھلے تمام گُناہ بخش** دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر ص۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جس نے رمضان میں دس (10) دن اعتکاف کیا تو یہ اس کے لئے دو (2) حج اور دو (2) عمرے کرنے کی طرح ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الاعتکاف، ۳/۴۲۵، حدیث: ۳۹۶۶)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو ہر سال ورنہ زندگی میں کم اَز کم ایک بار تو **پورے ماہِ رَمَضان المبارَک کا اِعتکاف** کر ہی لینا چاہئے۔ ہمارے پیارے پیارے اور رَحمت والے آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ پاک کی رِضا کیلئے ہر وقت کمربَستہ رہتے تھے اور خصُوصاً رَمَضان شریف میں عبادت کا خُوب اہتِمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمَضان ہی میں شبِ قَدْر کو بھی پوشیدہ

رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مبارک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار **پورے ماہِ مبارک** کا اعتِکاف فرمایا۔ اور یُوں بھی مسجِد میں پڑا رہنا بہُت بڑی سَعادَت ہے اور مُعتکِف کی تو کیا شان ہے کہ رِضائے الٰہی پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مصروفیات سے فارِغ کرکے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کیلئے مُکمَّل طور پر اپنے آپ کو اللہ پاک کی عبادت میں مصروف کر دیتا ہے اور ان تمام دنیوی مصروفیات سے کنارہ کَش ہو جاتا ہے، جو اللہ پاک کے قُرب کی راہ میں رکاوٹ بن جاتے ہیں اور مُعتکِف کے تمام اَوقات حقیقۃً یا حکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور اعتِکاف کا مقصودِ اَصلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتکِف ان (فِرشتوں) سے مُشابہَت رکھتا ہے جو اللہ پاک کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں، اور ان کے ساتھ مُشابہَت رکھتا ہے جو شب وروز اللہ پاک کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رَہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔ (فتاوی عالمگیری ج ا ص ۲۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **دورانِ اِعتکاف** کس قدر نیکیاں کرنے کے مَواقع ملتے ہیں۔ ہمیں بھی ہر سال نہ سہی کم اَزکم زندگی میں ایک بار اِس **اَدائے مصطفٰے** کو اَدا کرتے ہوئے پُورے ماہِ رَمضانُ الْمُبارَك کا اِعتِکاف کرہی لینا چاہئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلانی چاہیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس سال بھی دعوتِ اسلامی کے تحت **پورے ماہِ رمضان** اور **آخری عشرے کے سُنّت اعتکاف** کی ترکیب ہو گی، دُنیائے دعوتِ اسلامی میں سب سے بڑا اعتکاف **عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ** (کراچی) میں ہوتا ہے، جس میں اس سال بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ بھی معتکف ہوں گے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

اعتکاف میں وضو و غسل، نماز و روزہ اور دیگر شرعی مسائل کے ساتھ ساتھ **روزانہ 2 مدنی مذاکروں** کے ذریعے **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَه سے کیے گئے سُوالات کے دِلچسپ جوابات سے **معلومات** کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آتا ہے۔ **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَه کی مُبارک صحبت میں سحری و اِفطاری کے ایمان افروز لمحات گزارنے کی سعادت ملتی ہے، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہونے والے پورے ماہِ رمضان کے اِعتکاف کی تیاریوں کو مزید تیز کر دِیجئے۔

عالمی مدنی مرکز کے علاوہ دیگر کئی شہروں میں بھی **پورے ماہِ رمضان** کا اعتکاف ہو گا، تمام عاشقانِ رمضان اپنے شہر کے متعلقہ ذمہ داران سے اس کی **معلومات** حاصل کر کے ابھی سے تیاری شروع کر دیجئے۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سنّتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
تم سُدھر جاؤ گے پاؤ گے برکتیں مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
فضلِ ربّ سے ہدایت بھی مل جائے گی مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
نیکیوں کا تمہیں خوب جذبہ ملے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
ربّ کی رحمت سے جنّت میں پاؤ گے گھر مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

(وسائلِ بخشش مرمم، ص،639)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُلِلّٰه عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش **107 شعبہ جات** میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔ اس مدنی تحریک کو آپ جو مدنی عطیات (چندہ) پیش کرتے ہیں ان کو شرعی و تنظیمی رہنمائی سے خرچ کیا جاتا ہے۔ دعوت اسلامی کے شعبوں میں سے **چند شعبہ جات** کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے:

نمبر1: شعبہ جامعۃُ المَدِینہ ﴿عالِم دین وعالِمہ بنانے والا شعبہ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تحت نیکی کی دعوت اور علمِ دین کی اشاعت کیلئے جامعات المدینہ قائم ہیں جن میں طلبہ ٔ کرام کو مفت تعلیم کے ساتھ ساتھ قیام وطعام اور ضروری سہولیات (مثلاً کمپیوٹر لیب، مطالعے کے لیے مناسب جگہ وکتابیں، طِبّی علاج کے لیے ادویات وغیرہ) بھی بِلا مُعاوَضہ فراہم کی جاتی ہیں۔ اس نظام کو چلانے کیلئے صرف پاکستان میں قائم جامعات المدینہ کی تعمیرات کے علاوہ سالانہ اَخراجات کروڑوں میں ہیں جو آپ ہی کے دیئے ہوئے مدنی عطیات (چندے) سے پورے کئے جاتے ہیں۔ جامعات المدینہ اوران میں زیرِ تعلیم طلبہ وطالبات کی تعداد ملاحظہ کیجئے:

تعداد جامعات المدینہ (ملک وبیرونِ ملک)	616 (چھ سو سولہ)
طلبہ ٔ کرام وطالبات کی تعداد	تقریباً 52574 (باون ہزار پانچ سو چوہتّر)
اساتذہ وغیرہ کل مدنی عملہ (اسٹاف)	تقریباً 5299 (پانچ ہزار دو سو ننانوے)
فارغ التحصیل طلبہ وطالبات	تقریباً 8688 (آٹھ ہزار چھ سو اٹھاسی)

نمبر2: شعبہ مدرسۃُ المَدِینہ ﴿تعلیمِ قرآن عام کرنے والا شعبہ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضانِ نظر سے ملک وبیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے تحت ہزاروں مدارسُ المدینہ قائم ہیں جن میں مدنی منّے اور مدنی منّیاں قرآنِ پاک کی مفت تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ ان مَدارس المدینہ میں پڑھنے والوں کو سُنّتوں کا پیکر بنانے کیلئے ان کی مدنی تربیت بھی کی جاتی ہے۔ صرف پاکستان میں قائم مدارسُ المدینہ کی تعمیرات کے علاوہ سالانہ اَخراجات کروڑہا کروڑ ہیں۔ مدارسُ المدینہ اوران میں زیرِ تعلیم مدنی منّے اور مدنی منّیوں کی تعداد ملاحظہ کیجئے:

تعداد مدارس المدینہ (ملک وبیرونِ ملک)	3287(تین ہزار دو سو ستاسی)
تعداد مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں (ملک وبیرونِ ملک)	تقریباً152340(ایک لاکھ باون ہزار تین سو چالیس)
اساتذہ وغیرہ کل مدنی عملہ (اسٹاف)	تقریباً8612(آٹھ ہزار چھ سو بارہ)
حفظِ قرآن مکمل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی تعداد	تقریباً80731(اسّی ہزار سات سو اِکتیس)
ناظرہ قرآن کی تکمیل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی تعداد	تقریباً241028(دو لاکھ اِکتالیس ہزار اٹھائیس)

نمبر3: شعبہ خُدّامُ المَساجد﴿مسجدیں بنانے والا شعبہ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی، مسجد بھرو تحریک کے ساتھ ساتھ ''مسجد بناؤ تحریک'' بھی ہے۔ملک وبیرونِ ملک اس وقت کم وبیش 600 مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔ سینکڑوں مساجد، مدنی مراکز(فیضانِ مدینہ) بن چکے ہیں۔

نمبر4: شعبہ فیضانِ مدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مساجد کی تعمیرات کے ساتھ ساتھ مدنی مراکز "فیضانِ مدینہ" بنائے جاتے ہیں، صرف پاکستان میں تقریباً 322 فیضانِ مدینہ قائم ہیں۔

نمبر5: شعبہ مدرسۃُ المَدِینہ بالغان﴿بالغ اسلامی بھائیوں میں تعلیم قرآن عام کرنے والا شعبہ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! مدرسۃ المدینہ بالغان کے ذریعے بالغ (بڑی عمر کے) اسلامی بھائیوں کو مختلف مقامات (مثلاً مساجد، دفاتر، مارکیٹ، دُکان وغیرہ) اور مختلف اوقات میں فی سبیل اللہ ناظرہ تعلیمِ قراٰن کے ساتھ ساتھ نماز کے بُنیادی مسائل بتائے جاتے ہیں، سُنّتیں اور آداب سکھائے جاتے ہیں۔ ملک وبیرونِ ملک مدرسۃ المدینہ بالغان کی تعداد تقریباً37342(سینتیس ہزار تین سو بیالیس) اور پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً 174317 (ایک لاکھ چوہتّر ہزار تین سو سترہ) ہے۔

نمبر6: شعبہ مدرسۃُ المَدِینہ بالغات﴿بالغ اسلامی بہنوں میں تعلیم قرآن عام کرنے والا شعبہ﴾

جس طرح بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں میں تعلیمِ قراٰن عام کرنے کا سلسلہ جاری ہے، اِسی طرح بڑی عمر کی اسلامی بہنوں میں بھی قراٰنِ پاک کی تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ملک و بیرونِ ملک **مدرسۃ المدینہ بالغات** کی تعداد تقریباً 3363 (تین ہزار تین سو تریسٹھ) جبکہ پڑھنے والیوں کی تعداد تقریباً 39132 (اُنتالیس ہزار ایک سو بتیس) ہے

نمبر 7: شعبہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع ﴿اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں﴾

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! ہزاروں مقامات پر اِسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماعات ہوتے ہیں، جن میں ہر ہفتے لاکھوں اسلامی بھائی اور لاکھوں اسلامی بہنیں شرکت کرکے علمِ دِین حاصل کرتے ہیں۔ صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے 561 جبکہ اسلامی بہنوں کے 7120 (سات ہزار ایک سو بیس) ہفتہ وار اِجتماعات ہو رہے ہیں۔ اسلامی بہنوں کے اجتماعات **شرعی پردے** کے ساتھ ہوتے ہیں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں اسلامی بہنیں ہی تلاوت، نعت، بیان وغیرہ کی ترکیب کرتی ہیں۔

ان شعبوں کے علاوہ مزید کئی شعبہ جات ہیں جو خدمتِ دین میں مصروفِ عمل ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ ملک وبیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے **مدارسُ المدینہ، جامعاتُ المدینہ اور دیگر شعبہ جات** کے جُملہ اَخراجات کے لیے اپنے مدنی عطیات (چندے) سے تعاوُن فرمائیے اور ثوابِ جاریہ کے حق دار بن جائیے۔ صدقہ دینے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کے بڑے فائدے ہیں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ نمبر 152 پر احادیثِ طیبہ سے **صدقہ دینے کے فضائل** بیان کئے ہیں، آیئے! ان میں سے کچھ سنتے ہیں: ☆ بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی (اللہ پاک کی عطا سے صدقہ دینے والے) بُری موت سے بچیں گے۔ ☆ (صدقہ دینے سے)

ستّر (70) دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔☆(صدقہ دینے والوں کی) عُمریں زیادہ ہوں گی۔ ☆(صدقہ دینے سے) رِزق کی وُسعت، مال کی کثرت ہو گی، ☆(صدقہ دینے والے) اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔☆(صدقہ دینے والے) خیر و برکت پائیں گے۔☆(صدقہ دینے والوں کے ساتھ) مددِ الٰہی شامل ہو گی۔ ☆رحمتِ الٰہی اُن (یعنی صدقہ دینے والوں کے لیے) کے لیے واجب ہو گی۔☆ملائکہ اُن پر درود بھیجیں گے۔ ☆(صدقہ دینے سے) ان کے گناہ بخشے جائیں گے، ☆مغفرت ان کے لئے واجب ہو گی، ☆اُن کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔

اللہ پاک ہمیں دعوتِ اسلامی کے لیے مدنی کاموں اور جملہ شعبہ جات کے لیے خوب خوب **صدقات و مدنی عطیات** خود بھی دینے اور دُوسروں سے بھی جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! 15 شعبان کے روزے کی بھی فضیلت ہے، آیئے سُنئیے اور روزہ رکھنے کا ذہن بنایئے، چنانچہ

15 شَعبان کا روزہ

حضرت سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ رحمتوں کے تاج والے آقا، عرش کی معراج والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظیم ہے: جب 15 شعبان کی رات آئے تو اس میں قیام (یعنی عبادت) کرو اور **دن میں روزہ رکھو**۔ بے شک اللہ پاک غروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلی فرماتا اور کہتا ہے: "ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ اُسے بخش دُوں! ہے کوئی

روزی طلب کرنے والا کہ اُسے روزی دُوں! ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اُسے عافیت عطا کروں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اُس وَقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔" (ابن ماجه، ۱۶۰/۲، حدیث: ۱۳۸۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! موقع سے فائدہ اٹھایئے! اللہ پاک کی رحمتیں لُوٹئے اور 15 شعبان کا روزہ رکھنے کا ذہن بنایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃ المدینہ میں داخلے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا شعبہ **جامعۃ المدینہ** للبنین (اسلامی بھائیوں کیلئے) جامعۃ المدینہ للبنات (اسلامی بہنوں کیلئے) علمِ دین کی شمع فروزاں کرنے میں شب و روز مصروفِ عمل ہے۔ جامعات المدینہ میں شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی پھولوں کی روشنی میں طلبۂ کرام وطالبات کو علمِ دِین کے نُور سے منور کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی و اخلاقی تربیت بھی دی جاتی ہے، جامعۃ المدینہ سے فارغ ہونے والے مدنی علما اور مَدَنِیَّہ اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے کئی شعبہ جات میں **خدمات** سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں، بہن، بھائیوں اور عزیز و اقارِب کو جامعۃ المدینہ میں داخلے کی ترغیب دِلایئے۔ **امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:** ہر مسلمان کو چاہیے کہ کم از کم اپنے ایک بیٹے اور بیٹی کو عالم وعالمہ بنائے۔ جامعات المدینہ میں درسِ نظامی (عالم وعالمہ کورس) کے داخلے جاری ہیں۔

داخلوں کی آخری تاریخ: 26 شوال المکرم 1440ھ (30 جون 2019ء):

اسلامی بھائیوں کے داخلوں کے لئے اپنے قریبی جامعۃ المدینہ للبنین میں دن **10 تا 1** اور اسلامی بہنوں

کے داخلوں کیلئے اپنے قریبی جامعات المدینہ للبنات میں ہر **جمعرات کو صبح** 9:00تا1:00 رابطہ کیا جاسکتا ہے

رابطہ نمبر۔(0311-1753826)۔۔(صرف اسلامی بھائیوں کیلئے)

jamiatulmadina@dawaeislami.net: jamiapak@dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کاثَواب مِلتارہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا شیخ اَحمد بن مَنْصُور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب فوت ہوئے تو اہلِ شِیراز میں سے کِسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شِیراز کی جامِع مَسجِد کی مِحراب میں کھڑے ہیں اور اُنہوں نے بِہترین حُلَّہ (جنّتی لباس) زَیبِ تَن کیا ہوا ہے اور سَر پر مَوتیوں والا تاج (Crown) سَجا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے حال دریافت کیا تو فرمایا: "اللہ پاک نے مجھے بَخشا، کرم فرمایا اور تاج پہنا کر جنَّت میں داخِل کیا۔" پوچھا: کِس

سبب سے ؟ فرمایا: ”میں تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُوْدِ پاک پڑھا کرتا تھا یہی عَمَل کام آگیا۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔ (القولُ البَدِیع ص ۲۵۴)

قبر میں خُوب کام آتی ہے بیکسوں کی ہے یارِ غار دُرُود
بیٹھتے اُٹھتے جاگتے سوتے ہو اِلٰہی مِرا شِعار دُرُود

(ذوقِ نعت، ص ۱۲۴و۱۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بہت جلد رَمَضَانُ الْمُبَارَک کا خوبصورت مہینا اپنے دامن میں رحمتوں، مَغْفِرتوں اور جہنّم سے آزادی کے پروانے لئے ہمارے درمیان جَلْوَہ گر ہونے والا ہے۔ یہ وہ مہینا ہے کہ جس میں رحمتیں اور برکتیں اپنے عروج پر ہوتی ہیں، اس ماہِ مقدس کا ہر ہر لمحہ، ہر ہر پل، ہر ہر ساعت اور ہر ہر گھڑی رحمت بھری ہے۔ اِس مہینے میں اَجْر و ثَواب بہُت بڑھ جاتا ہے، نَفْل کا ثواب فَرض کے برابر اور فَرض کا ثواب ستّر (70) گُنا کر دیا جاتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں اس ماہِ مُبارک کا خوب خوب فیضان لُوٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اے کاش! ہم سارے روزے ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ رکھنے اور خشوع و خضوع کے ساتھ فرض نمازیں، نوافل و پوری نمازِ تراویح ادا کرنے میں کامیاب ہو جائیں، تلاوتِ قرآنِ کریم کا خوب جذبہ نصیب ہو جائے۔ اِنْ شَآءَ اللہ آج ہم **استقبالِ ماہِ رمضان** سے مُتَعَلِّق کچھ مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اے کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! سب سے پہلے رمضان المبارک میں نیکیوں کی ترغیب پر مشتمل اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ایمان افروز خطبہ سُنتے ہیں اور خُوب خُوب نیکیاں کرکے رمضان المبارک کو **خوش آمدید** (Well Come) کہنے کی نیت کرتے ہیں، چنانچہ

اِسْتِقْبالِ رَمَضَان پر نصیحت آموز خطبہ

منقول ہے کہ جب رَمَضَانُ المبارک کی آمد ہوتی تو اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم

رَضِیَ اللہُ عَنْہُ رَمَضان المبارک کی پہلی شب نمازِ مغرب کے بعد لوگوں کو نصیحت آموز خطبہ دیتے ہوئے اِرشاد فرماتے: اے لوگو! بیٹھ جاؤ! بے شک اس مہینے کے روزے تم پر فرض کیے گئے ہیں، البتہ اس میں نوافل کی ادائیگی فرض نہیں ہے، لہٰذا جو بھی نوافل ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نوافل ادا کرے کیونکہ یہ وہی بہترین نوافل ہیں جن کے بارے میں اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا ہے اور جو نوافل کی ادائیگی کی اِستطاعت نہیں رکھتا اُسے چاہیے کہ اپنے بستر پر سو جائے۔

تم میں سے ہر بندہ یہ کہتے ہوئے ڈرے کہ اگر فُلاں شخص روزہ رکھے گا تو میں روزہ رکھوں گا، اور اگر فُلاں شخص نوافل ادا کرے گا تو میں بھی نوافل پڑھوں گا۔ جو بھی روزہ رکھے یا نوافل ادا کرے تو **اللہ پاک کی رِضا کے لیے کرے۔**

تم میں سے ہر شخص کو یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ جب تک وہ نماز کے انتظار میں ہوتا ہے درحقیقت نماز ہی میں ہوتا ہے۔

پھر آپ نے دو تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک کے گھر میں فضول باتیں کرنے سے بچتے رہو۔ پھر تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: **أَلَا لَا يَتَقَدَّمَنَّ الشَّهْرَ مِنْكُمْ أَحَدٌ** خبردار! تم میں سے کوئی بھی ہرگز اِس مبارک مہینے کو فضول نہ گزارے۔ (مصنف عبدالرزاق، کتاب الصیام، باب قیام رمضان، ۲۰۴/۴، حدیث: ۷۷۴۸ ملتقطاً)

اَمِیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کی آمد پر خوشی اور مَسَرَّت کا اظہار کرنے، ربِّ کریم کی اس عظیم نعمت پر اظہارِ شُکر کرنے اور اس ماہِ غُفران (بخشش کے مہینے) کی عظمت واَہَمِّیَّت کو اُجاگر کرنے کے لئے ایک بہت ہی پیارا کلام لکھا ہے:

مرحبا صد مرحبا!

مرحبا صد مرحبا پھر آمدِ رَمَضان ہے ۔۔۔ کِھل اُٹھے مُرجھائے دل تازہ ہوا اِیمان ہے
یاخُدا ہم عاصیوں پہ یہ بڑا اِحسان ہے ۔۔۔ زِندگی میں پھر عطا ہم کو کِیا رَمَضان ہے
تجھ پہ صَدْقے جاؤں رَمَضاں! تُو عَظِیمُ الشّان ہے ۔۔۔ تجھ میں نازِل حق تعالیٰ نے کیا قرآن ہے
اَبرِ رَحمت چھا گیا ہے اور سَماں ہے نُور نُور ۔۔۔ فَضْلِ ربّ سے مَغْفِرَت کا ہو گیا سامان ہے
ہر گھڑی رَحْمت بھری ہے ہر طرف ہیں بَرَکتیں ۔۔۔ ماہِ رَمَضاں رَحمتوں اور بَرَکتوں کی کان ہے
آگیا رَمَضاں عبادت پر کَمَر اب باندھ لو ۔۔۔ فیض لے لو جلد یہ دِن تیس کا مہمان ہے
عاصیوں کی مغفرت کا لے کر آیا ہے پیام ۔۔۔ جُھوم جاؤ مُجرِمو! رَمَضاں مَہِ غُفران ہے
بھائیو بہنو! کرو سب نیکیوں پر نیکیاں ۔۔۔ پڑ گئے دوزخ پہ تالے قید میں شَیطان ہے
بھائیو بہنو! گناہوں سے سبھی توبہ کرو ۔۔۔ خُلد کے دَر کُھل گئے ہیں داخِلہ آسان ہے
کم ہوا زورِ گُنہ اور مسجدیں آباد ہیں ۔۔۔ ماہِ رَمَضَانُ الْمُبارَک کا یہ سب فیضان ہے
روزہ دارو! جُھوم جاؤ کیونکہ دِیدارِ خُدا ۔۔۔ خُلد میں ہو گا تمہیں یہ وعدۂ رحمٰن ہے
دوجہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو ۔۔۔ جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے
یاالٰہی تُو مدینے میں کبھی رَمَضاں دِکھا ۔۔۔ مُدّتوں سے دِل میں یہ عطّار کے اَرمان ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۰۵و۷۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رمضان! اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ایمان افروز خطبے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ ماہِ رمضان کی اہمیت (Importance) وفضیلت سے بخوبی واقف تھے

اوراس نُور بار مہینے سے عقیدت و محبت کرتے تھے، اس لیے جیسے ہی یہ مبارک مہینا جلوہ گر ہوتا تو نہ صرف خود نیکیوں میں مشغول ہو جاتے بلکہ مسلمانوں میں عبادت کا ذوق وشوق بیدار کرنے کیلئے انہیں بھی اس مقدّس مہینے میں اخلاص کے ساتھ کثرت سے عبادت کی ترغیب دِلاتے۔

آمدِ رمضان کے پُرنور موقع پر قندیلوں کے ذریعے مساجد کو روشن کرنا بھی آپ کے مبارک معمولات میں شامل تھا جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق ہَمدانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ رَمضانُ المبارک کی پہلی رات (First Night) باہر نکلے تو دیکھا کہ مساجد پر قندیلیں چمک رہی ہیں اور لوگ کتابُ اللہ کی تلاوت کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر آپ نے ارشاد فرمایا: نَوَّرَ اللّٰہُ لِعُمَرَ فِیْ قَبْرِہٖ کَمَا نَوَّرَ مَسَاجِدَ اللّٰہِ بِالْقُرْآنِ یعنی اللہ پاک اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی قبر کو ویسا ہی منوّر کر دے جیسا آپ نے (رمضانُ المبارک میں) مساجد کو قرآن سے منوّر کیا۔ (فیضانِ فاروقِ اعظم، ۱/۵۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رمضان کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اس مقدّس مہینے کو عظیم الشّان طریقے سے خوش آمدید کہنے کی تیّاری شروع کر دیں، اسے فضولیات اور غفلت میں گزارنے کے بجائے اخلاص کے ساتھ نیک اَعمال میں گزاریں۔ فرائض و واجبات تو ہمیشہ ادا کرنے ہوتے ہیں اس مہینے میں ہمیں ان کے ساتھ ساتھ سُنن و مُسْتَحَبّات پر بھی عمل کرنا چاہیے۔ نوافل کی کثرت کرنی چاہیے۔ ہر لمحے کو ذکر و اذکار میں گزارنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔ روزانہ کچھ نہ کچھ تلاوتِ قرآن

کرنی چاہیے۔ خوب خوب صدقہ و خیرات میں حصہ ملانا چاہیے۔ تہجد اور اشراق وچاشت کے نوافل ادا کرنے چاہئیں۔ غریبوں اور مسکینوں کی حسبِ استطاعت مدد کرنی چاہیے۔ رات جاگ کر عبادت میں گزارنے اور توبہ و استغفار کی کوشش کرنی چاہیے۔ درود و سلام کی کثرت کرنی چاہیے۔ حمد و نعت سُننے سُنانے میں وقت گزارنا چاہیے۔ بالخصوص رمضان میں ہونے والے مدنی کاموں اور ماہِ رمضان کے روزانہ 2 مدنی مذاکروں میں اوّل تا آخر شرکت کرنی چاہیے۔ مدنی چینل (Madani Channel) پر نشر ہونے والے فیضانِ رمضان سے مالا مال مختلف سلسلے دیکھنے اور دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف مساجد میں ہونے والے پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے اجتماعی اعتکاف کی سعادت سے فیضیاب ہونے دُوسروں کو بھی اس کی دعوت دینے جیسی نیکیوں میں مشغولیت کی کوشش کرنی چاہیے۔ اَلْغَرَض! اس ماہ میں ہمیں ہر اس نیک و جائز کام میں وقت گزارنا چاہیے جس میں اللہ پاک اوراس کے پیارے حبیب، دکھیا دلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا ہو۔

اے کاش! کہ ہم گناہگاروں کی ناقص عقل میں بھی رمضانُ المبارک کی اہمیت راسخ ہو جائے اور ہم بھی اس مہینے میں نیکیاں جمع کرکے اپنے آپ کو جہنَّم سے نجات دلانے اور جنت کا حقدار بنانے میں کامیاب ہو جائیں آیئے! اس عظیمُ الشّان مہینے کی اہمیت وفضیلت اپنے دل میں بڑھانے اور اس ماہ میں نیکیوں کا جذبہ پانے کی نِیَّت سے 2 ارشاداتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اور ابھی سے نیکیوں پر کمر بستہ ہو جایئے۔ چنانچہ

بہترین مہینا

- ارشاد فرمایا: تم پر ایسا مہینا آیا ہے جس سے بہتر کوئی مہینا مومنوں پر نہیں آیا اور منافقوں پر اس سے سخت مہینا کوئی نہیں اور بے شک اللہ پاک اس کے نوافل اوراس کے ثواب کو شروع ہونے سے پہلے لکھ دیتا ہے اور کوئی شک نہیں کہ مومن کے اندر اس مہینے میں عبادت کی قوت لوٹائی

جاتی ہے اور منافق میں غفلت، مومن کے لئے یہ مہینا غنیمت اور منافق کے لئے بوجھ (Burden) ہے۔(شعب الایمان، باب فی الصیام، فضائل شهر رمضان، ۳/۳۰۴، حدیث:۳۶۰۷)

کاش! پورا سال رمضان ہی ہو

❖ ارشاد فرمایا: اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رَمَضان کیا ہے تو میری اُمّت تمنّا (Wish) کرتی کہ کاش! پورا سال ہی رَمَضان ہو۔(ابن خزیمه، ۳/۱۹۰، حدیث:۱۸۸۶)

ماہِ رَمَضاں رَحمتوں اور برَکتوں کی کان ہے
ہر گھڑی رَحمت بھری ہے ہر طرف ہیں برَکتیں

جھوم جاؤ مجرِمو! رَمَضاں مہِ غُفران ہے
عاصیوں کی مغفرت کا لیکر آیا ہے پیام

پڑگئے دوزخ پہ تالے قید میں شیطان ہے
بھائیو بہنو! کرو سب نیکیوں پر نیکیاں

خُلد کے دَر کُھل گئے ہیں داخِلہ آسان ہے
بھائیو بہنو! گناہوں سے سبھی توبہ کرو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۰۶-۷۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماہِ رمضان اور مسلمان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضان کی شان و عظمت دیگر مہینوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ سعادت مند مسلمان اس مہینے کے آتے ہی نیک کاموں میں مشغول (Busy) ہو جاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس مہینے میں ہر طرف پُرکیف مناظر ہوتے ہیں، مسجدوں کی رونق بڑھ جاتی ہے، مسلمان نماز روزے کی پابندی شروع کر دیتے ہیں، شوقِ تلاوت اور ذوقِ عبادت بڑھ جاتا ہے، صدقہ وخیرات سے غربا و مساکین کی مدد کی جاتی ہے، تراویح ادا کرنے کے پُرکیف مناظر ہوتے ہیں، مساجد میں ذکر و بیان کے حلقوں میں لوگ شرکت کرتے ہیں، انفرادی اور اجتماعی عبادات کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے، اس کی

وجہ یہ ہوتی ہے کہ یہی وہ مبارک مہینا ہے کہ جس میں عبادات کا اَجر و ثواب کئی گُنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا ابراہیم نَخْعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ رَمَضان میں ایک دن کا روزہ رکھنا ایک ہزار (1000) دن کے روزوں سے افضل ہے، ماہِ رَمَضان میں ایک مرتبہ تسبیح کرنا (یعنی سُبْحٰنَ اللہ کہنا) اس ماہ کے علاوہ ایک ہزار (1000) مرتبہ تسبیح کرنے سے افضل ہے اور ماہِ رَمَضان میں ایک رَکْعَت پڑھنا غیر رَمَضان کی ایک ہزار (1000) رَکْعتوں سے افضل ہے۔ (درمنثور، ۱/۴۵۴)

افسوس! کہ اس مہینے میں بعض نادان و ناقدرے لوگوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ بخشش و مغفرت سے مالا مال اس نورانی مہینے کو بھی عام مہینوں کی طرح مال و دولت اِکٹھی کرنے، کاروبار چمکانے، بینک بیلنس (Bank balance) بڑھانے، لُوٹ مار مچانے، پتنگ بازی، کبوتر بازی، کرکٹ، ہاکی، فٹبال، ٹینس، تاش، شطرنج، لُڈّو، کیرم، اسنوکر، ویڈیو گیمز، موبائل و انٹرنیٹ کے غلط استعمال اور بازاروں میں گُھوم پھرنے میں گنوا دیتے ہیں۔ پہلے کے مسلمانوں میں ماہِ رمضان میں عبادات بجالانے کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوتا تھا اور وہ اس مقدّس مہینے میں کثرت سے عبادتِ الٰہی بجالاتے تاکہ زیادہ سے زیادہ قُربِ خداوندی حاصل کیا جاسکے۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں تاکہ ہماری سُستی دُور ہو اور عبادت کا ذوق و شوق نصیب ہو۔ چنانچہ

عبادت گزار کنیز

حضرت سیِّدُنا محمد بن ابی فَرَج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ماہِ رمضان میں ایک کنیز کی ضرورت پڑی جو ہمیں کھانا تیار کردے، میں نے بازار میں ایک کنیز کو دیکھا جس کی کم قیمت بولی جارہی تھی، اس کا چہرہ پیلا، بدن کمزور اور جِلد خشک تھی۔ میں اس پر ترس کھاتے ہوئے اسے خرید کر گھر لے آیا اور کہا: برتن پکڑو اور رمضان کی ضروری اشیا کی خریداری کے لئے میرے ساتھ بازار چلو۔ تو وہ کہنے

لگی: اے میرے آقا! میں تو ایسے لوگوں کے پاس تھی جن کا پورا زمانہ رمضان ہوا کرتا تھا۔ اس کی یہ بات سُن کر میں سمجھ گیا کہ یہ ضرور اللہ پاک کی نیک بندی ہوگی۔ وہ ماہِ رمضان میں ساری رات عبادت کرتی اور جب آخری رات آئی تو میں نے اس کو کہا: عید کی ضروری اشیا خریدنے کے لئے ہمارے ساتھ بازار چلو۔ تو وہ پوچھنے لگی: اے میرے آقا! عام لوگوں کی ضروریات خریدیں گے یا خاص لوگوں کی؟ میں نے اس سے کہا: اپنی بات کی وضاحت کرو؟ تو اس نے کہا: عام لوگوں کی ضروریات تو عید کے مشہور کھانے ہیں جبکہ خاص لوگوں کی ضروریات مخلوق سے جدا ہونا، خدمت کے لئے فارغ ہونا، نوافل کے ذریعے اللہ پاک کا قُرب حاصل کرنا اور عاجزی وانکساری کرنا ہے۔ یہ سُن کر میں نے کہا: میری مراد کھانے کی ضروری اشیا ہیں۔ اس نے پھر پوچھا: کون سا کھانا؟ جو جسموں کی غذا ہے یا دِلوں کی؟ تو میں نے کہا: اپنی بات واضح کرو؟ تو اس نے مجھے بتایا: جسموں کی غذا تو معروف کھانا اور خوراک ہے جبکہ دلوں کی غذا گناہوں کو چھوڑنا، اپنے عیب دُور کرنا، محبوب یعنی اللہ پاک کے دِیدار سے لُطف اندوز ہونا اور مقصود کے حصول پر راضی ہونا لیکن ان چیزوں کے لئے تکبر چھوڑنا، مولیٰ پاک کی طرف رجوع کرنا اور ظاہر وباطن میں اس پر بھروسا کرنا ضروری ہے۔ پھر وہ لونڈی (کنیز) نماز کے لئے کھڑی ہوگئی، اس نے پہلی رکعت میں پوری سورۂ بقرہ پڑھی، پھر سورۂ اٰلِ عمران شروع کر دی، پھر ایک سورت ختم کر کے دوسری سورت شروع کرتی رہی یہاں تک کہ سورۂ ابراہیم کی اس آیت تک پہنچ گئی:

یَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ وَ یَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ مَا هُوَ بِمَیِّتٍؕ

ترجَمۂ کنزُالایمان: بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اُتارنے کی امید نہ

وَمِنْ وَّرَآىٕهٖ عَذَابٌ غَلِیْظٌ ﴿۱۷﴾ (پ ۱۳، ابراھیم: ۱۷)

ہوگی اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی اور مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے ایک گاڑھا عذاب۔

پھر وہ روتی ہوئی اسی آیت کی تکرار کرتی رہی یہاں تک کہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی، جب میں نے اُسے حرکت دی تو وہ اِنتقال کر چکی تھی۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۹۰ بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے کے لوگ ماہِ رمضان کے حقیقی کے قدر دان ہوتے تھے جبکہ بدقسمتی سے اب اس مقدس ماہ کی ناقدری کی جاتی ہے۔ ☆**پہلے کے لوگ** ماہِ رمضان میں عبادت میں مصروف ہو جاتے تھے جبکہ اب ایک تعداد عام مہینوں کی نسبت کاروبار (Business) میں زیادہ مصروف ہو جاتی ہے، گویا کہ مال کمانے بلکہ مال کے انبار لگانے کا ایک یہی موسم (Season) ہے، پھر شاید موقع نہیں ملے گا۔ ☆**پہلے کے لوگ** ماہِ رمضان میں راتوں کو جاگ کر اللہ پاک کی عبادت کیا کرتے تھے جبکہ اب ایک تعداد رمضان کی راتیں کھیل کُود میں گنوا دیتی ہے۔ ☆**پہلے کے لوگ** ماہِ رمضان کے ہر ہر پل کو نیکیوں میں گزارنے کی کوشش کرتے تھے جبکہ آج ایک تعداد اس ماہ میں ہر وقت پیسہ کمانے کی دُھن میں مگن ہو جاتی ہے۔ ☆**پہلے کے لوگ** رمضان آنے سے پہلے اپنی مصروفیات ختم کر کے خود کو طاعت و بندگی میں مصروف کر دیتے تھے جبکہ آج لوگ رمضان آنے سے پہلے اس ماہ میں مال و دولت کمانے کی ترکیبیں (Plans) سوچ کر ان پر عمل کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ ☆**پہلے کے لوگ** ماہِ رمضان میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمانے کی جستجو میں لگے رہتے تھے جبکہ آج کل اس میں زیادہ سے زیادہ پیسہ کمانے کی سوچ عام ہوتی جارہی ہے۔

☆**پہلے کے لوگ** ماہِ رمضان کو اپنے لیے نیکیاں کمانے کا موسم (Season) شمار کرتے تھے جبکہ آج کل اسے مال کمانے کا سیزن سمجھا جانے لگا ہے۔ ☆**پہلے کے لوگ** ماہِ رمضان میں زیادہ سے زیادہ وقت رِضائے الٰہی کے حصول میں گزارتے جبکہ آج کل اس ماہ میں زیادہ پیسے کمانے کے لیے اوور ٹائم (Overtime) لگانے کا رجحان زیادہ ہے۔

افسوس! صد افسوس! اب تو حال یہ ہو چکا ہے کہ مَعَاذَ اللہ رمضان کے **فرض روزے** بھی بِلا عُذرِ شرعی چھوڑنے کا رواج بنتا جا رہا ہے۔ ☆ذرا سی گرمی زیادہ ہوئی تو روزہ چھوڑ دیا۔ ☆سر میں معمولی درد ہے تو روزہ چھوڑ دیا۔ ☆ذرا سی طبیعت خراب ہے تو روزہ چھوڑ دیا۔ ☆کام زیادہ کرنا ہے تو روزہ چھوڑ دیا۔ ☆اوور ٹائم (Overtime) لگانا ہے تو روزہ چھوڑ دیا۔ ☆ذرا سا سفر کرنا ہے تو روزہ چھوڑ دیا۔

یقیناً بعض مخصوص صورتوں میں روزہ چھوڑنے کی اجازت بھی ہے لیکن اس کا فیصلہ ہر ایک نہیں کر سکتا بلکہ کسی ماہر مفتی صاحب سے شرعی رہنمائی لے کر ہی روزہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے مگر اپنی مرضی سے خود ہی فیصلہ کر کے روزے چھوڑ دینا کہاں کی عقلمندی ہے؟ بلکہ اب تو ہر چلتے پھرتے سے **شرعی مسائل** پوچھنے کا رُجحان بھی بڑھتا جا رہا ہے، بتانے والا چاہے **شرعی مسائل** جانتا ہو یا نہ جانتا ہو، وہ بھی جو سمجھ میں آتا ہے، بتانے میں شرم محسوس نہیں کرتا، بلکہ ایسے موقع پر تو بندے کو ڈرنا چاہئے کہ میرا کسی کو غلط مسئلہ بتانا کہیں میرے لیے پکڑ کا سبب نہ بن جائے۔ اللہ پاک ہمیں اپنا خوف اور تقویٰ کی دولت نصیب فرمائے۔ اٰمین

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے نیک بندے ماہِ رمضان کے اس قدر شیدائی ہوتے تھے کہ کم عمری میں بھی سخت گرمی میں بھوک پیاس برداشت کر کے روزہ رکھ لیتے اور پھر

اسے پورا کرنے کا بھی اہتمام فرماتے۔ آیئے! اسی ضِمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سنئے اور اپنے اندر روزہ رکھنے کی حرص پیدا کیجئے۔ چنانچہ

اعلیٰ حضرت کی روزہ کشائی

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی روزہ کشائی کی تقریب کا حال بیان کرتے ہوئے مولانا سید ایوب علی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کا مقدس مہینا ہے اور اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے پہلے روزہ کشائی کی تقریب ہے، کاشانۂ اَقدس میں جہاں اِفطار کا اور بہت قسم کا سامان ہے۔ ایک محفوظ کمرے میں فیرینی (ایک قسم کی کھیر جو دودھ، چینی اور چاولوں کے آٹے سے بنتی ہے) کے پیالے بھی جمانے کیلئے چُنے ہوئے تھے۔ شدت کی گرمی کا وقت ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے والدِ ماجد (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه) آپ کو اسی کمرے میں لے جاتے ہیں اور دروازہ بند کر کے فیرنی (کھیر کا) ایک پیالہ اُٹھا کر دیتے ہیں کہ اِسے کھا لو۔ آپ عرض کرتے ہیں: میرا تو روزہ ہے کیسے کھاؤں؟ اِرْشاد ہوتا ہے: بچوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے، لو کھالو، میں نے دروازہ بند کر دیا ہے، کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہے۔ آپ عرض کرتے ہیں: جس کے حکم سے روزہ رکھا ہے، وہ تو دیکھ رہا ہے۔ یہ سنتے ہی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے والدِ ماجد (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه) کی چشمانِ مبارک یعنی آنکھوں سے اَشکوں کا تار بندھ گیا اور کمرہ کھول کر باہر لے آئے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۶۵)

اُس کی ہستی میں تھا عمل جوہر، سنّتِ مصطفےٰ کا وہ پیکر
عالمِ دین، صاحبِ تقویٰ، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بچپن ہی سے کس قدر سمجھ دار تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بچپن ہی سے کس قدر شریعت کے پابند تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بچپن ہی سے کیسے عاشقِ رمضان تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بچپن ہی سے کس قدر خوفِ خُدا کے مالک تھے۔

اسی طرح محبوبِ سبحانی، غوثِ صمدانی، شہبازِ لامکانی سَیِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی وِلادَت یکم (1) رمضان کو ہوئی اور آپ نے پہلے دن ہی سے روزے رکھنا شُروع کر دیئے۔

چنانچہ حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی والدۂ ماجِدہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الْخَیْر فاطمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا فرمایا کرتی تھیں: جب میرا بیٹا عبدُ القادِر پیدا ہوا تو وہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وَقْت میرا دُودھ نہیں پیتا تھا، اگلے سال رَمَضان کا چاند غُبار (Dust) کی وَجہ سے نظر نہ آیا تو لوگ میرے پاس دَرْیافْت کرنے کے لئے آئے تو میں نے کہا کہ "میرے بچے نے دُودھ نہیں پیا۔" پھر مَعْلُوم ہوا کہ آج رَمَضان کا دن ہے اور ہمارے شہر میں یہ بات مَشْہُور ہو گئی کہ سَیِّدوں میں ایک بچّہ پیدا ہوا ہے جو رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔ (بهجة الاسرار، ذکر نسبه وصفته، ص ۱۷۲)

غوثِ اعظم مُتَّقِیْ ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دُودھ بھی رَمَضان میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شانِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! عام بچے ولادت کے بعد بھی کئی سال

تک بے شعوری کی زندگی گزارتے ہیں، لیکن **ہمارے غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ اللہ پاک نے آپ کو وہ شعور(wisdom/ sense)عطا فرمایا تھا کہ پیدا ہوتے ہی گویا روزہ رکھ لیا۔ **ہمارے غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ پانچ (5) برس کی عمر میں بِسْمِ اللہ خوانی کی رسم ادا کی گئی تو آپ نے **تَعَوُّذْ**(اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم)اور **تَسْمِیَہ** (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم) کے بعد 18 پارے زبانی سُنا دیئے اور فرمانے لگے: میری ماں(رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہَا) کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، وہ پڑھا کرتی تھیں تو میں نے سُن کر یاد کرلیا۔(رسالہ منّے کی لاش، ص۴) **ہمارے غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ آپ نے 40 سال(Forty years)تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی، آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تو اسی وقت وضو فرما کر 2 رکعت نماز نفل پڑھ لیا کرتے تھے۔(بھجۃ الاسرار، ذکر طریقه، ص ۱۶۴) **ہمارے غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ آپ بہت زیادہ عبادت و رِیاضت اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والے تھے، پندرہ(15) سال تک رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔(بھجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامه... الخ، ص۱۱۸ ملخصاً) اور روزانہ ایک ہزار (1000)رَکعَت نفل ادا فرماتے تھے۔(غوث پاک کے حالات، ص۳۲) **ہمارے غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ آپ تیرہ(13)عُلوم میں بیان فرمایا کرتے تھے، آپ کے مدرسۂ عالیہ میں لوگ آپ سے تفسیر، حدیث اور فِقْہ وغیرہ پڑھتے تھے، دوپہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت لوگوں کو تفسیر، حدیث، فِقْہ، کلام، اُصول اور نَحْو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد تجوید و قرأت کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھایا کرتے تھے۔ (بھجۃ الاسرار، ص ۲۲۵ ملخصاً) **ہمارے غوثِ پاک کی شان** یہ تھی کہ آپ کے دستِ کرامت پر پانچ سو(500) سے زائد غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فُسّاق وفُجّار، فسادی اور بڑے بڑے گناہ کرنے والوں نے توبہ کی۔ (بھجۃ الاسرار، ذکر وعظه، ص ۱۸۴)

ہمارے غوثِ پاک کی شان یہ تھی کہ آپ علم کا سمندر تھے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

نائبِ احمدِ مُختار ہیں غوثِ اعظم اور سب ولیوں کے سردار ہیں غوثِ اعظم

میرے مرشِد مری سرکار ہیں غوثِ اعظم میرے رہبر مرے غمخوار ہیں غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۵۹-۵۶۱)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک ہمیں بزرگوں اور بالخصوص سرکارِ غوثِ اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے فیضان سے مالامال فرمائے۔ آپ کی ولادت رمضان کی پہلی تاریخ کو ہوئی، اسی مناسبت سے ہم نے آپ کا ذکرِ خیر بھی کیا۔

امام یوسف بن اسمعیل نبہانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا تذکرہ

ایک اور اللہ کے ولی، زبردست عالم، بہت بڑے محدث، چودھویں صدی کے شیخِ کامل، عاشقِ رسول حضرت سَیِّدُنا شیخ امام یوسف بن اسمعیل نبہانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا یومِ وصال 2 رمضان کو ہے۔ اللہ پاک ان کے فیوض و برکات سے بھی ہمیں مستفید فرمائے۔ حضرت سَیِّدُنا امام نَبہانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سفید داڑھی والے نور نور چہرے والے بزرگ تھے۔ ☆امام نبہانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اپنے ہم عصروں (یعنی اپنے زمانے کے ائمہ و علماء) میں کئی وجہ سے ممتاز تھے، امام نبہانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه عظیم اہلِ قلم ادیب تھے۔ ☆امام نبہانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سنتِ نبوی کے عاشق اور عشقِ مصطفےٰ کی حقیقی تصویر تھے، ☆امام نبہانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه 60 سے زائد علمی و فکری کتابوں کے مصنف اور قادِرُ الْکلام شاعر تھے۔ ☆امام نبہانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا وصال 1350 ہجری میں

ہوا اور آپ اپنے آبائی گاؤں میں مدفون ہوئے۔(جامع کراماتِ اولیاء، ص۶۵ تا۶۸)

اللہ کریم اپنے نیک بندوں کے صدقے ہمیں بھی نیک بنائے۔اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فی زمانہ دعوتِ اسلامی کا مہکتا ہوا مدنی ماحول ایک نعمت سے کم نہیں ہے۔اس مدنی ماحول میں جہاں فرائض وواجبات پر عمل کی ترغیب دلائی جاتی ہے وہیں بزرگانِ دین کے ساتھ وابستگی کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور جتنا ہو سکے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں عملی طور پر شرکت کی سعادت حاصل کرتے رہیے۔12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"مدنی درس"** بھی ہے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی چند ایک کتب کے علاوہ باقی تمام کتب ورسائل بالخصوص فیضانِ سنت سے درس دینے کو **مدنی درس** کہا جاتا ہے۔(بارہ مدنی کام، ص۲۵)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مسجد درس"

☆**"مسجد درس"** سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆**"مسجد درس"** سے انفرادی کوشش کرنے کا موقع ملتا ہے۔☆**"مسجد درس"** سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔☆**"مسجد درس"** کی برکت سے بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے۔ بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کی تو کیا ہی بات ہے چنانچہ

منقول ہے کہ اللہ کریم نے حضرتِ سَیِّدُنا مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی: بھلائی کی باتیں

خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَولِیاء، ۵/۶، حدیث: ۶۲۲۷) بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سُنَّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سُننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ اُن کی قبریں اَندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ آیئے! بطورِ ترغیب **"مسجد درس"** کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

خوفِ خدا سے رونے کی حلاوت

ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول سے وابستگی سے پہلے فلمیں ڈرامے دیکھنے کے بے حد شوقین تھے، گناہوں میں اس قدر گھرے ہوئے تھے کہ ان کو اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کے برباد ہونے کا احساس تک نہ تھا۔ ان کی زندگی میں کچھ اس طرح مدنی بہار آئی کہ ان کے علاقے کی مسجد میں ایک اسلامی بھائی مدنی درس (درسِ فیضانِ سنّت) دیا کرتے تھے۔ ایک روز وہ بھی درس میں شریک ہوگئے، درس سُنا تو بہت بھلا لگا، علم کی بہت سی باتیں سننے کا موقع ملا اور فکرِ آخرت پر مبنی باتیں سُن کر دل کی کیفیت ہی بدل گئی۔ یوں روزانہ مدنی درس (درسِ فیضانِ سنّت) میں شرکت کرنا ان کا معمول بن گیا اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول سے ملاقات (Meeting) بھی رہنے لگی۔ اسلامی بھائیوں کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں ایک مرتبہ انہیں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ تلاوت و نعت اور سنّتوں بھرے بیان نے ان کے دل و دِماغ پر بہت اثر کیا۔ اجتماع کے آخر میں جب اسلامی بھائیوں نے ذِکر اللہ کیا تو انہیں اپنے دل سے گناہوں کی سیاہی دُور ہوتی محسوس ہونے لگی۔ ذکر کے بعد مانگی جانی والی دعا سے مدنی اِنقلاب برپا ہو گیا۔ خوفِ خُدا سے ان کا رُواں رُواں کانپ اُٹھا۔ آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک سیلاب اُمنڈ آیا یہاں تک کہ روتے روتے ان کی ہچکی

بندھ گئی۔ انہوں نے رو رو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے توبہ کی اور آئندہ سُنّتوں بھری زندگی بسر کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔

ہے تجھ سے دعا ربّ اکبر! مقبول ہو "فیضانِ سُنّت" مسجد مسجد گھر گھر پڑھ کر، اسلامی بھائی سناتا رہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِعتکاف کی بہاریں لُوٹئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم ماہِ رمضان کا استقبال اور اس کا اِکرام (عزّت و اِحترام) کرنے سے مُتعلّق سُن رہے تھے، ماہِ رَمضان کا اِکرام (عزّت و اِحترام) کرنے اور اس کی برکتیں پانے کا ایک ذریعہ اعتکاف کرنا بھی ہے۔ اعتکاف کرنا اللہ کے پیارے رسول، بی بی آمنہ کے مہکتے پھول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنت ہے۔ ایک بار آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے پورے ماہِ رمضان کا بھی اعتکاف فرمایا۔ چُنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے: ایک مرتبہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے یکُم (1) رَمَضان سے 20 رَمَضان تک اِعتِکاف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: میں نے شبِ قدر کی تلاش کیلئے رَمَضان کے پہلے عَشرہ کا اِعتِکاف کیا، پھر درمیانی عَشرہ کا اِعتِکاف کیا، پھر مجھے بتایا گیا کہ شبِ قَدر آخِری عَشرہ میں ہے، لہٰذا تم میں سے جو شخص میرے ساتھ اِعتِکاف کرنا چاہے وہ کرلے۔ (مسلم، کتاب الصیام، ص ۴۵۷، حدیث ۲۷۶۹)

اعتکاف کی برکتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اگر ہر سال نہ سہی کم از کم زندگی میں ایک بار اِس ادائے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ادا کرتے ہوئے پورے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کا اِعتِکاف کرلینا چاہئے۔اس ماہ میں اعتکاف کے کثیر فائدے ہیں۔ ☆**اعتکاف کی برکت سے** بعض فرض علوم سے آگاہی ہوتی ہے، ☆**اعتکاف** کی برکت سے **قرآنِ کریم دُرست مخارج** کے ساتھ پڑھنے کی سعادت ملتی ہے، ☆**اعتکاف** کی برکت سے **دُرست نماز** پڑھنا سیکھا جاسکتا ہے، ☆**اعتکاف** کی برکت سے سینکڑوں **سُنّتیں اورآداب** سیکھے جاسکتے ہیں۔ ☆**اعتکاف** کی برکت سے گناہوں سے بچا جاسکتا ہے۔ ☆**اعتکاف کی برکت** سے نمازوں کی پابندی نصیب ہوتی ہے۔ ☆**اعتکاف کی برکت** سے ہر وقت نماز کے انتظار کا ثواب حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ☆**اعتکاف کی برکت** سے عبادت کرنے کے کثیر مواقع ملتے ہیں۔ ☆**اعتکاف کی برکت** سے عاشقانِ رسول کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا نصیب ہوتا ہے۔ ☆**اعتکاف کی برکت** سے نیک لوگوں کی صحبت نصیب ہوتی ہے۔☆**اعتکاف کی برکت** سے نیکیوں بھرا ماحول (Environment) مل جاتا ہے۔ ☆**اعتکاف** کی برکت سے مسجد میں دل لگانے کی عادت بنتی ہے۔ ☆**اعتکاف کی برکت** سے شبِ قدر نصیب ہوسکتی ہے۔ ☆**اعتکاف** کی برکت سے تراویح میں شرکت آسان ہوجاتی ہے۔ ☆**اعتکاف کی برکت** سے اپنا محاسبہ اپنے اعمال کا حساب کتاب کرنے کا موقع میسر آتا ہے۔ ☆**اعتکاف** کی برکت سے دل کو قرار اور سکون نصیب ہوتا ہے۔ ☆**اعتکاف کی برکت** سے آئندہ زندگی میں گناہوں سے بچنے کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ ☆**اعتکاف کی برکت** سے آئندہ زندگی شریعت کے مطابق گزارنے کا ذہن بنتا ہے۔ اَلْغَرَض! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت کیا جانے والا اعتکاف دِین اور دنیا کے کئی فوائد کا باعث بن سکتا ہے۔ لٰہذا احتِرامِ ماہِ رَمَضَانُ

اَلْمُبارَک کا جذبہ بڑھانے، اس کی خوب برکتیں پانے، ڈھیروں ڈھیر نیکیاں کمانے اور خود کو گناہوں سے بچانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے اِعتِکاف کی سَعادَت حاصل کرلینی چاہئے۔ آیئے! اعتکاف کرنے کے فضائل پر دو احادیثِ طیّبہ سنتے ہیں:

❖ فرمایا: مَنِ اعْتَکَفَ فِیْ رَمَضَانَ یعنی جس نے رَمَضانُ الْمُبارَک میں (دس دن کا) اعتِکاف کرلیا کَانَ کَحَجَّتَیْنِ وَعُمْرَتَیْنِ وہ ایسا ہے جیسے دو(2) حج اور دو(2) عمرے کئے۔(شعب الایمان، ۳/ ۴۲۵، حدیث ۳۹۶۷ ملخصاً)

❖ فرمایا: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اِعتِکاف کیا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(جامع صغیر ص ۵۱۶، حدیث ۸۴۸۰)

اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی ماحول میں اعتکاف کی ترغیب دِلاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

جَلوۂ یار کی آرزو ہے اگر — مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
میٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر — مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
چوٹ کھا جائے گا اک نہ اک روز دل — مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
فَضْلِ ربّ سے ہدایت بھی جائے گی مل — مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
تم کو راحت کی نعمت اگر چاہئے — مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
بندگی کی بھی لذّت اگر چاہئے — مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

فاقہ مَستی کا حل بھی نکل آئے گا مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
روز گار اِنْ شَآءَ اللہ مل جائے گا مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
سیکھنے زندگی کا قرینہ چلو مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
دیکھنا ہے جو میٹھا مدینہ چلو مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
موت فضلِ خدا سے ہو ایمان پر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
ربّ کی رحمت سے جنّت میں پاؤ گے گھر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
مان بھی جاؤ عطار کی اِلتِجا مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
ہوگا راضی خُدا، خوش شہِ انبیاء مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۶۳۹ تا ۶۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی بستہ کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کے لئے کم و بیش 107 شعبہ جات میں دِینِ متین کا کام کررہی ہے، ان میں سے ایک اہم شعبہ **"مدنی بستہ مجلس"** بھی ہے۔ **"مدنی بستہ مجلس"** مدنی عطیات جمع کرنے کے لیے ڈونیشن سیل / ڈونیشن کاؤنٹر (مدنی بستہ) / جھولیاں لگاتی ہے۔ اس کے لیے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات، جمعۃ المبارک، مدنی مذاکرہ اور پُرہجوم مقامات مثلاً لاری اڈہ، سبزی منڈی، مویشی منڈی، جمعہ بازار اور مارکیٹوں وغیرہ میں بستے لگائے جاتے ہیں۔ **"مدنی بستہ مجلس"** مدنی عطیات

جمع کرنے والوں کی خَیر خَواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرَّر کرتی ہے تاکہ ایسے اسلامی بھائی مُعاشی پریشانیوں سے بچ کر سُنّتوں کی خدمت کے لیے کوشاں رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے **روزہ رکھنے کے چند فضائل** پیش کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

روزہ رکھنے کے چند فضائل

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! ماہِ رمضان اور اس میں **روزہ رکھنے کے فضائل** سے مُتَعلِّق کچھ مدنی پھول سنتے ہیں، اولاً 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے: (1) فرمایا: روزہ عبادت کا دروازہ ہے۔ (الجامع الصغیر ص ۱۴۶ حدیث ۲۴۱۵) (2) فرمایا: پانچوں نمازیں، اور جُمُعہ اگلے جُمُعہ تک اور ماہِ رَمَضان اگلے ماہِ رَمَضان تک گناہوں کا کَفّارہ ہیں جب تک کہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔ (صحیح مسلم ص ۱۴۴ حدیث ۲۳۳) ☆ روزہ باطِنی عِبادت ہے، کیوں کہ ہمارے بتائے بِغیر کسی کو یہ عِلْم نہیں ہو سکتا کہ ہمارا روزہ ہے اور اللہ پاک بَاطِنی عِبادت کو زِیادہ پسند فرماتا ہے۔ (فیضانِ رمضان، ص ۸۴۸) ☆ ہر مہینے میں خاص تاریخیں اور تاریخوں میں بھی خاص وَقْت میں عبادت ہوتی ہے۔ مَثَلًا بَقَر عید کی چند (مخصوص) تاریخوں میں حج، مُحرَّم کی دسویں تاریخ اَفضل، مگر ماہِ رَمَضان میں ہر دن اور ہَر وَقت عبادت ہوتی ہے۔ روزہ عِبادت، اِفطار عِبادت، اِفطار کے بعد تراویح کا اِنتِظار عِبادت، تراویح پڑھ کر سَحَری کے اِنتِظار میں سونا عِبادت، پھر سَحَری کھانا بھی عبادت اَلْغَرَض ہر آن میں خدائے پاک کی شان نظر آتی ہے۔ (فیضانِ رمضان، ص ۸۶۰) ☆ رَمَضان ایک بَھٹّی ہے جیسے کہ بَھٹّی گندے لوہے کو صاف اور صاف

لَوہے کو مشین کا پُرزہ بنا کر قیمتی کر دیتی ہے اور سونے کو زیور بنا کر اِستعمال کے لائق کر دیتی ہے۔ ایسے ہی ماہِ رَمَضان گنہگاروں کو پاک کرتا اور نیک لوگوں کے دَرَجے بڑھاتا ہے۔(فیضانِ رمضان، ص۸۶۰) ☆بعض عُلَماء فرماتے ہیں کہ جو رَمَضان میں مَر جائے اُس سے سُوالاتِ قَبْر بھی نہیں ہوتے۔(فیضانِ رمضان، ص۸۶۱) ☆رَمَضان کے کھانے پینے کا حِساب نہیں۔☆ قِیامت میں رَمَضان و قرآن روزہ دار کی شَفاعت کریں گے کہ رَمَضان تو کہے گا: مولیٰ! میں نے اِسے دن میں کھانے پینے سے روکا تھا اور قُرآن عَرض کریگا کہ یاربّ! میں نے اِسے رات میں تِلاوت و تراویح کے ذَرِیعے سونے سے روکا۔☆ قُرآنِ کریم میں صِرف رَمَضان شریف ہی کا نام لیا گیا اور اسی کے فضائل بیان ہوئے۔ کسی دُوسرے مہینے کا نہ صَراحتاً نام ہے نہ ایسے فضائل۔(فضائل رمضان، ص ۸۶۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول" اور "163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

بیان کی اَہَمِّیَّت

تقریر اور بیان کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اپنا مقصود پہنچایا جاسکتا ہے۔ آج کے دور میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین و احکامات اور دِینی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ بیان بھی ہے۔ خود رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان و تقریر کو رونق بخشی، آپ کے دلکش و دل نشیں بیانات کا اثر تھا کہ لوگوں کے دلوں کی دنیا تبدیل ہونے لگی، جہالت کے اندھیرے چھٹنے لگے اور اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پھیلنے لگی۔ بیان کے متعلق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، ۵ /۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱) رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے تقریر اور بیان کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے دِین کی تبلیغ کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک "تقریر وبیان" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں، ان اجتماعات کا ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ امیر اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں الگ ایک بیان ہوتا ہے اور بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں الگ ایک بیان ہوتا ہے۔ یہ تمام بیانات دعوتِ اسلامی کی

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کا شعبہ ”بیاناتِ دعوتِ اسلامی“ تیار کرتا ہے۔

شعبے کی ضمنی تقسیم

کام کی بہتری اور بروقت تکمیل کیلئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی اس وقت **تین** ضمنی شعبوں پر مشتمل ہے۔

(1)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے پاکستان:** دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات اسی شعبے میں اردو زبان میں تیار اور فائنل کئے جاتے ہیں۔ پھر یہی بیانات مختلف زبانوں میں ترجمہ کرکے دنیا بھر میں بھیجے جاتے ہیں۔

(2)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے اسلامی بہنیں:** اس شعبے کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات کو تمام ضروری مراحل سے گزار کر کتابی صورت میں شائع کروانا ہے۔ ہر چار مہینوں کے بیانات ایک جلد کی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک یہ شعبہ محرم الحرام تا ربیع الآخر 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 1** کی صورت میں شائع کر چکا ہے، جمادی الاولی تا شعبان المعظم 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 2** بھی شائع کر چکا ہے، جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔

(3)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے بیرونِ ملک:** اس شعبے کے تحت بیرونِ ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پر کام کیا جاتا ہے۔

بیانات کی تیاری کے اہم مَراحِل

شعبہ بیانات میں تیار ہونے والے تمام تر بیانات تقریباً 16 مراحل سے گزار کر فائنل کئے جاتے

ہیں۔ مراحل اور ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(1) انتخابِ موضوع: سب سے پہلے شعبہ بیانات میں مکمل 1 سال کے بیانات کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ اسلامی سال کے ایونٹس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ موقع مناسبت اور ایام کے اعتبار سے ہی موضوع کا انتخاب کیا جائے۔

(2) تلاشِ مواد: فہرست فائنل ہو جانے کے بعد مختلف اسلامی بھائی اس کے لیے تلاشِ مواد میں لگ جاتے ہیں، اس کے لیے موضوع کے مطابق بزرگانِ دین کی تصانیف، دعوتِ اسلامی کے مبلغین بالخصوص، امیر اہلسنت اور اراکینِ شوریٰ کے اسی موضوع پر ہونے والے بیانات سے مدد لی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی کی طرف سے تیار کردہ سافٹ ویئر اور مکتبہ شاملہ سے بھی تلاشِ مواد کیا جاتا ہے۔

(3) جمع مواد: تلاشِ مواد کے بعد اس کی ثقاہت کو پرکھا جاتا ہے، اسلامی بھائی اپنے متعلقہ ذمہ دار کو کسی بھی موضوع پر جمع ہونے والا سارا مواد چیک کرواتا ہے اور باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے کہ کون سا مواد بیان میں شامل کیا جائے۔ یوں اسے سرسری ترتیب دی جاتی ہے اور بیان کا خاکہ بنایا جاتا ہے۔

(4) بیان کی ترتیب: بیان کے خاکے کے بعد اسے مکمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ چھوٹے سائز کے تقریباً 24 سے 25 صفحات موضوع سے متعلق مواد کے ہوتے ہیں جبکہ 5 سے 7 صفحات میں تنظیم سے متعلق مواد بھی بیان میں شامل کیا جاتا ہے۔

(5)**فارمیشن:** مکمل بیان ترتیب دینے کے بعد اس کی جزوی فارمیشن بھی کی جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ شعبہ کے بعض اسلامی بھائی بیان بناتے ہوئے فارمیشن بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو بیان کی ترتیب کے بعد فارمیشن کی جاتی ہے۔

(6)**شعبہ ذمہ دار کا اسے فائنل کرنا:** فارمیشن کے بعد ماتحت اسلامی بھائی بیان شعبہ ذمہ دار کو بھیج دیتا ہے۔ جہاں از اول تا آخر مکمل بیان گہری نظر سے چیک کیا جاتا ہے۔ جہاں تبدیلی کی حاجت ہو وہاں مواد یا ترتیب کو تبدیل بھی کیا جاتا ہے اور مکمل بیان کو فائنل کیا جاتا ہے۔

(7)**نگرانِ علمیہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** شعبہ ذمہ دار کے فائنل کر لینے کے بعد نگرانِ المدینۃ العلمیہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری مدظلہ بیان کی تنظیمی تفتیش کرتے ہیں اور ضرورتاً بیان میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہیں۔

(8)**مکمل بیان کی تفتیش و تخریج:** نگرانِ علمیہ سے بیان فائنل ہونے کے بعد مکمل بیان کی تخریج و تفتیشِ تخریج ہوتی ہے۔ تمام حوالہ جات اصل کتب سے شامل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

(9)**دارالافتا کے مفتی صاحب سے مکمل بیان کی شرعی تفتیش:** تخریج و تفتیشِ تخریج کے بعد بیان شرعی تفتیش کیلئے دارالافتا کے مفتی صاحب کے پاس بھیجا جاتا ہے جو مکمل بیان کی شرعی تفتیش کرتے ہیں اور جہاں تبدیلی کی حاجت ہو اس کی اصلاح بھی فرماتے ہیں۔

(10)**مجلسِ تراجم سے انگلش الفاظ کی چیکنگ:** اردو کے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی جگہ انگریزی کے الفاظ زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ دارالافتا سے آنے کے بعد بیان میں مشکل الفاظ کو ہٹا کر آسان

اردو الفاظ ورنہ بریکٹ میں انگلش الفاظ بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ پھر ان الفاظ کی انگلش چیکنگ کیلئے بیان مجلسِ تراجم کو بھیجا جاتا ہے جو ان انگلش الفاظ کو سیاق و سباق کی روشنی میں چیک کرتے ہیں اور ضروری تبدیلیاں بھی کرتے ہیں۔

(11) **پیج سیٹ اپ:** ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد المدینۃ العلمیہ کے طے شدہ مدنی پھولوں کے مطابق مکمل بیان کا پیج سیٹ اپ کیا جاتا ہے۔

(12) **فائنل پروف ریڈنگ:** یوں تو اب تک کئی بار بیان کی سرسری پروف ریڈنگ ہو چکی ہوتی ہے مگر غلطی کے امکان کو ختم کرنے کیلئے اس مرحلے پر مکمل بیان کی از اول تا آخر باریک نظر سے پروف ریڈنگ کی جاتی ہے۔ بیان میں موجود آیاتِ کریمہ اور ان کے ترجمہ کا بھی تقابل کیا جاتا ہے۔

(13) **نگرانِ پاک کابینہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** ان تمام مراحل سے گزار کر اسلامی بھائیوں کا بیان نگرانِ پاک کابینہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کے پاس فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے جو بیان کو از اول تا آخر پڑھتے اور اس کی تنظیمی تفتیش فرماتے اور ضرورت پڑنے پر بیان میں تبدیلیاں بھی کرواتے ہیں، ان سے چیک ہو کر بیان دوبارہ المدینۃ العلمیہ آتا ہے اور اس میں ضرورتاً تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور بیان کابینہ مکتب بھیجا جاتا ہے۔ پھر کابینہ مکتب سے وہ بیان فائنل کر کے پاکستان بھر میں متعلقہ مقامات تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(14) **بیرونِ ملک کے اعتبار سے تبدیلیاں:** اسلامی بھائیوں کا فائنل ہونے والا یہی بیان بعد میں پاکستان کے سوا دنیا بھر میں ہوتا ہے۔ یوں ہر بیان میں بیرونِ ملک کے اعتبار سے بھی تبدیلیاں کی جاتی

ہیں۔ اور اسے اسلامی بہنوں کے اعتبار سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

(15) اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری: اسلامی بھائیوں کا بیان جب پیج سیٹ اپ کے مراحل سے گزر جاتا ہے تو اب اسی بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں تیار کیا جاتا ہے اور اسلامی بہنوں کے اعتبار سے اس میں مناسب تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ مذکر کے صیغوں اور جملوں کو مؤنث کے صیغوں اور جملوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اور جو مواد اسلامی بہنوں سے متعلق نہیں ہوتا اسے بھی بیان سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(16) اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ: بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھال کر اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیک کروایا جاتا ہے اور ان کے نشان زدہ مقامات پر تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی کارکردگی

(1) اَلْحَمْدُلِلّٰہ مارچ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں ساڑھے چار سو (450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

(2) اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کے اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے بیانات کی پہلی جِلد "**سُنّتوں بھرے بیانات**" کے نام سے **شعبان المعظم 1439 سن ہجری مطابق 27 اگست 2017 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا ربیع الآخر** کے اصلاحی موضوعات پر 18 سنتوں بھرے بیانات شامل کئے گئے

ہیں۔

(3)مزید بر آں کہ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں / پاکستان)اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے ایک کتاب بنام "**اسلامی بیانات جلد1**" **ذوالحجۃ الحرام 1441 سنِ ہجری مطابق 11 اگست 2019 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔اس دیدہ زیب جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا رَبِیْعُ الاٰخِر** کے اصلاحی موضوعات پر 19 سنتوں بھرے بیانات شامل ہیں۔

(4)اسی طرح شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے دوسری کتاب بنام "اسلامی بیانات جلد2" **ربیع الآخر 1441 سنِ ہجری مطابق دسمبر 2019 سنِ عیسوی** میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **جُمادَی الاُولٰی تا شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1441ھ مطابق جنوری 2020 تا اپریل 2020 سنِ عیسوی** کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات شامل ہیں۔

(5)جبکہ **اسلامی بیانات جلد3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ اپریل کی ابتدا میں یہ کتاب بھی شائع ہو جائے گی اور مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہو گی۔

پاکستان کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

اب تک کی معلومات کے مطابق صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے ہونے والے اجتماعات کی تعداد 751 ہے جس میں لاکھوں اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں۔ جبکہ اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد 7340 اور شرکائے اجتماع کی تعداد 241462 ہے۔پاکستان

بھر میں جہاں جہاں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں وہاں تمام مقامات پر ہونے والے بیانات کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے۔

بیرونِ ملک کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) سے جو بیانات فائنل ہو جاتے ہیں کچھ ماہ کے فرق سے وہی بیانات ضروری تبدیلیوں کے ساتھ بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں کے لئے مرتب کئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ تادمِ تحریر بیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں کے اجتماعات کی مجموعی تعداد 747 اور شرکائے اجتماعات کی تعداد 33808 ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے اجتماعات کے مقامات کی تعداد 3047 اور شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 106786 ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''غور وفکر'' کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''مَدَنی اِنعامات'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''مَدَنی قافلوں'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

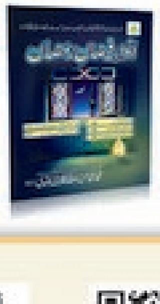
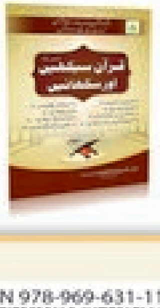

ISBN 978-969-631-113-3
0109784

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 · 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

مبلغین و مبلغات کیلئے
ماہِ رمضان سے متعلق اصلاحی
موضوعات کے بیانات کا خوبصورت گلدستہ

بنام

رَمَضانُ المُبارَک کے
31 بیانات

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مبلغین و مبلغات کیلئے ماہِ رمضان سے متعلق
اصلاحی موضوعات کے بیانات کا خوبصورت گلدستہ

بنام

رَمَضانُ الْمُبارَک کے

31 بیانات

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصۡحَابِکَ یَا حَبِیۡبَ اللہ

نام کتاب : رَمضانُ الْمُبارَک کے 31 بیانات

صفحات : 853

پہلی بار : رَمضانُ الْمُبارَک ۱۴۴۱ھ، اپریل 2020

دوسری بار : رجب المرجب ۱۴۴۲ھ، فروری 2021

تعداد : ویب ایڈیشن

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہوگی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شَخص کو ہوگی جس نے عِلْم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی خود اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عَساکِر، ۵۱/۱۳۸)

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ !عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** منظم اور مربوط طریقے سے دین کا کام کرنے والی تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بھائیوں کے بارہ اور اسلامی بہنوں کے آٹھ مدنی کام دعوتِ دین پھیلانے کے بڑے اہم ذرائع ہیں۔ ان مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔ ان ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں لاکھوں اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے لوازمات میں سے ایک اہم جزبیان بھی ہے۔ یہ بیانات اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے تحت تیار ہوتے ہیں۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے 500 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔ بیان کیسے مرتب کیا جاتا ہے اور کتنے مراحل سے گزارا جاتا ہے؟ ہر مرحلے کا کیا انداز ہے؟ نیز شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی اب تک کیا خدمات ہیں؟ اس کی تفصیل کتاب کے آخر میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے **تفصیلی تعارف** میں موجود ہے۔

نگرانِ المدینۃ العلمیۃ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدّ ظلّہ العالی کی تجویز پر شعبہ قائم ہونے سے لے کر اب تک ہر اسلامی ماہ کے تحت ہونے والے بیانات کو یکجا کیا جاتا ہے اور انہیں کتابی صورت دے کر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ یوں **جُمادَی الاولیٰ تا ربیع الآخر کے ٹوٹل 353 بیانات** بارہ (12) ضخیم کتابوں کی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کئے گئے ہیں۔ رمضان المبارک کے 26 بیانات کا پہلا ایڈیشن دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر پہلے پیش کیا گیا تھا۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے **رمضان المبارک کے 31 بیانات** پر مشتمل اب دوسرا ایڈیشن پیشِ خدمت ہے۔ اس نئے ایڈیشن میں رمضان المبارک سے متعلقہ ہفتہ وار اجتماع کے مزید 5 بیانات کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے حوالے سے چند باتوں کی وضاحت ذہن نشین فرمالیں:

✿ **اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ ان بیانات میں برقرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کالحاظ رکھیں۔**

✿ ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے درودِ پاک اور دعائیں ختم کر دی گئی ہیں۔

✿ بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید بر آں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تاکہ استفادہ میں آسانی رہے۔

✿ طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، مآخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "المدینۃ العلمیۃ" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا، وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔(الترغیب والترھیب، حدیث کتاب النکر والدعا، الترغیب فی لکثر الصلاۃ علی النبی، ۲/۳۲۶ ،حدیث 2590)

منتظر ہیں جنّتیں اس کے لیے
وِرد ہے جس کا ثنائے مُصْطَفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125 : **اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً** یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا

❀ مَدَنی قافلے ،مَدَنی انعامات، نیز عَلا قائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نعمتوں کی ایک جھلک:

حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی بن مرحُوم عطّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں:"ایک نیک سیرت لونڈی حضرتِ سَیِّدَتُنا رابعہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی خِدْمت میں رہا کرتی تھی۔ اس لونڈی نے مجھے حضرتِ سَیِّدَتُنا رابعہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی عِبادت وریاضت کے بارے میں بتایا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا ساری ساری رات نماز میں مشغول رہتیں۔ جب صُبْحِ صادِق ہوتی تو تھوڑی دیر کے لئے اپنے مُصلّے پر لیٹ جاتیں اور جب ہلکا ہلکا اُجالا ہونے لگتا تو فوراً اُٹھ کھڑی ہوتیں اور اپنے نَفْس کو مُخاطب کر کے کہتیں:" اے نَفْس !تُو اس ناپائیدار دُنیا میں کب تک سوتا رہے گا؟ آج کچھ دیر جاگ لے، کچھ نیک اَعْمال کر لے، پھر قَبْر میں خُوب میٹھی نیند سو جانا، وہاں تجھے قِیامت تک کوئی نہیں جَگائے گا، عمل یہاں کر لے آرام وہاں کرنا۔

جاگنا ہے جاگ لے اَفْلاک کے سائے تلے
حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سائے تلے

پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا دوبارہ عِبادت میں مشغول ہوجاتیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے پُوری زِندگی اسی طرح عِبادت وریاضت میں گُزاری۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی وَفات کا وَقْت

قریب آیا تو مجھے بُلا کر فرمانے لگیں: "میری موت کی وَجہ سے مجھے اَذِیَّت نہ دینا یعنی میرے مرنے کے بعد چیخ وپُکار نہ کرنا اور اسی اُون کے جُبّے میں میری تکفین کرنا۔" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا کی وَفات کے بعد ہم نے آپ کو اُسی جُبّہ میں کفن دیا جس کی آپ نے وَصیَّت فرمائی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا کی وَفات کے تقریباً ایک سال بعد میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا کو خواب میں دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا جَنَّت کے اَعْلٰی دَرَجوں میں ہیں اور آپ نے سبز ریشم کا بہترین لباس زَیبِ بدن کیا ہوا ہے اور سبز ریشم کا دوپٹہ اَوڑھا ہوا ہے، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے کبھی ایسا خُوبصورت لباس نہیں دیکھا جیسا آپ نے پہنا ہوا تھا۔

پھر میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا سے پُوچھا: "اے رابعہ! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا کے اُس جُبّے کا کیا ہوا جس میں ہم نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا کو کفن دیا تھا؟" تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا نے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ لباس مجھ سے لے لیا گیا اور اس کی جگہ یہ بہترین لباس مجھے عَطا کیا گیا ہے جسے تم دیکھ رہی ہو، اور میرے اُس جبے کو لپیٹ کر اس پر مُہر لگادی گئی اور اسے مَقامِ عِلِّیّین میں رکھ دیا گیا ہے تاکہ قِیامت کے دن اس کے بدلے مجھے ثواب عَطا کیا جائے۔" میں نے پُوچھا: "آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا کو اور کیا کیا نعمتیں عَطا کی گئیں؟" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا فرمانے لگیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نیک بندوں کے لئے جو نعمتیں تیار کررکھی ہیں، وہ بیان سے باہر ہیں۔ تم نے تو ابھی ان نعمتوں کی ایک جھلک ہی دیکھی ہے، اس کے علاوہ نہ جانے کیا کیا نعمتیں اُس نے اپنے اَولیاء کے لئے تیار کر رکھی ہیں۔

پھر میں نے عرض کی: "مجھے کسی ایسے عمل کے مُتَعَلِّق بتادیجئے جس کے ذریعے مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب

اوراس کی رِضانصیب ہو جائے۔"تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے فرمایا:" کثرت سے ذِکْرُاللہ کرو، ہر وَقْت اپنے اوپر ذِکْرُاللہ کولازِم کرلو۔ اگرایسا کروگی تو کچھ بعید نہیں کہ تمہیں ایسی نعمتوں سے نوازا جائے کہ تم قابلِ رَشک ہو جاؤ۔" (عیون الحکایات، ۱/۱۶۸، ملتقطاً)

گدا بھی مُنتظر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا
خُدا دن خَیر سے لائے سَخی کے گھر ضِیافَت کا

(حدائقِ بخشش، ص ۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک نیک بندی نے جب اپنے دن رات اُس کی یاد میں بَسر کیے، راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کی، اسی کے لیے اپنی خواہشات کو قُربان کیا اور اپنے نَفْس کی مُخالَفَت کی، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر اپنی رَحمتوں اور بَرکتوں کی کیسی بارش بَرسائی۔ وہ جُبہ جسے پہن کر حَضْرتِ سَیِّدَتُنا رابعہ عَدَوِیّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نوافل پڑھا کرتیں اور عِبادت و رِیاضَت کرتی تھیں، اس کے بدلے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ایسے بہترین لباس سے نَوازا کہ جس کی خُوبصورتی نہ کسی نے دیکھی نہ سُنی، یہی نہیں بلکہ قیامت کے دن اس لِباس کے بدلے اَجْرو ثواب بھی عَطا کیا جائے گا نیز مزید جنَّت کی اَبَدی نعمتیں بھی حاصل ہوں گی۔ یہ سب اِنْعامات و اِکْرامات انہیں اس لیے ملے کہ وہ مومن تھیں اوراپنی ساری زِندگی نیکیوں میں بَسر کی تھی۔ جو مومن زِندگی بھر نیک اَعْمال کرتا رہے گا تو اس کے لیے جنّت کی بِشارت ہے۔ چُنانچہ

پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّساء، آیت نمبر 124 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا﴿۱۲۴﴾ (پارہ:۵، النسآء:۱۲۴)	تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مُسلمان تو وہ جنّت میں داخل کئے جائیں گے اور انہیں تِل بھر نُقصان نہ دیا جائے گا۔

حکیمُ الاُمّت، حَضرتِ علّامہ مُفْتی احمد یارخان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس آیتِ کریمہ کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: جو بھی اِنْسان مرد ہو یا عورت بَقَدْرِ طاقت عمل کرے نیک اور ہو وہ مومن صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ اُس کی جَزاء یہ ہے کہ وہ بعدِ قِیامت جنَّت میں جائے گا۔ مُطابِقِ اعمال اسے جنّت کا دَرَجہ ملے گا اور ان پر تِل برابر بھی ظُلْم نہ ہوگا کہ وہ ہوں تو بڑے دَرَجہ کے مُسْتَحِق اور بِلا قُصُور ان کا دَرَجہ گھٹا کر انہیں اَدْنیٰ دَرَجہ میں داخل کر دیا جائے یہ ہرگز نہ ہوگا۔ (تفسیرِ نعیمی، ۵/۴۳۳)

میں ان کے دَر کا بِھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے
حسنؔ فقیر کا جنَّت میں بِسترا ہوگا

(ذوقِ نعت، ص۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اہلِ جنت نعمتوں کے مزے لیتے ہوئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہوا کہ صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ مومن کو اس کے اَعمال کی

جزاء کے طور پر جنَّت میں داخل کیا جائے گا اوراس کے اَعْمال کے برابر اسے جنَّت میں دَرَجہ ملے گا۔ قرآنِ پاک میں کئی مَقامات پر اہلِ جنَّت کو ملنے والی نعمتوں کو بیان کیا گیاہے۔ چُنانچہ ان نعمتوں کی مَنْظر کَشی کرتے ہوئے پارہ27، سُوْرَۃُالْواقِعہ کی آیت نمبر 15 تا آیت نمبر 24 میں اِرْشادہوتاہے:

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿۱۶﴾ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِیْقَ ﳔ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا یُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ حُوْرٌ عِیْنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾	تَرجَمۂ کنز الایمان:(جنّتی لوگ)جڑاؤ تختوں پر ہوں گے، ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے، ان کے گرد لئے پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے، کوزے اور آفتابے اور جام آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کے اس سے نہ اُنہیں دردِ سر ہو نہ ہوش میں فرق آئے اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں اور بڑی آنکھ والیاں حوریں جیسے چُھپے رکھے ہوئے موتی،صلہ ان کے اعمال کا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے قرآنِ پاک کی ان مُبارَک آیات میں اہلِ جنَّت کو دی جانے والی جنّتی نعمتوں کی کیسی مَنْظر کَشی کی گئی ہے؟ کہ اہلِ جنّت باغات میں آمنے سامنے تکیہ لگائے چین سے بیٹھے ہوں گے،ان کی خِدْمت پر مامُور غُلام چھلکتے جام،لَبالَب کُوزے،اور آفتابے اُٹھائے ان کے دائیں بائیں حکم کے مُنْتَظِرہوں گے،سامنے بہتی پاکیزہ شرابیں،مَن پسند غذائیں اور عُمدہ میووں سے ان کی تَواضُع ہوگی،الغرض جنَّت میں اہلِ جنّت اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے مَزے لے رہے ہوں

گے اور طرح طرح کی نعمتوں سے مُستفید ہورہے ہوں گے۔ یاد رکھئے! جنَّت میں ملنے والی کسی بھی نعمت کو دُنیا کی کسی بھی چیز سے اَدنیٰ نِسبت بھی حاصل نہیں ہے۔ جنَّت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ملنے والے اِنعامات واِکرامات کا دُنیا میں مُیسَّر آنے والی اَشیاء سے کوئی بھی مُوازَنہ نہیں ہے۔

احادیثِ مُبارَکہ:

آیئے "جنّت" کے 3 حُروف کی نِسبت سے جنَّت کے مُتعَلِّق تین احادیثِ مُبارَکہ سُنتے ہیں:

1۔۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خَطرہ گُزرا۔ (مسلم ،کتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها، ص:١٥١٦، حديث: ٢٨٢٤، بهارشريعت، ١/١٥٢)

2۔۔ "جنّت میں 100 درجے ہیں، ہر دو دَرجوں میں آسمان وزمین جِتنا فاصِلہ ہے اور فِردَوس سب سے بُلند دَرَجہ ہے۔ اُس سے جنّت کے چار دریا بہہ رہے ہیں اور اُس کے اُوپر عَرش ہے، سَو جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سُوال کرو تو فردوس کا سُوال کرو۔ (جامع الترمذی، كتاب صفة الجنة، بلب ماجاء في... الخ، الحديث ٢٥٣٩، ج ٤، ص ٢٣٨)

3۔۔ "جنَّت کی اتنی جگہ جس میں کَوڑا (دُرّہ) رکھ سکیں، دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے۔ (بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفة الجنة وانها مخلوقة، ٢/٣٩٢، الحديث: ٣٢٥٠، بهار شريعت، ١/١٥٣)

قسمت میں غمِ دُنیا، جنَّت کا قبالہ ہو
تقدیر میں لکھا ہو جنّت کا مَزہ کرنا

(سامانِ بخشش، ص ۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی جنَّت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کا دُنیا کی فانی چیزوں سے کوئی مُقابَلہ نہیں۔ یقیناً عقلمند شَخْص وہی ہے جو جنّت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کو اِس جہان کی فانی نعمتوں پر ترجیح دے اوران نعمتوں کے حُصُول کی کوشش کرے جو ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ مگر افسوس! ہماری اَکْثَرِیَّت اس بات سے غافِل اور اپنی زِنْدگیوں کواس فانی دُنیا کی عارضی رنگینیوں سے رنگنے میں مَصرُوف ومَشْغول ہے۔ یاد رکھئے! دُنیا اور اس کی رنگینیوں کی مثال اس سانپ کی طرح ہے جسے ہاتھ لگائیں تو نَرم ونازُک معلوم ہوتا ہے لیکن اس کا زہر جان لیوا ہوتا ہے۔ بالکُل اسی طرح یہ دُنیا بھی دیکھنے میں بہت ہی خُوشنما ہے لیکن حقیقت میں بہت تَباہ کُن اور ہلاکت خیز ہے۔ اس لیے دُنیا کی فکر چھوڑیئے اورآخرت بہتر بنانے پر توجُّہ دیجئے۔ موت سے پہلے جس قَدر مُمکن ہو نیکیاں کر لیجئے۔ وَرنہ بوَقْتِ نَزع پچھتانے کے سِوا کوئی چارہ نہ ہو گا۔ حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نیک اَعْمال کے طُفیل دُنیا بھی عَطا کر دیتا ہے، مگر اَعمالِ دُنیوی کے ساتھ آخرت عطا نہیں کرتا۔ (الزھد لابن مبارک، باب ھوان الدنیا علی اللہ، ص ۱۹۳، حدیث: ۵۴۹، بتغیر قلیل، از منہاج العابدین ص ۲۵۷) لہٰذا اپنی عاقبت کو بہتر بنانے کی کوشش کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے دُنیا بھی اچھی ہو گی، آخرت بھی سنور جائے گی اور جنّت کی لازَوال نعمتیں بھی نصیب ہوں گی۔

ہم نے مانا کہ گُناہوں کی نہیں حد لیکن!
تُو ہے ان کا تو حَسن تیری ہے جنّت تیری

(ذوقِ نعت، ص ۱۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً دُنیا کی مَحبَّت اور مال و زَر کی خواہش سے بچ کر جنّت پانے کے لیے عمل کرنا اِنْتہائی دُشوار مَرحلہ ہے۔ لیکن اگر ہم آخرت میں ملنے والی آسانیوں، شادمانیوں اور آسائشوں پر نظر رکھیں گے تو یقیناً ہمارے لیے عمل کرنا آسان ہو گا۔ اس کو یُوں سمجھئے کہ اگر ہمارے سامنے 100 روپے اور ایک لاکھ روپے رکھے جائیں اور ان میں سے ایک کو لینے کا اِخْتیار دِیا جائے تو یقیناً ہم میں سے ہر شَخْص ایک لاکھ روپے پر ہی نظر رکھے گا اور ایک لاکھ روپے ہی لینا چاہے گا، 100 روپے کی طرف کوئی بھی عقلمند نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔ بالکل اسی طرح دُنْیا وَمَافِیْھا یعنی (دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے) اس کی مثال 100 روپے کے نوٹ جیسی ہے۔ جبکہ آخرت میں ملنے والے فائدے اور جنَّت میں ملنے والی نعمتیں تو ایسی ہیں جن کا کوئی مول ہی نہیں کیونکہ دُنیا کی عارضی نعمتوں کا جنَّت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں سے کوئی مُقابَلہ ہی نہیں۔ اس لیے اس دُنیا کی فکر چھوڑیئے اور آخرت کمانے، نیکیوں میں دل لگانے اور جنَّت پانے کی کوشش کیجئے۔

مُفلسو! ان کی گلی میں جا پڑو!
باغِ خُلد اِکْرام ہو ہی جائے گا

(حدائقِ بخشش، ۴۱)

آیئے حُصُولِ ترغیب کے لیے "جنَّت کی چند بہاریں" سُنتے ہیں: چُنانچہ

جنت کی بہاریں:

اگر جنَّت کی کوئی ناخُن بھرَ چیز دُنیا میں ظاہر ہو تو تمام آسمان و زمین اُس سے آراستہ ہو جائیں اور اگر جنّتی کا کنگن ظاہر ہو تو سُورج کی روشنی مِٹادے، جیسے آفتاب ستاروں کی روشنی مِٹا دیتا ہے۔ (سنن

الترمذي"، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء في صفة أهل الجنة، الحديث: ۲۵۴۷، ج۴، ص ۲۴۱، بہارشریعت، ۱/۱۵۳) اس (جنَّت) میں قِسم قِسم کے جَواہر کے محل ہیں، ایسے صاف وشفاف کہ اَندر کا حصّہ باہر سے اور باہر کا اَندر سے دِکھائی دے۔ (الترغیب والترھیب"، کتاب صفة الجنة والنار، فصل في درجات الجنة وغرفها، الحديث: ۲۷، ج۴، ص ۲۸۱، بہارشریعت، ۱/۱۵۴) جنّت کی دِیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنی ہیں۔ (مجمع الزوائد"، کتاب أهل الجنة، باب في بناء الجنة وصفتها، الحديث: ۱۸۶۴۲، ج۱۰، ص ۷۳۲، بہارشریعت ۱/۱۵۴) ایک اِینٹ سونے کی، ایک چاندی کی، زَمین زَعفران کی، کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقُوت۔ (سنن الدارمي"، کتاب الرقائق، باب في بناء الجنة، الحديث: ۲۸۲۱، ج۲، ص ۴۲۹) ایک اور روایت میں ہے کہ جنّتِ عَدن کی ایک اِینٹ سفید موتی کی ہے، ایک یاقُوتِ سُرخ کی، ایک زَبَرجَدِ سبز کی، مُشک کا گارا ہے اور گھاس کی جگہ زَعفران ہے، موتی کی کنکریاں، عَنبر کی مٹی ہے۔ (الترغیب والترھیب"، کتاب صفة الجنة والنار، الترغیب في الجنة ونعیمها، الحدیث: ۳۳، ج۴، ص ۲۸۳، بہارشریعت، ۱/۱۵۴)

جنّت کے دَریا:

جنّت میں چار دَریا ہیں ایک پانی کا، دُوسرا دُودھ کا، تیسرا شہد کا، چوتھا شَراب کا، پھر اِن سے نہریں نکل کر ہر ایک کے مَکان میں جاری ہیں۔ وہاں کی نہریں زمین کھود کر نہیں بلکہ زمین کے اُوپر رَواں ہیں، نہروں کا ایک کنارہ موتی کا، دُوسرا یاقُوت کا ہے اور اِن نہروں کی زمین خالِص مُشک کی ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب صفة الجنة والنار، فصل فی انھار الجنة، الحدیث ۵۷۳۴/۳۵، ج۴، ص ۳۱۵، بہارشریعت، ۱/۱۵۵) وہاں کی شَراب دُنیا کی سی نہیں جس میں بدبُو اور کڑواہٹ اور نَشہ ہوتا ہے اور پینے والے بے عَقل ہو جاتے

ہیں، آپے سے باہر ہو کر بیہودہ بکتے ہیں، وہ پاک شراب اِن سب باتوں سے پاک و منزَّہ ہے۔

("تفسیر ابن کثیر"ج ۷،ص ۲۸۹ ،بھارشریعت، ۱/۱۵۵)

جنّت کے کھانے:

جنّت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے ،جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے مَوْجُود ہو گا۔(تفسیر ابن کثیر"،ج۷،ص۱۶۲ ، بھارشریعت، ۱/۱۵۵) اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کو جی ہو تو اُسی وَقْت بُھنا ہوا اُن کے پاس آ جائے گا(الترغیب والترھیب"،کتاب صفۃ الجنۃ والنار،الحدیث:۳۷،ج۴، ص۲۹۲ ،بھارشریعت، ۱/ ۱۵۶) اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو(گی) تو کُوزے خُود ہاتھ میں آ جائیں گے، ان میں ٹھیک اَندازے کے مُوافق پانی، دُودھ، شراب، شہد ہو گا کہ ان کی خواہش سے (نہ تو) ایک قَطرہ کم(ہو گا اور) نہ زِیادہ، بعد پینے کے (وہ کُوزے)خُود بخُود جہاں سے آئے تھے چلے جائیں گے۔(الترغیب والترھیب"،کتاب صفۃ الجنۃ والنار،،الحدیث:۲۶،ج۴،ص ۲۹۰ ،بھارشریعت، ۱/۱۵۶) ایک خُوشبو دار فرحت بخش ڈکار آئے گی،خُوشبو دار فرحت بخش پسینہ نکلے گا،سب کھانا ہضم ہو جائے گا اور ڈَکار اور پسینے سے مُشک کی خُوشبو نکلے گی۔ (صحیح مسلم"، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا وأھلھا، باب في صفۃ الجنۃ ... إلخ، الحدیث: ۲۸۳۵، ص۱۵۲ ملخصاً، بھارشریعت، ۱/۱۵۶)

خُدّام و غِلمان کی کثرت:

کم سے کم ہر شَخْص کے سرہانے دَس ہزار (10,000) خادِم کھڑے ہوں گے، خادِموں میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں چاندی کا پیالہ ہو گا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا اور ہر پیالے میں نئے نئے

رَنگ کی نعمت ہوگی(الترغيب وا لترهيب"، كتاب صفة الجنة والنار، الحديث: ٧٠، ج٤، ص ٢٩١، بهارشريعت ١/١٥٧) جتنا کھاتا جائے گا لذّت میں کمی نہ ہوگی بلکہ زِیادتی ہوگی، ہر نوالے میں 70 مَزے ہوں گے، ہر مَزہ دوسرے سے مُمتاز، وہ مَعاً (ایک ساتھ) محسوس ہوں گے، ایک کا احساس دوسرے سے رُکاوَٹ نہ ہوگا، جنّتیوں کے نہ لباس پُرانے پڑیں گے، نہ ان کی جوانی فَنا ہوگی۔ (صحيح مسلم"، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب في دوام نعيم أهل...إلخ، الحديث: ٢٨٣٦، ص ١٥٢١، بهارشريعت، ١/١٥٧)

جنّت کے بازار اور دیدارِ ربِّ غفّار:

جنَّت میں نیند نہیں (کیوں) کہ نیند ایک قسم کی مَوت ہے (معجم اوسط، ١/٢٦٦، حدیث: ١٩٩) اور جَنّت میں مَوت نہیں۔ جَنّتی جب جنّت میں جائیں گے ہر ایک اپنے اَعْمال کی مِقْدار سے مرتبہ پائے گا اور اُس کے فضل کی حد نہیں۔ اُنہیں دُنیا کے ایک ہفتہ کی مِقْدار کے بعد اِجازت دی جائے گی کہ اپنے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کی زِیارت کریں، عرشِ الٰہی ظاہر ہوگا اور ربّ (عَزَّوَجَلَّ) جَنّت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجلّی فرمائے گا اور جنّتیوں کے لیے مِنبر بچھائے جائیں گے، نُور کے مِنْبر، موتی کے مِنْبر، یاقُوت کے مِنْبر، زَبرجَد کے مِنْبر، سونے کے مِنْبر، چاندی کے مِنْبر اور اُن میں کا اَدْنیٰ مُشک و کافُور کے ٹِیلے پر بیٹھے گا اور اُن میں اَدْنیٰ کوئی نہیں، اپنے گُمان میں کُرسی والوں کو کچھ اپنے سے بڑھ کر نہ سمجھیں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دِیدار ایسا صاف ہوگا جیسے آفتاب اور چودھویں رات کے چاند کو ہر ایک اپنی اپنی جگہ سے دیکھتا ہے کہ ایک کا دیکھنا دوسرے کے لیے مانِع (رُکاوٹ) نہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ایک پر تجلّی فرمائے گا ان میں سے کسی کو فرمائے گا: اے فُلاں بِن فُلاں! تجھے یاد ہے، جِس دن تُو نے ایسا ایسا کیا تھا...؟! دُنیا کے بعض مَعاصِی یعنی گُناہ یاد دِلائے گا، بندہ عرض کرے گا: یا رَبّ عَزَّوَجَلَّ! کیا تُو نے مجھے

بخش نہ دیا؟ فرمائے گا: ہاں! میری مَغْفِرَت کی وُسْعَت ہی کی وَجہ سے تُو اِس مرتبے کو پہنچا، وہ سب اِسی حالت میں ہوں گے کہ اَبر چھائے گا اور اُن پر خُوشبُو برسائے گا کہ اُس کی سی خُوشبُو اُن لوگوں نے کبھی نہ پائی تھی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا کہ جاؤ اُس کی طرف جو مَیں نے تُمہارے لئے عزّت تیّار کر رکھی ہے، جو چاہو لو، پھر لوگ ایک بازار میں جائیں گے جسے ملائکہ گھیرے ہوئے ہیں۔ اُس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ اُن کی مِثْل نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سُنی اور نہ ہی قُلُوب پر اُن کا خَطرہ گُزرا۔ اُس میں سے جو چیز چاہیں گے اُن کے ساتھ کر دی جائے گی اور خرید و فروخت نہ ہو گی، جَنّتی اُس بازار میں بَاہَم ملیں گے۔ چھوٹے مرتبے والا بڑے مَرتبے والے کو دیکھے گا، اُس کا لِبَاس پسند کرے گا، ہُنُوز (ہُ۔نُوز) یعنی ابھی گُفتگو ختم بھی نہ ہوگی کہ خیال کرے گا کہ میرا لِبَاس اِس سے اچھا ہے اور یہ اِس وَجہ سے ہے کہ جَنّت میں کسی کے لیے غم نہیں۔ پھر وہاں سے اپنے اپنے مکانوں کو واپس آئیں گے۔ اُن کی بیبیاں (بیویاں) اِستقبال کریں گی، مُبارکباد دے کر کہیں گی کہ آپ واپس ہوئے اور آپ کا جَمال اُس سے بہت زائد ہے کہ ہمارے پاس سے آپ گئے تھے، جواب دیں گے کہ پَرْوَرْدْگار عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور ہمیں بیٹھنا نصیب ہوا تو ہمیں ایسا ہی ہو جانا سَزَاوار تھا۔ ("سنن الترمذي"، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء في سوق الجنۃ، الحدیث: ۲۵۵۸، ج۴، ص ۲۴۶، بہارِشریعت، ۱/ ۱۶۰) جَنّتی بَاہَم مِلنا چاہیں گے تو ایک کا تَخْت دُوسرے کے پاس چلا جائے گا ("الترغیب والترھیب"، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، الحدیث: ۱۱۵، ج۴، ص ۳۰۴، بہارِشریعت، ۱/ ۱۶۲) اور ایک رِوَایَت میں ہے کہ اِن کے پاس نہایت اَعْلٰی درجے کی سُوَارِیاں اور گھوڑے لائے جائیں گے اور اُن پر سُوَار ہو کر جہاں چاہیں گے، جائیں گے۔ ("سنن الترمذي"، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء فی صفۃ خیل الجنۃ، الحدیث: ۲۵۵۳، ج۴، ص ۲۴۴. بہارِشریعت، ۱/ ۱۶۲) سب سے کم دَرَجے کا جو جَنّتی ہے، اُس کے باغات اور

بیبیاں اور نَعیم وخُدّام اور تخت ہزار (1000) برس کی مُسافَت تک ہوں گے اور اُن میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب میں مُعَزَّز وہ ہے جو اللہ تعالٰی کے وَجہِ کریم کے دِیدار سے ہر صُبح وشام مُشَرَّف ہو گا۔ ("سنن الترمذي"، كتاب صفة الجنة، باب منه، الحديث: ۲۵۶۲، ج۴، ص۲۴۹، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۲) جب جَنّتی جَنّت میں جائیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے فرمائے گا: "کچھ اور چاہتے ہو جو تم کو دُوں" عرض کریں گے: تُونے ہمارے مُنہ روشن کئے، جَنّت میں داخِل کیا، جہنّم سے نَجات دِی، اُس وَقت پردہ کہ مخلوق پر تھا، اُٹھ جائے گا تو دیدارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے بڑھ کر اُنہیں کوئی چیز نہ ملی ہو گی۔ (صحیح المسلم، کتاب الإیمان، باب إثبات رؤیۃ المومنین في الآخرۃ... إلخ، ص۱۱۰، الحدیث: ۱۸۱، بہارِ شریعت، ۱/ ۱۶۲)

عَفو کر اور سَدا کے لیے راضی ہو جا!
گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یا رَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت کے لیے کوشش کریں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اَہلِ جَنّت کیسی کیسی اَعْلٰی نعمتوں سے بہرہ یاب ہوں گے؟ ہمیشہ کی زِندگی ملنے کے ساتھ، خُوشبو دار مَشروب، موتیوں کے خیمے، شہد و شراب کی نہروں کے کنارے لگے مَنبر، ان پہ لگے ہوئے اَعْلٰی قسم کے جنّتی گاؤ تکیے، آنکھوں کو خیرہ کردینے والے موتیوں سے مُرَصَّع تاج، اِرْد گرد جنّتی خُدّام وغِلمان کا ہجوم، ہر قسم کی فکروں سے بے نیاز ہو کر

اہلِ جنّت اپنے اَعمال کی جَزاء کے بدلے میں رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں سے لُطف اَندوز ہورہے ہوں گے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی ان عالیشان نعمتوں کو پانے کی کوشش میں لگ جائیں،حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں:یقیناً تعجُّب ہے ایسے شَخْص پر جو جنّت جیسے عالیشان مکان کے ہونے پر ایمان رکھتا ہو،اس کی تعریفوں کو سچا جانتا ہو اوراس بات کا کامل یقین رکھتا ہو کہ اس میں رہنے والے کبھی بھی موت سے ہمکنار نہیں ہوں گے،(اسے پتہ ہو کہ)جو اس(گھر)میں آجائے گا اسے دُکھ دَرْد نہیں ستائیں گے،اس میں رہنے والوں پر کبھی بھی تغیُّر نہیں آئے گا اور وہ ہمیشہ اَمَن وسُکُون سے رہیں گے،یہ سب جاننے کے باوُجُود بھی وہ ایسے گھر میں دل لگاتا ہو جو آخرِ کار اُجڑنے والا ہے،جس کا عیش زوال پزیر(ختم ہونے والا)ہے،خُدا کی قسم!اگر جنّت میں صِرف موت سے بے خوفی ہوتی،اِنسان بُھوک،پیاس اور تمام حوادِثات سے بے خوف ہی رہ سکتا اور دیگر اِنْعامات نہ ہوتے تب بھی وہ جنّت اس لائق تھی کہ اس کے لیے دُنیا کو چھوڑ دیا جائے اور اس پر ایسی چیز کو ترجیح نہ دی جاتی جو لُٹ جانیوالی اور مِٹ جانیوالی ہے چہ جائیکہ جنّت میں رہنے والے بے خوف بادشاہوں کی طرح ہوں،رَنگارنگ مَسرتوں،راحتوں سے ہمکنار ہوں،ہر خواہش کو پانے والے ہوں،ہر روز عرشِ اَعْظم کے قُرب میں جانے والے ہوں،رَبِّ ذُوالْمِنَن(اِحسان فرمانے والے رَبّ)کا دیدار کرنے والے ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایسی بے مثال نگاہوں سے دیکھنے والے ہوں کہ جس نگاہ سے وہ جنّت کی نعمتوں کو نہیں دیکھا کرتے تھے، وہ ان نعمتوں سے پھرنے والے نہ ہوں،ہمیشہ اِنہی نعمتوں میں رہیں،اوران کے زَوال سے امن میں ہوں۔ (مکاشفۃ القلوب،ص ۲۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کِس قَدَر حیرت بالائے حَیرت ہے کہ اگر ہمارا کوئی پڑوسی یا عزیز بُلند وبالا کوٹھی تیّار کرلے یا بہترین کار (CAR) خریدے یا کسی بھی صُورت اپنی دُنیاوی آسائش کا مِعْیار بُلند کرلے تو ہم فوراً اُس سے آگے بڑھنے کی جُستَجُو میں مگن ہو جاتے ہیں، ایک دُھن سی لگ جاتی ہے۔ لیکن ہائے افسوس! کہ ہم مُتّقی وپرہیز گار بندوں کو دیکھ کر یہ تمنّا کیوں نہیں کرتے کہ جس طرح یہ جَنّت کے دَرَجوں کی بُلندی کی طرف بڑھ رہا ہے، میں بھی اسی طرح کوشش کروں، میں بھی نمازِ باجماعت کا پابند بنوں، تلاوت کروں، سُنّتوں کا پَیکر بَنُوں، مَدَنی اِنعامات کا عامل ومَدَنی قافِلوں میں سفر کا پابند بنوں، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں اَوّل تا آخر شِرکت کروں۔ یاد رکھئے! جس طرح ظاہِری عِبادات و حُسنِ اَخلاق کے اِعتِبار سے لوگوں کو مُختلف دَرجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اسی طرح اَجْر و ثواب کے دَرَجوں کی بھی تقسیم ہے، لہٰذا اگر ہم سب سے اَعْلٰی دَرَجہ حاصِل کرنے کی تمنّا رکھتے ہیں تو اس کے لئے بھرپُور کوشش کرنی ہوگی۔ چُنانچہ پارہ4 سُوْرَۂ اٰلِ عِمْران کی آیت نمبر133 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ﴿۱۳۳﴾	تَرجَمۂ کنزالایمان: اور دوڑو اپنے ربّ کی بخشش اور ایسی جَنّت کی طرف جس کی چَوڑان (یعنی چوڑائی) میں سب آسمان وزمین آجائیں، پرہیز گاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

صَدْرُالاَفاضل مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: دوڑو سے مُراد توبہ، اَدائے فرائض وطاعات و اِخلاص والے عمل اختیار کرکے (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے گُناہوں سے توبہ کرتے ہوئے، فرائض مَثَلًا نماز وروزہ وغیرہ اور دِیگر اَحْکاماتِ شَرعِیّہ پر اِخلاص

کے ساتھ عَمَل کے ذَرِیعے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بخشش اور جنّت کی طرف دوڑو کہ یہ راستے جنّت کی طرف لے جاتے ہیں)

کل نارِ جہنّم سے حسَن امن و اماں ہو
اس مالکِ فردوس پہ صدَقے ہوں جو ہم آج

(ذوقِ نعت، ص۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نیک اَعْمال کو جنّت تک پہنچنے کے راستے قرار دیا گیا ہے اور یقیناً ہم میں سے ہر ایک کی یہ خواہش ہو گی کہ جنّت کی عالیشان نعمتوں اور اس کے باغات کی سیر سے ہم مُستفید ہوں، تو یاد رکھئے! کہ نیک اعمال جنّت تک پہنچانے کے لیے پُل کا کردار اَدا کرتے ہیں۔ تو ہمیں بھی نیک اَعْمال کی کثرت کرنی چاہیے!

نوافل کی کثرت:

منقول ہے کہ حَضْرتِ سَیِّدُنا اَزہَر بن مُغِیث رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو کہ نہایت عِبادت گُزار تھے، فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک ایسی عورت کو دیکھا جو دُنیا کی عورتوں کی طرح نہ تھی۔ تو میں نے اُس سے پُوچھا کہ تم کون ہو؟ اُس نے جواب دیا: "میں جنّت کی حُور ہوں" یہ سُن کر میں نے اُس سے کہا: میرے ساتھ شادی کر لو، اُس نے کہا: میرے مالک کے پاس شادی کا پیغام بھیج دو اور میرا مَہر ادا کر دو میں نے پُوچھا: تمہارا مَہر کیا ہے؟ تو اُس نے کہا: رات میں دیر تک نماز پڑھنا۔ المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح ۱۸۷، (جَنّت میں لے جانے والے اعمال، ص ۱۴۸)

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا
ہم مُفْلِس کیا مَول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

(حدائقِ بخشش،ص ۱۸۶)

اِستغفار کی فضیلت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِشراق، چاشت اور تہجُّد کے نوافل اَدا کیجئے اور خُود کو جنَّت کا حقدار بنایئے۔ تھوڑی سی زَبان چلایئے، **اَسْتَغْفِرُ اللہَ الْعَظِیْم** زَبان پرلایئے اور جنَّت کی حُوریں پایئے۔ چُنانچِہ ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 40 سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی۔ ایک بار دُعا کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری رَحمت سے مجھے جو کچھ جنَّت میں ملنے والا ہے اس کی کوئی جھلک دنیا میں بھی دکھادے۔ ابھی دُعا جاری تھی کہ یک دَم محراب شَق ہوئی اور اس میں سے ایک حسینہ و جمیلہ حُور برآمد ہوئی، اُس نے کہا کہ تجھے جنَّت میں مجھ جیسی100 حُوریں عنایت کی جائیں گی، جن میں ہر ایک کی 100،100 خادِمائیں اور ہر خادِمہ کی 100,100 کنیزیں ہونگی اور ہر کنیز پر 100,100 ناظِمائیں (یعنی انتِظام کرنے والیاں) ہونگی۔ یہ سُن کر وہ بُزُرگ خوشی کے مارے جھوم اُٹھے اور سُوال کیا: کیا کسی کو جنَّت میں مجھ سے زیادہ بھی ملے گا؟ جواب ملا: اِتنا تو ہر اُس عام جنّتی کو ملے گا جو صُبح وشام **اَسْتَغْفِرُ اللہَ الْعَظِیْم** پڑھ لیا کرتا ہے۔

(رَوْضُ الرَّیاحِین ص ۵۵، از غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۹۸)

یہ مَرحمتیں کہ کچی مَتیں، نہ چھوڑیں لَتیں، نہ اپنی گتیں
قُصور کریں اور ان سے بھریں قَصُورِ جناں تمہارے لیے

(حدائقِ بخشش، ص ۳۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہر وہ شَخْص جو صبح وشام اِستغفار پڑھے گا تو اسے

جنّتی حوریں ملیں گی۔ اسی طرح جنت میں داخلے اور وہاں اَعْلیٰ مَراتِب پانے کا ذریعہ بننے والے اعمال میں سے ایک عمل **سلام** کو عام کرنا اور **کھانا کھلانا** ہے، **سلام** کو عام کرنے اور دوسروں کو اپنے خوانِ جُود (اپنے پاس) سے کچھ نہ کچھ عطا کرتے رہنے کی عادت بنانے سے جہاں انسان کے وَقار کو چار چاند لگتے ہیں، وہیں ایسا شَخْص ان خُوش نصیبوں میں بھی شامل ہو جاتا ہے جن کے لیے جنّت کی نوید (یعنی خوشخبری) ہے۔ چُنانچہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: **سَلام** کو عام کرو اور **کھانا** کھلاؤ جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔"

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام، حدیث ۴۸۹، ج ۱، ص ۳۵۲)

سُنَّتیں اپنا کے حاصل بھائیو! رَحمتِ مَولیٰ سے جنَّت کیجئے!

(وسائلِ بخشش، ص ۵۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی طرح قُدرت ہونے کے باوُجود **بدلہ نہ لینا** بھی ایسا عمل ہے کہ اس سے نہ صِرف محبتوں کے رشتے قائم و دائم رہتے ہیں بلکہ روزِ قِیامت عزتوں کی مِعْراج بھی نصیب ہو گی۔ حدیثِ پاک میں ہے: "جو بدلہ لینے پر قادر ہونے کے باوُجود **غُصّہ پی** لے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُسے لوگوں کے سامنے بُلائے گا تاکہ اس کو اِخْتیار دے کہ **جنَّت** کی حُوروں میں سے جسے چاہے پسند کر لے۔" (ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحلم، حدیث ۴۱۸۶، ج ۴، ص ۴۶۲) **یقیناً کل قِیامت** کے سخت آزمائش والے دن میں جب کسی کو بُلا کے اللہ عَزَّ وَجَلَّ اِنْعامات و اِکْرامات سے نوازے اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔

بِلا حساب ہو جنّت میں داخِلہ یارَبّ! پڑوس خُلد میں سَرور کا ہو عَطا یارَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص ۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی طرح نیکیاں بڑھانے اور آخرت کا ثواب کمانے کیلئے **قرآنِ پاک** کی **تلاوت** کی بھی عادت بنانی چاہیے، یقیناً اس کے سبب جہاں رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کُھلتے ہیں وہیں حدیثِ پاک میں جنّت کے اَعْلٰی مرتبے پانے کی نوید بھی ہے۔ فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: ”قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنّت کے دَرَجات طے کرتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تُو دُنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا تُو جہاں آخری آیت پڑھے گا وہیں تیرا ٹھکانا ہو گا۔“(سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب استحباب الترتیل فی القراء ۃ، حدیث ۱۴۶۴، ج ۲، ص ۱۰۴)

شاد ہے فردوس یعنی ایک دن
قسمتِ خُدام ہو ہی جائے گا

(حدائقِ بخشش، ص ۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ دُنیا میں ٹھہر ٹھہر کر دُرُست طریقے سے قرآنِ پاک پڑھنے والے کے وارے ہی نِیارے ہیں۔ ایسے شَخْص سے کہا جائے گا کہ قُرآن پڑھتے جاؤ اور جنّت میں اپنے بُلند مَراتب بڑھاتے جاؤ، اس لیے ہمیں بھی زِیادہ سے زِیادہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جو اسلامی بھائی دُرُست تَلَفُّظ کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھنا نہیں جانتے ان کی خدمت میں مَدَنی التجاء ہے کہ آج ہی دُرُست قرآنِ پاک سیکھنے کے لیے کمربستہ ہو جائیے، اس کا بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے تَحْت مُختلف جگہوں پر ہونے والے پورے ماہِ رمضان وآخری عشرے کے اِجتماعی

اِعْتِکاف میں شریک ہونا بھی ہے۔

اعتکاف کی ترغیب:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے جہاں اس مُقدَّس مہینے کے آخری عشرے کا اِعْتِکاف کرنے کی سعادت ملے گی، وہیں عِلْمِ دین کا ڈھیروں ڈھیر ذَخِیرہ حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ قرآنِ پاک صحیح تَلَفُّظ سے پڑھنا بھی سیکھ جائیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ۔ اِعْتِکاف کے بے شُمار فضائل ہیں، چُنانچہ مدینے کا تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ گوہر نشان ہے: جو شَخْص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضاو خُوشنودی کیلئے ایک دن کا اِعْتِکاف کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اور جہنّم کے درمیان 3 خَندَقیں حائل کر دے گا جن کی مَسافَت مَشْرِق و مغرِب کے فاصلے سے بھی زِیادہ ہوگی۔" (الدرالمنثور ج ۱ ص۴۸۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجیے! کہ جو شَخْص اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کے لیے ایک دن کا اِعْتِکاف کرے گا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کے اور جَہنَّم کے درمیان 3 خَنْدقیں حائل کر دے گا تو جو شَخْص رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عشرے میں اِعْتِکاف کرے گا اسے کیسے کیسے اِنْعامات و اِکْرامات سے نوازا جائے گا، کیونکہ رَمَضان میں تو نیکیوں کا ثواب کئی گُنا بڑھ جاتا ہے۔ اس لیے زِندگی کے اس مَوقع سے فائدہ اُٹھایئے اور رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عشرے میں سُنَّت اعتکاف کے لیے تیار ہو جایئے۔ بلکہ آج ہی سے اِعْتِکاف کرنے کی سعادت حاصل کیجئے اور ثوابِ عظیم کے حق دار بن جایئے!

رحمتیں لوٹنے کے لیے آؤ تم ۔۔۔ مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعْتِکاف
سُنَّتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم ۔۔۔ مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعْتِکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ　وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ　وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جَلْد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (1)

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار

بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سَلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (2)

1… فردوس الاخبار، ج ۲/ ۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰

2… معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: ''بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً''[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم

---

1 … بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۴۶۲/۲، حدیث: ۳۴۶۱

دوں گا اور بُرائی سے مَنع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن اور نماز کا شیدائی

حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مُجاہدات اور عِبادات کا ذِکر کرتے ہوئے شَمعِ رِسالت کے دو پروانوں کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کسی غزوہ میں گئے، واپسی پر ہم پہاڑی عَلاقے سے گُزرے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہاں قِیام کا حکم فرمایا۔ سب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آرام کی خاطِر وہاں ٹھہر گئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: آج رات تم میں سے کون پہرہ دے گا؟ ایک مُہاجِر اور ایک اَنصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کھڑے ہوئے اور عَرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ سَعادَت ہم حاصِل کرنا چاہتے ہیں، ہمیں قَبول فرمالیجئے۔ چُنانچہ وہ دونوں اِجازت پاکر پہرہ دینے کے لئے تیّار ہوگئے، دونوں نے مشورہ کِیا اور اَنصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ہم ایسا کرتے ہیں کہ آدھی رات ہم میں سے ایک پہرہ دے گا اور دوسرا سوجائے گا، پھر بقیہ آدھی رات دوسرا پہرہ دے گا اور پہلا سو جائے گا، لہٰذا آپ آرام فرمائیں، میں جاگتا ہوں پھر آپ پہرہ دینا، پس مُہاجِر صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ آرام فرمانے لگے اور اَنصاری

صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پہرہ دینے کے لئے تیّار ہوگئے۔کچھ دیر کے بعد انہوں نے نماز پڑھنا شُروع کر دی اور سورۂ کَہف کی قِراءَت کرنے لگے۔دُشمنوں کی طرف سے ایک شَخُص آیا اوراس نے پہاڑی پر چڑھ کر دیکھاتو اسے ایک شَخُص نماز پڑھتاہوا دِکھائی دِیا،اُس نے کمان پر تیِر چڑھایا اور نِشانہ باندھ کر اُس صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر تیِر چلا دِیا،تیِر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جِسْم میں پیوست ہو گیا،لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کوئی حرکت نہ کی اور نماز میں مشغول رہے،اُس ظالِم نے دُوسرا تیِر مارا،وہ بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جِسْمِ اَقْدَس میں اُتر گیا،لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نمازنہ توڑی پھراُس نے تیسرا تیِر مارا،وہ بھی سیدھا آیا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو زخمی کرتا ہوا جِسْم میں پیوست ہو گیا۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رُکوع وسُجُود کئے اور نماز مکمل کرنے کے بعد اپنے رفیق کو جگایا۔جب اُس کا فر نے دیکھا کہ یہاں یہ اکیلا نہیں بلکہ اِس کے رُفَقاء(ساتھی) بھی قریب ہی موجود ہیں تو وہ فوراً بھاگ گیا۔مُہاجِر صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے رفیق(ساتھی) کی یہ حالت دیکھی توجلدی جلدی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جِسْم سے تیِر نکالے اور پُوچھا:جب آپ پر دُشمن نے حملہ کِیاتو آپ نے مجھے جگایا کیوں نہیں؟ اِس پر قرآن ونماز کے شیدائی اُس اَنْصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب دِیا:میں نے نماز میں ایک سُورت شُروع کی ہوئی تھی میں نے یہ گوارانہ کِیا کہ سُورت کوادھورا چھوڑ کر نماز توڑ ڈالوں،خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم!اگر مجھے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پہرے کی ذِمّہ داری نہ دی ہوتی تو میں اپنی جان دے دیتا لیکن سُورت کو ضرور مکمل کرتا،لیکن مجھے حُضُور سراپا نُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پہرہ دینے کا حکم فرمایا تھا اِس لئے میری ذِمّہ داری تھی کہ اِس کو اَحْسَن طریقے سے سرانجام دوں۔جب میں نے دیکھا کہ میں بہت زیادہ زخمی ہو گیاہوں تو اِسی احساسِ ذِمّہ داری کی وجہ سے نماز کو مُخْتَصَر کر دِیا اورآپ کو جگادِیا تاکہ دُشمن

مزید حملہ نہ کر سکے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! قُربان جایئے! اُن پاک ہستیوں کو نماز و قرآن سے کیسی مَحَبَّت و لگن تھی کہ جان کی پروانہ کی اور نماز میں مشغول رہے اور ایک ہم ہیں کہ اَوّل تو نماز پڑھتے ہی نہیں اور اگر پڑھ بھی لیں تو گھر بار یا کاروبار کی فِکْر سر پہ ایسی سُوار ہوتی ہے کہ نہایت جلدی جلدی نماز ادا کرتے ہوئے گویا اُسے سر سے اُتارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! جلد بازی میں نماز پڑھنے کی وجہ سے عُمُوماً نماز میں ایسی غَلَطیاں بھی ہو جاتی ہیں جن کی وجہ سے نماز ضائع ہو جاتی ہے۔ چُنانچہ،

حضرتِ سَیِّدُنا حُذَیْفہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک شَخْص کو دیکھا جو نَماز پڑھتے ہوئے رُکوع اور سُجُود پورے ادا نہیں کرتا تھا۔ اُس سے فرمایا: تم نے جو نماز پڑھی اگر اِسی نماز کی حالت میں اِنتِقال کر جاؤ تو حضرتِ سَیِّدُنا محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقہ پر تمہاری موت واقع نہیں ہوگی۔[2] ایک اور رِوایت میں یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پُوچھا: تم کب سے اِس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اُس نے کہا، چالیس (40) سال سے۔ فرمایا: تم نے چالیس (40) سال سے بِالکل نماز ہی نہیں پڑھی اور اگر اِسی حالت میں تمہیں موت آگئی تو دِیْنِ محمدی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نہیں مَرو گے۔[3]

اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ! اللہ تعالٰی ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔

خدایا برُے خاتمے سے بچا لے

1... عُیُونُ الحکایات، حصہ اوّل، ص ۳۳

2... بخاری، کتاب الاذان، باب اذا لم یتم الرکوع، ۱/۲۷۷، حدیث: ۷۹۱

3... نسائی، کتاب السھو، باب تطفیف الصلوۃ، ص ۲۲۵، حدیث: ۱۳۰۹

گنہگار ہے جاں بَلب یاالٰہی

(وسائلِ بخشش)

اٰمین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُکون واِطمینان سے نماز پڑھنے کی تعلیم

حضرت سَیِّدُنا ابُو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروِی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں تشریف لائے ، ایک شخص آیا اور اُس نے نماز پڑھی پھر نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضِر ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کا جواب دِیا اور اِرشاد فرمایا: جاؤ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز (دُرُست) نہیں پڑھی، چُنانچہ وہ گیا اور اِسی طرح نماز پڑھی ، پھر نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضِر ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام کِیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کا جواب دِیا اور اِرشاد فرمایا: جاؤ جاکر نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی، اِس طرح 3 مرتبہ ہوا تو اُس شخص نے عرض کی: اُس ذات کی قسم! جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! مجھے ایسی ہی نماز آتی ہے ، آپ ہی مجھے سِکھا دیجئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر اِتنا قرآن پڑھو جِتنا آسانی سے پڑھ سکو پھر اِطمینان سے رُکوع کرو، پھر رُکوع سے سر اُٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر اِطمینان سے سجدہ کرو پھر سر اُٹھا کر اِطمینان سے بیٹھ جاؤ اور پُوری نماز اِسی طرح مکمل کرو۔[1]

---

1 . . . بخاری، کتاب الاذان، باب وجوب القراءۃ . . . الخ، ۱/ ۱۵۲ ، حدیث ۷۵۷

نَمازوں میں مجھے ہرگز نہ ہو سُستی کبھی آقا
پڑھوں پانچوں نَمازیں باجماعت یارسولَ اللہ
(وسائلِ بخشش)

اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ واجب رہ جانے کی وجہ سے نماز کو لوٹانا واجب ہے۔خیال رہے کہ بھول کر واجب چھوٹ جانے پر سجدۂ سہو واجب ہے اور عمدًا (یعنی جان بوجھ کر) چھوڑنے سے نماز لوٹانا واجب۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز میں تَعدِیلِ اَرْکان،یعنی اِطمینان سے ادا کرنا واجب ہے۔ کیونکہ وہ بُزرگ جلدی سے ادا کرکے آگئے تھے، اِسی لئے نماز دوبارہ پڑھوائی گئی، یعنی ہر دفعہ وہ نماز پڑھ کر آتے، سلام عرض کرتے اور لَوٹا دِیئے جاتے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پہلی ہی دفعہ اُنہیں نماز کا طریقہ نہ سکھایا بلکہ کئی بار پڑھوا کر پھر بتایا تاکہ یہ واقعہ اُنہیں یاد رہے اور مسئلہ خوب حِفْظ ہو جائے کیونکہ جو چیز مَشَقَّت و اِنتظار سے ملتی ہے وہ دل میں بیٹھ جاتی ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک اور اِس کی شرح سے معلوم ہوا کہ نماز ٹھہر ٹھہر کر نہایت ہی سُکون و اِطمینان سے ادا کرنی چاہئے۔ حدیثِ پاک میں جو فرمایا گیا کہ **"اِطمینان سے رُکوع کرو پھر رُکوع سے سر اُٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر اِطمینان سے سجدہ کرو پھر سر اُٹھا کر اِطمینان سے بیٹھ جاؤ"** اِسی کا نام تَعدِیلِ اَرْکان ہے۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد اَمجَد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: تَعدِیلِ اَرْکان یعنی رُکوع و سُجُود و قومہ و جلسہ (رُکوع سے کھڑے ہونے اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے) میں کم از کم ایک بار "سُبْحٰنَ اللہ" کہنے کی قدر (مقدار)

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۲/ ۱۲ ملخصًا وملتقطًا

ٹھہرنا (واجب ہے) تَعدِیلِ اَرکان بھول گیا (تو) سجدۂ سہو واجب ہے۔[1] بہر حال وُضُو و غُسل کے دُرُست طریقے کے ساتھ ساتھ نماز کے واجِبات، مکروہات، مُفسِدات (نماز کو توڑنے والی چیزیں) اور دیگر ضروری مسائل کی معلومات ہونی چاہیے تاکہ ہماری نمازیں خراب اور ضائع نہ ہوں، کیونکہ ہر عاقل و بالغ مُسَلمان پر جس طرح نماز پڑھنا فرض ہے اِسی طرح حسبِ حال نماز کے مسائل سیکھنا بھی فرض ہے۔

کتاب "نماز کے اَحکام" کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مُسلمانوں کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت نماز کے مسائل کے بارے میں 499 صفحات پر مشتمل نہایت ہی آسان کتاب بنام **"نماز کے اَحکام"** تالیف فرمائی ہے۔ یہ کتاب در حقیقت امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تحریر کردہ بارہ (12) رسائل کا مجموعہ ہے جو کہ یقیناً اُمّتِ مُسلِمہ کے لئے ایک عظیم تحفہ ہے۔ اِس میں وُضُو و غُسل کے طریقے سے لے کر نماز کا طریقہ، اُس کے فضائل، فرائض، واجبات، سُنّتیں، مکروہات اور مُفسِدات تک کا ذکر کیا گیا ہے۔ عِلاوہ ازیں قضا نمازوں کا طریقہ، اذان اور جوابِ اذان کے کلمات و فضائل، نمازِ سَفَر، نمازِ عید، نمازِ جنازہ کا طریقہ اور اس سے مُتعَلِّق ضروری مسائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ بِلا شُبہ یہ کتاب ہر گھر کی ضرورت ہے لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ مکتبۃ المدینہ سے اِس کتاب کو ھدِیّۃً حاصِل کر کے نہ صرف خُود اِس کا مُطالعہ کیجئے بلکہ اپنے گھر کے دِیگر افراد کو بھی اِس کے مُطالعے کی ترغیب دلائیے۔ اسلامی بہنوں کے لئے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ کی کتاب **"اسلامی بہنوں کی نماز"** بہت ہی زبردست کتاب

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصّہ سوم، ۱/ ۵۱۸، حصّہ چہارم، ۱/ ۷۱۱

ہے، اسے اسلامی بہنوں کو پڑھنا بے حد ضروری ہے۔

افسوس فی زمانہ دُنیاوی عُلُوم و فُنُون سیکھنے کے لئے تو بہت کوشش کی جاتی اور اِس کی خاطِر وقت اور مال کی بڑی سے بڑی قُربانی بھی دی جاتی ہے مگر نماز جو کہ دِین کا سُتُون ہے، اِس کے مسائل سیکھنے کے لئے کوئی کوشش نہیں کی جاتی، عَیْن مُمکن ہے کہ علمِ دین سے مَحرُومی اور جلد بازی کی وجہ سے ہماری نمازیں ضائع ہو جاتی ہوں اور ہمیں پتا بھی نہ چلتا ہو۔ ہمارے اَسْلاف و بُزرگانِ دِین کو نمازوں سے دِلی لگاؤ ہوا کرتا تھا۔ وہ حضرات نماز کے تمام تر آداب کا خیال رکھتے ہوئے فرائض تو فرائض، نوافل بھی نہایت ہی سُکون و اِطمینان کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ آیئے ترغیب کے لئے اِس ضمن میں بُزرگانِ دِین کے تین (3) واقعات سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

﴿1﴾ اعلیٰ حضرت کی نماز

حضرت مولانا محمد حسین چشتی نِظامی فَخْری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جنہیں چند سال اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کے فتاوٰی لکھنے کی خدمت حاصِل رہی، آپ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تمام عُمر لازمی طور پر جماعت سے نماز پڑھی اور کیسی ہی گرمی کیوں نہ ہو ہمیشہ دَستار (عمامے) اور **اَنْگَرْکھے** (کُرتے کے اوپر سے پہننے والی ایک پوشاک) کے ساتھ نماز پڑھا کرتے (یعنی نماز کے لئے لباس میں بھی خُصُوصی اِہتمام فرماتے)۔ خُصُوصاً فرض نماز تو صِرف ٹوپی اور کُرتے کے ساتھ کبھی بھی ادا نہ کی۔ مزید فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جس قدر اِحتیاط سے نماز پڑھتے تھے، آج کل یہ بات نظر نہیں آتی۔ ہمیشہ میری دو رکعت ان کی ایک رکعت میں ہوتی تھی اور دوسرے لوگ میری چار رکعت میں

کم سے کم چھ (6) رکعت بلکہ آٹھ (8) رکعت بھی پڑھ لیا کرتے تھے۔[1]

ہو جائیں مولا مسجدیں آباد سب کی سب
سب کو نمازی دے بنا یا ربِّ مصطفٰے
(وسائلِ بخشش)

﴿2﴾ وہ لکڑی کہاں ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا ابُو الاَحْوص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مَنْصُور بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پڑوسن نے اپنے والد صاحب سے پُوچھا: اَبّا جان! حضرتِ سیِّدُنا مَنْصُور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چھت پر ایک لکڑی تھی وہ کہاں گئی؟ اُنہوں نے بتایا: بیٹا! وہ (لکڑی نہیں تھی بلکہ خود) حضرتِ سیِّدُنا مَنْصُور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے جو رات کو قِیام کیا کرتے تھے۔[2] اِنہی کے بارے میں حضرتِ سیِّدُنا عَلاء بن سالِم عَبدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مَنْصُور بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی چھت پر نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اِنتقال ہو گیا تو ایک لڑکے نے اپنی ماں سے پُوچھا: امّی جان! فُلاں کی چھت پر کھجور کا تَنا تھا وہ دِکھائی نہیں دے رہا؟ ماں نے کہا: بیٹا! وہ کوئی تَنا نہیں تھا بلکہ حضرتِ سیِّدُنا مَنْصُور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر تھے جو (عبادت کیا کرتے تھے اور اب) اِنتقال فرما گئے ہیں۔[3]

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

1...حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۱۵۳ بتغیر

2...حلیۃ الاولیاء، منصور بن معتمر، ص ۴۶، رقم: ۶۲۶۹

3...حلیۃ الاولیاء، منصور بن معتمر، ص ۴۶، رقم: ۶۲۶۰

(وسائلِ بخشش)

﴿3﴾ حضرتِ سَیِّدُنا حاتِمِ اَصَمّ رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ کی نماز

حضرت سَیِّدُنا حاتِمِ اَصَمّ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مرتبہ حضرت عاصِم بن یُوسُف مُحَدِّث رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُلاقات کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت عاصِم بن یُوسُف رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُن سے فرمایا کہ اے حاتِم! کیا آپ نماز اچھی طرح ادا کرتے ہیں؟ تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت عاصِم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پُوچھا: آپ بتایئے کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ تو حضرت حاتِم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت قریب ہو جاتا ہے تو میں نہایت ہی کامِل و مکمل طریقے سے وُضُو کرتا ہوں۔ پھر نماز کا وقت آجانے پر جب مُصَلّٰے پر قدم رکھتا ہوں تو اِس طرح کھڑا ہوتا ہوں کہ میرے بدن کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر برقرار ہوجاتا ہے پھر میں اپنے دل میں یہ تصوُّر جماتا ہوں کہ خانۂ کعبہ میرے دونوں بھنوؤں کے درمیان اور مقامِ ابراہیم میرے سینے کے سامنے ہے پھر میں اپنے دل میں یہ یقین رکھتے ہوئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری ظاہری حالت اور میرے دل میں چھپے ہوئے تمام خیالات کو جانتا ہے اس طرح کھڑا ہوتا ہوں کہ گویا پُل صراط پر میرے قدم ہیں اور جنّت میری دائیں جانِب اور جہنم میری بائیں جانِب اور مَلَکُ الْمَوْت میرے پیچھے ہیں اور گویا یہی نماز میری زندگی کی آخری نماز ہے، اس کے بعد تکبیرِ تحریمہ نہایت ہی اِخلاص کے ساتھ کہتا ہوں پھر انتہائی تدبُّر اور غور و فکر کے ساتھ قِراءت کرتا ہوں، پھر نہایت ہی تواضُع کے ساتھ رُکوع اور گڑ گڑاتے ہوئے اِنکساری کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں۔ پھر اسی طرح پوری نماز نہایت ہی خُضُوع و خُشُوع کے ساتھ ادا کرتا ہوں یہ سُن

کر حضرت عاصِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حیرت کے ساتھ پُوچھا کہ اے حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! کیا واقعی آپ ہمیشہ اور ہر وقت اسی طرح سے نماز پڑھتے ہیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دِیا کہ جی ہاں! تیس (30) برس سے میں ہمیشہ اور ہر وقت اسی طرح ہر نماز ادا کرتا ہوں۔[1]

اَوقات کے اندر ہی پڑھوں ساری نمازیں
اللہ! عبادت میں مِرے دل کو لگا دے

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین کس قدر خُشوع و خُضُوع، ذَوق و شوق اور یکسوئی کے ساتھ طویل نمازیں پڑھا کرتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ اگر نماز پڑھنے کی سَعادَت مل بھی جائے تو نہایت سُستی، کاہلی اور بے توجُّہی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے نماز ادا کرتے ہیں جس کی وجہ سے خُشُوع و خُضُوع سِرے سے حاصِل ہی نہیں ہو پاتا۔

کس رُکن میں کہاں نظر ہونی چاہئے؟

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مولانا سَیِّد ایُّوب علی رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ (ایک روز) بعد نمازِ ظہر اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد میں وظیفہ پڑھ رہے تھے کہ ایک اجنبی صاحب نے سامنے آکر نِیَّت باندھی۔ جب رُکوع کیا تو گردن اُٹھائے ہوئے سجدہ گاہ کو دیکھتے رہے۔ فارغ ہونے پر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پاس بُلا کر دریافت کیا کہ رُکوع کی حالت میں اِس قدر گردن آپ نے

---

1 ...روح البیان، ۱/ ۳۳

کیوں اُٹھائی تھی ؟اُنہوں نے عرض کیا حُضُور سجدے کی جگہ کو دیکھ رہا تھا تو فرمایا سجدہ میں کیا کیجئے گا(یعنی ہر حالت میں سجدہ کی جگہ پر نظر نہیں ہونی چاہئے) پھر فرمایا: بحالتِ قِیام ، نظر سجدہ گاہ پر اور بحالتِ رُکوع پاؤں کی انگلیوں پر اور بحالتِ تسمیع(رُکوع سے کھڑے ہوکر)سینہ پر اور بحالتِ سُجُود ناک پر اور بحالتِ قُعُود(اَلتَّحِیَّات وغیرہ پڑھتے ہوئے) اپنی گود پر نظر رکھنی چاہئے نیز سلام پھیرتے وقت کاتِبِیْن (اعمال لکھنے والے فرشتوں)کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے شانوں (کندھوں) پر نظر ہونی چاہئے۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے سے گُریز کرنا چاہئے۔ یاد رکھئے! نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے سے توجُّہ بٹتی ہے اور دل نماز کے بجائے دُوسری چیزوں میں مشغول ہوجاتا ہے،شاید اسی وجہ سے نماز پڑھنے کے باوُجُود نہ توہمیں اس کی لذّت محسوس ہوتی ہے اور نہ ہی دل میں اس کا حقیقی شوق پیدا ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں معمولی سر درد یا ہلکی پھلکی بیماری یا صرف سُستی اور کاہلی کی وجہ سے آئے دِن ہماری نمازیں قضا ہو جاتی ہیں بلکہ بعض ایسے لوگ بھی ہیں کہ جب اُن کی ایک یا چند ایک نمازیں رہ جائیں تو ہفتوں ہفتوں بلکہ مہینوں مہینوں تک جان بوجھ کر نماز چھوڑ دیتے ہیں اور اگر کوئی اسلامی بھائی اُن پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے نمازوں کی ترغیب دِلائے تو کہتے ہیں "اب اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اگلے جمعہ سے دوبارہ نمازیں پڑھنا شُروع کروں گا یا رمضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کروں گا"یوں گویا کسی قسم کی شرم وجِھجک کے بِغیر بڑی بہادری کے ساتھ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات کا اِقرار کیا جاتا ہے کہ نمازیں ترک کرنے کا یہ کبیرہ گُناہ،میں جُمعہ کے دن تک یا رمضانُ المبارک تک مُسلسل جاری رکھوں گا۔یقیناً یہ سب کچھ خوفِ خدا اور شوقِ عِبادت نہ ہونے کا وبال ہے ورنہ جس کے دِل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا

---

1 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت،۱/ ۳۰۳بتغیر

خوف اور عِبادت کا ذَوق وشوق ہوتا ہے وہ ہر حال میں نمازوں کی پابندی کرتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے بچتا ہے۔ ہمارے اَسلاف وبُزرگانِ دِیْن شدید بیماری، ضَعِیْفُ العُمری یا بہت زیادہ جِسمانی کمزوری کے باوُجود بھی نمازوں سے غفلت نہ کِیا کرتے تھے بلکہ جب تک کوئی شَرْعی مجبوری نہ ہوتی نمازِ باجماعت کی پابندی کِیا کرتے تھے۔ جیسا کہ

بیماری کے باوُجود نماز کی ادائیگی

حضرتِ سَیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کہتے ہیں: ہمیں حضرتِ سَیِّدُنا طلحہ بن مَصْرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں اُن کے پڑوسی نے بتایا کہ وہ بیمار ہیں۔ ہم عیادت کے لئے گئے تو حضرتِ سَیِّدُنا زُبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے کہا: "اُٹھئے! نماز پڑھ لیجئے، مجھے معلوم ہے کہ آپ نماز سے مَحَبَّت کرتے ہیں۔" یہ سُنتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ (1)

نمازِ باجماعت کی بے مثال پابندی

حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم بن عَرْعَرَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا یحییٰ بن قَطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان جب حضرتِ سَیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر کرتے تو فرماتے: وہ بہت عِبادت گُزار تھے اور نمازِ باجماعت اور پہلی صَف کی پابندی کِیا کرتے تھے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسلام کی نشانی (یعنی نہایت ضَعِیفُ العُمر) تھے اور آپ دیوار کا سہارا لیتے لیتے پہلی صف تک پہنچ جایا کرتے تھے۔ (2)

1...حلیۃ الاولیاء، طلحۃ بن مصرف، ۵/۲۱، رقم: ۶۱۷۱

2...حلیۃ الاولیاء، سلیمان الاعمش، ۵/۵۸، رقم: ۶۳۱۰

میں ساتھ جماعت کے پڑھوں ساری نَمازیں
اللہ! عبادت میں مِرے دل کو لگا دے

(وسائلِ بخشش)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه ایک مرتبہ سخت بیمار ہوئے، بالآخر آپریشن کا طے ہوا۔ چُنانچہ 21 دسمبر 2002ء کو راجپوتانہ اسپتال (حیدرآباد) میں داخِل (Admitte) ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب نے دوپہر یا شام کو آپریشن کا وقت دینا چاہا تو فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ میری کوئی نماز بے ہوشی میں رہ نہ جائے۔ لہٰذا نمازِ عِشاء کے بعد کا طے ہوا۔ آپریشن سے پہلے دونوں ہاتھ ٹیبل کے اطراف میں باندھ دیئے گئے اور بعد میں جیسے ہی کھولے گئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه نے فوراً ہی قِیامِ نماز کی طرح باندھ لئے۔ ابھی نیم بے ہوشی طاری تھی، درد سے کراہنے یا چِلّانے کے بجائے زَبان پر ذِکر و دُرود اور مُناجات کا سِلسلہ جاری ہوگیا، یکایک آپ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه نے پُوچھا: کیا نمازِ فجر کا وقت ہوگیا؟ اگر ہوگیا ہے تو مجھے پاک کر دِیا جائے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں فجر کی نماز پڑھوں گا۔ اُن کو بتایا گیا کہ فجر کو ابھی کافی دیر ہے۔[1]

اعلیٰ حضرت، اِمامِ احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحمَةُ الرَّحْمٰن ایک اِسْتِفْتَاء کا جواب لکھنے سے پہلے جواب میں تاخیر کی وجہ بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: آپ کی رجسٹری ۱۵ ربیع الآخر شریف کو آئی، میں ۱۲ ربیعُ الاَوّل شریف کی مجلس پڑھ کر (یعنی بیان کرکے) شام ہی سے ایسا علیل (بیمار) ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا۔ میں نے وصیت نامہ لکھوا دِیا تھا۔ آج تک یہ حالت ہے کہ دروازہ سے مُتّصِل مسجد ہے، چار آدمی کُرسی پر

1 . . . امیر اہلسنت کے آپریشن کی ایمان افروز جھلکیاں، ص ۱۔۳ ملخصاً

بٹھا کر مسجد لے جاتے اور لاتے ہیں۔[1]

میں ساتھ جماعت کے پڑھوں ساری نمازیں
اللہ!عبادت میں مِرے دل کو لگا دے

(وسائلِ بخشش)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ!اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایسی سخت عَلالَت (بیماری) میں بھی جماعت چھوڑ کر گھر میں تنہا نماز پڑھ لینا گوارانہ کیا حالانکہ اتنی شدید عَلالت بِلاشُبہ ترکِ جماعت کے لیے عُذْر ہے۔ بانیِ اَلْجامعۃُ الاَشْرَفِیّہ حافِظِ مِلّت مولانا شاہ عبدُ العزیز مُحَدِّث مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت کی اِسی بیماری کا حال بیان کیا کہ ”ایک روز مسجد لے جانے والا کوئی نہ تھا، جماعت کا وقت ہو گیا، طبیعت پریشان (ہوگئی)، ناچار خود ہی کسی طرح گھسٹتے ہوئے (مسجد میں) حاضِر ہوئے اور باجماعت نماز ادا کی۔“ آج صحت وطاقت اور تمام تر سہولت کے باوجود ترکِ نماز اور ترکِ جماعت کے ماحول میں یہ واقعہ ایک عظیم درسِ عبرت ہے۔ لٰہذا ہمیں بھی چاہئے کہ معمولی بیماری، دردِ سر یا تھوڑی بہت پریشانی کی بِناء پر نماز تَرْک کرنے کے بجائے اپنے آپ کو مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ باجماعت کا پابند بنائیں۔ یاد رکھئے کہ بِلا عُذرِ شَرعی مسجد کی جماعت چھوڑنا گُناہ ہے۔ چُنانچہ

بہارِ شریعت میں ہے: عاقِل، بالغ، حُرّ (آزاد اور) قادِر پر جماعت واجِب ہے، بِلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گُناہگار اور مُسْتَحِقِّ سزا ہے اور کئی بار ترک کرے، تو فاسِق مردودُ الشہادۃ (ہے) اور اس کو سخت سزا دی جائے گی۔[2]

---

1 ...فتاویٰ رضویہ ۹/۵۴۷

2 ... بہارِ شریعت، حصّہ سِوُم، ۱/۵۸۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کا سب سے بڑا دُشمن شیطان ہے جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے دُھتکار دِیا گیا ہے۔ شیطان لَعین کبھی بھی یہ نہیں چاہے گا کہ وہ خود تو ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی وجہ سے جہنّم میں جائے اور ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرماں برداری کرکے جنّت کے حق دار بن جائیں لہٰذا وہ ہر آن ہمیں نماز و روزے کی پابندی اور دیگر عِبادات کی بجاآوری سے روکنے کی کوششوں میں لگا رہتا ہے، پہلے پہل نوافل و مُسْتَحَبّات سے انسان کو روکتا ہے پھر سُنَّتیں چُھوٹنے لگتی ہیں، اس کے بعد واجبات کی باری آتی ہے اور پھر بالآخر فرائض تک سے محروم کردیتا ہے۔ اگر آج ہم جماعت ترک کریں گے تو کل کو شیطان کے کہنے پر نمازوں ہی سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے ۔یہی وجہ ہے کہ ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام اوّل تو جماعت تَرک ہی نہ کرتے اور اگر کسی شرعی عُذر کی بناء پر کبھی جماعت چُھوٹ بھی جاتی تو اُنہیں اِس قدر افسوس ہوتا کہ وہ مجبوراً چُھوٹ جانے والی اِس جماعت کی بھی اپنے طور پر تلافی کی کوششیں شُروع کردیتے۔ جیسا کہ

جماعت چُھوٹنے پر رات بھر عِبادت

حضرت سَیِّدُنا نافِع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جب کبھی (کسی عُذرِ شرعی کے سبب) عشاء کی جماعت میں حاضِر نہ ہو پاتے تو ساری رات عِبادت میں گُزار دیتے۔[1]

بہرحال نماز ہر مُسلمان پر فرض ہے، اِس کو پڑھنا دُنیا و آخرت کی سَعادَتوں کا ذریعہ ہے اور چھوڑ دینا گُناہِ کبیرہ اور دُنیا و آخرت کی محرومیوں کا سبب ہے۔ لہٰذا نمازوں کی ادائیگی کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے

---

1 ...اللہ والوں کی باتیں، ۱/ ۵۳۳

اِس پر اِستقامت کی دُعا بھی کرنی چاہیے۔ قُرآنِ پاک میں جا بجا نہ صرف نماز کا حکم دِیا گیا ہے بلکہ اجر وثواب کا ذکر کر کے اس کی ترغیب دِلائی گئی ہے۔ آیئے اس ضمن میں چار (4) فرامینِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ سُنئے۔

نماز کے مُتَعَلِّق 4 فرامینِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ

وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾ (پ۶، النساء: ۱۶۲)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور اللہ اور قِیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔

وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ (پ۷، الانعام: ۷۲)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرو اور وہی ہے جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے۔

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾ (پ۲، البقرۃ: ۲۳۸)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حُضُور ادب سے۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ (پ۱، البقرۃ: ۴۳)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رُکوع کرنے والوں کے ساتھ رُکوع کرو۔

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْهَادِی آخری آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت میں نماز وزکوٰۃ کی فرضیت کا بیان ہے اور اس طرف بھی اشارہ ہے کہ نمازوں کو اُن کے حُقُوق کی رعایت اور اَرکان کی حِفاظت کے ساتھ ادا کرو۔ **مسئلہ:** (اسی آیتِ مُبارکہ میں) جماعت کی ترغیب بھی ہے۔

ترکِ جماعت کی وعید

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عبّاس اور حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن سے مروی ہے کہ ہم نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سُنا: لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجَمَاعَاتِ اَوْ لَیَخْتِمَنَّ اللهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَیَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ، لوگ جماعت چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے دِلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ غافِلوں میں سے ہو جائیں گے۔ (1)

ایک اور حدیثِ پاک میں یہی وعید جمعے کی نماز ترک کرنے کے بارے میں آئی ہے، چُنانچہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز رہیں ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے دِلوں پر مُہر کر دے گا پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔ (2)

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہاں رُوئے سُخن (گُفتگو کا رُخ) یا تو اُن مُنافقوں کی طرف ہے جو جمعہ (یا عام نمازوں) میں حاضِر نہ ہوتے تھے یا آئندہ آنے والے مسلمانوں کی طرف ہے ورنہ کوئی صحابی تارِکِ جمعہ (یا تارِکِ نماز یا تارِکِ جماعت) نہ تھے۔ (3)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی
(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... ابنِ ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب التغلیظ فی التخلف عن الجماعة، ۱/۴۳۶، حدیث: ۷۹۴
2 ... مسلم، کتاب الجمعة، باب التغلیظ فی ترک الجمعة، ص ۴۳۰، حدیث: ۸۶۵
3 ... مرآۃ المناجیح، ۲/۳۳۰

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُبارک ہے: جُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ[1] میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ بھلا وہ کون سا عاشقِ رسول ہوگا جو اپنے مَحبوب کی آنکھوں کو راحت اور ٹھنڈک نہ پہنچانا چاہے؟ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ نماز کی پابندی کرتے ہوئے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آنکھیں ٹھنڈی کریں اور اپنے آپ کو احادیثِ مُبارکہ میں بیان کردہ نماز کے فضائل وبرکات کا حقدار بنائیں۔ سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نماز قائم رکھنے اور نمازِ باجماعت کے لئے مسجد میں حاضر ہونے کی بارہا ترغیب بھی دِلائی اور اس کے فضائل بھی بیان کئے۔ آیئے ترغیب کے لئے چند احادیثِ مُبارکہ سُنتے ہیں۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللہِ مَسَاجِدُھَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللہِ اَسْوَاقُھَا، آبادیوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے پیاری جگہ مسجدیں اور سب سے بُری جگہ بازار ہیں۔[2]

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللہُ لَہٗ فِی الْجَنَّۃِ نُزُلًا کُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ، جو شَخْص صبح و شام مسجد میں جائے تو جتنی مرتبہ بھی جائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جنّت میں مہمانی تیّار فرمائے گا۔[3]

رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللہُ فِی ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ،

1...نسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب حب النساء، ص ۶۴۴، حدیث: ۳۹۴۶

2...مسلم، کتاب المساجد...الخ، باب فضل الجلوس فی مصلاہ...الخ، ص ۳۳۷، حدیث: ۶۷۱

3...مسلم، کتاب المساجد...الخ، باب المشی الی الصلاۃ...الخ، ص ۳۳۶، حدیث: ۶۶۹

جس دن عرشِ الٰہی کے سِوا کوئی سایہ نہ ہوگا اُس دن 7 قِسم کے افراد کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا۔ پھر اس کے بعد اُن 7 افراد کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرمایا: وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ، وہ شَخْص (بھی روزِ قیامت عرشِ الٰہی کے سائے میں ہوگا) جس کا دِل مسجد سے چلے جانے کے بعد بھی دوبارہ آنے تک مسجد ہی میں لگا رہے۔[(1)]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ مسجد سے دِل لگانے، نماز کی پابندی کرنے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے کیسے کیسے فضائل و بَرَکات ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ رِضائے الٰہی حاصِل کرنے کے لئے ہمیشہ باجماعت نماز ادا کیا کریں، خواہ اِس کی خاطِر ہمیں کتنی ہی مَشَقَّت برداشت کرنی پڑے، آج کل اگر مسجد ہمارے گھر سے تھوڑی دُور ہو تو ہم معمولی سی تھکاوٹ یا سُستی کی وجہ سے نہ صرف جماعت ترک کرنے کے گُناہ میں پڑتے ہیں بلکہ نمازِ باجماعت جیسی عظیم سَعادَت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ یادرکھئے کہ جو نیک کام جتنا زیادہ دُشوار ہوتا ہے اُس کا ثواب بھی اُتنا ہی زیادہ ہوتا ہے اور پھر نماز کی خاطِر راہِ خُدا میں اُٹھنے والے قدموں کی تو بات ہی کچھ اور ہے۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں فرمایا گیا: اَلْاَبْعَدُ فَالْاَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ اَعْظَمُ اَجْرًا، مسجد سے دُور والے کو ثواب زیادہ مِلتا ہے اور جو اِس سے بھی زیادہ دُور والا ہے اُسے اِس سے بھی زیادہ ثواب مِلتا ہے (گویا جیسے جیسے دُوری بڑھتی جائے گی ثواب میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا)۔[(2)]

حضرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مسجدِ نَبَوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کے گِرد کچھ زمینیں خالی ہوئیں تو بنی سَلِمَہ (قبیلے کے حضراتِ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) نے چاہا کہ مسجد کے قریب آجائیں، یہ

1...ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الحب فی اللّٰہ، ۴/۱۸۴، حدیث: ۲۳۹۸ ماخوذا

2...ابن ماجه، کتاب المساجد و الجماعات، باب الابعد فابعد...الخ، ۱/۴۳۱، حدیث: ۷۸۲

خبر جب نبیِ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کو پہنچی تو فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب مُنْتَقِل ہونا چاہتے ہو۔ عرض کی: یارسولَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! جی ہاں ہمارا اِرادہ تو یہی ہے، فرمایا: اے بنی سَلِمَہ! اپنے گھروں ہی میں رہو، تمہارے قدم لکھے جائیں گے۔ دوبار یہی ارشاد فرمایا، بنی سَلِمَہ کہتے ہیں، لہٰذا ہم کو گھر بدلنا پسند نہ آیا (یعنی اس بِشارت کی وجہ سے ہم نے گھر تبدیل کرکے مسجد کے قریب رہائش اِختیار کرنے کا اِرادہ ترک کردیا)۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگرچہ جماعت حاصِل کرنا بہت ہی زیادہ قابِلِ فضیلت عمل ہے مگر یہ بھی یاد رہے کہ جماعت یا رکعت حاصِل کرنے کی خاطِر مسجد کے اندر دوڑنا منع ہے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ملفوظات شریف میں مسجد کے اَحکام و آداب بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا جس سے دَھمک پیدا ہو منع ہے۔[2]

لہٰذا ہمیں نماز کے لئے ایسے اوقات میں آنا چاہئے کہ بآسانی جماعت مل جائے اور مسجد میں بھاگنا بھی نہ پڑے۔ بعض لوگ اذان کے بعد بھی اپنی گفتگو یا دیگر کام کاج جاری رکھتے ہیں اور پھر جماعت کھڑی ہونے کے بعد اُسے حاصِل کرنے کے لئے مسجد میں بھاگتے دوڑتے نظر آتے ہیں، حالانکہ حدیثِ مُبارک میں اس سے منع کِیا گیا ہے۔ چُنانچہ سرکارِ دوعالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: لَاتَاْتُوا الصَّلَاۃَ وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْھَا وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا، نماز کے لئے بھاگتے ہوئے نہ آیا کرو بلکہ اِطمینان و سُکون کے ساتھ (معمول کے مطابق چلتے ہوئے) آیا کرو پھر جتنی رکعتیں مِل جائیں جماعت کے ساتھ پڑھ لو اور جو فوت ہوجائیں اُنہیں (امام کے سلام پھیرنے کے

1… مسلم، کتاب المساجد…الخ، باب فضل کثرۃ الخطأ الی المسجد، ص ۳۳۵، حدیث: ۲۸۰۔ ۲۸۱
2… ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۱۸

بعد) مکمل کرلو۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن وحدیث میں جہاں نماز پڑھنے کے بہت زیادہ فضائل وبرکات بیان کئے گئے ہیں وہاں نماز قضا کرنے یا ترک کر دینے کی سخت وعیدیں بھی بیان کی گئی ہیں۔ چُنانچہ پارہ 16 سورۂ مریم کی آیت نمبر 59 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ﴿۵۹﴾ (پ۱۶، سورۂ مریم: ۵۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں "غَیّ" کا جنگل پائیں گے۔

خوفناک وادی کا ہولناک کنواں:

بیان کردہ آیتِ مبارکہ میں "غَیّ" کا تذکرہ ہے اور اس سے مراد جہنّم کی ایک وادی ہے۔ صَدرُ الشَّرِیعَہ، بَدرُ الطَّرِیقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "غَیّ" جہنّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کُنواں ہے جس کا نام "ھَبْ ھَبْ" ہے، جب جہنّم کی آگ بُجھنے پر آتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کُنوئیں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ (یعنی جہنّم کی آگ) بدَستور بھڑکنے لگتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ﴿كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا ﴿۹۷﴾﴾ **تَرجَمۂ کنزالایمان:** جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔[2] (مزید فرماتے ہیں کہ) یہ کُنواں بے نَمازیوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سُود خوروں اور ماں باپ کو اِیذا (یعنی تکلیف) دینے والوں کے

1...مسند امام احمد، مسند ابی ھریرہ، ۳/۲۲۲، حدیث: ۷۲۳۴

2...پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۹۷

لیے ہے۔ [1]

یاد رکھئے! ایک بھی نماز جان بوجھ کر چھوڑ دینا کبیرہ گناہ ہے۔ فتاوٰی رضویہ جلد9، صَفْحَہ 158 پر ہے: جس نے قصداً (یعنی جان بوجھ کر صرف) ایک وقت کی (نماز بھی) چھوڑی، ہزاروں برس جہنّم میں رہنے کا مُسْتَحِق ہوا، جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی قضا نہ کرلے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگائیے کہ جب ایک نماز جان بُوجھ کر چھوڑنے پر ہزاروں سال تک جہنّم میں رہنا پڑے گا تو جو شَخْص دن بھر کی تمام نمازیں جان بُوجھ کر تَرْک کر دیتا ہو بلکہ وہ اِس خَصلَتِ بد کا عادی ہو اور نماز بالکل ہی نہ پڑھتا ہو تو وہ کس قدر سخت عذاب میں مُبْتلا رہے گا۔ لہٰذا جلد سے جلد بلکہ آج ہی نمازیں چھوڑنے کے گُناہِ کبیرہ سے سچّی پکّی توبہ کر لیجئے نیز باقاعدگی سے نمازوں کا اہتمام کرنے کے ساتھ ساتھ قضا نمازوں کی ادائیگی کی نِیَّت بھی کیجئے ورنہ یاد رکھئے کہ جہنّم کا عذاب کسی صورت بھی برداشت نہ ہو سکے گا۔ منقول ہے کہ جس شَخْص کو جہنّم کا سب سے ہلکا عذاب دِیا جائے گا تو اُس عذاب کی تکلیف اُسے اتنی ہوگی کہ وہ یہ گُمان کرے گا کہ سب سے زیادہ تکلیف دہ عذاب مجھے ہی دِیا جارہا ہے۔ حالانکہ معاملہ اس کے برخلاف ہوگا۔ حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا کہ دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا اُسے آگ کے جُوتے پہنائے جائیں گے جن سے اُس کا دماغ کھولنے لگے گا۔ [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1. ۔۔۔ بہارِ شریعت، حصہ سِوُم، ۱/۴۳۴
2. ۔۔۔ بخاری، باب صفة الجنة والنار، ۴/۲۶۲، حدیث: ۶۵۶۱

جامعۃ المدینہ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازوں اور دیگر نیک کاموں میں اِستقامت حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی نہایت مُفید ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے اس پُر فِتَن دور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بہت ہی عظیم نعمت ہے جس پر ربّ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ لہٰذا آپ سے مدنی اِلتجا ہے کہ دعوتِ اسلامی مہکے مہکے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصِل ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ!دعوتِ اسلامی تادمِ تحریر 97سے زائد شعبہ جات میں سُنّتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے اُنہی میں سے ایک شعبہ جامعۃُالمدینہ بھی ہے۔شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُقدّس جذبے کے تحت علمِ دِین کو عام کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام جامعۃ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے عَلاقے گودھرا کالونی بابُ المدینہ (کراچی) میں کھولی گئی اور اب تک اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا کے مختلف مُمالِک مثلاً پاکستان، ہند، جنوبی افریقہ، انگلینڈ، نیپال اوربنگلہ دیش میں وغیرہ جامعۃ المدینہ لِلْبَنِیْن اورلِلْبَنات قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عِلْمِ دِین حاصِل کر کے نہ صرف اپنی عِلمی پیاس بُجھارہے ہیں بلکہ دُوسروں کو بھی فیضانِ عِلم سے مُنوّر کرنے میں مصروف ہیں۔ان جامعاتُ المدینہ کی خُصُوصِیَّت ہے کہ دِینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ طَلَبہ کی اخلاقی اور روحانی تَرْبِیَت بھی کی جاتی ہے لہٰذا آپ بھی اپنی اَوْلاد کو جامعاتُ المدینہ میں داخِل کرواکر اُن کی اور اپنی دُنیاو آخرت کو بہتر بنائیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی کیا خوب مدنی بہاریں ہیں آیئے سنئے اور ایمان تازہ کیجئے۔

فِلم بینی کا شوقین، عالِم کیسے بنا؟

بابُ المدینہ کراچی کے ایک مَدَنی اسلامی بھائی (عمر تقریباً 32 سال) اپنی داستانِ عشرت کے خاتمے کے اَحوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں گناہوں کی وادی میں سرگرداں تھا۔ افسوس! کہ میرا اٹھنا بیٹھنا بھی ایسے لوگوں میں تھا جو طرح طرح کے گناہوں میں ملوّث تھے۔ ہم سب دوست مل کر فلمیں دیکھا کرتے تھے۔ ایسی ہی ایک شام تھی، میں اپنے دوست کے گھر سے فلم دیکھ کر گھر کی طرف رواں دواں تھا کہ راستے میں سبز عمامے والے ایک اسلامی بھائی نے مجھے روک لیا اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کی درخواست کی۔ میں نے نفس کی پکار پر بہانہ بناتے ہوئے کہا: میں اکیلا کیسے جاؤں، میرا کوئی دوست بھی تو ساتھ ہو۔ اس اسلامی بھائی نے مٹھاس سے تربتر لہجے میں جواب دیا: میں ہوں نا آپ کا دوست۔ اُن کا محبت بھرا انداز دیکھ کر مجھ سے اِنکار نہ ہوسکا۔ چُنانچہ میں راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا مسافر بن گیا۔ مَدَنی قافلے میں میرے شب و روز عبادت میں گزرے، میں گناہوں کی آلودگی سے دُور رہا۔ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا ذکر میرے کانوں میں رَس گھولنے لگا۔ میرے دل و دماغ کو تازگی ملی۔ آخری دن جب رخصت سے پہلے اختتامی دُعا مانگی گئی تو میری آنکھوں کی وادیوں سے آنسوؤں کے چشمے بہنے لگے۔ میں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور اپنے سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجالیا۔ مَدَنی قافلے سے واپس آنے کے بعد میں نے بُرے دوستوں کی صحبت سے کنارہ کشی اختیار کرلی اور میرے شب و روز دعوتِ اسلامی کے

پاکیزہ مَدَنی ماحول میں بسر ہونے لگے۔ پھر فیضانِ مُرشد کی بارش مجھ پر چھما چھم برسی اور میں نے جامعۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی کے شعبہ درسِ نظامی میں داخلہ لے لیا۔ 2000 میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھوں دستارِ فضیلت اپنے سر پر سجائی۔ (تا دمِ تحریر) مجھے جامعۃ المدینہ میں تدریس کرتے ہوئے تقریباً 11 سال ہوگئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ رکن کابینہ مجلسِ رابطہ بالعلماء والمشائخ کی ذمہ داری بھی ملی ہوئی ہے۔

دعوتِ اسلامی کی قَیُّوم دونوں جہاں میں مچ جائے دُھوم

اس پہ فدا ہو بچہ بچہ یااللہ میری جھولی بھر دے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ مَدَنی قافلے میں سفر کی برکت سے فلم بینی کا شوقین نوجوان، دینی کتب کے مطالعے کا شوقین بن گیا اور نہ صرف عالِم بلکہ دوسروں کو علمِ دین سکھانے والا بن گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو مجھ پر روزِ جُمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع للسیوطی ج ۷ ص ۱۹۹ حدیث ۲۲۳۵۲، از ضیائے درود و سلام، ص ۱۱)

اُف وہ رہِ سنگلاخ، آہ! یہ پا شاخ شاخ

اے مِرے مُشکِل کُشا! تم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھّی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچھّی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً**۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل

کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فالج زدہ اچھا ہو گیا

ایک مَرتبہ امیرُ المؤمنین حَضْرتِ سَیِّدُنا علیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِخدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اپنے دونوں شَہزادوں حَضْرتِ سَیِّدُنا امامِ حسن و حَضْرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ساتھ حرمِ کَعْبہ میں حاضِر تھے کہ دیکھا وہاں ایک شَخْص خُوب رو رو کر اپنی حاجَت کے لیے دُعا مانگ رہا ہے۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے حکم دیا کہ اُس شَخْص کو میرے پاس لاؤ۔ اُس شَخْص کی ایک کَروَٹ چونکہ فالج زَدہ تھی لِہٰذا زمین پر گِھسٹ کر حاضِر ہوا، آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اُس کا واقِعہ دَریافْت فرمایا تو اُس نے عَرض کی: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْن! میں گُناہوں کے مُعاملے میں نِہایَت بے باک تھا، میرے والدِ مُحْتَرم جو کہ ایک نیک و صالِح مُسلمان تھے، مجھے بار بار ٹوکتے اور گُناہوں سے روکتے تھے، ایک دِن والدِ ماجد کی نَصیحَت سے مجھے غُصّہ آ گیا اور میں نے اُن پر ہاتھ اُٹھا دیا! میری مار کھا کر وہ رَنج و غم میں ڈُوبے ہُوئے حَرَمِ کعبہ میں آئے اور اُنہوں نے میرے لئے بد دُعا کر دی، اُس دُعا کے اَثر سے اَچانک میری ایک کَرْوَٹ پر فالج کا حَملہ ہو گیا اور میں زمین پر گِھسٹ کر چلنے لگا۔ اِس غیبی سَزا سے مجھے بڑی عبرت حاصل ہوئی اور میں نے رو رو کر والدِ مُحْتَرم سے مُعافی مانگی، اُنہوں نے شَفْقتِ پِدری سے مَغلوب ہو کر مجھ پر رَحم

کھایا اور مُعاف کر دیا۔ پھر فرمایا: "بیٹا چل! میں نے جہاں تیرے لیے بد دُعا کی تھی وہیں اب تیرے لئے صِحّت کی دُعا مانگوں گا۔" چُنانچِہ ہم باپ بیٹے اُونٹنی پر سُوار ہو کر مکّۂ مُعظّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً آ رہے تھے کہ راستے میں یکایک اُونٹنی بِدک کر بھاگنے لگی اور میرے والدِ ماجد اُس کی پیٹھ سے گر کر دو (2) چٹانوں کے دَرْمیان وفات پا گئے۔ اَب میں اکیلا ہی حرمِ کَعبہ میں حاضِر ہو کر دِن رات رو رو کر خدا تعالیٰ سے اپنی تندرُستی کے لیے دُعائیں مانگتا رہتا ہوں۔ امیرُ المؤمنین حَضرتِ سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی شیرِخدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو اُس کی داستانِ عِبرت نِشان سُن کر اُس پر بڑا رَحم آیا اور فرمایا: اے شخص! اگر واقعی تمہارے والِد صاحب تم سے راضی ہو گئے تھے تو اِطمینان رکھو! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سب بہتر ہوجائے گا، پھر آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے چند رَکعت نَماز پڑھ کر اُس کیلئے دُعائے صِحّت کی پھر فرمایا: "قُمْ! یعنی کھڑا ہو!" یہ سُنتے ہی وہ بِلا تکلُّف اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور چلنے پھِرنے لگا۔ (مُلَخَّص از حجۃُ اللہ علَی العٰلمین ص ۶۱۴، کراماتِ شیرِخدا، ص: ۷)

کیوں نہ مُشکِل کُشا کہوں تم کو
تم نے بگڑی مِری بنائی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کَردہ حِکایت میں ہمارے لئے عِبرت کے بے شُمار مَدَنی پھول موجُود ہیں کہ اُس شخص کو والِدین کی نافرمانی اور گُناہوں پر ڈَٹے رہنے کی کیسی سزا ملی، اُس کی ایک کَروٹ پر فالج کا حَملہ ہو گیا اور وہ زمین پر گھِسَٹ کر چلنے لگا نیز یہ بھی مَعلوم ہُوا کہ والِدَین کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے بلکہ وہ شَریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے جو بھی حکم دِیں فوراً تعمیل کرنی چاہیے اور اُن کی بددُعا سے بھی بچتے رہنا چاہیے اور ہر اُس کام سے اِجتناب کرنا چاہیے کہ جس میں والِدین کی ناراضی

ہو۔مَزید اِس حِکایَت سے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی شیرِخدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی کرامت بھی مَعلُوم ہوئی کہ جب آپ نے اُس شخص کے لئے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی توآپ کی دُعائے مُستَطاب (مُس۔تَ۔طاب) بارگاہِ الٰہی میں فوراً مُستَجاب (مقبول)ہوئی اوروہ فالج زَدہ شَخص جوزمین پر گِھسَٹ گِھسَٹ کر چل رہاتھا،دُعائے علی کی بَرَکت سے اُسی وَقْت صحتیاب ہوکر بِلاتکلُّف چَلنے پھرنے لگا۔

بے سبب بخشش ہو میری یہ دُعا فرمایئے
مُصطَفٰے کا واسِطہ مولیٰ علی مُشکل کُشا

(وسائلِ بخشش:۵۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت امیر المؤمنین،مَوْلَی الْمُسْلِمِیْن،سیِّدُنا علیُ المرتضی شیرِخدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے فَضائل وکَمالات کے تو کِیا کہنے آپ کی تو شَان ہی نرالی ہے،آپ صاحبِ سِیادت،مُحبِ آخِرت،مَحبُوبِ رَبُّ العزّت،بابِ مدینۃُ الْعِلْم اور شَہسوارِمیدانِ خطابَت تھے،آپ قُرآن وسُنَّت سے ثابت ہونے والے مَسائل کونکالنے کی خُوب صَلاحِیت رکھتے،اِطاعت گُزاروں کے لئے چَراغ اور پرہیزگاروں کے دوست تھے،عدل کرنے والوں کے امام اورسَب سے بڑھ کر حِلم وعِلم والے تھے،شیخِ طریقت،امیرِ اہلسُنَّت،بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابُو بِلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے کراماتِ شیرِخُدا میں آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کاتَعارُف کچھ یُوں بیان فرماتے ہیں کہ

نام و نسب و حُلیہ مُبارَک

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علی مُشْکِل کُشا شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم مکّۃُ المکرَّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں پیدا ہوئے۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی والِدۂ ماجِدہ حضرت سیِّدَتُنا فاطِمہ بنتِ اَسَد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنے والِد کے نام پر آپ کا نام "حیدر" رکھا، والِد نے آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا نام "عَلی" رکھا۔ حُضورِ پُرنُور، شافعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو "اَسَدُاللہ" (اللہ کا شیر) کے لَقَب سے نوازا، اِس کے عِلاوہ "مُرتَضٰی (یعنی چُنا ہوا)"، "کرّار (یعنی پلٹ پلٹ کر حملے کرنے والا)"، "شیرِ خُدا" اور "مولا مشکِل کُشا" آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے مَشْہور اَلقابات ہیں۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم مکّی مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج۸ ص ۴۱۲ وغیرہ ملخصا، کراماتِ شیر خدا، ص:۱۱) خلیفۂ چہارُم، جانشینِ رسول، زوجِ بَتُول حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابی طالب کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی کُنیَت "اَبُوالحَسن" اور "اَبُو تُراب" ہے۔

اس نے لقبِ خاک شہنشاہ سے پایا
جو حیدرِ کرّار کہ مولیٰ ہے ہمارا

(حدائقِ بخشش: ص 32)

آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم، شَہَنْشاہِ ابرار، مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابُوطالِب کے فرزندِ ارجمند ہیں۔ عامُ الْفِیْل کے 30 سال بعد (جب حُضور نبیِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عُمر شریف 30 برس تھی) 13 رَجَبُ الْمُرَجَّب بروز جُمعۃُ المُبارَک کو پیدا ہوئے۔ مَولیٰ مُشْکِل کُشا حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی والِدۂ ماجِدہ کا نام حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمہ بنتِ اَسَد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

عَنْہا ہے۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم 10سال کی عُمر میں ہی دائرۂ اِسلام میں داخِل ہوگئے تھے اور شَہنشاہِ نُبوَّت، تاجدارِ رِسالت، شافِعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زیرِ تربِیَت رہے اور تادمِ حیات آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِمداد و نُصرَت اور دینِ اِسلام کی حِمایَت میں مَصروفِ عَمَل رہے۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم مُہاجِرین اَوّلین اور عَشَرہ مُبَشَّرہ میں شامل ہونے اور دیگر خُصُوصی دَرَجات سے مُشرَّف ہونے کی بِناء پر بہُت زِیادہ مُمتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ غَزوۂ بدر، غَزوۂ اُحُد، غَزوۂ خَندق وغیرہ تمام اِسلامی جنگوں میں اپنی بے پناہ شُجاعت کے ساتھ شرکت فرماتے رہے اور غیر مُسلموں کے بڑے بڑے نامُوَر بہادُر آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے قاہِرانہ وار سے واصِلِ نار ہوئے۔(کراماتِ شیرِ خدا ص:۱۲)

دُشمن کا زور بڑھ چلا ہے یاعلی مدد!
اب ذُوالفِقارِ حَیدَری پھر بے نِیام ہو

(وسائلِ بخشش: ص ۳۱۰)

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کے بعد اَنصار ومُہاجِرین نے دَستِ بابَرَکت پر بَیْعَت کر کے آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو امیرُ الْمُؤمِنین مُنتخب کیا اور 4برس 8ماہ 9دن تک مسندِ خِلافت پر رونق افروز رہے۔ 17یا19 رَمضانُ المبارَک کو ایک بدبخت کے قاتِلانہ حملے سے شدید زخمی ہوگئے اور 21رَمَضان شریف یک شنبہ (اتوار) کی رات جامِ شہادت نوش فرماگئے۔(تاریخ الخُلَفاء ص۱۳۲، اسد الغابۃ ج۴ ص۱۲۸، ۱۳۲، ازالۃ الخفاء ج۴ ص۴۰۵، معرفۃ الصحابۃ ج۱ ص۱۰۰ وغیرہ، کراماتِ شیرِ خدا، ص: ۱۱)

اَصلِ نسلِ صَفا وجہِ وصلِ خدا
بابِ فضلِ ولایت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش: ۳۱۳)

آپ کا قد مُبارَک نہ زیادہ لمبا اور نہ زیادہ چھوٹا تھا بلکہ آپ میانہ قامت تھے، آپ کی آنکھیں بڑی بڑی اور چہرہ مُبارک انتہائی خُوبصورت تھا جیسے چودھویں کا چاند۔ حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ آپ کی ہتھیلیاں اور کندھوں کی ہڈیاں بھاری تھیں اور آپ کی گردَن مُبارَک چاندی کی صُراحی جیسی تھی، آپ کے سرِ مُبارَک پر بال پیشانی پر نہیں بلکہ پیچھے کی طرف تھے، آپ کی داڑھی مُبارَک گھنی تھی جس کا ہر بال بغیر خِضاب کے سِیاہ تھا۔ آپ کے بازو اور ہاتھ سَخت مَضبُوط تھے۔ (الریاض النضرۃ، ج۳، ص۱۰۷۔۱۰۸)

مرتضیٰ شیر خدا! مَرحب کُشا! خَیبر کُشا!
سَرورا! لشکر کشا! مشکل کشا! امداد کن!

(حدائقِ بخشش: ۳۲۳)

شیرِ خدا کا بچپن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم مولیٰ علی مُشکِل کُشا، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا بچپن دیکھیں تو وہ بھی بے نظیر و بے مِثال تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بچپن ہی سے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبت میں رہ کر تَربِیت حاصل فرماتے۔ رحمتِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کَفالت فرمائی، بچپن ہی میں اسلام لائے، چھوٹی سی عُمر میں نیکی کی دَعوت میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیا اور اِس راہ میں آنے والی رُکاوٹیں آپ کی تربِیَت کا حِصَّہ بنیں۔ شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مُبارَک

بچپن کا ایک خُوب صُورت گوشہ مُلاحَظہ فرمایئے۔ چنانچہ

شیرِ خُدا کی پہلی غِذا:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والِدۂ ماجِدہ حضرت سیِدَتُنا فاطِمہ بنتِ اسد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا بیان ہے امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم جب پیدا ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کا نام علی رکھا اور اپنا لُعاب آپ کے مُنہ میں ڈالا اور اپنی زبان انہیں چُوسنے کے لئے دی تو آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم زبان مُبارک کو چُوستے ہوئے نیند کی آغوش میں چلے گئے، جب اگلا دِن آیا تو ہم نے آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو دُودھ پلانے کے لئے ایک دائی کو بلایا، لیکن آپ نے دُودھ نہیں پیا، جب اِس بات کی خبر رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دی گئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تشریف لاکر اپنی زَبانِ اَطہر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دَہن میں ڈالی، حضرت سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم زبانِ اَقْدس کو چُوسنے لگے، چُوستے ہوئے پھر نیند کی آغوش میں چلے گئے، پس جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا اُسی طرح کا مُعاملہ ہوتا رہا۔ (السیرۃ الحلبیۃ، ج۱، ص ۳۸۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی کیا شان ہے کہ سرورِ کونین، رحمتِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی زَبانِ مُبارک اُن کے دَہن میں ڈال کر برکتوں سے مُستفیض فرما رہے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذاتِ بابرکت کی عَظَمت و رفعت بتانے کیلئے مُختلِف مَواقع پر آیاتِ مُبارکہ نازِل فرمائیں۔ چنانچہ

مومنوں کے مَولٰی کون؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ﴿۴﴾ (پ۲۸، التحریم: ۴)	تَرجَمۂ کنزالایمان: تو بیشک اللہ ان کا مدد گار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

حضرت علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں حضرت اسماء بنتِ عُمیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ صَالِحُ الْمُؤمِنِین سے مُراد حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ ایسے ہی حضرتِ ابُو جَعفَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب یہ آیتِ کَریمہ نازِل ہوئی تو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے لوگو یہ (یعنی حضرتِ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) صَالِحُ الْمُؤمِنِین ہیں۔

(روح المعانی، ج۲۸، ص۴۸۲)

مسلمانو! رَسُوْلُ اللہ کی اُلفت اگر چاہو
کرو اس کی غلامی جس کا ہر مومن بندہ ہوا

(دیوانِ سالک: ۳۰ از رسائلِ نعیمیہ)

علی کی شانِ یگانہ:

صَدرُ الاَفاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیمُ الدین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جب اغنیاء (مالداروں) نے عَرض و معروض کا سلسلہ

دراز کیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ فُقَراء کو اپنی عرض پیش کرنے کا مَوقع کم ملنے لگا تو عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صَدَقہ دینے کا حکم دیا گیا اور اِس حکم پر حضرت علیِ مرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے عمل کیا، ایک (1) دِینار صَدَقہ کرکے کچھ مَسائل دَریافت کئے، عرض کیا یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وفا کیا ہے؟ فرمایا توحید اور توحید کی شہادت دینا۔ عرض کیا، فَساد کیا ہے؟ فرمایا کفروشرک۔ عرض کیا حق کیا ہے؟ فرمایا اسلام و قرآن اور ولایت جب تجھے ملے۔ عرض کیا مجھ پر کیا لازِم ہے؟ فرمایا اللّٰہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی طاعَت۔ عرض کیا! اللّٰہ تعالیٰ سے کیسے دُعا مانگوں؟ فرمایا: صِدق ویقین کے ساتھ۔ عرض کیا، کیا مانگوں؟ فرمایا: عاقِبت (یعنی آخرت)۔ عرض کیا! اپنی نَجات کے لئے کیا کروں؟ فرمایا حلال کھاؤ اور سچ بولو۔ عرض کیا سُرور کیا ہے؟ فرمایا: جنّت۔ عرض کیا راحَت کیا ہے؟ فرمایا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار۔ جب حضرت علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ان سُوالوں سے فارغ ہوگئے تو یہ حکم منسوخ ہوگیا اور رُخصت نازل ہوئی، سوائے حضرتِ علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے اور کسی کو اِس (آیت) پر عمل کرنے کا وقت نہیں ملا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

وہ آیتِ مُبارَکہ یہ ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ (پ۲۸، المجادلۃ: ۱۲)	تَرجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو۔

شانِ علی احادیثِ مُبارَکہ کی روشنی میں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کی مختلف آیاتِ مُبارَکہ سے ہم نے حضرت سَیِّدُنا

علی المرتضی کی شان و عَظمت سماعت کی۔ اس کے علاوہ مُتَعدِّد احادیثِ مُبارَکہ میں نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی جو شان بَیان فرمائی ہے آیئے! اُن میں سے چند فرامینِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنْتے ہیں۔ چُنانچِہ

(1) سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حَضْرتِ علی سے فرمایا: **اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِی**، یعنی تُم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے نزدیک ہارون (عَلَیْہِ السَّلَام) کا مَقام تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (مسلم، ص: ۱۳۱۰، حدیث: ۲۴۰۴)

(2) **عَلِیٌّ مِّنِّی بِمَنْزِلَةِ رَاْسِیْ مِنْ بَدَنِیْ**، یعنی علی کا تعلُّق مجھ سے ایسا ہی ہے جیسا میرے سَر کا تعلُّق میرے جِسْم سے ہے۔ (کنز العمال، ۶/ ۲۷۷، حدیث: ۳۲۹۱۱)

(3) اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا یعنی میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ (ترمذی، ۵، ص: ۴۰۲، حدیث: ۳۷۴۴)

ایک ذرّہ اپنی اُلفت کا عنایت کر مجھے
اپنا دیوانہ بنا مولیٰ علی مشکل کُشا!

(وسائلِ بخشش: ۵۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیدنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی کیسی شان بَیان فرمائی ہے۔ اتنے انعامات واکرامات کے علاوہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بے شُمار خوبیاں

عطافرمائی ہیں، حضرت سَیِّدُناعبدُاللہ بن مَسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: بے شک قرآنِ مجید سات (7) حروف (لغتوں) پر اُترا ہے اوران میں سے ہر حرف کا ظاہِر بھی ہے اور باطِن بھی اور امیرُ الْمُؤمِنین حضرت سیدناعلیُ المرتضی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ایسے عالم ہیں جن کے پاس ظاہِر وباطِن دونوں کا عِلم ہے۔

(تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، ج۴۲، ص ۴۰۰)

اِسی طرح امیرُ الْمُؤمِنین، امامُ العادِلین حضرتِ سَیِّدُناعُمَرفاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشادفرماتے ہیں: حَضرتِ علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو تین(3) ایسی فضیلتیں حاصِل ہیں کہ اگر اُن میں سے ایک(1) بھی مجھے نَصیب ہو جاتی تووہ میرے نزدیک سُرخ اُونٹوں سے بھی محبوب تر ہوتی۔ صَحابۂ کِرام نے پوچھا: وہ تین (3) فضائل کون سے ہیں؟ فرمایا: (۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی صاحِبزادی حضرتِ فاطمۃُ الزّہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو اِن کے نِکاح میں دیا(۲) اِن کی رِہائش رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف میں تھی اور اِن کے لئے مسجد میں وہ کچھ حلال تھاجو اِنہیں کاحصّہ ہے اور (۳) غزوۂ خیبر میں اِن کو پرچمِ اِسلام عطافرمایا گیا۔ (مُستدرَک ج۴ ص۹۴ حدیث ۴۶۸۹) سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ حضرتِ علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) ہم میں سب سے بڑے قاضی اور حضرت اُبی بن کعب (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، ج۸، ص۶، ح ۲۱۱۴۳، کراماتِ شیر خدا، ص: ۲۲)

بیاں کس منہ سے ہو اس مَجمعُ البحرین کا رتبہ
جو مرکز ہے شریعت کا طریقت کا ہے سر چشمہ

(دیوانِ سالک، ص ۳۰، از رسائلِ نعیمیہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ مُشکل کُشا، علیُّ المُرتَضٰی، شیرِخدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجۡھَہُ الۡکَرِیۡم کی شان کے بھی کیا کہنے کہ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اَعظم بھی اُن کی خُصُوصیات پر رَشک فرماتے ہیں، یہاں ایک مسئلہ بیان کرنا ضروری ہے کہ فَضائل ومَراتِب کے اِعتبار سے مَسلکِ حق اَہلسنَّت وجماعت کے نزدیک خُلفائے راشدین میں ایک ترتیب ہے جس کو بیان کرتے ہوئے صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مُفتی محمد امجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: تمام صَحابۂ کِرام اَعْلٰی و اَدْنٰی (اوران میں اَدْنٰی کوئی نہیں) سَب جنَّتی ہیں، بعدِ اَنبیا ومُرسَلین، تمام مخلوقاتِ الٰہی اِنْس وجِنّ ومَلک (یعنی اِنسانوں، جنّوں اور فِرِشتوں) سے افضل صدِّیقِ اکبر ہیں، پھر عُمر فاروقِ اعظم، پھر عثمانِ غنی، پھر مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم، افضل کے یہ معنیٰ ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہاں زیادہ عزّت ومَنزِلت والا ہو۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج۱ص۲۴۱ تا ۲۵۴) کراماتِ شیرِ خدا، ص: ۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً تمام ہی خُلفائے راشدین پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مَحبُوب اور آپ کے نورِ نظر تھے اور سب کے ہی فضائل آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان فرمائے ہیں۔ چُنانچہ فقیہِ اُمّت حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے مَروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''اَنَا مَدِیۡنَۃُ الۡعِلۡمِ وَاَبُوۡبَکۡرٍ اَسَاسُھَا وَعُمَرُ حِیۡطَانُھَا وَعُثۡمَانُ سَقۡفُھَا وَعَلِیٌّ بَابُھَا یعنی میں علم کا شہر ہوں، ابوبکر اس کی بنیاد، عُمَر اس کی دیوار، عثمان اُس کی چھت اور علی اس کا دروازہ ہیں۔'' (مُسندُ الفردوس ج۱ص۴۳حدیث۱۰۸، کراماتِ شیرِ خدا، ص:۲۴)

ترے چاروں ہمدم ہیں یک جان یک دل

ابو بکر فاروق عثمان علی ہے

(حدائقِ بخشش شریف، ص۱۸۸)

مَحبّتِ علی کا تقاضا

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: رسولِ کریم ، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے بہتر ابو بکر و عمر ہیں پھر فرمایا: ''لَایَجْتَمِعُ حُبِّیْ وَبُغْضُ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ فِیْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ یعنی میری مَحبّت اور (شَیْخَیْنِ کَرِیْمَیْن) ابُو بکر و عُمر کا بُغْض کسی مومن کے دل میں جَمْع نہیں ہو سکتا۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبرانی ج۳ص۷۹ حدیث ۳۹۲۰ ، (کراماتِ شیرِ خدا، ص: ۲۵) سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! گویا کہ مولا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم خُود فرمارہے ہیں کہ اگر مجھ سے مَحبّت کرنے کا دعوی ہے تو شَیْخَیْنِ کرِیمین سے بھی مَحبّت کرنا ہو گی ورنہ میری مَحبّت کوئی فائدہ نہ دے گی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کتنے پیارے اور دِل نشین اَنداز میں بصورتِ شعر مولا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا مَرتبہ بَیان فرماتے ہیں کہ

بعدِ خُلَفَائے ثَلاثہ سَب صَحابہ سے بڑا
آپ کو رُتبہ مِلا مَولیٰ علی مُشکِل کُشا

(وسائلِ بخشش، ص:۵۲۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تمام خُلفائے عِظام اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن سے مَحبَّت کرنے اور

ان کا ادَب و احترام بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا سے بے رغبتی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم مال ودَولت سے دُور رہتے اور دُنیا سے سَخت نفرت کیا کرتے۔ ایک مَرتبہ آپ کی خِدمت میں ابنِ نَبَّاج حاضِر ہُوا اور عرض کی یا اَمیرَالمُؤمِنین اِس وقت بَیتُ المال سونے چاندی سے بَھرا ہوا ہے، آپ نے اللّٰہُ اَکْبَر کہا اور کھڑے ہو کر بیتُ المال تشریف لے گئے اور فرمایا! اے ابنِ نباج! میرے پاس کُوفہ والوں کو لاؤ، لوگوں میں اعلان کر دیا گیا، پھر آپ نے بَیتُ المال کا سارا مال لوگوں میں تقسیم کر دیا اور حالت یہ تھی کہ مال تقسیم فرماتے جاتے اور کہتے جاتے اے سونا اے چاندی میرے پاس سے چلا جا، ہائے افسوس ہائے افسوس۔ حتّٰی کہ کوئی دِرہم ودینار نہ بچا، پھر بَیتُ المال میں پانی کے چِھڑکاؤ کا حکم دیا اور اُس جگہ دو رکعت نماز اَدا فرمائی۔ (فضائل الصحابہ لامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۵۳۱ ح ۸۸۴ بتصرف، اللہ والوں کی باتیں، ص: ۱۶۸)

دل سے دنیا کی مَحَبّت دُور کر کے یا علی!
دیدو عشقِ مصطفٰے مَولٰی علی مشکل کُشا!

(وسائلِ بخشش: ۵۲۳)

بن مانگے عطا فرمانے والے

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جَب مجھ سے کسی نے کُچھ مانگا تو میں نے اُسے عَطا کیا اور جب نہ مانگا تو میں نے بِن مانگے دے دیا۔ (الکامل فی الضعفاء الرجال لابن عدی الرقم ۵۷۷، ج ۴، ص ۳۳۳، اللہ والوں کی باتیں، ص: ۱۴۹)

بھیک لینے کے لئے دربار میں منگتا ترا
لے کے کشکول آگیا مولیٰ علی مُشکِل کُشا

(وسائلِ بخشش، ص: ۵۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! یہ ہے حضرتِ سیِّدُنا مولی علی مُشکِل کُشا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی دُنیا سے بے رغبتی اور جُود و سخاوت کا عالَم کہ اپنے پاس کچھ بھی رکھنا پسند نہ فرماتے بلکہ سَب کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قُربان کر دیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی مَولی علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی پیروی میں زِیادہ سے زِیادہ صَدَقہ و خیرات کرنا چاہئے۔ صَدَقہ و خیرات کا جَذبہ بڑھانے کیلئے اس ضِمن میں تین (3) فرامینِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے۔

(1) صُبح سَویرے صَدَقہ دو کہ بَلا صدقے سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔

(شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، الحدیث: ۳۳۵۳، ج ۳، ص ۲۱۴)

(2) بے شک مُسلمان کا صَدَقہ عُمر بڑھاتا اور بُری مَوت کو روکتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی بَرَکت سے صَدَقہ دینے والے سے تکبُّر وتَفاخُر دور کر دیتا ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۳۱، ج ۱۷، ص ۲۲)

(3) رَبّ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! اپنا خزانہ (صدقہ کر کے) میرے سِپُرد کر دے، نہ جلے گا نہ ڈوبے گا اور نہ چوری ہو گا، تیری شدید حاجت کے وقت (بروزِ قیامت) تجھے لوٹا دُوں گا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب

الصدقات، الترغیب فی الصدقۃ والحث علیھا... الخ، الحدیث: ۳۰، ج۲، ص ۱۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اخلاص کے ساتھ زیادہ سے زیادہ صَدَقہ وخیرات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہے صدقہ مَیل پھر اس پاک و ستھرے کو روا کیوں ہو
کہ دنیا کھا رہی ہے جس کی آلِ پاک کا صدقہ

(دیوانِ سالک، ص۱۳۱، از رسائلِ نعیمیہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیرِ خدا کی خداداد خُوبیاں

ایک مرتبہ حَضْرتِ سیدنا اَمیرِ مُعاوِیہ بن سُفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حضرت سیدنا ضَرار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا" میرے سامنے حضرتِ سیدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے اوصاف بیان کرو۔"تو حضرتِ سَیدُنا ضرار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُوں اوصاف بَیان فرمانے لگے کہ امیرُ الموٴمنین حضرتِ سَیدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے عِلم وعرفان کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا، آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُعاملے اور اس کے دِین کی حِمایت میں مَضبوط ارادے رکھتے، فیصلہ کُن بات کرتے اور انتہائی عدل واِنصاف سے کام لیتے، آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی ذات مَنْبعِ عِلم وحِکمت تھی، جب کلام کرتے تو دَہن مُبارَک سے حِکمت ودانائی کے پُھول جَھڑتے، دنیا اور اِس کی رنگینیوں سے وحشت کھاتے، رات کے اندھیرے میں (عبادتِ الٰہی سے) مسرور ہوتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بہت زیادہ رونے والے، دُور اندیش اور غم زدہ تھے، اپنے نفس کا مُحاسَبہ کرتے، کُھردرا اور

موٹا لباس پسند فرماتے اور موٹی روٹی کھاتے ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قَسم ! رُعب ودَبدَبہ ایسا تھا کہ ہم میں سے ہر ایک آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے کلام کرتے ہوئے ڈرتا تھا، حالانکہ جب ہم حاضر ہوتے تو ملنے میں آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم خود پہل کرتے اور جب ہم سُوال کرتے تو جَواب ارشاد فرماتے اور ہماری دَعْوت قَبول فرماتے ، جب مُسکراتے تو دندانِ مُبارَک ایسے معلوم ہوتے جیسے موتیوں کی لَڑی، آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم پرہیز گاروں کا اِحْتِرام کرتے ، مِسکینوں سے مَحَبَّت فرماتے، کسی طاقتور یا صاحبِ ثَروَت کو اس کی باطل آرزو میں اُمید نہ دِلاتے، کوئی بھی کمزور شَخْص آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی عَدالت سے مایُوس نہ ہوتا بلکہ اُسے اُمید ہوتی کہ مجھے یہاں اِنصاف ضَرور ملے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے دیکھا کہ جب رات آتی تو آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اپنی داڑھی مُبارَک پکڑ کر زار و قطار روتے اور زخمی شخص کی طرح تڑپتے، میں نے آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا: "اے دنیا! آیاتُو نے مجھ سے منہ موڑلیا ہے یا ابھی تک میری مُشتاق ہے ؟ اے دھوکے باز دُنیا! جا، تُو کسی اور کو دھوکہ دے، میں تجھے 3 طلاقیں دے چکا ہوں ، اب اس میں ہرگز رُجوع نہیں۔ تیری عُمر بَہُت کم ہے اور تیری آسائشیں اور نِعمتیں انتہائی حقیر ہیں اور تیرے نُقصانات بَہُت زیادہ ہیں ، ہائے !سفر (آخرت) نہایت طویل ہے ، زادِ راہ بَہُت قلیل اور راستہ انتہائی خطرناک اور پیچ دار ہے، یہ سُن کر حضرتِ سیدنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے ، حتّٰی کہ رِیش مبارک آنسوؤں سے تَر ہوگئی اور وہاں مَوْجُود لوگ بھی زار و قطار رونے لگے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: " اللہ عَزَّوَجَلَّ ابُو الحَسَن (حضرتِ سیدنا علی المرتضی، شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) پر رحم فرمائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ ایسے ہی تھے۔ (کراماتِ شیر خدا، ص۳۹) (عیون الحکایات، ص: ۲۵)

اشک بار آنکھیں عَطا ہوں دل کی سختی دُور ہو

دیجئے خَوفِ خُدا مَولیٰ علی مُشکل کُشا!

پَیکرِ جُود و سخا تُو میں فقیر و بے نوا

تُو ہے داتا میں گدا مَولیٰ علی مُشکل کُشا!

(وسائلِ بخشش، ص:۵۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیرِ خدا کا عشقِ مصطفےٰ

امیرُ الْمُؤمِنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا دل عشقِ رسول کی عظیم دولت سے سَرشار تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نزدیک سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُبارَکہ کائنات کی ہر شے سے عزیز تر تھی۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کسی نے سُوال کیا کہ آپ کو نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کتنی مَحبَّت ہے؟ فرمایا: خدا کی قَسم! حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے نزدیک اپنے مال وآل، والِدین اور سخت پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر محبوب ہیں۔(الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، القسم الثانی، الباب الاول، فصل فیماروی عن السلف والائمۃ، الجزء الثانی، ص۲۲، کرامات شیر خدا، ص۳۹)

پیکرِ خوفِ خُدا اے عاشقِ خیر الوریٰ

تم سے راضی کبریا مولیٰ علی مشکل کشا!

(وسائلِ بخشش:۵۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حضرتِ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے جب پوچھا گیا کہ آپ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس قدر محبّت کرتے ہیں، تو آپ نے قِیامت تک آنے والے مُسلمانوں کو یہ بتا دیا کہ ہمارے نزدیک حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات ہمارے مال ،اَولاد اور ماں باپ سے بڑھ کر محبُوب تَرِین ہے۔ یقیناً مُؤمِنِ کامِل اور ایک عاشِقِ رَسُول کی یہی پہچان ہوتی ہے کہ اسے اپنے قَریبی رِشتہ داروں، گھر والوں، بال بچوں اور اپنی جان سے بھی زیادہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت ہوتی ہے کیونکہ اپنی جان توسب کو مَحبُوب ہوتی ہے لیکن جو سچّے عاشِقِ رَسُول ہوتے ہیں وہ مَحبُوب کے نام پر جان دینے سے بھی گُریز نہیں کرتے اور اپنی ذات پر اپنے حَبِیب کو مُقدَّم جانتے ہیں آج ہم بھی عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دَعوٰی کرتے ہیں لیکن یاد رکھئے! عشقِ رسول کی ایک عَلامت اطاعتِ رسُول بھی ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں مَحبّت کی یہ علامت کامل طور پر موجود تھی ، یہ حضرات ہر ہر مُعاملے میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پَیروی کو لازِم جانتے تھے، یہاں تک کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس کام کو کِیا اور اُسے کرنے کا حکم نہیں دیا، یہ نُفُوسِ قُدسیّہ عِشقِ و مَحبّت میں اُس کام کو بھی سَعادَت سمجھتے ہوئے بجالاتے تھے جبکہ آہ ایک طَرَف ہم ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنَّتوں کو چھوڑ کر مَغرِبی تہذیب کے دِلدادہ ہیں، حالانکہ سُنّت میں حِکمت اور ہمارے لیے باعثِ رَحمت ہے۔ اِس پُرفِتَن دَور میں طرح طرح کی سُنّتیں سیکھنے اور عمل کا جَذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کسی نِعْمت سے کم نہیں، آپ بھی اس مَدنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافِلوں میں سَفر کی بَرَکت سے خُوب خُوب سُنّتیں سیکھ کر عمل کا جَذبہ پاسکتے ہیں۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو

ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرامینِ شیرِ خدا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضیٰ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے عِلم و حِکمَت سے بھرپُور ایسے ایسے نصیحت آموز مَدَنی پُھول ارشاد فرمائے ہیں کہ اگر ہم اِن پر عمل کریں تو دنیا و آخرت میں فَلاح و کامرانی ہمارا مُقدّر بن سکتی ہے۔

حضرت سیدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ امیرُ المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: "حضرتِ علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ایسے کلِمات ارشاد فرمائے کہ اگر لوگ اِن پر عمل کریں تو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوجائیں اور کبھی بھی غَلَط حَرکات نہ کریں۔" لوگوں نے عرض کی: "اے امیر المؤمنین! وہ کون سے کلِمات ہیں؟" آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "وہ نصیحت آموز کَلِمات یہ ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

(۱) تُو اپنے مُسلمان بھائی کی پَسند کا خَیال رکھ، اُس کے ساتھ بَھلائی کر۔ پھر تجھے بھی اُس کی طرف سے تیری پسندیدہ چیز ہی ملے گی۔

(۲) کبھی بھی کسی مسلمان بھائی کے کلام میں بد گُمانی نہ کر (یعنی ہمیشہ اچھا پہلو تلاش کر) تجھے ضرور اس کے

کلام میں کوئی اچھی بات مل جائے گی۔

(۳)جب تیرے سامنے دو کام ہوں تو اُس کام میں ہر گز نہ پڑ جس میں نفس کی پیروی کرنا پڑے، کیونکہ نفس کی پیروی میں سَراسر نُقصان ہے۔

(۴)جب کبھی تُو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی کسی حاجت میں حاجت بر آری چاہتا ہو تو دعا سے پہلے اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرود پاک پڑھ۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر بہت لطف و کرم فرماتا ہے جو اُس سے اپنی حاجتیں طلب کرے۔ پھر اگر کوئی شخص اللہ رَبُّ العزّت سے دو چیزیں مانگتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے وہ چیز عطا فرماتا ہے جو اس کے حق میں بہتر ہوتی ہے اور جو نقصان دہ ہو اُسے بندے سے روک لیتا ہے۔

(۵)جو شخص یہ چاہے کہ ہَر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکْر میں مَشغول رہے تو اُسے چاہیے کہ صبْر کو اپنا شِعار بنالے اور ہر مُصیبت پر صبر کرے۔

(۶)اور جو شخص دُنیوی زِندگی (میں طوالت) کا خَواہش مَند ہو تو اُسے چاہیے کہ مَصائِب کے لئے تیار ہو جائے۔

(۷)جو شخص یہ چاہے کہ اس کا وقار و عزّت بر قرار رہے تو اُسے چاہیے کہ رِیاکاری سے بچے۔

(۸)جِس بات سے تیرا تَعلُّق نہ ہو خواہ مخواہ اس کے بارے میں سُوال نہ کر۔

(۹)بیماری سے پہلے صحت کو غنیمت جان اور فُرصَت کے لمحات سے بَھرپُور فائدہ اُٹھا، ورنہ غم و پریشانی کا سامنا ہو گا۔

(۱۰)اِستقامت آدھی کامیابی ہے، جیسا کہ غم آدھا بُڑھاپا۔

(۱۱)جو چیز تیرے دل میں کھٹکے اُسے چھوڑ دے کیونکہ اُس کو چھوڑ دینے ہی میں تیری سلامتی ہے۔

(عیون الحکایات، ص:۱۷۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ فرامین ایسے جامع اور حکمت آموز ہیں کہ اگر کوئی شخص اِن پر عمل کرلے تو وہ دارَین (یعنی دُنیا و آخرت) کی سَعادتوں سے مالامال ہو جائے، اسے دین و دنیا کے کسی معاملے میں شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے، اِن کلِمات میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ہمیں زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ بتادیا ہے کہ اگر اِس طرح زندگی گزاروگے تو بہُت جلد ترقی و کامیابی کی دولت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا نصیب ہوگی۔ اگر آپ اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے اَحوال کے ساتھ ساتھ اُن کے نصیحت آموز اَقْوال اور عِلم و حِکمت سے بھرپُور مدنی پھول سمیٹنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ 324 صَفحات پر مُشتمل کتاب بنام **"152 رحمت بھری حکایات"** کا مُطالَعہ فرمائیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کتاب میں 92 بُزرگوں کے مُختصر حالات، مغفرت کے واقعات اور بے شُمار فرامین موجود ہیں۔ آپ سے مدنی التجا ہے کہ خُود بھی اس کتاب کا مُطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں، یہ کتاب دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کی جاسکتی ہے، پڑھی (Read) بھی جاسکتی ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کی جاسکتی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا فیضان آپ پر بھی جاری ہو جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بُزرگانِ دین کے نقشِ قَدَم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! آپ کی ترغیب و تحریص کے لئے چوک درس کی ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔

ناچ رنگ اور شراب کا عادی

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں نہ صِرف گُناہوں کے دَلدل میں نہایت بُری طرح پھنسا ہوا تھا بلکہ میرے عقائد بھی دُرُست نہ تھے۔ نمازوں سے اس قدر غافل تھا کہ عید کی نماز بھی پڑھنا نصیب نہ ہوتی۔ رَمَضانُ المُبارَک میں تمام مُسلمان روزہ رکھتے مگر بد قسمتی سے میں اِس سَعادَت سے مَحرُوم تھا۔ دِن میں ایک دُکان پر مُلازَمت کرتا لیکن رات بھر چَرس اور شراب کے نشے میں دُھت رہتا۔ ٹی وی پر فِلمیں ڈِرامے دیکھتا اور بد نگاہی کر کے اپنے نامۂ اعمال میں گُناہوں کا اِضافہ کرتا۔ شادیوں میں ناچ گانے کا شوقین تھا۔ ظُلمتِ عصیاں (گناہوں کی تاریکی) سے نکلنے کا سبب یہ ہوا کہ ہماری دُکان کے سامنے چند اسلامی بھائی فیضانِ سنّت سے چوک درس دیا کرتے تھے۔ کبھی کبھار میں بھی رَسمی طور پر اس میں شِرکت کرلیتا تھا۔ وہ بار بار مجھے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت دیتے مگر میں ہر بار کوئی نہ کوئی بہانہ بنالیتا۔ ایک روز اُن کی مِنَّت و سَماجت پر میں نے اجتماع میں شِرکت کی ہامی بھرلی اور اجتماع میں حاضر ہو گیا۔ جب وہاں پہنچا تو اجتماع میں ہونے

والے بیان، ذِکر، نعت اور رِقّت انگیز دعا نے مجھے مُتاثِر کر دیا، اس کے بعد میری زندگی یکسر بدل گئی۔ چرس، شراب نوشی اور ناچ گانوں سے توبہ کرلی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول کی برکت سے پانچوں نمازیں مسجد میں ادا کرنے والا بن گیا۔ مجھ جیسے گُناہوں میں لِتھڑے ہوئے شخص نے مدنی قافلوں میں سَفَر کی برکت سے دِین کے اَہَم مَسائل بھی سیکھ لئے اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّت (داڑھی شریف) بھی سجالی۔ مدنی ماحول کی برکت سے میرے بُرے عقیدے کی بھی اصلاح ہوگئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک درس اور مدنی قافلے کی بَرَکت سے مجھ جیسا ناچ رنگ کا دِلدادہ، چرس اور شراب کا عادی سُنّتوں کا پیکر بن گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

رَسُولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: "مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً کَتَبَ اللہُ بَیْنَ عَیْنَیْہِ بَرَاءَۃً مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَۃً مِّنَ النَّار، جو شخص مجھ پر سو(100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا، اللہ تعالٰی اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دے گا کہ یہ شخص نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے، وَاَسْکَنَہُ اللہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ الشُّھَدَاءِ اور اُسے بروزِ قیامت شُہدا کے ساتھ رکھے گا۔"

(معجم الاوسط، من اسمہ محمد، ۵/ ۲۵۲، حدیث:۷۲۳۵)

وہ سلامت رہا قِیامت میں		پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جَواب دُوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشِش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے)

اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظت کا ذِہن بنانے کی خاطر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج شبِ قدر ہے، بھلائیوں والی رات ہے، رحمتوں والی رات ہے، دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، بخشش کی رات ہے،

لَیْلَۃُ الْقَدْر اِنتہائی بَرَکت والی رات ہے، اِس کو **لَیْلَۃُ الْقَدْر** اِس لئے کہتے ہیں کہ اِس میں سال بھر کے اَحکام نافِذ کئے جاتے ہیں۔ یعنی فِرِشتے رَجِسٹروں میں آئندہ سال ہونے والے مُعامَلات لکھتے ہیں۔ جیسا کہ "تفسیرِ صاوِی جِلد 6 صفحہ نمبر 2398 پر ہے، "اَیْ اِظْھَارُھَا فِیْ دَوَاوِیْنِ الْمَلَائِ الْاَعْلٰی" ترجمہ: اسے (یعنی اُمورِ تقدیر کو) مقرَّب فرشتوں کے رجسٹروں میں ظاہر کر دیا جاتا ہے۔" اور بھی مُتَعَدَّد شَرافتیں اِس مُبارَک رات کو حاصِل ہیں۔ مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: "اِس شب کو لیلۃُ الْقدر چند وُجوہ سے کہتے ہیں۔

﴿۱﴾ اس میں سالِ آئندہ کے اُمور مقرّر کر کے ملائکہ کے سِپُرد کر دیے جاتے ہیں۔ قَدْر بمعنیٰ تقدیر یا قَدْر بمعنیٰ عزّت یعنی عزّت والی رات ﴿۲﴾ اس میں قَدْر والا قراٰنِ پاک نازِل ہوا ﴿۳﴾ جو عبادت

اس میں کی جاوے اُس کی قَدر ہے ﴿۴﴾ قَدر بمعنیٰ تنگی یعنی ملائکہ اِس رات میں اِس قَدَر آتے ہیں کہ زمین تنگ ہوجاتی ہے۔ ان وُجُوہ سے اسے شبِ قَدر یعنی قدر والی رات کہتے ہیں''۔(مواعظِ نعیمیہ، ص 62)

بخاری شریف کی حدیث میں ہے، " جس نے اِس رات میں ایمان اور اِخلاص کے ساتھ قِیام کیا تو اِس کے عمر بھر کے گُزَشتہ گُناہ مُعاف کر دیے جائیں گے۔ (صحیح بُخاری،ج ا،ص 660 ،حدیث 2014)

جَہَنَّم کی خوفناک بھڑک:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "**جہنم میں لے جانے والے اعمال**" میں ہے:

(مَنْقُول ہے کہ ایک مَرتَبہ) اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن خَطَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حَضْرتِ سَیِّدُنا کَعبُ الاَحبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے اِرْشاد فَرمایا: اے کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ! ہمیں ڈَر والی کچھ باتیں سُنائیں۔ تو حَضْرتِ سَیِّدُنا کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی : اے امیرُ المؤمنین ! اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قِیامَت کے دِن سَتّر (70) انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عمل لے کر بھی آئیں تو قِیامت کے اَحوال دیکھ کر اُنہیں حقیر جاننے لگیں گے۔ اِس پر امیرُ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کچھ دیر کے لیے سَر جُھکا لیا پھر جب اِفاقہ ہوا تو اِرْشاد فرمایا: اے کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ! مَزید سُنائیں۔ تو اُنہوں نے عرض کی: اے امیرُ المؤمنین! اگر جہنَّم میں سے بیل کے ناک جتنا حِصہ مَشْرِق میں کھول دِیا جائے تو مَغْرِب میں مَوْجُود شَخْص کا دِماغ اُس کی گرمی کی وجہ سے اُبل کر بَہہ جائے۔ اِس پر امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کچھ دیر کے لئے سَر جُھکا لیا پھر جَب اِفاقہ ہوا تو اِرْشاد فرمایا: اے کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ! اور سُنائیں۔ تو

اُنہوں نے پھر عرض کی: اے امیرُ المؤمنین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! قِیامت کے دِن جَہنَّم اِس طرح بھڑکے گا کہ کوئی مُقرَّب فِرِشتہ یا نبیِّ مُرسَل ایسا نہ ہوگا جو گُھٹنوں کے بَل گِر کر یہ نہ کہے: رَبِّ! نَفْسِیْ! نَفْسِیْ! (یعنی اے رَبّ عَزَّوَجَلَّ! آج میں تجھ سے اپنی بخشش کے عِلاوہ کچھ نہیں مانگتا)۔ حضرتِ سَیِّدُنا کعبُ الاحبار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مَزید بتایا: جب قِیامت کا دِن آئے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اوَّلین وآخَرین کو ایک ٹِیلے پر جَمع فرمائے گا، پھر فِرِشتے نازِل ہو کر صَفیں بنائیں گے۔ اِس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرمائے گا: اے جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام)! جَہنَّم کو لے آؤ۔" تو حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام جَہنَّم کو اِس طرح لے کر آئیں گے کہ اُس کی سَتّر ہزار (70000) لگاموں کو کھینچا جارہا ہوگا، پھر جب جَہنَّم مخلوق سے سو (100) برس کی راہ پر پہنچے گی تو اُس میں اِتنی شَدید بھڑک پیدا ہوگی کہ جس سے مخلوق کے دِل دہل جائیں گے، پھر جب دوبارہ بھڑک پیدا ہوگی تو ہر مُقرَّب فِرِشتہ اور نبیِّ مرسَل گُھٹنوں کے بَل گِر جائے گا، پھر جب تیسری مَرتبہ بھڑکے گی تو لوگوں کے دِل گلے تک پہنچ جائیں گے اور عقلیں گھبرا جائیں گی، یہاں تک کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَرض کریں گے: میں تیرے خلیل ہونے کے صَدقے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَرض گُزار ہوں گے: یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ! میں اپنی مُناجات کے صَدقے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَرض کریں گے: "یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ! تُو نے مجھے جو عِزت دی ہے اس کے صَدقے میں صرف اپنے لیے سُوال کرتا ہوں اُس مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کیلئے سُوال نہیں کرتا جس نے مجھے جَنا ہے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج ۱ ص ۴۹)

بروزِ قِیامت ہو ایسی عنایت		رہوں پُل پہ ثابت قدم یا الٰہی
جلا دے نہ نارِ جہنّم کرم ہو		پئے بادشاہِ اُمم یا الٰہی
مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے		ہو مجھ ناتواں پر کرم یا اِلٰہی
جو ناراض تُو ہوگیا تو کہیں کا		رہوں گا نہ تیری قسم یا اِلٰہی
سدا کے لیے ہو جا راضی خُدایا		ہمیشہ ہو لطف و کرم یا اِلٰہی
گناہوں سے بھرپور نامہ ہے میرا		مجھے بخش دے کر کرم یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۱)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِO

اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُO

اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَO

اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ بروزِ قیامت جب جَہَنَّم کو لایا جائے گا تو کیسا جاں گُداز (جان کو پگھلا دینے والا) مَنظَر ہو گا؟ ذرا تَصَوُّر کیجئے! اِس وقت سُورج چار ہَزار (4000) بَرس کی راہ پَر ہے اور اِس طرف اُس کی پیٹھ ہے، قِیامت کے دِن سُورج صِرف سَوا مِیل پَر ہو گا اور اُس کا مُنہ اِس طرف ہو

گا، بھیجے کھولتے ہوں گے اور اِس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ سَتّر(70) گز زمین میں جَذب ہوجائے گا، پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اُوپر چڑھے گا، کسی کے ٹخنوں تک ہو گا، کسی کے گھٹنوں، کسی کے کَمر، کسی کے سینے، کسی کے گلے تک اور کافِر کے تومُنہ تک چڑھ کر مثلِ لگام کے جکڑ جائے گا، جس میں وہ ڈُبکیاں کھائے گا۔اِس گرمی کی حالَت میں پیاس کی جو کیفیت ہوگی مُحتاجِ بَیان نہیں، زَبانیں سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی، بعضوں کی زَبانیں مُنہ سے باہَر نکل آئیں گی، دِل اُبل کر گلے کو آ جائیں گے، ہر مُبتَلا بقدرِ گُناہ تکلیف میں مُبتَلا کیا جائے گا، پھر باوُجود اِن مُصیبَتوں کے کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہو گا، بھائی سے بھائی بھاگے گا، ماں باپ اولاد سے پیچھا چُھڑائیں گے، بی بی بچے الگ جان چُرائیں گے، ہر ایک اپنی اپنی مُصیبَت میں گِرِفتار، کون کِس کا مدد گار ہو گا (غیبت کی تباہ کاریاں، ص۱۵۷، ملتقطاً) یہ سَب مَصائِب کیا کم ہوں گے کہ اِس کَڑے وَقت میں جَہنَّم کو بھی لایا جائے گا کہ اِس کے بَھڑکنے سے مَخلُوق کے دِل دہل جائیں گے، مُقرَّب فِرِشتے اور انبیاءعَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تک اِس سے پَناہ مانگیں گے اور ہر ایک عافِیّت کا سُوال کریں گے۔

دردِ سر ہو ،یا بُخار آئے، تڑپ جاتا ہوں	میں جہنَّم کی سزا کیسے سہوں گا یارَبّ!
گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی	ہائے میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یا رَبّ!
عَفو کر اور سدا کے لیے راضی ہو جا	گر کرم کر دے تو جنَّت میں رہوں گا یارَبّ!
اِذن سے تیرے سرِ حشر کہیں کاش! حضور	ساتھ عطارؔ کو جنّت میں رکھوں گا یا رَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص ۸۵)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک ہو یا بد ہر ایک کو جَہنَّم پر بنے ہوئے پُل سے گُزرنا پڑے

گا۔ چُنانچہ

ہر ایک جہنَّم سے گُزرے گا:

پارہ 16 سورۂ مریم، آیت نمبر 71 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ اِنۡ مِّنۡکُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتۡمًا مَّقۡضِيًّا ﴿۷۱﴾ (پارہ:۱۶، مریم:۷۱)		تَرجَمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گُزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رَبّ کے ذِمّہ پر یہ ضَرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔

حَضرتِ سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ سے مَنْقُول ہے، پُل صِراط کا سَفر پَندرہ ہزار (15000) سال کی راہ ہے۔ (یعنی 15 ہزار سال میں ایک تیز رفتار گھوڑا جتنا راستہ طے کرے اتنا طویل وہ سفر ہے، اس طرح کہ) پانچ ہزار (5000) سال اُوپر چڑھنے کے، پانچ ہزار (5000) سال نیچے اُترنے کے اور پانچ ہزار (5000) سال برابر کے۔ پُل صِراط بال سے زِیادہ بارِیک اور تلوار سے تیز تَر ہے اور وہ جہنَّم کی پُشْت پَر بنا ہُوا ہے۔ اِس پَر سے (بآسانی) وہ گُزر سکے گا جو خوفِ خدا کے باعِث کمزور و نِڈھال ہو گا۔ (البدور السافرہ، ص ۳۳۴، از پل صراط کی دھشت، ص ۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہنَّم کی آگ چُونکہ تارِیک ہو گی، اِس لیے پُل صِراط اندھیرے میں ڈوبا ہوا ہو گا۔ جس کا بھی پاؤں پھسلے گا وہ جہنَّم کی تاریک وادیوں میں گِرتا جائے گا۔ اس سے گُزرنے کے لیے دُنیَوی طاقتور و باکسر، کَڑیَل نوجَوان و پہلوان، تیز تَرار و سَبُک رفتار، کَراٹے باز اور ہٹّے کَٹّے ہونے کی حاجت نہیں ہے بلکہ حَضرتِ سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ کے فرمانِ عافیّت

نِشان کے مُطابِق خوفِ خدا کے سَبَب کمزور وزار اور نَحِیف و نَزار رہنے والے پُل صِراط کو بآسانی پار کرلیں گے۔ اس لیے ہر وقت خوفِ خُدا سے سَرشار رہئے! اور جَہَنَّم سےپَناہ مانگتے رہیے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ جو بَندہ جَہَنَّم سے پناہ مانگتا ہے، جَہَنَّم کہتا ہے: اے رَبّ! یہ مجھ سے پَناہ مانگتا ہے، تو اُس کو پَناہ دے۔

(مسند أبي يعلى"، الحديث: ۶۱۶۴، ج۵، ص ۳۷۹، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۳)

میں رحمت، مغفرت، دوزخ سے آزادی کا سائل ہوں		مہِ رمضان کے صدقے میں فرمادے کرم مولیٰ
براَت دے عذابِ قبر سے نارِ جہنّم سے		مہِ شعبان کے صدقے میں کر فضل و کرم مولیٰ
تُو بس رہنا سدا راضی نہیں ہے تابِ ناراضی		تُوناخوش جس سے ہو برباد ہے تیری قسم مولیٰ

(وسائلِ بخشش، ص۹۸)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ○

اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ○

اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ○

اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ پاک میں مُختَلِف مَقامات پر جَہَنَّمیوں کو دیئے جانے والے عذاب کاذِکر کِیا گیا ہے۔

چنانچہ پارہ15 سُورۃ الکہف، آیت نمبر29 میں ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًاۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَاؕ وَ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَؕ بِئْسَ الشَّرَابُؕ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا(۲۹)		تَرْجَمَۂ کنزالایمان: بیشک ہم نے ظالموں کے لئے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں اُنہیں گھیر لیں گی اور اگر پانی کے لئے فریاد کریں تواُن کی فریاد رسی ہوگی اس پانی سے کہ چرخ دیئے (پگھلے) ہوئے دھات کی طرح ہے کہ ان کے مُنھ بُھون (جلا) دے گا کیا ہی بُرا پینا اور دوزخ کیا ہی بُری ٹھہرنے کی جگہ۔

اور پارہ17 سورۃُ الحج کی آیت نمبر 19 تا22 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍؕ یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ(۱۹) یُصْهَرُ بِهٖ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ وَ الْجُلُوْدُؕ(۲۰) وَ لَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ(۲۱) كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِیْدُوْا فِیْهَاۗ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ(۲۲)		تَرْجَمَۂ کنزالایمان: توجو کافر ہوئے اُن کے لئے آگ کے کپڑے بیونتے (کاٹے) گئے ہیں اور ان کے سَروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا، جس سے گل جائے گا جو کُچھ اُن کے پیٹوں میں ہے اور اُن کی کھالیں، اور اُن کے لئے لوہے کے گُرز ہیں، جب گُھٹن کے سبب اِس میں سے نکلنا چاہیں گے پھر اِس میں لوٹا دیئے جائیں گے اور حکم ہو گا کہ چکھو آگ کا عذاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جَہنَّمِیوں کے ساتھ کیسا عِبرتناک سُلوک ہوگا اور

جَہَنَّم میں اُنہیں کیسے شدید عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہمارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیں سِکھانے کے لیے کَثرت کے ساتھ جَہَنَّم کے عَذاب سے پَناہ مانگتے تھے۔(صحیح مسلم''،کتاب المساجد، باب ما یستعاذ منه في الصلاة، الحدیث: ۱۳۳ ،ص۲۹۷ ، بہارِشریعت، ۱/۱۶۳) یادرکھئے! دُنیا کی آگ جہنم کی آگ کے سَتَّر(70) جُزوں میں سے ایک جُز ہے۔(صحیح مسلم''،کتاب صفة الجنة وصفة نعیمها وأهلها، باب في شدة حر نار جهنم...إلخ، الحدیث: ۲۸۴۳ ، ص۱۵۲۳ ، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۴) جہنم کی آگ ہزار (1000)برس تک دھونکائی گئی، یہاں تک کہ سُرخ ہو گئی، پھر ہزار(1000)بَرَس اور، یہاں تک کہ سفید ہو گئی، پھر ہزار(1000)بَرَس اور ،یہاں تک کہ سِیاہ ہو گئی، تو اَب وہ نِری سِیاہ ہے۔(سنن الترمذي''،کتاب صفة جهنم، باب منه، الحدیث: ۲۶۰۰ ، ج۴،ص ۲۶۶ ، ،بہارِشریعت، ۱/۱۶۴)

حَضرتِ سَیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام نے تاجدارِ حَرَم، شہریارِ اِرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے قَسَم کھاکر عَرض کی: کہ اگر جَہَنَّم سے سُوئی کے ناکے کے بَرابَر کھول دِیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اُس کی گرمی سے مَر جائیں اور قسم کھا کر کہا: کہ اگر جَہَنَّم کا کوئی داروغہ (مُحافِظ) اہلِ دُنیا پر ظاہِر ہو تو زَمین کے رہنے والے کُل کے کُل اُس کی ہَیبت سے مَر جائیں اور بَقسم بیان کیا: کہ اگر جَہَنَّمیوں کی زَنجیر کی ایک کَڑی دُنیا کے پہاڑوں پر رَکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور اُنہیں قرار نہ ہو، یہاں تک کہ نِیچے کی زَمین تک دَھنس جائیں۔(مجمع الزوائد، کتاب صفة النار، الحدیث: ۱۸۵۷۳ ، ج۱۰ ، ص ۷۰۶ـ۷۰۷ ،بہارِشریعت، ۱/۱۶۵) یہ دُنیا کی آگ (جس کی گرمی اور تیزی سے کون واقف نہیں کہ بعض موسم میں تو اس کے قریب جانا شاق ہوتا ہے، پھر بھی یہ آگ) خُدا سے دُعا کرتی ہے کہ اُسے جَہَنَّم میں پِھر نہ لے جائے(''سنن ابن ماجه"، أبواب الزهد، باب صفة النار، الحدیث: ۴۳۱۸ ، ج۴ ،ص ۵۲۸ ، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۵) مگر

تَعجُّب ہے انسان پَر کہ جَہنَّم میں جانے کا کام کرتا ہے اور اُس آگ سے نہیں ڈَرتا، جس سے آگ بھی ڈَرتی اور پناہ مانگتی ہے۔ دوزخ کی گہرائی کو خُدا ہی جانے کہ کتنی گہری ہے۔ (بہارِشریعت،۱/۱۶۵) حدیثِ (پاک) میں ہے کہ اگر پتھر کی چٹّان جَہنَّم کے کَنارے سے اُس میں پھینکی جائے تو ستّر (70) بَرَس میں بھی تہہ تک نہ پہنچے گی (سنن الترمذي''،کتاب صفة جهنم، باب ما جاء في صفة قعرجهنم، الحديث: ۲۵۸۴،ج۴، ص۲۶۰،بہارِشریعت،۱/۱۶۶)) اور اگر اِنسان کے سَر برابر سِیسہ کا گولا آسمان سے زَمین پر پھینکا جائے تو رات آنے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا، حالانکہ یہ پانچ سو (500) بَرَس کی راہ ہے۔ (سنن الترمذي،کتاب صفة جهنم، باب منه، الحديث:۲۵۹۷،ج۴،ص۲۶۵، بہارِ شریعت،۱/ ۱۶۶) (جہنم میں) لوہے کے ایسے بھاری گُرزوں سے فِرِشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گُرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جِنّ واِنس جمع ہو کر اُس کو اُٹھا نہیں سکتے۔ (''المسند'' للأمام أحمد بن حنبل، الحديث: ۱۱۲۳۳،ج۴،ص۵۸، بہارِ شریعت،۱/۱۶۶) جَہنَّمیوں کے بَدن سے جو پِیپ بہے گی وہ پلائی جائے گی (''الدرالمنثور''،ج۵،ص۱۵ ،تحت الآية، عن قتادة رضي الله عنه في قوله: (وَيُسْقَى مِنۡ مَاءٍ صَدِيدٍ، بہارِشریعت،۱/۱۶۷) خاردار تُھوہڑ (ایک قسم کا کانٹے دار زہریلا درخت جس میں سے دودھ نکلتا ہے) کھانے کو دیا جائے گا وہ ایسا ہو گا کہ اگر اُس کا ایک قطرہ دُنیا میں آئے تو اس کی سوزِش و بدبُو تمام اہلِ دُنیا کی مَعیشَت بَرباد کردے۔ (سنن الترمذي''،کتاب صفة جهنم، باب ما جاء في صفة شراب أهل النار، الحديث: ۲۵۹۴،ج۴، ص۲۶۳، بہارِشریعت،۱/۱۶۷) اور وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالے گا (تفسیر الطبري''،ج۱۲،ص۲۸۹ : عن ا بن عباس، في قوله: (وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ) اس کے اُتارنے کے لیے پانی مانگیں گے، اُن کو وہ کھولتا پانی دیا جائے گا کہ مُنہ کے قریب آتے ہی مُنہ کی ساری کھال گَل کر اُس میں گِر پڑے گی اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا(سنن الترمذي''،کتاب صفة جهنم، باب ما جاء في

صفة طعام أهل النار، الحديث:٢٥٩٥، ج٤، ص ٢٦٤، بہارِ شریعت، ١٦٨/١) اور وہ شوربے کی طرح بہہ کر قَدموں کی طرف نکلیں گی۔(تفسیر الطبري''، ج ٧، ص ٤٣٠، عن أبي أمامة ،في قوله: (وَيُسْقٰى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ، ،بہارِشریعت،١٦٨/١)پیاس اِس بلا کی ہوگی کہ اُس پانی پر ایسے گِریں گے جیسے تَونس (یعنی انتہائی شدید پیاس) کے مارے ہوئے اُونٹ(ہوں)(البدور السافرة "للسيوطي، باب طعام أهل النار و شرابهم، الحديث: ١٤٤٦، ص ٤٢٨، ،بہارِشریعت،١٦٨/١)

پارہ 26 سورۂ محمد، آیت نمبر 15 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ سُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ۝		تَرْجَمۂ کنز الایمان: اور انہیں کھولتا پانی پلایا جائے گا کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے

جس کو سب سے کم دَرَجہ کا عَذاب ہوگا،اُسے آگ کی جُوتیاں پہنادی جائیں گی،جِس سے اُس کا دماغ ایسا کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھَولتی ہے،وہ سمجھے گا کہ سَب سے زِیادہ عَذاب اُس پر ہو رہا ہے، حالانکہ اُس پر سَب سے ہَلکا ہے۔(صحيح مسلم"، كتاب الأيمان، باب أهون أهل النار عذاباً الحديث:٣٦٤(٢١٢)،ص ١٣٤ ،بہارِشریعت،١٦٤/١)

میں مجرِم ہوں جہنَّم میں اگر پھینکا گیا مجھ کو		ہَلاکت ہوگی ہائے ! کیا کروں گا یارسولَ اللہ
لپک کر آگ کے شُعلے لپٹتے ہوں گے بربادی		کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
اندھیری آگ ہوگی روشنی بالکل نہیں ہوگی		کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
وہاں کانوں میں، آنکھوں میں، دَہَن میں، پیٹ میں بھی آگ!		کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ

پہاڑآگوں کے ہوں گے وادِیاں بھی آگ کی ہونگی		کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
فِرِشتے ڈانٹتے ہوں گے ہتھوڑے مارتے ہوں گے		کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
وہاں سانپ اور بچھّو بھی مسلسل ڈَس رہے ہوں گے		کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
غِذا دوزخ کی تھُوہر اور اُوپر کَھولتا پانی		کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
نہ مانگے موت آئے گی نہ بیہوشی ہی چھائیگی		کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
جو تم چاہو گے تو ہونگی مِری سب مُشکِلیں آساں		وَگرنہ نار میں ،میں جا پڑوں گا یارسولَ اللہ
تمہارا ہوں غلام اور ہے غلامی پر مجھے تو ناز		کرم سے ساتھ جنّت میں چلوں گا یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص324)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار O

اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ O

اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ O

اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ جَہَنَّم سے بے قرار رہیے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ دُنیوی آگ سہنے کی کسی میں تاب نہیں تو جَہَنَّم کی آگ کیسے برداشت ہوسکے گی؟ صِرف یہی نہیں بلکہ اُس آگ کے عِلاوہ بھی کئی دردناک عذابات کا سِلسِلہ ہوگا۔ لہٰذا عافیَّت اِسی میں ہے کہ جَہَنَّم کی ہولناکیوں، پُل صِراط کی مُصیبَتوں اور آخِرت میں پیش آنے والے ہوشرُبا حالات کو پیشِ نَظر رکھتے ہوئے اُن سے بچنے کا سامان کریں۔ حَضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی اِرْشاد فرماتے ہیں: جو دُنیا میں رہ کر قِیامَت کے بارے میں زیادہ غور و فِکر کرے گا، وہ اُن ہولناکیوں سے زِیادَہ مَحفوظ رہے گا۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے پر دو خوف جمع نہیں فرماتا، لہٰذا جو دُنیا میں اِن ہولناکیوں کا خوف رکھے گا وہ آخرت میں اِن سے مَحْفُوظ رہے گا اور خوف سے مُراد عَورتوں کی طرح رونا دھونا نہیں کہ آنکھیں آنسو بہائیں اور سَماع کے وقت دِل نَرم ہوجائے پھر تُم اُسے بُھول کر اپنے کھیل کُود میں مشغول ہوجاؤ۔ اِس حالَت کو خوف سے کوئی تَعَلُّق نہیں، بلکہ جو شَخْص جِس چیز کا خوف رکھتا ہے اُس سے بھاگتا ہے اور جس چیز کی اُمید رکھتا ہے اس کو طَلَب کرتا ہے۔ لہٰذا تُمہیں وُہی خوف نَجات دے گا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے روکے اور اُس کی عِبادت و فرمانبرداری پر اُبھارے۔

(احیاء العلوم، ۵/۲۸۶-۲۸۷)

کرلے توبہ اب بھی وَقْت ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقیقی معنوں میں خوفِ خدا ایسا ہی ہونا چاہیے جو ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کے ڈر سے چھوٹے بڑے گُناہ کے اِرتکاب سے باز رکھے۔ لیکن جذبات میں آکر عارضی طور پر رونا اور توبہ کرنا بھی اگر بربِنائے اِخلاص ہے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضَرور رنگ لائے گا۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی ذِہن بنانا چاہیے کہ میں اپنی گُناہوں سے بھرپُور خزاں رَسیدہ زِندگی میں نیکیوں سے بہار لانے کی ضَرور کوشِش کروں گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ لیکن شیطان مَردُود ہمیں کبھی بھی اپنے اِس نیک ارادے پر قائم رہنے نہیں دے گا اور اِس طرح کے وَسوَسے بطورِ مشورہ ہمارے ذِہنوں میں ڈالے گا کہ جَذباتی فیصلہ اچھا نہیں ہوتا، رَفتہ رَفتہ اپنی اِصلاح کرلینا۔ ایک دَم سے مولوی مَت بن جانا، ہاتھوں ہاتھ سُنَّتوں کی تَربیَت کے مَدَنی قافلے میں سَفر کرنا مُناسِب نہیں، بَس دِھیرے دِھیرے کوشِش جاری رکھو! ابھی تو ساری زندگی پڑی ہے، ابھی تو تُمہاری عُمر ہی کیا ہے، ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی، شادی کے بعد داڑھی بڑھالینا بلکہ حَج کو چلے جانا اور مدینہ مُنوَّرہ سے داڑھی رکھ کر آنا، جب بُوڑھے ہو جاؤ تو عمامہ سَجالینا وغیرہ وغیرہ۔ (پل صراط کی دہشت، ص ۳۶)

یادرکھئے! یہ سب شیطانی خیالات انتہائی خَطرناک ہیں۔ آہِستہ آہِستہ سُدھرنے کا ذِہن بنائے رکھنے میں نُقصان ہی نُقصان ہے۔ اِس سے جہاں گُناہوں میں اضافہ ہوگا وہیں اِس بات کی بھی کوئی گارنٹی نہیں کہ ہمیں تَوبہ کرنے کی مُہلت ملے گی بھی یا نہیں؟ کیوں کہ موت صرف بُوڑھوں، کینسر یا ہارٹ کے مریضوں ہی کو آتی ہو ایسا نہیں ہے۔ روزانہ نہ جانے کتنے ہی کَڑیل نوجَوان حادِثات کا شکار ہو کر اَچانک موت کے گھاٹ اُتر جاتے ہیں۔ اس لیے قَبل اِس کے کہ مَوت کے پَروں کی پھَڑپھَڑاہٹ

سُنائی دے اور یہ شور مچ جائے کہ اِس کا اِنتِقال ہو گیا ہے، اَب جَلدی غَسّال کو بُلالاؤ، چُنانچہ غَسّال تختہ اُٹھائے چلا آرہا ہو، غُسل دیا جارہا ہو، کَفَن پہنایا جارہا ہو، پھر اندھیری قبر میں اُتار دِیا جائے۔ یہ سب مُعامَلات پیش آنے سے پہلے ہی جلد از جلد توبہ کر لیجئے۔

بڑی کوششیں کی گناہ چھوڑنے کی		رہے آہ! ناکام ہم یا الٰہی !
مجھے سچی توبہ کی توفیق دیدے		پئے تاجدارِ حرم یا الٰہی!

(وسائلِ بخشش،۱۱۰)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار O

اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ O

اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ O

اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گناہ چھوڑیئے اور خوفِ خدا پیدا کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم دوزخ کے عذاب سے بچنا چاہتے ہیں اور جنت کی اَبدی نِعمَتوں کے حقدار بننے کے خَواہِش مند ہیں تو ہمیں ہر قسم کے گُناہ مثلاً نماز چھوڑنے، داڑھی مُنڈانے یا

ایک مُٹھی سے کم کرانے، ماں باپ کو سَتانے، عورتوں کو بے پردہ سرِ بازار پھرانے، فلمیں ڈرامے دیکھنے اور دِکھانے، گانے سُننے اور باجے بَجانے، حرام روزی کَمانے، سُودی تِجارتوں میں حِصَّہ ملانے، گندی گالیوں، غیبتوں، چُغلیوں اور عیب دَرِیوں میں زَبان چَلانے اور بے نَمازِیوں اور فیشن پَرَست بُرے دوستوں کے ساتھ بیٹھنے بِٹھانے سے گُریز کرنا ہوگا۔ یاد رکھئے! گُناہوں سے بچنے کا بہترین ذَریعہ یہ بھی ہے کہ ہَم روزِ قِیامَت گُناہوں کے سَبَب ذِلت ورُسوائی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف بھی اپنے دل میں بٹھائے رکھیں۔ کیونکہ خوفِ خدا ہی ایک ایسی دوا ہے کہ جس سے گُناہوں کی بیماری کا علاج ممکن ہے۔ جب تک یہ نعمتِ عُظمیٰ حاصل نہ ہو جائے تب تک گُناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے مَحَبَّت ہونا تقریباً ناممکن ہے۔ آیئے! دِل میں خوفِ خُدا کی شَمع جَلانے کے لیے خوفِ خُدا میں رونے کی فضیلت پر تین (3) احادیثِ مُبارَکہ سُنتے ہیں:

(1) دوآنکھوں کو جَہَنَّم کی آگ نہ چُھوئے گی: ایک وہ آنکھ جو رات کے کسی حصے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے روئے اور دُوسری وہ آنکھ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گُزارے۔

(سنن الترمذی،کتاب الجهاد،باب ماجاءفی فضل الحرس۔۔۔الخ، ج۳،ص ۲۳۹، الحديث: ۱۶۴۵)

(2) ایک شَخص نے عرض کیا: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں کس چیز کے ذریعے جَہَنَّم سے بچ سکتا ہوں؟ تو جنابِ رسُوْل اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کے ذَریعے سے، کیونکہ جو آنکھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے روتی ہے اُسے جَہَنَّم کی آگ کبھی نہ چُھوئے گی۔ (الترغیب و الترهیب،کتاب التوبه والزهد،الترغیب فی البکاء من خشیة اللّٰه، رقم ۹، ج ۴، ص ۹۸، از جنت میں لے جانے والے اعمال، ص ۴۰۷)

(3) تین (3) آدمیوں کی آنکھیں جہنَّم نہ دیکھیں گی۔ ایک وہ آنکھ جِس نے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں پہرہ دیا، دُوسری وہ آنکھ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے روئے اور تیسری وہ آنکھ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں کی طرف اُٹھنے سے رُک جائے۔ (المعجم الکبیر مسند بھز بن حکیم، رقم ۱۰۰۳، ج ۱۹، ص ۴۱۶)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے: "اے لوگو! روؤ، اگر تم کو رونا نہ آئے تو رونے کی کوشش کرکے روؤ، کیونکہ دوزخی دوزخ میں روئیں گے، حتّٰی کہ ان کے آنسو ان کے چہروں پر اس طرح بہیں گے کہ گویا کہ وہ نہریں ہیں، حتّٰی کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے، پھر ان کا خون بہنے لگے گا اور وہ خون اتنا زیادہ بہہ رہا ہو گا کہ اگر اس میں کشتی چلائی جائے تو وہ چل پڑے گی۔" (سنن ابنِ ماجہ رقم الحدیث:4196، مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث 4134، مجمع الزوائد ج 10، ص 391، المطالب العالیہ رقم الحدیث 4673)

میرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دم
تیرے خوف سے یا خدا یا اِلٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُسلمانوں کی عِزتوں کے مُحافِظ بنئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دِل میں خوفِ خُدا ابھارنے کے ساتھ ساتھ جنَّت میں لے جانے والے اعمال میں سے ایک عمل کسی مُسلمان کی عِزَّت و ناموس کی حِفاظت کرنا بھی ہے۔ لہٰذا اگر آپ کے سامنے کوئی آدمی کسی اسلامی بھائی کی خطا یا اُس کے عَیب کا تذکرہ اُس کی مَوجودَگی میں یا پسِ پُشت

(یعنی پیٹھ پیچھے) شُروع کرے تو سُننے میں اگر کوئی مَصلَحتِ شَرعی نہ ہو تو فوراً احترامِ مُسلِم کا لحاظ کرتے ہوئے ثوابِ آخِرت کمانے کی نیّت سے اپنے اسلامی بھائی کی عزّت کی حِفاظَت کرنے کی ترکیب کیجئے۔

تاجدارِ رِسالت، مُصطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عافیّت نِشان ہے: جو اپنے (مُسلمان) بھائی کی پِیٹھ پیچھے اُس کی عِزّت کا تَحَفُّظ کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ وہ اُسے جہنّم سے آزاد کردے۔ (موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الصّمت و آداب اللّسان، باب ذب المسلم عن عرض أخیہ، الحدیث ۲۴۱، ج۷، ص ۱۶۰)

حَضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس نے دُنیا میں اپنے بھائی کی عزّت کی حِفاظت کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن ایک فِرِشتہ بھیجے گا جو جَہنّم سے اُس کی حِفاظَت فرمائے گا۔ (موسوعۃ لابنِ اَبِی الدُّنیا، باب ذمّ الغِیبۃ ج۴ ص ۳۸۵ حدیث ۱۰۵)

یاد رکھئے! مُسلمان کی غیبت کرنے والے کو روکنے کی قُدرت ہونے کی صُورت میں روک دینا واجِب ہے، روکنا ثوابِ عظیم اور نہ روکنا باعِثِ عذابِ اَلیم (یعنی دردناک عذاب کا باعث) ہے۔ اس ضِمن میں دو (2) فَرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے:

(1) جِس کے سامنے اُس کے مُسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اُس کی مَدَد پر قادِر ہو اور مَدَد کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا اور آخِرت میں اُس کی مَدَد کرے گا اور اگر باوُجُودِ قُدرت اس کی مدد نہیں کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا اور آخِرت میں اُسے پکڑے گا۔ (مُصَنَّف عبد الرَّزّاق ج۱۰ ص ۱۸۸ رقم ۲۰۴۲۶)

(2) جو شَخْص اپنے بھائی کے گوشت سے اس کی غیبت (عدم موجودگی) میں روکے (یعنی مُسلمان

کی غیبت کی جارہی تھی، اُس نے روکا) تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اُسے جہنَّم سے آزاد کردے۔(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح ج۳ص۷۰ حدیث ۴۹۸۱، غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۱۳)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارO

اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُO

اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَO

اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

سُنوں نہ غیبت و چُغلی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی اپنا یہ ذِہن بنایئے! کہ جُوں ہی کسی مُسلمان کا مَنفی (NEGATIVE) تذکِرہ نِکلے فوراً خبر دار ہو جایئے اور غور کیجیے، اگر وہ تذکِرہ غیبت پر مَبنی یا غیبت کی طرف لے جانے والا ہو تو فوراً اِس سے باز آجایئے، اگر کوئی اورآدمی یہ گفتگو کرنے لگا ہو تو اُس کو مُناسب طریقے پر روک دیجئے، اگر وہ باز نہ آئے تو وہاں سے اُٹھ جایئے، اگر اُسے روکنا یا اپنا وہاں سے ہٹنا ممکن نہ ہو تو دل میں بُرا جانیے، ترکیب سے بات بدل دیجئے، اُس گفتگو میں دِلچسپی مَت لیجئے، مَثَلاً اِدھر اُدھر دیکھنے لگ جایئے، مُنہ پر بیزاری کے آثار لایئے، بار بار گھڑی دیکھ کر اُکتاہٹ کا اِظہار فرمایئے اور مَوقع مِلتے ہی وہاں سے فوراً اُٹھ جایئے۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۱۴)

اَخلاق ہوں اچّھے مِرا کِردار ہو سُتھرا

مَحبُوب کے صَدقے میں مجھے نیک بنادے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُوسروں کو بھی جَہَنَّم سے بچایئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُوسروں کی غیبت کرنے اور سُننے کی عادت نِکالئے اور اپنے آپ کو جَہَنَّم کا اِیندھن بننے سے بچایئے! افسوس! صد افسوس! کہ مُسلمانوں کی بھاری اَکْثَرِیَّت اِس وقت غِیبت کی خوفناک آفَت کی لپیٹ میں ہے۔اس کا بُنیادی سَبب غیبت کے بارے میں معلومات کا نہ ہونا ہے۔ایک تعداد ہے جو غیبت کی تعریف تک سے نا آشنا ہے اور جب کسی چیز کے بارے میں علم ہی نہ ہو تو اس سے بچنا قریباً ناممکن ہوتا ہے۔اس لیے غیبت کے بارے میں مَعلُومات حاصل کرنے کیلئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حَضرتِ علّامہ مَولانا ابُو بِلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی 504 صَفحات پر مُشْتَمِل کِتاب **"غیبت کی تباہ کاریاں"** کا مُطالَعہ بے حد مُفید ثابِت ہو گا۔اِس کِتاب میں غِیبت کی تعریف،اِس کی مَذمَّت میں قرآنی آیات،احادیثِ مُبارَکہ، بُزرگانِ دین کے اَقوال و اَحوال، غِیبت کے مُتَعَلِّق حِکایات،غِیبت کی مِثالیں اوران کے اَحْکام ،غِیبت کے جائز اور ناجائز ہونے کی صُورتیں، غیبت کرنے کے دُنیوی و اُخرَوی نُقصانات کے ساتھ ساتھ بے شُمار مَدَنی پُھول اپنی خُوشبُوئیں لُٹا رہے ہیں۔ یقیناً یہ کِتاب ہر گھر بلکہ ہر فرد کی ضَرورت ہے۔ اس لیے آج ہی اِس کِتاب کو مکتبۃُ المدینہ سے ھدیۃً طلب کیجئے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ علمِ دین کا ایک عظیم ذَخیرہ ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت ایک ایسی آفت ہے کہ اِس سے بَہُت ہی کم مُسلمان محفُوظ ہوں گے، ہمیں غیبت اور دیگر گُناہوں سے بچنے، دوسروں کو بچانے اور گُنہگاروں کے گُناہوں کا بوجھ کم کرنے کی سعی کرنی چاہئے۔ دُوسروں کا بوجھ کم کرنے کی ایک صُورت یہ بھی ہے کہ جتنا ہوسکے ہم اپنے حُقُوق مُسلمانوں کو مُعاف کر دیں۔ اِس کی تَرغِیب دِلاتے ہوئے رسولِ بے مثال، صاحبِ جُودو نَوال، حبیبِ ربِّ ذُوالجلال، بی بی آمِنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کثرت کے ساتھ یہ اِرشاد فرماتے: کیا تم میں سے کوئی ایک اِس بات سے عاجز ہے کہ وہ اَبُوْضَمْضَمْ کی طرح ہو۔ اُنہوں نے عرض کی: اَبُوْضَمْضَم کون ہے؟ ارشاد فرمایا: پہلے لوگوں (یعنی پچھلی امت) میں ایک شخص تھا وہ صُبح کے وقت یُوں کہتا: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے آج کے دِن اپنی عِزت کو اُس آدمی پر صَدَقہ کردیا جو مُجھ پر ظُلم کرے۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج ۶ ص ۲۶۱ حدیث ۸۰۸۲)

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے "غُصّے کا عِلاج" صَفْحَہ 32 پر نَقل فرماتے ہیں: قِیامَت کے روز اِعلان کیا جائے گا جس کا اَجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمَّۂ کرم پر ہے، وہ اُٹھے اور جَنَّت میں داخِل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا کِس کے لیے اَجر ہے؟ وہ کہے گا: اُن لوگوں کے لیے جو مُعاف کرنے والے ہیں۔ تو ہزاروں آدَمی کھڑے ہوں گے اور بِلا حِساب جنّت میں داخِل ہو جائیں گے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطّبَرانی ج ۱ ص ۵۴۲ حدیث ۱۹۹۸)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جِس نے لوگوں کے تکلیف دینے پر صبر کیا، اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی

اُس سے جَہَنَّم اوراُس کے دُھوئیں کی تکلیف کوروک دے گا اور جَہَنَّم کا ایک دروازہ "بَابُ التَّشَفِّیْ" ہے اِس میں وُہی داخل ہو گا جِس نے اپنے غُصے پَر قابو نہ پایا اور جِس نے اپنا غُصَّہ دَبایا اور اپنا حق اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے چھوڑ دیا جب وہ پُل صراط پَر سے گُزرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پَر وہ دَروازہ بند کر دے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اَذیّت دینے والے کی نیکیاں اِس کے نامۂ اعمال میں مُنتقل فرما دے گا اور اِس کے گُناہ اُس کے نامۂ اعمال میں مُنتقِل کر دے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کیا ہی اچھا فیصلہ فرمانے والا ہے۔

(قرۃ العیون و مفرح القلب المحزون ص، ۳۹۶)(نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں، ص ۶۹)

جنَّت و جہنَّم کا راستہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اپنا حق مُعاف کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ لہٰذا جب بھی کسی کی طرف سے کوئی مُصیبت پہنچے اپنے غُصّے کو دباتے ہوئے، نَفْس کی مُخالَفت کرتے ہوئے رِضائے الٰہی حاصِل کرنے کے لیے مُعاف کر دینے کی عادت اپنائیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُصیبت زَدوں کی (نہ صرف) قبریں روشن ہوں گی (بلکہ جَہَنَّم سے آزادی ملنے کے ساتھ ساتھ) جنَّت میں مَسکَن بھی مِلے گا۔ یاد رکھئے! اپنا حق کسی کو مُعاف کر دینا اور اِنتِقام لیے بغیر رِضائے خُداوندی کے لیے اپنے حق سے دَست بَردار ہو جانا یقیناً ہِمَّت کے کاموں میں سے ہے۔ دِل میں بھَڑک اُٹھنے والی اِنتقام کی آگ کو بجھانا یقیناً مُشکِل ہو گا لیکن یاد رکھئے! جَہَنَّم سے بچنا اور جنَّت پانا بھی اِتنا آسان نہیں ہے۔ سرکارِ نامدار، دو عالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا ہے: **جَہَنَّم شَہوتوں سے ڈھانپی ہوئی ہے اور جنَّت تکلیفوں سے ڈھانپی ہوئی ہے۔** (صَحِیحُ البُخارِیّ ج ۴ ص ۲۴۳ حدیث ۶۴۸۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حَضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اس حدیثِ پاک کے الفاظ "

جہنَّم شَہوَتوں سے ڈھانپی ہوئی ہے'' کے تَحْت فرماتے ہیں: دوزخ خُود خطرناک ہے مگر اُس کے راستہ میں بہُت سے بنَاوَٹی پُھول وباغات ہیں، دُنیا کے گُناہ، بدکارِیاں جو بَظاہِر بَڑی خُوشنما ہیں، یہ دوزخ کا راستہ ہی تو ہیں۔ اور ''جنّت تکالیف سے ڈھانپی ہوئی ہے'' کے تَحْت فرماتے ہیں: جنّت بڑا باردار (پھل دار) باغ ہے مگر اُس کا راستہ خاردار (کانٹوں بھرا) ہے، جِسے طے کرنا نَفْس پر گِراں ہے۔ نَماز، روزہ، حج، زکوٰۃ (وغیرہ) جنّت کا راستہ ہی تو ہیں، طاعات (یعنی عبادات) پر ہمیشگی، شَہوات (خواہشات) سے علیٰحدگی واقعی (نفس کے لیے) مَشَقَّت کی چیزیں ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۷ ص ۵، خودکشی کا علاج، ص ۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کَردہ حدیثِ پاک اور اُس کی تشریح سُننے کے بعد ہم میں سے ہر ایک کو یہ ذِہْن بنانا چاہیے کہ خُوب خُوب نیک اعمال کریں اور ہر چھوٹے بڑے گُناہ سے باز رہیں۔ یاد رکھئے! نیکی کرتے وَقْت تکلیف اور دُشواری ضَرور پیش آتی ہے لیکن یہ تکلیف آخرت میں ہمارے بچنے کا سامان فراہم کر جاتی ہے، جبکہ گُناہ میں ملنے والی لذّت عارضی ہوتی ہے لیکن یہ لَذت مٹنے کے بعد ہمارے لیے آخرت میں پھنسنے کا سامان کر جاتی ہے۔ کوئی بھی نیک عمل ہم پر کیسا ہی گِراں (مُشکل) کیوں نہ گُزرے اُسے کرلینا چاہیے۔ یاد رکھئے! جب اللہ عَزَّوَجَلَّ رَحمت کرنے پر آتا ہے تو یُوں بھی سَبَب بناتا ہے کہ کسی ایک عمل کو اپنی بارگاہ میں شَرَفِ قَبولیَّت عطا فرما دیتا ہے اور پھر اُسی کے باعِث اپنے بندے پر رَحمتوں کی بارِش فرماتا ہے اور اُسے جَہنَّم سے نَجات دینے کے ساتھ ساتھ جَنَّت کے خُوبصورت محَلات وباغات عطا فرما دیتا ہے۔ اس ضِمن میں ایک ایسی حدیثِ پاک سُنئے جس میں مُتَعَدَّد ایسے لوگوں کا ذکر ہے جو کسی نہ کسی نیکی کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی گرِفت سے بچ گئے اور رَحمتِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ نے

انہیں اپنی آغوش میں لے لیا۔ چُنانچِہ

حَضرتِ سَیِّدُنا عبد الرَّحمن بِن سَمُرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، ایک بار حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور اِرْشاد فرمایا: آج رات میں نے ایک عَجیب خَواب دیکھا کہ ایک شخص کی رُوح قَبض کرنے کیلئے مَلکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے، لیکن اُس کا **ماں باپ کی اِطاعت** کرنا سامنے آگیا اور وہ بچ گیا۔ ایک شَخص پر عذابِ قَبْر چھا گیا لیکن اُس کے **وُضو** (کی نیکی) نے اُسے بَچالیا۔ ایک شخص کو شَیاطین نے گھیر لیا لیکن **ذِکْرُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ (کرنے کی نیکی نے) اُسے بَچالیا۔ ایک شَخص کو عذاب کے فرِشتوں نے گھیر لیا لیکن اُسے (اُس کی) **نَماز** نے بَچالیا۔ ایک شخص کو دیکھا کہ پِیاس کی شِدّت سے زَبان نکالے ہوئے تھا اور ایک حَوض پر پانی پینے جاتا تھا مگر لوٹا دیا جاتا تھا کہ اِتنے میں اُس کے **روزے** آگئے اور (اِس نیکی نے) اُس کو سَیراب کر دیا۔ ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اُوپر نیچے اَندھیرا ہی اَندھیرا ہے اور وہ اُس اَندھیرے میں حیران و پریشان ہے تو اُس کے **حج و عُمرہ** آگئے اور (ان نیکیوں نے) اُس کو اَندھیرے سے نِکال کر روشنی میں پہنچا دیا۔ ایک شَخص کے جِسْم اور چہرے کی طرف آگ بڑھ رہی ہے اور وہ اپنے ہاتھ سے بَچا رہا ہے تو اُس کا **صَدَقہ** آگیا اور اُس کے آگے ڈھال بَن گیا اور اُسکے سَر پر سایہ فِگن ہوگیا۔ ایک شَخص کو زَبانیہ (یعنی عذاب کے مَخصوص فِرِشتوں) نے چاروں طرف سے گھیر لیا، لیکن اُس کا **اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ** آئے (یعنی نیکی کا حکم کرنے اور بُرائی سے منع کرنے کی نیکی آئی) اور اُس نے اُسے بچا لیا اور رَحمت کے فِرِشتوں کے حوالے کر دیا۔ ایک شَخص کو دیکھا جو گُھٹنوں کے بَل بیٹھا ہے لیکن اُس کے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان

حِجاب(یعنی پَردہ) ہے مگر اُس کا حُسنِ اَخلاق آئے اِس (نیکی) نے اُس کو بچالیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مِلا دیا۔ ایک شَخص پُل صِراط پر کھڑا تھا اور ٹہنی کی طرح لَرَز رہا تھا لیکن اُس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ **حُسنِ ظَن** (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھا گُمان کہ وہ رَحمت ہی کرے گا) آیا اور (اِس نیکی نے) اُسے بَچالیا اور وہ پُل صِراط سے گُزر گیا۔ ایک شَخص پُل صِراط پر گِھسَٹ گِھسَٹ کر چل رہا تھا کہ اُسکا مجھ پر **دُرُودِ پاک** پڑھنا آگیا اور (اس نیکی نے)اُس کو کھڑا کر کے پُل صِراط پار کروادیا۔ میری اُمّت کا ایک شَخص جنّت کے دروازوں کے پاس پہنچا تو وہ سب اِس پر بند تھے کہ اس کا **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کی گواہی** دینا آیا اور اُس کے لئے جنّتی دروازے کُھل گئے اور وہ جنّت میں داخِل ہو گیا۔ (القول البدیع ص:۲۶۵،ملتقطاً)

میں نے مانا کہ سب سے بُرا ہوں		کس کا ہوں؟ تیرا ہوں میں تِرا ہوں
ناز رحمت پہ مجھ کو بڑا ہے		یاخدا تجھ سے میری دعا ہے
عیب دنیا میں تُو نے چھپائے		حشر میں بھی نہ اب آنچ آئے
آہ! نامہ مِرا کُھل رہا ہے		یا خدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۳۷)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار O

اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ O

اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ○

اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بَسا اوقات چھوٹے چھوٹے نیک اعمال بھی جَہنَّم سے چُھٹکارہ پانے اور جنَّت میں ابدی چین پانے کا سبب بن جاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ زِیادہ سے زِیادہ نیک اعمال کرتے رہیں اور جو لوگ نیکیوں میں مَشغُول ہیں وہ بھی ہوشیار رہیں کہ کہیں شیطان انہیں یہ بات باوَر کروانے میں کامیاب نہ ہوجائے کہ تُو نے تو بہت نیک اعمال کرلئے ہیں اب بس کر، تیری یہ نیکیاں تجھے بَخشوانے اور تجھے جنَّت کی نِعمتوں سے لُطف اُٹھانے کیلئے کافی ہیں۔ اگر ایسا کوئی خیال ذِہن میں آئے تو اُسے فوراً جھٹک دیجئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ہر دَم ڈرتے رہئے کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ اللہُ قدیر عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر کس کے بارے میں کیا ہے، کوئی تو اپنی ساری عُمر کُفر میں گزار دے مگر مرتے وقت ایمان کی دولت سے سرفراز ہوجائے جبکہ کوئی ساری عمر نیکیوں میں بسر کرنے کے باوُجود بوقتِ رُخصت مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بُرے خاتمے سے دوچار ہو۔

خُدایا بُرے خاتمے سے بچالے		گنہگار ہے جاں بَلب یا اِلٰہی

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا سے رِوایَت ہے کہ جَب اللہ عَزَّوَجَلَّ کِسی بندے کے ساتھ بَھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے تو اُس کے مَرنے سے ایک سال پہلے ایک فِرِشتہ مُقرّر فرما

دیتا ہے جو اُس کو راہِ راست پر لگا تار ہتا ہے حتّٰی کہ وہ خیر (یعنی بھلائی) پر مَر جاتا ہے اور لوگ کہتے ہیں: فُلاں شَخص اچّھی حالَت پر مَرا ہے۔ جَب ایسا خُوش نَصیب اور نیک شَخص مَرنے لگتا ہے تو اُس کی جان نکلنے میں جَلدی کرتی ہے۔ اُس وَقت وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُلاقات کو پَسند کرتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مُلاقات کو۔ جَب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرتا ہے تو مَرنے سے ایک سال قَبل ایک شَیطان اُس پر مُسلَّط کر دیتا ہے جو اُسے بہکاتا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ اپنے بد تَرین وقت میں مَر جاتا ہے۔ اُس کے پاس جب موت آتی ہے تو اُس کی جان اَٹکنے لگتی ہے۔ اُس وَقت یہ شَخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملنے کو پسند نہیں کرتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس سے مِلنے کو۔ (مُسنَد ابنِ راھَوَیہ ج۳ ص۹۰۵ ملتقطا، غیبت کی تباہ کاریاں، ص:۹۶)

ہر دم اِبلیس پیچھے لگا ہے		حفظِ ایمان کی اِلتجا ہے
ہو کرم امنِ روزِ جزا کی		میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے
روح عطارؔ کی جب جدا ہو		سامنے جلوۂ مصطفٰے ہو
ان کے قدموں میں اس کو قضا کی		میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش، ص۱۲۵)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار O

اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ O

اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ○

اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

سبز جھنڈا: حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عَبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رِوایت کیا ہے، اِس میں شَبِ قَدْر کے بارے میں نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانِ عالیشان نَقْل کیا گیا ہے۔" جب شَبِ قَدْر آتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکْم سے حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک سبز جھنڈا لئے فِرِشتوں کی بَہُت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر نُزُول فرماتے ہیں اور اُس سبز جھنڈے کو کعبۂ مُعَظَّمہ پر لہرا دیتے ہیں ۔ حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے سو بازُو ہیں، جن میں سے دو بازُو صِرْف اِسی رات کھولتے ہیں۔ وہ بازُو مَشْرِق و مَغْرِب میں پھیل جاتے ہیں۔ پھر حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فِرِشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات قِیام، نَماز یا ذِکرُاللہ عَزَّوَجَلَّ میں مشغُول ہے، اُس سے سلام و مُصافَحہ کرو۔ نیز اُن کی دُعاوں پر آمین بھی کہو۔ چُنانچِہ صُبْح تک یِہی سِلسلہ رہتا ہے۔ صُبْح ہونے پر حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فِرِشتوں کو واپَسی کا حُکْم صادِر فرماتے ہیں ۔ فِرِشتے عَرْض کرتے ہیں، اے جبرِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت کی حاجات کے بارے میں کیا کیا؟ حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فرماتے ہیں، "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِن لوگوں پر خُصُوصی نَظَرِ کرم فرمائی اور 4 قِسم کے لوگوں کے عِلاوہ تمام لوگوں کو مُعاف فرما دیا۔ صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان نے عَرْض کی، "یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ چار قِسْم کے لوگ کون سے ہیں؟" ارشاد فرمایا: ﴿۱﴾ ایک تو عادی شرابی ﴿۲﴾ دُوسرے والِدَین کے نافرمان ﴿۳﴾ تیسرے قَطْعِ رِحمی کرنے

والے (یعنی رشتہ داروں سے تَعَلُّقات توڑنے والے) اور ﴿۴﴾ چوتھے وہ لوگ جو آپس میں بُغض وکینہ رکھتے ہیں اور آپس میں قَطعِ تعلُّق کرنے والے۔" (شُعَبُ الْاِیمان، ج۳، ص 336، حدیث 3695)

بدنصیب لوگ:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ شَبِ قَدر کِس قَدَر عظمت والی رات ہے۔ اِس رات میں ہر خاص وعام کو بخش دیا جاتا ہے۔ تاہم **عادی شرابی، ماں باپ کے نافرمان، قَطعِ رِحمی کرنے والے اور بِلا مصلحتِ شَرعی آپس میں کینہ رکھنے والے اوراس سبب سے آپس میں تعلُّقات منقطع کرنے والے** اِس عام بخشِش سے مَحروم کر دیے جاتے ہیں۔

توبہ کرلو!

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! قَہرِ قَہّار وغَضَبِ جَبّار عَزَّوَجَلَّ سے لَرز جانے کیلئے کیا یہ بات کافی نہیں؟ اور شَبِ قَدر جیسی بابَرَکت رات بھی جِن مُجرِموں کی بخشِش نہیں کی جارہی وہ کس قَدر شدید مُجرِم ہوں گے؟ ہاں اگر اِن گُناہوں سے صِدْقِ دِل سے تَوبہ کرلی جائے اور حُقُوقُ الْعِباد والے مُعامَلات بھی حل کرلئے جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فَضل وکَرَم بے حد و بے اِنتِہا ہے۔

مَدَنی بہار:

آپ کی ذَوق اَفزائی کے لیے مَدَنی قافلے کی ایک مدنی بَہار پیشِ خِدمت ہے، چنانچہ ٹنڈو آدم (بابُ الاسلام سِندھ، پاکستان کے) ایک اِسلامی بھائی کا بیان ہے، میں تقریباً دو سال سے بازُو کے مَسّوں کی وجہ سے پریشان تھا۔ عِلاج پر کافی رقم خرچ کی، ایک بار آپریشن بھی کروایا مگر "مَرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی"

کے مِصداق مَسّوں کی تعداد میں برابر اِضافہ ہوتا جارہا تھا، دل میں ایک خوف سا بیٹھ گیا تھا کہ اِن مَسّوں میں شاید کینسر ہو جائیگا اور میرا بازو کاٹ دِیا جائیگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کو ہر آن سَلامَت رکھے ۔آمین، کوئٹہ میں دو(2) روزہ سُنّتوں بھرا اجتِماع (27/28 جُمادَی الاُولٰی 1425ھ) رکھا گیا۔ قسمت نے یاوری کی اور میں بھی سُنَّتوں بَھرے اجتماع میں شریک ہوا، دعوتِ اسلامی کے بے شُمار مَدَنی قافلے دُنیا کے مُختلِف مُمالِک میں ہَر وَقْت سَفر پر رہتے ہیں اور گاؤں گاؤں قَریہ قَریہ نیکی کی دَعوت کی دُھومیں مچاتے پھرتے ہیں، میں نے سُن رکھا تھا کہ مَدَنی قافِلوں میں سَفَر کرنے والوں کی دُعائیں قَبول ہوتی ہیں، میں نے بھی ہِمّت کی اور کوئٹہ سے دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تربیَت کے 12 روزہ مَدَنی قافلے کا مُسافِر بن گیا۔ بار گاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں میٹھے میٹھے مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا واسِطہ پیش کر کے گِڑ گِڑا کر دُعا کی مُجھ گُناہ گار پر کَرم ہو گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے سارے مَسّے جَھڑ گئے، حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جِن مَسّوں کا آپریشن کروایا تھا، اُن کے نِشانات باقی ہیں مگر 12 روزہ مَدَنی قافِلے میں جَھڑنے والے مَسّوں کے تو نِشانات تک غائب ہو گئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ کَرَمِہٖ

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو ۔۔۔ سیکھنے سُنَّتیں قافلے میں چلو
زَخم بِگڑے بَھریں پھوڑے پُھنسی مِٹیں ۔۔۔ گر ہوں مَسّے جَھڑیں قافِلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "جہنم میں لے جانے والے اعمال" کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کا فرمانِ عالیشان ہے:

اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا کَبَآئِرَ مَا تُنۡہَوۡنَ عَنۡہُ نُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَنُدۡخِلۡکُمۡ مُّدۡخَلًا کَرِیۡمًا۝

(پ5، النساء: 31)

ترجمۂ کنزالایمان: اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اس آیۂ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "کفر و شرک تو نہ بخشا جائے گا اگر آدمی اسی پر مرا (اللہ کی پناہ) باقی تمام گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ، اللہ عزوجل کی مشیَّت میں ہے چاہے ان پر عذاب کرے چاہے معاف فرمائے۔"

(خزائن العرفان، پ۵، سورۃ النساء تحت الایہ ۳۱، ص ۱۴۹)

کتاب "**جہنم میں لے جانے والے اعمال**" علامہ ابو العباس احمد بن محمد بن علی بن حَجَر مَکی شافعی ھَیتَمِی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی پُر اثر تالیف **اَلزَّوَاجِر** کا اُردو ترجمہ ہے۔ علامہ ابنِ حجر مکی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اس کتاب میں گناہوں کی اقسام بالتفصیل بیان فرمائی ہیں اور ہر اس قول و فعل کو شامل کرنے کی کوشش فرمائی ہے جو ربُّ العٰلمین کی ناراضی کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کتاب میں ظاہری و باطنی ہر دو قسم کے گناہوں کا بیان ہے۔ پہلی جلد میں تقریباً 240 گناہوں کا تذکرہ ہے، جن میں سے 67 باطنی اور 173 ظاہری گناہ ہیں، جن میں سے چند ایک یہ ہیں: شرکِ اکبر، شرکِ اصغر یعنی رِیاکاری، حسد، کینہ، تکبر، خودپسندی، ملاوٹ، منافقت، حرص و طمع، اُمراء کی ان کی اَمارت کی وجہ سے تعظیم کرنا اور غرباء کی ان کی غربت کی وجہ سے تذلیل کرنا، ناشکری، بدگمانی، معصیت پر اصرار، اللہ عزوجل کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہوجانا، اللہ عزوجل کی رحمت سے ناامید ہوجانا، والدین کی نافرمانی، اور اللہ اور اس

کے رسول عزوجل و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم پر جھوٹ باندھنا وغیرہ۔ جبکہ دُوسری جلد میں **227 ظاہری گناہوں** کا تذکرہ ہے۔

کبیرہ گناہوں کی پہچان اور جہنّم میں لے جانے والے اعمال کی آگاہی اور خوفِ خداوندی حاصل کرنے کے لیے اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب فرمایئے،اس کتاب کی دونوں جلدیں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر موجود ہیں جوکہ پڑھی(Read)جاسکتی ہیں،ڈاؤن لوڈ(Download)اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کی جاسکتی ہیں۔

مبلغین ومبلغات کوبیانات کی تیاری کے لیے اس کتاب کی دونوں جلدیں بہت زِیادہ مفید ہیں۔

چاندرات سے مدنی قافلے میں سفر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کئی عاشقانِ رسول وعاشقانِ رمضان نے پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے سُنّت اعتکاف کی سعادت حاصل کی ،اللہ عَزَّوَجَلَّ اعتکاف کرنا اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ دورانِ اعتکاف قرآنِ کریم کودُرست مخارِج کے ساتھ پڑھنے، نماز کا عملی طریقہ، نمازِ جنازہ کا طریقہ، فرض علوم سیکھنے کا موقع مِلا ہوگا، کئی دُعائیں یاد کی ہوں گی،عاشقانِ رمضان کی صحبت اوردعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول کی برکت سے گناہوں پرنَدامت کے آنسو بہانے کے بعد سچی توبہ اورآیندہ اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت وفرمانبرداری میں سُنّتوں بھری زندگی گزارنے کا مدنی ذہن بنا ہوگا،زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے خوب خوب مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے کا جذبہ مِلا

ہو گا، مگر یاد رکھیے !شیطان ہمارا کھُلا دُشمن ہے، یہ بد بخت کبھی بھی نہیں چاہے گا کہ ہم توبہ پر ثابت قدم رہیں، گناہوں سے منہ موڑ کر نیکیوں بھری زِندگی گزاریں، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ماہِ رمضان کی یادیں تازہ رہیں، جو کچھ سیکھا وہ یاد بھی رہے اور اُس پر عمل کی سعادت بھی حاصل ہو تو میرا مشورہ ہے کہ چاند رات یا عید کے دن سے ہاتھوں ہاتھ سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت میں ہم بھی سفر کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اُمید ہے، اس سفر کی برکت سے یومِ عید کی مبارک گھڑیاں گناہوں بھری صُحبتوں میں گزرنے کے بجائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر میں گزریں گی، رُوحانی سکون نصیب ہو گا اور مدنی ماحول میں اِستقامت کا سامان بھی ہو گا۔ ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی عطیات کی ترغیب: الحمدللہ عزوجل تبلیغِ قران وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی دن بَدِن ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے اب تک دنیا کے تقریباً دو سو(200) ممالک تک اپنا مدنی پیغام پہنچانے کے ساتھ ساتھ 97 شعبہ جات میں دِین کی خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ مثلاً قرآن، تفسیر، حدیث اور فقہ جیسے علوم سے آراستہ کرنے کے لئے 402 جامعات المدینہ قائم ہیں جن میں تقریبا25000 طلبا اور طالبات مفت درسِ نظامی (عالِم کورس) اور دیگر فرض علوم پر مبنی کورس کررہے رہیں۔ مدنی منوں اور مدنی منیوں کو درست مخارج کے ساتھ حفظ و ناظرہ کے ساتھ اسلام کی بنیادی معلومات وتربیت کے لئے 2297 مدرسۃ المدینہ ہیں جن میں طلبہ اور طالبات کی تعداد کم وبیش ایک لاکھ سے زائد ہے، تعمیر وزیر تعمیر مدنی مراکز فیضانِ مدینہ کی تعداد 370 ہے، مجلس خدام المساجد کے زیرِ انتظام مساجد کی تعداد 556 ہیں، مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ ولہ

وسلم کی دکھیاری امت کی غمخواری کے مقدس جذبے کے تحت بلا معاوضہ ماہانہ جاری کردہ وظائف و تعویذات کی تعداد 63000 سے زائد ہے۔ جیلوں میں قیدیوں کو قرآن وسنت کی مفت تعلیم دینے اور اخلاقی تربیت کے لئے ملک کی تقریباً70 جیلوں میں شعبہ اصلاح برائے قیدیان کے تحت کلاسز اور کورسز کی ترکیب ہے۔ دنیا بھر میں بِلا معاوضہ بذریعہ انٹرنیٹ قرآن پاک کی تعلیم اور سنتوں کی تربیت کے لئے مدرسۃ المدینہ آن لائن قائم ہے جس میں 72 ممالک سے زیر تعلیم طلبہ اور طالبات کی تعداد 4482ہے۔

اس کے علاوہ کل رجسٹر طلبہ وطالبات کی تعداد 12673 ہے۔ دارالافتاء اہلسنت میں قرآن وسنت کی روشنی سے ماہانا تقریباًدَس ہزار (10000)سے زائد دینی، معاشی، معاشرتی اوردیگر معاملات میں مسلمانوں کے شرعی مسائل کا حل پیش کیا جاتا ہے۔ خدمتِ دین کے ان عظیم الشان شعبہ جات کو چلانے کے لئے اربوں روپے کی خطیر رقم کی حاجت رہتی ہے۔ دینِ متین کی اس خدمت کے لئے آپ دعوتِ اسلامی سے تعاون کیجئے اور اپنے مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دیجئے۔ بلکہ اپنے رِشتے داروں، پڑوسیوں، دوستوں پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدامیں خرچ کرنے کے فضائل بتاکر مدنی عطیات جمع کیجئے۔

مفہومِ فرامینِ مصطفٰی: صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم :(1) آتشِ دوزخ صدقہ دینے والوں پر حرام ہے (2)صدقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"صَدَقۂِ فِطر واجب ہے" کے 13 حروف کی نسبت سے صدقۂِ فِطر کے متعلق 13 مدنی پھول

(1) ہر مالکِ نصاب(ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت) آزاد مسلمان پر صدقۂ فِطر واجب ہے (2) صدقۂ فطر واجب ہونے

کیلئے نصاب پر سال گزرنا اور مالِ نامی ہونا شرط نہیں(3)شبِ عید صبحِ صادق کے وقت جس کے پاس حاجتِ اصلیہ کے علاوہ بقدرِ نصاب (ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت) مال ہوگا، اس پر صدقۂ فطر واجب ہے،اگر چہ مال ،مالِ تجارت نہ ہو(4)صاحبِ نصاب مجنون (پاگل)اور نابالغ پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے۔ ولی(سرپرست)اس کے مال سے ادا کرے(5)صاحبِ نصاب باپ پر غریب نابالغ اولاد کا صدقۂ فطر بھی واجب ہے۔(6) نابالغی کی حالت میں باپ نے بچہ کا صدقۂ فطر ادا نہ کیا تو اگر وہ بچہ مالکِ نصاب تھا تو بالغ ہونے پر خود ادا کرے اور اگر وہ بچہ مالکِ نصاب نہ تھا تو بالغ ہونے پر اس کے ذمہ ادا کرنا واجب نہیں(7) باپ نہ ہو تو اس کی جگہ مالکِ نصاب دادا پر اپنے غریب یتیم پوتے ، پوتیوں کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب ہے(8) باپ مالکِ نصاب نہیں، دادا مالکِ نصاب ہے تو مالک نصاب دادا پر اپنے غریب پوتے ،پوتیوں کا صدقۂ فطر واجب ہے ۔(9)اگر کسی کے نابالغ بچے مُلک میں اور خود بیرونِ ملک تو اپنے اور نابالغ بچوں کا فطرہ باپ جس ملک میں ہے وہاں کے اعتبار سے دے گا۔(10)شبِ عید صبحِ صادق سے قبل جو بچہ پیدا ہوا یا کوئی مسلمان ہوا یا فقیر تھا غنی ہو گیا تو اس پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے (11) مہمانوں کا صدقۂ فطر میزبان پر نہیں بلکہ مہمان اگر صاحبِ نصاب ہیں تو مہمان پر اپنا صدقۂ فطر واجب ہے۔اسی طرح اگر شادی شدہ بیٹی باپ کے گھر عید کرے تو اس کے چھوٹے بچوں کا فطرہ بچوں کے باپ پر ہے جبکہ عورت کا نہ باپ پر نہ شوہر پر اگر صاحبِ نصاب ہے تو خود ادا کرے(12)صدقۂ فطر چار اشیاء یا ان کی قیمت کے برابر مال دینے سے ادا ہو جاتا ہے۔(۱) **گندم 1کلو920 گرام**(2کلو سے 80 گرام کم)(۲) **مُنَقّٰی 3کلو840 گرام**(4کلو سے 160 گرام کم)(۳) **کھجور 3کلو840 گرام**(4کلو سے 160 گرام کم)(۴) **جَو شریف 3کلو840 گرام**(4کلو سے 160 گرام کم)

(**مدنی پھول**: "اپنے شہر سے ان چیزوں کی قیمت معلوم کر کے صدقہ فطر ادا کیجئے"۔ دار الافتاء اہلسنّت)

(13)صدقہ فِطر کے مصارف بھی وہی ہیں جو زکوۃ کے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَافِ (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اللہ عزوجل کے کچھ سَیّاح (یعنی سیر کرنے والے) فرشتے ہیں، جب وہ مَحافِلِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں: (یہاں) بیٹھو۔ جب ذاکرین (یعنی ذِکر کرنے والے) دُعا مانگتے ہیں تو فرشتے اُن کی دُعا پر اٰمین (یعنی "ایسا ہی ہو") کہتے ہیں۔ جب وہ نبی پر دُرُود بھیجتے ہیں تو وہ فرشتے بھی ان کے ساتھ مل کر دُرُود بھیجتے ہیں حتّٰی کہ وہ مُنتَشِر (یعنی اِدھر اُدھر) ہو جاتے ہیں، پھر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ اِن خوش نصیبوں کے لئے خوشخبری ہے کہ وہ مغفرت کے ساتھ واپس جارہے ہیں۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۱ص۱۲۵ حدیث ۷۵۰)

نظر کا نُور، دلوں کیلئے قرار دُرُود عَقیدتوں کا چَمن، رُوح کا نِکھار دُرُود
چراغِ یاسِ مُسلسل کے گُھپ اَندھیروں میں غموں کی دُھوپ میں ہے ابرِ سایہ دار دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیْروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دل کی دنیا بدل گئی

حضرتِ سَیِّدُنا حَسَن بن حَضَر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر فرماتے ہیں، مجھے بغداد کے ایک شخص نے بتایا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو ہاشِم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الدَّائِم نے بیان فرمایا: ایک مرتبہ میں نے بَصْرہ جانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ میں ساحِل پر آیا تاکہ کسی کَشْتی میں سُوار ہو کر جانبِ مَنْزِل روانہ ہو جاؤں، جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ایک کَشْتی موجُود ہے اور اُس میں ایک کنیز اور اُس کا مالک سُوار ہے۔ میں نے بھی کَشْتی میں سُوار ہونا چاہا تو کنیز کے مالک نے کہا: اس کَشْتی میں ہمارے علاوہ کسی اور کے لئے جگہ نہیں، ہم نے یہ ساری کَشْتی کِرایہ پر

1 ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

لے لی ہے، لہٰذا تم کسی اور کَشْتی میں بیٹھ جاؤ۔ کنیز نے جب یہ بات سُنی تو اُس نے اپنے آقا سے کہا: اِس مسکین کو بِٹھالیجئے۔ چنانچہ اُس کنیز کے مالک نے مجھے بیٹھنے کی اجازت دے دی اور کَشْتی جُھومتی جُھومتی بَصرَہ کی جانب سطحِ سَمُندر پر چلنے لگی، مَوسِم بڑا خوشگوار تھا۔ میں اُن دونوں سے الگ تھلگ ایک کونے میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ دونوں خوش گپیوں میں مَشْغُول خوشگوار مَوسِم سے خُوب لُطف اَندوز ہو رہے تھے۔ پھر اس کنیز کے مالک نے کھانا منگوایا اور دَسْتَر خوان بچھا دیا گیا۔ جب وہ دونوں کھانے کے لئے بیٹھے تو اُنہوں نے مجھے آواز دی: اے مسکین! تم بھی آ جاؤ اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔ مجھے بہت زیادہ بھوک لگی تھی اور میرے پاس کھانے کو کچھ بھی نہ تھا چنانچہ میں اُن کی دعوت پر ان کے ساتھ کھانے لگا۔ جب ہم کھانا کھا چکے تو اُس شخص نے اپنی کنیز سے کہا: اب ہمیں شراب پلاؤ۔ کنیز نے فوراً شراب کا جام پیش کیا اور وہ شخص شراب پینے لگا، پھر اس نے حکم دیا کہ اِس شخص کو بھی شراب پلاؤ۔ میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے، میں تمہارا مہمان ہوں اور تمہارے ساتھ کھانا کھا چکا ہوں، اب میں شراب ہرگز نہیں پیوں گا۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی ۔ جب وہ شراب کے نَشے میں مَست ہو گیا تو کنیز سے کہا: سارنگی (یعنی باجا) لاؤ اور ہمیں گانا سناؤ۔ کنیز سارنگی لے کر آئی اور گانا گانے لگی، اس کا مالک گانے سُنتا رہا اور جُھومتا رہا۔

یہ سلسلہ کافی دیر تک چلتا رہا وہ دونوں اپنی اِن رنگینیوں میں بد مَست تھے اور میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر میں مَشْغُول رہا۔ جب کافی دیر گزر گئی اور اس کا نشہ کچھ کم ہوا تو وہ میری طرف مُتوجِّہ ہوا اور کہنے لگا: کیا تُو نے پہلے کبھی اس سے اچھا گانا سنا ہے؟ دیکھو! کتنے پیارے انداز میں اِس نے گانا گایا ہے، کیا تم بھی ایسا گا سکتے ہو؟ میں نے کہا: میں ایک ایسا کلام آپ کو سُنا سکتا ہوں جس کے مقابلے میں یہ گانا کچھ حیثِیَّت

نہیں رکھتا۔ اس نے حیران ہو کر کہا: کیا گانوں سے بہتر بھی کوئی کلام ہے؟ میں نے کہا: ہاں! اس سے بہت بہتر کلام بھی ہے۔ اس نے کہا: اگر تمہارا دعویٰ دُرُست ہے تو سناؤ ذرا ہم بھی تو سُنیں کہ گانوں سے بہتر کیا چیز ہے؟ تو میں نے سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر کی تلاوت شروع کر دی:

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝۱ وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝۲ وَ اِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝۳ (پ۳۰، التکویر: ۱ تا ۳) تَرجَمۂ کنزالایمان: جب دھوپ لپیٹی جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں۔

میں تلاوت کرتا جارہا تھا اور اس کی حالت تبدیل ہوتی جارہی تھی۔ اس کی آنکھوں سے سَیلِ اَشک رَواں ہو گیا۔ بڑی توجُّہ وعاجزی کے ساتھ وہ کلامِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کو سُنتا رہا۔ ایسا لگتا تھا کہ کلامِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی تجلّیاں اس کے سیاہ دل کو مُنوّر کر چکی ہیں اور یہ کلام تاثیر کا تیر بن کر اس کے دل میں اُتر چکا ہے، اب اُسے عشقِ حقیقی کی لذّت سے آشنائی ہوتی جارہی تھی۔ تلاوت کرتے ہوئے جب میں اِس آیتِ مُبارکہ پر پہنچا:

وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝۱۰ (پ۳۰، التکویر: ۱۰) تَرجَمۂ کنزالایمان: اور جب نامۂ اَعمال کھولے جائیں۔

تو اس نے اپنی کنیز سے کہا: جا! میں نے تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آزاد کیا۔ پھر اس نے اپنے سامنے رکھے ہوئے شراب کے سارے برتن سَمُندر میں اُنڈیل (اُنڈِ۔ یـ۔ لْ) دیئے۔ سارنگی، باجا اور آلاتِ لَہو ولَعِب سب توڑ ڈالے پھر وہ بڑے مُؤدِّبانہ اَنداز میں میرے قریب آیا اور مجھے سینے سے لگا کر ہچکیاں لے لے کر رونے لگا اور پوچھنے لگا: اے میرے بھائی! میں بہت گناہگار ہوں، میں نے ساری زندگی گناہوں میں گزار دی اگر میں اب توبہ کروں تو کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ میری توبہ قبول فرمالے گا؟ میں نے اُسے بڑی محبّت دی اور کہا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی حاصِل کرنے والوں کو بہت پسند فرماتا ہے، وہ تو توبہ کرنے والوں سے بہت خوش ہوتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے کوئی مایوس نہیں لوٹتا، تم اس

سے توبہ کرو وہ ضرور قَبول فرمائے گا۔

چنانچہ اس شخص نے میرے سامنے اپنے تمام سابِقہ گُناہوں سے توبہ کی اور خُوب رورو کر مُعافی مانگتا رہا۔ پھر ہم بَصرہ پہنچے اور دونوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر ایک دوسرے سے دوستی کرلی۔ چالیس(40) سال تک ہم بھائیوں کی طرح رہے، چالیس(40) سال بعد اس مردِ صالح کا اِنتقال ہو گیا۔ مجھے اس کا بہت غم ہوا، پھر ایک رات میں نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا: اے میرے بھائی! دنیا سے جانے کے بعد تمہارا کیا ہوا تمہارا ٹھکانا کہاں ہے؟ اس نے بڑی دِلرُبا اور شِیریں آواز میں جواب دیا: دنیا سے جانے کے بعد مجھے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے جنّت میں بھیج دیا۔ میں نے پوچھا: اے میرے بھائی! تمہیں جنّت کس عمل کی وجہ سے ملی؟ اس نے جواب دیا: جب تم نے مجھے یہ آیت سنائی تھی:

وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۪ۙ﴿۱۰﴾ (پ۳۰،التکویر:۱۰) ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں۔

تو اسی آیت کی برکت سے میری زِندگی میں اِنقلاب آگیا تھا۔ اسی وجہ سے میری مغفرت ہوگئی اور مجھے جنّت عطا کر دی گئی۔ (عیون الحکایات مترجم، حصہ اول، ص ۳۰۵ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ کس طرح ایک نیک شخص کی رَفاقت گُناہوں کے دِلدادہ شخص کو برائیوں کے گڑھے سے باہَر نکال لائی اور یوں وہ اپنی گناہوں بھری زندگی سے توبہ کرکے نیکی کے راستے پر چلنے لگا، وہ سمجھ گیا تھا کہ اب میری نَجات اِسی نیک شخص کی صُحبت اور ہمنشینی میں ہے۔ چنانچہ اُس نے اسی نیک شخص سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے دوستی کرلی تاکہ اِس کی بَرَکت سے زندگی کے باقی اَیّام گُناہوں کی نَحوست سے محفوظ رہیں۔ بالآخر رِضائے اِلٰہی کے لئے اچھی صُحبت اختیار کرنے والا یہ شخص اپنے مقصد میں کامیاب ہوا اور گُناہوں سے بچتے ہوئے سلامتئ ایمان کے ساتھ

عالَمِ جاویدانی کی طرف کُوچ کر گیا۔

خوب خدمت سُنّتوں کی ہم سدا کرتے رہیں
مدنی ماحول اے خدا ہم سے نہ چھُوٹے عمر بھر

اچھے ماحول کی پہچان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ دُنیا رنگ و نسل اور مختلف قسم کی تہذیبوں اور طَبَقات میں بٹی ہوئی ہے۔ ہر طَبَقہ، ہر تہذیب اور ہر رنگ و نَسْل کا شخص خود کو مُعاشرے کا بہترین فرد سمجھتا اور اپنی بَرتَرِی کا راگ اَلاپتا ہے مگر یاد رہے کہ بہترین مُعاشَرہ اور ایک اچھا ماحول وہ ہے جس کی بُنیاد خوفِ خُدا، تقویٰ اور نیکی و پرہیزگاری پر قائم ہو، جس میں لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ایک دوسرے سے مَحبَّت کرتے اور ایک دوسرے کے حُقُوق کا خیال رکھتے ہوں۔ جس سے تعلُّق رکھنے والے افراد اعلیٰ سیرت و کِردار کے مالک ہوں کہ اگر کوئی ان کی صُحبَت اختیار کرے تو وہ بھی اُنہی کے رنگ میں رنگ جائے۔ یقیناً عقلمند شخص وہی ہے جو ایسے بہترین ماحول کو پہچان کر اس کا حصّہ بن جائے اور اس ماحول کے دیگر افراد کی طرح پاکیزہ زِندگی گُزارے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ موجودہ دور میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے لئے ایک عظیم نعمت ہے۔ یہ بات کسی سے ڈَھکی چُھپی نہیں ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے راہِ راست سے بھٹکے ہوئے بے شُمار افراد خوفِ خُدا اور عشقِ مُصطفٰے کے پیکر بن گئے۔ دعوتِ اسلامی نے مُعاشرے کی اِصلاح اور نوجوانوں کی علمی، عَمَلی و اَخلاقی تَربِیَت کے لئے جو اِقدامات کئے ہیں اُن سے لوگوں کی ایک تعداد واقِف ہے۔ آیئے خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی دعوتِ

اسلامی کے مہکتے ہوئے مدنی ماحول سے وابستہ کر لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِین و دُنیا کے ڈھیروں فوائد حاصِل ہوں گے۔

اچھے ماحول کے فوائد

یاد رہے کہ اچھا ماحول اپنانے والا شخص نہ صرف خُود فائدے میں رہتا ہے بلکہ وہ اپنی ذات سے دوسروں کو بھی نَفْع بخشتا ہے، اِسے اِس مثال سے سمجھیں کہ شہد کی مکھی دیگر عام مکھیوں کی طرح گندگی اور غِلاظَت والے ماحول سے تَعَلُّق رکھنے کے بجائے اچھے ماحول کو اپناتی ہے وہ چمنستان میں پَھلوں اور پُھولوں کی صُحبت اختیار کرتی ہے۔اس کے نتیجے میں شہد پیدا ہوتا ہے جس کے بے شُمار منافع ہیں۔ چنانچہ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 69 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِؕ تَرجَمۂ کنز الایمان: اُس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز رنگ بَرنگ نکلتی ہے جس میں لوگوں کی تندرستی ہے۔ (پ۱۴، النحل: ۶۹)

ظاہر ہے یہ اچھے ماحول ہی کی برکتیں ہیں، معلوم ہوا کہ اچھے ماحول سے وابستہ ہونے والے اَفراد جہاں خود قابلِ تعریف ہوتے ہیں وہاں دوسروں کے لئے بھی نفع کا باعث بنتے ہیں اور جو مسلمان اپنے دوسرے اسلامی بھائیوں کے لئے جس قَدَر نَفْع بخش ہوگا، اُسی قَدَر اس کے مَراتِب و دَرَجات بلند ہوتے جائیں گے۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے:

"**خَیْرُ النَّاسِ اَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ**" یعنی لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو انہیں سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا ہو۔ (معجم الاوسط، ۲۲۲/۴، حدیث: ۵۷۸۷)

پیارے اسلامی بھائیو! اچھے ماحول سے وابستگی انسان کے ظاہر و باطن کی اِصلاح کا باعِث بنتی ہے

کیونکہ اچھا ماحول اچھی صُحبت فراہم کرتا ہے اور یہ تو ہر ایک جانتا ہے کہ اچھی صُحبت انسان پر اثر انداز ہو کر اسے بھی اچھا بنا دیتی ہے۔ علامہ جلالُ الدّین رُومی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

صُحبتِ صالِح تُرا صالِح کُنَد صحبتِ طالِح تُرا طالِح کُنَد

یعنی اچھّے کی صُحبت تجھے اچھّا بنا دے گی اور بُرے کی صُحبت تجھے بُرا بنا دے گی۔

عطائے حبیبِ خدا مدنی ماحول

ہے فیضانِ غوث و رضاؔ مدنی ماحول

اچھی صُحبت اگرچہ مختصر ہی کیوں نہ ہو مگر اس کے بے پناہ فوائد ہیں۔ چنانچہ،

مجلسِ ذکر میں شرکت کی فضیلت

مسلم شریف کی ایک طویل حدیثِ مبارک ہے جس میں اُن خوش نصیبوں کے لئے مُژدۂ جانفِزا ہے، جو ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے حلقہ بناتے اور جمع ہو کر اپنے معبودِ بَرحق کا ذکر کرتے ہیں، اس حدیثِ مُبارک کے آخر میں ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

فَيَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ یعنی فرشتے (بارگاہِ رَبُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ میں) عرض کرتے ہیں، اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اِن میں فُلاں بندہ بڑا گنہگار تھا، وہ ان (یعنی ذکر کرنے والوں) کے قریب سے گزرا تو اِن کے ساتھ بیٹھ گیا۔ مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ یعنی میں نے اسے بھی بخش دیا۔ وہ (ذکر کرنے والی) ایسی قوم ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی بدنصیب نہیں ہوتا۔ (مسلم، کتاب الذکر...الخ، باب فضل مجلس الذکر، ص ۱۴۴۴، حدیث: ۲۶۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نیکوں کی صُحبت کتنی فائدہ مند ہے کہ اگر کوئی گنہگار بھی ان کے پاس آ کر بیٹھ جائے تو وہ بھی رحمتِ الٰہی سے محروم نہیں رہتا۔ جب لمحہ بھر کے لئے اچھی صُحبت اختیار کرنے والا بھی محروم نہیں رہتا تو بھلا وہ خُوش نصیب جو سُنَّتوں بھرے نیک ماحول سے ہمیشہ کے لئے وابستہ ہو جائے، رحمتِ الٰہی سے کس طرح محروم رہ سکتا ہے۔

اسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا ابو رَزِیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن سے فرمایا: کیا میں تمہاری اس چیز کی اصل پر رَہنُمائی نہ کروں جس سے تم دنیا و آخرت کی بھلائی پالو (پس وہ اصل چیز یہ ہے کہ) تم ذِکْر والوں کی مجلس اختیار کرو اور جب تم تنہائی میں ہو تو جہاں تک کرسکو اپنی زبان اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں ہِلاتے رہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مَحَبَّت کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں عَداوَت کرو۔ (شعب الایمان، باب فی مقاربۃ...الخ، فصل فی المصافحۃ...الخ، الحدیث ۹۰۲۴، ج۶، ص ۴۹۲)

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس سے مراد عُلَماءِ دِین، اولیاءِ کاملین، صالحین و وَاصِلِیْن کی مجلسیں ہیں کیونکہ یہ مجلسیں جنّت کے باغات ہیں جیسا کہ دوسری حدیث شریف میں ہے یہ مجلسیں خواہ مدرسے ہوں یا درسِ قرآن و حدیث کی مجلسیں یا حضراتِ صوفیاءِ کرام کی ذِکْر کی محفلیں، یہ فرمان بہت جامع ہے، جس مجلس میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا خوف، حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا عشق اور اطاعتِ رسول کا شوق پیدا ہو وہ مجلس اِکْسیر ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ۶/۶۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُرے لوگوں کی ہمنشینی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہونا تو یہ چاہئے کہ ہم اپنی دنیا وآخرت کی بھلائی کے لئے اچھے ماحول سے وابستہ ہوں اور نیک لوگوں کی صُحبت میں رہیں، اُنہی کو اپنا دوست بنائیں مگر افسوس! گناہوں کی مَحبّت نے ہمارے باطِن کو سِیاہ کر دیا ہے۔ آج ہمارا حال یہ ہے کہ اچھے لوگوں سے دُور بھاگتے اور اُن سے بُغض رکھتے ہیں اور اُن کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کی ہَمنَشِینی اختیار کرتے ہیں جو ہمیں نہ صرف نیکیوں سے دُور رکھتے بلکہ بعض اوقات گُناہوں کی دَلدَل میں دَھکیل دیتے ہیں۔ ایسے افراد کی صُحبَت اور اِن کی دوستی سے بچنا بے حد ضروری ہے۔

صِرف اچّھی صُحبت میں رہئے

اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں اور عاشقانِ رسول کی صُحبت اگر نصیب ہو جائے تو عین سعادت ہے،اُن کے قُرب اور اُن کی طرف سے وقتاً فوقتاً ملنے والی نیکی کی دعوت کی بَرَکت سے دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ ان شاء اللہ عزوجل گناہوں کا علاج بھی ہوتا رہے گا۔ یہ یاد رہے کہ صِرف و صرف اچّھی صحبت اختیار کرنی چاہیے جبکہ بُرے لوگوں کے سائے سے بھی بھاگنا چاہئے۔ مَکّی مَدَنی سلطان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: اچّھے اور بُرے مُصاحِب کی مثال، مُشک (یعنی کستوری) اُٹھانے والے اور بَھٹّی دَھونکنے والے کی طرح ہے، کَستوری اُٹھانے والا تمہیں تحفہ دے گا یا تم اُس سے خریدو گے یا تمہیں اُس سے عمدہ خوشبو آئے گی، جبکہ بَھٹّی دَھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلائے گا یا تمہیں اُس سے ناگوار بُو آئے گی۔ (صحیح مُسلِم ص ۱۴۱۴ حدیث ۲۶۲۸)

چنگے بندے دی صحبت یارو جیویں دکان عطاراں سودا بھاویں مُل نہ لَیّے حُلّے آن ہزاراں

بُرے بندے دی صحبت یارو جیوَیں دکان لوہاراں کپڑے بھاوَیں کُنج کُنج بیّے چنگاں پَین ہزاراں

(یعنی اچھے شخص کی صحبت عطّار (یعنی عِطر فروش) کی دکان کی طرح ہے کہ جہاں سے آدمی کچھ نہ بھی خریدے مگر اُسے خوشبو تو آہی جاتی ہے اور بُرے شخص کی صحبت لوہار کی دکان کی مِثل ہے، جہاں اپنے کپڑوں کو جتنا بھی سَمیٹ کر رکھیں، چِنگاریاں اُس تک پہنچ ہی جاتی ہیں)

صُحبت کے فوری اَثرات کی مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر صُحبت اپنا اثر ضَرور رکھتی ہے، مَثَلًا اگر آپ کی ملاقات کسی ایسے اسلامی بھائی سے ہو، جس کی آنکھوں میں اپنے کسی عزیز کی موت کی وجہ سے نَمی ہو، چِہرے پر آثارِ غم خوب نُمایاں ہوں اور لہجے سے اُداسی جھلک رہی ہو تو اُس کی یہ حالت دیکھ کر کچھ دیر کے لئے آپ بھی غمگین ہو جائیں گے۔ اور اگر آپ کو کسی ایسے اسلامی بھائی کے پاس بیٹھنے کا اِتِّفاق ہو جس کا چِہرہ کسی کامیابی کی وجہ سے خوشی سے دَمَک رہا ہو، لبوں پر مسکراہٹ کھیل رہی ہو اور اُس کی باتوں سے مَسَرَّت کا اظہار ہو رہا ہو تو خواہی نَخواہی آپ بھی کچھ دیر کے لئے اس کی خوشی میں شریک ہو جائیں گے۔

اچّھی بُری صُحبت کے اَثَرات

اِسی طرح اگر کوئی شخص ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرے گا جو فکرِ آخرت سے یکسر غافِل ہوں

اور گناہوں کے اِرتِکاب میں کسی قسم کی جھجک محسوس نہ کرتے ہوں تو غالِب گُمان ہے کہ وہ بھی بَہُت جلد انہی کی مانند ہو جائے گا اور اگر کوئی آدَمی عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کرے جن کے دل فکرِ مدینہ سے معمور ہوں، وہ دن رات آخِرت کی فَلاح (یعنی کامیابی) کے لئے اپنی اصلاح کی کوشِش میں مصروف رہتے ہوں، اُن کی آنکھیں اللہ تعالٰی کے خوف سے روتی ہوں، تو بَہُت امّید ہے کہ یہی کیفیّات اس شخص کے دل میں بھی سَرایت (یعنی اثر) کر جائیں۔ ان شاءاللہ عزوجل

بُری صحبتوں سے بچایا الٰہی

بنا مجھ کو اچّھا بنا یا الٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچّھی اچّھی مَدَنی صُحبت پانے کے لئے آپ کو پریشان ہونے کی قطعاً ضَرورت نہیں، تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جایئے، اِس کی بَرَکت سے ان شاءاللہ عزوجل اعلیٰ اَخلاقی اَوصاف غیر محسوس طور پر آپ کے کردار کا حصّہ بنتے چلے جائیں گے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع میں شرکت کرے اور سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کرے۔ اِن مَدَنی قافِلوں میں سفر کی بَرَکت سے ان شاءاللہ عزوجل اپنے سابِقہ طرزِ زندگی پر غور و فکر کا موقع ملے گا اور دل عاقِبت کی

بہتری کے لئے بے چین ہو جائے گا، جس کے نتیجے میں گناہوں کی کثرت پر نَدامت ہو گی اور توبہ کی سعادت ملے گی۔ عاشِقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافِلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فُحش کلامی اور فُضول گوئی کی جگہ لب پر دُرُودِ پاک کا وِرد ہو گا اور زَبان تلاوتِ قرآن اور ذکر ونعت کی عادی بن جائے گی، غُصّے کی جگہ نرمی، بے صَبری کی جگہ صبر و تحمُّل، تکبُّر کی جگہ عاجِزی اوراِحترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا۔ دنیاوی مال ودولت کے لالچ سے پیچھا چُھوٹے گا اور نیکیوں کی حرِص ملے گی، الغرض بار بار راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مَدَنی انقِلاب برپا ہو جائے گا، ان شاء اللہ عزوجل۔ اسلامی بہنوں کو بھی چاہئے کہ اپنے شَہر میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کریں۔

دل اور ناک کے مَرَض سے نجات

آپ کی ترغیب وتَحریص کے لئے عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے مَملُو ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچہ مُرادآباد (یوپی، ہند) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابَستگی سے قبل میں گناہوں کے سَمُندَر میں غرَق تھا۔ نَمازوں سے دُوری' فیشن پرستی اور بے حیائی کی نُحُوستوں میں جکڑا ہوا ہونے کے سبب میری زندَگی کے ایّام جو کہ یقیناً انمول ہیرے ہیں غفلت کی نذر تھے۔ رُوحانی اَمراض کے علاوہ میں جسمانی اَمراض میں بھی گرفتار تھا، چنانچہ مجھے ناک کی ہڈّی بڑھ جانے کے ساتھ ساتھ دل کی بیماری بھی تھی، جس کی وجہ سے میں کافی اذیّت کا شکار رہتا تھا۔ بِالآخِر عِصیاں کی تاریک رات کے سیاہ بادَل چھٹے۔ ہُوا یوں کہ مجھے دعوتِ اسلامی کے تحت

سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر کرنے والے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت نصیب ہوئی، عاشقانِ رسول کی صُحبت کی بدولت میری زندگی کے اندر مَدَنی اِنقلاب برپا ہوگیا اور میں نے تمام سابِقہ گناہوں سے توبہ کرکے اپنے آپ کو سنّتوں کے راستے پر ڈال دیا، الحمدللہ عزوجل یہ بَرَکت بھی نصیب ہوئی کہ مَدَنی قافِلے سے واپَسی پر میری ناک کی بڑھی ہوئی ہڈّی دُرُست ہوچکی تھی اور کچھ دنوں کے بعد میرا دل کا مَرَض بھی خَتم ہو گیا۔

دل میں گر دَرد ہو ڈر سے رُخ زَرد ہو پاؤ گے فَرحتیں قافلے میں چلو
ہے شِفا ہی شِفا، مرحبا! مرحبا! آ کے خود دیکھ لیں، قافِلے میں چلو

(وسائل بخشش ص۶۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مُعاشَرے کے ایک بگڑے ہوئے فرد کو جب مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت اور اس دَوران عاشقانِ رسول کی صحبت مُیَسَّر آئی تو اُن کی اِصلاح کے بھی اسباب ہوئے اور بِفَضلِہٖ تعالیٰ وہ جسمانی بیماریوں سے بھی صِحت یاب ہوئے۔ الحمد للہ عزوجل اُن کی ناک کی بڑھی ہوئی ہڈّی بھی دُرُست ہوئی اور دل کے مُہلِک مَرَض سے بھی انہیں نَجات ملی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی شخص کی صُحبت اختیار کرنے سے پہلے یہ غَور کرلینا چاہئے کہ مجھے اس کی صُحبت اختیار کرنی چاہئے یا نہیں۔ کیونکہ ترمذی شریف میں ہے: آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے تو اسے دیکھنا چاہئے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب-۴۵،

۴/۱٦۷، الحدیث: ۲۳۸۵)

اس سلسلے میں حضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی نے دوستی اور صُحبت کی جو شرائط بیان فرمائی ہیں اُن کے مطابق عمل کرنا بھی بے حد مُفید ہے۔ چنانچہ،

صُحبت کس کی اپنائی جائے؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **1393** صفحات پر مشتمل کتاب ''**احیاء العلوم**'' جلد**2**، صفحہ **617** پر حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی فرماتے ہیں: ایسے شخص کی صُحبت اختیار کی جائے جس میں یہ پانچ (5) خصلتیں ہوں: (1)... عقل مند ہو (2)... اچھے اَخلاق کا مالک ہو (3)... فاسِق نہ ہو (4)... گمراہ نہ ہو اور (5)... دُنیا کا حَرِیص بھی نہ ہو۔

﴿1﴾ عقل مند ہو

(کسی کی صُحبت اپنانے کے لئے عقل کی قید اس لئے لگائی کیونکہ) عقل انسان کے لئے اصل کی حَیثِیَّت رکھتی ہے، بے وقوف کے ساتھ بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں، اُس کا ساتھ کتنا ہی طویل ہو (مگر) انجامِ کار وَحشَت اور جدائی ہوتا ہے۔ عقل مند کی صُحبت اختیار کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ بے وقوف شخص اگر تمہیں فائدہ پہنچانے اور تمہاری مدد کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو پھر بھی تمہیں نُقصان پہنچاتا ہے اور اُسے اس بات کا علم بھی نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ ''بے وقوف سے دوری اختیار کرنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کا ذریعہ ہے۔'' حضرت سیِّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نے فرمایا: ''بے وقوف کے چہرے کی طرف نظر کرنا ایک خطا ہے جسے لکھا جاتا ہے۔'' عقل مند سے ہماری مراد وہ شخص ہے جو اَشیاء کو اُن کی حقیقت کے مُطابِق سمجھتا ہے، خواہ بذاتِ خود سمجھتا ہو یا کسی کے سمجھانے سے۔

تمہیں لُطف آجائے گا زِندگی کا
قریب آ کے دیکھو ذرا مدنی ماحول

﴿2﴾ اچھے اَخلاق کا مالک ہو

جس کی صُحبت اپنائی جائے اس کے اَخلاق بھی اچھے ہونا ضروری ہیں کیونکہ بہت سے عَقْل مند اَشیاء کی حقیقتوں سے تو واقف ہوتے ہیں لیکن جب اُن پر غُصّہ، خواہش، بخل یا بُزدِلی غالب آجائے تو وہ اپنے نَفْس کی پیروی کرتے ہیں اور جو کچھ انہیں معلوم ہوتا ہے اس کی مُخالَفت کر گزرتے ہیں، کیونکہ وہ اپنی (اندرونی) صِفّات کو قابو کرنے اور اچھے اَخلاق اپنانے سے عاجِز ہوتے ہیں، لہٰذا ایسے بد اَخْلَاق شخص کی صُحبت اختیار کرنے میں کوئی بھلائی نہیں۔

تُو نرمی کو اپنانا جھگڑے مٹانا
رہے گا سدا خوشنما مدنی ماحول

﴿3﴾ فاسِق نہ ہو

وہ فاسِق جو اپنے فِسق (یعنی گناہوں) سے باز نہ آئے، اس کی صُحبت اختیار کرنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے وہ کبیرہ گُناہ پر اصرار نہیں کرتا اور جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خوف نہیں، نہ (تو) اُس کے فَساد سے بچنا ممکن ہے نہ (ہی) اُس کی بات کا کوئی بھروسا بلکہ وہ اپنی غَرَض کے مطابق کلام کرتا ہے۔ (چنانچہ پارہ 15 سُوْرَۃُ الْکَھْف، آیت نمبر 28 میں) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ (پ۱۵، الکھف:۲۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کا کہانہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا۔

❀...(اسی طرح) ایک اور مقام پر (پارہ 27 سُوْرَۃُ النَّجْم، آیت نمبر 29 میں) ارشاد فرماتا ہے۔

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَ لَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ؕ﴿۲۹﴾ (پ۲۷، النجم: ۲۹) ترجمۂ کنزالایمان: تو تم اس سے منہ پھیر لو جو ہماری یاد سے پھرا اور اُس نے نہ چاہی مگر دنیا کی زندگی۔

اِن آیاتِ مُبارکہ کا مَفْہُوم یہ ہے کہ فاسِقوں سے دُور رہو۔

فِسق اور فاسِقوں کا مُشاہَدہ کرنے اور ان کے ساتھ رہنے سے دل گناہ کی طرف مائل ہوتا ہے، اس کی نفرت خَتْم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا سَعِید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”ظالموں کی طرف مت دیکھو کہیں تمہارے نیک اعمال برباد نہ ہو جائیں، اُن کی ہم نشینی میں سلامتی نہیں بلکہ سلامتی تو اُن سے تَعَلُّق خَتْم کر دینے میں ہے۔“

نبی کی محبت میں رونے کا انداز
چلے آؤ سکھلائے گا مدنی ماحول

﴿4﴾ گمراہ نہ ہو

گمراہ کی صُحبت اپنانے سے خود گُمراہ اور بد بَخت ہو جانے کا اندیشہ ہے، لہٰذا گُمراہ شخص اس بات کا مُستَحِق ہے کہ اُس سے دُور رہا جائے اور اس سے قَطع تَعَلُّق کر دیا جائے۔

گمراہ شخص کی صُحبت کیسے فائدہ دے سکتی ہے جبکہ خلیفۂ دُوم اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ

اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دِین دار دوست تلاش کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ چنانچہ، حضرت سیِّدُنا سَعِید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ خلیفۂ دُوُم اَمیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”تمہیں چاہئے کہ ایسا سچا دوست تلاش کرو جس کے سائے میں زندگی بَسر کر سکو کیونکہ دوست خُوشحالی کے وقت زِینت اور تنگی کے وقت اُمید ہوتا ہے، اپنے دوست کے مُتَعَلِّق ہمیشہ اچھا گُمان رکھو حتّٰی کہ تمہارا گُمان غالب آجائے، اپنے دُشمن سے دُور رہو اور دوستوں میں سوائے امانت دار کے سب سے ڈرتے رہو اور امانت دار وہی ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے، لہٰذا کسی فاجِر کی صُحبت اختیار نہ کرو ورنہ تم بھی فِسق میں مبتلا ہوجاؤ گے اور فاسِق کو اپنے راز پر مُطَّلَع نہ کرو بلکہ اپنے مُعاملات میں اُن لوگوں سے مشورہ کرو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں۔“

بُری صحبت سے کنارہ کشی کر
کے اچھوں کے پاس آکے پا مدنی ماحول

﴿5﴾ دُنیا کا حَرِیص نہ ہو

(دُنیا کے حریص کی صُحبت سے بھی بچو کہ) ایسے شخص کی صُحبت زہرِ قاتل ہے، کیونکہ طبیعتیں فطری طور پر ایک دوسرے سے مُشابہَت رکھتی اور ایک دوسرے کی پیروی کرتی ہیں، بلکہ ہر طبیعت دوسرے سے کچھ نہ کچھ ضرور چُراتی ہے اور اِنسان کو اُس کا پتا تک نہیں چلتا، دنیا کی حرص میں مُبتَلا شخص کی صُحبت دنیا کی حِرص پیدا کرے گی اور زاہِد کی صُحبت دنیا سے کَنارہ کَشی پر اُبھارے گی۔ اسی لئے دنیا کے طالبوں کی صُحبت کو مکروہ اور آخرت کی طرف راغب لوگوں کی صُحبت کو مُستَحَب قرار دیا گیا ہے۔

خلیفۂ چہارُم اَمیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا ارشاد ہے: جن سے حیا

کی جاتی ہے اُن لوگوں کی مجالس اختیار کر کے نیکیوں کو زندہ کرو۔

اے بیمارِ عصیاں تُو آجا یہاں پر
گناہوں کی دیگا دَوا مدنی ماحول

عُلَما کی صُحبت دل کے لئے کتنی ضروری ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا لُقمان حکیم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الکَرِیم نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹے! عُلَماء کی مجلس کو اختیار کرو اور اپنے زانُو اُنہی کے سامنے بِچھائے رکھو کیونکہ دل حِکمت سے زندگی پاتے ہیں جیسے مُردہ زمین بارش کے قطروں سے زندگی پاتی ہے۔ (احیاء العلوم، ۲/۶۱۷تا۶۲۶ ملتقطاً)

ہمیں عالموں اور بُزرگوں کے آداب
سکھاتا ہے ہر دَم سدا مدنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی کے اس بیان سے جہاں کسی کی صُحبت اختیار کرنے کی شرائط معلوم ہوئیں، وہیں آخر میں عُلمائے کِرام کی صُحبت اختیار کرنے کی ترغیب بھی ملی۔

واقعی عُلَمائے دِین کا مقام و مرتبہ عام لوگوں سے بہت بلند ہوتا ہے اور ان کی صُحبت سے دِین و دنیا کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں۔ مگر افسوس! آج کل مُعاشرے میں کچھ ایسے بدنصیب اور محروم لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو اُمّت کے اِن مُحسنین اور خیر خواہ حضرات کو اپنی تنقید کا نشانہ بنا کر ان پر بے جا اِعتراض اور ناحق طَعن و تشنیع کرتے نظر آتے ہیں۔ یاد رہے کہ علماءِ کِرام دِینِ اسلام کے لئے سُتُون کی

حَیْثِیَّت رکھتے ہیں۔ آیئے! عُلماء سے مُتَعَلِّق قرآن و حدیث کی روشنی میں کچھ مدنی پھُول سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دل میں عُلَماء کی مَحَبَّت و چاہت اور قَدر و مَنْزِلَت مزید بڑھ جائے اور جو لوگ عُلَماء کے مقام و مرتبے سے ناواقف ہیں، اُن کے دل میں بھی علمائے کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کی اَہَمِّیَّت اُجاگر ہو اور وہ بھی ان کی قدر کرنے میں کامیاب ہو جائیں کیونکہ ان کی قدر و مَنْزِلَت کو پہچانتے ہوئے ان کی صُحْبَت میں بیٹھنے، ان کا ادب و احترام کرنے، ان پر اعتراض کرنے سے بچنے اور دِین و دنیا کے تمام مُعاملات میں ان سے رَہْنُمائی حاصل کرنے میں دونوں جہاں کی بھلائیاں ہیں۔

دِین کے رَہْنُما

اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 14 سُورۃُ النَّحل، آیت نمبر 43 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَۙ﴿۴۳﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: تو اے لوگو عِلْم والوں سے پوچھو اگر تمہیں عِلْم نہیں۔ (پ۱۴، النحل: ۴۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "حدیث شریف میں ہے بیماریِ جَہْل کی شِفاء عُلَماء سے دریافت کرنا ہے۔"

آیتِ کریمہ اور اس کی تفسیر سے عُلَماء کا مقام و مرتبہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ لوگوں کے مسائل حل کرنے کیلئے اِن مبارک ہستیوں کو مَرجَعِ خَلَائِق اور دِین کے عظیم رَہْنُما کی حَیْثِیَّت دی گئی ہے، تفسیر کی مُتَعَدَّد کتابوں میں لکھا ہے کہ اس آیتِ کریمہ میں اِشارہ ہے کہ جو مسائل معلوم نہ ہوں اُن کے لئے

عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہونا واجب ہے۔[1] آیئے اپنے دل میں عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی مَحبَّت پیدا کرنے کے لئے، عُلماء کی شان میں 7 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم سُنتے ہیں۔

عُلَماء کی شان میں 7 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

1. عالِم زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دلیل وحُجَّت ہے تو جس نے عالِم میں عیب نکالا وہ ہلاک ہو گیا۔[2]
2. بیشک زمین پر عُلَماء کی مثال اُن ستاروں کی طرح ہے جن سے کائنات کی تاریکیوں میں رَہنُمائی حاصِل کی جاتی ہے تو جب ستارے ماند پڑ جائیں تو قریب ہے کہ ہدایت یافتہ لوگ گُمراہ ہو جائیں۔[3]
3. علم کے ساتھ تھوڑا عمل بھی نَفْع دیتا ہے لیکن جَہالَت کے ساتھ بہت عمل بھی نفع نہیں دیتا۔[4]
4. اَلْعِلْمُ حَیَاۃُ الْاِسْلَامِ وَعِمَادُ الْاِیْمَانِ علم اسلام کی زندگی اور دِین کا سُتُون ہے۔[5]
5. مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ تَکَفَّلَ اللہُ بِرِزْقِہٖ جو شخص علم کی طَلَب میں رہتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے رِزْق کا ضامِن ہے۔[6]
6. مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَھَّلَ اللہُ لَہٗ بِہٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ جو ایسے راستے پر چلے جس میں

1…روح البیان، پ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۴۳، ۵/۳۷

2…جامع صغیر، ص ۳۴۹، حدیث: ۵۶۵۸

3…مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۳۱۴، حدیث: ۱۲۶۰۰

4…جامع بیان العلم، ص ۶۵، حدیث: ۱۹۷

5…جمع الجوامع، ۵/۲۰۰، حدیث: ۱۴۵۱۸

6…تاریخ بغداد، محمد بن القلسم بن ھشام، ۳/۳۹۸

علم کو تلاش کرے، اِس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے جنّت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔[1]

7. عُلَماء، انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے وارِث ہیں، بیشک انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام دِرہم و دِینار کا وارِث نہیں بناتے بلکہ وہ تو علم کا وارِث بناتے ہیں، لہٰذا جس نے علم حاصِل کیا اس نے اپنا حصّہ لے لیا اور عالمِ دِین کی موت ایک ایسی آفت ہے جس کا اِزالہ نہیں ہو سکتا اور ایک ایسا خَلا ہے جسے پُر نہیں کیا جا سکتا (گویا کہ) وہ ایک ستارہ تھا جو ماند پڑ گیا، ایک قبیلے کی موت ایک عالِم کی موت کے مُقابلے میں نہایت معمولی ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِن فرامین کو سُن کر یقیناً ہم سب کے دلوں میں عُلمائے کِرام کے مقام و مرتبے اور ان کی مَحَبَّت میں مزید اضافہ ہوا ہوگا۔ افسوس! آج ہر شخص اپنی اولاد کو ڈاکٹر یا انجینئر بنانے کی خواہش تو رکھتا ہے مگر انہیں عالمِ دِین بنانے کی خواہش رکھنے والے بہت کم افراد ہیں، لوگ اولاد کو اپنی دُنیوی زندگی کا سہارا بنانے کی کوشش تو کرتے ہیں مگر روزِ محشر کی اُن ہولناکیوں کے بارے میں نہیں سوچتے جب آدمی کی حالت یہ ہوگی، جیسا کہ پارہ 30، سُوْرَۃُ عَبَسَ، آیت نمبر 34 تا 36 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ﴿۳۴﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ ﴿۳۵﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ ﴿۳۶﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور جورو (بیوی) اور بیٹوں سے۔ (پ۳۰، عبس: ۳۴-۳۶)

1 ...مسلم، کتاب الذکر و الدعاء... الخ، باب فضل الاجتماع... الخ، ص ۱۴۴۸، حدیث: ۲۶۹۹

2 ...شعب الایمان، باب فی طلب العلم، ۲/ ۲۶۳، حدیث: ۱۶۹۹

(یعنی) اِن میں سے کسی کی طرف مُلْتَفِتْ (مُتَوَجِّہ) نہ ہو گا، اپنی ہی پڑی ہو گی۔ (خزائن العرفان، پ ۳۰، عبس، تحت الآیۃ: ۳۶) لیکن اس بے کَسی کے عالَم میں عُلمائے کِرام کی شان یہ ہو گی کہ وہ لوگوں کی شَفاعَت کر رہے ہوں گے۔ یاد رہے کہ اگرچہ اہلِ دُنیا، عُلماءِ دِین کو اُن کے سادہ لباس اور مال و دولت کی کمی کے سبب حَقِیر سمجھیں لیکن عنقریب وہ اُس وقت علماء کا مرتبہ جان لیں گے جب میدانِ محشر میں اہلِ دُنیا اپنا بوجھ اُٹھائے مارے مارے پھر رہے ہوں گے، مگر عُلماء کے سَروں پر عزّت کا تاج ہو گا، اُس وقت سب پر ظاہر ہو جائے گا کہ حقیقی عزّت والا وہ ہے جو مالکِ روزِ جزاء عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عزّت والا ہے۔

رِسالہ "عُلماء پر اِعتراض منع ہے" کا تعارف

عُلماء کی قدر و مَنزِلَتْ اور ان کا مقام و مرتبہ جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ سے 33 صفحات پر مشتمل رِسالہ بنام "**عُلماء پر اعتراض منع ہے**" ھدِیَّۃً حاصل کر کے اس کا مطالعہ کیجئے۔ اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ بڑے بڑے شاہانِ وقت عُلَماء کا کس قدر احترام کرتے تھے، ایک عالِم، غیر عالِم پر کیوں فضیلت رکھتا ہے؟ عُلَماء کی توہین کب کُفر ہے اور کب نہیں؟ شیطان لوگوں کو عُلَماء سے کیوں دور کرتا ہے؟ نیز اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن اور شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے عُلَماء کی شان کِن الفاظ میں بیان فرمائی ہے؟ تو آج ہی یہ رِسالہ "**عُلماء پر اعتراض منع ہے**" مکتبۃ المدینہ سے حاصِل کر کے نہ صرف خود پڑھیں بلکہ تقسیمِ رسائل کر کے یعنی دوسروں کو تحفۃً پیش کر کے ڈھیروں اجر و ثواب کمائیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے مقام و مرتبہ کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃ المدینہ میں داخلہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی علم دوستی، اِشاعتِ علمِ دین کی تڑپ اور عُلَمائے کِرام سے مَحبّت کے نتیجے میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام درسِ نظامی یعنی عالِم کورس کروانے کے لئے جامعۃُ المدینہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاکستان بھر کے جامعاتُ المدینہ سے ہر سال عُلمائے کِرام فَارِغُ التَّحْصِیْل ہو کر اپنے مَنْصَب کے مُطابِق مختلف فرائض سَر اَنجام دے رہے ہیں۔ آیئے! آپ بھی انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کی وِراثت میں سے حصّہ پانے یعنی علمِ دِین حاصل کرنے کے لئے جَامعۃُ المدینہ میں داخلہ لیجئے، اپنی اولاد کو جامعۃُ المدینہ میں داخِلہ دِلوایئے تاکہ وہ بھی علمِ دِین کے اَنمول موتی چُن سکیں، یقیناً علمِ دِین ہی سب سے بڑی دولت ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں خُوب خُوب علمِ دِین کی برکتیں حاصِل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

الوداع ماہِ رمضان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضَانُ الْمُبارَک اپنے دامن میں رحمتوں اور برکتوں کے خزینے لئے ہمارے درمیان جَلْوَہ گر ہوا اور اب عنقریب ہم سے رُخصت ہو جائے گا۔ افسوس! ہم اس مہینے کا حق ادا نہ کر سکے۔ آہ! اس کے رُخصت ہوتے ہی عبادات کا ذَوق بھی کم ہو جائے گا۔

تیرے آنے سے دِل خوش ہوا تھا اور ذوقِ عبادت بڑھا تھا
آہ اب دل پہ ہے غم کا غَلَبہ اَلْوَدَاع اَلْوَدَاع آہ رمضاں

آیئے رَمَضَان کی بقیہ ساعتوں کو غَنِیْمَت جانتے ہوئے نیکیوں میں اور زیادہ کوشش کریں اور یہ بھی

نیّت کریں کہ ماہِ رَمَضَانُ الْمُبارَک میں عمل کا جو جذبہ نصیب ہوا، اُسے سال کے باقی گیارہ (11) مہینوں میں بھی قائم رکھنے کی کوشش کریں گے۔ بِالْخُصُوص عیدِ سَعِیْد کے موقَع پر گناہوں میں مبتلا ہو کر رَمَضان کی ساری محنت ضائع کرنے کے بجائے خوشیوں بھرے لمحات بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کے مطابِق گزارنے کی کوشش کریں گے۔ عُموماً عید کا چاند نظر آتے ہی لوگ عید کی خریداریوں (Shopings) وغیرہ میں مصروف ہوجاتے ہیں، یوں وہ شبِ عید کی عبادت کی برکتوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ یادرہے! کہ عید کی رات جسے ہم غفلت کی نَذر کر دیتے ہیں، اس میں عبادت کرنے والے کے لئے بہت بڑے انعام کی بِشارت ہے۔ آیئے! اس ضمن میں دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنیئے۔

شبِ عید کی عبادت

1. جس نے عِیْدَین کی رات (یعنی شَبِ عِیْدُ الفِطْر اور شَبِ عِیْدُ الْاَضْحٰی) طَلَبِ ثواب کیلئے قِیام کیا، اُس دن اُس کا دِل نہیں مَرے گا، جس دن (لوگوں کے) دِل مَر جائیں گے۔ (سُنَنِ ابنِ ماجہ ج۲ ص۳۶۵، حدیث ۱۷۸۲)
2. جو پانچ (5) راتوں میں شب بیداری کرے اُس کے لئے جَنَّت واجِب ہو جاتی ہے۔ ذِی الْحِجَّہ شریف کی آٹھویں (8)، نویں (9) اور دسویں (10) رات (اِس طرح تین (3) راتیں تو یہ ہوئیں) اور چوتھی (4) عِیْدُ الفِطْر کی رات، پانچویں (5) شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں (15) رات (یعنی شبِ بَرَاءَت)۔

(اَلتَّرْغِیْب وَالتَّرْھِیْب، ج۲، ص۹۸، حدیث: ۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شش عید کے روزے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بھی نیّت کر لیجئے کہ رَمَضَانُ المُبارَک میں روزوں کی جو برکتیں حاصِل ہوئیں اُن برکتوں کو مزید پانے کے لئے رَمَضان کے بعد نفلی روزے رکھنے کی بھی کوشش کریں گے۔ بِالْخُصُوص شَوّال کے چھ **(6)** روزے رکھنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ آیئے شوّال کے چھ **(6)** روزوں کے فضائل پر مشتمل تین (3) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سماعت کیجئے:

1. جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ **(6)** دن شَوّال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ (مجمع الزوائد ج۳ص۴۲۵ حدیث ۵۱۰۲)
2. جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ **(6)** شَوّال میں رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے دَہر کا (یعنی عمر بھر کیلئے) روزہ رکھا۔ (صحیح مسلِم ص ۵۹۲ حدیث ۱۱۶۴)
3. جس نے عیدُ الفِطر کے بعد (شَوّال میں) چھ **(6)** روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس ملیں گی۔ (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۳۳ حدیث ۱۷۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک نیکی کا دس گُنا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کَرَم اور اُس کے حبیبِ مکرّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے سال بھر کے روزوں کا ثواب لُوٹنا کس قَدَر آسان کر دیا گیا۔ ہر ایک مسلمان کو یہ سَعادَت حاصِل کر لینی چاہیئے۔ ایک سال کے روزوں کے ثَواب کی حِکمت یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہم کمزور بندوں کیلئے مَحض اپنے فضل سے ایک نیکی کا ثواب دس گُنا رکھا ہے۔ چُنانچہ پارہ 8، سورۃُ الْاَنْعَام، آیت نمبر 160 میں خدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ تَرْجَمۂ کنز الایمان : جو ایک نیکی لائے تو اُس کیلئے اس جیسی دس ہیں۔ (پ۸، الانعام: ۱۶۰)

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یوں ماہِ رَمضان کے روزے دس (10) مہینوں کے روزوں کے برابر ہوئے اور چھ (6) روزے ساٹھ (60) روزوں (دوماہ) کے برابر، اس طرح پورے سال کے روزوں کا ثواب حاصِل ہو گیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ۔

شش عید کے روزے کب رکھے جائیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَدْرُ الشَّرِیعہ بَدْرُ الطَّرِیقہ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بہارِ شَرِیعَت کے حاشیہ میں فرماتے ہیں: بہتر یہ ہے کہ یہ روزے مُتَفَرِّق (یعنی ناغہ کر کر کے) رکھے جائیں اور عید کے بعد لگاتار چھ **(6)** دن میں ایک ساتھ رکھ لیے، جب بھی حرج نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۵، ص ۱۴۰)

خلیلِ مِلّت حضرتِ علامہ مولانا مُفتی محمد خلیل خان قادِری برکاتی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد لگاتار رکھے جائیں تب بھی مُضایقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ مُتَفَرِّق (یعنی ناغہ کر کر کے) رکھے جائیں یعنی ہر ہفتہ میں دو **(2)** روزے اور عِیْدُ الْفِطْر کے دُوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مُناسِب معلوم ہوتا ہے۔ (سُنّی بہشتی زیور ص ۳۴۷) اَلْغَرَض عِیْدُ الْفِطْر کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شَشْ عید کے روزے رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چاند رات سے مدنی قافلے میں سفر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کئی عاشقانِ رسول وعاشقانِ رمضان نے پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے سُنّت اعتکاف کی سعادت حاصل کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اعتکاف کرنا اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ دورانِ اعتکاف قرآنِ کریم کو دُرست مخارِج کے ساتھ پڑھنے، نماز کا عملی طریقہ، نمازِ جنازہ کا طریقہ، فرض علوم سیکھنے کا موقع مِلا ہوگا، کئی دُعائیں یاد کی ہوں گی، عاشقانِ رمضان کی صحبت اوردعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول کی برکت سے گناہوں پر نَدامت کے آنسو بہانے کے بعد سچی توبہ اورآیندہ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و فرمانبرداری میں سُنّتوں بھری زِندگی گزارنے کا مدنی ذہن بنا ہوگا، زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے خوب خوب مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے کا جذبہ مِلا ہوگا، مگر یاد رکھیے! شیطان ہمارا کھُلا دُشمن ہے، یہ بدبخت کبھی بھی نہیں چاہے گا کہ ہم توبہ پر ثابت قدم رہیں، گناہوں سے منہ موڑ کر نیکیوں بھری زِندگی گزاریں، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ماہِ رمضان کی یادیں تازہ رہیں، جو کچھ سیکھا وہ یاد بھی رہے اوراُس پر عمل کی سعادت بھی حاصل ہو تو میرا مشورہ ہے کہ چاندرات یا عید کے دن سے ہاتھوں ہاتھ سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت میں ہم بھی سفر کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اُمید ہے، اس سفر کی برکت سے یومِ عید کی مبارک گھڑیاں گناہوں بھری صُحبتوں میں گزرنے کے بجائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر میں گزریں گی، رُوحانی سکون نصیب ہوگا اور مدنی ماحول میں اِستقامت کا سامان بھی ہوگا۔ ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عطائے حبیبِ خدا مَدنی ماحول	ہے فَیضانِ غوث ورضا مَدنی ماحول

بفَیضانِ احمد رضا اِن شاء اللہ		یہ پُھولے پھلے گا سدا مَدنی ماحول
اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ		تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدنی ماحول
تُو داڑھی بڑھا لے عِمامہ سجا لے		نہیں ہے یہ ہرگز بُرا مَدنی ماحول
بُری صحبتوں سے کَنارہ کَشی کر		کے اچّھوں کے پاس آکے پا مَدنی ماحول
تنزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے		اُن کی ترقّی کا باعث بنا مَدنی ماحول
تمہیں لُطف آ جائے گا زندگی کا		قریب آکے دیکھو ذرا مَدنی ماحول
نبی کی مَحبَّت میں رونے کا انداز		چلے آؤ سِکھلائے گا مَدنی ماحول
تُو نرمی کو اپنانا جھگڑے مٹانا		رہے گا سدا خوشنما مَدنی ماحول
سَنور جائے گی آخِرت اِن شاء اللہ		تم اپنائے رکّھو سدا مَدنی ماحول
بَہُت سخت پچھتاؤ گے یاد رکّھو		نہ عطارؔ تم چھوڑنا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جو مجھ پر دُرود پڑھتا ہے، اُس کا دُرود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[1]

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے

1...معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا لاکھ لاکھ شُکر کہ اُس نے ہمیں زندگی میں ایک بار پھر رحمتوں، برکتوں سے مالا مال، عظیم الشّان مہینے یعنی رمضانُ المبارک کی عظیم ساعتیں عطا فرمائیں، آج ماہِ رمضان کا پہلا ہفتہ وار اجتماع ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس ماہِ مُبارک کا خوب خوب فیضان لُوٹنے کی توفیق عطا فرمائے، اے کاش! سارے روزے ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ رکھنے میں ہم کامیاب ہو جائیں، خشوع و خضوع کے ساتھ فرض نمازیں، نوافل و نمازِ تراویح ادا کرنے میں کامیاب ہو جائیں، تلاوتِ

---

[1] ...معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

قرآنِ کریم کا خوب جذبہ نصیب ہو جائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَتُّو سے اِفطاری

حضرت سَیِّدُنا صالح رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا خُلَید بن حسّان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرتے ہیں: حضرت سَیِّدُ نا حسن بصری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سخت گرمیوں میں بھی نفل روزے رکھتے۔ ایک دن ہم اِفطاری کے وقت کھانا لے کر اُن کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ جب آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمارے کھانے سے روزہ اِفطار کرنا چاہا تو کسی نے قرآنِ کریم کی یہ آیت تلاوت کی:

اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًا ﴿۱۲﴾ وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۳﴾ (پ ۲۹، المزمل: ۱۲-۱۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب۔

یہ آیت سُنتے ہی آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا ہاتھ کھانے سے روک لیا اور ایک لُقمہ بھی نہ کھایا اور فرمایا: یہ کھانا یہاں سے ہٹالو۔ دوسرے دن پھر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے روزہ رکھا۔ اِفطار کے وقت جب آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے کھانا رکھا گیا تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پھر وہی آیت یاد آگئی۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک لُقمہ بھی نہ کھایا اور فرمایا: یہ کھانا مجھ سے دُور لے جاؤ۔ اسی طرح تیسرے دن بھی آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بغیر کچھ کھائے اسی طرح روزہ رکھ لیا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے نے جب آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ حالت دیکھی کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بغیر کھائے پیئے تین (3) دن گُزار دیئے ہیں تو وہ بہت پریشان ہوئے اور زمانے کے مشہور ولی حضرت سَیِّدُنا ثابت بُنانی، حضرت سَیِّدُنا یحییٰ اور دیگر اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: حضور! آپ جلد از جلد

میرے والد کی مدد کو پہنچئے، اُنہوں نے مسلسل تین (3) دن صرف چند گھونٹ پانی پی کر روزہ رکھا ہے اور تین (3) دن سے کھانے کا ایک لُقمہ تک نہیں کھایا۔ ہم جب بھی اُن کے سامنے سحری یا اِفطاری کیلئے کھانا پیش کرتے ہیں تو اُنہیں قرآنِ کریم کی یہ آیتِ مُبارکہ یاد آجاتی ہے:

اِنَّ لَدَیۡنَاۤ اَنۡکَالًا وَّ جَحِیۡمًا ﴿ۙ۱۲﴾ وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّۃٍ وَّ عَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿٭۱۳﴾ (پ ۲۹، المزمل: ۱۲-۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب۔

اس آیت کے یاد آتے ہی وہ کھانا کھانے سے اِنکار فرمادیتے ہیں، خدارا! جلدی چلئے اور یہ معاملہ حل فرمایئے۔ یہ سُن کر تمام حضرات حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے، جب اِفطاری کا وقت ہوا تو پھر آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وہی آیت یاد آگئی اور آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کھانا کھانے سے اِنکار کر دِیا لیکن جب حضرت سَیِّدُنا ثابت بُنانی، حضرت سَیِّدُنا یحییٰ اور دیگر بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے مُسَلسَل اِصرار کِیا تو آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہ مشکل سَتّو مِلا پانی پینے پر راضی ہوئے اور اُن لوگوں کے اِصرار پر تیسرے دن سَتّو مِلا ہوا شربت پیا۔[1]

مجھ کو بُھوک و پیاس سہنے کی خُدا توفیق دے گُم تِری یادوں میں رَہنے کی سَدا توفیق دے

(فیضانِ سُنت، جلد اول، ص ۶۶۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ والے عبادات کے معاملے میں کیسی زبردست مَدَنی سوچ والے اور روزوں کے کس قدر شیدائی ہوا کرتے تھے کہ چاہے آب و ہوا طبیعت کے مُوافِق ہو یا نہ ہو حتی کہ کیسی ہی شدید گرمی ہوتی مگر اِس کے باوُجود یہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ والے بُھوک و پیاس کو ہنسی خُوشی برداشت

1 . . . عیون الحکایات حصہ اول، ص ۳۰۷ بتغیر قلیل

کرلیا کرتے تھے، اُن نُفُوسِ قُدْسِیہ پر ایک ہی دُھن سُوار رہتی تھی کہ بس کسی طرح رِضائے الٰہی اور قُربِ خداوندی نصیب ہو جائے جیسا کہ بیان کردہ حکایت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو روزوں سے اِس قدر والہانہ لگاؤ تھا کہ سخت ترین گرمیوں میں بھی روزے رکھ لیا کرتے مگر بد قسمتی کے ساتھ آج ایک تعداد گرمی کا بہانا بنا کر روزوں سے راہِ فرار اختیار کر رہی ہے، بِلاشُبہ اللہ والوں کو یقین تھا کہ محشر اور دوزخ کی گرمی دُنیوی گرمی سے کئی گنا زائد ہے، جو خُوش نصیب رِضائے الٰہی کی خاطر یہاں دُنیوی گرمی کو سہہ کر روزے رکھنے میں کامیاب ہو جائے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آخرت میں سُکون پائے گا۔ لہٰذا گرمی کے دنوں میں رَمَضان کے فرض روزے ہوں یا رَمَضان کے علاوہ نفل روزے، ہمیں یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ گرمی کی حَرارت اور بُھوک و پیاس کی شِدّت جس قَدَر زیادہ محسوس ہو گی صَبْر کرنے پر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب بھی اُسی قَدَر زائد ملے گا جیسا کہ منقول ہے: اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُھَا افضل عبادت وہ ہے جس میں تکلیف زِیادہ ہے۔[1] امام شَرَفُ الدّین نَوَوِی (نَ۔وَ۔وِی) رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عبادات میں مشقت اور خرچ زیادہ ہونے سے ثواب اور فضیلت زیادہ ہو جاتی ہے۔[2] نیز حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدْھَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فرمانِ معظَّم ہے: دُنیا میں جو نیک عَمَل جتنا دُشوار ہو گا قِیامت کے روز نیکیوں کے پَلڑے میں اُتنا ہی زیادہ وَزن دار ہو گا۔[3]

عاصیوں کی مغفرت کا لیکر آیا ہے پیام

---

1 ۔۔۔ تفسیر کبیر، پ ۲۹، المزمل، تحت الآیۃ: ۱۰، ۶۸۵/۶

2 ۔۔۔ شرح نووی، مذاھب العلماء فی تحلیل ... الخ، الجزء۸، ۴/ ۱۵۲

3 ۔۔۔ تذکرۃ الاولیاء، باب یازدھم، ذکر ابراھیم بن ادھم، ص ۹۵

جھوم جاؤ مجرمو! رمضاں مہِ غُفران ہے

وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۰٦

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا نفس چونکہ سہولت پسند ہے لہٰذا اسے ہر وقت عیش وراحت درکار ہے اور وہ عبادات کی محنت ومشقت سے گھبراتا اور جان چھڑاتا ہے مثلاً جب ایک مسلمان روزے رکھنے کی کوشش کرتا ہے تو نفس طرح طرح کے حیلے بہانوں سے مختلف عُذر یاد دِلا کر روزے رکھنے سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے مثلاً ابھی تو شدید گرمی ہے، حالات سازگار نہیں، کام کاج کیسے ہوگا، طبیعت خراب ہوجائے گی، بعد میں رکھ لینا وغیرہ وغیرہ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم نفس کے دھوکے میں نہ آئیں، روزے چاہے سردی میں تشریف لائیں یا سخت ترین گرمیوں میں بلاوجہِ شرعی فرض روزے ہرگز ترک نہ کریں بلکہ روزے رکھنے کے بدلے ملنے والے انعاماتِ خداوندی پر نظر رکھیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاکیزہ کلام میں روزہ رکھنے والوں اور والیوں کا نہ صرف ذکرِ خیر فرمایا ہے بلکہ اُنہیں بخشش اور بڑے اِنعام کی خُوشخبری سے بھی نوازا ہے چُنانچہ

پارہ 22 سورۃُالاَحزاب کی آیت نمبر 35 میں ارشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْقٰنِتِیْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِیْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِیْنَ وَ الْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِیْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآىٕمِیْنَ وَ الصّٰٓىٕمٰتِ وَ الْحٰفِظِیْنَ

ترجمۂ کنز الایمان: بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور فرمانبردار اور فرمانبرداریں اور سچے اور سچیاں اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے

فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا۝۳۵ (پ ۲۲ ،الاحزاب:۳۵)

والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح قرآنِ کریم میں روزے رکھنے والوں کی تعریف بیان کی گئی ہے اور اُنہیں بخشش و بڑے ثواب کا مُژدہ (یعنی خوشخبری) سُنائی گئی ہے اسی طرح احادیثِ مُبارکہ بھی روزوں کی فضیلت سے مالامال ہیں جن میں روزے داروں کے لئے مختلف خُوشخبریاں ارشاد ہوئی ہیں۔ آیئے! اِس ضِمن میں 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایک دن کا فرض روزہ رکھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنم سے اتنا دُور کر دے گا جتنا ساتوں زمینوں اور آسمانوں کے درمیان فاصِلہ ہے۔[1]
2. جس نے کسی دِن رِضائے اِلٰہی کیلئے روزہ رکھا تو اُس کا خاتِمہ بھی اِسی پر ہو گا اور وہ داخِلِ جنّت ہو گا۔[2]
3. جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنم سے اِتنا دُور کر دیتا ہے جتنا فاصِلہ ایک کوّا بچپن سے بوڑھا ہو کر مرنے تک مسلسل اُڑتے ہوئے طے کر سکتا ہے۔[3]

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں:

---

1 ... معجم کبیر، ما اسند عتبۃ بن عبد ...الخ، ۱۲۰/۱۷، حدیث: ۲۹۵

2 ... مسند احمد، حدیث حذیفۃ بن الیمان، ۹۰/۹، حدیث: ۲۳۳۸۴

3 ... مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۲۱۹/۳، حدیث: ۱۰۸۱۰

کوّے کی طبعی عمر ایک ہزار(1000) سال ہے اور یہ بہت تیز اُڑتا ہے، یہاں دوزخ سے انتہائی دُوری بتانے کے لیے مثال کے طور پر ارشاد فرمایا کہ کوّے کا بچّہ اگر پیدا ہوتے ہی اُڑنا شروع کر دے اور مرتے دم یعنی ایک ہزار(1000) سال تک برابر اُڑتا رہے تو اندازہ لگالو کہ اپنے گھونسلے سے کتنی دُور جاسکے گا، رَبّ تعالیٰ اس روزے دار کو دوزخ سے اتنا دُور رکھے گا۔[1]

نماز و روزہ و حَجّ و زکوٰۃ کی توفیق عطا ہو اُمّتِ محبوب کو سَدا یارَبّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ روزہ رکھنے کے کیسے کیسے عظیمُ الشّان فضائل قرآن و حدیث میں بیان کئے گئے ہیں کہ روزہ داروں کیلئے نہ صرف بخشش و مغفرت اور عظیم اجر و ثواب ہے بلکہ اچھے خاتمے کی خُوشخبری ہے، لہٰذا ہمیں بھی رِضائے الٰہی کے لئے روزے جیسی عظیم عبادت کا ذوق و شوق اپنے دل میں پیدا کرنا چاہئے بلکہ اِس مُعاملے میں اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلنا چاہئے کہ وہ حضرات روزے کی وجہ سے بُھوک و پیاس برداشت کرنے میں سردی گرمی کی کوئی پروانہ کرتے بلکہ انتہائی سخت گرمی میں بھی روزہ رکھ لیا کرتے تھے آیئے اِس ضمن میں ایک حکایت سُنتے ہیں،اِس کی برکت سے ہمارے اندر بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزہ رکھنے کا جذبہ بڑھے گا۔ چُنانچہ

قیامت کی سخت پیاس سے نجات

حضرتِ سیِّدُنا ابُو موسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ سمُندَری راستے سے جہاد کے لئے جا رہے تھے، ہماری کشتی سمُندَر کا سینہ چیرتی ہوئی جانبِ منزل بڑھی جا رہی تھی۔

1 . . . مرآۃ المناجیح،۳/۱۹۷

اتنے میں ایک غیبی آواز نے سب کو حیران کر دِیا، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: اے کشتی والو! رُکو! میں تمہیں ایک اَہَم بات بتاتا ہوں۔ یہی آواز چھ، سات (6،7) بار سُنائی دی تو میں کشتی کے چبُوترے پر کھڑا ہو گیا اور کہا: تُو کون ہے اور کہاں ہے؟ کیا تُو جانتا ہے کہ ہم اِس وقت کہاں ہیں؟ ہم بیچ سمُندر میں کس طرح ٹھہر سکتے ہیں؟ ابھی میں نے اپنی بات مکمل کی ہی تھی کہ انوکھے مُبَلِّغ کی غیبی آواز گونجی: کیا میں تمہیں ایک ایسی بات کی خبر نہ دُوں جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذمہ ٔ کرم پر لازم کرلیا ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! ہمیں ضرور ایسی چیز کے متعلق بتایئے۔ آواز آئی: سُنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذمہ ٔ کرم پر یہ بات لازم کرلی ہے کہ جو کوئی گرمیوں کے دنوں میں (روزے کی حالت میں) رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنے آپ کو پیاسا رکھے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کی ہلاکت خیز گرمی میں اسے سیراب فرمائے گا۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا ابُو موسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایسا معمول بنایا کہ ایسے شدید گرم دنوں میں بھی روزہ رکھتے، جن میں انسان گرمی کی شِدّت میں بُھن جاتا تھا۔ (1)

دوجہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے

وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۶۰۷

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی آخرت کی فکر کرتے ہوئے قیامت کی شدید گرمی اور سخت پیاس کو یاد کریں اور بالخُصُوص رَمَضانُ المُبارَک کے فرض روزوں کے معاملے میں دُنیا کی معمولی سی گرمی کو خاطر میں نہ لائیں بلکہ جب تک سانسوں کی روانی برقرار ہے، نماز روزہ، صدقہ و خیرات

1 . . . عیون الحکایات حصہ دوم، ص ۳۴۵

اور خُوب خُوب نیک اَعْمال کے ذریعے آخرت کے طویل سفر کی تیّاری میں مصروف رہیں۔

منقول ہے: اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ یعنی دُنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ لہٰذا جو دُنیا میں بوئیں گے وہی آخرت میں کاٹیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر آخرت کی گرمی اور ہولناکی کو پیشِ نظر رکھیں گے تو دُنیاوی گرمی میں روزے رکھنا کسی قدر آسان ہوجائے گا۔

نبیِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سیِّدُنا اَبُو ذَر غِفَاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! جب تم کسی (دُنیاوی) سفر کا ارادہ کرتے ہو تو اُس کے لئے تیاری ضرور کرتے ہو تو سفر آخرت (کی تیاری) کے مُتَعَلِّق تمہارا کیا خیال ہے؟ (یعنی دُنیاوی سفر کے مقابلے میں سفر آخرت کی تیاری کس قدر زیادہ ضروری ہے) اے اَبُو ذَر! کیا میں تمہیں اُن چیزوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہیں اُس دن فائدہ پہنچائیں گی؟ عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! ضرور بتایئے۔ ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کے لئے سخت گرمی کے دن روزہ رکھو، قبر کی وحشت کیلئے رات کے اندھیرے میں دو (2) رکعتیں پڑھو، بڑے بڑے (پیش آنے والے) اُمور کیلئے حج کرو اور کسی مسکین کو کوئی چیز دے کر یا حق بات کہہ کر یا کسی بُرے کلمے سے خاموش رہ کر صَدَقہ کرو۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے پیارے صحابی حضرت اَبُو ذَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر کیسے خُوبصورت اور دلچسپ انداز میں انفرادی کوشش کرتے ہوئے اور اُنہیں سفر دُنیا کی مثال دیتے ہوئے سفر آخرت کے کیسے قیمتی مدنی پھول عطا فرمائے، اس حدیثِ پاک سے یہ پتا چلا کہ جس طرح دُنیاوی سفر پر روانہ ہوتے ہوئے انسان سفر میں کام آنے والے ضروری سامان کو ساتھ رکھتا ہے اسی طرح آخرت کے

---

1 . . . موسوعۃ لابن ابی الدنیا، التھجد وقیام اللیل، ۱/۲۴۷، حدیث: ۱۰

سفر پر روانہ ہونے سے پہلے پہلے اس سفر میں کام آنے والے نیک اَعمال کا ذخیرہ بھی لازمی کرنا چاہیے، سفرِ آخرت کی تیّاری کے سلسلے میں اس حدیثِ پاک میں بیان کی گئی نصیحتیں اس قدر تاثیر کُن ہیں کہ حضرتِ ابُو ذَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُن کر اسی انداز میں دوسروں تک یہ نصیحتیں پہنچائیں چُنانچہ

طویل سَفَر کا زادِ راہ

حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو ذَر غِفَاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کعبے کے پاس کھڑے ہو کر پُکارا: اے لوگو! میں جُندب غِفَاری ہوں، اِدھر آؤ اپنے خیر خواہ شَفِیق بھائی کے پاس، جب تمام لوگ اُن کے اِرد گِرد جمع ہو گئے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُن سے پُوچھا: یہ بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کا سَفَر کا اِرادہ ہو تو کیا وہ اپنے ساتھ زادِ راہ نہ لے گا جو اُسے کام آئے اور منزلِ مَقْصُود تک پہنچا دے؟ سب نے عَرْض کی: ہاں، کیوں نہیں، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (اُنہیں دُنیا کی حرص سے بچانے اور آخرت کی حرص کی ترغیب دِلانے کے لئے نصیحت کرتے ہوئے) اِرشاد فرمایا: یقیناً سَفَرِ آخرت اُس سَفَر سے کہیں زیادہ طویل ہے جس کا تم (یہاں) اِرادہ کرتے ہو لہٰذا (اُس کے لئے) وہ چیزیں لے لینا، جو تمہیں فائدہ دیں۔ لوگوں نے پُوچھا کہ وہ کیا چیزیں ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: عظیم مَقاصِد کے لئے حج کرو، قیامت کے طویل دن کے پیشِ نظر سخت گرمی میں روزہ رکھو، قبر کی وحشت سے بچنے کے لئے رات کی تاریکی میں نوافِل پڑھو، (اُس) بڑے دن میں کھڑے ہونے کا خیال کرتے ہوئے اچھی بات کہو اور بُری بات سے باز رہو، قیامت کی دُشواری سے بچنے کی اُمّید پر اپنے مال سے صَدَقہ اَدا کرو۔ (1)

---

1 . . . صفة الصفوة، ابوذر جُنْدُب بن جُنَادة، الجزء: ۱، ۱/ ۳۰۱ ، رقم: ۶۴

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی آخرت کی بہتری کیلئے ان نصیحتوں پر عمل کرتے ہوئے قبر کی تاریکی سے حفاظت کیلئے رات میں کچھ نہ کچھ نوافل کی ادائیگی کا معمول بنائیں، حسبِ استطاعت صَدَقہ وخَیرات کریں، ہمیشہ زبان کا قُفلِ مدینہ لگاتے ہوئے بُری باتوں سے زبان کو روکے رکھیں اور ضرورت پڑنے پر صرف اچھی باتیں ہی زبان سے نکالیں نیز قیامت کی تپتی ہوئی گرمی سے بچنے کیلئے دُنیا کی گرمی میں روزے رکھیں، ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین فکرِ آخرت کی وجہ سے اس قدر کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے کہ بعض حضرات تو مسلسل کئی کئی سال روزے رکھ کر گُزار دِیا کرتے تھے جیسا کہ

ہمیشہ روزے رکھا کرتے

حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہمیشہ نفلی روزے رکھتے اور رات کے ابتِدائی حصّے میں آرام فرما کر بقیہ رات قِیام (یعنی عبادت) کرتے تھے۔(1)

روزوں کی کثرت سے رنگت پیلی پڑ گئی

حضرت سَیِّدُنا اَسوَد بن یزید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت وریاضت میں خُوب کوشش فرماتے۔بہت زیادہ عبادات کرتے، بکثرت روزے رکھتے یہاں تک کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا رنگ سبزی مائل اور پیلا پڑ گیا۔(2)

مسلسل چالیس(40)سال تک روزے

---

1 ۔۔۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ، من کان یامر بقیام اللیل، ۲/۱۷۳، رقم:۶

2 ۔۔۔ عیون الحکایات حصہ اول، ص ۵۱

حضرتِ سَیِّدُنا داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسلسل چالیس (40) سال تک روزے رکھتے رہے مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِخلاص کا یہ عالَم تھا کہ اپنے گھر والوں تک کو خبر نہ ہونے دی۔ کام پر جاتے ہوئے دوپہر کا کھانا ساتھ لے لیتے اور راستے میں کسی کو دے دیتے، مغرِب کے بعد گھر آکر کھانا کھالیا کرتے۔ (1)

60 سال تک دن بھر روزہ اور رات بھر عبادت

حضرت سَیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 60 سال اس طرح گُزارے کہ رات میں قیام کیا کرتے اور دن میں روزہ رکھا کرتے۔ (2)

ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ

حضرت سَیِّدُنا علّامہ شیخ عِمادُالدّین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو کہ بہت بڑے فقیہ اور مُفْتی تھے۔ نہایت عبادت گُزار اور پرہیز گار تھے، نفل روزوں اور نوافل کی کثرت کرتے تھے، ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے تھے۔ (3)

روزوں کی کثرت سے کمر جھک گئی

حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ بن زاذان اُبُلِّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بکثرت روزے رکھا کرتے جس کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کمر جُھک گئی اور آواز بند ہوگئی تھی۔ (4)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین کو روزوں کا کس قدر شوق تھا

1... معدنِ اَخلاق حصّہ اول، ص ۱۸۲ بتغیر قلیل
2... 152 رحمت بھری حکایات، ص ۸۷ بتغیر قلیل
3... 152 رحمت بھری حکایات، ص ۲۶۰ ملخصًا
4... 152 رحمت بھری حکایات، ص ۲۷۲

کہ چالیس چالیس(40،40) سال ، ساٹھ ساٹھ(60،60) سال بلکہ بعض تو ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے اور اِخلاص کا یہ عالَم تھا کہ گھر والوں کو بھی نہ بتایا کرتے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ رَمَضانُ المُبارَک کے فرض روزوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ رجَبُ الْمُرَجَّب،شَعْبانُ الْمُعَظَّم، شَشْ عید،پیر اور جمعرات نیز ایّامِ بیض(یعنی مدنی ماہ کی 13،14،15 تاریخ) وغیرہ کے نَفل روزوں کا بھی خُوب خُوب اہتمام کِیا کریں کہ نَفل روزوں کی بھی بہت زیادہ فضیلت ہے۔

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:جو شخص ایک دِن نَفل روزہ رکھے اگر اُسے زمین بھر سونا دے دِیا جائے جب بھی اُس کا ثواب پُورا نہ ہو گا،اُس کا ثواب تو قیامت کے دن ہی ملے گا۔[(1)]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنّت،بانیِ دعوتِ اسلامی، حَضرتِ علّامہ مَولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بھی نَفل روزوں سے بہت پیار ہے۔یہی وجہ ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سال کے ممنوع دنوں کے علاوہ اکثر روزے سے ہوتے ہیں۔اِس کے علاوہ پُورے ماہِ رَجَب اور دیگر مُقدَّس مہینوں کے روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ ہر پیر شریف کا روزہ رکھنے کی بھی بھر پُور ترغیب دِلاتے ہیں۔آپ کی ترغیب کی بدولت بہت سے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں رَجَبُ الْمُرَجَّب کے پُورے ورنہ اکثر دن روزے رکھنے کی سعادت بھی حاصل کرتے ہیں اور پیر شریف کا روزہ رکھنے والوں کی بھی ایک کثیر تعداد ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "یومِ تعطیل برائے اِعْتِکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک بننے بنانے، دُنیاو آخرت میں سُرخروئی پانے، مُعاشرے سے

1 ۔۔۔ مسندابی یعلی، مسندابی ھریرۃ، ۵/۳۵۳، حدیث: ۶۱۰۴

بے حیائی کے سیلاب کو روکنے، موسمِ گرما کی پروا کئے بغیر اِستقامت کے ساتھ رَمَضانُ المُبارَک کے روزے رکھنے نیز نفلی روزوں کا جذبہ بھی اپنے دل میں بیدار کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور نیکی کے کاموں میں مزید ترقّی کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "یومِ تعطیل برائے اِعْتِکاف" بھی ہے لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں سے عرض ہے کہ حُصولِ ثواب کے لئے یومِ تعطیل اِعْتِکاف کی ترکیب فرمائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ اِعْتِکاف مسجد میں ہوتا ہے تو اِس سے مساجد بھی آباد رہیں گی اور مسجد کے آداب کا خیال رکھنے اور ہر طرح کی بے اَدَبی سے بچنے کی صُورت میں ہمارا مسجد میں گزارا ہوا ہر ہر لمحہ بھی عِبادَت میں شُمار ہو گا، مسجد سے مَحَبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زیادہ سے زیادہ وقت گزارنے کی بڑی فضیلت ہے چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمد و رَفْت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ اللہُ خالق ومالک عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ پاک ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ (پ۱۰، التوبہ:۱۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے (ہیں)۔[1]

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ

---

1 . . . ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، رقم: ۲۶۲۶، ۴/ ۲۸۰

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو مسجد سے مَحَبَّت کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنا مَحبوب بنالیتا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے اس پُرفِتَن دَور میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی مسجد بھرو تحریک دعوتِ اسلامی سنتوں بھرا پاکیزہ ماحول مُہیّا کررہی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے اِس مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر نجانے کتنے گُناہ گاروں کو تَوبہ کی تَوفیق ملی اور اب وہ صلوٰۃ وسُنّت کے پابند ہوکر ایک باعمل وباکردار مُسلمان کی حَیثِیّت سے زندگی گُزار رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نماز روزے کی پابندی اور مسجدوں کے اَدب واِحْتِرام کا خیال رکھتے ہوئے اُن کی آبادکاری کے سلسلے میں نہایت ہی اہم کردار اَدا کررہا ہے لہٰذا اگر ہم بھی اپنے دلوں میں مساجد سے محبت اور اُنہیں آباد کرنے کی سعادت پانا چاہتے اور علمِ دین کی روشنی سے اپنے عقائد واَعْمال کی دُرستی چاہتے ہیں تو رَمَضانُ المُبارَک کی صُورت میں ہمارے پاس یہ ایک بہترین موقع ہے کہ ہم دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف مقامات پر ہونے والے اِجْتِماعی اِعْتِکاف کی سعادت حاصل کرلیں، کیا خبر آئندہ سال رَمَضانُ المُبارَک نصیب ہو یا نہ ہو، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں پورے ماہِ رمضان کا اعتکاف مختلف شہروں اور ملکوں میں ہورہا ہے لہٰذا تمام اسلامی بھائی اس میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائیں ورنہ کم از کم آخری عشرے کے اعتکاف کی تو ضرور بالضرور کوشش فرمائیں۔

آیئے! بطورِ ترغیب دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِعْتِکاف کرنے کی برکتوں سے مالامال ایک مدنی بہار آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں سُنئے، خُوشی سے جُھومئے اور اِسی رَمَضانُ المُبارَک میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِعْتِکاف کرنے کی نیت کرلیجئے۔ چُنانچہ

کالو چاچا کی ایمان افروز وفات

---

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المساجد، رقم: ۲۰۳۱، ۲/ ۱۳۵

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 693 صفحات پر مشتمل کتاب ''فیضانِ رمضان'' کے صفحہ 507 پر ہے: مدینۃُ الاولیاء احمد آباد شریف (گجرات، الھند) کے کالو چاچا (عمر تقریباً 60 برس) رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۵ھ، 2004) کے آخِری عشرے میں شاہی مسجد (شاہ عالَم، احمد آباد شریف) میں ہونے والے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے اجتماعی اِعْتِکاف میں معتکف ہوگئے۔ یوں تو یہ پہلے ہی سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر عاشقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اِعْتِکاف میں شُمُولِیّت پہلی ہی بار نصیب ہوئی تھی۔ اِعْتِکاف میں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا اور ساتھ ہی ساتھ 72 مدنی انعامات میں سے پہلی صف میں نماز پڑھنے کی ترغیب والے دوسرے مدنی انعام کا خُوب جذبہ ملا۔ چُنانچہ اُنہوں نے پہلی صف میں نماز پڑھنے کی عادت بنالی۔ 2 شوّالُ الْمُکَرَّم یعنی عیدُ الفِطْر کے دوسرے روز 3 دن کے مدنی قافِلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیا۔ مدنی قافِلے سے واپسی کے بعد 11 شوّالُ الْمُکَرَّم ۱۴۲۵ھ (2004ء) کو کسی کام سے بازار جانا ہوا، مصروفیّت بھی تھی مگر تاخیر کی صُورت میں پہلی صف فوت ہوجانے کا خدشہ تھا لہٰذا سارا کام چھوڑ کر مسجِد کا رُخ کیا اور اذان سے قبل ہی مسجِد میں پہنچ گئے، وُضو کر کے جُوں ہی کھڑے ہوئے کہ گر پڑے، کلِمہ شریف اور دُرودِ پاک پڑھتے ہوئے اُن کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ اجتماعی اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مدنی انعامات کے دوسرے مدنی اِنعام پہلی صف میں نماز پڑھنے کے ملے ہوئے جذبے نے کالو چاچا کو اِنْتِقال کے وقت بازار کی غفلت بھری فضاؤں سے اُٹھا کر مسجِد کی رحمت بھری فضاؤں میں پہنچا دِیا اور کیسی خُوش نصیبی کہ آخِری وقت کلِمہ و دُرود نصیب ہوگیا۔ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اور جس کو مرتے وقت کلِمہ شریف نصیب ہوجائے اُس کا قبْر و حَشْر میں بیڑا پار ہے چُنانچہ مالکِ جنّت، محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو، وہ داخلِ جنّت ہو گا۔[1] مزید دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بَرَکت سنئے چُنانچہ اِنْتِقال کے چند روز بعد ان کے فرزند نے خواب میں دیکھا کہ مرحوم کالو چاچا سفید لباس میں ملبوس سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے مُسکراتے ہوئے فرما رہے ہیں: بیٹا! دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں لگے رہو کہ اِسی مدنی ماحول کی بَرَکت سے مجھ پر کرم ہوا ہے۔

مَوت فضلِ خُدا سے ہو ایمان پر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
رَبّ کی رَحمت سے پاؤ گے جنّت میں گھر مدنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف

(وسائلِ بخشش، ص ۶۴۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرض روزے کتنی ہی سخت گرمی میں آئیں، بغیر شرعی مجبوری کے ہر گز ہر گز ایک روزہ بھی قضا نہ ہو، اگر ہم اپنے بُزرگوں کے طرزِ عبادت کو پیشِ نظر رکھ کر تھوڑی سی ہمّت کریں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گرمی کے روزوں میں دِقّت کے بجائے لذّت محسوس کریں گے۔ بہت سے ایسے بھی اللہ والے گُزرے ہیں جو سارا سال یا سال کے اکثر ایّام روزہ رکھ کر گُزارا کرتے تھے اور خاص طور پر گرمی کے روزوں میں اُنہیں اِس قدر لذّت محسوس ہوا کرتی تھی کہ مَوت کے وقت بھی اگر اُنہیں کسی چیز کا افسوس ہوتا تو صِرف اِس بات کا کہ مرنے کے بعد ہمیں گرمی کے روزوں کی سعادت اور لُطف و سُرور کیسے نصیب ہو گا۔

دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے
وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۰۶

---

1 . . . ابو داود، ۳/۱۳۲، حدیث: ۳۱۱۶

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے عبادت کے شوق اور گرمی کے روزوں کے ذوق کے بارے میں اللہ والوں کے چند مزید واقعات سُنتے ہیں تا کہ ہمارے دل میں بھی اِس کا جذبہ پیدا ہو چُنانچہ

حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کا وقت جب قریب آیا تو آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ڈرتا تھا اور آج تجھ سے اُمّیدیں وابستہ کئے ہوئے ہوں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو جانتا ہے کہ میں دُنیا اور اس میں طویل عرصہ رہنے کو نہریں جاری کرنے اور درخت لگانے کے لئے پسند نہیں کرتا تھا بلکہ میں لمبی عمر اس لئے محبوب رکھتا تھا تاکہ (روزہ رکھ کر) سخت گرمیوں میں پیاس کی شِدّت کو برداشت کروں، طویل راتوں میں (عبادت کرکے) مشقتیں جھیلتا رہوں اور علمِ دین کی محفلوں میں عُلماء کے سامنے دوزانوں بیٹھوں۔(1)

حضرتِ سیِّدُنا یزید رَقّاشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی مَوت کے وقت رونے لگے تو اُن سے عرض کی گئی: آپ کیوں روتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا: میں اس وجہ سے روتا ہوں کہ اب مجھے راتوں کے قیام، دن کے روزوں اور ذکر کی مجالس میں حاضری کا موقع نہ ملے گا۔(2)

حُجَّۃُ الاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عامر بن عبدِ قَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی وفات کے وقت رونے لگے۔ جب اُن سے رونے کا سبب پُوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: میں مَوت کے ڈر یا دُنیا کی مَحبَّت میں نہیں رو رہا ہوں بلکہ گرمیوں کے روزوں میں

1. . . احیاء العلوم، ۵/ ۵۷۳
2. . . حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۱۳۲

دوپہر کی پیاس اور سردیوں کی لمبی راتوں میں نفل نماز کی جدائی پر رو رہا ہوں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اُن مُبارک ہستیوں کو شدید گرمی کے روزوں کی سخت پیاس اس قدر پسند تھی کہ اپنی مَوت کے وقت اس بات پر آنسو بہا رہے ہیں کہ مَوت کے بعد گرمی کے روزوں کی شِدّتِ پیاس کی لذّت کیسے نصیب ہو گی، نماز و روزوں کی تو یہ حضرات اس قدر کثرت کِیا کرتے تھے کہ گویا اِس کے علاوہ اُنہیں اور کسی دُنیاوی چیز سے کوئی دلچسپی ہی نہ ہو جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب بن ثابِت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو کہ بہت زیادہ متقی وعبادت گُزار تھے۔ روزانہ ایک ہزار (1000) نوافل پڑھا کرتے اور ہمیشہ روزہ رکھتے۔[2]

حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک عبادت گُزار شخص بیمار ہو گیا تو ہم اُس کی عیادت کے لئے اُس کے پاس گئے۔ وہ لمبی لمبی سانسیں لے کر افسوس کرنے لگا۔ میں نے اُس کو کہا: کس بات پر افسوس کر رہے ہو؟ تو اُس نے بتایا: اُس رات پر جو میں نے سو کر گُزاری اور اُس دن پر جس دن میں نے روزہ نہ رکھا اور اُس گھڑی پر جس میں مَیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے غافل رہا۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے کہ جنہیں اپنی زندگی میں نفل نمازوں یا نفل روزوں میں معمولی سی کوتاہی ہو جانے پر اپنی مَوت کے وقت اس قدر افسوس ہوتا تھا اُن کے بارے میں فرض نمازوں یا فرض روزوں میں سُستی کا تو تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا، ذرا غور کیجئے!! کہ ہم میں اور اُن اللہ والوں میں کس قدر فرق ہے کہ ہمارے ہاں عُمُوماً لوگوں کو مَوت کے وقت دُنیا چُھوٹ جانے کا غم کھائے جاتا ہے اور اُنہیں عبادت سے محرومی کا غم رُلائے جاتا ہے، ہمیں صرف دُنیاوی بہتری کی فکر ہے اور اُن نُفوسِ قُدسیہ کو قبرو

1 . . . احیاء العلوم، ۵/ ۵۷۵

2 . . . عیونُ الحکایات، حصہ دوم، ص ۳۲۴ بتغیر قلیل

3 . . . حکایتیں اور نصیحتیں، ۱۳۳

حشر اور آخرت کی فکر دامن گیر ہے، ہمارے لئے دُنیاوی عیش و عشرت اور مال و دولت کے بغیر زندگی بے رنگ ہے اور اُن اللہ والوں کیلئے نمازوں، روزوں اور دیگر عبادات کے بغیر زندگی بے مزہ ہے۔ جیسا کہ

حضرت سیّدُنا ابُو دَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے کہ اگر 3 چیزیں نہ ہوتیں تو میں مَوْت کو ترجیح دیتا۔ عرض کی گئی: وہ 3 چیزیں کون سی ہیں؟ ارشاد فرمایا: دن رات اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے حضور سجدے کرنا، سخت گرمی کے دنوں میں پیاسا رہنا (یعنی روزے رکھنا) اور ان لوگوں کے حلقوں میں بیٹھنا جو کلام کو عمدہ پھلوں کی طرح چُنتے ہیں۔ (1)

حضرت سَیِّدُنا علی المرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ارشاد فرماتے ہیں: مجھے دُنیا میں 3 چیزیں پسند ہیں: (1) اَلضَّرْبُ بِالسَّیْفِ یعنی تلوار سے جہاد کرنا، (2) اَلصَّوْمُ بِالصَّیْفِ یعنی گرمی کے روزے رکھنا اور (3) اِکْرَامُ الضَّیْفِ یعنی مہمان کی مہمان نوازی کرنا۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے روزوں کے کچھ مزید فضائل و انعامات سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

گرمی کے روزے رکھنے کا انعام

حضرت فقیہ ابُواللَّیْث سمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن لوگ قبروں سے بُھوکے پیاسے اُٹھیں گے تو جس شخص نے گرمی کے دنوں میں نفلی روزے رکھے ہوں گے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جنّت کے کھانے اور جنّتی مشروبات بھیجے گا، اُس کا روزہ آئے گا اور حوض سے لوگوں کو

1...الزھد الکبیر للبیھقی، الجزء الخامس، ص ۳۲۴، حدیث: ۸۷۰

2...روح البیان، پ ۲۰، النمل، تحت الآیۃ: ۶، ۶۲/۲۶۴

ہٹاتے ہوئے جام بھر بھر کر اُسے خُوب سیر اب کرے گا۔ [1]

قبر سے مشک کی خُوشبو

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن غالِب حَدّانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تدفین کے بعداُن کی قَبْرشریف کی مٹّی سے مُشک کی خُوشبو آتی تھی۔ کسی نے خواب میں دیکھ کر پُوچھا: مَاصُنِعتَ؟ یعنی آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا گیا؟ کہا: اچھا معاملہ فرمایا گیا۔ پُوچھا: آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کہاں لے جایا گیا؟ کہا: جنّت میں۔ پُوچھا: کون سے عمل کے باعِث؟ فرمایا: ایمانِ کامل، تہجُّد اور گرمیوں کے روزوں کے سبب۔ پھر پُوچھا: آپ کی قَبْر سے مُشک کی خُوشبو کیوں آرہی ہے؟ تو جواب دِیا: یہ میری تِلاوت اور روزوں کی پیاس کی خُوشبو ہے۔ [2]

روزے سے صحت ملتی ہے

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مَروی ہے کہ نبیِ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحی فرمائی کہ آپ اپنی قوم کو خبر دیجئے کہ جو بھی بندہ میری رِضاکیلئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو میں اُس کے جِسْم کو صِحّت بھی عطا فرماتا ہوں اور اس کو عظیم اَجر بھی دُوں گا۔ [3]

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"فیضانِ رمضان"** کے صفحہ نمبر 105 پر تحریر فرماتے ہیں کہ الملفوظ حصّہ دُوم صفحہ 143 پر اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک سال

1… قرۃ العیون ومفرح القلب المحزون، الباب السادس فی عقوب النائحۃ، ص ۳۹۶، رقم: ۲۰۲

2… حلیۃ الاولیا، مغیرۃ بن حبیب، ۲/۲۶۶، حدیث: ۸۵۵۳

3… شعب الایمان، باب فی الصیام، اخبار و حکایات فی الصیام، ۳/۴۱۱، حدیث: ۳۹۲۳

رَمضانُ المُبارَک سے تھوڑا عرصہ قبل والدِ مرحوم حضرت رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین سَیِّدُنا و مولانا نَقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: بیٹا! آئندہ رَمَضان شریف میں تم سَخت بیمار ہو جاؤ گے ، مگر خَیال رکھنا کوئی روزہ قضا نہ ہونے پائے۔ چُنانچِہ والد صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فرمان کے مطابق واقعی رَمَضانُ المُبارَک میں سَخت بیمار ہو گیا۔ لیکن کوئی روزہ نہ چُھوٹا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! روزوں ہی کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے صِحّت عطا فرمائی اور صِحّت کیوں نہ ملتی کہ سَیِّدُ الْمَحبُوبِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ پاک بھی تو ہے: صُوْمُوْا تَصِحُّوا یعنی روزہ رکھو صِحتیاب ہو جاؤ گے۔ (1)

کیا روزہ سے آدمی بیمار ہو جاتا ہے؟

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ اسلام نے ہمیں صحت و تندرستی کی نعمت پانے اور ڈھیروں ڈھیر ثواب حاصل کرنے کا کیسا زبردست مدنی نسخہ عطا فرمادِیا کہ جو بندہ رضائے الٰہی کی خاطر صرف ایک روزہ رکھ لیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے زبردست اجر و ثواب کے ساتھ ساتھ صحت و تندرستی کی نعمت سے بھی نوازتا ہے۔ غور تو فرمائیے کہ جب ایک روزہ رکھنے کی یہ جزا ہے تو جو خُوش نصیب پورے ماہِ رَمَضانُ المُبارَک کے روزے رکھتے ہیں، ان کے ثواب اور انہیں بارگاہِ خداوندی سے ملنے والے انعامات کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ مگر افسوس! بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ ہم تو فُلاں فُلاں مہینے یا پورے رَمَضانُ المُبارَک کے باقاعدگی کے ساتھ روزے رکھتے ہیں مگر تندرست ہونے کے بجائے اُلٹا بیمار پڑ جاتے ہیں اور روزہ رکھ کر کسی کام کے نہیں رہتے، یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ جیسے جسم بے جان سا ہو گیا وغیرہ وغیرہ، تو یاد رکھئے! اس میں روزوں کا کوئی قُصور نہیں ہوتا بلکہ قصور ہمارا اپنا ہی ہوتا ہے مثلاً بعض لوگ کھانے پینے کے معاملات میں حد سے تجاوز کر جاتے ہیں یوں اگر اپنے معدے پر اُس کی طاقت سے زائد بوجھ ڈالنے کی کوشش کریں

1 ... معجم اوسط، من اسمه موسی، ۶/۱۴۷، حدیث: ۸۳۱۲

گے اور سحری واِفطاری میں مُرغَّن، تیل میں تربہ تر اور چٹخارے دار کھانے، پراٹھے، برگر، کھجلے، پھینیاں، سیخ کباب وبوٹیاں، سموسے، رول، پکوڑے، ٹھنڈے مشروبات، باربی کیو، بریانیاں اور نہ جانے کیسی کیسی غذائیں اپنے معدے میں ٹھونس ٹھونس کر بھرلیں گے تو بے چارہ معدہ آخِر کس کس چیز کو کس طرح ہَضْم کرسکے گا؟ نتیجتاً نظامِ اِنْہِضام (Digestive System) دَرْہَم بَرہَم ہوجائے گا، مِعدہ بیمار پڑ جائیگا اور پھر سارے جسم کو اَمراض فَراہَم کرنے لگے گا جیسا کہ

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ حِکْمت نِشان ہے، مِعدہ بدن میں حَوض کی مانِند ہے اور (بدن کی) نالیاں (یعنی رَگیں) مِعدہ کی طرف آنے والی ہیں اگر مِعدہ صحّت مند ہو تو رَگیں (مِعدہ میں سے) صحت لے کر پلٹتی ہیں اور اگر مِعدہ خراب ہو تو رگیں بیماری لے کر واپَس جاتی ہیں۔ (1)

لہٰذا روزے میں بھی اور روزے کے علاوہ بھی کھانے پینے کے معاملات میں خُوب احتیاط کرنی چاہئے نیز روزوں میں طاقت سے زائد محنت ومشقت والا کام کرنے سے بھی بچنا چاہئے، کیونکہ روزے کی حالت میں طاقت سے زائد محنت کی جائے تو اس سے بھی جسم پر بُرے اَثرات مُرتَّب ہوتے ہیں اور روزہ رکھنا یا رکھ کر اُسے پورا کرنا دُشوار ہوجاتا ہے۔ بدقسمتی سے مال ودولت کمانے کی حرص کی وجہ سے بعض نادان مسلمان ماہِ رَمَضان کی آمد ہوتے ہی عبادات کی کثرت کے بجائے دَھن دولت کی خاطر روزے میں بھی طاقت سے زائد محنت ومَشَقَّت والا کام کرتے ہیں جس سے ان کے بدن میں کمزوری بڑھ جاتی ہے، نتیجتاً روزے رکھنے سے قاصِر ہوجاتے ہیں اور رکھتے بھی ہیں تو بسا اوقات توڑ ڈالتے ہیں حالانکہ رَمَضانُ المُبارَک کے دنوں میں ایسا کام کرنے کی شرعاً اجازت ہی نہیں کہ جس سے بدن میں کمزوری پیدا ہوجائے اور روزہ توڑ ڈالنے کا ظَنِّ غالب ہو جیسا کہ

---

1 ۔۔۔ شُعبُ الایمان، باب فی المطاعم والمشارب، فصل فی طیب المطعم والملبس، ۵/۶۶، حدیث: ۵۷۹۶

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانامفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: رَمَضانُ المُبارَک کے دِنوں میں ایساکام کرنا جائز نہیں جس سے ایسا ضُعْف (یعنی کمزوری) آجائے کہ روزہ توڑنے کا ظَنِّ غالِب ہو لہٰذا نانْبائی (یعنی روٹی پکانے والے) کو چاہیے کہ دوپہر تک روٹی پکائے پھر باقی دِن میں آرام کرے۔ یہی حُکم مِعْمار و مزدُور اور دیگر مَشَقَّت کے کام کرنے والوں کا ہے۔ زیادہ ضُعْف (یعنی کمزوری) کا اَندیشہ ہو تو کام میں کمی کر دیں تاکہ روزہ اَدا کر سکیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات بھی ذہن نشین رکھیں کہ اگر واقعی کسی کو ایسا مرض لاحق ہو گیا ہے کہ جس میں روزے رکھنے سے بیماری میں شِدَّت آنے کا ظَنِّ غالب ہے تو اس بارے میں فقہائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام نے قرآن و حدیث کی روشنی میں ایسے رہنما اصول بیان فرمائے ہیں، جن کی روشنی میں روزہ تَرْک کرنے کی اجازت ہے لہٰذا جو لوگ بیماری کی وجہ سے اپنے اندر روزے کی طاقت نہیں پاتے اُنہیں چاہیے کہ کسی سُنّی صحیحُ العقیدہ عالمِ دین یا دارُ الافتاء اہلسنت سے اپنی حالت کے مُطابق اِس بارے میں رہنمائی ضرور حاصل کریں کہ شرعاً مجھے روزہ قضا کرنے کی اجازت ہے یا نہیں، صرف اپنے گُمان اور خیال کے مُطابق روزہ ہرگز ہرگز ترک نہ کریں۔

دارُ الافتاء اہلسنت

یاد رہے کہ دعوتِ اسلامی کے 103 سے زائد شعبہ جات میں سے ایک شعبہ دارُ الاِفتاء اَہلسُنَّت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاکستان کے اِن شہروں بابُ المدینہ (کراچی) میں 4، زَم زَم نگر (حیدر آباد باب الاسلام سندھ)، سردار آباد (فیصل آباد)، مرکزُالاولیاء (لاہور)، راولپنڈی اور گلزارِ طیبہ (سرگودھا) میں دارُ الافتاء اہلسنَّت، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمَّت کی شَرعی رَہنمائی میں مصروفِ

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ پنجم، ۱/ ۹۹۸

عمل ہیں۔ اس کے علاوہ " دارُ الا فتاءاہلسنَّت " کے اسلامی بھائی ٹیلی فون، واٹس ایپ (Whatsapp) اور اِنٹر نیٹ پر دُنیا بھر کے مُسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مَسائل کا حل بتاتے ہیں۔ اِنٹرنیٹ کے ذریعے دُنیا بھر سے اِس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) پر سوالات پوچھے جاسکتے ہیں نیز دُنیا بھر سے شرعی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے اِن نمبر ز پر رابطہ بھی کِیا جاسکتا ہے۔ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔

0300-0220113------0300-0220112

0300-0220115------0300-0220114

پاکستانی وقت کے مُطابِق صبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک ان نمبر ز پر رابطہ کیا جاسکتا ہے، بروز جُمعہ تعطیل ہوتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سارے روزے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت:

سَرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرْشادِ نُور بار ہے: **زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ** یعنی تُم اپنی مجلسوں کو مُجھ پر دُرُودِپاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تُمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قِیامت تُمہارے لئے نُور ہو گا۔"

(جامع صغیر، حرف الزا، ص۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرود ان پہ سدا میں
اور ذکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے

بہتر ہے۔[1]

دو (2) مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قریش کی ایک باکِردار خاتون:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم ہفتہ وار اجتماع کی برکت سے جس عظیم ہستی کا ذِکْرِ خَیر سُننے کی سعادت حاصل کریں گے یہ کوئی عام شخصیت نہیں بلکہ حضرت سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا ہیں جو مومنین کی ماں، پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی غمگسار، حضرت فاطِمَۃُ الزَّھْرا اور دیگر شہزادوں اور شہزادیوں کی والدہ اور امام حسن و امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما کی نانی جان ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بڑے پیمانے پر تِجارت کیا کرتی تھیں۔ ہر تاجر کی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو بھی ایسے ذِی شُعُور، ہوشیار، باصَلاحیت اور سلیقہ مند افراد کی ضَرورت رہتی تھی

---

1 ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

جو امین اور دیانت دار ہوں۔ اُدھر سرکارِ نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسنِ اَخلاق، سچائی، ایمان داری اور دِیانت داری کا شُہرہ ہر خاص وعام کی زبان پر تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے غیر معمولی اَخلاقی و مُعاشَرتی اَوصاف کی بِناپر اَخلاقی پَستی کے اُس دَورِ جاہلیت میں ہی امین کہہ کر پُکارے جاتے تھے۔ حضرتِ سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تک بھی اگرچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ان صِفاتِ عالیہ کی شہرت پہنچ چکی تھی اوراس وجہ سے آپ، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنا سامان دے کر تجارتی قافلے کے ساتھ روانہ بھی کرنا چاہتی تھیں لیکن یہ خیال کرکے کہ معلوم نہیں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے قبول فرمائیں گے بھی یا نہیں، اپنااِرادہ ترک کردیتیں شب و روز گزرتے رہے حتّٰی کہ رسولِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِعلانِ نبوت سے تقریباً 15 برس پہلے کادَور آیا۔ گُزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی اَہلِ عرب کا تجارتی قافلہ ملکِ شام کے سفر پر جانے کو تیار ہے۔(فیضان خدیجۃ الکبری ص۵،۶،۸) حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف پیغام بھیجا کہ مجھے آپ کی سچائی، امانت داری اوراچھے اَخلاق کا علم ہے، اگر آپ میرے مال کو تجارت کیلئے لے جانے کی پیشکش قبول فرمالیں تو میں آپ کو اس سے دُگنا مُعاوَضہ دُوں گی، جو آپ کی قوم کے دوسرے لوگوں کو دیتی ہوں۔'' رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے قَبول فرمالیا، حضرتِ سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے غُلام مَیْسَرہ کو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کر دیا اور یہ تاکید کی کہ کسی بات میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی نہ کرے اور نہ ہی آپ کی رائے سے اِخْتِلاف کرے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے اس تجارت میں اس قدر برکت اور نفع عطا فرمایا کہ پہلے کبھی نہیں ہوا تھا چُنانچہ اتنا کثیر نفع دیکھ کر حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے غلام مَیْسَرہ نے کہا: اے مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم! میں نے اتنا زِیادہ نفع کبھی نہیں دیکھا جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بدولت ہوا ہے۔ خرید وفروخت سے فارِغ ہو کر قافلے والوں نے واپسی کیلئے سفر شُروع کر دیا۔ دورانِ سفر مَیْسَرہ نے دیکھا کہ جب دوپہر ہوتی اور گرمی کی شِدّت بڑھ جاتی تو دو(2) فِرِشتے سورج سے بچاؤ کے لئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سایہ فگن ہو جاتے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مَیْسَرہ کے دل میں رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت ڈال دی تھی لہٰذا وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُوبرو ایسے ہوتے کہ گویا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غُلام ہیں۔ جب رسولِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس پہنچے اور اِنہیں تجارت میں ہونے والے نفع کے بارے میں بتایا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس پر بہت خوش ہوئیں نیز تجارت میں پچھلے برسوں کی نسبت بہت زیادہ نفع دیکھا تو طے شُدہ مِقْدار سے بھی دُگنا مال آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تجارت کے مال کو کس طرح دِیانتداری کے ساتھ فروخت فرمایا اور اپنے "اَمین" ہونے کا عملی ثُبوت پیش کرکے یہ بتا دیا کہ لوگوں کے اَمْوال کی حفاظت کرنا اور اس میں کسی قسم کی خیانت نہ کرنا ہر مسلمان بالخُصُوص ایک اچھے تاجر کی ذِمّہ داری ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: بے شک سب سے پاکیزہ کمائی ان تاجروں کی ہے جو بات کریں تو جھوٹ نہ بولیں، جب ان کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کریں، جب وعدہ کریں تو اس کی خلاف وَرزی نہ کریں۔[2] یاد رکھئے! اَمانت میں خیانت حرام

---

1. . . سبل الهدی والرشاد، الباب الثالث عشر في سفره مرة... الخ، ۲/ ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸ بتقدم وتأخر.
2. . . شعب الایمان، باب حفظ اللسان، ۴/ ۲۲۱، حدیث: ۴۸۵۴

اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں امانت میں خیانت سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایاہے، چُنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کی آیت نمبر 27 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾	تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ و رسول سے دغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت

اور پارہ 5 سورۃ النساء کی آیت نمبر 58 میں امانتوں کو لوٹانے کا حکم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَاۙ	تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو۔

حدیثِ پاک میں کامل مومن کی یہ صِفَت بیان کی گئی ہے کہ مومن ہر عادت اپناسکتا ہے مگر جُھوٹا اور خیانت کرنے والا نہیں ہوسکتا۔ (مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی امامۃ الباہلی، ۸/۲۷۶، الحدیث: ۲۲۲۳۲) جبکہ مُنافق اَمانت میں خیانت کرتا ہے جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: مُنافِق کی 3 نشانیاں ہیں: جب بات کرے جھوٹ کہے، جب وعدہ کرے تو خِلاف کرے اور جب اس کے پاس اَمانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ (صَحیح بُخاری ج ۱ ص ۲۴ حدیث ۳۳، غیبت کی تباہ کاریاں ص ۴۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے خیانت کس قدر بُرا فعل ہے کہ مومن اس سے دُور رہتاہے اور مُنافق اس کا اِرتِکاب کرتا ہے۔ یادرہے! جس طرح روپیوں، پیسوں اور مال و سامان کی اَمانتوں میں خیانت حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے اسی طرح آپس کی باتوں، کاموں اور عہدوں کی امانتوں میں بھی خیانت کرنا حرام ہے۔ مثلاً کسی نے ہمیں کوئی راز کی بات بتائی اور اس کا اَنداز ایسا تھا کہ یہ کسی کو نہ بتائی جائے یا کہہ دیا کہ یہ آپ کے پاس اَمانت ہے کسی اور سے Share مت کیجئے گا (یعنی کسی

اور کو اس میں مت شامل کیجئے گا)۔ اب اگر ہم نے وہ بات کسی اور کو بتادی تو ہم امانت میں خیانت کے مُرتکب ہوئے۔ اسی طرح مزدور یا مُلازم وغیرہ کو ڈیوٹی کے اَوقات میں جو کام سِپُرد کیا گیا، وہ ان کے لئے اَمانت ہے اگر وہ اس کام کو قصداً بگاڑیں یا اس وقت میں کم کام کریں تو یہ بھی امانت میں خیانت کے مُرتکب ہوں گے۔ اِسی طرح حاکم کی یہ ذِمّہ داری ہے کہ وہ اپنی رِعایا کی نگرانی اور ان کی خبر گیری کرتا رہے اور عدل و اِنصاف قائم رکھے۔ اگر اس نے اپنے عُہدے کی ذِمّہ داریوں کو پُورا نہیں کیا تو یہ بھی خائن ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اَمانت میں خیانت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ذِکرِ خیر مزید سُنیے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پاکیزہ صفات اور خُصُوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عورتوں میں سب سے پہلے اِسلام قَبول کیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے پہلی زوجہ ہونے کا شَرف حاصل ہے، **اللہ** رَبُّ الْعِزّت نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو جبریلِ اَمین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذریعے سلام بھیجا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حبیبِ کِبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبتِ بابَرکت میں کم و بیش 25 سال رہنے کی سَعادت حاصل کی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے شِعْبِ ابی طالِب میں **رَسُوْلُ اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مَحْصُور (قید) رہ کر رفاقت اور مَحبّت کا مِثالی نمونہ پیش کیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی ساری دولت حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں ڈھیر کر دی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی قبر میں ہادیِ بَرحق صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم اُترے اور اپنے دَستِ اَقدس سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو قبر میں اُتارا، تاریخ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو طاہِرہ و صِدِّیقہ جیسے عظیمُ الشّان اَلقابات سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سرورِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی محبوب زوجۂ مُطَھَّرہ ہیں، آپ کی حَیات میں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی اور سے نِکاح نہ فرمایا اور آپ کو جنَّت میں شور وغُل سے پاک محل کی بشارت سُنائی گئی۔ (فیضان امھات المومنین، ص۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُمُّ المُومنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو کیسی کیسی عظیم خُصُوصیات سے نوازا تھا آیئے! اب حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مختصر تَعارُف اوراس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے مزید فضائل و مَناقِب بھی سُننے کی سعادت حاصل کریں گے، چُنانچہ

وِلادت، نام ونسب، کنیت والقابات

آپ کا نام خدیجہ، والِد کا نام خُوَیلد اور والِدہ کا نام فاطمہ ہے۔ نسب کے حوالے سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ دیگر اَزْواجِ مُطَہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی نسبت سب سے کم واسِطوں سے آپ کا نَسَب رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نَسب شریف سے مل جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کُنیَت **اُمُّ الْقَاسِم**[1] اور **اُمِّ ھِند** ہے۔[2] اورآپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اَلقابات بہت ہیں، جن میں سے چند سُنتے ہیں، چُنانچہ سب سے مَشہور لقب **"اَلْکُبْریٰ"** ہے، یہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نام کے ساتھ اس کثرت سے بولا جاتا ہے کہ گویا نام ہی کا حصہ معلوم ہوتا ہے۔

---

1. ...سیر اعلام النبلاء، ۱۶ -خدیجۃ ام المؤمنین، ۲/ ۱۰۹ .
2. ...معرفۃ الصحابۃ للاصبھانی، ذکر الصحابیات...الخ، ۳۷۴۶-خدیجۃ...الخ، ۵/ ۱۴۴

ایک اور مشہور لقب "**طاھِرہ**" ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو طاہرہ کہہ کر پُکارا جاتا تھا نیز آپ کو "**سَیِّدَۃُ قُرَیْش**" بھی کہا جاتا تھا۔[1] اسی طرح "**صِدِّیْقَہ**" بھی آپ کا لقب ہے۔ روایت میں ہے کہ پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "**ھٰذِہٖ صِدِّیْقَۃُ اُمَّتِیْ** یعنی یہ میری اُمّت کی صِدِّیقہ ہیں۔"[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سلام

اُمُّ المُومنین حضرتِ سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک آپ کا مقام و مرتبہ کس قدر اَرفع و اعلیٰ ہے اس کا اندازہ اس روایت سے لگایئے، چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ (ایک دفعہ) حضرتِ سیِّدنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے رسولِ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقْدس میں حاضِر ہو کر عَرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ خدیجہ آرہی ہیں، ان کے پاس برتن ہے جس میں کھانا ہے۔ جب وہ آپ کے پاس پہنچیں تو انہیں ان کے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا اور میرا سلام کہئے اور جنت میں خول دار (اندر سے خالی) موتی سے بنے ہوئے گھر کی بشارت دیجئے جس میں شور ہے نہ کوئی تکلیف۔[3]

سلام کا جواب

حضرتِ سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا: "اِنَّ اللہَ ھُوَ السَّلَامُ وَعَلٰی

---

1. . . السیرۃ الحلبیۃ، باب تزوجہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ...الخ، ۱/۱۹۹ .
2. . . تاریخ دمشق، تاریخ دمشق، حرف المیم، ۹۴۲۷-مریم بنت عمران، ۷۰/۱۱۸ .
3. . . صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/۵۶۵، الحدیث: ۳۸۲۰، ملتقطاً .

جِبْرِیْلَ السَّلَامُ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سلام ہے اور حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلامتی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔"[1]

مادرِ اَوّلیں اہلِ ایمان کی
ہے یہ اس کی بُزرگی و پاکیزگی
بَرگُزیدہ ہے رَبِّ مُحَمَّد کی بھی
عرش سے جس پہ تسلیم نازِل ہوئی
اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام
اُس کا جبریل ملحوظ رکھے ادب
جنتی گوہریں گھر اُسے بخشے رَبّ
کوئی تکلیف اس میں نہ شور و شغب
مَنْزِلٌ مِّنْ قَصَبْ لَا نَصَبْ لَا صَخَبْ
ایسے کوشک کی زِینت پہ لاکھوں سلام[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان اشعار میں حضرت خدیجۃُ الکبری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی شان و عظمت کو بیان کیا گیا ہے کہ آپ کو عرشِ حق سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سلام آیا۔ یوں تو حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو بھی حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی طرف سے سلام پیش کیا جو کہ بہت بڑی فضیلت کی بات ہے مگر حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے نہ صرف اپنا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ

---

1. . . السنن الکبری للنسائی، کتاب المناقب، مناقب خدیجۃ . . . الخ، ۵/۹۴، الحدیث: ۸۳۵۹
2. . . برہانِ رحمت، ص ۴۹.

کا بھی سلام پہنچایا تو پھر ہم کیوں نہ اس امن و سلامتی کی پیکر پہ لاکھوں سلام بھیجیں۔

شعر کی مختصر وضاحت(شعر نمبر2):

اعلیٰ حضرت نے دوسرے شعر میں بخاری و مسلم شریف کی اُسی حدیث کے الفاظ کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کیا یا رَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اللہ تعالیٰ کا اور میرا سلام دِیجئے اور ان کو جنّت میں ایسے گھر کی خوشخبری سُنادِیجئے جو موتیوں سے بنا ہوا ہے نہ وہاں کوئی تکلیف ہوگی نہ ہی کوئی شور۔ جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا تو انہوں نے عرض کیا! اللہ عَزَّوَجَلَّ تو خود سلام ہے اور سلامتی اُسی کی طرف سے ہے اور جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام پر بھی سلام ہو۔ (صحیح البخاری، ۲/ ۵۶۵، الحدیث: ۳۸۲۰، ماخوذاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شانِ فقاہت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس رِوایَت سے حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی دِینی مَسائل کی معلومات اور علمی قابلیت معلوم ہوئی کیونکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سلام کے جواب میں اس طرح نہیں کہا: "**عَلَیْہِ السَّلَام** یعنی اُس پر سلامتی ہو۔" کیونکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی بے مِثَال فہم و فِراست سے یہ بات جان لی تھی کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سلام کا جواب اس طرح نہیں دیا جائے گا، جیسے مخلوق کو دیا جاتا ہے، سَلام تو اللہ تَعالٰی کے ناموں میں سے ایک نام ہے نیز ان الفاظ کے ذریعے مُخاطب کو سلامتی کی دُعا دی جاتی ہے، چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سلام کے جواب

میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا بیان کی، پھر جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اور پھر رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جوابِ سلام عَرض کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ **سلام بھیجنے والے کے ساتھ ساتھ سلام پہنچانے والے کو بھی سلام کا جواب دینا چاہئے۔**[1]

اگر کوئی کسی کا سلام لائے تو...؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! (جب کوئی کسی کا سلام پہنچائے تو اس کا) جواب یُوں دینا چاہیے کہ پہلے اس پہنچانے والے کو سلامتی کی دُعا دی جائے پھر اس کو جس نے سلام بھیجا ہے۔ یعنی یُوں کہیں: "**عَلَیْكَ وَعَلَیْہِ السَّلَام**"[2] اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عِلمِ دِین سیکھنے اوراس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نے ہمارے لئے عِلمِ دِین سیکھنے کے بہت ہی آسان ذرائع پیدا کردیئے ہیں، ہمیں بھی چاہئے کہ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت کریں۔ ماہِ رمضان اپنی برکتیں لُٹائے جارہا ہے، کثیر عاشقانِ رمضان پورے ماہِ رمضان کے اعتکاف کی سعادت حاصل کیے ہوئے ہیں، اے کاش! ہم بھی ان عاشقانِ رمضان کی صحبت میں علمِ دین سیکھنے کی سعادت حاصل کریں، ورنہ کم از کم آخری عشرے کے اعتکاف کے ذریعے علمِ دین سیکھنے کی کوشش تو لازمی کریں، ہر ماہ تین (3) دن کے مدنی قافلے میں سفر کو معمول بنائیں بلکہ چاندرات سے ہاتھوں ہاتھ سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں بھی سفر، 63 روزہ مدنی تربیتی کورس، 41 روزہ مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس یا 12 روزہ مدنی کورس کر کے مختلف اوقات میں پڑھنے والی دعائیں، وضوو غسل اور نماز کے ضروری مسائل سیکھنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

---

1 ...فتح الباری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ۸/۱۱۷، تحت الحدیث: ۳۸۲۰، ملتقطاً.
2 ...بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۴۶۳.

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا ایک عظیم خاتون تھیں جو ہر لحاظ سے کامل واکمل تھیں، یعنی نَسب کے اعتبار سے، شَرافت کے اعتبار سے، اَخلاق کے لحاظ سے، کردار کے اعتبار سے، مال ودولت اور لوگوں کے ساتھ خَیر خواہی میں وہ اپنے دَور کی یکتا شخصیت تھیں، آپ کو امامُ الانبیاء حضرت محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آنے کا شرف بھی حاصل ہوا آیئے! اب حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نکاح کا واقِعہ سُنتے ہیں چنانچہ

رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نِکاح کا سبب

محبوبِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نِکاح کا ایک سبب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سفر شام تھا کہ جب حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے غلام میسرہ کی زبانی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیغمبرانہ صفات سُنیں اورخُود بھی فِرِشتوں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سایہ کئے دیکھا تو یہ باتیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نِکاح کرنے میں رغبت کا باعث بنیں۔ نیز یہ بھی مروی ہے کہ خواتینِ قُریش کی ایک عید ہوا کرتی تھی، جس میں وہ بَیْتُ اللّٰہ شریف میں جمع ہوا کرتیں۔ ایک دن اسی سلسلے میں وہ یہاں جمع تھیں کہ ملکِ شام کا ایک شخص آیا اور انہیں پُکار کر کہا: اے گروہِ قُریش کی عورتو! عنقریب تم میں ایک نبی ظاہِر ہو گا جسے احمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کہا جائے گا، تم میں سے جو عورت بھی ان کی زَوجہ بننے کا شرف حاصل کر سکتی ہو وہ ایسا ضرور کرے۔ یہ سُن کر عورتوں نے اسے پتھرو اور کنکر مارے،

بہت بُرا بھلا کہا اور نہایت سخت کلامی کی لیکن حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے خاموشی اختیار فرمائی اور اس بات کو اپنے ذِہن میں محفوظ کرلیا۔ اس کے بعد جب میسرہ نے آپ کو وہ نِشانیاں بتائیں، جو اُنہوں نے دیکھی تھیں اور خُود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بھی جو کچھ دیکھا تھا، اس کی وجہ سے آپ کے ذِہن میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر اُس شخص نے سچ کہا تھا تو وہ یہی شخصیت ہوسکتے ہیں۔[1]

ہو بیاں کس سے تمہاری شان و عظمت یا رسول
جب تمہاری خود خدا کرتا ہے مِدحت یا رسول

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 241)

تقریبِ نِکاح

چنانچہ سرکارِ عالی وقار، محبوبِ رَبِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاق و عادات سے متأثر ہو کر حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی سہیلی (نفیسہ بنتِ مُنیہ) کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا معلوم کرنے کے لئے بھیجا، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا معلوم کرنے کے بعد (نفیسہ بنتِ مُنیہ) حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: مُبارَک ہو! محمدِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی درخواست قبول فرمالی ہے، اس پر حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بہت خوش ہوئیں اور اِظہارِ مَسَرَّت کیا۔ پھر کسی کو اپنے چچا عَمرو بن اسد کے پاس بھیجا کہ بوقتِ عَقد وہ بھی موجود ہوں۔ اِدھر حُضُورِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ابُوطالِب، حضرتِ حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور بعض دیگر چچاؤں کے ساتھ اور حضرتِ ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور قبیلہ مُضَر کے

---

[1] . . . سبل الھدیٰ والرشاد، ۲/۱۶۴.

دیگر رُؤسا کے ساتھ حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مکان پر تشریف لائے اور نِکاح فرمایا۔ نِکاح کی یہ پُر سعید تقریب سیِّدِ عالَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سفرِ شام سے واپسی کے دو(2) ماہ 25 دن بعد مُنْعَقِد ہوئی۔[1] اور سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آکر قیامت تک کے تمام مؤمنین کی ماں یعنی اُمُّ الْمُؤمنین ہونے کا شَرف حاصِل کیا۔

بارات کا کھانا

نِکاح کے بعد حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرْض کی: اپنے چچا سے فرمایئے کہ ایک اُونٹ ذَبْح کرکے لوگوں کو کھانا کِھلائیں۔ چنانچہ لوگوں کو کھانا کِھلانے کے بعد رسولِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے باتیں فرمائیں، اس سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرمائی۔ آپ کے شفیق چچا ابوطالِب نے اس شادی پر بڑی مَسَرَّت کا اِظْہار کیا اور کہا: ”**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنَّا الْکَرْبَ وَ رَفَعَ عَنَّا الْھُمُوْمَ** سب خوبیاں اس ذات کے لئے جس نے ہم سے مصیبتیں دُور فرمائیں اور ہم سے غموں کو اٹھایا۔“[2] اس طرح شادی کی یہ پُر سعید تقریب اپنے اِخْتتام کو پہنچی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1. ...مدارج النبوۃ، باب دوم در کفالت عبد المطلب...الخ، ۲/ ۲۷.
والمواھب اللدنیۃ، المقصد الاول، ذکر حضانتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/ ۱۰۱.
2. ...شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الاول، باب تزوجہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ، ۱/۳۷۹

شادیوں میں ہونے والی بے ہُودہ رسمیں

پیارے آقا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کا دَم بھرنے والے عاشقانِ رسول! غور کیجئے کہ دوجہاں کے تاجور، محبوبِ ربِّ داور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک نکاح کی یہ عظیمُ الشّان تقریب کس قدر سادَگی کے ساتھ بحسن وخُوبی انجام پذیر ہوئی۔ مگر افسوس! فی زمانہ ہمارے مُعاشرے میں منگنی اور شادی کے موقع پر بعض ناجائز اور بے ہُودہ رُسومات اس قدر رواج پاگئی ہیں کہ ان کے بغیر تقریبات کو گویا اَدھورا سمجھا جاتا ہے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ شادی بیاہ کی تقریبات میں ہونے والے گُناہوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اپنے رسالے "گانے باجے کی ہولناکیاں" میں لکھتے ہیں:

افسوس! صد کروڑ افسوس! آجکل شادی جیسی میٹھی میٹھی سُنَّت بَہُت سارے گُناہوں میں گھر چکی ہے، بے ہُودہ رُسومات اس کا جُزوِ لَایَنْفَک (یعنی نہ جُدا ہونے والا جز) بن چکی ہیں، مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حالات اس قدر اَبتر (خراب) ہوچکے ہیں کہ جب تک بہت سارے حرام کام نہ کرلئے جائیں اُس وَقْت تک اب شادی کی سُنَّت اَدا ہو ہی نہیں سکتی۔ مَثَلاً منگنی ہی کی رسم لے لیجئے اِس میں لڑکا اپنے ہاتھ سے لڑکی کو انگوٹھی پہناتا ہے حالانکہ یہ حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ شادی میں مرد اپنے ہاتھ مہندی سے رنگتا ہے یہ بھی حرام ہے، مردوں اور عورَتوں کی مخلوط دعوتیں کی جاتی ہیں، یا کہیں برائے نام پیچ میں پردہ ڈال دیا جاتا ہے مگر پھر بھی عورَتوں میں غیر مرد گُھس کر کھانا بانٹتے، خُوب ویڈیو فلمیں بناتے ہیں، خُوب فیشن پرستی کا مُظاہرہ کیا جاتا ہے، خاندان کی جوان لڑکیاں ناچتیں، گاتیں اُودَھم مچاتی ہیں۔ اِس دَوران مرد بھی بِلاتکلُّف اندر آتے جاتے ہیں مرد اور عورَتیں جی بھر کر بد نگاہی کرتے ہیں نہ خوفِ خدا نہ شرمِ مُصطَفٰے یاد رکھئے! غیر مرد غیر عورت کو دیکھے یا غیر عورَت غیر مرد کو شہوت سے دیکھے

یہ حرام اور دونوں کیلئے جہنَّم میں لے جانے والے کام ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ان غلط رُسُوم ورواج کو بالائے طاق رکھ کر سُنَّت کے مُطابق سادگی سے شادی کو خانہ آبادی کا ذریعہ بنائیں کہ اسی میں بھلائی بھی ہے اور برکت بھی جیسا کہ

بَرَکت والا نکاح!

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: "بڑی برکت والا نکاح وہ ہے جس میں بَوجھ کم ہو۔"

(مُسند احمد، الحدیث ۲۴۵۸۳، ج ۹، ص ۳۶۵)

حکیمُ الاُمَّت حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: "یعنی جس نکاح میں فریقین کا خرچ کم کرایا جائے، مہر بھی معمولی ہو، جہیز بھاری نہ ہو، کوئی جانب مقروض نہ ہو جائے، کسی طرف سے کوئی سخت شرط نہ ہو، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے تَوَکُّل پر لڑکی دی جائے وہ نکاح بڑا ہی بابرکت ہے اور ایسی شادی خانہ آبادی ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۵، ص ۱۱)

شادیوں میں مَت گُنَہ نادان کر
خانہ بربادی کا مَت سامان کر
سادگی شادی میں ہو سادہ جہیز
جیسا بی بی فاطمہ کا تھا جہیز
چھوڑ دے سارے غَلَط رَسم و رواج
سنّتوں پہ چلنے کا کر عہد آج [1]

---

1. . . وسائل بخشش، ص ۶۷۰.

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قدم قدم حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ الْمُومنین حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بہت مالدار خاتون تھیں، اگر آپ چاہتیں تو خُوب آرام اور سُکون سے اپنی زندگی کے ایام بسر کرسکتی تھیں لیکن آپ نے اپنے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خاطر شاہانہ انداز کو ٹھکرا کر اپنی ساری زندگی حضور پُرنُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت اور تکالیف اور مُصیبتیں برداشت کرتے ہوئے گُزاردی، جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبَّت کی واضح دلیل ہے، چنانچہ جب سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے اِعْلانِ نبوت فرمایا اور خَلقِ خُدا کو صرف ایک معبودِ حقیقی کی عِبادت کی طرف بُلایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوتِ اسلام کو قبول کرنے کے بجائے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مَصائب و آلام کے پہاڑ توڑے گئے، راہ میں کانٹے بچھائے گئے۔ ایسے نازُک اور کٹھن مراحل میں جن ہستیوں نے حق کی پُکار پر لبیک کہتے ہوئے سب سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت قبول کرنے کی سعادت پائی ان میں ایک نمایاں نام حضرتِ سَیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا پروانوں کی طرح آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نِثار ہوتی رہیں اور ہر مشکل میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دیا۔ حضرتِ سیّدنا علّامہ محمد بن اسحاق مَدَنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ سیّدِ عالَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بھی کُفّار کی جانب سے اپنی دل شکنی والی کوئی ناپسندیدہ بات سُن کر غمگین ہوتے اس کے بعد حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے پاس تشریف لاتے تو اِن کے

ذریعے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وہ رَنج وغم کی کیفیت دُور فرما دیتا۔ "[1]

ایک انمول مَدَنی پُھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا ایسے نازُک حالات میں عزم و اِسْتقلال کے ساتھ خطرات و مَصَائِب برداشت کرنا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو دیگر اَزواجِ مُطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ سے مُمتاز کردیتا ہے۔ نیز آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی اس حَیاتِ طَیِّبَہ سے ہمیں یہ **انمول مَدَنی پُھول** چننے کو ملا کہ خواہ کیسے ہی کٹھن حالات ہوں، کیسی ہی مُشکلات کا سامنا ہو، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اوراس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و فرمانبرداری سے رُوگردانی ہرگز نہیں کرنی چاہیے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لائے ہوئے پیارے دین "اِسلام" کی خاطِر مالی و جانی کسی قسم کی بھی قُربانی سے دَریغ نہیں کرنا چاہیے۔

تیرے نام پر سر کو قُربان کر کے
تیرے سر سے صدقہ اُتارا کروں میں
یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
تیرے نام پر سب کو وارا کروں میں(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعہ سے یہ مدنی پُھول بھی ملا کہ عورت کو تنگدستی وخُوشحالی ہر حال میں اپنے شوہر کا ساتھ دینا چاہیے اور بِلاوجہ لڑنے جھگڑنے اور شکوہ وشکایات کرنے کے بجائے

---

1. . . السیرۃ النبویۃ لابن اسحاق، تحدید لیلۃ القدر، ۱/ ۱۷۶ .
2. . . سامانِ بخشش، ص ۱۰۲.

ہمیشہ صبر وشکر سے کام لینا چاہیے بلکہ نیک سیرت اور مثالی بیوی کی خُوبی تو یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے شوہر کی نعمتوں کی شکر گُزار رہتی ہے اور کبھی اس کے اِحسانات کا اِنکار کر کے ناشکری نہیں بنتی، وہ اچھی طرح جانتی ہے کہ شوہر میرے لئے ایک مضبوط سہارا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے، وہی میری ضرورتوں کو پُورا کرتا ہے اور اسی کی وجہ سے مجھے اَولاد کی نعمت ملی ہے۔

رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عورتوں کو اپنے شوہروں کی ناشکری سے بچنے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ چُنانچہ حضرت اَسماء بنتِ یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ سرکارِ دوعالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم عورتوں کے پاس سے گُزرے تو ہمیں سلام کیا اور فرمایا: احسان کرنے والوں کی ناشکری سے بچنا، ہم نے عرض کی کہ احسان کرنے والوں کی ناشکری سے کیا مُراد ہے؟ فرمایا: ممکن تھا کہ تم میں سے کوئی عورت طویل عرصے تک بغیر شوہر کے اپنے والدین کے پاس بیٹھی رہتی اور بُوڑھی ہو جاتی لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے شوہر عطا فرمایا اور اس کے ذریعے مال اور اولاد کی نعمت سے سرفراز فرمایا اس کے باوجود جب وہ غصے میں آتی ہے تو کہتی ہے: میں نے اس سے کبھی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔ (مسند امام احمد، مسند القبائل، حدیث اسماء ابنۃ یزید، ۱۰/۴۳۳، حدیث: ۲۷۶۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں اکثر خواتین ناشکری کی بلا میں گرفتار نظر آتی ہیں ذرا کسی اعلیٰ گھرانے کو یا کسی عورت کے قیمتی کپڑوں اور بیش قیمت زیورات کو دیکھ لیا تو ناشکری کرنے لگتی ہیں۔ جیسا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں زِیادہ تعداد عورتوں کی دیکھی کہ وہ ناشکری کرتی ہیں۔ تو عرض کی گئی: اَیَکْفُرْنَ بِاللہ ؟ کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کفر (ناشکری) کرتی ہیں؟ ارشاد فرمایا: یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ وَیَکْفُرْنَ الْاِحْسَان یعنی شوہر کی ناشکری کرتی ہیں

اور احسان نہیں مانتی ہیں، لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ یعنی اگر تُو ان میں سے کسی کے ساتھ عمر بھر احسان کرے ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئاً یعنی پھر ذرا سی بات خلافِ مزاج تجھ سے دیکھے تو کہے، مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْراً قَطُّ میں نے کبھی تجھ سے کوئی بھلائی نہ دیکھی۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب کفران العشیر۔۔۔الخ، رقم ۲۹، ج ۱، ص ۲۳)

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گھر والوں کو صبر و شکر کے فضائل بتائیں، ایک دوسرے کے حقوق اچھی طرح سے نبھائیں اور آپس کی رنجشوں کو اچھے طریقے سے حل کرنے کی کوشش کریں ۔ یاد رہے! میاں بیوی کے درمیان باہمی مَحَبَّت والفت کا یہ خُوبصورت رشتہ اچھے طریقے سے اُسی وقت چل سکتا ہے، جب میاں بیوی ایک دوسرے کے حُقُوق اچھی طرح سے ادا کریں۔ یقیناً میاں بیوی دونوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے لہٰذا دونوں کو ہی چاہیے کہ وہ اپنے اپنے حقوق نرمی سے ادا کرتے رہیں کہ اسی طرح ہمارا گھر امن وسکون کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سخاوت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی ایک بہت اعلیٰ صفت یہ بھی تھی کہ آپ کُھلے ہاتھ اور فَراخ دل کی مالک تھیں اور دل کھول کر سخاوت فرمایا کرتیں۔ چنانچہ

ایک مرتبہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! خدیجہ سے بہتر مجھے کوئی بیوی نہیں ملی، جب سب لوگوں نے میرے ساتھ کفر کیا، اس وَقْت وہ مجھ پر ایمان لائیں اور جب سب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے، اس وَقْت اُنہوں نے میری تصدیق کی اور جس وَقْت کوئی شخص مجھے کوئی چیز دینے کے لئے تیار نہ تھا، اس

وَقْت خدیجہ نے مجھے اپنا سارا سامان دے دیا اور انہیں سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اَولاد عطا فرمائی۔

(الاستیعاب، باب النساء ۳۳۴۴، خدیجۃ بنت خویلد ج ۴، ص ۳۸۴)

حضرتِ حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو تحفہ

اسی طرح ایک دفعہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضاعی والِدہ حضرتِ حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا مکہ شریف میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اَقْدس میں حاضر ہوئیں، قحط سالی اور مویشیوں کے ہلاک ہونے کی شکایت کی۔ اُس وَقْت سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے شادی ہو چکی تھی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سلسلے میں حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بات کی تو اُنہوں نے حضرتِ حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو **40** بکریاں اور ایک اُونٹ تحفۃً پیش کئے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بہت فَراخ دل اور کثرت سے سَخاوت فرمایا کرتی تھیں۔ ہمیں بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے خُوب دل کھول کر صَدَقہ و خَیرات کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔ ہمارے پیارے دِیْنِ اسلام نے ہمیں مُسلمانوں کی خَیرخَواہی، حُسنِ سُلُوک اور غریبوں کی مدد، یتیموں کی کفالت کرنے کا دَرْس دیا ہے، اسی وجہ سے ہر سال صاحبِ نصاب اَفْراد پر چند شرائط پائے جانے کی صُورت میں زکوٰۃ کو فرض فرمایا، نَفْلی صَدقات کے فَضائل بیان فرما کر لوگوں کو سخاوت کا درس دیا اور بُخل کی مَذَمَّت بیان فرمائی ہے، لہٰذا زکوٰۃ جیسے اَہم فریضے کی اَدائیگی میں سُستی و تنگ دِلی سے کام لینے کے بجائے خالصۃً رِضائے الٰہی کی خاطر اس کے تمام شرعی مسائل کو مَدِّ نظر رکھتے ہوئے اَدائیگی کیجئے اور نفلی صَدقات کا بھی ذِہن بنایئے کہ صَدَقہ اللہ

---

[1] ... الطبقات الکبریٰ، ذکر من ارضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ... الخ، ۱/ ۹۲.

تَعالٰی کو بہت پسند ہے اور آفتوں اور بَلاؤں کو ٹالنے کے ساتھ ساتھ غریبوں مِسکینوں کی بَہُت سی ضَروریات پُوری ہونے کا سبب ہے۔ آیئے! سَخاوت کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے سَخاوت کے فضائل پر 3 فرامینِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

1. اَلْجَنَّۃُ دَارُ الْاَسْخِیَاء یعنی جنَّت سخیوں کا گھر ہے۔[1]
2. سخی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے قریب ہے، جنَّت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، آگ سے دور ہے اور کنجوس اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دور ہے، جنَّت سے دور ہے، لوگوں سے دُور ہے، آگ کے قریب ہے اور جاہل سخی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بخیل عالِم سے بہتر ہے۔[2]
3. اے انسان! اگر تم بچا مال خرچ کردو تو تمہارے لئے اچھا ہے اور اگر اُسے روک رکھو تو تمہارے لئے بُرا ہے اور بَقَدْرِ ضرورت اپنے پاس رکھ لو تو تم پر مَلامت نہیں اور دینے میں اپنے عیال سے اِبْتِدا کرو اور اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

(صحیح مسلم: کتاب الزکاۃ، الحدیث: ۱۰۳۶، ص ۵۱۶)

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کا مُختصر تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ لوگ بڑے ہی خوش نصیب ہیں جو اپنے مال کے حُقُوقِ واجبہ اَدا کرتے ہیں یعنی خُوش دِلی سے بَروَقْت زکوٰۃ و فطرہ اَدا کرتے ہیں، اپنے مال ماں باپ، بہن بھائی اور اَولاد پر خرچ کرتے ہیں، اپنے عزیز و اَقْرِباء میں غریب و یتیم افراد کی کفالت کرتے ہیں، مساجد و مدارس اور نیکی کے دیگر کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کا ایک بہترین ذریعہ یہ

1... فردوس الاخبار، ۱/۳۳۳، حدیث: ۲۴۳۰

2... سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی السخاء، ۳/۳۸۷، حدیث: ۱۹۶۸

بھی ہے کہ ہم دین کے پیغام کو عام کرنے کیلئے اپنا پیسہ خرچ کریں تا کہ ہمارے لیے صدقۂ جاریہ ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی ساری دُنیا میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے والی غیر سیاسی مسجد بھرو تحریک ہے، جس کا مقصد ہر مسلمان کو یہ مدنی ذِہن دینا ہے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ"**۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی سنتوں کی تربیت اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے تقریباً 103 شعبہ جات میں مَدَنی کام کر رہی ہے۔ ان تمام شُعْبہ جات کو چلانے کے لیے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کے اَخراجات کی ضرورت ہوتی ہے۔ مُلک وبیرونِ مُلک دعوتِ اسلامی کے تحت 452 جامعاتُ المدینہ (للبنین وللبنات) قائم ہیں جن میں کم وبیش، تیس ہزار تین سو چوّن (30354)، طلبہ و طالبات درسِ نظامی کر رہے ہیں، نیز دو ہزار چار سو پچھتّر، 2475، مدرسۃُ المدینہ (للبنین وللبنات) بھی قائم ہیں جن میں کم وبیش ایک لاکھ تیرہ ہزار ایک سو اٹھارہ (113118) مدَنی مُنّے اور مدَنی مُنّیاں حِفْظ وناظرہ کی مُفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مدنی چینل جو کہ بے شُمار مسلمانوں کی اِصلاح اور کُفّار کے قبولِ اسلام کا سبب بن رہا ہے نیز اس کے ذریعے لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول عِلْمِ دِین سے مالا مال ہو رہے ہیں، مدنی چینل پر رَمضانُ الْمُبارَک میں بعدِ عصر وبعدِ تراویح روزانہ 2 مرتبہ اور رَمضان کے علاوہ ہفتے میں ایک مرتبہ مدنی مذاکرہ براہِ راست (Live) نشر کیا جاتا ہے ۔12 دارُالافتاء اہلسنّت، المدینۃُ العلمیہ، مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ جس سے ماہانہ لاکھوں لاکھ مسلمان مُستَفِیض ہو رہے ہیں، اس کے علاوہ مدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ)، دیگر مساجد کی تعمیرات و انتظامات، مدَنی تَرْبِیَت گاہیں، مختلف تربیتی کورسز (مثلاً فرض عُلوم کورس، امامت کورس، مدرس کورس، مدنی تربیتی کورس، مدَنی انعامات ومدنی قافلہ کورس، قفلِ مدینہ کورس، فیضانِ اسلام کورس، فیضانِ قرآن وحدیث کورس، 12 روزہ مدنی کورس وغیرہ)، اسی طرح ہفتہ وار اجتماعات، بڑی راتوں (مثلاً شبِ میلاد، گیارہویں شریف، شبِ معراج،

شب بر أت اور شبِ قدر وغیرہ) کے اجتماعات، پورے ماہِ رمضان / آخری عشرے کا اجتماعی اعتکاف غرض یہ کہ مُنَظَّم طریقے سے مدَنی کاموں کو آگے بڑھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تحت تقریباً 103 شعبہ جات کیلئے خطیر رقم دَرکار ہوتی ہے۔ آپ بھی زِیادہ سے زِیادہ مدنی عطیات جمع کیجئے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (1)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سدا مَیں
اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے

---

1 . . . فردوس الاخبار، ۲/۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کیلئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سترہ (17) رمضانُ المبارَک اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا یومِ وِصال ہے، لہٰذا اسی مُناسبت سے آج حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ذِکرِ خیر اور بالخُصُوص آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی علمی شان سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا زُہد و تقویٰ، سَخاوَت و شُجاعت اور عبادت و رِیاضت جیسی بہت سی عُمدہ خوبیوں کے ساتھ ساتھ بہت سے عُلُوم و فُنُون میں بھی اپنی مثال آپ تھیں۔ جیسا کہ

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی فقہی و طِبّی مہارت

حضرت سیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جو کہ حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بھانجے (اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بہن حضرتِ اَسماء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بیٹے) ہیں، اِن کا بیان ہے کہ فقہ وحدیث کے علاوہ میں نے حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا) سے بڑھ کر کسی کو اَشعارِ عرب کا جاننے والا نہیں پایا، علمِ طِبّ اور مریضوں کے عِلاج مُعالَجہ میں بھی اُنہیں کافی مَہارت تھی۔[1] اِنہی عُروہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں عَلّامہ زُرقانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں کہ اِنہوں نے ایک دن حیران ہو کر حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے عرض کیا کہ اے امّاں جان! آپ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زوجہ اور حضرت سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بیٹی ہونے کا شرف پایا ہے (لہٰذا اس شرف کی وجہ سے) علمِ فقہ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو جو مہارَت حاصل ہے مجھے اس پر حیرانی نہیں، اسی طرح مجھے اس پر بھی کوئی تعجُّب اور حیرانی نہیں کہ آپ کو اس قدر زیادہ عرب کے اَشعار کیوں اور کس طرح یاد ہو گئے؟ اِس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ آپ امیرُ المُؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بیٹی ہیں (اور چونکہ وہ فنِ شعر میں ماہر تھے لہٰذا اُن کی وجہ سے آپ کو اس فن میں بھی مہارت حاصل ہو گئی) مگر میں اس بات پر بہت ہی حیران ہوں کہ آخِر یہ طِبّی مَعلومات آپ کو کہاں سے اور کیسے حاصل ہو گئیں؟ یہ سن کر حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے بھانجے سیِّدُنا عُروہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کندھوں پر تھپکی دیتے ہوئے فرمایا: اے عُروہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا)! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آخِری عمر شریف میں اکثر طبیعت ناساز ہو جایا کرتی اور عرب و عجم کے حکیم آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے

---

1 . . . سیرتِ مصطفٰی، ص ٦٦١ تا ٦٦٢، ملتقطا

دوائیں تجویز کرتے تھے اور میں ان دواؤں سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا علاج کیا کرتی تھی (اس لئے مجھے طِبّی مَعلومات بھی حاصِل ہو گئیں)۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی گہری نظر اور زبردست قوّتِ حافظہ کا کیا عالَم تھا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے علاج مُعالَجہ کیلئے تجویز کردہ دواؤں کو یاد کرنے کا سلسلہ جاری رکھا حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فَنِّ طِبّ میں ماہِر ہو گئیں، بِلاشبہ اِس میں رحمتِ اِلٰہی آپ کے شاملِ حال تھی، اس میں آپ کی بھرپور توجُّہ اور باکمال حافظے کا بھی بہت بڑا کردار ہے۔ فقہی مسائل اور طِبّی معلومات کے علاوہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو قرآن وحدیث کو سمجھنے کے معاملے میں بھی اعلیٰ صلاحیت حاصل رہی، یہی وجہ ہے کہ جب کسی مسئلے کی وضاحت یا آیت کی تفسیر و تشریح وغیرہ کے معاملے میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو کسی قِسم کی اُلجھن کا سامنا ہوتا تو وہ مومنین کی ماں اور حبیبۂ حبیبِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہِ مُقَدَّسہ میں حاضر ہو جاتے، اِس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میں خاص قُرب حاصل ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام اَزواجِ مُطَہَّرات میں فِقہی مسائل جاننے اور قرآنِ کریم سمجھنے کی سب سے زیادہ قابلیت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہی کے حصّے میں آئی، یقیناً یہ سب صحبتِ مُصْطَفٰے ہی کا توفیضان تھا کہ جس کی بدولت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو عُلُوم و فُنُون کے میدان میں بے مثال و باکمال علمی موتی عطا ہوئے حتی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو پاکیزہ و مُقَدَّس کلام، قرآنِ کریم کی آیات کے باقاعدہ شانِ نزول اور رج وغیرہ کے مسائل کا بھی اچھی طرح علم تھا جنہیں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

1 . . . شرح المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاھرات، عائشۃ ام المؤمنین، ۳۸۹/۴تا۳۹۲ ملخصاً

اَصحابِ رسول عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے سامنے نہایت ہی شاندار انداز میں بیان فرمادِیا کرتی تھیں۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ مختلف قسم کے پھول اپنے اندر طرح طرح کی کشش، خوبصورتی، خوشبو اور فائدے رکھتے ہیں، ہر ایک دل و دماغ کو تازگی بخشتا ہے، یقیناً ان پھولوں کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں مگر اس حقیقت کو بھی نہیں جھٹلایا جاسکتا کہ جو رُتبہ گلاب کے پھول کو حاصل ہے، وہ کسی اور پھول کو حاصل نہیں کیونکہ وہ ایسا حسین و دلکش پھول ہے، جسے ہر لحاظ سے دیگر تمام پھولوں پر فوقیت حاصل ہے، اسی طرح تمام اُمَّہاتُ المُؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ اَجۡمَعِیۡن بھی مقام و مرتبے اور فہم و فراست میں دیگر عورتوں سے لائق و فائق، سب کی سب اعلیٰ درجے کی ولیّات، نہایت عُمدہ صِفات سے آراستہ، علم و عمل کی حقیقی آئینہ دار اور اُمّت کی مائیں ہیں مگر علمی اعتبار سے اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی ذاتِ مُقَدَّسہ سب سے ممتاز ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو کئی عُلُوم وفُنُون میں اس کامل درجے کی مہارت حاصل تھی کہ آج تک دُنیا میں آپ کی فَقاہَت و عِلْمِیّت کے چرچے سنے جارہے ہیں، نگاہِ مُصۡطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بدولت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا زمانے کی مُفۡتِیہ، عالِمہ، مُحَدِّثہ اور مُفَسِّرہ کہلائیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے دربارِ عالیشان سے ہمیشہ ہی علمِ دین کی کرنیں پُھوٹتی رہیں حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے خُود کو زندگی بھر خدمتِ علمِ دِین کیلئے وقف کر دِیا تھا چُنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا قاسم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں: اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا (اپنے والدِ محترم) حضرت سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے عہدِ خِلافت میں ہی مُستقل طور پر اِفتاء کے مَنصَب پر فائز ہو چکی تھیں، نیز حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق، حضرت سَیِّدُنا عُثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

عَنْہُمَا اور اِن کے بعد اپنے وصالِ مبارک تک برابر فتویٰ دیتی رہیں۔[1] نیز شارح بخاری حضرت علّامہ بدرُ الدین عینی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا شُمار فقہی مسائل میں زبردست مہارت رکھنے والے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے نیز جن چھ (6) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سب سے زیادہ احادیثِ مُبارکہ روایت کی ہیں اُن میں سے ایک حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی ہیں کہ جن سے 2210 احادیثِ مُبارکہ مروی ہیں۔[2]

مفسرِ شہیر مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مومنوں کی ماں، حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ، طَیِّبَہ، طاہرہ، عابدہ، زاہدہ، مُقتیہ، عالمہ، مُفسّرہ، محدثہ، مُجتہدہ، عفیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شانِ عظمت نشان میں لکھتے ہیں:

جن کے حجرے میں قیامت تک نبی ہوں جاگُزیں — جن کا پہلو ہو نبی کی آخری آرامگاہ
کیونکہ اُس میں جلوہ فرما ہیں اِمامُ المرسلین — آستاں اُن کا فرشتوں کی زیارت گاہ ہے

(دیوانِ سالک، ص ۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ طَیِّبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی علمی جلالت اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عالمانہ شان و شوکت پر مشتمل دو (2) روایات سُنتے ہیں تاکہ ہمارے اندر بھی علمِ دین سیکھنے کی جستجو اور شوق پیدا ہو چُنانچہ

﴿1﴾ حضرت سیِّدُنا عُروَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے لوگوں میں اُمُّ المُومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے بڑھ کر کسی کو قرآن، میراث، حلال و حرام، شعر، اَقوالِ عرب اور

1...الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر من جمع القرآن ...الخ، عائشۃ زوج النبی، ۲/۲۸۶

2...عُمْدَۃُ الْقَارِی، کتاب بدء الوحی، بیان کیف کلن بدء الوحی، ۱/۳۸

علمِ نسب کا عالِم نہیں دیکھا۔(1)

﴿2﴾ حضرت سیِّدُنا اَبو سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے نہ تو احادیثِ رسول کے معاملے میں اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے زِیادہ کسی کو عالِم دیکھا اور نہ کسی ایسے مُعاملے میں اُن سے زیادہ کسی کو فقیہ پایا کہ جس میں رائے کی حاجت ہو، مزید فرماتے ہیں کہ نہ قرآنی آیات کے شانِ نزول کو ان سے زِیادہ کوئی جاننے والا تھا اور نہ ہی علمِ میراث میں ان سے زیادہ کوئی ماہر تھا۔(2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی جو ہم نے روایات سُنیں، اُن کی روشنی میں اِس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خُصُوصی فضل و کرم اور مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ عنایت سے مومنوں کی پیاری ماں حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو زبردست علمی شان و شوکت، فِقہی بصارت، عُلُومِ قرآنیہ میں مہارت اور علمِ میراث وغیرہ میں اعلٰی درجے کی صلاحیت حاصل تھی، یہی وجہ ہے کہ جب کسی مسئلے کو سمجھنے میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو کسی قسم کی دِقّت و دُشواری پیش آتی تو وہ حضرات اپنی علمی پیاس بُجھانے اور اپنی اُلجھن کو سُلجھانے کیلئے بے ساختہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہو جاتے جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اصحاب (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) پر جب بھی کوئی بات پیچیدہ ہوتی ہے تو ہم اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے اِس بارے میں سُوال کرتے ہیں اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس اس کا

---

1 ...حلیۃ الاولیاء، ذکر النساء الصحابیات، عائشۃ زوج رسول اللہ، ۲/۶۰، رقم: ۱۴۸۲

2...الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر من جمع القران علی عھد رسول اللہ، عائشۃ زوج النبی، ۲/۲۸۶

علم پاتے ہیں۔ (1)

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں: اب تک کوئی بی بی ایسی عالِمہ فقیہہ پیدا نہ ہوئیں، جیسی اُمُّ المومنین جنابِ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہوئیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا عُلُومِ قرآنیہ، عُلُومِ حدیث کی جامع تھیں، بڑی محدِّثہ اور بڑی فقیہ تھیں۔ (2)

کیوں نہ ہو رُتبہ تمہارا اہلِ ایماں میں بڑا سب تو ہیں مومن مگر ہیں آپ اُمُّ المُومنین

(دیوانِ سالک، ص ۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک اور اس کی شرح سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوگئی کہ اُمُّ المُومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فضلِ خدا اور فیضانِ مُصْطَفٰے سے عورت ہوکر بھی شرعی مسائل میں کامل مہارت رکھتی تھیں اور علم کی باریکیوں سے پوری طرح باخَبَر تھیں جبھی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا مشکل سے مشکل مسائل کو بھی اس قدر شاندار انداز میں حل فرمادِیا کرتیں کہ سائل کے ذہن میں کسی قسم کی تشنگی باقی نہ رہتی، اپنی حیاتِ طَیِّبہ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کئی اہم ترین عُلُوم و فُنُون پر عُبور حاصل کرکے گویا رہتی دُنیا تک کی عورتوں کو یہ مدنی پیغام عطا فرمادِیا کہ علمِ دین کی برکتوں اور اُس کے فیض سے فیضیاب ہونا صرف مردوں کے ساتھ خاص نہیں، اگر عورتیں بھی ہِمّت کریں تو وہ دن دُور نہیں کہ اُن میں بھی کوئی عالِمہ، کوئی محدِّثہ، کوئی مفسِّرہ بلکہ مُفْتِیہ بن کر اُبھرے اور مُعاشرے کے بگاڑ کو سُدھارنے میں اپنا کردار اَدا کرے، مگر افسوس! بدقسمتی سے اب ایسی مدنی سوچ رکھنے والیوں کی تعداد انتہائی قلیل ہے اور مردوں کی طرح عورتوں کی بھی اکثریّت علمِ دین سے محروم

---

1 ... ترمذی، ابواب المناقب، باب فضل عائشة رضی اللّٰہ عنھا، ۵/ ۴۷۱، حدیث: ۳۹۰۹

2 ... مرآة المناجیح، ۸/ ۵۰۵

ہے شاید اسی وجہ سے ہمارا معاشرہ بے شُمار دینی و دُنیاوی پستیوں کا شکار نظر آرہا ہے۔

شیخ الحدیث، حضرت علّامہ عبدُ المُصطفٰے اعظمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آج کل مسلمان مردوں اور عورتوں میں علمِ دین سیکھنے سکھانے اور دین کی باتوں کے جاننے کا جذبہ اور ذوق و شوق تقریباً مِٹ چکا ہے اِس لئے ہر طرف بے عملی کا سیلاب بڑھتا جارہا ہے ہزاروں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں دین و مذہب سے آزاد اور خُدا عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بیزار ہو کر جانوروں کی طرح بے لگام ہو رہے ہیں۔ اس بے عملی کے طوفان کا ایک ہی سبب ہے کہ مسلمانوں نے خُود بھی دین کا علم پڑھنا چھوڑ دِیا اور اپنے بچّوں کو بھی علمِ دین نہیں پڑھایا، اس لئے بے حد ضروری ہے کہ مسلمان مرد و عورت خُود بھی فُرصت نکال کر دین کی ضروری باتوں کا علم حاصل کریں اور اپنے بچّوں اور بچّیوں کو بھی ضروری باتیں بچپن ہی سے بتاتے اور سکھاتے رہیں اگر اپنے بچّوں کو علم دین پڑھا کر عالم نہیں بنا سکتے تو کم سے کم ان کو دین کا اتنا علم تو سکھا دیں کہ وہ مسلمان باقی رہ جائیں۔ [(1)]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بلا شبہ علم وہ عظیم وصف ہے کہ جس کی برکت سے اُمُّ المُومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ طَیِّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دیگر اَزواجِ مُطَھَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ پر ایک خاص برتری حاصل رہی، حالانکہ تمام کی تمام اَزواجِ مُطَھَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ اپنی اپنی جگہ علمی میدان کی زبردست شہسوار تھیں مگر حدیثِ پاک کی روشنی میں اگر حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے علم کا اس اُمّت کی تمام خواتین کے علم سے مُوازنہ کِیا جائے تو اُمَّہاتُ المومنین سمیت اُمّت کی تمام خواتین پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی علمی برتری سامنے آتی ہے۔ جیسا کہ

---

1 . . . جنتی زیور، ص۴۵۷ بتغیر قلیل

پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی علمی شان وشوکت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اگر اس اُمَّت کی تمام عورتوں کے ساتھ ساتھ اَزواجِ نبی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ) کے عِلْم کو بھی جمع کرلیا جائے تو عائشہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کا عِلْم اُن سب کے علم سے زیادہ ہوگا۔[1]

آپ کا عِلْم و فقہ تحقیقِ قرآن و حدیث
دیکھ کر حیراں ہیں سارے صحابہ تابعین
(دِیوانِ سالک، ص۳۲)

کتاب "فیضانِ عائشہ صِدّیقہ" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"فیضانِ عائشہ صِدّیقہ"** کا مُطالعہ کرنا انتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی علمی شان و شوکت کا بیان ہے، آپ کے فرامین، ذوقِ عبادت کا بیان ہے، اس کتاب میں آپ کی سخاوت، اِیثار، عشقِ رسول کا بیان ہے، اس کتاب میں آپ کی اِنفرادیت، اُمورِ خانہ داری، فرامینِ مصطفٰی پر عمل کا بیان ہے، اس کتاب میں آپ کی فصاحت، گریہ وزاری، تواضع و اِنکساری اور اس کے علاوہ بہت کچھ ہے، اس کتاب کے مضامین 215 کتابوں سے اخذ کیے گئے ہیں، آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرماکر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمائیے، دُوسرے اسلامی بھائیوں اور خُصُوصاً اپنے گھر کی اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ اِس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ

---

1 ۔۔۔ مَجْمَعُ الزوائد، کتاب المناقب، باب جامع فیما بقی من فضلها، ۲۸۹/۹، حدیث: ۱۵۳۱۸

www.dawateislami.net سے رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین حاصل کرنے سے خوفِ خدا حاصل ہوتا ہے، علمِ دین حاصل کرنے سے حلال و حرام کی پہچان ہوتی ہے، علمِ دین حاصل کرنے سے اور کیا کیا حاصل ہوتا ہے، اس کے لیے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "جنّت میں لے جانے والے اعمال" کا مطالعہ فرمایئے اور رسالہ "علم و علماء کی شان" کا مطالعہ بھی بہت مفید ثابت ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً علم عظیم چیز ہے، علمِ دین سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُوشنودی حاصل ہوتی ہے، علمِ دین سے انسان کا ظاہر و باطن سنور جاتا ہے، علمِ دین سے جہالت کے اندھیرے دُور ہو جاتے ہیں۔

صحابۂ کِرام و صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے دِیگر عِلْمی سُوالات کے علاوہ قرآنِ پاک کی تفسیر کے بارے میں بھی پوچھا کرتے تھے، جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 743 صفحات پر مشتمل کتاب "جنّت میں لے جانے والے اعمال" صفحہ 615 پر ہے: حضرتِ سیِّدَتُنا اُمَیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ میں نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے ان آیات کے بارے میں پوچھا

وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ	تَرجَمۂ کنز الایمان: اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے

شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۲۸۴﴾ (پ۳،البقرۃ:۲۸۴)		گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔
مَنۡ یَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا یُّجۡزَ بِہٖ ۙ (پ۵،النساء، ۱۲۳)		تَرجَمۂ کنزالایمان: جو برائی کریگا اس کا بدلہ پائے گا۔

تو اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے فرمایا: "جب سے میں نے نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے یہ سُوال کیا ہے مجھ سے کسی نے اس کے بارے میں نہیں پوچھا، رَسُوۡلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے (میرے سُوال کے جواب میں) فرمایا تھا: "اے عائشہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا)! یہ اللہ کا بندے سے مُعاہدہ ہے، اسے جو بخار ہو، مُصیبت پہنچے یا کانٹا چبھے یہاں تک کہ وہ جو پونجی اپنی پوٹلی میں رکھے اور اسے نہ پائے تو اس کے لئے بے چین ہو جائے پھر اسے اپنے پہلو میں پالے، یہاں تک کہ مؤمِن اپنے گناہوں سے ایسے نِکل جاتا ہے جیسے سُرخ سونا بھٹّی سے نکلتا ہے۔

(اَلتَّرۡغِیۡب وَ التَّرۡھِیۡب، کتاب الجنائز الترغیب فی الصبر سیما المن۔۔۔ الخ، ص ۱۰۷۰، الحدیث: ۶۲)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِفطار میں جَلدی کرنا

حضرتِ سیِّدُنا اَبو عَطِیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُما اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہا کے پاس گئے، ہم نے عرض کیا: اے اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہا)! سرکارِ عالی وقار، نبیوں کے سالار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ میں سے دو حضرات ہیں، ایک تو اِفطار بھی جلد کرتے ہیں اور نماز بھی جلد پڑھتے ہیں اور دوسرے صاحب اِفطار میں بھی دیر کرتے ہیں اور نماز بھی دیر سے پڑھتے ہیں۔ فرمانے لگیں: "کون صاحب نماز

وافطار میں جلدی کرتے ہیں۔"ہم نے عرض کی: عبدُاللہ(بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)۔ بولیں:"ایسے ہی رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کرتے تھے۔"دوسرے(شخص) حضرتِ ابو موسیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور و تاکید استحبابہ۔۔۔۔۔۔الخ، ص۵۴۷، الحدیث:۴۹-۱۰۹۹)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں:"یہ دونوں حضرات (یعنی حضرتِ سیِّدُنا ابو عَطِیَّہ اور حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) جلیلُ القدر تابعی ہیں، ان میں نمازِ مغرب اور اِفطارِ روزہ میں اِختِلاف ہوا، فیصلہ کے لئے اُمُّ المؤمنین عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس حاضِر ہوئے کیونکہ آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا) بڑی فقیہہ عالِمہ تھیں۔"

مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں:"نماز سے مراد نمازِ مغرب ہے اور جلدی سے بہُت ہی جلدی آفتاب کا کنارہ چھپتے ہی بالکل مُتَّصِل اور دَیر سے مراد چند منٹ کی اِحتیاطاً دیر لگانا ہے نہ کہ تارے گُتھ جانے تک کی تاخیر، لہٰذا ان میں سے کسی بُزُرگ پر اِعتِراض نہیں، ایک صاحب عزیمت پر عامل ہیں دوسرے رُخصت پر۔"

پھر فرماتے ہیں:"حضرت اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا) نے جنابِ عبدُ اللہ (بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے عَمَل کو سُنَّتِ مُستحبہ کے مُوافِق بتایا اور قدرے تاخیر کو مُستحب قرار دیا، معلوم ہوا کہ جنابِ اُمُّ المؤمنین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا) مِزاج شناسِ رسول ہیں اور اَحوال دانِ مُصطفٰے ہیں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ غالِب یہ ہے کہ یہ خبر حضرت اَبو موسیٰ اَشعری (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کو پہنچی ہوگی اور انہوں نے اپنے عَمَل میں تبدیلی کرلی ہوگی، صحابہ سے یہ توقُّع ہوسکتی ہی نہیں کہ حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عَمَل سے واقِف ہوکر اس کے خِلاف کام کریں۔(مِراٰۃُ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصوم، ۳/ ۱۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اگر کسی بات کا علم نہ ہو تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے اہلِ علم کی طرف رجوع کریں اور خُود بھی علمِ دین حاصل کریں اور اپنی اولاد اور بہن بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیں، یقیناً مُعاشرے میں جس قدر علمِ دین کی شمعیں روشن ہوں گی، اُسی قدر جہالت کی تاریکیاں دُور ہوں گی اور جب جہالت کم ہوگی تو لازمی طور پر گُناہوں کے سیلاب کا زور ٹُوٹے گا، یوں بہت جلد ہمارا مُعاشرہ ایک حسین گلزار بن جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

آیئے اب قرآن وحدیث کی روشنی میں علمِ دین کے کچھ فضائل سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دلوں میں بھی علمِ دین سیکھنے کا جذبہ پیدا ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم میں اہلِ علم کی شان وعظمت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۠ ﴿۹﴾

تَرْجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

(پ۲۳، الزمر:۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ احادیثِ مبارکہ بھی علمِ دین کے فضائل سے مالامال ہیں۔ آیئے اس ضمن میں 9 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں چُنانچہ

1. عالم زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دلیل وحجت ہے۔[1]

2. بیشک زمین پر عُلَماء کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے، جن سے کائنات کی تاریکیوں میں رَہنُمائی حاصل کی جاتی ہے تو جب ستارے ماند پڑ جائیں تو قریب ہے کہ ہدایت یافتہ لوگ گمراہ ہو جائیں۔[2]

1…جامع صغیر، فصل فی المحلی بال من ہذا الحرف، ص ۳۴۹، حدیث: ۵۶۵۸

2…مسند احمد، مسند انس بن مالک بن النضر، ۳۱۴/۴، حدیث: ۱۲۶۰۰

3. علم کے ساتھ تھوڑا عمل بھی نفع دیتا ہے لیکن جہالت کے ساتھ بہت عمل بھی نفع نہیں دیتا۔(1)

4. اَلْعِلْمُ حَیَاۃُ الْاِسْلَامِ وَعِمَادُ الْاِیْمَانِ علم اسلام کی زندگی اور دین کا ستون ہے۔(2)

5. مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ تَکَفَّلَ اللہُ بِرِزْقِہٖ جو شخص علم کی طلب میں رہتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے رِزْق کا ضامن ہے۔(3)

6. مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَہَّلَ اللہُ لَہٗ بِہٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ جو ایسے راستے پر چلے جس میں علم کو تلاش کرے، اس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے۔(4)

7. عُلَماء، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے وارث ہیں، بیشک انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام دِرہَم و دِینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ وہ تو علم کا وارث بناتے ہیں، لہٰذا جس نے علم حاصل کیا اس نے اپنا حصہ لے لیا اور عالمِ دین کی موت ایک ایسی آفت ہے، جس کا اِزالہ نہیں ہو سکتا اور ایک ایسا خلا ہے جسے پُر نہیں کیا جا سکتا (گویا کہ) وہ ایک ستارہ تھا، جو ماند پڑ گیا، ایک قبیلے کی موت ایک عالم کی موت کے مقابلے میں نہایت معمولی ہے۔(5)

8. اسلام کو زندہ کرنے کی خاطر علم حاصل کرتے ہوئے جسے موت آجائے، اُس کے اور انبیاء کے درمیان جنت میں (صرف) ایک درجے کا فرق ہو گا۔(6)

9. مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ حَتّٰی یَرْجِعَ جو شخص طلبِ علم کے لیے گھر سے نکلا، تو

1 ...جامع بیان العلم، باب جامع فی فضل العلم، ص ۶۵، حدیث:۱۹۷

2 ...جمع الجوامع، حرف العین، المحلی بال من ھذا الحرف، ۵/۲۰۰، حدیث: ۱۴۵۱۸

3 ...تاریخ بغداد، محمد بن القاسم بن ھشام، ۳/۳۹۸

4 ...مسلم، کتاب الذکر والدعاء... الخ، باب فضل الاجتماع... الخ، ص ۱۴۴۸، حدیث: ۲۶۹۹

5 ...شعب الایمان، باب فی طلب العلم، فصل فی فضل العلم و شرفه، ۲/۲۶۳، حدیث: ۱۶۹۹

6 ...دارمی، باب فی فضل العلم و العالم، حدیث:۳۵۴، ۱/۱۱۲

جب تک واپس نہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے۔ [1]

اِس آخری حدیثِ پاک کے تحت مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی جو کوئی مسئلہ پوچھنے کیلئے اپنے گھر سے یا علم کی تلاش میں اپنے وطن سے عُلَما کے پاس گیا، وہ بھی مُجَاهِد فِیْ سَبِیْلِ اللہ (یعنی راہِ خدا میں جہاد کرنے والے کی طرح) ہے۔ غازی کی طرح گھر لوٹنے تک اس کا سارا وقت اور ہر حرکت عبادت ہوگی۔ [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! قرآن وحدیث میں علم حاصل کرنے کے جتنے بھی فضائل بیان ہوئے ہیں، اس سے مُراد "**علمِ دین**" ہے، علمِ دین کے حُصُول کے مُتَعَدِّد ذرائع ہیں، ہم ان میں کسی بھی ذریعے سے علمِ دین حاصل کرسکتے ہیں: (1) درسِ نظامی (عالم کورس) کیلئے جامعۃُ المدینہ میں داخلہ لے کر باقاعدہ طور پر علمِ دین حاصل کیجئے، (2) علمائے اہلسنت کی صُحبت میں رہ کر علمِ دین سیکھ لیجئے، (3) اعلیٰ حضرت، اِمام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتب و رسائل کا مُطالعہ فرماتے رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا ذخیرہ ہاتھ آئے گا، (4) مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنتوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنالیجئے، (5) سنتوں بھرے اجتماعات اور درس و بیان میں پابندی کے ساتھ شرکت کی سعادت حاصل کیجئے، (6) مدنی چینل کے دینی معلومات سے بھرپور سلسلے دیکھنے کی عادت بنائیے، (7) دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں وقتاً فوقتاً ہونے والے مختلف

---

1 ۔۔۔ ترمذی، ابوابُ العلم، باب فضل طلب العلم، حدیث ۲۶۵۶، ۴/۲۹۵

2 ۔۔۔ مرآۃ المناجیح، ۱/۲۰۳

کورسز (مثلاً 63 روزہ مدنی تربیتی کورس، 41روزہ مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس، 12روزہ مدنی کورس، فیضانِ قرآن و حدیث کورس وغیرہ) کرنے کی سعادت حاصل کیجئے، (8) دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** کاوِزٹ کیجئے، اس ویب سائٹ پر موجود علمِ دین سے مالامال سینکڑوں کتب و رسائل اور سُنّتوں بھرے بیانات و مدنی مذاکرے فیضانِ علم بکھیر رہے ہوں گے (9) **شیخِ طریقت**، **امیر اہلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہفتہ وار مدنی مذاکروں میں اوّل تا آخر پابندی سے شرکت کا معمول بنالیجئے۔ ان میں سے جتنے زیادہ ذرائع اپنائیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسی قَدَر ہمارے علمِ دِین میں اِضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ مُلک میں کثیر جامعات بنام **"جامعۃُ المدینہ"** قائم ہیں، جن کے ذریعے بے شُمار اسلامی بھائیوں کو (حسبِ ضرورت قیام وطعام کی سہولت کے ساتھ) درسِ نظامی یعنی عالم کورس اور اسلامی بہنوں کو عالِمہ کورس کی مُفت تعلیم دی جاتی ہے نیز مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو حفظ و ناظرہ کی تعلیم دینے کے لئے مُلک و بیرون مُلک سینکڑوں مدارس بنام **"مدرسۃُ المدینہ"** بھی اپنی برکتیں لُٹا رہے ہیں۔ ان جامعاتُ المدینہ و مدارسُ المدینہ میں ایسا مدنی ماحول فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ یہاں پڑھنے والے اور پڑھنے والیاں اپنی تعلیم مکمل کرکے علم و عمل کے پیکر بن کر پوری دُنیا میں سُنّتوں کی دُھومیں مچانے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو عام کرنے والے بن جائیں لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی اولاد کو سچا عاشقِ رسول اور حقیقی مُحبِّ صحابہ و اَہلبیت بنانے، اپنی اور ان کی قبر و آخرت سنوارنے، اُنہیں علم و عمل کی راہ پر چلانے نیز اپنے اور ان کیلئے جنّت کا راستہ آسان بنانے کیلئے جامعاتُ المدینہ اور مدارسُ المدینہ میں داخلہ دِلوا کر اپنے لئے ثوابِ جاریہ کا سامان کریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃ المدینہ (للبنین) یعنی اسلامی بھائیوں اور جامعۃ المدینہ (للبنات) یعنی اسلامی

بہنوں کے جامعۃ المدینہ میں داخلے جاری ہیں اور10شوال المکرم 1437ھ،(متوقع 16 جولائی 2016ء)تک داخلے جاری رہیں گے۔داخلوں کے خواہشمند اپنے اپنے شہروں کے جامعۃ المدینہ للبنین وللبنات میں رابطہ کیجئے۔

آپ بھی اپنے بچوں کی بہتر دینی تربیت کروانے، انہیں نماز روزے کاعادی بنانے،فرائض و واجبات، حلال و حرام، خرید وفروخت اور حُقُوقُ الْعِباد، وغیرہ کے شرعی اَحْکامات سکھانے کیلئے جامعۃُ المدینہ میں داخل کروایئے تاکہ آپ کے بچے عِلْمِ دِیْن سیکھ کر دوسروں کو سکھائیں اورآپ کی اُخروی نجات کاسامان بن سکیں۔عِلْمِ دِین کے فضائل کی توکیابات ہے!صَدرُالشَّریعہ حضرتِ علّامہ مولانامفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں:علم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو، ساری دنیاہی جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے اس کا حاصل کرنابلندی کی علامت ہے۔یہی وہ چیز ہے جس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے اور اسی سے دنیا وآخرت بہتر ہو جاتی ہے۔(اس سے)وہ علم مُراد ہے جو قرآن وحدیث سے حاصل ہو کہ یہی وہ علم ہے جس سے دنیا و آخرت دونوں سنورتی ہیں اوریہی علم ذریعۂ نجات ہے اور اسی کی قرآن وحدیث میں تعریفیں آئی ہیں اور اسی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔(بہار شریعت،۳/۶۱۸،ملخصًا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃ المدینہ میں طلبہ کونُورِعلم سے مُنَوَّر کرنے کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی ترغیب بھی دلائی جاتی ہے اس کے علاوہ جامعۃ المدینہ کے طلبہ جدول کے مطابق راہِ خدامیں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے مُسافر بنتے ہیں بلکہ بعض خوش نصیب تو12ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت بھی پاتے ہیں، شیخِ طریقت،اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطاکردہ 92مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ مدنی انعامات کارسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو

جمع کرواتے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروایئے نیز اپنے بھائیوں، دوستوں، عزیزوں اور دیگر رشتہ داروں پر انفرادی کوشش کیجئے اور انہیں اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروانے کا ذہن دیجئے۔ اس سے ہر طرف علم کی روشنی پھیلے گی اور جہالت کے اندھیرے چھٹیں گے اور آپ کے لیے بھی صدقۂ جاریہ کا سلسلہ بھی ہو جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　　صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم بھی حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی علمی شان و شوکت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے علمِ دین حاصل کریں اور اپنی اولاد کی دینی تعلیم و تَرْبِیَت پر بھی خاص توجہ دیں، افسوس! آج کل اسلامی تعلیمات سے دُوری اور اَغیار (یعنی غیر مسلموں) کی اندھی تقلید نے مسلمانوں کو کہیں کا نہیں چھوڑا، بدقسمتی سے اب ہمارے رہن سہن کے طور طریقے اور رُسُومات اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف نظر آتے ہیں، ایسے مشکل حالات میں اپنی اولاد خُصُوصاً بیٹی کی دُرُسْت اسلامی تَرْبِیَت انتہائی مشکل نظر آتی ہے لہٰذا اگر ہم اپنی بیٹی کی صحیح تَرْبِیَت کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اسلامی معلومات حاصل کرنا ضروری ہیں تاکہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہم صحیح معنوں میں اپنا منصبی فرض اَدا کرسکیں کیونکہ آج کی بیٹی کل کسی کی بیوی اور بہو ہوگی، پھر ماں اور بعد میں ساس بنے گی، لہٰذا آج اس بیٹی کی تَرْبِیَت پر بھرپور توجہ دینا ضروری ہے تاکہ کل کو وہ بھی اپنی اولاد کی بہترین تَرْبِیَت سے غفلت نہ کرے۔

اولاد کی مدنی تربیت کیسے کی جائے؟ اس کی بہترین معلومات حاصل کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے 3 رسائل "**تربیتِ اولاد، بیٹی کی پرورش، اولاد کے حقوق**" ہدیۃً حاصل کیجئے اور ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کی روشنی میں اولاد کی تربیت کرنے کی کوشش کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں خیر ہی خیر

نصیب ہو گی۔ یہ رسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹwww.dawateislami.net سے مُفت میں پڑھے جاسکتے ہیں، ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیے جاسکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد کی اچھی تربیت کرنے، نمازوں اور نیکی کے کاموں پر اِستِقامت حاصِل کرنے، اس طرح کی اخلاقی، معاشرتی اور دینی باتیں اور خُوب خُوب سنّتیں اور آداب سیکھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے بلکہ زہے نصیب! ہر اسلامی بھائی موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اجتماعی اعتکاف کی سعادت بھی حاصل کرلے کیونکہ عنقریب اب رمضانُ المبارک کا وہ آخری عشرہ شروع ہونے والا ہے جس میں لاکھوں لاکھ مسلمان خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کرنے اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت پر عمل کرنے کی نیت سے اعتکاف کی سعادت حاصل کرکے بارگاہِ الٰہی سے تقسیم ہونے والے انعام و اکرام کے مستحق قرار پاتے ہیں۔ اعتکاف کرنے والا بھی کس قدر خوش قسمت ہوتا ہے کہ (خلافِ شرع کاموں سے باز رہنے کی صورت میں) اُس کا ہر ہر لمحہ عبادتِ الٰہی میں بسر ہوتا ہے، معتکف جب تک حالتِ اعتکاف میں رہتا ہے بہت سی برائیوں سے محفوظ رہتا ہے اور اسے ہر روز ایک حج کا ثواب عطا کیا جاتا ہے چُنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا امام حسن بصری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے: مُعْتَکِف کو ہر روز ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔[1] نیز حضرت سیِّدُنا عطاء خُراسانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُعتکِف کی مِثال اُس احرام باندھنے والے شخص کی سی ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے در پر آپڑا ہو اور یہ کہہ رہا ہو: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جب تک

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی الاعتکاف، ۳/۴۲۵، حدیث ۳۹۶۸

تُو میری مغفِرت نہیں فرمادے گا میں یہاں سے نہیں ٹلوں گا۔[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں مُلک و بیرونِ مُلک کئی مقامات پر آخری عشرے کے اعتکاف کی سنت کو زندہ رکھنے کے لئے آخری عشرے کے اجتماعی اعتکاف کا خُصُوصیّت کے ساتھ اہتمام ہوتا ہے، سنتِ اعتکاف کی سعادت پانے والوں کے لئے باقاعدہ ایک جدول ترتیب دِیا جاتا ہے تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے یہ مُعزَّز مہمان جس مقصد کے تحت آئے ہیں اس میں کامیابی سے ہمکنار ہوجائیں، اُنہیں مناسب سہولیات دینے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ عاشقانِ رمضان و عاشقانِ اعتکاف یکسوئی و دِلجمعی کے ساتھ سیکھنے سکھانے کے حلقوں میں شامل ہوسکیں۔ قرآنِ کریم کی دُرست مخارج کے ساتھ تلاوت، نماز کے بنیادی مسائل، وضو و غسل کے مسائل، سُنّتیں و آداب، دعائیں، کلمے، سورتیں اور دیگر کئی مدنی پھول سیکھنے سکھانے کے علاوہ مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت) اور سنتوں بھرے اصلاحی بیانات، آڈیو مدنی مذاکرے سُننے سُنانے کا بھی اہتمام کِیا جاتا ہے نیز معتکفین کو گُناہوں سے بچتے رہنے، سابقہ گُناہوں سے توبہ کرنے، قضا نمازوں کی ادائیگی، سُنّتوں بھری زندگی گزارنے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنے، اپنے گھروں، علاقوں اور شہروں میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے، مدنی انعامات پر عمل، مدنی قافلوں میں سفر کرنے اور انفرادی کوشش کے ذریعے دُوسرے مسلمانوں کو مدنی کاموں کی ترغیب دلانے، ذمہ داران اور والدین کی اطاعت اور حقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد کی ادائیگی کرنے کا بھرپور مدنی ذہن دِیا جاتا ہے، لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں سے اس اجتماعی اعتکاف میں شامل ہونے کی مدنی التجاء ہے۔

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی الاعتکاف، ۳/ ۴۲۶، حدیث: ۳۹۷۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

فِرِشتوں کی امامت:

حضرتِ سَیِّدُنا حَفْص بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے اِمامُ المُحدِّثین حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو زُرعَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کی وَفات کے بعد خَواب میں دیکھا کہ وہ پہلے آسمان پر فِرِشتوں کو نَماز پڑھا رہے ہیں۔ میں نے دَریافت کِیا: اے اَبُوزُرعَہ! آپ کو یہ اِعزاز واِکرام کیسے ملا ہے؟ اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: ''میں نے اپنے ہاتھ سے دس (10) لاکھ حَدیثیں لکھی ہیں اور مَیں ہر حدیث میں دُرودِ پاک پڑھا کرتا تھا اور نبیِ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جو مُسلمان ایک مرتبہ مُجھ پر دُرُود شریف بھیجتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رَحمتیں نازِل فرماتا ہے۔ (شرح الصدور، باب فی نبذمن اخبار من رأی الموتی۔۔۔ الخ، ص ۲۹۴)

قَبر میں خُوب کام آتی ہے
بیکسوں کی ہے یارِ غار دُرُود

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبَرانی ج۶ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ،اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَمضانُ الْمُبارَک کا مُقدَّس مہینہ جاری وساری ہے،اسی مہینے میں اَمِیْرُ الْمُؤْمنین حَضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ شَیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا یومِ شہادت بھی گزرا،اسی نسبت سے آج ہم ان کی ایک بہت ہی پیاری صفت **"عشقِ رسول"** کے مُتَعَلِّق کچھ مدنی پُھول سننے کی سعادت حاصل کریں گے، آیئے اولاً ایک حِکایت سُنتے ہیں:

حُسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سنا!

منقول ہے کہ ایک بار چند غیر مُسلِم اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اپنے صاحب (پیارے آقا عَلَیْہِ السَّلَام) کی صفات بیان کریں! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِرْشاد فرمایا: اے لوگو سُنو! میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ غارِ ثور میں ایسے تھا جیسے یہ میری دو(2) انگلیاں، جبکہ حِرا پہاڑ پر میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ چڑھا تو بھی میں نے ان کے بہت قریب تھا، اس قدر قُربت کے باوجود آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سراپائے اقدس کو بیان کرنا بہت دُشوار مُعاملہ ہے، ہاں علی بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس چلے جاؤ وہ بیان کر دیں گے۔ وہ لوگ اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ان سے عرض کی: اے ابوالحسن! اپنے چچا کے بیٹے (یعنی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے اَوصاف بیان کریں! تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِرْشاد فرمایا: رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ تو بہت زیادہ دراز قد تھے اور نہ ہی بالکل پست قد، بلکہ درمیانے قد سے کچھ بلند تھے، رنگ مبارک سفید تھا جس میں سرخی کی آمیزش بھی تھی، مبارک زلفیں بہت زیادہ گھنگھریالی نہ تھیں بلکہ کچھ خمدار تھیں جو کانوں تک ہوا کرتیں، کُشادہ پیشانی، سُرمگیں آنکھیں، چمکدار دانت، بُلند بینی، گردن خوب شفاف جیسے چاندی کی صراحی، جب چلتے تو مضبوطی سے قدم جماتے جیسے بلندی سے اُتر رہے ہوں، جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو کامل توجُّہ فرماتے، جب قیام فرماتے تو لوگوں سے بلند معلوم ہوتے اور جب بیٹھتے تب بھی سب میں نُمایاں ہوتے، جب کلام فرماتے تو لوگوں پر خاموشی چھا جاتی، جب خطبہ اِرْشاد فرماتے تو سامعین پر گِریہ طاری فرما دیتے، لوگوں پر سب سے زیادہ رحیم و مہربان، یتیموں کے لیے شفیق باپ کی مانند، بیواؤں کے لیے کریم و نرم دل، سب سے زیادہ بہادر، سب سے زیادہ سخی اور روشن چہرے والے تھے، عباء (جُبہ) زیبِ تن فرماتے، جَو کی روٹی تناوُل

فرماتے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تکیہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، چارپائی کیکر کی لکڑی کی تھی جو کھجور کے پتوں کی رسی سے بُنی ہوئی تھی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دو عمامے تھے ایک کا نام سحاب جبکہ دوسرے کو عُقاب کہا جاتا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اشیائے ضرورت میں تلوار ذُوالفَقَار، اُونٹنی عضباء، خچر دُلدُل، گدھا یعفور، گھوڑا بحر، بکری برکۃ، عصا ممشوق اور جھنڈا ''لِواءُ الحمد'' کے نام سے مَوسُوم تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُونٹ کو خود باندھتے اور اسے چارا ڈال دیا کرتے، کپڑوں کو پیوند لگالیا کرتے اور جُوتے کی اصلاح بھی خود ہی فرمالیا کرتے تھے۔ مکمل حُلیہ مُبارکہ بیان فرمانے کے بعد اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا مَولیٰ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: **لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ** میں نے حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے پہلے اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد آپ جیسا کوئی اور نہیں دیکھا۔ ایک روایت میں مکمل حُلیہ بیان فرمانے کے بعد حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے یوں فرمایا: **یَقُوْلُ نَاعِتُہٗ لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ** حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ہر مدح خواں بالآخر یہی کہتا ہے کہ آپ جیسا نہ کوئی پہلے تھا اور نہ ہی بعد میں ہوگا۔ (ازالۃ الخفا، ۴/۴۹۹، ملتقطاً و ترمذی: ۵/۳۶۴، حدیث: ۳۶۵۷ و: ۳۶۵۸) مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: حضرات صحابۂ کِرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مثل کیا دیکھتے خدا نے حُضُور (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کا مثل بنایا ہی نہیں۔ (مرآۃ المناجیح، باب اسماء النبی وصفاتہ، الفصل الثانی، ۸/۵۸، ملتقطاً)

حُسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سنا
کہتے ہیں اگلے زمانے والے
وہی دھوم ان کی ہے مَاشَاءَاللہ

مِٹ گئے آپ مٹانے والے

(حدائقِ بخشش:161)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تجھے یک نے یک بنایا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جب لوگوں نے اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اوصاف کے مُتَعَلِّق پوچھا تو اوّلاً انہوں نے تفصیل سے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُقدّس حُلیہ بیان فرمایا، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چند عاداتِ مُبارکہ بھی بَیان فرمائیں، پھروہ اشیا جنہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استعمال فرما کر شرف بخشا ان کا تذکرہ کرنے کے ساتھ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے ان کے نام بھی بتائے، لوگوں کے سوال کا جواب یہاں پر ختم ہوچکا تھا، لیکن اَمِیرُ المؤمنین حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اپنی والہانہ مَحبَّت، اُلفت اور عشق کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے خدّوخال (شکل و صورت)، حُسن و جَمال اور عادات وخِصال میں بے مثل و بے مثال ہیں، "**لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ**" ان جیسا نہ تو پہلے دیکھا اور نہ ہی بعد میں دیکھا۔

امامِ عشق و محبت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

لَمْ یَاتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مِثْلِ تو نہ شُد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سَر سو ہے تجھ کو شہِ دوسَرا جانا

(حدائقِ بخشش:43)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ہمارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مثل کوئی نہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام مخلوق میں مُنْفرِد اور مُمتاز ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ساری مخلوق میں سب سے افضل و اعلیٰ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی ذاتِ طَیِّبہ ہے۔ قرآنِ پاک اوراحادیثِ طَیِّبہ میں کئی مقامات پراس بات کی تصریح فرمائی گئی ہے، چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں اِرْشاد فرماتا ہے ﴿وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ (پ۱۷، الانبیآء: ۱۰۷) ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے ﴿ سرکارِ اعلیٰ حضرت، مجدّدِ دین وملّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس آیتِ مبارکہ کے تحت جو اِرْشاد فرمایاہے اس کا خلاصہ یہ ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا ہر شے کو عالَم کہتے ہیں، جس میں انبیاء اور ملائکہ بھی داخل ہیں تو یقیناً حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان سب پر بھی رحمت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ٹھہرے اور وہ سب حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جناب سے ہی فیض یاب اور بہرہ مند ہوئے۔ (فتاویٰ رضویہ: ۱۴۱/۳۰ ملخصاً) امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُقدَّسہ کے تحت فرماتے ہیں: جب حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام تمام عالَم کے لیے رحمت ہیں تو یہ بات بھی لازمی ہے کہ تمام عالَم سے افضل بھی ہوں، جبھی ان کے لیے رحمت قرار پائیں گے (التفسیر الکبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ ۲۵۳، ۵۲۱/۲)

حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اِرْشاد فرماتے ہیں: ''**اِنَّ اللّٰہَ** تَعَالٰی **فَضَّلَ مُحَمَّدًا** (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) **عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَعَلٰی اَھْلِ السَّمَاءِ**'' یعنی بے شک اللہ تعالٰی نے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام انبیاء و ملائکہ سے افضل کیا ہے۔(سنن الدارمی، باب ما اعطی النبی...، ۳۸/۱، الحدیث: ۴۶) خود فِرشتوں کے سردار، حضرتِ سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام عرض کرتے ہیں: **قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ**

مَغَارِبِہَا فَلَمْ اَجِدْ رَجُلاً اَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ۔ یعنی میں نے زمین کے مَشارِق و مَغارِب چھان ڈالے مگر محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے افضل کسی کو نہ پایا۔ (المعجم الاوسط، ۳۷۳/۴، حدیث: ۶۲۸۵)

اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سرکارِ اعلیٰ حضرت، شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

یہی بولے سِدرہ والے چمنِ جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

(حدائقِ بخشش: 363)

شعر کی وضاحت: حضرتِ جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام پکار اُٹھے کہ میں نے سارا جہاں چھان ڈالا، مگر حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام جیسا مقام و مرتبہ کسی کا نہیں دیکھا، وجہ اس کی یہ ہے کہ اللہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یکتا اور بے مثل بنایا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام اور عشقِ رسول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عشق و مَحبَّت میں سَرشار تھے، یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت میں اپنا گھر بار، مال و اسباب، عزیز و اَقربا اور رشتے ناطے سب قربان کر دیئے، یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کو ہمیشہ

اپنی مرضی پر ترجیح دی، یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے خُونِ جگر سے شجرِ اسلام کی آبیاری کی اور ساری دُنیا میں اسلام کا پرچم لہرادیا۔

مولیٰ علی کا عشقِ رسول:

انہی خُوش نصیبوں میں سے ایک اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بھی ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا زاد بھائی تھے، سیدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیرِ کفالت ہی آپ کا بچپن اور لڑکپن گُزرا، اسی لیے مَولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کردار اور عادت واَطوار سے بے پناہ مُتاثر ہو کر پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے والہانہ عقیدت و مَحبّت رکھتے تھے اور آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ہر بات کو دل وجان سے قبول کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اِسلام کی دعوت دی تو مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے قبول کرلی اور بچپن ہی سے سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مَعیَّت (ہمراہی) میں نماز پڑھنا شروع کردی اور یوں اسلام قبول کرنے والے اوّلین اَفراد میں ان کا شُمار ہونے لگا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد حضرتِ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے رشتۂ مَحبّت مزید گہرا ہوگیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ عشق و مَحبّت کے ہر تقاضے کو بحُسن وخوبی پورا کرتے رہے، اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے والہانہ عشق ومحبت اور وارفتگی کے کئی واقعات ملتے ہیں۔

صاحبِ لُطف و عَطا مَولیٰ علی مُشْکِل کُشا
ہیں شہیدِ باوفا مَولیٰ علی مُشْکِل کُشا

پیکرِ خوفِ خدا اے عاشقِ خَیرُ الوریٰ
تم سے راضی کِبریا مَولیٰ علی مُشکِل کُشا

(وسائلِ بخشش:321)

محبوب کی بھوک مٹانے کا جذبہ:

ایک مرتبہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کھانے کا اِنتظام کرنے کیلئے حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ایک غیر مسلم کے باغ میں گئے اور کُنویں سے پانی کے سترہ(17)ڈول نکالے ہرڈول کے بدلے میں ایک کھجور طے ہوئی تھی۔اس غیر مسلم نے اپنی تمام قسم کی کھجوریں حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے رکھ دیں کہ جو کھجوریں چاہیں لے لیں، آپ نے سترہ(17) عدد عَجْوہ کھجوریں لے لیں اور جاکر پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کر دیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اے ابُوالحسن !یہ کھجوریں تمہیں کہاں سے مِلیں ؟آپ نے عَرض کی : یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم !مجھے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سخت فاقہ کی خبر ملی تو میں کام کی تلاش میں نکل گیا تاکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے کھانے کی کوئی چیز حاصل کرسکوں۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیاتم نے یہ سب کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول کی مَحَبَّت کی وجہ سے کیاہے ؟عرض کی ”جی ہاں“ یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!توپیارے آقا، عالم کے دِلرُبا، محبوبِ مشکل کُشا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:جو بندہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کرتا ہے فقر وفاقہ اس کی طرف اتنی تیزی سے آتا ہے جتنی تیزی سے پانی کا سیلاب نچلے جانب گرتا ہے لہٰذا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے

محبَّت کرے اسے چاہیے کہ (فقر وفاقہ کیلئے صبر کی صورت میں)ڈھال تیار رکھے۔

(سنن الکبری للبیہقی، کتاب الاجارۃ، باب جواز الاجارۃ، ۶/۱۹۷، الحدیث: ۱۱۶۴۹)

لگاؤ سینے میں آگ ایسی قَرار پائے نہ دِل کبھی بھی
رُلائے دِن رات تیری اُلفت نبیِّ رَحمت شَفیعِ اُمّت
میں نام پر تیرے واری جاؤں میں عِشق میں تیرے سَر کٹاؤں
دو ایسا جَذبہ دو ایسی ہِمّت نبیِّ رَحمت شَفیعِ اُمّت
قلیل روزی پہ دو قَناعت فُضُول گوئی سے دیدو نفرت
دُرُود پڑھتا رہوں بکثرت نبیِّ رَحمت شَفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش: 207،208)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غریب فائدے میں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ عشقِ رسول کے پیشِ نظر حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو ہرگز یہ منظور نہ تھا کہ ان کے ہوتے ہوئے سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کوئی تکلیف پہنچے، وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبَّت کرنے والوں کو رِزق کی تنگی اور مال و دولت کی کمی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ عُموماً ہمارے ہاں غُربت کو بہت بڑی آفت اور باعثِ ذِلّت سمجھا جاتا ہے جبکہ حقیقتاً غُربت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت، نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چاہت، بہُت سے فضائل اور بے شمار فوائد کا پیش خیمہ

ہے، غریبوں مسکینوں کے آخِرت میں مزے ہوں گے کہ مالی عبادات جیسے زکوٰۃ، فِطرَہ، حج وغیرہ کے مُتعلّق پوچھ گچھ سے اَمن میں ہوں گے کیونکہ یہ اَحکام مال دار وصاحبِ اِستِطاعت مسلمانوں کے لئے ہیں۔ بروزِ محشر جبکہ مال دار بار گاہِ رَبِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ میں اپنے مال کے مُتَعَلِّق حساب کتاب دینے میں مشغول ہوں گے، اِدھر نادار مُسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ومَشِیَّت سے داخِلِ جنّت ہو رہے ہوں گے اور یوں جنّت میں فقیروں، غریبوں کا داخِلہ امیروں سے پہلے ہوگا جیسا کہ نبیِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ''مُسَلمان فقراء اَغنیاء سے آدھا دن پہلے جنّت میں داخِل ہوجائیں گے اور وہ (آدھا دن) 500سال (کے برابر) ہوگا۔'' (ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء ان فقراء المھاجرین ا لخ، ۴/۱۵۸، حدیث: ۲۳۶۱، ازغریب فائدے میں ھے، ص ۶)

''غریب فائدے میں ہے'' کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غربت کے فوائد سے مُتَعَلِّق ابھی ہم نے جو سُنا یہ مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے **''غَریب فائدے میں ہے''** سے لیا گیا ہے۔ کیا غربت باعثِ رحمت ہے یا بہت بڑی زحمت؟ یہ دنیا کی پریشانیاں بڑھانے کا باعث ہے یا آخرت کی پریشانیاں کم کرانے کا سبب؟ ہمارے اَسلاف غربت میں رہنا پسند کرتے یا مال و دولت کی کثرت کے دلدادہ تھے؟ یہ تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے آج ہی اس رسالے کو ہدیۃً طلب فرما کر خود بھی مطالعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کے مطالعے کی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اتباعِ رسول کا مُقدّس جذبہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم حَضْرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے عشقِ رسول کے مُتَعَلِّق سُن رہے ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پُوری زندگی عشقِ رسول کے ایمان افروز واقعات سے سجی ہوئی ہے۔ ہجرت کی رات آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی تھے جنہیں رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تشریف لے جانے کے بعد بسترِ رسول پر لیٹنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ذرا سوچئے کہ کوئی اپنے گھر میں رات کے وَقْت آرام کررہا ہو اور اسے یہ خبر مل جائے کہ باہر دُشمن اس کی جان کے درپے ہیں تو اس کی نیند اُڑ جائے گی اس کا چین وسُکون غارت ہو جائے گا اگرچہ وہ یہ جانتا ہو کہ باہر سیکیورٹی کا اعلیٰ نظام مَوْجُود ہے مگر پھر بھی وہ مطمئن نہیں ہو پائے گا، صرف یہی نہیں بلکہ گھر میں مَوْجُود دیگر اَفْراد بھی بے چین اور خوف زدہ ہو جائیں گے، لیکن قُربان جائیے حضرتِ مَولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی بے مثال ہمت و کامل جذبۂ مَحَبَّت پر کہ یہ جاننے کے باوُجُود کہ باہر دُشمن گھات لگائے بیٹھے ہیں، کسی بھی وَقْت حملہ ہو سکتا ہے اور اپنے مَطْلُوبہ شَخْص کو نہ پا کر غُصے اور جھنجھلاہٹ میں دُشمن کوئی بھی کاروائی کر سکتا ہے۔

حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سب باتوں کی ذرا بھی پروانہ کی اور جیسے ہی نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بُلا کر فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کا حکم ہو چکا ہے لہٰذا میں آج مدینے روانہ ہو جاؤں گا، تم میرے بستر پر میری سبز رنگ کی چادر اوڑھ کر سو جاؤ! قریش کی ساری امانتیں جو میرے پاس رکھی ہوئی ہیں ان کے مالکوں کو سپرد کرکے تم بھی مدینے چلے آنا۔ چنانچہ حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے لوگوں کی امانتیں اُن کے مالکوں کو سونپنا شُروع کیں اور مکّے میں تین (3) دن رہے، پھر امانتیں اَدا کرنے کے بعد مدینے کی طرف چل دیئے۔ یہاں تک کہ قُبا شریف پہنچ گئے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ کلثوم بن ہِدْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مکان میں تشریف فرما تھے یہ بھی وہیں ٹھہر گئے۔ (اسد الغابۃ، علی بن ابی طالب، ھجرتہ، ۴/ ۱۰۴ ملخصاً و الریاض

النضرة، علی بن ابی طالب، الفصل الخامس فی ھجرته، ۲/۱۱۳، الجزء الثالث)

بھیک لینے کے لئے دربار میں منگتا ترا
لے کے کشکول آگیا مولیٰ علی مُشکِل کُشا
ایک ذرّہ اپنی اُلفت کا عِنایت کر مجھے
اپنا دیوانہ بَنا مولیٰ علی مشکل کشا

(وسائل بخشش، ص:۵۲۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے مَعلُوم ہوا کہ مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بے پناہ مَحَبَّت فرماتے، عشقِ رسول کی چاشنی ان کی رَگ وجاں میں اس قدر سرایت کرچکی تھی کہ انہیں مَحْبُوب آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑھ کر کچھ بھی عزیز نہ تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنی جان ومال، ماں باپ اور اولاد سے بڑھ کر سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت تھی، خود اِرْشاد فرماتے ہیں: **کَانَ وَاللّٰہِ اَحَبَّ اِلَیْنَا مِنْ اَمْوَالِنَا وَاَوْلَادِنَا وَاٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ عَلَی الظَّمَاءِ** کہ خدا کی قسم! حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہمارے مال، ہماری اولاد، ہمارے باپ، ہماری ماں اور سخت پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر ہمارے نزدیک محبوب ہیں۔ (الشفاء، القسم الثانی، الباب الثانی، فصل فیما روی عن السلف...، الجزء الثانی، ص ۲۲) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کمال عشقِ رسول کا اندازہ صلح حدیبیہ کے اس واقعے سے بھی ہوتا ہے کہ جب نبیِّ اکرم، رحمتِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُعاہدہ لکھنے کے لیے حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو حکم فرمایا، معاہدے کی شرائط لکھوانے کے بعد آپ عَلَیْہِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا لکھو **ھٰذَا مَا قَاضٰی عَلَیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ** یعنی یہ وہ شرائط ہیں جن پر قُریش کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صُلح کا فیصلہ کیا۔ یہ سن کر مشرکین میں سے ایک شَخْص سُہَیْل بن عَمْرو بولا: اگر ہم آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول مانتے تو بَیْتُ اللہ سے نہ روکتے اور نہ ہی جنگ کرتے لہٰذا "**مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ**" کے بجائے "محمد بن عبد اللہ" لکھئے تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بھی ہوں اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ بھی ہوں۔ پھر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو فرمایا: کہ (لفظِ) "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ" مٹا دو اور اس جگہ "محمد بن عبد اللہ" لکھ دو۔ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرْض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! میں آپ کا نامِ نامی اسمِ گرامی ہرگز نہیں مٹا سکتا، تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ معاہدہ لیا اور خود اس پر (لفظِ رَسُوْلُ اللہ مٹا کر) محمد بن عبدُ اللہ تحریر فرمادیا۔ (صحیح البخاری، کتاب الصُّلح، باب کیف یکتب ھذا ما صالح۔۔الخ، ج۲/۲۱۲، الحدیث: ۲۵۹۹ مُلْتَقَطاً (سیرت ابن ھشام، ص ۴۳۲)

میں گُناہوں کا مریض اور آپ ہیں میرے طَبیب
دیجئے مجھ کو شِفا مولیٰ علی مُشْکِل کُشا
دِل سے دُنیا کی مَحبَّت دُور کر کے یاعلی!
دیدو عشقِ مُصْطَفٰے مولیٰ علی مُشْکِل کُشا

(وسائلِ بخشش، ص:522، 523)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حَضْرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کس قدر پیار و مَحبَّت کرتے تھے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اسمِ گرامی مٹانا

بھی آپ کو پسند نہیں تھا، حکیمُ الامت، مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (حضرتِ مولیٰ) علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے ہاتھ سے لفظِ رسول اللہ پر قلم نہ چلا، یہ حکم سے سرتابی نہیں بلکہ انتہائی جوشِ ایمانی اور جذبۂ عشقِ رَسُولُ اللہ ہے۔ (مرآۃ المناجیح، صلح کا بیان، الفصل الثالث، ج۵/ ۲۲۳، بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک سچا عاشق اپنے مَحْبُوب کے ہر ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے بلکہ محبوب سے صادر ہونے والے ہر عمل کو اپنانا باعثِ سَعادت سمجھتا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نمازِ فجر کے لیے نکلا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سوتے ہوئے جس شَخْص پر بھی گزرتے اسے نماز کے لیے آواز دیتے یا پاؤں مبارک سے ہِلاتے۔ (ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب الاضطجاع بعدھا، ۲/ ۳۳، حدیث: ۱۲۶۴) چونکہ حَضْرتِ سَیِّدُنا مَولیٰ علی شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سچے عاشقِ رسول تھے اس لیے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس اَدا پر بھی عمل فرمایا اور اسی حالت میں اپنی جان جانِ آفریں کے سِپُرد کر دی۔

منقول ہے کہ جب مؤذن نے آکر اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو وقتِ نماز کی اطلاع دی، تو آپ نمازِ فجر کے لیے گھر سے چلے، راستے بھر لوگوں کو نماز کے لیے آواز لگا کر جگاتے جاتے تھے کہ اچانک اِبْنِ مُلْجَم بدبخت نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر حملہ کرتے ہوئے تلوار کا وار کِیا جس سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شدید زخمی ہوئے اور بعد میں جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ (تاریخ الخلفاء، علی بن ابی طالب، فصل فی مبایعۃ علی بالخلافۃ۔۔الخ، ص ۱۳۹، ماخوذاً)

بعدِ خُلَفائے ثَلاثہ سَب صَحابہ سے بڑا
آپ کو رُتبہ مِلا مَولیٰ علی مُشْکِل کُشا
کیوں پھروں دَر دَر بھلا خَیرات لینے کے لیے

میں فقط منگتا تِرا مَولیٰ علی مُشکِل کُشا

(وسائلِ بخشش، ص:522، 524)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشقِ رسول کے تقاضے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہر مُسلمان پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عشق و مَحبَّت کا دعویدار ہے، لیکن یہ دَعویٰ اسی صورت میں سچا مانا جاسکتا ہے جب کہ عشقِ رسول کے تقاضوں پر عمل بھی کِیا جائے، لہٰذا ہمیں دَعویٔ عشقِ رسول کرنے کے ساتھ یہ بھی غور کرنا چاہیے کہ کیا ہم عشقِ رسول کے تقاضوں پر بھی کاربند ہیں یا ہمارا عشق فقط دعوے تک ہی محدود ہے؟ عشقِ رسول کن باتوں کا تقاضا کرتا ہے آیئے ان میں سے چند مدنی پھول سنتے ہیں:

اطاعت و اتّباع

عشق و مَحبَّت کا اوّلین تقاضا مَحبُوب کی اطاعت واِتّباع ہے، لہٰذا ہر اُمّتی پر لازم ہے کہ مَحبُوبِ دوجہان، سَروَرِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس بات کا حکم اِرشاد فرمایا اس پر عمل پیرا ہو اور اس کی ذرّہ بھر مخالفت کا تصوّر بھی ذہن میں نہ لائے، اِتّباعِ رسول کا تقاضا ہے کہ ہر مُسلمان پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سُنّتوں پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کرے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ موجودہ دور میں شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذات میں بھی اتباعِ رسول اور احیائے سُنّت کا عظیم جذبہ اپنی مثال آپ ہے، اِتباعِ سُنّت کے سانچے میں ڈھلی ہوئی آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نورانی شخصیت کو دیکھ کر بے شمار اَفراد متاثر ہوئے اور سر پر عمامے کا تاج، چہرے پر داڑھی اور بدن پہ سُنّتوں بھرا لباس سجا

کر نہ صرف عاشقانِ رسول کی صَف میں شامل ہو گئے بلکہ نماز، روزے اور شرعی احکامات کے پابند بھی ہو گئے۔ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "تعارفِ امیرِ اہلسنت" کے صفحہ 38 پر ہے: آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِتباعِ سُنّت کی نیت سے کبھی فرش پر لیٹتے ہیں تو کبھی چٹائی پر۔ آپ نے سونے کے لیے نہ تو اپنے گھر میں کوئی گدیلا رکھا ہے نہ ہی پلنگ، اَلْغَرَض! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے شب و روز کے معمولات میں اتباعِ رسول ہی کی جھلک نظر آتی ہے جو کہ یقیناً پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے والہانہ عشق و مَحَبَّت کی دلیل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صدقے ہمیں بھی اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایسی ہی سچی محبت اور ان کی کامل اطاعت نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مُطِیع اپنا مُجھ کو بنا یاالٰہی! سَدا سُنّتوں پر چلا یاالٰہی!
میں عِشقِ نبی میں رہوں گم ہمیشہ تُو دیوانہ ایسا بنا یاالٰہی!
تُو انگریزی فیشن سے ہر دم بچا کر مجھے سُنّتوں پر چلا یاالٰہی!
تجھے واسِطہ سَیِّدہ آمِنہ کا بنا عاشقِ مُصطَفٰے یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش:100، 101)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعظیم و تکریم:

عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حد درجہ تعظیم و تکریم کی جائے، جو شخص کسی سے مَحَبَّت کرتا ہے وہ خود بھی اس کی تعظیم کرتا ہے اور دوسروں سے بھی اسی بات کی توقع رکھتا ہے، حتّٰی کہ اگر کوئی شخص اس کے محبوب کی ذراسی توہین کر بیٹھے تو وہ آپے سے باہر ہو جاتا ہے

۔یہ تو عام محبوب کی بات ہے جبکہ سَرْوَرِعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو کائنات کے ساتھ ساتھ خود خالقِ کائنات کے بھی مَحْبُوب ہیں خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی تعظیم و توقیر کرنے کا حکم اِرْشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرْشاد فرماتا ہے:

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ (پ۲۶، الفتح: ۹) تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو

کثرتِ ذِکر:

عشق و مَحبَّت کے تقاضوں میں سے یہ بھی ہے کہ بندہ جس سے عشق و محبت کا دَعْویٰ کرتا ہے تو کثرت کے ساتھ اس کا ذکر بھی کرتا ہے کیونکہ عاشقِ صادق کو اپنے مَحْبُوب کے ذِکْر سے لذّت ملتی ہے۔ چونکہ ہمارے عشق و مَحبَّت کا مرکز سَرْوَرِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کی ذاتِ مُبارکہ ہے اس لئے ہمیں کثرت سے اُن کا ذکر کرنا چاہئے۔ ذکرِ رسول وہ بابرکت وظیفہ ہے جس میں عُشّاق کے دلوں کی تسکین بھی ہے، اظہارِ مَحبّت بھی ہے اور نیکیوں کا خزانہ بھی۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ محبوبِ دوجہاں، سرورِ کون و مکاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کی ذاتِ طَیِّبہ پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام پڑھا جائے۔ اگر مدنی انعامات پر عمل کرنا نصیب ہو جائے تو روزانہ کم از کم 313 بار دُرودِ پاک پڑھنے کی سعادت نصیب ہو سکتی ہے، **مدنی انعام نمبر 5 ہے:** کیا آج آپ نے اپنے شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوْراد اور کم اَزْکم 313 بار درود شریف پڑھ لیے ہیں؟

نہ غرض کسی سے نہ واسطہ، مجھے کام اپنے ہی کام سے
تیرے ذکر سے تری فکر سے تیری یاد سے تیرے نام سے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دوستوں سے دوستی، دشمنوں سے دشمنی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عشق کے تقاضوں میں سے ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ جس طرح ایک سچے عاشق کو اپنے مَحْبُوب سے نسبت رکھنے والی ہر شے سے محبت ہوتی ہے، اپنے مَحْبُوب کے دوستوں اور اس کے عزیزوں سے عقیدت ہوتی ہے اسی طرح اس کے دشمنوں سے عداوت رکھنا، ان سے قطع تعلق کرنا بھی عشق کا تقاضا ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص کسی سے سچی محبت کا دَعْویٰ بھی کرتا ہو اور اس کے دشمنوں کو دوست بھی رکھتا ہو۔

صَدْرُ الْاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مومنین سے یہ ہو ہی نہیں سکتا اور ان کی یہ شان ہی نہیں اور ایمان اس کو گوارا ہی نہیں کرتا کہ خدا اور رسول کے دشمن سے دوستی کریں۔ (خزائن العرفان، پ۲۸، المجادلۃ، تحت الآیۃ:۲۲) یاد رہے! عاشقانِ رسول کیلئے صرف یہی بات کافی نہیں کہ رسولِ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے دشمنوں کو دشمن جانیں بلکہ ان سے دشمنی کے ساتھ ساتھ ان کی تہذیب اور رسم و رواج سے بھی کنارہ کشی اختیار کرنا لازمی ہے۔ مگر افسوس! آج کل کے مسلمانوں کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنے محبوب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے دشمنوں کے طور طریقوں پر عمل کرنا **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ باعِثِ فخر سمجھتے ہیں۔ افسوس! کہ ہم دن بہ دن مغربی تہذیب اور ان کے طرزِ معاشرت کے متوالے بنتے جارہے ہیں۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج عورتوں نے حیا کی چادر اُتار پھینکی ہے، نوجوانانِ اسلام کی نگاہوں سے حیا رُخصت ہونے لگی ہے، اپنے آپ کو غلامانِ مصطفےٰ کہلانے والے سیرتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم اپنانے کے بجائے دُشمنانِ مصطفےٰ کے طور طریقوں پر عمل پیرا نظر آتے ہیں۔

دُور سُنّت سے مُسلمان ہوئے جاتے ہیں آہ! فیشن کی ہے یَلغار رسولِ عربی!
سُنّتوں کا ہو عَطا دَرْد مُسلمانوں کو دُور فیشن کی ہو بھرمار رسولِ عربی!
میرا سینہ تِری سُنّت کا مدینہ بن جائے سُنّتوں کا کروں پرچار رسولِ عربی!

(وسائلِ بخشش:375)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی بھی وَقْت ہے سنبھل جانا چاہئے اور ہوش میں آکر گفتار کے نہیں بلکہ کردار کے غازی بن جانا چاہئے ، غیروں کی مَحبَّت دل سے مٹائیے اور اُس ذات کی حقیقی مَحبّت دل میں بسائیے جس کے نور نے دنیا کے اندھیروں میں اُجالا کر دیا، سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے لو لگاکر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کے ہو جایئے۔

مجھے اپنی رحمت سے تُو اپنا ہی کر لے
سِوا تیرے سب سے کنارا کروں میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یکطرفہ مَحبَّت کرنے والے تو بہت ملتے ہیں جو ہر وقت اپنے مَحْبُوب سے عشق و محبت کا دم بھرتے دکھائی دیتے ہیں لیکن کمال تب ہے جب مَحْبُوب بھی اپنے مُحِب سے مَحبَّت کا اقرار کرتا ہو۔ حَضْرتِ سَیِّدُنا مولی علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم وہ خوش نصیب شخص ہیں کہ جن کے دعویٰ عشقِ رسول پر خود پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُہرِ تصدیق بھی ثبت (نقش) فرمائی اور ان سے خود اپنے والہانہ تعلق کا بھی اظہار فرمایا۔ چنانچہ

مَحبَّت کی گواہی

غزوۂ خیبر کے موقع پر سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: **لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلًا** یعنی کل میں اس آدمی کو جھنڈا دوں گا **یُحِبُّہُ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ وَیُحِبُّ اللہَ وَرَسُوْلَہٗ** جس سے اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کا رسول مَحَبَّت کرتے ہیں اور وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول سے مَحَبَّت کرتا ہے۔ پھر اگلے دن آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرتِ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جھنڈا عطا فرمایا۔

(بخاری، کتاب فضائل اصحابِ النبی، باب مناقب علی ابن ابی طالب، ۲/۵۳۵، حدیث: ۳۷۰۲ ملخصاً)

میں تو کہا ہی چاہوں کہ بندہ ہوں شاہ کا
پَر لُطف جب ہے کہدیں اگر وہ جناب ''ہُوں''
(حدائقِ بخشش:92)

شعر کی وضاحت! میں کیا اور میری حقیقت کیا ہے، ہر وَقْت خود کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا غلام سمجھتا ہوں اور کہتا پھرتا ہوں، لیکن اصل مزہ تو جب ہے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خود فرمائیں کہ ہاں تُو ہمارا غُلام ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃ المدینہ (للبنین) یعنی اسلامی بھائیوں اور جامعۃ المدینہ (للبنات) یعنی اسلامی بہنوں کے جامعۃ المدینہ میں داخلے جاری ہیں اور 10 شوال المکرم 1437ھ، (متوقع 16 جولائی 2016ء) تک داخلے جاری رہیں گے۔ آپ بھی اپنے بچوں کی بہتر تربیت کروانے، انہیں نماز روزے کا عادی بنانے، فرائض و واجبات، حلال و حرام، خرید و فروخت اور حُقُوقُ الْعِباد، وغیرہ کے شرعی اَحکامات سکھانے کیلئے جامعۃُ المدینہ میں داخل کروایئے تاکہ آپ کے بچے عِلْمِ دِیْن سیکھ کر

دوسروں کو سکھائیں اورآپ کی اُخروی نجات کا سامان بن سکے۔ عِلمِ دِین کے فضائل کی تو کیا بات ہے! صَدرُالشَّریعہ حضرتِ علّامہ مولانامفتی محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ اِرْشاد فرماتے ہیں: علم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو، ساری دنیا ہی جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے اس کا حاصل کرنا بلندی کی علامت ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے اور اسی سے دنیا و آخرت بہتر ہو جاتی ہے۔ (اس سے) وہ علم مُراد ہے جو قرآن و حدیث سے حاصل ہو کہ یہی وہ علم ہے جس سے دنیا و آخرت دونوں سنورتی ہیں اور یہی علم ذریعۂ نجات ہے اور اسی کی قرآن و حدیث میں تعریفیں آئی ہیں اور اسی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

(بہارِ شریعت،۳/۶۱۸، ملخصًا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعاتُ المدینہ میں طلبہ کو نُورِ علم سے مُنوَّر کرنے کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی ترغیب بھی دلائی جاتی ہے اس کے علاوہ جامعاتُ المدینہ کے طلبہ جدول کے مطابق راہِ خدا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے مُسافر بنتے ہیں بلکہ بعض خوش نصیب تو12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت بھی پاتے ہیں، شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ 92 مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے درجے کی ذیلی مشاورت کے ذمہ دار کو جمع کرواتے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروایئے نیز اپنے بھائیوں، دوستوں، عزیزوں اور دیگر رشتہ داروں پر انفرادی کوشش کیجئے اور انہیں اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروانے کا ذہن دیجئے۔ اس سے جہاں چہار جانب علم کی روشنی پھیلے گی اور جہالت کے اندھیرے چھٹیں گے وہیں آپ کے لیے بھی صدقۂ جاریہ کا سلسلہ ہو جائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کتاب سے جَلد نَجات پانے والا شَخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔[1]

آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل

---

1 … فردوس الاخبار، باب الیاء، ۲/۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج شبِ قدر (یعنی لَیْلَۃُ الْقَدْر) ہے، بھلائیوں والی رات ہے، رحمتوں والی رات ہے، دُعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، بخشش کی رات ہے، لَیْلَۃُ الْقَدْر اِنتہائی بَرَکت والی رات ہے، اِس کو **لَیْلَۃُ الْقَدْر** اس لئے کہتے ہیں کہ اِس میں سال بھر کے اَحکام نافِذ کئے جاتے ہیں۔ یعنی فِرِشتے رَجسٹروں میں آئندہ سال ہونے والے مُعامَلات لکھتے ہیں۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: "اِس شب کو لَیْلَۃُ الْقَدْر چند وُجوہ سے کہتے ہیں۔

---

1 . . . معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

﴿1﴾اس میں سالِ آئندہ کے اُمور مقرّر کر کے ملائکہ کے سپُرد کردیے جاتے ہیں۔ قَدْر بمعنیٰ تقدیر یا قَدَر بمعنیٰ عزّت یعنی عزّت والی رات، اس لیے اس شب کو شبِ قدر کہتے ہیں ﴿2﴾ اس میں قَدْر والا قرآنِ پاک نازِل ہوا، اس لیے اس شب کو شبِ قدر کہتے ہیں﴿3﴾ جو عِبادت اس میں کی جاوے اُس کی قدر ہے، اس لیے اس شب کو شبِ قدر کہتے ہیں ﴿4﴾قَدَر بمعنیٰ تنگی یعنی ملائکہ اِس رات میں اِس قَدَر آتے ہیں کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ ان وُجُوہ سے بھی اسے شبِ قَدَر یعنی قدر والی رات کہتے ہیں"۔(مواعظِ نعیمیہ، ص62)

بخاری شریف کی حدیث میں ہے، "جس نے اِس رات میں ایمان اور اِخلاص کے ساتھ قِیام کیا تو اِس کے عمر بھر کے گُزشتہ گُناہ مُعاف کردیے جائیں گے۔ (صحیح بُخاری، ج۱،ص 660، حدیث 2014)

بد نصیب عابد کی حکایت

آیئے! ایک عبرت ناک حکایت انتہائی توجہ کے ساتھ سُنیے چنانچہ:

حضرت سیّدُنا منصور بن عمّار رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک نہایت عبادت گزار، پابندِ تَہَجُّد اور گِریَہ وزاری کرنے والا شخص میرا بہت عقیدت مند اور میرے دُکھ سُکھ کا ساتھی تھا۔ پھر میں نے اُسے کافی دن تک نہ پایا۔ مجھے بتایا گیا کہ وہ بیمار ہے۔ میں اُس کے گھر گیا اور اجازت لے کر جیسے ہی اندر داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اُس کا چہرہ سیاہ، آنکھیں نیلی اور ہونٹ موٹے ہو چکے ہیں۔ میں نے ڈرتے ڈرتے اُس سے کہا: اے میرے بھائی! کلمے کی کثرت کر! اس نے آنکھیں کھولیں اور بمشکل میری طرف دیکھا، پھر اُس پر غشی طاری ہو گئی، (دوسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا) تیسری مرتبہ میں نے اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ اگر تُو نے نہ پڑھا تو نہ میں تجھے غسل دوں گا، نہ کفن پہناؤں گا اور نہ ہی تیری نمازِ

جنازہ پڑھوں گا۔ یہ سن کر اُس نے آنکھیں کھولیں اور کہا: اے میرے بھائی منصور! اس کلِمۂ طیبہ اور میرے درمیان رُکاوٹ کھڑی کر دی گئی ہے۔ میں نے کہا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم کہاں گئیں تیری وہ نمازیں، وہ روزے اور راتوں کا قیام؟ اُس نے کہا: میرے وہ اعمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے نہیں تھے بلکہ میں اِس لئے عبادت کِیا کرتا تھا تاکہ لوگ مجھے نمازی، روزے دار اور تَہَجُّد گزار کہیں۔ جب میں تنہائی میں ہوتا تو دروازے بند کر دیتا، پردے ڈال دیتا، شراب پیتا اور نافرمانیوں سے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا مقابلہ کرتا۔ ایک عرصے تک گُناہوں کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ پھر میں ایسا شدید بیمار ہوا کہ بچنے کی اُمّید نہ رہی، میں نے قرآنِ پاک منگوا کر پڑھنا شُروع کِیا جب سورۂ یٰس تک پہنچا تو قُرآن کریم کو بلند کرکے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس قرآنِ کریم کے صَدْقے مجھے شِفا عطا فرما، میں آئندہ گُناہ نہیں کروں گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری دُعا قُبُول کی اور میں صحتیاب ہو گیا۔ پھر شیطان لعین نے مجھے میرے رَبّ کریم عَزَّوَجَلَّ سے کِیا ہوا وعدہ بُھلا دِیا اور میں پھر عرصۂ دراز تک گُناہوں میں مشغول رہا۔ پھر مجھ پر شدید بیماری مُسَلَّط کر دی گئی۔ جب موت کے سائے گہرے ہونے لگے تو میں نے پھر قرآنِ کریم کا واسطہ دے کر مُعافی و صِحّت کی بھیک مانگی، میرے کریم پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے مجھے پھر شِفا عطا فرما دی۔ لیکن میں پھر نفسانی خواہشات اور نافرمانیوں میں پڑ گیا۔ میں نے پھر قرآن پاک منگوایا اور پڑھنے لگا تو ایک حرف بھی نہ پڑھ سکا۔ اب میں سمجھ گیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر سخت ناراض ہے، میں نے قرآنِ کریم ہاتھ میں اُٹھا کر عرض کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس مُصْحَف شَریف کی عظمت کے صَدْقے میں مجھے اِس بیماری سے شِفا عطا فرما۔ تو میں نے ہاتفِ غیبی کی یہ آواز سنی "جب تجھ پر بیماری آتی ہے تو توبہ کرلیتا ہے، جب تندُرُست ہوجاتا ہے تو پھر گُناہ کرنے لگتا ہے۔ شِدّتِ مرض میں تو روتا ہے اور قوّت ملنے کے بعد پھر نافرمانیوں میں مُبتلا ہو جاتا ہے۔ کتنی ہی

مصیبتوں اور آزمائشوں میں تُو مُبتلا ہوا مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے اُن سب سے نجات عطا فرمائی۔ اُس کے منع کرنے اور روکنے کے باوُجود تُو گناہوں میں ڈُوبا رہا اور عرصۂ دراز تک اُس سے غافل رہا۔ کیا تجھے مَوت کا خوف نہ تھا؟ تُو عقل اور سمجھ رکھنے کے باوُجود گُناہوں پر ڈَٹا رہا اور اپنے اوپر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل وکرم بھول گیا۔ نہ کبھی تجھ پر کپکپی طاری ہوئی اور نہ ہی تُو اس سے ڈرا۔ کتنی ہی مرتبہ تُو نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کِیا ہوا وعدہ توڑ ڈالا، بلکہ تُو ہر بَھلائی کو بُھول گیا۔ دُنیا ہی میں تجھے بتایا جارہا ہے کہ تیرا ٹِھکانا قبر ہے، جو ہر لمحہ تجھے موت کی آمد کی خبر سُنا رہی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا منصور بن عمّار رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اُس کی باتیں سُن کر میں زار و قطار روتا ہوا واپس پلٹا، گھر پہنچنے سے پہلے ہی مجھے خبر ملی کہ اُس کا انتقال ہو گیا ہے۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھے خاتِمے کی دُعا کرتے ہیں کیونکہ بہت سے روزے دار اور راتوں کو قیام کرنے والے بُرے خاتمے سے دوچار ہوگئے۔ (الروض الفائق، المجلس الثانی ...الخ، ص۱۷ ملخصاً)

ہر گنہ سے بچا مجھ کو مولیٰ نیک خصلت بنا مجھ کو مولیٰ
تجھ کو رمضان کا واسطہ ہے یا خُدا تجھ سے میری دُعا ہے
ہوں بظاہر بڑا نیک صورت کر بھی دے مجھ کو اب نیک سیرت
ظاہر اچھا ہے باطِن بُرا ہے یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے
یاالٰہی کر ایسی عنایت دیدے ایمان پر اِستقامت
تجھ سے عطارؔ کی اِلتجا ہے یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج شبِ قدر ہے، جہنم سے آزادی کے عشرے کے آخری دن چل

رہے ہیں، آیئے! اللہ تعالیٰ سے جہنم سے نجات کی دُعا کرتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ ؀ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ؀ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؀

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بار بار گناہوں سے توبہ کرنے کے باوجود پھر گناہوں میں گرفتار ہونے والے بدنصیب عابد کی لَرزہ خیز داستان اپنے اندر عبرت کے بے شمار مدنی پھولوں کو لیے ہوئے ہے، بالخصوص وہ نادان جو بُرے خاتمے سے بے خوف رہتے اور گناہوں میں دن رات بسر کرتے ہیں، اس واقعے میں اُن کے لیے عبرت ہی عِبرت ہے، وہ نادان جو لوگوں کے سامنے نیک نظر آتے ہیں، لیکن تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کرکے اس سے مقابلہ کرتے ہیں، اس واقعے میں اُن کے لیے عبرت ہی عِبرت ہے، وہ نادان جو شراب نوشی اور طرح طرح کے نشے کرتے ہیں، اس واقعے میں اُن کے لیے عبرت ہی عِبرت ہے، وہ نادان جو گناہوں بھری زِندگی بسر کر رہے ہیں اس واقعے میں اُن کے لیے عبرت ہی عِبرت ہے، وہ نادان جو مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں یا بیمار ہوتے ہیں تو توبہ واِستغفار شروع کر دیتے ہیں، تلاوت و نماز شروع کر دیتے ہیں، صدقہ و خیرات شروع کر دیتے ہیں مگر جب ربّ عَزَّوَجَلَّ ان کو صحت وعافیت عطا فرماتا ہے، بیماریوں، مصیبتوں، پریشانیوں سے نجات عطا فرماتا ہے تو پھر غافل ہو کر نمازیں چھوڑ دیتے ہیں اور دوبارہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانیاں شروع کر دیتے ہیں، اسی طرح خُدا عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر جھوٹی اُمّیدیں باندھ کر گُناہوں میں ملوث رہنے والوں کے لیے بھی اس واقعے میں عبرت ہی عِبرت ہے، سچی توبہ کرنے کے بجائے سرسری توبہ کرکے دوبارہ

گُناہوں کی دلدل میں دَھنسنے والوں کے لیے بھی اس واقعے میں عبرت ہی عِبرت ہے اِسی طرح عبادت کے ذریعے رِضائے الٰہی حاصل کرنے کے بجائے لوگوں کی رضامندی اور ان کے نزدیک اپنی نیک نامی چاہنے والے غافل مسلمانوں کے لئے اس واقعے میں عبرت ہی عِبرت ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ نفس و شیطان کی چالوں سے ہوشیار رہتے ہوئے اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے فکر مند رہیں، ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہیں کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ نزع کے عالم میں ہمارے ساتھ کیا ہو گا؟ ہم نہیں جانتے کہ ایمان سلامت لے جانے میں ہم کامیاب ہوں گے کہ نہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ ہم قبر کے سوالات کے صحیح جوابات دینے میں کامیاب ہوں گے یا ناکام؟ ہم نہیں جانتے کہ ہماری قبر میں جنّت کی کھڑکی کھلے گی یا جہنّم کی؟ ہم نہیں جانتے کہ ہمارے کفن کو جنّتی خوشبودار کفن سے بدلا جائے گا یا جہنم کے بدبودار آگ کے کفن سے بدلا جائے گا، ہم نہیں جانتے کہ ہماری قبر تاحدِ نظر کشادہ ہو گی یا اس قدر تنگ کہ ہماری پسلیاں توڑ پھوڑ کر رکھ دے گی، ہم نہیں جانتے کہ قِیامت کے50 ہزار سالہ دن میں ساری مخلوق کے سامنے ہماری عزت افزائی ہو گی یا رُسوائی ہو گی؟ ہم نہیں جانتے کہ قِیامت کے50 ہزار سالہ دن میں ساری مخلوق کے سامنے ہمارے عیب چھپائے جائیں گے یا سب کے سامنے ظاہر کر دیے جائیں گے؟ ہم نہیں جانتے کہ قِیامت کے50 ہزار سالہ دن میں ساری مخلوق کے سامنے ہمیں نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا یا اُلٹے ہاتھ میں؟ ہم نہیں جانتے کہ قِیامت کے50 ہزار سالہ دن میں ساری مخلوق کے سامنے ہمارا نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا یا گناہوں کا؟ ہم نہیں جانتے کہ قِیامت کے50 ہزار سالہ دن میں ساری مخلوق کے سامنے ہمارے لیے جنّت کا فیصلہ ہو گا یا جہنّم کا؟

آج بنتا ہوں معزز جو کھُلے حشر میں عیب
آہ!رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یا ربّ!
گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی
ہائے!میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یا ربّ!
عفو کر اور سدا کے لیے راضی ہو جا
گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص85)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدنصیب عابد کی حکایت میں ہم نے سُنا کہ یہ شخص گناہوں سے توبہ کرتا مگر پھر گناہوں میں مبتلا ہو جاتا۔ یاد رکھئے! آئندہ توبہ کر لینے کی اُمّید پر جان بوجھ کر گُناہ کرنا بہت ہی بُرا ہے۔ مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: توبہ کے اِرادے سے گُناہ کرنا کُفر ہے۔ ایک مقام پر کچھ مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: توبہ کے اِرادے سے گُناہ کرنا کُفر ہے کہ چلو گُناہ میں حرج ہی کیا ہے؟ کل توبہ کرلیں گے، یہ توبہ نہیں بلکہ شریعت کا مذاق اُڑانا ہے اور خُدائے تعالٰی پر اَمْن (یعنی اس سے بے خوف ہوجانا ہے اور) یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔[1]

یہاں یہ مسئلہ بھی ذہن نشین رہے کہ اگر نزع کے عالَم میں مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کسی کی زبان سے کوئی کُفریہ کلمہ نکل جائے تو اُس پر کفر کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" جلد اوّل صفحہ نمبر 809 پر ہے:

1...مرآۃ المناجیح،۳/۳۶۰

مرتے وقت مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی زبان سے کلمہ کفر نکلا تو کُفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے، موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا اور بہت ممکن ہے کہ اُس کی بات پوری سمجھ میں نہ آئے کہ ایسی شدت کی حالت میں آدمی پوری بات صاف طور پر ادا کرلے، دُشوار ہوتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلا شبہ ایک مسلمان کے پاس سب سے قیمتی دولت اس کا ایمان ہے کہ اگر دُنیا سے ایمان سلامت لے گیا تو کامیاب ہے اور اگر خُدانخواستہ گُناہوں کی وجہ سے ایمان ہی برباد ہوگیا تو نماز، روزے، حج، تلاوتِ قرآن، تراویح، صدقہ اور دیگر نیک کام کوئی فائدہ نہ دیں گے بلکہ ایسے بدنصیب کو ہمیشہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلنا پڑے گا۔ یہی وجہ ہے کہ شیطان شب وروز ہم سے ہمارے ایمان کی دولت کو چھیننے کی کوششوں میں مصروف ہے اور بدقسمتی سے ہماری اکثریت کو ایمان کی سلامتی کی فکر ہی نہیں، ہاں فکر ہے تو اپنا بینک بیلنس (Bank Balance) بڑھانے اور ایک دوسرے سے دُنیوی برتری لے جانے کی۔ دولتِ ایمان کی حفاظت کی عملی تدبیر اختیار کرنا تو دُور کی بات، بدقسمتی سے اس بارے میں سوچنے کے لئے بھی ہمارے پاس وقت نہیں، حالانکہ ہم میں سے کسی کے پاس یہ گارنٹی نہیں کہ مرتے وقت ہمارا ایمان سلامت بھی رہے گا یا نہیں جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے تھے: خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! کوئی شخص اس بات سے مطمئن نہیں ہوسکتا کہ مرتے وقت اس کا ایمان باقی رہے گا یا نہیں۔ (کیمیائے سعادت، پیدا کردن سوء خاتمت، ۸۲۵/۲)

ہر دَم اِبلیس پیچھے لگا ہے حِفظِ ایمان کی اِلتجاء ہے
ہو کرم امنِ روزِ جزا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

رُوح عطارؔ کی جب جدا ہو سامنے جلوہ مصطفٰے ہو
اُن کے قدموں میں اِس کو قضا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص124)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں بھی ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے اور آخری دم تک اسلام پر ثابت قدم رہنے کی تاکید کی گئی ہے جیسا کہ پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 102 میں اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہر گز نہ مرنا مگر مسلمان۔

(پ۴، آل عمران: ۱۰۲)

تفسیر نُورُالعرفان! مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس سے **معلوم ہوا** کہ اسلام پر خاتمہ ہونے کا اِعتبار ہے، اگر عمر بھر مومن رہے، مرتے وقت کافر ہوجائے تو وہ اصلی کافر کی طرح ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اچھا خاتمہ نصیب فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ ہمارے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر کیا ہے؟ لہٰذا کسی کو بھی اپنے اقتدار، منصب، علم یا عبادت پر ہر گز ہر گز ناز نہیں کرنا چاہئے کیونکہ جس طرح یہ چیزیں انسان کے لئے دُنیوی طور پر فائدہ مند ہیں اسی طرح بسا اوقات انہی کے سبب انسان اُخروی طور پر ہلاکت کی وادیوں میں پہنچ جاتا ہے۔ شیطان ہی کو لے لیجئے جو کہ مُعَلِّمُ

المَلَکُوت یعنی فرشتوں کا اُستاد تھا، اس نے 80 ہزار سال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی لیکن اس بدبخت کو نبی کی گستاخی اور تکبُّر نے تباہ کر دیا، ہمیشہ ہمیشہ کیلئے کفر کا طوق اس کے گلے میں ڈال دِیا گیا، یوں قیامت تک پیدا ہونے والے سرکش لوگوں کیلئے وہ عبرت کا نمونہ بن گیا۔ چونکہ وہ ملعون، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معصوم فرشتوں کا استاد رہ چکا تھا لہٰذا فرشتوں نے جب اپنے اس نامراد و نافرمان استاد کا بدترین حشر دیکھا تو اس سے ان کو بہت عبرت حاصل ہوئی اور اس لعین کے بُرے انجام نے ان ہستیوں کو بے چین کرکے رکھ دِیا۔ جیسا کہ

میری خُفیہ تدبیر سے بے خوف مت ہونا

تفسیر روحُ المعانی میں ہے: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِبلیس لعین کے ساتھ خفیہ تدبیر فرمائی تو حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین اور حضرت سَیِّدُنا میکائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام رونے لگے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان سے استفسار فرمایا: (حالانکہ وہ بخوبی جانتا ہے) تم دونوں کو کس چیز نے رُلایا ہے؟ انہوں نے عرض کی، یارَبّ عَزَّوَجَلَّ! ہم تیری خفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ایسے ہی رہنا (اور) میری خفیہ تدبیر سے بے خوف مت ہونا۔ (روح المعانی، سورۃ النمل، تحت الآیۃ: ۱۰، ۱۹/۲۱۷)

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ
میں تھر تھر رہوں کانپتا یا اِلٰہی
مسلماں ہے عطارؔ تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص105)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے اُس کے معصوم فرشتے بلکہ فرشتوں کے سردار حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بھی بے خوف نہیں تو ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر کا کس قدر خوف اور ایمان کی سلامتی کی کتنی زیادہ فکر ہونی چاہئے۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں: جس کو (زندگی میں) سَلبِ ایمان کا خوف نہ ہو نزع کے وقت اس کا ایمان سلب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! شیطان مردُود اور اس کی پوری نسل، لوگوں کو بہکانے، گُناہوں پر اُکسانے، توبہ کے ذریعے مغفرتِ الٰہی حاصل کرنے سے محروم کرنے اور دولتِ ایمان چھین کر اُنہیں بھی اپنے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کا ایندھن بنانے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں چونکہ شیطان کو خود توبہ کی توفیق نہیں اس لئے اب وہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا بھی توبہ کرکے اس کے ساتھیوں کی فہرست سے نکل کر راہِ جنت کا مُسافر بن جائے۔ چنانچہ وہ توبہ سے روکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتا ہے اور انسان کو اس کی آخری سانس تک بہکانے کی کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح وہ گُناہ کرکے جہنّم کا حقدار بن جائے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ گُناہوں سے توبہ کرنے اور ایمان کی سلامتی کی فکر کرنے سے غفلت نہ کریں۔

آؤ گنہگارو! مَغفرت مانگ لو۔۔۔

حضرت سَیِّدُنا ابُو سعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "شیطان نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کہا، وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِی عِبَادَكَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِي اَجْسَادِهِمْ یعنی اے میرے ربّ! مجھے تیری عزّت وجلال کی قسم! جب تک بندوں کے

جسموں میں روح باقی ہے، میں انہیں بہکاتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "وَعِزَّتِی وَجَلَالِی لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِی" یعنی مجھے اپنی عزّت و جلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے مغفرت مانگتے رہیں گے میں ان کی مَغْفِرت کرتا رہوں گا۔"[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مغفرت کا ہوں تجھ سے سوالی پھیرنا اپنے در سے نہ خالی
مجھ گنہگار کی اِلتجا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے
مجھ خطا کار پر بھی عطا کر بے سبب بخش دے ربِّ اکبر
مجھ کو دوزخ سے ڈَر لگ رہا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص135)

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّار ۰ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ۰ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن ۰

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیطان کا چیلنج

یاد رکھئے! مذکورہ حدیثِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے پایاں بخشش و مَغْفِرت کا تذکرہ سُن کر جہاں ہمیں خوش ہونا چاہئے وہیں ابنِ آدم کے ساتھ شیطان کے بُغض وعداوت کے بارے میں سُن کر فکر مند بھی ہو جانا چاہئے کہ وہ ہر چند ہمیں بہکانے اور کسی صورت جہنّم کا اِیندھن بنانے کی فکر میں لگا ہوا ہے اور نہ صرف شیطان خود بلکہ اس کی پوری ذُرِّیّت (یعنی اس کی اولاد) اس کوشش میں سرگرمِ عمل ہے۔ جیسا کہ

---

[1] ... مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/۵۸، حدیث: ۱۱۲۳۷

تفسیرِ دُرِّ منثور میں ہے کہ جب یہ آیتِ مُبارکہ نازل ہوئی:

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۗ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۗ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی مُعافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے۔

تو ابلیس نے چیخ چیخ کر اپنے لشکر کو پکارا، اپنے سر پر خاک ڈالی اور خوب آہ وزاری کی، حتّٰی کہ تمام کائنات سے اس کے چیلے جمع ہوگئے اور بولے: "اے ہمارے سردار تجھے کیا ہوگیا؟" وہ بولا: "قرآن میں ایسی آیت اُتری ہے کہ اس کے بعد کسی بنی آدم کو کوئی گُناہ نقصان نہیں دے گا۔" اس کے لشکریوں نے کہا: "وہ کونسی آیت ہے؟" ابلیس نے انہیں (مذکورہ آیت کی) خبر دی۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۗ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۗ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی مُعافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے۔

تو اس کے چیلوں نے کہا: "ہم ان پر خواہشات کے دروازے کھول دیں گے کہ وہ توبہ واِسْتِغْفار نہ کرپائیں گے اور وہ اسی خیال میں ہوں گے کہ ہم حق پر ہیں یہ سُن کر شیطان خوش ہوگیا۔"[1]

فَسادِ نفسِ ظالم سے بچا لو اَز پئے شَیْخَین
کرو شیطان سے میری حفاظت یارسول اللہ
کمر اعمالِ بد نے ہائے! میری توڑ کر رکھ دی
تباہی سے بچالو جانِ رحمت یا رسول اللہ

---

[1] ...درمنثور، پ۴، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۳۵، ۳۲۶/۲

تِرے ربّ کی قسم میں لائقِ نارِ جہنّم ہوں
بچا سکتی ہے بس تیری شفاعت یا رسول اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص328,329)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

توبہ کی راہ میں رُکاوٹ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!بیان کردہ حکایت میں شیطان کے چیلوں کا یہ کہنا اِنتہائی قابلِ تشویش ہے کہ **ہم ان پر خواہشات کے دروازے کھول دیں گے کہ وہ توبہ واِستغفار نہ کرپائیں گے اور وہ اسی خیال میں ہوں گے کہ وہ حق پر ہیں۔** گویا کہ شیاطین کی یہ بات ہمارے لئے ایک چیلنج کی حیثیّت رکھتی ہے، لہٰذا ہمیں اس چیلنج کو قبُول کرتے ہوئے میدانِ عمل میں اُتر جانا چاہئے اور خود سے یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم ہر بُرے کام سے نہ صرف خود بچتے رہیں گے بلکہ دوسروں کو بھی نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے رہیں گے نیز اگر بَتَقاضائے بَشَرِیَّت ہم سے کوئی گُناہ سرزد ہوجائے تو عاجزی و شرمندگی کے ساتھ فوراً اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے معافی مانگیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو شیطان لعین زندَگی بھر ہمیں بہکاتا اور گُناہوں پر اُکساتا ہی رہتا ہے مگر مرتے وقت پوری قُوّت صَرف کر دیتا ہے اور مختلف شکلوں میں آکر مذہب تبدیل کرنے کا مشورہ دیتا ہے الغرض اس کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ بس کسی بھی طریقے سے بندے کا ایمان چھین لیا جائے چنانچہ حُجَّةُ الْاِسْلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب انسان پر نزع کا عالم طاری ہوتا ہے اس وقت شیطان اپنے چیلوں کو لے کر دُنیا سے کُوچ کر جانے والے رشتے داروں مثلاً والدین، بہن بھائیوں اور دوستوں کی شکلوں میں آپہنچتا ہے۔ شیطان اس سے کہتا

ہے: اے فُلاں! تُو تو عنقریب مر جائے گا جبکہ ہم تجھ سے پہلے موت کا مزہ چکھ چکے ہیں لہٰذا تُو (اسلام کو چھوڑ کر) فُلاں دِین اِختیار کر لے کہ یہی دِین اللہ تعالیٰ کی بار گاہ میں مقبول ہے۔ اگر مرنے والا اس کی بات نہیں مانتا تو وہ اور اس کے چیلے دوسرے احباب کے رُوپ میں آکر کہتے ہیں: تُو (اسلام چھوڑ کر) فُلاں دین اِختیار کرلے۔ یوں وہ اسے ہر دِین کے عقائد یاد دلاتے ہیں۔ تو اس لمحے جس کی قِسمت میں حق سے پِھر جانا لکھا ہوتا ہے وہ اُس وقت ڈگمگا جاتا اور باطِل مذہب اِختیار کرلیتا ہے۔ (الدرۃ الفاخرۃ فی کشف علوم الآخرۃ، معہ مجموعۃ رسائل الامام الغزالی، ص ۵۱۱ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ موت کا مرحلہ کس قدر دشوار ہوتا ہے کہ جب سانس اُکھڑ رہی ہوتی ہے، ہوش و حواس جواب دے جاتے ہیں، پیاس کی شدت اپنی انتہا پر ہوتی ہے ایسے کٹھن حالات میں شیطان ملعون اپنی اولاد کے ساتھ مل کر اپنی اصل شکل میں نہیں بلکہ عزیزوں اور دوست واحباب کی شکل میں آکر اپنی نحوستیں لٹاتا، ایمان والوں کے ایمان سے نہایت گھناؤنے انداز میں کھیلتا اور دولتِ ایمان کو ضائع کرنے کے لئے مختلف حربے (طریقے) آزماتا ہے۔ خُدانخواستہ اگر مرتے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فضل و کرم شامِل حال نہ رہا، شیطان مردُود غالب آگیا اور مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایمان برباد ہو گیا تو خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ذِلت ورُسوائی مقدر ہو جائے گی اور مرنے کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کی دہکتی ہوئی آگ میں جھونک دِیا جائے گا۔

گر ترے پیارے کا جلوہ نہ رہا پیشِ نظر سختیاں نزع کی کیوں کر میں سہوں گا یا ربّ!
قبر میں گر نہ محمد کے نظارے ہوں گے حشر تک کیسے میں پھر تنہا رہوں گا یا ربّ!
نَزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یا رَبّ!

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص ۸۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! جہنم کے عذابات اس قدر خوفناک اور دہشتناک ہیں کہ ہم تصوُّر بھی نہیں کرسکتے، صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانامفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہنم کی منظر کشی اوراس کے عذابات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ ایک مکان ہے کہ اُس قہار وجبار کے جلال وقہر کا مظہر ہے۔ اُس میں مختلف طبقات، وَادیاں اور کنوئیں ہیں، بعض وادِیاں ایسی ہیں کہ جہنم بھی ہر روز ستّر (70) مرتبہ یازیادہ بار اُن سے پناہ مانگتا ہے، لوہے کے ایسے بھاری گُرزوں (یعنی ہتھوڑوں) سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گُرز (یعنی ہتھوڑا) زمین پر رکھ دِیا جائے تو تمام جنّ وانس جمع ہو کر اُس کو اُٹھا نہیں سکتے۔ بُختی (یعنی ایک قسم کے بڑے) اونٹ کی گردن کے برابر بچھو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جانے کس قدر بڑے سانپ کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اس کی سوزش، درد، بے چینی ہزار برس تک رہے، تیل کی جلی ہوئی تہ کی مثل سخت کَھولتا پانی پینے کو دِیا جائے گا، کہ منہ کے قریب ہوتے ہی اس کی تیزی سے چہرے کی کھال گِر جائے گی۔ سر پر گرم پانی بہایا جائے گا۔ جہنمیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گی وہ پلائی جائے گی، ایک قسم کا خار دار زہریلا درخت کھانے کو دِیا جائے گا وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالے گا، اس کے اُتارنے کے لئے پانی مانگیں گے، اُن کو وہ کھولتا پانی دِیا جائے گا کہ منہ کے قریب آتے ہی منہ کی ساری کھال گل کر اس میں گِر پڑے گی اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور وہ شوربے کی طرح بہہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی، پیاس اس بلا کی ہو گی کہ اس پانی پر ایسے گِریں گے جیسے شدید پیاسے اُونٹ۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱ / ۱۶۸ تا ۱۶۳ ملتقطاوبتغیر قلیل)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ ٥ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ٥ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ٥

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِسالہ "بُرے خاتمے کے اسباب" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُرے خاتمے سے نَجات پانے کے لئے گُناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کیجئے۔ بُرے خاتمے سے نَجات پانے کے لئے، خوب خوب نیکیاں اِختیار کیجئے، بُرے خاتمے سے نَجات پانے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں توبہ و اِسْتِغْفار کی کثرت کیجئے، بُرے خاتمے سے نَجات پانے کے لئے ایمان پر استقامت کی دُعا بھی کرتے رہیے۔ اپنے دل میں خوفِ خُدا پیدا کرنے، فکرِ آخرت بڑھانے اور ایمان کی حفاظت کی مدنی سوچ پانے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے بنام **"بُرے خاتِمے کے اَسباب"** کا مطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ نے اپنے اس رسالے میں برے خاتمے کے اسباب، چغلی اور حسد کی تعریف، سبق آموز حکایات، زبان کی بے احتیاطیاں اور اچھے خاتمے کیلئے مدنی پھولوں کے علاوہ ایمان پر خاتمے کے 4 اوراد بھی بیان فرمائے ہیں لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرمایئے، خود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس رسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بخشنے بخشانے والے آقا، ہم گُناہگاروں کو بخشوانے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو کہ بِلاشبہ گُناہوں سے معصوم بلکہ معصومین کے سردار ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہ صرف توبہ و اِسْتِغْفار کی ترغیب دِیا کرتے تھے بلکہ گُناہوں سے پاک و صاف ہونے

کے باوُجُود تعلیمِ اُمت کے لئے خود بھی دن میں کئی کئی بار اِستِغفار کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اے لوگو! اللہ تعالٰی سے توبہ کرو، بے شک میں بھی دن میں سو (100) مرتبہ اِستِغفار کرتا ہوں۔"[1] نیز انہی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایک ہی مجلس میں سو سو (100,100) بار رَبِّ اغْفِرْلِی وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیمُ کے کلمات پڑھتے ہوئے گنا کرتے تھے (یعنی اے میرے رَبّ میری مغفرت فرما اور میری توبہ قُبُول فرما کہ بے شک تُو بہت زیادہ توبہ قُبُول کرنے والا مہربان ہے)۔[2] اور دین پر ثابت قدمی کی دُعا کے بارے میں حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: کَانَ اَکْثَرُ دُعَاءِہٖ یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ یعنی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کثرت سے یہ دُعا مانگا کرتے تھے کہ اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ (ترمذی، ابواب الدعوات، باب (ت:۹۵)، ۳۰۹/۵، حدیث: ۳۵۳۳ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جب پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود دن میں سو سو بار (100,100) اِستِغفار کرنا اور دین پر ثابت قدمی کی دُعا مانگنا اپنا معمول بنایا تو ہم گنہگاروں کو کس قدر توبہ و اِستِغفار کرنے اور سلامتیِ ایمان کے لئے کُڑھنے کی ضرورت ہے لہٰذا اگر اس قسم کے شیطانی وَسوَسے آئیں کہ "میں نے آخر ایسا کون سا گُناہ کرلیا جو میں توبہ کروں۔" یا یہ کہ "میں تو توبہ کرچکا ہوں اب تو کوئی ضرورت نہیں ہے" یا یہ کہ "میں تو نماز و روزے کا پابند ہوں مجھے کیا ضرورت پڑی جو توبہ

---

[1] ... مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب الاستغفار... الخ، ص ۱۴۴۹، حدیث: ۲۷۰۲

[2] ... ابوداود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، ۱۲۱/۲، حدیث: ۱۵۱۶

کروں وغیرہ وغیرہ" تو ہرگز ہرگز ان وَسْوَسوں کو دل میں جگہ نہ دیجئے۔ اِمام قُشیری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: توبہ کی سب سے زیادہ ضرورت اس شخص کو ہے جو یہ سمجھتا ہو کہ مجھے توبہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔[1]

سرکار صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کثرتِ توبہ کی حکمتیں:

- ❖ ہمارے آقا، حبیبِ کبریا، سیدِ انبیا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم امت کی تعلیم کے لئے کثرت سے اِستغفار کیا کرتے تھے۔
- ❖ سید المعصومین، رحمۃ للعلمین صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عاجزی اور اِنکساری کے طور پر کثرت سے اِستغفار کیا کرتے۔
- ❖ اس کے علاوہ بھی علما نے بہت ساری حکمتیں بیان کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی کثرت سے توبہ و اِستغفار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
- ❖ یاد رکھئے! اِستغفار کرنا دِلوں کے زنگ کو دُور کر دیتا ہے۔ اِستغفار کرنا ہر پریشانی کو دُور کر دیتا ہے۔ اِستغفار کرنا تنگی سے راحت کی طرف لے جاتا ہے، اِستغفار کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ایسی جگہ سے رِزق عطا فرمائے گا جہاں سے اُسے گمان بھی نہ ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یا خدا ماہِ رمضاں کے صدقے سچّی توبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص136)

---

[1] ... روح البیان، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۳۱، ۱۴۵/۶

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمارے بزرگانِ دین عَلَیۡہِمۡ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡمُبِیۡن بھی خوف وخشیت کے پیکر ہوا کرتے تھے، ان کی پوری زندگی شریعت وسُنّت کی آئینہ دار تھی، ان کا ہر ہر لمحہ یادِ الٰہی میں بسر ہوتا، یہ حضرات سچے عاشقِ رسول، اعلیٰ درجے کے عابد وزاہد اور نفس وشیطان کی چالوں سے بخوبی آگاہ تھے مگر اس کے باوُجُود ایمان کی حفاظت کے معاملے میں بہت حساس تھے اور ایمان چِھن جانے کے خَوف سے ہمیشہ لَرزاں و تَرساں رہا کرتے تھے نیز پیارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دینِ متین پر ثابت قدمی کے طالب رہتے۔ آیئے! اب ان بزرگ ہستیوں کے حفاظتِ ایمان کے لئے کڑھنے کے مدنی جذبے پر مشتمل چند حکایات سُنتے ہیں، توجہ کے ساتھ سنئے اور اپنے اندر ان جیسی مدنی سوچ پیدا کرنے کی کوشش کیجئے چنانچہ

گُناہوں کی شامت

حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اور حضرت سیِّدُنا شیبان راعی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ دونوں ایک جگہ اکٹّھے ہوئے۔ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ساری رات روتے رہے۔ سیِّدُنا شیبان راعی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے سببِ گِریہ (یعنی رونے کا سبب) دریافت کِیا تو فرمایا: مجھے بُرے خاتمے کا خوف رُلا رہا ہے۔ آہ! میں نے ایک شیخ سے 40 سال عِلم حاصِل کِیا۔ اُس نے ساٹھ (60) سال تک مسجِدُ الحرام میں عبادت کی مگر اس کا خاتِمہ کُفر پر ہوا۔ حضرت سیِّدُنا شیبان راعی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے کہا: اے سُفیان! وہ اس کے گُناہوں کی شامت تھی آپ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی ہرگز مت کرنا۔ (سبع سنابل، در عقائد و مذاهب، ص ۳۴ ملخصاً)

آہ! دولت کی حفاظت میں توسب ہیں کوشاں — حِفظِ ایماں کا تصوُّر ہی مٹا جاتا ہے

(وسائل بخشش(مُرمّم)، ص ۴۳۲)

شعر کی وضاحت: امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطارؔ قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مدنی جذبات کا اِظہار کرتے ہوئے فرمارہے ہیں کہ افسوس دولت کی حفاظت کی توسب کوشش کرتے ہیں مگر ایمان کی حفاظت کا تصور ہی مِٹا جارہا ہے، ایمان کی حفاظت کے تعلق سے ایک اور حکایت سُنیے، چنانچہ

رونے کا سبب

حضرت سیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں ایک دَفعہ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضِر ہوا، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ساری رات روتے رہے۔ میں نے دریافت کِیا: کیا آپ گُناہوں کے خوف سے رورہے ہیں؟ تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک تنکا اُٹھایا اور فرمایا: گُناہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اِس تنکے سے بھی کم حَیثیَّت رکھتے ہیں، مجھے تو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ایمان کی دولت نہ چِھن جائے۔ (منہاج العابدین، پانچواں باب، جنت اور دوزخ کا بیان، ص ۴۲۰)

عطارؔ ہے ایماں کی حفاظت کا سُوالی　　خالی نہیں جائے گا یہ دربارِ نبی سے

(وسائل بخشش(مُرمّم)، ص ۴۰۶)

بُرے خاتمے کا خوف رُلا رہا ہے

حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بوقتِ وفات رونے اور گھبرانے لگے۔ لوگوں نے دِلاسہ دیتے ہوئے عرض کی: اے ابُوعبدُ اللہ! (اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر) اُمّید رکھئے۔ فرمایا:

بُرے خاتِمے کا خوف رُلا رہا ہے۔ (احیاءُ العلوم،کتاب الخوف والرجاء، بیان الدواء الذی به...الخ، ۴/ ۲۱۱ ملتقطاً)

اِمتحاں کے کہاں قابِل ہوں میں پیارے اللہ بے سبب بخش دے مولیٰ ترا کیا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش(مُرمّم)، ص ۴۳۲)

امیرِ اہلسنّت کا دردمندانہ مکتوب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حفاظتِ ایمان کے بارے میں بہت حسّاس ہیں۔ صفرُ المظفر 1424ھ میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے مرکزی مجلسِ شوریٰ اور دیگر مجالس کے اراکین وغیرہ کے نام لکھے گئے ایک خط کی ابتدا میں ایمان کی حفاظت سے متعلق کی جانے والی فکرِ مدینہ کا پُر تاثیر انداز ملاحظہ ہو:

(چنانچہ بعدِ سلام تحریر فرمایا) یہ الفاظ لکھتے وقت آہ! میں مدینۂ منورہ سے بہت دُور پڑا ہوں۔ مدینۂ منورہ میں رات کے تقریباً 3 بج کر 21 منٹ اور پاکستان میں 5 بج کر 21 منٹ ہوئے ہیں، میں اپنی قیام گاہ کے مکتب میں مغموم و ملول (یعنی غمگین) قلم سنبھالے آپ حضرات کی بارگاہوں میں تحریراً دستک دے رہا ہوں۔ آج کل یہاں طوفانی ہوائیں چل رہی ہیں جو کہ دلوں کو خوفزدہ کر دیتی ہیں۔ ہائے ہائے! ! بڑھاپا آنکھیں پھاڑے پیچھا کئے چلا آرہا اور موت کا پیغام سنا رہا ہے مگر نفسِ اَمّارہ ہے کہ سرکشی میں بڑھتا ہی چلا جارہا ہے۔ کہیں ہوا کا کوئی تیز و تند جھونکا میری زندگی کے چراغ کو گُل نہ کر دے، اے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! زندگی کا چَراغ تو یقیناً بجھ کر رہے گا، میرے ایمان کی شمع سدا روشن رہے۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے گُناہوں کے دلدل سے نکال دے۔ کرم، کرم، کرم! (تعارفِ امیرِ اہلسنت، ص۵۶-۵۵)

مسلماں ہے عطارؔ تیری عطا سے ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ اللہ! سنا آپ نے کہ ان اللہ والوں میں ایمان کی حفاظت کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوتا ہے اور یہ حضرات حفاظتِ ایمان کے معاملے میں کس قدر فکر مند رہا کرتے ہیں، بِلاشبہ یہی لوگ ایمان کے حقیقی معنی میں قدردان ہیں، انہیں اپنے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم" "**اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے**" (بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم، ۴/۲۷۴، حدیث: ۶۶۰۷) پر پورا پورا یقین ہوتا ہے جبھی تو ان کے شب و روز صرف اسی فکر میں بسر ہوتے ہیں کہ کہیں ہمارا ایمان ہم سے چھین نہ لیا جائے، ایمان سلامت رہا تو دُنیا و آخرت میں عیش و راحت کا سامان ہے اور ایمان سلب کر لیا گیا تو اعمال بھی برباد ہوں گے اور دونوں جہاں میں ذِلّت و رُسوائی کا بھی سامنا کرنا پڑے گا، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ فانی دُنیا کے دھوکے میں مُبتلا رہنے، جانوروں کی مانند زندگی گزارنے اور اپنا قیمتی وقت فضولیات بلکہ ناجائز و حرام کاموں میں برباد کرنے کے بجائے ان اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ایمان کی حفاظت کے لئے کوششیں تیز تر کر دے، ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتا رہے، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے توبہ و اِسْتِغْفار کی کثرت کرے، اپنے ظاہر و باطن کو گُناہوں کی آلودگیوں سے پاک و صاف رکھے، حقوقُ اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد (یعنی بندوں کے حقوق) کی بجا آوری کا بھرپور خیال رکھے، اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کو بھی نیکی کی دعوت دیتا رہے اور انہیں برائیوں سے بچتے رہنے کی ترغیب دلاتا رہے نیز بُرے خاتمے کا سبب بننے والے افعال کی معلومات کے ساتھ ساتھ عملی طور پر ان سے بچنے کی تدابیر اختیار کرے۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّار ۰ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ۰ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن ۰

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب کچھ ایسی باتیں سُنتے ہیں جنہیں احادیثِ مُبارکہ ،اقوالِ بزرگانِ دین یا کتبِ فقہ میں بُرے خاتمے کا سبب قرار دِیا گیا ہے ،بُرے خاتمے کا سبب بننے والے ان کاموں کو کان لگا کر سُنئے ، عبرت حاصل کیجئے اور اگر خُدانخواستہ ہم میں سے کوئی ان افعال میں مبتلا ہے تو ہاتھوں ہاتھ سچی توبہ بھی کرے۔

❀ **نماز میں سُستی** کرنا بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (ماہِ رمضان کی برکت سے ہر طرف نمازوں کی بہار آجاتی ہے مگر افسوس ماہِ رمضان کے رُخصت ہوتے ہی مسجدوں کی رونقیں کم ہوجاتی ہیں،اے کاش! تمام مسلمان سارا سال نمازوں کی پابندی کا اِہتمام کریں) ❀ **شراب نوشی** بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (شراب پیشاب کی طرح ناپاک ہے، مگر پھر بھی کئی نادان عارضی لذّت کی خاطر اللہ ورسول کی ناراضی مول لیتے ہیں) ❀ **والدین کی نافرمانی** کرنا بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (ماں باپ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں، اِنہی کے سبب ہمارا وجود قائم ہے، اِن کی رِضا میں اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا ہے، ان کی ناراضی میں اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی ہے، بدبخت ہے وہ اِنسان جو ماں باپ کو ناراض کرکے جہنّم میں داخلے کا سامان کرلے) ❀ **مسلمانوں کو تکلیف** دینا بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (بسا اوقات بظاہر چھوٹے نظر آنے والے معاملات بھی مسلمانوں کی دِل آزاری و تکلیف کا باعث بنتے ہیں مگر اس طرح کے کئی معاملات کو نظر انداز کردیا جاتا ہے، لہٰذا ایسے کاموں کی طرف توجہ دے کر ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے) ❀ **چغلی اور حسد کرنا** بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (چغلخور گویا کہ محبتوں کا چور ہے، دِینِ اسلام ہمیں بھائی چارے کا درس دیتا ہے، چغلی کی نحوست سے آپس میں محبتیں، نفرتوں میں تبدیل ہوجاتی ہیں، خاندانوں کے خاندان جُدا ہو کر قتل و غارت گری جیسے گناہوں کا بھی اِرتکاب کر گزرتے ہیں، اِسی طرح حاسد بیچارا حسد کی آگ میں ہر وقت جلتا رہتا ہے اور گویا بزبانِ حال یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ "میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تقسیم پر راضی نہیں ہوں"۔ الامان والحفیظ) ❀ **بد فعلی کرنا** بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (ہر طرف گناہوں کا سیلاب زوروں پر ہے، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور مختلف ذرائع سے نِت نئے گناہوں کا سلسلہ بڑھتا جارہا ہے، بدنگاہی کی نحوست سے نفسِ امّارہ گناہ پر

اُبھارتا ہے، جس کی وجہ سے انسان اپنی نفسانی خواہش کو پورا کرنے کے لیے نہ کرنے کے کاموں میں بھی جاپڑتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نظر کی حفاظت (آنکھوں کا قفلِ مدینہ) کی توفیق نصیب فرمائے) ❀ **حج فرض** ہونے کی صورت میں حج نہ کرنا بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (ایک تعداد ایسی ہے جو علمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے دِینی معلومات سے محروم ہے، زِیادہ سے زِیادہ مال کمانے کے تو مختلف طریقے اپنائے جاتے ہیں، مال سے محبت کی وجہ سے اس کو سنبھالنے کا بھی اِنتظام کیا جاتا ہے لیکن راہِ خدا میں خرچ کرنے کے معاملے میں اِنتہائی کنجوسی سے کام لیا جاتا ہے، کئی بدنصیب تو اس مال کو اتنا سنبھالتے ہیں کہ حج فرض ہونے کے باوجود بھی اِس سعادتِ عظمیٰ سے محروم رہتے ہیں) ❀ **سُود کھانا** اور **کم تولنا** بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (مال و دولت کی ہوس، اِنسان کو اَندھا کردیتی ہے، دِن رات مال و دولت کو بڑھاتے چلے جانے کی حرص کئی برائیوں کی طرف لے جاتی ہے، جیسے سُود جیسے بُرے فعل کے سبب اِنسان اِنتہائی قدم اُٹھالیتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اِس گناہ سے بھی محفوظ فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین۔۔اِسی طرح کم تولنے کا مرض بھی عام ہے، اس کا بُنیادی سبب بھی مال بڑھانے کی بُری خواہش ہی نظر آتی ہے، کم تول کر دھوکہ دَہی کے ذریعے سامنے والے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے جو کہ ایک مسلمان کے شایانِ شان نہیں) ❀ طرح طرح کے **گناہوں میں ملوث** رہنا بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (نفسانی خواہش کی تکمیل کی تگ و دو میں لگے رہنا، یقیناً بہت بڑی نادانی اور اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی والا کام ہے، چھوٹا سا گناہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی صورت میں مالکِ قہّار جَلَّ جَلَالُہٗ کی ناراضی و جہنم کی حقداری کا سبب بن سکتا ہے، اللہ ہمیں گناہوں کی بیماری سے شِفا عطا فرمائے) ❀ **بدعقیدہ افراد کی صحبت** میں بیٹھنا بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے (انسان کی تربیت میں صحبت کا بہت بڑا کردار مانا جاتا ہے، گلاب کی صحبت پانے والی مٹی بھی گلاب کی خوشبو کو اپنے دامن میں بسالیتی ہے لیکن اس کے برعکس بُری صحبت کے بُرے اَثرات مُرتّب ہوتے ہیں جیسے نشئی کی صحبت دُوسرے پر نشے کے اثرات چھوڑتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں، صالحین و اولیائے کاملین کی صحبت ایمان کی مضبوطی اور بلندیِ درجات کا سبب بنتی ہے جبکہ بدمذہب و بدعقیدہ کی صحبت بدزہرِ قاتل کی طرح ہے جو کہ دولتِ ایمان چھن جانے کی صورت میں بُرے خاتمے کا سبب بن سکتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے) اور ❀ **ایمان کے چھن جانے** سے بے خوف ہوجانا بھی بُرے خاتمے کے اسباب میں شامل ہے۔ (مسلمان کے پاس سب سے قیمتی ترین سرمایہ اُس کا ایمان ہوتا ہے، مگر بدقسمتی سے آج

اِس دولتِ ایمان کی حفاظت کی مدنی سوچ کم سے کم ہوتی چلی جارہی ہے، اِیمان کے چِھن جانے سے بے خوف ہو نایقیناً بہت بڑی نادانی ہے، کوئی بھی چیز جس قدر قیمتی ہوتی ہے، اُس کے تحفظ کے لیے اِقدامات بھی زیادہ سے زیادہ کیے جاتے ہیں اس لیے ہمیں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا چاہئے اور ایمان کی سلامتی کے لیے دُعا کرتے رہنا چاہئے)

بوقتِ نَزع آقا ہو نہ جاؤں میں کہیں برباد مِرا ایمان رکھ لینا سلامت یَارَسُوْلَ اللّٰہ
مِرے منہ کی سیاہی سے اندھیری رات شرمائے مِرا چہرہ ہو تاباں نورِ عزّت یَارَسُوْلَ اللّٰہ
سہی جاتی نہیں ہیں سختیاں سکرات کی سرکار سرِ بالیں اب آؤ جانِ رحمت یَارَسُوْلَ اللّٰہ

(وسائلِ بخشش، ص۳۲۸ مُرمّم)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں ایمان کی سلامتی کا شعور پیدا کرنے کیلئے دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے نیز ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام "مَدَنی قافِلہ" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت سَفَر کرنے والے سُنّتوں کی تَربِیَت کے مَدَنی قافِلوں کی بَرَکت سے اب تک بے شمار لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب آنے کی خبریں سُننے کو ملتی ہیں نیز چونکہ یہ مدنی قافلے عموماً مساجد ہی میں ٹھہرتے ہیں لہٰذا کئی مساجد بھی اِنہی مَدَنی قافِلوں کی بدولت آباد ہوچکی ہیں اور مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد، ۱/۴۳۸، رقم: ۸۰۰)

آیئے! ترغیب کے لئے مَدنی قافلے کی ایک مَدنی بہار سُنتے ہیں چنانچہ

جوڑوں کی بیماری اور بے روزگاری سے نجات

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے کہ میرے ایک طرف بے روزگاری تھی تو دُوسری طرف جوڑوں کے دَرد کی پُرانی بیماری، تنگدستی اور شدید دَرد کے باعث سخت بیزاری تھی، بَہُت علاج کروایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کسی اسلامی بھائی نے انفِرادی کوشش کے ذَرِیعے ذِہن بنا کر دعوتِ اسلامی کے تحت عاشقانِ رسول کے سُنّتوں کی تربِیَت کے مَدنی قافلے میں سُنّتوں بھرے سَفَر کی ترکیب بنا دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدنی قافلے میں سُنّتوں بھرے سَفَر اور عاشقانِ رسول کی شفقت بَھری صحبت کی بَرَکت سے میری برسوں پُرانی جوڑوں کی بیماری بالکل ختم ہو گئی۔ مَدنی قافلے سے واپسی پر دوسرے ہی دن ایک اسلامی بھائی آئے اور اُنہوں نے مجھے کام پر لگا کر میرے روزگار کی ترکیب بھی بنا دی۔ یہ بَیان دیتے ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے میرا کام ایک دن بھی بند نہیں ہوا اور درد بھی پلٹ کر نہیں آیا۔

یاخُدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کے ساتھ کاش! سُنّتوں کی تربِیَت کے واسطے پھر جلد تر!
خُوب خِدمت سُنّتوں کی ہم سَدا کرتے رہیں مدنی ماحول اے خُدا ہم سے نہ چُھوٹے عُمر بھر

(وسائلِ بخشش، ص۶۳۸-۶۳۷ مُرمّم)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حالات انتہائی تیزی کے ساتھ تباہی کی جانب بڑھ رہے ہیں، اسلام دشمن قوّتوں نے بھی مسلمانوں کو بے عملی کے گڑھے میں دھکیلنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ

رکھی، ایسے میں ہمیں خود بھی بچنا ہے اور مستقبل کا معمار بننے والے اپنے بچوں کو بھی ہر طرح کی بُرائی سے بچانے کے لئے ہر ممکن جتن کرنا ہے۔ یاد رکھئے! بچے کی زندگی کے ابتدائی سال بقیہ زندگی کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ بچہ جو کچھ اپنے بچپن میں سیکھتا ہے وہ ساری زندگی اس کے ذہن میں پختہ رہتا ہے، اسی لئے بچپن ہی سے بچوں کی عُمدہ و اسلامی تعلیم و تَرْبِیَت پر توجہ دینا بے حد لازمی و ضروری ہے کہ پائیدار عمارت مضبوط بنیاد پر ہی تعمیر کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اپنے مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو بچپن ہی سے حفاظتِ ایمان کی مدنی سوچ فراہم کرنے، بُرے خاتمے کے اسباب سے آگاہی دلوانے، اُنہیں معاشرتی، اخلاقی اور شرعی بُرائیوں سے دُور رکھنے اور زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے مدرسۃ المدینہ اور جامعۃ المدینہ میں داخلہ دلوا کر حافظِ قرآن اور عالمِ دین بنائیے تاکہ ہمارے بچے قرآنِ کریم اور عِلْمِ دِیْن سیکھ کر دوسروں کو سکھائیں اور یوں معاشرے کے سُدھار میں بھی اپنا مُثبت کردار اَدا کریں اور ہماری اُخروی نجات کا بھی سامان بن سکیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدارس المدینہ اور جامعاتُ المدینہ میں طلبہ کو نُورِ قرآن و نورِ علم سے مُنَوَّر کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی تَرْبِیَت بھی کی جاتی ہے، خصوصاً جامعاتُ المدینہ کے طلبہ جدول کے مطابق راہِ خُدا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ نہ صرف 3 دن کے مدنی قافلوں کے مُسافر بنتے ہیں بلکہ بعض خوش نصیب تو 12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت بھی پاتے ہیں، شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ 92 مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے مہینے کے اختتام پر متعلقہ ذمہ دار کو جمع کرواتے ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور

مُبَلِّغِین دعوتِ اسلامی کی جانب سے حصولِ علمِ دین کی بھرپور ترغیب کے نتیجے میں سینکڑوں کی تعداد میں علمِ دین کے پیاسوں نے حصولِ علم کے لئے جامعۃُ المدینہ کا رُخ کِیا جبکہ والدین نے اپنے بچوں کو مدرسۃُ المدینہ کی مدنی بہاریں بھی دکھائیں۔ یوں دُنیا بھر بالخصوص پاکستان میں مدرسۃُ المدینہ اور جامعۃ المدینہ کی مزید شاخیں کھلتی چلی گئیں۔ جن میں کم و بیش 1 لاکھ سے زائد طلبہ و طالبات قرآنِ کریم اور درسِ نظامی (عالم کورس) کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جبکہ ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں، مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں اپنی تعلیم مکمل کر کے اس مدنی مقصد کو اپنانے والے بن گئے کہ "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ" لٰہذا آپ بھی اپنا نام خوش نصیبوں میں شامل کروا لیجئے، اپنے بچوں کو مدرسۃ المدینہ اور جامعۃ المدینہ میں داخل کروایئے نیز اپنے بھائیوں، دوستوں، عزیزوں، پڑوسیوں اور دیگر رشتہ داروں پر انفرادی کوشش کر کے انہیں بھی یہی مدنی ذہن دیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح ہر طرف علم کی شمعیں روشن ہوں گی، جہالت کے اندھیرے چَھٹیں گے اور آپ کے لئے عظیم صدقۂ جاریہ کا سلسلہ ہو جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃ المدینہ (للبنین) یعنی اسلامی بھائیوں اور جامعۃ المدینہ (للبنات) یعنی اسلامی بہنوں کے جامعۃ المدینہ میں داخلے جاری ہیں اور 10 شوال المکرم 1437ھ، (متوقع 16 جولائی 2016ء) تک داخلے جاری رہیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے اندر ایمان کی حفاظت کا شعور بیدار کرنے اور بُرے خاتمے کے اسباب سے نجات پانے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے

مدنی ماحول سے وابستہ رہ کر مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیجئے نیز اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر حاضری کی عادت بنایئے کہ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان اجتماعات میں شریک ہونے والے اسلامی بھائیوں کو بُرے خاتمے کے اسباب سے چھٹکارا حاصل کرنے اور ایمان کی حفاظت کی مدنی سوچ فراہم کی جاتی ہے اور جو خوش نصیب اسلامی بھائی ان سنّتوں بھرے اجتماعات میں استقامت کے ساتھ حاضری کا شرف پانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت، مُصْطَفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ عنایت اور فیضانِ اولیا سے دیگر لوگوں کے مقابلے میں وہ ایمان کی حفاظت کے معاملے میں قدرے حساس ہو جاتے ہیں اور بُرے خاتمے کے خوف سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔ آیئے! دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماعات میں پابندی کے ساتھ حاضری کے فوائد و ثمرات پر مشتمل چند مدنی پھول سُنتے ہیں، آپ انہیں اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے اور سُنّتوں بھرے اجتماعات میں پابندی کے ساتھ شریک ہونے کا ذہن بنایئے چنانچہ

❀ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماعات میں اِستقامت کے ساتھ شریک ہونا رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ، خَوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ حقیقی کے حُصول کا ذریعہ ہے۔ ❀ اس میں شرکت کی برکت سے مَحَبَّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعمت میسّر آتی ہے۔ ❀ اللہ والوں کے فیضان سے فیضیاب ہونے کی سعادت ملتی ہے۔ ❀ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان و بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی تعلیمات پر عمل کی رغبت بڑھتی ہے۔ ❀ علمائے کرام، ذِمَّہ داران اور عام مومنین کا قُرب میسّر آتا ہے۔ ❀ فرائض و واجبات، سُنَن و مستحبّات کی پابندی اور نفل عبادات کی بجا آوری کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ ❀ ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی برکت سے بہت سے لوگوں کو گُناہوں کی گندی

بیماری سے شِفا مل گئی اور ان کے دل عبادت کی جانب مائل ہو گئے۔ ❀ بہت سے اسلامی بھائیوں کو رُوحانی و جسمانی امراض سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے چھٹکارا نصیب ہو گیا۔ ❀ اس میں شرکت کی برکت سے دِلی سکون واطمینان محسوس ہوتا ہے۔ ❀ مدنی انعامات پر عمل اور راہِ خُدا میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت ملتی ہے۔ ❀ حقوق اللہ و حقوق العباد (یعنی بندوں کے حقوق) کی بجاآوری کا ذہن بن جاتا ہے۔ ❀ دل و دماغ علمِ دین کی روشنی سے معمور اور جہالت کے اندھیرے دور ہو جاتے ہیں۔ ❀ مسجد کا ادب و احترام کرنے اور مسجد میں داخل ہوتے وقت نفلی اعتکاف کی نیت کرنے کا ذہن بنتا ہے۔ ❀ سنّتوں بھرے اصلاحی بیانات سننے، سنّتیں سیکھنے سکھانے اور ذکر و دُعا کے حلقوں میں شرکت کی سعادت ملتی ہے۔

الغرض سنّتوں بھرے اجتماعات میں پابندی کی برکات نہ صرف شرکائے اجتماع کا مُقدَّر بنتی ہیں بلکہ ان سے تعلق رکھنے والے بھی ان برکتوں سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ آیئے ہم میں سے ہر اسلامی بھائی یہ نیت کرے کہ کوئی شرعی مجبوری نہ ہونے کی صورت میں بالخصوص ہفتہ وار اجتماع و مدنی مذاکرے میں اوّل تا آخر پابندی کے ساتھ نہ صرف خود شرکت کروں گا بلکہ دیگر مسلمانوں تک اس کی دعوت پہنچا کر انہیں بھی اجتماع میں حاضری کی ترغیب دلاؤں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کرنے والوں کو دُعا دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

جو پابند ہے اجتماعات کا بھی میں دیتا ہوں اُس کو دُعائے مدینہ

(وسائلِ بخشش، ص۳۶۹ مُرمّم)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَسا اوقات چھوٹے چھوٹے نیک اعمال بھی جَہنَّم سے چھٹکارہ پانے اور جنَّت میں ابدی چین پانے کا سبب بن جاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ زِیادہ سے زِیادہ نیک اعمال کرتے رہیں اور جو لوگ نیکیوں میں مَشغُول ہیں وہ بھی ہوشیار رہیں کہ کہیں شیطان انہیں یہ بات باوَر کروانے میں کامیاب نہ ہو جائے کہ تُو نے تو بہت نیک اعمال کر لئے ہیں اب بس کر، تیری یہ نیکیاں تجھے بَخشوانے اور تجھے جنَّت کی نِعمتوں سے لُطف اُٹھانے کیلئے کافی ہیں۔ اگر ایسا کوئی خیال ذِہن میں آئے تو اُسے فوراً جَھٹک دیجئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ہر دَم ڈرتے رہئے کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ اللہُ قدیر عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر کس کے بارے میں کیا ہے، کوئی تو اپنی ساری عُمر کُفر میں گُزار دے مگر مرتے وقت ایمان کی دولت سے سرفراز ہو جائے جبکہ کوئی ساری عمر نیکیوں میں بسر کرنے کے باوُجود بوقتِ رُخصت مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بُرے خاتِمے سے دوچار ہو۔

خُدایا بُرے خاتمے سے بچا لے		گنہگار ہے جاں بَلب یا اِلٰہی

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایَت ہے کہ جَب اللہ عَزَّوَجَلَّ کِسی بندے کے ساتھ بَھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے تو اُس کے مَرنے سے ایک سال پہلے ایک فِرِشتہ مُقرَّر فرما دیتا ہے جو اُس کو راہِ راست پر لگا تا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ خیر (یعنی بھلائی) پر مَر جاتا ہے اور لوگ کہتے ہیں: فُلاں شَخص اچّھی حالَت پر مَرا ہے۔ جَب ایسا خُوش نَصیب اور نیک شَخص مَرنے لگتا ہے تو اُس کی جان نِکلنے میں جَلدی کرتی ہے۔ اُس وَقت وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُلاقات کو پَسند کرتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مُلاقات کو۔ جَب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرتا ہے تو مَرنے سے ایک سال قَبل ایک شَیطان

اُس پر مُسلَّط کر دیتا ہے جو اُسے بہکاتا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ اپنے بد تَرین وقت میں مَر جاتا ہے۔ اُس کے پاس جب موت آتی ہے تو اُس کی جان اَٹکنے لگتی ہے۔ اُس وَقت یہ شَخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملنے کو پسند نہیں کرتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس سے ملنے کو۔ (مُسنَد ابنِ راھَوَیہ ج۳ص۹۰۵ ملتقطا، غیبت کی تباہ کاریاں، ص:۹۶)

ہر دم اِبلیس پیچھے لگا ہے		حفظِ ایمان کی اِلتجا ہے
ہو کرم امنِ روزِ جزا کی		میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے
روح عطارؔ کی جب جدا ہو		سامنے جلوۂ مصطفٰے ہو
ان کے قدموں میں اس کو قضا کی		میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص125، 124)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّار ۞ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ۞ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۞

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سبز جھنڈا:

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عَبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما نے شَبِ قَدْر کے بارے میں نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانِ عالیشان نَقْل کیا ہے- "جب شَبِ قَدْر آتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے حضرتِ جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک سبز جھنڈا لئے فِرِشتوں کی بَہُت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر نُزُول فرماتے ہیں اور اُس سبز جھنڈے کو کعبۂ مُعَظَّمہ پر لہرا دیتے ہیں ۔ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے سو بازُو ہیں، جن میں سے دو بازُو صِرف اِسی رات کھولتے ہیں۔ وہ بازُو مَشرِق و مَغرِب میں پھیل جاتے ہیں ۔ پھر حضرتِ جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فِرِشتوں کو حُکم دیتے ہیں کہ جو کوئی

مسلمان آج رات قِیام، نَماز یا ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں مشغول ہے، اُس سے سلام و مُصافحہ کرو۔ نیز اُن کی دُعاوں پر آمین بھی کہو۔ چُنانچِہ صُبح تک یِہی سِلسلہ رہتا ہے۔ صُبح ہونے پر حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فِرِشتوں کو واپَسی کا حُکم صادِر فرماتے ہیں۔ فِرِشتے عَرَض کرتے ہیں، اے جبرِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت کی حاجات کے بارے میں کیا کیا؟ حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فرماتے ہیں، "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِن لوگوں پر خُصُوصی نَظَرِ کرم فرمائی اور 4 قِسم کے لوگوں کے عِلاوہ تمام لوگوں کو مُعاف فرمادیا۔ صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان نے عَرَض کی، "یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم وہ چار قِسم کے لوگ کون سے ہیں؟" ارشاد فرمایا: ﴿1﴾ ایک تو عادی شرابی ﴿2﴾ دُوسرے والِدَین کے نافرمان ﴿3﴾ تیسرے قَطعِ رِحمی کرنے والے (یعنی رشتہ داروں سے تعلُّقات توڑنے والے) اور ﴿4﴾ چوتھے وہ لوگ جو آپس میں بُغض وکینہ رکھتے ہیں اور آپس میں قَطعِ تعلُّق کرنے والے۔" (شُعَبُ الْاِیمان، ج۳، ص336، حدیث 3695)

بدنصیب لوگ:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ شَبِ قَدر کِس قَدَر عظمت والی رات ہے۔ اِس رات میں ہر خاص وعام کو بَخش دیا جاتا ہے۔ تاہَم **عادی شرابی، ماں باپ کے نافرمان، قَطعِ رِحمی کرنے والے اور بِلا مصلحتِ شَرعی آپس میں کینہ رکھنے والے اور اِس سبب سے آپس میں تعلُّقات مُنقَطِع کرنے والے** اِس عام بخشش سے محروم کر دیے جاتے ہیں۔

توبہ کرلو!

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! قَہرِ قہّار و غَضَبِ جَبّار عَزَّوَجَلَّ سے لَرز جانے کیلئے کیا یہ بات کافی نہیں؟ اور شَبِ قَدر جیسی بابَرَکت رات بھی جِن مُجرِموں کی بخشش نہیں کی جارہی وہ کس قَدر شدید مُجرِم ہوں گے؟ ہاں اگر اِن گُناہوں سے صِدقِ دِل سے توبہ کرلی جائے اور حُقوقُ الْعِباد والے مُعامَلات بھی حل

کر لئے جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فَضل وکَرَم بے حدو بے اِنتہا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "جہنم میں لے جانے والے اعمال" کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآىٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِیْمًا(۳۱)	ترجمۂ کنزالایمان: اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیۂ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "کفر و شرک تو نہ بخشا جائے گا اگر آدمی اسی پر مرا (اللہ کی پناہ) باقی تمام گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مشیَّت میں ہے چاہے ان پر عذاب کرے چاہے معاف فرمائے۔"

(خزائن العرفان، پ ۵، سورۃ النساء تحت الایہ ۳۱، ص ۱۴۹)

کتاب "**جہنم میں لے جانے والے اعمال**" حضرت علامہ ابو العباس احمد بن محمد بن علی بن حَجَر مَکی شافعی ھَیتَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پُر اثر تالیف **اَلزَّوَاجِر** کا اُردو ترجمہ ہے۔ علامہ ابنِ حجر مکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کتاب میں گناہوں کی اقسام بالتفصیل بیان فرمائی ہیں اور ہر اس قول و فعل کو شامل کرنے کی کوشش فرمائی ہے جو ربُّ العٰلمین کی ناراضی کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کتاب میں ظاہری و باطنی ہر دو قسم کے گناہوں کا بیان ہے۔ پہلی جلد میں تقریباً 240 گناہوں کا تذکرہ ہے، جن میں سے 67 باطنی اور 173 ظاہری گناہ ہیں، جن میں سے چند ایک یہ ہیں: شرکِ اکبر، شرکِ اصغر یعنی

رِیاکاری، حسد، کینہ، تکبر، خود پسندی، ملاوٹ، منافقت، حرص و طمع، اُمراء کی ان کی اَمارت کی وجہ سے تعظیم کرنا اور غرباء کی ان کی غربت کی وجہ سے تذلیل کرنا، ناشکری، بدگمانی، معصیت پر اصرار، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہو جانا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے نااُمید ہو جانا، والدین کی نافرمانی، اور اللہ اور اس کے رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جھوٹ باندھنا وغیرہ۔ جبکہ دُوسری جلد میں **227 ظاہری گناہوں** کا تذکرہ ہے۔

کبیرہ گناہوں کی پہچان اور جہنّم میں لے جانے والے اعمال کی آگاہی اور خوفِ خداوندی حاصل کرنے کے لیے اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب فرمائیے، اس کتاب کی دونوں جلدیں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر موجود ہیں جو کہ پڑھی (Read) جاسکتی ہیں، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کی جا سکتی ہیں۔ مبلغین و مبلغات کو بیانات کی تیاری کے لیے اس کتاب کی دونوں جلدیں بہت زِیادہ مفید ہیں۔

مدنی عطیات کی ترغیب

دعوتِ اسلامی تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے، جس کا مدنی پیغام اب تک کم و بیش 200 ممالک میں پہنچ چکا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے کم و بیش 103 شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، صرف جامعۃ المدینہ (للبنین وللبنات)، مدرسۃ المدینہ (للبنین وللبنات)، مدرسۃ المدینہ آن لائن (للبنین وللبنات) اور مدنی چینل کے سالانہ اخراجات کروڑوں نہیں، اربوں روپے میں ہیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے زکوٰۃ، صدقات، عطیات دینے کے ساتھ ساتھ اپنے

رِشتے داروں، پڑوسیوں، دوستوں پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتا کر مدنی عطیات جمع کیجئے۔ فرمانِ مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: صدقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے، فرمانِ مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: صدقہ بُری موت کو روکتا ہے۔

صدقۂ فِطر کے متعلق مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صدقۂ فطر واجب ہے، گندم کے لحاظ سے ایک صدقۂ فطر 2 کلو سے 80 گرام کم یا اس کا آٹا یا اس کی قِیمت ہے۔ جَو شریف، کھجور شریف اور کِشمش کے لحاظ سے اس کا وزن ڈبل ہو گا، جن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال دِیا ہے، اُنہیں چاہئے کہ جَو شریف، کھجور شریف یا کِشمش کی قِیمت کے لحاظ سے صدقہ فِطر ادا کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شَریف کی فضیلت:

حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک روز سرکارِ نامدار، رسولوں کے سردار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باہَر تشریف لائے، اِس موقع پر ابوطَلْحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آگے بڑھ کر عرض کی، "یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آج چہرۂ مُبارَک پر خوشی کے آثار معلوم ہو رہے ہیں۔" فرمایا: "بے شک ابھی جبرئیلِ امین (عَلَیْہِ السَّلَام) میرے پاس آئے تھے اور اُنہوں نے کہا، اے محمد! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس نے آپ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے نامۂ اعمال میں دس (10) نیکیاں لکھے گا اور دس (10) گُناہ مٹادے گا اور دس (10) دَرَجات بڑھادے گا۔" (القول البدیع، ص ۲۴۲)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں　　اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

مختصر وضاحت: یعنی ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود بھیجتے ہیں جو ہر بے سہارے کا سہارا اور آسرا ہیں اور ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلام بھیجتے ہیں جو ہم غافلوں کی خیر خبر رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ''مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیْر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ **صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ** وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جَواب دُوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بَڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادِی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے واقعات، حُصُولِ رَحمَت کے طریقے اور رحمتِ الٰہی سے مَحرومی کے اسباب سنیں گے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک **رحمت بھری حکایت** سنتے ہیں، چنانچہ

جنت میں داخلہ رحمتِ الٰہی سے ہوگا:

حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حُضُور نبیِ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اورارشاد فرمایا:"ابھی میرے پاس میرے خلیل جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آئے اور کہا: "اے محمد (صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک بندے نے سمندر میں ایک پہاڑ کی چوٹی پر 500 سال تک عبادت کی، اس پہاڑ (Mountain) کی چوڑائی اور لمبائی 30،30 ہاتھ تھی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے انگلی جتنی چوڑی شیریں نہر نکالتا جس میں آہستہ آہستہ میٹھا پانی بہتا اور پہاڑ کے نیچے جمع ہو جاتا اور ہر رات انار کے درخت سے ایک انار نکلتا، جب شام ہوتی تو نیچے اُترتا، وضو کرتا اور وہ انار لے کر کھالیتا، پھر نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا، اس نے بوقتِ وصال اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سوال کیا کہ وہ سجدے کی حالت میں اس کی رُوح قبض فرمائے یہاں تک کہ (بروزِ قیامت بھی) وہ سجدے کی حالت میں ہی اُٹھایا جائے۔"

حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: جب اسے قیامت کے دن اُٹھایا جائے گا اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے کھڑا ہو گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے مُتعلق ارشاد فرمائے گا: "میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں داخل کر دو۔" وہ عرض کرے گا: "اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! بلکہ میرے عمل سے۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: "میرے بندے کو میری رحمت سے جنّت میں داخل کر دو۔" وہ پھر

عرض کرے گا: ''اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! بلکہ میرے عمل سے۔ '' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں سے فرمائے گا: ''میرے بندے کے عمل کا میری دی گئی نعمتوں سے موازنہ (Compare) کرو۔ '' تو آنکھ کی نعمت اس کی 500سالہ عبادت کو گھیر لے گی اور باقی جسم کی نعمتیں اس پر زائد ہوں گی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرمائے گا: ''میرے بندے کو جہنّم میں داخل کر دو۔ '' تو اسے جہنم کی طرف کھینچا جائے گا، وہ پکارے گا: '' اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمادے۔ '' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: '' اسے واپس لے آؤ۔ '' اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے اپنی ان نعمتوں کے بارے میں دریافت فرمائے گا جو اسے بیچ سمندر میں بلند پہاڑ پر عطا کی گئی تھیں۔ تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! یہ سب کچھ کرنے والا تُو ہے۔ '' اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: '' یہ سب میری رحمت سے ہی تو ہے اور میں اپنی رحمت سے ہی تجھے جنت میں بھی داخل کرتا ہوں۔ پھر اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ داخلِ جنّت فرمادے گا۔

حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: '' اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بے شک تمام اَشیاء اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ہی ہیں۔ '' (مستدرک علی الصحیحین، کتاب التوبۃ والانابۃ، ج۵، ص ۳۵۵، الحدیث ۷۷۱۲)

گناہ گار طلبگارِ عفو و رَحمت ہے
عذاب سہنے کا کس میں ہے حوصلہ یارَب

(وسائل بخشش، ص۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ پانچ سو (500) سال کے طَوِیل عَرصے تک

مُسلسَل عبادت کرنے والے نیک شخص کے ساتھ بھی جب اللہ عَزَّوَجَلَّ عدل فرمانے پر آیا تو وہ شخص بھی جہنّم کا حقدار قرار پایا اور بالآخر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے صدقے ہی اس کا کام بن پایا، اس واقعے سے یہ مدنی پُھول مِلا کہ کوئی شخص کتنا ہی عابد وزاہد (یعنی عبادت گزار) کیوں نہ ہو، اس کو اپنے اعمال پر بھروسا کرنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمَت پر نَظر رکھنی چاہیے، اِسی میں اس کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بہت وسیع ہے، وہ کسی کو مایوس نہیں لوٹاتا بلکہ بڑے سے بڑے گناہ گار کی ڈھیروں خطائیں بھی معاف فرما دیتا ہے۔ پارہ 25 سورۂ شُوریٰ کی آیت نمبر 25 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے۔ اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بے حد و بے حساب ہے، اس کے گنہگار بندے دن رات اس کی نافرمانیاں کرتے رہیں، اس کے حُقُوق کی پامالی سے بھی دریغ نہ کریں مگر پھر بھی وہ کریم رَبّ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مسلسل مہلت دیتا رہے اور اگر ہم سچی توبہ کرلیں تو ہماری ساری خطاؤں کو معاف فرماکر رحمتوں کی مزید بارش برساتے ہوئے ان گناہوں کو بھی نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔ ہمیں بھی گناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں میں زندگی بسر کرنی چاہیے، اگر بتقاضائے بشریت کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو توبہ میں تاخیر بھی نہیں کرنی چاہیے اور اس سے حُسنِ ظَن رکھتے ہوئے عفو و درگزر کی اُمید رکھنی چاہیے، جیسا کہ

کریموں سے بڑھ کر کریم

ایک اَعرابی نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: "یَا رَسُوْلَ الله صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! مخلوق کا حساب کون لے گا؟" ارشاد فرمایا: "اللہ تبارک وتعالیٰ" اس نے عرض کی: "کیا وہ خود لے گا؟" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہاں" تو وہ اَعرابی مسکرا دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے مُسکرانے کی وجہ پوچھی تو اس نے عرض کی: "کریم جب کسی پر قُدرت پاتا ہے تو معاف کر دیتا ہے، جب حساب لیتا ہے تو در گزر فرماتا ہے۔" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "اعرابی نے سچ کہا، جان لو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بڑا کریم کوئی نہیں، وہ سب کریموں سے بڑھ کر کریم ہے۔" (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۶۳۷)

پھر اس اعرابی نے عربی میں چند اشعار کہے، جن کا مفہوم کچھ یوں ہے:

(۱)... کریم کا حق جب کسی شخص کے نزدیک متعین ہو جائے تو وہ اپنی عزت کی وجہ سے اُسے معاف فرما دیتا ہے۔

(۲)... وہ نافرمان سے در گزر کر کے اس کے گناہ بخش دیتا ہے حالانکہ اس کا گناہ گار اور مجرم ہونا ثابت ہوتا ہے۔

میں نے مانا کہ سب سے بُرا ہوں　　کس کا ہوں؟ تیرا ہوں میں تِرا ہوں
ناز رحمت پہ مجھ کو بڑا ہے　　یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے پالنے والے، ہر دم رحمتیں نازل فرمانے والے، مصیبتوں سے بچانے والے اور ہماری بخشش ومغفرت کرنے والے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ہمیشہ خیر کی اُمید اوراچھا گمان رکھنا چاہیے،

یاد رہے کہ! اللہ تعالیٰ سے **اچھا گمان**(حُسنِ ظن) رکھنا **واجب** ہے۔ اس کی رحمت سے ہر گز مایوس نہیں ہونا چاہیے، وہ قدرت والا جسے چاہے جیسے چاہے نواز دے، وہ چاہے تو کسی ایک گناہ پر ہماری پکڑ فرمالے اور چاہے تو ایک نیکی پر ہی اپنے فضل وکرم سے بخشش ومغفرت فرمادے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہ گاروں کی ڈھارس بندھانے کیلئے اُنہیں بخشش کی نوید (یعنی خوشخبری) سُناتے ہوئے پارہ 24 سُوْرَۃُ الزُّمُر کی آیت نمبر 53 میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۵۳﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زِیادَتی کی، اللہ کی رَحمت سے نا اُمّید نہ ہو، بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بے شک وُہی بخشنے والا مہربان ہے۔

رحمتِ الٰہی سب کے لئے ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی کوئی حد نہیں ہے اور اس کی رحمت نیک اور بد سب کو پہنچتی ہے، منقول ہے، حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام نے اپنی مناجات(دُعا) میں عرض کی: "یا ربّ عَزَّوَجَلَّ!" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: **"لَبَّیْكَ یَا مُوْسٰی!"** آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو تو مالک ہے، میری کیا حیثیت کہ تُو مجھے لبیک کہہ کر جواب

دے۔" تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: "مجھے یہ پسند ہے کہ کوئی بندہ مجھے "یاربّ" پکارے تو میں اسے "لبیک" کہہ کر جواب دوں۔" حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: "یاربّ عَزَّوَجَلَّ! کیا یہ ہر فرمانبردار بندے کے لئے ہے؟" ارشاد ہوا: "ہاں! بلکہ ہر گنہگار بندے کے لئے بھی ہے۔" تو حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: "فرمانبردار کے لئے تو اس کی اطاعت کے سبب ہے اور گنہگار پر یہ کرم کس وجہ سے؟" تو جواب ارشاد ہوا: "اے موسیٰ! اگر میں بھلائی کرنے والے کو اس کی بھلائی کا بدلہ دُوں اور بُرائی کرنے والے پر اس کی بُرائی کی وجہ سے احسان نہ کروں تو میرا جُود و کرم کہاں جائے گا؟" (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۶۴۱)

لاج رکھ لے گناہ گاروں کی نام رحمٰن ہے تِرا یا ربّ
عیب میرے نہ کھول محشر میں نام ستّار ہے ترا یا ربّ
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفّار ہے ترا یا ربّ
سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ تُو نے جب سے سُنادیا یاربّ!
آسرا ہم گنہگاروں کا اور مضبوط ہو گیا یاربّ!

(ذوقِ نعت، ص ۶۰، ۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عوام میں پائی جانے والی ایک غلط فہمی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں پر رحیم و کریم ہے، مگر اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ بندے اس کی نافرمانیاں کریں، اس کے احکامات پر عمل کرنے میں سُستی کریں اور پھر بھی اس کی رحمت سے اُمید لگائے رہیں۔ جان بوجھ کر **نمازیں قضا** کرتے رہیں اور یہ ذہن بنائے رہیں

کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی **رحمت بہت بڑی** ہے، بِلا عُذرِ شرعی ماہِ **رمضان المبارک کے فرض روزے** جان بوجھ کر چھوڑتے رہیں اور یہ ذہن بنائے رہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی **رحمت بہت بڑی** ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے بخشش و مغفرت کی اُمید ضرور ہونی چاہیے، مگر ساتھ ہی نیک اعمال بھی کرنے چاہئیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مُتَعَلِّق لوگوں میں ایک غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ عُموماً گناہ گار و بے عمل لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کو دلیل بنا کر اپنی گرفت کے بارے میں بے فکر ہو جاتے ہیں اور اس طرح کی باتیں بناتے ہیں کہ **"ہمیں کامل یقین ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عذاب نہ دے گا، اس کی رحمت بہت وسیع ہے، ہم اگر تھوڑے بہت گناہ کر بھی لیں تو اس کی رحمت کے خزانوں میں کمی تھوڑی ہو جائے گی؟ وغیرہ وغیرہ**، یاد رہے! ایسے خیالات رکھنے والوں کی حدیثِ پاک میں مذمت کی گئی ہے۔

نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو اپنا تابعدار بنالے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے اور عاجز وہ شخص ہے جو اپنی خواہشات پر چلتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید بھی کرتا ہو۔ (مشکوۃ،ج۳،ص ۱۳۰، حدیث:۵۲۸۹)

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: "کوئی حماقت اس سے بڑھ کر نہ ہو گی کہ انسان دوزخ کا بیج بوئے اور جنت کی فصل کاٹنے کی اُمید رکھے، کام گناہ گاروں والے اور مقام نیکوں والا تلاش کرے۔" (کیمیائے سعادت،ج ۲،ص ۸۱۱)

مرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سوا مگر ان سے امید ہے تجھ سے رَجا

تُو رحیم ہے ان کا کرم ہے گواہ وہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص ۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں کے باوجود رحمتِ الٰہی سے بخشش کی امید رکھنے کا **ایک نقصان** یہ ہوتا ہے کہ انسان گناہوں پر دلیر (Bold) ہو جاتا ہے اور گناہ کے بعد شیطان کی جانب سے اسی طرح کی میٹھی میٹھی باتیں قبول کرنے کی عادت، پچھلے گناہوں پر ندامت کے بجائے آئندہ گناہ کرنے کی جُرأت پیدا ہو جاتی ہے۔ **دوسرا نقصان** یہ ہوتا ہے کہ ایسے شخص کو نصیحت کی بات بُری محسوس ہوتی ہے اور مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسا شخص کبھی تو عذابات پر مشتمل آیات و احادیث سے بیزاریت کا اظہار بھی کر دیتا ہے۔ **یاد رہے!** کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا یقین رکھنا واجب ہے، لیکن رحمت کو دلیل بنا کر گناہوں میں مشغول رہنا بُرا کام ہے۔

خوش فہمی سے نکلنے کے دو(2) طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس خوش فہمی سے نکلنے کیلئے یوں غور و فکر کیجئے کہ اگر معاملہ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا کہ ہر ایک گناہ گار کو رحمتِ الٰہی سے بخش دیا جاتا تو پھر ہزارہا مسلمان قبر کے عذابوں میں کیوں گرفتار ہوتے ہیں یا ہوں گے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ذہن نشین رکھئے کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیاء عظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے زیادہ کسی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کا یقین نہیں ہو سکتا، اس کے باوجود بھی یہ نیک ہستیاں عبادت و تلاوت اور نیک اعمال کی کثرت میں ہرگز سُستی نہ کرتیں، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بڑھ کر کون بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوگا مگر پھر بھی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ساری ساری رات عبادت میں مشغول رہا کرتے، چنانچہ

شکر گزار بندہ نہ بنوں

اُمّ المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات کو اُٹھ کر نماز ادا فرماتے، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدمین شریفین سُوج گئے۔ میں نے عرض کی، ”آپ ایسا کیوں کرتے ہیں ؟ حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سبب سے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے ہیں۔“ توارشاد فرمایا: ”کیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر گزار بندہ بننا پسند نہ کروں۔“ (بخاری، کتاب التہجد، باب قیام النبی حتی ترم قدماہ، ج ۱، ص ۳۸۴، رقم ۱۱۳۰)

روتا ہے جو راتوں کو اُمّت کی محبّت میں وہ شافعِ محشر ہے سردار مدینے کا
راتوں کو جو روتا ہے اور خاک پہ سوتا ہے غم خوار ہے، سادہ ہے مختار مدینے کا

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات واضح ہوگئی کہ ہمیں نیک اعمال کرنے کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے بخشش کی اُمید بھی رکھنی چاہیے اوراس کی خُفیہ تدبیر سے بھی ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیے۔ آیئے! اب چند ایسے نیک اعمال کے بارے میں سنتے ہیں کہ جن کی برکت سے بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کا حقدار بن جاتا ہے، چنانچہ

(1) ذکر اللہ کرنا

رحمتِ الٰہی کا مستحق بنانے والا ایک عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنا بھی ہے، ذِکْرُاللہ میں دِلوں کا چین ہے، ذِکْرُاللہ سے بیماریوں اور رنج و غم سے نجات ملتی ہے، ذِکْرُاللہ سے تنگدستی دُور ہوتی ہے اور ذِکْرُاللہ کرنے والا ہر وقت رحمتِ خُداوندی کے سائے میں رہتا ہے، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: جب کوئی بندہ میرا ذِکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے تنہا یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر کسی مجمع (Gathering) میں کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجمع میں اس کا ذِکر کرتا ہوں، اگر وہ ایک بالشت مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میری رحمت اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتی ہے اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میری رحمت اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتی ہے اور اگر وہ میرے پاس چلتے ہوئے آتا ہے تو میری رحمت اس کے پاس دوڑتی ہوئی آتی ہے۔" (بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ ویحذرکم اللہ نفسہ، رقم ۷۴۰۵، ج ۴، ص ۵۴۱)

کاش لب پر مرے رہے جاری ذِکر آٹھوں پہر ترا یاربّ
چشمِ تر اور قلبِ مُضطر دے اپنی اُلفت کی مے پِلا یاربّ

(وسائلِ بخشش، ص۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2)خوفِ خدا

رحمتِ الٰہی کا مستحق بنانے والا ایک عمل **خوفِ خدا** بھی ہے، خوفِ خدا کی برکت سے گناہوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے، خوفِ خدا سے فکرِ آخرت پیدا ہوتی ہے، خوفِ خدا رکھنے والے کو دو جنّتیں ملیں گی، خوفِ خدا رکھنے والے کو سبز موتیوں کا محل عطا کیا جائے گا، خوفِ خدا سے بہنے والا آنسو چہرے کے

جس حصے پر بہتا ہے وہ جہنّم پر حرام ہو جاتا ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا نَضَر بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی کی آنکھ سے خوفِ الٰہی سے آنسو بہتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے چہرے کو جہنّم پر حرام فرما دیتا ہے۔ اگر وہ آنسو اس کے رُخسار (Cheek) پر بہہ جائیں تو قیامت کے دن نہ وہ ذلیل ہو گا اور نہ اس پر کوئی ظلم ہو گا۔ اور اگر کوئی غمگین شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے کچھ لوگوں کے درمیان میں روئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے رونے کے سبب ان لوگوں پر بھی رحم فرماتا ہے۔ آنسو کے علاوہ ہر عمل کا وزن کیا جائے گا اور آنسوؤں کا ایک قطرہ آگ کے سَمندروں کو بجھا دیتا ہے۔ (موسوعة للامام ابن ابی الدنیا، کتاب الرقة والبکاء، الحدیث ۱۴، ج ۳، ص ۱۷۲)

مرے اشک بہتے رہیں کاش ہر دم ترے خوف سے یاخدا یاالٰہی

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھرتھر رہوں کانپتا یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3) قرآنِ کَرِیم کی تِلاوَت

رحمتِ الٰہی کا مستحق بنانے والا ایک عمل **تلاوتِ قرآن** بھی ہے۔ قرآنِ کریم وَحیِ الٰہی ہے، یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب پانے کا ذَریعہ اور ہدایت کا مجموعہ ہے، یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شَفاعت کرے گا، قیامت کے دن تِلاوت کرنے والوں کو کچھ گھبراہٹ نہ ہو گی، نہ ہی ان سے حساب

وکتاب لیا جائے گا، قرآنِ پاک کی تلاوت اَفْضل عِبادت اور رحمت وبرکت کے نزول کا ذریعہ ہے، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے وہ اپنے رہنے والوں پر کُشادہ ہوتا ہے، اس کی بھلائی کثیر ہوتی ہے، اس میں فِرشتے حاضر ہوتے اور شَیاطین اس سے نکل جاتے ہیں۔ (احیاء العلوم (مترجم)، ج۱، ص۸۲۶)

نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، "جو قوم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھروں میں سے کسی ایک گھر میں کتاب اللہ کی تلاوت کرنے اور سیکھنے سکھانے کے لئے جمع ہوتی ہے تو ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے، انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے، ملائکہ انہیں (اپنے پروں سے) چُھوتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ملائکہ کے سامنے ان کا چرچا فرماتا ہے۔" (مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن، رقم ۶۸۵۳، ص ۱۱۱۰)

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت
رہوں باوضو میں سدا یاالٰہی

(وسائل بخشش، ص ۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4) مسجدوں سے مَحبّت

رحمتِ الٰہی کا مستحق بنانے والا ایک عمل **مساجد سے مَحبّت** کرنا ہے حدیثِ پاک میں ہے: "**مَنْ اَلِفَ الْمَسْجِدَ اَلِفَهُ اللّٰہُ** جو مسجد سے مَحبّت کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔" (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المساجد، رقم ۲۰۳۱، ج ۲، ص ۱۳۵) مسجدوں میں جانے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے،

ذِکرودُرود میں مشغول رہنے سے رحمتِ الٰہی کا نُزول ہوتا ہے جیساکہ

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مسجد ہر پرہیز گار کا گھر ہے اور جس کا گھر مسجد ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی رحمت، رضا اور پُلِ صراط سے باحفاظت گزار کر اپنی رضا والے گھر جنت کی ضمانت دیتا ہے۔" (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المسجد، رقم ۲۰۲۶، ج ۲، ص ۱۳۴) ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی بندہ ذِکر و نَماز کیلئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔" (سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد، رقم ۸۰۰، ج ۱، ص ۴۳۸)

ہوجائیں مولا مسجدیں آباد سب کی سب
سب کو نمازی دے بنا یا ربِّ مصطفٰے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رحمتِ الٰہی سے مَحرومی کے اسباب

(1) گناہوں کے سبب رحمتِ الٰہی سے محرومی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم رحمتِ الٰہی کا مستحق بنانے والے اعمال کے مُتَعَلِّق سُن رہے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا **ذکر کرنا، خوفِ خدا رکھنا، تلاوتِ قرآن کرنا، مساجد سے محبت کرنا ان میں نماز پڑھنا** وغیرہ ایسے اعمال ہیں کہ ان کی برکت سے بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کا حقدار بن جاتا ہے۔ اللہ عَزَّ

وَجَلَّ ہمیں بھی نیک اعمال کرنے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ گناہوں کی نحوست سے بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے، جیسا کہ

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن علوی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نظرِ رَحمت سے محروم ہونے اور اس کے ناراض ہونے کی علامت یہ ہے کہ بندہ گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔(رسالۃ المذاکرۃ مع الاخوان المحبین من اہل الخیر والدین(مترجم)،ص۴۳۔) اور ایک گناہ کی نحوست یہ ہوتی ہے کہ بندہ دیگر گناہوں میں پڑ جاتا ہے لہٰذا گناہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس سے بچنے ہی میں عافیت ہے، حضرت سَیِّدُنا بلال بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: گُناہ کے چھوٹا ہونے کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ تم کس کی نافرمانی کر رہے ہو۔(الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمۃ فی تعریف الکبیرۃ، خاتمۃ فی التحذیر۔۔الخ، ۱/۲۷) اگر گُناہ کا اِرادہ کرتے وَقْت ہماری یہ مدنی سوچ بن جائے کہ میں جس رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کر رہا ہوں وہ تو مجھے ہر وَقْت ہر حال میں دیکھ رہا ہے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح کافی حد تک گُناہوں سے چھٹکارا نصیب ہو جائے گا۔ یاد رکھئے! سارے ہی گناہ رحمتِ الٰہی سے محرومی کا سبب ہیں، آیئے! ان میں سے چند گناہوں کے بارے میں سنتے ہیں۔

(2)والدین کی نافرمانی

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے محرومی کا ایک سبب **والدین کی نافرمانی** کرنا، انہیں تکلیف پہنچانا، ان کی خدمت سے محروم رہ کر اپنی بخشش و مغفرت نہ کروانا بھی ہے۔ رحمتِ عالَم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "(جبرئیل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے دعا کی:) جس نے اپنے والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کو پایا لیکن ان کے ساتھ اچھا سُلُوک نہ کیا اور جہنَّم میں داخل ہو گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنی

رحمت سے دُور کرے۔ تو میں نے کہا: اٰمین۔" (المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۲۵۵۱، ج ۱۲، ص ۶۶)

کس کے در پر میں جاؤں گا مولا
گر تُو ناراض ہوگیا یاربّ

(وسائل بخشش مرمم، ص ۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! (اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں) والدین (Parents) کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی خدمت بہت ضروری ہے۔ والدین کے ساتھ بھلائی یہ ہے کہ ایسی کوئی بات نہ کہے اور ایسا کوئی کام نہ کرے جو اُن کیلئے باعثِ تکلیف ہو اور اپنے بدن اور مال سے ان کی خوب خدمت کرے، ان سے محبت کرے، ان کے پاس اُٹھنے بیٹھنے، ان سے گُفتگو کرنے اور دیگر تمام کاموں میں ان کا ادب کرے، ان کی خدمت کیلئے اپنا مال اِنہیں خوش دِلی سے پیش کرے اور جب انہیں ضرورت ہو، ان کے پاس حاضر رہے۔ (صراط الجنان، ج۱، ص ۱۵۳)

ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے والدین کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آئیں اور شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے انہیں راضی کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں کیونکہ ان کی رضا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور ان کی ناراضی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی ہے۔

دل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا
ورنہ ہے اِس میں خسارہ آپ کا

(وسائل بخشش، ص ۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3)قطع رحمی

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے محرومی کا ایک سبب رشتے داروں سے قطع رحمی (رشتہ داری توڑنا) بھی ہے۔لہٰذا خود کو رحمتِ الٰہی کا مستحق اوراپنے گھر اور مُعاشَرے کو اَمن کا گہوارہ بنانے کے لئے اپنے قَرابت داروں سے حُسنِ سُلُوک اور صِلۂ رحمی کی عادت بنایئے اور جس قدر ہو سکے قطع تَعلّقی سے بچنے کی کوشش کیجئے کیونکہ دِیگر گُناہوں کا وَبال تو صرف گُناہ کرنے والے پر ہی آتا ہے مگر رِشْتہ داری توڑنے کی نحوست کے سبب پُوری قوم رَحْمتِ الٰہی سے محروم ہو جاتی ہے۔جیسا کہ

حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک مرتبہ سرکارِمدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیثِ مُبارَکہ بیان فرمارہے تھے ،اِس دَوران فرمایا: ہر قاطعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا)ہماری محفل سے اُٹھ جائے۔ ایک نوجوان اُٹھ کر اپنی پُھوپھی کے ہاں گیا جس سے اُس کا کئی سال پُرانا جھگڑا تھا،جب دونوں ایک دوسرے سے راضی ہوگئے تواُس نوجوان سے پُھوپھی نے کہا:تم جا کر اس کا سبب پُوچھو، آخر ایسا کیوں ہوا ؟(یعنی سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اِعلان کی کیا حکمت ہے؟) نوجوان نے حاضر ہو کر جب پُوچھا تو حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ میں نے حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے یہ سُنا ہے:" جس قوم میں قاطعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہو،اُس قوم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کا نُزُول نہیں ہوتا۔" (اَلزَّواجِرُعَنِ اقتِرافِ الکبائِرج ۲ ص ۱۵۳)

مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس قوم میں ایک شخص اپنے عزیزوں کی حق تَلَفی کرتا ہو اور دوسرے لوگ اس کے اسی گُناہ پر مدد کرتے ہوں یا باوجودِ قُدرَت اُسے اِس ظلم

سے نہ روکتے ہوں تو وہ سب لوگ رحمت سے محروم ہیں۔ (مراۃ المناجیح،۶/۵۲۹)

لٰہذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک اور صِلۂ رحمی سے پیش آئیں اور جو رُوٹھے ہیں ان کو منالیں اور آئندہ کسی سے بھی قطع رحمی نہ کریں۔

بھائی حق مت مارنا گھر بار کا
ورنہ ہوگا مستحق تُو نار کا

(وسائلِ بخشش، ص۱۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4) تکبر کے سبب کپڑا گھسیٹنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تکبر کے سبب تہبند، قمیص اور عمامے کا کپڑا گھسیٹنا بھی رحمتِ الٰہی سے محرومی کا ایک سبب ہے چنانچہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اِسبال (لٹکانا) تہبند، قمیص اور عمامہ میں بھی ہوتا ہے۔ جو تکبُّر کی وجہ سے ان میں سے کوئی چیز گھسیٹے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اس پر نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔ (ابوداود، کتاب اللباس، باب فی قدر موضع الازار، ۴/۸۳، حدیث:۴۰۹۴)

مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صرف نیچا تہبند ہی مکروہ و ممنوع نہیں بلکہ عمامہ کا شملہ، کُرتے کا دامن بھی اگر ضرورت سے زیادہ نیچا ہو تو وہ بھی ممنوع ہے اور اس پر بھی یہی وعید ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ عمامہ کا شملہ نصف پیٹھ تک چاہئے، بعض اس سے بھی نیچے رکھتے ہیں یہ ممنوع ہے اور قمیص کا دامن بعض لوگ ٹخنوں کے نیچے رکھتے ہیں (یہ بھی) ممنوع ہے۔ (مرآۃ المناجیح،۶/۱۰۲ ملخصاً)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اِزار (یعنی تہبند) کا ٹخنوں (ٹخنوں) سے نیچے رکھنا اگر برائے تکبُّر ہو تو حرام ہے اور اس صورت میں نماز مکروہِ تحریمی ورنہ صرف مکروہِ تنزیہی اور نماز میں بھی اس کی غایت (اِنتہا) خِلافِ اولیٰ (ہے)۔ صحیح بخاری شریف میں ہے: "صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرا تہبند لٹک جاتا ہے جب تک میں اس کا خاص خیال نہ رکھوں۔ فرمایا: **لَسْتَ مِمَّنْ یَّصْنَعُہٗ خُیَلَاء** یعنی تم ان میں نہیں ہو جو براہِ تکبّر ایسا کریں۔ (بخاری، کتاب اللباس ، باب فی جرازارہ من غیر خیلاء ، ۴۵/۴، حدیث:۵۷۸۴)

عُجُب و تکبر اور بچا حُبِّ جاہ سے
آئے نہ پاس تک رِیا یا ربِّ مُصْطَفٰے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں گناہوں سے بچانے اور بزرگوں کی سیرت اپنانے کا ذہن فراہم کرتا ہے اور بزرگوں کی عقیدت و محبت لوگوں کے دلوں میں قائم رکھنے کیلئے ان کے اَیّام منانا اس مدنی تحریک کا شاندار کارنامہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رمضان کا بابرکت مہینا جاری ہے اور 10 رمضانُ المبارک اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے عرس کا دن ہے لہٰذا اِس مُناسَبَت سے حُصُولِ بَرَکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مختصر ذِکرِ خیر سنتے ہیں، چنانچہ

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعارف

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا عامُ الْفِیْل سے 15سال پہلے پیدا ہوئیں۔ آپ کا نام خدیجہ، والِد کا نام خُوَیْلِد اور والِدہ کا نام فاطمہ ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کُنْیَت اُمُّ الْقَاسِم اور اُمِّ ھِند ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے القابات طاہرہ، سَیِّدَۃُ قُرَیْش، صِدِّیْقَہ اور "الکبریٰ" ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا یہ آخری لَقَب نام کے ساتھ اس کثرت سے بولا جاتا ہے کہ گویا نام ہی کا حصہ ہو۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عورتوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا، آپ خاتونِ جنت حضرت حضرتِ فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی والِدہ ماجِدہ اور نوجوانانِ جنت کے سردار حضراتِ **حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی نانی جان ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنی ساری دولت حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر قربان کردی اور اپنی تمام عمر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمَت کرتے ہوئے گزاری۔ آپ کی حَیَات میں **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی اور سے نِکاح نہ فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا تقریباً 25سال حُضُور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریکِ حیات رہیں اور اعلانِ نبوت کے دسویں سال ماہِ رمضانُ المبارک میں وصال فرمایا اور (جَنَّتُ الْمَعْلٰی) میں مدفون ہوئیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالِیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

صاحِبِ قرآنِ مُبین، مَحبوبِ ربُّ العٰلَمین، جنابِ صادِق وامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے: جس نے قرآنِ پاک پڑھا، ربّ تعالٰی کی حمد کی، نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرود شریف پڑھا اور اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کی تو اُس نے بھلائی کو اُس کی جگہ سے تلاش کر لیا۔ (شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی استحباب...الخ، ۲/۳۷۳، حدیث: ۲۰۸۴)

کر کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ تم کہو دامن میں آ تم پہ کروروں درود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر

لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشِش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لہو ولعب میں مشغول شخص کی توبہ

حضرت ابوہاشم صوفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے بصرہ جانے کا ارادہ کیا اور ایک کشتی (Boat) میں سوار ہونے کے لئے بڑھا۔ اس کشتی میں ایک مرد تھا جس کے ہمراہ اس کی کنیز تھی۔ اس مرد نے مجھ سے کہا: "کشتی میں جگہ نہیں ہے۔" کنیز نے اس سے میری سفارش کی تو اس

---

1 . . . معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

نے مجھے بھی کشتی میں سوار کرلیا۔ جب ہم کچھ آگے بڑھے تو مرد نے کھانا منگوایا اور اپنے سامنے رکھ لیا ۔کنیز نے اس سے کہا:"اس مسکین کو بھی اپنے کھانے میں شریک کرلو۔"چنانچہ اس نے مجھے بھی کھانے میں شریک کرلیا۔ جب ہم کھانا کھاچکے تو وہ کنیز سے کہنے لگا:"شراب لاؤ۔"جب وہ شراب لائی تو وہ اسے پینے لگا اور کنیز سے مجھے بھی شراب پلانے کو کہا لیکن میں نے منع کردیا۔ جب وہ شخص نشے سے چُور ہو گیا تو اس نے کنیز سے کہا:"اپنے ساز لے آؤ۔"کنیز نے ساز سنبھالا اور گانا گانے لگی۔ پھر وہ شخص میری طرف متوجہ ہوا اور کہا:"کیا تمہارے پاس اس(گانے)جیسا کچھ ہے؟"میں نے جواب دیا :"ہاں! میرے پاس وہ ہے جو اس سے کہیں زیادہ بہتر اور بھلا ہے۔"اس نے کہا:"سناؤ۔"میں نے اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھنے کے بعد (پارہ30 سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر کی پہلی 3) آیاتِ مبارکہ تلاوت کیں،

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۪ۙ(۱) وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۪ۙ(۲) وَ اِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ ۪ۙ(۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: جب دھوپ لپیٹی جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں۔

(پ۳۰،التکویر:۱ تا۳)

ان آیات کو سُن کر وہ شخص رونے لگا جب میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر پہنچا: وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۪ۙ(۱۰) (ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں۔)(پ۳۰،التکریر:۱۰) تو وہ کہنے لگا:"اے کنیز! میں تجھے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں، اس شراب کو بہادو اور ساز توڑ ڈالو۔"پھر اس نے مجھے قریب بُلایا اور کہنے لگا:"میرے بھائی! تم کیا کہتے ہو، کیا اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول فرمالے گا؟"میں نے جواب میں (پارہ2، سورۂ بقرہ کی 222 نمبر) یہ آیت پڑھ دی: ﴿اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ(۲۲۲)﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔"

(یہ سُن کر اس نے توبہ کرلی)۔(درۃ الناصحین، المجلس الخامس والخمسون فی فضیلۃ التوبۃ،ص۲۱۶۔۲۱۷)

رہوں مست و بے خود میں تیری وِلا میں پِلا جام ایسا پِلا یاالٰہی

بنادے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ گناہوں سے ہر دم بچا یاالٰہی

عبادت میں گزرے مری زندگانی کرم ہو کرم یاخدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ قرآنِ کریم کس قدر شاندار، بے مثل و بے مثال اور رشدوہدایت سے مالامال کتاب ہے کہ دنیا کی رنگینیوں میں بدمست، گانے باجے سننے کے شیدائی، شراب نوشی کے عادی اور گناہوں کی گندگی میں ڈوبے ہوئے شخص نے جب اس پاکیزہ کلام کی فکرِ آخرت پر مبنی آیاتِ مبارکہ سنیں تو یہ تاثیر کا تیر بن کر اس کے دل میں پیوست ہوگئی، اس کی زندگی میں حقیقی مدنی انقلاب برپا ہوگیا اور اسے توبہ کی توفیق نصیب ہوگئی۔ بلاشبہ یہ کلامِ باری تعالٰی کا ہی فیضان ہے کہ جس کی تلاوت سُن کر ہی دل لرز جاتے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں، ایسا کیوں نہ ہو کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایسا پیارا اور سچا کلام ہے کہ اسے نازل فرمانے والا رَبُّ الْعٰلَمِیْن عَزَّوَجَلَّ ہے تو لانے والے رُوحُ الْاَمِیْن یعنی حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں، یہ کتابِ عظیم جن پر نازِل ہوئی، وہ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن ہیں، جس اُمَّت کیلئے آئی آیا وہ سب اُمّتوں میں بہترین ہے، جس زَبان میں اُتری وہ عربِیِ مُبین ہے تو جس مہینے میں نازل ہوئی وہ تمام مہینوں میں مُعزَّز ترین ہے، جس رات میں نازِل ہوئی وہ اَفضل

ترین ہے تو جن جگہوں میں اُتری وہ اَعْلیٰ ترین ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم وَحْیِ اِلٰہی ہے، قُربِ خُداوَندی کا ذریعہ ہے، تمام آسمانی کتابوں کا خلاصہ ہے، تمام عُلُوم کا سَر چشمہ ہے، ہدایت کا مجموعہ، رحمتوں اور برکتوں کا خزینہ ہے، ایسا نُور ہے جس سے گمراہی کے تمام اَندھیرے دُور ہو جاتے ہیں، اِصلاح و تَربِیَت کا ایسا نِظام ہے کہ جو اِنسان کے ظاہر و باطن کو پاک کر کے اسے مثالی بنا دیتا ہے، ایسا باوَفا ساتھی ہے، جو قَبْر میں بھی ساتھ نبھاتا ہے، نزع و قبر وحشر میں بھی وَفا کا حق اَدا کرے گا۔ اس میں بیمار دِلوں کے لئے شفا ہے، جس نے اسے مضبوطی سے تھاما، وہ ہدایت یافتہ ہو گیا، جس نے اس پر عمل کیا وہ دُنیا و آخرت میں کامیابی پا گیا۔ آیئے! اس پاکیزہ کلام کی خوبیاں اور اس کی شان و شوکت خود اسی کی زبانی سُنتے ہیں چنانچہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 9 میں ارشادِ ربّانی ہے:

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۹)

پارہ 14 سُوْرَۂ نَحْل کی آیت نمبر 89 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِیْنَ۠ ﴿۸۹﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تم پر یہ قرآن اُتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو۔ (پ ۱۴، نحل: ۸۹)

پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 138 میں ارشاد ہوتا ہے:

هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةٌ ترجَمۂ کنزالایمان: یہ لوگوں کو بتانا اور راہ دکھانا اور

لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۳۸﴾ (پ۴، اٰل عمران: ۱۳۸) پرہیز گاروں کو نصیحت ہے۔

مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ آخری آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: قرآن شریف کا عام فیضان تو عام لوگوں کے لئے ہے یعنی ہر چیز کا بیانِ واضح، مگر خاص فیض خاص لوگوں کے لئے (ہے) یعنی ہدایت دینا اور راہِ راست (سیدھے راستے) پر لگا دینا۔ (مزید فرماتے ہیں کہ) قرآنِ کریم کا بیان یا ہدایت ہونا ہم لوگوں کے لئے ہے نہ کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے، حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پہلے ہی سے سب کچھ سکھا پڑھا اور سمجھا دیا (گیا) تھا اور آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پہلے ہی سے ہدایت پر تھے۔ (تفسیر نعیمی، ۴/ ۲۰۰ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کی روشن آیاتِ مقدسہ سننے کے بعد ہر عقلمند شخص یہ بات اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ درحقیقت **"قرآن ہی کتابِ ہدایت ہے"**۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس حقیقت کا واضح ثبوت جس طرح ہمیں آیاتِ قرآن سے مِلا اسی طرح احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں بھی ہمیں یہی خوشبودار مدنی پھول ملتا ہے کہ **"قرآن ہی کتابِ ہدایت ہے۔"** آیئے! حصولِ برکت کے لئے ایک حدیثِ پاک سنتے ہیں، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، سراپا جود و سخاوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایک فتنہ برپا ہوگا۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اس سے بچنے کا طریقہ کیا ہوگا؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب، جس میں تمہارے اگلوں اور پچھلوں کی خبریں ہیں اور تمہارے آپس کے فیصلے ہیں، قرآن فیصلہ کُن ہے اور یہ کوئی مذاق نہیں ہے۔ جو ظالم اسے چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ

اسے تباہ کر دے گا اور جو اس کے غیر میں ہدایت ڈھونڈے گا اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا، وہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رَسّی اور حکمت والا ذکر ہے، وہ سیدھا رستہ ہے، قرآن وہ ہے جس کی برکت سے خواہشات بگڑتی نہیں، دوسری زبانیں مل کر اسے مشکوک نہیں بنا سکتیں، جس سے علما بے پروا نہیں ہوتے، جو زیادہ دُہرانے سے پرانا نہیں پڑتا، جس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے، قرآن ہی وہ ہے کہ جب اسے جِنّات نے سنا تو یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو اچھائی کی رہبری کرتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے، جو قرآن کا قائل ہو وہ سچا ہے، جس نے اس پر عمل کیا وہ ثواب پائے گا، جو اس کے مطابق فیصلہ کرے گا وہ انصاف کرنے والا ہو گا اور جو اس کی طرف بلائے تو ضرور وہ سیدھی راہ کی طرف بلایا گیا۔(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل القرآن، ۴/۱۴ ۴ ،حدیث: ۲۹۱۵)

اِلٰہی خوب دیدے شوق قرآں کی تلاوت کا
شَرَف دے گنبدِ خضریٰ کے سائے میں شہادت کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے قرآنِ کریم کس قدر خوبیوں سے مالا مال کتاب اور ایک مکمل (Complete) ضابطۂ حیات ہے۔ یقیناً یہ کلامِ باری تعالیٰ کا ہی فیضان ہے کہ آج بھی اس کتاب سے رُشدو ہدایت کے ایسے چشمے پُھوٹ رہے ہیں کہ اپنے تو اپنے غیر بھی اس کی سچائی کے قائل ہیں اور ہر ایک اپنے اپنے اعتبار سے اس میں غور و فکر کرنے میں مصروف ہے۔ قرآن کتابِ ہدایت ہے اس کا واضح ثبوت یہ بھی ہے کہ جب اس بے مثال کلام کی تجلیات معاشرے (Society) پر پڑیں تو اندھیرے اُجالوں میں بدل گئے، ہر طرف ہدایت کا نُور پھیل گیا، گناہوں میں مشغول لوگوں نے جب

ہدایت سے معمور آیات سُنیں تو نورِ قرآن سے ان کے دل روشن ہو گئے، اُن کے سِینوں میں خوفِ خدا بیدار ہو گیا اور وہ نہ صرف خود اپنے گناہوں سے تائب ہو کر صلوٰۃ وسُنّت کی راہ پر گامزن ہوئے بلکہ مسلمانوں کے پیشوا اور بھٹکے ہوئے لوگوں کو بھی راہ دکھانے والے بن گئے۔ آیئے! اس ضِمن میں دو (2) ایمان افروز حکایات سنتے ہیں، چنانچہ

سَیِّدُنا فُضَیْل بن عِیَاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی توبہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 413 صفحات پر مشتمل کتاب **عُیونُ الحکایات (حِصّہ دُوُم)** صفحہ نمبر 17 پر ہے کہ توبہ سے قبل حضرت سَیِّدُنا فُضَیْل بن عِیَاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اتنے بڑے اور خطرناک ڈاکو (Dacoit) تھے کہ پورے پورے قافلے کو اکیلے ہی لُوٹ لیا کرتے۔ ایک مرتبہ ایک قافلہ آپ کے علاقے کے قریب سے گزرا، انہیں وہیں رات ہو گئی۔ آپ ڈاکہ ڈالنے کی نِیَّت سے جب قافلے کے قریب پہنچے تو بعض قافلے والوں کو یہ کہتے ہوئے سنا: تم اس بستی کی طرف نہ جاؤ بلکہ کوئی اور راستہ اختیار کر لو یہاں فُضَیْل نامی ایک خطرناک ڈاکو رہتا ہے۔ جب آپ نے قافلے والوں کی یہ آواز سنی تو کپکپی طاری ہو گئی اور بلند آواز سے کہا: اے لوگو! میں فُضَیْل بن عِیَاض تمہارے سامنے موجود ہوں، جاؤ! بے خوف وخطر گزر جاؤ، تم مجھ سے محفوظ ہو۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آج کے بعد میں کبھی بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ اتنا کہہ کر آپ وہاں سے چلے گئے اور اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کر کے راہِ حق کے مسافروں میں شامل ہو گئے۔ ایک قول یہ (بھی) ہے کہ آپ نے اس رات قافلے والوں کی دعوت کی اور فرمایا: تم فُضَیْل بن عِیَاض سے اپنے آپ کو محفوظ سمجھو، پھر آپ ان کے جانوروں کے لیے چارہ وغیرہ لینے چلے گئے جب واپس آئے تو کسی کو قرآنِ پاک کی یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کرتے ہوئے سنا:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ(پ۲۷، الحدید: ۱۶)	ترجَمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد کے لئے۔

قرآنِ کریم کی یہ آیت تاثیر کا تیر بن کر آپ کے سِینے میں اُتر گئی۔ آپ نے گِریہ و زاری شروع کردی اور اپنے کپڑوں پر مِٹّی ڈالتے ہوئے کہا: ہاں! کیوں نہیں! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اب وقت آگیا، اب وقت آگیا، آپ اسی طرح روتے رہے اور پھر اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرلی۔ (عیون الحکایات، ۲/۱۷ابتغیر قلیل)

بڑی کوششیں کی گُنہ چھوڑنے کی
رہے آہ! ناکام ہم یا اِلٰہی
مجھے سچّی توبہ کی توفیق دیدے
پئے تاجدارِ حرم یا اِلٰہی
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص110)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سِتار بجانے والی کی توبہ

حضرت سَیِّدُنا صالح مُری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ سِتار (ایک قسم کا باجا) بجانے والی ایک لڑکی کسی قارِیِ قرآن کے پاس سے گُزری جو (پارہ 21، سُوْرَۂ عَنْکَبُوْت کی) یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوت کر رہا تھا:

وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِیْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۴﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو۔ (پ ۲۱، العنکبوت:۵۴)

آیتِ مبارکہ سنتے ہی لڑکی نے ستار پھینکا ایک زوردار چیخ ماری اور بے ہوش ہوکر زمین پر گر گئی، جب ہوش آیا تو ستار توڑ کر عبادت و رِیاضت میں ایسی مشغول ہوئی کہ عابدہ وزاہدہ مشہور ہوگئی۔ ایک دن میں نے اُس سے کہا کہ اپنے آپ پر نرمی کر! یہ سُن کر روتے ہوئے بولی، کاش مجھے معلوم ہوجائے کہ جہنّمی اپنی قبروں سے کیسے نکلیں گے! پُل صراط کیسے عبور کریں گے؟ قیامت کی ہولناکیوں سے کیسے نجات پائیں گے؟ کھولتے ہوئے گرم پانی کے گھونٹ کیسے پئیں گے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو کیسے برداشت کریں گے؟ اتنا کہہ کر پھر بے ہوش ہوکر گر پڑی جب ہوش میں آئی تو بارگاہِ خُداوندی میں یوں عرض گزار ہوئی، اے میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جوانی میں تیری نافرمانی کی اور اب کمزوری کی حالت میں تیری اِطاعت کررہی ہوں، کیا تُو میری عبادت قبول فرمالے گا؟ پھر اس نے ایک آہِ سرد، دِلِ پُردرد سے کھینچی اور کہا: آہ! کل بروزِ قیامت کتنے لوگوں کے عیب کُھل جائیں گے پھر اس نے ایک چیخ ماری اور ایسے درد بھرے انداز میں روئی کہ وہاں موجود سب لوگ بے ہوش ہوگئے۔

(الروض الفائق، المجلس السابع والعشرون۔۔۔الخ، ص۱۴۸)

تیرے ڈَر سے سدا تھرتھراؤں خوف سے تیرے آنسو بہاؤں
کیف ایسا دے، ایسی ادا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص128)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ قرآنِ کریم کس قدر پُر تاثیر کلام ہے کہ جس کی تلاوت سُن کرلوگوں کے دل دَہل جاتے ہیں ، بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں،لوگوں کو فکرِ آخرت نصیب ہوتی ہے اور بڑے بڑے گناہ گاروں کو سچی توبہ کی توفیق ملتی ہے۔ ذرا سوچئے کہ جس کلامِ پاک کو سننے سے یہ برکتیں ملتی ہیں کہ بڑے بڑے مجرم راہِ راست پر آجاتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار بن جاتے ہیں تو جو خوش نصیب مسلمان اس پاک کلام کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کے احکام پر عمل کرتے ہوں گے تو انہیں اس کی کیسی برکتیں نصیب ہوں گیں۔

مدرسۃ المدینہ بالغان"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی ضَرورت واَہَمِّیَّت کے پیشِ نَظر قرآنِ پاک کی تَعْلِیمات کو عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تَحت بڑی عمر کے (بالغ) اسلامی بھائیوں کیلئے عُموماً بعد نمازِ عشاء مُختلف مَسَاجِد،مارکیٹ،بازار،فیکٹری وغیرہ میں پڑھنے والوں کی سہولت کاخیال رکھتے ہوئے مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی تَرکیب ہوتی ہے اور اسلامی بہنوں کے لئے مُختلف مَقامات واَوْقات میں ہَزارہامدرسۃُ المدینہ بالِغات کی بھی ترکیب ہوتی ہے،اسلامی بھائی اسلامی بھائیوں سے اور اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں سے پڑھتی ہیں، حُرُوف کی دُرُسْتْ اَدائیگی کے ساتھ قُرآنِ کریم سیکھنے کے ساتھ ساتھ مُختلِف دُعائیں یاد کرتے،نمازکے مَسائل سیکھتے اور سُنَّتوں کی مُفت تَعْلِیم حاصل کرتے ہیں۔ ہمیں بھی اپنی دُنیا وآخرت کی بھلائی کے لئے مدرسۃُالمدینہ بالِغان میں ضَرور شِرکت کرنی چاہیے،اگر ہم دُرست طریقے سے قرآنِ کریم پڑھنا جانتے ہیں تو رِضائے اِلٰہی اور ثواب کے لیے دُوسروں کو پڑھاناشروع کر دیں اوراگرپڑھانا نہیں جانتے توپڑھنا شروع کردیں۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تِلاوت کرنا میرا کام صبح و شام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "تلاوت کی فضیلت" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تلاوتِ قرآن کا ذوق و شوق بڑھانے اور فیضانِ قرآن سے مالا مال ہونے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ **"تلاوت کی فضیلت"** کا مطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس رسالے میں تلاوتِ قرآن کرنے اور قرآن سیکھنے سکھانے کے فضائل، تلاوتِ قرآن کے 21، سجدۂ تلاوت کے 14، قرآنِ پاک کو چھونے کے 9 اور دیگر بہت سے دلچسپ مدنی پھولوں کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً طلب کیجئے، خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول ولی اور اُمّتِ مسلمہ کے وہ عظیم انقلابی رہنما اور خیر خواہ ہیں کہ جو عاملِ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ تلاوتِ قرآن کے سچے شیدائی ہیں، آپ کی تحریریں، سنّتوں بھرے بیانات، مدنی مذاکرے، صوتی (Audio) اور صُوری (Video) پیغامات وغیرہ اس کا واضح ثبوت ہیں کہ آپ دیگر مسلمانوں کو بھی نیک نمازی، عاملِ قرآن اور تلاوتِ قرآن کا شیدائی بنانے میں شب و روز مصروفِ عمل ہیں، چنانچہ آپ نے مدنی انعامات کے

ذریعے قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے اور غور وفکر کرنے کیلئے ترجمہ و تفسیر پڑھنے کی ترغیب دلائی ہے۔ مدنی انعام نمبر3 میں ہے: **کیا آج آپ نے نمازِ پنجگانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورَۃُ الاخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پڑھی؟ نیز رات میں سُوْرَۃُ الْمُلک پڑھ یا سُن لی؟** جبکہ مدنی انعام نمبر21ہے: **کیا آج آپ نے کنزالایمان سے کم از کم تین(3) آیات (مع ترجمہ و تفسیر) تلاوت کرنے یا سننے کی سعادت حاصل کی؟**

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میں بن جاؤں سراپا "مدنی انعامات" کی تصویر
بنوں گا نیک یااللہ اگر رحمت تِری ہوگی

(وسائلِ بخشش، ص۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"بعدِ فجر مدنی حلقہ"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں تلاوتِ قرآن کا خوب ذہن دیا جاتا ہے، لہٰذا تلاوتِ قرآن پر استقامت پانے کیلئے آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ یاد رہے! 12 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام بعدِ فجر **"مَدَنی حلقہ"** بھی ہے۔ جس میں روزانہ 3 آیات کی تلاوت مع ترجَمۂ کنزالایمان اور تفسیر خزائنُ العرفان، تفسیر نُورالعرفان یا تفسیر صِرَاطُ الجِنَان، مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنَّت)، منظوم شَجَرۂ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ پڑھا جاتا ہے، اس کے

بعد اِشْراق وچاشْت کے نَوافِل اَدا کئے جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صبح سویرے تلاوتِ قرآن کرنا بہت بڑے اَجر و ثواب کا کام ہے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ وہ روزانہ صبح کو بُطحان یا عقیق کی وادیوں میں جائے اور کوئی گناہ اور قطعِ رحمی کئے بغیر دو بڑے کوہان والی اُونٹنیاں لے کر واپس لوٹے؟" تو ہم نے عرض کی:" یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم میں سے ہر ایک یہ پسند کرتا ہے۔ "فرمایا" تو تم میں سے کوئی صبح کے وقت مسجد میں کیوں نہیں جاتا اور کتابُ اللہ کی دو آیتیں سیکھتا یا تلاوت کرتا کہ یہ تمہارے حق میں 2اُونٹنیوں سے بہتر ہیں اور 3 آیتیں تمہارے لئے 3اُونٹنیوں سے بہتر ہیں اور 4آیتیں 4اُونٹنیوں سے بہتر ہیں اور جتنی آیتیں سیکھے گا یا پڑھے گا اتنی اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔" (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ القرآن فی الصلاۃ وتعلمہ، حدیث: ۱۸۷۳، ص ۳۱۳)

کنزالایماں اے خدا میں کاش روزانہ پڑھوں
پڑھ کے تفسیر اس کی پھر اس پر عمل کرتا رہوں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فیضانِ قرآن اور مَدَنی کاموں کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کو وہ ترقّی ملی کہ دن بدن ہزاروں لوگ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے لگے اور ان کی زِنْدَگیوں میں مَدَنی اِنْقِلاب برپا ہو گیا۔ آیئے! بطور تَرْغِیب مدنی قافلے میں سفر کے ذریعے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے والے ایک عاشقِ رسول کی مَدَنی بَہار سُنْتے ہیں، چنانچہ

آوارہ گردی چھوٹ گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب پیشِ خدمت ہے: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے قبل میں گناہوں کی تاریک گھاٹیوں میں بھٹکتا پھر رہا تھا، لڑائی جھگڑا کرنا، چوری کرنا، آوارہ گردی کرنا میری عادت میں شامل تھا۔ میری ان حرکتوں کی وجہ سے گھر اور محلے والے مجھ سے بیزار تھے۔ آخر کار ایک دن میری قسمت جاگ اٹھی، ہوا یوں کہ دعوتِ اسلامی کے ایک مُبلّغ اسلامی بھائی سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی، ان کی انفرادی کوشش رنگ لائی اور میں نے ہاتھوں ہاتھ 3 دن کے مدنی قافلے کی نیت کرلی اوراپنی نیت کو عملی جامہ پہناتے ہوئے مدنی قافلے کا مسافر بھی بن گیا۔ مدنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے مجھے فکرِ آخرت نصیب ہوئی۔ میں نے تمام گناہوں سے توبہ کی اور میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنّت داڑھی شریف بھی چہرے پر سجالی اور سر پر عمامہ شریف کا تاج سجانے کی بھی نیت کرلی۔ یہ بیان دیتے وقت میں مدنی قافلہ ذِمّہ دار کی حیثیت سے مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے میں مصروف ہوں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کا تعارف!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **"دعوتِ اسلامی"** خدمتِ دین کے کم وبیش 103 شعبہ جات میں کام کررہی ہے ان میں سے ایک **"المدینۃ العلمیۃ"** بھی ہے جس نے اصلاحِ اُمت

کے جذبے کے تحت خالص عِلْمی تحقیقی اور اِشاعَتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے 16 شعبہ جات میں مختلف انداز سے تحریر و تصنیف کا کام جاری ہے مثلاً قرآن وحدیث کی اہم معلومات لوگوں تک پہنچانا، عوام کی آسانی اور فائدے کے لئے بزرگانِ دین کی عربی کتب کو آسان اردو ترجمے کے ساتھ پیش کرنا، درسِ نظامی یعنی عالم کورس کے طلبہ کیلئے درسی کتابوں کی مشکلات کو حل کرنا، صحابہ واہلِ بیتِ کرام اوراولیائے عظام کی سیرتِ مبارکہ پر کتب ورسائل لکھنا، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الامکان عام فہم انداز میں شائع کرنا **المدینۃ العلمیہ** کے تحریری کارناموں میں شامل ہے۔ **المدینۃ العلمیہ** کی انہی کوششوں کو سراہتے ہوئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک موقع پر فرمایا: **پہلے بیان تیار کرنا کس قدر دشوار تھا اس کا مجھے تجربہ ہے، اب تو المدینۃ العلمیہ نے اپنی کتابوں میں مبلغین کو بہت سارا مواد دے دیا ہے۔ آپ حضرات بھی المدینۃ العلمیہ کی تمام کتب پڑھنے کی نیت کرلیجئے۔**" اس کے علاوہ مُلک وبیرون ملک سے وقتاً فوقتاً آنے والے عُلماء و مُفتیانِ کرام بھی **المدینۃ العلمیہ** کے تحریری کام سے خوش ہوکر ڈھیروں دُعاؤں سے نوازتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی دین ودنیا کی ڈھیروں برکتیں پانے اور فیضانِ قرآن سے مالامال ہونے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جانا چاہیے۔

علوم و معارف کا نہ ختم ہونے والا خزانہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا، اسے سننا اوراس پر عمل کرنا باعثِ خیر وبرکت اور نجاتِ آخرت کا سبب ہے مگر بدقسمتی سے آج مسلمانوں کے پاس اس کی تلاوت

کرنے اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کیلئے وقت نہیں، بعض لوگوں کو رمضانُ المبارک میں یہ سعادت نصیب ہو جاتی ہے اور بعض تو رمضان میں بھی اس کی تلاوت بلکہ اس کی زیارت سے بھی محروم رہتے ہیں۔ کیونکہ اب رمضانُ المبارک میں "ٹائم پاس" کرنے کیلئے ہم اپنا قیمتی وقت ہوٹلوں، فُضُول بیٹھکوں، پارکوں، مخلُوط تَفْرِیح گاہوں کو آباد کرنے، اَخبارات کا مُطَالَعَہ کرنے، فلمیں ڈرامے یا موسیقی سے بھرپور پروگرام دیکھنے سننے، مُلکی و سِیاسی حالات اور میچوں پر تَبْصِرے کرنے اور سننے، موبائل یا کمپیوٹر پر گیمز کھیلنے اور سوشَل مِیڈیا (Social Media) کا گناہوں بھرا اِسْتِعمال کرنے میں ضائع کر دیتے ہیں۔ اگر ہم اپنا قیمتی وقت ان فُضول مصروفیات میں برباد کرنے کے بجائے روزانہ کم از کم ایک پارہ تلاوت کرنے کا معمول بنائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ڈھیروں نیکیاں ہمارے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی اور اگر روزانہ 3 آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھنے کا معمول بنائیں گے تو اس کی برکت سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ بھی ہاتھ آئے گا کیونکہ قرآنِ کریم میں حلال و حرام کے احکام، عبرتوں اور نصیحتوں کے اقوال، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور پچھلی اُمّتوں کے واقعات و احوال اور جنت و دوزخ کے حالات کے ساتھ ساتھ علوم کے ایسے خزانے موجود ہیں جو قیامت تک بھی ختم نہیں ہو سکتے، جیسا کہ

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 430 صفحات پر مشتمل کتاب "عَجَائِبُ القرآن مع غَرَائِبِ القرآن" میں ہے: قرآنِ مجید اگرچہ ظاہر میں 30 پاروں کا مجموعہ ہے لیکن اس کا باطن کروڑوں بلکہ اربوں علوم و معارف کا ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا کسی عارف باللہ کا مشہور شعر ہے کہ!

جَمِیْعُ الْعِلْمِ فِی الْقُرْاٰنِ لٰکِنْ تَقَاصَرَ عَنْہُ اَفْہَامُ الرِّجَالِ

یعنی تمام علوم قرآن میں موجود ہیں لیکن لوگوں کی عقلیں ان کے سمجھنے سے قاصر و کوتاہ ہیں۔ قرآنِ مجید میں صرف عُلوم و مَعارف ہی کا بیان نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآنِ مجید میں پوری کائنات اور سارے عالم کی ہر ہر چیز کا واضح اور روشن تفصیلی بیان ہے یعنی آسمان کے ایک ایک تارے، سمندر کے ایک ایک قطرے، سبزہ ہائے زمین کے ایک ایک تنکے، ریگستان کے ایک ایک ذرے، درختوں کے ایک ایک پتے، عرش و کرسی کے ایک ایک گوشے، عالَمِ کائنات کے ایک ایک کونے، ماضی کا ہر ہر واقعہ، حال کا ہر ہر معاملہ، مستقبل کا ہر ہر حادثہ قرآنِ مجید میں نہایت وضاحت کے ساتھ تفصیلی بیان کیا گیا ہے چنانچہ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے کہ **مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ** تَرجَمۂ کنزالایمان: ۔ ہم نے اس کتاب میں کچھ اُٹھا نہ رکھا۔(پ7، الانعام:38) قرآنِ مجید تو عُلُوم و مَعارف کا وہ خزانہ ہے جو کبھی ختم ہی نہیں ہو سکتا بلکہ قیامت تک علماءِ کرام اس بہت بڑے سمندر سے ہمیشہ عجیب و غریب مضامین کے موتی نکالتے ہی رہیں گے اور ہزاروں لاکھوں کتابوں کے دفتر تیار ہوتے ہی رہیں گے۔(عجائب القرآن، ص420,419،ملتقطاً)

ہر روز میں قرآن پڑھوں کاش! خدایا
اللہ! تِلاوت میں مِرے دِل کو لگا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صدقہ کے فضائل پر مشتمل روایات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مُبارکہ میں کئی مقامات پر **صَدَقہ و خَیرات** کی ترغیب اور فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ آیئے! اس بارے میں 5 احادیثِ مبارَکہ سُنتے ہیں:

1. رَبّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! اپنے خزانے میں سے میرے پاس کچھ جمع کر دے، نہ جلے گا، نہ

ڈُوبے گا، نہ چوری کیا جائے گا۔ **میں اُس وقت تجھے پورا بدلہ دوں گا، جب تُو اُس کا زیادہ ضرورت مند ہوگا۔**[1]

2. بَاكِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَآءَ لَا يَتَخَطَّى الصَّدَقَةَ یعنی **صبح کا آغاز صَدَقے سے کیا کرو، کیونکہ مُصیبت صَدَقے سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔**[2]

3. اِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ وَتَمْنَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ وَيُذْهِبُ اللهُ الْكِبْرَ وَالْفَخْرَ یعنی بے شک مسلمان کا صَدَقہ عُمر بڑھاتا اور بُری مَوت کو دُور کرتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ (اس کی برکت سے صَدَقہ دینے والے سے) تکبُّر و تَفاخُر (بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت) کو دُور کردیتا ہے۔[3]

4. اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَنْ اَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُوْرِ وَاِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ یعنی بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بِلاشُبہ مسلمان، قیامت کے دن اپنے صَدَقے کے سائے میں ہوگا۔[4]

5. اِنَّهَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ لِمَنِ احْتَسَبَهَا يَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللهِ، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر صَدَقہ کرے، تو وہ صَدَقہ اُس کے اور دوزخ کے درمیان رُکاوٹ بن جاتا ہے۔[5]

آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ صَدَقہ، مصیبت و بَلا کو روک دیتا ہے، صَدَقہ عمر کو بڑھاتا ہے، صَدَقہ بُری موت کو دُور کرتا ہے، صَدَقہ تکبُّر کو دُور کرتا ہے، صَدَقہ فخر کو دُور کرتا ہے، صَدَقہ قبر کی گرمی بُجھاتا ہے، صَدَقہ قِیامت کے دن سایہ ہوگا، صَدَقہ دوزخ کے عذاب سے بچائے گا۔

---

1 ... شعب الأيمان، باب في الزكاة، التحريض على صدقة التطوع، ٣/ ٢١١، حديث: ٣٣٤٢

2 ... شعب الايمان، باب الزكاة، التحريض على صدقة التطوع، ٣/ ٢١٤، حديث: ٣٣٥٣

3 ... مجمع الزوائد، كتاب الزكاة، باب فضل الصدقه، ٣/ ٢٨٤، حديث: ٤٦٠٩

4 ... شعب الايمان، باب الزكاة، التحريض على صدقة التطوع، ٣/ ٢١٢، حديث: ٣٣٤٧

5 ... مجمع الزوائد، كتاب الزكاة، باب فضل الصدقة، ٣/ ٢٨٦، حديث: ٤٦١٧

دے نَزْع و قبر و حشر میں ہر جا اَمان اور
دوزخ کی آگ سے بچا یا ربِّ مُصطفٰے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص132)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے **ہزاروں جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ** دِینی فضلیت کے لحاظ سے بہت اہمیّت کے حامل ہیں، یہی وجہ ہے کہ اِن **جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ** کو قائم رکھنے کے لئے اِن پر مختلف اَخراجات کی مد میں سالانہ کروڑوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں، لہٰذا آپ سے بھی عرض ہے کہ رِضائے اِلٰہی، اجروثواب اور طَلبۂ علمِ دین کی دُعاؤں سے حِصّہ پانے، دعوتِ اسلامی کی ترقّی و بقا اور **جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ** کے نظام کو مضبوط سے مضبوط تَر بنانے اوردعوتِ اسلامی کے جملہ مدنی کاموں کو تیزی سے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے زکوٰۃ، فطرات، صَدَقات و خَیرات، نفلی عطیات اور عُشُر وغیرہ کے ذریعے نہ صرف خُود تعاوُن فرمایئے بلکہ اپنے عزیزوں، پڑوسیوں اور دوست اَحباب پر انفرادی کوشش کرکے اُنہیں بھی اِس کی ترغیب دِلایئے، ہمارے لَب ہلالینے اور ہماری تھوڑی سی اِنفرادی کوشش سے اگر کسی کا مدنی ذہن بن گیا اور اُس نے اپنی زکوۃ، فطرات، صَدَقات و خَیرات، نفلی عطیّات یاعُشُر وغیرہ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے دے دیئے تو یہ ہمارے لئے بھی ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مختصر تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضَانُ الْمُبارَك کا عشرۂ مغفرت جاری ہے

اور اس کی 17 تاریخ کو اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا یومِ وصال ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے آپ کا مختصر تعارف سنتے ہیں، چنانچہ

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی صاحبزادی ہیں، آپ کی ولادت بعثتِ نبوی کے چوتھے سال ہوئی، آپ کی والدہ کا نام **"اُمِّ رُومان"** ہے، اِن کا نِکاح حُضورِ اَنور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہجرت سے قبل مکّہ مکرّمہ میں ہوا تھا لیکن کاشانۂ نُبُوَّت میں یہ مدینہ منوّرہ کے اندر شوّال ۲ھ میں آئیں۔ یہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حبیبہ اور بہُت ہی چہیتی زوجہ ہیں۔ (فیضانِ عائشہ صدیقہ، ص ۱۵)

آپ صدیقہ طیبہ، طاہرہ، زاہدہ، عابدہ، تہجّد گزار، روزوں کی پابند، صدقہ وخیرات اور ایثار کرنے والی تھیں۔ ایک مرتبہ سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے 70 ہزار درہم راہِ خدا میں صدقہ کئے، حالانکہ ان کی قمیص کے مبارک دامن میں پیوند لگا ہوا تھا۔ (مدارج النبوت، ج ۲، ص ۴۷۳)

اُمَّت کو تَیَمُّم کی آسانی آپ ہی کے صدقے میں ملی، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا وِصال آپ کے سینے پر ہوا اور آپ کا روضۂ انور آپ کا حُجرۂ مبارکہ ہے، حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وفات کے وقت آپ کی عمر شریف 18 سال تھی۔ آپ تمام لوگوں سے بڑھ کر فَقِیْہَہ، عالِمہ، مُحَدِّثَہ، مُفَسِّرہ، مُفتِیَہ اور اچھی رائے رکھنے والی تھیں۔ 17 رمضان المبارک منگل کی رات 57 یا 58 ہجری مدینۂ منوّرہ میں آپ کا وِصالِ ظاہری ہوا، حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں آپ کی تدفین کی گئی۔

کیوں نہ ہو رُتبہ تمہارا اہلِ ایماں میں بڑا سب تو ہیں مومن مگر ہیں آپ اُمُّ الْمُؤمِنین

آپ کا علم و فقہ تحقیقِ قرآن و حدیث دیکھ کر حیراں ہیں سارے صحابہ تابعین

(دیوانِ سالک، ص ۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ کی سِیرت سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 608 صفحات پر مشتمل انمول کتاب **"فیضانِ عائشہ صِدّیقہ"** کا مُطالعہ فرمائیے۔اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی مُطالَعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں بالخصوص اپنے گھر کی اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔اِس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ(**Download**)اور پرنٹ آؤٹ(**Print Out**) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ فرشتے زمین میں سیر کرتے ہیں اور درودِ پاک پڑھنے والے کا درود شریف مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

(نسائی، کتاب السھو، باب السلام علی النبی، ص ۲۱۹، حدیث: ۱۲۷۹)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد دُرود ہم فقیروں کی ثَروت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۲۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" "مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

100 دِینار اور 2 فریبی شخص

ایک مرتبہ قبیلہ ٔقریش کی ایک عورت کے پاس دو افراد آئے اور انہوں نے اُس عورت کے پاس بطورِ امانت 100 دِینار رکھوائے اور کہا کہ ہم دونوں اکٹھے لینے آئیں تو امانت واپس دینا، ہم میں سے کوئی اکیلا آئے تو ہرگز نہیں دینا، ایک سال گزرنے کے بعد ایک شخص آیا اور اس عورت سے کہا: میرا ساتھی فوت ہو گیا ہے، وہ 100 دینار مجھے واپس دے دو۔ عورت نے انکار کرتے ہوئے کہا: تم

[1] ...معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

دونوں نے شرط رکھی تھی کہ ہم دونوں اکھٹے آئیں تو ہی امانت ادا کرنا، ہم میں سے کسی اکیلے شخص کو نہیں دینا، لہٰذا تجھے نہیں دوں گی۔ اس شخص نے عورت کے متعلقین اور پڑوسیوں کو مجبور کیا کہ وہ عورت پر زور دے کر امانت واپس دلائیں، بالآخر سب کے اصرار پر عورت نے وہ 100 دینار اس کو دے دیئے، ایک سال گزرنے کے بعد دوسرا شخص آیا اور اپنی رقم کا مطالبہ کرنے لگا، عورت نے کہا تیرا ساتھی میرے پاس آیا تھا اور اس نے تیرے بارے میں یہ بتایا کہ تُو مر چکا ہے، لہٰذا میں وہ سارے دِینار اسے دے چکی ہوں۔ بہرحال یہ مُقدّمہ پہلے حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس پیش کیا گیا، مگر عورت کی گزارش پر آپ نے اُن دونوں کو حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس بھیج دیا، عورت کی زبانی واقعے کی تفصیلات سُن کر آپ نے بھانپ لیا کہ دونوں ساتھیوں نے مل کر عورت کو فریب دیا ہے، آپ نے اس شخص سے فرمایا: کیا تم دونوں ساتھیوں نے اس عورت سے یہ نہیں کہا تھا کہ جب تک کہ ہم دونوں ایک ساتھ نہ آئیں، ہم میں سے کسی ایک کو وہ دینار نہیں دینا؟ اس نے کہا: جی ہاں ہم نے یہی بات طے کی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارا مال ہمارے ذمہ ہے، جاؤ! اپنے ساتھی کو لے کر آؤ تاکہ ہم تمہاری امانت تمہیں ادا کردیں۔ (کتاب الاذکیاء، الباب الثامن، ص ۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے پناہ علم کے ساتھ ساتھ اعلیٰ قسم کی ذہنی صلاحیتوں سے بھی نوازا تھا یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنی ذہانت سے اُس عورت کو دو آدمیوں کے مکر و فریب کی وجہ سے پہنچنے والے مالی نقصان سے بچا لیا۔

یاد رہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ گرامی بہت سے کمالات اور خوبیوں

کو اپنے اندر جمع کئے ہوئے ہے، مثلاً آپ شیرِ خدا بھی ہیں اور دامادِ مُصْطَفٰے بھی۔ حیدرِ کرار بھی ہیں اور صاحبِ سخاوت بھی، صاحبِ شجاعت بھی ہیں اور عبادت و ریاضت والے بھی، فصاحت و بلاغت والے بھی ہیں اور علم والے بھی، الغرض آپ بہت سے کمالات و خوبیوں کے جامع ہیں اور ہر ایک کمال و خوبی میں ایک منفرد اور نُمایاں مقام رکھتے ہیں۔ آیئے آپ کی سیرتِ مبارکہ کے ذکرِ خیر سے کچھ برکتیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

آپ کا نام و نسب

آپ کا نام "علی بن ابی طالب" اور کنیت "ابوالحسن" بھی ہے اور "ابو تُراب" بھی۔ آپ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابو طالب کے صاحبزادے اور حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ کا اسمِ گرامی "فاطمہ بنتِ اسد بن ہاشم" ہے جنہوں نے اسلام قبول کیا، ہجرت کی اور مدینہ میں وفات پائی۔ (معرفة الصحابة، معرفة نسبة علی بن ابی طالب، ۱/۹۵، ملخصا)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قبولِ اسلام

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کم عمری ہی میں اسلام قبول فرمالیا تھا جیسا کہ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اسلام لائے اُس وقت آپ کی عمر 10، 8 سال تھی۔

(فتاویٰ رضویہ، ۲۸ / ۴۳۴، مفہوما)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا رشتۂ اُخوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ مبارکہ بچپن ہی سے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورِ نظر تھی، آپ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پرورش میں رہے، آپ کی بہت سی خصوصیات(Qualities) میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ "عقدِ مواخات" (یعنی وہ عقد جس میں نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے انصار ومہاجرین کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا تھا) میں بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بھائی ہیں۔ چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب مدینۂ طیبہ میں اُخوت یعنی بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رَسُوْلَ اللہ! (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) آپ نے سارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا مگر مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا، حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنی (اے علی) تم دُنیا میں بھی میرے بھائی ہو اور آخرت میں بھی میرے بھائی ہو۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/۴۰۱، حدیث: ۳۷۴۱)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا کیا مقام ومرتبہ ہے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو اپنا دِینی بھائی بنایا، صرف یہی نہیں بلکہ نبی اکرم، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ایسی شان وعظمت بیان فرمائی کہ اِن سے محبت کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرنا اور ان سے دشمنی کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دشمنی مول لینا قرار دیا۔ چُنانچہ

علی کا دشمن، اللہ کا دشمن ہے

حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ فَقَدْ اَحَبَّ اللہ یعنی جس نے علی سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کی، وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِیًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَنِیْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللہ یعنی جس نے علی سے بُغض رکھا اس نے مجھ سے بُغض رکھا اور جس نے مجھ سے بُغض رکھا اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بُغض رکھا۔ (معجم کبیر، ابو طفیل عن ام سلمۃ، ۲۳/۳۸۰، حدیث: ۹۰۱)

ارشاد فرمایا: مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ یعنی جس نے علی کو بُرا کہا تو تحقیق اس نے مجھ کو بُرا کہا۔ (السنن الکبری، کتاب الخصائص، باب قول النبی من سب ... الخ، ۵/۱۳۳، حدیث: ۸۴۷۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اتنا قرب اور نزدیکی حاصل ہے کہ جس نے عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان میں گستاخی و بے ادبی کی تو گویا کہ اس نے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں گستاخی و بے ادبی کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ادب و احترام کرنے اور ان کی شان و عظمت کو اپنے دلوں میں بٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جس کسی کا میں ہوں مولیٰ اس کے مولیٰ ہیں علی ہے یہ قولِ مُصْطَفٰے مولیٰ علی مشکل کُشا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "کراماتِ شیر خدا" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دلوں میں اَمیرُ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان و عظمت بڑھانے، اُن کے نقشِ قدم پر چلنے اور ان کی سیرت کا مطالعہ کرنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ **"کراماتِ شیر خدا"** کا مطالعہ کرنا بے حد مفید رہے گا۔ اس رسالے میں ❀ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے صادر ہونے والی بہت سی کرامتوں کا تذکرہ ❀ آپ کے علمی و عملی فضائل کا بیان ❀ آپ سے محبت کرنے کا انعام اور آپ سے بُغض رکھنے کا انجام ❀ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت کے بارے میں اہم معلومات کا بیان ❀ غیر اللہ سے مدد مانگنے کے متعلق سوالات کے جوابات وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے اور حسبِ توفیق زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر تقسیمِ رسائل کی نیت فرمالیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علی المرتضیٰ کا علمی مقام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمیرُ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ذاتی و اخلاقی اوصافِ کریمہ، اخلاقِ حسنہ، زندگی گزارنے کے انداز، دن رات عبادات کرنے کا شوق و جذبہ، تقویٰ و پرہیزگاری، آپ کی بے پناہ علمی خدمات اور اس طرح کے بے شمار اوصاف اور کمالات آپ کی ذات سے وابستہ (Attached) ہیں، آپ کے علمی کارنامے انتہائی حیرت انگیز ہیں، بڑے بڑے فقہائے کرام اور مفتیانِ عُظّام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام علم کے معاملے میں حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ

المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے محتاج نظر آتے ہیں یہی نہیں بلکہ اِس علم کی بدولت آپ کی شان و شوکت فقہائے صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں بھی معروف و مشہور تھی۔ جی ہاں! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے نزدیک بھی آپ کا مقام و مرتبہ بہت ہی بلند و بالا تھا۔ آیئے آپ کی علمی شان کے بارے میں بعض صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اقوالِ مبارکہ سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ

صحابۂ کرام کے نزدیک علمی مقام

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ہم نے جب بھی حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کسی مسئلے کے بارے میں پوچھا تو ہمیشہ درست ہی جواب پایا۔ ❀ حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اہلِ مدینہ علی بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فیصلے کراتے تھے ❀ حضرتِ سَیِّدُنا سعید بن مسیّب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ میں حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے علاوہ کوئی یہ کہنے والا نہیں تھا کہ جو کچھ پوچھنا ہو مجھ سے پوچھ لو۔ (اسد الغابۃ، علی بن ابی طالب، علیہ رضی اللہ عنہ، ۴/ ۱۰۹) ❀ اسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اعلیٰ علمی صلاحیت اور شرعی مسائل میں بھرپور قابلیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا جیسی عظیم عالمہ جو کہ اپنے والدِ محترم حضرت سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانۂ خِلافت سے ہی مُستقِل طور پر اِفتاء کے مَنصب پر فائز ہو چکی تھیں اور جنہیں علمِ قرآن، علمِ میراث، علمِ طِبّ، حلال و حرام، شعر، اَقوالِ عرب، علمِ نسب وغیرہ میں مہارت حاصل تھی ایسی زبردست علمی صلاحیت والی ہستی کے سامنے ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا

ذِکر ہوا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا کہ عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ احادیث کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔(تاریخ الخلفاء،علی بن ابی طالب،ص ۱۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام کے اِن فرامین کی روشنی میں معلوم ہوا کہ حضرتِ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عظیم الشان ذہانت اور معاملات کو سمجھنے کی بھرپور صلاحیت کا ہر ایک کو اعتراف تھا، بلکہ خلیفۂ دوم حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو کہ خود بھی بہت ماہر قاضی تھے بلکہ اُمّت کے سب سے پہلے قاضی بھی آپ تھے اور لوگوں کے اختلافات کے حل کے لئے شہروں میں قاضی مقرر کرنے کے باقاعدہ نظام کی بنیاد بھی آپ نے ہی رکھی تھی۔(الاوائل للعسکری،ص۳۵۷) مگر اتنے بڑے قاضی ہونے کے باوجود آپ اپنے دورِ خلافت میں بعض اوقات حضرت عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی موجودگی کے بغیر کوئی فیصلہ ہی نہیں فرماتے تھے۔ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نظر میں حضرت علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا جو مقام و مرتبہ تھا اسے آپ نے ایک موقع پر ان الفاظ سے بیان فرمایا: عَلِیٌّ اَقْضَانَا یعنی حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہم میں سب سے بڑے قاضی ہیں۔(مسند امام احمد، مسند الانصار،۸/٦،حدیث: ۲۱۱۴۳)

خود نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی آپ کو سب سے بڑا قاضی قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میری اُمّت میں سب سے بڑے قاضی علی بن ابی طالب ہیں۔

(ابن ماجہ،کتاب السنۃ،فضائل خباب،۱/۱۰۲،حدیث:۱۵۴ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو فیصلہ کرنے کی جو بھرپور صلاحیت اور دورِ فاروقی کے تمام قاضیوں پر جو اعزاز حاصل تھا اس کا اندازہ اس بات سے بھی

لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہِ عدالت میں وقتاً فوقتاً جو مقدمات آیا کرتے تھے اُن کو حل کرنے کے طریقہ ٔکار کے بارے میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "**فیضانِ فاروقِ اعظم**" جلد2کے صفحہ 308 پر لکھا ہے کہ بعض اوقات تو سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اکابر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مُشاورت سے ایسے پیچیدہ مسائل کو خود ہی حل فرمالیتے۔ لیکن بسا اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ ہر طرح کی کوشش کے باوجود بھی کوئی مسئلہ حل نہ ہو پاتا۔ ایسی مشکل صورتِ حال کے لیے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے دربار کا ایک خصوصی جج (Special Judge) بھی مقرر فرمایا ہوا تھا، جنہیں آج ہم امیر المؤمنین، مولائے کائنات حضرت سیِّدُنا مولا علی شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مبارک نام سے یاد کرتے ہیں، جب بھی کوئی ایسا مسئلہ پیش آتا سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ کو بلاتے اور مسئلہ آپ کے سامنے رکھتے پھر حضرت سیِّدُنا علی المرتضی شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اسے حل فرماتے۔ (فیضانِ فاروقِ اعظم، ۳۰۸/۲)

بعض اوقات تو انتہائی مشکل معاملے کو حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس قدر آسانی سے حل کر لیا کرتے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم داد دیئے بغیر نہ رہتے۔ آیئے اس ضمن میں ایمان افروز واقعات سُنتے ہیں۔ چنانچہ

فاروقِ اعظم کی نظر میں مولیٰ مُشکل کُشا کی اہمیت

ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے ایک ایسی عورت پیش کی گئی جو شرعی گواہوں اور ثُبوتوں کی روشنی میں مجرم قرار پائی تو حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس عورت

کے لئے شریعت کے مطابق فیصلہ بیان فرمادیا مگر اتفاق سے اُس مسئلے کے ایک خاص پہلو کی طرف حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی توجہ نہ رہی۔ جب حضرت سَیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس پہلو کی طرف توجہ دلائی تو حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنا فیصلہ واپس لیا اور فرمایا: لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ یعنی اگر حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔

(الاستیعاب، باب حرف العین، ۳/ ۲۰۶ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ واقعات سُن کر ہم خود ہی دِینی مسائل میں قیاس آرائیاں شروع کردیں اور اپنے اندازے سے لوگوں کو مسائل بتاتے پھریں یا اپنی اَٹکل سے دینی معاملات میں لوگوں کے فیصلے کرنا شروع کردیں، یاد رکھئے! یہ کام صرف اور صرف علما و فُقہا کا ہے، لہٰذا ہمیں ہر حال میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دی گئی مدنی سوچ کے مطابق کہ عُلما و مفتیانِ کرام ہی سے رہنمائی لینی چاہیے۔ آیئے امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اس بارے میں کیا انداز ہوا کرتا تھا ملاحظہ کیجئے۔

میں وہاں نہ رہوں جہاں مولا علی نہ ہوں

حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حج کے لیے تشریف لے گئے، آپ نے طوافِ کعبہ کرتے ہوئے حجرِ اسود کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تُو صرف ایک پتھر ہے جو نہ تو نفع دے سکتا ہے اور نہ ہی نقصان اور اگر میں نے دو عالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تجھے چُومتے ہوئے نہ دیکھا

ہوتا تو میں بھی کبھی تجھے نہ چومتا۔ پھر آپ نے اسے بوسہ دیا۔ یہ سن کر مولا علی شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کیا: اے امیر المومنین! بے شک یہ پتھر نفع بھی دیتا ہے اور نقصان بھی۔ فرمایا: وہ کیسے؟ عرض کیا: بے شک میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسولِ اکرم نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سنا کہ کل بروزِ قیامت حجرِ اسود کو لایا جائے گا اس حال میں کہ اس کی ایک زبان ہو گی جس کے ذریعے وہ گواہی دے گا کہ فلاں شخص نے اسے ایمان کی حالت میں بوسا دیا ہے۔ اے امیر المومنین! یہی اس کا نقصان اور نفع دینا ہے۔ یہ سُن کر امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: اے ابوالحسن! میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں ایسی قوم میں رہوں جس میں آپ نہ ہوں۔ (شعب الایمان للبیهقی، باب فی المناسک، فضیلة حجر الاسود، ۳/۴۵۱، حدیث: ۴۰۴۰ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اہلِ بیت سے حقیقی محبت

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کیا کہنے! آپ خلیفۂ ثانی، تمام اہلِ ایمان کے امیر، فاتحِ ایران ورُوم، جن کے نام کی ہیبت سے سارا کفر لرز تا تھا، جن کے سائے سے بھی ابلیس لعین بھاگتا تھا، جن کو بارگاہِ رسالت سے "مُحَدَّث" یعنی اِلہامی باتیں کرنے والے کا خطاب ملا، جن کو بارگاہِ رسالت سے "فاروق" کا لقب عطا ہوا، جن کی تائید میں قرآن پاک کی کئی آیات نازل ہوئیں، جن کو سب سے پہلے مسلمانوں نے "**امیر المومنین**" پکارا، ایسی جلیلُ القدر ہستی کے دل میں اپنے رسولِ بَرحق، حضور نبیٔ مُکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اہلِ بیت کی عظمت ومحبت کا کیا

عالم تھا کہ آپ کے فیصلوں کی تائید تو قرآن کرتا ہے ،لیکن آپ نے مولا علی شیر خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اپنی عدالتوں کا خصوصی جج اور اپنا معاونِ خصوصی بنایا تھا، ذرا سوچئے !یہ تعلق کتنا پیارا ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خلیفہ سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خود سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قاضی مقرر فرمایا اور سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے معاملاتِ قضا میں مولا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اپنا معاون اور خصوصی جج مقرر فرمایا۔یقیناً امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مولا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو خصوصی جج بنانا اور ان کو اپنا معاون خصوصی بنانا اہلِ بیت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن سے والہانہ الفت و محبت پر دلالت کرتا ہے۔

لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اپنے دلوں کو اہلِ بیت کی حقیقی محبت کا مرکز بنائیں اور پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اہلِ بیت سے حقیقی محبت رکھنے والوں کی صحبت اختیار کریں ،اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پُر فتن دور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے لئے بہت بڑی نعمت ہے کہ جس میں نہ صرف عشقِ رسول بلکہ محبتِ صحابہ ،محبتِ اہلِ بیت اور محبتِ اولیاء کے جام بھر بھر کے پلائے جاتے ہیں،ہمیں چاہئے کہ نہ صرف اس مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس مدنی ماحول میں استقامت کی دُعا بھی مانگتے رہیں،

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے روشن فیصلوں کے بارے میں جو ایمان افروز واقعات سُنے، اُن سے آپ کی قوتِ فیصلہ کی شان و عظمت خُوب ظاہر ہوتی ہے کہ جس مقدمے کا فیصلہ کرنا دوسروں کے بس سے باہر ہو جاتا،اس کا فیصلہ حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہایت آسانی سے کرلیا کرتے تھے کیونکہ آپ کو فیصلہ کرنے کی یہ خدا داد صلاحیت

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارَک دُعاؤں کے صدقے میں نصیب ہوئی تھی۔ جیسا کہ

فیصلہ کرنے میں کبھی دشواری نہ ہوئی

اَمِیْرُ الْمُوْمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تو میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! آپ مجھے یمن بھیج رہے ہیں، اہلِ یمن میرے پاس مقدَّمات کا فیصلہ کروانے آئیں گے حالانکہ مجھے اس کے بارے میں معلومات نہیں ہیں۔ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قریب ہو جاؤ، میں قریب ہو گیا پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور میرے حق میں دُعا فرمائی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کے دل کو روشن فرما دے اور اس کی زبان میں تاثیر عطا فرما دے، (آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں) قسم ہے! اُس ذات کی جو چھوٹے سے بیج سے بڑا درخت پیدا کرتا ہے، اِس دُعا کے بعد سے میں دو فریقوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کبھی شُکوک و شُبہات میں مبتلا نہ ہوا۔ (اسد الغابۃ، علی بن ابی طالب، علمہ رضی اللہ عنہ، ۴/۱۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"مدنی انعامات"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دلوں میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت بٹھانے، ان کی سیرت پر چلتے ہوئے خوب خوب نیکیاں کرنے، اپنے اَخلاق کو سنوارنے اور اپنی گُفتار و کِردار کو صاف و ستھرا کرنے، اپنی قبر و آخرت بہتر سے بہتر بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے

وابستہ ہو جائیے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام، مدنی اِنْعامات کا رسالہ جمع کروانا بھی ہے۔

ماہِ مدنی انعامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں **ماہِ رمضان المبارک میں ماہِ مدنی انعامات** منایا جارہا ہے: **فرمانِ امیرِ اہلسنّت:** (29 شعبان المعظم 1438 سے ماہِ رمضان المبارک تک) ماہِ مدنی انعامات منایا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ آپ بھی ماہِ مدنی انعامات منانے کی نیّت فرمالیجئے اور اپنے لیے مدنی انعامات کے **12 ماہ کے 12 رِسالے** خرید فرمالیجئے اور ہر ماہ مدنی انعامات کے رِسالے کے خانے پُر کرکے مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے مدنی انعامات ذمہ دار کو جمع کروادیجئے۔

دُعائے عطار: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کوئی صدقِ دل، سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رِسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، **اُس کو اس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔** اٰمین

مدنی انعامات در حقیت اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کا ایک آسان اور مؤثِّر طریقہ ہے جسے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں فکرِ مدینہ کہتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام نہ صِرف خُود اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کِیا کرتے تھے بلکہ لوگوں کو بھی فکرِ آخرت کا ذِہْن دِیا کرتے تھے جیسا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمرِ فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اپنے اعمال کا وزن کرلو اس سے پہلے کہ اُن کا وزن کِیا جائے اور اپنا مُحاسَبہ کرلو اس سے پہلے کہ تم سے حساب لِیا جائے، بے شک یہ تم پر قیامت کے دن کے حساب سے آسان ہے اور بڑی پیشی کیلئے تیّار ہو جاؤ۔ (1)

1 . . . حلیۃ الاولیاء، عمر بن الخطاب، ۱/۸۸، رقم: ۱۳۵

عاملینِ مَدَنی انعامات کے لئے بشارتِ عظمیٰ

زم زم نگر حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حلفیہ بیان ہے کہ ماہِ رجبُ المرجَّب 1426ھ کی ایک شب مجھے خواب میں مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لبہائے مبارکہ کو جُنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مَدَنی انعامات سے مُتَعَلِّق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مغفِرت فرمادے گا۔

خوب خدمت سنتوں کی رات دن کرتے رہو تم رسالہ مدنی انعامات کا بھرتے رہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضَانُ الْمُبَارَک کا پاکیزہ مہینہ ہمارے درمیان اپنی برکتیں و رحمتیں لٹارہا ہے، اس مبارک مہینے میں جہاں بعض بزرگوں کا عرس منایا جاتا اور اُن کا ذکرِ خیر کیا جاتا ہے وہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک نیک بندے اور مقرب ولی کا **یوم ولادت** بھی منایا جاتا ہے، جنہیں دُنیا آج شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے نام سے جانتی ہے اور تہہِ دل سے آپ کی نیک نامی اور عظمت کو مانتی ہے۔ آیئے رمضانُ المبارک میں آپ کے **یومِ ولادت** کی مُناسبت سے آپ کا کچھ ذِکرِ خیر سُنتے ہیں:

تعارفِ امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری

رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ 26 رَمَضَانُ الْمُبَارک 1369ھ بمطابق 1950ء میں پاکستان کے مشہور شہر باب المدینہ کراچی میں پیدا ہوئے۔ امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی کے آباء و اجداد، ہند کے گاؤں "کُتیانہ (جُوناگڑھ)" میں مقیم تھے۔ آپ کے دادا جان عبدالرحیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نیک نامی اور پارسائی پورے "کُتیانہ" میں مشہور تھی۔ جب پاکستان مَعْرِضِ وُجود میں آیا تو امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدین ماجِدَیْن ہجرت کرکے پاکستان تشریف لے آئے۔ ابتدا میں بابُ الاسلام (سندھ) کے مشہور شہر حیدرآباد میں قِیام فرمایا۔ کچھ عرصہ وہاں رہنے کے بعد بابُ الْمدینہ (کراچی) میں تشریف لائے اور یہیں سُکُونَت یعنی رہائش اختیار فرمائی۔

علمِ دین کا شوق

آپ کو علمِ دین حاصل کرنے کا بے حد شوق وجذبہ تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ دورِ جوانی ہی میں علومِ دِینیہ کے زیور سے آراستہ ہوچکے تھے۔ آپ نے حصولِ علم کے ذرائع میں سے کتب بینی اور علمائے کرام کی صحبت کو اختیار کیا۔ اس سلسلے میں آپ نے سب سے زیادہ استفادہ مُفتیِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مُفتی وقارُ الدین قادِری رَضَوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کیا اور مسلسل 22 سال آپ کی صحبتِ بابَرَکت سے فیض حاصل کرتے رہے اور پھر ایک وقت ایسا آیا کہ انہوں نے امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اپنی خلافت واجازت سے بھی نواز دیا۔

آپ کے معمولاتِ زندگی

❀ آپ کی زندگی وقت کی پابندی اور مستقل مزاجی میں مشہور ہے، آپ مسلسل باجماعت نماز ادا فرماتے اور سنتیں و آداب کا ہر وقت لحاظ رکھتے ہیں۔ ❀ آپ عموماً سادہ اور سفید لباس بغیر استری

کے استعمال کرنا پسند فرماتے ہیں جبکہ سر پر چھوٹے سائز کا سادہ سبز عمامہ باندھتے ہیں۔ ❀ آپ لوگوں کی اصلاح کرنے کے معاملے میں بے حد مُتَحَرِّک نظر آتے ہیں۔ ❀ آپ کبھی بھی کسی سے خلافِ شرع یا خلافِ سنّت کام کو دیکھ کر خاموش نہیں رہتے بلکہ فوراً اَحسن اور اچھے انداز میں پیار و محبت سے سامنے والے کی اصلاح فرما دیتے ہیں۔ ❀ اس پُرفِتن دور میں علمِ دین سے بے رغبتی اور ہر خاص وعام کا رُجحان صرف دُنیاوی تعلیم کی طرف ہونے کی وجہ سے اور دینی مسائل سے عدمِ واقفیت کی بنا پر ہر طرف جہالت پھیلتی جا رہی ہے، ایسے نازک حالات میں آپ دن رات دین کی خدمات میں مصروفِ عمل رہے یہاں تک کہ آپ نے 1401ھ بمطابق 1981ء میں تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جیسی عظیم اور عالمگیر تحریک کا قیام فرما دیا۔ ❀ یقیناً آپ کی ذاتِ مبارکہ سے وابستہ لوگوں کی زندگی میں مدنی انقلاب آتا جارہاہے، لوگ گناہوں سے تائب ہو کر نیکیوں کی طرف مائل ہوتے جارہے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی شیخِ طریقت، امیر اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو کر ان کے عطا کئے ہوئے اس مدنی مقصد کو پورا کرنے کے لئے کوشاں رہیں کہ "**مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے**"۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس خدام المساجد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی سنّتوں بھری غیر سیاسی "**مسجد بھرو تحریک**" ہونے کے ساتھ ساتھ "**مسجد بناؤ تحریک**" بھی ہے، یہ مدنی تحریک یہ عزم رکھتی ہے کہ کسی بھی طرح اُمّت کا بچّہ بچّہ نمازی اور عاشقِ رسول بن جائے، مسجدوں کی رونق پلٹ آئے، ہر طرف

سُنّتوں کی مدنی بہار آجائے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ نئی مساجد بنانے کا سلسلہ بھی جاری و ساری ہے، اس وقت بھی ملک و بیرونِ ملک مجلس خدام المساجد کے تحت سینکڑوں مساجد زیرِ تعمیر ہیں، سینکڑوں مساجد بن چکی ہیں، جن میں باقاعدہ نمازیں پڑھائی جارہی ہیں، **تِلاوتِ قرآن اور دُرود و سلام** کی صدائیں بُلند ہو رہی ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ **زیرِ تعمیر مساجد** کے اخراجات میں حسبِ توفیق اپنا حصہ شامل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تبارک و تعالٰی ہمیں دِل کھول کر اپنی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر حال میں صَدَقہ کرو

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم **فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس دُنیا کی دولت آئے تو اُس میں سے کچھ خَرْچ کرو کیونکہ خَرْچ کرنے سے وہ ختم نہیں ہو جائے گی اور اگر دُنیا کی دولت تم سے مُنہ پھیر کر جانے لگے تو بھی اُس میں سے کچھ خَرْچ کرو کیونکہ اُس نے باقی نہیں رہنا۔**[1]

مجھ کو دُنیا کی دولت نہ زَر چاہیے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہیے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص513)

حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **فرماتے ہیں: دِین کے گُناہ گار اور زندگی میں لاچار و بدحال بہت**

1 . . . احیاء العلوم، ۳/ ۳۸۷

سے لوگ صرف اپنی سخاوت کی وجہ سے جنّت میں داخِل ہو جائیں گے۔[1]

بِلا حساب ہو جنّت میں داخلہ یا ربّ
پڑوس خُلد میں سَروَر کا ہو عطا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص82)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی اہلِ حق کی عالمگیر غیر سیاسی، مسجد بھرو تحریک ہے کہ جو تبلیغِ دِین کے تقریباً 103 شعبوں میں نیکی کی دھومیں مچانے میں سرگرمِ عمل ہے۔اِس نازُک دَور میں کہ جب باطل قوّتیں چاروں طرف سے پوری طاقت کے ساتھ مسلمانوں کے ایمان کو برباد کرنے اور اُنہیں گمراہی کے گڑھے میں گرانے کی کوششوں میں مشغول ہیں، ایسے میں دعوتِ اسلامی اُمّید کی کِرَن بن کر چمکی اور اِس مدنی تحریک نے اُمّت کی ڈُوبتی کشتی کو سہارا دینے، نُورِ قرآن سے سینوں کو سرشار اور اُمَّتِ مُصْطَفٰے کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کے جذبے کے تحت مختصر عرصے میں بہت سے ملکوں اور شہروں میں ہزاروں جامعات بنام **"جامعۃ المدینہ"** اور مدنی منّوں اور مدنی مُنّیوں کے لئے سینکڑوں مدارِس بنام **"مدرسۃ المدینہ"** کی بُنیاد رکھی، اِن میں بِلامبالغہ ہزاروں طَلَبہ و طالبات قُرآن وسنت کی مُفت تعلیم حاصل کرتے ہیں ،جہاں پر اُنہیں زیورِ قرآن و علمِ دین نیز شرعی اور اخلاقی تربِیَت سے آراستہ کرنے کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام کیا جاتا ہے، تاکہ دَورِ طالبِ علمی سے فراغت کے بعد قوم کے یہ حقیقی مِعمار مُعاشرے کے بگاڑ کو سدھارنے میں اپنا کردار اَدا کرتے ہوئے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اس مدنی مقصد کے تحت زندگی گُزارنے والے بن جائیں کہ

---

1 . . . احیاء العلوم، ۳/ ۴۰۷

”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ“

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا اِمام سخاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک بھیجا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر 10 رَحمتیں نازِل فرماتا ہے، جو مجھ پر 10 بار دُرُودِ پاک بھیجے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر 100 رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 بار دُرُودِ پاک بھیجے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نِفاق اور دوزخ کی آگ سے بَری ہے اور قِیامت کے دن اُس کو شہیدوں کیساتھ رکھے گا۔(1)

کوئی حُسنِ عمل پاس میرے نہیں پھنس نہ جاؤں قیامت میں مولا کہیں
اے شفیعِ اُمم لاج رکھنا تمہیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللّٰہ...الخ، ص ۲۳۳

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادَہ، اُتنا ثواب بھی زِیادَہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ماہِ رمضان المبارک کی 27 ویں شب ہے ، ہمیں اس کی قدر کرتے ہوئے ہرگز ہرگز اسے غفلت میں نہیں گُزارنا چاہئے بلکہ آج کی مبارک شب میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی خوب خوب عبادت کرنی چاہیے۔ جمہور علماء کے نزدیک شبِ قدر 27 ویں شبِ رمضان کو ہوتی ہے اور شبِ قدر ہزار (1000) مہینوں سے افضل ہے ۔ شبِ قدر میں حضرت سَیِّدُنا

---

1 . . . معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام اور فرِشتے نازِل ہوکر عِبادت کرنے والوں سے مُصافَحہ (Handshake) کرتے ہیں۔ شب قدر کا ہر ہر لمحہ صُبحِ صادق تک امن و سلامتی والا ہے۔ شبِ قدر بھلائیوں والی رات ہے، رحمتوں ولی رات ہے، دُعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، آج کی یہ رات ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے صدقے آپ کی اُمَّت کو عطا کی گئی ہے۔ اگر ہم شَبِ قَدْر میں عِبادت کرلیں تو ایک ہزار ماہ سے بھی زیادہ کی عِبادت کا ثواب پالیں۔ فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے شبِ قدر میں ایمان اورنیتِ ثواب کے ساتھ قیام کیا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب فضل لیلۃ القدر، رقم: ۱، ۲۰۱۴/ ۶۶۰)

اللہ تعالیٰ نے شبِ قدر کی شان و عظمت اور اہمیت و فضیلت کو قرآنِ کریم میں بیان فرمایا ہے بلکہ اس مبارک رات کی شان و عظمت میں پوری سورت (یعنی سُوْرَۃُ قَدْر) نازل فرمائی۔ اگر کوئی سچے دِل سے اس رات کے فضائل پانے کیلئے پورا سال اس رات کو تلاش کرتا رہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی محنت و کوشش کو بھی ضائع نہیں فرمائے گا۔ شبِ قدر یقیناً بخشش ومغفرت اور عبادت کی رات ہے۔ ہمارے بزرگانِ دِین شب و روز عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے، گناہوں سے بچتے اور لمحہ بھر کے لئے بھی اِطاعتِ خداوندی سے غافل نہ ہوتے تھے، مگراس کے باوجود ان نیک لوگوں پر جہنم کا خوف اس قدر غالب رہتا کہ دیکھنے والوں کو بھی ان کی حالت پر رحم آنے لگتا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدُ المعصُومین ہیں لیکن اس کے باوجود تعلیمِ امت کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عذابِ جہنم سے کس قدر پناہ مانگتے تھے، اس کا اندازہ احادیثِ طیبہ کے مطالعہ سے ہوسکتا ہے۔ یونہی صحابہ و تابعین اور بزرگانِ دین بھی ہمیشہ جہنم کے عذاب سے خائف اور لرزاں وترساں رہتے تھے۔ چنانچہ

حضور عَلَیْہِ السَّلَام کا خوفِ جہنم

حضرت سیدنا حُمرَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (ایک مرتبہ) ان آیاتِ کریمہ:

اِنَّ لَدَیۡنَاۤ اَنۡکَالًا وَّ جَحِیۡمًا ﴿ۙ۱۲﴾ وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّۃٍ وَّ عَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿٭۱۳﴾ (پ۲۹، مزمل: ۱۲، ۱۳)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب۔

کی تلاوت فرمائی تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر غشی طاری ہو گئی۔

(الزہد لابن حنبل، تمہید، ص ۶۲، حدیث: ۱۴۶)

حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوں دعا مانگا کرتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(نسائی، کتاب الاستعاذۃ، الاستعاذۃ من عذاب القبر، ص ۸۷۴، حدیث: ۵۵۱۴)

سیدنا فاروقِ اعظم کا خوفِ جہنم

حضرت سیدنا سُلَیمان بن سُحَیم رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے اس شخص نے بتایا جس نے خود امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ نماز ایسی سوز و گداز کی حالت میں ادا کرتے کہ اگر کوئی ناواقف شخص آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اس حالت کو دیکھتا تو کہتا کہ ان پر جنون طاری ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ کیفیت جہنم کے خوف کی وجہ سے

اس وقت ہوتی کہ جب آپ یہ آیت:

وَ اِذَاۤ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَیِّقًا مُّقَرَّنِیْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿۱۳﴾ (پ ۱۸، فرقان: ۱۳) تَرجَمۂ کنزالایمان: اور جب اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے زنجیروں میں جکڑے ہوئے تو وہاں موت مانگیں گے

یا اس جیسی کوئی اور آیت تلاوت فرماتے۔ (کنز العمال، ۶/ ۲۶۴، حدیث: ۳۵۸۲۶)

سیدنا عثمانِ غنی کا خوفِ جہنم

حضرت سیدنا عبداللہ رُومی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: اگر میں جنت اور جہنم کے درمیان ہوں اور مجھے یہ معلوم نہ ہو کہ ان میں سے کس کی طرف جانے کا مجھے حکم دیا جائے گا تو میں اس بات کو اختیار کروں گا کہ میں یہ معلوم ہونے سے پہلے ہی راکھ ہو جاؤں کہ میں کہاں جاؤں گا۔

(الزہد لابن حنبل، زہد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ص ۱۵۵، رقم: ۶۸۶)

حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر یہ آیت مبارکہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا (پ ۲۸، تحریم: ۶) تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ

نازل فرمائی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک روز اسے اپنے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ

الرِّضْوَان کے سامنے تلاوت فرمایا تو ایک نوجوان بے ہوش ہو کر گر گیا پھر آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دست مبارک اس کے دل پر رکھا تو وہ زور زور سے دھڑک رہا تھا آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے نوجوان کہو: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو اس نے کلمہ پڑھا پھر آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے جنت کی بشارت دی تو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم بھی اس میں شامل ہیں؟ تو حضور نبیٔ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا:

ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ تَرْجَمۂ کنز الایمان: یہ اس کے لئے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے۔ (پ۱۳، ابراھیم: ۱۴)

(مستدرک، ۲/ ۳۸۲، حدیث: ۳۳۳۸)

تفسیر دُرِّ منثور میں ہے کہ جب یہ آیتِ مبارکہ

وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ۲۸، تحریم: ۶) تَرْجَمۂ کنزالایمان: جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

نازل ہوئی تو حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیت کو پڑھا تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلو میں بیٹھے نوجوان نے سنا تو چیخا اور بے ہوش ہو کر گر گیا۔ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے سر کو اپنی گود مبارک میں رکھا اور رحمت اور شفقت کا اظہار فرمایا۔ جب

تک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا وہ بے ہوش رہا پھر جب اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ اس کا سر، رحمت عالم، نورِ مجسم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گود مبارک میں ہے اس نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! وہ پتھر کسی طرح کے ہیں؟ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کچھ تجھے پہنچا ہے وہ کافی نہیں؟ اگر جہنم کا ایک پتھر دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ بھی اس کی تپش سے پگھل جائیں اور بلاشبہ ان میں سے ہر انسان کے ساتھ پتھر ہے یا شیطان ہے۔

(در منثور، ۸/ ۲۲۶)

حضرتِ سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ رحمتِ عالَم نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ۲۸، تحریم:۶) تَرجَمۂ کنزالایمان: جس کے ایندھن آدمی اور پتّھر ہیں۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا: جہنَّم کی آگ کو ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی، پھر ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہو گئی، پھر اُسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا تو وہ سِیاہ ہو گئی تو اب جہنَّم کی آگ کالی سِیاہ ہے، اس کے شُعلے نہیں بجھتے۔

یہ سُن کر آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے ایک حَبشی چیخیں مار کر رونے لگا تو حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نازِل ہوئے اور عرض کی: آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے رونے والا شخص کون ہے؟ فرمایا: حَبشہ کا ایک شخص ہے۔ پھر اُس شخص کی تعریف بیان فرمائی تو حضرت جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزّت و جلال کی قَسم! میرے

خوف کے سبب جس بندے کی آنکھ روئے گی، میں جنّت میں اُس کی ہنسی میں اِضافہ فرماؤں گا۔

(شُعَبُ الایمان ۱/۴۸۹حدیث ۷۹۹)

نارِ جہنَّم سے تُو بچانا، خُلدِ بَریں میں مجھ کو بسانا

یارَبّ اَز پئے شاہِ مدینہ، **یااللہ** مِری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۲۱)

اہل و عیال کو جہنم سے بچاؤ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ آیت مقدسہ میں اپنی جان اور گھر والوں کو جہنم کا ایندھن بننے سے بچانے کا بھی حکم الٰہی ہے یعنی اپنی جان کو بھی جہنم سے بچاؤ اور گھر والوں کو بھی۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے قریبی کنبہ والوں کو ڈراؤ تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قریش کو نداء دی چنانچہ وہ جمع ہوگئے تو حضور نے عام و خاص سے خطاب فرمایا! ارشاد فرمایا: اے بنی کَعب بن لُوَیْ! اپنی جانوں کو آگ سے بچالو، اے مُرہ بن کعب کی اولاد! اپنی جانوں کو آگ سے بچالو، اے عبدِ شمس کی اولاد! اپنی جانوں کو آگ سے بچالو، اے عبدِ مناف کی اولاد! اپنی جانوں کو آگ سے بچالو، اے ہاشِم کی اولاد! اپنی جانوں کو آگ سے بچالو، اے عبدُ المطَّلِب کی اولاد! اپنی جانوں کو آگ سے بچالو (اپنی جانوں کو آگ سے بچانے کے معنی یہ ہیں کہ تم لوگ ایمان قبول کرلو تاکہ تم نار جہنم سے بچ جاؤ، اس آگ سے بچنے کا ذریعہ ایمان و اطاعت ہے) اے فاطمہ! اپنی جان آگ سے بچالو کہ میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مقابل تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں سوائے اس کے کہ

تم سے رشتہ داری ہے جس کی تری کو میں تر رکھوں گا۔ (بخاری حدیث:۲۵۴۸)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ **اپنی جانوں کو آگ سے بچانے کے معنیٰ یہ ہیں کہ** تم لوگ ایمان قبول کرلو تاکہ تم نار جہنم سے بچ جاؤ، اس آگ سے بچنے کا ذریعہ ایمان و اطاعت ہے۔

اور حدیث پاک کے اس حصے **"اے فاطمہ! اپنی جان آگ سے بچالو"** کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹے بچوں کو بھی اسلام کی تبلیغ کی جاوے کیونکہ اس وقت جناب فاطمہ چھوٹی بچی تھیں، سب لوگوں کے سامنے علانیہ حضرت فاطمہ کو تبلیغ فرمانا لوگوں کو سنانے کے لیے ہے کہ بغیر ایمان قبول کیے نبی کی قرابتداری بلکہ نبی کی اولاد ہونا کافی نہیں۔ (مراۃ المناجیح،۷/۱۸۰تا ۱۸۱)

گھر والوں کو کس طرح بچائیں

روایت میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: **یارسول اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اپنے آپ کو جہنم سے بچانے کی فکر تو سمجھ میں آگئی (کہ ہم گناہوں سے بچیں اوراحکام الہیہ کی پابندی کریں) مگر اہل وعیال کو ہم کس طرح جہنم سے بچائیں؟ حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تم کو جن کاموں سے منع فرمایاہے ان کاموں سے ان سب کو منع کرو اور جن کاموں کے کرنے کا تم کو حکم دیا تم ان کے کرنے کا اہل وعیال کو حکم کرو تو یہ عمل ان کو جہنم کی آگ سے بچا سکے گا۔ (روح المعانی، قرطبی:۱۹۶،۱۸)

گھر والوں کو بھی نیکی کی دعوت دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر ایک کو چاہئے کہ خود بھی نیکیاں کرے، گناہوں سے بچے اور اہلِ خانہ کی بھی اِصلاح کا سامان کرتا رہے۔ حضرتِ علّامہ قُرطُبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا اِلکِیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قول نَقل فرمایا: ہم پر فرض ہے کہ اپنی اَولاد اور اپنے اہلِ خانہ کو دین کی تعلیم دیں، اچّھی باتیں سکھائیں اور اُس ادب و ہُنر کی تعلیم دیں جس کے بِغیر چارہ نہیں۔ (تفسیر قُرطبی۹/۱۴۸)

جنت کا دروازہ کھلتا ہے یا دوزخ کا؟

حضرت سَیِّدُناسَرُوْقُ الْاَجْدَع تابعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اتنی لمبی نماز ادا فرماتے کہ ان کے پاؤں سُوج جایا کرتے تھے اور یہ دیکھ کر ان کے گھر والوں کو ان پر ترس آتا اور وہ رونے لگتے۔ ایک دن ان کی والدہ نے کہا: میرے بیٹے! تُو اپنے کمزور جسم کا خیال کیوں نہیں کرتا؟ اس پر اتنی مشقت کیوں لادتا ہے؟ تجھے اس پر ذرا رحم نہیں آتا؟ کچھ دیر کے لئے آرام کرلیا کرو، کیا اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ صرف تیرے لئے پیدا کی ہے کہ تیرے علاوہ کوئی اور اس میں نہیں جائے گا؟ انہوں نے جواباً عرض کی، امی جان! انسان کو ہر حال میں مجاہدہ کرنا چاہیے کیونکہ قیامت کے دن دو ہی باتیں ہوں گی، یا تو مجھے بخش دیا جائے گا یا پھر میری پکڑ ہو جائے گی، اگر میری مغفرت ہوگئی تو یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہوگی اور اگر میں پکڑا گیا تو یہ اس کا عدل ہوگا، لہٰذا اب میں آرام نہیں کروں گا اور اپنے نفس کو مارنے کی پوری کوشش کرتا رہوں گا۔ جب ان کی وفات (Death) کا وقت قریب آیا تو اُنہوں نے گِریہ وزاری شروع کردی۔ لوگوں نے پوچھا: آپ نے تو ساری عمر مجاہدوں اور ریاضتوں میں گزاری ہے، اب کیوں رو رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: مجھ سے زیادہ کس کو رونا چاہیے کہ میں ستر (70) سال تک جس دروازے کو کھٹکھٹاتا رہا، آج اسے کھول دیا جائے گا لیکن یہ نہیں معلوم کہ جنت کا دروازہ کھلتا ہے یا

دوزخ کا؟، کاش! میری ماں نے مجھے جنم نہ دیا ہوتا اور مجھے یہ مشقت نہ دیکھنا پڑتی۔ (حکایات الصالحین، ص ۳۶ بتغیر)

خوف دَوزخ کا آہ! رحمت ہو خاکِ طیبہ کا واسطہ یارَبّ
میرا نازُک بدن جہنّم سے از طُفیلِ رضا بچا یارَبّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار O اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ O اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ O اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے بُزُرگانِ دین کا طرزِ زندگی کس قدر شاندار (Magnificient) ہوا کرتا ہے اور یہ حضرات لمبی لمبی نمازیں پڑھنے کے باوجود خوفِ خدا اور خوفِ جہنم کے سبب کس قدر لرزاں وترساں رہتے کہ حالتِ نزع میں بھی ان پر جہنم کا خوف طاری رہتا حالانکہ یہ وہ عظیم شخصیات ہیں کہ جن کو بارگاہِ خداوندی میں ایسا خاص قُرب حاصل ہے کہ ان کے صدقے اللہ تعالیٰ بے شمار گناہگاروں کو جہنم سے آزاد فرمائے گا۔ ایک طرف تو یہ اللہ والے ہیں جبکہ دوسری طرف ہم اپنے کردار کا جائزہ لیں تو شرم سے پانی پانی ہو جائیں تو کم ہے۔ کیونکہ ہمارا حال تو کچھ ایسا ہے کہ نیکیاں پلّے نہیں، نمازوں، تلاوتِ قرآن اور مساجد وغیرہ میں دل لگتا نہیں، سُنّتوں پر عمل ہوتا نہیں، دوسروں کی اصلاح کے لئے تو کُڑھتے ہیں لیکن اپنی اصلاح کی فکر نہیں، گناہوں

اور فضول گوئی کی عادت اور بُرے دوستوں کی بیٹھکوں سے جان چُھوٹتی نہیں، توبہ کی جانب دل مائل ہوتا نہیں، موت کی سختیوں، قبر وحشر اور جہنم کے عذابوں سے ڈر لگتا نہیں۔ الغرض ہماری حالت دن بدن بدترین ہوتی جارہی ہے اور ہم گناہوں کی دلدل میں تیزی سے دھنستے چلے جارہے ہیں۔ اے کاش! ہمیں گناہوں کی بیماری سے چھٹکارا مل جائے۔۔۔ اے کاش! ہم ہر ہر لمحہ نیکیوں میں بسر کرنے والے بن جائیں۔۔۔ اے کاش! ہماری آنکھیں ہر وقت خوفِ خدا و عشق مصطفٰے میں رونے والی بن جائیں۔۔۔ اے کاش ہمیں بھی اپنے بزرگوں کی طرح جہنم کا خوف نصیب ہو جائے۔۔۔

یاربّ بچالے تُو مجھے نارِ جَحیم سے اولاد پہ بھی بلکہ جہنّم حرام ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میں مجرموں میں سے ہوں!

حضرت سَیِّدُنا مِسْوَر بن مَخْرَمَہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ شدتِ خوف کی وجہ سے قرآنِ کریم میں کچھ سننے پر قادر نہ تھے، یہاں تک کہ ان کے سامنے ایک حرف یا کوئی آیت پڑھی جاتی تو چیخ مارتے اور بے ہوش ہو جاتے، پھر کئی دن تک ان کو ہوش نہ آتا۔ ایک دن قبیلۂ خَثْعَم کا ایک شخص ان کے سامنے آیا اور اس نے (پارہ 16 سورۂ مریم کی) یہ آیات (85،86) پڑھیں:

یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّ نَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾	ترجَمۂ کنز الایمان: جس دن ہم پرہیز گاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر اور مجرموں کو جہنم کی طرف ہانکیں گے پیاسے

یہ سن کر آپ نے فرمایا، آہ! میں مجرموں میں سے ہوں اور متقی لوگوں میں سے نہیں ہوں، اے قاری! دوبارہ پڑھو۔ اس نے پھر پڑھا تو آپ نے ایک چیخ ماری اور آپ کی رُوح قفسِ عُنصری سے پرواز کر گئی۔ (احیاء العلوم، ۴/۲۲۷)

مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے ہو مجھ ناتُواں پر کرم یاالٰہی
جَلا دے نہ نارِ جہنّم کرم ہو پئے بادشاہِ اُمَم یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۱، ۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارO اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُO اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَO اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میں نہیں جانتا

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن رواحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب سرزمینِ شام کی جانب جانے کا ارادہ فرمایا تو آپ رونے لگے، انہیں روتا دیکھ ان کے گھر والے بھی رونے لگے۔ آپ نے (اپنے رونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا: نہ تو میں موت کے ڈر سے رو رہا ہوں اور نہ ہی تمہاری محبت کے سبب بلکہ میں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس قول کے سبب رو رہا ہوں (پھر آپ نے پارہ 16 سورۂ مریم کی آیت نمبر 71 تلاوت فرمائی:) **وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَاۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ** ترجَمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے ربّ کے ذمّہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔

حَتْمًا مَّقْضِیًّا ﴿۷۱﴾

مجھے یقین ہے کہ میرا بھی اس سے گزر ہو گا لیکن میں نہیں جانتا کہ کیا اس سے گزرنے میں کامیاب (Successful) بھی ہو سکوں گا یا نہیں۔ (حلیۃ الاولیاء،عبداللہ بن رواحۃ، ۱/۱۶۵ ،رقم: ۳۶۶)

گناہگار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ
بُرائیوں پہ پَشیماں ہوں رحم فرمادے ہے تیرے قَہر پہ حاوی تری عطا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمم،ص ۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار ۝ اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ ۝ اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝ اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

جہنم کا نام سن کر بے ہوش ہو گئے

حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن وہب فہری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ایک لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں۔ آپ پر خوفِ الٰہی کا بڑا غلبہ تھا۔ ایک دن حمام میں تشریف لے گئے تو کسی نے یہ آیت پڑھ دی، وَاِذْ یَتَحَآجُّوْنَ فِی النَّارِ (پ۲۴ ،المؤمن۴۷) (ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب وہ آگ میں باہم جھگڑیں گے۔) جہنم کا نام سنتے ہی آپ بے ہوش ہو کر غسل خانے میں گر پڑے اور بہت دیر کے بعد آپ کو ہوش آیا۔ اسی طرح ایک شاگرد نے آپ کی کتاب میں سے قیامت کا واقعہ پڑھ دیا تو آپ خوف کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر پڑے اور لوگ آپ کو اٹھا کر گھر لے آئے۔ جب بھی آپ کو ہوش آتا تو بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا اور

پھر بے ہوش ہو جاتے ، اسی حالت میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ (اولیائے رجال الحدیث، ص ۱۹۰ - ۱۹۱ ملتقطاً بتغیر)

میں مجرم ہوں جہنّم میں اگر پھینکا گیا مجھ کو　ہَلاکت ہو گی ہائے ! کیا کروں گا یارسولَ اللہ
لپک کر آگ کے شعلے لپٹتے ہوں گے بربادی　کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
اندھیری آگ ہو گی روشنی نہ نام کو ہو گی　کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۲۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے بزرگانِ دین متقی و پرہیز گار اور ربِ غفار عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار ہونے کے باوجود خوفِ جہنم سے تھر تھر کانپتے، اشک باری فرماتے حتّٰی کہ بعض پر جہنم کا ایسا خوف طاری ہوتا کہ اِن کی رُوح تک پرواز کر جاتی تھی۔ اگر ہم بھی اپنے بزرگوں کی پیروی کرتے ہوئے ماہِ رمضانُ الْمبارک اور اس کی مخصوص راتوں بالخصوص 27 ویں **شبِ رمضان** میں عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ ساری زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت و عبادت میں بسر کریں تو ہم بروزِ محشر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سُرخُرُو ہو کر جہنم کے عذاب سے بچنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ مگر افسوس! ہم میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اس مہینے میں نیکیاں کر کے نجاتِ آخرت کا سامان نہیں کر سکے اور پورا ماہِ رمضان غفلت میں بسر ہوا ہو گا، سوشل میڈیا (Social media) کے غلط استعمال (Mis Use) اور بازاروں میں گھومنے کی نذر ہو گیا، نہ نمازیں پڑھ سکے، نہ ہی تلاوتِ قرآن کی سعادت نصیب ہوئی، نہ تراویح پڑھ سکے اور نہ ہی شب بیداری کا وقت ملا اور نہ ہی گناہوں پر شرمساری کی توفیق ملی۔ رمضانُ المبارک کا رحمتوں سے بھرپور عشرۂ رحمت تشریف لایا اور گزر گیا، پھر مغفرت کی

خوشخبریاں لئے عشرۂ مغفرت آیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ بھی ہم سے جدا ہو گیا، اس کے بعد جہنم سے آزادی کا عشرہ تشریف لے آیا اور مغفرت کے پروانے تقسیم کرتا رہا اور اب یہ بھی اختتام کی طرف رواں دواں ہے، اب تو یہ مبارک مہینا چند گھڑیوں کا مہمان رہ گیا ہے اور ہم سے رخصت ہونے والا ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ اگر اس مقدس مہینے اور اس کی مبارک راتوں میں نیکیاں کرکے ہم جہنم سے آزادی پانے میں کامیاب نہ ہو سکے اور مرنے کے بعد ہمیں جہنم میں جانے کا حکم سُنا دیا گیا تو ہمارے نازک وناتواں بدن جہنم کا دردناک عذاب کس طرح برداشت کر سکیں گے۔؟

یاد رہے! جہنم کا عذاب اور اس کی ہولناکیاں اس قدر خوفناک اور دہشت ناک ہیں کہ جن کے بارے میں سُن کر ہی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

یاد رکھئے! جہنم کی آگ ایک ہزار برس جلائی گئی حتی کہ سرخ (Red) ہو گئی، پھر ایک ہزار سال تک دہکائی گئی حتی کہ سفید (White) ہو گئی، پھر ایک ہزار سال بھڑکائی گئی حتی کہ سیاہ (Black) ہو گئی، پس وہ سیاہ و تاریک ہے۔ (ترمذی، کتاب صفة جهنم، باب منه، حدیث: ۴، ۲۶۰۰/۲۶۶)

حضرت سَیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے تاجدارِ حَرَم، شہریارِ اِرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے قَسَم کھا کر عَرض کی: اگر جَہَنَّم کو سُوئی کے ناکے کے بَرابَر کھول دِیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اُس کی گرمی (Heat) سے مَر جائیں اور قسم کھا کر کہا: اگر جَہنَّمِیوں کی زَنجیر کی ایک کَڑی دُنیا کے پہاڑوں پر رَکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور اُنہیں قَرار نہ ہو یہاں تک کہ نِچلی زَمین تک دَھنس جائیں۔ (مجمع الزوائد، کتاب صفة النار، حدیث: ۱۸۵۷۳، ۱۰/۷۰۶-۷۰۷ ملتقطاً) تمہاری یہ (دنیوی) آگ جہنم کی آگ کے ستر (70) حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ (ابن ماجة، کتاب الزهد، باب صفة النار، حدیث ۴۳۱۸، ص ۵۲۸) مگر تَعجُّب ہے انسان پَر کہ جَہنَّم میں جانے کا کام کرتا ہے اور اُس آگ سے نہیں ڈَرتا، جس

سے (دنیا کی) آگ بھی ڈَرتی اور پناہ مانگتی ہے۔ دوزخ کی گہرائی کو خُدا ہی جانے کہ کتنی گہری ہے۔(بہارِ شریعت (حصہ اول)،۱/ ۱۶۵) اگر جہنم کے ہتھوڑوں میں سے کوئی ہتھوڑا زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جِنّ و اِنس جمع ہو کر بھی اُس کو زمین سے نہیں اُٹھا سکتے۔(مسند احمد، مسند ابی سعید خدری، حدیث: ۱۱۲۳۳، ۴/ ۵۸) اگر جَہَنَّم کے تُھوہڑ (ایک کانٹے دار زہریلا درخت) کا ایک قطرہ دُنیا میں آجائے تو اس کی بد بُو سے تمام اہلِ دُنیا کی مَعیشَت بَر باد ہو جائے۔(ترمذی، کتاب صفة جهنم، باب ماجاء في صفة شراب اهل النار، حديث: ۲۵۹۴، ۴/ ۲۶۳) (جہنمی) پانی مانگیں گے تو اُن کو ایسا کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا کہ مُنہ کے قریب آتے ہی مُنہ کی کھال گَل کر گِر جائے گی اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔(ترمذی، کتاب صفة جهنم، باب ماجاء في صفة طعام اهل النار، حديث: ۲۵۹۵، ۴/ ۲۶۴) پیاس اِس بلا کی ہو گی کہ اُس پانی پر ایسے گِریں گے جیسے شدید پیاسے اُونٹ۔

(البدور السافرة، باب طعام اهل النار وشرابهم، حديث: ۱۴۴۶، ص ۴۲۸)

نارِ جہنّم سے تُو بچانا، خُلدِ بَریں میں مجھ کو بسانا

یارَبّ اَز پئے شاہِ مدینہ، **یا اللہ** مِری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار ○ اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ○ اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○ اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جہنم سے پناہ مانگتے رہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں ہر وقت نیک اعمال اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ خوف زدہ رہتے ہوئے جہنم سے پناہ بھی مانگتے رہنا چاہیئے۔ اس کے بھی بہت سارے فضائل وبرکات ہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے قرآن پاک میں کئی مقامات پر جہنم سے پناہ مانگنے والوں کا بھی ذکر فرمایا ہے چنانچہ، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾

(پ۳، آل عمران: ۱۶)

تَرجَمۂ کنز الایمان: وہ جو کہتے ہیں اے ربّ ہمارے ہم ایمان لائے تُو ہمارے گناہ معاف کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

اور فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًاۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

(پ۴، ال عمران ۱۹۱)

تَرجَمۂ کنز الایمان: جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اے ربّ ہمارے تُو نے یہ بیکار نہ بنایا پاکی ہے تجھے تُو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

اور فرماتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا ﴿۶۴﴾ وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿۶۶﴾ (پ ۱۹، فرقان: ۶۴تا۶۶)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کیلئے سجدے اور قیام میں اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے پھیر دے جہنّم کا عذاب بے شک اس کا عذاب گلے کا غُل (پھندا) ہے بےشک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے

(یعنی دوزخ اس کے لیے عذاب کی جگہ ہے جس کا وہ ٹھکانہ ہے۔ دوزخ میں رہنے والے فرشتے یا جنتی لوگ جو دوزخ سے گنہگار مومنوں کو نکالنے جائیں گے۔ ان کے لیے عذاب کی جگہ نہیں)۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے کہ اس آیت میں کامل ایمان والوں ،شب بیداری اور عبادت کرنے والوں کی دعا کا بیان ہے کہ وہ اپنی نمازوں کے بعد اور عام اوقات میں یوں عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے جو کہ انتہائی شدید دردناک ہے، بے شک اس کا عذاب گلے کا پھندا اور کافروں سے جدا نہ ہونے والا ہے، بے شک جہنم بہت ہی بری ٹھہرنے اور قیام کرنے کی جگہ ہے۔ اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

(1)... اپنی عبادت وریاضت پر بھروسہ کرنے کی بجائے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور کرم پر بھروسہ کرنا چاہئے اور اس کی خفیہ تدبیر سے خوفزدہ رہنا چاہئے کہ یہ کامل ایمان والوں کا طریقہ ہے۔ چنانچہ امام **عبداللہ** بن احمد نسفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ان کی اس دعا سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ وہ کثرتِ عبادت کے باوجود **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھتے ہیں اور اس کی بارگاہ میں عاجزی، اِنکساری اور گریہ و

زاری کرتے ہیں۔

(2)... علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ کامل ایمان والے مخلوق کے ساتھ اچھا معاملہ کرنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں خوب کوشش کرنے کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے بہت ڈرتے ہیں اور اپنے اوپر سے عذاب پھیر دیئے جانے کی گریہ وزاری کے ساتھ التجائیں کرتے ہیں، گویا کہ وہ انتہائی عبادت گزاری اور پرہیز گاری کے باوجود جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں تو خود کو گناہگاروں میں شمار کرتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے اعمال کو شمار نہیں کرتے اور اپنے احوال پر بھروسہ نہیں کرتے۔ (روح البیان، الفرقان، تحت الآیۃ:۶۴، ۶/ ۲۴۲، صراط الجنان ۷/ ۵۶)

جنت اور جہنم کی التجا

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مَالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبیوں کے سُلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تین بار جنت مانگے تو جنت کہتی ہے: الٰہی اسے جنت میں داخل فرمادے اور جو تین بار جہنم سے پناہ مانگے تو جہنم کہتی ہے: الٰہی اسے آگ سے امان دے دے۔ (جامع الترمذی، ۴/ ۲۵۷، حدیث ۲۵۸۱)

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں کہ جو روزانہ صبح وشام یا دن میں ایک بار یا عمر میں ایک بار تین دفعہ یہ کہے: اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنِی الْجَنَّۃَ (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے جنت میں داخلہ عطا فرما) اور تین دفعہ یہ کہہ لے: اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے جہنم سے بچا) تو خود جنت اس کے لیے داخلہ کی دعا کرے گی اور خود دوزخ اپنے سے پناہ کی بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے گی۔

(مراۃ المناجیح ۴/۶۷)

حضرتِ سیّدُنا مِسعَر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا عَبدُ الاعلیٰ تیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جنت اور دوزخ انسانوں کی جانب متوجہ ہیں، جب کوئی بندہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے مجھ میں داخل فرما اور جب بندہ دوزخ سے بچنے کا سوال کرتا ہے تو وہ کہتی ہے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کو مجھ سے بچا۔ (اللہ والوں کی باتیں ۵/ ۱۱۳، مترجم)

ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم، نور مجسم صَلَّی اللہ ُتَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے کے اعمال نامہ میں دیکھو کہ جس نے مجھ سے جنت مانگی میں نے اُسے جنت عطا کی اور جس نے جہنّم سے میری پناہ مانگی میں نے اسے جہنم سے پناہ دی۔ (حلیۃ الاولیاء ۶/ ۱۷۵)

گناہگار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ

بُرائیوں پہ پشَیماں ہوں رحم فرمادے ہے تیرے قَہر پہ حاوی تری عطا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت اور جہنّم کا افسوس

حضرت سیدنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات صَلَّی اللہ ُتَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ نماز پڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جنت کا سوال نہیں کرتا تو جنت کہتی ہے: افسوس ہے! کیا اس کے لئے ضروری نہ تھا کہ یہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے جنت طلب کرتا۔ پھر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

جہنم سے پناہ طلب نہیں کرتا تو جہنم کہتی ہے: افسوس ہے! کیا اس کے لئے ضروری نہ تھا کہ مجھ سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا۔ (الفردوس بماثور الخطاب، ۱/ ۲۹۰، رقم ۱۱۴۱)

حضور سید عالم عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ جہاں ہم اتنی ڈھیروڈھیر دعائیں مانگتے ہیں وہیں جنت میں داخلے اور جہنم سے پناہ کی بھی دعا کر لیا کریں حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے:

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ (پ۲، بقرۃ:۲۰۱)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اے ربّ ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔

(بخاری، حدیث: ۵۹۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جہنم کے محل اور قید خانے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہنم میں کئی طرح کے محل اور قید خانے بھی ہیں جو انتہائی گہرے اور خوفناک ہیں جہنم میں **ھَوٰی** نام کا ایک محل ہے جس کے بارے میں آتا ہے کہ اس کی گہرائی اتنی ہے کہ تہہ تک پہنچنے میں 40 سال لگ جائیں گے جیسا کہ حضرت سیدنا شُفَیّ بن مَاتِع اَصْبَحِیّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جہنم میں ایک محل ہے جسے **ھَوٰی** کہا جاتا ہے، کافر کو اس کے اوپر سے گرایا جائے گا،

اس کی تہہ تک پہنچنے میں اسے 40 سال لگیں گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَ مَنۡ یَّحۡلِلۡ عَلَیۡہِ غَضَبِیۡ فَقَدۡ ہَوٰی ﴿۸۱﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور جس پر میرا غضب اُترا، بے شک وہ گرا (جہنّم میں اور ہلاک ہوا) (پ۱۶،طٰہٰ:۸۱)

(صفۃ النار لابن ابی الدنیا، ۱/ ۴۰، رقم ۲۷)

بُولَس نامی محل

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا فرماتے ہیں: جہنم میں ایک محل ہے جس کا نام **بُولَس** ہے اس میں ظالم اور متکبر لوگ داخل ہوں گے یہ سب آگوں کا منبع اور مرکز ہے سب برائیوں سے زیادہ برا ہے سب غمناکیوں سے زیادہ غمناک ہے، سب موتوں کی موت ہے اور بدترین کنوؤں سے بدترین ہے۔ (التخویف من النار لابن رجب، ص ۱۲۱)

ایک اور روایت میں حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا فرماتے ہیں: جہنم میں ایک جیل خانہ ہے اس میں بد سے بدترین لوگ داخل ہوں گے۔ اس کی زمین آگ کی، اس کی چھت بھی آگ اور اس کی دیواریں بھی آگ کی ہیں اور خود اس سے جھلسانے والی آگ پھوٹتی ہے۔

(الجامع فی الحدیث لابن وھب، ص ۶۳۳، رقم ۵۳۸)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا سے روایت ہے، سرورِکائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تکبر کرنے والے چیونٹیوں کی طرح آدمیوں کی صورت میں اٹھائے جائیں گے، ہر طرف سے ذلت انہیں ڈھانپ لے گی، انہیں جہنم کے قید خانے کی طرف لے جایا

جائے گا جس کا نام **بُوْلَس** ہے، آگ ان پر چھا جائے گی اور انہیں "طِیْنَۃُ الْخَبَال" یعنی جہنمیوں کی پیپ اور خون پلایا جائے گا۔(ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، ۴/ ۲۲۱، حدیث: ۲۵۰۰)

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے: **بُوْلَس** یعنی یاس و نا امیدی کیونکہ وہاں سے نکلنے کی امید نہ ہوگی اس لیے اس مقام کا نام **بُوْلَس** ہے۔ پھر جیسے پانی میں ڈوبنے والا ہر طرف سے پانی میں گھرا ہوتا ہے ایسے ہی یہ لوگ آگ کے سمندر میں ڈوبے ہوں گے، ہر طرف سے آگ ہوگی اور اس آگ میں تمام مختلف آگوں کی گرمی جمع کر دی گئی ہوگی اسے آگوں کی آگ فرمایا گیا۔مزید فرماتے ہیں کہ غصہ ور متکبرین کو جہنم کے نچلے طبقہ اَسْفَلُ السّافِلِین میں رکھا جاوے گا جہاں تمام دوزخیوں کا خون پیپ کچ لہو بہ کر آتا رہے گا، انہیں وہ پلایا جائے گا،اس گندگی کا نام طِیْنَۃُ الْخَبَال ہے۔ خبال بمعنی فساد، طینہ بمعنی بدبودار نچوڑ، یہ نہایت ہی گرم بہت بدبودار، گاڑھا گاڑھا ہوگا، سخت بدمزہ جسے دیکھ کرتے آوے، دل گھبرائے مگر پیاس و بھوک کے غلبہ سے کھانا پڑے گا۔ خدا کی پناہ!۔

(مراۃ المناجیح ۸ / ٦٦١)

ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ حضور نبیِّ رَحمت، شفیعِ امّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کی بُرائی بیان کرے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو اس کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس وقت تک رَدْغَۃُ الْخَبَال میں رکھے گا جب تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نہ نکل آئے۔ (ابوداود، ۳ /۴۲۷، حدیث: ۳۵۹۷)

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے: رَدْغَۃُ الْخَبَال جہنم میں ایک

جگہ ہے جہاں جہنمیوں کا خون اور پیپ جمع ہو گا۔(مراٰۃ المناجیح، ۵/۳۱۳)

اور مُحَقِّق عَلَی الْاِطْلاق حضرت شاہ عبدُالحقّ مُحَدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے، مراد یہ ہے کہ اس گناہ سے توبہ کے ذَرِیعے یا جس عذاب کا وہ مُستحق ہو چکا ہے اسے بُھگتنے کے بعد پاک ہو جائے۔ (اشعۃ اللمعات ۳/۲۹۰)

الامان والحفیظ الامان والحفیظ۔

اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں شفاعت کرنے والوں کے سردار کی شفاعت نصیب فرما اور اپنے حبیب کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے امت کے غم میں بہنے والے آنسوؤں کے صدقے جہنم کے عذاب سے نجات عطا فرما، اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "vcd اجتماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہنم کس قدر ہولناک، خطرناک اور دردناک عذابوں کا مقام ہے کہ جسے ربّ تعالیٰ نے مجرموں کے لئے تیار کر رکھا ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنی سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے جلدی جلدی اپنے تمام گناہوں سے توبہ کر لیں اور **"جہنم میں لے جانے والے اعمال"** سے بچتے ہوئے **"جنت میں لے جانے والے اعمال"** کرنے میں مشغول (Busy) ہو جائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پُرفِتَن دَور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول مبارَک ایّام اور مقدَّس راتوں کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو پورا سال نیکیوں میں مشغول رہنے اور گناہوں سے دُور رہنے کی ترغیب

دلاتا ہے، لہٰذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 12مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام ”Vcd اجتماع“ بھی ہے۔ جس میں شریک ہو کر کثیر اسلامی بھائی اجتماعی صورت میں سُنّتوں بھرا بیان دیکھ اور سُن کر علمِ دین کی دولت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعی صُورت میں علمِ دین سیکھنے کی بڑی برکتیں ہیں چنانچہ

راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ العباد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب تمہارا گُزر جنَّت کی کیاریوں سے ہو تو اس میں سے کچھ نہ کچھ چُن لیا کرو۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی، جنَّت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا: ذِکر کے حلقے۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب۸۷، ۵/۳۰۴، رقم: ۳۵۲۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ Vcd اجتماع میں شرکت کی بدولت کئی لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوا۔ آیئے! بطورِ ترغیب **Vcd اجتماع** میں شرکت کی ایک ایمان افروز مدنی بہار سُنتے ہیں، چُنانچہ

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا

صوبہ پنجاب (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں مُعاشَرے(Society) کا بگڑا ہوا نوجوان تھا اور دن بدن گُناہوں کی دلدل میں دھنستا ہی چلا جا رہا تھا۔ میری اِصلاح کی صورت اس طرح بنی کہ ہمارے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ داران نے V.c.d اجتماع کی ترکیب بنائی۔ میں بھی اس V.c.d اجتماع میں شریک ہوا۔ جب میں نے دعوتِ اسلامی کے بینَ الاقوامی سُنَّتوں بھرے اجتماع کے رُوح پرور مناظِر دیکھے تو بہت مُتأثر ہوا اور جب 27 رمضان کو ہونے والے امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رِقّت انگیز بیان کا کچھ حصّہ سُنا تو مجھے اپنے سابِقہ اندازِ زندگی سے وحشت محسوس

(Feel) ہونے لگی، جُوں جُوں بیان سُنتا گیا میرے دل کی دُنیا بدلتی چلی گئی۔ بالآخر میں نے اپنے تمام گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فیضانِ غوث و رضا مَدَنی ماحول

سنور جائیگی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول

سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے نظرِ بد سے سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص ۶۴۶،۶۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کا مُختصر تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی جہاں سُنّتوں کی تربیت اور نیکی کی دعوت عام کررہی ہے وہیں، کم وبیش 103 شعبہ جات میں مَدَنی کام کررہی ہے ان تمام شُعْبہ جات کو چلانے کے لیے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کے اَخراجات کی ضرورت ہوتی ہے، مُلک وبیرونِ مُلک دعوتِ اسلامی کے تحت کم وبیش **481** جامعاتُ المدینہ (للبنین وللبنات) قائم ہیں جن میں کم و بیش، **34879** (چونتیس ہزار آٹھ سواُناسی)، طلبہ و طالبات درسِ نظامی کر رہے ہیں، ملک و بیرونِ ملک تقریباً **2585** (دوہزارپانچ سو پچاسی) مدرسۃُ المدینہ (للبنین وللبنات) بھی قائم ہیں، جن میں کم وبیش **121971** (ایک لاکھ اِکّیس ہزار نوسواِکہتّر) مدَنی مُنّے اور مدَنی مُنّیاں حِفْظ و ناظرہ کی مُفت تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ اس سال دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ و مدارس المدینہ کے کم وبیش **21000** (اِکیس ہزار) **حفاظِ کرام**، تراویح میں مُصلّٰی (قرآنِ کریم) سُننے سُنانے کی سعادت حاصل کررہے ہیں، مدنی چینل جو کہ بے شُمار

مسلمانوں کی اِصلاح اور کُفّار کے قَبولِ اسلام کا سبب بن رہا ہے اور اس کے ذریعے لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول علمِ دِین سے مالامال ہورہے ہیں، مدنی چینل پر رَمَضانُ المُبارَک میں بعدِ عصر وبعدِ تراویح روزانہ 2 مرتبہ اور رَمضان کے علاوہ ہر ہفتے مدنی مذاکرہ براہِ راست (Live) نشر کیا جاتا ہے، 11 دارُالافتاء اہلسنّت، المدینۃُ العلمیہ، مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ جس سے ماہانہ لاکھوں لاکھ مسلمان مُستَفِیض ہو رہے ہیں، اس کے علاوہ مدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ)، دیگر مساجد کی تعمیرات و انتظامات، مدَنی تَرْبِیَت گاہیں، مختلف مدنی کورسز (مثلاً فرض عُلُوم کورس، امامت کورس، مدرس کورس،، اِصلاحِ اعمال کورس، 12 مدنی کام کورس، فیضانِ نماز کورس وغیرہ)، اسی طرح ہفتہ واراجتماعات، بڑی راتوں (مثلاً شبِ میلاد، گیارہویں شریف، شبِ معراج، شبِ براءَت اور شبِ قدروغیرہ) کے اجتماعات، پورے ماہِ رمضان / آخری عشرے کا اجتماعی اعتکاف وغیرہ۔ اس سال بھی صرف پاکستان میں کم وبیش 71 مقامات پر پورے ماہِ رمضان کا اِعتکاف جاری ہے، جس میں کم وبیش **10000** (دس ہزار) عاشقانِ رمضان اعتکاف کی سعادت حاصل کیے ہوئے ہیں۔ اِسی طرح دُنیا بھر میں **سینکڑوں مقامات پر آخری عشرے کا سُنّت اعتکاف** ہو گا، جس میں **ہزاروں عاشقانِ رمضان** اعتکاف کی سعادت حاصل کریں گے۔

غرض یہ کہ مُنَظَّم طریقے سے مدَنی کاموں کو تیزی کے ساتھ آگے سے آگے بڑھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تحت تقریباً 103 شعبہ جات کیلئے خطیر رقم دَرکار ہوتی ہے، آپ بھی اپنے مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دِیجئے، نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں اپنی اس مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔

دعوتِ اسلامی کا ہم پر عظیم احسان ہے کہ کل تک تو ہمیں یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ نماز کیسے پڑھی جاتی ہے؟ بلکہ بہت کچھ پتہ نہیں تھا، دعوتِ اسلامی نے ہمیں بہت کچھ سکھایا اور سمجھایا۔ ہم دعوتِ

اسلامی کے احسان تلے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نے ہمیں داڑھی شریف اور عمامہ شریف سجانے کی مدنی سوچ دی، ایمان کی حفاظت کی سوچ دی، اب وہی دعوتِ اسلامی ہم سے مطالبہ کر رہی ہے کہ اس کو مزید آگے بڑھانا ہے اور مزید آگے بڑھانے کے لیے اربوں روپے کی ضرورت ہے؟ جامعۃ المدینہ کے ماہانہ اخراجات لاکھوں میں ہیں، سینکڑوں مسجدیں ابھی اور بنانی ہیں، **ہر دعوتِ اسلامی والا مشین کی طرح حرکت میں آجائے**، اپنے گھر والوں سے، عزیز و اقرباء سے، محلے والوں سے، دکانداروں سے، پڑوسیوں سے خوب مدنی عطیات جمع کرنے کی بھرپور کوشش کیجئے۔ بہت سارے لوگ صرف ماہِ رمضان میں زکوٰۃ دیتے ہیں، زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ فطرہ بھی جمع کرنے کی کوشش کیجئے۔ **اخراجات ہر سال بڑھتے جارہے ہیں**، ہمیں اپنی دعوتِ اسلامی کو زندہ رکھنا ہے، اس کو چلانا ہے، بلکہ اس کو طاقتور بنانا ہے، یہ خوب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دِین کی خدمت کرے، فطروں کے بستے بڑھائے جائیں، فطرہ دینے والوں کی ایک تعداد ہوتی ہے جو ٹیبل کرسی، بینر وغیرہ دیکھ کر فطرہ دے دیتے ہیں، بازاروں میں مسجدوں میں فطرے کے بستے لگائیں، مدنی عطیات کے جتنے بستے زیادہ لگیں گے، اتنا فطرہ بھی زیادہ ملے گا۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم شبِ قدر کے فضائل اور اس رات میں عبادت کرنے والوں کیلئے انعاماتِ خداوندی کے بارے میں سن رہے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس رات اپنے بندوں پر رحمتِ الٰہی کی خوب بارش برساتا اور گناہگاروں کی بخشش و مغفرت فرما کر انہیں جہنم سے رہائی عطا فرماتا ہے، مگر

کچھ ایسے بدنصیب بھی ہیں جو اس مقدّس رات میں بھی بخشش و مغفرت سے محروم رہتے ہیں، چنانچہ

فرشتے جھنڈے لے کر اُترتے ہیں

حضرتِ سیدنا عبدُاللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضور نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جب شبِ قدر آتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام سبز جھنڈا لئے فرشتوں کی بہت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر تشریف لاتے ہیں اور اس جھنڈے کو کعبۂ معظمہ پر لہرا دیتے ہیں، حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام کے سو(100) بازو ہیں، جن میں سے دو بازو صرف اِسی رات کھولتے ہیں، وہ بازو مشرق و مغرب میں پھیل جاتے ہیں، پھر حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات قیام، نماز یا ذِکْرُ اللہ میں مشغول ہے، اُس سے سلام و مصافحہ کرو، ان کی دعاؤں پر آمین بھی کہو حتّٰی کہ طلوعِ فجر تک یہ سِلسلہ رہتا ہے، صبح ہونے پر حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام فرشتوں کو واپسی کا حکم صادر فرماتے ہیں، فرشتے عرض کرتے ہیں، اے جبرِیل! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت کے مومنوں کی حاجات کے بارے میں کیا کِیا؟ حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان لوگوں پر خُصوصی نَظَرِ کرم فرمائی اور چار قسم کے لوگوں کے علاوہ تمام لوگوں کو معاف فرمادیا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ چار(4) قسم کے لوگ کون سے ہیں؟ ارشاد فرمایا: (1) شراب کا عادی (2) والدین کا نافرمان (3) رشتے داروں سے (بلا وجہِ شرعی) تعلقات توڑنے والا اور (4) آپس میں بُغض و کینہ رکھنے والا۔ (شعَبُ الْاِیمان، ۳/۳۳۶، حدیث: ۳۶۹۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ شراب نوشی کرنے والے، والدین کی نافرمانی کرنے

والے، رشتے داروں سے قطع تعلقی کرنے والے اور آپس میں بغض و کینہ رکھنے والے شبِ قدر کی برکتوں سے محروم رہتے ہیں۔ غور کیجئے کہ بیان کردہ بُرائیوں میں کوئی بُرائی کہیں ہمارے اندر موجود تو نہیں؟ کیا ہم تو اپنے والدین کا دل نہیں دکھاتے؟ یا کسی رشتے دار مثلاً پھوپھی، بھائی، بہن، چچا، تایا، خالو، ماموں وغیرہ سے بلاوجہِ شرعی اَن بَن تو نہیں چل رہی؟، کیا ہمارے سینے میں کسی مسلمان کیلئے بغض و کینہ تو نہیں بھرا ہوا؟ خدانخواستہ اگر کوئی ان گناہوں میں گرفتار ہے تو سانس بعد میں لے پہلے ان گناہوں سے پکی توبہ کرے اور جن کے حقوق تلف کیے ہیں ان سے معافی مانگنے کی نِیَّت بھی کرے ورنہ یاد رکھئے! ان گناہوں کا انجام بڑا بھیانک ہوتا ہے۔ یاد رکھئے! **"شراب نوشی"** دِین وایمان، جان و مال اور صحت کیلئے اِنتہائی تباہ کُن ہے، شراب تمام بُرائیوں کی ماں ہے کیونکہ شراب کے نشے میں انسان بدنگاہی، بدکاری اور مختلف گناہوں میں مُلوّث ہو کر اپنی دنیا و آخرت برباد کرلیتا ہے۔

حضور سیدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: نہ شرابیوں کے پاس بیٹھو، نہ ان کے بیمار ہونے پر عیادت کرو اور نہ ہی ان کے جنازوں میں شرکت کرو، بے شک شراب پینے والا بروزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہوگا، اس کی زبان سینے پر لٹک رہی ہوگی، اس کا تھوک اس کے پیٹ پر بہہ رہا ہوگا اور ہر دیکھنے والا اس سے نفرت کرے گا۔ (الکامل فی ضعفاء الرجال، رقم: ۳۹۹ ،حکم بن عبد اللّٰہ، ۲/۵۰۲) اسی طرح **"والدین کی نافرمانی"** بھی جہنّم کی حقداری کا سبب ہے ۔ یاد رکھئے! والدین اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہیں ان کی قدر وہی لوگ جانتے ہیں جن کے والدین اس دنیا سے جا چکے ہیں، قرآنِ پاک نے ہمیں والدین سے حُسنِ سُلُوک کرنے، ان کی تعظیم کرنے، ان کی بے ادبی سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ ماں باپ کو ستانے والا اور ان کا دِل دُکھانے والا آخرت میں تو سزا پائے گا بسا اوقات جیتے جی دنیا میں بھی لوگوں کیلئے عبرت کا نمونہ بن جاتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ہر گناہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کیلئے چاہتا ہے بخش دیتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کو اس کے مرنے سے پہلے دُنیا کی زندگی میں ہی جلد سزا دے دیتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی برالوالدین، فصل فی عقوق الوالدین، ۱۹۷/۶، حدیث ۷۸۹۰) لہٰذا جس جس نے اپنے والدین کی نافرمانی کی ہے، ان کا دل دکھا کر انہیں ناراض کیا ہے، اسے چاہئے کہ والدین سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگے اور آئندہ بھی انہیں راضی رکھنے کی بھرپور کوشش کرے کیونکہ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا والدین کی رضا میں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والدین کی ناراضی میں ہے۔(شعب الایمان، باب فی برالوالدین، حدیث: ۷۸۳۰، ۱۷۷/۶) اسی طرح رشتہ داروں سے **"قطع رحمی"** کرنا بھی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس گُناہ کی سزا دُنیا میں بھی جلد ہی دے دی جائے اور اُس کیلئے آخرت میں بھی عذاب کا ذَخِیرہ رہے، وہ بَغاوت اور قَطعِ رِحم سے بڑھ کر نہیں۔(ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب:۱۲۲، حدیث: ۲۵۱۹، ۲۲۹/۴) بدقسمتی سے ہماری اکثریت اس بُری عادت میں بھی مبتلا نظر آتی ہے چھوٹی چھوٹی باتوں پر قریبی رشتے توڑ دیئے جاتے ہیں، بات چیت، مَیل جَول، حتّٰی کہ سَلام دُعا کا سلسلہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اپنے گھر اور مُعاشَرے کو اَمن کا گہوارہ بنانے کیلئے اپنے قَرابت داروں سے حُسنِ سُلُوک اور صلۂ رحمی کی عادت بنایئے اور جس قدر ممکن ہو قطع تَعَلُّق سے بچنے کی کوشش کیجئے جن رشتہ داروں سے اَن بَن ہو گئی ہے، صلح کی ترکیب کرلیجئے اگر جُھکنا بھی پڑے تو رِضائے الٰہی کیلئے جُھک جایئے یعنی اگر صلح کے لیے خود پہل کرنی پڑے تو پہل کرلیجیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سر بُلندی پائیں گے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: **مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللہُ** یعنی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے عاجِزی کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج ۶ ص ۲۷۶ حدیث: ۸۱۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُود کا وبال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے شبِ قدر میں جو بدنصیب بخشش و مغفرت سے محروم رہتے ہیں، ان میں سے ایک سُود خور بھی ہے جس کو اس مُقدَّس رات میں بھی عذابِ الٰہی سے نجات نہیں دی جاتی۔ حضرت سَیِّدُنا ابنِ حجر ہیتمی مکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں چھوٹا تھا تو پابندی سے اپنے والد صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبر پر حاضری دیا کرتا اور قرآنِ پاک کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ رمضانُ المبارک میں نمازِ فجر کے بعد قبرستان گیا، غالباً وہ رمضان کا آخری عشرہ بلکہ شبِ قدر تھی، اس وقت قبرستان میں میرے علاوہ کوئی نہ تھا، بَہرحال ابھی میں نے اپنے والد صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبر کے قریب بیٹھ کر قرآنِ پاک کا کچھ حِصّہ ہی پڑھا تھا کہ اچانک شدید آہ و بُکا اور رونے دھونے کی آواز سُنی، رونے والا بار بار "آہ! آہ! آہ!" کہہ رہا تھا، چُونے سے تیار شدہ چمکدار سفید قبر سے نکلنے والی اس آواز نے مجھے گھبراہٹ میں مبتلا کر دیا تو میں قراءَت چھوڑ کر وہ آواز سننے لگا۔ میں نے قَبر کے اندر سے عذاب کی آواز سُنی، عذاب میں مبتلا شخص اس طرح آہ و زاری کر رہا تھا جسے سننے سے دل میں بے قراری اور گھبراہٹ پیدا ہو رہی تھی، میں کچھ دیر تک وہ آواز سنتا رہا پھر جب دن خوب روشن ہو گیا تو وہ آواز سنائی دینا بند ہو گئی۔ پھر ایک شخص میرے قریب سے گزرا تو میں نے اس سے پوچھا: یہ کس کی قبر ہے؟ تو اس نے بتایا: یہ فلاں کی قبر ہے۔ میں نے اس شخص کو بچپن میں دیکھا تھا، یہ کثرت سے مسجد آتا جاتا، نمازوں کو اپنے اوقات میں ادا کرتا اور بے جا گفتگو سے پرہیز کیا کرتا تھا، میں نے

چونکہ اسے دیکھا ہوا تھا، لہٰذا اسے پہچان گیا، لیکن اس شخص کی اس موجودہ حالت نے مجھ پر بہُت گہرا اثر ڈالا اور مجھے معلوم ہو گیا کہ اس نے زِنْدَگی (Life) میں اعمالِ صالحہ کو مَحْض اپنا ظاہِری لبادہ بنا رکھا تھا، اس کے بعد میں نے اس کے اَحوال کی حقیقت جاننے والوں سے اس کے بارے میں پوچھ گچھ کی تو لوگوں نے مجھے بتایا: وہ ایک تاجِر تھا اور سُود کھایا کرتا تھا، جب بوڑھا ہوا اور اس کے پاس مال کم رہ گیا تو اس کا ظالِم اور خبیث نفس اپنی باقی زِنْدَگی میں اس جَمْع شُدہ پُونجی سے گزارا کرنے پر راضی نہ ہوا اور شیطان نے اس کے دل میں سُود کی مَحبَّت کو آراستہ کیا تاکہ اس کے مال میں کمی نہ ہو اور یہی وجہ ہے کہ وہ رَمَضان بلکہ **شبِ قدر میں بھی اس دردناک عذاب سے دوچار ہے۔**

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۱/ ۳۲)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُمّتِ مُسلِمہ کی خیر خواہی کرتے ہوئے، سُود و رِشوت کے جال میں پھنس جانے والوں، ملاوٹ کرنے والوں، کم تولنے والوں، کاروبار میں بات بات پر جھوٹ بولنے نادانوں کو عذابِ قبر و عذابِ آخرت سے ڈراتے ہوئے عبرت کے مدنی پھول عطا فرما رہے ہیں:

اے ملاوٹ کرنے والے مان جا خوف کر بھائی عذابِ نار کا
چھوڑ دو اے تاجرو! کم تولنا جھوٹ چھوڑو بیچنے میں بولنا
سُود و رِشوت میں نحوست ہے بڑی نیز دوزخ میں سزا ہو گی کڑی
نیکیاں کر جلد تُو بدیوں سے بھاگ قبر میں ورنہ بھڑک اُٹھے گی آگ
چھوڑ دے سارے غلط رَسم و رَواج سُنّتوں پر چلنے کا کر عہد آج

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص713 تا715)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار O اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ O اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ O اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ سُود خور کس قدر بدبخت ہوتا ہے کہ شبِ قدر جیسی مبارک رات جس میں ڈھیروں گناہگاروں کی بخشش و مغفرت کردی جاتی ہے مگر سُود خود پھر بھی عذابِ الٰہی میں گرفتار رہتا ہے۔**افسوس صد افسوس!** سُود آج ہمارے معاشرے میں وبا(بیماری) کی طرح پھیلتا چلا جارہا ہے۔یادرکھئے! **سُود قطعی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام** ہے۔اس کے حرام ہونے کا اِنکار کرنے والا کافر اور جو حرام سمجھ کر اس بیماری میں مبتلا ہو وہ فاسق اور مَرْدُوْدُ الشَّھَادَۃ ہے یعنی اس کی گواہی قبول نہیں کی جاتی۔لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم تھوڑے مال پر قناعت کرتے ہوئے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہیں اور ایسے لوگوں اور اداروں سے دُور بھاگیں کہ جو سُود جیسے گناہِ کبیرہ کے ارتکاب کا ذہن دیتے ہیں۔ سُودی لین دین کرنے والوں کو چاہئے کہ وہ اس مقدس شب کے گزرنے سے پہلے پہلے شرعی تقاضے پورے کرتے ہوئے اس گناہِ کبیرہ سے سچی توبہ کرلیں ورنہ جہنم کا عذاب ہرگز برداشت نہ ہوسکے گا۔

نبیِ اکرم،نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے کہ شبِ معراج میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا، جن کے پیٹ کمروں کی طرح(بڑے بڑے) تھے، جن میں سانپ پیٹوں کے باہر سے دیکھے جارہے تھے۔میں نے جبریلِ امین سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: **یہ سُود خور ہیں**۔(ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، حدیث:۲۲۷۳، ۳/۷۲)

رسالہ "سُود اور اِس کا علاج" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کو سُودی لین دین سے بچانے اور انہیں سُود کی تباہ کاریوں سے آگاہ کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے ایک معلوماتی رسالہ **"سُود اور اس کا علاج"** شائع کیا ہے جس میں سُودی لین دین کی دنیوی و اُخروی تباہ کاریاں، سُود خوروں کو ملنے والے دردناک عذاب اور سُود کے گناہ سے بچنے کا علاج بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً حاصل کیجئے، خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کے پڑھنے کی ترغیب دلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ **(Download)** اور پرنٹ آؤٹ **(Print Out)** بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضانُ المبارک بڑی تیزی کے ساتھ اپنے اختتام کی طرف ہے، بس اب اس کی چند گھڑیاں باقی ہیں، اس کے بعد شوّالُ المکرم کی آمد آمد ہے۔ خوش نصیب مسلمان شوال کے مہینے میں 6 روزے رکھنے کی سعادت حاصل کرتے اور اس کی برکتیں پاتے ہیں۔ آیئے! ہم بھی شش عید (یعنی شوّالُ المکرم) کے روزے رکھنے کا جذبہ بڑھانے کیلئے ان روزوں کے فضائل سنتے ہیں تاکہ ہمیں بھی یہ روزے رکھنے اور ان کی برکتوں سے فیضیاب ہونے کی سعادت نصیب ہو، چنانچہ

اس بارے میں تین (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں۔

1. جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ (6) دن شَوّال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔(مجمع الزوائد،کتاب الصیام،باب فیمن صلم...الخ،۴۲۵/۳، حدیث: ۵۱۰۲)

2. جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ (6) شَوّال میں رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے دَہر کا (یعنی عمر بھر کیلئے) روزہ رکھا۔(مسلِم،کتاب الصیام، باب استحباب صوم...الخ،ص ۵۹۲، حدیث: ۲۷۵۸)

3. جس نے عیدُ الفِطر کے بعد (شَوّال میں) چھ (6) روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس(10) ملیں گی۔(ابن ماجه،کتاب الصیام،باب الصیام ستة ایام ...الخ،۳۳۳/۲، حدیث:۱۷۱۵)

خلیلِ ملت حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادِری برکاتی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد لگاتار رکھے جائیں تب بھی مُضائقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ متفرق (یعنی ناغہ کرکے) رکھے جائیں یعنی ہر ہفتہ میں دو (2) روزے اور عیدُالفطر کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب (Suitable) معلوم ہوتا ہے۔(سنی بہشتی زیور ص ۳۴۷) اَلْغَرَض عیدُ الفِطر کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شش عید کے روزے رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ فرشتے زمین میں سیر کرتے ہیں اور درودِ پاک پڑھنے والے کا درود شریف مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

(نسائی، کتاب السهو، باب السلام علی النبی، ص ۲۱۹، حدیث: ۱۲۷۹)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد دُرود ہم فقیروں کی ثَروت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۲۹۸)

مختصر وضاحت! یعنی ہم غریبوں کو کوئی منہ لگانے کے لئے تیار نہ تھا مگر محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں اپنی غلامی میں قبول فرما کر بادشاہوں سے بھی آگے کر دیا اُن پر بے حد دُرود اور لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

30 ہزار درہم

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ عظیم الشّان کتاب "**عُیُونُ الحکایات**" جلد2 صفحہ نمبر 55 پر "**علمِ دِین کی عظمت**" سے مالامال ایک بہت ہی پیاری حکایت درج ہے، آیئے!

---

1 . . . معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نہایت توجہ کے ساتھ سُنیے اور "**علمِ دِین**" حاصل کرنے کا شوق پیدا کیجئے چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدالوَہّاب بن عَطاء خَفَّاف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا ابو عبدالرحمن فَرُّوخ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بنو اُمَیَّہ کے دورِ خلافت میں جب سرحدوں کی حفاظت کے لئے خُراسَان گئے تو اس وقت آپ کی زوجۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا اُمید سے تھیں۔ آپ اپنی زوجہ کے پاس تیس(30) ہزار دِینار چھوڑ کر گئے۔ ستائیس(27) سال بعد جب آپ واپس مدینۂ منورہ تشریف لائے۔ گھر پہنچ کر نیزے سے دروازہ اندر دھکیلا تو حضرتِ سَیِّدُنا ربیعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باہر نکلے۔ جیسے ہی انہوں نے ایک مسلَّح شخص کو دیکھا تو بڑے غضب ناک انداز میں بولے: اے اللّٰہ کے بندے! کیا تُو میرے گھر پر حملہ کرنا چاہتا ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا فَرُّوخ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: نہیں، میں حملہ نہیں کرنا چاہتا۔ تم یہ بتاؤ کہ تمہیں میرے گھر میں داخل ہونے کی جُرأت کیسے ہوئی؟ پھر دونوں میں تلخ کلامی ہونے لگی۔ قریب تھا کہ دونوں دست و گریبان ہو جاتے۔ لیکن ہمسائے بیچ میں آگئے اور لڑائی نہ ہوئی۔ جب حضرت سیِّدُنا مالک بن اَنس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دوسرے لوگوں کو خبر ہوئی تو وہ فوراً چلے آئے۔ حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ٹوکنے پر حضرت ابو عبدالرحمن فَرُّوخ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے فرمایا: میرا نام فَرُّوخ ہے اور یہ میرا ہی گھر ہے۔ ان کی زوجۂ محترمہ جو دروازے کے پیچھے ساری گفتگو سُن رہی تھیں اس بات سے انہیں پہچان گئیں اور کہا: یہ میرے شوہر ہیں اور ربیعہ ان کا بیٹا ہے۔ ان کے راہِ خدا میں جاتے وقت ربیعہ میرے پیٹ میں تھا۔ یہ سُن کر دونوں باپ بیٹے گلے ملے اور ان کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو چھلک پڑے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدالرحمن فَرُّوخ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کھانا کھانے اور آرام کرنے کے کچھ دیر بعد اپنی زوجہ سے پوچھا: وہ 30 ہزار دِینار کہاں ہیں جو میں چھوڑ کر گیا تھا؟ عرض کی: وہ میں نے ایک جگہ دفنا

دیئے تھے، کچھ دن بعد نکال لوں گی۔ اتنے میں حضرت سیِّدُنا ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد میں اپنے حلقہ ٔ درس میں چلے گئے اور درسِ حدیث دینے لگے۔ حضرتِ سیِّدُنا فرُّوخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز ادا کرنے مسجد میں گئے تو دیکھا کہ ایک حلقہ لگا ہوا ہے اور لوگ بڑے ادب و توجہ سے علمِ دین سیکھ رہے ہیں اور ایک خوبرو نوجوان انہیں درس دے رہا ہے۔ انہوں نے لوگوں سے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں، جو علم کے موتی لٹا رہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ ربیعہ بن ابو عبد الرحمن ہیں یہ سُن کر آپ بے حد خوش ہوئے اور فرمایا: اللہ ربُّ العزّت جَلَّ جَلَالُہٗ نے میرے بیٹے کو کیسا عظیم مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ پھر آپ گھر تشریف لائے اور اپنی زوجہ سے فرمایا: میں نے تمہارے لختِ جگر کو آج عظیم مرتبے پر فائز دیکھا ہے، وہ تو علم کے موتی لُٹانے والا سمندر ہے۔ آپ کی زوجہ ٔ محترمہ نے کہا: آپ کو اپنے 30 ہزار دِینار چاہئیں یا اپنے بیٹے کی یہ عظمت و بلندی۔ کہا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے تو اپنے بیٹے کی اس عظیم نعمت کے بدلے کچھ بھی نہیں چاہیے۔ آپ کی زوجہ ٔ محترمہ نے کہا: تو پھر سنئے! میں نے وہ تمام مال آپ کے بیٹے پر خرچ کر کے اسے علمِ دین سکھایا ہے۔ یہ سُن کر آپ نے فرمایا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم نے مال ضائع نہیں کیا بلکہ بہت اچھی جگہ خرچ کیا ہے۔ (عیون الحکایات، جلد2، ص 55)

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دوں
شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص316)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ علمِ دین ایک عظیم نعمت ہے، اس کے حصول کیلئے مال خرچ کرنا یقیناً بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔ ہمارے بزرگوں کی یہی سوچ ہوا

کرتی تھی، اسی لئے حضرت ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ نے ان کی تعلیم وتربیت پر خطیر رقم خرچ فرمادی اور جب حضرت ربیعہ کے والد صاحب کو معلوم ہوا کہ میری رقم سے میرے بیٹے کو علم دین حاصل کر کے عظیم مقام حاصل ہوا ہے تو خوش ہو کر زوجہ محترمہ سے فرمایا: **تم نے میرا مال ضائع نہیں بلکہ بہت اچھی جگہ خرچ کیا ہے۔** لاکھوں سلام اُس عظیم باپ پر اور لاکھوں سلام اُس عظیم ماں پر کہ دونوں کی کیسی مدنی سوچ تھی کہ اتنی بڑی رقم علمِ دِین کے حصول کے لیے خرچ کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہوئے خوشی کا اِظہار کر رہے ہیں، **اے کاش!** ان علمِ دین کے قدردانوں کا صدقہ ہمیں بھی نصیب ہو جائے، آج اگر ہم اپنے گریبان میں جھانک کر جائزہ لیں تو شاید شرم کے مارے پانی پانی ہو جائیں کیونکہ ہماری سوچ اس کے اُلٹ ہے، اِتنی بڑی رقم ہم میں سے اگر کسی کے پاس آجائے، ہو سکتا ہے وہ اس رقم کو ایسی جگہ خرچ کر دے جس سے آخرت کا کوئی فائدہ نہ ہو۔ کوئی سوچتا ہو گا کہ میں تو اتنی بڑی رقم ملتے ہی سب سے پہلے **بیرونِ ملک سفر** کی تیاری کروں گا، کیونکہ یہاں رہ کر تو پُوری ہی نہیں پڑتی، بیرونِ ملک جاکر خوب کماؤں گا، کوئی سوچتا ہو گا میں تو اپنی **عالیشان کوٹھی** بنواؤں گا، **چمکیلی گاڑی** لُوں گا، **کوئی کچھ سوچتا ہو گا تو کوئی کچھ!!!**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اے کاش! حضرت ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شوقِ علمِ دین کے صدقے ہمیں بھی اپنا مال اِس راہ میں خرچ کرنے کی سعادتِ عظمیٰ حاصل ہو جائے۔ ہمیں بھی نہ صرف خود بلکہ اپنی اولاد کو بھی علمِ دین سکھانا چاہیے، عِلْمِ دِین کے فضائل کی تو کیا ہی بات ہے؟

قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر **علم اور علماء کے فضائل** بیان ہوئے ہیں۔ چنانچہ پارہ 3 سورہ آلِ عمران کی آیت نمبر 18 میں ارشاد ہوتا ہے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ تَرجَمۂ کنزالایمان: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی

وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا بِالْقِسْطِؕ معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر۔ (پ۳، آل عمرٰن:۱۸)

امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه کے والدِ گرامی رئیس المتکلمین حضرتِ مفتی نقی علی خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه فرماتے ہیں: آیتِ کریمہ سے علم کی تین(3) فضیلتیں ثابت ہوتی ہیں، پہلی یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے علماء کا ذکر اپنے اور فِرِشتوں کے ساتھ فرمایا ہے، دوسری یہ کہ علماء کو بھی فِرِشتوں کی طرح اپنی وحدانیت کا گواہ بنایا اور ان کی گواہی کو بھی اپنے معبودِ برحق ہونے کی دلیل قرار دیا، تیسری یہ کہ ان (علما) کی گواہی بھی فِرِشتوں کی گواہی کی طرح معتبر ٹھہرائی۔ (فیضانِ علم و علما، ص:۹، ملخصًا)

اسی طرح قرآنِ پاک میں ایک اور مقام پر اہلِ علم کی شان و عظمت اس طرح بیان کی گئی ہے:

یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍؕ (پ۲۸، المجادلة: ۱۱) تَرْجَمَهٔ کنز الایمان: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نے فرمایا: علمائے کِرام عام مومنین سے سات سو(700) درجے بلند ہوں گے، ہر دو درجوں کے درمیان پانچ سو(500) سال کی مسافت ہے۔ (قُوْتُ القلوب، الفصل الاول الحادی والثلاثون: کتاب العلم و تفضیله، بیان آخر فی فضل العلم...... الخ، ج ۱، ص ۲۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ایک عام مُسلمان کو جنَّت نصیب ہو یہی اس کے لیے کافی ہے، لیکن عالمِ دین کی قسمت پر رشک کیجئے! کہ علمائے کرام کو نہ صرف جنَّت نصیب ہو گی بلکہ جنَّت میں عام مومنین سے **700 درجے بلند مقام** بھی حاصل ہو گا۔

احادیثِ مبارکہ میں علمِ دین کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ مبارکہ سے علمِ دین کی فضیلت واضح طور پر معلوم ہوتی ہے۔ قرآنِ پاک کے علاوہ کثیر احادیثِ کریمہ میں بھی عِلْمِ دِین کے ڈھیروں فضائل بَیان ہوئے ہیں۔ آیئے ان میں سے تین (3) احادیثِ مبارکہ سنئے اور اپنے دل میں **علمِ دین** کی اہمیت اُجاگر کیجئے اور اپنے بچوں رشتہ داروں اور عزیزوں کو عِلْمِ دِیْن کی طرف راغب کیجئے۔ چنانچہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے:

1. جو شخص طلبِ علم کے لیے گھر سے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے۔

(ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، الحدیث:۲۶۵۶،ج۴،ص۲۹۴)

2. جو کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَرائِض کے مُتَعَلِّق ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمات سیکھے اور اسے اچّھی طرح یاد کرلے اور پھر لوگوں کو سکھائے تو وہ جنّت میں داخِل ہو گا۔(اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج ۱ ص ۵۴ حدیث ۲۰)

3. اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن بندوں کو اُٹھائے گا پھر عُلَما کو علیحدہ کر کے ان سے فرمائے گا: اے عُلَماکے گروہ! میں تمہیں جانتاہوں اسی لیے تمہیں اپنی طرف سے علم عطا کیا تھا اور تمہیں اس لیے علم نہیں دیا تھا کہ تمہیں عذاب میں مُبْتَلا کروں گا۔ **جاؤ! میں نے تمہیں بخش دیا۔**

(جامع بیان العلم و فضلہ، الحدیث: ۲۱۱، ص۶۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ کریمہ سے مَعْلُوم ہوا کہ عِلْمِ دِین حاصل کرنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کا سبب، بخشش و نجات کا ذریعہ اور جنت میں داخلے کا ضامن ہے۔ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! عِلْمِ دِین کے فضائل کی تو کیا بات ہے! صَدرُ الشَّریعہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: علم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو، ساری

دنیا ہی جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے اس کا حاصل کرنا بلندی کی علامت ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے اور اسی سے دنیا و آخرت بہتر ہو جاتی ہے۔ (اس علم سے) وہ علم مُراد ہے جو قرآن و حدیث سے حاصل ہو کہ یہی وہ علم ہے جس سے دنیا و آخرت دونوں سنورتی ہیں اور یہی علم ذریعۂ نجات ہے اور اسی کی قرآن و حدیث میں تعریفیں آئی ہیں اور اسی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ (بہار شریعت، ۳/۶۱۸، ملخصاً) علم، انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی میراث ہے، علم قربتِ الٰہی کا راستہ ہے، علم ہدایت کا سرچشمہ ہے، علم گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے، علم خوفِ خدا کو بیدار کرنے کا عظیم نسخہ ہے، علم دنیا و آخرت میں عزت پانے کا سبب ہے، علم مُردہ دلوں کی حیات ہے، علم سلامتیِ ایمان کا مُحافظ ہے، علم مخلوقِ خدا کی مَحبَّت پانے کا سبب ہے۔ اَلْغَرَض! علم بے شمار خوبیوں کا جامع ہے، اس میں دِین بھی ہے دنیا بھی، اس میں آرام بھی ہے اطمینان بھی، اس میں لذّت بھی ہے راحت بھی، لہٰذا عقل مند وہی ہے جو طلبِ عِلْمِ دِیْن میں مشغول ہو کر نجاتِ آخرت کا سامان کر جائے۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
ہر اِک پرچم سے اُونچا پرچمِ اِسلام ہو جائے

کتاب "فیضانِ علم و علما" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دلوں میں علمِ دین کی اہمیت اجاگر کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**فیضانِ علم و علما**" کا مطالعہ کرنا بھی بے حد مفید رہے گا۔ اس کتاب میں ❀ علمِ دین حاصل کرنے کی اہمیت ❀ عالم اور علما کی فضیلت ❀ علم کی مجلس میں شرکت کرنے کا ثواب ❀ علمِ دین کی راہ میں آنے والی رکاوٹوں اور ان کو ختم کرنے کے طریقوں کا بیان ❀ علم اور علما کی خدمت کرنے کا بیان۔ لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ھَدِیَّۃً طلب فرمایئے، خود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس کہ آج ہمارے دلوں سے عِلمِ دِین کی قدر و منزلت ختم ہوتی جارہی ہے، ہمارے معاشرے کی اکثریت نہ تو خود عِلمِ دِین سیکھنے کی طرف راغب ہوتی ہے اور نہ ہی اپنی اولاد کو عِلمِ دِین سکھاتی ہے۔ اپنے بچوں کے روشن مستقبل کیلئے خوب دُنیوی علوم وفنون تو سکھائے جاتے ہیں مگر دِینی تعلیم دلوا کر اپنی اور اپنے بچوں کی آخرت بہتر بنانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ بچہ اگر ذہین ہو تو اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہشیں انگڑائی لیتی ہیں اور اگر کُند ذہن، شرارتی یا معذور ہو تو جان چھڑانے کے لئے اسے کسی دارُالعلوم یا جامعہ میں داخل کروادیا جاتا ہے۔ جبکہ ہمارے اسلاف بچپن ہی سے اپنی اولاد کو عِلمِ دِین سکھاتے یہاں تک کہ بڑے بڑے بادشاہ بھی اپنی اولاد کو عِلمِ دِیْن کے زیور سے آراستہ کرتے کیونکہ وہ خود علم وعُلما کے قدر دان ہوا کرتے تھے۔ جیسا کہ

خلیفہ ہارون رشید بہت نیک اور علم کی قدر و منزلت جاننے والے بادشاہ تھے ایک بار (اپنے بیٹے) مامون رشید کی تعلیم کے لئے حضرتِ امام کسائی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) سے عرض کی تو آپ نے فرمایا: میں یہاں پڑھانے نہ آؤں گا، شہزادہ میرے ہی مکان پر آجایا کرے۔ ہارون رشید نے عرض کی: وہ وہیں حاضر ہو جایا کرے گا مگر اس کا سبق پہلے ہو جائے۔ فرمایا: یہ بھی نہ ہوگا بلکہ جو پہلے آئے گا اس کا سبق پہلے ہوگا۔ غرض مامون رشید نے پڑھنا شروع کیا، اتفاقاً ایک روز خلیفہ ہارون رشید کا گزر ہوا، دیکھا کہ امام کسائی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اپنے پاؤں دھو رہے ہیں اور ان کا بیٹا مامون رشید پانی ڈالتا ہے۔ بادشاہ غضب ناک ہو کر گھوڑے سے اُترے اور مامون رشید کو کوڑا مار کر کہا: بے ادب! خدا نے دو ہاتھ کس لئے دیئے

ہیں ؟ایک ہاتھ سے پانی ڈال اور دوسرے ہاتھ سے اِن کا پاؤں دھو۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خلیفہ ہارون رشید نہ صرف عُلَماء و فقہائے کرام کی تعظیم کیا کرتے بلکہ اُمُورِ سلطنت اور اپنے دیگر دینی و دُنیوی معاملات میں بھی عُلَماء و فقہا کی رائے کو فوقیت دیتے، ان کی بات کو حرفِ آخر سمجھتے، آخرت کی بہتری کے لئے ان سے نصیحت طلب کرتے، بسا اوقات نصیحت حاصل کرنے عُلَماء کے دروازے تک خود حاضر ہوتے اور اگر علمائے کرام دربار میں تشریف لے آتے تو شاہانہ شان و شوکت اور رُعبِ سلطنت کی پرواکئے بغیر ان کے اعزاز میں کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ جیسا کہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: ہارون رشید کے دربار میں جب کوئی عالِم تشریف لاتے، بادشاہ اُن کی تعظیم کیلئے کھڑا ہو جاتا۔ ایک بار درباریوں نے عرض کی: یا امیرَ المُؤمِنِین! رعبِ سلطنت جاتا ہے۔ جواب دیا: **اگر علمائے دین کی تعظیم سے رُعبِ سلطنت جاتا ہے تو جانے ہی کے قابل ہے۔**[2]

ذرا سوچئے! آخر کیا وجہ تھی جو ہارون رشید جیسے عظیم بادشاہ نے اپنے بیٹے کو حضرت امام کسائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں علم دین سیکھنے کیلئے بھیج دیا اور خود بھی علمائے کرام کی اس قدر تعظیم بجالا رہے ہیں۔۔۔؟یقیناً اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ عُلَماء کے مقام و مرتبے اور معاشرے میں ان کی ضرورت و اہمیت کو اچھی طرح سمجھتے تھے اور اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ اس لہلہاتے گُلشنِ اسلام کو آباد رکھنے میں ان نُفُوسِ قُدسیہ کا کیا اہم کردار ہے۔

اسی طرح اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا نہایت عمدہ انتظام کیا کہ جلیل القدر محدث حضرتِ سَیِّدُنا صالح بن کیسان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو خود ان کے

1... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۴، بتغیر

2... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۵، بتغیر

بھی اُستاد تھے انہیں اپنی اولاد کا اُستاد مقرر فرمایا۔(التحفة اللطيفة فى تاريخ المدينة الشريفة، ۲۳۳/۱)

حُجّۃُ الاِسلام حَضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ محترم کے بارے میں منقول ہے کہ وہ خود اگرچہ پڑھے لکھے نہ تھے لیکن علمِ دین کی اَہَمِیَّت کا احساس رکھنے والے تھے،ان کی دلی خواہش تھی کہ دونوں صاحبزادے محمد غزالی اور احمد غزالی رَحِمَہُمَا اللہُ تَعَالٰی زیورِ علمِ شریعت و طریقت سے آراستہ ہوں۔اسی مقصد کے لیے انہوں نے اپنے صاحبزادوں کی تعلیم وتربیت کیلئے کچھ اثاثہ بھی جمع کرر کھا تھا جوان دونوں سعادت مند بیٹوں کے حصولِ علم میں بہت کام آیا۔(اتّحاف السادة المتّقين، مقدمة الكتاب، ج ۱، ص۹، ملخصاً)

اسی طرح ہمارے غوثِ پاک حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدالقادر جِیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بچپن میں ہی اپنی والِدۂ مُحْتَرَمہ کی اجازت سے عِلْمِ دِین کے حصول کے لیے بغداد پہنچے تھے۔(بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص۱۶۷، ملخصا)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنَّت مولانا امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی بچپن ہی سے عِلْمِ دِین سیکھتے رہے یہاں تک کہ ساڑھے چار سال کی ننھی سی عمر میں قرآنِ مجید ناظِرہ مکمَّل پڑھنے کی نعمت سے باریاب ہوئے اور صِرف تیرہ(13) سال دس ماہ چار دن کی عمر میں تمام مُرَوَّجہ عُلُوم اپنے والدِماجد حضرت مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حاصل کرکے سَنَدِ فراغت حاصِل کرلی۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۹۱،۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان واقعات سے معلوم ہوا کہ ہمارے اسلاف اپنی اولاد کو بچپن ہی سے عِلْمِ دِین سکھانے میں مشغول کر دیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی اپنی اولاد کی مدنی تربیت کرتے ہوئے انہیں عِلْمِ دِین سکھانے کی کوشش کرنی چاہیے، اپنی اولاد کی سُنّتوں کے مطابق تَرْبِیَت کرنا اس لیے بھی بہت ضروری ہے تاکہ انہیں نیک بنا کر اُس جہنَّم سے بچایا جاسکے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 28 سُورۃُ التَّحْرِیم کی آیت نمبر 6 میں اِرْشادِ فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ   تَرْجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور

نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝۶

اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے اِیندھن آدمی اور پتھّر ہیں، اس پر سخت کرّے (یعنی طاقتور) فِرِشتے مُقرّر ہیں جو اللہ کا حُکم نہیں ٹالتے اور جو اُنہیں حُکم ہو وُہی کرتے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا صدرُ الافاضِل مَولانا سَیِّد محمد نعیم الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی خزائنُ العِرفان میں آیتِ مبارکہ کے اس حصے (یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا) کے تحت فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اوراس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری اِختیار کرکے، عِبادَتیں بجالا کر، گُناہوں سے باز رہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہِدایت اور بدی سے مُمانَعت کرکے انہیں عِلْم واَدَب سکھا کر (اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ!)

رَحمتِ عالَم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: **كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ** یعنی تُم سب اپنے مُتعلّقین کے سردار و حاکم ہو اور تُم میں سے ہر ایک سے روزِ قِیامت اس کی رَعیَّت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (بخاری،کتاب الجمعة، باب الجمعة فی القری والمدن، ۱/۳۰۹، حدیث: ۸۹۳)

اس حدیثِ پاک کے تحت شارحِ بُخاری حضرت علّامہ مُفتی محمد شریفُ الحق اَمجدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: رَعیَّت سے مُراد وہ ہے جو کسی کی نگہبانی (یعنی نگرانی) میں ہو۔ اس طرح عَوام سُلطان اور حاکم کے، اَولاد ماں باپ کے، طَلَبہ اَساتذہ کے، مُریدین پیر کے رِعایا ہوئے۔ یُونہی جو مال زَوجہ یا اَولاد یا نوکر کی سِپُردگی میں ہو اس کی نگہداشت اِن پر واجب ہے۔ جس کے ماتحت کوئی نہ ہو وہ اپنے اَعضاء وجَوارح، اَفعال و اَقوال، اپنے اَوقات اپنے اُمور کا نگہبان ہے۔ اِن سب کے بارے میں وہ جَواب دہ ہوگا۔ (نُزھۃ القاری،۲/

۵۳۰ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والدین کو چاہئے کہ احساسِ ذمہ داری کرتے ہوئے اپنی اولاد کی مدنی تربیت کا خیال رکھیں، انہیں نماز روزے کا پابند بنائیں اور فرائض و واجبات، حلال و حرام، خرید و فروخت اور حُقُوقُ الْعِباد وغیرہ کے شرعی اَحْکامات سے بھی اُنہیں آگاہ کرنے کا انتظام کریں، اس کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ اپنے بچوں کو عِلْمِ دِیْن سکھانے کیلئے درسِ نظامی (عالم کورس) کروادیا جائے تاکہ ہمارے بچے عِلْمِ دِیْن سیکھ کر دوسروں کو سکھائیں اور ہماری اُخروی نجات کا سامان بن سکے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مقصد کی تکمیل کیلیے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ قائم ہیں، جامعۃ المدینہ میں طلبہ کو نُورِ علم سے مُنوَّر کرنے کے ساتھ ساتھ تقویٰ و پرہیز گاری کے انوار سے دلوں کو روشن کرنے کے لیے اخلاقی تربیت بھی کی جاتی ہے، اس سلسلے میں جامعۃ المدینہ کے طلبہ جدول کے مطابق راہِ خدا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے مُسافر بنتے ہیں بلکہ بعض خوش نصیب تو 12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت بھی پاتے ہیں۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطاکردہ 92 مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ اپنے درجے کے ذمہ دار کو جمع کرواتے ہیں۔

امیرِ اہلسنت کی طلبہ علمِ دین سے محبت

شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جامعۃ المدینہ کے طلبہ کی اس عملی کیفیت سے خوش ہو کر اپنے تاثرات بیان فرماتے ہیں: میں دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ و مدارس المدینہ کے طلباء

سے بہت محبّت کرتا ہوں اور ان کے صدقے سے اپنے لئے دعائے مغفرت کیا کرتا ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃ المدینہ کے طلبہ کرام نمازِ پنجگانہ کے علاوہ دیگر نوافل مثلاً صلوٰۃ التّوبہ، تہجّد، اشراق اور چاشت کی نمازوں کا اہتمام کرتے ہیں، مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کرتے ہیں، جامعۃ المدینہ کے اطراف میں 12 مدنی کاموں کو عام کرنے کے لیے ذمّہ داریاں سنبھالتے ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃ المدینہ کے اساتذہ کرام و طلبۂ کرام **اِمامت و خطابت** کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں، جن کی بدولت کثیر **مسجدیں آباد** ہیں۔ کئی اساتذہ وطلبہ " **جامعۃ المدینہ و مدرسۃ المدینہ آن لائن** " کے ذریعے دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول کو تعلیمِ قرآن اور علمِ دِین کی روشنی سے منور کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، کئی اساتذہ وطلبہ دعوتِ اسلامی کے **مختلف شعبہ جات** میں اپنی دِینی خدمات پیش کر رہے ہیں۔

اِسی طرح **جامعۃ المدینہ** (للبنات) کی **مُدَرِّسات و طالبات** (یعنی پڑھانے والی مَدَنِیّہ اسلامی بہنیں اور طالبات) بھی دعوتِ اسلامی کے **مختلف شعبہ جات** میں ہونے والے مدنی کاموں میں حصّہ لینے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت کے تحت اسلامی بہنوں کے **8 مدنی کاموں** میں عملی طور پر شامل ہو کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ ثُمَّ زِدْ۔ یعنی اے اللہ بڑھا اور بڑھا پھر بڑھا۔ (فیضانِ سُنّت صفحہ ۵۸۹، ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیطانی وسوسے اور ان کا علاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عِلْمِ دِین کے حُصُول کی برکت سے نہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مَدَنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا حاصل ہوتی ہے بلکہ اس کے نیک بندے بھی طالبِ عِلْمِ دِین

سے محبَّت کرتے ہیں۔ لہٰذا آپ بھی ہمت کیجئے اور اپنی اولاد کو دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ میں داخل کروایئے اور خوش نصیبوں کی فہرست میں اپنا اور اپنی اولاد کا نام داخل کروایئے۔ اپنے بچوں کو علمِ دِین سے محروم کرکے دُنیوی تعلیم دِلوانے کا مقصد زیادہ سے زیادہ دُنیوی مال کا حصول ہوتا ہے اور بدقسمتی سے بعض والدین یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہماری اولاد دِینی تعلیم کی طرف مائل ہوئی تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا مستقبل تاریک ہو جائے گا، یہ گھر کیسے بسائے گا اور کس طرح اسے چلائے گا، چند ہزار روپوں میں اپنی خواہشات کو کیسے پورا کرسکے گا اَلْغَرَض! اس طرح کے بے شمار شیطانی وسوسے آتے ہیں جس کی بنا پر بعض لوگ اپنے بچوں کو مستقل دینی تعلیم دلوانے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اوّلاً ایسے والدین کی خدمت میں عرض ہے کہ ایک مُسَلمان جب بھی کوئی کام کرے اس کا مقصد حصولِ دنیا کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کا حصول ہو اور خاص کر عِلْمِ دِین سیکھنے کے معاملے میں تو خالص رِضائے الٰہی کی ہی نیت ہونی چاہیے اور جہاں تک مال و دولت کا تَعَلُّق ہے تو یہ بات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے بہت بعید ہے کہ وہ اپنے دِین کی تعلیم حاصل کرنے والے کو تنہا چھوڑ دے ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ حدیثِ پاک میں ہے: جو عِلْمِ دِین حاصل کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مُشکِلات کو آسان فرمادے گا اور اسے وہاں سے رزق عطا فرمائے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو گا۔ (جامع بیانِ العم و فضله، باب جامع فی فضل العلم، الحدیث: ۱۹۸، ص ۶۶) تجربہ بھی اس بات کا شاہد ہے کہ کامل اخلاص اور محنت کے ساتھ عِلْمِ دِین حاصل کرنے والے، کئی دنیادار لوگوں سے زیادہ بہتر زندگی گزار رہے ہوتے ہیں، کئی بڑے بڑے حکمران اور افسران علمائے کرام کے ہاتھ چومتے، ان کی خدمت کرتے اور ان کی جوتیاں اُٹھانے کو سعادت سمجھتے نظر آتے ہیں حالانکہ یہ مقام و مرتبہ دُنیا کے کسی بڑے سے بڑے مالدار کو بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

علم کی عزت کرنے والا بادشاہ

منقول ہے کہ ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید نے حضرت ابُو معاویہ عزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دعوت کی، وہ آنکھوں سے معذور تھے، کھانے کے وقت جب ہاتھ دھونے کیلئے لوٹا اور ہاتھ منہ دھونے کا برتن لایا گیا تو (خلیفہ ہارون رشید نے) برتن خدمت گار کو دیا اور خود لوٹا لے کر حضرت ابو معاویہ عزیز کے ہاتھ دُھلائے اور کہا: ”آپ نے جانا کون آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا ہے؟“ فرمایا: ”نہیں۔“ بادشاہ نے عرض کی: ”ہارون“ (تو حضرت ابو معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں دُعا دیتے ہوئے) کہا: جیسی آپ نے علم کی عزت کی، ایسی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) آپ کی عزت کرے۔ ہارون رشید نے کہا: اسی دعا کو حاصل کرنے کے لئے میں نے یہ سب کیا تھا۔[1]

امامِ اعظم کی نگاہِ بصیرت

اسی طرح حضرت سیِّدُنا قاضی ابویوسف یعقوب بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ بچپن میں آپ کے سر سے والد کا سایہ اُٹھ گیا، والدہ نے گھر چلانے کے لیے انہیں ایک دھوبی کے پاس بٹھا دیا، ایک بار یہ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں جا پہنچے، وہاں کی باتیں انہیں اس قدر پسند آئیں کہ یہ دھوبی کو چھوڑ کر وہیں بیٹھنا شروع ہوگئے۔ والدہ کو جب پتا چلتا وہ انہیں اٹھاتیں اور دھوبی کے پاس لے جاتیں، جب معاملہ بڑھا تو ان کی والدہ نے حضرتِ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: اس بچے کی پرورش کرنے والا کوئی نہیں، میں نے اسے دھوبی کے پاس بٹھایا تھا تاکہ کچھ کما کر لاسکے، مگر آپ نے اسے بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ حضرتِ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے خوش

1... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۵، ملخصاً

بخت! اسے علم کی دولت حاصل کرنے دے وہ دن دُور نہیں جب یہ باداموں اور دیسی گھی کا حلوہ اور عمدہ فالودہ کھائے گا۔ یہ بات سن کر امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ بہت ناراض ہوئیں، کہنے لگیں: (آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں بھلا) ہم جیسے غریب لوگ باداموں اور دیسی گھی کا حلوہ کیسے کھا سکتے ہیں؟ امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ استقامت کے ساتھ علمِ دین حاصل کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ وقت آیا جب عہدۂ قضا ان کے سپرد کر دیا گیا۔ ایک دفعہ خلیفہ نے ان کی دعوت کی، دورانِ دعوت خلیفہ نے باداموں اور دیسی گھی کا حلوہ اور عمدہ فالودہ ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا: "اے امام! یہ حلوہ کھائیے، روز روز ایسا حلوہ تیار کروانا ہمارے لئے آسان نہیں۔" یہ سُن کر امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بات یاد آئی تو وہ مسکرانے لگے، خلیفہ کے استفسار پر فرمایا: میرے استادِ محترم حضرتِ سیِّدُنا امام اَعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے برسوں پہلے میری والدہ سے فرمایا تھا کہ تمہارا یہ بیٹا باداموں اور دیسی گھی کا حلوہ اور فالودہ کھائے گا، آج میرے استادِ محترم کا فرمان پورا ہو گیا۔ پھر انہوں نے اپنے بچپن کا سارا واقعہ خلیفہ کو سنایا تو وہ بہت متعجب ہوئے اور کہا: بے شک علم ضرور فائدہ دیتا اور دِین و دنیا میں بلندی دِلواتا ہے۔ (عیون الحکایات، الحکایۃ الثانیۃ عشرۃ بعد الثلاثمائۃ ص ۲۷۸، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں ہمارے لئے بہت سے مدنی پھول موجود ہیں: یہ بھی معلوم ہوا کہ اولیاء کرام نگاہِ فراست سے آئندہ پیش آنے والے واقعات کو پہلے ہی ملاحظہ فرمالیا کرتے ہیں، استادِ کامل کی خاص توجہ انسان کو کیا سے کیا بنادیتی ہے، یہ بھی پتا چلا کہ علمِ دین، دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کا باعث ہے یہاں تک کہ بڑے بڑے دنیا داروں کو وہ مقام و مرتبہ نہیں ملتا جو علم کے شیدائیوں کو با آسانی حاصل ہو جاتا ہے۔ لٰہذا ہمیں بھی چاہئے کہ علمِ دین خود بھی سیکھیں اور اپنی اولاد کی

مدنی تربیت کے لئے انہیں بھی دِین کا علم سکھائیں، یاد رکھئے! مرنے کے بعد نیک اعمال کے علاوہ دیگر چیزیں کچھ کام نہیں آئیں گی، یہ مال و دولت، بینک بیلنس، عالیشان بنگلے، بڑی بڑی گاڑیاں دنیوی مقام و مرتبہ سب یہیں رہ جائے گا، قبر میں ان میں سے کچھ بھی ساتھ نہ جائے گا، میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں، سوائے تین کے (1) صدقۂ جاریہ (2) ایسا علم جس سے فائدہ اُٹھایا جائے، (3) نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔(1)

فقدانِ علم کا نقصان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ صدقۂ جاریہ، اشاعتِ علمِ دین اور نیک اولاد ایسے اعمال ہیں کہ مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ لہٰذا اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلوانے کیلئے کمر بستہ ہو جائیے اور انہیں **جامعۃ المدینہ** میں داخل کروائیے۔ فی زمانہ بُرائیوں میں سب سے بڑی برائی جَہالت ہے جو معاشرے کی دیگر بُرائیوں میں سرفہرست ہے گھر بار کا معاملہ ہو یا کاروبار کا، دوست احباب کا ہو یا رشتے دار کا، نکاح کا ہو یا اولاد کی اچھی تربیت کا، غرض کیا حقوقُ اللہ اور کیا حقوقُ العباد، زندگی کے ہر شعبے میں جہاں بھی جس انداز سے بھی خرابیاں پائی جارہی ہیں اگر ہم سنجیدگی سے اس کے بارے میں غور کریں تو یہ بات ہم پر آشکار ہو جائے گی کہ اس کا بنیادی اور سب سے نمایاں سبب **علمِ دِین سے دُوری** ہے۔ عِلْمِ دِیْن کے فُقدان اور درست رہنمائی سے محرومی کے باعث نہ صرف معاملات و اخلاقیات میں بلکہ عقائد وعبادات تک میں طرح طرح کی برائیاں اور خرابیاں نہایت تیزی کے ساتھ بڑھتی جارہی ہیں جن کے سدِّباب کے لئے محض علمِ دین حاصل کر لینا ہی کافی نہیں بلکہ اپنے علم پر عمل کرنا اور اس کے ذریعے دوسروں کی اصلاح کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ

1... مسلم، کتاب الوصیۃ، باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاته، ص ۸۸۶، حدیث: ۱۶۳۱

اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مریدین، محبین اور مُتَعَلّقِین کو اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی کوشش میں مگن رہنے کا ذہن دیتے ہوئے اُنہیں یہ مَدَنی مقصد عطا کیا ہے: **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** آپ کی علم دوستی اور اشاعتِ علمِ دین کی تڑپ کے نتیجے میں تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ملک وبیرونِ ملک سینکڑوں جامعات المدینہ (للبنین وللبنات) کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے۔ جامعۃ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے علاقے گودھرا کالونی بابُ المدینہ (کراچی) میں کھولی گئی۔ جہاں 3 اساتذۂ کرام نے عالم کورس (درسِ نظامی) پڑھانا شروع کیا۔ اس جامعۃ المدینہ کو قائم ہوئے زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ یہ عمارت علم کے طلب گار اسلامی بھائیوں کی کثرت کی وجہ سے ناکافی ہوگئی۔ چنانچہ اس جامعۃ ُالمدینہ کو 1998ء میں گلستانِ جوہر جامع مسجد فیضانِ عثمانِ غنی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے پڑوس میں وسیع عمارت میں منتقل کر دیا گیا۔ امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مُبَلِّغِینِ دعوتِ اسلامی کی جانب سے حصولِ علمِ دین کی بھرپور ترغیب کے نتیجے میں جہاں لاکھوں عاشقانِ رسول، راہِ خدا میں سفر کرنے والے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں کے مسافر بنے، وہیں کثیر تعداد نے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کے ساتھ ساتھ باقاعدہ علمِ دین کے حصول کے لئے **جامعۃُ المدینہ** کا بھی رُخ کیا۔ یوں دنیا بھر بالخصوص پاکستان میں جامعۃ ُالمدینہ کی مزید شاخیں کھلتی چلی گئیں۔ تادمِ بیان صرف پاکستان میں 402 جامعات المدینہ قائم ہیں جن میں کم وبیش 26013 طلبہ وطالبات درسِ نظامی (عالم کورس) کی تعلیم حاصل کررہے ہیں اور سینکڑوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں جواہر علم سے اپنی جھولیاں بھر کر سندِ فراغت بھی پاچکے ہیں۔ آپ بھی اپنا نام خوش نصیبوں میں داخل کروایئے اور اپنے بچوں کو جامعۃ ُالمدینہ میں داخل کروایئے، اپنے بھائیوں، دوستوں، عزیزوں اور دیگر رشتہ داروں پر

انفرادی کوشش کیجئے اور انہیں اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروانے کا ذہن دیجئے۔ اس سے جہاں چہار جانب علم کی روشنی پھیلے گی اور جہالت کے اندھیرے چھٹیں گے وہیں آپ کے لیے بھی صدقۂ جاریہ کا سلسلہ ہو جائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے 103 سے زائد شُعبہ جات کو چلانے کے لیے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کے اَخراجات ہوتے ہیں، جو مُخَیّر حضرات کے تَعاوُن سے ہی پُورے ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! دعوتِ اسلامی، دِیْنِ اسلام کی نمائندگی کرنے والی، اس کے پیغام کو عام کرنے والی عالمگیر غیر سیاسی مسجد بھرو مدنی تحریک ہے، اس کے ساتھ کسی بھی قسم کا تَعاوُن کرنا، حقیقتاً دِیْنِ اسلام ہی کی مدد کرنا ہے اور جو دینِ اسلام کی مدد کرتا ہے، اس کے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے

وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ ؕ تَرجَمۂ کنز الایمان: اور بیشک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا۔ (پ۱۷، الحج:۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ خود اس کی مدد فرمائے گا جو اس کے دِین کی مدد کرے گا۔ حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: اَوْلِیاءُ اللہ کی مدد کرنا، نبی کی خدمت، عِلْمِ دِیْن پھیلانا، سب اللہ کے دِیْن کی مدد ہے۔ (نور العرفان ص ۵۳۷) چونکہ دعوتِ اسلامی عِلْمِ دِین پھیلانے، گُناہوں سے بچانے اور سُنّتوں کا عامل بنا کر سچا عاشِقِ رسول بنانے والی تحریک ہے، اس لیے اس کی مدد کرنا بھی دِین کی مدد کرنا ہی کہلائے گا۔ یاد رکھئے! سونے، چاندی، نقدی

وغیرہ سے دِین کی مدد کرنا، کوئی نیا عمل نہیں ہے بلکہ میٹھے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ترغیب پر حضرتِ سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اپنے گھر کا سارا مال بارگاہِ رسالت میں حاضر کرنا۔(سنن الترمذی، ۵/۳۸۰،حدیث: ۳۶۹۵،ملخصًا) گویاہمیں یہ سبق دے رہاہے کہ دِین کی سربُلندی کے لیے ایک مسلمان اپنامال قُربان کرنے سے گُریز نہ کرے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام کی سربُلندی کیلئے حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کااپنامال قُربان کرنے کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! مَوْجُودہ دَور میں بھی دِینی کاموں کے لئے مدنی عَطیّات (چندہ) جمع کرنا اَشَد ضروری ہے۔ پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ غیب نشان ہے: آخرِ زمانہ میں دِین کا کام بھی دِرہم ودِینار سے ہو گا۔(المعجم الکبیر، ۲۰/۲۷۹،حدیث: ۶۶۰ ملخصًا)

اس حدیثِ پاک سے جہاں میٹھے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علمِ غیب ثابت ہوا، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک زمانہ میں دِین کا کام کرنے کے لیے پیسے کی سخت ضرورت پڑے گی، فی زمانہ جو حالات ہیں، وہ کسی سے مخفی نہیں، چونکہ دعوتِ اسلامی ایک عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے، اس لیے اس کے اَخراجات کو پُورا کرنے کیلئے ایک خطیر رقم دَرکار ہوتی ہے۔ رَجَبُ المُرجَّب، شَعْبانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضانُ الْمُبارَک میں لوگ بکثرت صَدَقات وعَطیّات کی اَدائیگی کی طرف مائل ہوتے ہیں، اس وجہ سے ان مہینوں میں مدنی عَطیّات اکھٹا کرنے کا بہترین موقع ہوتا ہے، ہمیں بھی حُصُولِ ثواب کی خاطر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی تَرَقّی کے لیے اپنے گھر، رشتہ داروں اور اَہلِ محلّہ کو صدقہ کے فضائل بتاکر خُوب خُوب مدنی عطیات جمع کرنے چاہئیں۔

امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ 152 پر فضائلِ صدقات پر مُشتمل احادیثِ مُبارَکہ ذِکر فرمانے کے بعد ان سے ماخوذ چند فوائد بیان فرمائے ہیں۔ آیئے ان

میں سے کچھ فوائد ہم بھی سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:(1)(صدقہ دینے والے) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے بُری موت سے بچیں گے، 70 دروازے بُری موت کے بند ہوں گے(2) عُمریں زیادہ ہوں گی (3)رِزْق کی وُسْعَت ،مال کی کثرت ہو گی،(4) آفتیں بلائیں دُور ہوں گی، بُری قضا ٹلے گی، ستر (70) دروازے بُرائی کے بند ہوں گے، ستر (70) قسم کی بَلا دُور ہو گی(5) شکستہ حالی دُور ہو گی(6) مددِ الٰہی شاملِ حال ہو گی۔(7) رحمتِ الٰہی ان کے لیے واجب ہو گی۔(8) ملائکہ اُن پر دُرود بھیجیں گے۔ (9)ان کے گُناہ بخشے جائیں گے، مغفرت ان کے لئے واجب ہو گی،(10)خدمتِ اہلِ دین میں صدقہ سے بڑھ کر ثواب پائیں گے۔(11) ان کے ٹیڑھے کام دُرُست ہوں گے۔ (12) آپس میں محبتیں بڑھیں گی۔(13) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور دَرَجے بُلند ہوں گے۔(14)روزِ قیامت دوزخ سے اَمان میں رہیں گے،(15) آخرت میں اِحسانِ الٰہی سے بہرہ مند ہوں گے ۔(16)خدا عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو اس مُبارَک گروہ میں ہوں گے، جو حُضُورِ پُر نُور سَیِّدِ عالَم، سرورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نَعلِ اقدس کے تَصَدُّق میں سب سے پہلے داخلِ جنّت ہو گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۲۳، ص۱۵۲، ملتقطا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان تمام سعادتوں کو پانے کے لیے نہ صرف اپنے مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دیجئے بلکہ اپنے رشتہ داروں، دوستوں کو بھی اس کی بھرپور ترغیب دلائیے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے۔

ماہِ مدنی انعامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں **ماہِ رمضان المبارک میں ماہِ مدنی انعامات** منایا جارہا ہے: **فرمانِ امیرِ اہلسنّت:**(29 شعبان المعظم 1438 سے ماہِ رمضان المبارک تک) ماہِ مدنی انعامات منایا جائے گا۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ آپ بھی ماہِ مدنی انعامات منانے کی نیّت فرمالیجئے اوراپنے لیے مدنی انعامات کے **12 ماہ کے 12 رِسالے** خرید فرمالیجئے اور ہر ماہ مدنی انعامات کے رِسالے کے خانے پُر کرکے مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے مدنی انعامات ذمہ دار کو جمع کروادیجئے۔

دُعائے عطار: یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جو کوئی صدقِ دل، سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رِسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، **اُس کو اس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔** اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ کریم اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔ (مُعْجَم اَوسَط، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵)

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خُدا　　چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ۳۰۲)

شعر کی وضاحت: جس منہ سے نکلنے والی ہر بات وَحی کا درجہ رکھتی ہے، عِلم و حِکمت کے اُس چشمۂ فیض پہ لاکھوں سَلام ہوں۔ (شرحِ حدائقِ بخشش، ص:۱۰۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا، ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا، ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا، ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

---

1 ... معجمِ کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رمضان المبارک کی تین(3) تاریخ کو ہمارے پیارے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی لاڈلی شہزادی سَیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا وصالِ ظاہری ہوا، اسی مناسبت سے آج ہم حضرت سیدہ خاتونِ جنت فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا ذکرِ خیر سُنیں گے۔ سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی شان و عظمت کے بارے میں ایک واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا انسانی حور

حضرتِ سَیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے ایک دن نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں جنّتی پھل دیکھنے کی خواہش کی تو حضرتِ سیِّدُنا جبرائیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں جنت سے دو سیب لے کر حاضر ہوگئے اور عرض کی: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! اللہ پاک فرماتا ہے: ایک سیب آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کھائیں اور دُوسرا خدیجہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) کو کھلائیں پھر حقِ زوجیت ادا کریں، میں تم دونوں سے فاطمۃ الزہرا کو پیدا کروں گا۔ چنانچہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ سیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کے کہنے کے مطابق عمل کیا۔ جب غیر مسلموں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا کہ ہمیں چاند دو ٹکڑے کر کے دکھائیں۔ اُن دِنوں حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنی والدہ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے شکمِ اطہر میں تھیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا: اُس کی کتنی رُسوائی ہے جس نے ہمارے آقا محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جھٹلایا، حالانکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سب سے بہتر رسول اور نبی ہیں۔ تو حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے

ان کے بطنِ اطہر سے ندا دی: اے امی جان! آپ غمزدہ نہ ہوں اور نہ ہی ڈریں، بے شک اللہ پاک میرے والدِ محترم کے ساتھ ہے۔ جب حضرتِ سیّدَتُنا فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی ولادت ہوئی تو ساری فضا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے چہرے کے نور سے منور ہو گئی۔

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب جنت اور اس کی نعمتوں کا اشتیاق ہوتا تو حضرتِ سیّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا بوسہ لے لیتے اور ان کی پاکیزہ خوشبو کو سونگھتے اور جب ان کی پاکیزہ مہک سُونگھتے تو فرماتے: فَاطِمَۃُ حَوْرَاءُ اِنْسِیَّۃٍ یعنی **فاطمہ توانسانی حُور ہے**۔ (الروض الفائق فی المواعظ والرقائق، ص ۲۷۴ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ کریم نے حضرت سَیّدَتُنا فاطمۃُ الزّہرا کو کیسی شان و عظمت سے نوازا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنی والدۂ محترمہ کے بَطنِ اَقْدس میں ہی اپنے والدِ گرامی اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صادق وامین ہونے کی گواہی دے دی تھی، بِلا شُبہ یہ آپ کی کرامتوں میں سے ایک کرامت تھی۔ آیئے! اب آپ کا مختصر تعارف سُنتے ہیں، چنانچہ

سیدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا مختصر تعارُف

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا نام "فاطِمہ" لقب "زہرا" اور "بتُول" ہے۔ آپ کا بچپن شریف اور زندگی کا ہر لمحہ نہایت ہی پاکیزہ تھا، کیونکہ آپ نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُمُّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی آغوشِ رحمت میں تربیت پائی، آپ دن رات اپنے والدین کی پاکیزہ زبان سے پاکیزہ اقوال سُنتیں، آپ نہایت عبادت گزار، متقی اور پاکباز خاتون تھیں، اس لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا

کو عابدہ، زاہدہ اور طاہرہ کہا جاتا ہے۔(سفینہ نوح، ص۱۵،۱۴ ملخصاً)

آپ اخلاق وعادات، گفتار وکردار میں نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت مشابہت رکھتی تھیں۔(ترمذی،۵/ ۴۶۶، حدیث:۳۸۹۸ملخصا) نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے تقریباً 5 یا 6 ماہ بعد 3 رمضانُ المبارک 11 ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔(سفینۂ نوح، حصّہ دُوُم، ص۵۴ ملخصاً)

سیّدہ زاہرہ طیّبہ طاہِرہ	جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ۳۰۹)

مختصر وضاحت: یعنی خاتونِ جنّت حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا جنّتی عورتوں کی سردار، خوبصورت کَلی، پاکباز، طہارت کی پیکر اور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی راحت ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی، خاتونِ جنّت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر ہمارے دل وجان قربان! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اُمّتِ مُسلِمہ کا بے حد درد تھا، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمّت کیلئے بعض اَوقات ساری ساری رات دعائیں مانگتی رہتیں، اپنی سہولت وآسائش کے لئے ربِّ کائنات کی بارگاہ میں کبھی التجاء نہ کرتیں، بلکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سارا دن گھر کا کام کاج کرتیں اور جب رات آتی تو عِبادتِ الٰہی کیلئے کھڑی ہو جاتیں۔ چنانچہ

عِبادت ہو تو ایسی!

حضرت سیِّدُنا امامِ حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والِدۂ ماجِدہ حضرتِ سیِّدہ فاطِمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو دیکھا کہ رات کو مسجِدِ بَیت کی مِحراب (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں نماز پڑھتی رہتیں، یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقْت ہوجاتا، میں نے آپ کو مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بَہُت زِیادہ دعائیں کرتے سنا، آپ اپنی ذات کے لئے کوئی دُعا نہ کرتیں، میں نے عرض کی: پیاری امّی جان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا)! کیاوجہ ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دُعا نہیں کرتیں؟ فرمایا: پہلے پڑوس ہے پھر گھر۔ (مَدَارِجُ النُّبُوَّت، ج ۲، قسم پنجم، باب اوّل در ذکر اولاد کرام، ص ۴۶۱)

عطا کر عافیت تُو نزع و قبر و حشر میں یاربّ   وسیلہ فاطمہ زہرا کا کر لطف و کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۹۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا خاتونِ جنّت، سیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اُمَّت کی غمخواری کے لئے ہر وقت عبادتِ الٰہی کی طرف مُتوجّہ رہتیں، راتوں کو جاگ کر مُناجات (دُعا) میں مصروف رہتیں، یہی نہیں بلکہ اللہ پاک کی عبادت اور اس کے ذِکر و اَذکار سے اس قدر مَحبَّت تھی کہ اپنے گھریلو کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ یادِ الٰہی سے کبھی غافل نہ ہوتیں، آیئے! اب سیدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے ذَوقِ تلاوت اور شوقِ عبادت کے مُتعلق سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، چنانچہ

کھانا پکاتے وقت بھی تلاوت

امیرُالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ سیِّدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کھانا پکانے (Cooking) کی حالت میں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت جاری رکھتیں۔

(سفینۂ نوح، حصّہ دُوُم، ص۳۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! خاتونِ جنّت سیّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو تلاوت کا کس قدَر ذَوق و شوق تھا کہ گھریلو مصروفیّت کے دوران بھی زبان سے قرآنِ کریم کی تلاوت جاری رکھتیں، اگر ہم اپنے مُعاشرے میں نظر دوڑائیں تو کئی نادان مصروفیّت کے دوران کانوں میں ہینڈ فری (Handfree) لگا کر بڑے اِنْہِماک سے گانے سُنتے ہوئے اپنے کاموں میں مگن رہتے ہیں اور ساتھ ساتھ اپنی زبان سے بھی گُنگناتے جاتے ہیں، اِسی طرح کئی نادان خواتین گھر کے کام کاج کے دوران گانے سنتی ہیں، فلمیں ڈرامے دیکھتی ہیں، گویا گانے باجوں کے بغیر ان کے کام ہی نہیں ہوتے۔ فی زمانہ ! تو گانے باجوں کی عادتِ بد اس قدر بڑھ چکی ہے کہ کوئی گاڑی چلا رہا ہو یا بائیک پر کہیں جا رہا ہو اپنے موبائل یا ٹیپ ریکاڈر پر گانے لگائے ہوتے ہیں ۔ اے کاش ! ہمیں بھی اپنے دن رات عبادت میں بسر کرنے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اے کاش! ہمارا کوئی لمحہ فضول کاموں میں بسر نہ ہو۔ اے کاش! ہماری ہر گھڑی ذِکْر و دُرُود کے سبب رحمت بھری گزرے۔ اے کاش! گانے باجے سننے اور گُنگنانے (Singing) کی ہماری یہ عادتِ بد (Bad Habit) نکل جائے اور ہم گھریلو کاموں میں مشغول ہوں یا سفر میں ہوں ہر وقت ہمارے لَبوں پر ذکر و دُرُود اور نعتِ رسول جاری رہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادت کا جذبہ بڑھانے کیلئے سیدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے شوقِ عبادت پر مزید ایک واقعہ ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

شادی کی پہلی رات بھی عبادت

حضرت سَیِّدَتُنا فاطمۃُ الزّہراء کی رُخصتی کے بعد حضرت علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور آپ رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہا دونوں نے اپنے بستر کو چھوڑ دیا اور اللہ پاک کی عبادت میں مصروف ہو گئے، رات قیام میں تو دن روزے کی حالت میں بسر ہوتے رہے حتّٰی کہ 3 روز اسی طرح گزر گئے۔ چوتھے دن حضرتِ سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کریم آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سلام بھیجتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: ان دونوں نے 3 دن سے نیند اور بستر کو ترک کر رکھا ہے اور عبادت اور روزوں میں مصروف ہیں، تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے ارشاد فرماؤ کہ اللہ پاک تمہاری وجہ سے ملائکہ پر فخر فرما رہا ہے اور تم دونوں بروزِ قیامت گنہگاروں کی شفاعت کرو گے۔ (اَلرَّوْضُ الْفَائِق، الثامن و الاربعون فی زواج علی بفاطمة... الخ، ص ۲۷۸، ملتقطاً ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی ان نیک ہستیوں کی سیرت پر چلتے ہوئے خوب خوب عبادت کرنی چاہیے۔ رمضانُ المبارک کے روزے تو ہم پر فرض ہی ہیں، بِلا عذرِ شرعی ایک روزہ بھی چھوڑنا گناہ ہے۔ اگر ممکن ہو تو رمضان المبارک کے بعد نفل روزوں کی بھی عادت بنانی چاہیے کہ اس کے بھی بڑے فضائل ہیں۔ آیئے! اس بارے میں 2 روایات سنئے۔

(1) جس نے ثواب کی اُمّید رکھتے ہوئے ایک نفْل روزہ رکھا اللہ پاک اُسے دوزخ سے 40 سال (کا فاصِلہ) دُور فرما دے گا۔" (کَنْزُ الْعُمّال ج۸ ص۲۵۵ حدیث ۲۴۱۴۸)

(2) جس نے رِضائے الٰہی کیلئے ایک دن کا نَفْل روزہ رکھا تو اللہ پاک اُس کے اور دوزخ کے درمیان ایک تیز رفتار سُوار کی پچاس سالہ مسافت کا فاصِلہ فرما دے گا۔" (کَنْزُ الْعُمّال ج۸ ص۲۵۵ حدیث ۲۴۱۴۹)

سیدہ خاتونِ جنّت کے ذوقِ تلاوت اور آپ کے شوقِ عبادت میں بالخصوص ہمارے گھر کی اسلامی بہنوں کے لیے بھی ایک پیغام ہے کہ گھر کے کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی **عبادت کا ذوق و شوق** ہونا چاہئے، **علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ** ہونا چاہئے، **نیکی کی دعوت** کو عام کرنے کا جذبہ ہونا چاہئے۔ عاشقانِ

رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اسلامی بہنوں کے لیے کئی ایسے مواقع ہیں جہاں ان کو علمِ دین حاصل کرنا مُیسّر آتا ہے، ہم اپنے گھر کی اسلامی بہنوں کو اسلامی بہنوں کے **ہفتہ وار اجتماع** میں شرکت کروائیں، تعلیمِ قرآن حاصل کرنے لیے ان کو **مدرسۃ المدینہ بالغات** میں پڑھنے کا ذہن دیں، زہے نصیب! **جامعۃ المدینہ للبنات** میں داخلے کی سعادت مل جائے تو پھر کیسی مدنی بہاریں ہوں گی، ہمارے گھر کی اسلامی بہنیں جب علمِ دین کی روشنی سے مالامال ہوں گی تو اپنی اولاد کی **مدنی تربیت** کر سکیں گی، خود بھی **نمازی** بنیں گی، اپنی اولاد کو بھی **نمازی** بنائیں گی، خود بھی **قرآنِ کریم** پڑھیں گی، اپنی اولاد کو بھی قرآنِ کریم پڑھنا سکھائیں گی۔ سیدہ خاتونِ جنّت کے صدقے اللہ پاک ہماری اسلامی بہنوں کو بھی **شوقِ عبادت و ذوقِ تلاوت** نصیب فرمائے۔

عبادت میں گزرے مِری زندگانی کرم ہو کرم یا خدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حضور نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بے پناہ محبّت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، صحابیاتِ طیبات اور بالخصوص سیّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سُنّتِ رسول کی چلتی پھرتی تصویر تھیں، چنانچہ

ہم شکلِ مصطفٰے اور اندازِ گفتگو

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی حضرتِ سیِّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے بڑھ کر کسی کو عادات واَطوار، سیرت وکِردار اور نِشَسْت و برخاست میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مُشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔ (اَبُو دَاوُد،کتاب الادب، باب ما جاء فی القیام، ۴/۴۵۴، حدیث: ۵۲۱۷، ملتقطاً) ایک روایت میں اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ میں نے اندازِ گفتگو اور بیٹھنے میں حضرتِ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے بڑھ کر کسی اور کو حُضُورِ اَکرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اس قدر مُشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔ (اَلْادب المفرد، باب قیام الرجل لاخیہ، ص۲۵۵، الحدیث: ۹۷۴)

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت خاتونِ جنَّت، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جیتی جاگتی چلتی پھرتی بولتی تصویر تھیں، بلکہ تصویر صرف شکل دکھاتی ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا تو سیرت وخصلت (Nature) میں بھی حضور کا نمونہ (Example) تھیں، قدرت نے ایک سانچہ میں یہ دو صُورتیں ڈھالی تھیں، ایک ہمارے مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی، دوسری فاطمہ زہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۳۶۵)

رَسُوْلُ اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا	کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبوت کا

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **کیا شان ہے!** خاتونِ جنت، سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا اُٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا حتّٰی کہ اندازِ گفتگو (Way of Talking) بھی اپنے والدِ محترم حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے انداز کے مطابق تھا۔ اے کاش! ہم اپنی زندگی خاتونِ جنَّت سیدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سیرتِ طیبہ پر عمل کرتے ہوئے عبادتِ الٰہی میں گزارنے والے بن جائیں، اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائیں، ہر ایک کے ساتھ حُسنِ سُلوک

اور نرمی و بھلائی سے پیش آئیں، لوگوں کی تکلیف و مُصیبت میں ان کے کام آنے والے بن جائیں اوراپنے ظاہر کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے والے اور اپنے باطن کو حسد، تکبُّر، تہمت اور بد گمانیوں سے بچانے والے بن جائیں۔

بد خصائل ٹلیں، سیدھے رستے چلیں	کر دو آقا کرم، تاجدارِ حرم

(وسائل بخشش، ص ۲۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خاتونِ جنت کی شان وعظمت کا ایک پہلو یہ بھی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اپنے بابا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ادب و احترام فرمایا کرتی تھیں، حُسنِ سُلُوک سے پیش آتیں، جب دُکھی دِلوں کے چین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری ہوتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کے لئے کھڑی ہو جاتیں۔ جیسا کہ

آمدِ مُصطفٰے پر استقبال کرنا

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُناعائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں: جب خاتُونِ جنَّت حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام کی خِدمَت میں حاضِر ہوتیں۔ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام ان کیلئے کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑتے اس پر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ ان کو بٹھاتے۔ اسی طرح جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ بھی کھڑی ہو جاتیں اور ہاتھ مُبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ حُضُور کو بٹھا لیتیں۔ (مشکاۃ، کتاب الآداب، باب المصافحۃ والمعانقۃ، ۱۷۱/۲، حدیث: ۴۶۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ آپ کیسے اچھے انداز میں اپنے والدِ محترم، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ادب و احترام کرتی تھیں، جبھی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی حضرت فاطمہ سے بے پناہ محبت فرمایا کرتے تھے حتّٰی کہ ایک موقع پر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: فَاِنَّمَا ابْنَتِی بِضْعَةٌ مِنِّی، یَرِیْبُنِیْ مَا رَابَهَا، وَیُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاهَا یعنی بے شک میری بیٹی فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جس نے اسے بے چین کیا اس نے مجھے بے چین کیا اور جس نے اسے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل فاطمة، حدیث: ۶۳۰۷، ص ۱۰۲۱)

ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اپنے والدین کو خوش رکھیں، ان کا ہر جائز حکم مانیں، ان کا ادب و احترام کریں اور ان کے ساتھ خوب اچھے سلوک سے پیش آئیں۔ اسی طرح اپنے بیٹوں کے ساتھ ساتھ بیٹیوں سے بھی محبت بھرا سلوک کریں، ان کی جائز خواہشات کو پورا کریں اور ان کی دلجوئی کرتے رہیں۔

میری آنے والی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں	انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے!

(وسائل بخشش، ص ۴۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاتونِ جنت اور غریبوں کی غمخواری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہمیشہ سادگی اختیار فرماتیں، غریبوں کے ساتھ غمخواری اور ملنساری سے پیش آتیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کم کھانا کھاتیں، جو ملتا اسے دوسروں پر قربان کر دیتیں اور خود

فقر وفاقہ کی زندگی بسر کرتیں، جس مکان میں رہتیں وہاں زیب وزینت (Decoration) کا نام ونشان تک نہ تھا، قیمتی اور خوبصورت بستر تو دُور کی بات ہے وہاں تو بعض اوقات عام بستر بھی بمشکل میسر آتا، لیکن اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے دروازے پر آنے والے سائل کو خالی نہ لوٹایا اور ایثار وسخاوت کی ایسی مثالیں قائم کیں کہ جنہیں سن کر عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں، چنانچہ

ایثار وسخاوتِ فاطمہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عباس فرماتے ہیں: بنی سُلیم میں سے ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب میں آکر گستاخی کی: تو حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس سے ارشاد فرمایا: تُو آخرت کے عذاب سے ڈر، دوزخ سے خوف رکھ، خُدائے وَحْدَہٗ لَاشَرِیْك کی عبادت کر اور میں اللہ کریم کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ اَخلاق اور موثر کلام سے متاثر ہو کر وہ غیر مسلم اسی وقت مسلمان ہو گیا، پھر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تیرے پاس کتنا مال ہے؟ اس نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! خدا کی قسم! بنو سُلیم میں 4ہزار آدمی ہیں، لیکن اُس قبیلے میں مجھ سے زیادہ غریب ومسکین کوئی نہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اسے ایک اُونٹ (Camel) خرید کر دے؟

حضرتِ سیِّدُنا سعد بن عبادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی اُونٹنی ان کو دے دی۔ پھر ارشاد فرمایا: کون ہے جو اس کا سر ڈھانپ دے؟ تو امیر المؤمنین مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنا عمامہ ان کو دے دیا۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو اس کے کھانے کا اِنتِظام کرے؟ حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُٹھے اور چند مکانوں پر گئے لیکن کچھ نہ ملا۔ پھر نُورِ

مصطفٰے حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے مکان پر حاضر ہو کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ نے پوچھا کون ہے؟ عرض کی! سلمان ہوں۔ فرمایا: کیسے آئے ہو؟ آپ نے سارا ماجرا سُنادیا۔ یہ سن کر آپ آبدیدہ ہو گئیں اور فرمایا: اے سلمان! خُدا کی قسم! جس نے میرے باپ کو رسول بنا کر بھیجا! آج تیسرا دن ہے، گھر میں سب فاقے سے ہیں مگر دروازے پر آئے ہو، خالی کیسے واپس کروں؟ یہ چادر لے جاؤ اور شمعون نامی غیر مسلم کے پاس جاکر کہو: فاطمہ بنتِ محمد کی چادر رکھ لو اور تھوڑے سے جَو قرض دے دو۔ حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس چادر کو لے کر اس کے پاس گئے اور سارا ماجرا بیان کیا۔ شمعون کچھ دیر اس رِدائے مبارَکہ کو دیکھتا رہا، اُس وقت اُس پر ایک کیفیت طاری ہو گئی اور کہنے لگا: اے سلمان! یہ وہی مقدّس لوگ ہیں جن کی خبر اللہ پاک نے اپنے نبی موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو توریت میں دی ہے، میں صِدقِ دل سے حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ کے باپ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ پر ایمان لاتا ہوں۔

یہ کہہ کر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا اس کے بعد اس نے حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جَو دیئے اور نہایت ادب واحترام سے رِدائے مبارَکہ واپس کر دی۔ خاتونِ جنّت نے شمعون کو دُعائے خیر دی اور جَو پیس کر کھانا تیار کر کے حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دے دیا۔ آپ نے عرض کی: اس میں سے کچھ گھر کے لئے رکھ لیجئے۔ فرمایا: بس راہِ خدا میں دینے کی نیت سے منگوایا اور پکایا ہے، اب اس میں سے لینا دُرُست نہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کھانا لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے اور تمام قصّہ بھی عرض کر دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وہ روٹی نو مسلم (New Muslim) کو عطا فرمائی اور اپنی نورِ نظر حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ بھوک سے ان کا چہرہ زرد ہو رہا ہے اور کمزوری (Weakness) کے آثار نُمایاں ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی بیٹی فاطمہ کو بٹھا کر تسلی دی اور

دُعا فرمائی: اے اللہ! فاطمہ تیری بندی ہے تُو اس سے راضی رہنا۔ (سفینۂ نُوح، حصّہ دُوُم، ص ۳۳ ملخصًا)

بھوکے رہ کے خود اَوروں کو کھلا دیتے تھے	کیسے صابِر تھے محمّد کے گھرانے والے!

اے عاشقانِ اہلِ بیت! دیکھا آپ نے! خاتونِ جنّت حضرتِ سیّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا ایثار و سخاوت کہ خود فاقے سے ہیں، گھر میں کھانے کو کچھ نہیں مگر سخاوت وایثار کا ایسا زبردست جذبہ کہ غریب نومسلم (New Muslim) کی حاجت روائی کی خاطر قرض لینے کیلئے اپنی مبارک چادر گروی رکھوا رہی ہیں اور جب حضرتِ سیّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کھانے میں سے کچھ گھر کے لئے رکھنے کی عرض کی تو فرمانے لگیں: میں نے یہ کھانا راہِ خدا میں خیرات کرنے کی نیّت سے پکایا ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ایک طرف خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا پاکیزہ عمل اور دوسری طرف ہماری حالت کہ ہم تو اپنے ہی مسلمان بھائیوں کو لُوٹ رہے ہیں، اگر کبھی کوئی حاجت مند آ جائے تو پہلے چار باتیں سُناتے ہیں اور اگر کچھ دے بھی دیں تو بعد میں لوگوں کے سامنے اس کو ذلیل و رُسوا کرتے، اس کی عزّت کو پامال کرتے، طرح طرح کی باتیں سُناتے ہیں۔ یاد رکھئے! جب بھی کسی سائل یا حاجت مند کو کچھ دینے کا موقع ملے تو ایسی باتیں کرنے سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ جس سے سامنے والے کی دل آزاری یا اس کی ذِلّت و رُسوائی ہوتی ہو بلکہ اللہ کریم کا شکر ادا کریں کہ **اللہ** پاک نے کسی غریب کی حاجت روائی کی توفیق عطا فرمائی، کیونکہ بندہ جب کسی کی حاجت پوری کرتا ہے تو **اللہ** کریم اس کو بے شمار انعامات عطا فرماتا ہے، آیئے! مسلمانوں کی حاجت روائی کرنے کے فضائل پر مشتمل (3) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں۔ چنانچہ

حاجت روائی کے فضائل:

(1) ارشاد فرمایا: جو میرے کسی اُمّتی کی حاجت پوری کرے اور اُس کی نیت یہ ہو کہ اِس کے ذریعے اُس اُمّتی کو خوش کرے تو اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ پاک کو خوش کیا اور جس نے اللہ پاک کو خوش کیا تو اللہ کریم اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (شعب الایمان، الثلث والخمسون من شعب الایمان۔۔ الخ، ۶/۱۱۵، حدیث: ۷۶۵۳)

(2) ارشاد فرمایا: بندہ جب تک اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے، اللہ پاک اس کی حاجت پوری فرماتا رہتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب فضل قضاء الحوائج، ۸/۳۵۳، حدیث: ۱۳۷۲۳)

(3) ارشاد فرمایا: جو اپنے کسی اسلامی بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلتا ہے، اللہ پاک اس کے اپنی جگہ واپس آنے تک اس کے ہر قدم پر اس کے لئے ستر (70) نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے 70 گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ پھر اگر اس کے ہاتھوں وہ حاجت پوری ہو گئی تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے، جیسے اس دن تھا، جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا اور اگر اس دوران اس کا انتقال ہو گیا تو وہ بغیر حساب جنت میں داخل ہو گا۔

(الترغیب والترهیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین ۔۔۔ الخ، ۳/۳۱۷، حدیث: ۴۰۲۲)

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم		دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

(ذوقِ نعت، ص۱۱)

دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ غریب و مستحق لوگوں کی مدد کرنے کے ساتھ ساتھ جس قدر ہو سکے **مدنی عطیات** کے ذریعے اپنی دعوتِ اسلامی کے ساتھ بھی تعاون کریں کیونکہ

دعوتِ اسلامی کے 104 شُعبہ جات کو چلانے کے لئے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کے اَخراجات ہوتے ہیں، جو مُخَیّر حضرات کے تَعاوُن سے ہی پُورے ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! دعوتِ اسلامی دینِ اسلام کے پیغام کو عام کرنے والی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک ہے، اس کے ساتھ کسی بھی قسم کا تَعاوُن کرنا، حقیقتاً دِیْنِ اسلام ہی کی مدد کرنا ہے اور جو دینِ اسلام کی مدد کرتا ہے، اس کے بارے میں **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ ترجَمۂ کنز الایمان: اور بیشک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دِین کی مدد کرے گا۔ (پ۱۷، حج:۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ پاک خود اس کی مدد فرمائے گا جو اس کے دِین کی مدد کرے۔ حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَوْلِیاءُ اللہ کی مدد کرنا، نبی کی خدمت، عِلْمِ دِیْن پھیلانا، سب اللہ کے دِیْن کی مدد ہے۔ (نورالعرفان، ص۵۴۳) چونکہ دعوتِ اسلامی عِلْمِ دِین پھیلانے، گُناہوں سے بچانے اور سُنَّتوں پر چلانے والی تحریک ہے، اس لئے اس کی مدد کرنا بھی دِین کی مدد کرنا ہی کہلائے گا۔ اسلام کی سربُلندی کیلئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا اپنا مال قُربان کرنے کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! مَوْجُودہ دَور میں بھی دِینی کاموں کے لئے مدنی عَطیّات (چندہ) جمع کرنا اَشَد ضروری ہے۔ پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ غیب نشان ہے: آخرِ زمانہ میں دِین کا کام بھی دِرہم و دِینار سے ہو گا۔ (المعجم الکبیر، ۲۰/۲۷۹، حدیث: ۶۶۰، ملخصاً)

فی زمانہ جو حالات ہیں، وہ کسی سے چُھپے ہوئے نہیں، چونکہ دعوتِ اسلامی ایک عالمگیر غیر سیاسی مسجد بھرو تحریک ہے، اس لئے اس کے اَخراجات کو پُورا کرنے کیلئے ایک خطیر رقم دَرکار ہوتی ہے۔ رَجَبُ المُرَجَّب، شَعْبانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضانُ الْمُبارَک میں لوگ بکثرت صَدَقات و عَطیّات کی اَدائیگی کی طرف

مائل ہوتے ہیں، اس وجہ سے ان مہینوں میں مدنی عَطیّات جمع کرنے کا بہترین موقع ہوتا ہے، ہمیں بھی حُصُولِ ثواب کی خاطر اپنے گھر، رشتہ داروں اور دیگر اسلامی بھائیوں کو **صدقات کے فضائل** بتا کر خُوب خُوب مدنی عطیات جمع کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ کہ جن کے مدنی عطیات کسی مسجد یا کسی مدرسے میں استعمال ہوتے ہیں۔ وہاں "اللہ" کا ذکر ہوتا ہے، پانچوں وقت بندگانِ خدا سجدہ ریز ہوتے ہیں، فرض علوم سیکھنے کا سلسلہ ہوتا ہے۔ یہ ان کے لئے کتنا بہترین صدقۂ جاریہ ہے۔

اللہ کریم ہمیں اپنی راہ میں دل کھول کر خرچ کرنے، مساجد و مدارس کی تعمیرات میں حصہ لینے، دِینی کاموں میں تعاون کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کو بڑھانے کیلئے مدنی عطیات کے ساتھ ساتھ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لینے والے بن جائیے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "**مَدَنی قافلہ**" بھی ہے۔ ☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدنی قافلہ علمِ دِین کے حصول کا ذریعہ ہے۔ مدنی قافلہ رحمتوں کے نزول کا سبب ہے، ☆ مدنی قافلے کی برکت سے فرائض وواجبات کی پابندی نصیب ہوتی ہے، ☆ مدنی قافلے کی برکت سے سنّتوں پر عمل کا موقع ملتا ہے، ☆ مدنی قافلے کی برکت سے اشراق، چاشت، اوّابین اور تہجد پڑھنے کی سعادت ملتی ہے۔ ☆ مدنی قافلے کی برکت سے لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے والی سنت پر عمل کا موقع ملتا ہے۔

عموماً مدنی قافلے مسجدوں میں قیام کرتے ہیں اور مساجد میں عبادت کی نیت سے ٹھہرنے والوں کی تو کیا ہی بات ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس خوش نصیب کے بارے میں 3 باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔(1) اس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔(2) یا وہ حکمت بھرا کلام کرتا ہے۔(3) یا رحمت کا منتظر ہوتا ہے۔(الترغیب والترھیب،کتاب الصلوۃ، باب الترغیب فی لزوم المساجد۔۔ الخ، ۱/ ۱۶۹ ،رقم: ۵۰۳ ماخوذاً)

آیئے! بطورِ ترغیب **مدنی قافلے** کی ایک مدنی بہار سُنتے اور مدنی قافلے میں سفر کی نیّت کرتے ہیں، چنانچہ

گناہوں سے نجات مل گئی

ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے قبل گناہوں کی کیچڑ میں لتھڑے ہوئے تھے جان بوجھ کر نمازیں قضا کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور مختلف گناہوں میں منہمک رہنا ان کے معمولات میں شامل تھا، گناہوں کی سیاہی اس قدر بڑھ چکی تھی کہ کسی کے سمجھانے کے باوجود بھی نہ مانتے تھے، ہر ایک کی بات سُنی اَن سُنی کر دیتے تھے، بُرے لوگوں میں اُٹھنے بیٹھنے کی وجہ سے اُن کے اخلاق و کردار انتہائی داغ دار ہو چکے تھے، ان کی زندگی میں مدنی بہار کچھ یُوں آئی کہ ایک دن دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ عاشقِ رسول اسلامی بھائی سے ان کی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے گُناہوں سے پُر خار زندگی کو سنّتوں سے پُر بہار بنانے کے لیے انفرادی کوشش فرمائی اور دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی، اُن کی پُر خلوص اور محبت بھری دعوت کے سبب وہ انکار نہ کر سکے اور مدَنی قافلے کے لئے تیار ہو گئے اور جلد ہی عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے کے مسافر بن گئے، مدَنی قافلے کی برکت سے انہیں زندگی میں پہلی بار پانچوں

نمازیں پابندی کے ساتھ صفِ اوّل میں پڑھنے کی سعادت ملی، مزید سیکھنے سکھانے کے مدَنی حلقوں میں طہارت، نمازاور دیگر ضروری شرعی مسائل سیکھنے کو ملے اور عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے ان کے اخلاق و کردار میں نمایاں تبدیلی واقع ہوگئی، دل گناہوں سے بیزار اور نیکیوں کی جانب مائل ہوگیا، سنّتوں پر عمل کرنے کا ذہن بن گیا، نمازوں کی پابندی کا پکا ارادہ کرلیا اور جلد ہی سبز عمامہ شریف کا تاج سجالیا۔

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سُنتیں قافلے میں چلو
چاہو گر برکتیں قافلے میں چلو پاؤ گے عظمتیں قافلے میں چلو چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو
الفتِ مصطفٰے اور خوفِ خدا چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو
قرض ہوگا ادا آکے مانگو دعا پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو
دُکھ کا دَرماں ملے آئیں گے دن بھلے ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو

(وسائل بخشش، ص ۶۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کرامتِ خاتونِ جنت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو بہت سی کرامات (Saintly-Miracles) سے نوازا۔ اور یہ حقیقت ہے جو اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو راضی کرنے میں اپنی زندگی بسر کرتا ہے تو اللہ پاک بھی اپنے فضل و کرم سے اُسے طرح طرح کی نعمتوں سے نوازتا ہے۔

آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ایک بہت ہی باکمال کرامت سُنتے ہیں، چنانچہ

عظیمُ الشّان دعوت

ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت کی۔ جب دونوں عالَم کے میزبان حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مکان پر رونق افروز ہوئے تو حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آپ کے پیچھے چلتے ہوئے آپ کے قدموں کو گننے لگے اور عرض کیا: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! میری تمنا (Wish) ہے کہ حُضور کے ایک ایک قدَم کے عِوَض میں آپ کی تعظیم و تکریم کے لیے ایک ایک غلام آزاد کروں۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مکان تک جس قدر حُضور کے قدَم پڑے تھے حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی نے اتنی ہی تعداد میں غلاموں کو خرید کر آزاد کر دیا۔

حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اس دعوت سے مُتَأَثِّر ہو کر حضرتِ سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کہا: اے فاطمہ! آج میرے دِینی بھائی حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حُضورِ اَکرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بڑی ہی شاندار دعوت کی ہے اور حُضورِ اَکرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر ہر قدَم کے بدلے ایک غلام آزاد کیا ہے، میری بھی تمنّا ہے کہ کاش! ہم بھی حُضور کی اسی طرح شاندار دعوت کر سکتے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے شوہرِ نامدار حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے اس جذبہ سے مُتَأَثِّر ہو کر کہا: بہُت اچھا، جایئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی قسم کی دعوت دیتے آیئے! ہمارے گھر میں بھی اسی قسم کا سارا اِنتِظام ہو جائے گا۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر دعوت دے دی اور

شہنشاہِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابۂ کرام کی ایک کثیر جماعت کو ساتھ لے کر اپنی پیاری بیٹی کے گھر میں تشریف فرما ہوگئے۔ حضرتِ سیّدہ خاتونِ جنّت تنہائی میں تشریف لے جاکر خداوندِ قُدُّوس کی بارگاہ میں سربسجود ہوگئیں اور یہ دعا مانگی: یااللہ! تیری بندی فاطمہ نے تیرے محبوب اور اَصحابِ محبوب کی دعوت کی ہے، تیری بندی کا صرف تجھ ہی پر بھروسا ہے، لہٰذا اے میرے ربّ! تُو آج میری لاج رکھ لے اور اس دعوت کے کھانوں کا تُو عالَمِ غیب (یعنی دوسرا جہاں جو چھپا ہوا ہے) سے اِنتِظام فرما۔ یہ دُعا مانگ کر حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ہانڈیوں کو چولہوں پر چڑھا دیا۔ اللہ کریم کا دَرْیائے کرَم ایک دم جوش میں آگیا اور (فوراً) ان ہانڈیوں کو جنّت کے کھانوں سے بھر دیا۔ حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ان ہانڈیوں میں سے کھانا نکالنا شروع کر دیا اور حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابۂ کرام کے ساتھ کھانا کھانے سے فارِغ ہوگئے، لیکن خدا کی شان کہ ہانڈیوں میں سے کھانا کچھ بھی کم نہیں ہوا اور صحابۂ کرام ان کھانوں کی خوشبو اور لذّت سے حیران رہ گئے۔ حُضورِ اَکرم نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو حیران دیکھ کر فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟ صحابۂ کِرام نے عرض کیا: نہیں یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کھانا اللہ پاک نے ہم لوگوں کے لئے جنّت سے بھیجا ہے۔ پھر حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا گوشۂ تنہائی میں جاکر سجدہ ریز ہوگئیں اور یہ دُعا مانگنے لگیں: یااللہ! حضرتِ عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تیرے محبوب کے ایک ایک قدَم کے عِوَض ایک ایک غلام آزاد کیا ہے لیکن تیری بندی فاطمہ کو اتنی اِستِطاعت نہیں ہے، اے خداوندِ عالَم! جہاں تُو نے میری خاطِر جنّت سے کھانا بھیج کر میری لاج رکھ لی ہے، وہاں تُو میری خاطِر اپنے محبوب کے ان قدَموں کے برابر جتنے قدَم چل کر میرے گھر تشریف لائے ہیں، اپنے محبوب

کی اُمَّت کے گنہگار بندوں کو جہنّم سے آزاد فرما دے۔

حضرتِ سیّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہا جُوں ہی اس دعا سے فارِغ ہوئیں ایک دم حضرتِ سیّدُنا جبریل امین عَلَیۡہِ السَّلَام یہ بِشارت لے کر بار گاہِ رِسالت میں حاضر ہوئے کہ یا رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! حضرتِ فاطمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہا) کی دُعا بار گاہِ الٰہی میں مقبول ہو گئی، اللہ کریم نے فرمایا ہے کہ ہم نے آپ کے ہر قدَم کے بدلے میں ایک ایک ہزار 1000 گنہگاروں کو جہنّم سے آزاد کر دیا۔ (جامِعُ الْمُعْجِزات، ص۲۵۷ ملخصاً)

اِلٰہی جہنم سے آزاد کر دے		میں فردوس میں داخلہ مانگتا ہوں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قربان جایئے! امیر المؤمنین حضرت سَیّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ اور بالخصوص علیُّ المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ اور فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہا کے اندازِ محبت پر کہ ان خوش نصیب حضرات نے سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی انوکھی دعوت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی سیرت پر رشک آتا ہے کہ آپ کی خواہش تھی کہ دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے گھر بھی تشریف لائیں اور ہم بھی ان کی دعوت کریں، یہی جذبہ تھا کہ دولت خانے میں کچھ نہ ہونے کے باوجود بھی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کی اور پھر اللہ کے فضل و کرم سے سیدہ فاطمہ کی کرامت ظاہر ہوئی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہا کی دعا پر جنّتی کھانے آئے اور حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کے گناہگاروں کو جہنم سے آزادی نصیب ہوئی۔ لٰہذا ہمیں بھی چاہئے کہ رِضائے اِلٰہی اور ثواب کے لئے، اِحترامِ مسلم کی نیت سے دِلجوئی کے لیے وقتاً فوقتاً اپنے رشتہ داروں کی دعوت کریں، ان کے دُکھ درد میں شریک ہوں، ان کے ساتھ ہمیشہ تعلق قائم

رکھیں، اور کبھی کبھار پڑوسیوں کو بھی دعوت دینے کا ذہن بنائیں، کوئی سائل آجائے تو اس کو بھی پیار و محبت سے کھانا کھلائیں۔ جیسا کہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت میں یہ جھلک بھی نظر آتی ہے کہ اگر کئی روز فاقہ کے بعد گھر میں کھانا آجاتا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس کھانے میں پڑوسیوں کو بھی شامل فرمالیا کرتی تھیں۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پڑوسیوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے، آپ کی کرامت کے ظاہر ہونے پر مشتمل ایک اور واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

برکت والی سینی

ایک مرتبہ زمانۂ قحط میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بُھوک محسوس کی تو بنتِ رسول اللہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بتُول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے سِینی (یعنی دھات کے روٹی سالن رکھنے والے خوان) میں ایک بوٹی اور دو روٹیاں اِیثار کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں بھیج دیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس تحفہ کے ساتھ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی طرف تشریف لے آئے اور فرمایا: اے میری بیٹی! اِدھر آؤ۔ حضرتِ سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے جب اس سِینی کو کھولا تو آپ یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ وہ سینی روٹیوں اور بوٹیوں سے بھری ہوئی تھی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے جان لیا کہ یہ کھانا اللہ پاک کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ سے اِستفسار فرمایا: اَنّٰی لَكِ هٰذَا؟ یعنی یہ سب تمہارے لئے کہاں سے آیا؟ تو حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عرض کیا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ یعنی وہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے جس نے تجھے بنی اسرائیل کی سردار (یعنی حضرت مریم) کے مُشابہ بنایا۔ پھر حُضورِ

اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ علی، حضراتِ حسن و حسین اور دوسرے اہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن کو جمع فرما کر سب کے ساتھ (سینی میں سے) کھانا تناوُل فرمایا اور سب سیر ہو گئے، پھر بھی کھانا اسی قدر باقی تھا اور اس کو حضرتِ سیّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنے پڑوسیوں کو کھلایا۔(تَفْسِیْرِ رُوْحُ الْبَیَان، پ۳، اٰلِ عِمْرٰن، تحت الاٰیۃ۳۷، ج۲، ص ۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے جہاں شہزادیِ کونین حضرتِ سیّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی عظیمُ الشّان کرامت ظاہر ہوئی، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پڑوسیوں کی بہت زیادہ خیر خواہی فرمایا کرتی تھیں۔ لیکن آج ہمارے دلوں سے پڑوسیوں کی خیر خواہی کا جذبہ نکلتا جارہا ہے، ہم خود تو اچھا کھاتے پیتے ہیں، اچھا پہنتے ہیں مگر افسوس ہمیں پڑوسیوں کے دکھ درد، ان کے حقوق کی ادائیگی اور ان کی بھوک و پیاس کا ذرا بھی احساس نہیں ہوتا، حالانکہ کثیر احادیثِ مبارکہ میں پڑوسیوں کے حقوق کو بیان کیا گیا ہے، چنانچہ

پڑوسی کے حقوق

حضرت سَیِّدُنا معاویہ بن حیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آدمی پر پڑوسی کے کیا حقوق ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو، اگر مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرو، اگر قرض مانگے تو اسے قرض دے دو اور اگر وہ عیب دار ہو جائے تو اس کی پردہ پوشی کرو۔(المعجم الکبیر، ۱۹/ ۴۱۹، حدیث: ۱۰۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ پڑوسیوں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آئیں، اگر انہیں کوئی مصیبت پہنچے تو انہیں تسلی دیتے ہوئے صبر کی تلقین کریں، جب اُنہیں کوئی خوشی حاصل ہو تو

اُنہیں مبارک باد دیں، پڑوسی کے بچوں اور ملازموں کے ساتھ نرمی و بھلائی سے گفتگو کرتے ہوئے حُسنِ اخلاق سے پیش آئیں، پڑوسیوں کی غلطیوں پر ان سے درگزر کریں، اس کے گھر کی عورتوں کو دیکھنے سے اپنی نگاہوں کو بچائیں، وہ فریاد کریں تو ان کی مدد کریں۔

نعمتِ اَخلاق کر دیجے عطا یہ کرم یا مصطفٰے فرمایئے

(وسائلِ بخشش، ص۵۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاتونِ جنت کی گھریلو زندگی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیّدہ خاتونِ جنت، فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان میں تسبیحِ فاطمہ مقرر کی گئی، کیونکہ آپ گھریلو کام کاج خود اپنے ہاتھوں سے فرمایا کرتی تھیں اور اس کام میں آنے والی مشکلات اور تکالیف پر صبر بھی کیا کرتیں، زندگی بھر کسی خادمہ کو نہیں رکھا۔ چنانچہ

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرتِ سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا میرے پاس خود ہی چکی چلایا کرتیں، جس کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے، مشکیزے میں پانی بھی خود ہی بھر کر لاتیں جس کی وجہ سے ان کے سینے پر نشان پڑ گئے۔ گھر کی صفائی وغیرہ بھی خود ہی کرتی تھیں جس کی وجہ سے کپڑے غبار آلود ہو جاتے اور ہنڈیا کے نیچے آگ بھی خود ہی جلایا کرتیں جس کی وجہ سے کپڑے میلے ہو جاتے۔ بعض اوقات تنہا گھر کے تمام کام کاج کرنے کی وجہ سے انہیں کافی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ (مسند للامام احمد بن حنبل، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۳۲۲، حدیث: ۱۳۱۲)

تسبیحِ فاطمہ کی فضیلت

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں غلام آئے، جب یہ خبر حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ملی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بارگاہِ رسالت میں خادمہ (Maid servant) مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ فرمایا: جب سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللہ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لئے خادمہ سے بہتر ہے۔ (کتاب الدعاء للطبرانی، باب القول عند اخذ المضاجع، حدیث: ۲۳۱، ص ۹۴)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اشعار کی صورت میں اس واقعے کو یوں بیان فرمایا ہے:

آئیں جب خاتونِ جنّت اپنے گھر	پڑگئے سب کام ان کی ذات پر
کام سے کپڑے بھی کالے پڑ گئے	ہاتھ میں چکی سے چھالے پڑ گئے
دی خبر زہرا کو اَسَدُ اللہ نے	بانٹے ہیں قیدی رَسُوْلُ اللہ نے
ایک لونڈی بھی اگر ہم کو ملے	اس مصیبت سے تمہیں راحت ملے
سُن کے زہرا آئیں صدیقہ کے گھر	تاکہ دیکھیں ہاتھ کے چھالے پدر
پر نہ تھے دولت کدہ میں شاہِ دیں	والدہ سے عرض کر کے آگئیں
گھر میں جب آئے حبیبِ کبریا	والدہ نے ماجرا سارا کہا
فاطمہ چھالے دکھانے آئی تھیں	گھر کی تکلیفیں سنانے آئیں تھیں
آپ کو گھر میں نہ پایا شاہِ دیں	مجھ سے سب دکھ درد اپنا کہہ گئیں

ایک خادم آپ اگر ان کو بھی دیں		چکی اور چولھے کے وہ دُکھ سے بچیں
سُن لیا سب کچھ رسولِ پاک نے		کچھ نہ فرمایا شہِ لولاک نے
شب کو آئے مصطفٰے زہرہ کے گھر		اور کہا دُختر سے اے جانِ پدر
ہیں یہ خادم ان یتیموں کے لئے		باپ جن کے جنگ میں مارے گئے
تم پہ سایہ ہے رسول اللہ کا		آسرا رکھو فقط اللہ کا
ہم تمہیں تسبیح اک ایسی بتائیں		آپ جس سے خادموں کو بھول جائیں
اولاً سبحان 34 بار ہو		پھر اَلْحَمْد اتنی ہی پڑھو
اور 34 بار ہو تکبیر بھی		تاکہ 100 ہو جائیں یہ مل کر سبھی
پڑھ لیا کرنا اسے ہر صبح و شام		وِرد میں اسے رکھنا اسے اپنے مُدام
خُلد کی مختار راضی ہو گئیں		سُن کے یہ گفتار خوش ہو گئیں
سالک ان کی راہ جو کوئی چلے		دِین و دنیا کی مصیبت سے بچے

(رسائل نعیمیہ، ص ۴۳، ۴۲)

کتاب ”شانِ خاتونِ جنت“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدتنا فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرتِ مطہرہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”**شانِ خاتون جنت**“ کا ضرور مطالعہ فرمایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں خاتونِ جنت کی شان و عظمت، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کرامات، آپ کا عشقِ رسول، آپ کی پردے سے محبت، آپ کا نکاح وجہیز، آپ کا ایثار

وسخاوت اور بہت سے ایمان افروز مدنی پھول اس کتاب میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو ریڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ **(Download)** اور پرنٹ آؤٹ **(Print Out)** بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَجْلِس مکتبۃُ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خاتونِ جنت کی شان و عظمت کو مزید سمجھنے اور ان کے فیضان سے برکتیں لُوٹنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو جایئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں بزرگوں کے فیضان کو عام کرنے کیلئے کم و بیش 104 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مَصرُوف ہے، جن میں سے ایک شعبہ "**مَجْلِس مکتبۃُ المدینہ**" بھی ہے۔ شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا آغاز ۱۴۰۶ھ بمُطابِق 1986ء میں فرمایا اور سب سے پہلے بَیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کی گئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃُ المدینہ نے اِس مُختَصَر سے عَرصے میں جو تَرَقّی کی، وہ اپنی مِثال آپ ہے۔ اِس مُختَصَر عَرصے میں مکتبۃُ المدینہ سے جہاں سُنّتوں بھرے بَیانات اور میموری کارڈز دُنیا بھر میں پہنچ رہے ہیں، وہیں سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کی کتابیں بھی زیورِ طَبع سے آراستہ ہو کر لاکھوں کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنّتوں کے مدنی پُھول کِھلا رہی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی برکتوں کے کیا کہنے کہ اس ماہ میں عبادت کرنے اور نیکیوں میں اِضافہ کرنے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ چُنانچہ اس ماہ میں نیکیاں بڑھانے اور خُود کو گُناہوں سے بَچانے اور خُوب خُوب علمِ دین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذَریعہ آخری عشرے کا اِعتکاف بھی ہے اور اعتکاف کی فضیلت کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگائیے کہ اُمّ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا، اس کے پچھلے تمام گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (جامع صغیر ص ۵۱۶، الحدیث ۸۴۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی ہمت کیجئے، اگر والدین، اہل و عیال وغیرہ کی حق تلفی نہیں ہوتی تو پورے ماہِ مبارک کا اعتکاف فرمالیجئے، وہ علمِ دین کا خزانہ آپ کے ہاتھ آئے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رمضان کے اعتکاف میں دُرست مخارج کے ساتھ قرآن پڑھنا سکھایا جاتا ہے، پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مقبول دعائیں، نماز کی شرائط و فرائض اور مفسدات وغیرہ بھی سکھائے جاتے ہیں، مرحبا! امیر اہلسنّت کی جانب سے مدنی مذاکروں کی صورت میں عصر کی نماز کے بعد اور بعدِ تراویح علمِ دین کے رنگ برنگے مہکے مہکے مدنی پھول عطا ہوتے ہیں، اللہ اللہ روزانہ دُعائے افطار میں عاشقانِ رسول، عاشقانِ رمضان کی پُرسوز اور رِقّت انگیز دعاؤں میں شمولیت کا موقع بھی ملتا ہے، اگر پورا ہی رمضان مسجد میں گزاریں تو کیا ہی بات ہے، اگر ایسا نہیں کرسکتے تو کم از کم آخری عشرۂ

رمضان کی ترکیب تو بنا ہی لیجئے۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سنتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سنا کہ

- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا رات کو عبادت میں مصروف رہتی تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کام کاج کے دوران بھی تلاوتِ قرآن کرتی تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتی تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا شکل و صورت میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مشابہ تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سُنّتِ مصطفٰے کی چلتی پھرتی تصویر تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا غریبوں کی حاجت روائی فرماتی تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پڑوسیوں سے حُسنِ سُلُوک فرماتی تھیں۔
- سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا صبر و استقلال کا عملی نمونہ تھیں۔

اللہ کریم ہمیں بھی سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیک اعمال کرنے اور سُنّتِ مصطفٰے اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُوْد پڑھ کر آراستہ کرو کہ تمہارا مجھ پر دُرُوْد پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نُور ہو گا۔

(فردوس الاخبار، ۱/۴۲۲، حدیث: ۳۱۴۹)

وہ سلامت رہا قِیامت میں پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام

میری بگڑی بنانے والے پر بھیج اے میرے کِردگار سلام

(ذوقِ نعت، ص۱۱۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ملائکہ تلاوت سُننے آتے رہے

حضرت سَیِّدُنا ابو سَعِید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا اُسَید بن حُضَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک رات اپنے اِصطبل (گھوڑے باندھنے کی جگہ) میں قرآنِ مجید کی تلاوت فرما رہے تھے کہ ان کا گھوڑا

---

[1] ...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

اُچھلنے لگا۔انہوں نے دوبارہ قرآن کی تلاوت شروع کی تو گھوڑا دوبارہ اُچھلنے لگا، تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا۔ حضرت سَیِّدُنا اُسَید بن حُضَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں گھوڑا(میرے بیٹے) کو نہ روند ڈالے، لہٰذا میں گھوڑے کو پکڑنے کے لئے کھڑا ہوا تو میں نے دیکھا کہ میرے سر پر ایک چھتری سایہ فگن ہے، جس میں چراغ روشن ہے ،پھر وہ فضا میں گم ہو کر میری نگاہوں سے اوجھل ہوگئی۔ صبح کے وقت میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ!میں گزشتہ رات اپنے اِصطبل میں قرآنِ پاک کی تلاوت کررہا تھا کہ میرا گھوڑا اُچھلنے لگا۔جب میں باہر آیا تو میں نے اپنے سر پر ایک چھتری کو سایہ فگن دیکھا جس میں چراغ روشن تھے، پھر وہ فَضا میں بُلند ہوتی گئی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہوگئی،اس وقت(میرا بیٹا) گھوڑے کے قریب تھا مجھے خوف محسوس ہوا کہ کہیں گھوڑا اسے روند نہ ڈالے۔یہ سُن کر تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:یہ فرشتے تھے جو تمہاری قِراٴت سُننے آئے تھے،اگر تم تلاوت کرتے رہتے تو صبح لوگ انہیں دیکھتے اور ان میں سے کوئی پوشیدہ نہ رہتا۔(مسلم،کتاب صلاۃ المسافرین، باب نزول السکینة... الخ، رقم:۷۹۶،ص ۳۱۱ ملتقطاً)

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت رہوں باوضو میں سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوت کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جس مقام پر قرآنِ کریم کی تلاوت کی جاتی ہے وہاں رَحمَت کے فرشتوں کا نُزول ہوتا ہے، اس جگہ پر اللہ پاک کی رَحمتوں کی برسات ہوتی

ہے، تلاوتِ قرآن کی برکت سے آس پاس رہنے والی مخلوق کو قُدرت کے نَظارے بھی دِکھائی دیتے ہیں، جیسا کہ آپ نے سُنا کہ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تلاوت کرتے رہے اور ان کا گھوڑا فرشتوں کانَظارہ کرتارہا اوراُن صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بھی ایک روشن چراغ کی صورت میں فرشتوں کو ملاحظہ فرمایا۔یادرکھئے! قرآنِ کریم اللہ پاک کابہت ہی مبارک اور با برکت کلام ہے،اس کا پڑھنا، پڑھانا، سُننا، سُنانا سب ثواب کے کام ہیں، نہ صرف اس کی تلاوت کرنا کارِ ثواب ہے بلکہ اس کی زیارت کرنا بھی عبادت ہے جیسا کہ

حدیثِ پاک میں ہے:اَلنَّظْرُ فِی الْمُصْحَفِ عِبَادَۃٌ یعنی قرآنِ مجید کو دیکھنا عبادت ہے۔(شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، ۱۸۷/۶، حدیث: ۷۸۶۰)یہی وجہ ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وقتاً فوقتاًاپنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کی ترغیب اِرشاد فرمائی اور بہت سی احادیثِ کریمہ میں اس کے فضائل بھی بیان فرمائے۔جو لوگ کثرت سے قرآنِ پاک پڑھتے ہیں ان پر اِنعاماتِ خُداوندی کی کیسی چھما چھم بارشیں برستی ہیں، آیئے! اس بارے میں تین (3) احادیثِ کریمہ سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، چنانچہ

جنتی لباس پہنایا جائے گا

1. ارشاد فرمایا: قِیامت کے دن قرآن پڑھنے والا آئے گا تو قرآن عرض کرے گا: یاربّ کریم! اِسے حُلَّہ (یعنی جنّت کالباس) پہنا۔ تو اُسے کرامت کا حُلَّہ (یعنی بُزرگی کا جنّتی لباس) پہنایا جائے گا۔پھر قرآن عرض کرے گا: یاربِّ کریم !اِس میں اضافہ فرما، تو اِسے کرامت کا تاج(Crown) پہنایا جائے گا، پھر قرآن عرض کرے گا: یاربِّ کریم !اس سے راضی ہو جا۔تو اللہ پاک اس سے راضی ہو جائے گا۔پھر اس قرآن پڑھنے والے سے کہاجائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنّت کے دَرَجات طے

کرتا جا اور ہر آیت پر اسے ایک نعمت عطا کی جائے گی۔(ترمذی،کتاب فضائل القرآن، باب ماجآء فی من قرأ...الخ،۴/۴۱۹، حدیث: ۲۹۲۴)

خزانے سے افضل

2. ارشاد فرمایا: اللہ پاک قرآن سُننے والے سے دنیا کی مصیبتیں دُور کر دیتا ہے اور قرآن پڑھنے والے سے آخرت کی مصیبتیں دُور کر دیتا ہے۔ قرآنِ پاک کی ایک آیت سُننا سونے کے خزانے سے بہتر ہے،اس کی ایک آیت پڑھنا عرش کے نیچے موجود تمام چیزوں سے افضل ہے۔(مسند الفردوس، ۲۵۹/۵، حدیث: ۸۱۲۲)

ایک حرف پر 10 نیکیاں

3. ارشاد فرمایا: جو شخص کتابُ اللہ کا ایک حَرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو 10 کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا الٓمّٓ ایک حَرف ہے،بلکہ اَلِف ایک حَرف،لام ایک حَرف اور میم ایک حَرف ہے۔(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جآء فی من قرأ...الخ،۴/۴۱۷، حدیث: ۲۹۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے اور سُننے سے دُنیاوی مصیبتیں، پریشانیاں دُور ہوتی ہیں، مسلمان تکالیف(Troubles) اور بلاؤں سے محفوظ رہتے ہیں، قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا دنیاوی مال و دولت سے بہتر ہے بلکہ قرآنِ پاک کا ایک حرف پڑھنے پر 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ پاک کا کلام پڑھتے رہتے ہیں، ان کے دلوں کو سکون و اطمینان حاصل ہو جاتا ہے، ایسے خوش نصیب لوگوں پر انوار و تجلیات کی چھما چھم برسات ہوتی ہے، آخرت میں انہیں جنت میں داخل فرما دیا جائے گا حتّٰی کہ ان کو قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے

کے مُطابق جنت کے درجات طے کروائے جائیں گے۔ لہٰذا ہمیں روزانہ وقت نکال کر خُوش دِلی کے ساتھ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے کی عادت بنانی چاہیے تاکہ ہم بھی قرآنِ پاک کی برکتیں حاصل کرسکیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ پاک نے ہمیں ایک مرتبہ پھر ماہِ رمضان کی مدنی بہاریں دیکھنا نصیب فرمائیں، یاد رکھئے! ماہِ رمضان "**ماہِ نزولِ قرآن**" بھی ہے۔ اگر ہم اِس مبارک مہینے میں بھی تلاوتِ قرآن نہ کرسکیں تو کتنی بڑی محرومی ہے، یہی وہ مبارک مہینا ہے کہ جس میں **نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب 70 گنا بڑھا** دِیا جاتا ہے۔ اِس ماہِ مبارک کی تشریف آوری سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے، آیئے ہم بھی نیّت کرتے ہیں کہ بالخصوص **ماہِ نزولِ قرآن** میں کثرت کے ساتھ تلاوتِ قرآن کی سعادت حاصل کریں گے۔ روزانہ کا ایک وقت مقرر کرلیجئے مثلاً اتنے بجے سے اِتنے بجے تک میں اِتنی تلاوتِ قرآن کی سعادت حاصل کروں گا۔" حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے روزانہ کے لیے تلاوتِ قرآن کی ایک مقدار مقرر کی ہوئی تھی۔ اس مقدار تلاوت کے بغیر آپ کسی سے بات چیت نہیں کرتے تھے۔

اگر ہم قرآنِ کریم پڑھنا نہیں جانتے تو پڑھنا سیکھیں، اگر پڑھنا جانتے ہیں تو دُوسروں کو سکھائیں۔ مسلمانوں کی ایک تعداد ایسی بھی ہوتی ہے جو صرف ماہِ رمضان میں ہی مسجدوں کا رُخ کرتی ہے، بالخصوص مسلمانوں کو اِہتمام کے ساتھ نماز سکھائی جائے، قرآنِ کریم سکھایا جائے، یہ بہت بڑی نیکی ہے، اگر ہماری تھوڑی سی کوشش سے کوئی نمازی بن گیا، دُرست قرآنِ کریم پڑھنے والا بن گیا تو اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ ثواب کا انبار لگ جائے گا۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے   تلاوت کرنا میرا کام صبح و شام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوت کا ذوق اور بُزُرگانِ دِین

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگانِ دِین نے ساری زندگی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عمل کرتے ہوئے گُزاری، یہ خوش نصیب لوگ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سُنَّت و مُسْتَحَبَّات بھی پابندی سے اَدا کرتے، شوق و مَحَبَّت سے خوب شب بیداری فرمایا کرتے، دن کو روزہ رکھتے اور راتوں میں قیام فرماتے، یہ نیک سیرت لوگ خود بھی قرآنِ پاک کی تلاوت کثرت سے کیا کرتے اور لوگوں کو بھی قرآنِ پاک کی تعلیم دیا کرتے تھے، آیئے! بطورِ ترغیب بُزُرگانِ دین کے چند واقعات سُنتے ہیں تا کہ ہمارا بھی ذہن بنے اور ہم بھی بزرگانِ دِین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تلاوتِ قرآنِ کریم کرنے والے اور دوسروں کو پڑھانے والے بن جائیں، چنانچہ

عبادت وریاضت دیکھ کر قبول اسلام

امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ابتدائے اسلام میں اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی تھی، جہاں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے اور نماز پڑھا کرتے تھے، لوگ آپ کے اس روح پَرْوَر منظر کو دیکھ کر آپ کے آس پاس اکٹھے ہو جاتے، آپ کی تلاوتِ قرآن، عبادت وریاضت اور خوفِ خدا میں رونا لوگوں کو بہت متأثر کرتا تھا، آپ کے اس عمل کے سبب کئی لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔ (الریاض النضرۃ، ۱/ ۹۲)

صحابۂ کرام کا اندازِ تلاوت

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (امیر المومنین) حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک رات میں ختمِ قرآن فرماتے۔ حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام چند منٹ میں زبور ختم کرلیتے تھے۔

(مرآۃ المناجیح،۳/۲۷۰) حضرت سَیِّدُنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ گھوڑے پر سوار ہوتے وقت ایک پاؤں رِکاب میں رکھتے اور قرآنِ مجید شروع کرتے اور دوسرا پاؤں رِکاب میں رکھ کر گھوڑے کی زِین پر بیٹھنے تک اتنی دیر میں ایک قرآنِ مجید ختم کرلیا کرتے تھے۔(شواھد النبوۃ، رکن سادس دربیان شواھد ودلایلی...الخ،ص ۲۱۲)

واہ کیا بات ہے عاشِقِ قرآن کی

حضرتِ سَیِّدُنا ثابِت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روزانہ ایک بار ختمِ قرآنِ پاک فرماتے تھے۔ آپ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور ساری رات قِیام (عبادت) فرماتے، جس مسجِد سے گزرتے اس میں دو رَکعت (تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد) ضَرور پڑھتے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر فرماتے ہیں: میں نے جامِع مسجِد کے ہر سُتُون (Pillar) کے پاس قرآنِ پاک کا ختم کیا اور بار گاہِ الٰہی میں گریہ وزاری کی ہے۔ نَماز اور تِلاوتِ قرآن سے آپ کو خُصوصی مَحَبَّت تھی، آپ پر ایسا کرم ہوا کہ رشک آتا ہے۔ منقول ہے:

جب بھی لوگ آپ کے مزارِ پُرانوار کے قریب سے گزرتے تو قبرِ انور سے تِلاوتِ قرآن کی آواز آرہی ہوتی۔ (حلیۃ الاولیاء،۲/۳۶۴-۳۶۶ ملتقطاً و ملخصاً)

جَبیں میلی نہیں ہوتی دَھن میلا نہیں ہوتا
غلامانِ محمد کا کفن میلا نہیں ہوتا

قرآن کی تلاوت کرنے میں مقابلہ

حضرت سَیِّدُنا شیخ بَہاءُ الدِّین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک (مرتبہ) رات کے وقت اپنے دوستوں سے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو آج کی رات دو رکعت نماز ادا کرے اور ایک رکعت میں مکمل

قرآنِ پاک کی تلاوت کرے۔ وہاں موجود حاضرین میں سے کسی کو ہمت نہ ہوئی۔ سَیِّدُنا شیخ بَہاءُالدِّین زکریا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود کھڑے ہوئے اور 2 رکعت نماز شروع کردی۔ پہلی رکعت میں پورا قرآنِ کریم اور 4 پارے مزید تلاوت فرمائے اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھی اور نماز مکمل کرلی۔ (فوادالفوائد مترجم، پانچویں مجلس، ص ۶۲ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ بُزُرگانِ دین کے واقعات سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک بندے کس قدر شوق و محبت سے تلاوت فرمایا کرتے تھے، دن رات ربِّ کریم کا کلام پڑھتے رہتے تھے، اللہ پاک کے کلام سے اس قدر مَحَبَّت تھی کہ کچھ ہی دیر میں پورے قرآنِ پاک کی تلاوت فرمالیا کرتے تھے۔ مگر افسوس! آج مسلمانوں کی اکثریت قرآنِ پاک کی تعلیم سے نا آشنا ہے، بعض نادانوں کو قرآنِ پاک دیکھ کر پڑھنا بھی نہیں آتا، اور جن کو پڑھنا آتا ہے وہ بھی سالوں سال تک قرآنِ پاک کھول کر نہیں دیکھتے، کئی کئی مہینے (Months) گزر جاتے ہیں مگر مسلمانوں کے گھر تلاوت کی برکت سے محروم رہتے ہیں۔ آیئے! ہم بھی نِیَّت کرتے ہیں کہ آج سے ان احادیثِ مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے، ان نیک سیرت لوگوں کی اَداؤں کو اپناتے ہوئے ہم خود بھی قرآنِ پاک پڑھیں گے اور دوسرے لوگوں کو بھی قرآنِ پاک پڑھنے کی ترغیب دلائیں گے۔

دعوتِ اسلامی عاشقانِ رسول کی وہ مسجد بھرو مدنی تحریک ہے کہ جس کے مدنی مقصد میں **فیضانِ قرآن** کو عام کرنے کی ترغیب شامل ہے، وہ **مدنی مقصد** کیا ہے: آیئے! ہم بھی دُہرا لیتے ہیں "**مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے**"۔ ان شاء اللہ عزوجل

اِس مدنی مقصد میں اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کرنے کا مدنی پیغام بھی دِیا جارہا ہے، لوگوں کی اِصلاح میں تعلیمِ قرآن کی ایک بنیادی اہمیّت ہے، مسلمان اور قرآن ساتھ

ساتھ ہیں، قرآنِ کریم کی رہنمائی کے بغیر کوئی منزل تک کیسے پہنچ سکتا ہے؟ قرآنِ کریم کی تعلیم کو پسِ پُشت ڈال کر کامیابی کی اُمید کیسے رکھی جاسکتی ہے؟ قرآنِ کریم ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی مختلف انداز سے تعلیمِ قرآن کو عام کرنے کی کوشش کررہی ہے، تعلیمِ قرآن کو عام کرنے کیلئے ایک انداز یہ بھی ہے کہ مختلف مقامات اور مَساجِد وغیرہ میں عُموماً بعد نمازِ عشاء ہزار ہا **مدرسۃُ المدینہ** (بالغان) کی ترکیب ہوتی ہے جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مَخارِج سے حروف کی دُرُست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھتے، دعائیں یاد کرتے اور وضو و غسل اور نماز کے ضروری مسائل کی مُفت تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ دُنیا کے مختلف مُمالِک میں اکثر گھروں کے اندر تقریباً روزانہ ہزاروں مدارِس بنام مدرَسۃُ المدینہ (بالِغات) بھی لگائے جاتے ہیں جن میں اسلامی بہنیں قرآنِ پاک، نَماز اور سُنّتوں کی مُفت تعلیم پاتیں اور دُعائیں یاد کرتی ہیں۔

عطا ہو شوق مَولیٰ مدرَسے میں آنے جانے کا

خدایا ذوق دے قرآن پڑھنے اور پڑھانے کا

مدرسۃُ المَدِینہ بالغان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مدرسۃ المدینہ بالغان کے ذریعے بالغ (بڑی عمر کے) اسلامی بھائیوں کو مختلف مقامات (مثلاً مساجد، دفاتر، مارکیٹ، دُکان وغیرہ) اور مختلف اوقات میں فی سبیل اللہ ناظرہ تعلیمِ قرآن کے ساتھ ساتھ نماز کے بُنیادی مسائل بتائے جاتے ہیں، سُنّتیں اور آداب سکھائے جاتے ہیں۔ ملک و بیرونِ ملک **مدرسۃ المدینہ بالغان** کی تعداد تقریباً **13853** (تیرہ ہزار آٹھ سو ترپّن) اور پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً **89043** (نواسی ہزار تینتالیس) ہے۔

مدرسۃُ المَدِینہ بالغات

جس طرح بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں میں تعلیمِ قراٰن عام کرنے کا سلسلہ جاری ہے،اِسی طرح بڑی عمر کی اسلامی بہنوں میں بھی قراٰنِ پاک کی تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مدرستہ المدینہ بالغات میں پڑھنے والیوں کی تعداد تقریباً **63ہزار** سے زائد ہے۔

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدرستہ المدینہ بالغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدرستہ المدینہ بالغان 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام بھی ہے۔ ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے دُرُست قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان نماز،وُضو اور غُسْل وغیرہ ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذَرِیْعہ ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیسّر آتی ہے،☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے،☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین کی دَولت نصیب ہوتی ہے،☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ مِلتا ہے☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے اچھے اَخلاق اپنانے کا موقع ملتا ہے ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب ملتا آتا ہے۔ آیئے!مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھنے کی بَرَکت پر مُشْتَمِل ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے،چُنانچہ

بدنگاہی کی عادت سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے فلمیں ڈِرامے دیکھنے، گانے باجے سُننے اور بدنگاہی کرنے کے عادِی تھے، نمازوں کی پابندی کا بھی ذِہن نہ تھا۔کسی اسلامی بھائی نے اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہیں مَدْرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں شِرکت

کی دعوت دی، اُنہوں نے مَدْرَسۃُ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا شُروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) کی بَرَکت سے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شِرکت کا معمول بَن گیا اور وہ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرِید ہو کر نمازی اور مسجد میں دَرْس دینے والے بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کو چھوڑ دیا اور اپنے گھر والوں پر بھی اِنْفِرادی کوشِش کرتے ہوئے اُنہیں بھی نمازی بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آکے پا مَدَنی ماحول
سَنور جائے گی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۴۶ تا ۶۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ عظیم وہ مُبارک کتاب ہے کہ جس میں اللہ پاک نے بہت سے اَحکامات نازل فرمائے، ان میں بعض احکام وہ ہیں جن پر مسلمانوں کو عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے مثلاً نماز پڑھنے، زکوٰۃ ادا کرنے، رَمضانُ الْمبارک کے روزے رکھنے، اِسْتِطاعت ہونے کی صورت میں حج اَدا کرنے، والدین کے حُقُوق(Rights) ادا کرنے اور ان کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آنے، رشتہ داروں سے حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے، عورتوں کو شرعی پردہ کرنے، مسلمانوں کو سلام کرنے، ان کے ساتھ نرمی اختیار کرنے کے علاوہ بہت سے احکامات ہیں جن پر عمل کا حکم دیا گیا جبکہ چوری کرنے، بدکاری کرنے، سُود کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، ناجائز لین دین کرنے، بِلا وجہ کسی پر غُصّہ کرنے، کسی کو بُرے

اَلقابات سے پُکارنے کے علاوہ مزید بہت سے بُرے کاموں سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ الغرض اس پاکیزہ کتاب یعنی قرآنِ کریم میں ان تمام چیزوں کا بیان موجود ہے جن پر عمل کرنے کی برکت سے مسلمانوں کو نہ صرف دنیا میں فائدہ پہنچتا ہے بلکہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آخرت میں بھی اس کا ڈھیروں اَجْر وثواب ملے گا۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اِن احکامات پر خُوش دِلی کے ساتھ پابندی سے عمل کریں تاکہ دنیا اور آخرت سنور جائے آیئے! اس بارے میں **پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَنْعَام کی آیت نمبر 155** میں ارشادِ خداوندی سنئے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾	تَرْجَمَۂ کنزالایمان: اور یہ برکت والی کتاب ہم نے اُتاری تو اس کی پیروی کرو اور پرہیز گاری کرو کہ تم پر رحم ہو۔

اُمت پر قرآنِ مجید کا حق

بیان کردہ آیتِ مقدسہ کے تحت "تفسیرِ صراطُ الْجِنان" جلد 3 صفحہ 247 پر ہے: اس (آیت) سے معلوم ہوا کہ اُمت پر قرآنِ مجید کا ایک حق یہ ہے کہ وہ اس مبارک کتاب کی پیروی کریں اور اس کے احکام کی خلاف ورزی کرنے سے بچیں۔ افسوس! فی زمانہ قرآنِ کریم پر عمل (کرنے) کے اعتبار سے مسلمانوں کا حال انتہائی ناگفتہ بہ ہے، آج مسلمانوں نے اس کتاب کی روزانہ تلاوت کرنے کی بجائے اسے گھروں میں جُزدان وغِلاف کی زِینت بنا کر اور دُکانوں پر کاروبار میں برکت کے لئے رکھا ہوا ہے اور تلاوت کرنے والے بھی صحیح طریقے سے تلاوت کرتے ہیں اور نہ یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے اللہ کریم نے اس کتاب میں ان کے لئے کیا فرمایا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب تک مسلمانوں نے اس مُقَدَّس کتاب کو سینے سے لگا کر حرزِ جاں بنائے رکھا اور اس کے دَسْتُور و قوانین (Rules) اور

اَحکامات پر سختی سے عمل پیرا رہے تب تک دنیا بھر میں ان کی شوکت کا ڈنکا بجتا رہا اور غیروں کے دل مسلمانوں کا نام سُن کر دہلتے رہے اور جب سے مسلمانوں نے قرآنِ عظیم کے احکام پر عمل چھوڑ رکھا ہے تب سے وہ دنیا بھر میں ذلیل و خوار ہو رہے ہیں اور اَغیار کے دست نگر بن کر رہ گئے ہیں۔

(صراط الجنان، ۳/۲۴۷)

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر　　　اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ کریمہ اوراس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم کے احکام پر عمل نہ کرنے کا دُنیوی نُقصان تو اپنی جگہ، اُخروی نُقصان بھی اِنتہائی شدید ہے، یقیناً جس نے اپنی زِندَگی میں اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام پر عمل نہیں کیا، اللہ اوراس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو راضی نہ کیا وہ دنیا میں بھی ذلیل وخوار ہو گا اور آخرت میں بھی اس کی سخت پکڑ ہو گی۔

فتنوں سے بچنے کا طریقہ

امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایک فتنہ برپا ہو گا۔ میں نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اس سے بچنے کا طریقہ کیا ہو گا؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب، جس میں تمہارے اگلوں اور پچھلوں کی خبریں ہیں اور تمہارے آپس کے فیصلے ہیں، قرآن فیصلہ کُن ہے اور یہ کوئی مذاق نہیں ہے۔ جو ظالم اسے چھوڑ دے گا اللہ پاک اسے تباہ کر دے گا اور جو اس کے غیر میں

ہدایت ڈھونڈے گا اللہ پاک اسے گمراہ کردے گا، وہ اللہ پاک کی مضبوط رَسّی اور حکمت والا ذکر ہے، وہ سیدھا راستہ ہے، قرآن وہ ہے جس کی برکت سے خواہشات بگڑتی نہیں، دوسری زبانیں مل کر اسے مشکوک نہیں بنا سکتیں، جس سے عُلماء بے پروا نہیں ہوتے، جو زیادہ دُہرانے سے پُرانا نہیں پڑتا، جس کے عجائبات (Wonders) ختم نہیں ہوتے، قرآن ہی وہ ہے کہ جب اسے جِنّات نے سنا تو یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ ہم نے عجیب قرآن سُنا ہے جو اچھائی کی رہبری کرتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے، جو قرآن کا قائل ہو وہ سچا ہے، جس نے اس پر عمل کیا وہ ثواب پائے گا، جو اس کے مطابق فیصلہ کرے گا وہ انصاف کرنے والا ہو گا اور جو اس کی طرف بُلائے تو ضرور وہ سیدھی راہ کی طرف بلایا گیا۔ (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل القرآن، ۴/۴۱۴، حدیث: ۲۹۱۵ ملتقطاً)

احکامِ قرآن پر عمل کی ترغیب

حضرت علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی کتابوں سے مقصود ان کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا ہے نہ فقط زبان سے بِالتَّرتیب ان کی تلاوت کرنا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جب کوئی بادشاہ اپنی سلطنت کے کسی حکمران کی طرف کوئی خط بھیجے اور اس میں حکم دے کہ فلاں فلاں شہر میں اس کے لئے ایک محل تعمیر کر دیا جائے اور جب وہ خط اس حکمران تک پہنچے تو وہ اس میں دیئے گئے حکم کے مطابق محل تعمیر نہ کرے البتہ اس خط کو روزانہ پڑھتا رہے، تو جب بادشاہ وہاں پہنچے گا اور محل نہ پائے گا تو ظاہر ہے کہ وہ حکمران عتاب بلکہ سزا (Punishment) کا مستحق ہو گا کیونکہ اس نے بادشاہ کا حکم پڑھنے کے باوجود اس پر عمل نہیں کیا تو قرآن بھی اسی خط کی طرح ہے جس میں اللہ پاک نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ دِین کے ارکان جیسے نماز اور روزہ وغیرہ کی تعمیر کریں اور

بندے فقط قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے رہیں اور اللہ پاک کے حکم پر عمل نہ کریں تو ان کا فقط قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے رہنا حقیقی طور پر فائدہ مند نہیں۔(روح البیان، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱، ۱۵۵/۶۴، ملخصاً)

قرآن کے احکام اور ہماری حالت

"تفسیر صراطُ الجنان" جلد 3 صفحہ 467 پر ہے: قرآنِ مجید کے اَحکام پر عمل کے سلسلے میں ہم اپنے اَسلاف (بُزرگوں) کے حال اور اپنے حال کا مُوازنہ کریں تو موجودہ دَور میں مسلمانوں کی مجموعی صورتِ حال انتہائی تشویشناک نظر آتی ہے کہ فی زمانہ مسلمان قرآنِ مجید پر عمل سے انتہائی دُور ہو چکے اور دنیا کی نعمتوں اور رنگینیوں پر مطمئن بیٹھے نظر آرہے ہیں۔

تلاوتِ قرآن کا حکم اور قرآنِ مجید کے تقاضے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہمیں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کا حکم دیا گیا اور ترغیب کے لئے احادیثِ مُبارکہ میں اس کے کثیر فضائل بیان کیے گئے ہیں اسی طرح ہمیں اس کے اَحکامات پر عمل کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے اور جو لوگ قرآنِ پاک میں بیان کردہ احکامات پر عمل نہیں کرتے ان کے لئے عذابات کی سخت وعیدیں بھی آئی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ قرآنِ پاک کی تلاوت کے ساتھ ساتھ ترجمہ کنزالایمان اور اس کے ساتھ تفسیر صراطُ الجنان / خزائنُ العرفان یا نُورُ العرفان کا مُطالعہ (Study) بھی کریں کیونکہ قرآن میں غور و فکر کرنا اسے سمجھنا بھی اعلیٰ درجے کی عبادت ہے، امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک آیت سمجھ کر اور غور و فکر کرکے پڑھنا بغیر غور و فکر کئے پورا قرآن پڑھنے سے بہتر ہے۔(احیاء العلوم، کتاب التفکر، بیان مجاری الفکر، ۵/ ۱۷۰)

مصر کا بادشاہ

حضرت سَیِّدُنا محمد بن علی مرُادانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں (بادشاہِ مصر) "احمد بن طُولون" کی قبر کے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ ایک شخص اس کی قبر پر قرآنِ کریم کی تلاوت کر رہا ہے۔ پھر ایسا ہوا کہ اس شخص نے "احمد بن طولون" کی قبر پر آنا چھوڑ دیا۔ کافی عرصہ بعد میری اس سے ملاقات ہوئی تو میں نے پوچھا: کیا تُو وہی شخص نہیں جو "احمد بن طولون" کی قبر کے پاس قرآن پاک پڑھا کرتا تھا؟ تو وہ کہنے لگا: آپ نے بجا فرمایا، میں ہی ابنِ طُولون کی قبر کے پاس قرآن پڑھا کرتا تھا کیونکہ وہ ہمارا حاکم تھا اور عدل و انصاف کے معاملے میں مشہور (Famous) تھا، لہٰذا میں نے اس بات کو پسند کیا کہ اس کے لئے ایصالِ ثواب کروں اور اس نِیَّت سے میں نے اس کی قبر کے پاس قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا شروع کر دی۔

حضرت سَیِّدُنا محمد بن علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں، میں نے اس شخص سے پوچھا: پھر اب تم وہاں تلاوت کیوں نہیں کرتے؟ وہ شخص کہنے لگا: ایک رات میں نے خواب میں "احمد بن طولون" کو دیکھا، اس نے مجھ سے کہا: تم میری قبر پر قرآن کی تلاوت نہ کیا کرو۔ میں نے کہا: آپ مجھے تلاوتِ قرآن سے کیوں منع کر رہے ہیں؟ اس نے جواب دیا: جب بھی تم قرآنِ مجید کی کوئی آیت تلاوت کرتے ہو تو مجھے سر پر زور دار ضرب لگائی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے: کیا تم نے دنیا میں یہ آیت نہ سنی تھی؟ لہٰذا اس خواب کے بعد میں نے "احمد بن طولون" کی قبر پر تلاوت کرنا چھوڑ دی۔

(عیون الحکایات، ص ۲۰۳)

قرآن پر عمل نہ کرنے کی سزا

بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین سے منقول ہے: بعض اوقات بندہ ایک سورت شروع کرتا ہے تو

اسے پوری پڑھ لینے تک فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور کبھی بندہ ایک سورت شروع کرتا ہے تو اسے پوری پڑھ لینے تک فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ عرض کی گئی: یہ کیسے؟ فرمایا: جب وہ اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں ورنہ لعنت بھیجتے ہیں۔(احیاء العلوم، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، ۱/۳۶۵)

قرآن پر عمل نہ کرنے والے

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن قرآن کو ایک شخص کی صورت عطا کی جائے گی، پھر اسے ایک ایسے شخص کے پاس لایا جائے گا جو قرآن کا عالم ہونے کے باوجود اس کے حکم کی مخالفت کرتا رہا، قرآن اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہے گا: اے میرے ربّ! اس نے میرا علم حاصل کیا لیکن یہ بہت بُرا عالم ہے، اس نے میری حدود کی خلاف ورزی کی، میرے فرائض کو ضائع کیا، میری نافرمانی میں لگا رہا اور میری اطاعت کو چھوڑ دیا۔ قرآن اس پر دلائل کے ساتھ الزامات لگاتا رہے گا یہاں تک کہ کہا جائے گا: اس کے بارے میں تیرا معاملہ تیرے سپرد ہے۔ قرآن اس کا ہاتھ پکڑ کر لے جائے گا یہاں تک کہ اسے جہنم میں ایک چٹان پر اوندھے منہ گرا دے گا۔(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب فضائل القرآن، من قال: یشفع القرآن...الخ، ۷/۱۶۹، حدیث: ۱ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز اٹھیئے! بیان کردہ احادیث کے مطابق جو لوگ قرآن کی پاسداری نہیں کرتے، قرآنِ پاک بروزِ قیامت اللہ کریم کی بارگاہ میں ایسے لوگوں کی شکایت (Complain) کرے گا، جو لوگ قرآن کے حلال و حرام پر عمل نہیں کرتے وہ فرشتوں کی لعنت کے مستحق ہوتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں قرآنِ کریم کے احکام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں قبر و حشر کے عذاب سے محفوظ رکھے، دین و دنیا میں عافیت اور کرم والا معاملہ فرمائے، قرآنِ حکیم کو ہمارے لئے

ذریعہ نجات بنائے اور اس کی برکت سے ہمیں اپنی دائمی رضا عطا فرمائے۔

یا رب تو مُبلّغ مجھے سُنّت کا بنا دے ہر کام شریعت کے مطابق میں کروں کاش!

اللہ مرض سے تو گناہوں کے شفا دے میں جھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نکالوں

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۱۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کو بہتر طریقے سے سمجھنے، اس کے احکامات کے بارے میں جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر "**صراط الجنان**" سے روزانہ ترجمہ و تفسیر سُننے یا سُنانے یا پھر اِنفرادی طور پر پڑھنے کی عادت بنائیے اور ثواب کا ڈھیروں خزانہ سمیٹئے۔ آیئے! تفسیر صراط الجنان کی چند نمایاں خصوصیات (Qualities) سُنتے ہیں:

"تفسیر صراط الجنان" کا تعارف

(1) تفسیر صِراطُ الجنان میں ہر آیت کے 2 ترجمے دِیئے گئے ہیں، ایک اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے **کنزالایمان** سے، دُوسرا ترجمہ آسان اُردو میں **کنزالعرفان** کے نام سے۔ (2) تفسیر صِراطُ الجنان میں قابلِ اعتماد علمائے کرام کی قدیم و جدید قرآنی تفاسیر اور دِیگر اسلامی عُلوم پر لکھی گئی کتابیں، بالخصوص اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی لکھی ہوئی کثیر کتابوں سے کلام اَخذ کر کے آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ (3) تفسیر صِراطُ الجنان نہ زِیادہ طویل ہے نہ ہی بہت مختصر، بلکہ متوسط اور جامع ہے۔ (5) تفسیر صِراطُ الجنان میں حتَّی الاِمکان آسان انداز اختیار کیا گیا ہے تا کہ عام اسلامی بھائی بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ (6) تفسیر صِراطُ الجنان میں اعمال کی اِصلاح کے لیے مُعاشرتی بُرائیوں کا

تذکرہ اور معاشرتی برائیوں کے عذابات بیان کیے گئے ہیں۔ (7) تفسیر صِراطُ الجنان میں باطنی امراض کے متعلق بھی تفصیل سے کلام کیا گیا ہے۔(9) تفسیر صِراطُ الجنان میں والدین، رِشتے داروں، یتیموں، پڑوسیوں وغیرہ کے ساتھ اچھاسلوک کرنے اور صِلہ رحمی کرنے کے متعلق بھی اِصلاحی مواد موجود ہے۔ (10) تفسیر صِراطُ الجنان میں عقائدِ اہلسنّت اور معمولاتِ اہلسنّت کی دلائل کے ساتھ وضاحت کی گئی ہے۔ آپ بھی نیت کیجئے کہ روزانہ کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ **"صراطُ الجنان"** کا مطالعہ کریں گے اور قرآنِ پاک کی تعلیمات پر نہ صرف خود عمل کریں گے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ترغیب دلائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآن عام ہوجائے		ہر اک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہوجائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس "مدرسۃ المدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کی تعلیم عام کرنے، نیک لوگوں کی صحبت پانے، احکامِ قرآن پر عمل کرنے کا ذہن بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جائیے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم و بیش 104 شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، جس میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدرسۃ المدینہ"** بھی ہے۔ اس مجلس(Depart) کی کوششوں سے مُلک وبیرونِ ملک حفظ وناظرہ کے ہزاروں مدارِس بنام "مدرسۃ المدینہ" (للبنین و للبنات، جزوقتی، رہائشی) قائم ہیں۔دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ سے اب تک مجموعی طور پر تقریبا **74329** (چوہتّر ہزار تین سو اُنتیس) مدنی منّے اور مدنی منّیاں قراٰنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پاچکے ہیں جبکہ ناظرہ مکمل کرنے والوں کی تعداد کم و بیش **215822** (دولاکھ پندرہ ہزار آٹھ سو

بائیس)ہے۔اب تک ملک و بیرونِ ملک میں مدرسۃ المدینہ (للبنین وللبنات) کی تعداد کم وبیش **2761** (دو ہزار سات سو اکسٹھ) ہیں اور اُن میں تقریباً **128413** (ایک لاکھ اٹھائیس ہزار چار سو تیرہ) مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیوں کو حفظ وناظِرہ کی مفت تعلیم دی جارہی ہے۔

آپ بھی اپنے مدنی منوں اور منیوں کو مدرسۃ المدینہ میں داخلہ دلوایئے اور خود بھی مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کی نیت کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں		اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

☆ قرآنِ پاک میں فرائضِ اسلام کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے۔

☆ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے سے آفتیں، مصیبتیں ختم ہوتی ہیں۔

☆ قرآنِ پاک کے احکامات پر عمل کرنے سے جنت میں داخلہ نصیب ہو گا۔

☆ قرآنِ پاک پر عمل نہ کرنے والے دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا ہوتے ہیں۔

☆ قرآنِ پاک میں آئندہ آنے والے واقعات کی خبریں بھی موجود ہیں۔

☆ قرآنِ پاک میں نیک لوگوں کے لئے نصیحت اور ہدایت ہے۔

☆ قرآنِ پاک میں گزشتہ اُمّتوں کے واقعات بھی بیان کئے گئے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے اور اس میں موجود احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا سے روایت ہے کہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: "مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَتْ شَفَاعَۃٌ لَّہٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ یعنی جو شخص جُمُعہ کے دن مجھ پر دُرُود شریف پڑھے گا تو بروزِ قیامت اس کی شفاعت میرے ذِمَّہ کرم پر ہوگی۔ (کنز العمال، کتاب الاذکار، قسم الأقوال، الباب السادس فی الصلاۃ۔۔۔الخ، الجزء الاول، ۱/ ۲۵۵، حدیث: ۲۲۳۶)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۹)

مختصر وضاحت: یعنی ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود بھیجتے ہیں جو ہر بے سہارے کا سہارا اور آسرا ہیں اور ہم اپنے اُس میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلام بھیجتے ہیں جو ہم غافلوں کی خیر خبر رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند

1 . . . معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

آواز سے جواب دوں گا۔ ☆بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام ومُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک جاری وساری ہے۔اِس ماہِ مبارَک کی سَترہ(17) تاریخ کواُمُّ المؤمنین، زَوْجۂ رسولِ کریم، حَبِیْبَۂ حبیبِ خدا حضرت سَیِّدَہ عائشہ صِدِّیقہ، عالِمَہ، مُفْتِیَہ، مُفَسِّرَہ، مُحَدِّثَہ،فَقِیْہَہ، عابِدہ، زاہِدہ، طَیِّبَہ،طاہِرہ،عَفِیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا یَومِ وِصال ہے۔ آیئے!اِسی مُنَاسَبَت سے آج ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی شان وعظمت،اَوصاف وکمالات اور سِیرتِ طَیِّبَہ کے چند روشن پہلوؤں کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔پہلے آپ کا مُخْتَصَر تعارُف سُنتے ہیں،چنانچہ

تَعارُفِ اُمُّ الْمؤمنین سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اُمُّ الْمُؤمِنِین (یعنی مومنوں کی ماں) ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کانامِ نامی اِسمِ گرامی عائشہ، کُنْیَت اُمِّ عبدُ اللہ،والِدہ کانام **"اُمِّ رُومان"** اور والد امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔(مدارج النبوت ،قسم پنجم، باب دوم، ذکر ازواج ...الخ، ۴۶۸/۲ ملخصاً)۔

17 رَمَضانُ المبارَک 57 یا 58 ھِجری میں مدینۂ منوَّرہ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا وصالِ ظاہری ہوا۔ حضرت سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ کی وصیّت کے مُطابِق رات میں لوگوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو جنَّتُ البَقِیع میں دوسری اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے پہلو میں دفن کیا۔ (شرح الزرقانی،الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاہرات... الخ، عائشہ ام المؤمنین، ۳۹۲/۴)

اُس مبارک ماں پہ صَدقہ کیوں نہ ہو سب اَہلِ دِین　　جو ہو اُمُّ الْمُؤمنین بِنْتِ اَمیرُ الْمُؤمنین

کیا مبارَک نام ہے کیسا پیارا ہے لقب　　عائشہ محبوبۂ محبوبِ رَبِّ العَالَمِیْن

(رسائلِ نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص ۳۱)

مختصر وضاحت: یعنی مسلمان اُس عظیم ماں پر نثار کیوں نہ ہوں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اُمُّ الْمُؤمِنِین یعنی مومنوں کی ماں اور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے صحابی امیرُ المؤمنین یعنی تمام مومنوں کے امیر حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہزادی ہیں۔ آپ کا نامِ پاک **"عائشہ"** کتنا بابرکت نام اور لقب **"رَبُّ العَالَمِیْن کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حبیبہ"** کتنا پیارا لقب ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلا شبہ تمام اُمَّہاتُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ اَجْمَعِیْن مقام و مَرتبے اور دیگر خُصوصیات میں دیگر عورَتوں سے بلند ہیں، سب کی سب اعلیٰ دَرَجے کی وَلیّات ہیں، نہایت عُمدہ صِفات سے آراستہ، عِلْم و عمل کی حقیقی آئینہ دار اور اُمّت کی مائیں ہیں، مگر اِن مبارَک ہستیوں میں اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ذاتِ مُقَدَّسہ کی حَیْثِیَّت ایک روشن سورج کی طرح ہے۔ نگاہِ مُصْطَفٰے کی بدولت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا زمانے کی عالِمہ، مُفْتِیَہ، مُحَدِّثہ اور مُفَسِّرہ کہلائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ وہ خوش قسمت خاتون ہیں، جنہیں نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وِصالِ ظاہری کے وَقْت بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صحبتِ بابَرَکت سے فَیضیاب ہونے کا شَرَف حاصِل ہوا، چُنانچہ

خُصُوصی رَفاقت و قُربَتِ مُصْطَفٰے

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا (نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ایّامِ دُنیا کے آخری لمحات کی کَیفِیّات بَیان کرتے ہوئے) فرماتی ہیں: (جب مزاجِ رسول شِدَّتِ مَرَض کی وجہ سے تکلیف محسوس کر رہا تھا اُس وَقْت) میرے پاس میرے بھائی حضرت عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ آئے، اُن کے ہاتھ میں مِسواک تھی۔ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُن کی طرف دیکھنے لگے۔ میں جانتی تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِسواک پسند فرماتے ہیں۔ میں نے عَرض کی: کیا آپ کے لئے مِسواک لے لوں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سَرِ مُبارَک سے ہاں کا اِشارہ فرمایا تو میں نے حضرت عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مِسواک لے لی، وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سَخت محسوس ہوئی۔ میں نے عَرض کی: کیا میں اِسے نرم کردوں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سَر کے اِشارے سے فرمایا: ہاں۔ میں نے مسواک (چَبا کر) نرم کی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے پانی (Water) کا ایک پِیالہ تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِس میں دستِ اَقدس داخل کرتے اور اپنے چہرۂ اَنور پر مَس کرتے اور فرماتے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ یعنی اللہ پاک کے علاوہ کوئی معبود نہیں، بے شک مَوت کے لیے سختیاں ہیں۔ پھر اپنا دستِ اَقدس بلند کر کے عَرض کرنے لگے فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی یعنی رفیقِ اعلیٰ میں۔ یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا وِصال ہو گیا۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی ووفاتہ، ۳/۱۵۷، حدیث: ۴۴۴۹ ملتقطا)

جن کا پہلو ہو نبی کی آخری آرام گاہ جن کے حُجرے میں قِیامت تک نبی ہوں جاگُزیں
آستاں اُن کا فِرِشتوں کی زِیارت گاہ ہے کیونکہ اُس میں جَلْوَہ فرما ہیں اِمامُ الْمُرْسَلِیْن

(رسائلِ نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص ۳۱)

مختصر وضاحت: یعنی نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی گودِ مبارَک میں وصالِ ظاہری فرمایا، آپ کا حجرۂ مبارَکہ قیامت تک نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آخری آرام گاہ قرار پایا۔ اللہ پاک کے معصوم فِرِشتے آپ کے آستانۂ مبارَکہ کی زیارت کو آتے ہیں، اِس لئے کہ اس میں تمام رسولوں کے سالار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جلوہ فرما ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! حضرت سَیِّدَتنا عائشہ صدیقہ، طَیِّبَہ، طاہِرہ، عفِیْفَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا مقام بارگاہِ رسالتِ مآب میں کس قدر بلند و بالا ہے، جنہیں نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نہ صرف ظاہِری حیات میں خاص قُرب نصیب ہوا، بلکہ وِصالِ ظاہری کے وَقْت بھی خُصوصی قُربت و رَفاقت پانے کا مُنْفَرِد اِعزاز (Honour) بھی آپ ہی کے حِصّے میں آیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حَبِیْبَۂ حبیبِ خدا حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے ساری زندگی اِس اِحسان وشُکْر کو یاد رکھا اور تحدیثِ نعمت کے لئے اپنی اِس عزّت وعظمت کو بَیان بھی فرمایا، چُنانچہ

دس (10) فضیلتیں

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: مجھے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اَزواجِ مُطَھَّرات رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِنَّ اَجْمَعِیْن پر **10** فضیلتیں عطا کی گئی ہیں: عَرض کی گئی، یااُمَّ الْمُؤمنین! وہ دس (10) فضیلتیں کون کون سی ہیں؟ اِرْشاد فرمایا:

(1) نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میرے عِلاوہ کبھی کسی کَنواری عَوْرت سے نِکاح نہیں فرمایا۔ (2) میرے عِلاوہ اَزواجِ مُطَھَّرات رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِنَّ اَجْمَعِیْن میں سے کوئی بھی ایسی نہیں، جس کے ماں باپ دونوں مُہاجِر (ہجرت کرنے والے) ہوں۔ (3) اللہ پاک نے میری پاک دامنی کا بَیان آسمان سے (قُرآن میں) نازِل فرمایا۔ (4) (نِکاح سے پہلے) حضرت سَیِّدُنا جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام ایک رَیشمی کپڑے میں میری صورت

لا کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عَرض کی: اِن سے نکاح کرلیجئے کیونکہ یہ آپ کی زَوجہ ہیں۔ (5) میں اور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک ہی برتن سے غُسل کیا کرتے تھے، یہ شَرَف میرے علاوہ اَزواجِ مُطَهَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ میں سے کسی کو بھی نَصیب نہیں ہوا۔ (6) حُضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نمازِ تَہَجُّد پڑھتے تھے اور میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے آگے سوئی رہتی تھی، اُمّہاتُ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ اجمعین میں سے کوئی بھی حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِس کریمانہ مَحبّت سے سَر فراز نہیں ہوئی۔(7) رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر نُزولِ وَحی کے وَقت نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے پاس تشریف فرما ہوتے، میرے عِلاوہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اَزواج میں سے کسی دوسری زوجۂ مُحتَرَمہ کے پاس آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر وَحی کا نُزول نہیں ہوا۔(8)... نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سَرِ اَنور میرے سینے اور حلْق کے درمیان تھا اور اِسی حالت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا وِصال ہوا۔(9) حُضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میری باری کے دِن وصال فرمایا۔(10) نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قَبرِ اَنور میرے گھر میں بنائی گئی۔ (سیرتِ مُصْطَفٰے، ص۶۶۰-۶۵۹)

دی گواہی آپ کی عِفَّت کی سُورۂ نُور نے | مَدح کرتا ہے تیری عِصْمَت کی قُرآنِ مُبِیْن
اُن کے بستر میں وحی آئے رَسُوْلُ اللّٰہ پر | اور سلامِ خادِمانہ بھی کریں رُوْحُ الْاَمِیں

(رسائلِ نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص۳۱)

مختصر وضاحت: یعنی قربان جایئے کہ سورۂ نور نے اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی پاکدامنی کی گواہی دی، یوں قرآنِ کریم نے بھی آپ کی پاکدامنی کی تعریف بیان فرمائی ہے۔ آپ کے بستر مبارک میں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر وحی اُترتی تھی اور جبریلِ امین

عَلَیْہِ السَّلَام آپ کی بارگاہ میں خادم کی طرح سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا کرتے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قربان جایئے! حَبِیْبَۂ حبیبِ خدا حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی شان و عظمت پر! یقیناً یہ شَرَف بھی آپ کے لئے کسی تمغے سے کم نہ تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو تمام اَوَّلِیْن و آخرین میں سب سے افضل و اعلیٰ ذات یعنی تمام نبیوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زَوْجِیَّت اور قیامت تک کے لئے آنے والے مومنوں کی ماں ہونے کے مُقَدَّس شَرَف سے سَرفراز ہونے کی سعادت ملی، ربِّ کریم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پر نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دیگر اَزْواجِ مُطَہَّرات سے زیادہ اِنعام واِکرام کی بارشیں فرمائیں۔ آپ کی شان و عظمت کا سَمُنْدر اتنا گہرا ہے، جس کی گہرائی میں اُترنے والے کو ہمیشہ نایاب ونادر موتی (Pearls) ہی ملا کرتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ حقِّ ترجمان سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے فضائل ومناقب کو بڑے ہی شاندار انداز میں بَیان فرمایا ہے۔ آیئے! سیدہ عائشہ صِدِّیْقَہ، طَیِّبَہ، طاہِرہ، عَفِیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی شان و عظمت پر مشتمل 4 اَحادیثِ مبارَکہ سُنئے اور جُھومئے، چنانچہ

شانِ عائشہ بزبانِ حبیبِ کبریا

(1) نبیِّ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بارے میں صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اِرشاد فرمایا: تم اپنا دو تہائی دِین اِس حُمَیْرا (یعنی حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) سے حاصِل کرلو۔ (تفسیر کبیر، پ ۳۰، القدر، تحت الآیۃ: ۳، ۱۱/ ۲۳۲)

(2) حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سَیِّدہ فاطِمہ زَہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے فرمایا: اے

فاطِمہ! کیا تم اُس سے مَحَبَّت نہیں کرو گی جس سے میں مَحَبَّت کرتا ہوں؟ سَیِّدہ فاطِمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عَرْض کی: کیوں نہیں۔ اِس پر حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) سے مَحَبَّت رکھو۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فی فضل عائشۃ، ص۱۰۱۷، حدیث: ۲۴۴۲ ملتقطاً)

(3) نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی لاڈلی شہزادی حضرت سَیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو مُخاطب کرکے اِرْشاد فرمایا: ربِّ کعبہ کی قسم! تمہارے والد کو عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) بہت زیادہ محبوب ہیں۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب فی الانتصار، ۴/۳۵۹، حدیث: ۴۸۹۸)

(4) رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی فضیلت عَورَتوں پر ایسی ہے جیسے ثَرِید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔ (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قَوْلِہٖ تَعَالٰی: اِذْ قَالَتِ الْمَلٰئِکَۃُ ... الخ، ۲/۴۵۴، حدیث: ۳۴۳۳)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ثَرِید یعنی روٹی شوربا بوٹیاں ایک جان کی ہوئی بہترین غذا ہے، ساری غذاؤں سے افضل (ہے) کہ وہ زُود ہضم (جلد ہضم ہونے والی)، نہایت ہی مُقَوِّی (مُ۔قَوْ۔وِی یعنی طاقت دینے والی)، بہُت مزے دار، چبانے سے بے نیاز بہُت صِفات کی جامع غذا ہے، ایسے ہی حضرت عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) صورت، سیرت، عِلْم، عَمَل، فَصاحت، فَطانت، ذَکاوت، عَقْل، حُضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی مَحبوبِیَّت وغیرہ ہزارہا صِفات کی جامِع ہیں۔ حق یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا ساری عورتوں حتّٰی کہ خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے بھی افضل ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بہُت اَحادیث کی جامع، علومِ قرآنیہ کی ماہر بی بی ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۵۰۱)

مفتی صاحِب ایک دوسری حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: جناب حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے فضائل ریت کے ذَرّوں، آسمان کے تاروں (Stars) کی طرح بے شمار ہیں، آپ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا ربِّ کریم کا تُحفہ ہیں جو حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو عطا ہوئیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی عِصْمَت وعِفَّت کی گواہی خود ربِّ کریم نے قرآنِ مجید میں سُورۂ نُور میں دی حالانکہ جنابِ مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اور یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی عِصْمَت کی گواہی بچے سے دلوائی گئی۔ اُمَّت کو تَیَمُّم (تَ۔یَم۔مُم) کی آسانی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے صدقہ سے ملی، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا وِصال آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے سینہ پر ہوا۔ حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آخری آرام گاہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا حُجرہ ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا لُعاب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لُعاب کے ساتھ وِصال کے وَقْت جمع ہوا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بِسْتَر میں وَحی آتی تھی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا خود صِدِّیقہ ہیں اور صِدِّیق کی بیٹی ہیں۔ (مرآۃ المناجیح،۸/ ۵۰۲)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اَشعار کی صورت میں شانِ عائشہ صدیقہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آپ کے دَولت کَدہ میں دَولتِ دارَین ہے — اُس زمیں پر پھر نہ کیوں قُرباں ہو عَرشِ بَریں
آپ صِدِّیْقَہ پدرِ صِدِّیْق اور شوہر نَبی — میکہ و سُسرال اعلیٰ آپ خود ہیں بہتریں

(رسائل نعیمیہ، دیوان سالک، ص۳۱)

مختصر وضاحت: یعنی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے عالیشان آستانے میں دنیا وآخرت کی دولت موجود ہے یعنی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آرام فرماہیں تو پھر عرشِ اعظم بھی اُس مقدس زمین پر نثار کیوں نہ ہو؟۔ آپ نہ صرف صِدِّیْقَہ یعنی نہایت سچّی خاتون ہیں بلکہ صِدِّیْق یعنی نہایت سچّے انسان کی شہزادی ہیں اور آپ کو نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زوجیت کا شرف ملا، آپ کا میکہ وسُسرال دونوں ہی نہایت بلند مرتبہ ہیں بلکہ آپ خود بھی ایک بہترین خاتون ہیں۔

کتاب ”فیضانِ عائشہ صِدّیقہ“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا کی سیرت کے بارے میں مزید معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **”فیضانِ عائشہ صِدّیقہ“** کا مُطالعہ کرنا انتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا کی علمی شان و شوکت کا بیان ہے، اس کتاب میں آپ کے فرامین اور ذوقِ عبادت کا بیان ہے، اس کتاب میں آپ کی سخاوت، اِیثار، عشقِ رسول کا بیان ہے، اس کتاب میں آپ کی اِنفرادیت، اُمورِ خانہ داری، فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر عمل کا بیان ہے، اس کتاب میں آپ کی فصاحت، گریہ وزاری، تواضع و اِنکساری اور بہت سے مدنی پھولوں کو بیان کیا گیا ہے، اس کتاب کے مضامین 215 کتابوں سے اَخذ کیے گئے ہیں، آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے، دُوسرے اسلامی بھائیوں اور خُصُوصاً اپنے گھر کی اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ اِس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلا شبہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ربِّ کریم نے بے شمار اِختیارات عطا فرما کر آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو مالک و مُختار بنایا ہے۔ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم چاہتے تو اِنتہائی شاہانہ زِندگی گزار سکتے تھے اور اپنی اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ اَجْمَعِیْن کو دنیا کی تمام راحتیں اور آسائشیں فراہم کر سکتے تھے، لیکن آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ساری زِندگی سادگی،

فَقْر اور تَوَکُّل و قَناعت کو اپنائے رکھا، تو یہ کیسے ممکن ہے کہ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبت بابَرَکت سے فَیضیاب ہونے والوں اور والیوں میں اِن خوبیوں کا فَیضان جاری نہ ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَزواجِ مُطَھَّرات رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُنَّ بالخُصُوص اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا شمار بھی اُن شَخْصِیّات میں ہوتا ہے، جنہیں ربِّ کریم نے اپنے محبوبِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے میں تَوَکُّل و قَناعت کی نعمت سے سَرفراز فرمایا تھا۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے تَوَکُّل و قَناعت کی ایک بہترین جھلک مُلاحَظہ فرمایئے، چنانچہ

سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا مقامِ تَوَکُّل

اُمُّ المُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کی: یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ!، میرے لئے دعا فرمایئے کہ اللّٰہ پاک جنّت میں مجھے آپ کی اَزواجِ مُطَھَّرات میں سے رکھے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: "اگر تم اِس رُتبے کی تمنّا رکھتی ہو تو تمہیں چاہئے کہ کل کے لئے کھانا بچا کر نہ رکھو اور جب تک کسی کپڑے (Cloth) میں پَیوند لگ سکتا ہے تَب تک اُسے بیکار نہ سمجھو۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا فَقْر کو مالداری پر ترجیح دینے کی اِس نصیحت پر اِتنی عمل پیرا رہیں کہ (زندگی بھر) کبھی آج کا کھانا کل کے لئے بچا کر نہ رکھا۔ (مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، ذکر ازواج مطہرات... الخ، ۲/ ۴۷۳-۴۷۲)

کیوں نہ ہو رُتبہ تمہارا اَہلِ اِیماں میں بڑا　　　سب تو ہیں مومن مگر ہیں آپ اُمُّ الْمُؤمنین

(رسائلِ نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص ۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! ہماری پیاری امّی جان حضرت سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ، طَیِّبَہ، طاہِرہ، عَفِیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اِطاعتِ رسول، فَقْر و فاقہ، زُہد و قَناعت اور تَوَکُّل کے کس قدر بُلند

دَرَجے پر فائز تھیں۔ بِلاشُبہ یہ سب صحبتِ مُصْطَفٰے اور تعلیماتِ مُصْطَفٰے کی ہی بَرَکتیں تھیں کہ آپ سَرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِس عمدہ نصیحت پر دل و جان سے عمل پیرا رہیں اور کبھی آج کا کھانا اَگلے دن کے لئے بچا کر نہ رکھا۔ آج ہم بھی مَحَبَّتِ رسول کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر ہم لوگوں کا اللہ پاک کی ذات پر توکل کمزور پڑتا جارہا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے معاشرے میں ہر طرف مہنگائی کا طوفان بَرپا ہے، دودھ اور کھانے پینے کی دیگر چیزوں میں ملاوٹ عام ہے، رمضان و غیر رمضان میں چیزوں کی قیمتیں بڑھا کر لُوٹ مار کا بازار گرم کرکے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا سلسلہ جاری ہے، راہِ خدا میں خرچ کرنے کے مُعاملے میں سُستی کا مظاہرہ کیا جارہا ہے، ذَخیرہ اَندوزی اپنے عروج پر ہے، سُود، رِشوت، خراب مال اور جعلی نوٹوں (Fake Currency) کا لین دَین زور و شور سے جاری ہے۔

الغرض آج ہمارا معاشرہ بدقسمتی سے تیزی کے ساتھ گناہوں کی دلدل میں گِرتا چلا جارہا ہے۔ لہٰذا عَافیت اِسی میں ہے کہ ہم ہر نیک و جائز کام میں اللہ پاک کی ذات پر بھروسا کرنے کی عادت بنائیں۔ یاد رکھئے! اللہ پاک کی ذات پر تَوَکُّل یعنی بھروسا کرنے کو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فَرضِ عَیْن قرار دیا ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنَّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ کریم پر توکُّل (بھروسا) کرنا فَرضِ عَیْن ہے۔ (فضائلِ دعا، ص۲۸۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تَوَکُّل اِیمان کی رُوح ہے۔ توکُّل بندے کو اللہ پاک کے قریب کر دیتا ہے۔ تَوَکُّل مشکلات اور پریشانیوں میں بندے کو اِسْتِقامت کے ساتھ اُن کے مُقابلے کی قُوَّت (Power) فراہم کرتا ہے۔ تَوَکُّل مُصیبتوں میں اِنسان کی اُمیدیں جگانے کا باعِث بنتا ہے۔ آیئے! اب تَوَکُّل کا مفہوم بھی سُن لیتے ہیں کہ توکُّل سے مراد کیا ہے، چنانچہ

تَوَکُّل کا معنیٰ و مفہوم

تفسیر "صِراطُ الْجِنان" جلد 3 صَفْحہ نمبر 520 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا امام فَخْرُ الدِّین رازی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تَوَکُّل کا یہ معنیٰ نہیں کہ انسان اپنے آپ کو اور اپنی کوششوں کو بیکار اور فُضول سمجھ کر چھوڑ دے جیسا کہ بعض جاہل کہتے ہیں۔ بلکہ تَوَکُّل یہ ہے کہ انسان ظاہری اَسباب کو اِختیار کرے لیکن دل سے اِن اَسباب پر بھروسا نہ کرے بلکہ اللہ پاک کی مدد اُس کی تائید اور اُس کی حمایت پر بھروسا کرے۔ (تفسیر کبیر، پ ۴، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۵۹، ۳/ ۴۱۰) اِس بات کی تائید اِس حدیثِ پاک سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "ایک شخص نے عرض کی یارَسُولَ الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں (اپنی) اُونٹنی کو باندھ کر تَوَکُّل کروں یا اُسے کھلا چھوڑ کر تَوَکُّل کروں؟ اِرْشاد فرمایا: اُسے باندھو اور تَوَکُّل کرو۔ (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، ۶۰-باب، ۴/ ۲۳۲، حدیث: ۲۵۲۵)

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تَوَکُّل تَرکِ اَسباب کا نام نہیں بلکہ اَسباب پر اِعْتماد کا تَرْک (اِعتماد نہ کرنا) تَوَکُّل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۳۷۹ ملخصًا) یعنی اَسباب کو چھوڑ دینا تَوَکُّل نہیں بلکہ اَسباب پر اِعْتماد نہ کرنے اور ربِّ کریم کی ذات پر اِعْتماد کرنے کا نام تَوَکُّل ہے۔

ضرورت سے زِیادہ مال و دولت کا نہیں طالب رہے بس آپ کی نظر عنایت یارسولَ الله!
رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یارسولَ الله!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمّ المُؤمنین سَیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سیرت کا ایک روشن باب یہ بھی ہے کہ آپ جس طرح فرض روزوں کی پابند تھیں اِسی طرح آپ نفل روزے بھی کثرت سے رکھا کرتی تھیں، گرمی چاہے کتنی ہی شدید ہوتی مگر آپ گرمی کی پروا کئے بغیر رِضائے الٰہی پانے کے لئے اِنتہائی گرم موسم میں بھی نہ صِرف روزہ رکھ لیتیں بلکہ اِستقامت کے ساتھ اُسے پورا بھی فرماتی تھیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک واقعہ سُنئے اور نفل روزے رکھنے کی نِیَّت کیجئے، چنانچہ

گرمی کی شِدَّت میں بھی روزہ

حضرت سیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن ابو بَکْر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما عَرَفہ کے دن حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ، عابِدہ، زاہِدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس تشریف لائے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا روزے سے تھیں اور (گرمی کی شدّت کے باعث) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا پر پانی کا چِھڑکاؤ کیا جارہا تھا۔ حضرت سیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے عَرض کی: اِفطار کرلیجئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا: کیا میں فِطار کرلوں؟ حالانکہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ **"بے شک عَرَفہ کے دِن کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہوں کا کفارہ ہے۔"** (مسند احمد، مسند عائشہ رضی اللہ عنہا، ۹/۴۴۸، حدیث: ۲۵۰۲۴)

ناز برداری تمہاری کیوں نہ فرماوے خدا   نازنینِ حق نبی ہیں تم نبی کی نازنین

(رسائلِ نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص۵۱)

مختصر وضاحت: یعنی ربِّ کریم، اُمُّ المُؤمنین سَیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے ناز کیوں نہ اُٹھائے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کریم کے لاڈلے ہیں اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی لاڈلی ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اُمُّ الْمُؤْمِنِین سَیِّدَہ عائشہ صِدِّیْقَہ، عابِدہ، زاہِدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے نفل روزوں کا مَدَنی جذبہ اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی اِستقامت مرحبا! شدید گرمیوں کا موسم ہے اور گرمی کی حرارت کے سبب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا پر پانی کا چھڑکاؤ کیا جارہا ہے مگر قربان جایئے! اِس کے باوُجود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے روزے کو پورا فرمایا۔ اے! کاش! نفل روزوں کا یہ مَدَنی جذبہ ہمیں بھی نصیب ہو جائے اور ہم بھی سردی و گرمی کی پروا کئے بغیر رِضائے الٰہی کے لئے نفل روزے رکھنے والے بن جائیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رمضانُ المبارک کا مہینا جاری و ساری ہے، اس کے بعد شوّالُ الْمُکَرَّم کی آمد آمد ہے۔ خوش نصیب مسلمان اس مہینے میں بالخصوص اِہتمام کے ساتھ 6 روزے رکھنے کی سعادت حاصل کرتے اور اس کی برکتیں پاتے ہیں۔ آیئے! ہم بھی شش عید (یعنی شوّالُ المکرم) کے 6 روزوں کے فضائل سنتے ہیں تاکہ ہمیں بھی یہ روزے رکھنے اور ان کی برکتوں سے فیضیاب ہونے کی سعادت نصیب ہو، چنانچہ

شش عید کے روزوں کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ (6) دن شَوّال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فیمن صام...الخ، ۳/ ۴۲۵، حدیث: ۵۱۰۲)
2. ارشاد فرمایا: جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ (6)، شَوّال میں رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے دَہر (یعنی عمر بھر) کا روزہ رکھا۔ (مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم...الخ، ص ۵۹۲، حدیث:

۲۷۵۸)

3. ارشاد فرمایا: جس نے عیدُ الفِطر کے بعد (شوّال میں) چھ (6) روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس (10) ملیں گی۔ (ابن ماجه، کتاب الصیام، باب الصیام ستة ایام...الخ، ۳۳۳/۲، حدیث: ۱۷۱۵)

خلیلِ ملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادِری برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد لگاتار رکھے جائیں تب بھی مُضائقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ مُتَفَرِّق (یعنی ناغہ کرکے) رکھے جائیں یعنی ہر ہفتہ میں دو (2) روزے اور عیدُ الفطر کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب (Suitable) معلوم ہوتا ہے۔ (سنی بہشتی زیور، ص ۳۴۷) اَلْغَرَض عیدُ الفِطر کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شَشْ عید کے روزے رکھ سکتے ہیں۔ لہٰذا تمام اسلامی بھائی یہ نِیَّت کیجئے کہ اگر زندگی سلامت رہی تو شَشْ عید کے روزے رکھ کر اِن کی برکتیں حاصل کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، دوسروں کو بھی یہ روزے رکھنے کی بھرپور ترغیب دلائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدرسۃ المدینہ بالغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی نفل روزوں کا جذبہ بڑھانا اور اِس پر اِستقامت پانا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ ہوکر اپنی مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وَقْت (Time) ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں کے لئے بھی نکالیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِن مَدَنی کاموں میں شُمُولِیَّت کی بَرَکت سے ہم نفل عبادات بجالانے کے عادی

بن جائیں گے، فرائض و واجبات اور سُنَن و مُستَحَبّات پر عمل کا جذبہ ملے گا، نیکی کی دعوت دینے والی سُنّت پر عمل کا موقع ملے گا، **عاشقانِ رسول کی صحبت** مُیَسَّر آئے گی، نیک اعمال پر اِستقامت نصیب ہو گی۔

یاد رہے! 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان"** میں پڑھنا یا پڑھانا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے دُرُست قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ ضروری اَحکامِ اسلامیہ سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیسّر آتی ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین کی دَولت نصیب ہوتی ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ مِلتا ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے اچھے اَخلاق اپنانے کا موقع مِلتا ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب ملتا ہے۔ آیئے! مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھنے کی بَرَکت پر مُشْتَمِل ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

بدنگاہی کی عادت سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے فلمیں ڈِرامے دیکھنے، گانے باجے سُننے اور بدنگاہی کرنے کے عادِی تھے، نمازوں کی پابندی کا بھی ذِہن نہ تھا۔ کسی اسلامی بھائی نے اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہیں مَدْرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں شِرکت کی دعوت دی، اُنہوں نے مَدْرَسۃُ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا شُروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ

(بالِغان) کی بَرَکت سے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کا معمول بن گیا اور وہ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرِید ہو کر نمازی اور مسجد میں دَرْس دینے والے بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کو چھوڑ دیا اور اپنے گھر والوں پر بھی اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہیں بھی نمازی بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آکے پا مَدَنی ماحول
سَنور جائے گی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سَدا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۴۶تا۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا اندازِ سخاوت و ایثار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمّ الْمُؤمنین سَیّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سخاوت و ایثار کے مَدَنی جذبے سے بھی سَرشار تھیں، آپ کی سخاوت و اِیثار کا یہ عالَم ہوا کرتا تھا کہ آپ اپنی ضرورت کی چیزیں بھی راہِ خدا میں خَیرات کردیا کرتیں اور اپنے لئے کچھ بھی بچا کر نہ رکھتی تھیں۔ آیئے! آپ کی سخاوت و ایثار پر مُشْتَمِل 2 اِیمان افروز واقعات سُنئے اور راہِ خدا میں خَرْچ کرنے کا جذبہ اپنے اندر بیدار کیجئے، چنانچہ

ایک لاکھ درہم خَیرات کردیئے!

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ دُرّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں، میں حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

عَنْہا کے پاس تھی ،اُس وَقْت ایک لاکھ دِرہم کہیں سے آپ کے پاس آئے، آپ نے اُسی وَقْت اُن سب درہموں کو لوگوں میں تقسیم کر دیا اور ایک درہم بھی گھر میں باقی نہیں چھوڑا۔اُس دن میں اور وہ روزہ دار تھیں،میں نے عَرْض کی، آپ نے سب درہموں کو بانٹ دیا اور ایک درہم بھی باقی نہیں رکھا تاکہ آپ گوشت خرید کر روزہ اِفطار کرلیتیں؟اِرْشاد فرمایا:تم نے اگر مجھ سے پہلے کہا ہوتا تو میں ایک درہم کا گوشت منگوالیتی۔ (شرح زرقانی علی المواھب،حضرت عائشۃ ام المؤمنین، ۴/ ۳۸۹- ۳۹۲)

بھوکے رہ کے خود اَوروں کو کِھلا دیتے تھے
کیسے صابِر تھے مُحَمَّد کے گھرانے والے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روٹی کے بدلے گوشت

ایک دن اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے ایک مِسْکِیْن(Poor) نے سُوال کیا، آپ روزے سے تھیں اور گھر میں ایک روٹی کے عِلاوہ کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنی خادِمہ سے فرمایا:اِسے وہ روٹی دے دو!،خادِمہ نے عَرْض کی :آپ کی اِفطاری کے لئے اِس کے عِلاوہ کچھ نہیں۔ فرمایا:اِسے وہ روٹی دے دو!۔ خادِمہ نے اُسے وہ روٹی دے دی ۔جب شام ہوئی تو (حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے)اَہلِ بَیْت یا اُس شخص نے ھَدِیَّہ بھیجا، جو ہمیں بکری (کا گوشت)ھَدِیَّہ کرتا تھا،اُس کو ڈھانپ کر لایا۔ آپ نے خادِمہ سے فرمایا: **كُلِيْ مِنْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ قُرْصِكِ** یعنی اِس میں سے کھاؤ،یہ تمہاری اُس روٹی سے بہتر ہے۔ (شعب الایمان،باب فی الزکاۃ، فصل فیما جاء فی الایثار، ۳/ ۲۶۰ ،حدیث: ۳۴۸۲)

میں سب دَولت رہِ حق میں لُٹا دوں شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ مزاراتِ اولیا

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ، طَیِّبہ، طاہِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کس قدر سخاوت و ایثار کی پیکر تھیں۔ اے کاش! سخاوت و اِیثار کا یہ مَدَنی جذبہ ہمیں بھی نصیب ہو جائے اور ہم بھی راہِ خدا میں خوب خوب خَرچ کرنے والے بن جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمیں سخاوت واِیثار کی مَدَنی سوچ فراہم کرتا ہے۔ آیئے! اِس نعمتِ عُظمیٰ کو پانے کے لئے دعوت ِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور اپنے صد قاتِ واجِبہ ونافلِہ کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے تحت قائم مدارِس المدینہ و جامعات المدینہ کی تَرَقّی میں خوب خوب تعاوُن فرمایئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم و بیش 104 شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک شُعبہ **"مجلسِ مزاراتِ اَوْلیا"** بھی ہے، اِس مجلس کے ذِمَّہ داران دیگر مَدَنی کاموں کے ساتھ ساتھ صاحِبِ مَزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذِکر و نعت کا اِنْعِقاد کرتے ہیں، مزارات سے مُتَّصِل مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلے سفر کرواتے ہیں، عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں مَدَنی حلقے لگاتے ہیں، جن میں وُضو، غُسل، تَیَمُّم، نَماز اور اِیصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّتیں سکھائی جاتی ہیں، زائرین کو دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت، مَدَنی قافِلوں میں سفر اور مَدَنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب بھی دلائی جاتی ہے، اَیَّامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر اِیصالِ ثواب کے تحائف (Presents) پیش کئے جاتے ہیں، یہ مجلس صاحبِ

مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفا اور مزارات کے مُتَوَلِّی صاحبان سے وَقتاً فَوقتاً ملاقات کرکے اُنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور ملک و بیرونِ ملک ہونے والے مَدَنی کاموں سے بھی آگاہ کرتی ہے۔ اللہ پاک **"مجلس مزاراتِ اَوْلِیا"** کی کاوِشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حَبِیْبَۂ حبیبِ خدا، سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا شمار اللہ پاک کی اُن مُقَرَّب ترین وَلِیّات میں ہوتا ہے جن کی ساری زندگی عبادت و رِیاضت میں گزری۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جس طرح رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نمازِ پنجگانہ کے عِلاوہ نمازِ اِشراق، نمازِ چاشت، تَحِیَّۃُ الوُضُوء، تَحِیَّۃُ المَسْجِد، صَلٰوۃُ الاَوَّابِین وغیرہ نوافل ادا فرماتے تھے، راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر نمازیں ادا فرماتے تھے، تمام عمر نمازِ تَہَجُّد کے پابند رہے، اِسی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بھی گھر کے کام کاج اور سَرْوَرِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت گزاری کے ساتھ ساتھ پابندی کے ساتھ نمازِ تَہَجُّد اور نمازِ چاشت کی ادائیگی کا بھی اِہتمام فرمایا کرتی تھیں، چنانچہ

نمازِ تَہَجُّد کی پابندی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"سیرتِ مصطفےٰ"** صفحہ نمبر 660 پر ہے کہ عبادت میں بھی آپ کا رُتبہ بَہُت ہی بُلند ہے، آپ کے بھتیجے حضرت سَیِّدُنا اِمام قاسِم بن مُحَمَّد بن ابُوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا بَیان ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا روزانہ بِلاناغہ

نمازِ تَہَجُّد پڑھنے کی پابند تھیں اور اکثر روزے سے رہا کرتی تھیں۔ (سیرتِ مُصطفٰے، ص۶٦٠)

نمازِ چاشت سے مَحَبَّت

آپ نمازِ چاشت کی آٹھ (8) رَکعتیں پڑھتی تھیں، پھر فرماتیں: "اگر میرے ماں باپ اُٹھا بھی دیئے جائیں تب بھی میں یہ رکعتیں نہ چھوڑوں۔ (مؤطّا امام مالک، کتاب قصر الصلاۃ فی السفر، باب صلاۃ الضُّحی، ص۱۵۳، حدیث: ٣٦٦)

مفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کردہ دوسری حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اگر اِشراق کے وَقْت مجھے خَبَر ملے کہ میرے والِدَین زِندہ ہو کر آ گئے ہیں تو میں اُن کی مُلاقات کے لئے یہ نَفْل نہ چھوڑوں بلکہ پہلے یہ نَفْل پڑھوں، پھر اُن کی قدم بوسی کروں۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/ ۲۹۹)

میں پڑھتا رہوں سُنّتیں، وَقْت ہی پر ہوں سارے نوافِل ادا یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا نَفْل عبادات کی بجا آوری کا جذبہ مرحبا! ذرا غور فرمایئے! جن کی شان قرآنِ کریم میں بَیان ہوئی، جن کے مَناقِب کو اَحادیثِ مُبارَکہ میں بَیان کیا گیا، جو اپنے وَقْت کی عالِمہ، مُفْتِیَہ، فَقِیْہَہ، مُحَدِّثَہ اور مُفَسِّرَہ کہلائیں، بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین نے جن کی شان و عظمت کے ڈنکے بجائے، فرائض تو فرائض، تَہَجُّد اور چاشت کے نوافِل کو چھوڑنا بھی اُنہیں گوارا نہ تھا۔ مگر آج ہماری حالت یہ ہے کہ نَفْل نماز تو دُور کی بات ہے ہم سے تو فَرْض نمازیں بھی ادا نہیں کی جاتیں، ہم تو جُمُعہ کی نماز کے لئے بھی اُس وَقْت گھر سے نکلتے ہیں جب جماعت کھڑی ہونے میں محض چند منٹ باقی رہ جاتے ہیں، پھر جیسے ہی اِمام سلام پھیر لیتا ہے یا پہلی دعا مانگ کر فارغ ہوتا ہے،

آدھی سے زیادہ مسجد نمازیوں سے خالی ہو جاتی ہے۔جمعہ کے بعد کی سُنّتیں اور نوافل بھی پڑھنے چاہئیں۔

آہ! ہمیں کیا ہو گیا ہے ؟ کیوں ہم عبادات سے جی چُرانے لگے ہیں، کیوں ہم ربِّ کریم اور رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکامات کی بجا آوری میں سُستی کا شکار ہیں؟ کیوں ہمارے اَندر سے نَفْل عبادات کا جذبہ ختم ہوتا جارہا ہے؟ کیوں ہم روزوں کے معاملے میں حیلے بہانوں سے کام لیتے ہیں؟ آخر کیوں ہماری مساجد ویران نظر آرہی ہیں؟ کیا ہم اللہ پاک کی خُفْیَہ تدبیر سے اَمان پا چکے ہیں؟، کیا ہمیں مَغْفِرت کا پروانہ مل چکا ہے ؟ کیا ہمارا اَعمال نامہ نیکیوں (Virtues) سے بھرپُور ہے ؟، کیا ہمیں نیکیوں کی حاجت نہیں رہی ؟، کیا ہمیں اِس بات کا مُکَمَّل یقین ہو چکا کہ ہم دنیا سے اِیمان سلامت لے کر جائیں گے ؟، کیا ہم نَزع کی سختیوں کو برداشت کرپائیں گے ؟، کیا شریعت کی نافرمانی کر کے ہم اندھیری قَبْر میں آرام پاسکیں گے ؟ کیا ہم قَبْر و مَحْشَر کے سُوالات میں کامیابی سے ہمکنار ہو پائیں گے۔؟

یقیناً ہم میں سے کسی کو بھی یہ معلوم نہیں، لہٰذا اس مختصر سی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے اس کی قدر کرنی چاہیے، خوش فہمی کے جال سے نکل کر اپنے آپ کو فرائض وواجبات کا پابند بنانے کے ساتھ ساتھ نَفْل عبادات کی ادائیگی کا بھی عادی بنانا چاہیے۔ اپنے آپ کو فرائض وواجبات اور نوافِل کا عادی بنانے کے لئے شَیْخِ طریقت ،اَمیرِ اَہلسُنّت حضرت علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **"72 مَدَنی اِنعامات"** پر عمل کرتے ہوئے روزانہ فِکْرِ مدینہ کرنا اِنتہائی مُفِید عمل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اِس کے مطابِق عمل کرنے کی بَرَکت سے ہم نہ صِرْف فرائض وواجبات بلکہ کئی سُنَن و مُسْتَحَبَّات پر بآسانی عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب چند مَدَنی اِنعامات کے بارے میں سُن کر عمل کی نِیَّت کرتے ہیں، چنانچہ

مَدَنی اِنعام نمبر2 میں ہے: کیا آج آپ نے **پانچوں نمازیں** مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کیساتھ **باجَماعَت** ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟

مَدَنی اِنعام نمبر16 میں ہے: کیا آج آپ نے کم از کم ایک بار (بہتر یہ ہے کہ سونے سے قبل) **صَلٰوۃُ التَّوْبَہ** پڑھ کر دن بھر کے بلکہ سابِقہ ہونے والے تمام گناہوں سے **تَوْبَہ** کرلی؟ نیز خدانخواستہ گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً **تَوْبَہ** کر کے آیندہ وہ گناہ نہ کرنے کا عہد کیا؟

مَدَنی اِنعام نمبر18 میں ہے: کیا آج آپ نے فَجْر، ظُہر، عَصر اور عشاء کی **سُنَّتِ قَبْلِیَّہ** (جماعت شُروع ہونے سے قَبْل) نیز فرضوں کے بعد والے نوافِل ادا فرمائے؟ (نوافِل دَرْس وبَیان کے بعد بھی پڑھ سکتے ہیں)

مَدَنی اِنعام نمبر19 میں ہے: کیا آج آپ نے نمازِ **تَہَجُّد، اِشراق و چاشْت** اور **اَوَّابِیْن** ادا فرمائی؟

مَدَنی اِنعام نمبر20 میں ہے: کیا آج آپ نے کم از کم ایک ایک بار **تَحِیَّۃُ الْوُضُوْء** اور **تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد** ادا فرمائی؟

آیئے! ہم سب مِل کر نِیَّت کرتے ہیں کہ آج سے روزانہ فِکْرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ (First Date) کو اپنے یہاں کے ذِمَّہ دار کو جمع کروائیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، مسجد بھرو تحریک جاری رکھیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، **صَلٰوۃُ التَّوْبَہ** اور **سُنَّتِ قَبْلِیَّہ** بھی پڑھتے رہیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، نمازِ **تَہَجُّد، اِشراق و چاشْت، اَوَّابِیْن** اور دیگر نوافِل بھی ادا کرتے رہیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

میں بن جاؤں سَراپا "مَدَنی اِنعامات" کی تصویر   بنوں گا نیک یااللہ اگر رَحمت تِری ہوگی

(وسائلِ بخشش مرمم، ۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ ☆سَیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُصوصی قُربَت و رَفاقت حاصل رہی۔ ☆سَیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو دیگر اَزْوَاجِ مُطَہَّرات پر 10 فضیلتیں حاصِل ہیں۔ ☆سَیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی شان و عظمت قرآنِ کریم اور اَحادیث میں بَیان ہوئی ہے۔ ☆سَیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے فضائل ریت کے ذرّوں اور آسمان کے تاروں کی طرح بے شُمار ہیں۔ ☆سَیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنے زمانے کی عالِمہ، مُفْتِیہ، فَقِیْہَہ، مُحَدِّثَہ اور مُفَسِّرہ تھیں۔ ☆سَیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حبیبہ ہیں۔ ☆سَیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اِطاعتِ رسول، فَقْر و فاقہ اور تَوَکُّل جیسی خوبیوں سے آراستہ تھیں۔ ☆سَیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سخت ترین گرمیوں میں بھی روزے رکھا کرتی تھیں۔ ☆سَیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اِیثار و سخاوت کی لازوال دَولت سے مالامال تھیں۔ ☆سَیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نَفْل عبادات کی بھی بہت پابند تھیں۔ اللہ کریم سَیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے طُفیل ہمیں بھی عبادت کا ذَوق و شَوق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فَرمانِ رَحمت نِشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغْفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[1]

---

1 ۔۔۔ معجم اوسط، من اسمه احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے ۔۔۔ میری فُضُول گوئی کی عادَت نکال دو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا، ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گا، ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا، ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

راہِ علم

حضرت سَیِّدُنا ابُوالحسن فقیہہ صفار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم مشہور محدث حضرت سَیِّدُنا حسن بن سُفْیان نَسَوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ بابرکت میں رہا کرتے تھے،ایک بار انہوں نے فرمایا: سنو!جب مجھے علم دین سیکھنے کا شوق ہوا تو اس وقت میں نوجوان تھا،میری شدید خواہش تھی کہ میں حدیث وفقہ کا علم حاصل کروں۔چنانچہ ہم چند دوست(Friend) حُصُولِ علم دین کے لئے مصر کی طرف روانہ ہوئے اور ہم نے ایسے اساتذہ اور محدثین کی تلاش شروع کردی جو اپنے دور کے سب سے زیادہ ماہر حدیث اور سب سے بڑے فقیہہ اور حافظُ الحدیث ہوں،بڑی تلاش کے بعد ہم اس زمانے کے سب سے بڑے محدث کے پاس پہنچے،وہ ہمیں روزانہ بہت کم تعداد میں احادیث اِملاء کرواتے۔ہم سب دوست ایک مسجد میں رہا کرتے تھے،کوئی ہماری مشقتوں اور تکالیف سے واقف نہ تھا اور نہ ہی ہم نے کبھی اپنی تنگدستی اور غربت کی کسی سے شکایت کی،اب ہمارے پاس کھانے کو کچھ بھی نہ رہا بالآخر ہم نے 3 دن اور 3 راتیں بھوک کی حالت میں گزار دیں۔ ہماری کمزوری اتنی بڑھ گئی کہ ہم حرکت بھی نہ کرسکتے تھے۔چوتھے دن بھوک کی وجہ سے ہماری حالت بہت خراب تھی،پس میں نے مسجد کے ایک کونے میں جاکر نماز پڑھنا شروع کردی اور بابرکت ناموں کے وسیلے سے دعا کی۔ابھی میں دعا سے فارغ بھی نہ ہوا تھا کہ مسجد میں ایک نوجوان داخل ہوا اور پوچھا:تم میں سے حسن بن سفیان(رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کون ہے ؟میں نے کہا:میں ہوں،وہ نوجوان بولا:ہمارے شہر کے حاکم(Ruler) طولون نے آپ کیلئے یہ کھانا بھجوایا ہے۔میں نے اس نوجوان سے کہا:تمہارے حاکم کو ہمارے بارے میں کس نے خبر دی ہے؟ تو وہ نوجوان کہنے لگا:میں اپنے حاکم کا خادمِ خاص ہوں۔ آج صبح حاکم نے مجھے بلایا اور کہا:فُلاں محلہ کی فلاں مسجد میں جاؤ،یہ کھانا اور رقم بھی لے جاؤ اور نہایت احترام سے ان لوگوں کی بارگاہ میں پیش کرنا،وہ دِین کے طالبِ علم 3دن اور3 راتوں سے بھوکے ہیں اور میری طرف سے ان سے معذرت کرنا کہ

میں ان کی حالت سے ناواقف رہا، حالانکہ وہ میرے شہر میں تھے، کل میں خود ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر معافی مانگوں گا۔اس نوجوان نے ہمیں بتایا کہ جب میں نے حاکم سے یہ باتیں سُنیں تو میں نے عرض کی: حضور! آخر کیاواقعہ پیش آیاہے؟ حاکم نے کہا: میں آرام کے لئے اپنے بستر پر لیٹا، ابھی میری آنکھیں بند ہی ہوئی تھیں کہ میں نے خواب میں ایک گھڑ(گھوڑے) سوار کو دیکھا، اس کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا اس نے نیزے کی نوک میرے پہلو میں رکھ دی اور کہنے لگا: فوراً اُٹھو اور حسن بن سفیان اور ان کے رفقاء کو تلاش کرو، وہ دِین کے طلبہ راہِ خدا کے مسافر 3 دن سے بھوکے ہیں اور فُلاں مسجد میں قیام فرماہیں۔ میں نے اس سوار سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ اس نے کہا: میں جنت کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں اور تمہیں ان دِین کے طلبہ کی حالت سے خبر دار کرنے آیاہوں، فوراًان کی خدمت کا انتظام کرو۔ اتنا کہنے کے بعد وہ سوار میری نظروں سے اوجھل ہو گیا اور میری آنکھ کھل گئی، بس اس وقت سے میرے پہلو میں شدید درد ہو رہا ہے۔ تم یہ سارا مال اور کھانا وغیرہ لے کر ان دِین کے طلبہ (Student) کی خدمت میں پیش کر دو تاکہ مجھ سے یہ تکلیف دُور ہو جائے۔

حضرت سیدنا حسن بن سُفیان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس نوجوان سے یہ باتیں سُن کر ہم سب بڑے حیران ہوئے اور اللہ پاک کا شکر ادا کیا اور اس رحیم و کریم مالک کی عطا پر سجدے میں گر گئے۔

پھر ہم سب دوستوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ابھی رات ہی کو ہمیں اس جگہ سے کُوچ کر جانا چاہئے ورنہ ہماراواقعہ لوگوں میں مشہور ہو جائے گا اور حاکمِ شہر ہماری حالت سے واقف ہو کر ہمارا ادب و احترام کرے گا، اس طرح لوگوں میں ہماری نیک نامی ہو جائے گی، ہو سکتا ہے پھر ہم ریاکاری اور تکبر کی آفت میں مبتلا ہو جائیں۔ چنانچہ ہم سب دوستوں نے راتوں رات وہاں سے سفر کیا اور ہم مختلف علاقوں میں چلے گئے۔ علمِ

دین کی راہ میں ایسی مشقتوں اور تکالیف پر صبر و شکر کرنے کی وجہ سے ہم میں سے ہر ایک اپنے دور کا بہترین محدث اور ماہر فقیہہ بنا اور علمِ دِین کی برکت سے ہمیں بارگاہِ خداوندی میں اعلیٰ مقام عطا کیا گیا۔

(عیون الحکایات، ص ۱۱۳ ملخصاً)

علم حاصل کرو جہل زائل کرو　پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۶۹)

علمِ دین کے فضائل کی کیا بات ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! ہمارے بُزگانِ دین حُصولِ علمِ دین کیلئے کیسی کیسی مشقت و پریشانی برداشت کرتے، بھوک، پیاس اور حالات کی تنگی بھی ان کے جذبہ علم دِین کو ختم نہ کر سکی۔ ان اللہ والوں پر جب کوئی مصیبت و آزمائش آجاتی تو یہ حضرات شکوے شکایت کے انبار لگانے کے بجائے نماز اور اللہ پاک کے اسمائے مقدسہ کے ذریعے اللہ پاک سے مدد طلب فرمایا کرتے تھے۔ زمانۂ طالبِ علمی سے ہی گمنامی کی زندگی گزارنا انہیں بے حد پسند تھا، اپنی بڑائی چاہنے اور لوگوں میں مشہور ہونے جیسی بُری عادات سے ان کا دامن کبھی داغدار نہ ہوا، ان کے اِخلاص کا عالم تو دیکھئے کہ جب انہیں یہ خوف لاحق ہو جاتا کہ کہیں ان کی شہرت اور واہ واہ نہ ہو جائے تو یہ اللہ والے اس جگہ کو ہمیشہ کے لئے خیر آباد کہہ کر کسی ایسی جگہ تشریف لے جاتے کہ جہاں انہیں کوئی پہچاننے والا نہ ہوتا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے انتہائی ذوق و شوق کے ساتھ علم دِین حاصل کریں، تکبر، طلبِ شہرت اور حُبِّ جاہ جیسی خطرناک آفات سے بچتے رہیں، اخلاص کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھیں، علم کے حصول میں آنے والی

مشکلات و پریشانیوں کو خندہ پیشانی کیساتھ برداشت کرتے ہوئے اللہ پاک کی رحمت پر نظر رکھیں اور ہر حال میں اللہ پاک کی رحمت پر بھروسا کریں، کیونکہ جو لوگ اللہ پاک کی ذات پر کامل بھروسا رکھتے ہیں اللہ پاک ان کیلئے اس راہ میں آسانیاں پیدا فرمادیتا ہے۔اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ علمِ دِین ایسی چیز ہے جو انسان کو دِین و دنیا میں معزز بناتی ہے۔

صدرُ الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: علمِ (دین) ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو، ساری دنیا جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے، اس کا حاصل کرنا بلندی کی علامت ہے۔یہی وہ چیز ہے کہ اس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے اور اسی سے دنیا وآخرت سُدھرتی ہے اور یہی علم ذریعۂ نجات ہے اور اسی کی قرآن و حدیث میں تعریفیں آئی ہیں اور اسی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، قرآنِ کریم میں بہت سے مواقع پر اس کی خوبیاں صراحۃً (یعنی واضح الفاظ میں) یا اشارۃً بیان فرمائی گئیں۔(بہارشریعت،۳/۶۱۸،ملخصاً)

آیئے! حصولِ علم کا شوق بیدار کرنے کیلئے قرآنِ پاک سے عِلْمِ دِین حاصل کرنے والوں کے چند فضائل سنئے، چنانچہ

پارہ 28، سُوْرَۃُ الْمُجَادَلَۃ، آیت نمبر 11 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

پارہ 23، سُوْرَۃُ الزُّمَر، آیت نمبر 9 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے

لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ اور انجان۔

پارہ 22، سُوْرَۃُ الْفَاطِر، آیت نمبر 28 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ مقدسہ سے ہمیں چند مدنی پھول حاصل ہوئے، مثلاً علمائے کرام بڑے درجے والے ہیں ☆ اللہ پاک نے علمائے کرام کے درجات کی بلندی کا وعدہ کیا ہے ☆ علمائے کرام کو اللہ پاک کے فضل و کرم سے دنیا و آخرت میں عزت ضرور ملے گی ☆ جب علم والے اور بے علم برابر نہیں تو اطاعت گزار و فرمانبردار اور غافل و نافرمان کس طرح برابر ہو سکتے ہیں ☆ علم والوں کی شان یہ ہے کہ وہ اللہ پاک سے ڈرتے ہیں ☆ علمائے کرام کو عام لوگوں کے مقابلے میں زیادہ اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے ☆ لوگوں کو بھی اللہ پاک سے ڈرنے کی ترغیب دینی چاہیے ☆ علم والے بہت مرتبے والے ہیں ☆ اللہ پاک نے اپنے خوف کو ان (علم والوں) میں مُنْحَصَر فرمایا ہے ☆ علم والوں سے مراد وہ ہیں جو دِین کا علم رکھتے ہوں اور ان کے عقائد و اَعمال درست ہوں۔ (تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علماء کو اللہ پاک نے کس قدر بزرگی اور مرتبہ عطا فرمایا ہے، ان فضائل کو مکمل طور پر بیان کرنا تو بہت مشکل ہے۔ علماء کی فضیلت و عظمت قیامت کے دن کھلے گی جب عام لوگوں کو تو حساب و کتاب کے لئے روک لیا جائے گا مگر علما کو ان لوگوں کی شفاعت کے لئے روکا جائے گا۔ اللہ پاک نے قرآنِ مجید اور اس کے پیارے محبوب صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے احادیثِ طیبہ میں علماء کے کثرت سے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ علماء کے بارے میں فرمایا کہ اللہ پاک

نے اپنا خوف اور خشیت علماء کے دلوں میں رکھی، علماء کے درجات کو بلند فرمایا، علماء کو دوسرے لوگوں پر فضیلت عطا فرمائی، علماء کو علم سکھانے پر غزوات میں شرکت کا ثواب عطا فرماتا ہے، علماء کو آسمانِ ہدایت کے ستارے بنایا، علماء کو انبیائے کرام عَلَيْهِمُ الصلوۃ والسلام کا وارث(Heir) بنایا، علماء کے لئے مقامِ شفاعت کا وعدہ فرمایا، علماء کو عبادت گزاروں پر فضیلت عطا فرمائی، علماء کو لوگوں کے لئے حقیقی رہنما قرار دیا، علماء کی مجلس کو انبیائے کرام عَلَيْهِمُ الصلوۃ والسلام کی مجلس کی طرح قرار دیا، علماء کی بے ادبی کو باعثِ ہلاکت قرار دیا، کئی صورتوں میں ان کی بے ادبی کو کفر قرار دیا گیا، علماء کی مجلسوں کو سببِ ہدایت فرمایا، علماء کی کثرت کو باعثِ خیر اور علماء کی قِلت کو باعثِ جہالت قرار فرمایا۔(علم اور علماء، ص۹۹بتغیر)

علم ہی سے خوفِ خدا پیدا ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ علمائے کرام کا وجود دِین و دنیا کی سعادتوں اور بے شمار خوبیوں کا جامع ہے۔ یادرکھئے! علمِ دِین کے فوائد میں سے ایک فائدہ خوفِ خدا کا حصول بھی ہے جیسا کہ تفسیر صراطُ الجنان جلد 8 صفحہ 198 پر ہے کہ خوف اور خَشیَت کا مدار ڈرنے والے کے علم اور اس کی معرفت پر ہے اور چونکہ مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ پاک کی صفات کی معرفت اور اللہ پاک کی ذات کے بارے میں علم حضور پُر نور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ہے، اس لئے آپ ہی مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ تعالٰی سے ڈرتے ہیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث میں ہے 'سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا 'اللہ پاک کی قسم! میں اللہ تعالٰی کو سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اور سب سے زیادہ اس کا خوف رکھنے والا ہوں۔(بخاری، کتاب الادب، باب من لم یواجه الناس بالعتاب، ۱۲۷/۴،

الحدیث: ۶۱۰۱، مسلم، کتاب الفضائل، باب علمہ صلی اللہ علیہ وسلم باللہ تعالی وشدۃ خشیتہ، ص ۱۲۸۱، الحدیث: ۱۲۷(۲۳۵۶))(لہٰذا)لوگوں کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی صحیح طریقے سے معرفت اور علم حاصل کریں تاکہ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف زیادہ ہو۔(صراط الجنان،۸/۱۹۸)

مِرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دم　تِرے خوف سے یا خدا یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ جو علم رکھتا ہے اسے دوسروں کے مقابلے میں اللہ پاک کا خوف بھی زیادہ ہوتا ہے کیونکہ علم ایک ایسی صفت (Attribute) ہے جو انسان کو اللہ پاک کی رِضا کے مطابق زندگی بسر کرنے پر آمادہ کرتی ہے، اس کی ناراضی والے کاموں سے دُور رکھتی ہے، جب وہ گناہ کرنے لگتا ہے تو اس کا انجام بھی اس کے پیشِ نظر ہوتا ہے، عذابِ آخرت سے بھی خبردار ہوتا ہے، اگر بتقاضائے بشریت کبھی گناہ کر بیٹھے تو فوراً نادم ہوکر توبہ واستغفار کرلیتا ہے۔ یہ خوبی دنیا کے کسی اور علم سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ علمِ دِین ہی انسان میں اللہ پاک کا خوف پیدا کرتا ہے۔

علمِ دِین کے فوائد

حضرتِ سیدنا مُعَاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے مَحبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو کیونکہ اللہ پاک کی رِضا کے لیے علم سیکھنا خوفِ خدا ہے، علم تلاش کرنا عبادت ہے، علم کی تکرار کرنا تسبیح اور علم کی جستجو کرنا جہاد ہے، بے علم کو علم سکھانا صدقہ ہے اور علم کو اہل پر خرچ کرنا قربت یعنی نیکی ہے کیونکہ علم حلال اور حرام کی پہچان کا ذریعہ ہے، علم

اہلِ جنت کے راستے کا نشان ہے اور علم خوف میں باعثِ راحت ہے، علم سفر میں ہم نشین ہے، علم تنہائی کا ساتھی ہے، علم تنگدستی وخوشحالی میں رہنما(Guide) ہے، علم دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار ہے، علم دوستوں کے نزدیک زینت ہے، اللہ پاک علم کے ذریعے سے قوموں کو بلندی وبرتری عطا فرما کر بھلائی کے معاملہ میں قائد اور امام بنا دیتا ہے پھر ان کے نشانات اور افعال کی پیروی کی جاتی ہے، علماء کی رائے کو حرفِ آخر سمجھا جاتا ہے اور ملائکہ علماء کی دوستی میں رغبت کرتے ہیں، ان کو اپنے پَروں سے چُھوتے ہیں، علماء کے لئے ہر خشک وتر چیز، سمندر کی مچھلیاں، جاندار، خشکی کے درندے اور چوپائے استغفار کرتے ہیں، علم جہالت کے مقابلے میں دِلوں کی زندگی ہے، علم تاریکیوں کے مقابلے میں آنکھوں کا نُور ہے، علم کے ذریعے بندہ اولیائے کرام کی منازل کو پالیتا ہے اور دنیا و آخرت میں بلند مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے، علم میں غور وفکر کرنا روزوں کے برابر ہے، علم سیکھنا سکھانا نَماز کے برابر ہے، علم کے ذریعہ صلۂ رحمی(رشتے داروں سے بھلائی) کی جاتی ہے، علم سے حلال و حرام کی پہچان حاصل ہوتی ہے، علم عمل کا امام ہے اور عمل اس کے تابع ہے اور خوش بختوں کو علم کا الہام کیا جاتا ہے جبکہ بدبختوں کو علم سے محروم کردیا جاتا ہے۔(الترغیب والترہیب، کتاب العلم، باب الترغیب فی العلم، ۱/ ۵۲ حدیث: ۸)

علم حاصل کرو جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُزُرگانِ دِین کا شوقِ علم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! علمِ دِین حاصل کرنے والے خوش نصیب کے لئے کیسی کیسی خوشخبریاں ہیں، لیکن یہ بات بھی ذہن نشین کرلیجئے کہ جو چیز جتنی اہم ہوتی ہے بسا اوقات اس کو حاصل کرنا بھی اتنا ہی دشوار(Difficult) ہوتا ہے۔ طرح طرح کی رکاوٹیں، پریشانیاں اور مشکلات انسان کے سامنے کھڑی ہوجاتی ہیں اور پھر وہی شخص کامیاب ہوتا ہے، جس کے ارادے مضبوط ہوں، نیت صاف ہونے کے ساتھ ساتھ ربِّ کائنات کی ذات پر یقین کامل بھی ہو، کیونکہ علم کا حُصُول ایسی چیز ہے، جسے حاصل کرنے میں نہ صرف دُنیاوی مشکلات سامنے آتی ہیں بلکہ شیطان بھی طالبِ علم دِین کے ذہن میں طرح طرح سے وسوسے پیدا کرکے اس عظیم نعمت سے محروم کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے اور جس پر شیطان لعین کا یہ وار چل جائے تو وہ اسے اپنی بہت بڑی کامیابی تصور کرتا ہے اور بہت خوش ہوتا ہے جیسا کہ

شیطان کا تخت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" میں ہے:

بعدِ نمازِ عصر شیاطین سمندر پر جمع ہوتے ہیں، اِبلیس کا تَخت(Throne) لگتاہے، شیاطین کی کارگُزاری پیش ہوتی ہے، کوئی کہتاہے: اس نے اتنی شرابیں پلائیں، کوئی کہتاہے، اِس نے اِتنی بدکاریاں کروائیں(شیطان نے) سب کی سُنیں۔ کسی نے کہا: میں نے آج فُلاں طالِبِ علمِ (دین) کو پڑھنے سے باز رکھا۔ (شیطان یہ) سنتے ہی تَخت پر سے اُچھل پڑا اور اس کو گلے سے لگالیا اور کہا: اَنْتَ اَنْتَ (یعنی بس) تُو نے (زبردست) کام کیا۔ اور شیاطین یہ کیفیت دیکھ کر جل گئے کہ اُنہوں نے اِتنے بڑے بڑے کام کئے، ان کو کچھ نہ کہا اور اس(شیطان کے چَیلے) کو(طالبِ علم دین کو صِرف ایک چھٹی کروا دینے پر) اتنی

شاباش دی! اِبلیس بولا: تمہیں نہیں معلوم جو کچھ تم نے کیا، سب اِسی (علمِ دین پڑھنے سے روکنے والے) کا صدقہ ہے۔ اگر (دِینی) عِلْم ہوتا تو وہ (لوگ) گُناہ نہ کرتے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصّہ سوم ص356)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان جس قدر علمِ دین سیکھنے سکھانے والوں سے دُشمنی رکھتا ہے کسی اور سے نہیں رکھتا اورانہیں علمِ دین سے دُور کرنے کیلئے طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ راہِ علم کا سفر آسان نہیں مگر شوق کی سواری پاس ہو تو دُشواریاں منزل تک پہنچنے میں رُکاوٹ نہیں بنتیں۔ ہمارے بزرگانِ دین بڑے شوق اور لگن کے ساتھ علمِ دین حاصل کیا کرتے تھے، آیئے! بطورِ ترغیب چند حکایات ملاحظہ کیجئے:

صحابیٔ رسول کا شوقِ علم

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری وفات کے وقت میں کم عمر تھا۔ اپنے ایک ہم عمر انصاری لڑکے سے میں نے کہا چلو اصحابِ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے علم حاصل کرلیں، کیونکہ ابھی وہ بہت ہیں۔ انصاری نے جواب دیا۔ ابنِ عباس تم بھی عجیب آدمی ہو، اتنے اصحاب کی موجودگی میں لوگوں کو بھلا تمہاری کیا ضرورت پڑے گی! اس پر میں نے انصاری لڑکے کو چھوڑ دیا اور خود علم حاصل کرنے لگ گیا۔ بارہا ایسا ہوا کہ معلوم ہوتا فُلاں صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس فُلاں حدیث ہے میں اس کے گھر دوڑا جاتا۔ اگر وہ آرام کر رہے ہوتے تو میں اپنی چادر کا تکیہ بنا کر ان کے دروازے پر پڑا رہتا اور گرم ہوا میرے چہرے کو جھلساتی رہتی۔ جب وہ صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ باہر آتے اور مجھے اس حال میں پاتے تو متاثر ہو کر کہتے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا کے بیٹے آپ کیا چاہتے ہیں؟ میں کہتا، سنا ہے آپ رسو

ل اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فُلاں حدیث روایت کرتے ہیں، اسی کی طلب میں حاضر ہوا ہوں۔ وہ کہتے آپ نے کسی کو بھیج دیا ہوتا اور میں خود چلا آتا۔ میں جواب دیتا: نہیں، اس کام کے لئے خود مجھے ہی آنا چاہئے تھا۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ جب اصحاب رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گزر گئے تو وہی انصاری دیکھتا کہ لوگوں کو میری کیسی ضرورت ہے اور حسرت سے کہتا: ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تم مجھ سے زیادہ عقل مند تھے۔ (سنن دارمي، ۱۵۰/۱، حديث: ۵۷۰)

دو عالَم نہ کیوں ہو نثارِ صحابہ   کہ ہے عرش منزل وقارِ صحابہ
امیں ہیں یہ قرآن و دِینِ خدا کے   مدارِ ہُدیٰ اعتبارِ صحابہ
صحابہ ہیں تاجِ رِسالت کے لشکر   رسولِ خدا تاجدارِ صحابہ

محدثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شوقِ علم

محدِّثِ اعظم پاکستان حضرتِ مولانا سردار احمد قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مطالعے کا اتنا شوق تھا کہ مسجد میں نمازِ باجماعت میں کچھ تاخیر ہوتی تو کسی کتاب کا مُطالعہ کرنا شروع کر دیتے۔ جب آپ منظر الاسلام بریلی شریف میں زیرِ تعلیم تھے تو ساتھی طلبہ کے سو جانے کے بعد بھی محلہ سوداگران میں لگی لالٹین (Laltern) کی روشنی میں اپنا سبق یاد کیا کرتے تھے۔ آپ کے اساتذہ کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے آپ کے کمرے میں لالٹین کا بندوبست کر دیا۔ (سیرتِ صدرالشریعہ، ص۲۰۱)

بِحَمْدِاللہ کیا شُہرہ ہوا سردار احمد کا   کہ اِک عالَم فدائی ہوگیا سردار احمد کا
زبانِ خَلق سے حق نے کیا اِعلانِ سرداری   جبھی تو آج ڈنکا بج رہا سردار احمد کا

(حیات محدث اعظم، ص۳۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے ہمارے بُزرگانِ دِین کس طرح ذوق وشوق سے علم دِین حاصل کرتے اور علم دِین کے حصول میں آنے والی کسی بھی رکاوٹ کا سامنا کرکے اس کا حل نکال کر علم دِین کو حاصل کرتے۔ بزرگانِ دِین کے ان واقعات کو ذہن میں رکھ کر آیئے! ذرا ہم اپنے بارے میں سوچتے ہیں کہ کیا کبھی ہم نے بھی علمِ دِین کے فضائل جاننے کی کوشش کی، کیا ہم نے کبھی علمِ دین کے حصول کے لئے کوشش کی؟ کیا ہم نے بھی کبھی یہ سوچا کہ علم دِین کے حصول میں ہمارے لئے کیا کیا رکاوٹیں ہیں؟ اور ان کا حل کیا ہے؟ کیا ہم نے کبھی اہلِ علم سے اس بارے میں مشورہ کیا؟ جبکہ دوسری طرف ہمارا حال یہ ہے کہ کاروبار (Business) کے لئے گھنٹوں گھنٹوں بیٹھ کر تجربہ کار لوگوں سے مشاورت کرتے ہیں، کاروباری ترقی اور مسائل کے حل کیلئے ایک ملک سے دوسرے ملک تک کا سفر کرتے ہیں، جبکہ علم دِین کے حصول کے لئے نہ تو ہمارے پاس وقت ہے اور نہ ہی علم دِین کے حصول میں آنے والی رکاوٹوں کا ہمارے پاس کوئی حل موجود ہے۔

علم دِین سیکھنے کے لئے سفر کرنا بزرگانِ دِین کا طریقہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عِلْمِ دِین حاصل کرنے کیلئے سفر کرنا ہمارے بُزرگانِ دِین کا طریقہ ہے، وہ لوگ کئی کئی دنوں اور مہینوں کا سفر اونٹوں، گھوڑوں پر یا پیدل کرکے بڑی محنت اور لگن کے ساتھ علم حاصل کرتے تھے جبکہ آج ہمارے پاس دورِ جدید کی سہولیات (Facility) موجود ہیں، سفر کیلئے گاڑیاں موجود ہیں جن کے ذریعے مہینوں کا سفر دنوں میں اور دنوں کا سفر گھنٹوں میں اور گھنٹوں کا سفر منٹوں میں طے ہو جاتا ہے، اس کے باوجود بھی ہمارے اندر شوقِ علم پیدا نہیں ہوتا۔ اُس دور کا

سفر انتہائی دُشوار ہوا کرتا تھا بعضوں کے پاس توزادِ سفر بھی نہیں ہوتا تھا اور وہ بھوک پیاس اور گرمی کی شدت اور سفر کی مشقت کو برداشت کرتے ہوئے بڑے شوق سے سفر کرنے والے تھے مگر افسوس! فی زمانہ سفر انتہائی آسان ہوچکا ہے پھر بھی ہمارے اندر علم سیکھنے کا جذبہ ختم ہوتا جارہا ہے۔ ہاں! حصولِ دنیا کیلئے اس آسانی سے بھرپور فائدہ اُٹھایا جاتا ہے۔ دولت کمانے اور کاروبار جمانے کیلئے ہزاروں مِیلوں کا سفر طے کرکے ایک شہر سے دوسرے شہر بلکہ بیرونِ ملک جانا بھی گوارا کرلیا جاتا ہے۔ کسی کو 3 دن کیلئے مدنی قافلے کی دعوت پیش کی جائے تو ماں باپ، بیوی بچوں اور گھر والوں کی یاد آجاتی ہے مگر مال کمانے کیلئے ان سب سے جدائی بھی برداشت ہوجاتی ہے بلکہ اگر گھر والے منع کریں تو انہیں اس طرح قائل کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں کہ میں آپ لوگوں کے مستقبل(Future) کیلئے ہی یہ سب کچھ کررہا ہوں، بس کچھ سالوں ہی کی تو بات ہے، ہمارے معاشی حالات بہتر ہوجائیں گے، میں قرض کے بوجھ تلے دَب چکا ہوں اس لیے ملک سے باہر جارہا ہوں تاکہ قرض اُتار سکوں وغیرہ وغیرہ باتوں سے گھر والوں کو بھی راضی کرلیتے ہیں۔ افسوس صد افسوس! ہم مال و دولت کمانے کیلئے تو سُہانے سپنے دیکھتے ہیں، دولت بڑھانے کی نئ نئ ترکیبیں بھی سوچتے ہیں اور شب وروز مال کے جال میں پھنس کر سفر کرنے کے لئے بیقرار اور سر دھڑ کی بازی لگادینے کے لئے تیار رہتے ہیں لیکن علمِ دِین سیکھنے کے لئے مسجد درس میں چند منٹ بیٹھنے کیلئے ہمارے پاس وقت نہیں، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں حاضری کی فرصت نہیں، گھر میں بیٹھے بٹھائے مدنی چینل کے ذریعے معلومات کا ڈھیروں خزانہ سمیٹنے کو ہمارا دل نہیں چاہتا اور راہِ خدا میں 3 دن مدنی قافلے میں سفر کیلئے گھر والوں سے جُدائی ہم سے برداشت نہیں ہوتی۔ حالانکہ جو لوگ علمِ دین کے حصول کیلئے راہِ خدا میں سفر کرتے ہیں وہ بڑے سعادت مند

ہوتے ہیں، جیسا کہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ میں نے نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ پاک اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے، بے شک فرشتے علم حاصل کرنے والے کے عمل سے خوش ہو کر اس کیلئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں، زمین و آسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں عالمِ دین کیلئے استغفار کرتی ہیں۔ (ابن ماجه ،کتاب السنة ، ۱۴۵/۱ ، حدیث:۲۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی مذاکرہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے **"علم بے شُمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حُصُول کا ذریعہ سُوال ہے۔"** کے قول کو عملی جامہ پہناتے ہوئے مدنی مذاکرے کا سِلْسلہ شُروع کیا جو 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام بھی ہے۔ کثیر اسلامی بھائی مَدَنی مُذاکروں میں عَقائدواَعمال، فضائِل ومَناقِب، شریعت وطریقت، تاریخ و سیرت، سائنس وطِبّ، اَخلاقیات واِسلامی مَعْلُومات، معاشی ومُعاشرتی و تنظیمی مُعاملات اوردیگر بہت سے مَوضُوعات کے بارے میں مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔ اس مدنی کام کے بے شُمار دِینی ودُنیوی فوائد ہیں، ❖ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ❖ **مدنی مذاکرے کی** برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ❖ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے دِینی

معلومات(Islamic Information) کے ساتھ ساتھ اَخلاقی اور تنظیمی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ آیئے! بَطورِ تَرغیب ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور پابندی کے ساتھ **مدنی مذاکرے** میں شرکت کرنے کی نِیَّت کیجئے۔ چنانچہ

فیشن کا دلدادہ سُدھر گیا

لیہ شہر (صوبہ پنجاب، پاکستان) کے مقیم ایک اسلامی بھائی سنّتوں سے دُور فیشن کے نشے میں مخمور تھے، نت نئے فیشن والے لباس پہننا، فضولیات ولغویات میں اپنے قیمتی لمحات ضائع کرنا ان کا معمول تھا۔ ذکرِ الٰہی سے یکسر غافل ہوچکے تھے، نیکیوں بھری زندگی گزارنے کا ذہن کچھ یوں بنا کہ ایک بار انہیں "مدنی مذاکرہ" سننے کی سعادت مل گئی، اس کی برکت سے ان کی زندگی کا رخ ہی بدل گیا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عام فہم انداز میں بیان کی جانے والی ڈھیروں ڈھیر معلومات کا "انمول خزانہ" لُوٹنے کا سنہری موقع ملا، خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰے کی کرنوں سے ان کا تاریک دل روشن ہوگیا، سابقہ زندگی پر ندامت ہونے لگی، لہٰذا انہوں نے بقیہ زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے فیشن(Fashion) کی نُحُوست سے جان چھڑائی اور سنّتوں پر عمل کرنے اور نمازوں کی پابندی کا عزمِ مصمم کرلیا اور جلد ہی سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجالیا، داڑھی شریف سے چہرہ پُرنور کرلیا اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لے دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے منسلک ہوگیا۔ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کیلئے ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر ان کا معمول بن گیا۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فَیضانِ غَوث و رضا مَدَنی ماحول
سنور جائیگی آخِرت اِنْ شَآءَ اللّٰہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول

سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے نظرِبد سے سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۷، ۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شرعی مسائل حل کرنے کا انوکھا انداز

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"حافظہ کیسے مضبوط ہو؟"** کے صفحہ نمبر 52 پر لکھاہے کہ حضرت سیّدناامام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے جلیل القدر امام کاشمار حضرت سیّدنا امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگردوں میں ہوتاہے، ایک مرتبہ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے استاد حضرت سیّدنا امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے یہاں ایک رات قیام فرمایا، جب رات ہوئی تو امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نوافل کی ادائیگی کے لیے اللہ کریم کی بارگاہ میں کھڑے ہوگئے جبکہ حضرت سیّدناامام محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بستر پر ہی آرام فرمارہے، جب فجر کاوقت ہوا تو امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وضو کیے بغیر نمازادا فرمائی، امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس پر بے حد تعجب ہوا، آپ سے بے وضو نمازادا کرنے کاسبب پوچھاتو حضرت سیّدناامام محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: آپ نے ساری رات نوافل اداکرکے فقط اپنے لیے عمل کیاجب کہ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام اُمّت کے لیے یہ عمل کیاکہ ساری رات بستر پر لیٹے لیٹے قرآن شریف سے مسائلِ دینیہ نکالتارہااوراس رات میں نے ہزار سے زائد مسائل نکالے ہیں۔

حضرت سیّدناامام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں نے آپ کا یہ جواب سنا، تب سے ہی میں اپنی شب بیداری پر آپ کی شب بیداری کو ترجیح دیتاہوں۔(مناقب الامام الاعظم للکردری، ۲/۱۵۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے ہمیں کئی مدنی پھول حاصل ہوئے، مثلاً اللہ والوں کا لمحہ لمحہ عبادت وریاضت میں بسر ہوتا ہے، اللہ والے اپنے قیمتی اوقات کی قدر کرتے ہوئے انہیں فضولیات میں ضائع نہیں کرتے، اللہ والے قرآنِ کریم کی آیاتِ مقدسہ میں غور وفکر کے سمندر میں غوطہ زَن رہتے ہیں، اللہ والوں کا حافظہ بہت ہی مضبوط (Strong) ہوتا ہے، اللہ والوں کے دلوں میں اُمّت کی خیر خواہی کا حقیقی جذبہ موجود ہوتا ہے، اللہ والے علم سے محبت کرنے والے اور اس کو پھیلانے والے ہوتے ہیں جیسا کہ کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگردِ رشید امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں ہم نے سنا کہ آپ نے اپنی یادداشت کی بنیاد پر صرف ایک رات میں قرآنِ کریم میں غور وفکر کرکے ایک دو نہیں بلکہ ہزار مسائلِ شرعیہ نکال لئے۔ اے کاش! عبادت و رِیاضت، وقت کی قدر و اہمیت، قرآنِ کریم میں غور و فکر، اُمتِ محمدیہ کی خیر خواہی اور اشاعتِ علمِ دین کی یہ عظیم نعمت اللہ کریم ہمیں بھی عطا فرمائے اور ہمیں بھی علمِ دین سیکھ کر اس پر عمل کرنے اور اسے دوسروں تک پہنچانے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دِین کے حصول کیلئے ہمیں بھی اپنا ذہن بنانا چاہئے کیونکہ جب تک انسان کسی کام کے لئے ذہنی طور پر تیار نہ ہو، وہ کام کتنا ہی آسان کیوں نہ ہو، مشکل لگتا ہے، مگر جب اُس کام کو کرنے کا پختہ ذہن بنالیا جائے اور اس کیلئے کوشش بھی کی جائے تو مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔

علمِ دِین کے فضائل و فوائد اور بُزرگانِ دِین کے شوقِ علم اور حُصولِ علم کے واقعات سُن کر ہمارے اندر بھی شوقِ علم پیدا ہوا ہو گا لہٰذا دنیا و آخرت کی بہتری کیلئے اس جذبے کو عملی جامہ پہناتے ہوئے علم دِین سیکھنے میں مشغول ہو جانا چاہیے۔ یاد رکھئے! جس طرح کھانا پینا ہمارے جسم کی غذا(Diet) ہے، اسی طرح علم ہمارے دل کی غذا ہے، اگر جسم کو کھانا نہ دیا جائے تو وہ کمزور ہو جاتا ہے اور مسلسل کئی روز تک بھوکا رہنے کی وجہ سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے، اسی طرح علم دل کی غذا ہے اگر دل کو علم کے نور سے منور نہ رکھا جائے تو وہ بھی مُردہ ہو جاتا ہے، جیسا کہ

دل کی غذا علم و حکمت ہے

ایک مرتبہ حضرت سیّدُنا فتح مُوصلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حاضرین سے پوچھا: جب مریض کو کھانے پینے اور دواء سے روک دیا جائے تو کیا وہ مر نہیں جاتا؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: یہی معاملہ دل کا ہے جب اسے 3 دن تک علم و حکمت سے روکا جائے تو وہ بھی مر جاتا ہے۔

امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدُنا فتح مُوصلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سچ فرمایا کیونکہ دل کی غذا علم و حکمت ہے اور ان دونوں سے دل زندہ رہتا ہے جیسے جسم کی غذا کھانا پینا ہے پس جس نے علم کو نہ پایا اس کا دل بیمار ہے اور اس کی موت یقینی ہے لیکن اسے اس بات کا شعور نہیں ہوتا کیونکہ دنیا میں مشغولیت اس کے احساس کو ختم کر دیتی ہے اور جب موت ان مشاغل کو ختم کر دیتی ہے تو وہ بہت زیادہ تکلیف محسوس کرتا ہے اور اسے بے انتہا افسوس ہوتا ہے اور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمانِ عالیشان: اَلنَّاسُ نِيَامٌ فَاِذَامَاتُوْا اِنْتَبَهُوْا۔ یعنی لوگ سوئے ہوئے ہیں جب مر جائیں گے تو بیدار ہو جائیں گے۔ سے یہی مراد ہے۔(حلیۃ الاولیاء، سفیان ثوری، ۷/۵۴، حدیث: ۹۵۷۶)

(لباب الاحیاء، ص۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کونسا علم حاصل کرنا فرض ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام نے ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق عِلْمِ دِین سیکھنے کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد (وعورت) پر فرض ہے۔ (سُنَنِ ابن ماجہ، ج۱، ص۱۴۶، حدیث:۲۲۴)

اب سوال یہ ہے کہ وہ کون سا علم ہے جس کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض قرار دیا گیا ہے اور جس کو حاصل کرنے کا پیدائش سے لے کر موت تک حکم دیا گیا ہے اور اگر اس کے حصول میں چین(China) جیسے دُور دراز ملک میں جانے کی مشقت اور تکلیف بھی اُٹھانا پڑے تو ضرور اُٹھائے مگر علم حاصل کرے۔ (چین سے ملکِ چین مراد نہیں ہوتا بلکہ بہت دُوری کا سفر بیان کرنا مقصود ہے یعنی اگر حصولِ علم کی خاطر دُور دراز سفر کرنا تمہارے لئے ممکن ہو تو وہاں جاکر بھی علم حاصل کرو۔)

ظاہر ہے کہ اس کا مطلب یہ تو نہیں ہوسکتا کہ تمام علوم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ (بہارِ شریعت ۳/۱۰۲۹) تو پھر اس سے کیا مراد ہے۔ آیئے! اس بارے میں اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جو کچھ فرمایا ہے، اس کا آسان لفظوں میں خُلاصہ پیشِ خدمت ہے، چنانچہ

آپ فرماتے ہیں: سب میں اَوَّلین واَہم ترین فرض یہ ہے کہ بُنیادی عقائد کا علم حاصِل کرے۔ جس سے آدمی صحیح العقیدہ سُنّی بنتا ہے اور جن کے انکار و مُخالَفت سے کافِر یا گمراہ ہو جاتا ہے۔ اِس کے بعد

مسائلِ نَماز یعنی اِس کے فرائض و شرائط و مُفسِدات (یعنی نماز توڑنے والی چیزیں) سیکھے تاکہ نَماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جب رَمَضانُ الْمبارَک کی تشریف آوری ہو تو روزوں کے مسائل، مالِکِ نصاب نامی (یعنی حقیقۃً یا حکماً بڑھنے والے مال کے نِصاب کا مالک) ہو جائے تو زکوۃ کے مسائل، صاحِبِ اِستِطاعت ہو تو مسائلِ حج، نِکاح کرنا چاہے تو اِس کے ضَروری مسائل، تاجر ہو تو خرید و فروخت کے مسائل، مُزارِع یعنی کاشتکار (وزمیندار) کھیتی باڑی کے مسائل، مُلازِم بننے اور ملازِم رکھنے والے پر اجارہ کے مسائل۔ وَعَلٰی هٰذَاالْقِیاس (یعنی اور اِسی پر قِیاس کرتے ہوئے) ہر مُسلمان عاقِل و بالغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عین ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مبارک فتوے سے معلوم ہوا کہ ہر عاقل و بالغ، مرد عورت پر عقائد کا علم سیکھنا، وضو، غسل، نماز اور روزہ کے مسائل سیکھنا، صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں زکوۃ کے مسائل، حج فرض ہونے پر حج کے مسائل، کاروبار کرنے والوں پر خرید و فروخت کے مسائل سیکھنا فرض ہے۔ آیئے! اب ہم اپنے بارے میں غور کرتے ہیں کہ ہم پر کون سا علم سیکھنا فرض ہے اور ہمیں اس کی کتنی معلومات (Sciences) ہیں۔ سب سے پہلے عقائد کے علم کو ہی لے لیجئے۔ علمِ عقائد ایک اہم علم ہے اس میں یہ بیان ہوتا ہے کہ اللہ پاک کی ذات وصفات کے بارے میں مسلمانوں کو کیا عقیدہ رکھنا چاہیے، انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، حضراتِ صحابہ اور اولیاء رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے بارے میں کیا عقیدہ ہونا چاہیے، قیامت و احوالِ قیامت کیا ہیں، جنّت و دوزخ کسے کہتے ہیں اور ان کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہیے، کن کن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے اور کن چیزوں کا انکار آدمی کو کفر و گمراہی کے عمیق (گہرے) گڑھے میں پھینک دیتا ہے اور کون سے ایسے افعال ہیں جن کے

---

[1] ...ماخوذ از فتاوٰی رضویہ، ۲۳/۶۲۴، ۶۲۳

کرنے سے آدمی دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم اپنے بارے میں غور کریں کہ ہمیں ان عقائد کی کتنی معلومات حاصل ہیں؟ہم میں سے کتنے لوگوں نے ان عقائد (Trends) کے بارے میں دِینی کتابوں کا مطالعہ کیا؟یا کسی سُنی عالم صاحب کے پاس جاکر یہ علم سیکھنے کی کوشش کی ؟ہمارے معاشرے میں بہت سے نادان ایسے ہیں جو اپنی لاعلمی کی وجہ سے اللہ کریم کی ذات پر اعتراضات کر بیٹھتے ہیں، ہنسی مذاق میں فرشتوں، جنَّت و دوزخ کے بارے میں توہین آمیز کلمات بک جاتے ہیں اور اس طرح اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور انہیں خبر تک نہیں ہوتی۔اس بارے میں ڈھیروں معلومات حاصل کرنے کیلئے ،امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی کی کتاب **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** کا مُطالَعہ بے حد مفید ہے۔اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً حاصل کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرکے پڑھ لیجئے۔

عبادات کا علم:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح عبادات کرنے سے پہلے بھی اس بارے میں علم ہونا ضروری ہے۔ ہم میں سے کئی لوگ ایسے بھی ہوں گے جو کئی کئی سالوں سے نمازیں پڑھ رہے ہوں گے مگر ہو سکتا ہے کہ انہیں نماز کے فرائض و شرائط معلوم نہ ہوں، کوئی نماز کے واجبات سے ناواقف ہو گا، کسی کی قراءت درست نہیں ہو گی تو کسی کو سجدہ کرنے کا درست طریقہ معلوم نہیں ہو گا۔یہی حال روزہ رکھنے والوں کا ہے کہ مدتوں سے ہر سال ماہِ رمضاں کے روزے رکھتے ہیں اور ایک روزہ بھی چھوڑنا گوارا نہیں کرتے مگر کیا ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ روزہ کن چیزوں سے ٹُوٹ جاتا ہے ؟وہ کون سے کام ہیں جن

سے روزے کا کفارہ لازم آتا ہے یا قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں؟ اسی طرح جن خوش نصیبوں کو حج کی سعادت نصیب ہوتی ہے تو کیا انہیں حج کے مسائل، عمرہ کرنا ہے تو عمرے کے مسائل معلوم ہوتے ہیں؟ بعض نادان ایسے بھی ہوتے ہیں جو حج کی معلومات حاصل کرنے کے بجائے یوں کہتے ہیں کہ بس حج کے لئے چلے جاؤ، وہاں جو سب لوگ کر رہے ہوں گے اُنہی کی دیکھا دیکھی ہم بھی کرلیں گے۔ ذرا غور کیجئے! اتنا پیسہ خرچ کرنے، ملک اور گھر بار بیوی بچوں سے دُور رہنے کے بعد بھی اگر ہمارا فرض حج ادا نہ ہو تو پھر ان سب قربانیوں کا کیا فائدہ؟ لہٰذا نماز روزے اور حج وعمرہ کے بارے میں مفید معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی ان کتب **"نماز کے احکام"** **"فیضانِ رمضان"** اور **"رفیق الحرمین"** کا مطالعہ کیجئے۔ یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ **(Download)** کر کے پڑھ لیجئے۔

زکوٰۃ کا علم:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح زکوٰۃ بھی دِینِ اسلام کا ایک اَہَم رُکن (Pillar) ہے جو صاحبِ نصاب شخص پر فرض ہوتی ہے۔ مگر ہم میں سے کتنے ایسے ہوں گے جنہیں صاحبِ نصاب کا مفہوم بھی معلوم نہیں ہو گا، زکوٰۃ کب فرض ہوتی ہے، کتنے مال پر کتنی زکوٰۃ بنتی ہے، زکوٰۃ کے اصل مستحق کون لوگ ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی زکوٰۃ کے بارے میں بہت سے مسائل سے ہماری اکثریت لاعلم ہوتی ہے جس کی وجہ سے شرعی طور پر جتنی زکوٰۃ بنتی ہے وہ پوری ادا نہیں کرتے اور گنہگار ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ کے مسائل سیکھنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی دو (2) کتب **"فیضانِ زکوٰۃ"** اور **"فتاوی اہلسنت احکام زکوٰۃ"** کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُصُولِ عِلْم کے ذرائع

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ ہر ایک کو اپنی ضرورت کے مطابق عِلْمِ دِین سیکھنا چاہیے۔ علم دین حاصل کرنے کے بہت سے ذرائع ہیں مثلاً(۱)جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے کر باقاعدہ طور پر علمِ دین حاصل کرنا(۲)علمائے کرام کی صحبت اختیار کرنا(۳) مکتبۃ المدینہ کی کتب ورسائل کا مُطالعہ کرنا(۴)عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کرنا(۵)سوفیصدی اسلامک چینل مدنی چینل کے معلومات سے بھرپور سلسلے دیکھنا اور (۶)**12 مدنی کام** بالخصوص ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں اوّل تا آخر شریک ہونا۔اگر ہم ان میں سے جتنے زیادہ ذرائع اپنائیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسی قَدْر ہماری معلومات اور علمِ دِین میں اِضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ مگر یاد رہے! صرف علم سیکھنا ہی کافی نہیں بلکہ علم حاصل کرنے کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ جو علم سیکھا اس سے فائدہ بھی اٹھایا جائے اور علم سے نفع اٹھانا یہ ہے کہ اس علم پر عمل کیا جائے کہ یہ علم میں اضافے کا سبب ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:"مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَہُ اللّٰہُ عِلْمَ مَا لَمْ یَعْلَمْ" جس نے اپنے علم پر عمل کیا تو اللہ پاک اسے ایسا علم عطا فرمائے گا جو وہ پہلے نہ جانتا تھا۔(حلیۃ الاولیاء،احمد بن ابی الحواری ، ۱۰/۱۳، حدیث:۱۴۳۲۰)

اَحکامِ شرع پر مجھے دے دے عمل کا شوق
پیکر خُلوص کا بنا یاربِّ مصطفٰے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علم پر عمل کی ضرورت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حصولِ علم کے بعد اس پر عمل کرنا بھی بے حد ضروری ہے۔ محض علم کے حصول ہی کو سب کچھ سمجھ لینا اور عمل کی طرف رغبت نہ کرنا باعثِ ہلاکت ہے۔ حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک عزیز شاگرد کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

اے نُورِ نظر! نیک اعمال سے محروم اور باطنی کمالات سے خالی نہ رہنا اور اس بات کو یقینی جان کہ (عمل کے بغیر) صرف علم ہی بروزِ حشر تیرے کام نہ آئے گا۔ جیسا کہ ایک شخص جنگل (Verdi gris) میں ہو اور اس کے پاس 10 تیز اور عمدہ تلواریں اور دیگر ہتھیار ہوں، ساتھ ہی ساتھ وہ بہادر بھی ہو اور اسے جنگ کرنے کا طریقہ بھی آتا ہو، ایسے میں اچانک ایک خوفناک شیر اس پر حملہ کر دے! تو تیرا کیا خیال ہے کہ استعمال کے بغیر صرف ان ہتھیاروں کی موجودگی اسے اس مصیبت سے بچا سکتی ہے؟ یقیناً تو اچھی طرح جانتا ہے کہ ان ہتھیاروں کو استعمال میں لائے بغیر اس حملے سے نہیں بچا جا سکتا۔ لہٰذا اس بات کو اپنی گرہ سے باندھ لو! کہ اگر کسی شخص کو ہزاروں علمی مسائل پر عبور حاصل ہو اور وہ اس کی تعلیم بھی دیتا ہو، لیکن اس کا اپنے علم پر عمل نہ ہو، تو اسے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو گا۔ (ایہا الولد، ص۲۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مکتبۃُ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی

کم و بیش 104 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مَصروف ہے، جن میں سے ایک **"مجلس مکتبۃ المدینہ"** بھی ہے۔ شیخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا آغاز ۱۴۰۶ھ بمطابق 1986ء میں فرمایا اور سب سے پہلے بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کی گئیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مکتبۃُ المدینہ نے اِس مُخْتَصَر سے عَرصے میں جو تَرَقّی کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ مکتبۃُ المدینہ سے سَرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دیگر علمائے اہلسنت اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کی کتابیں زیورِ طَبع سے آراستہ ہو کر لاکھوں کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنَّتوں کے پُھول کھلا رہی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تُجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علمِ دین کا نور پھیلانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی(I.T) کے تعاون سے **"دارالافتاء اہلسنت"** موبائل ایپلیکیشن (Application) بھی آچکی ہے اور مزید ترقی کا سفر جاری ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

26 رمضان کی مناسبت سے ذکرِ عطار

اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی وِلادتِ مبارکہ 26 رَمَضانُ المبارَک 1439ھ بمطابق 1950ء میں پاکستان کے مشہور شہر باب المدینہ کراچی میں ہوئی۔ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے آباء واجداد ہند کے ضلع گجرات میں مقیم تھے۔ آپ کے دادا جان عبد الرحیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نیک نامی اور پارسائی اپنے علاقے میں مشہور تھی۔ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ بُزُرگوار حاجی عبد الرحمٰن قادِری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باشرع اور پرہیز

گار شخص تھے، اکثر نگاہیں نیچی رکھ کر چلا کرتے تھے، انہیں بہت سی احادیث زبانی یاد تھیں، دنیاوی مال و دولت جمع کرنے کا لالچ نہیں تھا۔ آپ سلسلۂ عالیہ قادِریہ میں بیعت تھے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدہ ماجدہ ایک نیک، صالحہ اور پرہیز گار خاتون تھیں۔ جنہوں نے سخت ترین آزمائشوں میں بھی اپنے بچوں کی اسلامی خطوط پر مدنی تربیت کی جس کا منہ بولتا ثبوت خود امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ مقدسہ ہے۔ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حصولِ علم کے ذرائع میں سے کتب بینی اور صحبتِ علماء کو اختیار کیا۔ اس سلسلے میں آپ نے سب سے زیادہ استفادہ مفتیِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد و قار الدین قادِری رَضَوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کیا اور مسلسل 22 سال آپ کی صحبت بابَرَکت سے مستفیض ہوتے رہے حتّٰی کہ انہوں نے امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اپنی خلافت واِجازت سے بھی نوازا۔ اَمیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا دِل اتباعِ سُنّت کے جذبے سے سرشار ہے، آپ نہ صرف خود سُنّتوں پر عمل کرتے ہیں بلکہ دیگر مسلمانوں کو بھی زیورِ سُنّت سے آراستہ کرنے میں مصروفِ عمل ہیں۔

اللہ پاک ہمیں بھی امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی سیرت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (تعارفِ امیر اہلسنت، ص ۱۰-۳۸، ۱۸، ۱۵، ۱۱، ملخصًا وملتقطاً)

مسلک کا تُو اِمام ہے اِلیاس قادری — تدبیر تیری تام ہے الیاس قادری
فکرِ رضا کو کر دیا عالَم پہ آشکار — یہ تیرا اُونچا کام ہے الیاس قادری
سنّت کی خوشبوؤں سے زمانہ مہک اُٹھا — فیضان تیرا عام ہے الیاس قادری
تنہا چلا تُو ساتھ تِرے ہو گیا جہاں — میٹھا تیرا کلام ہے الیاس قادری

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃُ المدینہ ﴿عالمِ دین وعالمہ بنانے والا شعبہ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت نیکی کی دعوت اور علمِ دین کی اشاعت کیلئے جامعات المدینہ قائم ہیں جن میں طلبہ کرام کو مفت تعلیم کے ساتھ ساتھ قیام وطعام اور ضروری سہولیات (مثلاً کمپیوٹر لیب، مطالعے کے لیے مناسب جگہ وکتابیں، طِبّی علاج کے لیے ادویات وغیرہ) بھی بِلا مُعاوَضہ فراہم کی جاتی ہیں۔ اس نظام کو چلانے کیلئے صرف پاکستان میں قائم جامعات المدینہ کی تعمیرات کے علاوہ سالانہ اَخراجات کروڑوں میں ہیں جو آپ ہی کے دیئے ہوئے مدنی عطیات (چندے) سے پورے کئے جاتے ہیں۔ جامعات المدینہ اور ان میں زیرِ تعلیم طلبہ وطالبات کی تعداد ملاحظہ کیجئے:

تعداد جامعات المدینہ (ملک وبیرونِ ملک)	**546** (پانچ سو چھیالیس)
طلبہ کرام وطالبات کی تقریباً تعداد	تقریباً **40109** (چالیس ہزار ایک سو نو)
اساتذہ وغیرہ کل مدنی عملہ (اسٹاف)	تقریباً **4124** (چار ہزار ایک سو چوبیس)
فارغ التحصیل طلبہ وطالبات	6871 (چھ ہزار آٹھ سو اکہتر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح غریبوں، مسکینوں، یتیموں، بیواؤں، حاجَت مَندوں اور ضرورت مند رِشتہ داروں کی مالی امداد کرنا عظیم کارِ خیر ہے، اسی طرح زکوٰۃ، صَدَقات وعَطِیّات وغیرہ کے ذریعے عِلْمِ دِیْن کے فَروغ کی خاطر عِلْمِ دِیْن حاصِل کرنے والے طَلَبہ وطَالِبات کی مالی امداد کرنا بھی بہت بڑے اجر وثواب کا باعث ہے۔ یاد رہے! دیگر حاجَت مَندوں کے مُقابلے میں دِین کی خاطِر اپنا گھر بار چھوڑ کر مَدارِس المدینہ وجامعۃ المدینہ میں قِیام پذیر ضرورت مند طَلَبائے کرام کی ضروریات پوری کرنا اور اُن کی مالی خِدمت کرنا زِیادہ ثواب کا کام ہے۔ چُنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کِتاب "**ضِیائے صَدَقات**" کے صفحہ 172 پر ہے: حُجَّۃُ الاسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل کرتے ہیں: ایک عالِم کا مَعْمُول تھا

کہ وہ صَدَقہ دینے میں صُوفی فُقَراء کو تَرْجِیح دیتے۔ اُن سے عَرض کی گئی کہ آپ اگر عام فُقَراء کو صَدَقہ دیں تو کیا وہ اَفْضَل نہیں؟ جواب دِیا: یہ نیک لوگ ہر وقت اللہ پاک کے ذِکْر و فِکْر میں رہتے ہیں اگر اُن پر فاقہ یا کوئی مُصیبت آئے تو اُن کے مَشَاغِل میں خَلَل آئے گا لہٰذا میرے نزدیک دُنیا کے ہزار طلبگاروں کو دینے سے بہتر ہے کہ ایک سچّے دِیندار کو دُوں۔ جب حضرت سَیِّدُنا جُنَیْد بَغْدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ بات بتائی گئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِسے پسند فرمایا اور فرمایا: یہ شخص اللہ پاک کے ولیوں میں سے ہے، میں نے آج تک اتنی اچھی بات نہ سُنی تھی۔ (ضیائے صدقات، ص۱۷۲)

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بِن مُبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (جو امامِ اَعْظَم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خاص شاگرد اور فقہِ حنفی کے آئمہ میں سے ہیں) اہلِ علم لوگوں کے ساتھ خاص طور پر بھلائی کرتے، اُن سے عرض کی گئی: آپ سب کے ساتھ ایک سا معاملہ کیوں نہیں رکھتے؟ فرمایا میں انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کے بعد عُلَماء کے سِوا کسی کے مقام کو بُلند نہیں جانتا، ایک بھی عالِم کا دھیان اپنی حاجات کی وجہ سے ہٹے گا تو وہ صحیح طور پر خدمتِ دِیْن نہ کرسکے گا اور دِینی تعلیم پر اُس کی دُرُست توجّہ نہ ہوسکے گی۔ لہٰذا اُنہیں علمی خدمت کے لئے فارِغ کرنا اَفْضَل ہے۔ (ضِیائے صَدَقات، ص۱۷۳)

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی دعوتِ اسلامی کے جامعاتُ المدینہ میں زیرِ تعلیم مستحق طلبہ و طالبات کی زکوٰۃ و صدقات وغیرہ کے ذریعے ان کی مدد جاری رکھیں، تاکہ ان کے سبب دِین کا کام خوب مضبوط ہو اور بُرائیوں کا خاتمہ ہو۔ آیئے! ہم سب نیت کرتے ہیں کہ اپنی طاقت کے مطابق جامعات المدینہ میں زیرِ تعلیم طلبہ وطالبات کی مالی امداد کرکے اپنے لئے راہِ جنت کو آسان کرنے کا سامان کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

☆بقدرِ ضرورت عِلمِ دِین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

☆عِلمِ دِین حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا ہمارے بزرگانِ دِین کا طریقہ ہے۔

☆عِلمِ دِین حاصل کرنے والوں کی اللہ پاک مشکلات حل فرماتا ہے۔

☆عِلمِ دِین حاصل کرنے والے کے لئے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں۔

☆عِلمِ دِین سے خوفِ خدا پیدا ہوتا ہے۔

☆عِلمِ دِین سیکھنے والے کیلئے زمین و آسمان میں رہنے والے حتّٰی کہ پانی میں مچھلیاں استغفار کرتی ہیں

☆علمِ دین سے جہاں جہالت دُور ہوتی ہے وہیں درست طریقے سے عبادت کی ادائیگی بھی ہوتی ہے۔

اللہ پاک ہمیں علم دین حاصل کرنے اس پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نَماز کے بعد حمد و ثنا اور دُرُود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: دُعا مانگ، قَبول کی جائے گی، سُوال کر، دیا جائے گا۔

(سنن النسائی، کتاب السھو، باب التمجید... الخ، ص۲۲۰، حدیث: ۱۲۸۱)

میری زبان تَر رہے ذِکر و دُرود سے	بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فضول

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "عیون الحکایات" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک سیرت لوگوں کی عظمت دل میں بٹھانے، ان کی سیرت پر چلنے کا شوق و جذبہ بڑھانے کیلئے مکتبۃ المدینہ نے 2 جلدوں پر مشتمل کتاب **"عیون الحکایات"** **شائع کی ہے جس**

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔اس کتاب میں بزرگانِ دین کے خوفِ خدااور عشقِ مصطفٰےاور عبادت وریاضت کے انوکھے واقعات، دینِ اسلام کی خاطر دی جانے والی قربانیوں کا تذکرہ، شرم وحیا، صدقہ وخیرات مصیبتوں پر صبر کی حیرت انگیز حکایات اور اس کے علاوہ اہم معلومات پر مشتمل یہ کتاب آج ہی مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرماکر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ(یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download)اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔ آیئے!اس کتاب سے ایک بہت ہی پیاری حکایت سنتے ہیں۔

فرعون کی بیٹی کی خادمہ

منقول ہے کہ ایک عبادت گزار نیک خاتون کو فرعون کی بیٹی نے اپنی خادمہ کے طور پر رکھا،وہ نیک خاتون اپنی حیثیت کے مطابق دن رات اس کی خدمت کرتی رہتی،ایک دن وہ نیک عورت فرعون کی بیٹی کے سر میں کنگھی(Comb) کررہی تھی کہ اس دوران اس خاتون کے ہاتھ سے کنگھی گِر گئی،تو اس نیک سیرت عورت کی زبان سے بے اختیار ''سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ'' کی صدا بلند ہوئی، فرعون کی کافرہ بیٹی نے جب یہ آواز سُنی تو کہا: کیا تُو نے میرے باپ فرعون کی تعریف کی ہے؟اس مؤمنہ نے جواباً کہا: نہیں! بلکہ میں نے تو اس پاک پروردگار کی پاکی بیان کی ہے جو میرا، تیرے باپ فرعون کا اور تمام کائنات کا خالق ہے،عبادت کے لائق صرف وہی ''وَحْدَہٗ لَاشَرِیْك'' ذات ہے۔اس مؤمنہ کی ایمان بھری گفتگو سُن کر فرعون کی بیٹی نے کہا:میں تمہارے بارے میں اپنے والد کو بتاؤں گی کہ تم اسے خدا نہیں مانتی۔عورت نے کہا:بے شک بتادو۔

چنانچہ اس نے اپنے باپ فرعون کو اس عورت کے بارے میں سب کچھ بتا دیا، یہ سُن کر اس نے نیک سیرت مؤمنہ کو اپنے پاس بُلایا اور کہا: ہم نے سُنا ہے کہ تُو ہمارے علاوہ کسی اور کو خدا مانتی ہے، تیری سلامتی اسی میں ہے کہ تُو اس نئے مذہب کو چھوڑ کر میری عبادت کر اور مجھے ہی خدا مان ورنہ تجھے دردناک سزا دی جائے گی۔ عورت نے کہا: تجھے جو کرنا ہے کر لے، میں کبھی بھی کفر کی طرف نہیں آؤں گی۔ فرعون نے جب اس نیک سیرت عورت کی ایمان افروز گفتگو سُنی تو بہت غضب ناک ہوا اور تانبے کی دیگ میں تیل گرم کرنے کا حکم دیا۔ جب تیل خوب کھولنے لگا تو اس کے بچے کو اُبلتے ہوئے تیل میں ڈال دیا، کچھ ہی دیر میں بچے کی ہڈیاں تیل پر تیرنے لگیں۔ ظالم فرعون نے عورت سے کہا: کیا تُو مجھے خدا مانتی ہے؟ اس نے کہا: ہرگز نہیں، میرا خدا وہی ہے جو تمام جہانوں کا خالق ومالک ہے۔ فرعون نے ایک ایک کر کے اس کے تمام بچوں کو اُبلتے ہوئے تیل میں ڈال دیا، لیکن اس باہمت صابرہ وشاکرہ عورت نے اپنا ایمان نہ چھوڑا۔

فرعون نے جب دیکھا کہ وہ عورت کفر کی طرف آنے کو تیار نہیں ہے تو اس ظالم نے اپنے سپاہیوں (Guards) کو حکم دیا: اسے بھی اس کے بچوں کی طرح تیل میں ڈال دو! سپاہی جب اسے لے جانے لگے تو فرعون نے کہا: اگر تمہاری کوئی آرزو ہو تو بتاؤ۔ کہا: ہاں! میری ایک خواہش ہے اگر ہو سکے تو یہ کرنا کہ جب مجھے تیل کی اُبلتی ہوئی دیگ میں ڈال دیا جائے اور میرا سارا گوشت جل جائے تو اس دیگ کو شہر کے دروازے پر بھجوا دینا وہاں میری ایک جھونپڑی ہے، دیگ اس میں رکھوا کر جھونپڑی گِرا دینا تاکہ ہمارا گھر ہی ہمارے لئے قبرستان بن جائے۔ فرعون نے کہا: ٹھیک ہے، تمہاری اس خواہش کو پورا کرنا ہمارے ذِمّہ ہے۔ پھر اس جرأت مند، مؤمنہ کو اُبلتے ہوئے تیل میں ڈال دیا گیا کچھ ہی دیر

بعد اس کی ہڈیاں بھی تیل کی سطح پر تیرنے لگیں۔

رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: شبِ معراج، میں نے ایک بہترین خُوشبو سُونگھی تو پوچھا: اے جبریل عَلَیْہِ السَّلَام! یہ خوشبو کیسی؟ کہا: فرعون کی بیٹی کی خادمہ اور اس کے بچوں کی خوشبو ہے۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فی فضائل من لیسوا... الخ، جزء۱۴، ۷/۱۰، حدیث:۳۸۴۷۴ ملتقطاً و ملخصاً) (عیون الحکایات، حصہ دوم، ۱۴۱-۱۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** کتنی پیاری حکایت سُنی ہم نے! کیسا پختہ ایمان تھا اس مؤمنہ، صابرہ و شاکرہ عورت کا کہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو ایک ایک کرکے شہید ہوتا دیکھا، لیکن پھر بھی اس کے ایمان کی پختگی میں کوئی کمی نہ آئی، بچوں سمیت خود اپنی جان دے دی لیکن ایمان کی دولت ہاتھ سے نہیں جانے دی۔ یقیناً جنہیں ایمان کی قدر معلوم ہوتی ہے وہ کسی بھی قیمت پر لمحہ بھر کے لئے ایمان نہیں چھوڑتے، انہیں دِین و ایمان کی خاطر سر کٹانے میں لذّت محسوس ہوتی ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں جان دینا انہیں محبوب ہوتا ہے، ان کا ایمان اتنا مضبوط ہوتا ہے کہ دُنیا کی کوئی طاقتور چیز ان کے دل کو ایمان سے خالی نہیں کرسکتی۔ جبھی تو ان نیک سیرت لوگوں پر اللہ پاک کے اِنعام و اکرام کی بارشیں ہوتی ہیں، مرنے کے بعد بھی ان کی قبروں سے خوشبوئیں آتی ہیں۔ افسوس! صد افسوس! فی زمانہ ایمان پر قائم رہنا بہت مشکل ہوچکا ہے، بعض نادان بیرونِ ملک (Overseas) جاکر مال و دولت کمانے کے لالچ میں اپنے ویزا فارم پر اپنے آپ کو جھوٹ مُوٹ غیر مسلم لکھوا دیتے ہیں اور خود کو جہنم کے گہرے گڑھے میں دھکیل دیتے ہیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ میں ایسے لوگوں کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (ایسا کرنا) کفر ہے۔ **بعض لوگ** جو اِزالۂ قرض و تنگدستی یا دولت کی زیادتی کیلئے کُفّار کے یہاں نوکری کی خاطِر یا ویزا فارم پر یا کسی طرح کی رقم وغیرہ کی بچت کیلئے درخواست پر خود کو کسی بھی کافِر و مُرتد گُروہ کا ”فرد“ لکھتے یا لکھواتے ہیں ان پر حکمِ کفر ہے۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۴۵۳)

یا اِلٰہی کر ایسی عنایت دیدے ایمان پر اِستقامت
تجھ سے عطارؔ کی اِلتجاء ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دِینِ اسلام بہت ہی مُعزز و مکرم مذہب ہے، جن پر اللہ پاک کا فضل و کرم ہوتا ہے انہیں دنیا میں ایمان کی دولت نصیب ہو جاتی ہے اور ایمان پر ثابت قدم رہنے والے خوش نصیب دونوں جہاں میں سعادت مند ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس نعمت کی حفاظت کرنا، اس کی قدر و منزلت کو سمجھتے ہوئے اس پر استقامت سے قائم رہنا ہر مسلمان پر لازم و ضروری ہے کیونکہ ایک مسلمان کیلئے دنیا سے رخصت ہوتے وقت ایمان پر ثابت قدم رہنا بڑی اہمیت کا حامل ہے، اگر ایمان کی حالت پر خاتمہ ہوا تو قبر و آخرت کی تمام منزلیں آسان ہوں گی، ایمان پر مرنا ہی آخرت میں نجات کا سبب (Cause) بنتا ہے، دنیا میں چاہے جتنے بھی نیک اعمال کر لئے جائیں مگر خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا تو کوئی فائدہ نہیں ہو گا، حدیثِ پاک میں ہے: **اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم** یعنی اعمال کا دار و مدار

خاتمے پر ہے۔(بخاری،کتاب القدر، ۴/۲۷۴ حدیث:۶۶۰۷)

ایمان کی اہمیت اور اس کی حفاظت کے متعلق اللہ پاک پارہ 24 سورۂ حٰمٓ السَّجْدَہ آیت نمبر 30 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۝۳۰ (پ ۲۴،حم السجدہ:۳۰)	تَرْجَمۂ کنز الایمان: بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا ربّ اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے اُن پر فرشتے اُترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔

تفسیر "صراطُ الْجِنَان" میں ہے: بیشک وہ لوگ جنہوں نے اللہ پاک کے ربّ ہونے اور اس کی وحدانیّت(یعنی ایک ہونے) کا اِقرار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا ربّ صرف اللہ پاک ہے، پھر وہ اس اقرار اور اس کے تقاضوں پر ثابت قدم رہے، ان پر اللہ پاک کی طرف سے فرشتے اُترتے ہیں اور انہیں یہ بشارت دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ تم آخرت میں پیش آنے والے حالات سے نہ ڈرو اور اہل وعیال وغیرہ میں سے جو کچھ پیچھے چھوڑ آئے اس کا نہ غم کرو اور اُس جنت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے دنیا میں اللہ پاک کے رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مُقَدّس زبان سے وعدہ(Promise) کیا جاتا تھا۔(روح البیان،پ ۲۴،حٰمٓ السجدۃ،تحت الآیۃ:۳۰، ۸/۲۵۴-۲۵۵ ملتقطاً)(صراط الجنان،۸/۶۳۱)

دِینِ اسلام پر ثابت قدمی کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا دینِ اسلام پر ثابت قدمی نہایت ضروری ہے، اگر خاتمہ ایمان پر ہوا تو نجات ہی نجات ہے حتّٰی کہ اسلام پر قائم رہنے اور قرآنی احکام پر عمل کرنے والوں کو

جنت کی بشارت بھی دی گئی ہے۔یہی نہیں بلکہ ایمان کی حالت میں دنیا سے جانے کا حکم بھی قرآنِ پاک میں موجود ہے،چنانچہ پارہ 4 سورۂ آلِ عمران آیت نمبر 102 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴿۱۰۲﴾ (پ۴،اٰل عمران:۱۰۲)	تَرْجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

بیان کردہ آیت کے آخری حصے میں فرمایا گیا ہے کہ **اسلام پر ہی تمہیں موت آئے**۔اس سے مراد یہ ہے کہ اپنی طرف سے زندگی کے ہر لمحے میں اسلام پر ہی رہنے کی کوشش کرو تاکہ جب تمہیں موت آئے تو حالتِ اسلام پر ہی آئے۔(صراطُ الجنان،۲/۲۰)

حکیم الاُمت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اسلام پر خاتمہ ہونے کا اعتبار ہے اگر عمر بھر مومن رہے ،مرتے وقت کافر ہوجائے تو وہ اصلی کافر کی طرح ہے۔

یہ بات بھی ذہن نشین کرلینی چاہئے کہ جن کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوتا یعنی **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ جو لوگ کفر کی حالت میں اس دنیا سے جائیں گے، بروزِ قیامت انہیں سخت تکالیف اور عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا،ایسے لوگ دنیا میں اللہ پاک اور اس کے فرشتوں کی لعنت کے مستحق ہوتے ہیں اور آخرت میں ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم(Hell) ہوگا،چنانچہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 161 میں ارشادِ خُداوندی ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ	ترجمہ کنزالایمان: بے شک وہ جنھوں نے کفر کیا اور

اُولٰٓىِٕكَ عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۶۱﴾ (پ ۲، البقرۃ، آیت: ۱۶۱)	کافر ہی مرے ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی۔

بُرے خاتمے کا خوف

تفسیر "صراطُ الجنان" میں ہے: سب سے بدبخت آدمی کفر پر مرنے والا ہے اگرچہ اس کی ساری زندگی اعلیٰ درجے کی عبادت وریاضت اور تبلیغ وخدمتِ دین میں گزری ہو۔ کفر پر مرنے والوں پر اللہ پاک کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ مرتے وقت ایمان کی دولت سے محروم رہ جانا سب سے بڑی بدبختی ہے اور اس وقت ایمان کا سلامت رہ جانا بہت بڑی سعادت ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اگرچہ کتنا ہی نیک وپارسا، عبادت گزار اور پرہیز گار کیوں نہ ہو اپنے **بُرے خاتمے سے خوفزدہ رہے**۔ (صراط الجنان، ۱/۲۵۸-۲۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خُدایا بُرے خاتمے سے بچانا پڑھوں کلمہ جب نکلے دَم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایمان کی اہمیت حدیث کی روشنی میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ کریمہ اور اس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ ہمیں اپنے **ایمان کی حفاظت** کیلئے ہر دم فکرمند رہنا چاہئے، نفس وشیطان کے دھوکوں اور وسوسوں سے خود کو بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یاد رہے! جس طرح ایمان پر ثابت قدم رہنے والوں کیلئے قرآنِ پاک

میں جنت کی بشارت بیان کی گئی ہے اسی طرح احادیثِ کریمہ میں بھی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِیمان کی اہمیت اور اس کی حفاظت کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایمان کی سلامتی سے مُتَعَلِّق احادیثِ کریمہ سُنتے ہیں۔ چنانچہ

حفظِ ایمان کی فکر

نبیِ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں گوشہ نشینی اختیار کرنا ضروری ہو گی، اس وَقْت صرف اس شخص کا دِین سلامت رہے گا جو حفاظتِ ایمان کی فکر میں ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ یا ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگتا پھرے جس طرح پرند اور لُومڑی اپنے بچوں کو لے کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: اس زمانہ میں وہ چرواہا بھلائی پر ہو گا جو اپنے علم کے مطابق نماز پڑھے، زکوٰۃ ادا کرے اور لوگوں سے الگ تھلگ رہے گا۔ (المطالب العالیۃ، کتاب الفتن، باب جواز الترھیب...الخ، ۸/۵۹۷، حدیث: ۴۳۶۶ بتغیر)

بندہ اس پر اُٹھایا جائے گا جس پر مرے گا

نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: یُبْعَثُ کُلُّ عَبْدٍ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْہِ یعنی ہر بندہ اس حالت پر اُٹھایا جائے گا جس پر مرے گا۔ (مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا...الخ، باب الامر بحسن الظن...الخ، ص۱۱۷۸، حدیث: ۲۸۷۸) حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اِعتبار خاتمہ کا ہے، اگر کوئی کفر پر مرے تو کفر پر ہی اُٹھے گا اگرچہ زندگی میں مومن رہا ہو، اور اگر ایمان پر مرے تو ایمان پر اُٹھے گا اگرچہ زندگی میں کافر رہا ہو۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/۱۵۳) علامہ عبدالرءُوف مناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: حضرت سیدنا امام جلال

الدین سیوطی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اس حدیث سے یہ نکتہ اخذ کیا ہے کہ بانسری بجانے والا قیامت کے دن اپنی بانسری کے ساتھ آئے گا، شرابی اپنے جام کے ساتھ جبکہ مؤذن اذان دیتا ہوا آئے گا۔

(التیسیر، حرف الیاء، ۲/۵۰۷)

تُلیں میرے اعمال میزاں پہ جس دم		پڑے اِک بھی نیکی نہ کم یاالٰہی
بروزِ قیامت ہو ایسی عنایت		رہوں پُل پہ ثابت قدم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۱۱، ۱۱۰)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ ایمان کی حفاظت کرنے کے معاملے میں سُستی نہیں کرنی چاہئے اور اس خوش فہمی میں نہیں رہنا چاہیے کہ ہم تو پیدا ہی مسلمان ہوئے ہیں، ہمارے ماں باپ دادا دادی خاندان کے سبھی لوگ مسلمان تھے ہم بھی مسلمان ہیں اور مسلمان ہی مریں گے۔ ہو سکتا ہے کہ ساری زندگی ہم ایمان پر قائم رہیں، زندگی بھر خوب نیکیاں بھی کرتے رہیں مگر مرنے سے پہلے خدانخواستہ زبان سے کوئی کفر سرزد ہو جائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب نہ ہو۔ ہمیں ہر وَقت اپنے ایمان کی سلامتی کیلئے دُعائیں کرنی چاہئیں اور مرتے وقت ایمان کی حفاظت کیلئے فکر مند رہنا چاہیے۔ عُلمائے کرام فرماتے ہیں: جس کو زندگی میں سَلْبِ ایمان یعنی اِیمان چھن جانے کا خوف نہ ہو نزع یعنی مرتے وقت اُس کا ایمان سَلْب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۹۵ بتغیر قلیل) لیکن افسوس! فی زمانہ ہماری اکثریت کو ایمان کی سلامتی کی فکر ہی نہیں، فکر ہے تو اپنا بینک بیلنس (Bank Balance) بڑھانے کی، فکر ہے تو ایک دوسرے پر دُنیوی برتری حاصل کرنے کی، فکر ہے تو عزّت وشہرت کمانے کی، حالانکہ ہم میں سے کسی کے پاس اس بات

کی گارنٹی نہیں کہ مرتے وقت ہمارا ایمان سلامت بھی رہے گا یا نہیں۔ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں کی نحوست کے سبب ہمارا ایمان برباد ہو گیا تو کیا کریں گے؟

حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے تھے: خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! کوئی شخص اس بات سے مطمئن نہیں ہو سکتا کہ مرتے وقت اس کا ایمان باقی رہے گا یا نہیں۔

(کیمیائے سعادت، پیدا کردن سوء خاتمت، ۸۲۵/۲)

ہر دَم اِبلیس پیچھے لگا ہے　حفظِ ایمان کی اِلتجاء ہے
ہو کرم امنِ روزِ جَزا کی　میرے مولٰی تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۲۴-۱۲۵)

تُو گناہوں کو کر معاف اللہ!		میری مقبول معذِرت فرما
مصطفٰے کا وسیلہ توبہ پر		تُو عنایت مُداوَمت فرما

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب انسان پر نزع کا عالَم طاری ہوتا ہے اس وقت شیطان اپنے چیلوں کو لے کر دُنیا سے کُوچ کر جانے والے رشتے داروں مثلاً والدین، بہن بھائیوں اور دوستوں کی شکلوں میں آ پہنچتا ہے۔ شیطان اس سے کہتا ہے: اے فُلاں! تُو تو عنقریب مر جائے گا جبکہ ہم تجھ سے پہلے موت کا مزہ چکھ چکے ہیں لہٰذا تُو (اسلام کو چھوڑ کر) فُلاں دِین اِختیار کر لے کہ یہی دِین اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقبول ہے، اگر مرنے والا اس کی بات نہیں مانتا تو وہ اور اس کے چیلے دوسرے

احباب کے رُوپ میں آکر کہتے ہیں: تُو (اسلام چھوڑ کر) فُلاں دین اِختیار کرلے۔ یوں وہ اسے ہر دِین کے عقائد یاد دلاتے ہیں۔ تو اس لمحے جس کے حق میں (ایمان سے) پھر جانا لکھا ہوتا ہے وہ اُس وقت ڈگمگا جاتا اور باطِل مذہب اِختیار کرلیتا ہے۔ (مجموعۃ رسائل الامام الغزالی، ص ۵۱۱ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ۝ اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ۝ اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝ اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ موت کا مرحلہ کس قدر دشوار ہوتا ہے کہ سانس اٹک رہی ہوتی ہے، ہوش و حواس جواب دے جاتے ہیں، پیاس کی شدت اپنی انتہا پر ہوتی ہے ایسے کٹھن حالات میں شیطان ملعون اپنی اولاد کے ساتھ مل کر اپنی اصل شکل میں نہیں بلکہ عزیزوں، ماں باپ، بہن بھائیوں اور دوست واَحباب کی شکل میں آکر اپنی نحوستیں لُٹاتا، ایمان والوں کے ایمان سے نہایت گھناؤنے انداز میں کھیلتا اور دولتِ ایمان کو ضائع کرنے کے لئے مختلف طریقے آزماتا ہے، ہمارے بُزرگانِ دین موت کے وقت ایمان سلامت رہنے کے بارے میں بہت غمگین (Sad) رہتے تھے، جیسا کہ

حضرتِ سیِّدُنا منصور بن عمار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب بندے کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو مرنے والے کی حالت 5 طرح کی ہوتی ہے: (۱) مال وارث کے لئے (۲) روح ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے (۳) گوشت کیڑوں کے لئے (۴) ہڈیاں مٹی کے لئے اور (۵) نیکیاں خُصُوم یعنی

قیامت کے دن اپنے حق کا مطالبہ کرنے والوں کے لئے ہوتی ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: وارث مال لے جائے تو قابلِ برداشت ہے، اسی طرح ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام روح لے جائیں تو بھی درست ہے مگر اے کاش! موت کے وقت شیطان ایمان نہ لے جائے ورنہ اللہ پاک سے جدائی ہو جائے گی، ہم اس سے اللہ پاک کی پناہ طلب کرتے ہیں کیونکہ اگر سب فِراق (جُدائیاں) ایک طرف جمع ہو جائیں اور ربِّ کریم کا فِراق ایک طرف ہو تو یہ تمام فِراقوں (جُدائیوں) سے زیادہ بھاری ہے جسے کوئی برداشت نہیں کر سکتا۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۷۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدا نخواستہ ہمارے بُرے اعمال کی وجہ سے اگر مرتے وقت اللہ پاک اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فضل و کرم شاملِ حال نہ رہا، شیطان مردود غالب آ گیا اور مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایمان برباد ہو گیا تو خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ذِلت و رسوائی مقدر ہو جائے گی اور مرنے کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کی دہکتی ہوئی آگ میں جھونک دِیا جائے گا اور جہنم کا عذاب اس قدر شدید ہو گا کہ ہمارے نازک بدن اس کو برداشت نہیں کر سکیں گے، آیئے! جہنم کے عذابات کے ہولناک (Horrible) مناظر سنتے ہیں، چنانچہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہنَّم کی منظر کشی اور اس کے عذابات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ (جہنم) ایک مکان ہے، اُس قہار و جبار کے جلال و قہر کا مظہر ہے اُس میں مختلف طبقات، وَادِیاں اور کنوئیں ہیں، بعض وادِیاں ایسی ہیں کہ جہنم بھی ہر روز ستّر (70) مرتبہ یا زیادہ باران سے پناہ مانگتا ہے، لوہے کے ایسے بھاری گُرزوں (یعنی ہتھوڑوں) سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گُرز (یعنی ہتھوڑا) زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جنّ و اِنس جمع ہو کر اُس کو اُٹھا نہیں سکتے، بُختی (یعنی ایک قسم کے بڑے) اُونٹ کی گردن کے برابر بچھو اور اس قدر بڑے سانپ کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اس کی سوزش، درد، بے چینی ہزار برس تک رہے، تیل کی جلی ہوئی تہ کی مثل سخت کھولتا پانی پینے کو دِیا جائے گا کہ منہ کے قریب ہوتے ہی اس

کی تیزی سے چہرے کی کھال گر جائے گی۔ سر پر گرم پانی بہایا جائے گا۔ جہنمیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گی وہ پلائی جائے گی، ایک قسم کا خار دار زہریلا درخت کھانے کو دِیا جائے گا وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالے گا، اس کے اُتارنے کے لئے پانی مانگیں گے، اُن کو وہ کھولتا پانی دِیا جائے گا کہ منہ کے قریب آتے ہی منہ کی ساری کھال گل کر اس میں گر پڑے گی اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور شوربے کی طرح بہہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی، پیاس اس قدر شدید ہوگی کہ پانی پر ایسے گریں گے جیسے شدید پیاسے اُونٹ۔

(بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۱۶۳تا۱۶۸ ملتقطاوبتغیر قلیل)

گر ترے پیارے کا جلوہ نہ رہا پیشِ نظر سختیاں نزع کی کیوں کر میں سہوں گا یا ربّ!
قبر میں گر نہ محمد کے نظارے ہوں گے حشر تک کیسے میں پھر تنہا رہوں گا یا ربّ!
نَزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یا رَبّ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ جس بدنصیب کی موت(Death) ایمان کی حالت میں نہ ہوئی تو اسے جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے طرح طرح کے عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا اور جو خوش نصیب ایمان کی سلامتی کے ساتھ اس دنیا سے رُخصت ہونے میں کامیاب ہو جائے تو وہ جہنم کے ہولناک عذابات سے بچ سکتا ہے۔ اب ہم اپنے بارے میں غور کرلیں کہ ہم شب و روز اللہ پاک کی کتنی عبادت کرتے ہیں؟ اس کے احکامات کی کس قدر بجاآوری کرتے ہیں ؟ ایمان کی حفاظت کیلئے ہم نے کیا کوشش کرر کھی ہے ؟ ظاہری وباطنی گناہوں سے بچنے کیلئے کیا طریقہ کار اپنایا ہے ؟ کیا ہمیں اپنے ایمان

کی حفاظت کیلئے شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچنے کی ضرورت نہیں؟ کیا ہمیں جہنم کے عذابات سُن کر ان سے عبرت حاصل نہیں ہوتی؟ کیا ہمارے اندر جہنم کی آگ اور اس کے ہولناک عذاب کو برداشت کرنے کی طاقت ہے؟ ہرگز ہرگز ہمارے کمزور جسموں میں یہ سخت عذابات جھیلنے کی ہمت نہیں، لہٰذا گناہوں پر نادم ہو کر فوراً توبہ کرلینی چاہئے کیونکہ ہر گناہ جہنّم کا قاصد ہے یعنی جہنّم کی طرف لے جانے والا ہے، **یادرکھئے!** گناہِ صغیرہ یعنی چھوٹے گناہ پر بھی جہنّم کا اِستحقاق ہے۔ رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیجئے اور آئندہ گناہوں سے دُور رہنے کی بھرپور کوشش بھی کیجئے، خود بھی نیک اعمال میں مشغول رہیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے اور ایمان کی حفاظت کے لئے نیک لوگوں کی صحبت اپنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دنیا وآخرت میں ڈھیروں کامیابیاں نصیب ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بزرگانِ دین اور ایمان کی فکر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی خُوش نصیب ہے وہ مسلمان جو زندگی بھر اللہ پاک کی رِضا والے کاموں میں مشغول رہے اور مرتے وقت اپنا ایمان سلامت لے جانے میں کامیاب ہو جائے۔ لہٰذا نیک وبد ہر ایک کو اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے ہوشیار رہنا چاہیے بالخصوص جو مسلمان نماز روزوں کی پابندی کرتے ہیں، صدقہ و خیرات کرتے ہیں، نفلی عبادت اور دیگر نیک کاموں میں مشغول رہتے ہیں تو بسا اوقات شیطان ایسوں کو ایمان کی سلامتی سے غافل کرنے کیلئے اس طرح ورغلانے کی کوشش کرتا ہے کہ تُو نے تو بہت نیک اعمال کرلئے ہیں اب بس کر، تیری یہ نیکیاں تجھے بخشوانے اور تجھے جنت کی نعمتوں سے لُطف اُٹھانے کیلئے کافی ہیں، اگر کبھی ایسا خیال ذِہن میں آئے تو اُسے فوراً جھٹک دیجئے اور اپنی عبادت پر کبھی بھروسا

(Rely) مت کیجئے اور اس وسوسے کو ختم کرنے کے لئے بزرگانِ دِین کی گریہ وزاری، خوفِ خدا اور حفظِ ایمان کے واقعات کو یاد کیجئے کہ وہ حضرات دن رات عبادت وریاضت کرنے کے باوجود بھی ایمان کی سلامتی کیلئے فکر مند رہتے۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی موت کا وقت جب قریب آیا تو رودیئے اور شدید گھبراہٹ کا اظہار ہونے لگا۔ لوگوں نے ان سے رونے کا سبب پوچھا تو فرمایا، میں دنیا چُھوٹنے پر نہیں روتا کیونکہ موت مجھے محبوب ہے، بلکہ میں تو اس لئے رو رہا ہوں کہ میں اللہ پاک کی رِضا پر دنیا سے جارہا ہوں یا ناراضی میں ؟ (اسد الغابۃ، حذیفۃ بن الیمان، ۱/۵۷۴)

ایمان کی حفاظت اور گوشہ نشینی

منقول ہے کہ ایک شخص سب سے الگ تھلگ رہتا تھا۔ حضرت سَیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کے پاس تشریف لا کر جب اِس کا سبب دریافت کیا تو اُس نے کہا: میرے دل میں یہ خوف بیٹھ گیا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو میرا ایمان چِھن جائے اور مجھے اِس کی خبر تک نہ ہو۔ (قُوتُ القُلوب، ۱/۳۸۸)

ساری رات روتے رہتے

حضرتِ سَیِّدُنا یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضِر ہوا۔ آپ ساری رات روتے رہے۔ میں نے استفسار کیا: کیا آپ گناہوں کے خوف سے رو رہے ہیں؟ تو آپ نے ایک تنکا اُٹھایا اور ارشاد فرمایا: گناہ تو اللہ پاک کی بارگاہ میں اِس تنکے سے بھی کم حیثیّت رکھتے ہیں، مجھے تو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ایمان کی دولت نہ چِھن جائے۔ (منہاج العابدین، العقبۃ الخامسۃ، اصول سلوک طریق الخوف والرجاء، الاصل الثالث، ص۱۵۵)

میرا خاتمہ ایمان پر کر دے

حضرت امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے انتقال کے وقت جب آپ کے صاحبزادے نے طبیعت دریافت کی تو فرمایا: ابھی جواب کا وقت نہیں ہے، بس دعا کرو کہ اللہ پاک میرا خاتمہ ایمان پر کر دے کیونکہ ابلیس لعین اپنے سر پر خاک ڈالتے ہوئے مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تیرا دنیا سے ایمان سلامت لے جانا، میرے لئے باعثِ ملال و غم ہے۔ اور میں اس سے کہہ رہا ہوں کہ ابھی نہیں، جب تک ایک بھی سانس باقی ہے میں خطرے میں ہوں، میں (تجھ سے) پُر امن نہیں ہو سکتا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ذکر امام احمد حنبل، الجزء الاول، ص۱۹۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کس قدر خوف و خشیت کے پیکر ہوا کرتے تھے، ان کی پوری زندگی شریعت و سُنّت کی آئینہ دار تھی، ان کا ہر ہر لمحہ یادِ الٰہی میں بسر ہوتا، یہ حضرات سچے عاشقِ رسول، اعلیٰ درجے کے عابد و زاہد اور نفس و شیطان کی چالوں سے بخوبی آگاہ تھے مگر اس کے باوجود ایمان کی حفاظت کے معاملے میں بہت حساس تھے اور ایمان چھن جانے کے خوف سے ہمیشہ لرزاں و ترساں رہا کرتے تھے اور پیارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دینِ متین پر ثابت قدمی کے طالب رہتے۔ لہٰذا ہمیں بھی، انبیائے کرام، صحابۂ کرام اور اپنے بزرگانِ دِین کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے، اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے ایمان کی حفاظت کا جذبہ اپنے اندر اُجاگر کرنا چاہیے اور نیک اعمال پر کمربستہ ہو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں بُرے خاتمے سے بچنے کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایمان ضائع کرنے والے اعمال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایمان کی حفاظت کرنا اللہ پاک کے فضل و کرم کے ساتھ ساتھ بندے کے اختیار میں بھی ہوتا ہے لہٰذا بندے کو چاہئے کہ وہ اپنے ایمان کی سلامتی کیلئے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرے، گناہوں سے بچتے ہوئے خود کو نیکیوں میں مشغول رکھے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ دنیا سے جاتے وقت ہمارا ایمان سلامت رہے تو اس کے لئے ہمیں ان تمام کاموں سے بچنا ہوگا، جو ایمان ضائع کرنے کا سبب بنتے ہیں، جن کی وجہ سے بندہ اس عظیم دولت سے محروم ہوجاتا ہے۔ آیئے! ایمان ضائع (Destroy) کرنے والے چند کاموں کے بارے میں سنتے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ نیّت بھی کرتے ہیں کہ ایسے بُرے اعمال سے بچنے کی بھرپور کوشش کریں گے کہ جن کی وجہ سے ایمان برباد ہوسکتا ہے، اللہ پاک ہمارا **ایمان سلامت** رکھے۔

(1) بُری صحبت اختیار کرنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُری صُحبت اختیار کرنا اور بدمذہبوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا ایمان کیلئے باعثِ نقصان ہوسکتا ہے۔ جس طرح شرابیوں، جواریوں اور گناہوں میں ملوث رہنے والوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا باعثِ ہلاکت ہے، اسی طرح بدمذہبوں سے میل جول رکھنا، ان کی تقاریر سُننا، کتابیں پڑھنا، ان کے آڈیو (Audio)، ویڈیو (Video) بیانات سننا، یا سوشل میڈیا (Social Media) کے ذریعے دوسروں کو شئیر (Share) کرنا، ان کے ساتھ کھانا پینا یا رشتے داری قائم کرلینا بھی ایمان کیلئے زہرِ قاتل اور دنیا و آخرت کی شدید تباہی و بربادی کا سبب ہے۔ لہٰذا ایمان کی حفاظت کیلئے اچھی صحبت اختیار کرنا، خوفِ خدا رکھنے والے لوگوں میں اُٹھنا، بیٹھنا بے حد ضروری ہے۔ مگر افسوس! ہم بُرے دوستوں کے

ساتھ اُٹھنے بیٹھنے، گھنٹوں ان کے ساتھ گپ شپ لگانے، مذاق مسخری کرنے اور غیر سنجیدہ حرکتوں کے عادی بنتے جارہے ہیں۔ بُری صحبت کی نُحُوست ہم پر ایسی چھاچکی ہے کہ ہمارا ہر ہر لمحہ یادِ الٰہی سے غفلت میں گزر رہا ہے، نمازوں میں سُستی ہو جاتی ہے لیکن ہمیں اس کا کوئی احساس تک نہیں ہوتا، ان فضول بیٹھکوں میں ہمارے کئی کئی گھنٹے ضائع ہو جاتے ہیں، ہمیں کوئی فکر نہیں ہوتی، ان دوستوں کے ساتھ فضول اور بے حیائی سے بھرپور گفتگو کرتے کرتے بسا اوقات کفریات تک بک دیئے جاتے ہیں اور ایمان برباد ہو جاتا ہے لیکن ہمیں اس کا علم تک نہیں ہوتا۔ یاد رکھئے! بُروں کی صحبت اختیار کرنے میں ہمارے دِین و دنیا کا سَر اسَر نُقصان ہی نُقصان ہے کیونکہ بُری صحبت بسا اوقات انسان کے ایمان کو بھی برباد کرڈالتی ہے۔ عموماً لوگ جان لیوا، خوفناک اور زہریلے جانوروں، کیڑے مکوڑوں اور وحشت ناک چیزوں سے تو ڈرتے ہیں کہ یہ چیزیں ہماری جان کو نقصان پہنچائیں گی لیکن ایسی صحبت (Company) سے نہیں بچتے کہ جو ہمارے ایمان کو برباد کر دیتی ہے۔

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حتَّی الامکان بُری صحبت سے بچو کہ یہ دِین و دنیا برباد کر دیتی ہے اور اچھی صحبت اختیار کرو کہ اس سے دِین و دُنیا سنبھل جاتے ہیں۔ سانپ کی صحبت جان لیتی ہے، بُرے یار کی صحبت ایمان برباد کر دیتی ہے۔ (مرآۃ المناجیح ،۶/۵۹۱) بُری صحبت کس طرح ایمان کو ضائع کر دیتی ہے اس بارے میں ایک عبرت ناک حکایت سنئے اور بُری صحبت سے پیچھا چُھڑانے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

بُری صحبت بربادیِ ایمان کا سبب ہے

حضرت سَیِّدُنا علامہ محمد بن احمد ذہبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص شرابیوں کی صُحبت میں

بیٹھتا تھا، جب اُس کی موت کا وقت قریب آیا تو کسی نے کَلِمہ شریف کی تلقین کی تو کہنے لگا: تم بھی پیو اور مجھے بھی پلاؤ۔ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ بِغیر کَلِمہ پڑھے مر گیا (جب شرابیوں کی صُحبت کا یہ حال ہے تو شراب پینے کا کیا وَبال ہو گا!) ایک شطرنج کھیلنے والے کو مرتے وقت کَلِمہ شریف کی تلقین کی گئ تو کہنے لگا: شاھک (یعنی تیرا بادشاہ) یہ کہنے کے بعد اُس کا دم نکل گیا۔ (کتابُ الکبائر، ص ۱۰۳ ملخصاً)

مجھے دیدے اِیمان پر اِستِقَامَت پئے سَیِّدِ مُحْتَشَم یااِلٰہی
خُدایا بُرے خاتِمے سے بچانا پڑھوں کَلِمَہ جب نکلے دَم یااِلٰہی
مجھے سچی توبہ کی توفیق دیدے پئے تاجدارِ حرم یااِلٰہی
جو ناراض تُو ہوگیا تو کہیں کا رہوں گا نہ تیری قسم یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنا ذہن بنالیجئے کہ میں اچھے دوستوں کے ساتھ رہوں گا، میں اُن کے ساتھ رہوں گا جن کے عقیدے اچھے ہیں، میں ان کے ساتھ رہوں گا جو خوفِ خدا رکھنے والے ہیں، میں اُن کے ساتھ رہوں گا جو عاشقِ رسول ہیں، میں ان کے ساتھ رہوں گا جو فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ نفل عبادت کرنے والے ہیں، میں ان کے ساتھ رہوں گا جو نیکی کی دعوت دینے والے اور بُرائیوں سے روکنے والے ہیں، میں ان کے ساتھ رہوں گا جنہیں حفاظتِ ایمان کی فکر رہتی ہے۔ یہ تمام خصوصیات اپنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِین و دنیا میں کامیابی نصیب ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2)بِغیر علم کے دِینی بحث کرنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایمان ضائع ہونے کا ایک سبب بغیر علم کے دِینی معاملات میں بحث کرنا بھی ہے، حالانکہ دینی معاملات میں جو بات یقینی طور پر معلوم ہووُہی بیان کرنی چاہئے، اپنی طرف سے عقل کے گھوڑے دوڑانا اِیمانیات کے مُعاملے میں انتہائی خطرناک ہوتا ہے کہ ٹھوکر لگنے پر آدمی بسااوقات کُفریات کی گہری کھائی میں جاپڑتا ہے اور اُسے اِس بات کا پتا تک نہیں چلتا کہ اس کا ایمان برباد ہوچکا ہے۔ ہمارے معاشرے میں بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں جنہیں دِینی معلومات بہت کم ہوتی ہیں مگر ایسی فضول(Useless) بحثیں کرتے ہیں کہ جیسے ان کے پاس علم کا خزانہ موجود ہو، ایسے چرب زبان اور جاہل لوگ اپنی زبان سے کفریات تک بک جاتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت امام اَحمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاوٰی رضویہ جلد 24 صَفْحَہ 159 تا160 پر ایسوں کے بارے میں نقل فرماتے ہیں کہ: کوئی آدمی بدکاری اور چوری کرے تو باوُجُود گناہ ہونے کے اس کے لئے یہ عمل اتنا مُہلِک (ہلاک خیز) اور تباہ کُن نہیں (ہوتا) جتنا بِلا تحقیق علمِ الٰہی کے بارے میں کلام کرنا مُہلِک (یعنی ہلاک کرنے والا) ہے کیونکہ بِلا تحقیق اور بِغیر پُختگیٔ علم کے کہیں وہ کُفر کا مُرتکِب ہو جائے گا اور اسے علم بھی نہیں ہو گا! اِس کی مِثال ایسے ہی ہے، جیسے تیرنا جانے بِغیر دریا کی موجوں اور لہروں پر سُوار ہونے کے، اور شیطان کی فریب کاریاں جو عقائد اور مذاہب سے تعلُّق رکھتی ہیں کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ اور اللہ سب کچھ خوب جانتا ہے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، ۲/۲۷۰)

(3)زبان کی حفاظت نہ کرنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان کی حفاظت نہ کرنا بھی بعض اوقات ایمان کی بربادی کا سبب

بن جاتا ہے۔فی زمانہ ہماری اکثرِیَّت کی حالت یہ ہوگئی ہے کہ جو منہ میں آیا بک دیا،اللہ پاک کی خوشی اور ناخوشی کا احساس کم ہوتا جارہاہے، آج کل نوجوان کُفریہ اَشعار پر مشتمل گانے (Songs) سن کر اپنی زبان سے گنگناتے پھرتے ہیں،اسی زبان سے جنت و دوزخ، فرشتوں اور اللہ پاک کی شان میں توہین آمیز چُٹکلے سنائے جاتے ہیں،اسی زبان سے اپنی غریبی اور تنگدستی کا رونا روتے روتے بعض کُفریات بک جاتے ہیں،اسی زبان سے کسی جوان یاگھر کے واحد کفیل کی موت پر اللہ پاک کی ذات پر شکوہ وشکایات بھرے کفریات بک دیئے جاتے ہیں۔خدارا!ہوش میں آیئے اور اپنی زبان کو قابو میں رکھتے ہوئے اسے فضول بیہودہ اور کفریہ باتوں سے بچایئے ورنہ یادرکھئے!بسا اوقات ہماری زبان سے لاعلمی میں ایسا جُملہ نکل سکتاہے جو ہمارے ایمان کی بربادی اور جہنَّم کی حقداری کا سبب بن سکتاہے۔آیئے!اس بارے میں دو فرامینِ مصطفےٰ سنئے اور اپنے ایمان کی حفاظت کیجئے،

1. ارشاد فرمایا:آدمی اپنے ہم نشینوں کو ہنسانے کے لئے ایک کلمہ کہتاہے لیکن اس کے سبب وہ ثُریّا (ستارے کے فاصلے) سے بھی دُور(جہنم میں) جاگرتا ہے۔(مسند احمد،مسند ابی ھریرۃ،۳/۳٦٦،حدیث:۹۲۳۱)
2. ارشاد فرمایا:ایک شخص اللہ پاک کوناراض کرنے والا کلمہ کہتاہے اور اسے یہ خیال بھی نہیں ہوتا کہ یہ اسے اللہ پاک کی ناراضی تک پہنچادے گا مگر اللہ پاک اس کی وجہ سے اس کے لئے قیامت تک اپنی ناراضی لکھ دیتاہے۔(ترمذی،کتاب الزھد،باب فی قلۃ الکلام،۴/۱۴۳،حدیث:۲۳۲٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سدا کیلئے ہوجا راضی خُدایا ہمیشہ ہو لطف و کرم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۱۱۰)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار O اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ O اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ O اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4) گناہوں سے نہ بچنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایمان برباد ہونے کا ایک سبب دن رات گناہوں میں مشغول رہنا بھی ہے کہ جو بندہ دن رات گناہوں میں مشغول رہتا ہے اس کی نحوست سے بندہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ جس طرح اللہ پاک کی آیتوں کا انکار کرنا اور ان کا مذاق اُڑانا کفر ہے اور کفر کی سزا جہنم کا دائمی دردناک عذاب ہے، اسی طرح کسی مسلمان کا گناہوں پر اِصرار (مسلسل) کرنا بھی ایسا عمل ہے جس سے اس کی موت کفر کی حالت میں ہو سکتی ہے۔ حضرت ابو اسحاق فزاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں "ایک شخص اکثر ہمارے پاس بیٹھا کرتا اور اپنا آدھا چہرہ ڈھانپ کر رکھتا تھا، ایک دن میں نے اس سے کہا کہ تم ہمارے پاس بکثرت بیٹھتے ہو اور اپنا آدھا چہرہ ڈھانپ کر رکھتے ہو، مجھے اس کی وجہ بتاؤ۔ اس نے کہا: میں کفن چور تھا، ایک دن ایک عورت کو دفن کیا گیا تو میں اس کی قبر پر آیا، جب میں نے اس کی قبر کھود کر اس کے کفن کو کھینچا تو اس نے ہاتھ اٹھا کر میرے چہرے پر تھپڑ مار دیا۔ پھر اس شخص نے اپنا چہرہ دکھایا تو اس پر 5 اُنگلیوں کے نشان تھے۔ میں نے اس سے کہا: اس کے بعد کیا ہوا؟ اس نے کہا: پھر میں نے اس کا کفن چھوڑ دیا اور قبر بند کر کے اس پر مٹی ڈال دی اور میں نے دل میں پختہ ارادہ کر لیا کہ جب تک زندہ رہوں گا کسی کی قبر نہیں

کھودوں گا۔

حضرت ابو اسحاق فزاری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں نے یہ واقعہ امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لکھ کر بھیجا تو انہوں نے مجھے لکھا کہ اس سے پوچھو: جن مسلمانوں کا انتقال ہوا کیا ان کا چہرہ قبلے کی طرف تھا؟ میں نے اس کے بارے میں اُس کفن چور سے پوچھا تو اس نے جواب دیا” ان میں سے زیادہ تر لوگوں کا چہرہ (Face) قبلے سے پھرا ہوا تھا۔ میں نے اس کا جواب امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لکھ کر بھیجا تو انہوں نے مجھے تحریر بھیجی جس پر 3 مرتبہ ”اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنْ“ لکھا ہوا تھا اور ساتھ میں یہ تحریر تھا” جس کا چہرہ قبلے سے پھرا ہوا تھا اس کی موت دینِ اسلام پر نہیں ہوئی، تم اللہ پاک سے اس کے عَفْو، مغفرت اور اس کی رضا طلب کرو۔

(صراط الجنان، ۳/۱۳۷)(روح البیان، الانعام، تحت الآیۃ: ۷۰، ۳/۵۱)

مغفرت کا ہوں تجھ سے سوالی　　پھیرنا اپنے در سے نہ خالی
مجھ گنہگار کی التجا ہے　　یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اسباب وہ ہیں جو بُرے خاتمے کا باعث بن سکتے ہیں اس کے علاوہ ایمان سلب ہونے کے اور بھی بہت سے اسباب ہیں مثلاً نماز میں سُستی، شراب نوشی، والدین کی نافرمانی، مسلمانوں کو تکلیف دینا۔ (شرحُ الصُّدور، ص۲۷) لہٰذا ہمیں اپنے ایمان کی سلامتی کیلئے ان تمام اسباب سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ جو خوش نصیب مسلمان بحالتِ ایمان اس دنیا سے رُخصت

ہوتے ہیں اللہ پاک اپنی رحمت سے انہیں داخلِ جنت فرمائے گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ ایمان پر خاتمہ کیلئے فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ہمارے بزرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِين نے مختلف اوراد و وظائف بھی عطا فرمائے ہیں جو شخص ان پر عمل کرے گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ موت کے وقت اس کا ایمان سَلامت رہے گا، آیئے! اِیمان پر خَاتمہ کے پانچ (5) اوراد و وَظائف سُنتے ہیں۔ چنانچہ

خاتمہ بالخیر کے 5 اَوراد

ایک شخص میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر اِیمان پر خاتِمہ بِالخیر کیلئے دُعا کا طالِب ہوا تو آپ نے اُس کیلئے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا: **(1)** روزانہ 41 بار صبح کو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ (ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے ہمیشہ قائم رہنے والے! کوئی معبود نہیں مگر تُو) اوّل و آخِر دُرُود شریف پڑھ لیا کریں۔ (الوظیفۃ الکریمۃ، ص ۲۱)

(2) سوتے وَقت اپنے سب اَوراد کے بعد سُورۂ کافِرون روزانہ پڑھ لیا کیجئے اس کے بعد کلام وغیرہ نہ کیجیے۔ ہاں اگر ضَرورت ہو تو کلام (بات) کرنے کے بعد پھر سُورۂ کافِرون تلاوت کر لیجئے کہ خاتِمہ اِسی پر ہو، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خاتِمہ ایمان پر ہو گا۔ (الوظیفۃ الکریمۃ، ص ۳۴)

(3) تین بار صُبح اور 3 بار شام اس دُعا کاوِرد رکھیے: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نُّشْرِكَ بِكَ شَیْئًا نَّعْلَمُهٗ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُهٗ (یعنی اے اللہ پاک ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ جان کر ہم تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں اور ہم اُس سے اِستغفار کرتے ہیں جس کو نہیں جانتے) (الوظیفۃ الکریمۃ، ص ۱۷)

(4) تفسیرِ صاوی میں ہے: جو کوئی حضرتِ سیِّدُنا خِضر عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام مع کنیت وولدیت ولقب یاد رکھے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا ایمان پر خاتِمہ ہو گا۔ آپ کا نام مع کنیت وولدیت ولقب اِس طرح ہے:

اَبُوالْعَبَّاس بَلْیَابِنُ مَلْکَانَ الْخِضْر۔(تَفْسِیْرِصاوی، ۱۲۰۷/۲-۱۲۰۸ ،مکتبة رحمانیه)

(5) بِسْمِ اللہِ عَلٰی دِیْنِیْ، بِسْمِ اللہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَوُلْدِیْ وَ اَھْلِیْ وَمَالِیْ۔(تَرْجَمَہ: اللہ پاک کے نام کی برکت سے میرے دِین، جَان، اولاد اور اہل و مال کی حفاظت ہو) صبح وشام 3، 3 بار پڑھیے، دِین، اِیمان، جان، مال، بچّے سب محفوظ رہیں۔(الوظیفۃالکریمۃ، ص۱۷)

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ!	عقبیٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مولیٰ!
بیٹھوں جو درِ پاکِ پیمبر کے حُضُور	اِیمان پر اُس وقت اٹھانا مولیٰ!

(حدائق بخشش، ص۴۴۵)

اے ربِّ کریم! اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری زلفوں کا صدقہ مجھے دنیا میں ہر مصیبت سے بچائے رکھنا اور آخرت میں ہر غم سے محفوظ فرمانا۔ تیری بارگاہ میں ایک اور دعا یہ بھی ہے کہ جب مجھے تیرے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ اقدس کی حاضری نصیب ہو تو اس وقت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چوکھٹ پر درودو سلام پڑھنے میں مشغول رہوں اور اسی حالت میں میری روح قبض ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس "برائے نیو مسلم"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایمان کی حفاظت کا ذہن بنانے، دینِ اسلام کا پیغام عام کرنے، ایمان کی دولت پر استقامت پانے، نیک لوگوں کی صحبت حاصل کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی 104 سے زائد شعبہ

جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، جس میں سے ایک شعبہ (Department) **"مجلس برائے نیو مسلم"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مجلس کی کوششوں سے دنیا کے مختلف ممالک میں دینِ اسلام کا پیغام پہنچ چکا ہے، کئی غیر مسلم اسلام کی دولت سے مالا مال ہو چکے ہیں، اس مجلس کے تحت نیو مسلم کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ فرائض علوم کے بارے میں بھی مدنی تربیت دی جاتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر دینِ متین کی خوب خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں	اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کا مُختصر تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی جہاں سُنّتوں کی تربیت اور نیکی کی دعوت عام کررہی ہے وہیں کم وبیش 104 شعبہ جات میں مَدَنی کام کررہی ہے، ان تمام شُعْبہ جات کو چلانے کے لیے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کے اَخراجات کی ضرورت ہوتی ہے، مُلک وبیرونِ مُلک دعوتِ اسلامی کے تحت کم وبیش **546** (پانچ سو چھیالیس) جامعاتُ المدینہ (للبنین وللبنات) قائم ہیں جن میں کم و بیش، **40109** (چالیس ہزار ایک سو نو)، طلبہ و طالبات درسِ نظامی کر رہے ہیں، ملک و بیرونِ ملک تقریباً **2761** (دو ہزار سات سو اکسٹھ) مدرسۃُ المدینہ (للبنین وللبنات) بھی قائم ہیں، جن میں کم وبیش **128413** (ایک لاکھ اٹھائیس ہزار چار سو تیرہ) مدَنی مُنّے اور مدَنی مُنّیاں حِفْظ وناظرہ کی مُفت تعلیم حاصل کررہے

ہیں۔اس سال دعوتِ اسلامی کے **مدارس المدینہ** کے کم و بیش **17171** (سترہ ہزار ایک سو اِکہتّر) **حفاظِ کرام** ،تراویح میں مُصلّٰی (قرآنِ کریم) سُننے سُنانے کی سعادت حاصل کررہے ہیں، **مدنی چینل** جو کہ بے شُمار مسلمانوں کی اِصلاح اور کُفّار کے قبولِ اسلام کا سبب بن رہاہے اور اس کے ذریعے لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول عِلْمِ دِین سے مالامال ہورہے ہیں، **مدنی چینل** پر رَمَضانُ الْمُبارَک میں بعدِ عصر وبعدِ تراویح روزانہ 2 مرتبہ اور رَمضان کے علاوہ ہر ہفتے **مدنی مذاکرہ** براہِ راست (Live) نشر کیا جاتا ہے، پاکستان کے مختلف شہروں میں دارُالافتاء اہلسنّت، المدینۃُ العلمیہ، مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ جس سے ماہانہ لاکھوں لاکھ مسلمان مُستفیض ہورہے ہیں، اس کے علاوہ مدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ)، دیگر مساجد کی تعمیرات و انتظامات، مدَنی تَربِیَت گاہیں، مختلف مدنی کورسز (مثلاً فرض عُلُوم کورس، امامت کورس، مدرس کورس،،اِصلاحِ اعمال کورس،12 مدنی کام کورس، فیضانِ نماز کورس وغیرہ)، اسی طرح ہفتہ وار اجتماعات، بڑی راتوں (مثلاً اجتماعِ میلاد،اجتماعِ غوثیہ،اجتماعِ معراج، اجتماعِ شبِ براءَت اوراجتماعِ شبِ قدر وغیرہ) کے اجتماعات، پورے ماہِ رمضان / آخری عشرے کا اجتماعی اعتکاف وغیرہ۔ اس سال بھی صرف پاکستان میں کم وبیش **73 مقامات** پر پورے ماہِ رمضان کا اِعتکاف جاری ہے، جس میں ہزاروں عاشقانِ رمضان اعتکاف کی سعادت حاصل کیے ہوئے ہیں۔اِسی طرح دُنیا بھر میں **سینکڑوں مقامات** پر **آخری عشرے کا سنّت اعتکاف** ہوگا، جس میں **ہزاروں عاشقانِ رمضان** اعتکاف کی سعادت حاصل کریں گے۔

غرض یہ کہ مُنَظَّم طریقے سے مدَنی کاموں کو تیزی کے ساتھ آگے سے آگے بڑھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تحت تقریباً 104 شعبہ جات کیلئے خطیر رقم دَرکار ہوتی ہے، آپ بھی اپنے مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دِیجئے ،نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں اپنی اس مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔

دعوتِ اسلامی کا ہم پر عظیم احسان ہے کہ ایک تعداد ایسی ہے جنہیں کل تک تو یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ نماز کیسے پڑھی جاتی ہے؟ بلکہ بہت کچھ پتہ نہیں تھا، دعوتِ اسلامی نے ہمیں بہت کچھ سکھایا اور سمجھایا۔ ہم دعوتِ اسلامی کے احسان تلے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نے ہمیں داڑھی شریف اور عمامہ شریف سجانے کی مدنی سوچ دی، ایمان کی حفاظت کی سوچ دی، اب وہی دعوتِ اسلامی ہم سے مطالبہ کر رہی ہے کہ اس کو مزید آگے بڑھانا ہے اور مزید آگے بڑھانے کے لیے اربوں روپے کی ضرورت ہے۔ جامعۃ المدینہ کے ماہانہ اخراجات لاکھوں بلکہ کروڑوں میں ہیں، سینکڑوں مسجدیں ابھی اور بنانی ہیں، **ہر دعوتِ اسلامی والا مشین کی طرح حرکت میں آ جائے**، اپنے گھر والوں سے، عزیز و اقرباء سے، محلے والوں سے، دکانداروں سے، پڑوسیوں سے خوب مدنی عطیات جمع کرنے کی بھرپور کوشش کیجئے۔ بہت سارے لوگ صرف ماہِ رمضان میں زکوٰۃ دیتے ہیں، زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ فطرہ بھی جمع کرنے کی کوشش کیجئے۔ **اخراجات ہر سال بڑھتے جا رہے ہیں،** ہمیں اپنی دعوتِ اسلامی کو زندہ رکھنا ہے، اس کو چلانا ہے، بلکہ اس کو مضبوط بنانا ہے، تاکہ یہ خوب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دِین کی خدمت کرے، فطروں کے بستے بڑھائے جائیں، فطرہ دینے والوں کی ایک تعداد ہوتی ہے جو ٹیبل کرسی، بینر وغیرہ دیکھ کر فطرہ دے دیتے ہیں، بازاروں میں مسجدوں میں فطرے کے بستے لگائیں، مدنی عطیات کے جتنے بستے زیادہ لگیں گے، اتنا فطرہ بھی زیادہ ملے گا۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو
عطا ہو دعوتِ اسلامی کو قبولِ عام
اسے شُرور وفِتن سے سدا بچا یارب

(وسائلِ بخشش، مرمم، ص۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ قدر کے فضائل اور اس رات میں عبادت کرنے والوں کیلئے انعاماتِ خداوندی بہت زیادہ ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس رات اپنے بندوں پر رحمتِ الٰہی کی خوب بارش برساتا اور گناہگاروں کی بخشش و مغفرت فرما کر انہیں جہنم سے رہائی عطا فرماتا ہے، مگر کچھ ایسے بدنصیب بھی ہیں جو اس مقدّس رات میں بھی بخشش و مغفرت سے محروم رہتے ہیں، چنانچہ

فرشتے جھنڈے لے کر اُترتے ہیں

حضرتِ سیدنا عبدُاللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں کہ حضور نبیِ کریم، روفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جب شبِ قدر آتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سبز جھنڈا لئے فرشتوں کی بہت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر تشریف لاتے ہیں اور اس جھنڈے کو کعبۂ معظمہ پر لہرا دیتے ہیں، حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام کے سو(100) بازو ہیں، جن میں سے دو بازو صرف اِسی رات کھولتے ہیں، وہ بازو مشرق و مغرب میں پھیل جاتے ہیں، پھر حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات قیام، نماز یا ذِکْرُاللہ میں مشغول ہے، اُس سے سلام و مصافحہ کرو، ان کی دعاؤں پر آمین بھی کہو حتّٰی کہ طلوعِ فجر تک یہ سِلسلہ رہتا ہے، صبح ہونے پر حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام فرشتوں کو واپسی کا حکم صادر فرماتے ہیں، فرشتے عرض کرتے ہیں، اے جبرِیل! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کے مومنوں کی حاجات کے بارے میں کیا کِیا؟ حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان لوگوں پر خُصوصی نَظرِ کرم

فرمائی اور چار قسم کے لوگوں کے علاوہ تمام لوگوں کو معاف فرما دیا، صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ چار (4) قسم کے لوگ کون سے ہیں؟ ارشاد فرمایا: (1) شراب کا عادی (2) والدین کا نافرمان (3) رشتے داروں سے (بلا وجہِ شرعی) تعلقات توڑنے والا اور (4) آپس میں بغض و کینہ رکھنے والا۔ (شعبُ الْاِیمان، ۳/۳۳۶، حدیث: ۳۶۹۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ شراب نوشی کرنے والے، والدین کی نافرمانی کرنے والے، رشتے داروں سے قطع تعلقی کرنے والے اور آپس میں بغض و کینہ رکھنے والے شبِ قدر کی برکتوں سے محروم رہتے ہیں۔ غور کیجئے کہ بیان کردہ بُرائیوں میں کوئی بُرائی کہیں ہمارے اندر موجود تو نہیں؟ کیا ہم تو اپنے والدین کا دل نہیں دُکھاتے؟ یا کسی رشتے دار مثلاً پھوپھی، بھائی، بہن، چچا، تایا، خالو، ماموں وغیرہ سے بلا وجہِ شرعی اَن بَن تو نہیں چل رہی؟، کیا ہمارے سینے میں کسی مسلمان کیلئے بغض و کینہ تو نہیں بھرا ہوا؟ خدانخواستہ اگر کوئی ان گُناہوں میں گرفتار ہے تو سانس بعد میں لے پہلے ان گناہوں سے پکی توبہ کرے اور جن کے حقوق تلف کیے ہیں ان سے معافی مانگنے کی نِیَّت بھی کرے ورنہ یاد رکھئے! ان گناہوں کا انجام بڑا بھیانک ہوتا ہے۔ یاد رکھئے! **"شراب نوشی"** دِین وایمان، جان ومال اور صحت کے لئے اِنتہائی تباہ کُن ہے، شراب تمام بُرائیوں کی ماں ہے کیونکہ شراب کے نشے میں انسان بد نگاہی، بدکاری اور مختلف گناہوں میں مُلَوِّث ہو کر اپنی دنیا و آخرت برباد کرلیتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرۡنِیۡ مِنَ النَّار ۝ اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما

یَا مُجِیۡرُ یَا مُجِیۡرُ یَا مُجِیۡرُ ۝ اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے

بِرَحۡمَتِکَ یَآ اَرۡحَمَ الرّٰحِمِیۡن ۝ اپنی رحمت کے سبب ہم پر رحم فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضانُ المبارک بڑی تیزی کے ساتھ اپنے اختتام کی طرف ہے، بس اب اس کی چند گھڑیاں باقی ہیں، اس کے بعد شوّالُ المکرم کی آمد آمد ہے۔ خوش نصیب مسلمان شوال کے مہینے میں 6 روزے رکھنے کی سعادت حاصل کرتے اور اس کی برکتیں پاتے ہیں۔ آیئے! ہم بھی شش عید (یعنی شوّالُ المکرم) کے روزے رکھنے کا جذبہ بڑھانے کیلئے ان روزوں کے فضائل سنتے ہیں تاکہ ہمیں بھی یہ روزے رکھنے اور ان کی برکتوں سے فیضیاب ہونے کی سعادت نصیب ہو، چنانچہ

اس بارے میں تین (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں۔

1. جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ (6) دن شَوّال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فیمن صام...الخ، ۴۲۵/۳، حدیث:۵۱۰۲)
2. جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ (6)، شَوّال میں رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے دَہر کا (یعنی عمر بھر کیلئے) روزہ رکھا۔ (مسلِم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم...الخ، ص۵۹۲، حدیث:۲۷۵۸)
3. جس نے عیدُ الْفِطر کے بعد (شَوّال میں) چھ (6) روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس (10) ملیں گی۔ (ابن ماجه، کتاب الصیام، باب الصیام ستة ایام ...الخ، ۳۳۳/۲، حدیث:۱۷۱۵)

خلیلِ ملت حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادِری برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد لگاتار رکھے جائیں تب بھی مُضائقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ متفرق (یعنی ناغہ کرکے) رکھے جائیں یعنی ہر ہفتہ میں دو (2) روزے اور عیدُ الفطر کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے

ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب (Suitable) معلوم ہوتا ہے۔(سنی بہشتی زیور ص ۳۴۷) اَلْغَرَض عیدُ الفِطْر کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شش عید کے روزے رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

☆ ایمان پر استقامت اور اس کی حفاظت کرنا ایک مسلمان کے لئے بہت ضروری ہے۔

☆ سلبِ ایمان کے خوف سے بزرگانِ دِین بہت گریہ وزاری فرمایا کرتے۔

☆ جو لوگ اپنے ایمان کی حفاظت نہیں کرتے آخرت میں وہ سزا کے مستحق ہوں گے۔

☆ ایمان ضائع کرنے میں گانے باجوں اور فلمیں ڈراموں کی نحوست بھی شامل ہے۔

☆ ایمان کی حفاظت کے لئے فرائض کے ساتھ ساتھ سُنّتوں پر بھی عمل کرنا چاہیے۔

☆ جن بدنصیب لوگوں کا خاتمہ کفر پر ہوگا وہ قبر و آخرت میں عذابات کے مستحق ہوں گے۔

☆ سلبِ ایمان کا سبب مال و دولت کی حرص (Greed) اور لمبی امیدیں رکھنا بھی ہے۔

اللہ پاک ہمارا ایمان سلامت رکھے اور اپنی دائمی رضا سے مالامال فرمائے اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سچا عشق عطا فرمائے۔ اللہ پاک ہمیں اپنے ایمان کی حفاظت کرنے والے اسباب اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

چاند رات کے مدنی قافلوں کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضان اب چند دنوں کا مہمان رہ گیا ہے اور عنقریب ہم سے رخصت ہونے والا ہے۔ پھر اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عیدِ سعید کی آمد آمد ہوگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر سال

کثیر معتکفین اور دیگر عاشقانِ رسول **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کے مقدس جذبے سے سرشار ہوکر چاند رات کو مدنی قافلوں کے مسافر بنتے ہیں، لہٰذا ہمت کیجئے اور چاند رات سے سفر کرنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے لئے ابھی سے نیت کرلیجئے، اپنے ذمہ داران سے رابطہ کیجئے اور مدنی قافلے کے لئے اپنا نام لکھوا دیجئے بلکہ ممکن ہو تو ہاتھوں ہاتھ سفری اخراجات بھی جمع کروا دیجئے۔ اللہ کریم ہمیں چاند رات کو مدنی قافلے میں سفر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فیضانِ مدنی قافلہ! جاری رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فیضانِ مدنی قافلہ! جاری رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

فیضانِ مدنی قافلہ! جاری رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً** یعنی قِیامَت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔ (ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے　　میری فُضُول گوئی کی عادَت نکال دو

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ ہر عقلمند شخص اِس بات سے اچھی طرح واقِف ہے کہ صفائی، سُتھرائی انسان کے وَقار (Dignity) میں اِضافہ کرتی ہے جبکہ گندگی اِنسان کی عزّت و عظمت کو گھٹا دیتی ہے۔ دینِ اسلام نے جہاں انسان کو کُفْر و شِرْک کی نجاستوں سے پاک کر کے عزّت و بلندی عطا کی ہے

---

1 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

وہیں ظاہری پاکیزگی اور صفائی سُتھرائی کی اعلیٰ تعلیمات کے ذریعے اِنسانیت کاوَ قاربلند فرمایا ہے۔ بہر حال بدن کی پاکیزگی ہو یا لباس کی سُتھرائی، مکان اور سازو سامان کی بہتری ہو یا سُواری کی دُھلائی الغرض ہر ہر چیز کو صاف سُتھرا رکھنے کی دینِ اسلام میں تعلیم اور ترغیب دی گئی ہے، چنانچہ

پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 222 میں اِرشادِ خداوندی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ﴿۲۲۲﴾ تَرْجَمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے سُتھروں کو۔ (پ ۲، البقرۃ، ۲۲۲)

اِسی طرح احادیثِ کریمہ میں بھی صفائی سُتھرائی کی اَہَمِّیَّت کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ آیئے! اِس بارے میں 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحَظَہ کیجئے، چنانچہ

صفائی سُتھرائی کی اہمیت پر احادیثِ مبارکہ

(1) فرمایا: اَلطُّھُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ یعنی صفائی آدھا اِیمان ہے۔(ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۹۲، حدیث: ۳۵۳۰، ۵/۳۰۸)

(2) فرمایا: بے شک اسلام صاف سُتھرا (دِین) ہے تو تم بھی پاکیزگی حاصِل کیا کرو کیونکہ جنت میں صاف سُتھرا رہنے والا ہی داخل ہو گا۔(کنز العمال، حرف الطاء، کتاب الطھارۃ، قسم الأقوال، الباب الاول فی فضل الطھارۃ مطلقاً، الجزء ۹، ۵/۱۲۳، حدیث: ۲۵۹۹۶)

(3) فرمایا: جو چیز تمہیں مُیَسَّر ہو، اِس سے پاکیزگی حاصِل کرو، اللہ پاک نے اسلام کی بنیاد صفائی پر رکھی ہے اور جنت میں صاف سُتھرے رہنے والے ہی داخل ہوں گے۔(جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف التاء، ۴/۱۱۵، حدیث: ۱۰۶۲۴)

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے آپ کو ہر طرح کی گندگی اور میل کچیل سے پاک و صاف رکھنے کی بھرپور کوشش کریں اورایسی تدابیر اختیار کریں، جن کو اپنانے سے ہم اِس مقصد کو پانے میں کامیابی سے ہمکنار ہوسکیں۔ اپنے آپ کو صاف سُتھرا رکھنے اور اپنی صحّت کو بر قرار رکھنے کے لئے باوُضو رہنا بِلاشُبہ ایک بہترین عمل ہے۔ رِیڑھ کی ہڈّی (Back Bone) اور حرام مَغز جسم کے کتنے حسّاس اور اہم ترین حِصّے ہیں، اِس کا اندازہ ہر عقلمند انسان اچھی طرح لگاسکتا ہے۔ فزیالوجی (Physiology) کی تحقیق اور ریسرچ کے مطابق جب تک حرام مَغز (Spinal Cord) محفوظ رہے گا، جسم کا اَعصابی نظام دُرُست و مُنَظَّم رہے گا۔ اگر اِس میں کسی قسم کی خرابی واقع ہوجائے تو انسان زندگی بھر کے لئے محتاج ہوکر رہ جاتا ہے۔ اِسی طرح مایوسی اور نفسیاتی اَمراض بھی ہمارے معاشَرے میں اِنتہائی تیزی کے ساتھ پھیلتے جارہے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وُضو ایک ایسا عمل ہے جو ریڑھ کی ہڈّی (Back Bone)، حرام مَغز کی خرابی، مایوسی، نفسیاتی اَمراض اور فالج جیسے کئی بیماریوں سے بھی تَحَفُّظ فراہم کرتا ہے۔ جدید سائنسی تحقیقات اِس کا منہ بولتا ثُبوت ہیں۔ آیئے! جدید سائنسی تحقیقات کی روشنی میں **اَعضائے وُضو** کو دھونے کے **چند طِبّی فوائد** سنتے ہیں، چنانچہ

وُضو کی حکمت کے سبب قَبولِ اسلام

شَیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے **"وُضو اور سائنس"** کے صَفْحہ نمبر **1** اور **2** پر تحریر فرماتے ہیں: ایک صاحِب کا بیان ہے: میں نے بیلجیئم میں یونیورسٹی کے ایک غیر مُسلِم طالبِ عِلْم (Student)

کو اِسلام کی دعوت دی۔ اُس نے سُوال کیا، وُضُو میں کیا کیا سائِنسی حِکمتیں ہیں؟ میں لاجواب ہو گیا۔ اُس کو ایک عالِم صاحب کے پاس لے گیا لیکن اُن کو بھی اِس کی معلومات نہ تھیں۔ یہاں تک کہ سائِنسی معلومات رکھنے والے ایک شخص نے اُس کو وُضُو کی کافی خوبیاں بتائیں، مگر گردن کے مَسح کی حکمت بتانے سے وہ بھی قاصِر رہا۔ وہ غیر مُسلِم نوجوان چلا گیا۔ کچھ عرصے کے بعد آیا اور کہنے لگا: ہمارے پروفیسر نے دَورانِ لیکچر بتایا: اگر گردن کی پُشت اور اَطراف پر روزانہ پانی کے چند قطرے لگا دیئے جائیں تو ریڑھ کی ہڈّی اور حرام مَغز کی خرابی سے پیدا ہونے والے اَمراض سے تَحَفُّظ حاصِل ہو جاتا ہے۔ یہ سُن کر وُضُو میں گردن کے مَسح کی حکمت میری سمجھ میں آگئی، لہٰذا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور وہ مسلمان ہو گیا۔

(وضو اور سائنس، ص۱-۲)

رہوں باوضو میں سدا یا اِلٰہی　　　دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مغرِبی جرمنی کا سیمینار

مغرِبی ممالِک میں مایوسی کا مَرَض ترقّی پر ہے، دِماغ فَیل ہو رہے ہیں، پاگل خانوں کی تعداد میں اِضافہ ہو تا جارہاہے۔ نفسیاتی اَمراض کے ماہِرین کے یہاں مریضوں کا تانتا بندھا رہتاہے۔ مغرِبی جرمنی کے ڈِپلومہ ہولڈر ایک پاکستانی فِزیو تھراپِسٹ کا کہنا ہے: مغرِبی جرمنی میں ایک سیمینار ہوا، جس کا موضُوع تھا **"مایوسی (Depression) کا علاج اَدوِیات کے علاوہ اور کن کن طریقوں سے ممکن ہے۔"** ایک ڈاکٹر نے اپنے مَقالے میں یہ حیرت اَنگیز اِنکِشاف کیا کہ میں نے ڈِپریشن کے چند مریضوں کے روزانہ پانچ(5) بار مُنہ دُھلائے کچھ عرصے بعد اُن کی بیماری کم ہو گئی۔ پھر ایسے ہی مریضوں کے دوسرے گروپ کے روزانہ پانچ(5) بار

ہاتھ، منہ اور پاؤں دُھلوائے تو مَرَض میں بہُت اِفاقہ ہو گیا (یعنی کمی آ گئی)۔ یِہی ڈاکٹر اپنے مَقالے کے آخِر میں اِعتِراف کرتا ہے: **مسلمانوں میں مایوسی کا مَرَض کم پایا جاتا ہے کیوں کہ وہ دن میں کئی مرتبہ ہاتھ، منہ اور پاؤں دھوتے (یعنی وُضُو کرتے) ہیں۔** (وضو اور سائنس، ص ۲-۳)

مسلماں ہے عطارؔ تیری عطا سے ہو ایمان پر خاتِمہ یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وُضُو اور ہائی بلڈ پریشر

ایک ہارٹ اِسپشلسٹ کا بڑے وُثُوق (یعنی اِعتماد) کے ساتھ کہنا ہے: ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو وُضُو کرواؤ پھر اُس کا بلڈ پریشر چیک کرو لازِماً کم ہو گا۔ ایک مسلمان ماہرِ نفسیات کا قول ہے: **"نفسیاتی اَمراض کا بہترین عِلاج وُضُو (Ablution) ہے۔"** مغربی ماہِرین نفسیاتی مریضوں کو وُضُو کی طرح روزانہ کئی بار بدن پر پانی لگواتے ہیں۔ (وضو اور سائنس، ص ۳)

وُضُو اور فالِج

وُضُو میں جو ترتیب وار اَعضاء دھوئے جاتے ہیں، یہ بھی حکمت سے خالی نہیں۔ پہلے ہاتھ پانی میں ڈالنے سے جسم کا اَعصابی نِظام مُطَّلع ہو جاتا ہے اور پھر آہِستہ آہِستہ چہرے اور دِماغ کی رگوں کی طرف اِس کے اَثرات پہنچتے ہیں۔ وُضُو میں پہلے ہاتھ دھونے پھر کُلّی کرنے پھر ناک میں پانی ڈالنے پھر چہرہ اور دیگر اَعضاء دھونے کی ترتیب فالج کی روک تھام کیلئے مفید ہے۔ اگر چہرہ دھونے اور مَسح کرنے سے آغاز کیا جائے تو بدن کئی بیماریوں میں مُبتَلا ہو سکتا ہے۔ (وضو اور سائنس، ص ۳)

جو ہیں بیمار صحّت کے طالب اُن پہ فرما کرم ربِّ غالب

تجھ سے رَحم و کرم کی دُعا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۶-۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! وُضو میں کیسے کیسے مُوذِی اَمراض کا علاج اور بیماریوں سے شِفا رکھی گئی ہے کہ آج کی سائنس (Science) بھی اِس کے طِبّی فوائد و ثَمرات کو بَیان کررہی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم ہمیشہ باوُضو رہنے کی عادت بنائیں تاکہ اِس کی بَرَکت سے ہمیں بھی بے شمار دُنیوی واُخْرَوِی فوائد و ثَمرات نصیب ہوجائیں۔ یادرہے! ہمیشہ باوُضو رہنا مُسْتَحَب اور اِسلام کی سُنَّت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ،۱/ ۷۰۲ ملخصًا) حدیثِ پاک میں بھی ہمیشہ باوُضو رہنے کی ترغیب وفضیلت موجود ہے، چنانچہ

ہر وَقْت باوُضو رہنے کی فضیلت

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: بیٹا! اگر تم ہمیشہ باوُضو رہنے کی اِستطاعت (طاقت) رکھو تو ایسا ہی کرو کیونکہ مَلَکُ الْمَوْت جس بندے کی رُوح حالتِ وُضو میں قَبْض کریں اُس کے لئے **شہادت** لکھ دی جاتی ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ۳/ ۲۹: حدیث ۲۷۸۳)

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **بعض عارِفِین** (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِین) نے فرمایا: جو ہمیشہ باوُضو رہے، اللہ پاک اُسے سات (7)(Seven) فضیلتوں سے مُشَرَّف فرمائے: (1) مَلائکہ (فِرِشتے) اُس کی صحبت میں رَغبت کریں، (2) قلم اُس کی نیکیاں لکھتا رہے، (3) اُس کے اَعضاء تسبیح کریں، (4) اُس سے تکبیرِ اُولیٰ فوت نہ ہو، (5) جب سوئے اللہ کریم کچھ فِرِشتے

بھیجے کہ جنّ و اِنس (جنّات اور انسانوں) کے شَر سے اُس کی حفاظت کریں، (6) سکراتِ مَوت اُس پر آسان ہو، (7) جب تک باوُضو ہو، اَمانِ اِلٰہی میں رہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱/ ۷۰۲)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض صُوفیاء (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن) فرماتے ہیں: پاک کپڑوں میں رہنا، پاک بستر پر سونا (اور) ہمیشہ باوُضو، رہنا دل کی صفائی کا ذریعہ ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/ ۴۶۸)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"حافظہ کیسے مضبوط ہو؟"** کے صَفْحہ نمبر 95 پر لکھا ہے: ہر وَقْت باوُضو رہنے کی عادت ڈالیے کہ باوُضو رہنے سے جہاں دیگر بے شمار فوائد و بَرَکات حاصِل ہوتے ہیں وہیں **اِحساسِ کمتری** سے بھی نجات ملتی ہے۔ (حافظہ کیسے مضبوط ہو؟، ص۹۵-۹۶)

باوُضو رہنے کی عادت بنانے اور اِس پر اِستقامت پانے کا ایک بہترین ذریعہ روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرنا بھی ہے۔ شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے **"72 مَدَنی اِنعامات"** نامی اپنے اِس رِسالے میں دن کا اکثر حِصّہ باوُضو رہنے کی ترغیب پر مُشْتَمِل ایک مَدَنی اِنعام بھی شامل فرمایا ہے، چنانچہ

مَدَنی اِنعام نمبر 39 ہے: کیا آج آپ دن کا اکثر حِصّہ باوُضو رہے؟

اللہ کریم ہمیں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرنے اور دن کا اکثر حِصّہ باوُضو رہ کر اِس کی بَرَکتیں لُوٹنے کی تَوفِیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت رہوں باوُضو میں سَدا یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً ہم روزانہ ہی نمازوں اور دیگر عبادات سے پہلے وُضو کرنے کی سَعادت حاصِل کرتے ہوں گے مگر شاید ہم نے کبھی اِس بات پر غور نہیں کیا ہو گا کہ آخر وُضو کی اِبتدا ہاتھ دھونے سے ہی کیوں کی جاتی ہے ؟۔ تو یاد رکھئے ! عُموماً ہم دن بھر میں اِن کی مدد سے اپنے کئی اُمور سَرانجام دیتے ہیں، جس کے سبب ہمارے ہاتھوں میں کئی قسم کے خطرناک جراثیم (Germs) لگ جاتے ہیں، اگر اِنہیں صاف سُتھرا نہ رکھا جائے تو ہاتھوں میں لگے جراثیم ہمارے مِعدے میں مُنْتَقِل ہوسکتے ہیں۔ وُضو کرتے وَقْت نِیَّت کرنے اور بِسْمِ اللہ شریف پڑھنے کے بعد سب سے پہلے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین تین بار دھولیا جاتا ہے، اِس عمل کی بَرَکت سے ہمیں سُنّت پر عمل کرنے کا ثواب بھی مل جاتا ہے اور بہت سی بیماریوں اور جراثیم سے بھی ہماری حفاظت ہو جاتی ہے، چنانچہ

ہاتھ دھونے کی حکمتیں

شَیْخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے **"وُضو اور سائنس"** کے صَفْحہ نمبر 10 پر تحریر فرماتے ہیں: ہاتھوں سے مُخْتَلِف کام کیے جاتے ہیں جس کی وجہ سے مُخْتَلِف چیزیں ہاتھوں کے ساتھ مَس ہونے کی وجہ سے مُخْتَلِف کیمیائی اَجزاء اور جراثیم چھوڑ جاتی ہیں، اگر سارا دن نہ دھوئیں تو جلد ہی ہاتھ اِن جِلدی اَمراض میں مُبْتَلا ہو سکتے ہیں، مثلاً ہاتھوں کے گرمی دانے، جِلدی سوزِش یعنی کھال کی سُوجَن، ایگزیما، پھپھوندی (وہ جراثیم جو کسی چیز پر کائی کی طرح جم جاتے ہیں) کی بیماریاں، جِلد کی رنگت تبدیل ہو جانا وغیرہ۔ جب ہم ہاتھ دھوتے ہیں تو اُنگلیوں کے پَوروں سے شُعاعیں نکل کر ایک ایسا حلقہ بناتی ہیں جس سے ہمارا اندرونی بَرقی نظام مُتَحَرِّک (Active) ہو جاتا ہے اور ہاتھوں میں حُسن پیدا ہو جاتا ہے اور ہاتھ اِن چیزوں سے ہونے والے اِنفیکشن

(Infection) سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ (وضو اور سائنس، ص ۱۰ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسواک بھی وُضو کی ایک ایسی بہترین سُنّت ہے جو کثیر حکمتوں سے بھرپور ہے اور اِس میں کثیر دُنیوی واُخروی فوائد و ثمرات پوشیدہ ہیں۔ اَہلِ عِلْم حضرات نے تواِس کے کئی فضائل و فوائد کُتُب میں بَیان فرمائے ہی ہیں مگر جدید سائنس نے مسواک پر تحقیق کر کے اِس کے بارے میں ایسے ایسے انکشافات کئے ہیں کہ سُن کر عقلیں حیران رہ جائیں۔ آیئے! ہم بھی مسواک کے چند دُنیوی واُخْرَوِی فوائد (Benefits) کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

مِسواک کی 25 بَرَکتیں

حضرت علّامہ سیِّد اَحمد طَحْطاوِی حَنَفِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: ☆مِسواک شریف کو لازِم کرلو، اِس سے غفلت نہ کرو۔ اِسے ہمیشہ کرتے رہو کیونکہ اِس میں اللہ کریم کی خوشنودی ہے، ☆ہمیشہ مِسواک کرتے رہنے سے روزی میں آسانی اور بَرَکت رہتی ہے، ☆دَردِ سر دُور ہوتا ہے، ☆بلغم کو دُور کرتی ہے، ☆نظر کو تیز کرتی ہے، ☆مِعدے کو دُرست رکھتی ہے، ☆جسم کو توانائی بخشتی ہے، ☆حافظہ (قُوتِ یادداشت) کو تیز کرتی ہے اور عَقْل کو بڑھاتی ہے، ☆دل کو پاک کرتی ہے، ☆نیکیوں میں اِضافہ ہوجاتا ہے، ☆فرشتے خوش ہوتے ہیں، ☆مِسواک شیطان کو ناراض کردیتی ہے، ☆کھانا ہضم کرتی ہے، ☆بچوں کی پیدائش میں اِضافہ ہوتا ہے، ☆بڑھاپا دیر میں آتا ہے، ☆پیٹھ کو مضبوط کرتی ہے، ☆بدن کو اللہ پاک کی اِطاعت کے لیے قُوَّت دیتی ہے، ☆نَزع میں آسانی اور کَلِمۂ شہادَت یاد دلاتی ہے، ☆قِیامت میں نامۂ اعمال سِیدھے ہاتھ میں دِلاتی ہے، ☆پُل صراط سے بجلی (Light) کی طرح تیزی سے گزار دے

گی، ☆حاجات پُوری ہونے میں اُس کی اِمداد کی جاتی ہے، ☆قبر میں آرام و سُکون پاتا ہے، ☆اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، ☆دنیا سے پاک صاف ہو کر رُخصت ہوتا ہے، ☆سب سے بڑھ کر فائدہ یہ ہے کہ اِس میں اللہ پاک کی رِضا ہے۔(حاشية طحطاوی،کتاب الطهارة،ص ٦٩ ملخصاً)

(مسواک شریف کے فضائل، ص١٩)

مسواک کی نمازیں سَتَّر گُنا ہیں افضل کتنی کرم فضا ہے مسواک پیاری پیاری
کرتی ہے دل کو روشن سرکار کی ہے سُنّت رُوحانی اِک غذا ہے مسواک پیاری پیاری

فیضانِ مسواک! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ فیضانِ مسواک! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

فیضانِ مسواک! جاری رہے گا۔۔۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

سائنسی اعتبار سے مِسواک کے طِبّی فائدے

اَمریکا کی ایک مشہور کمپنی کی تحقیقات کے مطابق **مِسواک** میں نقصان دینے والے بیکٹیریا کو ختم کرنے کی صلاحیّت کسی بھی دوسرے طریقے کی نسبت 20 فیصد زیادہ ہے، ☆سویڈن کے سائنسدانوں کی ایک تحقیق کے مطابق **مِسواک** کے ریشے بیکٹیریا کو چُھوئے بغیر براہِ راست ختم کر دیتے ہیں اور دانتوں کو کئی بیماریوں سے بچاتے ہیں، ☆یو۔ایس۔ نیشنل لائبریری آف میڈیسن کی شائع شدہ تحقیق میں یہ بتایا گیاہے کہ اگر **مِسواک** کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو یہ دانتوں اور منہ کی صفائی اور مَسُوڑھوں کی صحّت کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ☆ایک تحقیق کے مطابق جو لوگ **مِسواک** کے عادی ہیں، اُن کے مَسُوڑھوں سے خون (Blood) آنے کی شکایات بہت کم ہوتی ہیں، ☆امریکا میں دانتوں کے بارے میں ہونے والی ایک نِشَسْت میں بتایا گیا کہ **مِسواک** میں ایسے مادّے ہوتے ہیں، جو دانتوں کو کمزوری سے

بچاتے ہیں اور وہ تمام دوائیں جو دانتوں کی صفائی میں استعمال ہوتی ہیں ، اُن سب سے زیادہ فائدہ مند **مِسواک** ہے، ☆ **مِسواک** دانتوں پر جمی ہوئی میل کی تہ کو ختم کرتی ہے، ☆ **مِسواک** دانتوں کو ٹُوٹ پُھوٹ سے بچاتی ہے، ☆ دائمی نزلہ وزُکام کے ایسے مریض جن کا بَلغم نہ نکلتا ہو، جب وہ **مِسواک** کرتے ہیں تو بلغم نکلنے لگتا ہے اور یوں مریض کا دِماغ ہلکا ہونا شروع ہو جاتا ہے، ☆ پیتھالوجسٹ کے تجربے اور تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ دائمی نزلے کے لیے **مِسواک** بہترین علاج ہے۔ (مسواک شریف کے فضائل، ص۷-۸)

یا ربّ کرم سے ہم کو ہوجائے اس کی عادت   جاں بخش دل کُشا ہے مسواک پیاری پیاری

فیضانِ مسواک! جاری رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ- فیضانِ مسواک! جاری رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

فیضانِ مسواک! جاری رہے گا۔۔۔۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مِسواک سے مِعْدِے کی تیزابیت اور مُنہ کے چھالے کا علاج

منہ کے بعض قسم کے چھالے معدے کی گرمی اور تیزابیت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اِن میں ایک قسم ایسی بھی ہے جس کے جراثیم پھیلتے ہیں، اِس کے لیے **تازہ مسواک** منہ میں ملیں اور اُس کا بننے والا لُعاب (یعنی تُھوک) بھی خُوب ملیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَرض دور ہوجائے گا۔ بعض لوگ شکایت کرتے ہیں کہ دانت پیلے پڑ گئے ہیں یا دانتوں سے سفیدی کا اَستر (Enamel) اُتر گیا ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے **مسواک** کے نئے ریشے مفید ہیں، دانتوں کی زَردی (یعنی پیلا پن) ختم کرنے کے لیے بھی فائدہ مند ہیں۔ **مسواک تَعَفُّن** (یعنی بدبو) کو دفع (یعنی دُور) اور منہ کے جراثیم کا خاتِمہ کرتی ہے، جس سے انسان بے شمار اَمراض سے بچ سکتا ہے۔ (مسواک شریف کے فضائل، ص۸-۹)

کینسر سے حفاظت

ایک سَروے کے مطابِق اگر دنیا میں **100** مریض کینسر کے ہوں تو اُن میں **5** فیصد مسلمان ہوں گے یعنی مسلمانوں میں کینسر کے کم ہونے کی ایک وجہ مسواک بھی ہے کیونکہ منہ کے اندر جو جراثیم ٹُوتھ پیسٹ سے بچ جاتے ہیں وہ مسواک کے باریک ریشوں کی مدد سے مر جاتے ہیں، جس کی وجہ سے مسلمان منہ اور معدے کے کینسر سے محفوظ رہتے ہیں۔

مسواک سے گلے کے درد اور گردن کی سوجن کا طِبّی علاج

ایک شخص کے گلے اور گردن میں درد تھا اور گردن میں سُوجَن بھی تھی۔ گلے کے مَرَض کی وجہ سے اُس کی آواز بھی خراب تھی، گردَن کے دَرْد اور سُوجن کے باعِث اُس کا سَر بھی چکرانے لگا تھا، جس سے اُس کا حافِظہ کمزور (Weak) ہو چکا تھا۔ یہ شخص ڈاکٹروں کے زیرِ علاج رہا مگر سب بے سُود ثابت ہوا۔ کسی نے اُسے مِسواک کرنے کا مشورہ دیا تو وہ باقاعِدہ مِسواک کرنے لگا۔ اِسی کے ساتھ ساتھ **مِسواک** کے دو ٹکڑے کرکے پانی میں اُبالتا اور اُس پانی سے غرارے کرتا۔ عِلاوہ اَزیں جہاں سُوجَن تھی وہاں کچھ دوا بھی لگاتا رہا۔ یہ علاج بڑا مفید ثابت ہوا۔ جب تحقیق کی گئی تو اُس کے تھائی رائیڈ گلینڈ مُتأثِّر تھے، جس کا اثر سارے جسم پر ہوا تھا۔ (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ) مسواک والے علاج (کی بَرَکت) سے اُس کی یہ بیماری دُور ہو گئی اور وہ تَنْدُرُست ہو گیا۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! مسواک شریف کی بَرَکت سے مسواک کرنے والوں کو کس قدر فضائل و برکات نصیب ہوتے ہیں اور اُنہیں کیسے کیسے فوائد و ثمرات سمیٹنے کی سعادت ملتی ہے۔ تو اگر ہم بھی باوُضو رہنے کی عادت بنالیں اور مسواک کی سُنّت پر ہمیشگی اِختیار کرلیں تو یقیناً یہ فضائل و بَرَکات اور

فوائد و ثمرات ہمیں بھی نصیب ہو جائیں گے۔ آیئے !نِیّت کرتے ہیں کہ آج سے دن کا اکثر حِصَّہ باوُضو رہیں گے، مسواک کی پیاری پیاری سُنّت زندہ کریں گے، دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

فیضانِ مسواک! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ فیضانِ مسواک! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

فیضانِ مسواک! جاری رہے گا۔۔۔۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مَدَنی دَرْس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! باوُضو رہنے کی عادت بنانے، مسواک کی سُنّت پر عمل کا جذبہ پانے اور آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کو پھیلانے کی کُڑھن پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو کر اپنی مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وَقْت (Time) ذیلی حلقے کے **12** مَدَنی کاموں کے لئے بھی نکالیں۔ ہر اسلامی بھائی پر کوئی نہ کوئی **تنظیمی ذمہ داری** ہونی چاہئے، اِس ذِمہ داری کی برکت سے **نمازِ پنجگانہ** کی ادائیگی کی سعادت نصیب ہو گی، اِس ذِمہ داری کی برکت سے **خوب خوب نیکیاں** کرنے کا موقع ملے گا، اِس ذِمہ داری کی برکت سے **علمِ دِین** سیکھنے سکھانے کا موقع ملے گا، اِس ذِمہ داری کی برکت سے **مدنی اِنعامات** پر عمل اور **مدنی قافلوں** میں سفر کی سعادت ملتی رہے گی، لہٰذا ہمیں اپنی تنظیمی ذمہ داری کے مطابق مدنی کاموں میں لگے رہنا چاہئے، **12 مدنی کاموں** میں سے جس مدنی کام کو کرنے کا ہم جذبہ رکھتے ہوں، اپنے ذِمَّہ داران سے رابطہ کر کے ان مدنی کاموں کے ذریعے **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانا شروع کر دیں۔

یاد رہے! ذیلی حلقے کے **12** مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مدنی درس"** بھی ہے، جو عِلْمِ دِیْن سیکھنے سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ ابوبلال مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی چند کُتُب ورَسَائل کے عِلاوہ آپ کی باقی تمام کُتُب و رَسَائِل بِالخُصُوص **"فَیضانِ سُنّت"** جلد اَوّل اور **"فَیضانِ سُنّت"** جلد دُوم کے اِن ابواب (1) **"غیبت کی تباہ کاریاں"** اور (2) **"نیکی کی دعوت"** سے مَسْجِد، چوک، بازار، دُکان، دفتر اور گھر وغیرہ میں دَرْس دینے کو تنظیمی اِصْطِلَاح میں **"مَدَنی دَرْس"** کہتے ہیں۔

☆**مَدَنی دَرْس** بہت ہی پیارا مَدَنی کام ہے کہ اِس کی بَرَکت سے مسجد کی حاضِری کی بار بار سعادت نصیب ہوتی ہے۔☆**مَدَنی دَرْس** کی بَرَکت سے **مطالعے** کا موقع ملتا ہے۔☆**مَدَنی دَرْس** کی بَرَکت سے **مسلمانوں سے ملاقات** و**سلام** کی سُنّت عام ہوتی ہے۔☆**مَدَنی دَرْس** کی بَرَکت سے امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُخْتَلِف موضوعات پر مُشْتَمِل کُتُب ورسائل سے عِلْمِ دِین سے مالامال **قیمتی مَدَنی پھول اُمّتِ مُسْلِمَہ** تک پہنچائے جاسکتے ہیں۔☆**مَدَنی دَرْس، بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت مُعاون و مددگار ہے۔☆**مَدَنی دَرْس، مسجد کی حاضِری سے محروم** رہنے والوں تک بھی نیکی کی دعوت پہنچانے کا ایک مُفید ترین ذریعہ ہے۔☆مسجد کے علاوہ **چوک، بازار، دُکان** وغیرہ میں اگر **"مَدَنی دَرْس"** ہوگا تو اِس کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی **تشہیر و نیک نامی** ہوگی۔☆**مَدَنی دَرْس** کی بَرَکت سے اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مُخْتَلِف **کُتُب و رَسائل کا تَعارُف** (Introduction) عام ہوگا۔

دُعائے عطّار: یارَبِّ محمّد عَزَّوَجَلَّ! جو اسلامی بھائی یا اسلامی بہن روزانہ 2 درس دیں یا سُنیں اُن کو اور مجھے بے حساب بخش اور ہمیں ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں اکٹّھا رکھ۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جو دے روز دو **"دَرسِ فَیضانِ سُنّت"** میں دیتا ہوں اُس کو دُعائے مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! **"مَدَنی دَرْس"** کی ایک اِیمان اَفروز مَدَنی بہار سُنئے، چنانچہ

مدنی درس میں بیٹھنے والا عالم بن گیا

بابُ الاِسلام سندھ کے ایک اسلامی بھائی جو نویں(9th) کلاس میں پڑھتے تھے اور حُصولِ دُنیا کی جُستُجو میں مگن تھے، عَلاقے کے اسلامی بھائی اُن کو نیکی کی دعوت دے کر مسجد میں لے آئے۔ جب وہ نماز پڑھ کر مسجد سے جانے لگے تو ایک خَیر خواہ اسلامی بھائی(جو مسجد کے دروازے کے قریب کھڑے تھے) نے اُن کو دَرس میں شرکت کی دعوت دی۔ لہٰذا وہ مدنی درس(دَرسِ فَیضانِ سُنّت) میں بیٹھ گئے۔ پھر اُنہوں نے اسلامی بھائیوں کی اِنفرادی کوشش سے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ(بالغان) میں پڑھنا شُروع کر دیا۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی۔ چند ہفتوں بعد اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا بذریعہ ٹیلیفون بیان رِیلے ہوا۔ بَیان کے بعد امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اِجتماعی تَوبہ اور بَیْعَت کروائی تو وہ اسلامی بھائی بھی گناہوں سے تَوبہ کر کے عطّاری بن گئے۔ مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے اُنہوں نے عِلمِ دین سیکھنے کے لئے 1999ء میں جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ(فَیضانِ عُثمانِ غَنی گلستانِ جوہر بابُ المدینہ کراچی) میں داخلہ لے لیا اور 2005 میں عالِمِ دین بننے پر انہیں میٹھے میٹھے مُرشِدِ کَرِیم اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے ہاتھوں سے دَستارِ فضیلت کے طور پر سَبز سَبز عِمامہ شریف بندھوانے کا شَرَف بھی مل گیا۔

یقیناً مُقَدَّر کا وہ ہے سِکَنْدَر جسے خَیر سے مِل گیا مَدَنی ماحول

دُعا ہے یہ تجھ سے دل ایسا لگا دے نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! منہ ہمارے بدن کا ایک ایسا قیمتی حِصّہ ہے جس کے کئی فوائد ہیں، مثلاً مُنہ کے ذریعے ہم کھانا، پانی، دوائیں اور دیگر کئی چیزیں کھاتے پیتے ہیں، اِسی منہ سے تلاوتِ قرآن بھی کرتے ہیں، حَمد و نعت اور مَنْقَبَت بھی پڑھتے ہیں، سلام و کلام بھی اِسی منہ سے کرتے ہیں، اِس کے علاوہ کئی اُمور اِسی مُنہ کے ذریعے سَر انجام دیتے ہیں لہٰذا یہ تمام چیزیں ہم سے اِس بات کا تقاضا (Demand) کرتی ہیں کہ ہم اپنے منہ کو صاف سُتھرا رکھیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دورانِ وُضُو کُلّی اور غَرارے کرنے کی بَرَکت سے مُنہ بھی پاک و صاف رہتا ہے اور بہت سی بیماریوں سے بھی حفاظت ہو جاتی ہے۔ آیئے! کُلّی کرنے اور غَرارے کرنے کے چند طِبّی فوائد مُلاحَظہ کیجئے، چنانچہ

کُلّی اور غَرارے کرنے کے طِبّی فوائد

ہوا کے ذَرِیعے لاتعداد مُہْلِک جَراثیم اور غذا کے اَجزا منہ اور دانتوں میں لُعاب کے ساتھ چپک جاتے ہیں۔ اگر وُضو میں مِسواک اور کُلّیوں کے ذَرِیعے منہ کی بہترین صفائی نہ کی جائے تو کئی خطرناک اَمراض پیدا ہو سکتے ہیں: مَثَلاً (1) ایڈز: اِس کی اِبتِدائی علامات میں مُنہ کا پکنا بھی شامل ہے، (2) منہ کے کناروں کا پھٹنا، (3) منہ میں پَھپُھوندی کی بیماریاں اور چھالے وغیرہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وُضُو کرتے ہوئے کُلّی کرنے سے اِن خطرناک اَمراض سے تَحَفُّظ حاصِل ہو جاتا ہے، کُلّی سے ایک تو پانی کا ذائقہ اور بُو کا پتا چل جاتا ہے کہ جو پانی اِستعمال کیا جا رہا ہے وہ حِفظانِ صحّت کے حوالے سے نقصان دہ تو نہیں، اِسی

طرح روزہ نہ ہو تو کُلّی کے ساتھ غَرغرہ کرنا بھی سُنّت ہے اور پابندی کے ساتھ غَرغرے کرنے والا کوّے (Pharynx) بڑھنے، گلے میں موجود ٹانسلز کے انفیکشن اور گلے کے بہت سارے اَمراض حتّٰی کہ گلے کے کینسر سے محفوظ رَہتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناک میں پانی ڈالنے کے طِبّی فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دورانِ وُضو ناک میں پانی ڈالنا طِبّی اِعتبار سے بہت مفید ہے اور یہ عمل کئی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے کیونکہ ہم سارا دن ناک کے ذریعے سانس لیتے ہیں، جس کے سبب سانس کے ذریعے ناک میں دُھواں، گرد وغُبار اور طرح طرح کے جراثیم چلے جاتے ہیں۔ دن بھر میں وُضُو کرتے ہوئے تقریباً15 مَرتبہ ناک میں پانی ڈالنے سے یہ جراثیم، گرد وغبار اور دُھوئیں سے ہونے والی مُہْلِک بیماریوں سے بچاؤ ممکن ہو جاتا ہیں، اِسی طرح پھیپھڑوں کو ایسی ہَوا درکار ہوتی ہے جو جراثیم، دُھوئیں اور گرد وغُبار سے پاک ہو اور اُس میں 80 فیصد رَطُوبت (یعنی تَری) ہو، ایسی ہَوا فراہم کرنے کے لئے اللہ پاک نے ہمیں ناک کی نعمت سے نوازا ہے، وُضُو کرتے ہوئے ناک میں پانی ڈالنے کی بَرَکت سے ہم بے شُمار پیچیدہ اَمراض سے محفوظ ہو جاتے ہیں، دائمی نَزلہ اور ناک کے زخم کے مریضوں کے لئے ناک کا غُسل (یعنی وُضُو کی طرح ناک میں پانی چڑھانا) بے حد مفید ہے اور ماہِرینِ **"ہائیڈرو پیتھی"** یعنی پانی سے علاج کے ماہِرین کے نزدیک ناک میں پانی ڈالنا بَصارَت (نظر) کو تیز کرتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً بعض لوگ اپنے چہرے (Face) کی خوبصورتی وتروتازگی بڑھانے اور کیل مہاسوں سے جان چُھڑانے کے لیے چہرے پر مُختلِف ٹوٹکے ونسخے آزماتے اور مہنگی مہنگی کریمیں

لگاتے ہیں تاکہ چہرے پر مَصنوعی چمک دمک آجائے۔ یاد رکھئے! ٹوٹکے و نسخے آزمانے اور مہنگی کریمیں لگانے کے بعد چہرہ وقتی طور پر تو چمکدار ہو جاتا ہے مگر بعد میں اِن کے سبب چہرے پر جُھریاں، دانے، کیل مہاسے اور عجیب و غریب داغ نکل آتے ہیں، جو سخت تکلیف کا سبب بنتے ہیں اور اِن کے سبب چہرہ خوبصورت ہونے کے بجائے بدصُورت ہو جاتا ہے۔ چہرے کی خوب صُورتی کو چار چاند لگانے اور اِسے تروتازگی بخشنے کے لئے وُضو ایک بہترین نسخہ ہے، کیونکہ وُضو میں تین(3) بار چہرہ دھویا جاتا ہے جس کے سبب نہ صِرف چہرے کی رونق میں اِضافہ ہو جاتا ہے بلکہ اِس کی بَرَکت سے دیگر بہت سے طِبّی فوائد بھی حاصِل ہوتے ہیں۔ آیئے! وُضو میں چہرہ دھونے کے چند طِبّی فوائد کے بارے میں سُنئے اور باوُضو رہنے کی عادت بنا کر اِس کی بَرَکتیں لُوٹئے، چنانچہ

چہرہ دھونے کے طِبّی فوائد

وُضو کے دوران چہرے پر تین(3) بار ہاتھ پھیرنے سے نہ صِرف دماغ پُرسُکون ہو جاتا ہے بلکہ چہرے پر چمک، جِلد میں نَرمی اور لَطافت پیدا ہو جاتی ہے۔ گرد و غبار صاف ہو کر چہرہ بارونق و پُرکشِش اور بارُعب ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کے حِصّوں کو تسلّی پہنچتی ہے اور آنکھیں پُرکَشِش خوبصورت اور پُرخُمار ہو جاتی ہیں۔ ایک یورپین ڈاکٹر نے مَقالہ لکھا جس کا نام تھا **"آئی واٹر ہیلتھ (Eye Water Health)"** جس میں اُس نے اِس بات پر زور دیا ہے کہ اپنی آنکھوں کو دن میں بار بار دھوتے رہو ورنہ تمہیں خطرناک بیماریوں سے دوچار ہونا پڑے گا، دن میں کئی بار چہرہ دھونے سے منہ پر کیل نہیں نکلتے یا کم نکلتے ہیں۔ چینی ماہرین کی تحقیق کے مطابق چہرہ دھونے سے پیٹ میں چھوٹی آنت، سینہ، بڑی آنت وغیرہ پر بھی اچھے اثرات مُرَتَّب ہوتے ہیں جس کی بدولت آشوبِ چشم، چکر آنا، کمزوری، دانتوں کی کمزوری، سَر درد، تھکاوٹ اور

گھبراہٹ وغیرہ میں نُمایاں کمی ہوتی ہے، وُضو کے دوران چہرہ دھونے سے بھنویں پانی سے تر ہو جاتی ہیں اور میڈیکل اُصول کے مطابِق بَھنویں تَر کرنے سے آنکھوں کے ایک ایسے مرض کے اِمکانات خَتم ہو جاتے ہیں۔ جو انسان کو بَصارَت سے محروم کر سکتا ہے۔

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت رہوں باوُضو میں سَدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَر کا مَسح کرنے اور پاؤں دھونے کے طِبّی فوائد

سَر انسان کے تمام اَعضا سے زِیادہ اَہَمِّیَّت رکھتا ہے، تمام اَعضاء کے اَفعال کا تَعَلُّق دِماغ سے ہوتا ہے، سَر اور گَردن کے درمیان "حَبْلُ الْوَرِیْد" واقع ہوتی ہے، جسے شہ رگ بھی کہا جاتا ہے۔اِس کا تَعَلُّق رِیڑھ کی ہڈی، حرام مَغزاور جسم کے تمام تَرجوڑوں سے ہوتا ہے، سَر اور گردن کا مسح کرنے سے رِیڑھ کی ہڈی اور حرام مَغز کی خرابی سے پیدا ہونے والے اَمراض سے تَحَفُّظ حاصِل ہوتا ہے، اِسی طرح انسانی جسم میں سب سے زیادہ گرد و غبار اور دُھول مٹی سے آلود ہونے والی چیز پاؤں ہیں۔ انفیکشن سب سے پہلے پاؤں کی اُنگلیوں کے درمیانے حِصّے میں شروع ہوتا ہے اور شوگر کے مریضوں کو پاؤں کا اِنفیکشن زیادہ ہوتا ہے، پیر کے تلوؤں کا ہتھیلیوں کی طرح تمام اَعصاب خاص طور پر تمام غُدود سے تَعَلُّق رہتا ہے، لہٰذا پاؤں دھونے کی بَرَکت سے بُھوک کی کمی، تیز بخار، عِرقُ النَّسَاء (یعنی لنگڑی کا درد جو کہ چڈے سے لے کر پاؤں کے ٹخنے تک پہنچتا ہے)، نکسیر، یَرقان، گَنٹھیا (یعنی جوڑوں کے درد)، بَواسیر، چکّر، جِنسی کمزوری، قَبْض، سانس پُھولنے وغیرہ سے آرام رہتا ہے۔ (مختلف ویب سائٹس سے ماخوذ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسائل "وضو اور سائنس" اور "وضو کا طریقہ" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وضو کے بارے میں مزید طبی فوائد اور اعضائے وضو کو دھوئے جانے کی مزید حکمتیں جاننے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"وضو اور سائنس"** کا مطالعہ کیجئے۔ جبکہ وضو کا سُنّت طریقہ جاننے اور وضو کے شرعی مسائل نہایت آسان انداز میں سمجھنے کے لئے رسالہ **"وضو کا طریقہ"** کا مطالعہ کرنا انتہائی مفید ہے۔ لہٰذا خود بھی ان رسائل کا مطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے ان دونوں رسائل کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ **(Download)** اور پرنٹ آؤٹ **(Print Out)** بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وضو کرنے میں کیا نِیَّت کریں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وُضُو کے طِبّی فوائد سُن کر اُمّید ہے کہ ہمارا باوُضُو رہنے کا ذِہْن بنا ہوگا مگر یاد رکھئے! فَنِّ طِبّ ظَنِّیات پر مَبنی ہے۔ سائنسی تحقیقات بھی حَتْمی (یعنی فائنل) نہیں ہوتیں، بدلتی رَہتی ہیں۔ ہاں! اللہ پاک و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکامات اَٹل ہیں وہ نہیں بدلیں گے۔ ہمیں سُنّتوں پر عمل طِبّی فوائد پانے کے لئے نہیں صِرف وصِرف رِضائے اِلٰہی کی خاطر کرنا چاہئے، لہٰذا اِس لئے وُضُو کرنا کہ میرا بلڈ پریشر نارمل ہوجائے یا میں تازہ دم ہوجاؤں گا یا ڈائٹنگ کے لئے روزہ رکھنا تاکہ بھوک

کے فوائد حاصل ہوں۔ سَفَرِ مدینہ اِس لئے کرنا کہ آب و ہوا بھی تبدیل ہو جائے گی، گھر اور کاروباری جھنجٹ سے بھی کچھ دن سُکون ملے گا یا دینی مُطالعہ (Study) اِس لئے کرنا کہ میرا ٹائم پاس ہو جائے گا۔ اِس طرح کی نِیّتوں سے اَعمال بجالانے والوں کو ثواب نہیں ملے گا۔ اگر ہم عمل اللہ پاک کو خوش کرنے کیلئے کریں گے تو ثواب بھی ملے گا اور ضِمناً اِس کے فوائد بھی حاصل ہو جائیں گے۔ لہٰذا ظاہِری اور باطِنی آداب کو مَلْحُوظ رکھتے ہوئے **وُضو بھی ہمیں اللہ کریم کی رِضا ہی کیلئے کرنا چاہئے۔**

مِرا ہر عمل بس تیرے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگرچہ وُضو کی بَرَکت سے ہم ظاہری پاکیزگی کا اِہتمام کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہوں گے مگر اِس سے زیادہ ہمیں اپنے باطِن یعنی اپنے دل کو گناہوں کی گندگیوں سے پاک و صاف رکھنے کی بے حد ضرورت ہے۔ لہٰذا جس طرح وُضو کرنے سے ہم ظاہر کو گناہوں سے پاک کرلیتے ہیں اِسی طرح تَوبہ واِستغفار کے ذریعے اپنے باطِن کو صاف کریں اور پھر ربِّ کریم کی بارگاہ میں جُھکیں تو اور بھی زیادہ بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔

تصوُّف کا عظیم مَدَنی نسخہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"اِحیاءُ العلوم"** جلد اوّل کے صَفْحہ نمبر **425** پر حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باطِنی صفائی کی اَہَمِّیَّت کو اُجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب وُضو سے فارِغ ہو اور نماز کی طرف مُتَوَجِّہ ہو تو دل میں یہ خیال ہونا چاہئے کہ میں نے اپنے ظاہر کو تو پاک کرلیا جس پر مخلوق کی نظر پڑتی ہے۔ لہٰذا اب دل کو پاک کئے بغیر بارگاہِ الٰہی میں مُناجات

کرنے سے حیا کرنا چاہئے کہ اِسے تو اللہ پاک مُلاحَظَہ فرماتا ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ دل کی پاکیزگی توبہ سے حاصِل ہوتی ہے۔ دل کا بُرے اَخلاق سے کنارہ کش اور اچھے اخلاق سے مُزَیَّن ہونا ضروری ہے۔ تو جو صِرْف ظاہِری طَہارت پر اِکْتِفا کرتا ہے وہ اُس شخص کی طرح ہے جس نے بادشاہ کو گھر میں آنے کی دعوت دینے کا اِرادہ کیا اور اَندرونی حِصّے کو گندگیوں سے آلودہ چھوڑ کر بیرونی حصّے پر چُونا کرنے میں مشغول ہو گیا تو ایسا شخص بادشاہ کے غَیْض وغَضَب کا کس قدر حق دار ہے۔ اللہ پاک بہتر جانتا ہے۔(احیاء العلوم، کتاب اسرار الطھارۃ، ۱/۱۸۵)

ہوں بظاہِر بڑا نیک صورت کر بھی دے مجھ کو اب نیک سِیرت
ظاہر اچھا ہے باطِن بُرا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دارُ الاِفتاء اَہلسنّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! باطِنی صفائی کا طریقہ سیکھنے اور باوُضو رہنے کی عادت بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شعبہ جات میں دینِ مَتِیْن کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی شُعبہ جات میں سے ایک **"دارُ الاِفتاء اَہلسنّت"** بھی ہے، جس کے تحت سب سے پہلا دارُ الاِفتا **15 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1421ھ** کو جامع مسجد کنزُالاِیمان، بابری چوک بابُ المدینہ (کراچی) میں قائم ہُوا اور اب تک کراچی کے مُختلِف علاقوں اور پاکستان کے مُختلِف

شہروں میں بھی "دارُالاِفتاء اَہلسنّت" قائم ہوچکے ہیں، جہاں مُفْتِیانِ کِرام اُمّتِ مُسْلِمَہ کی شرعی رہنمائی میں مَصْرُوفِ عمل ہیں۔ اِس کے علاوہ "دارُالاِفتاء اَہلسنّت" کے مُفْتِیانِ کِرام ٹیلی فون، واٹس ایپ (WhatsApp) اور اِنٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مُسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مَسائل کا حل بتاتے ہیں۔ اِنٹرنیٹ کے ذریعے دُنیا بھر سے اِس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) پر سُوالات پوچھے جاسکتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی چینل کے سلسلوں میں "دارُالاِفتاء اَہلسنّت" کے نام سے ایک مقبولِ عام اور نہایت معلوماتی سلسلہ بھی نشر کیا جاتا ہے۔ دُنیا بھر سے شرعی رہنمائی حاصِل کرنے کے لیے اِن نمبرز پر رابِطہ بھی کِیا جاسکتا ہے۔ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔

0300-0220113-------0300-0220112

0300-0220115---------0300-0220114

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علمِ دین کا نور پھیلانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی (I.T) کے تعاون سے "دارالافتاء اہلسنّت" موبائل ایپلیکیشن (Application) بھی آچکی ہے اور مزید ترقی کا سفر جاری ہے۔ یاد رکھئے! پاکستانی وَقْت کے مُطابِق صبح 10:00 بجے سے شام 4:00 بجے تک اِن نمبرز پر رابِطہ کِیا جاسکتا ہے، دوپہر ایک سے دو بجے تک وقفہ ہوتا ہے اور بروز جُمُعہ تعطیل ہوتی ہے۔ اللہ کریم "دارُالاِفتاء اہلسنّت" کو مزید تَرقّیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان میں ہم نے سُنا کہ

☆صفائی سُتھرائی کو اِسلام میں بہت زیادہ اَہَمِّیَّت حاصِل ہے۔ ☆باوُضو رہنے والوں کا شُمار نیک لوگوں میں ہوتا ہے۔ ☆وُضو ظاہری وباطنی بیماریوں سے بچنے کا بہترین نُسخہ ہے۔ ☆وُضو کرنے والے

خوش نصیب فالِج اور کینسر سے بچ جاتے ہیں۔ ☆وُضو کرنے والوں کے اَعضاء بروزِ قِیامت چمکتے ہوں گے۔ ☆باوُضو رہنے والوں کی صحبت میں فِرِشتے رغبت رکھتے ہیں۔ ☆وُضو کرنے والوں کے چہرے تر وتازہ اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ ☆وُضو میں مسواک کرنے والوں کا خاتِمہ اِیمان پر ہونے کی بشارت(خوشخبری) ہے۔ ☆وُضو میں سَر کا مَسح کرنے سے رِیڑھ کی ہڈی اور حرام مَغز کی خرابی سے حفاظت رہتی ہے۔ ☆وُضو کے دوران ناک میں پانی ڈالنے سے نظر تیز ہوتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: **مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا بِهَا مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِهَا حَتّٰى يُبَلِّغَنِيْهَا** یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اورایک فرشتہ اس درودِ پاک کو مجھ تک پہنچانے پر مقرر رہے۔ (معجم کبیر، ۸/۱۳۴، رقم: ۷۶۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ آج کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ہم "**بچوں پر شفقتِ مصطفٰے**" کے بارے میں ایمان افروز واقعات سُنیں گے۔ اللہ کے پیارے رسول، بی بی آمنہ کے مہکتے پھول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بچوں سے کیسی الفت اور شفقت کا برتاؤ فرماتے تھے، اس بارے میں کچھ سُنیں گے۔ ہم یہ بھی سُنیں گے کہ بچوں سے کس طرح کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ بچوں کی مدنی تربیت میں کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے، یہ بھی سُنیں گے۔ اے کاش! کہ سارا

بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نواسۂ مُصْطَفٰے پر شفقتِ مُصْطَفٰے

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سُنا کہ ایک روز رسولِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ہاتھوں کو پکڑے ہوئے تھے، امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاؤں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاؤں مبارک پر رکھے ہوئے تھے، حضورِ انور، مکے مدینے کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرما رہے تھے: ننّھے شہزادے! اُوپر چڑھتے آؤ، امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جو کہ ابھی بہت چھوٹے تھے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ مبارک پکڑ کر اُوپر چڑھنے لگے، حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سینۂ اقدس پر اپنے قدم رکھ دیے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: منہ کھولو! امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے منہ کھولا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے منہ کو چُوم لیا، پھر بارگاہِ الٰہی میں دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اَحِبَّہٗ فَاِنِّیْ اُحِبُّہٗ الٰہی! میں اسے محبوب رکھتا ہوں تُو بھی اسے محبوب رکھ۔ (الادب المفرد، باب الانبساط إلى الناس، ص ۷۲، حدیث: ۲۴۹ و اللفظ له، الاستیعاب، ۱/ ۴۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے ہمیں 3 مَدَنی پھول حاصل ہوئے۔ آیئے! ہم بھی یہ مَدَنی پھول چُن کر اپنے دل کے مَدَنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کرتے ہیں:

پہلا مدنی پھول یہ حاصل ہوا کہ صحابۂ کرام سچے عاشقِ رسول اور زبردست قوتِ حافظہ کی دولت

سے مالا مال تھے، جو مخلوقِ خدا کے لئے رحمت بن کر تشریف لانے والے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اداؤں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عاداتِ مبارکہ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے معمولات کو انتہائی باریکی سے دیکھ اور سُن کر انہیں اپنے دل و دماغ کی میموری (Memory) میں محفوظ کر کے دوسروں کو بیان کر دیا کرتے تھے۔ اس طرح احادیثِ مبارکہ کا بہت ذخیرہ ہم تک پہنچا۔ اللہ پاک ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے صدقے ہماری مغفرت فرمائے۔

دوسرا مدنی پھول یہ ملا کہ صحابۂ کرام اُمّت پر مہربان آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عادات کو، پیاری پیاری اداؤں کو جس طرح دیکھتے یا سُنتے تو پوری دِیانت داری کے ساتھ اسی طرح آگے بیان فرما دیا کرتے تھے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اپنے تمام معاملات میں دیانت داری کو پیشِ نظر رکھیں اور جھوٹ و فریب کاری کو اپنے قریب بھی بھٹکنے نہ دیں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

تیسرا مدنی پھول یہ حاصل ہوا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ چونکہ تمام جہاں والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں، لہٰذا جس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رحمتوں اور شفقتوں کے دریا نے بڑوں کو فیض یاب کیا بلکہ کر رہا ہے، اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رحمتوں کی چھما چھم بارشیں بچوں کو بھی خوب خوب سیر اب کرتی تھیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بچوں بچیوں کو بھی پیار و مَحبّت اور اپنی اُلفت کے جام بھر بھر کر پلاتے تھے، بِلا شُبہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بچوں کی نفسیات کو بہت ہی اچھی طرح جانتے تھے کہ ان نرم و نازک کلیوں پر جس قدر شفقت و مہربانی کے پانی کا چھڑکاؤ کیا جائے گا، اُسی قدر ان کی تروتازگی اور خوب صورتی میں نکھار آئے گا۔

آیئے! بچوں سے شفقتِ مصطفٰے پر ایک حکایت سنتے ہیں:

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی نواسی سے شفقت

حضرتِ سَیِّدُنا ابوقتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ (اپنی نواسی) اُمامہ بنت ابوالعاص کو اپنے کندھے پر اُٹھائے ہوئے تھے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز پڑھانے لگے تو رکوع میں جاتے وقت انہیں اُتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اُٹھالیتے۔(بخاری، کتاب الادب، باب رحمة الولد، ۱۰۰/۴، حدیث: ۵۹۹۶)

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ عمل حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی خصوصیت میں سے ہے، ہمارے لیے مُفْسِدِ نماز ہے کیونکہ نماز میں بچی کو اُتارنا چڑھانا اور روکنا عملِ کثیر سے خالی نہیں۔(مرآۃ المناجیح، ۲/۱۳۳)

یعنی نماز میں بچے کو اُٹھانا رکھنا اور نماز کا فاسِد نہ ہونا حضور پُرنور کی ہی خصوصیت تھی، اگر ہم ایسا کریں گے تو ہماری نماز ٹُوٹ جائے گی۔

بچوں سے اچھا سلوک کیجئے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے کریم آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک طریقے پر چلنا چاہیے۔ انہی کی طرح بچوں سے اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم بھی بچوں کا خوب خوب خیال رکھیں، ان کا دل بہلایا کریں، ان کی جائز خواہشات پوری کرنے کی کوشش کی جائے، ان کے چہروں پر مسکراہٹیں بکھیرنے کی کوشش کریں، ان پر شفقت و مہربانی کریں، ان سے نرم لہجے میں بات کریں، اگر یہ سمجھدار ہوں اور مسجد میں جانے کی شرعاً اجازت ہو اور مسجد میں جاکر **نمازیں** پڑھنے کا ذوق و شوق ہو تو ان کی حوصلہ افزائی کی جائے، ماہِ رمضان کے

روزے رکھنے کا جذبہ ہو توان کی حوصلہ افزائی کی جائے، **تِلاوتِ قرآن** میں دِلچسپی رکھتے ہوں توان کی حوصلہ افزائی کی جائے، **دُرودِ پاک** کی کثرت کرتے ہوں توان کی حوصلہ افزائی کی جائے، دِینی مطالعے کا ذہن ہو توان کی حوصلہ افزائی کی جائے، حمد و نعت یا منقبت سنائیں تو ان کی حوصلہ افزائی کی جائے، کوئی سُنّت اپنائیں توان کی حوصلہ افزائی کی جائے، کوئی اچھا کام کریں توان کی بھرپور حوصلہ افزائی کرنے کے ساتھ ساتھ کوئی تحفہ دے دیا جائے مثلاً اگر روزانہ **1200 بار دُرود شریف** پڑھتے ہوں تو **تسبیح کاؤنٹر** (Finger Counter) تحفہ دے دیا جائے، اِسی طرح اچھے اور نیک کاموں میں ترکیب کی جائے تو اُمید ہے کہ اس کے فوائد بھی اچھے نظر آئیں گے۔ غلطی کر تا پائیں تو حکمتِ عملی سے اصلاح فرمائیں، مثلاً اگر کبھی جھوٹ بول دیا تو بجائے مارنے کے جھوٹ کی تباہ کاریاں اور جھوٹ کی سزائیں بتائی جائیں، مکتبۃ المدینہ کا رِسالہ "**جھوٹا چور**" پڑھنے کا کہا جائے یا خود اُس رِسالے میں سے پڑھ کر کچھ سُنا دِیا جائے۔ اِسی طرح اگر کسی بچے کی پنسل یا کوئی چیز چُرالی ہی تو **چور کی سزا** کے بارے میں بتایا جائے۔

بِلاوجہ ان کو مارنے سے بچیں، جھاڑنے اور ان پر غُصّہ کرنے سے بچیں، انہیں ان کی پسند کی چیزیں دِلوائیں اور کھلائیں، ان کو نظر انداز (Ignore) ہرگز نہ کریں، ان سے اچھے اَخلاق سے پیش آئیں، ان کی غلطیوں سے در گزر کریں، مگر ایسی غلطیاں کہ اگر ان پر نظر نہ رکھی اور ہماری اس سُستی و لاپرواہی کی وجہ سے اس غلطی کے بُرے نتائج سامنے آسکتے ہوں تو ایسی غلطیوں پر در گزر کرنے کا موقع نہیں بلکہ فوری سمجھایا جائے مثلاً ہمیں پتہ ہے کہ ہمارے بچے کی دوستی اچھے بچوں سے نہیں ہے، اِس کا اُٹھنا بیٹھنا معزز لوگوں کے ساتھ نہیں ہے، تو ایسی کمزوری پر فوراً توجہ کرنی چاہئے کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی **شرابی** یا طرح طرح کے نشے کرنے والوں سے دوستی کی نحوست سے ہمارا بچہ بھی **نشے** میں مبتلا ہو جائے۔

یہ روئیں تو جھوٹ بولے بغیر چپ کروانے کی ترکیب کریں، بچوں پر ہاتھ اُٹھانے سے بچتے رہیں، الغرض بچوں کو خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے ایک سوال کے جواب میں باپ پر اولاد کے جو حقوق بیان فرمائے ہیں، ان کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:

(1) باپ، خدا کی ان امانتوں (یعنی بچوں) کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ رکھے۔ (2) انہیں پیار کرے۔ (3) بدن سے لپٹائے۔ (4) کندھے پر چڑھائے۔ (5) ان کے ہنسنے، کھیلنے، بہلنے کی باتیں کرے۔ (6) ان کی دِلجُوئی، دلداری، رعایت و محافظت ہر وقت حتّٰی کہ نماز و خطبہ میں بھی ملحوظ رکھے۔ (7) نیا میوہ، نیا پھل پہلے اِنہی کو دے کہ وہ بھی تازے پھل ہیں، نئے کو نیا مناسب ہے۔ (8) کبھی کبھی حسبِ استطاعت انہیں شیرینی وغیرہ کھانے، پہننے، کھیلنے کی اچھی چیز (جو) کہ شرعاً جائز ہو، دیتا رہے۔ (9) بہلانے کیلئے جھوٹا وعدہ نہ کرے بلکہ بچے سے بھی وعدہ وہی جائز ہے جس کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ (10) اپنے چند بچے ہوں تو جو چیز دے سب کو برابر دے، (11) ایک کو دوسرے پر دینی فضیلت کے بغیر ترجیح نہ دے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۵۳ ملخّصاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰه خوش نصیب ہیں وہ عاشقانِ رسول جو بچوں کے دلوں میں خوشی داخل کرتے ہیں، اِنْ شَآءَ الله ایسوں کو ربِّ کریم جنت میں ایک عالیشان گھر سے نوازے گا، چنانچہ

جنتی گھر دَارُ الْفَرَح کس کے لیے ہے؟

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا روایت کرتی ہیں، رَسُولُ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بے شک جنّت میں ایک گھر ہے جسے **"دَارُ الْفَرَح"** کہا جاتا ہے۔ اس میں وہی لوگ داخل

ہوں گے جو بچوں کو خوش کرتے ہیں۔ (جامع صغیر، ص ۱۴۰، حدیث ۲۳۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بچے اللہ پاک کی نعمت ہوتے ہیں۔ ان سے پیار اور اُلفت بھرا برتاؤ (Behave) ہی کرنا چاہیے۔ بچے اپنے ہوں یا دوسروں کے، بچے بچے ہی ہوتے ہیں۔ ان سے ہمیشہ مہربانی سے پیش آنا چاہیے۔ بعض لوگ ایسے خشک مزاج ہوتے ہیں کہ اپنے بچوں پر بھی شفقت نہیں کرتے۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ سَیِّدُنا حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کو چُوما تو ایک شخص نے عرض کی میرے دس بچے ہیں میں نے (آج تک) ان میں سے کسی کو نہیں چُوما، تو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں دیکھا پھر ارشاد فرمایا: جو رحم نہیں کرتا وہ رحم نہیں کیا جاتا۔ (بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الولد۔۔۔، ۴/۱۰۰، حدیث:۵۹۹۷)

اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے بچوں پر تو بڑے شفیق و مہربان ہوتے ہیں لیکن دوسروں کے بچوں پر شفقت و مہربانی کرنا گویا ان کی ڈِکشنری میں شامل ہی نہیں ہوتا، ایسے حضرات کو دوسروں کے بچوں سے بڑی سخت الرجی ہوتی ہے اور اپنے بچوں کے برعکس دوسروں کے بچوں سے ان کا رویہ انتہائی سخت ہوتا ہے۔ اس طرح کے لوگ اپنے بچوں کی بڑی سے بڑی شرارت پر بھی سکون سے بیٹھے رہتے ہیں، لیکن دوسروں کے بچوں کی معمولی شرارت پر بھی بہت غُصّے میں آجاتے ہیں۔ ان کے اپنے بچے طوفانِ بدتمیزی بھی مچادیں تو یہ پُرسکون رہتے ہیں جبکہ غیروں کے بچوں کی ہلکی سی آواز پر بھی یہ لڑنے جھگڑنے لگتے ہیں۔ یہ انتہائی غلط رویہ ہے۔

یادر کھئے! بچے تو آخر بچے ہوتے ہیں اور شرارتیں کرنا ان کی فطرت میں شامل ہوتا ہے مگر دوسرے کا بچہ کوئی شرارت یا غلطی کر بیٹھے تو بھری محفل میں اس بچے اور اس کے والدین کو کھری کھری سُنا دینا اور مار دھاڑ اور لڑائی پر بھی اُتر آنا سراسر نادانی اور بے وقوفی ہے۔ اور یقیناً یہ سب علمِ دِین سے دُوری اور تعلیماتِ مُصْطَفٰے سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔ یاد رہے کہ بچوں پر شفقت بھی ان کا حق ہے اور ان کی تربیت بھی، لہٰذا اس معاملے میں میانہ روی (درمیانی راستہ) لازم ہے کہ بچے نہ تو ڈر کے مارے سہم جائیں اور نہ ہماری بے جا نرمی سے سر پر چڑھ جائیں۔

اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تو یہ عادتِ مبارَکہ تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفقت و مَحَبَّت صرف اپنے بچوں، بچیوں، نواسوں اور نواسیوں کے ساتھ خاص نہیں تھی بلکہ دیگر مسلمانوں کے بچے بھی شفقتِ مصطفےٰ کی خوب خوب برکتیں پایا کرتے تھے۔ آیئے! ترغیب کے لئے بچوں پر شفقتِ مصطفےٰ کی چند ایمان افروز جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

نبیِّ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صَحابی حضرت سیدنا جابِر بن عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا بیان ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تحفے میں ایک برتن میں حلوا پیش کیا گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سب کو تھوڑا تھوڑا حلوا دیا، جب میری باری آئی اور مجھے ایک بار دینے کے بعد فرمایا: کیا تمہیں اور دوں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری کم عُمری کی وجہ سے مجھے مزید (یعنی اور زیادہ) دیا، اس کے بعد جو لوگ باقی رہ گئے تھے اُن کو اُن کا حصہ دے دیا گیا۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ۵/۹۹، حدیث: ۵۹۳۵ مُلَخَّصاً)

سُبْحٰنَ اللہ! سُبْحٰنَ اللہ! ہمارے پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ننھے مُنّے صحابی حضرتِ سیّدنا جابر بن عبدُ اللہ کو دیگر صحابہ سے زیادہ حلوا دے کر کس طرح ان کو خوش کیا کہ

آپ نے اس واقعے کو سنایا جو احادیث کی کتب میں محفوظ ہو گیا۔ نبی عَلَیْہِ السَّلَام کا بچوں پر شفقت کا ایک اور واقعہ سنیے۔

نُغَیر کا کیا حال ہے؟

حضرتِ سَیِّدُنا اَبو طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ایک صاحبزادے کا نام "اَبُو عُمَیر" تھا، اس وقت وہ دودھ پیتے بچے تھے، ایک چھوٹی چڑیا ان سے بہت مانوس تھی، ان کے ساتھ کھیلتی تھی۔ نبیِّ اکرم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب ان کے گھر تشریف لے جاتے تو ارشاد فرماتے: **"یَا اَبَا عُمَیْرُ! مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ"** یعنی اے اَبُو عُمَیر، نُغَیر (پرندے) نے کیا کیا؟ (بخاری، کتاب الادب، باب الانبساط الی الناس، ۱۳۴/۴، حدیث: ۶۱۲۹)

واہ واہ! میرے ماں باپ پیارے آقا، حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان! کیسا پیارا انداز تھا آپ کا۔ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی عَلَیْہِ السَّلَام جب سفر سے واپس آتے تو آپ کا کیا انداز ہوتا تھا آیئے سنئے!

رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سفر سے واپس تشریف لاتے اور راستے میں بچے آپ کے استقبال کے لئے آتے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے پاس ٹھہرتے، بعض بچوں کو سواری پر اپنے آگے اور بعض کو پیچھے سوار فرماتے (مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضائل عبداللہ بن جعفر، ص ۱۰۱۴، حدیث: ۲۴۲۸ مفہوما) اور جو بچے رہ جاتے ان کے متعلق صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو فرماتے کہ انہیں اپنے ساتھ سواریوں پر بٹھالیں۔ بسا اوقات یہ بچے اس بات پر فخر کرتے اور ایک دوسرے سے کہتے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اپنے آگے سوار کیا اور تجھے اپنے پیچھے سوار کیا اور بعض بچے یوں فخر کا اظہار کرتے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے متعلق صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا

کہ انہیں اپنے ساتھ سواریوں پر بٹھالیں۔(احیاء العلوم، ۲/ ۱۲۷)

یاد رہے کہ یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان تھی فی زمانہ ہم سے ہر ایک اس طرح راستے سے دُوسروں کے بچوں کو اپنی سواری پر نہیں بٹھا سکتا۔ کیونکہ اس سے بہت سارے مسائل پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "چوک دَرْس"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بچوں سے شفقت کا جذبہ پانے، سب کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آنے، غمزدوں، دُکھیاروں، بیماروں کی عیادت اور دیگر اچھی صفات کا حامل بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر **12 مَدَنی کاموں** میں بَڑھ چَڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے **12** مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"چوک دَرْس"** بھی ہے۔ **ماہِ رمضان المبارک** کا **عشرۂ رحمت** اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے، مسجدوں میں رونق تو آگئی ہے، لیکن اب بھی مسلمانوں کی ایک تعداد ایسی ہے جو مسجد کا رُخ نہیں کرتی۔ ایسے مسلمانوں تک نماز کی دعوت پہنچانے، روزوں کی اہمیت بتانے اور مسجدوں کی طرف رُخ کروانے کے لیے **"چوک درس"** ایک بہترین ذریعہ ہے، ہوسکے تو ماہِ رمضان میں فیضانِ سُنّت کے باب **"فیضانِ رمضان"** سے مختلف موضوعات پر **چوک درس** دیے جائیں، بالخصوص ظہر، عصر کی نماز سے قبل چوک درس کی ترکیب کی جائے تاکہ ہاتھوں ہاتھ مسجد میں اپنے ساتھ لے جانے کا بھی سلسلہ ہوسکے۔ اس طرح مسجد کے **نمازیوں کی تعداد** بڑھنے کے ساتھ ساتھ **روزہ داروں** کی تعداد میں بھی اِضافہ ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

☆ چوک دَرْس نمازوں کی پابندی کا ذِہن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں سیکھنے

سکھانے کا ذَرِیعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِین کی باتیں پہنچانا، اَجْر و ثَواب کا کام ہے، چنانچہ

نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔ (حلیة الاولیاء، ابراھیم الھروی، ۱۰/۴۵، حدیث: ۱۴۴۶۶)

12 مدنی کاموں میں سے اِس مدنی کام **"چوک دَرْس"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے **"چوک دَرْس"** کا مطالعہ کیجئے، تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اِس رِسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں۔ یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ پر دَستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

آیئے! بطورِ تَرْغِیب چوک دَرْس کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

وفات سے قبل توبہ نصیب ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم ایک اسلامی بھائی کے عَلاقے کی مسجد کے باہر **"چوک دَرْس"** ہوتا تھا۔ ایک دن حَسْبِ مَعمول چوک دَرْس کے لیے اسلامی بھائی تشریف لائے تو آس پاس موجود لوگوں کو دَرْس میں شرکت کرنے کی دعوت پیش کی، ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر قریب ہی رِکشا اسٹینڈ پر موجود چوکیدار راجو بھائی کو بھی دَرْس میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ راجو بھائی دَعوَت قبول کرتے ہوئے درس (درسِ فَیضانِ سُنَّت) میں شریک ہوگئے۔ دَرْس کے بعد مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی نے دُعا سے قبل دَرْس سُننے والوں کو پچھلے گناہوں سے تَوبہ کروائی اور دورانِ دُعا حاضِرین کی مَغْفِرت کے لیے بھی دُعا مانگی۔ دُعا کے اِختتام پر دَرْس سُننے والوں نے باآوازِ بُلند دُرُودِ پاک پڑھا، راجو بھائی نے دُرُودِ پاک پڑھتے ہوئے انگوٹھے چُوم کر آنکھوں سے لگائے، بلند آواز سے کَلِمَۂ طَیِّبَہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه** پڑھا

اور بے اِختیار زمین پر گر پڑے۔ ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر اُنہیں اُٹھایا تو اُس وَقْت وہ اپنے خالِقِ حقیقی سے جا مِلے تھے۔

جھُوم کر جب گرے میرا لاشہ تھام لیں بڑھ کے شاہِ مدینہ
ہے تمنّائے عطارؔ یاربّ! اُن کے جلووں میں یُوں مَوت آئے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بچوں سے ہی بہار ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم بچوں پر شفقتِ مصطفےٰ سے مُتَعلِّق سُن رہے تھے۔ ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بچوں سے حُسنِ سلوک کرنے میں بے مِثْل و بے مثال تھے، آپ کے حُسنِ سلوک کی کچھ مثالیں ہم نے سُنیں۔ ہمیں بھی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ، مدنی داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک طریقے پر چلنا چاہیے۔ یقیناً **بچے** اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہیں۔ **بچوں** سے ہی گھر کے آنگن میں بہار آتی ہے۔ ننّھے مُنّے **بچوں** کی ایک ایک ادا والدین کے قرار و سکون کا باعث بنتی ہے۔ ان کی خوشیوں سے گھر میں خوشیاں ہوتی ہیں اور ان کے پریشان ہونے سے گھر بھر پریشان ہو جاتا ہے۔ **بچے** ماں باپ کے جگر کا ٹکڑا ہوتے ہیں۔ **بچے** والدین کے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتے ہیں۔ **بچے** والدین کے دلوں کا چین ہوتے ہیں۔ **بچے** والدین کے دل کا قرار ہوتے ہیں۔ آج کل بعض والدین بچوں کی ظاہری زیب و زینت، اچھی غذا، عمدہ کپڑے اور دیگر ضروریات کا تو پورا پورا خیال رکھتے ہیں۔ مگر بچوں کی بہترین اخلاقی اور روحانی تربیت کرنے میں کوتاہی و سُستی کا مظاہرہ کر جاتے ہیں۔ بچوں سے لاڈ پیار کرنا ان کا حق ہے مگر محبت کے غلبے میں ان چاند جیسے بچوں کی تربیت سے منہ موڑنا بہت بڑی نادانی

ہے۔ ایسے نورِ نظر اور چاند جیسے بچے جب بڑے ہوتے ہیں تو گھر کے آنگن میں تاریکی کے سائے چھا جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ ان کی بچپن ہی میں اگر مناسب تربیت کی گئی ہوتی تو ان کا کردار خاندان بھر کے لیے قابلِ رشک ہوتا۔ مُعاشرے میں ان کی تعریف کی جاتی۔

بچوں کی اچھی تربیت کیجئے!

یاد رکھئے! بچوں کا بچپن سادہ کاغذ کی مانند ہوتا ہے، اس میں جو بھی لکھا جائے تقریباً ہمیشہ کے لیے نقش ہو جاتا ہے۔ لہٰذا بچپن ہی میں ان کی تربیت کی بہترین کوشش کی جائے۔ اس تربیت میں بھی شفقت و نرمی اور پیار و مَحبّت کا پہلو غالب رہنا چاہئے تاکہ وہ بڑے ہو کر مُعاشَرے کا بہترین فرد بن سکیں، کم عمر ہونے اور شعور و سمجھ محدود ہونے کی وجہ سے بچوں کی طبیعت نہایت حسّاس ہوتی ہے اور ان کا دل شیشے سے بھی زیادہ نازک ہوتا ہے۔ اگر انہیں بات بات پر جھڑکا جائے، تشدد کا نشانہ بنایا جائے تو ان کی طبیعت میں چڑچڑا پن پیدا ہو سکتا ہے۔ بلکہ بار بار تشدد کرنا انہیں بدتمیزی اور بدمزاجی پر اُکسا سکتا ہے یوں اِس قیمتی ہیرے کی غلط تراش خراش اسے بے مول اور بیکار بنا سکتی ہے جبکہ بچوں کی دلجوئی کرنا، ان سے گھل مِل جانا، اچھے کاموں پر ان کی مناسب حوصلہ افزائی کرنا، ان سے پیار و محبت کا برتاؤ کرنا، ان کے شکوے شکایتوں پر مناسب کاروائی کرنا، انہیں کھیل کُود کے اچھے (جائز) اور محفوظ مواقع دینا اچھی اور سبق آموز کہانیاں سنانا مثلاً قرآنی واقعات کے لیے عجائب القرآن کتاب، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اَجْمعین کے حالات لیے "**کراماتِ صحابہ**"، بچوں کی کہانیوں کے لیے "فرعون کا خواب، بیٹا ہو تو ایسا، نور والا چہرہ، جھوٹا چور" وغیرہ۔

یہ سب طریقے بچوں میں خود اعتمادی، برداشت اور حُسنِ اخلاق جیسے خوبصورت اوصاف پیدا کر دیتے ہیں۔ اس طرح کبھی بچوں سے غلطی ہو بھی جائے تو غُصّے میں لال پیلا ہونے کے بجائے نرمی سے

ان کی اصلاح کیجئے اور آئندہ ایسے کام سے بچنے کا ذہن دیجئے۔

یادر کھئے! بچوں کے ساتھ بڑا بن کے رہنا کمال نہیں ہے بلکہ بچوں کے ساتھ بچہ بن کے رہنا اور ان میں گُھل مِل جانا ہی کمال ہے۔

بچوں کی اسلامی تربیت کے لیے چند اہم مدنی پھول:

(۱) 3 سال کی عمر تک بچے کے سامنے، سکھانے کی نیّت سے ''الله، الله'' کہیں تاکہ اُس کے منہ سے پہلا لفظ ''الله'' ادا ہو اور جب کچھ لفظ بولنے لگے تو لفظ ''الله'' بولنے کا عادی ہو جائے۔

(۲) 3 سے 4 سال کی عمر میں پورا کلمہ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ الله (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سکھائیں۔

(۳) 4 سال کی عمر سے ''**مدنی قاعدہ**'' پڑھانے کی ترکیب فرمائیں۔ بعض بزرگوں کا معمول رہا ہے کہ وہ بچوں کی ''رسمِ بسم اللہ'' (یعنی بسم اللہ شریف پڑھانے کی تقریب) 4 سال، 4 ماہ اور 4 دن کی عمر میں کرتے۔

(۴) 4 سال کی عمر سے بچوں کو کھانے، پینے کے آداب (مثلاً ہاتھ دھو کر کھانا بیٹھ کر کھانا، سر ڈھک کے کھانا وغیرہ)، چلنے پھرنے کے، بات چیت کے، کپڑے صحیح طرح پہننے کے، حیاء کے آداب سکھانا شروع کر دے۔ یہ عمر ابتدائی ادب سکھانے کے لحاظ سے اہم ترین ہے۔

(۵) 5 سال کی عمر سے بچوں کو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور دیگر انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) کے معجزات، صحابہ کرام و اہلِ بیتِ اطہار (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کے واقعات، اولیائے کرام (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم) کی کرامات سنانا اور نعتوں و منقبتوں کے چند اشعار یاد کروانا شروع کر دیں، ہو سکے تو گھر پر وقتاً فوقتاً نیاز کی بھی ترکیب بنائیں اس سے یہ فائدہ حاصل ہو گا کہ بچپن سے ہی ان بچوں کے دلوں میں بزرگوں کی

محبت پیدا ہو جائے گی اور بچپن کی محبت ممکن ہے مرتے دم تک باقی رہے۔

(٦) 5 سے 7 سال کی عمر تک محبت اور اپنائیت کے ساتھ علماء، قاری صاحب، امام صاحب، استاد صاحب اور بڑوں کا ادب سیکھائیں۔ اس کا یہ فائدہ ہو گا کہ اولاد والدین کا بھی ادب کرے گی اور شادی کے بعد بچی اپنے شوہر کا احترام کرے گی۔

(٧) ہجری تاریخ کے مطابق جس دن یہ 7 سال کے ہوں، ممکن ہو تو اس دن گھر میں (پردے اور شرعی احکام کی پابندی کے ساتھ) کوئی تقریب رکھ کر، زندہ ہو تو باپ ورنہ سرپرست (Guardian) اسے نماز کا حکم دے، اس سے نماز کی اہمیت اس کے بلکہ خاندان بھر کہ بچوں کے دل و دماغ میں بیٹھ جائے گی۔

(٨) 7 سے 9 سال کی عمر شرعی مسائل اور دینی تربیت کے لیے سب سے اہم ترین وقت ہے۔ نماز کا حکم دینے کے بعد اب نرمی سے نماز کی طرف لائے، ہو سکے تو حاضریِ نماز کی کاپی لگائے، الارم وغیرہ کے ذریعے خود اُٹھنے کا عادی بنائیں، اوقاتِ نماز دیکھنا سکھائیں اور نقشۂ نماز اسے دلوائیں، ساتھ ساتھ نماز، سورۂ فاتحہ و دیگر سورتیں اور اذکارِ نماز (جو کچھ نماز میں تلاوت کے علاوہ پڑھا جاتا ہے) بھی سکھائے۔

(٩) اسی عمر میں آہستہ آہستہ بچے کی عقل کے مُطابق اسلامی عقائد بتائے جائیں۔ وضو و نماز کی عملی مشق کروائی جائے، غسل و تیمم کرنے، روزہ رکھنے اور کپڑے پاک کرنے کا طریقہ بتایا جائے (مثلاً کہا جائے کہ اگر کپڑے پر خون لگ گیا تو یوں پاک ہو گا وغیرہ)

(١٠) اب اس کے اخلاق اچھے کرنے کے لیے ہلاکت میں ڈالنے والی چیزوں مثلاً (حرص و طمع، حُبِّ دُنیا، حُبِّ جاہ، رِیا، عجب، تکبُّر، خِیانت، کِذب، ظُلم، فحش، غیبت، حسد، کینہ وغیرہ) کی خرابیاں بیان کرے، اسی طرح

نجات دلانے والی باتوں مثلاً توکل، قناعت، زُہد، اِخلاص، تواضع، اَمانت، صِدق، عدل، حیاء، دل کی سلامتی اور زبان وغیرہ کی خوبیاں بیان کرے۔

(۱۱) اب پہلے درجے کی کتابیں شروع کر دیں تاکہ بالغ ہونے سے پہلے یہ بچے فرض علوم جاننے والے ہوں۔

(۱۲) پہلے درجے کے بعد بیٹا ہو تو سورۂ مائدہ اور بیٹی ہو تو سورۂ نور کا ترجمہ کنز الایمان (تفسیر کے ساتھ) پڑھائے یا اس سے ختم کروائے اور ہو سکے تو اس کے اختتام پر گھر میں (پردے اور شرعی احکام کی پابندی کے ساتھ) تقریب رکھے تاکہ ان سورتوں کی تعلیم کی رسم پڑ جائے۔

(۱۳) جب بچہ بالغ ہونے کے قریب ہو تو باپ اور جب بچی بالغہ ہونے کے قریب ہو تو ماں اسے خصوصی مسائل خود سکھائے، ہرگز ہرگز کسی اور کے سپرد یہ کام نہ کرے۔

(۱۴) انسان اوسط حالِ، اوسط عمر، اوسط کیفیت کے مُطابق اپنی زندگی کا سب سے بڑا حصّہ اپنے بچوں کی امی کے ساتھ گذارتا ہے، بچوں کی تربیت کی مدنی مہم میں بچوں کی ماں کو اپنا معاون بنانا ضروری ہے۔ علم و عمل، زہد و تقویٰ میں ہم اپنا رفیق سفر بنانے کے ساتھ ساتھ اسے نیکی کی دعوت و اولاد کی تربیت کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول اور مدنی کاموں یا شعبہ جات کے ساتھ عملی طور پر وابستہ کریں تاکہ تربیتِ اولاد کے اس فریضے کو سر انجام دینا آسان ہو جائے۔

(۱۴) بچے کے بالغ ہونے کے بعد بھی قرآنِ پاک پڑھتے رہنے اور فرض علوم کا مطالعہ کرتے رہنے کی طرف توجہ دلاتا رہے۔

(۱۵) بچوں کی تربیت کے حوالے سے مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب فیضانِ مَدَنی مذاکرہ قسط 24 ”بچوں کی تربیت کب اور کیسے کی جائے؟“ اور فیضانِ مَدَنی مذاکرہ قسط 38 ”چھٹیاں کیسے گزاریں“ اور تربیتِ اولاد کا مُطالعہ کیجیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بچوں سے شفقت کے انداز

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیشہ بچوں سے اُلفت بھرا برتاؤ کیجئے، غور کیجئے! بچپن میں چاند سے کھیلنے والے مصطفٰے، بُراق جیسی اعلیٰ ترین سواری پر سوار ہونے والے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خود اپنے نواسوں یعنی حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کے لئے سواری بنے۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بچوں سے شفقت کا عالم یہ تھا کہ دورانِ نماز سجدے کی حالت میں پُشتِ اطہر پر بچوں کی موجودگی محسوس فرما کر سجدہ طویل فرما دیتے۔ (مسند احمد، ۴۲۶/۵، حدیث: ۱۶۰۳۳ ملخصاً و مفہوماً)

بعض دفعہ دورانِ نماز بچے کے رونے کی آواز آتی تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نماز میں تخفیف فرما دیتے۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب من اخف الصلاۃ۔۔۔، ۲۵۳/۱، حدیث: ۷۰۷ مفہوماً)

بچوں سے شفقت و مہربانی کا ایسا برتاؤ دیکھ کر حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کہتے ہیں: نبیِ پاک عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام لوگوں میں سب سے زیادہ بچوں پر شفقت فرمانے والے تھے۔ (مسند ابویعلٰی، ۴۲۵/۳، حدیث: ۴۱۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدرسۃ المدینہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بچوں اور بچیوں کی مدنی تربیت کے لیے دعوتِ

اسلامی کے ادارے مدرسۃ المدینہ للبنین، للبنات، مدرسۃ المدینہ جزوقتی، دارالمدینہ، جامعۃ المدینہ للبنین، للبنات اور مدنی چینل وغیرہ سے خوب فائدہ اٹھائیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عنقریب بچوں کا مدنی چینل بھی آن ایئر ہونے کو ہے۔ دعوتِ اسلامی کے یہ تمام شعبہ جات بچوں کی مدنی تربیت کرنے میں بڑے معاون ہیں۔ لٰہذا آپ خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی مدنی ماحول سے وابستہ کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی اس نازک دور میں مَحَبَّتِ الٰہی کے جام پلانے اور عشقِ رسول سے دِلوں کو معمور کرنے کے ساتھ ساتھ خدمتِ دین کے کم و بیش 107 شعبہ جات میں سُنّتوں کی دُھومیں مچارہی ہے، انہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدرسۃ المدینہ"** بھی ہے، اس مجلس کے تحت ملک و بیرونِ ملک مَدَنی مُنّوں کی تعلیم و تربیت کیلئے مدرسۃُ المدینہ (للبنین) اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے مدرسۃُ المدینہ (للبنات) قائم ہیں۔ جن میں تَجْوِید و قراءت کے ساتھ قرآنِ کریم حفظ و ناظرہ پڑھایا جاتا ہے۔ مدرسۃ المدینہ میں مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو دِینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ بالخصوص ان کی **اَخلاقی و مَدَنی تربیت** پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے، **اسلامی احکامات** کے مطابق **اسلامی زندگی** گزارنے کا انداز سکھایا جاتا ہے، **سُنّتیں و آداب** بتائے اور سکھائے جاتے ہیں، **ماں باپ کا ادب و احترام** سکھایا جاتا ہے، **چھوٹوں سے شفقت اور بڑوں کا ادب** کرنا سکھا یا جاتا ہے، **نمازوں کا پابند اور سُنّتوں پر عمل کرنے والا** بنانے کی کوشش کی جاتی ہے، **جھوٹ** بولنے سے بچنے کا مَدَنی ذہن دِیا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدرسۃ المدینہ (للبنین) سے حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کرنے والے ہزاروں خوش نصیب **حافظِ قرآن** ہر سال ملک و بیرونِ ملک میں **نمازِ تراویح میں قرآنِ کریم** (مُصلّے) سُننے، سُنانے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، اس وَقْت بھی ہزاروں وہ حافظِ قرآن خوش نصیب جو مدرسۃ المدینہ (للبنین) سے حافظ بنے، عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے **مختلف**

شعبہ جات میں اپنی دِینی خدمات پیش کر رہے ہیں، **کوئی اِمامت کے مُصلّے** پر ہے تو کوئی **تدریس کے منصب** پر پہنچ کر **تعلیمِ قرآن** کو عام کرنے میں مصروف ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آخری عشرے کے اعتکاف کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ اِس سال بھی ملک و بیرونِ ملک ہزاروں مقامات پر دعوتِ اسلامی کے تحت **آخری عشرے کے سُنّت اعتکاف** کی ترکیب ہو گی۔ آپ بھی اس سعادت سے فیض یاب ہوں اور دعوتِ اسلامی کے تحت آخری عشرے کے سنت اعتکاف کی سعادت حاصل کیجئے۔

مدنی عطیات کی ترغیب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی 107 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے خدمتِ دین میں مصروفِ عمل ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ ملک وبیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے تمام **شعبہ جات** کے جُملہ اَخراجات کے لیے اپنے مدنی عطیات (چندے) سے تعاوُن فرمائیے اور ثوابِ جاریہ کے حق دار بن جائیے۔ آپ خود بھی صدقات و مدنی عطیات کے ذریعے تعاون کیجئے اور دوسروں سے بھی رابطے کرکے مدنی عطیات جمع کرنے کی بھی ترکیب کیجئے۔ اللہ پاک ہمیں دعوتِ اسلامی کے لیے مدنی کاموں اورجملہ شعبہ جات کے لیے خوب خوب **صدقات ومدنی عطیات** خود بھی دینے اور دُوسروں سے بھی جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جامعۃ المدینہ میں داخلوں کی ترغیب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا شعبہ **جامعۃ المدینہ** للبنین (اسلامی بھائیوں کیلئے) جامعۃ المدینہ للبنات (اسلامی بہنوں کیلئے) علمِ دین کی شمع فروزاں کرنے میں شب و روز مصروفِ عمل ہے۔ جامعات المدینہ میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی پھولوں کی روشنی میں طلبۂ کرام وطالبات کو علمِ دِین کے نُور سے منور کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی و اخلاقی تربیت بھی دی جاتی ہے، جامعۃ المدینہ سے فارغ ہونے والے مدنی علما اور مَدَنِیَّہ اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے کئی **شعبہ جات میں خدمات** سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں، بہن، بھائیوں اور عزیز واقارِب کو جامعۃ المدینہ میں داخلے کی ترغیب دِلایئے۔ **امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:** ہر مسلمان کو چاہیے کہ کم از کم اپنے ایک بیٹے اور بیٹی کو عالم وعالمہ بنائے۔ جامعات المدینہ میں درسِ نظامی (عالم وعالمہ کورس) کے داخلے جاری ہیں۔

داخلوں کی آخری تاریخ: 26 شوال المکرم 1440ھ (30 جون 2019ء):

اسلامی بھائیوں کے داخلوں کے لئے اپنے قریبی جامعۃ المدینہ للبنین میں **دن 10 تا 1** اور اسلامی بہنوں کے داخلوں کیلئے اپنے قریبی جامعات المدینہ للبنات میں ہر **جمعرات کو صبح 9:00 تا 1:00** رابطہ کیا جاسکتا ہے

رابطہ نمبر۔ (**0311-1753826**)۔ (صرف اسلامی بھائیوں کیلئے)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ ابدِ قرار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: جِبریل (عَلَیْہِ السَّلام) نے مجھ سے عرض کی کہ رَبِّ کریم فرماتا ہے: اے محمد! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کیا تم اِس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمَّتی تم پر ایک بار دُرُود بھیجے، میں اُس پر دس **رَحمتیں** نازل کروں اور آپ کی اُمَّت میں سے جو کوئی ایک سلام بھیجے، میں اُس پر دس سلام بھیجوں۔ (مشکاۃ، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی وفضلھا، ۱/ ۱۸۹، حدیث: ۹۲۸ ملتقطا)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”رَبّ (کریم) کے سلام بھیجنے سے مُراد یا تو بذرِیعۂ مَلائکہ (فرشتوں کے ذریعے) اسے سلام کہلوانا ہے یا آفتوں اور مُصیبتوں سے سلامت رکھنا۔“(مرآۃ المناجیح، ۲/۱۰۲)

دُنیا و آخرت میں جب میں رہوں سلامت　　پیارے پڑھوں نہ کیوں کر تم پر سلام ہر دم

(ذوقِ نعت، ص۱۶۷)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ”نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب، اُذْكُرُوا اللّٰهَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

---

[1] ...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيب! **صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہماری خوش قسمتی ہے کہ رمضان المبارک کا رحمتوں بھرا مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه اِس مُبارک مہینے میں کئی عاشقانِ رسول **نماز، روزہ، تراویح** وغیرہ میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک تعداد ہے جو اس مہینے میں کثرت سے تلاوتِ قرآنِ پاک کی سعادتیں پاتی ہے۔ ماہِ رمضان کو قرآنِ پاک سے ایک خاص نسبت حاصل ہے، یہی وہ محترم و مکرم مہینا ہے جس کی شبِ قدر میں قرآنِ پاک لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف نازل کیا گیا۔ (صراط الجنان، ۱۰/۷۷۴) یقیناً قُرآنِ پاک ہمارے لیے اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے،

بہارِ شریعت میں ہے: بہت سے نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے صحیفے اور آسمانی کتابیں اُتاریں، اُن میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں: "تورات" حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر، "زبور" حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام پر، "اِنجیل" حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر، "قرآنِ عظیم" کہ سب سے افضل کتاب ہے، سب سے افضل رسول حضور پُر نور احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر۔ **کلامِ الٰہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اس کے یہ معنی ہیں کہ ہمارے لیے اس میں ثواب زائد ہے، ورنہ اللہ (پاک) ایک، اُس کا کلام ایک، اُس میں افضل ومفضول کی گنجائش نہیں۔** (بہارِ شریعت، ۱/۲۹، حصہ اول)

قرآنِ پاک روشن نُور اور واضح حق ہے۔ اللہ کریم نے قرآنِ پاک ساری مخلوق کے سردار، دونوں جہانوں کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل فرمایا۔ یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ آج ہم اس کی اہمیت، اس کے فضائل و فوائد اور بزرگانِ دِین کے قرآنِ کریم سے محبت کے واقعات کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سے مدنی پھول سننے کی سَعادَت حاصل کریں گے۔ اے کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! سب سے پہلے قُرآنِ کریم سے متعلق ایک زبردست حکایت سنتے ہیں:

ماں بیٹوں کی تلاوت کا معمول

حضرت علی بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور حضرت حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یہ دونوں بھائی تھے۔ ان کے گھر میں روزانہ رات میں ایک ختمِ قرآن کیا جاتا۔ قرآنِ پاک کا ایک تہائی حصہ حضرت علی بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تلاوت کرتے، دوسرا تہائی حصہ ان کے بھائی حضرت حسن بن صالح تلاوت کرتے، جبکہ تیسرا اور آخری حصہ ان کی والدہ تلاوت کرتی تھیں۔ یوں ان کے گھر میں روزانہ ایک ختم قرآن کی ترکیب ہوتی۔ کچھ عرصہ بعد ان کی والدہ کا انتقال ہوگیا۔ اس کے بعد یہ دونوں مل کر نصف نصف قرآن تلاوت کرتے اور ختمِ قرآن کرتے تھے۔ پھر حضرت علی بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بھی انتقال ہوگیا تو حضرت حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہر رات اکیلے مکمل ختمِ قرآن فرماتے۔

ایک شخص جو حضرت علی بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے انتقال کی رات ان کے پاس تھے، وہ کہتے ہیں کہ جس رات حضرت علی بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا انتقال ہوا تھا، انہوں نے مجھے کہا: بھائی! مجھے پانی پلانا۔ وہ شخص کہتے ہیں کہ اس وقت میں نماز میں مشغول تھا، سلام پھیر کر میں نے پانی بھرا اور ان کے پاس لے کر گیا اور کہا: پانی حاضر ہے، پی لیجئے۔ تو حضرت علی بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کہنے لگے: میں نے ابھی ابھی پانی پی لیا ہے۔ میں نے حیران ہو کر کہا: آپ کو کس نے پانی پلایا؟ حالانکہ کمرے میں تو میرے اور آپ کے سوا کوئی تیسرا تو ہے ہی نہیں! یہ سُن کر حضرت علی بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرمانے لگے: اللہ پاک کی رحمت سے ابھی ابھی حضرت سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام پانی لے کر آئے اور انہوں نے مجھے سیراب کیا اور مجھے یہ بھی فرمایا: انبیا، صدیقین، شہدا، اور صالحین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام یہ وہ لوگ ہیں جن

پر اللہ پاک نے انعام فرمایا ہے اور سُنو! تم، تمہارا بھائی اور تمہارے والد بھی انہی لوگوں میں سے ہیں جن پر اللہ کریم کا انعام ہے، حضرت علی بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ کہا اور ان کی روح پرواز کر گئی۔(صفۃ الصفوۃ، الجزء الثالث، ۲/۱۰۰ بتغیر)

تلاوت کی توفیق دیدے الٰہی!
گناہوں کی ہو دُور دل سے سیاہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگانِ دِین قرآنِ کریم کی اہمیت سے اچھی طرح واقف تھے، اسی لئے ہمیشہ اس سے تعلق بنائے رکھتے، اس کی تلاوت کرتے رہتے اور زیادہ سے زیادہ ختمِ قرآن کی کوششوں میں لگے رہتے تھے۔ اپنے گھروں کو تلاوتِ قرآن سے مزین رکھتے تھے جیسا کہ ابھی آپ نے سُنا کہ حضرت علی، حضرت حسن اور ان کی والدہ روزانہ اپنے گھر میں پورا قرآن پاک ختم کیا کرتے تھے، آپ نے یہ بھی سُنا کہ انہیں انعام یافتہ لوگوں میں شامل ہونے کی خوش خبری سنائی گئی۔

ایک مدنی پھول یہ بھی مِلا کہ وہ کیسا خوش نصیب گھرانہ تھا کہ تلاوتِ قرآن جیسی عظیم نیکی و عبادت میں ہر ایک دُوسرے کا **مُعاوِن و مددگار** بھی تھا، گویا کہ اِن میں کوئی بھی نیکیوں میں پیچھے نہیں رہنا چاہتا تھا، مگر آج ایسا بہت کم دِکھائی دیتا ہے بلکہ اب تو بدقِسمتی سے نیکی کے کاموں کی طرف قدم بڑھانے والے کی **حوصلہ افزائی** کے بجائے **دِل شکنی** کی جاتی ہے، اے کاش! ہم بھی نیکی کی کاموں میں ایک دُوسرے کے معاون بنیں۔

اے کاش! ہم بھی اپنے گھروں کو تلاوتِ قرآن سے روشن کریں، ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی

مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے گھروں کو تلاوت قرآن کرکے اور نمازیں پڑھ کر آباد کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ

نبیِ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی اپنے گھروں میں عبادت کیا کرو) اور شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں **"سورۂ بقرہ"** کی تلاوت کی جاتی ہے (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب صلاۃ النافلۃ۔۔۔الخ، ص ۳۰۶، الحدیث: ۱۸۲۴)

اسی طرح آقا کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے دن کے وقت اپنے گھر میں "سورۂ بقرہ" کی تلاوت کی تو 3 دن تک شیطان اس کے گھر کے قریب نہیں آئے گا اور جس نے رات کے وقت اپنے گھر میں **سورۂ بقرہ** کی تلاوت کی تو 3 راتیں اس گھر میں شیطان داخل نہ ہوگا۔ (شعب الایمان، التاسع من شعب الایمان۔۔۔الخ، فصل فی فضائل السور والآیات، ذکر سورۃ البقرۃ۔۔۔الخ، ۲/۴۵۳، الحدیث: ۲۳۷۸)

مگر افسوس آج ہمارے گھروں کا کیا حال ہے؟ آج ہمارے گھروں میں تلاوتِ قرآن کی آواز نہیں آتی مگر گانوں کی آوازیں آتی ہیں، نمازیں تو نہیں پڑھی جاتیں مگر فلمیں ڈرامے ضرور دیکھے جاتے ہیں، مدنی درس تو نہیں ہوتا مگر گالی گلوچ، لڑائی جھگڑے، اللہ پاک کی نافرمانی ضرور ہوتی ہے، آیئے ہم اپنے گناہوں سے پکی سچی توبہ کریں، تلاوتِ قرآن کی کثرت کریں، اللہ پاک کی بارگاہ میں جھک جائیں، اپنے ربّ کو راضی کرلیں، ورنہ یاد رکھئے! اگر ہم نے ربّ کو راضی نہ کیا، نمازیں نہ پڑھیں، تلاوتِ قرآن نہ کی تو ہم دُنیا و آخرت میں برباد ہوسکتے ہیں۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: گھر کی آبادی انسان و سامان سے ہوتی ہے، دل کی آبادی قرآن سے ہوتی ہے، باطن یعنی روح کی آبادی ایمان سے ہوتی ہے تو جسے قرآن

بالکل یاد نہ ہو یا یاد تو ہو مگر کبھی اس کی تلاوت نہ کرے یا اس کے خلاف عمل کرے اس کا دل ایسے ہی ویران ہے جیسے انسان وسامان سے خالی گھر ویران ہوتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۳/ ۲۳۷ بتغیر)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً ہمارے لیے بہتر یہی ہے کہ ہم بھی قرآنِ کریم کی اہمیت کو سمجھیں، اس کی عظمت اور افادیت کو سمجھیں اور اس سے اپنا تعلق مضبوط کریں۔ ایک مسلمان کا سب سے زیادہ مضبوط تعلق (Connection) قرآنِ پاک سے ہی ہونا چاہیے۔ ☆**یہ وہ مُقَدَّس کتاب ہے** جس میں دنیا جہاں کے تمام مسائل کا حل مَوجُود ہے۔ ☆**یہ وہ مُقَدَّس کتاب ہے** جو ہمیں نیکیوں کی طرف اُبھارتی ہے، ☆**یہ وہ مُقَدَّس کتاب ہے** جو ہمیں اِطاعتِ الٰہی اور اتباعِ رسول کا حکم دیتی ہے۔ ☆**یہ وہ مُقَدَّس کتاب ہے** جس کو پڑھنا عبادت ہے۔ ☆**یہ وہ مُقَدَّس کتاب ہے** جس کو دیکھنا عبادت ہے۔ ☆**یہ وہ مُقَدَّس کتاب ہے** جس کی تعلیمات پر عمل کرنا بھی عبادت ہے۔ ☆**یہ وہ مُقَدَّس کتاب ہے** جس میں ہمارے لیے دِینی، دنیاوی، معاشی، سماجی، معاشرتی، اخلاقی اَلْغَرَض! تمام پہلوؤں کے بارے میں رہنمائی موجود ہے۔ ☆حق اور سچ کیا ہے؟ یہ بھی ہمیں قرآن بتاتا ہے، ☆سیدھا اور روشن راستہ کیا ہے یہ بھی ہمیں قرآنِ پاک بتاتا ہے۔ ☆زندگی کیسے احسن(Better) ہوسکتی ہے یہ بھی ہمیں قرآن بتاتا ہے، ☆آخرت کیسے بہتر ہوسکتی ہے یہ بھی ہمیں قرآن بتاتا ہے۔ ☆اچھے اخلاق کون سے ہیں یہ بھی ہمیں قرآن بتاتا ہے ☆بہترین رزق کیا ہے؟ یہ بھی ہمیں قرآن بتاتا ہے۔ ☆حکمت و دانائی کیا ہے یہ بھی ہمیں قرآن بتاتا ہے ☆ترقی و عروج کیا ہے یہ بھی ہمیں قرآن بتاتا ہے۔ اَلْغَرَض! قرآنِ پاک میں ہر شے کا بیان ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس کی اہمیت کو سمجھیں اور اسے پڑھنے سمجھنے کو اپنا معمول بنائیں۔

قرآنِ پاک سمجھنے کے لیے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ترجمہ کنزالایمان کے ساتھ علماءِ اہلسنّت کی

تفاسیر پڑھنا بھی ضروری ہے، لہٰذا خزائن العرفان، نور العرفان، صراط الجنان روزانہ پڑھیں بلکہ ہمارا تو مدنی انعام بھی ہے کہ تین آیات مع ترجمہ و تفسیر سننا یا پڑھنا ہے۔ ہو سکے تو روزانہ بعدِ فجر مدنی حلقے میں کم و بیش 3 آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھنے سننے کی سعادت حاصل کیجئے۔

اسی طرح تفسیر صراطُ الجنان کا بھی وقتاً فوقتاً مطالعہ کیجئے۔ آیئے تفسیر صراط الجنان کی پانچ (5) نمایاں خصوصیات بھی سنتے ہیں: ﴿1﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں ہر آیت کے 2 ترجمے دِیے گئے ہیں، ایک سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے **کنزالایمان** سے، دُوسرا ترجمہ آسان اُردو میں **کنزُالعرفان** کے نام سے دِیا گیا ہے، جس میں زیادہ تر کنزالایمان سے ہی اِستفادہ کیا گیا ہے۔ ﴿2﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں قابلِ اعتماد علمائے کرام کی قدیم و جدید قرآنی تفاسیر اور دِیگر اسلامی عُلوم پر لکھی گئی کتابیں بالخصوص سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی لکھی ہوئی، کثیر کتابوں سے کلام اَخذ کر کے آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے ﴿3﴾ تفسیر صِراطُ الجنان نہ زِیادہ طویل ہے نہ ہی بہت مختصر، بلکہ متوسط اور جامع ہے ﴿4﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں حتی الاِمکان آسان انداز اختیار کیا گیا ہے تاکہ عام اسلامی بھائی بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں ﴿5﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں اعمال کی اِصلاح کے لیے مُعاشرتی بُرائیوں کا تذکرہ اور معاشرتی بُرائیوں کے عذابات بیان کیے گئے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں قرآن پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کنزالایمان اے خدا میں کاش! روزانہ پڑھوں

پڑھ کے تفسیر اس کی پھر اس پر عمل کرتا رہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے قرآنِ کریم کی کئی آیاتِ مبارکہ میں اس کے نازل کرنے کے مقصد کو بیان فرمایا اور اس پر عمل کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ جیسا کہ پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَنْعَام کی آیت نمبر 155 میں ارشادِ رَبِّ کریم ہے۔

وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور یہ برکت والی کتاب ہم نے اُتاری تو اس کی پیروی کرو اور پرہیز گاری کرو کہ تم پر رحم ہو۔

اُمّت پر قرآنِ مجید کا حق

اس آیتِ مقدسہ کے تحت "تفسیرِ صراطُ الجِنان" جلد 3 صفحہ 247 پر ہے: اس (آیت) سے معلوم ہوا کہ اُمّت پر قرآنِ مجید کا ایک حق یہ ہے کہ وہ اس مبارک کتاب کی پیروی کریں اور اس کے احکام کی خلاف ورزی کرنے سے بچیں۔

افسوس! فی زمانہ قرآنِ کریم پر عمل (کرنے) کے اعتبار سے مسلمانوں کا حال ناقابلِ بیان ہے، آج مسلمانوں نے اس کتاب کی روزانہ تلاوت کرنے کے بجائے اسے گھروں میں جُزدان و غِلاف کی زِینت بنا کر اور دُکانوں پر کاروبار میں برکت کے لئے رکھا ہوا ہے اور تلاوت کرنے والے بھی صحیح طریقے سے تلاوت کرتے ہیں اور نہ یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے اللہ کریم نے اس کتاب میں ان کے لئے کیا فرمایا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب تک مسلمانوں نے اس مُقدّس کتاب کو سینے سے لگائے رکھا اور اس کے دَستُور و قوانین (Rules) اور اَحکامات پر سختی سے عمل پیرا رہے تب تک دنیا بھر میں ان کی شوکت کا ڈنکا بجتا رہا اور غیروں کے دل مسلمانوں کا نام سُن کر دہلتے رہے اور جب سے مسلمانوں

نے قرآنِ عظیم کے احکام پر عمل چھوڑ رکھا ہے تب سے وہ دنیا بھر میں ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔(صراط الجنان،۳/۲۴۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کی اَہَمِیَّت کا اندازہ اس بات سے بھی لگائیے کہ یہ مقدس کتاب ہمیں ہر اس چیز کی طرف بُلاتی ہے جو ہمارے لیے فائدہ مند ہے ، اور یہ ہمیں ہر اس چیز سے بچنے کی تلقین کرتی ہے جو ہمارے لیے نقصان دہ ہو۔یہی وجہ ہے کہ اسے رحمت، نصیحت،شفا اور ہدایت بھی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ پارہ 11 سورۂ یونس آیت نمبر 57 میں اِرْشادِ الٰہی ہے:

يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کیلئے

تفسیر صراطُ الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے:اس آیت میں قرآنِ کریم کے تین عظیم فائدے بیان کئے گئے ہیں۔

پہلا فائدہ مَوْعِظَةٌ:

"مَّوْعِظَةٌ" کے معنی ہیں وہ چیز جو انسان کو پسندیدہ چیز کی طرف بُلائے اور خطرے سے بچائے۔

دوسرا فائدہ شِفَاءٌ:

شِفَاءٌ سے مراد یہ ہے کہ قرآنِ پاک قلبی (یعنی دل کے) اَمراض(Diseases) کو دور کرتا ہے۔

تیسرا فائدہ ہدایت:

قرآنِ کریم کی صفت میں **ہدایت** بھی فرمایا، کیونکہ وہ گمراہی سے بچاتا اور راہِ حق دکھاتا ہے اور

قرآنِ پاک کو ایمان والوں کے لئے **رحمت** اس لئے فرمایا کہ وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔(صراط الجنان،۴/۳۳۸ ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ اور اس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ **قرآنِ کریم** پسندیدہ چیزوں کی طرف بُلاتا ہے۔ **قرآنِ کریم** دنیا و آخرت کے خطرات سے بچاتا ہے۔ **قرآنِ کریم** نیک اعمال کو کرنے کی نصیحت کرتا ہے۔ **قرآنِ کریم** بُرے اعمال سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔ **قرآنِ کریم** اچھے عمل کے فوائد بتاتا ہے۔ **قرآنِ کریم** بُرے اعمال کے انجام سے ڈراتا ہے۔ **قرآنِ کریم** بُرے اخلاق سے دُور کرتا ہے۔ **قرآنِ کریم** غلط عقائد سے محفوظ کرتا ہے۔ **قرآنِ کریم** جہالتوں سے پاک کرتا ہے۔ **قرآنِ کریم** دل کی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اَلْغَرَض! **قرآنِ کریم** گمراہی سے بچاتا ہے اور **قرآنِ کریم** راہِ حق دکھاتا ہے۔ **اللہ** کرے ہم تلاوتِ قرآن کرنے والے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے والے بن جائیں۔

تلاوت کروں ہر گھڑی یاالٰہی
بکوں نہ کبھی بھی میں واہی تباہی

احادیثِ کریمہ اور قرآنِ کریم

آیئے! اب احادیثِ طیبہ کی روشنی میں قرآنِ کریم کی اہمیت و عظمت اور فضائل سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: **اَصْدَقُ الْحَدِیْثِ كِتَابُ اللہ** یعنی سب سے سچّی بات کتابُ اللہ ہے۔(شعب الایمان۴/۲۰۰، حدیث ۴۷۸۶ملتقطاً)

(2) ارشاد فرمایا: **خَیْرُ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہ** یعنی بہترین بات کِتَابُ اللہ ہے۔ (مسلم،کتاب الجمعۃ،باب تخفیف الصلاۃ والخطبۃ ص ۳۳۵، حدیث ۲۰۰۷ ملتقطا)

(3) ارشاد فرمایا: اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے، جس نے اس کی اتباع کی وہ ہدایت پر رہا، جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہوا۔ (مسلم،کتاب فضائل الصحابہ،باب من فضائل علی ۔۔۔الخ،ص ۱۰۰۸ ، حدیث ۶۲۲۸)

(4) ارشاد فرمایا: میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑتا ہوں، جن میں سے پہلی تو اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے، تم اللہ کی کتاب لو اسے مضبوط پکڑو، (دوسری چیز) میرے اہلِ بیت۔ میں تم کو اپنے اہلِ بیت کے متعلق اللہ سے ڈراتا ہوں۔ میں تم کو اپنے اہلِ بیت کے متعلق اللہ سے ڈراتا ہوں۔
(مسلم،کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل علی ۔۔۔الخ، ص ۱۰۰۸ ، حدیث ۶۲۲۵)

بیان کردہ آخری حدیثِ پاک میں قرآنِ کریم سے متعلق حکیم الامت حضرت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے جو کچھ ارشاد فرمایا، اس کا خلاصہ مدنی پھولوں کی صورت میں یوں ہے: ☆ **قرآنِ کریم** میں عقائد و اعمال کی رہنمائی ہے۔ ☆ **قرآنِ کریم** دل کا نور ہے۔ ☆ **قرآنِ کریم** قیامت میں پُل صراط کا نور ہے۔ ☆ **قرآنِ کریم** کو ایسی مضبوطی سے تھامو کہ زندگی اس کے سایہ میں گزرے موت اس کے سایہ میں آئے۔ ☆ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ کی کتاب تو واضح رہے کہ اللہ کی کتاب میں سنتِ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی داخل ہے۔ کیونکہ وہی کتابُ اللہ کی شرح ہے اور کتابُ اللہ پر عمل کرانے والی ہے۔ ☆ سنت کے بغیر کتابُ اللہ پر عمل ناممکن ہے۔ ☆ اہلِ بیت سے مراد حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد، ازواج اور مولیٰ علی عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وغیرہ ہیں۔ ☆ ان کی نافرمانی اور بے ادبی ہرگز نہ کرنا ورنہ دِین کھو بیٹھو گے۔ (مرآۃ المناجیح،۸/ ۴۵۷۔۴۵۸ملخصًا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اہلِ بیتِ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور قرآنِ

کریم سے تعلق مضبوط رہے تو دنیا بھی بہتر ہو جائے گی اور آخرت میں بھی کامیابیاں نصیب ہو جائیں گی۔ اس لیے ہمیں خود اہلِ بیتِ کرام سے بھی محبت رکھنی چاہیے اور قرآنِ کریم سے بھی تعلق مضبوط رکھنا چاہیے۔ اسی طرح اپنی اولاد میں بھی محبتِ قرآن پیدا کرنی چاہیے اور انہیں بھی محبتِ اہلِ بیت سکھانی چاہیے کہ نبیِ کریم، عظیم و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ (1) اپنے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت (2) اہلِ بیت کی محبت (3) تلاوتِ قرآن۔

(الجامع الصغیر لسیوطی، باب الھمزہ، الحدیث ۳۱۱، ص۲۵)

یقیناً جو بندہ قرآنِ کریم سے لَو لگا لیتا ہے، اللہ پاک اُس پر رَحمتوں کی بارش برسا دیتا ہے، اس کی تلاوت کرنے والے کو دنیا و آخرت میں خوب برکتیں ملیں گی، اس کی تلاوت سننے والے کو بھی خوب خوب اجر و ثواب ملتا ہے، جبکہ جو قرآنِ پاک سے منہ موڑے، اس سے دُور بھاگے، اس کے احکامات کی پروا نہ کرے، اس سے دل نہ لگائے، اپنے سینے کو اس کے نور سے روشن نہ کرے تو ایسے بدنصیب کے لئے محرومی ہی محرومی ہے، اللہ کے پیارے نبی، اُمت کے سہارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس کے سینے میں کچھ قُرآن نہیں وہ وِیران مَکان کی طرح ہے۔ (جامع الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب (ت:۱۸) حدیث: ۴/۲۹۲۲، ۴۱۹) لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم کلامِ الٰہی سے خوب محبت کرنے والے بن جائیں، اس کی تلاوت کرنے والے بن جائیں اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے بن جائیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عِبادَت
رہوں باوضو میں سدا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآن کے احکام اور ہماری حالت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم قرآنِ کریم کی اہمیت سے متعلق سُن رہے تھے۔ یقیناً کوئی بھی مسلمان قرآنِ کریم سے بے پروا نہیں ہو سکتا۔ شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے قدم قدم پر قرآنی تعلیمات کی ضرورت پڑتی ہے۔ مگر افسوس! آج مسلمان اس مقدس کتاب سے منہ موڑتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ کچھ خوش نصیب ماہِ رمضان میں اس کی زیارت اور تلاوت کی برکتیں پا لیتے ہیں مگر کچھ تو اس مقدس مہینے میں بھی اللہ پاک کی اس عظیم نعمت سے خود کو محروم رکھتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہی بنتی ہے کہ ایک تعداد کو قرآنِ کریم ٹھیک طرح سے پڑھنا بھی نہیں آتا اور وہ اسے سیکھنے کے لیے توجہ بھی نہیں کرتے۔

ذرا سوچئے! گھر میں گاڑی ہو اور گاڑی چلانا نہ آئے تو اس کے لئے باقاعدہ **ڈرائیونگ کا کورس** کیا جاتا ہے۔ بھاری فیسیں ادا کی جاتی ہیں اور جلد سے جلد ڈرائیونگ سیکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی طرح شروع میں موبائل چلانا بھی نہیں آتا تھا، لیکن لوگوں سے پوچھ پوچھ کر یہ بھی سیکھ لیا اور کسی سے پوچھنے میں کوئی شرم بھی نہیں آئی۔ کاروبار کرنا چاہا اس کے لئے پہلے ہی بہت سے تجربہ کار لوگوں سے مشورے لئے جاتے ہیں کہ کہیں کاروبار میں نقصان نہ ہو جائے، اس کے لئے پہلے سے معلومات حاصل کیں، فائدے مند اور نقصان دہ پہلو کو مدِّ نظر رکھا۔

اسی طرح انگلش بولنے کی مثال لے لیجئے، ہمارے ہاں کوئی بھی انگریزی سیکھ کر پیدا نہیں ہوتا، مادری زبان کچھ اور ہوتی ہے لیکن جب انگلش سیکھ لی تو فر فر بولنا بھی آگئی، بلکہ اب تو اولاد کو اتنی انگلش

سکھاتے ہیں کہ وہ انگریزوں کو بھی اِنگلش پڑھا سکے، مگر قرآنِ کریم اِتنا بھی نہیں پڑھاتے کہ جس سے یہ بیچارے اپنی نماز دُرست کر سکیں۔

افسوس! بہت کچھ سیکھ لیا لیکن اگر نہیں سیکھا تو قرآن درست پڑھنا نہیں سیکھا، ☆اگر نہیں سیکھا تو دِین کا علم نہیں سیکھا، ☆اگر نہیں سیکھا تو نماز کو درست انداز میں پڑھنا نہیں سیکھا، ☆اگر نہیں سیکھا تو شریعت کے مسائل کو نہیں سیکھا، ☆اگر نہیں سیکھا تو آقا کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل کرنا نہیں سیکھا، ☆اگر نہیں سیکھا تو اللہ پاک کو راضی کرنا نہیں سیکھا، ☆اگر نہیں سیکھا تو والدین کا ادب واحترام کرنا نہیں سیکھا، ☆اگر نہیں سیکھا تو بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت کرنا نہیں سیکھا۔ ☆اگر نہیں سیکھا تو فرض علم نہیں سیکھا۔ حالانکہ ان باتوں کا سیکھنا ایک مسلمان کے لیے بہت ضروری ہے۔ اللہ پاک ہمارے حال پر ایسا کرم فرمائے کہ ہم دُرست قرآنِ کریم پڑھنا سیکھ جائیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! ترغیب کے لئے بزرگانِ دِین کے قرآنِ کریم سے محبت کے چند ایمان افروز واقعات سُنتے ہیں، چنانچہ

بُزرگانِ دِین کے واقعات

(1) منقول ہے کہ جب رَمَضانُ المبارَک کا مہینا شُروع ہوتا تو سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ دیگر تمام نفلی عبادات ترک کرکے تلاوتِ قرآن میں مَشغُول ہوجاتے۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص ۶۱)

(2) حضرت سَیِّدُنا محمد بن اسماعیل بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جو کہ امام بخاری کے نام سے مشہور ہیں، ان کے بارے میں آتا ہے کہ کثیر مصروفیات کے باوجُود آپ کو تلاوتِ قرآن کے ساتھ عشق کی حد تک لگاؤ تھا، آپ رَمَضان المبارک میں روزانہ دن میں ایک مرتبہ قرآنِ پاک کا ختم فرماتے اور تراویح کے بعد

نوافل میں ہر تین رات میں ایک مرتبہ ختمِ قرآن فرماتے۔ (ارشادالساری، ۱/۶۴)

(3) حضرت امام کتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ اللہ پاک کے ایسے ولی تھے کہ آپ نے طواف کے دوران 12 ہزار مرتبہ قرآنِ کریم کا ختم فرمایا۔ (سیرا علام النبلا، ۱۴/۵۳۵)

(4) حضرت ابو بکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کے 40 سال ایسے گزارے کہ ہر رات اور دن میں ایک مرتبہ قرآنِ کریم کا ختم کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلا، ۸/۵۰۳)

(5) ہمارے امامِ اعظم سیِّدُنا امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رَمَضانُ الْمبارَک میں اِکسٹھ (61) بار قراٰنِ کریم خَتْم کیا کرتے۔ تیس (30) دن میں، تیس (30) رات میں اور ایک تراویح میں نیز آپ نے پَینتالیس (45) برس عشاء کے وُضُو سے نمازِ فجر ادا فرمائی۔ (بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۳۷، از فیضانِ رمضان)

(6) ایک روایت کے مطابق امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے زندگی میں 55 حج کئے اور جس مکان میں وفات پائی اُس میں سات ہزار (7000) بار قراٰنِ مجید خَتْم فرمائے تھے۔ (عقود الجمان ص ۲۲۱ از فیضانِ رمضان)

(7) میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام الائمہ سیِّدُنا امام اعظم (ابو حنیفہ) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تیس (30) برس کامل ہر رات ایک رکعت میں قراٰنِ کریم خَتْم کیا ہے۔ (فتاوی رضویہ تخریج شدہ ج ۷ ص ۴۷۶ از فیضانِ رمضان)

(8) حضرتِ سَیِّدُنا ثابِت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روزانہ ایک بار ختمِ قرآنِ پاک فرماتے تھے۔ آپ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور ساری رات قِیام (عبادت) فرماتے، جس مسجِد سے گزرتے اس میں دو رَکعت (تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد) ضَرور پڑھتے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر فرماتے ہیں: میں نے جامِع مسجِد کے ہر سُتُون (Pillar) کے پاس قرآنِ پاک کا ختم کیا اور بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری کی ہے۔ نَماز اور تِلاوتِ قرآن سے آپ کو خُصوصی مَحبَّت تھی، آپ پر ایسا کرم ہوا کہ رشک آتا ہے۔ منقول ہے: جب بھی لوگ آپ کے

مزارِ پُر انوار کے قریب سے گزرتے تو قبرِ انور سے تِلاوتِ قرآن کی آواز آرہی ہوتی۔ (حلیة الاولیاء، ۲/۳۶۴-۳۶۶ ملتقطاً وملخصاً)

جَبیں میلی نہیں ہوتی دَھن میلا نہیں ہوتا
غلامانِ محمد کا کفن میلا نہیں ہوتا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعات سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک بندے کس قدر شوق و محبت سے تلاوت فرمایا کرتے تھے، ہمیں بھی کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنی چاہیے۔ ایک تعداد تلاوتِ قرآن سے اس لیے محروم رہتی ہے کہ انہیں تلاوت کرنی نہیں آتی۔ بچپن میں قرآنِ کریم پڑھنا کبھی سیکھا تھا تو بُھول گئے، یا سیکھا تو ہے مگر ٹھیک طرح سے دُرست تلفظ کے ساتھ تلاوت کرنی نہیں آتی وغیرہ وغیرہ۔ اس کے حل کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور دعوتِ اسلامی کے تحت اپنے قریب لگنے والے **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں داخلہ لے لیجئے۔اِنْ شَآءَ اللہ آپ بھی درست انداز میں تلاوتِ قرآن کرنا سیکھ جائیں گے۔ مدرسۃ المدینہ بالغان کے ذریعے بالغ (بڑی عمر کے) اسلامی بھائیوں کو مختلف مقامات (مثلاً مساجد، دفاتر، مارکیٹ، دُکان وغیرہ) اور مختلف اوقات میں فی سبیل اللہ مدنی قاعدہ، ناظرہ تعلیمِ قراٰن کے ساتھ ساتھ نماز کے بُنیادی مسائل بتائے جاتے ہیں، سُنّتیں اور آداب سکھائے جاتے ہیں۔ ملک و بیرونِ ملک **مدرسۃ المدینہ بالغان** کی تعداد تقریباً **24238** (چوبیس ہزار دو سو اڑتیس) اور پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً **142650** (ایک لاکھ بیالیس ہزار چھ سو پچاس) ہے۔

دعوتِ اسلامی اور خدمتِ قرآن:

آج کے اس پُر فتن حالات میں قراٰنِ پاک سے مسلمانوں کا رشتہ مضبوط کرنے اور فیضانِ قراٰن کو عام کرنے کے لئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **دعوتِ اسلامی** مختلف انداز سے کوشاں ہے۔ دعوتِ اسلامی کس کس طرح خدمتِ قراٰن کر رہی ہے، آیئے! اس کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے:

❀ دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو بِلا مُعاوضہ تَجوِید و مَخارِج کے ساتھ دُرُست تلاوتِ قراٰن سکھانے کے لئے مدرسۃ المدینہ بالِغان اور مدرسۃ المدینہ بالِغات جبکہ مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو حفظ و ناظرہ کی تعلیم دینے کے لئے مدرسۃُ المدینہ لِلْبَنِین اور مدرسۃُ المدینہ لِلْبَنَات قائم ہیں نیز جن مقامات پر قراٰن کریم پڑھانے والے بآسانی دستیاب نہیں ہوتے وہاں کے لئے مدرسۃ المدینہ آن لائن کا بھی سلسلہ ہے۔

❀ اسی طرح اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت قائم جامعاتُ المدینہ کے نصاب میں بھی قراٰنِ پاک کی تعلیم شامل ہے، یہ نصاب اس انداز میں ترتیب دیا گیا ہے کہ درجہ مُتَوَسِّطَہ اوّل سے درجہ خامِسہ (پانچویں درجے) تک مدنی قاعدہ اور پورا قراٰنِ پاک ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھا دیا جاتا ہے، جبکہ درجہ سابِعہ (ساتویں درجے) میں تجوید اور پارہ 26 تا 30 حَدر کی دُہرائی اور درجہ دورۂ حدیث میں حُسنِ قراءت کے حوالے سے تربیت کی جاتی ہے۔

❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **"مکتبۃ المدینہ"** سے قراٰنِ پاک کے مختلف لائنوں اور سائزوں پر مشتمل متعدد نسخے شائع کئے گئے ہیں جبکہ معیار میں مزید بہتری لانے کیلئے مشہور اِشاعتی مرکز بیروت (لُبنان) سے بھی قراٰنِ پاک کی اشاعت کا اِہتمام کیا گیا ہے۔ جہاں سے اب تک ڈھائی لاکھ سے زائد نسخے

شائع ہوچکے ہیں۔

❀ اس کے علاوہ قرآن پاک کے مختلف موضوعات سے متعلق ہزاروں کتابیں بھی شائع ہو چکی ہیں، جن میں کنز الایمان مع خزائن العرفان، مَعْرِفَۃُ القراٰن عَلٰی کَنْزِالْعِرْفَان ، صِراطُ الْجِنَان سمیت کئی کتابیں شامل ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدرسۃ المدینہ بالغان"

دعوتِ اسلامی کے تحت خدمتِ قرآن کا ایک ذریعہ **مدرسۃ المدینہ بالغان** ہے۔ **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں شرکت 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کے کئی فوائد اور برکتیں ہیں۔ ☆مُدْرَسۃُ المدینہ بالِغان قرآنِ پاک دُرست پڑھنے کا ایک ذریعہ ہے ☆مُدْرَسۃُ المدینہ بالِغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ بعض ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ☆مُدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیَسّر آتی ہے، ☆مُدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے، ☆مُدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین کی دَولت نصیب ہوتی ہے، ☆مُدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ مِلتا ہے۔ آیئے! مُدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھنے کی بَرَکت پر مُشْتَمِل ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکت

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ وہ مَدَنی ماحول سے وابستہ

ہونے سے پہلے فلمیں دیکھنے کے شوقین تھے۔ کبھی تو دن میں دو دو مرتبہ سینما گھر پہنچ جاتے۔ ایک بار رمضان المبارک 1991 میں ان کی ایک اسلامی بھائی سے ملاقات ہوئی جنہوں نے انہیں مدرسۃ المدینہ بالغان میں قرآن پاک پڑھنے کی ترغیب دلائی۔ انہوں نے اسلامی بھائی کے محبت بھرے انداز سے متاثر ہو کر مدرسے میں پڑھنے کے لئے ہامی بھر لی اور استقامت کے ساتھ مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کرنے لگے۔ مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکت سے نہ صرف درست مخارج کے ساتھ قرآن پاک پڑھنا سیکھ گئے بلکہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کا معمول بھی بن گیا۔ گناہوں سے توبہ کرکے آہستہ آہستہ مدنی ماحول کے رنگ میں رنگتے گئے اور کچھ سال بعد مُدرِّس کورس کرنے کی سعادت حاصل کرکے مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھانے والے بن گئے۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدنی ماحول
بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آکے پا مَدنی ماحول
سَنور جائے گی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سَدا مَدنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۴۶ تا ۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوتِ قرآن کیجئے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم قرآنِ پاک سے متعلق بیان سُن رہے تھے۔ ہمیں بھی تلاوتِ قرآن کی عادت بنانی چاہیے۔ افسوس! صد افسوس! آج لوگ فضول ناول پڑھنے میں وقت برباد کرتے ہیں، آج ایک تعداد ہے جسے جھوٹی کہانیوں اور قِصّوں کی کتابیں پڑھ کر بڑا مزہ آتا

ہے۔ آج بعض لوگ پورا پورا اخبار ایک نشست میں ختم کر دیتے ہیں۔ آج ایک تعداد ہے جو گھنٹوں ٹی وی دیکھتے گزار دیتے ہیں۔ آج ایک تعداد ہے جو سینما گھروں میں گھنٹوں برباد کر دیتی ہے، آج ایک تعداد ہے جو شاپنگ کے نام پر بازاروں میں گھنٹوں ضائع کر دیتے ہیں، ایک تعداد ہے جو **ویڈیو گیمز** (Video Games) کھیل کر اپنے قیمتی وقت کو ضائع کرتی ہے، بعض نادان ماہِ رمضان میں "**ٹائم پاس کرنے**" کے نام پر رات بھر گلیوں میں کرکٹ کھیل کر دُوسرے کے سکون کو برباد کرتے ہیں، بیمار بوڑھوں اور چھوٹے بچوں کے لیے تکلیف کا سبب بنتے ہیں۔ ایک تعداد ہے جسے مہینوں تک قرآنِ پاک کا ایک ورق (Page) پڑھنے کی توفیق نہیں ملتی۔ افسوس! آج ہمارے بچوں کو کھلاڑیوں کے نام تو یاد ہوتے ہیں لیکن قرآن پاک کی چھوٹی چھوٹی سورتیں بھی یاد نہیں ہوتیں، آج ہمارے بچوں کو فنکاروں (Actors)، گلوکاروں کی معلومات ہوتی ہیں، لیکن افسوس! انہیں انبیائے کرام اور اسلامی مہینوں کے نام تک یاد نہیں ہوتے، آج بچے انگریزی زبان میں نظمیں تو یاد کر لیتے ہیں، لیکن دِین کی بُنیادی باتوں سے بے خبر ہوتے ہیں۔ یقیناً یہ بہت بڑی محرومی کی بات ہے، یاد رکھئے! آج اگر ہم خود بھی قرآنِ پاک پڑھیں گے اور اپنے بچوں کو بھی اس کی طرف مائل کریں گے تو یہ دنیا میں بھی ہمارے لیے بہتری کا باعث بنے گا اور آخرت میں بھی اس کے فائدے ظاہر ہوں گے۔ آیئے! تلاوتِ قرآن پاک کے فوائد سے متعلق بُزرگانِ دِین کے چند ایمان افروز اقوال سنتے ہیں:

(1) حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے نمازِ فجر پڑھ کر قرآنِ پاک کھولا اور اس کی 100 آیات کی تلاوت کی تو اللہ کریم اس کے لئے تمام دنیا والوں کے عمل کے برابر ثواب بلند فرمائے گا۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص ۶۲)

(2) حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو شخص نماز میں کھڑا ہو کر تلاوتِ

قرآن کرے اسے ہر حرف کے بدلے 100 نیکیاں جبکہ نماز میں بیٹھ کر تلاوت کرنے والے کو 50 نیکیاں ملیں گی۔ جو شخص نماز کے علاوہ باوضو قرآن پڑھے اسے ہر حرف کے عوض 25 نیکیاں جبکہ (چھوئے بغیر) بے وضو پڑھنے والے کو 10 نیکیاں ملیں گی۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص۶۲)

(3) حضرت سیِّدُنا امام شعبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: زبان، کان اور دل کو سیدھا رکھتی ہے، لہٰذا تلاوت اس طرح کرو کہ تمہارے کان اسے سُنیں اور دل سمجھے۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص۶۱)

(4) حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: "دل برتنوں کی طرح ہیں۔ لہٰذا انہیں قرآنِ پاک کے علاوہ کسی اور چیز سے نہ بھرو۔" (اللہ والوں کی باتیں، ص ۲۵۵)

ہر روز میں قرآن پڑھوں کاش خدایا
اللہ! تلاوت میں مرے دل کو لگا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رمضان کا بابرکت مہینا جاری ہے اور 10 رمضانُ المبارک اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے عُرس کا دن ہے، لہٰذا اِس مُناسَبَت سے حُصُولِ بَرَکت اور نُزولِ رَحمَت کے لئے آپ کا مختصراً ذکرِ خیر سنتے ہیں، آیئے پہلے ایک واقعہ سنتے ہیں:

خدیجہ سے بہتر کوئی بیوی نہیں!

ایک مرتبہ حضرتِ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زبانِ مبارک سے حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی بہت زیادہ تعریف سُنی تو اُنھوں نے یہ کہہ دیا کہ اب تو اللہ پاک نے آپ

کو اُن سے بہتر بیوی عطا فرمادی ہے۔ یہ سُن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: نہیں، خدا کی قسم! خدیجہ سے بہتر مجھے کوئی بیوی نہیں ملی، جب سب لوگوں نے میرا انکار کیا اُس وقت وہ مجھ پر ایمان لائیں اور جب سب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے، اُس وقت انہوں نے میری تصدیق کی اور جس وقت کوئی شخص مجھے کوئی چیز دینے کے لئے تیار نہ تھا اس وقت خدیجہ نے مجھے اپنا سارا مال دے دیا اور انہی سے اللہ پاک نے مجھے اولاد عطا فرمائی۔ (المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، باب خدیجۃ ام المؤمنین، ج۴، ص ۳۷۲)

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا تعارف

معلوم ہوا رسولِ خدا، جنابِ احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے بڑی محبت فرماتے تھے۔ حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا عامُ الْفِیْل (وضاحت) سے 15 سال پہلے پیدا ہوئیں۔ حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا نام خدیجہ، والِد کا نام خُوَیْلِد اور والِدہ کا نام فاطمہ ہے۔ حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی کُنْیَت اُمُّ الْقَاسِم اور اُمِّ ھِند ہے۔ حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے القابات طاہرہ، سَیِّدَۃُ قُرَیْش، صِدِّیْقَہ اور "الکبریٰ" ہیں، حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا یہ آخری لَقَب (Surname) نام کے ساتھ اس کثرت سے بولا جاتا ہے کہ گویا نام ہی کا حصہ ہو۔ حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے عورتوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا، حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا خاتونِ جنت حضرتِ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی والِدہ ماجِدہ اور نوجوانانِ جنت کے سردار حضراتِ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی نانی جان ہیں، حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اپنی ساری دولت حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر قربان کردی اور اپنی تمام عمر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَت کرتے ہوئے گزاری۔ حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی حَیَات میں **رسولُ اللہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی اور سے نِکاح نہ فرمایا۔

حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا تقریباً 25 سال حُضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریکِ حیات رہیں اوراعلانِ نبوت کے دسویں سال ماہِ رمضانُ المبارک میں وصال فرمایااور (جَنَّتُ الْمَعْلٰی) میں مدفون ہوئیں۔(ماخوذ از فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ) اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس لنگرِ رضویہ کا تعارف

اے عاشقانِ اولیا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں اللہ پاک کے نیک بندوں کا ادب سکھاتا ہے، آپ بھی اسی مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں،عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت کوعام کرنے کے لیے 107 سے زائد شعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے۔ ان میں سے ایک مجلس **لنگرِ رضویہ** بھی ہے، مختلف مواقع پر ہزاروں عاشقانِ رسول کی خیر خواہی کی جاتی ہے یعنی ان کو کھانا کھلایا جاتا ہے مثلاً **دَارُالسُّنَّہ** میں آنے والے مہمانوں، مختلف **سُنّتوں بھرے اجتماعات، مدنی مشوروں، مختلف مدنی کورسز** میں شرکت کرنے والے عاشقانِ رسول، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ملک وبیرونِ ملک ہر سال ہزاروں عاشقانِ رسول پورے ماہِ رمضان اورآخری عشرے کے اِعتکاف کی سعادت حاصل کرتے ہیں،ان عاشقانِ رسول کے لیے **"لنگرِ رضویہ"** (سحری وافطاری) کا بہت بڑا اِنتظام کیاجاتا ہے تاکہ یہ عاشقانِ رسول دِلجمعی کے ساتھ علمِ دِین کے مدنی حلقوں اور مدنی مذاکروں میں بھرپورتوجہ کے ساتھ شرکت کر سکیں۔ دعوتِ اسلامی کے **عالمی مدنی مرکز** فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہونے والے **مدنی مذاکروں کے اجتماعات** میں بھی عاشقانِ رسول کے لیے **لنگرِ رضویہ** کا اِہتمام کیا جاتا ہے۔ لنگرِ رَضَویہ کی مد میں کروڑوں روپے کے اخراجات ہوتے ہیں، اس کارِ خیر

میں بھی کئی عاشقانِ رسول اپنا حصہ شامل کرتے ہیں، اس سال بھی اِنْ شَآءَ اللہ ملک و بیرونِ ملک درجنوں مقامات پر **پورے ماہ** کا اعتکاف جاری ہے **اور آخری عشرے** کا بھی اعتکاف ہو گا، جس میں ہزاروں عاشقانِ رمضان، ماہِ رمضان کی مبارک ساعتوں سے برکتیں لُوٹنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

سحری اور افطاری کروانا بہت فضیلت بھرا کام ہے، حُضورِ انور، شافِعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: 'جس نے حَلال کھانے یا پانی سے (کسی مُسلمان کو) روزہ اِفْطار کروایا، فِرِشتے ماہِ رَمَضان کے اَوْقات میں اُس کے لئے اِسْتِغْفَار کرتے ہیں اور جبرِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام شَبِ قَدْر میں اُس کیلئے اِسْتِغفَار کرتے ہیں۔ (طبرانی المعجم الکبیر ج۶ص ۲۶۲ حدیث ۶۱۶۲)

اے عاشقانِ رمضان! آپ بھی **سحری و افطار** کرانے کی فضیلتوں سے حصہ پایئے اور اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ **"لنگرِ رضویہ"** کی مد میں اپنا حصہ شامل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

آخری عشرے کے اعتکاف کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضان کا آخری عشرہ عنقریب جلوہ گر ہونے والا ہے، اِنْ شَآءَ اللہ دعوتِ اسلامی کے تحت اِس سال بھی **آخری عشرے کے سُنّت اعتکاف** کی ترکیب ہو گی۔ آپ بھی اس سعادت سے فیض یاب ہوں اور اپنے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اعتکاف کی سعادت حاصل کریں۔ کثیر علمِ دین سیکھنے سمیت کئی اچھے اخلاق پیدا ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مدنی عطیات کی ترغیب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ کی دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں اس وقت 107 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے خدمتِ دین میں مصروفِ عمل ہیں۔ ملک وبیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے تمام **شعبہ جات** میں اربوں روپے کے اخراجات ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ ان شعبہ جات کے جُملہ اَخراجات کے لیے اپنے مدنی عطیات (چندے) سے تعاوُن فرمایئے اور ثوابِ جاریہ کے حق دار بن جایئے۔ آپ خود بھی صدقات و مدنی عطیات کے ذریعے تعاون کیجئے اور دوسروں سے بھی رابطے کر کے عطیات جمع کرنے کی بھی ترکیب کیجئے۔ اللہ پاک ہمیں دعوتِ اسلامی کے لیے مدنی کاموں اور جملہ شعبہ جات کے لیے خوب خوب **صدقات و مدنی عطیات** خود بھی دینے اور دُوسروں سے بھی جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جامعۃ المدینہ میں داخلوں کی ترغیب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا شعبہ **جامعۃ المدینہ** للبنین (اسلامی بھائیوں کیلئے) جامعۃ المدینہ للبنات (اسلامی بہنوں کیلئے) علمِ دین کی شمع فروزاں کرنے میں شب و روز مصروفِ عمل ہے۔ جامعات المدینہ میں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی پھولوں کی روشنی میں طلبۂ کرام وطالبات کو علمِ دِین کے نُور سے منور کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی و اخلاقی تربیت بھی دی جاتی ہے، جامعۃ المدینہ سے فارغ ہونے والے مدنی علما اور مَدَنِیَّہ اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے کئی **شعبہ جات میں خدمات** سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں، بہن، بھائیوں اور عزیز واقارِب کو جامعۃ المدینہ میں داخلے کی ترغیب دِلایئے۔ **امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:** ہر مسلمان کو چاہیے کہ کم از کم اپنے ایک بیٹے اور بیٹی کو عالم وعالمہ بنائے۔ جامعات المدینہ میں درسِ نظامی (عالم وعالمہ کورس) کے داخلے جاری ہیں۔

داخلوں کی آخری تاریخ: 26 شوال المکرم 1440ھ (30 جون 2019ء):

اسلامی بھائیوں کے داخلوں کے لئے اپنے قریبی جامعۃ المدینہ للبنین میں **دن 10 تا 1** اور اسلامی بہنوں کے داخلوں کیلئے اپنے قریبی جامعات المدینہ للبنات میں ہر **جمعرات کو صبح 9:00 تا 1:00** رابطہ کیا جاسکتا ہے

رابطہ نمبر۔(**0311-1753826**)۔۔(صرف اسلامی بھائیوں کیلئے)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا حَفْص بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے اِمامُ الْمُحَدِّثِین حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو زُرْعَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ان کی وَفات کے بعد خَواب میں دیکھا کہ وہ پہلے آسمان پر فِرِشتوں کو نَماز پڑھا رہے ہیں۔ میں نے دَریافت کِیا: اے اَبُو زُرْعَہ! آپ کو یہ اِعزاز و اِکرام کیسے ملا ہے؟ اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: "میں نے اپنے ہاتھ سے دس(10) لاکھ حَدیثیں لکھی ہیں اور مَیں ہر حدیث میں دُرودِ پاک پڑھا کرتا تھا اور نبی

رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جو مُسلمان ایک مرتبہ مُجھ پر دُرُود شریف بھیجتا ہے تو اللہ پاک اُس پر دس رَحمتیں نازِل فرماتا ہے۔ (شرح الصدور، باب فی نبذ من اخبار من رأی الموتی۔۔۔الخ، ص ۲۹۴)

قَبْر میں خُوب کام آتی ہے
بیکسوں کی ہے یارِ غار دُرُود

(ذوقِ نعت، ص، ۱۲۵)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب، اُذۡکُرُوا اللّٰہَ، تُوۡبُوۡا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ۔۔۔معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضان جاری و ساری ہے۔ یہ مہینا اللہ پاک کی رحمتیں پانے کا مہینا ہے، یہ مہینا اپنے گناہوں کو بخشوانے کا مہینا ہے۔ اس مہینے میں اللہ پاک کی رحمتیں اپنے عروج پر ہوتی ہیں۔ بڑے بڑے گناہگار اور خطاکار اس مہینے میں اللہ پاک کی رحمت سے جہنم سے آزادی کے پروانے پاکر جنت کے مستحق بنتے ہیں۔ اسی مناسبت سے آج کے بیان کا موضوع ہے **"اللہ کی رحمت بہت بڑی ہے"** یقیناً اللہ پاک کی رحمت بہت وسیع ہے۔ کئی آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ کریمہ رحمتِ الٰہی کی وُسعَت کو بیان کرتی ہیں۔ ان میں سے کچھ آج بیان کی جائیں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ رحمتِ الٰہی کے کئی واقعات بھی بیان کئے جائیں گے۔ یقیناً اللہ کی رحمت بہت بڑی ہے مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم نیک اعمال سے دُور اور گناہوں میں مبتلا ہو جائیں۔ ایسی سوچ کتنی نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے، اس بارے میں بھی چند مدنی پھول پیش کئے جائیں گے۔

اے کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! رحمتِ الٰہی پر ایک زبردست حکایت سنتے ہیں جیسا کہ

گناہوں کے اعتراف کے بدلے دخولِ جنّت

حضرت ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جنت میں داخل ہونے والا سب سے آخری آدمی وہ ہوگا جو پُل صراط پر اس طرح سے چل رہا ہوگا کہ گویا پیٹھ کے بل اس پر گھسٹ رہا ہوگا۔ جس طرح باپ بیٹے کو مارتا ہے تو وہ اس سے بچنے کے لیے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے لیکن بھاگنے میں ناکام رہتا ہے، یہی حال اس شخص کا ہوگا۔ پھر وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! مجھے بھی جنت میں پہنچادے اور جہنم سے بچالے۔ تو اللہ پاک اس سے فرمائے گا: اے

میرے بندے! اگر میں تجھے جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل فرمادوں تو کیا پھر تم اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کرلوگے؟ وہ بندہ عرض کرے گا: مالک! تیری عزّت و جلال کی قسم! اگر تُو مجھے دوزخ سے بچالے تو میں اپنے تمام گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کرلوں گا۔ اب وہ بندہ پُل صراط پار کر لے گا (اور جہنم میں گرنے سے بچ جائے گا۔) پُل پار کر لینے کے بعد دل ہی دل میں سوچے گا کہ اگر میں نے اللہ پاک کے سامنے اپنے گناہوں اور اپنی خطاؤں کا اعتراف کر لیا تو وہ ضرور مجھے واپس دوزخ میں ڈال دے گا۔ اسی دوران اللہ پاک اُس سے فرمائے گا: اے میرے بندے! تُو میرے سامنے اپنے گناہوں اور اپنی خطاؤں کا اعتراف کر! میں تیرے تمام گناہ بخش دوں گا اور تجھے جنت میں داخل کر دوں گا۔ تو وہ بندہ عرض کرے گا: الٰہی! تیری عزّت کی قسم! نہ تو میں نے کبھی کوئی گناہ کیا ہے اور نہ ہی کبھی کوئی خطا مجھ سے سرزد ہوئی ہے۔ اللہ پاک اس سے فرمائے گا: میرے بندے! میرے پاس تیرے خلاف گواہ موجود ہیں۔ یہ سُن کر بندہ دائیں بائیں دیکھے گا، مگر اسے کوئی نظر نہ آئے گا تو وہ کہے گا: الٰہی! مجھے دکھا! وہ گواہ کہاں ہیں؟ پھر اللہ پاک اس کی جِلد (Skin) کو بولنے کی طاقت عطا فرمائے گا تو وہ صغیرہ گناہ بتانا شروع کر دے گی۔ بندہ جب یہ دیکھے گا تو کہہ اٹھے گا: اے میرے مالک! تیری عزّت کی قسم! میرے کئی چھپے ہوئے کبیرہ گناہ بھی ہیں۔ پھر اللہ پاک اس سے فرمائے گا: میرے بندے! میں تیرے گناہوں کو تجھ سے زیادہ جانتا ہوں، بس تُو میرے سامنے ایک بار ان کا اعتراف کر۔ میں تیرے سارے گناہ بھی بخش دوں گا اور تجھے جنت میں بھی داخلہ عطا فرمادوں گا۔ پھر وہ شخص اپنے گناہوں کا اعتراف کرلے گا تو اللہ پاک اسے جنت میں داخل فرمادے گا۔ (معجم الکبیر، ۱۵۸/۸، حدیث: ۷۶۶۹)

برادرِ اعلیٰ حضرت، مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیا خُوب فرماتے ہیں:

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ　　جب سے تُو نے سُنا دیا یاربّ!

آسرا ہم گناہگاروں کا اور مضبوط ہو گیا یاربّ!
ظن نہیں بلکہ ہے یقین مجھے وہ بھی تیرا دِیا ہُوا یاربّ!
ہوگا دُنیا میں قَبْر و مَحْشَر میں مجھ سے اچھا مُعاملہ یاربّ!
ہر بھلے کی بھلائی کا صَدقہ اِس بُرے کو بھی کر بھلا یاربّ!
میں نے بنتی ہوئی بِگاڑی بات بات بِگڑی ہوئی بنا یاربّ!
تُو حَسَن کو اُٹھا حَسَن کر کے ہو مَعَ الْخَیر خَاتمہ یاربّ!

(ذوقِ نعت، ص:۸۵ تا۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس دنیا میں بھی بندہ اگر اپنے گناہوں کا اعتراف کر لے، ان پر ندامت کا اظہار کرے اور اللہ پاک کی طرف رجوع کرے تو رحمتِ الٰہی اس کا استقبال کرتی ہے۔ یقیناً اللہ پاک کی رحمت بہت وسیع ہے۔ وہ کریم ربّ اپنے بندوں پر بے انتہا رحم فرماتا ہے۔ اس کی رحمت کی کوئی انتہا(Limit) نہیں۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ ہماری نافرمانیوں کی کثرت کے باوجود بھی وہ ہماری **پردہ پوشی** فرماتا ہے۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود وہ رزّاق ربّ **ہمارا رِزق بند** نہیں کرتا۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود وہ علیم و بصیر (یعنی جاننے اور دیکھنے والا) ربّ ہماری **آنکھوں کی روشنی** واپس نہیں لیتا۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود وہ قادرِ مُطلَق ربّ ہماری **سُننے کی طاقت** ختم نہیں کرتا۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود وہ قہّار و جبّار ربّ **قُوّتِ گویائی** (بولنے کی طاقت) سے ہمیں محروم نہیں فرماتا۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود وہ سمیع و بصیر ربّ ہمیں **پاؤں**

کی نعمت سے محروم نہیں فرماتا۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود وہ علیم وخبیر ربّ ہمیں **ہاتھوں** کی نعمت سے محروم نہیں فرماتا۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ وہ عزیز و علیم ربّ ہمارے ڈھیروں ڈھیر گناہوں اور نافرمانیوں کے باوجود صحیح سلامت رکھتا ہے۔ **یہ اُس کی رَحمت ہی تو ہے** کہ گناہوں کی کثرت کے باوجود وہ بے نیاز ربّ ہمیں دی ہوئی اپنی نعمتیں واپس نہیں لیتا۔ یقیناً اس کی رحمت بے حساب ہے۔ وہ **اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن** ربّ گناہگاروں کی ڈھارس بندھاتے اور اُنہیں بخشش کی نوید (یعنی خوشخبری) سُناتے ہوئے پارہ 24 سُوْرَۃُ الزُّمَر کی آیت نمبر 53 میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًاؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ(۵۳)

ترجَمۂ کنزُالایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی، اللہ کی رَحمت سے نااُمّید نہ ہو، بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بے شک وُہی بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندے سے اگرچہ بڑے بڑے اور بے شمار گناہ صادر ہوئے ہوں لیکن اسے اللہ پاک کی رحمت اور مغفرت سے مایوس (Disappointed) نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ اللہ پاک کی رحمت بے انتہا وسیع ہے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کی قبولیت کا دروازہ تب تک کھُلا ہے جب تک بندہ اپنی موت کے وقت غَرغَرہ کی حالت کو نہیں پہنچ جاتا، اس وقت سے پہلے پہلے بندہ جب بھی اللہ کریم کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرلے گا تو اللہ پاک اپنے فضل و رحمت سے اس کی توبہ قبول کرتے ہوئے اس کے سب گناہ معاف فرمادے گا۔ (صراط الجنان، ۸/۴۸۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ پاک کی رحمت کی کوئی حد نہیں ہے، نیک ہو یا بد، پرہیزگار ہو یا بدکار، فرمانبردار ہو یا نافرمان وخطاکار، ربّ کی رحمت سب کو پہنچتی ہے۔

منقول ہے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اپنی مناجات (دُعا) میں عرض کی: یارَبّ! اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: **لَبَّیْکَ یَا مُوسٰی!** آپ عَلَیْہِ السَّلام نے عرض کی: مَولا! تُو تو مالک ہے، میری کیا حیثیت کہ تُو مجھے لبیک کہہ کر جواب دے۔ تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ پسند ہے کہ کوئی بندہ مجھے "یاربّ" پکارے تو میں اسے "لبیک" کہہ کر جواب دوں۔

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصلوٰۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: یا ربّ! کیا یہ ہر فرمانبردار بندے کے لئے ہے؟ ارشاد ہوا: ہاں! بلکہ ہر گنہگار بندے کے لئے بھی ہے۔ تو حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصلوٰۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: فرمانبردار کے لئے تو اس کی اطاعت کے سبب ہے اور گنہگار پر یہ کرم کس وجہ سے؟ تو جواب ارشاد ہوا: اے موسیٰ! اگر میں بھلائی کرنے والے کو اس کی بھلائی کا بدلہ دُوں اور بُرائی کرنے والے پر اس کی بُرائی کی وجہ سے احسان نہ کروں تو میرا جُود و کرم کہاں جائے گا؟ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۱۴۱ بتغیر)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** اللہ پاک کی رحمت تو ہم گناہگاروں پر چھما چھم برس رہی ہے، مگر ہم نادان اس کی رحمت سے دُور گناہوں میں گھرے ہوئے ہیں، اللہ پاک کی بارگاہ سے دُور دنیا کے چکروں میں پھنسے ہوئے ہیں، دن رات اللہ پاک کی نافرمانیوں میں لگے ہوئے ہیں، نماز روزے سے دُور گناہوں کی دلدل میں دھنستے جارہے ہیں، آیئے آیئے! اپنا سر ربِ کریم کی بارگاہ میں جھکا لیجئے، اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرکے اس کو راضی کرلیجئے، اس کی رحمتوں کو پانے کے لئے نیک، نمازی اور سنّتوں پر عمل کرنے والے بن جایئے۔

لاج رکھ لے گناہگاروں کی نام رحمٰن ہے ترا یاربّ
عیب میرے نہ کھول محشر میں نام ستّار ہے ترا یاربّ

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفّار ہے ترا یاربّ

(ذوقِ نعت، ص۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رحمتِ الٰہی کی وُسعَت پر احادیثِ طیبہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کئی احادیثِ طیبہ میں بھی ربِّ کریم کی رحمت کی وُسعت کا بیان ہوا ہے۔ آیئے اسی بارے میں تین احادیثِ طیبہ سنتے ہیں:

1. اِرْشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک رات کے وقت اپنا دستِ قدرت پھیلا دیتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرمائے اور دن میں اپنا دستِ قدرت پھیلا دیتا ہے تاکہ رات کے وقت گناہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرمائے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔ (مسلم، کتاب التوبة، باب قبول التوبة۔۔۔۔الخ، ص ۱۱۳۱، حدیث: ۲۷۵۹)
2. اِرْشاد فرمایا: اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم رات دن گناہوں میں بسر کرتے ہو اور میں گناہوں کو بخشتا رہتا ہوں۔ پس تم مجھ سے بخشش طلب کرتے رہو میں تمہیں بخشتا رہوں گا۔ (مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، ص ۱۰۴۸، حدیث: ۲۵۷۷)
3. اِرْشاد فرمایا: اللہ پاک نے زمین و آسمان کی تخلیق کے دن سو (100) رحمتیں پیدا فرمائیں۔ ہر رحمت زمین و آسمان کے درمیان تہہ در تہہ رکھ دی گئی ہے۔ ان میں سے ایک رحمت زمین پر نازل ہوئی۔ اسی سے والدہ اپنی اولاد پر، وحشی درندے اور پرندے ایک دوسرے پر مہربان ہوتے ہیں، یہاں تک کہ گھوڑا اپنا پاؤں اپنے بچے سے دُور کرلیتا ہے کہ کہیں اسے چوٹ نہ لگ جائے۔ جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ پاک اس رحمت کو دوسری ننانوے (99) رحمتوں میں ملا کر سو (100)

مکمل فرما دے گا اور بروزِ قیامت اس سے اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔(مسلم، کتاب التوبة، باب فی سعة رحمة اللّٰه۔۔۔الخ، ص ۱۱۲۹، حدیث: ۶۹۷۴، ۶۹۷۲، ۶۹۷۷ ملتقطاً)

اِس بے کسی میں دِل کو مِرے ٹیک لگ گئی — شُہرہ سُنا جو رَحمتِ بے کس نواز کا
تُو بے حساب بخش! کہ ہیں بے شُمار جُرم — دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حِجاز کا

(ذوقِ نعت، ص۱۸،۱۷)

مختصر وضاحت: پریشانی اور لاچاری کے عالم میں میرے دل کو اُس وقت حوصلہ مل گیا جب میں نے اللہ پاک کی رَحمت کا چرچہ سُنا۔ اے میرے ربّ! میرے جُرم بے حساب ہیں، تجھے شاہِ حجاز، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا واسطہ مجھے بے حساب بخش دے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یادرہے کہ! اللہ پاک سے **اچھا گمان** (حُسنِ ظن) رکھنا **واجب** ہے۔ اس کی رحمت سے ہر گز مایوس نہیں ہونا چاہیے، وہ چاہے تو کسی کے ایک گُناہ پر ایسی پکڑ فرمائے کہ ساری نیکیاں کم پڑ جائیں اور وہ چاہے تو کسی کو ایک نیکی پر اپنی رحمتوں سے ایسا نوازے کہ بڑے بڑے گناہوں سے در گزر فرمائے۔ اسی طرح وہ چاہے تو کسی کو بغیر کسی وجہ کے اپنی رحمت سے مغفرت کی بھیک دے دے اور اسے جنت میں داخلہ عطا فرمائے۔ آیئے! اس طرح کی ایک روایت سنتے ہیں:

چنانچہ صحیح مسلم شریف میں ہے، حضرت سَیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: ایک شخص کو قیامت کے دن اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا۔ اللہ پاک فِرِشتوں سے فرمائے گا: اِس شَخْص کے صغیرہ گناہ اِس پر پیش کرو اور کبیرہ گناہ ابھی اٹھا رکھو۔

چنانچہ اُس شَخْص پر اُس کے صغیرہ گناہ پیش کیے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا: تُو نے فلاں دن فلاں فلاں کام اور فُلاں دن فلاں فلاں کام کیا تھا؟ وہ شخص کہے گا ہاں میں نے کئے تھے۔ وہ شخص اپنے اندر اتنی جرأت نہیں پا رہا ہو گا کہ اپنے گناہوں سے انکار کرے، اور اس کا حال یہ ہو گا کہ وہ اپنے کبیرہ گناہوں سے بھی ڈر رہا ہو گا کہ کہیں ان کا حساب نہ شروع ہو جائے۔ پھر اس شخص سے کہا جائے گا: جا تجھے ہر گناہ کے بدلے میں ایک نیکی دی جاتی ہے، وہ شخص عرض کرے گا: الٰہی! میں نے تو اور بھی بہت سارے گناہ کیے تھے جنہیں اس وقت مجھ پر پیش نہیں کیا گیا۔ حضرت ابو ذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ یہ فرما کر رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اتنا مسکرائے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مبارک داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب أدنی أھل الجنة۔۔۔الخ، ص ۱۰۱، حدیث: ۴۶۷)

میں نے مانا کہ سب سے بُرا ہوں　　کس کا ہوں؟ تیرا ہوں میں تِرا ہوں
ناز رحمت پہ مجھ کو بڑا ہے　　یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عوام میں پائی جانے والی ایک غلط فہمی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ پاک اپنے بندوں پر رحیم و کریم ہے، اس کی رحمت بہت وسیع ہے مگر ☆ **رحمتِ الٰہی کی وُسْعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے اُمید باندھ کر نیکیاں کرنا چھوڑ دیں۔ ☆ **رحمتِ الٰہی کی وُسْعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے اُمید لگاتے ہوئے گناہوں میں مشغول ہو جائیں۔ ☆ **رحمتِ الٰہی کی وُسْعَت کا یہ**

مطلب ہرگز نہیں کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے ربِّ کریم کے احکامات پر عمل کرنے میں سُستی کریں۔ ☆ **رحمتِ الٰہی کی وُسعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے جان بوجھ کر **نمازیں قضا** کرتے رہیں۔ ☆ **رحمتِ الٰہی کی وُسعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے بِلاعُذرِ شرعی ماہِ **رمضان المبارک کے فرض روزے** جان بوجھ کر چھوڑتے رہیں۔ ☆ **رحمتِ الٰہی کی وُسعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے دوسروں کو ستانا اور انہیں اِیذا (یعنی تکلیف) دینا شروع کر دیں۔ ☆ **رحمتِ الٰہی کی وُسعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے اپنی موت، قبر اور آخرت کو بھُلا بیٹھیں۔ ☆ **رحمتِ الٰہی کی وُسعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے حساب کتاب کو بھول جائیں۔ ☆ **رحمتِ الٰہی کی وُسعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے اپنے آپ کو پکا جنّتی سمجھنے لگیں۔ ☆ **رحمتِ الٰہی کی وُسعَت کا یہ مطلب ہرگز نہیں** کہ بندے ربّ کی رحمت سے امید لگاتے ہوئے خود کو جہنم سے آزاد سمجھیں۔ **یاد رکھئے!** اللہ پاک کی رحمت سے بخشش ومغفرت کی اُمید (Hope) ضرور ہونی چاہیے، مگر ساتھ ہی نیک اعمال بھی کرنے چاہئیں۔ اللہ پاک کی رحمت سے مُتَعَلِّق لوگوں میں ایک غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ عُموماً گناہ گار و بے عمل لوگ اللہ پاک کی رحمت کو دلیل بنا کر اپنی گرفت کے بارے میں بے فکر ہو جاتے ہیں اور اس طرح کی باتیں بناتے ہیں کہ **"ہمیں کامل یقین ہے کہ اللہ پاک ہمیں عذاب نہ دے گا، اس کی رحمت بہت وسیع ہے، ہم اگر تھوڑے بہت گناہ کر بھی لیں تو اس کی رحمت کے خزانوں میں کمی تھوڑی ہو جائے گی؟ وہ بڑا کریم ہے معاف کر**

دے گا۔ ہم تو بخشے بخشائے ہیں وغیرہ وغیرہ، ایسے خیالات کو اپنے آپ سے دور کیجئے۔

رحمتوں کے تاج والے آقا، عرش کی معراج والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو اپنا تابعدار بنالے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے اور عاجز وہ شخص ہے جو اپنی خواہشات پر چلتا ہو اور اللہ پاک کی رحمت کی امید بھی کرتا ہو۔ (ترمذی،کتاب صفة القیامة، باب ۲۵، ۴/۲۰۸، حدیث: ۲۴۶۷)

جبکہ حضرت یحییٰ بن مُعاذ رازی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ''کوئی حماقت اس سے بڑھ کر نہ ہوگی کہ انسان دوزخ کا بیج بوئے اور جنت کی فصل کاٹنے کی اُمید رکھے، کام گناہ گاروں والے اور مقام نیکوں والا تلاش کرے۔'' (کیمیائے سعادت، ۲/ ۸۱۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ رحمتِ الٰہی سے امید باندھنے کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچنا اور نیک اعمال میں مصروف رہنا بھی بہت ضروری ہے۔ گناہوں کے باوجود رحمتِ الٰہی سے بخشش کی امید رکھنے کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ انسان گناہوں پر دلیر (Bold) ہو جاتا ہے اور گناہ کے بعد شیطان کی جانب سے اسی طرح کی میٹھی میٹھی باتیں قبول کرنے کی عادت، پچھلے گناہوں پر ندامت کے بجائے آئندہ گناہ کرنے کی جُرأت پیدا ہو جاتی ہے۔

ذرا سوچئے تو سہی! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان سے زیادہ رحمتِ الٰہی کے حق دار کوئی اور نہیں ہو سکتے۔ یہ وہ خوش نصیب حضرات ہیں کہ ان سے زیادہ کسی کو رحمتِ الٰہی پر یقین نہیں ہو سکتا۔ اس کے باوجود بھی یہ نیک ہستیاں عبادت و تلاوت اور نیک اعمال کی کثرت میں ہرگز سُستی نہ کرتیں۔ یقیناً انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پکے جنّتی ہیں۔ اسی طرح کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ایسے ہیں جنہیں رسولِ بے مثال، مکی مدنی لجپال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک زبان سے نام لے کر جنت کی خوشخبریاں عطا ہوئیں مگر اس کے باوجود ان کے نیک عمل میں کچھ کمی واقع نہ ہوئی، ان کا خوفِ خدا کچھ کم نہ ہوا۔ اور یہ بھی تو سوچئے! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بڑھ کر بارگاہِ الٰہی میں کون مقبول ہوگا، مگر پھر بھی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ساری ساری رات عبادت میں مَشْغُول رہا کرتے۔

یہی حال رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ کا تھا۔ وہ حضرات پکے جنّتی ہونے کے باوجود خوفِ خدا سے معمور ہوتے، ہر وقت عبادت میں مگن رہتے، نیکی کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ انہی حضرات میں سے ایک اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حَضْرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم بھی ہیں۔ ان کے بارے میں آتا ہے کہ جب یہ بیتُ المال کی صفائی کراتے، پھر اس میں اِس امید پر نماز ادا فرماتے کہ بروزِ قیامت وہ جگہ جہاں نفل پڑھے ان کے حق میں گواہی دے۔" (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، الرقم ۱۸۷۵ علی بن ابی طالب، ۳/۲۱۱، بتغیرٍ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تذکرۂ شیرِ خدا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کیسے خوفِ خدا رکھنے والے بزرگ تھے کہ بیتُ المال میں اس لیے نفل پڑھتے تاکہ یہ بروزِ قیامت ان کے حق میں گواہی دے۔ اللہ پاک ہمیں بھی ان جیسی سوچ اور تقویٰ نصیب فرمائے۔ اسی ماہ یعنی رمضان المبارک کی 21 تاریخ کو اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حَضْرتِ سَیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا عُرس مبارک منایا جاتا ہے۔ آیئے! ان کا مختصر ذکرِ خیر سنتے ہیں۔

اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا نام " علی بِن ابی طالب "اور کنیت "ابو الحسن" بھی ہے اور" ابو تُراب "بھی۔ آپ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابو طالب کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ کااسمِ گرامی "فاطمہ بنتِ اسد بِن ہاشم" ہے۔اَمِیْرُ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ذاتِ مبارکہ بچپن ہی سے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورِ نظر تھی، آپ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پرورش میں رہے، آپ کی بہت سی خصوصیات (Qualities)میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ نبی عَلَیْہِ السَّلَام سے یہ خوش خبری بھی پانے والے ہیں کہ اے علی !تم دنیاو آخرت دونوں میں میرے بھائی ہو، (ترمذی،کتاب المناقب،باب ۵، ۴۰۱/۲۰، حدیث: ۳۷۴۱) چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب مدینۂ طیبہ میں اُخوت یعنی بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ روتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:یارَسُوْلَ اللہ!(صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) آپ نے سارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا مگر مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا، حضورِ اکرم،نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنی(اے علی) تم دُنیا میں بھی میرے بھائی ہو اور آخرت میں بھی میرے بھائی ہو۔(ترمذی،کتاب المناقب،باب مناقب علی بن ابی طالب ،۴۰۱/۵ ،حدیث: ۳۷۴۱) اسی طرح نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **"مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ"** یعنی جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا یعنی آقا ہے۔(تِرمذی،۳۹۸/۵، حدیث ۳۷۳۳)

جس کسی کا میں ہوں مولیٰ اس کے مولیٰ ہیں علی ہے یہ قولِ مُصْطَفٰے مولیٰ علی مشکلکشا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! اپنے دلوں میں اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان و عظمت بڑھانے، اُن کے نقشِ قدم پر چلنے اور ان کی سیرت کا مطالعہ کرنے کے لئے مکتبۃُ المَدینہ کا شائع کردہ رسالہ **"کراماتِ شیرِ خدا"** کا مطالعہ کرنا بے حد مفید رہے گا۔ اس رسالے میں ❀ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے صادر ہونے والی بہت سی کرامتوں کا تذکرہ ❀ آپ کے علمی و عملی فضائل کا بیان ❀ آپ سے محبت کرنے کا انعام اور آپ سے بغض رکھنے کا انجام ❀ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت کے بارے میں اہم معلومات کا بیان ❀ غیر اللہ سے مدد مانگنے کے متعلق سوالات کے جوابات وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمائیے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے اور حسبِ توفیق زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر تقسیمِ رسائل کی نیت فرمالیجئے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی دورہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی رحمتیں پانے کا شوق بیدار کرنے، صحابہ و اہل بیت کی محبت کو بڑھانے، ہر نیک و جائز کام میں کوشش کا جذبہ پانے، نیکیوں پر استقامت اور والدین کی اطاعت کا جذبہ پانے کے لئے آج ہی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **مدنی دورہ** بھی ہے، مرکزی مجلس شورٰی کی طرف سے دیئے گئے طریقہ کار کے مطابق روزانہ یا ہفتے میں دو (2) دن یا ہفتے میں ایک دن ہر مسجد کے اطراف میں گھر گھر، دکان دکان جا کر وہاں موجود اسلامی

بھائیوں سمیت راہ میں کھڑے اور آنے جانے والے تمام افراد کو نیکی کی دعوت پیش کی جاتی ہے، اسے "**مدنی دورہ**" کہا جاتا ہے۔اس مدنی کام کے بے شمار فوائد ہیں مثلاً "**مدنی دورے**" کی برکت سے علاقے میں خوب مدنی کام پھیلتا ہے، "**مدنی دورے**" کی برکت سے نئے نئے اسلامی بھائی مدنی ماحول کے قریب آتے ہیں، "**مدنی دورے**" کی برکت سے بے نمازیوں کو نمازی بنانے کی سعادت نصیب ہوجاتی ہے۔ "**مدنی دورے**" کی برکت سے امیرِ اہلسنت کی دعاؤں سے حصہ ملتا ہے۔ "**مدنی دورے**" کی برکت سے نیکی کی دعوت دینے کا موقع ملتا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار مدنی کام "**مدنی دورہ**" کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے "**مدنی دورہ**" کا مطالعہ کیجئے، تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی، بالخصوص **مجالس کے نگران واراکین** تواِس رِسالے کالازمی مطالعہ فرمائیں۔یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ پر دَستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے بھی پڑھاجا سکتاہے۔

اِس رِسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے۔☆نیکی کی دعوت دینے کا **شرعی حکم** ☆نیکی کی دعوت دینے کے **13 فضائل وفوائد**☆**فروغِ علم** کا سبب☆**مساجد** کی رونق کا سبب☆نیکی کی دعوت سے پہلے کی دعا☆**مدنی دورہ** کے مدنی پھول☆**مدنی دورے** کا طریقہ☆**مدنی دورے** کے آداب ☆مدنی دورہ سے متعلق **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے مدنی مشوروں کے منتخب مدنی پھول وغیرہ۔

آیئے!بطورِ ترغیب "**مدنی دورے**" کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

مسجد آباد ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہمارا مدنی قافلہ پنجاب کے ایک شہر کی

مسجد میں پہنچا۔ دروازے پر تالا لگا ہوا تھا، کوشش کر کے چابی حاصل کی، دروازہ کھولا تو ہر چیز پر مٹی ہی مٹی تھی، ایسا معلوم ہوتا جیسے کافی عرصہ سے مسجد بند ہو، ہم نے مل جُل کر صفائی کی، نمازِ عصر کے بعد مدنی دورہ کے لئے کھیل کے میدان (Play Ground) میں پہنچے اور کھیلنے میں مشغول نوجوانوں کو نیکی کی دعوت دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کئی نوجوان ہاتھوں ہاتھ ہمارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو گئے، مسجد میں آ کر ہمارے ساتھ نماز پڑھنے اور سنّتوں بھرا بیان سُننے کی سعادت حاصل کی، ہماری انفرادی کوشش سے انہوں نے اُس مسجد کو آباد کرنے کی نیت کر لی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود ایک بُزرگ آبدیدہ ہو کر کہنے لگے، میں تو لوگوں سے مسجد آباد کرنے کا کہتا رہتا تھا، مگر میری سُنے کون؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج عاشقانِ رسول اور **مدنی دورے** کی برکت سے ہماری مسجد آباد ہو گئی ہے۔

نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے　　بنا شائقِ قافلہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس خصوصی اسلامی بھائی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے اور سنتوں کو پھیلانے کیلئے کم و بیش 107 شُعبہ جات میں کام کر رہی ہے، اِنہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **"مجلس خصوصی اسلامی بھائی"** بھی ہے، نابینا، گُونگے اور بہرے اسلامی بھائی علمِ دین نہ ہونے اور نیک صحبت سے دور ہونے کی وجہ سے بسا اوقات ضروری معلومات سے محروم رہتے ہیں، معاشرے کے ان افراد میں علمِ دین پھیلانے کے لئے یہ مجلس کئی

شہروں میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں خصوصی اسلامی بھائیوں کے حلقے لگاتی ہے۔ بڑی راتوں میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماعات (مثلاً اجتماعِ میلاد، اجتماعِ غوثیہ، اجتماعِ شبِ معراج، اجتماعِ شب بِرأت وغیرہ) اور رَمَضانُ المبارَک کے اجتماعی اعتکاف میں بھی ان کی اصلاح وتربیت کی کوشش کی جاتی ہے۔ اشاروں کی زبان میں نعت، بیان، ذکر اور دعا کی ترکیب ہوتی ہے نیز بریل لینگویج (Braille Language) میں نابینا اسلامی بھائیوں کے لئے رسائل کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعۡتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعۡتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعۡتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمۡناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعۡتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعۡتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکۡرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

اُمُّ الۡمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا سے روایت ہے، گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا، ربّ سے بخشوانے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: مَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ یَوۡمَ الۡجُمُعَۃِ کَانَتۡ شَفَاعَۃٌ لَّہٗ عِنۡدِیۡ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃ یعنی جو شخص جُمُعہ کے دن مجھ پر دُرُود شریف پڑھے گا تو قیامت کے دن اس کی شفاعت میرے ذِمّۂ کرم پر ہو گی۔ (کنز العمال، کتاب الاذکار، قسم الأقوال، الباب السادس فی الصلاۃ...الخ، الجزء الاول، ۱/۲۵۵، حدیث: ۲۲۳۶)

یانبی! بے کار باتوں کی ہوعادت مجھ سے دُور
بس دُرُودِ پاک کی ہوخُوب کثرت یارسول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسَلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: بَیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆ضَرورَ تاً سِمٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔☆دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام ومُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے بیان کا موضوع

ہے **"خاموش رہنے کی عادت کیسے بنائیں"**۔زبان کی آفات، فضول بولنے کے نقصانات، خاموشی اختیار کرنے کے فائدے و برکات، بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے واقعات اورآخر میں خاموش (Silent) رہنے کی عادت بنانے کے تعلق سے چند مدنی پھولوں کے بارے میں سُنیں گے۔ لہٰذا دِلجمعی اوراچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تاآخر بیان سُننے کی سعادت حاصل کیجئے، دنیاو آخرت بہتر بنانے کے کئی مَدَنی پھول حاصل ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ الله

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

زبان کی آفت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"اللہ والوں کی باتیں"** جلد4صفحہ نمبر469 پر لکھا ہے: حضرتِ سَیِّدُنامُعاذبن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں غزوۂ تبوک میں کرم فرمانے والے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ گیا، میں نے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تنہائی میں دیکھاتو اس موقع کو غنیمت جانا اور اپنی اُونٹنی کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جانب دوڑادیا حتّٰی کہ کریم آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ساتھ چلنے لگا، میں نے عرض کی: "یارسولَ الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے ایسا عمل سکھایئے، جو مجھے جنّت میں داخل کردے۔" ارشاد فرمایا: "تم نے بہت بڑی بات پوچھی ہے، یقیناً یہ اُسی کے لئے آسان ہے، جس پر الله پاک اُسے آسان فرمادے۔"

پھر ارشاد فرمایا: "الله پاک کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرو، فرض نماز پڑھو، فرض کی گئی زکوٰۃ اداکرواور رَمضان کے روزے رکھو۔" اس کے بعد ہم آگے بڑھے، توپیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "اگر تم چاہو تو میں تمہیں بھلائی کے دروازوں کے بارے میں

بتاؤں،(پھر خود ہی ارشاد فرمایا:) ☆روزہ ڈھال ہے، ☆صدقہ گناہوں کو مٹانے والا ہے ☆اور درمیانی رات میں آدمی کا نماز پڑھنا۔" پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پارہ 21 سورۂ سجدہ کی آیت نمبر 16 کی تلاوت فرمائی:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ترجمۂ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے۔ (پ ۲۱، السجدة: ۱۶)

(حضرت سَیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:) اس کے بعد ہم آگے بڑھے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "کیا میں تمہیں ساری چیزوں کی اصل، سُتون اور کوہان کی بلندی نہ بتادوں، وہ اللہ پاک کی راہ میں لڑنا ہے۔" اس کے بعد ہم آگے بڑھے تو ارشاد فرمایا: "اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتاؤں، جو اس پورے معاملے میں لوگوں کی حاکم ہے؟" یہ فرما کر جنّت کی خوشخبری سنانے والے آقا، ربّ سے مِلانے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خاموش ہوگئے اور میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جانب متوجہ رہا۔ پھر میں نے ایک سوار کو سردارِ دو جہاں، والیِ بیکساں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جانب تیزی سے آتا ہوا دیکھا تو مجھے یہ خوف لاحق ہوا کہ وہ یہاں آکر نبیِّ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی توجہ میری جانب سے ہٹا نہ دے کہ اتنے میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زُبان اور مُنہ کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہم جو کلام کرتے ہیں کیا اس بارے میں بھی پوچھا جائے گا؟ ارشاد فرمایا: "اے ابنِ جبل! تمہیں تمہاری ماں روئے! جو تم کہتے ہو وہ تمہارے حق میں ہوتا ہے یا تمہارے خِلاف، لوگوں کو منہ کے بل جہنم میں گِرانے والی ان کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں ہی تو ہیں۔

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمة الصلاة، ۴/ ۲۸۰، حدیث: ۲۶۲۵، ملخصاً)

بولوں نہ فضول اور رہیں نیچی نگاہیں آنکھوں کا زباں کا دے خدا قُفلِ مدینہ
دوزخ کی کہاں تاب ہے کمزور بدن میں ہر عضو کا عطّارؔ لگا قُفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے ہمارے سامنے کئی خوشبودار مَدَنی پھول سامنے آئے، (1) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جنّت کو حاصل کرنے کے انتہائی حریص تھے اور وقتاً فوقتاً نبیِ رحمت، مالکِ جنّت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے جنّت میں لے جانے والے اعمال کے بارے میں سُوالات بھی کیا کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جب بھی اللہ والوں کی بارگاہ میں حاضری کا شرف ملے تو ادب کے ساتھ ان سے جنّت میں لے جانے والے اور دوزخ سے بچانے والے اعمال کے بارے میں سُوالات کرنے کی کوشش کیا کریں، تاکہ ہمیں شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کا سلیقہ آجائے اور یوں ربِّ کریم ہم گناہ گاروں سے راضی ہوکر ہمیں بھی جنّت میں داخل ہونے والے خوش نصیبوں میں شامل فرمالے۔

میں رحمت، مغفرت، دوزخ سے آزادی کا سائل ہوں مہِ رمضان کے صدقے میں فرمادے کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۹۸)

(2) بیان کردہ حدیثِ پاک سے **دوسرا مدنی پھول یہ ملا کہ** نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا مخلوق میں سب سے بڑے مُبَلِّغ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بہت ہی پیاری سُنّت ہے اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس عظیم فریضے کو بڑی خوب صُورتی سے سرانجام دیا ہے، چنانچہ جب صحابیٔ رسول حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے جنّت میں داخل

کرنے والے عمل کے بارے میں سُوال کیا تو کرم والے آقا، پیارے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں نیکی کی دعوت دیتے ہوئے مختلف نیک اعمال کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی، لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم بھی عاشقانِ رسول کو نیکی دعوت دیتے ہوئے انہیں جنّت میں لے جانے والے اعمال، مثلاً انہیں فرض و نفل نمازیں پڑھنے اور روزے رکھنے، زکوٰۃ و فطرات اور صدقہ و خیرات دینے، ذِکر و دُرود اور تلاوتِ قرآن کی کثرت کرنے، سُنّتوں بھرے اجتماعات اور مَدَنی مذاکروں میں شرکت کرنے، مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے، مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے، 12 مدنی کام کرنے، جامعۃ المدینہ میں داخلہ (Admission) لینے، چوک درس اور مَدَنی درس دینے سُننے، مختلف مدنی کورسز کرنے، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہونے اور دیگر اچھے اچھے کاموں کی بھرپور ترغیب دلایا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ ہر طرف سُنّتوں کی مدنی بہاریں آجائیں گی۔

ہر طرف "نیکی کی دعوت" عام ہو نیک ہو اُمّت اے نانائے حُسین
سُنّتوں کی ہر طرف آئے بہار نیک ہو اُمّت اے نانائے حُسین

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۵۸)

(3) بیان کردہ حدیثِ پاک سے **تیسرا مدنی پھول یہ ملا کہ** انسان اگر گفتگو کرنے کے معاملے میں احتیاط سے کام نہ لے تو یہی گفتگو اسے دوزخ میں لے جانے کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ مگر افسوس! مسلمانوں کی بھاری اکثریت اب **فضول گوئی** کی آفت بلکہ گناہوں بھری باتوں سے بے پرواہو کر دن رات اس مُوذی مرض میں مبتلا دکھائی دیتی ہے۔

اور عوام و خواص تقریباً سبھی اس بیماری میں مُبْتَلا دکھائی دیتے ہیں۔ خصوصاً **موبائل فون، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا**(Socia1Media) کے غلط اِستعمال(Miss Use) کی وجہ سے فضول گفتگو کرنے

کے رُجحان میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ بعض لوگ فضول بولنے میں اس قدر بے باک ہوتے ہیں کہ ان کو کسی کی عزّت، منصب، مقام و مرتبے کی ذرا بھی پروا نہیں ہوتی، بس جو منہ میں آیا بول دیا، جو دل میں آیا کہہ دیا، کہاں، کب کیا بولنا ہے کیا نہیں بولنا، اس طرف ان کی بالکل بھی توجہ نہیں ہوتی، اسی طرح بعض لوگوں کی زبان گویا قینچی کی طرح تیز ہوتی ہے، بامقصد گفتگو کرنا گویا ان کی شان کے خلاف ہوتا ہے، ایسے باتونی لوگ دوسروں کی بات کاٹ کر اپنی رائے اور مشورے کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ یونہی بعض لوگوں کو فضول سُوالات کرنے کی ایسی لَت پڑی ہوتی ہے کہ اس کے بغیر ان کے دل کو سکون ہی نہیں ملتا۔ آیئے! اس ضمن میں فضول سُوالات کی چند مثالیں سنتے ہیں:

فضول سُوالات اور جملوں کی چند مثالیں

بِلاضرورت یہ کہنا کہ ہاں بھئی کیا ہو رہا ہے؟ کیا کام کرتے ہو؟، تنخواہ کتنی ہے؟، ڈیوٹی کا وقت کیا ہے؟، اپنا کاروبار ہے یا کسی کے پاس کام کرتے ہو؟ کس کے بیٹے ہو؟، کون سی ذات والے ہو؟، کون سے علاقے میں رہتے ہو؟ ذاتی مکان میں رہتے ہو یا کرائے کے؟، گھر میں کتنے کمرے ہیں؟، موبائل فون، لیپ ٹاپ، کار یا بائیک کتنے میں، کہاں سے خریدے اور کمپنی کا نام کیا ہے؟ کتنے بہن بھائی ہو؟، شادی شدہ ہو یا کنوارے؟، بچے کتنے ہیں؟، کتنے حج و عمرے کئے ہیں؟، کھانے میں کون سا سالن پسند ہے؟، چپل، لباس، عمامہ یا چادر کتنے میں اور کس دکان سے خریدے؟، بقرہ عید پر کون سا جانور لاؤ گے؟ قربانی کا جانور کتنے کا لیا؟ کون سی منڈی سے لیا؟ کتنے دانت کا ہے؟، آپ کے یہاں بجلی کس وقت جاتی اور آتی ہے؟ بجلی کی لوڈ شیڈنگ بہت بڑھ گئی ہے، آج گرمی بہت زیادہ ہے، گاڑی کتنے میں خریدی؟ نہ جانے ٹریفک (Traffic) کب تک جام رہے گی! آج کل مہنگائی بہت ہے، آپ کے علاقے میں مکان کی

کیا قیمت چل رہی ہے؟ وغیرہ۔

یاد رہے! ہر جگہ یہ باتیں فضول میں شمار نہ ہوں گی، ان میں بعض باتیں وقت، ضرورت یا صحیح مقصد کے لئے سُوال کرنے سے فضول نہ ہوں گی، ہاں البتہ اس وَقْت فضول شمار ہوں گی جبکہ ان باتوں کا کوئی صحیح مقصد نہ ہو۔ اللہ کریم تمام مسلمانوں کو فضول گفتگو سے بچتے ہوئے خاموشی اختیار کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

یارب نہ ضَرورت کے سِوا کچھ کبھی بولوں! اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
بک بک کی یہ عادت نہ سرِ حشر پھنسا دے اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
ہر لفظ کا کس طرح حساب آہ! میں دُوں گا اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فضول بولنے کے نقصانات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! **فضول بولنا** ایک ایسا کام ہے جس میں کوئی بھلائی اور فائدہ نہیں بلکہ فضول بولنے کی تباہ کاریاں بہت ہی زیادہ ہیں، مثلاً **فضول بولنا** شیطان کو پسند ہے۔ **فضول بولنا** اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو ناپسند ہے۔ **فضول بولنا** کراماً کاتبین یعنی اعمال لکھنے والے فرشتوں کی تکلیف کا سبب ہے۔ **فضول بولنا** مسلمانوں کی دل آزاری کا باعث ہے۔ **فضول بولنا** اکثر شرمندہ ہی کرواتا ہے۔ **فضول بولنا** زیادہ غلطیاں کرواتا ہے۔ **فضول بولنا** ترقیوں کے راستے بند کروادیتا ہے۔ **فضول بولنا** جاہِلوں کا کام ہے۔ **فضول بولنا** غیبتوں کے دروازے کُھلواتا ہے۔

فضول بولنا عیب کھولنے کی طرف لے جاتا ہے۔ **فضول بولنا** دِلوں میں نفرت کا بیج بوتا ہے۔ **فضول بولنا** وقت ضائع کرواتا ہے۔ **فضول بولنا** عزّت و وقار ختم کروادیتا ہے۔ **فضول بولنا** کرنے والے کاموں سے دُور کرکے نہ کرنے والے کاموں میں لگا دیتا ہے۔ **فضول بولنا** مخلص دوستوں سے محروم کروادیتا ہے۔ **فضول بولنا** تنہا(Alone) کروادیتا ہے۔ **فضول بولنا** رشتوں میں دَراڑیں ڈلوادیتا ہے۔ **فضول بولنا** مدنی ماحول کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے، **فضول بولنا** بات کو بے اثر کردیتا ہے۔ **فضول بولنا** مدنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول کو مدنی ماحول سے بدظن کرنے کا سبب بنتا ہے، الغرض **فضول بولنا** اپنے اندر بے شمار نُحُوستیں رکھتا ہے اور مُعاشرے میں بے انتہا خرابیوں کو جنم دیتا ہے، لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم فضول بولنے کی بجائے خاموشی اختیار کریں، کیونکہ خاموشی اختیار کرنے کے بہت سے فائدے ہیں، مَثَلاً

خاموشی کے فوائد و برکات

خاموشی اختیار کرنا رِضائے الٰہی پانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** بہترین عبادت ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** سلامتی کی دلیل ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** باعثِ نجات ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** ایمان کی حقیقت کو پانے کا زبردست نُسخہ ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** شیطان کو ناراض کرتا ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** قیمتی لمحات کو محفوظ(Secure) رکھنے کا ذریعہ ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** فتنوں کا دروازہ بند کرتا ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** دنیا و آخرت کی رُسوائی سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** جنّت میں داخلے کا سبب ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** بِگڑے کاموں کو بنادیتا ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** عزّت بڑھانے کا سبب ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** گھر کے اندر اور گھر کے باہر مَدَنی ماحول بنانے کے لئے بہت مفید اور ضروری

ہے۔**خاموشی اختیار کرنے** کی بَرَکت سے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے والے عاشقانِ رسول کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔**خاموشی اختیار کرنا** محبتوں کو فروغ دیتا ہے۔**خاموشی اختیار کرنے** کے فضائل رسولِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ مبارک سے بیان فرمائے ہیں اور **خاموشی اختیار کرنا** اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی عاداتِ مُبارکہ کا حصہ رہا ہے۔آیئے !ترغیب کے لئے 2 واقعات سنتے ہیں کہ اللہ والے خاموشی کو کس قدر پسند فرماتے تھے اور اس حوالے سے ان کا کس قدر زبردست مدنی ذہن بنا ہوا تھا، چنانچہ،

ہَوا میں چلنے والا آدمی

حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں دو (2) بزرگ عبادت کے ایسے مرتبے پر فائز تھے کہ پانی پر چلتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ سمندر پر چل رہے تھے کہ انہوں نے ایک بزرگ کو دیکھا کہ وہ ہَوا (Air) میں چل رہے ہیں، اُن سے پوچھا: اے اللہ پاک کے بندے! آپ اس مقام تک کیسے پہنچے؟ انہوں نے فرمایا: تھوڑی دنیا پر راضی رہ کر، میں نے اپنے نفس کو خواہشات اور زبان کو فُضُول باتوں سے روکا اور اُن کاموں میں مشغول ہو گیا جن کا ربِّ کریم نے مجھے حکم دیا اور میں نے **خاموشی** کو اپنائے رکھا۔ اگر میں اللہ کریم پر کسی بات کی قسم کھالوں تو وہ میری قسم پوری فرمادے اور اگر اس سے مانگوں تو وہ مجھے عطا کر دے۔ (ایک چپ سو سکھ، ص ۲۲)

کبھی فضول بات نہیں کی

حضرت سَیِّدُنا ثَابِت بُنَانِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے، ایک دن حضرت سَیِّدُنا شَدَّاد بن اَوس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے ایک ساتھی سے فرمایا: دستر خوان لاؤ! اس سے تھوڑا جی بہلالیں۔ ساتھی نے عرض

کی: میں جب سے آپ کی صحبت میں ہوں کبھی آپ سے اس طرح کی بات نہیں سُنی؟ تو آپ نے فرمایا: رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے جُدا ہونے کے بعد کبھی کوئی بے مقصد بات میری زبان سے نہیں نکلی اور اللہ پاک کی قسم! آئندہ بھی کوئی فضول بات میری زبان سے نہیں نکلے گی۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۱/ ۳۷۴)

میں بے کار باتوں سے بچ کے ہمیشہ
کروں تیری حمد و ثنا یاالٰہی
(وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

فُضول سُوالات اور فُضول گوئی سے بچنے والے مَدَنی انعام کی ترغیب

سُبْحٰنَ الله! سنا آپ نے! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن اپنی زبان اور گفتگو کو فُضولیات سے کس قدر بچاتے ہیں، خاموشی اختیار کرنا، انہیں کس قدر پسند ہوتا ہے اور خاموشی اختیار کرنے کی برکت سے ان پر کیسی کیسی عِنایتیں اور نوازشیں ہوتی ہیں، لہٰذا ہمیں بھی ان اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے فُضول و بے مقصد گفتگو سے بچنے اور ہمیشہ بامقصد گفتگو کرنے یا خاموشی اختیار کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے، تاکہ ہمیں بھی اس کی خوب خوب برکتیں نصیب ہوں۔ قربان جائیے! شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه پر کہ جو مسلمانوں کو نیک بنانے، انہیں گناہوں اور دیگر بُرے کاموں سے بچانے کے لئے مسلسل اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں، اس کی واضح جھلک دیکھنی ہو تو مکتبۃ المدینہ سے **"72 مدنی انعامات"** کا رسالہ هَدِيَّةً طلب

کرکے اس کا غور سے مطالعہ کرکے دیکھ لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مختصر سے رسالے کے ذریعے آپ نے مسلمانوں کو فُضُول گفتگو سے بچنے کی ترغیب پر بھی مُشْتَمِل سُوالات مَدَنی انعامات کی صورت میں عطا فرمائے ہیں، چنانچہ

مَدَنی انعامات نمبر29: آج آپ نے کسی سے ایسے فُضول سُوالات تو نہیں کئے، جن کے ذریعے مسلمان عموماً جھوٹ کے گُناہ میں مُبْتَلا ہو جاتے ہیں؟ (مَثَلاً بِلا ضرورت پوچھنا کہ آپ کو ہمارا کھانا پسند آیا؟ وغیرہ)

مَدَنی اِنعام نمبر49: کیا آج آپ نے ضروری گفتگو بھی کم سے کم الفاظ میں نمٹانے کی کوشش فرمائی؟ نیز فُضُول بات مُنہ سے نکل جانے کی صورت میں فوراً نادِم ہو کر دُرُود شریف پڑھ لیا؟

آیئے! ہم بھی نیت کرتے ہیں کہ نیک بننے اور خاموشی کی عادت اپنانے کی نِیّت سے آج ہی مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے **"72 مدنی انعامات"** کا رسالہ حاصل کریں گے۔ آج سے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کا رِسالہ پُر کریں گے۔ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں گے، ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنا اور دیگر اسلامی بھائیوں کا رسالہ بھی متعلقہ ذمہ دار کو جمع کروائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

آیئے! ترغیب کے لئے مدنی انعامات پر عمل کرنے والے ایک عاشقِ رسول کی ایمان تازہ کرنے والی ایک مدنی بہار سنتے ہیں، چنانچہ

وقتِ نزع پیر و مُرشد کی زیارت نصیب ہوگئی

بلوچستان کے شہر "سُوئی" کے مقیم اسلامی بھائی کے بڑے بھائی (عمر تقریباً 35 سال) سنہ 2003 سے بیمار رہنے لگے، ڈاکٹرز نے "بلڈ کینسر" کا مرض ظاہر کیا۔ ان کے بھائی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرید تھے، انہی بَرَکتوں کے طفیل سر پر عمامہ شریف کا تاج سجا رہتا۔ سخت کمزوری اور تکلیف کے باوُجود جب تک زندہ رہے

،کوئی نماز قضا نہیں ہونے دی بلکہ لوگ اس بات پر حیران تھے کہ یہ اس حالت میں بھی اپنے پیرو مرشد کے عطا کردہ 72 مَدَنی انعامات کے مطابق معمول رکھتے رہے۔ گویا کہ ان کی کوشش ہوتی تھی کہ میں مرشِدِ کریم کا **"منظورِ نظر"** کہلاؤں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُن کی زبان پَر سارا دن کَلِمہ طَیِّبہ، ذِکْرُ اللہ یا دُرودِ پاک جاری رہتا۔ جس روز انتقال ہوا ساری رات بھی یہی معمول رہا۔ کمزوری (Weakness) کے باعث نمازِ عشاء اشاروں میں ادا کی اور 18 اگست 2004 میں نمازِ فجر مسجد میں ادا کر کے پہنچا تو دیکھا بھائی جو سہارے کے بغیر اُٹھ نہیں سکتے تھے بغیر سہارے اُٹھ کر آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں اور والدہ انہیں سنبھال رہی ہیں، انہوں نے قریب پہنچ کر بھائی سے پوچھا، کیا بات ہے؟ کہاں جانا ہے؟ تو بھائی بولے: وہ دیکھو سامنے میرے پیر و مرشد امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تشریف لائے ہیں۔ یہ کہنے کے بعد ان کا جسم ڈِھیلا پڑ گیا، انہوں نے سہارا دے کر بھائی کو بستر پر لِٹایا۔ پھر دیکھا تو ان کا انتقال ہو چکا تھا۔

اپنائے جو سدا کیلئے سُنّتِ نبی   میری دعا ہے خُلد میں جائے نبی کے ساتھ

(وسائل بخشش مرمم، ص ۲۱۱)

مختصر وضاحت: یعنی جو عاشقِ رسول ہمیشہ رسولِ ہاشمی، مکی مَدَنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّتوں کو اپناتا ہے، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس خوش نصیب کو یہ دعا دے رہے ہیں کہ ربِّ کریم اسے نبیِّ اکرم، شہنشاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جنت میں داخلہ نصیب فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

خاموش رہنے کی عادت کیسے بنائیں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم خاموشی کے فضائل اور فُضُول باتوں سے بچنے کے بارے میں سُن رہے ہیں، آیئے! خاموش رہنے کی عادت اپنانے کے لئے چند مَدَنی پھول سُنتے ہیں اور عمل کی کوشش بھی کرتے ہیں، چنانچہ

(1) خاموش رہنے کی عادت بنانے کے لئے لکھ کر گُفتگُو کرنے کی عادت بنایئے۔ البتہ جہاں فتنے کا خطرہ ہو، وہاں ضرورتاً کلام کرنے میں حرج نہیں۔ (2) خاموش رہنے کی عادت بنانے کے لئے خاموشی کے فضائل اور فضول باتوں کی تباہ کاریوں کو پیشِ نظر رکھئے۔ (3) خاموش رہنے کی عادت بنانے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"ایک چُپ سو سُکھ (خاموشی کے فضائل)"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"خاموش شہزادہ"** کا مطالعہ فرمایئے۔

احیاء العلوم جلد3 صفحہ نمبر 341 تا500 سے **زبان کی 20 آفات** کا مطالعہ کیجئے۔

(4) خاموش رہنے کی عادت بنانے کے لئے بُری صحبت سے بچئے اور عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کیجئے۔

ایسے اسلامی بھائیوں کی صُحبت اِختیار کی جائے جو خاموشی اِختیار کرنے والے ہیں، جو مَدَنی انعامات کے عاملین ہیں۔

(5) خاموش رہنے کی عادت بنانے کے لئے زیادہ تر وقت (Time) گھر یا مسجد میں گزاریئے۔ (6) خاموش رہنے کی عادت بنانے کے لئے ہر ماہ 3 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ (7) خاموش رہنے کی عادت بنانے کے لئے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع اور مدنی مذاکرے میں شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے۔ ماہِ رَمَضان میں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ روزانہ 2 مَدَنی مذاکروں کی مَدَنی بہاریں ہیں، دُنیا بھر میں موجود لاکھوں عاشقانِ رسول روزانہ ان مَدَنی مذاکروں کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین حاصل کرتے

ہیں۔ہم بھی ان مَدَنی مذاکروں میں پابندی کے ساتھ شرکت کو اپنا معمول بنالیں، دیگر فضائل وبرکات حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ **خاموشی کے فضائل** بھی پتہ چلیں گے، **خاموش رہنے کی عادت** کیسے بنائی جاسکتی ہے، یہ بھی سیکھنے کا موقع ملے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ

(8)خاموش رہنے کی عادت بنانے کے لئے موبائل کا کم سے کم استعمال کیا جائے۔(9)خاموش رہنے کی عادت بنانے کے لئے صرف اور صرف **مَدَنی چینل** ہی دیکھئے۔

اِصلاحِ اعمال کورس اور**12مَدَنی کام کورس** کرنے کی بَرَکت سے بھی فضول باتوں سے بچنے اور **خاموشی کی عادت** اپنانے کا مَدَنی ذہن بنے گا۔

اللہ کریم ہمیں دن کا اکثر حصہ خاموش رہنے کی توفیق نصیب فرمائے، فضول اور بیکار باتوں سے ہماری حفاظت فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فضول اور بیکار باتوں کے بدلے کروں کاش! ہر دم مدینے کی باتیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس خصوصی اسلامی بھائی

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُلِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضان سے عُمومی اسلامی بھائیوں کے ساتھ ساتھ خصوصی یعنی گونگے (Dumb)، بہرے(Deaf)اور نابینا (Blind) اسلامی بھائی بھی فیضیاب ہورہے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جن کو عُموماً معاشرے میں کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدنی تربیت اور مجلس خُصُوصی اسلامی بھائی کی

کاوِشوں کے نتیجے میں آج پاکستان کے کئی شہروں میں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں خصوصی اسلامی بھائیوں کے حلقے لگتے ہیں۔بڑی راتوں کے اجتماعات مثلاً اجتماعِ میلاد، اجتماعِ غوثیہ، اجتماعِ معراج، اجتماعِ شبِ براءت اوراجتماعِ شبِ قدر وغیرہ اور رَمضانُ المبارَک کے اجتماعی اعتکاف میں بھی خصوصی اسلامی بھائیوں کے حلقے لگائے جاتے ہیں۔ جن میں باقاعدہ اشاروں کی زبان میں نعت، بیان، ذکر اور دعا کی ترکیب بھی ہوتی ہے۔ خصوصی اسلامی بھائیوں میں مَدَنی کام کرنے اوراشاروں کی زبان میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کیلئے وقتاً فوقتاً مُبَلِّغِین کو **قفلِ مدینہ کورس** کروایا جاتا ہے اور گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں کے مَدَنی قافلے بھی سفر کرتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ !پاکستان کے کئی شہروں میں خصوصی (یعنی نابینا، گونگی بہری) اسلامی بہنوں تک بھی نیکی کی دعوت پہنچانے کا سلسلہ جاری وساری ہے، ان خصوصی اسلامی بہنوں میں مدنی کام کرنے کے لیے باقاعدہ ذمہ دار اسلامی بہنوں کے مدنی کورسز کا سلسلہ بھی ہوتا رہتا ہے۔ خصوصی اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت اسلامی بہنیں ہی دیتی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رَمَضَانُ المُبارَک کا پاکیزہ مہینا ہمارے درمیان اپنی برکتیں ورحمتیں لُٹارہا ہے، اس مبارک مہینے میں اللہ کریم کے ایک مقرب ولی کا **یومِ ولادت** بھی منایا جاتا ہے، جنہیں دُنیا شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس

عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے نام سے جانتی ہے۔ آیئے! آپ کے **یومِ ولادت** کی مُناسبت سے ذِکرِ عطّار سُنتے ہیں، چنانچہ

26 رمضان المبارک جشنِ ولادتِ عطار

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ 26 رَمَضَانُ الْمُبَارک 1369ھ بمطابق 1950ء میں پاکستان کے مشہور شہر بابُ المدینہ کراچی میں پیدا ہوئے۔ امیرِ اَہلسنّت کے آباء و اجداد، ہند کے صوبہ **گجرات** میں مقیم تھے۔ آپ کے دادا جان عبد الرحیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نیک نامی اپنے علاقے میں مشہور (Famous) تھی۔ جب پاکستان بنا تو امیرِ اَہلسنّت کے والدین ہجرت کرکے پاکستان تشریف لے آئے۔ ابتدا میں بابُ الاسلام (سندھ) کے مشہور شہر زم زم نگر (حیدرآباد) میں مقیم رہے۔ کچھ عرصہ وہاں رہنے کے بعد بابُ المدینہ (کراچی) میں تشریف لائے اور یہیں رہائش اختیار فرمائی۔

علمِ دین کا شوق

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کو عِلْمِ دین حاصل کرنے کا بے حد شوق و جذبہ ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ دورِ جوانی ہی میں علومِ دِینیہ کے زیور سے آراستہ ہو چکے تھے۔ آپ نے علمِ دین حاصل کرنے کے ذرائع میں سے کتب کا مطالعہ (Study) اور علمائے کرام کی صحبت کو اختیار کیا۔ اس سلسلے میں آپ مسلسل 22 سال مُفتیِ اعظم پاکستان حضرتِ علامہ مولانا مُفتی وقارُالدِّین قادِری رَضَوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مبارک صحبت سے فیض حاصل کرتے رہے اور پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کو اپنی خلافت واجازت سے بھی نواز دیا۔

تصانیفِ امیرِ اہلسنت

”**فیضانِ سنت**“ جلد اوّل اور دُوُم، ”**کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب**“، ”**پردے کے بارے میں سُوال جواب**“، ”**نماز کے احکام**“ اور ”**اسلامی بہنوں کی نماز**“ امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی مشہور و معروف تصانیف ہیں۔

معمولاتِ عطّار

☆امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی زندگی وقت کی پابندی اور مستقل مزاجی میں مشہور ہے، آپ نمازوں کے پابند، سُنّتوں اور آداب کا ہر وقت لحاظ رکھتے ہیں۔ ☆عموماً سادہ اور سفید لباس بغیر استری کے استعمال کرنا پسند فرماتے ہیں جبکہ سر پر چھوٹے سائز کا سادہ عمامہ باندھتے ہیں۔ ☆آپ لوگوں کی اصلاح کرنے کے معاملے میں بے حد کوشش کرتے نظر آتے ہیں۔ ☆کسی کے خلافِ شرع یا خلافِ سنّت کام کو دیکھ کر خاموش نہیں رہتے بلکہ فوراً اچھے انداز میں پیار و محبت سے بڑی حکمتِ عملی کے ساتھ سامنے والے کی اِصلاح فرما دیتے ہیں۔ ☆اس نازک دور میں علمِ دین سے بے رغبتی اور ہر خاص و عام کا رُجحان صرف دُنیاوی تعلیم کی طرف ہونے کی وجہ سے اور دِینی مسائل سے لاعلم ہونے کے سبب ہر طرف جہالت پھیلتی جارہی ہے، ایسے نازک حالات میں آپ دن رات دین کی خدمات میں مصروفِ عمل رہے، یہاں تک کہ آپ نے 1401 سنہ ھ بمطابق 1981ء میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا قیام فرمایا، جس کا مدنی پیغام دنیا بھر میں پہنچ چکا ہے اور دعوتِ اسلامی 107 سے زیادہ شعبہ جات میں دِین کی خدمت سرانجام دے رہی ہے، کروڑوں لوگ اس سے مستفیض ہورہے ہیں۔ ☆آپ کی ذاتِ مبارکہ سے وابستہ لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب آچکا اور

آتا جارہا ہے،لوگ گناہوں سے تائب ہو کر نیکیوں کی طرف مائل ہوئے ہیں اور ہوتے جارہے ہیں۔

امیر اہلسنت کی برکت سے لاکھوں مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی اِصلاح ہوئی ہے۔

امیر اہلسنت کی برکت سے لاکھوں مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں پکّے نمازی بنے۔

امیر اہلسنت کی برکت سے لاکھوں مسلمان جنت کے راستے پر چل پڑے۔

امیر اہلسنت کی برکت سے لاکھوں مسلمان جہنّم میں لے جانے والے اعمال سے بچنے لگے۔

امیر اہلسنت کی برکت سے ہزاروں مُبَلِّغ اور مُبَلِّغَہ،مُعَلِّم اور مُعَلِّمَہ بنے۔

امیر اہلسنت کی برکت سے ہزاروں گھروں میں مَدَنی ماحول قائم ہوا۔

امیر اہلسنت کی برکت سے لاکھوں نے قرآنِ کریم حفظ کیا،ناظرہ پڑھا۔

امیر اہلسنت کی برکت سے ہزاروں عالم اور عالمہ بنے۔

امیر اہلسنت کی برکت سے ہزاروں مساجد بنیں۔

امیر اہلسنت کی برکت سے ہزاروں جامعات المدینہ اور مدارس المدینہ قائم ہوئے۔

امیر اہلسنت کی برکت سے خدمتِ دین کے تقریباً 107 شعبے قائم ہوئے۔

لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اللہ پاک کے اس ولیِ کامل کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو کر ان کے عطا کئے ہوئے اس مدنی مقصد کو پورا کرنے کے لئے کوشاں رہیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے"**۔اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت ہے: بے شک جو مجھ پر دُرُود پڑھے گا اللہ کریم اس کی طرف نظرِ رَحمت فرمائے گا اور اللہ پاک جس کی طرف نظرِ رَحمت سے دیکھے گا اسے کبھی عذاب میں مبتلا نہیں فرمائے گا۔ (افضل الصلوۃ، ص ۱۹۷)

سُرُور رہتا ہے کَیف دَوام رہتا ہے لَبوں پہ میرے دُرُود و سَلام رہتا ہے

بَرِی ہیں نارِ جہنّم سے وہ خُدا کی قسم! کہ جن کو ذِکرِ محمد سے کام رہتا ہے

(از گلدستۂ دُرودو سلام، ص ۵۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دُوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج ماہِ رمضان المبارک کی 27 ویں شب ہے۔ جمہور علماء (یعنی علمائے کرام کی ایک بڑی تعداد) کے نزدیک **شبِ قدر 27 ویں رمضان** کی رات ہوتی ہے۔ **شبِ قدر** ہزار (1000) مہینوں (یعنی 83 سال 4 مہینے) سے بڑھ کر افضل ہے ۔ **شبِ قدر** میں تمام

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

فِرشتوں کے سردار حضرت سَیِّدُنا جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام اور فِرِشتے نازِل ہو کر عِبادت کرنے والوں سے مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) ہیں۔ **شبِ قدر** کا ہر ہر لَمحہ صُبحِ صادِق تک امن و سلامتی والا ہے۔ **شبِ قدر** بھلائیوں والی رات ہے، **شبِ قدر** رحمتوں والی رات ہے، **شبِ قدر** دُعاؤں کی قبولیت کی رات ہے۔ **شبِ قدر** اللہ پاک کی رحمتیں پانے والی رات ہے۔ اگر ہم **شَبِ قَدْر** میں عِبادت کرلیں تو اللہ پاک کی رحمت سے ایک ہزار ماہ سے بھی زیادہ کی عِبادت کا ثواب ملے گا۔ جبکہ حدیثِ پاک میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے شب ِقدر میں ایمان اورنِیّتِ ثَواب کے ساتھ قیام کیا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب فضل لیلۃ القدر، ۱/۶۶۰، حدیث: ۲۰۱۴)

معلوم ہوا کہ **آج رات وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں بڑے بڑے گناہگار بخش دیئے جاتے ہیں، **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں بڑے بڑے عصیاں شعار رحمتِ ربِّ غفّار کے حق دار قرار پاتے ہیں، **آج رات وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں بڑے بڑے عاصی و بدکار جہنم سے آزادی کے پروانے پاتے ہیں، ہمیں بھی چاہیے کہ **آج کی رات** عبادت و ریاضت میں گزاریں، **آج کی رات** ربّ سے اُس کی رحمت کا سوال کریں، **آج کی رات** جہنّم سے آزادی مانگنے کی رات ہے۔

ویسے بھی رمضان کا آخری عشرہ **جہنم سے آزادی** کا عشرہ ہے، اسی مناسبت سے آج ہم جہنم کے عذابات اور اس کی سزاؤں سے مُتَعلِّق سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اللہ پاک اپنی رحمت سے ہمیں جہنّم سے آزاد فرمائے۔ اٰمین

سب سے پہلے ہم جہنم کا تعارف سُنیں گے، اس کے بعد بزرگوں کے خوفِ آخرت اور خوفِ جہنم کے کچھ واقعات سنیں گے۔ جبکہ آخر میں مختلف گناہوں پر جہنم میں ہونے والے عذابات کے بارے

میں سنیں گے۔ اے کاش کہ دلجمعی کے ساتھ اول تا آخر مکمل بیان سننے کی سعادت مل جائے۔

آیئے! سب سے پہلے جہنم سے آزادی کے عشرے کی دعا بھی مانگ لیتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

الٰہی جَہَنَّم سے آزاد کر دے

میں فردوس میں داخلہ مانگتا ہوں

آیئے! جہنم سے مُتَعلِّق ایک عبرت آموز حکایت سنتے ہیں:

چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**جہنّم میں لے جانے والے اعمال**" میں ہے کہ ایک مرتبہ اَمیرُ المُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حَضرتِ سَیِّدُنا کَعبُ الاَحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اِرْشاد فَرمایا: اے کَعب! ہمیں ڈَر والی کچھ باتیں سُنائیں۔تو حَضرتِ سَیِّدُنا کعب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: اے امیرُ المؤمنین! اگر آپ قِیامَت کے دِن سَتّر (70) انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عمل لے کر بھی آئیں تو قِیامت کے اَحوال دیکھ کر اُنہیں حقیر جاننے لگیں گے۔اِس پر امیرُ المُؤمِنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کچھ دیر کے لیے سَر جُھکا لیا پھر جَب اِفاقہ ہوا تو اِرْشاد فرمایا:اے کَعب! مَزید سُنائیں۔ تو اُنہوں نے عرض کی: اے امیرُ المؤمنین! اگر جَہَنَّم میں سے بیل کے ناک جتنا حِصہ مَشْرِق میں کھول دِیا جائے تو مَغْرِب میں مَوجُود شَخْص کا دِماغ اُس کی گرمی کی وجہ سے اُبل کر بَہہ جائے۔ اِس پر امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کچھ دیر کے لئے سَر جُھکا لیا پھر جَب اِفاقہ ہوا تو اِرْشاد فرمایا: اے کعب! اور سُنائیں۔ تو اُنہوں نے پھر عرض کی: اے امیرُ المؤمنین (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ)! قِیامت کے دِن جَہَنَّم اِس طرح بھڑکے گا کہ کوئی مُقرَّب فِرِشتہ یا نبیِّ مُرسَل ایسا نہ ہو گا جو گُھٹنوں کے بَل گِر کر یہ نہ کہے: رَبِّ! نَفْسِیْ! نَفْسِیْ! (یعنی اے میرے رَبّ! آج میں تجھ سے اپنی بخشش کے عِلاوہ کچھ نہیں مانگتا)۔

حَضْرتِ سَیِّدُنا کَعبُ الاحبار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مَزید بتایا:جب قِیامت کا دِن آئے گاتواللہ پاک اوَّلین وآخَرین کوایک ٹِیلے پر جَمْع فرمائے گا، پھر فِرِشتے نازِل ہو کر صَفیں بنائیں گے۔ اِس کے بعد اللہ پاک اِرْشاد فرمائے گا:اے جبرائیل! جَہنَّم کو لے آؤ۔ تو حَضْرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام جَہنَّم کو اِس طرح لے کر آئیں گے کہ اُس کی سَتَّر ہزار(70000) لگاموں کو کھینچا جارہا ہو گا، پھر جَب جَہنَّم مخلوق سے سو(100) برس کی راہ پر پہنچے گی تو اُس میں اِتنی شَدید بَھڑک پیدا ہو گی کہ جِس سے مَخلوق کے دِل دہل جائیں گے، پھر جب دوبارہ بھڑک پیدا ہو گی تو ہر مُقرَّب فِرِشتہ اور نبیِّ مرسَل گھٹنوں کے بَل گر جائے گا، پھر جَب تیسری مَرتَبہ بھڑکے گی تو لوگوں کے دِل گَلے تک پہنچ جائیں گے اور عقلیں گھبرا جائیں گی، یہاں تک کہ حَضْرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَرْض کریں گے :میں تیرے خَلیل ہونے کے صَدْقے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حَضْرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَرْض گُزار ہوں گے: یا الٰہی! میں اپنی مُناجات کے صَدْقے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حَضْرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَرْض کریں گے: یا الٰہی! تُو نے مجھے جو عِزت دی ہے، اس کے صَدْقے میں صرف اپنے لیے سُوال کرتا ہوں، اُس مریم (رَضِیَ اللہُ عَنْہَا) کیلئے سُوال نہیں کرتا جس نے مجھے جَنا ہے۔

(جہنم میں لے جانے والے اعمال، ص۹۸، ۹۷)

گناہگار ہوں میں لائقِ جہنم ہوں	کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ!
بُرائیوں پہ پشیماں ہوں رحم فرما دے	ہے تیرے قَہر پہ حاوی تِری عَطا یاربّ!
گُناہ بے عدد اور جُرم بھی ہیں لاتعداد	مُعاف کر دے نہ سہ پاؤں گا سَزا یاربّ!
میں کر کے تَوبہ پلٹ کر گُناہ کرتا ہوں	حقیقی تَوبہ کا کردے شَرَف عَطا یاربّ!
نہیں ہے نامۂ عطّار میں کوئی نیکی	فقط ہے تیری ہی رَحْمت کا آسرا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کا ہولناک منظر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! بروزِ قیامت جب جَہَنَّم کو لایا جائے گا تو کیسا جان کو پگھلا دینے والا مَنظر ہو گا؟ ذرا تَصَوُّر کیجئے! اِس وقت سُورج تقریباً چار ہَزار (4000) بَرَس کی راہ پَر ہے اور ہماری طرف اُس کی پیٹھ ہے، قِیامت کے دِن سُورج صِرف سَوا مِیل پَر ہو گا اور اُس کا مُنہ ہماری طرف ہو گا، بھیجے کھولتے ہوں گے اور اِس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ سَتّر (70) گز زمین میں جَذب ہو جائے گا، پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اُوپر چڑھے گا، وہ پسینہ کسی کے ٹخنوں تک ہو گا، تو کسی کے گھٹنوں تک پہنچا ہو گا۔ کوئی کَمر تک اس میں غرق ہو گا تو کوئی سینے تک اس میں مبتلا ہو گا، کسی کے گلے تک پہنچا ہو گا اور کافِر کے تو مُنہ تک چڑھ کر مِثْلِ لگام کے جکڑ جائے گا، جس میں وہ ڈُبکیاں کھائے گا۔ اس گرمی کی حالت میں پیاس کی کیا کیفیت ہو گی؟ حال یہ ہو گا کہ زبانیں سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی، کچھ کی تو زبانیں منہ سے باہر نکل آئیں گی، دِل اُبل کر گلے کو آئے ہوں گے، لوگ اپنے اپنے گناہوں کے مطابق تکلیف میں مبتلا ہوں گے۔ کوئی کسی کا حال پوچھنے والا نہ ہو گا۔ بڑے مضبوط اور گہرے رشتے اس دن اپنی وقعت کھو دیں گے، رشتہ داریاں اور تعلق داریاں کسی کام نہ آئیں گی، یہاں تک کہ سگے رشتہ دار جو دنیا میں ایک دوسرے کو دیکھ کر جیتے تھے، اس دن ایک دوسرے سے جان چھڑائیں گے، بھائی بھائی سے بھاگے گا، بہن بہن سے بھاگے گی، ماں اولاد سے پیچھا چھڑائے گی تو اولاد ماں سے دُور ہٹے گی، باپ بچوں سے بیزار ہو گا تو بچے باپ سے بھاگیں گے، بیوی شوہر سے بھاگے گی تو شوہر بیوی سے بھاگتا ہو گا، اَلْغَرَض! کوئی کسی کی امداد پر تیار نہ ہو گا، ہر جان نفسی نفسی پُکارے گی، ہر شخص اپنے بارے میں سوچے

گا، ہر ایک اپنی فکر کرے گا، اِلَّا مَاشَآءَ الله۔

یہ مصیبتیں چل رہی ہوں گی کہ جَہَنَّم کو لایا جائے گا، اِس کے بھَڑکنے سے مَخْلُوق کے دِل دہل جائیں گے، مُقَرَّب فِرِشتے اور انبیاء عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام تک اِس سے پَناہ مانگیں گے اور ہر ایک عافِیّت کا سُوال کرے گا۔ نفسی نفسی کا سماں ہو گا۔ اے کاش! کہ ہمیں بھی اس دن جہنم سے آزادی کا پروانہ مل جائے، اے کاش! کہ ہمیں بھی جہنم کے عذابات سے رہائی مل جائے، اے کاش! کہ ہم بھی پُل صراط کی دہشتوں سے نجات پا جائیں۔ اے کاش! کہ ہم بھی حساب کتاب سے بچنے والے بن جائیں۔

اِلٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

خوفِ جہنم سے رونے والا حبشی نوجوان

حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللهُ عَنۡهُ سے روایت ہے کہ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک بار یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی۔

وَّقُوۡدُهَا النَّاسُ وَ الۡحِجَارَةُ تَرۡجَمَۂ کنزالایمان: جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ (پ ۱، البقرۃ: ۲۴)

پھر فرمایا: جہنم کی آگ ایک ہزار (1000) برس جلائی گئی تو وہ سُرخ ہو گئی، پھر ایک ہزار (1000) سال تک دہکائی گئی تو سفید ہو گئی، پھر ہزار (1000) سال بھڑکائی گئی تو سیاہ ہو گئی، اور اب وہ سیاہ و تاریک ہے۔

اتنا سننا تھا کہ ایک حبشی جو وہاں موجود تھا، زار و قطار رونے لگا، اتنے میں حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیۡہِ السَّلَام حاضر ہوئے اور عرض کی: اے محمد! (صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) یہ آپ کے سامنے کون رو رہا ہے

؟ نبیِ کریم، رءوف رّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: حبشہ کا رہنے والا ایک شخص ہے۔ آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کے رونے کو پسند بھی فرمایا۔

حضرتِ سَیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اللہ پاک فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میرا جو بندہ دنیا میں میرے خوف سے روئے گا میں اسے جنت میں زیادہ ہنساؤں گا۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من الله تعالی، ۱/۴۸۹، حدیث: ۷۹۹)

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

ہائے! حُسنِ عمل نہیں پلّے   حَشر میں میرا ہوگا کیا یاربّ!
گرمیِ حَشر، پیاس کی شدّت   جامِ کوثر مجھے پِلا یاربّ!
خَوفِ دوزخ کا آہ! رحمت ہو   خاکِ طیبہ کا واسِطہ یاربّ!
میرا نازک بدن جہنم سے   از طُفیلِ رضا بچا یاربّ!
طالبِ مَغفرت ہوں یااللہ   بَخْش حیدر کا واسِطہ یاربّ!
کر دے جنّت میں تُو جوار اُن کا   اپنے عطّار کو عطا یارب!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۱،۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جہنم کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ جہنم کا تعارف کراتے ہوئے فرماتے ہیں: جہنم ایک مکان (جگہ) ہے، جو اس قہار وجَبَّار کے جلال کا مظہر ہے۔ جس طرح اللہ پاک کی رحمت ونعمت کی کوئی انتہا نہیں ہے، اسی طرح اس کے غضب وقہر کی بھی کوئی حد نہیں۔ ہر وہ تکلیف واذیت جو سوچی جائے، سمجھی جائے ایک ادنیٰ حصہ ہے ربّ کے بے انتہا عذاب کا۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۱۶۳ ملتقطاً وملخصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں ڈرانے کے لیے اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں کئی مقامات پر جہنمیوں کو دیئے جانے والے عذابات کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ پارہ 15 سُوْرَۃُ الْکَہْف، آیت نمبر 29 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًاۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَاؕ وَ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَؕ بِئْسَ الشَّرَابُؕ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا(۲۹)

(پ۱۵، الکھف: ۲۹)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: بیشک ہم نے ظالموں کے لیے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی اور اگر وہ پانی کے لیے فریاد کریں تو ان کی فریاد اس پانی سے پوری کی جائے گی جو پگھلائے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا جو اُن کے منہ کو بُھون دے گا۔ کیا ہی بُرا پینا اور دوزخ کیا ہی بُری ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: (وہ پانی جو دوزخیوں کو پلایا جائے گا) وہ روغنِ زیتون کی تلچھٹ کی طرح گاڑھا پانی ہے اور ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب وہ منہ کے قریب کیا

جائے گا تو منہ کی کھال اس سے جل کر گر پڑے گی۔

اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی ہے کہ یہ آیتِ مبارکہ ہر اس مسلمان کے لئے بھی بڑی نصیحت ہے جو ظلم اور گناہ کرنے میں مصروف ہے، اسے اپنے گناہوں پر ندامت و شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے توبہ و استغفار کرنا اور نیک اعمال میں مصروف ہو جانا چاہیے۔ ورنہ یاد رکھئے کہ مرنے کے بعد کا سفر انتہائی طویل ہے، جہنم کی گرمی بڑی شدید ہے، اہلِ جہنم کا پانی پگھلے ہوئے تانبے کی طرح اور جہنمیوں کی پیپ ہے اور جہنم کی قید بہت سخت ہے۔ (صراط الجنان، ۵/ ۶۲، ۵۶۱ ۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً جہنم جیسی ہولناک جگہ کوئی اور نہیں ہے۔ حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے کہ ہم نے ایک گڑگڑاہٹ کی آواز سُنی تو آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: "کیا تم جانتے ہو یہ کیا تھا؟" ہم نے عرض کی: "اللہ پاک اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔" آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "یہ پتھر ہے جسے اللہ پاک نے جہنم میں 70 سال پہلے پھینکا تھا، لیکن اس کی گہرائی تک اب پہنچا ہے۔ (مسلم، کتاب الجنة، باب جهنم اعاذنا الله منها، الحدیث: ۷۱۶۷، ص۱۱۷۲، بتغیرٍ قلیلٍ)

الٰہی! جہنّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو

پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

جہنمیوں کو دیئے جانے والے عذابات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! احیاء العلوم میں امام غزالی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے جہنمیوں کو دیئے جانے والے عذاب کا نقشہ کھینچا ہے، آیئے عبرت حاصل کرنے کے لیے اسے ملاحظہ کیجئے! چنانچہ مکتبۃ المدینہ کی کتاب احیاء العلوم جلد 5 صفحہ 721 پر ہے:

(فرشتے جہنمیوں کو جہنم میں گرا کر) ایسے گھر میں قید کر دیں گے کہ جس کے کنارے تنگ ہوں گے اور راستے اندھیرے ہوں گے اور اس (گھر) میں ہلاکت کے اسباب پوشیدہ ہوں گے، وہ قیدی ہمیشہ اس میں قید رہیں گے، اس میں آگ بھڑکائی جائے گی، ان (قیدیوں) کے پینے کو کھولتا پانی (ہو گا) اور رہنے کو جہنم ہو گا، عذاب کے فرشتے ان (قیدیوں) کو گُرزوں سے ماریں گے اور آگ ان (قیدیوں) کو جمع کرے گی، وہاں ان (قیدیوں) کے خیالات ختم ہو جائیں گے اور ان (قیدیوں) کو جہنم سے آزادی نہ ملے گی، ان (جہنمیوں) کے پاؤں پیشانی کے بالوں سے باندھ دیئے جائیں گے اور گناہوں کی کالک سے ان (جہنمیوں) کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے، وہ (جہنمی) دوزخ کے کناروں سے پکاریں گے اور اس میں اِدھر اُدھر یوں چلاتے پھریں گے: اے مالک (جہنم پر مامور نگران فرشتہ کا نام)! ہم پر عذاب کا وعدہ سچا ہو چکا، اے مالک! بیڑیاں ہم پر بہت بھاری ہیں، اے مالک! ہماری جِلدیں پک چکی ہیں، اے مالک! اب ہمیں اس سے نکال دے ہم دوبارہ بُرے اعمال نہیں کریں گے۔ دوزخ کے فرشتے جواب دیں گے: ہائے افسوس! امان کا وقت جا چکا، اب تمارے لئے اس (جہنم) سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں! پڑے رہو اسی میں دھتکارے ہوئے اور کلام مت کرو، اگر تمہیں ایک بار اس سے نکال بھی دیا جائے تو تم دوبارہ وہی کروگے جس سے تم کو منع کیا جاتا ہے۔

(یہ سُن کر)تب وہ نا امید ہو جائیں گے اور اللہ پاک کے مقابلے میں حد سے بڑھ جانے پر افسوس کریں گے، مگر اب انہیں ندامت نجات نہ دلا سکے گی اور نہ ہی افسوس فائدہ دے گا بلکہ ان (جہنمیوں) کو طوق(ہار) پہنا کر منہ کے بل ڈال دیا جائے گا، ان (جہنمیوں) کے اوپر (بھی آگ ہو گی اور ان جہنمیوں) نیچے (بھی آگ ہو گی، ان جہنمیوں کے)، دائیں (طرف بھی آگ ہو گی، ان کے) بائیں (طرف بھی آگ ہو گی) (الغرض!) ہر طرف آگ ہی آگ ہو گی، وہ آگ کے اندر غرق ہوں گے، یہاں تک کہ ان کا کھانا (آگ ہو گا ان کا) پینا (آگ ہو گا، ان کا) پہننا (بھی آگ ہو گا اور ان کا) بچھونا (بھی) آگ ہی ہو گا، وہ دوزخ کی آگ کے ٹکڑوں کے درمیان ہوں گے، جہنمیوں کو تارکول کا لباس پہنایا جائے گا، جہنمیوں کو گُرز مارے جائیں گے، جہنمیوں کو بھاری بیڑیاں پہنائی جائیں گی، جہنمی جہنم کی تنگ وادیوں میں چیخیں گے اور اس کے گہرے طبقات میں لگاموں میں جکڑے پھریں گے۔ جہنمیوں پر ہنڈیا کی طرح جوش مارتی آگ ڈالی جائے گی وہ واویلا کرتے اور آہ وزاری کرتے چِلّاتے پھریں گے، جہنمی جب بھی موت کو پکاریں گے ان کے سَروں کے اوپر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جو ان کی کھال اور پیٹوں کے اندر کا سب کچھ پگھلا دے گا، جہنمیوں کے لئے لوہے کے گُرز ہوں گے جو اُن کی پیشانیوں کو چورا چورا کر دیں گے اور ان کے منہ سے خون ملی پیپ نکلے گی، شدتِ پیاس سے ان کے جگر پھٹ جائیں گے، ان کی آنکھوں کے ڈھیلے گالوں پر بہہ جائیں گے اور رخساروں کا گوشت جھڑ جائے گا، ان کے اعضاء سے بال بلکہ کھال تک گِر جائے گی اور جب جب ان کے چمڑے پک جائیں گے تو دوسرے چمڑوں سے بدل دیے جائیں گے۔ بالآخر ان کی ہڈیاں گوشت سے خالی رہ جائیں گی پس ان کی روحیں انکی رگوں اور پٹھوں میں اٹکی ہوں گی اور انکی رگیں جہنم کی جھلسا دینے والی آگ کی تپش سے خشک ہو جائیں گی ساتھ ہی وہ موت کی تمنا بھی کریں گے مگر ان کو موت نہ آئے گی۔ (احیاء العلوم،۵ / ۲۲۷،۲۱۷ بتغیر قلیل)

الٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! کتنے عبرت ناک مناظر ہوں گے، آج اگر کوئی حادثے میں زخمی ہو جائے، اس کے جسم کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں، کھال پھٹ جائے، زخموں سے خون نکلنے لگے، وہ چیخنے اور چِلّانے لگے، دنیا میں پیش آنے والے ایسے مناظر بھی دیکھے نہیں جاتے، سوچئے کہ جس کے ساتھ یہ سب گزر رہا ہو، اس پر کیا بِیت رہی ہو گی۔ یہ تو دنیا کی بات ہے جہنم کے عذابات کا تو اس دنیا کی بڑی سے بڑی تکلیف سے بھی کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ اللہ پاک ہمیں دنیا میں بھی اور کل آخرت میں بھی ہر طرح کی تکلیفوں اور عذابات سے نجات عطا فرمائے۔

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

ہمارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیں سکھانے کے لیے کَثرت کے ساتھ جَہنَّم کے عَذاب سے پَناہ مانگتے تھے۔ (مسلم، کتاب المساجد، باب مایستعاذ منه في الصلاة، ص ۲۳۴، حدیث: ۱۳۳۳، بہارِشریعت، ۱/۱۶۳)

احادیثِ طیبہ میں بیان شدہ عذابات

مختلف احادیثِ کریمہ میں بھی جہنم کے عذابات کی ہولناکیوں کو بیان کیا گیا ہے، آیئے! عبرت حاصل کرنے اور خود کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کی غرض سے چند جھلکیاں سنتے ہیں:

منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ پَروَردگار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے قسم کھا کر عَرض کی: اگر جَہنَّم کو سُوئی کے ناکے کے بَرابَر کھول دِیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اُس کی گرمی (Heat) سے مَر جائیں اور قسم کھا کر کہا: اگر جہنَّمیوں کی زَنجیر کی ایک کڑی دُنیا کے پہاڑوں پر رَکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور اُنہیں قَرار نہ ہو، یہاں تک کہ نچلی زَمین تک دَھنس جائیں۔ (مجمع الزوائد، کتاب صفة النار، ۱۰/۷۰۶، ۷۰۷ حدیث: ۱۸۵۷۳، ملتقطاً)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: تمہاری یہ (دنیوی) آگ جہنم کی آگ کے ستّر (70) حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ (ابن ماجة، کتاب الزهد، باب صفة النار، ص ۵۲۸، حدیث ۴۳۱۸)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ اگر جہنم کے ہتھوڑوں میں سے کوئی ہتھوڑا زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جِنّ و اِنس جمع ہو کر بھی اُس کو زمین سے نہیں اُٹھا سکتے۔ (مسند احمد، مسند ابی سعید خدری، ۴/۵۸، حدیث: ۱۱۲۳۳)

منقول ہے کہ اگر جَہنَّم کے تُھوہڑ (ایک کانٹے دار زہریلا درخت) کا ایک قطرہ دُنیا میں آجائے تو اس کی بدبُو سے تمام اہلِ دُنیا کی مَعیشَت بَرباد ہو جائے۔ (ترمذی، کتاب صفة جهنم، باب ماجاء في صفة شراب اهل النار، ۴/۲۶۳، حدیث: ۲۵۹۴ ملقتطاً)

(جہنم میں جب جہنمی) پانی مانگیں گے تو اُن کو ایسا کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا کہ مُنہ کے قریب آتے ہی مُنہ کی کھال گَل کر گِر جائے گی اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ (ترمذی، کتاب صفة جهنم، باب ماجاء في صفة طعام اهل النار، ۴/۲۶۴، حدیث: ۲۵۹۵)

جہنمیوں کو پیاس اِس بلا کی ہو گی کہ اُس پانی پر ایسے گریں گے جیسے شدید پیاسے اُونٹ۔

(البدو رالسافرۃ،باب طعام اھل النار وشرابھم،ص۴۲۸،حدیث:۱۴۴۶)

جس کو سب سے کم دَرَجہ کا عذاب ہو گا، اُسے آگ کی جُوتیاں پہنا دی جائیں گی، جس سے اُس کا دماغ ایسا کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھولتی ہے، وہ سمجھے گا کہ سب سے زِیادہ عذاب اُس پر ہو رہا ہے، حالانکہ اُس پر سب سے ہَلکا ہے۔ (مسلم،کتاب الأیمان، باب أھون أھل النار عذاباً،ص ۱۱۱، حدیث:۵۱۷، بہارِ شریعت،۱۶۴/۱)

الٰہی! جہنّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ !بے شک تو معاف کرنے والا ہے،معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

آیئے!مل کر بارگاہِ رِسالت میں فریاد کرتے ہیں، جو گنہگاروں کو بخشوانے والے ہیں، دوزخ سے چُھڑانے والے ہیں، جنّت دِلانے والے ہیں۔۔۔ آقا!یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔۔۔۔

میں مجرم ہوں جہنّم میں اگر پھینکا گیا مجھ کو ہَلاکت ہوگی ہائے ! کیا کروں گا **یارسولَ اللہ**
لپک کر آگ کے شُعلے لپٹتے ہوں گے بربادی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**
اندھیری آگ ہوگی روشنی بالکل نہیں ہوگی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**

وہاں کانوں میں، آنکھوں میں، دَہَن میں، پیٹ میں بھی آگ! کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**

پہاڑ آگوں کے ہوں گے وادِیاں بھی آگ کی ہوں گی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**

فِرِشتے ڈانٹتے ہوں گے ہَتھوڑے مارتے ہوں گے کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**

وہاں سانپ اور بچھّو بھی مسلسل ڈَس رہے ہوں گے کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**

غِذا دوزخ کی تھُوہر اور اُوپر کھَولتا پانی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**

نہ مانگے موت آئے گی نہ بیہوشی ہی چھائیگی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**

جو تم چاہو گے تو ہوں گی مِری سب مُشکِلیں آساں وَگرنہ نار میں، میں جا پڑوں گا **یارسولَ اللہ**

تمہارا ہوں غُلام اور ہے غلامی پر مجھے تو ناز کرم سے ساتھ جنّت میں چلوں گا **یارسولَ اللہ**

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! آج دُنیوی آگ سہنے کی کسی میں تاب (طاقت) نہیں تو جہنَّم کی آگ کیسے برداشت ہوسکے گی؟ لہٰذا عافیّت اِسی میں ہے کہ جہنَّم کی ہولناکیوں، پُل صِراط کی مُصیبتوں اور آخِرت میں پیش آنے والے ہوشرُبا (ہوش اُڑا دینے والے) حالات کو پیشِ نَظر رکھتے ہوئے اُن سے بچنے کا سامان کریں۔ حَضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: جو دُنیا میں رہ کر قِیامَت کے بارے میں زیادہ غور و فِکر کرے گا، وہ اُن ہولناکیوں سے زِیادَہ محفوظ رہے گا۔ بے شک اللہ پاک بندے پر دو خوف جمع نہیں فرماتا، لہٰذا جو دُنیا میں اِن ہولناکیوں کا خوف رکھے گا وہ آخرت میں اِن سے مَحفُوظ رہے گا اور خوف سے مُراد عَورتوں کی طرح رونا دھونا نہیں کہ آنکھیں آنسو بہائیں اور سِماع کے وقت دِل نَرم ہو جائے پھر تُم اُسے بُھول کر اپنے کھیل کُود میں مشغول ہو جاؤ۔

اِس حالَت کو خوف سے کوئی تَعلُّق نہیں، بلکہ جو شَخْص جِس چیز کا خوف رکھتا ہے اُس سے بھاگتا ہے اور جس چیز کی اُمید رکھتا ہے اس کو طَلَب کرتا ہے۔ لہٰذا تُمہیں وُہی خوف نَجات دے گا جو اللہ پاک کی نافرمانی سے روکے اور اُس کی عِبادت و فرمانبرداری پر اُبھارے۔ (احیاء العلوم، ۵/۲۸۶۔۲۸۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! دُنیا میں پیدا ہونے والا آخرت کا خوف کل قیامت کے دن کی بہتری کا باعث بنے گا۔ لہٰذا دنیا میں ہی خوفِ جہنم پیدا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہ آخرت میں عذابِ جہنم سے بچنا نصیب ہو گا۔

اگر ہم بزرگانِ دین کے معمولات کو دیکھیں تو ہمیں اندازہ ہو گا کہ وہ پاکیزہ صفات لوگ نمازیں پڑھتے، خوب خوب عبادتیں کرتے، روزے رکھتے، فرائض وواجبات کو پورا کرتے، گناہوں کے قریب بھی نہ جاتے مگر ان کا حال یہ تھا کہ خوفِ جہنم سے لرزتے رہتے اور اس سے ہمیشہ پناہ مانگتے رہتے، خود ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ عذابِ جہنم سے پناہ مانگتے۔ یہی حال صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور دیگر بزرگانِ دین کا تھا۔ آیئے! بزرگوں کے خوفِ آخرت کی چند حکایتیں اور ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھول سنتے ہیں:

فاروقِ اعظم کی گریہ وزاری:

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا شمار **عشرۂ مبشرہ** (عشرۂ مبشرہ یعنی وہ 10خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جنہیں ایک ساتھ مالکِ جنت و کوثر، شَفِیعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنّت کی بشارت عطا فرمائی ان) میں ہوتا ہے، حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نبیِ رحمت، شَفِیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فیض یافتہ اور تربیت یافتہ ہیں، کامل علم و عمل والے اور خوفِ خدا کے پیکر تھے۔ بلند مرتبہ پر فائز ہونے کے باوجود جہنم کے

عذابات کو یاد کرکے رونا اور آہ وزاری کرنا آپ کے معمولات میں شامل تھا۔ آیئے! اسی بارے میں دو (2) روایتیں سنتے ہیں۔

(1)سانس اُکھڑ گئی

حضرت سیِّدُنا حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک بار امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ان آیات کی تلاوت کی:

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ ترجمۂ کنزالایمان: بیشک تیرے ربّ کا عذاب ضرور ہونا ہے، اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔ (پ۲۷، الطور: ۷۔۸)

یہ پڑھ کر آپ پر ایسی رِقّت طاری ہوئی کہ آپ کی سانس ہی اُکھڑ گئی اور یہ کیفیت کم و بیش 20 روز تک طاری رہی۔ (فضائل القرآن لابی عبید، باب مایستحب۔۔۔ الخ، ص۱۳۷)

(2)فرمانِ الٰہی کے سبب گریہ وزاری

حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ ایک عیسائی راہب کے گرجے کے قریب سے گزرے تو آپ نے اسے یُوں بُلایا: "اے راہب! اے راہب!" اتنے میں راہب باہر آگیا۔ آپ اسے دیکھ کر زار و قطار رونے لگے۔ پوچھا گیا: "یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا یُبْکِیْكَ مِنْ هٰذَا"؟ یعنی حضور! آپ کو کس چیز نے رُلایا اور یہ کون ہے؟ "فرمایا: "ذَكَرْتُ قَوْلَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فِیْ كِتَابِهٖ فَذٰلِكَ الَّذِیْ اَبْكَانِیْ" یعنی قرآنِ کریم میں مجھے اللہ پاک کا وہ فرمان یاد آگیا ہے (جس میں جہنمیوں کے عذاب کا بیان ہے) اُسی نے مجھے رُلا دیا ہے۔

(مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الغاشیۃ، ۳/۳۶۸، حدیث: ۳۹۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! غور کیجئے! اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عمرفاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ باوجود اس کے کہ قطعی جنّتی ہیں، مگر جہنم کے خوف سے گِریہ و زاری کرنا آپ کے معمولات میں شامل تھا۔اے کاش !ان کے صدقے ہمیں بھی آہ وزاری کی سعادت مل جائے۔

چاند رات کے مدنی قافلوں کی ترغیب

خوفِ خدا پانے اور **جہنم کی سزاؤں** سے اپنے آپ کو ڈرانے کا ایک بہترین ذریعہ اچھی صُحبت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی اچھی صحبت میسر آتی ہے۔ اگر ہم بھی اپنے دل میں خوفِ خدا کا جذبہ بیدار کرنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے۔

ہماری خوش قسمتی کہ ماہِ رمضان ہمیں نصیب ہوا تھا، اب یہ مقدس مہینا چند دنوں بلکہ چند گھڑیوں کا مہمان رہ گیا ہے اور عنقریب ہم سے رخصت ہونے والا ہے۔ پھر اِنْ شَآءَ اللّٰہ عیدِ سعید کی آمد آمد ہوگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہر سال کثیر معتکفین اور دیگر عاشقانِ رسول **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کے مقدس جذبے سے سرشار ہوکر **چاند رات** کو مدنی قافلوں کے مسافر بنتے ہیں، مدنی قافلوں کی برکت سے جہاں مسجدیں آباد کرنے، گناہوں کی عادتِ بد چھوڑنے، سُنّتوں پر عمل، والدین کی فرمانبرداری کا جذبہ پانے، فلمیں ڈرامے دیکھنے سے بچنے اور خود کو نمازی بنانے جیسے فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہیں ان مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی برکت سے قرآنِ کریم صحیح مخارج کے ساتھ پڑھنے اور علمِ دِین حاصل کرنے کا موقع بھی ہاتھ آتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی قافلوں میں ، وضو، غسل، نماز،

روزے کے فرائض وواجبات سیکھنے کو ملتے ہیں، لہٰذا ہمت کیجئے اور چاند رات سے سفر کرنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے لئے ابھی سے نیت کرلیجئے، اپنے ذمہ داران سے رابطہ کیجئے اور مدنی قافلے کے لئے اپنا نام لکھوادیجئے بلکہ ممکن ہو تو ہاتھوں ہاتھ سفری اخراجات بھی جمع کروادیجئے۔ اللہ کریم ہمیں چاند رات کو مدنی قافلے میں سفر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی انعام نمبر 38 کی ترغیب:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! باطنی گناہوں سے بچنے کی ترغیب اور جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ (Associate) ہوجایئے اور جس سے جتنا بن پڑے، اپنی دِیگر مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وقت مدنی کاموں کے لئے ضرور نکالئے، ان مدنی کاموں میں شمولیت کی برکت سے ہم گناہوں سے بچے رہیں گے، آخرت کے لیے **نیکیوں کا ذخیرہ** جمع ہوتا رہے گا، **نیکی کی دعوت** دینے والے خوش نصیبوں میں ہمارا شُمار ہو گا، **اچھی صحبت** مُیَسّر آئے گی۔ مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مدنی انعامات پر عمل کرنے والے بن جایئے۔ ☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسْخَہ ہیں، ☆مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں ☆مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَولت ہاتھ آتی ہے ☆مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ (Gift) بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہ

عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی یاد دِلا تا ہے، ☆ مَدَنی اِنعامات بُزُرگانِ دِین رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے نَقۡشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحَاسَبَہ کرنے کا بہترین ذَرِیعَہ ہیں۔اِنہی مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر38 ہے کہ: کیا آج آپ **جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر اور وعدہ خلافی سے بچنے میں کامیاب ہوئے؟**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم باطنی گناہوں اور ہلاکت میں ڈالنے والے اعمال سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں آج سے ہی اس مدنی انعام پر عمل شروع کرنے کے ساتھ ساتھ **زِندگی بھر** کے لیے مدنی انعامات کو اپنالینا چاہئے، مدنی انعام نمبر 38 ہمارے باطن کو سنوارنے کا ایک مدنی نسخہ ہے، جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر اور وعدہ خلافی یہ وہ باطنی بُرے اعمال ہیں جو کہ ہمارے باطن کو بد صورت بنا دیتے ہیں، اللہ پاک ہمیں ظاہری و باطنی طور پر ہر طرح کے گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور مدنی انعامات کا عامل بنائے۔اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! مدنی انعامات کے رسالے کی ایک مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے۔ چُنانچہ

مَدَنی انعامات کے رسالے کی بَرَکت

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، اُنہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا ایک رسالہ تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے۔مَدَنی انعامات کا رسالہ ملنے کی برکت سے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی

ادائیگی کے لیے مسجد میں حاضر ہوگئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجا لی ہے اور **مدنی انعامات کا رسالہ** بھی پُر کرتے ہیں۔

مَدنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خُوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم بزرگوں کی آہ وزاری اور ان کے خوفِ آخرت و خوفِ جہنم کے متعلق سُن رہے تھے، ان نیک بندوں میں سے حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ بھی ہیں۔

حضرت عطا رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا خوفِ جہنم

حضرت سیِّدُنا علاء بن محمد رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے گھر میں داخل ہوا اس وقت آپ پر بے ہوشی طاری تھی۔ میں نے اِن کی زوجہ اُمِّ جعفر سے پوچھا کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ اس حال میں کیوں ہیں؟ کہا: ہماری پڑوسن نے تنور جلایا، انہوں نے جلتا تنور دیکھا تو بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

حضرت سیِّدُنا ابراہیم محلی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے گھر گیا تو میں نے انہیں گھر میں نہ پایا، اچانک مجھے آپ ایک کمرے کے کونے میں بیٹھے نظر آئے اور آپ کے آس پاس کی جگہ گیلی ہو رہی تھی۔ میں نے گمان کیا کہ آپ نے یہاں وضو کیا ہو گا اور یہ اسی کا اثر ہے۔ تو مجھے آپ کے گھر میں رہنے والی ایک بوڑھی عورت نے بتایا: یہ زمین آپ کے آنسوؤں کی

وجہ سے گیلی ہے۔

حضرت سیِّدُنا صالح مُرّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے آپ پر تنگی کرتے تھے حتّٰی کہ کمزور ہوگئے۔ میں نے ان سے کہا: آپ نے اپنے آپ پر تنگی کی ہے اور میں آپ کو ایک چیز بھیجوں گا، تحفہ واپس نہ کیجئے گا۔ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آپ جیسا چاہتے ہیں کرلیں۔ میں نے جو عمدہ قسم کا سَتُّو دستیاب ہو سکا وہ اور گھی خریدا اور ان دونوں کو ملا کر آپ کے لئے شربت بنایا اور اسے میٹھا کیا اور اسے اپنے بیٹے کے ہاتھ آپ کے پاس بھیج دیا اور ساتھ میں ایک پیالہ پانی کا بھیجا اور اپنے بیٹے سے کہا: جب تک حضرت عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اسے پی نہ لیں وہاں سے نہ اُٹھنا۔ میرا بیٹا واپس آیا اور بتایا کہ انہوں نے پی لیا ہے۔ جب دوسرا دن آیا تو میں نے ویسا ہی شربت اپنے بیٹے کے ہاتھ بھیجا۔ میرا بیٹا واپس آیا اور بتایا کہ انہوں نے نہیں پیا۔ میں حضرت عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس آیا اور آپ کو ملامت کرتے ہوئے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! میرا تحفہ آپ نے واپس لوٹا دیا، حالانکہ یہ آپ کے لیے نماز اور ذِکْرُ اللہ پر معاون (یعنی مددگار) ہے اور تَقْوِیَّت دیتا ہے۔ آپ نے جب میرا غُصّہ دیکھا تو فرمایا: اے ابُو بشر! اللہ پاک تمہیں بُرائی نہ پہنچائے! جب تم نے پہلی بار بھیجا تھا تو میں نے پی لیا تھا اور جب تم نے دوسری مرتبہ بھیجا تو میں نے خود کو اس کے پینے پر مائل کیا لیکن میں پینے پر قادر نہ ہو سکا، میں جب بھی اسے پینے کا ارادہ کرتا تو مجھے اللہ پاک کا یہ فرمان یاد آجاتا:

يَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَ يَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

ترجمۂ کنز الایمان: بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اتارنے کی اُمید نہ ہوگی اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی۔

(پ۱۳، ابراھیم:۱۷)

حضرت سیِّدُنا صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں یہ سُن کر رو پڑا اور اپنے دل میں کہا: میں کسی اور وادی میں ہوں اور آپ کسی اور وادی کے باسی (باشندے) ہیں۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۶/ ۳۰۵۔۳۰۶)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے حکایت کے دوران جو آیتِ کریمہ سُنی ہے، تفسیر صراطُ الْجِنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: جہنم میں جہنمی کو جب پیپ کا پانی پلایا جائے گا تو وہ اس کی کڑواہٹ کی وجہ سے بڑی مشکل سے تھوڑے تھوڑے گھُونٹ لے گا اور اس کی قباحت و کراہت کی بنا پر ایسا لگے گا نہیں کہ وہ اسے گلے سے اتار لے اور مختلف عذابات کی صورت میں ہر طرف سے موت کے اسباب اس کے پاس آئیں گے، لیکن وہ مرے گا نہیں کہ مر کر ہی راحت پالے اور اسے ہر عذاب کے بعد اس سے زیادہ شدید اور سخت عذاب ہو گا۔ (صراط الجنان، ۵/ ۱۵۸) اللہ پاک ہمیں جہنم اور اس کے عذابات سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ہمارے بزرگانِ دِین جہنم کے خوف سے کیسے بے قرار رہتے تھے، ان کا حال یہ تھا کہ اگر جلتے ہوئے تنور کو دیکھتے تو جہنم کی آگ کو یاد کرتے

ہوئے مارے خوف کے بے ہوش ہو جاتے، لذیذ کھانے سے وہ اس لیے لطف اندوز نہ ہو سکتے تھے کہ انہیں جہنم میں کھلائے جانے والے کھانے یاد آتے، اے کاش کہ ہم بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں۔ ہمیں بھی ان جیسی نگاہِ عبرت نصیب ہو جائے۔

افسوس! صد افسوس! ہماری غفلت اور بے فکری تو اس قدر بڑھ چکی ہے، وہ کام جو واضح طور پر آخرت کی یاد دلاتے ہیں ان سے بھی ہم عبرت نہیں پکڑتے۔ جبکہ ہمارے بزرگوں کا حال یہ تھا کہ ہر انوکھی چیز انہیں جہنم کی یاد کی طرف لے جاتی۔ آیئے اسی بارے میں ایک اور حکایت سنتے ہیں:

جہنم کو یاد کرکے رونا:

چنانچہ حضرت سیِّدُنا مُسْمَع بن عاصم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبدالعزیز بن سلمان، حضرت سیِّدُنا کِلاب اور حضرت سیِّدُنا سلمان اَعْرَج رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے کسی ساحل (سمندر کے کنارے) پر رات گزاری، تھوڑی دیر میں اچانک حضرت سیِّدُنا کِلاب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رونے لگے، وہ اتنا روئے کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں ان کی موت واقع نہ ہو جائے۔ پھر ان کے رونے کی وجہ سے حضرت سیِّدُنا عبدالعزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی رونے لگے، تھوڑی ہی دیر میں حضرت سیِّدُنا سلمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ان دونوں کے رونے کی وجہ سے رونے لگے۔ حضرت مُسْمَع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: ان تینوں کو روتا دیکھ کر میں بھی رونے لگا۔ لیکن مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ تینوں کیوں رو رہے ہیں۔ پھر بعد میں مَیں نے حضرت سیِّدُنا عبدالعزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: اے ابو محمد! اُس رات آپ کس وجہ سے روئے تھے؟ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم! جب میں نے سمندر کی موجیں دیکھیں اور ان کا شور سُنا تو مجھے جہنم کی آگ اور اس کی آواز یاد آگئی جس کے سبب میں رونے

لگا۔ پھر میں نے باری باری حضرت سیِّدُنا کِلاب اور حضرت سیِّدُنا سلمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما سے بھی پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ سمندر کی موجیں اور اس کا شور دیکھ کر ہمیں جہنم کی آگ اور اس کی آواز یاد آگئی تھی۔ (اللہ والوں کی باتیں،۶/۳۴۴بتغیر)

الٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے
ہو مجھ ناتواں پر کرم یاالٰہی
جَلا دے نہ نارِ جہنم کرم ہو
پئے بادشاہِ اُمم یا یاالٰہی
(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۱۱، ۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ساحلِ سمندر (سمندر کا کنارہ) ہمارے نزدیک تفریح کی جگہوں میں شمار ہوتا ہے، جبکہ اللہ والوں کے لیے یہ بھی عبرت کا نظارہ ہوتا ہے،

اے کاش کہ ہماری بھی نگاہِ عبرت بیدار ہو جائے، ہمارا حال تو یہ ہو چکا ہے کہ ہم ان کاموں سے بھی عبرت نہیں پکڑتے جو عبرت کی ہی جگہیں ہوتی ہیں۔ جی ہاں! آئے دن مرنے والوں کے اعلانات سُنتے ہیں، غُسلِ میّت بھی دیتے ہیں، جنازوں میں شرکت کرکے بسا اوقات میّت کو کندھا بھی دیتے ہیں ،میت کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں بھی اُتارتے ہیں، مرنے والے کو منوں مٹی تلے دفن کرکے اپنے ہاتھوں سے مٹی بھی ڈالتے ہیں۔ مگر ان عبرت انگیز لمحات سے عبرت حاصل نہیں ہوتی، اب جنازوں میں بھی بعض نادان لوگ ہنسی مذاق میں لگے ہوتے ہیں تو بعض موبائل پر ٹائم پاس(Time pass) کر رہے ہوتے ہیں، کچھ اپنے کاروباری معاملات پر بحث کر رہے ہوتے ہیں تو کچھ موقع غنیمت جان کر خاندانی مسائل میں اُلجھے ہوتے ہیں۔ کوئی سیاست پر تبصرے کر رہا ہوتا ہے تو کوئی کرکٹ میچ پر باتیں کر رہا ہوتا ہے۔

پہلے کے لوگوں کی جنازوں میں کیا کیفیت ہوتی تھی۔ آیئے !اس کی چند روایتیں سنتے ہیں:

1. صحابیِ رسول، حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بارے میں منقول ہے کہ جب کوئی جنازہ دیکھتے تو فرماتے: جاؤ ہم تمہارے پیچھے آرہے ہیں۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۵۸۴)
2. حضرت سیّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم جنازوں میں شریک ہوتے تھے مگر مجمع میں ہر شخص کے رنج وغم کی تصویر نظر آنے کے سبب ہمیں سمجھ نہیں آتا تھا کہ کس سے تعزیت کریں۔ (احیاء العلوم،۵/ ۵۸۵)
3. حضرت سیّدُنا ثابت بنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم جنازوں میں شرکت کیا کرتے اور ہر شخص کو چادر سے اپنا سر ڈھانپے روتا ہوا دیکھا کرتے تھے۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۵۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مختلف گناہوں کے مختلف عذابات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بزرگوں کے خوفِ جہنم کے کچھ واقعات سُنے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو جہنم کی پُشت (پیٹھ) پر قائم پُل صِراط سے گزرنا ہے۔ اگر ہم اپنے دل میں جہنم کی ہولناکیوں کا ڈر پیدا کریں گے تو ربّ کی رحمت سے امید ہے کہ جہنم سے نجات پاجائیں گے۔ جہنم کے عذابات بے شمار ہیں۔ بعض روایات میں مختلف گناہوں کے مختلف عذابات بتائے گئے ہیں۔ آیئے! ایسے ہی 3 گناہوں کا تذکرہ سنتے ہیں اور ان گناہوں سے بچنے کی بھی پکی نیت کرتے ہیں:

(1) متکبرین کو دیا جانے والا عذاب

چنانچہ حضورِ اکرم ،نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تکبر کرنے والے چیونٹیوں کی طرح آدمیوں کی صورت میں اٹھائے جائیں گے، ہر طرف سے ذِلّت انہیں ڈھانپ لے گی، انہیں جہنم کے قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا جس کا نام **بُوْلَس** ہے، آگ ان پر چھا جائے گی اور انہیں "طِیْنَۃُ الْخَبَال" یعنی جہنمیوں کی پیپ اور خون پِلایا جائے گا۔ (ترمذی، کتاب صفة القیامة، ۴/ ۲۲۱ ،حدیث: ۲۵۰۰)

مشہور مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے: **بُوْلَس** یعنی یاس و ناامیدی کیونکہ وہاں سے نکلنے کی امید نہ ہو گی اس لیے اس مقام کا نام **بُوْلَس** ہے۔ پھر جیسے پانی میں ڈُوبنے والا ہر طرف سے پانی میں گِھرا ہوتا ہے ایسے ہی یہ لوگ آگ کے سمندر میں ڈُوبے ہوں گے، ہر طرف سے آگ ہو گی اور اس آگ میں مختلف آگوں کی گرمی جمع کر دی گئی ہو گی، اسے آگوں کی آگ فرمایا گیا۔ مزید فرماتے ہیں کہ غُصّہ ور متکبرین کو جہنم کے نچلے طبقہ اَسْفَلُ السّافِلِین میں رکھا جائے گا جہاں تمام

دوزخیوں کا خون پیپ کچ لہو بہہ کر آتا رہے گا، انہیں وہ پلایا جائے گا، اس گندگی کا نام طِیْنَۃُ الْخَبَال ہے۔ خبال بمعنی فساد، طینہ بمعنی بدبودار نچوڑ، یہ نہایت ہی گرم بہت بدبودار، گاڑھا گاڑھا ہو گا، سخت بدمزہ جسے دیکھ کر قے آجائے، دل گھبرائے مگر پیاس و بھوک کے غلبہ سے کھانا پڑے گا۔ خدا کی پناہ!۔ (مرآۃ المناجیح ۸/ ٦٦١)

اے عاشقانِ ماہِ رمضان! اپنے کمزور بدن پر ترس کھائیے اور جہنم کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو ڈرائیے، جب بھی نفس و شیطان کسی مسلمان کو حقیر جاننے اور غرور و تکبُّر کا مظاہرہ کرنے پر اُبھارے تو فوراً جہنم کے عذابات کو یاد کیجئے، کیونکہ تکبُّر بہت بُری عادت ہے، جس بدنصیب کو تکبُّر کی بیماری لگ جائے اسے تباہی و بربادی کے دہانے پہ لاکھڑا کرتی ہے اور بالآخر اسے جہنم کا حقدار بنادیتی ہے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا **عبد اللہ** بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جہنم میں ایک محل ہے جس کا نام **بُوْلَس** ہے، اس میں ظالم اور متکبر لوگ داخل ہوں گے، یہ سب آگوں کا منبع اور مرکز ہے، سب بُرائیوں سے زیادہ بُرا ہے، سب غمناکیوں سے زیادہ غمناک ہے، سب موتوں کی موت ہے اور بدترین کنوؤں سے بدترین ہے۔ (التخویف من النار لابن رجب، ص ۸۸)

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

الٰہی! جہَنَّم سے آزاد کر دے

میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) نمازیں قضا کرنے والوں کا عذاب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جہنم میں جن بد نصیبوں کو دردناک اور ہولناک عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا، ان میں **نمازیں قضا** کرنے والے بھی شامل ہیں، جنہیں جہنم کی "غَی" نامی وادی میں ڈالا جائے گا، چنانچہ

اللہ پاک پارہ 16 سورۂ مریم آیت نمبر 59 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ (پ۱۶، سورہ مریم: ۵۹)	تَرجَمۂ کنز الایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخَلف آئے جنھوں نے نَمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہش کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزَخ میں "غَیّ" کا جنگل پائیں گے۔

ہولناک کُنواں

صَدرُ الشَّرِیعَہ، بَدرُ الطَّرِیقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **غَیّ** جہَنَّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کنواں ہے، جس کا نام

"**ہَبْ ہَبْ**" ہے، جب جَہَنَّم کی آگ بجھنے پر آتی ہے، اللہ پاک اس کنوئیں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بَدَستور بھڑکنے لگتی ہے، یہ کنواں بے نَمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سُود خوروں اور ماں باپ کو اِیذا دینے والوں کے لیے ہے۔ (بہارِ شریعت، ج۱، ص ۱۶۴، ملتقطاً)

اے عاشقانِ ماہِ رمضان! خوفِ خُداوَنْدی سے لَرز اُٹھئے! اور گھبرا کر جلدی جلدی اپنے گناہوں سے تَوبہ کرلیجئے کہ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں، آیئے! ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ آئندہ کوئی نماز نہیں چھوڑیں گے، شراب نوشی سے بچتے رہیں گے، بدکاری سے ہر دم بچتے رہیں گے، سُود خوری اور والِدَیْن کی نافرمانی سے بچتے رہیں گے۔

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرما دے۔

الٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِرْدَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) غیبت کرنے والوں کا عذاب

اے عاشقانِ رسول! غیبت بھی ایک ایسا گناہ ہے جو جہنم کے عذابات کا مستحق بنا سکتا ہے۔ کسی مسلمان کی غیر موجودگی میں کسی ایسے عیب کا ذِکر کرنا، جو اس میں موجود ہو **غیبت** کہلاتا ہے اور

غیبت کرنا گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، غیبت کرنے والوں کے لئے جہنم میں دردناک عذابات ہوں گے، چنانچہ

آگ اور پانی کے درمیان دوڑتا ہوگا

حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: چار طرح کے جہنَّمی جو کہ حَمِیم اور جَحِیم (یعنی کھولتے پانی اور آگ) کے درمیان بھاگتے پھرتے وَیل وثُبُور (یعنی ہلاکت) مانگتے ہوں گے۔ ان میں سے ایک شخص وہ ہوگا کہ جو اپنا گوشت کھاتا ہوگا۔ جہنَّمی کہیں گے: اس بدبخت کو کیا ہوا ہماری تکلیف میں اِضافہ کئے دیتا ہے؟ کہا جائے گا: یہ "بدبخت "لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی غیبت کرتا) اور چغلی کرتا تھا۔ (ذم الغیبۃ لابن ابی الدنیا، ص ۸۹، حدیث: ۴۹)

غیبت کی تباہ کاریاں

آیئے! غیبت کی چند تباہ کاریاں سُنتے ہیں اور غیبت سے بچنے کی سچی پکی نیت کرتے ہیں: چنانچہ

☆غیبت کرنے والے کو جہنَّم میں مُردار کھانا پڑے گا۔ ☆غیبت مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مُترادِف ہے۔ ☆غیبت کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہوگا۔ ☆غیبت کرنے والے جہنم میں تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کو باربار چِھیل رہے ہوں گے۔ ☆غیبت کرنے والے کو اُس کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کاٹ کر کِھلایا جائے گا۔ ☆غیبت کرنے والے قیامت میں کتّے کی شکل میں اٹھیں گے۔ ☆غیبت کرنے والے جہنَّم کے بندر ہوں گے۔ ☆غیبت کرنے والے جہنَّم کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان موت مانگتے دوڑ رہے ہوں گے اور جہنَّمی ان سے بیزار ہوں گے۔ ☆غیبت کرنے والے سب سے پہلے جہنَّم میں جائیں گے۔

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

الٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چاند رات کے مدنی قافلوں کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضان اب چند دنوں کا مہمان رہ گیا ہے اور عنقریب ہم سے رخصت ہونے والا ہے۔ پھر اِنْ شَآءَ اللہ عیدِ سعید کی آمد آمد ہوگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہر سال اعتکاف کرنے والے کثیر اسلامی بھائی اور دیگر عاشقانِ رسول **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کے مقدس جذبے سے سرشار ہو کر چاند رات کو **12ماہ، 1ماہ، 12دن یا 3 دن** کے لیے مدنی قافلوں کے مسافر بنتے ہیں، لہٰذا ہمت کیجئے اور چاند رات سے سفر کرنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے لئے ابھی سے نیت کرلیجئے، اپنے ذمہ داران سے رابطہ کیجئے اور مدنی قافلے کے لئے اپنا نام لکھوادیجئے بلکہ ممکن ہو تو ہاتھوں ہاتھ سفری اخراجات بھی جمع کروادیجئے۔ اللہ کریم ہمیں چاند رات کو مدنی قافلے میں سفر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فیضانِ مدنی قافلہ! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ فیضانِ مدنی قافلہ! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ

فیضانِ مدنی قافلہ! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسی طرح خوش نصیب عاشقانِ رسول **مختلف مدنی کورسز** میں بھی داخلہ لیتے اور علمِ دین کے نور سے اپنی قبر و آخرت روشن کرتے ہیں۔ ان **مدنی کورسز** میں 7 دن کا **فیضانِ نماز کورس**، 7 دن کا **12 مدنی کام کورس**، 7 دن کا **اصلاحِ اعمال کورس** اور 63 دن کا **مدنی تربیتی کورس** شامل ہیں۔ عاشقانِ رسول کی صحبت سے مالا مال یہ تمام **مدنی کورسز** آخرت کے لیے نفع مند ہیں۔ ان **مدنی کورسز** میں بعض وہ علوم بھی حاصل ہوتے ہیں جن کا سیکھنا ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ یہ مدنی کورسز مختصر وقت میں کثیر علمِ دین سیکھنے اور مدنی کاموں کی رفتار تیز کرنے کے بہترین ذرائع ہیں۔ ان میں بھی داخلہ لے لیجئے، بلکہ ہوسکے تو ابھی سے ہی اپنا نام ان مدنی کورسز میں داخلے کے لیے لکھوا دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کا مُختصر تعارُف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی جہاں سُنّتوں کی تربیت اور نیکی کی دعوت عام کر رہی ہے، وہیں کم و بیش 107 شعبہ جات میں مَدَنی کام کر رہی ہے، ان تمام شُعْبہ جات کو چلانے کے لیے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کے اَخراجات کی ضرورت ہوتی ہے، مُلک و بیرونِ مُلک دعوتِ اسلامی کے تحت کم و بیش **616** (چھ سو سولہ) جامعاتُ المدینہ (للبنین وللبنات) قائم ہیں، جن میں کم و بیش **52574** (باون ہزار پانچ سو چوہتّر) طلبہ و طالبات درسِ نظامی کر رہے ہیں، **ملک و بیرونِ**

ملک تقریباً **3287**(تین ہزار دوسوستاسی) مدرسۃُ المدینہ (للبنین وللبنات) بھی قائم ہیں، جن میں تقریباً **152340** (ایک لاکھ باون ہزار تین سوچالیس) مدَنی مُنّے اور مدَنی مُنّیاں حِفْظ و ناظرہ کی مُفت تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ ان مدارس سے حفظِ قرآن مکمل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی تعداد تقریباً **80731**(اسّی ہزارسات سواِکتیس)ہے۔جبکہ ناظرہ قرآن کی تکمیل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی تعداد تقریباً **241028** (دولاکھ اِکتالیس ہزاراٹھائیس) ہے۔اس کے علاوہ پاکستان کے مختلف شہروں میں دارُ الافتاء اہلسنّت، المدینۃُ العلمیہ، مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ جس سے ماہانہ لاکھوں لاکھ مسلمان مُستَفِیض ہورہے ہیں، اس کے علاوہ مدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ)،دیگر مساجد کی تعمیرات وانتظامات، مختلف مدنی کورسز (مثلاً فرض عُلُوم کورس، امامت کورس، مدرس کورس،،اِصلاحِ اعمال کورس،12 مدنی کام کورس،فیضانِ نماز کورس وغیرہ)، اسی طرح ہفتہ واراجتماعات،بڑی راتوں(مثلاً اجتماعِ میلاد،اجتماعِ غوثیہ،اجتماعِ معراج،اجتماعِ شبِ براءت اوراجتماعِ شبِ قدروغیرہ)کے اجتماعات، پورے ماہِ رمضان / آخری عشرے کا اجتماعی اعتکاف وغیرہ سے بھی دِین وسُنّت کا کام ہورہاہے۔

مُنَظَّم طریقے سے مدَنی کاموں کو تیزی کے ساتھ آگے سے آگے بڑھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کوخطیر رقم دَرکار ہوتی ہے، آپ بھی اپنے مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دِیجئے ،نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں اپنی اس مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ آپ سے گزارش ہے کہ ملک وبیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے **مدارسُ المدینہ، جامعاتُ المدینہ اوردیگر شعبہ جات** کے جُملہ اَخراجات کے لیے اپنے مدنی عطیات (چندے) سے تعاوُن فرمائیے اور ثوابِ جاریہ کے حق دار بن جایئے۔یادرکھئے! دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کے **اَخراجات ہر سال بڑھتے جارہے ہیں**، ہمیں اپنی دعوتِ اسلامی کو چلانا ہے،دعوتِ اسلامی کے مدنی کام اورمدنی پیغام کو دُنیا کے کونے کونے میں

پہنچانا ہے، بلکہ اس کو مضبوط بنانا ہے، تاکہ یہ خوب اللہ پاک کے دِین کی خدمت کرے، فطروں کے بستے بڑھائے جائیں، فطرہ دینے والوں کی ایک تعداد ہوتی ہے جو ٹیبل کرسی، بینر وغیرہ دیکھ کر فطرہ دے دیتے ہیں، بازاروں میں مسجدوں میں فطرے کے بستے لگائیں، مدنی عطیات کے جتنے بستے زیادہ لگیں گے، اتنا فطرہ بھی زیادہ ملے گا۔ لہٰذا ضرور بالضرور اس میں تعاون کیجئے۔

صدقہ دینے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کے بڑے فائدے ہیں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے فتاویٰ رضویہ جلد23، صفحہ نمبر 152 پر احادیثِ طیبہ سے **صدقہ دینے کے فضائل** بیان کئے ہیں، آیئے! ان میں سے کچھ سنتے ہیں: ☆بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی (اللہ پاک کی عطا سے صدقہ دینے والے) بُری موت سے بچیں گے۔ ☆(صدقہ دینے سے) ستّر(70) دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔ ☆(صدقہ دینے والوں کی) عُمریں زیادہ ہوں گی۔ ☆(صدقہ دینے سے) رِزق کی وُسعت، مال کی کثرت ہوگی، ☆(صدقہ دینے والے) اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔ ☆(صدقہ دینے والے) خیر وبرکت پائیں گے۔ ☆(صدقہ دینے والوں کے ساتھ) مددِ الٰہی شامل ہو گی۔ ☆رحمتِ الٰہی اُن (یعنی صدقہ دینے والوں) کے لیے واجب ہوگی۔ ☆ملائکہ اُن پر درود بھیجیں گے۔ ☆(صدقہ دینے سے) ان کے گناہ بخشے جائیں گے، ☆مغفرت ان کے لئے واجب ہوگی، ☆اُن کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔

اللہ پاک ہمیں دعوتِ اسلامی کے لیے مدنی کاموں اور جملہ شعبہ جات کے لیے خوب خوب **صدقات و مدنی عطیات** خود بھی دینے اور دُوسروں سے بھی جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ممکنہ طور پر آج شبِ قدر ہوسکتی ہے۔ شبِ قدر کے

فضائل اوراس رات میں عبادت کرنے والوں کیلئے انعاماتِ خداوندی بہت زیادہ ہیں، اللہ پاک اس رات اپنے بندوں پر رحمتِ الٰہی کی خوب بارش برساتا اور گناہگاروں کی بخشش و مغفرت فرماکر انہیں جہنم سے رہائی عطا فرماتا ہے، مگر کچھ ایسے بدنصیب بھی ہیں جو اس مقدّس رات میں بھی بخشش و مغفرت سے محروم رہتے ہیں، چنانچہ

فرشتے جھنڈے لے کر اُترتے ہیں

حضرتِ سیدنا عبدُ اللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُما فرماتے ہیں کہ حضور نبیِ کریم، روفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جب شبِ قدر آتی ہے تو اللہ پاک کے حکم سے حضرتِ جبریل عَلَیۡہِ السَّلَام سبز جھنڈا لئے فرشتوں کی بہت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر تشریف لاتے ہیں اور اس جھنڈے کو کعبۂ معظمہ پر لہرادیتے ہیں، حضرتِ جبریل عَلَیۡہِ السَّلَام کے سو(100) بازو ہیں، جن میں سے دو بازو صرف اِسی رات کھولتے ہیں، وہ بازو مشرق و مغرب میں پھیل جاتے ہیں، پھر حضرتِ جبریل عَلَیۡہِ السَّلَام فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات قیام، نماز یا ذِکرُاللہ میں مشغول ہے، اُس سے سلام ومصافحہ کرو، ان کی دعاؤں پر آمین بھی کہو حتّٰی کہ طلوعِ فجر تک یہ سِلسلہ رہتا ہے، صبح ہونے پر حضرتِ جبریل عَلَیۡہِ السَّلَام فرشتوں کو واپسی کا حکم صادر فرماتے ہیں، فرشتے عرض کرتے ہیں، اے جبریل! اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت کے مومنوں کی حاجات کے بارے میں کیا کِیا؟ حضرتِ جبریل عَلَیۡہِ السَّلَام فرماتے ہیں، اللہ پاک نے ان لوگوں پر خُصوصی نَظرِ کرم فرمائی اور چار قسم کے لوگوں کے علاوہ تمام لوگوں کو معاف فرمادیا، صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ چار(4) قسم کے لوگ کون سے ہیں؟ ارشاد فرمایا: (1) شراب

کا عادی (2) والدین کا نافرمان (3) رشتے داروں سے (بلا وجہِ شرعی) تعلقات توڑنے والا اور (4) آپس میں بغض و کینہ رکھنے والا۔ (شعَبُ الْاِیمان، ۳۳۶/۳، حدیث: ۳۶۹۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ شراب نوشی کرنے والے، والدین کی نافرمانی کرنے والے، رشتے داروں سے قطع تعلقی کرنے والے اور آپس میں بغض و کینہ رکھنے والے شبِ قدر کی برکتوں سے محروم رہتے ہیں۔ غور کیجئے کہ بیان کردہ بُرائیوں میں سے کوئی بُرائی کہیں ہمارے اندر موجود تو نہیں؟ کیا ہم تو اپنے والدین کا دل نہیں دُکھاتے؟ یا کسی رشتے دار مثلاً پھوپھی، بھائی، بہن، چچا، تایا، خالو، ماموں وغیرہ سے بلا وجہِ شرعی اَن بَن تو نہیں چل رہی؟، کیا ہمارے سینے میں کسی مسلمان کیلئے بغض و کینہ تو نہیں بھرا ہوا؟ خدانخواستہ اگر کوئی ان گُناہوں میں گرفتار ہے تو سانس بعد میں لے پہلے ان گناہوں سے پکی توبہ کرے اور جن کے حقوق تلف کیے ہیں، ان سے معافی مانگنے کی نِیَّت بھی کرے ورنہ یاد رکھئے! ان گناہوں کا انجام بڑا بھیانک ہے۔

یاد رکھئے! **"شراب نوشی"** دِین و ایمان، جان و مال اور صحت کے لئے اِنتہائی تباہ کُن ہے، شراب تمام بُرائیوں کی ماں ہے کیونکہ شراب کے نشے میں انسان بدنگاہی، بدکاری اور مختلف گناہوں میں مُلَوَّث ہو کر اپنی دنیا و آخرت برباد کرلیتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃ المدینہ میں داخلوں کی ترغیب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا شعبہ **جامعۃ المدینہ** للبنین (اسلامی بھائیوں کیلئے) جامعۃ المدینہ للبنات (اسلامی بہنوں کیلئے) علمِ دین کی شمع فروزاں کرنے میں شب و روز مصروفِ عمل ہے۔ جامعات المدینہ

میں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی پھولوں کی روشنی میں طلبہ کرام وطالبات کو علمِ دِین کے نُور سے منور کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی و اخلاقی تربیت بھی دی جاتی ہے، جامعۃ المدینہ سے فارغ ہونے والے مدنی علما اور مَدَنیّہ اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے کئی **شعبہ جات میں خدمات** سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں، بہن، بھائیوں اور عزیز و اقارِب کو جامعۃ المدینہ میں داخلے کی ترغیب دِلائیے۔ **امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:** ہر مسلمان کو چاہیے کہ کم از کم اپنے ایک بیٹے اور بیٹی کو عالم وعالمہ بنائے۔ جامعات المدینہ میں درسِ نظامی (عالم وعالمہ کورس) کے داخلے جاری ہیں۔

داخلوں کی آخری تاریخ: 26 شوال المکرم 1440ھ (30 جون 2019ء):

اسلامی بھائیوں کے داخلوں کے لئے اپنے قریبی جامعۃ المدینہ للبنین میں **دن 10:00 تا 1:00** اور اسلامی بہنوں کے داخلوں کیلئے اپنے قریبی جامعات المدینہ للبنات میں ہر **جمعرات کو صبح 9:00 تا 1:00** رابطہ کیا جا سکتا ہے

رابطہ نمبر۔ (**0311-1753826**)۔۔ (صرف اسلامی بھائیوں کیلئے)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه   وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه   وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اِعتِکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جُمعرات اور شبِ جُمعہ نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔ (1)

ذات ہوئی اِنتخاب وَصف ہوئے لاجواب   نام ہوا مُصطَفٰے تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمل

---

1 ... ابن عساکر، علی بن محمد بن احمد بن ادریس ...الخ، ۱۴۲/۴۳، رقم: ۵۰۱۲

سے بہتر ہے۔ [1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِسْتِقْبالِ رَمَضان اور خُطبۂ محبوبِ رَحمٰن

حضرت سَیِّدُنا سَلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رَحمتِ عالمیان، مکّی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ماہِ شعبان کے آخِری دن ہمیں خُطبہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! تمہارے پاس عظمت و بَرَکت والا مہینا جلوہ گر ہو رہا ہے، وہ مہینا جس میں ایک رات ایسی بھی ہے کہ جو ہزار (1000) مہینوں سے بہتر ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس ماہِ مُبارَک کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ اِس کی رات میں

---

1 . . . معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

قِیام(یعنی تراویح اَدا کرنا) سنّت ہے،جو اِس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض اَدا کِیا اور جس نے اس میں فَرض اَدا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دِنوں میں 70 فَرض اَدا کیے۔یہ صبر کا مہینا ہے اور صبر کا ثواب جنّت ہے،یہ غمخواری و بَھلائی کا مہینا ہے اور اس مہینے میں مومِن کا رِزْق بڑھایا جاتا ہے۔جو اِس میں روزے دار کو اِفطار کرائے تو یہ اُس کے گُناہوں کے لئے مغفرت ہے،اُسے آگ سے آزادی بخشی جائے گی اور اِس اِفطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب مِلے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اِس کے کہ اُس کے اَجْر میں کچھ کمی ہو۔ہم نے عرض کی،یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ!ہم میں سے ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ اِفطار کروائے۔آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ ثواب تو اُس شخص کو دے گا جو ایک کھجور یا ایک گھُونٹ پانی یا ایک گھُونٹ دُودھ سے روزہ اِفطار کروائے،یہ وہ مہینا ہے کہ جس کا اوَّل (یعنی اِبتِدائی 10 دن) رَحمت، درمیان(یعنی درمیانے 10 دن) مَغفِرت ہے اور آخر(یعنی آخری 10 دن) جہنّم سے آزادی ہے۔ جو اپنے غُلام(یعنی ماتحت)سے اِس مہینے میں کام کم لے ،اللہ تعالٰی اُسے بخش دے گا اور اسے جہنّم سے آزاد فرمادے گا۔جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کِھلایا، اللہ تعالٰی اس شخص کو میرے حَوض سے ایک ایسا گھُونٹ پلائے گا کہ(جسے پینے کے بعد)وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا یہاں تک کہ جنّت میں داخِل ہو جائے۔

(ابن خزیمہ،کتاب الصیام،۳/۱۹۱،حدیث:۱۸۸۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر،حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے اِرْشاد فرماتے ہیں:ماہِ رَمَضان کا نفل دوسرے مہینوں کے فرض کے برابر ہے اور اس ماہ کی فرض عبادت دوسرے ماہ کے 70 فرائض کے مثل ہے۔(مزید فرماتے ہیں)ماہِ رَمَضان کے 3 عشرے ہیں:پہلے عشرے میں رَبّ تعالٰی مومنوں پر خاص رحمتیں فرماتا ہے جس سے اُنہیں روزہ تراویح کی

ہمت ہوتی ہے اور آئندہ ملنے والی نعمتوں کی اَہلِیَّت پیدا ہوتی ہے۔دوسرے عشرے میں تمام صغیرہ گُناہوں کی معافی ہے جو جہنّم سے آزادی اور جنّت میں داخلے کا سبب ہے۔ تیسرے عشرے میں روزے داروں کے جنّتی ہونے کا اعلان، وہاں کے داخلے کا (گویا) ویزا اور پاسپورٹ جاری کِیا جاتا ہے۔

(مرآۃ المناجیح،۳/۱۴۱-۱۴۰ بتغیر قلیل وملتقطاً)

مرحبا صد مرحبا! پھر آمدِ رَمَضان ہے ‎ ‎ کِھل اُٹھے مُرجھائے دل تازہ ہوا ایمان ہے

یاخُدا ہم عاصیوں پر یہ بڑا اِحسان ہے ‎ ‎ زندگی میں پھر عطا ہم کو کِیا رَمَضان ہے

یاالٰہی! تُو مدینے میں کبھی رَمَضاں دکھا ‎ ‎ مُدّتوں سے دل میں یہ عطّار کے اَرمان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص۷۰۶-۷۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ‎ ‎ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس مہینے یعنی رَمَضانُ المُبارَک سے کس قدر عقیدت واُلفت تھی کہ جُوں ہی اِس ماہِ مُقَدَّسہ کی آمد کے آثارِ پُر انوار نظر آتے تو رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُود بھی اس برکت والے مہینے کا انتہائی شان و شوکت کے ساتھ اِستِقْبال فرماتے اور اپنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سامنے بھی اس مُبارَک مہینے کی شان وعظمت، فضائل وبرکات اوردیگر دلکش اَوصاف کو بیان فرما کر اِس کی اَہَمِّیَّت کو واضح فرماتے اور اُنہیں بھی مختلف نیک اَعمال کرنے کا مدنی ذہن عطا فرماتے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی چونکہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حقیقی دیوانے اور سچے عاشقانِ رَمَضان تھے، لہٰذا یہ حضرات بھی اپنے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتّباع اور محبتِ رَمَضان میں مسلمانوں کو مہمانِ رحمٰن کی آمد کی مُبارَک باد دِیا کرتے نیز اُنہیں روزوں کی ادائیگی، شب بیداری اور

راہِ خُدا میں خرچ کرنے کی ترغیبیں بھی ارشاد فرماتے چُنانچہ

فاروقِ اعظم اور اِستِقبالِ رَمَضان

امیرُ الْمُؤمنین حضرت سیّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے: اُس مہینے کو خُوش آمدِید ہے جو ہمیں پاک کرنے والا ہے۔ پُورا رَمَضان خَیر ہی خَیر ہے خواہ دِن کا روزہ ہو یا رات کا قِیام۔ اِس مہینے میں خَرچ کرنا جِہاد میں خَرچ کرنے کا دَرَجہ رکھتا ہے۔

(تَنْبِیہُ الْغافِلین، باب فضل شهر رمضان، ص ۱۷۷، رقم ۴۴۷)

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریر کا خُلاصہ ہے کہ ماہِ رَمَضان کی آمد پر خُوش ہونا، ایک دوسرے کو مُبارَک باد دینا سُنّت ہے اور جس کی آمد پر خُوشی ہونی چاہیے اس کے جانے پر غم بھی ہونا چاہیے۔ اسی لیے اکثر مسلمان جُمُعَۃُ الْوَداع کو غمگین اور اَشکبار ہوتے ہیں اور خُطَبا اس دن میں کچھ اَلوَداعی کَلِمات کہتے ہیں تاکہ مسلمان باقی گھڑیوں کو غنیمت جان کر نیکیوں میں اور زیادہ کوشش کریں۔ (مرآۃ المناجیح، ۳/ ۱۳۷ ملخصًا)

اے عاشقانِ رَمَضان! آپ سب کو مُبارَک ہو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہت جلد رَمَضَانُ الْمُبارَک اپنے دامنِ کرم میں رحمتوں اور مغفرتوں کے پروانے لئے ہم گُناہگاروں کے درمیان جلوہ گر ہونے والا ہے کہ جس میں نفلی عبادات کا ثواب فرضوں کے برابر اور فرضوں کا ثواب سَتَّر (70) گُنا بڑھا دِیا جاتا ہے، روزے داروں کے وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں اور بے شُمار لوگوں کو جہنّم سے رہائی کے پروانے تقسیم کئے جاتے ہیں لہٰذا ماہِ رَمَضَانُ الْمُبارَک کی آمد کے موقع پر خُود بھی خُوشیاں منایئے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی خُوب خُوب مُبارَکباد پیش کیجئے، نیز اس مہینے کی آمد سے قبل دُنیوی مُعامَلات

سے فراغت پاکر نماز، روزوں، تلاوتِ قرآن، تراویح اور پورے ماہ یا کم از کم آخری عشرے کے اجتماعی اِعتِکاف کی برکتیں لُوٹیے اور اپنے لئے راہِ جنّت کو آسان کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی مسجد بھرو تحریک دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے مدنی ماحول میں بھی رحمتوں اور مغفرتوں والے اس مُقدّس مہمان کی آمد پر خُوشی کا عالَم ہوتا ہے اور اِس کا بھرپُور طریقے سے اِستِقبال کِیا جاتا ہے بلکہ کئی مقامات پر کثیر اسلامی بھائی اس ماہِ مُبارَک کو زیادہ سے زیادہ نیکیوں میں گُزارنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تحت پورے ماہ کا اِعْتِکاف بھی کرتے ہیں نیز جب یہ مہمان رُخصت ہوتا ہے تو اَشک بار آنکھوں سے اِسے "اَلْوَداع" بھی کیا جاتا ہے۔

نزدیک آرہا ہے رَمَضان کا مہینا ساحِل سے حاجیوں کا پھر آلگا سفینہ
آقا! نہ ٹُوٹ جائے یہ دل کا آبگینہ بُلوایئے مدینے دِکھلایئے مدینہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رَمَضان کو رَمَضان کہنے کی وجوہات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس ماہ کی شان وعظمت کے پیشِ نظر عُلمائے کرام نے اِس کے کئی اَسمائے مُبارَکہ بیان فرمائے ہیں مگر اِن میں **"رَمَضان"** سب سے زیادہ مشہور و معروف ہے۔ آیئے! اِس مہینے کو **"رَمَضان"** کہنے کی چند وجوہات بھی سُنتے ہیں چُنانچہ

مُفَسّرِ شَہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "رَمَضَان" یا تو "رحمٰن" کی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام ہے، چُونکہ اِس مہینے میں دن رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ہوتی ہے لہٰذا اِسے شَہْرِ رَمَضان یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینا کہا جاتا ہے جیسے مسجِد وکعبے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا گھر کہتے ہیں کہ وہاں اللہ

عَزَّوَجَلَّ کے ہی کام ہوتے ہیں۔ ایسے ہی رَمضان اللہ عَزَّوَجَلَّ کامہینا ہے کہ اِس مہینے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہی کام ہوتے ہیں۔روزہ تراویح وغیرہ تو ہیں ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مگر بحالتِ روزہ جو جائز نوکری اور جائز تجارت وغیرہ کی جاتی ہے وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کام قرار پاتے ہیں۔اِس لئے اِس ماہ کانام رَمَضان یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینا ہے یایہ **"رَمْضَاء "** سے نکالا گیا ہے۔ **"رَمْضَاءْ"** موسمِ خزاں کی بارِش کو کہتے ہیں، جس سے زمین دُھل جاتی ہے اور **"رَبِیْع"** کی فَصل خُوب ہوتی ہے۔چونکہ یہ مہینا بھی دِل کے گرد وغُبار دھودیتاہے اوراس سے اَعمال کی کھیتی ہَری بَھری رہتی ہے اِس لئے اِسے رَمَضان کہتے ہیں۔یا یہ **"رَمَضْ"** سے بنا جس کے معنٰی ہیں **"گرمی یا جلنا"** چُونکہ اِس میں مُسلمان بُھوک پیاس کی تَپِش برداشت کرتے ہیں یایہ گناہوں کو جَلاڈالتاہے،اِس لئے اِسے رَمَضان کہاجاتاہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ لفظِ رَمَضان میں 5 حُروف ہیں **:ر۔م۔ض۔ا اور ن۔** "ر" سے مُراد رَحمتِ الٰہی، "میم" سے مُراد مَحبّتِ الٰہی، "ض" سے مُرادضَمانِ الٰہی ، "اَلِف" سے اَمانِ اِلٰہی،اور "ن" سے نُورِ الٰہی۔ "رَمضان میں 5 عِبادات خصُوصیت کے ساتھ کی جاتی ہیں۔(1)روزہ (2)تَراویح (3) تِلاوتِ قُرآن(4) اِعْتِکاف اور(5)شبِ قَدْر میں عبادات۔ توجو کوئی صِدْقِ دِل سے یہ 5 عِبادات کرلے تووہ اِن 5 اِنعامات کا مُستحق ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، پ۲،البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۸۵،ص۲۰۴ تا ۲۰۹ ملتقطاً وبتغیر قلیل)

ابرِ رحمت چھا گیا ہے اور سماں ہے نُور نُور فَضلِ رَبّ سے مغفِرت کا ہو گیا سامان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص۷۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ غُفْران ہم گُناہگاروں کے لئے خُدا تعالٰی کی طرف سے عطاکیا گیا ایک عظیمُ الشّان تحفہ ہے۔اس مُقَدّس مہمان کی آمد توکیاہوتی ہے عاشقانِ رَمَضان کی توخُوشیوں کوچار چاند

لگ جاتے ہیں، انوارِ رَمضان کی روشنیوں سے فضا نُور بار ہو جاتی ہے، عبادات کا ذوق و شوق کئی گُنا بڑھ جاتا ہے، روزے رکھنے، تراویح کی سعادت پانے، ختمِ قرآن کی محافل سجانے اور شرکت فرمانے، سحری و افطاری کرنے کروانے، زکوٰۃ و فطرات، عُشر وصدقات اور خیرات و مدنی عطیّات ادا کرنے کروانے، تلاوتِ قرآن کرنے، رکوع و سجود میں مشغول رہنے اور مساجد کو آباد کرنے کا خاص اہتمام کِیا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدینے کے تاجدار، دوعالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی اپنی زبانِ حقّ ترجمان سے مختلف مواقع پر ماہِ رَمَضان کی خُصُوصِیات ونوازشات کا تَذْکِرہ کرتے ہوئے اس میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے اور بارگاہِ الٰہی سے تقسیم ہونے والے اِنعامات حاصل کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ آیئے! آمدِ رَمَضانُ المُبارَک اور اس کی برکات پر مشتمل 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں اور نیت کرتے ہیں کہ خُوب خُوب نیکیوں کے ذریعے اس ماہِ مُبارَک کا بھرپور اِستِقْبال کریں گے۔

چُنانچہ

جنّتی نعمتیں

حضرت سَیِّدُنا ابو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب رَمَضانُ المُبارَک کی پہلی رات آتی ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آخری رات تک اُن میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کِیا جاتا، جو بندۂ مومِن اس مہینے کی کسی رات میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ہر سجدے کے بدلے پندرہ سو (1500) نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لئے جنّت میں سُرخ یاقُوت کا ایک گھر بنادِیا جاتا ہے جس کے ساٹھ ہزار (60،000) دروازے ہوتے ہیں اور ہر دروازے پر سونے کی بناوٹ ہوگی جن پر سُرخ یاقُوت جڑے ہوں گے، جب

بندہ رَمَضان المُبارَک کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس کے گزشتہ رَمَضان سے لے کر اس دن تک کئے گئے (صغیرہ) گناہوں کو بخش دِیا جاتا ہے، اس کے لئے روزانہ ستر ہزار (70،000) فرشتے نمازِ فجر سے غروبِ آفتاب تک اِستِغفار کرتے ہیں، اسے رَمَضان کے ہر دن اور ہر رات میں سجدہ کرنے پر جنّت میں ایک ایسا درخت عطا کِیا جاتا ہے کہ جس کے سائے میں کوئی سوار پانچ سو (500) سال تک چلتا رہے۔

(شعب الایمان، فضائل شهر رمضان، باب فی الصیام، ۳/۳۱۴، حدیث: ۳۶۳۵)

بَرَکتوں والا مہینا

حضرت سَیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے رَمَضان کی آمد کے موقع پر ایک دن ارشاد فرمایا: تمہارے پاس برکت والا مہینا رَمَضان آگیا کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں غنی فرماتا اور (تم پر) رحمت نازل فرماتا ہے، گناہوں کو مٹاتا اور دُعا قبول فرماتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری نیکیوں کی رَغْبت دیکھتا ہے اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرماتا ہے، لہٰذا اس مہینے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اچھے اعمال پیش کرو کیونکہ بدبخت وہی ہے جو اس مہینے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے محروم رہا۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فی شهور البرکة وفضل شهر رمضان، ۳/۳۴۴، رقم: ۴۷۸۳)

یا خدا ماہِ رمضاں کے صدقے سچّی توبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے یا خُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص136)

جنّتی حُوریں

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں، میں نے محبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ

صادق و امین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک جنّت کو ایک سال سے دوسرے سال تک ماہِ رَمَضان کی آمد کے لئے سجایا جاتا ہے، جب رَمَضانُ المُبارَك کی پہلی رات تشریف لاتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جسے مُثِیْرَہ کہا جاتا ہے، (اس ہوا کے چلنے سے) جنّت کے پتّے اور دروازوں کے پٹ ہِلنے لگتے ہیں اور ایسی دلکش آواز پیدا ہوتی ہے کہ اُس سے زیادہ خُوبصورت آواز کسی نے نہ سُنی ہوگی، پھر بڑی آنکھوں والی حُوریں باہر نکلتی ہیں اور جنّت کی بالکونیوں پر کھڑی ہوکر یوں پُکارتی ہیں: کوئی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پکارنے والا تاکہ وہ اس کی (ہم سے) شادی کرائے؟ پھر وہ پوچھتی ہیں: اے رضوانِ جنّت! یہ کون سی رات ہے؟ تو حضرت سَیِّدُنا رضوان عَلَیْہِ السَّلَام لَبَّیْك کہتے ہوئے جواب دیتے ہیں: یہ ماہِ رَمَضان کی پہلی رات ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے رضوان! جنّت کے دروازے کھول دو، اے مالک! جہنّم کے دروازے بند کردو، اے جبریل! زمین پر جاؤ اور سرکش شیاطین کو زنجیروں سے باندھ کر سمندر میں ڈال دو تاکہ وہ میرے حبیب (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُمَّت کے روزوں میں فساد نہ ڈالیں۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضان کی ہر رات میں ایک منادی کو 3 مرتبہ یہ نِدا کرنے کا حکم ارشاد فرماتا ہے: ہے کوئی مانگنے والا کہ جس کی مراد میں اسے عطا کروں؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ جس کی توبہ میں قبول کروں؟ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا جسے میں بخش دُوں؟

(الترغیب والترھیب، کتاب الصوم، الترغیب فی صیام رمضان احتساباً...الخ، ۲/۲۰، حدیث: ۱۴۹۹ ملتقطاً)

ماہِ رَمَضاں رَحْمتوں اور بَرَکتوں کی کان ہے — ہر گھڑی رَحْمت بھری ہے ہر طرف ہیں بَرَکتیں
عاصِیوں کی مغفرت کا لیکر آیا ہے پَیام — جھوم جاؤ مجرِمو! رَمَضاں مہِ غُفران ہے
بھائیو بہنو! کرو سب نیکیوں پر نیکیاں — پڑگئے دوزخ پہ تالے قید میں شیطان ہے
بھائیو بہنو! گناہوں سے سبھی توبہ کرو — خُلد کے دَر کُھل گئے ہیں داخِلہ آسان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۰۶-۷۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے قربان کہ وہ اپنے معصوم فرشتوں کو اس ماہِ مُقدَّسہ کی پہلی شب میں جنّت کے دروازے کھولنے، جہنّم کے دروازے بند کرنے اور شیاطین کو بیڑیوں میں جکڑ دینے کے اَحکامات ارشاد فرماتا ہے نیز ربُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے ایک ندا دینے والا لوگوں کو بارگاہِ خُداوندی میں مرادیں مانگنے، توبہ کرنے اور بخشش و مغفرت کا سوال کرنے کی طرف رہنمائی کرتا ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے دُنیوی مُعامَلات میں اُلجھے رہنے کے بجائے رَمَضانُ المُبارَک کی آمد سے پہلے پہلے اپنے آپ کو ضروری کاموں سے کسی حد تک فارغ کرلیں اور فرائض و واجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ رَمَضانُ المُبارَک کے خُصُوصی فُیُوض و برکات حاصل کرنے کے لئے اس میں سُنَن و مُستَحَبّات، تلاوتِ قرآنِ کریم، تراویح و اِعتِکاف اور دیگر عبادات کی کثرت کریں بلکہ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے پورے ماہِ رمضان یا کم از کم آخری عشرے کے اِعتِکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کرکے ماہِ صیام کے قدر دانوں میں شامل ہوجائیں، روزانہ دن اور بعدِ تراویح ہونے والے 2 مدنی مذاکروں میں اوّل تا آخر شامل ہو کر علمِ دین حاصل کرنے والے عاشقانِ رسول کی فہرست میں ہم بھی اپنا نام لکھوالیں اور رَبّ تعالیٰ کو راضی کرکے بخشش و مغفرت کے حقدار بن جائیں۔ آیئے ترغیب کے لئے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذوقِ عبادت کے بارے میں تین (3) روایات سُنتے ہیں تاکہ اُنہیں سُن کر ہم بھی اپنا مدنی ذہن بنائیں اور اس ماہِ مُبارَک کی آمد سے پہلے پہلے اپنے آپ کو عبادت و اِعتِکاف کے لئے تیّار کرلیں۔

1. اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهُ ثُمَّ لَمْ يَأْتِ فِرَاشَهُ حَتّٰى يَنْسَلِخَ جب ماہِ رَمَضان تشریف لاتا تو

نبیِّ مکرّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عبادتِ الٰہی کیلئے کمربستہ ہوجاتے پھر سارا مہینا اپنے بسترِ مُنوَّر پر تشریف نہ لاتے۔ (شعب الایمان، باب فی الصیام، فضائل شھر رمضان، ۳/۳۱۰، حدیث: ۳۶۲۴)

2. كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَكَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَابْتَهَلَ فِي الدُّعَاءِ وَاَشْفَقَ مِنْهُ جب ماہِ رَمَضان تشریف لاتا تو شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رنگ مُبارَک مُتَغَیَّر (یعنی تبدیل) ہوجاتا، نَماز کی کثرت فرماتے، گڑگڑا کر دُعائیں مانگتے اور خوفِ خُدا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر طاری رہتا۔

(شعب الایمان، باب فی الصیام، فضائل شھر رمضان، ۳/۳۱۰، حدیث: ۳۶۲۵)

3. اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ كُلَّ اَسِيْرٍ وَاَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ جب ماہِ رَمَضان آتا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر قیدی کو رِہا کردیتے اور ہر سائل کو عطا فرماتے۔

(شعب الایمان، باب فی الصیام، فضائل شھر رمضان، ۳/۳۱۱، حدیث: ۳۶۲۹)

اللہ کیا جہنّم اب بھی نہ سَرد ہوگا رو رو کے مُصْطَفٰے نے دریا بہا دیئے ہیں
میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ المُبارَک کی بَرَکات سے فیضیاب ہونے، اس ماہ میں خُود بھی بکثرت عبادات کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلانے بلکہ اپنے علاقے میں بھی اس کی دُھومیں مچانے کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی

حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا نہایت ہی عظیمُ الشّان کام ہے چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عَلیُّ الْمرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ حقیقت بنیاد ہے: جِہاد کی چار قسمیں ہیں: (1) نیکی کا حکم دینا (2) بُرائی سے منع کرنا (3) صَبْر کے مقام پر سچ کہنا اور (4) فاسِقوں سے بُغض رکھنا۔ (پھر ارشاد فرمایا) جس نے نیکی کا حکم دِیا اُس نے مومنین کے ہاتھ مضبوط کئے اور جس نے بُرائی سے منع کیا اُس نے فاسِقوں کی ناک خاک آلود کی۔[1] نیز ایک حدیث میں ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی گئی: لوگوں میں بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ ڈرنے والا، رشتے داروں سے صِلَۂ رِحمی زیادہ کرنے والا اور بہت زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا۔[2]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **"عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** کی برکت سے اب تک کئی لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوچکا ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک ایسی مَدَنی بہار سُنتے ہیں جس میں **"عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** کی برکت سے ایک شرابی نہ صرف شراب نوشی اور دیگر گُناہوں سے تائب ہوگیا بلکہ سُنّتوں پر عمل کرنے والا بھی بن گیا۔ چُنانچہ

نیّت صاف منزل آسان

عاشِقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ کپڑونج (گُجرات، ھند) پہنچا، **"عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** کے دَوران ایک شرابی سے مُڈبھیڑ ہوگئی، عاشِقانِ رسول نے اُس پر خُوب اِنفرادی کوشش کی، جب اُس نے

1…حِلْیَۃُ الاَولیاء، محمد بن سوقۃ، ۵/۱۱، حدیث: ۶۱۳۰

2…شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، ۶/۲۲۰، حدیث: ۷۹۵۰

سبز سبز عمامے والوں کی شفقتیں اور پیار دیکھا تو ہاتھوں ہاتھ اُن کے ساتھ چل پڑا، عاشقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے گناہوں سے سچی توبہ کی، داڑھی مُبارک بڑھالی، سبز عمامے کا تاج بھی سر پر سج گیا، مَدَنی لباس کا بھی ذِہن بن گیا، 6 دن تک مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل کر سکا، مزید 92 دن کے لئے مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کی مگر سفر کے اَخراجات نہ تھے۔ ایک دن ایک رشتے دار سے ملاقات ہو گئی، اُس نے جب مُعاشَرے کے بَدنام اور شرابی کو داڑھی، سبز سبز عمامے اور مَدَنی لباس میں دیکھا تو دیکھتا رہ گیا، جب اُس کو بتایا گیا کہ یہ سب مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَسباب ہو جانے کی صورت میں مزید 92 دن کے سفر کا پختہ ارادہ ہے۔ تو اُس رشتے دار نے کہا، پیسوں کی فِکر مَت کرو۔ 92 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کا خرچ مجھ سے قبول کر لو اور ساتھ میں 92 دن تک گھر کے اَخراجات بھی اپنے ذمّہ لیتا ہوں، یوں وہ دیوانہ 92 دن کے لئے مَدَنی قافِلے کا مُسافر بن گیا۔

یا خُدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کے ساتھ کاش! سُنّتوں کی تَربِیَت کے واسطے پھر جلد تَر!
خُوب خِدمت سُنّتوں کی ہم سَدا کرتے رہیں مدنی ماحول اے خُدا ہم سے نہ چُھوٹے عُمر بھر

(وسائلِ بخشش، ص۶۳۸-۶۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ ہی دنوں بعد رحمتوں اور برکتوں والا عظیمُ الشّان مہینا آنے ہی والا ہے جو ہم گناہگاروں کی بخشش کا سامان لئے 11 ماہ بعد صرف 29 یا 30 دن کے لئے تشریف لاتا ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر اس ماہ کی زیادہ سے زیادہ تعظیم و توقیر بجالائیں نیز نمازوں، روزوں، تلاوتِ قرآن، ذکر و اَذکار، دُرود و سلام، تراویح، حمد و نعت و منقبت، شب بیداری، تراویح، صلوٰۃُ التسبیح، گریہ و زاری اور توبہ و اِستِغْفار کر کے رات دن

برسنے والی رحمت کی چھما چھم بارش سے فیض حاصل کریں۔ یقیناً خُوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس پاکیزہ و مُقدّس مہمان کی قدر کرتے اور اس کا ادب و احترام بجالاتے ہیں۔ آیئے! اِحترامِ رَمضان کی بَرَکات پر مشتمل ایک ایسے غیر مسلم کی حکایت سُنیے جسے احترامِ رَمضان ہی کی وجہ سے ایمان کی دولت سے مالامال کر دِیا گیا۔ سُنئے اور ایمان تازہ کیجئے چُنانچہ

اِحترامِ رَمضان اور بخشش کا سامان

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"فَیضانِ رَمَضان"** کے صفحہ 909 پر نقل فرماتے ہیں کہ بُخارا میں ایک غیر مسلم رہتا تھا ایک مرتبہ رَمَضان شریف میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ مسلمانوں کے بازار سے گزر رہا تھا۔ اُس کے بیٹے نے کوئی چیز عَلانیہ طور پر (یعنی کُھلے عام) کھانی شُروع کر دی۔ اس نے جب یہ دیکھا تو اپنے بیٹے کو ایک طمانچہ رَسید کر دِیا اور خُوب ڈانٹ کر کہا: تجھے رَمَضانُ الْمُبارَک کے مہینہ میں مسلمانوں کے بازار میں کھاتے ہوئے شَرم نہیں آتی؟ لڑکے نے جواب دِیا: ابّا جان! آپ بھی تو رَمَضان شریف میں کھاتے ہیں۔ والدِ نے کہا: میں مسلمانوں کے سامنے نہیں اپنے گھر کے اندر چُھپ کر کھاتا ہوں، اِس ماہِ مُبارَک کی بے حُرمتی نہیں کرتا۔ کچھ عرصہ بعد اُس شخص کا اِنتِقال ہو گیا۔ کسی نے خواب میں اُس کو جنّت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا تو حیرت سے پُوچھا، تُو تو غیر مسلم تھا، جنّت میں کیسے آگیا؟ کہنے لگا: واقعی میں غیر مسلم تھا، لیکن جب موت کا وَقت قریب آیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِحترامِ رَمَضان کی بَرَکت سے مجھے ایمان کی دولت اور مرنے کے بعد جنّت سے سرفراز فرمایا۔

جب کہا عِصیاں سے میں نے سخت لاچاروں میں ہوں — جن کے پلّے کچھ نہیں ہے اُن خریداروں میں ہوں

تیری رَحمت کیلئے شامِل گنہگاروں میں ہوں   بول اُٹّھی رَحمت نہ گھبرا میں مَدد گاروں میں ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! رَمَضانُ المُبارَک کی تعظیم کے سَبَب ایک غیر مسلم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نہ صِرف دَولتِ اِیمان سے نوازدِیا بلکہ اُسے جنّت میں بھی داخل فرمادِیا۔ اِس واقِعے سے خُصوصاً اُن غافل مسلمانوں کو درسِ عبرت حاصل کرنا چاہئے جو مسلمان ہونے کے باوُجود رَمَضانُ المُبارَک کا بِالکل اِحتِرام نہیں کرتے اور گرمی کی شدّت کا بہانا بنا کر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزے قضا کر ڈالتے ہیں، پھر چوری اور سینہ زوری یوں کہ روزہ داروں کے سامنے ہی سگریٹ کے کَش لگاتے، پان، گٹکے، مین پوریاں وغیرہ اَشیا چباتے حتّٰی کہ بعض تو اتنے بیباک و بے مُروَّت ہوتے ہیں کہ سرِعام مشروبات پیتے بلکہ بِریانیاں اور سموسے وغیرہ کھاتے بھی نہیں شرماتے، یوں ہی بعض نادان روزہ رکھنے کے باوُجود مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تاش، شَطرَنج، لُڈّو، وِیڈیو گیمز کھیلنے، فِلمیں ڈِرامے دیکھنے اور گانے باجے سُنّنے وغیرہ بُرائیوں سے باز نہیں آتے۔ ایسوں کو چاہئے کہ وہ سنجیدگی کے ساتھ اپنی موت، اس کی تکالیف نیز قبر و حشر کے مُعاملات پر غور کریں اور سوچیں کہ ماہِ رمضان کی ناقدری اور اس کا تقدُّس پامال کرنے کے سبب اگر عذابِ قبر یا عذابِ جہنّم میں مُبتلا کر دِیا گیا تو ہمارے نرم و نازک جسم رَبّ تعالٰی کے عذابِ شدید کو کیسے سہہ سکیں گے۔ یاد رکھئے! ماہِ رَمَضان کی بے حُرمتی کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب ہے۔

مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 693 صفحات پر مشتمل کتاب "فیضانِ رَمَضان" کے صفحہ 89 سے رَمَضانُ المُبارَک کی بے حُرمتی کرنے والے ایک شخص کا عبرتناک واقعہ سُنئے اور عبرت کے مدنی پھول چُنئے چُنانچہ

رَمَضان کی بے حُرمتی کی سزا

منقول ہے،ایک بار اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیر خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم زِیارتِ قُبور کے لئے کُوفہ کے قبرستان تشریف لے گئے۔ وہاں ایک تازہ قبر پر نظر پڑی۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو اُس کے حالات معلوم کرنے کی خواہش ہوئی چُنانچِہ بار گاہِ خُداوندی میں عرض گزار ہوئے: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس مَیِّت کے حالات مجھ پر مُنْکَشِف(یعنی ظاہر) فرما۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ کی اِلتجا فوراً قبول ہوگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے اور اُس مُردے کے درمیان جتنے پردے تھے تمام اُٹھا دیئے گئے۔ اب ایک قبر کا بھیانک منظر آپ کے سامنے تھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ مُردہ آگ کی لَپیٹ میں ہے اور رو رو کر آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے اِس طرح فریاد کر رہا ہے: یَاعَلِیُّ! اَنَاغَرِیْقٌ فِی النَّارِ وَحَرِیْقٌ فِی النَّارِ یعنی اے علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم! میں آگ میں ڈوبا ہوا ہوں اور آگ میں جل رہا ہوں۔ قبر کے دہشت ناک منظر اور مُردے کی دردناک پُکار نے حیدرِ کرّار کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو بے قرار کر دِیا۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اپنے رَحمت والے پرورد گار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں ہاتھ اُٹھا دیئے اور نہایت ہی عاجِزی کے ساتھ اُس مَیِّت کی بخشش کیلئے درخواست پیش کی۔ غیب سے آواز آئی: اے علی (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم)! آپ اِس کی سِفارش نہ ہی فرمائیں کیوں کہ روزے رکھنے کے باوُجود یہ شخص رَمضانُ الْمُبارَک کی بے حُرمتی کرتا، رَمضانُ المُبارَک میں بھی گناہوں سے باز نہ آتا تھا۔ دن کو روزے تو رکھ لیتا مگر راتوں کو گناہوں میں مُبتَلا رہتا تھا۔

مَولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم یہ سُن کر اور بھی رنجیدہ ہوگئے اور سجدے میں گِر کر رو رو کر عرض کرنے لگے، یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، اِس بندے نے بڑی اُمّید کے ساتھ مجھے پُکارا ہے، میرے مالِک عَزَّوَجَلَّ! تُو مجھے اِس کے آگے رُسوا نہ فرما، اِس کی بے بسی پر رَحم فرمادے اور اِس بیچارے کو بخش دے۔ حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم رو رو کر مُناجات

کررہے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کا دریا جوش میں آگیا اور نِدا آئی، اے علی! ہم نے تمہاری شِکَستہ دِلی(یعنی اُداسی)کے سبب اِسے بخش دِیاچُنانچہ اُس مُردے پر سے عذاب اُٹھا لیا گیا۔(انیسُ الواعِظین، المجلس الثانی فی الایمان والصلاۃ وصوم رمضان، ص ۲۶-۲۵)

مشکلکُشا علی مولیٰ کا حَسَنَیْن واسِطہ جایئے کے لے میں جنّت کروایئے مغفِرت
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جس بدبخت نے رَمَضانُ الْمُبارَک کی تعظیم کرنے کے بجائے اس کی بے حرمتی کی اور خُدا تعالیٰ کے غضب سے بے پرواہو کر گناہوں میں مشغول رہاتو اس بدنصیب کا کس قدر بھیانک انجام ہوا کہ مرنے کے بعد وہ عذابِ قبر میں گرفتار ہو کر بُری طرح ذلیل و رسوا ہوا، غور تو فرمایئے کہ ماہِ رَمَضان میں روزہ رکھ کر گناہ کرنے والوں کا جب یہ حال ہے تو جو نادان مسلمان بلا وجہِ شرعی اس ماہ میں سِرے سے روزے ہی نہیں رکھتے، کھلے عام کھاتے پیتے بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بِلا خَوف و خطر گناہ پر گناہ کئے جاتے ہیں تو ان کا انجام کس قدر دردناک ہو گالہٰذا اپنی کمزوری پر ترس کھایئے، گھبرا کر جھٹ پٹ گناہوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سچی توبہ کیجئے اور نماز و روزوں کی پابندی شروع کر دیجئے۔ یاد رکھئے کہ بِلا اجازتِ شرعی ماہِ رَمَضان کے روزے نہ رکھنا بہت بڑی محرومی کا سبب ہے۔ آیئے! اِس ضمن میں 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں چُنانچہ

حضرت سیِّدُنا اَبُوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ دوجہاں کے مالِک و مختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے رَمَضان کے ایک دن کا روزہ بِغیر رُخصت وبغیر مَرَض نہ رکھاتو زمانے بھر کا روزہ بھی اُس کی قضا نہیں ہو سکتا اگرچِہ بعد میں رکھ بھی لے۔

(بخاری، کتاب الصوم، باب اذ اجامع فی رمضان، ۱/ ۶۳۸، حدیث: ۱۹۳۴)

حضرتِ سَیِّدُنا جابِر بن عبدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ منوّرہ، سلطانِ مکّہ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے ماہِ رَمَضان کو پایا اوراس کے روزے نہ رکھے تو وہ شخص بد بخت ہے، جس نے اپنے والِدین یا اس میں سے کسی ایک کو پایا مگر ان کے ساتھ اچھّا سُلوک نہ کِیا تو وہ بھی بدبخت ہے، جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود نہ پڑھا وہ بھی بدبخت ہے۔ (معجم اوسط، من اسمہ علی، ۳/ ۶۲، حدیث: ۳۸۷۱)

دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے جو حدیثِ پاک سُنی اس میں روزہ خوروں، والدین کے نافرمانوں اور دُرُود شریف پڑھنے میں بُخل سے کام لینے والوں کے لئے عبرت کے بے شُمار مدنی پھول موجود ہیں لہٰذا ان کاموں میں مُبتلا رہنے والوں کو چاہیے کہ آج ہی ماہِ رَمَضان کے روزے چھوڑنے، والدین کا دل دکھانے اور دُرُود شریف کے مُعاملے میں کنجوسی کا مظاہرہ کرنے کی بُری عادات سے پیچھا چُھڑا کر اپنی آخرت سنوار لیں۔ یہاں یہ مسئلہ بھی ذہن نشین رکھئے کہ والدین کی اطاعت صرف جائز کاموں میں ہی کی جاسکتی ہے کیونکہ خلافِ شرع کاموں میں کسی کی اطاعت کرنا شرعاً جائز نہیں جیسا کہ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ والدین کی اطاعت کے بارے میں پوچھے جانے والے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: جائز باتوں میں اپنے والدین کی

اطاعت کرنا فرض ہے اگرچہ وہ خُود گناہِ کبیرہ میں مُبْتَلا ہوں کیونکہ اُن کے گناہ کاوبال اُنہی پر ہے اوراس کے سبب کوئی شخص بھی جائز کاموں میں ان کی اطاعت سے بَرِیُ الذِّمّہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں! اگر وہ کسی ناجائز بات کا حکم کریں (مثلاً داڑھی کٹوانے یا ایک مٹھی سے گھٹانے، بے پردگی کرنے یاناجائز فیشن اپنانے کا کہیں) تو اِن کاموں میں ان کی اطاعت کرنا جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۱۵۷ملخصاً)

آقائے نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حقیقت بنیاد ہے: لَا طَاعَۃَ فِی مَعْصِیَۃٍ اِنَّمَا الطَّاعَۃُ فِی الْمَعْرُوْفِ یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی بھی شخص کی اِطاعت (جائز) نہیں، فرمانبرداری توصرف نیک کاموں میں (ہی جائز) ہے۔

(بخاری، کتاب اخبار الآحاد، باب ماجاء فی اجازۃ خبر الواحد، ۴/۴۹۳، حدیث:۷۲۵۷)

اسی طرح جب بھی مکی مَدَنی آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ نامی، اسمِ گرامی لیں یا سنیں تو اُس وقت یاد سے دُرُود شریف پڑھنے کی عادت بنایئے کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذکرِ خیر کے وقت دُرُودِ پاک نہ پڑھنے والے کو حدیثِ پاک میں کنجوس کہا گیا ہے چُنانچہ

تاجدارِ اَنْبیاء، محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اَلْبَخِیْلُ الَّذِی مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ یعنی بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی، ابواب الدعوات، باب قول رسول اللہ رغم انف رجل، ۵/۳۲۱، حدیث: ۳۵۵۷)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عمر میں ایک بار دُرُود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جَلسۂ ذکر میں دُرُود شریف پڑھنا واجب، خواہ خُود نامِ اقدس لے یادوسرے سے سُنے اور اگر ایک مجلس میں سو(100) بار ذکر آئے تو ہر بار دُرُود شریف پڑھنا چاہئے، اگر نامِ اقدس لیا یاسُنا اور دُرُود شریف اس وَقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وَقت میں اس کے

بدلے کا پڑھ لے۔ (بہارِ شریعت، حصّہ سوم، ۱/ ۱۰۱)

یانبی! بے کار باتوں کی ہو عادت مجھ سے دُور   بس دُرُودِ پاک کی ہو خُوب کثرت یارسول

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۲۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "فَیضَانِ رَمَضان" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضانِ رَمَضان سے مالا ہونے، اِطاعتِ والِدَین کا جذبہ پانے اور دُرود وسلام کی عادت اپنانے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف "**فیضانِ رَمَضان**" کا مطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں روزوں، تَرَاوِیح، سحر و اِفطار، اِعْتِکاف، صَدَقۂ فِطر اور عِیْدُ الْفِطْر وغیرہ کے فضائل و اَحکام کو آسان ترین انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ اس ماہ کے روزے ہم پر فرض ہیں لہٰذا ان روزوں کے شرعی مسائل سیکھنا بھی ہمارے لئے ضروری ہے اور "**فیضانِ رَمَضان**" میں روزے کے عمومی مسائل و اَحکام موجود ہیں لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرمائیے، خُود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضان کی ایک عظمت یہ بھی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شبِ قدر کو اسی مہینے میں پوشیدہ رکھا ہے اور شبِ قدر وہ عظیم رات ہے جس میں کی جانے والی عبادت ہزار

(1000) مہینوں سے بہتر ہے، اِسی مُبارَک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک بار پورے ماہِ مُبارَک کا اِعتِکاف فرمایا چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یکم رَمَضان سے20رَمَضان تک اِعتِکاف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: میں نے شبِ قدر کی تلاش کے لئے رَمَضان کے پہلے عَشرے کا اور پھر درمیانی عَشرے کا اِعتِکاف کِیا، پھر مجھے بتایا گیا کہ شبِ قَدر آخِری عَشرے میں ہے لہٰذا تم میں سے جو شخص میرے ساتھ اِعتِکاف کرنا چاہے وہ کرلے۔

(مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلۃ القدر...الخ، ص ۵۹۴، حدیث: ۱۱۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہر سال نہ سہی تو زہے نصیب! زندگی میں کم از کم ایک بار اِس ادائے مصطفٰے کو ادا کرتے ہوئے پورے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کے اِعتِکاف کی مدنی بہاریں لُوٹنے کی بھرپور کوشش کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِعتِکاف کرنے کی بے شُمار برکتیں ہیں کہ جتنے دن مسلمان اِعتِکاف میں رہتا ہے اگر کوشش کرے تو گناہوں سے اپنے آپ کو بچا سکتا ہے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمت ہے کہ باہَر رہ کر جو نیکیاں وہ کیا کرتا تھا، اِعتِکاف کی حالت میں اگرچِہ وہ ان کو انجام نہ دے سکے گا مگر پھر بھی وہ اس کے نامۂ اعمال میں بدستور لکھی جائیں گی اور اسے ان کا ثواب بھی ملتا رہے گا چُنانچہ

تاجدارِ حرم، سراپا جُود وکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ تَحَفُّظ نشان ہے: **ھُوَیَعْکِفُ الذُّنُوْبَ وَیُجْرٰی لَہٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ کَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ کُلِّھَا** یعنی اِعتِکاف کرنے والا گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اسے تمام نیکیوں کا ثواب ایسے ہی دِیا جائے گا جیسے نیکیاں کرنے والے کو دِیا جاتا ہے۔

(ابنِ ماجہ، کتاب الصیام، باب: فی ثواب الاعتکاف، ۲/۳۶۵، حدیث: ۱۷۸۱)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اِعْتِکاف کا فوری فائدہ تو یہ ہے کہ یہ معتکف کو گُناہوں سے باز رکھتا ہے کیونکہ اکثر گناہ غیبت، جھوٹ اور چغلی وغیرہ لوگوں سے میل جول کے باعث ہوتی ہے، معتکف دُنیا سے کنارہ کشی اختیار کئے ہوتا ہے اور جو اس سے ملنے آتا ہے وہ بھی مسجد و اِعْتِکاف کا لحاظ رکھتے ہوئے نہ خُود بُری باتیں کرتا ہے نہ کرواتا ہے۔ (مزید فرماتے ہیں کہ) اِعْتِکاف کی وجہ سے جن نیکیوں سے محروم ہو گیا جیسے زیارتِ قبور، مسلمانوں سے ملاقات، بیمار کی خیریت معلوم کرنا، نمازِ جنازہ میں حاضری وغیرہ اُسے ان سب نیکیوں کا ثواب اسی طرح ملتا ہے جیسے یہ کام کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ۳/ ۲۱۷ ملتقطاً وملخصاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت دُنیا کے مختلف ممالک اور شہروں میں پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے اِجتماعی اِعْتِکاف کی ترکیب کی جاتی ہے، جس میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے دِیے گئے جدول کے مطابق اعتکاف کرنے والے عاشقانِ رمضان کی مدنی تربیت کی کوشش کی جاتی ہے، اجتماعی اِعْتِکاف کا آغاز کچھ یوں ہوا کہ دعوتِ اسلامی کے وجود میں آنے سے چند سال پہلے رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے نُور مسجد کاغذی بازار میٹھادر بابُ المدینہ (کراچی) میں تنہا اِعْتِکاف کیا۔ پھر اگلے سال آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی انفرادی کوشش سے مزید 2 اسلامی بھائی آپ کے ساتھ اِعْتِکاف کرنے کے لئے تیّار ہو گئے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی ملنساری کی عادت اور انفرادی کوششوں کی برکت سے ایک سال ایسا آیا کہ مُعْتَکِفِین کی تعداد 28 تک پہنچ گئی۔ اِس اجتماعی اِعْتِکاف کی دُور دُور تک دُھوم مچ گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسی سال

دعوتِ اسلامی کا سورج طُلوع ہو گیا اور دعوتِ اسلامی کے اوّلین مَدَنی مرکز گلزارِ حبیب مسجد (گلستانِ اوکاڑوی، باب المدینہ کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام پہلا اجتماعی اِعْتِکاف کِیا گیا کم و بیش 60 اسلامی بھائیوں نے اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ہمراہی میں اِعْتِکاف کرنے کی سَعادت پائی، بڑھتے بڑھتے (تادمِ تحریر) یہ سلسلہ نہ صرف پاکستان بلکہ دُنیا کے مختلف مُمالک میں پہنچ گیا ہے یوں دُنیا کی بے شُمار مساجِد میں پورے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبارَک کے اور آخِری عَشرے کے اجتماعی اِعْتِکاف کا اہتمام کِیا جاتا ہے جن میں ہزارہا اسلامی بھائی مُعْتَکِف ہو کر دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ علمِ دِین حاصل کرتے اور سُنّتوں کی تَرْبِیَت پاتے ہیں نیز کئی مُعْتَکِفِین اختتامِ رَمَضَانُ الْمُبارَک پر چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ، 1 ماہ، 12 دن اور 3 دن کے لیے سُنّتوں کی تَرْبِیَت کے مَدَنی قافلوں کے مسافِر بن جاتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی عاشقانِ رمضان، اس اعتکاف کی برکتوں اور مدنی بہاروں کو مزید سمیٹنے کے لیے ہاتھوں ہاتھ **63 روزہ مدنی تربیتی کورس، 41 روزہ مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس، 12 روزہ مدنی کورس** بھی کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ہمیں بھی ان عظیم سعادتوں سے حصہ پانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے، مشورہ ہے کہ آج ہی کسی ذِمہ دار اسلامی بھائی سے رابطہ کرکے اجتماعی اِعْتِکاف کا فارم حاصل کیجئے اور اچھی طرح پڑھ کر اُسے پُر کرکے جمع کروا دیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں ہزاروں عاشقانِ رسول پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے اعتکاف کی سعادت حاصل کرتے ہیں، جو عاشقانِ رمضان عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبتِ بابرکت میں اعتکاف کرنے کے خواہشمند ہوں، وہ متعلقہ نگرانِ ڈویژن مشاورت یا نگرانِ کابینہ کی اِجازت سے اپنا فارم جلد جمع کروادِیجئے تاکہ تاخیر کی صُورت میں جگہ کی کمی کی وجہ سے کوئی آزمائش نہ ہو۔

اجتماعی اِعتِکاف کی بھی خُوب مدنی بہاریں ہیں۔آیئے!بطورِ ترغیب اجتماعی اِعتِکاف کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں چُنانچہ

جیسے مِرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

زم زم نگر حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی عبد الرّزاق عطاری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ جو کہ ٹنڈو جام کی ایک یونیورسٹی کے لیب انچارج تھے، ان کے دو بچّے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ تھے مگر وہ خُود نمازوں اور سُنّتوں سے دُور تھے اور ذہن مکمّل طور پر دُنیا داروں والا تھا۔ رَمَضانُ المُبارَک میں اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں اجتِماعی اِعتِکاف میں شرکت کی دعوت پیش کی گئی تو فرمانے لگے، میرے بچّوں کی امّی ناراض ہو کر میکے جا بیٹھی ہیں اگر میں اِعتِکاف کروں گا تو کیا وہ آجائیں گی؟ انہیں بتایا گیا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آجائیں گی چُنانچہ وہ آخِری عشرہ رَمَضانُ المُبارَک (غالِباً ۱۴۱۶ھ بمطابق 1995ء) میں زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے فیضانِ مدینہ میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ مُعتکف ہو گئے۔ سیکھنے سکھانے کے حلقوں، سنّتوں بھرے بیانات، رقّت انگیز دعاؤں اور پُرسوز نعتوں نے ان کے قلب میں مَدَنی انقِلاب برپا کر دِیا! انہوں نے گناہوں سے توبہ کر لی۔ نمازوں کی پابندی کا عہد کیا۔ داڑھی مُبارَک و عمامہ شریف سے آراستہ ہو گئے اور نعتیں بھی پڑھنے لگے۔ اِعتِکاف کے دَوران ہی رُوٹھی ہوئی بچّوں کی امّی بھی واپَس آگئیں اور گھریلو شکر رنجیاں بھی خَتم ہو گئیں۔ اِعتِکاف کی بَرَکت سے وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گئے۔ داڑھی زُلفوں، عمامہ شریف اور مَدَنی لباس میں نظر آنے لگے، مَدَنی قافلوں میں سفر بھی کئے اور مَدَنی ماحول میں رہتے ہوئے اُسی سال یعنی بروز جمعرات 27 ربیع النّور شریف غالباً ۱۴۱۶ھ بمطابق 1995ء کو ان

کا انتقال ہو گیا، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ان کی خُوش بختی تو دیکھئے کہ بوقتِ وَفات ان کے لب پر نعت شریف کا یہ مِصرع تھا کہ

جیسے مِرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

جَلوۂ یار کی آرزو ہے اگر　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
میٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
چوٹ کھا جائے گا اک نہ اک روز دل　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
فَضْلِ رَبّ سے ہدایت بھی جائے گی مل　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
تم کو راحت کی نعمت اگر چاہئے　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
بندگی کی بھی لذّت اگر چاہئے　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
تنگ دستی کا حل بھی نکل آئے گا　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
روز گار اِنْ شَآءَاللہ مل جائے گا　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
سیکھنے زندگی کا قرینہ چلو　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
دیکھنا ہے جو میٹھا مدینہ چلو　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
موت فضلِ خُدا سے ہو ایمان پر　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
رَبّ کی رحمت سے جنّت میں پاؤ گے گھر　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
مان بھی جاؤ عطار کی اِلْتِجا　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
ہو گا راضی خُدا، خُوش شہِ انبیاء　مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۶۳۹تا ۶۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازوں اور دیگر نیک کاموں پر اِستِقامت حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے،اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصِل ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی تادمِ تحریر کم وبیش 103 شعبہ جات میں سُنَّتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے،انہی میں سے ایک شعبہ جامعۃُ المدینہ بھی ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دلی خواہش کے تحت علمِ دِین کو عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے علاقے گودھرا کالونی بابُ المدینہ (کراچی) میں کھولی گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک دُنیا کے مختلف مُمالِک مثلاً پاکستان، ہند، جُنوبی افریقہ، انگلینڈ، نیپال اور بنگلہ دیش وغیرہ میں جامعۃُ المدینہ لِلْبَنِیْن اور لِلْبَنَات قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عِلْمِ دِیْن حاصِل کرکے نہ صرف اپنی عِلْمی پیاس بُجھارہے ہیں بلکہ دُوسروں کو بھی فیضانِ علم سے مُنوّر کرنے میں مصروف ہیں۔اِن جامعاتُ المدینہ کی خُصُوصِیَّت یہ ہے کہ دِینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ طَلَبہ کی اَخلاقی اور رُوحانی تَربِیَت بھی کی جاتی ہے لہٰذا ہمیں بھی اپنی اَوْلاد کو جامعاتُ المدینہ میں داخِل کرواکراُن کی اور اپنی دُنیا و آخرت کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃ المدینہ (للبنین)یعنی اسلامی بھائیوں کے جامعۃ المدینہ اور جامعۃ المدینہ (للبنات)یعنی اسلامی بہنوں کے جامعۃ المدینہ میں داخلے جاری ہیں اور10 شوال المکرم 1437ھ، (متوقع16جولائی2016ء) تک داخلے جاری رہیں گے۔داخلوں کے خواہشمند اپنے اپنے شہروں کے جامعۃ المدینہ للبنین وللبنات میں ہاتھوں ہاتھ رابطہ کیجئے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے اِستِقْبالِ رَمَضان کے بارے میں سُنا کہ

- ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس ماہِ مُبارَک کی آمد سے پہلے ہی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سامنے اس ماہِ محترم کی شان و عظمت بیان فرماتے اور روزے رکھنے اور تراویح پڑھنے کی ترغیب بیان فرماتے۔
- اس میں ہمارے لئے بھی ترغیب ہے لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اس ماہِ مُبارَک کا اس عظیمُ الشّان طریقے سے اِستِقْبال کریں کہ گُناہوں سے ہمیشہ کے لئے سچی توبہ کرلیں، خُوب نیکیاں کریں ، نمازوں کی پابندی کریں، تراویح کا خُوب اہتمام کریں اور خُوب خُوب صدقہ و خیرات کریں بلکہ ہوسکے تو اپنے صدقاتِ واجبہ اور نافلہ کے ساتھ ساتھ اپنے رشتے داروں ،دوستوں اور محلے داروں سے بھی دعوتِ اسلامی کے لیے مدنی عطیات جمع کرنے کی کوشش کریں۔
- اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ سب نیک کام ہیں اور ماہِ رَمَضانُ المُبارَک میں ایک نیکی کا ثواب ستّر (70) گُنا ملتا ہے، یُوں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دیکھتے ہی دیکھتے ہمارے نامۂ اَعمال میں نیکیوں کا انبار لگ جائے گا، اس ماہِ مُبارَک ہی میں شبِ قدر جیسی عظیم رات بھی ہے جس میں عبادت کرنے والوں کو زبردست اجرو ثواب عطا کِیا جاتا ہے۔
- قرآن و حدیث میں اس عظمت والی رات کو ہزار (1000) مہینوں سے افضل قرار دِیا گیا ہے، اسی

شبِ قدر کی تلاش میں ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِعْتِکاف فرماتے بلکہ ایک مرتبہ تو پورے ماہِ رَمَضانُ المُبارَک کا اِعْتِکاف بھی فرمایا لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنت پر عمل کرتے ہوئے زندگی میں کم از کم ایک بار تو پورے ماہ کا اِعْتِکاف کی سعادت لازمی حاصل کریں، بلکہ تمام اسلامی بھائی کوشش کریں کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں پورے ماہ کا اِعتکاف کرنے کی سعادت حاصل کریں، اس کی برکت سے خُوب خُوب علمِ دین سیکھنے کو بھی ملے گا، عمل کا جذبہ بھی بڑھے گا، آسانی سے عبادت بھی کر سکیں گے اور گُناہوں سے بھی محفوظ رہیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

تِری سنّتوں پہ چل کر مری رُوح جب نکل کر   چلے تو گلے لگانا مَدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص۴۲۸)

چھینکنے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے چھینکنے کی چند سنّتیں و آداب سُنتے ہیں:

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

پہلے دو فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں:❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔(بخاری، ۴/۱۶۳، حدیث:۶۲۲۶) ❀جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے توفِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے۔(معجم کبیر، ۱۱/۳۵۸، حدیث: ۱۲۲۸۴) ❀ چھینک کے وَقت سر جھکایئے، منہ چُھپایئے اور آواز آہِستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت (یعنی بیوقوفی) ہے۔(رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۴) ❀چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ❀ سننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرحَمُکَ اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خُود سن لے۔(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶،۳/۴۷۶) ❀جواب سن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللہُ لَنَاوَلَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے: یَھْدِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔) (فتاویٰ ہندیۃ، ۵/۳۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

رہوں ہر دم مُسافر کاش "مَدَنی قافِلوں" کا میں
کرم ہو جائے مَوْلا گر! عِنایت یہ بڑی ہوگی

(وسائلِ بخشش، ص۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

جنابِ صادق و امین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَمِدَ الرَّبَّ یعنی جس نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بیان کی، وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ وَاسْتَغْفَرَ رَبَّہ اور پھر نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کی، فَقَدْ طَلَبَ الْخَیْرَ مَکَانَہ، تو یقیناً اس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کرلیا۔ (تفسیر درمنثور ج۸ ص: ۶۹۸ بیروت)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۹)

شعر کی مختصر وضاحت:

ہمارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں جو بے سہاروں کا سہارا ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر لاکھوں سلام ہوں جو ہر بے خبر کی خبر رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قارون کا انجام

قارون بہت خوبصورت آدمی تھا، وہ بنی اسرائیل میں توریت کا بہت بڑا عالم، ملنسار اور با اخلاق انسان تھا

---

1 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

لیکن بے شمار دولت آتے ہی ایک دم بدل گیا اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا بہت بڑا دشمن اور مغرور ہو گیا، جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو اُس نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے رُو برو یہ عہد کیا کہ وہ اپنے تمام مالوں میں سے ہزارواں حصہ زکوٰۃ نکالے گا مگر جب اُس نے مال کا حساب لگایا تو ایک بہت بڑی رقم بنی۔ یہ دیکھ کر اس پر ایک دم لالچ و کنجوسی کا بُھوت سوار ہو گیا اور نہ صرف خود اس نے زکوٰۃ کا انکار کر دیا بلکہ بنی اسرائیل کو بھی بہکانے لگا کہ حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اس بہانے تمہارا مال لینا چاہتے ہیں، یہاں تک کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے اُس نے یہ گندی چال چلی کہ ایک عورت کو بہت زیادہ مال و دولت دے کر آمادہ کیا کہ وہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر بدکاری کا الزام (Blame) لگائے، چنانچہ عین اُس وقت جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بیان فرما رہے تھے، قارون نے آپ کو ٹوکا تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ اُس عورت کو میرے سامنے لاؤ، چنانچہ وہ عورت بُلائی گئی تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ اے عورت! اُس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس نے بنی اسرائیل کے لئے دریا کو پھاڑ دیا اور عافیت و سلامتی کے ساتھ دریا پار کرواکر فرعون سے نجات دی۔ سچ سچ بتا دے کہ واقعہ کیا ہے؟

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے جلال سے عورت کانپنے لگی اور اس نے مجمعِ عام میں صاف صاف کہہ دیا کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی! مجھے قارون نے کثیر دولت دے کر آپ پر بہتان لگانے کے لئے آمادہ کیا ہے۔ اُس وقت حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ نے سجدۂ شکر ادا کیا اور یہ دعا مانگی۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! قارون پر اپنا قہر و غضب نازل فرما۔ پھر آپ نے مجمع سے فرمایا کہ جو قارون کا ساتھی ہو وہ قارون کے ساتھ ٹھہرا رہے اور جو میرا ساتھی ہو وہ قارون سے جدا ہو جائے، چنانچہ دو افراد کے سوا تمام بنی اسرائیل قارون سے الگ ہو گئے، پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے زمین کو حکم دیا کہ اے زمین! تُو اس کو پکڑ لے تو قارون ایک دم گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا پھر آپ نے دوبارہ زمین سے یہی فرمایا تو وہ کمر تک زمین میں

دھنس گیا۔ یہ دیکھ کر قارون روتے اور التجائیں کرتے ہوئے قرابت ورشتہ داری کا واسطہ دینے لگا، مگر آپ نے کوئی توجہ نہیں فرمائی، یہاں تک کہ وہ بالکل زمین میں دھنس گیا۔ اور دو آدمی جو قارون کے ساتھی تھے، وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے قارون کو اس لئے دھنسادیا ہے تاکہ قارون کے مکان اور اُس کے خزانوں پر خود قبضہ کرلیں تو آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگی کہ قارون کا مکان اور خزانہ بھی زمین میں دھنس جائے چنانچہ قارون کا مکان جو سونے کا تھا اور اس کا سارا خزانہ، سبھی زمین میں غرق ہو گیا۔(تفسیر صاوی، پ ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۸۱، ۴/ ۱۵۴۶ ملخصًا)

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے   مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے   جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے   یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ دنیوی خوشحالی (Prosperity) یعنی مال و دولت اور سہولیات کی کثرت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے راضی ہونے کی علامت نہیں، اگر ایسا ہوتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قارون کا بہت بڑا مرتبہ ہوتا، یہ بھی معلوم ہوا کہ مال و دولت کی حرص میں مُبتلا ہو کر انسان اپنی آخرت برباد کرلیتا اور رب عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی مول لیتا ہے بالآخر عذابِ الٰہی کے سبب دنیا میں لوگوں کیلئے عبرت کا نمونہ بن جاتا ہے۔ یاد رکھئے! مال و دولت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک نعمت ہے لیکن اس نعمت کا صحیح استعمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا والے کاموں میں خرچ کرنا اور اس کی زکوٰۃ ادا کرنا ہے، اس کے ساتھ ساتھ حقیقی دولت (تقویٰ، پرہیز گاری، خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بھیک مانگتے رہنا چاہیے کیونکہ دولت و حکومت کا ہونا فضیلت کا باعث نہیں، فرعون، نمرود اور قارون بھی تو دولت و حکومت والے تھے مگر ان کے مال نے انہیں ابدی لعنت کا مستحق

بنایا، بلکہ فضیلت تو اس میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے راضی ہو جائے، تقویٰ و پرہیز گاری مل جائے اور اگر دولت ملے تو ایسی جو حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی اور حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمن بن عوف اور دیگر صحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے پاس تھی، وہ حضرات اس مال کے حُقُوق ادا کرتے یعنی زکوٰۃ دیتے اور زکوٰۃ کے علاوہ بھی اسلام کے نام پر خوب صدقہ و خیرات کرتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مال کی مَحَبَّت کے سبب اس کے وبال سے بچائے اور ہر سال اس کی زکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ مال کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے، جبکہ کنجوسی اور تنگ دلی سے کام لیتے ہوئے اسے جمع رکھنا اور اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرنا آخرت میں پکڑ اور عذابِ الٰہی کا سبب ہے، چنانچہ پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 180 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَا یَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ بِمَاۤ اٰتٰىہُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ہُوَ خَیۡرًا لَّہُمۡ ؕ بَلۡ ہُوَ شَرٌّ لَّہُمۡ ؕ سَیُطَوَّقُوۡنَ مَا بَخِلُوۡا بِہٖ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ وَ لِلّٰہِ مِیۡرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ﴿۱۸۰﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو بُخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہر گز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے بُرا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہو گا اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبر دار ہے۔

پارہ 10 سُوْرَۃُ التَّوْبَہ کی آیت نمبر 34،35 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ الَّذِیۡنَ یَکۡنِزُوۡنَ الذَّہَبَ وَ الۡفِضَّۃَ وَ لَا یُنۡفِقُوۡنَہَا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۙ فَبَشِّرۡہُمۡ

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں

بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۴﴾ یَّوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾

کرتے انہیں خوشخبری سناؤ درد ناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا۔ (پ۱۰، التوبۃ: ۳۴، ۳۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جو لوگ اپنا مال جمع رکھتے ہیں اور اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تو وہ کل بروزِ قیامت کس قدر ذِلّت وخواری اور دردناک عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ یاد رکھئے! جس طرح زکوٰۃ ادا کرنا اِنسان کی اپنی ذات کے لئے مُفید ہے، اسی طرح کنجوسی سے کام لینا بھی اپنی ہی ذات کے لئے نقصان کا باعث ہے۔ جو لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور دل کھول کر صَدَقہ وخَیرات کرتے ہیں تو اس کے باوُجُود اُن کے مال میں حیرت انگیز طور پر دن دُگنی اور رات چوگنی ترقّی وبرکت ہوتی چلی جاتی ہے جبکہ کَنجُوس کا حال یہ ہوتا ہے کہ کثیر مال ودولت کے باوُجُود حرص ولالچ کے سبب اُسے اپنا مال کم لگتا ہے جس کی وجہ سے وہ صَدَقاتِ واجِبہ ونافِلہ کی ادائیگی کرنے، نیکی کے کاموں میں خَرْچ کرنے اور مخلوقِ خدا کی مدد کرنے سے زندگی بھر کتراتا رہتا ہے کہ کہیں میرے مال میں کمی واقع نہ ہو جائے۔ بالآخر ایک دن مَوت کا فرشتہ اُس کے پاس آجاتا ہے اور اُس کی مَوت کے بعد اُس کا سارا مال اُس کے وُرَثاء کے پاس چلا جاتا ہے۔ آیئے اِس ضِمْن میں ایک عِبرتناک حِکایت سُنتے ہیں، چُنانچہ

کَنجُوسی کا اَنجام

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 412 صفحات پر مشتمل کتاب **عُیُونُ الحکایات** حصہ اول صفحہ 74 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم سے پہلی اُمّتوں میں ایک شَخْص تھا جس نے بہت زیادہ مال و مَتاع جمع کیا ہوا تھا اور اُس کی اَوْلاد بھی کافی تھی، طرح طرح کی نعمتیں اُسے مُیَسَّر تھیں، کثیر مال ہونے کے باوُجُود وہ انتہائی کَنْجُوس تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں کچھ بھی خَرْچ نہ کرتا، ہر وقت اِسی کوشش میں رہتا کہ کسی طرح میری دولت میں اِضَافہ ہوجائے۔ جب وہ بہت زیادہ مال جمع کر چُکا تو اپنے آپ سے کہنے لگا: اب تو میں خوب عَیْش و عِشْرَت کی زندگی گُزاروں گا۔ چُنانچہ وہ اپنے اہل و عِیال کے ساتھ خُوب عَیْش و عِشْرت سے رہنے لگا۔ بہت سے خُدّام (نوکر چاکر) ہر وقت ہاتھ باندھے، اُس کے حکم کے مُنْتَظِر رہتے، اَلْغَرَض! وہ اُن دُنیوی آسائشوں میں ایسا مگن ہوا کہ اپنی موت کو بالکل بُھول گیا۔ ایک دن مَلَکُ الْمَوْت حضرت سَیِّدُنا عِزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام ایک فقیر کی صُورت میں اُس کے گھر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ غُلام فوراً دروازے کی طرف دوڑے اور جیسے ہی دروازہ کھولا تو سامنے ایک فقیر (Beggar) کو پایا، اُس سے پُوچھا: تُو یہاں کس لئے آیا ہے؟ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے جواب دِیا: جاؤ، اپنے مالک کو باہر بھیجو، مجھے اُسی سے کام ہے۔ خادِموں نے جُھوٹ بولتے ہوئے کہا: وہ تو تیرے ہی جیسے کسی فقیر کی مدد کرنے باہر گئے ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے کچھ دیر بعد دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا، غُلام باہر آئے تو اُن سے کہا: جاؤ! اور اپنے آقا سے کہو: میں مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام ہوں۔ جب اُس مالدار شَخْص نے یہ بات سُنی تو بہت خَوف زَدہ ہوا اور اپنے غُلاموں سے کہا: جاؤ! اور اُن سے بہت نرمی سے گُفتگو کرو۔ خُدّام باہر آئے اور حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام سے کہنے لگے: آپ ہمارے آقا کے بدلے کسی اَور کی رُوح قبض

کرلیں اور اسے چھوڑدیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو برکتیں عطا فرمائے۔ حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ پھر مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام اندر تشریف لے گئے اور اُس مالدار شَخْص سے کہا: تجھے جو وَصِیّت کرنی ہے کرلے، میں تیری رُوح قبض کئے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا۔

یہ سُن کر سب گھر والے چیخ اُٹھے اور رونا دھونا شُروع کردِیا، اُس شَخْص نے اپنے گھر والوں اور غُلاموں سے کہا: سونے چاندی سے بھرے ہوئے صَنْدُوق اور تابُوت کھول دو اور میری تمام دولت میرے سامنے لے آؤ۔ فوراً حکم کی تَعْمِیْل ہوئی اور سارا خزانہ اُس کے قدموں میں ڈھیر کردِیا گیا۔ وہ شَخْص سونے چاندی کے ڈھیر کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ذلیل وبدترین مال! تجھ پر لعنت ہو، تُو نے ہی مجھے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے غافِل رکھا، تُو نے ہی مجھے آخرت کی تیّاری سے روکے رکھا۔ یہ سُن کر وہ مال اُس سے کہنے لگا: تُو مجھے ملامت نہ کر، کیا تُو وہی نہیں کہ دُنیاداروں کی نظروں میں حقیر تھا؟ میں نے تیری عزّت بڑھائی۔ میری ہی وجہ سے تیری رسائی بادشاہوں کے دربار تک ہوئی ورنہ غریب ونیک لوگ تو وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتے، میری ہی وجہ سے تیرا نکاح شہزادیوں اور امیرزادیوں سے ہوا۔ ورنہ غریب لوگ اُن سے کہاں شادی کرسکتے ہیں۔ اب یہ تو تیری بدبَخْتی ہے کہ تُو نے مجھے شیطانی کاموں میں خَرْچ کیا۔ اگر تُو مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کاموں میں خَرْچ کرتا تو یہ ذِلّت ورُسوائی تیرا مُقَدَّر نہ بنتی۔ کیا میں نے تجھ سے کہا تھا کہ تُو مجھے نیک کاموں میں خَرْچ نہ کر؟ آج کے دن میں نہیں بلکہ تُو زیادہ ملامت ولعنت کا مُسْتَحِق ہے۔

مجھے مال و دولت کی آفت نے گھیرا

بچا یا الٰہی بچا یا الٰہی
نہ دے جاہ و حشمت نہ دولت کی کثرت
گدائے مدینہ بنا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش، مُرمّم ص ۱۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ زندگی جہاں ایک بہترین نِعْمت ہے، وہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہمارے لئے نیکیاں کمانے اور آخرت بنانے کی زبردست مہلت بھی ہے۔ لہٰذا اِجتنی سانسیں باقی بچی ہیں، اُن کو غنیمت جانتے ہوئے، جس کے ذِمّے جتنی زکوٰۃ بنتی تھی مگر مال و دولت سے بے جا محبت یا محض سُستی یادِین سے دُوری کی بِناء پر لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے ابھی تک ادا نہیں کی، اوّلاً تو اس پر فوراً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ اور پھر عُلمائے اہلِ سنت سے رجوع کرکے اس کا حساب لگائے اور پوری زکوٰۃ ادا کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے نازک وناتُواں (کمزور) جسموں میں آخرت کا دردناک عذاب سہنے کی ہرگز طاقت نہیں ہے۔

گُناہ گار طلبگارِ عفْو و رحمت ہے
عذاب سہنے کا کس میں ہے حوصلہ یا ربّ

(وسائلِ بخشش، مُرمّم ص 77)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! **زکوٰۃ** کی تعریف سنتے ہیں۔

زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟ Definition of zakat

زکوٰۃ شریعت کی جانب سے مقرر کردہ اس مال کو کہتے ہیں، جس سے اپنا نفع ہر طرح سے ختم کرنے کے بعد رضائے اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے کسی ایسے مسلمان فقیر کی ملکیت میں دے دیا جائے (یعنی مالک بنادیا جائے) جو نہ تو خود ہاشمی ہو اور نہ ہی کسی ہاشمی کا آزاد کردہ غلام ہو۔ (الدر المختار، کتاب الزکوٰۃ، ج۳، ص۲۰۶، ۲۰۴ ملخصاً)

زکوٰۃ کو زکوٰۃ کہنے کی وجہ

زکوٰۃ کا لُغوی معنٰی **طہارت، اضافہ اور برکت** ہے۔ چُونکہ زکوٰۃ بقیہ مال کے لئے طہارت اور اضافے کا سبب بنتی ہے، اسی لئے اسے **زکوٰۃ** کہا جاتا ہے۔ (الدر المختار و رد المحتار، کتاب الزکوٰۃ، ج۳، ص۲۰۳ ملخصًا، فیضانِ زکوٰۃ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مالداروں پر زکوٰۃ فرض کی تاکہ وہ اپنی زکوٰۃ کے ذریعے مُعاشرے کے کمزور اور نادار طبقے کی مدد کریں اور دولت چند لوگوں کی مُٹھیوں میں قید ہونے کے بجائے غریب افراد تک بھی پہنچتی رہے اور یوں مُعاشرے میں معاشی توازُن کی فَضا قائم رہے۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو سب کو دولت مند بنا دیتا اور کوئی شخص غریب نہ ہوتا، لیکن اُس نے اپنی مَشِیَّت سے کسی کو اَمیر بنایا تو کسی کو غریب تاکہ اَمیر کو اس کی دولت اور غریب کو اس کی غُربت (Poverty) کے سبب آزمائے، کیونکہ یہ دُنیا دارُالامتحان (یعنی آزمائش کا گھر) ہے۔ ہمیں ہر حکمِ خداوندی کو اپنے لئے سَعادت سمجھتے ہوئے خوش دِلی سے لبیک کہنا چاہیے اور اپنی آخرت کے لئے اَجر و ثَواب کا ذَخیرہ اِکٹھا کرنا چاہیے۔ اگر کوئی حکمِ شرعی پر عمل کرنے میں سُستی کرے اور اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اُسے دنیا و آخرت میں کئی نُقصانات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آیئے! **زکوٰۃ نہ دینے کے چند نُقصانات** سنتے ہیں:

زکوٰۃ نہ دینے کے نقصانات

✿ زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنے والے کو **وہ فوائد نہیں مل سکیں گے** جو اسے زکوٰۃ کی ادائیگی کی صورت میں مل سکتے تھے۔

بخل سے چھٹکارا نہیں ملتا

✿ زکوٰۃ نہ دینے والے شخص کو مال کی مَحَبَّت اور کنجوسی جیسی بُری صفت سے **کبھی چھٹکارا نہیں ملتا۔** یاد رکھئے! جس مال کے لئے آج ہم طرح طرح کی تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کرتے ہیں اور اس کو حفاظت کے ساتھ رکھتے ہیں، اگر زکوٰۃ کی صورت میں ہم نے اس کا حق ادا نہ کیا تو یہی مال ہمارے لئے وبالِ جان بن جائے گا اور ہمیں دنیا و آخرت کے عذاب سے نہیں بچا پائے گا۔ کنجوسی ایسی بُری عادت ہے کہ اس کی وجہ سے بندہ مرنا پسند کر لیتا ہے مگر مال کی لالچ نہیں چھوڑتا۔ آیئے! اس سے متعلق ایک عبرت ناک حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

بخل کا انجام

منقول ہے کہ بصرہ میں ایک کنجوس مال دار تھا، ایک مرتبہ اس کے پڑوسی نے اس کی دعوت کی اور اس کے سامنے انڈوں سمیت بُھنا ہوا گوشت رکھا، اس مال دار بخیل شخص نے بہت زیادہ گوشت کھالیا اور پھر اس پر پانی پی لیا چنانچہ اس کا پیٹ پھُول گیا اور وہ سخت تکلیف میں مبتلاء ہو گیا اور موت اس کے سر پر منڈلانے لگی یہاں تک کہ وہ تکلیف کے باعث بے تاب ہونے لگا اور جب معاملہ بہت زیادہ بگڑ گیا تو طبیب کو بُلایا گیا اس نے کہا: گھبرانے کی کوئی بات نہیں جو کچھ کھایا ہے قے کر دو یہ سُن کر اس مال دار بخیل شخص نے کہا! ہائے افسوس انڈوں کے ساتھ کھائے ہوئے اس عمدہ بُھنے ہوئے گوشت کو میں کیسے قے کروں؟ مجھے

موت تو قبول ہے، لیکن میں قے نہیں کروں گا۔ (احیاء العلوم ۳/۳۱۶)

دولتِ دُنیا کے پیچھے تُو نہ جا   آخرت میں مال کا ہے کام کیا

مالِ دُنیا دو جہاں میں ہے وبال   کام آئے گا نہ پیشِ ذُوالْجَلال

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ بخیل آدمی مال کی لالچ کی وجہ سے اپنی جان کی بھی پروا نہیں کرتا۔ لہٰذا ہمیں اپنی دنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے احکامِ خُداوندی کی بجا آوری کرنی چاہیے اور کنجوسی کی عادت ختم کرنے کیلئے ہر سال مستحق مسلمانوں کو نہ صرف زکوٰۃ دینی چاہیے بلکہ دورانِ سال بھی سخاوت کرتے ہوئے ان کی مالی مدد کرنی چاہیے۔

رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سخاوت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ہے، سخاوت کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں مزید عطا فرمائے گا سُنو!! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سخاوت کو پیدا فرما کر ایک مرد کی صورت عطا فرمائی اور اس کی جڑ کو طُوبیٰ (جنّتی) درخت کی جڑ میں راسخ کر دیا اور ٹہنیوں کو سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی کی ٹہنیوں کے ساتھ مضبوط کر دیا اور اس کی بعض شاخوں کو دنیا کی طرف جُھکا دیا تو جو شخص اس کی ایک ہی ٹہنی پکڑ لے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت میں داخل فرما دیتا ہے سُنو! بیشک سخاوت ایمان ہی سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بُخل کو اپنے غضب سے پیدا فرمایا اور اس کی جڑ کو شجرِ زَقّوم (جہنم کے کانٹے دار درخت) کی جڑ میں مضبوط کر دیا، اس کی بعض شاخیں زمین کی جانب مائل کر دیں، تو جو شخص اس کی کسی بھی ٹہنی کو تھامتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم میں داخل فرما دیتا ہے سُنو! بخل ناشکری ہے اور ناشکری جہنم میں داخل ہونے کا سبب ہے۔ (ضیائے صدقات ص ۱۰۷) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بُخل سے نجات دے کر سخاوت کی نعمت عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عطا ہو الٰہی سخاوت کا جذبہ
کنجوسی کروں نہ کبھی یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مال برباد ہو جاتا ہے

✿ جس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے، وہ مال برباد ہو جاتا ہے۔ آج ہم مُعاشرے میں نظر دوڑائیں تو شاید بڑے بڑے کاروباری، بڑی بڑی فیکٹریوں کے مالکان کے بارے میں سُنتے ہوں گے کہ یہ اچانک دِیوالیہ کا شکار ہو کر قرض کے بوجھ تلے دَب چکے ہیں، یہ وہ ہیں جو کل تو بڑی **عیش و عشرت** کے ساتھ غفلت کی گہری نیند سو کر اپنی زِندگی گزار رہے تھے، جن کے تحت **سینکڑوں ملازمین** کام کرتے تھے، کام کاج کے لیے **خادِمین کی رَیل پیل** تھی، مگر آج کیا ہے کہ یہ سب کچھ لُٹ چکا ہے، کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ خود ان کے ہاتھوں کا کِیا دَھرا ہو کہ اس کاروبار میں سُود (Interest) کا پیسہ شَامل ہو، یا پھر یہ لوگ ہر سال اپنے **مال کی زکوٰۃ** ہی نہ دیتے ہوں اور دنیا میں یہ اس کی سزا مل رہی ہو، لیکن **یاد رکھئیے**! اگر ہم کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں، جو پہلے تو بڑا مالدار تھا مگر اب غریب و نادار ہے اور ہمیں وسوسہ آئے کہ اس شخص کو یہ جو سزا مل رہی ہے، یہ اِسی کا نتیجہ ہے کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مال خرچ نہیں کرتا تھا، یہ زکوٰۃ نہیں دیتا تھا، یہ غریبوں کی مدد کرنے کے بجائے ان کو دھکّے دیتا تھا، اس وجہ سے یہ اس آزمائش میں مبتلا ہے۔ کسی بھی مسلمان کے بارے میں اس طرح کی سوچ رکھنے کی ہماری شریعت ہمیں اجازت نہیں دیتی۔ ہم نہیں جانتے کہ کیا معاملہ ہے؟ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں **حُسنِ ظن** کی لازوال دولت سے

مالا مال فرمائے۔اٰمین

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک میں ہے: خشکی وتری میں جو مال ضائع ہوا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے تلف ہوا ہے۔(مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب فرض الزکوٰۃ، الحدیث ۴۳۳۵، ج۳، ص ۲۰۰)**ایک مقام پر پیارے آقا** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ پاک ہے: زکوٰۃ کا مال جس میں مِلا ہو گا اسے تباہ وبرباد کردے گا۔(شعب الایمان،باب فی الزکوٰۃ، الحدیث ۳۵۲۲، ۳/ ۲۷۳)

مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مال میں زکوٰۃ مخلوط(Mix) ہونے کی دو صورتیں ہیں:ایک یہ کہ صاحبِ نصاب جس پر خود زکوٰۃ فرض ہو،وہ فقیر بن کر لوگوں سے زکوٰۃ لے اور اپنے مال میں مِلا کر بڑھائے۔ دوسرے یہ کہ آدمی زکوٰۃ نہ نکالے جو مال زکوٰۃ میں نکلنا چاہیئے تھا وہ اپنے مال ہی میں رکھے۔(مال ہلاک ہونے کی ایک صورت بیان فرماتے ہیں) کہ زکوٰۃ کے مخلوط ہونے کی وجہ سے سارے مال کی برکت مِٹ جائے اور کچھ دنوں میں مال ختم ہو جائے یا کوئی ناگہانی آفت آپڑے، جس سے سارا مال برباد ہو جائے، جیسے بیماری، مقدمہ، چوری، ڈکیتی یا حرق وغرق یعنی جلنا ڈُوبنا۔(مرآۃ المناجیح ۳/ ۲۳)

زکوٰۃ نہ دینے سے اجتماعی نقصان ہوتا ہے

✿زکوٰۃ نہ دینے والوں کو **اجتماعی نقصان کا سامنا** ہوسکتا ہے، آج ہم غور کریں تو اجتماعی طور پر کئی مسائل کا شکار ہیں، مہنگائی ہے کہ دن بدن بڑھتی جارہی ہے ،بے روزگاری عام ہوچکی ہے ، گرمی کی شدّت بھی عروج پر ہے، پانی کی قلّت کے سبب سخت پریشانی کا سامنا ہے ،ہم جن مسائل کا شکار ہیں ممکن ہے کہ اس کی ایک وجہ مسلمانوں کا زکوٰۃ ادا نہ کرنا بھی ہو جیسا کہ

نبیِ کریم ، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو قوم زکوٰۃ نہ دے گی اللہ عَزَّ وَجَلَّ اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔ (المعجم الاوسط، الحدیث ۴۵۷۷، ج۳، ص ۲۷۵) ایک اور مقام پر فرمایا: "جب لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ بارش کو روک دیتا ہے اگر زمین پر چوپائے موجود نہ ہوتے تو آسمان سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب العقوبات، الحدیث ۴۰۱۹، ج۴، ص ۳۶۷)

مرنے کے بعد بھی مبتلائے عذاب ہوتا ہے

✿ زکوٰۃ نہ دینے والے کو نہ صرف دنیا میں مُشکلات و مصائب اُٹھانا پڑتے ہیں بلکہ مرنے کے بعد بھی دردناک عذاب کی صُورت میں اس کی سزا بھگتنی پڑے گی جیسا کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "جس نے اپنے پیچھے کنز چھوڑا (کنز ایسے خزانے کو کہتے ہیں جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو) اسے قیامت کے دن ایک **گنجے سانپ** میں بدل دیا جائے گا، اس کی آنکھوں پر 2 سیاہ دھبّے ہوں گے، وہ اس شخص کے پیچھے دوڑے گا، وہ شخص پوچھے گا، "تُو کون ہے؟" سانپ کہے گا، "میں تیرا وہ خزانہ ہوں جسے تُو اپنے پیچھے چھوڑ کر آیا تھا۔" پھر وہ اس کا پیچھا کرتا رہے گا، یہاں تک کہ اس کا ہاتھ چبا ڈالے گا، پھر اس کو کاٹے گا اور اس کا سارا جسم چبا ڈالے گا۔ (المستدرک، کتاب الزکاۃ، باب التغلیظ فی منع الزکاۃ، الحدیث: ۱۴۷۷، ج ۲، ص ۶، بدون "من انت" خلقت بدلہ "ترکتہ بعدک")

گر کفن پھاڑ کے سانپوں نے جمایا قبضہ
ہائے بربادی! کہاں جا کے چُھپوں گا یا ربّ
ہائے! معمولی سی گرمی بھی سہی جاتی نہیں
گرمیِ حشر میں پھر کیسے سہوں گا یا ربّ

(وسائلِ بخشش، مُرمّم ص 84)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میرے آقا اعلیٰ حضرت ، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا امام احمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زکوٰۃ نہ دینے والوں کیلئے قراٰن و حدیث میں بیان کردہ عذابات کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں:"خُلاصہ یہ ہے کہ جس سونے چاندی کی زکوٰۃ نہ دی جائے ،روزِ قِیامت جہنّم کی آگ میں تپا کر اُس سے اُن کی پیشانیاں، کروٹیں، پیٹھیں داغی جائیں گی۔ اُن کے سر،پستان پر جہنّم کا گرم پتّھر رکھیں گے کہ چھاتی توڑ کر شانے سے نکل جائیگا اور شانے کی ہڈّی پر رکھیں گے کہ ہڈّیاں توڑتا سینے سے نکل آئے گا،پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا، گُدّی توڑ کر پیشانی سے اُبھرے گا۔ جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے گی روزِ قِیامت پُرانا خونخوار اَژدہا بن کر اُس کے پیچھے دوڑے گا، یہ ہاتھ سے روکے گا، وہ ہاتھ چبالے گا، پھر گلے میں طوق بن کر پڑے گا،اس کا مُنہ اپنے مُنہ میں لے کر چبائے گا کہ میں ہوں تیرا مال، میں ہُوں تیرا خزانہ۔ پھر اس کا سارا بدن چباڈالے گا۔والعِیاذ باللہ ربِّ العٰلمین (فتاوٰی رضویہ،ج ۱۰ص ۱۵۳)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زکوٰۃ نہ دینے والے کو قِیامت کے عذاب سے ڈرا کر سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں، اے عزیز ! کیا خدا و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے یا(قِیامت کے ایک دن یعنی)50 ہزار برس کی مدّت میں یہ جانکاہ مُصیبتیں جھیلنی سَہل جانتا ہے ، ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ (چھوٹا سا سکّہ) گرم کر کے بدن پر رکھ کر دیکھ، پھر کہاں یہ خفیف(ہلکی سی) گرمی، کہاں وہ قہر آگ، کہاں یہ ایک ہی روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال، کہاں یہ مِنٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزار دن برس کی آفت، کہاں یہ ہلکا سا چہکا (یعنی معمولی سا داغ) کہاں وہ ہڈّیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب۔ اللہ تعالیٰ مسلمان کو ہدایت بخشے۔(اَیضاً ص۱۷۵)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ **اُمّتِ مُسلمہ کو گناہوں کے عذابات** سے ڈراتے ہوئے، **مال کی بے جا محبت** سے نفرت دِلاتے ہوئے **نصیحتوں سے مالا مال** مدنی پھول عطا فرماتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

گر عذابوں کو دیکھو گے جاؤ گے ڈر تم بتاؤ کہاں جاؤ گے بھاگ کر
جو دُکانیں خِیانت سے چمکائیں گے! کیا اُنہیں زر کے اَنبار کام آئیں گے
قہرِ قہّار سے کیا بچا پائیں گے؟ جی نہیں، نارِ دوزخ میں لے جائیں گے
مالِ دنیا ہے دونوں جہاں میں وبال آئے گا قبر میں ساتھ ہرگز نہ مال
حشر میں ذرّے ذرّے کا ہوگا سُوال آپ دولت کی کثرت کا چھوڑیں خیال
غافلو! قبر میں جس گھڑی جاؤ گے سانپ بچھّو جو دیکھو گے چِلّاؤ گے
سر پچھاڑو گے پر کچھ نہ کر پاؤ گے بے حد اپنے گناہوں پہ پچھتاؤ گے

(وسائلِ بخشش، ص ۶۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زکوٰۃ دینے کے فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ زکوٰۃ نہ دینے والوں کو دنیاوآخرت میں کیسے کیسے نقصانات اُٹھانے پڑتے ہیں، اس لئے ہمیں چاہیے کہ کسی بھی حکمِ شرعی کی ادائیگی میں بالکل سُستی نہ کریں بلکہ یہ ذہن بنائیں کہ خالق ومالکِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور پوشیدہ ہوتی ہے، وہ اپنے بندوں پر بے حد مہربان ہے، اس کے ہر حکم میں ہمارے لیے ہی بھلائی ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی بندہ ہونے کا حق ادا کرتے ہوئے اس کے ہر حکم پر لبیک کہہ کر اس کی بجاآوری کرنی چاہیے، مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ نے

ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے تو ہمیں نماز کا وقت ہوتے ہی سب کام کاج چھوڑ کر نماز پڑھنی چاہیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں رَمَضانُ المبارک کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا ہے تو ہمیں پابندی کے ساتھ پورے رمضانُ المبارک کے روزے رکھنے چاہئیں، اللہ رَبُّ العزت نے ہمیں اپنے اہل وعیال (Family) اور دیگر مسلمانوں کے حقوق کا خیال رکھنے کا حکم دیا تو ہمیں بندوں کے حُقُوق کا خیال بھی رکھنا ہوگا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے والدین کے ساتھ بھلائی کا حکم ارشاد فرمایا ہے تو ہمیں اپنے ماں باپ سے حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا چاہیے۔ اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں مال ودولت عطا فرمائی اوراس کی زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا تو ہمیں خوش دِلی کے ساتھ ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ بھی دینی چاہیے۔

یہاں ایک بات یہ بھی ذہن نشین کرلیجئے، عوامی طور پر یہ مشہور رہے کہ زکوٰۃ تو صرف ماہِ رمضان میں ہی ادا کرنی چاہیئے، کیونکہ اس ماہِ مبارک میں جس طرح دِیگر نیکیوں کا ثواب بڑھ جاتا ہے، اِسی طرح راہِ خدا میں **مال خرچ کرنے کا اجر وثواب** بھی بڑھ جاتا ہے، اس میں کوئی شک نہیں، مگر **اے عاشقانِ رمضان!** یہ ضروری نہیں کہ صِرف ماہِ رمضان میں ہی زکوٰۃ دینی ہوتی ہے، بلکہ جس پر زکوٰۃ فرض ہے اس کو معلوم ہونا چاہئے کہ مجھ پر زکوٰۃ فرض ہونے کی کونسی اسلامی تاریخ اور کونسا اسلامی مہینا ہے، اگر اِس کے بارے میں علم نہیں ہے تو یادرکھئے! **جس پر زکوٰۃ فرض** ہے، اس کو زکوٰۃ سے متعلق ضروری مسائل سیکھنا بھی فرض ہے، اگر نہیں سیکھے گا تو گناہ گار ہوگا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ زِیادہ ثواب لینے کے اِنتظار میں ہم زکوٰۃ کی ادائیگی میں تاخیر کرکے اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کر رہے ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی قدم قدم پر ہماری رہنمائی کرتی ہے، ہمارے اندر علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ ہونا چاہئے، سچی لگن ہونی چاہیے، موجودہ دَور میں علمِ دِین حاصل کرنے کے کئی ذرائع دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے بہت آسانی سے مُیسر ہیں، اب شاید کوئی عُذر خواہی نہ کرسکے کہ میں تو علمِ دِین سے اِس وجہ سے دُور تھا کہ

مجھے پتہ نہیں تھا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات پر عمل کرنے اور جن کاموں سے اس نے منع کیا ہے، ان سے بچنے اور نیکیوں پر استقامت پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو جائیے، اس کی برکت سے دِین و دُنیا کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدرسۃُ المدینہ بالغان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے جہاں دیگر بے شُمار فَوائِد حاصل ہوتے ہیں، وہیں 12 مدنی کاموں میں عملی طور پر حِصَّہ لینے کا ذِہن بھی بنتا ہے، 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام مدرسۃُ المدینہ بالِغان بھی ہے، مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں ناظرہ قُرآنِ پاک کی مفت تَعْلِیم دی جاتی ہے۔ قرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی بڑی فَضِیلت ہے۔ چُنانچہ

حَضْرت سَیِّدُنا عُثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَہَنْشاہِ مدینہ، قَرارِ قَلْب وسینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فَیضِ گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "**خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ**" یعنی تم میں بہترین شَخْص وہ ہے، جس نے قُرآن سیکھا اور دُوسروں کو سکھایا۔ (صحیح البخاري، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم ... الخ، الحدیث ۵۰۲۷، ج ۳، ص ۴۱۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی ضَرورت واَہَمِیَّت کے پیشِ نَظر قرآنِ پاک کی تَعْلِیمات کو عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تَحْت بڑی عمر کے (بالغ) اسلامی بھائیوں کیلئے عُموماً بعد نمازِ عشاء مُختلف مَساجِد، مارکیٹ، بازار، فیکٹری وغیرہ میں پڑھنے والوں کی سہولت کا خیال رکھتے ہوئے مدرسۃُ المدینہ بالِغان

کی تَرکیب ہوتی ہے اور اسلامی بہنوں کے لئے مُختلف مَقامات واَوْقات میں ہَزارہا مدرسۃُالمدینہ بالِغات کی بھی ترکیب ہوتی ہے،اسلامی بھائی اسلامی بھائیوں سے اور اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں سے پڑھتی ہیں،حُرُوف کی دُرُسْت اَدائیگی کے ساتھ قُرآنِ کریم سِیکھنے کے ساتھ ساتھ مُختَلِف دُعائیں یاد کرتے، نماز کے مَسائل سیکھتے اور سُنّتوں کی مُفْت تَعْلِیم حاصل کرتے ہیں۔ہمیں بھی اپنی دُنیاوآخرت کی بھلائی کے لئے مدرسۃُالمدینہ بالِغان میں ضَرور شرکت کرنی چاہئے،اگر ہم دُرست طریقے سے قرآنِ کریم پڑھنا جانتے ہیں تو رِضائے اِلٰہی اور ثواب کے لیے دُوسروں کو پڑھانا شروع کردیں اور اگر پڑھانا نہیں جانتے تو پڑھنا شروع کردیں۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے

تِلاوت کرنا میرا کام صبح و شام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدرسۃُالمدینہ (بالغان) میں تعلیمِ قرآن حاصل کرنے والے ایک عاشقِ رسول کی گناہوں بھری زندگی میں آنے والے **مدنی اِنقلاب** کی مدنی بہار سُنیے! **اے کاش!** ہمیں بھی تلاوتِ قرآن کا شوق مل جائے۔

میری زندگی میں بہار آگئی

زم زم نگر حیدرآباد (باب الاسلام، سندھ) کے علاقے آفندی ٹاؤن میں مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں ایک فیشن پرست نوجوان تھا، دنیا کی موج مستی میں گم، اپنی آخرت کے انجام سے غافل

ایّامِ حیات بسر کر رہا تھا کہ میری سوئی ہوئی قسمت جاگ اُٹھی، مجھے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی روحانی فضائیں تو کیا میسر آئیں، میری تو خوش بختی کے سفر کا آغاز ہو گیا۔ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی برکات نے میرے تاریک دل کو خوفِ خدا اور عشقِ مصطفی کے چراغ سے منور کر دیا۔ اس میں مجھے قرآنِ پاک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سنّتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا اور ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں پڑھنے کی برکت سے میری زندگی میں مدنی بہار آگئی، فیشن پرستی و موج مستی سے نجات حاصل ہو گئی اور میں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں رِضائے الٰہی کی خاطر ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ مُستَحِق تک خوش دِلی سے پہنچانی چاہیے، اگر زکوٰۃ کے حقدار ہمارے قریبی رشتہ دار (Relatives) ہوں تو انہیں دینا زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے، کیونکہ ان کو دینے سے دُگنا ثواب ملتا ہے، جیسا کہ

نبیِ کریم، رؤفٌ رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: "عام مسکین پر صدقہ کرنا ایک صدقہ ہے اور وہی صدقہ اپنے قرابت دار پر 2 صدقے ہیں ایک صدقہ، دوسرا صِلۂ رحمی۔ (سنن الترمذي، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء في الصدقۃ علی ذي قرابۃ، الحدیث: ۶۵۸، ج۱، ص ۴۷۴)

اپنے رشتہ داروں میں ایسے غریب اور مُستَحِق لوگوں کو تلاش کیجئے جو اپنی خودداری کی بِنا پر کسی سے سوال نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کو نہ صرف سالانہ زکوٰۃ دینی چاہیے بلکہ ہو سکے تو وقتاً فوقتاً اپنی **ماہانہ آمدنی** میں سے کچھ نہ کچھ مدد بھی کرنی چاہیے۔ یاد رکھئے! ان کی مالی مدد کرنے کے بعد اپنی واہ

واہ کروانے کیلئے لوگوں پر اس کو ظاہر نہ کیا جائے بلکہ رِضائے الٰہی کی خاطر آخرت میں ثواب کی اُمید سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرنا چاہئے، کیونکہ پارہ 3 سُوْرَۃُ بَقَرَہ آیت نمبر 264 میں کسی کو صدقہ و خیرات دے کر احسان جتلانے سے منع فرمایا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنے صدقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے قریبی رشتہ داروں پر احسان جتانے کے بجائے رِضائے الٰہی کی خاطر زکوٰۃ دینی چاہئے اور ممکن ہو تو نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کیلئے ثواب کی نیت سے آپ کی اپنی مسجد بھرو تحریک دعوتِ اسلامی کو بھی دیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک چلنے والے ہزارہا مدارسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ قائم ہیں جو دِینی فضلیت کے لحاظ سے بہت اہمیّت کے حامل ہیں، یہی وجہ ہے کہ اِن مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ کو قائم رکھنے کے لئے اِن پر مختلف اَخراجات کی مَد میں سالانہ کروڑوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں، جس کے لئے وقتاً فوقتاً مدنی چینل کے ذریعے ٹیلی تھون (یعنی مدنی عطیات جمع کرنے کی مہم) کی بھی ترکیب ہوتی ہے، لہٰذا آپ سے بھی عرض ہے کہ طَلَبۂ علمِ دِین کی دُعاؤں سے حِصّہ پانے، دعوتِ اسلامی کی ترقّی و بقا اور مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ کے نظام کو مضبوط سے مضبوط تَر بنانے کے لئے زکوٰۃ، فطرات، صَدَقات و خَیرات، نفلی عطیات اور عُشْر وغیرہ کے ذریعے نہ صرف خُود تعاوُن فرمایئے بلکہ اپنے عزیزوں، پڑوسیوں اور دوست اَحباب پر انفرادی کوشش کرکے اُنہیں بھی اِس کی ترغیب دِلایئے، ہمارے لَب ہِلا لینے اور ہماری اِنفرادی کوشش سے اگر کسی کا مدنی ذہن بن گیا

اور اُس نے اپنی زکوٰۃ، فطرات، صَدَقات و خَیرات، نفلی عطیّات یا عُشر وغیرہ دعوتِ اسلامی کو مدنی کاموں کے لیے دے دیئے تو ہمارے لیے ثوابِ جاریہ بن جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی اس وقت خدمتِ دین کے کم و بیش 103 شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، لہٰذا آپ نہ صرف اپنی زکوٰۃ و صدقات بلکہ دیگر مدنی عطیات بھی دعوتِ اسلامی کو دے کر دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کیجئے۔ آیئے ایک بہت ہی آسان طریقہ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جس کے ذریعے غریب سے غریب بھی، دعوتِ اسلامی کے مدنی عطیات میں اپنا حصہ شامل کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے، وہ کیا ہے، "**مدنی عطیات بکس**(Box) کے ذریعے مالی تعاون۔

مجلس مدنی عطیات بکس

دعوتِ اسلامی کے شعبہ "**مجلس مدنی عطیات بکس**" کی طرف سے ایک بکس کی ترکیب کی گئی ہے، یہ مدنی عطیات بکس دُکانوں، کارخانوں، مارکیٹوں، شاپنگ مالز، میڈیکل اسٹورز اور دفاتر وغیرہ میں رکھنے کے ساتھ ساتھ گھروں میں بھی رکھا جاتا ہے، تاکہ ہم اپنی آسانی کے پیشِ نظر روزانہ کچھ نہ کچھ رقم اُس بکس میں ڈالتے جائیں اور صدقہ و خیرات کا ثواب بھی کماتے جائیں، جو دُکاندار ہیں وہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنے گاہکوں (Customers) پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب و فضائل بتا کر اِنہیں بھی اپنا حصہ شامل کرنے کی ترکیب کریں تو مدینہ مدینہ۔

مشورۃً عرض ہے کہ ہم روزانہ کی ایک رقم مخصوص کرلیں مثلاً 5 روپے ہی سہی، پھر اس کے

مطابق ہم روزانہ اپنا حصہ ڈالتے جائیں اور مجلس مدنی عطیات بکس کے طے شدہ طریقِ کار کے مطابق یہ مدنی عطیات جمع بھی کروا دیں۔ جو دُکانوں وغیرہ پر بکس رکھا جاتا ہے، اس کو "**مدنی عطیات بکس**" اور جو گھروں میں بکس رکھا جاتا ہے، اُسے "**گھریلو صدقہ بکس**" کہتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب **زکوٰۃ دینے کے چند فضائل** اور فوائد سنتے ہیں اور اس کی ادائیگی کی نیت بھی کرتے ہیں، چنانچہ

رحمتِ اِلٰہی کی برسات

زکوٰۃ دینے والے کیلئے سب سے بڑی سَعادت یہ ہے کہ اس پر رحمتِ اِلٰہی کی چھما چھم برسات ہوتی ہے چنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف آیت نمبر 156 میں ہے:

وَ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَۚ(۱۵۶)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے تو عنقریب میں نعمتوں کو اُن کے لئے لکھ دُوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

اگر کسی عقلمند سے پوچھا جائے کہ ساری مَخلُوق کی نیکیاں تیرے نامۂ اَعمال میں لکھ دی جائیں تجھے یہ پسند ہے یا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک خاص رَحمت تجھ پر نازل ہو جائے؟ تو وہ ساری مخلوق کی نیکیاں مل جانے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک خاص رَحمت حاصل ہو جانے کو پسند کرے گا۔ یقیناً کس قَدر خُوش بَخت ہیں وہ لوگ جو ہر سال زکوٰۃ کی ادائیگی کر کے خود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کا حقدار بنا لیتے ہیں۔

کامیابی کا راستہ

زکوۃ دینے کی برکت سے بندہ **فلاح و نجات** پانے والوں کی فہرست میں شامل ہوجاتا ہے، جیسا کہ پارہ 18، سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن، آیت نمبر 4 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾ تَرجَمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں

اس آیت میں کامیابی پانے والے اَہْلِ ایمان کا ایک وَصْف بیان کیا گیا کہ وہ پابندی کے ساتھ اور ہمیشہ اپنے مالوں پر فرض ہونے والی زکوٰۃ دیتے ہیں۔

مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا

زکوٰۃ کی ادائیگی سے ایک فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ غریبوں کی ضَرورت پوری ہوجاتی اور اُن کے دل میں خُوشی داخِل ہوتی ہے اور مسلمان کا دل خُوش کرنا توبڑے ثَواب کا کام ہے، دو جہاں کے تاجوَر، سُلطانِ بَحروبَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے اَفضَل عمل مُسلمان کے دل میں خُوشی داخِل کرنا ہے۔ (معجم کبیر، ۱۱/۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹)

ایک روایت میں ہے کہ سب سے افضل عمل مؤمن کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے، خواہ اس کی سَتْر پوشی کرکے ہو یا اسے شکم سیر کرکے یا اس کی حاجت پوری کرنے کے ذریعے ہو۔ (الترغیب والترھیب ،کتاب اللباس والزینۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ علی الفقیر، رقم ۳،ج ۳،ص ۸۴)

مَضْبُوط بھائی چارہ

زکوٰۃ دینے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ مُسَلمانوں کے درمیان مضبوط بھائی چارہ قائم رہتا ہے جس سے اسلامی مُعاشرے کو فروغ ملتا ہے۔ عربی مُحاورہ ہے "اَلْاِتِّحَادُ قُوَّۃٌ عَظِیْمَۃٌ" یعنی **اتحاد** (Unity) **عظیم قوت ہے۔** یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر ہم آپس میں متحد اور پیار مَحَبَّت سے رہیں تو بڑے سے بڑے چیلنج (Challenge) سے نمٹ سکتے ہیں جبکہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیر کر اور محبتوں کے چراغ بجھا کر چھوٹی سی آزمائش کا بھی مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اس کو یوں سمجھئے کہ موٹے موٹے رسّے جو نرم و نازک دھاگوں کے اتحاد سے بنتے ہیں، حالانکہ ایک دھاگہ جس کی کمزوری کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ چھوٹا سا بچہ بھی اُسے بآسانی توڑ سکتا ہے، مگر جب کئی کمزور دھاگے آپس میں مل کر ایک مضبوط رسّے کی صورت اختیار کرلیتے ہیں تو بڑے بڑے بحری جہازوں (Ships) کو پانی کے شدید زور میں بھی روکے رکھتے ہیں ۔ مسلمانوں کو بھی آپس میں اسی طرح شفقت و محبت سے مل جل کر رہنا چاہیے۔

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سارے مُسلمان ایک عمارت کی طرح ہیں، جس کا ایک حصّہ دوسرے کو طاقت پہنچاتا ہے۔ (بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب نصر المظلوم، ۱۲۷/۲، حدیث: ۲۴۴۶)

ایک اور روایت میں ہے کہ مسلمانوں کی آپس میں دوستی اور رحمت اور شفقت کی مثال جسم کی طرح ہے، جب جسم کا کوئی عُضْو بیمار ہوتا ہے تو بخار اور بے خوابی میں سارا جسم اس کا شریک ہوتا ہے ۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تراحم المؤمنین.. الخ، الحدیث ۲۵۸۶ ص ۱۳۹۶)

مال پاک ہو جاتا ہے

زکوٰۃ دینے والے کو یہ فائدہ بھی ملتا ہے کہ اس کا مال پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن

مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ شَہَنْشَاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اپنے مال کی زکوٰۃ نکالو کہ وہ پاک کرنے والی ہے، تمہیں پاک کردے گی۔ (مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، حدیث: ۱۲۳۹۷، ج۴، ص۲۷۴)

کتاب "ضیائے صدقات اور فیضانِ زکوٰۃ" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ جو لوگ ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ نکالتے ہیں، انہیں اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوتی ہیں اور اس کے برعکس جو لوگ جو اپنے اموال کی زکوٰۃ نہیں دیتے یا زکوٰۃ تو نکالتے ہیں مگر پوری ادائیگی نہیں کرتے تو اس کا نُقصان یہ ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف دنیا میں تباہ وبرباد ہوتے ہیں بلکہ غضبِ جبار میں گرفتار ہوکر عذابِ نار کے حقدار قرار پاتے ہیں۔ لہٰذا ہر سال اپنے اموال کی زکوٰۃ پوری دینی چاہئے کہ اس سے حکمِ الٰہی کی بجاآوری، غریبوں اور حاجت مندوں کی دستگیری ہوگی۔ صدقہ اور زکوٰۃ کے بارے میں مزید معلومات جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب "**ضیائے صدقات اور فیضانِ زکوٰۃ**" کا مطالعہ بے حد مُفید ہے، ان کتابوں میں زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ صدقے کے بے شمار فضائل بھی بیان کئے گئے ہیں ہر باب میں صدقے سے مُتعلق مختلف موضوعات پر تفصیل موجود ہے مثلاً **صدقہ کے معنیٰ واقسام**، اسی طرح **زکوٰۃ کا بیان، زکوٰۃ کسے دی جائے؟** صلۂ رحمی (رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے فضائل، مال جمع کرنا کیسا؟ بُخل کی مذمت وغیرہ، اِن کُتُب کا مُطالَعہ کرنے والوں کو معلومات کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ حاصِل ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

لہٰذا آج ہی مکتبۃُ المدینہ سے ان کتابوں کو ھَدِیَّۃً حاصل کرکے ان کا مُطالعہ کرنے کی نیت کرلیجئے، ان کتب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے (Read) یعنی پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا   جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

زلفوں اور سر کے بالوں کی سُنّتیں اور آداب

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مدنی پھول**" سے زلفیں اور سر کے بالوں کے متعلق چند مدنی پھول سُنتے ہیں: خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارَک زُلفیں کبھی نصف (یعنی آدھے) کان مبارَک تک تو ❀ کبھی کان مبارَک کی لَو تک اور ❀ بعض اوقات بڑھ جاتیں تو مبارَک شانوں یعنی کندھوں کو جھوم جھوم کر چومنے لگتیں۔ (الشمائل المحمدیة، ص ۱۸، ۳۵،۳۴) لہٰذا ہمیں چاہئے کہ موقع بہ موقع تینوں سنتیں ادا کریں، یعنی کبھی آدھے کان تک تو کبھی پورے کان تک تو کبھی کندھوں تک زلفیں رکھیں۔ ❀ بعض لوگ سیدھی یا اُلٹی جانب مانگ نکالتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے۔ بلکہ سنت یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۵۸۸) ❀ مرد کو اختیار ہے کہ سر کے بال منڈائے یا بڑھائے اور مانگ نکالے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۷۲) حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دونوں چیزیں ثابت

---

1 . . . مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

ہیں۔اگرچہ منڈانا صرف اِحرام سے باہَر ہونے کے وَقت ثابت ہے۔ دیگر اوقات میں مونڈانا ثابت نہیں۔(بہارِ شریعت،۳/۵۸۶) ❀ آج کل قینچی یا مشین کے ذَرِیعے بالوں کو مخصوص طرز پر کاٹ کر کہیں بڑے تو کہیں چھوٹے کر دیئے جاتے ہیں، ایسے بال رکھنا سنّت نہیں۔ ❀ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس کے بال ہوں وہ ان کا اِکرام کرے۔(ابوداؤد،۴/۱۰۳، حدیث:۴۱۶۳) یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے اور کنگھا کرے۔ ❀ مرد کو داڑھی یا سر کے سفید بالوں کو سُرخ یا زرد رنگ کر دینا مستحب ہے، اس کے لئے مہندی لگائی جا سکتی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب ”**بہارِ شریعت**“ حِصّہ 16(304 صفحات)اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب ”**سُنّتیں اور آداب**“ ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر اس ماحول میں استقامت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مختار، جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جو مجھ پر دُرود پڑھتا ہے، اُس کا دُرود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[1]

گندے نکمّے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین   کون ہمیں پالتا تم پہ کروروں درود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

1 ... معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

2 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رمضانُ المبارک کی آمد آمد ہے، ماہِ رَمَضَان کے فَیضَان کے کیا کہنے! اِس کی تو ہر گھڑی رَحمت بھری ہے۔ اِس مہینے میں اَجْر و ثَواب بہُت بڑھ جاتا ہے، نَفْل کا ثواب فَرض کے برابر اور فَرض کا ثواب ستّر (70) گُنا کر دیا جاتا ہے۔ اس ماہِ مُبارک کا ہر دن اور ہر رات اپنے اندر بے شُمار بَرَکتیں سمیٹے ہوتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس ماہِ مُبارک کا خوب خوب فیضان لُوٹنے کی توفیق عطا فرمائے، اے کاش! ہم سارے روزے ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ رکھنے اور خشوع و خضوع کے ساتھ فرض نمازیں، نوافل و نمازِ تراویح ادا کرنے میں کامیاب ہوجائیں، تلاوتِ قرآنِ کریم کا خوب جذبہ نصیب ہوجائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک میں نیکیوں کی ترغیب پر مشتمل امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنْہُ کا ایمان افروز خطبہ سُنئے اور خوب خوب نیکیاں کر کے رمضان المبارک کو خوش آمدید کہنے کی تیاری شروع کر دیجئے، چنانچہ

اِستِقبالِ رَمَضان پر نصیحت آموز خطبہ

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بِن عُکَیْم جُہَنِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب رمضان المبارک کی آمد ہوتی تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یکم رمضان المبارک کی شب نمازِ مغرب کے بعد لوگوں کو نصیحت آموز خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرماتے: اے لوگو بیٹھ جاؤ! بے شک اس مہینے کے روزے تم پر فرض کیے گئے ہیں، البتہ اس میں نوافل کی ادائیگی فرض نہیں ہے، لہٰذا جو بھی نوافل ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نوافل ادا کرے کیونکہ یہ وہی بہترین نوافل ہیں جن کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا ہے اور جو نوافل کی ادائیگی کی اِستطاعت نہیں رکھتا اُسے چاہیے کہ اپنے بستر پر سو جائے۔ تم میں سے ہر بندہ یہ کہتے ہوئے ڈرے کہ اگر فُلاں شخص روزہ رکھے گا تو میں روزہ رکھوں گا، اور اگر فُلاں شخص نوافل ادا کرے گا تو میں بھی نوافل پڑھوں گا۔ جو بھی روزہ رکھے یا نوفل ادا کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے کرے۔ تم میں سے ہر شخص کو یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ جب تک وہ نماز کے انتظار میں ہوتا ہے درحقیقت نماز ہی میں ہوتا ہے۔ آپ نے دو تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر میں فضول باتیں کرنے سے بچتے رہو۔ پھر تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: خبردار! تم میں سے کوئی بھی ہرگز اس مبارک مہینے کو فضول نہ گزارے۔ جب تک چاند نہ دیکھ لو اس وقت تک روزہ نہ رکھو اگر چاند **(Moon)** مشکوک ہو جائے تو تیس (30) دن پورے کرو اور جب تک اندھیرا (یعنی سورج کے ڈوب جانے کا یقین) نہ ہو اس وقت تک

افطار نہ کرو۔(مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلوۃ، باب قیام رمضان، ۴/۲۰۴، حدیث: ۷۷۴۸)

اے عاشقانِ رمضان! سُنا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ماہِ غُفران کی اہمیت و فضیلت سے کس قدر واقف تھے اوراس نُوربار مہینے سے کیسی والہانہ عقیدت و محبت کرتے تھے کہ جیسے ہی یہ مبارک مہینا جلوہ گر ہوتا تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہتی، آپ آمدِ رمضان پر نہ صرف خود نیکیوں میں مشغول ہو جاتے بلکہ مسلمانوں میں عبادت کا ذوق و شوق بیدار کرنے کیلئے انہیں بھی اس مقدّس مہینے میں اخلاص کے ساتھ کثرت سے نفل عبادت کی ترغیب دلاتے اورآمدِ رمضان کے پُرنور موقع پر چراغاں کے ذریعے مساجد کو روشن کرنا بھی آپ کے مبارک معمولات میں شامل تھا جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابو اسحاق ہمدانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم رَمضانُ المبارک کی پہلی رات (**First Night**) باہر نکلے تو دیکھا کہ مساجد پر قندیلیں چمک رہی ہیں اور لوگ کتابُ اللہ کی تلاوت کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر آپ نے ارشاد فرمایا: نَوَّرَ اللہُ لِعُمَرَ فِیْ قَبْرِہٖ کَمَا نَوَّرَ مَسَاجِدَ اللہِ بِالْقُرْآنِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قبر کو ویسا ہی منوّر کر دے جیسا آپ نے (رمضانُ المبارک میں) مساجد کو قرآن سے منوّر کیا۔(فیضان فاروق اعظم، ۱/۳۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اس مقدّس مہینے کو عظیم الشّان طریقے سے خوش آمدید کہنے کی تیّاری شروع کر دیں، اسے فضولیات اور غفلت میں گزارنے کے بجائے اخلاص کے ساتھ نیک اَعمال مثلاً فرائض و واجبات، سنن ومستحبات، نوافل، ذکرواذکار، تلاوتِ قرآن، زکوۃ وفطرات، صدقہ و خیرات، عشر وعطیات، تہجد، اشراق وچاشت، غرباءومساکین کی اِمداد، شب بیداری، توبہ و استغفار

اور دعا و مناجات، دُرُود و سلام کی کثرت، حمد و نعت اور منقبت، مدنی حلقے، مدنی درس (درسِ فیضانِ سنت وغیرہ)، ہفتہ وار سُنتوں بھرے اجتماعات، ماہِ رمضان کے روزانہ 2 مدنی مذاکروں میں شرکت، مدنی چینل (Madani Channel) پر نشر ہونے والے سلسلے دیکھنے اور دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف مساجد میں ہونے والے پورے ماہ یا آخری عشرے کے اجتماعی اعتکاف کی سعادت سے فیضیاب ہونے جیسی نیکیوں میں مشغول رہیں بلکہ ہر وہ نیک و جائز کام کرنے کی کوشش کریں کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا ہو۔ ہمارے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اس مبارک مہینے کی آمد ہوتے ہی عِبادتِ الٰہی میں بہت زیادہ مشغول ہو جایا کرتے، چُنانچہ

آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عبادت پر کمربستہ ہو جاتے

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں: جب ماہِ رَمَضان آتا تو میرے سَر تاج، صاحِبِ مِعراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کیلئے کَمربَستہ ہو جاتے اور سارا مہینا اپنے بِسترِ مُنَوَّر پر تشریف نہ لاتے۔ (درمنثور، ۱/ ۴۴۹) **مزید** فرماتی ہیں کہ جب ماہِ رَمَضان تشریف لاتا، توشاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رنگ مبارک تبدیل (ہو کر پیلا یا لال) ہو جاتا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نَماز کی کثرت فرماتے، خوب گڑ گڑا کر دُعائیں مانگتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر طاری رہتا۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ۳/ ۳۱۰، حدیث: ۳۶۲۵)

شب بیداری فرماتے

امام العابدین، سیدُ الساجدین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رمضان شریف خصوصاً آخری عشرے میں آپ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عبادت بہت زیادہ بڑھ جاتی تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ساری رات بیدار رہتے اور گھر والوں کو نمازوں کیلئے جگایا کرتے تھے اور عموماً اعتکاف فرماتے تھے۔ نمازوں کے ساتھ ساتھ کبھی کھڑے ہو کر، کبھی بیٹھ کر، کبھی سجدے کی حالت میں نہایت آہ وزاری اور گڑ گڑا کر راتوں میں دعائیں بھی مانگا کرتے، رمضان شریف میں حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ قرآنِ عظیم کا دَور (دوہرائی) بھی فرماتے اور تلاوتِ قرآن کے ساتھ ساتھ طرح طرح کی مختلف دعاؤں کا وِرد بھی فرماتے تھے اور کبھی کبھی ساری رات نمازوں میں کھڑے رہتے یہاں تک کہ مبارک قدموں میں سُوجن آجایا کرتی تھی۔ (سیرت مصطفے، ص ۵۹۶ ملخصاً بتغیر)

جھوم جاؤ مجرمو رمضاں مہہِ غفران ہے عاصیوں کی مغفرت کا لے کر آیا ہے پیام
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۷۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر سائل کو عطا فرماتے

اِس ماہِ مبارَک میں خوب صَدَقہ و خیرات کرنا بھی سنّت ہے چُنانچہ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جب ماہِ رَمَضان آتا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر قیدی کو رِہا کر دیتے اور ہر سائل کو عطا فرماتے۔ (در منثور، ۱/۴۴۹)

سب سے بڑھ کر سخی

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں سب سے بڑھ کر سخی ہیں اور سخاوت کا دریا سب سے زیادہ اس وقت جوش پر ہوتا۔ جب رَمَضان میں

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام ملاقات کے لئے حاضر ہوتے، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام (رَمَضانُ المبارَک کی) ہر رات میں ملاقات کیلئے حاضر ہوتے اور رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے ساتھ قرآنِ کریم کا دَور فرماتے۔پس رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ خیر کے معاملے میں سخاوت فرماتے۔(بخاری، کتاب، باب، ۱/۹، حدیث: ۶)

ہاتھ اٹھا کر ایک ٹکڑا اے کریم

ہیں سخی کے مال میں حقدار ہم

(حدائق بخشش، ص 83)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے دیوانو! سنا آپ نے کہ ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو مہمانِ رحمٰن یعنی ماہِ رمضان سے کیسی محبت تھی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کس عظیم الشان طریقے سے اس ماہ کو خوش آمدید **(Welcome)** کہتے کہ جیسے ہی رمضان شریف کا بابرکت مہینا تشریف لے آتا تو عبادات میں پہلے سے زیادہ اضافہ فرمادیا کرتے، یقیناً آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تو معصوموں اور عبادت گزاروں کے بھی سردار ہیں مگر اس کے باوجود اس ماہ کی شان و عظمت اور اُمّت کی تعلیم کی خاطر سارا مہینا بسترِ منوّر پر تشریف نہ لاتے بلکہ مسلسل عبادتِ اِلٰہی میں مشغول رہتے۔ اے کاش کہ ہم گناہگاروں کی ناقص عقل میں بھی رمضانُ المبارک کی اہمیت راسخ ہو جائے اور ہم بھی اس مہینے میں نیکیاں جمع کرکے اپنے آپ کو جہنّم سے نجات دلانے اور جنت کا حقدار بنانے میں کامیاب ہو جائیں آیئے! اس عظیمُ الشّان مہینے کی اہمیت وفضیلت اپنے دل میں بڑھانے اور اس ماہ میں نیکیوں کا جذبہ پانے کی نِیّت سے 2 ارشاداتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور ابھی سے نیکیوں پر کمربستہ ہو جایئے۔ چنانچہ

بہترین مہینا

1. ارشاد فرمایا: تم پر ایسا مہینا آیا ہے جس سے بہتر کوئی مہینا مومنوں پر نہیں آیا اور منافقوں پر اس سے سخت مہینا کوئی نہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ اس کے نوافل اور اس کے ثواب کو شروع ہونے سے پہلے لکھ دیتا ہے اور کوئی شک نہیں کہ مومن کے اندر اس مہینے میں عبادت کی قوت لوٹائی جاتی ہے اور منافق میں غفلت، مومن کے لئے یہ مہینا غنیمت اور منافق کے لئے بوجھ ہے۔(شعب الایمان، ۳/ ۳۰۴، مسنداحمد، ۲/ ۵۲۴)

کاش! پورا سال رمضان ہی ہو

2. ارشاد فرمایا: اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رَمَضان کیا ہے تو میری اُمّت تمنّا کرتی کہ کاش! پورا سال ہی رَمَضان ہو۔(ابن خزیمہ، ۳/ ۱۹۰، حدیث: ۱۸۸۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ماہِ رمضان کی شان و عظمت دیگر مہینوں کے مقابلے میں نہایت اَرْفَع و اَعلیٰ ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مہینے میں ہر طرف پُر کیف مناظر ہوتے ہیں، مسجدوں کی رونق بڑھ جاتی ہے، مسلمان نماز روزے کی پابندی شروع کر دیتے ہیں، شوقِ تلاوت اور ذوقِ عبادت بڑھ جاتا ہے، صدقہ و خیرات سے غربا و مساکین کی مدد کی جاتی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سعادت مند مسلمان اس مہینے کی تشریف آوری ہوتے ہی اسے غنیمت جانتے ہوئے نیک کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں کیونکہ یہی وہ مبارک مہینا ہے کہ جس میں عبادات کا اَجر و ثواب کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا ابراہیم نَخْعِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ رَمَضان میں ایک دن کا روزہ رکھنا ایک ہزار (1000) دن کے روزوں سے افضل ہے، ماہِ رَمَضان میں ایک مرتبہ تسبیح کرنا (یعنی سبحٰن اللہ

کہنا) اس ماہ کے علاوہ ایک ہزار (1000) مرتبہ تسبیح کرنے سے افضل ہے اور ماہِ رَمَضان میں ایک رَکْعَت پڑھنا غیر رَمَضان کی ایک ہزار (1000) رَکْعَتوں سے افضل ہے۔ (درمنثور، ۱/ ۴۵۴)

جبکہ دوسری جانب بعض نادان و ناقدرے لوگوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ بخشش و مغفرت سے مالا مال اس روحانی مہینے کو بھی عام مہینوں کی طرح مال و دولت اِکٹھی کرنے، کاروبار چمکانے، بینک بیلنس (Bank balance) بڑھانے، لُوٹ مار مچانے، پتنگ بازی، کبوتربازی، کرکٹ، ہاکی، فٹبال، ٹینس، تاش، شطرنج، لُڈو، کیرم، اسنوکر، ویڈیو گیمز، موبائل و انٹرنیٹ کے غلط استعمال اور بازاروں میں گھوم پھرنے میں گنوادیتے ہیں، خصوصاً رمضان کا آخری عشرہ کاروباری طبقے کے لئے کسی نعمت وغنیمت سے کم نہیں ہوتا۔ پہلے کے مسلمانوں میں ماہِ رمضان میں عبادات بجالانے کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوتا تھا اور وہ اس مقدّس مہینے میں کثرت سے عبادتِ الٰہی بجالاتے تاکہ زیادہ سے زیادہ قُربِ خداوندی حاصل کیا جاسکے۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں تاکہ ہماری سُستی دُور ہو اور عبادت کا ذوق و شوق نصیب ہو۔ چنانچہ

عبادت گزار خادمہ

حضرت سیِّدُنا محمد بن ابی فَرَج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ماہِ رمضان میں ایک خادمہ کی ضرورت پڑی جو ہمیں کھانا تیار کردے، میں نے بازار میں ایک خادمہ کو دیکھا جس کی کم قیمت بولی جارہی تھی، اس کا چہرہ پیلا، بدن کمزور اور جِلد خشک تھی۔ میں اس پر ترس کھاتے ہوئے اسے خرید کر گھر لے آیا اور کہا: برتن پکڑو اور رمضان کی ضروری اشیا کی خریداری کے لئے میرے ساتھ بازار چلو۔ تو وہ کہنے لگی: اے میرے آقا! میں تو ایسے لوگوں کے پاس تھی جن کا پورا زمانہ رمضان ہوا کرتا

تھا۔اس کی یہ بات سن کر میں سمجھ گیا کہ یہ ضرور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نیک بندی ہوگی۔وہ ماہِ رمضان میں ساری رات عبادت کرتی اور جب آخری رات آئی تو میں نے اس کو کہا: عید کی ضروری اشیا خریدنے کے لئے ہمارے ساتھ بازار چلو۔ تو وہ پوچھنے لگی: اے میرے آقا! عام لوگوں کی ضروریات خریدیں گے یا خاص لوگوں کی؟ میں نے اس سے کہا: اپنی بات کی وضاحت کرو؟ تو اس نے کہا: عام لوگوں کی ضروریات تو عید کے مشہور کھانے ہیں جبکہ خاص لوگوں کی ضروریات مخلوق سے جدا ہونا، خدمت کے لئے فارغ ہونا، نوافل کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کرنا اور عاجزی وانکساری کرنا ہے۔یہ سُن کر میں نے کہا: میری مراد کھانے کی ضروری اشیا ہیں۔ اس نے پھر پوچھا: کون سا کھانا؟ جو جسموں کی غذا ہے یا دِلوں کی؟ تو میں نے کہا: اپنی بات واضح کرو؟ تو اس نے مجھے بتایا: جسموں کی غذا تو معروف کھانا اور خوراک ہے جبکہ دلوں کی غذا گناہوں کو چھوڑنا، اپنے عیب دُور کرنا، محبوب کے دِیدار سے لُطف اندوز ہونا اور مقصود کے حصول پر راضی ہونا لیکن ان چیزوں کے لئے تکبر چھوڑنا، مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رجوع کرنا اور ظاہر وباطن میں اس پر بھروسا کرنا ضروری ہے۔ پھر وہ لونڈی نماز کے لئے کھڑی ہوگئی، اس نے پہلی رکعت میں پوری سورۂ بقرہ پڑھی، پھر سورۂ اٰلِ عمران شروع کر دی، پھر ایک سورت ختم کرکے دوسری سورت شروع کرتی رہی یہاں تک کہ سورۂ ابراہیم کی اس آیت تک پہنچ گئی:

یَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ وَ یَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ مَا هُوَ بِمَیِّتٍؕ-وَ مِنْ وَّرَآىٕهٖ عَذَابٌ غَلِیْظٌ ﴿۱۷﴾ (پ۱۳، ابراھیم:۱۷)

ترجَمۂ کنز الایمان: بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اُتارنے کی امید نہ ہوگی اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی اور مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے ایک گاڑھا عذاب۔

پھر وہ روتی ہوئی اسی آیت کی تکرار کرتی رہی یہاں تک کہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی، جب

میں نے اُسے حرکت دی تو اس کی رُوح قَفَسِ عُنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ (یہ حکایت نقل کرنے کے بعد شیخ شعیب حَرِیفِیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:) سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ ان لوگوں کی خوبیاں ہیں جنھوں نے اپنے چہروں کو غم کے آنسوؤں سے دھویا، ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ کلام باری تعالٰی سے راتوں میں اپنی آنکھوں کو بیدار رکھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے قدموں پر کھڑے رہے اور اچھے اعمال بجالانے کی کوشش کرتے رہے۔ پس ان کا ہر لمحہ رمضانُ المبارک کی مبارک ساعتوں جیسا ہے۔

(حکایتیں اور نصیحتیں، ص۹۰ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ پہلے کے لوگ ماہِ غُفران کے حقیقی معنوں میں قدردان تھے اور ان کے شب و روز نماز، تلاوتِ قرآن اور دیگر نیکی کے کاموں میں بسر ہوتے تھے، لہٰذا سُستی بھگائیے، بُری صحبتوں سے پیچھا چُھڑائیے، خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیے اور جھٹ پَٹ عبادت پر کمربستہ ہو جائیے۔ اس بار بھی گرمیوں کے موسم میں ماہِ رمضانُ المبارک جلوہ گر ہو رہا ہے، نفس گرمی کی شدّت سے ڈرائے گا، روزوں، تراویح اور دیگر عبادات کے معاملے میں طرح طرح کے اَعذار مثلاً کاروباری مصروفیات وغیرہ یاد دلا کر سستی دلائے گا مگر یاد رکھئے! گرمی کی حَرارت اور بُھوک و پیاس کی شِدّت جس قَدَر زیادہ محسوس ہو گی صَبْر کرنے پر اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اجر و ثواب بھی اتنا ہی زیادہ ملے گا، جیسا کہ منقول ہے: اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُهَا یعنی افضل عبادت وہ ہے جس میں تکلیف زِیادہ ہے۔[1]

امام شَرَفُ الدّین نَوَوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عبادات میں مشقت اور خرچ زیادہ ہونے سے ثواب اور فضیلت زیادہ ہو جاتی ہے۔[2] حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدْھَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فرمانِ معظّم

---

1 ۔۔۔ تفسیر کبیر، پ ۲۹، المزمل، تحت الآیۃ: ۱۰، ۶/ ۶۸۵

2 ۔۔۔ شرح نووی، مذاهب العلماء فی تحلیل ... الخ، الجزء ۸، ۴/ ۱۵۲

ہے: دُنیا میں جو نیک عَمَل جتنا دُشوار ہو گا قِیامت کے روز نیکیوں کے پَلڑے میں اُتنا ہی زیادہ وَزن دار ہو گا۔[1]

عاصیوں کی مغفرت کا لیکر آیا ہے پیام
جھوم جاؤ مجرمو! رمضاں مہِ غُفران ہے
(وسائلِ بخشش مُرَمّم، ص ۷۰۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین کا کردار ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے کیونکہ یہ حضرات خوفِ خدا کے مالک، نیکیوں کے معاملے میں انتہائی حریص اور مدنی ذہن رکھنے والے ہوتے عموماً چھوٹی عمر میں والِدَین بچوں کو روزہ نہیں رکھواتے خصوصاً جب گرمیوں کے ایام ہوں کہ کہیں طبیعت خراب نہ ہو جائے مگر یہ حضرات تو ماہِ رمضان کے اس قدر شیدائی ہوتے کہ کم عمری میں بھی سخت گرمی میں بھوک پیاس برداشت کر کے روزہ رکھ لیتے اور پھر اسے پورا کرنے کا بھی اہتمام فرماتے۔ اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سنئے اور اپنے اندر نیکیوں کی حرص پیدا کیجئے۔ چنانچہ

اعلیٰ حضرت کا روزہ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنت مولانا امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی روزہ کشائی کی تقریب کا حال بیان کرتے ہوئے مولانا سید ایوب علی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کا مقدس مہینا ہے اور اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے پہلے روزہ کشائی کی تقریب ہے، کاشانۂ اَقدس میں جہاں اِفطار کا اور بہت قسم کا سامان ہے۔ ایک محفوظ کمرے میں فیرینی (ایک قسم کی کھیر جو دودھ، چینی اور چاولوں کے آٹے سے بنتی ہے) کے پیالے بھی جمانے کیلئے چُنے ہوئے تھے۔ آفتاب نصف النہار پر ہے، ٹھیک

1 . . . تذکرۃ الاولیاء، باب یازدھم، ذکرا براھیم بن ادھم، ص ۹۵

شدت کی گرمی کا وقت ہے کہ حضور (یعنی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے والدِ ماجد (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) آپ کو اسی کمرے میں لے جاتے ہیں اور دروازہ بند کر کے فیرنی (کھیر کا) ایک پیالہ اُٹھا کر دیتے ہیں کہ اِسے کھالو۔ آپ عرض کرتے ہیں: میرا تو روزہ ہے کیسے کھاؤں ؟ارشاد ہوتا ہے: بچوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے، لو کھالو، میں نے دروازہ بند کر دیا ہے، کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہے۔ آپ عرض کرتے ہیں: جس کے حکم سے روزہ رکھا ہے ،وہ تو دیکھ رہا ہے ، یہ سنتے ہی حضور (یعنی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے والدِ ماجد (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی چشمانِ مبارک سے اَشکوں کا تار بندھ گیا اور کمرہ کھول کر باہر لے آئے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ص ۸۷)

اس کی ہستی میں تھا عمل جوہر ،سنّتِ مصطفٰے کا وہ پیکر

عالمِ دین، صاحبِ تقویٰ، واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص 575)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بچپن ہی سے کس قدر دین دار، شریعت کے پابند، عاشقِ رمضان، خوفِ خدا رکھنے والے تھے، یقیناً آپ پر اللہ تعالٰی کا خاص فضل واحسان ہی تھا کہ جس نے آپ کو چھوٹی سی عمر میں بھی سخت گرمیوں میں ماہِ رمضان کے روزے رکھنے اور اسے پورا کرنے کی ہمت و قوت عطا فرمائی تھی، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی ان اللہ والوں کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے ماہِ رمضان کی قدر کریں اور گرمی کی شِدّت کو برداشت کرتے ہوئے ایک روزہ بھی نہ چھوڑیں کیونکہ جو رَمَضان شریف کا روزہ بغیر کسی شَرعی عُذر کے جان بُوجھ کر چھوڑ دے اور بعد میں عُمر بھر روزے رکھتا رہے تب بھی اُس چھوٹے ہوئے روزے کی فضیلت کو نہیں پا سکتا، چُنانچِہ

حضرت سیِّدُنا ابُو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، بِاِذنِ پروردگار، دوجہاں کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جس نے رَمَضان میں ایک دن کا روزہ بِغیر رُخصت وبِغیر مَرض کے نہ رکھا تو زمانہ بھر کا روزہ بھی اُس کی قضا نہیں ہو سکتا اگرچہ بعد میں رکھ بھی لے۔(بخاری، ۱/۶۳۸، حدیث: ۱۹۳۴)

اسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنۡ اَدۡرَکَ رَمَضَانَ وَلَمۡ یَصُمۡہُ فَقَدۡ شَقِیَ یعنی جس نے ماہِ رَمَضان کو پایا اور اس کے روزے نہ رکھے وہ شخص شَقِی (یعنی بدبخت) ہے۔ (معجم الاوسط، ۳/۶۲، حدیث: ۳۸۷۱)

دوجہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۷۰۶)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت مکتبۃ المدینہ سے ہر عیسوی ماہ کے آغاز میں ڈھیروں معلومات پر مشتمل **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** جاری ہوتا ہے جس میں دارُ الافتاء اہلسنت کی طرف سے عام فہم انداز میں تحریری فتوے بھی شامل ہوتے ہیں۔ آیئے! مئی 2017 کے ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفحہ نمبر 54 پر گرمیوں کے روزوں کے حوالے سے ایک معلوماتی فتویٰ سنتے ہیں۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اس بارے میں کہ رمضان المبارک موسم گرما میں آرہا ہے، کیا سالانہ امتحانات کی وجہ سے طلبا کا رمضان کے فرض روزے قضا کرنا جائز ہے؟ نیز جو والدین بچوں کے اس فعل سے راضی ہوں یا خود روزے چھڑوائیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

ہر عاقل و بالغ مسلمان پر رمضان کا روزہ فرض ہے ،بِلا عذرِ شرعی اس کا چھوڑنا گناہ ہے اور سالانہ امتحانات یا گرمی شرعاً فرض روزہ چھوڑنے کا قابلِ قبول عذر نہیں ہیں لہٰذا بالغ طلبا تو بیان کردہ اعذار کی بنا پر فرض روزہ چھوڑنے پر گنہگار ہوں گے ہی ان کے والدین بھی اگر بِلا عذرِ شرعی روزہ چھڑوائیں گے یا چھوڑنے پر باوجودِ قدرت پوچھ گچھ نہ کریں گے تو وہ بھی گناہگار ہوں گے۔

طالبِ علم کے نابالغ ہونے کی صورت میں اگرچہ اس پر روزہ فرض نہیں ہے اور بے عذر چھوڑے بھی تو گنہگار نہ ہوگا لیکن جب سات (7) سال کے بچے کو روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو والدین پر لازم ہے کہ اسے روزہ کا حکم دیں، سات (7) سال یا اس سے بڑے نابالغ بچے کو والدین اسی وقت روزہ چھڑوا سکتے ہیں جب کہ روزہ کی وجہ سے اسے ضرر (نُقصان) کا اندیشہ ہو ورنہ بلا عُذرِ شرعی چھڑائیں گے یا اس کے چھوڑنے پر خاموش رہیں گے تو واجب ترک کرنے کی بنا پر گنہگار رہوں گے۔ وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، مئی ۲۰۱۷ء، ص ۵۴)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رمضان المبارک وہ عظیم مہینا ہے کہ جس میں قرآنِ کریم کا نزول ہوا اور حُضُور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اس مہینے کی ہر رات حضرت جبریلِ امین عَلَيْهِ السَّلَام کے ہمراہ قرآنِ کریم کا دور فرمایا کرتے تھے ،جو خوش نصیب مسلمان نورِ قرآن سے فیضیاب ہونے اور ادائے مُصْطَفٰے کو اپنانے کیلئے اس ماہ میں کثرت سے تلاوتِ قرآن میں مشغول رہتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کا صدقہ ہمیں بھی نصیب فرمادے۔ اٰمین بجاہِ النّبی الامین صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فرمایا

کہ میں نے اُمّتِ مُحَمَّدِیہ کو دو(2) نور عطا کئے ہیں تاکہ وہ دو(2) اندھیروں کے نُقصان سے محفُوظ رہیں۔ سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عَرض کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! وہ دو (2) نور کون کون سے ہیں؟ اِرشاد ہوا: **"نُورِ رَمضان اور نُورِ قُرآن"** سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عَرض کی: دو(2) اندھیرے کون کون سے ہیں؟ فرمایا: ایک قَبْر کا اور دُوسرا قِیامت کا۔ (دُرَّۃُ النَّاصِحِین، ص۹)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے عظیم اِحسان پر قُربان جائیے کہ اُس نے ہمیں قُرآن و رَمَضان کی صورت میں دو(2) نُور عطا کر دیئے تاکہ قَبْر و قِیامت کے ہولناک اندھیرے دُور ہوں اور نُور ہی نُور ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ دونوں نُور روزِ محشر مُسلمان کیلئے بار گاہِ خداوندی میں سفارش کریں گے، چُنانچہ

سردارِ دوجہان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: روزہ اور قرآن بندے کیلئے قِیامت کے دن شَفاعت کریں گے۔ روزہ عَرض کرے گا: اے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ! میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اِسے روک دیا، میری شَفاعَت اِس کے حق میں قَبول فرما۔ قُرآن کہے گا: میں نے اِسے رات میں سونے سے باز رکھا، میری شَفاعَت اِس کے لئے قَبول کر۔ پس دونوں کی شَفاعَتیں قَبول ہوں گی۔ (مُسند احمد، ۲/۵۸۶، حدیث: ۶۶۳۷)

"مسجد درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ روزہ اور قرآنِ پاک بروزِ قیامت مومنین کی سفارش کریں گے، لہٰذا رمضان شریف میں خوش دلی کیساتھ روزوں اور تلاوت کا اہتمام بجالانے کی نیت فرمالیجئے، روزوں اور تلاوتِ قرآن پر استقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے

وابستہ ہو جائیے اور 12 مَدَنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"مسجِد دَرس"** بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجد درس کی برکت سے علمِ دین کا خزانہ ہاتھ آتا ہے، علم دین سیکھنے سکھانے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبیِ مکرم، تاجدارِ حرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو صُبْح مسجِد میں نیکی سیکھنے یا سکھانے کے لیے گیا، اس کے لیے مکمل حج کرنے والے کی طرح اَجْر ہے۔ (الترغیب والترھیب، ۱/۵۹) ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ جو عِلْم کی تلاش میں نکلا وہ واپس لَوٹنے تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے۔ (ترمذی، ابواب العلم، باب فضل طلب العلم، حدیث: ۲۶۴۷، ۱۹۱۸/۴) بالخصوص ماہِ رمضان المبارک میں **مسجد درس** کے ساتھ ساتھ **"چوک درس"** کا بھی اہتمام کیا جائے، اگرچہ رمضان المبارک میں مسجدوں کی رونقیں بڑھ جاتی ہیں، مگر پھر بھی ایک تعداد ایسی ہوتی ہے جو مسجد میں حاضری سے محروم رہتی ہے، **چوک درس** کے ذریعے ان تک بھی **روزوں** کی دعوت پہنچائی جائے، **نماز کے فضائل وبرکات** بتائے جائیں۔ مسجد میں آنے والے نمازیوں پر بھی اِنفرادی کوشش کا سلسلہ جاری رکھا جائے، کیونکہ بَسا اوقات ان میں بھی ایک تعداد ایسی ہوتی ہے جو صرف ماہِ رمضان میں مسجدوں میں آتے ہیں، ان کو ایسی شفقت و محبت دی جائے کہ یہ نہ صرف ماہِ رمضان بلکہ ہمیشہ کے لیے **پکّے نمازی اور سُنّتوں کے عامل** بن جائیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب **"مسجد درس"** میں شرکت کی ایک مَدَنی بہار سنتے ہیں چنانچہ

مَعلُومات کا خَزانہ

مدینۃُ الاولیا (ملتان شریف) کے مقیم اسلامی بھائی اپنے سُدھرنے کا واقِعہ کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ 1995ء میں میں F.S.C کا طالب علم تھا۔ مذہبی مَعلُومات نہ ہونے کی وجہ سے میری دوستی ایک

بدمذہب سے ہو گئی، میں اس کے ساتھ ہی اٹھتا بیٹھتا اور کھاتا پیتا۔ کہتے ہیں کہ صُحبت اَثر رکھتی ہے، لٰہذا میں بھی اس کے فاسِد عَقائِد کا شِکار ہونے لگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو درازیِ عُمر بِالْخَیر عَطا فرمائے کہ جنہوں نے دعوتِ اسلامی کی بنیاد رکھ کر امّتِ مُسلِمہ پر اِحسانِ عَظیم فرمایا اور بے شُمار لوگوں کو بدمذہبوں سے مَحفُوظ فرمایا، یقیناً اگر دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول نہ ہوتا تو اس بَدمَذہَب کی دوستی آج مجھے گمراہی میں مبتلا کر دیتی۔ مجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہو گیا کہ اس دوست نُما دشمن سے میری جان چھوٹ گئی، سبب کچھ یُوں بنا کہ ہماری مسجِد میں **مدنی درس** (درسِ فَیضانِ سُنّت) شُروع ہو گیا، تو ایک دن میرے والد صاحِب نے فرمایا: تم بھی دَرْس میں شِرکت کیا کرو کہ دَرْس میں بیٹھنے کی بَرَکت سے نہ صرف مَعلُومات کا ڈھیروں خَزانہ حاصِل ہوتا ہے بلکہ عِلْمِ دِین کی مجلِس میں بیٹھنے کی عَظیم فضیلت پانے کی بھی سَعادت ملتی ہے، لٰہذا میں نے دَرْس میں باقاعدگی سے بیٹھنا شُروع کر دیا۔ واقعی دَرْس میں بیٹھنے کی بَرَکت سے علمِ دین کے انمول موتیوں سے دامن بھرنے کا سنہری موقع ملا اور ساتھ ہی میرے دل و دماغ کو ایسا سکون نصیب ہوا کہ میرے پاس بَیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں۔ **مدنی درس** (درسِ فَیضانِ سُنّت) کی بَرَکت سے میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتِماع میں شریک ہو گیا۔ میرے لئے یہ ایک نیا ماحول تھا، ہر طرف علم و عمل کے پھولوں سے مہکی مہکی فضاؤں نے مجھے بہت متاثر کیا۔ پُرسوز بیان اور رِقّت انگیز دُعا نے تو میرے دل کی دنیا ہی زیر وزبر کر دی، میں نے اپنے تمام گناہوں سے پکی توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بَیعَت کی بھی سَعادت حاصِل کر چُکا ہوں۔

سعادت ملے درسِ فیضانِ سنّت کی روزانہ دو مرتبہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص 103)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضان کی آمد سے پہلے ہمیں بھی یہ پکی نیت کرنی چاہیے کہ ہم رمضان المبارک کا احترام کرتے ہوئے نماز روزے کی پابندی کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ نفل عبادت اور قرآنِ پاک کی تلاوت میں مشغول رہیں گے، کیونکہ ہوتا یہ ہے کہ رمضان المبارک کے ابتدائی دنوں میں تو بڑے ذوق وشوق سے تلاوت کی جاتی ہے مگر بعد میں کئی لوگ اس عظیم سعادت سے محروم رہ جاتے ہیں، ہمیں اس معاملے میں بھی اپنے بزرگوں کی پیروی کرتے ہوئے ان کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیے یہ حضرات اس مقدس مہینے میں صرف ایک بار نہیں بلکہ دن میں کئی مرتبہ ختمِ قرآن کی سعادت حاصل کرتے تھے، چنانچہ

سَیِّدُنا سعد بن ابراہیم زہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے معمولات

حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن سعد زہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِماجد حضرت سَیِّدُنا سعد بن ابراہیم زہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رمضان المبارک میں اکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور اُنتیسُوِیں کو اس وقت تک افطار نہ کرتے جب تک قرآنِ کریم ختم نہ کر لیتے، مغرب و عشاء کے درمیان اُخروی معاملے میں غور و فکر کرتے رہتے اور اکثر افطار کے وقت مجھے مساکین کو بلانے کے لئے بھیجتے تاکہ وہ بھی ان کے ساتھ کھائیں۔(اللہ والوں کی باتیں،۳/ ۲۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے قرآن سے محبت، ذوقِ تلاوت اور رمضان کی قدردانی تو کوئی ان اللہ والوں سے سیکھے جو ماہِ غُفران میں کثرت کیساتھ تلاوتِ قرآن کے عادی تھے،

ہمیں چاہیے کہ ماہِ رمضان میں کثرت سے تلاوتِ قرآن کی نیت کریں اور رب عَزَّوَجَلَّ کے اس مہمان کا احترام کرتے ہوئے خوشی خوشی اس کا استقبال کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جب رمضان شریف کا مہینا اپنی بہاریں لٹاتا ہوا تشریف لاتا ہے تو شیخ طریقت، امیر اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہ کی خوشی کا عالم دیکھنے والا ہوتا ہے۔ آپ کے جذبات کی عکاسی ان اشعار سے ہوتی ہے:

مرحبا صَد مرحبا پھر آمدِ رمضان ہے ۔۔۔ کِھل اٹھے مُرجھائے دل تازہ ہُوا ایمان ہے
ہم گنہگاروں پہ یہ کتنا بڑا اِحسان ہے ۔۔۔ یاخدا تُونے عطا پھر کر دیا رَمَضان ہے
ہر گھڑی رَحمت بھری ہے ہر طرف ہیں برکتیں ۔۔۔ ماہِ رمضاں رحمتوں اور برکتوں کی کان ہے
یاالٰہی! تُو مدینے میں کبھی رمضاں دِکھا ۔۔۔ مدّتوں سے دل میں یہ عطار کے ارمان ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رہے! رمضانُ المبارک کو نیکیوں میں گزارنے اور اسے **"خوش آمدید"** کہنے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم اس ماہِ مبارک میں بالخصوص مدنی قافلوں میں سفر کے ذریعے مسلمانوں کو نیکی کی دعوت دیں، بُرائی سے منع کریں، ماہِ رمضان المبارک کے فضائل بتا کر اِنہیں فرض روزے رکھنے کا مدنی ذہن دیں، خوب خوب اِنفرادی کوشش کریں گویا ہماری اجتماعی و اِنفرادی کوشش سے کیے جانے والے "**اِستقبالِ رمضان**" کی ایسی برکتیں ظاہر ہوں کہ ہر طرف روزوں کی مدنی بہاریں آجائیں۔ مدنی قافلے کے جدول میں بھی "**فیضانِ رمضان**" سے مسجد و چوک درس وغیرہ کا سلسلہ ہو، اس سے بھی کئی عاشقانِ رسول تک ماہِ رمضان کے فرض روزوں اور دیگر عبادات کی دعوت پہنچے گی، مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ پمفلٹ "**رمضان میں گناہ کرنے والے کا بھیانک انجام**" گھر گھر تک پہنچانے کی کوشش کریں، زہے نصیب! ہاتھوں

ہاتھ ان عاشقانِ رسول کو دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے اِعتکاف کی دعوت کا سلسلہ بھی جاری رہے، بالخصوص عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہونے والے عاشقانِ رمضان کے عظیم الشان **"پورے ماہِ رمضان کے اعتکاف"** کی دعوت کو عام کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے مکی مدنی آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شبِ قدر کی تلاش کیلئے ایک بار پورے ماہِ رمضانُ المُبارَک کا بھی اِعتِکاف فرمایا ہے چُنانچہ

اِعتکافِ مُصْطَفٰے

حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یکم رَمَضان سے 20 رَمَضان تک اِعتِکاف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: میں نے شبِ قدر کی تلاش کے لئے رَمَضان کے پہلے عَشرے کا اور پھر درمیانی عَشرے کا اِعتِکاف کِیا، پھر مجھے بتایا گیا کہ شبِ قَدر آخِری عَشرے میں ہے لہٰذا تم میں سے جو شخص میرے ساتھ اِعتِکاف کرنا چاہے وہ کرلے۔ (مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلۃ القدر... الخ، ص ۵۹۴، حدیث:۱۱۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہر سال نہ سہی تو زہے نصیب! زندگی میں کم از کم ایک بار اِس ادائے مصطفٰے کو اپناتے ہوئے پورا مہینا اِعتِکاف کی مدنی بہاریں لُوٹنے کی بھرپور کوشش کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِعتِکاف کی برکت سے بندہ نہ صرف گناہوں سے محفوظ رہتا ہے بلکہ اعتکاف کے علاوہ جو نیکیاں مسجد سے باہر رہ کر کرتا تھا، مگر اِعتِکاف کی حالت میں نہیں کرپاتا تو اس کے نامۂ اعمال میں وہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں، چُنانچہ

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِعتِکاف کا فوری

فائدہ تو یہ ہے کہ یہ معتکف کو گُناہوں سے باز رکھتا ہے کیونکہ اکثر گناہ غیبت، جھوٹ اور چغلی وغیرہ لوگوں سے میل جول کے باعث ہوتے ہیں، معتکف دُنیا سے کنارہ کشی (جُدائی) اختیار کئے ہوتا ہے اور جو اس سے ملنے آتا ہے وہ بھی مسجد و اِعْتِکاف کالحاظ رکھتے ہوئے نہ خُود بُری باتیں کرتا ہے نہ کرواتا ہے۔(مزید فرماتے ہیں کہ اعتکاف کرنے والا) اِعْتِکاف کی وجہ سے جن نیکیوں سے محروم ہو گیا جیسے زیارتِ قبور، مسلمانوں سے ملاقات، بیمار کی خیریت معلوم کرنا، نمازِ جنازہ میں حاضری وغیرہ اُسے ان سب نیکیوں کا ثواب اسی طرح ملتا ہے جیسے یہ کام کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے۔(مرآۃ المناجیح،۳/۲۱۷ ملتقطاً وملخصاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت دُنیا کے مختلف ممالک اور شہروں میں پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے اِجتماعی اِعْتِکاف کی ترکیب کی جاتی ہے، جس میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے دِیے گئے جدول کے مطابق اعتکاف کرنے والے عاشقانِ رمضان کی مدنی تربیت کی کوشش کی جاتی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعی اِعْتِکاف میں ہزارہا اسلامی بھائی مُعْتَکِف ہو کر دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ علمِ دِین حاصل کرتے اور سُنّتوں کی تَربِیَت پاتے ہیں، کئی مُعْتَکِفِین اختِتامِ رَمَضانُ الْمُبارَک پر چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تَربِیَت کے مَدَنی قافلوں کے مسافِر بن جاتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی عاشقانِ رمضان، اس اعتکاف کی برکتوں اور مدنی بہاروں کو مزید سمیٹنے کے لیے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلوں میں سفر کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف کورسز مثلاً (12 مدنی کام کورس، اِصلاحِ اعمال کورس، فیضانِ نماز کورس، اِمامت کورس وغیرہ) کرنے کی بھی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

جلوۂ یار کی آرزو ہے اگر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعْتِکاف
میٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعْتِکاف

اِعتِکاف تم کرلو میں ماحول مدنی — دل روز اک نہ اک جائے گا کھا چوٹ
اِعتِکاف تم کرلو میں ماحول مدنی — مل گی جائے بھی ہدایت سے رَبّ فَضْلِ
اِعتِکاف تم کرلو میں ماحول مدنی — چاہئے اگر نعمت کی راحت کو تم
اِعتِکاف تم کرلو میں ماحول مدنی — چاہئے اگر لذّت بھی کی بندگی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۶۳۹ تا ۶۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دارُ الافتا اہلسنّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں مسلمانوں کی اصلاح کے لئے کوشاں ہے، وہیں ساری دنیا میں نیکی کی دعوت کی دھوم مچانے کے لئے 200 سے زائد ممالک میں کم و بیش 103 سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، ان میں سے ایک اِنتہائی اَہم شُعبہ **"دارُالاِفتا اہلسنّت"** بھی ہے جامع مسجد کنزُالایمان، بابری چوک بابُ المدینہ (کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے تحت 15 شعبانُ المعظم ۱۴۲۱ ہجری میں دارُ الافتا اہلسنّت کا آغاز ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان بابُ المدینہ (کراچی) میں **5** دارُالافتا اہلسنّت قائم ہیں، اس کے علاوہ زَم زَم نگر (حیدرآباد) سردار آباد (فیصل آباد)، مرکزُالاولیا (لاہور) میں 2 دارالافتاء راولپنڈی اور گلزارِ طیبہ (سرگودھا) میں دارُالافتا اہلسنّت دُکھیاری اُمّت کی شَرعی رَہنمائی میں مصروفِ عمل ہیں، اس شُعبے سے تَعلُّق رکھنے والے مفتیانِ کرام روزانہ سینکڑوں سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ دارُالافتا آن لائن سے، اِنٹرنیٹ کے ذریعے اس ای میل ایڈریس **(darulifta@dawateislami.net)** پر سوالات کے جوابات پوچھے جاسکتے ہیں۔ دُنیا بھر سے ہاتھوں ہاتھ شرعی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے ان نمبرز پر

رابطہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ نمبرز نوٹ فرمالیجئے۔

(1) 0300-0220112 (2) 0300-0220113

(3) 0300-0220114 (4) 0300-0220115

پاکستانی وقت کے مُطابِق صبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک ان نمبرز پر رابطہ کیا جاسکتا ہے (دوپہر ایک سے دو بجے تک وقفہ ہوتا ہے)۔ بروزِ جمعہ تعطیل ہوتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "فیضانِ رمضان" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رمضان المبارک کی آمد سے پہلے شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تالیف "**فیضانِ رمضان**" کا مطالعہ کیجئے اس کتاب میں فضائلِ رمضان شریف، روزے کے احکام و مسائل، تراویح پڑھنے کا طریقہ، لیلۃُ القدر کی فضیلت اور اس کی نشانیاں، اعتکاف کے فضائل و مسائل، عیدُ الفطر اور عیدُ الاضحیٰ کا سنت طریقہ اور نفل روزوں کے فضائل و مسائل کے علاوہ بہت سی مفید حکایات بھی ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمائیے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کے خریدنے اور مطالعہ کرنے کی ترغیب دلائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلسِ تراجم کی کوششوں سے اس کتاب کا انگلش، سندھی، ہندی، بنگالی اور عربی زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی جس طرح مسلمانوں میں نماز، تلاوت، نوافل اور اعتکاف کا ذوق و شوق بیدار کرتی ہے، اسی طرح انہیں اللہ والوں کے دن منانا بھی اس مدنی تحریک کا شاندار کارنامہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رمضان کی آمد آمد ہے اور اس ماہ کی 3 تاریخ کو شہزادیِ کونین، سیّدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اوراسی تاریخ کو مشہور مُفَسّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بھی عُرس مُبارَک ہے۔ آیئے! اِسی مناسبت سے پہلے ہم سَیّدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرتِ مبارکہ کی چند جھلکیاں سُنتے ہیں چنانچہ

سیرتِ خاتونِ جنّت کی چند جھلکیاں

حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، شہنشاہِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی شہزادی ہیں، آپ کا نام فاطمہ، لقب زہراء اور بتول جبکہ کنیت اُمُّ الْحَسَنَیْن، اُمُّ الھاد اور اُمِّ اَبِیْھَا ہے، آپ کی ولادت اعلانِ نبوت سے 5 سال پہلے ہوئی، آپ جنّتی عورتوں کی سردار ہیں، آپ کی شادی خلیفۂ چہارم حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے ہوئی، آپ کو ربِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ نے 3 شہزادوں امامِ حسن، امامِ حسین اور امامِ محسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم جبکہ تین (3) شہزادیوں سیدہ رُقیہ، سیدہ زینب اور سیدہ اُم کلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ سے نوازا تھا۔ آپ نے کبھی بھی اپنے شوہر سے کسی چیز کی فرمائش نہیں کی، کھانے کا اُصول یہ تھا کہ جب تک شوہر اور بچوں کو نہ کھلا دیتیں خود ایک لقمہ بھی منہ میں نہ ڈالتیں، آپ کی سخاوت کا عالم یہ تھا کہ فقر و فاقہ کے ایام میں بھی کسی سائل کو خالی نہ لوٹاتیں، آپ (بسا اوقات) رات بھر نماز میں مشغول رہتیں یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ اُمُّ السَّادات، مخدومۂ کائنات حضرت سَیِّدَتُنا خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت کے بارے میں مزید معلومات جاننے کیلئے

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 501 صفحات پر مشتمل کتاب "**شانِ خاتونِ جنت**" کا مطالعہ فرمائیے۔

کیا بات رضاؔ اس چمنستانِ کرم کی زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

(حدائقِ بخشش، ص 79)

آیئے! اب مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بھی مختصر سِیرتِ مُبارَکہ مُلاحظہ فرمایئے چنانچہ

سیرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی کی چند جھلکیاں

حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 4 جُمادَی الاُولٰی 1314ھ بمطابق یکم مارچ 1894ء کو محلہ کھیڑہ بستی اوجھیانی (ضلع بدایوں، یوپی ہند) میں صبحِ صادق کی بابرکت ساعت میں پیدا ہوئے۔[1] **آپ** کو حصولِ علم کا اس قدر شوق تھا کہ گلی میں جلتے بلب کی روشنی میں مطالعہ فرماتے، آپ کامیاب مدرِّس (استاد)، باکمال مفتی، بہترین مصنِّف **(Writer)**، بے مثال مفسِّر اور لاجواب محدث تھے، آپ کا درسِ قرآن سننے کیلئے لوگ دُور دراز شہروں سے آیا کرتے، آپ ظہر کے بعد ایک پارہ تلاوت فرماتے، خود بھی نمازِ باجماعت کے عاشق تھے اور گھر والوں کو بھی نماز کی تاکید فرماتے، فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل کے پابند اور دُرودِ تاج اور دلائلُ الخیرات کے عامل تھے، آپ سچے عاشقِ رسول، نعت گو شاعر، درودِ پاک کی کثرت کرنے والے اور نہایت سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ تفسیرِ نعیمی (11 جلدیں) اور مرآۃ المناجیح (حدیثِ پاک کی مشہور کتاب "مشکاۃ المصابیح" کی اردو شرح 8 جلدیں) آپ کی تصانیف میں زیادہ مشہور ہیں۔ (فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی، ماخوذاً وملخصاً) آپ کی سیرت سے متعلق مزید

---

1 . . . حالاتِ زندگی، حیاتِ سالک، ص ۶۴ ملخصاً وغیرہ

معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ **"فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی"** کا مطالعہ فرمایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے کتاب **"شانِ خاتونِ جنت"** اور رسالہ **"فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی"** کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ **(Download)** اور پرنٹ آؤٹ **(Print Out)** بھی کیا جا سکتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے ماہِ رمضان کو خوش آمدید کہنے اور اس مہینے میں نیکیوں کی رغبت بڑھانے کے حوالے سے کئی مدنی پھول چننے کی سعادت حاصل کی، ہم نے سنا کہ

- ❖ آمدِ رمضان کے موقع پر مسلمانوں کو نیکیوں کی ترغیب دلانا اور مساجد میں چراغاں کرنا سنتِ فاروقی ہے۔
- ❖ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رمضان المبارک میں کثرت سے عبادت کرتے۔
- ❖ رمضان المبارک میں نیکیوں کا اجر و ثواب کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔
- ❖ روزہ اور قرآن بروزِ قیامت مسلمانوں کی سفارش کریں گے۔
- ❖ اللہ والے بچپن ہی سے سخت گرمیوں میں روزہ رکھتے تھے۔
- ❖ بزرگانِ دین ماہِ رمضان میں کئی کئی مرتبہ قرآنِ کریم کا ختم فرماتے۔
- ❖ بیان کے آخر میں ہم نے اُمُّ الْحَسَنَیْن حضرت سَیِّدَتُنا فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصر تعارف بھی سنا۔

اللہ تعالٰی نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اَسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے طفیل ہمیں بھی ماہِ رمضان کی اہمیت سمجھنے اور اس ماہ بلکہ سارا سال خوب خوب نیکیاں بجالانے کی توفیقِ

نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان سب مبلّغوں کے خوابوں میں اب کرم ہو ۔۔۔ آقا جو سنّتوں کی خدمت بجا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۹۹)

لباس کی سنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے **لباس کے چند مدنی پھول** سُنتے ہیں۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ✺ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پَردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۲ ص۵۹ حدیث ۲۵۰۴) **مشہور** مُفَسّر حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پَردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر جنّات کی نِگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شَرْم گاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مراٰۃ ج ص۲۶۸) ✺ جو باوجودِ قُدرت زیب وزِینت کا لِباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑدے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

کو کَرامَت کا حُلّہ پہنائے گا۔ (ابوداؤدج ۴ص ۳۲۶ حدیث ۴۷۷۸) ❁ لِباس حَلال کمائی سے ہو اور جو لِباس حَرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اُس میں فَرض و نَفل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس، ص ۳۶) ❁ (لباس) پہنتے وَقت سیدھی طَرَف سے شُرُوع کیجئے (کہ سُنّت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔ (اَیضاً ۴۳) ❁ اِسی طَرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے بر عکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طَرَف سے شُرُوع کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مدنی پھول**" اور "**101 مدنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سُنَّتوں کی تَربِیَت کے قافِلے میں بار بار　　　مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ پاک کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جو مجھ پر شَبِ جُمعہ اور روزِ جُمعہ سو (100) بار دُرُود شریف پڑھے، اللہ کریم اُس کی سو (100) حاجتیں پُوری فرمائے گا، سَتّر (70) آخِرت کی اور تیس (30) دنیا کی۔ (تاریخِ دِمشق لابن عَساکِر، ۵۴/ ۳۰۱)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سدا میں اور ذِکر کا بھی شوق پئے غَوث و رضا دے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیْر کا ثَواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ۔☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آمدِ رَمَضان پر اِہتمام کا انداز

شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف **"فَیْضَانِ سُنّت (جلد اوّل)"** کے صَفْحہ نمبر **1434** پر نَقْل فرماتے ہیں: رَمَضانُ الْمُبارَک کی آمد آمد تھی اور مشہور مُؤَرِّخ حضرت وَاقِدِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس کچھ نہ تھا۔

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

آپ نے اپنے ایک عَلَوِی دوست کی طرف یہ رُقعہ (Letter) بھیجا: ”رَمضان شریف کامہینا آنے والا ہے اور میرے پاس خَرچ کیلئے کچھ بھی نہیں، مجھے قَرضِ حَسَنہ کے طور پر ایک ہزار (1000) دِرْہَم بھیجئے۔“ چُنانچہ اُس عَلَوی نے ایک ہزار (1000) دِرْہَم کی تھیلی بھیج دی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت واقِدِی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک دوست کا رُقعہ (Letter) حضرت وَاقِدِی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف آگیا: ”رَمضان شریف کے مہینے میں خَرچ کیلئے مجھے ایک ہزار (1000) دِرْہَم کی ضرورت ہے۔“ حضرت واقِدِی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وُہی تھیلی وہاں بھیج دی۔ دوسرے روز وہی عَلَوِی دوست جن سے حضرت واقِدِی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قَرض (Loan) لیا تھا اور وہ دوسرے دوست جنہوں نے حضرت واقِدِی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے قَرض لیا تھا۔ دونوں حضرت وَاقِدِی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر آئے۔ عَلَوِی کہنے لگا: رَمَضانُ الْمُبارَک کا مہینا آرہا ہے اور میرے پاس اِن ہزار (1000) دِرْہَموں کے سِوا اور کچھ نہ تھا۔ مگر جب آپ کا رُقْعہ آیا تو میں نے یہ ہزار (1000) دِرْہَم آپ کو بھیج دیئے اور اپنی ضرورت کیلئے اپنے اِس دوست کو رُقعہ (Letter) لکھا کہ مجھے ایک ہزار (1000) دِرْہَم بطورِ قرض بھیج دیجئے۔ اُنہوں نے وُہی تھیلی جو میں نے آپ کو بھیجی تھی، مجھے بھیج دی۔ تو پتا چلا کہ آپ نے مجھ سے قَرض مانگا، میں نے اپنے اِس دوست سے قَرض مانگا اور اِنہوں نے آپ سے مانگا۔ جو تھیلی میں نے آپ کو بھیجی تھی وہ آپ نے اِسے بھیج دی اور اِس نے وُہی تھیلی مجھے بھیج دی۔ پھر اِن تینوں حضرات نے اِتفاقِ رائے سے اِس رقم کے تین (3) حِصّے کرکے آپس میں تقسیم کر لئے۔ اُسی رات حضرت واقِدِی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں جنابِ رِسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت ہوئی اور فرمایا: کل تمہیں بہت کچھ مل جائے گا۔ چُنانچہ دوسرے روز امیر یَحیٰی بَرمَکِی نے حضرت واقِدِی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بُلا کر پوچھا: ”میں نے رات خواب میں آپ کو پریشان دیکھا ہے، کیا بات ہے؟“ حضرت واقِدِی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سارا قِصّہ سنایا۔ تو یَحیٰی بَرمَکِی نے کہا: ”میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ تینوں میں

سے کون زیادہ سخی ہے، بے شک آپ تینوں ہی سخی اور واجِبُ الْاِحتِرام ہیں۔ پھر اُس نے تیس ہزار (30,000) دِرْہم حضرت واقِدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اور 20، 20 ہزار اُن دونوں کو دیئے اور حضرت واقِدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو قاضی (Judge) بھی مُقَرَّر کر دیا۔ (حُجَّةُ اللهِ عَلَى الْعٰلَمِين، ص ۵۷۷ مُلَخَّصاً)

مرحبا صَد مرحبا! پھر آمدِ رَمَضان ہے — کِھل اُٹھے مُرجھائے دل تازہ ہُوا ایمان ہے
یاخُدا ہم عاصیوں پر یہ بڑا اِحسان ہے — زندگی میں پھر عطا ہم کو کیا رَمَضان ہے
اَبرِ رَحمت چھا گیا ہے اور سَماں ہے نُور نُور — فَضْلِ رَبّ سے مَغْفِرت کا ہوگیا سامان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۷۰۵)

رمضان کی آمد مرحبا ــــ سحری کی آمد مرحبا ــــ اِفطار کی آمد مرحبا

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ حکایت سے ہمیں کئی مَدَنی پھول حاصل ہوئے، مثلاً سچّے مسلمان سَخی ہوتے ہیں، سچّے مسلمان اِیثار کے پیکر ہوتے ہیں۔ سچّے مسلمان دُکھ تکلیف میں گھرے مسلمانوں کے مشکل وقت میں کام آتے ہیں، سچّے مسلمان اپنی مشکِلات کی ذرّہ برابر پروا نہیں کرتے۔ مگر افسوس! اب ہمارے دل مسلمانوں کی خیر خواہی کے جذبے سے خالی ہوتے جارہے ہیں، ہم خود تو اچھا کھاتے، کماتے، اچھا پہنتے اور عالیشان زندگی گزارتے ہیں، ماہِ رمضان میں سحری واِفطاری میں بھی قسم قسم کی نعمتوں سے لُطف اندوز ہوتے ہیں مگر آہ! غریب و نادار رشتے داروں، پڑوسیوں اور دیگر مسلمانوں کی خیر خواہی کرنا اب ہم کسی بُھولی ہوئی چیز کی طرح بُھلا چکے ہیں۔ بہرحال ہمیں چاہئے کہ ہم اِن پاک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے رَمَضان و غیرِ رَمَضان میں عَمَلی طور پر مسلمانوں کے خَیر خواہ بن کر اُن کے کام آنے والے بن جائیں۔ مسلمانوں کو اِفطاری کروانا اور اُنہیں پانی پلانا بھی خَیر خواہی کی ایک صورت ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضان میں اِفطار کروانے اور پانی پِلانے کے فضائل کے بھی کیا کہنے کہ

اِفطار کروانے کے فضائل

نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جس نے حَلال کھانے یا پانی سے (کسی مُسلمان کو) روزہ اِفْطار کروایا، فِرِشتے ماہِ رَمَضان کے اَوْقات میں اُس کے لئے بخشش کی دُعا کرتے ہیں اور جبْرِیل (عَلَیْہِ السَّلاَم) شَبِ قَدْر میں اُس کے لئے بخشش کی دُعا کرتے ہیں۔ (معجم کبیر، ۶/۲۶۲، حدیث: ۶۱۶۲)

ایک اور مقام پر فرمایا: جو روزہ دار کو پانی پِلائے گا اللہ کریم اُسے میرے حَوض سے پلائے گا کہ جَنَّت میں داخِل ہونے تک پیاسا نہ ہو گا۔ (صحیح ابن خُزَیمہ، کتاب الصیام، باب فضائل شھر رمضان ۔الخ، ۳/ ۱۹۱، حدیث: ۱۸۸۷)

جب گرمیِ حَشْر ہو زوروں پر، اُس وَقْت تمنّا ہے سَرْوَر!
ہم پیاس کے ماروں کو کوثر، کے جام پہ جام پِلاتا رہے

(وسائل بخشش مرمم، ص۴۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی یعنی قَمَری مہینوں میں رَمَضان المبارَک کو جو اَہمِّیَّت و فضیلت حاصِل ہے وہ کسی بھی عقلمند سے ڈَھکی چُھپی نہیں، یہی وہ عظیمُ الشَّان مہینا ہے، جس کا عاشقانِ رمضان کو پُورا سال اِنتظار رہتا ہے۔ اِس مبارَک مہینے کے آتے ہی مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے، مسلمانوں میں عبادت و رِیاضت کا ذَوق و شَوق پہلے سے بڑھ جاتا اور گناہوں کا زور کَم ہو جاتا ہے، مسجدیں آباد ہو جاتی ہیں، سَحَری و اِفطاری کی رونقوں کو دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے، خوش نصیب مسلمان ربِّ کریم کا کلام، قرآنِ عظیم سُننے اور سُنّت کی نِیَّت سے تراویح کی ادائیگی میں مصروف ہو جاتے ہیں، ذِکْر و دُرُود

کی کثرت کی جاتی ہے، راہِ خدا میں خَرچ کرنے کا جذبہ بڑھ جاتا ہے، غُرَباء و مساکین کی مالی مدد (Help) کی جاتی ہے اور اِس کے عِلاوہ بہت سے نیک کام سَر اَنجام دیئے جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہی وہ بابَرَکت مہینا ہے جس کے فضائل و بَرَکات ہمارے پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ حقّ ترجُمان سے بَیان فرمائے ہیں، چنانچہ

اِسْتِقْبالِ رَمَضان اور خُطبۂ محبوبِ رَحمٰن

حضرت سَیِّدُنا سلمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رَسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ماہِ شعبان کے آخِری دن ہمیں خُطبہ اِرْشاد فرمایا کہ اے لوگو! تمہارے پاس عظمت و بَرَکت والا مہینا جلوہ گر ہو رہا ہے، وہ مہینا جس میں ایک رات ایسی بھی ہے کہ جو ہزار (1000) مہینوں سے بہتر ہے، اللہ پاک نے اِس ماہِ مُبارَک کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ اِس کی رات میں قِیام (یعنی تراویح اَدا کرنا) سُنّت ہے، جو اِس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض اَدا کیا اور جس نے اِس میں فَرض اَدا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دِنوں میں 70 فَرض اَدا کیے۔ یہ صَبْر کا مہینا ہے اور صَبْر کا ثواب جنّت ہے، یہ غمخواری و بَھلائی کا مہینا ہے اور اِس مہینے میں مؤمن کا رِزْق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اِس میں روزے دار کو اِفطار کروائے تو یہ اُس کے گُناہوں کے لئے مَغْفِرت ہے، اُسے آگ سے آزادی بخشی جائے گی اور اُس اِفطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب مِلے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اِس کے کہ اُس کے اَجْر میں کچھ کمی ہو۔ ہم نے عرض کی یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہم میں سے ہر شَخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ اِفطار کروائے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: ربِّ کریم یہ ثواب تو اُس شخص کو دے گا جو ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی یا ایک گھونٹ دُودھ سے روزہ اِفطار کروائے، یہ وہ مہینا ہے جس کا اوّل (یعنی ابتدائی 10 دن) رَحمت، درمیان (یعنی درمیانے 10 دن) مَغْفِرت ہے اور آخر (یعنی آخری 10 دن) جہنّم سے آزادی

ہے۔جو اپنے غُلام(یعنی ماتحت) سے اِس مہینے میں کام کم لے ، اللہ پاک اُسے بخش دے گا اور اُسے جہنّم سے آزاد فرمادے گا۔جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کِھلایا، اللہ کریم اُس شخص کو میرے حَوض سے ایک ایسا گُھونٹ پِلائے گا کہ (جسے پینے کے بعد)وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا یہاں تک کہ جَنّت میں داخِل ہو جائے۔

(ابن خزیمہ،کتاب الصیام،باب فضائل شھر رمضان۔۔الخ، ۳/ ۱۹۱ ،حدیث:۱۸۸۷)

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک کے اس مہینے یعنی رَمَضانُ المُبارَک سے کِس قدر عقیدت و اُلفت تھی کہ جُوں ہی اِس ماہِ مُقَدَّسہ کی آمد کے آثارِ پُر انوار نظر آتے تو رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُود بھی اس برکت والے مہینے کا انتہائی شان و شوکت کے ساتھ اِستِقْبال فرماتے اور اپنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سامنے بھی اس مُبارَک مہینے کی شان و عظمت، فضائل و برکات اور دیگر دلکش اَوصاف کو بیان فرماکر اِس کی اَہَمِّیَّت کو واضح فرماتے اور اُنہیں بھی مختلف نیک اَعمال کرنے کا مدنی ذہن عطا فرماتے تھے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی مسلمانوں کو اس ماہِ مبارک کی مبارک باد پیش کریں، خود بھی اس ماہِ مقدس میں عبادات بجالائیں اور دوسروں کو بھی اس ماہ کی اہمیت، اس کے فضائل اور اس کی برکتوں سے آگاہ کرکے انہیں بھی نیکیاں جمع کرنے کے لئے کمربستہ ہونے کا ذہن دیتے رہیں۔ اللہ کریم ہمیں ماہِ رمضان کی حقیقی برکتیں نصیب فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماہِ رَمَضاں رَحمتوں اور بَرَکتوں کی کان ہے　　ہر گھڑی رَحمت بھری ہے ہر طرف ہیں بَرَکتیں
آگیا رَمَضاں عبادت پر کَمر اب باندھ لو　　فَیض لے لو جلد یہ دن تیس کا مہمان ہے
جُھوم جاؤ مُجرمو! رَمَضاں مَہِ غُفران ہے　　عاصِیوں کی مَغفِرت کا لیکر آیا ہے پَیام

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص۷۰۶-۷۰۵)

رمضان کی آمد مرحبا۔۔۔۔۔سحری کی آمد مرحبا۔۔۔۔۔اِفطار کی آمد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یُوں تو ربِّ کریم کے ہم پر بے شمار اِحسانات ہیں، سال کے 12 مہینے اُس کی عطاؤں اور نوازشوں کے دروازے ہم گناہگاروں کے لئے دن رات کھلے رہتے ہیں، مگر ماہِ رَمضان ربِّ کریم کی وہ عظیم نعمت ہے، جس پر ہم اُس کا جس قدر شُکْر بجالائیں وہ کم، کم اور کم ہے، اِس ماہ کی اِبتدا سے اِنتہا تک مَغْفِرت و رِضوان کے پروانے تقسیم ہوتے رہتے ہیں، یہی وہ عظمتوں اور رِفعتوں والا مہینا ہے جس میں ربِّ کریم نے اُمّتِ محمّدیہ کو 5 خُصوصی اِنعامات عطا فرمائے ہیں، چنانچہ

پانچ (5) خُصوصی کرم

حضرت سَیِّدُنا جابِر بن عبدُاللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ ذِی شان ہے: میری اُمّت کو ماہِ رَمَضان میں پانچ (5) چیزیں ایسی عطا کی گئیں ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں: (1) جب رَمَضانُ الْمبارَک کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ پاک اُن کی طرف رَحمت کی نَظر فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ پاک نَظرِ رَحمت فرمائے اُسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔ (2) شام کے وَقت اُن کے مُنہ کی بُو (جو بُھوک کی وجہ سے ہوتی ہے) اللہ پاک کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ (3) فِرِشتے ہر رات اور دن اُن کے لئے مَغْفِرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ (4) اللہ پاک جنّت کو حکم فرماتا ہے، میرے (نیک) بندوں کیلئے آراستہ ہو جا، عنقریب وہ دنیا کی مَشَقَّت سے میرے گھر اور کرم میں راحت پائیں گے۔ (5) جب ماہِ رَمَضان کی آخِری رات آتی ہے تو اللہ پاک سب کی مَغْفِرت فرما دیتا ہے۔ قَوم میں سے ایک شَخْص نے کھڑے ہو کر عَرض کی، یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیا یہ **"لَیْلَۃُ الْقَدْر"** ہے؟ اِرْشاد فرمایا: نہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ مَزدور جب اپنے کاموں سے فارِغ ہو جاتے ہیں تو اُنہیں اُجرت دی جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب، الترغیب فی صیام رمضان۔۔الخ، ۲/۵۶، حدیث: ۷)

بھائیو بہنو! کرو سب نیکیوں پر نیکیاں　　پڑ گئے دوزخ پہ تالے قید میں شیطان ہے
بھائیو بہنو! گناہوں سے سَبھی تَوبہ کرو　　خُلد کے دَر کُھل گئے ہیں داخِلہ آسان ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! ماہِ رَمَضان کی شان و عظمت کس قدر بُلند و بالا ہے کہ اس میں اللہ کریم کی رَحمت اپنے عُروج پر ہوتی ہے، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ مسلمان ماہِ رَجَب سے ہی اِس کی تیّاری شُروع کردیتے اور **عبادت و ریاضت** کرکے ربِّ کریم کو راضی کرنے کا سامان کرتے، مگر آہ! مسلمانوں کی بھاری اَکْثَرِیَّت دیگر مہینوں کی طرح اِس مہینے کو بھی غفلتوں میں گزار دیتی ہے۔ رَمَضانُ الْمبارَک کی پاکیزہ راتوں میں کئی نوجوان مَحَلّے میں کِرکٹ، فُٹ بال وغیرہ کھیلتے، خُوب شور مچاتے ہیں اور اِس طرح یہ بدنصیب خود تو عِبادت سے مَحروم رَہتے ہی ہیں، ساتھ ساتھ دوسروں کیلئے بھی بے حد پریشانی کا باعِث بنتے ہیں۔ یاد رکھئے! اِس طرح کے کھیل اللہ پاک کی یاد سے غافِل کرنے والے ہیں۔ نیک لوگ تو اِن کھیلوں سے سَدا دُور ہی رہتے ہیں۔ خود کھیلنا تَو دَر کنار ایسے کھیل تماشے دیکھتے بھی نہیں بلکہ اِس طرح کے کھیلوں کا آنکھوں دیکھا حال (Commentary) بھی نہیں سُنتے۔ لہٰذا اِن حَرَکات سے ہمیشہ بچنا چاہیے اور خُصُوصاً رَمَضانُ الْمبارَک کے بابَرَکت لَمحات تو ہرگز ہرگز اِس طرح برباد نہیں کرنے چاہئیں۔

روزے میں وقت "پاس" کرنا

بعض نادان ایسے بھی دیکھے جاتے ہیں جو اگرچِہ روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر پھر اِن بے چاروں کا وَقت **"پاس"** نہیں ہوتا۔ لہٰذا وہ بھی اِحتِرامِ رَمَضان شریف کو ایک طرف رکھ کر حرام و ناجائز کاموں کا سہارا لے کر

وَقت **"پاس"** کرتے ہیں اور یُوں رَمَضان شریف میں شَطْرَنج، تاش، لُڈو، گانے باجے وغیرہ کاموں میں مشغول رہتے ہیں۔ یادرکھئے! شَطْرنج اور تاش وغیرہ پر کسی طرح کی بازی یا شَرط نہ بھی لگائی جائے تب بھی یہ کھیل ناجائز ہیں۔ بلکہ تاش میں چُونکہ جانداروں کی تصویریں بھی ہوتی ہیں اِس لئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تاش کھیلنے کو مُطلقاً حرام لکھا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں: **گَنْجِفَہ** (پتّوں کے ذَرِیعے کھیلے جانے والا ایک کھیل اور) تاش حرامِ مُطْلَق ہیں کہ اِن میں علاوہ لَہْو و لَعِب کے تصویروں کی تعظیم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۱۴۱)

افضل عبادت کون سی ہے؟

اے جنَّت کے طَلَبگارو! رَمَضانُ الْمبارَک کے مُقدّس لَمحات کو فُضُولیات وخُرافات میں برباد ہونے سے بچایئے! زندگی بے حد مُخْتَصَر ہے اِس کو غنیمت جانئے، تاش کی گڈیوں، موبائل وسوشل میڈیا (Social Media) کے غلط اِستعمال (Missuse)، گلیوں میں ساری ساری رات کرکٹ اور مختلف کھیلوں اور فِلْمی گانوں کے ذرِیعے وَقت **"پاس"** (بلکہ برباد) کرنے کے بجائے تلاوتِ قُرآن اور ذِکر و دُرُود میں وَقت گُزارنے کی کوشِش فرمایئے۔ بُھوک پیاس کی شِدّت جس قَدَر زیادہ محسوس ہوگی صَبْر کرنے پر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثَواب بھی اُسی قَدَر زائد ملے گا۔ جیسا کہ منقول ہے: **اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُهَا** افضل عبادت وہ ہے جس میں تکلیف زِیادہ ہو۔ (تفسیر کبیر، پ ۲۹، المزمل، تحت الآیۃ: ۱۰، ۶/ ۶۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "چوک دَرْس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ المبارَک کی حقیقی بَرَکتوں کو پانے اور فَیضانِ قرآن سے

مالامال ہونے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ (Associated) ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"چوک دَرْس"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ☆چوک دَرْس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے کا ذَرِیعہ ہے۔ ☆چوک دَرْس بے نمازیوں کو نمازی بناتا ہے۔ ☆چوک دَرْس مسجدوں سے دُور رہنے والوں کو مسجدوں سے قریب کرتا ہے۔ ☆چوک دَرْس کی بَرَکت سے نیکیوں میں رَغْبت پیدا ہوتی ہے۔ ☆چوک دَرْس کی بَرَکت سے عَلاقے (Area) میں مَدَنی کاموں کی دُھوم مچ جاتی ہیں۔ ☆چوک دَرْس نمازوں کی پابندی کا ذِہن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِیْن کی باتیں پہنچانا، اَجْر وثَواب کا کام ہے۔

آیئے! بطورِ تَرْغِیب چوک دَرْس کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

وفات سے قبل توبہ نصیب ہو گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم ایک اسلامی بھائی کے عَلاقے کی مسجد کے باہر **"چوک دَرْس"** ہوتا تھا۔ ایک دن حَسْبِ مَعمول چوک دَرْس کے لیے اسلامی بھائی تشریف لائے تو آس پاس موجود لوگوں کو دَرْس میں شرکت کرنے کی دعوت پیش کی، ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر قریب ہی رِکشا اسٹینڈ پر موجود چوکیدار راجو بھائی کو بھی دَرْس میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ راجو بھائی دَعوت قبول کرتے ہوئے درسِ فَیضانِ سُنَّت میں شریک ہو گئے۔ دَرْس کے بعد مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی نے رِقّت انگیز دُعا سے قبل دَرْس سُنْنے والوں کو پچھلے گناہوں سے تَوبہ کروائی اور دورانِ دُعا حاضِرین کی مَغْفِرت کے لیے بھی دُعا مانگی۔ دُعا کے اِختتام پر دَرْس سُنْنے والوں نے باآوازِ بُلند دُرُود پاک پڑھا، راجو بھائی نے دُرُودِ پاک پڑھتے

ہوئے انگوٹھے چُوم کر آنکھوں (Eyes) سے لگائے، بلند آواز سے کَلِمۂ طَیِّبہ **لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** پڑھا اور بے اِختیار زمین پر گر پڑے۔ ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر اُنہیں اُٹھایا تو اُس وَقْت وہ اپنے خالقِ حقیقی سے جا مِلے تھے۔

ہے تمنّائے عطّار یا ربّ! اُن کے جلووں میں یُوں مَوت آئے
جھُوم کر جب گرے میرا لاشہ تھام لیں بڑھ کے شاہِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رَمَضان اور تلاوتِ قرآن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً دیکھا گیا ہے کہ رَمَضانُ المبارک کے اِبتدائی دِنوں میں تو بڑے ذَوق وشَوق سے تلاوت کی جاتی ہے مگر بعد میں کئی لوگ اِس عظیم سعادت سے محروم ہو جاتے ہیں، ہمیں اِس مُعاملے میں بھی اپنے بزرگوں کی پیروی کرتے ہوئے اُن کے نَقْشِ قدم پر چلنا چاہیے۔ بعض حضرات اِس مُقَدَّس مہینے میں ایک بار نہیں بلکہ دن میں کئی مرتبہ ختمِ قرآن کی سعادت حاصِل کرتے تھے، چنانچہ

سَیِّدُنا سعد بن ابراہیم زہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے معمولات

حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم بن سعد زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجِد حضرت سَیِّدُنا سعد زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رَمَضانُ المبارک میں اِکیسویں (21 ویں)، تئیسویں (23 ویں)، پچیسویں (25 ویں)، ستائیسویں (27 ویں) اور اُنتیسوِیں (29 ویں) کو اُس وَقْت تک اِفطار نہ فرماتے جب تک قرآنِ کریم ختم نہ

کرلیتے، مغرب و عشاء کے درمیان اُخروی مُعاملے میں غَور وفِکر کرتے رہتے اور اکثر اِفطار کے وَقْت مجھے مساکین کو بُلانے کے لئے بھیجتے تاکہ وہ بھی اُن کے ساتھ کھائیں۔(حلیة الاولیاء، سعد بن ابراھیم الزھری،۳/۱۹۹ ،رقم: ۳۶۹۵)

فلموں سے ڈراموں سے دے نفرت تُو اِلٰہی　　بس شَوق مجھے نعت و تلاوت کا خُدا دے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۱۴)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! قُرآن سے مَحبَّت، ذَوقِ تلاوت اور رَمَضان کی قدر دانی تو کوئی اِن اللہ والوں سے سیکھے جو ماہِ غُفران یعنی بخشش کے مہینے میں کثرت کیساتھ تلاوتِ قرآن کے عادی تھے، ہمیں چاہئے کہ ہم ماہِ رمضان میں کثرت سے تلاوتِ قرآن کی نِیَّت کریں اور ربِّ کریم کے اِس مہمان کا اِحترام کرتے ہوئے خوشی خوشی اِس کا اِسْتِقْبال کریں۔

تلاوتِ قرآن کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! تلاوتِ قرآن کے چند فضائل سنئے اور جھومئے، چنانچہ

☆ تلاوت کرنے والوں کی تعریف و توصیف قرآنِ کریم میں بیان ہوئی ہے۔(پ ۱، البقرۃ، آیت ۱۲۱) ☆ قرآنِ پاک سے مَحبَّت کرنا (یعنی اس کی تلاوت اور اس پر عمل کرنا) اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحبَّت کا ذریعہ ہے۔ (معجم کبیر، ۹/ ۱۳۲، حدیث: ۸۶۵۷ ماخوذا) ☆ قرآنِ پاک کا ایک حرف پڑھنے پر 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے ☆ جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے وہ اپنے رہنے والوں پر کُشادہ ہوتا ہے، ☆ اس کی بھلائی کثیر ہوتی ہے، ☆ اس میں فِرشتے حاضر ہوتے ہیں، اس گھر سے شَیاطین نکل جاتے ہیں۔(احیاء العلوم، ۱/ ۸۲۶) ☆ قرآنِ کریم قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی

شَفاعت کرنے کے لئے آئے گا۔(مسلم، کتاب فضائل القرآن، ص ۴۰۳، حدیث: ۸۰۴)☆ تلاوتِ قرآن کرنے والوں کو اللہ پاک شکر گزاروں کے ثواب سے افضل عطا فرمائے گا۔"(کنز العمال ج۱ص۳۷۲،ح: ۲۴۴۳ ماخوذاً)☆اَہلِ قرآن (یعنی اس کی تلاوت کرنے والے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے) اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔(ابن ماجه ج۱ ص ۱۴۰ ح: ۲۱۵ ۔اتحاف السادۃ المتقین ج۵ ص ۱۳) ☆ تلاوتِ قرآن اس اُمَّت کی افضل عبادت ہے۔"(شعب الایمان للبیہقی ج ۲ ص ۳۵۴ ح ۲۰۲۲)☆جو نماز میں کھڑے ہو کر قرآن کی تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے 100 نیکیاں ہیں☆جو بیٹھ کر تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے 50 نیکیاں ہیں☆ جو نماز کے علاوہ باوضو تلاوت کرے اس کے لئے 25 نیکیاں ہیں۔(احیاالعلوم،ج۱،ص۳۶۶)☆ تلاوتِ قرآن دِلوں کی صفائی کا ذریعہ ہے (شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان۔۔۔الخ،فصل فی ادمان تلاوته، ۲/۳۵۲، الحدیث: ۲۰۱۴ ملخوذا)

اللہ کریم ہمیں تلاوتِ قرآن کا ذوق و شوق نصیب فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

تجھ پہ صدقے جاؤں رَمَضاں! تُو عظیمُ الشّان ہے　　تجھ میں نازِل حق تعالیٰ نے کیا قرآن ہے
کم ہُوا زورِ گُنہ اور مسجدیں آباد ہیں　　ماہِ رَمَضَانُ المبارَک کا یہ سب فَیضان ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص۷۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روزے کے تین (3) دَرَجے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزے کے تین(3) دَرَجے ہیں: (1) عوام کا روزہ، (2) خَواص کا روزہ اور (3) اَخَصُّ الْخَواص کا روزہ۔ آیئے! اب اِن میں سے ہر ایک کی وضاحت مُلاحظہ کیجئے:

(1) عوام کا روزہ: روزہ کے لُغوی معنٰی ہیں: **"رُکنا"**۔ شریعت کی اِصطِلاح میں صُبحِ صادِق سے لے کر غُروبِ آفتاب تک قَصداً کھانے پینے اور جِماع سے **"رُکے رہنے"** کو روزہ کہتے ہیں اور یہی عوام یعنی عام لوگوں کا روزہ ہے۔ **(2) خَواص کا روزہ:** کھانے پینے اور جِماع سے رُکے رہنے کے ساتھ ساتھ جِسم کے تمام اَعْضاء کو بُرائیوں سے **"روکنا"** خَواص یعنی خاص لوگوں کا روزہ ہے۔ **(3) اَخَصُّ الْخَواص کا روزہ:** اپنے آپ کو تمام تَرکاموں سے **"روک"** کر صِرف اور صِرف اللہ کریم کی طرف مُتَوَجِّہ ہو جانا، یہ اَخَصُّ الْخَواص یعنی خاصُ الخاص لوگوں کا روزہ ہے۔ (الجوھرۃالنیرۃ، کتاب الصوم، ص ۱۷۵ مفھوماً) (فیضانِ رمضان، ص ۹۰ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزے کی حالت میں ہمیں جس بات کی بہت زیادہ ضرورت ہے وہ یہ کہ ہم کھانے پینے وغیرہ سے **"رُکے رہنے"** کے ساتھ ساتھ اپنے تمام تَر اَعضائے بدَن (Body Parts) کو بھی روزے کا پابند بنائیں اور خود کو ہر قسم کی بُرائیوں سے بچائیں۔ کیونکہ جب ہم ماہِ رَمضانُ المبارَک میں روزہ رکھ کر دن کے وَقت کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ یہ کھانا پینا اِس سے پہلے دِن میں بھی بِالکل جائِز تھا۔ پھر خُود ہی سوچ لیجئے کہ جو چیزیں رَمضان شریف سے پہلے حَلال تھیں وہ بھی جب اِس مُبارَک مہینے کے مقدَّس دِنوں میں مَنْع کر دی گئیں۔ تو جو چیزیں رَمضانُ المبارَک سے پہلے بھی حرام تھیں، مَثَلاً جُھوٹ، غِیبت، چغلی، بد گمانی، گالم گلوچ، فلمیں ڈِرامے، گانے باجے، بد نگاہی، داڑھی منڈانا یا ایک مُٹّھی سے گھٹانا، والِدین کو ستانا، بِلا اجازتِ شَرعی لوگوں کا دل دُکھانا وغیرہ وہ رَمضانُ المبارَک میں کیوں نہ اور بھی زیادہ حرام ہو جائیں گی؟ اب غور فرمایئے! جو شخص پاک اور حلال کھانا، پینا تَو چھوڑ دے لیکن حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام بدستُور جاری رکھے۔ وہ کس قسم کا روزہ دار ہے؟

یاد رکھئے ! نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:جو بُری بات کہنا اور اُس پر عَمَل کرنا نہ چھوڑے تو اُس کے بُھوکا پیاسا رہنے کی اللہ پاک کو کچھ حاجت نہیں۔(بُخاری،کتاب الصوم،باب من لم یدع قول الزور۔۔الخ، ۱/۶۲۸ ،حدیث :۱۹۰۳)

روزہ تجھ سے کھولوں گا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس صد افسوس! بعض مسلمانوں کی حالت اِس قدر بُری ہو چکی ہے کہ ماہِ رَمَضان المبارَک میں بھی دوسروں کو ستانے،تکلیف دینے اور لڑائی جھگڑا کرنے کے گویا بہانے ڈُھونڈتے ہیں۔اگر کوئی ہمیں گالی دے یا کسی بھی طرح کی تکلیف پہنچائے اگرچہ ہم حق پر ہی کیوں نہ ہوں تو اُسے رضائے الٰہی کی خاطِر معاف کرنے کے بجائے اُس سے لڑائی(Fight) کرنے کو تیّار رہتے ہیں۔بلکہ کوئی کسی سے لڑ بھی پڑتا ہے تو گرَج کریُوں گویا ہوتا ہے،"چُپ ہو جا!ورنہ یاد رکھ !میں روزے سے ہوں اور روزہ تجھ ہی سے کھولوں گا۔"یعنی تجھے کھا جاؤں گا۔(مَعَاذَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ)

یاد رکھیے !اِس طرح کی بات ہر گز زَبان سے نہیں نکالنی چاہیے جو کسی مسلمان کی دِل آزاری وتکلیف کا باعث بنتی ہو،بلکہ عاجِزی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔اِن تمام آفتوں سے ہم صِرف اُسی صُورت میں بچ سکتے ہیں کہ اپنے اَعضاء کو بھی گناہوں سے بچاتے ہوئے روزے کا پابند کرنے کی کوشش کریں۔جیسا کہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے:صِرف کھانے اور پینے سے باز رہنے کا نام روزہ نہیں بلکہ روزہ تو یہ ہے کہ لَغْوْ اور بے ہُودہ باتوں (یعنی وہ بات جس کے کرنے میں اللہ پاک کی نافرمانی ہے اُس) سے بچا جائے۔اگر کوئی شخص تمہیں گالی دے یا تمہارے ساتھ بُرا سُلوک کرے تو کہہ دو **"میں روزے سے ہوں"**۔(مُستَدرَک،کتاب الصوم،باب من افطر فی رمضان ناسیا...الخ، ۲/۶۷،حدیث: ۱۶۱۱)

آیئے! اب اَعضاء کے ذریعے گناہوں کی چند مثالیں مُلاحَظہ کیجئے، چنانچہ

آنکھ کا گناہ

آنکھ کا گناہ یہ ہے کہ اِس سے اللہ پاک کی حرام کردہ چیزیں دیکھنا، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی آنکھوں کو حرام دیکھنے سے بچائے اور آنکھ کا روزہ رکھے، اِس طرح کہ آنکھ جب بھی اُٹھے تو صِرف وصِرف جائز کاموں ہی کی طرف اُٹھے۔ آنکھ سے مسجِد دیکھئے، قرآنِ کریم دیکھئے، مزاراتِ اَولیا کی زیارت کیجئے، عُلَمائے کِرام، مَشائخِ عُظّام اور اللہ کریم کے نیک بندوں کا دِیدار کیجئے، کعبے شریف کے اَنوار دیکھئے، مکّے شریف کی مہکی مہکی گلیاں (Streets) دیکھئے، گنبدِ خضریٰ کا جلوۂ نور بار دیکھئے، بیابانِ عرب کا حسین گلزار دیکھئے۔

کان کا گناہ

کانوں کا گناہ یہ ہے کہ اِس سے اُن باتوں کو سُننا جن سے اللہ کریم نے منع فرمایا ہے، لہٰذا ہرگز ہرگز کانوں سے گانے باجے اور موسیقی نہ سُنئے، جھوٹے چُٹکلے نہ سُنئے، کسی کی غِیبت وچُغلی اور کسی کے عیب نہ سُنئے، جب دو آدَمی چُھپ کر بات کریں تو کان لگا کر نہ سُنئے۔ کانوں کا روزہ رکھئے! وہ یوں کہ صرف وصرف جائز باتیں سُنئے، مَثَلاً کانوں سے تلاوت، حمد و نعت اور بزرگوں کی منقبتیں، سُنّتوں بھرے بیانات و مدنی مذاکرے اور اچھی اچھی باتیں سُنئے، اَذان واِقامت سُنئے اور سُن کر جواب بھی دیجئے وغیرہ۔

زبان کا گناہ

زبان کا گناہ یہ ہے کہ اِس سے ایسی باتیں کرنا جو اللہ کریم کی ناراضی کا سبب بنے، اِس لئے گالی گلوچ، جھوٹ، غِیبت، چُغلی وغیرہ سے زَبان کو ناپاک ہونے سے بچایئے۔ اے کاش! زَبان صِرف وصِرف نیک و جائز باتوں کیلئے ہی حرَکت میں آئے، مَثَلاً زَبان سے تلاوتِ قرآن کیجئے، ذِکرودُرُود کا وِرد کیجئے۔ حَمدو نعت شریف پڑھئے، دَرس دیجئے، سُنّتوں بھرا بیان کیجئے، نیکی کی دعوت دیجئے وغیرہ۔

ہاتھ کا گناہ

ہاتھوں کو ربِّ کریم کی نافرمانی میں استعمال کرنا ہاتھوں کا گناہ ہے، لہٰذا ہماری یہی کوشش ہو کہ کسی پر ظلماً ہاتھ نہ اُٹھیں، رِشوت لینے دینے کے لئے نہ اُٹھیں، نہ کسی کا مال چُرائیں، نہ تاش کھیلیں نہ پتنگ اُڑائیں، نہ کسی نامحرم عورت سے مصافحہ کریں۔ (بلکہ لذّت آتی ہو تو اَمرد سے بھی ہاتھ نہ ملائیں)۔ جب بھی ہاتھ اُٹھیں، صِرف نیک کاموں کے لئے اُٹھیں، مَثَلاً باوُضو قرآنِ کریم کو ہاتھ لگایئے، نیک لوگوں سے مصافحہ کیجئے وغیرہ۔

پاؤں کا گناہ

پاؤں کا گناہ یہ ہے کہ اِن سے ایسی جگہوں پر جانا کہ جن سے اللہ کریم نے منع فرمایا ہے، مَثَلاً ہمیں چاہیے کہ ہم ہرگز ہرگز سینما گھر کی طرف نہ چلیں، بُرے دوستوں کی مجلسوں کی طرف نہ چلیں، شطرنج ،لُڈو، تاش، کرکٹ، فٹ بال، وِیڈیو گیمز، ٹیبل فٹ بال وغیرہ کھیلنے یا دیکھنے کی طرف نہ چلیں، کاش! پاؤں اُٹھیں تو صِرف وصِرف نیک کاموں کیلئے اُٹھیں، مَثَلاً پاؤں چلیں تو مساجد، مزاراتِ اَولیا، عُلَما و صُلَحا کی زِیارت، نیکی کی دعوت دینے کیلئے چلیں، سُنّتوں بھرے اِجتماع کی طرف چلیں، سُنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں سفر (Travel) کیلئے چلیں۔

اللہ کریم ہمیں رَمَضان و غیر رَمَضان میں اپنے اَعضاء کو گناہوں سے بچانے اور اِن کے ذریعے نیک و جائز کام کرنے کی تَوفِیق عطا فرمائے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رَفتار کا گُفتار کا کِردار کا دے دے ہر عُضْو کا دے مجھ کو خُدا قُفْلِ مدینہ

(وسائل بخشش مرمم، ص ۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِجتماعی اِعتکاف کی دعوت عام کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ المبارَک کو نیکیوں میں گزارنے اور اِسے **"خوش آمدید"** کہنے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم اِس ماہِ مبارَک میں بالخُصوص مَدَنی قافِلوں میں سَفَر کے ذریعے مسلمانوں کو نیکی کی دعوت دیں، بُرائی سے منع کریں، رَمَضان المبارَک کے فضائل بتا کر اُنہیں فَرض روزے رکھنے کا مَدَنی ذہن دیں، خوب خوب اِنفرادی کوشش کریں گویا ہماری اِجتماعی واِنفرادی کوشش سے کیے جانے والے **"اِستقبالِ رمضان"** کی ایسی بَرَکتیں ظاہر ہوں کہ ہر طرف روزوں کی مَدَنی بہاریں آجائیں۔ مَدَنی قافِلے کے جَدْوَل میں **"فَیضانِ رَمَضان"** سے مَدَنی دَرْس و چوک دَرْس وغیرہ کا سِلسِلہ ہو، مکتبۃُ المدینہ کا پمفلٹ **"رَمَضان میں گناہ کرنے والے کا بھیانک انجام"** گھر گھر پہنچانے کی کوشش کیجئے، زہے نصیب! ہاتھوں ہاتھ اِن عاشقانِ رسول کو دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے پورے ماہِ رَمَضان اور آخری عَشرے کے اِعتکاف کی دعوت کا سلسلہ بھی جاری رہے، بالخصوص عالَمی مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں ہونے والے عاشِقانِ رَمَضان کے عظیمُ الشَّان **"پورے ماہِ رَمَضان کے اِعتکاف"** کی دعوت بھی عام کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت دُنیا کے مختلف ممالک اور شہروں میں پُورے ماہِ رَمَضان اور آخری عَشرے کے اِجتماعی اِعتِکاف کی ترکیب ہوتی ہے، جس میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے دیئے گئے جَدْوَل کے مطابق اِعتکاف کرنے والے عاشقانِ رَمَضان کی مَدَنی تَرْبِیَت کی کوشِش کی جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِجتماعی اِعتِکاف میں ہزارہا اسلامی بھائی مُعْتَکِف ہو کر دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِین حاصِل کرتے اور سُنّتوں کی تَرْبِیَت پاتے

ہیں، کئی مُعْتَکِفِیْن اِختتامِ رَمَضَانُ الْمُبارَک پر چاند رات ہی سے عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تَرْبِیَت کے مَدَنی قافِلوں کے مسافِر بن جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی عاشقانِ رَمضان، اِس اِعتکاف کی بَرَکتوں اور مَدَنی بہاروں کو مزید سمیٹنے کے لیے ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف مدنی کورسز (Courses) مثلاً (12 مَدَنی کام کورس، اِصلاحِ اَعمال کورس، فَیضانِ نماز کورس، اِمامت کورس، مدنی تربیتی کورس وغیرہ) کرنے کی بھی سَعادت حاصِل کرتے ہیں۔

جَلوہٴ یار کی آرزو ہے اگر مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعْتِکاف
میٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعْتِکاف
نیکیوں کا تمھیں خوب جذبہ ملے مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعْتِکاف
عمر آیندہ گزرے گی سُنّت بھری مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعْتِکاف

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس اَئِمّہ مساجد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی 104 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچا رہی ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس اَئِمّہ مساجد"** بھی ہے، جو مَساجد کی آبادکاری کے لئے ائِمّہ و مُؤَذِّنین کی تَقَرُّرِی کا کام سَرانجام دیتی ہے اور ان کی خَیْر خواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقَرَّر کرتی ہے، تاکہ ائمہ کرام مُعاشی پریشانیوں سے آزاد ہو کر خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرتے رہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ اَئِمّہ کرام، صدائے مدینہ، اِنْفِرادی کوشش کے ذَریعے نمازِ باجماعت کی طرف رَغْبت، مَدَنی درس، چوک درس،

بعد نمازِ فجر مَدَنی حلقے میں شرکت اور سُنَّتوں کی تَربِیَت کیلئے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافِلوں کی بَرَکت سے مَسجِدوں کو آباد رکھتے ہیں۔ اللہ پاک مجلس ائِمَّہ مساجد کو مزید بَرَکتیں نصیب فرمائے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیۡن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہو جائیں مولا مسجدیں آباد سب کی سب　　سب کو نَمازی دے بنا یاربِّ مُصطَفٰے
اَحکامِ شَرْع کا مجھے دے دے عمل کا شوق　　پیکر خُلوص کا بَنا یاربِّ مُصطَفٰے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کا بابَرَکت مہینا اپنی بَرَکتیں لُٹا رہا ہے پھر جلد ہی رَمَضَانُ الْمبارَک کی آمد ہو گی۔ 10 رَمَضانُ المبارَک کو اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا عُرس بھی ہے۔ آیئے! اِسی مُناسَبَت سے حُصُولِ بَرَکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مُختَصَر ذِکرِ خَیر سُنتے ہیں، چنانچہ

سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعارف

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا عامُ الفِیْل سے 15 سال پہلے پیدا ہوئیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا نام خدیجہ، والِد کا نام خُوَیْلِد اور والِدہ کا نام فاطِمہ ہے۔ آپ کی کُنْیَت اُمُّ القَاسِم اور اُمِّ ھِند ہے۔ آپ کے القابات طاہِرہ، سَیِّدہ، صِدِّیْقَہ اور "الکُبریٰ" ہیں، آپ کا یہ آخری لَقب نام کے ساتھ اِس کثرت سے بولا جاتا ہے کہ گویا نام ہی کا حِصَّہ ہو۔ آپ نے عورتوں میں سب سے پہلے اِسلام قبول کیا، آپ خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی والِدۂ ماجِدہ اور نوجوانانِ جنّت کے سردار

حضراتِ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی نانی جان ہیں، آپ نے اپنی ساری دولت حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر قربان کر دی اور اپنی تمام عُمر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت کرتے ہوئے گزاری۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کی حَیاتِ پاک میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی اور سے نِکاح نہ فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا تقریباً 25 سال حُضُور پُر نُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریکِ حیات رہیں، اِعلانِ نُبُوّت کے دسویں سال 10 رَمَضانُ المبارک میں وِصال فرمایا۔ بوقتِ وِصال آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی عمرِ مبارک 65 سال تھی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا جَنَّتُ الْمَعْلٰی (مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ) میں آرام فرما ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی سیرت کے بارے میں مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ اُمَّہاتُ الْمُؤمِنِین"** صفحہ 31 تا 39 اور رسالہ **"فیضانِ خدیجۃُ الکبریٰ"** کا مطالعہ فرمایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اِس کتاب اور رسالے کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (**Download**) اور پرنٹ آؤٹ (**Print Out**) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

☆ رَمَضانُ المبارَک کی مبارَک باد دینا سُنّتِ رسول ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارَک میں روزہ داروں کو روزہ اِفطار کروانے اور پانی پِلانے کی بہت فضیلت ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارَک میں عبادت کا جذبہ بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارَک میں نیکیوں کا ثواب کئی گُنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارَک میں زورِ گُناہ کم ہو جاتا ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارَک صَبْر کا مہینا ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارَک رَحمتوں اور بَرَکتوں والا مہینا ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارَک میں بخشش کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں۔ ☆ رَمَضانُ المبارَک میں اَعضاء کو بُرائیوں سے بچانا بہت ضروری ہے۔ ☆ رَمَضانُ المبارَک میں بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن

کثرت سے خَتمِ قرآن فرمایا کرتے تھے۔

اللہ پاک رَمضان المبارَک کے صَدقے میں ہمیں بھی اِس ماہ میں خوب خوب عبادت و رِیاضت بجالانے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

اِعتِکاف کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اِعتکاف کی چند سُنّتیں اور آداب سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔ آیئے! پہلے 2 فرامِینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحَظہ کیجئے: (1) فرمایا: جس شخص نے اِیمان کے ساتھ ثواب حاصِل کرنے کی نِیَّت سے اِعتِکاف کیا اُس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر، ص ۵۱۶، حدیث: ۸۴۸۰) (2) فرمایا: جس نے رَمَضانُ المبارَک میں 10 دن اِعتکاف کر لیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عُمرے کئے۔ (شعب الایمان، الرابع والعشرین من شعب الایمان، ۳/۴۲۵، حدیث: ۳۹۶۶) ☆ رَمَضانُ المبارَک کے آخری عَشَرے کا اِعتکاف سُنّتِ مُؤَکَّدَہ عَلَی الْکِفَایہ ہے، (یعنی) اگر سب ترک کر یں تو سب سے مُطالَبہ ہو گا اور شہر میں ایک نے کر لیا تو سب بَرِیُ الذِّمَّہ ہو جائیں گے۔ (فیضانِ رمضان، ص

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

۲۳۵) ☆ نفلی اِعتکاف کے لئے نہ روزہ شرط ہے نہ کوئی وَقْت کی قید جب بھی مسجد میں داخل ہوں اِعتکاف کی نیّت کر لیجئے۔ (فیضانِ رمضان، ص ۲۳۵ ملخصًا) ☆ رَمَضانُ المبارَک میں اِعتکاف کرنے کا سب سے بڑا مقصد شبِ قدر کی تلاش ہے۔ (فیضانِ رمضان، ص ۲۳۲) ☆ سب سے افضل مسجد حرم شریف میں اِعتکاف ہے پھر مسجدِ نَبَوِی میں پھر مسجدِ اَقصیٰ (یعنی بَیْتُ الْمُقَدَّس) میں پھر اُس میں جہاں بڑی جماعت ہوتی ہو۔ (فیضانِ رمضان، ص ۲۴۰) ☆ مُعْتَکِف اِعتکاف کی وجہ سے جن نیکیوں سے محروم ہو گیا جیسے زیارتِ قُبور، مسلمانوں سے ملاقات، بیمار کی مِزاج پُرسی، نمازِ جنازہ میں حاضری اُسے اِن سب نیکیوں کا ثواب اُسی طرح ملتا ہے جیسے یہ کام کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۳/ ۲۱۷) ☆ اسلامی بہنیں مسجدِ بَیْت میں اِعتکاف کریں، مسجدِ بَیْت اُس جگہ کو کہتے ہیں جو عَورَت گھر میں اپنی نماز کے لئے مخصوص کر لیتی ہے۔ (فیضانِ رمضان، ص ۲۸۹) ☆ اِعتکاف کے دوران دو وُجوہات کی بِنا پر مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت ہے۔ (1) حاجتِ شرعی مَثَلاً نمازِ جُمعہ ادا کرنے کے لئے جانا۔ (2) حاجتِ طبعی یعنی وہ ضَرورت جس کے بِغیر چارہ نہ ہو مَثَلاً پیشاب، پاخانہ وغیرہ۔ (فیضانِ رمضان، ص ۲۶۵)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کُتُب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رِسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھَدِیّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اِن کا مطالَعہ فرمایئے۔ سُنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

ہر ماہ مَدَنی قافِلے میں سب کریں سفر　　الله! جذبہ کر عطا یاربِّ مُصطَفٰے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت ہے: بے شک جو مجھ پر دُرُود پڑھے گا اللہ کریم اس کی طرف نظرِ رَحمت فرمائے گا اور اللہ پاک جس کی طرف نظرِ رَحمت سے دیکھے گا اسے کبھی عذاب میں مبتلا نہیں فرمائے گا۔ (افضل الصلوۃ، ص۱۹۷)

سُرُور رہتا ہے کَیف دَوام رہتا ہے لَبوں پہ میرے دُرُود و سَلام رہتا ہے

بَری ہیں نارِ جہنّم سے وہ خُدا کی قسم ! کہ جن کو ذِکرِ محمد سے کام رہتا ہے

(از گلدستۂ درود و سلام، ص ۵۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچھّی اَچھّی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دُوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج ماہِ رمضان المبارک کی 27 ویں شب ہے۔ جمہور علماء (یعنی علمائے کرام کی ایک بڑی تعداد) کے نزدیک **شبِ قدر 27 ویں رمضان** کی رات ہوتی ہے۔ **شبِ قدر** ہزار (1000) مہینوں (یعنی 83 سال 4 مہینے) سے بڑھ کر افضل ہے ۔ **شبِ قدر** میں تمام

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

فِرشتوں کے سردار حضرت سَیِّدُنا جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام اور فِرِشتے نازِل ہو کر عِبادت کرنے والوں سے مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) ہیں۔ **شبِ قدر** کا ہر ہر لَمحہ صُبحِ صادِق تک امن وسلامتی والا ہے۔ **شبِ قدر** بھلائیوں والی رات ہے، **شبِ قدر** رحمتوں والی رات ہے، **شبِ قدر** دُعاؤں کی قبولیت کی رات ہے۔ **شبِ قدر** اللہ پاک کی رحمتیں پانے والی رات ہے۔ اگر ہم **شَبِ قَدْر** میں عِبادت کرلیں تو اللہ پاک کی رحمت سے ایک ہزار ماہ سے بھی زیادہ کی عِبادت کا ثواب ملے گا۔ جبکہ حدیثِ پاک میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **جس نے شب ِقدر میں ایمان اورنِیّتِ ثواب کے ساتھ قیام کیا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔** (بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب فضل لیلۃ القدر، ۱/۶۶۰، حدیث: ۲۰۱۴)

معلوم ہوا کہ **آج رات وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں بڑے بڑے گناہگار بخش دیئے جاتے ہیں، **آج کی رات وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں بڑے بڑے عصیاں شعار رحمتِ ربِّ غفّار کے حق دار قرار پاتے ہیں، **آج رات وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں بڑے بڑے عاصی و بدکار جہنم سے آزادی کے پروانے پاتے ہیں، ہمیں بھی چاہیے کہ **آج کی رات** عبادت وریاضت میں گزاریں، **آج کی رات** ربّ سے اُس کی رحمت کا سوال کریں، **آج کی رات** جہنم سے آزادی مانگنے کی رات ہے۔

ویسے بھی رمضان کا آخری عشرہ **جہنم سے آزادی** کا عشرہ ہے، اسی مناسبت سے آج ہم جہنم کے عذابات اور اس کی سزاؤں سے مُتَعلِّق سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اللہ پاک اپنی رحمت سے ہمیں جہنّم سے آزاد فرمائے۔ اٰمین

سب سے پہلے ہم جہنم کا تعارف سُنیں گے، اس کے بعد بزرگوں کے خوفِ آخرت اور خوفِ جہنم کے کچھ واقعات سنیں گے۔ جبکہ آخر میں مختلف گناہوں پر جہنم میں ہونے والے عذابات کے بارے

میں سنیں گے۔ اے کاش کہ دلجمعی کے ساتھ اول تا آخر مکمل بیان سننے کی سعادت مل جائے۔

آیئے! سب سے پہلے جہنم سے آزادی کے عشرے کی دعا بھی مانگ لیتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

الٰہی جَہَنَّم سے آزاد کر دے

میں فردوس میں داخلہ مانگتا ہوں

آیئے! جہنم سے مُتَعَلِّق ایک عبرت آموز حکایت سنتے ہیں:

چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**جہنم میں لے جانے والے اعمال**" میں ہے کہ ایک مَرتبہ اَمِیرُالمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حَضْرتِ سَیِّدُنا کَعبُ الاَحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اِرْشاد فَرمایا: اے کَعب! ہمیں ڈَر والی کچھ باتیں سُنائیں۔ تو حَضْرتِ سَیِّدُنا کعب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: اے امیرُ المؤمنین! اگر آپ قِیامَت کے دِن سَتّر (70) انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عمل لے کر بھی آئیں تو قِیامت کے اَحوال دیکھ کر اُنہیں حقیر جاننے لگیں گے۔ اِس پر امیرُالمُؤمِنِین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کچھ دیر کے لیے سَر جُھکا لیا پھر جَب اِفاقہ ہوا تو اِرْشاد فرمایا: اے کَعب! مَزید سُنائیں۔ تو اُنہوں نے عرض کی: اے امیرُ المؤمنین! اگر جَہَنَّم میں سے بیل کے ناک جتنا حِصہ مَشْرِق میں کھول دِیا جائے تو مَغْرِب میں مَوجُود شَخْص کا دِماغ اُس کی گرمی کی وجہ سے اُبل کر بَہہ جائے۔ اِس پر امیرُالمؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کچھ دیر کے لئے سَر جُھکا لیا پھر جَب اِفاقہ ہوا تو اِرْشاد فرمایا: اے کعب! اور سُنائیں۔ تو اُنہوں نے پھر عرض کی: اے امیرُالمؤمنین (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ)! قِیامَت کے دِن جَہَنَّم اِس طرح بَھڑکے گا کہ کوئی مُقرَّب فِرِشتہ یا نبیِّ مُرسَل ایسا نہ ہو گا جو گُھٹنوں کے بَل گِر کر یہ نہ کہے: رَبِّ! نَفْسِیْ! نَفْسِیْ! (یعنی اے میرے رَبّ! آج میں تجھ سے اپنی بخشش کے عِلاوہ کچھ نہیں مانگتا)۔

حَضرتِ سَیِّدُنا کَعبُ الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے مَزید بتایا: جب قِیامت کا دِن آئے گا تو اللہ پاک اوَّلین وآخَرین کو ایک ٹِیلے پر جَمْع فرمائے گا، پھر فِرِشتے نازِل ہو کر صَفیں بنائیں گے۔ اِس کے بعد اللہ پاک اِرْشاد فرمائے گا: اے جبرائیل! جَہنَّم کو لے آؤ۔ تو حَضْرتِ جبرائیل عَلَیۡہِ السَّلَام جَہنَّم کو اِس طرح لے کر آئیں گے کہ اُس کی سَتَّر ہزار (70000) لگاموں کو کِھینچا جا رہا ہو گا، پھر جَب جَہنَّم مخلوق سے سو (100) برس کی راہ پر پہنچے گی تو اُس میں اِتنی شَدید بَھڑک پیدا ہو گی کہ جِس سے مَخلوق کے دِل دہل جائیں گے، پھر جب دوبارہ بھڑک پیدا ہو گی تو ہر مُقرَّب فِرِشتہ اور نبیِّ مرسَل گُھٹنوں کے بَل گر جائے گا، پھر جَب تیسری مَرتَبہ بھڑکے گی تو لوگوں کے دِل گَلے تک پہنچ جائیں گے اور عقلیں گھبرا جائیں گی، یہاں تک کہ حَضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَرْض کریں گے: میں تیرے خَلیل ہونے کے صَدْقے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حَضْرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَرْض گُزار ہوں گے: یا الٰہی! میں اپنی مُناجات کے صَدْقے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حَضْرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَرْض کریں گے: یا الٰہی! تُو نے مجھے جو عِزّت دی ہے، اس کے صَدْقے میں صرف اپنے لیے سُوال کرتا ہوں، اُس مریم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا) کیلئے سُوال نہیں کرتا جس نے مجھے جَنا ہے۔

(جہنم میں لے جانے والے اعمال، ص۹۸، ۹۷)

گناہگار ہوں میں لائقِ جہنم ہوں
کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ!
بُرائیوں پہ پشیماں ہوں رحم فرما دے
ہے تیرے قَہر پہ حاوی تری عَطا یاربّ!
گُناہ بے عدد اور جُرم بھی ہیں لاتعداد
مُعاف کر دے نہ سہ پاؤں گا سَزا یاربّ!
میں کر کے تَوبہ پلٹ کر گُناہ کرتا ہوں
حقیقی تَوبہ کا کردے شَرَف عَطا یاربّ!
نہیں ہے نامۂ عطّار میں کوئی نیکی
فقط ہے تیری ہی رَحمت کا آسرا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کا ہولناک منظر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! بروزِ قیامت جب جَہَنَّم کو لایا جائے گا تو کیسا جان کو پگھلا دینے والا مَنظر ہو گا؟ ذرا تَصَوُّر کیجئے! اِس وقت سُورج تقریباً چار ہَزار (4000) بَرس کی راہ پَر ہے اور ہماری طرف اُس کی پیٹھ ہے، قِیامت کے دِن سُورج صِرف سَوامِیل پَر ہو گا اور اُس کا مُنہ ہماری طرف ہو گا، بھیجے کھولتے ہوں گے اور اِس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ سَتّر (70) گز زمین میں جَذب ہو جائے گا، پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اُوپر چڑھے گا، وہ پسینہ کسی کے ٹخنوں تک ہو گا، تو کسی کے گھٹنوں تک پہنچا ہو گا۔ کوئی کَمر تک اس میں غرق ہو گا تو کوئی سینے تک اس میں مبتلا ہو گا، کسی کے گلے تک پہنچا ہو گا اور کافِر کے تو مُنہ تک چڑھ کر مثلِ لگام کے جکڑ جائے گا، جس میں وہ ڈُبکیاں کھائے گا۔ اس گرمی کی حالت میں پیاس کی کیا کیفیت ہو گی؟ حال یہ ہو گا کہ زبانیں سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی، کچھ کی تو زبانیں منہ سے باہر نکل آئیں گی، دِل اُبل کر گلے کو آئے ہوں گے، لوگ اپنے اپنے گناہوں کے مطابق تکلیف میں مبتلا ہوں گے۔ کوئی کسی کا حال پوچھنے والا نہ ہو گا۔ بڑے مضبوط اور گہرے رشتے اس دن اپنی وقعت کھو دیں گے، رشتہ داریاں اور تعلق داریاں کسی کام نہ آئیں گی، یہاں تک کہ سگے رشتہ دار جو دنیا میں ایک دوسرے کو دیکھ کر جیتے تھے، اس دن ایک دوسرے سے جان چھڑائیں گے، بھائی بھائی سے بھاگے گا، بہن بہن سے بھاگے گی، ماں اولاد سے پیچھا چھڑائے گی تو اولاد ماں سے دُور ہٹے گی، باپ بچوں سے بیزار ہو گا تو بچے باپ سے بھاگیں گے، بیوی شوہر سے بھاگے گی تو شوہر بیوی سے بھاگتا ہو گا، اَلْغَرَض! کوئی کسی کی امداد پر تیار نہ ہو گا، ہر جان نفسی نفسی پُکارے گی، ہر شخص اپنے بارے میں سوچے

گا، ہر ایک اپنی فکر کرے گا، اِلَّا مَاشَآءَ الله۔

یہ مصیبتیں چل رہی ہوں گی کہ جَہَنَّم کو لایا جائے گا، اِس کے بَھڑکنے سے مَخْلُوق کے دِل دہل جائیں گے، مُقرَّب فِرِشتے اور انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام تک اِس سے پَناہ مانگیں گے اور ہر ایک عافیّت کا سُوال کرے گا۔ نفسی نفسی کا سماں ہو گا۔ اے کاش! کہ ہمیں بھی اس دن جہنم سے آزادی کا پروانہ مل جائے، اے کاش! کہ ہمیں بھی جہنم کے عذابات سے رہائی مل جائے، اے کاش! کہ ہم بھی پُل صراط کی دہشتوں سے نجات پا جائیں۔ اے کاش! کہ ہم بھی حساب کتاب سے بچنے والے بن جائیں۔

اِلٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

خوفِ جہنم سے رونے والا حبشی نوجوان

حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ مُصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک بار یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی۔

وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ   تَرْجَمۂ کنزالایمان: جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ (پ ۱، البقرۃ: ۲۴)

پھر فرمایا: جہنم کی آگ ایک ہزار (1000) برس جلائی گئی تو وہ سُرخ ہو گئی، پھر ایک ہزار (1000) سال تک دہکائی گئی تو سفید ہو گئی، پھر ہزار (1000) سال بھڑکائی گئی تو سیاہ ہو گئی، اور اب وہ سیاہ و تاریک ہے۔

اتنا سننا تھا کہ ایک حبشی جو وہاں موجود تھا، زار و قطار رونے لگا، اتنے میں حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضر ہوئے اور عرض کی: اے محمد! (صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) یہ آپ کے سامنے کون رو رہا ہے

؟ نبی کریم، رءوف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حبشہ کا رہنے والا ایک شخص ہے۔ آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے رونے کو پسند بھی فرمایا۔

حضرتِ سَیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اللہ پاک فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میرا جو بندہ دنیا میں میرے خوف سے روئے گا میں اسے جنت میں زیادہ ہنساؤں گا۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، ۱/۴۸۹، حدیث: ۷۹۹)

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

ہائے! حُسنِ عمل نہیں پلّے ۔۔۔ حَشر میں میرا ہوگا کیا یاربّ!
گرمیِ حَشر، پیاس کی شدّت ۔۔۔ جامِ کوثر مجھے پِلا یاربّ!
خَوف دوزخ کا آہ! رحمت ہو ۔۔۔ خاکِ طیبہ کا واسِطہ یاربّ!
میرا نازک بدن جہنم سے ۔۔۔ از طُفیلِ رضا بچا یاربّ!
طالبِ مغفرت ہوں یااللہ ۔۔۔ بَخْش حیدر کا واسِطہ یاربّ!
کر دے جنّت میں تُو جوار اُن کا ۔۔۔ اپنے عطّار کو عطا یارب!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۱،۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جہنم کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه جہنم کا تعارف کراتے ہوئے فرماتے ہیں: جہنم ایک مکان (جگہ) ہے، جو اس قہار و جبّار کے جلال کا مظہر ہے۔ جس طرح اللہ پاک کی رحمت و نعمت کی کوئی انتہا نہیں ہے، اسی طرح اس کے غضب و قہر کی بھی کوئی حد نہیں۔ ہر وہ تکلیف و اذیت جو سوچی جائے، سمجھی جائے ایک ادنیٰ حصہ ہے ربّ کے بے انتہا عذاب کا۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۱۶۳ ملتقطاً وملخصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں ڈرانے کے لیے اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں کئی مقامات پر جہنمیوں کو دیئے جانے والے عذابات کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ پارہ 15 سُوْرَۃُ الْکَہف، آیت نمبر 29 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًاۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَاؕ وَ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَؕ بِئْسَ الشَّرَابُؕ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا(۲۹)

(پ ۱۵، الکھف: ۲۹)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: بیشک ہم نے ظالموں کے لیے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی اور اگر وہ پانی کے لیے فریاد کریں تو ان کی فریاد اس پانی سے پوری کی جائے گی جو پگھلائے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا جو اُن کے منہ کو بُھون دے گا۔ کیا ہی بُرا پینا اور دوزخ کیا ہی بُری ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: (وہ پانی جو دوزخیوں کو پلایا جائے گا) وہ روغنِ زیتون کی تلچھٹ کی طرح گاڑھا پانی ہے اور ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب وہ منہ کے قریب کیا

جائے گا تو منہ کی کھال اس سے جل کر گر پڑے گی۔

اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی ہے کہ یہ آیتِ مبارکہ ہر اس مسلمان کے لئے بھی بڑی نصیحت ہے جو ظلم اور گناہ کرنے میں مصروف ہے، اسے اپنے گناہوں پر ندامت و شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے توبہ و استغفار کرنا اور نیک اعمال میں مصروف ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ یاد رکھئے کہ مرنے کے بعد کا سفر انتہائی طویل ہے، جہنم کی گرمی بڑی شدید ہے، اہلِ جہنم کا پانی پگھلے ہوئے تانبے کی طرح اور جہنمیوں کی پیپ ہے اور جہنم کی قید بہت سخت ہے۔ (صراط الجنان، ۵/ ۵۶۲، ۵۶۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً جہنم جیسی ہولناک جگہ کوئی اور نہیں ہے۔ حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے کہ ہم نے ایک گڑگڑاہٹ کی آواز سُنی تو آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: "کیا تم جانتے ہو یہ کیا تھا؟" ہم نے عرض کی: "اللہ پاک اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔" آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "یہ پتھر ہے جسے اللہ پاک نے جہنم میں 70 سال پہلے پھینکا تھا، لیکن اس کی گہرائی تک اب پہنچا ہے۔ (مسلم، کتاب الجنة، باب جهنم اعاذنا الله منها، الحديث:۷۱۶۷، ص۱۱۷۲، بتغيرٍ قليلٍ)

الٰہی! جہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو

پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

جہنمیوں کو دیئے جانے والے عذابات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! احیاء العلوم میں امام غزالی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے جہنمیوں کو دیئے جانے والے عذاب کا نقشہ کھینچا ہے، آیئے عبرت حاصل کرنے کے لیے اسے ملاحظہ کیجئے! چنانچہ مکتبۃ المدینہ کی کتاب احیاء العلوم جلد 5 صفحہ 721 پر ہے:

(فرشتے جہنمیوں کو جہنم میں گرا کر) ایسے گھر میں قید کر دیں گے کہ جس کے کنارے تنگ ہوں گے اور راستے اندھیرے ہوں گے اور اس (گھر) میں ہلاکت کے اسباب پوشیدہ ہوں گے، وہ قیدی ہمیشہ اس میں قید رہیں گے، اس میں آگ بھڑکائی جائے گی، ان (قیدیوں) کے پینے کو کھولتا پانی (ہو گا) اور رہنے کو جہنم ہو گا، عذاب کے فرشتے ان (قیدیوں) کو گُرزوں سے ماریں گے اور آگ ان (قیدیوں) کو جمع کرے گی، وہاں ان (قیدیوں) کے خیالات ختم ہو جائیں گے اور ان (قیدیوں) کو جہنم سے آزادی نہ ملے گی، ان (جہنمیوں) کے پاؤں پیشانی کے بالوں سے باندھ دیئے جائیں گے اور گناہوں کی کالک سے ان (جہنمیوں) کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے، وہ (جہنمی) دوزخ کے کناروں سے پکاریں گے اور اس میں اِدھر اُدھر یوں چلاتے پھریں گے: اے مالک (جہنم پر مامور نگران فرشتہ کا نام)! ہم پر عذاب کا وعدہ سچا ہو چکا، اے مالک! بیڑیاں ہم پر بہت بھاری ہیں، اے مالک! ہماری جِلدیں پک چکی ہیں، اے مالک! اب ہمیں اس سے نکال دے ہم دوبارہ بُرے اعمال نہیں کریں گے۔ دوزخ کے فرشتے جواب دیں گے: ہائے افسوس! امان کا وقت جا چکا، اب تمارے لئے اس (جہنم) سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں! پڑے رہو اسی میں دھتکارے ہوئے اور کلام مت کرو، اگر تمہیں ایک بار اس سے نکال بھی دیا جائے تو تم دوبارہ وہی کرو گے جس سے تم کو منع کیا جاتا ہے۔

(یہ سُن کر)تب وہ نا امید ہو جائیں گے اور اللہ پاک کے مقابلے میں حد سے بڑھ جانے پر افسوس کریں گے، مگر اب انہیں ندامت نجات نہ دلا سکے گی اور نہ ہی افسوس فائدہ دے گا بلکہ ان (جہنمیوں) کو طوق(ہار) پہنا کر منہ کے بل ڈال دیا جائے گا، ان (جہنمیوں) کے اوپر (بھی آگ ہو گی اور ان جہنمیوں) نیچے (بھی آگ ہو گی، ان جہنمیوں کے)، دائیں (طرف بھی آگ ہو گی، ان کے) بائیں (طرف بھی آگ ہو گی) (الغرض!) ہر طرف آگ ہی آگ ہو گی، وہ آگ کے اندر غرق ہوں گے، یہاں تک کہ ان کا کھانا (آگ ہو گا ان کا) پینا (آگ ہو گا، ان کا) پہننا (بھی آگ ہو گا اور ان کا) بچھونا (بھی) آگ ہی ہو گا، وہ دوزخ کی آگ کے ٹکڑوں کے درمیان ہوں گے، جہنمیوں کو تارکول کا لباس پہنایا جائے گا، جہنمیوں کو گُرز مارے جائیں گے، جہنمیوں کو بھاری بیڑیاں پہنائی جائیں گی، جہنمی جہنم کی تنگ وادیوں میں چیخیں گے اور اس کے گہرے طبقات میں لگاموں میں جکڑے پھریں گے۔ جہنمیوں پر ہنڈیا کی طرح جوش مارتی آگ ڈالی جائے گی وہ واویلا کرتے اور آہ وزاری کرتے چِلّاتے پھریں گے، جہنمی جب بھی موت کو پکاریں گے ان کے سَروں کے اوپر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جو ان کی کھال اور پیٹوں کے اندر کا سب کچھ پگھلا دے گا، جہنمیوں کے لئے لوہے کے گُرز ہوں گے جو اُن کی پیشانیوں کو چورا چورا کر دیں گے اور ان کے منہ سے خون ملی پیپ نکلے گی، شدتِ پیاس سے ان کے جگر پھٹ جائیں گے، ان کی آنکھوں کے ڈھیلے گالوں پر بہہ جائیں گے اور رخساروں کا گوشت جھڑ جائے گا، ان کے اعضاء سے بال بلکہ کھال تک گِر جائے گی اور جب جب ان کے چمڑے پک جائیں گے تو دوسرے چمڑوں سے بدل دیے جائیں گے۔ بالآخر ان کی ہڈیاں گوشت سے خالی رہ جائیں گی پس ان کی روحیں انکی رگوں اور پٹھوں میں اٹکی ہوں گی اور انکی رگیں جہنم کی جھلسا دینے والی آگ کی تپش سے خشک ہو جائیں گی ساتھ ہی وہ موت کی تمنا بھی کریں گے مگر ان کو موت نہ آئے گی۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۲۲۷، ۲۱۷ بتغیر قلیل)

الٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے

میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! کتنے عبرت ناک مناظر ہوں گے، آج اگر کوئی حادثے میں زخمی ہو جائے، اس کے جسم کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں، کھال پھٹ جائے، زخموں سے خون نکلنے لگے، وہ چیخنے اور چِلّانے لگے، دنیا میں پیش آنے والے ایسے مناظر بھی دیکھے نہیں جاتے، سوچئے کہ جس کے ساتھ یہ سب گزر رہا ہو، اس پر کیا بیت رہی ہو گی۔ یہ تو دنیا کی بات ہے جہنم کے عذابات کا تو اس دنیا کی بڑی سے بڑی تکلیف سے بھی کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ اللہ پاک ہمیں دنیا میں بھی اور کل آخرت میں بھی ہر طرح کی تکلیفوں اور عذابات سے نجات عطا فرمائے۔

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیں سکھانے کے لیے کَثرت کے ساتھ جَہَنَّم کے عَذاب سے پَناہ مانگتے تھے۔ (مسلم، کتاب المساجد، باب مایستعاذ منہ في الصلاۃ، ص ۲۳۴، حدیث: ۱۳۳ ا، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۳)

احادیثِ طیبہ میں بیان شدہ عذابات

مختلف احادیثِ کریمہ میں بھی جہنم کے عذابات کی ہولناکیوں کو بیان کیا گیا ہے، آیئے! عبرت حاصل کرنے اور خود کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کی غرض سے چند جھلکیاں سنتے ہیں:

منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ پَروَرْدگار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے قسم کھا کر عَرض کی: اگر جَہنَّم کو سُوئی کے ناکے کے بَرابر کھول دِیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اُس کی گرمی (Heat) سے مَر جائیں اور قسم کھا کر کہا: اگر جَہنَّمیوں کی زَنجیر کی ایک کَڑی دُنیا کے پہاڑوں پر رَکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور اُنہیں قَرار نہ ہو، یہاں تک کہ نِچلی زَمین تک دَھنس جائیں۔ (مجمع الزوائد، کتاب صفة النار، ۱۰/۷۰۶، ۷۰۷ حدیث: ۱۸۵۶۳، ملتقطاً)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: تمہاری یہ (دنیوی) آگ جہنم کی آگ کے ستّر (70) حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ (ابن ماجة، کتاب الزھد، باب صفة النار، ص۵۲۸، حدیث۴۳۱۸)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ اگر جہنم کے ہتھوڑوں میں سے کوئی ہتھوڑا زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جِنّ و اِنس جمع ہو کر بھی اُس کو زمین سے نہیں اُٹھا سکتے۔ (مسند احمد، مسند ابی سعید خدری، ۴/۵۸، حدیث: ۱۱۲۳۳)

منقول ہے کہ اگر جَہنَّم کے تُھوہڑ (ایک کانٹے دار زہریلا درخت) کا ایک قطرہ دُنیا میں آجائے تو اس کی بدبُو سے تمام اہلِ دُنیا کی مَعیشَت بَرباد ہو جائے۔ (ترمذی، کتاب صفة جھنم، باب ماجاء في صفة شراب اھل النار، ۴/۲۶۳، حدیث: ۲۵۹۴ ملتقطاً)

(جہنم میں جب جہنمی) پانی مانگیں گے تو اُن کو ایسا کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا کہ مُنہ کے قریب آتے ہی مُنہ کی کھال گَل کر گِر جائے گی اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ (ترمذی، کتاب صفة جھنم، باب ماجاء في صفة طعام اھل النار، ۴/۲۶۴، حدیث: ۲۵۹۵)

جہنمیوں کو پیاس اِس بلا کی ہوگی کہ اُس پانی پر ایسے گریں گے جیسے شدید پیاسے اُونٹ۔ (البدور السافرۃ، باب طعام اھل النار وشرابھم، ص۴۲۸، حدیث:۱۴۴۶)

جس کو سب سے کم دَرَجہ کا عَذاب ہوگا، اُسے آگ کی جُوتیاں پہنادی جائیں گی، جِس سے اُس کا دماغ ایسا کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھولتی ہے، وہ سمجھے گا کہ سَب سے زِیادہ عَذاب اُس پر ہو رہا ہے، حالانکہ اُس پر سَب سے ہَلکا ہے۔ (مسلم، کتاب الأیمان، باب أھون أھل النار عذاباً، ص ۱۱۱، حدیث:۵۱۷، بہارِ شریعت، ۱/۱۶۴)

الٰہی! جہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

آیئے! مل کر بارگاہِ رِسالت میں فریاد کرتے ہیں، جو گنہگاروں کو بخشوانے والے ہیں، دوزخ سے چُھڑانے والے ہیں، جنّت دِلانے والے ہیں۔۔۔ آقا! یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔۔۔

میں مجرم ہوں جہنَّم میں اگر پھینکا گیا مجھ کو ہَلاکت ہوگی ہائے! کیا کروں گا **یارسولَ اللہ**
لپک کر آگ کے شُعلے لپٹتے ہوں گے بربادی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**
اندھیری آگ ہوگی روشنی بالکل نہیں ہوگی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا **یارسولَ اللہ**

وہاں کانوں میں، آنکھوں میں، دَہَن میں، پیٹ میں بھی آگ! کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
پہاڑ آگوں کے ہوں گے وادِیاں بھی آگ کی ہوں گی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
فِرِشتے ڈانٹتے ہوں گے ہَتھوڑے مارتے ہوں گے کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
وہاں سانپ اور بچھّو بھی مسلسل ڈَس رہے ہوں گے کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
غِذا دوزخ کی تھُوہر اور اُوپر کھَولتا پانی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
نہ مانگے موت آئے گی نہ بیہوشی ہی چھائیگی کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ
جو تم چاہو گے تو ہوں گی مِری سب مُشکلیں آساں وَگرنہ نار میں، میں جا پڑوں گا یارسولَ اللہ
تمہارا ہوں غُلام اور ہے غلامی پر مجھے تو ناز کرم سے ساتھ جنّت میں چلوں گا یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! آج دُنیوی آگ سَہنے کی کسی میں تاب (طاقت) نہیں تو جَہَنَّم کی آگ کیسے برداشت ہوسکے گی؟ لہٰذا عافِیَّت اِسی میں ہے کہ جَہَنَّم کی ہولناکیوں، پُل صِراط کی مُصیبَتوں اور آخِرت میں پیش آنے والے ہوشرُبا (ہوش اُڑا دینے والے) حالات کو پیشِ نَظر رکھتے ہوئے اُن سے بچنے کا سامان کریں۔ حَضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: جو دُنیا میں رہ کر قِیامَت کے بارے میں زیادہ غور و فِکر کرے گا، وہ اُن ہولناکیوں سے زِیادَہ محفوظ رہے گا۔ بے شک اللہ پاک بندے پر دو خوف جمع نہیں فرماتا، لہٰذا جو دُنیا میں اِن ہولناکیوں کا خوف رکھے گا وہ آخرت میں اِن سے محفُوظ رہے گا اور خوف سے مُراد عَورتوں کی طرح رونا دھونا نہیں کہ آنکھیں آنسو بہائیں اور سِماع کے وقت دِل نَرم ہو جائے پھر تُم اُسے بُھول کر اپنے کھیل کُود میں مشغول ہو جاؤ۔

اِس حالَت کو خوف سے کوئی تَعلُّق نہیں، بلکہ جو شَخْص جِس چیز کا خوف رکھتا ہے اُس سے بھاگتا ہے اور جس چیز کی اُمید رکھتا ہے اس کو طَلَب کرتا ہے۔ لہٰذا تُمہیں وُہی خوف نَجات دے گا جو اللہ پاک کی نافرمانی سے روکے اور اُس کی عِبادت و فرمانبرداری پر اُبھارے۔ (احیاء العلوم، ۵/۲۸۶-۲۸۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! دُنیا میں پیدا ہونے والا آخرت کا خوف کل قیامت کے دن کی بہتری کا باعث بنے گا۔ لہٰذا دنیا میں ہی خوفِ جہنم پیدا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہ آخرت میں عذابِ جہنم سے بچنا نصیب ہو گا۔

اگر ہم بزرگانِ دین کے معمولات کو دیکھیں تو ہمیں اندازہ ہو گا کہ وہ پاکیزہ صفات لوگ نمازیں پڑھتے، خوب خوب عبادتیں کرتے، روزے رکھتے، فرائض وواجبات کو پورا کرتے، گناہوں کے قریب بھی نہ جاتے مگر ان کا حال یہ تھا کہ خوفِ جہنم سے لرزتے رہتے اور اس سے ہمیشہ پناہ مانگتے رہتے، خود ہمارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم عذابِ جہنم سے پناہ مانگتے۔ یہی حال صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور دیگر بزرگانِ دین کا تھا۔ آیئے! بزرگوں کے خوفِ آخرت کی چند حکایتیں اور ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھول سنتے ہیں:

فاروقِ اعظم کی گریہ وزاری:

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا شمار **عشرۂ مبشرہ** (عشرۂ مبشرہ یعنی وہ 10 خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جنہیں ایک ساتھ مالکِ جنت و کوثر، شفیعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنّت کی بشارت عطا فرمائی ان) میں ہوتا ہے، حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فیض یافتہ اور تربیت یافتہ ہیں، کامل علم وعمل والے اور خوفِ خدا کے پیکر تھے۔ بلند مرتبہ پر فائز ہونے کے باوجود جہنم کے

عذابات کو یاد کر کے رونا اور آہ وزاری کرنا آپ کے معمولات میں شامل تھا۔ آیئے! اسی بارے میں دو (2) روایتیں سنتے ہیں۔

(1) سانس اُکھڑ گئی

حضرت سیِّدُنا حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک بار امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ان آیات کی تلاوت کی:

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ ترجمۂ کنزالایمان: بیشک تیرے ربّ کا عذاب ضرور ہونا ہے، اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔ (پ۲۷، الطور: ۷۔۸)

یہ پڑھ کر آپ پر ایسی رِقّت طاری ہوئی کہ آپ کی سانس ہی اُکھڑ گئی اور یہ کیفیت کم و بیش 20 روز تک طاری رہی۔ (فضائل القرآن لابی عبید، باب مایستحب۔۔۔ الخ، ص۱۳۷)

(2) فرمانِ الٰہی کے سبب گریہ وزاری

حضرت سیِّدُنا جعفر بن سلیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ایک عیسائی راہب کے گرجے کے قریب سے گزرے تو آپ نے اسے یُوں بُلایا: "اے راہب! اے راہب!" اتنے میں راہب باہر آگیا۔ آپ اسے دیکھ کر زار و قطار رونے لگے۔ پوچھا گیا: "**یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا یُبْکِیْكَ مِنْ هٰذَا**؟ یعنی حضور! آپ کو کس چیز نے رُلایا اور یہ کون ہے؟ "فرمایا: "**ذَکَرْتُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِیْ کِتَابِهٖ فَذٰلِكَ الَّذِیْ اَبْکَانِیْ** یعنی قرآنِ کریم میں مجھے اللہ پاک کا وہ فرمان یاد آگیا ہے (جس میں جہنمیوں کے عذاب کا بیان ہے) اُسی نے مجھے رُلا دیا ہے۔

(مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الغاشیۃ، ۳/۳٦۸، حدیث: ۳۹۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! غور کیجئے! اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضْرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ باوجود اس کے کہ قطعی جنّتی ہیں، مگر جہنم کے خوف سے گریہ و زاری کرنا آپ کے معمولات میں شامل تھا۔ اے کاش! ان کے صدقے ہمیں بھی آہ وزاری کی سعادت مل جائے۔

چاند رات کے مدنی قافلوں کی ترغیب

خوفِ خدا پانے اور **جہنم کی سزاؤں** سے اپنے آپ کو ڈرانے کا ایک بہترین ذریعہ اچھی صُحبت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی اچھی صحبت میسر آتی ہے۔ اگر ہم بھی اپنے دل میں خوفِ خدا کا جذبہ بیدار کرنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے۔

ہماری خوش قسمتی کہ ماہِ رمضان ہمیں نصیب ہوا تھا، اب یہ مقدس مہینا چند دنوں بلکہ چند گھڑیوں کا مہمان رہ گیا ہے اور عنقریب ہم سے رخصت ہونے والا ہے۔ پھر اِنْ شَآءَ اللہ عیدِ سعید کی آمد آمد ہو گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہر سال کثیر معتکفین اور دیگر عاشقانِ رسول **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کے مقدس جذبے سے سرشار ہو کر **چاند رات** کو مدنی قافلوں کے مسافر بنتے ہیں، مدنی قافلوں کی برکت سے جہاں مسجدیں آباد کرنے، گناہوں کی عادتِ بد چھوڑنے، سُنّتوں پر عمل، والدین کی فرمانبرداری کا جذبہ پانے، فلمیں ڈرامے دیکھنے سے بچنے اور خود کو نمازی بنانے جیسے فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہیں ان مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی برکت سے قرآنِ کریم صحیح مخارج کے ساتھ پڑھنے اور علمِ دِین حاصل کرنے کا موقع بھی ہاتھ آتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی قافلوں میں، وضو، غسل، نماز،

روزے کے فرائض وواجبات سیکھنے کو ملتے ہیں، لہٰذا ہمت کیجئے اور چاند رات سے سفر کرنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے لئے ابھی سے نیت کرلیجئے، اپنے ذمہ داران سے رابطہ کیجئے اور مدنی قافلے کے لئے اپنا نام لکھوا دیجئے بلکہ ممکن ہو تو ہاتھوں ہاتھ سفری اخراجات بھی جمع کروا دیجئے۔ اللہ کریم ہمیں چاند رات کو مدنی قافلے میں سفر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی انعام نمبر 38 کی ترغیب:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! باطنی گناہوں سے بچنے کی ترغیب اور جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ (Associate) ہو جائیے اور جس سے جتنا بن پڑے، اپنی دِیگر مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وقت مدنی کاموں کے لئے ضرور نکالئے، ان مدنی کاموں میں شمولیت کی برکت سے ہم گناہوں سے بچے رہیں گے، آخرت کے لیے **نیکیوں کا ذخیرہ** جمع ہوتا رہے گا، **نیکی کی دعوت** دینے والے خوش نصیبوں میں ہمارا شُمار ہو گا، **اچھی صحبت** مُیسّر آئے گی۔ مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مدنی انعامات پر عمل کرنے والے بن جائیے۔ ☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسخَہ ہیں، ☆ مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلِسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں ☆ مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَولت ہاتھ آتی ہے ☆ مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ (Gift) بزرگانِ دین رَحمَۃُ اللہ

عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی یاد دِلاتا ہے، ☆ مَدَنی اِنعامات بُزرگانِ دِین رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نَقشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحَاسَبہ کرنے کا بہترین ذَرِیعہ ہیں۔ اِنہی مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 38 ہے کہ: کیا آج آپ **جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر اور وعدہ خلافی سے بچنے میں کامیاب ہوئے؟**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم باطنی گناہوں اور ہلاکت میں ڈالنے والے اعمال سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں آج سے ہی اس مدنی انعام پر عمل شروع کرنے کے ساتھ ساتھ **زِندگی بھر** کے لیے مدنی انعامات کو اپنا لینا چاہئے، مدنی انعام نمبر 38 ہمارے باطن کو سنوارنے کا ایک مدنی نسخہ ہے، جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر اور وعدہ خلافی یہ وہ باطنی بُرے اعمال ہیں جو کہ ہمارے باطن کو بد صورت بنا دیتے ہیں، اللہ پاک ہمیں ظاہری و باطنی طور پر ہر طرح کے گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور مدنی انعامات کا عامل بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! مدنی انعامات کے رسالے کی ایک مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے۔ چُنانچہ

مَدَنی انعامات کے رسالے کی بَرَکت

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، اُنہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا ایک رسالہ تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے۔ مَدَنی انعامات کا رسالہ ملنے کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی

ادائیگی کے لیے مسجد میں حاضر ہوگئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجا لی ہے اور **مدنی انعامات کا رسالہ** بھی پُر کرتے ہیں۔

مَدنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی

یاالٰہی! خُوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم بزرگوں کی آہ وزاری اور ان کے خوفِ آخرت و خوفِ جہنم کے متعلق سُن رہے تھے، ان نیک بندوں میں سے حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔

حضرت عطا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا خوفِ جہنم

حضرت سیِّدُنا علاء بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے گھر میں داخل ہوا اس وقت آپ پر بے ہوشی طاری تھی۔ میں نے اِن کی زوجہ اُمِّ جعفر سے پوچھا کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سلیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حال میں کیوں ہیں؟ کہا: ہماری پڑوسن نے تنور جلایا، انہوں نے جلتا تنور دیکھا تو بے ہوش ہو کر گِر پڑے۔

حضرت سیِّدُنا ابراہیم محلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا عطاء سَلِیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے گھر گیا تو میں نے انہیں گھر میں نہ پایا، اچانک مجھے آپ ایک کمرے کے کونے میں بیٹھے نظر آئے اور آپ کے آس پاس کی جگہ گیلی ہو رہی تھی۔ میں نے گمان کیا کہ آپ نے یہاں وضو کیا ہو گا اور یہ اسی کا اثر ہے۔ تو مجھے آپ کے گھر میں رہنے والی ایک بوڑھی عورت نے بتایا: یہ زمین آپ کے آنسوؤں کی

وجہ سے گیلی ہے۔

حضرت سیِّدُنا صالح مُرّی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ اپنے آپ پر تنگی کرتے تھے حتّٰی کہ کمزور ہوگئے۔ میں نے ان سے کہا: آپ نے اپنے آپ پر تنگی کی ہے اور میں آپ کو ایک چیز بھیجوں گا، تحفہ واپس نہ کیجئے گا۔ حضرت سیِّدُنا عطاء سَلیمی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے فرمایا: آپ جیسا چاہتے ہیں کرلیں۔ میں نے جو عمدہ قسم کا سَتُّو دستیاب ہو سکا وہ اور گھی خریدا اور ان دونوں کو ملا کر آپ کے لئے شربت بنایا اور اسے میٹھا کیا اور اسے اپنے بیٹے کے ہاتھ آپ کے پاس بھیج دیا اور ساتھ میں ایک پیالہ پانی کا بھیجا اور اپنے بیٹے سے کہا: جب تک حضرت عطاء رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ اسے پی نہ لیں وہاں سے نہ اُٹھنا۔ میرا بیٹا واپس آیا اور بتایا کہ انہوں نے پی لیا ہے۔ جب دوسرا دن آیا تو میں نے ویسا ہی شربت اپنے بیٹے کے ہاتھ بھیجا۔ میرا بیٹا واپس آیا اور بتایا کہ انہوں نے نہیں پیا۔ میں حضرت عطاء رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے پاس آیا اور آپ کو ملامت کرتے ہوئے کہا: سُبْحٰنَ الله! میرا تحفہ آپ نے واپس لوٹا دیا، حالانکہ یہ آپ کے لیے نماز اور ذِکْرُ الله پر معاون (یعنی مددگار) ہے اور تَقْوِیَّت دیتا ہے۔ آپ نے جب میرا غُصّہ دیکھا تو فرمایا: اے ابُو بشر! الله پاک تمہیں بُرائی نہ پہنچائے! جب تم نے پہلی بار بھیجا تھا تو میں نے پی لیا تھا اور جب تم نے دوسری مرتبہ بھیجا تو میں نے خود کو اس کے پینے پر مائل کیا لیکن میں پینے پر قادر نہ ہو سکا، میں جب بھی اسے پینے کا ارادہ کرتا تو مجھے الله پاک کا یہ فرمان یاد آجاتا:

یَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ وَ یَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

ترجمۂ کنز الایمان: بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اتارنے کی اُمید نہ ہوگی اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی۔

(پ۱۳، ابراھیم:۱۷)

حضرت سیِّدُنا صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں یہ سُن کر رو پڑا اور اپنے دل میں کہا: میں کسی اور وادی میں ہوں اور آپ کسی اور وادی کے باسی (باشندے) ہیں۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۶/ ۳۰۵۔۳۰۶)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے حکایت کے دوران جو آیتِ کریمہ سُنی ہے، تفسیر صراطُ الْجِنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: جہنم میں جہنمی کو جب پیپ کا پانی پلایا جائے گا تو وہ اس کی کڑواہٹ کی وجہ سے بڑی مشکل سے تھوڑے تھوڑے گھُونٹ لے گا اور اس کی قباحت و کراہت کی بنا پر ایسا لگے گا نہیں کہ وہ اسے گلے سے اتار لے اور مختلف عذابات کی صورت میں ہر طرف سے موت کے اسباب اس کے پاس آئیں گے، لیکن وہ مرے گا نہیں کہ مر کر ہی راحت پالے اور اسے ہر عذاب کے بعد اس سے زیادہ شدید اور سخت عذاب ہو گا۔ (صراط الجنان، ۵/ ۱۵۸) اللہ پاک ہمیں جہنم اور اس کے عذابات سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ہمارے بزرگانِ دِین جہنم کے خوف سے کیسے بے قرار رہتے تھے، ان کا حال یہ تھا کہ اگر جلتے ہوئے تنور کو دیکھتے تو جہنم کی آگ کو یاد کرتے

ہوئے مارے خوف کے بے ہوش ہو جاتے، لذیذ کھانے سے وہ اس لیے لطف اندوز نہ ہو سکتے تھے کہ انہیں جہنم میں کھلائے جانے والے کھانے یاد آتے، اے کاش کہ ہم بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں۔ ہمیں بھی ان جیسی نگاہِ عبرت نصیب ہو جائے۔

افسوس! صد افسوس! ہماری غفلت اور بے فکری تو اس قدر بڑھ چکی ہے، وہ کام جو واضح طور پر آخرت کی یاد دلاتے ہیں ان سے بھی ہم عبرت نہیں پکڑتے۔ جبکہ ہمارے بزرگوں کا حال یہ تھا کہ ہر انوکھی چیز انہیں جہنم کی یاد کی طرف لے جاتی۔ آیئے اسی بارے میں ایک اور حکایت سنتے ہیں:

جہنم کو یاد کر کے رونا:

چنانچہ حضرت سیِّدُنا مِسْمَع بن عاصم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن سلمان، حضرت سیِّدُنا کِلاب اور حضرت سیِّدُنا سلمان اَعْرج رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے کسی ساحل (سمندر کے کنارے) پر رات گزاری، تھوڑی دیر میں اچانک حضرت سیِّدُنا کِلاب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رونے لگے، وہ اتنا روئے کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں ان کی موت واقع نہ ہو جائے۔ پھر ان کے رونے کی وجہ سے حضرت سیِّدُنا عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی رونے لگے، تھوڑی ہی دیر میں حضرت سیِّدُنا سلمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ان دونوں کے رونے کی وجہ سے رونے لگے۔ حضرت مِسْمَع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: ان تینوں کو روتا دیکھ کر میں بھی رونے لگا۔ لیکن مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ تینوں کیوں رو رہے ہیں۔ پھر بعد میں مَیں نے حضرت سیِّدُنا عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: اے ابو محمد! اُس رات آپ کس وجہ سے روئے تھے؟ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم! جب میں نے سمندر کی موجیں دیکھیں اور ان کا شور سُنا تو مجھے جہنم کی آگ اور اس کی آواز یاد آگئی جس کے سبب میں رونے

لگا۔ پھر میں نے باری باری حضرت سیِّدُنا کِلاب اور حضرت سیِّدُنا سلمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما سے بھی پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ سمندر کی موجیں اور اس کا شور دیکھ کر ہمیں جہنم کی آگ اور اس کی آواز یاد آگئی تھی۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۶/۳۴۴ بتغیر)

الٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے
ہو مجھ ناتواں پر کرم یاالٰہی
جَلا دے نہ نارِ جہنم کرم ہو
پئے بادشاہِ اُمم یا یاالٰہی
(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۱۱، ۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ساحلِ سمندر (سمندر کا کنارہ) ہمارے نزدیک تفریح کی جگہوں میں شمار ہوتا ہے، جبکہ اللہ والوں کے لیے یہ بھی عبرت کا نظارہ ہوتا ہے،

اے کاش کہ ہماری بھی نگاہِ عبرت بیدار ہو جائے، ہمارا حال تو یہ ہو چکا ہے کہ ہم ان کاموں سے بھی عبرت نہیں پکڑتے جو عبرت کی ہی جگہیں ہوتی ہیں۔ جی ہاں! آئے دن مرنے والوں کے اعلانات سُنتے ہیں، غُسلِ میّت بھی دیتے ہیں، جنازوں میں شرکت کرکے بسااوقات میّت کو کندھا بھی دیتے ہیں ،میت کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں بھی اُتارتے ہیں، مرنے والے کو منوں مٹی تلے دفن کرکے اپنے ہاتھوں سے مٹی بھی ڈالتے ہیں۔ مگر ان عبرت انگیز لمحات سے عبرت حاصل نہیں ہوتی، اب جنازوں میں بھی بعض نادان لوگ ہنسی مذاق میں لگے ہوتے ہیں تو بعض موبائل پر ٹائم پاس(Time pass) کر رہے ہوتے ہیں، کچھ اپنے کاروباری معاملات پر بحث کر رہے ہوتے ہیں تو کچھ موقع غنیمت جان کر خاندانی مسائل میں اُلجھے ہوتے ہیں۔ کوئی سیاست پر تبصرے کررہا ہوتا ہے تو کوئی کرکٹ میچ پر باتیں کررہا ہوتا ہے۔

پہلے کے لوگوں کی جنازوں میں کیا کیفیت ہوتی تھی۔ آیئے !اس کی چند روایتیں سنتے ہیں:

1. صحابیِ رسول، حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بارے میں منقول ہے کہ جب کوئی جنازہ دیکھتے تو فرماتے: جاؤ ہم تمہارے پیچھے آرہے ہیں۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۵۸۴)
2. حضرت سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم جنازوں میں شریک ہوتے تھے مگر مجمع میں ہر شخص کے رنج و غم کی تصویر نظر آنے کے سبب ہمیں سمجھ نہیں آتا تھا کہ کس سے تعزیت کریں۔ (احیاء العلوم،۵/ ۵۸۵)
3. حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم جنازوں میں شرکت کیا کرتے اور ہر شخص کو چادر سے اپنا سر ڈھانپے روتا ہوا دیکھا کرتے تھے۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۵۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مختلف گناہوں کے مختلف عذابات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بزرگوں کے خوفِ جہنم کے کچھ واقعات سُنے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو جہنم کی پُشت (پیٹھ) پر قائم پُل صِراط سے گزرنا ہے۔ اگر ہم اپنے دل میں جہنم کی ہولناکیوں کا ڈر پیدا کریں گے تو ربّ کی رحمت سے امید ہے کہ جہنم سے نجات پاجائیں گے۔ جہنم کے عذابات بے شمار ہیں۔ بعض روایات میں مختلف گناہوں کے مختلف عذابات بتائے گئے ہیں۔ آیئے! ایسے ہی 3 گناہوں کا تذکرہ سنتے ہیں اور ان گناہوں سے بچنے کی بھی پکی نیت کرتے ہیں:

(1) متکبرین کو دیا جانے والا عذاب

چنانچہ حضورِ اکرم ،نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **قیامت کے دن تکبر کرنے والے چیونٹیوں کی طرح آدمیوں کی صورت میں اٹھائے جائیں گے، ہر طرف سے ذِلّت انہیں ڈھانپ لے گی، انہیں جہنم کے قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا جس کا نام** **بُوْلَس** **ہے، آگ ان پر چھا جائے گی اورانہیں ”طِیْنَۃُ الْخَبَال“ یعنی جہنمیوں کی پیپ اور خون پِلایا جائے گا۔** (ترمذی، کتاب صفة القیامة، ۴/ ۲۲۱، حدیث: ۲۵۰۰)

مشہور مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے: **بُوْلَس** یعنی یاس وناامیدی کیونکہ وہاں سے نکلنے کی امید نہ ہو گی اس لیے اس مقام کا نام **بُوْلَس** ہے۔ پھر جیسے پانی میں ڈُوبنے والا ہر طرف سے پانی میں گھِرا ہوتا ہے ایسے ہی یہ لوگ آگ کے سمندر میں ڈُوبے ہوں گے، ہر طرف سے آگ ہو گی اور اس آگ میں مختلف آگوں کی گرمی جمع کر دی گئی ہو گی، اسے آگوں کی آگ فرمایا گیا۔ مزید فرماتے ہیں کہ غُصّہ ور متکبرین کو جہنم کے نچلے طبقہ اَسْفَلُ السّافِلِین میں رکھا جائے گا جہاں تمام

دوزخیوں کا خون پیپ کچ لہو بہہ کر آتا رہے گا، انہیں وہ پلایا جائے گا، اس گندگی کا نام طِیْنَۃُ الْخَبَال ہے۔ خبال بمعنی فساد، طینہ بمعنی بدبودار نچوڑ، یہ نہایت ہی گرم بہت بدبودار، گاڑھا گاڑھا ہوگا، سخت بدمزہ جسے دیکھ کر قے آجائے، دل گھبرائے مگر پیاس و بھوک کے غلبہ سے کھانا پڑے گا۔ خدا کی پناہ!۔(مرآۃ المناجیح ۸/۶۶۱)

اے عاشقانِ ماہِ رمضان! اپنے کمزور بدن پر ترس کھایئے اور جہنم کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو ڈرایئے، جب بھی نفس و شیطان کسی مسلمان کو حقیر جاننے اور غرور و تکبُّر کا مظاہرہ کرنے پر اُبھارے تو فوراً جہنم کے عذابات کو یاد کیجئے، کیونکہ تکبُّر بہت بُری عادت ہے، جس بدنصیب کو تکبُّر کی بیماری لگ جائے اسے تباہی و بربادی کے دہانے پہ لا کھڑا کرتی ہے اور بالآخر اسے جہنم کا حقدار بنا دیتی ہے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا **عبداللہ** بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جہنم میں ایک محل ہے جس کا نام **بُوْلَس** ہے، اس میں ظالم اور متکبر لوگ داخل ہوں گے، یہ سب آگوں کا منبع اور مرکز ہے، سب بُرائیوں سے زیادہ بُرا ہے، سب غمناکیوں سے زیادہ غمناک ہے، سب موتوں کی موت ہے اور بدترین کنوؤں سے بدترین ہے۔(التخویف من النار لابن رجب، ص ۸۸)

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

الٰہی! جہنَّم سے آزاد کر دے

میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) نمازیں قضا کرنے والوں کا عذاب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جہنم میں جن بد نصیبوں کو دردناک اور ہولناک عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا، ان میں **نمازیں قضا** کرنے والے بھی شامل ہیں، جنہیں جہنم کی ''غَی'' نامی وادی میں ڈالا جائے گا، چنانچہ

اللہ پاک پارہ 16 سورۂ مریم آیت نمبر 59 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ۟ۙ(۵۹) (پ۱۶، سورہ مریم: ۵۹)

تَرجَمۂ کنز الایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخَلف آئے جنھوں نے نَمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہش کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزَخ میں ''غَیّ'' کا جنگل پائیں گے۔

ہولناک کُنواں

صَدرُ الشَّرِیعَہ، بَدرُ الطَّرِیقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی رَحمَۃُ اللہ عَلَیہ فرماتے ہیں: **غَیّ** جہنَّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کنواں ہے، جس کا نام

"**ہَبْ ہَبْ**" ہے، جب جَہَنَّم کی آگ بجھنے پر آتی ہے، اللہ پاک اس کنوئیں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بَدَسْتور بھڑکنے لگتی ہے، یہ کنواں بے نَمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سُود خوروں اور ماں باپ کو اِیذا دینے والوں کے لیے ہے۔ (بہارِ شریعت، ج۱، ص ۱۳۴، ملتقطاً)

اے عاشقانِ ماہِ رمضان! خوفِ خُداوَنْدی سے لَرز اُٹھئے! اور گھبرا کر جلدی جلدی اپنے گناہوں سے تَوبہ کرلیجئے کہ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں، آیئے! ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ آئندہ کوئی نماز نہیں چھوڑیں گے، شراب نوشی سے بچتے رہیں گے، بدکاری سے ہر دم بچتے رہیں گے، سُود خوری اور والِدَیْن کی نافرمانی سے بچتے رہیں گے۔

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرما دے۔

الٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) غیبت کرنے والوں کا عذاب

اے عاشقانِ رسول! غیبت بھی ایک ایسا گناہ ہے جو جہنم کے عذابات کا مستحق بنا سکتا ہے۔ کسی مسلمان کی غیر موجودگی میں کسی ایسے عیب کا ذِکر کرنا، جو اس میں موجود ہو **غیبت** کہلاتا ہے اور

غیبت کرنا گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، غیبت کرنے والوں کے لئے جہنم میں دردناک عذابات ہوں گے، چنانچہ

آگ اور پانی کے درمیان دوڑتا ہو گا

حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: چار طرح کے جہنَّمی جو کہ حَمِیم اور جَحِیم (یعنی کھولتے پانی اور آگ) کے درمیان بھاگتے پھرتے وَیل وثُبُور (یعنی ہلاکت) مانگتے ہوں گے۔ ان میں سے ایک شخص وہ ہو گا کہ جو اپنا گوشت کھاتا ہو گا۔ جہنَّمی کہیں گے: اس بدبخت کو کیا ہوا ہماری تکلیف میں اِضافہ کئے دیتا ہے؟ کہا جائے گا: یہ "بدبخت "لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی غیبت کرتا) اور چغلی کرتا تھا۔ (ذم الغیبۃ لابن ابی الدنیا، ص ۸۹، حدیث: ۴۹)

غیبت کی تباہ کاریاں

آیئے! غیبت کی چند تباہ کاریاں سُنتے ہیں اور غیبت سے بچنے کی سچی پکی نیت کرتے ہیں: چنانچہ

☆غیبت کرنے والے کو جہنَّم میں مُردار کھانا پڑے گا۔ ☆غیبت مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مُترادِف ہے۔ ☆غیبت کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہو گا۔ ☆غیبت کرنے والے جہنم میں تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کو بار بار چِھیل رہے ہوں گے۔ ☆غیبت کرنے والے کو اُس کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کاٹ کر کِھلایا جائے گا۔ ☆غیبت کرنے والے قیامت میں کتّے کی شکل میں اٹھیں گے۔ ☆غیبت کرنے والے جہنَّم کے بندر ہوں گے۔ ☆غیبت کرنے والے جہنَّم کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان موت مانگتے دوڑ رہے ہوں گے اور جہنَّمی ان سے بیزار ہوں گے۔ ☆غیبت کرنے والے سب سے پہلے جہنَّم میں جائیں گے۔

آیئے! مل کر جہنم سے آزادی اور شبِ قدر کی دعا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار** اے اللہ! مجھے (جہنّم کی) آگ سے نجات عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! بے شک تُو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس ہمیں معاف فرمادے۔

الٰہی! جَہَنَّم سے آزاد کر دے
میں فِردَوس میں داخِلہ مانگتا ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چاند رات کے مدنی قافلوں کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضان اب چند دنوں کا مہمان رہ گیا ہے اور عنقریب ہم سے رخصت ہونے والا ہے۔ پھر اِنْ شَآءَ اللہ عیدِ سعید کی آمد آمد ہوگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہر سال اعتکاف کرنے والے کثیر اسلامی بھائی اور دیگر عاشقانِ رسول **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کے مقدس جذبے سے سرشار ہو کر چاند رات کو **12 ماہ، 1 ماہ، 12 دن یا 3 دن** کے لیے مدنی قافلوں کے مسافر بنتے ہیں، لہٰذا ہمت کیجئے اور چاند رات سے سفر کرنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے لئے ابھی سے نیت کرلیجئے، اپنے ذمہ داران سے رابطہ کیجئے اور مدنی قافلے کے لئے اپنا نام لکھوادیجئے بلکہ ممکن ہو تو ہاتھوں ہاتھ سفری اخراجات بھی جمع کروادیجئے۔ اللہ کریم ہمیں چاند رات کو مدنی قافلے میں سفر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فیضانِ مدنی قافلہ! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ الله فیضانِ مدنی قافلہ! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ الله

فیضانِ مدنی قافلہ! جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَ الله

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسی طرح خوش نصیب عاشقانِ رسول **مختلف مدنی کورسز** میں بھی داخلہ لیتے اور علمِ دین کے نور سے اپنی قبر و آخرت روشن کرتے ہیں۔ ان **مدنی کورسز** میں 7 دن کا **فیضانِ نماز کورس**، 7 دن کا **12 مدنی کام کورس**، 7 دن کا **اصلاحِ اعمال کورس** اور 63 دن کا **مدنی تربیتی کورس** شامل ہیں۔ عاشقانِ رسول کی صحبت سے مالا مال یہ تمام **مدنی کورسز** آخرت کے لیے نفع مند ہیں۔ ان **مدنی کورسز** میں بعض وہ علوم بھی حاصل ہوتے ہیں جن کا سیکھنا ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ یہ مدنی کورسز مختصر وقت میں کثیر علمِ دین سیکھنے اور مدنی کاموں کی رفتار تیز کرنے کے بہترین ذرائع ہیں۔ ان میں بھی داخلہ لے لیجئے، بلکہ ہو سکے تو ابھی سے ہی اپنا نام ان مدنی کورسز میں داخلے کے لیے لکھوا دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کا مُختصر تعارُف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰه دعوتِ اسلامی جہاں سُنّتوں کی تربیت اور نیکی کی دعوت عام کر رہی ہے، وہیں کم و بیش 107 شعبہ جات میں مَدَنی کام کر رہی ہے، ان تمام شُعْبہ جات کو چلانے کے لیے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کے اَخراجات کی ضرورت ہوتی ہے، مُلک و بیرونِ مُلک دعوتِ اسلامی کے تحت کم و بیش **616** (چھ سو سولہ) جامعاتُ المدینہ (للبنین وللبنات) قائم ہیں، جن میں کم و بیش **52574** (باون ہزار پانچ سو چوہتّر) طلبہ و طالبات درسِ نظامی کر رہے ہیں، **ملک و بیرونِ**

ملک تقریباً 3287 (تین ہزار دوسو ستاسی) مدرسۃُ المدینہ (للبنین وللبنات) بھی قائم ہیں، جن میں تقریباً 152340 (ایک لاکھ باون ہزار تین سو چالیس) مدَنی مُنّے اور مدَنی مُنّیاں حِفْظ وناظرہ کی مُفت تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ ان مدارس سے حفظِ قرآن مکمل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی تعداد تقریباً 80731 (اسّی ہزار سات سو اکتیس) ہے۔ جبکہ ناظرہ قرآن کی تکمیل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی تعداد تقریباً 241028 (دولاکھ اِکتالیس ہزار اٹھائیس) ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کے مختلف شہروں میں دارُ الافتاء اہلسنّت، المدینۃُ العلمیہ، مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ جس سے ماہانہ لاکھوں لاکھ مسلمان مُستَفِیض ہورہے ہیں، اس کے علاوہ مدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ)، دیگر مساجد کی تعمیرات وانتظامات، مختلف مدنی کورسز (مثلاً فرض عُلُوم کورس، امامت کورس، مدرس کورس،، اِصلاحِ اعمال کورس، 12 مدنی کام کورس، فیضانِ نماز کورس وغیرہ)، اسی طرح ہفتہ واراجتماعات، بڑی راتوں (مثلاً اجتماعِ میلاد، اجتماعِ غوثیہ، اجتماعِ معراج، اجتماعِ شبِ براءت اوراجتماعِ شبِ قدروغیرہ) کے اجتماعات، پورے ماہِ رمضان / آخری عشرے کا اجتماعی اعتکاف وغیرہ سے بھی دِین وسُنّت کا کام ہورہا ہے۔

مُنَظَّم طریقے سے مدَنی کاموں کو تیزی کے ساتھ آگے سے آگے بڑھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کو خطیر رقم دَرکار ہوتی ہے، آپ بھی اپنے مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دِیجئے، نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں اپنی اس مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ آپ سے گزارش ہے کہ ملک وبیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے **مدارسُ المدینہ، جامعاتُ المدینہ اور دیگر شعبہ جات** کے جُملہ اَخراجات کے لیے اپنے مدنی عطیات (چندے) سے تعاوُن فرمائیے اور ثوابِ جاریہ کے حق دار بن جائیے۔ یاد رکھئے! دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کے **اَخراجات ہر سال بڑھتے جارہے ہیں**، ہمیں اپنی دعوتِ اسلامی کو چلانا ہے، دعوتِ اسلامی کے مدنی کام اور مدنی پیغام کو دُنیا کے کونے کونے میں

پہنچانا ہے، بلکہ اس کو مضبوط بنانا ہے، تاکہ یہ خوب اللہ پاک کے دِین کی خدمت کرے، فطروں کے بستے بڑھائے جائیں، فطرہ دینے والوں کی ایک تعداد ہوتی ہے جو ٹیبل کرسی، بینر وغیرہ دیکھ کر فطرہ دے دیتے ہیں، بازاروں میں مسجدوں میں فطرے کے بستے لگائیں، مدنی عطیات کے جتنے بستے زیادہ لگیں گے، اتنا فطرہ بھی زیادہ ملے گا۔ لہٰذا ضرور بالضرور اس میں تعاون کیجئے۔

صدقہ دینے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کے بڑے فائدے ہیں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ نمبر 152 پر احادیثِ طیبہ سے **صدقہ دینے کے فضائل** بیان کئے ہیں، آیئے! ان میں سے کچھ سنتے ہیں: ☆بِاِذۡنِہٖ تَعَالٰی (اللہ پاک کی عطا سے صدقہ دینے والے) بُری موت سے بچیں گے۔ ☆(صدقہ دینے سے) ستّر (70) دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔ ☆(صدقہ دینے والوں کی) عُمریں زیادہ ہوں گی۔ ☆(صدقہ دینے سے) رِزق کی وُسعت، مال کی کثرت ہوگی، ☆(صدقہ دینے والے) اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔ ☆(صدقہ دینے والے) خیر وبرکت پائیں گے۔ ☆(صدقہ دینے والوں کے ساتھ) مددِ الٰہی شامل ہوگی۔ ☆رحمتِ الٰہی اُن (یعنی صدقہ دینے والوں) کے لیے واجب ہوگی۔ ☆ملائکہ اُن پر درود بھیجیں گے۔ ☆(صدقہ دینے سے) ان کے گناہ بخشے جائیں گے، ☆مغفرت ان کے لئے واجب ہوگی، ☆اُن کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔

اللہ پاک ہمیں دعوتِ اسلامی کے لیے مدنی کاموں اور جملہ شعبہ جات کے لیے خوب خوب **صدقات و مدنی عطیات** خود بھی دینے اور دُوسروں سے بھی جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! **صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ممکنہ طور پر آج شبِ قدر ہو سکتی ہے۔ شبِ قدر کے

فضائل اوراس رات میں عبادت کرنے والوں کیلئے انعاماتِ خداوندی بہت زیادہ ہیں، اللہ پاک اس رات اپنے بندوں پر رحمتِ الٰہی کی خوب بارش برساتا اور گناہگاروں کی بخشش و مغفرت فرما کر انہیں جہنم سے رہائی عطا فرماتا ہے، مگر کچھ ایسے بدنصیب بھی ہیں جو اس مقدّس رات میں بھی بخشش و مغفرت سے محروم رہتے ہیں، چنانچہ

فرشتے جھنڈے لے کر اُترتے ہیں

حضرتِ سیدنا عبدُ اللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما فرماتے ہیں کہ حضور نبیِ کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جب شبِ قدر آتی ہے تو اللہ پاک کے حکم سے حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام سبز جھنڈا لئے فرشتوں کی بہت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر تشریف لاتے ہیں اور اس جھنڈے کو کعبۂ معظمہ پر لہرادیتے ہیں، حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے سو (100) بازو ہیں، جن میں سے دو بازو صرف اِسی رات کھولتے ہیں، وہ بازو مشرق و مغرب میں پھیل جاتے ہیں، پھر حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات قیام، نماز یا ذِکْرُ اللہ میں مشغول ہے، اُس سے سلام و مصافحہ کرو، ان کی دعاؤں پر آمین بھی کہو حتّٰی کہ طلوعِ فجر تک یہ سِلسلہ رہتا ہے، صبح ہونے پر حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام فرشتوں کو واپسی کا حکم صادر فرماتے ہیں، فرشتے عرض کرتے ہیں، اے جبریل! اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّت کے مومنوں کی حاجات کے بارے میں کیا کِیا؟ حضرتِ جبرِیل عَلَیْہِ السَّلام فرماتے ہیں، اللہ پاک نے ان لوگوں پر خُصوصی نَظرِ کرم فرمائی اور چار قسم کے لوگوں کے علاوہ تمام لوگوں کو معاف فرمادیا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ چار (4) قسم کے لوگ کون سے ہیں؟ ارشاد فرمایا: (1) شراب

کا عادی (2) والدین کا نافرمان (3) رشتے داروں سے (بلا وجہِ شرعی) تعلقات توڑنے والا اور (4) آپس میں بغض و کینہ رکھنے والا۔ (شعَبُ الْاِیمان، ۳/۳۳۶، حدیث: ۳۶۹۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ شراب نوشی کرنے والے، والدین کی نافرمانی کرنے والے، رشتے داروں سے قطع تعلقی کرنے والے اور آپس میں بغض و کینہ رکھنے والے شبِ قدر کی برکتوں سے محروم رہتے ہیں۔ غور کیجئے کہ بیان کردہ بُرائیوں میں سے کوئی بُرائی کہیں ہمارے اندر موجود تو نہیں؟ کیا ہم تو اپنے والدین کا دل نہیں دُکھاتے؟ یا کسی رشتے دار مثلاً پھوپھی، بھائی، بہن، چچا، تایا، خالو، ماموں وغیرہ سے بلا وجہِ شرعی اَن بَن تو نہیں چل رہی؟، کیا ہمارے سینے میں کسی مسلمان کیلئے بغض و کینہ تو نہیں بھرا ہوا؟ خدانخواستہ اگر کوئی ان گُناہوں میں گرفتار ہے تو سانس بعد میں لے پہلے ان گناہوں سے پکی توبہ کرے اور جن کے حقوق تلف کیے ہیں، ان سے معافی مانگنے کی نِیَّت بھی کرے ورنہ یاد رکھئے! ان گناہوں کا انجام بڑا بھیانک ہے۔

یاد رکھئے! **"شراب نوشی"** دِین و ایمان، جان و مال اور صحت کے لئے اِنتہائی تباہ کُن ہے، شراب تمام بُرائیوں کی ماں ہے کیونکہ شراب کے نشے میں انسان بدنگاہی، بدکاری اور مختلف گناہوں میں مُلَوَّث ہو کر اپنی دنیا و آخرت برباد کرلیتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

بیان کی اَہَمِّیَّت

تقریر اور بیان کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اپنا مقصود پہنچایا جاسکتا ہے۔ آج کے دور میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین و احکامات اور دِینی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ بیان بھی ہے۔ خود رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان و تقریر کو رونق بخشی، آپ کے دلکش و دل نشیں بیانات کا اثر تھا کہ لوگوں کے دلوں کی دنیا تبدیل ہونے لگی، جہالت کے اندھیرے چھٹنے لگے اور اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پھیلنے لگی۔ بیان کے متعلق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، ۵/ ۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱) رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے تقریر اور بیان کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے دِین کی تبلیغ کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک "تقریر وبیان" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں، ان اجتماعات کا ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ امیر اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں الگ ایک بیان ہوتا ہے اور بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں الگ ایک بیان ہوتا ہے۔ یہ تمام بیانات دعوتِ اسلامی کی

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کا شعبہ "بیاناتِ دعوتِ اسلامی" تیار کرتا ہے۔

شعبے کی ضمنی تقسیم

کام کی بہتری اور بروقت تکمیل کیلئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی اس وقت **تین** ضمنی شعبوں پر مشتمل ہے۔

(1)شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے پاکستان: دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات اسی شعبے میں اردو زبان میں تیار اور فائنل کئے جاتے ہیں۔ پھر یہی بیانات مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے دنیا بھر میں بھیجے جاتے ہیں۔

(2)شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے اسلامی بہنیں: اس شعبے کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات کو تمام ضروری مراحل سے گزار کر کتابی صورت میں شائع کروانا ہے۔ ہر چار مہینوں کے بیانات ایک جلد کی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک یہ شعبہ محرم الحرام تا ربیع الآخر 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 1** کی صورت میں شائع کر چکا ہے، جمادی الاولیٰ تا شعبان المعظم 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 2** بھی شائع کر چکا ہے، جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔

(3)شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے بیرونِ ملک: اس شعبے کے تحت بیرونِ ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پر کام کیا جاتا ہے۔

بیانات کی تیاری کے اہم مراحل

شعبہ بیانات میں تیار ہونے والے تمام تر بیانات تقریباً 16 مراحل سے گزار کر فائنل کئے جاتے

ہیں۔ مراحل اور ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(1) انتخابِ موضوع: سب سے پہلے شعبہ بیانات میں مکمل 1 سال کے بیانات کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ اسلامی سال کے ایونٹس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ موقع مناسبت اور ایام کے اعتبار سے ہی موضوع کا انتخاب کیا جائے۔

(2) تلاشِ مواد: فہرست فائنل ہو جانے کے بعد مختلف اسلامی بھائی اس کے لیے تلاشِ مواد میں لگ جاتے ہیں، اس کے لیے موضوع کے مطابق بزرگانِ دین کی تصانیف، دعوتِ اسلامی کے مبلغین بالخصوص، امیر اہلسنت اور اراکینِ شوریٰ کے اسی موضوع پر ہونے والے بیانات سے مدد لی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی کی طرف سے تیار کردہ سافٹ ویئر اور مکتبہ شاملہ سے بھی تلاشِ مواد کیا جاتا ہے۔

(3) جمع مواد: تلاشِ مواد کے بعد اس کی ثقاہت کو پرکھا جاتا ہے، اسلامی بھائی اپنے متعلقہ ذمہ دار کو کسی بھی موضوع پر جمع ہونے والا سارا مواد چیک کرواتا ہے اور باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے کہ کون سا مواد بیان میں شامل کیا جائے۔ یوں اسے سرسری ترتیب دی جاتی ہے اور بیان کا خاکہ بنایا جاتا ہے۔

(4) بیان کی ترتیب: بیان کے خاکے کے بعد اسے مکمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ چھوٹے سائز کے تقریباً 24 سے 25 صفحات موضوع سے متعلق مواد کے ہوتے ہیں جبکہ 5 سے 7 صفحات میں تنظیم سے متعلق مواد بھی بیان میں شامل کیا جاتا ہے۔

(5) فارمیشن: مکمل بیان ترتیب دینے کے بعد اس کی جزوی فارمیشن بھی کی جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا

ہے کہ شعبہ کے بعض اسلامی بھائی بیان بناتے ہوئے فارمیشن بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو بیان کی ترتیب کے بعد فارمیشن کی جاتی ہے۔

(6)شعبہ ذمہ دار کا اسے فائنل کرنا: فارمیشن کے بعد ماتحت اسلامی بھائی بیان شعبہ ذمہ دار کو بھیج دیتا ہے۔ جہاں از اول تا آخر مکمل بیان گہری نظر سے چیک کیا جاتا ہے۔ جہاں تبدیلی کی حاجت ہو وہاں مواد یا ترتیب کو تبدیل بھی کیا جاتا ہے اور مکمل بیان کو فائنل کیا جاتا ہے۔

(7)نگرانِ علمیہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش: شعبہ ذمہ دار کے فائنل کر لینے کے بعد نگرانِ المدینۃ العلمیہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابوماجد محمد شاہد مدنی عطاری مدظلہ بیان کی تنظیمی تفتیش کرتے ہیں اور ضرورتاً بیان میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہیں۔

(8)مکمل بیان کی تفتیش و تخریج: نگرانِ علمیہ سے بیان فائنل ہونے کے بعد مکمل بیان کی تخریج و تفتیشِ تخریج ہوتی ہے۔ تمام حوالہ جات اصل کتب سے شامل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

(9)دارالافتا کے مفتی صاحب سے مکمل بیان کی شرعی تفتیش: تخریج و تفتیشِ تخریج کے بعد بیان شرعی تفتیش کیلئے دارالافتا کے مفتی صاحب کے پاس بھیجا جاتا ہے جو مکمل بیان کی شرعی تفتیش کرتے ہیں اور جہاں تبدیلی کی حاجت ہو اس کی اصلاح بھی فرماتے ہیں۔

(10) مجلسِ تراجم سے انگلش الفاظ کی چیکنگ: اردو کے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی جگہ انگریزی کے الفاظ زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ دارالافتا سے آنے کے بعد بیان میں مشکل الفاظ کو ہٹا کر آسان اردو الفاظ ورنہ بریکٹ میں انگلش الفاظ بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ پھر ان الفاظ کی انگلش چیکنگ کیلئے

بیان مجلسِ تراجم کو بھیجا جاتا ہے جو ان انگلش الفاظ کو سیاق و سباق کی روشنی میں چیک کرتے ہیں اور ضروری تبدیلیاں بھی کرتے ہیں۔

(11) پیج سیٹ اپ: ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد المدینۃ العلمیہ کے طے شدہ مدنی پھولوں کے مطابق مکمل بیان کا پیج سیٹ اپ کیا جاتا ہے۔

(12) فائنل پروف ریڈنگ: یوں تو اب تک کئی بار بیان کی سرسری پروف ریڈنگ ہو چکی ہوتی ہے مگر غلطی کے امکان کو ختم کرنے کیلئے اس مرحلے پر مکمل بیان کی از اول تا آخر باریک نظر سے پروف ریڈنگ کی جاتی ہے۔ بیان میں موجود آیاتِ کریمہ اور ان کے ترجمہ کا بھی تقابل کیا جاتا ہے۔

(13) نگرانِ پاک کابینہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش: ان تمام مراحل سے گزار کر اسلامی بھائیوں کا بیان نگرانِ پاک کابینہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کے پاس فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے جو بیان کو از اول تا آخر پڑھتے اور اس کی تنظیمی تفتیش فرماتے اور ضرورت پڑنے پر بیان میں تبدیلیاں بھی کرواتے ہیں، ان سے چیک ہو کر بیان دوبارہ المدینۃ العلمیہ آتا ہے اور اس میں ضرورتاً تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور بیان کابینہ مکتب بھیجا جاتا ہے۔ پھر کابینہ مکتب سے وہ بیان فائنل کر کے پاکستان بھر میں متعلقہ مقامات تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(14) بیرونِ ملک کے اعتبار سے تبدیلیاں: اسلامی بھائیوں کا فائنل ہونے والا یہی بیان بعد میں پاکستان کے سوا دنیا بھر میں ہوتا ہے۔ یوں ہر بیان میں بیرونِ ملک کے اعتبار سے بھی تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ اور اسے اسلامی بہنوں کے اعتبار سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

(15)اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری: اسلامی بھائیوں کا بیان جب پیج سیٹ اپ کے مراحل سے گزر جاتا ہے تو اب اسی بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں تیار کیا جاتا ہے اور اسلامی بہنوں کے اعتبار سے اس میں مناسب تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ مذکر کے صیغوں اور جملوں کو مؤنث کے صیغوں اور جملوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اور جو مواد اسلامی بہنوں سے متعلق نہیں ہوتا اسے بھی بیان سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(16)اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ: بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھال کر اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیک کروایا جاتا ہے اور ان کے نشان زدہ مقامات پر تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی کارکردگی

(1) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مارچ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں ساڑھے چار سو (450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

(2) اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کے اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے بیانات کی پہلی جِلد "**سُنّتوں بھرے بیانات**" کے نام سے **شعبان المعظم 1439 سن ہجری مطابق 27 اگست 2017 سن عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آ چکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا رَبِیْعُ الْاٰخِر** کے اصلاحی موضوعات پر 18 سنتوں بھرے بیانات شامل کئے گئے ہیں۔

(3) مزید بر آں کہ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں / پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے

تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے ایک کتاب بنام "**اسلامی بیانات** جلد1" **ذوالحجۃ الحرام 1441 سنِ ہجری مطابق 11 اگست 2019 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔اس دیدہ زیب جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا رَبِیْعُ الْاٰخِر** کے اصلاحی موضوعات پر 19 سنتوں بھرے بیانات شامل ہیں۔

(4)اسی طرح شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی(برائے اسلامی بہنیں) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے دوسری کتاب بنام "اسلامی بیانات جلد 2" **ربیع الآخر 1441 سنِ ہجری مطابق دسمبر 2019 سنِ عیسوی** میں چھپ کر شائع ہوچکی ہے۔اس جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **جُمادَی الْاُولٰی تا شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1441ھ مطابق جنوری 2020 تا اپریل 2020 سنِ عیسوی** کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات شامل ہیں۔

(5) جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ اپریل کی ابتدا میں یہ کتاب بھی شائع ہو جائے گی اور مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہو گی۔

پاکستان کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

اب تک کی معلومات کے مطابق صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے ہونے والے اجتماعات کی تعداد **751** ہے جس میں لاکھوں اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں۔ جبکہ اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد **7340** اور شرکائے اجتماع کی تعداد **241462** ہے۔پاکستان بھر میں جہاں جہاں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں وہاں تمام مقامات پر ہونے والے بیانات کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے۔

بیرونِ ملک کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) سے جو بیانات فائنل ہو جاتے ہیں کچھ ماہ کے فرق سے وہی بیانات ضروری تبدیلیوں کے ساتھ بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں کے لئے مرتب کئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تادمِ تحریر بیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں کے اجتماعات کی مجموعی تعداد 747 اور شرکائے اجتماعات کی تعداد 33808 ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے اجتماعات کے مقامات کی تعداد 3047 اور شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 106786 ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**غورو فکر**'' کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

مبلغین و مبلغات کیلئے ماہِ شوال سے متعلق
اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

شَوّالُ المُکَرَّم کے
21 بیانات

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مبلغین و مبلغات کیلئے ماہِ شوال سے متعلق

اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

بنام

شَوّالُ الْمُکَرَّم کے

21 بیانات

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : شَوَّالُ الْمُکَرَّم کے 21 بیانات

صفحات : 590

پہلی بار : رمضان المبارک ۱۴۴۱ ہجری مطابق فروری 2020

تعداد : ویب ایڈیشن

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہوگی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شَخص کو ہوگی جس نے عِلْم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی خود اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عَساکِر، ۱۳۸/۵۱)

اجمالی فہرست

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دین پر عمل کی دعوت دینے والی تحریک ہے، یہ مسجدیں آباد کرنے والی تحریک ہے، یہ گناہوں سے تعلق توڑ کر نیکیوں سے رشتہ جوڑنے والی تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کام اس سلسلے میں بہت فائدہ مند ہیں۔ ہزاروں افراد ان مدنی کاموں کی برکت سے گناہوں کے راستے کو چھوڑ کر راہِ ہدایت پر گامزن ہوئے ہیں۔ ان بارہ مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تحت **ملک و بیرونِ ملک ہزاروں** مقامات پر ہفتہ وار سنتوں بھرے **اجتماعات** کا سلسلہ سالوں سے جاری و ساری ہے۔ ان ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں **لاکھوں** اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے لوازمات میں سے ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ یہ بیانات دعوتِ اسلامی کے تحقیقی و علمی ادارے المدینۃُ العلمیّۃ کے تحت **"شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی"** تیار کرتا ہے۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے ساڑھے چار سو(450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔ بیان کیسے مرتب کیا جاتا ہے اور کتنے مراحل سے گزارا جاتا ہے؟ ہر مرحلے کا کیا انداز ہے؟ نیز شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی اب تک کیا خدمات ہیں؟ یہ تمام تفصیل کتاب کے آخر میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے **تفصیلی تعارف** میں موجود ہے۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کے تحت تیار ہونے والے ہر اسلامی مہینے کے بیانات کو جمع کر کے ایک کتاب کی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر پیش کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ اسی سلسلے میں **جُمادَی الاُولیٰ کے 22 بیانات، جُمادَی الاُخریٰ کے 21 بیانات، رَجَبُ المُرَجَّب کے 26 بیانات، شعبانُ المعظم کے 21 بیانات** اور **رمضان المبارک کے 26 بیانات** کے نام سے پانچ ضخیم کتابیں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کر دی

گئیں ہیں۔ تادمِ تحریر ان کتابوں کے ڈاؤنلوڈرز کی تعداد تقریباً 14 ہزار سے زائد ہے۔ اب **شوال المکرم کے 21 بیانات** کا مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔

اس کتاب سے متعلق چند باتوں کی وضاحت ذہن نشین فرمالیں:

☆اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ ان بیانات میں برقرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کا لحاظ رکھیں۔

☆ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے درودِ پاک اور دعائیں ختم کر دی گئی ہیں۔

☆بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید بر آں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تاکہ استفادہ میں آسانی رہے۔

☆طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، مآخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "المدینۃُ العلمیۃ" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃُ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف   (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں مَحبَّت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافَحہ کریں اور نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بَخش دیئے جاتے ہیں۔

(مسند ابی یعلٰی، ج۳، ص۹۵، حدیث ۲۹۵۱، دار الکتب العلمیہ بیروت)

جو دُرُود و سَلام پڑھتے ہیں
ان پہ ربّ کا سلام ہوتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمل سے

بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللہَ، تُوبُوْا اِلَی اللہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً** یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ

بولتے وَقْت دل کے اِخلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شوّالُ الْمُکَرَّم کا بابَرکت مہینہ جاری وساری ہے۔ یہ وہ مُبارَک مہینہ ہے کہ جس میں دُنیائے سُنِّیت کے عظیم پیشوا، امامِ اہلسنَّت، مجدّدِ دین وملّت، پروانۂ شمعِ رسالت، اعلیٰ حضرت، الشاہ، الحافظ، الحاج امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اس دُنیا میں جَلْوہ گر ہوئے۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادتِ باسعادت بریلی شریف کے مَحَلّہ جسولی میں 10 شوّالُ المُکرّم 1272 ہجری بروز ہفتہ بوَقْتِ ظُہر بمُطابق 14 جون **1856**ء کو ہوئی۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ا ص ۵۸) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پیدائشی نام "محمد" ہے، آپ کی والدہ ماجدہ مَحَبَّت میں "اَمَّن میاں" فرمایا کرتی تھیں، والدِ ماجد ودیگر اَعِزّہ "احمد میاں" کے نام سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے جدِّ اَمجد (دادا جان) نے آپ کا اسم شریف "احمد رضا" رکھا۔ اور آپ کا تاریخی نام "المختار" ہے (جبکہ کُنْیَت ابو محمد ہے) اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود اپنے نام سے پہلے "عَبْدُ الْمُصْطَفٰے" لکھا کرتے تھے۔ (تجلیاتِ امام احمد رضا ،ص 21) چُنانچہ اپنے نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" میں ایک جگہ فرماتے ہیں۔

خَوف نہ رکھ رضاؔ ذرا، تُو تو ہے "عبدِ مصطفےٰ"

تیرے لیے اَمان ہے، تیرے لیے اَمان ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۹)

چونکہ یہ ماہِ شَوّالُ الْمُکَرَّم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پیدائش کا مہینہ ہے، لہٰذا اسی مُناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیاتِ طیّبہ کے ایک گوشے یعنی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عِبادت و رِیاضت کے حوالے سے سُننے کی سَعادت حاصِل کریں گے۔ آیئے! بیان کا آغاز ایک ایمان افروز حکایت سے کرتے ہیں۔ چُنانچہ

ٹرین رُکی رہی:

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت مَولانا سیِّد ایوب علی رَضَوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بار پیلی بِھیت سے بریلی شریف بذرِیعۂ ریل(ٹرین) جارہے تھے۔ راستے میں نواب گنج کے اِسٹیشن پر جہاں گاڑی صرف دو منٹ کے لیے ٹھہرتی ہے، مغرب کا وَقْت ہوچکا تھا، آپ نے گاڑی ٹھہرتے ہی تکبیرِ اِقامت فرما کر گاڑی کے اندر ہی نیّت باندھ لی، غالباً 5 اَفراد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اِقْتِدا میں نمازِ باجماعت کیلئے شَریک ہوئے، اُن میں مَیں بھی تھا، لیکن ابھی شریکِ جماعت نہیں ہونے پایا تھا کہ میری نظر ایک غیر مُسلِم گارڈ پر پڑی جو پلیٹ فارم پر کھڑا سبز جھنڈی ہِلا رہا تھا، میں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا، لائن کلیر تھی اور گاڑی چُھوٹ رہی تھی، مگر گاڑی نہ چلی اور حُضور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے باطمینانِ تمام، بلا کسی اِضطِراب کے تینوں فَرض رَکعتیں اَدا کیں اور جس وَقْت دائیں جانب سلام پھیرا تو گاڑی بھی چل دی۔ مُقْتَدِیوں کی زَبان سے بے ساختہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ نکل گیا۔ اِس کرامت میں قابلِ غور یہ بات تھی کہ اگر

جماعت پلیٹ فارم پر کھڑی ہوتی تو یہ کہا جاسکتا تھا کہ گارڈ نے ایک بُزرگ ہستی کو دیکھ کر گاڑی روک لی ہوگی، ایسا نہ تھا بلکہ نَماز گاڑی کے اندر پڑھی تھی۔ اِس تھوڑے وَقْت میں گارڈ کو کیا خبر ہوسکتی تھی کہ ایک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ فریضہ ٔ نَماز گاڑی میں اَدا کر رہا ہے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۳/۱۸۹، از تذکرۂ امام احمد رضا، ص ۱۵)

وہ کہ اس دَر کا ہوا خلقِ خدا اس کی ہوئی
وہ کہ اس دَر سے پِھرا اللہ ہی سے پھر گیا

(حدائقِ بخشش، ص ۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نمازِ مغرب باجماعت اَدا کرنا تھی، اس لئے 5 اَفراد کی اِمامت میں نماز شُروع فرمادی، حالانکہ ٹرین اتنی دیر کو نہ رُکتی تھی کہ اطمینان وسُکون کے ساتھ نماز ادا کرلی جاتی اور ایسا ہی ہوا کہ کچھ ہی دیر بعد گارڈ بھی روانگی کیلئے ہَری جھنڈی دکھا رہا تھا، مگر جب تک امامِ اہلِسُنَّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز میں مَصروف رہے ٹرین نہ چلی اور جیسے ہی سلام پھیرا، ٹرین بھی فوراً چل پڑی۔ اس حکایت سے جہاں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کرامت ثابت ہوتی ہے، وہیں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نمازِ باجماعت سے مَحبّت کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ چونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، رسولِ مُکرّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچے اور پکے عاشق تھے، اسی لیے سَفَر وحَضَر میں بھی اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی نماز کو جَماعت کے ساتھ ہی اَدا فرماتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: **مجھے** بڑے بڑے سفر کرنے پڑے اور بِفَضْلِہٖ

تَعَالٰی پنجگانہ وقتہ جماعت سے نماز پڑھی۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بڑے بڑے سفر کئے حالانکہ حدیثِ پاک میں سفر کو عذاب کا ٹکڑا کہا گیا ہے، مگر سفر کی مشقّتیں اور صُعُوبتیں برداشت کرتے ہوئے نماز چھوڑنا تو کُجا آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمیشہ جماعت کے ساتھ ہی نماز ادا فرمائی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب تک کہ کوئی شرعی عذر نہ ہو، مسجد کی جماعت واجب ہے، آیئے نمازِ باجماعت کے متعلق نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چار فرامین سنئے اور اے عاشقانِ رضا، ذہن بنایئے کہ ان شآء اللہ عزوجل ہمیں نمازِ باجماعت کا اہتمام کرنا ہے۔

1) سرکارِ والاتبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔'' (صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلوۃ الجماعۃ، رقم ۶۴۵، ج ۱، ص ۲۳۲)

2) شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جس نے کامل وضو کیا اور کسی فرض نماز کی ادائیگی کے لئے چلا اور نماز باجماعت ادا کی تو اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔''
(الترغیب والترھیب، کتاب الصلوۃ، الترغیب فی المشی الی المساجد، رقم ۶، ج ۱، ص ۱۳۰)

3) نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل باجماعت نماز پڑھنے والوں سے خوش ہوتا ہے۔''
(مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمر بن الخطاب، رقم ۵۱۱۲، ج ۲، ص ۳۰۹)

4) خاتِمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جو اللہ عزوجل کی رضا کے لئے چالیس دن باجماعت تکبیر اولی کے ساتھ نماز پڑھے گا اس کے لئے دوآزادیاں لکھی جائیں گی، ایک جہنم سے دوسری نفاق سے۔''

(سنن ترمذی، ابواب الصلوۃ، باب ماجاء فی فضل التکبیرۃ الاولی، رقم ۲۴۱، ج ۱، ص ۲۷۴)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

باون(52) برس کی عمر میں جب دوسری بار سَفرِ حج کے لیے روانہ ہوئے، مَناسکِ حج اَدا کرنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایسے عَلِیْل (بیمار) ہوئے کہ دوماہ سے زیادہ صاحبِ فراش رہے، جب کچھ رُو بہ صحّت ہوئے توزیارتِ روضۂ اَنور کے لیے کمربستہ ہوئے اور ''جدّہ شریف'' سے ہوتے ہوئے بذریعہ کَشتی تین(3) دن کے بعد ''رابغ'' پہنچے، اوروہاں سے مدینۃُ الرَّسول کے لیے اُونٹ کی سُواری کی، اسی راستے میں جب ''بیرِ شیخ'' پہنچے تومنزل قریب تھی لیکن فَجْر کا وَقْت تھوڑا رہ گیاتھا۔ اُونٹ والوں نے منزل ہی پر اُونٹ روکنے کی ٹھانی لیکن تب تک نمازِ فَجْر کا وَقْت نہ رہتا، سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:(یہ صُورتِ حال دیکھ کر) میں اور میرے رُفَقَا(یعنی ساتھی) اُتر پڑے، قافِلہ چلا گیا۔ کرُمچ کا(یعنی مخصوص ٹاٹ کا بناہوا)ڈول پاس تھا۔ رَسی نہیں اور کُنواں گہرا، عِمامے باندھ کر پانی بھرا (اور) وُضو کیا۔ بِحَمْدِ اللّٰہ تَعَالٰی نماز ہوگئی۔ اب یہ فکر لاحق ہوئی کہ طولِ مَرَض(طویل عرصہ بیمار رہنے کی وجہ) سے

ضُعفِ شدید (کمزوری بہت) ہے، اتنے مِیل پیادہ (پیدل) کیونکر چلنا ہو گا؟ مُنہ پھیر کر دیکھا تو ایک جَمَّال (اُونٹ والا) مَحض اَجنَبی اپنا اُونٹ لیے میرے اِنتظار میں کھڑا ہے، حمدِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) بجالایا اور اُس پر سُوار ہوا۔ اس سے لوگوں نے پُوچھا کہ تم یہ اُونٹ کیسے لائے؟ کہا: ہمیں شیخ حسین نے تاکید کر دی تھی کہ شیخ (اعلیٰ حضرت) کی خدمت میں کمی نہ کرنا، کچھ دُور آگے چلے تھے کہ میرا اپنا جَمَّال (اُونٹ والا) اُونٹ لیے کھڑا ہے۔ اُس سے پُوچھا، کہا: جب قافلے کے جَمَّال نہ ٹھہرے، میں نے کہا شیخ کو تکلیف ہو گی، قافلہ میں سے اُونٹ کھول کر واپس لایا۔ یہ سب میری سرکارِ کرم کی وَصِیَّتیں تھیں "**صَلَّى اللهُ تَعَالٰى وَبَارَكَ وَسَلَّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى عِتْرَتِهٖ قَدْرَ رَأْفَتِهٖ وَرَحْمَتِهٖ** ورنہ کہاں یہ فقیر اور کہاں سردارِ رابغ، شیخ حسین، جن سے جان نہ پہچان اور کہاں وَحشی مزاج جَمَّال (اُونٹوں والے) اور ان کی یہ خَارِقُ الْعَادات رَوِشیں (یعنی خلافِ معمول طرزِ عمل)!۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۱۷، ملخصاً)

مُصطفےٰ کا وہ لاڈلا پیارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ ہے ذَوقِ نماز اور شَوقِ عِبادت کہ مہینوں کی طویل عَلالت، شدید کمزوری ونَقاہت کے باوُجود ہر طرح کی کُلفت ومَشقّت سے بے پرواہو کر قافلے کا ساتھ تو چھوڑ دیا، مگر "اَفْضَلُ الْعِبَادَات" (سب سے افضل عبادت) نماز کو چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ جب بھی قِیام پر قُدرت ہوتی تو کھڑے کھڑے نماز اَدا فرماتے، بدن میں طاقت

نہ ہوتی تو عَصا کے سہارے قِیام اور رُکوع وسُجود فرماتے، جب ضُعف (کمزوری) حد سے بڑھی اور مَرَض نے شدّت اختیار کی تو نفس پر ہر طرح کی تکلیف ومَشقّت برداشت کرتے ہوئے بھی رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کو اَدا فرمایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات پر عمل کرنا اور اُمّتِ مُسلِمہ کو ان پر عمل کا دَرْس دینا، یہ ایسے کام ہیں جو سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت وکردار کا حصّہ تھے۔

عاشقِ اعلیٰ حضرت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ذکرِ رضا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس کی ہستی میں تھا عمل جَوہر سُنّتِ مُصطفٰے کا وہ پیکر
عالمِ دین، صاحبِ تقویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص۵۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنا ہماری زندگی کا مقصد اور ایک عظیم کام ہے۔ یقیناً جس طرح نماز وروزہ، حج وزکوٰۃ یہ سب کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت ہیں، اسی طرح ہر وہ کام کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا وخُوشنودی مَقْصود ہو وہ بھی عِبادت کے مفہوم میں شامِل ہو گا۔ لہٰذا اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ غریبوں کی مَدَد کرنا، ناداروں کے کام بنانا، اَہل وعِیال کے لیے رِزقِ حلال کمانا، لوگوں کے دلوں میں خوشی داخِل کرنا، نیکی کی دَعْوت دینا اور بُرائی سے روکنا، علمِ دین سکھانا، لوگوں کے دلوں میں عشقِ مصطفٰے کے چِراغ رَوشن کرنا، حمایتِ دین میں قلم چلانا، خَوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰے میں

آنسو بہانا وغیرہ بھی عِبادت کے مفہوم میں شامل ہیں اور ان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کَرَم سے اَجْر و ثَواب بھی ملے گا۔

اس طرح دیکھا جائے تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شَب و روز عِبادت میں ہی بسر ہوتے نظر آتے ہیں۔ کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہر ہر لمحہ علمِ دین پھیلانے، لوگوں میں اَدبِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیے جلانے، دوسروں کی خَیْر خواہی چاہنے اور ہر حوالے سے مُتَعَلِّقِیْن و مُحِبِّیْن کی تَرْبِیَت فرمانے میں گُزرا کرتا تھا۔

تیری ہر بات ہے آئینۂ حق و باطل　　　تیرے ہر کام میں ہے رنگ نِرالا تیرا

(بیاضِ پاک، ص۳۵،۳۴)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر فِراقِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں غمگین رہتے اور سَرد آہیں بھرا کرتے۔ گستاخانِ رسول کی گُستاخانہ عبارات کو دیکھتے تو آنکھوں سے آنسوؤں کی جَھڑی لگ جاتی اور پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حِمایت میں ان کا رَدّ کرتے۔ حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں:

کروں تیرے نام پہ جاں فِدا، نہ بس ایک جاں دوجہاں فِدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۹)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غُرَبا کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے، ہمیشہ غریبوں کی اِمداد کرتے

رہتے۔ بلکہ آخِری وَقْت بھی عزیز واَقارِب کو وَصیَّت کی کہ غُرَباء کا خاص خیال رکھنا۔ ان کو خاطِر داری سے اچھّے اچھّے اور لذیذ کھانے اپنے گھر سے کِھلایا کرنا اور کسی غریب کو مُطلَق (بالکل بھی) نہ جِھڑکنا۔

اَکْثر اَوْقات آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ تصنیف و تالیف میں مَشْغول رہتے۔ پانچوں نمازوں کے وَقْت مسجِد میں حاضِر ہوتے اور ہمیشہ نماز باجماعت اَدا فرمایا کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ محفلِ مِیلاد شریف میں ذِکرِ وِلادت شریف کے وَقْت صَلٰوۃ وسَلام پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے باقی شُروع سے آخِر تک اَدَباً دوزانو بیٹھے رہتے۔ یوں ہی وَعظ فرماتے، چار پانچ گھنٹے کامل دوزانو ہی مِنبر شریف پر رہتے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ا ص۹۸)

کاش! ہم غُلامانِ اعلیٰ حضرت کو بھی تِلاوت قرآنِ پاک کرتے یا سُنتے وَقْت نیز اِجتِماعِ ذِکر و نعت، سُنَّتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی مُذاکروں، درس و مَدَنی حلقوں وغیرہ میں اَدَباً دو زانو بیٹھنے کی سعادت مِل جائے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں سیرت و کردار میں باکمال تھے، وہیں صُورت میں بھی بے مثال تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قد (مُبارَک) اَوْسط (درمیانہ)، پیشانی (مُبارَک) چوڑی، آنکھیں بڑی، (بِنی شریف یعنی) ناک لمبی (اور) کھڑی، چہرہ لمبا، رنگ (مُبارَک) گَنْدُمی (اور) ملیح، شَگُفتہ (اس طرح کہ) جَلال و جَمال کی کھلی ہوئی تفسیر، ہاتھوں کی انگلیاں لمبی، بھنویں گھنی، گردَن اونچی، (سَرِ انور کے) بال لمبے جو کان کی لَو تک رہتے تھے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۸۰)

نام اعلیٰ ہے ترا حضرتِ اعلیٰ تیرا　　کام اَولیٰ ہے ترا اے شہِ والا تیرا

اس زمانے میں کوئی تجھ سا نہ دیکھا نہ سنا　　غوثِ اعظم کی کرامت تھی سراپا تیرا

عشقِ سرکارِ دو عالم تھا وظیفہ تیرا
تُو نے عنوان یہ ایمان کا دنیا کو دیا

(بیاضِ پاک، ص۳۵،۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حِفظِ قرآن کیوں اور کیسے:

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا سیّد ایُّوب علی رَضَوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا کہ بعض ناواقِف حَضرات میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دِیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس لَقَب کا اَہل نہیں ہوں۔ سیّد ایّوب علی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِسی روز سے (قرآنِ پاک کا) دَور شُروع کر دیا، جس کا وَقْت غالِباً عشا کا وُضو فرمانے کے بعد سے جَماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرما لیا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں روز تیسواں پارہ یاد فرمالیا۔ ایک موقع پر فرمایا کہ میں نے کلامِ پاک بِالتَّرتیب بکوشِش یاد کرلیا اور یہ اس لیے کہ اُن بندگانِ خُدا کا (جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غَلَط ثابِت نہ ہو۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۰۸ از تذکرۂ امام احمد رضا، ص۶)

عِلم و عِرفاں کا جو کہ ساگر تھا
خَیر سے حافِظہ بھی قوی تر تھا

حق پہ مبنی تھا جس کا ہر فتویٰ
واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص۵۷۵)

اپنی تعریف سے بچیے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقِعہ سے جہاں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حافظے کا

کمال معلوم ہوا وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دوسروں کی زبان سے اپنے لیے ایسے اَوْصاف سُننا جو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذات میں نہ پائے جاتے ہوں کس قدر ناپسند تھا۔اسی طرح کا واقعہ کروڑوں حَنفیوں کے امام، حضرتِ سیّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ساتھ بھی پیش آیا،

امامِ اعظم کا تقویٰ:

وہ کچھ اس طرح ہے کہ حضرت سَیّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پہلے آدھی رات عِبادت کیا کرتے تھے۔ایک دن راستے سے گزر رہے تھے کہ کسی کو یہ کہتے سنا کہ یہ ساری رات عِبادت میں گزارتے ہیں۔ پھر اس کے بعد سے پوری رات عِبادت کرنے لگے اور فرماتے: ”مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ میرے بارے میں اس کی عِبادت کے مُتَعَلِّق ایسی بات کہی جائے جو مجھ میں نہ ہو۔“

(تاریخِ بغداد، النعمان بن ثابت: ۷۲۹۷، ج ۱۳، ص ۳۵۳، ۳۵۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور اُن کے مَظْہَرِ اَتَمّ الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اپنی جھوٹی تعریف سے بچنے کا جذبہ صَد کروڑ مَرحبا! اے کاش ہم غُلامانِ ابُو حنیفہ و رَضا بھی اپنی جُھوٹی سچی تعریف پر پُھولے نہ سَمانے کے بجائے اپنے کردار میں مزید نِکھار پیدا کرنے کی کوشش کِیا کریں۔ یاد رکھئے! اپنی جُھوٹی تعریف پر خُوش ہونا شَرعاً جائز نہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: اگر (کوئی) اپنی جُھوٹی تعریف کو دوست رکھے کہ لوگ اُن فَضائل سے اُس کی ثَناء (یعنی تعریف) کریں جو اُس میں نہیں جب تو صریح حرامِ قَطعی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ: ۲۱/ ۵۹۷) اس لیے کسی کو اپنی جھوٹی تعریف کرنے ہی نہیں دینا چاہیے۔ بلکہ اگر کوئی ہماری ایسے اَوصاف سے تعریف کرے جو ہم میں پائے جاتے ہوں، تب بھی ایسے شَخْص کی ہاتھوں ہاتھ اِصْلاح کرنے کی ترکیب

کرلی جائے اور اُسے تعریف کرنے سے باز رہنے کی تلقین کی جائے۔ قرآن وحدیث کی مُقدّس تعلیم سے پتا چلتا ہے کہ اپنی تعریف پر خُوش ہو کر پُھول جانے والا آدمی اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے حد ناپسند ہے اوراس قسم کے مَردوں اور عورتوں کے اِرد گرد اکثر چاپلوسی کرنے والوں کا مجمع اِکٹھا ہو جاتا ہے اور یہ خُود غَرض لوگ تعریفوں کے پُل باندھ کر آدمی کو بے وَقُوف بناتے ہیں اور پھر لوگوں سے اپنے مطلب پورے کرتے اور بیوقوف بنانے کی داستان بَیان کر کے دوسروں کو ہنسنے ہنسانے کا مَوقع فَراہم کرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا ہر کسی کو چاپلوسی کرنے والوں اور مُنہ پر تعریف کرنے والوں سے ہوشیار رہنا چاہیے اور ہر گز ہر گز اپنی تعریف سُن کر خُوش نہ ہونا چاہیے۔

اپنی تعریف سُن کر کیا کریں؟

حدیثِ پاک میں ہے: ”مدّاحوں کے مُنہ میں خاک جھونک دو“ (صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب النھي عن المدح... إلخ، الحدیث: ۳۰۰۲، ص ۱۶۰۰) اس حدیثِ پاک سے یہ مَدَنی پُھول ملا کہ اپنی تعریف پر پُھولے نہیں سمانا چاہیے بلکہ اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جب کوئی ہماری (سچی) تَعْرِیف کرے تو اسے نَرمی سے مَنْع کر دیں، اگر پھر بھی باز نہ آئے تو پُھولنے کے بجائے دل میں داخِل ہونے والی خُوشی کے بارے میں اچھی اچھی نیّتیں کر لینی چاہئیں کہ ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے مَحْض اپنے کرم سے میرے گُناہوں پر پردہ ڈال کر میری عِبادتوں کو لوگوں پر ظاہِر فرما دیا ہے۔ اوراس سے بڑا احسان اور کیا ہوگا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ خُود اپنے بندے کے گُناہوں کو چُھپا کر اس کی عِبادت کو ظاہر کر دے۔

میرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۵)

تعلیمِ علمِ دین کی فضیلت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں نماز و تلاوت سے مَحَبَّت فرماتے تھے وہیں نفلی عبادات سے اَفضل عمل یعنی دن رات اِشاعتِ علمِ دین میں بھی مشغول رہا کرتے۔ کیونکہ گھڑی بھر علمِ دین کے مسائل میں مُذاکَرہ اور گُفتگو کرنا ساری رات عِبادت کرنے سے اَفْضَل ہے۔ آیئے! علمِ دین کے فضائل پر چند فرامینِ مُصطفٰے سُن کر امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علمی مشاغل بھی سُنتے ہیں۔

1) مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یَمَن بھیجا تو اِرشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے ذریعے کسی ایک کو ہِدایت دیدے تو یہ تیرے لیے دُنْیا وَمَا فِیْھَا (دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس) سے بہتر ہے۔ (الزھد لابن المبارک، باب فضل ذکر اللہ، الجزء العاشر، استعنت باللہ، الحدیث: ۱۳۷۵، ص۴۸۴)

2) جس نے عِلم کا ایک باب سیکھا کہ لوگوں کو سکھائے تو اسے 70 صِدِّیْقِیْن کا ثَواب دیا جائے گا۔

(الترغیب والترھیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم......الخ، الحدیث: ۱۱۹، ج۱، ص۶۸)

3) مُسلمان بھائی کو اس سے زیادہ اَفْضَل فائدہ نہیں دے سکتا کہ اسے کوئی اچھی بات پہنچے تو وہ اپنے بھائی کو پہنچا دے۔ (جامع بیان العلم و فضلہ، باب دعاء رسول اللہ لمستمع العلم و حافظہ و مبلغہ، الحدیث: ۱۸۵، ص۶۲)

4) اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے اُسے دِین کی سمجھ بُوجھ عَطا فرماتا ہے۔(بخاری، کتاب العلم، باب العلم قبل القول و العمل: ۱/۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ علمِ دین سکھانے کے کس قَدر ذَوق اَفْزا فضائل ہیں۔ان فضائل کو پیشِ نَظر رکھتے ہوئے اگر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ طیّبہ پر نظر ڈالی جائے تو اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حصّے میں ثوابِ عظیم کا کتنا ذخیرہ ہوگا۔آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ساری زِنْدَگی علمِ دین کے بارے میں لکھنے لکھانے، علمِ دین پھیلانے اور لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کا سامان پہنچانے میں بَسَر ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علمِ دین کے کثیر کاموں میں مَصروفیّت کے ساتھ ساتھ اِسْتِفْتَاء (فتاوی) کے جوابات دینے کا کام بھی کرتے اور یہ کام دس (10) ماہر مُفْتِیوں کے کام سے بھی زِیادہ ہوتا۔ کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس دنیا کے مُخْتَلِف شہروں اور ملکوں جیسے ہند، بنگلہ دیش، موجودہ پاکستان، چین، افغانستان، امریکہ، افریقہ حتّٰی کہ حَرَمَیْنِ شَرِیْفَین مُحْتَرَمَیْن سے بھی اِسْتِفْتَا آتے اور بسا اَوْقات تو ایک ایک وقت میں پانچ پانچ سو (500) اِسْتِفْتَاء جَمْع ہوجاتے۔(فتاویٰ رضویہ: ۹/ ۴۴۹ ملخصًا)

تیرا علم و فَضْل و شان و شَوکت و جاہ و حَشَم
شَشْ جِہَت پر ہے عِیاں احمد رضا خاں قادِری
ہے عَرَب کے عالموں کا مَدْح خواں سارا جہاں
اور وہ تیرے مَدْح خواں احمد رضا خاں قادِری

(قبالۂ بخشش، ص ۱۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتویٰ نویسی میں کس قَدَر مشغول رہتے اور اس مصروفیّت کی وجہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فنِ اِفتاء میں کامل مہارت رکھنا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ عَوام تو عوام بڑے بڑے عُلمائے کِرام اور مُفتیانِ عُظّام بھی تحقیقی جوابات اور پیچیدہ مسائل کے حل کے لیے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف رُجوع کرتے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مختلف عُنوانات پر کم و بیش ایک ہزار کتابیں لکھی ہیں۔ یُوں تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 1286ھ سے 1340ھ تک لاکھوں فتوے دیئے ہوں گے، لیکن افسوس! کہ سب نَقْل نہ کیے جاسکے، جو نَقْل کرلیے گئے تھے اُن کا مجموعہ "فتاویٰ رَضَویّہ" کے نام سے مشہور ہے۔ فتاویٰ رَضَویّہ کی 30 جلدیں ہیں، جن کے کل صَفْحات: 21656، کل سُوالات وجوابات: 6847 اور کل رسائل: 206 ہیں۔ (فتاوی رضویہ: ۳۰/۱۰) قرآن، حدیث، فِقہ، مَنْطِق اور کلام وغیرہ میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وُسعتِ نظری کا اندازہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فتاوٰی کے مُطالَعہ سے ہی ہوسکتا ہے۔ کیوں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہر فتوے میں دلائل کا سُمُندر موج زَن ہے اور واقِعی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فتاویٰ قرآن، حدیث، اِجماع اور فُقَہائے کِرام کے جُزْئِیات (جُز۔ئی۔یات) سے آراستہ ہر قسم کے مسائل کا ایسا حَسِین گلدستہ ہے جو رہتی دنیا تک لوگوں کے قلب و فِکر کو اپنی مہکی مہکی خوشبو سے مہکاتا رہے گا اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دَرَجاتِ رَفیعہ (بُلند دَرجوں) میں مزید بُلندی کا سبب بنتا رہے گا۔

مسلکِ حق کی ضمانت ہے تِرا نام رَضا | شانِ تحقیق ادا کر گیا خامہ تیرا
فاضل ایسا کہ دیا رَبّ نے تجھے فَضلِ کبیر | عالِم ایسا کہ ہر عالِم ہوا شَیدا تیرا
ہر وَرَق تیرا شریعت کی دلیلِ رَوشن | ایک قانونِ مُکمَّل ہے فتاویٰ تیرا
تِری تحریر پہ اُنگُشت بدَنداں تھا عَرَب | تیری تقریر تھی کہ قادِری تیغا(تے۔غا) تیرا

(بیاضِ پاک، ص۳۴،۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کبھی بھی روزہ نہ چھوڑا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمہ وَقْت دینی کاموں میں مشغول رہنے کے باوُجُود انتہائی کم غِذا اِسْتِعْمال فرمایا کرتے۔ آپ کی عام غِذا چکّی کے پسے ہوئے آٹے کی روٹی اور بکری کا قُورمہ تھا۔ آخرِ عُمر میں یہ غِذا مزید کم ہو کر فقط ایک پیالی بکری کے گوشت کا شوربا بِغیر مرچ کا اور ایک ڈیڑھ بسکٹ سُوجی کا تَناوُل فرماتے تھے۔ کھانے پینے کے مُعاملے میں آپ نہایت سادہ تھے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۱۱۳) اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں تو یہ غِذا اور بھی کم ہو جاتی تھی ۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرتِ مَوْلانا محمد حُسین مِیرَٹھی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بَیان ہے کہ میں نے رَمَضانُ المبارَک کی 20 تاریخ سے اِعتِکاف کیا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجِد میں تشریف لائے تو فرمایا: ”جی تو چاہتا ہے کہ میں بھی اعتِکاف کروں، مگر (دینی مشاغِل کے باعث) فُرصت نہیں ملتی۔“ آخِر 26 رَمَضانُ المُبارَک کو فرمایا: ”آج سے میں بھی مُعْتَکِف ہی ہو جاؤں۔“ حضرت مَوْلانا محمد حُسین مِیرَٹھی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”شام کو (کھجور وغیرہ سے روزہ تو اِفطار فرمالیتے مگر) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کھانا

کھاتے میں نے کسی دن نہیں دیکھا۔ سَحَر کو (سَحَری کے وَقْت) صِرف ایک چھوٹے سے پیالے میں فیرِینی اور ایک پیالی میں چٹنی آیا کرتی تھی، وہ نوش فرمایا کرتے۔" ایک دن میں نے دریافْت کیا: "حضور! فیرِینی اور چٹنی کا کیا جوڑ؟" فرمایا: "نمک سے کھانا شُروع کرنا اور نمک ہی پر خَتْم کرنا سُنّت ہے، اِس لیے چٹنی آتی ہے۔"

(ماخوذ از فیضانِ اعلیٰ حضرت: ص ۱۱۳)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! پیکرِ سنّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میٹھی فیرِینی سے قبل اور بعد اس لئے نمکین چٹنی استِعمال فرماتے تھے کہ کھانے کے اوّل آخِر نمک استِعمال کرنے کی سُنّت ادا ہو جائے۔ کھانے کے اوّل آخِر نمک (یا نمکین) کھانے سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ستر (70) بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔ (فیضانِ سنّت، ص:658)

یاالٰہی! مجھ کو بھی کر بھوک کی نِعْمت عطا
از طفیلِ سیّدی و مُرشدی احمد رضاؔ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اتنی کم غذا کھانے کے باوُجود بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کبھی بھی روزہ نہ چھوڑا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھتیجے اور خلیفہ مَوْلانا حَسْنَین رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: روزے کی قضا کے بارے میں نہ اُن کے کسی بڑے کی زَبانی سُنا نہ کسی برابر والے نے بتایا نہ ہم چھوٹوں نے کبھی ماہِ مُبارَک کا کوئی روزہ قضا کرتے دیکھا۔ بعض مرتبہ ماہِ (رَمضان) مُبارَک میں بھی عَلالت ہوئی مگر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے روزہ نہ چھوڑا، اگر کسی نے بَاِصرار عَرض بھی کِیا کہ ایسی حالت میں روزے سے کمزوری اور بڑھے گی تو اِرْشاد فرمایا: کہ مَریض ہوں تو عِلاج نہ کروں؟ لوگ

تعجّب سے کہتے تھے کہ روزہ بھی کوئی عِلاج ہے۔ اَرْشاد فرمایا: اَکْسِیر عِلاج ہے، میرے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بتایا ہوا ہے۔ اِرْشاد فرماتے ہیں: **صُوْمُوْا تَصِحُّوْا** یعنی روزہ رکھو تَنْدُرُسْت ہو جاؤ گے۔ (المعجم الاوسط، الحدیث ۸۳۱۲، ج ۶، ص ۱۴۶ و ۱۴۷)

اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) **اُن اَوْلیائے کامِلین میں سے تھے جن کے قُلوب پر فرائضِ الٰہیہ کی عَظمت چھائی رہتی ہے**، چنانچہ جب 1339 ہجری کا ماہِ رَمَضان مئی، جون 1921 میں پڑا اور مسلسل عَلالت و ضُعفِ فَراواں (شدید کمزوری) کے باعث اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے اپنے اندر موسمِ گرما میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ پائی تو اپنے حق میں یہ فتویٰ دیا کہ پہاڑ پر سردی ہوتی ہے وہاں روزہ رکھنا ممکن ہے لِہٰذا روزہ رکھنے کے لیے وہاں جانا استِطاعت کی وجہ سے فَرض ہو گیا۔ پھر آپ روزہ رکھنے کے ارادے سے کوہِ بھوالی ضلع نینی تال تشریف لے گئے۔ (تجلیاتِ امام احمد رضا، ص 133)

اس کی ہستی میں تھا عمل جوہر　　سنّتِ مصطفٰے کا وہ پیکر
عالمِ دین، صاحبِ تقویٰ　　واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کتنی کم غِذا اِستعمال فرماتے! کاش ہماری بھی ڈَٹ کر کھانے کی عادت نکل جائے اور قفلِ مدینہ لگانے کی عادت بن جائے۔ اس کے عِلاوہ سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فَرض عِبادات کو بجالانے میں اس قدر مُحتاط

تھے کہ 7 سال کی عُمرِ مُبارَک سے ہی روزوں کا اہتِمام شُروع فرمادیا اور آخیرِ عمر تک نہ تو کوئی روزہ چھوڑا اور نہ ہی قضا کرنے کی حاجت پیش آئی۔ مگر افسوس! فی زمانہ ہمارے مُعاشرے میں لوگ رَمَضان کے روزے چھوڑنے کے لیے بے شُمار جَتَن کرتے ہیں، بہانے بناتے اور کسی عُذرِ مُعْتَبَر کے بِغیر روزے چھوڑ دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! سر دَرْد، مَتْلی، ہلکا بُخار، کھانسی اور دیگر چھوٹی چھوٹی بیماریوں کی وجہ سے روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگرچہ بعض مجبوریاں ایسی ہیں جن کے سَبَب رَمَضانُ الْمُبارَک میں روزہ نہ رکھنے کی اِجازت ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ مجبوری میں روزہ مُعاف نہیں ہوجاتا بلکہ وہ مجبوری خَتْم ہوجانے کے بعد اس کی قضاء رکھنا فَرْض ہے۔ البتّہ قضاء کا گُناہ نہیں ہوگا۔ مگر آج کل دیکھا جاتا ہے کہ معمولی نَزلہ، بُخار یا دَرْدِ سَر کی وجہ سے لوگ روزہ تَرک کر دیا کرتے ہیں یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رکھ کر توڑ دیتے ہیں، ایسا ہر گز نہیں ہونا چاہیے۔ اگر کسی صحیح شَرعی مجبوری کے بِغیر کوئی روزہ چھوڑ دے اگرچہ بعد میں ساری عُمر بھی روزے رکھے، اُس ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پاسکتا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چندروز قبل ہی رَمَضانُ الْمُبارَک کا مُقَدَّس مہینہ اپنی خُوشبوئیں لُٹاتا، اَنوار کی بارش برساتا، ہم عاصِیوں کے دلوں کو جگمگاتا اور ہماری بخشش کا سامان بناتا ہوا گُزر گیا، ممکن ہے کسی اسلامی بھائی نے محض سُستی اور غفلت کے وجہ سے رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزے چھوڑ دیئے ہوں، ان کی بارگاہ میں دَسْت بَستہ مَدَنی التجا ہے کہ اپنی آخِرت کی فِکْر کرتے ہوئے اور غَضَبِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہوئے آج تک جتنے روزے توڑے یا چھوڑے ان کی توبہ کرتے ہوئے شَرعی رہنمائی لے کر کَفّارہ بنتا ہے تو کفّارہ بھی اَدا کیجئے اور ان روزوں کی قَضا بھی کر لیجئے۔ روزوں کی قضا، کفّارے کے احکام اور کفّارہ دینے کا طریقہ جاننے کیلئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی

مایہ ناز تصنیف "فَیضانِ سُنَّت" صفحہ 1081 تا1088کا مُطالَعہ کیجئے۔ بلکہ کوشش فرما کر اَوّل تا آخِر پُوری کتاب ہی پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کرنے کی تَوفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یاخدا ماہِ رَمضان کے صدقے سچّی توبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص۱۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے امامِ اہلسُنَّت، مجدّدِ دین وملّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی عِبادت و رِیاضت کے مُتَعلِّق سُننے کی سَعادت حاصل کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بچپن ہی سے نماز کی پابندی فرمائی اورآخرِ عمر تک چاہے کیسی ہی مجبوری یا بیماری پیش آئی کبھی نماز قَضا نہ ہوئی۔ ہم عاشقانِ اعلیٰ حضرت کو بھی سَفَر و حَضَر، خوشی و غمی، بیماری و تندرستی ہر حال میں نماز کی عادت بنانی چاہیے۔ اسی طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رَمضان کے روزے شدید علالت میں بھی نہ چھوڑے تو اگر ہم سے بھی سُستی وغفلت یا کسی عُذرِ شرعی کی بنا پر روزے قَضا ہوئے ہیں تو تَوبہ کے ساتھ ساتھ اُن کی قَضا بھی کریں کیونکہ اگر کسی عُذرِ شرعی کی بنا پر روزے چھوٹ گئے تو ان کی بھی قَضا فرض ہے۔ امامِ اہلسُنَّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی ساری عُمر علمِ دین پھیلانے،لوگوں کے دینی

مسائل سُلجھانے اور ہر مُعاملے میں ان کی اِصلاح فرمانے میں بَسر فرمائی تھی۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنی زِندَگی گزاریں اور جہاں کسی مُعاملے میں شریعت کی خِلاف وَرزی کا شک بھی ہو فوراً اس کام سے بچنے میں ہی عافیّت سمجھیں یا کسی سُنّی عالِمِ دین یا دارُالافتاءاہلسنّت سے رُجوع فرمالیں۔ ایسی مدنی سوچ و فِکر پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِین و دُنیا کی بہتری نصیب ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَجلِسِ اِصلاح برائے کھلاڑیان:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنّتوں کی خدمت اور مُعاشرے کی اِصلاح و تربِیَت کیلئے دعوتِ اسلامی 97 شُعبہ جات میں مصروفِ عمل ہے۔ انہی میں شامل ایک مجلسِ کھیل بھی ہے۔ کھیلوں کی دُنیا بڑی نرالی ہے، جو اس میں کھو جاتا ہے بس یہیں کا ہی ہو جاتا ہے، اس طبقے کی دِین سے دُوری سب جانتے ہیں، انہیں بھی دینِ اسلام کی تعلیمات سے رُوشناس کروانا اور سنّتوں کے سانچے میں ڈھالنا انتہائی ضروری ہے۔ مَجلِسِ کھیل کا بُنیادی مقصد کھیلوں سے مُنسلِک لوگوں میں دعوتِ اسلامی کے نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کے مدنی پیغام کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی سے وابستہ کرتے ہوئے اس مَدَنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ" کے مُطابق زِندَگی گزارنے کا مَدَنی ذِہن دینا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہت سے کھلاڑیوں اوران کے گھر والوں کا دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مُتاثِّر ہو کر یہ مَدَنی ذِہن بن چکا ہے کہ ہمیں شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عَطا کردہ مَدَنی مقصد کی تکمیل اور اپنی اصلاح کے لیے مَدَنی

انعامات پر عمل کرنا ہے اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے مَدَنی قافلوں میں سَفَر کرنا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

12مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی قافلے میں سَفَر کرنا ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سَفَر کی بَرَکت سے جہاں عاشِقانِ رسول کی صُحبت اور نیکی کی دعوت عام کرنے کا موقع ملتا ہے وہیں علمِ دین سیکھنے سِکھانے کی سعادت بھی نصیب ہوتی ہے۔ اور راہِ خُدا میں علمِ دین کی تلاش میں نکلنا صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کا معمول تھا۔ بلکہ بعض صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا علمِ دین سیکھنے کا جذبہ تو ایسا تھا کہ گھر بار کی مصروفیّت اور طویل مَسافت کے سبب بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوکر عِلم کے موتی سمیٹنے کیلئے باریاں مقرّر کر رکھی تھیں۔ جیسا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی بنو امیّہ بن زید (کے محلے) میں رہتے تھے جو مدینۂ پاک کی بلندی پر تھا، ہم باری باری سرکارِ والا تَبار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہوتے تھے ایک دن وہ مدینۂ منوّرہ جاتے اور واپس آکر اس دن کی وحی کا حال مجھ کو بتا دیتے اور ایک دن میں جاتا اور آکر اس دن کی وحی کی خَبَر کا حال ان کو بتلاتا۔ (صحیح بُخاری ج ۱ ص ۵۰ حدیث ۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی ہر ماہ کم اَز کم تین دن کے مَدَنی قافلے میں ضَرور سفر کرنا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے جہاں علم کی دولت نصیب ہوتی ہے وہیں ہمیں علمِ دین دوسروں کو سِکھانے کا موقع ملے گا وہیں ہمیں نیکی کی دعوت پھیلانے، مُسلمانوں کو نماز روزے کی دعوت دینے اور فکرِ آخِرت کی طرف مائل کرنے کا ثواب بھی ملے گا۔ تو نیّت کر لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر ماہ مَدَنی قافلے میں سفر کریں گے۔ مَدَنی قافلے میں سفر کی بڑی برکتیں ہیں ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں۔

جوڑوں کی بیماری بھی گئی اور بے رُوزگاری بھی گئی

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا لُبِّ لُباب ہے: میری ایک طرف بے رُوزگاری تھی تو دوسری طرف جوڑوں کے درد کی پُرانی بیماری تھی، تنگدستی اور شدید درد کے باعث سَخت بیزاری تھی، بہُت علاج کروایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کسی اسلامی بھائی نے انفِرادی کوشِش کے ذَرِیعے ذِہن بنا کر دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے سنّتوں کی تَربیَت کی مَدَنی قافلے میں سُنّتوں بھرے سفر کی ترکیب بنادی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سنّتوں بھرے سفر اور عاشِقانِ رسول کی شفقت بھری صحبت کی بَرَکت سے میری برسوں پُرانی جوڑوں کی بیماری بالکل صحیح ہوگئی۔ مَدَنی قافلے سے واپَسی پر دوسرے ہی دن ایک اسلامی بھائی آئے اور انہوں نے مجھے کام پر لگا کر میرے رُوزگار کی ترکیب بھی بنادی۔ یہ بَیان دیتے ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے میرا کام ایک دن بھی بند نہیں ہوا اور درد بھی پلٹ کر نہیں آیا۔

جوڑ جوڑ آپکے، ہوں اگر دُکھ رہے کر کے ہمّت چلیں، قافِلے میں چلو

تنگدستی مِٹے، رزق سُتھرا ملے دَر کرم کے کُھلیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناخُن کاٹنے کے مَدَنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح،ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے ناخُن کاٹنے کے چند مدنی پُھول سُنتے ہیں: (1) جُمُعہ کے دن ناخُن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے (دُرِّ مُختار ج ۹ ص ۶۶۸) صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ مَوْلانا امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخُن تَرشوائے (کاٹے) اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو دوسرے جُمُعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے

دن ناخُن ترَشْوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔(دُرِّمختار، رَدُّالمُحتار ج۹ ص۶۶۸، بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۲۲۵، ۲۲۶) (2) ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا جائے۔ (دُرِّمختار ج۹ ص۶۷۰، اِحیاءُ العُلوم ج۱ ص۱۹۳) (3) پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ (اَیضاً) (4) جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فَرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج۵ ص۳۵۸) (5) دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مَرَض کا اندیشہ ہے۔ (اَیضاً) (6) ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (اَیضاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت:

حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: "**یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَنْجَاکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَمَوَاطِنِھَا** یعنی اے لوگو! قیامت کے دن اس کی وَحشتوں اور دُشوار گُزار گھاٹیوں سے نَجات پانے والا تم میں سے وہ شخص ہو گا، **اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا** جو دُنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہو گا۔" (کنز العمال، کتاب الاذکار، باب السادس فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ ـــــــ الخ، ۱/۲۵۴، حدیث:۲۲۲۵)

شافعِ روزِ جزا تُم پہ کروڑوں دُرُود
دافعِ جملہ بلا تُم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دُوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے)

اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔ یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کیا بیماری بذاتِ خُود دَوا بن سکتی ہے۔؟

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 جِلدوں پر مشتمل کتاب "عُیُونُ الحکایات" جلد1، صفحہ 367 پر ہے: سلسلۂ قادِریہ رَضَوِیہ کے مشہور بُزُرگ حضرت سَیِّدُنا ابُو قاسم جُنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: "ایک رات مجھے بڑی بے چینی ہوئی۔ میں عبادتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مشغول رہا لیکن سُکون مجھ سے کوسوں دُور تھا۔ میں نے خُوب کوشش کی کہ عبادت میں یکسوئی اور خُشُوع وخُضُوع حاصل ہو جائے لیکن میں اس کوشِش میں کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر میں نے قرآنِ پاک کی تِلاوت شُروع کر دی لیکن مجھے پھر بھی یکسوئی اور دِلی سُکون حاصل نہ ہوا۔ میں بہت حیران تھا کہ آخر آج ایسی کیا بات ہے کہ مجھے عبادتِ الٰہی میں یکسوئی حاصل نہیں ہو رہی اور میرا سُکون مجھ سے دُور ہو گیا ہے۔ آخر کار رات کے پچھلے

پھر میں نے اپنی چادَر کَندھے پر ڈالی اور گھر سے باہر نکل آیا۔ کچھ دُور جا کر راستے میں مجھے ایک شخص نظر آیا، جو چادَر میں لپٹا ہوا تھا۔

جب میں اس کے قریب گیا تو اس نے اپنا سر اُٹھایا اور مجھ سے پُوچھا: "تم اتنے پریشان کیوں ہو؟ کیا قیامت برپا ہو چکی ہے؟" میں نے کہا: "کیا قیامت کا مُقرّرہ دن آگیا ہے؟" اس شخص نے کہا: "نہیں، بلکہ میں تو یہ پُوچھ رہا ہوں کہ کیا تم دل کی ہلچل اور بے چینی کی وجہ سے پریشان ہو کر دِلی سُکون حاصل کرنے جا رہے ہو؟" میں نے کہا: "جی ہاں! واقعی میں دِلی سُکون کی تلاش میں باہر نکلا ہوں اور یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کس وجہ سے مجھے آج رات سُکون نہیں مل رہا؟ (پھر میں نے اس سے پُوچھا:) "اچھا یہ بتاؤ! کیا تمہیں مجھ سے کوئی حاجت ہے؟" اس شخص نے جواب دیا: "ہاں، مجھے تم سے حاجت ہے۔" میں نے اِستِفسار کیا: "بتاؤ، کیا حاجت ہے؟" اس نے جواب دیا: "اے ابُو قاسم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! مجھے یہ بتایئے، کیا کوئی ایسی صُورت بھی ہے کہ بیماری خُود ہی دوا بن جائے؟" میں نے کہا: "جی ہاں، ایک صُورت ایسی ہے کہ بیماری خُود دَوا بن جاتی ہے۔ غور سے سُن! جب تُو خواہشاتِ نفس کی مُخالَفت کریگا تو دل کی تمام بیماریاں تجھ سے دُور ہو جائیں گی اور یہی بیماریاں دَوا بن جائیں گی۔"

یہ سُن کر اس شخص نے ایک آہِ سَرد دِلِ پُر دَرد سے کھینچی اور کہنے لگا: "مجھے آج رات اس سوال کا جواب 7 مرتبہ اسی طرح دیا جا چکا ہے، لیکن میری یہ خواہش تھی کہ میں آپ کی زَبانی اپنے سوال کا جواب سُنوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے میری یہ خواہش پُوری ہو گئی اور میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُبارک زبان سے اپنے سوال کا جواب سُن چکا۔" اتنا کہنے کے بعد وہ شخص وہاں سے رُخصت

ہوگیا اور پھر دوبارہ کبھی نظر نہ آیا۔(عیون الحکایات، ص:۱۹۴)

اس نَفْسِ ستمگر کو قابو میں مرے کردو!

بُلوا کے شہنشاہِ اَبرار مدینے میں

(وسائل بخشش، ص۲۷۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سلسلۂ قادِریہ رَضَوِیہ کے عظیم بُزرگ حضرت سَیِّدُنا ابُو قاسم جُنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی نے اس شخص کو دل کی بیماریوں کا کیسا زبردست نُسخہ بتایا کہ جب تُو خواہشاتِ نفس کی مُخالَفت کریگا تو دل کی تمام بیماریاں تجھ سے دُور ہو جائیں گی اور یہی بیماریاں دوا بھی بن جائیں گی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہوتوں کی پیروی اور نَفْسانی خواہشات کو پُورا کرنا کس قدر مُہلک اَمراض میں سے ہے کہ یہ دل کو گناہوں کی آلودگیوں سے بھر دیتا ہے، ذرا غور فرمائیں کہ کہیں یہی وجہ تو نہیں ہے کہ ہمارے دل پر نیکی کی بات اَثر نہیں کرتی اور عبادات میں دل نہیں لگتا، لہٰذا ہمیں بھی اس حکایت سے دَرس حاصل کرنا چاہیے کہ بے جا خواہِشات اور اِتباعِ شَہوات میں پڑ کر اپنی زِندگی کے روشن چراغ کو گُل کرنے کے بجائے سُنَّتوں کے مُطابق نیکیوں والی زِندگی گُزارنی چاہیے۔

اِتباعِ شہوات کی تعریف!

یاد رکھئے! جائز وناجائز کی پرواکئے بغیر نَفْس کی ہر خواہش پُوری کرنے میں لگ جانا، اِتباعِ شہوات کہلاتا ہے۔(باطنی بیماریوں کی معلومات، ص101) یقیناً شہوات کے پیچھے پڑنے میں سراسر نُقصان ہی

نُقصان ہے، اس کی نحوستوں کا اَندازہ اس حدیثِ پاک سے بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

ہلاک کردینے والی تین چیزیں:

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ پاک ہے: "3 چیزیں ہلاکت میں ڈال دیتی ہیں۔ (1) حِرص وطَمع میں گُم رہنا (2) نَفْسانی خواہشات کی پیروی کرنا (3) بندے کا اپنے آپ پر فخر کرنا۔" (المعجم الاوسط، الحدیث ۵۷۵۴، ج۴، ص ۲۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم نَفْسانی خواہشات کا قَلع قَمع کرنے میں کامیاب ہوگئے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حِرص وطَمع کی عادتِ بد بھی نکل جائے گی اور طرح طرح کے گُناہوں سے بھی چھُٹکارا نصیب ہوگا اور یُوں ہمارا باطن پاک وصاف ہوجائے گا اور ہمیں خُشُوع وخُضُوع کے ساتھ عبادات میں دل لگنے کی نعمت بھی حاصل ہوجائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ اللہ کے نبی سے ۔۔۔ فریاد ہے نفس کی بدی سے
دِن بھر کھیلوں میں خاک اُڑائی ۔۔۔ لاج آئی نہ ذرّوں کی ہنسی سے
شب بھر سونے ہی سے غرض تھی ۔۔۔ تاروں نے ہزار دانت پیسے
ایمان پہ مَوت بہتر او نفس ۔۔۔ تیری ناپاک زندگی سے
اللہ کنوئیں میں خود گِرا ہوں ۔۔۔ اپنی نالش کروں تجھی سے

(حدائقِ بخشش، حصہ اوّل، 145)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کی خواہشات کبھی ختم نہیں ہوتیں، دِن بدن خواہشات کا یہ دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔ فی زمانہ ان خواہشات کی آگ کو بجھانے کیلئے چاہے قرض لینا پڑے یا ناجائز و حرام ذرائع اِستعمال کرنے پڑ جائیں اس کی بھی پروا نہیں کی جاتی۔ آیئے! اتباعِ شہوات کی مَذمَّت میں قرآنِ پاک کی چند آیاتِ مُبارکہ سُنتے ہیں تاکہ ہمیں بھی نَفسانی خواہشات اور اِتباعِ شہوات کی تباہ کاریاں معلوم ہوں اور اس سے بچنے کی کوشش کریں۔ چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 16 سورۂ مریم کی آیت نمبر 59 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾	تَرجَمۂ کنزالایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غَیّ کا جنگل پائیں گے۔

حضرت علامہ جلالُ الدین سیوطی شافعی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت نقل فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ عنقریب میری اُمَّت میں سے اَہلِ کتاب اور اَہلِ لَبن ہلاک ہو جائیں گے میں نے عرض کی: یا رَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَہلِ کتاب کون ہیں؟ اِرشاد فرمایا: وہ لوگ جو کتاب اس لئے سیکھتے ہیں تاکہ اس کے ذَریعے ایمان والوں سے جھگڑا کریں۔ میں نے عرض کی: اَہلِ لبن کون ہیں؟ اِرشاد فرمایا: وہ لوگ جو شہوات کی پیروی کرتے ہیں اور نمازوں کو ضائع کرتے ہیں۔

(تفسیر در منثور ج۵، ص۵۲۷)(المستدرک علی الصحیحین، ج۳، ص۱۲۶، ح۳۴۶۹)

حضرت اِبنِ اشعث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحی فرمائی کہ بے شک وہ دل جو دُنیا کی خواہشات کے ساتھ مُعَلَّق (جُڑے ہوئے) ہیں وہ مجھ سے دُور ہیں۔ (تفسیر دُرِّ منثور ج۵، ص۵۲۶)

ایک مقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ یُوں ارشاد فرماتا ہے:

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾ (پ۵، النساء، آیت ۲۷)	تَرجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمانا چاہتا ہے اور جو اپنے مَزوں کے پیچھے پڑے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھی راہ سے بہت الگ ہو جاؤ۔

اس آیتِ مُبارَکہ کا شانِ نُزول یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ اور مجوسی، بھائی اور بہن کی بیٹیوں سے نکاح حلال سمجھتے تھے، جب اللہ تعالیٰ نے ان سے نکاح کرنے کو حرام فرمایا تو وہ مُسلمانوں سے کہنے لگے کہ جس طرح آپ خالہ اور پُھوپھی کی بیٹی سے نکاح جائز سمجھتے ہو جبکہ خالہ اور پُھوپھی تم پر حرام ہیں، اسی طرح تم بھائی اور بہن کی بیٹیوں سے بھی نکاح کرو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم بھی ان کی طرح بدکاری میں پڑ جاؤ۔

(مدارک، نساء تحت الایۃ ۲۷ ص ۲۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کس طرح شہوات کی

پیروی کرنے والوں کی مَذمَّت فرمائی کہ ایسے لوگوں کو جہنَّم کی غَی نامی وادی میں ڈالا جائے گا، اسی طرح دوسری آیتِ مبارکہ میں مُنافقین کی مَذمَّت بیان فرمائی کہ وہ لوگ اِتباعِ شہوات میں پڑ کر ذلیل ورُسوا ہوئے اور اب وہ دِلی بُغض وعِناد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ مُسلمانوں کو بھی اس عادتِ بد میں مُبتلا کر دیا جائے۔

فی زمانہ مُسلمانوں کی عملی حالت کو دیکھ کر یہی اندازہ ہوتا ہے کہ غیر مُسلم اَقوام اپنی اس ناپاک سازِش میں کامیاب ہوتی نظر آرہی ہیں۔ آج مسلمان نَفْس وشیطان کے بہکاوے میں آکر اپنی خواہشات کی پیروی میں حد سے بڑھتا جارہا ہے۔ نفس کی پیروی میں مَغربی تہذیب اور اَغیار کی عادت واَطوار سے مُتاثر ہوکر ان جیسے کام کرنے میں مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ فخر محسوس کرتا ہے۔ مَردوں نے سُنَّتوں بھرا لباس چھوڑ کر پینٹ شرٹ اور سر پر ہیٹ(ٹوپی) لگاکر اِترا کر چلنا اپنا معمول بنالیا، عورتوں نے پردے کو خیرباد کہہ کر گلی بازاروں میں بے پردہ گھومنا، فیشن کے نام پر تنگ وچُست لباس پہن کر بدنگاہی کا سامان بننے کو گویا مَعْیُوب سمجھنا ہی چھوڑ دیا، بچّوں کی تَربِیَت کا حال یہ ہے کہ انہیں دینی عُلُوم کے زیور سے آراستہ کرنے کے بجائے دُنیوی عُلُوم وفُنُون سکھائے جاتے ہیں، اگر بچہ ذرا ذہین ہو تو اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہشیں اَنگڑائی لینے لگتی ہیں اور اس کی تکمیل کے لئے دینی تَربِیَت سے مُنہ موڑ کر مَغربی تہذیب کے نُمائندہ اِداروں کے مخلوط ماحول میں تعلیم دِلوانے میں کوئی عار محسوس نہیں کی جاتی بلکہ اسے ''اَعلیٰ تعلیم'' کی خاطر غیر مُسلموں کے حوالے کرنے سے بھی دَریغ نہیں کیا جاتا اور مُعاملہ یہ ہو گیا ہے کہ

قلب پتھر سے بھی سختی میں بڑھا جاتا ہے خول پر خول سیاہی کا چڑھا جاتا ہے

نَفْس و شیطان کی ہر آن اِطاعت پر دل　　آہ! مائل مِرے اللہ ہوا جاتا ہے
عارضی آفتِ دُنیا سے تو دِل ڈرتا ہے　　ہائے بے خوف عذابوں سے ہوا جاتا ہے
آہ!دولت کی حفاظت میں توسب ہیں کوشاں　　حفظِ ایماں کا تصوُّر ہی مِٹا جاتا ہے
وَلولہ سُنَّتِ محبوب کا دے دے مالک　　آہ! فیشن پہ مُسلمان مرا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش، ص۴۳۲۔۴۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم مَغرِبی تَہذیب سے جان چُھڑا کر اِسلامی تعلیمات اپنانا چاہتے ہیں، فیشن پرستی کو چھوڑ کر سُنَّتوں بھری زِندگی بَسر کرنا چاہتے ہیں، اپنی اِصلاح اور اپنی اَولاد کی مَدَنی تَربِیَت اورانہیں بچپن ہی سے فکرِ آخرت کا ذِہن دینا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے ''مَدَنی ماحول'' سے وابَستہ ہوجائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی ماحول کی برکت سے بے شُمار فیشن پرست اور مَغرِبی تہذیب کے دِلدادہ اَفراد تائب ہوکر سُنَّتوں کی راہ پر گامزن ہوگئے ہیں۔

اگر سُنَّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ　　تم آجاؤ دیگا سکھا مدنی ماحول
تمہیں لُطف آ جائے گا زِندگی کا　　قریب آ کے دیکھو ذَرا مدنی ماحول
یہاں سُنَّتیں سیکھنے کو ملیں گی　　دلائے گا خوفِ خُدا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص۶۴۷،۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِضائے الٰہی کی خاطر نَفسانی خواہشات کو تَرک کرنے کا

ذِہن بنانے کیلئے اِتباعِ شہوات کی مَذمَت سے مُتعَلِّق چند احادیثِ مُبارَکہ پیش کرتا ہوں تاکہ اس مُہلِک مَرض سے بچنے میں مزید کامیابی حاصل ہوسکے۔چُنانچہ

جنَّت اور دوزخ تم سے قریب ہیں

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"جنَّت تم سے اس سے بھی زِیادہ قریب ہے جتنا تمہارے جُوتے کا تَسمہ، جُوتے سے قریب ہے اور دوزخ بھی اسی طرح ہے (یعنی بہت زِیادہ قریب ہے)ہاں! جنَّت کو تکالیف سے اور دوزخ کو شہوتوں اور لذتوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب حجبت النار۔۔۔، الحدیث:۶۴۸۷، ۴/ ۲۴۳)

عقلمند اور نادان کون؟

اسی طرح سرکارِ دوعالم، نورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے:

اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعاجزمَنِ اتَّبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا ثم تَمَنّٰی عَلَی اللہِ عَزَّوَجَلَّ عقلمند اور سمجھدار وہ ہے جو اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ کرے اور موت کے بعد والی زِندگی کے لئے عمل کرے۔اور عاجز وہ ہے جس نے نَفْسانی خواہشات کی پیروی کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ(کی رحمت سے جنّت ملنے کی) اُمید رکھی۔(سنن ابن ماجہ، ج۴، ص۴۹۶، ح۴۲۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً جنّت نعمتوں اور آسائشوں سے بھرپور اِنتہائی خُوبصُورت مَقام ہے مگر وہاں تک پہنچنا آسان نہیں بلکہ اس کی راہ میں عبادتوں رِیاضتوں اور نیکیوں کی صُورت میں

اِنتہائی دُشوار گُزار گھاٹیاں مَوجُود ہیں جن کو عُبُور کرنا ضروری ہے۔ جبکہ دوزخ دہشتوں، تکلیفوں اور مختلف عذابوں کی جگہ ہے مگر اس تک رَسائی نہایت آسان ہے کیونکہ جہنَّم کو نفسانی شہوات سے ڈھانپ دیا گیا ہے تو جو شخص نَفْس کی ناجائز خواہشات پُوری کرتے ہوئے اپنی زِندگی بسر کرے گا تو ڈر ہے کہ جہنَّم میں داخل کر دیا جائے۔ لٰہذا ہم میں سے جو جنَّت میں داخلے کا مُتمنِّی اور جہنَّم کے عذاب سے بچنے کا خواہشمند ہے (ہر شخص کو یہ تمنا رکھنی بھی چاہیے) تو اسے چاہیے کہ نَفْس کی مُخالَفت کرتے ہوئے ناجائز خواہشات کے ساتھ ساتھ اپنی جائز خواہشوں پر بھی قابو پانے کی کوشش کرے، کیونکہ جائز خواہشات کو نہ دبانا ناجائز خواہشوں میں جا پڑنے کا سبب ہے۔ آئیے! عبرت کیلئے ایک اور حدیثِ پاک سُنتے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا اَبُو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے رحمتِ کونین، دُکھی دِلوں کے چین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنَّت اور دوزخ کو پیدا کیا تو حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو جنَّت کی طرف بھیجا اور اِرشاد فرمایا: "جنَّت اور اس کی اُن نعمتوں کو دیکھو جو میں نے اَہلِ جنَّت کے لئے تیار کی ہیں۔" حُضُور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے ہیں: "تو حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام جنَّت میں آئے، جنَّت اور اَہلِ جنَّت کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تیار کردہ نعمتیں دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: "تیرے عزّت و جلال کی قسم! جو بھی اس جنَّت کے بارے میں سُنے گا وہ ضرور اس میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔" پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حکم فرمایا اور جنَّت کو مَشَقّتوں اور تکالیف سے ڈھانپ دیا گیا۔" پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: "دوبارہ جاؤ جنَّت اور اس کی نعمتوں کو دیکھو، جو میں نے جنّتیوں کے لئے تیار کی ہیں۔" حُضُور

نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِرْشاد فرماتے ہیں:"حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام دوبارہ جنَّت میں گئے تو کیا دیکھا کہ اس کو مشقّتوں اور تکالیف سے ڈھانپ دیا گیا ہے، حضرت جبرائیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ تَعالٰی کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کی:"اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے عزّت وجلال کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہوسکے گا۔"پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرْشاد فرمایا:"اب دوزخ کی طرف جاؤ اور دوزخ اوراس کے عذابات کو دیکھو، جو میں نے اَہلِ دوزخ کے لئے تیار کئے ہیں۔"حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے جاکر دیکھا کہ دوزخ (کی آگ) کا ایک حصّہ دوسرے پر چڑھ رہا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی:"اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے عزّت وجلال کی قسم! کوئی بھی ایسا نہیں جو جہنَّم (کی سختی) کے بارے میں سُنے اوراس میں داخل ہو (یعنی بچنے کی کوشش کرے گا) پس اللہ تعالٰی کے حکم سے جہنَّم کو شہوات ولَذات کے پردوں سے ڈھانپ دیا گیا۔"پھر اللہ تعالٰی نے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا:"دوبارہ جہنَّم کی طرف جاؤ۔"جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام گئے اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری عزّت وجلال کی قسم! مجھے خوف ہے کہ اب اس سے کوئی بھی نہ بچ پائے گا، بلکہ (شہوات میں مبتلا ہوکر) اس میں جا پڑے گا۔"

(جامع الترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء خفت الجنۃ........الخ، الحدیث:۲۵۶۹، ۴/ ۲۵۲)

حدیثِ پاک کی تشریح:

حضرت علامہ اِبنِ حجر عسقلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں:

"شہوات" سے مُراد وہ دُنیاوی اُمور ہیں جن کے ذریعے لذّت حاصل کی جاتی ہے، خواہ شریعت نے اس

سے بِلاواسطہ منع کیا ہو یا اس کے کرنے سے اَحکاماتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں سے کسی حکم کا تَرک لازِم آتا ہو۔ نیز مُشْتَبِہ (جن میں شک ہو) اور وہ جائز و مُباح کام جن پر عمل کے باعث حرام میں پڑنے کا خوف ہو، سب اس (شہوات) میں داخل ہیں۔ (فتح الباری، جلد ۱۱، صفحہ ۲۷۳) چُنانچہ،

حضرت سَیِّدُنا عطیہ بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِ اکرم، نُورِ مُجسم، رسولِ مُحتَشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے:" آدمی اس وَقْت تک مُتَّقی و پرہیز گار نہیں ہو سکتا جب تک ناجائز کاموں سے بچنے کے لئے جائز و مُباح کاموں کو نہ چھوڑ دے۔"

(المستدرک للحاکم،، الحدیث:۷۹۶۹، ج۵، ص۴۵۴)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اس سے معلوم ہوا کہ تکلیفوں اور مشقتوں کے اس دریا کو عُبور کرنے کے بعد ہی بندہ جنّت میں داخل ہو سکتا ہے اور نَفسانی خواہشات کی پیروی کو چھوڑ کر ہی دوزخ سے چھٹکارا پاسکتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے کُوفہ میں خُطبہ دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: "اے لوگو! مجھے تم پر سب سے زِیادہ لمبی اُمیدوں اور نَفسانی خواہشات کی پیروی کا خوف ہے، کیونکہ لمبی اُمیدیں آخرت کو بُھلا دیتی ہیں اور نَفسانی خواہشات کی پیروی حق سے بَھٹکا دیتی ہے، خبر دار! بے شک دُنیا پیٹھ پھیرنے والی ہے اور یقیناً آخرت آنے والی ہے اور ان دونوں ہی کے چاہنے والے ہیں، پس تم آخرت کے چاہنے والے بنو اور دُنیا کے چاہنے والے نہ بنو، آج عمل ہے حساب نہیں اور کل (قیامت میں) حساب ہو گا، عمل کا موقع نہیں ہو گا۔" (الزھد وقصر الامل، ص:۵۸)

حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے قَبْر کو دیکھ کر بَہُت زیادہ رونے کا سبب پُوچھا گیا تو

فرمایا: مجھے اپنی تنہائی یاد آجاتی ہے کیوں کہ قَبْر میں میرے ساتھ لوگوں میں سے کوئی بھی نہ ہوگا، (پھر نیکی کی دعوت کے مَدَنی پھول عنایت کرتے ہوئے) فرمایا: جس کیلئے اُس کی دُنیا قید خانہ ہے، اُس کیلئے اُس کی قبر جنَّت اور جس کیلئے اُس کی دُنیا جنّت ہے اُس کی قَبْر اُس کیلئے قید خانہ ہے، جس کے لئے دُنیا کی زِندگی بطورِ قید تھی موت اُس کی رِہائی کا پیغام ہے، جس نے دُنیا میں نفسانی خواہِشات کو ترک کیا وہ آخِرت میں پُورا پُورا حصّہ پائے گا، بہتر شخص وہ ہے جو کہ اس سے پہلے کہ دُنیا اِسے چھوڑے وہ خُود دُنیا کو تَرک (یعنی چھوڑ) چکا ہو اور اپنے پَروَردَگار عَزَّوَجَلَّ سے ملنے سے قبل اُس سے راضی ہو گیا ہو۔ ہر شخص کی قَبْر کا مُعامَلہ اُس کی دُنیوی زندَگی کے مُطابِق ہے یعنی نیکیوں میں زِندگی گُزاری تو قَبْر میں راحتیں اور اگر بدیاں (گناہ) کرتے ہوئے مَرا تو ہلاکتیں ہی ہلاکتیں۔ (موعظۂ حسنہ، ص ۶۱۔۶۲) (نیکی کی دعوت، ص:۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے قَبْر کے اَندرونی حالات پر کتنا غور فرمایا کرتے تھے اور دُنیا کی بے ثباتی اور خواہشاتِ نَفس کی پیروی سے کس قدر دُور رہا کرتے تھے، یقیناً یہ حضرات جانتے تھے کہ دُنیا سے دل لگانا اور اِتباعِ شہوات میں لگ جانا آخرت کیلئے خَسارے کا باعث ہے مگر افسوس! ہم بارہا قبرستان جا کر کتنے ہی مُردوں کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں بھی اُتار چکے ہوں گے لیکن پھر بھی عبرت نہیں پکڑتے کہ خواہشات کی پیروی کرنے والے اور دُنیا ہی کو اپنا سب کچھ سمجھنے والے آج قبروں میں اپنی کرنی کا پھل بُھگت رہے ہیں۔ یاد رکھئے! باہر سے بَظاہِر یکساں نظر آنے والی قبریں اَندر سے ایک جیسی نہیں ہوتیں، کسی کی قَبْر گُل و گلزار اور باغ و بہار ہوتی ہے جبکہ کسی کی قَبْر سُلگتی اَنگار اور سانپ بچھوؤں کا غار ہوتی ہے، ذرا اتنا ہی غور کر لیجئے کہ نَفسانی خواہشات میں کھو کر صِرف ایک نماز

ترک کرنے پر یا ایک بار جُھوٹ بولنے پر یا ایک بار غیبت کرنے کے سبب یا ایک بار بدنگاہی کے باعث یا ایک بار گانا سُننے یا ایک فلم دیکھنے یا ایک گالی نکالنے یا ایک بار غُصّے سے بِلا اجازتِ شَرعی کسی کو جھاڑنے یا ایک بار داڑھی مُنڈانے یا ایک مُٹھی سے گھٹانے کی سزا میں اگر پکڑ کر تنگ قَبْر کے اندر گُھپ اندھیرے اور خوفناک تنہائی میں رکھ دیا جائے تو کیا گُزرے گی! یقیناً خائفین (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والوں) کیلئے یہ تصوُّر ہی لرزہ دینے والا ہے۔ یہ تو صِرف دُنیوی تصوُّر ہے ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی صُورت میں مرنے کے بعد جن عذاباتِ قبر کا سامنا ہو گا، وہ کون برداشت کر سکے گا؟ "حِلْیَۃُ الْاولیاء" میں روایت ہے: "جب بندہ قبر میں داخِل ہوتا ہے تو اُس کو ڈرانے کے لئے وہ تمام چیزیں آجاتی ہیں جن سے وہ دُنیا میں ڈرتا تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نہ ڈرتا تھا۔" (حِلیۃُ الاولیاء ج۱۰ ص۱۲ رقم ۱۴۳۱۸)

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں ملے گُناہوں کے اَمراض سے شفا یارَبّ!
ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یارَبّ!
رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دَم کریں نہ رُخ مرے پاؤں گُناہ کا یارَبّ!
گُناہ گار طلبگارِ عَفْو و رحمت ہے عذاب سہنے کا کس میں ہے حوصلہ یارَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص۷۶،۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خواہشاتِ نَفْس اور اِتباعِ شَہوات سے بچنے ہی میں عافیت ہے۔ جو لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر نَفْسانی خواہشات کو چھوڑ دیتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بطورِ انعام

جنّت کی اَبدی نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہے۔ چُنانچہ پارہ 30 سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت آیت نمبر 40، 41 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰىۙ(۴۰) فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰىؕ(۴۱) (پارہ 30 سورۃُ النّٰزِعٰت آیت نمبر 40۔)	تَرْجَمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اپنے ربّ کے حُضُور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنّت ہی ٹھکانا ہے۔

اس آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِتباعِ شہوات سے بچنے والوں کی تعریف فرمائی ہے اور انہیں جنّت کی بِشارت سے بھی نوازا ہے۔

حضرت سَیِّدُنا ابُو سُلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، "نَفْس کی خواہشوں میں سے کسی ایک خواہش کو ترک کردینا، دِل کے لئے ایک سال کے روزوں اور سال بھر کی راتوں کے قیام سے بھی زِیادہ فائدہ مند ہے۔" (قُوتُ القُلوب، ج ۲، ص ۳۳۶) (فیضانِ سنّت، ص: ۷۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نَفسانی خواہشات سے بچنے کے کس قَدر فَضائل ہیں کہ جو اپنے اُوپر خواہشات کے دروازے بند کرلیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنَّت کی نعمت سے نوازدیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم ان اِنعامات و اِکرامات سے محروم نہ رہیں اور ان کے حُصُول کیلئے نَفْسانی خواہشات سے بچنے کی بھرپُور کوشش کرتے رہیں۔ اِتّباعِ شَہوات پر اُبھارنے والے کئی اَسباب ہوسکتے ہیں، آیئے! ان میں سے پانچ (5) اَسباب اور ان کا علاج ذِکر کرتا ہوں تاکہ ان مُہلکات (ہلاک کرنے والی چیزوں) سے بچنا مزید آسان ہوسکے۔

(۱) جلد اَثَر قبول کرنے کی عادت

کسی چیز کی تعریف سُن کر یا کسی کے پاس کوئی چیز دیکھ کر یہ خواہش دل میں پیدا ہو کہ یہ چیز میرے پاس بھی ہونی چاہیے (جیسے کسی کا اچھا موبائل ،لیپ ٹاپ(LapTop)، آئی پیڈ(I-Pad)، گھر دُکان اور گاڑی وغیرہ)ان چیزوں کو دیکھیں تو اب ہمیں خواہ اُن کی حاجت ہو یا نہ ہو،بس ایک دُھن سر پر سوار ہو جاتی ہے کہ کسی طرح میں بھی یہ چیزیں حاصل کرلوں،اب ان چیزوں کا حُصُول مُشکل ہونے کی وجہ سے یہ شخص اپنی خواہش کو پُورا کرنے کے لئے جائز وناجائز حُدود کو پار کرتا چلا جاتا ہے اور یُوں تباہی کے عمیق (یعنی گہرے) گڑھے میں جا پڑتا ہے۔

علاج

اس کا علاج یہ ہے کہ ایسا شخص اپنی ضَروریات اور ناجائز خواہشات میں تمیز کرنے کی عادت ڈالے،اس حوالے سے کسی نیک اور مُخلص دوست سے مُشاوَرت کرلے اور خواہشاتِ نَفسانیہ کی مَذمَّت اوراس کے نُقصانات پر غور کرے اور جائز خواہش کے حُصُول کے لیے جائز ذرائع ہی اختیار کرے۔

(۲)فُضول خَرچی کی عادتِ بد

اسی طرح اِتباعِ شہوات پر اُبھارنے کا ایک سبب فُضُول خَرچی کی عادتِ بد بھی ہو سکتی ہے کیونکہ جس شخص میں بھی فُضُول خرچی کی عادت ہو گی وہ ہر پسند آجانے والی چیز کو خرید تا چلا جائے گا اور یہ نہیں سوچے گا کہ میں جس چیز کو خرید رہا ہوں، وہ میرے کام کی بھی ہے یا نہیں اور یُوں ایسا شخص خواہشات کی اِتباع میں اپنا کثیر مال ضائع کرتا چلا جاتا ہے۔

علاج

اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ مال خَرچ کرتے ہوئے اپنی ضَرورت کو پیشِ نظر رکھے، بِلا ضَرورت کوئی چیز نہ خریدے، ممکن ہو تو فُضُول چیز پر خرچ کی جانے والی رقم صَدَقہ کر دے۔ یاد رکھئے! جس جگہ شَرعاً، عادتاً یا مُروَّتاً خرچ کرنا مَنْع ہو وہاں خَرچ کرنا مثلاً فِسْق و فُجور و گُناہ والی جگہوں پر خرچ کرنا، اَجنبی لوگوں پر اس طرح خَرچ کرنا کہ اپنے اَہل وعِیال کو بے یار و مدد گار چھوڑ دینا، اِسراف (فُضول خرچی) کہلاتا ہے۔ (باطنی بیماریوں کی معلومات ص ۳۰۱) اِسراف اور فُضُول خرچی خِلافِ شَرع ہو تو حرام اور خلافِ مُروَّت ہو تو مکروہِ تنزیہی ہے۔ (الحدیقۃ الندیہ ج ۲ ص ۲۸، باطنی بیماریوں کی معلومات ص ۳۰۷)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف فیضانِ سُنَّت جلد اوّل صفحہ 256 پر ہے: مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان تفسیرِ نعیمی جلد 8 صفحہ 390 پر فرماتے ہیں: اِسراف کی بَہُت تفسیریں ہیں (۱) حلال چیزوں کو حرام جاننا (۲) حرام چیزوں کو استِعمال کرنا (۳) ضَرورت سے زیادہ کھانا پینا یا پہننا (۴) جو دِل چاہے وہ کھا پی لینا، پہن لینا (۵) دن رات میں بار بار کھاتے پیتے رہنا، جس سے مِعدہ خَراب ہو جائے، بیمار پڑ جائے (۶) مُضِر اور نُقصان دِہ چیزیں کھانا پینا (۷) ہر وَقْت کھانے پینے پہننے کے خیال میں رہنا کہ اب کیا کھاؤں گا، آئندہ کیا پیوں گا (رُوحُ البیان ج ۳ ص ۱۵۴) (۸) غفلت کیلئے کھانا (۹) گُناہ کرنے کیلئے کھانا (۱۰) اچّھے کھانے پینے، اَعلیٰ پہننے کا عادی بن جانا کہ کبھی معمولی چیز کھا پی نہ سکے (۱۱) اَعلیٰ غذاؤں کو اپنے کمال کا نتیجہ جاننا۔ غرضیکہ اس ایک لفظ میں بَہُت سے اَحکام داخِل ہیں۔

(تفسیرِ نعیمی ج ۸ ص ۳۹۰ مرکز الاولیاء لاہور)

(۳)دُوسروں کے احوال میں بے جاغوروفِکر

اسی طرح اِتباعِ شَہوات میں پڑنے کا ایک سبب دُوسروں کے اَحوال میں بے جا غوروفِکر کرنا ہے،دُوسروں کے اَعْلیٰ لباس،عالیشان محلّات اور شاہانہ رہن سہن وغیرہ کے بارے میں بے جا غوروفکر نہ صِرف حسد جیسے مُہلک مَرض کو جَنم دیتا ہے بلکہ اِس سے اِتباعِ شہوات کی آگ بھی دل میں بھڑک اُٹھتی ہے،پھر ایسا شخص خواہشات کی تکمیل میں اندھا ہوکر تحصیلِ مال کے لئے ناجائز ذَرائع تک اختیار کرنے لگ جاتا ہے۔

علاج

اس کا علاج یہ ہے کہ ایسا شخص لوگوں کے اَحوال میں غوروفکر کرنے سے پرہیز کرے،جو کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے عَطا فرمایا ہے،اس پر صَبر وشکر کرے،اپنے سے اَدنیٰ حیثیّت والے کو دیکھ کر شکر اَدا کرے اور بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِيْن کی سیرت کا مُطالَعہ کرکے ان کے معمولاتِ زِندگی میں غوروفکر کرے تاکہ نیکی اور بھلائی کی جانب دل راغب ہوسکے۔

(۴)اپنی اِصلاح سے غفلت

اِتباعِ نَفْس وشیطان کا ایک سبب اپنی اِصلاح کی جانب توجُّہ نہ دینا ہے،کہ جو شخص اپنا مُحاسَبہ نہیں کرتا وہ کبھی بھی اپنی خامیوں اور گُناہوں پر مُطلع نہیں ہوپاتا،یُوں وہ شیطان کی پیروی میں مُبتلا ہوکر گُناہ پر گُناہ کرتا ہی رہتا ہے۔

علاج

ایسے شخص کو چاہیے کہ روزانہ اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ کرے، جسے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ''فکرِ مدینہ'' کرنا کہتے ہیں، رات کو سونے سے قبل اس بات پر غور کرے کہ آج میں نے کون کون سے اچھے اَعمال کئے ہیں؟ اور کون کون سے بُرے عمل اور گُناہ مجھ سے سَرزَد ہوئے ہیں؟ گُناہوں پر اپنے نَفْس کو مَلامت کرے اور آئندہ نہ کرنے کا عہد کرے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی اِنعامات بھی نَفْس کا مُحاسَبہ کرنے میں بہت مُعاوِن ہیں اور پھر یہ کہ روزانہ فکرِ مدینہ کر کے ہر ماہ مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا ذیلی حلقے کے بارہ(12) مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام بھی ہے۔ مدنی اِنعامات پر عمل اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرنے اور قبرو آخرت کی تیاری کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ لٰہذا آپ بھی مدنی اِنعامات پر عمل کیجئے، روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کیجئے اور ہر ماہ کے اِبتدائی دس دن کے اندر اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروادیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے اِتباعِ شیطان جیسے مُوذِی مَرض اور دیگر گُناہوں سے بھی بچنے کا مدنی ذِہن ملے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یارسولَ اللہ
تمہِیں اب کچھ کرو ماہِ رسالت یارسولَ اللہ

گناہوں سے مجھے ہوجائے نفرت یارسولَ اللہ
نکل جائے بُری ہر ایک خصلت یارسولَ اللہ

گُنہ لمحہ بہ لمحہ ہائے! اب بڑھتے ہی جاتے ہیں
نہیں پر اِس پہ ہائے کچھ ندامت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص۳۲۹)

(۵) شِکم سیری

اسی طرح اِتباعِ شہوات میں پڑنے کا ایک سبب شکم سیری یعنی پیٹ بھر کر کھانا بھی ہے، کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ جس کا پیٹ بھرا ہوا ہو، اس شخص پر شیطان بآسانی غالب آجاتا ہے جس کی وَجہ سے نیکیوں میں دل نہیں لگ پاتا بلکہ نفسانی خواہشات جاگ اُٹھتی ہیں اور پھر اس کی وجہ سے گُناہوں میں دلچسپی بڑھ جاتی ہے۔

جاندار بدن کی آفتیں

حضرت سَیِّدُنا یحییٰ مُعاذ رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو پیٹ بھر کے کھانے کا عادی ہو جاتا ہے، اُس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے اور جس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے، وہ شہوت پَرَست ہو جاتا ہے اور جو شہوت پَرَست ہو جاتا ہے، اُس کے گُناہ بڑھ جاتے ہیں اور جس کے گُناہ بڑھ جاتے ہیں، اُس کا دِل سخت ہو جاتا ہے اور جس کا دِل سخت ہو جاتا ہے وہ دُنیا کی آفتوں اور رنگینیوں میں غرق ہو جاتا ہے۔ (المنبہات للعسقلانی باب الخماسی ۵۹)

پیٹو پر گُناہوں کی یلغار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تَشْوِیش سخت تَشْوِیش کی بات ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا، اِنسان کو گُناہوں میں غرق کر دیتا ہے۔ چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی اِرْشاد فرماتے ہیں: زِیادہ کھانے سے اَعْضاء میں فِتنہ پیدا ہوتا اور فَساد برپا کرنے اور بیہودہ کام کر گُزرنے کی رَغْبت جَنَم لیتی

ہے۔ کیونکہ جب انسان خُوب پیٹ بھر کر کھاتا ہے تو آنکھوں میں بدنِگاہی کی خواہش پیدا ہوتی ہے، کان بُری باتیں سُننے کے مُشتاق رہتے ہیں۔ زَبان فُحش گوئی پر آمادہ ہوتی ہے، شرمگاہ شہوت رانی کا تقاضا کرتی ہے، پاؤں ناجائز مَقامات کی طرف چل پڑنے کے لئے بے قرار ہوتے ہیں۔ اِس کے بَرعکس اگر اِنسان بُھوکا ہو تو تمام اَعضائے بدن پُر سکون رہیں گے۔ نہ تو کسی بُرائی کا لالچ کریں گے اور نہ بُرائی کو دیکھ کر خُوش ہوں گے۔ حضرت اُستاذ ابو جعفر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر کا ارشادِ گرامی ہے: پیٹ اگر بھوکا ہو تو جسم کے باقی اعضاء سیر یعنی پُرسکون ہوتے ہیں۔ کسی شئے کا مُطالَبہ نہیں کرتے اور اگر پیٹ بھرا ہوا ہو تو دوسرے اَعضاء بُھوکے رہ جانے کے باعث مختلف بُرائیوں کی طرف رُجوع کرتے ہیں۔"

(مِنْھَاجُ الْعَابِدِیْن، الفصل الخامس البطن وحفظہ، ص ۸۲)(فیضان سنت، ص:۷۰۹)

علاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شکم سیری یعنی پیٹ بھر کر کھانے کے بعد گُناہوں سے بچنے کا علاج یہ ہے کہ بندہ بُھوک سے کم کھاکر نَفْس کی شرارتوں کو ناکام بنائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول میں اس بات کی ترغیب دِلائی جاتی ہے کہ بندہ لقمۂ حرام کھانے سے ضرور بچتا رہے اور جائز و مُباح کھانا بھی عبادت پر قُوّت حاصل کرنے کی نِیّت سے کم کھائے، تاکہ عبادت میں لذّت کی نعمت نصیب ہو اور گُناہوں کی طرف رَغبت بھی نہ ہو سکے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بُھوک سے کم کھانے کو "پیٹ کا قُفلِ مدینہ" لگانا کہتے ہیں۔ اس پر عمل کا ذِہن بنانے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی

ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے 206 صفحات پر مُشتمل مایہ ناز تصنیف بنام ''پیٹ کا قُفْلِ مدینہ'' تحریر فرمائی ہے۔ اس کتاب کے مُطالعے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو کھانے کے آداب، بُھوک سے کم کھانے کے فوائد، صحت مند رہنے کے اُصول اور اس کے علاوہ بھی بے شُمار مدنی پُھول چُننے کو ملیں گے۔ مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے اس کتاب کو ھدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

زَباں کا، آنکھ کا اور پیٹ کا قفلِ مدینہ تم
لگا لو ورنہ محشر میں پشیمانی بڑی ہوگی

(وسائلِ بخشش، ۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے اِتباعِ شہوات کی تباہ کاریاں سُنیں کہ یہ ایسی مُہلک (یعنی ہلاک کر دینے والی) بیماری ہے کہ جس کی وجہ سے انسان تباہی وبَربادی کے عمیق (گہرے) گڑھے میں گِرتا چلا جاتا ہے۔ آیاتِ قُرآنیہ، احادیثِ کریمہ اور اَقوالِ بُزرگانِ دین سے بھی اس مُوذی مَرَض کی تباہ کاریاں معلوم ہوئیں۔ نیز خواہشاتِ نَفسانیہ کی پیروی کرنے والے کو دِین کی تباہی دُنیا کی بربادی، جان ومال اور وَقت کے ضِیاع، دائمی ذِلّت ورُسوائی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی جیسے بڑے بڑے نُقصانات کا سامنا ہو سکتا ہے۔یاد رکھئے! اِتباعِ شہوات کا ایک اَہم سبب نیک لوگوں کی صُحبت سے دُوری بھی ہے، کیوں کہ بندہ جب ایسے لوگوں کے ساتھ اُٹھتا بیٹھتا ہے جو اتباعِ نفس جیسی مُہلک بیماری میں مُبتلا ہوں تو اُس کا نَفْس بھی آہستہ آہستہ اَثر قَبول کرنے لگ جاتا ہے، اور بالآخر اس میں بھی یہ مرض سَرایت کر جاتا ہے۔لہٰذا ہمیں چاہیے کہ عُلمائے کرام و مُفتیانِ عِظام اور ایسے نیک لوگوں کی صُحبت اختیار کریں جو نفس کے مکر و فریب پر واقف ہوں، اس کی جائز و ناجائز خواہشات میں تمیز کر سکتے ہوں۔ بد اَخلاق اور بُرے لوگوں سے اپنے آپ کو ہمیشہ دُور رکھیں کہ بُری صُحبت زہریلے سانپ سے بھی زِیادہ نُقصان دہ ہے کہ سانپ تو فقط جِسمانی نُقصان پہنچاتا ہے مگر بُری صُحبت بسا اَوقات جِسمانی نُقصان کے ساتھ ساتھ رُوحانی نُقصان (جیسے گُناہوں میں مُبتلا ہونا، ایمان کی بربادی وغیرہ) بھی پہنچاتی ہے۔

مجلس اِصلاح برائے قیدیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول اچھی صُحبت فراہم کرتا ہے، اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر لاکھوں لوگ گُناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر نیکیوں بھری زِندگی گُزار رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ دین کے مُقدَّس جذبے کے تحت مُسلمان قیدیوں کی سُنَّتوں بھری تربِیَت کے لیے دُنیا کے کئی جیل خانوں میں دعوتِ اسلامی کی مجلس ''اِصلاح برائے قیدیان'' کے ذَریعے مَدَنی کام کی ترکیب ہے۔ پاکستان کی مُتعدَّد جیلوں میں تعلیمِ قُرآن کے لئے مدرسے قائم ہو چکے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام جیلوں میں یہ مَدارس قائم کئے جائیں

گے۔کئی جیلوں میں روزانہ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے رسائل سے درس دیا جاتا ہے، نیز کئی جیلوں میں ماہانہ وہفتہ وار اِجتماعِ ذِکر ونعت کا بھی سلسلہ ہے۔دُکھیارے قیدیوں کو دعوتِ اسلامی کی مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ کے دیئے ہوئے تعویذات فِیۡ سَبِیۡلِ اللہ پہنچائے جاتے ہیں۔رہائی پانے والوں کی تربِیَت کے لیے مختلف کورسز کا اِہتمام کیا جاتا ہے۔مثلاً 41دن کا مَدَنی اِنعامات ومَدَنی قافلہ کورس، 63دن کا تربیتی کورس، 12روزہ مدنی کورس، اِمامت کورس اور مُدرس کورس وغیرہ کا بھی سلسلہ ہے۔

مَدَنی محبوب کی زُلفوں کا اَسیر

اِس مجلِس کے اسلامی بھائی مشہور دینی درسگاہ جامِعہ راشِدیہ(پیر جو گوٹھ بابُ الاسلام سندھ) تشریف لے گئے۔برسبیلِ تذکرہ جَیل خانوں میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کی بات چلی تووہاں کے شیخُ الحدیث صاحِب کچھ اِس طرح فرمانے لگے، جَیل خانوں کے مَدَنی کام کی تابناک مَدَنی کارکردگی میں خود آپ کو سُناتا ہوں، پیر جو گوٹھ کے نَواح میں ایک ڈاکو نے تباہی مچارکھی تھی، میں اُس کو جانتا تھا، آئے دن پولیس کے ساتھ اُس کی آنکھ مچولی جاری رہتی، کئی بار گرفتار بھی ہوا مگر اَثَر ورُسوخ استِعمال کرکے چھوٹ گیا۔آخِر کسی جُرم کی پاداش میں بابُ المدینہ کراچی کی پولیس کے ہتّھے چڑھ گیا، سزا ہوئی اور جیل میں چلا گیا۔سزا کاٹ لینے کے بعد رِہائی ملنے پر مجھ سے ملنے آیا۔میں پہلی نظر میں اُس کو پہچان نہ سکا کیوں کہ میں نے اِس کو داڑھی مُنڈا اور سر بَرَہنہ دیکھا تھا مگر اب اِس کے چہرے پر میٹھے میٹھے آقا مَدینے والے مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کی نشانی نُورانی داڑھی جگمگا رہی تھی، سر پر سبز سبز عمامہ

شریف کا تاج اپنی بہاریں لُٹا رہا تھا، پیشانی پر نمازوں کا نُور نُمایاں نظر آرہا تھا۔ میری حیرت کا طِلِسم توڑتے ہوئے وہ بولا، قید کے دَوران جَیل کے اندر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کامَدَنی ماحول مُیَسَّر آگیااور عاشِقانِ رسول کی اِنْفِرادی کوشِش کی بَرَکت سے میں نے گُناہوں کی بیڑیاں کاٹ کر اپنے آپ کو مَدَنی محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زُلفوں کا اَسیر بنالیا۔ (آداب طعام، ص:۳۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصطفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "163 مَدَنی پُھول" سے مِسواک کے مَدَنی پُھول سُنتے ہیں۔

❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 288 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی لکھتے ہیں، مَشايخِ کِرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسْواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا

ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا ❀ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مَضبُوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے (جمع الجوامع للسیوطی ج۵ ص۲۴۹ حدیث ۱۴۸۶۷) ❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ❀ مِسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسواک ایک بالِشت سے زِیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ❀ اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سَخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے دَرمیان خَلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں ❀ مِسواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نرم کر لیجئے ❀ مُناسِب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہیے کہ رَیشے اُس وَقت تک کار آمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے ❀ دانتوں کی چَوڑائی میں مِسواک کیجئے ❀ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم اَز کم تین بار کیجئے ❀ ہر بار دھو لیجئے ❀ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو ❀ پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے ❀ مُٹھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ❀ مِسواک وضو کی سُنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنَّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وَقت ہے جبکہ مُنہ میں بدبو ہو (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج ۱ ص ۶۲۳) ❀ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سُنَّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 294 تا 295 کا مُطالَعہ فرمالیجئے۔)

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مُشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب '' سنّتیں اور آداب'' ہدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھیے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سُنّتوں کی تربیت کے واسطے پھر جلد تر!!   یاخدا! نکلوں میں مَدَنی قافِلوں کیساتھ کاش!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت:

حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جس نے قراٰنِ پاک پڑھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کی اور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرود شریف پڑھا، نیز اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے مَغْفِرت طلب کی تو اُس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کر لیا۔ (شعب الایمان للبیہقی ۲/ ۳۷۳، حدیث: ۲۰۸۴)

یا نبی! بیکار باتوں کی ہو عادت مجھ سے دُور

بس دُرودِ پاک کی ہو خُوب کثرت یارسُول!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمل سے

بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دُوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے)

اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ**

اٰیَةً۔ یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُورۂ یٰسین کی برکت

ایک مرتبہ امام ناصرُالدِّین بستی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیمار ہوئے اوراسی بیماری میں آپ پر سَکْتہ طاری ہوگیا، اَعِزہ واَقْرِباء (یعنی قریبی رشتے داروں) نے مُردہ تصوُّر کرکے تَجْہیز وتَکْفِیْن کے بعد تَدفِیْن کردی، قبر میں رات کے وَقْت جب آپ کو ہوش آیا تو خُود کو مَدفُون پاکر سخت مُتَحَیِّر (حیران) ہوئے۔اِسی حیرت و اِضْطِراب میں آپ کو یاد آیا کہ جو شخص بحالتِ پریشانی چالیس (40) مرتبہ سُورۂ یٰسین شریف پڑھتاہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مُصیبت کو دُور فرمادیتاہے اور تنگی، فَراخی سے بدل جاتی ہے۔ چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سُورۂ یٰسین کی تلاوت شُروع کردی، ابھی آپ نے اُنتالیس (39) مرتبہ ہی پڑھی تھی کہ ایک کَفن چور نے کَفن چُرانے کی نِیَّت سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قَبْر کھودنا شُروع کی

، آپ نے اپنی مومنانہ فراست سے جان لیا کہ یہ کفن چور ہے، لہٰذا چالیسویں مرتبہ بہت دِھیمی آواز سے پڑھنا شُروع کیا، تاکہ وہ نہ سُن سکے، اِدھر آپ نے چالیسویں مرتبہ پُورا کیا، اُدھر کفن چور بھی اپنا کام پُورا کرچکا تھا، آپ اُٹھ کر قبر سے باہر آئے، خوف کے مارے کفن چور کا دل پھٹ گیا اور وہ چل بَسا، امام ناصرُ الدّین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خَیال ہوا کہ اگر میں فوراً شہر چلا جاؤں تو لوگوں کو سَخْت پریشانی و حیرت وہیبت ہوگی، آپ رات کو ہی شہر میں گئے اور ہر محلّہ کے دروازے کے آگے پُکارتے تھے کہ میں ناصرُ الدِّین بستی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہوں، تم لوگوں نے مجھے سَکْتَہ کی حالت میں دیکھ کر غلطی سے مُردہ تصوُّر کیا اور دَفن کر دیا تھا، میں زِندہ ہوں۔ اس واقعہ کے بعد امام ناصرُ الدّین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قرآنِ کریم کی تفسیر لکھی۔" (فوائد الفواد، مترجم ص ۱۳۹)

فلموں سے ڈراموں سے دے نفرت تُو اِلٰہی
بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خُدا دے

(وسائلِ بخشش ص ۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ تلاوتِ قرآنِ کریم کی کیسی بَرَکتیں ہیں کہ جب امام ناصرُ الدّین بستی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ہوش آیا اور اُنہوں خُود کو مَدفُون پایا تو اس پریشانی کے عالَم میں آپ نے سورۂ یٰسین شریف کی تِلاوت شُروع کر دی، جس کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے غَیب سے آپ کی نَجات کے اَسباب پیدا فرمادیئے اور یُوں آپ زِندہ سَلامت قَبْر سے باہر تشریف لے

آئے اور آپ کی جان بچ گئی۔ یقیناً قرآنِ مجید اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت ہی پیاری نعمت اور رَحمتوں اور برکتوں والی کتاب ہے، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں کی رَہنمائی اور ان کی فَلاح وکامرانی کے لئے سَرورِ کائنات، شاہِ مَوجُودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ مُنیر پر نازِل فرمائی۔ اس کی عظمت کے لئے اِتنا ہی کافی ہے کہ یہ کلامُ اللہ ہے(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیارا پیارا کلام ہے)، یہ مُبارَک کتاب ہر اِعتبار سے کامِل ہے، اسے اُتارنے والا رَبُّ الْعٰلَمِیْن ہے تو لانے والے رُوحُ الْاَمِیْن(حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلام) ہیں، جن پر نازِل ہوئی، وہ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن ہیں تو جس اُمَّت کے لئے آئی وہ سب اُمّتوں میں بہترین ہے، جس زَبان میں اُتری وہ عربیِ مُبین ہے تو جس مہینہ میں آئی وہ تمام مہینوں میں مُعزَّز ترین ہے، جس رات میں نازِل ہوئی وہ اَفضل ترین ہے تو جن جگہوں میں اُتری وہ اَعْلیٰ ترین ہیں۔ قرآنِ کریم وَحیِ اِلٰہی ہے، یہ قُربِ خُداوندی کا ذریعہ ہے، رہتی دُنیا تک کے لئے نُسْخَۂ کیمیا ہے، تمام آسمانی کتابوں کا لُبِّ لُباب ہے، تمام عُلُوم کا سَرچشمہ ہے، یہ ہدایت کا مجموعہ، رحمتوں کا خزینہ اور برکتوں کا مَنْبع ہے، یہ ایسا دَستُور ہے جس پر عمل پیرا ہو کر تمام مَسائل حل کئے جاسکتے ہیں، ایسا نُور ہے، جس سے گمراہی کے تمام اَندھیرے دُور کئے جاسکتے ہیں، ایسا راستہ ہے، جو سیدھا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اور جنَّت تک لے جاتا ہے، اِصلاح و تَربِیَت کا ایسا نِظام ہے، جو اِنسان کا تزکیہ کر کے (یعنی انسان کو پاک کر کے) اسے مثالی بنادیتا ہے، ایسا دَرخت ہے جس کے سائے میں بیٹھنے والا قلبی سُکون محسوس کرتا ہے، ایسا باوَفا ساتھی ہے، جو قَبْر میں بھی ساتھ نبھاتا ہے اور حشر میں بھی وَفا کا حق اَدا کرے گا۔ اس میں بیمار دِلوں کے لئے شفا ہے، جس نے اسے مضبوطی سے تھاما، وہ ہدایت یافتہ ہو گیا، جس نے اس پر عمل کیا وہ فَلاحِ دارین (یعنی دنیا و آخرت میں

کامیابی) پا گیا۔

مجھ کو روزانہ تلاوت کی بھی تُو توفیق دے

قاریِ قرآں بنا اور خادمِ قرآں بنا

خُود اللہ رَبُّ العزّت پارہ 23 سُوْرَۃُ الزُّمَر آیت نمبر 23 میں قرآنِ کریم کی مدح (یعنی تعریف) میں فرماتا ہے کہ

سب سے اچھی کتاب

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ	تَرجَمۂ کنزالایمان: اللہ نے اُتاری سب سے اچھی کتاب کہ اوّل سے آخر تک ایک سی ہے دوہرے بیان والی۔

تفسیرِ خازِن میں قرآنِ پاک کے اَحْسَنُ الْحَدِیث (یعنی سب سے اچھی کتاب) ہونے کی دو صُورتیں بیان کی گئی ہیں: (۱) لَفظ کے اِعتبار سے اور (۲) معنیٰ کے اِعتبار سے۔

(۱) لفظ کے اِعتبار سے اس طرح کہ قرآنِ کریم فَصاحَت وبَلاغَت کے سب سے اُونچے دَرَجے پر فائز ہے، نہ یہ اَشعار کی جِنْس سے ہے اور نہ ہی عَوامی خُطبوں اور رَسائل کی طرز پر ہے بلکہ یہ کلام کی ایک ایسی قسم ہے، جو اپنے اُسلُوب میں سب سے جُدا ہے۔

(۲) معنٰی کے اِعتبار سے یُوں کہ قرآنِ مجید میں کہیں بھی تَعارُض (یعنی ٹکراؤ) اور اِختلاف نہیں اور اس میں ماضی کی خبریں، اگلوں کے واقعات، غیب کی کثیر خبریں، وعدہ ووعید اور جنّت ودوزخ کا بیان ہے۔

(تفسیر الخازن پ ۲۳ الزمر تحت الآیۃ: ۲۳، ۴/ ۵۳)

حدیث شریف میں ہے کہ اَصْدَقُ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہ یعنی سب سے سچّی حدیث کتابُ اللّٰہ ہے۔(شعب الایمان ۴/ ۲۰۰، حدیث ۷۸۶ ۴ ملتقطاً) ایک اور حدیث شریف میں ہے خَیْرُ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہ یعنی بہترین حدیث کِتَابُ اللّٰہ ہے۔(صحیح مسلم، ص ۴۳۰، حدیث ۸۶۷ ملتقطا)

قرآنِ پاک کی تعلیمات کو اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نیز مدنی منوں اور مدنی منیوں میں عام کرنے والی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے بانی و امیر شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ بارگاہِ خداوندی میں دعا کرتے ہیں:

ہر روز میں قرآن پڑھوں کاش خدایا!

اللّٰہ! تلاوت میں مرے دل کو لگا دے

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: حدیث کے معنٰی مُطلقاً بات اور کلام ہے، لہٰذا اس معنٰی سے قرآن بھی حدیث ہے اور لوگوں کے کلام بھی، مگر اِصطلاح میں صرف حُضُور کے فرمان اور کام کو حدیث کہا جاتا ہے۔ یہاں لُغوی معنٰی میں ہے، اللّٰہ کا کلام تمام کلاموں پر ایسا ہی بُزرگ ہے جیسے خُود پروَرْدگار اپنی مخلوق پر۔

(مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۱۴۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے قرآنِ کریم کے فَضائل و کمالات سَماعت فرمائے، واقعی قرآنِ کریم کی عظمت و رِفعت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا، اس کا پڑھنا عبادت، اس کا سُننا

عبادت، اس کو چھونا عبادت حتّٰی کہ اسے دیکھنا بھی عبادت ہے۔ یہ مُقدَّس کلام رحمتوں اور برکتوں سے بھرپُور ہے۔ آیئے! پہلے اس مُقدَّس کتاب سے مَحبَّت کرنے والوں کے فضائل سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

اللہ اور اس کے رسول سے مَحبَّت کی پہچان کا طریقہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جسے یہ جاننا پسند ہو کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحبَّت کرتا ہے تو وہ دیکھے کہ اگر وہ قرآن سے مَحبَّت کرتا ہے (یعنی اس کی تلاوت اور اس پر عمل کرتا ہے۔ شرح الشفاللملا علی قاری) تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بھی مَحبَّت کرتا ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ۹/۱۳۲ الحدیث: ۸۶۵۷)

حضرتِ سیِّدُنا سہل بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مَحبَّت کی علامت قرآن سے مَحبَّت کرنا ہے، قرآن سے مَحبَّت کی علامت نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحبَّت کرنا ہے، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحبَّت کی علامت سُنَّت (یعنی آپ کی اَحادیث اور اَحوال وغیرہ) سے مَحبَّت کرنا ہے، سُنَّت سے مَحبَّت کی علامت آخرت سے مَحبَّت کرنا ہے، آخرت سے مَحبَّت کی علامت دُنیا سے بُغض رکھنا ہے اور دُنیا سے بُغض کی علامت یہ ہے کہ اس سے بقدرِ ضرورت لیا جائے اور اتنی مِقدار لی جائے جو آخرت تک پہنچا دے۔ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰے، جزء ثانی ص ۲۸)

"جَامِعُ الْعُلُوْمِ وَالْحِکَم" میں ہے: مَحبَّت کرنے والوں کے نزدیک کوئی چیز محبوب کے کلام سے زِیادہ شیریں اور لذیذ نہیں ہوتی، محبوب کا کلام ان کے دلوں کے لیے کیف وسُرور کا باعث ہوتا ہے اور یہی ان کے مقصود و مَطلُوب کی اِنتہا ہوتا ہے۔ (جامع العلوم والحکم ۴۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ قرآنِ کریم سے مَحَبَّت کرنا کتنی اَہَمِّیَّت کا حامل ہے کہ قرآن سے مَحَبَّت کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامت قَرار دیا جارہا ہے اور قرآنِ پاک سے مَحَبَّت کی علامت اس کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس پر عمل کرنا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تلاوتِ قرآن کو اپنا معمول بنانے اور اس کی مَحَبَّت دل میں بڑھانے کے لئے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 21 میں اِرشاد فرماتے ہیں"" کیا آج آپ نے کَنْزُالْاِیمان سے کم اَز کم تین آیات (مع ترجمہ وتفسیر) تلاوت کرنے یا سُننے کی سعادت حاصل کی؟" لِہٰذا ہمیں بھی اپنی یہ عادت بنانی چاہیے کہ روزانہ کَنْزُالْاِیمان شریف مع تفسیر خزائن العرفان یا صِراطُ الْجِنان سے مع ترجمہ و تفسیر خُوب غور وفکر کے ساتھ قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کریں، اس طرح مدنی اِنْعام پر عمل کے ساتھ ساتھ تلاوت کی ڈھیروں بھلائیاں اور برکتیں بھی نصیب ہوں گی اور عمل کا جذبہ بھی پیدا ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کنز الایماں اے خدا میں کاش روزانہ پڑھوں
پڑھ کے تفسیر اس کی پھر اس پر عمل کرتا رہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً وہ لوگ بہت خُوش نصیب ہیں جو قرآنِ کریم سے مَحَبَّت کرتے ہیں اور اس کی تِلاوت کرنے کے ساتھ ساتھ اس پر عمل بھی کرتے ہیں، مگر افسوس صَد کروڑ اَفسوس ہمارے مُعاشرے میں ایک بھاری تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے جو قرآنِ پاک سے کوسوں دُور

ہے اور مہینوں گُزر جانے کے باوجود بھی انہیں تلاوت کی توفیق نصیب نہیں ہوتی، یہی وجہ ہے کہ آج ہمیں طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہے، ناچاقیوں نااِتفاقیوں اور بے روز گاریوں نے بُری طرح ہمیں اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے، ہم میں سے تقریباً تمام ہی کے گھروں میں قرآنِ کریم مَوجُود ہوگا اور یہ سعادت کی بات بھی ہے، لیکن ہم گویا رکھ کر بھول گئے ہیں اور کبھی کھول کر دیکھتے تک نہیں، حالانکہ گھروں میں تلاوتِ قرآن کریم کرنے کی بہت فضیلت ہے۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے وہ اپنے رہنے والوں پر کُشادہ ہوتا ہے، اس کی بھلائی کثیر ہوتی ہے، اس میں فِرِشتے حاضر ہوتے اور شَیاطین اس سے نکل جاتے ہیں اور جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا، وہ اپنے رہنے والوں پر تنگ ہوجاتا ہے، اس کی بھلائی کم ہوجاتی ہے، اس سے فِرِشتے نکل جاتے اور شَیاطین آجاتے ہیں۔'' (احیاء العلوم (مترجم)، ج ۱، ص ۸۲۶)

امیرِ اہلسنّت اپنی تمنا کا اظہار فرماتے ہیں:

الٰہی خوب دیدے شوق قرآں کی تلاوت کا
شرف دے گنبدِ خضرا کے سائے میں شہادت کا

نبیوں کے سُلطان، رَحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: تم قرآن سے تعلُّق باقی رکھو، اس کو مُستقِل پڑھتے رہو، سو قَسم ہے اُس کی، جس کے قبضہ میں میری جان ہے، یقیناً قرآن زِیادہ چھوٹنے پر آمادہ ہے، اُن اونٹوں سے، جو اپنی رسیوں سے بندھے ہوں۔ (صحیح البخاری ج ۳ ص ۴۱۲ حدیث ۵۰۳۳) لہٰذا میرے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کے حقیقی عاشق

بن جایئے، اس سے سچی لو لگا لیجئے، اس کی روزانہ تلاوت کو اپنا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پھر اس کی رحمتیں اور برکتیں ہمیں بھی نصیب ہوں گی، گھر سے پریشانیاں دُور ہوں گی، رِزق میں برکت ہوگی اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام مُعاملات آسان اور حل ہوتے چلے جائیں گے۔

امیرِ اہلسنّت لکھتے ہیں:

تلاوت کی توفیق دیدے الٰہی

گناہوں کی ہو دُور دل سے سیاہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اب تلاوتِ قرآنِ کریم کی عظمتوں اور فضیلتوں کے بارے میں کچھ سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دِلوں میں بھی قرآنِ پاک کی اَہمیّت اور روزانہ پابندی سے اس کی تلاوت کی طرف رغبت پیدا ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 22 سُوْرَۃُ الْفَاطِر آیت 29 میں اِرشاد فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾	تَرجَمۂ کنزالایمان: بیشک وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر، وہ ایسی تجارت کے اُمیدوار ہیں، جس میں ہرگز ٹوٹا (نُقصان) نہیں۔

تفسیرِ بَغَوی میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت مذکور ہے کہ ''تِجَارَۃً'' سے مُراد وہ ثواب ہے جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وعدہ فرمایا ہے، اس میں ہرگز ٹوٹا نہیں، یعنی یہ اجر نہ فاسد ہوگا نہ ہلاک ہوگا۔(تفسیر بغوی ج۳ص۴۹۲) گویا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ قارئینِ قرآنِ کریم (یعنی قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والوں کو) کو اَجرِ عظیم کی بشارت عطا فرما رہا ہے۔

ایک اور مقام پر تلاوت کرنے والوں کی مدح وثناء میں یوں ارشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖؕ اُولٰٓىٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۠(۱۲۱) (پ ۱، البقرۃ، آیت ۱۲۱)	ترجَمۂ کنزالایمان: جنہیں ہم نے کتاب دی ہے، وہ جیسی چاہیے، اس کی تلاوت کرتے ہیں، وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے منکر ہوں تو وہی زیاں کار (نقصان اُٹھانے والے) ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اس آیت میں اُولٰٓىٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖؕ یعنی وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں سے مُراد نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ اَصحاب ہیں، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات پر اِیمان لائے اور ان کی تصدیق کی۔(تفسیر در منثور ج ا ص ۲۷۳) معلوم ہوا کہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا، ایمان والوں کا حصّہ اور اِنہی کا خاصّہ ہے۔

اس آیت کے تحت مکتبۃ المدینہ سے چھپنے والی عظیم اور عام فہم تفسیر "صراطُ الجِنان" جلد 1، صفحہ 200 پر ہے۔

قرآن مجید کے حقوق:

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کتاب اللہ کے بہت سے حقوق بھی ہیں۔ قرآن کا حق یہ ہے کہ اس کی تعظیم کی جائے، اس سے محبت کی جائے، اس کی تلاوت کی جائے، اسے سمجھا جائے، اس پر ایمان رکھا جائے، اس پر عمل کیا جائے اور اسے دوسروں تک پہنچایا جائے۔

اسی طرح اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی تلاوتِ قرآنِ کریم کے بے شُمار فضائل مَوجُود ہیں۔ چُنانچہ اس ضمن میں چار(4) فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے۔

(1) قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کرو کہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شَفاعت کرنے کے لئے آئے گا۔ (صحیح مسلم، کتاب فضائل القرآن، ص۴۰۳ ح۸۰۴)

(2) حدیثِ قُدسی ہے کہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "جسے تلاوتِ قرآن مجھ سے مانگنے اور سوال کرنے سے مشغول (روک) رکھے، میں اسے شکر گزاروں کے ثواب سے افضل عطا فرماؤں گا۔" (کنز العمال ج۱ص۲۷۳،ح:۲۴۴۳)

(3) "تین قسم کے لوگ بروزِ قیامت سیاہ کَستُوری کے ٹِیلوں پر ہوں گے، انہیں کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہو گی، نہ ان سے حساب لیا جائے گا یہاں تک کہ لوگ حساب سے فارغ ہوں۔ (ان میں سے ایک) وہ شخص ہے جس نے رِضائے الٰہی کے لئے قرآنِ کریم کی تلاوت کی اور لوگوں کی اِمامت کی جبکہ وہ اس سے خُوش ہوں۔" (شعب الایمان ج۲ص۳۴۸ح:۲۰۰۲)

(4) اَہلِ قرآن (یعنی اس کی تلاوت کرنے والے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے) (اتحاف السادۃ المتقین ج۵ ص۱۳) اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔ (سنن ابن ماجہ ج۱ص۱۴۰ح:۲۱۵)

اللہ! مجھے حافظِ قرآن بنا دے

قرآن کے اَحکام پہ بھی مجھ کو چلا دے

(وسائلِ بخشش ص ۱۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قرآنِ مجید، فرقانِ حمید کی تلاوت کی کیسی کیسی برکتیں ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ خُود ایسوں کی مَدح سَرائی (یعنی تعریف) فرمارہا ہے، نیز احادیثِ کریمہ میں بھی ان کے کثیر فضائل وارِد ہوئے ہیں کہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص بندے فرمایا گیا، نیز جس شخص نے رِضائے الٰہی کے لئے قرآنِ کریم کی تلاوت کی ہوگی، بروزِ قیامت اسے نہ تو کسی قسم کی گھبراہٹ ہوگی اور نہ ہی ان سے حساب لیا جائے گا۔ ذرا غور تو فرمایئے کہ اتنے اِنْعامات واِکْرامات کے باوُجُود اس کلامِ مجید کی تلاوت نہ کرنا کیسی محرومی کی بات ہے۔

جبکہ ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کو تلاوتِ قرآنِ کریم کا ایسا شغف تھا کہ وہ ایک ایک آیتِ مُبارَکہ میں خُوب غورو فکر کرتے اور اِنْتہائی ذوق وشوق کیساتھ تلاوت کیا کرتے۔ چُنانچہ ایک بُزرگ فرماتے ہیں میں ایک سُورت شُروع کرتا ہوں اور اس میں ایسی بات کامُشاہدہ کرتا ہوں کہ صُبح تک کھڑا رہتا ہوں اور وہ سُورت مکمل نہیں ہوتی (احیاء العلوم ص ۸۵۲)، ایک اور بُزرگ کے بارے میں منقول ہے، فرماتے ہیں: جس آیتِ مُبارَکہ کو میں سمجھے بغیر بے توجُّہی سے پڑھتا ہوں، اسے باعثِ ثواب نہیں سمجھتا۔ (احیاء العلوم ص ۸۵۲) حضرت سَیِّدُنا سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں قرآنِ

کریم کی کوئی آیت پڑھتا ہوں تو چار پانچ راتیں اسی میں غور و فکر کرتے گُزر جاتی ہیں اگر میں خُود اس میں غور و فکر کرنا نہ چھوڑوں تو دوسری آیت کی نوبت ہی نہ آئے۔ (احیاء العلوم ص ۸۵۲) اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس کثرت سے تلاوت فرماتے تھے کہ اس کے سبب آپ کے پاس دو مُصْحف شریف (قرآنِ کریم) شہید ہوگئے تھے، کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان دیکھ کر قرآنِ پاک پڑھتے اور کوئی دن قرآنِ پاک کو دیکھے بغیر گُزارنا ناپسند کرتے تھے۔ (احیاء العلوم، ص ۸۴۳)

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ قرآن کا صدقہ، ہمیں عاشقِ قرآن بنادے، کاش! قرآن دیکھے بغیر، قرآن پڑھے بغیر ہمیں چین ہی نہ آئے۔ آمین

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! تلاوتِ قرآن سب سے بہتر عبادت ہے، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا'' اَفْضَلُ عِبَادَۃِ اُمَّتِیْ قِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ یعنی میری اُمَّت کی افضل عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔'' (شعب الایمان للبیہقی ج۲ ص ۳۵۴ ح ۲۰۲۲) لہٰذا اس کی تلاوت سے جی نہیں چُرانا چاہیے، یقیناً عقلمند وہی ہے کہ جو اس دُنیا میں رہ کر زِیادہ سے زِیادہ نیکیاں سمیٹنے میں مشغول ہوجائے، لہٰذا نِیَّت فرمالیجئے کہ آئندہ پابندی کے ساتھ قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کریں گے اور کبھی بھی ناغہ نہیں کریں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تلاوت کرنا صُبح و شام میرا کام ہو جائے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تعلیمِ قرآں کو عام کرنے کی صرف خواہش ہی کافی نہیں بلکہ

عملی طور پر قرآنِ کریم کی تعلیمات کو عام کرنے کی کوشش بھی کرنی ہے، دعوتِ اسلامی، قرآنِ کریم کی تعلیمات عام کر رہی ہے، الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت کی تربیت کی برکت سے دعوتِ اسلامی، قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیمات ملک بہ ملک، شہر بہ شہر، گاؤں بہ گاؤں، ہر ہر گلی محلے میں پہنچانے کے لئے کوشاں ہے، آپ بھی ان کوششوں میں دعوتِ اسلامی والوں کی مدد کریں، کس طرح مدد کریں گے؟ سنئے، اپنی پاک کمائی میں سے دعوتِ اسلامی کو مدرسے تعمیر کروا دیجئے، تاکہ دعوتِ اسلامی والے آپ کے مدنی منوں اور مدنی منیوں کو قرآن پڑھائیں، تعلیمِ قرآں عام کرنے کے لئے آپ اپنی تنخواہ و آمدنی میں سے کچھ حصہ مقرر فرمادیں، چاہیں تو کسی مدرسۃ المدینہ کے اخراجات یا کسی مدرس کی تنخواہ اپنے ذِمّے لے لیں، کسی دوسرے کو بھی اس نیکی کے کام میں شامل کر سکتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو آپ کو قرآن کی تعلیم عام کرنے کا خوب خوب اجر نصیب ہو گا۔ اگر آپ نے قرآنِ پاک نہیں پڑھا ہوا تو آپ خود بھی دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ بالغان جو کہ صرف 41 منٹ کے لئے لگتے ہیں، اُس میں شامل ہو جائیے، اسلامی بہنوں کے لئے مدرسۃ المدینہ بالغات ہیں، جن میں اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں کو گھروں پر فی سبیل اللہ قرآنِ پاک پڑھاتی ہیں۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تلاوت کرنا صُبح و شام میرا کام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قُراٰن بہترین دَوا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صُبح وشام قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والے کو جہاں کثیر واَجر وثواب ملتاہے وہیں اس کی برکت سے ظاہری وباطنی بیماریوں سے شفا بھی نصیب ہوتی ہے۔ ایک شخص نے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حَلْق میں دَرْد کی شکایت کی تو آپ نے اِرْشاد فرمایا: قرآن پڑھنا اختیار کرو۔ (شعب الایمان، ۲/ ۵۱۹، حدیث: ۲۵۸۰) ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: میرے سینے میں تکلیف ہے۔ ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ (تَرجَمۂ کنز الایمان: اور دلوں کی صحت)۔ (الدر المنثور، ۴/ ۳۶۶) (پارہ ۱۱، یونس: ۵۷) بلکہ قرآنِ کریم تو مختلف بیماریوں کی بہترین دَوا بھی ہے۔ جیسا کہ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: خَیْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْاٰنُ یعنی بہترین دَوا قرآنِ کریم ہے۔ (سنن ابن ماجہ، ۴/ ۱۱۶۔۱۱۷، حدیث: ۳۵۰۱)

حضرت علامہ عبد الرءوف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی بہترین تعویذ وہ ہے، جو کسی قرآنی آیت کے ذَریعے سے کیا جائے، اِرْشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَۙ (پارہ ۱۵، بنی اسرائیل: ۸۲)		تَرجَمۂ کنزالایمان: اور ہم قرآن میں اُتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رَحمت ہے۔

تو قرآنِ مجید دل، بدن اور رُوح سب کے لیے دَوا ہے۔ جب بعض کلاموں کی بھی خاصیتیں اور فوائد ہوتے ہیں، تو پھر رَبُّ العالمین جَلَّ جَلَالُہٗ کے کلام کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے، جس کی فضیلت دیگر کلاموں پر ایسی ہے، جیسی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اس کی مخلوق پر۔ قرآنِ پاک میں کچھ ایسی آیات ہیں جو خاص اَمراض اور مَصائب کے خاتمے کے لیے ہیں، ان آیات کی مَعْرِفت خاص لوگوں کو ہوتی

ہے۔(فیض القدیر،۳/۶۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پُورا قرآنِ کریم ہی بیماریوں کیلئے شِفا اور مَصائب و تکالیف میں مُشکل کُشا ہے اور قرآنِ پاک کی ہر سُورت کی اپنی ہی فضیلت اور شان ہے جو جان ومال کی حِفاظَت کرنے، رَنج وغم مِٹا کر دل میں فَرحت و مَسرت داخل کرنے اور مَرض سے نَجات دِلانے کیلئے کافی ہے۔ چُنانچہ مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 679 صفحات پر مُشتمل کتاب "**جنّتی زیور**" سے قرآنِ پاک کی چند سُورتوں کے مُختَصر فَضائل سُنتے ہیں۔**سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** 100 مرتبہ پڑھ کر جو دُعا مانگی جائے، قَبول ہوتی ہے،**سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ** کی تلاوت سے شیطان گھر سے بھاگ جاتا ہے،**آیَۃُ الْکُرْسِی** پڑھنے سے مُحتاجی دُور ہوتی ہے،**سُوْرَۃُ الْکَہْف** کو ہمیشہ پڑھنے والا دَجّال کے فِتنوں سے محفوظ رہے گا، والدین کی قَبْر پر ہر جُمعہ **سُورۃ یٰسٓ** کی تِلاوت کرنے سے اس کے حُروف کی تعداد کے برابر ان کے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔**سُوْرَۃُ الدُّخَان** پڑھنے سے مُشکل دُور ہوتی ہے، جو قریبُ المرگ ہو اس پر **سُوْرَۃُ الْجَاثِیَہ** کا دَم کرنے سے اس کا خاتِمہ بالخیر ہو **سُوْرَۃُ الْحُجُرَات** کا پڑھنا اور دَم کر کے پینا گھر میں خَیْر و برکت کے لئے مُفید ہے،**سُوْرَۃُ قٓ** پڑھنے سے باغ میں پھلوں کی کثرت ہوتی ہے،**سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن** 11 بار پڑھنے سے تمام مَقاصِد پُورے ہوتے ہیں،**سُوْرَۃُ الْوَاقِعَہ** جو شخص روزانہ پڑھے گا، اس کو کبھی فاقہ نہ ہو گا۔**سُوْرَۃُ الْمُلْک** کو ہر رات میں پڑھنے والا عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا،**سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل** کو 11 بار پڑھنے سے ہر مُشکل آسان ہو جاتی ہے، **سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر** کو پڑھ کر حفظِ قرآن کی دُعا مانگنے سے قرآنِ کریم کا یاد کرنا، آسان ہو جائے گا،سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت پڑھنے سے جاں کَنی کی تکلیف نہیں ہو گی،**سُوْرَۃُ الضُّحٰی** پڑھنے سے بھاگا ہوا آدمی واپس آجائے گا،**سُوْرَۃُ** اَلَمْ نَشْرَحْ کو جس مال پر پڑھ دیا جائے، اس میں خُوب برکت ہو گی،**سُوْرَۃُ التِّیْن** 3

مرتبہ پڑھنے سے اَخلاق و کردار بہترین ہوتے ہیں، **سُوْرَۃُ الْعَلَق** میں جوڑوں کے دَرْد کا علاج ہے، **سُوْرَۃُ الْقَدْر** جو صُبح وشام پڑھے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی عزت بڑھادے گا، **سُوْرَۃُ الْبَیِّنَہ** برص اوریرقان کا علاج ہے، **سُوْرَۃُ الزِّلْزَال** چوتھائی قرآن کے برابر ہے، جس آدمی یا جانور کو نظر لگی ہو اس پر **سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت** کا دَم مُفید ہے، **سُوْرَۃُ الْقَارِعَہ** پڑھنے سے بَلاؤں سے حِفاظَت رہتی ہے، **سُوْرَۃُ التَّکَاثُر** کو 300 بار پڑھنے سے بہت جلد قَرض اَدا ہو جاتا ہے، **سُوْرَۃُ الْعَصْر** پڑھنے سے غم دُور ہو جاتا ہے، **سُوْرَۃُ الْھُمَزَہ** اور **سُوْرَۃُ الْفِیْل** دُشمن کے شَر سے حِفاظَت اور **سُوْرَۃُ قُرَیْش** جان کی حِفاظَت کے لئے مُجرَّب ہے، **سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن** بڑی مشکل کے وقت پڑھنا بہت مفید ہے، **سُوْرَۃُ الْکَوْثَر** کی تلاوت سے بے اَولاد، صاحبِ اَولاد ہو جاتا ہے، **سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن** چوتھائی قرآن کے برابر ہے، **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** تہائی قرآن کے برابر ہے، اس کے بہت فضائل ہیں **سُوْرَۃُ الْفَلَق** اور **سُوْرَۃُ النَّاس** سے جن و شیطان اور حاسدوں کے شر سے حفاظت رہتی ہے۔ (جنتی زیور، ص۵۸۸)

کاش! تلاوت کرنے کا جذبہ نصیب ہو جائے، آیئے! امیرِ اہلسنّت کی دُعا میں شامل ہوں:

تلاوت کا جذبہ عطا کر الٰہی	معاف فرما میری خطا ہر الٰہی
تلاوت کروں ہر گھڑی یا الٰہی	بکوں نہ کبھی بھی میں واہی تباہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کی مختلف سُورتوں کے فَضائل اور مزید معلومات جاننے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت ہی پیاری کتاب **"مدنی پنج سورہ"** مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً حاصل فرماکر مُطالعہ

کر لیجئے۔ اس کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے ۔اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں مشہور قُرآنی سُورتوں ،دُرُودوں اور رُوحانی علاجوں کے ساتھ ساتھ بے شُمار خُوشبودار مدنی پُھول اپنی خُوشبوئیں لُٹارہے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ(یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے،ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

دُرست تَلفُّظ کے ساتھ قرآنِ پاک سیکھئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!یاد رکھئے ! قرآنِ کریم کی تِلاوت کرنے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں کی بارش بھی اسی وَقْت ہو گی جبکہ وہ صحیح معنوں میں قرآنِ کریم پڑھنا جانتا ہو گا۔ ہمارے مُعاشرے میں لوگ جدید دُنیوی تعلیم حاصل کرنے،اِنگلش لینگویج،کمپیوٹر اور مختلف کورسز کیلئے توان سے مُتَعَلِّق اِداروں میں بھاری فیسیں جمع کروانے سے نہیں کَتراتے،مگر افسوس صَد کروڑ افسوس!علمِ دین سے دُوری کے باعث دُرُست اَدائیگی کے ساتھ فِیْ سَبِیْلِ اللہ قرآنِ پاک پڑھنے کی فُرصت تک نہیں۔ یاد رکھئے!جو لوگ صحیح مَخارج کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھنا نہیں جانتے،وہ ثواب کمانے کے بجائے گُناہ کے مُرتکب ٹھہرتے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ (غلط پڑھنے کی وجہ سے) قرآن ان پر لَعْنت کرتا ہے۔(احیاء العلوم،ج۱،ص ۳۶۴)

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:" اتنی تجوید (سیکھنا) کہ ہر حَرف دوسرے حَرف سے صحیح مُمتاز ہو، **فرضِ عین** ہے۔بغیر اس کے نماز قَطْعاً باطل ہے۔

(فتاوٰی رضویہ ج ۳ ص ۲۵۳)

مزید فرماتے ہیں: ”بِلاشُبہ اتنی تجوید جس سے تَصْحِیح (تَص+حِیح) حُروف ہو (یعنی قواعدِ تجوید کے مُطابِق حُرُوف کو دُرُست مَخارِج سے اَدا کر سکے) اور غَلَط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، فرضِ عَین ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۶ ص ۳۴۳) صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ مُفتی اَمجد علی اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جس سے حُروف صحیح اَدا نہیں ہوتے، اس پر واجب ہے کہ تَصْحِیح (تَص+حِیح) حروف میں رات دن پُوری کوشش کرے۔ (بہارِ شریعت: ۱/ ۵۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی دُرُست قواعد و مَخارِج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنے کے خواہشمند ہیں اور پڑھنا بھی چاہئے تو مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں ضَرور شرکت کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ مختلف مَقامات اور مَساجِد وغیرہ میں عُموماً بعد نمازِ عشاء ہزارہا مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی ترکیب ہوتی ہے، جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مَخارِج سے حُروف کی دُرُست اَدائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھتے اور دُعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ دُرُست کرتے اور سُنَّتوں کی تعلیم مُفت حاصل کرتے ہیں۔ علاوہ اَزیں دُنیا کے مختلف مُمالِک میں گھروں کے اَندر تقریباً روزانہ ہزاروں مَدارِس بنام مدرَسۃُ المدینہ (برائے بالِغات) بھی لگائے جاتے ہیں، جن میں اسلامی بہنیں قرآن پاک، نَماز اور سُنّتوں کی مُفت تعلیم پاتیں اور دعائیں یاد کرتی ہیں۔ تعلیمِ قرآنِ کریم کے فضائل کے کیا کہنے! چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد 3 صَفْحہ 484 سے دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: (1) تم میں بہتر وہ شخص ہے، جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (بُخاری ج ۳ ص ۴۱۰ حدیث ۵۰۲۷) (2) جو قرآن پڑھنے میں ماہر ہے، وہ کراماً

کاتبین کے ساتھ ہے اور جو شخص رُک رُک کر قرآن پڑھتا ہے اور وہ اُس پر شاق ہے، یعنی اُس کی زبان آسانی سے نہیں چلتی، تکلیف کے ساتھ اَدا کرتا ہے، اُس کے لیے دو اَجر ہیں۔ (صحیح مُسلِم ص ۴۰۰ حدیث ۷۹۸) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دُرُست تَلَفُّظ کے ساتھ قرآنِ پاک سیکھنے کیلئے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النَّبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

مدرستہُ المدینہ بالغان کی بار بار ترغیب دِلانے والے امیرِ اہلسنّت بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتے ہیں:

عطا ہو شوق مَولٰی مدرسے میں آنے جانے کا
خدایا ذوق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تلاوتِ قرآنِ پاک کی برکتیں صحیح معنوں میں اسی صُورت میں حاصل ہو سکیں گی، جب ہم اس کے آداب کو بھی ملحوظِ خاطِر رکھتے ہوئے تلاوت کریں گے اور اگر آداب کا لحاظ نہ رکھا جائے تو نہ اس کے مَقاصد حاصل ہو سکیں گے اور نہ ہی برکتوں سے مُستَفیض ہوں گے بلکہ بعض صُورتوں میں گُناہ کے مُرتکب بھی ٹھہر سکتے ہیں۔ آیئے! چند آداب سُنتے ہیں تاکہ صحیح معنوں میں قرآنِ کریم پڑھ کر اس کی برکتیں پا سکیں۔

❀ امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روزانہ صبح قرآنِ مجید کو چُوما کرتے اور

فرماتے: ''یہ میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا عہد اور اس کی کتاب ہے۔'' (دُرِّ مُختار ج۹ ص ۶۳۴) ❀ تلاوت کے آغاز میں اَعُوذُ پڑھنا مُسْتَحَب ہے اور ابتِدائے سُورت میں بِسْمِ اللہ سُنَّت، ورنہ مُسْتَحَب (بہارِ شریعت ج ا حصّہ ۳ ص ۵۵۰) ❀ باوُضُو، قِبلہ رُو، اچّھے کپڑے پہن کر تِلاوت کرنا مُسْتَحَب ہے (اَیضاً ص ۵۵۰) ❀ قرآنِ مجید دیکھ کر پڑھنا، زَبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چُھونا بھی اور یہ سب کام عِبادت ہیں۔ (غُنْیَۃُ الْمُتَمَلّی ص ۴۹۵) ❀ قرآنِ مجید کو نہایت اچّھی آواز سے پڑھنا چاہیے، اگر آواز اچّھی نہ ہو تو اچّھی آواز بنانے کی کوشش کرے، مگر لَحن کے ساتھ پڑھنا کہ حُرُوف میں کمی بیشی ہو جائے جیسے گانے والے کیا کرتے ہیں، یہ ناجائز ہے، بلکہ پڑھنے میں قواعِدِ تَجوید کی رعایت کیجئے۔ (دُرِّ مُختار، رَدُّ الْمُحتار ج ۹، ص ۶۹۴، مُلخصاً) ❀ قرآنِ مجید بُلند آواز سے پڑھنا اَفْضَل ہے جبکہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو ایذا نہ پہنچے۔ (غُنْیَۃُ الْمُتَمَلّی ص ۴۹۷) ❀ جب بلند آواز سے قرآن پڑھا جائے تو تمام حاضِرین پر سُننا فرض ہے، جب کہ وہ مجمع سُننے کے لئے حاضر ہو، ورنہ ایک کا سننا کافی ہے، اگرچِہ اور (لوگ) اپنے کام میں ہوں۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۳۵۳ مُلَخَّصاً) ❀ مجمع میں سب لوگ بُلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے، اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں، یہ حرام ہے، اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ (بہارِ شریعت ج ا حصّہ ۳ ص ۵۵۲) ❀ بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں، بُلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے، لوگ اگر نہ سُنیں گے تو گُناہ پڑھنے والے پر ہے، اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اِس نے پڑھنا شُروع کر دیا ہو اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لیے مُقرَّر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اِس نے شُروع کیا اور لوگ نہیں سُنتے تو لوگوں پر گُناہ اور اگر کام شُروع کرنے کے بعد اِس نے پڑھنا شُروع کیا، تو اِس (پڑھنے والے) پر گُناہ ہے۔

(غُنْیَۃُ الْمُتَمَلّی ص۴۹۷) ❀ لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ پاؤں سمٹے ہوں اور مُنہ کُھلا ہو، یُوہیں (یوں ہی) چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔ (اَیضاً ص۴۹۶ ملتقطا) ❀ غسل خانے اور نَجاست کی جگہوں میں قرآنِ مجید پڑھنا، ناجائز ہے (اَیضاً) ❀ قرآنِ مجید سُننا، تلاوت کرنے اور نَفل پڑھنے سے افضل ہے۔ (اَیضاً ص۴۹۷) ❀ جو شخص غَلَط پڑھتا ہو تو سُننے والے پر واجِب ہے کہ بتادے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ و حسد پیدا نہ ہو۔ (اَیضاً ص۴۹۸) ❀ تلاوتِ قرآنِ پاک کرتے وَقْت ترتیل یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیے کہ یہ مُسْتَحَب ہے ❀ اگر دورانِ تلاوت نِشاط (چُستی) میں کمی اور سُستی محسوس ہو تو کچھ دیر کے لیے تلاوت موقوف کردی جائے تاکہ سُستی ختم ہونے کے بعد دوبارہ دِلجمعی سے تلاوت کرنے میں آسانی ہو۔ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: جب تک تُمہارا دل لگے قرآن پڑھتے رہو، پھر جب اِدھر اُدھر ہونے لگو تو اس سے اُٹھ جاؤ۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب اقرؤ القرآن... الخ، الحدیث: ۵۰۶۰، ج۳، ص۴۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تلاوتِ قرآن کے مزید آداب سیکھنے کے لئے امیرِ اہلسنّت کا رسالہ "تلاوت کی فضیلت" کا مطالعہ فرمائیے۔

میں ادب قرآن کا ہر حال میں کرتا رہوں
ہر گھڑی اے میرے مولیٰ تجھ سے میں ڈرتا رہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعلیمِ قرآن کو عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات

(1) مدرسۃ المدینہ للبنین (2) مدرسۃ المدینہ جُزوقتی (3) مدرسۃ المدینہ رہائشی (4) مدرسۃ المدینہ للبنات (5) مدرسۃ المدینہ بالغان (6) مدرسۃ المدینہ بالغات (7) مدرسۃ المدینہ للبنین آن لائن (8) مدرسۃ المدینہ للبنات آن لائن

مدرسۃ المدینہ للبنین میں ملک وبیرونِ ملک مدنی منوں کو قرآنِ پاک حفظ وناظرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ **مدرسۃ المدینہ جُزوقتی** میں اسکول پڑھنے والے بچوں کو اسکول کی تعلیم کے بعد ایک یا دو گھنٹے کے لئے قرآنِ پاک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ **مدرسۃ المدینہ رہائشی** میں طلبہ مدارس میں قیام پذیر ہو کر قرآنِ پاک حفظ وناظرہ کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ للبنات** میں قاریہ اسلامی بہنیں مدنی منیوں کو فی سبیل اللہ قرآنِ پاک حفظ وناظرہ کی مفت تعلیم دیتی ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ بالغان** کا دورانیہ صرف 41 منٹ ہے، اس میں اسلامی بھائیوں کو دُرست مخارج کے ساتھ قرآن پڑھایا جاتا، نماز، سُنّتیں اور دعائیں بھی یاد کروائی جاتی ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ بالغات** میں اسلامی بہنوں کو اسلامی بہنیں گھروں میں اجتماعی طور پر فی سبیل اللہ قرآن پڑھاتیں اور اسلامی بہنوں کو نماز، دعائیں اور ان کے مخصوص مسائل وغیرہ سکھاتی ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ للبنین آن لائن** میں قاری صاحبان مدنی منوں اور بڑوں کو بھی بذریعہ انٹرنیٹ قرآنِ پاک پڑھاتے، سُنّتیں سکھاتے اور دعائیں یاد کرواتے ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ للبنات آن لائن** میں اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں کو بذریعہ انٹرنیٹ دُرست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھاتی اور ان کی سنّت کے مطابق تربیت کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کم و بیش 72 ممالک میں طلبہ و طالبات انٹرنیٹ کے ذریعے

قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے مدارس المدینہ 2200 سے زائد ہیں اور طلبہ و طالبات کی تعداد تقریباً 1 لاکھ 10 ہزار ہے، دعوتِ اسلامی کے ہزاروں حفاظ تراویح میں ہر سال قرآنِ پاک سُنتے یا سناتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ بالغان و بالغات میں 12 ہزار سے زائد طلبہ و طالبات ہیں۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تلاوت کرنا صُبح و شام میرا کام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم نے قرآنِ مجید کی عظمتوں اور اس کی تلاوت کی برکتوں کے حوالے سے بیان سُنا۔ قرآنِ مجید وَحیِ الٰہی ہے، یہ قُربِ خُداوندی کا ذَریعہ ہے، رہتی دُنیا تک کے لئے نسخۂ کیمیا ہے، تمام آسمانی کتابوں کا لُبِّ لُباب ہے، تمام عُلُوم کا سَرچشمہ ہے، یہ ہدایت کا مجموعہ، رحمتوں کا خَزینہ اور برکتوں کا مَنْبَع ہے، اس کی تلاوت کی برکات میں سے ہے کہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شَفاعت کرے گا، نیز قیامت کے دن تِلاوت کرنے والوں کو کچھ گھبراہٹ نہ ہوگی، نہ ہی ان سے حساب لیا جائے گا۔ قرآنِ پاک کی تلاوت اَفْضَل عِبادت ہے۔ ہمیں بھی قرآنِ مجید کے آداب کا خیال رکھتے ہوئے دُرُست مَخارِج کے ساتھ صُبح و شام جس قدر ممکن ہو سکے، تلاوت کا معمول بنانا چاہیے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اپنی زِندگی بَسر کرنی چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی کاموں میں حِصّہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں ایک مَدَنی مقصد عطا فرمایا ہے کہ مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ لہٰذا اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن جائیے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام روزانہ بعدِ فجر مدنی حلقہ بھی ہے، یہ مدنی کام مسجد میں بعدِ فجر ہوتا ہے، اوّلاً تفسیر خزائن العرفان / صراطُ الجنان سے 3 آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ دیکھ کر سنائی جاتی ہیں، پھر فیضانِ سُنّت سے کم و بیش 4 صفحات یا امیرِ اہلسنّت کی کسی کتاب یا رسالے سے درس ہوتا ہے، پھر سب اسلامی بھائی شجرۂ قادِریہ، رضویہ عطاریہ کے اشعار مل کر پڑھتے ہیں، اس کے بعد فکرِ مدینہ کا اجتماعی حلقہ ہوتا ہے اور خوش نصیب اسلامی بھائی اشراق وچاشت پڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے حج و عمرے کا ثواب پانے کی کوشش کرتے ہیں۔

لہٰذا آپ بھی مدنی حلقے میں شرکت کی نِیّت فرمالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوں گی۔

مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھنے پڑھانے کی ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے۔ چُنانچہ

مدرسۃُ المدینہ (بالغان) پڑھانے والا مفتی کیسے بنا؟

بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی مُفتی فضیل رضا عطّاری مُدَّظِلّہ العالی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں نے 14 سال کی عمر میں میٹرک پاس کیا اور مزید تعلیم کے لئے کالج جا پہنچا۔ میرا اکثر وقت عام نوجوانوں کی طرح دوستوں کے ساتھ گپ شپ لڑاتے یا کرکٹ وغیرہ کھیلنے میں گزرتا۔ ہمارے علاقے میں سبز عمامہ اور سفید لباس میں ملبوس ایک عاشقِ رسول اکثر بڑی محبت سے ملتے اور تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں بتاتے اور مجھے بھی یہ ماحول اپنانے کی ترغیب دیتے۔ میں ان کے محبت بھرے مَدَنی انداز سے متاثر تو بہت تھا مگر طویل عرصہ تک کوئی پیش قدمی نہ کرپایا۔ بالآخر میں ان کی انفرادی کوشش کی بَرَکت سے مسجد میں بعدِ نمازِ عشاء قائم کئے جانے والے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں شرکت کرنے لگا۔ میں جسمانی طور پر کمزور ہونے کی وجہ سے اپنی اصل عمر سے بہت چھوٹا دکھائی دیتا تھا، اس لئے مجھے الگ سے بٹھا کر پڑھایا جاتا۔ اسی وجہ سے ایک بار مجھے مدرسے میں پڑھانے سے معذرت بھی کرلی گئی۔ کیونکہ وہاں بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کی ترکیب تھی۔ مگر میں نے ہمت نہ ہاری اور دوبارہ داخلے کی کوشش کرتا رہا۔ میرے جذبے کو دیکھتے ہوئے مجھے دوبارہ داخلہ دے دیا گیا۔ میں عاشقانِ رسول کی صحبت میں دُرُست قراٰن پڑھنا سیکھ گیا۔

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت سے باجماعت نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ سنّتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا۔ جلد ہی میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری رضوی دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے ذریعے مرید ہوکر ''عطاری'' بن گیا۔ میں کم و بیش 8 سال مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم صحیح مخارج کے ساتھ پڑھانے کی سعادت پاتا

رہا۔اس دوران میں نے دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں بھی شرکت کی اور نیکیوں کی مزید رغبت پائی۔ میں نے 1996ء میں درسِ نظامی کرنا شروع کر دیا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 2003ء میں فارغ التحصیل ہوا۔اس دوران فتویٰ نویسی کی بھی تربیت لے چکا تھا۔ پیر و مرشد کی شفقت سے مجلس تحقیقاتِ شرعیہ کے رُکن کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دینے کے ساتھ دارالافتاء اہلسنت میں تادمِ تحریر بطورِ مُفتی و مُصدِّق خدمتِ افتاء کی سعادت حاصل ہے۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے ربِّ غفار مدینے کا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پَر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مدرسۃ المدینہ (بالغان) پڑھاتے پڑھاتے توجہِ مُرشِد کی برکت سے کالج میں پڑھنے والے اسلامی بھائی مفتی و مصدِّق بن گئے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت قراٰنِ پاک کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے مختلف مساجد وغیرہ میں عُموماً بعد نمازِ عشاء ہزارہا مدرسۃ المدینہ بالغان کی ترکیب ہوتی ہے۔ جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مخارج سے حروف کی درست ادائیگی کے ساتھ قراٰن کریم سیکھتے ، دُعائیں یاد کرتے ، نمازیں وغیرہ درست کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مفت حاصل کرتے ہیں ۔آپ بھی ان مدارس المدینہ (بالغان) میں پڑھنے یا پڑھانے کی نیت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ص۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے ''163 مَدَنی پھول'' سے مِسواک کے مَدَنی پھول سُنتے ہیں۔

❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 288 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی لکھتے ہیں، مَشایخِ کِرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا ❀ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مَضبُوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۵ص۲۴۹حدیث ۱۴۸۶۷) ❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ❀ مِسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسواک ایک بالِشت سے زِیادہ

لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ❀ اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سَخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے دَرمیان خلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں ❀ مِسواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نرم کر لیجئے ❀ مُناسِب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وَقْت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تَلخی باقی رہے ❀ دانتوں کی چوڑائی میں مِسواک کیجئے ❀ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم اَزْ کم تین بار کیجئے ❀ ہر بار دھو لیجئے ❀ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو ❀ پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے ❀ مُٹھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے ک اندیشہ ہے ❀ مِسواک وضو کی سُنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنَّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وَقْت ہے جبکہ مُنہ میں بدبو ہو (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج۱ ص۶۲۳) ❀ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ اَدائے سُنَّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 294 تا 295 کا مُطالَعہ فرمالیجئے۔)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس (10) رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس (10) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر سو (100) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروزِ قیامت شُہداء کے ساتھ رکھے گا۔

(معجم اوسط: ۵ / ۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵، ضیائے درود و سلام، ص: ۳)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود ان پہ سدا میں
اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائل بخشش ص ۱۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللہَ، تُوبُوْا اِلَی اللہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا دیکھ کر بَیان کروں گا پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ

اٰیَۃً۔یعنی ”پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منْع کروں گا اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا نظر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الِامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک حاضری چھوٹ گئی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ شَوّالُ الْمُکَرَّم اپنی رَحمتوں اور برکتوں کی بَرکھا بَرساتا ہوا اِخْتِتام کی جانب گامزن ہے اور اس کے بعد ماہِ ذُوالْقَعْدَۃِ الحرام کی آمد آمد ہے۔ یہ وہ ماہِ مُبارک ہے، جس کی دوسری شَب میں دُنیائے سُنِّیَّت کے عظیم پیشوا، سُنِّیوں کے رَہبر و رَہنُما، آسمانِ رَضَوِیَّت کے نیرِّ تاباں، خلیفہ اَعلیٰ حضرت، مُصنِّفِ بہارِ شریعت، صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مُفْتی اَمجد علی اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے اس دارِ فانی سے پردہ فرمایا۔ یعنی 2 ذُوالْقَعْدَۃِ الحرام کو آپ کا عرس مبارک ہے، آیئے! اسی نسبت سے صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مبارک زندگی کے مختلف گوشوں کا حسین ذکر سُنتے ہیں۔ اَوّلاً ایک نہایت ایمان اَفروز حکایت سُنئے، چُنانچہ

حضرت صَدرُ الشریعہ مُفتی امجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اجمیر شریف میں ایک بار شدید بُخار میں مُبتلا ہوگئے، یہاں تک کہ غَشی طاری ہوگئی ۔دوپہر سے پہلے غَشی طاری ہوئی اور عصر تک

رہی۔ حافِظِ مِلّت مولانا عبدُالعزیز رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ خدمت کے لیے حاضر تھے، صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ کو جب ہوش آیا تو سب سے پہلے یہ دَرْیافْت فرمایا: کیا وَقْت ہے؟ ظُہر کا وَقْت ہے یا نہیں؟ حافِظِ مِلّت رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ نے عرض کی کہ اتنے بج گئے ہیں، اب ظُہر کا وَقْت نہیں۔ یہ سُن کر اتنی اَذِیَّت پہنچی کہ آنکھ سے آنسو جاری ہو گئے۔ حافِظ مِلّت رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ نے دَرْیافْت کیا: کیا حُضُور کو کہیں دَرْد ہے، کہیں تکلیف ہے؟ فرمایا: (بہُت بڑی) تکلیف ہے کہ۔۔۔۔۔۔ ظُہر کی نماز قضاء ہو گئی۔" حافِظ مِلّت رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: حُضُور بیہوش تھے۔ بیہوشی کے عالَم میں نماز قضا ہونے پر کوئی مُؤاخذہ (یعنی قیامت میں پُوچھ گچھ) نہیں۔ فرمایا: آپ مُؤاخذہ (یعنی پُوچھ گچھ) کی بات کر رہے ہیں، وَقْتِ مُقَرَّرہ پر دَربارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی ایک حاضِری سے تو محروم رہا۔ (تذکرۂ صدر الشریعہ، ص: ۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نمازِ باجماعت کا جذبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صَدرُ الشَّریعہ رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ نماز کے کس قدر پابند اور نماز سے کیسی کمال مَحَبَّت فرمانے والے تھے کہ شریعت کی طرف سے رُخصت کے باوُجُود بھی بیہوشی کی حالت میں نماز چھوٹنے پر اس قدر رنج و مَلال ہوا کہ مُبارَک آنکھوں سے آنسو نِکل آئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صَدقے ہمیں بھی نمازوں سے مَحَبَّت اور عِبادت کی لذّت سے بہرہ مَند فرمائے۔ حضرتِ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفْتی محمد اَمجد علی اَعْظمی رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ اس پر (بھی) بہُت سختی سے پابند تھے کہ مسجد میں حاضِر ہو کر باجماعت نماز پڑھیں۔ بلکہ اگر کسی وَجہ سے مُؤَذِّن

صاحِبِ وَقْتِ مُقرَّرہ پر نہ پہنچتے توخُود اَذان دیتے۔ قدیم دولت خانے سے مسجد بِالکل قریب تھی وہاں تو کوئی دِقَّت نہیں تھی لیکن جب نئے دولت خانے قادِری منزل میں رِہائش پذیر ہوئے تو آس پاس میں دو مسجدیں تھیں۔ ایک بازار کی مسجد دوسری بڑے بھائی کے مکان کے پاس جو "نوّا کی مسجد" کے نام سے مشہور ہے۔یہ دونوں مسجدیں فاصلے پر تھیں۔ اس وَقْت بینائی بھی کمزور ہو چکی تھی، بازار والی مسجد نِسبتاً قریب تھی مگر راستے میں بے تکی نالیاں تھیں۔ اس لئے "نوّا کی مسجد" نماز پڑھنے آتے تھے۔ایک دَفعہ ایسا ہوا کہ صُبح کی نماز کے لئے جا رہے تھے، راستے میں ایک کُنواں تھا، ابھی کچھ اَندھیرا تھااور راستہ بھی ناہموار تھا، بے خَیالی میں کُنویں پر چڑھ گئے، قریب تھا کہ کُنویں کے غار میں قدم رکھ دیتے۔ اتنے میں ایک عورت آگئی اور زور سے چِلّائی ! "ارے مولوی صاحِب کُنواں ہے رُک جاؤ!ورنہ گر پڑیو(یعنی کہیں گر نہ جایئے گا)!" یہ سُن کر حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قدم روک لیا اور پھر کُنویں سے اُتر کر مسجِد گئے۔اس کے باوُجُود مسجد کی حاضری نہیں چھوڑی۔ (تذکرہ صدرالشریعہ، ص:۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نمازِ باجماعت اَدا کرنے کا کیسا جذبہ حاصل تھا کہ ضَعِیْفُ الْعُمْرِی میں جبکہ بینائی بھی کافی کمزور ہوچکی تھی، اس قدر مَشَقَّت کے باوُجُود نمازِ باجماعت اَدا فرمانے مسجد میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ مگر افسوس! کئی مُسلمان مَحض سُستی اور غَفْلَت، معمولی پریشانی اور بیماری کی حالت میں نمازِ باجماعت تَرک کردیتے ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ پنج وقتہ نماز جماعت کے ساتھ اَدا کرنے کی پابندی کریں کہ مسجد میں نماز کیلئے جانے والے کے گُناہ مُعاف ہوتے ہیں، اگر جماعت سے نماز پڑھے تو اس کی مَغْفِرت ہو جاتی ہے اور اگر جماعت نکل گئی پھر بھی اس فضیلت کا حقدار رہو گا۔ جیسا کہ

حضرتِ سَیِّدُنا سَعِید بن مُسَیَّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب ایک اَنْصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی موت کا وَقْت قریب آیا تو فرمانے لگے کہ: میں تمہیں فَقَط حُصُولِ ثواب کی نِیَّت سے ایک حدیث سُناتا ہوں، میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ "تم میں سے جو کامل وُضُو کرے اور مسجد کی طرف چلے، تو دایاں قَدَم اُٹھانے پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور بایاں قَدَم رکھنے پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ایک گُناہ مِٹا دیتا ہے، اب تُمہاری مَرضی کہ تم مسجد سے قریب رہو یا دُور۔ پھر جب وہ مسجد میں آتا ہے اور باجماعت نَماز اَدا کرتا ہے تو اس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں، پھر اگر وہ مسجد میں حاضِر ہو اور اس کی بعض رَکعتیں نکل چکی ہوں اور بعض باقی رہ گئی ہوں، اُسے چاہیے کہ جو رَکعتیں وہ پاسکے، اِمام کے ساتھ پڑھ لے اور باقی رَکعتیں مکمل کرلے تو بھی اس کی مَغْفِرت کر دی جاتی ہے اور اگر وہ مسجد میں (جماعت سے نماز پڑھنے کی نیّت سے) حاضِر ہوا، لیکن جماعت ہوچکی ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی نَماز اَدا کرلے کہ اس کے لئے بھی یِہی بشارت ہے۔" (ابوداود، کتاب الصلوۃ ،باب ماجاءفی الھدی فی المشی الی الصلوۃ، رقم ۵۶۳، ج۱، ص ۲۳۴) یاد رہے! جان بُوجھ کر نمازِ باجماعت کا وَقْت نکال دینے والے کو یہ فضیلت تو کُجا بلکہ ترکِ جماعت کا گُناہ ملے گا۔

ابتدائی حالات:

حضرتِ صدرُالشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ۱۳۰۰ھ مُطابق 1882ء میں مَشرقی یُوپی (ہند) کے قَصبے مدینۃُ العُلَماء گھوسی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدِ ماجد حکیم جمالُ الدِّین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن اور دادا حُضُور خُدا بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فَنِ طِب کے ماہِر تھے ۔اِبتدائی تعلیم اپنے دادا حضرت مولانا خُدا بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے گھر پر حاصل کی، پھر اپنے قصبہ ہی

میں مدرسہ ناصِرُ العُلُوم میں جا کر گوپال گنج کے مولوی الٰہی بخش صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کچھ تعلیم حاصل کی۔ پھر جونپور پہنچے اور اپنے چچازاد بھائی اور اُستاذ مولانا محمد صدیق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کچھ اَسباق پڑھے، پھر جامعِ معقولات و منقولات حضرت علّامہ ہِدایتُ اللہ خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے علمِ دین کے چھلکتے ہوئے جام نوش کئے اور یہیں سے دَرسِ نِظامی کی تکمیل کی۔ پھر دورۂ حدیث کی تکمیل پیلی بھیت میں اُستاذُ المُحدِّثین حضرت مولانا وصی احمد مُحدِّث سُورَتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کی۔ حضرت مُحدِّثِ سُورَتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ہونہار شاگرد کی عَبقَری (یعنی اَعلیٰ) صلاحیتوں کا اِعتِراف اِن اَلفاظ میں کیا: ”مجھ سے اگر کسی نے پڑھا تو اَمجد علی نے۔“ (تذکرۂ صدر الشریعہ، ص۵)

حُلیہ مُبارک:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نِہایت ہی خُوبصورت گندم گوں (یعنی گندمی رنگ)، مَضبُوط اور قَوِی جسم کے مالک تھے۔ چہرۂ مُبارَک وَجِیْہ (یعنی پُر وقار) اور بارونق، رَنگت گندمی، کُشادہ پیشانی کے ساتھ بڑی بڑی چمکدار آنکھیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بَھنویں گھنی اور داڑھی مُبارَک بھی کافی گھنی تھی۔ جسم مُبارَک بھرا ہوا، لَحِیم، شَحِیم اور سُڈول (Smart) تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قَد مُبارک مِیانہ اور مُعتَدِل تھا۔ (سوانحِ صدر الشریعہ، ص۱۰، ملخصًا)

مضبوط قُوّتِ حافظہ:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حافظہ بہُت مَضبوط تھا۔ (دورانِ طالب علمی) حافِظہ کی قُوّت، شوق و محنت اور ذِہانت کی وَجہ سے تمام طلبہ سے بہتر سمجھے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ کتاب دیکھنے یا سُننے سے برسوں تک ایسی یاد رہتی، جیسے ابھی ابھی دیکھی یا سُنی ہے۔ 3 مرتبہ کسی عِبارت کو پڑھ لیتے تو یاد ہو جاتی۔

(تذکرۂ صدرالشریعہ، ص۷)

تدریس کا آغاز:

صُوبۂ بِہار (ہند پٹنہ) میں مدرسہ اَہلسنّت ایک مُمتاز درس گاہ تھی۔ وہاں کے مُتولّی مدرَسہ قاضی عبدُالوحید مرحوم کی دَرخواست پر حضرت مُحدِّث سُورَتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مدرسہ اَہلسنّت (پٹنہ) کے صَدر مُدرِّس کے لئے صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتخاب فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُستاذِ محترم کی دُعاؤں کے سائے میں "پٹنہ" پہنچے اور پہلے ہی سبق میں عُلُوم کے ایسے دَریا بہائے کہ عُلَماء وطَلَبہ اَش اَش کر اُٹھے۔ (خلیفہ اَعلیٰ حضرت، حضرت مولانا) قاضی عبدُالوحید (عظیم آبادی) رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو خُود بھی مُتبحِّر (مُ۔ تَ۔ بَحْ۔ حِرْ) عالِم (یعنی بہت بڑے عالم) تھے، (اُنہوں) نے صَدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی وَجاہت اور انتِظامی صَلاحیّت سے مُتاثِّر ہو کر مدرَسہ کے تعلیمی اُمُور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سِپُرد کر دیئے۔

(تذکرۂ صدرالشریعہ، ص۷، ملتقطاً)

اعلیٰ حضرت کی زیارت:

کچھ عرصہ بعد قاضی عبدُالوحید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بانیِ مدرسہ اَہلسنّت (پٹنہ) شدید بیمار ہوگئے۔ قاضی صاحب ایک نِہایت دیندار ودین پَرْوَر رئیس تھے، آپ نے ساری زِندگی خِدمتِ دین ہی کو اپنا شِعار بنایا۔ ان کی پرہیزگاری اور مَدَنی سوچ ہی کی کَشِش تھی کہ میرے آقا اَعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنّت، مُجدِّدِ دین ومِلّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اور حضرت قبلہ مُحدِّث سُورَتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے مصروف بُزُرگانِ دین قاضی صاحِب کی عیادت کے لئے کَشاں کَشاں روہیل کھنڈ سے پٹنہ

تشریف لائے۔ اسی موقع پر حضرت صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پہلی بار میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زِیارت کی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیت میں ایسی کَشِش تھی کہ بے اِختیار صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا دل آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف مائل ہوگیا اور اپنے اُستاذِ محترم حضرت سیِّدُنا مُحدِّث سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مشورے سے سلسلۂ عالیہ قادِریہ میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بَیعَت ہوگئے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت اور مُحدِّث سُورَتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی مَوجُودَگی میں ہی قاضی صاحب نے وَفات پائی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور مُحدِّث سُورَتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قَبْر میں اُتارا۔

(تذکرہ صدر الشریعہ، ص۹، ملتقطاً)

علمِ طِب میں مَہارت:

قاضی صاحب مَرحُوم کے اِنتقال کے بعد مدرسہ ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچا، جن کو علمِ دِین سے بالکل بھی تعلُّق نہ تھا۔ قَرائن سے ایسا مَعلوم ہوا کہ خِدمتِ دین جو مَقصُودِ اَصلی ہے، اب یہاں ممکن نہیں، لہٰذا یکم رَمَضانُ الْمُبارَک 1326ھ کو وطن واپس آگئے اور مدرسہ میں اِستِعفا بھیج دیا۔ چونکہ آپ کا خاندانی پیشہ طِبابت (حکمت) تھا، لہٰذا والد صاحب کے مشورے سے اس فن کی تحصیل کے لیے حکیم عبدُ الوَلی صاحب کے پاس لکھنؤ چلے گئے۔ دو سال میں تحصیل و تکمیل کے بعد وطن واپس ہوئے اور مَطَب (یعنی کلینک) شُروع کر دیا۔ خاندانی پیشہ اور خُداداد قابلیّت کی بِناء پر مَطَب نہایت کامیابی کے ساتھ چل پڑا۔ (سوانح صدر الشریعہ، ص۳۶) (سِلسلۂ مَعاش سے مُطمئن ہوکر) 1329ھ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے اُستاذ حضرت مُحدِّثِ سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور مُرشدِ برحق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ کی زیارت کے لیے عازِمِ سفر (یعنی سفر کا عزم کیا) ہوئے۔ حضرت مُحدِّثِ سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں جب پہنچے اور انہیں یہ معلوم ہوا کہ ان کا لائق فائق اور محنتی شاگردِ رشید تدریس چھوڑ کر مَطَب (یعنی کلینک) میں مشغول ہو گیا ہے تو بے حد غمگین اور اَفسُردہ ہوئے۔ (ملخص از سیرتِ صدر الشریعہ، ص ۳۷) (مُحدِّثِ سُورتی سے ملنے کے بعد) چُونکہ صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اِرادہ بریلی شریف حاضِر ہونے کا بھی تھا چُنانچِہ، بریلی شریف جاتے وَقت مُحدِّث سُورَتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک خط اِس مضمون کا اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدمت میں تحریر فرمادیا تھا کہ ''جس طرح ممکن ہو آپ اِن (یعنی حضرت صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کو خِدمتِ دین و علمِ دین کی طرف مُتوجِّہ کیجیے۔'' (تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۱۲) صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود فرماتے ہیں: میں جب اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوا تو دَرْیافْت فرمایا: مولانا کیا کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی: مَطَب کرتا ہوں۔ اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مَطَب بھی اچھا کام ہے، **اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَدْیَانِ وَعِلْمُ الْاَبْدَان** (یعنی علم دو ہیں: علمِ دین اور علمِ طِب)، مگر مَطَب کرنے میں یہ خَرابی ہے کہ صُبح صُبح قارُورہ (یعنی پیشاب) دیکھنا پڑتا ہے۔'' اِس ارشاد کے بعد مجھے قارُورہ (پیشاب) دیکھنے سے اِنتہائی نفرت ہوگئی اور یہ اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کشف تھا کیونکہ میں اَمراض کی تشخیص میں قارُورہ (یعنی پیشاب) ہی سے مدد لیتا تھا اور یہ (اعلیٰ حضرت کا) تَصَرُّف تھا کہ قارُورہ بینی یعنی مریضوں کا پیشاب دیکھنے سے نفرت ہوگئی۔ (تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۱۳، ملتقطا) (اس مُلاقات میں) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت لُطف و کرم سے پیش آئے اور اُنہوں نے صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے پاس ہی قِیام کا حکم فرمایا اور اور دِل بستگی (یعنی دل لگانے) کے لئے کچھ تحریری کام وغیرہ سپُرد فرما دیا، صَدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تقریباً دو ماہ بریلی

شریف میں قیام رہا۔ رمضان کی آمد کے پیشِ نظر صدرُالشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گھر جانے کی اجازت طلب کی تو میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ”جایئے! لیکن جب کبھی میں بُلاؤں تو فوراً چلے آیئے۔“ (ملخص از تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۱۲) گھر جانے کے چند ماہ بعد بریلی شریف سے خَط پہنچا کہ آپ فوراً چلے آیئے۔ چُنانچِہ صَدرُالشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دوبارہ بریلی شریف حاضِر ہوگئے اور اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بریلی شریف میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُستقل قِیام کا انتِظام فرمادیا۔ اس طرح صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 18 سال میرے آقائے نعمت اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت بابرکت میں گزارے۔ (تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۱۴، ملتقطاً) بریلی شریف میں دو مستقل کام تھے ایک مدرَسہ (منظرُالاسلام) میں تدریس، دوسرے پریس کا کام، یعنی کاپیوں اور پُرُوفوں کی تصحیح، کتابوں کی روانگی، خُطُوط کے جواب، آمدوخرچ کے حساب، یہ سارے کام تنہا انجام دیا کرتے تھے۔ ان کاموں کے عِلاوہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بعض مُسَوَّدات کا مَبِیضہ کرنا (یعنی نئے سرے سے صاف لکھنا)، فتوؤں کی نقل اور ان کی خدمت میں رہ کر فتوٰی لکھنا یہ کام بھی مستقل طور پر انجام دیتے تھے۔ پھر شہر وبیرونِ شہر کے اکثر تبلیغِ دین کے جلسوں میں بھی شرکت فرماتے تھے۔ (تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۱۴، ملتقطاً)

حضرتِ صَدرُالشَّریعہ، بدرُالطَّریقہ مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اس محنتِ شاقّہ وعَزم واِستِقلال سے اُس دَور کے اکابِر عُلماء حیران تھے۔ اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھائی حضرت ننھے میاں مولانا محمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے تھے کہ مولانا اَمجد علی کام کی مشین ہیں اور وہ بھی ایسی مشین جو کبھی فیل نہ ہو۔ (تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۱۷)

مُصنِّف بھی، مُقرِّر بھی، فَقیہِ عصرِ حاضِر بھی

وہ اپنے آپ میں تھا اِک اِدارہ عِلْم و حکمت کا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جب صَدرُ الشَّریعہ کو 18 سال تک اعلیٰ حضرت ،امامِ اَہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صُحبتِ بابرکت میں رہنے کی سَعادت نصیب ہوئی تو آسمانِ علم و حکمت پر ایسے روشن سِتارے بن کر چمکے کہ بڑے بڑے عُلماء آپ کی عِلْمیّت کے قائل ہوگئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بَرگُزیدہ بندوں کی صُحبت یقیناً باعثِ بَرکت ہوتی ہے، اِن نُفُوسِ قُدسیہ کی مَعیّت (یعنی ہمراہی) میں رہ کر فکرِ آخرت، نیکیوں کی طرف رَغْبت، گُناہوں سے نَفرت اور عِلْم و حکمت کے بے شُمار مدنی پُھول حاصل ہوتے ہیں، یہ دن رات اُخروی کامیابی کے لئے اپنی اور دوسروں کی اِصلاح کی کوشش میں مَصروف رہتے ہیں، ان کے دل خوفِ خُدا سے مَعْمُور ہوجاتے اور آنکھیں آنسو بہاتی ہیں۔ یقیناً جو شخص ان نیک لوگوں کی صُحبت میں رہے گا تو یہی کیفیات اس کے دل میں بھی سَرایت کرجائیں گی۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس پُرفتن دور میں بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا پاکیزہ مدنی ماحول، اِس مدنی صحبت کو پانے کے کئی مواقع فراہم کرتا ہے، آپ سے مدنی اِلتجا ہے کہ شیخِ طریقت ،اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی برکتیں پانے، سُنَّتیں اپنانے، نمازِ باجماعت کا ذِہن بنانے، جُھوٹ غیبت، چُغلی وغیرہ گُناہوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے اور نیکیوں میں دل لگانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے اعلیٰ اَخلاق

اَوصاف غیر محسوس طور پر کردار کا حِصّہ بنتے چلے جائیں گے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پابندیٔ وقت کے ساتھ، اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کرے اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کرے۔ اِن مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غور و فکر کا مَوقع ملے گا اور دل آخرت اچھی کرنے کے لئے بے چین ہو جائے گا، جس کے نتیجے میں گُناہ کرنے پر ندامت محسوس ہو گی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

علمی شان و شوکت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یُوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بہت سے عُلُوم و فُنُون میں مَہارت عَطا فرمائی تھی، لیکن انہیں تفسیر، حدیث اور فقہ میں خُصُوصی لگاؤ تھا۔ فقہی جُزئیات ہمیشہ نوکِ زبان رہتے تھے۔ اسی بِنا پر اس وَقْت کے مُجدّدِ اعظم، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو "صَدرُ الشَّریعہ" کالقبِ عظیم عطا فرمایا تھا (صدر الشریعہ ص نمبر ۱۹۲) صَدرُ الْقَوم عربی زبان میں قوم کے سب سے اَفضل اور سب سے محترم شخص کو کہا جاتا ہے، اس لئے صَدرُ الشَّریعہ کا مَطلَب یہ بنے گا کہ شریعت جاننے والوں (یعنی عُلما) میں سب سے بُزرگ و بَرتر شخص۔ (حاشیہ عمدۃ الرعایہ بر شرح وقایہ، ص ۵۰) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آپ کو دیئے گئے لَقَب سے ظاہر ہوتا ہے کہ واقفِ اَسرارِ شریعت، امامِ اَہلسُنَّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بھی صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفْتی محمد اَمجد علی اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی جلالتِ علمی (یعنی علمی شان و شوکت) کا اِعْتِراف تھا، جبھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صاحبِ بہارِ شریعت مُفْتی امجد علی اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو ایسے عظیمُ الشَّان لَقَب سے مُشرَّف فرما کر ان

کی جلالَتِ علمی کا اِظہار کیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عاداتِ مُبارَکہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلا شُبہ صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پُوری زِندگی ہمارے لئے مَشْعَلِ راہ ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگردوں میں سے جس نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کو اَپنایا، اس نے کامیابی حاصل کی۔ بانی اَلْجامِعۃُ الاَشْرفیہ مُبارَک پُور ہند حافظِ مِلّت حضرت مولانا شاہ عبدُ العزیز مُحَدِّث مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے: گرم کھانا کھانے سے مسوڑے کمزور ہوتے ہیں، مگر میں گرم چائے اس لیے پیتا ہوں کہ میرے اُستاذ حضرت صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گرم چائے پیتے تھے۔ (سوانح صدر الشریعہ، ص۱۰۷) مزید فرماتے ہیں: کامیاب اَشْخاص کی تَقْلید کرنے سے آدمی کامیاب ہوتا ہے۔ میں نے حضرتِ صَدرُ الشَّریعہ کی پیروی کی تو کامیاب ہوا۔ (سوانح صدر الشریعہ، ص۱۰۷) اس لیے ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے ہر ہر فعل میں اپنے اَسلاف کی پیروی کو ترجیح دیں تاکہ ہمارے اَندر بھی اچھی صِفات پیدا ہوں اور بُری عادتیں ختم ہوجائیں۔ آیئے! صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چند عادات کے مُتَعَلِّق سُنتے ہیں۔ چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مِزاج میں حد دَرَجہ لَطافت تھی، صاف سُتھرا عُمدہ لباس زَیبِ تَن فرماتے، سر پر کَھدر کی گول ٹوپی اور اسی کا عمامہ باندھتے۔ عام طور پر مُتوسِّط کھانا تَناوُل فرماتے، لیکن کبھی کبھار نِہایت اَعْلیٰ کھانے گھر میں پکوا کر خُود بھی کھاتے اور سب بچوں کو کھلاتے۔ پانی ہمیشہ بہت ٹھنڈا پیتے، حتیٰ کہ جاڑوں میں رات کو گھڑوں میں پانی بھر وا دیتے اور وہی دن بھر پیتے۔ بُھنا ہوا گوشت، روٹی اور تلے ہوئے کریلے آپ کی پسندیدہ خُوراک تھی۔ عُمدہ اور گرم چائے پیتے۔ میٹھی

چیزوں میں ہلکا میٹھا پسند کرتے، عصر کے بعد عُموماً ٹہلتے۔ آواز بہت بارُعب، گرجدار اور بُلند تھی۔ فطری طور پر بہت رحم دل، شفیق، مہربان، بردبار اور سنجیدہ تھے۔ رشتہ داروں کا بہت خیال کرتے۔ اگر خاندان میں شکر رَنجی (ناراضی) ہوتی تو ملادیتے۔ (سیرتِ صدر الشریعہ، ص۱۰۶ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صَدرُالشَّریعہ مُفتی امجد علی اَعْظمی رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ کیسی دِلکش عادات و اَوصاف کے حامل تھے، چُونکہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ علمی وَجاہت، فِقْہی مَہارت اور تحقیقی بصیرت کے سبب خاندان بھر میں مُمتاز و باوقار مَقام رکھتے تھے، اس لیے اپنی اسی حَیثیَّت کو اِستعمال کرتے ہوئے خاندان بھر کی شکر رَنجیاں (معمولی سی رنجش) مِٹاتے اور رُوٹھوں کو مِلادیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جب کبھی خاندان کے اَفراد میں اَن بَن ہو جائے یا باہر کوئی دَنگا فساد ہو جائے، پڑوسیوں میں کہیں لڑائی جھگڑے کی آگ سُلگ جائے تو اس بھڑکتی آگ میں مزید پھونکیں مارنے کی بجائے ممکنہ صورت میں اس کو بُجھانے کی کوشش کریں۔ اس سے جہاں فِتنہ کا قَلع قَمع ہو گا وہیں اپنے مُسلمان بھائیوں میں صُلح کروانے کا ثواب بھی ہمارے حِصّہ میں آئے گا۔ آیئے! اس حوالے سے 2 حدیثِ مُبارَکہ سُنتے ہیں۔

1. سب سے اَفْضَل صَدَقہ رُوٹھے ہوئے لوگوں میں صُلح کرادینا ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، رقم ۶، ج۳، ص۳۲۱)
2. جو شخص لوگوں کے دَرمیان صُلح کرائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا مُعاملہ دُرُست فرمادے گا اور اسے ہر کلمہ بولنے پر ایک غُلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور وہ جب لوٹے گا تو اپنے پچھلے گُناہوں سے مَغْفِرت یافتہ ہو کر لوٹے گا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، رقم ۹، ج۳، ص۳۲۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

صَدرُ الشَّریعہ کے کارہائے نمایاں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شریعت کے امام، طریقت کے چاند حضرت علامہ مولانا مُفتی اَمجد علی اَعظمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنی ساری زِندگی شریعت وطریقت کی خِدمت میں گُزاری۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنی اس حیاتِ طیبہ میں ایسے کارہائے نُمایاں اَنجام دیئے کہ جن پر آج بھی عَقلِ عالَم، حیران ہے۔ آیئے آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے چند علمی کارناموں کے بارے میں سُنتے ہیں۔

بہارِ شریعت، فقہِ حنفی کا انسائیکلوپیڈیا:

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفتی محمد اَمجد علی اَعظمی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَنِی کے علمی کارناموں میں سرِ فہرست "بہارِ شریعت" کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب اُردو زبان میں عَقائد سے لے کر مُعاملات تک کے تمام ضَروری مَسائل کا اِحاطہ کیے ہوئے خاص صَدرُ الشَّریعہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے قَلَمِ فَیضِ رقم سے سترہ (17) حِصّوں پر مُحیط ہے۔ منقول ہے فقہِ حنفی کی مشہور کتاب فتاوٰی عالمگیری سینکڑوں عُلَمائے دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الۡمُبِیۡن نے حضرت سیِّدُنا شیخ نظام الدّین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی نگرانی میں عَرَبی زبان میں مُرتّب فرمائی مگر قُربان جایئے کہ صَدرُ الشَّریعہ عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ رَبِّ الۡوَرٰی نے وُہی کام اُردو زبان میں تَنِ تنہا کر دِکھایا اور عِلمی ذَخائر سے نہ صرف مُفتیٰ بِہٖ اَقوال چُن چُن کر بہارِ شریعت میں شامل کئے بلکہ سینکڑوں آیات اور ہزاروں احادیث بھی موضوع کی مُناسبت سے دَرج کیں۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ خُود تحدیثِ نعمت کے طور پر اِرشاد فرماتے ہیں: "اگر اورنگزیب عالمگیر اس کتاب (یعنی بہارِ شریعت) کو دیکھتے تو مجھے سونے سے تولتے۔" (تذکرہ صدر الشریعہ، ص۴۵) اور یقیناً یہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا پاک وہند کے مُسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ اُنہوں نے ضخیم (بہت بڑی) عربی کُتُب میں پھیلے ہوئے فِقْہی مَسائل کو سِلکِ تحریر میں پِرو کر ایک

مَقام پر جمع کر دیا۔ ان میں بے شُمار مَسائل ایسے بھی ہیں جن کا سیکھنا ہر اسلامی بھائی اور اِسلامی بہن پر فرضِ عَین ہے۔ اس کی تصنیف کے اَسباب کا ذِکر کرتے ہوئے صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: "اُردو زبان میں اب تک کوئی ایسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی، جو صحیح مَسائل پر مُشتمل ہو اور ضَروریات کے لئے کافی ووافی ہو۔" (تذکرۂ صدر الشریعہ، ص۴۵، ملتقطاً) اسی غرض سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ عظیمُ الشَّان کتاب تحریر فرمائی۔ چُنانچہ خُود اِرشاد فرماتے ہیں: "اس کتاب میں حتَّی الوُسع یہ کوشش ہو گی کہ عِبارَت بہُت آسان ہو کہ سمجھنے میں دِقَّت نہ ہو اور کم علم اور عورَتیں اور بچے بھی اس سے فائدہ حاصل کرسکیں"۔ (تذکرۂ صدر الشریعہ، ص۴۶) اِس تصنیف کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اَعْلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بہارِ شریعت کے دوسرے، تیسرے اور چوتھے حِصّے کا مُطالَعَہ فرما کر ان پر تقریظ بھی رقم فرمائی (لکھی) ہے۔ اس کتاب میں جابجا فرض عُلُوم کے ساتھ ساتھ، قُرآنی آیات کے اَنوار، احادیثِ طَیِّبہ کے گُلزار اور ہر حِصّے میں پھیلے ہوئے بے شُمار خُوشبودار شَرعی مَسائل اپنی مہک لُٹا رہے ہیں۔ یقیناً اس کتاب کو پڑھنے سے نہ صِرف دل و دِماغ روشن ہوتے ہیں بلکہ کئی مُعامَلات میں شَرعی رَہنُمائی بھی نصیب ہوتی ہے۔ بہارِ شریعت کے اس عظیم عِلمی ذَخیرے کو مُفید سے مُفید تر بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے مَدَنی عُلماء نے تخریج و تسہیل اور کہیں کہیں حَواشی لکھنے کی بھی سَعی فرمائی ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکمل کتاب مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر بھی آ چکی ہے۔ سادہ ایڈیشن تین(3) جلدوں میں اور رنگین جہیز ایڈیشن چھ(6) جلدوں میں مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آوٹ (Print

Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ترجمہ کنز الایمان کے مُحرِّک:

صَدرُ الشریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفْتی اَمجد علی اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے بریلی شریف میں قیام کے دوران صحیح اور اَغلاط سے مُنَزَّہ (مُ۔نَز۔زَہ) اَحادیثِ نَبوِیّہ واَقْوالِ اَئمّہ کے مُطابِق ایک ترجمہ کی ضَرورت محسوس کرتے ہوئے ترجمۂ قرآنِ پاک کیلئے اَعْلٰی حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی بارگاہِ عظمت میں دَرْخواست پیش کی تو اِرْشاد فرمایا: ''یہ تو بہت ضَروری ہے مگر چھپنے کی کیا صُورت ہو گی؟ اس کی طَباعَت کا کون اِہتِمام کرے گا؟ باوُضو کاپیوں کو لکھنا، باوُضو کاپیوں اور حُرُوفوں کی تصحیح کرنا اور تصحیح بھی ایسی ہو کہ اِعراب نُقطے یا علامتوں کی بھی غلطی نہ رہ جائے، پھر یہ سب چیزیں ہو جانے کے بعد سب سے بڑی مُشکِل تو یہ ہے کہ پریس میں ہمہ وَقْت باوُضُو رہے، بِغیر وُضُو نہ پتّھر کو چُھوئے اور نہ کاٹے، پتّھر کاٹنے میں بھی اِحْتیاط کی جائے اور چھپنے میں جو جوڑیاں نکلتی ہیں ان کو بھی بہُت احتیاط سے رکھا جائے۔

آپ نے عرض کی: ''اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو باتیں ضروری ہیں، ان کو پُوری کرنے کی کوشِش کی جائے گی، بِالفرض مان لیا جائے کہ ہم سے ایسا نہ ہو سکا تو جب ایک چیز مَوجُود ہے تو ہو سکتا ہے آئندہ کوئی شخص اس کے طبع کرنے کا انتِظام کرے اور مخلوقِ خُدا کو فائدہ پہنچانے میں کوشش کرے اور اگر اس وَقْت یہ کام نہ ہو سکا تو آئندہ اس کے نہ ہونے کا ہم کو بڑا افسوس ہو گا۔'' آپ کے اس معروض کے بعد ترجمہ کا کام شُروع کر دیا گیا، بِحَمْدِ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَساعیِ جمیلہ (یعنی نیک کوششوں) سے خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور آج مسلمانوں کی کثیر تعداد مُجدِّدِ اعظم، اِمامِ اَہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے

لکھے ہوئے قرآنِ پاک کے صحیح ترجمہ ”ترجمۂ کنزالایمان“ سے مُستفید ہو کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (یعنی صدرالشریعہ) کی ممنون ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ سلسلہ قِیامت تک جاری رہے گا۔ (تذکرہ صدرالشریعہ، ص:۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک میں ہے: **مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِہٖ۔** یعنی جو شخص کسی نیکی پر رہنمائی کرے، تو اسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا، جتنا کہ اس نیکی پر عمل کرنے والے کو۔ (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل اعانۃ الغازی... الخ، الحدیث ۱۸۹۳، ص ۱۰۵۰) مُفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ارشاد فرماتے ہیں: نیکی کرنے والا، کرانے والا، بتانے والا، مشورہ دینے والا سب ثواب کے مُستحق ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ج ۱، ص ۱۹۴) اس حدیثِ پاک کی روشنی میں دیکھا جائے تو صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی مثال آپ نظر آئیں گے۔ کیونکہ انہیں نہ صرف بہارِ شریعت جیسی مقبولِ عام کتاب لکھنے کا ثواب بھی ملے گا بلکہ ساتھ ہی ساتھ تَرجَمۂ کنزالایمان لکھنے لکھانے پر ثوابِ عظیم بھی ہاتھ آئے گا۔ بلکہ جب تک اس ترجمۂ قرآن سے فائدہ اُٹھایا جاتا رہے گا، اس کا ثواب بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نامۂ اعمال میں درج کیا جاتا رہے گا۔ اس سے ہمیں بھی یہ مدنی پھول ملتا ہے کہ اگر ہو سکے تو ہم بھی اس ختم ہونے والی زِندگی میں ایسا کوئی کام کر جائیں کہ جو مرنے کے بعد ہمارے کام آئے۔ یاد رکھئے! یہ دُنیا دارُ الْعَمَل (یعنی عمل کرنے کی جگہ) اور آخرت دارُ الْجزاء (یعنی بدلہ ملنے کی جگہ) ہے، اس لئے سمجھداری کا تقاضا یہی ہے کہ دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی تیاری کی جائے تاکہ قبر و حشر کے امتحان میں کامیاب ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بطورِ انعام ملنے والی جنّت کی لازوال نعمتوں سے لُطف اَندوز ہو سکیں۔

حضرت سَیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروِی ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے اِرْشاد فرمایا: جب آدمی مَر جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ مُنْقَطع ہو جاتا ہے لیکن 3 عمل مُنْقَطع نہیں ہوتے، صَدَقہ ٔ جاریہ، عِلْمِ نافع اور نیک اَوْلاد جو اس کے لیے دُعا کرتی ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الوصیة، باب ما یلحق الانسان...الخ، الحدیث ۱۶۳۱، ص ۸۸۶) حکیم الاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یہ 3 چیزیں (ایسی ہیں) جن کا ثواب مرنے کے بعد خواہ مخواہ پہنچتا رہتا ہے، کوئی اِیصالِ ثواب کرے یا نہ کرے۔ صَدَقہ ٔ جارِیہ سے مُراد اَوْقاف ہیں، جیسے مسجدیں، مَدرسے، وَقْف کیے ہوئے باغ جن سے لوگ نَفْع اُٹھاتے رہتے ہیں، ایسے ہی عِلْم سے مُراد دِینی تَصانیف، نیک شاگرد جن سے دِینی فیضان پہنچتے رہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۱، ص ۱۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی جیتے جی، اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ رِضائے اِلٰہی اور آخرت کا ثواب پانے، مسجد مدرسہ بنانے کے ساتھ ساتھ، خود بھی نیکی کے کاموں میں مشغول رہتے ہوئے اپنی اَوْلاد کو بھی سُنَّتوں کی ترغیب دِلا کر نیک بنانا چاہیے تاکہ ہمارے مرنے کے بعد دُعائے مَغْفرت اور اِیصالِ ثواب کے ذَرِیعے ہماری اولاد ہمارے کام آئے۔

دُعائے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس باپ پر رحم فرمائے جو نیکی کرنے پر اپنے بیٹے کی مدد کرے۔ (مصنف ابن ابی شیبه، ۶/ ۱۰۱) اَوْلاد کی ظاہری زَیب وزِینت، اچھی غِذا، اچھا لباس اور دیگر ضروریات کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی ورُوحانی تَربِیَت کے لئے بھی کمربستہ ہو جائیے نیز اپنی اَوْلاد کو نیک بنا کر ثوابِ جاریہ کا ذَرِیعہ بنانے کے ساتھ ساتھ شَیْخِ طریقت، امیرِ اَہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کُتُب ورَسائل تقسیم کرنا بھی ہمیشہ ہمیشہ کا ثواب کمانے اور آخرت میں کام آنے والی نیکی ہے، وہ اس طرح کہ اگر اِن کُتُب ورَسائل کو پڑھ کر کوئی پابندی سے نماز پڑھنے

والا، سُنَّتوں پر عمل کرنے والا، نیک اجتماعات میں شرکت کرنے والا، نیکی کی دعوت عام کرنے والا، بُرائی سے منع کرنے والا بن گیا تو جب تک وہ یہ نیک اَعمال کرتا رہے گا تو ہمیں بھی اس کا ثواب ملتا رہے گا اور اس کے ذریعے جتنے بھی نیک بنتے جائیں گے ان سب کے اعمال کے مُطابق ہمیں ثواب ملتا رہے گا۔

سُنَّتوں کی کروں خُوب خدمت ہر کسی کو دُوں نیکی کی دعوت
نیک میں بھی بنوں اِلتجا ہے یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص۱۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر کا کام:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک اَعمال کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے رَوَیّے میں بھی تبدیلی لانی چاہیے۔ دوسروں کو گھورنے، جِھڑکنے، بات بات پہ لڑنے جھگڑنے کی عادت نکال کر اپنے اَندر نَرمی، عاجزی واِنکساری پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہمارے اَسلاف عاجزی واِنکساری میں اپنی مثال آپ ہوتے تھے۔ حضرت صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت بڑے عالِمِ دین اور فقیہ ہونے کے باوُجود بھی عاجزی وانکساری کے پیکر تھے، ان کی عاجزی اور سُنَّتوں سے مَحَبَّت ہی تھی کہ اُستاذُ الاَساتِذہ (استادوں کے استاد یعنی بہت بڑے استاد) ہونے کے باوُجود انہیں گھر کا کام کاج کرنے میں کوئی عار (شرم) نہ تھی۔ گھر میں ترکاریاں چھیلتے، کاٹتے اور دوسرے کام بھی کر دیا کرتے تھے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت پر عمل کرتے ہوئے گھر کے کام کاج سے کسی بھی قسم کا عار محسوس نہ فرماتے بلکہ سُنَّت پر عمل کرنے کی نِیَّت سے بَخُوشی سب

کام اَنجام دیتے۔ (سیرتِ صدر الشریعہ، ص ۱۰۱) ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی بن پڑے اور کوئی عُذر نہ ہو تو گھر کا کام کاج بخوشی کرنے کی کوشش کیا کریں۔ گھر کا کام اپنے ہاتھوں سے کرنا یہ مُحْسنِ اِنْسانیّت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتِ مُبارَکہ بھی ہے۔ چُنانچہ

اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے سوال ہوا کہ کیا نبیِ کریم، رَؤُف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر میں کام کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے نَعْلَینِ مُبارَک خُود گانٹھتے، کپڑوں میں پیوند لگاتے اور وہ سارے کام کِیا کرتے تھے جو مرد اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔ (مسند امام احمد، ۹/ ۵۱۹، حدیث: ۲۵۳۹۲) حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: حُضُورِ اَنْوَر (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اپنے گھر کے کسی کام میں تکلُّف نہیں کرتے تھے، بکری (کا دُودھ) دوھ لیتے، اپنے کپڑے دھو لیتے تھے، نَعْلَیْن شریف میں پیوند لگا لیتے تھے۔ معلوم ہوا کہ گھر میں کام کر لینا صالحین کا طریقہ ہے کسی جائز کام میں تکلُّف نہیں (کرنا) چاہیے۔ (مرآۃ المناجیح: ۸/ ۷۴)

اپنے کپڑے خود دھو لینا خاک کے بستر پر سو لینا
سادہ سادہ نیک طبیعت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

اے کاش! ہم پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَداؤں سے کچھ سیکھنے اور ان پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور گھر میں چاہت و خُلُوص بھرا ماحول قائم کرنے کی غرض سے حتَّی الاِمْکان اپنے کام اپنے ہاتھوں سے کرنے کے علاوہ اَہلِ خانہ کا ہاتھ بٹانے کی بھی کوشش کیا کریں۔ اس سے نہ صرف گھر والوں کے دل میں مَحَبَّت بڑھے گی بلکہ گھر میں اَپنائیت کا ماحول بنے گا۔ یاد رکھئے! چھوٹے چھوٹے کام بھی اپنے بچوں کی اَمّی سے کروانے اور ہر وَقْت دوسروں پر حکم چلاتے رہنے سے نہ صرف گھر کا

ماحول خراب ہو گا اور مسائل پیدا ہوں گے بلکہ گھر کے کام نہ کرنے اور اس سے کَتْرانے کو عُلماء نے تکبُّر کی علامات میں شُمار کیا ہے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ''تکبر'' کے صفحہ نمبر 34 پر ہے کہ اپنے گھر کے کام کاج کرنے، بازار سے سودا سلف اُٹھا کرلانے کو کَسرِ شان (بے عزتی) سمجھنا بھی تکبُّر کی علامات میں سے ہے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، ج۱، ص۵۸۶) اس لیے اگر کسی میں ایسی عادت ہے تو براہِ کرم اس کے علاج کی کوشش کیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تکبُّر اور ہر قسم کی باطنی و ظاہری بیماریوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

گُناہوں کے اَمراض سے نِیم جاں ہوں	پئے مُرشِدی دے شِفا یاالٰہی
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ	گُناہوں سے ہر دَم بچایاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص: ۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حَیاتِ مُبارکہ کے مُتَعَلِّق ہم نے سُنا کہ آپ شریعت پر عمل کرنے والے، گھر کے کام کاج میں حصّہ لینے والے، بہت بڑے عالِمِ دین تھے۔ آیئے! اب آپ کی وفات کا واقعہ سُنتے ہیں۔ چُنانچہ خلیفہ صَدرِ شریعت، پیرِ طریقت حضرتِ علّامہ مولٰینا حافظ قاری محمد مُصلحُ الدّین صِدّیقی قادِری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے تھے: مُصنّفِ بہارِ شریعت حضرتِ صدرُ الشّریعۃ مولانا محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ مجھے مدینۃُ الاَوْلیا احمد آباد شریف (ھند) میں حضرت سَیِّدنا شاہ عالَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دربار میں حاضِری کی سَعادت حاصِل

ہوئی، ان دونوں تختوں کے نیچے حاضر ہوئے (کہ جہاں مشہور ہے کہ دعائیں قبول ہوتی ہیں) اور اپنے اپنے دِل کی دُعائیں کر کے جب فارِغ ہوئے تو میں نے اپنے پیرو مرشِد حضرتِ صدرُ الشَّریعہ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْوَرٰی سے عرض کی: حُضور! آپ نے کیا دعا مانگی؟ فرمایا: ہر سال حج نصیب ہونے کی۔ میں سمجھا حضرت کی دُعا کا مَنشا یہی ہو گا کہ جب تک زِندہ رہوں حج کی سعادت ملے، لیکن یہ دُعا بھی خُوب قبول ہوئی کہ اُسی سال حج کا قَصد فرمایا۔ سفینۂ مدینہ میں سوار ہونے کیلئے اپنے وطن مدینۃُ العلماء گھوسی (ضِلع اعظم گڑھ ہند) سے بمبئی تشریف لائے۔ یہاں آپ کو نُمونیہ ہو گیا اور سفینے میں سوار ہونے سے قبل ہی ۱۳۶۷ھ کے ذیقعدۃُ الحرام کی دوسری شب 12 بجکر 26 مِنٹ پر بمطابِق 6 ستمبر 1948 کو آپ وفات پا گئے۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صدر الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مانگی گئی دعا ''ہر سال حج نصیب ہو'' اس طرح مقبول ہوئی کہ سفرِ حج کے دوران ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہو گیا۔ حدیثِ پاک میں ہے جو شخص اپنے گھر سے حج یا عُمرہ کرنے کے لئے نکلے اور فوت ہو جائے، تو اسے قیامت تک حج و عمرہ کرنے والے کا اجر دیا جاتا رہے گا۔ (شعب الایمان للبیہقی، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرۃ، الحدیث ۴۱۰۰، ج۳، ص ۴۷۴)

مدینے کا مُسافر ہند سے پہنچا مدینے میں
قدم رکھنے کی بھی نوبت نہ آئی تھی سفینے میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفْتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیاتِ طیبہ کے مُتعلِّق بیان سُننے کی سَعادت حاصل کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پُوری

زِندگی اِخلاص ولِلّٰہیَّت کی تصویر نظر آتی ہے۔ تمام عُمر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شَجرِ اسلام کی آبیاری کیلئے کوشاں رہے۔ دینِ اسلام کی سَربُلندی کے لیے نہ صِرف آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اَعْلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ترجمۂ قرآن لکھنے کی خواہش کی بلکہ اس خواہش کو عملی جامہ پہنا کر ”تَرْجَمۂ کنزالایمان“ کی صُورت میں بعد میں آنے والوں کو ایک خزانہ عطا فرمادیا، اسی طرح ”بہارِ شریعت“ جیسی عظیم الشان کتاب کی تصنیف فرما کر مُسلمانوں کو اپنی زِندگی شریعت کے مُطابق گُزارنے کا سامان فَراہم فرمایا۔ اس کے ساتھ ساتھ دُنیا بھر میں دینِ اسلام کی حِمایت ونُصرت اور اس کی تبلیغ کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے لائق فائق تلامذہ (شاگردوں) کی بھی ایک کثیر تعداد تیار کی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ صَدرُالشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صَدقے ہمیں بھی دِین کی سَربُلندی اور شریعت کے مُطابق زِندگی گُزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موجودہ دور میں عِلاج کے مُختلف طریقے ہونے کی وجہ سے طبیبوں کی پہچان کے لیے نام بھی الگ الگ رکھے گئے ہیں۔ چُنانچہ جب ڈاکٹرز کا نام لیا جاتا ہے تو اس سے عام طور پر ایلوپیتھک ڈاکٹرز مُراد ہوتے ہیں۔ یُونانی طِب والوں کو حکیم کہتے ہیں، جانوروں کے ڈاکٹرز کو ویٹرنری ڈاکٹر اور ڈاکٹرز کی ایک قسم ہومیوپیتھک ڈاکٹرز کہلاتی ہے۔ الغرض مَوجُودہ دَور کے طبیبوں کو دیکھا جائے تو ان کی اَکثریَّت فَرض عُلُوم یعنی بُنیادی ضروری دِینی عُلُوم سے ناواقف نظر آتی ہے۔ چُنانچہ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں طبیبوں کے ہر طَبقے کے

لیے ایک الگ مجلس قائم کی گئی۔ ان تمام مَجالس کا بُنیادی مَقْصد اس پیشے سے وابستہ لوگوں کے دلوں میں فَرض عُلُوم کی اَہمِیَّت اُجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ ان تک دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو پہنچانا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مَدَنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ" کے مُطابِق زِنْدگی گُزارنے کا مدنی ذِہْن دینا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

12 مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی نیکی کے کاموں میں حصّہ لینے، نیکیاں کرنے گُناہوں سے بچنے، دوسروں کو بچانے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینا چاہیے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ہفتہ وار "مدنی مُذاکَرہ" بھی ہے۔ لوگوں میں عِلْم و حکمت کے مدنی پُھول لٹانا، ان کی تربیت کرنا اور علمِ دین سکھانا بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِیْن کا معمول رہا ہے۔ بُزرگانِ دین کی ایک تعداد ہے جو علمِ دین کی شمعیں جَلانے اور لوگوں کو ہدایت کا سامان فراہم کرنے کیلئے وقتاً فوقتاً مختلف انداز سے علمِ دین سکھانے کی ترکیب کرتے ہیں، عُلمائے دِین اور اَولیائے کاملین کی صُحبت کا فَیض، ان کے بیان کی چاشنی اور ان کے کردار کی دِلکشی ہزاروں آدمیوں کے لیے راہِ ہدایت کا ذریعہ بنتی ہے۔ اسی وجہ سے حضرت سَیِّدُنا حکیم لقمان رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے اپنے صاحبزادے کو وَصیَّت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے جب تم کسی ایسے گروہ کو

دیکھو کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرتے ہیں تو اِنہی کی صُحبت اِختیار کرو، اس لیے کہ اگر تم عالِم بھی ہوئے تو تمہیں تمہارا علم مزید فائدہ دے گا اور اگر تم جاہل ہوئے تو وہ تمہیں علمِ دین سکھا دیں گے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں کی برسات ان پر برسے گی تو تمہیں بھی ان کی صُحبت میں ہونے کی وجہ سے اس سے حصّہ ملے گا اور ایسی مجلس میں نہ بیٹھنا جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر نہ ہو، اس لیے اگر تم عالِم بھی ہوئے تو تمہیں تمہارا علم فائدہ نہیں دے گا اور اگر تم جاہل ہوئے تو ان کی صُحبت تمہاری جہالت اور گمراہی کو مزید بڑھا دے گی۔ اگر ان پر غضبِ الٰہی ہوا تو ان کی مَعِیَّت (یعنی ان کے ساتھ رہنے) کی وجہ سے تُو بھی پھنس جائے گا۔ (روح البیان: ۲۵۷/۱) ایک اور مقام پر اپنے بیٹے کو وَصِیَّت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: عُلما کی مجلس کو لازِم پکڑ اور حکماء کا کلام غور سے سُنا کرو! کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُردہ دل کو حکمت کے نُور سے ایسے ہی زِندہ فرما دیتا ہے جیسے کہ زمین کو بارش کے قطروں سے زِندہ فرماتا ہے۔ (السراج المنیر: ۱۸۵/۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! رَئِیْسُ الْحُکَمَاء حضرت سَیِّدُنا حکیم لقمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کیسے علم و حکمت بھرے مدنی پھول عطا فرمائے کہ عُلماء کی صُحبت اختیار کرنی چاہیے، اسی میں فائدہ ہے۔ عالِم ہو تب بھی عُلماء کی مجلس سے جُڑا رہے اور جاہل ہو تب تو اس پر لازِم ہے کہ وہ عُلماء کی مَعِیَّت (یعنی ہمراہی) اختیار کرے۔ علم و حکمت بھری باتوں سے جہاں فکر و نظر کے دریچے روشن ہوتے ہیں، وہیں علمِ دین سیکھنے کا ثواب بھی ہاتھ آتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی اَسلاف کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے عام فہم اَنداز میں قرآن و حدیث کی روشنی میں نہ صِرف شَرعی سوالات کے جوابات ارشاد فرماتے ہیں، بلکہ بعض اوقات قیمتی طِبّی معلومات سے رُوشناس فرماتے،

مُتعدَّد گتھیوں کو سُلجھاتے (یعنی مشکلات کو حل فرماتے)، مختلف علمی مدنی پھولوں کے ذَریعے اسے اور مُنفرِد بناتے اور دیکھنے، سُننے والوں کے دِلوں میں خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰی کی شمع بھی فروزاں (روشن) فرماتے ہیں۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ہر کاوِش (کوشش) کا مقصد راہِ راست سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہ پر لانا اور انہیں سُنّتوں کا پابند بنانا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَلٰی اِحْسَانِہٖ بے شمار اسلامی بھائی اوراسلامی بہنیں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان مدَنی مُذاکروں کے ذَریعے گناہوں سے تائب ہوکر اِسلامی تعلیمات کو اَپنانے والے بن چکے ہیں۔ آیئے! آپ کی ذَوق اَفزائی کے لیے ایک مدنی بہار سناتا ہوں۔

فیشن پرست کیسے سُدھرا!

لَیّہ شہر (صوبہ پنجاب، پاکستان) کے مُقیم ایک نوجوان کا بیان ہے کہ میں سُنّتوں سے دُور فیشن کے نشے میں مخمور تھا، نِت نئے تَراش خَراش والے کپڑے پہننا، فُضولیات ولَغویات میں اپنے قیمتی لمحات ضائع کرنا میرا معمول تھا۔ ذِکرِ الٰہی سے یکسر غافل ہوچکا تھا، نیکیوں بھری زِندگی گُزارنے کا ذِہن کچھ یُوں بنا کہ ایک بار ''مدنی مُذاکرہ'' سُننے کی سَعادت حصّے میں کیا آئی، میری زِندگی کا رُخ ہی بدل گیا۔ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عام فہم اَنداز میں بیان کی جانے والی ڈھیروں ڈھیر مَعْلُومات کا ''اَنمول خزانہ'' لُوٹنے کا سُنہری موقع ملا، خوفِ خدا اور عشقِ مُصطفٰے کی کِرنوں سے میرا تاریک دل روشن ہو گیا، سابقہ زِندگی پر نَدامت ہونے لگی، لہٰذا میں نے بقیہ زِندگی کو غنیمت جانتے ہوئے فیشن کی نحوست سے جان چُھڑائی اور سُنّتوں پر عمل کرنے اور نمازوں کی پابندی کا عزمِ مُصَمَّم (پکّا اِرادہ) کرلیا، جلد ہی سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجالیا، داڑھی شریف سے چہرہ پُرنور کرلیا اور نیکیوں پر اِستقامت پانے کے لے

دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول سے مُنسلک ہو گیا۔ نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کے جذبے کے تحت ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر میرا معمول بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر مبلّغِ دعوت اسلامی کی حیثیت سے سُنّتوں کا پرچار کر رہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

14،15،16 اگست مدنی قافلے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کل 14 اگست ہے، اس دن کو اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضل و کرم سے ہمیں نعمتِ عظمیٰ **"یعنی وطن عزیز ملکِ پاکستان"** نصیب ہوا، بد قسمتی سے آج اِس نعمت کا شکر کرنے کے بجائے نہ جانے کیسے کیسے گناہوں کے بازار گرم کر کے ناراضیٔ ربِّ غفار کا سامان کیا جاتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سلامت رکھے، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو، جنھوں نے قدم قدم پر اِس اُمّت کی خیر خواہی ورہنمائی فرمائی ہے، آپ اس موقع پر بھی عاشقانِ رسول کو گناہوں سے بچنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتے ہوئے نیکیوں میں گزارنے کا مدنی ذہن عطا فرماتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ترغیب پر 14 اگست کو ملنے والی نعمت کے شکرانے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کے لیے کل ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ! کثیر عاشقانِ رسول 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں گے، آپ بھی ہمّت کیجئے اور اپنے آپ کو مدنی قافلے میں سفر کے لیے پیش کیجئے۔

جشنِ آزادی میں شکرانے کے نفل پڑھیں اور شکرانے کے طور پر اللہ کی رضا کے لئے روزہ

رکھیں،

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: جو بھی اسلام سے محبت کرتے ہیں، پاکستان سے محبت کرتے ہیں، اُن کی خدمت میں عرض ہے کہ آپ دعوتِ اسلامی والوں کے ساتھ مدنی قافلے اور مدنی چینل پر وقت گزاریں، سحری کریں اور روزہ رکھیں۔

مزید فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے: بعض لوگ جشنِ آزادی منا کر اپنے لئے بربادی کا سامان کرتے ہیں: مثلاً ہوائی فائرنگ، میوزیکل پروگرامز کیے جاتے ہیں، قانون کی خلاف ورزی ہوتی ہے ،زیادہ شراب پی جاتی ہے، بے ہُودہ ڈانس کیے جاتے ہیں۔

بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فَضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت ،نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح،ج ا ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

آیئے بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب مُلاحظہ کیجیے:

❀... سُرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں، اس طرح بیٹھنا سنت ہے (لیکن اس دوران گھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لینا بہتر ہے۔) (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۳۷۸ ملخصاً) ❀... چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے۔ ❀... جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔ (سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل و الشمس، الحدیث ۴۸۲۱، ج۴، ص۳۳۸) ❀... قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں۔ (رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص۲۲۹) ❀... اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مَوْلانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں: پیر واستاذ کی نشست پر انکی غیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۲۴، ص۳۶۹/۴۲۴)

❀... جب کبھی اِجتماع یا مَجلِس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ❀... جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔ (الجامع الصغیر، الحدیث ۵۵۴، ص۴۰)

❀... مجلِس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اور جو اسلامی بھائی مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ" ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔ (سنن ابی

داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، الحدیث ۴۸۵۷، ج ۴، ص ۳۴۷) ❀...جب کوئی عالم با عمل یا متقی شخص یا سیّد صاحب یا والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔ حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی لکھتے ہیں: بزرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیمی قیام اور استقبال جائز بلکہ سنتِ صحابہ ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، ج ۶، ص ۳۷۰، جملہ منقول از سنتیں اور آداب، ص ۹۹، بتغیر)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! 　 صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جب جمعرات کا دِن آتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (اَلْفِردَوس بماثور الْخِطاب ج۱ ص۸۴ حدیث۶۸۸)

یا نبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام اس پہ ہے ناز مجھ کو ہُوں تیرا غلام

اپنی رحمت سے تُو شاہِ خیرُ الاَنام مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول:(۱) بِغیر اَچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دِل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم اُس رَبِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ کا بے مِثْل کلام ہے جو اکیلا مَعْبُود، تنہا خالق اور ساری کائنات کا حقیقی مالک ہے، دُنیا و آخرت کی ہر بھلائی حقیقی طور پر اسی کے دَسْتِ قدرت میں ہے، اس نے اپنا یہ کلام رسولوں کے سردار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل فرمایا تاکہ اس کے ذریعے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کو اللہ تعالٰی پر ایمان لانے اور دینِ حق کی پیروی کرنے کی طرف بُلائیں اور یہ وہ مُقدس و بابرکت کلام ہے کہ جس کو دیکھنا، پڑھنا، سننا اور چُھونا سب عبادت کے کام ہیں، ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن نہایت عقیدت و مَحَبَّت کے ساتھ کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس پاک کلام کی تلاوت فرما کر اس کی رحمتوں اور برکتوں سے اپنے دامن بھر لیا کرتے تھے۔ آئیے اسی حوالے سے ایک ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

قرآنِ کریم کا شیدائی!

حضرت سَیِّدُنا محمد بن اسماعیل بخاری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے بارے میں آتا ہے کہ کثیر مصروفیات کے باوجود آپ کی عبادت کا ذوق وشوق قابلِ تقلید تھا، آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو تلاوتِ قرآن کے ساتھ عشق کی حد تک لگاؤ تھا، رَمَضان المبارک کی راتوں میں دورانِ تراویح دس(10) پارے نوافل میں پڑھتے اور تیسری شب میں قرآنِ پاک ختم فرماتے، نیز رَمَضانُ المُبارک کی اوّل شب میں لوگ آپ کے پاس جمع ہو جاتے تو آپ انہیں تراویح میں قرآنِ کریم سُناتے۔(ارشاد الساری ج۱، ص۵۳، تاریخ بغداد، ج۲ ص۱۲)

قرآنِ کریم سے آپ کی مَحبَّت کا اندازہ اس واقعے سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کے کاتب محمد بن ابی حاتم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ کو آپ کے بعض تلامذہ (شاگردوں) نے دعوت دی تو آپ تشریف لے گئے، جب نمازِ ظُہر کا وَقْت ہوا تو آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی، پھر نوافِل شُروع فرمادیئے، بہت طویل قیام کیا، جب فارغ ہوئے تو قمیص کا ایک کنارہ بلند کرتے ہوئے اپنے بعض ساتھیوں کو فرمایا، دیکھو میری قمیص کے اندر کیا چیز ہے؟ اُنہوں نے دیکھا تو ایک (مُوذی جانور) تھا جس نے سولہ(16) سترہ(17) مقامات پر ڈنک مارا تھا، جس سے آپ کا جسم سُوج چکا تھا اور ڈنک کے آثار بالکل نمایاں تھے، لوگوں نے کہا، حضور! جب اس مُوذِی جانور نے پہلا ڈنک مارا تھا تو آپ اسی وَقْت نماز سے باہر کیوں نہ ہوئے؟ فرمایا میں نے ایک سُورت شُروع کررکھی تھی، دل نے چاہا کہ وہ پُوری ہو جائے (تو پھر سلام پھیروں گا)۔(تاریخ بغداد ج۲، ص۱۳)

اِلٰہی خوب دیدے شوق قرآں کی تلاوت کا
شَرَف دے گنبدِ خضریٰ کے سائے میں شہادت کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم تلاوتِ قرآنِ کریم سے کس قدر مَحبَّت کیا کرتے تھے کہ اگر دورانِ تِلاوت انہیں کوئی تکلیف بھی پہنچتی تو تلاوتِ قرآن کو موقوف کرنا گوارا نہ فرماتے بلکہ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ ان کا زیادہ سے زیادہ وقت تلاوتِ قرآن میں صَرف ہوتا رہے، یقیناً تلاوتِ قرآن کی بے شُمار رحمتیں اور برکتیں ہیں جیسا کہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ”قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے اصحاب کے لیے شفیع ہو کر آئے گا۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرہا، باب فضل قراءۃ القرآن وسورۃ البقرۃ، ص ۴۰۳، الحدیث:۲۵۲(۸۰۴)) لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی زیادہ سے زیادہ قرآنِ کریم کی تلاوَت کیا کریں، یہ عادت اُسی صُورت میں بن سکے گی جب ہمارے دلوں میں قرآنِ کریم کی مَحبَّت اوراس کی تلاوت کی اہمیت پیدا ہو گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم کو وہ شان و عظمت عطا فرمائی ہے جو کسی اور کلام کو حاصل نہیں، قرآنِ کریم، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی واضح دلیل اور اس کا نازل کیا ہوا نور ہے۔ تمام جن وانس مل کر بھی قرآنِ کریم جیسا کلام نہیں لا سکتے، قرآنِ کریم صراطِ مستقیم ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی کَجی یعنی ٹیڑھا پن نہیں ہے بلکہ نہایت مُعتدل اور بندوں کیلئے کثیر فوائد پر مشتمل وہ محفوظ کتاب ہے جس کی حفاظت کا ذِمّہ خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لیا ہے، قرآنِ کریم میں اَولین و آخِرین سب کا علم موجود ہے، قرآنِ کریم مسلمانوں کے لئے ہدایت، رحمت، بشارت، نصیحت اور شفاء کا ذریعہ ہے، قرآنِ کریم انتہائی اثر انگیز کتاب ہے، جسے سُن کر خوف وخَشیَّت کے پیکر لوگوں کے دل دہل جاتے ہیں اور وہ عذابِ الٰہی پر مشتمل آیاتِ مبارکہ کو سُن کر

خُوب گِریہ وزاری فرماتے۔ جیسا کہ

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں میرے والدِ ماجد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب قرآنِ پاک کی تلاوت فرماتے تو آپ کو اپنے آنسوؤں پر اختیار نہ رہتا یعنی زار و قطار رویا کرتے۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، ج ا، ص ۴۹۳، ح ۸۰۶)

ہر روز میں قرآن پڑھوں کاش! خدایا
اللہ! تِلاوت میں مِرے دِل کو لگا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تلاوتِ قرآن اور فاروقِ اعظم کی گریہ وزاری

حضرت سیِّدُنا حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک بار اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان آیات کی تلاوت کی: ﴿اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ﴿۸﴾﴾ (پ ۲۷، الطور: ۷ تا ۸) (ترجَمۂ کنزالایمان: "بیشک تیرے رَبّ کا عذاب ضرور ہونا ہے اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔") آپ پر خوفِ خدا کے غلبے کے سبب ایسی رِقّت طاری ہوئی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سانس ہی اُکھڑ گئی اور یہ کیفیت کم و بیش بیس (20) روز تک طاری رہی۔ (فیضان فاروق اعظم، ج ا ص ۱۵۱)

تیرے ڈر سے سدا تھر تھراؤں خوف سے تیرے آنسو بہاؤں
کیف ایسا دے، ایسی ادا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائل بخشش مرمّم، ص128)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روح پرواز کرگئی

حضرت زُرارہ بن ابی اَوْفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت ہی عابد وزاہد اور خوفِ الٰہی میں ڈُوبے ہوئے عالم باعمل تھے۔ تلاوتِ قرآن کے وقت وعید وعذاب کی آیات پڑھ کر لرزہ براندام بلکہ کبھی کبھی خوفِ خدا سے بے ہوش ہوجاتے تھے۔ ایک دن فجر کی نماز میں جیسے ہی آپ نے یہ آیات تلاوت کیں: ﴿فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ۙ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ یَوْمَىٕذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ۙ﴿۹﴾﴾ (پ۲۹، المدثر:8،9) (تَرجَمۂ کنزالایمان: پھر جب صُور پھونکا جائے گا تو وہ دن کرّا (یعنی سخت) دن ہے۔) تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر نماز کی حالت میں ہی خوفِ الٰہی کا اس قدر غلبہ ہوا کہ لرزتے کانپتے ہوئے زمین پر گِر پڑے اور آپ کی رُوح پرواز کرگئی۔

(اولیائے رجال الحدیث ص ۱۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے بُزرگانِ دین کس قدر خُشوع وخُضوع کے ساتھ تلاوتِ قرآنِ پاک کرتے اور اس کے معنیٰ میں غور وفکر کرتے ہوئے کیسی گریہ وزاری فرماتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی تلاوت کرتے وَقْت اس کے مَعانی میں غور و تفکر کرتے ہوئے رونے کی کوشش کرنی چاہیے۔ حضور نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”قرآن غم کے ساتھ نازل ہوا، لہٰذا جب تم اس کی قراءَت کرو تو غم ظاہر کرو۔“ (معجم الاوسط، باب الالف، من اسمہ ابراہیم، ۲/۱۶۶، الحدیث:۲۹۰۲۔) اور غم کی کیفیت پیدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ قرآنِ پاک میں بیان کردہ تنبیہات (نصیحتوں بھرے واقعات)

اور وعیدات (یعنی جن کاموں پر سزا دینے کا وعدہ ہے) کو یاد کیجئے اور پھر جن کاموں کو کرنے کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حکم دیا اور جن کے کرنے سے منع فرمادیا ہے ان کے بارے میں اپنی کوتاہیوں پر بھی نظر کیجئے کہ میں ان احکامات پر کس قدر عمل کرتا ہوں اور ساتھ ہی عذابِ الٰہی اور محشر کی رُسوائی کا بھی تصور باندھئے کہ آج تو میں لوگوں سے چھپ کر دن رات گُناہوں میں مشغول رہتا ہوں کل قیامت میں اسی سبب سے لوگوں کے سامنے میری حقیقت سے پردہ اُٹھ گیا تو کیسی ندامت ہوگی، اگر ہم اس طرح غور و فکر کے ساتھ تلاوت کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ غم کی کیفیت پیدا ہوگی اور ہو سکتا ہے آنکھوں سے آنسو بھی چھلک جائیں اور دل فکرِ آخرت کیلئے بیقرار ہو جائے۔

عطا کر مجھے ایسی رِقّت خدایا

کروں روتے روتے تلاوت خدایا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اسلاف کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اس پیاری کتاب قرآنِ کریم کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنی چاہیے اور اس میں بیان کردہ احکامات پر عمل کی کوشش بھی کرنی چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والوں، اس کے حکم کی تعمیل میں نماز پڑھنے والوں، زکوٰۃ کی بروَقت اَدائیگی کرنے والوں، صدقہ دینے والوں کی فضیلت بیان کرتے ہوئے پارہ 22 سُوْرَۃُ الْفَاطِر آیت نمبر 29 میں اِرْشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ	تَرجَمۂ کنزالایمان: بیشک وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری

تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾	راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر وہ ایسی تجارت کے اُمیدوار ہیں جس میں ہرگز ٹوٹا (نُقصان) نہیں۔

تفسیرِ بَغَوی میں اس آیتِ مُبارکہ کے تحت مذکور ہے کہ ''تِجَارَۃً'' سے مُراد وہ ثواب ہے جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وعدہ فرمایا ہے، اس میں ہرگز ٹوٹا (نقصان) نہیں یعنی یہ اجر نہ فاسد ہو گا نہ ہلاک ہو گا۔ (تفسیر بغوی ج۳ص ۴۹۲) گویا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نماز پڑھنے والوں، صدقہ و خیرات کرنے والوں اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والوں کو اَجرِ عظیم کی بشارت عطا فرمارہا ہے۔ یاد رہے! قرآنِ کریم پڑھنے کا ثواب ہمیں اسی صُورت مل سکتا ہے کہ جب دُرُست تَلَفُّظ کے ساتھ پڑھا جائے نیز قرآنِ کریم کو سُستی اور غفلت کے ساتھ پڑھنے کے بجائے خوش اِلحانی، دل جمعی اور غور و فکر کرتے ہوئے اس کی تلاوت کرنی چاہیے۔ حضرت عبیدہ مُلَیْکی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ نہ بناؤ (یعنی سُستی اور غفلت نہ برتو) اور رات اور دن میں اس کی تلاوت کرو جیسا تلاوت کرنے کا حق ہے اور اس کو پھیلاؤ اور تَغَنّی کرو (یعنی اچھی آواز سے پڑھو اس کا معاوضہ نہ لو) اور جو کچھ اس میں ہے اس پر غور کرو تاکہ تمہیں فلاح ملے، (ایک روایت میں ہے) اس کے ثواب میں جلدی نہ کرو کیونکہ اس کا ثواب بہت ہے۔ (شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان۔۔۔ الخ، فصل فی ادمان تلاوتہ، ۲/ ۳۵۰-۳۵۱، الحدیث: ۲۰۰۷و۲۰۰۹) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا میری اُمّت کی افضل عِبادت تلاوتِ قُرآن ہے۔ (شعب الایمان للبیھقی، ج۲، ص ۳۵۴، ح ۲۰۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں روزانہ تلاوتِ قرآن کو اپنا معمول بنانے اور اس کی مَحبّت دل میں بڑھانے کے لئے ایک مدنی

اِنعام بھی عطا فرمایا ہے کہ ”کیا آج آپ نے کَنْزُالْاِیمان سے کم اَز کم 3 آیات (مع ترجمہ و تفسیر) تلاوت کرنے یا سُننے کی سعادت حاصل کی؟“ لہٰذا ہمیں بھی اپنی یہ عادت بنانی چاہیے کہ روزانہ کَنْزُالْاِیمان/ تفسیر خزائنُ العِرْفَان/نُورُ الْعِرفان/صِراطُ الْجِنان سے مع ترجمہ و تفسیر خُوب غور و فکر کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کیا کریں اس طرح مدنی اِنْعام پر عمل کے ساتھ ساتھ تلاوت کی ڈھیروں بھلائیاں اور برکتیں بھی نصیب ہونگی اور عمل کا جذبہ بھی پیدا ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

کنز الایمان اے خدا میں کاش روزانہ پڑھوں
پڑھ کے تفسیر اس کی پھر اس پر عمل کرتا رہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تلاوت کا شوق رکھنے والے لوگ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کیسے ذوق و شوق سے قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے آیئے اس ضمن میں ان نیک ہستیوں کے ایمان افروز مزید واقعات سنتے ہیں، چنانچہ حضرت شیخ بہاءُ الدِّین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تلاوتِ قرآنِ کریم سے غیر معمولی شَغَف تھا چنانچہ ہر شب کو ایک قرآنِ پاک کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ (تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص۷۶ ملخصا) ایک رات حضرت شیخ بہاءُ الدِّین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے دوستوں سے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو آج کی رات دو(2) رکعت پڑھے اور ایک رکعت میں کامل قرآن شریف پڑھے۔ حاضرین میں سے کسی کو ہمت نہ ہوئی۔ شیخ بہاءُ الدِّین زکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود کھڑے ہُوئے اور دو(2) رکعت نماز شروع کر دی۔ پہلی رکعت میں پورا قرآنِ کریم اور چار (4) پارے مزید تلاوت فرمائے اور دُوسری

رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھی اور نماز مکمل کر لی ۔(فوائد الفواد مترجم،ص ۶۲)حضرت شیخ بہاءُ الدِّین زکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا کہ تہجد کی نماز کے بعد قرآنِ پاک کا آغاز فرماتے اور نمازِ فجر سے پہلے مکمل فرمالیتے۔ (شانِ اولیاء المعروف ہفتادِ اولیاء، ص۲۵۲ملخصا)اسی طرح حضرت سیِّدُنا حسن کرابیسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "میں نے کئی بار حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَعِیَّت(ساتھ) میں رات گُزاری۔ میں نے دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک تہائی رات نماز پڑھتے اور کبھی پچاس(50) آیات سے زیادہ تلاوت نہ کرتے ،اگر کبھی زیادہ پڑھتے تو بھی سو(100) آیات تک پہنچتے۔جب کسی آیتِ رحمت کی تلاوت کرتے تو بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں اپنے لئے اور تمام مؤمنین کے لئے اطاعت پر قائم رہنے کی دعا کرتے اور جب آیتِ عذاب پڑھتے تو اس سے پناہ طلب کرتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے لئے اور تمام اہلِ ایمان کے لئے نجات کی دعا کرتے۔" (تاریخ بغداد، الرقم ۴۵۴، محمد بن ادریس الشافعی، ج۲،ص ۶۱)

حضرت یحیٰی بن سعید قطان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی عاشقِ قرآن تھے آپ کا معمول تھا کہ آپ مغرب اور عشاء کے درمیان ایک قرآنِ کریم ختم کرتے تھے۔ یحیٰی بن مَعِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت یحیی قطان نے بیس(20)سال قیام فرمایا، ہر رات میں ایک قرآن ختم فرماتے تھے۔ چالیس (40)سال تک زوال کے وقت مسجد میں حاضر ہونا ترک نہیں کیا اور کبھی بھی آپ کو جماعت سے غیر حاضر نہیں پایا گیا، علی بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت یحیی بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر تھے ، آپ نے ایک شخص سے فرمایا کہ قرآن سناؤ، اُس نے سُوْرَۃُ الدُّخَان پڑھنا شُروع کی، جب اس آیت پر پہنچا،

ترجمۂ کنز الایمان: بیشک فیصلہ کا دن ان		اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۙ ﴿۴۰﴾

(پ۲۵، دخان، آیت ۴۰)		سب کی میعاد ہے۔

تو گر گئے اور غشی طاری ہو گئی، ان کا سینہ زمین سے بُلند ہوا اور لوٹ پوٹ ہونے لگے اور دروازے کے ساتھ آٹکرائے، جس سے ان کی کمر زخمی ہو گئی اور خون جاری ہو گیا، گھر کی عورتیں چیخنے لگیں تو ہم لوگ دوڑ کر آئے اور دروازے پر آکر رُک گئے، یہاں تک کہ وہ آہستہ آہستہ ہوش میں آئے، پھر ہم اندر داخل ہوئے تو آپ وہی آیت دُہرا رہے تھے، علی بن عبدُ اللہ کہتے ہیں کہ آپ کو جو زخم پہنچا تھا وہ برابر قائم رہا حتّٰی کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ (صفۃ الصفوۃ ج ۲، الجزء الثالث، ص ۲۴۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

تِرے خوف سے تیرے ڈَر سے ہمیشہ
میں تھر تھر رہوں کانپتا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں بیان ہوا کہ حضرت یحییٰ بن سعید قطان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مغرب اور عشاء کے درمیان ایک قرآنِ کریم ختم فرمالیا کرتے تھے۔ ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں شیطان یہ وسوسہ ڈالے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے کہ "جس نے تین (3) رات سے کم میں قرآن پڑھا، اس نے سمجھا نہیں۔" ("سنن أبي داود"، کتاب شہر رمضان، باب تحزیب القرآن، الحدیث: ۱۳۹۴، ج۲، ص۷۹) پھر یہ حضرات اس قدر مختصر عرصے میں کیسے تلاوت کر لیا کرتے تھے؟ چنانچہ حکیمُ الاُمت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے

ہیں کہ جو شخص ہمیشہ تین(3) دن سے کم میں ختمِ قرآن کیا کرے، وہ جلدی تلاوت کی وجہ سے نہ تو الفاظِ قرآن صحیح طور پر سمجھ سکے گا اور نہ اس کے ظاہری معنیٰ میں غور کر سکے گا۔(پھر فرماتے ہیں) خیال رہے کہ یہ حکم عام مُسلمانوں کیلئے ہے کہ وہ اگر بہت جلدی تلاوت کریں، تو زبان لپٹ جاتی ہے، حرف صحیح ادا نہیں ہوتے، خواص (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں) کا حکم اور ہے خود حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تہجد کی ایک ایک رکعت میں پانچ پانچ (5،5)، چھ چھ (6،6) پارے پڑھ لیتے تھے۔

حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے ایک رات میں ختمِ قرآن کیا ہے، حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام چند منٹ میں زبور شریف ختم کر لیتے تھے، حضرت علی (کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) گھوڑا کسنے سے پہلے ختمِ قرآن کر لیتے تھے۔(صاحبِ) مرقات نے فرمایا کہ شیخ موسیٰ سدوانی شیخ ابو مدین کے اصحاب میں سے تھے ایک دن اور رات میں ستر ہزار(70000) ختم کر لیتے تھے، ایک دفعہ اُنہوں نے کعبۂ معظمہ میں سنگِ اسود چُوم کر دروازۂ کعبہ پر پہنچ کر ختمِ قرآن فرمالیا اور لوگوں نے ایک ایک حرف سُنا ،لہٰذا اس حدیث کی بنا پر نہ تو مُروَّجہ شبینوں کو حرام کہا جاسکتا ہے اور نہ امامِ اعظم ابو حنیفہ اور ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن پر اعتراض کیا جاسکتا ہے جو ایک دن اور رات میں پورا ختم کر لیتے تھے کہ یہ حکم عوام مسلمانوں کے لیے ہے جو اس قدر جلد قرآن شریف پڑھنے میں درست نہ پڑھ سکیں۔ ختمِ قرآن میں عام بزرگوں کے طَرِیقے مُختلِف رہے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ج۳، ص۲۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدرستہ المدینہ (بالغان)"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کثرت سے تلاوتِ قرآنِ کریم کا مقصد یہ نہیں کہ ہم جلدی

جلدی تلفظ کی غلط ادائیگی کے ساتھ تلاوت کریں اور ثواب کمانے کے بجائے گُناہ کے مُرتکب ٹھہریں بلکہ قرآنِ کریم کی تلاوت کے فضائل کا حُصُول اور رحمتوں کا نُزول اسی صورت میں ہوسکے گا جبکہ ہم دُرُست مخارج کے ساتھ تلاوت کا اہتمام کریں گے۔ہمارے مُعاشرے میں لوگ جدید دُنیوی تعلیم حاصل کرنے، انگلش لینگویج، کمپیوٹر اور مختلف کورسز کیلئے تو ان سے متعلق اِداروں میں بھاری فیسیں جمع کرواتے ہیں مگر دُرست تلفظ کے ساتھ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہ قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے وقت نہیں نکالتے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت تعلیمِ قرآن کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام مدرسۃ المدینہ (بالغان) بھی ہے۔مدرسۃ المدینہ بالغان کیا ہوتا ہے، اس میں داخلہ کیسے لیا جاتا ہے؟ فیس کتنی ہوتی ہے؟ پڑھنا کتنی دیر ہوتا ہے؟ آیئے اس کے بارے میں بھی سُنتے ہیں۔

مختلف مقامات اور مَساجِد وغیرہ میں عُموماً بعد نمازِ عشاء کم و بیش 63منٹ کیلئے ہزارہا مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی ترکیب ہوتی ہے، جن میں بڑی عمر کے (یعنی بالغ) اسلامی بھائی صحیح مَخارِج سے حروف کی دُرُست ادائیگی کے ساتھ قرانِ کریم سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ درست کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مُفت حاصِل کرتے ہیں۔مدرسۃ المدینہ بالغان میں کوئی داخلہ فارم جمع نہیں کروانا ہوتا، نہ ہی اس کی کوئی فیس ہوتی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! قرآنِ پاک کی تعلیم فی سبیل اللّٰہ دی جاتی ہے، مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول تعلیمِ قرآن حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف مدنی کاموں میں بھی شامل ہونے کی سعادت حاصل کرتے ہیں مثلاً ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت، مدنی قافلے میں سفر وغیرہ۔دُنیا کے مختلف مُمالِک میں اکثر

گھروں کے اندر تقریباً روزانہ ہزاروں مدارِس بنام مدرَسۃُ المدینہ (بالِغات) بھی لگائے جاتے ہیں، جن میں اسلامی بہنیں قرانِ کریم، نَماز اور سُنّتوں کی مُفت تعلیم پاتیں اور دُعائیں یاد کرتی ہیں۔

عطا ہو شوق مَوْلیٰ مدرَسے میں آنے جانے کا

خدایا ذوق دے قرآن پڑھنے اور پڑھانے کا

میری زندگی میں مدنی بہار آگئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدرستہ المدینہ بالغان کی برکت سے جہاں اسلامی بھائی درست تلفظ سے قرآنِ کریم پڑھنا سیکھتے ہیں وہیں بہت سے لوگوں کو گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی بھی توفیق نصیب ہوتی ہے آیئے !ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

زم زم نگر حیدر آباد (بابُ الاسلام، سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں ایک فیشن پرست نوجوان تھا، دُنیا کی موج مستی میں گُم اور اپنی آخرت کے انجام سے غافل تھا کہ میری سوئی ہوئی قسمت جاگ اُٹھی اور مجھے مدرستہُ المدینہ (بالغان) کی رُوحانی فضائیں میسر آگئیں، مدرستہُ المدینہ (بالغان) کی برکات نے میرے تاریک دل کو خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰی کے چراغ سے مُنوّر کر دیا۔ قرانِ کریم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سُنّتوں پر عمل کا جذبہ بھی مِلا اور ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری زندگی میں مدنی بہار آگئی، فیشن پرستی و موج مستی سے نجات حاصل ہوئی اور میں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والوں کے واقعات اور قرآنِ کریم پڑھنے کے فضائل سُن رہے ہیں۔ یاد رہے! جہاں بھی کثرت سے تلاوت کرنے کی ترغیب دلائی گئی وہاں اس سے ہر گز یہ مُراد نہیں ہے کہ ہم فرائض وواجبات اور تمام کام کاج چھوڑ کر رات دِن قرآنِ کرِیم کی تلاوت میں مَشغُول ہو جائیں اور ہم پر جو حُقُوقُ العباد لازم ہیں، ان سے یکسر غافِل رہیں۔ بندے پر اس کے ماں باپ، بہن بھائی، اولاد بیوی یہاں تک کہ اس کی اپنی ذات اور اُس کے نفس کا بھی اُس پر حق ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی فرائض وواجبات کی ادائیگی کے بعد تلاوتِ قرآنِ کریم کیلئے ایک وقت مخصوص کر لینا چاہیے اس کا یہ فائدہ ہو گا کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حقوق بھی بآسانی ادا کر سکیں گے اور بندوں کے حقوق میں بھی کوتاہی نہیں ہو گی۔ بلکہ اگر حُقُوقُ الْعِباد تلف نہ ہوتے ہوں تو نوافل کی کثرت، قرآنِ کریم کی تلاوت اور نفل روزوں کی عادت بھی بنانی چاہیے کہ اس کی بڑی برکتیں ہیں۔

شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ترغیب کیلئے روزوں کے دُنیوی و اُخروِی فَوائِد بتاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: فرض روزوں کے عِلاوہ نَفْل روزوں کی بھی عادت بنانی چاہیے کہ اس میں بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں اور ثواب تو اِتنا ہے کہ جی چاہتا ہے، بس روزے رکھتے ہی چلے جائیں۔ مزید دِینی فوائد میں ایمان کی حفاظت، جہنَّم سے نَجات اور جنَّت کا حُصُول شامل ہیں اور جہاں تک دُنیوی فوائد کا تَعَلُّق ہے تو روزہ میں دن کے اندر کھانے پینے میں صَرف ہونے والے وَقْت اور اَخراجات کی بچت، پیٹ کی اِصلاح اور بہُت سارے اَمراض سے حِفاظَت کا سامان ہے اور تمام فوائِد کی اَصْل یہ ہے کہ اِس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔ (فیضانِ رَمضان، ص۱۳۳۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شوالُ المکرم میں چھ (6) نفل روزے رکھے جاتے ہیں، جنہیں شش عید کے

روزے بھی کہا جاتا ہے، احادیثِ مُبارکہ میں ان روزوں کے بڑے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ آیئے ترغیب کیلئے شش روزوں کی فضیلت پر مشتمل تین (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں۔

1. "جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ (6) دن شَوّال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔" (مجمع الزوائد ج۳ ص۴۲۵ حدیث ۵۱۰۲)

2. "جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ (6)، شَوّال میں رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے دَہر کا (یعنی عمر بھر کیلئے) روزہ رکھا۔" (صحیح مسلم ص ۵۹۲ حدیث ۱۱۶۴)

3. "جس نے عیدُ الفِطر کے بعد (شَوّال میں) چھ (6) روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس ملیں گی۔ (سنن ابن ماجہ ج ۲، ص ۳۳۳، حدیث ۱۷۱۵)

خلیلِ ملت حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادِری برکاتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد لگاتار رکھے جائیں تب بھی مُضایَقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ متفرق (یعنی ناغہ کرکے) رکھے جائیں یعنی ہر ہفتہ میں دو (2) روزے اور عیدُ الفطر کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ (سنی بہشتی زیور ص ۳۴۷) اَلْغَرَض عیدُ الفِطْر کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شش عید کے روزے رکھ سکتے ہیں۔

نفل روزوں کی مَدَنی تحریک:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نِیَّت کرلیجئے کہ ہم بھی شَوّالُ الْمُکَرَّم کے اس مہینے میں اپنی سہولت کے مطابق یہ چھ (6) روزے رکھنے کی کوشش کریں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ جو اسلامی بھائی نفل روزے

رکھتے ہیں تنظیمی طور پر ان عاشقانِ روزہ کی درجہ بندی ہے۔**(1) ممتاز:** وہ اسلامی بھائی جو صومِ داؤدی یعنی ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھے یا مہینے میں کم از کم 15 روزے اپنی سہولت کے مطابق رکھے یا پانچ (5) ممنوعہ ایام کے علاوہ سارا سال روزے رکھے۔(عید الفطر اور ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجۃ الحرام کو روزہ رکھنا مکروہِ تحریمی ہے۔)(دُرِ مختار و ردالمحتار ج ۳، ص ۳۹۱)**(2) بہتر:** جو ہر پیر شریف اور جمعرات کا روزہ رکھے (پیر اور جمعرات کا روزہ سُنّت ہے، البتہ جو اپنی سہولت کے مطابق مدنی ماہ میں سات روزے رکھ لے وہ بھی تنظیماً "بہتر" میں شمار ہو گا۔)**(3) مناسب:** جو ہر پیر شریف کو یا مجبوری ہو تو ہفتہ وار چھٹی والے دن روزہ رکھے (یُوں مہینے میں چار پانچ روزے ہوں گے۔)

مزید تفصیلات جاننے کے لیے فیضانِ سنت جلد اوّل باب فیضانِ رمضان صفحہ 1419 کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تلاوت میں دل کیوں نہیں لگتا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ہم بھی فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ کثرت سے نفل عبادات اور تلاوتِ قرآنِ کریم کرتے ہوئے زندگی بسر کرتے مگر افسوس! آج کل مسلمانوں کی اکثریت تلاوتِ قرآنِ کریم سے دُور نظر آتی ہے ایک وہ وقت تھا کہ جب ہر گھر سے صبح سویرے نمازِ فجر کے بعد تلاوتِ قرآنِ کریم کی آواز آیا کرتی تھی بالخصوص گھر کے بڑے بوڑھے افراد تو لازمی کچھ نہ کچھ تلاوتِ قرآن کیا کرتے تھے، جس سے بچوں کو بھی رغبت ملا کرتی تھی مگر اب بدقسمتی سے نہ نمازوں کا شوق باقی رہا اور نہ ہی تلاوتِ قرآن کا ذوق، بلکہ اب تو حالت یہ ہے کہ گھر کے بڑے افراد صبح وقتِ فجر گزر جانے کے بعد اور بعض تو دن چڑھے اٹھتے ہیں اور کوئی اچھا کام کرنے کے بجائے

سب سے پہلے اخبار پڑھتے ہیں یا پھر نیوز چینل لگا لیتے ہیں، اگر نہیں دیکھتے تو قرآنِ کریم کھول کر نہیں دیکھتے، بڑوں کی دیکھا دیکھی ہماری نئی نسل بھی ان نیک کاموں سے دُور ہوتی چلی جارہی ہے، یہی وجہ ہے کہ آج کل نوجوانوں کی اکثریت، موبائل فون اور سوشل میڈیا(Social Media)کے ذریعے نہ صرف رات گئے تک میسجز(Messages)اور دیگر فضولیات میں وقت برباد کرتی رہتی ہے بلکہ صبح دیر سے آنکھ کھلنے پر بھی نمازِ فجر قضا ہوجانے اور تلاوتِ قرآنِ کریم سے محروم رہ جانے کا افسوس کرنے کے بجائے سب سے پہلے موبائل ہی کو دیکھتی ہے کہ کوئی میسج(Message)تو نہیں آیا ہوا، حالانکہ قرآنِ کریم تو رحمتوں اور برکتوں سے بھرپور وہ پیارا کلام ہے جو نہ صرف ہماری رہنمائی اور ہدایت کے لئے تشریف لایا ہے بلکہ اس کا دیکھنا، اس کو باوضو چُھونا اور اس کی تلاوت کرنا باعثِ اجر و ثواب بھی ہے، افسوس ہمارا حال تو یہ ہے کہ جس محفل میں قرآن پر مبنی گفتگو ہورہی ہو تو ہم اُکتانے لگتے ہیں اور جماہی پر جماہی آنے لگتی ہے یعنی سُستی چھانے لگتی ہے، کیا ہم نے کبھی اس کی وجہ پر غور کیا؟؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے دل فسق و فجور اور معصیت(گناہوں) کی گندگی سے آلودہ ہوچکے ہیں، اگر ہمارے دل پاک وصاف ہوتے تو ہمیں تلاوتِ قرآن اور سماعتِ قرآن دونوں میں لطف آتا، اے کاش پھر وہ دور آجائے کہ مسلمان قرآنِ کریم سے مَحبَّت، اس کی تلاوت کی کثرت اور اس کے احکامات پر عمل کے عادی ہوجائیں۔

قرآنِ کریم کے احکام پر عمل کے معاملے میں ہماری حالت:

حضرت حسن بصری رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡہ پہلے کے مسلمانوں کی عملی حالت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”میں نے 70 بدری صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کو دیکھا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حلال کردہ چیزوں

سے (تقویٰ و وَرع کی وجہ سے) اس قدر اِجتناب کرتے تھے جس قدر تم حرام چیزوں سے پرہیز نہیں کرتے۔ جس قدر تم فَراخی کی حالت پر خُوش ہوتے ہو، اس سے زیادہ وہ آزمائشوں پر خُوش ہوتے تھے۔ اگر تم انہیں دیکھ لیتے تو کہتے کہ یہ مجنون ہیں اور اگر وہ تمہارے بہترین لوگوں کو دیکھتے تو کہتے کہ ان لوگوں کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں اور اگر وہ تمہارے بُرے لوگوں کو دیکھتے تو کہتے: ان لوگوں کا حساب کے دن پر ایمان نہیں۔ اُن میں سے کسی کے سامنے حلال مال پیش کیا جاتا تو وہ یہ کہہ کر لینے سے اِنکار کر دیتے کہ مجھے اپنا دل خراب ہو جانے کا ڈر ہے (جبکہ تم حرام مال لینے میں بھی ذرا پرواہ نہیں کرتے۔) (صراط الجنان، جلد 3 صفحہ 467)

مجھ کو روزانہ تلاوت کی بھی تُو توفیق دے

قاریِ قرآں بنا اور خادمِ قرآں بنا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے اَسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے قرآنِ پاک کے احکامات کی بجا آوری میں اپنی زندگی گُزارنی چاہیے۔ زہے نصیب! اگر ہم قرآنِ پاک کے ظاہری و باطنی آداب کا لحاظ کرتے ہوئے تلاوت کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں اس کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ آیئے! پہلے تلاوت کے ظاہری آداب سُنتے ہیں۔

تلاوتِ قرآن کے ظاہری آداب:

❀ تلاوت کرنے والے کو چاہیے کہ باوُضو ہو کر قبلہ رُو سر جھکائے ادب و سکون کے ساتھ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر تلاوتِ قرآن کرے۔ ❀ چوکڑی مارنے (یعنی چارزانو بیٹھنے)، (بِلا ضرورت) ٹیک لگانے سے

اِجتناب کرے بلکہ یُوں بیٹھے جیسے اُستاد کے سامنے شاگرد بیٹھتا ہے۔❀ تلاوت کرنے کی سب سے افضل حالت یہ ہے کہ مسجد میں دورانِ نماز کھڑے ہو کر تلاوت کی جائے۔ اَمیرُ المؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''جو نماز میں کھڑے ہو کر قرآن کی تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے100 نیکیاں ہیں اور جو بیٹھ کر تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے 50نیکیاں ہیں اور جو نماز کے علاوہ باوضو تلاوت کرے اس کے لئے 25 نیکیاں ہیں۔''(احیاالعلوم ،ج ا،ص ۳٦٦) ❀ تِلاوت کا ایک ادب یہ ہے کہ خوب ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کی جائے۔(احیاالعلوم،ج ا،ص ۳٦٨) ❀ نیز خوبصورت آواز بنا کر خُوش اِلحانی کے ساتھ تلاوت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جتنا خوش اِلحانی سے تلاوتِ قرآن کا حکم دیا اتنا کسی اور چیز کا نہ دیا۔''(صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین۔۔۔الخ، ص۳۹۷،ح ۷۹۲) یہ بھی یاد رہے! کہ حروف کو اتنا زیادہ نہ کھینچا جائے کہ (حروف کی) آواز بدل جائے یا نظمِ قرآن تبدیل ہو جائے۔(احیاالعلوم،ج ا،ص ۳۷۱) ❀ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ''قرآن پڑھو اور روؤ اگر تمہیں رونا نہ آئے تو رونے جیسی صُورت بنالو۔''(سنن ابن ماجہ، باب فی حسن الصوت بالقرآن، ج ۲، ص ۱۲۹، ح ۱۳۳۷بتغیر) ❀ اتنی آواز سے قراءَت کی جائے کہ تلاوت کرنے والا خُود سن سکے کیونکہ قراءَت نام ہی اس کا ہے کہ حروف کو آواز کے ساتھ واضح طور پر اَدا کیا جائے۔(احیاالعلوم ،۱/ ۳۷۰،ماخوذاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ان ظاہری آداب کا خیال رکھتے ہوئے روزانہ تلاوت کی سعادت نصیب فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تلاوتِ قرآن کے باطنی آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تلاوتِ قرآن کے کچھ باطنی آداب بھی ہیں، آیئے ان میں سے بھی چند آداب بھی سنتے ہیں: ❀ حُضورِ قلب (دل کی توجہ) کے ساتھ تلاوت کی جائے یعنی دل میں پیدا ہونے والے تمام خیالات کو ترک کر کے تلاوتِ قرآن کی جائے۔ (احیاالعلوم،۱/ ۳۷۴) ❀ جس طرح ظاہری جِلدِ قرآن اور اس کے اَوراق کا یہ ادب ہے کہ بغیر طہارت کے انہیں نہ چُھوا جائے، اسی طرح قرآنِ کریم کے باطنی انوار و تجلیات کا تقاضا ہے کہ دل بھی ہر طرح کی ناپاکی سے پاک و صاف ہو تاکہ وہ تجلیات اس دل میں سما سکیں۔ (احیاء العلوم، ۱/ ۳۷۳،ماخوذاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس تحفُّظِ اَوراقِ مُقدَّسہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ جب قرآنِ پاک کی جلد اور اس کے اوراق وغیرہ بوسیدہ یا شہید ہو جائیں تو ان کا تحفظ بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے 103 شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **مجلس تحفُّظِ اَوراقِ مُقدَّسہ** بھی ہے۔ اوراقِ مقدسہ کا تحفظ کرنے، ان کا تقدس پامال نہ ہونے اور انہیں بے ادبیوں سے بچانے کے مقدس جذبے کے تحت یہ شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں (علماء، ائمہ، مسجد کمیٹیاں، تاجر، دُکاندار، وغیرہ) کے تعاون سے مختلف مقامات پر اَوراقِ مُقدَّسہ کے تحفُّظ کے لیے بکس (Box) وغیرہ کی ترکیب کی جاتی ہے اور مجلس کے دیئے ہوئے شرعی و تنظیمی اُصولوں کے مُطابق اَوراقِ مُقدَّسہ کو دفن، ٹھنڈا یا محفوظ کیا جاتا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کے باطنی آداب میں سے یہ بھی ہے کہ ❀ قرآنِ پاک کی کسی آیت میں اَمر و نَہی (یعنی کسی کام کے کرنے یا کسی کام سے رکنے کا حکم) سُنے تو یہ خیال کرے کہ یہ مجھ ہی سے خطاب ہے۔ اسی طرح گزشتہ اُمّتوں اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات سے بھی عبرت و نصیحت حاصل کرے۔ (احیاء العلوم، ج۱، ص۸۷۳، ماخوذاً) ❀ نیز تلاوت کرنے والے کو چاہیے کہ آیاتِ کریمہ کے سِیاق وسَباق کا اثر بھی قبول کرے، وہ یوں کہ جھٹلانے والوں مثلاً عاد و ثمود وغیرہ کے حالات اور ان پر نازل ہونے والے عذاب کے متعلق پڑھے تو دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب اور غلبہ و قدرت کا خوف پیدا کرے اور جب جنّت اور اس کی نعمتوں کے مُتَعَلِّق پڑھے تو ان کے حصول کی دعا کرے۔ (احیاء العلوم، ۱/۸۵۵) ❀ تلاوتِ قرآن کے باطنی آداب میں سے یہ بھی ہے کہ پڑھتے ہوئے غور وفکر کیا جائے خصوصاً اس کے معانی و مفہوم پر غور کیا جائے۔ امیرُ المُؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُ المُرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''اُس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جس میں سمجھ نہ ہو اور اس قراءَت میں کوئی بہتری نہیں جس میں غور وفکر نہ ہو۔'' (احیاء العلوم، ج۱، ص۳۷۴)

تفسیر صِراط الجنان کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کو بہتر طریقے سے سمجھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر ''**صِراطُ الجنان**'' سے روزانہ نمازِ فجر کے بعد مدنی حلقے میں تین آیات کا ترجمہ و تفسیر سُننے یا سُنانے یا پھر اِنفرادی طور پر پڑھنے کی عادت بنائیے اور ثواب کا ڈھیروں خزانہ

سمیٹئے۔ آیئے تفسیر صراط الجنان کی چند نمایاں خصوصیات بھی سنتے ہیں: ﴿1﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں ہر آیت کے 2 ترجمے دِیے گئے ہیں، ایک سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے **کنزالایمان** سے، دُوسرا ترجمہ آسان اُردو میں **کنزُالعرفان** کے نام سے دِیا گیا ہے، جس میں زیادہ تر کنزالایمان سے ہی اِستفادہ کیا گیا ہے۔ ﴿2﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں قابلِ اعتماد علمائے کرام کی قدیم و جدید قرآنی تفاسیر اور دِیگر اسلامی عُلوم پر لکھی گئی کتابیں بالخصوص سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی لکھی ہوئی، کثیر کتابوں سے کلام اَخذ کر کے آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے ﴿3﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں، تفسیر خزائنُ العرفان اور تفسیر نورُ العرفان کا فیضان ہے، تفسیر خزائنُ العرفان، خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل سید، حافظ، حکیم مُفتی نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اور تفسیر نورُ العرفان اِن کے خلیفہ، مُفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ہے ﴿4﴾ تفسیر صِراطُ الجنان نہ زِیادہ طویل ہے نہ ہی بہت مختصر، بلکہ متوسط اور جامع ہے ﴿5﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں حتی الاِمکان آسان انداز اختیار کیا گیا ہے تاکہ عام اسلامی بھائی بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں ﴿6﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں اعمال کی اِصلاح کے لیے مُعاشرتی بُرائیوں کا تذکرہ اور معاشرتی برائیوں کے عذابات بیان کیے گئے ہیں ﴿7﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں جنّت کے اِنعامات کے حصول کی ترغیب اور جہنم کے عذابات کی ترہیب موجود ہے ﴿8﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں باطنی امراض کے متعلق بھی قدرے تفصیل سے کلام کیا گیا ہے ﴿9﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں والدین، رِشتے داروں، یتیموں، پڑوسیوں وغیرہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور صِلہ رحمی کرنے کے

متعلق بھی اِصلاحی مواد موجود ہے ﴿10﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں عقائدِ اہلسنّت اور معمولاتِ اہلسنّت کی دلائل کے ساتھ وضاحت کی گئی ہے ﴿11﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں موقع کی مناسبت سے حضورِ پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عِظام کی سِیرت اور واقعات بھی ذِکر کیے گئے ہیں ﴿12﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں آیات سے حاصل ہونے والے رنگ برنگے، بِنت نئے خوشبوؤں والے مدنی پھول بھی موجود ہیں۔ آپ بھی نیت کیجئے کہ روزانہ کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ صراط الجنان کا مطالعہ کریں گے اور قرآنِ پاک کی تعلیمات پر نہ صرف خود عمل کریں گے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ترغیب دلائیں گے۔

یہی ہے آرزو تعلیم قرآن عام ہو جائے
ہر اک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے کثرت سے تلاوت کرنے والے اسلافِ کرام کے ایمان افروز واقعات سننے کی سعادت حاصل کی، نیز شش عید یعنی شوال کے مہینے میں چھ (6) روزے رکھنے کے فضائل اور نفل روزوں کے مدنی پھول بھی سُنے۔ اس کے علاوہ تلاوتِ قرآن کے ظاہری و باطنی آداب سے متعلق اہم مدنی پھول حاصل ہوئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی قرآنِ پاک کے ظاہری و باطنی آداب کا خیال رکھتے ہوئے خوب خوب تلاوتِ قرآنِ کریم کرنے اور اس کی رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میں ادب قرآن کا ہر حال میں کرتا رہوں
ہر گھڑی اے میرے مولیٰ تجھ سے میں ڈرتا رہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مُجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مُجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج۱ص۵۵حدیث۱۷۵دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! لباس کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ہے: ✹ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پَردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۲ص۵۹ حدیث ۲۵۰۴) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پَردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں اَیسے ہی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر جِنّات کی نِگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شَرْم گاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مراٰۃ ج۱ص۲۶۸) ✹ جو باوجودِ قُدرت زیب وزِینت کا لِباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُس کو کَرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔ (ابوداؤد ج۴ص۳۲۶حدیث

۴۷۷) ✹ لِباس حلال کمائی سے ہو اور جو لِباس حَرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اُس میں فَرض و نَفْل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (کَشْفُ الْاِلْتِبَاس فِی اسْتِحْبَابِ اللِّبَاس لِلشَّیْخ عبد الحقّ الدّہلَوی ص ۳۶) ✹ (لباس) پہنتے وَقْت سیدھی طَرَف سے شُرُوع کیجئے (کہ سُنّت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔ (اَیضاً ۴۳) ✹ اِسی طَرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے بر عکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طَرَف سے شُرُوع کیجئے۔ ✹ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد 3 صَفحہ 409 پر ہے: سُنّت یہ ہے کہ دامَن کی لمبائی آدھی پِنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زِیادہ سے زِیادہ اُنگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالِشت ہو۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۵۷۹) ✹ سُنّت یہ ہے کہ مَرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے۔ (مراٰۃ ج ۶ ص ۹۴) ✹ مَرد مَردانہ اور عَورت زَنانہ ہی لِباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔ ✹ تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے۔ تکبُّر ہے یا نہیں اِس کی شَناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پَیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رَہی تو تکبُّر آگیا۔ لہٰذا اَیسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بَہُت بُری صِفَت ہے۔

(بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۰۹، رَدُّالْمُحتار ج ۹، ص ۵۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المَدینہ کی مَطبوعہ دو (2) کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھَدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں

کی تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سُنَّتوں بَھرا سفر بھی ہے۔(101مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سُنت کے پُھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، اللّٰه عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔ (1)

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بَس ہوں میں تم ہو میں تم پر فِدا تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیَّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِه" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے

---

1 ۔۔۔ کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ ۔۔۔ الخ، الجزء ۱، ۱/ ۲۵۰، رقم: ۲۱۷۴

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَملِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰـہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰـہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَوَّالُ الْمُکَرَّم کا مہینا اپنی بَرکتیں لُٹا رہا ہے۔ یہ وہ بابرکت مہینا ہے کہ جس میں اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔ اسی مُناسَبت سے آج ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذِکرِ خیر کرتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصر تعارف اور آپ کے شوقِ علمِ دین کے واقعات سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ چُنانچہ

اعلیٰ حضرت کا تعارف

---

1 . . . معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت بریلی شریف کے مَحَلّے جسولی میں دس (10) شوّالُ المُکرّم ۱۲۷۲؁ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظُہر بمطابق چودہ (14) جُون 1856؁ء کو ہوئی۔[1] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاندانی لحاظ سے پٹھان، مَسلک کے لحاظ سے حنفی، طریقت کے لحاظ سے قادِری اور جائے وِلادت کے لحاظ سے بریلوی تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد کا نام مولانا نقی علی خان (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اور دادا کا نام مولانا رضا علی خان (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) ہے۔[2] آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پیدائشی نام **"محمد"** ہے، والِدہ ماجِدہ **"اَمَّن میاں"** پکارتی تھیں، والدِ ماجد و دیگر رشتے داروں نے **"احمد میاں"** اور دادا نے **"احمد رضا"** نام رکھا۔ آپ کا تاریخی نام **"اَلْمُخْتَار"** ہے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود اپنے نام سے پہلے **"عبدُ المصطفٰی"** لکھا کرتے تھے۔[3]

مصطفٰی کا وہ لاڈلا پیارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اب کتاب لے جانے کی حاجت نہیں!

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مَلِکُ العُلَما حضرت علّامہ مولانا مُفتی ظَفَرُ الدّین بِہاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں: اعلیٰ حضرت (ہند کے ایک علاقے) پیلی بِھیت میں حضرت وَصی احمد (مُحدّثِ) سُورتی رَحْمَۃُ

1… حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۵۸ ملخصاً

2… فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ص ۶۷ بتغیر قلیل

3… تجلیاتِ امام احمد رضا، ص ۲۱ بتغیر قلیل

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر مہمان تھے، ایک دن دورانِ گفتگو فِقْہ کی ایک کتاب کا ذکر ہوا، یہ کتاب مُحدِّث سُورتی کی لائبریری میں موجود تھی، کتاب کا نام سُنتے ہی اعلیٰ حضرت نے فرمایا: ''میں نے (یہ کتاب) نہیں دیکھی، (بریلی واپس) جاتے ہوئے، یہ کتاب میرے ساتھ کر دیجئے گا۔'' حضرت مُحدِّث سورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے بخوشی قبول کیا اور کتاب لا کر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پیش کر دی مگر ساتھ میں یہ بھی فرمایا: جب مُلاحظہ فرمالیں تو بھیج دیجئے گا، اس لیے کہ آپ کے یہاں تو بہت کتابیں ہیں، میرے پاس یہی گنتی کی چند کتابیں ہیں، جن سے میں فتاویٰ دیا کرتا ہوں۔'' اعلیٰ حضرت نے اسے قبول فرمالیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اسی دن بریلی روانگی تھی مگر ایک جاں نثار مُرید کی دعوت کی وجہ سے ایک دن مزید قیام کرنا پڑا۔ رات میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کتاب کا مطالعہ فرمایا، جب دوسرے دن بریلی واپس جانے کا وقت آیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مُحدِّث سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ کتاب واپس فرمادی اور ارشاد فرمایا: ''قصد (ارادہ تو) بریلی لے جانے کا تھا اور اگر کل ہی جاتا تو اس کتاب کو ساتھ لیتا جاتا۔ لیکن جب کل جانا نہ ہوا تو شب میں اور صبح کے وقت پوری کتاب دیکھ لی، اب لے جانے کی ضرورت نہ رہی۔'' حضرت محدثِ سورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انتہائی حیرت سے فرمایا: ''بس ایک مرتبہ دیکھ لینا کافی ہوگیا؟'' اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''**اللہ** تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُمید ہے کہ دو تین (2،3) مہینہ تک تو جہاں کی عبارت کی ضرورت ہو گی، فتاویٰ میں لکھ دوں گا اور مضمون تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمر بھر کے لیے محفوظ ہو گیا۔'' (حیات اعلیٰ حضرت، ۱/۲۱۳ ماخوذاً)

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

علم و عِرفاں کا جو کہ ساگر تھا خیر سے حافِظہ قوی تر تھا

حق پہ مبنی تھا جس کا ہر فتویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل میں علمِ دین کے حُصُول کا شوق اور جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ وہ کتاب جسے عُموماً سمجھ کر مُطالعہ کرنے کیلئے ایک طویل عرصہ درکار ہوتا ہے مگر قربان جایئے، اعلیٰ حضرت کے شوقِ علمِ دِین پر کہ ایک رات میں پوری کتاب اوّل تا آخر نہ صرف پڑھ لی بلکہ ایسی ذِہن نشین بھی فرمالی کہ خود ارشاد فرماتے ہیں: **"اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے اُمید ہے کہ دو(2) تین(3) مہینے تک تو (اس کتاب سے) جہاں کی عبارت کی ضرورت ہوگی (اپنے) فتاویٰ میں لکھ دوں گا اور مضمون تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عُمر بھر کیلئے محفوظ ہوگیا ہے۔"** آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس قول سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وقت کی اَہَمِیَّت اور علمِ دِین کی قدر و منزلت سے خُوب واقف تھے۔

تحصیلِ علمِ دین کا حیرت انگیز جذبہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی پوری زندگی حُصُولِ علم اور اشاعتِ علم کیلئے وقف کر رکھی تھی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کوئی لمحہ بھی بیکار نہ گُزرتا، حصولِ علم کا یہ مُبارک سفر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بچپن ہی سے شروع ہوچکا تھا، وجہ اس کی یہ تھی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تعلق خالص مذہبی اور علمی گھرانے سے تھا۔ آپ کے والدِ گرامی اور دادا جان بھی عالمِ باعمل تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ کے بچپن میں شوقِ علمِ دِین کا یہ عالَم تھا کہ بغیر کہے خود ہی پڑھنے چلے جاتے، جُمعہ کے دن بھی جانا چاہا مگر والدِ مُحترم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے منع فرمانے سے رُک گئے اور خود ہی یہ سمجھ لیا کہ ہفتے میں جُمعہ کے دن کی بہت اَہمیّت ہے لہٰذا اسی وجہ سے نہیں پڑھنا چاہیے، باقی چھ (6) دن پڑھنے کے ہیں۔[(1)]

لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے اندر علمِ دِین سیکھنے کا شوق پیدا کریں اور خُوب محنت و لگن کے ساتھ علمِ دِین حاصل کریں اور بِلاوجہ سُستی کرکے علم کی برکتوں سے ہرگز محروم نہ رہیں۔ آیئے! حُصُولِ علمِ دِین کا شوق پیدا کرنے کیلئے تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

﴿1﴾ مَنْ خَرَجَ فِی طَلَبِ الْعِلْمِ فَھُوَ فِی سَبِیْلِ اللہِ حَتّٰی یَرْجِعَ جو شخص طلبِ علم کے لیے گھر سے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے۔

(ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ۲۹۴/۴، حدیث: ۲۶۵۶)

﴿2﴾ جو صبح مسجد میں نیکی سیکھنے یا سکھانے کیلئے گیا اس کے لیے مکمل حج کرنے والے کی طرح اجر (لکھا جاتا) ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب العلم، الترغیب فی الرحلۃ فی طلب العلم، ۷۵/۱، حدیث: ۱۴۶)

﴿3﴾ جس کو اس حال میں موت آگئی کہ وہ علم کو اس لئے طلب کر رہا تھا تاکہ اسلام کو زندہ کرے تو اس کے اور انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے درمیان جنت میں ایک درجے کا فرق ہوگا۔

(دارمي، باب في فضل العلم والعالم، حديث: ۳۵۴، ۱۱۲/۱)

علم و عِرفاں کا جو کہ ساگر تھا خیر سے حافِظہ قَوی تر تھا
حق پہ مَبنی تھا جس کا ہر فتوٰی واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

1 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۶۹ بتغیر قلیل

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ حُصولِ عِلْمِ دِین کیلئے گھر سے نکلنے والوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کیسی کرم نوازیاں ہوتی ہیں کہ یہ خُوش نصیب جب تک واپس نہ لوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں شُمار کئے جاتے ہیں، ان کے نامۂ اعمال میں حج کرنے والوں کی طرح ثواب لکھا جاتا ہے اور اگر طالبِ علم کا اسی حالت میں انتقال ہو جائے تو اُسے جنَّت میں بُلند و بالا درجات سے بھی نوازا جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی حُصولِ علم کے ان فضائل کو پانے کیلئے علمِ دِیْن حاصل کرنا چاہیے۔ علم حاصل کرنے کیلئے فقط امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نگرانِ شوریٰ اور دیگر مبلغین کے بیانات، اُستاد صاحب سے سُنی ہوئی بات، یا کسی کتاب کے چیدہ چیدہ مقامات سے منتخب مدنی پھول نکالنے پر ہی اِکتفا نہ کیا جائے بلکہ اپنی محنت اور شوقِ مُطالَعہ کے ذریعے مکتبۃُ المدینہ کے کُتُب و رسائل اول تا آخر بار بار مُطالعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا اور علم کا شوق بھی بڑھے گا۔

سبق یاد کرنے اور سنانے کا دلنشین انداز

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُستاد صاحب سے کبھی چوتھائی (1/4) کتاب سے زیادہ نہیں پڑھی مگر آپ کے شوقِ مطالعہ اور ذہانت کا یہ عالَم تھا کہ چوتھائی (1/4) کتاب اُستاد سے پڑھنے کے بعد بقیہ تمام کتاب کا خُود مُطالَعہ کرتے اور یاد کر کے سُنا دیا کرتے تھے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۷۰)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود اپنے شوقِ علمِ دِین اور قوتِ حافظہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

میرے اُستاد جن سے میں ابتدائی کتاب پڑھتا تھا، جب مجھے سبق پڑھا دیا کرتے، ایک دو مرتبہ میں دیکھ کر کتاب بند کر دیتا، جب سبق سنتے تو حَرف بَحَرف لفظ بہ لفظ سُنا دیتا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر سخت تعجُّب کرتے۔ ایک دن مجھ سے فرمانے لگے کہ احمد میاں! یہ تو کہو تم آدمی ہو یا جِن؟ کہ مجھ کو پڑھاتے دیر لگتی ہے مگر تم کو یاد کرتے دیر نہیں لگتی! آپ نے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے میں انسان ہی ہوں ہاں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا فضل و کرم شاملِ حال ہے۔ (تذکرہ امام احمد رضا، ص ۵، حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ا ص ۶۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو علمِ دِین حاصل کرنے کا کیسا شوق تھا کہ آپ کے اُستاد صاحب سبق پڑھا کر فارغ ہوتے اور آپ ایک دو بار دیکھ کر ہی سبق یاد کر لیا کرتے، اُستادِ محترم آپ کے علمی جذبے اور قُوّتِ حافظہ کو دیکھ کر حیرت زَدہ رہ جاتے کہ اتنے قلیل وَقْت میں یہ بچہ کس طرح اپنا سبق زبانی یاد کر لیتا ہے۔ مگر فی زمانہ ہمارے حافظے کا یہ حال ہے کہ ہمیں تو اِنتہائی آسان اور چھوٹی چھوٹی باتیں بھی بار بار پڑھنے اور سُننے کے باوُجُود یاد نہیں رہتیں بالفرض کوئی چیز یاد کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو وہ جلد ہی بھول جاتے ہیں۔ اگر ہم اپنے حافظے کو مضبوط بنانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے حافظہ کمزور کرنے والے اسباب کو دُور کرنا ہوگا مثلاً بلا اجازتِ شرعی اپنا یا کسی اور کا ستر دیکھنا، چکنائی والی، کھٹی اور بلغم پیدا کرنے والی چیزیں کھانا اور بالخصوص دن رات گُناہوں کے اِرتکاب سے بچنا ہوگا کیونکہ حافظے کی کمزوری کا ایک بڑا سبب ہماری گُناہوں بھری زِندگی بھی ہے۔ لہٰذا اپنے حافظے کو مضبوط بنانے، عذابِ الٰہی سے نجات پا کر جنّت کی اَبدی نعمتوں سے لُطف اُٹھانے کیلئے زِندگی کو غنیمت جانتے ہوئے گُناہوں سے کنارہ کشی اختیار کیجئے اور توبہ واستغفار کا معمول بنائیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضَرور کرم ہوگا۔

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر تم جلد توبہ کروگے تو

اُمید ہے کہ عنقریب گُناہوں پر اِصرار کرنے کے **مَرَض** کا تمہارے دل سے قَلْع قَمْع (یعنی خاتمہ) ہو جائے اور گُناہوں کی نحوست کا بوجھ تمہاری گردن سے اُتر جائے اور گُناہوں کی وَجہ سے جو قَساوَتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) پیدا ہوتی ہے اس سے ہرگز بے خوف نہ ہو۔ بلکہ ہر وَقت اپنے دل پر نگاہ رکھو، کیونکہ بعض صالحین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن نے فرمایا ہے: ''بے شک گُناہ کرنے سے **دل سیاہ** ہو جاتا ہے اور دل کی سیاہی کی علامت یہ ہوتی ہے کہ گُناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، طاعت (یعنی عبادت) کے لیے موقع نہیں ملتا، نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (یعنی نصیحت و بیان سن کر دل پر اثر نہیں ہوتا)۔'' اے عزیز! کسی گُناہ کو معمولی خیال نہ کر اور کبیرہ گُناہوں پر اِصرار کرنے کے باوجود اپنے آپ کو تائب (یعنی توبہ کرنے والا) گمان نہ کر۔ (منہاج العابدین، ص۶۹، غیبت کی تباہ کاریاں، ص۴۲۹)

میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں
حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے حافظہ مضبوط کرنے کے چند نُسخے بھی سُنتے ہیں:

ترکِ گناہ (یعنی گناہ چھوڑ دینا) قوتِ حافظہ کا بہترین معاون ہے۔☆ حرام روزی سے بچنا بھی قوتِ حافظہ کی مضبوطی کا سبب ہے ☆ ہم جو بھی علمِ دین سیکھیں، اُس پر عمل کریں ☆ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے حافظے کی مضبوطی کے لئے دعا کریں "اے میرے مالک و مولا عَزَّوَجَلَّ! تیرا عاجز بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے، اے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے دین کا علم حاصل کرنا چاہتا ہوں لیکن میری یادداشت

میرا ساتھ نہیں دیتی، اے ہر شے پر قادر رب عَزَّوَجَلَّ! تُو اپنی قدرتِ کاملہ سے میرے کمزور حافظے کو قوی فرما دے اور مجھے بھول جانے کی بیماری سے نجات عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ☆ ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کیجئے، باوضو رہنے کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ ہمیں سنت پر عمل کے ساتھ ساتھ خوداعتمادی کی دولت اور احساسِ کمتری سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔ ☆ حافظے کی قوت بیدار کرنے میں نیند کا بھی عمل دَخل ہے، اس لیے سونے اور جاگنے کے اوقات مقرر کیجیے اور نیند کے وقت میں سونے کے علاوہ ہر کام سے گریز کیجیے۔ نیند ختم کرنے والی ادویات کا استعمال ہرگز مت کیجئے۔ اس بات کا خاص خیال رکھیئے کہ سونے والی جگہ میں کسی قسم کا شور وغل نہ ہو اور نہ وہاں کسی قسم کی تیز روشنی ہو تاکہ نیند سے جو مطلوب ہے وہ حاصل ہو ☆ قوتِ حافظہ جیسی انمول نعمت کا شکر ادا کریں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس میں برکت عطا فرمائے گا یوں کم قوتِ حافظہ والے کی قوتِ یادداشت میں اضافہ ہوگا اور پہلے سے قوی حافظہ رکھنے والے کی یادداشت میں مزید قوت پیدا ہوگی۔

نیز حافظہ مضبوط کرنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"حافظہ کیسے مضبوط ہو؟"** کا مُطالعہ کیجئے۔ اس کتاب میں بُزرگانِ دین کے حیرت انگیز واقعات اور قوتِ حافظہ بڑھانے کیلئے دیسی، طبی اور روحانی علاج بھی دیئے گئے ہیں۔ آپ اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً طلب کرسکتے ہیں نیز دعوتِ سلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھنے، ڈاؤن لوڈ کرنے اور پرنٹ آؤٹ کرنے کی بھی سہولت موجود ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کی رِیاضی دانی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عقل و فہم اور عِلْمِ دِیْن سے مَحبّت کا عالَم یہ تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کم و بیش پچاس(50)عُلُوم میں قلم اُٹھایا اور قابلِ قدر کُتُب تصنیف فرمائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ہر فن میں کافی دسترس حاصل تھی۔ علمِ تَوقِیت (عِلمِ تَو۔قِی۔ت) میں اِس قدر کمال حاصل تھا کہ دن کو سُورج اور رات کو ستارے دیکھ کر گھڑی مِلا لیتے۔ وَقت بالکل صحیح ہوتا اور کبھی ایک مِنَٹ کا بھی فرق نہ ہوا۔ (اسی طرح) علمِ رِیاضی میں بھی آپ یگانۂ روزگار تھے۔ (تذکرہ امام احمد رضا، ص۶) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (علمِ ریاضی میں) میرا کوئی اُستاد نہیں ہے، میں نے اپنے والدِ ماجد سے صرف چار (4) قاعدے جمع، تفریق، ضرب، تقسیم محض اس لئے سیکھے تھے کہ ترکہ (یعنی وراثت) کے مسائل میں اُن کی ضرورت پڑتی ہے، شرح چغمینی شروع کی تھی کہ والدِ ماجد نے فرمایا کیوں اپنا وَقت اس میں صرف کرتے ہو، پیارے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سرکار سے یہ علوم تم کو خود ہی سکھا دیئے جائیں گے۔ (فیضان اعلیٰ حضرت، ص۵۵۰)

علمِ ریاضی میں مَہارت کا ایک دلچسپ واقعہ کچھ یوں ملتا ہے کہ علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضِیاءُ الدّین جو کہ رِیاضی میں غیر ملکی ڈگریاں اور تَمغہ جات حاصل کیے ہوئے تھے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں ریاضی کا ایک مسئلہ پوچھنے آئے۔ ارشاد ہوا: فرمایئے! اُنہوں نے کہا: وہ ایسا مسئلہ نہیں جسے اتنی آسانی سے عَرض کروں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کچھ تو فرمایئے۔ وائس چانسلر صاحِب نے سُوال پیش کیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسی وَقت اس کا تَشَفّی بخش جواب دے دیا۔ اُنہوں نے اِنتہائی حیرت سے کہا کہ میں اِس مسئلے کے لیے جرمن جانا چاہتا

تھا اِتِّفاقاً ہمارے دینیات کے پروفیسر مولانا سیّد سُلیمان اشرف صاحِب نے میری رہنمائی فرمائی اور میں یہاں حاضِر ہوگیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسی مسئلے کو کتاب میں دیکھ رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحِب بصد فرحت و مَسرّت واپَس تشریف لے گئے اورآپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیَّت سے اِس قدر متاثر ہوئے کہ داڑھی رکھ لی اور صَوم وصَلوٰۃ کے پابند ہوگئے۔ (فیضان اعلیٰ حضرت ۵۵۰) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

جس نے دیکھا اُنہیں عقیدت سے قلب کی آنکھ سے محبت سے
مرحبا مرحبا پُکار اُٹھّا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے والدِ گرامی سے علمِ ریاضی کے صِرف چار(4) قاعدے ہی سیکھے تھے، مگر ان چار(4) قاعدوں کی مدد اور اپنے شوقِ علم سے آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علمِ ریاضی میں ایسی کامل مہارت حاصل کی کہ بڑی بڑی ڈِگریوں والا نامور ریاضی دان بھی آپ سے ایسا مُتاثر ہوا کہ آپ ہی کے گُن گانے لگا اور چہرے پر داڑھی شریف سجا کر نماز روزے کا عادی بن گیا۔ یادرہے ! قابلیت اور صلاحیت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر ایک کو عطا فرمائی ہیں مگر کوئی تواپنی ان صلاحیتوں کو فضول کاموں، اُلٹے تجربوں اور کھیل تماشوں میں ضائع کر دیتا ہے ، کوئی وَن وِیلنگ(One Wheeling) کرکے نام کمانا چاہتا ہے تو کوئی مختلف شعبدے دکھا کر لوگوں کو مُتاثر کرتا ہے، کوئی اِنتہائی بلندی سے چھلانگ لگانے کا ریکارڈ بناتا ہے۔ الغرض ہر ایک شہرت کی بُلندیوں کو

چُھونے کیلئے ان بے فائدہ کاموں میں دُنیا و آخرت برباد کرتا نظر آرہا ہے ایسے میں بعض افراد اپنی جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: آدمی کے اسلام کی خُوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کام چھوڑ دے، جو اُسے نفع نہ دے۔(سُنَنُ التِّرمِذِی ج۴ ص۱۴۲ حدیث ۲۳۲۴) جبکہ ہمارے بزرگانِ دین ہمیشہ ایسے فُضُول کاموں سے کنارہ کَشی اختیار فرمایا کرتے، اُنہوں نے تبلیغ واشاعتِ علم کیلئے اپنی صلاحیتوں کا صحیح استعمال کیا تو کوئی مُفسر بنا تو کوئی مُحدِّث، کوئی فقیہ بنا تو کوئی طبیبِ حاذق (ماہر طبیب/ Specialist) الغرض ہر ایک اپنی اپنی صلاحیتوں اور علمی کاوشوں کے سبب آج بھی لاکھوں دِلوں پر راج کر رہے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی صلاحیّت و قابلیت کو فضُول کاموں میں برباد کرنے کے بجائے اَسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی بسر کریں۔

عُلمائے عرب کی فرمائش!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیت ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے کہ آپ نے عِلمِ دِین سے مَحَبَّت اور اس کی اشاعت کے جذبے کے تحت انتہائی مَشَقَّت کے باوجود بھی اُمّتِ مسلمہ کو عِلمِ دِین سے سیراب فرمایا، چنانچہ منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب دوسری بار حج کے اِرادے سے عرب شریف گئے، جب جہاز کے ذریعے جدہ پہنچے تو آپ کو بخار ہو گیا، تین (3) روز جدہ میں بخار کی حالت میں گزرے، حج کے دنوں میں کچھ اِفاقہ ہوا مگر حج سے فراغت کے بعد پھر بخار ہو گیا(ملفوظات:۱۸۳، بتغیر) ایسے حالات میں مکہ مُکرمہ کے سب سے بڑے عالم دین، سابق قاضیِ مکہ حضرت مولانا صالح کمال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علمِ غیبِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُتَعلِّق

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کچھ سُوالات پیش کیے اور کہا کہ اس کا جواب مطلوب ہے۔ باوجود یہ کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علیل (یعنی بیمار) تھے، مسافر تھے، سفرِ حج اور مراحلِ حج طے کرنے کے سبب تھکن کے علاوہ دیگر کئی مصروفیات بھی تھیں مگر اِرشاد فرمایا: قلم دوات لائیے! مولانا صالح کمال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور مکہ کے دیگر بڑے بڑے علمائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے کہا: ہم ایسا فوری جواب نہیں چاہتے بلکہ جواب نہایت جامع ہو کہ منکرینِ علمِ غیب کے دانت کھٹے ہوں۔ جس پر یہ طے ہوا کہ کل منگل ہے، پرسوں بُدھ ہے، ان دو روز میں کتاب مکمل ہو کر جمعرات کو علمائے مکہ کو مل جائے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی عنایت اور اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِعانت (یعنی مدد) پر بھروسہ کر کے وعدہ کر لیا، شانِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) دیکھئے کہ دوسرے ہی دن سے بُخار پھر پلٹ آیا، اسی حالتِ بخار میں رسالہ تصنیف کرتا اور حامد رضا خان صاف اور خوشخط کر کے لکھتے جاتے۔ (ملفوظات: ۱۹۰، بتغیر قلیل) اس دوران دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ کئی بڑے بڑے عُلما ملاقات کیلئے آئے ان سے علمی مُذاکرات ہوئے، نمازوں کا وقفہ، طبعی تقاضوں پر مشتمل دیگر مصروفیات اَلْغَرَض! دیگر مشاغل جاری رہنے کے باوجود بھی دو دن میں کتاب کی تکمیل ہو گئی اور جمعرات کی صبح کو کتاب مَولانا شیخ صالح کمال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تک پہنچا دی گئی، اس کے بعد پورے شہر مکہ میں اس کتاب کا شُہرہ ہو گیا (ملفوظات: ص ۱۹۲، ملخصًا)

قلمی خدمتِ ہے باقی بھی اب علمی تَبَحُّرِ اللہ اللہ
کی حضرت اعلیٰ بات کیا واہ سرمایہ جو ہے کا سُنّت اہلِ

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۵)

شعر کی وضاحت: یعنی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نہایت وُسعتِ علمی تو

دیکھئے کہ دِینِ اسلام کی سربُلندی کے لیے اعلیٰ حضرت کے قلم کی خدمات اب بھی باقی ہیں، آپ کی یہ قلمی خدمات (یعنی کتب) اہلِ سُنّت کا بہت بڑا سرمایہ ہیں، جس کی ایک چھوٹی سی جھلک فتاویٰ رضویہ کو دیکھ لیجئے کہ جس کا فیضان اب بھی دُنیا بھر میں جاری وساری ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِلْمِ دِین سے عشق!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی کثیر مصروفیات، بیماری کی حالت اور کتابوں کی عدم دستیابی کے باوجود نہایت فصیح عربی زبان میں صرف 2 دن کے اندر ہی ایک نادر کتاب تصنیف فرمادی، اس عظیم کارنامے سے جہاں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وسعتِ علمی ثابت ہوتی ہے وہیں ان کا شوقِ علمِ دین بھی ظاہر ہوتا ہے، یقیناً اس قدر عظیم علمی کام وہ بھی اتنی کم مدت میں اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ علمِ دین سے محبت اور اس کا شوق عشق کی حد تک پہنچ چکا ہو۔ یاد رکھئے علمِ دین سیکھنے کا شوق اسی صورت میں پیدا ہو سکے گا کہ جب ہم علماء کی اہمیت کو سمجھیں گے، ان کی صحبت میں بیٹھیں گے، علمِ دین سیکھنے سکھانے والوں کو اچھا جانیں گے۔ مگر افسوس صد افسوس ہماری اکثریت عِلْمِ دِیْن سے دُوری کے سبب فضول کاموں میں اپنا وقت ضائع کر رہی ہے، عِلْمِ دِیْن سیکھ کر دوسروں کو سکھانا تو دُور کی بات، ہمیں تو وہ ضروری مسائل بھی سیکھنے کی توفیق نہیں جن کا سیکھنا ہم پر فرض ہے۔

فرض علوم کیا ہیں؟

حدیثِ پاک میں ہے: **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِم**۔ یعنی عِلْم کا طَلَب کرنا ہر مُسلمان مَرد (اسی

طرح عَورت) پر (بھی) فَرض ہے۔ (ابن ماجه، کتاب السنة، باب فضل العلماء والحث الخ، ۱/۱۴۶، حدیث ۲۲۴)

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مَولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ فرماتے ہیں: اِس حدیثِ پاک کے تَحت میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مَولانا شاہ اِمام اَحمد رَضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے جو کچھ فرمایا، اُس کا آسان لفظوں میں مُختَصَراً خُلاصہ عَرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ سب میں اَوَّلِین و اَہم تَرِین فَرض یہ ہے کہ بُنیادی عَقائِد کا عِلم حاصِل کرے، جس سے آدمی صَحِیحُ الۡعَقِیدَہ سُنّی بنتا ہے اور جن کے اِنکار و مُخالَفت سے کافِر یا گُمراہ ہو جاتا ہے۔ اِس کے بعد مَسائِلِ نَماز یعنی اِس کے فَرائِض وشَرائط و مُفسِدات (نمازتوڑنے والی چیزیں) سیکھے تاکہ نَماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جب رَمَضانُ الۡمُبارَک کی تَشرِیف آوری ہو تو روزوں کے مَسائِل، مالِکِ نِصابِ نامی (یعنی حقیقۃً یا حکماً بڑھنے والے مال کے نِصاب کا مالک) ہو جائے تو زکوٰۃ کے مَسائِل، صاحِبِ اِستِطاعَت ہو تو مَسائِلِ حَج، نِکاح کرنا چاہے تو اِس کے ضَرورِی مَسائِل، تاجِر ہو تو خرید و فَروخت کے مَسائِل، مُزارِع یعنی کاشتکار (اور زمیندار) پر کھیتی باڑی کے مسائل، مُلازِم بننے اور مُلازِم رکھنے والے پر اِجارہ کے مَسائِل۔ وَعَلٰی ھٰذَا الۡقِیَاس (یعنی اور اِسی پر قِیاس کرتے ہوئے) ہر مُسلمان عاقِل و بالِغ مرد و عورت پر اُس کی مَوجُودہ حالَت کے مُطابِق مَسئلے سیکھنا فرضِ عین ہے۔ اِسی طرح ہر ایک کیلئے مَسائِلِ حَلال وحَرام بھی سیکھنا فَرض ہے۔ نیز مَسائِلِ قَلۡب (باطِنی مسائل) یعنی فرائضِ قَلۡبِیَّہ (باطنی فَرائض) مَثَلاً عاجِزی واِخلاص اور تَوَکُّل وغیرہا اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گُناہ مَثَلاً تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد وغیرہا اور ان کا عِلاج سیکھنا ہر مسلمان پر اَہم فَرائِض سے ہے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب، ص ۳۴۲)

فرض علوم حاصل کیجئے!

افسوس! صد افسوس! آج مسلمانوں کی اکثریت فرض علوم سیکھنے سے بھی غافل ہے، یاد رکھئے! ابھی وَقْت ہے فرض عُلوم سیکھ لیجئے، ورنہ سانسیں رُکتے ہی علمِ دین حاصل کرنے کا یہ انمول موقع بھی ہاتھ سے چلا جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ دعوتِ اسلامی نے ہمارے لئے علمِ دین حاصل کرنا بہت ہی آسان کر دیا ہے۔ مدنی مُنّوں کی بہتر تعلیم و تربیت کیلئے مدارسُ المدینہ، دارُ المدینہ اور درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کیلئے جامعاتُ المدینہ قائم ہیں۔ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! 100 فیصدی اسلامی چینل یعنی "مدنی چینل" ایک الیکٹرانک مبلغ کی حیثیت سے گھر گھر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچا رہا ہے، **فیضانِ علمِ دین** کے قیمتی موتی لُٹا رہا ہے، اُمّتِ مسلمہ کو دُرست دِینی معلومات اور شرعی رہنمائی فراہم کرنے کے لیے کبھی امیرِ اہلِ سُنّت کے **مدنی مذاکرے** تو کبھی **دارالافتاء اہلسنّت** کی طرف سے اہم ترین موضوعات پر مشتمل سلسلے علمِ دین حاصل کرنے کے بہترین مواقع ہیں، اس کے علاوہ مختلف شعبہ جات سے تعلُّق رکھنے والے اسلامی بھائیوں کی مدنی تربیت اور ان میں مزید قابلیت پیدا کرنے کیلئے مختلف کورسز بھی کرائے جاتے ہیں۔ ان میں 12 روزہ مدنی کورس، 41 روزہ مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس اور 63 روزہ مدنی تربیتی کورس تو بہت ہی اَہمیّت کے حامل ہیں۔ فرض عُلوم سکھانے کیلئے بسا اوقات 63 روزہ "فیضانِ فرض عُلوم کورس" کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے، جس میں دارالافتاء اہلسنّت کے مفتیانِ کرام و دیگر علمائے کرام (مدنی اسلامی بھائی) جدول کے مطابق اسلامی بھائیوں کو انتہائی آسان انداز میں فرض عُلوم پر مشتمل مدنی پھولوں سے نوازتے ہیں۔ چونکہ اب ہر موبائل فون میں میموری کارڈ (Memory Card) لگانے کی سہولت موجود ہوتی ہے لہٰذا دعوتِ اسلامی کے اشاعتی

ادارے مکتبۃُ المدینہ نے حُصولِ عِلْم کے طلبگاروں کی آسانی کیلئے ان فرض عُلوم کورسز کی ویڈیوز کو میموری کارڈز (Memory Cards) میں جاری کر دیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ مسلمان فائدہ اُٹھا سکیں۔ دعوتِ اسلامی کے تحت ان کورسز میں جہاں عِلْمِ دِین حاصل کرنے کا جذبہ بیدار کیا جاتا ہے وہیں کافی حد تک فرض عُلُوم سے آگہی بھی ہو جاتی ہے۔ علمِ دین حاصل کرنے اور عمل کا جذبہ پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہر ماہ عاشقانِ رسول کے ساتھ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کرنا بھی ہے۔ راہِ خدا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا بڑی سعادت کی بات ہے کیونکہ مَدَنی قافلوں کی برکت سے نہ صرف پنج وَقتہ نماز باجماعت کی سعادت نصیب ہوتی ہے بلکہ پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتیں سیکھنے اور علمِ دین حاصل کرنے کا موقع بھی ملتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی حصولِ علم کے ان ذرائع سے فائدہ اُٹھائیں اور اپنی آخرت کو بہتر بنائیں اور ڈھیروں برکتیں پائیں۔ آیئے! ترغیب کیلئے مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں:

شرابی کی توبہ

چُنانچہ مَہاراشٹر (ہند) کے اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستگی سے قبل میں مرَضِ عِصیاں (یعنی گناہوں کی بیماری) میں انتہاء دَرَجے تک مبتلا ہو چکا تھا۔ دن بھر مزدوری کرنے کے بعد جو رقم حاصل ہوتی رات کو اُسی سے مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ شراب خرید کر خوب عَیّاشی کرتا، شور شرابا کرتا، گالیاں بکتا اور والِدَین و اہلِ مَحلّہ کو خُوب تنگ کرتا اسکے علاوہ میں پرلے درجے کا جُواری و بدترین بے نَمازی بھی تھا۔ اسی غفلت میں میری زندگی کے قیمتی ایّام ضائع (ضا۔اِع) ہوتے رہے، آخرِکار میرے مُقدَّر کا ستارہ چمکا۔ ہُوا یوں کہ خوش قسمتی سے میری ملاقات دعوتِ اسلامی کے

ایک ذِمّے دار اسلامی بھائی سے ہوئی۔ اُنہوں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافلے میں سُنّتوں بھرے سَفَر کی ترغیب دی، اُن کے میٹھے بول نے کچھ ایسا رنگ جمایا کہ مجھ سے انکار نہ ہو سکا اور میں ہاتھوں ہاتھ 3 دن کے مَدَنی قافِلے کا مسافِر بن گیا۔ مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کی صُحبت ملی اور دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسائل بھی پڑھنے کو ملے۔ جس کی یہ بَرَکت حاصل ہوئی کہ مجھ جیسا پکّا بے نمازی، شرابی وجُواری تائِب ہو کر نہ صِرف نماز پڑھنے والا بن گیا بلکہ صدائے مدینہ لگانے (یعنی فجر کی نماز کیلئے مسلمانوں کو جگانے) اور دوسروں کو مَدَنی قافلوں کا مسافِر بنانے والا بن گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صرف ایک ماہ میں حِفظ قرآن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی ہر ماہ عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کا معمول بنانا چاہیے۔ مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے جہاں نیک عمل کی طرف رغبت ملتی ہے وہیں عِلْمِ دِین سیکھنے کا موقع بھی ہاتھ آتا ہے، اگر ہمیں علم سیکھنے کا شوق اور سچی لگن ہو گی تو تمام تر مصروفیات اور مشکلات کے باوجود بھی ہم وقت نکالنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جنابِ سیِّد ایّوب علی صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اعلیٰ حضرت کے شوقِ حفظ قرآن کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک روز اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقِف حَضرات میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس لقب کا اَہل نہیں ہوں۔ سیِّد ایّوب علی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِسی روز سے دَور شُروع کر دیا۔ جس کا وقت غالباً عشا کا وضو فرمانے کے بعد

سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔روزانہ ایک پارہ یاد فرمالیا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں (30ویں) روز تیسواں (30واں) پارہ یادفرمالیا۔ایک موقع پر فرمایا کہ میں نے کلامِ پاک بِالتَّرتیب بکوشش یاد کرلیا اور یہ اس لیے کہ ان بندگانِ خُدا کا (جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غَلَط ثابِت نہ ہو۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج۱ص۲۰۸،بتغیر قلیل)

علم و عِرفاں کا جو کہ ساگر تھا   خیر سے حافِظہ قوی تر تھا
حق پہ مَبنی تھا جس کا ہر فتویٰ   واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص۵۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تقویٰ وخوفِ خدا کے سبب یہ بات ہر گز گوارا نہ تھی کہ لوگ مجھے اس وصف سے پُکاریں جو میری ذات میں موجود نہیں وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عِلْمِ دِیْن کے سرچشمہ یعنی قرآنِ پاک سے بے حد محبَّت فرماتے تھے جبھی تو صرف ایک ماہ کی قلیل مدت میں پورا قرآنِ پاک حفظ کرلیا۔ جبکہ ہماری حالت یہ ہے کہ تلاوتِ قرآنِ پاک نہیں کرتے اور بعض کو یہ سعادت صرف رمضانُ المبارک میں ہی نصیب ہوتی ہے۔ ابھی رمضان المبارک کا مہینا گزرا جس میں ہم نے پانچوں نمازیں مسجد میں ادا کی ہوں گی، دیگر نیک اعمال کے ساتھ ساتھ تلاوتِ قرآن کا بھی معمول رہا ہوگا اگر ہم پُورا سال ہی تلاوتِ قرآن کی عادت بنالیں، تلاوت کے ساتھ ترجمہ وتفسیر خزائن العرفان/ نورالعرفان/ صِرَاطُ الْجِنَان پڑھ کر غورو فکر کریں اور عمل کیلئے کوشش بھی کرتے رہیں تو اِنْ شَآءَ

اللہ عَزَّوَجَلَّ سارا سال ہی اس کی برکتوں سے فیضیاب ہوتے رہیں گے، دل ودماغ کو سکون ملے گا، گھر دُکان اور کاروبار میں برکتوں کا نزول ہوگا، رحمتوں کے دروازے کھلیں گے، بیماریوں سے نجات ملے گی، مصائب ومشکلات سے چھٹکارا ملنے کے ساتھ ساتھ قبر وآخرت کے معاملات آسان ہوں گے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا حاصل ہوگی۔

عِلمِ حدیث میں مہارت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جس طرح قرآنِ پاک سے بے اِنتہا مَحبّت تھی اسی طرح حدیثِ رسول سے بھی آپ کو بے حد لگاؤ تھا۔ چُنانچہ ایک بار اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال کیا گیا کہ آپ نے حدیث شریف کی کون کون سی کتابیں پڑھی ہیں؟ تو امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بخاری، مسلم، ترمذی، ابنِ ماجہ، نَسائی، مِشْکوۃ، جامعِ صغیر، جامعِ کبیر، مُسندِ امامِ اعظم، مُسندِ امام شافعی، مُسندِ امام احمد، سُنَنِ دارمی سمیت حدیث شریف کی تقریباً تیس (30) کتابوں کے نام ارشاد فرمائے اور آخر میں ارشاد فرمایا کہ پچاس (50) سے زائد کُتبِ حدیث میرے درس وتدریس اور مطالعہ میں رہی ہیں۔ (اظہار الحق الجلی: ۴۰، بتغیر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا حال تو یہ ہے کہ ہمیں کُتبِ حدیث تو دُور کی بات مُطلقاً تیس (30) دینی کتابوں کے نام تک یاد نہ ہوں گے جبکہ ہمارے امام، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شوقِ عِلمِ دِین کا عالَم یہ ہے کہ صرف فنِ حدیث میں ہی پچاس (50) سے زائد کتابیں ان کے درس وتدریس اور مُطالعہ میں شامل رہیں اور ایسا نہیں تھا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فقط مُطالَعہ ہی میں مشغول

رہتے تھے بلکہ دیگر کئی مصروفیات مثلاً پوری دُنیا سے آئے ہوئے اِستفتا کے جوابات دینا، خُطُوط کے جوابات بھیجنا، مہمانوں اور مُسافروں سے مُلاقات کرنا، راہِ حق سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی اصلاح کرنا، تصنیف و تالیف کرنا آپ کی زندگی کا حصّہ تھیں۔ یقیناً یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص فضل و کرم ہی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کم و بیش پچاس (50) سے زائد عُلُوم و فُنُون میں کامل مہارت حاصل تھی، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات و جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل سے مُزَیَّن تیس (30) جلدوں پر مُشتمل اکیس ہزار چھ سو چھپن (21,656) صفحات پر مُشْتَمِل فتاویٰ رضویہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ذَوقِ علمی اور خدمتِ دین پر سب سے بڑی دلیل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی تمام خدماتِ دینیہ کو قبول فرمائے اور آپ کے مزارِ پُر انوار پر رحمت و رضوان کی کروڑوں بارشیں برسائے اور ہمیں آپ کے نقشِ قدم چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ اللہ تبحُّرِ علمی　اب بھی باقی ہے خدمتِ قلمی
اہلِ سنّت کا ہے جو سرمایہ　واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شوقِ عِلمِ دِین سے مُتَعَلِّق سُنّنے کی سعادت حاصل کی۔

❖ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بچپن ہی سے حُصولِ علمِ دِین اور مُطالعہ کے شوقین تھے

،دِینی کتابوں سے حد درجہ مَحبّت اور دُنیوی و دِینی عُلُوم و فُنُون میں کامل مَہارت رکھنے والے تھے۔

❖ اپنے اَساتذہ کے منظورِ نظر اور زَبر دَست قُوّتِ حافظہ کے مالک تھے۔

❖ آپ کے شوقِ مطالعہ اور ذہانت کا یہ عالَم تھا کہ چوتھائی (1/4) کتاب اُستاد سے پڑھنے کے بعد بقیہ تمام کتاب کا خُود مُطالَعہ کرتے اور یاد کرکے سُنا دیا کرتے تھے۔

❖ علالت (بیماری) کے باوجود علمائے عرب کی فرمائش پر صرف 2 دن میں علمِ غیب کے موضوع پر عربی زبان میں عظیم الشّان کتاب تصنیف فرمادی۔

❖ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں نے کلامِ پاک (یعنی قرآنِ کریم) بِالتّرتیب بکوشِش یاد کرلیا اور یہ اس لیے کہ (جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) ان بندگانِ خُدا کا کہنا غَلَط ثابِت نہ ہو۔

❖ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کم و بیش پچاس (50) سے زائد عُلُوم و فُنُون میں کامل مہارت حاصل تھی، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات و جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل سے مُزَیَّن تیس (30) جلدوں پر مُشتمل اکیس ہزار چھ سو چھپن (21,656) صفحات پر مُشْتَمِل فتاویٰ رضویہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ذَوقِ علمی اور خدمتِ دین کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی علمِ دین کا شوق اور دینی کتابوں کا ذوق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِمامہ شریف کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **163 مدنی پھول** سے عمامہ باندھنے کی چند سنّتیں و آداب سنتے ہیں: پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ❀ عمامے کے ساتھ نماز دس ہزار (10،000) نیکیوں کے برابر ہے۔ (فردوس الاخبار، باب الصاد، ذکر الفصول ... الخ، ۲/۳۱، حدیث: ۳۶۲۱) ❀ عمامے کے ساتھ ایک جُمُعہ بغیر عمامے کے 70 جُمعوں کے برابر ہے۔ (ابنِ عساکِر، ذکر من اسمه عبدان، عبدان بن زرّین... الخ، ۳۷/۳۵۵) ❀ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔ (کَشْفُ الْاِلْتِبَاس فِی اسْتِحْبَابِ اللِّبَاس ص ۳۸) ❀ عمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی (2/1) گز سے کم نہ ہو، نہ چھ (6) گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۱۸۶) ❀ رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو (2) ایک (1) پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۲۹۹) ❀ عمامے کو جب از سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے۔ (فتاویٰ ھندیۃ، ۵/ ۳۳۰) ❀ عِمامے کا طِبّی فائدہ یہ ہے کہ ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سَردی گرمی اور دُھوپ وغیرہ براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے اِس سے نہ صِرف بال بلکہ دِماغ اور چہرہ بھی مُتأَثِّر ہوتا ہے اور صِحّت کو نقصان پہنچ سکتا ہے لہٰذا اتباعِ سنّت کی نیّت سے عمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہاں میں عافیّت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کاثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ ،راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زِیادہ میرے قَریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہوگا۔

(ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاءفی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/۲۷، حدیث:۴۸۴)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرود اُن پہ سدا میں اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِیاکاری کا وبال

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 165 پر مُشتمل کتاب **"ریاکاری"** کے صفحہ 16 پر ہے۔ ایک شَخْص نے دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عَرْض کی: کل بروزِ قِیامت کون سی چیز نَجات دِلائے گی؟ اِرْشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بَدْدِیانتی نہ کرنا۔ عرض کی: بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بددِیانتی کیسے کر سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: اِس طرح کہ تم کوئی ایسا کام کرو، جس کا حکم تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) نے دِیا ہو لیکن تمہارا مقصود غیرُاللہ کی رِضا کا حصول ہو، لہٰذا ریاکاری سے بچتے رہو کیونکہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شِرک ہے اور قِیامت کے دن رِیاکار کو لوگوں کے سامنے چار (4) ناموں سے پکارا جائے گا یعنی اے بدکار! اے دھوکے باز! اے کافِر! اے خَسارہ پانے والے! تیرا عَمَل خَراب ہوا اور تیرا اَجر برباد ہوا، لہٰذا آج تیرے

لئے کوئی حصّہ نہیں، اے دھوکا دینے کی کوشش کرنے والے! اب تُو اپنا ثواب اُس کے پاس جاکر تلاش کر، جس کے لئے تُو عمل کِیا کرتا تھا۔

(الزواجرعن اقتراف الکبائر، الباب الاول فی الکبائر الباطنیه . . . الخ، الکبیرة الثانیة، الشرک الاصغر . . . الخ، ۱/۸۵)

تُو بس رہنا سدا راضی، نہیں ہے تابِ ناراضی
تُو ناخوش جس سے ہو برباد ہے تیری قسم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص98)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے ہمیں بھی عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ لوگوں کو دکھانے کیلئے عمل کرنے والے کو قیامت کے دن کس قدر ندامت وشرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بدقسمتی سے اوّل تو نَفْس و شیطان ہمیں نیکیاں کرنے نہیں دیتے اوراگر ہم خُوب کوشش کرکے نیک عمل کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو نَفْس و شیطان ہماری عِبادت کو مَقْبول ہونے سے روکنے کے لئے اپنا پورا زور لگادیتے ہیں اور ہماری عِبادت میں کوئی ایسی غَلَطی کروانے کی کوشش کرتے ہیں جو اِسے ضائع کردے یا پھر عِبادَت کے بعد ہمارے دل میں نام و نُمُود (یعنی شہرت) کی خواہش گھر کرلیتی ہے، کوئی ہماری نیکیوں کا چرچا کرے نہ کرے، ہم خُود بِلا ضَرورتِ شَرعی اپنی نیکیوں کا اِظْہار کرکے "اپنے مُنہ میاں مِٹّھو" بننے سے باز نہیں آتے اور یوں نَفْس و شیطان کے پھیلائے ہوئے رِیاکاری کے جال میں جاپھنستے ہیں۔ مثلاً کوئی کہتا ہے: میں ہر سال رجب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتا ہوں (حالانکہ ماہِ رَمَضانُ

المبارَک کے روزے تو فرض ہیں پھر بھی وہ رِیاکار جو کہ دو(2)ماہ کے نفل روزے رکھتا ہے اپنی رِیاکاری (اگر اس کی ریاکاری کی نیت ہو) کا وزن بڑھانے کیلئے کہتا ہے، میں ہر سال تین (3)ماہ یعنی رَجَب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتا ہوں۔ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ) کوئی کہتا ہے: میں اتنے سال سے ہر ماہ ایّامِ بِیض (یعنی چاند کی 13,14,15 تاریخ) کے روزے رکھ رہا ہوں، کوئی اپنے حج کی تعداد کا تو کوئی عُمرے کی گنتی کا اِعلان کرتا ہے۔ کوئی کہتا ہے: میں روزانہ اتنے دُرُود شریف پڑھتا ہوں، اتنے عرصے سے دَلائلُ الْخَیرات شریف کا وِرْد کر رہا ہوں۔ اتنی تِلاوت کرتا ہوں، ہر ماہ فُلاں مدرَسے کو اتنا چندہ پیش کرتا ہوں۔ اَلْغَرَض خواہ مخواہ اپنے نوافِل، تہجُّد، نفل روزوں اور عبادتوں کا نادان لوگ خُوب چرچا کرتے ہیں۔ آہ! اے اِخلاص تُو کہاں ہے؟ یہ تمام اس صورت میں جب کہ اس کی ریاکاری کی نیّت ہو۔ (افادات: امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ کے شہزادے مُفتیِ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مصطفٰی رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ عاجزی کرتے اور ہمیں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

نَفْسِ بدکار نے دل پہ یہ قِیامت توڑی　عَمَلِ نیک کِیا بھی تو چُھپانے نہ دِیا

(سامانِ بخشش، ص ٦١)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِیاکار خالی ہاتھ رہ جاتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً نیک اعمال رَبِّ ذُوالْجَلَال عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے اور آخرت کو بہتر بنانے کے لئے ہی کرنے چاہئیں، مگر یاد رکھئے کہ جو بدنصیب لوگ رِیاکاری کے ساتھ نیک اعمال کرتے ہیں، ان کے وہ نیک اعمال رَبِّ ذُوالْجَلَال عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے اور اُن کی آخرت کو بہتر بنانے میں

کوئی کردار ادا نہیں کرتے بلکہ ایسے لوگوں کو ان کے کئے کا بدلہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا ہی میں عطا فرمادیتا ہے جیسا کہ پارہ 12، سورۂ ھُود کی آیت نمبر 15 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا وَ زِيۡنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيۡهِمۡ اَعۡمَالَهُمۡ فِيۡهَا وَ هُمۡ فِيۡهَا لَا يُبۡخَسُوۡنَ ﴿۱۵﴾ (پ۱۲، ھود:۱۵)

تَرجَمۂ کنزالایمان: جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو، ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں گے۔

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رِیاکاروں کو دنیا میں ہی ان کی نیکیوں کا بدلہ دے دِیا جاتا ہے اور ان پر ذرّہ بھر ظلم نہیں کِیا جاتا۔ (تفسیرِ طَبَری ج۷ ص۱۳)

ایک اور آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُبۡطِلُوۡا صَدَقٰتِكُمۡ بِالۡمَنِّ وَالۡاَذٰىۙ كَالَّذِىۡ يُنۡفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ‌ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفۡوَانٍ عَلَيۡهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلۡدًا‌ؕ لَا يَقۡدِرُوۡنَ عَلٰى شَىۡءٍ مِّمَّا كَسَبُوۡا‌ؕ (پ۳، البقرۃ:۲۶۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنے صدقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر اُس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دِکھاوے کے لئے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو اس کی کہاوت (مثال) ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اُس پر مٹّی ہے، اب اُس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نِرا پتھر کر چھوڑا اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے۔

صَدرُالاَفاضل حَضرتِ علامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡہَادِی خَزائنُ العِرفان میں اِس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: جس طرح مُنافق کو رِضائے الٰہی مقصود نہیں ہوتی، وہ اپنا

مال رِیاکاری کے لئے خَرچ کرکے ضائع کردیتا ہے، اس طرح تم اِحسان جتا کر اور اِیذاء دے کر اپنے صَدَقات کا اَجرْ ضائع نہ کرو۔ یہ (مثال جو آیتِ مبارکہ میں بیان کی گئی ہے) مُنافِق رِیاکار کے عمل کی مثال ہے کہ جس طرح پتھر پر مٹی نظر آتی ہے لیکن بارش سے وہ سب دُور ہوجاتی ہے خالی پتھر رہ جاتا ہے یہی حال مُنافِق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روزِ قِیامت وہ تمام عمل باطل ہوں گے کیونکہ رِضائے الٰہی کے لئے نہ تھے۔ (خزائن العرفان، پ۳، البقرة، تحت الآية:۲۶۴)

آیئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِخلاص کی بھیک مانگتے ہیں:

مِرا ہر عمل بس تِرے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص105)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُنیاوی احتیاط اُخروی پچھتاوے سے بہتر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب ذرا غور کیجئے کہ قِیامت کے دن جب ہر کسی کو اپنے اَعْمال کی فکر ہو گی ایسے میں اگر کسی کا نامۂ اَعمال پیش کیا جائے اور اُسے پتا چلے کہ اِس کے بہت سے نیک اَعْمال فقط **ریاکاری** کی وجہ سے ضائع ہوچکے ہیں تو سوچئے کہ اُس مشکل گھڑی میں اُس شخص کی کیفیّت کیا ہو گی ؟ اور اُسے کتنا اَفسوس ہو گا کہ زِندگی بھر جن اَعْمال کو وہ اپنے لیے توشۂ آخرت اور نَجات کا ذَرِیعہ سمجھتا رہا، قِیامت کے دن جب سخت ضرورت پڑی تو ان اعمال میں سے کچھ بھی باقی نہ رہا، زندگی بھر کی کمائی ہاتھ سے جاتی رہی۔ تمام عُمر یہی سوچتا رہا کہ میرے پاس نیکیوں کا خزانہ ہے اور بروزِ قیامت حَسرت و افسوس

کی تصویر بنا کھڑا ہو گا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم اِس دُنیا ہی میں اپنے حال پر غور کر کے رِیاکاری جیسی خوفناک اور ہولناک آفت سے پیچھا چُھڑا لیں۔ ہر عمل کا اچھی طرح جائزہ لینا چاہیے کہ اُس سے مقصود رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا ہے یا مال وزَر کا حُصُول یا کوئی اور دُنیاوی فائدہ؟ بد قسمتی سے آج کل ہماری عِبادات سے اِخْلَاص رُخصت ہوتا جارہا ہے، ہر اسلامی بھائی اپنے دل سے یہ سُوال کرے کہ لوگوں کے سامنے جب میں نیک اَعْمَال بڑی خُوش اُسلُوبی اور اچھے اَنداز سے کرتا ہوں تو تنہائی میں مجھے کیا ہو جاتا ہے، اکیلے میں جلد بازی سے کیوں کام لیتا ہوں، تنہائی میں عبادت کا خُشُوع و خُضُوع کیوں برقرار نہیں رہتا، کہیں اِس کی وجہ رِیاکاری تو نہیں؟ لہٰذا آج ہی اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے اپنی اِصْلاح کی کوشش کیجئے! ورنہ کل بروزِ قیامت سِوائے اَفسوس وندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اگر اپنا مُحاسَبہ کرنے کا ذِہن نہیں بنتا یا اِس بات کی وَجہ سے پریشان ہیں کہ میں اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کس طرح کروں؟ مجھے تو صحیح طور پر مُحاسَبہ کرنا ہی نہیں آتا تو گھبرایئے مت! صِرف ایسے اَفراد کی صُحبت اِختیار کرلیجئے جو اپنے اَعْمَال کا مُحاسَبہ کرنا جانتے ہوں، ایسے ماحول کو اپنا لیجئے جہاں مُحاسَبہ کرنے کا مدنی ذِہن دِیا جاتا ہو۔ یاد رکھئے! کہ اِصْلاح وتربیَت کے مُعامَلے میں صحبت وماحول کا بڑا گہرا اثر ہوتا ہے۔ اچھی صُحبت اور پاکیزہ ماحول پانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جانا بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی سے وابستگی کی برکت سے نہ صرف سُنّتوں بھرا پاکیزہ مدنی ماحول میسر آتا ہے بلکہ عاشقانِ رسول کی صحبت بھی حاصل ہو جاتی ہے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں مَدَنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب دلا کر روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنے نفس واَعْمَال کا محاسبہ) کرنے کا ذہن بھی دِیا جاتا ہے، مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل ہوتی ہے، اچھی صُحبت اور نہ جانے کیا کیا برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔

اچّھی صُحبت ملے، خُوب بَرَکت ملے چل پڑو، چل پڑیں، قافِلے میں چلو
کُفر کی کالکیں، دُور ہوں ظُلمتیں آؤ کوشش کریں، قافلے میں چلو
بے شک اَعمالِ بد، اور اَفعالِ بد کی چُھٹیں عادتیں، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۶۷۱۔۶۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِیاکاری ایک ایسی تباہ کُن بیماری ہے جو نیک عمل کی رُوح کو بُری طرح مُتاثر کرتی ہے یہاں تک کہ وہ نیک عمل رِیاکاری کی وَجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں شرفِ قَبولیَّت حاصل نہیں کرپاتا۔ آیئے! احادیثِ طَیِّبہ کی روشنی میں اَعْمال کو برباد کرنے میں رِیاکاری کی تباہ کاریاں سُنتے ہیں۔

رِیا کی مَذمّت پر 4 فرامینِ مُصْطَفٰے

1. تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب کوئی قوم آخرت (کے اعمال) سے آراستہ ہو کر (حُصُولِ) دُنیا کیلئے حُسن وجمال کا پیکر بنے تو اس کا ٹھکانا جہنّم ہے۔ (جامع الاحادیث للسیوطی، حدیث: ۱۱۶۹، ۱/۱۸۳)
2. شَہنشاہِ دو جہان، مکّے مدینے کے سُلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَرَّمَ الْجَنَّۃَ عَلٰی کُلِّ مُرَاءٍ** " یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر رِیاکار پر جنّت حرام کردی ہے۔ (یعنی رِیاکار مسلمان ابتِداءً جنّت میں داخِل نہ ہوگا۔) (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ۲ ص ۲۴۲ حدیث ۵۳۲۹)
3. سَیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جنّت کی خُوشبو پانچ

سو(500) برس کی مُسافت (یعنی دُوری) سے سُونگھی جاسکتی ہے مگر آخرت کے عمل سے دُنیا طلب کرنے والا اُسے نہ پاسکے گا۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، حرف الراء الریاء، ۱۹۰/۳، حدیث: ۷۴۸۹)

4. رسولِ اکرم، نُورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شہرت کیلئے عمل کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے رُسوا کرے گا، جو دِکھاوے کیلئے عمل کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عذاب دے گا۔ (جامع الاحادیث للسیوطی، قسم الاقوال، ۴۴/۷، حدیث: ۲۰۷۴۰)

بنادے مجھ کو الٰہی خُلوص کا پیکر قریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یارَبّ!
اَندھیری قبْر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یارَبّ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! رِیاکاری کیسی منحوس آفت ہے کہ اس کے سبب نیک اَعمال قبول نہیں ہوتے، رِیاکاری کرنے والا جنّت سے محروم رہتا ہے، اسے بروزِ قیامت رُسوا کیا جائے گا، رِیاکاری کے سبب نیک عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ایسا مَردُود ہوتا ہے کہ اس پر کوئی بھی اَجرو ثواب نہیں ملتا بلکہ رِیاکاری والا عمل، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب ہے۔

چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1286 صفحات پر مُشتمل کتاب ''اِحیاءُ الْعُلُوم'' جلد 3 صفحہ 890 پر حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ''جب بندہ رِیاکاری کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں سے فرماتا ہے: اِسے دیکھو یہ میرے ساتھ مَذاق کر رہا ہے۔'' اسے آپ مثال سے یُوں سمجھیں

کہ کوئی خادِم پورا دن بادشاہ کے دربار میں اُس کے سامنے رہتا ہے جیسا کہ خادِموں کی عادت ہوتی ہے لیکن اس ٹھہرنے میں اُس کا مقصد بادشاہ کی کسی کنیز یا غُلام کو دیکھنا ہے تو یہ بادشاہ کے ساتھ مذاق ہے کیونکہ اُس نے بادشاہ کا قُرب اُس کی خِدمت کیلئے نہیں بلکہ اُس کے غُلام کے لئے اِختیار کیا ہے، لہٰذا اس سے بڑھ کر (قابلِ) حقارت (بات) کیا ہوگی کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت ایک ایسے کمزور وناتواں بندے کو دِکھانے کیلئے کرے جو (ذاتی طور پر) اس کے کسی نَفع ونُقصان کا مالک نہ ہو۔ (اِحیاءُ العُلوم ۳/ ۸۹۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً رِیاکاری کا مَرَض انتہائی مُہلک ہے اور اس سے بچنا بے حد ضَروری ہے، لہٰذا کسی بھی نیک عمل سے پہلے دل کے اِرادے پر خُوب غور کرلینا چاہیئے کہیں ایسا نہ ہو کہ رِیاکاری کے سبب وہ عمل کسی کام نہ آئے۔ آیئے "رِیاکاری" کی تعریف سُنتے ہیں تاکہ اِس کی اچھی طرح پہچان حاصل ہوجائے اور اس سے بچنے میں آسانی ملے۔ چُنانچہ،

"رِیا" کی تعریف

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حَضرتِ علّامہ مَوْلانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی 616 صفحات پر مُشتمل کتاب "**نیکی کی دعوت**" کے صفحہ 66 پر تحریر فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے عَلاوہ کسی اور اِرادے سے عِبادت کرنا (رِیاکاری ہے)۔ گویا عِبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اُس کی عِبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ اُن لوگوں سے مال بَٹورے یا لوگ اُس کی تعریف کریں یا اُسے نیک آدمی سمجھیں یا اُسے عزّت وغیرہ دیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "رِیاکاری" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بڑا نازُک مُعاملہ ہے کہ ذرا سی نِیَّت بہکتی ہے اور نیک عمل کرنے والا رِیاکاری کے گڑھے میں جاگرتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اچھی طرح رِیاکاری کی تباہ کاریوں کی معلومات حاصل کریں تاکہ اس مُہلِک(یعنی ہلاک کرنے والے) مرض سے نجات حاصل کرنا آسان ہوجائے۔ اس سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 165 صفحات پر مُشتمل کتاب **"رِیاکاری"** کا مُطالعہ انتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کتاب میں رِیاکاری کی تعریف، اَسباب، علامات، اُس کے بھیانک نتائج اور اس مرض کے علاج وغیرہ بیان کئے گئے ہیں لہٰذا آپ سے مدنی التجاء ہے کہ خود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو رِیڈ(یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب **"نیکی کی دعوت"** حصّہ اوّل، صفحہ 73 سے رِیاکاری سے مُتَعلِّق چند مثالیں سُنتے ہیں تاکہ پتا چلے کہ رِیاکاری ہمارے اَعمال میں کس طرح چُھپی ہوتی ہے۔ بعض اَوقات ہماری باتوں سے رِیاکاری کا اِظہار ہورہا ہوتا ہے لیکن نہ تو اِس طرف ہمارا دھیان ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے بچنے کا مدنی ذِہن ہوتا ہے۔ لہٰذا رِیاکاری کی اِن مثالوں کو سُن کر اس سے بچنے کی کوشش کیجئے، مگر خیال رہے کہ رِیاکاری ایک ایسا عمل ہے، جس کا سارا دارومدار نِیَّت پر ہے لہٰذا جو مثالیں پیش کی جارہی ہیں وہ اگرچہ رِیاکاری ہی کی ہیں لیکن کئی مقامات پر نِیَّت کے فرق سے اَحکام میں تبدیلی ہوجاتی ہے۔ آیئے اپنی اصلاح کی نِیَّت سے تَوَجُّہ کے ساتھ سنئے:

رِیاکاری کی 19 مثالیں

(1) فَنِّ قِراءت اس لئے سیکھنا کہ لوگ ''قاری صاحِب'' کہیں۔ (2) قاری صاحِب کا اِجتماعات میں حاضِرین کی مِقْدار کے مُطابِق تجوید کے قَواعِد کی رِعایَت اور آواز کے اُتار چڑھاؤ میں کمی بیشی کرنے سے مقصود حاضِرین کی خُوشنودی ہو۔ (3) اپنے لئے عاجِزی کے اَلفاظ مثلاً فقیر، گُنہگار، ناکارہ وغیرہ اس لئے بولنا یا لکھنا کہ لوگ مُنْکَسِرُ الْمِزاج سمجھیں اور عاجِزی کی تعریف کریں۔ (4) لوگوں سے اِس لئے پُرتپاک طریقے سے ملنا کہ مِلَنْسار اور بااَخلاق کہلائے۔ (5) دُعا وغیرہ میں سب کے سامنے رونا آجائے تو اِس لئے آنسو پُونچھتے رہنا کہ لوگوں پر یہ تاَثُّر قائم ہو کہ یہ رِیاکاری سے بچنے کیلئے جلدی جلدی آنسو پُونچھ لیتا ہے۔ (6) لوگوں کے دِلوں میں جگہ بنانے کیلئے اِس طرح کے جُملے کہنا: مجھے گُناہوں سے بڑا ڈر لگتا ہے، مجھے بُرے خاتمے کا خوف رہتا ہے، ہائے! اَندھیری قَبْر میں کیا ہو گا! آہ! قِیامت میں حِساب کیسے دُوں گا! وغیرہ (7) لوگوں پر اپنی دُنیا سے لا تعلُّقی اور پارسائی کی چھاپ ڈالنے کیلئے کہنا: میں تو مالداروں اور شخصیّات سے ملنے سے بچتا ہوں۔ (8) کسی کی مُصیبت کا سُن کر ہمدردانہ جُملے کہنا کہ لوگ رَحم دل کہیں۔ (9) ہاتھ میں اِس لئے تَسْبِیح رکھنا، اور نُمایاں کرنا، یا لوگوں کے سامنے اِس لئے ہونٹ ہِلا ہِلا کر یا اُنہیں آواز پہنچے، اِس طرح دُرُود و اَذْکار پڑھنا کہ نیک سمجھا جائے۔ (10) جَلْوَت میں (یعنی لوگوں کے سامنے) کھاتے پیتے، اُٹھتے بیٹھتے وغیرہ وغیرہ مَواقِع پر سُنَّتوں کا اچھی طرح خیال رکھنا جبکہ اکیلے میں سُنّتوں کا اِہتِمام نہ کرنا۔ (11) دعوت میں یا دوسروں کی مَوجُودَگی میں اِس لئے کم کھانا کہ دیکھنے والے اسے مُتَّبِعِ سُنَّت (یعنی سُنَّت کی پیروی کرنے والا) اور قَلِیْلُ الْغِذاء (یعنی کم کھانے والا) تصوُّر کریں۔ (12) کسی کو اپنے نیک کام بتا کر یہ کہنا کہ ''آپ کسی اور کو مت بتانا۔'' تا کہ سامنے والا مُتَاَثِّر ہو کہ بہت مُخلص شخص ہے کہ کسی پر اپنا نیک عمل ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ (13) رَمَضانُ الْمُبارَک کا اِس لئے اِعْتِکاف کرنا کہ مُفْت میں سحری اور اِفطاری کی ترکیب بن جائے۔ (14) اپنے دِینی کارنامے اس لئے بیان کرنا کہ

سُننے والے اِسے دین کا بہت بڑا خادِم تصوُّر کریں اور اس کی عظمتوں کے مُعتَرِف ہوں۔(15)اپنی فِیْ سَبِیْلِ اللہ امامت یا دینی تدریس کا اِس لئے دوسروں سے تذکرہ کرنا کہ لوگ اِس سے مُتَأَثِّر ہوں، قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔(16)خریداری کرتے وقت یا اُجرت پر کسی سے کوئی کام کرواتے وَقْت اپنے دِینی مَنْصب مثلاً دِینی طالبِ علم یا حافظِ قرآن یا امام مسجِد یا موَذِّن یا مُبلِّغ وغیرہ ہونے کا اس لئے اِظہار کرنا کہ میرے ساتھ رِعایت کی جائے یا پھر پیسے ہی نہ لئے جائیں۔(17)کتاب یا رِسالہ لکھتے وَقْت اِس نیّت سے عِبرت اَنگیز رِوایات وخُوب دِلچسپ حکایات اور عُمدہ عُمدہ مَدَنی پُھول شامل کرنا کہ پڑھنے والے داد و تحسین دینے پر مجبور ہو جائیں۔(18)اپنے حج وعُمرے کی تعداد، تلاوتِ قرآن کی یومیہ مِقْدار، رَجَبُ المُرَجَّب وشَعْبانُ المعظَّم کے مکمّل اور دیگر نفل روزوں، نوافل، دُرُود شریف کی کثرت وغیرہ کا اِس لئے اِظہار کرنا کہ واہ واہ ہو اور لوگوں کے دلوں میں احتِرام پیدا ہو۔(19)دوسروں کی مَوجُودَگی میں اِس لئے چُپ چاپ رہنا یا اِشارے سے یا لکھ کر گُفتگو کرنا کہ لوگ سنجیدہ، خاموش طبیعت اور زَبان کا قُفلِ مدینہ لگانے والا تصوُّر کریں جبکہ گھر میں اور بے تکلُّف دوستوں میں خُوب قہقہے لگاتا اور شیر بَبَّر کی طرح دَہاڑتا یعنی چیختا ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِیاکاروں کے لئے جہنّمی وادی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ مثالوں کو ذِہن میں رکھتے ہوئے رِیاکاری کی تعریف پر ایک بار پھر نظر ڈال لیجئے۔کہ "**اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے عَلاوہ کسی اور اِرادے سے عِبادت کرنا رِیاکاری کہلاتا ہے**۔ گویا لوگوں پر اپنی عِبادت گُزاری کی دَھاک بِٹھانا، اپنی تعریف، واہ واہ اور عزّت چاہنا یا اُس

نیک کام سے سُوٹ پیس، یا رَقم کا لِفافہ یا کھانا یا مِٹھائی یا کسی قسم کے نَذرانے کا حُصُول مقصود ہونا، یہ سب رِیاکاری کی ہی صُورتیں ہیں۔ نیز پیش کردہ مثالوں میں "حُبِّ جاہ" یعنی "شُہرت و عِزّت کی خواہش کرنا" بھی مَوْجُود ہے۔ کیوں کہ رِیاکاری کا ایک بہُت بڑا سبب "حُبِّ جاہ" بھی ہے۔ اس سے بھی بچنا بہت ضَروری ہے۔ یہ بھی یاد رکھئے! کہ رِیاکاری کی یہ تمام مثالیں اس لیے بیان کی گئی ہیں کہ ہم خُود اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کرلیں۔ ان مثالوں کو بَیان کرنے کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ ہم ان مثالوں کو بُنیاد بنا کر کسی دوسرے کو رِیاکار کہتے پھریں۔ کیونکہ رِیاکاری کا تعلُّق دل سے ہے اور کسی کے دل کے حالات پر ہر کوئی مُطَّلع نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا اِن مثالوں پر قِیاس کرتے ہوئے کسی مُسلمان پر بد گُمانی نہ کی جائے، کیونکہ بدگُمانی بذاتِ خُود حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے اوراسی طرح کسی کے بارے میں تَجَسُّس یعنی گُناہ کی تلاش کرنا، اس کی پردہ دَرِی یعنی عَیب کھولنا اوراُس میں رِیاکاری کی عَلامات تلاش کرنا تاکہ اس کو بدنام کِیا جائے، یہ بھی حَرام ہے۔ ان مثالوں کو عَرْض کرنے کا مَقْصد یہ ہے کہ ہم اپنی نیکیوں کو خُود ٹٹولیں اور غور کریں کہ کہیں ہمارے کسی عمل میں رِیا چُھپی ہوئی تو نہیں؟ کیوں کہ رِیا چیونٹی کے چلنے کی آہٹ سے بھی زِیادہ پوشیدہ طریقے سے عملِ خَیر میں داخِل ہوجاتی ہے اور اُس عمل کو تہہ وبالا کرکے رکھ دیتی ہے اوراس میں مبتلا ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ "رِیا" میں جو لذّت ہے وہ نہ عُمدہ غِذاؤں میں ہے نہ ہی مال و دولت کی کثرت میں، اِس سے بچنا بہت بہت ضَروری ہے کہ یہ "لذّت" جہنَّم میں پہنچانے والی ہے لہٰذا اگر اپنے کسی نیک عمل میں رِیا کا شک بھی پائیں تو توبہ کریں اور اپنے آپ کو ڈرائیں کہ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: بے شک جہنَّم میں ایک وادی ہے، جس سے جہنَّم روزانہ چار سو(400) مرتبہ پناہ مانگتا ہے، یہ وادی اُمّتِ محمدیہ کے اُن رِیاکاروں کے لئے تیّار کی گئی ہے جو قرآنِ پاک

کے حافِظ،غیرُاللہ کے لئے صَدَقہ کرنے والے،اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں نکلنے والے ہوں گے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر، ۱۲/ ۱۳۶، حدیث:۱۲۸۰۳)

دولتِ اِخلاص ہم کو دیجئے   کیجئے رَحمت اے نانائے حسین

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عمل چھوڑنے کے بجائے علاج اختیار کیا جائے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے کہ رِیاکاری کیسا خطرناک عمل ہے کہ دُنیا میں ہونے والی تھوڑی سی واہ واہ، جھوٹی عزّت اور دوسروں سے چند سِکّوں کے حُصُول کے لئے اپنے اَعمال کا چرچا کرنا کل بروزِ قیامت جہنّم کی اُس ہولناک وادی میں داخلے کا سبب بن سکتا ہے جس سے خُود جہنّم بھی روزانہ چار سو(400) بار پناہ مانگتا ہے۔اس لیے بہتری اسی میں ہے کہ لوگوں کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے عمل کیا جائے اور اگر کوئی شخص شیطان کی باتوں اور **نَفْسِ اَمّارہ** کی چالوں میں آکر رِیاکاری میں مبتلا ہو جائے اور یہ سمجھ بیٹھے کہ رِیا سے بچنا تو بہت مُشکل ہے، میں کس طرح **نَفْسِ اَمّارہ** کی چال کو ناکام بناؤں؟میں کس طرح شیطان کے مَضْبُوط جال کو توڑ کر باہر آؤں؟اور پھر بعض اَوْقات ایسے اَفراد اِس خیال کو اپنے ذِہن میں بٹھا لیتے ہیں کہ جب ہم رِیاکاری کے بغیر نیک اَعمال نہیں کرسکتے تو ایسے اعمال کرنے کا کیا فائدہ؟یوں آہستہ آہستہ نیک اعمال سے دُور ہوتے جاتے ہیں اور خُوش بختی اور سَعادت مَندی سے مُنہ موڑ لیتے ہیں۔ایسے اسلامی بھائیوں کی خِدمت میں مَدَنی اِلتجاء ہے کہ اگر اپنا مُحاسبہ کرتے ہوئے رِیاکاری ظاہر ہو تو اُس کا علاج کریں کیونکہ کسی بھی مَرض کو لاعِلاج سمجھ کر اس سے بے پرواہی

کرنا عقلمندی نہیں بلکہ جو مَرض جس شِدّت سے بڑھے، اس کے علاج میں بھی اُتنا ہی اِہتمام کرنا چاہیئے۔ چونکہ رِیاکاری بھی ایک باطنی بیماری ہے لہٰذا اس کا علاج کرنا ہی مُناسِب ہے نہ کہ اس کو لاعِلاج سمجھ کے چھوڑ دِیا جائے، یاد رکھئے! اگر مکھی ناک پر بیٹھ جائے تو مکھی کو اُڑایا جاتا ہے، ناک نہیں کاٹی جاتی۔ اس لئے رِیاکاری کے ڈر سے نیک اعمال کو تَرک نہ کیا جائے بلکہ رِیاکاری سے پیچھا چُھڑانے کی کوشش کی جائے۔ چُنانچہ،

رِیاکاری کا حکم

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان رِیاکاری کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خیال رہے کہ رِیا سے عِبادت ناجائز نہیں ہوجاتی (یعنی ایسا نہیں کہ رِیاکاری سے نماز پڑھی تو اُسے ترکِ نماز سمجھا جائے) بلکہ نامقبول ہونے کا اَندیشہ ہوتا ہے، اگر رِیاکار آخر میں رِیا سے (سچّی) توبہ کرے تو اس پر رِیا کی عبادت کی قضا واجِب نہیں بلکہ اُس توبہ کی بَرَکت سے گُزشتہ نامقبول رِیا کی عبادات بھی قبول ہوجائیں گی۔ مُطلقًا رِیا سے خالی ہونا بہُت مشکِل ہے، کوئی شخص رِیا کے اَندیشے سے عبادات نہ چھوڑے بلکہ رِیا سے بچنے کی دُعا کرے۔ (مِرآۃ المناجیح، ۷/۱۲۷)

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی مذاکرہ کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِیاکاری اور اس طرح کے دیگر قلبی امراض سے نجات کا ایک بہترین ذریعہ مدنی مذاکروں میں شرکت کرنا بھی ہے، جہاں وقتاً فوقتاً ہماری توجہ ان قلبی و روحانی بیماریوں کی طرف دلائی جاتی ہے اور ہمیں ان سے بچنے کے طریقے بھی بتائے جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے **"علم بے شمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حُصُول کا ذریعہ سُوال ہے۔"** کے قول کو عملی جامہ پہناتے ہوئے سُوال وجواب کا ایک سِلسلہ شُروع کِیا، جسے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں **"مدنی مذاکرہ"** کہا جاتا ہے۔ کثیر اسلامی بھائی مَدَنی مُذاکروں میں عَقائد و اَعمال، فضائل و مَناقِب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی مَعْلُومات، معاشی و مُعاشرتی و تنظیمی مُعاملات اور دیگر بہت سے مَوضُوعات کے مُتَعَلِّق مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز و عشقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے 103 شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدنی مذاکرہ"** بھی ہے جو کہ آپ کے اِن عطا کردہ دِلچسپ اور عِلم و حکمت سے بھرپور مَدَنی پُھولوں کی خُوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو مہکانے کیلئے ان مَدَنی مُذاکروں کو تحریری رسالے اور آڈیو(Audio) ویڈیو(Video) سی ڈیز(CDs) کی صُورت میں پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک مَجلِس مَدَنی مُذاکرہ کئی آڈیو کیسٹیں اور ویڈیو سی ڈیز اور تحریری مَدَنی مُذاکرے پیش کرنے کی سَعادَت بھی حاصل کرچکی ہے اور مزید کیلئے کوششیں جاری ہیں۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"

آپ سے بھی مدنی التجا ہے کہ نہ صِرف خُود بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی شرکت کی دعوت دیتے رہیں۔ مدنی مُذاکرے میں شرکت کرنا ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام بھی ہے۔ یاد رکھئے! وَعظ و نصیحت کیلئے اِجتماعات مُنعقِد کر کے اُن میں لوگوں کی اِصلاح کی نِیَّت سے عِلم و حکمت بھرے مَدنی پُھول لُٹانا، بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین کا طریقہ رہا ہے۔

منقول ہے کہ ہمارے پیرانِ پیر، پیرِ دَستگیر حضرت سَیِّدُنا شیخ مُحیُ الدّین سَیِّد عبدُ القادر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 521ھ سے 561ھ تک چالیس (40) سال مخلوق کو وعظ و نصیحت فرمائی۔ (بھجۃ الاسرار، ص۱۸۴) اورآپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود ارشاد فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر پانچ سو (500) سے زائد غیر مُسلموں نے اِسلام قبول کیا اور ایک لاکھ (100000) سے زیادہ ڈاکو، چور، فُسّاق و فُجّار، فسادی اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔ (بھجۃ الاسرار، ص۱۸۴)

سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فَیضانِ کرم سے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی مدنی مُذاکروں کے ذَرِیعے وَعظ و نصیحت کے مَدَنی پُھول لُٹاتے رہتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی مُذاکرے نہ صِرف اَہم معلومات حاصل کرنے کا ذَریعہ ہیں بلکہ ان کی بَرَکت سے بہت سے لوگوں کی اِصلاح بھی ہوتی ہے اور کئی بدعقیدہ اور بے عمل لوگ اپنے بُرے عَقائد و اعمال سے توبہ کر کے سُنّی صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ باعمل مُسلمان بن جاتے ہیں۔ آیئے! اس ضِمن میں ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

بدعقیدہ لوگوں سے نجات مل گئی

بابُ الاسلام (سندھ، پاکستان) کے شہر شہدادپُور میں مُقیم اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خُلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستگی سے قبل عَقائد کے مُتَعَلِّق معلومات نہ ہونے کے

باعث میری زِندگی کا اِبتدائی حصّہ بدعقیدہ لوگوں کی صُحبت میں گُزرا تھا، جس کے سبب میرے عَقائد بھی بگڑے ہوئے تھے۔ خُوش قسمتی سے رَمضانُ الْمُبارَک کے مہینے میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے آخری عشرے کے سُنَّتوں بھرے اجتماعی اِعتکاف میں شرکت کی سَعادت نصیب ہوگئی۔ اعتکاف میں ہونے والے سُنَّتوں بھرے بیانات اور بالخصوص شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے **"مدنی مذاکروں"** نے میرے دل میں خوفِ خُدا اور عشقِ مُصْطَفٰے کی شمع روشن کردی، میرے دل میں مَوجُود تمام شکوک و شُبہات دُور ہوگئے، میں نے اپنے تمام بُرے عَقائد اور بُرے دوستوں کی صُحبت سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں فیضانِ فرض عُلُوم کورس کررہا ہوں اور اپنے علاقے میں حلقہ سطح پر مدنی اِنعامات کا ذِمّہ دار ہونے کی حیثیّت سے مدنی کاموں کی ترقّی و عُروج کے لیے کوشاں ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِیاکاری کی علامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہر مَرَض کی کچھ علامتیں ہوتی ہیں، جن سے اُس مرض کی پہچان ہوتی ہے، اسی طرح مرضِ رِیا کی بھی کچھ علامتیں ہیں۔ آیئے! اس کی علامات سُنتے ہیں تاکہ اس مَرَض کی اچھی طرح تشخیص ہوجائے اور عِلاج کرنے میں آسانی رہے۔ چُنانچہ

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین، مولائے کائنات، حضرت علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: رِیاکار کی تین (3) علامتیں ہیں: (1) تنہائی میں ہو تو عمل میں سُستی کرے اور لوگوں کے سامنے ہو تو چُستی دِکھائے (2) تعریف کی جائے تو عمل میں اِضافہ کردے اور (3) مذمّت کی جائے تو عمل میں کمی کردے۔

(اَلزَّواجِرُعَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر، الباب الاول فی الکبائر الباطینۃ. . . الخ، الکبیرۃ الثانیۃ :الشرک الاصغر. . . الخ، ۱/۸۶۔ نیکی کی دعوت، ص ۸۰)

اب ہمیں دِیانت داری کے ساتھ اپنی حالت پر غور کرنا چاہیے کہ عِبادَت کے مُعاملے میں کہیں ہم تنہائی میں سُستی اور لوگوں کے سامنے چُستی کا مُظاہَرہ تو نہیں کرتے ؟ کہیں ہم نیکی کرنے کے بعد اس کا لوگوں کے سامنے بِلاضَرورت اِظہار تو نہیں کر دِیا کرتے ؟ پھر اگر کوئی اس پر ہماری تعریف کر دے تو ''پُھول کر'' عمل میں اِضافہ تو نہیں کر دیتے ؟ اور تعریف نہ ہونے کی صُورت میں کہیں غمگین تو نہیں ہو جاتے اور اس عمل میں کمی تو نہیں آجاتی ؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمیں لوگوں کے سامنے نیکی کرنے میں بڑی لذّت ملتی ہو مگر تنہائی میں مَزا بالکل نہ آتا ہو ؟ کہیں ہم اپنے بارے میں سیاہ کار، گُنہگار، مُجرم ، فقیر، حقیر اور عاجزو مسکین جیسے اَلفاظ لوگوں کے سامنے کہہ کر اُنہیں مُتأثّر کرنے کی کوشش تو نہیں کرتے ؟ ہم کہیں مذہبی حُلیے سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے سے مُتأثّر ہونے والے دُکانداروں سے اس لئے تو سودا نہیں لیتے کہ وہ ہمیں مُفت یا سستے داموں میں دے ؟ اگر ان سُوالات کے جوابات ہاں میں آئیں تو فوراً سے پہلے توبہ کر لیجئے اور حُصُولِ اِخلاص کی کوشِشوں میں لگ جایئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے موت آجائے اور رِیاکاری کے سبب دوزخ میں ڈال دِیا جائے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۸۲)

عَطا کر دے اِخلَاص کی مجھ کو نعمت — نہ نزدیک آئے رِیا یاالٰہی
مری زِندگی بس تری بندگی میں — ہی اے کاش گُزرے سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۱۰۶)

مَرَضِ رِیا کا علاج کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے دل میں مرضِ رِیا کی علامات محسوس کریں تو بعدِ

توبہ عِلاج میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ جب ہم اپنے باطن کو پاکیزہ کرنے کی کوشش کریں گے توان شاءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ظاہر بھی سُتھرا ہو جائے گا۔ شَہَنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''جو اپنے باطن کی اِصلاح کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے ظاہِر کی (بھی) اِصلاح فرما دے گا۔'' (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۵۰۸، حدیث: ۸۳۳۹۔ نیکی کی دعوت، ص ۸۳)

آیئے! رِیاکاری کی تباہ کاریوں سے پیچھا چُھڑانے کیلئے اس کے چند عِلاج سُنتے ہیں۔

(1) دُعا کے ذَرِیعے مدد طلب کیجئے!

رِیاکاری کا سب سے پہلا عِلاج یہ ہے کہ خُدائے غفّار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں یُوں دُعا کیجئے: یاربِّ مُصْطَفٰے! مجھے رِیاکاری کی بیماری سے شِفا عطا فرما، میری خالی جھولی اِخلاص کی دولت سے بھر دے۔ میرا سامنا اُس دشمن (یعنی شیطان) سے ہے، جو مجھے دیکھتا ہے مگر خُود دِکھائی نہیں دیتا لیکن تُو اُس کو مُلاحَظہ فرما رہا ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس دُشمن کے مکروفریب سے بچالے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اِس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ لوگوں کی نظر میں تو میرا حال بہُت اچّھا ہو، وہ مجھے نیک اور پرہیزگار سمجھتے رہیں مگر تیرے دربار میں سزا کا حقدار ٹھہروں۔ (نیکی کی دعوت، ص ۸۴)

حُبِّ دُنیا سے تُو بچا یاربّ　عاشقِ مُصْطَفٰے بنا یاربّ
حرِصِ دُنیا نکال دے دل سے　بس رہوں طالبِ رِضا یاربّ

(وسائلِ بخشش، ص ۷۹، ۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) رِیاکاری کے نُقصانات پیشِ نظر رکھیئے

رِیاکاری کا دوسرا اِعلاج یہ ہے کہ ہم اِس کی آفتوں کو پیشِ نظر رکھیں کیونکہ آدمی کا دل کسی چیز کو اُس وَقْت تک ہی پسند کرتا ہے جب تک وہ اُسے نَفْع بخش اور لذیذ نظر آتی ہے مگر جب اُسے اُس شے کے نُقصان دہ ہونے کا پتہ چلتا ہے تو وہ اُس سے بچتا ہے مثلاً ایک اسلامی بھائی شہد کو اس کی لذّت اور مِٹھاس کی وَجہ سے بَہُت پسند کرتا ہے لیکن اگر اُسے یہ بتادِیا جائے کہ یہ شہد جسے تم پینے جارہے ہو، اِس میں زہر مِلا ہوا ہے تو وہ اُس میں مَوْجُود مِٹھاس کو نہیں زہر کو دیکھے گا اور اسے ہرگز ہرگز نہیں پیئے گا۔ اِسی طرح لوگوں پر اپنا نیک عمل ظاہِر کرنے اور ان کی طرف سے واہ واہ ہونے میں یقیناً نَفْس کو بڑی لذّت ملتی ہے لیکن اگر ہم اِس لذّت کے بجائے رِیاکاری کے نُقصانات ذِہن میں رکھیں تو اس سے بچنا ہمارے لئے قدرے آسان ہوجائے گا اور ہمارا یہ ذہن بنے گا کہ لوگوں کی ایسی واہ واہ ہمارے کسی کام کی نہیں، جس کی وجہ سے ہماری محنت اور کئے کرائے پر پانی پھر جائے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۸۴ ملخصاً)

(3) رِیا کے اَسْباب کا خاتِمہ کیجئے

مرضِ رِیا کا تیسرا اِعلاج اس مرض کے اَسباب کا خاتمہ ہے۔ کیونکہ ہر بیماری کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے اگر سبب مٹادِیا جائے تو بیماری بھی رُخصت ہوجاتی ہے۔ اِسی طرح رِیاکاری کے بھی بُنیادی طور پر 3 اَسباب ہیں، اگر اِن تینوں سے جان چُھڑالی جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ رِیاکاری سے بچنا بے حد آسان ہوجائے گا۔ وہ 3 اسباب یہ ہیں: (۱) حُبِّ جاہ یعنی شُہرت کی خواہش (۲) مَذمّت کا خوف اور (۳) مال ودولت کی حرِص۔ (نیکی کی دعوت ص ۸۶)

پیچھا مِرا دُنیا کی مَحَبَّت سے چُھڑا دے   یا رَبّ مجھے دیوانہ مدینے کا بنا دے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ اپنے اعمال میں اِخلاص پیدا کیجئے

رِیاکاری کا چوتھا عِلاج اِخلاص ہے۔ چُنانچہ سرکارِ والا تَبار، بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اے لوگو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے اِخلاص کے ساتھ عمل کرو کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وُہی اعمال قَبول فرماتا ہے جو اُس کے لئے اِخلاص کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور یہ مت کہا کرو کہ میں نے یہ کام اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور رِشْتہ داری کی وجہ سے کِیا ہے۔ (دارقطنی ۱/ ۷۳، حدیث ۱۳۰ ۔ نیکی کی دعوت، ص۸۹)

مُخلص کسے کہتے ہیں؟

کسی بُزرگ سے پوچھا گیا کہ **مُخلص کون ہے؟** تو اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: مُخلص وہ ہے جو اپنی نیکیاں اس طرح چُھپائے، جس طرح اپنی بُرائیاں چُھپاتا ہے۔ ایک اور بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عَرض کی گئی: اِخلاص کی اِنتہا کیا ہے؟ تو اُنہوں نے اِرْشاد فرمایا: وہ یہ کہ تم لوگوں سے تعریف کی خواہش نہ کرو۔

(الزواجر، الباب الاول فی کبائر الباطنیة...الخ،الکبیرة الثانیة الشرك الاصغر...الخ،خاتمة فی الاخلاص، ۱/ ۱۰۲ ۔ نیکی کی دعوت، ص۹۱)

یکساں ہو مَدح و ذَم مجھ پہ کر دو کرم کچھ خُوشی ہو نہ غم تاجدارِ حرم

وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۲۴۹

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾ نیّت کی حِفاظت کیجئے

رِیاکاری کا پانچواں علاج یہ ہے کہ نِیّت کی حِفَاظَت کیجئے۔ سرورِ دو عالَم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **اَعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی وہ نیّت کرے۔** (بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی ... الخ، ۱/۵، حدیث: ۱) اس لئے عمل شُروع کرنے سے پہلے یہ سوچنا چاہیے کہ میں جو عمل کرنے جارہا ہوں، اس کا مقصد کیا ہے؟ اگر دِکھاوے کی بُو پائیں تو فوراً اپنی نیّت کی اِصلاح فرمائیں اور یہ ذِہن بنائیں کہ صِرف وُہی عمل مقبول ہوگا، جو رِضائے الٰہی کیلئے کیا جائے گا، اگر میں نے لوگوں کو دِکھانے یا سُنانے کی خاطِر کوئی نیکی کی تو قَبول ہونا تو دُور کی بات، جہنّم کے عذاب کا حقدار ہو جاؤں گا! شیطان اگرچِہ لاکھ رُکاوٹ ڈالے مگر رِیا اور دکھاوے کی نیّت سے بچتے ہوئے، اچھّی نیّت کرنی ہی ہوگی۔ (نیکی کی دعوت، ص ۹۲ بتغیر قلیل)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دورانِ عِبادت شیطانی وَسوسوں سے بچئے

مَرضِ رِیا کا چھٹا علاج یہ ہے کہ عِبادَت کے دوران بھی شیطانی وَسوسوں سے بچنے کی کوشش کریں کیونکہ شیطان مُسلسل ہمارے دل میں وَسوَسے ڈالنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے لہٰذا جس طرح نیک عمل سے پہلے دل میں اِخلاص ہونا ضَروری ہے، اِسی طرح ہر نیکی وعِبادَت کے دَوران اسے قائم رکھنا بھی ضَروری ہے۔ عِبادَت کے دَوران شیطانی وَسوَسوں سے چُھٹکارے کے لئے 3 چیزیں ضَروری ہیں: (۱) اُس وَسوَسے کو پہچاننا (۲) اُسے ناپسند کرنا اور (۳) اُسے قَبول کرنے سے اِنکار کرنا۔ مَثَلاً کسی نے اچھّی اچھّی نیّتیں کرکے نمازِ تہجُّد شُروع کی، اب دَورانِ نَماز شیطان نے دل میں رِیاکاری کا وَسوسہ ڈالا کہ جب لوگوں کو میری تہجُّد گُزاری کا پتا چلے گا تو وہ مجھ سے بہُت مُتأثِّر ہوں گے، اب اِس وَسوَسے کو فوری طور پر پہچاننا کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے، اُس نَمازی کے لئے بہُت ضَروری ہے۔ پھر اسے ناپسند بھی

جانے کہ خالق عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے کیے جانے والے عمل سے مخلوق کو مُتاثِّر کرنے کی کوشِش کرنا غَضَبِ الٰہی کو دعوت دینے کے مُتَرادِف ہے، پھر اُس وَسوَسے سے اپنی توجُّہ ہٹالے۔ اگرچہ یہ کام بہت مُشکل سہی مگر ناممکن نہیں، آغاز میں یہ کام بے حد مُشکل محسوس ہوتا ہے، لیکن جب تکلُّف کرکے ایک عرصے تک اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ کے فَضل وکرم اور حُسنِ توفیق سے یہ کام آسان ہو جاتا ہے ہمارا کام کوشِش کرنا ہے، کامیابی دینے والی ذات رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۹۴)

﴿7﴾ نیکیاں چُھپایئے!

مَرَضِ رِیا کا ساتواں عِلاج "نیکیاں چُھپانا" ہے۔ اے کاش! ہم اپنی نیکیوں کو بھی اُسی طرح چُھپائیں جس طرح اپنے گُناہوں کو چُھپاتے ہیں اور بس اِسی کو کافی سمجھیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری نیکیاں جانتا ہے۔ بالخصوص پوشیدہ نیکی کرنے کے بعد نَفس کی خُوب نگرانی کریں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ نَفس میں اس عِبادَت کو ظاہِر کرنے کی حِرص جوش مارے اور یوں کہے کہ اگر تیرے اس عظیم عمل پر لوگوں کو اِطلاع ہو جائے تو وہ بھی عبادات میں مشغول ہو جائیں۔ تُو اپنے عمل کو چُھپانے پر کیسے راضی ہو گیا؟ اس طرح تو لوگوں کو تیرے مَقام و مرتبے کا عِلْم نہیں ہو گا، چُنانچہ وہ تیری قدر و مَنزِلَت کا اِنکار کریں گے اور تیری پیروی سے محروم رہ جائیں گے ایسے میں تُو لوگوں کا مُقتدا (یعنی پیشوا اور رہنما) کیسے بن سکے گا؟ نیکی کی دعوت کیسے عام ہو گی؟ وغیرہ۔ ایسی صُورت میں اللہ تعالیٰ سے ثابِت قدمی کی دُعا کرنی چاہئے اور اپنے عمل کے مُقابلے میں آخرت کی بہت بڑی ملکیت یعنی جنّت کی نعمتوں کو یاد کیجئے، جو ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ذَریعے اس کے بندوں سے اَجر کا طالب ہوتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کا غَضَب نازِل ہوتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دوسروں کے سامنے عمل کو ظاہِر کرنے کی صُورت میں وہ

لوگوں کے نزدیک تو محبوب ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کا مَقام گر جائے! پھر نَفْس کو اس طرح بھی سمجھائے کہ میں کس طرح اس عمل کو لوگوں کی تعریف کے بدلے بیچ دوں وہ تو خُود عاجز ہیں نہ تو وہ مجھے رِزْق دے سکتے ہیں اور نہ ہی موت وحَیات کے مالک ہیں۔(نیکی کی دعوت، ص۹۶) جب اس طرح کی مَدَنی سوچ اپنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مرض سے چُھٹکارا پانے میں آسانی ہو گی۔

نیکیاں چُھپ کر کریں ایسی ہدایت دے خُدا　　ہم کو پوشیدہ عِبادت کی تُو لذّت دے خُدا

(8) مدنی ماحول اپنائیں!

مرضِ رِیاکاری کا آٹھواں علاج یہ ہے کہ ایسی اچھی صحبت اختیار کی جائے جس کی وجہ سے عُمدہ اخلاق مُیسر آئیں، اچھی صحبت کو پانے کے لئے آپ کو پریشان ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے کی برکت سے اعلیٰ اَخلاقی اوصاف غیر محسوس طور پر کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرے اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کرے۔ اِن مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غور وفکر کا موقع ملے گا اور دل حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہو جائے گا جس کے نتیجے میں ارتکابِ گناہ کی کثرت پر ندامت محسوس ہو گی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ دُرُودِ پاک جاری ہو جائے گا، یہ تلاوتِ قرآن، حمدِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ اور نعتِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادی بن جائے گی، غُصے کی عادت رخصت ہو جائے گی اور اس کی جگہ نرمی لے لے

گی، بے صبری کی عادت ترک کر کے صابر و شاکر رہنا نصیب ہو گا، تکبر سے جان چھوٹ جائے گی اور اِحترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا، دنیاوی مال و دولت کی لالچ سے پیچھا چھوٹے گا اور نیکیوں کی حرص ملے گی، الغرض بار بار راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اسلامی بہنوں کو بھی چاہئے کہ اپنے شہر میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کریں۔

دعا ہے یہ تجھ سے دل ایسا لگا دے نہ چھُوٹے کبھی بھی خدا مدنی ماحول
ہمیں عالموں اور بزرگوں کے آداب سکھاتا ہے ہر دم سدا مدنی ماحول
یقیناً مقدر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مدنی ماحول
تُو آ بے نمازی ہے دیتا نمازی خدا کے کرم سے بنا مدنی ماحول
گر آئے شرابی مِٹے ہر خرابی چڑھائے گا ایسا نشہ مدنی ماحول
اے بیمارِ عصیاں تُو آ جا یہاں پر گناہوں کی دیگا دوا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے رِیاکاری کے بارے میں سُنا کہ

- جو خُوش نصیب لوگ اپنے عمل میں رِیاکاری کرنے سے بچتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بددِیانتی نہیں کرتے وہ تو کل بروزِ قیامت نجات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں مگر بدقسمتی سے جو بدنصیب لوگ رِیاکاری کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ

بددِیانتی کرتے ہیں۔ایسے رِیاکاروں کے اعمال برباد ہوجائیں۔

- اُنہیں رِیاکاری کے طور پر کئے گئے نیک اعمال کا اجر و ثواب نہیں دِیا جائے۔
- اُنہیں بدکار، دھوکے باز، کافر اور خسارہ پانے والا کہہ کر پکارا جائے گا ❀ اُن سے کہا جائے گا کہ اپنے اعمال کا بدلہ انہی سے مانگو جن کے لئے عمل کیا کرتے تھے۔
- احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں رِیاکاروں کی مزید بدنصیبیاں یہ بھی بیان کی گئی ہیں کہ ❀ جنت تو جنت، پانچ سو(500) برس کی مُسافت سے سُونگھی جانے والی جنت کی خُوشبو بھی اُنہیں نصیب نہ ہو گی ❀ بلکہ اُنہیں عذابِ الٰہی میں گرفتار کر دِیا جائے گا۔لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنے اعمال کا جائزہ لیتے ہوئے اُنہیں رِیاکاری کی دیمک سے بچائیں ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اُخروی نجات کے لئے اپنے جن نیک اعمال سے اُمید لگائے بیٹھے ہوں وہ رِیاکاری کی وجہ سے برباد ہو جائیں اور ہم قیامت کے دن بالکل خالی ہاتھ رہ جائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں رِیاکاری سے بچائے اور اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج۱ ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

جُوتے پہننے کے مَدَنی پھول

❀ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جُوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم، کتاب اللباس، باب استحباب لبس النعال...الخ، ص ۱۱۶۱ حدیث: ۲۰۹۶) ❀ جُوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔ ❀ پہلے سیدھا جُوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جُوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ ❀ مرد مردانہ اور عورت زَنانہ جُوتا استعمال کرے۔ ❀ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: عورَتوں کو مردانہ جُوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مَردوں اور عورَتوں کا اِمتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے مُمانَعَت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (یعنی طرز) اِختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶، ۳/۴۲۲) ❀ جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔ ❀ (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جُوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا، لہٰذا استعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

تاجدارِ مدینہ، قَرارِ قَلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: "جو مجھ پر شبِ جُمُعہ اور جُمُعہ کے روز سو (100) بار دُرُود شریف پڑھے، اللّٰہ تَعَالٰی اُس کی سو (100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستر (70) آخرت کی اور تیس (30) دنیا کی"۔ (جامع الاحادیث للسیوطی، ۷۵/۳، حدیث:۷۳۷۷)

ذاتِ والا پہ بار بار دُرُود بار بار اور بے شُمار دُرُود

رُوئے اَنور پہ نُور بار سلام زُلفِ اَطہر پہ مُشکبار دُرُود

(ذوقِ نعت:۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مرتے دم بھی نیکیاں کمانے کی حرص

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 413 صفحات پر مشتمل کتاب "**عُیُونُ الحکایات**" جلد2، ص79 پر ایک حکایت نقل ہے:

حضرتِ سیِّدُنا احمد بن محمد بن زِیاد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حَضرتِ سیِّدُنا ابوبکر عطّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا: جب حضرتِ سیِّدُنا جُنید بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو میں اور میرے کچھ رُفقاء وہاں موجود تھے، ہم نے دیکھا کہ اِنتقال سے کچھ دیر

قبل کمزوری کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ کے دونوں پاؤں سُوجے ہوئے تھے۔ جب رُکوع وسُجود کرتے تو ایک پاؤں موڑ لیتے جس کی وجہ سے بہت تکلیف اور پریشانی ہوتی۔ دوستوں نے یہ حالت دیکھی تو کہا: اے ابُو قاسم! یہ کیا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاؤں مُتَوَرِّم (یعنی سُوجے ہوئے) کیوں ہیں؟ فرمایا: ''اللہ اَکْبَر، یہ تو نعمت ہے۔'' حضرت سیِّدُنا ابُو محمد حَرِیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: '' اے ابو قاسم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! اگر آپ لیٹ جائیں تو کیا حرج ہے؟'' فرمایا: ''ابھی وَقْت ہے، جس میں کچھ نیکیاں کرلی جائیں، اس کے بعد کہاں موقع ملے گا۔'' پھر اللہ اَکْبَر کہا اور آپ کی رُوح اس دارِفانی سے عالَمِ بالا کی طرف پرواز کرگئی۔ یہ بھی منقول ہے کہ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا گیا: حُضُور! اپنی جان پر کچھ نرمی کیجئے، تو فرمایا: اب میرا نامہ ٔاعمال بند کیا جارہا ہے، اس وَقْت نیک اعمال کا مجھ سے زِیادہ کون حاجت مند ہوگا۔ (عیون الحکایات: جلد2، ص79)

مِری زندگی بس تِری بندگی میں
ہی اے کاش! گُزرے سدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص:106)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حِکایت سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نیکیاں کمانے میں کس قدر حَرِیص تھے کہ جاں کَنی کا وَقْت ہے، کمزوری اور نقاہت کی وجہ سے کھڑے ہوکر نماز اَدا کرنا ممکن نہیں ہے، کثرتِ عِبادت کے سبب پاؤں سُوجے ہوئے ہیں، تکلیف کی شدّت ہے، ان تمام اَعذار کے باوُجود بھی خواہش یہی ہے کہ مزید کچھ نیکیاں کرلی جائیں۔ یاد

رہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِبتداءً آئینہ کی تجارت کرتے تھے، اس دوران بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا کہ جب اپنی دُکان پر تشریف لے جاتے تو پردہ گرا کر چار سو(400) رکعت نمازِ نَفْل ادا فرماتے، ایک مُدّت تک آپ نے اس عمل کو جاری رکھا۔ پھر آپ دُکان چھوڑ کر حضرتِ سرّی سَقَطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ان کے مکان کی ایک کوٹھڑی میں خَلْوت گُزیں ہو کر اپنے دل کی پاسبانی شُروع کر دی، اس طرح آپ نے 40 سال کا طویل عرصہ گزارا۔ تیس(30) سال تک آپ کا معمول تھا کہ عشاء کی نماز کے بعد کھڑے ہو کر صبح تک اللہ اللہ کہا کرتے اور اسی وضو سے صبح کی نماز ادا کرتے۔ آپ خود ہی اِرْشاد فرماتے ہیں کہ بیس(20) برس تک مجھ سے تکبیرِ اُولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ (شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص:۳۷ ملخصًا)

ہمارے اَسلاف اور ہم!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسلاف کا طرزِ زندگی کس قدر پیارا تھا کہ دن بھر رزقِ حلال کیلئے تجارت کرتے اور راتیں ذکر و عبادت میں گُزارا کرتے اور ہم اپنی زندگیاں نہ جانے کن کن فُضول کاموں میں برباد کر رہے ہیں، ہمارے اَسلاف آخری دَم تک نیکیاں کمانے کی دُھن میں مگن رہتے جبکہ ہم میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنی ساری زندگی غفلت میں گُزار کر بُڑھاپے میں بھی نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتے، ہمارے اَسلاف تو نمازوں کی ایسی پابندی فرماتے کہ سالہا سال تکبیرِ اُولیٰ فوت نہ ہوتی جبکہ ہم مہینوں مَساجد کا منہ نہیں دیکھتے، بعض عید کی نماز کیلئے سال میں ایک بار ہی نہایت اِہتمام کے ساتھ مسجد کا رُخ کر تو لیتے ہیں لیکن بعض اس سعادت سے بھی محروم نظر آتے ہیں۔ ہمارے اَسلاف پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کے دیوانے تھے جبکہ ہم فیشن کے مَتوالے دنیا کی

رنگینیوں کے مَستانے ہیں، ہمارے اسلاف نہ صرف خود نیکیاں کرتے بلکہ دوسروں تک بھی نیکی کی دعوت پہنچاتے جبکہ ہم نہ صرف خود گناہوں میں مشغول رہتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی گناہوں کے مواقع فراہم کرتے ہیں، ہمارے اسلاف اسلام کی سَربُلندی کی خاطر اپنی جان ومال، اہل وعیال کی قُربانی دے کر راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرتے جبکہ ہم مال کی مَحبَّت میں حرام وناجائز ذرائع اختیار کرکے اپنی آخرت برباد کر رہے ہیں۔ افسوس! صد افسوس! وہ اسلام جو ہمیں صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان اور اولیائے کرام کی بے شمار قربانیوں کے بعد نصیب ہوا ہے، آج ہمیں اس کی ترقّی واِشاعت کی بالکل فکر نہیں رہی۔ یاد رکھئے! عنقریب ہمیں بھی مرنا ہے، اندھیری قبر میں اُترنا ہے اور اپنی کرنی کا پھل بُھگتنا ہے۔ لہٰذا آج میسر آنے والی ان چند سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیے، نیکیاں کرنے گناہوں سے بچنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، عِلْمِ دِیْن سیکھنے کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے، مدنی انعامات پر عمل کیجئے اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے، اِنۡ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ڈھیروں نیکیاں کرنے کے کثیر مواقع میسر آئیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حرص کی تعریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی چیز سے جی نہ بھرنے اور ہمیشہ زیادتی کی خواہش رکھنے کو حرص کہتے ہیں جبکہ حرص رکھنے والے کو "حَرِیص" کہتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۷، ص۸۶ ملخصاً) جیسے کثیر مال کی خواہش کرنا، یہ جذبہ وخواہش حرص ہے جبکہ وہ شَخْص جو اس جذبے کا شکار ہو وہ حریص کہلائے گا۔

عُموماً یہی سمجھا جاتا ہے کہ حِرص کا تعلق صِرف مال و دولت کے ساتھ ہوتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ حرص کسی بھی شے کی مزید خواہش کرنے کا نام ہے اب وہ چیز کچھ بھی ہوسکتی ہے! اگر کسی کے دل میں مال و دولت کی مزید خواہش ہو تو وہ "مال کا حریص" کہلائے گا، اور اگر کسی کو بھوک سے زیادہ کھانے کی خواہش ہو تو اسے "کھانے کا حریص" کہیں گے، نیکیوں میں اضافے کا تمنائی "نیکیوں کا حریص" قرار پائے گا جبکہ گُناہوں کا بوجھ بڑھانے والے کو "گُناہوں کا حریص" کہیں گے۔ چنانچہ

حضرتِ علامہ عَبْدُ الْمُصْطَفٰی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: لالچ اور حِرص کا جذبہ خوراک، لباس، مکان، سامان، دولت، عزت، شہرت اَلْغَرَض! ہر نعمت میں ہوا کرتا ہے۔ (جنتی زیور، ص ۱۱۱ ملخصًا) حرص کے مُتَعَلِّق مزید مَعْلُومات کے حصول کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 232 صفحات پر مشتمل کتاب "**حرص**" کا مُطالعہ بہت مفید ثابت ہوگا، آج ہی اس کتاب کو ہدیۃً حاصل فرما کر اس کا مُطالَعہ فرمائیے نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی اس کتاب کو پڑھنے (Read)، ڈاؤن لوڈ (Down Load) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) کرنے کی سہولت موجود ہے۔

"حرص" ایک فطری امر ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حرص ایک ایسی صفت ہے، جو انسانی فطرت میں شامل ہے، دُودھ پیتا بچہ ہو یا کڑیل جوان یا سو (100) سال کا بُوڑھا انسان، مرد ہو یا عورت، حاکم ہو یا محکوم، امیر ہو یا غریب، عالِم ہو یا جاہِل الغرض ہر ایک حرص میں مبتلا ہوتا ہے، یہ الگ بات ہے کہ کسی کو ثوابِ آخِرت کیلئے نیکیوں کی حرص ہوتی ہے تو کسی کو مال و دولت، جاہ و حشمت اور عزت و شہرت کی۔ تفسیرِ خازِن میں ہے: لالچ دل کا لازمی حصّہ ہے کیونکہ یہ (یعنی دل) اسی طرح بنایا گیا ہے۔ (تفسیر الخازن، ج ۱، ص ۳۴۷، ملخصًا)

یاد رہے! حِرص کا تعلق جن کاموں سے ہوتا ہے، ان میں سے کچھ کام باعثِ ثواب ہوتے ہیں اور کچھ باعثِ عذاب جبکہ کچھ محض مُباح (یعنی جائز) بھی ہوتے ہیں یعنی ایسے کاموں کے کرنے پر کوئی ثواب ملتاہے اور نہ ہی چھوڑنے پر کوئی عِتاب ہوتا ہے لیکن یہی مُباح (یعنی جائز) کام اگر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ کیے جائیں تو انسان ثواب کا مستحق اور اگر بُرے اِرادے سے کرے تو عذابِ نار کا حقدار ہو جاتا ہے۔

حرص کی اقسام:

حرص کی بنیادی طور پر تین (3) قسمیں ہیں:

(1) **حرصِ محمود** (یعنی اچھی حرص) جیسے راہِ خدا میں صرف کرنے کے لیے کثرتِ مال کی تمنّا کرنا۔

(2) **حرصِ مذموم** (یعنی بُری حرص) کسی بُرے کام جیسے شراب پینے کیلئے کثرتِ مال کی تمنّا کرنا۔

(3) **حرصِ مباح** (یعنی جائز حرص) جیسے بغیر کسی نیّت کے کثرتِ مال کی تمنّا کرنا۔ لیکن اگر اس حرص میں اچھی نیّت ہو گی تو یہ حرصِ محمود بن جائے گی اور اگر بُری نیّت ہو گی تو یہی مذموم ہو جائے گی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی حرص کو اُن کاموں میں صرف کرنا چاہیے جن سے ہمیں دنیا و آخرت کا نفع حاصل ہو اور یہ خوبی صِرف نیکیوں کی حرص میں ہی پائی جاتی ہے کیونکہ یہی حرص انسان کی بخشش و مغفرت کا ذریعہ اور جنّت کے اعلیٰ درجات میں پہنچانے کا وسیلہ بنتی ہے اور قرآنِ پاک میں اس کی ترغیب بھی دلائی گئی ہے۔

وَ سَارِعُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ جَنَّۃٍ عَرۡضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الۡاَرۡضُ ۙ اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۳۳﴾ (پ ۴، آل عمران، ۱۳۳)	تَرجَمۂ کنزالایمان: اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان وزمین آجائیں پرہیزگاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

صِراطُ الجنان جلد 2 صفحہ 53 پر اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں ہے کہ گناہوں سے توبہ کرکے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرائض کو ادا کرکے، نیکیوں پر عمل پیرا ہو کر اور تمام اعمال میں اخلاص پیدا کرکے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بخشش اور جنّت کی طرف جلدی کرو۔

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی نیک عمل کے فضائل بیان کرتے ہوئے اس کی ترغیب دلائی ہے، چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَلَا تَعْجِزْ** یعنی اس پر حرص کرو جو تمہیں نفع دے اور اللہ سے مدد مانگو عاجز نہ ہو۔ (صحیح مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ۔۔۔الخ، الحدیث: ۲۶۶۴، ص ۱۴۳۲)

آج کے لوگ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیتِ مبارکہ اور حدیثِ طیّبہ سے معلوم ہوا کہ ہمیں اپنی بخشش ومغفرت کروانے اور جنت کے اعلیٰ درجات پانے کیلئے ایسے کام کرنے چاہئیں کہ جس میں ہماری آخرت کا فائدہ ہو مگر افسوس! صد افسوس کہ دنیا کی مَحبَّت اور فکرِ آخرت سے غفلت کے سبب مُسلمانوں کی بھاری اکثریَّت شوقِ عِبادت سے کوسوں دُور اور گناہوں کی حرِیص ہوتی جارہی ہے۔ آج کا نوجوان قِطار میں لگ کر مہنگے داموں ٹکٹ خرید کر ساری رات گناہوں بھرے میوزک پروگرام دیکھنے سننے کو تو تیار ہے مگر نماز ادا کرنے کی غرض سے چند منٹ کے لئے مسجد کا رُخ کرنے سے کَتراتا ہے، کئی کئی گھنٹے رِیموٹ

(Remote)ہاتھ میں پکڑے کیبل پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کیلئے وقت مل جاتا ہے مگر علمِ دین سیکھنے کے لئے 100 فیصد اسلامی چینل "مَدَنی چینل" دیکھنے میں نفس و شیطان رُکاوٹ بن جاتے ہیں، روزانہ سینکڑوں سطروں پر مشتمل اخبار پڑھنے والوں کو کئی کئی مہینے قرآنِ کریم کی چند آیات کی تلاوت کے لیے فُرصت نہیں ملتی، بُرے دوستوں کی صحبت میں بِلاناغہ گھنٹوں اپنا وَقْت برباد کرنے والا ہفتے میں صِرْف ایک دن وہ بھی چند منٹ کیلئے علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کو تیار نہیں۔ کمپیوٹر، موبائل فون کے ذریعے اور نائٹ پیکجز (Night Pakeges) پر کئی کئی گھنٹے ضائع کر دینے والے کو ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں آنے کی دعوت دی جائے تو گھر کا کوئی ضروری کام یاد آجاتا ہے، یادرکھئے! غفلت اور گناہوں میں مبتلا ہونے کا اَنجام ہلاکت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں، اس سے پہلے کہ پیامِ اَجَل (موت کا پیغام) آن پہنچے اور ہم اپنے عزیز واَقرِباء کو روتا چھوڑ کر اس دُنیا سے کُوچ کر جائیں ہمیں چاہیے کہ بقیہ زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے ہاتھوں ہاتھ سچی توبہ کریں اور نیکیوں کی حرص پیدا کریں۔

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اس جَہْل سے تُو نکل بھی یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عِبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بزرگانِ دین کو آئیڈیل بنالیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نیکیوں کی حرص کے مُتعلق سُن رہے ہیں یقیناً اچھی چیزوں کی حرص کرنا اور انہیں اپنانے کی کوشش کرنا شریعت کو مطلوب ہے، جس طرح مال و دولت کے حریص

لوگ مالداروں کو اپنا آئیڈیل بناتے ہیں، اسی طرح نیکیاں کرنے کا جذبہ بڑھانے اور اس راہ میں پیش آنے والی مشقتوں کو برداشت کرنے کا حوصلہ پانے کیلئے ہم اپنے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کو اپنا آئیڈیل بنالیں تو اس طرح ان پاکیزہ ہستیوں کی زندگی ہمارے لئے مَشعلِ راہ بن جائے گی اور ہم بھی نیکیوں کے حریص بن جائیں گے۔ جتنی فِکْر ایک دنیادار کو اپنی دنیا بنانے کی ہوتی ہے اس سے کہیں زیادہ ان نُفُوسِ قُدسیہ کو اپنی آخرت سنوارنے کی دُھن ہوتی تھی۔ ان کے حالاتِ زندگی سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ حضرات نیکیوں کے کس قدر حریص ہوا کرتے تھے! آیئے ان نیک ہستیوں کی عبادت وریاضت کے احوال سنتے ہیں

(1)صدیقِ اکبر کا شوقِ عبادت!

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا؟ تو حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی: میں نے۔ پھر پوچھا: آج تم میں سے کس نے جنازے میں شرکت کی؟ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی: میں نے۔ دریافت فرمایا: آج تم میں سے کس نے مِسکین کو کھانا کھلایا؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی: میں نے۔ اِرشاد فرمایا: آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی: ”میں نے۔“ تو بحر و بَر کے بادشاہ، دو عالَم کے شہنشاہ، اُمّت کے خیر خواہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس کسی میں یہ خصلتیں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخِل ہو گا۔ (صحیح مسلم، ص۵۱۳حدیث۱۰۲۸)

♣......**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک ہی دن میں

روزہ رکھا، جنازے میں شرکت کی، مسکین کو کھانا کھلایا اور مریض کی عیادت کی توغیب کی خبریں دینے والے نبی، دو جہاں کے اُجالے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں جنت کی خوشخبری سنائی، سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ **روزہ رکھنا، جنازے میں شرکت کرنا، مسکین کو کھانا کھلانا، مریض کی عِیادت کرنا** جنت میں لے جانے والے اعمال ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2)زخمی حالت میں بھی نماز ادا فرمائی

امیر المومنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر نمازِ فجر سے پہلے خنجر سے قاتلانہ حملہ کیا گیا، مگر آپ شدید زخمی ہونے کے باوجود اپنی زندگی کے آخری سانس تک نماز کا اِہتمام کرتے رہے ،چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا مِسوَر بن مَخرَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نیزے سے زخمی کیا گیا تو میں اور ابنِ عباس (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں حاضر ہوئے،ان پر کپڑا ڈالا ہوا تھا،ہم نے کہا:یہ نماز کے نام پر جتنی جلدی اٹھیں گے کسی اور چیز کے نام سے نہیں اُٹھیں گے،چنانچہ ہم نے عَرض کی:یاامیرَالمُومِنین!نماز!!یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُٹھے اور فرمایا :اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم!جو نماز تَرک کرے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے زخمی حالت میں بھی نماز ادا کی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ، ج۸،ص۵۷۹،حدیث ۱۲ ملخصًا)

برکاتِ نماز

♣......**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آپ نے نماز سے مَحَبَّت اور نیکیوں

کی حرص دیکھی، شدید زخمی حالت میں بھی آپ نے نماز ادا فرمائی، آج مسلمانوں کی غالب اکثریت بدقسمتی سے نمازوں سے دُور، جو پڑھتے ہیں اُن میں بھی ایک تعداد ہے جو پابند نہیں ہے۔ گھر میں پڑھتے ہیں تو سفر میں چھوڑ دیتے ہیں، خوشی میں پڑھتے ہیں تو غمی میں چھوڑ دیتے ہیں، غمی میں پڑھتے ہیں تو خوشی میں غافل ہو جاتے ہیں، فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی شان پر قربان جایئے کہ شدید زخمی حالت میں بھی نماز ادا فرمائی، ان کے صدقے میں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی پکا نمازی بنائے، آیئے! کچھ نماز کی برکتیں پیش کرتا ہوں۔

نماز جنّت میں لے جانے والا عمل ہے، نماز مومن کے لئے بہترین عمل ہے، نماز نُور ہے، نمازی بغیر ترجمان کے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ہم کلام ہوتا ہے، خشوع وخضوع کے ساتھ 2 رکعتیں ادا کرنے والے کے لئے جنّت واجب ہو جاتی ہے، 2 رکعت نماز دُنیا و مَافِیۡھَا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اِس میں ہے) سے بہتر ہے، نماز اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ عمل ہے، نماز میں ہر سجدے کے عوض ایک نیکی لکھی جاتی، ایک گناہ مٹایا جاتا اور ایک درجہ بُلند کیا جاتا ہے، نمازی بروزِ قیامت سَلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل کیا جائے گا، نماز سے گناہ جھڑتے ہیں، نماز گناہوں کے مَیل کچیل کو دھو دیتی ہے، ایک نماز پچھلی نماز کے دوران ہونے والے گناہوں کو دھو ڈالتی ہے، نمازی خیر میں رات گزارتا ہے، نماز برائیوں کو مِٹا دیتی ہے، نمازی جنّت میں داخل ہو گا، نمازی کے لئے معصوم فِرشتے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مغفرت کی سفارش کرتے ہیں، نمازی اللہ تعالیٰ کی اَمان یعنی حفاظت میں رہتا ہے، نماز، نمازی کے لئے دُعائے حفاظت کرتی ہے، نمازی کامل مومن ہے، نمازی کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، نماز، شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔

دیدارِ حق دکھائے گی اے بھائیو نماز ۔۔۔ جنّت تمہیں دِلائے گی اے بھائیو نماز
دربارِ مصطفٰی میں تمہیں لے کے جائے گی ۔۔۔ خالق سے بخشوائے گی اے بھائیو نماز
جنّت میں نرم نرم بچھونوں کے تخت پر ۔۔۔ آرام سے سُلائے گی اے بھائیو نماز

فاقے سے مُفلسی سے جہنّم کی آگ سے　　سب سے تمہیں بچائے گی اے بھائیو نماز
بات اعظمیؔ کی مانو نہ چھوڑو کبھی نماز　　اللہ سے مِلائے گی اے بھائیو نماز

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3) شہادتِ عثمان دورانِ تلاوتِ قرآن:

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرتِ سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ "اے عثمان! تم سورہ بقرہ پڑھتے ہوئے شہید ہوگے اور تمہارا خون اِس آیت پر پڑے گا **فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ** (مستدرک ج۴ ص ۶۲ حدیث ۴۶۱۱) اپنی خلافت کے آخری ایام میں جب حضرتِ سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ آزمائش میں مبتلاء ہوئے تو بھی نفلی روزے رکھتے اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہتے حتّٰی کہ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت ہوئی تو اس وقت بھی تلاوت کررہے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جسم مبارک سے نکلنے والے خونِ شہادت کے قطرے سامنے کھلے ہوئے قرآن پاک کی اِسی آیت پر پڑے جس کے بارے میں غیب داں آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خبر دی تھی۔ چنانچہ مُحدِّثین و مُؤرِّخین فرماتے ہیں کہ جب مِصری لوگ قتل کے اِرادے سے حضرت سیدنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر میں گھسے تو وہ اتنے پُر خطر حالات میں بھی قرآن شریف کھولے ہوئے یہی رُکوع پڑھ رہے تھے ایک شَقِی (یعنی بدبخت) نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھ پر تلوار ماری جس سے خون نکل کر اُسی لفظ پر پڑا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

قرآنِ پاک کو صاف کرتے تھے اور فرماتے تھے:"خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! سب سے پہلے اِسی ہاتھ سے قرآن لکھا ہے۔" ان مِصریوں میں سے سب بُرے حال پر مَرے، کچھ ہی عرصہ کے بعد لوگوں نے اُس قرآن پاک کی زِیارت کی اور اس پر خون کا اثر دیکھا۔(درمنثور۱/۳۴۰)

♣......**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حضرتِ سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نیکیوں کی حرص آپ نے مُلاحظہ فرمائی، بوقتِ شہادت بھی آپ تلاوتِ قرآنِ فرمارہے تھے۔

قرآنِ کریم کی تلاوت مسلمان کے لیے بہت بڑی سعادت ہے، قرآنِ کریم کی کئی ایسی سُورتیں ہیں جن کی تلاوت کی برکت سے مختصر سے وقت میں ثواب کا عظیم خزانہ جمع کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ **سورۂ یٰسین شریف**، جس کی تلاوت میں 8، 10 منٹ لگتے ہیں مگر ثواب کیسا ہے سُنئے، سورۂ یٰسین کو ایک مرتبہ پڑھنے سے 10 قرآن کا ثواب حاصل ہوتا ہے، سورۂ یٰسین کی تلاوت سے **20 حج** کا ثواب ملتا ہے اور جو خوش نصیب اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور آخرت کی بہتری کے لئے پڑھے اس کے لئے مغفرت کی بشارت ہے۔

سُوْرَۂ مُلْك صرف 30 آیات پر مشتمل سورت ہے، اس کو پڑھنے میں 4، 5 منٹ لگتے ہیں مگر ثواب کیسا ہے سبحان اللہ! سُورَۂ مُلْك عذابِ قبر سے بچاتی ہے، سُورَۂ مُلْك اپنے پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرتی رہے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت کردی جائے گی۔

مزید سنئے !اور شوقِ تلاوت پیدا کیجئے! چنانچہ

حضرتِ سیّدُنا معقل بن یسار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت 3 بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم کہے اور **سورۂ حشر کی آخری 3 آیات** پڑھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے سترّ ہزار (70000) فرشتے مقرر کردیتا ہے جو شام تک

اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر اس دن مرے تو شہید ہو گا اور شام کو پڑھے تو صبح تک یہی فضیلت ہے۔ (سُنَنُ التِّرْمِذِی ج۴ ص۴۲۳ حدیث ۲۹۳۱)

♣......ایک روایت میں ہے کہ ''سورۂ بقرہ'' میں ایک آیت ہے جو قرآنِ پاک کی تمام آیتوں کی سردار ہے، وہ آیت جس گھر میں پڑھی جائے اس گھر سے شیطان نکل جاتا ہے اور وہ **آیۃُ الکرسی** ہے۔ (مُسْتَدْرَک لِلْحاکِم ج۲ ص۶۴۷ حدیث ۳۰۸۰)

♣......سُورَۂ نَصر چوتھائی قرآن کے برابر ہے، سُورَۂ کافِرُون یہ بھی چوتھائی قرآن کے برابر ہے، سُورَۂ اِخْلَاص تہائی قرآن کے برابر ہے، سُورَۂ زِلْزَال نصف قرآن کے برابر ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے صدقے میں ہمیں نیکیوں کا حریص بنائے اور کثرتِ تلاوتِ قرآن کا شرف عطا فرمائے۔

عطا ہو شوق مولیٰ مدرَسے میں آنے جانے کا
خدایا ذوق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

(4)افسوس ! میں نے آدھی عبادت کم کر دی:

حضرت سَیِّدُنا کَہمَس بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روزانہ ایک ہزار(1000)نوافِل پڑھتے تھے، جب فارِغ ہوتے تو چلنے کی سَکت باقی نہ رہتی تھی۔ اس کے بعد بھی قناعت سے کام نہ لیتے تھے بلکہ عاجِزی کرتے ہوئے اپنے نَفس سے فرماتے: اے ہر بُرائی کے مرکز! اب دوسری عبادت کے لئے اُٹھ۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آخری عمر میں کمزور ہو گئے تو روزانہ 500

رکعتیں پڑھا کرتے تھے، اس پر بھی یہ فرماتے: افسوس! میں نے آدھی عبادت کم کر دی!

(تنبیہ المغترین، الباب الثانی، ص۱۳۸)

♣...... **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حضرت سَیِّدُنا کَہمَس بن حسن رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا شوقِ عِبادت اور نیکیوں کی حرص دیکھئے، جسمانی کمزوری کے باوجود بھی آپ **روزانہ ایک ہزار** (1000) نوافل اور آخری عمر میں بھی **پانچ سو** (500) **نوافل ادا فرماتے۔** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدنی انعامات کے عاملین خوش نصیب عاشقانِ رسول روزانہ **تہجد، اِشراق و چاشت، تَحِیَّۃُ الوُضُو، تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد، اوّابین، صلوٰۃ التوبہ** وغیرہ کے نوافل پڑھنے کی بھی سعادتِ عُظمٰی حاصل کرتے ہیں، آیئے! ترغیب کے لئے ان میں سے چند نوافل کے فضائل وبرکات ہم بھی سُنتے ہیں۔

♣...... تہجد ادا کرنے کو والوں جنّت کے وہ بلند و بالا محلات عطا کیے جائیں گے جن کا اندر سے باہر اور باہر کا اندر سے دیکھا جاسکے گا۔

♣...... نمازِ تہجد ادا کرنے والے بے حساب بخشے جائیں گے۔

♣...... جو نمازِ فجر با جماعت ادا کر کے ذِکرُ اللہ کرتا رہے یہاں تک کہ آفتاب بُلند ہو گیا پھر 2 رکعتیں (اِشراق کی) پڑھیں تو اسے **پورے حج و عمرہ کا ثواب** ملے گا۔

(سُنَنُ التِّرمِذی، ج۲، ص۱۰۰ حدیث۵۸۶)

♣...... **چاشت** کی پابندی کرنے والے کے گناہ معاف کر دِیے جاتے ہیں، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

فرمانِ مصطفٰی: صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم: ”جو **مغرب کے بعد چھ** (6) رکعتیں اس طرح ادا کرے

کہ ان کے درمیان کوئی بُری بات نہ کہے تو یہ **چھ(6) رکعتیں بارہ(12) سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔**" (سُنَنِ ابنِ ماجہ، ج ۲ ص ۴۵ حدیث ۱۱۶۷)

میں پڑھتا رہوں سُنّتیں وقت ہی پر
ہوں سارے نوافل ادا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص102)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ان نیک بندوں میں نیکیوں کی حرص کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی تھی، یقیناً حرص ایک ایسا جذبہ ہے کہ جب یہ پیدا ہو جائے تو اِنسان کو دیگر چیزوں سے بے پروا کر دیتا ہے، اگر کسی میں نیکیاں کمانے اور آخرت بنانے کی حرص ہو تو وہ اپنے آرام و سکون کا دھیان کیے بغیر ہر وقت نیکیاں کمانے ہی کی فکر میں رہتا ہے جیسا کہ ابھی ہم نے سنا، جبکہ اگر کسی میں مال و دولت کمانے، عہدے اور منصب کو پانے کی حرص پیدا ہو جائے تو وہ اسی کا ہو کر رہ جاتا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی انعامات"

مال و دولت کمانے کی حرص سے جان چھڑانے اور نیکیوں کی حرص کا جذبہ پانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور مدنی انعامات پر عمل کرنا شروع کر دیجئے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پر کر کے ہر ماہ کی یکم تاریخ کو جمع کروانا ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام بھی ہے، نیز مدنی انعامات گناہوں سے بچانے کا بہت بڑا ذریعہ بھی ہیں اور نیکیوں کی حرص بیدار کرنے میں بھی بہت معاون ہیں۔ ان کی برکت سے نہ صرف فرائض کی ادائیگی کی

سعادت ملتی ہے بلکہ نوافل کی بھی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ کئی مدنی انعامات نفل عبادات کے مُتَعَلِّق ہیں۔ جیسا کہ مَدَنی انعام نمبر 3 آیۃ الکرسی، سورۃ الاخلاص، تسبیحِ فاطمہ اور سورۃُ الملک کے مُتَعَلِّق جبکہ مدنی انعام نمبر 6 راہ میں آتے جاتے مسلمانوں کو سلام کرکے ڈھیروں نیکیاں کمانے اور مَدَنی انعام نمبر 19 نمازِ تہجد، اشراق وچاشت اور اوّابین کی ادائیگی کے مُتَعَلِّق ہے، ان کے علاوہ بھی کئی مدنی انعامات ایسے ہیں جو ہمیں نفل عبادات کی طرف مائل کرنے والے ہیں، اس لیے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پر کرکے ہر ماہ کی یکم تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بھی بنے گا۔

گناہوں نے کہیں کا بھی نہ چھوڑا ۔۔۔ کرم مجھ پر حبیبِ کبریا ہو
گناہوں کی چھٹے ہر ایک عادت ۔۔۔ سُدھر جاؤں کرم یا مُصطفٰے ہو
کروں بے لوث خدمت سُنّتوں کی ۔۔۔ شہا گر لطف مجھ پر آپ کا ہو
دے جذبہ "مَدَنی انعامات" کا تُو ۔۔۔ کرم یا سیدِ ہر دو سرا ہو

(وسائلِ بخشش: ص۳۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فلموں کا شوقین!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نیکیاں کمانے اور گناہوں سے بچانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے، کئی افراد جو پہلے گناہوں کے دلدل میں غرق تھے، اس ماحول کی برکت سے نہ صرف خود

نیکیاں کرنے لگے بلکہ دوسروں کو نیک بنانے والے بن گئے۔ آیئے ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں: چنانچہ باب المدینہ (کراچی) کے عَلاقے "بڑا بورڈ" کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ پہلے پہل میں مُعاشَرے (مُ۔عا۔شَرے) کا بگڑا ہوا نوجوان تھا، خُوب فلمیں ڈِرامے دیکھنے کے سبب محَلّے میں "فِلموں کا خوار" کے نام سے مشہور ہو گیا تھا۔ اسی دوران ایک اسلامی بھائی کی "انفِرادی کوشش" کے نتیجے میں "کھچّی گراؤنڈ" (گلبہار) میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے شبِ براءَت کے سنّتوں بھرے اجتماعِ پاک میں شرکت کی سعادت حاصِل ہو گئی، وہاں پر میں نے "قبر کی پہلی رات" کے موضوع پر شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رُلادینے والا بیان سنا، میں نے پچھلے گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا۔ ہمارا سارا گھرانہ ماڈَرن تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری اِنفرادی کوشش سے میرے پانچ (5) بھائی بھی دعوتِ اسلامی والے بن گئے اور سب نے سروں پر عمامہ شریف کا تاج سجا لیا اور گھر کے اندر مکمّل مَدَنی ماحول بن گیا، تادمِ تحریر حلقہ مُشاوَرت کے خادِم کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمت کر رہا ہوں اور ہر ماہ پابندی سے تین (3) دن عاشِقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کرتا ہوں۔ (از آقا کا مہینہ: ۲۵، بتغیر)

یہاں سنّتیں سیکھنے کو ملیں گی   دِلائے گا خوفِ خدا مَدَنی ماحول
اے بیمارِ عِصیاں تُو آ جا یہاں پر   گناہوں کی دے گا دوا مَدَنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل مسلمانوں میں ہر طرف دنیوی حرص کی وبا پھیل چکی ہے، ہر

ایک دنیوی اعتبار سے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے، کسی کا عالیشان بنگلہ دیکھا تو اس جیسا بنانے کی خواہش، کسی کو عمدہ کپڑے کا شاندار لباس پہنے دیکھا تو ایسا پہننے کی خواہش، کسی کی نئی چمکتی دَمکتی کار دیکھ کر دِل للچانا، کسی کا کامیاب کاروبار (Business) دیکھا تو منہ میں پانی بھر آنا، اَلْغَرَض! ہم دنیوی مال و دولت کی مَحَبَّت کے ایسے حریص بن چکے ہیں کہ دن رات آہیں بھرتے اوراس کے حصول کیلئے کوششیں کرتے ذرا نہیں تھکتے۔ اے کاش! کسی کو نیکی کرتا دیکھ کر ہم بھی نیک اعمال کرنے کی حرص میں مبتلا ہو جائیں، اے کاش! دوسروں کو مسجد کی طرف جاتا دیکھ کر ہمیں بھی پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کی خواہش پیدا ہو جائے۔ ہمارے بُزرگانِ دین تو نیکیوں کے اس قدر شوقین تھے کہ نیکی کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ آیئے اس ضمن میں سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

اچانک اذان کی آواز سنائی دی!

ایک بار اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جبل پور گئے تو وہاں سیر و سیاحت کیلئے ایک مقام پر تشریف لے گئے۔ اسی دوران جب نمازِ مغرب کا وقت ہوا تو وہیں ریت پر مُصلّٰی اور رومال وغیرہ بچھا لئے گئے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے میزبان و خلیفہ حضرتِ مولانا مفتی عبد الباقی برہانُ الحق جبل پوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابھی اذان دینے کے ارادے سے کانوں میں انگلیاں ڈالی ہی تھیں کہ اچانک مجھے اذان کی آواز سنائی دینے لگی، دیکھا تو اعلیٰ حَضْرت (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اذان دے رہے تھے، اذان کے بعد خود ہی اقامت کہہ کر نمازِ مغرب بھی پڑھائی۔ نماز سے

فراغت کے بعد ہم نے قدموں کا بوسہ لیا تو آپ نے دستِ مبارک سے میرا (یعنی مولانا برہانُ الحق جبل پوری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر ارشاد فرمایا: حدیث شریف میں ہے اذان کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے وہاں کا ہر ذرّہ شاہد اور گواہ ہو جاتا ہے اس لیے میں نے اذان دی کہ یہاں کا بہتا ہوا دریا، پہاڑ، درخت، سبزہ اور ریت سب میرے لیے شاہد یعنی گواہ ہو جائیں۔ (اکرامِ امام احمد رضا، ص:۹۵، بتغیر)

اس کی ہستی میں تھا عمل جوہر — سُنتِ مُصطفٰے کا وہ پیکر
عالِم دین، صاحبِ تقویٰ — واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
جس نے دیکھا انہیں عقیدت سے — قلب کی آنکھ سے محبّت سے
مرحبا مرحبا پُکار اُٹھا — واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش: ص۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اذان کے جواب کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ امامِ اہلسنّت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمانے کے حریص تھے وہیں ہمیں بھی یہ درس مِلا کہ جب جب موقع ملے شرم و جھجک کے بغیر اذان دے کر قرب وجوار کی اشیاء کو اپنے ایمان کا گواہ بنالینا چاہیے اور اس پر ملنے والی ڈھیروں نیکیوں کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیے۔ بالفرض اگر اذان واقامت کہنے کا موقع نہ بھی ملے تو اذان واقامت کا جواب دینے کو ہی اپنا معمول بنالیجئے، اذان واقامت کا جواب دینے والے مرد کے لیے ہر کلمہ پر دو(2) لاکھ جبکہ عورت کے لیے ہر ایک کلمہ پر ایک لاکھ نیکیوں کا ثواب ملتاہے، چنانچہ فرمانِ

مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اے عورتو! جب تم بِلال کو اذان واِقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے لئے ہر کلمے کے بدلے ایک لاکھ (100000) نیکیاں لکھے گا اور ایک ہزار (1000) دَرَجات بُلند فرمائے گا اور ایک ہزار (1000) گناہ مٹائے گا۔ خواتین نے یہ سُن کر عرض کی: یہ تو عورتوں کیلئے ہے مردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا: مردوں کیلئے دُگنا۔ (تاریخ دِمشق لابنِ عساکر ج ۵۵ ص ۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر قربان جایئے! اُس نے ہمارے لئے نیکیاں کمانا، اپنے دَرَجات بڑھوانا اور گناہ بخشوانا کس قدر آسان فرما دیا ہے مگر افسوس! اتنی آسانیوں کے باوُجود بھی ہم غفلت کا شِکار رہتے ہیں۔ لہٰذا نیکیوں کی حرص پیدا کیجئے اور اذان و اقامت کا جواب دیجئے اور لاکھوں نیکیاں اور درجات کی بلندی پایئے۔ اذان واِقامت کا جواب دینا تو مدنی انعام بھی ہے، چنانچہ مدنی انعام نمبر 4 میں ہے: "کیا آج آپ نے بات چیت، چلت پھرت، اُٹھانا رکھنا، فون پر گفتگو، اسکوٹر، کار چلانا وغیرہ تمام کام کاج موقوف کرکے اذان و اقامت کا جواب دیا؟" اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اذان واقامت کا جواب دے کر ڈھیروں نیکیاں کمانے کی سعادت عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

گو یہ بندہ نکمّا ہے بیکار　　اِس سے لے فضل سے ربِّ غفّار
کام وہ جس میں تیری رِضا ہے　　یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 138)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس پُرفتن دَور میں گُناہ کرنا بہت آسان ہے جگہ جگہ گناہوں کے

اسباب وآلات مُہیا ہیں اور مَعَاذَاللّٰہ نیکیاں کرنا بے حد دُشوار ہے شاید اسی وجہ سے مسلمان گناہوں کے مریض ہوکر نیکیوں کے حریص نہ رہے۔ افسوس صد افسوس! ہم گناہ کرنے کے لئے تو بڑی سے بڑی مَشَقَّت بھی اُٹھا لیتے ہیں مگر جُو نہی نیکی کا موقع ملتا ہے تو نفس وشیطان اپنے جال میں بری طرح پھنسا لیتے ہیں اور معمولی سی نیکی بھی پہاڑ جیسی معلوم ہوتی ہے۔ یاد رکھئے! نیکی میں جتنی مَشَقَّت زیادہ ہوگی اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی رحمت سے ثواب بھی اتنا ہی زیادہ عطا فرمائے گا جیسا کہ منقول ہے: ''**اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُھَا** یعنی افضل عبادت وہ ہے جس میں زحمت (تکلیف) زِیادہ ہے۔'' (کشف الخفاء:۱/۱۴۱، الحدیث ۴۵۹) ہمارے اسلاف کو نیکیاں کرتے وقت کیسی ہی مشقت کا سامنا کرنا پڑتا کبھی پیچھے نہ ہٹتے چنانچہ،

بارش میں طواف کی خواہش!

سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب دوسری بار حج کے لیے تشریف لے گئے تو مکہ شریف پہنچتے ہی علیل (بیمار) ہو گئے، بسا اوقات بخار کی شدت ایسی ہوتی کہ صحیح طریقے سے کھڑے بھی نہ ہو پاتے، ذی الحج کی تیرہویں (13ہویں) تاریخ سے بخار شروع ہوا، کبھی بڑھتا اور کبھی گھٹتا، جبکہ محرم الحرام شریف تقریباً سارا ہی بخار میں گزرا (ملفوظات: ۲۰۰،۱۸۸، ۲۰۱) ایسے حالات میں شدت سے اس بات کا انتظار تھا کہ صحت کچھ اچھی ہو جائے تو سُوئے مدینہ روضۂ سرکارِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حاضری کے لیے روانہ ہوا جائے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: جب محرم کے آخری دنوں میں **بِفَضْلِہٖ تَعَالٰی** (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے) صحت (اَچّھی) ہوئی تو وہاں ایک سُلطانی حمام ہے اُس میں نہا کر باہر نکلا تو اَبر (یعنی بادل) دیکھا، حرم شریف پہنچتے پہنچتے برسنا شُروع ہوا۔ مجھے حدیث یاد آئی کہ جو مینہ (بارش) برستے میں طواف کرے وہ رحمتِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) میں

تیرتا ہے۔فوراً سنگِ اسود شریف کا بوسہ لے کر بارش ہی میں سات(7) پھیرے طواف کیا، تو پھر سے بخار ہو گیا۔(مکہ معظمہ کے ایک جید عالمِ دین)مولانا سیّد اسمٰعیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:ایک ضعیف حدیث کے لئے آپ نے اپنے بدن کی یہ بے احتیاطی کی!میں نے کہا: حدیث ضعیف ہے مگر اُمید **بِحَمْدِ اللّٰہ تَعَالٰی** قوِی ہے۔یہ طواف **بِحَمْدِ اللّٰہ تَعَالٰی** بہت مزے کا تھا(کیونکہ) بارش کے سبب طائفین(یعنی طواف کرنے والوں) کی وہ کثرت نہ تھی(جو عام دنوں میں ہوتی ہے)۔

(ملفوظات:ص:۲۰۹،بتغیر)

شرابِ محبت کچھ ایسی پِلا دے
کبھی بھی نشہ ہو نہ کم یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش،ص:109)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ ایک طرف ہمارے اَسلاف کا یہ حال تھا کہ مہینہ بھر بخار میں رہنے کے باوجود بھی بارش میں طواف کرنے کی فضیلت پانے کے حریص تھے جبکہ ہماری حالت تو اس قدر ابتر ہے کہ ہلکا پُھلکا سر درد،نزلہ زکام اور معمولی بیماریوں کے سبب نوافل کی سعادت پانا تو درکنار ہم تو مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرائض تک چھوڑ دیتے ہیں۔اگر ہم روزانہ فرائض کے ساتھ ساتھ کچھ نہ کچھ نفل عبادات کی بھی عادت بنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عبادت کا مزید شوق پیدا ہو گا۔

ہمارے بُزرگانِ دین کے بارے میں یہ بھی منقول ہے کہ وہ روزانہ نیک اعمال کرنے کا ایک ہدف بنالیا کرتے اور پھر اس پر عمل کی بھرپور کوشش فرماتے اور ہدف مکمل کرلینے کے بعد بھی خود کو عبادت وریاضت میں ہی مشغول رکھتے۔چنانچہ ''حضرت سَیِّدُنا عامر بن عبدِ قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے زمانے

کے عابدوں میں سب سے افضل تھے۔ اُنہوں نے اپنے اُوپر یہ بات لازم کرلی تھی کہ میں روزانہ ایک ہزار نوافل پڑھوں گا۔ چُنانچہ وہ اِشراق سے لے کر عصر تک (دن کا اکثر حصّہ) نوافل میں مشغول رہتے پھر جب گھر آتے تو ان کی پنڈلیاں اور قدم سُوجے ہوئے ہوتے، ایسا لگتا جیسے ابھی پھٹ جائیں گے۔ اتنی عبادت کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عاجزی کا یہ عالم تھا کہ اپنے نفس کو مخاطب کرکے کہتے: ”اے بُرائیوں پر اُبھارنے والے نَفْس! تُو عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہے، خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اتنے نیک اعمال کروں گا کہ تجھے ایک پل بھی سکون میسر نہ ہوگا اور تُو بستر سے بالکل دور رہے گا، میں تجھے ہر وَقْت مصروفِ عمل رکھوں گا۔“ (عیون الحکایات، ۱/۹۷)

مِری زِندگی بس تِری بندگی میں
ہی اے کاش گُزرے سدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص:106)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شاید میں مرجاؤں!

بعض بزرگانِ دین ہر دن اور رات کو اپنی زندگی کا آخری سمجھ کر اس میں خوب عبادت کرتے، چنانچہ حضرتِ سیِّدَتُنا مُعاذَہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا روزانہ صُبح کے وَقْت فرماتیں: ”(شاید) یہ وہ دن ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔ پھر شام تک کچھ نہ کھاتیں پھر جب رات ہوتی تو کہتیں: ”یہ وہ رات ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔“ پھر صُبح تک نماز پڑھتی رہتیں۔ (جنت میں لے جانے والے اعمال، ص150)

زندگی کا کیا بھروسا!

فی زمانہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه بھی اسلاف کی پیروی کرنے والی عظیم شخصیت ہیں۔ ایک مرتبہ آپ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه رات بھر مَدَنی مشورے کے باعث سو نہ سکے۔ بعدِ فجر ایک اسلامی بھائی نے عرض کی: ''ابھی آپ آرام فرمالیں، دس(10) بجے دوبارہ اُٹھنا ہے، لِہٰذا! اُٹھ کر اشراق وچاشت ادا فرمالیجئے گا۔'' تو آپ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے جواب دیا: ''زندگی کا کیا بھروسا؟ سوکر اُٹھنا نصیب ہو یا نہیں.. یا.. کیا معلوم آج زندگی کے آخری نفل اَدا ہورہے ہوں؟ یہ فرمانے کے بعد اِشراق وچاشت کے نفل ادا فرمائے پھر آرام فرمایا۔ (تعارفِ امیر اہلسنت:۶۵)

لازمی ہے ہر صُورت چھوڑنا گناہوں کا
بھائی! موت سے پہلے کاش! تُو سُدھر جاتا

(وسائلِ بخشش، ص:157)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه اور دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں یہی مدنی ذِہن فراہم کرتا ہے کہ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں، ان سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیوں کے ذریعے اپنی آخرت بہتر بنالیجئے، سانسوں کی یہ مالا نہ جانے کب اچانک ٹُوٹ کر بکھر جائے اور خدانخواستہ ہمیں گُناہوں سے توبہ کا وَقْت بھی نہ مل سکے اور ہماری آخرت برباد ہوجائے۔ لِہٰذا ہمیں بھی اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے اپنے بُزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے روزانہ کچھ نہ کچھ نیک اعمال کرنے کا ہدف بنالینا چاہیے تاکہ نیک اعمال کی عادت بن سکے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے

کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مدنی انعامات پر عمل اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پر کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی انعامات روزانہ نیکیاں کمانے کا وہ عظیم مدنی نسخہ ہے کہ جس کے ذریعے صبحِ صادق سے لیکر رات سونے تک نیکیاں کرنے کے کثیر مواقع ملتے ہیں۔ مثلاً صبح نمازِ فجر سے پہلے مسلمانوں کو نماز کیلئے جگانا یعنی صدائے مدینہ لگانا، بعد فجر مدنی حلقے میں 3 آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کرنا یا سننا، اشراق وچاشت کے نوافل پڑھنا، پانچوں نمازیں باجماعت پہلی صف میں ادا کرنا، نمازِ پنجگانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک ایک بار آیۃ الکرسی، سورۃ الاخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پڑھنا، نیز رات میں سورۃُ الملک پڑھنا یا سننا، مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت وغیرہ) دینے یا سننے کی سعادت پانا، عشا کی نماز کے بعد مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا یا پڑھانا۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے علاوہ دیگر مدنی انعامات پر عمل کے ذریعے ثواب کا ڈھیروں خزانہ حاصل کرسکتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان کبھی بھی یہ نہیں چاہے گا کہ ہم مدنی انعامات پر عمل کرکے دن بھر میں اتنی زیادہ نیکیاں کرنے میں کامیاب ہوں، وہ اس نیک کام سے روکنے کے لیے لاکھوں جتن کرے گا، طرح طرح کے وسوسے ڈال کر بہکانے کی کوشش کرے گا کہ میں تو بہت مصروف ہوں اتنا وقت کہاں جو ان 72 مدنی انعامات پر عمل کرسکوں۔ اگر آپ ان وسوسوں پر توجہ دیئے بغیر مدنی انعامات پر غور فرمائیں تو شاید حیران رہ جائیں گے کہ جن مدنی انعامات پر عمل کرنا مُشکل لگ رہا تھا ان پر عمل کرنا تو بہت ہی آسان ہے، کیونکہ ہمیں روزانہ 72 مدنی انعامات پر عمل نہیں کرنا بلکہ روزانہ جن مدنی انعامات پر عمل کرنا ہے اس کے تین (3) درجے ہیں۔ پہلا اور دوسرا درجہ 17،17 اور تیسرا درجہ صرف

16 مدنی انعامات پر مُشتمل ہے۔اس کے علاوہ 8 مدنی انعامات ایسے ہیں جن پر ہفتے میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے،6 مدنی انعامات ایسے ہیں جن پر مہینے میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے اور 8 مدنی انعامات ایسے ہیں جن پر 12 ماہ میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہو گا کہ شیطان ہمیں جن مدنی انعامات پر عمل کرنا دُشوار محسُوس کروارہا تھا، ان پر عمل کرنا تو بہت ہی آسان ہے۔فی زمانہ ایک مسلمان کے لئے مدنی انعامات پر عمل کس قدر ضروری ہے، اس کا اندازہ آپ کو اسی وقت ہو سکے گا جب آپ مدنی انعامات کے رسالے کا بغور مُطالعہ فرمائیں گے۔ان مدنی انعامات میں فرائض و واجبات اور سُنَن و مُستحبّات پر عمل کی ترغیب کے ساتھ ساتھ کہیں اخلاقیات کے حُصول کے مدنی پھول بھی خوشبو پھیلا رہے ہیں تو کہیں گُناہوں سے بچنے اور آسانی سے نیکیاں کرنے کے طریقے اپنی برکتیں لُٹا رہے ہیں۔لہٰذا اگر ہم بھی گناہوں کی بیماریوں سے چھٹکارہ پا کر نیکیوں کے حریص بننا چاہتے ہیں تو آج ہی سے مدنی انعامات پر عمل شروع کر دیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حرص کی تعریف، اس کی اقسام، نیکیوں کے حریص اسلافِ کرام کے ایمان افروز واقعات سُنے۔

← کسی چیز سے جی نہ بھرنے اور ہمیشہ زیادتی کی خواہش کرنے کو حرص کہتے ہیں۔

← ہمارے بُزرگانِ دین ہمیشہ نیکیوں کی ہی حرص میں مبتلا رہتے، یہاں تک کہ وقتِ نزع

بھی انہیں نیکیاں کمانے کا ہی خیال رہتا تھا۔

← ہمیں ایسی حرص اختیار کرنی چاہیے جو آخرت میں ہمارے لیے فائدے کا سبب بنے۔

← ہمارے اسلاف کو نیکیاں کمانے میں کیسی ہی مشقت کا سامنا کرنا پڑتا وہ نیکیاں کمانے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔

← اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نیکوکار بندوں کے صدقے ہمیں بھی نیکیوں کی حرص عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشکاۃُ المَصابیح، ج۱ص۵۵حدیث۱۷۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

گھر میں آنے جانے کے چند مَدَنی پھول:

(1)جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: ”بِسْمِ اللہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ“ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت

ہے نہ قوّت۔(ابو داود، ج۴ص۴۲۰حدیث۵۰۹۵)اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہوگی اور اللّٰہُ الصَّمَد عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی۔(2) اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے(3) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلاً بِسمِ اللّٰہ کہے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے(4) اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن (یعنی ہم پر اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سَلام کا جواب دیں گے۔(رَدُّالْمُحتار ج۹ص۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ۱۶ص۹۶، شرح الشّفاء للقاری ج۲، ص۱۱۸)(5) جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا میں اندر آسکتا ہوں؟(6) اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو(7) جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے(8) کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے(9) واپَسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی اَدا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سُنّتوں بھرا رسالہ وغیرہ بھی تُحفۃً پیش کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ’’سُنّتیں اور آداب‘‘ ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور

پڑھیے۔ سُنَّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنّت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف　(ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جس نے مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔[1]

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو　　کون کرے یہ بھلا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" "مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔"[2]

---

1 ۔۔۔ مَجْمَعُ الزَّوَائِد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاۃ علی النبی ۔۔۔ الخ، ۱۰/۲۵۳ حدیث: ۱۷۲۹۸

2 ۔۔۔ معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی ۔۔۔ الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ ذیعقدہ کی آمد آمد ہے، اِس ماہِ مبارک کی 2 تاریخ کو عالَمِ اسلام کی ایک عظیم ہستی کا عُرس منایا جاتا ہے، وہ عظیم ہستی کون ہے؟ وہ عظیم ہستی **صدرُ الشَّریعہ**، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔

صدرالشّریعہ کی شان و عظمت کی جھلکیاں

✿☜ صدر الشّریعہ کی شان و عظمت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ سیدی اعلیٰ حضرت جیسے مجدّدِ دِین وملّت، امامِ اہلسنّت نے آپ کو ہند کا قاضیِ اسلام مقرر فرمایا۔

✿☜ صدر الشّریعہ کی شان و عظمت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ اعلیٰ حضرت نے آپ کو اپنی

خلافت عطا فرمائی تھی۔

✿☜ صدر الشّریعہ آستانہ مُرشد کے باوفا تھے۔

✿☜ صدر الشّریعہ چھوٹے بچوں پر بہت شفیق ومہربان تھے۔

✿☜ صدر الشّریعہ سنّت پر عمل کرتے ہوئے گھر کا کام کاج انتہائی مصروفیت کے باوجود خود اپنے ہاتھوں سے کیا کرتے۔

✿☜ نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتوں پر سختی سے عمل پیرا رہتے۔

جن کی ہر ہر ادا سُنتِ مصطفٰی
ایسے صدر الشّریعہ پہ لاکھوں سلام

✿☜ آپ کی خصوصیات میں یہ بھی تھا کہ آپ گھر یا باہر کبھی نماز قضا نہ کرتے، شدید بیماری میں بھی نماز کی پابندی فرماتے۔

✿☜ نمازِ باجماعت کا ایسا جذبہ تھا کہ مرحبا! اگر کبھی مؤذن مقررہ وقت سے لیٹ ہو جاتا تو خود ہی اذان دے دیتے۔

✿☜ روزوں سے ایسی محبت تھی کہ سخت بیماری میں بھی آپ روزے نہ چھوڑتے۔

✿☜ کیسی ہی مصروفیت ہوتی نمازِ فجر کے بعد قرآنِ پاک کے ایک پارے کی تلاوت فرمایا کرتے۔

✿☜ بعدِ نمازِ جمعہ بِلاناغہ 100 بار دُرودِ رضویہ پڑھا کرتے۔

✿☜ اپنی اولاد اور طلبہ کی عملی تعلیم وتربیت کا خصوصی خیال فرمایا کرتے۔

✿☜ صدر الشّریعہ، خلیفہ اعلیٰ حضرت ایسے عاشقِ رسول تھے، جب نعت شریف سُنتے تو ادب سے

دونوں ہاتھ باندھ لیتے آنکھیں بند کرلیتے اور آنکھوں سے عشقِ رسول میں آنسو بہنے لگتے۔

✿ آپ نے سفرِ مدینہ میں وفات پائی۔

✿ آپ کے مبارک مزار سے پاکیزہ خوشبو کئی دن تک محسوس کی گئی۔

✿ آپ کا بہت بڑا علمی کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اُمّتِ مصطفیٰ کو عالم بنانے والی کتاب یعنی ''بہارِ شریعت'' عطا کی۔

جس کے دم سے بہارِ شریعت ملی
ایسے صدرِ شریعت پہ لاکھوں سلام

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم **"صدرُ الشَّریعہ کی دِینی خدمات"** کے موضوع سے مُتَعَلِّق سننے کی سعادت حاصل کریں گے مگر آئیے! اس سے پہلے صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصر تعارف سُنتے ہیں چُنانچہ

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ۱۳۰۰ھ مطابق 1882ء میں مشرقی یوپی (ہند) کے قصبے مدینۃُ العُلَماء گھوسی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدِ ماجد حکیم جمالُ الدّین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دادا حُضُور خُدا بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فَنِّ طِبّ کے ماہِر تھے۔ اِبتدائی تعلیم اپنے دادا حضرت مولانا خُدا بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے گھر پر حاصل کی پھر اپنے قصبے ہی میں مدرَسہ ناصرُ العلوم میں جاکر مولانا الٰہی بخش صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کچھ تعلیم حاصل کی۔ پھر جون پور پہنچے اور اپنے چچازاد بھائی اور اُستاد مولانا محمد صدیق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کچھ اَسباق پڑھے پھر استاذُ العُلَماء حضرت علّامہ ہدایتُ اللہ خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے علمِ دین کے چھلکتے ہوئے

جام نوش کئے اور یہیں سے درسِ نظامی کی تکمیل کی۔ پھر دورۂ حدیث کی تکمیل پیلی بِھیت میں اُستاذُ الْمُحَدِّثِین حضرت مولانا وصی احمد مُحَدِّثِ سُورَتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کی۔ حضرت مُحَدِّثِ سُورَتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ہونہار شاگرد کی اعلیٰ صلاحیتوں کا اعتراف اِن الفاظ میں کِیا: **"مجھ سے اگر کسی نے پڑھا تو امجد علی نے"**۔ (تذکرۂ صدرُ الشریعہ، ص ۵ بتغیر)

مُصنِّف بھی، مُقرِّر بھی، فَقِیہ عصرِ حاضر بھی

وہ اپنے آپ میں تھا اِک اِدارہ عِلْم و حکمت کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صدرُ الشریعہ کا علمی کارنامہ

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پاک و ہند کے مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے ضخیم (بڑی بڑی) عربی کُتُب میں پھیلے ہوئے فقہی مسائل کو تحریر کی لڑی میں پِرَو کر ایک مقام پر جمع کر دیا۔ انسان کی پیدائش سے لے کر وفات تک در پیش ہونے والے ہزارہا مسائل کا بیان **"بہارِ شریعت"** میں موجود ہے۔ ان میں بے شمار مسائل ایسے بھی ہیں، جن کا سیکھنا ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن پر فرضِ عَین ہے۔ بہارِ شریعت لکھنے کے اسباب کا ذکر کرتے ہوئے صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: اُردو زبان میں اب تک کوئی ایسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی، جو صحیح مسائل پر مشتمل ہو اور ضَروریات کے لئے کافی و وافی ہو۔ فقہِ حنفی کی مشہور کتاب **"فتاویٰ عالمگیری"** سینکڑوں عُلَمائے دِین عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے حضرت سیِّدُنا شیخ نظامُ الدّین مُلّا جِیوَن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نگرانی میں عَرَبی زَبان میں مُرتَّب فرمائی مگر قُربان جایئے کہ

صدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وُہی کام اُردو زبان میں تنِ تنہا کر دکھایا اور مختلف اسلامی کتابوں سے وہ مسائل چُن چُن کر بہارِ شریعت میں شامل کئے، جن پر فتویٰ دیا جاتا ہے نیز سینکڑوں آیات اور ہزاروں احادیث بھی مُوضوع کی مناسَبَت سے دَرج کیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تحدیثِ نعمت کے طور پر خود ارشاد فرماتے ہیں: اگر اورَنگزیب عالمگیر بادشاہ اس کتاب (یعنی بہارِ شریعت) کو دیکھتے تو مجھے سَونے سے تولتے۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مقصد یہ تھا کہ بَرِّصَغیر کے مسلمان اپنے دِین کے مسائل سے بآسانی آگاہ ہو جائیں چُنانچِہ ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں: اس کتاب میں جہاں تک ممکن ہو سکا یہ کوشش کی گئی ہے کہ عبارت بہُت آسان ہو کہ سمجھنے میں دِقّت (یعنی مشکل) نہ ہو اور کم علم (حضرات) اور عورَتیں اور بچے بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ پھر بھی علم بہت مشکل چیز ہے، یہ مُمکِن نہیں کہ علمی دُشواریاں بالکل جاتی رہیں ضَرور بہُت مَواقع ایسے بھی رہیں گے کہ اہلِ علم سے سمجھنے کی حاجت ہو گی، کم از کم اتنا نَفع ضَرور ہو گا کہ اس کا بیان اُنہیں مُتَنَبِّہ (م۔ت۔نَب۔بِہ۔یعنی خبردار) کرے گا اور نہ سمجھنا، سمجھ والوں کی طرف رُجوع کی توجُّہ دلائے گا۔

بہارِ شریعت کے اس عظیم عِلمی ذَخیرے کو مُفید سے مُفید تر بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے مَدَنی عُلماء نے تخریج و تسہیل اور کہیں کہیں حَواشی لکھنے کی بھی کوشش فرمائی ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکمل کتاب مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر بھی آچکی ہے۔ سادہ ایڈیشن تین (3) جلدوں میں اور رنگین جہیز ایڈیشن چھ (6) جلدوں میں مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out)

بھی کیا جاسکتا ہے۔

یہ کتاب 27 سال میں لکھی گئی، یاد رہے کہ 27 سال کا یہ مطلب نہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان سالوں میں، ہر وقت تصنیف میں مشغول رہے بلکہ چھٹیوں میں دیگر کاموں سے وقت بچا کر یہ کتاب، لکھتے جس کے سبب اس کی تکمیل میں خاصی تاخیر ہو گئی چُنانچہ آپ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) بہارِ شریعت کے حصّہ 17 کے اختِتام پر لکھتے ہیں: اس کی تصنیف میں عُموماً یہی ہوا کہ ماہِ رمضان المبارک کی تعطیلات (یعنی چھٹیوں) میں جو کچھ دوسرے کاموں سے وقت بچتا، اس میں کچھ لکھ لیا جاتا۔ (تذکرۂ صدرُ الشریعہ، ص44 تا 47 بتغیر قلیل)

رِسالہ "**تذکرۂ صدرُ الشّریعہ**" میں ہے جس کا خُلاصہ یہ ہے کہ: صدرُ الشّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسائلِ شرعِیّہ کو بہارِ شریعت کے 20 حِصّوں میں سمیٹنا چاہتے تھے مگر مکمّل نہ کرسکے اور یہ وصیّت فرمائی ہے کہ اگر میری اولاد یا شاگردوں یا عُلَمائے اہلسنّت میں سے کوئی صاحِب اس کا قلیل حصّہ جو باقی رہ گیا ہے، اُس کی تکمیل فرمائیں تو میری عین خوشی ہے چُنانچہ صدرُ الشّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خواب شرمندۂ تعبیر (یعنی پورا) ہوا اور اس کے بقیّہ تین (3) حصّے بھی چھپ کر منظرِ عام پر آچکے۔

(تذکرۂ صدرُ الشریعہ، ص48)

صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیر و مُرشد یعنی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بہارِ شریعت کے جب دوسرے، تیسرے اور چوتھے حصّے کا مُطالَعہ فرمایا تو چند تعریفی کلمات لکھنے کے بعد تحریر فرمایا کہ آجکل ایسی کتاب کی ضَرورت تھی کہ عوام بھائی آسان اُردو میں صحیح مسئلے پائیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، ۱/۴۱۴)

آپ کی تصنیف نے مُستَغنِی ہم کو کر دیا غیر کے آگے جبینِ اہلسنت خم نہیں

ہر طرف علم و ہنر کا آپ سے دریا بہا آپ کا احسان اے صدرُ الشّریعہ کم نہیں

(ماہنامہ اشرفیہ، صدرُالشریعہ نمبر، ص۲۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُبارک دِل میں دینِ اِسلام کی خدمت، اُمّت کے لئے آسانی اور مسلمانوں کی شرعی رہنمائی کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ وہ مسائلِ شرعِیّہ کہ جو بڑی بڑی عربی کتابوں میں پوشیدہ اور عام مسلمانوں بلکہ خواص تک کی پہنچ سے بہت دُور تھے، بڑے بڑے عُلماء بطورِ دلیل جنہیں اپنے فتاویٰ جات کی زِینت بناتے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صدرُ الشّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لاکھ مصروفیات کے باوجود اپنی زندگی کے قیمتی اوقات ڈھیروں ڈھیر ضروری مسائل کو اکھٹا کر کے کتابی شکل دینے کی جدوجہد میں وقف فرمادِیئے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس حیرت انگیز اور قابلِ رشک کارنامے نے نہ صرف اسلام اور سُنِّیت کا سر فخر سے بلند کر دیا بلکہ شریعتِ مطہّرہ اور بزرگانِ دِین کے فیضان کو پوری دنیا میں عام کر کے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت پر وہ عظیم احسان فرمایا ہے کہ جس کا بدلہ کبھی بھی نہیں چکایا جاسکتا۔ اس قدر تھوڑے عرصے میں اتنی عظیم الشّان دِینی خدمت سرانجام دینے پر یہی کہا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شُمار اُن خُوش قسمت ہستیوں میں ہوتا تھا کہ جن کے سروں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے دِین کی سمجھ کا تاج سجا کر مذہبِ اسلام کی خدمت کے لئے چُن لیا تھا چنانچہ

مُحَمَّد رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْهُ فِی الدِّیْنِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے، اس کو دِین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

(بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا... الخ، حدیث: ۷۱، ۱/۴۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی اسے دِینی علم، دِینی سمجھ اور دانائی بخشتا ہے۔ اس حدیث سے دو مسئلے ثابت ہوئے ایک یہ کہ قرآن وحدیث کے ترجمے اور الفاظ رَٹ لینا علمِ دین نہیں بلکہ ان کا سمجھنا علمِ دین ہے۔ یہی مشکل ہے۔ اسی کے لئے فقہائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی تقلید کی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے تمام مُفَسِّرِین و مُحَدِّثِین، ائمہ مُجتہدِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مُقلِّد ہوئے اور حدیث کی سمجھ بُوجھ پر ناز کرنے والے نہ ہوئے۔ دوسرے یہ کہ قرآن وحدیث کا علم کمال نہیں، بلکہ ان کا سمجھنا کمال ہے۔ عالمِ دین وہ ہے جس کی زبان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہو اور دل میں ان کا فیضان ہو، فرمان کے ساتھ ساتھ فیضان بھی ضروری ہے، جیسے بجلی کی فٹنگ کے ساتھ ساتھ پاور ضروری ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ۱/۱۸۷ ملتقطا وبتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت پر سرسری نظر دوڑائیں تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح ہم پر واضح ہو جائے گی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شب و روز دین اور قرآن وحدیث کی خدمت اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کو پھیلانے میں بسر ہوئے نیز اسلام کی سربلندی اور اُمّت کی خیر خواہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مقاصد میں شامل رہی، اسی مدنی جذبے نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس بات پر اُبھارا کہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں اللہ تعالٰی کے پاکیزہ کلام قرآن کریم کا کوئی ایسا ترجمہ ہونا چاہیے کہ جسے پڑھنے اور سمجھنے میں کسی قسم کی دُشواری محسوس نہ ہو، اس کو پڑھنے اور سننے والے کے دل میں خوفِ خدا اور عشقِ مُصْطفٰے کا اضافہ ہو، جو ذاتِ باری تعالٰی

کے تقدس، انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی شان وعظمت اور ان کی ناموس کی حفاظت کا حقیقی ترجمان نیز صحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان اور اولیائے عظام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِین جیسی مقدس ہستیوں کی عظمت ورفعت اور ان کے مقام ومرتبے کا سچا محافظ وپاسبان ہو، لہٰذا خدمتِ دین اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے اس مُبارک جذبے کے تحت صدرُ الشریعہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنے پیر ومرشد اور وقت کے مُجدِّد یعنی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی بارگاہ میں مقدس ہستیوں کی ناموس کا محافظ ترجمۂ قرآن تحریر فرمانے کی درخواست پیش کردی چنانچہ

ترجمۂ کنز الایمان

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ اپنے رسالے **"تذکرۂ صدرُ الشریعہ"** کے صفحہ نمبر 17 اور 18 پر ترجمۂ قرآن کے تعلق سے صدرُ الشّریعہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی دِینی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے، تحریر فرماتے ہیں: صحیح اور اَغلاط سے پاک احادیثِ نَبوِیّہ واقوالِ ائمّہ کے مطابِق ایک ترجمہ کی ضَرورت محسوس کرتے ہوئے آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے ترجمۂ قرآن پاک کے لئے اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی بارگاہِ عظمت میں درخواست پیش کی تو ارشاد فرمایا: یہ تو بہت ضَروری ہے مگر چھپنے کی کیا صورت ہو گی؟ اس کی طَباعت (یعنی اسے چھاپنے) کا کون اہتِمام کرے گا؟ باوُضو کاپیوں کو لکھنا، باوُضو کاپیوں اور حُرُوفوں کو درست کرنا اور درستی بھی ایسی ہو کہ اِعراب نُقطے یا علامتوں کی بھی غلطی نہ رہ جائے پھر یہ سب چیزیں ہو جانے کے بعد سب سے بڑی مشکِل تو یہ ہے کہ پریس (Press) میں ہر وقت باوُضو رہے، بغیر وُضو نہ پتّھر کو چھوئے اور نہ کاٹے، پتّھر کاٹنے میں بھی احتیاط کی جائے اور چھپنے میں جو جوڑیاں نکلی ہیں، ان کو بھی بہُت احتیاط سے رکھا جائے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے عرض کی: اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

جو باتیں ضروری ہیں، ان کو پوری کرنے کی کوشش کی جائے گی، بِالفرض مان لیا جائے کہ ہم سے ایسا نہ ہو سکا تو جب ایک چیز موجود ہے تو ہو سکتا ہے، آئندہ کوئی شخص اس کے چھپنے کا انتِظام کرے اور مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچانے میں کوشش کرے اور اگر اس وقت یہ کام نہ ہو سکا تو آئندہ اس کے نہ ہونے کا ہم کو بڑا افسوس ہو گا۔ آپ کی اس گُزارش کے بعد ترجَمہ کا کام شروع کر دیا گیا۔ بِحَمْدِ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نیک کوششوں سے خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور آج مسلمانوں کی کثیر تعداد مجدِّدِ اعظم، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لکھے ہوئے قرآنِ پاک کے صحیح ترجمہ **"ترجمۂ کنز الایمان"** سے مُستفید ہو کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (یعنی صدرُ الشریعہ) کی اِحسان مند ہے اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ سلسلہ قِیامت تک جاری رہے گا۔

گر اہلِ چمن فخر کریں اس پہ بجا ہے　　امجد تھا گلابِ چمنِ دانش و حکمت

(تذکرۂ صدرُ الشریعہ، ص ۱۷ تا ۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ صدرُ الشّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مسلمانوں کو فیضانِ قرآن سے سیراب کرنے اور دینِ متین کی سلامتی برقرار رکھنے کے لئے کیسی کیسی قربانیاں دی ہیں، اس عالیشان کارنامے کی بدولت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے متعلق یہ کہنا بالکل درست ہو گا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذات مسلمانوں کے لئے کسی نعمتِ عظمٰی سے کم نہیں تھی کیوں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مسلسل کوششوں ہی کا تو نتیجہ تھا کہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسی مصروف ترین شخصیت کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ترجمۂ قرآن کے لئے قائل کر لیا تھا اور قربان جایئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بہت سی دینی مصروفیات کے باوجود اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پاکیزہ کلام کی خدمت، مسلمانوں کی خیر خواہی اور اپنے لاڈلے

خلیفہ کی دِلجوئی کرتے ہوئے اپنی قیمتی مصروفیات میں سے وقت نکال کر اس کام کے لئے آمادگی کا اظہار فرمایا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کرم نوازی، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی توجہ ٔخاص اور صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مہربانی سے تاریخ کا وہ عمدہ ترین ترجمہ ٔقرآن بنام **"کنزالایمان"** ہم تک پہنچا کہ جس پر ہماری آنے والی نسلوں کو بھی فخر رہے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے رُوحانی فیوض وبرکات سے مالا مال ہونے کے لئے دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام "مَدَنی قافِلہ" بھی ہے۔ مدنی قافلوں کا ایک مقصد مساجد کی آباد کاری بھی ہے اور مساجد کو آباد کرنے والوں سے متعلق حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ والے ہیں۔ (معجم اوسط، ۲/۵۸، رقم:۲۵۰۲) آیئے! ترغیب کے لئے مَدَنی قافِلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں چنانچہ

دل کا مریض ٹھیک ہوگیا

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے دل کی دو نالیاں بند تھیں، ڈاکٹر نے اینجیو گرافی (این۔جی۔یو۔گرا۔فِی) کروانے کا مشورہ دیا۔ ایک دن ایک اسلامی بھائی نے انہیں سنّتوں کی تربیّت کے مدنی قافِلے میں سفر کرکے وہاں دعا مانگنے کی ترغیب دلائی، چُنانچہ وہ 3 دن کے مَدَنی قافِلے کے مسافر بن گئے، واپسی پر جب ٹیسٹ کروائے گئے تو تمام رپورٹیں دُرست تھیں، ڈاکٹر نے حیرت سے پوچھا: آخر

یہ کیسے ہوا؟ جواب دیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے میں سفر کر کے دعا کرنے کی بَرَکت سے مجھے دل کے مُہلِک مرض سے نَجات مل گئی۔

ہے شفا ہی شفا، مرحبا! مرحبا! آ کے خود دیکھ لیں، قافلے میں چلو
دل میں گر دَرد ہو ڈر سے رُخ زَرد ہو پاؤ گے فَرحتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلا شبہ صدرُ الشّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی ہمارے لئے ایک بہترین آئیڈیل ہے کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کوئی لمحہ بھی دِین اور سُنّتوں کی خدمت، علمِ دِین کی اِشاعت اور اسلام کی سربلندی کی کوششوں سے خالی نہیں گزرتا تھا اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وقت اور قلم میں بہت برکت عطا فرمائی تھی لہٰذا یہی سبب تھا کہ پورا پورا دن نیکی کے کاموں میں مصروف رہنے کے باوجود بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چاق و چوبند رہتے تھے، یاد رہے! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کسی لالچ میں آکر یہ کام سرانجام نہیں دیتے تھے بلکہ صرف و صرف رضائے الٰہی ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیشِ نظر ہوا کرتی تھی چنانچہ نمازِ فجر کے بعد سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دینی معمولات کا آغاز ہوتا تو رات گئے تک جاری و ساری رہتا حتی کہ آرام کرتے کرتے رات کے دو (2) بج جاتے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی انہی قابلِ قدر خدمات کے صِلے میں اللہ تعالیٰ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس مقام و مرتبے سے نوازا کہ آج آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نوکِ قلم سے تحریر کردہ تصانیف خصوصاً **"بہارِ شریعت"** کے فیضان سے عوام و خواص کی ایک کثیر تعداد فیض یاب ہورہی ہے نیز برادرِ اعلیٰ حضرت ننھے میاں مولانا محمد رضا خان

رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ تو آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے خدمتِ دِین کے جذبے سے اس قدر متاثر تھے کہ خوش ہو کر صدرُ الشریعہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی شانِ عالیشان میں یہ قابلِ تحسین تاریخی جملہ ارشاد فرمایا: **"مولانا امجد علی تو کام کی مشین ہیں اور وہ بھی ایسی مشین جو کبھی فیل نہ ہو۔"**

آیئے! اب صدرُ الشریعہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے مصروف ترین مدنی جدول اور مَدِیۡنَۃُ الۡمُرۡشِد بریلی شریف میں آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی مصروفیات کی چند جھلکیاں سُنتے ہیں تا کہ ہمارے اندر بھی دِینی کاموں میں حصہ لینے کی کُڑھن پیدا ہو چنانچہ

روزانہ کا جَدْوَل

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ اپنے رسالے **"تذکرۂ صدرُ الشریعہ"** میں نقل فرماتے ہیں: صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا روزانہ کا جَدْوَل کچھ اِس طرح تھا کہ بعد نمازِ فجر ضروری وظائف و تلاوتِ قرآن کے بعد گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پریس کا کام انجام دیتے۔ پھر فوراً مدرسہ جا کر تدریس فرماتے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد پریس کا کام انجام دیتے۔ نمازِ ظہر کے بعد عصر تک پھر مدرسہ میں تعلیم دیتے۔ بعد نمازِ عصر مغرب تک اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی خدمت میں نشست فرماتے۔ بعدِ مغرب عشاء تک اور عشاء کے بعد سے بارہ (12) بجے تک اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی خدمت میں فتویٰ نویسی (فتویٰ لکھنے) کا کام انجام دیتے۔ اس کے بعد گھر واپسی ہوتی اور کچھ تحریری کام کرنے کے بعد تقریباً دو (2) بجے شب میں آرام فرماتے۔ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے زمانۂ حیات کے آخر تک یعنی کم و بیش دس (10) برس تک روز مرّہ کا یہی معمول رہا۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ

حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اس سخت محنت اور عزم واستقلال سے اُس دَور کے بڑے بڑے علماء حیران تھے۔ (تذکرۂ صدرُ الشریعہ، ص۱۷-۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بریلی شریف میں صدرُ الشّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ذِمّے دو (2) مستقل کام تھے، ایک مدرَسہ میں تدریس (یعنی پڑھانا)، دوسرے پریس کا کام، کتابوں کی روانگی، خُطوط کے جواب، آمد وخرچ کے حساب ، یہ سارے کام تنہا انجام دیا کرتے تھے۔ ان کاموں کے علاوہ فتووں کی نقل اوراعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں رہ کر، فتویٰ لکھنا، یہ کام بھی مستقل طور پر انجام دیتے تھے۔ پھر شہر وبیرونِ شہر کے اکثر تبلیغِ دین کے جلسوں میں بھی شرکت فرماتے تھے۔ (تذکرۂ صدرُ الشریعہ، ص۱۵)

مصنِّف بھی، مقرِّر بھی، فَقیہِ عصرِ حاضر بھی ؎ وہ اپنے آپ میں تھا اِک ادارہ علم و حکمت کا

(ماہنامہ اشرفیہ، صدرُ الشریعہ نمبر، ص۲۸۶)

شعر کی وضاحت! اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ حضرت علامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک ہی وقت میں مُصنِّف بھی تھے، یعنی کتابیں بھی لکھتے، بیان بھی فرماتے اوراپنے وقت کے بہت بڑے عالِم بھی تھے، آپ اپنی ذاتِ پاک میں علم کا اِدارہ تھے۔ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دن بھر میں کتنے سارے کاموں کو احسن طریقے سے بآسانی سر انجام دے لیا کرتے تھے۔ ذرا سوچئے کہ اگر ہم میں سے کسی کو اتنی ساری ذمے داریاں سونپ دی جائیں تو اپنی دیگر مصروفیات کا سوچ کر شاید ہم یہ ذمہ داریاں لینے سے معذرت کرلیں کیونکہ قلیل وقت میں کثیر امور کو بحسن وخوبی سر انجام دینا ہر کسی کے بس کی

بات نہیں اور پھر اِن تمام تر مصروفیات کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خوفِ خدا اور اتباعِ شریعت کے جذبے کا یہ عالَم تھا کہ سارا دن مختلف دینی کاموں میں مصروف رہنے کے باوجود بھی نماز کی ادائیگی سے غافل نہ ہوتے تھے، نماز سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ شدید بیماری کی حالت میں بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز ترک کرنا گوارا نہ فرماتے حتی کہ ایک بار بیہوشی کے سبب نماز کا وقت جاتا رہا، آنکھ کھلنے پر جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پتا چلا کہ نماز کا وقت تو نکل چکا یعنی نماز قضا ہوگئی تو اس طرح غیر اختیاری طور پر نماز قضا ہوجانے پر بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حالت اس قدر غیر ہوگئی کہ بے ساختہ آنکھوں سے آنسوں رواں ہوگئے۔ جیسا کہ،

نماز کی پابندی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"تذکرۂ صدرُ الشریعہ"** میں نقل فرماتے ہیں: سفر ہو یا حضر صدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی نَماز قضا نہ فرماتے۔ شدید سے شدید بیماری میں بھی نماز ادا فرماتے۔ اجمیر شریف میں ایک بار شدید بُخار میں مبتلا ہوگئے یہاں تک کہ غشی طاری ہوگئی۔ دوپَہَر سے پہلے غشی طاری ہوئی اور عصر تک رہی۔ حافِظِ ملّت مولانا عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خدمت کے لیے حاضِر تھے، صدرُ الشَّریعہ، بدر الطریقہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جب ہوش آیا تو سب سے پہلے یہ دریافت فرمایا: کیا وقت ہے؟ ظہر کا وقت ہے یا نہیں؟ حافِظِ ملّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی کہ اتنے بج گئے ہیں اب ظہر کا وَقت نہیں۔ یہ سن کر اتنی اَذِیّت پہنچی کہ آنکھ سے آنسو جاری ہوگئے۔ حافِظِ ملّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دریافت کیا: کیا حُضور کو کہیں درد ہے، کہیں تکلیف ہے؟ فرمایا: (بہُت بڑی) تکلیف ہے کہ ظہر کی نَماز قَضا ہوگئی۔ حافِظِ ملّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: حُضور (آپ تو) بیہوش تھے۔ بیہوشی کے عالَم

میں نماز قضا ہونے پر کوئی مُؤاخَذَہ (پوچھ گچھ) نہیں۔ فرمایا: آپ مؤاخَذَہ کی بات کر رہے ہیں وقتِ مُقرّرہ پر دربارِ الٰہی کی ایک حاضری سے تو محروم رہا۔ (تذکرۂ صدرُ الشریعہ، ص۳۰)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش (مُرمَّم)، ص۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو حکایت ہم نے ابھی سُنی اُس میں خصوصاً ان لوگوں کے لئے درسِ عبرت ہے کہ جو صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عظمتوں کے گُن گاتے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عقیدت و محبت کا دم بھرتے ہیں مگر افسوس کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسی مدنی سوچ اپنانے سے قاصر ہوتے ہیں کیونکہ ایسوں کے قیمتی ایام اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بتائے ہوئے کاموں میں خرچ ہونے کے بجائے گھنٹوں گھنٹوں تاش، لُڈو، پتنگ بازی ، کرکٹ، فٹ بال اور ویڈیو گیمز کھیلنے یا دیکھنے، چوراہوں یا ہوٹلوں وغیرہ پر بیٹھ کر گپیں ہانکنے، فلمیں ڈرامے دیکھنے، موسیقی سننے یا پھر موبائل، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ، سوشل میڈیا(Social Media) کے فضول استعمال کی نذر ہو جاتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وقت ضائع کرنے کے چند اُمور:

♣ٹیلیفون (موبائل)، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا(Social Media) کا غیر ضروری اِستعمال ♣لوگوں سے غیر ضروری میل جول ♣فُضُول گفتگو (یعنی جس کا نہ کوئی دِینی فائدہ ہو نہ دُنیوی) میں لگے رہنا ♣روز مرّہ کے معمولات کا جائزہ نہ لینا ♣خلوت نشینی سے اِجتناب (یعنی الگ تھلگ رہنے سے بچنا) ♣زِیادہ سونا ♣جان بُوجھ

کر سُستی کرتے ہوئے معاملات میں تاخیر کرنا♣کسی سے کچھ سیکھ کر یا اوروں کے تَجرِبات سے فائدہ اٹھانے کے بجائے ہر چیز کا خود تجربہ کرنا(کیونکہ اس طرح وقت کافی صَرف ہوتا ہے جبکہ کسی کے تجربات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے وقت کی بچت کی جاسکتی ہے)♣طے شدہ وقت پر کام ختم نہ کرنا♣وقت ہونے کے باوجود بھی وقت کی کمی کا رونا روتے رہنا♣بُری دوستی وبُری صحبت میں رہ کر وقت کو برباد کرنا وغیرہ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!اس طرح کے معاملات میں مشغول رہنے والی غالب اکثریت نماز جیسے اہم فرض کو بھی مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ترک کرنے میں کسی قسم کی شرمندگی محسوس نہیں کرتی۔یاد رکھئے!بِلاوجہِ شرعی نماز نہ پڑھنا گناہ وحرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔احادیثِ مبارکہ میں نماز ترک کرنے کی سخت ترین وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔آیئے!بطورِ عبرت ترکِ نماز سے متعلق ایک حدیثِ پاک اور اس کی شرح سُنتے ہیں،سنئے اور خوفِ خدا سے لرزیئے چُنانچہ

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:جس شخص نے پانچ(فرض)نمازوں کی حفاظت کی،اس کے لیے نماز قیامت کے دن نور،دلیل اور نَجات ہوگی اور جو اس کی حفاظت نہ کرے،اس کے لیے بروزِ قیامت نہ نور ہوگا اور نہ دلیل اور نہ ہی نَجات اور وہ شخص قِیامت کے دن فرعون،قارون،ہامان اور اُبَیِ بن خَلَف کے ساتھ ہوگا۔

(جمع الجوامع، حرف الخاء، الخاء مع المیم، ۴/۲۵۹، حدیث: ۱۱۶۶۱)

مُفَسّرِ شہیر،حکیم الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے حدیثِ پاک کے اس حصے **"جو شخص نماز کی حفاظت کرے"** کی وضاحت میں ارشاد فرماتے ہیں:اس طرح کہ نماز ہمیشہ پڑھے،صحیح پڑھے،دل لگا کر اخلاص کے ساتھ ادا کیا کرے۔

(مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیثِ پاک کے اس حصے **"اس کے لیے نماز قیامت کے دن نور،دلیل اور نجات**

ہو گی "کی شرح میں فرماتے ہیں) قیامت میں قبر بھی داخل ہے کیونکہ موت بھی قیامت ہی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نماز قبر میں اور پُل صراط پر روشنی ہو گی کہ سجدہ گاہ تیز بیٹری کی طرح چمکے گی اور نماز اس کے مؤمن بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پہچاننے والا ہونے کی دلیل ہو گی، نیز اس نماز کے ذریعہ سے اسے ہر جگہ نجات ملے گی کیونکہ قیامت میں پہلا سوال نماز کا ہو گا اگر اس میں بندہ کامیاب ہو گیا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آگے بھی کامیاب ہو گا۔ (حدیثِ پاک کے اس حصے **"وہ شخص قیامت کے دن فرعون، قارون، ہامان اور اُبَیّ بن خَلَف کے ساتھ ہو گا"** کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ) اُبَیّ بن خَلَف وہ مشرک ہے، جسے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُحد کے دن اپنے ہاتھ سے قتل فرمایا۔ اس میں اشارۃً فرمایا گیا کہ بے نمازی کا حشر ان کافروں کے ساتھ ہو گا اور نمازی مؤمن کا حشر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نبیوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صدّیقوں، شُہَدَاء اور صالحین عَلَیْہِم رَحمَۃُ اللہِ الْمُبِین کے ساتھ ہو گا۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ بے نمازی کافر ہو جائے اور نمازی نبی، بلکہ بے نمازی کو قیامت میں ان کفار کے ساتھ کھڑا کیا جائے گا، جیسے کسی شریف آدمی کو ذلیل کے ساتھ بٹھادینا، اس کی ذِلّت ہے۔ خیال رہے کہ قیامت میں ہر شخص کا حشر اس کے ساتھ ہو گا، جس سے اسے دنیا میں محبت تھی اور جس کی طرح وہ کام کرتا تھا۔ بے نمازی (نماز نہ پڑھ کر) چونکہ کافروں کے سے کام کرتا ہے لہٰذا اس کا حشر بھی ان کے ساتھ ہو گا، نمازی چونکہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور صِدِّیقِین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِین کی نقل کرتا ہے لہٰذا اس کا حشر انہی کے ساتھ ہو گا، اسی لئے کہتے ہیں کہ اچھوں کی نقل بھی اچھی اور بُروں کی نقل بھی بُری۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/ ۳۶۸-۳۶۷ ملتقطاً وبتغیر قلیل)

بعض عُلمائے کرام نے ارشاد فرمایا: نماز ترک کرنے والا ان چار (4) (یعنی فرعون، قارون، ہامان اور اُبی بن خَلَف) کے ساتھ اِس لیے اُٹھایا جائے گا کہ وہ اپنے مال، حُکمرانی، وَزارت اور تجارت کے باعث

نَماز کو چھوڑے گا۔ اگر اس نے اپنے مال میں مصروف ہونے کے سبب نماز چھوڑی تو اُس کا حشر قارون کے ساتھ ہو گا، حُکمرانی کے سبب نماز چھوڑی تو اس کا حشر فرعون کے ساتھ ہو گا، وَزارت کے سبب نماز چھوڑی تو اس کا حشر (فرعون کے وزیر) ہامان کے ساتھ ہو گا اور اگر تجارت کے سبب نماز چھوڑی تو اس کا حشر مَکّۂ مکرّمہ کے بَہُت بڑے کافِر تاجر اُبَی بِن خَلَف کے ساتھ ہو گا۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ السابعۃ السبعون: تعمد تاخیر الصلاۃ... الخ، ۲۸۸/۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دینی خدمات اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت و کردار سے متعلق مزید معلومات کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا تحریری رسالہ **"تذکرۂ صدرُ الشریعہ"** کا مطالعہ فرمایئے نیز **صدرالشّریعہ کی دِینی خدمات** کا صحیح اندازہ تب ہو گا جب ہم بہارِ شریعت کا مطالعہ کریں گے، بہارِ شریعت میں کیا ہے سُنیئے۔

بہارِ شریعت کا تعارف:

♣ **بہارِ شریعت**، صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ کے علمی کارناموں میں سرِ فہرست ہے۔ ♣ **بہارِ شریعت**، بہت سارے عُلوم کا مجموعہ (Encyclopedia) ہے۔

♣ **بہارِ شریعت**، اُردو زبان میں عَقائد سے لے کر مُعاملات تک کے تمام ضَروری مَسائل کا اِحاطہ کیے ہوئے ہے۔ ♣ **بہارِ شریعت** میں سینکڑوں آیات اور ہزاروں احادیث بھی موضوع کی مُناسَبَت سے دَرج ہیں۔ ♣ **بہارِ شریعت** میں حتی الامکان وہ اقوال بیان کیے گئے ہیں جن پر فتویٰ دِیا جاتا ہے۔ ♣ **بہارِ**

شریعت، پاک وہند کے مُسلمانوں پر صَدرُ الشَّریعہ کا بہت بڑا احسان ہے کہ کئی فِقْہی مَسائل کو ایک مَقام پر جمع کر دیا گیا ہے۔♣ **بہارِ شریعت** میں بے شُمار مَسائل ایسے بھی ہیں جن کا سیکھنا ہر اسلامی بھائی اور اِسلامی بہن پر فرضِ عَین ہے۔♣ **بہارِ شریعت** کے حوالے سے صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”اُردو زبان میں اب تک کوئی ایسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی، جو صحیح مَسائل پر مُشتمل ہو اور ضَروریات کے لئے کافی ہو۔“ ♣ **بہارِ شریعت** میں حتَّی الوَسع یہ کوشش کی گئی ہے کہ عِبارَت بہُت آسان ہو کہ سمجھنے میں دِقَّت نہ ہو اور کم علم اور عورَتیں اور بچے بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں“۔♣ **بہارِ شریعت** میں جابجا فرض عُلُوم کے ساتھ ساتھ، قُرآنی آیات کے اَنوار، احادیثِ طَیِّبَہ کے گُلزار اور ہر حصّے میں پھیلے ہوئے بے شُمار خُوشبودار شَرعی مَسائل اپنی مہک لُٹارہے ہیں۔♣ **بہارِ شریعت** کو پڑھنے سے نہ صِرف دل ودِماغ روشن ہوتے ہیں بلکہ کئی مُعامَلات میں شَرعی رَہنُمائی بھی نصیب ہوتی ہے۔♣ **بہارِ شریعت** سادہ ایڈیشن تین(3) جلدوں میں اور رنگین جہیز ایڈیشن چھ(6) جلدوں میں مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے۔♣ **بہارِ شریعت** کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے رِیڈ(یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ(Download) بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سچے پیروکار وعقیدت مند اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات کو انتہائی قدر کی

نگاہ سے دیکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا خود بھی دینی کاموں میں مشغول رہنے کا معمول ہے جبکہ اپنے مریدین و متعلقین میں اپنے سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکروں کے ذریعے خدمتِ دین کے لئے انہیں بھی وقتاً فوقتاً مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں اور اسی مقصد کی تکمیل کے لئے آپ نے اسلامی بھائیوں کے لئے 72 مدنی انعامات میں اسی طرح کا ایک سوال بھی شامل فرمایا ہے چنانچہ **مدنی انعام نمبر 23 میں فرماتے ہیں کہ کیا آج آپ نے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں (مثلاً انفرادی کوشش، درس و بیان، مدرسۃ المدینہ بالغان وغیرہ) پر کم از کم دو(2) گھنٹے صَرف کئے؟**

مدنی کاموں کے لئے کم از کم 2 گھنٹے دینے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نگران کی مشاورت سے ان 2 گھنٹوں کا باقاعدہ جدول بنالیا جائے، جس میں ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں عملی طور پر شرکت ہو، مثلاً مدنی درس، مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنا یا پڑھانا، مدنی انعامات پر عمل و مدنی قافلوں میں سفر کے لیے اِنفرادی کوشش کرنا وغیرہ۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ، صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے طفیل ہمیں بھی مدنی کاموں میں حصہ لینے کی کُڑھن اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوش نصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جو دِینی اعتبار سے شہرت کی بلندیوں پر ہونے کے باوجود بھی اپنے پیر و مرشد کے دامن کو نہیں چھوڑتے اور آخری دم تک وفا شعار مریدوں کی طرح **"یک در گیر و محکم گیر یعنی ایک دروازہ پکڑ اور مضبوطی سے پکڑ"** کے مُطابق مرشِد

کے ہو کر رہ جاتے ہیں، مرشدِ کریم حیاتِ ظاہری سے مُتَّصِف ہوں یا پردہ فرما چکے ہوں دونوں صورتوں میں ان کی وفاشعاری کے مدنی جذبے میں ذرہ برابر بھی کمی واقع نہیں ہوتی حتّٰی کہ پیرو مرشد سے نسبت و تعلق رکھنے والی چیزیں بھی انہیں حد سے زیادہ محبوب ہوتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شمار بھی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چہیتے اور باوفا مریدین میں ہوتا تھا جن کی قابلیت پر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسی ہستی کو بھی ہمیشہ ناز رہا۔ پیرو مرشِد سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی محبت و وفاداری کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک لمبے عرصے تک بریلی شریف میں رہائش پذیر رہے حالانکہ اپنی مخلصانہ دِینی خدمات کے سبب عوام و خواص میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ منفرد حیثیت رکھتے تھے، اگر چاہتے تو ان کے ذریعے اپنے لئے ڈھیر ساری دولت و جائیداد اکٹھی کرسکتے تھے مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی غیرت نے ایسا کرنا گوارا نہ کیا حتی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تو اپنا کوئی ذاتی گھر نہ بنایا بلکہ بریلی شریف میں پیرو مرشِد کے جلوہ فرما ہونے کے سبب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے اپنا گھر تصور کرلیا تھا۔ مرشِدِ کریم کی اُلفت میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس قدر فنا ہوچکے تھے کہ اگر کوئی آپ کے علمی کارناموں اور صلاحیتوں کی تعریف کر دیتا تو خوشی سے پھُولے سمانے اور ان کارناموں اور صلاحیتوں کو اپنا کمال تصور کرنے کے بجائے اپنے پیر و مرشِد یعنی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فضل و کرم سمجھتے تھے چنانچہ

آستانہ مُرشد سے وفا

ایک مرتبہ کسی صاحِب نے تاجدارِ اہلسنّت، مفتیِ اعظم ہند، شہزادۂ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا

مصطفیٰ رضاخان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تذکرہ فرمایا تو مفتیِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چشمانِ کرم سے آنسو بہنے لگے اور فرمایا کہ صدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا کوئی گھر نہیں بنایا بریلی ہی کو اپنا گھر سمجھا۔ وہ صاحبِ اثر بھی تھے اور کثیرُ التَّعْداد طَلَبہ کے اُستاذ بھی، وہ چاہتے تو بآسانی کوئی ذاتی دار العلوم ایسا کھول لیتے جس پر وہ یکہ و تنہا(یعنی بالکل اکیلے) قابض رہتے مگر ان کے خلوص نے ایسا نہیں کرنے دیا۔ چنانچہ دار العلوم مُعِیْنِیَہ عُثْمانیہ (اجمیر شریف) میں وہاں کے صدرُ المدرِّسین ہو کر جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پہنچے اور وہاں کے لوگ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اندازِ تدریس(یعنی پڑھانے کے انداز) سے بَہُت متاثر ہوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے اس کا ذِکر آیا کہ آپ کی تعلیم بہت کامیاب ہوتی نظر آرہی ہے یہ مرکزی دارالعلوم سربلند ہوتا جارہا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: **"یہ مجھ پر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فضل و کرم ہے۔"** (تذکرۂ صدرُ الشریعہ، ص ۲۴-۲۳)

احمد رضا نے جس کو دعا میں کہا میرا   امجد یقیناً مجد میں پکا ہے آج بھی
ثابت کیا ہے صدرُ الشّریعہ نے بالیقین   احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

(آدابِ مرشدِ کامل، ص ۲۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دارُ الاِفتا اہلسنت کا قِیام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضانِ نظر سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

15 شَعبانُ الْمُعَظَّم ۱۴۲۱ھ کو تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت دارُ الاِفتا اَہلسنّت کا آغاز ہوا، تادمِ تحریر اس کی 10 شاخیں قائم ہیں، دُکھیاری اُمّت کی شرعی رَہنمائی کا سلسلہ جاری و ساری ہے، دارُ الاِفتا اَہلسنّت میں نہ صرف ملاقات کی جاسکتی ہے بلکہ تحریری فتویٰ بھی طلب کیا جاسکتا ہے نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** پر دارالافتاء اہلسنّت آن لائن کی سہولت بھی موجود ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 100 فیصد اسلامی چینل "مدنی چینل" پر بھی دارالافتاء اہلسنّت کے سلسلے علمِ دین سے مالامال قیمتی مدنی پھول اپنی خوشبوئیں لُٹاتے رہتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے مکی مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِمَامُ الْاَنْبِیَاء کے مقام پر فائز ہونے کے باوجود اس قدر عاجزی و انکساری والے تھے کہ اپنے گھر کے کام کاج میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے گھریلو کام خود اپنے دستِ مبارک سے کر لیا کرتے تھے۔ اپنے خادموں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے تھے اور گھر کے کاموں میں اپنے خادموں کی مدد فرمایا کرتے تھے۔ (الشفاء، فصل واما تواضعه، ۱/۱۳۲ مفهوماً)

ہمارے اسلافِ کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام بھی سُنّتوں پر عمل کے شیدائی ہوا کرتے تھے لہٰذا سنّت

پر عمل کے جذبے کے تحت یہ حضرات گھر کے کام کاج بھی خوشی خوشی اپنے ہاتھوں سے سرانجام دے لیا کرتے تھے جیسا کہ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ایک تابعی بزرگ فرماتے ہیں: میں نے امیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو دیکھا کہ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ایک دِرہم کا گوشت خریدا اور اسے اپنی چادر میں اُٹھا لیا، میں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! لائیے مجھے دے دیجئے میں اُٹھاکر لے چلوں۔ فرمایا: نہیں، عِیال دار آدمی (یعنی بال بچوں والے) کو چاہیے کہ وہ (اپنا سامان) خود ہی اُٹھائے۔ (احیاء العلوم، ۳/ ۱۰۵۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی چونکہ عاشقِ خیر الورٰی اور یادگارِ اسلاف تھے، لہٰذا شب و روز مسلسل دینی مشاغل میں منہمک رہنے کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی سنّت پر عمل کرتے ہوئے گھر کے کام کاج سے عار محسوس نہ فرماتے بلکہ سنّت پر عمل کی نیّت سے ان (کاموں) کو بخوشی انجام دیتے۔ نیز گھر میں ترکاریاں چھیلتے، کاٹتے اور دوسرے کام بھی کردیا کرتے تھے۔ (ماہنامہ اشرفیہ، صدرُ الشریعہ نمبر، ص ۵۴، ملخصاً، بتقدم و تاخر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدقسمتی سے بعض لوگ مصروفیات کا بہانہ بناکر یا ویسے ہی گھر کے کام کاج میں حصہ لینے میں شرم محسوس کرتے جبکہ کچھ لوگ اس کام کو اپنی شان کے خلاف تصور کرتے ہیں، باہر تو عاجزی و ملنساری کے پیکر بن جاتے جبکہ گھر کے اندر آتے ہی اپنا رُعب و دبدبہ دکھاتے اور شیر ببر کی طرح دھاڑتے ہیں، بالفرض کبھی انہیں گھر کے کسی کام کی ذمہ داری سونپنے کی کوشش کی جاتی ہے تو غُصّے سے لال پیلے ہوجاتے، منہ بگاڑتے اور بُڑبُڑاتے ہوئے اس کام کو کرنے سے صاف صاف انکار کردیتے ہیں، ہم سب کو چاہیے کہ ہرگز ہرگز گھریلو کام کاج سے جی نہ چرائیں بلکہ

پیارے آقا مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دیگر سُنّتوں کے ساتھ ساتھ گھریلو کام کرنے والی پیاری پیاری سنّت پر بھی عمل کیا کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دینی خدمات سے متعلق سننے کا شرف حاصل کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دِینِ متین کی خدمت سے سرشار اس عظیم ہستی نے 27 سال کے عرصے میں آیات و احادیث سے مالامال، کتبِ فقہ سے چُن چُن کر فقہی مسائل کو یکجا کرکے ایک عظیم الشان تصنیف بنام **"بہارِ شریعت"** کو مرتب فرمایا جبکہ اپنے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ترجمۂ قرآن **"کنز الایمان"** لکھوانے کا شرف حاصل کیا۔ پیر و مرشد سے محبت و وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے آپ نے تادمِ حیات شہر مرشد ہی کو اپنی رہائش گاہ بنائے رکھا۔ بہت زیادہ مصروفیت کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حالتِ مرض میں بھی کبھی نماز کو نہ چھوڑا نیز سنّت کی ادائیگی کی نیت سے گھر کے کام کاج بھی بخوشی سرانجام دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالٰی ہمیں بھی صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسی مدنی سوچ و جذبہ عطا فرمائے تاکہ ہم بھی خدمتِ دین کے لئے کُڑھنے والے، اپنے پیر و مرشد کے سچّے پکّے وفادار اور اپنے گھر کے کام کاج کرنے والی پیاری سنت پر عمل کرنے والے بن جائیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں: پہلے دو فرامینِ مصطفٰے ملاحظہ ہوں:

❀ جوتے بَکَثْرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جُوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔[2] (یعنی کم تھکتا ہے) ❀ جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتِدا کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتِدا کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔[3] نزھۃ القاری میں ہے: مسجد میں داخِل ہوتے وقت حکم یہ ہے کہ پہلے سیدھا پاؤں مسجد میں رکھے اور جب مسجد سے نکلے تو پہلے اُلٹا پاؤں نکالے۔ مسجد کے داخلے کے وقت

---

1 ...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث:۱۷۵

2 ...مُسلِم، ص ۱۱۶۱، حدیث:۲۰۹۶

3 ...بُخاری، ۴/۶۵، حدیث:۵۸۵۵

اِس حدیث پر عمل دشوار ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے اِس کا حل یہ ارشاد فرمایا ہے: جب مسجد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جُوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جُوتا نکال کر مسجد میں داخل ہو اور جب مسجد سے باہر ہو تو اُلٹا پاؤں نکال کر جُوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جُوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔[1] ❀ جُوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔ ❀ کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے کہا کہ ایک عَورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ اُنھوں نے فرمایا: رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورَتوں پر لَعْنَت فرمائی ہے۔[2] صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی عورَتوں کو مردانہ جُوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورَتوں کا اِمتیاز ہوتا ہے اُن میں ہر ایک کو دوسرے کی نقّالی کرنے سے مُمانَعت ہے، نہ مرد عورت کی چال ڈھال اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...نزہۃ القاری، ۵ / ۵۳۰

2...ابوداود، ۴/ ۸۴، حدیث: ۴۰۹۹

3...بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶: ۳/ ۶۵ بتغیر قلیل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے: جو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (القول البدیع، ص ۲۶۱)

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں درود دافعِ جملہ بلا تم پہ کروروں درود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی۔۔۔ الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰـہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰـهِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ برِّصغیر کی وہ عظیم علمی و رُوحانی شخصیت اور بے مثال مُجدّد ہیں کہ جو کسی تعارف کے مُحتاج نہیں، آپ کی تحریریں ہی آپ کے علمی مقام کا مُنہ بولتا ثبوت ہیں، آپ کے شاندار علمی کارناموں، نعتیہ شاعری اور عشقِ رسول کی بدولت عوام وخواص کی ایک بھاری تعداد آپ کی شیدائی اور آپ کے قصیدے پڑھتی نظر آتی ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شمار بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سچے مُحِبّین میں ہوتا ہے کہ جنہیں اعلیٰ حضرت کی شخصیت اور آپ کے علمی کارناموں نے گرویدہ (Fan) بنالیا، یہی وجہ ہے کہ امیرِ اہلسنت

دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، امامِ اہلسنت، اعلیٰ حضرت کی تعلیمات کے مُطابق دِینِ مَتِین کی اِنتہائی شاندار انداز میں خدمات سَرانجام دے رہے ہیں۔ جس کا واضح ثُبوت آپ کی پُرتاثیر تحریریں، سُنَّتوں بھرے بیانات اور علم و حکمت سے بھرپور مدنی مُذاکرے ہیں کہ جو ترجمۂ قرآن کنزالایمان، فتاویٰ رضویہ کے جُزئیات اور حدائقِ بخشش کے رِقّت و سوز سے بھرپُور اَشعار سے مُزیَّن ہوتے ہیں۔ آیئے! عاشقِ اعلیٰ حضرت ،امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زبانی سنتے ہیں کہ آپ امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس قدر کیوں متاثر ہیں اور ان کی عقیدت و مَحبَّت میں اس قدر کیوں گم رہتے ہیں، چنانچہ

امیرِ اہلسنت کی اعلیٰ حضرت سے مَحبَّت

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"سَیِّدی قُطبِ مدینہ"** میں تحریر فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں بچپن ہی سے امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیت سے مُتَعارف ہو چکا تھا، پھر جُوں جُوں شُعور آتا گیا، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَحبَّت دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ پھر مجھے آپ کے سلسلے میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہوا تو ایک ہی واسطے سے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دامن کو تھام لیا (یعنی خلیفۂ اعلیٰ حضرت، **قُطبِ مدینہ** حضرت علّامہ مَولانا ضیاءالدّین احمد مَدَنی قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ذریعے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا دامن ملا) (سَیِّدی قُطبِ مدینہ ،ص ۲ ملخصا) مزید فرماتے ہیں: مجھے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثناء خوانی سے ہوش سنبھالتے ہی لگاؤ ہو گیا تھا اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عقیدت (Devotion) بھی دل میں بیٹھ چکی تھی۔ لہٰذا آپ کے لکھے ہوئے کلام پڑھنا اور سُننا پسند کرتا تھا۔ ایک مرتبہ بادامی مسجد (بمبئی بازار باب المدینہ کراچی) میں شوق ہی شوق میں مائیک پر نعت پڑھنے کیلئے کھڑا ہو گیا مگر ابھی صرف یہ شعر ہی پڑھ پایا تھا کہ

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے مِرا دِل بھی چمکا دے چمکانے والے

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۸)

یکایک ایک بوڑھے شخص نے جھڑکتے ہوئے مجھے مائیک سے ہٹادیا، شاید اس لئے کہ میں کم سن تھا اورآواز بھی خاص نہ تھی۔ میرا دل بہت دُکھا مگر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُلفت اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عقیدت نے سنبھال لیا۔ (تذکرہ امیرِ اہلِ سنت، قسط2، ص۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسی عقیدت و محبت کا صدقہ ہے کہ امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی زندگی کا پہلا رِسالہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کے مُتعلِّق لکھا، جس کا نام **"تذکرۂ امام احمد رضا"** رکھا اور یہ 25 صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳۹۳ھ کو **"یومِ رضا"** کے موقع پر جاری کیا۔

اعلیٰ حضرت سے ہمیں تو پیار ہے اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

آپ نے سُنا کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ امامِ اہلسنت، مجدّدِ دِین و ملت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس قدر مَحَبَّت و عقیدت کیوں فرماتے ہیں کہ آپ کے نزدیک اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچنے کا بہترین ذریعہ ہیں اور اس در سے وابستہ ہونے والا کبھی محروم (Deprived) نہیں رہتا بلکہ اسے صحیح معنٰی میں حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پہچان نصیب ہو جاتی ہے اور جس خوش نصیب کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پہچان نصیب ہو جائے تو یقیناً وہی مقدر کا سکندر ہے۔ امیرِ اہلسنت نے ہمت و حوصلے کا دامن نہ چھوڑا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی مدد فرمائی، عقیدتِ اعلیٰ حضرت رنگ لائی اور آپ نے بچپن سے جوانی اور جوانی سے

اب تک دامنِ رضا کو استقامت اور مضبوطی کے ساتھ نہ صرف خود تھاما ہوا ہے بلکہ پوری دنیا میں فیضانِ رضا کو عام کرنے کیلئے مختلف انداز سے کوششوں میں مصروف ہیں، آپ کی انہی کوششوں کی برکت سے معاشرے میں ایسا مدنی انقلاب برپا ہوا کہ آج ہمیں ہر طرف اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ترجمۂ قرآن کنزُالایمان، فتاویٰ رضویہ اور حدائقِ بخشش کی مدنی بہاریں دکھائی دیتی ہیں، یقیناً یہ سب آپ کے عشقِ اعلیٰ حضرت کا منہ بولتا ثبوت نہیں تو اور کیا ہے؟ لہٰذا عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پیروی کرتے ہوئے اپنے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کو بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دامنِ کرم سے وابستہ کرلیجئے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی خدمات، آپ کے عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے واقعات اور نعتیہ شاعری خود بھی پڑھئے، سنئے اور اپنے بچوں کو بھی پڑھنے، سننے کی ترغیب دلایئے، انہیں بتاتے رہئے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ولیِ کامل، عالمِ باعمل، مفتیِ اسلام، پائے کے محدث، اپنے وقت کے مجدد اور سچے عاشقِ رسول تھے، جنہیں بارگاہِ مصطفوی میں بے حد مقبولیّت حاصل تھی۔ پھر ان کی دلچسپی بڑھانے کے لئے اعلیٰ حضرت کے عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے واقعات بھی سنادیجئے، جیسے مدینہ منورہ کی حاضری کا یہ ایمان افروز واقعہ ہے کہ

اَعلیٰ حَضرت کا شوقِ دِیدار

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب دوسری مرتبہ مدینہ طیبہ حاضر ہوئے، شوقِ دیدار میں رَوضۂ انور کے سامنے دُرُود شریف پڑھتے رہے، یقین کرلیا کہ ضرور سرکارِ ابدِ قرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عزّت اَفزائی فرمائیں گے اور رُوبرو زِیارت سے مُشرّف فرمائیں گے۔ لیکن پہلی شب ایسا نہ ہوا تو کچھ غمزدہ ہو کر ایک کلام لکھا جس کے مطلع

(یعنی پہلے شعر) میں دامنِ رحمت سے وابستگی کی اُمّید دِکھائی ہے چنانچہ لکھتے ہیں:

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۹۹)

شعر کی وضاحت: اے بہار جُھوم جا کہ تجھ پر بہاروں کی بہار آنے والی ہے۔ وہ دیکھ! مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُوئے لالہ زار یعنی جانبِ گُلزار تشریف لارہے ہیں۔

اور پھر مَقْطَع (یعنی آخری شعر) میں بارگاہِ رسالت میں اپنی عاجِزی اور بے مایگی (بے۔ما۔یَہ۔گی یعنی مسکینی) کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے کہ

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا!
تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۰)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دُوسرے مِصرع میں بطورِ عاجزی اپنے لئے ''کُتّے'' کا لفظ اِستعمال فرمایا ہے، مگر اَدَباً یہاں ''شَیدا'' پڑھا گیا ہے (جس کا مطلب ہے عاشق)۔

شعر کی وضاحت: اِس مَقْطَع میں عاشقِ ماہِ رِسالت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کمال انکساری کا اِظہار کرتے ہوئے اپنے آپ سے فرماتے ہیں: اے احمد رضا! تُو کیا اور تیری حقیقت کیا! تجھ جیسے تو ہزاروں سگانِ مدینہ (یعنی مدینے کے کُتّے) گلیوں میں دیوانہ وار پھر رہے ہیں۔

روضۂ اَنور کے سامنے یہ اشعار عرض کرکے اِنتظار میں باادب بیٹھے ہوئے تھے کہ آخر کار راحتُ الْعاشِقِین، مُرادُ الْمُشْتاقِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے عاشقِ حقیقی کے حالِ زار پر خاص کرم فرمایا،

اِنتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور قسمت انگڑائی لے کر اُٹھ بیٹھی۔۔۔نِقابِ رُخ اُٹھ گیا۔۔۔خُوش نصیب عاشق نے حالتِ بیداری میں اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چشمانِ سر سے دیدار کر لیا۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت،۱/ ۱۰۹ ملخصا)

اب کہاں جائے گا نقشہ تیرا میرے دل سے
تہ میں رکھا ہے اِسے دل نے گمانے نہ دیا

(سامانِ بخشش، ص ۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جب دربارِ مصطفےٰ میں حاضری کا شرف ملا تو دل کی گہرائیوں سے عِشْقِ مُصْطَفٰے میں ڈُوبے ہوئے اَشعار بارگاہِ رسالت میں پیش کیے۔ رِقّت وسوز سے بھرپور اَشْعار کو دَرَجۂ قبولیّت حاصل ہوا، رحمت کو جوش آیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شربتِ دیدار سے سیراب فرما کر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر گویا عاشِقِ صادق ہونے کی مُہر لگادی۔

جو ہے اللہ کا ولی بے شک
عاشقِ صادقِ نبی بے شک
غوثِ اعظم کا جو ہے متوالا
واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کا تعارف (Introduction)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 10 شوّالُ المُکَرَّم 1272 ہجری بمطابق 14 جون 1856 عیسوی ہفتہ کے دن ظہر کے وقت بریلی شریف کے مَحَلَّہ جَسُولی میں پیدا ہوئے۔[1] اور 25 صَفَرُ المُظَفَّر ۱۳۴۰ھ کو وصالِ پُر ملال فرمایا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۶)

آپ خاندانی لحاظ سے پٹھان، مَسلک کے اعتبار سے حَنَفِی اور طریقت میں قادِری تھے۔ آپ کے والدِ ماجِد، استاذُ العُلَماء مولانا نَقِی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور داداجان مولانا رضا علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔[2] اعلیٰ حضرت کا پیدائشی نام **"محمد"** ہے، آپ کی والِدہ ماجِدہ مَحَبَّت میں **"اَمَّن میاں"** فرمایا کرتی تھیں، والدِ ماجِد اور دوسرے رشتے دار **"احمد میاں"** کے نام سے پُکارا کرتے تھے، آپ کے داداجان نے آپ کا نام **"احمد رضا"** رکھا، آپ کا تاریخی نام **"اَلْمُخْتَار"** ہے اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود اپنے نام سے پہلے **"عبدُ المصطفٰی"** لکھا کرتے تھے۔[3] جس سے آپ کے عِشقِ رسول کا بخوبی اندازہ (Guess) لگایا جاسکتا ہے، چُنانچہ اپنے نعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش"** میں ایک جگہ فرماتے ہیں:

خوف نہ رکھ رضاؔ ذرا تُو تو ہے "عبدِ مُصطفٰے" تیرے لئے اَمان ہے تیرے لئے اَمان ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۵۶ بتغیر

2 . . . فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ص ۶۷ ملخصاً

3 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۷۷ ملخصاً

اعلیٰ حضرت کی علمی خدمات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ساری زندگی شریعتِ مُطہرہ کی پاسداری میں بسر ہوئی۔ آپ کی شخصیّت (Personality) صحیح معنوں میں شریعت وسنت کی آئینہ دار نظر آتی تھی۔ آپ نہ صرف خود اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے والے تھے بلکہ اپنے متعلقین و محبین کو بھی علم کی روشنی سے محروم نہ رکھتے، وقتاً فوقتاً انہیں بھی وعظ و نصیحت اور اپنی تحریری صلاحیت کے ذریعے چشمہ علم سے سیراب فرمایا اوردینِ متین کی ترویج و اشاعت (Propagation and Publication) کیلئے مختلف انداز سے عِلمی خدمات سرانجام دے کر اُمَّتِ مُسلِمہ پر احسان فرمایا۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے "کنزالایمان" کے نام سے قرآنِ کریم کا ایسا شاندار ترجمہ فرمایا کہ رہتی دنیا تک مسلمان فیضانِ قرآن سے مالا مال ہوتے رہیں گے۔

اعلیٰ حضرت کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے درس وتدریس کے ذریعے علم کے پیاسوں کو سیراب کیا تو آپ کے فیضِ اثر سے کئی علماء ومفتیانِ کرام نے مسندِ تدریس وافتاء سنبھالی اور کئی خطباء منصبِ خطابت پر فائز ہو گئے۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے کثیر تعداد میں فتاویٰ لکھ کر لوگوں کی دِینی اور علمی اُلجھنیں دُور فرمادیں۔ اُمّتِ محبوب کو اُردو زبان میں فتاوی کا وہ ضَخیم ترین مجموعہ "**فتاویٰ رضویہ**" کے نام سے عطا فرمایا جو 30 جلدوں، تقریباً بائیس ہزار (22000) صَفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات کے جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل پر مُشتَمِل ہے۔

اعلیٰ حضرت کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے فنِّ شاعری میں بھی اپنی خدمات سرانجام دے

کر عاشقانِ رسول کے دلوں کو خوب گرمایا ہے۔

کتاب "حدائقِ بخشش" کا تعارف

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بے مثال نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" کے نام سے مشہور ہے۔ امامِ عشق و محبت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نوکِ قلم سے نکلا ہوا ہر ایک شعر قرآن و حدیث کا سچا ترجمان اور ناموسِ رسالت، صحابہ واہلِ بیت اور اولیائے کرام رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی عظمتوں کا سچا محافظ اور ان کے فیوض و برکات کا سرچشمہ ہے۔ چونکہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اردو کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی کامل عبور حاصل تھا، اس لئے آپ نے اُردو کے علاوہ عربی اور فارسی وغیرہ زبانوں میں بھی نعتیں تحریر فرمائی ہیں۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے "حدائقِ بخشش" میں فصاحت و بلاغت کے وہ دریا بہائے کہ زمانے کے کئی نامی گرامی شاعر و ادیب، حدائقِ بخشش کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں اور وہ داد و تحسین دیئے بغیر نہیں رہ پاتے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو حدائقِ بخشش سے اس قدر لگاؤ ہے کہ آپ اپنے بیانات و مدنی مذاکروں میں وقتاً فوقتاً حدائقِ بخشش کے اشعار پڑھتے ہیں بلکہ اپنے مریدین و متعلقین کو بھی حدائقِ بخشش پڑھنے اور اپنے پاس رکھنے کی ترغیب ارشاد فرماتے ہیں، بلکہ اَمیرِ اہلسنّت کی "**حدائقِ بخشش**" سے محبت دیکھئے کہ آپ نے اپنے نعتیہ دِیوان کا نام "**وسائلِ بخشش**" رکھا کہ اس میں بھی اعلیٰ حضرت کے نعتیہ دِیوان کے نام سے نسبت ہے۔ حدائقِ بخشش اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وہ بلند

پایہ کارنامہ ہے کہ جس کی بدولت عاشقانِ رسول کے سینوں میں عشقِ مصطفےٰ کی شمع فروزاں رہتی ہے،دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ(یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے،ڈاؤن لوڈ(Download)اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

علم و عرفاں کا جو کہ ساگر تھا خیر سے حافظہ قوی تر تھا
حق پہ مبنی تھا جس کا ہر فتویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
مولا بہرِ "حدائقِ بخشش" بخش عطّارؔ کو بلا پرسش
خلد میں کہتا کہتا جائے گا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائل بخشش مرمم،ص۵۷۶-۵۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَسلکِ اعلیٰ حضرت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اعلیٰ حضرت،امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی بسر کرنی چاہیے اور آخری سانس تک مسلکِ اعلیٰ حضرت پر قائم رہ کر اپنی استطاعت(Ability)کے مطابق دینِ متین کی خوب خوب خدمت کرنی چاہیے۔عاشقِ اعلیٰ حضرت،شیخِ طریقت،امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مُریدین و مُعتقِدین کو نصیحت کے مدنی پھول لٹاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں مَسلکِ اعلیٰ حضرت پر مضبوطی سے قائم رہیں، اعلیٰ حضرت کا مسلک وہی ہے جو صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اور سلف صالحین عِظام کا مسلک تھا،یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کو ایک مان کر اُسی کی بندگی کرنا اور شَہَنْشاہِ مدینہ،سلطانِ باقرینہ،سُرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اُس کا بھیجا ہوا سچّا اور آخِری رسول ماننا، اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحبَّت و عظمت کی مُکمَّل پاسداری کرنا، ضَروریاتِ دِین میں سے کسی کا بھی انکار نہ کرنا، نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صَحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی توہین و تَنقیص سے مکمّل دُور اور گستاخوں سے دُور رہنا، وغیرہ (مسلکِ اعلیٰ حضرت کی پہچان ہے)۔ (دعوتِ اسلامی کا تعارف، ص ۴۸)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عقیدت کا اندازہ اس بات سے بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ اپنے مدنی مذاکروں اور ملاقات کیلئے آنے والے علماء و مفتیانِ کرام، جامعۃ المدینہ کے طلبہ کرام اور عام لوگوں کو مسلکِ اعلیٰ حضرت پر قائم رہنے اور امامِ اہلسنت کی کوئی بات سمجھ نہ آنے کی صورت میں اختلاف نہ کرنے کی تاکید فرماتے ہیں، ایک بار ارشاد فرمایا: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اَقْوَال (یعنی فرمان) پر ہماری عُقُول (یعنی عقلیں) قُربان۔ اعلیٰ حضرت کا (ہر) اَقْوَل ہمیں قبول (ہے)۔ ایک مرتبہ جامعۃ المدینہ کے تَخَصُّص فِی الْفِقْہ (مُفتی کورس) کے طلبہ سے ارشاد فرمایا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو کہ ولیُ اللہ، سچے عاشقِ رسول اور ہمارے مسلمہ بزرگ ہیں، ان کی عقیدت کو دل کی گہرائی کے اندر سنبھال کر رکھنا بے حد ضروری (Necessary) ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ برکت نشان ہے۔ **اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ** یعنی برکت تمہارے بزرگوں کے ساتھ ہے۔ (مستدرک للحاکم، کتاب الایمان، ج ۱، ص ۲۳۸، الحدیث ۲۱۸) آپ میں سے اگر کسی کا میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اختلاف کا معمولی سا بھی ذہن بننا شروع ہو جائے تو سمجھ لیجئے، مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی بربادی کے دِن شروع ہو گئے، لہٰذا فوراً چونکّے ہو جایئے اور اختلاف کے خیال کو حرفِ غلط کی طرح دماغ سے مِٹا دیجئے، فتاویٰ رضویہ شریف میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان کردہ کوئی مسئلہ

بالفرض آپ کا ذہن قبول نہ کرے تب بھی اس کے بارے میں عقل کے گھوڑے مت دوڑایئے بلکہ نہ سمجھ پانے کو اپنی عقل ہی کی کوتاہی (Lackness) تصور کیجئے۔

جو ہے اللہ کا ولی بے شک عاشقِ صادقِ نبی بے شک
غوثِ اعظم کا جو ہے متوالا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ترجمۂ قرآن کنزالایمان کو ترجیح دینے کی وجہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیان کردہ علم و حکمت سے مزین مدنی پھولوں کو سُن کر ہر عقلمند شخص بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ امامِ اہلسنت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کس قدر محبّت فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کے ہر ہر ارشاد پر سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے نہ صرف خود اختلاف سے بچتے ہیں بلکہ اپنے مریدین و معتقدین کو بھی اس کی تلقین فرماتے ہیں۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت کے عشقِ اعلیٰ حضرت کا ایک واضح ثبوت (Proof) یہ بھی ہے کہ آپ کئی سالوں سے اپنے بیانات، مدنی مذاکروں اور کتابوں میں جہاں قرآنِ پاک کی آیات بیان فرماتے ہیں تو اس کا ترجمہ "**کنزالایمان**" شریف سے ہی پیش کرتے ہیں اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکرِ خیر اس انداز میں کرتے ہیں کہ سننے والے کے دل کی گہرائیوں میں **ترجمہ کنزالایمان** اور صاحبِ کنزالایمان کی اہمیت و عظمت روشن ہو جاتی ہے۔ آپ ترجمہ کنزالایمان بیان کرنے سے پہلے اعلیٰ حضرت کے القابات یوں بیان فرماتے ہیں: میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت ولیٔ نعمت عَظِیْم

البرکت، عظیم المرتبت پروانۂ شمعِ رِسالت مُجدِدِ دِین وملت، حامیِ سُنت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، امامِ عِشق ومَحبت، باعثِ خیر وبرکت حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے شہرہ آفاق ترجمۂ قرآن کنزالایمان میں اس آیتِ مبارکہ کا ترجمہ کچھ یوں کرتے ہیں: پھر آیت کا ترجمہ بیان فرماتے ہیں۔ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اعلیٰ حضرت سے عقیدت ومحبت کا کیسا دِلنشین انداز ہے۔

امیرِ اہلسنت ترجمہ کنزالایمان کی مدح سرائی کرتے ہوئے صد سالہ جشنِ کنزالایمان (۱۴۳۰ھ) کے موقع پر اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں: ترجمۂ قران کنزالایمان اردو کے تمام تراجم پر فائق (بلند) ہے، یہ ترجمہ تَحْتُ اللَّفْظ (لفظی ترجمہ) ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف مستند تفاسیر کا مجموعہ (Collection) بھی ہے، جہاں کنزالایمان کے ہر ہر لفظ میں ربُّ الاَرْباب عزوجل کے احترام وادب کی جھلک نظر آتی ہے، وہاں شاہِ خیرُ الانام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظِیم واکرام کے چشمے بھی اُبل رہے ہیں، مَعارفِ قرآنی اور الفتِ ربانی وشہنشاہِ زمانی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنے دلوں کو نُورانی بنانے کے لیے کنزالایمان شَریف کا مُطالعہ بے حد مفید (Beneficial) ہے۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے اسلامی بھائیوں کو 72، اسلامی بہنوں کو 63 اور طَلَبۂ دِینی کو 92 مدنی انعامات دیئے گئے ہیں۔ ان مدنی انعامات کے مطابق ہر دعوتِ اسلامی والے اور والی کو کنزالایمان شریف سے روزانہ کم از کم تِین (3) آیات کا تَرجمہ اور خزائن العِرفان یا نُور العِرفان سے ان کی تفسیر پڑھنی ہوتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہش پر صَد سالہ جَشنِ کنزالایمان کے مُبارک موقع پر گھر گھر کنزالایمان شریف کو داخل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشَاعتی ادارے

مکتبۃ المدینہ کی طرف سے کنزالایمان کے بے شمار نسخے نصف ہدیہ پر فروخت بھی کیے گئے، اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی قرآنِ کریم کو ترجمہ کنزالایمان اور تفسیر خزائن العرفان کے ساتھ سافٹ ویئر سی ڈی کی شکل میں پیش کرچکی ہے، اس سی ڈی کو بھی مکتبہ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے، اس سافٹ ویئر کی مدد سے آپ قرآنِ کریم اور ترجمہ کنزالایمان پڑھ اور سُن سکتے ہیں اور تفسیر کا بھی مطالعہ کرسکتے ہیں، نیز سرچ آپشن(Search Option) کے ذریعے قرآنِ مجید، ترجمہ کنزالایمان اور تفسیر خزائن العرفان میں کوئی لفظ تلاش(Search) بھی کرسکتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں کئی اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں کنزالایمان شریف مع تفسیر کے مکمل مطالعہ سے مشرف ہوچکے ہیں۔ اگر ہم بھی **فیضانِ کنزالایمان** سے مالامال ہونا چاہتے ہیں تو ہاتھوں ہاتھ نیت کیجئے کہ میں بھی کم از کم 3 آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ روزانہ مطالعہ کروں گا، اگر ہم اس کی عادت بنالیں گے تو ڈھیروں معلومات کے ساتھ ساتھ ثوابِ آخرت کا عظیم ذخیرہ ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

خدمت قرآنِ پاک کی وہ لاجواب کی　　راضی رضا سے صاحبِ قرآں ہے آج بھی
احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی　　خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص٦٦۔٦٧)

مجلس مکتبۃ المدینہ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ترجمہ کنزالایمان کی برکتیں پانے کیلئے آج ہی مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے۔ مکتبۃُ المدینہ دعوتِ اسلامی کا ایک اشاعتی اِدارہ ہے جو دُنیا بھر میں عِلْمِ دِیْن کی روشنی

پھیلانے کیلئے بے شُمار کُتُب ورسائل، سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مُذاکروں کے میموری کارڈز (Memory Cards) وغیرہ دُنیا بھر میں پہنچا رہا ہے۔ تمام عاشقانِ رسول ہر ہفتہ وار اجتماع کے بعد مکتبۃ المدینہ سے کچھ نہ کچھ خریداری (Purchasing) ضرور کیا کریں، کم از کم ایک رِسالہ ہی خرید لیا جائے، اوّلاً خود بھی اس کا مطالعہ کریں، پھر کسی اور کو پڑھنے کے لیے دے دیں، اس سے اپنے علمِ دِین میں بھی اضافہ ہو گا اور دُوسروں تک نیکی کی دعوت پہنچانے کا سلسلہ بھی جاری رہے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" کے ذریعے بھی دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول تک نیکی کی دعوت سے مالامال مدنی پھول ومختلف موضوعات پر مشتمل رنگ برنگے مدنی گلدستے اپنی خوشبوئیں بکھیر رہے ہیں، "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" کا ہر مضمون ایک سے بڑھ کر ایک **سبق آموز** اور **زندگی بدل دینے والا** ہے، "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" ایک ایسا عظیم الشّان علمی کارنامہ ہے کہ جیسے **کُوزے میں سمندر** بند کر دیا گیا ہو، "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" لوگوں کو دعوتِ اسلامی کے **مدنی ماحول سے وابستہ** کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ مدنی رسائل تقسیم کرنے کے ساتھ ساتھ "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" کو بھی عام کیا جائے، اے کاش! ہر گھر میں ہر ماہ "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" کے پہنچنے کا سلسلہ ہو جائے، اس کی برکت سے گھر میں مدنی ماحول بنانے میں بہت مدد ملے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تمام شُعبہ جات بشمول مکتبۃُ المدینہ کو دن گیارھویں رات بارھویں تَرقّی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت کی مَحَبَّت و عظمت کے جام پینے اور آپ کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے! ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **”ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت“** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں اچھی صحبت میسر آتی، ترجَمۂ قرآن کنزالایمان کی برکتیں پانے اور اجتماعی طور پر ذِکْرُ اللہ کرنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ حدیثِ پاک میں بھی اچھی صحبت اختیار کرنے کی ترغیب اور اِکٹھے ہو کر ذِکْرُ اللہ کرنے والوں کو بخشش اور بُرائیوں کو نیکیوں سے بدلنے کی خوشخبری بھی سنائی گئی ہے۔(شعب الایمان، الفصل الثانی فی ذکر آثار...الخ، ۱/۴۵۴، حدیث: ۶۹۵ ماخوذاً، مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۲۳۳، حدیث: ۸۴۲۵ ماخوذاً)

آیئے! بطورِ ترغیب ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ایک ایمان افروز مَدَنی بہار سُنتے ہیں چنانچہ

اِسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو!

چیچہ وَطنی (ضِلَع ساہیوال، پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی نے غفلتوں کی وادی میں گزرے ہوئے اپنے لمحاتِ زندگی کے بارے میں کچھ اِس طرح بیان کیا: میری زندَگی بھرپور غفلت میں گزر رہی تھی، میرے اُجڑے ہوئے گلزار میں رشد و ہدایت کی بادِ بہار دعوتِ اسلامی سے وابَستہ ایک عاشقِ رسول کی بابَرَکت صحبت کی بدولت چلی۔ ان کی اِنفرادی کوشِش نے مجھے دعوتِ اسلامی کے

قریب تر کر دیا اور میں مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ جب میں پہلی بار ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوا تو میں نے اوّل تا آخِر بیان سننے کی سعادت حاصل کی، یہ سب کچھ مجھے بہُت اچّھا لگا، جب اجتماع میں شریک اسلامی بھائی ایک آواز میں دیوانہ وار ذِکْرُ اللہ میں مصروف ہوئے تو یکا یک روحانیّت کا ایک ایسا جھونکا آیا کہ میں خود بخود ذِکْرُ اللہ میں لگ گیا اور ایسا مَست ہوا کہ اپنے گرد و پیش کی خبر ہی نہ رہی، دل پر عجیب کیف و سُرور طاری ہو گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس ذکر و دعا کی بَرَکت سے میری طبیعت میں سنجیدَگی پیدا ہو گئی اور سابِقہ گناہوں سے توبہ کر کے میں صلوٰۃ و سنّت کی راہ پر گامزن ہو گیا۔ میں نے چہرے پر داڑھی مبارک اور سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجالیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضانُ المبارَک میں اجتِماعی اعتِکاف کی بَرَکتیں حاصل کرنے کی سعادت بھی مُیَسّر آئی، اب میرے والدِ محترم نے بھی داڑھی شریف سجالی ہے اور تمام گھر والے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخِل ہو چکے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر میں مدنی اِنعامات کے خادِم کی حیثیت سے مَدَنی کام کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو　　اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو

نسبتِ اعلیٰ حضرت۔۔۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عشقِ اعلیٰ حضرت کا ایک دلچسپ پہلو یہ بھی ہے کہ آپ کو **25 کا عدد بہت محبوب ہے** یہی وجہ ہے کہ آپ اپنے مدنی مذاکروں اور کتابوں میں مختلف انداز سے عرسِ اعلیٰ حضرت کی تاریخ 25 صَفَرُ المُظفّر کا تذکرہ فرماتے رہتے ہیں۔ آپ کو نامِ **"رضا"** سے بھی ایسی محبّت ہے کہ اس کی برکتیں سمیٹنے کیلئے ناموں کے ساتھ لفظِ "رضا" مِلا

دیتے ہیں۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اس لائقِ تقلید عمل سے ہمیں یہ مدنی پھول بھی ملا کہ نسبت کی بڑی برکتیں ہیں لہٰذا ہر جائز کام حتّٰی کہ نام رکھنے اور تاریخ مقرر کرنے میں بھی نسبتوں کی برکتیں لُوٹنا سعادت مندی کی بات ہے۔ یاد رکھئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے جس چیز کو نسبت ہو جائے تو وہ عام نہیں رہتی بلکہ اس کی شان و عظمت کو چار چاند لگ جاتے ہیں جیسے صَفا و مَروہ دونوں پہاڑوں کو جب ایک وَلِیَّہ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سَیِّدُنا اسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ حضرت سَیِّدَتُنا ہاجِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے مبارک قدموں سے نسبت حاصل ہوئی تو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی بن گئے۔ اسی طرح مقامِ ابراہیم حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قدمِ اقدس کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی بن گیا۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی قبریں ان کے وجودِ مَسعُود کی نسبت کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیاں بن گئیں۔ اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی غار ان بزرگوں کی نسبت سے بابرکت بن گئی، کوہِ طُور کو حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی نسبت نے عظمت بخشی تو مکۂ معظمہ ہمارے پیارے آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت کی برکت سے معظم ہو گیا۔ ہمیں بھی نسبتوں کا لحاظ (Respect) کرتے ہوئے ان کی برکتوں سے مستفیض ہونا چاہیے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نسبتوں سے برکت حاصل کرنے کیلئے ضیاءُ الدّین مدنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے شرفِ بیعت حاصل کیا اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (مرید ہونے کے لئے) ایک ہی "ہستی" مرکزِ توجہ بنی، اگرچہ مشائخِ اہلِ سنت کی کمی تھی نہ ہے مگر۔۔۔

پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا

اس مقدس ہستی کا دامن تھام کر ایک ہی واسطے سے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے نسبت ہو جاتی تھی اور اس ''ہستی'' میں ایک کشش (Attraction) یہ بھی تھی کہ براہِ راست گنبدِ خضرا کا سایہ اُس پر پڑ رہا تھا۔ اس ''مقدس ہستی'' سے میری مراد حضرت شَیْخُ الفضیلت آفتابِ رَضَویت ضیاءُ المِلّت، مُقْتَدائے اَہلسنّت، مُرید و خلیفۂ اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، رَہبرِ شَرِیْعَت، شَیْخُ العَرَب والعَجَم، میزبانِ مہمانانِ مدینہ، سیدی قطبِ مدینہ، حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین اَحمد مَدَنی قادِری رَضَوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ گرامی (ہے)۔

ضیاء پیر و مرشد مِرے رہنما ہیں سُرورِ دل وجاں مِرے دل رُبا ہیں
مُنوّر کریں قلبِ عطّارؔ کو بھی شہا! آپ دِینِ مُبیں کی ضِیا ہیں

(وسائل بخشش مرمم، ص ۵۶۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن خوش نصیبوں کو اللہ والوں کی نسبت ہو جاتی ہے تو ان کی زندگی میں تو انہیں اس نسبت کا فیضان ملتا ہی ہے، مرنے کے بعد بھی یہ نسبتیں ان کے کام آتی ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت سنئے اور جھومئے، چنانچہ

حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے زمانہ مبارکہ میں ایک بہت ہی گنہگار شخص تھا لیکن اس کے دل میں سرکارِ بغداد حُضُورِ غوث پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی محبت ضرور تھی، اس کے مرنے کے بعد جب اس کو دفن کیا گیا اور قبر میں جب منکر نکیر نے سوالات کئے تو منکر نکیر کو ربِ قدیر عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عالیہ سے یہ ندا آئی: "اگرچہ یہ بندہ فاسقوں میں سے ہے مگر اس کو میرے محبوبِ صادق

سید عبد القادر (رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی ذات سے محبت ہے، پس اسی سبب سے میں نے اس کی مغفرت کر دی اور اس مَحَبَّت اور حُسنِ اعتقاد کی وجہ سے اس کی قبر کو وسیع (Spacious) کر دیا۔

(غوث پاک کے حالات، ص42)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ جس سے عشق ہوتا ہے اس کی ہر چیز اچھی لگتی ہے۔ محبوب کا گھر، اس کے در و دیوار، گلی کُوچے حتّٰی کہ اس کے شہر سے بھی عقیدت کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے اور محبوب سے منسوب ہر چیز کا ادب و احترام (Respect) کرنا اپنے لئے اعزاز سمجھتا ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک مرتبہ بریلی شریف میں عاشقِ اعلیٰ حضرت ہونے کا ایسا عملی مُظاہرہ فرمایا کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سنئے اور جھومئے، چنانچہ

بریلی شریف کی پہلی بار حاضری

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پہلی بار پیر و مُرشد کے شہر بریلی شریف پہنچے تو جب تک قیام رہا، آپ اَدَباً ننگے پاؤں رہے اور جب اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ مبارک پر حاضری کا وقت آیا تو نہایت ادب سے مزارِ مُبارک پر حاضر ہوئے (حاضری کا نرالا انداز دیکھ کر وہاں موجود لوگوں کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں)، دورانِ حاضری ایک بُزرگ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُتَعَلِّق کسی نے بتایا کہ انہوں نے اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا ہے تو آپ اور آپ کے دونوں شہزادوں (ابو اُسید حاجی عبید رضا عطاری مدنی اور ابو ہلال حاجی محمد بلال رضا عطاری مدنی) نے بڑی عقیدت و محبت کے ساتھ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

کی زیارت کرنے والے بزرگ کی آنکھوں کو بوسہ دیا۔

پھر بریلی شریف جاؤں میں برکتیں مُرشدی کی پاؤں میں

کر لوں روضے کا خوب نظّارہ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۷۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے پیرومُرشد کے مزار شریف پر کس قدر ادب واِحترام کے ساتھ حاضری کا شرف حاصل کیا۔ یاد رکھئے! اولیاءُ اللہ کے مزارات پر حاضری بڑی سعادت اور باعثِ برکت ہے اوران کیلئے ایصالِ ثواب کرنا مستحب عمل ہے۔ اولیائے کرام کے مزارات پر ہر وقت رحمتِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے، حاضری کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں، مشکلات و مصائب سے نجات ملتی ہے اور خاص اس نظریے سے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے مزارات پر جانا ہمارے اسلاف کا طریقہ بھی رہا ہے، جیساکہ

حضرتِ سیِّدُنا امامِ شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی حاجت پیش آتی ہے، دو رَکْعت نماز ادا کرکے امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار پر جاکر دُعا مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ میری حاجت پوری کر دیتا ہے۔ (الخیرات الحِسان ص ۹۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کے مزارات پر حاضری دینا یقیناً سعادت اور باعثِ خیر وبرکت ہے، مگر یاد رہے! ہمیں یہ برکتیں اُسی وقت مل سکتی ہیں کہ جب ہم با ادب طریقے سے اِن مزارات پر حاضری دیں گے۔ لہٰذا مزارات پر حاضری سے پہلے وُضو کرلیجئے۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو اپنے گھر پر ہی دو رَکْعَت نَفْل اس طرح پڑھئے کہ ہر رَکْعَت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک بار **اٰیَۃُ الْکُرْسِی**

اور 3 بار **سُورَۃُ الْاِخْلَاص** اور اس نماز کا ثواب صاحبِ مزار کو پہنچایئے، مزار پر پہنچ کر 4 ہاتھ دُور رہتے ہوئے صاحِبِ مزار کے چہرے کی طرف رُخ کرکے ہاتھ باندھ کر یوں عرض کیجئے: **اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِی** (یعنی آپ پر سلام ہو اے میرے سردار!) کہ یہی ادب ہے، فاتحہ کے بعد صاحبِ مزار کے وسیلے سے دعا کیجئے کہ بزرگوں کے وسیلے سے دعائیں قبول ہوتی ہیں، حتی الامکان فضول باتوں اور غیر شرعی کاموں سے ضَرور دُور رَہیے اور واپسی پر مزار شریف کو پیٹھ نہ ہو اس بات کا خیال (Care) رکھئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بزرگوں کا ادب کرنے ان کی سیرت پر عمل کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عشقِ اعلیٰ حضرت کے حوالے سے چند جھلکیاں ملاحظہ کرنے کی سعادت حاصل کی، ہم نے سنا کہ

- امیرِ اہلسنت کو اعلیٰ حضرت سے بچپن ہی سے بے حد مَحَبَّت تھی۔
- امیرِ اہلسنت نے تحریری کام کا آغاز کیا تو سب سے پہلا رسالہ **"تذکرہ امام احمد رضا"** لکھا۔
- امیرِ اہلسنت کو اعلیٰ حضرت کی پچیسویں شریف سے بے حد مَحَبَّت ہے، جبھی آپ اپنے بیانات، مدنی مذاکروں اور تحریروں میں مختلف انداز سے 25 کا عدد استعمال فرماتے ہیں۔
- امیرِ اہلسنت اعلیٰ حضرت کے ترجمہ "کنز الایمان" سے نہ صرف خود بڑی محبت فرماتے ہیں بلکہ اپنے مریدین و محبین کو بھی اسے پڑھنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں امیرِ اہلسنّت کی پیروی کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے

زندگی بسر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اورآداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔(مشكاة الصابيح،كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ۱/۹۷، حديث:۱۷۵)

ان کی سُنَّت کا جو آئینہ دار ہے　　بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے 101 مدنی پھول سے سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں: ❀ سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے، ❀ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: **اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ** ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔(بخاری، ۴/۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵)، ❀ عصر کے بعد نہ سوئیں عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔(مسند ابی یعلی، حدیث:۴۸۹۷، ۴/۲۷۸)، ❀ دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔(فتاوی ھندیة، ۵/۳۷۶) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

غالباً یہ ان لوگوں کے لیے ہو گا جو شب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی ۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶، ۳/ ۷۹)، ❀ دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ ھندیۃ، ۳۷۶/۵)، ❀ سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور ❀ کچھ دیر سیدھی کَروَٹ پر سیدھے ہاتھ کو رخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر (اَیضاً)، ❀ سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہو گا، ❀ سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ۔ سُبۡحٰنَ اللہِ اور اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کا وِرد کرتا رہے) یہاں تک کہ سو جائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔ (اَیضاً)، ❀ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھے: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡٓ اَحۡیَانَا بَعۡدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیۡہِ النُّشُوۡرُ۔ (بخاری، ۱۹۶/۴، حدیث: ۶۳۲۵) ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، ❀ اُسی وَقت اس کا پکا ارادہ کرے کہ پرہیز گاری و تقویٰ کریگا کسی کو ستائے گا نہیں۔ (فتاویٰ ھندیۃ، ۳۷۶/۵)، ❀ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار، ۶۲۹/۹)، ❀ میاں بیوی جب ایک چار پائی پر سوئیں تو دس برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِ شہوت کو پہنچ جائے تو وہ مَرد کے حکم میں ہے۔ (دُرِّمُختار، ۶۳۰/۹)، ❀ نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے، ❀ رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ سَیِّدُ الۡمُبَلِّغِیۡن، رَحۡمَۃٌ لِّلۡعٰلَمِیۡن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

فرضوں کے بعد افضل نَماز رات کی نماز ہے۔ (مُسلِم، ص ۵۹۱ حدیث: ۱۱۶۳)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مدنی پھول**" اور "**101 مدنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرْشادِ مشکبار ہے: "جس نے مُجھ پر سو 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بَروزِ قِیامت شُہَدا ء کے ساتھ رکھے گا (مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی...الخ، ۱۰/۲۵۳، حدیث:۱۷۲۹۸)

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تُم ہو میں تُم پر فِدا تُم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۷۰)

مختصر وضاحت: اے میرے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب مجھے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سہارا ہے تو میں اپنے آپ کو بے سہارا اور عاجز و کمزور کیسے سمجھ سکتا ہوں، میں آپ صَلَّی

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر فدا ہوں، آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کروڑوں دُرود ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" "مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔"(1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نِگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللہَ، تُوبُوْا اِلَی اللہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں آگ کے شعلے

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "کفن چوروں کے انکشافات" کے صفحہ 20 پر ایک حکایت نقل

---

1 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

فرماتے ہیں: ایک شخص کی بہن فوت ہوگئی۔ جب وہ اسے دَفن کرکے لوٹا تو یاد آیا کہ رقم کی تھیلی قَبْر میں گرگئی ہے چُنانچہ وہ اپنی بہن کی قَبْر پر آیا اور اُس کو کھودا تاکہ تھیلی نکال لے۔ اُس نے دیکھا کہ بہن کی قَبْر میں آگ کے شُعلے بھڑک رہے ہیں۔ چُنانچِہ اس نے جُوں تُوں قَبْر پر مٹّی ڈالی اور غمگین روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا: پیاری امّی جان! میری بہن کے اعمال کیسے تھے؟ وہ بولی: بیٹا کیوں پوچھتے ہو؟ عرض کی: میں نے اپنی بہن کی قَبْر میں آگ کے شعلے بھڑکتے دیکھے ہیں۔ یہ سُن کر ماں رونے لگی اور کہا: افسوس! تیری بہن نماز میں سُستی کیا کرتی تھی اور نَماز کے اوقات گزار کر پڑھا کرتی تھی (یعنی نماز قضا کر کے پڑھتی تھی)۔ (مُکاشَفَۃُ القُلوب ص۱۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں ایک مسئلہ بھی سماعت فرمالیجئے کہ اس عبرت ناک حکایت سے معلوم ہوا کہ نماز میں سُستی کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور عذابِ قبر کا سبب ہے، ہمیں بھی پانچوں نمازیں ذوق وشوق کے ساتھ مسجد میں باجماعت ادا کرنی چاہئیں اور نماز میں ہرگز ہرگز سُستی نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ یہ منافقوں کی علامت (Sign) ہے کہ جب منافقین مؤمنین کے ساتھ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو مرے دل سے اور سُستی کے ساتھ کھڑے ہوتے کیونکہ ان کے دلوں میں ایمان تو تھا نہیں، جس سے عبادت کا ذوق اور بندگی کا لطف حاصل ہوتا، صرف لوگوں کو دِکھانے کیلئے نماز پڑھتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے بارے میں پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَاء آیت نمبر 142 میں ارشاد فرمایا:

وَ اِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰىۙ تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے

تفسیر صراطُ الجنان میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھا ہے کہ نماز نہ پڑھنا یا صرف لوگوں کے سامنے پڑھنا جبکہ تنہائی میں نہ پڑھنا یا لوگوں کے سامنے خشوع و خضوع سے اور تنہائی میں جلدی جلدی پڑھنا یا نماز میں ادھر ادھر خیال لیجانا، دلجمعی کیلئے کوشش نہ کرنا وغیرہ سب سستی کی علامتیں ہیں۔(صراط الجنان، ۲/۳۳۵) **افسوس صد افسوس**! آج ہمارے مُعاشرے میں صرف سُستی اور کاہلی کی وجہ سے آئے دِن نمازیں قضا کر دی جاتی ہیں جبکہ گناہوں کے اِرتِکاب کیلئے سُستی فوراً چستی میں بدل جاتی ہے۔ بعض لوگ تو ایسے بھی ہیں کہ جب اُن کی ایک یا چند ایک نمازیں رہ جائیں تو ہفتوں ہفتوں بلکہ مہینوں مہینوں تک جان بوجھ کر نماز نہیں پڑھتے اور اگر کوئی اسلامی بھائی اُن پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے نمازوں کی ترغیب دِلائے تو کہتے ہیں "اب اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اگلے جمعہ سے دوبارہ نمازیں پڑھنا شُروع کروں گا یا رمضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کروں گا"یوں گویا کسی قِسم کی شرم و جِھجک کے بِغیر بڑی بہادری کے ساتھ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات کا اِقرار کیا جاتا ہے کہ نمازیں ترک کرنے کا یہ کبیرہ گُناہ، میں جُمعہ کے دن تک یا رمضانُ المبارک تک مُسلسل جاری رکھوں گا۔ یقیناً یہ سب کچھ خوفِ خدا اور شوقِ عِبادت نہ ہونے کا وبال ہے ورنہ جس کے دِل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف اور عِبادت کا ذَوق و شوق ہوتا ہے وہ ہر حال میں نمازوں کی پابندی کرتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے بچتا ہے۔

یاد رکھئے! جان بوجھ کر نماز قضا کرنا گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 16، سُوْرَۃُ مَرْیَم کی آیت نمبر 59 میں اِرشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ﴿۵۹﴾ (پ ۱۶، سورہ مریم: ۵۹)

تَرجَمۂ کنز الایمان: تو اُن کے بعد اُن کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں "غَی" کا جنگل پائیں گے۔

جہنم کی خوفناک وادی کا ہولناک کُنواں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ مُبارَکہ میں ''غَیّ'' کا تذکرہ ہے اور اِس سے مُراد جَہَنَّم کی ایک وادی ہے۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد اَمجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''غَیّ'' جَہَنَّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زِیادہ ہے، اِس میں ایک کُنواں ہے جس کا نام ''ھَبْ ھَبْ'' ہے، جب جَہَنَّم کی آگ بُجھنے پر آتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کُنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ (یعنی جہنم کی آگ) بَدَستور بھڑکنے لگتی ہے (اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے:) ﴿كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ۝۹۷﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اُسے اور بھڑکادیں گے۔ (پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۹۷) یہ کُنواں بے نمازیوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سُود خواروں اور ماں باپ کو اِیذا (یعنی تکلیف) دینے والوں کے لیے ہے۔ (بہارِ شریعت، ج۱، ص ۴۳۴)

جہنَّم کا عذاب اور دُنیا کی تکلیفیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ''غَیّ'' جہنَّم میں ایک وادی ہے جس کی گہرائی (Depth) اور گرمی سب سے زیادہ ہے اور جہنَّم کی آگ جب بجھنے لگتی ہے تو اس وادی کو کھول دیا جاتا ہے جس سے نارِ جہنم پھر سے بھڑک اُٹھتی ہے۔ ذرا سوچئے کہ اس خطرناک وادی میں جب بے نمازی کو ڈالا جائے گا تو اس کا کیا بنے گا۔ یاد رکھئے! جَہَنَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قہر و غضب کا مَظْہَر ہے جس طرح اس کی رَحمتوں اور نِعمتوں کی کوئی اِنتہا نہیں اور انسانی عقل اُس کا اندازہ نہیں لگا سکتی، اِسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قہر و غضب کی بھی کوئی حد نہیں، ہر وہ تکلیف دِہ چیز جس کا تَصَوُّر کیا جائے مثلاً کسی آلے سے زندہ انسان کے ناخُن (Nail) کھینچ لینا، کسی پر چھریوں یا لاٹھیوں سے ضَربیں لگانا، کسی کے اُوپر وزن دار گاڑی چلا کر

اُس کی ہڈیاں چکنا چُور کر دینا، اَعضاء کاٹ کر نمک مِرچ چھِڑ کنا، زندہ کھال (Skin) اُدھیڑنا، بغیر بے ہوش کیے آپریشن کرنا یا مختلف بیماریوں کی تکالیف مثلاً سر درد، بخار، پیٹ کا درد یا خَطرناک بیماریاں مثلاً دل کا دورہ (Heart attack) سَرطان (کینسر) گُردے کی پتھری کا درد، خارش، شدید گھبراہٹ وغیرہ وغیرہ جو بھی اَمراض یا دنیوی مَصائب و آلام جن کا تَصَوُّر مُمکِن ہے وہ جہنّم کی تکلیفوں کے مقابلے میں نِہایَت ہی معمولی ہیں۔ اَلْغَرَض دُنیا کی ساری بیماریاں اور مُصیبتیں کسی ایک شَخْص پر جَمع ہو جائیں پھر بھی جہنّم کے سب سے ہلکے عذاب کے برابر نہیں ہو سکتیں۔

نارِ جہنّم سے تُو بچانا، خُلدِ بَریں میں مجھ کو بسانا
یارَبّ اَز پئے شاہِ مدینہ، **یااللہ** مِری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جہنّم کا سب سے ہلکا عذاب

جہنم کا سب سے ہلکا عذاب کیا ہے؟ اس بارے میں فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے: جس کو جہنّم کا سب سے ہلکا عذاب ہو گا اُسے آگ کی جُوتیاں پہنا دی جائیں گی، جس سے اُس کا دِماغ ایسے کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھولتی ہے، وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب مجھ ہی پر ہو رہا ہے حالانکہ اُس پر سب سے ہلکا عذاب ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اھون اھل النار عذابا، ص ۱۱۱، الحدیث ۵۱۷، ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہنّم کے عذاب سے ڈر جائیے، اپنے کمزور جسموں پر ترس کھائیے،

سُستی اُڑائیے اور گناہوں سے بچتے ہوئے نَمازوں کا اِہتمام شروع کر دیجئے۔ انتہائی افسوس ناک بات یہ ہے کہ فضول باتوں اور کاموں میں مشغول رہ کر نمازیں قضا کر دیتے ہیں مگر اس کا احساس تک نہیں ہوتا کہ ہم مسلسل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ وہ ربّ عَزَّوَجَلَّ تو ہمیں دن رات ڈھیروں نعمتیں بن مانگے عطا فرما رہا ہے مگر ہمیں پورے دن میں صرف 5 وقت اس کی بارگاہ میں سجدہ کرنے کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔ افسوس کہ ہم دُنیوی بیماریوں، پریشانیوں اور تکلیفوں سے بچنے کیلئے لوگوں کے بتائے ہوئے اَوراد و وظائف تو فوراً شُروع کر دیتے ہیں مگر جس رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں سینکڑوں مرتبہ نماز کا حکم دیا، ہر ایک غور کرے کہ اس حکم کی میں کتنی تعمیل کرتا ہوں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں حاضری کے لیے بُلانے والے مؤذن کی دعوت پر میں کتنی بار "**لبیک**" کہہ کر مسجد میں حاضر ہوتا ہوں؟ ہر ایک غور کرے کہ کامیابی کی طرف بُلانے والی، مسجد سے روزانہ 5 بار آنے والی صدا کیا میرے کانوں سے ٹکرا کر واپس ہو جاتی ہے یا میں سب کام کاج چھوڑ کر مسجد کی راہ اِختیار کرتا ہوں؟ افسوس کہ ہم قبر کے عذابوں، جہنم کی ہولناکیوں اور قیامت کی وحشتوں کا سن کر بھی غفلت کی نیند سوئے ہوئے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس غفلت کی نیند سے حقیقی بیداری نصیب فرمادے۔

یاد رکھئے! ہر عاقِل و بالغ مرد و عورت مُسلمان پر روزانہ 5 وقت کی نَماز فَرض ہے، جو نَماز کو فَرض نہ مانے وہ دینِ اسلام سے خارج ہے اگرچہ اس کا نام اور اس کے دیگر کام مسلمانوں والے ہی کیوں نہ ہوں۔ اور جو نماز کو فَرض تو مانے مگر ایک نَماز بھی جان بوجھ کر تَرک کر دے تو وہ سخت فاسِق و گُنہگار اور مستحقِ عذابِ نار ہے۔ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

جس نے قصداً (یعنی جان بوجھ کر) ایک وقت کی (نماز) چھوڑی ہزاروں برس جہنّم میں رہنے کا مستحق ہوا، جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی قضا نہ کرلے۔ (فتاوی رضویہ، ج۹ص،۱۵۸) اس سے اندازہ لگائیے کہ جب ایک نماز کو جان بوجھ کر چھوڑنے پر ہزاروں سال تک جہنم میں رہنا پڑے گا تو جو شخص دن بھر کی تمام نمازیں جان بوجھ کر ترک کر دیتا ہو بلکہ سِرے سے نماز ہی نہ پڑھتا ہو تو وہ کس قدر سخت عذاب کا شکار ہوگا۔ اور یاد رکھئے! جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والے سے تو خود شیطان بھی پناہ مانگتا ہے، چنانچہ

مَنْقُول ہے کہ ایک شَخْص جنگل (Jungle) میں جارہا تھا شیطان بھی اُس کے ساتھ ہولیا، اُس شَخْص نے دن بھر میں ایک بھی نَماز نہ پڑھی یہاں تک کہ رات ہوگئی، شیطان اُس سے بھاگنے لگا، اُس شَخْص نے حیران ہو کر بھاگنے کا سبب پوچھا: تو شیطان بولا: "میں نے عمر بھر میں صرف ایک بار آدم عَلَیْہِ السَّلام کو سَجْدہ کرنے کا اِنکار کیا تو مَلْعُون ہوا اور تُو نے آج پانچوں نَمازیں تَرک کر دِیں، مجھے خوف آرہا ہے کہ کہیں تجھ پر قَہر نازل ہو اور میں بھی اس میں نہ پھنس جاؤں۔" (دُرَّۃُ النّاصحین، ص ۱۴۴، ملخصاً)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں با جماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی نماز کی پابندی کرتے ہوئے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کرنی چاہئیں۔ آیئے! عذابِ الٰہی سے خود کو ڈرانے اور نمازوں کی عادت بنانے کیلئے نماز نہ پڑھنے کی چند وعیدیں سنتے ہیں۔ چنانچہ

1. حضرت سیدنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: میرے خلیل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

مجھے وصیت فرمائی کہ "کسی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا جلا دیا جائے، فرض نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑنا کیونکہ جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دیتا ہے اس سے امان اٹھا لی جاتی ہے اور شراب ہر گز نہ پینا کیونکہ یہ ہر بُرائی کی جڑ ہے۔(ابن ماجہ، ابواب الاشربۃ، باب الخمر مفتاح کل شر، الحدیث ۴۰۳۴، ص ۲۷۲۰)

2. ارشاد فرمایا: جس نے نماز چھوڑی تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضب فرمائے گا۔(مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، باب فی تارک الصلاۃ، الحدیث: ۱۶۳۲، ج ۲، ص ۲۶)

3. ارشاد فرمایا: جس نے نماز چھوڑی اس نے اپنے اہل و عیال اور مال کو گھٹا دیا۔

(کنز العمال، کتاب الصلاۃ، الترھیب عن ترک الصلاۃ، الحدیث ۱۹۰۸۵، ج ۷، ص ۱۳۲)

4. ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر نماز کو ترک کیا تو بِلاشُبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِمّہ اس سے بری ہے۔(معجم الکبیر، ۱۲/ ۱۹۵، حدیث: ۱۳۰۲۳)

مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الامت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے نمازی اللہ کی امان میں نہیں رہتا۔ نماز کی برکت سے انسان دنیا میں آفتوں سے، مرتے وقت خرابیِ خاتمہ سے، قبر (کے امتحان) میں فیل ہونے سے، حشر میں مصیبتوں سے بفضلہٖ تعالیٰ امن میں رہتا ہے۔(مراۃ المناجیح، ۱/ ۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازوں کے معاملے میں غفلت برتنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی، جہنم کی حقداری اور اہل و مال میں بے برکتی کا سبب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نمازوں کی پابندی کرنے کا حکم دیتے ہوئے پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 238 میں ارشاد فرماتا ہے:

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ ﴿۲۳۸﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: نگہبانی کرو سب نمازوں اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حُضُور ادب سے۔

نماز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نَبی حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے اور اپنی اَوْلاد کیلئے نَماز قائم رکھنے کی باقاعدہ دُعا بھی فرمائی، جس کا تذکرہ پارہ 13 سُورۂ اِبراہیم کی آیت نمبر 40 میں یوں ہے:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اے میرے رَبّ مجھے نَماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اَوْلاد کو اے ہمارے رَبّ اور میری دُعا سُن لے۔

اور بروزِ قیامت بھی سب سے پہلے نماز کے متعلق ہی سوال کیا جائے گا۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: ” **اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ صَلَاتُہٗ** یعنی کل قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے اس کی نماز کے بارے میں سوال ہوگا۔ علامہ عبد الرؤف مناوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: بے شک نماز ایمان کی علامت اور اصلِ عبادت ہے۔ (التیسیر شرح جامع الصغیر، ۳۹۱/۱) نبیِ کریم ،رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک شخص نے حاضر ہو کر تین بار سب سے افضل عمل کے بارے میں سوال کیا تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تینوں بار یہی جواب دیا کہ نماز سب سے افضل عمل ہے۔ (مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲ / ۵۸۰، حدیث: ۶۶۱۳، ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نماز اس قدر اَہم عبادت ہے کہ قرآنِ پاک میں اس کی پابندی کا حکم دیا گیا، لہٰذا ہمیں بھی نَماز کی اَہَمِّیَّت کو سمجھتے ہوئے نہ صِرف خُود پانچوں نمازیں پابندی کے

ساتھ مَسْجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت اَدا کرنی چاہئیں بلکہ اپنے سمجھدار بچّوں کو بھی مسجد ساتھ لے کر جانا چاہئے ناسمجھ کو نہیں۔ فتاوی رضویہ کی جلد 16 کے صفحہ نمبر 434 پر ہے: مسجد میں ناسمجھ بچوں کے لے جانے کی ممانعت ہے، حدیث میں ہے: جَنِّبُوْا مَسَاجِدَکُمْ صِبْیَانَکُمْ وَمَجَانِیْنَکُمْ یعنی اپنی مساجد کو اپنے ناسمجھ بچوں اور پاگلوں سے محفوظ رکھو۔ (ابن ماجه، کتاب المساجد والجماعات، باب مایکره فی المساجد ۱/۴۱۵، حدیث ۷۵۰)

یاد رکھئے! اگر ہم نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنے سمجھدار بچوں کو بھی مَسْجِد لے کر جائیں گے تو ان کے ننھے ذِہن بچپن ہی سے نمازوں کی طَرف مائل ہونے لگیں گے اور پھر بڑے ہو کر وہ بھی نمازوں کے عادی بن جائیں گے، کیونکہ جو بات بچوں کے ذِہن میں بچپن ہی سے بیٹھ جائے فِطری طور پر بڑے ہو کر بھی وہ بات ان کے ذِہنوں میں راسخ (پُختہ) ہوتی ہے۔

نماز کے مُتَعَلِّق 4 فرامینِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نماز کی اہمیت جاننے کے بعد بھی اگر کوئی نہ پڑھے تو بڑا نادان اور اپنے ہاتھوں جہنم میں جانے کا سامان کرنے والا ہے حالانکہ نماز پڑھنا دُنیا و آخرت کی سَعادَتوں کا ذریعہ ہے۔ قُرآنِ پاک میں جابجا نہ صرف نماز کا حکم دِیا گیا ہے بلکہ اجر و ثواب بیان کرکے اس کی ترغیب بھی دِلائی گئی ہے۔ آیئے اس بارے میں تین (3) فرامینِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ سُنئے، چنانچہ پارہ 6 سُوْرَۃُ النِّساء کی آیت نمبر 162 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ اُولٰٓىٕكَ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے

سَنُؤۡتِیۡہِمۡ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ﴿۱۶۲﴾ (پ۶، النساء: ۱۶۲) ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔

پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کی آیت نمبر 3 اور 4 میں ارشاد ہوتا ہے:

الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ؕ﴿۳﴾ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ؕ لَہُمۡ دَرَجٰتٌ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ وَ مَغۡفِرَۃٌ وَّ رِزۡقٌ کَرِیۡمٌ ۚ﴿۴﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لئے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی

پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمَائِدَہ کی آیت نمبر 12 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ قَالَ اللّٰہُ اِنِّیۡ مَعَکُمۡ ؕ لَئِنۡ اَقَمۡتُمُ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَیۡتُمُ الزَّکٰوۃَ وَ اٰمَنۡتُمۡ بِرُسُلِیۡ وَ عَزَّرۡتُمُوۡہُمۡ وَ اَقۡرَضۡتُمُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا لَّاُکَفِّرَنَّ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَ لَاُدۡخِلَنَّکُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ ۚ (پ6، المائدہ: 12)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ نے فرمایا بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں ضَرور اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رَسُولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قَرضِ حَسَن دو بے شک میں تُمہارے گُناہ اُتار دوں گا اور ضَرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رَواں۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! نمازیوں کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کیسے کیسے عظیمُ الشان اِنْعامات ہیں کہ کہیں انہیں جنَّت و مَغْفِرت کی بِشارتیں دی جارہی ہیں تو کہیں اَجرِ عَظِیم کی نویدیں(خُوشخبریاں) سُنائی جارہی ہیں، اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی نماز کی بَہُت زِیادہ اَہَمِیَّت اور رَغْبَت دِلائی گئی ہے۔ اگر ہم نماز کا وقت ہوتے ہی اپنے تمام تر دُنیوی جھمیلوں کو چھوڑ کر نماز کی تیاری میں مَصروف ہوجایا کریں اور نِہایَت خُشُوع و

خُضُوع کے ساتھ باجماعت نماز اَدا کریں تو اس کی برکت سے جہاں دُنیا کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی، وہیں اس کا ایک اُخرَوِی فائدہ یہ بھی حاصل ہوگا کہ کل بروزِ قِیامَت یہی نماز ہماری نَجات و مَغفِرت کا باعث بن جائے گی۔ جیسا کہ

خُشُوع و خُضُوع سے نماز پڑھنے والے کی مَغفِرت

نَبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے 5 نمازیں فَرض فرمائی ہیں، جو ان کے لئے بہتر طریقے سے وضو کرے اور انہیں ان کے وَقْت میں اَدا کرے اور ان کے رُکُوع و سُجود، خُشُوع کے ساتھ پورے کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمۂ کرم پر ہے کہ اس کی مَغفِرت فرمادے اور جو انہیں اَدا نہیں کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّے اس کے لئے کچھ نہیں، چاہے تو اسے مُعاف فَرمادے اور چاہے تو اسے عَذاب دے۔ (سنن ابو داوٗد، کتاب الصلوۃ، باب المحافظۃ علی وقت الصلوات، رقم ۴۲۵، ج ۱، ص ۱۸۶)

نماز سے گُناہ دُھلتے ہیں:

جو خوش نصیب پانچوں نمازیں پڑھتے ہیں تو ان کے سارے گناہ مٹادیئے جاتے ہیں، جیسا کہ تاجدارِ رِسالَت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر تمہارے کسی کے صِحْن میں نہر ہو، ہر روز وہ 5 بار اُس میں غُسل کرے تو کیا اُس پر کچھ مَیل رہ جائے گا؟ لوگوں نے عَرض کیا: جی نہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: نماز گُناہوں کو ایسے ہی دھو دیتی ہے جیسا کہ پانی مَیل کو دھوتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۱۶۵، حدیث ۱۳۹۷)

ہر نماز پچھلے گُناہوں کا کفّارہ ہے

جو خوش نصیب نمازوں کے عادی ہوتے ہیں، اگر بتقاضائے بشریت ان سے ایک نماز سے دوسری نماز کے درمیانی وقفے میں گناہ سرزد ہو جائیں تو دوسری نماز ان گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے یعنی دونوں نمازوں کے درمیان جو گناہ ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ معاف فرمادیتا ہے، جیسا کہ

حَضرتِ حارث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ حَضرتِ عُثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک دن تَشرِیف فرما تھے اور ہم بھی بیٹھے تھے کہ مُؤَذِّن آگیا، حَضرتِ عُثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پانی منگوا کر وضو کیا، پھر فرمایا کہ میں نے مَدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی طَرح وضو کرتے دیکھا ہے اور میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ اِرشاد فرماتے ہوئے بھی سُنا کہ جو شَخْص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر وہ ظُہر کی نماز پڑھ لے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گُناہوں کو مُعاف فرمادیتا ہے یعنی وہ گناہ جو فَجْر کی نماز اور اس ظُہر کی نَماز کے دَرْمیان ہوئے ہوں، پھر جب عَصْر کی نَماز پڑھتا ہے تو ظُہر اور عَصْر کے مابَیْن (بیچ) کے گُناہوں کو مُعاف فرمادیتا ہے، پھر جب مَغْرب کی نَماز پڑھتا ہے تو عَصْر اور مَغْرب کے دَرْمِیان کے گُناہوں کو مُعاف فرمادیتا ہے، پھر عِشاء کی نماز پڑھتا ہے تو اُس کے اور مَغْرب کے دَرْمِیان کے گُناہوں کو مُعاف فرمادیتا ہے، پھر ہو سکتا ہے کہ رات بھر وہ لیٹ کر ہی گُزار دے اور پھر جب اُٹھ کر وُضو کرے اور فَجْر کی نَماز پڑھے تو عِشاء اور فَجْر کے مابَیْن (بیچ) کے گُناہوں کی بَخْشش ہو جاتی ہے اور یہی وہ نیکیاں ہیں جو بُرائیوں کو دُور کر دیتی ہیں۔ (الاحادیث المختارۃ، ج ۱، ص ۴۵۰، حدیث ۳۲۴ ملتقطا)

نماز میں شفا ہے

جو خوش نصیب پانچوں نمازیں ادا کرتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے انہیں بیماریوں سے شفا عطا فرماتا ہے۔ آج ہمارے یہاں ایسی نئی نئی بیماریاں ظاہر ہو رہی ہیں، جن کا آج سے پہلے نام تک نہ

سنا تھا، ان کے علاج معالجے کیلئے لاکھوں روپے خرچ کرنے کے باوجود بھی بیماریاں بڑھتی جاتی ہیں، اگر ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عمل کرتے ہوئے نماز کی پابندی شروع کردیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیماریوں سے نجات مل سکتی ہے۔ جیسا کہ

پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **اِنَّ فِی الصَّلٰوةِ شِفَاءً**: بے شک نماز میں شفاء ہے۔ (سنن ابن ماجہ، باب الصلاۃ شفاء، ج۴، ص۹۸، الحدیث:۳۴۵۸) لہٰذا ہمیں چاہئے کہ بیمار ہوں یا تندرست ہر حال میں نہ صرف خود نماز کی پابندی کریں بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی نماز کا عادی بنائیں۔

روزی میں برکت

جو خوش نصیب پانچوں نمازیں ادا کرتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی روزی میں برکت ڈال دیتا ہے۔ آج کے اِس پُرفتن دَور میں ہر بندہ مال کمانے کی دُھن میں لگا ہوا ہے لیکن سارا سارا دن مال کمانے کے بعد بھی ہر ایک یہی شکوہ لیے بیٹھا ہے کہ اتنے پیسے کماتا ہوں پھر بھی برکت نہیں ہوتی۔ یاد رکھئے! پانچوں نمازوں کی ادائیگی اور ان میں خشوع و خضوع اور تعدیلِ ارکان کا لحاظ کرتے ہوئے واجبات، سنن اور آداب کا پوری طرح لحاظ رکھنا **رِزق میں خیر و برکت** کا ذریعہ ہیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نماز ایک بہُت ہی عَظِیم عِبادَت ہے، نماز مومن کے لئے جنَّت میں لے جانے والا بہترین عمل ہے، خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ دو رَکعتیں ادا کرنے والے کے لئے جنَّت واجِب ہو جاتی ہے، دو رَکعت نماز دُنیا و مَافِیْھَا سے بہتر ہے، نماز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک پسندیدہ عمل ہے، نماز میں ہر سجدے کے عِوَض ایک نیکی لکھی جاتی، ایک گُناہ مِٹایا جاتا اور ایک دَرَجہ بُلند کیا جاتا ہے، نَمازی

---

1 . . . راہِ علم، ص ۱۰۵ ماخوذاً

بروزِ قیامت سَلامتی کے ساتھ جنَّت میں داخل کیا جائے گا، نَماز سے گُناہ جھڑتے ہیں، نَماز گُناہوں کے مَیل کچیل کو دھو دیتی ہے، ایک نَماز پچھلی نَماز کے دوران ہونے والے گناہوں کو دھوڈالتی ہے، نمازی خَیر میں رات گُزارتا ہے، نَماز بُرائیوں کو مِٹا دیتی ہے، نَمازی جنَّت میں داخِل ہو گا، نَمازی کے لئے مَعْصوم فِرِشتے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مَغْفِرت کی سِفارش کرتے ہیں، نمازی اللہ تعالیٰ کی اَمان یعنی حِفَاظَت میں رہتا ہے، نَماز، نَمازی کے لئے دُعائے حِفَاظَت کرتی ہے، نَمازی کامل مومن ہے، نَمازی کو پُورا پُورا بدلہ دیا جائے گا، نماز، شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔

جنّت تمہیں دِلائے گی اے بھائیو! نماز
دیدارِ حق دِکھائے گی اے بھائیو! نماز

خالق سے بَخْشوائے گی اے بھائیو! نماز
دربارِ مُصْطفےٰ میں تمہیں لے کے جائے گی

سب کچھ تمہیں پہنائے گی اے بھائیو! نماز
عزّت کے ساتھ نُوری لِباس اچھّے زیورات

آرام سے سُلائے گی اے بھائیو! نماز
جنَّت میں نَرم نَرم بچھونوں کے تَخْت پر

رُتْبہ بہت بڑھائے گی اے بھائیو! نماز
خِدْمت تمہاری کریں گی حُوریں اَدَب کے ساتھ

میوے تمہیں کِھلائے گی اے بھائیو! نماز
کوثر کے سَلْسبِیْل کے شربَت پِلائے گی

خُوشبو میں جب بَسائے گی اے بھائیو! نماز
سب عِطْر و پُھول ہوں گے نِچھاور پسینے پر

ٹھنڈی ہوا چلائے گی اے بھائیو! نماز
رَحْمت کے شامیانوں میں خُوشبو کے ساتھ ساتھ

سب کچھ تمہیں دِکھائے گی اے بھائیو! نماز
باغِ بہشت روضۂ رِضْواں بہارِ خُلد

سب کچھ تمہیں دِلائے گی اے بھائیو! نماز
پڑھتے رہو نماز کہ دونوں جہان میں

سب سے تمہیں بچائے گی اے بھائیو! نماز
فاقے سے مُفْلسی سے جہنّم کی آگ سے

محشر میں کام آئے گی اے بھائیو! نماز
پڑھ کر نماز ساتھ لو سامانِ آخرت

بات اعظمی کی مانو نہ چھوڑو کبھی نماز اللہ سے مِلائے گی اے بھائیو! نماز

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی ہمیں پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ باجماعت پڑھنے کا ذہن دیتی ہے، آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر خود بھی نماز کے عادی بن جائیے اور 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہوئے دوسروں کو بھی نماز کی دعوت دِیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"صدائے مدینہ"** بھی ہے۔

"صدائے مدینہ"

صدائے مدینہ کیا ہے؟ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانے کو **صدائے مدینہ** کہتے ہیں اور یہ وہ عظیم کام ہے جو صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اختیار فرمایا، وہ حضرات اپنے گھر والوں کو نماز کے لئے جگایا کرتے جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میرے والِدِ مُحْتَرَم اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فَارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رات میں جس قَدْر ربّ تعالیٰ چاہتا، نَماز پڑھتے رہتے، یہاں تک کہ جب رات کا آخری وَقْت ہوتا تو اپنے گھر والوں کو بھی نَماز کے لیے جگا دیتے اور ان سے فرماتے: اَلصَّلٰوۃ یعنی نماز۔ پھر یہ آیت مُبارَکہ تِلاوت فرماتے:

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْــٴَـلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ، کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے، ہم تجھے

لِلتَّقْوٰی ﴿۱۳۲﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۳۲) روزی دیں گے اور اَنجام کا بھلا پرہیز گاری کے لیے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب التحریض...الخ، الفصل الثالث، ۱/ ۳۶۰، حدیث: ۱۲۴۰)

آیئے! بطورِ ترغیب صدائے مدینہ لگانے کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور **صدائے مدینہ** لگانے کی نِیَّت کیجئے، چنانچہ

فیضانِ مدینہ کیلئے زمین مل گئی

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کے ساتھ ہم ایک شہر میں گئے، اَذانِ فَجر کے بعد ہم صدائے مدینہ لگاتے جارہے تھے کہ اچانک ایک گھر سے ایک ماڈرن نوجوان ہمارے ساتھ شامل ہوا اور اُس نے فَجر کی نماز مسجد میں باجماعت ادا کی۔ بعد میں اِس نوجوان کے والِد مَدَنی قافلے والوں سے ملنے کے لیے آئے۔ یہ صاحِبِ ثَرْوَت تھے۔ انہوں نے آکر بتایا کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے میرا نافرمان ماڈرن بے نمازی بیٹا پنج وقتہ نماز پڑھنے لگا ہے۔ اِس ماڈرن نوجوان کے والِد نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُتَاَثِّر ہو کر اُس شہر میں مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے لیے زمین دے دی۔

صدائے مدینہ دوں روزانہ صدقہ ابُو بکر و فاروق کا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَماز کتنی پیاری عبادت ہے اور اس کے کس قدر فضائل ہیں کہ نماز دِین کا ستون ہے، نماز بیماروں سے بچاتی ہے، نماز روزی میں برکت کا ذریعہ ہے اور عذابِ قبر سے بچانے کے ساتھ ساتھ اندھیری قبر کا چراغ بھی ہے۔ قرآن وحدیث میں جہاں بھی نماز کی اَدائیگی کا حکم آیا ہے اس سے مُراد نماز کو تَمام تر فَرائض وواجِبات کے ساتھ اَدا کرنا ہے۔ اور مردوں کیلئے نماز

کے واجبات میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے باجماعت پڑھا جائے۔ احادیثِ مبارکہ میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے کثیر فضائل بیان ہوئے ہیں، آیئے! ترغیب کیلئے 3 فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں، چنانچہ

1. نمازِ باجماعت تنہا پڑھنے سے ستائیس (27) درجہ بڑھ کر ہے۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلوۃ الجماعۃ، ۱/۲۳۲، حدیث: ۶۴۵)
2. ارشاد فرمایا: "جس نے کامل وضو کیا، پھر فرض نماز کے لیے چلا اور امام کے ساتھ نماز پڑھی، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (شعب الایمان، باب العشرون من شعب الایمان وھو باب فی الطھارۃ، ۳/۹، الحدیث: ۲۷۲۷)
3. ارشاد فرمایا: جب بندہ باجماعت نماز پڑھے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی حاجت کا سوال کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ بندہ حاجت پوری ہونے سے پہلے واپس لوٹ جائے۔ (حلیۃ الاولیاء، مسعر بن کدام، ۷/۲۹۹، حدیث: ۱۰۵۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی پانچوں نمازیں باجماعت مسجد میں ادا کرنے کی عادت بنانی چاہیے، آپ نے دیکھا ہوگا کہ بسا اوقات بہت سے معذور اور بڑی عمر کے افراد باجماعت نماز ادا کرنے کیلئے بڑی مشکل سے چل کر مسجد کی طرف آتے ہیں اور جیسے انہیں آسانی ہوتی ہے نماز پڑھ لیتے ہیں اگر وہ اتنی مشقت اٹھانے کے باوجود جماعت سے نماز پڑھنے کو ترجیح دے سکتے ہیں تو ہمیں تو بدرجہ اُولیٰ باجماعت نماز ادا کرنی چاہیے۔ آج ہم دنیوی اعتبار سے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں مثلاً کسی کا عالیشان بنگلہ دیکھا تو اس جیسا بنانے کی خواہش، کسی کو عمدہ کپڑے کا شاندار لباس پہنے دیکھا تو ایسا پہننے کی

خواہش، کسی کی نئی چمکتی دَمکتی کار دیکھ کر دِل للچانا، کسی کا کامیاب کاروبار (Business) دیکھا تو منہ میں پانی بھر آنا، اَلْغَرَض! ہم دنیوی مال و دولت کی مَحَبَّت کے ایسے حریص بن چکے ہیں کہ دن رات آہیں بھرتے اور اس کے حصول کیلئے کوششیں کرتے ذرا نہیں تھکتے۔ **اے کاش!** کسی کو نیکیاں کرتا دیکھ کر ہم بھی نیک اعمال کرنے کی حرص میں مبتلا ہو جائیں، اے کاش! دوسروں کو مسجد کی طرف جاتا دیکھ کر ہمیں بھی پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کی خواہش پیدا ہو جائے، دوسروں کو مسجد سے محبت کرتا دیکھ کر ہم بھی مسجد سے محبت کرنے والے بن جائیں! ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے بڑے بڑے سفر کئے اور سفر کی مَشَقَّتیں اور صُعُوبتیں برداشت کرتے ہوئے بھی آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے ہمیشہ جماعت کے ساتھ ہی نماز ادا فرمائی۔ آیئے! اس ضمن میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا ایک ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی نماز سے محبت

باون (52) برس کی عمر میں جب دوسری بار سَفَرِ حج کے لیے روانہ ہوئے، مَناسکِ حج اَدا کرنے کے بعد آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه ایسے بیمار ہوئے کہ دو ماہ سے زیادہ صاحبِ فراش رہے، جب کچھ صحتیاب ہوئے تو زیارتِ روضۂ اَنور کے لیے کمر بستہ ہوئے اور ''جدّہ شریف'' سے ہوتے ہوئے کَشتی کے ذریعے تین (3) دن کے بعد ''رابغ'' کے مقام پہنچے، اور وہاں سے مدینۃُ الرَّسول کے لیے اُونٹ کی سُواری کی، اسی راستے میں جب ''بیرِ شیخ'' پہنچے تو منزل قریب تھی لیکن فَجْر کا وَقْت تھوڑا رہ گیا تھا۔ اُونٹ والوں نے منزل ہی پر اُونٹ روکنے کی ٹھانی لیکن اس وقت تک نمازِ فَجْر کا وَقْت ختم ہونے کا اندیشہ تھا، سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه یہ صُورتِ حال دیکھ کر اپنے رُفقا کے ساتھ وہیں ٹھہر گئے اور قافلہ چلا گیا۔

آپ کے پاس کِرْمِچ (یعنی مخصوص ٹاٹ کا بنا ہوا) ڈول تھا مگر رَسی موجود نہیں تھی اور کُنواں بھی گہرا تھا، لہٰذا عِمامے باندھ کر پانی نکالا اور وُضو کر کے وقت کے اندر نماز ادا فرمائی۔ مگر اب یہ فکر لاحِق ہوئی کہ طویل عرصہ بیمار رہنے کی وجہ سے کمزوری بہت ہوگئی ہے اتنے مِیل پیدل کیسے چلیں گے؟ مُنہ پھیر کر دیکھا تو ایک اجنبی جَمَّال (اُونٹ والا) اپنا اُونٹ لیے اِنتظار میں کھڑا ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حمدِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) بجالا کر اُس پر سُوار ہو گئے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۱۷، ملخصاً)

مُصطفےٰ کا وہ لاڈلا پیارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص۵۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یہ ہے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذَوقِ نماز اور شَوقِ عِبادت کہ مہینوں کی طویل عَلالت، شدید کمزوری ونَقاہت اور سفر کی مَشَقَّت کے باوجود قافلے کا ساتھ تو چھوڑ دیا، مگر سب سے افضل عبادت نماز چھوڑنا گوارا نہ کِیا۔ ہمیں چاہیے کہ خوشی ہو یا غم ہر موقع پر نماز کی پابندی کریں اور جنہیں نماز پڑھنا نہیں آتی تو سیکھنے میں ہرگز شرم محسوس نہ کریں۔ اور جو نماز پڑھنا تو جانتے ہیں مگر پڑھتے نہیں اور اس طرح کے شیطانی وسوسوں کا شکار رہتے ہیں کہ **"ہم تو بڑے گنہگار بندے ہیں ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضری کے قابل کہاں"** یا **"پہلے نیک بن جائیں، داڑھی رکھ لیں پھر نماز بھی شروع کر دیں گے"** ایسے لوگوں کو چاہیے کے فوراً اس شیطانی وسوسے کی کاٹ کرتے ہوئے نماز پڑھنا شروع کر دیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے وہ گناہوں سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم پارہ 21 سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوت کی آیت نمبر 45

میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِؕ تَرجَمۂ کنزالایمان: بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے

صدر الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سَیِّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے اور اس کو اچھی طرح ادا کرتا ہے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ ان برائیوں کو ترک کر دیتا ہے جن میں مبتلا تھا۔

حضرت اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک انصاری جوان سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا تھا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کی شکایت کی گئی، فرمایا: اس کی نماز کسی روز اس کو ان باتوں سے روک دے گی۔ چنانچہ بہت ہی قریب زمانہ میں اس نے توبہ کی اور اس کا حال بہتر ہو گیا۔

مجھے سچّی توبہ کی توفیق دیدے پئے تاجدارِ حرم یا الٰہی
جو ناراض تُو ہو گیا تو کہیں کا رہوں گا نہ تیری قسم یا الٰہی
سدا کے لیے ہو جا راضی خدایا ہو مجھ ناتواں پر کرم یا الٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نماز کی برکت سے چور تائب ہو گیا:

نماز بُرائیوں سے بچاتی ہے آیئے! اس سے متعلق ایک بہت پیاری حکایت سنتے ہیں۔ منقول ہے کہ ایک چور رات کے وقت حضرتِ سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے گھر داخل ہوا، اس نے دائیں

بائیں ہر طرف پورے گھر کی تلاشی لی لیکن سوائے ایک لوٹے کے کوئی چیز نہ پائی۔ جب اس نے نکلنے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا: "اگر تم چالاک و ہوشیار چور ہو تو کوئی شئے لئے بغیر نہیں جاؤ گے۔" اس نے کہا: "مجھے تو کوئی شئے نہیں ملی۔" آپ نے فرمایا: "اے غریب شخص! اس لوٹے سے وضو کرکے کمرے میں داخل ہو جا اور دو رکعت نماز ادا کر، یہاں سے کچھ نہ کچھ لے کے جائے گا۔" اس نے آپ کے کہنے کے مطابق وضو کیا اور جب نماز کے لئے کھڑا ہوا تو حضرت سیِّدَتُنا رابعہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہَا نے اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اُٹھا کر یوں دُعا کی: "اے میرے آقا و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! یہ شخص میرے پاس آیا لیکن اس کو کچھ نہ ملا، اب میں نے اسے تیری بارگاہ میں کھڑا کر دیا ہے، اسے اپنے فضل و کرم سے محروم نہ کرنا۔" جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس کو عبادت کی لذت نصیب ہوئی۔ چنانچہ، وہ رات کے آخری حصے تک نماز میں مشغول رہا۔ جب سحری کا وقت ہوا تو آپ اس کے پاس تشریف لے گئیں تو اسے حالتِ سجدہ میں اپنے نفس کو ڈانٹتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے پایا: جب میرا رب عَزَّوَجَلَّ مجھ سے پوچھے گا: "کیا تجھے حیا نہ آئی کہ تُو میری نافرمانی کرتا رہا؟ اور میری مخلوق سے گناہ چھپاتا رہا اور اب گناہوں کی گٹھڑی لے کر میری بارگاہ میں پیش ہے، جب وہ مجھے عتاب کریگا اور اپنی بارگاہِ رحمت سے دُور کر دے گا تو اس وقت میں کیا جواب دوں گا؟ آپ نے پوچھا: "اے بھائی! رات کیسی گزری؟" بولا: "خیریت سے گزری، عاجزی و انکساری سے میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑا رہا تو اس نے میرے ٹیڑھے پَن کو درست کر دیا، میرا عذر قبول فرمالیا اور میرے گناہوں کو بخش دیا اور مجھے میرے مطلوب و مقصود تک پہنچا دیا۔

(حکایتیں اور نصیحتیں، ص۳۰۵)

محبت میں اپنی گما یا الٰہی

نہ پاؤں اپنا پتہ یا الٰہی
رہوں مست و بے خود میں تیری ولا میں
پلا جام ایسا پلا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نماز کیسی پیاری عبادت ہے کہ ایک چور چوری کے ارادے سے آیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نیک بندی حضرت سیدتنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے کہنے پر نماز کیلئے کھڑا ہو گیا تو نماز کی لذت و حلاوت میں ایسا گم ہوا کہ ساری رات نماز میں مشغول رہا اور صبح اپنے گناہوں سے تائب ہو کر راہِ راست پر آ گیا۔

مگر کیا وجہ ہے کہ ایک تعداد ایسی ہے جو نماز پڑھنے کے باوجود بھی حَرام و گناہ اور ممنوعاتِ شرعی سے نہیں بچ پاتی، ماں باپ کی نافرمانی کر کے اُن کی دِل آزاری کا سبب بنتی ہے، پردے کے شرعی احکام پر پوری طرح سے عمل نہیں کر پاتی، فلموں، ڈراموں اور گناہوں بھرے چینلز دیکھنے سے بچ نہیں پاتی، گالی گلوچ، غیبت، چُغلی، فُحش گوئی، دل آزاری، لوگوں کی حق تلفی، سُود اور رِشوت کے لَین دَین وغیرہ وغیرہ کبیرہ گُناہوں سے جان نہیں چُھوٹتی۔ حیرت بالائے حیرت کہ نماز پڑھنے کے باوجود ہم اپنا پیارا پیارا چہرہ جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُحبّت کی نِشانی پیدا فرمائی ہے اور شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانِ شاہی بھی موجود ہے کہ "داڑھی بڑھاؤ، مونچھیں کترواؤ، اور آتش پرستوں کی مخالفت کرو۔" (صحیح مسلم، ص۱۲۵، رقم ۶۰۰، بتقدم وتاخر) پھر بھی ہم نِہایت بے دردی کے ساتھ اس محبت کی نِشانی کو نوچ مُونڈ کر گندی نالی تک میں بہا دینے سے گُریز نہیں

کرتے حالانکہ داڑھی منڈانا اور کَتَروا کر ایک مُٹھی سے کم کر دینا دونوں حرام ہے۔ آخر ایسا کیوں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کہ ہم نماز کی ظاہری اور باطنی سُنتوں اور آداب کا صحیح طور پر خیال نہ رکھتے ہوں جس کے سبب ابھی تک نماز کی برکتوں سے محروم ہوں۔ اگر صحیح طور پر وضو کر کے خُشوع و خضُوع کے ساتھ اس کی تمام تر ظاہری و باطنی سنتوں اور آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے نماز پڑھتے تو ہم پر بھی ضرور نماز کی برکتیں ظاہر ہوتیں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہماری ایک تعداد تو سِرے سے نماز ہی نہیں پڑھتی اور جو نماز پڑھتے بھی ہیں، ان میں بھی کئی لوگ نماز کے بنیادی مسائل نہیں جانتے، جس کی وجہ سے نماز میں غلطیوں کے سبب اپنی نمازیں ضائع کر بیٹھتے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ نمازوں کی پابندی کی پُختہ نیت کرنے کے ساتھ ساتھ نمازوں کی صحیح ادائیگی کی طرف بھی بھرپور توجہ دیں تاکہ ہماری نمازیں ضائع ہونے سے بچ جائیں، اپنی نمازوں کو غلطیوں سے بچانے، اس کی ادائیگی کا صحیح طریقہ سیکھنے اور نماز کے ضروری مسائل جاننے کے لئے شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "نماز کے احکام" کا مطالعہ اور مدنی قافلوں میں سفر کیجئے اس کے علاوہ 7 دن کا فیضانِ نماز کورس کرنا اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی VCD "نماز کا طریقہ" دیکھنا بھی انتہائی مفید ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "نماز کے اَحْکام" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی وُضُو و غُسل کے دُرُست طریقے کے ساتھ ساتھ نماز کے واجبات، مکروہات، مُفسِدات (نماز کو توڑنے والی چیزیں) اور دیگر ضروری مسائل کی معلومات ہونی چاہئیں

تاکہ ہماری نمازیں ضائع نہ ہوں، کیونکہ ہر عاقل و بالغ مُسلمان پر جس طرح نماز پڑھنا فرض ہے اِسی طرح حسبِ حال نماز کے مسائل سیکھنا بھی فرض ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! شیخ طریقت، اَمیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے مُسلمانوں کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت نماز کے مسائل کے بارے میں 499 صفحات پر مشتمل نہایت ہی آسان کتاب بنام **"نماز کے اَحکام"** تالیف فرمائی ہے۔ یہ کتاب در حقیقت امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے تحریر کردہ بارہ(12)رسائل کا مجموعہ ہے جو کہ یقیناً اُمّتِ مُسلِمہ کے لئے ایک عظیم تحفہ ہے۔ اِس میں وُضُو و غُسل کے طریقے سے لے کر نماز کا طریقہ، اُس کے فضائل، فرائض، واجبات، سُنّتیں، مَکروہات اور مُفسِدات تک کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے عِلاوہ قضا نمازوں کا طریقہ، اذان اور جوابِ اذان کے کلمات و فضائل، نمازِ سفر، نمازِ عید، نمازِ جنازہ کا طریقہ اور اس سے مُتعلّق ضروری مسائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ بِلاشُبہ یہ کتاب ہر گھر کی ضرورت ہے، لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ مکتبۃ المدینہ سے اِس کتاب کو ھدِیّۃً حاصِل کرکے نہ صرف خُود اِس کا مُطالعہ کریں بلکہ اپنے گھر کے دِیگر افراد کو بھی اِس کے مُطالعے کی ترغیب دِلائیں۔ اسلامی بہنوں کے لئے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب **"اسلامی بہنوں کی نماز"** بہت ہی زبردست کتاب ہے، اسے اسلامی بہنوں کو پڑھنا بے حد ضروری ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے نماز کی اہمیت کے متعلق بیان سنا،

❀ قرآن واحادیث میں نماز کی اہمیت بتا کر اسے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، ❀ نماز کے بہت سے دنیوی اوراُخروی فوائد ہیں، ❀ نماز میں بیماریوں کی شفا ہے، ❀ نماز انسان کو بُرے کاموں سے بچاتی ہے

❀ نماز گناہوں کو مٹا دیتی ہے، ❀ نماز سے روزی میں بَرَکت ہوتی ہے۔ لہٰذا پانچوں وقت باجماعت نماز ادا کرنے کو اپنی سچی اور پکی عادت بنالیجئے کیونکہ اسی نماز نے قبر میں بھی کام آنا ہے اور حشر میں بھی کام آنا ہے، لہٰذا خود کو نماز کا عادی بنائیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو 5 وقت جماعت کے ساتھ پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

ان سب مبلّغوں کے خوابوں میں اب کرم ہو آقا جو سنّتوں کی خدمت بجا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۹۹)

سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا اَبُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی کے رسالے 101 مدنی پھول صفحہ نمبر 27 سے سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب سیکھتے ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم ہے: تمام سُرموں میں بہتر سرمہ ''اِثْمد'' (اِث۔مِد)

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔(ابن ماجه، ۱۱۵/۴، حدیث:۳۴۹۷)

❀ پتھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔(فتاویٰ هندیه، ۳۵۹/۵) ❀ سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سنت ہے۔(مرآۃ المناجیح،۱۸۰/۶) ❀ سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں، (2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔(شعب الایمان، ۲۱۸/۵-۲۱۹) ❀ اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ ❀ تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے اس کا درودِ پاک مجھ تک پہنچایا جاتا ہے اور میں اس کے لئے دعائے رحمت کرتا ہوں اور اس کے علاوہ اس شخص کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (المعجم الاوسط، ۱/۴۴۶، حدیث: ۱۶۴۲)

بچیں بے کارباتوں سے پڑھیں اے کاش! کثرت سے ترے محبوب پر ہر دَم دُرودِ پاک ہم مَولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۹۹)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیْر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عیدِ قربان میں جان قربان کر دی!

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی **عشقِ رسول** سے مالا مال کتاب ”**عاشقانِ رسول کی 130 حکایات**“ کے صفحہ 126 پر ہے:

حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں ایک قافِلے کے ہمراہ حجِ بیتُ اللہ شریف کے لئے جا رہا تھا، راستے میں ایک نوجوان حاجی دیکھا، جو بِغیر زادِ راہ (یعنی بغیر سامانِ سفر) پیدل چل رہا تھا۔ میں نے اُس کو سلام کیا، اُس نے سلام کا جواب دیا۔ میں نے پوچھا: اے نوجوان! کہاں سے آئے ہو؟ اُس نے جواب دیا: اُسی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) کے پاس سے۔ پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ کہا: اُسی

(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) کے پاس۔ پوچھا: زادِراہ (یعنی سامانِ سفر) کہاں ہے؟ بولا: اُسی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) کے ذِمّۂ کرم پر ہے۔ میں نے کہا: یہ طوِیل راستہ بِغیر توشے (یعنی کھانے پینے) کے طے نہیں ہو گا، تیرے پاس کچھ ہے بھی؟ بولا: جی ہاں! میں نے گھر سے نکلتے وَقْت پانچ حُرُوف زادِراہ کے طور پر لے لئے تھے۔ پوچھا: وہ 5 حُروف کون سے ہیں؟ اُس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان: کٓھٰیٰعٓصٓ۔ پوچھا: اِن حُروف سے کیا مُراد ہے؟ کہا: کاف سے "کافی" یعنی کِفایت کرنے والا، ھا سے "ھادی" یعنی ہدایت کرنے والا، یا سے پناہ دینے والا، عَین سے "عالِم" یعنی جاننے والا، صاد سے صادِق" یعنی سچّا تو جس کا رفیق کافی و ہادی و مُؤوِی (یعنی پناہ دینے والا) و عالِم اور صادِق ہو وہ کیسے ضائع یا پریشان ہو سکتا ہے اور اُسے کیا ضَرورت ہے کہ زادِراہ اور پانی اُٹھائے پھرے! حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اُس حاجی کا کلام سُن کر میں نے اُس کو اپنی قمیص پیش کی۔ اُس نے قبول کرنے سے اِنکار کرتے ہوئے کہا: "اے شیخ! دُنیا کی قمیص سے بَرَہْنہ رہنا بہتر ہے کیوں کہ **دُنیا کی حلال چیزوں پر حساب اور حرام چیزوں پر عذاب ہے۔**"

جب رات کا اَندھیرا چھا گیا تو اُس حاجی نے مُنہ آسمان کی طرف اُٹھایا اور اس طرح "مُناجات" (یعنی دُعا) کرنے لگا: "اے وہ پاک ذات! جس کو بندوں کی اِطاعت سے خوشی ہوتی ہے اور بندوں کے گناہوں سے کچھ نُقصان نہیں ہوتا، مجھے وہ چیز یعنی عبادت عطا فرما، جس سے تجھے خوشی ہوتی ہے اور وہ چیز یعنی گناہ مُعاف فرمادے، جس سے تیرا کوئی نقصان نہیں۔" جب لوگوں نے اِحرام باندھ کر "لَبَّیْك" کہی تو وہ خاموش تھا، میں نے پوچھا: تم لَبَّیْك کیوں نہیں کہتے؟ اُس نے کہا: مجھے ڈر ہے کہ میں کہوں: لَبَّیْك اور وہ فرمادے: "لَا لَبَّیْكَ وَلَا سَعْدَیْكَ وَلَا اَسْمَعُ کَلَامَكَ وَلَا اَنْظُرُ اِلَیْكَ" یعنی نہ تیری لَبَّیْك قبول ہے اور نہ سَعْدَیْك اور نہ میں تیرا کلام سُنوں اور نہ تیری طرف دیکھوں۔ پھر وہ چلا گیا میں نے اُس حاجی کو

سارے راستے میں پھر کہیں نہ دیکھا، بِالآخِر مِنٰی شریف میں وہ نظر آگیا، اُس وَقت وہ کچھ عَرَبی اَشعار پڑھ رہا تھا۔ اشعار پڑھنے کے بعد وہ گڑ گڑا کر عرض گزار ہوا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! لوگوں نے قُربانیاں کیں اور تیرا قُرب حاصل کیا اور میرے پاس تو کچھ بھی نہیں، جس کے ساتھ تیرا قُرب (یعنی نزدیکی) حاصل کر سکوں، سِوائے اپنی جان کے، تو اِسی کو تیری بارگاہ میں نَذر کرتا ہوں تُو اِسے قبول فرما۔'' یہ کہنے کے بعد اُس حاجی نے ایک چیخ ماری، زمین پر گِرا اور اُس کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی۔ حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر یکایک غیب سے ایک آواز گونج اُٹھی: ''یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیارا ہے جو عِشقِ الٰہی کی تلوار سے قَتْل ہُوا ہے۔'' پھر میں نے اُس خوش نصیب حاجی کی تَجہیز و تکفین کی۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات بحوالہ رَوضُ الرَّیاحین ص ۹۹)

محبت میں اپنی گُما یا اِلٰہی نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی
رہوں مست و بے خود میں تیری وِلا میں پِلا جام ایسا پِلا یاالٰہی
میں بے کار باتوں سے بچ کے ہمیشہ کروں تیری حمد و ثنا یاالٰہی
مِرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر کر اُلفت میں اپنی فنا یاالٰہی
تُو اپنی وِلایت کی خیرات دیدے مرے غوث کا واسِطہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 105)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ جب بندہ اللہ تعالٰی کی محبت میں گم ہو جائے تو وہ دوسروں سے بے پرواہو جاتا ہے، غور کیجیے کہ اس نوجوان حاجی کو اللہ تعالٰی سے کیسی مَحبّت تھی اور اللہ تعالٰی کی ذات پر اُسے کیسا زبردست تَوَکُّل تھا کہ زادِ راہ (یعنی سامانِ سفر) تک ساتھ نہیں لیا

تھا اور مَحبّتِ الٰہی میں دوسروں سے بے رغبتی کا عالم یہ تھا کہ جب حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں اپنی قمیص دینا چاہی تو اسے بھی لینے سے انکار کر دیا۔ یقیناً مَحبّتِ الٰہی جب کسی کو نصیب ہو جائے تو اسے دُنیا و مافیہا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے) سے بے پروا کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے اس سے کیسی محبت کرتے ہیں؟ اس کا اندازہ اس بات سے لگایئے!

حضرت سیدنا سعید بن جُبَیْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وہ لوگ جنہوں نے دنیا میں جھوٹے معبودوں کی عبادت کی ہو گی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے فرمائے گا: اپنے جھوٹے معبودوں سمیت جہنم میں چلے جاؤ! تو وہ جہنم میں نہیں جائیں گے کیونکہ جانتے ہیں کہ جہنم کا عذاب دائمی (ہمیشہ کے لیے) ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کافروں کے سامنے مومنوں سے فرمائے گا، اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو جہنم میں چلے جاؤ! اتنا سنتے ہی ایمان والے جہنم میں چھلانگ لگانے کے لیے تیار ہو جائیں گے۔ ایسے میں عرشِ الٰہی کے نیچے سے کوئی ندا دینے والا یہ آیتِ کریمہ پڑھے گا:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اور ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ (پ۲، البقرۃ: ۱۶۵)

(تفسیر بغوی، ۱/ ۹۴ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو ہر شے سے زیادہ مَحبّت اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ہوتی ہے۔ بیان کردہ آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر **"صراط الجنان"** جلد 1، صفحہ 264 پر ہے: اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے، تمام مخلوقات سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مَحبّت کرتے ہیں۔ مَحبتِ الٰہی میں جینا اور مَحبتِ الٰہی میں مرنا، ان کی زِندگی کا مَقصد ہوتا ہے۔ اپنی ہر خوشی پر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کو ترجیح دینا، نرم و گُداز بستروں کو چھوڑ کر بارگاہِ نیاز میں سر بسجود ہونا، یادِ الٰہی میں رونا، رِضائے الٰہی کے

حُصُول کیلئے تڑپنا، سردیوں کی طویل راتوں میں قیام اور گرمیوں کے لمبے دنوں میں روزے، اللہ تعالٰی کیلئے مَحَبَّت کرنا، اسی کی خاطر دُشمنی رکھنا، اسی کی خاطر کسی کو کچھ دینا اور اسی کی خاطر کسی سے روک لینا، نعمت پر شکر، مُصیبت میں صبر، ہر حال میں خُدا پر تَوَکُّل، اپنے ہر مُعاملے کو اللہ تعالٰی کے سپرد کر دینا، اَحکامِ الٰہی پر عمل کیلئے ہمہ وَقْت تیار رہنا، دل کو غیر کی مَحَبَّت سے پاک رکھنا، اللہ تعالٰی کے محبوبوں سے مَحَبَّت اور اللہ تعالٰی کے دُشمنوں سے نفرت کرنا، اللہ تعالٰی کے پیاروں کا نیاز مند رہنا، اللہ تعالٰی کے سب سے پیارے رسول و محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دل و جان سے محبوب رکھنا، اللہ تعالٰی کے کلام کی تلاوت، اللہ تعالٰی کے مُقرَّب بندوں کو اپنے دلوں کے قریب رکھنا، اِن سے مَحَبَّت رکھنا، مَحَبَّتِ الٰہی میں اضافے کیلئے ان کی صُحبت اختیار کرنا، اللہ تعالٰی کی تعظیم سمجھتے ہوئے ان کی تعظیم کرنا، یہ تمام اُمُور اور ان کے علاوہ سینکڑوں کام ایسے ہیں، جو مَحَبَّتِ الٰہی کی دلیل بھی ہیں اور اُس کے تقاضے بھی ہیں۔

(تفسیر صراطُ الجنان، ص ۲۶۴)

قلب میں یاد تیری بسی ہو ذکر لب پہ ترا ہر گھڑی ہو
مستی و بے خودی اور فنا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ محبتِ الٰہی کے تقاضے کیا کیا ہیں، یعنی اگر کوئی شخص محبتِ الٰہی کا دعویدار ہے تو اُس کے شب و روز کیسے گُزرنے چاہئیں، اُس کا سر بارگاہِ الٰہی میں جُھکا ہوا ہونا چاہئے، اُس کی آنکھیں یادِ الٰہی میں تر ہونی چاہئیں، اُس کا دل رضائے الٰہی کے لئے بیقرار ہونا چاہئے، دن روزے میں گُزرے تو راتیں عبادت میں بسر ہوں، اللہ تعالٰی سے محبت کرنے والوں کے انداز کیا

ہوتے تھے آیئے سنتے ہیں: چنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "**حکایتیں اور نصیحتیں**" صفحہ 211 پر ہے: حضرت سیِّدُنا ذُوالنُّون مصری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں کہ "ایک دفعہ میں ایک پہاڑ میں گھوم پھر رہا تھا۔ جب میں ایک ایسی وادی سے گزرا جس میں بہت سے درخت، نباتات اور پھل تھے تو میں اللہ عزَّوَجَلَّ کی قدرت اور حُسنِ کاریگری کے بارے میں غور و فکر کرنے لگا۔ اچانک مجھے ایک آواز سنائی دی جس نے میرے سب آنسوؤں کو بہا دیا اور میری آتشِ عشق بھڑک اُٹھی۔ چنانچہ، میں اس آواز کے پیچھے پہاڑ کے نچلے حصے میں ایک غار کے دہانے تک پہنچ گیا۔ وہ کلام غار کے اندر سے سنائی دے رہا تھا۔ میں اندر گیا تو وہاں ایک عبادت گزار شخص کو پایا جو نہایت ہی کمزور تھا اور اس پر مقبولیت کے آثار نمایاں تھے، میں نے اس کو یہ کہتے ہوئے سنا: "پاک ہے وہ ذات! جس نے عُشَّاق کے دلوں کو اپنی بارگاہ میں مناجات کے ذریعے زندہ کیا اور ان کو طلبِ معاش کی مشقت سے بے نیاز کر دیا۔ اب وہ صرف اسی پر بھروسا کرتے ہیں اور اس نے انہیں اپنی محبت کے لئے چُن لیا تو اب وہ صرف اسی کے مشتاق ہیں۔" جب اس نے مجھے محسوس کیا تو میں نے کہا: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ، اے غموں کے رفیق اور دکھوں کے ہم نشین!" تو اس نے جواب دیا: "وَعَلَيْكَ السَّلَام، آپ کو کس نے اُس شخص کا راستہ دکھایا جسے خوفِ الٰہی نے مخلوق سے علیحدہ کر رکھا ہے اور جو اپنے نفس کے محاسبہ کی وجہ سے کلام میں فصاحت سے غافل ہے؟" تو میں نے کہا: "مجھے غور و فکر کی رغبت اور پُر اسرار اولیاءِ کرام رَحِمَهُمُ اللہ تعالٰی کے بارے میں جاننے کی خواہش آپ کے پاس لائی ہے۔" تو اس نے کہا: "اے نوجوان! بے شک اللہ عزَّوَجَلَّ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ جن کے دلوں میں ان کی اپنے محبوبِ حقیقی سے انتہائی محبت اثر انداز ہوتی ہے تو اس کے ساتھ شدید محبت کی بنا پر ان کی ارواح عالمِ ملکوت میں سیر کرتی ہیں اور اللہ عزَّوَجَلَّ کے جمع شدہ خزانوں کو

دیکھتی ہیں تو ذاتِ باری تعالیٰ ان کو اپنے جمال کا مشاہدہ کراتی ہے اور وہ اس کو اس طرح دیکھتے ہیں کہ ان کے دل اس کی محبت میں آباد ہوتے ہیں اور ان کی ارواح اس سے ملاقات کے لئے اُڑتی رہتی ہیں، وہ دنیا و آخرت کے بادشاہ ہیں۔" پھر اس شخص نے رونا شروع کر دیا اور دعا کی: "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان اولیائے کرام جیسے اعمال کی مجھے بھی توفیق دے اور مجھے بھی ان کے ساتھ ملا دے۔" پھر اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور زمین پر تشریف لے آیا اور اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ خائفین کی صفات اور عارفین کی علامات ہیں۔

رہے ذِکر آٹھوں پہَر میرے لب پر تِرا یاالٰہی ترا یاالٰہی
مِری زندگی بس تری بندگی میں ہی اے کاش گزرے سدا یاالٰہی
نہ ہوں اَشک برباد دنیا کے غم میں محمد کے غم میں رُلا یاالٰہی
مجھے اولیا کی مَحَبَّت عطا کر تُو دیوانہ کر غوث کا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص106)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہمیں بھی اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک بار اپنے نبی حضرت سیدنا داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فرمایا: اے داؤد (عَلَیْہِ السَّلَام)! اگر تُو مجھ سے مَحَبَّت کرنا چاہتا ہے تو دُنیا کی مَحَبَّت کو اپنے دل سے نکال دے، کیونکہ میری اور دُنیا کی مَحَبَّت ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں، اے داؤد (عَلَیْہِ السَّلَام)! جو مجھ سے مَحَبَّت کرتا ہے وہ رات کو میرے حُضُور تہجد ادا کرتا ہے، جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں، وہ تنہائی میں مجھے یاد کرتا ہے، جب غافل لوگ میرے ذِکْر سے غفلت میں پڑے ہوتے ہیں، وہ میری نعمت پر شکر اَدا کرتا ہے، جبکہ

بُھولنے والے مجھ سے غَفلت اختیار کرتے ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء، عبد العزیز بن ابی رواد، رقم ۱۱۹۰۶، ج۸، ص ۲۱۱۔ الی قولہ الاھلک، بحر الدموع ص ۲۱)

کتاب ”اللہ والوں کی باتیں“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت کا چراغ اپنے دل میں روشن کرنے اور اللہ والوں کی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کے نرالے انداز جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **”اللہ والوں کی باتیں“** بے حد مفید ہے، اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب کی اب تک 5 جلدیں شائع ہو چکی ہیں، اس کتاب میں بہت سے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی زندگی کے نمایاں واقعات، کرامات، ان کے فرامین، شرعی احکامات کی پاسداری اور محبتِ الٰہی کے نرالے انداز اور واقعات کو بہت جامع اور خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے، تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی التجا ہے کہ نہ صرف خود اس کتاب کا مُطالعہ کیجئے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اب اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرنے والے نیک بندوں کے کچھ مزید واقعات سُنتے ہیں:

مینڈھے کی کھال

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، خَاتَم

النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے حضرت مُصعب بن عُمَیر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کو اس حال میں آتے دیکھا کہ انہوں نے مینڈھے کی کھال کمر پر لپیٹ رکھی تھی تو ارشاد فرمایا: اس شخص کی طرف دیکھو، جس کے دل کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے روشن کر دیا ہے۔ بے شک میں نے اس کو اس کے والدین کے پاس دیکھا کہ وہ اسے بہترین کھانا کھلاتے اور عمدہ ترین مشروبات پلاتے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی محبت میں اس کا یہ حال ہو گیا ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔ (حلیۃ الاولیاء، مصعب بن عمیر، ۱/۱۵۳، حدیث:۳۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُحِبّ محبوب کے ساتھ ہو گا

مروی ہے کہ ایک اَعرابی نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! قیامت کب آئے گی؟ رسولِ اَکرم، شاہِ دوعالَم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم نے اس کیلئے کیا تیاری کی ہے؟ عرض کی: میں نے اس کے لئے بہت زیادہ (نفلی) نمازیں اور (نفلی) روزے تو جمع نہیں کئے البتہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے محبت کرتا ہوں۔ رَسولُ اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جس سے محبت کرے گا۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء ان المرء مع من احب، ۴/۱۷۲، حدیث:۲۳۹۲)

(اس حدیث کے راوی) حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: میں نے اسلام لانے کے بعد مسلمانوں کو جتنا اس بات پر خوش ہوتے دیکھا اتنا کسی اور بات پر خوش ہوتے نہ دیکھا۔ (المسند للامام احمد، مسند انس بن مالک النضر، ۴/۳۹۸، حدیث:۱۳۰۶۶)

مُقرَّب تم ہی ہو

مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا 3 آدمیوں پر گزر ہوا، جن

کے بدن کمزور اور رنگ بدلا ہوا تھا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تمہارے اس حال کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: دوزخ کی آگ کا خوف۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ خائفین کو جہنم سے امان نصیب کرے۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا گزر ان کے علاوہ دیگر 3 اشخاص پر ہوا، جو اُن سے بھی زیادہ کمزور تھے اور رنگ ان سے بھی زیادہ بدلا ہوا تھا۔ استفسار فرمایا: تمہاری اس حالت کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جنت کا شوق۔ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ تمہیں وہ عطا کرے، جس کے تم امید وار ہو۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام 3 اور آدمیوں کے پاس سے گزرے جو سابقہ دونوں گروہوں سے زیادہ کمزور اور مُتَغَیّر رنگ والے تھے اور ان کے چہروں پر گویا نُور کے آئینے تھے، حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے ان سے فرمایا: تمہاری اس حالت کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرتے ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے 3 بار کہا: تم ہی لوگ مُقرَّب ہو۔ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا زیادہ قُرب تم لوگوں کو بھی حاصل ہے)

قلب میں یاد تیری بسی ہو ذِکر لب پر ترا ہر گھڑی ہو
مستی و بے خُودی اور فنا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص109)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرنے والوں کا محبتِ اِلٰہی میں کیا حال ہوا کرتا تھا کہ یہ حضرات حقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد کی کس قدر پابندی کیا کرتے، نیکیوں کی طرف رغبت اور گُناہوں سے کیسی نفرت کِیا کرتے تھے، عبادتِ الٰہی کی کثرت انہیں کمزور و نڈھال کر دیا کرتی اور ان کی رنگت تبدیل کر دیا کرتی تھی، آج ہم اپنی حالت پر غور کریں کہ نیکیاں پلّے نہیں

اور گُناہوں کا بازار اس قدر گرم ہے کہ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ۔ بد قسمتی سے لوگوں کی بھاری اکثریَّت بے عملی کا شکار ہے، نہ تو حقوقُ العباد کی ادائیگی کا پاس ہے اور نہ ہی حقوقُ اللہ کی پاسداری کا کوئی احساس، نیکیاں کرنا نفس کیلئے بے حد دُشوار اور اِرتکابِ گناہ بَہُت آسان ہوچکا ہے، مسجِدوں کی وِیرانی اور گُناہوں بھری مَخلُوط تفریح گاہوں کی آبادکاری دِین کا دَرد رکھنے والوں کو گویا خون کے آنسو رُلاتی اور تڑپا کے رکھ دیتی ہے۔ ٹی وی، ڈِش اِنٹینا، انٹرنیٹ، سوشَل میڈیا (Social Media) اور کَیبل کا غَلَط استعمال کرنے والوں کی تعداد بھی کم نہیں، تکمیلِ ضَروریات و حُصولِ سَہولیات کی حد سے زیادہ جِدّو جَہد نے مسلمانوں کی بھاری تعداد کو فکرِ آخِرت سے یکسر غافل کر دیا ہے۔ گالی دینا، تہمت لگانا، بدگمانی کرنا، غیبت کرنا، چغلی کھانا، لوگوں کے عیب جاننے کی جستجو میں رہنا، لوگوں کے عیب اُچھالنا، جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خون بہانا، کسی کو بِلا اجازتِ شَرعی تکلیف دینا، قرض دبالینا، کسی کی چیز عارِیتاً (یعنی وقتی طور پر) لے کر واپَس نہ کرنا، مسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پکارنا، کسی کی چیز اُسے ناگوار گزرنے کے باوُجود بِلا اجازت استعمال کرنا، شراب پینا، جُوا کھیلنا، چوری کرنا، بدکاری کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، سُود و رِشوت کا لین دین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور انہیں ستانا، امانت میں خِیانت کرنا، بدنگاہی کرنا، عورَتوں کا مَردوں کی اور مردوں کا عورَتوں کی مُشابَہَت (یعنی نقّالی) کرنا، بے پردگی، غُرُور، تکبر، حَسَد، رِیاکاری، اپنے دل میں کسی مسلمان کا بُغض و کینہ رکھنا، غصّہ آجانے پر شریعت کی حدیں توڑ ڈالنا، گناہوں کی حِرص، حُبِّ جاہ، بُخْل، خود پسندی وغیرہ مُعاملات ہمارے مُعاشرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور اِس کے باوجود ہم اس خوش فہمی میں مُبتلا ہیں کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی محبت کرتے ہیں؟ ذرا سوچئے! کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی محبت کرنے والوں کی گُفتار، اُن کا طرزِ زندگی اور اُن کا

کردار ایسا ہوتا ہے؟؟؟

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایسے نادانوں کو سمجھاتے اور نصیحت کے مدنی پھول عطا فرماتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں اُن کو کس نے کہا؟عاشقانِ رسول

جو کہ گانے سنیں، فلم بینی کریں اُن کو کس نے کہا؟عاشقانِ رسول

بد نگاہی کریں، بد کلامی کریں اُن کو کس نے کہا؟عاشقانِ رسول

کھائیں رزقِ حرام ، ایسے ہیں بد لگام اُن کو کس نے کہا؟عاشقانِ رسول

عَہد توڑا کریں ، جھوٹ بولا کریں اُن کو کس نے کہا؟عاشقانِ رسول

جو ستاتے رہیں دل دُکھاتے رہیں اُن کو کس نے کہا؟عاشقانِ رسول

چغلیوں تہمتوں ، میں جو مشغول ہوں اُن کو کس نے کہا؟عاشقانِ رسول

گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈھکیں اُن کو کس نے کہا؟عاشقانِ رسول

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص649)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے کاش !اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سچی محبت کرنے والوں کا صدقہ ہمیں بھی نصیب ہو جائے اور اے کاش !ہم بھی ان مُبارک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں، مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے ساری نمازیں باجماعت مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کریں۔ ماہِ رمضان کے فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزے رکھنے والے بن جائیں۔ ہمیشہ سچ بولیں، حُسنِ اخلاق کے پیکر ہو جائیں، ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے والے بن جائیں، اے کاش! گناہوں کے

قریب بھی نہ جائیں ہماری کوئی نماز قضا نہ ہو۔ ماہِ رمضان کا کوئی روزہ ضائع نہ ہو۔ زبان سے ہرگز ہرگز جھوٹ غیبت چغلی اور گالی گلوچ نہ نکلے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے مسلمانوں کی حقیقی محبت و ہمدردی ہمیں نصیب ہو جائے، اے کاش! غیبت سے ہمیں نجات مل جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

محبتِ الٰہی کیلئے حضرت داود عَلَیْہِ السَّلَام کی دُعا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حقیقی محبت حاصل کرنے کے لئے اللہ والوں کے نقشِ قدم پر بھی چلنا چاہئے اور ساتھ ہی ساتھ محبتِ الٰہی کے حصول کے لئے دُعا بھی کرنی چاہئے، حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام انتہائی عبادت گزار اور محبتِ اِلٰہی سے سرشار ہونے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے برگزیدہ نبی ہونے کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی محبت کا سوال کیا کرتے تھے۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے: حضرت داود عَلَیْہِ السَّلَام یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلِ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ یعنی یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تیری، تیرے محبوب بندوں کی محبت کا اور ان اعمال کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دیں، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنی محبت کو میرے لئے میری جان و مال، اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب بنا دے۔ (مشکاۃ المصابیح کتاب الدعوات باب جامع الدعا، ۱/۴۶۵ حدیث:۲۴۹۶)

مِرے دِل سے دنیا کی چاہت مِٹا کر کر اُلفت میں اپنی فنا یا اِلٰہی

عبادت میں گزرے مری زندگانی کرم ہو کرم یا خدا یا الٰہی!

تُو اپنی وِلایت کی خیرات دیدے مِرے غوث کا واسطہ یا اِلٰہی!

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اُس کی محبت کی دُعا مانگا کرتے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے اُس کی محبت کی دُعائیں مانگا کریں، یقین کیجئے کہ محبتِ الٰہی وہ عظیم نعمت ہے کہ جسے نصیب ہو جائے اُسے عبادت کی لذّت اور ایمان کی چاشنی نصیب ہو جائے۔

ایمان کی چاشنی

حضرت سیّدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ یعنی جس شخص کے اندر 3 خصلتیں ہوں گی وہ ان کے ذریعے ایمان کی مٹھاس پالے گا، (1) اَنْ يَّكُوْنَ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ (2) وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ، کسی سے محبت کرے تو رِضائے الٰہی کیلئے کرے۔ (3) وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّوْقَدَ لَهٗ نَارٌ فَيُقْذَفَ فِيْهَا کفر سے اتنی ہی نفرت ہو، جتنی بھڑکتی آگ میں جھونک دیے جانے سے نفرت ہوتی ہے۔ (شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ عزوجل، ۱/۳۶۴، حدیث: ۴۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ایک مسلمان کے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کائنات کی ہر چیز سے بڑھ کر ہونا اور کسی سے محبت یا

نفرت کی بُنیادی وجہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضامندی ہونا کتنی عظیم نعمتیں ہیں کہ جسے نصیب ہو جائیں، اُسے ایمان کی حقیقی لذت نصیب ہو جاتی ہے بلکہ حق تو یہ ہے کہ جو خُوش نصیب مسلمان کسی ذاتی مَفاد اور دُنیاوی مقصد کے بجائے صرف اور صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے میل جول رکھتے ہیں اور جو صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اُنہیں ایمان کی مٹھاس حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ یہ سعادت بھی نصیب ہوتی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے خُوش ہوتا، اُن سے محبت فرماتا ہے اور قیامت کے دن ایسوں کو بہت ہی عظیمُ الشان قدر و منزلت عطا ہو گی۔ آیئے! اس بارے میں ایک روایت سُنتے ہیں۔ چنانچہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بنے جو۔۔۔!

حضرتِ سیِّدُنا اِسحٰق بن حمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا قیس بن عُبّاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص رضائے الٰہی کے لئے اپنے بھائی سے ملاقات کے لئے گیا، راستے میں ایک اجنبی سے ملاقات ہوئی۔ اس نے پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ جواب دیا: فلاں سے ملاقات کے لئے۔ پوچھا: کیا تمہاری آپس میں کوئی رشتہ داری ہے جسے تم نبھانے جا رہے ہو؟ کہا: نہیں۔ پوچھا: کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے، جسے تم چُکانے جا رہے ہو؟ کہا: نہیں! میں صرف رضائے الٰہی کے لئے اس سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے کہا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ تمہیں بتاؤں کہ رضائے الٰہی کے لئے مسلمان سے محبت کرنے کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے محبت فرماتا ہے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ص ۳/۱۶۴)

گو یہ بندہ نکمّا ہے بیکار　　اس سے لے فضل سے ربِّ غفّار
کام وہ جس میں تیری رِضا ہے　　یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص138)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ انبیاء ہیں نہ شہداء، مگر قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اُن کا مقام و مرتبہ دیکھ کر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور شہداء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن رشک کریں گے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں بتایئے کہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو ایک دوسرے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت کی وجہ سے محبت کرتے رہے ہوں گے (حالانکہ) ان کے درمیان نہ تو رشتہ داری ہو گی اور نہ ہی مال کے لین دین کا کوئی معاملہ، بخدا! ان لوگوں کے چہرے (قیامت کے دن) نور ہوں گے اور یقیناً یہ لوگ نور کے اوپر ہوں گے اور جب سب لوگ خوف زدہ ہوں گے، اس وقت یہ لوگ بے خوف ہوں گے اور جب لوگ غمگین ہوں گے تو ان لوگوں کو کوئی غم نہیں ہو گا۔ (1)

اسی طرح ایک اور روایت میں ارشاد فرمایا: وہ مختلف شہروں اور قبیلوں سے تعلق رکھتے ہوں گے، ان کے درمیان کوئی رشتہ داری نہ ہو گی، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے آپس میں محبت اور دوستی رکھتے ہوں گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن نور کے منبر بچھا کر انہیں ان پر بٹھائے گا، ان کے چہرے نور بار اور کپڑے نور کے ہوں گے، قیامت کے دن لوگ گھبراہٹ میں مبتلا ہوں گے مگر وہ نہ گھبرائیں گے۔ (2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرنے والوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی رِضا کے لئے کسی سے محبت کرنے والوں کو کیسی شان و عظمت عطا کی جائے گی کہ کل بروزِ قیامت

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الحب فی اللہ...الخ، ۲/۲۱۹، حدیث: ۵۰۱۲

2 ... مسند امام احمد، ۸/۴۵۰، حدیث: ۲۲۹۶۹

جب نفسی نفسی کا عالَم ہو گا، لوگ پریشان ہوں گے تو اُن خوش نصیبوں کو کوئی غم اور پریشانی نہیں ہو گی اور اُن کا بہت خوبصورت انداز میں استقبال کیا جائے گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے لئے نور کے منبر بچھائے گا اور عزّت و وقار کی مَسند پر بٹھائے گا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم رِضائے اِلٰہی کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت دل میں پیدا کریں اور اُن کی رضا ہی کو اپنی دوستی اور دُشمنی کا معیار بنائیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ایک بہترین ذریعہ ہے ، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کے جام پلائے جاتے ہیں بلکہ صرف اور صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوستوں ہی سے دوستی کا مدنی ذہن دیا جاتا ہے، اس مدنی ماحول کی برکت سے رِضائے الٰہی کے لئے مسلمانوں سے محبت و ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ ساری دُنیا کے مسلمانوں کی اصلاح کی کوشش کرنے کی کڑھن بھی پیدا ہوتی ہے، لہٰذا آپ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت مزید بڑھانے، پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں پھیلانے ، اپنے آپ کو اور دوسرے مسلمانوں کو گُناہوں سے بچانے اور نیکیوں کی راہ پر لانے کے لئے **12 مدنی کاموں** میں عملی طور پر شامل ہو کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے والے بن جائیے۔

"چوک درس"

12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام **"چوک درس"** بھی ہے۔ جس کا مقصد بالخصوص ایسے مسلمانوں میں نیکی کی دعوت کو عام کرنا ہے جو مسجد کی حاضری سے محروم اور نمازوں سے دُور رہتے ہیں۔ رَسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارا نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور تمہارا راستے سے گندگی ہٹا دینا صدقہ ہے اور تمہارا نماز کے لئے چلنے میں ہر قدم

صدقہ ہے۔(الترغیب والترھیب،کتاب الادب، باب فی اماطۃ الاذی عن الطریق، ۳/۴۶۶،رقم: ۴۵۶۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوش قسمت ہیں وہ اسلامی بھائی کہ جو **مدنی درس** کے ذریعے روزانہ چوک درس دے کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے وہ صدقہ دینے کا ثواب پائیں گے۔ آیئے! بطورِ ترغیب **چوک درس** کی ایک ایمان افروز مدنی بہار سُننے کے ساتھ ساتھ **چوک درس** دینے یا اس میں شرکت کی نیّت بھی کرتے ہیں، چنانچہ

وفات سے قبل توبہ نصیب ہوگئی

باب المدینہ (کراچی) کے مقیم ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ ہمارے علاقے کی جامع مسجد کے باہر عشاء کی نماز کے بعد چوک درس ہوتا تھا، جس میں بہُت سے اسلامی بھائی شرکت کرتے ، ایک دن حسبِ مَعمول بَعدِ عشاء چوک دَرس کے لیے مبلّغ اسلامی بھائی تشریف لائے تو آس پاس موجود لوگوں کو درس میں شرکت کرنے کی دعوت پیش کی، ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر قریب ہی رِکشا اسٹینڈ پر موجود چوکیدار راجو بھائی کو بھی **چوک درس** میں شرکت کی دعوت پیش کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ''راجو بھائی'' دَعوَت قبول کرتے ہوئے **مدنی درس** (درسِ فیضانِ سُنّت) میں شریک ہوگئے۔ درس کے بعد مُبلغِ دعوتِ اسلامی نے رِقّت انگیز دُعا سے قبل درس سننے والوں کو سابقہ گناہوں سے توبہ کروائی اور دورانِ دُعا حاضِرین کی مغفرت کے لیے بھی دُعا مانگی، جس پر سب نے باآوازِ بلند آمین کہا۔ دُعا کے آخر پر درس سننے والوں نے بلند آواز سے دُرُودِ پاک پڑھا، راجو بھائی نے دُرُودِ پاک پڑھتے ہوئے انگوٹھے چُوم کر آنکھوں سے لگائے، بلند آواز سے کَلِمۂ طَیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ پڑھا اور بے اختیار زمین پر گر پڑے۔ ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر انہیں اُٹھایا تو اس وقت وہ

اپنے خالقِ حقیقی سے مِل چکے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان! کہ راجو بھائی **چوک درس** کی برکت سے موت سے قبل توبہ کرنے کی سعادت پاگئے۔

ہے تمنّائے عطاؔر یاربّ! ان کے جلووں میں یوں موت آئے جھُوم کر جب گرے میرا لاشہ تھام لیں بڑھ کے شاہِ مدینہ

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک مسلمان کو اپنے خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ سے جتنی محبت ہونی چاہئے اتنی پوری مخلوق میں سے کسی سے بھی نہیں ہونی چاہئے، اسی میں ایمان کی علامت و حلاوت ہے۔ یقیناً ہم میں سے ہر شخص اس بات کا دعویدار تو ہے کہ مجھے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے بہت محبت ہے، مگر بدقسمتی سے ہمارے اعمال اس کے برخلاف ہیں، گویا ہمارا کردار ہی ہماری گُفتار کا سراسر انکار کر رہا ہوتا ہے، ہماری عملی حالت سے تو ایسا لگتا ہے کہ ہمیں اپنے خالق عَزَّوَجَلَّ سے اتنی بھی محبت نہیں جتنی مخلوق سے ہے، کسی عقلمند نے صحیح کہا ہے کہ **"کرنے والے کام کرو، ورنہ نہ کرنے والے کاموں میں پڑ جاؤ گے"** بدقسمتی سے آج کل ہم نہ کرنے والے کاموں میں ایسے مصروف ہوگئے کہ کرنے والے کاموں کی طرف توجہ ہی نہ رہی، دُنیا کی فکر میں ایسے پڑے کہ آخرت کی فکر کرنا ہی چھوڑ دی، مال کی محبت میں ایسے گرفتار ہوئے کہ قیامت کے دن لئے جانے والے حساب سے بالکل ہی غافل ہوگئے، مخلوق کی محبت میں ایسے گم ہوئے کہ خالق عَزَّوَجَلَّ کی یاد ہی دل سے بُھلا بیٹھے، گُناہوں کی محبت میں پڑے تو توبہ سے ہی گئے اور عالیشان مکانات تعمیر کرنے کی فکر سر پر سوار ہوئی تو دائمی گھر یعنی قبر کو سنوارنے کی طرف توجہ ہی نہ رہی، ذرا سوچئے! ہمیں کیا کام کرنے تھے اور ہم کن کاموں میں پڑے ہوئے ہیں، غور

کیجئے! کہیں یہ وہی دور تو نہیں ہے جس کی خبر دیتے ہوئے غیب جاننے والے آقا، ہمارے مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صدیوں پہلے ہی ہمیں خبر دار فرما دیا۔ چنانچہ

پانچ کی چاہت پانچ سے غفلت

رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سَیَأْتِیْ زَمَانٌ عَلٰی اُمَّتِیْ یُحِبُّوْنَ خَمْسًا وَیَنْسَوْنَ خَمْسًا میری امّت پر وہ زمانہ جلد آئے گا کہ وہ پانچ (5) سے مَحَبَّت رکھیں گے اور پانچ (5) کو بھول جائیں گے (۱) یُحِبُّوْنَ الدُّنْیَا وَیَنْسَوْنَ الْاٰخِرَۃَ دُنیا سے مَحَبَّت رکھیں گے اور آخِرت کو بھول جائیں گے۔ (۲) وَیُحِبُّوْنَ الْمَالَ وَیَنْسَوْنَ الْحِسَابَ مال سے مَحَبَّت رکھیں گے اور حسابِ (آخرت) کو بھول جائیں گے۔ (۳) وَیُحِبُّوْنَ الْخَلْقَ وَیَنْسَوْنَ الْخَالِقَ مخلوق سے مَحَبَّت رکھیں گے اور خالق کو بھول جائیں گے۔ (۴) وَیُحِبُّوْنَ الذُّنُوْبَ وَیَنْسَوْنَ التَّوْبَۃَ گناہوں سے مَحَبَّت رکھیں گے اور توبہ کو بھول جائیں گے۔ (۵) وَیُحِبُّوْنَ الْقُصُوْرَ وَیَنْسَوْنَ الْمَقْبَرَۃَ مَحَلّات سے مَحَبَّت رکھیں گے اور قبرستان کو بھول جائیں گے۔

(مُکاشَفَۃُ الْقُلوب، الباب العاشر فی العشق، ص ۳۴)

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ وبُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
مِلے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
اجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا

ہر اک لیکے کیا کیا نہ حسرت سِدھارا پڑا رہ گیا سب یونہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا تجھے حُسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اِس جہل سے تُو نکل بھی یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
جب اس بزم سے اٹھ گئے دوست اکثر اور اٹھتے چلے جا رہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیشِ نظر جب ہے منظر یہاں پر ترا دل بہلتا ہے کیوں کر
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

محبتِ الٰہی کی 8 علامتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! دل میں محبتِ الٰہی بڑھانے کے لئے قرآن وحدیث اور اقوالِ بزرگانِ دین کی روشنی میں **"محبتِ خداوندی"** کی **8 علامتیں** سُنتے ہیں:

﴾1﴿ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا اور اُس کا ترجمہ و تفسیر پڑھنا، سمجھنا محبتِ الٰہی کی علامت ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے جب اس کا کلام سنتے ہیں اور اُس میں غور وفکر کرتے ہیں تو ان کی آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہو جاتا ہے۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

وَ اِذَا سَمِعُوۡا مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَی الرَّسُوۡلِ تَرٰۤی اَعۡیُنَہُمۡ تَفِیۡضُ مِنَ الدَّمۡعِ مِمَّا عَرَفُوۡا مِنَ الۡحَقِّ ۚ (پ:۷، المائدۃ:۸۳)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور جب سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف اُترا تو ان کی آنکھیں دیکھو کہ آنسوؤں سے اُبل رہی ہیں اس لئے کہ وہ حق کو پہچان گئے۔

مکاشفۃُ القلوب میں ہے: محبت کا صِدْق تین چیزوں سے ظاہر ہوتا ہے۔

(۱) محب، محبوب کی باتوں کو سب سے اچھا سمجھتا ہے۔ (۲) اس کے لئے محبوب کی مجلس سب سے بہتر مجلس ہوتی ہے۔ (۳) اس کے نزدیک محبوب کی رضا سب سے عزیز ہوتی ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، الباب العاشر فی العشق، ص ۳۳)

حضرت سیدنا سہل تُستری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ وہ شخص قرآنِ پاک سے محبت کرے۔ محبتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ اور محبتِ رسول کی نشانی قرآنِ کریم سے محبت اور حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنت سے لگاؤ رکھنا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، الباب الحادی عشر فی طاعۃ اللہ ومحبۃ رسولہ ص ۳۷)

﴿2﴾ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ **نوافل کا اہتمام** بھی کرے اور یہ تو وہ کام ہے جو محبت کرنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب اور پسندیدہ بندہ بنا دیتا ہے۔

قُربِ الٰہی کا ذریعہ

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: جس نے کسی ولی کو اذیت دی میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور بندہ میرا قُرب سب سے زیادہ فرائض کے ذریعے حاصل کرتا ہے اور

نوافل کے ذریعے مسلسل قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔

(بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۲۴۸/۴، حدیث:۶۵۰۲)

میں پڑھتا رہوں سنّتیں، وقت ہی پر ہوں سارے نوافل ادا یاالٰہی

﴿3﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے **ذِکر میں مشغول رہنا** محبت اِلٰہی کی علامت بھی ہے اور محبتِ الٰہی حاصل ہونے کا ذریعہ بھی۔ فرمانِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًاۙ(۴۱) وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا(۴۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: : اے ایمان والو! اللہ کو بہت یاد کرو اور صبح وشام اس کی پاکی بولو۔

(پ:۲۲، الاحزاب:۴۱،۴۲)

سرکارِ دوعالم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے۔ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ جو شخص جس سے محبت کرتا ہے اکثر اسی کا ذکر کرتا ہے۔ (کنز العمال، ۲۱۷/۱، حدیث ۱۸۲۵، الجزء الاول)

حضرت ابوالحسن زنجانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عبادت کی بنیاد 3 چیزوں آنکھ، دل اور زبان پر ہے۔ آنکھ عبرت کے لئے دل غور و فکر کے لئے اور زبان سچائی کا مرکز اور ذِکر و تسبیح کے لئے ہو۔

(مکاشفۃ القلوب، الباب الحادی عشر فی طاعۃ اللہ ومحبۃ رسولہ، ص ۳۷)

حضرت سِری سقطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک بار حضرت شیخ جُرجانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے یہاں پسے ہوئے سَتُّو دیکھے تو ان سے کہا کہ سَتُّو کے علاوہ اور کچھ کیوں نہیں کھاتے؟ انہوں نے کہا: میں نے کھانا کھانے اور سَتُّو پینے میں سترّ (70) تسبیحات کا فرق پایا ہے (یعنی جتنا وقت کھانا کھانے میں لگتا ہے، اتنی دیر میں 70 تسبیحات کرلیتا ہوں)۔ اس لئے چالیس (40) سال سے صرف سَتُّو کھا رہا ہوں تا کہ تسبیحات کا وقت ضائع نہ ہو۔ (مکاشفۃ القلوب، الباب الحادی عشر فی طاعۃ اللہ ومحبۃ رسولہ، ص ۳۷)

مِرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر　　　کر اُلفت میں اپنی فنا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ خواہشاتِ نفس کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر **اپنی پسند کو قربان** کر دینا۔

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ تعالٰی کی بندگی 3 چیزوں کا نام ہے۔ اَحکامِ شریعت کی پابندی کرنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مقرر کردہ قضاو قدر اور تقسیم پر راضی رہنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے اپنے نفس کی خواہشات کو قربان کر دینا۔ (بیٹے کو نصیحت، ص ۳۷)

حضرت سیدنا سری سقطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ چالیس (40) سال سے میرے نفس کو شہد کھانے کی خواہش ہے، لیکن آج تک میں نے اس کی خواہش پوری نہیں کی۔ (تذکرۃ الاولیا، ص ۱۶۳)

حرصِ دنیا نکال دے دل سے　　　بس رہوں طالبِ رضا یاربّ

﴿5﴾ اپنا دل دُنیا کی محبت سے خالی کر کے کُلّی طور پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور جھکائے رکھنا۔

منقول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ اے عیسیٰ! میں دیکھتا ہوں کہ جب کسی بندے کا دل دنیا و آخرت کی محبت سے پاک و صاف ہو جائے تو اسے اپنی محبت سے بھر دیتا ہوں۔

﴿6﴾ ایسے تمام کاموں سے دُور رہنا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل ہونے میں رکاوٹ بنتے ہوں۔

حضرت سیدنا ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرنے والے کی علامت یہ بھی ہے کہ ہر اس چیز کو چھوڑ دے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل کر دے اور اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا والے کاموں میں مصروف رکھے۔ (الزھد الکبیر، ص ۷۸)

﴿7﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سچی محبت کرنے والے نیک لوگوں کے نقشِ قدم پر چلنا اور اُن کی صحبت اختیار کرنا۔

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ہمیشہ ایسی صُحبت اختیار کرنی چاہئے، جس سے عبادت کا شوق اور سنّت پر عمل کرنے کا ذوق بڑھے۔ ہمنشین ایسا ہو، جسے دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے، اس کی باتوں سے نیکیوں کی طرف رغبت بڑھے، دنیا کی مَحبّت میں کمی اور آخِرت کی اُلفت میں زِیادتی ہو۔ دوست ایسا ہو کہ اُس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت میں اضافہ ہو۔ غیر سنجیدہ حرکتیں کرنے والوں، فیشن پرستوں اور بے نمازیوں کی صحبت سے بچنا چاہئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبتِ الٰہی بڑھانے، رِضائے الٰہی پانے، دل میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ جگانے، ایمان کی حِفاظت کی کڑھن بڑھانے، خود کو عذابِ قبر و جہنّم سے ڈرانے، گناہوں کی عادت مِٹانے، اپنے آپ کو سنّتوں کا پابند بنانے، دل میں عشقِ رسول کی شمع جلانے اور جنّت الفردوس میں مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس پانے کا شوق بڑھانے کیلئے اچھا ماحول اور نیک لوگوں کی صحبت حد درجہ ضروری ہے کیونکہ آج مُعاشرے کے ناقابلِ بیان حالات میں گناہوں کا زور دار سیلاب جسے دیکھو بہائے لئے جا رہا ہے، ایسے میں تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی مسجد بھرو تحریک، دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کسی نعمتِ عُظمٰی سے کم نہیں، اِس سے ہر دم وابستہ رہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی مذاکرہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے دعوتِ اسلامی اس پُر فتن دور میں محبتِ الٰہی کے جام پلانے اور عشقِ رسول سے دلوں کو سرشار کرنے کے ساتھ ساتھ خدمتِ دین کے تقریباً 103 شعبہ جات میں

سُنّتوں کی دُھومیں مچارہی ہے، جن میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدنی مذاکرہ"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے **"علم بے شُمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حُصُول کا ذریعہ سُوال ہے۔"** کے قول کو عملی جامہ پہناتے ہوئے سُوال وجواب کا ایک سلسلہ شُروع کیا، جسے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں **"مدنی مُذاکرہ"** کہا جاتا ہے۔ عاشقانِ رسول مدنی مُذاکروں میں عقائد و اَعمال، فضائل و مَناقِب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی مَعْلُومات، معاشی و مُعاشرتی و تنظیمی مُعاملات اور دیگر بہت سے مَوضُوعات کے مُتَعَلِّق مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِن عطا کردہ دِلچسپ اور عِلْم و حکمت سے بھرپور مَدَنی پُھولوں کی خُوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو مہکانے کیلئے ان مَدَنی مُذاکروں کو تحریری رسالے اور آڈیو (Audio) ویڈیو (Video) سی ڈیز (CDs) کی صُورت میں پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک مَجلِس مَدَنی مُذاکرہ کئی آڈیو کیسٹیں اور ویڈیو سی ڈیز (VCDs) اور تحریری مَدَنی مُذاکرے پیش کرنے کی سَعادت بھی حاصل کرچکی ہے اور مزید کیلئے کوششیں جاری ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے

مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہاتھ ملانے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **101 مدنی پھول** سے ہاتھ ملانے کی چند سنتیں و آداب سنتے ہیں: پہلے دو فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ❀ جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے رحمتیں زیادہ پرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔[2] ❀ جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[3]

❀ دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ ❀ رخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں۔ ❀ ہاتھ ملاتے وقت درود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُم (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 . . . معجم اوسط، ۵/ ۳۸۰، رقم: ۷۶۷۲

3 . . . شعب الایمان، ۶/ ۴۷۱، حدیث: ۸۹۴۴

فرمائیے۔)❀ دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہو گی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔[1] اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ❀ آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے۔❀ جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں۔❀ دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں مصافحہ دوہاتھ سے کرنا سنّت ہے۔❀ بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں ❀ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔❀ ہاتھ ملانے کے بعد اپنی ہتھیلی چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں۔[2] ❀ اگر اَمرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے ہاتھ ملانے میں شہوت آتی ہو تو اس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے۔[3] ❀ مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

1...مسند احمد، ۲۸۶/۴، حدیث: ۱۲۴۵۴

2...بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۴۷۱ ملخصاً

3...دُرِّمُختار، ۹۸/۲

4...بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۴۷۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

جنابِ صادق وامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پر سو100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو100 مرتبہ درودِ پاک پڑھے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروزِ قیامت شُہداء کے ساتھ رکھے گا۔ (مُعْجَم اَوسَط ج۵ ص۲۵۲ حدیث ۷۲۳۵)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

مختصر وضاحت: ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بے حد دُرُود و سلام ہوں جو بے سہاروں کا سہارا ہیں اور انہیں ہر بے خبر کی بھی خبر ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر

لیتے ہیں۔فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ''مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دومَدَنی پھول: (۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲)جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا، ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا، ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا، ❀ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا، ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام محض چند عقائد و فرائض کی ادائیگی کا نام نہیں بلکہ اسلام تو انسان کو زندگی گزارنے کے سنہری اُصول سکھاتا اور انہیں ظُلمت کدوں (یعنی اندھیریوں اور تاریکیوں) سے نکال کر علم کی روشنی سے چمکاتا ہے، انسانی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں کہ جہاں اسلام رہنمائی نہ فرماتا ہو، اسلام نے جہاں ایک دوسرے کے حقوق (Rights) بیان فرمائے، وہیں اسلام سے قبل معاشرے کے ظلم و ستم کی چکی میں پِسی ہوئی عورت کو ظُلم و سِتم کی دلدل سے نکال کر اسے وہ تمام جائز حقوق

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۱۸۵/۶، حدیث:۵۹۴۲

دلائے، جن سے وہ محروم رکھی جاتی تھی، الغرض اسلام نے عورتوں کو عزّت کا تاج پہنا کر انہیں معاشرے (Society) میں وہ حقیقی مقام دیا، جس کا تصوّر بھی اسلام سے پہلے یعنی زمانۂ جاہلیت میں عورت کے وہم وگمان میں نہ تھا، چنانچہ

دریا کو جاری کر دیا فاروقِ اعظم نے

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"کراماتِ فاروقِ اعظم"** میں ایک حکایت نقل فرماتے ہیں: جب مصر فتح ہوا تو ایک روز اہلِ مِصر نے حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے عرض کی: اے امیر! ہمارے دریائے نیل کی ایک رَسْم ہے جب تک اُس کو ادا نہ کیا جائے دریا جاری نہیں رہتا۔ انہوں نے اِسْتِفْسار فرمایا (یعنی سوال کیا): کیا؟ کہا: ہم ایک کنواری لڑکی کو اُس کے والِدَین سے لے کر عُمدہ لباس اور نفیس زیور (Jewellery) سے سجا کر دریائے نیل میں ڈالتے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اسلام میں ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا اور اسلام پُرانی واہیات رَسموں کو مٹاتا ہے۔ پس وہ رَسْم موقوف رکھی (یعنی روک دی) گئی اور دریا کی روانی کم ہوتی گئی، یہاں تک کہ لوگوں نے وہاں سے چلے جانے کا قَصْد (یعنی ارادہ) کیا، یہ دیکھ کر حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے امیرُ الْمُؤمنین خلیفۂ ثانی حضرت سیِّدُنا عُمر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں تمام واقعہ لکھ بھیجا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب میں تحریر فرمایا: تم نے ٹھیک کیا بے شک اسلام ایسی رسموں کو مٹاتا ہے۔ میرے اس خط (Letter) میں ایک رُقعہ ہے اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا۔

حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس جب امیرُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا خط پہنچا

اور اُنہوں نے وہ رُقعہ اس خط میں سے نکالا تو اُس میں لکھا تھا: (اے دریائے نیل!) اگر تُو خود جاری ہے تو نہ جاری ہو اور اللہ تَعَالٰی نے جاری فرمایا تو میں واحِد وقہّار عَزَّوَجَلَّ سے عرض گزار ہوں کہ تجھے جاری فرمادے۔" حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ رُقعہ دَریائے نیل میں ڈالا، ایک رات میں 16 گز پانی بڑھ گیا اور یہ رَسْم مِصر سے بالکل ختم ہوگئی۔ (کرمات فاروق اعظم، ص ۱۵، العظمہ لاامام اصبہانی، ص ۳۱۸، رقم ۹۴۰، ملخصاً)

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے، کایا ہی پلَٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی، سردار کا عالَم کیا ہو گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ امیرُ المومنین حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی حکمرانی کا پرچم دریاؤں کے پانی پر بھی لہراتا تھا اور دریاؤں کی رَوانی بھی آپ کی نافرمانی نہیں کرتی تھی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وجودِ کائنات میں اسلامی تعلیمات کا نور پھیلنے سے پہلے بہت سی عجیب و غریب غیر شرعی رسومات و خُرافات نے مُعاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا، مثلاً جب دریائے نیل خشک ہونے لگتا تو اہلِ مصر نے اس کا یہ دل خراش حل نکالا کہ وہ لوگ ہر سال ایک بے گناہ نوجوان لڑکی کو زیورات سے آراستہ کرکے اُسے دریا کی بھینٹ چڑھاتے یعنی دریا میں ڈال دیا کرتے اور یہ باطل خیال قائم کرلیتے کہ دریائے نیل کو جاری رکھنے کے لئے یہ بہت ضروری ہے ورنہ یہ خشک (Dry) ہوجائے گا، مگر **قربان جائیے!** نگاہِ نُبُوّت سے فیض یافتہ، بارگاہِ رِسالت کے تعلیم و تربیت یافتہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر کہ جب آپ کو ان کی اس جاہلانہ رسم کا علم ہوا تو عورتوں کے حقوق کے اس علمبردار اور اسلام کے شیدائی کی غیرتِ ایمانی کو جوش آیا اور آپ نے اپنے اختیارات (Authority) کا استعمال کرتے ہوئے اَہلِ مِصر کی خلافِ اسلام اس شرمناک

رَسْم کا سختی سے نوٹس لیا اور اسے فوری بند کرواکر عورتوں کا وقار بلند کیا اور انہیں ان کا حقیقی مقام دلوانے میں وہ شاندار کردار ادا کیا کہ خود انسانیت کو بھی آپ پر فخر رہے گا۔

بہر حال یہ تو وہ دور تھا کہ جب اسلام جلوہ گر ہوچکا تھا، اگر ہم اسلام سے قبل یعنی زمانۂ جاہلیت میں عورتوں کی حیثیت (Status) کا جائزہ لیں تو ہم پر یہ حقیقت ظاہر ہوجائے گی کہ ان پر ڈھائے جانے والے مَظالم اپنی انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔ اسلام سے پہلے عورت کو کیسی کیسی دل سوز مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا، آیئے اس بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ

عورت اسلام سے پہلے

اسلام سے پہلے عورتوں کا حال بہت خراب تھا، دنیا میں عورتوں کی کوئی عزّت واہمیت ہی نہیں تھی، مردوں کی نظر میں اس سے زیادہ عورتوں کی کوئی حیثیت ہی نہیں تھی کہ وہ مردوں کی نفسانی خواہش پوری کرنے کا ایک **"کھلونا"** تھیں۔ عورتیں دن رات مردوں کی مختلف قسم کی خدمت کرتی تھیں یہاں تک کہ محنت مزدوری کرکے جو کچھ کماتی تھیں، وہ بھی مردوں کو دے دیا کرتی تھیں مگر ظالم مرد پھر بھی ان عورتوں کی قدر نہیں کرتے تھے بلکہ جانوروں کی طرح ان کو مارتے پیٹتے تھے، ذرا ذرا سی بات پر عورتوں کے کان ناک وغیرہ اَعْضا کاٹ لیا کرتے تھے اور کبھی تو قتل بھی کرڈالتے تھے۔

باپ کے مرنے کے بعد اس کے لڑکے جس طرح باپ کی جائیداد اور سامان کے مالک ہوجایا کرتے تھے، اسی طرح اپنے باپ کی بیویوں کے مالک بن جایا کرتے تھے اور ان عورتوں کو زبردستی لونڈیاں بنا کر رکھ لیا کرتے تھے۔ عورتوں کو ان کے ماں باپ، بھائی بہن یا شوہر کی میراث میں سے کوئی حصہ نہیں ملتا تھا نہ عورتیں کسی چیز کی مالک ہوا کرتی تھیں۔ عرب کے بعض قبیلوں میں یہ ظالمانہ دستور تھا

کہ بیوہ ہو جانے کے بعد عورتوں کو گھر سے باہر نکال کر ایک چھوٹے سے تنگ و تاریک جھونپڑے میں ایک سال تک قید میں رکھا جاتا تھا، وہ جھونپڑے سے باہر نہیں نکل سکتی تھیں، نہ غسل کرتی تھیں نہ کپڑے بدل سکتی تھیں، کھانا پانی اور اپنی ساری ضرورتیں اسی جھونپڑے میں پوری کرتی تھیں۔ بہت سی عورتیں تو گُھٹ گُھٹ کر مر جاتی تھیں اور جو زندہ بچ جاتی تھیں تو ایک سال کے بعد ان کے دامن میں اُونٹ کی مینگنیاں ڈال دی جاتی تھیں اور ان کو مجبور (Force) کیا جاتا تھا کہ وہ کسی جانور کے بدن سے اپنے بدن کو رگڑیں پھر سارے شہر کا اسی گندے لباس میں چکر لگائیں اور اِدھر اُدھر اُونٹ کی مینگنیاں پھینکتی ہوئی چلتی رہیں۔ یہ اس بات کا اعلان ہوتا تھا کہ ان عورتوں کی عدّت ختم ہو گئی ہے۔ اسی طرح دوسری خراب رسمیں بھی تھیں جو غریب عورتوں کے لئے مصیبتوں اور بلاؤں کا پہاڑ بنی ہوئی تھیں اور بے چاری مصیبت کی ماری عورتیں گھٹ گھٹ کر اپنی زندگی کے دن گزارتی تھیں۔ سالہا سال تک یہ ظلم و ستم کی ماری دکھیاری عورتیں اپنی اس بے کسی اور لاچاری پر روتی بلبلاتی اور آنسو بہاتی رہیں مگر دنیا میں کوئی بھی ان عورتوں کے زخموں پر مَرہم رکھنے والا اور ان کے آنسوؤں کو پُونچھنے والا دُور دُور تک نظر نہیں آتا تھا نہ دنیا میں کوئی بھی ان کے دُکھ درد کی فریاد سننے والا تھا نہ کسی کے دل میں ان عورتوں کے لئے رحم و کرم کا کوئی جذبہ تھا۔

عورت اسلام کے بعد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام سے پہلے عورتوں پر ہونے والے ظُلم و سِتم کو روکنے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نبیِ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسلامی احکامات دے کر بھیجا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد سے ساری دنیا میں انوکھا انقلاب برپا ہوا اور لاچار عورتوں کے بھی دکھ دور

درد دُور ہوگئے۔جب ہمارے آقا، دُکھوں کے ملجاء و ماویٰ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے **"دِینِ اسلام"** لے کر تشریف لائے تو دنیا بھر کی ستائی ہوئی عورتوں کی قسمت کا ستارہ چمک اٹھا۔اسلام کی بدولت ظالم مردوں کے ظلم و ستم سے کُچلی اور روندی ہوئی عورتوں کا درجہ اس قدر بلند و بالا ہوا کہ عبادات و معاملات بلکہ زندگی (Life) اور موت کے ہر مرحلے اور ہر موڑ پر عورتوں کو باوقار مقام حاصل ہوا، مردوں کی طرح عورتوں کے بھی حقوق مقرر ہوگئے، ان کے حقوق کی حفاظت کیلئے احکامِ خداوندی نازل ہوئے۔عورتوں کو مالکانہ حقُوق حاصل ہوگئے، عورتیں اپنے مہر کی رقموں، اپنی تجارتوں، اپنی جائیدادوں کی مالک بنادی گئیں اور اپنے ماں باپ، بھائی بہن، اولاد اور شوہر کی میراثوں کی وارث قرار دی گئیں۔الغرض وہ عورتیں جو مردوں کی جوتیوں سے زیادہ ذلیل و خوار اور انتہائی مجبور ولاچار تھیں، وہ مردوں کے دلوں کا سکون اور ان کے گھروں کی ملکہ بن گئیں چنانچہ قرآنِ کریم نے صاف صاف لفظوں میں اعلان فرمادیا:

خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَ جَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ؕ (پ: ۲۱، روم: ۲۱)	ترجَمۂ کنز الایمان: تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ اُن سے آرام پاؤاور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی۔

اب کوئی مرد نہ عورتوں کو مارپیٹ سکتا ہے نہ ان کو گھروں سے نکال سکتا ہے اور نہ کوئی ان کے مال و اسباب یا جائیدادوں کو چھین سکتا ہے بلکہ ہر مرد پر مذہبی طور پر عورتوں کے حقوق ادا کرنے لازم ہیں۔(جنتی زیور، ص ۳۹-۴۲ ملخصاً بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اسلام کتنا پیارا مذہب ہے کہ جس نے دنیا میں پہلی بار سسکتی بلکتی اس مظلوم ہستی کے آنسوؤں کو اپنے دامنِ کرم میں جذب کیا،اس کے زخموں پر

شفقت و محبت کا مرہم رکھا، اسے ظلم و ستم کی چکی میں پستا چھوڑنے کے بجائے معاشرے کا عزت دار فرد بنایا، الغرض اسلام نے عورت پر ڈھائے جانے والے مظالم کا باب (Gate) ہمیشہ کے لئے بند کر دیا اور اسے وہ تمام جائز حقوق دلوائے کہ جس کی یہ حقدار تھی، بِلاشبہ عورتوں پر اسلام کا یہ وہ عظیمُ الشّان احسان ہے کہ تا قیامت جس پر انسانیت کو بھی فخر رہے گا۔

یاد رہے! عورت اپنی زندگی میں مختلف مراحل سے گزرتی ہے مثلاً کبھی بیٹی کے رُوپ میں، تو کبھی بہن کے رُوپ میں، کبھی بیوی کے رُوپ میں اور کبھی ماں کے رُوپ میں نظر آتی ہے۔ عورت چاہے کسی بھی رُوپ میں ہو، جب بھی اس کے ساتھ کوئی ناانصافی ہوئی تو اسلام نے اس کے جذبات و احساسات کو ذرّہ برابر بھی ٹھیس نہ پہنچنے دی بلکہ اسے ظلم و جبر کے بھنور سے نکال کر ایک نئی زندگی بخشی، خصوصاً اسلام سے قبل بیٹیوں کے معاملے میں برسوں سے جاری ظالمانہ و وحشیانہ رسومات و خرافات کا باب بند کرنے اور معاشرے کے اندر انہیں ایک منفرد مقام دلوانے میں دینِ اسلام کا کردار لائقِ تحسین ہے۔ آیئے! اسلام سے قبل ان ننّھی کلیوں کے ساتھ ہونے والے اذیت ناک سلوک کی درد بھری داستان سنتے ہیں اور عبرت کے مدنی پھول چنتے ہیں چنانچہ

اسلام سے قبل بیٹی کی حیثیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام سے پہلے لڑکیوں کے ساتھ جانوروں سے بدتر سُلوک ہوتا تو کہیں پیدا ہوتے ہی انہیں زمین میں زِندہ ہی دَفن کر دیا جاتا کیونکہ اس ظالم معاشرے میں بیٹی کی پیدائش کو باعثِ شرمندگی سمجھا جاتا تھا، بسا اوقات کسی شخص کو معلوم ہوتا کہ اس کے یہاں بیٹی کی وِلادت (Birth) ہوئی ہے تو وہ کئی دِنوں تک لوگوں کے سامنے نہ آتا اور غور کرتا کہ وہ اس معاملے میں کیا کرے؟ آیا

ذِلّت برداشت کرکے بیٹی کی پرْوَرِش کرے یا شرمندگی سے بچنے کے لیے اپنی بیٹی کو زِندَہ زمین میں دفن کردے۔ جیسا کہ پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحل کی آیت نمبر 58 اور 59 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِیْمٌ ﴿۵۸﴾ یَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَیُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾	ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس بشارت کی برائی کے سبب کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبا دے گا۔ ارے بہت ہی برا حکم لگاتے ہیں۔

لیکن اس پتھر دل مُعاشَرے میں ایسے رحم دل لوگ بھی موجود تھے کہ جو بچیوں کی بے کسی پر خون کے آنسو بہاتے اور جہاں تک ممکن ہوتا بچیوں کو زندہ دفن ہونے سے بچانے کی کوششیں کرتے، مثلاً امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چچازاد بھائی اور حضرت سَیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والد زید بن عَمْرو بن نُفَیل کو جب پتہ چلتا کہ فُلاں کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے اور وہ اس کو زندہ دفن کرنا چاہتا ہے تو دوڑ کر اس کے پاس جاتے اور اس بچی کی پرورش اور اس کی شادی وغیرہ کے اخراجات (Expenses) کی ذِمّہ داری اُٹھاتے اور اس طرح اس ننھی کلی کو کھلنے سے پہلے مسل دیئے جانے سے بچالیتے۔

حضرت سَیِّدُنا صَعْصَعہ بن ناجیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بھی یہی معمول تھا، چنانچہ آپ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے زَمانۂ جاہلیت میں 360 بچیوں کو زندہ دفن ہونے سے بچایا اور ہر ایک کے بدلے دو دو (2،2) دس (10) ماہ والی حاملہ اُونٹنیاں اور ایک ایک اُونٹ بطورِ

فدیہ ان کے باپوں کو دیا، کیا مجھے اس عمل کا کوئی اجر ملے گا؟تو سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:اس عمل کا اجر تو تمہیں مل گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں اسلام لانے کی توفیق مرحمت فرمائی اور نعمتِ ایمان سے سرفراز کر دیا۔ (معجم کبیر، ۸/۷۷،حدیث:۷۴۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اسلام سے پہلے ان بھولی بھالی، نازک کلیوں کو کس قدر دردناک انداز میں کچلا گیا، ان پر زمین تنگ کر دی گئی، ان سے جینے کا حق چھینا گیا اور ان پتھر دل باپوں نے ان پھول جیسی بیٹیوں کو زمانے کی ملامت کے ڈر سے اپنے ہی ہاتھوں ہلاکت کی وادیوں میں دھکیلنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی، الغرض دورِ جاہلیت میں بیٹیاں خاندان کی عزّت نہیں بلکہ نحوست کی علامت سمجھی جاتی تھیں۔ افسوس کہ اس ترقی یافتہ دور میں بھی زمانۂ جاہلیت کی یادیں تازہ کرنے والوں کی کمی نہیں، آج بھی بعض نادان مسلمان ایسے ہیں جو بیٹیوں سے محبت کرنے اور ان پر شفقت و مہربانی کا ہاتھ رکھنے کے بجائے بیٹی کے وجود سے نفرت کرتے ہیں، اس بیچاری کو پیدائش سے قبل ماں کے پیٹ میں ہی مروا دیا جاتا ہے جبکہ دنیا میں آنے والی بعض بچیوں کو ماؤں سمیت موت کی نیند سُلا دیا جاتا ہے یا اس بچی کو کچرا کونڈی میں پھینک دیا جاتا ہے، جہاں وہ ننھی سی بچی کُتّے بلیوں اور چیل کوّوں کی خوراک بن جاتی ہے یا پھر انہیں مختلف فلاحی و سماجی اداروں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ یقیناً یہ سب علمِ دِین سے دُوری کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم اسلامی تعلیمات کا جائزہ لیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ اسلام نے بیٹیوں کے ساتھ ہونے والی بدسُلوکی اور ظلم و زیادتی سے منع فرمایا اور رحمتِ عالم، سراپا جُود و کرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی پرورش کرنے اور ان سے حُسنِ سُلوک سے پیش آنے پر جنت میں داخلے کی بشارتیں عطا فرمائی ہیں۔ آیئے! اس کے متعلق 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں، چنانچہ

اسلام میں بیٹیوں کا مقام و مرتبہ

(1) ارشاد فرمایا: جس شخص کی بیٹی ہو تو وہ اسے زندہ دفن نہ کرے، اُسے ذلیل نہ سمجھے اور اپنے بیٹے کو اس پر ترجیح نہ دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (ابوداو، ۴/۴۳۵، حدیث ۵۱۴۶)

(2) ارشاد فرمایا: بیٹیوں کو بُرا مت کہو، میں بھی بیٹیوں والا ہوں۔ بے شک بیٹیاں تو بہت محبت کرنے والیاں، غمگسار اور بہت زیادہ مہربان ہوتی ہیں۔ (فردوس الاخبار، ۲/۴۱۵، حدیث: ۷۵۵۶)

(3) ارشاد فرمایا: جو شخص 3 بیٹیوں یا بہنوں کی اس طرح پرورش کرے کہ ان کو ادب سکھائے اور ان سے مہربانی کا برتاؤ کرے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بے نیاز کردے (مثلاً ان کا نکاح ہو جائے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت واجب فرما دیتا ہے۔ یہ ارشادِ نبوی سن کر ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی، یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اگر کوئی شخص 2 لڑکیوں کی پرورش کرے؟ تو ارشاد فرمایا: اس کے لئے بھی یہی اَجر و ثواب ہے۔ (راوی فرماتے ہیں) یہاں تک کہ اگر لوگ ایک (بیٹی) کا ذکر کرتے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کے بارے میں بھی یہی فرماتے۔ (شرح السنہ، کتاب البر والصلۃ، باب ثواب کافل الیتیم، ۶/۴۵۲، الحدیث: ۳۳۵۱)

(4) ارشاد فرمایا: جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گھر فرشتوں کو بھیجتا ہے جو آکر کہتے ہیں: اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔ پھر فرشتے اس بچی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک کمزور جان ہے، جو ایک کمزور جان سے پیدا ہوئی ہے، جو شخص اس کمزور جان کی پرورش کی ذمہ داری لے گا تو قیامت تک مددِ خدا اس کے شاملِ حال رہے گی۔ (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الاولاد، ۸/۲۸۵، حدیث: ۱۳۴۸۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہ صرف اپنے اِرشادات سے بیٹی کے حقیقی مقام کو اُجاگر فرمایا ہے بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے کردار سے بھی ہمیں یہی سکھایا ہے کہ ایک عقلمند باپ کو اپنی بیٹی کے ساتھ کس طرح کا سُلوک کرنا چاہئے۔ آیئے! بطورِ ترغیب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی پیاری اور لاڈلی شہزادی، شہزادیِ کونین سَیِّدہ خاتونِ جنت فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر شفقت و مہربانی کی ایک ایمان افروز جھلک ملاحظہ کیجئے اور اپنا ایمان تازہ کیجئے چنانچہ

حضرت سَیِّدَتُنا بی بی فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا جب محبوبِ ربُّ العزّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ سراپا شفقت میں حاضِر ہوتیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کھڑے ہوجاتے اور اُن کا ہاتھ پکڑ کر اُسے بوسہ دیتے، پھر اُن کو اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سَیِّدَتُنا بی بی فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ دیکھ کر کھڑی ہو جاتیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر چُومتیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب ماجاء فی القیام، ۴/۴۵۴ حدیث: ۵۲۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ بیٹیوں پر شفقت و مہربانی کرنا اور انہیں خوش رکھنا حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنتِ مبارکہ ہے، لہٰذا والدین کو چاہئے کہ وہ بیٹیوں کی پیدائش پر غمگین ہونے، انہیں اپنے لئے باعثِ شرمندگی

سمجھنے، دل چھوٹا کرنے یا خاندان والوں کے طعنوں کی پروا کرنے کے بجائے ان سے محبت و شفقت کا برتاؤ کریں، ان کی جائز خواہشات کا احترام (Respect) کریں، حتی الامکان انہیں خوش رکھنے کی کوشش کریں، خلوصِ دل کے ساتھ ان کی تعلیم و تربیت اور ان کی پرورش کرنے کی سعادت حاصل کرکے اس کے نتیجے میں ملنے والے ثوابِ آخرت کو اپنے پیشِ نظر رکھیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بیٹیوں کی اہمیت اُجاگر کرنے اور ان کے حقوق کی بجاآوری کا ذہن دینے کیلئے دعوتِ اسلامی اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے، آپ بھی اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے اور 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"مَدَنی قافلے میں سفر کرنا"** بھی ہے۔ مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے جہاں **خود علم دین** سیکھنے کا بہترین موقع ملتا ہے وُہیں، مُعاشرے کے ایسے افراد تک **"نیکی کی دعوت"** پہنچانے کی بھی سعادت حاصل ہوتی ہے، جو **علمِ دین سے دُوری** اور **جہالت** کی وجہ سے گناہوں کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں، جو دِینِ اسلام کی معلومات نہ ہونے کی وجہ سے **عورتوں کے حقوق** کو پامال کررہے ہیں، مدنی قافلوں کا مقصد **بے نمازیوں کو نماز** کی دعوت دے کر ان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور مسجد میں حاضری کے لیے لانے کی کوشش کرنا ہے، مدنی قافلوں کا ایک مقصد مساجد کی آبادکاری بھی ہے اور مساجد کو آباد کرنے والوں سے متعلق حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ والے ہیں۔(معجم اوسط، ۲/۵۸، رقم: ۲۵۰۲) آیئے! مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت پانے کے لیے بطورِ ترغیب مَدَنی قافلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں چنانچہ

دل کا درد دُور ہوگیا

پکا قلعہ زمزم نگر حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اِس طرح بیان ہے: اچانک میرے دل میں درد ہوا۔ جب دواؤں سے فائدہ نہ ہوا تو بابُ المدینہ کراچی آکر جناحِ اَسپتال میں دل کا آپریشن کروایا۔ مگر تکلیف ختم ہونے کے بجائے مزید بڑھ گئی، درد کی بے شمار دوائیں اِستعمال کیں، لیکن فائدہ نہ ہوا۔ آخِر کار ایک اسلامی بھائی کی اِنفِرادی کوشش کے نتیجے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے میں سُنّتوں بھرے سفر پر روانہ ہوگیا۔ مَدَنی قافِلے میں کسی قسم کی دوا اِستعمال کی نہ ہی کسی چیز سے پرہیز کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت سے اللہ تعالیٰ نے میرے مرض کو دُور کردیا۔

ہے شفا ہی شفا، مرحبا! مرحبا! آ کے خود دیکھ لیں، قافلے میں چلو
دل میں گر دَرد ہو ڈر سے رُخ زَرد ہو پاؤ گے فَرحتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلام میں ماں کا مقام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عورت ماں کے روپ میں وہ عظیم ہستی ہے کہ جس کا وجود باعثِ برکت ہے، جو گھر کی زینت ہے، گھر کا سکون جس کے دَم سے قائم رہتا ہے، جسے محبت کیساتھ دیکھنے سے **حج مقبول کا ثواب** ملتا ہے، جس کی خدمت رِضائے الٰہی کا سبب ہے اور جس کے بغیر گھر اُجڑا ہوا چمن لگتا ہے، اسی کی گود سے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن جیسی جلیلُ القدر ہستیوں نے جنم لیا، ماں کے احسانات کی کوئی حد نہیں، ماں

تکلیفوں پر صبر کرتی ہے،ماں اولاد کی خواہشات کی خاطر اپنی خواہشات کو قربان کر دیتی ہے،ماں اولاد کی ولادت، دودھ پلانے،اس کی تربیت اور راتوں کو جاگنے کی تکلیفیں اٹھاتی ہے۔ماں بھوکی سو جاتی ہے مگر اولاد کو بھوکا سونے نہیں دیتی، الغرض ماں اپنی اولاد کے سکھ کی خاطر سب کچھ برداشت کرلیتی ہے مگر افسوس کہ بدلے میں اسے دکھ اور تکلیفیں ہی ملتی ہیں،ماں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا گیا اور اسے ہر دور میں تختۂ مشق بنایا جاتا رہا، خصوصاً بڑھاپے میں اس کے ساتھ جو کچھ سلوک کیا جاتا رہا ہے اس کے تصور (Imagination) سے ہی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں (الامان والحفیظ) لہٰذا اسلام نے اس دکھ درد کی ماری ماں کے دکھوں کا مداوا کرنے کے لئے سب سے پہلے آوازِ حق بلند کی اور دنیا کو بتایا کہ ماں وہ محترم ہستی ہے کہ جس کے حقوق کی ادائیگی کے بغیر چارہ نہیں،ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا ماں کی رِضامندی میں پوشیدہ ہے،انسان چاہے کتنے ہی بڑے مقام و منصب پر پہنچ جائے مگر ماں کی اطاعت و فرمانبرداری سے بَرِیُ الذِّمَّہ نہیں ہو سکتا۔ آیئے!بطورِ ترغیب ماں کی شان و عظمت میں ایک حدیثِ پاک سنتے ہیں چنانچہ

حسنِ اخلاق کا زیادہ حقدار کون؟

ایک شخص رحمتِ عالم ،نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا:یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم!میرے حُسنِ اخلاق کا زیادہ حق دار کون ہے؟ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔اس نے دوبارہ عرض کی:اس کے بعد کون؟ارشاد فرمایا:تمہاری ماں۔ تیسری بار عرض کی: اس کے بعد کون؟تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس مرتبہ بھی یہی ارشاد فرمایا:تمہاری ماں۔ اس نے پھر عرض کی:اس کے بعد کون؟تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:تیرا باپ،

۔(بخاری،کتاب الادب، باب من احق الناس بحسن الصحبة، حدیث: ۵۹۷۱، ۴/۹۳)

زخمی انگلی

حضرتِ سَیِّدُنا بَایَزِید بِسطامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سردیوں کی ایک سخت رات میں میری والدہ نے مجھ سے پانی مانگا، میں آبخورہ (یعنی گلاس) بھر کر لے آیا، مگر ماں کو نیند آگئی تھی، میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا، پانی کا آبخورہ لئے اس انتظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں، کھڑے کھڑے کافی دیر ہوچکی تھی اور آبخورے سے کچھ پانی بہہ کر میری انگلی پر جم کر برف بن گیا تھا۔ بہر حال جب والدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے آبخورہ پیش کیا، برف کی وجہ سے چپکی ہوئی انگلی (Finger) جوں ہی آبخورے (یعنی پانی کے گلاس) سے جدا ہوئی، اس کی کھال اُدھڑ گئی اور خون بہنے لگا، ماں نے دیکھ کر فرمایا یہ کیا؟ میں نے سارا ماجرا عرض کیا، انہوں نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس سے راضی ہوں تُو بھی اس سے راضی رہ۔ (سمندری گنبد، ص ۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ماں باپ کی **اِطاعت و فرمانبرداری** اور ان سے محبت کو اُجاگر کرتے ہوئے، کتنے پیارے انداز میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا کر رہے ہیں کہ:

مُطیع اپنے ماں باپ کا کر میں ان کا ہر اِک حکم لاؤں بجا یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص101)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "سمندری گنبد" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام میں ماں کی شان و عظمت اور مقام و مرتبہ کس قدر بلند و بالا ہے کہ کوئی لاکھ کوشش کرلے مگر پھر بھی اس عظیم ہستی کا حق ادا کر نہیں سکتا، یقیناً یہ اسلام کے احسانات میں سے نہایت عظیمُ الشّان احسان اور ماؤں کے لئے باعثِ فخر ہے۔

قربان جایئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ پر کہ جنہوں نے مسلمانوں کے سینوں میں ماں کی اہمیت (Importance) اُجاگر کرنے کے لئے ایک بہت ہی پیارا رسالہ بنام **"سمندری گنبد"** تحریر فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس رسالے میں آپ نے ماں باپ خصوصاً ماؤں کے حقوق، ان کی اہمیت، ان کی فرمانبرداری و نافرمانی کرنے والوں کے واقعات اور ان سے متعلق آیات اور احادیثِ طیبہ کو جمع فرمایا ہے، آج ہی اس رسالے کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً طلب کیجئے، خود بھی پڑھئے اور زیادہ تعداد میں تقسیمِ رسائل کی ترکیب فرمایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس رسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ **(Download)** اور پرنٹ آؤٹ **(Print Out)** بھی کیا جاسکتا ہے۔

اسلام میں بہن کا مقام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح اسلام نے ماؤں کے حقوق متعین فرمائے ہیں، اسی طرح اسلام نے سگی بہن کے حقوق بھی اُجاگر فرمائے اور اپنے ماننے والوں کو اپنی سگی و رِضاعی بہنوں کے ساتھ بھی حُسنِ سُلوک سے پیش آنے کا درس دیا ہے، کیونکہ بہنیں ہی بھائیوں کے نخرے برداشت کرتی ہیں، ان کی فرمائشیں پوری کرتی ہیں، دُکھ سکھ کی گھڑی میں بھائیوں کا ساتھ دیتی ہیں،

والدہ کے انتقال کے بعد گھر کا سارا کام کاج اپنے ذمے لے کر والدہ کی کمی محسوس نہیں ہونے دیتیں جبکہ زمانۂ جاہلیت میں ان کے ساتھ انتہائی بُرا سُلوک کیا جاتا تھا، مثلاً اسلام سے پہلے سگی بہنوں سے نکاح کی معاشرتی بُرائی عام تھی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے ہمیشہ کے لیے یوں حرام فرما دیا:(ترجَمۂ کنز الایمان:) حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں۔ (پارہ ۴، النساء:۲۳) عورتوں کے سب سے بڑے خیر خواہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھائیوں کو بہنوں کی عزّتوں کا رکھوالا بناتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا: جس کی 3 بیٹیاں یا 3 بہنیں یا 2 بیٹیاں یا 2 بہنیں ہوں اور اس نے ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک کیا اور ان کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا رہا تو اسے جنت ملے گی۔ (ترمذی، ۳/۳۶۷، حدیث:۱۹۲۳) بلکہ دوسری جگہ تو چاروں انگلیاں جوڑ کر یہ دلنشین خوشخبری سنائی کہ ایسا شخص جنت میں یوں میرے ساتھ ہوگا۔ (مسند احمد، مسند۔۔۔۔، ۴/۳۱۳، حدیث:۱۲۵۹۴)

رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے عمل سے اپنی رضاعی (یعنی دودھ شریک) بہن حضرت شیما رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ساتھ یوں حُسنِ سُلوک فرمایا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی رضاعی بہن کے لیے قیام فرمایا۔ (سبل الھدی والرشاد، ۵/۳۳۳) اپنی مبارک چادر بچھائی پھر ارشاد فرمایا: مانگو! تمہیں عطا کیا جائے گا، سفارش کرو! تمہاری سفارش قبول کی جائے گی۔ (دلائل النبوۃ، ۵/۲۰۰) اس مثالی کرم نوازی کے دوران آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اگر چاہو تو عزت و تکریم کے ساتھ ہمارے پاس رہو، جب وہ واپس جانے لگیں تو حضور سراپا نور، فیضِ گنجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 3 غلام اور ایک لونڈی، ایک یا دو (2) اُونٹ بھی عطا فرمائے۔ جب مقامِ جعرانہ میں دوبارہ اس رضاعی بہن سے ملاقات ہوئی تو بھیڑ بکریاں بھی عطا فرمائیں۔ (سبل الھدی والرشاد، ۵/۳۳۳ ملتقطاً)

نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے فرمایا: اپنی لونڈی اپنی بہن کو دے کر صِلۂ رِحمی کرو اس میں تمہارے لیے بھلائی ہے۔(مؤطاامام مالک، ۴۴۹/۲، حدیث:۱۸۵۵)

حضرت سیّدنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے اپنی 9 یا 7 بہنوں کی محض نگہداشت، ان کی کنگھی چوٹی اور اچھی تربیت کی خاطر ایک بیوہ عورت سے نکاح کیا۔ (مسلم، ص۵۹۳، ۵۹۴، حدیث: ۳۶۳۸، ۳۶۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ حضور نبیِ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی رضاعی بہن کے ساتھ کس قدر شفیق و مہربان تھے کہ جس طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی ازواجِ مطہرات، صحابیات اور دیگر خادماؤں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کیساتھ حُسنِ سلوک اور ان کی دلجوئی فرمایا کرتے تھے، اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں اور نوازشوں کا سلسلہ اپنی رضاعی بہن کے ساتھ بھی قابلِ دید تھا کہ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضاعی بہن حضرت شیما رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ان کی تشریف آوری پر خوشی سے کھڑے ہوجاتے، ان کی دلجوئی فرماتے اوران پر خوب نوازشیں بھی فرماتے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس پاکیزہ عمل میں ہمارے لئے نصیحت کے مدنی پھول موجود ہیں کیونکہ آج ہم میں سے کئی اسلامی بھائی، بہنوں والے ہیں مگر کیا ہم اپنی بہنوں کے ساتھ محبتوں بھرا سُلوک کرتے ہیں یا نہیں؟، کیا ہماری بہنیں بھی ہم سے راضی ہیں یا نہیں؟، کیا ہم نے انہیں وراثت سے محروم تو نہیں کردیا؟ کیا ہم اپنی بہنوں کو جھاڑتے، مارتے یا گالیاں تو نہیں دیتے؟، کیا ہم اپنی بہنوں کو خوش رکھنے کا اہتمام کرتے ہیں؟، کیا ہم انہیں اپنے یہاں ہونے والی

تقریبات میں بُلاتے ہیں یا نہیں؟، کیا ہم ان کے حقوق کو پامال(Destroy) تو نہیں کرتے۔؟ بہر حال ہمیں چاہیئے کہ ہم اسلامی تعلیمات کو مشعلِ راہ بناتے ہوئے اپنی بہنوں کے معاملے میں شفیق و مہربان بھائی جیسا کردار ادا کریں اور اپنے آپ کو ایسے ماحول سے وابستہ رکھیں کہ جہاں پر ہمیں بہنوں کے حقوق کی بجا آوری کا بھرپور ذہن دیا جاتا ہو۔

مجلس مدنی انعامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں دیگر رشتے داروں کے ساتھ ساتھ بہنوں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آنے اور ان کے حقوق کی رعایت کرنے کا مدنی ذہن دیتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی تبلیغِ دین کے **100** سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، انہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدنی انعامات"** بھی ہے۔اس مجلس کا بنیادی مقصد اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، جامعات المدینہ و مدارس المدینہ کے طلبہ و طالبات کو باعمل بنانا اور انہیں مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب(Persuasion) دلانا ہے، اسلامی بھائیوں کیلئے 72 اسلامی بہنوں کیلئے 63 مدنی انعامات ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کاش! دیگر فرائض وسنن کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان مدنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دستور بنالیں اور تمام ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اپنے حلقے میں ان مدنی انعامات کو عام کریں تاکہ ہر مسلمان اپنی قبر و آخرت کی بہتری کیلئے ان کو اخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے جنت

الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔ آیئے! ہم سب نیت کرتے ہیں کہ نہ صرف خود مدنی انعامات پر عمل کی کوشش کریں گے بلکہ دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی ترغیب دلائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلام میں بیوی کا مقام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام سے پہلے مال کے لیے جانوروں اور دوسرے ساز و سامان کی طرح بیویوں کو بھی رہن (گِرْوِی) رکھ دیا جاتا۔ (بخاری، کتاب الرھن، باب رھن السلاح، ۱۴۸/۲، رقم: ۲۵۱۰، ماخوذا)

ایسے میں رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صورت میں اسلام کا نور بکھیرتا ہوا ایسا سُورج طلوع ہوا جس نے عورت کو نہ صرف ظلم و ستم سے چھٹکارا دیا بلکہ مردوں پر اس کے حقوق مقرر فرمائے۔ یہ اسلام ہی تو ہے، جس نے نکاح کے ذریعے عورت سے قائم ہونے والے رشتے کو مرد کے آدھے ایمان کا محافظ قرار دیا۔ یہ اسلام ہی تو ہے جس نے بیویوں کو شوہروں کی جانب سے ملنے والے حق مہر اور بیوہ ہو جانے کی صورت میں شوہر کی وراثت میں سے حقوق عطا فرمائے۔ اسلام نے نہ صرف اس سوچ (Thought) کی حوصلہ شکنی کی کہ **"بیوی شوہر کے پاؤں کی جوتی ہے"** بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بیویوں کو شوہروں کے آرام اور سکون کا ذریعہ ارشاد فرمایا۔ (پارہ ۲۱، روم: ۲۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بیویوں کے متعلق شوہروں کو حکم فرمایا: **وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ** ترجمۂ کنزالایمان: اور ان سے اچھا برتاؤ کرو۔ (پارہ ۴، النساء: ۱۹)

اسلام نے ہی بیویوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والے کو سب سے بہترین قرار دیا۔ چنانچہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا، سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے بہتر ہو اور میں تم سب سے اپنے اہل کے لئے بہتر ہوں۔ (ترمذی، ۵/۴۷۵، حدیث: ۳۹۲۱)

حضرت سَیِّدُنا حکیم بن معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا: شوہر پر بیوی کا کیا حق ہے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب وہ کھائے تو اُسے بھی کھلائے، جب لباس پہنے تو اُسے بھی پہنائے، اُس کے چہرے پر نہ مارے، نہ اُسے بدصورت کہے اور (اگر سمجھانے کے لیے) اس سے علیحدگی اختیار کرنی ہی پڑے تو گھر میں ہی (علیحدگی) کرے۔ (ابن ماجہ، ۲/۴۰۹، رقم ۱۸۵۰)

زمانۂ جاہلیت میں ایسا بھی ہوتا تھا کہ شوہر اپنی بیویوں سے مال طلب کرتے، اگر وہ دینے سے انکار کرتیں تو کئی کئی سال ان کے **"پاس نہ جانے"** کی قسم کھالیتے۔ اسلام نے اس ظلم کو مٹایا اور ایسی قسم کھانے والوں کے لیے سالوں کی مدّت کو ختم فرما کر صرف چار (4) مہینے کی مدت مُعَیَّن فرما دی۔ الغرض اسلام نے ہی حقیقی معنٰی میں بیویوں کو معاشرے میں ایک منفرد مقام و مرتبہ عطا فرمایا، ان کے حقوق مقرر فرمائے اور شوہروں کو ان کیساتھ اچھا سلوک کرنے کا درس دیا، بالفرض اگر کسی کی بیوی بدمزاج ہو، بدکلامی کرجاتی ہو یا کھانا وغیرہ پکاتے وقت کسی چیز میں کمی بیشی کردیتی ہو تو شوہر کو چاہئے کہ وہ آپے سے باہر ہونے، گالیاں بکنے، اسے گھر سے نکالنے، میکے بھیجنے یا طلاق دینے کی دھمکیاں دینے کے بجائے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمیشہ درگزر سے کام لے اور ایک اچھے شوہر کی طرح اپنی بیوی کے احسانات کو یاد رکھے کہ یہی وہ چیز ہے کہ جس کی اسلام ہمیں تعلیم ارشاد فرماتا ہے چنانچہ

بیویوں سے مُتَعلِّق اسلامی تعلیمات

تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن میں ہے کہ ایک شخص امیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت لے کر حاضر ہوا۔ جب وہ آپ کے دروازے پر پہنچا تو ان کی زوجہ اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ناراضی کے عالم میں گفتگو کرتے سنا۔ وہ شخص یہ کہتے ہوئے واپس لوٹ گیا کہ میں تو اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے ارادے سے ان کے پاس آیا تھا (مگر) یہی معاملہ تو خود ان کے ساتھ بھی ہے (لہٰذا یہ کیونکر میرا مسئلہ حل کر پائیں گے؟)۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے بلوایا اور آنے کا مقصد دریافت فرمایا۔ اس نے عرض کی: میں تو آپ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے ارادے سے آیا تھا، جب میں نے (آپ کے بارے میں) آپ کی زوجۂ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی گفتگو سنی تو (مایوس ہو کر) واپس لوٹ گیا۔

امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے ارشاد فرمایا: میری بیوی کے مجھ پر چند حقوق (Rights) ہیں (یعنی مجھے اس سے چند فوائد حاصل ہوتے ہیں) جن کی بنا پر میں اس سے درگزر کرتا ہوں: (1) وہ میرے لئے جہنم سے آڑ ہے، اس کی وجہ سے میرا دل حرام سے بچا رہتا ہے (یعنی میں اس کے ذریعے خواہشِ نفس کی تسکین کرلیتا ہوں اور یوں حرام کام سے بچ جاتا ہوں)۔ (2) جب میں اپنے گھر سے نکل جاتا ہوں تو وہ میری خزانچی اور میرے مال کی نگہبان بن جاتی ہے۔ (3) میری دھوبن ہے، میرے کپڑے دھوتی ہے۔ (4) میرے بچے کی پرورش کرتی ہے اور (5) میرے لئے روٹیاں اور کھانا پکاتی ہے۔ یہ سُن کر وہ شخص بولا کہ بے شک مجھے بھی اپنی بیوی سے وہی فائدے حاصل ہوتے ہیں جو آپ کو حاصل ہیں، مگر میں نے اس کیساتھ کبھی درگزر سے کام نہ لیا، لہٰذا اب میں بھی درگزر سے کام لوں گا۔

(تنبیہ الغافلین، باب حق المرأۃ علی الزوج، ص ۲۸۰)

بنا دو صبر و رضا کا پیکر، بنوں خوش اخلاق ایسا سرور
رہے سدا نرم ہی طبیعت، نبیّ رحمت شفیعِ امّت

(وسائل بخشش مرمم، ص208)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام کی طرف سے عورتوں پر کئے جانے والے احسانات اور انہیں معاشرے میں دیئے جانے والے مقام کی چند جھلکیاں آپ نے سُنیں۔

- اسلام سے قبل عورتوں کے ساتھ جانوروں جیسا سُلُوک کیا جاتا تھا۔
- اسلام نے عورتوں پر ڈھائے جانے والے مَظالم کا باب ہمیشہ کے لئے بند فرما کر انہیں معاشرے کا باعزّت فرد بنایا۔
- اسلام ہی عورتوں کے حقوق کی حفاظت (Safety) کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔
- اسلام سے قبل بیٹیوں کے وجود کو منحوس سمجھا جاتا اور انہیں زندہ دفنا دیا جاتا تھا۔
- اسلام نے ہی بیٹیوں کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کو ختم کرکے انہیں جینے کا پورا حق دیا۔
- اسلام نے ہی ماں کے حقوق کو اُجاگر فرمایا اور بتادیا کہ ماں وہ محترم ہستی ہے جس کے حقوق کی ادائیگی کے بغیر چارہ نہیں۔
- اسلام نے ہی بہنوں کے حقوق بیان فرمائے اور بھائیوں کو ان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنے کا درس دیا۔

☜ اسلام نے ہی نکاح کے ذریعے عورت سے قائم ہونے والے رشتے کو مرد کے آدھے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ قرار دیا۔

☜ اسلام نے ہی بیویوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والوں کو سب سے بہتر قرار دیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب

(1) جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: "بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" ترجمہ: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔ (ابوداود، ج ۴ ص ۴۲۰ حدیث ۵۰۹۵) اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللّٰہُ الصَّمَد عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی۔ **(2)** اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے **(3)** اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلاً بِسْمِ اللّٰہ کہے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے **(4)** اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصّٰلِحِیْن (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سَلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مُبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (شرح الشّفاء للقاری، ۲/۱۱۸) **(5)** جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ **(6)** اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بَخُوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اِجازت نہ دی ہو **(7)** جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے **(8)** کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے **(9)** واپسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی اَدا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سُنّتوں بھرا رِسالہ وغیرہ بھی تُحفۃً پیش کیجئے۔

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مدنی پھول**" اور "**101 مدنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حضورِ نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (اَلْبُدُوْرُ السّافرۃ لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱ حدیث: ۳۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچھّی اَچھّی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶،حدیث:۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول:(۱) بِغیر اَچھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور بھائی چارہ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! 10 شوال المکرم **یومِ ولادتِ رضا** ہے اور ہمارے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ مبارکہ کو تمام اوصاف مثلاً عبادت و ریاضت، تقویٰ و پرہیز گاری، عشقِ رسول، اخلاق و کردار اور دیگر اعلیٰ صفات میں کمال حاصل

تھا،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم حصولِ برکت کے لئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے **اعلیٰ کردار** کی چند جھلکیاں اور اِیمان افروز واقعات سننے کی سعادت حاصل کریں گے ، آیئے !پہلے ایک نصیحت آموز واقعہ سنئے۔چنانچہ

تکبُّر سے اعلیٰ حضرت کی ناگواری

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا سیّد اَیُّوب علی رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک صاحِب اعلیٰ حضرت ، اِمامِ اَہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین وملّت، حضرتِ علّامہ مولانا شاہ امام احمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی کبھی کبھی اُن کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ایک مرتبہ حضور (اعلیٰ حضرت)ان کے یہاں تشریف فرما تھے کہ ان کے محلے کا ایک بیچارہ غریب مسلمان ٹُوٹی ہوئی پُرانی چارپائی پر جو صحن (Courtyard)کے کَنارے پڑی تھی، جھجکتے ہوئے بیٹھا ہی تھا کہ صاحِبِ خانہ نے نہایت کڑوے تیوروں سے اُس کی طرف دیکھنا شُروع کیا یہاں تک کہ وہ ندامت سے سر جُھکائے اُٹھ کر چلا گیا۔اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو صاحِبِ خانہ کے اِس مغرورانہ انداز سے سخت تکلیف پہنچی مگر کچھ فرمایا نہیں۔کچھ دنوں بعد وہ آپ کے یہاں آئے۔اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی چارپائی پر جگہ دی،وہ بیٹھے ہی تھے کہ اتنے میں کریم بخش نامی حجّام (Barber)حُضور(اعلیٰ حضرت)کا خط بنانے کیلئے آئے،وہ اِس فکر میں تھے کہ کہاں بیٹھوں؟اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بھائی کریم بخش !کیوں کھڑے ہو؟مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور اُن صاحب کے برابر میں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا،وہ بیٹھ گئے،پھر ان صاحِب کے غصے کی یہ کیفیت تھی کہ جیسے

سانپ پھُنکاریں مارتا ہے، وہ فوراً اُٹھ کر چلے گئے، پھر کبھی نہ آئے۔[1]

تُو نے باطل کو مِٹا کر دِین کو بخشی جِلا
سُنّتوں کو پھر جِلایا اے امام احمد رضا

(وسائل بخشش مرمم، ۵۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ دِینی بھائی چارے اور مسلمانوں میں مساوات کی فضا قائم رکھنے کے بارے میں کیسا زبردست مدنی ذہن رکھتے تھے۔ آپ نے عملی طور پر ہمیں یہ بتادیا کہ کوئی مسلمان چاہے کتنا ہی امیر و کبیر ہو، دنیوی عزّت و مرتبے والا ہو یا کسی اعلیٰ خاندان سے تعلُّق رکھتا ہو اسے ہرگز ہرگز یہ حق نہیں پہنچتا کہ کسی مسلمان کو اپنے سے کمتر جانے، کسی جائز پیشے والے کو لوگوں کے سامنے ذلیل کرے بلکہ ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہر ایک کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آنا، آنے والے کی دِلجوئی کیلئے مسکرا کر ملنا اسے عزّت کے ساتھ بٹھانا اور مسلمانوں میں مساوات قائم رکھنا اسلام کی روشن تعلیمات کا حصہ ہے مگر افسوس! صد افسوس! آج ہم اسلامی تعلیمات کو چھوڑ کر نہ جانے کس طرف چل پڑے ہیں اور اپنی قوم (Nation)، زبان (Language) اور نسب (Caste) کی بنا پر فخر کرتے اور خود کو دوسروں سے افضل واعلیٰ جانتے ہیں حالانکہ اللہ پاک کے نزدیک وہی مسلمان زیادہ عزّت واِکرام والا ہے جو تقویٰ و پرہیزگاری میں دوسروں سے زیادہ ہو، چُنانچہ پارہ 26 سُوۡرَۃُ الۡحُجُرات کی آیت نمبر 13 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ؕ تَرجَمۂ کنزالایمان: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت

---

1 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱۰۵ ملخصًا

والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: سب اِنسانوں کی اَصْل حضرت آدم و حوّا (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وَرَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) ہیں اور اِن کی اَصْل مٹی ہے تو تم سب کی اَصْل مٹی ہوئی پھر نسب پر اَکڑتے اور اِتراتے کیوں ہو۔ انسان کو مختلف نسب و قبیلے بنانا ایک دوسرے کی پہچان کے لیے ہے نہ کہ شیخی مارنے اور اِترانے کے لیے۔

آج ہمارے معاشرے میں یہ وَبا بہت عام ہوتی جارہی ہے جسے دیکھو اپنے خاندان اور قوم کو اعلیٰ سمجھتے ہوئے فخر کرتا اور دوسری قوم اور زبان والوں کو گھٹیا سمجھنے لگا ہے، جس کی وجہ سے اسلامی بھائی چارہ ختم ہوتا جارہا ہے اور آپس میں نفرتیں اور دشمنیاں جڑ پکڑتی جارہی ہیں۔ بسا اوقات یہ دُشمنیاں لڑائی جھگڑے، مار دھاڑ سے بڑھ کر قتل و غارت گری تک پہنچ جاتی ہیں جبکہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تمہارا ربّ ایک ہے اور تمہارے والد ایک ہیں، سن لو! کسی عربی کو عجمی پر، کسی عجمی کو عربی پر، کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں البتہ جو پرہیز گار ہے وہ دوسروں سے افضل ہے، بیشک اللہ پاک کی بارگاہ میں تم میں سے زیادہ عزّت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔ (شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، فصل فی حفظ اللسان عن الفخر بالاباء ۲۸۹/۴، حدیث:۵۱۳۷)

بنادے مجھ کو الٰہی خلوص کا پیکر　　قریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یاربّ

(وسائل بخشش مرمم،۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کا ایک کارنامہ یہ بھی ہے کہ آپ نے اُمَّت کی آسانی اور خیر خواہی کے جذبے کے تحت عِلْم کی نَشْر و اِشاعت کے لئے نہایت عُمدہ اور زبردست ترجمۂ قرآن **"کنزالایمان"** کا اِملا کروادیا، جس کو عُلمائے کرام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡھِم اَجۡمَعِیۡن نے بالکل شریعت کے مُوافق پایا۔ آیئے! اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے اسی ترجمۂ قرآن **"کنزالایمان"** کی چند خُصُوصِیات سُنتے ہیں، چُنانچہ

ترجمۂ قرآن کنزُ الایمان کی خُصُوصیات

☆ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ پاک و ہند کے وہ عَظیم تَرِین مُتَرجِم (ترجمہ کرنے والے) ہیں جنہوں نے قرآنِ کریم کا ایسا ترجمہ پیش کیا ہے، جس میں رُوحِ قرآن کی حقیقی جھلک مَوجُود ہے، حیرت و تعجب کی بات یہ ہے کہ لفظی ترجمہ ہونے کے ساتھ ساتھ بامُحاوَرہ بھی ہے اور یہ آپ کے تَرجَمے کی بہت بڑی خُوبی ہے۔ ☆ آپ نے تَرجَمہ کرواتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ ترجمہ لُغَت کے مطابِق ہو اور الفاظ کے مختلف مَعانی میں سے ایسے مَعانی کا انتخاب کیا جائے جو پہلے اور بعد والی آیت کے تعلُّق کو قائم رکھ سکے۔ ☆ اس ترجمے سے قرآنی حقائق، عِلْم و مَعارِف کے وہ پوشیدہ راز ظاہر ہوتے ہیں جو عام طور پر دوسرے ترجموں سے واضح نہیں ہوتے۔ ☆ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے ترجمے کی ایک نُمایاں ترین خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ نے ہر مُبارک مقام پر انبیائے کِرام عَلَیۡھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ادب و اِحترام اور عزّت و پاکدامنی کا بالخصوص لحاظ رکھا ہے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۷۶)

☆ تَرجَمۂ کنزُ الایمان عِلْم و حکمت کا خزانہ اور ایمان کی حقیقی دولت ہے۔ ☆ تَرجَمۂ کنزُ الایمان میں احادیثِ مُبارکہ، تابعین و تبع تابعین کے اقوال اور سلف صالحین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم اَجۡمَعِیۡن کی قابلِ

اعتماد تفسیروں کا خُلاصہ بھی موجود ہے۔☆ترجمۂ کنزُالایمان دُنیا کا بہترین ترجمۂ قرآن ہے، جو کسی لائبریری میں بیٹھ کر یا کسی دُوسرے ترجمے کو دیکھ کر یا تفاسیر و اَحادیث یا لُغات کی کتابوں کو پڑھ کر نہیں کیا گیا بلکہ زبانی لکھوایا گیا ہے۔(ماہنامہ معارفِ رضا، ص87، کراچی ستمبر تا نومبر 2008عیسوی)

خدمت قرآنِ پاک کی وہ لاجواب کی راضی رضا سے صاحبِ قرآں ہے آج بھی
احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی خورشیدِ علم اُن کا دَرخشاں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص٦٧)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً قرآنِ کریم ایک مکمل ضابطۂ حیات اور سلامتی واَمن کے ساتھ زندگی بسر کرنے والے دُنیا کے تمام ہی مسلمانوں کے لئے راہِ ہدایت کا حقیقی چراغ ہے، جس کے مَفہوم و مَطلوب کو سمجھنے کے لئے اس کا آسان ترجمہ ہونا ضروری ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم کے مُرَوَّجہ تمام اُردو تراجم میں سب سے بہترین اُردو ترجمہ **"ترجمۂ قرآن کنزالایمان"** ہے۔لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی مصروف زِندگی سے کچھ وقت نکال کر قرآنِ پاک کی تِلاوت کرنے کا معمول بنائیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد اِلیاس عطّار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ترجمہ وتفسیر کے ساتھ روزانہ تلاوتِ قرآن کرنے کیلئے، اسلامی بھائیوں کے مدنی انعام نمبر 21 میں فرماتے ہیں: **"کیا آج آپ نے کنزُالایمان سے کم اَزْکم تین آیات** (مع ترجمہ وتفسیر) **تلاوت کرنے یا سُننے کی سعادت حاصل کی؟"**

اگر ہم اس مدنی انعام پر روزانہ عمل کریں تو قرآنِ کریم کی تلاوت کی برکت سے ہمارے گھروں میں خیر وبرکت کا نُزول ہوتا رہے گا، ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھنے کی برکت سے علمِ دین میں اِضافہ

ہو گا، قرآنِ کریم کو سمجھنے میں آسانی ہو گی، معلومات کا خزانہ حاصل ہو گا۔ مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والی عظیمُ الشّان تفسیر بنام **"صراطُ الجنان"** کا بھی مطالعہ کیجئے، اس تفسیر میں بھی بہت اچھے انداز سے معلومات کا خزانہ اُمّتِ مُسلمہ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور ایثارِ مسلمین

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اعلیٰ کردار کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ آپ اپنی محبوب اور پسندیدہ چیزوں کو دوسروں پر ایثار کر دیا کرتے تھے، آیئے! اس بارے میں آپ کے دو (2) واقعات سنئے۔ چنانچہ

میری خوشی اسی میں ہے:

ایک صاحب نے بہت خوبصورت دولائی (رضائی) پارسل کے ذریعے آپ کی بارگاہ میں بھیجی، مولوی امجد رضا صاحب کا بیان ہے "جس وقت وہ پارسل بریلی پہنچا اُس وقت میں بھی حاضرِ خدمت تھا، سِیل و مہر جدا کرنے کے بعد پارسل کھولا گیا اور دولائی (رضائی) برآمد ہوئی، اعلیٰ حضرت اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور جتنے لوگ اس وقت کاشانۂ اقدس میں موجود تھے سب نے بہت پسند کیا اور بہت تعریف کی اور واقعی وہ دولائی (رضائی) ہر حیثیت سے قابلِ تعریف تھی، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سب کے اصرار پر اِسے اوڑھا اور مسہری پر تشریف فرما ہوئے کہ میری زبان سے بے اختیار یہ فقرہ نکلا "واقعی بہت عمدہ دولائی (رضائی) ہے، جوانوں کے لائق ہے" یہ سنتے ہی اعلیٰ حضرت نے وہ دولائی (رضائی)

مجھے عطا فرمادی کہ تم اِسے اوڑھو، حالانکہ میں نے اس غرض سے یہ جملہ نہیں کہا تھا، لیکن اعلیٰ حضرت نے بااصرار مجھے عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ **"میری خوشی اسی میں ہے"**۔(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص 129)

مصطفٰے کا وہ لاڈلا پیارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھتری حاجتمند کو عطا فرمادی:

موسمِ برسات میں بعض اوقات مسجد کی حاضری دورانِ بارش ہوا کرتی تھی۔ حاجی کفایتُ اللہ صاحب نے اس تکلیف کو محسوس کرتے ہوئے ایک چھتری (Umbrella) خرید کر نذر کی اور اپنے ہی پاس رکھ لی کہ جب اعلیٰ حضرت کاشانہء اقدس سے تشریف لاتے حاجی صاحب چھتری لگا کر مسجد تک لے جاتے، ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ ایک حاجت مند نے چھتری کا سوال کیا آپ نے فوراً وہ چھتری حاجی صاحب سے لے کر اُس حاجت مند کو عطا فرمادی۔(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میں ایثار وسخاوت کا کیسا جذبہ تھا کہ ضرورت کے باوُجود اپنی چیزیں دوسروں کو ایثار کردیا کرتے تھے کیونکہ آپ کو بخوبی معلوم تھا کہ اسلام ہمیں باہمی ہمدردی کا پیغام دیتا ہے، مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کا درس دیتا ہے، ایک دوسرے کے دل میں محبت پیدا کرنے کیلئے جائز طریقے سے تحائف دینے کی تعلیم دیتا ہے، اسی لئے آپ نے خیر خواہی کرتے ہوئے خوشی خوشی اپنی ذات پر دوسرے مسلمان بھائی کو

ترجیح دی۔ حدیثِ پاک میں ہے ”جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اُوپر (دوسرے کو) ترجیح دے، تو اللہ پاک اُسے بخش دیتا ہے۔“ (جمع الجوامع للسیوطی، حرف الھمزہ، ۳/۳۸۲ حدیث: ۹۵۷۲)

امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تالیف **”فیضانِ سُنّت“** میں اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دینے کے بارے میں ایک بڑی ہی خوبصورت حکایت نقل فرماتے ہیں ۔چنانچہ،

حضرتِ سیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں نے شیخ احمد حمّادی سَرَخسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ان کی توبہ کا سبب پوچھا، تو کہنے لگے: ”ایک بار میں اپنے اُونٹوں کو لے کر ”سَرَخس“ سے روانہ ہوا۔ دورانِ سفر جنگل میں ایک بُھوکے شیر نے میرا ایک اُونٹ زَخمی کر کے گِرا دیا اور پھر بُلند ٹِیلے پر چڑھ کر ڈکارنے لگا، اُس کی آواز سُنتے ہی بَہُت سارے دَرِندے اِکٹّھے ہو گئے۔ شیر نیچے اُترا اور اُس نے اُسی زَخمی اُونٹ کو چِیر اپھاڑا مگر خود کچھ نہ کھایا، بلکہ دوبارہ ٹِیلے پر جا بیٹھا، جَمْع شُدہ دَرِندے اُونٹ پر ٹُوٹ پڑے اور کھا کر چلتے بنے، باقی ماندہ گوشت کھانے کیلئے شیر قریب آیا کہ ایک لنگڑی لُومڑی دُور سے آتی دِکھائی دی، شیر واپَس اپنی جگہ چلا گیا۔ لُومڑی حسبِ ضَرورت کھا کر جب جا چکی، تب شیر نے اُس گوشت میں سے تھوڑا سا کھایا۔ میں دُور سے یہ سب دیکھ رہا تھا، اچانک شیر نے میرا رُخ کیا اور بزَبانِ فَصیح بولا: ”احمد! ایک لُقمے کا ایثار تو کُتّوں کا کام ہے، مَردانِ راہِ حق تو اپنی جان بھی قربان کر دیا کرتے ہیں۔ میں نے اِس انوکھے واقعہ سے مُتَاَثِّر ہو کر اپنے تمام گُناہوں سے تَوبہ کی اور دُنیا سے کَنارہ کَش ہو کر اپنے اللہ پاک سے لَو لگالی۔“ (کشف المحجوب، باب فی فرق فرقھم فی مذاھبھم الخ، ص ۲۰۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بُھوکے شیر نے اپنا شِکار دوسرے جانوروں پر

اِیثار کرکے بُھوک برداشت کرنے کی بہترین مثال قائم کی اور پھر اللہ پاک کی عطا سے اُس نے کتنی زبردست نصیحت کی کہ "ایک لُقمے کا اِیثار تو کُتّوں کا کام ہے، مرد کو چاہئے کہ اپنی جان قربان کردے۔"

ہمیں بُھوکا رہنے کا اَوروں کی خاطر عطا کر دے جذبہ عطا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِیثار کا ثواب مفت لُوٹنے کے نُسخے:

اے کاش! ہمیں بھی اِیثار کا جَذبہ نصیب ہو، اگر خَرچ کرنے کو جی نہیں چاہتا تو بِغیر خَرچ کے بھی اِیثار کے کئی مَواقع مل سکتے ہیں۔ مثلاً کہیں دعوت پر پہنچے، سب کیلئے کھانا لگایا گیا تو ہم عُمدہ بوٹیاں وغیرہ اس نیّت سے نہ اُٹھائیں کہ ہمارا دوسرا بھائی اُس کو کھالے۔ گرمی ہے کمرے کے اندر یا سُنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے میں مسجِد کے اَندر کئی اسلامی بھائی سونا چاہتے ہیں، خُود پنکھے کے نیچے قبضہ جمانے کے بجائے دوسرے اسلامی بھائی کو موقع دے کر اِیثار کا ثواب کماسکتے ہیں۔ اسی طرح بس یا ریل گاڑی کے اَندر بِھیڑ کی صُورت میں دوسرے اسلامی بھائی کو بَاِصرار اپنی نِشَسْت پر بٹھا کر اور خُود کھڑے رہ کر ایثار کا ثواب کماسکتے ہیں، کار میں سفر کا موقع مُیَسَّر ہونے کے باوُجود دوسرے اسلامی بھائی کیلئے قربانی دیکر اُسے کار میں بٹھا کر اور خُود پیدل یا بس وغیرہ میں سفر کرکے بھی ایثار کا ثواب حاصل کرسکتے ہیں، سُنّتوں بھرے اجتِماع وغیرہ میں آرام دِہ جگہ مل جائے تو دوسرے اسلامی بھائی پر جگہ کُشادہ کرکے یا اُسے وہ جگہ پیش کرکے ایثار کرسکتے ہیں، کھانا کم ہو اور کھانے والے زِیادہ ہوں تو خُود کم کھا کر یا بالکل نہ کھا کر نیز اسی طرح کے بے شُمار مَواقع پر اپنے نَفْس کو تھوڑی سی تکلیف دیکر مُفت میں اِیثار کا ثواب کمایا جاسکتا

ہے۔ (مدینے کی مچھلی، ص۲۷)

سَخاوت کی خَصلت عنایت ہو یارَبّ
دے جذبہ بھی اِیثار کا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فتویٰ نویسی کا آغاز مع "فتاویٰ رضویہ" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی محنت و کوشش سے دِین کی ایسی بے مثال عِلْمی خدمات سر انجام دِیں کہ آج تک آپ کے نام کی دُھوم مچی ہوئی ہے۔ اِنہی کارناموں میں سے ایک بہترین اور زبردست علمی کارنامہ فتاویٰ رضویہ کی 30 جِلدیں ہیں۔ جو تقریباً بائیس ہزار (22000) صَفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات کے جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل پر مُشتمِل ہے۔ جبکہ ہزارہا مسائل ضِمناً زیرِ بَحث آئے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فتاویٰ رضویہ قرآن، حدیث، اِجماع اور فقہائے کرام کے جُزئیات (جُز۔ئی۔یات) سے آراستہ ہر قسم کے مسائل کا ایسا حَسِین گلدستہ ہے، جو رہتی دنیا تک لوگوں کے قلب و فکر کو اپنی مہکی خوشبو سے مہکاتا اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار میں آپ کے بلند درجوں میں مزید اضافے کا سبب بنتا رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

فتاویٰ رَضَوِیہ کی خصُوصِیات

آیئے! اب ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فِقْہی مقام کو سمجھنے کے لئے مسائلِ فِقْہ سے سجے ہوئے بے مثال فتاویٰ جات پر مُشتمل مجموعہ بنام **"فتاویٰ رضویہ"** کی خصُوصیات میں سے چند خصُوصِیات

کے بارے میں سنتے ہیں، چُنانچہ

☆**فتاویٰ رضویہ** میں علمِ حدیث و علمِ فقہ کی کُتُب کا بھرپُور علم موجود ہے☆**فتاویٰ رضویہ** میں نادرونایاب حوالوں کا بھی جگہ بہ جگہ ذِکر کیا گیا ہے☆**فتاویٰ رضویہ میں** قرآن وحدیث کی روشنی میں نِت نئے مسائل حل کیے گئے ہیں☆فنِّ رِیاضی اور علمِ تَوقِیْت کے ساتھ ساتھ علمِ میراث کے متعلق بھی نادرو نایاب تحقیق موجود ہے☆دِیگر مذاہبِ(فقہیہ)(فِقْ ہِیْ یَہ) کے قوانین اور جُزئیات(جُزْ۔ئِی۔یات) کا علم بھی شامل ہے☆ہر مسئلے میں قرآن وسُنّت کی پیروی کا اِہتمام کیا گیا ہے☆بِدْعات و مُنکَرات کا ایمان افروز رَدّ کیا گیا ہے☆اس کے علاوہ سب سے بڑی خُصُوصیت یہ ہے کہ بڑے بڑے مُفتیانِ کرام کو فقہی مسائل کے مُعاملے میں وقتاً فوقتاً فتاویٰ رضویہ کی ضرورت پڑتی رہتی ہے، بہت سے مفتیانِ کرام فتویٰ دینے کے معاملے میں خاص طور پر فتاویٰ رَضویہ سے مدد لیتے ہیں اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آئندہ بھی لیتے رہیں گے۔ (آئینۂ رَضویات، حصہ ۲، ص۲۲۸، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا باب المدینہ کراچی)

مسلکِ حق کی ضمانت ہے ترا نام رضا　　شانِ تحقیق ادا کر گیا خامہ تیرا
فاضل ایسا کہ دیا ربّ نے تجھے فضلِ کبیر　　عالِم ایسا کہ ہر عالَم ہوا شیدا تیرا
ہر ورق تیرا شریعت کی دلیلِ روشن　　ایک قانونِ مکمل ہے فتاویٰ تیرا
تری تحریر پہ انگُشت بدنداں تھا عرب　　تیری تقریر تھی کہ قادری تیغا تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک کارنامہ یہ بھی ہے کہ آپ نے فنِّ شاعری میں بھی اپنی خدمات سرانجام دے کر عاشقانِ رسول کے دلوں کو خوب گرمایا۔

کتاب "حدائقِ بخشش" کا تعارف

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا بے مثال نعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش"** کے نام سے مشہور ہے۔ امامِ عشق و محبت، اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے نوکِ قلم سے نکلا ہوا ہر ایک شعر قرآن و حدیث کا سچا ترجمان اور ناموسِ رسالت، صحابہ واہلِ بیت اوراولیائے کرام رِضۡوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی عظمتوں کا سچا محافظ اور ان کے فیوض وبرکات کا سرچشمہ ہے۔ چونکہ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو اردو کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی کامل عبور حاصل تھا، اس لئے آپ نے اُردو کے علاوہ عربی اور فارسی وغیرہ زبانوں میں بھی نعتیں تحریر فرمائی ہیں۔

اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے **"حدائقِ بخشش"** میں فصاحت وبلاغت کے وہ دریا بہائے کہ زمانے کے کئی نامی گرامی شاعر وادیب، حدائقِ بخشش کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں اور وہ دادو تحسین دیئے بغیر نہیں رہ پاتے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کو حدائقِ بخشش سے اس قدر لگاؤ ہے کہ آپ اپنے بیانات و مدنی مذاکروں میں وقتاً فوقتاً حدائقِ بخشش کے اشعار پڑھتے ہیں بلکہ اپنے مریدین و متعلقین کو بھی حدائقِ بخشش پڑھنے اور اپنے پاس رکھنے کی ترغیب ارشاد فرماتے ہیں، بلکہ اَمیرِ اہلسنّت کی **"حدائقِ بخشش"** سے محبت دیکھئے کہ آپ نے اپنے نعتیہ دِیوان کا نام **"وسائلِ بخشش"** رکھا کہ اس میں بھی اعلیٰ حضرت کے نعتیہ دِیوان کے نام سے نسبت ہے۔ حدائقِ بخشش اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا وہ بلند پایہ کارنامہ ہے کہ جس کی بدولت عاشقانِ رسول کے سینوں میں عشقِ مُصۡطَفٰے کی شمع فروزاں رہتی ہے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو

پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور حُقوقُ الْعِباد!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اعلیٰ کردار کا اندازہ اس بات سے بھی بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ آپ حُقُوقُ اللہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حقوقُ العباد (بندوں کے حقوق) کے بارے میں بہت حسّاس تھے کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ حقوقُ العباد کا مُعاملہ حقوقُ اللہ سے بھی نازک تر ہے۔ آیئے! حقوقُ العباد کے بارے میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا دلچسپ واقعہ سنئے اور آپ کی سیرت پر عمل کرنے کی نیت کیجئے، چنانچہ

بچے سے معافی مانگی

ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف کی مسجد میں معتکف تھے۔ آپ بعدِ افطار کھانا تناول نہ فرماتے بلکہ صرف پان نوش فرماتے۔ جبکہ سحری کے وقت گھر سے صرف ایک چھوٹے سے پیالے میں فیرینی اور ایک پیالی میں چٹنی آیا کرتی تھی، وہ نوش فرمایا کرتے تھے۔ ایک دن شام کو پان نہیں آئے اور آپ کی یہ پختہ عادت تھی کہ کھانے کی کوئی چیز طلب نہیں فرماتے تھے، چنانچہ خاموش رہے لیکن طبیعت میں ناگواری ضرور پیدا ہوئی۔ مغرب سے تقریباً 2 گھنٹہ بعد گھر کا ملازم ایک بچہ پان لایا، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے ایک چپت مار کر فرمایا: اتنی دیر میں لایا؟ لیکن بعد میں آپ کو خیال آیا کہ اس بے چارے کا تو کوئی قصور نہ تھا، قصور تو دیر سے بھیجنے والے کا تھا۔

چنانچہ سحری کے بعد اُس بچے کو بلوایا جو شام کو پان دیر میں لایا تھا اور فرمایا: شام کو میں نے غلطی کی جو تمہارے چپت ماری، دیر سے بھیجنے والے کا قصور تھا، لہٰذا تم میرے سر پر چپت مارو اور ٹوپی اتار کر اصرار فرماتے رہے۔ دوسرے مُعتکفین یہ سُن کر مُضطرب اور پریشان ہو گئے اور وہ بچہ بھی بہت پریشان اور کانپنے لگا۔ اس نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی: حضور! میں نے معاف کیا۔ فرمایا: تم نابالغ ہو تمہیں معاف کرنے کا حق نہیں، تم چپت مارو۔ مگر وہ مارنے کی ہمت نہ کر سکا۔ آپ نے اپنا بکس (Box) منگوا کر مٹھی بھر پیسے نکالے اور وہ پیسے دکھا کر فرمایا: میں تم کو یہ دوں گا، تم چپت مارو۔ مگر بے چارہ یہی کہتا رہا، حضور! میں نے معاف کیا۔ آخر کار اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بہت سی چپتیں اپنے سرِ مبارک پر اس کے ہاتھ سے لگائیں اور پھر اس کو پیسے دے کر رخصت کر دیا۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۰۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے چاہنے والوں کو عملی طور پر یہ بتا دیا کہ چاہے کوئی کتنا ہی بڑے منصب (Post) پر فائز کیوں نہ ہو اگر اس سے کسی کی حق تلفی ہو جائے تو اسے معافی مانگنے میں ہرگز شرم محسوس نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ حقوق العباد کا معاملہ انتہائی نازک ہے۔ اس کی وجہ سے بندہ بہت سے گناہوں میں مبتلا ہو سکتا ہے جو اس کیلئے دنیاوی اور اُخروی نقصانات کا باعث بن سکتے ہیں، مثلاً حُقُوقُ الْعِباد اَدا نہ کرنے سے بندہ دوسروں کی دل آزاری جیسے کبیرہ گُناہ میں مُبتلا ہو سکتا ہے اور یہی دل آزاری، حسد، کینے، بُغض اور دُشمنی جیسے کئی گُناہوں پر اُبھار سکتی ہے۔ ان گُناہوں میں پڑنے کے سبب غیبتوں، چغلیوں، تہمتوں، بدگمانیوں اور کئی کبیرہ گُناہوں کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ جن کے حُقُوق تَلَف کیے انہیں راضی کرنے کیلئے بروزِ

قیامت اپنی نیکیاں بھی دینی پڑ سکتی ہیں اور نیکیاں نہ ہونے کی صورت میں ان لوگوں کے گناہوں کا بوجھ اُٹھانا پڑے گا اور یُوں جنّت سے محروم ہو کر عبرتناک اَنجام سے دوچار ہونا پڑ سکتا ہے، چنانچہ

حقیقی مفلس کون؟

تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: جس شخص کے پاس درہم اور دوسری قسم کا مال نہ ہو وہ مفلس ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے بڑا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوۃ جیسی نیکیاں لے کر میدانِ حشر میں آئے گا مگر اس کا یہ حال ہو گا کہ اس نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہو گی، کسی پر تہمت لگائی ہو گی، کسی کا مال (ناحق) کھایا ہو گا، کسی کا خون بہایا ہو گا، کسی کو مارا ہو گا، تو یہ سب حقوق والے اپنے اپنے حقوق طلب کریں گے تو اللہ پاک اس کی نیکیوں سے حقوق والوں کو ان کے حقوق کے برابر نیکیاں دلائے گا۔ اگر اس کی نیکیوں سے تمام حقوق ادا نہ ہو سکے بلکہ نیکیاں ختم ہو گئیں اور حقوق باقی رہ گئے تو اللہ پاک حکم فرمائے گا کہ تمام حقوق والوں کے گناہ اس کے سر لاد دو، لہٰذا وہ سب حق والوں کے گناہوں کو سر پر اٹھائے گا پھر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ والاداب، باب تحریم الظلم، ص ۱۰۶۹، حدیث: ۶۵۷۹)

گُناہوں کے کھلے دفتر کھڑا ہوں آہ! میزاں پر نہیں ہیں نیکیاں اب کیا کروں گا یا رَسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص، 323)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور شفقت و خیر خواہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحمَۃُ اللہِ تَعالیٰ عَلَیہ کی سیرتِ مبارکہ کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ دُعا مانگتے وقت اپنے عزیز واَقارب، دوست اَحباب، مُریدوں اور دیگر مسلمانوں کیلئے دعا کا خُصوصی اہتمام فرماتے تھے، آیئے! اس کی چند مثالیں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

دُعا کے لئے فہرست بنائی:

(1) آپ نے اپنے اعزّا، اَقرِبا، اصحاب واحباب اور خاص خاص مُریدوں کے ناموں کی ایک طویل فہرست بنائی ہوئی تھی۔ بعد نمازِ فجر اپنے اَوراد ووَظائِف کے آخر میں اُن سب کے لئے نام بنام دُعا فرمایا کرتے۔ لوگ اِس بات کی تمنا(Wish) رکھتے کہ اُن کا نام بھی اِس فہرست میں شامل ہو جائے۔

کہتے رہتے ہیں دعا کے واسطے بندے ترے　　کردے پُوری آرزو ہر بیکس و مجبور کی

(وسائل بخشش مرمم، ص۹٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سب کے لئے دُعا کرتا ہوں:

(2) حضرت سیّد ایوب علی رَحمَۃُ اللہِ تَعالیٰ عَلَیہ فرماتے ہیں: ایک دن میں بہت پریشان تھا، دُعا کا طالب ہوا تو اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعالیٰ عَلَیہ نے دُعا فرمائی اور ساتھ ہی مجھے اور میرے بھائی سید قناعت علی سے ارشاد فرمایا: تم دونوں کا نام بھی میں نے دُعا کی فہرست میں شامل کر لیا ہے جو رفتہ رفتہ بہت طویل ہو گئی ہے یہ تمام نام مجھے حفظ ہیں، روزانہ نام بنام سب کے لیے دُعا کرتا ہوں۔ (فیضان اعلیٰ حضرت، ١٨٠)

جنازہ میں کثرت سے دُعا مانگتے:

(3)امامِ اہلسنت تمام عوامِ اہل سنت کے لیے درد مند دل رکھتے تھے، چنانچہ آپ اکثر و بیشتر جنازوں میں تشریف لے جاتے اور میت سے ہمدردی کا یوں اظہار فرماتے کہ دورانِ جنازہ اور جنازہ کے بعد میت کیلئے کثرت سے دُعا فرماتے۔ آپ جس خوش قسمت کی نمازِ جنازہ پڑھاتے تو حاضرین کو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ اپنی پُر زور شفاعت سے اُس کی مغفرت کروا رہے ہیں۔(حیاتِ اعلیٰ حضرت،552)

ماں باپ، استاد اور تمام مسلمانوں کے لئے دُعا کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت پر چلتے ہوئے دعا کے اس ادب کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے ماں باپ، اَساتذہ، رشتہ داروں اور تمام مسلمانوں کیلئے بھی دعا کرنی چاہیے۔ حضرت سَیِّدُنا ابُو الشیخ اصبہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کی: ہم سے ذکر کیا گیا جو شخص مسلمان مَردوں اور عورتوں کے لیے دُعائے خیر کرتا ہے قیامت کو جب ان کی مجلسوں پر گزرے گا ایک کہنے والا کہے گا: یہ وہ ہے کہ تمہارے لیے دُنیا میں دُعائے خیر کرتا تھا پس وہ اس کی شفاعت کریں گے اور جنابِ اِلٰہی میں عرض کرکے اسے جنت میں لے جائیں گے۔

قرآنِ کریم میں مسلمانوں کیلئے دُعا کرنے کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِؕ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے خاصّوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گُناہوں کی معافی مانگو۔ (پ۲۶،محمد:۱۹)

حدیث میں ہے: نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ (یعنی اے اللہ! میری

مغفرت فرما) کہتے سنا، فرمایا: اگر سب مسلمانوں کو شاملِ دُعا کرتا تو تیری دُعا مقبول ہوتی۔[1]

حضرتِ سَیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا: مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَۃٍ حَسَنَۃً یعنی جو شخص سب مسلمان مردوں اور عورتوں کیلئے استغفار کرے، اللہ پاک اس کے لئے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوم جایئے! اربوں، کھربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ ہاتھ آ گیا! ظاہِر ہے اِس وَقت رُوئے زمین پر کروڑوں مسلمان موجود ہیں اور کروڑوں بلکہ اَربوں دنیا سے چل بسے ہیں۔ اگر ہم ساری اُمّت کی مغفِرت کیلئے دعا کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اَربوں، کھربوں نیکیوں کا خزانہ مل جائے گا۔ ہوسکے تو پانچوں نماز کے بعد اوّل آخر درود شریف پڑھ کر تمام مؤمنین و مؤمنات کی مغفرت کیلئے یہ دعا کیجئے اور ڈھیروں نیکیاں کمایئے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَۃٍ۔ یعنی اے اللہ! میری اور ہر مومن و مومنہ کی مغفِرت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "یومِ تعطیل اعتکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی گناہوں سے بچ کر فکرِ آخرت کا جذبہ بڑھانے اور نیکیوں پر اِستقامت پانے، اپنے والدین کے لئے ایصالِ ثواب اور دعائیں کرنے کے جذبہ سے سرشار ہونا چاہتے ہیں

1 ... ردّ المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، آداب الصلاۃ، مطلب: فی الدعاء بغیر العربیۃ، ۲/۲۸۶

2 ... مجمع الزوائد، کتاب التوبۃ، باب الاستغفار للمؤمنین والمؤمنات، ۱۰/۳۵۲، حدیث: ۱۷۵۹۸

تو آج ہی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیں۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"یَوم تَعْطِیل اِعْتِکاف"** بھی ہے۔ چُھٹی والے دن شہر کے کمزور عَلاقوں اور اطراف کے گاؤں، گوٹھوں میں جا کر وہاں کی مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ **مقامی عاشقانِ رسول** کو نیکی کی دعوت دے کر علمِ دِین سیکھنے، سکھانے کی ترکیب کی جاتی ہے۔ ☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یَوم تَعْطِیل اِعْتِکاف اسلامی بھائیوں کو سُنّتیں و آداب اور مَدَنی دَرس وغیرہ کا طریقہ سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے ☆ یَوم تَعْطِیل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مساجِد آباد ہوتی ہیں ☆ یَوم تَعْطِیل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے بہ نیتِ اعتکاف مسجد میں گزرنے والا ہر ہر لَمحہ عِبادَت میں شُمار ہو گا ☆ یَوم تَعْطِیل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجِد سے مَحَبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زِیادہ سے زِیادہ وَقْت گُزارنے کی فضیلت حاصل ہو گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنا زِیادہ وَقْت مسجد میں گزارنے کی بھی کیا خوب فضیلت ہے، چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تُم کسی شَخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمد و رَفْت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ کریم (پارہ 10، سُورۂ توبہ کی آیت نمبر 18 میں اِرْشاد) فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ

ترجمۂ کنزُالایمان: اللہ کی مسجدیں وُہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قِیامت پر اِیمان لاتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (پ۱۰، التوبہ:۱۸)

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، ۴/۲۸۰، حدیث: ۲۶۲۶)

آیئے ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنئے چنانچہ

میں پتنگ بازی کا شوقین تھا!

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کی پچھلی زِندگی گُناہوں میں گزر رہی تھی، پتنگ بازی کے بھی شوقین تھے، ویڈیو گیمز اور گولیاں کھیلنا وغیرہ اُن کے مَشاغِل میں شامل تھا۔ ہر ایک کے مُعاملے میں ٹانگ اَڑانا، لوگوں سے لڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا جیسی بُرائیوں میں گِرِفتار تھے۔ خُوش قسمتی سے ایک اسلامی بھائی کی اِنْفِرادی کوشِش پر یہ رَمضانُ المُبارک کے آخری عَشرے میں اپنے عَلاقے کی مسجد میں مُعْتَکِف ہو گئے۔ جہاں اُنہیں بہت اچّھے اچّھے خواب نظر آئے اور خُوب سُکون مِلا۔ اِس کے بعد اُنہوں نے مزید 2 سال اِعْتِکاف کی سَعادَت حاصِل کی۔ ایک بار اُن کی مسجد کے مُؤَذِّن صاحِب اِنْفِرادی کوشِش کرکے اُنہیں عاشقانِ رسول کی مدنی تَحریک دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجْتِماع میں لے آئے۔ ایک مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی سُنّتوں بھرا بَیان کر رہے تھے جو سفید لِباس اور کتھئی چادر میں مَلبوس، چہرے پر ایک مُشت داڑھی اور سَر پر سبز سبز عِمامہ شریف کا تاج سجائے ہوئے تھے۔ ایسا بارونق چہرہ اُنہوں نے زِندگی میں پہلی بار دیکھا تھا۔ مُبلِّغ کے چہرے کی کَشِش اور نُورانیّت نے اُن کا دل موہ لیا اور وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُنہوں نے ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مئے عشق دیگا بَنا یہ تمہیں عاشِقِ مُصطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اَہلسنّت کی محبّتِ اعلیٰ حضرت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شمار اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سچّے مُحِبّین میں ہوتا ہے کہ جنہیں اعلیٰ حضرت کی شخصیت اورآپ کے علمی کارناموں نے گرویدہ (Fan) بنالیا، یہی وجہ ہے کہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، امامِ اہلسنت، اعلیٰ حضرت کی تعلیمات کے مُطابق دِینِ مَتین کی اِنتہائی شاندار انداز میں خدمات سَر انجام دے رہے ہیں۔ جس کا واضح ثُبوت آپ کی پُر تاثیر تحریریں، سُنَّتوں بھرے بیانات اور علم و حکمت سے بھرپور مدنی مُذاکرے ہیں کہ جو ترجمۂ قرآن کنزالایمان، فتاویٰ رضویہ کے جُزئیات اور حدائقِ بخشش کے رِقّت و سوز سے بھرپُور اَشعار سے مُزَیَّن ہوتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسی عقیدت و محبت کا صدقہ ہے کہ امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی زندگی کا پہلا رِسالہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کے بارے میں لکھا، جس کا نام **"تذکرۂ امام احمد رضا"** رکھا اور یہ 25 صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳۹۳ھ کو **"یوم رضا"** کے موقع پر جاری کیا۔

اعلیٰ حضرت سے ہمیں تو پیار ہے اِنْ شَآءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عقیدت کا اندازہ اس بات سے بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ اپنے مدنی مذاکروں اور ملاقات کیلئے آنے والے علماء و مفتیانِ کرام، جامعۃ المدینہ کے طلبۂ کرام اور عام لوگوں کو مسلکِ اعلیٰ حضرت پر قائم رہنے اور امامِ اہلسنت کی کوئی بات سمجھ نہ آنے کی صورت میں اختلاف نہ کرنے کی تاکید فرماتے ہیں، ایک بار

ارشاد فرمایا: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اَقْوَل (یعنی فرمان) پر ہماری عُقُول (یعنی عقلیں) قُربان۔ اعلیٰ حضرت کا (ہر) اَقْوَل ہمیں قبول (ہے)۔ ایک مرتبہ جامعۃ المدینہ کے تَخَصُّص فِی الْفِقْہ (مُفتی کورس) کے طلبہ سے ارشاد فرمایا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو کہ ولیُ اللہ، سچے عاشقِ رسول اور ہمارے مُسَلَّمہ بزرگ ہیں، ان کی عقیدت کو دل کی گہرائی کے اندر سنبھال کر رکھنا بے حد ضروری (Necessary) ہے۔ اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے۔ **اَلْبَرَكَةُ مَعَ اَكَابِرِكُمْ** یعنی برکت تمہارے بزرگوں کے ساتھ ہے۔ (مستدرک، کتاب الایمان، ۱/۲۳۸، حدیث ۲۱۸) آپ میں سے اگر کسی کا میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اختلاف کا معمولی سا بھی ذہن بننا شروع ہو جائے تو سمجھ لیجئے، مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی بربادی کے دِن شروع ہو گئے، لہٰذا فوراً چونک جائیے اور اختلاف کے خیال کو حرفِ غلط کی طرح دماغ سے مِٹا دیجئے، فتاویٰ رضویہ شریف میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان کردہ کوئی مسئلہ بالفرض آپ کا ذہن قبول نہ کرے تب بھی اس کے بارے میں عقل کے گھوڑے مت دوڑائیے بلکہ نہ سمجھ پانے کو اپنی عقل ہی کی کوتاہی (Lackness) تصور کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور خودداری!

حضرت مولانا سید ایوب علی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک صاحب نے (اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں) بدایونی پیڑوں کی ہانڈی پیش کی، آپ نے (ان سے) فرمایا: کیسے تکلیف فرمائی؟ انہوں نے کہا کہ سلام کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں، اعلیٰ حضرت جوابِ سلام فرما کر کچھ دیر خاموش رہے اور پھر

دریافت فرمایا، کوئی کام ہے؟ انہوں نے عرض کی کچھ نہیں، حضور! محض مزاج پُرسی کے لیے آیا تھا۔ ارشاد فرمایا: عنایت و نوازش۔ اور کافی دیر خاموش رہنے کے بعد پھر آپ نے مخاطب ہو کر فرمایا، کچھ فرمایئے گا؟ انہوں نے پھر نفی میں جواب دیا۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہ شیرینی مکان میں بھجوادی۔ اب وہ صاحب تھوڑی دیر بعد ایک تعویذ کی درخواست کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: میں نے تو آپ سے 3 بار دریافت کیا تھا مگر آپ نے کچھ نہیں بتایا، اچھا تشریف رکھئے اور اپنے بھانجے علی احمد خان صاحب (جو تعویذ دیا کرتے تھے) کے پاس سے تعویذ منگا کران صاحب کو عطا فرمایا اور ساتھ ہی حاجی کفایتُ اللہ صاحب نے اعلیٰ حضرت کا اشارہ پاتے ہی مکان سے وہ مٹھائی کی ہانڈی منگوا کر سامنے رکھ دی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہ مٹھائی ان الفاظ کے ساتھ واپس فرمادی۔ "اس ہانڈی کو ساتھ لیتے جایئے، میرے یہاں تعویذ بکتا نہیں ہے۔" انہوں نے بہت کچھ معذرت کی، مگر قبول نہ فرمایا، بالآخر بے چارے اپنی شِیْرِینی واپس لیتے گئے۔ (حیات اعلیٰ حضرت،۹۲)

سُنّتوں کو جِلادیا جس نے　　دِین کا ڈنکا بجا دیا جس نے
وہ مجدّد ہے دِین و مِلّت کا　　واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
جو ہے اللہ کا ولی بے شک　　عاشقِ صادقِ نبی بے شک
غوثِ اعظم کا جو ہے متوالا　　واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم،۵۷۶،۵۷۵)

مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه صرف رِضائے الٰہی کیلئے دِینی کاموں میں مخلوقِ خدا کی مدد فرمایا کرتے تھے اور اس کام کے بدلے کسی بھی قسم کا نذرانہ لینا گوارا نہ فرماتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے خیر خواہیِ امت کیلئے کم و بیش 104 شعبہ جات میں خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ ان شُعبہ جات میں سے ایک شعبہ "مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ" بھی ہے۔ اس مجلس کے تحت دکھیارے مسلمانوں کی **غم خواری** کیلئے تعویذات اور اَوْراد و وظائف کے ذَرِیعے بیماریوں اور پریشانیوں کافِی سَبِیْلِ الله **رُوحانی عِلاج** کیا جاتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کیلئے پاکستان بھر میں کم و بیش 750 سے زائد اور پاکستان سے باہر 230 سے زائد مقامات پر تعویذاتِ عطاریہ کے بستوں سے ماہانہ کم و بیش 335,000 (تین لاکھ پینتیس ہزار) مریض اور اُن کے نمائندے فیضیاب ہوتے ہیں جنہیں تقریباً 6 لاکھ تعویذات و اَوْرادِ عطاریہ فی سبیل الله پیش کئے جاتے ہیں۔ اس شعبے کے تحت "استخارہ مجلس" بھی قائم ہے جس کے ذریعے روزانہ پوری دُنیا سے بذریعہ فون کثیر عاشقانِ رسول اِستخارہ کروا کر اپنے مسائل کا حل جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ماہانہ کم و بیش 55,000 (پچپن ہزار) کے قریب اسلامی بھائی اس اِستخارہ سروس پر رابطہ فرماتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ ہفتے میں 2 دن مدنی چینل پر **رُوحانی علاج و استخارہ** نامی سلسلہ براہِ راست نشر ہوتا ہے اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر ای میل استخارہ سروس بھی موجود ہے۔ جس پر روزانہ سینکڑوں میلز موصول ہوتی ہیں۔ الله پاک "مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ" کو مزید ترقی و عروج عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور نمازِ باجماعت کی پابندی

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاؤں کا انگوٹھا پک گیا، اُن کے خاص جراح (Surgeon) (جو شہر میں سب سے ہوشیار جراح تھے انہوں) نے اِس انگوٹھے کا آپریشن کیا، پٹی (Bandage) باندھنے کے بعد انہوں نے عرض کی: حضور اگر حرکت نہ کریں گے تو یہ زخم دس بارہ (10/12) روز میں ٹھیک ہو جائے گا ورنہ زیادہ وقت لگے گا وہ یہ کہہ کر چلے گئے، یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ مسجد کی حاضری اور جماعت کی پابندی ترک کر دی جائے۔ جب ظہر کا وقت آیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وضو کیا کھڑے نہ ہو سکتے تھے تو بیٹھ کر باہر دروازے تک آ گئے لوگوں نے کُرسی پر بٹھا کر مسجد میں پہنچا دیا اور اسی وقت اہلِ محلہ اور خاندان والوں نے یہ طے کیا کہ ہر اذان کے بعد ہم سب میں سے چار مضبوط آدمی کرسی لے کر حاضر ہو جایا کریں گے اور پلنگ سے ہی کرسی پر بٹھا کر مسجد کی محراب کے قریب بٹھا دیا کریں گے۔ یہ سلسلہ تقریباً ایک ماہ تک بڑی پابندی سے چلتا رہا جب زخم اچھا ہو گیا اور آپ خود چلنے کے قابل ہو گئے تو یہ سلسلہ ختم ہوا۔ اعلیٰ حضرت کی نماز تو نماز ہے آپ کی جماعت کا ترک بھی بلا عُذرِ شرعی شاید کسی صاحب کو یاد نہ ہو گا۔ (فیضان اعلیٰ حضرت،۱۳۶)

اس کی ہستی میں تھا عمل جوہر　　سنّتِ مصطفٰے کا وہ پیکر
عالمِ دین، صاحبِ تقویٰ　　واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم،۵۷۵)

مختصر وضاحت: یعنی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ بابرکات عِلْم کے ساتھ ساتھ عمل اور سُنّتِ مُصْطَفٰے کی خوشبوؤں سے مُعَطَّر تھی۔ آپ دِین کے زبردست عالِم اور تقویٰ و

پرہیز گاری کے پیکر تھے۔ واہ کیا بات ہے سیّدی اعلیٰ حضرت کی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نمازِ باجماعت سے محبت اور جذبہ ملاحظہ فرمایا کہ پاؤں میں شدید زخم کے سبب چلنے میں دُشواری ہے، پھر بھی مسجد میں جا کر نمازِ باجماعت ادا فرما رہے ہیں۔ لیکن بعض نادان مسلمان نماز کے اوقات میں گلی کے کونوں اور چوکوں اور دکانوں پر بیٹھے فضول باتوں میں مشغول رہتے ہیں، دکانداروں اور دفاتر میں کام کرنے والوں کی لاپرواہی کا یہ عالم ہے کہ اَذانیں ہو جاتی ہیں، مساجد میں جماعت بھی خَتم ہو جاتی ہیں حتی کہ مَصروفیت کے نام پر نماز کا وقت بھی گزار دیتے ہیں مگر انہیں اِحساس تک نہیں ہوتا اور جو لوگ نماز پڑھتے ہیں یا تو بغیر جماعت کے پڑھتے ہیں یا پھر گھر میں ہی پڑھ لیتے ہیں۔ اگر ایسے لوگوں کو دنیوی نفع کا لالچ دے کر یہ کہا جائے کہ آپ کے پاس جو مال ہے، وہ یہاں تو ایک روپے کا بِکے گا مگر اسے سُمندر پار جا کر یا دوسرے شہر جا کر فروخت کیا جائے تو 27 روپے میں بِکے گا، تو شاید ہر شَخص سُمندر پار جا کر ہی اپنا مال فروخت کرنے کو ترجیح دے گا کیونکہ 27 گُنا نفع چھوڑنا کوئی بھی گوارا نہیں کرے گا۔ مگر تَعَجُّب ہے ایسے مسلمانوں پر کہ مال بیچنے اور مال کمانے کی خاطر تو کئی کئی گھنٹوں کا سفر کر لیتے ہیں مگر چند قَدَم چل کر مسجد میں باجماعت نماز اَدا کرنے پر کوئی تیار نہیں، 27 گُنا ثواب کمانے کی کسی کو پرواہ ہی نہیں، حالانکہ ہمارے ہاتھ پاؤں سَلامت ہیں، آنے جانے میں بھی کوئی دُشواری نہیں مسجدیں ہمارے گھروں کے قَریب مَوْجُود ہیں، اگر ذَرا سی دُور بھی ہو اور پیدل جانے میں سُستی ہو تو گاڑی، موٹر سائیکل (Motorcycle) کے ذَریعے جانے کی ترکیب بن سکتی ہے مگر پھر بھی ہم نَفْس و شیطان کے بہکاوے میں آ کر فقط غَفْلت و سُستی کی بِنا پر باجماعت نماز کا ثواب چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ توجُّہ کے ساتھ یہ حدیثِ پاک سُنیں اور بار بار اس پر

غور کریں اور عبرت کے مدنی پھول چُن کر سُستی و غفلت سے جان چھڑاتے ہوئے، نمازِ باجماعت کی پابندی کا ذہن بنائیں۔ چنانچہ

رحمت والے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بعض نمازوں میں کچھ لوگوں کو غیر حاضِر پایا تو اِرشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دُوں کہ وہ نماز پڑھائے، پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نمازِ (باجماعت) سے پیچھے رہ جاتے ہیں اوران پر ان کے گھر جلادوں۔ (مسلم، کتاب المساجد۔۔۔الخ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ وبیان التشدید۔۔۔الخ، الحدیث: ۱۴۸۱، ص ۲۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو اپنی اُمَّت سے بے حد مَحبَّت فرماتے اور ساری ساری رات اُمَّت کی بخشش و مغفرت کیلئے آنسو بہاتے رہے، ایسے شفیق و کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شانِ جلال میں فرمایا: جو لوگ جماعت سے نماز نہیں پڑھتے، میرا جی چاہتا ہے کہ ان کے گھروں کو آگ لگادوں۔ یادرہے! اس واقعہ سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جماعت سے نماز نہیں پڑھتے تھے، مُفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی بات کی وَضاحت کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: یہاں رُوئے سُخن (یعنی بات کا رُخ) مُنافقین کی طرف ہے، کیونکہ کوئی بھی صَحابی بِلاوجہ جماعت اور مسجد کی حاضری نہیں چھوڑتے تھے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۱۶۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی مسجد بھرو تحریک ہے اور یہ چاہتی ہے کہ کسی طرح اُمَّتِ مُسلمہ کا بچّہ بچّہ پکا نمازی بن جائے۔ آیئے! ہم سب مل جُل کر اس نیک کام میں دعوتِ اسلامی کے ساتھ تَعاوُن کریں، خُود بھی نمازِ باجَماعت کی پابندی کریں اور دوسروں کو نمازی بنانے کی مُہم بھی تیز سے تیز تر کردیں، جب بھی نَمازِ باجماعت کیلئے سُوئے مسجِد جانے لگیں، امیر اہلسنّت

دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **72 مدنی انعامات** میں سے **مدنی انعام نمبر 2** پر عمل کی نیّت سے دُوسروں کو باجماعت نماز کی ترغیب دِلا کر ساتھ لیتے جائیے۔ اگر ہمارے سبب سے ایک فرد بھی نمازی بن گیا تو جب تک وہ نمازیں پڑھتا رہے گا اُس کی ہر ہر نماز کا ہمیں بھی ثواب ملتا رہے گا، ورنہ کَم اَزْکَم نیکی کی دعوت دینے کا ثواب تو ضَرور ہاتھ آئے گا۔

نمازوں میں مجھے ہرگز نہ ہو سُستی کبھی آقا
پڑھوں پانچوں نمازیں باجماعت یَارَسُوْلَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور دعوتِ اسلامی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی، علمِ دین کو پھیلانے اور دِین کی خدمت کرنے میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مجدّدِ دین و مِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیان کردہ 10 روشن اُصولوں پر عمل کر رہی ہے۔ آیئے! وہ 10 اُصول اور ان کی روشنی میں دعوتِ اسلامی کی مختصر اَدِینی خدمات ملاحظہ کیجئے، چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

(1) عظیمُ الشّان مدارس کھولے جائیں جن میں تعلیم کا باقاعدہ سلسلہ ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مقصد کے تحت دعوتِ اسلامی نے ملک و بیرونِ ملک کثیر جامعات المدینہ (للبنین وللبنات)، مدارس المدینہ (للبنین وللبنات) اور دار المدینہ (للبنین وللبنات) قائم کئے ہیں۔

(2) طلبہ کو وظائف ملیں کہ کسی بھی طرح اُن میں شوقِ علمِ دِین پیدا ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی رہائشی طلبہ کو اعلیٰ تعلیمی نظام کے ساتھ ساتھ اُنہیں کھانے پینے کی ضروریات اور رہائش کی سہولیات فراہم کرتی ہے، جبکہ تَخَصُّص فِی اللُّغَةِ الْعَرَبِیَّه (عربی لینگوئج کورس) اور تَخَصُّص فِی الْاِنْجِلِیْزِیَه (انگلش لینگوئج کورس) کرنے والے تمام طلبہ کی خدمت میں ان سہولیات کے علاوہ 3600 روپے بطورِ وظیفہ پیش کرتی ہے۔

(3) عمدہ کارکردگی پر مدرّسوں (مُدرِّسین) کو بھاری تنخواہیں دی جائیں تا کہ جان توڑ کر کوشش کریں اور (9) جو ہم میں (دینی) کام کے قابل موجود ہوں مگر اپنی معاش میں مشغول ہیں، وظائف مقرّر کر کے اُنہیں معاشی فکروں سے آزاد کیا جائے اور جس (دینی) کام میں اُنہیں مہارت ہو وہ کام کروایا جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُدرِّسین کی تنخواہوں کے بارے میں اعلیٰ حضرت کے بیان کئے گئے اس اُصول پر عمل کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی مُدرِّسین کو بہت معقول تنخواہیں، سالانہ اضافے اور بونس دینے کا اہتمام کرتی ہے۔

(4) طلبہ کی طبیعتوں کو پرکھا جائے، جو جس کام کے زیادہ مُناسب دیکھا جائے، اُسے بہترین وظیفہ دے کر اُس کام میں لگایا جائے۔ یوں اُن میں کچھ مُدرّسین، کچھ مبلغین، کچھ مصنفین اور مُناظرین بنائے جائیں پھر تصنیف و مناظرہ میں بھی تقسیم کاری ہو، کوئی کسی فن پر کوئی کسی فن پر (مہارت حاصل کرے)۔ اور (5) اُن میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دے کر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریر، تقریر، وعظ اور مناظرے کے ذریعے دین اور مذہب کو پھیلائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدارس المدینہ و جامعات المدینہ وغیرہ میں علمِ دین حاصل کرنے والے طلبۂ کرام، علمی مشاغل سے فراغت کے فوراً بعد ہی مختلف شعبہ جات میں تعینات کر دیئے جاتے ہیں، بہت سے طلبہ کو اعلیٰ صلاحیتوں کی بنا پر تعلیم کے آخری مراحل سے ہی تدریس، دارُ الافتا یا خدمتِ دین کے کسی اور شعبے کیلئے چُن لیا جاتا ہے، بعض مُدرِّسین اور مدنی علمائے کرام کو مختلف مُمالک

میں بھی بھیجنے کی ترکیب کی جاتی ہے۔

(6)تصنیف کی قابلیت رکھنے والوں کو نذرانے دے کر اُن سے مذہب کی حمایت اور بدمذہبوں کے رَدّ میں مفید کتب و رسائل تصنیف کرائے جائیں۔ اور(7)تصنیف شُدہ رسائل عمدہ اور خوش خط چھاپ کر ملک میں مُفت شائع کئے جائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِن دونوں اُصولوں پر عمل کرتے ہوئے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کی صورت میں کم وبیش 11 سال سے تحریر و تصنیف کا کام بحسن وخوبی انجام دینے کی سعادت حاصل کررہی ہے، اس مختصر سے عرصے میں سینکڑوں کتب و رسائل مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے شائع ہو کر منظر عام پر آچکے ہیں۔

(8)شہروں شہروں آپ کے سفیر نگران رہیں، جہاں جس قسم کے مبلغ یا مُناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں۔ آپ دُشمنِ اسلام کے مقابلے میں اپنے علماء، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! خدمتِ دین اور فروغِ علم دِین کے سلسلے میں اس اُصول پر بھی دعوتِ اسلامی کافی حد تک عمل پیرا ہے جس کی ایک کڑی دعوتِ اسلامی کے مُلک وبیرونِ مُلک سُنّتوں کی خدمت کے لئے سفر کرنے والے مدنی قافلے اور دعوتِ اسلامی کے مبلغین اور اراکینِ شوریٰ کے وقتاً فوقتاً نیکی کی دعوت کی خاطر دورے بھی ہیں۔ علاوہ ازیں مُلک وبیرونِ مُلک پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے بڑے پیمانے پر کتب و رسائل بھی پہنچائے جارہے ہیں۔

(10)مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایتِ مذہب میں مضامین تمام ملک میں بہ قیمت وبِلا قیمت روزانہ یا کم از کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۵۹۹بتغیر قلیل)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نے اِس مدنی پھول پر عمل کرتے ہوئے **"مدنی چینل"** اور **"آئی ٹی"** کے ذریعے الیکٹرانک میڈیا جبکہ دیگر کتب و رسائل کی اشاعت کے ساتھ ساتھ **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)"** کی اِشاعت کی صورت میں پرنٹ میڈیا کے جدید ذرائع بھی استعمال کئے ہیں۔

اللہ کریم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے طفیل عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سُنا کہ

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسلمانوں کے ساتھ شفقت و نرمی کا معاملہ فرماتے تھے۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غریبوں کی دل کھول کر مدد فرماتے تھے۔

اللہ کریم ہمیں بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نَقْشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تُم اپنا بنانا

مطالعہ کرنے کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! مطالعہ کرنے کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: بے شک علم سیکھنے سے آتا ہے۔ (کنز العمال، ۱۰/۱۰۴، حدیث: ۲۹۲۵۲)۔ (2) فرمایا: دنیا ملعون ہے اور اللہ پاک کے ذکر، اس کے ولی یعنی دوست اور دینی علم پڑھنے اور پڑھانے والے کے سوا اس کی ہر چیز بھی ملعون ہے۔ (تِرمِذی، کتاب الزھد، ۴/۱۴۴، حدیث: ۲۳۲۹) ☆ مطالعہ ایمان کی مضبوطی و پختگی کا باعث ہے۔ (مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟ ص ۱۶) ☆ مطالعہ سے علم بڑھتا ہے۔ (ایضاً ص ۱۷) ☆ مطالعہ حصولِ معرفت کا ذریعہ ہے۔ (ایضاً، ص ۱۸) ☆ مطالعہ سے کائنات میں غور و فکر کرنے کا ذہن بنتا ہے۔ (ایضاً، ص ۱۸) ☆ مطالعہ سے عقل و شعور میں اضافہ ہوتا ہے۔ (ایضاً، ص ۱۹) ☆ مطالعہ انسان کی دینی و دنیاوی دونوں ترقیوں کا سبب بنتا ہے۔ (ایضاً، ص ۱۹) ☆ مطالعہ طبیعت میں نشاط، نگاہوں میں تیزی اور ذہن و دماغ کو تازگی عطا کرتا ہے۔ (ایضاً، ص ۱۹ ملخصاً) ☆ ایسی کتب، رسائل اور اخبارات سے ہمیشہ دور رہے جو ایمان کے لئے زہر قاتل، حیاء سوز اور اخلاق باختہ ہوں۔ (ایضاً، ص ۲۹) ☆ اپنے اکابر کے حالات جاننے اور ان کے افعالِ حسنہ کو اپنانے کے لئے ان کے احوال و کوائف پر مشتمل کتب کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ (ایضاً، ص ۳۳) ☆ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کوئی علم حاصل کرنے لگو یا مطالعہ کرنا چاہو تو بہتر ہے کہ تمہارا علم و مطالعہ تزکیہ نفس اور دل کی اصلاح کا باعث ہو۔ (ایضاً، ص ۳۲) ☆ قوت حافظہ کے لئے جہاں اور دوائیں استعمال اور وظائف کئے جاتے ہیں وہیں ایک دوا مطالعہ بھی ہے۔ (ایضاً، ص ۳۶) ☆ کوشش کیجئے کہ کتاب ہر وقت

ساتھ رہے کہ جہاں موقع ملے کچھ نہ کچھ مطالعہ کرلیا جائے اور کتاب کی صحبت بھی میسر رہے۔(ایضاً، ص ۳۶) ☆ مطالعہ کرنے کے بعد تمام مطالعے کو ابتدا سے انتہا تک سرسری نظر سے دیکھا جائے اور اس کا ایک خلاصہ اپنے ذہن میں نقش کرلیا جائے۔ (ایضاً، ص 112) ☆ اپنا اِحتِساب کرنا بھی فائدہ مند ہے کہ مجھے اس مطالعے سے کیا حاصل ہوا اور کون سا مواد ذہن نشین ہوا اور کون سا نہیں۔ (ایضاً، ص 112) ☆ کسی بات کو یاد کرنے کے لیے آنکھیں بند کرکے یادداشت پر زور دینا مفید ہے۔(ایضاً، ص 117) ☆ جو مطالعہ کریں اُسے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنے گھر والوں اور دوستوں سے بیان کریں اس طرح بھی معلومات کا ذخیرہ طویل مدت تک ہمارے دماغ میں محفوظ رہے گا۔ (ایضاً، ص 112) ☆ جو کچھ پڑھیں اس کی دہرائی (Repeat) کرتے رہیے۔(ایضاً، ص 112) ☆ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں علمِ دین کے رنگ برنگے مدنی پھول ارشاد فرماتے ہیں ان مدنی مذاکروں کی برکت سے اپنے علم پر عمل کرنے، اسے دوسروں تک پہنچانے اور مزید مطالعہ کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔(ایضاً، ص 115)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ،اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جب جُمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ پاک فِرِشتوں کو بھیجتا ہے، جِن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یَومِ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مُجھ پر کَثْرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (فِردَوس الاَخبار، ۱/۱۸۴، حدیث: ۶۸۸)

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی کوئی کمی سَروَرا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُحدِّثِینِ کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وہ مُقَدَّس ہستیاں ہیں جن کی شان و عظمت اور مقام و مرتبہ بہت ہی بلند و بالا ہے، ان حضرات نے عِشْقِ رسول کے جذبے سے سرشار ہو کر اپنی ساری زندگی حدیثِ پاک کی تَرْوِیج و اِشاعت (Propagation) میں گزار دی۔ اِن بُزرگ ہستیوں میں جو مقام و مرتبہ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نصیب ہوا وہ اپنی مثال آپ

---

[1] ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

ہے۔ چونکہ شَوَّالُ الْمُکَرَّم کے مبارک مہینے میں آپ کی پیدائش ہوئی تھی اور اِسی مہینے میں آپ کا عُرسِ مبارک بھی ہے۔ لہٰذا اِسی مُناسَبَت سے آج ہم حضرت سیدنا اِمام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مُختصر تعارُف اور آپ کی پاکیزہ سیرت کے مُخْتَلِف پہلوؤں کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔ آیئے! پہلے آپ کے ذوقِ عبادت پر مُشْتَمِل ایک ایمان افروز واقعہ سنتے اور اپنے اندر ذَوقِ عبادت کو بیدار کرنے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذوقِ عبادت

ایک مرتبہ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو آپ کے بعض شاگردوں نے دعوت دی تو آپ تشریف لے گئے، جب نمازِ ظُہر کا وَقْت ہوا تو آپ نے نماز پڑھی، پھر نوافِل شُروع فرمادیئے، جب فارغ ہوئے تو قمیص کا ایک کنارہ اُٹھاتے ہوئے کسی سے کہا: دیکھو! میری قمیص کے اندر کیا چیز ہے؟ دیکھا تو ایک زہریلا کیڑا تھا جس نے سولہ (16) یا سترہ (17) مقامات پر ڈنک مارا تھا، جس کے سبب آپ کا جِسْمِ مبارَک سُوج چکا تھا۔ لوگوں نے کہا: جب اِس نے پہلا ڈنک مارا تھا تو آپ اُسی وَقْت نماز سے باہر کیوں نہ ہوئے؟ فرمایا: میں نے ایک سُورت شُروع کررکھی تھی، دل نے چاہا کہ وہ پُوری ہوجائے (تو پھر سلام پھیروں گا)۔ (تاریخ بغداد، ۲/۱۳)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی
دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ولادت وسِلسلۂ نسب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا امام بخاری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت مشہور شہر بُخارا میں 13 شوّال 194ھ(ہجری) بروز جمعہ بعد نمازِ عصر ہوئی۔ امام بُخاری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام محمد اور کُنْیَت ابُوعَبْدُاللہ ہے۔ آپ کا سِلْسِلۂ نَسب یہ ہے: محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مُغِیْرہ۔ امام بُخاری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پَر دادا مُغِیْرہ کاشت کار اور غیرِ خدا کی عبادت کرنے والے تھے لیکن بعد میں حاکمِ بُخارا **"یمان جُعفی"** کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ امام بُخاری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تقریباً باسٹھ(62)سال کی عُمر پائی اور(یکم شوّال) 256ھ ہجری بروز ہفتہ عِیْدُ الْفِطْر کی رات بیماری کی حالت میں وِصالِ ظاہری فرمایا۔ سَمَرْقَنْد سے کچھ فاصلے پر "خَرتنک" نامی بَستی میں(بعدِ ظُہر) آپ کو سِپُرْدِ خاک کیا گیا۔ (اشعۃ اللمعات، ۱/۹-۱۳ ملتقطا)(ارشادالساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/۵۵-۵۶ ملتقطا) اور یہیں پر آپ کا عالیشان مزارِ پُرانوار بھی ہے۔

اَلقابات

اَمِیْرُالمُؤمِنِیْن فِی الْحَدِیْث، حافِظُ الْحَدِیْث، مُحَدِّث، مُفْتی، حِبْرُالْاِسلام وغیرہ آپ کے مشہور اَلقابات ہیں۔

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اساتذہ کی تعداد

امام بخاری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اساتذۂ کرام کی تعداد ایک ہزار اَسّی(1080) ہے۔ (نزہۃ القاری، ۱/ ۱۱۹)

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگردوں کی تعداد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِنتقال فرمایا(تو) نَوّے ہزار(90،000)شاگرد مُحدِّث چھوڑے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۳۸)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ مُحتَرم کا مُختَصر تعارُف

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد بڑے ممتاز بُزرگ اور زَبَرْدَست عالِمِ دین تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امام بُخاری کے اُستاذ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُاللہ بِن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صُحبت میں رہتے تھے، آپ صاحبِ روایت مُحدِّث تھے، آپ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُاللہ بن مبارک، حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما، اِن کے شاگردوں اور اُس زمانے کے مُحدِّثین سے روایت کرتے تھے، بڑے ہی مُسْتَجابُ الدَّعْوات بزرگ تھے (یعنی آپ کی دعائیں بہت زیادہ مقبول ہوتی تھیں)، ایسے کہ بارگاہِ خداوندی میں عَرض کرتے کہ میری سب دعائیں دنیا ہی میں نہ قَبول کرلے کچھ آخرت کے لئے رہنے دے، حلال کھانے کے ایسے پابند تھے کہ حرام تو حرام مشکوک چیزوں سے بھی بچتے تھے، حتّٰی کہ وِصالِ ظاہری کے وَقْت فرمایا: میرے پاس جتنا بھی مال ہے اُس میں ایک دِرْہم بھی شک وشُبہے والا نہیں ہے۔ (نزهة القاری ۱/۱۰۷، ملخصاً) (ارشاد الساری، ترجمة الامام بخاری، ۱/۵۵)

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بینائی لَوٹ آئی

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابھی چھوٹی عمر کے تھے کہ آپ کے والِدِ ماجِد کا اِنتقال ہوگیا اور پھر پرورش کی تمام تر ذِمّہ داریاں آپ کی والِدۂ ماجِدہ نے سنبھالیں۔ بچپن شریف میں امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بینائی جاتی رہی۔ والِدۂ ماجِدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا اِس صَدمہ سے روتی رہتیں اور گڑگڑا کر دعا مانگا کرتیں۔ ایک رات سوتے میں قسمت کا سِتارہ چمک اُٹھا، دل کی آنکھیں کُھل گئیں، خواب میں

دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا اِبراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ **"آپ اپنے بیٹے کی بینائی کی واپسی کیلئے دعائیں مانگتی رہی ہیں۔ مبارَک ہو کہ آپ کی دعا قبول ہو چکی ہے، اللہ پاک نے آپ کے بیٹے کی بینائی بحال فرمادی ہے۔"** جب صُبح ہوئی تو دیکھا کہ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھیں(Eyes)روشن ہو چکی تھیں۔(تفہیمُ البخاری، ۱/۴ ملخصاً)

لگاؤں خاکِ قدم بار بار آنکھوں میں　　بَصر کے ساتھ بصیرت بھی خوب روشن ہو

(سامانِ بخشش، ص ۱۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! اللہ کریم نے ماں کی دُعا میں کیسی تاثیر رکھی ہے کہ ماں جب اپنی اَولاد کے حق میں دُعا کرتی ہے تو ربِّ کریم اُس کے اُٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھتا اور اَولاد کے حق میں اُس کی دُعا قبول فرماتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **ماں** وہ مہربان ہستی ہے جو اَولاد کے لئے رو رو کر دُعائیں کرتی ہے، **ماں** کی دُعا جنّت میں لے جاتی ہے، **ماں** کی دُعا ربِّ کریم کا فرمانبردار بناتی ہے، **ماں** کی دُعا بُرائیوں سے بچاتی ہے، ماں کی دُعا اَولاد کو **مقامِ وِلایت** تک پہنچا دیتی ہے، **ماں** کی دُعا اَولاد کی قسمت سَنوار دیتی ہے، **ماں** کی دُعا اَولاد کے حق میں قبول ہوتی ہے، **ماں** کی دُعا کامیابیاں دِلاتی ہے، **ماں** کی دُعا نُزولِ رَحمت کا سبب ہے، **ماں** کی دُعا گناہوں کی مُعافی کا ذَرِیعہ ہے، **ماں** کی دُعا کی بَرَکت سے ربِّ کریم اَولاد سے مصیبتوں اور آزمائشوں کو ٹال دیتا ہے۔ اللہ کریم ہمیں اپنی ماں کی خدمت بجالانے، ان کی فرمانبرداری کرنے، انہیں راضی رکھنے اور ان سے دعائیں لینے والے کام کرنے کی توفیق و سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم مُحَدِّثِینِ کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرتِ مبارکہ کا جائزہ لیں تو اُن کی پاکیزہ سیرت میں ہمیں یہ مَدَنی پھول جگمگاتا دکھائی دے گا کہ اِن حضرات نے عِلْمِ حدیث کے حُصول اور اَحادیثِ رسول کی ترویج و اِشاعت کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کردیا، حتّٰی کہ اِس راہ میں اپنے گھربار کو خَیر آباد کہہ کر دُور دراز ملکوں اور شہر کا سفر طے کرکے علمِ حدیث حاصل کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرُ المؤمنین فی الحدیث امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چونکہ یادگارِ اَسلاف تھے، لہٰذا آپ نے مُحَدِّثِینِ کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے اِسی مقصد کی خاطر اپنے آبائی وطن کو چھوڑا، دُور دراز شہروں کا سفر اِختیار فرمایا اور انتہائی کم عُمر میں ہی میدانِ حدیث میں اپنی صلاحیتوں کالوہا منوایا۔ آیئے! امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شَوقِ عِلْم کی چند جھلکیاں مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ

زمانۂ تعلیم

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن فِی الْحَدِیْث حضرت سَیِّدُنا محمد بن اِسماعیل بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب دس(10) سال کے ہوئے تو اِبتدائی اور ضروری تعلیم حاصل کرچکے تھے، اللہ پاک نے آپ کے دل میں عِلْمِ حدیث حاصِل کرنے کا شوق پیدا کیا تو آپ نے ''بُخارا'' میں (عِلْمِ حدیث حاصل کرنے کے لئے ایک مَدْرَسے میں) داخِلہ لے لیا، عِلْمِ حدیث اِنتہائی محنت سے حاصِل کیا، سولہ (16) سال کی عمر میں امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے بڑے بھائی اور والدہ کے ہمراہ حج کرنے کے لئے حرمین شریفین (مکے مدینے میں) حاضر ہوئے، والدہ اور بھائی توحج سے فارغ ہونے کے بعد واپس وطن آگئے مگر آپ مزید علم حاصل

کرنے کے لئے وہیں رہے اور اٹھارہ(18) سال کی عمر میں آپ نے وہیں پر ہی ایک کتاب[1] تصنیف فرمائی۔(ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/۵۶ ملخصاً)(تذکرۃ المحدثین، ص۱۷۲ ملخصاً)

حُصولِ عِلْم کے لئے سفر

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چھ(6) سال حِجازِ مُقَدَّس(عَرَب شریف کا وہ حِصّہ جس میں مَکَّۃُ مُکَرَّمَہ ،مَدِیْنَۃُ مُنَوَّرہ اور طائف کے علاقے شامل ہیں) میں مُقِیْم رہ کر خوب عِلْم حاصِل کیا۔ حُصولِ عِلْمِ دین کے لئے آپ نے کئی سفر اِختیار فرمائے،2 مرتبہ شام، مِصْر اور جزیرہ،4مرتبہ بَصرہ اور کئی دفعہ(عِراق کے شہر) کُوفہ اور بغداد بھی تشریف لے گئے۔(سیر اعلام النبلاء،ابو عبداللہ البخاری۔۔۔الخ،ذکر حفظہ۔۔الخ، ۱۰/۲۸۵ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک اپنے بندوں کو جن نعمتوں سے نوازتا ہے، اُن میں سے ایک قُوَّتِ حافِظہ کی نعمت بھی ہے۔ جس کے ذریعے انسان دنیا بھر کی معلومات کو اپنے دماغ کی میموری (Memory) میں بآسانی محفوظ کرلینے پر قادر ہوجاتا ہے اور اِس سے بھرپور فائدہ اٹھاتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شمار بھی اُنہی خوش نصیبوں میں ہوتا ہے، جنہیں اللہ پاک نے زبردست قُوَّتِ حافِظہ کی نعمت سے سَرفراز فرمایا تھا، آپ نے بارگاہِ الٰہی سے ملنے والی شاندار قُوَّتِ حافِظہ اور بے مثال ذہانت کے ذریعے ہزاروں احادیثِ مبارکہ کو اپنے دل و دماغ میں محفوظ کرلیا تھا۔ آیئے! امام بُخاری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قُوَّتِ حافِظہ کی چند دلنشین جھلکیاں سماعت کرتے ہیں، چنانچہ

ایک ہزار احادیث زبانی بیان فرمادیں

1…(کتاب قضایا الصحابۃ والتابعین)

ایک مرتبہ آپ (خُراسان کے ایک مشہور شہر)بَلْخ تشریف لے گئے، لوگوں نے آپ سے حدیث سُنانے کی فرمائش کی تو ایک ہزار(1000)احادیثِ مبارَکہ زبانی بَیان فرمادیں۔(سیر اعلام النبلاء، ابو عبداللّٰہ البخاری۔۔۔الخ، ۲۸۹/۱۰)

16دن میں 15ہزار احادیث

حضرت محمد بن اَبِی حاتِم اور حاشِد بن اِسماعیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما بَیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چھوٹی عُمر میں ہمارے ساتھ حدیث کے لئے مشائخ بَصرہ کی خدمت میں حاضِر ہوتے تھے، امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علاوہ ہم تمام ساتھی اَحادیث کو محفوظ کرنے کے لئے تحریر کر لیتے تھے، سولہ دن(Sixteen Days) گزر جانے کے بعد ایک روز ہم نے امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ڈانٹا کہ تم نے اَحادیث محفوظ نہ کرکے اتنے دنوں کی محنت ضائع کردی۔ یہ سُن کر امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہم سے کہا: اچھا تم اپنے تحریر شدہ صَفْحات لے آو، چنانچہ ہم اپنے اپنے صَفْحات لے آئے، امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اَحادیث سُنانی شروع کردیں، یہاں تک کہ اُنہوں نے پندرہ ہزار(15000) سے زیادہ اَحادیث بَیان کر ڈالیں، جنہیں سُن کر ہمیں یُوں گُمان ہوتا تھا کہ گویا ہمیں یہ روایات امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہی لکھوائی ہیں۔(ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۵۹/۱)

ستّر ہزار حدیثوں کے حافِظ

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان بن مجاہِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا محمد بن سلام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے تو حضرت سَیِّدُنا محمد بن سلام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان بن مجاہِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: اگر آپ کچھ دیر پہلے آجاتے تو میں آپ کو وہ بچہ دکھاتا جو

ستر ہزار(70,000)حدیثوں کا حافِظ ہے۔یہ حَیرت انگیز بات سُن کر حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل میں امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملاقات کا شَوق پیدا ہوا،چنانچہ حضرت سَیِّدُنا محمد بن سلام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ سے فارغ ہونے کے بعد حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان بن مجاہِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تلاش کرنا شروع کر دیا،جب(امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے)ملاقات ہوئی تو حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان بن مجاہِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرْشاد فرمایا:کیا سَتّر ہزار(70,000)اَحادیث کے حافِظ آپ ہی ہیں؟یہ سُن کر امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عَرْض کی:جی ہاں!میں ہی وہ حافِظ ہوں،بلکہ مجھے اِس سے بھی زیادہ اَحادیث یاد ہیں اور جن صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور تابِعین سے میں حدیث رِوایت کرتا ہوں اُن میں سے اکثر کی تاریخِ پیدائش،رہائش اور تاریخِ وِصال کو بھی میں جانتا ہوں۔(ارشاد الساری،ترجمۃ الامام البخاری،۱/۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ!سُنا آپ نے!امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حافِظہ کتنا شاندار تھا،آپ نے بچپن ہی میں نہ صِرْف سَتّر ہزار(70,000)سے زائد اَحادیثِ کریمہ کو حِفْظ فرمالیا بلکہ اُن حدیثوں کو روایت کرنے والے اکثر بُزرگوں کی تاریخِ پیدائش،رہائش اور تاریخِ وِصال کو بھی یاد کرلیا،بِلاشُبہ یہ اللہ پاک کے خاص فَضْل و اِحسان اور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خصوصی فیضان کا کمال تھا کہ لوگ آپ کے قُوَّتِ حافِظہ کی تعریف کیا کرتے تھے،جبکہ آج ہمارے حافِظے کمزور(Weak)ہوتے جارہے ہیں،ہمیں تو گزرے ہوئے کَل کی معمولی باتیں بھی یاد نہیں رہتیں،عیسوی مہینے اور اُن کی تاریخیں تو یاد رہتی ہیں مگر افسوس!مَدَنی یعنی قَمری مہینوں اور اُن کی تاریخوں سے بے خَبر رہتے ہیں،چیزوں کے حِساب کتاب میں اَکثر پریشانی کا شکار ہوجاتے ہیں،نمازوں کی رَکْعات کے بارے میں

شُکُوك و شُبُہات میں مُبْتَلا ہو جاتے ہیں کہ کتنی پڑھ لیں اور کتنی باقی رہ گئیں، کسی کِتاب یا رِسالے کو کئی کئی بار پڑھ لینے کے باوُجود بھی اُس کے مَضامین یا مسائل ہمارے دل و دماغ میں محفوظ نہیں ہو پاتے۔ بہر حال اگر ہم اپنے حافِظے کو مضبوط بنانا چاہتے ہیں، بُھولنے کی بیماری سے نجات پانا چاہتے ہیں، حافِظے کو مضبوط بنانے کے طریقے جاننا چاہتے ہیں اور بُھولنے کی بیماری پیدا کرنے والے اَسباب کے بارے میں معلومات حاصِل کرنا چاہتے ہیں تو اِس کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کِتاب **"حافِظہ کیسے مضبوط ہو؟"** کا مُطالَعہ فرمائیے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے کسی کارنامے کے سبب عوام و خواص میں مشہور ہو جاتا ہے تو وہ اپنے آپ کو **"کچھ"** سمجھنے لگتا ہے، دوسروں کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے، اپنے کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرنے میں شرم اور ذِلّت محسوس کرتا ہے، دُنیوی حِرص و لالچ اور مزید شہرت کا بُھوت اُس پر سُوار ہو جاتا ہے اور دُنیوی لذّات کا شیدائی ہو کر فِکْرِ آخرت سے غافِل ہو جاتا ہے۔ لیکن قُربان جائیے امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر! اتنے بڑے مُحدِّث ہونے کے باوُجود غُرور و تکبُّر کو کبھی اپنے قریب بھی بھٹکنے نہ دیا، عاجِزی و اِنکساری کا دامن تھامے رکھا، عَمَلی طور پر سادگی اپنائی اور دورانِ طالبِ عِلْمی سے ہی زُہد و قَناعت کو اِختیار فرمالیا، چنانچہ

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عاجزی و انکساری

آپ کے خُصوصی شاگرد محمد بن حاتِم وَرَّاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بُخارا کے قریب مسافر خانہ بنارہے تھے، خُدّام اور عقیدت مَند حضرات بھی آپ کے ہمراہ تھے مگر اِس کے باوُجود آپ اپنے ہاتھوں سے اِینٹیں اُٹھا اُٹھا کر دیوار میں لگا رہے تھے، میں نے آگے بڑھ کر کہا: آپ رہنے دیجئے یہ اینٹیں میں لگا دیتا ہوں، اِرْشاد فرمایا: قِیامت کے دن یہ عمل مجھے فائدہ دے گا۔ (ارشادالساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/۶۵)

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا یاربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجِزی کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۷۸)

سُوکھی روٹی تناول فرماتے

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے طلبِ عِلْم کے دوران بسا اوقات سُوکھی گھاس کھا کر بھی وَقْت گزارا، کبھی کبھار ایک دن میں عام طور پر صِرْف دو یا تین بادام کھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بیمار پڑ گئے، اَطِبّا حضرات (یعنی ڈاکٹرز) نے بتلایا کہ سُوکھی روٹی کھا کھا کر اِن کی اَنتڑیاں سُوکھ چکی ہیں، اُس وَقْت آپ نے بتایا کہ وہ 40 سال (Forty Years) سے خُشْک روٹی کھا رہے ہیں اور اِس عَرْصے میں سالن کو بالکل بھی ہاتھ نہیں لگایا۔ (تذکرۃ المحدثین، ص۱۸۲)

لُوٹ لے رَحمت ، لگا قُفلِ مدینہ پیٹ کا
پائے گا جنّت ، لگا قُفلِ مدینہ پیٹ کا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اللہ والوں میں حُصولِ عِلْم کا کیسا زَبَرْدَست مَدَنی جذبہ ہوا کرتا تھا کہ سالن کے بغیر سُوکھی روٹی کھا کر بھی اِنتہائی ذَوق وشَوق کے ساتھ عِلْمِ دین سیکھنے میں مشغول

رہا کرتے تھے، جبکہ آج ہمارا معاشرہ دُنیوی عُلوم و فُنون کی ڈگریوں اور حُصولِ مال کی خاطِر شب و روز کوششوں میں مصروفِ عمل دکھائی دیتا ہے، مگر دِینی مدارِس وجامعات میں بہترین اور مفت سہولیات کے باوُجود پڑھنے والوں کی تعداد اِنتہائی کم نظر آتی ہے اور حال یہ ہے کہ ہماری اَکثریت شریعت کے بنیادی فرائض وواجبات سے غافل نظر آتی ہے، جیساکہ

تفسیرِ صراطُ الجِنان میں ہے: عِلمِ دین سیکھنا صِرف کسی ایک خاص گروہ کا کام نہیں بلکہ اپنی ضرورت کے مطابِق عِلم سیکھنا ہر مسلمان پر فَرض ہے۔ لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج مسلمانوں کی اکثریت عِلمِ دِین سے دُور نظر آتی ہے۔ نمازیوں کو دیکھیں تو چالیس(40) چالیس(40) سال نماز پڑھنے کے باوُجود حال یہ ہے کہ کسی کو وُضو کرنا نہیں آتا تو کسی کو غُسل کا طریقہ معلوم نہیں، کوئی نماز کے فرائض کو صحیح طریقے سے ادا نہیں کرتا تو کوئی واجبات سے جاہِل ہے، کسی کی قراءت دُرُست نہیں تو کسی کا سجدہ غلط ہے۔ یہی حال دیگر عبادات کا ہے خُصوصاً جن لوگوں نے حج کیا ہو اُن کو معلوم ہے کہ حج میں کس قدر غَلَطیاں کی جاتی ہیں! اِن میں اکثریت اُن لوگوں کی ہوتی ہے جو یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ بس حج کے لئے چلے جاؤ جو کچھ لوگ کر رہے ہوں گے وہی ہم بھی کرلیں گے۔ جب عبادات کا یہ حال ہے تو دیگر فَرض عُلوم کا حال کیا ہوگا؟ یُونہی حَسَد، بُغض، کِینہ، تَکَبُّر، غِیبَت، چُغلی، بُہتان اور نہ جانے کتنے ایسے اُمور ہیں جن کے مسائل کا جاننا فَرض ہے لیکن ایک بڑی تعداد کو اِن کی تعریف بلکہ اِن کی فَرضِیَّت تک کا عِلم نہیں ہوتا۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن کا گناہ ہونا عُمُوماً لوگوں کو معلوم ہوتا ہے اور وہ چیزیں جن کے بارے میں بالکل بے خَبر ہیں جیسے خرید و فروخت، مُلازَمَت، مسجد و مَدْرَسہ اور دیگر بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں لوگوں کو یہ تک معلوم نہیں کہ اِن کے کچھ مسائل بھی ہیں، بس ہر طرف ایک اندھیر نگری مچی ہوئی ہے، ایسی صورت میں ہر شخص پر ضروری ہے خود بھی عِلمِ دین سیکھے

اور جن پر اُس کا بس چلتا ہو اُنہیں بھی عِلْمِ دین سیکھنے کی طرف لائے اور جنہیں خود سکھا سکتا ہے اُنہیں سکھائے ۔ اگر تمام والِدین اپنی اَوْلاد کو اور تمام اَساتِذہ اپنے شاگردوں کو اور تمام پیر صاحِبان اپنے مُریدوں کو اور تمام اَفسران وصاحِبِ اِقتدار حضرات اپنے ماتحتوں کو عِلْمِ دین کی طرف لگا دیں تو کچھ ہی عرصے میں ہر طرف دِین اور عِلْم کا دَور دورہ ہو جائے گا اور لوگوں کے مُعاملات خُود بخود شریعت کے مطابق ہوتے جائیں گے۔ فِی الْوَقْت جو نازک صورتِ حال ہے اِس کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ ایک مرتبہ سُناروں (جیولرز) کی ایک بڑی تعداد کو ایک جگہ جمع کیا گیا جب اُن سے تفصیل کے ساتھ اُن کا طریقۂ کار معلوم کیا گیا تو واضح ہوا کہ اِس وَقْت سونے چاندی کی تجارت کا جو طریقہ رائج ہے وہ تقریباً اَسّی فیصد خلافِ شریعت ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہماری دیگر تجارَتیں اور مُلازَمتیں بھی کچھ اِسی قسم کی صورتِ حال سے دوچار ہیں۔ جب مُعاملہ اِتنا نازُک ہے تو ہر شخص اپنی ذِمّہ داری کو محسوس کر سکتا ہے، اس لئے ہر شخص پر ضروری ہے کہ عِلْمِ دین سیکھے اور حتَّی الاِمکان دوسروں کو سکھائے یا اِس راہ پر لگائے۔ (صراط الجنان، ۶/ ۲۹۰)

عِلْم حاصِل کرو جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مَدَنی اِنعامات"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ عِلْم کا جذبہ بڑھانے اور فَرض و واجب عُلُوم کی اَہَمِّیَّت کو دل و دماغ میں بسانے کا ایک بہترین ذریعہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے

کے 12 مَدَنی کاموں میں مشغول ہو جانا بھی ہے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام" **مَدَنی اِنْعامات**" کے مُطابِق روزانہ فِکْرِ مدینہ کرتے ہوئے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو مَدَنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا بھی ہے۔

☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسخہ ہیں، ☆مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں، ☆مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَولت ہاتھ آتی ہے، ☆مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ(Gift) بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی یاد دِلاتا ہے، ☆مَدَنی اِنعامات بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکْرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سُنیے، چنانچہ

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا اِنعام

ایک اسلامی بھائی مَدَنی قافلے میں سفر پر تھے۔ اِسی دَوران اُن پر بابِ کرم کُھل گیا۔ ہُوا یُوں کہ رات کو جب سوئے تو قسمت اَنگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، کیا دیکھتے ہیں کہ جنابِ رِسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لے آئے۔ ابھی جلووں میں ہی گُم تھے کہ لَب ہائے مُبارَکہ کو جُنبِش ہوئی، رَحمت کے پُھول جھڑنے لگے اور اَلفاظ کچھ یُوں ترتیب پائے: **"جو مَدَنی قافلے میں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں اُنہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے جاؤں گا۔"**

مِرے تم خواب میں آؤ، مِرے گھر روشنی ہوگی　　مِری قسمت جگا جاؤ، عِنایت یہ بڑی ہوگی

مجھے گر دِید ہوجائے، تو میری عِید ہوجائے تِرا دِیدار جب ہوگا، مجھے حاصِل خوشی ہوگی
میں بَن جاؤں سَراپا "مَدَنی اِنْعامات" کی تصویر بَنُوں گا نیک یااللہ اگر رَحمت تِری ہوگی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۳۹۱-۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَحادیثِ مُبارکہ کی تَعْظِیم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ جس سے عشق ہوتا ہے اُس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے بھی عشق ہوجاتا ہے۔ مثلاً محبوب کے گھر، اُس کے درودیوار حتّٰی کہ محبوب کے گلی کُوچوں تک سے عقیدت کا تَعَلُّق (Relation) قائم ہوجاتا ہے۔ پھر بَھلا جو عشقِ نبی میں گم ہو چکا ہو وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت کے سبب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیثِ مبارکہ سے مَحَبَّت کیوں نہ رکھے گا اور کیوں نہ اُن کا ادب بجالائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شُمار بھی اُنہی باکمال ہستیوں میں ہوتا ہے جو فَنَا فِی الرَّسُول کے منصبِ عظیم پر فائز اور سَرتاپا ادب و تعظیم کے پیکر تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ادب و تعظیم کا دامن تھام کر عشقِ مُصطَفٰے کے گہرے سَمُنْدَر میں ڈوب کر لاکھوں احادیثِ کریمہ میں سے **"صحیح بخاری"** کی صورت میں صحیح ترین احادیثِ مبارکہ کا قیمتی خزانہ جمع کرکے اُمّتِ سَرکار کو عطا فرمادیا۔ آیئے! اِس مبارک کتاب کی شان و عظمت سُنئے اور جُھومئے، چنانچہ

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حدیث لکھنے کا انداز

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے **"صحیح بخاری"** میں تقریباً چھ

ہزار (6000) احادیث ذِکْر کی ہیں، ہر حدیث کو لکھنے سے پہلے غُسل کرتا، دو رَکعت نفل نماز ادا کرتا پھر اِستخارہ کرتا، جب کسی حدیث کی صِحّت پر دل جمتا تو اُسے کتاب میں درج کر لیتا۔ (هدی السارى، مقدمة، ١/ ١٠) (نزہۃ القاری، ص ١٣٠)

چھ لاکھ حدیثوں کے حافظ

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: مجھے چھ لاکھ حدیثیں یاد ہیں، جن میں سے چن چن کر سولہ (16) سال میں، میں نے اِس جامع (بخاری) کو لکھا ہے، میں نے اِسے اپنے اور اللہ پاک کے درمیان دلیل بنایا ہے۔ (مقدمہ فتح الباری، ص ١٠) میں نے اپنی اِس کتاب میں صِرف صحیح اَحادیث داخِل کی ہیں اور جن حدیثوں کو میں نے اِس خیال سے کہ کتاب بہت لمبی نہ ہو جائے چھوڑ دیا وہ اِس سے بہت زیادہ ہیں۔

(نزہۃ القاری، ص ١٣٠)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دیگر بھی کئی کتابیں[1] لکھی ہیں مگر صحیح بخاری شریف امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وہ عظیم کارنامہ ہے جس نے نہ صِرف عوام و خواص میں مقبولیت کی معراج پائی بلکہ بارگاہِ رسالت سے بھی اِسے مقبولیت کا تمغا عطا ہوا، یُوں کہ نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسے اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے **"میری کتاب"** فرمایا، چنانچہ

بارگاہِ رسالت میں صحیح بخاری شریف کی مقبولیت

حضرت سَیِّدُنا امام ابو زید مَرْوَزِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ مکّے شریف میں مقامِ اِبراہیم اور حَجَرِ اَسْوَد کے درمیان سو رہا تھا کہ میرا نصیب جاگا اور خواب دیکھا کہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

---

1 . . . مثلاً التاریخ الکبیر، التاریخ الاوسط، التاریخ الصغیر، کتاب الضعفاء، خلق افعال العباد، المسند الکبیر، کتاب العلل، الادب المفرد وغیرہ

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرما رہے ہیں: اے ابو زید! کتابِ شافِعی کا دَرس کب تک دو گے، ہماری کتاب کا دَرس کیوں نہیں دیتے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے عَرض کی: یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میری جان آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی کتاب (Book) کونسی ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جامع محمد بن اسماعیل یعنی امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کتاب **"بخاری شریف"**۔ (بستان المحدثین، ص ۲۷۵)

صدقے میں مِرے غوث کے تُو خواب میں یاربّ جلوہ مجھے سُلطانِ مدینہ کا دکھا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! جس کتاب کو نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پسند فرمائیں اور اُسے اپنی طرف منسوب فرمائیں تو اندازہ لگایئے کہ اُسے پڑھنے، سُننے اور اُس کا ختم کرنے والوں کو اِس کی کیسی کیسی بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔ آیئے! بطورِ ترغیب خَتمِ بُخاری کی چند بَرَکتیں مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ

خَتمِ بُخاری کے فوائد

(بعض) عارفین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن سے منقول ہے: اگر کسی مشکل میں صحیح بخاری کو پڑھا جائے تو وہ حل ہو جاتی ہے اور جس کشتی (Boat) میں صحیح بُخاری ہو وہ غَرق نہیں ہوتی۔ حافظ اِبنِ کثیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خشک سالی میں **"صحیح بخاری"** پڑھنے سے بارش ہو جاتی ہے۔ (تذکرۃ المحدثین، ص ۱۹۸) مشہور مُحَدِّث شیخ عبدُ العزیز مُحَدِّث دِہلَوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وقتِ شِدَّت، خوفِ دشمن، مَرَض کی سختی، قحط سالی اور دیگر بلاؤں میں اِس کتاب کا پڑھنا تریاق (علاج) کا کام دیتا ہے، اکثر اِس

کا تَجْرِبَہ ہوچکا ہے۔(بستان المحدثین، ص۲۷۴) حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: بعدِ قرآن شریف صحیح تر کتاب بُخاری شریف مانی گئی ہے، مصیبتوں میں خَتْمِ بُخاری کیا جاتا ہے، جس کی بَرَکت اور اللہ پاک کے فَضْل سے مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔(مرآۃ المناجیح،۱/۱۱ملخصاً)

مجھے آفتوں نے گھیرا، ہے مصیبتوں کا ڈیرا یانبی مدد کو آنا مَدَنی مدینے والے

(وسائل بخشش مرمم، ص۴۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ رابطہ بالعلماء والمشائخ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فَیضانِ اِمام بُخاری سے مالامال ہونے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر خدمتِ دین کے لئے اپنی خدمات پیش کیجئے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے۔اِنہی شُعبہ جات میں سے ایک شُعبہ **"مجلسِ رابِطہ بالعُلَماء والمشائخ"** بھی ہے۔اِس شُعبے کا بُنیادی مَقْصَد عاشقانِ رسول کے عُلَمائے کِرام و مشائخِ عِظام مَثَلاً اَئمّہ مساجِد، خُطبا اور پیرانِ طریقت وغیرہ کو دعوتِ اسلامی کی دِینی خدمات سے آگاہ کرنا، مَدَنی کاموں میں اُن کی مدد (Help) حاصِل کرنا، اُن کی دُعائیں لینا، سُنّی جامعات و مَدارِس میں مَدَنی کاموں کی ترکیب بنانا، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع، مَدَنی مُذاکرے، مُختلف سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں عاشقانِ رسول کے جامعات و مَدارِس کے طَلَبۂ کِرام کی شرکت کروانا اور اُن کے لیے مناسِب خَیر خواہی کا اِنتظام کرنا ہے۔اللہ کریم دعوتِ اسلامی اور **"مجلسِ رابِطہ بالعُلَما والمشائخ"** کو مزید ترقّیاں عطا فرمائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول پر اِستقامت نصیب

فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً ایک عام انسان جب تک دُنیا میں زندہ رہتا ہے اُس وَقْت تو وہ دُوسروں کو فائدہ پہنچانے پر قُدرت رکھتا ہے مگر مرتے ہی یہ سِلْسِلہ خَتْم ہوجاتا ہے مگر اَوْلیائے کِرام رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی شان وعظمت اِس قَدَر بلند وبالا ہوتی ہے کہ جب تک یہ حضرات اِس دُنیائے فانی میں اپنی ظاہِری حَیات کے ساتھ مُتَّصِف رہتے ہیں تو نیک و بَد سَبھی کو فَیضیاب فرماتے اور ہر طرف اپنی بَرَکتیں لُٹاتے ہیں پھر جب یہ حضرات اپنے مَزارِ اَقْدَس میں تشریف لے جاتے ہیں تو وہاں بھی اُن کی ذات اور اُن کے مَزارِ پُر انوار سے بَرَکات کاظُہُور ہوتا رہتا ہے اور لوگ فیضیاب ہوتے رہتے ہیں۔ آیئے! بعدِ وصال امام بُخاری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک کرامت اور آپ کے مزارِ پُر اَنوار کی ایک بَرَکت مُلاحظہ کیجئے، چُنانچہ

سیِّدُنا امام بخاری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وسیلے سے دُعا

علامہ تاجُ الدِّین سُبْکِی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام بُخاری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وِصالِ ظاہری کے (200سال) بعد سَمَرْقَنْد میں خشک سالی کی وجہ سے قحط پڑ گیا، لوگوں نے بارہا نمازِ اِسْتِسْقاء پڑھی اور دعائیں مانگیں لیکن بارش نہ ہوئی، پھر ایک نیک شخص جو زُہد وتقویٰ اور پرہیز گاری کی وجہ سے مشہور تھا، شہر کے قاضی کے پاس گیا اور اُسے مشورہ دیا کہ تم شہر کے لوگوں کو لے کر امام بُخاری رَحمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قَبْر پر جاؤ اور وہاں جا کر اللہ پاک سے بارش کی دعا مانگو، شاید اللہ پاک تمہاری دعا قبول فرمالے۔ قاضی نے یہ مشورہ قَبول کرلیا اور لوگوں کے ساتھ امام بُخاری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قَبْر پر آیا، امام بُخاری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وسیلے سے دعائیں کیں اور گریہ وزاری کی، امام بُخاری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے قَبولیتِ دعا کے لیے سفارش کی، نہایت ہی خُشوع و خُضوع سے اُس نے دعا مانگی، اُسی وَقْت آسمان پر بادل چھاگئے اور سات روز (Seven Day) تک مُسَلسَل بارش ہوتی رہی اور اِتنی بارش ہوئی کہ لوگوں کے لیے مقام "خَرْتَنْگ" سے "سَمَرْقَنْد" تک پہنچنا بھی مشکل ہوگیا۔ (طبقات الشافعية الكبرى، الطبقة الثانية، ۲/۲۳۴) (خَرْتَنْگ سے سَمَرْقَنْد تک فقط 3 مِیل کا فاصلہ ہے۔)

اللہُ غنی! شانِ وَلی! راج دِلوں پر دُنیا سے چلے جائیں حکومت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بزرگانِ دین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین اور اہلِ حق علمائے کرام کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ اپنی مشکلات کے حل کے لیے اولیائے کرام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مزارات پر حاضری دِیا کرتے تھے۔ آیئے! حُصولِ بَرَکت کے لئے بزرگوں کے مزارات پر جانے کی برکات ملاحظہ فرمایئے، چُنانچہ

1. حضرت سَیِّدُنا حسن بن ابراہیم خَلّال حنبلی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی معاملہ درپیش ہوتا ہے، میں حضرت سَیِّدُنا امام موسیٰ بن جعفر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضر ہوکر آپ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ کریم میری مشکل کو آسان کرکے مجھے میری مراد عطا فرمادیتا ہے۔[1]

1 . . . تاريخ بغداد، مقدمة المصنف، باب ماذكر في مقابر بغداد . . . الخ، ١/١٣٣

2. شافِعیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیِّدُنا امام محمد بن اِدریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی حاجت پیش آتی ہے تو میں دو رَکعت نماز ادا کر کے حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار پر جاکر اللہ کریم سے دعا مانگتا ہوں، اللہ پاک میری حاجت جلد پوری کر دیتا ہے۔(1)

3. حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک حاجت درپیش تھی اور میں کافی تنگدست بھی تھا۔ میں نے حضرت سیِّدُنا معروف کَرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبرِ اَنور پر حاضری دی، 3 بار سُورۂ اِخلاص کی تلاوت کی اور اس کا ثواب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور تمام مُسلمانوں کی اَرْواح کو پہنچایا پھر اپنی حاجت بیان کی۔ فرماتے ہیں کہ میں اس حال میں واپس آیا کہ میری حاجت پوری ہو چکی تھی۔(2)

حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن محمد زُہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزار کی حاضری مُرادیں پوری ہونے کیلئے مُجَرَّب (یعنی تجربہ شُدہ) ہے اور جو کوئی ان کے مزار کے پاس 100 مرتبہ سورۂ اِخلاص کی تلاوت کرے، پھر اللہ پاک سے سوال کرے تو اللہ پاک اس کی حاجت کو پورا فرمادے گا۔(3)

کرم ہو واسِطہ کُل اَوْلیا کا
مِرا اِیماں پہ مَوْلیٰ خاتِمہ ہو

1…الخیرات الحِسان، الفصل الخامس والثلاثون، ص ۹۴ ملتقطاً

2…الروض الفائق، المجلس الرابع والثلاثون الخ، ص ۱۸۸

3…مناقب معروف الکرخی، الباب السابع والعشرون فی ذکر فضیلۃ زیارۃ قبرہ…الخ، ص ۲۰۰

(وسائل بخشش، مُرمّم، ص۳۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان میں ہم نے سُنا کہ ☆ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے مثال ذہانت کے مالک تھے۔ ☆ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کم عُمْری میں ہی عِلْمِ حدیث میں مہارت حاصِل ہوگئی تھی۔ ☆ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لاکھوں احادیثِ مبارکہ حِفْظ تھیں۔ ☆ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حُصولِ عِلْم کی خاطِر دُور دراز ملکوں اور شہروں کے سفر فرمائے۔ ☆ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ احادیثِ مبارکہ کا بہت زیادہ ادب بجالاتے تھے۔ ☆ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عاجِزی و اِنکساری کے پیکر تھے۔ ☆ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحیح بخاری شریف کا ختم کرنے سے مصیبتیں، پریشانیاں اور آفتیں دور ہو جاتیں ہیں۔ ☆ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وِصالِ ظاہری کے بعد آپ کے وسیلے سے بارش طلب کی جاتی تھی۔ اللہ پاک ہمیں امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیضان سے مالا مال فرمائے اور ہمیں آپ کی سیرت پر چلتے ہوئے خوب خوب عِلْمِ دین سیکھنے اور دوسروں کو سکھانے کی تَوفِیْق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک کے بارے میں مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے حدیثِ پاک کے بارے میں چند مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحَظہ کیجئے: (1) فرمایا: جو شخص دینی معاملات کے بارے میں چالیس (40) حدیثیں یاد کر کے میری

اُمّت تک پہنچا دے گا اللہ پاک (قیامت کے دن) اُس کو اِس شان کے ساتھ اُٹھائے گا کہ وہ فقیہ ہو گا اور میں قِیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا اور اُس کے لئے گواہی دوں گا۔(مشکاۃ المصابیح،کتاب العلم، الفصل الثالث،۱/۶۸،حدیث:۲۵۸)(2) فرمایا: اللہ پاک اُس کو تَرو تازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔(تِرمِذی،۴/۲۹۸،حدیث:۲۶۶۵)☆اسلام میں کلامُ اللہ(یعنی قرآن) کے بعد کلامِ رسولِ اللہ(یعنی حدیث) کا درجہ ہے۔(مرآۃ المناجیح،۱/۲)☆ہر انسان پر حُضور عَلَیْہِ السَّلَام کی اِطاعت فَرض ہے اور یہ اِطاعت بغیر حدیث و سُنّت جانے ناممکن ہے۔(مرآۃ المناجیح،۱/۹)☆اَحادیث سے اِنکار کے بعد قرآن پر اِیمان کا دعویٰ باطِلِ محض ہے۔(نزہۃ القاری،۱/۳۶)☆جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ یہ واقعی حدیث مبارکہ ہے، اُس وَقْت تک بَیان نہ کریں۔(فیضان فاروق اعظم،۲/۴۵۱)☆آقا عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمان ہے: جب تک تمہیں یقینی عِلْم نہ ہو میری طرف سے حدیث بیان کرنے سے بچو، جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ منسوب کیا اُسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔(ترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ، باب ماجاء فی الذی۔۔۔الخ،۴/۴۳۹،حدیث:۲۹۶۰)☆ایس ایم ایس(SMS) کے ذریعے بغیر حوالے کے کوئی بھی حدیث آگے نہ بھیجیں جب تک کسی سُنّی صحیحُ العقیدہ مفتی صاحب یا کسی عالِمِ دین سے تصدیق نہ کروالیں۔(فیضان فاروق اعظم،۲/۴۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کاثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ، البتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شَوق و مَحَبَّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گُناہ بخش دے۔ (مُعْجَم کبیر، ۱۸/۳۶۲، حدیث: ۹۲۸)

کعبہ کے بَدْرُالدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طَیْبَہ کے شَمْسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زبان اور آنکھوں والا بادَل

---

1 ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**حکایتیں اور نصیحتیں**" کے صفحہ نمبر 126 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے مروی ہے: جب طوفانِ نوح کے بعد بیتُ المعمور جس کی بنیاد حضرت سیِّدُنا آدم علیہ السلام نے رکھی تھی، کو چھٹے آسمان پر اٹھایا گیا تو اللہ پاک نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ بیتُ اللہ شریف کی جگہ آکر اس کے نشانات پر بنیاد رکھیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم علیہ السلام وہاں تشریف لے گئے مگر وہ آپ علیہ السلام سے پوشیدہ تھا اور آپ علیہ السلام کو اس کا کوئی نشان دکھائی نہ دے رہا تھا تو اللہ پاک نے ایک بادل بھیجا جو لمبائی چوڑائی میں **بیت اللہ شریف** کی مقدار کے برابر تھا، اس کا سر، زبان اور 2 آنکھیں تھیں۔ وہ بیت اللہ شریف کے مقام پر کھڑا ہو گیا اور عرض کی: "اے ابراہیم! میری مقدار کے برابر بنیاد رکھ دیں۔" حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم علیہ السلام نے اس کے کہنے کے مطابق بنیاد رکھی پھر بادل چلا گیا۔

جب آپ علیہ السلام اس کے بنانے سے فارغ ہوئے تو طواف کیا۔ اللہ پاک نے آپ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ "لوگوں میں حج کا اعلان کریں۔" آپ علیہ السلام نے عرض کی: "میری آواز کیسے پہنچے گی؟" تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: "اے ابراہیم! تیرا کام ہے نِدا کرنا پہنچانا ہمارے ذمہ ہے۔" تو حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم علیہ السلام نے جبلِ ابوقُبَیس پر چڑھ کر بلند آواز سے پکارا: اے اللہ پاک کے بندو! تمہارے رب پاک نے گھر بنایا اور تمہیں اس کا حج کرنے کا حکم دیا ہے۔" تو اللہ پاک نے سب زمین والوں کو آپ علیہ السلام کی آواز سنائی تو جنّوں، انسانوں، پتھر اور مٹی کے ڈھیلوں، پہاڑوں اور ریتلے میدانوں اور ہر خشک و تر نے جواب دیا۔ مشرق و مغرب والوں کو آواز پہنچائی تو ماؤں کے پیٹوں سے اور مردوں کی پُشتوں سے سب نے یہ کہتے ہوئے جواب دیا: **لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ** تو آج وہی شخص حج کرے گا جس نے اس دن

جواب دیا تھا۔ جس نے ایک مرتبہ لبیک کہا تو وہ ایک مرتبہ حج کرے گا، جس نے 2 مرتبہ کہا وہ دو مرتبہ اور جس نے 3 مرتبہ لبیک کہا وہ تین مرتبہ حج کرے گا اور جس نے اس سے بھی زیادہ بار لبیک کہا وہ اتنی ہی بار حج کریگا۔ (شعب الایمان للبیہقی، باب فی المناسک، حیث الکعبة والمسجد الحرام، حدیث: ۳۹۸۹، ج ۳، ص ۴۳۶، مفهومًا، اخبار مکة للفاکهی، ذکر ابراهیم۔۔الخ، حدیث: ۹۷۳، ج ۱، ص ۴۴۵ فردوس الاخبار للدیلمی، باب اللام، حدیث ۵۳۴۳، ج ۲، ص ۲۱۷)

یاخدا! حج پہ بُلا آکے میں کعبہ دیکھوں
کاش! اکبار میں پھر میٹھا مدینہ دیکھوں
جھوم کر خوب کروں خانۂ کعبہ کا طواف
پھر مدینے کو چلوں گنبدِ خضرا دیکھوں

(وسائل بخشش مرمم، ص ۲۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیْتُ اللہ شریف کا حج کرنا وہ عظیم اور عمدہ عبادت ہے کہ عاشقانِ رسول اِس عبادت کو بجالانے کے لئے گڑگڑا کر دعائیں مانگتے ہیں، دوسروں سے دعائیں کرواتے ہیں، اِس مقْصَد کے حُصول کی خاطِر کمیٹیاں ڈالتے ہیں، اپنی حلال کمائی میں سے کچھ نہ کچھ الگ سے جمع کرتے ہیں، پھر مخصوص رَقم جمع ہوجانے کے بعد فَرِیضۂ حج کی ادائیگی کے لئے اِس اُمّید پر درخواستیں (Applications) جمع کرواتے ہیں کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اب کی بار اُن کا نام بھی قُرعہ اندازی میں نکلے گا اور وہ بھی حج کی سعادت پاکر وہاں کے دِلرُبا نظاروں سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے، مقاماتِ مُقدَّسہ پر جاکر رو رو کر اپنے گناہوں کی مُعافی مانگیں گے، اپنا حالِ دل سُنائیں گے اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں طلب کریں گے۔ پھر جس کا نام قُرعہ اندازی میں نکل آتا ہے تو اُس کی خوشی کی اِنتہا نہیں رہتی

کیونکہ کچھ ہی دنوں بعد وہ خواب میں نہیں بلکہ حقیقت میں اُس شہر محبوب یعنی مَکّۂ مُکَرَّمَہ کی حُدود میں داخل ہوجائے گا جس کی شان و عظمت قرآنِ کریم میں بَیان ہوئی ہے، چنانچہ پارہ 30 سُوْرَۃُ الْبَلَد کی آیت نمبر 1 اور 2 میں اِرشادِ باری ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ﴿۱﴾ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ﴿۲﴾ (پ۳۰، البلد: ۱ تا ۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: مجھے اِس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اِس شہر میں تشریف فرما ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُفَسِّرِین کِرام کا اِس بات پر اِجماع (اِتّفاق) ہے کہ اِس آیتِ مُبارَکہ میں اللہ پاک نے جس شہر کی قسم ذِکر فرمائی ہے وہ **مَکَّۂ مُکَرَّمہ** ہے۔ اِسی آیتِ مُبارَکہ کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے اَمیرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جناب میں یُوں عَرض گزار ہوئے: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر فِدا ہوں! آپ کی فضیلت اللہ پاک کے ہاں اِتنی بلند ہے کہ آپ کی حیاتِ مبارَکہ کی ہی اللہ کریم نے قسم ذِکر فرمائی ہے نہ کہ دوسرے اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی اور آپ کا مَقام و مَرتَبہ اُس کے ہاں اِتنا بُلند ہے کہ اُس نے لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ﴿۱﴾ کے ذریعے آپ کے مُبارَک قدموں کی خاک کی قسم ذِکر فرمائی ہے۔ (شرح زرقانی علی المواھب، الفصل الخامس۔۔۔الخ، ۴۹۳/۸، فتاویٰ رضویہ، ۵۵۶/۵)

اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنے مَشْہُورِ زمانہ نَعتیہ دِیوان **"حدائقِ بخشش"** میں لکھتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مَرتَبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح قرآنِ کریم **مَکَّۃُ مُکَرَّمہ کی شان و عظمت** کی گواہی دے رہا ہے، اِسی طرح مُختلف اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی مَکَّۃُ مُکَرَّمہ کے عظیمُ الشَّان فضائل کو بَیان کیا گیا ہے۔ آیئے! ہم بھی وہ فضائل سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دل و دماغ میں بھی اِس مُقدَّس شہر کی **شان و عظمت** مزید اُجاگر ہو جائے، چنانچہ

مکے مدینے کی خُصوصِیَّت

اِرْشاد فرمایا: لَا یَدْخُلُ الدَّجَّالُ مَکَّۃَ وَلَا الْمَدِیْنَۃَ یعنی مکّے اور مدینے میں دجّال داخِل نہیں ہوسکے گا۔ (مسند امام احمد، ۸۵/۱۰، حدیث: ۲۶۱۰۶)

یاربّ ہمیں مکّے کی فضاؤں میں بُلالے اور خانۂ کعبہ کا کریں جم کے نظارا
جو ہجرِ مدینہ میں تڑپتے ہیں شب و روز کرلیں کبھی طیبہ کا شہا! وہ بھی نظارا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۷۰)

مکے مدینے میں مرنے کی فضیلت

اِرْشاد فرمایا: جس شخص کی حج یا عمرہ کرنے کی نِیَّت تھی اور اِسی حالت میں اُسے حَرَمین یعنی مکّے یا مدینے میں مَوت آگئی تو اللہ پاک اُسے بروزِ قِیامت اِس طرح اُٹھائے گا کہ اُس پر نہ حساب ہوگا نہ عذاب، ایک دوسری روایت میں ہے: بُعِثَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی وہ بروزِ قِیامت اَمن والے لوگوں میں اُٹھایا جائے گا۔ (مصنف عبد الرزاق، ۱۷۴/۹، حدیث: ۱۷۴۷۹)

مجھے مَرنا ہے آقا گُنبدِ خضرا کے سائے میں وطن میں مَرگیا تو کیا کروں گا یارَسُولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کے بابرکت مقامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرکھئے! شہرِ محبوب یعنی مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں فضیلت وبرکت والے بہت سے مقامات موجود ہیں مگر ان سب میں **کعبے شریف** کو سب سے زیادہ فضیلت حاصل ہے۔ آیئے! حصولِ برکت کے لئے خانۂ کعبہ کی شان و عظمت ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

کعبہ سونے کی زنجیروں میں باندھ کر مَحْشَر میں لایا جائے گا

حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''تورات شریف'' میں ہے کہ اللہ پاک بَروزِ قِیامت اپنے 7لاکھ مُقرَّب فِرِشتوں کو بھیجے گا جن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں سونے کی ایک زَنجیر ہوگی، اللہ پاک فرمائے گا: ''جاؤ! اور **کعبہ** کو ان زنجیروں میں باندھ کر مَحشر کی طرف لے آؤ، '' فِرِشتے جائیں گے اُسے زنجیروں سے باندھ کر کھینچیں گے اور ایک فِرِشتہ پکارے گا: ''اے کعبۃُ اللہ! چل۔'' توکعبہ مُبارَکہ کہے گا: ''میں نہیں چلوں گا جب تک میرا سُوال پورا نہ ہو جائے۔'' فَضائے آسمانی سے ایک فِرِشتہ پکارے گا: ''تُو سُوال کر!''، توکعبہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے گا: ''اے اللہ پاک! تُو میرے پڑوس میں مدفون مؤمنین کے حق میں میری شَفاعت قَبول فرما۔'' توکعبہ شریف ایک آواز سُنے گا: ''میں نے تیری درخواست قبول فرمالی۔'' حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''پھر مکّہ مُکرَّمہ میں دَفن ہونے والوں کو اُٹھایا جائے گا جن کے چِہرے سفید ہوں گے۔ وہ سب اِحرام کی حالت میں کعبے کے گرد جمع ہو کر تَلْبِیَہ (یعنی لبیک) کہہ رہے ہوں گے۔ پھر فرشتے کہیں گے: اے کعبہ! اب چل۔ تو وہ کہے گا: ''میں نہیں چلوں گا، جب تک کہ میری درخواست قبول ہو جائے۔'' تو

فَضائے آسمانی سے ایک فِرِشتہ پکارے گا: تُو مانگ، تجھے دیا جائے گا۔ تو کعبہ شریف کہے گا: ”اے اللہ پاک! تیرے گنہگار بندے جو اکٹّھے ہو کر دُور دُور سے غُبار آلود میرے پاس آئے۔ انہوں نے اپنے اَہل وعِیال اور اَحباب کو چھوڑا، اُنہوں نے فرمانبرداری اور زِیارت کے شوق میں نکل کر تیرے حکم کے مطابِق مناسکِ حج ادا کئے، تو میں تجھ سے سُوال کرتا ہوں کہ ان کے حق میں میری شَفاعت قَبول فرما، ان کو قِیامت کی گھبراہٹ سے اَمن عنایت فرما اور انہیں میرے گرد جمع کردے۔“ تو ایک فِرِشتہ نِدا دے گا: اے کعبہ ان میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہوں نے تیرے طواف کے بعد گناہوں کا ارتِکاب کیا ہو گا اور ان پر اِصرار کر کے اپنے اوپر جہنَّم واجِب کر لیا ہو گا۔ تو کعبہ عَرض کرے گا: ”اے اللہ پاک! اِن گنہگاروں کے حق میں بھی میری شَفاعت قَبول فرما جن پر جہنّم واجِب ہو چُکا ہے۔“ تو اللہ پاک فرمائے گا: ”میں نے اُن کے حق میں تیری شَفاعت قَبول فرمائی۔“ تو وُہی فِرِشتہ نِدا کرے گا: جس نے کعبے کی زیارت کی تھی وہ دیگر لوگوں سے الگ ہو جائے۔ اللہ پاک ان سب کو کعبے کے گرد جَمْع کردے گا۔ ان کے چِہرے سَفید ہوں گے اور وہ جہنَّم سے بے خوف ہو کر طواف کرتے ہوئے تَلْبِیَہ کہیں گے۔ پھر فِرِشتہ پکارے گا: اے کعبۃُ اللہ! چَل۔ تو کعبہ شریف (اس طرح) تَلْبِیَہ کہے گا: ”لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ، بِيَدَيْكَ، لَبَّيكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔“ پھر فرشتے اُس کو کھینچ کر میدانِ محشر تک لے جائیں گے۔ (الروض الفائق ص ٦٦)

لشکرِ سُلَیمان اور کعبہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**“ صفحہ 130 پر ہے: **حضرت** سُلَیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا تخت ہوا پر اُڑتا جارہا تھا جب **کعبہ معظمہ** سے گزرا تو کعبہ رویا اور اللہ

پاک کے حُضُور عرض کی کہ ایک نبی تیرے انبیاء سے اور ایک لشکر تیرے لشکروں سے گزرا نہ مجھ میں اُترا، نہ نماز پڑھی۔ اِس پر ارشادِ باری تعالیٰ ہوا: نہ رو! میں تیرا **حج** اپنے بندوں پر **فرض** کروں گا جو تیری طرف ایسے ٹُوٹیں گے جیسے پرندا اپنے گھونسلے کی طرف اور ایسے روتے ہوئے دوڑیں گے جس طرح اُونٹنی اپنے بچّے کے شوق میں اور تجھ (یعنی تیرے شہر) میں **نبیِ آخرُ الزّماں** (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو پیدا کروں گا جو مجھے سب انبیاء (عَلَیْہِمُ السَّلَام) سے زیادہ پیارا ہے۔

(تفسیر بغوی ج۳ص ۱۳۵ملخّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اللہ پاک نے مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کو کیسی عظیمُ الشان خُصوصیات وبَرَکات سے نوازا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم دنیاوی اُلجھنوں میں اُلجھے رہنے کے بجائے حَرَمَینِ طَیِّبَیْن کی حاضِری کے لئے کوششیں جاری رکھیں، اِس کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں رورو کر دُعائیں مانگیں، والِدَین اور اللہ پاک کے مقبول بندوں کی بارگاہ میں حاضِر ہوکر اُن سے دعائیں کروائیں، اِس اُمّید پر کہ کبھی تو بابِ کرم کھلے گا، کبھی تو ہمارا بھی بُلاوا آجائے گا اور کبھی تو ہمارا نام بھی حاجیوں کی فہرست (List) میں شامل ہوگا۔

حاجیوں کے بن رہے ہیں قافلے پھر یانبی
پھر نظر میں پھر گئے حج کے مَناظِر یانبی!
کررہے ہیں جانے والے حج کی اب تیّاریاں
رہ نہ جاؤں میں کہیں کردو کرم پھر یانبی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۷۷،۳۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شہرِ مَکَّہ کو صِرف یہی ایک شَرَف حاصِل ہوتا تو بھی اِس کی شان

وعظمت کیلئے کافی تھا کہ اِس مبارک سَر زمین پر **بَیْتُ اللّٰہ شریف** جَلْوہ گر ہے مگر قربان جایئے کہ اِس کے علاوہ بھی اِس پُر نُور شہر کے فضائل و خصوصیات اِس قدر زیادہ ہیں کہ دل چاہتا ہے، بس بَیان کرتے اور سُنتے چلے جائیں کیونکہ اِس مُقَدَّس شہر (Holy City) میں جگہ جگہ پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے نسبت رکھنے والی مُقَدَّس و یادگار مساجِد، کُنویں، غاریں، تعمیرات اور مزارات وغیرہ موجود ہیں۔ آیئے! حُصولِ بَرَکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے **مکے شریف کی چند خُصوصیات** کے بارے میں سُنئے اور اپنے دل میں اِس پاکیزہ شہر کی عظمت مزید بڑھانے کا سامان کیجئے، چنانچہ

مَکَّۂ مُکَرَّمہ کی چند خُصوصیات

(1) نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مکے شریف میں پیدا ہوئے۔

ولادت گاہِ سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حضرت علّامہ قُطْبُ الدِّین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **حُضُورِ اکرم** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت گاہ پر دُعا قبول ہوتی ہے۔ (بلد الامین ص ۲۰۱)

خلیفہ ہارون رشید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والِدۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا نے یہاں مسجِد تعمیر کروائی تھی۔ آج کل اِس مکانِ عَظَمت نشان کی جگہ لائبریری (Library) قائم ہے اور اِس پر یہ بورڈ لگا ہوا ہے: **"مَکْتَبَۃُ مَکَّۃَ الْمُکَرَّمَۃ"**۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۲۴۷)

مکّے میں اُن کی جائے ولادت پہ یا خدا   پھر چشمِ اَشکبار جمانا نصیب ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۹۰)

(2) پیارے آقا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دینِ اسلام کی تبلیغ کا آغاز یہیں سے فرمایا۔

(3) یہیں کعبہ شریف ہے، اِسی کا طواف کیا جاتا ہے اور نماز میں دنیا بھر سے اِسی طرف منہ کیا جاتا ہے۔ آیئے! طوافِ کعبہ کے فضائل پر مشتمل 3 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

طواف کے فضائل

1. جس نے گِن کر طواف کے 7 پھیرے کئے اور پھر 2 رَکعتیں ادا کیں تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور طواف کرتے ہوئے آدمی کے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور دس دَرَجات بُلند کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ج ۲ ص ۲۰۲ حدیث ۴۴۶۲)
2. جو بیتُ اللہ کے طواف کے 7 پھیرے کرے اور اُس میں کوئی لَغْو (یعنی بیہودہ) بات نہ کرے تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (المعجم الکبیر، ج ۲۰، ص ۳۶۰ حدیث ۸۴۵)
3. جس نے 50 بار بیتُ اللہ شریف کا طواف کیا تو وہ گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے اس دن کہ (اپنی) ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ (جامع الترمذی، ابواب الحج، باب ماجاء فی فضل الطواف، حدیث ۸۶۶، ص ۱۷۳۳)

ہر برس کاش! آ کے مکّے میں
لُطف اُٹھاؤں طواف کا یاربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 81)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4) **مسجدُ الحرام شریف** مَکَّۃُ مُکرمہ میں ہے جس میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ (100,000)

نمازوں کے برابر ہے، جیسا کہ

مسجد حرام میں نماز پڑھنے کا ثواب

حضرتِ سیدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میری اس مسجد میں نَماز پڑھنا مسجدِ حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے اور مسجدِ حرام میں ایک نَماز پڑھنا دیگر مساجد میں ایک لاکھ نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔ (مسند احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، رقم، ۱۴۷۰۰، ج ۵، ص ۱۰۸)

(5) آبِ زم زم کا کُنواں بھی یہیں پر واقع ہے۔

آبِ زم زم کی برکتیں

آبِ زم زم کی برکتیں بیان کرتے ہوئے نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آبِ زم زم ہر اس مقصد کے لئے ہے، جس مقصد کے لئے اُسے پیا جائے، اگر تم اسے شفا کی غرض سے پیو گے تو اللہ پاک تمہیں شفا دے گا، اگر تم اسے پناہ حاصل کرنے کیلئے پیو گے تو اللہ پاک تمہیں پناہ عطا فرمائے گا، اگر تم اسے اپنی پیاس بجھانے کے لئے پیو گے تو اللہ پاک تمہاری پیاس بجھا دے گا۔ (اس حدیثِ پاک کے راوی بیان کرتے ہیں کہ) حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما جب آبِ زم زم پیتے تو یہ دعا مانگتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم، کشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔ (مستدرک، کتاب المناسک، باب ماء زمزم لما شرب لہ، ۱۳۲/۲، رقم: ۱۷۸۲)

یہ زم زم اُس لئے ہے جس لئے اس کو پئے کوئی

اِسی زم زم میں جنّت ہے اِسی زم زم میں کوثر ہے

(ذوقِ نعت، ص۱۶۰)

(6)حَجَرِاَسود اور مقامِ اِبراہیم بھی اسی شہر مُقدس مَکَّۂ پاک میں ہیں۔

حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم

حجرِ اَسْوَد جنَّتی پتَّھر ہے، رُکن (یعنی حجرِ اَسود) اور مَقامِ (ابراھیم) دو "جنَّتی یاقُوت" ہیں۔ پہلے بَہُت نورانی تھے۔ اللہ پاک نے اِن کا نور چُھپا دیا اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ مشرِق و مغرِب کو چمکاتے۔ (تفسیرِ نعیمی ج۱ ص۶۳۰) جب سنگِ اَسوَد دیوارِ کعبہ میں قائم کیا گیا تو اس کی روشنی چاروں طرف دُور تک جاتی تھی، جہاں تک اس کی روشنی پہنچی وہاں تک حرم کی حُدُود مقرر ہوئیں، جس میں شکار کرنا منع ہے اور سنگِ اَسوَد کا رنگ بالکل سفید تھا، گنہگاروں کے ہاتھوں سے سیاہ ہو گیا۔ (ایضاص ۶۸۱،۶۸۰)

حُضور سَیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے چُوما ہے۔ امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اے حَجَرِ اَسود ! میں جانتا ہوں تُو پتَّھر ہے، نَفْع و نقصان کا مالک نہیں ، اگر میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تجھے چُومتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی نہ چُومتا۔

(بلد الامین ص ۶۱)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: روزِ قیامت یہ پتَّھر اُٹھایا جائے گا، اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے دیکھے گا، زَبان ہو گی جس سے بولے گا اور اپنے اِستِلام کرنے والے کی حق میں گواہی دے گا۔ (ترمذی ج۲ ص ۲۸۶ حدیث ۹۶۳)

اس کا مَس کرنا (یعنی چُھونا) گناہوں کو مِٹاتا ہے، اِعلانِ نُبُوَّت سے پہلے بھی یہ پتَّھر مبارک نبی پاک

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام کہتا تھا، اس پتّھر شریف کو پھر ایک مرتبہ اپنی اَصل شَکل پر کر دیا جائے گا، قِیامت کے دن اس کا حَجْم (یعنی جسامت) جَبَلِ اَبی قُبَیس جتنا ہو گا۔(بلدالامین ص ۶۲ والجامع اللطیف لابن ظھیرۃ ص ۳۸،۴۷)

(7) صَفامَروَہ بھی اسی شہر میں ہیں۔یہ دونوں پہاڑ اللہ پاک کی نشانیوں میں سے ہیں، چُنانچِہ اللہ پاک پارہ2 سورۃُالبقرہ کی آیت نمبر158 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىٕرِ اللّٰهِۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَاؕ وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًاۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ(۱۵۸) (پ۲، البقرۃ:۱۵۸)

تَرجَمۂ کنزالایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صِلہ دینے والا خبر دار ہے۔

مِیقات کا بیان

(8) مِیقات کے باہَر سے آنے والے بِغیر اِحرام کے مکّے میں داخِل نہیں ہو سکتے۔

میقات کی تعریف

مِیقات اُس جگہ کو کہتے ہیں کہ مکہ مُعظمہ جانے والے آفاقی کو بغیر احرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں، چاہے تجارت یا کسی بھی غرض سے جاتا ہو۔یہاں تک کہ مکہ مُکرمہ کے رہنے والے بھی اگر میقات کی حدود (مثلاً طائف یا مدینہ منورہ) جائیں تو انہیں بھی اب بغیر احرام مکہ پاک آنا ناجائز ہے۔(رفیق الحرمین، ص ۶۳)

(9) دنیا بھر سے مسلمان حج کی سعادت پانے کے لئے یہیں مَکَّۂ پاک حاضِر ہوتے ہیں۔

(10) جو اِس شہر مُقَدَّس میں داخِل ہو جائے اَمن پانے والا ہو گا، چنانچہ

پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 126 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب عَرض کی اِبراہیم نے کہ اے ربّ میرے اِس شہر کو اَمان والا کر دے۔ (پ ۱، البقرۃ: ۱۲۶)

(11) مَکَّۂ پاک کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ دن کا کچھ وَقْت یہاں کی گرمی پر صَبْر کر لینے والے کو جہنم کی آگ سے دُور کیا جاتا ہے، چنانچہ

مکے کی گرمی پر صَبْر کی فضلیت

نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: مَنْ صَبَرَ عَلٰی حَرِّ مَکَّۃَ سَاعَۃً مِّنْ نَھَارٍ تَبَاعَدَتْ مِنْہُ النَّارُ یعنی جو شخص دن کے کچھ وَقت مکّے کی گرمی پر صَبْر کرے جہنّم کی آگ اُس سے دُور ہو جاتی ہے۔ (اخبار مکۃ، ۲/۳۱۱، حدیث: ۱۵۶۵)

غارِ حِرا

(12) یہاں غارِ حِرا ہے، جہاں مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پہلی وَحی نازِل ہوئی، تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ظُہُورِ رِسالت سے پہلے غارِ حِرا میں ذِکْر و فِکْر میں مشغول رہے ہیں۔ یہ قِبْلَہ رُخ واقع ہے۔ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پہلی وَحی اِسی غار میں اُتری، جو کہ **اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾** سے **مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾** تک 5 آیتیں ہیں۔ یہ غار مُبارَک مسجدُ الحرام سے جانِبِ مشرِق تقریباً 3 میل پر واقع **"جَبَلِ حِرا"** پر ہے، اِس مبارَک پہاڑ کو **جَبَلِ نُور** بھی کہتے ہیں۔

"غارِ حرا" غارِ ثور سے افضل ہے کیونکہ غارِ ثور نے تین(3)دن(Three Days) **تک سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **قدم چُومے** جبکہ غارِ حِرا رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **صحبتِ بابَرَکت** سے زیادہ عرصہ مُشَرَّف ہوا۔(عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۲۴۱)

پھر عرب کی حسیں وادیاں ہوں کاش! مکّے کی شادابیاں ہوں
مجھ کو دیدار ثور و حِرا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۲۸)

(13) مَکَّۂ پاک کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہاں پر ہر **موسم کے پھل**(Fruits) ملتے ہیں۔

(14) (15) **معراجُ النّبی** اور **چاند کے دو ٹکڑے** ہونے کے معجزات اِسی شہر میں ظاہِر ہوئے۔

چاند دو ٹکڑے ہو گیا

کفارِ مکہ نے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے **معجزہ طلب کیا تو آپ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھا دیا ایک ٹکڑا "جبلِ ابو قُبَیْس" پر نظر آیا اور دوسرا ٹکڑا "جبلِ قُعَیْقِعَان" پر دیکھا گیا۔ اس طرح چاند کو دو پارہ کر کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کفارِ مکہ کو دکھا دیا اور فرمایا کہ تم لوگ گواہ ہو جاؤ۔(تفسیر جلالین، ص ۴۴۰، پ ۲۷، القمر: ۱)

(17) دنیا کا سب سے پہلا پہاڑ جَبَلِ اَبِی قُبَیْس یہیں واقع ہے۔

جَبَلِ ابو قُبَیْس

جَبَلِ ابُو قُبَیْس دُنیا کا سب سے پہلا پہاڑ ہے، جو مسجِدُ الحَرام کے باہَر صَفا و مَروہ کے قریب واقع ہے۔ اِس پہاڑ پر دُعا قَبول ہوتی ہے، اَہلِ مَکَّہ قحط سالی کے موقع پر اِس پر آکر دُعا مانگتے تھے۔

حدیثِ پاک میں ہے کہ **حَجَرِ اَسوَد** جنَّت سے یہیں نازِل ہُوا تھا۔(الترغیب والترھیب، ۲/۹۴، حدیث:۱۷۸۲) اِس پہاڑ کو **"اَلْاَمِین"** بھی کہا گیا ہے کہ **"طُوفانِ نُوح"** میں حَجَرِ اَسْوَد اِس پہاڑ (Mountain) پر بحفاظت تمام تشریف فرما رہا، ایک روایت کے مطابق کعبے شریف کی تعمیر کے موقع پر اِس پہاڑ نے حضرت سَیِّدُنا اِبراھیم عَلَیْہِ السَّلام کو پُکار کر عَرض کی: "حَجَرِ اَسوَد اِدھر ہے۔"

(بلدالامین، ص۲۰۴ ملخصاً)

منقول ہے، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسی پہاڑ پر جلوہ اَفروز ہو کر **چاند** کے دو ٹکڑے فرمائے تھے۔ چُونکہ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ پہاڑوں کے دَرمیان گھرا ہُوا ہے چُنانچہ اِس پر سے چاند دیکھا جاتا تھا پہلی (دوسری اور تیسری) رات کے چاند کو ہِلال کہتے ہیں لِہٰذا اِس جگہ پر بطورِ یادگار **مسجدِ ہلال** تعمیر کی گئی۔ بعض لوگ اِسے مسجدِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں۔(عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص۲۳۸ ملخصاً)

جَبَلِ نُور و جَبَلِ ثَور اور اُن کے غاروں کو سلام نُور برساتے پہاڑوں کی قِطاروں کو سلام

(وسائلِ بخشش، ص۶۰۸)

(18) پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہاں اپنی **حیاتِ ظاہری کے 53 برس** گزارے۔

(19) حضرت سَیِّدُنا امام مَھْدِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ظُہور مکّے شریف میں ہی ہو گا۔(عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص۲۰۰ ملخصاً)

مکّے کی حَسِیْں شام کی دیکھوں میں بہاریں پھر دیکھوں مدینے کی شہا صُبح دل آرا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۷۰)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکّے مدینے کی زیارت اور وہاں کے نُور بار مقاماتِ مقدسہ کی زِیارت کی کُڑھن بڑھانے اور اچھوں کی صحبت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں اپنا حصہ ملایئے، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں شرکت کرنا"** بھی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس مَدَنی کام کے بے شمار دُنیوی واُخروی فوائد (Advantages) ہیں، مثلاً **ہفتہ وار اجتماع** کی بَرَکت سے مسجد کی حاضِری کی سعادت حاصِل ہوتی ہے۔☆ **ہفتہ وار اِجتماع** کی بَرَکت سے **مسلمانوں سے ملاقات** وسلام کی سُنَّت عام ہوتی ہے۔☆ **ہفتہ وار اِجتماع** کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین سے مالامال **قیمتی مَدَنی پھول اُمّتِ مُسلِمہ** تک پہنچائے جاتے ہیں۔☆ **ہفتہ وار اجتماع بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت مدد گار ہے۔☆ **ہفتہ وار اِجتماع** کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی **تشہیر ونیک نامی** ہوتی ہے۔☆ **ہفتہ وار اِجتماع** میں مانگی جانے والی دُعائیں قبول ہوتی ہیں ☆ **ہفتہ وار اِجتماع** میں انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سِیرتِ مُبارَکہ پر سُنّتوں بھرے بیانات ہوتے ہیں۔جو خوش نصیب عاشقانِ رسول **ہفتہ وار اِجتماع** میں شرکت کرتے ہیں، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُنہیں یوں **دُعائے مدینہ** سے نوازتے ہیں کہ

جو پابند ہے اِجتماعات کا بھی میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۶۹)

آیئے! بَطورِ تَرغیب ہَفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں حاضِری کی ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور اِجتِماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کرنے کی نِیّت بھی کیجئے، چنانچہ

خوابِ غفلت سے بیداری

کَھڑی شریف (کشمیر) کے ایک عَلاقے پُل عطاری (پُل مَنڈا) میں مقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی سے پہلے بے عَمَلی کی زندگی گزار رہے تھے۔ نماز روزوں کے مُعامَلے میں سُستی کرنا اور بداَخلاقی سے پیش آنا اُن کا معمول بن چُکا تھا۔ نہ حُقُوقُ اللہ کا پاس تھا نہ ہی حُقوق العِباد یعنی بندوں کے حُقوق کالحاظ۔ ایک اسلامی بھائی اُنہیں ہفتہ وار اِجتماع کی دعوت پیش کرتے مگر وہ ٹال دیا کرتے تھے اور یوں کم و بیش 10 سال گزر گئے۔ ایک دفعہ اُنہی کے ایک دوست (Friend) نے اُنہیں ہفتہ وار اِجتماع کی ایسی منظر کشی کی کہ اُن کے دل میں بھی شرکت کی خواہش پیدا ہوئی اور اگلے ہی ہفتے وہ اُن کے ساتھ اِجتماع میں جا پہنچے۔ اِجتماع میں بہت سُکون ملا۔ پُرسوز بَیان اور رِقّت اَنگیز دعا سے دل میں بہت اَثر ہوا، پھر وہ بھی پابندی سے شریک ہونے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا چہرہ سنّت کے مطابق ایک مُٹّھی داڑھی سے جگمگانے لگا۔ اِجتماعی اِعتکاف کی بَرَکتیں لُوٹنے کا موقع مِلا اور وہ بھی سُنّتوں کے سانچے میں ڈھل گئے۔ اللہ کریم اُنہیں اِستقامت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فَیضانِ غوث و رضا مَدَنی ماحول
سنور جائیگی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول
سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے نظرِبد سے سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶،۶۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حَرَمَیْن شَرِیْفَین کی حاضری کی تڑپ اپنے اندر پیدا کرنے کا ایک

اور ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہم بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت کا مُطالَعَہ کریں کیونکہ یہ حضرات مکّے مدینے کی سرزمین سے سچّی عقیدت و مَحبَّت فرمایا کرتے تھے، اِن مقامات سے اِن کی مَحبَّت کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ بعض بزرگوں کا یہ معمول تھا کہ وہ کسی اور ملک یا شہر کے رہائشی ہونے کے باوُجود بھی مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کے فُیوض وبَرَکات حاصِل کرنے کی غَرض سے زندگی (Life) کا کثیر حِصَّہ شہرِ محبوب کی خوشبودار و خوش گوار فضاؤں میں سانسیں لیتے گزارا کرتے اور ہر سال اِسْتِقامت کے ساتھ بَیْتُ اللہ شریف کے حج کی سعادت سے بھی فیضیاب ہوتے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ حج و عمرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکے مدینے کے فیضان سے فیضیاب ہونے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے اور دینِ مَتِین کا پیغام عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اِسْلامی کم و بیش 104 شُعْبَہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، اِنہی میں سے ایک **"مجلسِ حج و عُمرہ"** بھی ہے۔ مجلسِ حج و عمرہ، حج و عُمرہ کے لئے جانے والے اِسْلامی بھائیوں اور اِسْلامی بہنوں کی باقاعدہ مدنی تَرْبِیَت کرنے، اُنہیں بارگاہِ خُداوندی اور بارگاہِ مُصْطَفوِی کے آداب اور ضروری مسائل سکھانے کے لیے قائم کی گئی ہے۔ اِس مجلس میں شامل تَرْبِیَت یافتہ مُبَلّغین اِسْلامی بھائی ہر سال حج کے مَوسمِ بہار میں حاجی کیمپوں میں جاکر حاجیوں کی مدنی تَرْبِیَت کرتے ہیں جبکہ مُبَلّغات اِسْلامی بہنیں حجّنوں کی تَرْبِیَت کرتی ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس مجلس کے تحت حج وزیارتِ مدینہ کے لئے مکّے مدینے جانے والوں کو امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ کتابیں **"رَفِیْقُ الْحَرَمَین"** اور **"رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن"** بھی تحفۃً پیش کی جاتی ہیں تاکہ اللہ پاک کے گھر کے مہمان اور حبیبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عُشّاق اِس عِبادت کو اَحسن طریقے سے بَجالانے میں کامیاب ہوجائیں۔ اللہ پاک مجلس حج و عمرہ کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سنا کہ

☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی شان و عظمت کو قرآنِ کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ ☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی شان و عظمت احادیثِ مبارکہ میں بیان ہوئی ہے۔ ☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں دجال داخل نہیں ہوسکے گا۔ ☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں داخل ہونے والا امن پانے والا ہوجاتا ہے۔ ☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔ ☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی زمین آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پسندیدہ زمین ہے۔ ☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں فضیلت و برکت والے کئی مقامات موجود ہیں۔ ☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں ہی امام مہدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ظہور ہوگا۔ اللہ پاک ہمیں حرمینِ طیبین کی بار بار باادب حاضری نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ

جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

سفر کرنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"ابوجہل کی موت"** صَفْحہ نمبر 21 سے سَفَر کرنے کی سُنّتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔☆جب سفر کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ پیر، جمعرات یا ہفتے کو کرے۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۴۰۰ملخصًا)☆سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سیِّدُنا جُبَیر بن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سفر میں اپنے سب رُفَقا سے زیادہ خوشحال رہنے کیلئے روانگی سے پہلے یہ وِرد پڑھنے کی تلقین فرمائی:(1)سورۂ کفرون(2)سورۂ نصر(3)سورۂ اخلاص(4)سورۂ فلق(5)سورۂ ناس۔ ہر سورت ایک ایک بار اور ہر ایک کی اِبتِدا میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور سب سے آخِر میں بھی ایک بار بِسْمِ اللّٰہ پوری پڑھ لیجئے،(اِس طرح سورتیں پانچ ہوں گی اور بِسمِ اللّٰہ شریف چھ بار) سَیِّدُنا جُبَیر بن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں یوں تو صاحبِ مال تھا مگر جب سفر کرتا تو (سب رُفقا سے) بدحال ہو جاتا، جب سے یہ سورتیں سفر سے قبل ہمیشہ پڑھنی شروع کیں ان کی بَرَکت سے واپَسی تک خوشحال اور دولت مند رہتا۔(ابو یعلی، ۶/ ۲۶۵، حدیث: ۷۳۸۲)☆آئینہ، سرمہ، کنگھا، مسواک ساتھ رکھے کہ سُنّت ہے۔(بہارِ شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۰۵۱)☆راستے کی چڑھائی کی طرف یا سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے، بس وغیرہ جب سڑک کی اُونچی جانب جارہی ہو تو "اَللّٰہُ اَکْبَر" اور سیڑھیوں یا ڈھلوان سے اُترتے ہوئے سُبْحٰنَ اللّٰہ کہیے☆منزل پر اُترتے وَقْت یہ پڑھیے: اَعُوْذُ

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ ط ترجمہ: میں اللہ کریم کے کامِل کلمات کے واسطے سے ساری مخلوق کے شَر سے پناہ مانگتا ہوں۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر نقصان سے بچے گا۔(الحِصنُ الحَصین، ص ۸۲)☆دورانِ سفر بھی نماز میں ہرگز کوتاہی نہ ہو،☆راستے میں بس خراب ہوجائے تو ڈرائیور یا مالِکان بس وغیرہ کو کوسنے اور بَک بَک کرکے اپنی آخِرت داؤ پر لگانے کے بجائے صَبر سے کام لیجئے اور جنَّت کی طلب میں ذِکر و دُرُود میں مشغول ہوجایئے☆بھیڑ کے موقع پر کسی ضعیف(کمزور) یا مریض کو دیکھیں تو بہ نِیَّتِ ثواب اُس کو بس وغیرہ میں بَاِصرار اپنی نِشَست پیش کر دیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب،**بہارِ شریعت** حصّہ 16(312صفحات)اور 120 صَفْحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا ابنِ وَہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا کَعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی خِدْمَت میں حاضِر ہوئے۔ لوگوں نے رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا تذکرہ کیا تو حضرت سَیِّدُنا کَعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ہر دن سَتَّر (70) ہزار فِرِشتے اُترتے ہیں جو رسُولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی قَبر شریف کو

گھیر لیتے ہیں، اپنے پَر بچھادیتے ہیں اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھتے رہتے ہیں، حتّٰی کہ جب شام پاتے ہیں تو وہ (آسمانوں کی جانب) چڑھ جاتے ہیں اور ان کی طرح (دوسرے فِرِشتے) اُترتے ہیں، وہ بھی اِسی طرح کرتے ہیں، حتّٰی کہ جب زمین کھلے گی تو حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سَتَّر (70) ہزار فِرِشتوں (کے جُھرمٹ) میں نکلیں گے جو حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہنچائیں گے۔ (مشکاۃ، کتاب احوال القیامۃ و بدء الخلق، باب الکرامات، ۲/۴۰۱، حدیث: ۵۹۵۵)

بَیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ ہمیشہ سارے فرشتے ہی حُضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُود بھیجتے ہیں مگر یہ ستر (70) ہزار فرشتے وہ ہیں جن کو عمر میں ایک بار حاضریِ دربار کی اجازت ہوتی ہے، یہ حضرات حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی برکت حاصل کرنے کو حاضری دیتے ہیں۔ جو فرشتہ ایک بار حاضری دے جاتا ہے اسے دوبارہ حاضری کا شرف نہیں ملتا ساری عمر میں صرف چند گھنٹے یعنی آدھے دن کی حاضری نصیب ہوتی ہے۔ (حدیثِ پاک کے اِس حصّے **"حتّٰی کہ جب زمین کھلے گی تو حُضُور سَتَّر (70) ہزار فِرِشتوں میں نکلیں گے جو حُضُور کو پہنچائیں گے۔"** کی وضاحت میں لکھتے ہیں:) یعنی قیامت کے اس دن کی ڈیوٹی والے فرشتے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی جُھرمٹ میں لے کر ربّ تعالیٰ تک پہنچائیں گے دُولہا کی طرح۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۲۸۲ تا ۲۸۳)

امامِ عشق و مَحبّت، اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **"حدائقِ بخشش"** میں اسی بات کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کیا خُوب ارشاد فرماتے ہیں:

سَتَّر ہزار صُبح ہیں سَتَّر ہزار شام
یُوں بندگیِ زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے

(حدائق بخشش، ص ۲۲۰)

مختصر وضاحت: یعنی صبح و شام مسلسل ستر (70)، ستر (70) ہزار فرشتے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حسین زلفوں اور چہرۂ انور کی آٹھوں پہر تعریف و توصیف کے لئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ پُرانوار پر حاضری دیتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

درِ رسول پر حاضر ہونے والا بخشا گیا

دعوتِ اسلامی کی اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی 413 صفحات پر مشتمل کتاب **"عیون الحکایات"** جلد 2 صفحہ نمبر 308 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا محمد بن حَرْب ہِلَالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بَیان کیا کہ ایک مرتبہ میں روضۂ رسول پر حاضِر تھا کہ ایک اَعرابی (عَرب کے دِیہات کا رہنے والا) آیا اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اِس طرح عَرْض گزار ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر جو سچی کتاب نازِل فرمائی اُس میں (پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی) یہ آیت بھی ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾ (پ۵، النسآء: ۶۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول اُن کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اے میرے آقا و مولیٰ! میں اللہ پاک سے اپنے گناہوں کی مُعافی طلَب کرتے ہوئے حاضِرِ دربار ہوں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنا شَفیع (شفاعت کرنے والا) بناتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ عاشقِ رسول رونے لگا اور اُس کی زَبان پر یہ اَشعار جاری تھے:

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهٗ ‏ فَطَابَ مِنْ طِیْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ

رُوْحِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُهٗ ‏ فِیْهِ الْعِفَافُ وَفِیْهِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ

ترجمہ: اے وہ بہترین ذات! جس کا مُبارک وُجُود اُس زمین میں دفن کیا گیا تو اِس کی عُمدگی اور

پاکیزگی سے میدان اور ٹیلے مُعطَّر (خوشبودار) ہو گئے۔ میری جان فِدا ہو، اُس قبرِ انور پر جس میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما ہیں! جس میں پاک دامنی، سخاوت اور عَفْو و کَرَم کا بیش بہا خزانہ ہے۔

وہ عاشقِ رسول کافی دیر تک اِن اَشعار کی تکرار کرتا رہا، پھر اپنے گناہوں کی مُعافی مانگتا ہوا اَشکبار آنکھوں سے وہاں سے رُخصت ہو گیا۔ حضرت سَیِّدُنا محمد بن حَرْب ہِلَالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں سویا تو خواب میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے شَرَف یاب ہوا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے اِرشاد فرمایا: اُس اَعرابی سے مِلو، اُسے خوشخبری سُناؤ کہ اللہ پاک نے میری سِفارش کی وجہ سے اُس کی مغفِرت فرمادی ہے۔ (عُیون الحکایات، ۲/۳۷۸ ملخّصًا)

اِمامِ اہلسنّت، پروانۂ شمعِ رسالت مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس ایمان افروز واقعے اور غلامانِ مُصطفےٰ کی بارگاہِ رِسالت میں **شفاعت کی بھیک** مانگنے کے لیے حاضری کو آیتِ قرآنی کی روشنی میں کتنے پیارے انداز میں منظر کشی فرما رہے ہیں:

مجرم بُلائے آئے ہیں جاءُوْكَ ہے گواہ　　پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دَین تھی　　دُوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

اُف بے حیائیاں کہ یہ مُنہ اور تِرے حضور　　ہاں تُو کریم ہے تِری خُو در گزر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۲۸، ۲۲۶، ۲۰۵)

اشعار کی مختصر وضاحت: (1) بارگاہِ مصطفےٰ میں مجرم گناہگاروں کو حاضری کی دعوت دی گئی ہے تو گناہگاروں کی توبہ ضرور مقبول ہو گی۔ کریموں کی یہ شان نہیں کہ وہ اپنے دروازے پر آئے ہوئے سائل کو انکار کر کے واپس کر دیں۔ (2) منگتا نے جیسے ہی اپنا ہاتھ آپ کے سامنے پھیلایا تو آپ نے اس پر عطاؤں کی بارش فرما دی کیونکہ سوال بیان کرنے اور قبول ہونے میں صرف ایک ہاتھ کی

دُوری ہے۔(3)افسوس! مجھ جیسا بے حیا، کالے منہ اور سیاہ باطن والا آپ کے سامنے حاضر ہونے کی جُرأت کیسے کر سکتا ہے مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کریم ہیں اور در گزر کرنا آپ کی عادتِ مبارکہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!"جو روتا ہے اس کا کام ہوتا ہے" کی کھلی حقیقت بَیان کردہ حکایت سے ہمارے سامنے واضح ہوگئی کہ اُس اَعرابی(دیہاتی) کا گریہ و زاری کرنا، اُس کا رونا، آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں تڑپنا، نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو پُکارنا، حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اَقدس میں آنسو بہانا کام آگیا اور غلاموں کے حال سے خبر دار آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے مغفرت کی خوشخبری عطا فرمادی۔ معلوم ہوا کہ بارگاہِ مُصْطَفٰے سے آج بھی **مَغْفِرَت** کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں، آج بھی گناہگاروں کو دامنِ رحمت میں چُھپالیا جاتا ہے، آج بھی بے سہاروں کی بگڑیاں بنتی ہیں، آج بھی غم کے ماروں کی غمخواری کی جاتی ہے اور آج بھی خالی جھولیاں بھری جاتی ہیں۔ دنیا میں آج بہت سے ایسے کئی لوگ موجود ہوں گے جن کے پاس بے انتہا مال و دولت ہے، جنہوں نے دنیا بھر کی سیر بھی کی ہوگی مگر آہ! عاشقانِ رسول کے مرکزِ عقیدت **"مدینۂ منورہ"** اور اس کے حُسِیْن و دِلکش مقامات کی زیارت سے مَحروم ہوں گے، جبکہ دوسری جانب وہ عاشقانِ رسول بھی ہوں گے جن کے پاس مدینے شریف جانے کے لئے نہ تو مال تھا اور نہ ہی جانے کے اسباب مگر زیارتِ مدینہ کے لئے اُن کا رونا، اُن کی سچی تڑپ، مسلسل دعائیں اور مُخْلِصانہ کوششیں رنگ لائیں، اَسباب بنتے چلے گئے اور بالآخر اُنہیں بھی مدینۂ پاک اور سبز سبز گنبد کی زیارت کا جام پینا نصیب ہوگیا۔ کسی شاعِر نے کیا خوب کہا ہے کہ

کہاں کا مَنْصَب کہاں کی دَولت قسم خُدا کی ہے یہ حقیقت
جنہیں بُلایا ہے مُصْطَفٰے نے وہی مدینے کو جارہے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! مدینۂ طیبہ ایسا بابرکت و عظمت والا مُقدس و محترم مقام ہے کہ جو وہاں جاتا ہے اس کا واپس آنے کو جی نہیں چاہتا کیونکہ مدینۂ طیبہ میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا روضۂ مبارک اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منسوب بے شمار یادیں موجود ہیں، مدینۂ طیبہ میں ایسا دِلی سکون ملتا ہے کہ جو دنیا کے کسی شہر اور کسی خوبصورت مقام پر بھی نہیں ملتا، لہٰذا اگر کبھی راہِ مدینہ میں کوئی پریشانی آجائے یا مدینۂ طیبہ میں کوئی تکلیف استقبال کرے تو صَبْر کر کے سعادت سمجھ کر اِسے قبول کرلینا چاہیے کہ وہاں تکلیف پر صَبْر کرنے والوں کے لئے اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی شفاعت کی بشارت (خوشخبری) عطا فرمائی ہے، چنانچہ

مدینۂ طیبہ کی تکالیف پر صَبْر کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص اِرادۃً میری زیارت کو آیا وہ قِیامت کے دن میری حفاظت میں رہے گا، جو شخص مدینے میں رِہائش اِختیار کرے گا اور مدینے کی تکالیف پر صَبْر کرے گا تو میں قِیامت کے دن اُس کی گواہی دوں گا اور اُس کی شَفاعت کروں گا اور جو شخص حَرَمین (یعنی مکے، مدینے) میں سے کسی ایک میں مرے گا، اللہ پاک اُس کو اِس حال میں قَبْر سے اُٹھائے گا کہ وہ قِیامت کے خَوف سے اَمْن میں رہے گا۔ (مشکاۃ المصابیح، ۱/۵۱۲، حدیث ۲۷۵۵)

تمنّا ہے فرمایئے روزِ محشر یہ تیری رہائی کی چِٹھی ملی ہے

شفاعت کرے حشر میں جو رضاؔ کی سِوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۸)

مختصر وضاحت: یعنی میری یہ آرزو ہے کہ روزِ محشر آپ یہ ارشاد فرمائیں کہ اے میرے اُمتی! تُو کیوں پریشان ہورہا ہے تیری نجات کا پروانہ میرے پاس ہے یہ لے اور جنت میں داخل ہوجا۔ آپ کے علاوہ کس کی مجال ہے کہ میدانِ محشر میں رضاؔ کی شفاعت کرے کیونکہ وہاں شفاعت کے دُولہا تو آپ ہی ہوں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کے لئے راہِ مدینہ کا ہر کانٹا بھی پھول کی طرح ہے لٰہذا سَفرِ مدینہ کے دوران اگر کوئی پریشانی آجائے، کوئی تنگ کرے، دھکّہ دے، خلافِ مزاج بات کہہ دے، اچانک کوئی زمینی یا آسمانی آفت آجائے تو اِس موقع پر بے صَبری کرنا، آہ و بُکا کرنا، اُلجھنا، بدلہ لینا اور شکوے شکایات کرنا بہت بڑی محرومی کا سبب بن سکتا ہے۔ یوں ہی جتنا عرصہ مدینۂ پاک کی فضاؤں میں گزرے تو کوشش کیجئے کہ ادب و تعظیم کا دامن ہاتھوں سے چُھوٹنے نہ پائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اللہ والے مدینۂ پاک کا بہت زیادہ ادب واحترام بجالاتے ہیں۔ آیئے! ایک زبردست عاشقِ رسول بزرگ کی مدینے سے مَحبّت اور وہاں کے ادب کے بارے میں 2 دلنشین واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

(1)مدینے سے مَحبّت کا انداز

مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زبردست عاشقِ رسول اور مدینۂ مُنَوَّرہ کا بہت زیادہ ادب (Respect) کرنے والے تھے۔ آپ مدینے میں رہنے کے باوجود قضائے حاجت کے لیے حرمِ مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے اور حُدودِ حرم سے باہر جا کر اپنی طبعی حاجت سے فارغ

ہوتے۔ (بستان المحدثین، ص۱۹)

عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے تھے
اس وقت بھی گلیوں میں خوشبو ہے پسینے کی

(2) امام مالک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اور تعظیمِ خاکِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے دروازے پر خُراسان یا مِصر کے گھوڑے بندھے ہوئے دیکھے۔ اُن سے زیادہ عمدہ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے عرض کی: یہ کتنے عمدہ گھوڑے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے (Gift) میں دیتا ہوں۔ میں نے عرض کی: ایک گھوڑا آپ اپنے لئے رکھ لیجئے۔ فرمایا: مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ اُس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے روندوں، جس میں اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں۔ (احیاء العلوم، ۱/۱۱۴ ملخصاً)

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ　　او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے
اَللہُ اکبر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک　　حسرت ملائکہ کو جہاں وَضعِ سَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۷)

مختصر وضاحت: پہلے شعر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه زائرِ مدینہ کو نصیحت کے مدنی پھول دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے عاشقِ مدینہ! یاد رکھ! تُو کسی معمولی جگہ پر نہیں جارہا بلکہ مدینے کے سفر پر جارہا ہے، لہٰذا غفلت کو چھوڑ اور عشقِ رسول سے سرشار ہو کر چل اور یاد رکھ کہ راہِ مدینہ کی عظمت تو یہ ہے کہ اس پر پاؤں رکھ کر چلنے کے بجائے آنکھوں اور سر کے بل چلا جائے۔

دوسرے شعر میں سرزمینِ مدینہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ اکبر! ہمارے قدم اُس خاکِ پاک پر ہیں کہ جسے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدمین شریفین کا بوسہ لینے کی سعادت ملی اور جہاں پر فرشتے بھی اپنے سر رکھنے کی حسرت رکھتے ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قدر زبردست عاشقِ رسول، مدینے شریف سے مَحَبَّت اور اُس کا ادب کرنے والے تھے۔ چونکہ آپ عالِمِ مدینہ بھی تھے لہٰذا ادب آپ کی طبیعت میں کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا جبکہ آج ہمارے معاشَرے کو عِلْم و ادب دونوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے، عِلْم کی دولت پاس ہوگی تو ادب کی سعادت بھی ملے گی اور عِلْم سے خالی ہوں گے تو خطرہ ہے کہ بے ادَبی کی گہری کھائی میں جا گریں۔ خُصوصاً سَفرِ مدینہ کے دوران تو زائرِ مدینہ کو پھونک پھونک کر قدم رکھنا اور باادب رہنا بہت ہی زیادہ ضروری ہے کہ یہ وہ در ہے جس کا ادب ہمارے ربِّ کریم نے ہمیں سکھایا ہے، لہٰذا اِس معاملے میں تھوڑی سی سُستی و کوتاہی کا مظاہرہ کرنا بہت بڑے نقصان کا سبب ہے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک عبرت ناک واقعہ سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

مدینے کی دہی کی بے ادبی کا وبال

ایک شخص مدینۂ مُنَوَّرہ میں ہر وَقْت روتا اور معافی مانگتا رہتا، جب اُس سے اِس کی وجہ پوچھی گئی تو اُس نے جواب دیا۔ ایک دن میں نے مدینۂ طیبہ کے دہی کو کھٹا اور خراب کہہ دیا، یہ کہتے ہی میری نسبت (معرفت) سَلْب ہوگئی اور مجھ پر عِتاب (غضب) ہوا کہ دیارِ محبوب کی دہی کو خراب کہنے والے! نگاہِ مَحَبَّت سے دیکھ! محبوب کی گلی کی ہر ہر چیز عمدہ ہے۔ (بہارِ مثنوی، ۱۲۸ ماخوذاً)

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے جانے والوں کی قسمت کا ستارہ عُروج پر ہوتا ہے، اُن کے نصیب چمک رہے ہوتے ہیں، وہ سعادتوں کی معراج کو پہنچ جاتے ہیں، اُن کی خوشی دیکھنے والی ہوتی ہے، اُن پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم بارشیں برستی ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ روضۂ انور کی زیارت کا جام پینے والے خوش نصیبوں کو تو نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ حقِّ تَرجُمان سے شفاعت کا پروانہ عطا فرمایا ہے، چنانچہ

شفاعت واجب ہو جاتی ہے

رسولِ اکرم، شفیعِ مُعظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یعنی جس نے میری قَبْر کی زیارت کی اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (دارقطنی، کتاب الحج، ۲/ ۳۵۱، حدیث: ۲۶۶۹)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ذرا سوچئے تو سہی! وہ کیسا عظمتوں اور برکتوں والا مقام ہے کہ جس کی زیارت کریں تو شفاعت کی خیرات ملے، وہاں رہیں تو برکتیں عطا ہوں اور اگر وہیں دم نکل جائے تو شفاعت کا وعدہ ہے۔ امامِ عشق و مَحَبَّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں:

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

(حدائق بخشش، ص۲۲۲)

مختصر وضاحت: اے زائرینِ مدینہ! طیبہ میں مر کے آنکھیں بند کئے ٹھنڈک بھرے راستے پر چلتے جاؤ کیونکہ یہ سیدھی سڑک ہے جو شفاعت نگر یعنی مدینۂ پاک کی جانب جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! مدینۂ منورہ وہ مقدس ترین مقام ہے جو بے شمار خوبیوں سے مالا مال ہے۔ آیئے! حُصولِ برکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے مدینے شریف کی چند خُصوصیات کے بارے میں سنتے ہیں اور اپنے دل میں اس پاکیزہ شہر کی عظمت مزید بڑھانے کا سامان کرتے ہیں، چنانچہ

مدینۂ منورہ کی 14 خصوصیات

(1) رُوئے زمین کا کوئی ایسا شہر نہیں جس کے اسمائے گرامی یعنی مبارک نام اتنے زیادہ ہوں جتنے **مدینۃُ المنوَّرہ** کے ہیں، حتّٰی کہ بعض عُلماء نے اس کے **100 نام** تحریر فرمائے ہیں۔ (2) مدینۃُ المنوَّرہ ایسا شہر ہے جس کی مَحَبَّت اور یاد میں دنیا میں سب سے زیادہ زبانوں اور تعداد میں قصیدے لکھے گئے، لکھے جارہے ہیں اور لکھے جاتے رہیں گے۔ (3) اللہ پاک کے پیارے حبیب، طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی طرف ہجرت کی اور یہیں قیام پذیر رہے (4) اللہ پاک نے اِس کا نام **طابہ** رکھا۔ (5) سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سفر سے واپَس تشریف لاتے تو مدینۃُ المنوَّرہ کے قریب پہنچ کر اس سے محبت اور شوق کی وجہ سے اپنی سُواری تیز کردیتے (6) مدینۃُ المنوَّرہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قلبِ مبارک سُکون پاتا۔ (7) یہاں کا گرد وغبار اپنے چہرۂ انور سے صاف نہ فرماتے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بھی اس سے منع فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ خاکِ مدینہ میں شفاء ہے۔ (جذب القلوب، ص۲۲) (8) جب کوئی مسلمان زیارت کی نیّت سے

مدینۃُ المنوَّرہ آتا ہے تو فِرِشتے رَحمت کے تحفوں سے اُس کا استِقبال کرتے ہیں۔(جذب القلوب ص۲۱۱)(9)سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مدینہ ٔ منوَّرہ میں مرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔(10)یہاں مرنے والے کی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم شَفاعت فرمائیں گے۔(11)جو وُضو کرکے آئے اور مسجِدِ نَبَوِی شریف میں نَماز ادا کرے اسے حج کا ثواب ملتا ہے۔(12)حجرہ ٔمبارکہ اور منبرِ منوّر کے درمیان کی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ (یعنی جنّت کی کیاری) ہے۔(13)مسجِدِ نَبَوِی شریف میں ایک نماز پڑھنا پچاس ہزار(50,000)نمازوں کے برابر ہے۔(ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۷۶ حدیث: ۱۴۱۳)(14)مدینہ ٔمنوَّرہ کی سرزمین پر مزارِ مصطَفٰے ہے جہاں صبح وشام ستّر ستّر ہزار(70,000)فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔(عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص ۲۵۹ تا ۲۶۲ ملتقطاً)

رہیں اُن کے جلوے بسیں اُن کے جلوے

مِرا دل بنے یادگارِ مدینہ

(ذوقِ نعت، ص ۱۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کھانا کھلایا

حضرت سَیِّدُنا امام یُوسُف بن اِسماعیل نَبہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل کرتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا شیخ ابو العبّاس احمد بن نَفیس تُونسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک بار مدینہ ٔ منوّرہ میں سخت بھوک کے عالَم میں سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مَزارِ پُر انوار پر حاضِر ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میں بھوکا ہوں۔یکایک آنکھ لگ گئی، کسی نے جگادیا اور مجھے ساتھ

چلنے کی دعوت دی، چُنانچِہ میں اُن کے ساتھ اُن کے گھر آیا، میزبان نے کھجوریں، گھی اور گندُم کی روٹی پیش کر کے کہا: پیٹ بھر کر کھا لیجئے! کیوں کہ مجھے میرے جَدِّ اَمجد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی مَیزبانی کا حکم دیا ہے۔ آیندہ بھی جب کبھی بھوک محسوس ہو، ہمارے پاس تشریف لایا کریں۔(حُجَّۃُ اللہ عَلَی الْعٰلَمِین ص۵۷۳)

مانگیں گے مانگے جائیں گے مُنہ مانگی پائیں گے

سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت "اگر" کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۲۵)

مختصر وضاحت: یعنی ہم اپنے اُس کریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے مانگ رہے ہیں اور مانگتے رہیں گے کیونکہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کریم کی عطا سے منہ مانگی مرادیں عطا فرماتے ہیں، کیونکہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کلمۂ شہادت کے علاوہ کبھی "لا" نہیں فرمایا کہ میرے پاس نہیں ہے یا میں نہیں دے سکتا۔ اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی اگر کی شرط لگائی کہ اگر تم نے یہ کام کرلیا تو ہی ہم تمہیں دیں گے یا اگر ہمارے پاس فُلاں چیز آگئی تو ہی ملے گی بلکہ سائل نے جو سوال کیا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے عطا فرمایا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے زائرِ روضۂ اَنور! مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ

حضرت سَیِّدُنا حاتمِ اَصَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پیارے آقا، رسولِ مکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ انور پر حاضِری دے کر یہ دعا کی: یا اللہ! میں نے تیرے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور

کی زیارت کی، اب تو مجھے نامراد نہ لوٹا، آواز آئی! اے بندے ہم نے تمہیں اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پاکیزہ تُربت (قَبْرِ انور) کی زیارت کی اجازت ہی تب دی، جب تمہیں پاک کرنا منظور کیا۔ اب تم اور تمہارے ساتھ زیارت کرنے والے، مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ، بے شک اللہ پاک تم سے اور اُن سے راضی ہوگیا جنہوں نے پیارے نبی محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ اَنور کا دیدار کیا۔ (الروض الفائق، ص۳۰۶)

روضۂ پاک کے سائے میں بُلا کر آقا　　آنکھ دے دیجئے میں آپ کا جلوہ دیکھوں
چوم لُوں کاش! نگاھوں سے سنہری جالی　　اَشکبار آنکھ سے منبر کا بھی جلوہ دیکھوں

(وسائل بخشش مرمم، ص۲۶۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ انور کی زیارت کرنا کس قدر باعثِ سعادت وباعثِ برکت ہے کہ روضۂ انور کی زیارت کرنے والوں کو بارگاہِ الٰہی سے مغفرت کے پروانے تقسیم کئے جاتے ہیں، تو کتنے خوش نصیب ہیں وہ عاشقانِ رسول جو مدینۂ پاک کی حاضِری کا شرف پاچکے، جنہوں نے سبز سبز گنبد کے حَسین جلووں کو دیکھ کر اپنے کلیجے ٹھنڈے کئے، جنہوں نے مسجدِ نبوی کے دلکش میناروں کی زیارت کا جام پیا۔ جنہوں نے آقا کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے منبر ومحراب کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھنے کا اِعزاز حاصِل کیا۔ یقیناً یادِ مدینہ اُنہیں اب بھی بے قرار رکھتی ہوگی، جب وہ تصاویر میں اُن مناظر کو دیکھتے ہوں گے تو اُن کی آنکھیں اَشکبار ہوجاتی ہوں گی، دل بے قابو ہونے لگتا ہوگا۔ اے کاش! ربِّ کریم اُن عاشقانِ رسول کے طفیل ہم گناہگاروں کو بھی حاضِریِ مدینہ کی سعادت عطا فرمادے، اے کاش! آقا کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں بھی اپنے قدموں میں بُلالیں، اے کاش! ہمیں بھی سبز سبز گنبد کے پُرنُور جلوے دیکھنا نصیب ہو جائیں، اے کاش! ہمیں بھی سنہری جالیوں کے سامنے کھڑے ہو کر دُرُود و سلام پڑھنے کی سعادت نصیب ہو جائے۔

حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے　　سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
میں صرف دیکھ لوں ایک بار سبز گنبد کو　　بَلا سے پھر میری دنیا میں شام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے کاش! ہمیں بھی اِیمان وعافیت کے ساتھ میٹھے مدینے میں موت اور جنّتُ البقیع میں دو گز زمین نصیب ہو جائے۔ یاد رہے! مدینے شریف میں مرنا اور جنّتُ البقیع میں دفن ہونا بہت بڑی سعادت مندی کی بات ہے، جیسا کہ

مدینے میں مرنے کی فضیلت

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا تم میں سے جس سے ہو سکے کہ وہ مدینے میں مرے تو مدینے ہی میں مرے، فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا کیونکہ میں مدینے میں مرنے والے کی شفاعت کروں گا۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل المدینة، ۵/۴۸۳، حدیث: ۳۹۴۳)

ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: (قیامت میں جب سب کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا) سب سے پہلے میری پھر ابُو بکر و عُمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کی قبریں کھلیں گی، پھر میں جنّتُ البقیع والوں کے پاس جاؤں گا، تو وہ میرے ساتھ اِکٹھے ہوں گے، پھر میں اَہلِ مکہ کا اِنتظار کروں گا حتّٰی کہ حَرَمَینِ شَرِیْفَین کے درمیان اُنہیں بھی اپنے ساتھ کرلوں گا۔ (ترمذی، ابواب المناقب، باب (م: تابع ۱۷، ت: ۵۶) ... الخ، ۵/۳۸۸، حدیث: ۳۷۱۲)

عاشقِ مدینہ، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدینے شریف میں مرنے اور بقیعِ پاک میں دفن ہونے کے جذبات کا اِظہار کرتے ہوئے اپنے نعتیہ دیوان **"وسائلِ بخشش"** میں لکھتے ہیں کہ

میں ہوں سُنّی رہوں سُنّی مروں سُنّی مدینے میں
بقیعِ پاک میں بن جائے تُربت یا رسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "بعدِ فجر مَدَنی حلقہ"

اے عاشقانِ رسول! مدینے کی یادوں میں گم رہنے، اپنے دل کو مَحَبَّتِ مدینہ سے شاد و آباد رکھنے اور عشقِ مدینے میں مچلنے کا سلیقہ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے **12** مدنی کاموں میں شمولیت اِختیار کر لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"بعدِ فجر مَدَنی حلقہ"** بھی ہے۔ ❁ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے مسجِد میں بیٹھنے کا ثَواب حاصِل ہوتا ہے، ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے تِلاوتِ قُرآن کرنے اور سُنّنے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقہ قُرآنِ کریم کو ترجمہ و تفسیر کے ساتھ سمجھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے مَدَنی اِنْعامات پر عمل ہوتا ہے، ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھنے کا موقع مِلتا ہے، ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے میں بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے ذِکرِ خَیر پر مُشْتَمِل شَجَرہ شریف پڑھنے سُنّنے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے اور بُزُرگانِ دِین کا تذکرہ کرنا باعثِ رَحمت ہے چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا سُفْیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نیک لوگوں کے ذِکر کے وَقْت رحمت نازل ہوتی ہے۔ (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء، ۷/۳۳۵، رقم: ۱۰۷۵۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بُزرگانِ دِین کے ذِکرِ خیر پر مُشْتَمِل اِس مُبارَک شَجرے کی بَرَکت سے کئی عاشِقانِ رسول کے رُکے ہوئے کام بَن جاتے ہیں۔ آیئے! بطورِ تَرغیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے چُنانچہ

ویزے مل گئے

ایک اسلامی بھائی تقریباً14 سال سے بیرونِ ملک میں مُقیم اور 6سال سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہیں۔ جہاں اُن کا اپنا کاروبار(Business) ہے۔ اُنہیں ایک بار اپنے کارخانے میں کام کرنے والوں کی ضَرورت پڑی۔ اُنہوں نے ویزوں کے لئے بار بار درخواستیں جمع کروائیں مگر کافی کوشِشوں کے باوُجود ویزے نہ مِل سکے۔ کئی سال یُونہی گزر گئے، وہ بہت پریشان تھے کیونکہ مُلازِمین نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں نقصان اُٹھانا پڑ رہا تھا۔ خیر اُنہوں نے ہِمَّت کر کے ایک مَرتبہ پھر درخواست جمع کروائی۔ اِسی دوران ایک اسلامی بھائی نے اُنہیں **"شَجَرۂ قادِرِیّہ رَضَوِیّہ ضِیائیّہ عطّارِیّہ"** سے شَجَرۂ عالیہ کے دُعائیہ اَشعار پڑھنے کا مَشْوَرہ دِیا۔ اُنہوں نے شَجرے شریف سے دُعائیہ اَشعار کو بِلاناغہ پڑھنا شروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَجَرۂ عالیہ قادِرِیّہ رَضَوِیّہ عَطّارِیّہ پڑھنے کی بَرَکت سے اُن کا وہ کام جو کئی سالوں سے نہیں ہو پا رہا تھا حَیرت اَنگیز طور پر چند دنوں میں ہو گیا یعنی اُنہیں مَطْلُوبہ تعداد میں ویزے مِل گئے۔

مُشکلیں حَل کر شہِ مُشکل کُشا کے واسطے ۔۔۔ کر بلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسطے

(شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ، ص٦٨)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یادِ مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم مدینۂ پاک کے فضائل وخصائص اور وہاں کے مقاماتِ مُقدَّسہ کا ذِکرِ خیر سُن رہے ہیں۔ یاد رہے! ذِکرِ مدینہ عاشقانِ رسول کے لئے باعثِ تسکینِ دل وجان ہے، دُنیا کی جتنی زبانوں میں جس قدر قصیدے مدینۂ مُنوَّرہ کے ہجر وفراق (جُدائی) اور اِس کے دیدار کی تمنّا میں پڑھے گئے ہیں، اُتنے دنیا کے کسی اور شہر یا خِطّے (سرزمین) کے لئے نہیں پڑھے گئے، جسے ایک بار بھی مدینے کا دِیدار ہو جاتا ہے وہ اپنے آپ کو بخت بیدار (خُوش قسمت) سمجھتا اور مدینے میں گُزرے ہوئے حَسین لمحات کو ہمیشہ کے لئے یادگار قرار دیتا ہے۔

وہ مدینہ جو کونین کا تاج ہے جس کا دِیدار مومن کی معراج ہے
زندگی میں خدا ہر مسلمان کو وہ مدینہ دکھادے تو کیا بات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عاشقانِ مدینہ اِس کی فُرقت (جُدائی) میں تڑپتے اور زِیارت کے بے حد مُشتاق رہتے ہیں۔ مدینہ کیا ہے اور مدینے سے عشق کیسا ہونا چاہئے؟ مدینے سے جدائی کے وَقْت ہمارے جذبات کیسے ہونے چاہئیں؟ اِس کے لئے بزرگانِ دِین کی سیرت اور اُن کا کردار ہمارے لئے لائقِ تقلید ہے۔ چنانچہ

میں چھوڑ کر مدینہ نہیں جاتا نہیں جاتا

خلیفہ ہارونُ الرَّشید نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ”کیا آپ کا کوئی گھر ہے؟“ فرمایا: ”نہیں۔“ تو اُس نے آپ کی خدمت میں 3 ہزار (Three Thousand) دِینار پیش کرتے ہوئے کہا کہ ”اِن سے گھر خرید لیجئے!“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دِینار لے کر رکھ لئے اور انہیں خرچ نہ کیا۔ جب خلیفہ ہارونُ الرَّشید مدینۂ مُنوَّرہ سے جانے لگا تو اُس نے آپ کی خدمت میں عرض کی: ”آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہوگا کیونکہ میں نے عَزم (اِرادہ) کیا ہے کہ لوگوں کو (حدیثِ پاک کی مشہور

کتاب) **"مُؤَطَّا"** پر جمع کروں، جس طرح امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عَفّان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو ایک قرآن پر جمع کیا تھا۔" آپ نے فرمایا: لوگوں کو صرف **"مُؤَطَّا"** پر اِکٹھا کرنے کا تو کوئی جواز نہیں کیونکہ اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مختلف شہروں میں چلے گئے، وہاں انہوں نے اَحادیث بَیان فرمائیں جس کی وجہ سے اَب مصر کے ہر شخص کے پاس اَحادیث کا عِلْم ہے اور مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اِرْشاد فرمایا کہ "میری اُمّت کا اِختلاف رحمت ہے۔"[1] اور رہا (مدینہ چھوڑ کر) تمہارے ساتھ جانا تو اِس کی بھی کوئی صورت نہیں کیونکہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے کہ "مدینہ اُن کے لئے بہتر ہے اگر وہ سمجھیں۔"[2] ایک روایت میں ہے: مدینہ (گناہوں کے) میل کو ایسے چُھڑاتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا زنگ دُور کرتی ہے۔"[3] پھر آپ نے خلیفہ ہارونُ الرَّشید سے فرمایا: "یہ رہے تمہارے دِینار چاہو تو اِنہیں لے لو اور چاہو تو چھوڑ دو۔" یعنی تم مجھے اِسی وجہ سے مدینہ چھوڑنے پر پابند کرتے ہو کہ تم نے میرے ساتھ اچھا سُلوک کیا ہے تو (سُنو!) میں مدینہ مُنَوَّرہ پر دُنیا کو ترجیح نہیں دیتا۔ (احیاء العلوم، ۱/۱۱۳)

مدینہ اِس لیے عطّارؔ جان و دل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سَروَر مدینے میں

(وسائل بخشش مرمم، ص۲۸۳)

1... جامع الاصول فی احادیث الرسول لابن اثیر، الباب الرابع فی ذکر الائمۃ، الامام مالک، ج ۱، ص ۱۲۱

2... مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ، حدیث: ۱۳۶۳، ص ۷۱۰

3... مسلم، کتاب الحج، باب المدینۃ تنفی شرارھا، حدیث: ۱۳۸۱، ص ۷۱۶۔ حلیۃ الاولیاء، مالک بن انس، حدیث: ۸۹۴۲، ج ۶، ص ۳۶۱

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو کئی مرتبہ سَفرِ حج وسَفرِ مدینہ کی سعادت حاصِل ہوئی، جن میں مجموعی طور پر جو کَیفیّت رہی اُسے پوری طرح تو بَیان نہیں کِیا جاسکتا البتّہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ایک سَفرِ مدینہ کے مُخْتَصَر اَحوال سُنتے ہیں چنانچہ

امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سفرِ مدینہ

جب مدینہ ٔپاک کی طرف آپ کی روانگی کی مبارَک گھڑی آئی تو ائیرپورٹ(Airport) پر عاشقانِ رسول آپ کو اَلوَداع کہنے کے لئے مَوجود تھے، مدینے کے دیوانوں نے آپ کو حلقے(یعنی دائرے) میں لے کر نعتیں پڑھنا شروع کر دیں۔ سوزو گُداز میں ڈُوبی ہوئی نعتوں نے عُشّاق کی آتشِ عشق کو مزید بھڑکا دیا۔ غمِ مدینہ میں اُٹھنے والی آہوں اور سِسکیوں سے فضا سوگوار ہوئی جارہی تھی، خود عاشقِ مدینہ اَمیرِ اَہلسنّت کی کَیفیّت بڑی عجیب تھی۔ آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جَھڑی لگی ہوئی تھی اورآپ اپنے اِن اَشعار کے مِصداق نَظر آرہے تھے کہ

آنسوؤں کی لَڑی بن رہی ہو اور آہوں سے پَھٹتا ہو سینہ
وِردِ لَب ہو "مدینہ مدینہ" جب چلے سُوئے طیبہ سفینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۸۸)

عشق واُلفت کا یہ نِرالا انداز ہر ایک کی سمجھ میں تو آنہیں سکتا کیونکہ حاضِریِ طیبہ کے لئے جانے والے تو عُموماً خوش ہوتے ہوئے، مبارکبادیاں وُصول کرتے ہوئے جاتے ہیں اور یہ کوئی ناجائز بھی نہیں

البتہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے کلام میں ایسے زائرینِ مدینہ کا مَدَنی ذِہْن بناتے ہوئے فرماتے ہیں:

اَرے زائرِ مدینہ!تُو خوشی سے ہنس رہا ہے دلِ غمزَدہ جو لاتا تو کچھ اَور بات ہوتی

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۳۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بِالآخِر اِسی مدینے کے خیال میں گم ہوجانے کے عالَم میں سَفَرِ مدینہ کا آغاز ہوا،جُوں جُوں منزل قریب آتی رہی، آپ کے عشق کی شِدّت بھی بڑھتی رہی۔اُس پاک سرزمین پر پہنچتے ہی آپ نے جُوتے اُتار لئے۔ اللہ! اللہ! مِزاجِ عشقِ رسول سے اِس قدر جان پہچان رکھنے والے کہ خُود ہی کلام میں فرماتے ہیں:

پاؤں میں جُوتا ارے! محبوب کا کُوچہ ہے یہ ہوش کر تُو ہوش کر غافل! مدینہ آگیا

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۲۰۲)

اَمِیْرِ اَہلِسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُس پاک سرزمین کے آداب کا اِس قدر خیال رکھتے کہ ۱۴۰۶ھ کے سَفَرِ حج میں آپ کی طبیعت ناساز تھی۔ سَخْت نزلہ ہو گیا،ناک سے شِدّت کے ساتھ پانی بِہہ رہا تھا۔اِس کے باوُجود آپ نے کبھی بھی مدینۂ پاک کی سرزمین پر ناک نہیں سِنکی بلکہ آپ کی ہر اَدا سے ادب کا ظُہور ہوتا۔جب تک مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں رہے حتَّی الاِمکان گُنبدِ خضرا کو پِیٹھ نہ ہونے دی۔(تعارفِ امیر اہلسنت،ص۳۲تا۳۴ملتقطاً) الغرض اس مبارک سفر میں گویا آپ اِن اَشعار کی عَمَلی تصویر بنے رہے:

مدینے کا سَفَر ہے اور میں نَمدیدہ نَمدیدہ جَبیں اَفسُردہ اَفسُردہ بدن لَرزیدہ لَرزیدہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"مجلسِ تراجم"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غمِ مدینہ میں بے قرار رہنے اور مدینے کی یادوں کا اَسیر بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ساتھ وابستہ رہئے اور عَمَلی طور پر خدمتِ دِین کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم و بیش 104 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک **"مجلسِ تراجم"** بھی ہے، جس نے اِنتہائی کم عرصے میں اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب و رَسائل کا دنیا کی مختلف زبانوں مَثَلاً انگلش، عَرَبی، فارِسی، فِرِنچ، جرمن، چائینز، اَٹالین، رَشین، ہِندی، گُجراتی اور سِندھی کے علاوہ کم وبیش 37 زبانوں میں ترجمہ کرنے کی خدمت سَر اَنجام دے رہی ہے تاکہ اُردو پڑھنے والوں کے ساتھ ساتھ دنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ بھی فیضیاب ہوسکیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلسِ تراجم کی تمام کُتب و رسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر موجود ہیں، اِس کے عِلاوہ **"مَدَنی بکس لائبریری"** کے نام سے موبائل ایپلی کیشن بھی ہے، جس کی مدد سے آپ کُتب ورسائل کا نہ صِرف خود مطالَعہ کرسکتے ہیں بلکہ اپنے دوست واَحباب کواِس ایپلی کیشن کالنک (Link) شئیر کرکے ثوابِ جاریہ کا سامان بھی کرسکتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینۂ طیبہ کے بابَرَکت مقامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مرکزِ عُشّاق یعنی میٹھا میٹھا مدینہ سارے کا سارا نور بار ہے اور آج بھی

جگہ بہ جگہ مختلف دل کُشاں مساجد اور ضیابار مقاماتِ مُقدَّسہ اپنی برکتیں لُٹا رہے ہیں۔ مشہور مُحدِّث حضرت علّامہ شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلَوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عشق و مَستی میں ڈُوب کر کتنی پیاری بات کہی ہے کہ دل کی نظر رکھنے والے یہ جانتے ہیں کہ مکّے مدینے کے پہاڑوں اور وادِیوں میں کس قَدر نورانیّت ظاہِر ہورہی ہے ! بے شک اِس کا سبب یہی ہے کہ اِن تمام جگہوں (Places) میں کوئی بھی ایسا ذرّہ نہیں جس پر نظرِ مُبارَک نہ پڑی ہو اور وہ دیدارِ رسالت مآب سے فیضیاب نہ ہوا ہو۔ (جذب القلوب ص۱۴۸)

آ کہ میں روح کی ہر تہ میں سَمولوں تجھ کو اے ہوا تُو نے تو سرکار کو دیکھا ہوگا

آیئے ! حُصولِ بَرَکت کے لئے مدینۂ طیبہ کی **چند مساجد اور محترم و بابرکت مقامات** کا مُختَصر ذِکر سُنتے ہیں۔

(1) مسجدِ قُبا شریف

مدینہ طیبہ سے تقریباً 3 کلو میٹر جُنوب مغرِب کی طرف ''قُبا'' نامی ایک قدیمی گاؤں ہے، جہاں یہ مُتبرَّک مسجد (یعنی مسجدِ قُبا) بنی ہوئی ہے، قرآنِ کریم اور اَحادیثِ صحیحہ میں اِس کے فضائل نہایت اِہتمام سے بَیان فرمائے گئے ہیں۔ مسجدِ نَبَوِی شریف سے درمیانی چال سے چل کر تقریباً 40 منٹ میں عاشقانِ رسول مسجدِ قُبا پہنچ سکتے ہیں۔ حُضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر ہفتے کو کبھی پَیدل تو کبھی سُواری پر مسجدِ قُبا تشریف لے جاتے تھے۔ (بُخاری، ۱/۴۰۲، حدیث: ۱۱۹۳) آیئے ! مسجدِ قُبا میں حاضِر ہو کر نماز پڑھنے کے فضائل پر مُشتَمِل دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے، چنانچہ

مسجدِ قُبا میں نماز پڑھنے کے فضائل

حُضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: مسجدِ قُبا میں نماز پڑھنا **"عُمرے"** کے برابر ہے۔(ترمذی، ۱/۳۴۸، حدیث:۳۲۴) ایک اور مقام پر فرمایا: جس شخص نے اپنے گھر میں وُضو کیا پھر مسجدِ قُبا میں جاکر نماز پڑھی تو اُسے **"عمرے"** کا ثواب ملے گا۔(ابنِ ماجہ، ۲/۱۷۵، حدیث:۱۴۱۲)

(2)مسجدِ غمامہ

مَکَّۂ مُکَرَّمَہ یا جَدَّہ شریف سے جب مدینۂ مُنوَّرہ آتے ہیں تو مسجدِ نَبَوِی شریف آنے سے قَبل اُونچے قُبّوں (گنبدوں) والی ایک نہایت ہی خوب صورت مسجد آتی ہے یہی **"مسجدِ غمامہ"** ہے۔ ہمارے پیارے آقا، مَکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے 2ہجری میں **پہلی بار عِیْدُ الْفِطْر** اور **عِیْدُ الْاَضْحٰی** کی نماز اِس مَقام پر کُھلے میدان میں ادا فرمائی۔ یہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارِش کے لئے دُعا فرمائی، دُعا فرماتے ہی بادل آئے اور بارِش برسنی شُروع ہوگئی۔ "بادل" کو عَرَبی زَبان میں غَمامہ کہتے ہیں، اِسی نِسبت سے اِسے اب **"مسجدِ غمامہ"** کہتے ہیں۔ یہاں کُھلا میدان تھا، پہلی صدی کے مجدِّد، امیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہاں مسجد تعمیر کروائی۔

آیئے! اب چند مزید مُقَدَّس مقامات کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

(3)جنّت کی کیاری

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُجرۂ مُبارَکہ (جس میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مزارِ پُرانوار ہے) اور مِنبرِ نُور بار (جہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم خُطبہ اِرشاد فرمایا کرتے تھے) کا درمیانی حصّہ جس کا طُول (یعنی جس کی لمبائی) 22 میٹر اور عَرض (یعنی چوڑائی) 15 میٹر ہے۔ رَوْضَۃُ الجَنَّہ یعنی

"جنّت کی کیاری" ہے، چُنانچہ

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ** یعنی میرے گھر اور منبر کی دَرمیانی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ (بُخاری، ۱/۴۰۲، حدیث: ۱۱۹۵) عام بول چال میں لوگ اِسے **"رِیَاضُ الْجَنَّۃ"** کہتے ہیں مگر اَصل لفظ **"رَوْضَۃُ الْجَنَّہ"** ہے۔

یہ پیاری پیاری کیاری ترے خانہ باغ کی
سرد اِس کی آب و تاب سے آتشِ سَقَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۱۱)

مختصر وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے روضۂ انور اور منبر شریف کے درمیان کا وہ حصہ جس کو آپ نے جنت کی کیاری قرار دیا ہے وہ آپ کے روضۂ انور کا ایسا پیارا باغیچہ ہے جس کی شان و شوکت سے دوزخ کی آگ ٹھنڈی ہو رہی ہے۔

مزارِ سَیِّدُنا حمزہ

حضرت سَیِّدُنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضورِ اکرم، رحمتِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا اور رضاعی بھائی ہیں، اعلانِ نبوّت کے دُوسرے سال مشرف بہ اسلام ہوئے اور 15 شوال المکرم (3 ہجری) غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے، آپ کا مزارِ فائضُ الانوار اُحد شریف کے قریب واقع ہے۔ ساتھ ہی حضرت سَیِّدُنا مُصعَب بن عُمیر اور حضرت سَیِّدُنا عَبْدُاللہ بن جَحْش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما کے مزارات بھی ہیں۔ غزوۂ اُحد میں 70 (Seventy) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے جامِ شہادت نوش کیا تھا اُن میں سے اکثر شُہدائے اُحد بھی ساتھ ہی بنی ہوئی چار دیواری میں آرام فرما ہیں۔

کاش! ہمیں بھی زیارتِ مدینۂ پاک کا شرف حاصل ہو جاتا!!!

لے رضا سب مدینے کو چلے
میں نہ جاؤں ارے خدا نہ کرے

(حدائقِ بخشش، ص142)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرَام کا مبارک مہینا شروع ہونے والا ہے، 2 ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرَام کو صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس مبارک منایا جاتا ہے۔ آیئے! اِسی مُناسبت سے صَدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ مُبارکہ ایک نظر میں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

حیاتِ مُفتی امجد علی اعظمی اِک نظر میں

ولادتِ باسعادت

صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت 1300 ہجری بمطابق 1882 عیسوی میں مشرقی یوپی (ہند) کے قصبے مَدِیْنَۃُ الْعُلَمَاء گھوسی سابقہ ضلع اعظم گڑھ حال ضلع مئو میں ہوئی۔

نام ونسب

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام محمد امجد علی، والد کا نام حکیم جمال الدین اور دادا کا نام مولانا خدا بخش ہے۔

القابات

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ اور فقیہِ اعظم ہند آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مشہور القابات ہیں۔

تاریخِ وصال

1367 ہجری کی دوسری شب 12 بج کر 26 منٹ پر بمطابق 6 ستمبر 1948 کو وصالِ ظاہری ہوا، مَدِیْنَۃُ الْعُلَمَاء گھوسی (ضلع اعظم گڑھ) میں آپ کا مزار زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔

تدریس

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دورانِ طالب علمی سے ہی درس و تدریس کے شعبے کو اختیار فرمایا اور علم کے پیاسوں کو سیر اب فرمایا۔

بہارِ شریعت

دِینِ متین کی خدمت سے سرشار اس عظیم ہستی نے 27 سال کے عرصے میں آیات واحادیث سے مالامال، کتبِ فقہ سے چُن چُن کر فقہی مسائل کو یکجا کر کے ایک عظیم الشان تصنیف بنام **"بہارِ شریعت"** کو مرتب فرمایا۔

کنزُالایمان

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ترجمۂ قرآن **"کنز الایمان"** لکھوانے کا شرف حاصل کیا۔

فتاویٰ امجدیہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک اور کارنامہ فتاویٰ امجدیہ بھی ہے۔4 جلدوں پر مشتمل یہ کتاب

صدر الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بہترین فتاویٰ کا مجموعہ ہے جنہیں آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کے بعد تحریر فرمایا تھا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اورآداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تُم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قَبْر و دفن کے مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! قَبْر و دَفن کے بارے میں چند مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ❁ ایک قَبْر میں ایک سے زیادہ بِلا ضَرورت دَفن کرنا جائز نہیں اور ضَرورت ہو تو کر سکتے ہیں۔ (بہار شریعت جلد اوّل ص۸۴۶، عالمگیری ج ۱ ص۱۶۶) ❁ جنازہ قَبْر سے قبلے کی جانِب رکھنا مُسْتَحَب ہے تاکہ مَیِّت قبلے کی طرف سے قَبْر میں اُتاری جائے۔ قَبْر کی پائِنْتی (یعنی پاؤں کی جانِب والی جگہ) رکھ کر سَر کی طرف سے نہ لائیں۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص ۸۴۴) ❁ حَسْبِ ضَرورت دو یا تین اور بہتر یہ ہے کہ قَوی (طاقت ور) اور نیک آدمی قَبْر میں اُتریں۔ عَورَت کی مَیِّت مَحارِم اُتاریں یہ نہ ہوں تو دیگر

---

1 . . . مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

رِشتے دار یہ بھی نہ ہوں تو پرہیزگاروں سے اُتروائیں۔(عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۶) ❁ عَورَت کی مَیِّت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چُھپائے رکھیں۔ ❁ قَبْر میں اُتارتے وَقْت یہ دُعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہ۔(تنویر الابصار ج ۳ ص ۱۶۶) ❁ مَیِّت کو سیدھی کروٹ پر لِٹائیں اور اُس کا مُنہ قبلے کی طرف کر دیں اور کفن کی بندِش کھول دیں کہ اب ضَرورت نہیں، نہ کھولی تو بھی حَرَج نہیں۔(عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۶، جوہرہ ص ۱۴۰) ❁ کفن کی گرہ کھولنے والا یہ دُعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ ترجمہ: اے اللہ! ہمیں اِس کے اَجر سے محروم نہ کر اور ہمیں اِس کے بعد فتنے میں نہ ڈال۔(حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۶۰۹) ❁ قَبْر کچّی اینٹوں سے بند کر دیں اگر زمین نَرم ہو تو (لکڑی کے) تختے لگانا بھی جائز ہے۔(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۴۴) ❁ اب مِٹّی دی جائے، مُسْتَحَب یہ ہے کہ سِرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹّی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ۔ دوسری بار وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ۔ تیسری بار وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی کہیں۔ اب باقی مِٹّی پھاوڑے وغیرہ سے ڈال دیں۔(جوھرہ ص ۱۴۱) ❁ جتنی مِٹّی قَبْر سے نکلی ہے اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔(فتاویٰ ھندیۃ، ۱/۱۶۶) قَبْر چَوکھُونٹی (یعنی چار کونوں والی) نہ بنائیں بلکہ اِس میں ڈھال رکھیں جیسے اُونٹ کا کوہان، (دفن کے بعد) اِس پر پانی چھڑکنا بہتر ہے، قَبْر ایک بالشت اُونچی ہو یا معمولی سی زائد۔(بہارِ شریعت، ۱/۸۴۶ مُلَخَّصاً) ❁ دفن کے بعد قَبْر پر اذان دینا کارِ ثواب اور مَیِّت کے لئے نہایت نَفْع بخش ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۵/۳۷۰ ماخوذاً) ❁ مُسْتَحَب یہ ہے کہ دفن کے بعد قَبْر پر سُورۂ بَقَرہ کا اوّل وآخِر پڑھیں، سِرہانے (یعنی سَر کی جانب) الٓمّٓ تا مُفْلِحُوْن تک اور پائنتی (یعنی پاؤں کی طرف) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورت تک پڑھیں۔(بہارِ شریعت، ۱/۸۴۶) ❁ شَجَرہ یا عَہد نامہ قَبْر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ مَیِّت کے منہ کے سامنے قبلے کی جانب طاق کھود کر اُس میں رکھیں،

بلکہ ''دُرِّ مختار'' میں کفن پر عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اِس سے مَغْفِرَت کی اُمّید ہے، ۞ میِّت کے سینے اور پیشانی پر بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھنا جائز ہے۔ یُوں بھی ہو سکتا ہے کہ پیشانی پر بِسْمِ الله شریف لکھیں اور سینے پر کَلِمۂ طَیِّبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر کلمے کی اُنگلی سے لکھیں روشنائی (INK) سے نہ لکھیں۔ (بہارِ شریعت ۱/۸۴۸، ۞ قَبْر سے میِّت کی ہڈّیاں باہَر نکل پڑیں تو اُن ہڈّیوں کو دَفن کرنا واجِب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۴۰۶ ماخوذاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَؕ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین (3) شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے: (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے، (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا اور (3) مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔ (البدور السافرة للسیوطی، ص ۱۳۱، حدیث: ۳۶۶)

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو!
کون کرے یہ بھلا، تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: بَیان میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے بیان کا موضوع ہے "**شہدائے اُحد کی قُربانیاں**"۔ جس میں ہم شہدائے اُحُد کی دِین کی خاطر پیش کی گئیں، قربانیوں کے

بارے میں سُنیں گے۔لہٰذا دِلجمعی اور اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سُننے کی سعادت حاصل کیجئے، دنیا و آخرت بہتر بنانے کے کئی مَدَنی پھول حاصل ہوں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غزوۂ اُحد میں 70 انصاری اور 5 مہاجرین صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے جامِ شہادت نوش فرمایا تھا، اس مختصر سے بیان میں ان تمام شہیدوں کا ذکرِ خیر اور دِین کی خاطر ان کی قربانیوں کو بیان کرنا یقیناً ناممکن ہے، لہٰذا ان میں سے چند شہدائے کرام کی دِین کی خاطر قربانیوں کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔شہدائے اُحد میں سے اللہ پاک و رسولِ اکرم، شفیعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کرنے والے، قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والے، جنگِ اُحُد میں شریک ہونے والے، سب سے پہلے حق کی دعوت دینے والے، پرہیز گاروں کے سردار، نیکیوں میں سبقت لے جانے والے، وعدہ پورا کرنے والے، تکلف وبناوٹ سے پاک، مخلص اور محبت و خوف میں مغلوب رہنے والے مشہور صحابیِ رسول حضرتِ سَیِّدُنا **مُصْعَب بن عُمَیر** داری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی پاکیزہ ہستی بھی ہے، آپ کا تعلق امیر گھرانے سے تھا، آپ نہایت شاہانہ زندگی گزارتے تھے، آپ ایک سے بڑھ کر ایک عالیشان لباس پہنتے تھے، آپ اپنے والدین کے بہت پیارے اور لاڈلے تھے، لیکن جب آپ نے اسلام قبول کیا، تو آپ کو اسلام لانے کے بعد اپنے گھر والوں کی طرف سے بہت زیادہ تکالیف کا سامنا رہا، لیکن پھر بھی آپ کے حوصلے پست نہیں ہوئے اسلام کی محبت مزید آپ کے دل میں پختہ ہوتی چلی گئی، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کے دارِ اَرْقم میں داخل ہونے کے بعد اِسلام لائے مگر گھر والوں اور قوم کے خوف سے اپنا اِسلام چُھپائے رکھا۔ ایک مرتبہ کسی نے آپ کو نماز پڑھتے دیکھ کر آپ کے گھر والوں کو اِطّلاع دی تو اَہلِ خانہ نے قید کرکے آپ کی آسائشیں تکالیف میں بدل دیں، آپ ایک روز نکلنے میں کامیاب ہوئے اور حبشہ چلے آئے۔ مسلسل مشقتیں اور تکالیف برداشت کرنے کی وجہ سے آپ کی کھال سانپ(Snake) کی کینچلی (یعنی اس کے جسم کی سفید باریک جھلّی) کی طرح جسم سے جدا ہوتے ہوئے بھی دیکھی گئی۔(ماہنامہ فیضان مدینہ، جولائی ۲۰۱۷، ص۱۹)

پریشانیوں میں زباں بند رکھنا کئے جانا صبر اجر اس میں بڑا ہے
کوئی جھاڑ دے تب بھی نرمی برتنا کئے جانا صبر اجر اس میں بڑا ہے
گو آفات و امراض ڈیرا جمائیں کئے جانا صبر اجر اس میں بڑا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۵۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ! شہیدِ اُحُد حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر کا جوشِ ایمانی مرحبا! باوجود یہ کہ اسلام لانے کے سبب چاروں طرف خوف کے سائے منڈلارہے ہیں، گھر اور باہر والے سبھی بِلا وجہ دشمنی پر اُتر آئے ہیں، نمازیں پڑھنے پر ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جارہا ہے مگر قربان جایئے! رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس سچے عاشق پر جنہوں نے اس قدر تکلیفیں اور مخالفتیں برداشت کرکے گھر چھوڑ کر ہجرت کرنا اور کھال جُدا کروانا تو گوارا کرلیا لیکن اسلام اور نماز کی ادائیگی سے ایک اِنچ بھی پیچھے ہٹنے کو تیار نہ ہوئے۔ بِلا شبہ یہ سب اللہ کریم کا خاص فضل و احسان اور رسولِ کریم، رءوف و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبتِ بابرکت کا فیض تھا کہ مشکل

گھڑی میں بھی آپ اپنے ارادے پر پہاڑ کی طرح ڈٹے رہے۔

نمایاں ہیں اسلام کے گلستاں میں ہر اِک گُل پہ رنگِ بہارِ صحابہ
رِسالت کی منزل میں ہر ہر قدم پر نبی کو رہا انتظارِ صحابہ
امین ہیں یہ قرآن و دِین خدا کے مدارِ ہُدیٰ اعتبارِ صحابہ

(کراماتِ صحابہ، ص ۳۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کرنے کی بات ہے! آج لوگ دنیا کی خاطر تو بڑی سے بڑی مصیبت و آزمائش خوشی خوشی برداشت کرلیتے ہیں، دنیا اور مالِ دنیا کی خاطر کسی تنقید کی پروا نہیں کرتے لیکن شرعی احکام پر عمل اور مدنی کام کرنے اور سُنّتیں اپنانے کے سبب اگر مُعاشرے یا گھر والے مخالفت کریں، مذاق اڑائیں، آوازیں کسیں تو ان کی ہمت جواب دے جاتی ہے، پھر وہ جس بدبودار گناہوں بھری زندگی سے توبہ کرکے آئے تھے، دوبارہ اسی طرف لوٹ جاتے اور دنیاداروں کی طرح دنیا کی رنگینیوں میں گُم ہوجاتے ہیں۔

اسلام کس چیز کا نام ہے؟

ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ **اسلام** قُربانی کا تقاضا کرتا ہے، **اسلام** استقامت کا تقاضا کرتا ہے، **اسلام** مُعاشرے کی تکلیفیں برداشت کرنے کا تقاضا کرتا ہے، **اسلام** آزمائشوں پر ڈٹے رہنے کا تقاضا کرتا ہے، **اسلام** کی خاطر تکلیفیں برداشت کرنا، مخالفتیں سہنا اور قُربانیاں پیش کرنا انبیائے کرام، صحابۂ کرام اور بزرگانِ دِین کا معمول رہا ہے، اگر اسلامی اَحکام پر عمل مثلاً نماز پڑھنے، شرعی پردہ کرنے اور سُنّتیں اپنانے کے راستے میں پریشانیاں وآزمائشیں آڑے آئیں، لاکھ مخالفتوں کا بازار گرم ہوجائے، جی

بھر کر مذاق اُڑایا جائے، طرح طرح سے دل دکھایا جائے، ڈرایا جائے، دھمکیاں دی جائیں، حتّٰی کہ مارا پیٹا جائے تو ایسے مواقع پر دل برداشتہ ہو کر مَعَاذَاللہ فرائض و واجبات، سُنّتوں، مدنی ماحول اور مدنی کاموں سے منہ موڑ کر دوبارہ وہی گناہوں بھری بدبودار گندی زندگی کی دلدل میں غرق ہونا ہرگز عقلمندی نہیں بلکہ سراسر تباہی و بربادی اور آزمائشوں پر صبر نہ کرنے کے سبب عظیمُ الشّان ثواب سے محرومی کا باعث ہے۔ ہمیں چاہئے کہ آزمائشوں، پریشانیوں، آفتوں، غموں پر صبر کرکے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی مصیبتوں اور پریشانیوں کو یاد کریں اور صبر کے نتیجے میں ملنے والی خوش خبریوں کو پیشِ نظر رکھیں۔ صبر کرنے والوں کے متعلق پارہ 4 سورۂ اٰل عمران کی آیت نمبر146 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۴۶﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں۔

(پ۴، اٰل عمران: ۱۴۶)

اسی طرح پارہ10 سُوۡرَۃُ الۡاَنۡفَال کی آیت نمبر46 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاصۡبِرُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۴۶﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور صبر کرو بے شک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔

(پ۱۰، انفال: ۴۶)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ ان آیاتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صبر کرنے والے ربِّ کریم کے محبوب اور پسندیدہ بن جاتے ہیں، صبر کرنے والوں کی ربِّ کریم مدد فرماتا ہے، لہٰذا کبھی بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے، صبر کا معنی ہے نفس کو اس چیز سے باز رکھنا، جس سے رکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو۔ (المفردات للراغب، باب الصاد، ص ۲۷۳)

وہ چیزیں جن سے عقل رُکنے کا تقاضا کرے، جیسے اچانک بجلی چلی جائے تو شور کرنے سے بچنا، بیماری آجائے تو شکوہ شکایت سے بچنا، گاڑی خراب یا پنکچر ہو جائے تو غم و غُصّہ سے بچنا وغیرہ۔

وہ چیزیں جن سے شریعت رُکنے کا تقاضا کرے، جیسے کسی کے دل دکھانے پر انتقامی کاروائی سے بچنا، کوئی چیز چوری ہو جائے تو دوسروں پر اِلزام لگانے سے بچنا، کھانے میں نمک مرچ کم یا زیادہ ہو جائے تو صبر کرنا وغیرہ۔

احادیثِ کریمہ میں بھی صبر کرکے اجر و ثواب کمانے کی بھرپور ترغیب موجود ہے، آیئے! ترغیب کے لئے 3 احادیثِ مُبارکہ سنئے اور آزمائشوں پر صبر کرکے ثوابِ آخرت کے حق دار بنئے، چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! سب سے زیادہ مصیبتیں کن لوگوں پر آئیں؟ فرمایا: انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) پر پھر ان کے بعد جو لوگ بہتر ہیں پھر ان کے بعد جو بہتر ہیں، بندے کو اپنی دینداری کے اعتبار سے مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے، اگر وہ دِین میں سخت ہوتا ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر وہ اپنے دِین میں کمزور ہوتا ہے تو اللہ پاک اس کی دِینداری کے مطابق اُسے آزماتا ہے۔ بندہ مصیبت میں مبتلا ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ اِس دنیا ہی میں اُس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، ۴/۳۶۹، حدیث: ۴۰۲۳)

نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مومن اور مومنہ کو اپنی جان، اولاد اور مال کے ذریعے آزمایا جاتا رہے گا، یہاں تک کہ وہ اللہ پاک سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے ذِمّے کوئی گناہ نہ ہو گا۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء، ۴/۱۷۹، حدیث: ۲۴۰۷)

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس مسلمان کو کوئی بیماری، تھکاوٹ یا غم پہنچتا ہے، وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر...الخ، ۱۴۴/۴، حدیث: ۲۹)

اللہ کریم ہمیں دُنیا و آخرت میں عافیّت نصیب فرمائے، آزمائشوں پر صبر کرنے کا حوصلہ، اسلام پر استقامت اور عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مرتے دم تک مضبوطی کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہماری ڈھارس بندھاتے اور حوصلہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

تُو کمر بستہ رہا کر خدمتِ اسلام پر　　راہِ مولیٰ میں جو آفت آئے اس پر صبر کر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شہیدِ اُحد حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہ عظیم صحابیٔ رسول ہیں، جن کی ذات میں نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا مَدَنی جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر بھی دینِ اسلام کے پیغام کو عام کرنے اور پرچمِ اسلام کو بلند کرنے کے لئے دُور دَراز سفر اختیار فرمائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ کی کوششوں سے کئی غیر مسلموں کو دولتِ ایمان نصیب ہوئی اور وہ کلمہ پڑھ کر دامنِ اسلام سے وابستہ ہوئے، چنانچہ

ایک بار دو عالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے احکامِ شرعیہ سکھانے کے لیے حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو مدینہ منورہ روانہ کیا، آپ نے وہاں خوب احکامِ اسلام کی

تبلیغ فرمائی اور پھر تقریباً قبیلہ اَوس و خَزرَج کے 500، ایک روایت کے مطابق 300 افراد کا قافلہ لے کر حاضر ہوئے اور ان سب نے اسلام قبول کیا۔

سارا قبیلہ ہی مسلمان ہو گیا

حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بِن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، حضرتِ سَیِّدُنا اَسْعَد بن زُرَارَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ راہِ خُدا میں سَفَر پر روانہ ہوئے تو قَبِیلَہ بَنِی ظَفَر کے باغ میں ''مَرَق'' نامی کُنوئیں پر جا کر بیٹھ گئے۔ اِن دونوں کے پاس قَبِیلَہ بَنُو اَسْلَم کے لوگ جمع ہو گئے، اِن کے چوٹی کے (یعنی اعلیٰ دَرَجے کے) سَرْدَار (Chief) سَعد بن مُعاذ اور اُسَید بن حُضَیر تھے جو ابھی دَامَنِ اِسلام سے وابَستہ نہ ہوئے تھے۔ سَعد بن مُعاذ حضرتِ سَیِّدُنا اَسْعَد بن زُرَارَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے خالہ زاد بھائی تھے، سَعد بن مُعاذ نے اُسَید بن حُضَیر کو بھیجا کہ جاؤ اُن دونوں مُبَلِّغِین کو ڈانٹ کر روک دو جو کہ ہمارے کمزور لوگوں کو (مَعَاذَ اللّٰہ) بہکانے کے لئے آئے ہیں۔ چُنانچِہ اُسَید بن حُضَیر نے اپنا نیزہ لیا اور اُن کے پاس پہنچ گئے، آتے ہی اُن کو بُرا بھلا کہنا شُروع کر دیا اور دھمکی دی کہ اگر تمہیں زِندَگی پیاری ہے تو یہاں سے چلے جاؤ۔

حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے (اِنْفِرادی کوشش کا آغاز کرتے ہوئے نہایَت) نَرمی اور مِٹھاس سے فرمایا: ذرا بیٹھ کر بات تو سُن لیجئے، سمجھ میں آئے تو مان لیجئے اور اگر پسند نہ آئے تو ہم آپ کو مَجبور نہیں کریں گے۔ اُسَید بن حُضَیر پر میٹھے بول کا اَثَر ہوا اور اپنا نیزہ زمین پر گاڑ کر اُن کے پاس بیٹھ گئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُن کو اِسلام کے بارے میں مَدَنی پھول دیئے اور قُرآنِ کریم پڑھ کر سُنایا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُن کے دل میں مَدَنی انقِلاب بَرپا ہو گیا اور وہ مُشَرَّف بہ اِسلام ہو گئے۔

مُسلمان ہو جانے کے بعد کہا: میرے پیچھے سَعد بن مُعاذ ہے، اگر اُس نے تُم دونوں کی بات مان لی تو میری ساری قَوم تُمہاری بات مان لے گی، میں اُسے اَبھی تُمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ وہاں سے سِیدھے سَعد بن مُعاذ کے پاس پہنچے اور اُن کو اُن دونوں مُبَلِّغین کے پاس جانے پر راضی کر لیا۔ سَعد بن مُعاذ نے آتے ہی دونوں صاحِبان کو بُرا بھلا کہنا شُروع کر دیا۔

حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے (اِنفِرادی کوشش کا آغاز کرتے ہوئے) اِنہیں بھی نَرمی اور مِٹھاس کے ساتھ نیکی کی دَعوت سُننے کیلئے آمادہ کر لیا اِس پر وہ اپنا نیزہ زمین پر گاڑ کر اُن کے قریب بیٹھ گئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا مُصعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اِن پر بھی اِسلام کی خُوبیوں سے مالا مال مَدَنی پُھول پیش کئے اور سُوْرَۂ زُخْرُف کی اِبتِدائی آیات پڑھ کر سُنائیں۔ آیاتِ قُرآنیہ تاثیر کا تِیر بن کر اُن کے دل میں پَیوَست ہو گئیں اور وہ بھی دائرۂ اِسلام میں داخِل ہو گئے۔ اِسلام آوری کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا سَعد بن مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنی قَوم کی طرف لوٹے اور اُن سے فرمایا: تُم میرے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟ سب نے ایک زَبان ہو کر کہا: آپ ہمارے سَردار ہیں اور آپ کی رائے دُرُست اور بلند خیال ہوتی ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا سَعد بن مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: بس پھر مُجھ پر تُمہارے مَردوں اور عَورَتوں سے اُس وَقت تک بات کرنی حرام ہے جب تک تُم اللہ کریم اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اِیمان نہیں لے آتے۔ رَاوِی فرماتے ہیں: خُدا پاک کی قَسم! شام نہیں ہونے پائی تھی کہ اُس قبیلے کے تمام مَرد و عَورت مُسلمان ہو چکے تھے۔ (البدایة والنهایة، باب بدء اسلام الانصار، ۲/۵۲۷تا۵۲۹ملخصاً)

سارا قَبِیْلَہ اِیماں لایا مِیٹھے بول کی بَرَکت سے
بنتے کام بگڑ جاتے ہیں سُن لو بے جا شِدَّت سے

(نیکی کی دعوت، ص۵۱۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! صحابیِ رسول اور شہیدِ اُحد حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر کا نیکی کی دعوت کا انداز کیسا میٹھا اور پیارا پیارا تھا کہ جس نے قبیلوں کے بڑے بڑے سرداروں کو اپنا گرویدہ بنالیا تھا، سرداروں نے سختی کی مگر آپ گھبرائے نہیں بلکہ حکمتِ عملی کا سہارا لیتے ہوئے آیاتِ قرآنیہ سُنا سُنا کر جلد ہی انہیں اسلام کی طرف مائل کرلیا، آپ کے میٹھے بول کی برکت سے ان کے دل نرم پڑ گئے، چنانچہ وہ اپنے پورے قبیلے سمیت مسلمان ہو گئے۔

مُبَلِّغ کو کیسا ہونا چاہیے؟

اس واقعے سے جہاں ہمیں حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر کی دِین کی خاطر قربانی کا پتا چلا، وہیں یہ اہم ترین مدنی پھول بھی چننے کو ملا کہ نرمی، بُردباری، صبر، قوتِ برداشت، ملنساری، خوش اخلاقی اور جذبات پر قابو رکھنے جیسی خوبیوں والا ہونا ایک **کامیاب مُبَلِّغ** کے لئے بے حد ضروری ہے۔ سختی، غُصّہ اور بداخلاقی سے پیش آنے والا، اَبے تَبے اور بازاری لہجے والا، فضول بولنے والا، جھاڑ پلانے والا، مذاق مسخریاں کرنے والا، کِھل کِھلا کر ہنسنے والا، بحث و تکرار کرنے والا، اپنی بات پر بِلا وجہ اَڑ جانے والا، مَدَنی مرکز کی اطاعت نہ کرنے والا، مرکزی مجلسِ شوریٰ کی مخالفت کرنے والا اور اینٹ کا جواب پتھر سے دینے والا مُبَلِّغ کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہیں کرسکتا، ایسا مبلغ تو نیم حکیم خطرۂ جان کے مصداق خود بھی ہلاکت میں جا پڑ سکتا ہے اور عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کے لئے بھی نقصان کا سبب بن سکتا ہے۔

یاد رکھئے! جو کام **"نرمی"** سے ہوتا ہے وہ **"گرمی"** سے نہیں ہوتا، لہٰذا چاہے کوئی کتنا ہی دل دکھائے، سختی سے پیش آئے، مذاق اُڑائے اور دھمکیاں دے تب بھی مبلغ کو نرمی، ملنساری، صبر،

شفقت، خاموشی اور حکمتِ عملی سے ہی کام لینا چاہئے، جیسا کہ

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: کسی بُزرگ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کا مَدَنی پھول عنایت کرتے ہوئے فرمایا: نیکی کی دعوت دینے والے کو چاہئے کہ اپنے آپ کو صَبْر کا عادی بنائے اور اللہ کریم کی طرف سے نیکی کی دعوت کے ملنے والے ثواب پر یقین رکھے۔ جس کو ثواب کا کامِل یقین ہو اُس کو اِس مبارَک کام میں تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ (احیاء العلوم، ۲/۴۱۰)

ٹُوٹے گو سر پہ کوہِ بلا صَبْر کر اے مبلغ نہ تُو ڈگمگا صَبْر کر
لب پہ حرفِ شکایت نہ لا صَبْر کر ہاں یہی سُنّتِ شاہِ ابرار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۷۳)

مختصر وضاحت: امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تربیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بالفرض اگر تجھ پر بلاؤں کے پہاڑ بھی ٹُوٹ پڑیں تب بھی تجھے چاہئے کہ تُو صَبْر سے کام لے۔ اے مُبلِّغ! مصیبتوں سے مت گھبرا اور صَبْر سے کام لے۔ جب بھی کوئی مصیبت یا پریشانی آجائے تو حرفِ شکایت زبان پر لانے کے بجائے صَبْر سے کام لینا، اس لئے کہ مصیبتوں پر صَبْر کرنا تو مکی مدنی سلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّت ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کرنا اور اسے دوسروں کو سکھانا یقیناً بہت بڑی نیکی کا کام ہے۔ چنانچہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمه، ۳/۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷)

حضرتِ سَیِّدُنا ابو عبد الرحمن سُلَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مسجِد میں **قرآنِ پاک** پڑھایا کرتے اور فرماتے: اِسی حدیثِ مبارک نے مجھے یہاں بٹھا رکھا ہے۔ (فیض القدیر، ۳/۶۱۸، تحت الحدیث: ۳۹۸۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شہیدِ اُحد حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہ پیارے صحابی ہیں جنہوں نے اس فرمانِ مُصْطَفٰے پر عمل کرتے ہوئے نہ صرف خود کو نورِ قرآن سے منور کیا بلکہ جب، جہاں اور جس وقت بھی ضرورت پڑی، آپ نے مخلوقِ خدا کو بھی فیضانِ قرآن سے فیض یاب کرنے کے لئے اپنے وقت کی قربانی پیش کی، حتّٰی کہ خدمتِ قرآن کی برکت سے آپ اپنے زمانے میں قاری مشہور ہوگئے، چنانچہ

لوگوں کو قرآن پڑھانے والے

حضرتِ سَیِّدُنا بَراء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ سے مدینہ مُنورہ ہجرت کرنے والوں میں ہمارے پاس سب سے پہلے حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اوران کے بعد نابینا (Blind) صحابی حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پہنچے اور یہ دونوں لوگوں کو قرآن پڑھاتے تھے۔ (فیضانِ فاروقِ اعظم، ص۴۶۱)

تبلیغِ دین کے لئے کوششیں

حضرتِ سَیِّدُنا عُروَہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مَروِی ہے کہ جب اَنصار بَیْعَتِ عَقَبۂ اُولیٰ کے بعد آئندہ سال مَوسَمِ حج میں ملنے کا وعدہ کرکے اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے۔ تو واپس پہنچ کر اُنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف پیغام (Message) بھیجا کہ ہمارے پاس کسی ایسے شخص کو بھیجیں، جو لوگوں کو قرآنِ پاک پڑھائے۔ چنانچہ رسولِ انور، آمنہ کے دلبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بِن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو ان کے پاس بھیجا۔ آپ نے قبیلۂ بنی غَنْم کے حضرتِ سَیِّدُنا اَسعد بن زُرارہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے

ہاں قِیام فرمایا اور لوگوں کو قرآنِ پاک پڑھانے لگے۔اس کے ساتھ ساتھ آپ دیگر لوگوں کے پاس جا کر انہیں اِسلَام کی دَعْوت بھی دیا کرتے، یہاں تک کہ انصار کے اکثر گھرانے اور سردار و شُرَفا اِسلَام لے آئے۔پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ واپس بارگاہِ رِسَالَت میں لوٹ گئے۔(حلية الاولياء،مصعب بن عمير الداري، ۱/۱۵۲،رقم:۳۳۹)اور قاری کے نام سے مشہور ہوگئے۔(معجم کبیر، ۲۰/۳۶۴،حدیث:۸۴۹)

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے تلاوت کرنا صبح و شام میرا کام ہو جائے

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! سُبْحٰنَ اللّٰہ! سُنا آپ نے! شہیدِ اُحد حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر کس قدر خوش نصیب صحابی ہیں کہ جنہیں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو قرآنِ کریم سکھانے کے لئے منتخب فرمایا، سفر اگرچہ لمبا تھا مگر چونکہ حکمِ رسول تھا، لہٰذا آپ نے فرمانِ رسول پر لبیک کہتے ہوئے اپنی تمام مصروفیات کو چھوڑ کر لوگوں کو فیضانِ قرآن سے فیض یاب فرمایا حتّٰی کہ اپنے زمانے میں قاری مشہور ہوگئے۔حضرتِ سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر کے کردار کو سامنے رکھتے ہوئے ہم میں سے ہر ایک سوچے کہ میرے اندر دِین کی خاطر قربانی دینے کا جذبہ کس قدر بیدار ہے؟ غور کیجئے! یہ حضرات تو انتہائی کم وسائل و مشکل حالات میں سفری سہولیات اور دیگر ضروریات مُیَسَّر نہ ہونے کے باوجود بھی انتہائی ذوق و شوق کے ساتھ مسلمانوں کو دُور دَراز کے علاقوں میں قرآنِ کریم سکھانے کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے، مگر افسوس! آج کے مسلمانوں میں اب اس طرح کا جوش و جذبہ دَم توڑتا نظر آرہا ہے۔ افسوس! صدیاں گزر جانے کے باوجود مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ہے جسے دیکھ کر بھی قرآنِ کریم پڑھنا نہیں آتا، جن کو آتا بھی ہے تو اَکْثَرِیَّت کے قواعد و مخارج درست نہیں، ہمارے اپنے گھر، گلی، محلے اور علاقے میں بھی کتنے ایسے مسلمان ہوں گے جن کو اور تو بہت کچھ آتا ہوگا لیکن قرآنِ کریم پڑھنا نہیں آتا ہوگا۔ مگر آہ! ہمیں

اس پر کوئی افسوس بھی تو نہیں ہوتا، ہماری آنکھ سے آنسو نہیں نکلتا، ہمارا دل نہیں کُڑھتا، کوئی شرمندگی نہیں ہوتی، ان کو قرآنِ کریم پڑھانے اور ان کی اِصلاح کرنے کا جذبہ بیدار نہیں ہوتا، ہم نے اپنے آپ کو دِیگر اور کئی کاموں میں اِتنا مصروف (Busy) کرلیا ہے کہ ہمارے پاس انہیں **قرآن سکھانے** اور ان کی اصلاح کرنے کی فُرصت نہیں۔

ہم غور کریں کہ کیا ہم قرآنِ کریم سیکھنے سکھانے کے فضائل بھُول تو نہیں چکے؟ کیا ہم نے آقائے **مدینہ**، قرارِ **قلب** و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے **فرامین** کو بھُلا تو نہیں دیا؟ کیا ہم بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی دِین کی خاطر پیش کی گئی قُربانیوں کو بھُلا تو نہیں بیٹھے؟ کیا ہمارے اندر اصلاحِ **اُمّت** کا درد ختم تو نہیں ہو چکا؟

کیا ہمارے اندر دینِ اسلام کی سَربلندی اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے صرف دو گھنٹے بھی نہیں ہیں؟ کیا ہمارے پاس **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں حاضر ہو کر قرآنِ کریم سیکھنے یا عاشقانِ رسول کو قرآنِ کریم سکھانے کے لئے **صرف 45 منٹ** بھی نہیں ہیں؟ آخر مدرسۃ المدینہ بالغان کو کون آباد کرے گا، عاشقانِ رسول کو قرآنِ کریم کون سکھائے گا؟ انہیں نماز، وضو، غُسل اور پاکی ناپاکی کے احکام کون سکھائے گا؟ ان کی اِصلاح کون کرے گا؟ اِنہیں سُنّتیں کون سکھائے گا؟ انہیں مَدَنی قافلوں کا مسافر کون بنائے گا، اِنہیں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کون کرے گا؟ انہیں ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کام کرنے کی ترغیب کون دلائے گا؟۔ تو آئیے! مل کر نعرہ لگاتے ہیں:

صبح و شام،،، 12 مَدَنی کام۔۔۔ صبح و شام،،، 12 مَدَنی کام۔۔۔ صبح و شام،،، 12 مَدَنی کام

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدرسۃ المدینہ بالغان"

اے عاشقانِ رسول! یاد رہے! ذیلی حلقے کے **12 مدنی کاموں** میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "**مدرسۃ المدینہ بالغان**" میں شرکت بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کے کئی فوائد اور برکتیں ہیں۔ ☆مَدْرَسَۃُ المدینہ بالغان قرآنِ پاک دُرست پڑھنے کا ایک ذریعہ ہے ☆مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ بعض ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ☆مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیَسَّر آتی ہے، ☆مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے، ☆مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین کی دَولت نصیب ہوتی ہے، ☆مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ مِلتا ہے۔ آیئے! مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھنے کی بَرَکت پر مُشْتَمِل ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکت

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے فلمیں ڈِرامے دیکھنے، گانے باجے سُننے اور بد نگاہی کرنے کے عادِی تھے، نمازوں کی پابندی کا بھی ذِہن نہ تھا۔ اِتِّفاق سے ایک مرتبہ اُن کی ملاقات سَفید لباس (White Dress) زیبِ تَن کیے سَبز سَبز عِمامہ سجائے ایک اسلامی بھائی سے ہوئی، اُنہوں نے اِنفِرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہیں مَدْرَسَۃُ المدینہ (بالِغان) میں شِرکت کی دعوت دی، اُنہوں نے دعوت قَبول کرتے ہوئے مَدْرَسَۃُ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا شُروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدْرَسَۃُ المدینہ (بالِغان) کی بَرَکت سے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں شِرکت اُن کا معمول بَن گیا، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید بھی ہو گئے، نمازی اور مسجد میں دَرْس دینے والے

بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کو چھوڑ چکے اور اپنے گھر والوں پر بھی اِنفِرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہیں بھی نمازی بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

سَنور جائے گی آخِرت اِنْ شَآءَ اللّٰہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول
تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا قریب آکے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا قریب آکے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶تا۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! ہم شہیدِ غزوہ اُحُد کی قربانیوں کے بارے میں سُن رہے تھے۔ دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بھی اِس غزوے میں قُربانیاں دِی ہیں، یادرکھئے! شہدائے اُحد اللہ کریم کے وہ مقرب بندے اور رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ حقیقی جاں نثار صحابہ ہیں، جنہوں نے دینِ اسلام کی خاطر نہ صرف اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کیا بلکہ اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثوابِ آخرت کمانے کے لئے اپنا کثیر اور قیمتی مال بھی اسلام کی خاطر راہِ خدا میں پیش کر دیا، انہی جگمگاتے ستاروں میں دو روشن تارے صحابیِ رسول حضرتِ سَیِّدُنا مُخَیْرِیق اور حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَحْدَاح انصاری بھی ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے ان دونوں حضرات کا راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

اسلام میں سب سے پہلا وقف

ایک بہت زیادہ علم رکھنے والے صحابی حضرتِ سَیِّدُنا مُخَیْرِیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بہت سی جائیدادوں اور 7 باغات کے مالک تھے، آپ نے وَصِیَّت فرمائی تھی کہ اگر میں شہید ہوجاؤں تو میرا سارا مال نبیِ

رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ملکیت ہو گا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو چاہیں کریں، جب رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوۂ اُحد سے واپس تشریف لائے تو ان جائیدادوں (Properties) اور باغات کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وقف فرمادیا، اسلام میں یہ سب سے پہلا وقف تھا۔ (سیرت سید الانبیاء، ص ۳۲۲)

وقف کی تعریف

وقف کی تعریف یہ ہے کہ کسی چیز کو اپنی ملکیت سے نکال کر خالص اللہ پاک کی ملکیت میں دے دینا، اس طور پر کہ اُس کا فائدہ ربِّ کریم کے بندوں کو ملتا رہے۔

ابودَحْدَاح انصاری کا جذبۂ سخاوت

ایک اور بڑے ہی پیارے صحابی حضرت سَیِّدُنا ابو دَحْدَاح انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جو غزوۂ اُحد میں شہادت کا عظیم شرف پانے میں کامیاب ہوئے اور انہوں نے اپنی جان اللہ پاک کی رِضا کے لیے قُربان کردی، ان کی مالی قربانی کا ایک شاندار واقعہ سُنیے، چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جب یہ آیت اُتری

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ترجمۂ کنزالایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرضِ حسن دے

(پ ۲، البقرۃ: ۲۴۵)

تو حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَحْدَاح انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اللہ پاک چاہتا ہے کہ ہم قرض دیں؟ تو آقائے نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ اے ابو دَحْدَاح (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ)! حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَحْدَاح رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض

کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اپنا دستِ اقدس مجھے دکھایئے، حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَحْدَاح رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے دستِ اقدس تھام کر عرض کی: میں نے اپنا باغ اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں بطورِ قرض پیش کر دیا۔ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ان کے باغ میں 600 کھجور کے درخت تھے، اُمِّ دَحْدَاح اور ان کے بچے بھی اسی میں رہتے تھے۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَحْدَاح رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آئے اور انہوں نے پکارا: اے اُمِّ دَحْدَاح (رَضِیَ اللہُ عَنْہا)! انہوں نے عرض کی: لبیک میں حاضر ہوں، حضرتِ ابو دَحْدَاح رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: آپ اس باغ سے نکل چلیں کیونکہ میں نے اس باغ کو اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں بطورِ قرض پیش کر دیا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، ۳/ ۲۴۹، حدیث: ۳۴۵۲)

اللہ پاک کو قرض دینے سے کیا مراد ہے؟

"تفسیر صراطُ الجنان" میں لکھا ہے: **راہِ خدا میں اِخلاص کے ساتھ خرچ کرنے** کو قرض سے تعبیر فرمایا، یہ اللہ کریم کا کمال درجے کا لطف و کرم ہے کیونکہ بندہ اُس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اُس کا عطا فرمایا ہوا، حقیقی مالک وہ جبکہ بندہ اُس کی عطا سے مجازی مِلک رکھتا ہے مگر قرض (Loan) سے تعبیر فرمانے میں یہ بات دل میں بٹھانا مقصود ہے کہ جس طرح قرض دینے والا اطمینان رکھتا ہے کہ اس کا مال ضائع نہیں ہوتا اور وہ اس کی واپسی کا حق دار ہے، ایسا ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے والے کو اطمینان رکھنا چاہیے کہ وہ اس خرچ کرنے کا بدلہ یقیناً پائے گا اور وہ بھی معمولی نہیں بلکہ کئی گنا بڑھا کر پائے گا۔ سات سو (700) گنا بھی ہو سکتا ہے اور اس سے لاکھوں گنا زائد بھی۔ (صراط الجنان، ۱/ ۳۶۵)

حرصِ دُنیا نکال دے دل سے بس رہوں طالبِ رِضا یاربّ

(وسائل بخشش، ص ۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! سُنا آپ نے! شہیدِ اُحد حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَحْدَاح انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ راہِ خدا میں خرچ کے معاملے میں کس قدر زبردست مَدَنی ذہن کے مالک تھے، ذرا سوچئے! کسی کے پاس ایک ایسا خوبصورت باغ موجود ہو، جس میں عُمدہ قسم کی کھجوروں کے 600 درخت لگے ہوں، تو کس کا دل چاہے گا کہ اس باغ کو اپنی ملکیت سے خارج کر کے کسی کو تحفے میں دے دے یا پورا باغ ہی راہِ خدا میں پیش کر دے، مگر قربان جایئے! شہیدِ اُحد حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَحْدَاح انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر! جب آپ نے سُنا کہ ربِّ کائنات کو یہ بات پسند ہے کہ اس کے بندے اس کی راہ میں خرچ کریں تو آپ نے دل کھول کر راہ خدا میں خرچ کیا، جبکہ ہمارا معاملہ اس کے برعکس ہے۔ افسوس! ہماری سوچ یہ بن چکی ہے کہ اگر میں نے راہِ خدا میں خرچ کیا تو میرا گزارا کیسے ہو گا؟ میں کہاں سے کھاؤں گا؟ میرے بیوی بچے بھوکے رہ جائیں گے، کاروبار (Business) کیسے چلے گا؟، میرا مال کم پڑ جائے گا، مجھے تو ذاتی گھر بھی بنانا ہے، مجھے تو بچوں بچیوں کی شادیاں بھی کروانی ہیں، مجھے تو فُلاں فُلاں چیز کے لئے رقم بھی جمع کرنی ہے، میری تو فُلاں فُلاں مجبوریاں بھی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ہمارا تو اس بات پر پورا پورا بھروسا ہونا چاہیے کہ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا بلکہ مزید بڑھ جاتا ہے، ہمیں ربِّ کریم کی رضا طلب کرنی چاہیے، ہمیں ثوابِ آخرت کی حرص رکھنی چاہیے، ہمیں قناعت کی عُمدہ دولت سے مالا مال ہونا چاہیے، ہمارا سینہ دنیا اور مالِ دنیا کی مَحبَّت و لالچ سے پاک و صاف ہونا چاہیے، ربِّ کریم ہمیں حُبِّ دنیا اور حُبِّ مال سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(یاد رہے!) مال برباد کرنے کی چند صورتیں ہیں اور وہ سب حرام ہیں: (1) ناجائز جگہ خرچ کرنا

(2) بِلاوجہ مال لُٹا دینا (3) بال بچے ہوتے ہوئے لوگوں میں مال بانٹ دینا (4) سارا مال خیرات کرکے اپنے اور اپنی اولاد کو بھکاری یا فقیر بنا دینا۔ ہاں حضرت (سیدنا) ابو بکر صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اور ان کے بال بچوں کی طرح جو صابر (صبر کرنے والا)، شاکر (شکر کرنے والا اور) مُتَوَکِّل (ربِّ کریم کی ذات پر بھروسا کرنے والا) ہو وہ سب خیرات کرے ورنہ آج خیرات کرکے کل بھیک مانگے گا یہ حرام ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۷/۱۱۶)

اللہ پاک کی رضا والے کام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ کریم کے نیک بندوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہمیں بھی دِین کی خاطر اپنا مال خرچ کرنے، دِین کی خاطر وقت دینے اور اللہ کریم کو راضی کرنے والے کام کرنے چاہئیں۔ عموماً آج لوگوں میں دنیا اور مالِ دنیا کو حاصل کرنے کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی دینے کا جذبہ تو نظر آتا ہے مگر آہ! دِین کی خاطر مال و وقت کی قربانی دینے کا جذبہ اب ختم ہوتا جارہا ہے۔ اکثر لوگوں کا مال اور وقت دونوں ہی فضولیات میں برباد ہورہا ہے۔ کئی لوگ اپنے کام کاج چھوڑ کر بجلی، گیس کے بِل جمع کروانے، پاسپورٹ (Passport) اور شناختی کارڈ بنوانے کی خاطر گھنٹوں لائنوں میں لگنے کو تو تیار ہوجاتے ہیں مگر جماعت سے نماز پڑھنے کے لئے اپنے کام کاج کی قربانی دینا انہیں گوارا نہیں ہوتا حالانکہ باجماعت نماز پڑھنا **اللہ کریم کی رِضا کا سبب ہے،** کئی لوگ عشقِ رسول کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن آقا کریم ، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل نہیں کرتے، لوگ اپنے گھروں کو صاف ستھرا رکھنے اور اپنے گھر کی چمک دَمک برقرار رکھنے کی خاطر ڈھیر سارا پیسہ خرچ کردیتے ہیں، مگر اپنے علاقے کی مسجد و مدرسے کی تعمیر میں اپنی حیثیت کے مطابق چندہ نہیں

دیتے حالانکہ مسجد و مدرسے کی تعمیر میں چندہ دینا **اللہ کریم کی رضا کا سبب ہے**، کئی لوگ گھنٹوں گھنٹوں چوکوں اور ہوٹلوں پر بیٹھ کر اپنا قیمتی وقت ضائع کر دیتے ہیں مگر کم و بیش 7 منٹ کے مدنی درس میں بیٹھنے کی سعادت سے محروم رہ جاتے ہیں حالانکہ علمِ دین حاصل کرنے کی نیت سے مدنی درس میں شرکت کرنا **اللہ پاک کی رضا کا سبب ہے**، لوگ اپنے گھر اور بال بچوں کو چھوڑ کر دوسرے ملک یا دُوسرے شہر جا کر نوکری (Job) کرنے کو تو تیار ہو جاتے ہیں مگر ہر ماہ وہ بھی صرف 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کے لئے کہا جائے تو انہیں اپنا کاروبار یاد آنے لگتا ہے، حالانکہ نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے جذبے کے تحت مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا **اللہ پاک کی رضا کا سبب ہے**۔ اپنے بچوں کو ڈاکٹر، سرجن، انجینئر، سائنس دان، لیکچرار، پائلٹ، پروفیسر اور کمپیوٹر پروگرامر بنانے کے لئے تو ہر کوئی کوشاں ہے، مگر دِین کی خاطر قربانی دے کر انہیں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت قائم جامعۃ المدینہ میں داخلہ دِلوا کر عالم بنانے والے بہت کم ہیں، حالانکہ عالمِ دین بنانے کے لئے جامعۃ المدینہ میں داخل کروانا **اللہ کریم کی رضا کا سبب ہے**۔ لہٰذا اپنے بچوں اور بچیوں کو جامعۃ المدینہ للبنین و جامعۃ المدینہ للبنات میں داخل کروایئے اور علمِ دین کی روشنی پھیلانے میں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔

جامعۃ المدینہ

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی نے کم و بیش 107 شعبہ جات قائم کئے ہیں، انہی میں سے ایک شعبہ "**جامعۃ المدینہ**" بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پاکستان سمیت کئی ممالک میں چھ سو سولہ (616) جامعاتُ المدینہ قائم ہیں، جن میں

کم و بیش باون ہزار آٹھ سو تینتالیس(52843)، طلبہ وطالبات درسِ نظامی (عالم کورس) کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جبکہ آٹھ ہزار چھ سو ستانوے(8697)طلبہ وطالبات تعلیم مکمل کر کے سندِ فراغت بھی پا چکے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جامعات المدینہ میں طلبۂ کرام کو مفت (Free) تعلیم کے ساتھ ساتھ قیام و طعام اور ضروری سہولیات (مثلاً کمپیوٹرلیب، مطالعے کے لیے مناسب جگہ و کتابیں، طِبّی علاج کے لیے ادویات وغیرہ) بھی بِلا مُعاوَضہ فراہم کی جاتی ہیں۔ آپ بھی اپنا نام خوش نصیبوں میں داخل کروایئے اوراپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروایئے، اپنے بھائیوں، دوستوں، عزیزوں اور دیگر رشتہ داروں پر انفرادی کوشش کیجئے اور انہیں اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروانے کا ذہن دیجئے۔ اس سے جہاں ہر طرف عِلْمِ دین کی روشنی پھیلے گی اور جہالت کے اندھیرے دُور ہوں گے، وہیں آپ کے لیے بھی صدقۂ جاریہ کا سلسلہ ہو جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

علم سیکھنے والے کیلئے مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے عِلْم سیکھنے والے کے بارے میں چند مَدَنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: جو آدمی عِلْم کی تلاش کرنے کے لیے کسی راستہ پر چلے اللہ

پاک اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے۔[1] (2)فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔(ابن ماجه، ۱/۱۴۶، حدیث:۲۲۴)☆اس حدیثِ پاک سے اسکول کالج کی مُرَوَّجہ دُنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضَروری دِینی عِلْم مُراد ہے۔(نیکی کی دعوت، ص۱۳۶)☆پانچ(5) طرح کے علوم حاصل کرنا ہر عاقل، بالغ مسلمان پر فرض ہے:(1)اسلامی عقائد (2)ضرورت کے مسئلے (3)حلال و حرام کے مسائل(ظاہری گناہ کی معلومات اس میں شامل ہے)(4) ہلاک کرنے والے اعمال کی ضروری معلومات اور ان سے بچنے کے طریقے اور(5) نجات دلانے والے اعمال کی ضروری معلومات اور انہیں حاصل کرنے کے طریقے۔☆عِلْم حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا بُزرگانِ دین کی سُنّت ہے۔(40فرامینِ مصطفی، ص۲۳)☆عِلْم حاصل کرنے کے لیے سُوال کرنا یقیناً باعثِ فضیلت ہے لیکن سُوال کرنے کے آداب کالحاظ کرنا بھی ضروری ہے۔(فیضان داتا علی ہجویری، ص۱۳)☆عِلْم خزانہ ہے اور سُوال کرنا اس کی چابی ہے۔ (فردوس الاخبار، ۲/۸۰،حدیث:۴۰۱۱) ☆ عِلْم سیکھنے کے لئے سوال پوچھنے سے شرمانا نہیں چاہیئے۔(اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص۸) ☆خوشامد کرنا مؤمن کے اخلاق میں سے نہیں ہے مگر عِلْم حاصل کرنے کے لئے خوشامد کر سکتا ہے۔(شعب الایمان ،باب فی حفظ اللسان، ۴/۲۲۴، حدیث:۴۸۶۳)☆ایسے سُوالات کرنے سے بھی بچا جائے جس کا دنیاوی یا اُخروی فائدہ نہ ہو۔(اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص۹)☆عِلْم حاصل کرنے کے بعد اسے بیان نہ کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو خزانہ جمع کرتا ہے پھر اس میں سے کچھ بھی خرچ نہیں کرتا۔(معجم اوسط، ۱/۲۰۴،حدیث ۶۸۹)☆ جب کسی عالِمِ دین سے کوئی سوال کرنا ہو تو ادباً اس سے سوال پوچھنے کی اجازت طلب کرلی جائے۔ (اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص۶)

1...مسلم،کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر، ص ۱۱۱۰، حدیث:۶۸۵۳

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب ”**بہارِ شریعت**“ حِصّہ 16 (312صفحات) نیز120 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ”**سُنّتیں اور آداب**“ ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اوراس کا مطالَعہ فرمائیے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ "**فتاویٰ شامی**" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس پر دس (10) رَحمتیں اُتارے گا، اُس کے دس (10) دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس (10) گناہ مٹادے گا۔**[1]

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرُود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فضول

1 . . . سنن کبریٰ، کتاب عمل الیوم... الخ، باب ثواب الصلاۃ... الخ، ۶/ ۲۱، حدیث: ۹۸۹۲

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شَوَّالُ الْمُکَرَّم کا مبارک مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے۔ یہ وہ عظیمُ الشّان مہینا ہے جس کی 10 تاریخ کو ہر سال عاشقوں کے امام، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ **امام احمد رضا خان** کا یومِ ولادت دُنیا بھر میں انتہائی شایانِ شان طریقے سے منایا جاتا ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے آج ہم بھی آپ کے علمی مقام، آپ کی علمی خدمات، فتاویٰ

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

رضویہ وکنزُالایمان کا مختصر تعارف اور آپ کی عملی زندگی کے چند پہلوؤں سے ہم بھی برکتیں لینے کی سعادت حاصل کریں گے، آیئے! پہلے آپ کی **علمی صلاحیت** کا ایک خوبصورت واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

بارگاہِ رسول کا عطیہ

ایک دفعہ خلیفہ ٔ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مولانا الحاج شاہ محمد ہدایت رسول رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دیگر علمائے کرام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر تھے، دنیا کی مشینریوں کی ایجاد کا تذکرہ ہو رہا تھا، اُس پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اللہ (پاک) کے فضل سے بارگاہِ مُصْطَفٰے سے مجھے ایسی مشین عطا ہوئی ہے، جس میں کسی بھی عِلْم کا سُوال کسی بھی زبان میں ڈال دیجئے، چند منٹ کے بعد اس کا صحیح جواب حاصل کرلیجئے۔ مولانا ہدایت رسول صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: حضور وہ مشین (Machine) مجھے بھی دکھا دیجئے۔ تو امام اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: پھر کسی موقع پر دیکھ لیجئے گا لیکن انہوں نے قدموں کو پکڑ لیا اور مچل گئے کہ حضور! ہم تو اس مشین کو ابھی دیکھیں گے۔ تو آپ نے اپنے سامنے کے بٹن کھول دیئے اور اپنے سینہ ٔ انور کی زیارت کروائی پھر فرمایا: یہ وہ مشین ہے، جس کے بارے میں، میں نے کہا تھا، شاہ ہدایت رسول صاحب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سینہ ٔ انور کو چُومتے تھے اور فرماتے تھے: **صَدَقْتَ یَا وَارِثَ عُلُوْمِ رَسُوْلِ اللہِ وَیَا نَائِبَ رَسُوْلِ اللہ** یعنی اے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علوم کے وارث اور اُن کے نائب! آپ نے سچ کہا۔ (تجلیاتِ امام احمد رضا، ص۷۸ ملخصاً)

یاد رہے کہ بزرگانِ دین ربِّ کریم کی طرف سے ملنے والی عطاؤں کا تحدیثِ نعمت (نعمت کا چرچا کرنے) کے لیے ذکر فرماتے ہیں اور یہ انہیں ہی زیب دیتا ہے، ہر ایک کے لیے ایسا کرنا مناسب نہیں

ہوتا۔

عِلْم کا چشمہ ہوا ہے مَوجزن تحریر میں جب قلم تُو نے اُٹھایا اے اِمام احمد رضا
تُو نے باطل کو مٹا کر دِین کو بخشی جِلا سُنّتوں کو پھر جِلایا اے اِمام احمد رضا
اے اِمامِ اہلسنّت نائبِ شاہِ اُمم کیجئے ہم پر بھی سایہ اے اِمام احمد رضا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۵)

مختصر وضاحت: جب بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ قلم اٹھاتے تو علم کے دریا بہا دیتے، باطل کو مٹا کر سنتوں کو عام کرنے کا سہرا بھی آپ کے سر ہے، اے اعلیٰ حضرت! کرم فرمایئے اور ہم پر بھی اپنے کرم کا سایہ فرمایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اعلیٰ حضرت! سُبْحٰنَ اللہ! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شان کیسی نرالی ہے کہ آپ پر اللہ پاک کا بھی خاص فضل و کرم ہے اور بارگاہِ مُصْطَفٰے سے بھی آپ کا دامن عنایتوں سے، عطاؤں سے، کرم نوازیوں سے بھرپور ہے، بیان کردہ واقعے سے اچھی طرح اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا علمی مقام کتنا وسیع تھا کہ جس ہستی سے کسی بھی علم کا سوال کسی بھی زبان (Language) میں کرلیا جائے اور چند منٹ میں جواب مل جائے تو اُس ہستی کے علم کی پرواز کی سطح بھی کتنی بلند ہوگی۔ آیئے! آپ کے علمی مقام کو سمجھنے اور آپ کے ذکر سے فیضیاب ہونے کی نِیّت سے آپ کے علمی مقام کے تعلق سے مزید 3 واقعات سُنتے ہیں، چنانچہ

1) حضور محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ چیز روز پیش آتی تھی کہ جواب مکمل

کرنے کے لئے جُزئیاتِ فقہ کی تلاش میں جو لوگ تھک جاتے تو (آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں) عرض کرتے، آپ اُسی وقت (ارشاد) فرمادیتے کہ **"رَدُّالْمُحتَار"** جِلد فُلاں کے، صفحہ فُلاں کی سطر (Line) فُلاں میں ان لفظوں کے ساتھ جُزئیہ موجود ہے۔ **"دُرِّمُختَار"** کے فُلاں صفحہ، سطر میں یہ عبارت ہے، **"عالمگیری"** میں بقیدِ جلد و صفحہ و سطر یہ الفاظ موجود ہیں۔ (انوارِ رضا ص265)

2) مولانا محمد حسین میرٹھی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیمار ہوئے اور خود لکھنے سے طبیب (ڈاکٹر Doctor) نے منع کر دیا تھا تو اب جو فتویٰ لکھنا ہوتا، اس کا کچھ مضمون لکھوا کر مجھ سے فرماتے: "الماری میں سے فُلاں جلد نکال کر لاؤ" اکثر کتابیں مصری ٹائپ کی کئی کئی جلدوں میں تھیں، پھر مجھ سے فرماتے: "اتنے صفحے لَوٹ (پلٹ) لو اور فُلاں صفحہ پر اتنی سطروں کے بعد یہ مضمون شروع ہوا ہے، اسے یہاں نقل کر دو"۔ میں دیکھ کر پورا مضمون لکھتا اور سخت حیرت میں مُبْتَلا ہوتا کہ وہ کون سا وقت ملا تھا کہ جس میں صفحہ اور سطر گِن کر رکھے گئے تھے، غرض یہ کہ ان کا حافظہ اور دماغی باتیں ہم لوگوں کی سمجھ سے باہر تھیں۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت از مولانا ظفر الدین بہاری ۱/ ۱۰۳ مکتبہ نبویہ)

3) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے والدِ ماجِد رئیسُ الْمُتَکَلِّمِیْن (یعنی اُن علمائے کرام کے بھی سردار جو مذہبی اُمور کو عقلی دلائل کے ساتھ ثابت کرنے کے ماہر ہوں) حضرت علامہ مولانا مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حکم پر 1286ھ مطابق 1869ء میں فتاویٰ لکھنا شروع فرمائے اور والد صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اپنے فتاویٰ پر اصلاح لیا کرتے تھے، 7 سال کے بعد انہوں نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اجازت دے دی کہ اب فتاویٰ مجھے دکھائے بغیر سائلوں کو روانہ کر دیا کرو مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ان کے دنیا سے تشریف لے جانے تک اپنے فتاویٰ چیک کرواتے رہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود لکھتے ہیں: "7 برس کے

بعد مجھے اِذن (اجازت نامہ عطا) فرمادیا کہ اب فتوے لکھوں اور بغیر حضور (یعنی اپنے والدِ ماجد رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ) کو سُنائے سائلوں (سوال کرنے والوں) کو بھیج دیا کروں، مگر میں نے اس پر جرأت نہ کی یہاں تک کہ ربِّ کریم نے حضرتِ والا کو ذی الْقَعْدَہ ۱۲۹۷ھ میں اپنے پاس بُلالیا (یعنی آپ کا وِصال ہوگیا)۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱/ ۹۴)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی — خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی
کس طرح اتنے عِلْم کے دریا بہا دیئے — عُلَمائے حق کی عقْل تو حیراں ہے آج بھی
بھر دی دلوں میں اُلفت و عظمت رسول کی — جو مخزنِ حلاوتِ ایماں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص۶۶)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے علم کا سورج آج بھی جوبن پر ہے، آپ نے علم کے ایسے دریا بہائے کہ علما کی عقلیں حیران ہیں اور محبتِ رسول جو اصلِ ایمان ہے آپ نے ہی لوگوں کے دلوں میں بھری ہے۔

اے عاشقانِ امام احمد رضا! دیکھا آپ نے! اللہ کریم نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو کیسی بے مثال قوتِ حافظہ عطا فرمائی تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ نے اللہ کریم کی اس عظیم نعمت کا بہترین استعمال فرمایا اور اس کے ذریعے فتاویٰ لکھ کر اُمّت پر احسانِ عظیم فرمایا، جس کی واضح مثال آپ کے اکثر فتاویٰ کا مجموعہ **"فتاویٰ رضویہ"** ہے جو اُمّتِ مسلمہ کو دن رات فیض یاب کر رہا ہے۔ آیئے! فتاویٰ رضویہ کا مختصر تعارف اور اس کی چند خصوصیات کے بارے میں سنتے ہیں:

فتاویٰ رضویہ کا تعارف

یاد رہے! "فتاویٰ رضویہ" میں موجود ہر فتوے میں دلائل کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ فتاویٰ رضویہ کی 30 جِلدیں ہیں۔ جو تقریباً بائیس ہزار (22000) صَفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات کے جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل پر مُشْتَمِل ہے۔ جبکہ ہزار ہا مسائل ضِمناً زیرِ بَحث آئے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ 55 سے زائد عُلُوم پر عُبُور رکھنے والے ایسے ماہر عالم تھے کہ درجنوں عُلُوم عقلیہ و نقلیہ پر آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی سینکڑوں تصانیف موجود ہیں، ہر تصنیف میں آپ کی علمی شان و شوکت، فقہی مہارت اور تحقیقی بصیرت کے جلوے دکھائی دیتے ہیں، بالخصوص فتاویٰ رضویہ تو فِقْہ کے سمندر میں غوطہ لگانے والے کے لئے آکسیجن (Oxygen) کا کام دیتا ہے۔ (اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوشش، ص ۳۔۲ بتغیر قلیل)

عِلم و عِرفاں کا جو کہ ساگر تھا   خَیر سے حافِظہ قوی تر تھا
حق پہ مبنی تھا جس کا ہر فتویٰ   واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص۵۷۵)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ شریعت اور طریقت کے سمندر تھے اور آپ کا حافظہ بھی بہت مضبوط تھا اسی لیے آپ کا ہر فتویٰ حق پر مبنی ہوتا تھا، تو کیوں نہ کہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی کیا بات ہے۔

آیئے! اب "فتاویٰ رضویہ" کی چند خصُوصِیات کے بارے میں سنتے ہیں:

فتاویٰ رَضَوِیہ کی خصُوصِیات

☆ **فتاویٰ رضویہ** میں علمِ حدیث و علمِ فقہ کی کُتُب کا بھرپُور عِلم موجود ہے۔ ☆ **فتاویٰ رضویہ** میں

نادر و نایاب حوالوں کا بھی جگہ بہ جگہ ذِکر کیا گیا ہے۔☆ **فتاویٰ رضویہ میں** قرآن و حدیث کی روشنی میں سینکڑوں موضوعات پر ہزاروں مسائل کا حل عطا فرمایا گیا ہے ☆ **فتاویٰ رضویہ میں** فنِّ رِیاضی اور علمِ تَوقِیت کے ساتھ ساتھ علمِ میراث کے متعلق بھی نادِر و نایاب تحقیق موجود ہے۔☆ **فتاویٰ رضویہ میں** دِیگر مذاہبِ (فِقْہِیہ) کے قوانین اور جزئیات کا علم بھی شامل ہے۔☆ **فتاویٰ رضویہ میں** ہر مسئلے میں قرآن وسُنَّت کی پیروی کا اِہتمام کیا گیا ہے۔☆ **فتاویٰ رضویہ میں** بِدْعات کا ایمان افروز رَدّ کیا گیا ہے۔☆ **فتاویٰ رضویہ** کی سب سے بڑی خُصُوصیت یہ ہے کہ بڑے بڑے مُفتیانِ کرام کو فقہی مسائل کے مُعاملے میں وقتاً فوقتاً اس کی ضرورت پڑتی رہتی ہے، بہت سے مفتیانِ کرام فتویٰ دینے کے معاملے میں خاص طور پر فتاویٰ رَضویہ سے مدد (Help) لیتے ہیں اور اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ بھی لیتے رہیں گے۔(آئینۂ رَضویات، حصہ ۲، ص۲۲۸)

فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا حشر تک جاری رہے گا فیض مُرشِد آپ کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِین کی خِدمَت کا انوکھا جَذبہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صدرُ الشّریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے قرآنِ کریم کے صحیح اور آسان ترجمے کی ضرورت پیش کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے ترجمہ (Translation) کرنے کی گُزارش کی اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے وعدہ بھی فرمالیا۔ پھر صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطّریقہ حضرت علامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی

اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے، آپ زبانی آیاتِ کریمہ کا ترجمہ کرواتے جاتے اور صدرُ الشّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس کو لکھتے جاتے۔ پھر جب صدرُ الشّریعہ اور دیگر عُلمائے حاضرین اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ترجمے کا تفسیر کی کتابوں سے تقابل کرتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ آپ کا اس طرح بروقت ترجمہ کروانا تفسیر کی معتبر کتابوں کے بالکل مُطابق ہوتا تھا۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۴۷۵)

احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی　　خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

کس طرح اتنے عِلْم کے دریا بہا دیئے　　عُلَمائے حق کی عقْل تو حیراں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص۶۶)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے علم کا سورج آج بھی جوبن پر ہے، آپ نے علم کے ایسے دریا بہائے کہ علما کی عقلیں حیران ہیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ دِین کی خدمت کے حوالے سے کس قدر حسّاس تھے کہ اتنی مَصروفیات کے باوُجود بھی اُمّت کی آسانی کے لئے نہایت عُمدہ اور زبردست ترجمۂ قرآن **"کنزالایمان"** کا اِملا کروادیا، جس کو عُلَمائے کرام نے بالکل شریعت کے مُوافق پایا۔ آیئے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے اسی ترجمۂ قرآن **"کنزُالایمان"** کی چند خُصُوصِیات کے بارے میں بھی سُنتے ہیں، چُنانچہ

ترجمۂ قرآن کنزُالایمان کی خُصُوصیات

☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پاک و ہند کے وہ عَظیم تَرین مُتَرجِم (ترجمہ کرنے والے)

(Translator) ہیں، جنہوں نے قرآنِ کریم کا ایسا ترجمہ پیش کیا ہے، جس میں رُوحِ قرآن کی حقیقی جھلک مَوجُود ہے، حیرت و تعجب کی بات یہ ہے کہ لفظی ترجمہ ہونے کے ساتھ ساتھ بامُحاوَرہ بھی ہے اور یہ آپ کے تَرْجَمے کی بہت بڑی خُوبی ہے۔

☆آپ نے تَرْجَمہ کرواتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ ترجمہ لُغَت کے مطابق ہو اور الفاظ کے مختلف مَعانی میں سے ایسے مَعانی کا انتخاب کیا جائے، جو پہلے اور بعد والی آیت کے تعلُّق کو قائم رکھ سکے۔

☆اس ترجمے سے قرآنی حقائق، عِلْم و مَعارف کے وہ چھپے ہوئے راز ظاہر ہوتے ہیں جو عام طور پر دوسرے ترجموں سے واضح نہیں ہوتے۔

☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ترجمے کی ایک واضح ترین خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ہر مُبارک مَقام پر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ادب واِحترام اور عزّت وپاک دامنی کا بالخصوص لحاظ رکھا ہے۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۴۷۶)

☆تَرجَمۂ کنزُالایمان عِلْم و حکمت کا خزانہ اور ایمان کی حقیقی دولت ہے۔

☆تَرجَمۂ کنزُالایمان میں احادیثِ مُبارکہ، تابعین و تبع تابعین کے اقوال اور بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی قابلِ اعتماد تفسیروں کا خُلاصہ بھی مَوجُود ہے۔

☆تَرجَمۂ کنزُالایمان دُنیا کا بہترین ترجمۂ قرآن ہے، جو کسی لائبریری (Library) میں بیٹھ کر یا کسی دُوسرے ترجمے کو دیکھ کر یا تفاسیر واَحادیث یا لُغات کی کتابوں کو پڑھ کر نہیں کیا گیا بلکہ زبانی لکھوایا

گیا ہے۔(ماہنامہ معارفِ رضا، ص87، کراچی ستمبر تا نومبر 2008 عیسوی)

خدمت قرآنِ پاک کی وہ لاجواب کی راضی رضا سے صاحبِ قرآں ہے آج بھی
احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی خورشیدِ عِلْم ان کا درخشاں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص٦٧)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قرآنِ پاک کی ایسی خدمت کی ہے کہ صاحبِ قرآن، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی آپ سے راضی ہیں اور آپ کے علم کا سورج آج بھی جوبن پر ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! یقیناً قرآنِ کریم ایک مکمل ضابطۂ حیات اور سلامتی وامن کے ساتھ زندگی گزارنے والے دُنیا کے تمام ہی مسلمانوں کے لئے راہِ ہدایت کا حقیقی چراغ ہے، جس کے مفہوم ومَطلوب کو سمجھنے کے لئے اس کا آسان ترجمہ ہونا ضروری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ قرآنِ کریم کے مُرَوَّجہ تمام اُردو تراجم میں سب سے بہترین اُردو ترجمۂ قرآن **"کنزالایمان"** ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی مصروف زِندگی سے کچھ وقت نکال کر تِلاوتِ قرآن کے ساتھ ساتھ ترجمۂ کنزالایمان کا مطالعہ کرنے کی عادت بنائیں کہ امیرِ اہلسنّت ابوبلال محمد اِلیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ترجمہ و تفسیر کے ساتھ روزانہ تلاوتِ قرآن کرنے کے لئے اسلامی بھائیوں کے مدنی انعام نمبر 21 میں فرماتے ہیں: **"کیا آج آپ نے کنزُالایمان سے کم اَزْکم تین آیات** (مع ترجمہ وتفسیر) **تلاوت کرنے یا سُننے کی سعادت حاصل کی؟"**

اگر ہم اس مدنی انعام پر روزانہ عمل کریں تو قرآنِ کریم کی تلاوت کی برکت سے ہمارے گھروں میں خیر وبرکت کا نُزول ہوتا رہے گا، ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھنے کی برکت سے علمِ دین میں اِضافہ ہوگا، قرآنِ کریم کو سمجھنے میں آسانی ہوگی، معلومات کا خزانہ حاصل ہوگا۔ مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والی 10 جلدوں پر مُشْتَمِل عظیم الشّان تفسیر بنام "**صِراطُ الجنان**" کا بھی مطالعہ کیجئے، اس تفسیر میں بھی بہت اچھے انداز سے معلومات کا خزانہ اُمّتِ مُسلمہ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دِینی خدمات اس قدر قابلِ رشک ہیں کہ جس پر عوام تو عوام عُلَما کی عقلیں بھی حیران ہیں۔ آیئے! اعلیٰ حضرت کی علمی و عملی زندگی کا مختصر خاکہ ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

اعلیٰ حضرت کی علمی و عملی زندگی کی چند جھلکیاں

☆**اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت 10 شوّالُ الْمُکَرَّم ہفتے کے دن ہوئی۔☆**اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 4 سال کی عمر میں ناظرہ قرآنِ پاک ختم کرلیا اور اسی عمر میں فصیح (یعنی خالص) عربی زبان میں گفتگو فرمائی۔☆**اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 6 سال کی عمر میں پہلا بیان فرمایا۔☆**اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 7 سال کی عمر میں رمضان المبارک کے روزے رکھنا شروع کئے۔☆ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 8 سال کی عمر میں وراثت کے مسئلے کا شاندار جواب لکھا۔☆**اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 8 سال ہی کی عمر میں نحو کی مشہور کتاب "**هِدَايَةُ النَّحْو**" پڑھ لی اور اس کی عربی شرح بھی لکھ دی۔☆**اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **نے** 13

سال 10 ماہ اور 4 دن کی عمر میں علومِ درسیہ سے فراغت پائی، دستارِ فضیلت ہوئی، اسی دن فتویٰ لکھنے کا باقاعدہ آغاز فرمایا اور درس و تدریس کا بھی آغاز فرمایا۔☆ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **کی** تقریباً 19 سال کی عمر میں سنّتِ نکاح ادا ہوئی اور ازدواجی زندگی کی ابتدا ہوئی۔☆ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **کو** تقریبا 21 سال کی عمر میں فتویٰ لکھنے کی باقاعدہ اجازت ملی۔☆ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **کو** تقریباً 22 سال کی عمر میں شرفِ بیعت اور تمام سلسلوں کی اجازت و خلافت حاصل ہوئی۔☆ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 22 سال کی عمر میں پہلی اردو کتاب تحریر فرمائی۔☆ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **کو** تقریباً 23 سال کی عمر میں پہلی بار زیارتِ حرمین شریفین کا شرف حاصل ہوا۔☆ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **کو** تقریبا 23 سال کی عمر میں علمائے مکہ مکرمہ نے اجازتِ حدیث دی۔☆ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 27 سال کی عمر میں پہلی فارسی کتاب تحریر فرمائی۔ ☆ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 31 سال کی عمر میں **68** اشعار پر مشتمل مشہور و معروف قصیدۂ معراجیہ تحریر فرمایا۔☆ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 45 سال کی عمر میں کتاب **"فَتَاوَی اَلْحَرَمَیْن"** تحریر فرمائی۔☆ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 50 سال کی عمر میں دار العلوم منظرِ اسلام کی بنیاد رکھی۔☆ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **کو** تقریباً 51 سال کی عمر میں دوسری بار زیارتِ حرمین شریفین کی سعادت حاصل ہوئی اور اسی سال مکے شریف میں ہی صرف 8 گھنٹے میں علمِ غیب مُصْطَفٰے پر مُشْتَمِل عَرَبی رسالہ تحریر فرمایا۔

☆ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 52 سال کی عمر میں علمائے مکہ و مدینہ کو سندِ اجازت و خلافت عطا فرمائی اور اسی سال مکہ شریف میں کرنسی نوٹ کے متعلق کتاب لکھی۔

☆ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 52 سال کی عمر میں قصیدۂ حضور جانِ نور (شکرِ خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے) تحریر فرمایا۔ ☆ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **نے** تقریباً 52 سال کی عمر میں بیداری میں

دیدارِ مُصْطَفٰے کا شرف حاصل کیا اور اسی سال کتاب حُسَامُ الْحَرَمَیْن تحریر فرمائی۔ ☆ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تقریباً 52 سال کی عمر میں بابُ المدینہ کراچی کو اپنی آمد کا شرف بخشا۔ ☆ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تقریباً 58 سال کی عمر میں ترجمۂ قرآن کنزالایمان اِملا کروانا شروع کیا۔ ☆ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تقریبا 64 سال کی عمر میں جماعت رضائے **مُصْطَفٰے** کا قیام فرمایا۔ ☆ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تقریباً 66 سال کی عمر میں زمین کی حرکت اور فلسفیوں (Philosophers) کے غلط نظریات کے رد میں تحقیقی رسالہ تحریر فرمایا۔ ☆ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تقریباً 67 سال کی عمر میں دو قومی نظریہ پر جامع کلام فرمایا۔ ☆ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تقریباً 68 سال کی عمر میں آخری وصیتیں لکھوائیں۔ علم و فن کا یہ عظیم آفتاب 25 صفر المظفر 1340ھ 28 اکتوبر 1921ء کو جمعۃ المبارک کے دن ٹھیک اذانِ جمعہ کے وَقْت تقریبا 68 سال کی عمر میں غروب ہو گیا۔ اللہ کریم کی ان پر کروڑوں رحمتیں ہوں۔ (ماخوذ از حیاتِ اعلیٰ حضرت، جہانِ رضا، سوانحِ امام احمد رضا، تجلیاتِ امام احمد رضا، تذکرہ امام احمد رضا)

مولا بہرِ "حدائقِ بخشش" بخش عطّاؔر کو بِلا پُرسِش
خُلد میں کہتا کہتا جائے گا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۶-۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عِلْمِ دِین کے بے شُمار ایسے قیمتی موتی عطا فرمائے کہ جن سے آج بھی اُمّتِ مُسْلِمہ ہدایت و رہنمائی حاصل کر رہی ہے۔ آپ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے درس و تدریس کے ذریعے عِلْم کے پیاسوں کو سیراب کیا۔ آپ کے فیضان سے مالامال کئی عُلَما تیار ہوئے۔ آپ کے فیضان سے فیضیاب ہونے کے

لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے اور 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی مذاکرہ"

ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** بھی ہے۔ اس مدنی کام کے بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں، ✤ **مدنی مذاکرے کی** برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ✤ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ✤ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے دِینی معلومات (Islamic knowledge) کے ساتھ اَخلاقی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! اِس مدنی کام کی برکت سے بے شُمار لوگ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے۔

12 مدنی کاموں میں سے اس مدنی کام **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے 72 صفحات پر مشتمل رسالے **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** کا مطالعہ کیجئے۔ تمام ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami .net سے بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

اس رسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے ✤ مدنی مذاکرہ کی اہمیت ✤ اجتماعی مدنی مذاکرے میں شرکت کے طریقے ✤ مدنی مذاکرے کے بارے میں امیرِ اہلسنت کے مدنی پھول ✤ مدنی مذاکرے کے متعلق مرکزی مجلس شوری کے مدنی پھول ✤ مدنی مذاکرے کے 26 مدنی پھول ✤ مدنی مذاکرے کی شرعی و تنظیمی احتیاطیں وغیرہ۔

آیئے! بطورِ ترغیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور پابندی کے ساتھ **مدنی مذاکرے** میں شرکت کی نیّت کیجئے، چنانچہ

مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت

زم زم نگر حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے علاقے پُھلیلی پار کے مقیم اسلامی بھائی یوں تو بچپن ہی سے دامَنِ عطّار سے وَابَستہ تھے مگر شیطان مرد ُود نے دُنیا کے پُرفریب نظاروں میں بُری طرح اُلجھا رکھا تھا۔ زندگی کے قیمتی ماہ و سال غَفلَت میں بسر ہو رہے تھے کہ خوش قسمتی سے ایک بار کسی مُبلِّغِ دَعْوتِ اِسلامی سے مُلاقات ہو گئی، جنہوں نے ان سے پوچھا: کیا آپ اَمیرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیانات سُنتے ہیں؟ جواب دیا: نہیں۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ اَمیرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **جو روزانہ ایک بیان سنتا ہے میں اس سے خوش ہوتا ہوں۔** ان اَلفاظ نے ان کے دل میں چُھپی اپنے مرشدِ کریم سے مَحبَّت کو جگا دیا۔ چنانچِہ انہوں نے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے جاری کردہ 50 مَدَنی مذاکروں پر مُشْتَمِل وی سی ڈی (VCD) خرید لی اور روزانہ ایک مَدَنی مُذاکرہ سننے کی سَعادت پانے لگے۔ اَمیرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پُر تاثیر گفتگو کی بَرَکت سے دن بدن گناہوں سے نَفرت اور نیکیوں سے مَحبَّت بڑھنے لگی، ابھی چند ہی مَدَنی مُذاکرے سنے تھے کہ ان کے حُلیے، کردار اور اَندازِ زِندَگی میں تبدیلی آنے لگی۔ انہیں نہ صرف سُنّتوں پر عَمَل کا جذبہ ملا بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ مَدَنی کاموں میں بھی دلچسپی لینے لگے۔ اَلْغَرَض مَدَنی مذاکروں کے ذریعے ان کی ایسی مَدَنی تَربِیَت ہوئی جو 26 سالہ زندگی میں کبھی نہ ہوئی تھی۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ تمہیں عاشِقِ مُصْطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بسا اوقات جس کے پاس جتنا علم ہوتا ہے، اُس علم کے مطابق اس کا عمل یا تو بالکل ہی نہیں ہوتا یا اُس علم کے لحاظ سے کچھ کم ہوتا ہے، لیکن قربان جایئے اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت کی شان پر کہ جہاں آپ علم کے سمندر تھے، وہیں عملی میدان میں بھی آپ اپنی مثال آپ تھے، آپ کی سیرت کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بچپن سے لے کر وصال تک کی ساری زندگی شریعت و سنّت، عبادت و رِیاضت، تقویٰ و پرہیز گاری اور خوفِ خُدا و عشقِ مصطفےٰ میں گزری ہے۔ آپ نے بچپن ہی سے عبادت و رِیاضت کو اپنی زندگی (Life) کا حصہ بنالیا، یہی وجہ تھی کہ گھر میں ہوں یا گھر سے باہر، لوگوں میں ہوں یا تنہا بلکہ سخت بیماری کے عالَم میں بھی کبھی عبادت میں کوتاہی واقع نہ ہوئی جیسا کہ

سخت بیماری میں بھی روزہ

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: ایک سال رَمَضَانُ الْمبارک سے تھوڑا عرصہ قبل والدِ مرحوم حضرتِ رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین سَیِّدُنا و مولینا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: بیٹا! آئندہ رَمَضان شریف میں تم سخت بیمار ہوجاؤ گے، مگر خیال رکھنا کوئی روزہ قَضاء نہ ہونے پائے۔ چُنانچِہ والد صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے حسبُ الِارشاد واقعی رَمَضانُ الْمبارک میں سخت بیمار ہوگیا۔ لیکن کوئی روزہ نہ چُھوٹا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! روزوں ہی کی بَرَکت سے اللہ کریم نے مجھے صِحّت عطا فرمائی اور صِحّت کیوں نہ ملتی کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ پاک بھی

تو ہے: صُوْمُوْا تَصِحُّوا یعنی **روزہ رکھو صِحّت یاب ہو جاؤ گے۔** (دُرِّمَنثور ج ۱ ص ۴۴۰)(ملفوظات، حصہ دوم، ص ۲۰۶) اور جب 1339 ھجری کا ماہِ رَمضان مئی، جون 1921 میں پڑا اور مسلسل بیماری اور بہت زیادہ کمزوری (Weakness) کے باعث اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے اندر اس سال کے موسمِ گرما میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ پائی تو اپنے حق میں فتویٰ دیا کہ پہاڑ پر سردی ہوتی ہے، وہاں روزہ رکھنا ممکن ہے، لہٰذا روزہ رکھنے کے لئے وہاں جانا اِستِطاعت کی وجہ سے فرض ہو گیا۔ پھر آپ روزہ رکھنے کے اِرادے سے کوہِ بھوالی ضلع نینی تال (ریاست اترا کھنڈ ہند) تشریف لے گئے۔ (تجلیات امام احمد رضا، ص ۱۳۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! ہمارے اعلیٰ حضرت فرائض کے کیسے پابند تھے کہ سخت بیماری کے عالَم میں بھی روزہ نہ چھوڑا۔ یاد رہے! جس طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بچپن ہی سے روزے رکھنا شروع کئے اور ساری زندگی کوئی روزہ نہ چُھوٹا یہاں تک کہ رَمَضانُ المبارک کے روزے رکھنے کے لئے پہاڑ پر بھی تشریف لے گئے، یہی حال آپ کی نماز کا بھی تھا کہ بچپن سے نماز کا ایسا اِہتِمام فرمایا کہ ساری زندگی حتّٰی کہ سخت بیماری میں بھی کوئی نماز نہ چھوٹی۔ آپ نہایت ہی خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی نماز کا حال بیان کرتے ہوئے مولانا محمد حسین چشتی مِیرٹھی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

اعلیٰ حضرت اور نماز

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جس قدر اِطمینان، سُکون اور مَسائل کی رِعایت سے نماز پڑھتے تھے اِس کی مِثال ملنی مشکل ہے۔ ہمیشہ میری دو رَکعت ہوتی تو ان کی ایک، جبکہ میری چار رَکعت دوسرے لوگوں کی 6 اور 8 رَکعتوں کے برابر ہوتی اور نماز سے اِس قدر شوق

فرماتے اور جماعت کا اِتنا خیال کرتے کہ بسا اَوقات مَرض کی وجہ سے اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا نہایت دُشوار ہو جاتا مگر جب نماز کا وقت آتا تو بغیر کسی سَہارے (Support) کے خود ہی مسجد تشریف لے جاتے اور معلوم ہوتا کہ پورے طور پر صحت یاب ہیں۔ (انوارِ رضا، ص۲۵۸)

ایک دفعہ جب شدید بیمار ہوگئے، طبیعت اتنی خراب ہوگئی کہ وصیّت نامہ بھی آپ نے لکھوا دیا، تب بھی نماز سے محبت کا حال یہ تھا کہ چار آدمی کرسی (Chair) پر بٹھا کر مسجد لے جاتے اور پھر لاتے، مگر نمازیں ساری مسجد میں ہی پڑھتے تھے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۴۷)

گھسٹتے ہوئے جماعت کے لئے حاضر ہوئے

اِسی بیماری میں "ایک بار مسجد لے جانے والا کوئی نہ تھا، جماعت کا وقت ہو گیا۔ طبیعت پریشان، ناچار خود ہی کسی طرح گھسٹتے ہوئے حاضر ہوئے اور باجماعت نماز ادا کی۔ (عورتیں اور مزارات کی حاضری، ص ۱۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو نمازِ باجماعت سے کیسی مَحبّت تھی کہ کسی حال میں جماعت چھوڑنا گوارا نہ تھا، نمازِ باجماعت سے آپ کی مَحبّت کا عالم تو دیکھئے کہ شدید بیماری کے سبب چلنے میں دُشواری ہے، لیکن پھر بھی مسجد میں جا کر نمازِ باجماعت ادا کرنا، اِن کا خاصہ تھا، اس میں اُن نادانوں کے لئے عبرت کے مدنی پھول موجود ہیں جو نماز کے اوقات میں گلی کے کونوں، چوکوں اور دکانوں پر بیٹھے فضول باتوں میں مشغول رہتے ہیں۔ لاپروائی کا یہ عالم ہے کہ اَذانیں ہو جاتی ہیں، نمازوں کا وقت ختم اور دوسری نمازوں کا وقت آجاتا ہے، مگر افسوس! یہ نادان اپنی جگہ سے ٹَس سے مَس نہیں ہوتے، یوں ہی بعض لوگ سُستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بغیر جماعت کے یا پھر گھر میں ہی پڑھ

لیتے ہیں۔

یاد رکھئے: ہر عاقل، بالغ پر جماعت واجب ہے، بغیر شرعی عُذر کے ایک بار بھی چھوڑنے والا گناہ گار اور جہنم کا حقدار ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ سوم، ۱/ ۵۸۲ ملخصاً)

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، اُمّت پر مہربان، دو جہاں کے سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: منافقین پر سب سے زیادہ بھاری عشاء اور فجر کی نماز ہے اور وہ جانتے ہیں کہ اس میں کیا ہے؟ تو گھسٹتے ہوئے آتے اور بے شک میں نے ارادہ کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو حکم فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں، ان کے پاس لے کر جاؤں، جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھر اُن پر آگ سے جلا دُوں۔

(مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ۔۔۔الخ، ص ۲۵۶، حدیث: ۱۴۸۲)

اگر ہم میں سے کسی کو یوں کہا جائے کہ آپ اپنا مال یہاں بیچیں گے تو 10 گُنا فائدہ ہو گا جبکہ دوسرے شہر میں اس پر **27** گُنا فائدہ ہو گا، تو یقیناً ہم میں سے ہر ایک کی یہی کوشش ہو گی کہ اسے دوسرے شہر لے جا کر ہی بیچا جائے۔ ذرا سوچئے! دنیاوی و عارضی فائدے کی خاطر دُور دراز کا سفر کرنے کے لئے بھی ہمارا ذہن بن جاتا ہے مگر آہ! چند قدم چل کر مسجد میں آکر باجماعت نماز اَدا کرکے **27** گُنا ثواب کمانے کا ذہن نہیں بن پاتا۔ جی ہاں! جماعت سے نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے **27** درجے زیادہ افضل ہے، چنانچہ

نورکے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **"صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً** یعنی باجماعت نماز ادا کرنا، تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس (27) درجے

زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔" (بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، ۱/۲۳۲، حدیث:۶۴۵)

آیئے! بارگاہِ الٰہی میں دعا کرتے ہیں:

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ رابطہ بالعلماء

اے عاشقانِ رسول! باجماعت نمازوں کا جذبہ بڑھانے کے لئے فیضانِ غوث و رضا سے مالا مال عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر خدمتِ دین کے لئے اپنی خدمات پیش کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 107 شُعبہ جات میں **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے۔ اِنہی شُعبہ جات میں سے ایک شُعبہ **"مجلس رابطہ بالعُلَما"** بھی ہے۔ اِس شُعبے کا بُنیادی مَقصد عاشقانِ رسول عُلَمائے کِرام مَثَلاً اَئِمّۂ مساجِد اور خُطبا وغیرہ کو دعوتِ اسلامی کی دِینی خدمات سے آگاہ کرنا، مَدَنی کاموں میں اُن کی مدد (Help) حاصِل کرنا، اُن کی دُعائیں لینا، عاشقانِ رسول کے جامعات و مَدارِس میں مَدَنی کاموں کی ترکیب بنانا، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع، مَدَنی مُذاکرے، مُختلِف سُنَّتوں بھرے اِجتماعات میں عاشقانِ رسول کے جامعات و مَدارِس کے طَلَبۂ کِرام کی شِرکت کروانا اور اُن کے لیے مناسِب خَیر خواہی کا اِنتظام کرنا ہے۔ اللہ کریم دعوتِ اسلامی اور **"مجلس رابطہ بالعُلَما"** کو مزید ترقّیاں عطا فرمائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک کے بارے میں مَدَنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے حدیثِ پاک کے بارے میں چند مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحَظہ کیجئے: (1) فرمایا: جو شخص دینی معاملات کے بارے میں چالیس (40) حدیثیں یاد کرکے میری اُمّت تک پہنچادے گا اللہ پاک (قِیامت کے دن) اُس کو اِس شان کے ساتھ اُٹھائے گا کہ وہ فقیہ ہوگا اور میں قِیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا اور اُس کے لئے گواہی دوں گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب العلم، الفصل الثالث، ۱/ ۶۸، حدیث: ۲۵۸) (2) فرمایا: اللہ پاک اُس کو تَرو تازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔ (تِرمِذی، ۴/ ۲۹۸، حدیث: ۲۶۶۵) ☆ اسلام میں کلامُ اللہ (یعنی قرآن) کے بعد کلامِ رسولِ اللہ (یعنی حدیثِ رسول) کا درجہ ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲) ☆ ہر انسان پر حُضور عَلَیْہِ السَّلَام کی اِطاعت فَرض ہے اور یہ اِطاعت بغیر حدیث و سُنّت جانے ناممکن ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/ ۹) ☆ اَحادیث سے اِنکار کے بعد قرآن پر اِیمان کا دعویٰ باطِلِ محض ہے۔ (نزہۃ القاری، ۱/ ۶۳) ☆ جب تک یہ معلوم نہ ہوجائے کہ یہ واقعی حدیث مبارَکہ ہے، اُس وَقْت تک بَیان نہ کریں۔ (فیضان فاروق اعظم، ۲/ ۴۵۱) ☆ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جب تک تمہیں یقینی عِلْم نہ ہو میری طرف سے حدیث بیان کرنے سے بچو، جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ منسوب کیا اُسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ (ترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ، باب ماجاء فی الذی۔۔۔الخ، ۴/ ۴۳۹،

حدیث:۲۹۶۰)☆ایس ایم ایس(SMS) کے ذریعے بغیر حوالے کے کوئی بھی حدیث آگے نہ بھیجیں جب تک کسی عاشقِ رسول صحیحُ العقیدہ مُفْتی صاحب یا کسی عالِمِ دین سے تصدیق نہ کروالیں۔(فیضانِ فاروق اعظم،۲/۴۴۰)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312صفحات)نیز120 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اوراس کا مطالَعہ فرمایئے۔سُنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نیّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نیّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نیّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا اِبنِ وَہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی خِدمَت میں حاضِر ہوئے۔ لوگوں نے رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا تذکرہ کیا تو حضرت سَیِّدُنا کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: ہر دن سَتَّر (70) ہزار فِرِشتے اُترتے ہیں جو رسُولِ پاک، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی قَبر شریف کو گھیر لیتے ہیں، اپنے پَر بچھا دیتے ہیں اور رسولِ رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھتے رہتے

ہیں، حتّٰی کہ جب شام پاتے ہیں تو وہ (آسمانوں کی جانب) چڑھ جاتے ہیں اور ان کی طرح (دوسرے فِرِشتے) اُترتے ہیں، وہ بھی اِسی طرح کرتے ہیں، حتّٰی کہ جب زمین کھُلے گی تو حُضُورِ انور، شَفِیعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ستَّر (70) ہزار فِرِشتوں (کے جُھرمٹ) میں نکلیں گے جو حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہنچائیں گے۔ (مشکاۃ، کتاب احوال القیامۃ و بدء الخلق، باب الکرامات، ۲/۴۰۱، حدیث: ۵۹۵۵)

بَیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ ہمیشہ سارے فرشتے ہی حُضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُود بھیجتے ہیں مگر یہ ستر (70) ہزار فرشتے وہ ہیں جن کو عمر میں ایک بار حاضریِ دربار کی اجازت ہوتی ہے، یہ حضرات حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی برکت حاصل کرنے کو حاضری دیتے ہیں۔ جو فرشتہ ایک بار حاضری دے جاتا ہے، اسے دوبارہ حاضری کا شرف نہیں ملتا، ساری عمر میں صرف چند گھنٹے یعنی آدھے دن کی حاضری نصیب ہوتی ہے۔ (مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے **"حتّٰی کہ جب زمین کھلے گی تو حُضُور ستَّر (70) ہزار فِرِشتوں میں نکلیں گے جو حُضُور کو پہنچائیں گے۔"** کی وضاحت میں لکھتے ہیں:) یعنی قیامت کے اس دن کی ڈیوٹی والے فرشتے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی جُھرمٹ میں لے کر ربّ تعالٰی تک پہنچائیں گے دُولہا کی طرح۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۲۸۲تا۲۸۳)

امامِ عشق و محبّت، اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **"حدائقِ بخشش"** میں اسی بات کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کیا خُوب ارشاد فرماتے ہیں:

ستّر ہزار صُبح ہیں ستّر ہزار شام
یُوں بندگیِ زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۲۰)

مختصر وضاحت: یعنی صبح و شام مسلسل ستر (70)، ستر (70) ہزار فرشتے مدینے کے تاجدار، دو جہاں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حسین زلفوں اور چہرۂ انور کی آٹھوں پہر تعریف و توصیف کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ پُر انوار پر حاضری دیتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مکّۂ مکرمہ ہو یا مدینۂ طیبہ دونوں ہی انتہائی قابلِ احترام و لائقِ تعظیم جگہیں ہیں، جن کی عظمت و رِفعت اور شان و شوکت کا اندازہ اس بات سے لگایا

---

1 ...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

جاسکتا ہے کہ مکے اور مدینے کو ربِّ کریم نے جن ظاہری اور باطنی خوبیوں سے نوازا ہے وہ کسی اور شہر کے حصے میں نہ آسکیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ مکے شریف میں مسلمانوں کی عقیدتوں کا مرکز **بَیْتُ اللہ شریف** موجود ہے اور مدینۂ منوّرہ میں سَروَرِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا نور برساتا **مزارِ پُر انوار** ہے۔ آج ہم اِنْ شَآءَ اللہ کعبۂ مشرفہ کی شان و عظمت اور حج کے فضائل وبرکات سے متعلق بیان سننے کی سعادت حاصل کریں گے، یاد رکھئے! شہرِ محبوب یعنی مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں فضیلت وبرکت والے بہت سے مقامات موجود ہیں، مگر ان سب میں **کعبے شریف** کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ قرآنِ مجید کی طرح کعبۂ معظمہ کی حفاظت کا ذمہ بھی ربِّ کریم نے اپنے ذِمّۂ کرم پر لے رکھا ہے کہ کوئی طاغوتی طاقت (یعنی باطل پرست شیطانی طاقت) نہ قرآنِ مجید کو فنا کرسکتی ہے نہ کعبہ شریف کو صَفحۂ ہستی سے مٹا سکتی ہے کیونکہ خداوندِ کریم ان دونوں کا محافظ و نگہبان ہے۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۲۲۶)

آیئے! حصولِ برکت کے لئے خانۂ کعبہ کی شان و عظمت سے متعلق ایک حکایت ملاحظہ کیجئے،

کعبہ سونے کی زنجیروں میں باندھ کر محشر میں لایا جائے گا

حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "تورات شریف" میں ہے کہ اللہ پاک بَروزِ قِیامت اپنے 7 لاکھ مُقرَّب فِرِشتوں کو بھیجے گا جن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں سونے کی ایک زَنجیر ہو گی، اللہ پاک فرمائے گا: "جاؤ! اور **کعبہ** کو ان زنجیروں میں باندھ کر مَحشر کی طرف لے آؤ۔" فِرِشتے جائیں گے اُسے زنجیروں سے باندھ کر کھینچیں گے اور ایک فِرِشتہ پکارے گا: "اے کعبۃُ اللہ! چل۔" تو کعبۂ مبارکہ کہے گا: "میں نہیں چلوں گا جب تک میرا سُوال پورا نہ ہو جائے۔" فضائے آسمانی سے ایک فِرِشتہ پکارے گا: "تو سُوال کر!"، تو کعبہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے گا: "اے اللہ پاک! تُو میرے پڑوس میں مدفون مؤمنین کے حق میں میری شَفاعت قَبول فرما۔" تو کعبہ شریف ایک آواز سُنے

گا: "میں نے تیری درخواست قَبول فرمالی۔" حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحۡمَۃُ اللهِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: "پھر مکّۂ مکرّمہ میں دَفن ہونے والوں کو اُٹھایا جائے گا جن کے چِہرے سفید ہوں گے۔ وہ سب اِحرام کی حالت میں کعبے کے گِرد جمع ہو کر تَلْبِیَہ (یعنی لبیک) کہہ رہے ہوں گے۔ پھر فرشتے کہیں گے: اے کعبہ! اب چل۔ تو وہ کہے گا: "میں نہیں چلوں گا، جب تک کہ میری درخواست قَبول نہ ہو جائے۔" تو فضائے آسمانی سے ایک فِرِشتہ پکارے گا: تُو مانگ، تجھے دیا جائے گا۔ تو کعبہ شریف کہے گا: "اے اللہ پاک! تیرے گنہگار بندے جو اکٹّھے ہو کر دُور دُور سے غُبار آلود میرے پاس آئے۔ انہوں نے اپنے اَہل وعِیال اور اَحْباب کو چھوڑا، اُنہوں نے فرمانبرداری اور زِیارت کے شوق میں نکل کر تیرے حکم کے مطابِق مناسکِ حج ادا کئے، تو میں تجھ سے سُوال کرتا ہوں کہ ان کے حق میں میری شَفاعت قَبول فرما، ان کو قِیامت کی گھبراہٹ سے اَمن عنایت فرما اور انہیں میرے گِرد جمع کردے۔" تو ایک فِرِشتہ نِدا دے گا: اے کعبہ ان میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہوں نے تیرے طواف کے بعد گناہوں کا ارتِکاب کیا ہو گا اور ان پر اِصرار کر کے اپنے اُوپر جہنَّم واجِب کر لیا ہو گا۔ تو کعبہ عَرض کرے گا: "اے اللہ پاک! اِن گنہگاروں کے حق میں بھی میری شَفاعت قَبول فرما جن پر جہنّم واجِب ہو چُکا ہے۔" تو اللہ پاک فرمائے گا: "میں نے اُن کے حق میں تیری شَفاعت قَبول فرمائی۔" تو وُہی فِرِشتہ نِدا کرے گا: جس نے کعبے کی زیارت کی تھی وہ دیگر لوگوں سے الگ ہو جائے۔ اللہ پاک ان سب کو کعبے کے گِرد جَمْع کردے گا۔ ان کے چِہرے سَفید ہوں گے اور وہ جہنَّم سے بے خوف ہو کر طواف کرتے ہوئے تَلْبِیَہ کہیں گے۔ پھر فِرِشتہ پُکارے گا: اے کعبۃُ الله! چَل۔ تو کعبہ شریف (اس طرح) تَلْبِیَہ کہے گا: "لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ، وَالْخَیْرُ کُلُّهٗ، بِیَدَیْكَ، لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ،" پھر فرشتے اُس کو کھینچ کر میدانِ محشر تک لے جائیں گے۔ (الروض الفائق ص ٦٦)

کعبے کی رونق، کعبے کا منظر اللہُ اکبر اللہُ اکبر دیکھوں تو دیکھے جاؤں برابر اللہُ اکبر اللہُ اکبر

حمدِ خدا سے تر ہیں زبانیں کانوں میں رس گھولتی ہیں اذانیں بس اک صدا آرہی ہے برابر اللہُ اکبر اللہُ اکبر

دیکھا صفا بھی مَروہ بھی دیکھا، تیرے کرم کا جلوہ بھی دیکھا دیکھا رواں اک سروں کا سمندر اللہُ اکبر اللہُ اکبر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اللہ پاک نے مَکَّۃُ مُکَرَّمہ کو کیسی عظیمُ الشّان خُصوصیات و بَرَکات سے نوازا کہ جس جس خوش نصیب کی کعبہ شریف سفارش کرے گا، ان سب کو اللہ کریم اپنی رحمت سے معاف فرمادے گا، انہیں اپنی رضا عطا فرمائے گا اور انہیں جنت میں داخل فرمائے گا، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی کعبے شریف کی عظمت کو سمجھیں، اس سے خوب خوب محبت کریں، اس کی اہمیت اور عظمت کو اپنے دل میں مزید اُجاگر کریں، ہم دنیاوی اُلجھنوں میں گرفتار رہنے کے بجائے حَرَمَین طَیِّبَیْن کی حاضری کے لئے کوششیں جاری رکھیں، اِس کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں رو رو کر دُعائیں مانگیں، والِدَین اور اللہ پاک کے مقبول بندوں کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر اُن سے دعائیں کروائیں، اِس اُمّید پر کہ کبھی تو بابِ کرم کھُلے گا، کبھی تو ہمارا بھی بُلاوا آجائے گا اور کبھی تو ہمارا نام بھی حاجیوں کی فہرست (List) میں شامل ہو گا۔

اللہ کوئی حج کا سبب اب تو بنادے
جلوہ مجھے پھر گنبدِ خضرا کا دکھا دے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیتُ اللہ شریف کی شان و عظمت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مکہ شریف میں واقع بیتُ اللہ شریف وہ مقدس مقام ہے کہ جس کی تعریف وتوصیف آیاتِ قرآنیہ میں موجود ہے۔ چنانچہ

پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 96 میں اللہ کریم کا فرمانِ عظمت نشان ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ ترجمۂ کنز الایمان: بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما۔ (پ ۴، آلِ عمران: ۹۶)

صَدْرُ الْاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مقدسہ کے تحت فرماتے ہیں کہ اس میں بتایا گیا کہ سب سے پہلا مکان جس کو اللہ کریم نے طاعت وعبادت کے لئے مقرر کیا نماز کا قبلہ، حج اور طواف کا مقام بنایا جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں وہ کعبۂ مُعَظَّمہ ہے جو شہر مکّۂ مُعَظَّمہ میں واقع ہے۔

تفسیر صِراطُ الجنان میں کعبہ شریف کی کچھ خصوصیات بیان ہوئی ہیں، آیئے! سنتے ہیں:

(1)... (کعبہ شریف) سب سے پہلی عبادت گاہ ہے کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس کی طرف نماز پڑھی۔

(2)... (کعبہ) تمام لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا جبکہ بیتُ المقدس مخصوص وقت میں خاص لوگوں کا قبلہ رہا۔

(3)... (کعبہ شریف) مکہ معظمہ میں واقع ہے، جہاں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے۔

(4)... کعبہ شریف کا حج فرض کیا گیا۔

(5)...حج ہمیشہ صرف کعبے کا ہوا، بیتُ المقدس قبلہ ضرور رہا ہے، لیکن کبھی اس کا حج نہ ہوا۔

(6)...کعبہ شریف کو امن کا مقام قرار دیا گیا ہے۔

(7)...کعبہ شریف میں بہت سی نشانیاں رکھی گئیں جن میں ایک مقامِ ابراہیم ہے۔

(8)...پرندے کعبہ شریف کے اوپر نہیں بیٹھتے اور اس کے اوپر سے پرواز نہیں کرتے بلکہ پرواز کرتے ہوئے آتے ہیں تو اِدھر اُدھر ہٹ جاتے ہیں۔

(9)...جو پرندے بیمار ہو جاتے ہیں وہ اپنا علاج یہی کرتے ہیں کہ ہوائے کعبہ میں ہو کر گزر جائیں، اِسی سے اُنہیں شِفا ہوتی ہے۔

(10)...وحشی جانور ایک دوسرے کو حرم کی حدود میں اِیذا نہیں دیتے، حتّٰی کہ اس سرزمین میں کُتّے ہرن کے شکار کیلئے نہیں دوڑتے اور وہاں شکار نہیں کرتے۔

(11)...لوگوں کے دل کعبہ معظمہ کی طرف کھنچتے ہیں اور اس کی طرف نظر کرنے سے آنسو جاری ہوتے ہیں۔

(12)...ہر شبِ جمعہ کو ارواحِ اَولیاء اس کے ارد گرد حاضر ہوتی ہیں۔

(13)...جو کوئی اس کی بے حرمتی و بے ادبی کا ارادہ کرتا ہے، برباد ہو جاتا ہے۔

(صراط الجنان، ۲/۱۶،۱۵ ملتقطاً)

رات دن رحمت برستی ہے جہاں پر جُھوم کر اُن طوافِ کعبہ کے رنگیں نظاروں کو سلام

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ولادتِ مصطفےٰ کا شہر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مکہ مکرمہ اور کعبہ شریف کی اور بھی کئی خصوصیات ہیں، ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہی وہ شہر ہے جہاں تاجدارِ مکہ و مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت ہوئی، اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾ (پ۳۰، البلد: ۱، ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

تفسیر صراط الجنان میں لکھا ہے: گویا کہ ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مکہ مکرمہ کو یہ عظمت آپ کے وہاں تشریف فرما ہونے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔

(تفسیر کبیر، البلد، تحت الآیۃ: ۲، ۱۱/۱۶۴)

حضرت علامہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں "علماء فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنی کتاب میں نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علاوہ اور کسی نبی کی رسالت کی قسم یاد نہ فرمائی اور سورۂ مبارکہ "لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ" اس میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی انتہائی تعظیم و تکریم کا بیان ہے کیونکہ اللہ پاک نے قسم کو اس شہر سے جس کا نام "بلدِ حرام" اور "بلدِ امین" ہے، مُقیّد فرمایا ہے اور جب سے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس مبارک شہر میں نزولِ اجلال فرمایا تب سے اللہ پاک کے نزدیک وہ شہر معزز و مکرم ہو گیا اور اسی مقام سے یہ مثال مشہور ہوئی کہ "شَرَفُ الْمَکَانِ بِالْمَکِیْنِ" یعنی مکان کی بزرگی اس میں رہنے والے

سے ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ اللہ کریم کا اپنی ذات وصفات کے علاوہ کسی اور چیز کی قسم یاد فرمانا اس چیز کا شرف اور فضیلت ظاہر کرنے کے لئے اور دیگر اَشیاء کے مقابلے میں اس چیز کو ممتاز کرنے کے لئے ہے جو لوگوں کے درمیان موجود ہے تاکہ لوگ جان سکیں کہ یہ چیز انتہائی عظمت و شرافت والی ہے۔ (**مدارج النبوہ، باب سوم دربیان فضل وشرافت، ۱/۶۵**)(صراط الجنان، ۱۰/۶۷۹)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کیا خوب فرماتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا   کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص ۸۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہی وہ شہر ہے کہ جہاں کی گلیوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے مبارک قدموں کے بوسے لئے ہیں، یہی وہ شہر ہے کہ جہاں کی ہواؤں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی مقدس سانسوں کو چُوما ہے، یہی وہ شہر ہے کہ جہاں کے گلی کُوچوں میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پسینۂ خوشبودار کی خوشبوئیں پھیلی ہیں، یہی وہ شہر ہے جہاں کے خوش نصیب شجر و حجر نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی زیارت کی ہے۔ یہ وہ شہر ہے جہاں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے مبارک بچپن اور جوانی کے خوبصورت لمحات گزارے ہیں، یہ وہ شہر ہے جہاں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اعلانِ نبوت فرمایا ہے۔ یہی وہ شہر ہے جہاں سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے تبلیغِ اسلام کا آغاز فرمایا ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ اس مبارک شہر اور اس میں واقع بیتُ اللہ شریف کی محبت کو اپنے دل میں بڑھائیں، اور جب مقدر یاوری کرے اور اس شہر میں جانا نصیب ہو تو اس کا خوب ادب واکرام کریں اور ہر طرح کی بے ادبی سے بچیں، آیئے! خانہ کعبہ کے چند آداب سنتے ہیں: * ہمیں چاہیے کہ ہم کعبۃُ اللہ کی طرف پاؤں نہ پھیلائیں، * اس کی طرف

معاذ اللہ تھوک نہ پھینکیں، * اس کی طرف منہ کر کے کُلّی نہ کریں، * اس کی طرف پیٹھ کرنے سے بچیں، * کعبے کی بے حُرمتی نہ کریں، * اس کے بارے میں بُرے الفاظ زبان سے نہ نکالیں * الغرض اس کی ہر طرح کی بے ادبی سے بچیں، * اس سے خوب خوب محبت کریں۔ اگر ہم ان تمام باتوں پر عمل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو اِنْ شَآءَ اللہ ہمیں خوب خوب رحمتیں اور برکتیں نصیب ہوں گی۔اِنْ شَآءَ اللہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابتدائے اسلام میں قبلہ بیت المقدس تھا، چنانچہ مسلمان بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے تھے، پھر بعد میں قبلہ بیتُ اللہ شریف قرار پایا، اس کا پسِ منظر کیا ہے، آیئے سنتے ہیں: چنانچہ پارہ 2 سورۂ بَقَرہ کی آیت نمبر 144 میں ربِّ کعبہ نے ارشاد فرمایا:

قَدۡ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجۡهِكَ فِی السَّمَآءِ **ترجمۂ کنز الایمان:** ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا (پ۲، البقرۃ، ۱۴۴)

کعبہ شریف قبلہ کیسے بنا؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو انہیں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا اور نبیِ کریم ، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اللہ پاک کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے اسی طرف منہ کر کے نمازیں ادا کرنا شروع کر دیں۔ البتہ حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے مبارک دِل کی خواہش یہ تھی کہ خانۂ کعبہ کو مسلمانوں کا قبلہ بنا دیا جائے، اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ بیت المقدس کو قبلہ

بنایا جانا حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ناپسند تھا بلکہ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ خانہ کعبہ حضرت ابراھیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے علاوہ کثیر انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قبلہ تھا اور ایک وجہ یہ تھی کہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی وجہ سے یہود فخر و غرور میں مبتلاء ہو گئے اور یوں کہنے لگے تھے کہ مسلمان ہمارے دین کی مخالفت کرتے ہیں لیکن نماز ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھتے ہیں۔ چنانچہ ایک دن نماز کی حالت میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس امید میں بار بار آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے کہ قبلہ کی تبدیلی کا حکم آجائے، اس پر نماز کے دوران یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کو رِضائے الٰہی قرار دیتے ہوئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کے حسین انداز کو قرآن میں بیان کرتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواہش اور خوشی کے مطابق خانۂ کعبہ کو قبلہ بنادیا گیا۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز ہی میں خانہ کعبہ کی طرف پھر گئے، مسلمانوں نے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ اسی طرف رُخ کیا اور ظہر کی دو رکعتیں بیت المقدس کی طرف ہوئیں اور دو رکعتیں خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے ادا کی گئیں۔

قبلے کی تبدیلی میں حکمت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قبلہ کی تبدیلی کی ایک یہ حکمت ارشاد ہوئی کہ اس سے مومن و کافر میں فرق و امتیاز ہو جائے گا کہ کون حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر قبلہ تبدیل کرتا ہے اور کون آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کرتا ہے۔ (تفسیر کبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۴۳، ۲/۹۰)

خدا چاہتا ہے رضائے محمد

اسی طرح قبلہ کی تبدیلی سے ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ اللہ پاک کو اپنے حبیب، دُکھیا دلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا بہت پسند ہے اور اللہ پاک اپنے حبیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی چاہتوں کو پورا فرماتا ہے۔ امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وجہ سے قبلہ تبدیل فرمایا اور اس آیت میں یوں نہیں فرمایا کہ ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں میری رضا ہے بلکہ یوں ارشاد فرمایا: فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ضرور ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے۔ تو گویا کہ ارشاد فرمایا: اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ہر کوئی میری رضا کا طلبگار ہے اور میں دونوں جہاں میں تیری رضا چاہتا ہوں۔ (تفسیر کبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۴۴، ۸۲/۲)

سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیا خوب فرماتے ہیں:

زہے عزّت و اِعتلائے محمد　　کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے محمد
مکاں عرش اُن کا فلک فرش اُن کا　　مَلک خادمانِ سرائے محمد
خدا اُن کو کس پیار سے دیکھتا ہے　　جو آنکھیں ہیں محوِ لقائے محمد
دَمِ نزع جاری ہو میری زباں پر　　محمد محمد خدائے محمد
عصائے کلیم اژدہائے غضب تھا　　گِروں کا سہارا عصائے محمد
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالَم　　خدا چاہتا ہے رضائے محمد

(حدائقِ بخشش، ص۶۵،۶۶)

مختصر وضاحت: واہ واہ! کیا بات ہے، اللہ پاک نے کیسا بلند مقام عطا فرمایا ہے کہ عرشِ الٰہی اپنی تمام بلندیوں کے باوجود رسولِ پاک، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاؤں تلے ہے۔ ہمارے آقا،

مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان کتنی بلند ہے کہ عرش ان کا مکان ہے، آسمان ان کے لیے فرش کی طرح ہیں اور فرشتے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے درِ دولت کے نوکر چاکر ہیں۔ جن آنکھوں نے اللہ پاک کے حبیب، دکھیا دلوں کے طبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دِیدار کیا، اللہ پاک اُن آنکھوں کو اس قدر پیار سے دیکھتا ہے کہ ایسی آنکھ والوں کو تمام اُمّت پر فضیلت عطا کر دی۔ جب میرا دم نکل رہا ہو تو میری زبان پر مکی مدنی لجپال، رسولِ بے مثال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے ربِّ کریم کا نام ہی ہو۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا عصا بڑا غضبناک اژدہا (بہت بڑا سانپ) بن کر سانپوں کو نگل گیا جبکہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک عصا گرتے ہوؤں کا سہارا بنتا ہے۔ دونوں جہاں اللہ پاک کی رضا چاہتے ہیں جبکہ وہ خدا ہو کر مصطفےٰ کریم عَلَیْہِ السَّلَام کی رضا چاہتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "یومِ تعطیل اعتکاف"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! تمام اہلِ دنیا اللہ پاک کی رضا چاہتے ہیں مگر وہ خدائے واحد مصطفےٰ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا چاہتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسولِ مقبول، بی بی آمنہ کے پھول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا ہی رضائے الٰہی ہے کہ وہ وہی چاہتے ہیں جو اللہ پاک چاہتا ہے، جس سے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم راضی ہو گئے اس سے ربِّ کریم بھی راضی ہو جاتا ہے کہ وہ اُسی سے راضی ہوتے ہیں کہ جس کے نصیب میں ربّ کی رضا ہو۔ ہمیں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو راضی کرنے کے لیے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی سُنّتوں کے سائے میں زندگی گزارنی چاہیے تاکہ ہم آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے اللہ پاک کو راضی کر سکیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بھی ہمیں یہی ذہن دیتا ہے کہ ہم سُنّتوں کے پیکر بن جائیں۔

ہم سب بھی اس مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"یومِ تعطیل اِعْتِکاف"** بھی ہے۔اِس مدنی کام کے ذریعے **شہر کے وہ علاقے یا اطراف** (گاؤں، دیہات، گوٹھ وغیرہ) جہاں ابھی **مدنی کام شروع کرنا** ہے یا مدنی کام کو **مزید مضبوط** کرنا ہے، نیکی کی دعوت کو عام کرنے والے **مبلغین** تیار کرنے ہیں، **ویران مساجد کو آباد** کرنا ہے، اس مدنی کام کے ذریعے ان مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ **"یومِ تعطیل اعتکاف"** کے **جدول** میں، ہفتہ وار چھٹی کے دن، جمعہ سے مغرب تک ایک دن کے جدول کے مطابق مقامی لوگوں کو سُنّتیں و آداب سکھانا، روز مرّہ کی دُعائیں یاد کروانا، نماز کے بُنیادی مسائل سے آگاہی وغیرہ شامل ہے۔ مقامی ذمہ داران کے ساتھ **جامعۃ المدینہ** کے طلبۂ کرام بھی **"یومِ تعطیل اعتکاف"** والا مدنی کام کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یومِ تعطیل اِعْتِکاف کا سارا جدول مسجد میں ہی ہوتا ہے، جس کی برکت سے مساجد بھی آباد رہتی ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا ابو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمد و رَفْت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ (پارہ 10 سُورۂ توبہ کی آیت نمبر 18 میں) اللہ خالق ومالک کا ارشادِ پاک ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ (پ۱۰،التوبہ:۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔[1]

---

1 ... ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمة الصلوة، رقم: ۲۶۲۶، ۲۸۰/۴

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو مسجد سے مَحَبَّت کرتا ہے اللہ کریم اُسے اپنا مَحبوب بنالیتا ہے۔ [(1)]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم بھی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مسجد بھرو تحریک میں شامل ہو جائیں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ مدنی ماحول مسجدیں آباد کرنے، لوگوں کو نمازی بنانے، گناہوں سے بچانے اور انہیں صلوٰۃ وسُنَّت کے راستے پر چلانے کی کوشش کرتا ہے، اس مدنی ماحول کی برکت سے اب تک کئی بگڑے ہوئے لوگوں کی اصلاح ہوئی اور ان کی زندگیوں میں حقیقی مدنی انقلاب برپا ہوا ہے۔

آیئے! بطورِ ترغیب، فلموں، ڈراموں سے توبہ کرنے والے ایک عاشقِ رسول کی زندگی میں برپا ہونے والے **مدنی اِنقلاب** کی ایک ایمان افروز مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ

گناہوں سے چھٹکارا کیسے ملا؟

قصور (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ بہت سے نوجوانوں کی طرح میں بھی متعدد اَخلاقی بُرائیوں میں مبتلا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وقت برباد کرنا میرا محبوب مشغلہ تھا۔ ایک مرتبہ رمضان المبارک تشریف لایا تو مجھ گناہ گار کو بھی نمازوں کے لئے مسجد میں حاضری کی سعادت ملنے لگی۔ وہاں دعوتِ اسلامی کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی فیضانِ سنت سے درس دیتے تھے۔ درس کے بعد وہ بڑی مِلنساری سے ملاقات کیا کرتے، ان کا حُسنِ اخلاق دیکھ کر میں بہت متأثر ہوا۔ ایک دن میری اُن سے ملاقات ہوئی تو وہ بڑے پُرتپاک انداز میں ملے اور جمعرات کو ہونے

---

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المساجد، رقم: ۲۰۳۱، ۱۳۵/۲

والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں نے شرکت کی نیت کرلی۔ جمعرات آنے سے پہلے ہی مجھے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیان کا کیسٹ بنام **"پُل صراط کی دہشت"** کہیں سے میسّر آگیا۔ میں نے نہایت توجہ سے بیان سننا شروع کیا۔ **"پُل صراط"** کا نام تو میں نے پہلے بھی سُن رکھا تھا مگر پُل صراط عُبُور کرنے کا مرحلہ اتنا دہشت ناک ہے، اس کا پتا مجھے یہ بیان سُن کر چلا۔ جب میں نے اپنے گناہوں، پھر کمزور بدن کی طرف نظر کی تو میری آنکھوں میں آنسو آگئے کہ میں پُل صراط کیونکر پار کرسکوں گا چنانچہ میں نے اپنے ربّ کی نافرمانیوں سے توبہ کرکے سُدھرنے کا پختہ ارادہ کرلیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول کی برکت سے سُنّت کے مطابق داڑھی شریف، عمامہ اور سفید لباس سجالیا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج ایک اہم فریضہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم بیتُ اللہ شریف کے فضائل و برکات سے متعلق سُن رہے تھے، بیتُ اللہ شریف کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہی وہ مقام ہے جہاں ہر سال دنیا کے کونے کونے سے لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول جمع ہوتے ہیں۔ اپنی نسل، اپنی زبان، اپنے رنگ اور اپنے وطن کے امتیازات مٹا کر بیک وقت **"صدائے لبیک"** بلند کرتے ہوئے فریضۂ حج ادا کرتے ہیں۔ ہر طرف سے آواز آرہی ہوتی ہے:

لَبَّیْکَ ؕ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ؕ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ؕ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ؕ لَا شَرِیْکَ لَکَ ؕ

حج ارکانِ اِسلام میں سے ایک بُنیادی رُکن اور اَہم عِبادت ہے، اللہ کریم نے صاحبِ استطاعت لوگوں

پر اسے فرض فرمایا ہے، جو فرض ہونے کے باوجود اس کی ادائیگی میں کوتاہی (Negligence) کرے سخت گنہگار اور جہنّم کا حقدار ہے، اللہ پاک پارہ 4 سُورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 97 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًاؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ۝۹۷ (پ۴، اٰلِ عمران:۹۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حج بہت بڑی نعمت ہے، حج کی سعادت پانے والے خوش نصیبوں پر اللہ پاک خُصُوصی کرم نوازیاں فرماتا ہے، وہ پاک پَرْوَرْدْگار حج کرنے والوں کو حج کے بدلے میں ایسے عظیمُ الشّان انعامات سے نوازتا ہے جن کے مُتَعَلِّق سُن کر مُسلمانوں کے دلوں میں بھی ان مُقدَّس مقامات کی زِیارت کا ذوق وشوق مزید مچلنے لگتا ہے۔ آیئے! حج فرض ہونے کی شرائط کے متعلق سنتے ہیں۔

حج فرض ہونے کی شرائط

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: حج فَرْض ہونے کی آٹھ (8) شرطیں ہیں جب یہ تمام شرائط پائی جائیں گی، تب ہی حج فرض ہوگا ورنہ نہیں اور وہ آٹھ (8) شرائط یہ ہیں: (1) اِسلام (2) تَنْدُرست ہونا (یعنی اس کے اعضاء سلامت ہوں، اندھا نہ ہو، کیونکہ اپاہج اور فالِج والے اور جس کے پاؤں کٹے ہوں اور بوڑھے پر کہ سواری پر خود نہ بیٹھ سکتا ہو حج فرض نہیں ہے) (3) عاقل ہونا (یعنی عقلمند ہو کہ مجنون پر حج فرض نہیں) (4) بالغ ہونا (5) آزاد ہونا (یعنی لونڈی اور غلام پر حج فرض نہیں) (6) سفر پر آنے والے اخراجات کا مالک ہو اور سواری پر بھی قادر ہو (7) دَارُالْحَرْب میں نہ ہو یا ہو مگر یہ بھی جانتا ہو کہ اسلام کے فرائض میں سے ایک فرض حج کی ادائیگی

بھی ہے اگر اسے اس کا علم نہیں تو اِس پر حج فرض نہیں ہو گا۔(8)وقت کا ہونا(یعنی حج کے مہینوں میں تمام شرائط پائی جائیں)۔(بہارِ شریعت، حصہ ششم،۱/۱۰۳۶تا۱۰۴۳، ملتقطاً بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج کے فضائل

آیئے! حج کے فضائل اور حاجیوں کو ملنے والے اِنعاماتِ خداوندی کے مُتَعَلِّق 4فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: جو حج کے اِرادے سے نکلا، پھر مر گیا تو اللہ پاک اُس کے لئے قیامت تک حج کرنے والے کا ثواب لکھ دے گا اور جو عُمرے کے اِرادے سے نکلا، پھر مر گیا تو اللہ اُس کیلئے قیامت تک عُمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دے گا۔(مسندابی یعلی، مسندابی ھریرۃ، ۵/۴۴۱، حدیث:۶۳۲۷)
2. ارشاد فرمایا: جب تم کسی حاجی سے مُلاقات کرو تو اُس سے سلَام و مُصَافَحہ کرو اور اس سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے کیونکہ اُس کی مغفرت ہو چکی ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب المناسک، الفصل الثالث، ۱/۴۷۲، حدیث:۲۵۳۸)
3. ارشاد فرمایا: حج کیا کرو! کیونکہ حج گُناہوں کو اِس طرح دھو دیتا ہے جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔ (معجم اوسط، من اسمہ القاسم، ۳/۲۱۶، حدیث:۴۹۹۷)
4. ارشاد فرمایا: حاجی اپنے گھر والوں میں سے 400(مُسلمانوں) کی شَفَاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نِکل جائے گا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔(کنزالعمال، حرف الحاء، کتاب الحج والعمرۃ، الفصل الاول فی فضائل الحج، الجزء:۵، ۳/۷، حدیث:۱۱۸۳۷)

حضورِ کعبہ حاضر ہیں حرم کی خاک پر سر ہے

بڑی سرکار میں پہنچے مُقدّر یاوری پر ہے
نہ ہم آنے کے لائق تھے نہ مُنہ قابل دکھانے کے
مگر ان کا کرم ذرہ نواز و بندہ پَرْوَر ہے
خبر کیا ہے بھکاری کیسی کیسی نعمتیں پائیں
یہ اُونچا گھر ہے اس کی بھیک اندازہ سے باہر ہے

(ذوقِ نعت، ص۲۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا! ربِّ کریم حاجیوں پر کتنا مہربان ہے اور ان پر کیسی کیسی نوازشیں فرماتا ہے، ان کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے، انہیں مغفرت کے پروانے عطا فرماتا ہے، انہیں 400 مسلمانوں کی شفاعت کا اختیار عطا فرماتا ہے۔ اور جو حج کے ارادے سے نکلے اور فوت ہو جائے تو اس کیلیے قیامت تک حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ یقیناً **حج کی سعادت پانے والا** ربّ کی رِضا حاصل کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ **حج کی سعادت پانے والا** رحمتوں اور برکتوں کے سائے میں ہوتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** اللہ پاک کی امان میں ہوتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** اپنی نیکیوں میں خوب اضافہ کرواتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** شیطان کے چُنگل سے نکل جاتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** اپنے گناہوں کی بخشش کا سامان کرتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** گویا رحمتِ الٰہی میں غوطے لگاتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** کعبہ شریف کے پُرنور نظاروں سے آنکھوں کو ٹھنڈا کرتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** قدم قدم پر نیک بندوں کی یادیں تازہ کرتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** اللہ پاک کے نیک بندوں کے راستے پر چلتا ہے، اَلْغَرَض! **حج کی سعادت پانے والا** دنیا و آخرت کی کئی

بھلائیوں کا مستحق ہو جاتا ہے۔

یاد رہے کہ حج اُسی طرح ادا کرنا کہلائے گا جس طرح کرنے کا حکم ہے، حج کے مسائل سیکھنے ہوں گے، ذوق وشوق کے ساتھ یہ سفر ہو اور دن رات **فِسق وگناہوں سے پاک** ہوں۔ اللہ پاک ہمیں بھی بار بار حجِ بیتُ اللہ کی سعادتیں عطا فرمائے۔

یوں تو حج میں بہت سے کام کئے جاتے ہیں، ان میں سے ایک **طواف** بھی ہے، حج کی سعادت پانے والا کعبۃُ اللہ شریف کے گرد پروانہ وار چکر لگاتا ہے، جسے **طواف** کہتے ہیں۔ طواف بھی ایک ایسی عبادت ہے جو دنیا بھر میں صرف **مکہ مکرمہ** میں میسر آتی ہے، آیئے طوافِ خانۂ کعبہ کے فضائل پر مشتمل 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

طواف کے فضائل

1. جس نے گِن کر طواف کے 7 پھیرے کئے اور پھر 2 رَکعتیں ادا کیں تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور طواف کرتے ہوئے آدمی کے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے 10 گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور 10 دَرَجات بُلند کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسندامام احمد بن حنبل، ج ۲ ص ۲۰۲ حدیث ۴۴۶۲)

2. جو بیتُ اللہ کے طواف کے 7 پھیرے کرے اور اُس میں کوئی لَغْو (یعنی بیہودہ) بات نہ کرے تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (المعجم الکبیر، ج ۲۰، ص ۳۶۰ حدیث ۸۴۵)

ہر برس کاش! آ کے مکّے میں
لُطف اُٹھاؤں طواف کا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے بزرگوں کے حالات کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ **اللہ** پاک کے نیک بندے عشقِ الٰہی میں ڈُوب کر حج کی سعادت پانے نکلتے تھے، ان کا حال یہ ہوتا تھا کہ آہ وزاری، شب بیداری اور کثرت سے اَشک باری ان کا معمول ہوتا تھا۔ آیئے! اسی بارے میں ایک حکایت سنتے ہیں:

میں کیوں نہ روؤں؟

منقول ہے کہ حضرت سیِدنا ابو جعفر محمد بن علی بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حج کے لئے (اپنے گھر سے) نکلے، جب آپ مسجِد الحرام میں داخِل ہوئے تو بیتُ اللہ شریف کو دیکھ کر رونے لگے حتّٰی کہ آپ کی آواز بلند ہوگئی، آپ سے عَرض کی گئی: بے شک سب لوگوں کی نظریں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں لہٰذا اپنی آواز میں کچھ نرمی پیدا کیجئے، ارشاد فرمایا: میں کیوں نہ روؤں؟ شاید کہ میرے رونے کے سبب اللہ مجھ پر نظرِ رحمت فرمادے اور میں بروزِ قیامت اُس کی بارگاہ میں کامیاب ہو جاؤں، پھر آپ نے بیتُ اللہ کا طَواف کیا اور مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھی، جب آپ نے سجدے سے سر اُٹھایا تو سجدے کی جگہ آپ کے آنسوؤں سے تَر تھی۔ (رَوضُ الرَّیاحین، الحکایۃ الثانیۃ والسبعون، ص ۱۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ حضرت امام عالی مقام حضرت سَیِّدُنا

امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پوتے جنابِ حضرت سَیِّدُنا محمد بن علی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کیا کیفیت تھی، اللہ پاک ان کے صدقے ہمیں بھی عبادات میں اخلاص عطا فرمائے اور جو عاشقانِ رسول حج کی سعادت پائیں، اللہ پاک سب کو حجِ مقبول کی سعادتیں عطا فرمائے۔ علمائے کرام نے حجِ مقبول کی کئی نشانیاں بیان فرمائی ہیں، آیئے ان میں سے چند نشانیاں ہم بھی سنتے ہیں۔ چنانچہ

مقبول حج کی نشانیاں

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے، قَبولِیَّتِ حج کی ایک علامت یہ ہے کہ حاجی جن نافرمانیوں میں پہلے مُبْتَلا تھا، اُنہیں چھوڑ دے اور اپنے بُرے دوستوں کو چھوڑ کر نیکوں کی صحبت اختیار کرے، کھیل کُود اور غفلت کی مجالس کو چھوڑ کر ذِکْر و فِکْر اور بیداری کی محافل اختیار کرے۔ (احیاء العلوم، ۱/۸۰۳) ☆ اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مَبْرُور (حجِ مقبول) کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۴۶۷) ☆ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمّد اَمجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (حاجی کو چاہئے کہ وہ) حاجت سے زیادہ زادِ راہ لے کہ ساتھیوں کی مدد اور فقیروں پر صدقہ کرتا چلے، کہ یہ حجِ مقبول کی نشانی ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ششم، ۱/۱۰۵۱ بتغیر قلیل) ☆ مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مقبول وہ ہے جو لڑائی جھگڑے، گناہ اور دِکھلاوے سے خالی ہو اور صحیح ادا کیا جائے۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۸۷ بتغیر قلیل) ☆ جبکہ شَیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مقبول وہ حج ہے کہ جس کے دوران حاجی کوئی گناہ کا کام نہ کرے، نہ ہی رِیاکاری اور شہرت کا کوئی شک و شُبہ ہو، بلکہ محض اللہ کی رِضا کے لئے ہو۔ (بہشت کی

کنجیاں، ص۱۰۷ بتغیر قلیل)

حج کا شَرَف ہو پھر عطا یاربِّ مصطفٰے میٹھا مدینہ پھر دِکھا یا ربِّ مصطفٰے
دیدے طوافِ خانۂ کعبہ کا پھر شَرَف فرما یہ پورا مُدَّعا یا ربِّ مصطفٰے

(وسائلِ بخشش، مُرَمَّم، ص۱۲۹)

کیجیے حج کا شرف مجھ کو عطا کیجیے رحمت اے نانائے حسین
پھر طوافِ خانۂ کعبہ کروں کیجیے رحمت اے نانائے حسین

(وسائل بخشش مرمم، ص۲۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حجِ مقبول کی کچھ نشانیاں ہم نے سُنیں، مگر اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ اگر ہمیں کسی حاجی میں یہ نشانیاں نظر نہ آئیں تو ہم اس کے بارے میں بدگمانی میں مبتلا ہو جائیں اور دوسروں کو بتاتے پھریں کہ فُلاں کا حج قبول نہیں ہوا کیوں کہ نشانیاں نہیں پائی جا رہیں۔ یقیناً ہمارا خالق و مالک جسے چاہتا ہے نیک کاموں کی توفیق عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے حج کی سعادتیں عطا فرماتا ہے۔ اس لیے ہمیں ہر حال میں حُسنِ ظن کا دامن تھامے رہنا چاہیے۔

اللہ پاک ہمیں ہر حال میں دوسروں سے حُسنِ ظن قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس اثاثہ جات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی 107

شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمات سر انجام دے رہی ہے، انہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس اثاثہ جات"** بھی ہے۔ مجلس اثاثہ جات کا بنیادی کام دعوتِ اسلامی کیلئے جائیداد مثلاً (مسجد، مدرسۃ المدینہ / جامعۃ المدینہ، مدنی مراکز بنام فیضانِ مدینہ، یا دیگر امور جن کیلئے خریداری کرنے یا وقف کرنے یا انتظام لینے کی شرعی و تنظیمی اجازت ہے) ان کو خریدنے یا وقف کروانے اور قانونی معاملات کو شرعی و تنظیمی طریقِ کار کے مطابق سر انجام دینا ہے۔ دعوتِ اسلامی اب تک تقریباً 6100 سے زائد جگہیں حاصل کر چکی ہے۔ اس مجلس کے تحت چند ذیلی شعبہ جات بھی قائم کئے گئے ہیں جو کہ دعوتِ اسلامی کے تمام اثاثہ جات کے اصل کاغذات کو حکومتی / قانونی / محکمہ اراضی کے اصول وضوابط کے مطابق چیک کر کے **"دعوتِ اسلامی ٹرسٹ"** کے نام منتقل کروایا جاتا ہے۔ اسی مجلس کے تحت وقف شدہ اثاثوں کا تحفظ اور تعمیرات کا کام بھی کیا جاتا ہے۔ اس مجلس سے متعلقہ اسلامی بھائیوں کی شرعی و تنظیمی تقاضوں کے مطابق تربیت بھی کی جاتی ہے۔ جس میں وقف کے شرعی تقاضوں کو پورا کرنے کا طریقِ کار، تعمیرات اور چندے کے امور میں شرعی و تنظیمی احتیاطیں کرنے پر خصوصی تربیت کی جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

ان کی سنّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

ناخن کاٹنے کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے ناخن کاٹنے کے چند مدنی پھول سنتے ہیں ☆ جُمعہ کے دن ناخن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔ (دُرِّمُختار، ۹/۶۶۸) صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ مَولانا امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمعہ کے روز ناخن ترشوائے (کاٹے) اللہ پاک اُس کو دوسرے جُمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخن ترشوائے (کاٹے) تو رحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۶۸۔ بہارِشریعت حصّہ ۱۶ ص ۲۲۶، ۲۲۵) ☆ ہاتھوں کے ناخن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (دُرِّمُختار، ۹/۶۷۰، اِحیاءُ الْعُلُوم، ۱/۱۹۳) ☆ پاؤں کے ناخن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ (ایضاً) ☆ جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فَرض ہونے کی صورت) میں ناخن کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری، ۵/۳۵۸) ☆ دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مَرَض کا اندیشہ ہے۔ (ایضاً) ☆ ناخن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (ایضاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا، اللہ پاک اُس پر دس (10) رَحمتیں نازِل فرمائے گا، اُس کے دس (10) دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس (10) گناہ مٹا دے گا۔ [1]

---

1 ... سنن کبریٰ، کتاب عمل الیوم... الخ، باب ثواب الصلاۃ... الخ، ۶/۲۱، حدیث: ۹۸۹۲

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرُود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فضول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیَّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نِیَّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیَّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کا موضوع ایک عاشقِ مدینہ کے لیے بہت ہی پیارا موضوع ہے، آج ہم جس موضوع سے مُتَعَلِّق بیان سُنیں گے اس موضوع پر جب بات کی جاتی ہے تو عاشقانِ رسول، مدینے کے عاشقوں کے دل خوشی سے جھُوم اُٹھتے ہیں، چہرے پر مسکراہٹ آجاتی

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

ہے، مسرت و خوشی کی کیفیت بن جاتی ہے، جبکہ کچھ کی تو آنکھیں یادِ مدینہ میں نَم ہو جاتی ہیں، ہجر و فراق میں آہ وزاری کی جاتی ہے، وار فتگی اور شوق کے عالم میں زبان پر بے اختیار مدینہ مدینہ کی رَٹ لگ جاتی ہے۔ جی ہاں! آج ہمارے بیان کا موضوع ہے **"محبتِ مدینہ"** یقیناً سچا عاشق اپنے محبوب کی ہر ایک چیز سے محبت کرتا ہے اور جس شہر میں محبوب خود جلوہ گر ہو، سچے عاشق کو تو اس شہر کے کانٹے بھی عزیز ہوتے ہیں، شہر مدینہ وہ شہر ہے جہاں **اللہ** پاک کے پیارے نبی، اُمّت کے سہارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلوہ گر ہیں، یہی وجہ ہے کہ عاشقانِ رسول اس شہر سے قلبی لگاؤ رکھتے ہیں اور اپنے دلوں میں شہر مدینہ کے لیے خاص اُلفت و محبت پاتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں بھی شہر حبیب کی محبت نصیب فرمائے۔ آج ہم مَحبّتِ مدینہ کے واقعات، شہر مدینہ کے فضائل اور دیگر کئی مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اللہ کرے کہ سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! سب سے پہلے ہم امامِ عشق و مَحبّت، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مَولاناشاہ امام اَحمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مدینے سے محبت سے مُتعلّق ایک واقعہ سنتے ہیں:

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور مَحبّتِ مدینہ

عاشقِ ماہِ رِسالت، اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مُجدّدِ دِین ومِلّت مَولاناشاہ امام اَحمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے دُوسرے سَفَرِ حج میں اَرکانِ حج ادا کرنے کے بعد سخت بیمار ہوگئے مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیماری کے طَوِیل ہو جانے میں مجھے زِیادہ فِکْر، حاضِریِ سَرکارِ اَعظم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تھی۔ جب بُخار کو طُول پکڑتا دیکھا، میں نے اُسی حالت میں قَصْدِ حاضِری کِیا، (عرب شریف کے) عُلَماء

روکنے لگے۔ اَوَّل تو یہ فرمایا کہ حالت تو تمہاری یہ ہے اور سَفَر طَوِیل! میں نے عَرض کی: ''اگر سچ پُوچھئے تو حاضِری کا اَصلِ مقصود زِیارتِ طَیِّبَہ ہے، دونوں بار اِسی نیّت سے گھر سے چلا، مَعَاذَ اللہ اگر یہ نہ ہو توحج کا کچھ لُطف (مزہ) نہیں۔'' اُنہوں نے پھر اِصرار اور میری حالت کا اِشْعار کیا (یعنی مجھے میری حالت یاد دِلائی)۔ میں نے حدیث پڑھی: ''مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ[1] یعنی جس نے حج کِیا اور میری (قَبْر کی) زِیارَت نہ کی اُس نے مجھ پر جَفا کی'' (عرب شریف کے علماء نے) فرمایا: تم ایک بار تو زِیارَت کرچکے ہو۔ میں نے کہا: میرے نزدیک حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ عُمر میں کتنے ہی حج کرے زِیارَت ایک بار کافی ہے بلکہ ہر حج کے ساتھ زِیارَت ضرور (یعنی لازمی) ہے، اب آپ دُعا فرمایئے کہ میں سَرکار (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تک پُہُنچ لُوں۔ رَوضَۂ اَقدَس پر ایک نِگاہ پڑ جائے اگرچِہ اُسی وَقت دَم نکل جائے۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زِیارتیں، ص ۱۴۵ ملخصاً)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے ایک کلام میں اِسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اُس کے طُفیل حج بھی خُدا نے کرا دِیئے
اَصلِ مُراد حاضِری اُس پاک دَر کی ہے

(حدائقِ بخشش ص ۲۰۲)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی مجھ سے اگر کوئی پوچھے کہ حج اصل ہے یا روضۂ رسول کی حاضری؟ تو میں کہوں گا کہ روضۂ رسول کی حاضری اصل ہے، اسی کے صدقے اللہ پاک حج بھی کروادیتا ہے۔

---

1 ... کشف الخفاء، حرف المیم، ۲/۲۱۸، حدیث: ۲۴۵۸

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ عاشقوں کے اِمام، اعلیٰ حضرت مَولانا شاہ اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ پُرانوار کی حاضِری کے لئے کس قدر بے قرار رہا کرتے تھے، آپ چاہتے تو کچھ مُدّت کے بعد اِس سَعادَت سے مُشَرَّف ہو جاتے مگر **محبتِ مدینہ** چُونکہ آپ کا سَرمایہ اور **حاضِریِ مدینہ** آپ کی منزلِ مقصود تھی، لہٰذا سَخْت بیماری بھی آپ کو درِ رسول کی حاضِری سے نہ روک سَکی، اَلْغَرَض آپ پر ایک ہی دُھن سُوار تھی کہ بس کسی طرح رَوْضَۂ رسول کی ایک جَھلک دیکھ لُوں اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرلُوں، پھر بَھلے میری جان بھی چلی جائے تو مجھے کوئی پَروانہ ہوگی۔

مری خاک یاربّ نہ برباد جائے پَسِ مَرگ کر دے غُبارِ مدینہ
مَلائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ
رہیں اُن کے جلوے بَسیں اُن کے جلوے مِرا دل بنے یادگارِ مدینہ

(ذوقِ نعت، ص۲۱۳، ۲۱۲)

عاشِقِ رسول خاتون نے روتے روتے جان دیدی

اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضر ہو کر ایک خاتون نے عَرض کی: مجھے تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی **مبارک قبر** کی زیارت کروا دیجئے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے حُجرۂ شریفہ کھولا اور **اُس عاشِقِ رسول خاتون نے قبرِانور کی زیارت کرکے روتے روتے جان دیدی۔** (الشفاء، جزء:۲، ص ۲۳ از عاشقانِ رسول کی 130

حکایات، ۱۴۰)

آپ کے عشق میں اے کاش کہ روتے روتے
یہ نکل جائے مِری جان مدینے والے
دولتِ عشق سے آقا مِری جھولی بھر دو
بَس یہی ہو مِرا سامان مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۴۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مکان کی اہمیت مکین سے ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم محبتِ مدینہ سے متعلق سُن رہے تھے، اس میں شک نہیں کہ مکان کی اہمیت اس کے مکین سے ہوتی ہے، مکان خالی ہو تو ویران رہتا ہے، اور اگر اس میں رہنے والا کوئی معمولی بندہ ہو تب بھی اس کی کوئی عظمت نہیں ہوتی، لیکن اگر کسی مکان میں شہر کا کوئی معزز افسر رہنے لگ جائے، اگر کوئی بڑا آدمی کسی مکان میں بسیرا کرلے، اگر کوئی وزیر اور امیر کسی مکان کا مکین ہو جائے تو ایسے مکانات کی اہمیت بھی زِیادہ ہو جاتی ہے، اس مکان کی اہمیت تو بڑھ ہی جاتی ہے وہ محلہ اور علاقہ بھی لوگوں کا مرکز بننے لگتا ہے، یہ دنیا کے معمولی مکانات اور معمولی اہمیت کے لوگوں کا حال ہے، غور کیجئے! کہ جہاں مکینِ لامکاں، سَروَرِ اِنس و جاں، تاجدارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہوں اس جگہ اور مکان کی اہمیت کا کیا عالم ہو گا؟۔

پارہ 30 سُوْرَۃُ الْبَلَد کی آیت نمبر 1 اور 2 میں اِرشادِ باری ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲) (پ۳۰، البلد: ۱ تا۲) ترجَمۂ کنزالایمان: مجھے اِس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اِس شہر میں تشریف فرما ہو۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مُفَسِّرِین کِرام کا اِس بات پر اِجماع (اِتِّفاق) ہے کہ اِس آیتِ مُبارَکہ میں اللہ پاک نے جس شہر کی قسم ذِکر فرمائی ہے وہ **مَکَّۂ مُکَرَّمہ** ہے، اور اس کی قسم ارشاد فرمانے کی وجہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اس میں تشریف فرما ہونا ہے۔ تفسیرِ صِراطُ الْجِنَان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت جو کچھ ہے، اس کا خلاصہ مدنی پھولوں کی صورت میں کچھ یوں ہے:

(1) اس قسم سے رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی انتہائی تعظیم و تکریم کا بیان ہے۔

(2) اللہ پاک نے وہ شہر جو "بلدِ حرام" اور "بلدِ امین" ہے اس کی قسم فرمائی ہے، جب سے حُضورِ اکرم، سَرورِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس مبارک شہر میں جلوہ فرما ہوئے، تب سے اللہ پاک کے نزدیک وہ شہر معزز و مکرم ہو گیا۔

(3) اسی مقام سے یہ مثال مشہور ہوئی کہ "شَرَفُ الْمَکَانِ بِالْمَکِیْنِ" یعنی مکان کی بزرگی اس میں رہنے والے سے ہوتی ہے۔ (صراط الجنان، ۱۰/۶۷۹ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عزّت والے شہر کی قسم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مکہ شریف کے تمام تر فضائل اپنی جگہ مُسَلَّم ہیں، مگر اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں بیت اللہ ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ

اس میں آبِ زم زم کا کنواں ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں مَطاف(یعنی طواف کرنے کی جگہ) ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں حَطِیم(خانہ کعبہ کی بیرونی دیوار جہاں میزابِ رحمت(پرنالہ) ہے اوراس کے ساتھ نیم دائرے کی شکل میں تھوڑی سی احاطہ کی ہوئی جگہ) ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں رُکنِ شامی ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں رکنِ یمانی ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں مُسْتَجاب ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں مُسْتَجار ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں مقامِ ابراہیم ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں حجرِ اسود ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں صفا پہاڑی ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں مَروہ پہاڑی ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں جبلِ ابی قُبَیس ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں مِنٰی کا میدان ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں مُزْدَلِفَہ ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں عرفات کا میدان ہے، بلکہ شہر مکہ کی قسم فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ اس شہر کی گلیوں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقدس نعلین کے بوسے لیے ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کیا خوب فرماتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا

کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص ۸۰)

مختصر وضاحت: اے ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک نے آپ کو وہ مرتبہ عطا فرمایا ہے جو نہ کسی اور کو نصیب ہوا ہے اور نہ قیامت تک کسی کو نصیب ہو گا۔ آپ کی شان یہ ہے کہ

اللہ پاک نے اپنے پاک کلام میں آپ کے مبارک شہر، آپ کی مبارک گفتگو اور آپ کی مبارک زندگی کی قسم ارشاد فرمائی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہاں سے یہ مدنی پھول بھی حاصل ہوتا ہے کہ جس شہر میں رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کچھ عرصہ قیام فرمائیں، اس شہر کا مقام یہ ہو جاتا ہے کہ اللہ پاک اس کی قسمیں ارشاد فرماتا ہے جبکہ مَدِیْنَہ مُنَوَّرَہ تو اس سے بڑھ کر بزرگی اور عظمت کا مستحق ہوگا کیونکہ جب سے ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہاں تشریف لے گئے اب تک جدائی ہی نہیں ہوئی ہے، ہمارے آقا وہیں جلوہ فرما ہیں۔ امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

عَرشِ عُلیٰ سے اعلیٰ میٹھے نبی کا روضہ　　ہے ہر مکاں سے بالا میٹھے نبی کا روضہ
فردوس کی بلندی بھی چھو سکے نہ اس کو　　خُلدِ بریں سے اونچا میٹھے نبی کا روضہ
کعبے کی عظمتوں کا منکر نہیں ہوں لیکن　　کعبے کا بھی ہے کعبہ میٹھے نبی کا روضہ
مکے سے اس لئے بھی افضل ہوا مدینہ　　حصے میں اس کے آیا میٹھے نبی کا روضہ
جس وقت روح تن سے عطار کی جدا ہو　　ہو سامنے خدایا میٹھے نبی کا روضہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ۳۲۰، ۳۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عظمتِ مدینہ پر احادیثِ مبارکہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے سُنا کہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ وہ مبارک شہر ہے، جسے ہمارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شَرَفِ قیام بخشا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں کی برکت سے اس شہر کے وارے ہی نیارے ہوگئے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قدموں کی برکت سے شہرِ مدینہ نے وہ عظمت پائی کہ اب اس شہر میں رہنا عافیت کی علامت اور اس میں مرنا شفاعت کی ضمانت قرار پایا، آیئے! حاضریِ مدینہ کا شوق اور تڑپ بڑھانے اور دل میں مَحَبَّتِ مدینہ میں اِضافے کی نیّت سے **عظمتِ مدینہ** سے مُتَعَلِّق 3 فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: مدینے میں داخل ہونے کے تمام راستوں پر فِرِشتے ہیں، اس میں طاعُون اور دَجّال داخل نہ ہوں گے۔ [1]
2. ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے دَستِ قُدرت میں میری جان ہے! مدینے میں نہ کوئی گھاٹی ہے نہ کوئی راستہ مگر اُس پر دو فِرِشتے ہیں جو اِس کی حفاظت کر رہے ہیں۔"[2] امام نَوَوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس روایت میں مدینۂ مُنَوَّرَہ کی فَضیلت کا بیان ہے اور جانِ رحمت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں اس کی حفاظت کی جاتی تھی، کثرت سے فِرِشتے حفاظت کرتے اور اُنہوں نے تمام گھاٹیوں کو سرکارِ مدینہ، والیِ مکہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عِزّت اَفزائی کے لئے گھیرا ہوا ہے۔ [3]

مدینہ مدینہ ہمارا مدینہ ہمیں جان و دل سے ہے پیارا مدینہ
سُہانا سُہانا دل آرا مدینہ دِیوانوں کی آنکھوں کا تارا مدینہ
مدینے کے جلوؤں کے قربان جاؤں خدا نے ہے کیسا سَنوارا مدینہ

1 ... بخاری، کتاب فضائل مدینہ، باب لایدخل الدجال المدینة، ۱/ ۶۱۹، حدیث: ۱۸۸۰

2 ... مسلم، کتاب الحج، باب الترغیب فی سکنی... الخ، ص ۵۴۸، حدیث: ۱۳۷۴ ملتقطاً

3 ... شرح مسلم للنووی، کتاب الحج، باب فضل المدینة... الخ، ۵/ ۱۴۸، تحت الحدیث: ۱۳۷۴

پہاڑوں میں بھی حُسن کانٹے بھی دِلکش بَہاروں نے کیسا نکھارا مدینہ
بُلالیجئے اپنے قدموں میں آقا دکھا دیجئے اب تو پیارا مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۵۵)

3. والیِ مدینہ، والیِ مکہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مدینے میں مر سکے وہ وَہیں مرے، کیونکہ میں مدینے میں مرنے والوں کی شَفاعت کروں گا۔[1]

طَیْبَہ میں مَر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند سِیدھی سَڑک یہ شَہرِ شَفاعَت نگر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۲۲)

مختصر وضاحت: اے زائرینِ مدینہ! یہیں مدینے میں رہتے رہو اور یہیں اپنی جان دے دو، اگر ایسا ہوا تو آنکھیں بند کر کے سیدھے جنت چلے جاؤ گے کیونکہ یہ وہ سیدھی سڑک ہے جو گناہگار اُمّتیوں کی شفاعت فرمانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک شہر کی طرف جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یادِ مدینہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم مدینہ پاک کی محبت کے بارے میں سُن رہے تھے، یقیناً ایک سچے عاشق کو اپنے محبوب سے نسبت رکھنے والی ہر ایک شے سے محبت ہوتی ہے، شہر مدینہ ہمارے محبوبِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آخری آرامگاہ ہے، اس لیے ہر عاشقِ رسول کے دل میں مدینے کی محبت ضرور موجیں مارتی رہتی ہے۔ کئی اس کے ہجر میں بے قرار نظر آتے ہیں، کئی اس

---

[1] ... ترمذی، کتاب المناقب، باب في فضل المدینہ، ۵/۴۸۳، حدیث: ۳۹۴۳

کے لیے آہ وزاریاں کرتے نظر آتے ہیں، کئی اس کے لیے روتے نظر آتے ہیں اور کئی اس کے لیے تڑپتے نظر آتے ہیں۔ حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کتنی پیاری بات ارشاد فرمائی ہے:

نہیں روتے عُشّاق دنیا کی خاطر
رُلاتی ہے ان کو تو یادِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۷۱)

اللہ کرے کہ ہم بھی مدینے کی محبت میں رونے والے بن جائیں۔ آیئے! ایک زبردست عاشقِ رسول بزرگ کی مدینے سے مَحَبَّت اور وہاں کے ادب کے بارے میں 2 دلنشین واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

(1) مدینے سے مَحَبَّت کا انداز

مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ زبردست عاشقِ رسول اور مدینۂ مُنَوَّرہ کا بہت زیادہ ادب (Respect) کرنے والے تھے۔ آپ مدینے میں رہنے کے باوجود قضائے حاجت کے لیے حرمِ مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے اور حُدودِ حرم سے باہر جا کر اپنی طبعی حاجت سے فارغ ہوتے۔

(بستان المحدثین، ص۱۹)

عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے تھے
اِس وقت بھی گلیوں میں خوشبو ہے پسینے کی

(2) امامِ مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور تعظیمِ خاکِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے

دروازے پر خُراسان یا مِصر کے گھوڑے بندھے ہوئے دیکھے۔اُن سے زیادہ عمدہ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔میں نے عرض کی: یہ کتنے عمدہ گھوڑے ہیں۔تو آپ نے فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے (Gift) میں دیتا ہوں۔میں نے عرض کی: ایک گھوڑا آپ اپنے لئے رکھ لیجئے۔فرمایا: مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ اُس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے روندوں، جس میں اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں۔(احیاء العلوم،۱/۱۱۴ ملخصاً)

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

اللہُ اکبر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک حسرت ملائکہ کو جہاں وَضعِ سَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۷)

مختصر وضاحت: پہلے شعر میں اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زائرِ مدینہ کو نصیحت کے مدنی پھول دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے عاشقِ مدینہ! یادرکھ! تُو کسی معمولی جگہ پر نہیں جارہا بلکہ مدینے کے سفر پر جارہا ہے، لہٰذا غفلت کو چھوڑ اور عشقِ رسول سے سرشار ہوکر چل اور یاد رکھ کہ راہِ مدینہ کی عظمت تو یہ ہے کہ اس پر پاؤں رکھ کر چلنے کے بجائے آنکھوں اور سر کے بل چلا جائے۔

دوسرے شعر میں سرزمینِ مدینہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ اکبر! ہمارے قدم اُس خاکِ پاک پر ہیں کہ جسے نبیِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدمین شریفین کا بوسہ لینے کی سعادت ملی اور جہاں پر فرشتے بھی اپنے سر رکھنے کی حسرت کرتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی جہاں اور بے شمار

برکتیں ہیں وہیں ایک برکت یہ بھی ہے کہ یہ مدنی ماحول غمِ مدینہ عطا کرتا ہے، مدینے کے غم میں رونا، تڑپنا اور اس میں آنسو بہانا یہ بھی اسی مدنی ماحول کی خصوصیات میں سے ہے، کئی اسلامی بھائی جو پہلے لندن اور پیرس کے سپنے دیکھا کرتے تھے، جو رنگین ماحول اور رنگین فضاؤں کے تصور میں مست رہتے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اسی مدنی ماحول نے انہیں مدینے کی خوشبودار فضاؤں کی محبت عطا کی ہے اور آج وہ لندن، پیرس اور نیویارک کو چھوڑ کر دیارِ حبیب کے جلووں میں گم رہتے ہیں۔ ہم سب بھی اسی مدنی ماحول سے وابستہ رہیں اور **ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں** میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بن جائیں۔ یہ 12 مدنی کام کرنے کی برکت سے بھی **محبتِ مدینہ** میں اِضافہ ہو گا، **12** مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"مدنی قافلہ"** بھی ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافلوں کی بَرَکت سے نہ جانے کتنے لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ ☆**مَدَنی قافلے** میں سفر کرنے سے نیک لوگوں کی صحبت مُیَسَّر آتی ہے۔ ☆**مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے مسجد میں نَفْلی اِعتکاف کرنے کی سعادت مل سکتی ہے۔ ☆**مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے بے نمازیوں کو نمازوں کی اَھَمِّیَّت معلوم ہو سکتی ہے۔ ☆**مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے بہت سے دِینی مسائل سیکھنے کی سعادت ملتی ہے۔ ☆**مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے مسجدوں میں ذِکْر و اَذکار، دَرْس وبَیانات کا سِلْسِلہ جاری رہتا ہے۔ ☆**مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆ مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے! حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکْر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ پاک اُس سے ایسے خوش ہوتا ہے، جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ،کتاب

المساجد... الخ، باب لزوم المساجد... الخ، ۱/ ۴۳۸، حدیث: ۸۰۰)

آیئے! بطورِ ترغیب مَدَنی قافلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

ٹانگوں کے درد سے نجات مل گئی

زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی کی ٹانگوں میں شدید درد (Pain) رہتا تھا کہ اُٹھنا بیٹھنا مشکل ہو گیا تھا۔ اس درد سے نجات پانے کیلئے انہوں نے بہت رقم خرچ کی۔ باب الاسلام سندھ کے علاوہ پنجاب کے کئی ڈاکٹروں سے بھی علاج کروایا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا۔ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ان کی ملاقات ہوئی، دورانِ گفتگو اس نے اسلامی بھائی سے اپنی تکلیف کا اظہار کیا تو انہوں نے شفقت بھرے انداز میں انفرادی کوشش کی اور انہیں مدنی قافلے میں سفر کی برکات بتاتے ہوئے کہا کہ آپ نے اتنا علاج کروایا ہے، اگر چاہیں تو ایک کوشش یہ بھی کر کے دیکھیں، ان اسلامی بھائی کی یہ باتیں ان کے دل پر اثر کر گئیں اور وہ 3 دن کے مدنی قافلے کے لئے تیار ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جب انہوں نے مدنی قافلے میں سفر کیا تو وہاں رو رو کر اپنی بیماری سے شفا کیلئے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کی، ان کی دعا قبول ہوئی اور مدنی قافلے کی برکت سے انہیں درد سے نجات مل گئی۔

گرچہ بیماریاں، ہوں کہیں پتھریاں پاؤ گے صحّتیں ، قافِلے میں چلو
ہے شفا ہی شفا، مرحبا! مرحبا! آکے خود دیکھ لیں، قافِلے میں چلو
دُور بیماریاں اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں، قافلے میں چلو
سُن لے عطارؔ کی، اپنے غمخوار کی یہ ندا ”سب چلیں“! قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۳تا ۶۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ذِکرِ مدینہ کے فوائد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مدینے کی محبت سے متعلق ہم سُن رہے تھے، مدینے کے دیوانوں کے لیے ذکرِ مدینہ بھی ایک نعمت سے کم نہیں ہے، کیونکہ **ذِکرِ مدینہ** دل وجان کو تسکین دیتا ہے، **ذِکرِ مدینہ** روح کو قرار دیتا ہے، **ذِکرِ مدینہ** ایمان کو حرارت دیتا ہے۔ **ذِکرِ مدینہ** محبتِ رسول میں اضافہ کرتا ہے، **ذِکرِ مدینہ** مدینے کی اُلفت کو مزید بڑھاتا ہے، **ذِکرِ مدینہ** شوقِ دیدارِ طیبہ کو اُبھارتا ہے، **ذِکرِ مدینہ** ایمان کو جِلا(یعنی نئی زندگی) بخشتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دُنیا کی جتنی زبانوں میں جس قدر قصیدے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کے ہِجر وفِراق (جُدائی) اور اِس کے دیدار کی تمنّا میں پڑھے گئے ہیں، اُتنے دنیا کے کسی اور شہر یا خِطّے (سرزمین) کے لئے نہیں پڑھے گئے، جسے ایک بار بھی مدینے کا دِیدار ہوجاتا ہے وہ اپنے آپ کو بَخت بیدار (خُوش قسمت) سمجھتا اور مدینے میں گُزرے ہوئے حَسین لمحات کو ہمیشہ کے لئے یادگار قرار دیتا ہے۔

وہ مدینہ جو کونین کا تاج ہے   جس کا دِیدار مومن کی معراج ہے
زندگی میں خدا ہر مسلمان کو   وہ مدینہ دکھادے تو کیا بات ہے

مدینے سے عشق کیسا ہونا چاہئے؟ مدینے سے جدائی کے وَقْت ہمارے جذبات کیسے ہونے چاہئیں؟ اِس کے لئے بزرگانِ دِین کی سیرت اور اُن کا کردار ہمارے لئے مثالی نمونہ ہے۔ چنانچہ

میں چھوڑ کے آقا کا مدینہ نہیں جاتا

خلیفہ ہارونُ الرَّشید نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پوچھا: ”کیا آپ کا کوئی گھر ہے؟“ فرمایا: ”نہیں۔“ تو اُس نے آپ کی خدمت میں 3 ہزار(Three Thousand) دِینار پیش کرتے

ہوئے کہا کہ ”اِن سے گھر خرید لیجئے!“ حضرت امام مالک رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه نے دِینار لے کر رکھ لئے اور انہیں خرچ نہ کیا۔ جب خلیفہ ہارونُ الرَّشید مدینہ مُنَوَّرَہ سے جانے لگا تو اُس نے آپ کی خدمت میں عرض کی: ”آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا کیونکہ میں نے عَزم (اِرادہ) کیا ہے کہ لوگوں کو (حدیثِ پاک کی مشہور کتاب) ”مُؤَطَّا“ پر جمع کروں، جس طرح امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عَفَّان رَضِیَ اللهُ عَنْه نے لوگوں کو ایک قرآن پر جمع کیا تھا۔“ آپ نے فرمایا: لوگوں کو صرف ”مُؤَطَّا“ پر اِکٹھا کرنے کا تو کوئی جواز نہیں کیونکہ اللہ پاک کے محبوب، دوجہاں کے مطلوب صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن مختلف شہروں میں چلے گئے، وہاں انہوں نے اَحادیث بَیان فرمائیں جس کی وجہ سے اَب مصر کے ہر شخص کے پاس اَحادیث کا عِلْم ہے اور مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے بھی اِرشاد فرمایا کہ ”میری اُمّت کا اِختلاف رحمت ہے۔“[1] اور رہا (مدینہ چھوڑ کر) تمہارے ساتھ جانا تو اِس کی بھی کوئی صورت نہیں کیونکہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہے کہ ”مدینہ اُن کے لئے بہتر ہے اگر وہ سمجھیں۔“[2] ایک روایت میں ہے: مدینہ (گناہوں کے) میل کو ایسے چُھڑاتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا زنگ دُور کرتی ہے۔“[3] پھر آپ نے خلیفہ ہارونُ الرَّشید سے فرمایا: ”یہ رہے تمہارے دِینار چاہو تو اِنہیں لے لو اور چاہو تو چھوڑ دو۔“ یعنی تم مجھے اِسی وجہ سے مدینہ چھوڑنے پر پابند کرتے ہو کہ تم نے میرے ساتھ اچھا سُلوک کیا ہے تو (سُنو!) میں مدینہ مُنَوَّرَہ پر دُنیا کو

---

1 ... جامع الاصول فی احادیث الرسول لابن اثیر، الباب الرابع فی ذکر الائمة، الامام مالک، ۱/۱۲۱

2 ... مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینة ... الخ، ص ۵۴۵، حدیث: ۱۳۶۳

3 ... مسلم، کتاب الحج، باب المدینة تنفی شرارها، ص ۵۵۰، حدیث: ۱۳۸۱۔ حلیة الاولیاء، مالک بن انس، ۶/ ۳۶۲، حدیث: ۸۹۴۲

ترجیح نہیں دیتا۔(احیاء العلوم،۱/۱۱۳)

مدینہ اِس لیے عطّارؔ جان و دل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سَروَر مدینے میں

(وسائل بخشش مرمم،ص۲۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس خُدّامُ المساجد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے مل کر دعا کرتے ہیں کہ اللہ کریم ہمیں بھی مدینے کی سچی محبت عطا فرمائے۔ بار بار وہاں کی باادب حاضری ہمارا مقدر فرمائے اور جب ہماری روح بدن کو چھوڑ رہی ہو تو گنبدِ خضرا کا سایہ ہو، رخِ وَالضُّحیٰ، جلوۂ مصطفےٰ ہمارے سامنے ہو اور بقیع پاک میں مدفن بن جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی 107 شعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے، ان میں ایک شعبہ **"مجلس خدام المساجد"** بھی ہے۔ اس مجلس کے تحت جن علاقوں میں مساجد کی حاجت ہوتی ہے وہاں مساجد قائم کی جاتی ہیں، یہ مجلس دراصل امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مساجد سے اُلفت و محبت کا نتیجہ ہے، آپ کا یہ درد ہے کہ مساجد کو آباد کیا جائے، اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے "دعوتِ اسلامی" کو مسجد بھرو تحریک قرار دیا ہے۔ آپ وقتاً فوقتاً ہفتہ وار اجتماعات و مدنی مذاکروں میں مساجد کو آباد کرنے کی ترغیب دلاتے ہی رہتے ہیں۔ کاش ہم بھی امیر اہلسنت کی مدنی سوچ کے مطابق مساجد بنانے اور لوگوں پر انفرادی کوشش کرکے مساجد کو آباد کرنے والے بن جائیں۔

ہو جائیں مولا مسجِدیں آباد سب کی سب
سب کو نَمازی دے بنا یا ربِّ مصطَفٰے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"وضو کا طریقہ"** سے پانی میں اِسراف (یعنی پانی کو ضائع کرنے) سے بچنے کے مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

پانی میں اِسراف سے بچنے کے مدنی پھول

☆ آج تک جتنا بھی ناجائز اِسراف (یعنی پانی کو ضائع) کیا ہے، اُس سے توبہ کرکے آیندہ بچنے کی بھرپور کوشش شروع کیجئے۔ ☆ غور و فکر کیجئے کہ ایسی صورت مُتَعَیَّن (یعنی مقرّر) ہو جائے کہ وُضو اور غسل بھی سنّت کے مطابِق ہو اور پانی بھی کم سے کم خرچ ہو۔ اپنے آپ کو ڈرایئے کہ قِیامت میں ایک ایک ذرّے اور قطرے قطرے کا حساب ہونا ہے۔ ☆ وُضو کرتے وقت نل احتیاط سے کھولئے، دَورانِ وُضو ممکنہ صورت میں ایک ہاتھ نل کے دستے پر رکھئے اور ضَرورت پوری ہونے پر بار بار نل بند کرتے

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

رہئے ۔ ☆ مِسواک ، کُلّی ، غَرغَرہ ، ناک کی صفائی ، داڑھی اور ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال اور مسح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچّھی طرح نل بند کرنے کی عادت بنائیے ۔ ☆ بالخصوص سردیوں میں وُضو یا غسل کرنے نیز برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کیلئے گرم پانی کے حُصُول کی خاطِر نل کھول کر پائپ میں جمع شُدہ ٹھنڈا پانی یوں ہی بہا دینے کے بجائے کسی برتن میں پہلے نکال لینے کی ترکیب بنائیے ۔ ☆ پی چکنے کے بعد گلاس میں بچا ہوا پانی پھینک دینے کے بجائے دوسرے کو پِلا دیجئے یا کسی اور استعمال میں لیجئے ۔ ☆ استنجا خانے میں لوٹا استعمال کیجئے کہ فوارے سے طہارت کرنے میں پانی بھی زِیادہ خرچ ہوتا ہے اور پاؤں بھی اکثر آلودہ ہو جاتے ہیں ۔ ☆ نل سے قطرے ٹپکتے رہتے ہوں تو فوراً اِس کا حل نکالئے ورنہ پانی ضائع ہوتا رہے گا ۔ بسا اوقات مساجِد و مدارِس کے نل ٹپکتے رَہتے ہیں مگر کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا ! اِنتظامیہ کو اپنی ذِمّہ داری سمجھتے ہوئے اپنی آخِرت کی بہتری کیلئے فوراً کوئی ترکیب کرنی چاہئے ۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(304 صفحات) نیز 120 صفحات پر مُشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے ۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے ۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار　　　سُنّتوں کی تربِیَت کے قافلے میں بار بار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

بیان کی اَہَمِّیَّت

تقریر اور بیان کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اپنا مقصود پہنچایا جاسکتا ہے۔ آج کے دور میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین و احکامات اور دِینی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ بیان بھی ہے۔ خود رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان و تقریر کو رونق بخشی، آپ کے دلکش و دل نشیں بیانات کا اثر تھا کہ لوگوں کے دلوں کی دنیا تبدیل ہونے لگی، جہالت کے اندھیرے چھٹنے لگے اور اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پھیلنے لگی۔ بیان کے متعلق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک بعض بیان جادو(کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، ۵/۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱) رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے تقریر اور بیان کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے دِین کی تبلیغ کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک "تقریر وبیان" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں، ان اجتماعات کا ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ امیر اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں الگ ایک بیان ہوتا ہے اور بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں الگ ایک بیان ہوتا ہے۔ یہ تمام بیانات دعوتِ اسلامی کی

مجلس اَلْمَدِینَۃُ الْعِلْمِیَۃ کا شعبہ ''بیاناتِ دعوتِ اسلامی'' تیار کرتا ہے۔

شعبے کی ضمنی تقسیم

کام کی بہتری اور بروقت تکمیل کیلئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی اس وقت **تین** ضمنی شعبوں پر مشتمل ہے۔

(1) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے پاکستان: دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات اسی شعبے میں اردو زبان میں تیار اور فائنل کئے جاتے ہیں۔ پھر یہی بیانات مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے دنیا بھر میں بھیجے جاتے ہیں۔

(2) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے اسلامی بہنیں: اس شعبے کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات کو تمام ضروری مراحل سے گزار کر کتابی صورت میں شائع کروانا ہے۔ ہر چار مہینوں کے بیانات ایک جلد کی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک یہ شعبہ محرم الحرام تا ربیع الآخر 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 1** کی صورت میں شائع کر چکا ہے، جمادی الاولی تا شعبان المعظم 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 2** بھی شائع کر چکا ہے، جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔

(3) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے بیرونِ ملک: اس شعبے کے تحت بیرونِ ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پر کام کیا جاتا ہے۔

بیانات کی تیاری کے اہم مراحل

شعبہ بیانات میں تیار ہونے والے تمام تر بیانات تقریباً **16 مراحل** سے گزار کر فائنل کئے جاتے

ہیں۔ مراحل اور ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(1) انتخابِ موضوع: سب سے پہلے شعبہ بیانات میں مکمل 1 سال کے بیانات کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ اسلامی سال کے ایونٹس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ موقع مناسبت اور ایام کے اعتبار سے ہی موضوع کا انتخاب کیا جائے۔

(2) تلاشِ مواد: فہرست فائنل ہو جانے کے بعد مختلف اسلامی بھائی اس کے لیے تلاشِ مواد میں لگ جاتے ہیں، اس کے لیے موضوع کے مطابق بزرگانِ دین کی تصانیف، دعوتِ اسلامی کے مبلغین بالخصوص، امیر اہلسنت اور اراکینِ شوریٰ کے اسی موضوع پر ہونے والے بیانات سے مدد لی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی کی طرف سے تیار کردہ سافٹ ویئر اور مکتبہ شاملہ سے بھی تلاشِ مواد کیا جاتا ہے۔

(3) جمع مواد: تلاشِ مواد کے بعد اس کی ثقاہت کو پرکھا جاتا ہے، اسلامی بھائی اپنے متعلقہ ذمہ دار کو کسی بھی موضوع پر جمع ہونے والا سارا مواد چیک کرواتا ہے اور باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے کہ کون سا مواد بیان میں شامل کیا جائے۔ یوں اسے سرسری ترتیب دی جاتی ہے اور بیان کا خاکہ بنایا جاتا ہے۔

(4) بیان کی ترتیب: بیان کے خاکے کے بعد اسے مکمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ چھوٹے سائز کے تقریباً 24 سے 25 صفحات موضوع سے متعلق مواد کے ہوتے ہیں جبکہ 5 سے 7 صفحات میں تنظیم سے متعلق مواد بھی بیان میں شامل کیا جاتا ہے۔

(5)فارمیشن: مکمل بیان ترتیب دینے کے بعد اس کی جزوی فارمیشن بھی کی جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ شعبہ کے بعض اسلامی بھائی بیان بناتے ہوئے فارمیشن بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو بیان کی ترتیب کے بعد فارمیشن کی جاتی ہے۔

(6)شعبہ ذمہ دار کا اسے فائنل کرنا: فارمیشن کے بعد ماتحت اسلامی بھائی بیان شعبہ ذمہ دار کو بھیج دیتا ہے۔ جہاں از اول تا آخر مکمل بیان گہری نظر سے چیک کیا جاتا ہے۔ جہاں تبدیلی کی حاجت ہو وہاں مواد یا ترتیب کو تبدیل بھی کیا جاتا ہے اور مکمل بیان کو فائنل کیا جاتا ہے۔

(7) نگرانِ علمیہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش: شعبہ ذمہ دار کے فائنل کرلینے کے بعد نگرانِ المدینۃ العلمیہ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابوماجد محمد شاہد مدنی عطاری مدظلہ بیان کی تنظیمی تفتیش کرتے ہیں اور ضرورتاً بیان میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہیں۔

(8)مکمل بیان کی تفتیش و تخریج: نگرانِ علمیہ سے بیان فائنل ہونے کے بعد مکمل بیان کی تخریج و تفتیشِ تخریج ہوتی ہے۔ تمام حوالہ جات اصل کتب سے شامل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

(9)دارالافتاء کے مفتی صاحب سے مکمل بیان کی شرعی تفتیش: تخریج و تفتیشِ تخریج کے بعد بیان شرعی تفتیش کیلئے دارالافتاء کے مفتی صاحب کے پاس بھیجا جاتا ہے جو مکمل بیان کی شرعی تفتیش کرتے ہیں اور جہاں تبدیلی کی حاجت ہو اس کی اصلاح بھی فرماتے ہیں۔

(10) مجلس تراجم سے انگلش الفاظ کی چیکنگ: اردو کے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی جگہ انگریزی کے الفاظ زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ دارالافتاء سے آنے کے بعد بیان میں مشکل الفاظ کو ہٹا کر آسان

اردو الفاظ ورنہ بریکٹ میں انگلش الفاظ بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ پھر ان الفاظ کی انگلش چیکنگ کیلئے بیان مجلسِ تراجم کو بھیجا جاتا ہے جو ان انگلش الفاظ کو سیاق و سباق کی روشنی میں چیک کرتے ہیں اور ضروری تبدیلیاں بھی کرتے ہیں۔

(11) پیج سیٹ اپ: ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد المدینۃ العلمیہ کے طے شدہ مدنی پھولوں کے مطابق مکمل بیان کا پیج سیٹ اپ کیا جاتا ہے۔

(12) فائنل پروف ریڈنگ: یوں تو اب تک کئی بار بیان کی سرسری پروف ریڈنگ ہو چکی ہوتی ہے مگر غلطی کے امکان کو ختم کرنے کیلئے اس مرحلے پر مکمل بیان کی از اول تا آخر باریک نظر سے پروف ریڈنگ کی جاتی ہے۔ بیان میں موجود آیاتِ کریمہ اور ان کے ترجمہ کا بھی تقابل کیا جاتا ہے۔

(13) نگرانِ پاک کابینہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش: ان تمام مراحل سے گزار کر اسلامی بھائیوں کا بیان نگرانِ پاک کابینہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کے پاس فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے جو بیان کو از اول تا آخر پڑھتے اور اس کی تنظیمی تفتیش فرماتے اور ضرورت پڑنے پر بیان میں تبدیلیاں بھی کرواتے ہیں، ان سے چیک ہو کر بیان دوبارہ المدینۃ العلمیہ آتا ہے اور اس میں ضرورتاً تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور بیان کابینہ مکتب بھیجا جاتا ہے۔ پھر کابینہ مکتب سے وہ بیان فائنل کر کے پاکستان بھر میں متعلقہ مقامات تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(14) بیرونِ ملک کے اعتبار سے تبدیلیاں: اسلامی بھائیوں کا فائنل ہونے والا یہی بیان بعد میں پاکستان کے سوا دنیا بھر میں ہوتا ہے۔ یوں ہر بیان میں بیرونِ ملک کے اعتبار سے بھی تبدیلیاں کی جاتی

ہیں۔ اور اسے اسلامی بہنوں کے اعتبار سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

(15) اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری: اسلامی بھائیوں کا بیان جب پیج سیٹ اپ کے مراحل سے گزر جاتا ہے تو اب اسی بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں تیار کیا جاتا ہے اور اسلامی بہنوں کے اعتبار سے اس میں مناسب تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ مذکر کے صیغوں اور جملوں کو مؤنث کے صیغوں اور جملوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اور جو مواد اسلامی بہنوں سے متعلق نہیں ہوتا اسے بھی بیان سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(16) اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ: بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھال کر اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیک کروایا جاتا ہے اور ان کے نشان زدہ مقامات پر تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی کارکردگی

(1) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مارچ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں ساڑھے چار سو (450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

(2) اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کے اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے بیانات کی پہلی جلد "**سُنّتوں بھرے بیانات**" کے نام سے **شعبان المعظم 1439 سن ہجری مطابق 27 اگست 2017 سن عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا رَبیعُ الآخِر** کے اصلاحی موضوعات پر 18 سنتوں بھرے بیانات شامل کئے گئے

ہیں۔

(3) مزید بر آں کہ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں / پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے ایک کتاب بنام "اسلامی بیانات جلد 1" **ذوالحجۃ الحرام 1441 سنِ ہجری مطابق 11 اگست 2019 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا رَبِیعُ الآخِر** کے اصلاحی موضوعات پر 19 سنتوں بھرے بیانات شامل ہیں۔

(4) اسی طرح شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے دوسری کتاب بنام "اسلامی بیانات جلد 2" **ربیع الآخر 1441 سنِ ہجری مطابق دسمبر 2019 سنِ عیسوی** میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **جُمادی الاُولیٰ تا شَعْبانُ المُعَظَّم 1441ھ مطابق جنوری 2020 تا اپریل 2020 سنِ عیسوی** کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات شامل ہیں۔

(5) جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اپریل کی ابتدا میں یہ کتاب بھی شائع ہو جائے گی اور مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہو گی۔

پاکستان کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

اب تک کی معلومات کے مطابق صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے ہونے والے اجتماعات کی تعداد **751** ہے جس میں لاکھوں اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں۔ جبکہ اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد **7340** اور شرکائے اجتماع کی تعداد **241462** ہے۔ پاکستان

بھر میں جہاں جہاں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں وہاں تمام مقامات پر ہونے والے بیانات کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے۔

بیرونِ ملک کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) سے جو بیانات فائنل ہو جاتے ہیں کچھ ماہ کے فرق سے وہی بیانات ضروری تبدیلیوں کے ساتھ بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں کے لئے مرتب کئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تادمِ تحریر بیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں کے اجتماعات کی مجموعی تعداد 747 اور شرکائے اجتماعات کی تعداد 33808 ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے اجتماعات کے مقامات کی تعداد 3047 اور شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 10678 ہے۔

مبلغین و مبلغات کیلئے ماہِ ذوالقعدۃ سے متعلق
اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

بنام

ذُوالقَعدَۃِ الحَرام کے
21 بیانات

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مبلغین و مبلغات کیلئے **ماہِ ذوالقعدۃ** سے متعلق

اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

ذُوالقَعدَۃِ الحَرام کے

21 بیانات

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

نام کتاب : ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرام کے 21 بیانات

صفحات : 608

پہلی بار : شوال المکرم ۱۴۴۱ ہجری مطابق جون 2020

تعداد : ویب ایڈیشن

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہو گی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شخص کو ہو گی جس نے عِلْم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی خود اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عَساکِر، ۱۳۸/۵۱)

اجمالی فہرست

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** منظم اور مربوط طریقے سے دین کا کام کرنے والی تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بھائیوں کے بارہ اور اسلامی بہنوں کے آٹھ مدنی کام دعوتِ دین پھیلانے کے بڑے اہم ذرائع ہیں۔ ان مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔ ان ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں لاکھوں اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے لوازمات میں سے ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ یہ بیانات اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے تحت تیار ہوتے ہیں۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے 500 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔ بیان کیسے مرتب کیا جاتا ہے اور کتنے مراحل سے گزارا جاتا ہے؟ ہر مرحلے کا کیا انداز ہے؟ نیز شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی اب تک کیا خدمات ہیں؟ اس کی تفصیل کتاب کے آخر میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے **تفصیلی تعارف** میں موجود ہے۔

نگرانِ المدینۃُ العلمیۃ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدَّ ظلّہ العالی کی تجویز پر شعبہ قائم ہونے سے لے کر اب تک ہر اسلامی ماہ کے تحت ہونے والے بیانات کو یکجا کیا جاتا ہے اور انہیں کتابی صورت دے کر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ یوں **جُمادَی الاولیٰ تا شوال المکرم کے ٹوٹل 137 بیانات** چھ ضخیم کتابوں کی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کر دیئے گئے ہیں۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اب **ذوالقعدۃ الحرام کے 21 بیانات** پر مشتمل مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔

اس کتاب کے حوالے سے چند باتوں کی وضاحت ذہن نشین فرمالیں:

✿ اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ

ان بیانات میں برقرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کا لحاظ رکھیں۔

✿ ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے درودِ پاک اور دعائیں ختم کردی گئی ہیں۔

✿ بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید برآں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تاکہ استفادہ میں آسانی رہے۔

✿ طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، ماخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "المدینۃ العلمیۃ" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃ العلمیّۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف　(ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضلیت:

نبیِ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: "جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک بھیجتا ہے تو جب تک وہ دُرُود شریف بھیجتا رہتا ہے، فِرِشتے اُس کے لئے دُعائے رَحمت کرتے رہتے ہیں اب بندے کی مَرضی ہے کم پڑھے یا زِیادہ۔" (مسند امام احمد، ج۵، ص:۳۲۴، حدیث:۱۵۶۸۰)

قلیل روزی پہ دو قَناعت، فُضُول گوئی سے دیدو نفرت
دُرُود پڑھتا رہوں بکثرت، نبیِّ رَحمت شَفِیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دُوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰـہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰـہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے)

اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الِامْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

باجماعت نماز کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 جلدوں پر مشتمل کتاب "عُیُوْنُ الْحِکایات" جس میں پیاری پیاری نصیحت بھری حکایات ہی حکایات ہیں، حکایتوں بھری اس عظیم کتاب کی جلد 2 میں حکایت نمبر 273 ہے کہ

حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عُمر قَوارِیری رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "میں نے ہمیشہ عشاء کی نماز باجماعت اَدا کی، مگر افسوس! ایک مرتبہ میری عشاء کی جماعت فوت ہوگئی۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ میرے ہاں ایک مہمان آیا، میں اس کی خاطِر مُدارات (مہمان نوازی) میں لگا رہا۔ فَراغت کے بعد جب مسجد پہنچا تو جماعت ہو چکی تھی۔ اب میں سوچنے لگا کہ ایسا کون سا عمل کیا جائے، جس سے اِس نُقصان کی تلافی ہو۔ یکایک مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانِ

عالیشان یاد آیا کہ ”باجماعت نماز، مُنفرد کی نماز پر اِکیس (21) دَرَجے فضیلت رکھتی ہے۔اسی طرح پچیس (25) اور ستائیس (27) دَرَجے فضیلت کی حدیث بھی مَروی ہے۔" (صحیح البخاری، کتابُ الاذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، ج۱، ص: ۲۳۲، حدیث ۶۴۵۔۶۴۶، "لم اجد "باحدی وعشرین") میں نے سوچا، اگر میں ستائیس (27) مرتبہ نماز پڑھ لوں تو شاید جماعت فوت ہو جانے سے جو کمی ہوئی، وہ پُوری ہو جائے۔ چُنانچہ، میں نے سَتائیس (27) مرتبہ عشاء کی نماز پڑھی، پھر مجھے نیند نے آلیا۔ میں نے اپنے آپ کو چند گُھڑسواروں (گھوڑے سُواروں) کے ساتھ دیکھا، ہم سب کہیں جارہے تھے۔ اتنے میں ایک گُھڑسوار نے مجھ سے کہا: "تم اپنے گھوڑے کو مَشَقَّت میں نہ ڈالو، بے شک تُم ہم سے نہیں مل سکتے۔" میں نے کہا: "میں آپ کے ساتھ کیوں نہیں مل سکتا؟" کہا: "اس لئے کہ ہم نے عشاء کی نماز باجماعت اَدا کی ہے۔" (عیون الحکایات، ج ۲، ص: ۹۴)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نماز کی فرضیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ جماعت چُھوٹ جانے کے بعد اگر کوئی اس نماز کو 27 بار پڑھ بھی لے تب بھی باجماعت نماز پڑھنے کے ثواب کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔ یقیناً باجماعت نماز پڑھنے کی اپنی ہی بَرَکتیں ہیں جو بغیر جماعت کے حاصل نہیں ہو سکتیں۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ باجماعت نماز کی اَدائیگی کے لئے وَقْت کی پابندی کا خاص خیال رکھیں اور اپنے کام کاج، اَہل وعِیال اور دیگر مَصروفیات پر نماز کو فوقیت دیں، کیونکہ کوئی عمل نماز سے بڑھ کر اَہَمیَّت کا حامل نہیں ہو سکتا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 28 سُوۡرَۃُ الۡمُنَافِقُوۡن کی آیت نمبر 9 میں اِرْشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝		تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اَولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذِکر سے غافِل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نُقصان میں ہیں۔

مُفسرینِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی ایک جماعت کا قول ہے کہ اس آیتِ مُبارکہ میں "ذِکرِاللہ" سے مُراد پانچ(5) نمازیں ہیں، لہٰذا جو اپنے مال مثلاً خرید و فروخت یا پیشے یا اپنی اَولاد کی وجہ سے نمازوں کو ان کے اَوقات میں اَدا کرنے سے غَفلت اِختیار کرے گا وہ خَسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔

(کتاب الکبائر، الکبیرۃ الرابعۃ فی ترک الصلوٰۃ، ص۲۰)

ایک اور مَقام پر نماز نہ پڑھنے والوں کے بارے میں، پارہ 29 سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرْ کی آیت نمبر42,43 میں اِرشاد ہوتا ہے:

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ (پارہ۲۹، مدثر:۴۳،۴۲)		تَرجَمۂ کنزالایمان: تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔

سَیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "بندے سے قیامت کے دن سب سے پہلے جس عمل کے بارے میں حساب لیا جائے گا، وہ اس کی نماز ہوگی۔ اگر اس کی نماز دُرُست ہوئی تو وہ نَجات و فَلاح پا جائے گا اور اگر اس میں کمی ہوئی تو وہ شخص رُسوا و بَرباد ہو جائے گا۔" (جامع الترمذی، ابواب الصلوٰۃ۔۔۔۔۔۔ الخ، باب ما جاء ان اوّل مایحاسب۔۔۔۔۔۔ الخ، ج۱، ص۴۲۱،

حدیث:۱۳۰۴، مختصراً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی نماز کا طریقہ، نماز پڑھنے کے فَضائل اور نہ پڑھنے کی وَعیدیں بھی بیان ہوئی ہیں، جن سے بخُوبی نماز کی اَہمیَّت کا اَندازہ ہوتا ہے۔ مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بندوں پر پانچ(5) نمازیں فرض فرمائی ہیں، جس نے انہیں اَدا کیا اور ان کے حَق کو معمولی جانتے ہوئے ان میں سے کسی کو ضائع نہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر اس کے لئے وَعدہ ہے کہ وہ اُسے جنَّت میں داخل کردے اور جس نے انہیں اَدا نہ کیا تو اس کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر عہد نہیں، چاہے اسے عذاب دے چاہے اسے جنَّت میں داخل فرمائے۔ (سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فیمن لم یوتر، الحدیث: ۱۴۲۰، ج۲، ص۸۹)

نارِ جہنم سے تُو اماں دے
خُلدِ بَریں دے باغِ جِناں دے
وَاسِطہ نُعماں بِن ثابِت کا
یا اللہ مِری جھولی بَھردے

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نماز جماعت سے اَدا کرو:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک اور احادیثِ مُبارکہ میں جہاں بھی نماز کی اَدائیگی کا حکم آیا ہے، اس سے مُراد نماز کو تمام تر فرائض و واجبات کے ساتھ اَدا کرنا ہے اور نماز کے واجِبات میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے جماعت کے ساتھ پڑھا جائے۔ پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 43 میں اِرْشاد ہوتا ہے۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّكٰوۃَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ﴿۴۳﴾ (پ۱، البقرۃ:۴۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

تفسیرِ خازن میں ہے: اس آیت میں نماز باجماعت ادا کرنے پر اُبھارا گیا ہے، گویا کہ فرمایا: نماز پڑھنے والوں کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھو۔ (تفسیر الخازن، پ۱، البقرۃ: تحت الایۃ۴۳، ۱/ ۴۹)

ایک اور مقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 29 سُوْرَۃُ الْقَلَم کی آیت نمبر 42,43 میں ارشاد فرماتا ہے:

یَوْمَ یُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ یُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ﴿۴۲﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌؕ وَ قَدْ كَانُوْا یُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَ هُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ (پ ۲۹، القلم: ۴۲۔۴۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: جس دن ایک ساق کھولی جائے گی (جس کے معنی اللہ ہی جانتا ہے) اور سجدہ کو بُلائے جائیں گے تو نہ کر سکیں گے نیچی نگاہیں کئے ہوئے ان پر خواری چڑھ رہی ہو گی اور بے شک دُنیا میں سجدہ کے لئے بُلائے جاتے تھے جب تَنْدُرُسْت تھے۔

حضرت ابراہیم تیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''وہ قیامت کا دن ہو گا، اس دن انہیں ندامت کی ذِلَّت ڈھانپے ہو گی، کیونکہ انہیں دُنیا میں جب سجدوں کی طرف بُلایا جاتا تو یہ تَنْدُرُسْت ہونے کے باوُجود نماز میں حاضِر نہ ہوتے۔ حضرت سَیِّدُنا کعب

الاَحبار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: "خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ آیتِ مُبارکہ جماعت سے پیچھے رہ جانے والوں ہی کے بارے میں نازِل ہوئی ہے اور بِغیر عُذر کے جماعت تَرک کر دینے والوں کے لئے اس سے زِیادہ سخت کون سی وعید ہو گی۔" (تفسیر قرطبی، سورۃ القلم، تحت الآیۃ ۴۳،۴۲، ج۹، ص۱۸۷، ملتقطاً)

باجماعت نماز کی اَدائیگی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اس آیتِ مُبارکہ میں بغیر عُذر جماعت سے نماز نہ پڑھنا ایک ایسا عمل ہے کہ اس کے سبب کل بَروزِ قیامت عذاب اور ذِلّت وخواری مُقدَّر بن سکتی ہے ۔اس لیے بِلا عُذرِ شَرعی مسجد کی جماعت نہیں چھوڑنی چاہیے۔ آیئے !اس کی اَہمیّت جاننے کیلئے چند اَحادیثِ مُبارکہ سُنتے ہیں:

اگر جماعت فَوت ہو جانے کا نُقصان جان لیتا تو۔۔۔

حضرت سَیِّدُنا ابُو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایَت ہے، سرکارِ مدینہ ،سُرُورِ قَلْب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: "اگر نَمازِ باجماعت سے پیچھے رہ جانے والا یہ جانتا کہ اس رہ جانے والے کے لیے کیا ہے ؟ تو گھسٹتے ہوئے حاضر ہوتا۔ (المعجم الکبیر، ج۸، ص۲۲۴، الحدیث:۷۸۸۶)

حضرت سَیِّدُنا ابُو دَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایَت ہے، تاجدارِ مدینہ، سُرُورِ سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: "کسی (گاؤں) (شہر) یا بادِیہ (یعنی جنگل) میں تین (3) شخص ہوں اور (باجماعت) نَماز قائم نہ کی گئی مگر ان پر شَیطان مُسلَّط ہو گیا۔ تو جماعت کو لازِم جانو کہ بھیڑیا اُس بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دُور ہو۔" (سنن نسائی، ص۱۴۷، الحدیث:۸۴۴)

شارحِ بُخاری حضرت علامہ بدرُ الدّین عَینی حَنَفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: حدیث کی مُراد یہ ہے کہ تارکِ جماعت پر شیطان غالِب آجاتا ہے اور اس پر اپنا قَبضہ جمالیتا ہے، جیسے بھیڑیا ریوڑ سے الگ ہونے والی بکری پر قابِض ہو جاتا ہے اور حدیث میں تین کا ذِکر اس لیے ہے کہ جَمع کم سے کم تین پر بولی جاتی ہے اور تین شخصوں کے ذَرِیعے ہی جُمعہ قائم ہو سکتا ہے، نیز اس حدیث سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ اگر دو شخص کسی جگہ میں ہوں اور وہ دونوں جُدا جُدا نماز پڑھیں تو گُناہ گار نہیں ہوں گے۔

(شرح ابو داؤد للعینی، ۱۸/۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے جہاں مسلمانوں کی آپس میں مَحَبَّت و مُوانَست میں اِضافہ ہوتا ہے وہیں نماز کا ثواب بھی کئی گُنا بڑھ جاتا ہے۔ احادیثِ مُبارَکہ میں کئی مقامات پر جماعت سے نماز پڑھنے والے کیلئے کثیر ثواب اور کئی انعامات کی بشارتیں وارد ہوئی ہیں۔ آیئے! چار (4) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں۔

1. جس نے کامل وُضو کیا، پھر فَرض نماز کے لیے چلا اور اِمام کی اِقْتِدا میں فرض نماز پڑھی، اس کے گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (صحیح ابن خزیمہ، ۲/ ۳۷۳، حدیث ۱۴۸۹)
2. اللہ عَزَّوَجَلَّ با جماعت نماز پڑھنے والوں کو مَحْبُوب رکھتا ہے۔ (مسند احمد، ۲/ ۳۰۹، الحدیث: ۵۱۱۲)
3. با جماعت نماز تَنہا نماز پڑھنے سے 27 دَرَجے اَفْضَل ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، الحدیث: ۶۴۵، ۱/ ۲۳۲)

4. جب بندہ باجماعت نماز پڑھے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی حاجَت کا سوال کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات سے حَیا فرماتا ہے کہ بندہ حاجَت پُوری ہونے سے پہلے واپس لوٹ جائے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۷/۲۹۹، الحدیث ۱۰۵۹۱)

میں ساتھ جماعت کے پڑھوں ساری نَمازیں
اللہ! عبادت میں مِرے دل کو لگا دے

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سَماعت فرمایا کہ باجماعت نماز پڑھنے کے کس قَدر فَضائل ہیں۔ جماعت سے نَماز پڑھنے والا کتنا خُوش نصیب ہے کہ اسے جَماعت میں شَریک ہونے کے سبب ستائیس (27) گُنا زِیادہ ثواب ملتا ہے، ایسا شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ بن جاتا ہے، اس کی دُعاؤں کو قَبُولیَّت کا شرف مل جاتا ہے اور نماز کے ارادے سے گھر سے نکلنے پر قدم قدم پر نیکیاں ملتی ہیں، جب تک وہ جماعت کے انتظار میں بیٹھا رہے، اُسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے، الغرض جماعت سے نماز پڑھنے والے کا سراسر فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اور جو چالیس (40) نمازیں جماعت سے پڑھنے والا بن جائے اس کے تو وارے ہی نیارے ہیں۔ چُنانچہ

میٹھے میٹھے مُصطَفٰے، کعبے کے بَدرُالدُّجٰی، طیبہ کے شمسُ الضُّحٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے چالیس (40) دن باجماعت (نماز) پڑھے اور تکبیرِ اُولٰی پائے، اس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گی، ایک نار (یعنی دوزخ) سے، دوسری نِفاق سے۔

(جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ماجاء في فضل التكبيرة الأولى، الحديث: ٢٤١، ج١، ص ٢٧٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! چالیس (40) روز تک تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نماز پڑھنے والا نہ صرف نِفاق (یعنی منافقت) جیسی بُری خَصلَت سے محفوظ ہوجاتا ہے بلکہ نارِ جَہنَّم سے بھی اَمان پاتا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا امام شرفُ الدِّین حُسین بن محمد طیبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: نِفاق سے بَراءَت کا مَطلَب یہ ہے کہ وہ دُنیا میں مُنافِق جیسے اَعمال سے محفوظ رہے گا اور اسے مُخْلِصِین جیسے اَعمال کرنے کی توفیق ملے گی نیز آخرت میں نارِ جَہنَّم سے اَمن میں رہے گا جس میں مُنافِق کو عذاب دیا جائے گا یا پھر مُراد یہ ہے کہ اس کیلئے اس بات کی گواہی دی جائے گی کہ یہ مُنافِق نہیں ہے، کیونکہ مُنافِقین جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو سُستی سے کھڑے ہوتے ہیں جبکہ اس کا حال ان کے بَرعکس ہے۔

(شرح الطیبی، ج٣ص ٧٥)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازِ باجماعت کی اس قَدر بَرکتوں اور فضیلتوں کے باوُجُود سُستی کرنا اور جماعت سے نماز نہ پڑھنا کس قَدر تَعَجُّب خیز ہے؟ مگر افسوس! جماعت کی پروا نہیں کی جاتی، بلکہ نماز بھی اگر قضا ہوجائے تو کوئی رَنج نہیں، مگر ہمارے اَسلاف کی تو یہ حالت تھی کہ اگر اِن کی تکبیرِ اُولیٰ کبھی فَوت ہوجاتی تو اُنہیں اِس قَدر صَدمہ ہوتا جیسے بہت بڑا نُقصان ہوگیا ہو، یہ حضرات دُنْیاوَمَافِیْھَا (یعنی یہ دُنیا اور اس میں جو کچھ بھی ہے) سے تکبیرِ اُولیٰ کو زِیادہ اَہَم سمجھتے تھے اور حَقیقَت بھی یہی ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا اِمام محمد غزالی رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَروِی ہے کہ سَلَف صالحین یعنی پُرانے بُزُرگوں کے نزدِیک نماز کی کچھ اس قدر اَہَمِّیَّت تھی کہ اگر اُن میں سے کسی کی تکبیرِ اُولیٰ فَوت ہوجاتی تو تین (3) دن تک اس کا اَفسوس کرتے رہتے اور اگر کسی کی کبھی جماعت فَوت ہوجاتی تو اس

کا سات (7) روز تک غَم مَناتے۔(مکاشفۃ القلوب، ص ۲۶۸) ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اپنے اَندر نمازِ باجماعت کی اَہمِیَّت اوراس کی مَحَبَّت پیدا کریں اور اپنے بچوں کو بھی شروع سے ہی جماعت سے نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں۔

تکبیرِ اُولیٰ چھوٹنے پر بیٹے سے باز پُرس

امام مُجاہِد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک بدری صحابیِ رسول رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے بیٹے سے پُوچھا: تم نے ہمارے ساتھ (باجماعت) نماز پڑھی؟ بیٹے نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے پھر پُوچھا: تم نے تکبیرِ اُولیٰ پائی؟ بیٹے نے عرض کی: نہیں! اِرْشاد فرمایا: باجماعت نماز کا جو حصّہ تم سے فوت ہو گیا، وہ سِیاہ آنکھوں والی سو (100) اُونٹنیوں سے بہتر ہے۔ (مصنف عبدالرزاق، ۱/ ۳۹۱، حدیث ۲۰۲۵)

بیٹے کو مسجد میں رہنے کی تلقین

حضرتِ سَیِّدُنا ابُودَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے اِرْشاد فرمایا: بیٹا! مسجد تمہارا گھر ہونا چاہیے، بِلاشُبہ میں نے حبیبِ رَبِّ ذُوالجلال، بی بی آمِنہ کے لال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ مسجدیں مُتَّقِیوں کے گھر ہیں اور جس کا گھر مسجد ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مغفرت، رحمت اور سُوئے جنّت لے جانے والے پُل صراط سے باحِفاظَت گُزارنے کا ضامِن بن جاتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ۸/ ۱۷۲، حدیث ۱)

بال مُنڈوا دیئے!

حضرتِ سَیِّدُنا صالح بن کیسان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جس دِیانت و محنت کے ساتھ اپنے شاگردِ رشید

حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُ الْعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے کِردار وگُفتار کی نگرانی کی، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک بار حضرت سَیِّدُنا عُمر بن عبدُ الْعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نماز کی جماعت میں شریک نہ ہوسکے۔ اُستاذِ محترم نے وجہ پُوچھی تو بتایا: "میں اُس وَقْت بالوں میں کنگھی کر رہا تھا۔" تڑپ کر بولے: "بال سَنوارنے کو نماز پر ترجیح دیتے ہو!" اور اس بات کی خبر مِصر میں آپ کے والدِ مُحترم کو کردی، اُنہوں نے اُسی وَقْت اپنا خاص آدمی بیٹے کو سَزا دینے کے لئے بھیجا، جس نے مدینے شریف پہنچتے ہی سب سے پہلے اُن کے بال مُنڈوائے پھر کوئی دوسری بات کی۔ (سیرت ابنِ جوزی ص ۱۴) اِسی تعلیم و تَربِیَت کا نتیجہ تھا کہ آپ کی شخصیت اُن تمام اَخلاقی بُرائیوں سے پاک تھی، جن میں اس وَقْت کے کئی نوجوان مُبْتَلا تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت میں اُن والدین کے لئے دَرس کے مہکے مہکے مدنی پھول ہیں جو اپنی اَولاد کی مَدَنی تَربِیَت پر خاطر خواہ توجُّہ نہیں دیتے، اُن سے دُنیوی تعلیم کے بارے میں تو پُوچھ گچھ کرتے ہیں مگر نمازوں کی اَدائیگی کی ترغیب تک نہیں دیتے، یاد رکھئے! تَربِیَتِ اَولاد صِرف اِس چیز کا نام نہیں کہ انہیں کھانے پینے اور لباس جیسی ضَرورتوں اور آسائشوں میں رکھا جائے بلکہ انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مُطِیع و فرمانبردار بنانے کی کوشِش کرنا بھی والِدین کی ذِمّہ داریوں میں شامل ہے۔ آج کے اس پُرفِتَن دَور میں بچوں کی مَدَنی تَربِیَت کی اَہمیَّت تو اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ جب جِدَّت پسندی کی رَنگینیاں اور فَریب کاریاں مُسْلِم مُعاشرے کو ٹی. وی، ڈِش انٹینا، کیبل نیٹ وَرک، اِنٹرنیٹ، سوشل میڈیا(Social Media)، جنسی و رُومانی ناولوں، موبائل کے غلط اِستعمال(Miss Use)، بُرے دوستوں اور گناہوں بھری محفلوں کی صُورت میں گھیرے ہوئے

ہیں۔ تفریح اور معلوماتِ عامّہ میں اِضافے کے نام پر یہ آلات بے حَیائی کو جس تیزی سے فَروغ دے رہے ہیں، یہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اس تَباہ کُن ماحول میں مَدنی مُنّوں اور مَدنی مُنّیوں کو اِسلامی مُعاشرے کا مُفید فَرد بنانے کے لئے ان کی بہترین تَربِیَت بے حد ضَروری ہے۔ اَولاد کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ خود بھی اور اپنے گھر کے تمام افراد کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرنا ہے۔ کیونکہ جب ہم خود اِس مدنی ماحول سے وابستہ ہوں گے، مسجد بھرو تحریک میں باقاعدہ شامل ہو کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیں گے، مدنی انعامات کے مطابق زِندگی گزارنے کا مدنی ذہن بنائیں گے، مدنی قافلوں میں سفر کریں گے اور کروائیں گے، ہر ہفتے ہونے والے مدنی مذاکرے میں پابندیِ وقت کے ساتھ اوّل تا آخر شرکت کی سعادت پائیں گے، گھر میں گناہوں بھرے چینلز چلانے کے بجائے، الیکٹرانک مبلغ، 100 فیصدی اسلامی چینل یعنی "مدنی چینل" کو ہی اپنے گھر میں چلائیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اُمید ہے اوّلاً ہماری اپنی تربیت کا سامان ہو گا، پھر اس کی برکت سے اپنی اولاد کی مدنی تربیت کرنا بھی آسان ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بچوں کی سُنّتوں کے مُطابق تَربِیَت کرنے کیلئے دارُالمدینہ، جامعۃُ المدینہ اور مدرسۃُ المدینہ قائم ہیں۔ جہاں مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی سُنّتوں کے مطابق صحیح تربیت کی جاتی ہے۔ اَوْلاد کی تَربِیَت کے حوالے سے مزید مدنی پھول حاصل کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 188 صفحات پر مُشتَمِل کتاب "تَربیتِ اَوْلاد" مکتبۃُ المدینہ سے حاصل فرما کر مُطالَعہ بھی فرمالیجئے! اس کتاب میں بچوں کی تَربِیَت کے سلسلے میں قرآن واَحادیث اوراَقوالِ بُزرگانِ دین کی خُوشبو سے مُعطّر مُعطّر مدنی پُھول بچے کی پیدائش سے لے کر اس کی شادی تک کے تمام

اُمُور اور مختلف آدابِ زِندگی کو بیان کیا گیا ہے۔اس کتاب کو نہ صِرف خُود پڑھئے بلکہ دوسروں کو بھی اس کے مُطالَعہ کی ترغیب دِلا کر ثوابِ جاریہ کے حق دار بنئے۔

بالخصوص بچوں اور بالعموم بڑوں کی تربیت کے حوالے سے وقتاً فوقتاً امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے مختلف موضوعات پر مشتمل رسائل شائع ہوتے رہتے ہیں، مثلاً اب تک 4 رسائل منظرِ عام پر آچکے ہیں، وہ 4 رسائل کون سے ہیں ؟، ہو سکے تو اپنے پاس لکھ لیجئے اور آج ہی مکتبۃ المدینہ سے طلب کیجئے، اِن رسائل کے مطالعہ سے بھی تربیت کے حوالے سے مفید معلومات حاصل ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

وہ 4 رسائل یہ ہیں۔(1) **نور والا چہرہ** (2) **فرعون کا خواب** (3) **بیٹا ہو تو ایسا** (4) **جھوٹا چور**

یارَبّ بچا لے تُو مجھے نارِ جَحیم سے
اَولاد پہ بھی بلکہ جَہنَّم حرام ہو

(وسائل بخشش ص۹۸۱)

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عقلمند کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً عقلمند وہی ہے جو نہ صِرف خُود دین کے اَحْکامات پر عمل پیرا ہو بلکہ اپنی اَولاد کو بھی سنّتوں کی پیروی کرنے والا بنائے اور نمازِ باجماعت کی اَہمیّت بتائے، کیونکہ سب

عبادتوں میں اَہَم عبادت نماز ہے اوریہی ذَرِیعۂ نَجات اور جنَّت کی کُنجی ہے،اس لیے نماز کی بَھرپُور حِفاظت کرنی چاہیے اوراسے وَقْت پر جماعت کے ساتھ اَدا کرنا چاہیے۔عُمُوماً دیکھا جاتا ہے کہ لوگ گھر میں ہی نماز پڑھ لیتے ہیں اور مسجد کی حاضری سے کَتراتے اور محض سُستی کی وجہ سے ثَوابِ عظیم سے محروم ہو جاتے ہیں۔یادر کھئے!ہر عاقِل، بالغ، حُر(آزاد)، قادِر پر جماعت واجِب ہے، بِلاعُذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گُنہگار اور مُستحقِ سزا ہے اور کئی بار ترک کرے، تو فاسِق مَردُودُ الشَّہادۃ (یعنی اس کی گواہی مَقبول نہیں)اور اس کو سخت سزا دی جائے گی، اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا(خاموش رہے)تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔

(بہارِ شریعت،ج۱،ص۵۸۲)

باجماعت نماز کی اَہَمِیَّت کو یُوں بھی سمجھئے کہ اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ ہمارے پاس جو مال ہے، وہ اپنے شہر میں تو ایک روپے کا بِکے گا مگر اسے سمندر پار جا کر فروخت کیا جائے تو 27 روپے میں بِکے گا، تو شاید ہر شخص سمندر پار جا کر ہی اپنا مال فروخت کرنے کو ترجیح دے گا، کیونکہ 27 گُنا نَفْع چھوڑنا کوئی بھی گوارا نہیں کرے گا۔مگر تَعَجُّب ہے کہ چند قَدَم چل کر مسجد میں باجماعت نماز اَدا کرنے پر 27 گُنا ثواب ملتا ہے مگر لوگ اس کی پروا کئے بِغَیر بلاعُذرِ شَرعی جماعت چھوڑ بیٹھتے ہیں۔حالانکہ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کا یہ معمول تھا کہ جماعت حاصل کرنے کے لیے ایک ایک میل چل کر مسجد میں آیا کرتے۔

حضرت سَیِّدُنا ابُوزُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے سُنا، اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: کہ ہمارے گھر مَسْجِد سے دُور تھے تو ہم نے اپنے گھروں کو فَروخْت کرنے

کا اِرادہ کیا تاکہ ہم مَسْجِد کے قریب ہوجائیں، تو رسولِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں منع فرمادیا اور اِرشاد فرمایا: تمہیں ہر قدم کے بدلے ثواب مِلتا ہے۔ (صحیح مسلم، ص ۳۳۵، الحدیث ٦)

سُبْحٰنَ اللہعَزَّوَجَلَّ! صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں باجماعت نماز اَدا کرنے کا کتنا زبردست جذبہ تھا، واقعی پانچوں وَقْت ایک ایک مِیل کا سفر کرکے آنا آسان کام نہیں اور پھر جذبۂ اِطاعت بھی تو دیکھئے کہ صرف اس لیے مَسْجِدِ نَبَوِی شریف کے قَریب گھر نہیں خَریدا تاکہ دُور سے آنے میں زِیادہ ثواب حاصل ہو! اس کے بَرعکس ہمارا حال یہ ہے کہ ہمارے گھروں کے قَریب مَساجد مَوْجُود ہیں، مسجد ذَرا سی دُور ہو اور پیدل جانے میں سُستی ہو تو گاڑی، موٹر سائیکل کے ذَریعے جانے کی ترکیب بن سکتی ہے، مسجدوں میں بھی ضروری سہولیات مُیَسَّر ہیں مگر بدقسمتی سے پھر بھی جماعت سے نماز نہیں پڑھتے۔ وہ لوگ جو مَحض سُستی کی وَجہ سے جماعت سے نماز نہیں پڑھتے، اِنہیں چاہیے کہ توجُّہ کے ساتھ یہ حدیثِ پاک سُنیں اور بار بار اس پر غور کریں اور عبرت کے مدنی پھول چُن کر سُستی و غفلت سے جان چُھڑاتے ہوئے، نمازِ باجماعت کی پابندی کا ذہن بنائیں۔

رحمت والے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بعض نمازوں میں کچھ لوگوں کو غیر حاضِر پایا تو اِرشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دُوں کہ وہ نماز پڑھائے، پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نمازِ (باجماعت) سے پیچھے رہ جاتے ہیں اور ان پر ان کے گھر جلا دوں۔ (صحیح مسلم، کتاب المساجد۔۔۔ الخ، باب کراہیۃ تاخیر الصلاۃ۔۔۔ الخ، الحدیث: ۲۵۱-۲۵۲، ص ۳۲۷)

نمازوں میں مجھے ہرگز نہ ہو سستی کبھی آقا
پڑھوں پانچوں نمازیں باجماعت یارسولَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو اپنی اُمَّت سے بے حد مَحَبَّت فرماتے اور ساری ساری رات اُمَّت کی بخشش و مغفرت کیلئے آنسو بہاتے رہے، ایسے شَفیق و کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شانِ جَلال میں فرمایا: جو لوگ جماعت سے نماز نہیں پڑھتے، میرا جی چاہتا ہے کہ ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ یاد رہے! اس واقعہ سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جماعت سے نماز نہیں پڑھتے تھے، مُفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنَّان اسی بات کی وَضاحت کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: یہاں رُوئے سُخن (یعنی بات کا رُخ) مُنافقین کی طرف ہے، کیونکہ کوئی بھی صَحابی بِلاوجہ جماعت اور مسجد کی حاضری نہیں چھوڑتے تھے۔ (مراٰۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح: ۲/۱۶۸) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تو مَعذور ہونے کے باوُجود بھی مسجد میں باجماعت نماز اَدا کرنے آتے۔ حضرت سَیِّدُنا اِبْنِ اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہو کر عرض کی: "یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مدینہ شریف میں مُوذی جانوروں کی کثرت ہے جبکہ میں نابینا ہوں اور گھر بھی دُور ہے اور کوئی مُناسِب رَہنُما بھی نہیں، جو مجھے لے آیا کرے تو کیا مجھے گھر پر نماز پڑھنے کی اِجازت ہے؟" تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستِفسار فرمایا (یعنی پوچھا) "کیا تُم اذان کی آواز سنتے ہو؟" اُنہوں نے عرض کی "جی ہاں۔" تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "پس تم حاضِر ہوا کرو کیونکہ میں تمہیں دینے کے لئے کوئی رُخصت نہیں پاتا۔" (سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب التشدید فی ترک الجماعۃ، ج۱، ص۲۲۹، الحدیث ۵۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور فرمائیں کہ حُضُور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

حضرت سَیِّدُنا ابنِ اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نابینا ہونے کے باوُجود جماعت کی رُخصت عطا نہیں فرمائی۔ ہمارے تو ہاتھ پاؤں سَلامت، آنکھیں دیکھتی ہیں، آنے جانے میں بھی کوئی دُشواری نہیں پھر بھی نَفس وشیطان کے بہکاوے میں آکر فَقَط غَفلَت و سُستی کی بِنا پر باجماعت نماز جو نادان نہیں پڑھتے اور جو لوگ جماعت سے نماز پڑھتے بھی ہیں، اگر وہ کسی دعوت میں چلے جائیں تو کھانا ختم ہونے کے خوف اور مُرغِ مُسلَّم پر ہاتھ صاف کرنے کی حِرص کے سبب کھانے میں ایسے مشغول ہو جاتے ہیں کہ نمازِ باجماعت کا ہوش نہیں رہتا۔ لہٰذا میزبان کو بھی چاہیے کہ جب کسی کی دعوت کرے تو اس بات کا خیال رکھے کہ اس دوران کوئی نَماز نہ آئے، اگر تاخیر کی صُورت میں وَقتِ نماز آجائے تو پھر لاکھ مَصروفیّت ہو، فوراً میزبان و مہمان سب کے سب مسجِد کا رُخ کریں۔ جب تک شَرعی مجبوری نہ ہو اُس وَقت تک مسجِد کی جماعتِ اُولیٰ لینا واجِب ہے اور بِلا وَجہِ شَرعی مسجد کی جماعت تَرک کرکے گھر یا کسی اور جگہ جماعت کر بھی لی تو تَرکِ واجِب کا گُناہ سر پر آئے گا۔

کُفر پر خاتمہ کا خوف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اِفطار پارٹیوں، شادی و ولیمے کی دعوتوں، نیازوں، ایصالِ ثواب کے اجتماعات اور نعت خوانیوں وغیرہ کی وَجہ سے فرض نمازوں میں مسجِد کی جَماعتِ اُولیٰ (یعنی پہلی جماعت) تَرک کرنے کی ہر گز اِجازت نہیں، یہاں تک کہ جو لوگ گھر یا ہال یا بنگلہ کے کمپاؤنڈ وغیرہ میں تَراوِیح کی جماعت قائم کرتے ہیں اور قریب مسجِد مَوجُود ہے، تو اُن پر بھی واجِب ہے کہ پہلے فرض رَکعتیں جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ مسجِد میں اَدا کریں۔ جو لوگ بِلا عُذرِ شَرعی باوُجُودِ قُدرت فرض نماز مسجِد میں جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ اَدا نہیں کرتے ان کو ڈر جانا چاہیے۔

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، "جس کو یہ پسند ہو کہ کل اللہ تعالیٰ سے مُسلمان ہو کر ملے تو وہ ان پانچ (5) نمازوں (کی جماعت) پر وہاں پابندی کرے، جہاں اَذان دی جاتی ہے، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے سُنَنِ ھُدٰی (سُنّتِ مؤکدہ) مَشْروع کیں اور یہ (باجماعت) نمازیں بھی سُنَنِ ھُدٰی سے ہیں اور اگر تُم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیا کرو جیسا کہ یہ پیچھے رہنے والا گھر میں پڑھ لیتا ہے تو تم اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت چھوڑ دو گے اور اگر اپنے نبی کی سُنَّت چھوڑو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔" (مسلم شریف ج ۱ ص ۲۳۲، رقم الحدیث ۲۵۷) اِس حدیثِ مُبارَک سے اِشارہ ملتا ہے کہ جماعتِ اُولیٰ کی پابندی کرنے والے کا خاتِمہ بِالْخَیر ہو گا اور جو بِلاوَجہِ شَرعی مسجد کی جماعتِ اُولیٰ تَرک کرتا ہے اُس کیلئے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کُفر پر خاتِمے کا خوف ہے۔

جو لوگ خوامَخواہ سُستی کیوجہ سے پُوری جماعت حاصِل نہیں کرتے وہ توجُّہ فرمائیں کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں، اگر اذان سُن کر دُخُولِ مسجِد (یعنی مسجِد میں داخِل ہونے کیلئے) اِقامت کا اِنتِظار کرتا رہا تو گنہگار ہو گا۔" (فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۱۰۲، البحر الرائق ج ۱ ص ۶۰۴) فتاویٰ رضویہ شریف کے اسی صفحہ پر ہے، "جو شخص اَذان سُن کر گھر میں اِقامت کا اِنتِظار کرتا ہے، اُس کی شہادت (یعنی گواہی) قَبول نہیں۔" (البحر الرّائق ج ۱ ص ۴۵۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہماری اَکْثَرِیت ایسے لوگوں کی ہے جو بازار کی رنگینیوں میں دُکانیں سَجائے بیٹھے رہتے ہیں، دفاتر وغیرہ میں مصروفیت کے نام پر وقت گزار دیا جاتا ہے، اَذانیں ہو جاتی ہیں، جماعتیں خَتم ہو جاتی ہیں اور انہیں اس کا اِحساس تک نہیں ہوتا اور جو نماز پڑھتے بھی ہیں تو بے جماعت، بَسا اَوقات باتیں بناتے ہوئے یا کام کاج کرتے ہوئے جماعت تو جماعت نماز تک فوت کر جاتے ہیں مگر آہ! اس کا افسوس تک نہیں ہوتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کے نزدیک جماعت کی اَہمیَّت بڑی

سے بڑی سَلْطَنَت ملنے سے بھی زِیادہ اَہمِیَّت کی حامل ہوا کرتی تھی، چُنانچہ

نماز سَلطَنت سے بہتر

حضرتِ مَیمُون بن مِہران رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مَسْجِد میں آئے، اُن سے کہا گیا:"جماعت خَتْم ہو گئی اور لوگ جاچکے ہیں" یہ سُن کر اُن کی زبان پر بے ساخْتہ جاری ہوا: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن، پھر فرمایا: "میرے نزدیک اِس (باجماعت) نَماز کی فضیلت عِراق کی حُکمرانی سے زِیادہ ہے۔" (مکاشفۃ القلوب، ص ۲۶۸)

جماعت فوت ہونا بچہ کی موت سے سخت تر ہے

حضرت سَیِّدُنا حاتِمِ اَصَمّ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار میری جماعت فوت ہو گئی تو صرف حضرتِ اَبُواِسحاق بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میری تَعْزِیَت کی اوراگر میرا بیٹا فوت ہوتا تو دس ہزار(10000) سے زائد لوگ میری تَعْزِیَت کرتے، افسوس !لوگوں کے نزدیک دُنیا کی مُصیبت سے زِیادہ دین کی مُصیبت آسان ہو گئی۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۲۶۸)

باغ مساکین پر صدقہ کردیا

حضرت عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں کہ ''حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے ایک باغ کی طرف تشریف لے گئے، جب واپس ہوئے تو لوگ نمازِ عصر ادا کر چکے تھے، یہ دیکھ کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن پڑھا اور ارشاد فرمایا:''میری عصر کی جماعت فوت ہو گئی ہے، لہٰذا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میرا باغ مساکین پر صدقہ ہے تاکہ یہ اس کام کا کفارہ ہو جائے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، باب صلاۃ الجماعۃ، الکبیرۃ الخامسۃ والثمانون، ۱/۳۱۱)

اَللہُ اَکْبَر! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزرگوں کے نزدیک جماعت کی کس قدر اَہَمِیَّت تھی، اُن کے نزدیک مال و اَولاد کا تَلَف(ضائع) ہو جانے سے بڑی مصیبت نمازِ باجماعت چھوٹ جانا تھا۔

مسجد بھرو تحریک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی سُنَّتوں بھری مَدَنی تحریک ہے اور چاہتی ہے کہ کسی طرح اُمَّتِ مُسلمہ کا بچّہ بچّہ پکا نمازی بن جائے۔ آیئے! ہم سب مل جُل کر اس نیک کام میں دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاوُن کریں، خُود بھی نمازِ باجَماعت کی پابندی کریں اور دوسروں کو نَمازی بنانے کی مُہم بھی تیز سے تیز تَر کر دیں، جب بھی نَمازِ باجماعت کیلئے سُوئے مسجِد جانے لگیں، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ 72 **مدنی انعامات** میں سے **مدنی انعام نمبر2** پر عمل کی نیّت سے دُوسروں کو باجماعت نماز کی ترغیب دِلا کر ساتھ لیتے جایئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہمارے سبب سے ایک بھی نَمازی بن گیا تو جب تک وہ نمازیں پڑھتا رہے گا اُس کی ہر ہر نماز کا ہمیں بھی ثواب ملتا رہے گا، ورنہ کَم اَز کَم نیکی کی دعوت دینے کا ثواب تو ضَرور ہاتھ آئے گا۔ جنہیں صحیح طور پر نَماز نہیں آتی اُنہیں نَماز سکھایئے۔ نماز، وُضو، غُسل کے مَسائل اور سُنَّتیں سیکھنے کیلئے عشا کے بعد کم و بیش 40 مِنَٹ چلنے والے دعوتِ اسلامی کے مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں داخِلہ لے لیجئے، اِس میں خُود بھی قرآنِ کریم سیکھئے اور دوسروں کو بھی سکھایئے۔ ہم سے سیکھنے والا جب جب تِلاوت کرے گا، ہمیں بھی اُس کی تِلاوت کا ثواب ملتا رہے گا۔ ہم بھی سُنَّتوں

پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی عمل پر آمادہ کرنے کی کوشش جاری رکھیں۔ عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت اور مَدَنی قافلوں میں سُنَّتوں بھرے سفر کے ذَرِیعے اپنی اور دوسروں کی اِصلاح کی زور دار مُہم چلا کر مُسلمانوں کو"نیک" بنانے کی"مشین"بن جایئے،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا اَنبار لگ جائے گا اور دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو جائے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مُسلمانوں کی خَیر خواہی اورانہیں باجماعت نماز پڑھنے کا عادی بنانے کے عظیم جذبے کے تحت اس پُر فِتَن دَور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل، شریعت و طریقت کے جامع مجموعے"مدنی اِنعامات"میں سے ایک مدنی اِنعام یہ بھی عطا فرمایا ہے کہ"کیا آج آپ نے **پانچوں نمازیں** مسجد کی پہلی صَف میں تکبیر اُولیٰ کے ساتھ **باجماعت** اَدا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟"۔

اگر ہم میں سے ہر ایک نمازی اسلامی بھائی اس مدنی اِنعام کا عامل بن جائے تو وہ دن دُور نہیں کہ جب ہماری مَساجد میں نمازیوں کی بہاریں آجائیں گی۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

یہاں یہ بات بھی ذِہن نشین رہے کہ تکبیرِ اُولیٰ پہلی تکبیر کو کہتے ہیں، اِس کو تکبیرِ تحرِیمہ بھی کہاجاتا ہے، اس کا ثواب پانے میں ہمارے لیے ایک رِعایَت یہ بھی مَوجُود ہے کہ پہلی رَکعت کا رُکوع بھی اگر اِمام کے ساتھ مل گیا تو ہمیں تکبیرِ اُولیٰ کا ثواب مل جائے گا۔ (الفتاوی الھندیۃ، ج ۱، ص ٦٩۔ بہارِ شریعت، ج ۱، حصہ ۳، ص ۵۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جماعت سے نماز پڑھنے کے فوائد اور حکمتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جماعت سے نماز پڑھنے کی عادت بنائیے اور پابندی سے باجماعت نماز اَدا کرنے کا معمول بنائیے۔ جب نماز کا وَقْت آجائے، اپنے تمام کام کاج چھوڑ کر باجماعت نماز اَدا کرنے کیلئے مسجد میں حاضر ہو جائیے! نماز باجماعت اَدا کرنے کی بہت سی حکمتیں ہیں۔ مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سوال قائم کرتے ہیں کہ نماز جماعت سے کیوں پڑھی جاتی ہے، اس میں کیا حکمت ہے؟ مسجد میں حاضری کیوں دی جاتی ہے؟ پھر اس کا جواب دیتے ہوئے خُود ہی اِرْشاد فرماتے ہیں: جماعت میں دِینی و دُنیوی بہت سی حکمتیں ہیں، دُنیوی حکمتیں تو یہ ہیں کہ جماعت کی برَکت سے قوم میں تنظیم رہتی ہے کہ مُسلمان اپنے ہر کام کے لیے، امام کی طرح صَدر اور اَمِیر چُن لیا کریں، پھر اَمِیر کی ایسی اِطاعت کریں، جیسے مُقْتَدی امام کی (کرتا ہے)، جماعت سے آپس کا اِتّفاق بڑھتا ہے، روزانہ پانچ (5) بار کی مُلاقات اور دُعا سلام دل کی عَداوَت دُور کرتا ہے، قوم میں پابندیِ اَوْقات کی عادت پڑ جاتی ہے کہ سب لوگ وَقْتِ جماعت پر دوڑتے آتے ہیں، جماعت سے مُتکبِّرین کا غُرور ٹوٹتا ہے کہ یہاں بادشاہ کو فقیر کے ساتھ کھڑا ہونا پڑتا ہے، نیز مسجد ہماری کمیٹی گھر یا دارُ الشُّوریٰ ہے، جہاں جمع ہو کر مُسلمان اَہَم مشورہ کرسکتے ہیں، گویا مسجد میں روزانہ محلہ کی پانچ (5) کانفرنسیں ہوتی ہیں، دِینی فائدے یہ ہیں کہ اگر جماعت میں ایک کی نماز قبول ہو گئی تو سب کی قبول ہے، جماعت میں گویا مُسلمانوں کا وَفْد بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ حاکم کے یہاں تنہا کے مُقابل وَفْد کا زِیادہ اِحْتِرام ہوتا ہے، جماعت میں اِنسان رَبّ کی کچہری میں وکیل یعنی امام کے ذَرِیعہ عرض معروض

کراتا ہے، جس سے بات کا وَزْن بڑھ جاتا ہے، مسجد کی طرف آنے جانے میں ہر قدم پر دس (10) نیکیاں ملتی ہیں، جماعت سے آدمی کو دِینی پیشوا، عُلماء صُوفیہ کا اَدَب سکھایا جاتا ہے۔(رسائل نعیمیہ (اسرار الاحکام)، ص۲۸۸، ملتقطاً)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی
میں پڑھتا رہوں سُنّتیں، وَقْت ہی پر ہوں سارے نَوافل اَدا یاالٰہی
دے شوقِ تلاوت دے ذَوقِ عبادت رہوں باوُضُو میں سَدا یاالٰہی
ہمیشہ نگاہوں کو اپنی جُھکا کر کروں خاشِعانہ دُعا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص:۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے قرآن وحدیث کی روشنی میں باجماعت نماز کے فَضائل سُنے کہ باجماعت نماز پڑھنے والے کو ہر قَدَم پر نیکیاں، دَرَجات کی بُلندی، گُناہوں کی مَغْفِرت جیسی عظیم سَعادتیں ملتی ہیں، ساتھ ہی اس کی اَہَمیَّت اور ترکِ جماعت کی وعیدوں میں سے یہ بھی سُنا کہ جماعت سے نماز نہ پڑھنے والا فاسق (گنہگار)، مَردُودُ الشَّہادۃ (یعنی جس کی گواہی قبول نہیں) ہے، ترکِ جماعت کرنے والوں کے لئے تو یہ وعید ہی کافی ہے کہ رحمت والے آقا میٹھے میٹھے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ایسوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: لوگ ترکِ جماعت سے

ضرور باز آجائیں یا پھر میں ان کے گھروں کو جلادوں گا۔ نیز جماعتِ اُولیٰ کی پابندی کرنے والے کا خاتِمہ بِالْخَیر ہوگا اور جو بِلاوَجہِ شَرعی مجبوری کے، مسجِد کی جماعتِ اُولیٰ ترک کرتا ہے، اُس کیلئے مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کُفر پر خاتِمے کا خوف ہے۔ اس لئے ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہیں اور پانچوں نمازیں باجماعت تکبیرِ اُولی کے ساتھ پڑھنے کو اپنا معمول بنالیں ورنہ یاد رکھئے! کل بروزِ قیامت جہنّم کا خوف ناک عذاب برداشت نہیں ہوسکے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں پانچوں نمازیں باجماعت اَدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس تاجران:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نمازِ باجماعت کی اَہَمِیَّت بتانے، سُنَّتوں کی تَربِیَت اور نیکی کی دعوت پھیلانے کیلئے دعوتِ اسلامی کم و بیش 97 شُعبہ جات میں کام کر رہی ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ تاجران"** بھی ہے، تِجارت ایک ایسا شُعبہ ہے جو ہر ملک میں رِیڑھ کی ہڈّی کی حَیثِیَّت رکھتا ہے، بلکہ کئی ملکوں کی مَعِیْشَت کا اِنْحِصار و مَدار ہی تِجارت پر ہے، مگر بدقسمتی سے علمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے آج مسلمانوں کی ایک تعداد تجارت کے اسلامی سُنہری اُصولوں پر عمل کرنے سے بہت دُور ہے۔ چُنانچہ تبلیغِ قراٰن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ایک مجلس بنام "مجلسِ تاجران" کا قِیام عمل میں آیا، جس کا کام شُعبہ تِجارت سے مُنسلک لوگوں کو تجارت کے مُتَعَلِّق اسلامی تعلیمات سے رُوشناس

کرانا، ان میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کے پیغام کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، مدنی مقصد کے حُصُول اور بازاروں میں مَدَنی ماحول بنانے کیلئے مسجد یا کسی بھی مُناسِب مَقام پر درسِ فَیضانِ سُنَّت وغیرہ دینے کا اِہتمام کرنا ہے، جسے چوک دَرْس کہا جاتا ہے۔چوک درس کے علاوہ وقتاً فوقتاً مُختلف اَوْقات میں " تِجارت کورسز" کروانے کا بھی اِہتمام کیا جاتا ہے، مدنی چینل پر باقاعدہ بیانات بنام سلسلہ ”اَحْکامِ تِجارت“ کی ترکیب ہے، الغرض تِجارت کو صحیح معنٰی میں اِسلامی خُطُوط پر اُستُوار (مُسْتَحْکَم ومَضْبُوط) کرنے کیلئے، دعوتِ اسلامی کی یہ مجلس کوشش میں مگن ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مُشکبار مدنی ماحول اچھی صُحبت فَراہَم کرتا ہے، اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر لاکھوں لوگ گُناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر نیکیوں بھری زِندگی گُزار رہے ہیں۔ آیئے! ہم سب بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں حصّہ لینے والے بن جائیں۔ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام نمازِ فجر کے بعد مَدَنی حَلْقہ بھی ہے۔ جس میں روزانہ 3 آیاتِ قرآنی کی

تلاوت مع ترجمہ کنزُالایمان و تفسیر خزائنُ العرفان، تفسیر نورُالعرفان یا تفسیر صراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور منظوم شَجرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ اس کے بعد اِشراق و چاشت اور صلوٰۃ وسلام پر اس کا اختتام ہوتا ہے۔

قرآنِ کریم کو پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کی بڑی برکتیں ہیں، نبیِّ مکرَّم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وٰاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وٰاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے، اس پر عمل کیا، قرآن شریف اس کی شفاعت کرے گا اور جنّت میں لے جائے گا۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۴۱ ص ۳، اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانِیّ ج ۱۰ ص ۱۹۸ حدیث ۱۰۴۵۰) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جس شخص نے قرآنِ کریم کی ایک آیت یا دِین کی کوئی سُنَّت سکھائی قِیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لیے بھی نہیں ہو گا۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطِیّ ج ۷ ص ۲۰۹ حدیث ۲۲۴۵۴) لہٰذا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پابندی کے ساتھ مدنی حلقے میں شِرکت کی نِیّت کر لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوں گی۔

فیشن پرست ''مُبلِّغِ سُنَّت'' بن گئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہوں کی عادت سے جان چُھڑانے، سُنّتیں اپنانے اور اپنا سینہ عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وٰاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مدینہ بنانے کیلئے، دعوتِ اسلامی کے سَدا بہار مدنی ماحول سے

ہر دَم وابستہ رہئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب کیلئے ایک خُوشگوار و مُشکبار مدنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔ چُنانچِہ اِندَور شہر (M.P. ہند) کے ایک ماڈَرن نوجوان نے آخِری عَشرَہ رَمَضانُ الْمُبارک ۱۴۲۶ھ میں تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے کئے جانے والے اِجتماعی اِعتِکاف میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ اِعتِکاف کرنے کی سَعادت حاصِل کی۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول اور عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے قَلب میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہو گیا، چِہرے پر داڑھی کی بہاریں مُسکرانے لگیں اور سبز عمامہ شریف سے سر سبز ہو گیا، ہاتھوں ہاتھ 12 دن کے لئے سُنَّتوں کی تَربِیَت کے مَدَنی قافِلے کے مُسافِر بن گئے، خُوب مَدَنی رنگ چڑھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر اپنے شہر میں حلقہ مُشاوَرت کے نگران کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچا رہے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا

۔ (ابنِ عساکر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مدنی پھول**" سے پانی پینے کے چند مدنی پھول سنتے ہیں:

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم : ❁ اُونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مَت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل **بِسْمِ اللّٰہ** پڑھو اور فَراغت پر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہا کرو (تِرمِذی ج۳ ص ۳۵۲ حدیث ۱۸۹۲) ❁ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے برتن میں سانس لینے یااس میں پُھونکنے سے مَنْع فرمایا ہے۔ (ابوداود ج۳، ص ۴۷۴، حدیث:۳۷۲۸) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ مُنہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وَقْت گلاس مُنہ سے ہٹالو) گرم دُودھ یا چائے کو پُھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قَدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراٰۃ ج ۶ ص ۷۷) البتّہ دُرُودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شِفا پانی پر دَم کرنے میں حَرَج نہیں ❁ پینے سے پہلے **بِسْمِ اللّٰہ** پڑھ لیجئے ❁ چُوس کر چھوٹے چھوٹے گُھونٹ پئیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ❁ پانی تین سانس میں پئیں ❁ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ❁ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نُقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج ۵ ص ۵۹۴) ❁ پی چکنے کے بعد **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہیے ❁ گلاس میں بچے ہوئے مُسلمان کے صاف سُتھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوُجود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہیے ❁ منقول ہے: **سُؤْرُ**

اَلْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مُسلمان کے جُھوٹے میں شِفا ہے (فتاویٰ کُبریٰ فقہیۃ، لابن حجر الہیتمی ج۴ص۱۱۷) ❁ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سُنّتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَاءَ الله سر بسر
تیس تیس اور بارہ بارہ دن کے مدنی قافلے
میں سفر کرتے رہو جب بھی تمہیں موقع ملے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف　(ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جَلد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہو گا، جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (1)

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار
بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سَلام

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے

1... فردوس الاخبار، ج ۲/ ۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً"[2] یعنی پہنچا

---

[1] ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

[2] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو"میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی اِنعامات، نیز علاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔ ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے نَفْس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر

بنی اسرائیل کا ایک شخص نہایت عِبادت گُزار تھا۔ وہ رات میں اللہ تعالیٰ کی عِبادت میں مصروف رہتا اور دن میں گھوم پھر کر کچھ اشیاء لوگوں کو بیچا کرتا۔ وہ اکثر اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ (فکرِ مدینہ) کرتے ہوئے کہتا: **"اے نَفْس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر۔"** ایک دن وہ حسبِ معمول اپنے گھر سے روزی کمانے کے لئے نکلا اور چلتے چلتے ایک امیر کے دروازے کے قریب پہنچا اور اپنی اشیاء بیچنے کے لئے صَدا لگائی۔ امیر کی بیوی نے جب اس حسین شخص کو اپنے دروازے کے قریب دیکھا تو اس پر عاشِق ہوگئی اور اُسے بہانے سے محل کے اندر بُلالیا پھر اُس سے کہنے لگی: اے تاجر! میرا دل تمہاری طرف مائل ہوچکا ہے، میرے پاس بہت مال ہے اور زَرْق بَرْق لِباس ہیں، تم یہ کام چھوڑ دو میں تمہیں ریشمی لِباس اور بہت سامال دوں گی۔ یہ پیش کش سُن کر اس کا نَفْس اس عورت کی طرف مائل ہونے لگا، مگر فوراً اس نے اپنی عادت کے مطابق (نَفْس کو مُخاطب کرتے ہوئے) کہا: "اے نَفْس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر" پھر اس عورت کو جواب دیا: "مجھے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہے۔" وہ عورت کہنے لگی: "تم میری خواہش پوری کئے بغیر یہاں سے نہیں جاسکتے۔"

اس شخص نے پھر کہا: **"اے نفس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر۔"** اور نَجات کی ترکیب سوچنے لگا۔ بالآخر اس نے عورت سے کہا: "مجھے مُہلت دو کہ میں وُضُو کرکے دو رَکْعَتیں ادا کرلوں۔" اجازت ملنے پر اس نے وُضُو کیا اور چھت پر چلا گیا، وہاں اس نے دو رَکْعَت نماز ادا کرنے کے بعد چھت سے نیچے جھانکا تو اس کی اونچائی (تقریباً) بیس (20) گز تھی۔ اس نے بے بسی سے آسمان کی طرف دیکھا اور عرض کرنے لگا: "اے میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ! میں طویل عرصے سے تیری عِبادت میں مشغول ہوں، مجھے اس آفت سے نجات عطا فرما۔" یہ کہہ کر وہ چھت سے کُود گیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت سَیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دِیا: "جاؤ میرے بندے کو زمین تک پہنچنے سے پہلے سنبھال لو، کیونکہ اس نے میرے عِتاب (یعنی میری ناراضی) کے خوف سے چھلانگ لگائی ہے۔" حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے نہایت تیزی سے آکر اس شخص کو تھام لِیا اور زمین پر بٹھادیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حِکایت سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے اَعْمال کے اِحْتِساب کا معمول بنالیتا ہے تو اس کی یہ اچھی عادت اسے گُناہوں سے بچانے میں مُعاوِن ثابت ہوتی ہے جیسا کہ اس حکایت سے پتا چلتا ہے کہ بنی اسرائیل کے اُس نیک شخص کا دِل جیسے ہی گُناہ کی طرف مائل ہونے لگا، خُود اِحْتِسابی کی عادت کی وجہ سے فوراً ہی اُس کے منہ سے یہ جُملہ نِکلا: **"اے نفس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر۔"** اور پھر اُس پر خوفِ خُدا ایسا غالب ہوا کہ وہ اِرْتِکابِ گُناہ (یعنی گناہ کرنے) سے بچ گیا نیز یہ بھی پتا چلا کہ مُشکل وقت میں نیک اَعْمال ہی انسان کے کام آتے ہیں، بسا اوقات اَعْمالِ صالحَہ کی وجہ سے اللہ

---

[1] ... دُرّۃُ النا صحین، ص ۳۱۳ بتغیر قلیل

عَزَّوَجَلَّ کی ایسی مَدَد حاصل ہوتی ہے کہ بڑی سے بڑی مُصِیبت آسان ہو جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ جب اُس نیک شخص نے گُناہ سے چُھٹکارا پانے کے لئے اپنی عبادات کا وسیلہ پیش کرتے ہوئے چھت کی بُلندی سے چھلانگ لگائی تو مَدَدِ اِلٰہی کی وجہ سے جانی ہلاکت و جسمانی مُصِیبت سے محفوظ رہا۔ یاد رہے کہ ہماری شریعت میں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کی اجازت نہیں۔ بہر حال ہمیں بھی چاہیئے کہ اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے خُود کو گناہوں سے بچائیں اور زیادہ سے زیادہ نیک اَعْمال بجالائیں، نیک اَعْمال کی وجہ سے نہ صرف مَدَدِ الٰہی حاصل ہوتی ہے بلکہ دُنیا و آخرت کی بے شُمار سَعادتیں بھی نصیب ہوتی ہیں، علاوہ ازیں نیکیاں گُناہوں کو مِٹانے کا ذریعہ بھی ہیں، قرآنِ کریم میں جابجا اعمالِ صالحہ کے فضائل بیان کر کے اس کی تَرْغیب دِلائی گئی ہے۔ آیئے اس ضمن میں تین (3) فرامینِ خُداوندی سُنتے ہیں:

پارہ 24 سُوْرَۂ حٰمٓ اَلسَّجدہ کی آیت نمبر 8 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾ (پ ۲۴، حم السجدة: ۸)

تَرجَمۂ کنزُالاِیمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اُن کے لئے بے اِنتہا ثواب ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ﴿۷﴾ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ (پ ۳۰، البینة: ۷۔۸)

تَرجَمۂ کنزُالاِیمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچّھے کام کئے وُہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔ اُن کا صِلہ اُن کے رَبّ کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں اللہ اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی۔

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ

تَرجَمۂ کنزُالاِیمان: بے شک نیکیاں بُرائیوں کو مِٹا دیتی

ہیں۔ (پ۱۲،ھود:۱۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جو لوگ ایمان لانے کے بعد نیک اَعمال کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن خُوش نصیبوں کو اِس قدر ثواب عطا فرماتا ہے جس کی کوئی اِنْتِہا نہیں نیز جنّتی باغات اُن کا ٹھکانا بنتے ہیں اور کرم بالائے کرم یہ کہ نیک اَعمال کی وجہ سے اُن کی برائیاں بھی مِٹا دی جاتی ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ زندگی کو مَوت سے پہلے، تندرستی کو بیماری سے پہلے، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اور فراغت کو مَصرُوفیَّت سے پہلے غنیمت جانتے ہوئے آخرت کے لئے نیکیوں کا خُوب خُوب ذخیرہ اکٹھا کریں اور گُناہوں سے بچتے ہوئے اِخلاص و اِستِقامت کے ساتھ جنّت میں لے جانے والے اَعمال میں مصروف رہیں۔

حضرتِ سَیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں خُطبہ دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرلو اور مَشْغُولِیَّت سے پہلے نیک اَعمال کرنے میں جلدی کرلو اور کثرت سے ذِکْرُ اللہ کرنے اور پوشیدہ اور ظاہری طور پر صَدَقہ کرنے کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنا رابِطہ جوڑلو تو تمہیں رِزْق دِیا جائے گا، تمہاری مَدَد کی جائے گی اور تمہارے نُقصان کی تلافی کی جائے گی۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس حدیثِ پاک میں بھی فکرِ آخرت اور اعمالِ صالحہ کی تَرْغیب دِلاتے ہوئے رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نیک اَعمال کرنے والوں کو رِزق کی فَراوانی اور مُشکلات کی آسانی کی بِشارت عطا فرمائی ہے، لیکن یاد رکھئے کہ اِستِقامت کے ساتھ گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں

---

[1] ... ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة ... الخ، باب في فرض الجمعة، ۲/ص ۵، حديث: ۱۰۸۱

کرنے کے لئے اپنے اَعْمال کا اِحْتِساب کرنا نہایت ضروری ہے، اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے اَعْمال کے اَنْجام پر سنجیدگی سے غور کرے کہ جو کچھ میں کرتا ہوں یا کر رہا ہوں یا پھر کرنا چاہتا ہوں، وہ میری آخرت کے لئے مُفید ہے یا نُقصان دِہ؟ یقیناً جو مُسلمان اِحْتِسابِ اَعْمال اور فِکرِ آخرت کی عادت بنالے گا اس کے کردار و گُفتار میں رفتہ رفتہ نِکھار آجائے گا اور اس کی آخرت بھی بہتر ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اِحْتِسابِ اَعْمال کی اِفادِیّت واَہَمِّیّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن و حدیث میں باقاعدہ اس کی تَرْغِیب دِلائی گئی ہے، چُنانچہ پارہ 28 سُوْرَۃُ الْحَشْر کی آیت نمبر 18 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ (پ۲۸، الحشر: ۱۸)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لئے کیا آگے بھیجا۔

اس آیت کے تحت تفسیرِ ابن کثیر میں ہے کہ اپنا مُحاسَبہ کرلو اس سے پہلے کہ تمہارا مُحاسَبہ کیا جائے اور غور کرو کہ تم نے قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے نیک اَعْمال کا کتنا ذخیرہ جمع کیا ہے۔[1]

احادِیثِ کریمہ میں رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی بارہا اَعْمال کا مُحاسَبہ کرنے کی تَرْغِیب دِلائی ہے، آیئے اس ضِمن میں تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

اِحْتِساب (فکرِ مدینہ) کے مُتَعَلِّق تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے

[1] ... تفسیر ابنِ کثیر، پ۲۸، الحشر، تحت الآیۃ: ۱۸، ۸/ ۱۰۶

1. اِذَاهَمَمْتَ بِاَمْرٍ فَتَدَبَّرْ عَاقِبَتَهُ فَاِنْ كَانَ رُشْدًا فَامْضِهِ وَاِنْ كَانَ غَيًّا فَانْتَهِ عَنْهُ یعنی جب تم کسی کام کو کرنا چاہو تو اس کے **انجام کے بارے میں غور** کر لو، اگر وہ اچھا ہے تو اسے کر گُزرو اور اگر اس کا نتیجہ غَلَط ہو تو اس سے باز رہو۔ (1)

2. عَقَل مند کے لئے ایک ساعت ایسی ہونی چاہئے جس میں وہ اپنے **نَفْس کا مُحَاسَبہ** کرے۔ (2)

3. فِكْرَةُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً (اُمورِ آخرت میں) **گھڑی بھر غور و فِکْر** کرنا ساٹھ (60) سال کی عِبادت سے بہتر ہے۔ (3)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ قرآنِ کریم اور احادیثِ مُبارکہ میں اِحْتِساب کی کس قدر تَرْغِیب دِلائی گئی ہے، لہٰذا اگر ہم آخرت کی سُرخُروئی چاہتے ہیں تو ہمیں اچھی طرح غور کر لینا چاہئے کہ ہم نے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کے لئے کتنی نیکیاں کیں، بلکہ ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ سمجھ داری کا ثبوت دیتے ہوئے روزانہ بِلاناغہ فکرِ مدینہ (محاسبہ و غور و فکر) کرنے کی عادت بنائے، ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یونہی غفلت کی حالت میں ہمیں مَوت آجائے اور ہمارے دامن میں پچھتاوے کے سِوا کچھ باقی نہ رہے۔

فکرِ مدینہ کسے کہتے ہیں؟

یاد رہے کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِحْتِسابِ اَعْمال یا مُحاسَبہ ہی کو **"فکرِ مدینہ"** کہا جاتا ہے۔ فکرِ مدینہ سے مُراد یہ ہے کہ انسان اُخروی اِعتبار سے اپنے معمولاتِ زندگی پر غور و فِکْر کرے، پھر جو کام

1 ... کنز العمال، ۳/۱۰۱، حدیث: ۵۶۷۶

2 ... شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللّٰہ وشکرھا، فصل فی فضل العقل، ۴/۱۶۴، حدیث: ۴۶۷۷، مختصراً

3 ... کنز العمال، ۳/۴۸، حدیث: ۵۷۰۷

اُس کی آخرت کے لئے نُقصان دہ ثابت ہو سکتے ہوں، اُن کی اِصلاح کی کوشش کرے اور جو کام اُخْرَوی اِعتبار سے نَفْع بَخْش نظر آئیں اُن میں بہتری کے لئے اِقْدامات کرے۔ اِسْتِقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ کرنے سے خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نہایت اِسْتِقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ (اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ) کیا کرتے تھے اور اس سے کسی صُورت بھی غفلت اِخْتیار نہ کرتے۔ چنانچہ،

دن بھر فکرِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا محمد بن واسِع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اَہْلِ بَصْرہ میں سے کسی شخص نے حضرت سَیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کے بعد اُن کی زوجہ مُحْتَرِمہ سے اُن کی عِبادت کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ دن بھر گھر کے ایک کونے میں (آخرت کے بارے میں) غور و فِکْر کرتے رہتے تھے۔[1]

ہر دم فکرِ مدینہ

منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا حَسَن بَصْری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چالیس (40) برس تک نہیں ہنسے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں جب بھی ان کو بیٹھے ہوئے دیکھتا، یوں معلوم ہوتا گویا ایک قیدی ہیں جسے گردن اڑانے کے لئے لایا گیا ہو اور جب گُفتگو فرماتے تو انداز ایسا ہوتا گویا آخرت کو آنکھوں سے دیکھ دیکھ کر اُس کے اَحوال بتا رہے ہوں اور جب خاموش رہتے تو ایسا محسوس ہوتا گویا اُن کی آنکھوں کے سامنے آگ بھڑک رہی ہے۔ جب اُن سے اس قدر غمگین و خوف زدہ رہنے کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے اس بات کا

---

[1] ...احیاء علوم الدین، کتاب التفکر، ۵/۱۶۲

خوف ہے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے بعض ناپسندیدہ اَعْمال کو دیکھ کر مجھ پر غضب فرمایا اور یہ فرما دِیا کہ "جاؤ! میں تمہیں نہیں بَخْشتا" تو اس صُورت میں میرے تمام اَعْمال ضائع ہو جائیں گے ؟[1]

نَفْس کے مُحاسَبہ کا انوکھا طریقہ

حضرت سَیِّدُنا اِبْراھِیم تیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے یہ تصوُّر باندھا کہ میں جنّت میں ہوں، وہاں کے پھل کھا رہا ہوں، اُس کی نہروں سے مشروب پی رہا ہوں اور حُوروں سے مُلاقات کر رہا ہوں، اِس کے بعد میں نے یہ خیال جمایا کہ میں جَہَنَّم میں ہوں اور آگ کی زنجیروں میں جکڑا تُھوہڑ (کانٹے دار درخت) کھا رہا ہوں اور دَوزَخیوں کا پِیپ پی رہا ہوں۔ پھر میں نے اپنے نَفْس سے پوچھا: بتا! اب تُو کیا چاہتا ہے ؟ میرے نَفْس نے جواب دِیا، میں دُنیا میں واپس جانا چاہتا ہوں تا کہ نیکیاں کر سکوں۔ میں نے کہا: جا تیری خواہش پوری کی جاتی ہے، لہٰذا نیکیاں کر لے۔[2]

روزانہ فکرِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا عطاء سُلَمِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جنہوں نے خوفِ خدا کی وجہ سے چالیس (40) سال تک آسمان کی طرف نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی نے اُنہیں مُسکراتے ہوئے دیکھا، اِن کے بارے میں منقول ہے کہ آپ روزانہ اپنے نَفْس کو مُخاطَب کر کے فرماتے: اے نَفْس! تُو اپنی حد میں رہ اور یاد رکھ! تجھے قبر میں بھی جانا ہے، پُلِ صِراط سے بھی گُزرنا ہے، دُشمن (یعنی آنکڑے) تیرے اِرد گرد مَوْجُود ہوں گے جو تجھے دائیں بائیں کھینچیں گے، اس وقت قاضی، رَبّ تعالیٰ کی ذات ہو گی اور جیل، جَہَنَّم ہو گی جبکہ اس کے

---

[1] ... احیاء علوم الدین، کتاب الخوف و الرجاء، ۴/ ۲۳۱

[2] ... مکاشفۃ القلوب، الباب الثمانون فی بیان المحبۃ... الخ، ص ۲۶۵

داروغہ سَیِّدُنا مالک (عَلَیْہِ السَّلَام) ہوں گے، اُس دن کا قاضی (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) نااِنصافی کی طرف مائل نہیں ہو گا اور نہ ہی داروغہ کوئی رِشْوَت قَبول کرے گا اور نہ ہی جیل توڑنا مُمکن ہو گا کہ تُو وہاں سے فِرار ہو سکے، قیامت کے دن تیرے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے، یہ بھی نہیں معلوم کہ فِرِشْتے تجھے کہاں لے جائیں گے، عزّت و آرام کے مقام جنّت میں یا حسرت اور تنگی کی جگہ جَہَنَّم میں، (یُوں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فکرِ مدینہ کرتے رہتے) اس دوران آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چشمانِ مُبارک سے آنسو بھی بہتے رہتے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِیْن میں فکرِ مدینہ کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، اُن مُبارک ہستیوں کے نزدیک فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ کرنے) کی کس قدر اہمیت تھی کہ ہر وقت اپنے اَعْمال کے بارے میں مُتَفَکِّر (فکر مند) رہتے کہ نہ جانے ہمارے یہ اَعْمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مَقْبُول ہو کر ہماری مغفرت کا ذریعہ بنیں گے یا مَرْدُود ہو کر ہماری ہلاکت کا سبب ثابت ہوں گے۔ ذرا سوچئے کہ جب یہ مَقْبُولانِ بارگاہ اس قدر اِسْتِقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ کیا کرتے تھے تو ہم گُناہ گاروں کو فکرِ مدینہ کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔ فکرِ مدینہ کرنے کی اِفادِیَّت اور نہ کرنے کے نُقْصان کا اندازہ اِس مثال سے لگایئے کہ جس طرح دُنیاوی کاروبار سے تَعَلُّق رکھنے والا کوئی بھی شخص اسی وقت کامیاب کاروباری بن سکتا ہے، جب وہ اپنے خرچ کیے ہوئے مال سے کئی گُنا زیادہ نفع کمانے میں کامیاب ہو جائے اور اس کا اَصل سرمایہ بھی مَحْفُوظ رہے۔ اِس مَقْصَد کے حُصُول کے لئے وہ اپنے کاروبار (Business) میں حساب کتاب کو روزانہ، ہفتہ وار، ماہانہ یا سالانہ کی بُنیاد پر تَقْسِیم کرتا ہے، پھر اُس پر مختلف پہلوؤں سے نہ صرف زبانی غور و فِکْر کرتا ہے بلکہ اُس کو تحریر بھی کرتا ہے اور مختلف طریقوں سے اُس کو محفوظ کرنے کی کوشش کرتا ہے، نیز جہاں کسی قسم کی خامی نظر آئے اُسے دُرُست

[1] ... حکایات الصالحین، ص ۵۰

کرتا ہے اور جو چیز نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ بنتی نظر آئے اس کو دُور کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے کاروباری مُعاملات کا مُحاسَبہ نہ کرے تو اکثر اَوْقات اُسے نفع حاصل ہونا تو در کِنار، اُلٹا نُقْصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اگر اس نُقْصان کے بعد بھی وہ "خوابِ خرگوش" (یعنی غفلت کی گہری نیند) سے بیدار نہ ہو تو ایک دن ایسا بھی آتا ہے کہ اُس کا اَصل سرمایہ بھی باقی نہیں رہتا اور وہ کوڑی کوڑی کا مُحتاج ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جو شخص "کاروبارِ آخرت" میں نفع کمانے کا آرزُو مَنْد ہو اُسے بھی چاہئے کہ اپنے کئے گئے اَعْمال پر غور کرے، جو اَعْمال اُس کو نفع دِلوانے میں مُعاون ثابت ہوں، اُن کو مزید بہتر کرے اور جو کام اِس نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ بن رہے ہوں، اُنہیں چھوڑ دے، جو شخص اس طرح اپنا اِحْتِساب جاری رکھے گا، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے کامیابی سے ہمکنار ہو گا اور بطورِ نفع اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے داخلِ جنّت ہونا نصیب ہو گا اور اگر ایسا کرنے کی بجائے "خوابِ غفلت" کا شکار ہو جائے تو وہ خسارے میں رہے گا، جس کا نتیجہ دُخولِ جہنّم (جہنّم میں داخلے) کی صُورت میں سامنے آسکتا ہے۔ (وَالْعِیاذُ بِاللہ عَزَّوَجَلَّ)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے آسان اور بہتر انداز میں فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرنے کے حوالے سے ہماری جو رہنمائی فرمائی ہے، وہ واقعی قابلِ تَحْسِین اور لائقِ عمل ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اِس پُر فِتَن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طریقۂ کار پر مُشْتَمِل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام "مَدَنی اِنعامات" بصُورت سُوالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، طَلَبۂ علمِ دین کے لئے 92، دینی طالبات کے لئے 83، مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کے لئے 40 اور خُصُوصی (یعنی گونگے بہرے) اسلامی بھائیوں کے لئے 27 مَدَنی اِنعامات ہیں۔ مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ نہ صرف اَسلاف رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کی یاد دِلاتا ہے بلکہ اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے

فِکرِ مدینہ کرنے کا بہترین ذریعہ بھی ہے، اس پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کا عظیم جذبہ پاسکتے ہیں نیز تنہائی میں مَدَنی اِنعامات کے رسالے کو کھول کر اس میں دیئے گئے سُوالات کے جوابات میں خود ہی "ہاں" یا "نا" کے ذریعے اپنے اَعْمال کے اچھے بُرے ہونے کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی غَلَطیوں کو سُدھار سکتے ہیں۔ گویا یہ مَدَنی اِنعامات ہمیں روزانہ اپنی ہی قائم کردہ خود اِحْتِسابی کی عدالت میں حاضر کر کے ہمارے اپنے ہی ضمیر سے فیصلہ کرواتے اور ہمیں اپنی اِصْلاح و نَجات کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ مَدَنی اِنعامات جنّت میں لے جانے والے اور جہنَّم سے بچانے والے اَعْمال کی ترغیب کا مجموعہ ہیں۔ گویا شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہماری عملی بدحالی مُلاحظہ فرماتے ہوئے ہماری اِصْلاح کا ایک انوکھا طریقہ اِخْتیار فرمایا، تاکہ ہم روزانہ وقت مُقرَّر کر کے فکرِ مدینہ (خود اِحْتِسابی) پر اِسْتِقامت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ روزانہ سونے سے پہلے "فکرِ مدینہ" کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کے پاکٹ (جیبی) سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں، جس کی برکت سے نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کرَم سے بَتَدْرِیج (آہستہ آہستہ) دُور ہوتی چلی جاتی ہیں نیز پابندِ سُنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بھی بنتا ہے۔

مَدَنی اِنعامات کی بھی مَرحَبا کیا بات ہے
قُربِ حَق کے طالبوں کے واسطے سَوغات ہے

راہِ نَجات کا بہترین ذریعہ

مَدَنی اِنعامات کے بارے میں اگر یہ کہا جائے کہ یہ نَجات کی راہ پر چلنے کا ایک بہترین ذریعہ ہیں تو شاید بے جا(غَلَط) نہ ہو گا، کیونکہ ان میں سے بعض مَدَنی اِنعامات فَرائِض پر، بعض واجِبات پر اور بعض سُنَن و مُستَحَبّات پر مُشْتَمِل ہیں اور یقیناً یہ تمام کام اُخْرَوی نَجات کا باعث اور جَہَنَّم سے بچا کر جنّت تک پہنچانے والے ہیں، آیئے اِن میں سے چند مَدَنی اِنعامات کے بارے میں سُنتے ہیں مثلاً:

❀سب سے پہلا مَدَنی اِنعام ہے کہ **"کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کیں؟ نیز کم از کم دو کو اس کی تَرغیب دِلائی؟"**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے ! عمل کی قَبولیّت کے لئے ثوابِ آخِرت کی نِیّت نا گزیر(یعنی ضَروری) ہے چُنانچِہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی اُنیسویں(19) آیتِ مُبارکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْیَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ كَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾

تَرجَمۂ کنز الایمان : اور جو آخِرت چاہے اور اُس کی سی کوشِش کرے اور ہو ایمان والا تو انہیں کی کوشِش ٹھکانے لگی۔ (پ ۱۵ ،بنی اسرائیل: ۱۹)

اِس آیتِ مُبارَکہ کے تَحت صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عمل کی قَبولِیّت کے لئے تین(3) چیزیں درکار ہیں: (1) طالبِ آخِرت ہونا یعنی نِیّت نیک (اچھی نِیّت ہو) (2) سَعی (کوشش کرنا) یعنی عمل کو بَاہتِمام اس کے حُقُوق کے ساتھ ادا کرنا (3) ایمان جو سب سے زِیادہ ضَروری ہے۔

احادیثِ کریمہ میں بھی نِیّت کی اَہَمِیّت بیان کی گئی ہے۔ آیئے اس ضِمن میں 3 فرامینِ مُصطَفٰے سُنتے

ہیں:

1. سچّی نِیَّت عَرش سے چمٹ جاتی ہے پس جب کوئی بندہ اپنی نِیَّت کو سچّا کر دیتا (یعنی اپنی نِیَّت کے مُطابِق عمل کرتا) ہے تو عَرش ہلنے لگ جاتا ہے پھر اس بندے کو بَخْش دِیا جاتا ہے۔[1]

2. اللہ عَزَّوَجَلَّ آخِرت کی نِیَّت پر دُنیا عطا فرما دیتا ہے، لیکن دُنیا کی نِیَّت پر آخِرت عطا فرمانے سے اِنکار کر دیتا ہے۔[2]

3. اَعْمال کا دار و مدار نِیَّتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وُہی ہے جس کی وہ نِیَّت کرے۔[3]

آخری حدیث کے بارے میں شارِحِ بخاری حضرت مُفتی محمد شریفُ الحَقّ اَمجدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اِس حدیث کا یہ مطلب ہوا کہ اَعْمال کا ثواب نِیَّت ہی پر (موقوف) ہے، بِغیر نِیَّت کسی ثواب کا اِسْتِحْقاق (اِس۔تِحْ۔قاق) نہیں۔[4]

اچّھی اچّھی نیّتوں کا ہو خدا جذبہ عطا
بندۂ مُخلِص بنا، کر عفْو میری ہر خطا[5]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مُبارَکہ سے نِیَّت کی اَہَمِّیَّت و فضیلت معلوم ہوئی، لہٰذا ہمیں بھی حُصُولِ ثواب کی خاطر ہر جائز و نیک کام سے قبل اچھی اچھی نیّتیں کر لینی چاہئیں

---

1 ... تاریخ بغداد، ۱۲/ ۴۴۴، حدیث: ۶۹۲۶

2 ... اَلزُّہد لِابن مُبارَک، ص ۱۹۳ حدیث ۵۴۹

3 ... بخاری ۱/ ۶ حدیث: ۱

4 ... نزھۃُ القاری ۱/ ۱۷۲

5 ... نیکی کی دعوت، ص ۹۳

تا کہ اس کی برکت سے ہمارے نامۂ اَعْمال میں اَجْرو ثواب کا ذخیرہ اکٹھا ہوتا رہے۔

❀ اسی طرح ایک مَدَنی اِنعام یہ ہے کہ **"کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟"**

اس مَدَنی اِنْعام کے بارے میں تو امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "نیک بننے کا نُسخہ" میں فرماتے ہیں: **"صرف اس ایک مَدَنی اِنعام پر اگر کوئی صحیح معنوں میں کاربند ہو جائے تو اُس کا بیڑا پار ہو جائے۔"**

سابقہ گُناہ معاف

رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو دو (2) رَکْعَت نماز پڑھے، اُن میں سَہْو (غَلَطی) نہ کرے تو جو گُناہ پہلے ہوئے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ مُعاف فرما دیتا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے! دو (2) رَکْعَت کی جب یہ فضیلت ہے تو جو شخص پانچوں نمازیں اور وہ بھی باجماعت ادا کرنے لگ جائے تو اُس کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے۔

27 درجے بڑھ کر

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: نمازِ باجماعت، تنہا نماز سے 27 درجے بڑھ کر ہے۔[2]

جہنم سے آزادی

---

[1] ... المسند للامام احمد بن حنبل، مسند الانصار ۸/۱۶۲، حدیث: ۲۱۷۴۹

[2] ... مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ...الخ، ص ۳۲۶، حدیث: ۲۵۰

مزید اس مَدَنی اِنعام میں تکبیرِ اُولیٰ کا بھی ذکر ہے۔ اس کی فضیلت حدیثِ پاک میں یہ بیان کی گئی ہے کہ جو مسجد میں چالیس (40) راتیں باجماعت نمازِ عشاء اس طرح پڑھے کہ پہلی رَکعَت فوت نہ ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جَہَنَّم سے آزادی لکھ دیتا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صرف چالیس (40) دن تک عشاء کی نماز تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ پڑھنے کی جب یہ فضیلت ہے تو زندہ رہ جانے کی صُورت میں زِندگی بھر پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کا کیا مَقام ہوگا۔

مسجد کی حاضری

اس ''مَدَنی اِنعام'' میں چُونکہ نمازِ باجماعت کی تَرغِیب دِلائی گئی ہے اور نمازِ باجماعت عُموماً مسجد ہی میں ادا کی جاتی ہے، لہٰذا اس مَدَنی اِنعام پر عمل کرنا صُبح وشام مسجد کی حاضری کا ذریعہ بھی ہے جو کہ عَین سَعادت ہے: حضرتِ سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللہُ لَهٗ فِی الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ، جو شَخص صُبح وشام مسجد میں جائے تو جتنی مرتبہ بھی جائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جنّت میں مہمانی تیّار فرمائے گا۔[2]

پہلی صف

---

[1] ... سنن ابن ماجه، کتاب المساجد والجماعات، باب صلاة العشاء والفجر فی جماعة، ۱/۴۳۷، حدیث: ۷۹۸

[2] ... مسلم، کتاب المساجد... الخ، باب المشي الى الصلاة... الخ، ص ۳۳۶، حدیث: ۶۶۹

اس مَدَنی اِنعام میں پہلی صَف میں نماز پڑھنے کی بھی تَرغیب دِلائی گئی ہے، جس کے مُتَعَلِّق حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صَف میں نماز پڑھنے میں کتنا اجر ہے اور پھر اُنہیں قُرعَہ اَندازی کے بغیر یہ سَعادتیں حاصل نہ ہوں تو اِن کی خاطر ضرور قُرعَہ اندازی کریں گے۔[1]

غُصہ پینے اور درگُزر سے کام لینے والا مَدَنی اِنعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نمازِ باجماعت ادا کرنے والے اس ایک مَدَنی اِنعام پر عمل کرنا کس قدر اَجر و ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اسی طرح ایک مَدَنی اِنعام یہ بھی ہے کہ **"کیا آج آپ نے کسی پر غصہ آجانے کی صُورت میں چُپ سادھ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ نیز درگزر سے کام لیا یا اِنتقام کا موقع ڈھونڈتے رہے؟"** اب اس مَدَنی اِنعام پر غور کریں تو معلوم ہو گا کہ مُعاشرے میں اَمن و اَمان قائم کرنے اور فِتنہ و فَساد کو جڑ سے اُکھیڑ دینے کا یہ کتنا زبردست طریقہ ہے ظاہر ہے کہ جب ہر شخص اپنے اندر سے اِنتقام کی آگ کو بُجھا دے گا اور مُعاف کر دینے اور صَبْر کرنے کا جذبہ پائے گا تو فتنے فسادات اور لڑائی جھگڑوں کا جڑ سے خاتمہ ہو جائے گا اور یوں ہمارا مُعاشرہ اَمن کا گہوارہ بن جائے گا۔ اس مَدَنی اِنعام میں عَفو و دَرگُزر سے کام لینے کی بھی تَرغیب دِلائی گئی ہے، عَفو و دَرگُزر کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص سے کوئی خطا و قُصور سَرزَد ہو جائے یا وہ ہم پر ظُلم و زِیادَتی کر بیٹھے یا کسی بھی طرح ہمیں اِیذا پہنچائے تو بدلہ و اِنتقام لینے یا اُسے جلی کٹی سُنا کر اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کے بجائے ہم اس کو رِضائے الٰہی کے لئے مُعاف کر دیں۔ غُصّہ پی جانا اور لوگوں کو مُعاف کر دینا بہترین خَصلَت اور

---

[1] ... مسلم، کتاب الصلوۃ، باب تسویۃ الصفوف واقامتھا۔۔۔الخ، ص ۲۳۱، الحدیث: ۴۳۷

نَفِیس عادت ہے۔ پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 109 میں ارشادِ خداوندی ہے:

فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا (پ ۱، البقرۃ: ۱۰۹) تَرجَمۂ کنزالایمان: تو تم چھوڑواور درگُزر کرو۔

سرکارِ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ، سُلطانِ مکّۂ مُکَرَّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو غُصّہ پی جائے گا حالانکہ وہ نافِذ کرنے پر قُدرت رکھتا تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اُس کے دل کو اپنی رِضا سے بھر دے گا۔(1)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دُوسروں کو تَرغیب دینے کے ساتھ ساتھ خُود بھی ذاتی مُعاملات میں عَفْو و دَرگُزر سے کام لیتے ہیں نیز تحدیثِ نعمت کے لئے ارشاد فرمایا کرتے ہیں کہ **"اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اپنے اندر اِنتقام کا جذبہ نہیں پاتا"** اے کاش! ہم بھی بے جا غُصّے، جذباتی پَن اور اپنی ذات کی خاطر اِنتقام لینے سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی طرح شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مَدَنی اِنعام نمبر 6 میں سَلام کو عام کرنے کی عادت بنانے کے لئے ارشاد فرماتے ہیں: **کیا آج آپ نے گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گُزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مُسلمانوں کو سَلام کیا؟**

اسلام کا بہترین عمل

سَلام کے حُسن و خُوبی کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ سَلام، اِسلام کا بہترین عمل ہے نیز کسی شخص

1 ...

کا سلام کرنا ایسا ہے جیسے اُس نے صَدَقہ دِیا ہو، سلام گناہوں کی بَخْشِش و مُعافی کا ذریعہ بھی ہے اور دُخولِ جنّت کا سبب بھی، ایک شخص نے نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے پُوچھا: اِسلام کا سب سے بہترین عمل کون سا ہے؟ فرمایا: کھانا کِھلانا اور ہر مُسلمان کو سَلام کرنا خواہ تم اُسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔[1] ایک موقع پر ارشاد فرمایا: تمہارا لوگوں کو گرمجوشی سے سَلام کرنا بھی صَدَقہ ہے [2] حضرت سَیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَرْوِی ہے کہ جو مُسلمان بیس(20) مُسلمانوں کو سَلام کرے، اُس کے لئے جنّت واجب ہو جاتی ہے۔[3] نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ کوئی سے بھی دو(2) مُسلمان مُلاقات کرتے ہیں، پھر دونوں مُصَافَحہ کرتے ہیں تو اُن دونوں کے الگ ہونے سے پہلے ہی اُن کے گُناہ بَخْش دیئے جاتے ہیں۔[4] حضرت سَیِّدُنا بَراء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَرْوِی ہے، اُنہوں نے کہا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے کہ جو شخص چار(4) رَکْعَت دوپہر سے پہلے پڑھے تو گویا اُس نے اِن رَکْعتوں کو شبِ قدر میں پڑھا اور دو(2) مُسلمان جب مُصافَحہ کرتے ہیں تو اُن کے سب گُناہ جھڑ جاتے ہیں کوئی گُناہ باقی نہیں رہ جاتا۔[5]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! کہ بیان کردہ اَحادِیث میں جہاں تمام گُناہوں کے مُعاف ہونے کا ذِکر ہے، اُس سے مُراد صَغِیْرہ (یعنی چھوٹے) گُناہ ہیں کیونکہ کَبِیْرہ (یعنی بڑے گُناہ) تو سچّی توبہ کئے بغیر اور اِسی طرح صاحبِ حق سے حق مُعاف کرائے بغیر مُعاف نہیں ہوتے۔ بہر حال سَلام نبیوں کے اِمام،

---

[1] ... بخاری، کتاب الایمان، باب اطعام الطعام من الاسلام، ۱/ ۱۶، حدیث: ۱۲

[2] ... جامع العلوم والحکم، ۱/ ۲۳۵

[3] ... کنز العمال، کتاب الصحبة، الباب الرابع، الجزء ۹، ۵/ ۵۱، حدیث: ۲۵۲۸۲

[4] ... مشکاة المصابیح، کتاب الآداب، باب المصافحة والمعانقة، ۲/ ۱۶۹، حدیث: ۴۶۷۹

[5] ... مشکاة المصابیح، کتاب الآداب، باب المصافحة والمعانقة، ۲/ ۱۷۱، حدیث: ۴۶۹۴

خیرُ الانام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ایسی میٹھی میٹھی سُنّت ہے کہ اِس کے ذریعے باہمی نَفْرت و عَداوت ختم ہوتی اور آپس میں دوستی اور مَحبّت کی فَضا قائم ہو جاتی ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اِن احادیثِ کریمہ سے ملنے والے رنگ برنگے مدنی پھولوں کی روشنی سے سَلام کو عام کرنے والے مَدَنی اِنعام پر عمل کرتے ہوئے بِلا اِمتیاز ہر مُسلمان کو سَلام کریں، خواہ اُس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو، اسی طرح جب اپنے گھر میں داخل ہوں تو گھر والوں کو بھی سَلام کریں۔ آج کل عام طور پر لوگ گھر کے باہر تو کسی حد تک ایک دوسرے کو سَلام کر لیتے ہیں مگر گھر میں داخل ہوتے وقت گھر والوں کو سَلام نہیں کرتے، بلکہ خاموشی سے گھر میں داخل ہو جاتے ہیں، یہ طریقہ سُنّت کے خِلاف ہے جبکہ گھر میں داخل ہوتے وقت گھر والوں کو سَلام کرنا سُنّت بھی ہے اور باعثِ خیر و برکت بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ان مَدَنی اِنعامات پر عمل کی کیسی برکتیں ہیں کہ ان کے ذریعے جہاں فرائض و واجبات پر اِستقامت حاصل ہوتی ہے، وہیں اپنے اندر پائی جانے والی کئی ایک مُعاشرتی اور اَخلاقی خامیوں (یعنی کمزوریوں) کو دُور کرنے کا موقع بھی مِلتا ہے۔ یہ تو چند ایک مَدَنی اِنعامات کی برکات کے بارے میں ہم نے سُنا، جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ تمام کے تمام مَدَنی اِنعامات اپنے اندر کس قدر رحمتیں اور برکتیں لئے ہوئے ہیں۔ لہٰذا اگر ہم صحیح معنوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار، سچّے عاشقِ رسول اور باعمل مُسلمان بننا چاہتے ہیں تو ہمیں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مَدَنی اِنعامات ضرور اپنانے چاہئیں، یہ مَدَنی اِنعامات راہِ نجات اپنانے اور نیک بننے کا بہترین مَدَنی نُسخہ ہیں اور بالخُصوص گُناہوں کے مَرَض کے لئے تِریاق (دَوا) ثابت ہوتے ہیں۔ امیرِ

اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: مجھے مَدَنی اِنعامات سے پیار ہے۔ فرماتے ہیں: اگر آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر بَصَمیمِ قَلْب (سچّے دل سے) اِن کو قبول کر کے اِن پر عمل شُروع کر دِیا تو آپ جیتے جی بہت جلد اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بر کتیں دیکھ لیں گے۔ آپ کو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سکونِ قَلْب نصیب ہو گا، باطِن کی صَفائی ہو گی نیز خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰے کے چشمے آپ کے قَلْب سے پُھوٹیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے عَلاقے میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام حیرت انگیز حَد تک بڑھ جائے گا۔ چونکہ مَدَنی اِنعامات پر عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے حُصُول کا ذریعہ ہے، لہٰذا شیطان آپ کو بہت سُستی دِلائے گا، طرح طرح کے حیلے بہانے سُجھائے گا، آپ کا دِل نہیں لگ پائے گا مگر آپ ہمّت مَت ہاریے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِل بھی لگ ہی جائے گا۔

اے رضاؔ ہر کام کا اِک وقت ہے دِل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے چند مزید مَدَنی اِنعامات کے مُختَصراً فضائل سُنتے ہیں تا کہ ہمارے دل میں نَفْس و اَعْمال کا مُحاسَبہ کرنے کی مزید رَغْبَت پیدا ہو سکے چُنانچہ ❀ ان مَدَنی اِنعامات میں سے ایک مَدَنی اِنعام تمام گُناہوں سے توبہ کرنے والا بھی ہے۔ توبہ کرنے والوں کے بارے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سارے انسان خطاکار ہیں اور خطاکاروں میں سے بہتر وہ ہیں، جو توبہ کر لیتے ہیں۔[1] ❀ اسی طرح تَہَجُّد ادا کرنے والے مَدَنی اِنعام کی اَہمِیَّت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ رسُولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کے بعد سب سے

---

[1] ... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبۃ، ۴/۴۹۱، حدیث: ۴۲۵۱

افضل نماز رات میں پڑھی جانے والی نماز ہے۔[1] ❀ ایک مَدَنی اِنعام مغرب کے بعد ادا کئے جانے والے اَوّابین کے نوافل کے بارے میں بھی ہے۔اِن کی فضیلت میں آتا ہے کہ جو شخص مغرب کے بعد چھ (6) رَکعتیں اِس طرح اَدا کرے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کہے تو یہ چھ (6) رَکعتیں بارہ (12) سال کی عِبادت کے برابر ہوں گی۔[2] ❀ چاشت کے نوافل اَدا کرنے والا مَدَنی اِنعام بھی زَبَردَست فضیلت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔جنابِ صادِق و اَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے اے ابنِ آدم! تُو شُروع دن میں چار (4) رَکعتیں ادا کرنے سے عاجز نہ ہو، میں آخرِ دن تک تیری کِفایَت کروں گا۔[3] ❀ جُھوٹ سے بچنے والے مَدَنی اِنعام پر عمل کرنا بھی جنّتی گھر کے حُصُول کا ذریعہ ہے۔ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ختم کرے میں اُس کے لئے جنّت کے کنارے ایک گھر کی ضَمانت دیتا ہوں اور جُھوٹ تَرک کرنے والے کو جنّت کے وَسْط میں ایک گھر کی ضَمانت دیتا ہوں اگرچِہ وہ مِزاح (خُوش طَبعی) کے طور پر جُھوٹ بولتا ہو اور اچھے اَخلاق والے کو جنّت کے اعلیٰ دَرَجے میں ایک گھر کی ضَمانت دیتا ہوں۔[4] ❀ غیبت سے بچنے والے مَدَنی اِنعام پر عمل کرنا قُربِ مُصطَفٰے کے حُصُول کا ذریعہ ہے۔

سُلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جس کا مال کم ہُوا اور اَہْل و عِیال زیادہ ہُوئے اور نماز اچھی ہُوئی اور اُس نے مُسلمانوں کی غیبت نہ کی، جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو میرے ساتھ اس

---

[1] ... مسلم، کتاب الصیام، ص ۵۹۱، حدیث: ۱۱۶۳

[2] ... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ... الخ، باب ما جاء فی الست رکعات... الخ، ۲/۴۵، حدیث: ۱۱۶۷

[3] ... السنن الکبری، ۱/۱۷۷، حدیث: ۴۶۸

[4] ... ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، ۴/۳۳۲، حدیث: ۴۸۰۰

طرح ہوگا جیسے یہ دو (2) انگلیاں ہیں۔[1] ❀ مَدرَسۃُ المدینہ بالغان میں قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے والے مَدَنی اِنعام پر عمل کرنا بھی عَین باعثِ سَعادت ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: قرآن پڑھنے والے کہ یہی لوگ اللہ والے ہیں اور خَواص میں شامِل ہیں۔[2] ❀ مختلف اَوْرَاد و وظائف پڑھنے والا مَدَنی اِنعام جو کہ ذِکْر و اَذْکار کی تَرغیب پر مُشْتَمِل ہے۔ ذِکْر کی فضیلت کے بارے میں حدیثِ قُدسی میں آتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: جب میرا بندہ میرا ذِکْر کرتا ہے اور اُس کے ہونٹ میرے لئے ہِلتے ہیں تو میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں۔[3] ❀ پیر کے دن روزہ رکھنے والے مَدَنی اِنعام پر عمل کرنا بھی حدیثِ پاک کی رُو سے پسَندِیدہ عمل ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: پیر اور جُمعرات کے دن اَعمال پیش کئے جاتے ہیں، لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرا عمل پیش کیا جائے تو میں روزے دار ہوں۔[4] ❀ مریض کی عِیادت کرنے والا مَدَنی اِنعام بھی نہایت اَہَمِّیَّت کا حامِل ہے کیونکہ مُحسنِ اِنسانیّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مریض کی عِیادت کرتا ہے تو ایک مُنادی (اعلان کرنے والا) آسمان سے نِدا (اِعلان) کرتا ہے کہ خُوش ہوجا کہ تیرا یہ چلنا مُبارک ہے اور تُو نے جنّت میں اپنا ٹھکانا بنالیا ہے۔[5]

مَدَنی اِنعامات کی برکات

---

[1] ... مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب فی من قلّ مالہ وکثرت عیالہ، ۱۰/ ۴۴۹، حدیث: ۱۷۸۶۸

[2] ... ابن ماجہ، کتاب السنة، باب فی فضل من تعلم القرآن وعلمه، ۱/ ۱۴۰، حدیث: ۲۱۵

[3] ... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل الذکر، ۴/ ۲۴۳، حدیث: ۳۷۹۲

[4] ... ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی صوم یوم الاثنین والخمیس، ۲/ ۱۸۷، حدیث: ۷۴۷

[5] ... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی ثواب من عاد مریضاً، ۲/ ۱۹۲، حدیث: ۱۴۴۳

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ان مَدَنی اِنعامات پر عمل، اَصْل میں قرآن و حدیث کے بعض اَحکامات پر عمل کرنا ہے اور اِن پر عمل کی اتنی برکتیں ہیں، جن کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا مثلاً ❀ اچھے اچھے اَعْمال کی اچھی اچھی نیتیں مَدَنی انعامات کے ذریعے ❀ فرائض اور واجبات یعنی نمازوں کی ادائیگی اور جماعت کی پابندی مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ قرآنِ کریم کی تِلاوت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ روزوں کی کثرت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ اَوْراد و وظائف پر اِسْتِقامت (اِس۔تِ۔قا۔مت) مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ امیرِ اہلسنّت و عُلَمائے اہلسنّت کی کُتُب کے مُطالَعہ پر مُداوَمت (مُ۔دا۔وَ۔مت) یعنی ہمیشگی مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ قرآن سیکھنے سکھانے کی سعادت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ سُنّتوں کی برکات مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ روزانہ کنزُالایمان (مع تفسیرِ خزائِنُ العرفان / نورُالعرفان / صراط الجنان) کی تین (3) آیات کی تِلاوت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ انفرادی کوشش کی تَربیت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ پردے میں پردہ، اُٹھتے بیٹھتے اور کھڑے رہتے ہوئے حتَّی الْاِمْکان سَمتِ قِبلہ کی سعادت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ فلموں ڈراموں، گانے باجوں، تہمتوں، گالیوں، جُھوٹی باتوں، چُغلیوں، وعدہ خِلافیوں، طَنز و دِل آزاریوں، قَہقَہوں، حَسَد، تکبّر، نِفاق، رِیاکاری اور خِیانت جیسے مُعاشرتی، غیر اخلاقی اور غیر شرعی اَفْعال و حَرکات سے نفرت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ ذاتی دوستی کے بجائے سب سے یکساں (ایک جیسے) تَعَلُّقات مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ مُطالَعۂ بہارِ شریعت و کُتُبِ اعلیٰ حضرت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ مرکزی مجلسِ شُوریٰ و کابینہ ومُشاوَرتوں اور مجالس کی اِطاعت مَدَنی اِنعامات کے ذریعے ❀ حتّٰی کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِسْتِقامت بھی مَدَنی

اِنعامات کے ذریعے نصیب ہوتی ہے، غرض یہ کہ مَدَنی اِنعامات آخرت کے مصائب سے نَجات اور ڈھیروں بَھلائیوں کے حُصُول کا ذریعہ ہیں۔ لہٰذا پکّی اور سچّی نِیّت فرمالیجئے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج سے ہی روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کو اپنا معمول بنائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مَدَنی اِنعامات کے عامِل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خُوب برسا رَحمتوں کی تُو جَھڑی

کتاب "فِکرِ مدینہ" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فکرِ مدینہ کے بارے میں تَفصِیلی معلومات حاصل کرنے نیز نیکیوں کا جذبہ پانے اور گُناہوں سے بچتے ہوئے اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 166 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب **"فکرِ مدینہ"** کا مُطالعہ نِہایت مُفید ہے۔ اس کتاب میں فکرِ مدینہ (اَعْمال کا مُحاسَبہ کرنے) کی ضرورت و اَہَمِّیَّت، اِس کے فوائد، قرآن و حدیث کی روشنی میں خُود اِحتِسابی کرنے کا ثُبُوت اور بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کی فکرِ مدینہ کے واقعات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مُختلف موضوعات پر فکرِ مدینہ کرنے کا عملی طریقہ بھی بیان کیا گیاہے۔ تمام اسلامی بھائیوں سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ اس کتاب کو آج ہی مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب فرماکر اس کا مُطالعہ کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ(یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاوٴن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتاہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتاہے۔

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرنے کے حوالے سے بیان سُنا کہ

اپنا مُحاسَبہ کرتے رہنا بہت زیادہ اَہَمِّیَّت کا حامِل ہے۔ آخرت کی نَجات اسی میں ہے کہ اِنسان دُنیا ہی میں اپنا مُحاسَبہ کرتا رہے اور اپنے نَفْس واَعْمال کی کڑی نگرانی کرتا رہے، جو شخص حسابِ آخرت سے پہلے خُود اپنا مُحاسَبہ کرتے ہوئے اپنی ذات اور اپنے اَفْعال میں پائی جانے والی بُرائیوں کو سُدھار لیتا ہے، وہ گُناہوں سے بچنے اور نیکیوں کی کثرت کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے، اُن نیک اَعْمال کی برکت سے اُسے مُشکلات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَدَد حاصل ہوتی ہے اور کل بروزِ قیامت جنّتی باغات ایسے خُوش نصیب شخص کا ٹِھکانا بنیں گے۔ قرآن وحدیث میں خُود اِحتِسابی کی تَرغِیب دِلائی گئی ہے، بلکہ حدیثِ پاک میں تو تاکید کی گئی ہے کہ اِنسان کو اپنے اَوقات میں سے کچھ وقت اِحتِساب (فکرِ مدینہ) کے لئے مُقَرَّر کرنا چاہئے اور کسی بھی کام سے پہلے اُس کے انجام کے بارے میں غور کرلینا چاہئے کہ یہ کام اُخْروی اعتبار سے اچھا ہے یا بُرا۔ اگر اچھا ہو تو کرے اور بُرا ہو تو اُس سے باز رہے۔ یاد رہے! کہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے آخرت کے بارے میں غور و فِکْر کرنا صرف نیکیوں کی کثرت کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ خُود بھی عظیم نیکی اور زبردست عِبادت ہے جیسا کہ ہم نے حدیثِ پاک میں سُنا کہ آخرت کے بارے میں لمحہ بھر غور و فِکْر کرنا ساٹھ (60) سال کی عِبادت سے بہتر ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں کی بدولت ہمارے لئے مَدَنی اِنعامات کے ذریعے فکرِ مدینہ کرنا نہایت آسان ہوگیا ہے، لہٰذا تمام اسلامی بھائی فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرنے (یعنی فکرِ مدینہ) کو اپنا معمول بنالیجئے، نیز اس پر اِستِقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور مَدَنی قافلوں میں سفر کرتے رہئے۔ اس کی برکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنا ہمارے لئے آسان سے آسان تر ہوتا چلا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ حج وعمرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے کا خُوب خُوب ذِہن دیا جاتا ہے، نیز مُنظَّم طریقے سے مدنی کاموں کو بڑھانے کے لئے مُتَعَدَّد شعبہ جات بھی قائم کیے گئے ہیں، اِنہی شعبہ جات میں سے ایک "مجلسِ حج وعُمرہ" بھی ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ حج ایک اَہم عِبادت ہے، ہر سال لاکھوں مُسلمان ایک ہی لباس میں رَنگ ونَسل کے اِمتیازات مِٹا کر اورآپس کی نَفْرتیں اور رَنْجشیں بُھلا کر سرزمینِ حرم پر اِکٹھے ہوتے ہیں، جن کے اِتّفاق واِتّحاد کا یہ اَنداز دیکھ کر پُوری دُنیا حیران ہوتی ہے۔ یہ لمحہ عُشّاق کے لئے کسی طور پر نعمتِ عُظمیٰ سے کم نہیں ہوتا، کیونکہ جب اِنہیں رَبّ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ سے پروانۂ حاضری ملتاہے توان کا شَوق دِیدْنی (یعنی دیکھنے کے قابل) ہوتا ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حَضرتِ علّامہ مَولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حج پر جانے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تَربِیّت پر بھی خُصُوصی توجُّہ دی اور اِنہیں بارگاہِ خُداوندی اور بارگاہِ مُصْطَفَوِی کے آداب سکھانے کے لئے ایک شُہرۂ آفاق کتاب **"رَفِیْقُ الْحَرَمَین"** تحریر فرمائی اور مکہ ومدینہ کی فَضاؤں میں اپنی سانسوں کو مُعطّر کرنے کے لئے جانے والوں کو آداب اور دیگر ضَروری مَسائل وغیرہ سے آگاہ کرنے کے لئے **"مجلسِ حج وعُمرہ"** بنائی۔ چُنانچہ ہر سال حج کے **"مَوسِمِ بہار"** میں حاجی کیمپوں میں **"مجلسِ حج وعُمرہ"** کے زیرِ اِہتمام دعوتِ اسلامی کے مُبلّغین، حاجیوں کی تَربِیّت کرتے ہیں۔حج وزیارتِ مدینۂ مُنورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں رَہنُمائی کے لیے مدینے کے مُسافروں کو حج وعمرہ کی کتابیں مثلاً رَفِیْقُ الْحَرَمَین اور رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِین

بھی مُفت پیش کی جاتی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

12 مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے اَخلاق کو سنوارنے اور اپنی گُفتار و کِردار کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جایئے اور ساتھ ساتھ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بھی حِصّہ لیجئے، یادرہے کہ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام "مدنی انعامات" کارِسالہ جمع کروانا بھی ہے، ہم خود بھی مدنی انعامات پر عمل کے ساتھ ساتھ مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کراتے ہوئے، دُوسروں کو بھی پابندی کے ساتھ مدنی انعامات کارِسالہ جمع کروانے کا ذہن دیتے رہیں، اس پر اِستقامت کی برکت سے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیک اعمال میں اِضافہ ہو گا۔

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اِسْتِقامت سے فکرِ مدینہ کو اپنا معمول بنالیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی کثیر برکتیں حاصل ہوں گی۔ آیئے تَرغیب کے لئے ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں۔

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا اِنعام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبِلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مشہورِ زمانہ تالیف "فیضانِ سنّت" جلد اوّل کے صفحہ 931 پر لکھتے ہیں: ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خُلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مَدَنی اِنعامات سے پیار ہے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا میرا معمول ہے۔ ایک بار میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ

اسلامی کے سنّتوں کی تَربِیَت کے مَدَنی قافِلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ صوبہ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھا۔ اِسی دَوران مجھ گنہگار پر بابِ کرم کُھل گیا۔ ہُوا یُوں کہ رات کو جب سویا تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لے آئے، ابھی جلووں میں گُم تھا کہ لَب ہائے مُبارَکہ کو جُنبِش ہوئی اور رَحمت کے پُھول جَھڑنے لگے، اَلفاظ کچھ یُوں تَرتِیب پائے: **"جو مَدَنی قافلے میں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں اُنہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے جاؤں گا۔"**

شکریہ کیوں کر اَدا ہو آپ کا یا مُصْطَفٰے
کہ پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہِ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا　　جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدَنی پُھول" سے مِسْواک کے مَدَنی پھول سُنتے ہیں۔

پہلے دو (2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ❀ دو رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا

---

[1] ...مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱ /۹۷، حدیث: ۱۷۵

بغیر مِسواک کی سَتّر (70) رَکعتوں سے اَفضل ہے۔[1] ❀ مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کر لو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور رَبّ تعالیٰ کی رِضا کا سبب ہے۔[2] ❀ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: (چند یہ ہیں) منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رَبّ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے، ❀ سیِّدُنا امام شافعی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا استِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔[3] ❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو مِسواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مَت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . اَلتَّرغِیب وَالتَّرهِیب، ۱/۱۰۲، حدیث: ۱۸

2 . . . مُسندِ امام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۴۳۸ حدیث ۵۸۶۹

3 . . . اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۲۷

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف　(ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے قرآنِ پاک پڑھا، رَبّ تعالٰی کی حمد کی اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُود شریف پڑھا نیز اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کی تو اس نے بھلائی، اس کی جگہ سے تلاش کر لی۔ (شعب الایمان ج ۲ ص ۳۷۳ حدیث ۲۰۸۴)

جو دُرُود و سَلام پڑھتے ہیں
ان پہ رَبّ کا سلام ہوتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضَا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے

وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کاش! سر کے بَل چل کے آتا:

منقول ہے کہ حضرت عبدُاللہ اِبنِ مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (جو خَلیفہ) ہارونُ الرَّشید کے وزیر (تھے، انہیں) جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تَوبہ کی توفیق عطا فرمائی تو وہ گُناہوں سے توبہ کرکے مَکَّہ شریف کے لیے روتے ہوئے پیدل ننگے پاؤں رَوانہ ہوئے۔ جب حَرم کے شیوخ (پیشواؤں) نے سُنا کہ وزیر مَکَّہ میں پہنچنے والے ہیں، اِنہیں سَلام کرنے کے لیے مکۂ مُکَرَّمہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا) سے باہر جمع ہوئے اُنہوں نے دیکھا کہ وزیر صاحب کی شکل وصورت بدلی ہوئی ہے، بال پَراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) اور خاک آلود، جسم اور چہرہ نِہایت میلا کُچیلا ہے، مشائخ نے تَعَجُّب کرتے ہوئے ہارون رشید کے وَزیر سے پُوچھا: آپ نے مَساکین کی طرح شکل بنا کر بغیر جُوتے کے جنگلوں اور میدانوں میں پیدل سفر کیوں فرمایا؟ اُنہوں نے جواب دیا: آپ بتائیں ایک بندہ جب اپنے مَولا کے دروازے پر حاضری دے اس کی کیا کیفیَّت ہونی چاہیے؟ میں پِیادَہ (پیدل) چل کر حاضر ہوا ہوں، حق تو یہ تھا کہ سَر کے بَل چل کر آتا۔ (البحر العمیق، ص۳۱۹)

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا

اَرے سَر کا مَوقع ہے او جانے والے

(حدائقِ بخشش ص:۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مَسْرُوق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب سَفرِ مکّہ کیلئے روانہ ہوئے تواِنتہائی خَستہ حالت میں ننگے پاؤں سُوئے حَرَم چل پڑے، جب وَجہ پُوچھی گئی تو کتنا پیارا جواب عَطا فرمایا کہ جب ایک غُلام اپنے مَولا کی بارگاہ میں حاضِر ہو تو حق تو یہ ہے کہ سَر کے بَل چل کر آئے، میں تو پھر بھی پِیادہ (پیدل) حاضر ہوا ہوں۔ یقیناً اس عظیمُ الشّان بارگاہ کے مُناسِب بھی یہی ہے کہ بندہ جب وہاں جائے تو شاہانہ اور مُتَکَبِّرانہ اَنداز نہ ہو بلکہ اِنْتہائی عاجزی واِنکساری کے ساتھ حاضری کی سَعادَت پائے۔ حدیثِ پاک میں بھی اس کی ترغیب ملتی ہے۔ چُنانچہ بارگاہِ رسالت میں کسی نے عرض کی: یا رَسُولَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) حاجی کو کیسا ہونا چاہیے؟ ارشاد فرمایا: پَراگندہ سَر، میلا کُچیلا۔ (شرح السنہ للبغوی، کتاب الحج، باب وجوب الحج...الخ، ج۴، ص:۹، حدیث: ۱۸۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حرمینِ طیّبین کے سفرِ سَعادَت کی تمنّا ہر ایک عاشق کے دل میں ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہیے۔ بعض خُوش نصیبوں کی مُرادیں بر آتی ہیں اور وہ بیتُ اللہ شریف کی زِیارت اور مَناسِکِ حَجّ کی اَدائیگی کے بعد روضۂ رسول کے پُرکَیف جلووں سے مُستَفِیض ہوتے ہیں۔ اور بعض عاشقانِ رسول ہر وَقْت یادِ مدینہ میں بے چین رہتے ہیں، بس ان کے دل میں ایک یہی آرزُو ہوتی ہے کہ!

اِذْن مل جائے گر مدینے کا کام بن جائے گا کمینے کا

جا کے ان کو دِکھاؤں گا میں تو　　زَخْمِ دل اور داغ سینے کا
قلبِ عاشق اُٹھا دَھڑک اِک دَم　　ذِکْر جب چِھڑ گیا مدینے کا
آنکھ سے اَشک ہوگئے جاری　　جب چلا قافلہ مدینے کا
اس کی قسمت پہ رَشک آتا ہے　　جو مُسافر ہوا مدینے کا
ہم کو بھی وہ بُلائیں گے اِک دن　　اِذْن مل جائے گا مدینے کا

(وسائلِ بخشش، ص ۱۸۱)

اور جو خُوش نصیب حج و عُمرہ کی سَعادت پا کر مدینہ شریف گُھوم آتے ہیں اور نظروں سے سُنہری جالیوں کو چُوم لیتے ہیں ان کی آتشِ شوق بجھتی نہیں بلکہ مزید بھڑک اُٹھتی ہے اور وہ ہر وَقْت فِراقِ مدینہ (یعنی مدینے کی جُدائی میں) میں بے قَرار رہتے ہوئے گویا زبانِ حال سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں،

مدینے ہمیں لے گیا تھا مُقدّر　　مدینے میں کیسا سُرور آ رہا تھا
نہ ہم کاش آتے یہاں لوٹ کر گھر　　مدینے میں کیسا سُرور آ رہا تھا
وہاں بارشِ نُور ہوتی تھی پیہم　　نہ دُنیا کی جھنجھٹ زَمانے کا تھا غَم
مِلا تھا ہمیں قُربِ محبوبِ داوَر　　مدینے میں کیسا سُرور آ رہا تھا
کبھی بیٹھتے ان کی مسجد میں جا کر　　کبھی دُور سے تکتے محراب و منبر
نمازوں کا بھی لُطف تھا کیا وہاں پر　　مدینے میں کیسا سُرور آ رہا تھا
یقیناً مدینہ ہے صَد رشکِ جنَّت　　مدینے میں ہے میٹھے آقا کی تُربت
اے عطارؔ! کیوں چھوڑ کر آئے وہ دَر　　مدینے میں کیسا سُرور آ رہا تھا

(وسائلِ بخشش، ص۱۶۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کعبہ معظّمہ اور گنبدِ خضرا کی زِیارت کے لیے جانا، حج ہو یا عُمرہ، کسی بھی نیّت سے سُوئے حَرَم قدم بڑھانا، یقیناً بہت بڑی سعادت اور بڑے نصیب کی بات ہے۔ اور ایسا شخص جو اس اِرادے سے گھر سے نکلے وہ فائدے ہی فائدے میں ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا سفر ہے کہ قدَم قدَم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں اور اس کی برکتوں کی چھما چھم برسات نصیب ہوتی ہے۔ اور جب زائر حرمینِ طَیِّبَیْن میں پہنچ جائے اب تو اس کے وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں، اس کے نصیب کا ستارہ بامِ عُروج (بلندی) پر ہوتا ہے۔ اگر اسی دوران وہیں پر دَم نکل جائے اور جنّتُ البَقِیع میں دو گز جگہ مل جائے تو اس سے بڑھ کر اور کیا اِنعام ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے نامۂ اعمال میں قیامت تک اپنے نیک عمل کی نیّت کے مُطابِق ثواب بھی لکھا جاتا رہے گا اور اگر واپس آنا ہی پڑ جائے تو مدینے میں دوبارہ جانے کا جاں فزا تصور بھی عاشقانِ رسول کے ذوق کی تسکین کا سامان ہو جاتا ہے۔ الغرض! اس مبارک سفر کے بڑے فوائد ہیں۔ آیئے! اس حوالے سے چند فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. یہ گھر اسلام کا سُتُون ہے، جو حج یا عُمرہ کرنے والا اپنے گھر سے بیتُ اللہ شریف کے اِرادے سے نکلے، اگر اس کی رُوح قَبض ہو جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ اُسے جنّت میں داخل فرمادے اور اگر وہ (حج کرکے) پلٹا تو اَجر و غنیمت کے ساتھ لوٹے گا۔

(المعجم الاوسط، الحدیث ۹۰۳۳، ج۶، ص۳۵۲۔ فردوس الاخبار للدیلمی، باب الھاء، الحدیث ۷۲۰۸، ج۲، ص۳۸۲)

2. جو شخص اپنے گھر سے حج یا عُمرہ کرنے کے لئے نکلے اور فوت ہو جائے، تو اسے قیامت تک حج و عُمرہ کرنے والے کا اَجر دیا جاتا رہے گا۔ (شعب الایمان للبیہقی، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرۃ، الحدیث ۴۱۰۰،

ج ۳، ص ۴۷۴)

3. جو اس راہ میں حج یا عمرہ کے لیے نکلا اور مر گیا اُس کی پیشی نہیں ہو گی، نہ حساب ہو گا اور اس سے کہا جائے گا تُو جنَّت میں داخل ہو جا۔(المعجم الأوسط"، باب المیم، الحدیث:۵۳۸۸، ج۴، ص ۱۱۱)

طیبہ میں مَر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شَفاعت نگر کی ہے
زِندہ رہیں تو حاضریِ بارگاہ نصیب
مَر جائیں تو حیاتِ اَبد عیش بھر کی ہے
(حدائقِ بخشش، ص: 221، 222)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکۂ مُکَرَّمہ و مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی حاضری کی سَعادَت پانا ایسا اَنمول موقع ہے کہ یہ نصیب والوں کو ہی ملتا ہے، اس پر جتنا شکر کیا جائے کم ہے۔ جب کسی کو یہ سَفرِ مُقدَّس نصیب ہو تو اپنی خُوش بَختی پر شکر کرتے، گُناہوں کو یاد کرتے اور خوفِ خُدا سے لَرزتے کانپتے ہوئے اس اُمّید کے ساتھ سفر کرنا چاہیے کہ حرمینِ طَیِّبَیْن کی مُقدَّس فضاؤں میں جائیں گے، وہاں ہر وَقْت ہونے والی رحمتوں کی بارش میں نہائیں گے، گُناہوں کو بخشوائیں گے اور اپنے تاریک دل کو جِلائیں گے۔

میں کر کے سِتَم اپنی جاں پر قرآن سے جَاءُوْكَ سُن کر
آیا ہوں بہت شَرمندہ سا سرکار توجہ فرمائیں

یاد رکھئے! جب ہم ان اچھی اچھی نیّتوں سے سفر کریں گے اور ہر مُقدَّس مَقام پر اپنے گُناہوں کی وجہ سے شرمندہ ہوتے ہوئے توبہ کریں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ہمارے گُناہ ضَرور مُعاف ہوجائیں گے۔ مگر افسوس! فی زمانہ ایک تعداد ہے کہ جو اس مُقدَّس سفر کو دوسرے عام سفروں کی طرح سمجھتی ہے۔ ان کے اَنداز سے تو یُوں لگتا ہے جیسے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہاں بھی پکنک مَنانے آئے ہیں۔ وہی ہلہ گلہ، وہی شور وغل اور نہ تھمنے والا ہنسی مَذاق جاری ہوتا ہے۔ ہونا تو یُوں چاہیے کہ جس خُوش نصیب کو یہ موقع مُیَسَّر آئے تو اُسے اپنی سَعادتوں کی مِعْراج جان کر اس کے مَقْصَد کو سمجھتے ہوئے اس کی حد دَرجہ تعظیم کرے۔ اس سفر کی عظمت واَہَمِیَّت بیان کرتے ہوئے اَعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں،

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذَرا تو جاگ

او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سَر کی ہے (حدائق بخشش ص۲۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ جب اس مُبارَک سفر پہ جانے کی سَعادَت نصیب ہو تو اس کی تعظیم بجالاتے ہوئے، اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ کوئی ایسی بات نہ سَرزَد ہو کہ جس کے سبب سارا سفر ہی بیکار ہو جائے۔ بعض نادان لوگ ان مُقدَّس مَقامات پر بھی مَذاق مَسْخری سے باز نہیں آتے اور دُنیا جہان کی باتوں میں مشغول رہ کر ان کا تَقَدُّس پامال کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ بعض لوگ وہاں پر بھی موبائل فون کا بِلاضرورت اِستعمال کرتے ہیں، بعض نادان ان مقدس مقامات پر اپنی تصاویر خود ہی بنا کر اپنا قیمتی وقت بھی ضائع کرتے ہیں اور دُوسروں کے لیے تشویش کا باعث بھی بنتے ہیں۔ نہ جانے ایسے لوگوں کی ان حرکتوں سے کتنوں کے حج و عُمرہ خراب ہوتے ہوں

گے اور اُن کے ذَوق وشَوق میں خلل پیدا ہوتا ہو گا۔

اگر ہم اَولیائے کاملین اور بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِیْن کے سفرِ حرمین کے واقعات کا مُطالَعہ کریں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ یہ حضرات اِنتہائی اَدب و تعظیم کے ساتھ سَفرِ حج پر روانہ ہوتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے رو رو کر مُناجات کرتے، اپنے گُناہوں کی معافی مانگتے، عاجزی واِنکساری اپناتے اور خوفِ خدا اور عشقِ رسول سے سرشار ہو کر کچھ اس طرح سفرِ مدینہ کے لیے روانہ ہوتے کہ ان کی صُحبت کی بَرَکت سے دوسرے لوگ بھی ان کے رَنگ میں رَنگ جایا کرتے تھے۔ آیئے! ایک نہایت اِیمان اَفروز حکایت سُنتے ہیں۔ چُنانچہ،

حضرتِ سیِّدُنا مُخَوَّل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا بُہَیم عِجلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: میرا حج کا اِرادہ ہے کسی کو میرا رفیقِ سفر بنا دیجئے۔ چُنانچہ میں نے اپنے ایک پڑوسی کو اُن کے ساتھ سَفرِ مدینہ پر آمادہ کرلیا۔ دوسرے دن میرا پڑوسی میرے پاس آیا اور کہنے لگا: میں حضرتِ سیِّدُنا بُہَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ نہیں جاسکتا۔ میں نے حیرت سے کہا: خُدا کی قسم! میں نے کُوفہ بھر میں ان جیسا بااَخلاق آدمی نہیں دیکھا، آخِر کیا وَجہ ہے کہ تم ان کی رَفاقت سے خُود کو مَحروم کر رہے ہو؟ وہ بولا: میں نے سُنا ہے کہ وہ اکثر روتے رہتے ہیں، اِس لیے ان کے ساتھ میرا سفر خُوشگوار نہیں رہے گا۔ میں نے اُس کو سمجھایا کہ یہ بَہُت اچھّے بُزُرگ ہیں، ان کی صُحبت اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ تمہارے لیے نہایت نَفع بَخش ہو گی، وہ مان گیا۔ جب سفر کے لیے اُونٹوں پر سامان لادا جانے لگا تو حضرتِ سیِّدُنا بُہَیم عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی ایک دیوار کے قریب بیٹھ کر رونے میں مشغول ہو گئے، حتّٰی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی داڑھی مبارَک اور سینہ اَشکوں سے تَر ہو گیا اور آنسو زمین پر ٹَپ ٹَپ گِرنے لگے۔

میرے پڑوسی نے گھبرا کر مجھ سے کہا: ابھی تو سفر کی شُروعات ہیں اور ان کا یہ حال ہے، خُدا جانے آگے کیا عالَم ہو گا! میں نے اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے کہا: گھبرایئے نہیں سفر کا مُعاملہ ہے، ہو سکتا ہے بال بچّوں کی جُدائی میں رو رہے ہوں اور آگے چل کر قَرار آجائے۔

حضرت سیّدُنا بُہَیم عِجلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ بات سُن لی اور فرمایا: وَاللہ! ایسی بات نہیں، اِس سفر کے سبب مجھے "سَفَرِ آخِرت" یاد آگیا۔ یہ فرماتے ہی چیخیں مار مار کر رونے لگے۔ پڑوسی نے پھر پریشانی کے عالَم میں مجھ سے کہا: میں ان کے ہمراہ کیسے رہ سکوں گا! ہاں ان کا سفر حضرت سَیِّدُنا داوٗد طائی اور سیّدُنا سلام اَبُواْلاَحْوَص رَحِمَہُمَا اللہُ تَعَالٰی کے ساتھ ہونا چاہیے کیونکہ یہ دو حضرات بھی بہُت روتے ہیں، اُن کے ساتھ ان کی ترکیب خُوب رہے گی اور مل کر خُوب رویا کریں گے۔ میں نے پھر پڑوسی کی ہمّت بندھائی، آخرِ کار وہ اُن کے ساتھ سَفَرِ مدینہ پر روانہ ہو گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا مُخَوَّل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حج سے ان کی واپَسی ہوئی تو میں اپنے پڑوسی حاجی کے پاس گیا، اُس نے بتایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خَیر دے، میں نے ان جیسا آدمی کہیں نہیں دیکھا، حالانکہ میں مالدار تھا پھر بھی غریب ہونے کے باوُجُود وہ مجھ پر خُوب خَرچ کرتے تھے، بوڑھے ہونے کے باوُجُود روزے رکھتے، مُجھ بے روزہ جَوان کے لیے کھانا بناتے اور میری بے حَد خِدمت کیا کرتے تھے۔ میں نے کہا: آپ تو ان کے رونے کے سبب پریشان ہوتے تھے اب کیا ذِہن ہے؟ کہا: پہلے پہَل میں بلکہ دیگر قافِلے والے بھی ان کے رونے کی کَثرت سے گھبرا جاتے تھے مگر آہِستہ آہِستہ ان کی صُحبت کی بَرَکت سے ہم پر بھی رِقّت طاری ہونے لگی اور ان کے ساتھ ہم سب بھی مل کر روتے تھے۔

حضرتِ سَیّدُنا مُخَوَّل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: اِس کے بعد میں حضرت سیِّدُنا بُہَیم عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

اللہِ الْوَلِی کی خدمت میں حاضِر ہوا اور اپنے پڑوسی حاجی کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: بَہُت اچھا رفیق (ساتھی) تھا، ذِکْرُ اللہ اور قرآنِ کریم کی تلاوت کی کثرت کرتا تھا اور اس کے آنسو بہت جلد بہہ جایا کرتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم کو جزائے خَیر عطا فرمائے۔

(البحر العمیق ج۱ ص ۳۰۰ مُلخصًا، از عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۱۱۸)

یادِ نبیّ پاک میں روئے جو عُمر بھر
مَولا مجھے تلاش اُسی چشمِ تَر کی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ کہ ہمارے اَسلاف جب سَفرِ حج پر روانہ ہوتے تو ہر وَقْت ذِکْرُ اللہ اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہتے، خوفِ خُدا میں آنسو بہاتے، اپنے رُفقاء کی خُوب خَیر خواہی فرماتے۔ ان کے حُسنِ اَخلاق اور عادت و کردار سے مُتأثِّر ہو کر ان کے ساتھ سفر کرنے والے بھی اِنہی کے رَنگ میں رَنگ جاتے۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے اَسلاف جب کسی سفر پر جاتے، یہاں تک کہ سَفرِ حج جیسے مُبارَک اور مُقدَّس سفر پر بھی جاتے، تب بھی اُنہیں سَفرِ آخرت یاد آ جاتا اور فکرِ آخرت میں اس قَدَر آنسو بَہاتے کہ داڑھی مُبارَک آنسوؤں سے تَر ہو جاتی۔ جب کہ ایک طرف ہم ہیں کہ سَفرِ آخرت کے بارے میں سوچنا تو دَر کنار، گویا ہم نے دُنیا میں ہمیشہ رہنے اور اس کی رنگینیوں میں بدمَسْت رہنے کو ہی مَقْصدِ حیات سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ عقلمند وہی ہے جو دُنیا کے ہر ہر عمل پر فکرِ آخرت کرتا رہے، رات کو جب سونے لگے تو قبر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں نرم و ملائم بستر نہیں ہو گا بلکہ سخت زمین میرا بچھونا ہو گی، جب ٹھنڈا اور میٹھا پانی اپنے حلق سے اُتارے تو محشر کی پیاس کو یاد

کرے کہ اس دن حلق خُشک اور زبانیں سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی۔ جس وَقْت گرمی کی شِدَّت سے جینا دُشوار ہو اس وَقْت روزِ محشر کی گرمی کو یاد کرے کہ قیامت کا پچاس ہزار (50,000) سالہ دن ہو گا، سُورج سَوا میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا، اس کی تپش سے بچنے کے لئے کوئی سایہ مُیَسَّر نہ ہو گا، دَہکتی ہوئی زمین پر ننگے پاؤں کھڑا کر دیا جائے گا، گرمی اور پیاس سے بُرا حال ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے دُنیوی مُعاملات شریعت کے مُطابق گُزارنے کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت کی خُوب خُوب تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مجھ پہ چشمِ شفا کیجئے	دُور بارِ گناہ کیجئے
مال کے جال میں پھنس گیا	مجھ کو آقا رِہا کیجئے
یانبی آپ ہی کچھ علاج	نفس و شیطان کا کیجئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سفر چاہے دُنیوی ہو یا اُخْرِوی اس کی تیاری کے کچھ آداب ہوتے ہیں۔ اگر تیاری میں کچھ کمی رہ جائے یا دورانِ سفر ان آداب کا خیال نہ رکھا جائے تو سفر میں دِقَّت و مَشَقَّت کا سامنا ہو سکتا ہے۔ اگر اُخْرِوی سفر کیلئے نیک اَعمال کی صُورت میں زادِ سفر ساتھ ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بآسانی منزل تک پہنچ جائیں گے اور کوئی پریشانی بھی نہیں ہو گی۔ اور دُنیوی سفر کے بھی کچھ آداب ہیں آیئے! ان میں سے چند آداب سنتے ہیں۔

1. سفر شروع کرنے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لینی چاہئیں۔ جیسے گھر آنے جانے اور راستے میں ملنے والوں سے سَلام و مُصافَحہ کی نِیَّت، سَلام کا جواب دینے کی نِیَّت، بدنگاہی سے حِفاظَت

کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے گُناہوں سے خُود کو بچانے کی نِیَّت، نماز کی حِفاظت کی نِیَّت وغیرہ وغیرہ۔ ان پر مزید نیّتیں بھی بڑھائی جاسکتی ہیں۔(سَفرِ حج وعُمرہ اور زِیارتِ مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی مزید اچھی اچھی نیّتوں اور شَرعی مَسائل کی معلومات کیلئے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی 351 صفحات پر مُشتمل مایہ ناز تصنیف ''رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن ''کا مُطالَعہ بے حد مُفید رہے گا۔)

2. سفر کی مَسنُون دعائیں پڑھ لینی چاہیئں۔ ممکن ہو تو دیگر عاشقانِ رسول کو بھی پڑھا دیں۔

3. دوسروں کو گواہ بناتے ہوئے تمام گُناہوں سے سچی توبہ اور احتیاطاً تجدیدِ ایمان بھی کرنا چاہیے۔

4. حُجَّۃُ الْاسلام، حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں:(سفر کرنے والے کو چاہیے کہ)دورانِ سفر ذِکر اور تلاوتِ قرآن کرتا رہے لیکن اتنی آواز میں کہ دوسرا نہ سُنے، اگر کوئی شخص اس سے گفتگو کرے تو ذِکر و تلاوت چھوڑ دے اور جب تک وہ بات کرے اس کی بات غور سے سُنے، جب خاموش ہو جائے تو پھر اپنی حالت پر لوٹ آئے(یعنی ذِکر وغیرہ شُروع کر دے)۔(احیاء العلوم:۲/۹۳۴)

5. مُسافر کیلئے پانچ (5) چیزوں کا اپنے پاس رکھنا سُنَّت ہے۔ چُنانچہ اُمُّ الْمُومنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ میرے سر تاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب سفر پر روانہ ہوتے تو پانچ (5) چیزیں اپنے ساتھ ضرور رکھتے ۔(1) آئینہ (2) سُرمہ دانی (3) قینچی (4) مِسواک اور (5) کنگھا (المعجم الاوسط، ۲/ ۲۰، الحدیث: ۲۴۵۲، ملخصاً)

6. اپنے رشتہ دار، دوست، اَحباب اور مُتَعَلِّقِین سب کے دِین، جان، مال، اَولاد، تَندُرُستی اور عافیت خُدا کو سونپ کر سفر پر روانہ ہونا چاہیے۔

سفر اور آدابِ سفر کے بارے میں مزید معلومات جاننے کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب اِحیاءُ العُلُوم جلد دوم صفحہ 885 تا 970 اور بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 1051 تا 1067 کا مُطالَعہ کر لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُفید معلومات کا ذَخیرہ ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک شَخص نے حضرتِ سیِّدُنا حاتِم اَصَمّ عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے عرض کی: ”مجھے حج کا سفر در پیش ہے ،کوئی ایسا ہم سفر بتایئے جس کی صُحبتِ بابرکت کا فَیض لُوٹتے ہوئے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضِر ہو سکوں۔“ فرمایا: ”اے بھائی! اگر تم ہَم نَشین چاہتے ہو تو تلاوتِ قرآنِ مُبین کی ہم نشینی (یعنی صُحبت) اختیار کرو اور اگر ساتھی چاہتے ہو تو فِرِشتوں کو اپنا ساتھی بنالو اور اگر دوست دَرکار ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دوستوں کے دلوں کا مالِک ہے اور اگر توشہ (یعنی زادِ سفر) چاہتے ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر یقین سب سے بہترین توشہ ہے اور کَعبۃُ اللہ کو اپنے سامنے تصوُّر کرتے ہوئے خُوشی سے اِس کا طَواف کرو۔“

(بحر الدموع ص ۱۲۵ از عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۱۰۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا حاتم اَصَمّ عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے کتنی پیاری نصیحت فرمائی۔ کاش! کہ ہم بھی اس نصیحت پر عمل کرنے والے بن جائیں اور سَفرِ حج کی عظمت اور اس کے مَقاصد کو سمجھنے والے بن جائیں۔ عُموماً دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ ہر سال حج و عُمرہ کے مُبارَک سفر پر روانہ ہوتے، کعبۃُ اللہ شریف کی زِیارت اور اس کے طواف کا شَرَف پاتے اور دیگر مَناسکِ حج کی اَدائیگی کے بعد روضہ ٔرسول کی حاضری کی سَعادت حاصل کرتے ہیں لیکن جب لوٹتے ہیں تو حسبِ سابق گُناہوں بھری زِندگی میں مشغول ہو جاتے ہیں اور وہ بُرائیاں جُوں کی تُوں ان میں باقی رہتی ہیں۔

ایسے اَفراد کو غور کرنا چاہیے کہ آخر کیا وجہ ہے؟ ان مُقدَّس مقامات کی بار بار حاضری کے باوُجُود بھی ہم اپنی اِصلاح نہیں کر سکے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ سارے حَج و عُمرے صِرف نَفْس کی خواہش اور لوگوں کو دِکھانے اور خُود کو "حاجی صاحب" کہلوانے کیلئے کئے ہوں؟ کیونکہ لوگوں کی نظر میں کثیر حج و عُمرہ کرنے اور عابد وزاہد کے نام سے مُتعارَف ہونے کی خواہش عبادات میں بڑی سے بڑی مَشَقَّت بھی آسان کر دیتی ہے۔ جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو محمد مُرتَعِش رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: "میں نے بَہُت سے حج کئے اور ان میں سے اَکْثر سَفرِ حج کسی قسم کا زادِ راہ لئے بِغیر کئے۔ پھر مجھ پر آشکار (یعنی ظاہر) ہوا کہ یہ سب تو میرے نَفْس کا دھوکا تھا کیونکہ ایک مرتبہ میری ماں نے مجھے پانی کا گھڑا اُبھر کر لانے کا حکم دیا تو میرے نَفْس پر ان کا حکم گِراں (یعنی ناگوار) گزرا، چُنانچِہ میں نے سمجھ لیا کہ سَفرِ حج میں میرے نَفْس نے میری مُوافقَت فَقَط اپنی لذّت کے لئے کی اور مجھے دھوکے میں رکھا کیونکہ اگر میرا نَفْس فَناء ہو چکا ہوتا تو آج ایک حقِّ شَرعی پُورا کرنا (یعنی ماں کی اِطاعت کرنا) اُسے (یعنی نفس کو) بے حد دُشوار کیوں محسوس ہوتا!

(الرسالۃ القشیریۃ، ص۱۳۵)

حُبِّ جاہ کی لذّت عبادت کی مَشَقَّت آسان کر دیتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت کا ہرگز یہ مَطلب نہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو محمد مُرتَعِش رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اپنی والدۂ مُحترمہ کا حکم نہیں مانا بلکہ ان کا حکم صِرف نَفْس پر گِراں گزرا تو آپ رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اپنا یہ ذِہن بنا لیا کہ اتنے سال تک حج جیسی مُشکل عبادت، میں نے صرف نفس کے دھوکے کا شکار ہو کر اَدا کی ہے۔ اس حکایت سے مزید یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِیْن کیسی مَدَنی سوچ رکھتے اور کس قَدَر عاجِزی کے خُوگر ہوا کرتے تھے۔ بعضوں کی

عادت ہوتی ہے کہ وہ عام لوگوں سے تو جُھک جُھک کر ملتے اور اُن کیلئے بچھ بچھ جاتے ہیں مگر والِدَین، بھائی بہنوں اور بال بچّوں کے ساتھ اُن کا رویّہ جارحانہ، غیر اَخلاقی اور بَسااَوقات سخت دل آزار ہوتا ہے، ایسا کیوں؟ اس لئے کہ عوام میں عُمدہ اَخلاق کا مُظاہرہ مَقبولیّتِ عامّہ کا باعِث بنتا ہے جبکہ گھر میں حُسنِ سُلوک کرنے سے عزّت و شُہرت ملنے کی خاص اُمّید نہیں ہوتی! اس لئے یہ لوگ عوام میں خُوب میٹھے میٹھے بنے رہتے ہیں! اِسی طرح جو اسلامی بھائی بعض مُستَحَب کاموں کے لئے بڑھ چڑھ کر قُربانیاں پیش کرتے مگر فرائض و واجبات کی اَدائیگی میں کوتاہیاں برتتے ہیں مَثَلاً ماں باپ کی اِطاعت، بال بچّوں کی شریعت کے مطابِق تربیّت نہیں کرتے اور خود فرض عُلُوم کے حُصُول میں غَفلت سے کام لیتے ہیں، اُن کیلئے بھی اِس حکایت میں عبرت کے نِہایت اَہم مَدَنی پُھول ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جن نیک کاموں میں "شُہرت ملتی اور واہ واہ! ہوتی ہے" وہ دُشوار ہونے کے باوُجُود بآسانی سَر اَنجام پاجاتے ہیں کیوں کہ حُبِّ جاہ (یعنی شُہرت و عزّت کی چاہت) کے سبب ملنے والی لذّت بڑی سے بڑی مَشَقَّت آسان کر دیتی ہے۔ یادرکھئے! "حُبِّ جاہ" میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ عبرت کیلئے دو فرامینِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُن لیجئے: (۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طاعت (یعنی عبادت) کو بندوں کی طرف سے کی جانے والی تعریف کی مَحَبَّت سے ملانے سے بچتے رہو، کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں (فردوس الاخبار ج اص ۲۲۳ حدیث ۱۵۶۷)

(2) دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے رَیوڑ میں اِتنی تَباہی نہیں مچاتے جتنی تَباہی حُبِّ مال و جاہ (یعنی مال و دولت اور عزّت و شہرت کی محبّت) مُسلمان کے دِین میں مچاتی ہے۔ (ترمذی ج ۴ ص ۱۶۶ حدیث ۲۳۸۳) (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۱۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنے مُنہ میاں مٹّھو بننا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ لوگوں کو دِکھانے، اپنی واہ واہ کروانے اور مُعاشرے میں عزّت و وقار پانے کیلئے نیک اَعمال کرنے سے گُریز کریں اور صرف رِضائے اِلٰہی کی خاطر ثواب پانے اور اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے نیکیاں کریں۔ ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام جب حج و عُمرہ کیلئے حاضر ہوتے تو واپسی پر بھی اِخلاص واِستِقامت کے ساتھ خُوب خُوب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے۔

رُخصت کی اجازت کے منتظر جوان کو بِشارت

حضرتِ سیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے کعبۂ مُشَرَّفہ کے پاس ایک جوان کو دیکھا جو مُسلسل نَماز پڑھے جارہا تھا اور رُکنے کا نام ہی نہ لیتا تھا۔ موقع ملنے پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس سے فرمایا: کیا بات ہے کہ واپَس جانے کے بَجائے مُسلسل نَمازیں پڑھے جارہے ہو! کہنے لگا: اپنی مرضی سے کیسے جاؤں! رُخصت کی اِجازت کا اِنتظار ہے! حضرتِ سیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ابھی ہم باتیں ہی کر رہے تھے کہ اُس جوان کے اوپر ایک رُقعہ گرا، اُس میں لکھا تھا: "یہ خط خُدائے عزیز وغفّار کی جانب سے اِس کے شکر گُزار و مُخلِص بندے کے لئے ہے، واپَس جا تیرے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہیں۔" (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات ص:95، روض الریاحین ص ۱۰۸ ملخصاً)

آیئے! اب عاشقانِ رسول حاجیوں کی جَذب ومَستی بھری دو عجیب وغریب حکایتیں سُنتے ہیں:

چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میدانِ عَرَفات میں حُجّاج

مَشغولِ دُعا تھے، میری نظر ایک نوجوان پر پڑی جو سَر جھکائے شَرم سار کھڑا تھا، میں نے کہا: اے نوجوان! تُو بھی دُعا کر۔ وہ بولا: مجھے تو اِس بات کا ڈَر لگ رہا ہے کہ جو وَقت مجھے مِلا تھا شاید وہ جا تا رہا، اب کس مُنہ سے دُعا کروں! میں نے کہا: تُو بھی دُعا کر تا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے بھی اِن دُعا مانگنے والوں کی بَرَکت سے کامیاب فرمائے۔ حضرت سَیِّدُنا فُضَیل رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: اُس نے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھانے کی کوشِش کی کہ ایک دَم اُس پر رِقَّت طاری ہو گئی اور ایک چیخ اُس کے مُنہ سے نکلی، تڑپ کر گِرا اور اُس کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی۔ (کشفُ المحجُوب ص ۳۶۳)

حضرتِ سَیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری عَلَیۡہِ رَحمَۃُ اللہِ الۡقَوِی فرماتے ہیں: میں نے مِنٰی شریف میں ایک نوجوان کو آرام سے بیٹھا دیکھا جب کہ لوگ قُربانیوں میں مَشغول تھے۔ اِتنے میں وہ پُکارا: اے میرے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے سارے بندے قُربانیوں میں مَشغول ہیں، میں بھی تیری بارگاہ میں اَپنی جان قُربان کرنا چاہتا ہوں، میرے مالِک عَزَّوَجَلَّ! مجھے قَبول فرما۔ یہ کہہ کر اپنی اُنگلی گلے پر پھیری اور تڑپ کر گِر پڑا، میں نے قریب جا کر دیکھا تو وہ جان دے چکا تھا۔ (کشفُ المحجُوب ص ۳۶۴) 7 اضافی

یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

(سامانِ بخشش، ص: ۱۳۵)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ؟ حج ہو تو ایسا! اللہ عَزَّوَجَلَّ ان دونوں بابرکت حاجیوں کے طُفیل ہمیں بھی رِقّتِ قلبی نصیب فرمائے۔ یاد رکھئے! ہر عبادت کی قَبولِیّت کے لئے اِخلاص

شَرط ہے۔ آہ! اب علمِ دین اور اَچّھی صُحبت سے دُوری کی بِنا پر اَکثر عبادات رِیاکاری کی نذر ہوجاتی ہیں۔ جس طرح عُموماً ہر کام میں نُمُود و نُمائش کا عمل دَخل ضَروری سمجھا جانے لگا ہے، اِسی طرح حج جیسی عظیم سَعادت بھی دِکھاوے کی بَھینٹ چڑھتی جارہی ہے، مَثَلاً بے شُمار اَفراد حج اَدا کرنے کے بعد اپنے آپ کو اپنے مُنہ سے بِلا کسی مَصلحت وضَرورت کے "حاجی" کہتے اور اپنے قلم سے لکھتے ہیں۔ آپ شاید چونک پڑے ہوں گے کہ اِس میں آخِر کیا حَرَج ہے؟ ہاں! واقعی اِس صُورت میں کوئی حَرَج بھی نہیں کہ لوگ آپ کو اپنی مرضی سے حاجی صاحِب کہہ کر پُکاریں مگر ذرا سوچئے! اپنی زَبان سے اپنے آپ کو حاجی کہنا اپنی عبادت کا خُود اِعلان کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟ اِس کو اِس چُٹکلے سے سمجھنے کی کوشِش کیجئے: ٹرین چھک چھک کرتی اپنی مَنزِل کی طرف رَواں دَواں تھی، دو شخص قریب قریب بیٹھے تھے، ایک نے سلسلۂ گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے پوچھا: جناب کا اِسم شریف (یعنی آپ کا نام کیا ہے)؟ جواب ملا: "حاجی شفیق" اور آپ کا مبارَک نام؟ اب دوسرے نے سُوال کیا، پہلے نے جواب دیا: "نَمازی رفیق" حاجی صاحِب کو بڑی حیرت ہوئی، پُوچھ ڈالا: اَجی نَمازی رفیق! یہ تو بڑا عجیب سا نام لگتا ہے۔ نمازی صاحِب نے پُوچھا: بتایئے آپ نے کتنی بار حج کا شَرَف حاصل کیا ہے؟ حاجی صاحِب نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پچھلے سال ہی تو حج پر گیا تھا۔ نَمازی صاحِب کہنے لگے: آپ نے زندگی میں صِرف ایک بار حجِّ بَیْتُ اللہ کی سعادت حاصل کی تو، بَبانگِ دُہُل (کھلے عام) اپنے نام کے ساتھ "حاجی" کہنے کہلوانے لگے، جبکہ بندہ تو برسا برس (یعنی ایک مُدّت) سے روزانہ پانچ (5) وَقت نمازاَدا کرتا ہے، تو پھر اپنے نام کے ساتھ اگر لفظ "نَمازی" کہدے تو اِس میں آخِر تَعَجُّب کی کون سی بات ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل عجیب تَماشا ہے! نُمُود و نُمائش کی اِنتہا ہوگئی، حاجی

صاحِب حج کو جاتے اور جب لوٹ کر آتے ہیں تو بِغیر کسی اچّھی نِیّت کے پوری عمارت بَرقی قُمقُموں سے سجاتے اور گھر پر ''حج مُبارَک'' کا بورڈ لگاتے ہیں، بلکہ توبہ توبہ! کئی حاجی تو اِحرام کے ساتھ خُوب تصاویر بناتے ہیں۔ آخِر یہ کیا ہے؟ کیا بھاگے ہوئے مجرِم کا اپنے رَحمت والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اِس طرح دُھوم دھام سے جانا مناسب ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ روتے ہوئے اور آہیں بھرتے ہوئے، لرزتے، کانپتے ہوئے جانا چاہیے۔ (رفیق الحرمین، ص ۴۹)

آنسوؤں کی لڑی بن رہی ہو اور آہوں سے پھٹتا ہو سینہ
وِردِ لَب ہو ''مدینہ مدینہ'' جب چلے سُوئے طیبہ سفینہ
جب مدینے میں ہو اپنی آمد جب میں دیکھوں تِرا سبز گنبد
ہچکیاں باندھ کر روؤں بے حد کاش! آجائے ایسا قرینہ

(وسائلِ بخشش، ص:۱۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ لوگ جو بِغیر اچّھی نِیّت مَحض لَذتِ نَفْس و حُبِّ جاہ کے سبب اپنے مکان پر حج مُبارَک کا بورڈ لگاتے اور اپنے حج کا خُوب چرچا کرتے ہیں، ان کے لیے ایک کمال دَرَجے کی عاجِزی پر مُشتمل حِکایت پیشِ خدمت ہے، چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حج کے لئے بصرہ سے پیدل نکلے۔ کسی نے عرض کی: آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سُوار کیوں نہیں ہوتے؟ فرمایا: کیا بھاگے ہوئے غُلام کو اپنے مولا عَزَّوَجَلَّ کے دَربار میں صُلح کے لئے سُواری پر جانا چاہیے؟ میں اِس مُقدّس سرزمین میں جاتے ہوئے بہُت زیادہ شَرم محسوس کرتا ہوں۔ (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص ۲۶۷، از رفیق الحرمین، ص ۵۴)

اے زائرِ مدینہ تُو خوشی سے ہنس رہا ہے

دلِ غمزدہ جو لاتا تو کچھ اور بات ہوتی

(وسائلِ بخشش، ص۳۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غالباً نَماز روزہ وغیرہ کے مقابلے میں حج میں بَہُت زیادہ بلکہ قدم قدم پر "رِیاکاری" کے خطرات پیش آتے ہیں، حج ایک ایسی عبادت ہے جو ایک تو عَلَی الِاعْلان کی جاتی ہے اور دوسرے ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی، اس لئے لوگ حاجی سے عاجِزی سے ملتے، خوب احتِرام بجا لاتے، ہاتھ چومتے، گجرے پہناتے اور دُعاؤں کی درخواستیں کرتے ہیں۔ ایسے موقع پر حاجی سخت امتحان میں پڑجاتا ہے کیوں کہ لوگوں کے عقیدت مندانہ سُلوک میں کچھ ایسی "لذّت" ہوتی ہے کہ اِس کی وجہ سے عبادت کی بڑی سے بڑی مَشَقَّت بھی پُھول معلوم ہوتی اور بسا اَوقات بندہ حُبِّ جاہ اور رِیاکاری کی تباہ کاری کی گہرائی میں گرچکا ہوتا ہے مگر اُسے کانوں کان اِس کی خبر تک نہیں ہوتی! (رفیق الحرمین، ص۵۶) اسی طرح بعض مالدار بار بار حج و عُمرہ کو جاتے، اس کی گنتی خُوب یاد رکھتے، بارہا بِغیر ضَرورت بے پوچھے لوگوں کو اپنے حج و عمرہ کی تعداد بتاتے اور سفر مدینہ کے "کارنامے" سُناتے ہیں، ان کو احساس تک نہیں ہوتا کہ کہیں رِیاکاری کی تباہ کاری میں نہ جا پڑیں۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص۱۰۸) مشہور مُحدِّث حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کہیں مَدعُو تھے، میزبان نے اپنے خادِم سے کہا: اُن برتنوں میں کھانا کِھلاؤ جو میں دوسری بار کے حج میں لایا ہوں، سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے سُن کر فرمایا: مسکین! تُو نے ایک جُملے میں دو حج ضائع کر دیئے! (احسن الوعاء لآداب الدعاء، ص۱۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم کسی کے گھر پر "حج مُبارک" کا بورڈ لگا دیکھیں یا کوئی اپنے نام کے ساتھ حاجی لکھتا ہو تو ہمیں ہرگز یہ بدگُمانی نہیں کرنی چاہیے کہ یہ شخص رِیاکاری کر رہا ہے۔

یادر کھئے! اپنے حج وعُمرے کی تعداد بیان کرنا ہر صُورت میں گُناہ نہیں، حدیثِ پاک میں ہے: **اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات** یعنی اَعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔(بخاری ج۱ص۲ حدیث ۱) اگر کوئی تحدِیثِ نعمت (یعنی اپنے اُوپر نعمتِ الٰہی کی خبر دینے) کیلئے اپنے حج کی تعداد بیان کرے تو حَرَج نہیں، مگر عِلمِ دین اور صُحبتِ اَخیار (نیک لوگوں کی صحبت) کی کمی کے باعِث فی زمانہ اِصلاحِ نیّت بے حد دُشوار اور رِیاکاری کا خطرہ شدید ہے۔ اور خدا کی قسم! رِیاکاری کا عذاب کسی سے بھی برداشت نہیں ہو سکے گا۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 616 صَفْحات پر مُشتمل کتاب ''نیکی کی دعوت (حصّہ اوّل)'' صَفْحَہ 79 پر فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''بے شک جہنَّم میں ایک وادی ہے جس سے جہنَّم روزانہ چار سو(400) مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اُن رِیاکاروں کے لئے تیّار کی ہے جو قرآنِ کریم کے حافِظ، غیرُ اللہ کے لئے صَدَقہ کرنے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا میں نکلنے والے ہوں گے۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج۱۲ ص۱۳۶ حدیث ۱۲۸۰۳، از رفیق الحرمین، ص۵۶)

میرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی!
(وسائلِ بخشش، ص:۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حرمینِ طَیِّبَیْن کی حاضری مُقدّر کی بات ہے۔ کتنے ہی مالدار ایسے ہیں جو حسرتِ خاک بوسیِ طیبہ میں آہیں بھرتے ہیں، جانے کی خواہش بھی رکھتے ہیں مگر جا نہیں پاتے اور

کتنے ہی غریب و نادار اَفراد ایسے ہوتے ہیں جن کے پاس جانے کے بظاہر اسباب نہیں ہوتے مگر دیکھتے ہی دیکھتے وہ خُوش نصیب لوگ مَکّۂ مُکَرَّمہ، مَدِیْنۂ مُنَوَّرہ زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی زیارت سے مُشرَّف ہو جاتے ہیں۔

علامہ ابنِ جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حج وزِیارتِ مدینہ میں تڑپنے والے ایک شخص کا واقعہ نقل فرماتے ہیں: میں مسلسل تین (3) سال سے حج کی دعا کر رہا تھا لیکن میری یہ حسرت دل ہی میں رہی۔"

کر رہے ہیں جانے والے، حج کی اب تیّاریاں	رہ نہ جاؤں میں کہیں، کردو کرم پھر یا نبی
مجھ پہ کیا گُزرے گی آقا! اس برس گر رہ گیا	میرا حالِ دل تو ہے، سب تم پہ ظاہر یا نبی (وسائلِ بخشش، ص:۳۷۶،۳۷۷)

چوتھے سال حج کا موسِم قریب تھا۔ میرے دل میں زیارتِ حرمینِ شَرِیْفَیْن کی خواہش مچل رہی تھی۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا کرم ہوا میری دُعا کی قبولیّت کچھ اس اَنداز میں ہوئی کہ ایک رات جب میں سویا تو میری دل کی آنکھیں کُھل گئیں، سوئی ہوئی قسمت اَنگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، مجھے رحمتِ عالَم، نُورِ مجسّم، رسولِ محتشم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت نصیب ہوئی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تُم اس سال حج کے لئے چلے جانا۔ "میری آنکھ کُھلی تو دِل خُوشی سے جُھوم رہا تھا۔ بارگاہِ نَبوَّت سے حج کی اِجازت مل چکی تھی۔ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی آواز اب تک کانوں میں رَس گھول رہی تھی، میں بہت شاداں وفرحاں تھا۔ اچانک مجھے یاد آیا کہ میرے پاس زادِ راہ تو ہے نہیں، میں تو بالکل بے سر وسامان ہوں۔ بس اس خیال کے آتے ہی میں غمگین

ہو گیا۔ دوسری رات پھر خواب میں حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا دِیدار ہوا لیکن میں اپنی بے سَر و سامانی کا ذِکْر نہ کر سکا۔ اسی طرح تیسری رات بھی بارگاہِ نَبُوَّت سے حکم ہوا کہ "تم اس سال حج کو چلے جانا۔" میں نے سوچا اگر دوبارہ خواب میں میرے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو میں اپنی بے سَر و سامانی کے مُتَعَلِّق عرض کروں گا۔

پاس مال و زر نہیں، اُڑنے کو بھی پَر نہیں
کر دو کوئی اِنتظام، تم پر کروڑوں سَلام

چوتھی رات پھر مدینے کے تاجْوَر، سلطانِ بحر و بر، محبوبِ رَبِّ اَکْبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے گھر میں جَلْوہ گری فرمائی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مجھ سے یِہی اِرْشاد فرما رہے تھے: "تم اس سال حج کو چلے جانا۔" میں نے دَسْت بَستہ عرض کی: "میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے پاس توزادِ راہ بھی نہیں۔" اِرْشاد فرمایا: "کیوں نہیں! تم اپنے مکان کی فُلاں جگہ کھودو وہاں تمہارے دادا کی زِرہ مَوْجُود ہو گی۔" اتنا فرما کر نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے گئے۔ صُبح جب میری آنکھ کھلی تو میں بہت خُوش تھا۔ نمازِ فجر اَدا کرنے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بتائی ہوئی جگہ کھودی تو وہاں واقعی ایک قیمتی زِرہ مَوْجُود تھی۔ وہ ایسی نئی تھی گویا اسے کسی نے اِسْتعمال ہی نہ کیا ہو۔ میں نے اسے چار ہزار (4000) دینار میں بیچا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر اَدا کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ عنایت سے اَسبابِ حج کا خُود ہی اِنتظام ہو گیا۔ میں زادِ راہ خرید کر حجاج کے قافلے میں شامل ہو گیا۔ اب ہمارا قافلہ سُوئے حرم رَواں دَواں تھا۔ حرم شریف پہنچ کر مناسکِ حج اَدا کئے۔ اب واپسی کا اِرادہ تھا میں وہاں کے مَناظِر پر اَلوَداعی نظر ڈال رہا

تھا۔ جُدائی کا وَقت قریب آتا جارہا تھا۔ میں نوافل اَدا کرنے ''اَبْطَح'' کی جانب گیا۔ وہاں کچھ دیر آرام کے لئے بیٹھا تو اُونگھ آگئی، سَر کی آنکھیں بند ہورہی تھیں اور دل کی آنکھیں کُھل رہی تھیں۔ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا نُورانی چہرہ چمکاتے مُسکراتے ہوئے تشریف لائے اور اِرْشاد فرمایا: "اے خُوش بخت ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیری سَعْی کو قَبول فرمالیا ہے۔ (عیون الحکایات، ص:۳۲۶)

جسے چاہا دَر پہ بُلا لیا، جسے چاہا اپنا بُلا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے، یہ بڑے نصیب کی بات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حرمینِ طَیِّبَیْن کی زِیارت کیلئے جانا نصیب کی بات ہے۔ اس لیے جب بھی یہ پُرمُسرَّت موقع مُیَسَّر آئے تو نہایت عقیدت واَدَب کے ساتھ سَراپا عِجز و نیاز کے پیکر بن کر یہ مُقدَّس سفر کیجئے! راہ میں پیش آنے والی مُشکلات پر صَبْر، صَبْر اور صَبْر اور پھر بھی صَبْر ہی سے کام لیجئے! خُوب خُوب گُناہوں سے بچئے! مکمل عاجزی و اِنکساری کے پیکر بن کر اس سفر کی بَرکتیں سمیٹئے! حضرتِ سَیِّدُنا اِمام محمد باقِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حج کے لئے مَکَّۂ مُکَرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا تشریف لے گئے اور مسجدُ الحرام میں داخِل ہوئے تو بیتُ اللہ شریف کو دیکھا تو رونے لگے حتّٰی کہ رونے میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آواز بُلند ہوگئی، کسی نے عَرض کی: یا سیِّدی! سب لوگوں کی نظریں آپ کی طرف لگ گئی ہیں، اِس قدَر زور سے گِریہ وزاری نہ فرمایئے۔ فرمایا: ''کیوں نہ روؤں! شاید اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے رونے کے سبب مجھ پر رَحمت کی نظر فرما دے اور میں بروزِ قِیامت اُس کی بارگاہ میں کامیاب ہوجاؤں۔'' پھر

آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ عَلَیْہ نے طَواف کیا اور ''مَقامِ ابراہیم'' پر نَماز پڑھی جب سَجدے سے سَر اُٹھایا تو سجدے کی جگہ آنسوؤں سے تَر تھی۔(رَوضُ الرَّیاحین ص ۱۱۳)

وہی سر برسرِ محشر بلندی پائے گا جو سر
یہاں دنیا میں ان کے آستانے پر جھکا ہوگا

(وسائلِ بخشش،ص:۱۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے سُنا کہ عاشقانِ رسول کا سَفرِ حج کرنے کا اَنداز کیسا ہوتا تھا۔ وہ جب سَفرِ حج کے لیے روانہ ہوتے تو نہایت رِقّتِ قلبی کے ساتھ، اپنے گُناہوں کو یاد کرتے، لرزاں وترساں اس بارگاہِ والا تبار میں حاضر ہوتے۔ لباس پھٹا ہوا، سَر مٹّی سے اَٹا ہوا، فقیروں مسکینوں کی سی صُورت بنا کر وہ اس دربارِ گوہر بار میں حاضر ہوتے اور حدیثِ پاک میں بھی یہی ترغیب دِلائی گئی ہے کہ حاجی کو پَراگندہ سَر، میلا کُچیلا ہو کر حاضر ہونا چاہیے، جبکہ افسوس! کہ ہم نے اپنے اَسلاف کے طریقے کو چھوڑ کر نِہایت عُمدہ و نفیس سُوٹ پہن کر اس مُقدَّس سفر کو بھی دُنیا کے باقی سفروں کی طرح پکنک کا ذَریعہ سمجھ رکھا ہے، ہمارے بُزرگانِ دین تو اس اَدا سے عازِمِ سفر ہوتے کہ جو ان کے ساتھ چلتا وہ بھی ان کے رنگ میں ڈَھلتا چلا جاتا، رونا دھونا اور یادِ خدا میں مدہوش رہنا اس کا بھی معمول بن جاتا۔ کاش! کہ ہمیں بھی ایسی ہی رِقَّتِ قلبی کے ساتھ اس پاک بارگاہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوجائے۔

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ رابطہ بالعلماء والمشائخ:

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمد اِلیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی سُنّی عُلَما و مَشائخ سے مَحَبّت کے نتیجے میں تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نے ایک شُعبہ بنام "مجلس رابطہ بِالْعلماء والمشائخ" بھی قائم کیا ہے۔ تاکہ اس کے ذریعے سُنّی عُلمائے کرام و مَشائخِ عِظّام (ائمہ مساجد، خطبا، مُدرسین) کو تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی دِینی خِدمات سے آگاہ کیا جائے، ان سے تعلُّقات اُستوار کرکے انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کیا جائے اور ان سے دعوتِ اسلامی کے مَدنی کاموں میں مُعاونت حاصل کی جائے۔ اوران کی دُعائیں لی جائیں اور سُنّی مَدارس وجامعات میں دعوتِ اسلامی کے مَدنی کاموں کی ترکیب بنائی جائے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

12 مَدنی کاموں میں حصّہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے گُناہوں سے بچنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مَدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدنی کام "چوک درس" بھی ہے۔ آج کل جس طرح ہمارے مُعاشرے میں ہر طرف

گُناہوں کا بازار گرم ہے، اسی طرح بازار بھی ان گُناہوں سے محفوظ نہیں ہیں۔ بلکہ وہاں بھی گُناہوں کا ایک نہ تھمنے والا سلسلہ ہے۔ بد کلامی، جُھوٹ، دھوکہ، فراڈ، جُھوٹی قسمیں، بد نگاہی سے لے کر نمازیں چھوڑنے اور ایک دوسرے کی غیبتیں کرنے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے گُناہوں سے بازار بھرے ہوئے ہیں۔ تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں زِندگی کے ہر شُعبے میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروفِ عمل ہے وہیں بازار بھی اس نیکی کی دعوت سے محروم نہیں۔ اس مدنی کام کی برکت سے بازار میں بھی نیکی کی دعوت دینے کا موقع ملتا ہے یعنی بے نمازیوں تک نماز کی دعوت، سُنّتوں سے محروم افراد تک سُنّتوں پر عمل کرنے کی دعوت پہنچانے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ لٰہذا ہمیں بھی زِیادہ سے زِیادہ چوک درس دینے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ ہمارے بازاروں کا ماحول بھی سُنَّتوں بھرا ہو سکے۔ آیئے! ترغیب کیلئے چوک درس کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

صُوبہ اُترانْچَل (ہِنْد) کے ایک 20 سالہ نوجوان اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں بُری صُحبت کے باعِث کم و بیش 14 سال کی عُمر ہی سے جَرائم کی دَلدَل میں پھنس چُکا تھا۔ لوگوں سے بے وَجہ لڑنا، مارپیٹ کرنا، میری عادت میں شامل ہو گیا یہاں تک کہ میں رانا بدمعاش کے نام سے پہچانا جانے لگا۔ میں عمر میں چھوٹا ضرور تھا مگر میں کسی سے ڈرے بِغیر سامنے والے پر پے در پے وار کرنا شروع کر دیتا تھا۔ ہر طرف میری دھاک بیٹھ گئی، لوگ میرے نام سے ڈرنے لگے۔ والِدَین مجھ سے بے زار ہو چکے تھے مگر بے بس تھے۔ میرے کالے کرتُوت دن بدِن بڑھتے جا رہے تھے۔ ایک دن گلی کے نُکڑ (کونے) پر ایک سبز عمامے والے اسلامی بھائی کو چوک دَرس دیتا دیکھ کر میں قریب جا کھڑا ہوا، جو کچھ سُنا وہ مجھے بَہُت اچّھا لگا۔ میں نے کتاب پر نظر ڈالی تو اس پر فیضانِ سُنَّت لکھا تھا۔ درس دینے والے اسلامی بھائی نے

مجھ سے بڑی مَحَبَّت کے ساتھ مُلاقات کی اور اِنفِرادی کوشِش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافلے میں سفر کی دعوت پیش کی، فیضانِ سُنَّت کے درس نے میرے اَندر ہلچل مچا رکھی تھی، میں نے حامی بھر لی اور عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین(3) دن کیلئے دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تربِیَت کے مَدَنی قافلے میں سفر کرتے ہوئے "جنک پُور" پہنچا اور مزید تین(3)دن کیلئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں "جگن ناتھ پُور" جانے والے مَدَنی قافِلے کے ساتھ سُنَّتوں بھرے سَفَر کی سَعادَت حاصِل کی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **چوک درس** اور مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصِل کرنے کی بَرَکت سے میرے دل میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہو گیا، میں نے سابقہ گُناہوں سے توبہ کرلی اور داڑھی شریف سجانے کی بھی نِیَّت کرلی۔ دُعا فرمایئے کہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ مجھے اِسْتِقامت عنایت فرمائے۔ میرے گھر والے مجھ میں آنے والے اِس مَدَنی اِنقِلاب سے بے اِنتہا خُوش ہیں۔ والِدہ محترمہ دعوتِ اسلامی کیلئے خُوب دُعائیں کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سمیت میرے گھر والوں نے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضَویہ میں داخِل ہو کر سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی غُلامی کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال لیا ہے۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نو شۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے **"چل مدینہ"** کے سات حُرُوف کی نسبت سے **جوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھول**

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶) (2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی اُلٹی) جانب سے اِبتِداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری ج۴ ص۶۵ حدیث ۵۸۵۵)

(4) مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے (5) کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (اَبُوداوٗد ج۴ ص۸۴ حدیث ۴۰۹۹) (6) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں (7) (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا" دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اورآداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی

تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101مدنی پھول، ص۲۷)

سیکھنے سُنَّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہَم ملیں اور مُصافَحہ کریں اور نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بَخْش دیئے جاتے ہیں۔ (مسند ابی یعلی، ج ۳، ص ۹۵، حدیث ۲۹۵۱ دار الکتب العلمیہ بیروت)

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عفُوّ و غفور

بَخْش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگاکر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً۔ یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا

❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقَرَّب اور بَرگُزِیدہ نبی ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو خُصوصی اِنْعام واِکْرام سے نوازا ہے، یہی وجہ تھی کہ آپ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے جتنی بھی آزمائشیں آئیں، آپ ان میں تَوفیقِ اِلٰہی سے ثابِت قَدَم رہے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ایک مَشْہُور و مَعْرُوف واقعہ اور پھر اس سے حاصل ہونے والے مَدَنی پُھول بھی سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تینوں رات ایک طرح کا خواب:

حضرتِ سَیِّدُنا اِبرٰاہِیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ذُوالحِجّہ کی آٹھویں رات ایک خواب دیکھا، جس میں کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: "بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اپنے بیٹے کو ذَبْح کرنے کا حکم دیتا ہے۔" آپ صُبْح سے شام تک اِس بارے میں غور فرماتے رہے کہ یہ خواب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے یا شیطان کی جانب سے؟ اِسی لئے آٹھ (8) ذُوالحِجَّہ کا نام یَوْمُ التَّرْوِیَہ (یعنی سوچ بِچار کا دن) رکھا گیا۔ نویں

رات پھر وہی خواب دیکھا اور صُبح یقین کر لیا کہ یہ حکم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے، اِسی لئے 9 ذُوالحِجّہ کو یومِ عرفہ (یعنی پہچاننے کا دن) کہا جاتا ہے۔ دسویں رات پھر وہی خواب دیکھنے کے بعد آپ نے صُبح اس خواب پر عمل کرتے ہوئے بیٹے کی قُربانی کا پکّا اِرادہ فرمالیا، جس کی وجہ سے 10 ذُوالحِجّہ کو یَوْمُ النَّحْر یعنی ''ذَبح کا دن'' کہا جاتا ہے۔ (تفسیرِ کبیر، ۹/۳۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حکمِ خُداوندی کی تکمیل کا انوکھا انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا مَقام ومَرتبہ جمیع مخلوق میں اَرفع واعلیٰ ہے، لہٰذا ان پر آنے والے اِمتحانات بھی اسی قدر شدید ہوتے ہیں، مگر قُربان جائیے، ان مُقدّس ہستیوں کے صَبر واِستِقلال پر کہ وہ اس راہ میں آنے والے مَصائب وآلام کو خَندہ پیشانی سے برداشت کر کے نہ صِرف بارگاہِ اِلٰہی میں سُرخرو ہو کر بُلند دَرجات حاصل کرتے ہیں بلکہ مُستقبِل میں آنے والے اِمتحانات کے لئے اپنے آپ کو اور گھر والوں کو بھی ہمہ وَقت تیّار رکھتے ہیں، ان کی یہی عظیم قُربانیاں رہتی دُنیا تک کے لوگوں کیلئے مَشْعَلِ راہ بن جاتی ہیں۔ چونکہ اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے خواب وَحی ہوتے ہیں۔ (مستدرک، تفسیر سورۃ الصافات، ۳/۲۱۴، حدیث: ۳۶۶۵) لہٰذا حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سمجھ گئے کہ میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ مجھے اپنے بیٹے کو ذَبح کرنے کا حکم اِرشاد فرما رہا ہے۔ فوراً اپنے لَختِ جگر کو فرمانِ خُداوندی پر قُربان کرنے کے لئے تیّار ہو گئے اور آپ نے یہ سارا ماجرا اپنے نَوخیز (کم عُمر) بیٹے حضرت اِسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو بھی بتادیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے کہ میں تمہیں ذبح کروں، اب تم بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے۔ تفسیرِ خازِن میں ہے کہ حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

وَالسَّلَام سے اس لئے مشورہ نہیں مانگا تھا کہ اگر ان کی مرضی نہ ہو تو ان کی رائے پر عمل کریں بلکہ اس سے حضرت اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام کا اِمتحان مَقْصُود تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی آزمائش پر ان کے کیا جذبات ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی اِطاعت اور اس کی طرف سے ملنے والی مَشَقَّت پر ان کے صَبر اور ثابِت قَدَمی کا علم ہو جائے اور وہ حُکمِ خُداوَندی کی بَجا آوری پر ملنے والے ثواب کو پانے میں بھی کامیاب ہو سکیں۔ (تفسیر خازن ۴/ ۲۲، ملخصاً) حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے جب یہ خواب بیان فرمایا تو اس پَیکرِ تسلیم و رِضا نے جو جواب دیا اسے قرآنِ پاک میں پارہ 23 سُورۃُ الصّٰفّٰت کی آیت نمبر 102 میں ان لَفْظوں سے بیان کیا ہے:

قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ٘ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾	تَرجَمۂ کنزالایمان: کہا اے میرے باپ! کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے، خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔

مجھے رسّیوں سے مضبوط باندھ دیجئے

تفسیرِ خازِن میں ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے والدِ مُحترم سے عرض کی: ابُو جان! ذَبح کرنے سے پہلے مجھے رَسّیوں سے مَضْبُوط باندھ دیجئے تاکہ میں ہِل نہ سکوں، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرے ثواب میں کمی نہ ہو جائے اور میرے خُون کے چھینٹوں سے اپنے کپڑے بچا کر رکھئے تاکہ انہیں دیکھ کر میری اَمّی جان غمگین نہ ہوں۔ چُھری خُوب تیز کر لیجئے تاکہ میرے گلے پر اچھی طرح چل جائے (یعنی گلا فوراً کٹ جائے) کیونکہ موت بہُت سخت ہوتی ہے، آپ مجھے ذَبح کرنے کے لئے پیشانی کے بَل لِٹایئے (یعنی چہرہ زمین کی طرف ہو) تاکہ آپ کی نظر میرے چہرے پر نہ پڑے اور جب آپ میری اَمّی جان کے پاس جائیں تو انہیں میرا سلام پہنچا دیجئے اور اگر آپ مُناسِب سمجھیں تو میری قمیص انہیں

دے دیجئے، اس سے ان کو تسلّی ہوگی اور صبر آجائے گا۔ حضرتِ اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اِرشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر عمل کرنے میں میرے کیسے عُمدہ مَدَدگار ثابت ہو رہے ہو! پھر جس طرح حضرتِ اِسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا تھا، ان کو اُسی طرح باندھ دیا، اپنی چُھری تیز کی، حضرت اِسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو پیشانی کے بَل لِٹا دیا، ان کے چِہرے سے نظر ہٹالی اور ان کے گلے پر چُھری چلا دی، لیکن چُھری نے اپنا کام نہ کیا یعنی گلا نہ کاٹا۔ (تفسیر خازن، ۴/۲۲)

جنّتی مینڈھا اور مُبارک کلمات کا مجموعہ

حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے جب حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو ذَبح کرنے کے لئے زمین پر لِٹایا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے حضرتِ جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام بَطورِ فِدْیہ جنَّت سے ایک مینڈھا (یعنی دُنبہ) لئے تشریف لائے اور دُور سے اُونچی آواز میں فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر، جب حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ آواز سُنی تو اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور جان گئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آنے والی آزمائش کا وَقْت گُزر چُکا ہے اور بیٹے کی جگہ فِدیے میں مینڈھا بھیجا گیا ہے، لہٰذا خُوش ہو کر فرمایا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر، جب حضرتِ اِسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ سُنا تو فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْد، اس کے بعد سے اِن تینوں پاک حضرات کے اِن مُبارک اَلفاظ کی اَدائیگی کی یہ سُنَّت قیامت تک کیلئے جاری و ساری ہوگئی۔

(بِنایہ شرح ہِدایہ ج۳ ص:۱۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے میں ہمارے لئے بھی مدنی پھول موجود ہیں جیسا کہ آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ جب حضرتِ اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرتِ اِسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنا خواب بتایا تو آپ بجائے غمگین اور خوفزدہ ہونے کے فَرحَت و مُسرَّت سے گویا جُھومنے لگے کہ میری

خُوش قسمتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری قُربانی کو طَلَب فرمایا ہے اور بخُوشی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قُربان ہونے کے لئے تیار ہوگئے، اس کے برعکس اگر کسی پر ذراسی آزمائش آجائے یا کوئی تکلیف پہنچے تو وہ شِکْوہ شکایات بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بے صَبْری کا مُظاہرہ کرتے ہوئے بسااَوقات کُفریات تک بک جاتا ہے اور رَبّ تَعالٰی کی ناراضی مَول لیتا ہے، ایسے موقع پر خُوب صَبْر کا مُظاہَرہ کرنا چاہیے کہ یہ آزمائش بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے رَحمت ہے، چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا "بے شک زِیادہ اَجر سخت آزمائش پر ہی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی قوم سے مَحبَّت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مُبتلا کردیتا ہے، تو جو اس کی قضا پر راضی ہو اس کے لئے رِضا ہے اور جو ناراض ہو اس کے لئے ناراضی ہے۔" (ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، رقم ۴۰۳۱، ج ۴، ص ۳۷۴) اس واقعے سے تربیتِ اَولاد کا بھی دَرْس ملتا ہے کہ ہمارے بچے اگرچہ ہمارے دل کا چین اور آنکھوں کا نُور سہی لیکن اس سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُمّتی اور اِسلامی مُعاشرے کے اَہم فَرد بھی ہیں۔ اگر ہماری تَربِیَت انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت اور سُنَّتوں سے مَحبَّت اور گُناہوں سے نَفرت نہیں دِلا سکی تو انہیں اپنا فرمانبردار بنانے کا خواب دیکھنا بھی چھوڑ دینا چاہیے، کیونکہ یہ اِسلام ہی ہے جو ایک مُسلمان کو اپنے والدین کا مُطِیع و فرمانبردار بننے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے ہمیں اَولاد کی ظاہری زَیب وزِینت، اچھی غذا، اچھا لباس اور دیگر ضروریات کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی و رُوحانی تَربِیَت کیلئے بھی ہردم کمربستہ رہنا چاہیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شہر مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ کی آباد کاری:

حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب آپ (حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل) کی والدہ حضرتِ ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو شہرِ مکہ میں لائے اور انہیں وہاں چھوڑ دیا، اس دوران ایک طویل عرصہ وہاں گُزر گیا اور مَکَّۃُ مُکَرَّمہ میں ہی قبیلہ جُرہم نے پڑاؤ ڈالا اور وہ بھی وہاں رہنے لگے۔(اسی عرصے میں حضرت اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام بھی جوان ہوچکے تھے) حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان کی ایک عورت سے شادی کر لی اور ان کی والدہ حضرتِ سَیِّدَتُنا ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا اس عرصے میں وِصال ہو گیا۔ ایک مُدَّت گُزرنے کے بعد حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اپنے بیٹے حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے گھر تشریف لائے اور ان کی زوجہ سے پوچھا: آپ کے صاحب (شوہر) کہاں ہیں؟ اُنہوں نے عرض کی: وہ شکار کیلئے تشریف لے گئے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ تشریف رکھیں، وہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ابھی آتے ہی ہوں گے۔ حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پُوچھا: تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ اُنہوں نے عرض کی جی ہاں! اس کے ساتھ ہی دُودھ اور گوشت حاضرِ خِدمت کیا۔ حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے ان کی گُزر بَسر کے بارے میں پُوچھا، تو حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کی زَوجہ نے عرض کی: ہم بخیر ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خُوش حال بھی ہیں۔ تو حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان دونوں کے لیے دُعائے بَرَکت کی پھر حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے کہا کہ جب تُمہارے صاحب (شوہر) آئیں تو انہیں میرا سَلام دینا، اور کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو باقی رکھیں۔ جب حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے تو اُنہوں نے اپنے والدِ مُحترم کی خُوشبو محسوس کی تو اپنی زوجہ سے پُوچھا: کیا آج یہاں کوئی آیا تھا۔ اُنہوں نے جواب دیا: ہاں ایک خُوبصُورت چہرے والے اور اچھی

خُوشبو والے بُزرگ تشریف لائے تھے، اس کے بعد اُنہوں نے تمام ماجرا سُنایا۔ اور یہ بھی کہا کہ میں نے ان کا سرِ اقدس دھویا تھا اور یہ ان کے قدموں کے نشان ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام نے تمام واقعہ سُن کر ارشاد فرمایا: وہ میرے والد حضرت اِبْرٰہِیْم تھے اور میرے دروازے کی چوکھٹ سے مُراد تم ہو اور اُنہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں روکے رکھوں۔

(روح البیان، ۱/ ۲۲۵ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے یہ دَرْس ملتا ہے کہ جب کوئی مہمان آئے تو ہمیں اپنی حَیْثِیَّت کے مُطابِق اس کی مہمان نوازی کرنی چاہیے اور اپنی غُربت وتنگدَستی کا اِظْہار کرنے کے بجائے ہر حال میں شُکرِ الٰہی اَدا کرنا چاہیے۔ اور اپنی بہنوں، بیٹیوں اور اپنے بچوں کی امّی کی تَربِیَت کرتے ہوئے انہیں شوہر کے حُقُوق کی اَدائیگی اور اس کی شکر گزار بیوی بننے اور ناشکری اور اِحسان فراموشی سے بچنے کا دَرْس دینا چاہیے۔ یقیناً نیک سیرت اور مِثالی بیوی کی ایک خُوبی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے شوہر کی نعمتوں کی شُکر گُزار رہتی ہے اور کبھی اس کے اِحسانات کا اِنکار کرکے ناشکری نہیں کرتی وہ اچھی طرح جانتی ہے کہ شوہر مجھ جیسی صِنفِ نازُک کے لئے ایک مَضْبُوط سہارا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے، وہی میری ضرورتوں کو پُورا کرتا ہے اور اس کی وجہ سے مجھے اَوْلاد کی نعمت ملی ہے۔ مگر بدقسمتی سے ہمارے مُعاشَرے میں کئی اسلامی بہنیں ناشُکری کی بلا میں گرفتار ہیں، ذَرا کسی کا اچھا گھر، قیمتی کپڑے اور بیش قیمت زیورات دیکھیں تو ناشُکری پر اُتر آتی ہیں اور مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اللہ تَعَالٰی پر اعتراض کرتے ہوئے کچھ اس قسم کی گُفتگو کرتی ہیں کہ "خُدا نے ہمیں نامعلوم کس جُرم کی سَزا میں مُفْلِس اور غریب بنادیا۔ میں تو ہوں ہی بدقسمت کہ نہ میکے میں سُکھ نصیب ہوا نہ سُسرال میں ہی کچھ دیکھا۔ فُلاں کو دیکھو عیش و آرام

میں زِندگی بَسر کر رہی ہے اور میں یہاں فاقوں سے مر رہی ہوں، وغیرہ وغیرہ۔" اسی طرح بعض کی یہ عادت ہوتی ہے کہ انہیں اچھا اور عُمدہ کھلاتے پلاتے رہیں نیز اپنی حَیْثِیَّت اور طاقت کے مُطابِق کپڑے، زیورات اور دیگر ساز و سامان دیتے رہتے ہیں لیکن اگر کبھی کسی مجبوری سے کوئی خواہش پُوری نہ کرسکیں تو وہ شوہر کے زِندگی بھر کے اِحسانات کو بُھلا کر اس کی ناشکری کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ "ہائے مجھے اس گھر میں کبھی سُکھ نصیب نہیں ہوا۔ تم نے میری کبھی کوئی خواہش پُوری کی ہی نہیں۔ میری تو قسمت ہی پُھوٹی ہے جو تم جیسے شخص سے بِیاہی گئی وغیرہ وغیرہ (جنّتی زیور، ص۱۲۵، ملخصًا) یاد رہے کہ ناشکری کے یہ اَلفاظ نہ صرف عورت کی دُنیاوی زِندگی کو اُجاڑ دیتے ہیں بلکہ اس کی آخرت بھی برباد کرسکتے ہیں۔ چنانچہ،

دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: میں نے جہنّم میں اَکْثَرِیَّت عورتوں کی دیکھی۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: کیونکہ وہ ناشُکری کرتی ہیں۔ پُوچھا گیا کہ کیا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناشُکری کرتی ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ شوہر اور اس کے احسان کی ناشکری کرتی ہیں، چنانچہ تم کسی عورت کے ساتھ عُمر بھر اچھا سُلوک کرو لیکن کبھی تم میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے گی تو کہے گی: میں نے تم سے کبھی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔ (بخاری، کتاب النکاح، باب کفران العشیر... الخ، ۳/۴۶۳، حدیث: ۵۱۹۷)

اور جو اسلامی بہنیں عقلمندی کا ثُبوت دیتے ہوئے اپنے شوہر کی فرمانبردار اور شُکر گُزار بیوی بننے کا کردار نِبھاتی ہیں، ان کے لئے جَنَّت کی بشارت ہے، چُنانچہ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو عورت پانچوں نمازیں پڑھے، رَمَضان کے روزے رکھے، اپنی عِزَّت و ناموس کی حِفَاظَت کرے اور اپنے شوہر کی اِطاعت کرے تو اس سے کہا جائے گا کہ جنّت کے جس دروازے سے چاہو جَنَّت میں

داخل ہو جاؤ۔(مسند امام احمد، مسند عبد الرحمن بن عوف، ۱/۴۰۶، حدیث: ۱۶۶۱)

یاد رکھئے! شوہر کی ناشکری سے عورت کو اس لئے بھی بچنا چاہئے کہ مُسلسل اس قسم کی باتیں شوہر کے دل میں نَفرت و عَداوت کا طُوفان برپا کر دیتی ہیں اور اگر خُدانخواستہ اس کی زَد میں آکر تعلُّقات کی کَشتی ڈُوب گئی تو عُمر بھر پچھتانے کے سِوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ بہر حال کامیاب بیوی وہی ہے جو کبھی بھی ناشُکری کے اَلفاظ زبان پر نہ لائے اور ہمیشہ شوہر کی شُکر گُزار بن کر اس کا دل خُوش کرتی رہے۔ میاں بیوی کے دَرمیان باہمی مَحبَّت واُلفت کا یہ خُوبصُورت رِشتہ خُوش اُسلُوبی سے اسی وَقت چل سکتا ہے جب وہ دونوں ایک دوسرے کے حُقُوق اچھی طرح سے اَدا کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کی صفات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے شُمار خُوبیوں سے نوازا اور قرآنِ کریم میں کئی مَقامات پر آپ کا ذِکر ہوا، آپ مِعْمارِ کعبہ (کعبۂ مُعَظَّمہ تعمیر کرنے والے) اور بانیِ مَکَّۃُ الْمُکَرَّمہ ہیں۔ حضرتِ اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام جَدُّ الْعَرب (اَہلِ عرب کے دادا) اور آپ اَبُو الْعَرب (اَہلِ عرب کے والد) ہیں۔ آبِ زَمزم آپ کا مُعجزۂ اِرہاصی (اِعْلانِ نَبُوّت سے پہلے صادِر ہونے والا مُعْجِزہ) ہے جو تاقیامت باقی ہے قیامت تک دو (2) ہی مُعجِزے باقی رہنے والے ہیں، ایک آبِ زَمزم کا چشمہ جو اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کی ایڑی سے نکلا اور دوسرا دینِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یعنی قرانِ کریم، حدیثِ پاک اور ان کے قَوانین وعبادات (تفسیر نعیمی، ۱۶/ ۲۸۵)

حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کی یادگار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آبِ زَمزم شریف جو قیامت تک باقی رہنے والا مُعجِزہ ہے، اسے حضرت سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے نِسبَت کی وجہ سے دُنیا کے تمام پانیوں پر کئی اِعتبار سے اَفضَلیَّت و فَوقیت حاصل ہے۔ کئی سال گُزر جانے کے باوُجود یہ پانی مخلوقِ خُدا کو فیضیاب کر رہا ہے اور ظاہری و باطنی اَمراض سے شِفا کی دولت بھی تقسیم کر رہا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: زَمزم شریف کا ایک مُعجِزہ یہ بھی ہے کہ ہر وَقت مزہ بدلتا رہتا ہے۔ کسی وَقت کچھ کھاراپَن، کسی وقت نہایت شِیریں اور رات کے دو(2) بجے اگر پیا جائے تو تازہ دوہا ہوا گائے کا خالِص دُودھ معلوم ہوتا ہے۔ (مزید فرماتے ہیں:) زَمزم شریف جس کے پاس کافی مِقدار سے ہو اُسے نہ کسی غِذا کی ضرورت، نہ دَوا کی۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۳۵) حدیث شریف میں ہے: زَمزم کھانے کی جگہ کھانا اور دَوا کی جگہ دَوا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الحج، باب فی فضل زمزم، ۴/۳۵۸، حدیث: ۲) آیئے! اب میں آپ کو آبِ زم زم کے فضائل پر تین(3) فَرامینِ مُصطفٰے سُنتے ہیں۔ چنانچہ

1. آبِ زَمزم دُنیا و آخرت کے جس مَقصَد کے لئے بھی پِیا جائے کافی ہے۔ (سنن ابن ماجۃ، ابواب المناسک، باب الشرف من زمزم، ج۳، ص ۴۹۰، حدیث: ۳۰۶۲، بدون "من امر الدنیا و الآخرۃ")
2. آبِ زمزم پیٹ بھر کر پینا نِفاق سے چُھٹکارا دیتا ہے۔ (فردوس الأخبار، باب التاء، حدیث: ۲۲۵۵، ۱/۳۰۹)
3. آبِ زمزم سَطحِ زمین پر مَوجُود ہر پانی سے بہتر ہے۔ معجم الکبیر، حدیث: ۱۱۱۶۷، ۱۱/۸۰)

آبِ زَمزم شَعَائِرُ اللہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ تَبارَک وَتَعالٰی نے اس مُقدَّس پانی کو کس

قَدر شان و شوکت اور بر کتوں سے نوازا ہے کہ جہاں یہ مُسلمانوں کے دِلوں میں تا قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل ذَبِیحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی یاد اور ان کی مَحَبَّت تازہ کرتا رہے گا، وہیں یہ بابَرَکت پانی بیماروں، پریشان حالوں، دُکھیاروں اور غم کے ماروں کے جِسمانی اور رُوحانی امراض میں باعثِ شِفا ہو گا۔ واقعی جس چیز کو اللہ والوں کے وُجُودِ مَسعُود (مُبارَک جسم) سے نِسبت حاصل ہو جائے اس کے شَرف و عَظمت کو چار چاند لگ جاتے ہیں بلکہ وہ شَعائِرُاللہ (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیاں) بن جاتی ہے، چنانچہ مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صَفا اور مَروہ وہ پہاڑ ہیں جن پر حضرت ہاجرہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا) پانی کی تلاش میں سات (7) بار چڑھیں اور اُتریں۔ اس اللہ والی کے قدم پڑ جانے کی بر کت سے یہ دونوں پہاڑ شَعائِرُ اللہ بن گئے اور تا قیامت حاجیوں پر اس پاک بی بی کی نقل اُتارنے میں ان پر چڑھنا اور اُترنا سات (7) بار لازِم ہو گیا۔ بُزرگوں کے قدم لگ جانے سے وہ چیز شَعائِرُ اللہ بن جاتی ہے۔ (مزید فرماتے ہیں:) طُورِ سینا پہاڑ اور مکۂ مُعَظَّمہ اس لئے عظمت والے بن گئے کہ طور کو کَلِیمُ اللہ (یعنی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام) سے اور مکۂ مُعَظَّمہ کو حَبِیبُ اللہ (یعنی ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سے نِسبَت ہو گئی۔ خُلاصہ یہ ہے کہ اللہ کے پیاروں کی چیزیں شَعائِرُ اللہ ہیں جیسے قرآن شریف، خانہ کعبہ، صَفا مَروہ پہاڑ، مکۂ مُعَظَّمہ، بیتُ المُقدس، طُورِ سینا، مَقابرِ اَولیاءُ اللہ وانبیاءِ کرام، (یعنی انبیا و اولیائے کرام کے مزارات اور) آبِ زَمزم وغیرہ۔ (علم القرآن، ص۴۸-۵۰ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم میں حضرت سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اسمِ گرامی کئی مقامات

پر آیا ہے اور ہر جگہ آپ کی شان و عظمت کا ذکر مَوجُود ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی صِفات ان لفظوں میں بیان فرمائی ہے: چُنانچہ پارہ 16 سُورَۂ مریم کی آیت نمبر 54، 55 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۪ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾ (پ ۱۶، مریم، الآیۃ: ۵۵-۵۴)	ترجَمۂ کنز الایمان: اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کرو بیشک وہ وعدے کا سچا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتاتا اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا اور اپنے رَبّ کو پسند تھا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مُبارکہ میں حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی چار(4) صفاتِ عالیہ بیان ہوئی ہیں(۱) آپ صادِقُ الْوَعْد یعنی وعدے کے سچے (۲) غیب کی خبریں دینے والے (۳) اَہل وعیال کو نماز و زکوٰۃ کا حکم دینے والے (۴) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ بندے تھے

وعدے کے سچے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات ذِہن نشین فرمالیجئے کہ تمام ہی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وعدے کے سچے ہیں، لیکن حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام اس وَصْف میں خاص شُہرت رکھتے ہیں۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بچپن میں اپنے والدِ محترم حضرت سَیِّدُنا اِبْرٰہِیْم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کیا ہوا وَعدہ وَقتِ ذَبح صَبْر و رِضا کے ساتھ بخُوبی وَفا(پورا) فرمایا۔

(تفسیر خازن، ۴/ ۲۲)

ایک مرتبہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ایک شخص سے ایک جگہ ملنے کا وَعدہ کیا اور آپ اس مَقام پر پہنچ بھی گئے، لیکن جس شخص نے آنا تھا وہ بھول گیا حتّٰی کہ شام ہو گئی، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسی جگہ ساری رات گُزار دی۔ صُبح جب وہ شخص آیا تو آپ کو مَوجُود پایا تو حیرت زَدہ رہ گیا اور عرض کی: آپ یہاں سے گئے نہیں؟ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اِرشاد فرمایا: نہیں، تمہارے آنے سے پہلے میں کیسے چلا جاتا۔ (تفسیر طبری، ۴ /۳۵۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کیسی عُمدہ صِفَت کے مالک تھے کہ آپ نبی ہو کر بھی اپنے ایک اُمَّتی سے کیا ہوا وعدہ نبھانے کیلئے ساری رات اس مقام پر ٹھہرے رہے۔ لہٰذا اگر کوئی شَرعی مجبوری نہ ہو تو ہمیں بھی اس پیاری عادت کو اَپناتے ہوئے کسی سے کیا ہوا وعدہ ضرور نبھانا چاہیے۔ مگر افسوس صد کروڑ افسوس کہ آج ہمارے مُعاشرے میں وَعدہ خِلافی عام ہوتی جارہی ہے اور اس کو مَعیُوب بھی نہیں سمجھا جاتا، حالانکہ وَعدہ خِلافی اور عہد شِکنی حرام اور گُناہِ کبیرہ ہے، کیوں کہ وعدہ پُورا کرنا مسلمان پر شرعاً واجب و لازِم ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم میں پارہ 6 سُوْرَۃُ المائدہ کی آیت نمبر 1 میں اِرشاد فرماتا ہے:

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنے قول (عہد) پورے کرو۔		یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ (پ6، المائدۃ:1)

اسی طرح پارہ 15 سُورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 34 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ﴿۳۴﴾		ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک عہد سے سوال ہونا ہے۔

حضرت عَبْدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جو مُسلمان عہد شِکنی اور وعدہ خِلافی کرے، اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لَعْنَت ہے اور اس کا نہ کوئی فرض قَبول ہو گا نہ نَفل۔ (صحیح البخاری، کتاب الجزیۃ والموادعۃ، باب اثم من عاھد ثم غدر، الحدیث ۳۱۷۹، ج ۲، ص ۳۷۰) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ لوگ اس وَقْت تک ہلاک نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اپنے لوگوں سے عہد شکنی نہ کریں گے۔ (سُنَنِ ابو داوٗد، ج ۴، ص ۱۶۶، حدیث ۴۳۴۷)

وعدہ خلافی کسے کہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے وعدہ خِلافی کرنے والے کے مُتَعَلِّق کس قدر سخت وعیدیں ہیں کہ وعدہ خِلافی کرنے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے فِرشتوں اور تمام اِنسانوں کی لَعْنَت ہوتی ہے، نہ تو اس کا کوئی فَرض قَبول ہوتا ہے اور نہ ہی نَفل۔

حُضُور پُرنُور، سیِّدُ الْعٰلمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: "وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وَعدہ کرے اور اس کی نِیَّت اسے پُورا کرنے کی بھی ہو بلکہ وعدہ خِلافی یہ ہے کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نِیَّت اُسے پُورا کرنے کی نہ ہو۔" (الجامع لاخلاق الراوی للخطیب البغدادی، ص ۳۱۵، رقم ۱۱۶۸) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نِیَّت پُورا کرنے کی ہو پھر پُورا نہ کر سکے، وعدہ پر نہ آسکے تو اُس پر گُناہ نہیں۔ (سُنَنِ ابو داوٗد ج ۴ ص ۳۸۸ حدیث ۴۹۹۵)

حسد، وعدہ خِلافی، جُھوٹ، چُغلی، غیبت و گالی

مجھے ان سب گُناہوں سے ہو نفرت یَارَسُوْلَ اللّٰہ

مرے اَخلاق اچھے ہوں مرے سب کام اچھے ہوں

بنا دو مجھ کو تم پابندِ سُنَّت یَارَسُوْلَ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پاکیزہ صِفات جو قرآنِ پاک میں بیان ہوئیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا۔ معلوم ہوا کہ اپنے اہل وعِیال کو نیک اَعمال کی ترغیب دِلانا نماز کا عادی بنانا، اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سُنَّت ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی نماز کی اَہمیّت کو سمجھتے ہوئے نہ صِرف خُود پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ مَسْجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت اَدا کرنی چاہئیں بلکہ اپنے سمجھدار بچّوں کو بھی ساتھ لے کر جانا چاہئے۔ یاد رکھئے! اگر ہم نَمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنے سمجھدار بچوں کو بھی مَسْجِد لے کر جائیں گے تو ان کے ننھے ذِہن بچپن ہی سے نَمازوں کی طَرف مائِل ہونے لگیں گے کیونکہ جو بات بچوں کے ذِہن میں بچپن ہی سے بیٹھ جائے فِطری طور پر بڑے ہو کر بھی وہ بات ان کے ذِہنوں میں راسِخ (پُختہ) ہوتی ہے۔ بچوں کو نماز کا عادی بنانے کیلئے وقتاً فوقتاً نماز کے فَضائل بھی سناتے رہیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ہمارے بچے چھوٹی سی عُمر میں ہی پکے نمازی بن جائیں گے۔ فی زمانہ اَولاد کی اچھی تربِیَت کرنا اور انہیں بچپن ہی سے نماز روزے اور جُملہ عبادتوں کا عادی بنانا بہت ضروری ہے۔ اولاد کی سُنّتوں کے مُطابِق صحیح تربِیَت کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 188 صفحات پر مشتمل کتاب "

تَرْبِیَتِ اولاد" کا مُطالَعہ کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی تعلیمات کے مُطابِق اَوْلاد کی بہترین تربیت کرنے میں یہ کتاب مُعاوِن ثابِت ہو گی۔ یاد رکھئے! اپنی اَوْلاد کو کسی بھی نیک کام کی ترغیب دینے سے قبل خُود اس کام کے کرنے کی عادت بنانی ہو گی! ورنہ ہماری کہی ہوئی بات اَثْر اَنداز نہ ہو گی اور مطلوبہ نتائج کا حُصُول بھی دُشْوار ہو گا۔ اس لیے اپنی اَوْلاد کو نماز وغیرہ کی ترغیب دینے سے قبل خُود نماز پڑھنے کی پُخْتَہ عادت بنانی ہو گی۔ قُرآن وحَدِیْث میں نَماز پڑھنے والوں کے لئے بہت سی بِشارتیں اور نَماز کی بے شُمار فضیلتیں بیان کی گئی ہیں، آیئے علمِ دین حاصل کرنے اور نَماز کی پابندی کا ذِہن بنانے کے لئے فرمانِ خُداوَندی سُنتے ہیں: پارہ 6 سُورَۃُ الْمَائِدہ کی آیت نمبر 12 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْؕ لَىٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۚ (پ6، المائدہ: 12)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ نے فرمایا بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں ضَرور اگر تم نَماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رَسُولوں پر اِیمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرضِ حَسَن دو تو بے شک میں تُمہارے گُناہ اُتار دوں گا اور ضَرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رَواں۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! نَمازیوں کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کیسے کیسے اِنْعامات ہیں کہ انہیں جَنَّت ومَغْفِرت کی بِشارتیں دی جارہی ہیں اور اَجرِ عَظِیْم کی نَویدیں (خُوشخبریاں) بھی سُنائی جارہی ہیں۔ اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی نَماز کی بَہُت زِیادہ اَہَمِّیَّت اور رَغْبَت دِلائی گئی ہے، آیئے تَرغِیب کیلئے دو (2) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنْتے ہیں۔

1. اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پانچ (5) نمازیں فَرض فرمائی ہیں، جو ان کے لئے بہتر طریقہ سے وُضو کرے اور انہیں ان کے وَقْت میں اَدا کرے اور ان کے رُکُوع و سُجود، خُشُوع کے ساتھ پورے کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمّۂ کرم پر ہے کہ اس کی مَغْفِرت فرمادے اور جو انہیں اَدا نہیں کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّے اس کے لئے کچھ نہیں، چاہے تو اسے مُعاف فَرمادے اور چاہے تو اسے عَذاب دے۔ (سنن ابو داوٗد، کتاب الصلوۃ، باب المحافظۃ علی وقت الصلوات، رقم ۴۲۵، ج ۱، ص ۱۸۶)

2. اگر تمہارے کسی کے صِحْن میں نہر ہو، ہر روز وہ پانچ (5) بار اُس میں غُسل کرے تو کیا اُس پر کچھ مَیل رہ جائے گا؟ لوگوں نے عَرض کی: جی نہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: نماز گُناہوں کو ایسے ہی دھو دیتی ہے جیسا کہ پانی مَیل کو دھوتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۱۶۵، حدیث ۱۳۹۷)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے نماز پڑھنے والے کس قدر خُوش نصیب ہیں کہ اُن پر رحمتِ الٰہی کی ایسی بارش ہوتی ہے جو اُن کے گُناہوں کو دھوڈالتی ہے، نَماز کی بَرَکت سے سابِقہ گُناہ تو مُعاف ہو ہی جاتے ہیں، آئندہ بھی انسان گُناہوں اور بے حَیائی کے کاموں سے کَنارہ کَشی اِخْتِیار کرنے لگتا ہے۔ نماز کی عادت باقی رکھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیجئے، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں حصّہ لیجئے نیز اپنی مَساجد، مَحلّوں اور گھروں میں دَرْسِ فَیضانِ سُنّت کو جاری کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خود بھی نمازوں کی عادت بنی رہے گی اور دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دینے کا عظیم ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ماہِ ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرام عنقریب ہمارے درمیان جَلْوہ گر ہونے والا ہے اور یہ بہت بابرکت اور رحمتوں والا مہینہ ہے، لہٰذا جتنا زِیادہ ہو سکے اس مہینے میں عبادت و رِیاضت کا اِہتمام کیا جائے اور ہو سکے تو اس ماہ نفلی روزے بھی رکھنے کی سعادت حاصل کی جائے کہ نفلی روزوں کے بے شُمار فضائل وبرکات ہیں نیز احادیثِ مُبارَکہ میں ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرام کے پہلے عَشرہ (یعنی اِبتدائی دس (10) دن) کے فضائل بھی بیان ہوئے ہیں:

شبِ قَدر کے برابر فضیلت

حدیثِ پاک میں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو عَشَرہ ذُوالْحِجّہ سے زِیادہ کسی دن میں اپنی عِبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں اِس کے ہر دن کا روزہ ایک (1) سال کے روزوں اور ہر شب کا قِیام شبِ قَدر کے برابر ہے۔"

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۹۲ حدیث ۷۵۸)

عَرَفہ کا روزہ

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو قَتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے، سُلطانِ مدینہ، قرارِ قَلْب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعَطّر پسینہ، باعِثِ نُزُولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر گُمان ہے کہ عَرَفہ (یعنی ۹ ذُوالحِجَّۃُ الحرام) کا روزہ ایک (1) سال قَبْل اور ایک (1) سال بعد کے گُناہ مِٹا دیتا ہے۔ (صحیح مُسلم ص ۵۸۹، حدیث: ۱۹۶)

ایک روزہ ہزار (1000) روزوں کے برابر

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایَت ہے، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عَرَفہ (یعنی ۹ ذوالحجۃِ الحرام) کا روزہ ہزار(1000) روزوں کے برابر ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ص۳۵۷ حدیث ۳۷۶۴) مگر حج کرنے والے پر جو عَرَفات میں ہے اُسے عَرَفہ (یعنی ۹ ذوالحجۃِ الحرام) کے دِن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے حُضُور پُرنُور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے عَرَفہ کے دِن (یعنی ۹ ذوالحجۃِ الحرام کے روز حاجی کو) عَرَفات میں روزہ رکھنے سے مَنْع فرمایا۔ (صحیح ابن خُزیمہ ج۳ص ۲۹۲ حدیث: ۲۱۰۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ ماہِ ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرام میں روزے رکھنے کے کس قدر فضائل وبرکات ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اس ماہِ مُبارَک میں قُربانی ودیگر عِبادات کے ساتھ ساتھ نفلی روزے رکھنے کی بھی عادت بنائیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے سبب ہمیں بے شُمار رحمتیں اور برکتیں حاصِل ہوں گی۔

نماز و روزہ و حَجّ و زکوٰۃ کی توفیق
عطا ہو اُمّتِ محبوب کو سدا یاربّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سیرتِ مُبارکہ کے حوالے سے بیان سُنا کہ

❖ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا مقام ومرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک نہایت بُلند وبالا ہے۔

- ❖ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحکامات کو بجالانے کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے بھی ہر دَم تیار رہتے تھے۔
- ❖ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام زِنْدگی بھر اپنی اُمّت کو نیکی کی دعوت پیش کرتے رہے۔
- ❖ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر عمل کرنے میں اپنے والد صاحب کے بہت عمدہ مدد گار ثابت ہوئے۔
- ❖ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، کعبۃ اللہ شریف کی تعمیر کرنے والے اور بانیِ مکہ مکرمہ ہیں۔
- ❖ آبِ زمزم کا عظیم معجزہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہی کے مبارک قدموں سے نسبت رکھتا ہے۔
- ❖ قرآنِ پاک میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی 4 صفاتِ عالیہ بیان ہوئیں یعنی (۱) آپ صادقُ الْوَعد یعنی وعدے کے سچے (۲) غیب کی خبریں دینے والے (۳) اَہل وعیال کو نماز وزکوٰۃ کا حکم دینے والے (۴) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ بندے تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی سوچنا چاہیے کہ ہم اپنے بزرگانِ دین کے کردار کو سامنے رکھتے ہوئے اس پر کتنا عمل کرتے ہیں؟ ہم سے تو جان قُربان کرنے کا مُطالبہ بھی نہیں کیا جارہا، ہم پر ہماری طاقت سے زِیادہ بوجھ بھی نہیں ڈالا جارہا، لیکن پھر بھی ہم سے آسان سے آسان نیک اعمال اَدا نہیں ہوپاتے۔ ذرا غور کیجئے اگر ہم اسی غَفْلَت میں دُنیا سے چلے گئے تو قبر میں ہمارا کیا بنے گا؟ اور حشر میں ہم اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو کیا جواب دیں گے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام کے صَدْقے صَبْر وشکر کے ساتھ شریعت کے مُطَابِق زِنْدگی گُزارنے، اپنے بچوں کی اسلامی اُصولوں کی روشنی میں تَرْبِیَت کرنے اور اس ماہ

میں نفلی روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مکتبۃُ المدینہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے اس پُرفِتَن دَور میں تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی رات دن خدمتِ دین میں مصروفِ عمل ہے اور کم وبیش 97 شُعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے، اِنہی شُعبہ جات میں سے ایک شُعبہ مجلس مکتبۃُ المدینہ بھی ہے۔ یاد رہے موجودہ دور میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے جدید ذَرائع و وَسائل کا استعمال بڑی اَہمیّت کا حامل ہے۔ چُنانچہ شیخِ طریقت، امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا آغاز ۱۴۰۶ھ بمطابق 1986ء میں فرمایا اور سب سے پہلے بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کی گئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃُ المدینہ نے اس مُختصر عرصہ میں جو تَرَقّی کی وہ اپنی مثال آپ ہے کیونکہ آڈیو کیسٹوں سے آغاز کرنے والے مکتبۃُ المدینہ کے تحت آج باقاعدہ وی سی ڈی مکتب اور پاکستان کے شہر بابُ المدینہ (کراچی) میں ایک عدد پرنٹنگ پریس (Printing Press) کام کررہا ہے، جو اس شعبہ سے متعلق (Related) ہر قسم کی جدید سہولیات و ضروریات سے آراستہ ہے اور اس مختصر عرصے میں مکتبۃُ المدینہ سے جہاں سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مُذاکرات کی ہزاروں کیسٹیں اور VCD'S دُنیا بھر میں پہنچی اور پہنچ رہی ہیں، وہیں سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، امیر اَہلسُنّت دَامَتْ

بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دیگر عُلَمائے اَہلسُنَّت کی کتابیں بھی زیورِ طَبع سے آراستہ ہو کر لاکھوں لاکھ کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنَّتوں کے پُھول کِھلا رہی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

12 مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی نیکی کی دعوت پھیلانے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے، اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں خُوب خُوب حصّہ لیجئے! ان میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "مسجد درس" بھی ہے۔ منقول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حَضرتِ سیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَولیاء ج ۶، ص ۵ حدیث ۷۶۲۲) بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سُنَّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سُننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہو گا۔ اس لیے دیگر مَدَنی کاموں میں حصّہ لینے کے ساتھ ساتھ خُوب خُوب مسجد دَرس دینے کی بھی کوشش کیجئے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے۔ آیئے! مَدَنی ماحول کی برکتوں سے مالا مال ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

مَدَنی بہار:

مَتھرا (ہند) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یُوں بیان ہے، میں ایک ماڈَرن نوجوان تھا، فلمیں ڈِرامے دیکھنا میرا مَشْغَلہ تھا، مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے بیان کی کیسیٹ "T.V. کی تباہ کاریاں" سُننے کا شَرَف حاصِل ہوا جس نے میری کایاپلٹ دی، میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مُنسلِک ہو گیا۔ مجھے APENDIX کی بیماری ہو گئی اور ڈاکٹر نے آپریشن کا مشورہ دیا۔ میں گھبرا گیا، ایسے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلّغ کی انفِرادی کوشِش کے نتیجے میں زندگی میں پہلی بار عاشِقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے تین (3) دن کے مَدَنی قافلے کا مُسافِر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے بِغیر آپریشن کے میرا مَرَض جاتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے جذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے، اب ہر ماہ تین (3) دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل کرتا ہوں، ہر ماہ مَدَنی اِنعامات کارِسالہ جَمْع کرواتا ہوں اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کی خاطِر گھوم پھر کر صدائے مدینہ لگاتا ہوں۔ (فیضانِ سنت، ص۲۴۸)

بے عمل با عمل بنتے ہیں سَر بَسَر تُو بھی اے بھائی کر قافِلے میں سفر
اچھّی صُحبت سے ٹھنڈا ہو تیرا جگر کاش! کرلے اگر قافِلے میں سفر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضِیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بَزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری

سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

عِمامہ شریف کے مُتَعَلِّق چند اہم مَدَنی پھول:

آیئے! عمامہ شریف کے مُتَعَلِّق چند اہم مدنی پھول سنتے ہیں۔ ❀...عِمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس ص ۳۸) ❀...عمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی (2/1) گز سے کم نہ ہو، نہ چھ (6) گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۱۸۶) ❀...رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو (2) ایک (1) پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۷ ص ۲۹۹) ❀...عمامے کو جب از سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے (عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۰) ❀...اگر ضرورتاً اُتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک (1) ایک (1) پیچ کھولنے پر ایک (1) ایک (1) گُناہ مٹایا جائے گا (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۶ ص ۲۱۴) عِمامے کے چھ (6) طِبّی فوائد مُلاحَظہ ہوں: ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سَردی گرمی اور دُھوپ وغیرہ براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے اِس سے نہ صِرف بال بلکہ دِماغ اور چہرہ بھی مُتاثِّر ہوتا ہے اور صِحّت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لہٰذا اتباعِ سنّت کی نیّت سے عمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہاں میں عافیّت ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور

پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101 مَدنی پھول، ص ۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کاثَواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت:

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عَظمت نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری اُمت کے بارے میں مجھ پر جو انعام فرمایا میں اس کے شکرانے میں سجدہ ریز ہو گیا، وہ انعام یہ ہے کہ میرا جو اُمّتی مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے 10 نیکیاں لکھے گا۔ (مسند ابی یعلی، مسند انس عبدالرحمن بن عوف، ۱/۳۵۴، حدیث: ۸۵۵)

جو دُرُود و سلام پڑھتے ہیں اُن پہ رب کا سلام ہوتا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی ... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شکر گزار کی حکایت:

حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک شخص کو دُنیا کی دولت سے بہت نوازا گیا اور پھر سب کچھ جاتا رہا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کرنے لگا یہاں تک کہ اس کے پاس بچھانے کے لئے صرف ایک چٹائی رہ گئی مگر وہ پھر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا میں مصروف رہا۔ ایک دوسرے مالدار شخص نے چٹائی والے سے کہا: "اب تم کس بات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہو؟" اس نے کہا: "میں ان نعمتوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اگر میں ساری دُنیا کی دولت بھی دے دوں تو وہ نعمتیں مجھے نہ ملیں۔" اس نے پوچھا: "وہ کیا؟" جواب دیا: "کیا تم اپنی آنکھ، زبان، ہاتھوں اور پاؤں کو نہیں دیکھتے (کہ یہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتنی بڑی نعمتیں ہیں)؟" (شعب الایمان، ۴/ ۱۱۲، حدیث: ۴۴۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس نصیحت آموز حکایت سے معلوم ہوا کہ شُکر صرف مال ودولت اور خوشیوں کے مِلنے پر نہیں کیا جاتا بلکہ ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر اَدا کرنا چاہیے مگر افسوس ہمارا حال یہ ہے کہ خوشیوں اور مال ودولت کی فراوانی پر تو ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہیں اور اگر ذرا سی پریشانی، بیماری یا تنگدستی آجائے تو شکوہ شکایات پر اُتر آتے ہیں حالانکہ انسان اگر اپنی ذات میں غور کرے تو اُس کو اپنے رَبّ کی دی ہوئی ہزاروں نعمتیں نظر آئیں گی کہ وہ ساری زندگی بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا شکر اَدا کرتا رہے تب بھی کم ہے اور واقعی یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اگر انسان کو ساری کائنات کی دولت دے دی جائے اور آنکھ، کان، زبان، ہاتھ اور پاؤں یہ نعمتیں نہ دی جائیں تب ان کی اَہمیّت کا اندازہ ہو گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان نعمتوں کے شکر کی طرف ہماری تَوَجُّہ تک نہیں جاتی حالانکہ آنکھ کتنی بڑی نعمت ہے یہ کوئی اندھے سے پوچھے، زبان کتنی عظیم نعمت ہے یہ کوئی گُونگے سے پوچھے، بہر حال ہمارا پورا جسم خدا کی نعمتوں کا مرکز ہے حتّٰی کہ ہمارے مُنہ میں تُھوک (Spit) بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے جسے ہم گندگی سمجھتے ہیں اِس کی اہمیت بندہ اُس سے پوچھے جس کے منہ میں تھوک (Spit) ضرورت سے کم ہو۔ جسمانی اعضاء (Parts of body) کا شکر صرف یہی نہیں کہ بندہ زبان سے کہہ دے کہ یااللہ عَزَّوَجَلَّ تیرا شکر ہے بلکہ ان کا شکر کس طرح ادا کیا جاتا ہے، آیئے! اس ضمن میں ایک حکایت سنئے۔

اعضائے جسمانی کا شکر کیا ہے:

حضرت سیِّدُنا محمد بن ہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے کسی دوست کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابُو حازِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: "اے ابُو حازم! آنکھوں کا شکر

کیا ہے؟" ارشاد فرمایا: ''ان کے ذریعے کوئی اچھی بات دیکھو تو اسے عام کرو اور اگر بُری بات دیکھو تو اسے چھپالو۔'' اس نے عرض کی: ''کانوں کا شکر کیا ہے؟'' آپ نے ارشاد فرمایا: " اگر ان کے ذریعے اچھی بات سنُو تو اسے یاد کرلو اور اگر بُری بات سُنو تو پوشیدہ رکھو۔'' اس نے عرض کی: ''ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟'' آپ نے ارشاد فرمایا: " ان سے ایسی چیز حاصل نہ کرو جو ان کے لئے جائز نہیں اور ان میں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق ہے اس کو نہ روکو۔'' اس نے عرض کی: "پیٹ کا شکر کیا ہے؟" آپ نے ارشاد فرمایا: "پیٹ کا شکر یہ ہے کہ اس کے نچلے حصے میں کھانا ہو جبکہ اُوپری حصہ علم سے لبریز ہو۔'' اس نے عرض کی: " شرمگاہ کا شکر کیا ہے؟" فرمایا: "جیسا کہ پارہ 18 سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن کی آیت نمبر 7,6,5 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۷﴾ (پ18، مؤمنون، 7,6,5)	تَرجَمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

اس نے کہا: پاؤں کا شکر کیا ہے؟" آپ نے ارشاد فرمایا: "اگر تم کسی ایسے زندہ کو دیکھو جس پر تمہیں رشک ہو تو ان پاؤں سے اس شخص جیسے عمل کرو (یعنی نیک عمل کرو) اور اگر کسی ایسے مردہ کو دیکھو جس سے تم بیزار ہو تو اِن پاؤں کو اس شخص جیسے عمل سے روک لو (یعنی برائی کی طرف قدم نہ اٹھاؤ)۔ اس طرح تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنے والے بن جاؤ گے۔

اور جس نے صرف زبانی شکر کیا بقیہ اَعضاء سے نہ کیا تو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کے پاس ایک کپڑا ہو اور وہ اس کا ایک کنارہ پکڑ لے لیکن پہنے نہیں تو وہ کپڑا اسے گرمی، سردی، برف اور بارش سے بچنے کا فائدہ نہ دے گا۔" (حلیۃ الاولیاء، ۳/ ۲۷۹، رقم: ۳۹۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رہتا ہے اور ہر حال میں اس کی نعمتوں کا شکر اَدا کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی نعمتوں میں مزید اِضافہ فرما دیتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی ہر حال میں اپنے خالق و مالک عزوجل کا شکر اَدا کرتے رہیں۔ یاد رکھئے! اگر ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہر نعمت کا شکر ادا کرنے کی عادت بنالیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خُوب خُوب بَرَکتیں حاصِل ہوں گی۔ حضرت کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ دُنیا میں کسی بندے پر اِنعام کرے پھر وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس نعمت کا شکر اَدا کرے اور اس نعمت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے لئے تواضُع کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں اس نعمت سے نَفع دیتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے آخرت میں دَرجات بُلند فرماتا ہے۔ اور جس پر اللہ تعالیٰ نے دُنیا میں اِنعام فرمایا اور اس نے شکر اَدا نہ کیا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے لئے اس نے تواضُع کی تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس نعمت کا نَفع اس سے روک لیتا ہے اور اس کے لئے جہنّم کا ایک طبق کھول دیتا ہے، پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اسے (آخرت میں) عذاب دے گا یا اس سے در گزر فرمائے گا۔ (رسائل ابن ابی الدنیا، التواضع والخمول، ۳/ ۵۵۵، رقم: ۹۳)(صراط الجنان، ۱/ ۲۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شکر کی تعریف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہر ہر نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ آیئے شکر

کی تعریف بھی سن لیجئے چنانچہ حُجّۃُ الاسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: شکر کا مطلب ہے کہ کسی کے احسان ونعمت کی وجہ سے زبان، دل یا اعضاء کے ساتھ اس کی تعظیم کی جائے۔

شکر کے مختلف طریقے:

امام غزالی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مزید فرماتے ہیں "دل کا شکر یہ ہے کہ نعمت کے ساتھ خیر اور نیکی کا اِرادہ کیا جائے اور زبان کا شکر یہ ہے کہ اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی جائے اور باقی اَعضا کا شکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں خرچ کیا جائے اور ان نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں صَرف ہونے سے بچایا جائے حتّٰی کہ آنکھوں کا شکر یہ ہے کہ کسی مسلمان کا عیب دیکھے تو اس پر پردہ ڈالے (احیاء العلوم، ۴/۱۰۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم نعمتوں کا حق اَدا کرتے ہوئے ان طریقوں سے شکرِ الٰہی بجالائیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے یہ اُمید ہے کہ وہ کریم رَبّ عَزَّوَجَلَّ اپنی نعمتوں میں اِضافہ فرماتا رہے گا اور اگر اس کی نعمتوں سے فائدہ اُٹھانے کے باوجود بھی ہم ناشکری اور شکوے شکایات کرتے رہے تو اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہو گا اور ہوسکتا ہے ہم سے یہ نعمت بھی چھین لی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں جنہیں شُمار کرنے سے عقلِ انسانی حیران ہے، اُس کی ہر ایک نعمت بے شُمار حکمتوں کا مَجموعہ ہے، اگرچہ آج سائنس نے بہت زیادہ ترقی کرلی ہے اور نئی سے نئی ایجادات کا سلسلہ جاری ہے مگر دنیا میں آج تک کوئی ایسا آلہ (Device) یا نظام ایجاد نہ ہوسکا کہ جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے شُمار نعمتوں کی تعداد معلوم کی جاسکے، اللہ تبارک وتعالی خود پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحل کی آیت نمبر 18 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ	**ترجمہ کنزالایمان:** اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں

(پ ۱۴، نحل،۱۸)		شمار نہ کر سکو گے۔

یعنی بندے کی تخلیق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جتنی نعمتیں ہیں جیسے تندرست بدن، آفات سے محفوظ جسم، صحیح آنکھیں، عقلِ سَلیم ایسی سماعت جو چیزوں کو سمجھنے میں مددگار رہے ہاتھوں کا پکڑنا، پاؤں کا چلنا وغیرہ اور جتنی نعمتیں بندے پر فرمائی ہیں، جیسے بندے کی دینی اور دنیوی ضروریات کی تکمیل کے لئے پیدا کی گئیں تمام چیزیں یہ اتنی کثیر ہیں کہ ان کا شُمار ممکن ہی نہیں حتی کہ اگر کوئی اللہ تعالی کی چھوٹی سی نعمت کی معرفت حاصِل کرنے کی کوشش کرے تو وہ حاصل نہ کر سکے گا تو ان نعمتوں کا کیا کہنا جنہیں تمام مخلوق مل کر بھی شمار نہیں کر سکتی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اگر تم اللہ تعالی کی نعمتوں کو شمار کرنے کی کوشش کرو اور اس کام میں اپنی زندگیاں صرف کر دو تو بھی اس پر قادر نہیں ہو سکتے۔(خازن، النحل، تحت الایۃ:۱۸، ۳/ ۱۱۷) (صراط الجنان، ج۵، ص۲۹۲) اسی لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہر نعمت پر اس کا شکر ادا کریں اور اس کی نافرمانی سے بچیں کیونکہ نعمت پر شکر اَدا کرنے سے نعمتوں میں مزید اضافہ ہوتا ہے، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا عُطارِد قُرَشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ حُضورِ اکرم نُورِ مُجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کو شکر کی توفیق عطا فرماتا ہے تو پھر اسے نعمت کے اضافے سے محروم نہیں فرماتا کیونکہ اس کا فرمانِ عالی شان ہے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ	**ترجمۂ کنزالایمان:** اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور
(پ ۱۳، ابراھیم:۷)	دوں گا۔

(شُعبُ الایمان، للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث:۴۵۲۶، ج۴ص۱۲۴)

حضرتِ سَیِّدُنا علی بن صَالِح رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "اس (آیت) سے مراد یہ ہے کہ اگر تم

اطاعت و عبادت سے میرا شکر ادا کرو گے تو میں نعمتوں میں اضافہ کردُوں گا"

(تفسیرِ طبری، پ۱۳، ابراھیم، تحت الایۃ ۷، الحدیث: ۲۰۵۸۵، ج ۷، ص ۴۲۰)

شُکر کی حقیقت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شکر کی حقیقت یہ ہے کہ نعمت دینے والے کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس چیز کا عادی بنائے۔ یہاں ایک مدنی پھول یہ ہے کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے طرح طرح کے فضل و کرم اور اِحسان کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے، اس سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں اور بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے یہ مقام بہت برتر ہے اور اس سے اعلیٰ مقام یہ ہے کہ نعمت دینے والے کی محبت یہاں تک غالب ہو جائے کہ دل کا نعمتوں کی طرف میلان باقی نہ رہے، یہ مَقام صِدّیقوں کا ہے۔

(صراط الجنان، ج ۵، ص ۱۵۳، بتغیر قلیل)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ بندہ کسی وَقْت، کسی لمحے، کسی بھی حالت میں اپنے خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کی بے حَد و بے عَدد نعمتوں سے لا تَعلُّق نہیں ہو سکتا۔ اس لیے اگر کوئی آزمائش کی گھڑی آ جائے، یا کوئی نِعْمت خَتم ہو جائے، تب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دوسری لاتَعْداد نِعْمتیں تو مَوْجُود ہوتی ہیں۔ لہٰذا عقلمند وہی ہے جو ایسے لمحات میں صَبْر کا دامن نہ چھوڑے اور رِضائے اِلٰہی کی خاطر اسے برداشت کرے، ایسے موقع پر صَبْر کا مُظاہَرہ کرنا بھی باعثِ رَحمت ہے آیئے! اس ضِمن میں چار (4) فَرامینِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے اور عمل کا جذبہ پیدا کیجئے۔

﴾1﴿ دو (2) خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں بھی ہوں گی اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے صابر و شاکر لکھ دے گا اور جس میں نہیں ہوں گی نہ اسے شاکر لکھے گا اور نہ ہی صابر (وہ دو خصلتیں یہ ہیں) (۱) جو اپنے دِین میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھ کر اس کی پیروی کرے اور دنیوی معاملہ میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اس شخص پر جو فضلیت دی ہے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے صابر و شاکر لکھ دیتا ہے (۲) جو دِین میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھے اور دنیوی معاملہ میں اوپر والے کو دیکھے پھر اپنی محرومی پر افسوس کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ اسے صابر لکھتا ہے اور نہ ہی شاکر۔ (جامع الترمذی، ۲۲۹/۴، حدیث: ۲۵۲۰)

﴾2﴿ اللہ تعالٰی جب کسی قوم سے بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے تو ان کی عُمر دراز کرتا ہے اور انہیں شکر کا اِلْہام فرماتا ہے۔ (فردوس الاخبار، باب الالف، جماع الفصول منه فی معانی شتی۔۔ الخ، ۱۴۸/۱، حدیث: ۹۵۴)

﴾3﴿ جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کوئی نعمت عطا فرمائی پھر وہ بندہ اس نعمت کو باقی رکھنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کی کثرت کرے۔ (معجم کبیر، ۳۱۰/۱۷، ۸۵۹)

﴾4﴿ جب اللہ تعالٰی اپنے بندے پر کوئی نعمت نازل فرماتا ہے اور وہ کہتا ہے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' تو یہ کلمہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اسے نعمت دینے سے بہتر ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل الحامدین، ۲۵۰/۴، حدیث: ۳۸۰۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، امامُ الانبیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم غلاموں سے کس قدر مَحبت فرماتے ہیں اور کس حَسِین انداز میں ہمیں نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا طریقہ ارشاد فرمارہے ہیں کہ ایک انسان کو چاہیے کہ وہ دنیوی مُعاملات میں اپنے سے کم مرتبے والوں

کو دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالائے جبکہ دینی مُعاملات میں اپنے سے بڑے مرتبے والے کو دیکھ کر اس جیسا بننے کی کوشش کرے نیز اس کے ساتھ ساتھ نعمت کو محفوظ رکھنے کا وظیفہ بھی ارشاد فرمایا کہ لَاحَول شریف کی کثرت کرے۔ لہٰذا انسان کو چاہیے کہ اپنے سے زیادہ مالداروں کو دیکھ کر افسوس نہ کرے کہ یہ نعمتیں میرے پاس کیوں نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان کو بھی معمولی نہ سمجھے اور اپنے سے زیادہ مفلس و غریب افراد کو دیکھ کر رضائے الٰہی پر راضی رہتے ہوئے صبر و شکر سے زندگی بسر کرے اور اس طرح ذِہن بنائے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی کو ہم سے زیادہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں تو اس میں اس کی کوئی حکمت ضرور پوشیدہ ہوگی، ہوسکتا ہے اگر یہ نعمتیں مجھے عطا کردی جاتیں تو شاید میرا نفس سرکش ہوجاتا اور ان نعمتوں کی ناقدری کرتے ہوئے ان پر شکر اَدا کرنے کے بجائے ناشکری کی آفت میں مُبتلا ہوجاتا، اگر ہم اس طرح ذِہن بنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ناشکری سے بچنے میں کامیاب ہوں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً انسان کی فطرت (Nature) میں یہ بات شامل ہوتی ہے کہ وہ خوشیوں کے لمحات میں تو نعمتوں کو خوب یاد رکھتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتا ہے مگر جونہی معمولی مصیبتوں، پریشانیوں اور تکلیفوں کا دروازہ کُھلتا ہے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں اور اس کی نوازشوں کو یکسر بُھول کر ناشکری کے الفاظ اپنے مُنہ سے نکالنے لگتا ہے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا حسن بن ابو حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مبارکہ

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾	تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک آدمی اپنے ربّ کا بڑا

(پ ۳۰، العٰدیٰت:۶)		ناشکرا ہے۔

کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "انسان بڑا ناشکرا ہے یعنی مصیبتیں گنتا رہتا ہے اور نعمتیں بھول جاتا ہے۔ ("شکر کے فضائل" مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) جبکہ ہمارے اَسلاف کا یہ حال تھا کہ بیماری ہو یا تندرستی، آسانی ہو یا دشواری، خوشی ہو یا غمی ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے شکر گزار رہتے۔ چنانچہ

شکر گزار بندہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ 303 صفحات پر مشتمل کتاب **"آنسوؤں کا دریا"** صفحہ 211 پر ہے کہ اِہل دمشق میں سے ایک شخص جس کا نام اَبُوعَبْدُ الرَّب تھا، یہ شخص پورے دمشق میں سب سے زیادہ مالدار تھا۔ ایک مرتبہ وہ سفر پر نکلا تو اسے ایک نہر کے کنارے کسی چراگاہ میں رات ہوگئی چنانچہ اس نے وہیں پڑاؤ ڈال دیا۔ اسے چراگاہ کی ایک جانب سے ایک آواز سنائی دی کہ کوئی کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعریف کر رہا تھا۔ وہ شخص اس آواز کی تلاش میں نکلا تو دیکھا کہ ایک شخص چٹائی میں لپٹا ہوا ہے۔ اس نے اس شخص کو سلام کیا اور اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو اس شخص نے کہا: ایک مسلمان ہوں۔ اس دمشقی نے اس سے پوچھا: یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔ تو اس نے جواب دیا: یہ نعمت ہے جس کا شکر ادا کرنا مجھ پر واجب ہے۔ دمشقی نے کہا: تم چٹائی میں لپٹے ہوئے ہو یہ کونسی نعمت ہے؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا فرمایا تو میری تخلیق کو اچھا کیا اور مجھے مسلمانوں میں پیدا فرمایا اور میرے اعضا کو تندرست کیا اور جن چیزوں کا ذکر مجھے ناپسند ہے انہیں چھپایا تو جو میری طرح شام کرتا ہو اس سے بڑھ کر نعمت میں کون ہوگا۔ وہ دمشقی کہتا ہے کہ میں نے ان سے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، آپ میرے ساتھ چلنا پسند فرمائیں گے، ہم یہیں آپ کے

برابر نہر کے کنارے ٹھہرے ہوئے ہیں ؟ اس شخص نے کہا: وہ کیوں ؟ میں نے کہا: اس لئے کہ آپ کچھ کھانا وغیرہ کھالیں اور ہم آپ کی خدمت میں کچھ ایسی چیزیں پیش کریں جو آپ کو چٹائی میں لپٹنے سے بے نیاز کر دیں۔ اس نے کہا: مجھے ان چیزوں کی حاجت نہیں۔ یہ کہہ کر اس نے میرے ساتھ چلنے سے انکار کر دیا اور میں واپس لوٹ آیا۔ (اس کی باتیں سننے کے بعد) میرے نزدیک اپنے آپ کی کوئی حیثیت نہ رہی۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: میں نے دمشق میں اپنے سے زیادہ مالدار کوئی نہیں دیکھا پھر بھی میں مزید کی تلاش میں ہوں۔ پھر میں نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ! میں تیری بارگاہ میں اپنے اس حال سے توبہ کرتا ہوں۔ یوں میں نے توبہ کرلی اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وہ نیک بندہ آبادی سے دُور وِیرانے میں چٹائی میں لپٹا ہوا تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکْر اور اس کی تعریف و توصیف میں مشغول تھا جب دمشقی نے اس سے اس حالت میں رہنے کی وجہ پُوچھی تو قُربان جایئے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نیک بندہ شکوے شکایات کے اَنبار لگانے اور اپنے دُکھڑے سنانے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے شکرِ الٰہی بجالایا نیز اس کا ذاتِ باری تعالیٰ پر تَوَکُّل بھی نہایت زَبردَست اور لائقِ تقلید تھا کہ جب دمشقی نے اسے مختلف سہولیات کی پیشکش کی اور اپنے ساتھ چلنے کو کہا تو اس خوددار شخص نے صاف صاف انکار کر دیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے کئی ایک ایسے ہیں جن کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں سے کسی نہ کسی مدنی کام کی ذِمہ داری کی صورت میں یہ نعمت ملی ہے۔ کوئی کسی شعبے میں مدنی

کام کی دُھومیں مچا رہا ہوگا، کوئی کسی شعبے میں، کوئی کسی مجلس کا نگران ہوگا تو کوئی رُکن کی حیثیت سے نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں لگا ہوگا، کوئی نگران ہوگا تو کوئی ماتحت، الغرض ہم میں سے جس کو بھی، جس انداز سے بھی دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرنے کی ذِمہ داریاں ملی ہوئی ہیں، ہم ان نعمتوں کا بھی شکر بجا لاتے رہیں اور اپنی طرف سے اس ذِمہ داری کا 100٪ حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرتے رہیں، بسا اوقات اس نعمت کی ناقدری کی وجہ سے ذِمہ داری چلی بھی جاتی ہے، بعد میں بندہ افسوس کرتا ہے کہ کاش! میں اپنی ذِمہ داری کے دوران یہ بھی کرلیتا، وہ بھی کرلیتا، مگر اب صرف افسوس ہی کرسکتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جو بھی تنظیمی ذِمہ داری کی صورت میں نعمت ملی ہے، اس کا شکر بجالاتے ہوئے مدنی مرکز کی طرف سے مدنی کاموں کے ہمیں جو جو اہداف ملے ہیں، طے شدہ وقت کے اندر اندر اُس کو پورا کرنے کا پکّا اِرادہ کریں اور اپنا یہ ذہن بنائیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرے کہ اس مدنی کام کو پورا کرنے میں میرا حصّہ شامل ہوجائے، کیونکہ دِین کا کام رُکنا نہیں ہے، اب یہ میری سعادت ہے کہ اس مدنی کام کی تکمیل میں مجھے حصّہ مل جائے۔ اس کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ سے توفیق بھی مانگتے رہیں۔

کرم سے "نیکی کی دعوت" کا خوب جذبہ دے
دُوں دُھوم سُنّتِ محبوب کی مچا یا ربّ
عطا ہو دعوتِ اسلامی کو قبولِ عام
اِسے شُرُور و فِتن سے سدا بچا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص77)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو (مختلف طریقوں سے آزماتا ہے) کبھی مرض سے، کبھی جان ومال کی کمی سے، کبھی دشمن کے ڈر خوف سے، کبھی کسی نقصان سے، کبھی آفات وبَلِیّات سے اور کبھی نت نئے فتنوں سے آزماتا ہے اور راہِ دین اور تبلیغِ دین تو خصوصاً وہ راستہ ہے جس میں قدم قدم پر آزمائشیں ہیں، اسی سے فرمانبردار و نافرمان، محبت میں سچے اور محبت کے صرف دعوے کرنے والوں کے درمیان فرق ہوتا ہے۔ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر اکثر قوم کا ایمان نہ لانا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا آگ میں ڈالا جانا، فرزند کو قربان کرنا، حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بیماری میں مبتلا کیا جانا، ان کی اولاد اور اموال کو ختم کر دیا جانا، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مصر سے مدین جانا، مصر سے ہجرت کرنا، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ستایا جانا اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا شہید کیا جانا، یہ سب آزمائشوں اور صبر ہی کی مثالیں ہیں اور ان مقدس ہستیوں کی آزمائشیں اور صبر ہر مسلمان کے لئے ایک نمونے کی حیثیت رکھتی ہیں، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ اسے جب بھی کوئی مصیبت آئے اور وہ کسی تکلیف یا اَذِیَّت میں مبتلا ہو تو صبر کرے اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے اور بے صبری کا مظاہرہ نہ کرے۔

صدرُ الشَّریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں "بہت موٹی سی بات ہے جو ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی کتنا ہی غافل (کیوں نہ) ہو، مگر جب (اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے یا وہ کسی مصیبت اور) مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو کس قدر خدا عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرتا اور توبہ واستغفار کرتا ہے اور یہ تو بڑے رُتبہ والوں کی شان ہے کہ (وہ) تکلیف کا بھی اسی طرح استقبال کرتے ہیں جیسے راحت کا (استقبال کرتے ہیں)، مگر ہم جیسے (گنہگار) کم سے کم اتنا تو کریں کہ (جب کوئی مصیبت یا تکلیف آئے تو) صبر واستقلال سے کام لیں اور رونا پیٹنا کرکے آتے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے نہ (جانے) دیں اور اتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت چلی

نہیں جائے گی (بلکہ بے صبری کے سبب احادیثِ مبارکہ میں بیان کردہ اجر وثواب) سے محرومی دوہری مصیبت ہے۔(بہار شریعت، کتاب الجنائز، بیماری کا بیان، ۱/ ۷۹۹، صراط الجنان ج۱، ص ۲۵۵)

ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں جن جن نعمتوں سے نوازا ہے ان پر راضی رہتے ہوئے اس کا شکر بجالائیں کیونکہ نعمت پر شکر کرنے کی توفیق مل جانا بھی ایک نعمت ہے۔ حضرت موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: یااللہ! میں تیرا شکر کیسے ادا کروں کہ میرا شکر کرنا بھی تو تیری ایک نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جب تُو نے یہ جان لیا کہ ہر نعمت میری طرف سے ہے اور اس پر راضی رہا تو یہی شکر ادا کرنا ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، الشطر الثانی، بیان طریق کشف الغطاء۔۔۔ الخ، ۴/ ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"شکر کے فضائل" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شکر کے مزید فضائل وفوائد اور دِلچسپ معلومات (Interesting information) حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ کتاب **"شکر کے فضائل"** کا مُطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں بُزرگوں کے اندازِ شکر، اَدائے شکر کے طریقے، شکر گزاروں کی حکایات، نعمت میں اضافے کے اسباب، مختلف دعائیں، شکر ادا کرنے کے فضائل اور نہ کرنے والوں کیلئے وعیدیں اور کئی مدنی پھولوں کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اِس کا مُطالعہ فرمائیے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ **(Download)** اور پرنٹ آؤٹ **(Print Out)**

بھی کِیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک "ہفتہ وار اجتماع" میں شرکت ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کی اس ویب سائٹ پر مختلف موضوعات پر اور بھی بہت سی کتب ورسائل موجود ہیں، ان کتب ورسائل کا مطالعہ کرکے عِلْمِ دِیْن کے نایاب موتی حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ علم کا مزید شوق پیدا کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے! ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں شِرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماعات میں تِلاوت و نعت، سُنّتوں بھرا اصلاحی بیان سننے، اجتماعی طور پر ذِکْرُ اللہ کرنے اور رِقّت انگیز دُعا میں اپنے گُناہوں سے تائب ہونے کے ساتھ ساتھ اچھی صحبت اِختیار کرنے کا موقع بھی میسر آتا ہے۔ حدیثِ پاک میں بھی اچھی صحبت اختیار کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ (مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۲۳۳/۳، حدیث: ۸۴۲۵ ماخوذاً) جبکہ اِکٹھے ہو کر ذِکْرُ اللہ کرنے والوں کو بخشش اور بُرائیوں کو نیکیوں سے بدلنے کی خوشخبری بھی سنائی گئی ہے۔ (شعب الایمان، الفصل الثانی فی ذکر آثار...الخ، ۴۵۴/۱، حدیث: ۶۹۵ ماخوذاً)

آیئے! ترغیب کیلئے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ایک ایمان افروز مَدَنی بہار بھی سُنتے ہیں، چنانچہ

بغل میں کینسر کے غُدُود

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے نیا آباد کی ایک اسلامی بہن کے بغل میں غُدُود ہوگئے اور ڈاکٹروں نے کینسر قرار دے دیا۔حالت دن بدن بگڑتی جارہی تھی،ایک اسلامی بہن نے اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے جونا گڑھ ہال(نیا آباد)میں بدھ کو ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع کی دعوت پیش کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں کے اِجتماع میں شرکت کی بَرَکت سے حیرت انگیز طور پر اُن کے بغل کے غُدُود بھی غائب ہوگئے اور کینسر کا مَرَض بھی جاتا رہا۔

اگر دردِ سَر ہو یا کینسر کہیں ہو دِلائے گا تم کو شِفا مَدَنی ماحول
شفائیں ملیں گیں بلائیں ٹلیں گیں یقیناً ہے برکت بھرا مَدَنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کو زندگی گزارنے کیلئے جن جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں وہ تمام نعمتیں عطا فرمائی ہیں، کھانے پینے کی لاکھوں اشیا اور ان میں مختلف ذائقے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے، جسم کو چھپانے اور سردی گرمی کے اثرات سے بچانے کیلئے لباس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے، دُور دراز مقامات پر بآسانی سفر کرنے کیلئے مختلف سواریاں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہیں، الغرض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہر ایک نعمت خود ہزارہا نعمتوں کا مجموعہ ہے۔ مگر افسوس صد کروڑ افسوس! اگر کسی حکمت کے پیشِ نظر ہمیں کوئی نعمت نہ مل سکے تو ہم دیگر نعمتوں کو بھول کر مختلف انداز سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناشکری کرتے ہیں۔ مثلاً کبھی کوئی معمولی بیماری یا مصیبت آجائے تو فوراً ناشکری کرتے ہوئے اس طرح کے جملے بھی کہہ جاتے ہیں کہ فُلاں تو بڑا خوشحال ہے، نہ جانے ہم سے کونسی خطا ہوگئی جو ساری مصیبتیں اور پریشانیاں ہم پر ہی ٹُوٹ پڑیں، اسی طرح کسی کے کاروبار میں تھوڑا بہت

نقصان ہو جائے تو جب تک چار(4) آدمیوں کے سامنے پریشانی کا اظہار نہ کرلے سکون نہیں ملتا، کسی کے پاس موٹر سائیکل (Bike) ہو، وہ اس پر شکر ادا کرنے کے بجائے نہ صرف کار کی خواہش کرتا بلکہ بعض اوقات ناجائز وحرام ذریعے سے کار بھی حاصل کرلیتا ہے، ایسے ہی اگر کوئی جسمانی طور پر معذور ہو تو وہ بھی ناشکری کی آفت میں مبتلا ہو جاتا ہے، اگر کسی پر تنگدستی کے دنوں میں ایک آدھ دن فاقے کی نوبت آجائے تو وہ بے صبری کا مظاہرہ کرتا ہے جبکہ کھانے پینے کے علاوہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دیگر ہزاروں نعمتیں تو اس کے پاس موجود ہوتی ہیں۔ ایسے موقع پر ہمارے اسلاف کیسے پیارے انداز میں لوگوں کی اصلاح کرتے تھے۔ آیئے ایک حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

ایک شاکی کی اصلاح کا انوکھا انداز:

حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تنگدستی کی شکایت کرنے لگا، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے پوچھا: "جس آنکھ سے تم دیکھ رہے ہو، کیا اس کے بدلے ایک لاکھ درہم تمہیں قبول ہیں؟" اس نے عرض کی: "نہیں۔" فرمایا: "کیا تیرے ایک ہاتھ کے عوض لاکھ درہم؟" اس نے کہا: "نہیں۔" پھر فرمایا: "تو کیا پاؤں کے بدلے میں؟" جواب دیا: "نہیں۔" راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دیگر نعمتیں یاد دلانے کے بعد ارشاد فرمایا: "میں تو تمہارے پاس لاکھوں دیکھ رہا ہوں اور تم محتاجی کی شکایت کر رہے ہو؟" (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو تنگدستی میں بے صبری اور ناشکری کرنے والوں کا حال ہے اور جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کثیر مال و دولت سے نوازا ہے، وہ کھانے پینے کی اشیاء کی بے قدری کرتے

ہوئے اس طرح ناشکری کرتے ہیں کہ بچے ہوئے کھانے کو کسی مسلمان کو کھلانے کے بجائے یونہی پھینک دیتے ہیں۔ افسوس! ہمارے مُعاشَرے میں رائج ہو جانے والی دیگر کئی خلافِ شرع رَسموں کی طرح بچے ہوئے کھانے کو ضائع کرنے کا رُجحان بھی بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ ہر طرف کھانے کی بے حُرمتی کے دِلسوز نظّارے ہیں، گھریلو تقریبات (Functions) ہوں یا بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِیْن کی نیاز کے تبرُّکات، سَماجی مَحافل ہوں یا شادی کی تقریبات، ہر طرف کھانے کو ضائع کرنے کے افسوس ناک مَناظر ہیں، تھالوں میں بچا ہوا تھوڑا سا کھانا، پیالوں اور پتیلوں میں بچا ہوا شوربا، پلیٹ میں بچ جانے والا سالن اور روٹی کے بچ جانے والے قابلِ استعمال کنارے اور ٹکڑے دوبارہ اِستعمال کرنے کا اکثر لوگوں کا ذِہن نہیں ہوتا، اِس طرح بہُت سارا بچا ہوا کھانا عُموماً کچرا کُونڈی کی نذر کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ اِسراف ہے، لہٰذا اب تک جتنا بھی اِسراف کِیا ہے اس سے توبہ کیجئے اور آئندہ کھانے کے ایک ایک دانے، شوربے کے ایک قطرے کا بھی اِسراف نہ ہو، اس کا عہد کیجئے اور رزق کی قدر بھی کیجئے۔

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْها فرماتی ہیں، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے مکانِ عالیشان میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا، اس کو لے کر پونچھا پھر کھالیا اور فرمایا، عائشہ (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْها) اچھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے لوٹ کر نہیں آئی۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمۃ، باب النھی عن القاء الطعام، الحدیث ۳۳۵۳، ج ۴، ص ۴۹) یعنی اگر ناشکری کی وجہ سے کسی قوم سے رِزق چلا جاتا ہے تو پھر واپس نہیں آتا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح **گلاس** میں بچے ہوئے مُسلمان کے صاف سُتھرے جُوٹھے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خوامخواہ پھینکنا بھی نہیں چاہیے، مَنقول ہے: **سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ** یعنی مُسلمان کے جُوٹھے میں شِفا ہے۔ (الفتاوی الفقھیۃ الکبری لابن حجر الھیتمی ج ۴ ص ۱۱۷) اپنے

مُسلمان بھائی کا جوٹھا اِستِعمال کرنے میں جہاں شفا ملنے کی اُمید ہے، وہیں آپس میں اُخُوَّت و بھائی چارہ پیدا ہونے، باہمی مَحبَّت کے بڑھنے، تکبُّر جیسی بیماری سے بچنے، عاجزی واِنکساری پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ گُناہوں سے مُعافی ملنے کی بھی خُوشخبری ہے۔ چُنانچہ

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''عاجزی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے مُسلمان بھائی کا جُوٹھا یعنی بچا ہوا پانی پی لے اور جو اپنے بھائی کا جُوٹھا پیتا ہے، اس کے 70 دَرَجات بُلند کر دیئے جاتے ہیں، 70 گُناہ مِٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کے لئے 70 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الحدیث: ۵۷۴۵، ج ۳، ص ۵۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تنگی وخوشحالی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنے اور رزق کی قدر کرتے ہوئے اِسراف کے گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مہلک امراض سے تحفظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ناشکری کا ایک انداز ہمارے معاشرے میں عموماً یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ جب تک بندہ صحت مند و تندرست رہتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت صحت و تندرستی پر شکر ادا نہیں کرتا اور جو نہی ہلکا پھُلکا سر درد ہو یا بخار آجائے یا معمولی نزلہ زُکام ہو جائے تو اس پر صبر کر کے اجر کمانے کے بجائے بے صبری و ناشکری پر اُتر آتا ہے۔ دنیا کے دیگر مذاہب میں بیماری کو صرف آفت و مصیبت ہی سمجھا جاتا ہے جبکہ دینِ اسلام ایسا پیارا دین ہے کہ اس نے جہاں صحت و تندرستی کو نعمت قرار دیا ہے وہیں بیماریوں اور تکلیفوں کو بھی نعمت شمار کیا ہے، کیونکہ بیماریاں جہاں گناہوں کے کفارے کا سبب ہوتی ہیں، وہیں بعض معمولی بیماریاں

مہلک (یعنی ہلاک کر دینے والے) امراض سے تحفظ کا ذریعہ بھی ہوتی ہیں۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: زکام بیماری نہیں ہے بلکہ دماغی بیماریوں کا علاج، اس سے بہت سے مرض دور ہو جاتے ہیں۔ زُکام والے کو دیوانگی و جنون نہیں ہوتا، جسے کبھی خارش ہو، اسے جُذام و کوڑھ نہیں ہوتا، زکام و خارش میں ربّ تعالیٰ کی بہت حکمتیں ہیں۔ (مراۃ المناجیح)

فقیہِ مِلّت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''بیماری سے بظاہر تکلیف پہنچتی ہے لیکن حقیقت میں وہ بہت بڑی نعمت ہے، جس سے مومن کو ابدی راحت و آرام کا بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ یہ ظاہری بیماری حقیقت میں روحانی بیماریوں کا بڑا زبردست علاج ہے، بشرطیکہ آدمی مومن ہو اور سخت سے سخت بیماری میں صبر و شکر سے کام لے۔ اگر صبر نہ کرے بلکہ جزع فزع (یعنی رونا پیٹنا) کرے تو بیماری سے کوئی معنوی فائدہ نہ پہنچے گا یعنی ثواب سے محروم رہے گا۔ بعض نادان بیماری میں نہایت بے جا کلمات بول اٹھتے ہیں اور بعض خدائے تعالیٰ کی جانب ظلم کی نسبت کر کے کفر تک پہنچ جاتے ہیں، یہ ان کی انتہائی شقاوت اور دنیا و آخرت کی ہلاکت کا سبب ہے۔ وَالْعِیَاذُ بِاللہِ تَعَالٰی۔ (انوار الحدیث، ص ۱۹۷)

یاد رکھئے! احادیثِ مبارکہ میں بیماری کے جو فضائل بیان ہوئے ہیں، ہمیں وہ اسی صورت میں حاصل ہوسکیں گے کہ ہم اپنی زبان سے شکوہ و شکایت کا اظہار کرنے کے بجائے صبر و شکر کا مظاہرہ کریں۔ حضرت عطاء بن یسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے اور ان سے فرماتا ہے: دیکھو یہ اپنی عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے؟'' پھر اگر وہ مریض اپنی عیادت کے لئے آنے والوں کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے (یعنی شکر ادا کرے) تو وہ فرشتے اس کی یہ بات، بارگاہِ الٰہی میں عرض کر دیتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کا مجھ پر حق ہے کہ میں اسے جنت میں

داخل کروں اور اگر اسے شفا دُوں تو اس کے گوشت کو بہتر گوشت سے بدل دُوں اور اس کے گناہ مٹا دوں۔ (موطا امام مالک، ج ۲، ص ۴۲۹، الحدیث: ۱۷۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شادی بیاہ اور خُوشی کے دیگر مواقع بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت ہیں مگر کیا خُوشی کے ان لمحات کو صحیح انداز سے مَنانے کا طریقہ بھی ہمیں معلوم ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی اِس نعمت کا شکر کس طرح اَدا کرنا چاہیے؟ وہ کونسے کام ہیں جن کی وجہ سے شادی وغیرہ میں فضول کاموں سے بچ کر صحیح معنوں میں ہم اس نعمت کا شکر ادا کرسکتے ہیں؟ آیئے اس حوالے سے چند مدنی پھول سنتے ہیں۔ سب سے پہلے ہمیں ان پُرمسرت ساعتوں میں نعمت کا شکر اَدا کرتے ہوئے رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ حضرت سَیِّدُنا زِیاد بن عُبید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے: نعمت پانے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک حق یہ ہے کہ وہ اس نعمت کے ذریعے نافرمانی کا مرتکب نہ ہو۔ (تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، زیاد بن عبید، ۱۹/۱۹۱) مگر افسوس صد افسوس! ہماری اکثریت خوشی کے ان مَواقع پر بھی اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتے، خُوب بے حَیائی کا بازار گرم کرتے اور لوگوں کے حُقوق پامال کرتے ہیں نیز طرح طرح کے گناہ کرکے اپنے کریم ربّ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کے اسباب پیدا کرتے ہیں۔ بعض نادان لوگ خوشی کے ان لمحات میں مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گانے باجے کی محفلیں سجاتے ہیں اور حیا کا پردہ چاک کرکے ساری ساری رات لڑکے اور بے پردہ لڑکیاں ناچتی گاتی ہیں اور اس طرح مخلوط (Mix) ماحول میں لوگ بد نگاہی کے سبب اپنی آنکھوں کو حَرام سے پُر کرتے ہیں اور انہیں اس بات کا بھی بالکل احساس نہیں ہوتا کہ غیر مَحرم عورت کو دیکھنا اِنسان کا نہیں بلکہ شیطان کا کام ہے۔

جیسا کہ نبیِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اَلْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَھَا الشَّیْطَانُ۔ عورت عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے۔ [1] اور حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو آدمی اپنی آنکھوں کو بند کرنے پر قادر نہیں ہوتا وہ اپنی شرمگاہ کی بھی حفاظت نہیں کرسکتا۔ [2]

یاد رکھئے کہ جن قوموں نے عیش و عشرت میں پڑکر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیاں کیں وہ بربادی کے گڑھے میں گرتی چلی گئیں۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر "صراط الجنان" جلد 4 صفحہ 27 پر کچھ یوں مذکور ہے:

قوموں کے عُروج وزَوال سے متعلق قانونِ الٰہی

قُدرت کا یہ قانون ہے کہ کسی قوم کو نعمت دے کر اس وقت تک اس نعمت کو عذاب سے تبدیل نہیں کیا جاتا جب تک وہ قوم خُود اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے اپنے آپ کو اس نعمت کا نااہل ثابت نہیں کرتی۔ گزری ہوئی اور موجودہ قوموں کے عُروج وزوال کیلئے یہی اَٹل قانون ہے کہ نعمت کا شکر اور حق اَدا کرنے پر نعمت بڑھ جاتی ہے اور ناشکری کرنے پر سزا دی جاتی ہے۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ قُدرت کا یہ قانون صرف غیر مسلم قوموں کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ مسلمان بھی اگر اُسی رَوِش پر چلیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے بھی اپنی دی ہوئی نعمتیں واپس لے لیتا ہے اور انہیں بھی ذلت ورُسوائی کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے جیسا کہ مسلمانوں کے عُروج وزَوال کے اَسباب کی معرفت رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ

---

1 ترمذی، کتاب الرضاع، باب:۱۸، ۳۹۲/۲، حدیث:۱۱۷۶

2 احیاء علوم الدین، کتاب کسر الشھوتین، ۱۲۵/۳

جب تک مسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی نعمتوں اور ان کا حق اَدا کرتے رہے تب تک عُروج کی ان مَنازِل پر فائز رہے کہ دنیا کی بڑی بڑی سپر پاورز (Super Powers) ان کے زیرِ حکومت رہیں اور غیر مسلم مسلمانوں کا نام سُن کر لرزتے رہے اور جب سے مسلمانوں نے نعمت کے شکر اور اس کے حق کی اَدائیگی سے مُنہ موڑا تب سے ان کی طاقت اور غیر مسلموں پر تَسلُّط ختم ہونا شُروع ہوگیا۔ (صراط الجنان: ۴/۷۲، بتغیر قلیل)

جو کچھ بھی ہیں سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت　شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت　سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نعمت کا شکر کیسے ادا کریں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے خوشی منانے کے غلط طریقوں کے بارے میں سنا کہ شادی بیاہ میں خوشی کے نام پر گانے بجانا، رَقص و سُرُور کی محفلیں سجانا، بندوں کے حُقُوق پامال کرنا نعمت کے ناقدری اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی ہے۔ اگر ہمیں اِس موقع پر خوشی کا اظہار کرنا ہی ہے تو ایسے طریقے سے کریں جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا شامل ہو مثلاً،

زبان سے شکر ادا کیجئے!

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی ہر ایک نعمت پر بلکہ ہر حال میں شکر اَدا کرتے ہوئے اپنی زبان سے "**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال**" کہنے کی عادت بنایئے۔

نوافل ادا کیجئے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی نیت سے نوافل ادا کیجئے کہ نعمت ملنے پر سجدۂ شکر ادا کرنا سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابو بکرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "جب حضور نبیِ کریم، رءُوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کوئی خوشی حاصل ہوتی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سجدۂ شکر ادا کرتے۔"(3)

تلاوتِ قُرآن کیجئے

اسی طرح نعمت کے شکرانے کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ جس رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں یہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں اسی کے کلام (قرآنِ کریم) کی تلاوت کیجئے، بالخصوص سورۂ رحمٰن کی تلاوت و تفسیر پڑھئے کہ اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنت کی بے شُمار نعمتوں کو بیان فرمایا ہے، اس طرح کرنے سے جنت کی ان نعمتوں کو پانے کا شوق پیدا ہو گا اور نیک اعمال کی طرف رغبت بڑھتی جائے گی۔

نیک اجتماعات میں شرکت کیجئے

نیز شکر کا ایک اَحسَن طَریقہ یہ بھی ہے کہ خوشی کے ان مواقع پر دِینی مَحافِل اور نیک اجتماعات منعقد کیے جائیں اور ان میں نعمت کی قدر و منزلت اور اس کی اہمیت کے بارے میں مدنی پھول بیان کیے جائیں۔

مدنی قافلے میں سفر کیجئے

نعمت کے شکرانے کے طور پر زَہے نصیب! اگر خدمتِ دین کے عظیم جذبے کے تحت عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کی سَعادت مِل جائے تو اس طرح نعمت کا شکر بھی اَدا ہو جائے گا اور نیکی کی دعوت بھی عام ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا طریقہ اور اس کے فضائل سننے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے کے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت بڑھ جاتی ہے، نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ مزید نعمتیں عطا فرماتا ہے، نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بندے کو ان نعمتوں سے نفع عطا فرماتا ہے، نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے کے آخرت میں درجات بلند کئے جائیں گے، نعمتوں کا شکر اَدا کرنے والے کو وہ نعمت کبھی نقصان نہ دے گی، نعمتوں کا شکر ادا کرنا نصف ایمان ہے، نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت نصیب ہوتی ہے، نعمتوں کا شکر ادا کرنا اللہ والوں کی عادت ہے اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا شکر اَدا نہیں کرتا، وہ نعمت اس کے لیے عذاب بن جاتی ہے، نعمتوں کا شکر ادا نہ کرنا باعثِ ہلاکت ہے، نعمتوں کا شکر اَدا نہ کرنا نعمتوں میں رُکاوٹ کا سبب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نعمتوں کا شکر اَدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ناشکری اور شکوہ شکایات کرنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے وطنِ عزیز کی قَدر کرتے ہوئے اس میں خوب خوب نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصل کرتا ہوں! ۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

مِسواک کی سُنّتیں اور آداب:

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"163 مدنی پھول"** سے مِسواک کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔

پہلے 2 فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحَظہ ہوں: ❀ دو (2) رَکْعَت مسواک کرکے پڑھنا بغیر مسواک کی ستّر (70) رَکعتوں سے افضل ہے۔[2] ❀ مسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازم کر لو کیونکہ اِس میں منہ کی صفائی اور (یہ) ربّ تعالیٰ کی رِضا کا سبب ہے۔[3] ❀ حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس (10) خوبیاں ہیں: (چند یہ ہیں) منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی، منہ کی بدبو ختم کرتی اور سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، ربّ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔ ❀ حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار (4) چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مسواک کا استِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔[4] ❀ مسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ❀ مِسواک جب نا قابلِ استعمال ہوجائے تو

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 ... اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب، کتاب الطھارۃ، الترغیب فی السواک... الخ، ۱/ ۱۰۲، حدیث: ۳۳۷

3 ... مُسندِ احمد، مسند عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ۲/ ۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

4 ... اِحیاءُ العُلوم، کتاب آداب الاکل، فصل: یجمع آدابا... الخ، ۲/ ۲۷

پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کُتُب، بہارِ شریعت حِصّہ 16(312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر چلے تم گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائل بخشش (مرمم)، ص۴۲۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب جمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (اَلْفِردَوس بماثور الْخِطاب ج ۱ ص ۸۴ حدیث ۶۸۸)

یانبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُوْد و سلام اِس پہ ہے ناز مجھ کو ہُوں تیرا غلام
اپنی رحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھّی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل کیوں سخت ہوتا ہے؟ دل کی سختی کے کیا کیا نُقصانات ہیں؟ اس کا علاج کس طرح ممکن ہے؟ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم اِس کے مُتَعَلِّق مَدَنی پھول حاصل کرنے کی کوشش کریں گے، آیئے! اولاً ایک سخت دل شخص کا دِل ہِلا دینے والا ایک واقعہ سنتے ہیں، نہایت توجہ سے سُننے کی کوشش کیجئے۔

ایک دن کی بچّی کو زندہ دفن کردیا:

پنجاب (پاکستان) کے ایک دِیہاتی عَلاقے میں بے رَحم باپ نے ایک دن کی بچّی کو زندہ دفن کردیا! پولیس نے مُلزِم کو گرفتار کرلیا۔ تفصیلات کے مطابِق مُلزم کے گھر چھٹی (6) بیٹی پیدا ہوئی تھی۔ ظالم باپ کا کہنا ہے کہ اس کی بیٹی بدصُورت تھی، اس کا چہرہ بگڑا ہوا تھا، جس پر اس نے ڈاکٹر سے

بچّی کو زہریلا انجکشن لگانے کو کہا، ڈاکٹر کے اِنکار پر اس نے بچّی کو زندہ دفن کر دیا۔

(زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی ص 4، روزنامہ جنگ آن لائن 14 جولائی 2012 بِالتصرف)

قتلِ ناحق کا وبال:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کس طرح اس سخت دل بے رحم باپ نے اپنی بچی کو قتل کرڈالا۔ حالانکہ اس میں بچی یا اس کی ماں کا کیا قُصور؟ یہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَشِیَّت ہے وہ جسے چاہے بیٹا عطا کرے، جسے چاہے بیٹی سے نوازے۔ یاد رکھئے! بیٹی کا قتل ہو یا بیٹے کا یا کسی کا بھی دینِ اسلام میں قتلِ ناحق حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، فرمانِ مصطفی ہے:

1. اگر زمین و آسمان والے کسی مسلمان کے قتل پر جمع ہو جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سب کو اَوندھے مُنہ جہنَّم میں ڈال دے۔ (معجم صغیر، ص ۲۵۰، الجزء الاول)

دل کی سختی کیا ہے؟

قتلِ ناحق اور نا جانے کیا کیا گناہ ہوتے ہیں اس کی ایک وجہ دل کی سختی بھی ہے، دل کی سختی کیا ہے؟ آیئے سنئے! چنانچہ

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر **"صراطُ الجنان"** جلد 4 صفحہ 370 پر ہے: دل کی سختی کا مطلب ہوتا ہے کہ مَوت و آخِرت کو یاد نہ کرنے کے سبب دل ایسا سخت ہو جائے کہ نصیحت دل پر اثر نہ کرے، گناہوں سے رغبت ہو جائے، گناہ کرنے پر کوئی شرمندگی نہ ہو اور توبہ کی طرف توجہ نہ ہو۔ (صراط الجنان، ج ۴، ص ۳۷۰)

یاد رکھئے! دل کی سختی کا مرض کوئی معمولی بیماری نہیں بلکہ اس قدر تباہ کُن ہے کہ قرآنِ پاک میں بھی باقاعدہ سخت دل لوگوں کی مذمت بیان کی گئی ہے، چنانچہ پارہ 1، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر 74 میں

اِرْشادِ باری تعالٰی ہے:

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ (پ:۱، البقرۃ:74)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے تو وہ پتھروں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ کرّے (سخت)۔

پتھر سے بھی سخت دل!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ مُبارکہ میں جن سخت دل لوگوں کی مذمّت بیان کی گئی ہے، اس سے مُراد بنی اسرائیل کے وہ لوگ ہیں جو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں مَوْجُود تھے، ان کے بارے میں فرمایا گیا کہ بڑی بڑی نشانیاں اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُعْجِزَات دیکھ کر بھی اُنہوں نے عبرت حاصل نہ کی، ان کے دل پتھروں کی طرح ہو گئے بلکہ ان سے بھی زِیادہ سخت، کیونکہ پتھر بھی اَثر قبول کرتے ہیں کہ ان میں کسی سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں، کوئی پتھر پھٹ جاتا ہے تو اس سے پانی بہتا ہے اور کوئی خوفِ اِلٰہی سے گِر جاتا ہے جیسے اللہ تَعَالٰی کو منظور ہوتا ہے لیکن انسان جسے بے پناہ اِدراک و شُعُور دِیا گیا ہے، (جس کے) حواس قوی ہیں، عَقْل کامل ہے، (اس کے سامنے) دَلائل ظاہر ہیں، (اور) عبرت و نصیحت کے مَواقِع مَوْجُود ہیں لیکن پھر بھی اللہ تَعَالٰی کی اطاعت و بندگی کی طرف نہیں آتا۔ (صِراطُ الجِنان، پارہ۱، ص۱۴۶، جلد1)

سلسلہ آہ! گناہوں کا بڑھا جاتا ہے
نِت نیا جُرم ہر اِک آن ہوا جاتا ہے
قلب پتھر سے بھی سختی میں بڑھا جاتا ہے
خول پر خول سیاہی کا چڑھا جاتا ہے

گندگی میں مرا دل حد سے بڑھا جاتا ہے　　لاؤں وہ اشک کہاں سے جو سیاہی دھوئیں

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص 432)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

احادیثِ مبارکہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ دل کی سختی بہت بڑی بیماری اور تباہ کُن آفت ہے۔ گناہوں کے اَمراض میں مُبتلا کرنے میں اس بیماری کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ اس کی تباہ کاریوں کے پیشِ نظر حضرتِ عبداللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے: بندۂ مومن کے لیے سب سے بڑی سزا یہی ہے کہ اس کا دل سخت ہو جائے۔ (حلیۃ الاولیاء، جعفر الضبیعی، ۳/۴۴) کیونکہ دل کی سختی گُناہوں میں اضافہ کرتی ہے، دل کی سختی دِین سے دُور کرتی ہے، دل کی سختی عبادت و تلاوت اور ذِکْرُ اللہ کی حلاوت مٹاتی ہے، دل کی سختی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے دُور کرتی ہے، دل کی سختی بد بختی کی علامت ہے اَلْغَرَض! یہ ایک ایسی بیماری ہے کہ جس سے مزید ظاہری اور باطنی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ احادیثِ مُبارکہ میں اس کی مذمت بیان ہوئی ہے۔ آیئے! اس بارے میں مزید دو (2) احادیثِ طیّبہ سنتے ہیں:

1. ”سخت دل آدمی اللہ تَعَالٰی (کی رَحْمت) سے بہت دُور رہتا ہے۔“ (ترمذی، کتاب الزہد، ۶۲۔ باب منہ، ۴/۱۸۴، الحدیث: ۲۴۱۹)

2. ”چار (4) چیزیں بد بختی سے ہیں، **(1)** آنسوؤں کا نہ بہنا **(2)** دل کا سخت ہونا **(3)** لمبی اُمیدیں رکھنا **(4)** اور دُنیا کی حرِص میں مُبتلا ہونا۔“ (الجامع الصغیر، ص: ۶۲، الحدیث: ۹۲۱)

دل کی سختی کی علامتیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے دُوری اور ہمیشہ کی بد بختی کا ایک سبب دل کی سختی بھی ہے۔ آج کل اکثر لوگ پریشانیوں، مصیبتوں، مالی بدحالیوں اور کاروباری رُکاوٹوں کا رونا روتے نظر آتے ہیں، غور کرنا چاہیے کہ ان تمام مصائب کا سبب ہمارے دل کی سختی اور اس کے سبب ہونے والی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے دُوری تو نہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمارے دل سختی میں پتھر سے بھی سخت ہو چکے ہوں اور ہمیں اس کا علم ہی نہ ہو؟ یقیناً ہر بیماری کی کچھ نہ کچھ علامات ہوتی ہیں، جن سے بیماری کی تشخیص (یعنی اُس بیماری کی پہچان) آسان ہو جاتی ہے، اسی طرح دل کی سختی کی بھی چند علامات ہیں۔ آیئے ان میں سے چند علامتیں سُنتے ہیں۔

(1) عبادات سے کوتاہی کرنا!

دل سخت ہونے کی ایک علامت یہ ہے کہ اِنْسان نیک اعمال سے جی چُراتا ہے، اگر کبھی مسجد میں جانے کی توفیق مل بھی جائے تو خُشوع و خُضوع کے بغیر جلدی جلدی اس طرح نماز پڑھتا ہے کہ گویا پنجرے میں قید پرندہ جو جلد آزاد ہونے کی کوشش کر رہا ہو۔ اسی طرح دیگر فرائض و واجبات بھی بوجھ محسوس ہونے لگتے ہیں۔ دل کی سختی کی یہ علامت بہت بُری ہے کیونکہ قرآنِ پاک میں منافقین کی یہی علامت بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ اِرْشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى (پ:۵،النسآ:۱۴۲)	ترجَمۂ کنزُالایمان: اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے

عِبادت میں لگتا نہیں دل ہمارا
ہیں عِصیاں میں بدمست ہم یا الٰہی
بڑی کوششیں کی گناہ چھوڑنے کی
رہے آہ! ناکام ہم یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص110،109)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس آفت (یعنی دل کی سختی) سے نجات عطا فرمائے اور اپنی عبادت و تلاوت میں خشوع و خضوع اور اخلاص و استقامت کی دولت عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) نصیحت اثر نہ کرنا!

اسی طرح دل کی سختی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جب وعظ و نصیحت اور آخرت کی یاد دلانے والے اُمُور یا اچانک موت کے واقعات پڑھ یا سن کر کسی کے دل میں فکرِ آخرت یا نیکیوں کی طرف رغبت پیدا نہ ہو تو یہ بھی سخت دلی کی علامت ہے۔

(3) آخرت پر دنیا کو ترجیح دینا!

دل کی سختی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ بندہ ہمیشہ رہنے والی آخرت پر اس دنیا کی عارضی زندگی کو ترجیح دینا شروع کر دیتا ہے اور دنیا ہی کو اپنا سب کچھ سمجھ کر اس کو پانے کیلئے بے چین رہتا ہے، اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایسا شخص دنیا کی مَحبَّت میں اندھا ہو کر گناہوں کی تاریک وادی میں گم ہو جاتا ہے اور دنیا و آخرت

کی بربادی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

(4) ایمان کا کمزور ہوجانا!

دل کی سختی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جب بندے کے سامنے حُدُودُ اللہ کو توڑا جائے اور بے شرمی وبے حیائی کے ذریعے گناہوں کا بازار گرم کیا جائے تب بھی اس کی غیرتِ ایمانی بیدار نہ ہو اور وہ اس برائی کو نہ روکے یا روک نہیں سکتا تو دل میں بُرا بھی نہ جانے تو سمجھ لینا چاہیے کہ اس کا دل سخت ہو گیا ہے۔

نفس و شیطاں ہو گئے غالب اِن کے چُنگل سے تُو چُھڑا یا ربّ
کر کے توبہ میں پھر گناہوں میں ہو ہی جاتا ہوں مُبتلا یا ربّ
نیم جاں کر دِیا گناہوں نے مرضِ عصیاں سے دے شِفا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 79)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان علامتوں اور نشانیوں سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دل کی سختی کس قدر خطرناک مرض ہے، دل کی سختی ایک ایسی بیماری ہے جو بندے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ سے ہٹا کر نفس و شیطان کا پیروکار بنا دیتی ہے۔ دل کی سختی سے جان چُھڑانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ بندہ ان وجوہات اور اسباب پر غور کرے، جو دل کی سختی کا سبب بنتے ہیں اور پھر انہیں ختم کرنے کی کوشش بھی کرے۔ آیئے! ان میں سے چند اسباب سنتے ہیں۔

دنیا کی محبّت:

1. دل کی سختی کی ایک وجہ دنیا کی محبّت ہے کیونکہ جب دُنیا کی محبّت انسان کے دل پر چھا جاتی ہے تو دل

اس کی طرف متوجہ ہونے لگتا ہے اور پھر ذِکْرُ اللہ اور عبادت میں دل نہیں لگتا اور انسان دنیا کے کھیل تماشوں اور اس کی فانی رونقوں میں دل کا چین و سکون تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پہلے فضول اور گناہوں بھرے کاموں میں دُنیا برباد کرتا ہے اور پھر آخرت میں بھی ذِلَّت ورُسوائی اس کا مُقدر ہو سکتی ہے۔

2. دل کی سختی کا ایک سبب فُضول گوئی بھی ہے کہ زیادہ بولنا یا بے سوچے سمجھے بولنا زبان کی دیگر آفات کے ساتھ ساتھ دل کی سختی کا باعث بھی بنتا ہے، کیونکہ دلی احساسات کو ظاہر کرنے کا آلہ زبان ہی ہے یوں زبان دل کی ترجمان ٹھہری، جب بھی زبان چلے گی دل و دماغ اس کی طرف متوجہ ہوں گے، فالتو اور بے کار باتوں میں مصروفیت کی وجہ سے دل و دماغ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں میں غور وفکر کرنے، اپنی عاقبت (آخرت) سنوارنے، موت اور اس کے بعد کے حالات کے بارے میں سوچنے کی طرف کم متوجہ ہوں گے، یوں دل خود بخود سخت ہونا شروع ہو جائے گا۔ حدیثِ پاک میں دل کی سختی کا ایک سبب فضول گوئی کو قرار دیا گیا ہے، چنانچہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اے لوگو! ذِکْرُ اللہ کے سوا کلام کی کثرت مت کِیا کرو! کیونکہ کثرت سے باتیں کرنا دل کی سختی کا باعث ہے اور بے شک لوگوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ دُور وہ شخص ہے جس کا دل سخت ہو۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، ۴/۱۸۴، حدیث: ۲۴۱۹)

3. دل کی سختی کی ایک وجہ کثرت سے ہنسنا بھی ہے، رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: زیادہ مت ہنسو! کیونکہ زیادہ ہنسنا دِل کو مُردہ (یعنی سخت) کر دیتا ہے۔ (ابنِ

ملجہ، کتاب الزھد، باب الحزن والبکاء، ج ۴، ص ۴۶۵، حدیث ۴۱۹۳) اور زیادہ ہنسنے کا نقصان بتاتے ہوئے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچتے رہو کیونکہ ہنسی چہرے کے نور کو ختم کر دیتی ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی الصمت الاعن خیر، رقم ۲۷، ج ۳، ص ۳۴۰، ملتقطاً)

4. دل کی سختی کی چوتھی وجہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل ہونا ہے کیونکہ کسی بھی دل کی چار (4) حالتیں ہوتی ہیں: (1) بلندی (2) کُشادگی (3) پَستی (4) سختی، تو اب دل کی بلندی ذِکرُاللہ عَزَّوَجَلَّ میں ہے، اس کی کُشادگی رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پالینے میں ہے، اس کی پستی غیرُاللہ عَزَّوَجَلَّ میں مَشغُول ہونے میں اور اس کی سختی یادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے غافل ہو جانے میں ہے۔ (شاہراہ اولیاء۔ صفحہ ۱۰)

5. دل کی سختی کا ایک سبب پیٹ بھر کر کھانا بھی ہے، جی ہاں! پیٹ بھر کر کھانے سے جہاں عبادت میں سُستی اور صحت خراب ہوتی ہے وہیں اس کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا دل کو سخت کر دیتا ہے، حضرتِ سَیِّدُنا بشر بن حارث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وہ عادتیں جو دل کو سخت کر دیتی ہیں ان میں سے ایک کثرتِ طعام (زیادہ کھانا) بھی ہے۔ (حلیۃ الاولیا، بشر بن حارث، ۸/۳۹۲، ملتقطاً) حضرتِ سَیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: زیادہ کھانا دل کی سختی کا باعث ہے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص: 350)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ دل کی سختی کا ایک سبب دنیا سے مَحَبَّت ہے اور فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مطابق دنیا سے محبت ہر بیماری کی جڑ ہے دل کی سختی کا دوسرا سبب ہم نے سُنا کہ فضول باتیں کرنے سے بھی دل سخت ہوتا ہے۔ افسوس ہماری اکثریت ہر وقت فُضُول گوئی حتّٰی کہ فحش

گوئی سے بھی باز نہیں آتی، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: فُحش گوئی سخت دِلی سے ہے اور سخت دِلی آگ میں ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلہ، باب ماجاء فی الحیاء، ۳/۴۰۶، حدیث:۲۰۱۶) دل کی سختی کا ایک سبب زیادہ ہنسنا بھی ہے امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ "جو شخص زیادہ ہنستا ہے، اس کا دَبدَبہ اور رُعب چلا جاتا ہے اور جو آدمی (کثرت سے) مزاح کرتا ہے وہ دوسروں کی نظروں سے گِر جاتا ہے (احیاء العلوم، ج۳، ص ۱۳۷)۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے غفلت اور گناہوں کی کثرت کے علاوہ پیٹ بھر کے کھانا بھی دل کی سختی کا سبب ہے حالانکہ کھانے کی عظیم سُنّت یہ ہے کہ جب بھوک لگی ہو تو کھانا کھایا جائے ورنہ بغیر بھوک کھانا کھانے سے طاقت تو کیا آئے گی بلکہ صحت خراب اور دل بھی سخت ہو جائے گا۔

اِلٰہی میں عمدہ غذائیں نہ کھاؤں
غمِ مصطفی میں بس آنسو بہاؤں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دل کی سختی کے نقصانات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنسان ہمیشہ اس چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے جس میں اسے فوائد نظر آتے ہیں، جبکہ وہ اَشیاء جو نُقصان کا باعث ہوں ہر سمجھدار شخص ایسی چیزوں سے دُور رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ دل کی سختی میں بھی یقیناً کوئی فائدہ نہیں بلکہ سراسر نُقصان ہی نقصان ہے۔ جب بندے کا دل سخت ہو جائے تو اسے کن کن نُقصانات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے؟ آیئے! یہ بھی سنتے ہیں چنانچہ،

پہلا نقصان:

دل کی سختی کا ایک نقصان یہ ہے کہ بندہ گناہوں پر دلیر ہو جاتا ہے، اسے وحشتِ قبر، خوفِ قیامت، حسابِ آخرت اور عذابِ جہنم کی کوئی فکر نہیں ہوتی، ہر طرح کی نصیحت سے بے پرواہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایسا اِنسان بے باک اور منہ پھٹ ہو جاتا ہے، نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بعض اوقات ایسا اِنسان اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں گستاخی کر کے ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو شخص زَبان کا بے باک ہو کہ ہر بُری بھلی بات بے دھڑک منہ سے نکال دے تو سمجھ لو کہ اس کا دل سخت ہے اس میں حیا نہیں۔ سختی وہ درخت ہے جس کی جڑ انسان کے دل میں ہے اور اس کی شاخ دوزخ میں۔ ایسے بے دھڑک انسان کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ و رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بھی بے ادب ہو کر کافر ہو جاتا ہے۔ (مراٰۃ ج۶ ص ۶۴۱)

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مُرَمّم، ص105)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دوسرا نقصان:

دل کی سختی کا نقصان یہ بھی ہے کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت، قرآنِ پاک کی تلاوت اور نیک اعمال سے بھی محروم ہو جاتا ہے حالانکہ ہماری زندگی کا مقصد ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور نیک اعمال کی طرف رغبت رکھنا ہے۔ چنانچہ اِرْشادِ باری تَعَالٰی ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پ۲۷، الذّٰرِیٰت:۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میں نے جِن اور آدمی اتنے ہی (اسی) لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (پ:۲۹، المُلک:۲)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

غور کیجئے کہ ہماری زندگی کا مقصد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور نیک اعمال کی کثرت کرنا ہے، مگر دل کی سختی ایسی بیماری ہے کہ اس کی وجہ سے اِنسان اپنے مقصدِ حیات کو بھی فراموش کر دیتا ہے۔

تیسرا نقصان:

دل کی سختی کا ایک نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ اس کی نحوست سے پچھلے نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چھ (6) چیزیں عمل کو ضائع کر دیتی ہیں: (1) مخلوق کے عیوب کی ٹوہ میں لگے رہنا (2) دل کی سختی (3) دُنیا کی محبّت (4) حیا کی کمی (5) لمبی لمبی امیدیں (6) حد سے زیادہ ظلم۔ (کنز العُمّال، کتاب المواعظ، الفصل السادس، الجزء۱۶، ج۸، ص۳۶، حدیث:۴۴۰۱۶)

چوتھا نُقصان

دل کی سختی کی ایک نحوست یہ بھی ہے کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور اس کی طرف سے لعنت (یعنی اُس کی رحمت سے دُوری) کا مُستَحِق ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ

رسولِ نذیر، محبوبِ ربِّ قدیر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: میری اُمَّت کے رحمدل لوگوں سے بھلائی طلب کرو ان کے قریب رہا کرو اور سنگدل (سخت دل) لوگوں سے بھلائی نہ مانگو کیونکہ ان پر لعنت اُترتی ہے۔ (المستدرک، کتاب الرقاق، باب اشقی الاشقیاء من اجتمع،،،، الخ، الحدیث ۷۹۷۸، ج ۵، ص ۴۵۸)

یا رَبّ ہے رضا مجھے وہ آنکھ دے کہ جو
عشقِ رسولِ پاک میں آنسو بہا سکے
وہ آگ میرے سینے میں آقا لگایئے
پتھر سے سخت دل کو بھی جو کہ جلا سکے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 412)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فکرِ مدینہ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسا کہ ابھی ہم نے دل کی سختی کے 4 نقصانات سُنے، ہم تنظیمی طور پر اپنا جائزہ لیں، مثلاً وہ اسلامی بھائی جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے، مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے، **صدائے مدینہ** لگا کر مسلمانوں کو نماز کے لیے جگاتے تھے، مگر اب اپنی نماز کے لیے اُٹھنا مشکل لگتا ہے، وہ اسلامی بھائی غور کریں کہ جو کبھی تو **مدنی درس** (درسِ فیضانِ سُنّت) کے ذریعے سُنّتوں کے مدنی پھول، عاشقانِ رسول تک لُٹاتے تھے، مگر اب اس مدنی کام سے محرومی ہے، وہ اسلامی بھائی غور کریں کہ جو کبھی **چوک درس** کے ذریعے مسلمانوں کو بُلا بُلا کر گناہوں سے بچنے اور نیکی کی ترغیب دِلاتے تھے، مگر اب چوک درس دیتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے، وہ اسلامی بھائی غور کریں کہ جو کبھی

بڑے جوش و جذبے کے ساتھ قرآنِ کریم کی محبت میں **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں پڑھتے تھے یا پڑھاتے تھے، مگر اب نیکی کے اس عظیم مدنی کام کے لیے وقت نہیں ملتا، وہ اسلامی بھائی غور کریں کہ جو کبھی **ہفتہ وار اجتماع** کے لیے پورا ہفتہ عاشقانِ رسول کو ہفتہ وار اجتماع کی دعوت دیتے رہتے تھے اور خود نمازِ عصر سے ہی تیاری شروع کر دیتے، پھر آغاز سے ہی ہفتہ وار اجتماع میں شرکت، رات اعتکاف، نمازِ تہجد، صدائے مدینہ، نمازِ فجر و بعدِ فجر مدنی حلقے کی برکتوں سے مالا مال ہوتے تھے، مگر اب بعض اوقات ہفتہ وار اجتماع میں شرکت نہیں ہو پاتی، وہ اسلامی بھائی غور کریں کہ جو کبھی ہر ہفتے **علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت** میں شرکت کرکے گھر گھر، دُکان دُکان جا جا کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاتے تھے، مگر اب گناہوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب میں مسلمانوں کو بہتا ہوا دیکھنے کے باوجود بھی وہ جوشِ ایمانی پیدا نہیں ہوتا، وہ جذبہ نیکی کے اس مدنی کام میں حصہ لینے کے لیے بیدار نہیں ہوتا، وہ اسلامی بھائی غور کریں کہ جو کبھی **مدنی قافلے** میں سفر کے جذبے سے سرشار ایک ایک اسلامی بھائی کو مدنی قافلے میں سفر کے لیے تیار کرنے کی کوشش کرتے تھے، اس مدنی کام کے لیے خوب اِنفرادی کوشش کرتے تھے، مگر اب کوئی اگر مدنی قافلے میں سفر کی دعوت دیتا ہے تو ٹال مٹول کرکے عُذر پیش کر دیا جاتا ہے، وہ اسلامی بھائی غور کریں کہ جو کبھی مدنی انعامات پر عمل کرکے سُنّتوں کی چلتی پھرتی تصویر نظر آتے تھے، مگر اب اِنہی مدنی انعامات پر عمل کرنا بہت دُشوار محسوس ہوتا ہے۔ ہم سب غور کریں کہ کہیں گناہوں کی نحوست اور **دِل کی سختی** کی نحوست کی وجہ سے تو ایسا نہیں کہ ہم نیکی کے کاموں میں شامل ہونے سے محروم ہیں، کہیں ایسا تو نہیں کہ گناہوں کی نحوست اور دِل کی سختی کی وجہ سے ہم سے نیکیوں کی توفیق چھین لی گئی

ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جو بھی اسلامی بھائی مدنی ماحول سے دُور ہیں یا ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں اس طرح دِلچسپی نہیں لیتے، جس طرح پہلے جوش و جذبے کے ساتھ مدنی کام کرتے تھے، ایسے اسلامی بھائیوں کے بارے میں کبھی بھی بدگمانی کو اپنے دِل میں جگہ نہ دیجئے کہ فُلاں تو گناہوں کی وجہ سے اس اس مدنی کام سے محروم ہے، فُلاں تو **دِل کی سختی** کی وجہ سے اب یہ مدنی کام نہیں کرتا، بلکہ ہمیں ہر مسلمان سے حُسنِ ظن ہی رکھنا ہے۔ ہمیں بھی ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا چاہئے، کیونکہ اعمال کا اِعتبار خاتمے پر ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان و عافیت کے ساتھ گنبدِ خضریٰ کے سائے تلے شہادت کی موت نصیب فرمائے، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

مسلماں ہے عطار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتِمہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دل کی سختی کے علاج!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہمیں کوئی مُہلک (ہلاک کرنے والا) مَرَض لاحِق ہو جائے تو ہم

پریشان ہو جاتے ہیں اور اس سے نجات کیلئے علاج مُعالجہ شُروع کر دیتے ہیں۔ مگر دل کی سختی جو اس قدر مُہلک باطنی بیماری ہے جو دُنیا کی بربادی کے ساتھ ساتھ آخرت میں ذِلّت ورُسوائی کا سبب بن سکتی ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ دل کی سختی کا علاج کرتے ہوئے ایسے کام سرانجام دیں کہ جو دل میں نرمی پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ آیئے! ان میں سے چند علاج سنتے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف پیدا کیجئے!

دل کو نرم کرنے والے کاموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ قرآنِ پاک کی زِیادہ سے زِیادہ تلاوت کی جائے اور جن آیاتِ مبارکہ میں عذابِ الٰہی کا بیان ہے، ان پر غور و فکر کیا جائے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے دل میں خوفِ خدا پیدا ہو گا اور دل بھی نرم ہو گا۔ جیسا کہ پارہ 23، سُوْرَۃُ الزُّمَر، آیت نمبر 23 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ (پ23، زمر:23)	تَرجَمۂ کنزالایمان: اللہ نے اُتاری سب سے اچھی کتاب کہ اوّل سے آخر تک ایک سی ہے دوہرے بیان والی اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یادِ خدا کی طرف رغبت میں

اے کاش! ہمیں بھی روزانہ قرآنِ پاک پڑھنے کی سعادت مل جاتی، اے کاش! آیاتِ مُبارکہ میں غور و فکر کی برکت سے خوفِ خدا نصیب ہو جاتا، اے کاش! ہمارے دلوں سے غفلت کا پردہ چاک ہو جاتا، اے کاش! بُرے خاتِمے کا خوف اور ہمیشہ اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی فکر لگی رہتی، مگر افسوس صد

افسوس! ہمیں اس کا کوئی احساس ہی نہیں، ہم اپنا بچپن، جوانی اور بُڑھاپا کتنا طویل عرصہ دُنیا کے فضول کاموں میں گنوا چکے ہیں، کیا اس دوران ہم نے اپنے دل میں کبھی خوفِ خُدا محسوس کیا؟ کیا کبھی ہماری آنکھوں سے خَشیَّتِ اِلٰہی کی وجہ سے آنسو نکلے؟ کیا کبھی کسی گناہ کیلئے اُٹھتے ہوئے قدم اس کے نتیجے میں ملنے والی سزا کا سوچ کر واپس ہوئے؟ کیا کبھی رَبّ تعالیٰ کی ناراضی کا سوچ کر ہمیں گُناہوں سے وَحْشَت محسوس ہوئی؟

اگر جواب ہاں میں ہو تو سوچئے کہ اگر ہم نے ان کَیفِیّات کو محسوس بھی کیا تو کیا خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے عملی تقاضوں پر عمل پیرا ہونے کی سَعادت حاصل کی یا مَحض ان کَیفِیّات کے دل پر طاری ہونے سے مُطمئن ہو گئے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں میں سے ہیں اور مختلف گُناہوں سے اپنا نامۂ اَعمال سِیاہ کرنے کا عمل جاری رکھا۔ اور اگر ان سُوالات کے جوابات نفی میں آئیں تو غور کیجئے کہیں ایسا تو نہیں کہ گُناہوں کی کثرت کے نتیجے میں ہمارا دل پتھر کی طرح سخت ہو چکا ہو، جس کی وجہ سے ہم ان کَیفِیّات سے اب تک محروم ہوں؟ اگر واقعی ایسا ہے تو مقامِ تَشْوِیش ہے کہ ہماری قَساوَتِ قلبی (دل کی سختی) اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی غفلت کہیں ہمیں جہنّم کی گہرائیوں میں نہ گرا دے۔ (وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہ)

گنہ لمحہ بہ لمحہ ہائے! اب بڑھتے ہی جاتے ہیں — نہیں پر اس پہ ہائے کچھ ندامت یارسول اللہ
گنہ کر کر کے ہائے! ہو گیا دل سخت پتھر سے — کروں کس سے کہاں جا کر شکایت یارسول اللہ
میں بچنا چاہتا ہوں ہائے! پھر بھی بچ نہیں پاتا — گناہوں کی پڑی ہے ایسی عادت یارسول اللہ
کمر اعمالِ بدنے ہائے! میری توڑ کر رکھ دی — تباہی سے بچالو جان رحمت یارسول اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 328)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھی صحبت اختیار کرنا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل میں نرمی پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بُرے لوگوں کی صُحبت سے دُور رہیے اور نیک پرہیزگار لوگوں کی صحبت اختیار کیجئے۔ مُفسرِ شہیر حکیمُ الاُمّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "جیسے لوہا نرم ہو کر اَوزار اور سونا نرم ہو کر زیور اور مٹی نرم ہو کر کھیت یا باغ، آٹا نرم ہو کر روٹی وغیرہ بنتے ہیں ایسے ہی انسان دل کا نرم ہو کر ولی، صُوفی، عارف وغیرہ بنتا ہے۔ دل کی نرمی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی بڑی نعمت ہے، یہ دل کی نرمی بُزرگوں کی صحبت اور ان کے پاک کلمات سے نصیب ہوتی ہے۔" (مراۃ المناجیح، ۷/۲) اور نیک لوگوں کی صُحبت اختیار کرنے کا حکم تو خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ پارہ 11 سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ آیت 119 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (۱۱۹)	تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر صراطُ الجنان جلد 4 صفحہ 258 پر ہے کہ اِس آیت سے نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کا بھی ثُبوت ملتا ہے کیونکہ ان کے ساتھ ہونے کی ایک صورت ان کی صحبت اختیار کرنا بھی ہے اور ان کی صحبت اختیار کرنے کا ایک اَثر یہ ہوتا ہے کہ ان کی سیرت و کردار اور اچھے اعمال دیکھ کر خُود کو بھی گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی توفیق مل جاتی ہے اور ایک اَثُر یہ ہوتا ہے کہ دل کی سختی ختم ہوتی اور اس میں رِقّت و نرمی محسوس ہوتی ہے، ایمان پر خاتمے اور قبر و حشر کے ہَولناک مُعاملات کی فکر نصیب ہوتی ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ نیک بندوں سے تعلُّقات بنائے اور ان کی صحبت اختیار کرے اور کسی کی بھی صحبت اختیار کرنے سے پہلے غور کر لے کہ وہ کس کی صحبت اختیار کر رہا ہے

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورپُرنُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے تو اسے دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔ (ترمذی، ۴/۱۶۷، حدیث:۲۳۸۵) اور دیندار دوست تلاش کرنے کی ترغیب دِلاتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ’’سچے دوست تلاش کرو اوران کی پناہ میں زندگی گُزارو کیونکہ وہ خوشی کی حالت میں زینت اور آزمائش کے وقت سامان ہیں۔ اور کسی گناہگار کی صحبت اختیار نہ کرو ورنہ اس سے گناہ کرنا ہی سیکھو گے۔ (احیاء العلوم، ۲/۲۱۴)

نیک بندے کی دعا پر اٰمین کہنے کی برکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی دُنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے دِینی مَشْغلوں اور دُنیا کے ضَروری کاموں سے فَراغت کے بعد خَلْوَت یعنی تنہائی اختیار کیجئے یا صِرْف ایسے سنجیدہ اور سنّتوں کے پابند اسلامی بھائیوں کی صُحبت حاصل کیجئے جن کی باتیں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں اضافے کا باعِث بنیں اور وہ وقتاً فوقتاً ظاہری بُرائیوں اور باطنی بیماریوں کی نشاندہی کرتے اور ان کا علاج تجویز فرماتے ہوں۔ ایسے نیک بندوں کی خدمت میں حاضِری کی سعادت بسا اوقات باعِثِ مغفِرت ہو جاتی ہے، چُنانچِہ حضرتِ علامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شرحُ الصُّدور میں نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابُواسحٰق محمد بن یزید واسطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا تو پُوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ کیا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میری مغفرت کر دی۔ میں نے پوچھا: مغفِرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابُو عَمرو بَصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جُمُعہ کے دن ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے اور دُعا کی تو ہم نے اٰمین کہی، بس اسی لئے مغفِرت ہو گئی۔ (شَرحُ الصُّدور ص ۲۸۲، کتابُ المنامات مع موسوعۃ ابن اَبِی الدُّنیاج ۳ ص ۱۵۶ رقم ۳۴۷)

مجھے بے حساب بخش دے میرے مولیٰ
تجھے واسطہ نیک بندوں کا یا ربّ

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "صدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ مُسلمان دِین سے بہت دُور ہوتے جارہے ہیں۔ ایک تعداد ایسی ہے کہ جو دُنیوی معاملات میں اس قدر مصروف ہوچکی ہے کہ اِنہیں آخرت کی تیاری کے لیے فکر تک نہیں، سُنّتیں اور نوافل پڑھنا تو دُور، اَکْثرِیَّت فرض نمازیں تک قضا کر دیتی ہے۔ اسی وجہ سے ہماری مساجد ویران لگتی ہیں، ایسے میں انہیں دوبارہ آباد کرنے کا عزم کرنا اور اسی عزم کی تکمیل کے لیے جدوجہد کرنا یقیناً سَعادَت سے کم نہیں ہے۔ اس لیے کوشش کیجئے اور مدنی انعام 35 پر عمل کرتے ہوئے صدائے مدینہ لگایئے اور مساجد کی آبادکاری میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ آیئے! سُنتے ہیں کہ مدنی انعام نمبر 35 کیا ہے:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 35 میں اِرشاد فرماتے ہیں: "کیا آج آپ نے **صدائے مدینہ** لگائی؟ (دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نمازِ فجر کے لیے مسلمانوں کو جگانا صدائے مدینہ لگانا کہلاتا ہے)"

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے کہ ہماری اِنْفرادی کوشش سے کوئی پکا نمازی بن جائے اور ہمارے لئے ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن جائے۔ آیئے ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

بے نمازی، نمازی بن گیا

سردار آباد (فیصل آباد، پنجاب پاکستان) کے ہجویری ٹاؤن، محلہ بلال گنج میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ **میں ایک ماڈرن، کلین شیوڈ، فلمیں ڈرامے دیکھنا اور گانے باجے سننا میرا محبوب مشغلہ تھا**، پانچ وقت کی نماز تو کیا جمعہ پڑھنے سے بھی محروم رہتا۔ ایک دن کسی عزیز کے گھر جانا ہوا، وہاں بیٹھے بیٹھے اچانک میری نظر الماری میں رکھی ایک اسلامی کتاب پر پڑی، میں نے وہ کتاب اٹھائی اور پڑھنا شروع کر دی۔ **کتاب بہت اچھی تھی اس لئے میرے دل میں دینی کتب کے مطالعے کا شوق پیدا ہوا**، چنانچہ میں نے اپنے دوست سے مطالعے کیلئے کچھ کتابیں مانگیں، اس نے مجھے قبر و آخرت کے مُتعلق **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے چند رسائل دیئے۔ جب میں نے ان رسائل کا مطالعہ کیا تو مجھ پر رِقّت طاری ہو گئی، میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اس بات کا احساس ہوا کہ میں اب تک غفلت کی زندگی گزار رہا تھا۔ اسی وقت **میں نے سچے دل سے گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی، نمازی بن گیا**۔ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بھی حاضر ہونے لگا۔ چہرے کو داڑھی مبارک اور سر کو عمامہ شریف سے سجا لیا اور دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ (کالے بچھو کا خوف:۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

سادگی اختیار کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل میں نرمی پیدا کرنے کیلئے غذا کے ساتھ ساتھ لباس میں بھی سادگی اِختیار کرنی چاہئے اور ہو سکے تو کپڑوں میں پَیْوَنْد بھی لگا لیجئے، کیونکہ پیوند لگے کپڑے پہننے سے دل نرم ہوتا ہے۔ ایک بار اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی

خدمت میں عرض کی گئی، آپ اپنی قمیص میں پیوند کیوں لگاتے ہیں؟ فرمایا: یَخْشَعُ الْقَلْبُ وَیَقْتَدِی بِهِ الْمُؤْمِنُ یعنی اس سے دل نرم رہتا ہے اور مومِن اِس کی پیروی کرتا ہے (یعنی مومِن کا دل نرم ہی ہونا چاہیے)

(حلیۃ الاولیاء ج ۱ص ۱۲۴)

سادہ لباس کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ پیوند لگا لباس پہننے سے مومن کا دل نرم ہوتا ہے مگر فی زمانہ مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ غیر مسلموں کی نَقّالی کرتے ہوئے نِت نئے ڈیزائن اور طرح طرح کی تَراش خَراش والے لباس پہننے پر فخر محسوس کرتے اور اس طرح کا لباس پہننے میں اپنی عزت سمجھتے ہیں۔ یاد رکھئے! انسان کی عزت و عظمت لباس سے نہیں بلکہ اس کے کردار سے ہوتی ہے، کسی کا لباس تو بہت قیمتی ہو لیکن عادات واَطوار ٹھیک نہ ہوں تو کوئی بھی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا۔ بعض لوگ دوسروں کو مُعاشرے میں نیچا دِکھانے کیلئے مہنگا لباس پہنتے ہیں اور خود تکبُّر کی آفت میں گرفتار ہو کر ان کی دل آزاری کا سبب بنتے ہیں۔ بعض ایسا باریک لباس پہنتے ہیں جس سے جسم کے وہ حصّے بھی ظاہر ہوتے ہیں جن کو چُھپانا ضروری ہے۔ لہٰذا فیشن والا لباس پہننے کے بجائے سُنَّت کے مُطابق لباس پہنئے اور سادگی اپنایئے، اس کی برکت سے دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو باوُجُودِ قُدرت اچّھے کپڑے پہننا تواضُع (عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو کرامت کا حُلّہ (یعنی جنّتی لباس) پہنائے گا۔

(ابوداؤد ج ۴ ص ۳۲۶، حدیث ۴۷۷۸)

فیشن پرستو! خبردار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بندے کے پاس دولت ہے، عُمدہ لباس پہننے کی طاقت ہے، پھر بھی اللہ رَبُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر عاجِزی اختیار کرتے ہوئے سادہ لباس پہننے والا جنّتی لباس پائے گا اور ظاہِر ہے جو جنّتی لباس پائے گا وہ یقینی طور پر جنّت میں بھی جائے گا۔ لوگوں پر رُعب ڈالنے، امیرانہ ٹھاٹھ پالنے اور مَحض اپنے نفس کیلئے لوگوں کو مُتاثِر کرنے کی خاطِر نُمایاں، فینسی اور بھڑ کیلے لباس پہننے والے یہ روایت سنیں اور کُڑھیں، چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: دُنیا میں جس نے شُہرت کا لِباس پہنا، قِیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو ذِلّت کا لِباس پہنائے گا۔ (سنَنِ ابنِ ماجہ ج۴ ص ۱۶۳ حدیث ۳۶۰۶)

لباسِ شُہرت کسے کہتے ہیں؟

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الامّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں، یعنی ایسا لباس پہنے کہ لوگ امیر (یعنی مالدار) جانیں یا ایسا لباس پہنے کہ جس سے لوگ نیک پرہیز گار سمجھیں، یہ دونوں قسم کے لباس، شُہرت کے لباس ہیں۔ اَلغَرَض جس لباس میں نیّت یہ ہو کہ لوگ اُس کی عزّت کریں یہ اُس کا لباسِ شہرت ہے۔ صاحِبِ مِرقاۃ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا، مَسخرہ پن کا لباس پہننا، جس سے لوگ ہنسیں یہ بھی لباسِ شُہرت ہے۔ (مُلَخَّص از مرآۃ ج۶ ص ۱۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی سخت امتحان ہے، لباس پہننے میں بہُت غور کرنے اور دِکھاوے سے بچنے کی سخت ضَرورت ہے نیز جو لوگوں کو دِکھانے کیلئے سادہ لباس و عِمامہ و چادر وغیرہ اپناتا ہے، وہ

رِیاکار اور جہنّم کا حقدار ہے۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِخلاص کی بھیک مانگتے ہیں۔

مِرا ہر عمل بس تِرے واسِطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت کو یاد کیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل میں نرمی پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنی موت کو کثرت سے یاد کیا جائے۔ حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی بارگاہ میں ایک عورت دل کی سختی کی شکایت لے کر حاضر ہوئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے اس کا یہ علاج ارشاد فرمایا: "موت کو کثرت سے یاد کرو تمہارے دل میں نرمی پیدا ہو گی۔" اس نے کچھ دن ایسا ہی کیا پھر جب اس کے دل میں نرمی پیدا ہوگئی تو اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اورآپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا شکریہ ادا کیا۔(اتحف السادة المتقین،۲۴/۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی موت کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے اور دُنیا کی مَحبَّت سے پیچھا چُھڑا کر زندگی کے باقی دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی زیادہ سے زیادہ عبادت، فکرِ آخرت اور موت کو یاد رکھنے کے ساتھ ساتھ اس کی تیاری میں بسر کرنے چاہئیں۔حُجۃُ الاسلام حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: موت خوفناک ہے اور اس کا خطرہ بہت بڑا ہے لیکن پھر بھی لوگ اس سے غافل ہیں کہ اس کے بارے میں سوچ بچار کرتے ہیں نہ اسے یاد کرتے ہیں اور اگر کوئی یاد بھی کرتا ہے تو بے توجہی سے کرتا ہے کہ دل دُنیاوی خواہشات میں مشغول رہتا ہے لہٰذا موت کی یاد سے دل کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا، البتہ فائدہ اس طریقے سے پہنچ سکتا ہے کہ موت کو اپنے سامنے سمجھتے ہوئے یاد کرے اوراس

کے علاوہ ہر چیز کو اپنے دل سے نکال دے، جیسے کوئی شخص خطرناک جنگل میں سفر کا اِرادہ کرے یا سمندری سفر کا اِرادہ کرے تو بَس اسی کے بارے میں غور و فکر کرتا رہتا ہے، لہٰذا جب موت کی یاد کا تعلُّق دل سے براہِ راست ہو گا تو اس کا اثر بھی ہو گا اور علامت یہ ہو گی کہ دنیا سے دل اتنا ٹُوٹ چکا ہو گا کہ دنیا کی ہر خُوشی بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔ (احیاء العلوم،۵/۱۹۵)

قبروں کی زیارت کرنا:

دل کی سختی دُور کرنے کیلئے وَقتاً فوقتاً قبروں کی زِیارت بھی کرتے رہنا چاہئے، ان میں موجود مُردوں کی بے بسی پر اس طرح غور کیجئے کہ ان میں بعض لوگ دنیا میں اپنے کپڑوں پر مٹی کا ایک داغ برداشت نہیں کرتے تھے آج خود قبر میں مَنوں مٹی تلے دبے پڑے ہیں، ان میں سے بعض ایسے نازُک مزاج تھے کہ اپنی ناک پر کبھی مکھی نہیں بیٹھنے دیتے تھے مگر آج قبر میں کیڑے مکوڑوں نے ان کا کیا حال کر دیا ہو گا؟ قبروں کی زیارت کر کے اس طرح غور و فکر کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دل میں نرمی پیدا ہو گی جیسا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اِرْشاد فرمایا: میں نے تمہیں زیارتِ قُبور سے منع کِیا تھا لیکن اب تم قبروں کی زِیارت کِیا کرو، کہ یہ دل کو نرم کرتی، آنکھوں سے آنسوؤں کو نکالتی اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

(المستدرک،کتاب الجنائز،۱/۷۱۰،الحدیث:۱۴۳۳)

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے دل کی سختی کے مُتعلِّق بیان سُنا، یقیناً **دل کی سختی** اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے گویا سزا ہے کہ جس کے سبب انسان بڑے سے بڑا گُناہ بھی کر جاتا ہے حتی کہ کُفر

تک جا پہنچتا ہے، **دل کی سختی** انسان کو ظالم بنادیتی ہے، **دل کی سختی** اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے دور کر دیتی ہے، **دل کی سختی** بد بختی کی علامت ہے، **دل کی سختی** عبادت سے دور کر دیتی ہے، **دل کی سختی** ایمان کو کمزور کر دیتی ہے، **دل کی سختی** گُناہوں پر دلیر کر دیتی ہے، **دل کی سختی** پچھلے نیک اعمال کو ضائع کر دیتی ہے ، **دل کی سختی** کی ایک نحوست یہ بھی ہے کہ انسان کے دل پر نصیحت کی کوئی بات اثر نہیں کرتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دل کو سخت کرنے والے اسباب پر غور کرتے ہوئے ان سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ا ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ“ کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے سَلام کے 11 مَدَنی پھول

۞ مسلمان سے مُلاقات کرتے وَقْت اُسے سَلام کرنا سُنَّت ہے۔ ۞ دِن میں کتنی ہی بار مُلاقات ہو، ایک کمرہ سے دُوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سَلام کرنا کارِ ثَواب ہے۔ ۞ سلام میں پہل کرنا سُنَّت ہے۔ ۞ سَلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقَرَّب ہے۔ ۞ سَلام میں

پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے۔ جیسا کے میرے مکّی مدنی آقا میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سَلام کہنے والا تکبُّر سے بَرِی ہے۔(شُعَبُ الایمان ج۶ ص۴۳۳) ❁ سَلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔(کیمیائے سعادت) ❁ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں ۔ ساتھ میں وَرَحْمَةُ الله بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَبَرَكَاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی ❁ اِسی طرح جواب میں وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ❁ سَلام کا جواب فوراً ❁ اوراِتنی آواز سے دیناواجِب ہے کہ سَلام کرنے والا سُن لے۔ ❁ سَلام اور جَوابِ سلام کا دُرُست تَلَفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتاہوں آپ سُن کر دوہرائیے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَب پہلے میں جَواب سُناتا ہوں پھر آپ اِس کو دوہرائیے: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ''سُنّتیں اورآداب'' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101 مَدنی پھول، ص۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: جسے کوئی مُشکل پیش آئے تو اُسے چاہئے کہ وہ مجھ پر دُرُودِ پاک کی کَثْرت کرے، کیونکہ دُرُود پڑھنا مصیبتوں اور بلاؤں کو ٹالنے والا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع، الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ...الخ، ص۴۱۴، رقم:۵۴)

شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم　　درد کو کر دو دوا تم پہ کروڑوں درود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مایوس نہ ہونے والا حاجی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا اَبُو بلال محمّد اِلیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں"** کے صفحہ نمبر 96 پر ایک اِیمان اَفروز حِکایت نقل کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

حضرت سیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مسلسل چودہ (14) سال تک حج کی

---

1 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی. . . الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

عظیم سعادت سے سرفراز ہوتا رہا اور ہر سال ایک دَروَیش کو خانۂ کعبہ کا دَروازہ پکڑے دیکھا۔ جب وہ "لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ ، لَا شَرِیْکَ لَکَ ،" کہتا تو غیب سے آواز سنائی دیتی "لَا لَبَّیْکَ" میں نے چودھویں سال اس شخص سے پوچھا: اے دَرویش! تُو بَہرا تو نہیں؟ اُس نے جواب دیا: میں سب کچھ سُن رہا ہوں۔ میں نے کہا: پھر یہ تکلیف کیوں اُٹھاتا ہے؟ اس نے کہا: یاشیخ! میں قسم کھاکر یہ کہتا ہوں کہ اگر بجائے چودہ(14) سال کے چودہ ہزار(14000) سال میری عُمر ہو اور بجائے سال بھر کے، ہر روز ہزار (1000) بار یہ جواب "لَا لَبَّیْکَ" سُنائی دے تو پھر بھی اِس دروازے سے سر نہ اُٹھاؤں گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ابھی ہم مصروفِ گُفتگُو تھے کہ اچانک آسمان سے ایک کاغذ اُس کے سینے پر گِرا۔ اُس نے وہ کاغذ میری طرف بڑھایا، میں نے پڑھا تو اس میں لکھا تھا: اے مالک (بن دینار)! تُو میرے بندے کو مجھ سے جُدا کرتا ہے کہ میں نے اِس کے چودہ(14) سال کے حج قبول نہیں کیے، ایسا نہیں بلکہ اِس مُدّت میں آنے والے تمام حاجیوں کے حج بھی اِس کی پکار ہی کی بَرَکت سے قبول کیے ہیں تاکہ کوئی میری بارگاہ سے محروم نہ جائے۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص ۹۶)

مَغفِرت کا ہوں تجھ سے سُوالی پھیرنا اپنے در سے نہ خالی
مجھ گنہگار کی اِلتجا ہے یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۶)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج کے دوران خانۂ کعبہ کے مبارک دروازے کو تھامے بظاہر ایک عام مگر حقیقتاً بارگاہِ ربُّ الاَنام میں مَقْبُول بندے کا اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر یقین اور اس کی ذات سے حُسنِ ظن تو ملاحظہ فرمایئے کہ جو رِضائے الٰہی اور قُربِ خُداوندی پانے ، ارکانِ حج بجالانے، خانۂ کعبہ کا طواف کرنے اوراِس مُقدّس گھر کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے کی تڑپ لئے مسلسل 14 سال سے یہاں آکر رحم وکرم کی امید لگائے **"لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ"** کی صدائیں بلند کرتا اور جواباً **"لَا لَبَّیْکَ"** کی آواز سنتا رہا، مگر رَحمتِ خُداوندی سے مایُوس ہو جانے کے بجائے صبر ورِضا کا پیکر بن کر ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹا۔بالآخر آزمائش کی اِس گھڑی سے وہ بہت اچھی طرح کامیابی سے ہمکنار ہوا اور اللہ تعالیٰ کو اپنے اُس مخلص بندے کی عاجزی ،اِنکساری اور اِستقامت کے ساتھ حَرَمِ کعبہ میں **"لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ"** کی صدائیں بلند کرنا پسند آگیا، توخالق و مالک عَزَّوَجَلَّ نے اُسے ایسی بے مِثال مَقْبُولیّت سے سَرفراز فرمایا کہ اُس کی مُخْلِصانہ صَداؤں کو حاجیوں کے حج کی قَبولِیّت کا ذَرِیعہ بنادیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج، ارکانِ اِسلام میں سے ایک بُنیادی رُکن اور اَہم عِبادت ہے،اِس فَرِیضے کی ادائیگی کی غَرض سے ہر سال لاکھوں مُسلمان ایک ہی لباس میں رنگ و نَسل کے فرق کو مٹا کراور آپس کی ناچاقیاں بُھلا کر سرزمینِ حَرَم پر اِکٹّھے ہوتے ہیں، جن کے اِتّفاق و اِتّحاد کا

دِلکش نَظارہ دیکھ کر دنیا حیرت زَدہ ہو جاتی ہے۔ یہ لمحہ حاجیوں کے لیے کسی عظیم نعمت سے کم نہیں ہوتا ، کیونکہ بار گاہِ الٰہی سے اِن خُوش نصیبوں پر خُصُوصی کرم نوازیاں ہوتی ہیں اور اِن کو حج کے بدلے میں ایسے عظیمُ الشّان انعامات سے نوازا جاتا ہے کہ جن کے بارے میں سننے کے بعد حج کی طاقت وقدرت نہ رکھنے والے مُسلمانوں کے دل ودماغ میں بھی اُس مُقدّس مقام کی زِیارت کا ارْمان مچلنے لگتا ہے۔ آیئے! اب حج کے فَضائل اور حاجیوں کو ملنے والے اِنْعامات کے بارے میں 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں، تاکہ ہمارے اندر بھی حج کی سَعادت پانے کا جذبہ مزید اُجاگر ہو:

《1》حاجی اپنے گھر والوں میں سے 400 (مُسلمانوں) کی شَفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نِکل جائے گا، جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (کنز العمال ،کتاب الحج و العمرۃ، الفصل الاول فی فضائل الحج، الجزء۵، ۳/۷،حدیث:۱۱۸۳۷)

《2》حج کیا کرو، کیونکہ حج گُناہوں کو اِس طرح دھو دیتا ہے، جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔ (معجم اوسط ،من اسمه القاسم، ۳/۶ ۱ ۴، رقم:۴۹۹۷)

《3》جب تم کسی حاجی سے مُلاقات کرو تو اُس سے سَلام و مُصافَحہ کرو اور اس سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے تمہارے لیے مَغْفِرت کی دعا کرے، کیونکہ اُس کی مَغْفِرت ہو چکی ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب المناسک، الفصل الثالث، ۱/ ۴۷۲، حدیث: ۲۵۳۸)

《4》جو حج کے اِرادے سے نکلا، پھر مر گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامَت تک اُس کے لئے حج کرنے والے کا ثَواب لکھ دے گا اور جو عُمرے کے اِرادے سے نکلا، پھر مر گیا تو اُس کے لئے قِیامَت تک عُمرہ کرنے

والے کا ثواب لکھا جاتا رہے گا۔ (مسند ابی یعلیٰ، مسند ابی ھریرۃ، ۵/ ۴۴۱، حدیث:۶۳۲۷)

پھر عطا کر دیجئے حج کی سَعادت یارسول ہو مدینے کی اجازت بھی عِنایت یارسول

حج کا موسِم آگیا حُجّاج نے باندھی کمر میرے حج کی بھی کوئی ہو جائے صورت یارسول

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص ۲۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سنا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ اپنے گھر کے حاجیوں کو کس کس طریقے سے نوازتا ہے کہ نہ صرف اُن کے حج کو قبول فرماتا ہے بلکہ بروزِ قیامت انہیں شَفاعت کا اِختیار بھی عطا فرمائے گا، چُونکہ یہ حضرات مَغْفِرت کی سَند لے کر پلٹتے ہیں، لہٰذا مُسلمانوں کو اِن کی دعاؤں سے حصّہ لینے کی تَرْغِیب اِرْشاد فرمائی گئی ہے۔جب ہمیں کسی اِسْلامی بھائی کے حج سے واپسی کی اِطّلاع ملے، تو اپنی مَصْرُوفیات میں سے کچھ وقت نکال کر اُس کی زِیارت کے لئے جانا چاہئے، اُسے مُبارَکباد دینی چاہئے اور اپنے حق میں سلامتیٔ اِیمان، گُناہوں سے نَجات، زِیارتِ مکّہ و چل مدینہ وغیرہ جیسی اچھی اچھی دُعائیں بھی کروانی چاہئیں، کیا مَعْلوم کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس پیارے کی دعاؤں کے طُفَیل آئندہ سال ہمیں بھی خانۂ کعبہ اور روضۂ رسول کی حاضری و زِیارت کا شَرَف عطا فرمادے۔ بَیان کَردہ آخری حدیثِ پاک سے یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ حج کے اِرادے سے نکلنے کے بعد اِنْتِقال کر جانے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں کیونکہ اُن کے لئے قِیامَت تک حج کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جس پر نماز پڑھنا فَرض ہے، اُس کو نہ صِرف نماز کے ضروری اَحْکام سیکھنا فَرض ہے بلکہ دَورانِ نماز اُن اَحْکام کا لحاظ کرنا بھی ضروری و لازِم ہے تاکہ اُس کی نماز بارگاہِ الٰہی میں مَقْبول بھی ہوجائے اور اُسے نماز پڑھنے کے دُنیاوی واُخروی فوائد و فضائل بھی حاصل ہوں، اسی طرح جس پر حج فَرض ہے اُسے حج کے ضروری اَحْکام سیکھنا اور دورانِ حج ان کی رِعایت کرنا بھی بے حد ضروری ہے تاکہ اُسے اپنے مقصد میں کامیابی نصیب ہو اور بارگاہِ خُداوَندی میں اُس کے حج کو قَبُولیّت کا دَرَجہ بھی حاصل ہو، بدقسمتی سے بعض نادان مُسلمان نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے مسائل سیکھنے میں جان بُوجھ کر سُستی کرتے ہیں، جس کی وجہ سے عَیْن ممکن ہے کہ اُن کی عِبادات میں کوئی ایسی غلطی ہوجاتی ہو، جس سے وہ عِبادت ہی ضائع ہوجاتی ہو، بلکہ بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر کوئی دَرْد مَند اِسْلامی بھائی ایسے نادانوں کی اِصْلاح کرتے ہوئے اُنہیں بتائے کہ فُلاں غلطی کی وجہ سے آپ کی یہ عِبادت ضائع ہوسکتی ہے، تو وہ کہتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول کرنے والا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس میں کوئی شک نہیں کہ اَعْمال کو قبُول کرنے والی ذات اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی ہے، مگر ان سے متعلق شریعت کے احکام بھی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کی جانب سے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے شَرْعی مسائل اچھی طرح سیکھیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہی اعمال بجالائیں اور یوں اپنی طرف سے تمام تَر اِحتیاط بَرتنے اور مکمّل ذِمّہ داری

اَدا کرنے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اِن اعمال کی قَبُولیّت کی قوی اُمید رکھیں اور قَبُولیّتِ اَعْمال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمۂ کرم پر چھوڑ دیں، یاد رکھئے! جان بُوجھ کر مسائل سیکھنے کے مُعاملے میں سُستی کرنے اور عِبادات کو ناقِص طریقے سے اَدا کرنے کے بعد قبُولیّت کی اُمید رکھنا عقلمندی نہیں۔ عِبادات کو دُرست طریقے سے اَدا کرنے کے لئے شَرعی مسائل سیکھنا کس قدر ضروری ہے، اِس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا، مکّی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حج کی اَہمیّت بَیان کرتے ہوئے اس کے مسائل سیکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ

دین کا حصہ

حضرت سَیِّدُنا ابو سَعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: حج کے مسائل سیکھو، کیونکہ یہ تمہارے دِین کا حصہ ہے۔ (کنز العمال، کتاب الحج والعمرۃ، الفصل الثالث... الخ، الجزء ۵، ۳/۱۲، حدیث: ۱۱۸۹۳)

آیئے! پہلے ہم ادائیگیِ حج کی شرائط کے مُتَعَلِّق سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

حج فرض ہونے کی شرائط

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں کہ حج فَرض ہونے کی آٹھ (8) شرطیں ہیں جب یہ تمام شرائط پائی جائیں گی، تب ہی حج فرض ہوگا ورنہ نہیں اور وہ آٹھ (8) شرائط یہ ہیں: (1) اِسلام (2) تَندُرست ہونا (یعنی اس کے اعضاء

سلامت ہوں، اندھا نہ ہو، کیونکہ اپاہج اور فالِج والے اور جس کے پاؤں کٹے ہوں اور بوڑھے پر کہ سواری پر خود نہ بیٹھ سکتا ہو حج فرض نہیں ہے) (3) عاقل ہونا (یعنی عقلمند ہو کہ مجنون پر حج فرض نہیں) (4) بالغ ہونا (5) آزاد ہونا (یعنی لونڈی اور غلام پر حج فرض نہیں) (6) سفر پر آنے والے اخراجات کا مالک ہو اور سواری پر بھی قادر ہو (7) دَارُالْحَرب میں نہ ہو یا (دَارُالْحَرب میں) ہو مگر یہ بھی جانتا ہو کہ اسلام کے فرائض میں سے ایک فرض حج کی ادائیگی بھی ہے اگر اسے اس کا علم نہیں تو اِس پر حج فرض نہیں ہو گا۔ (8) وقت کا ہونا (یعنی حج کے مہینوں میں تمام شرائط پائے جائیں)۔ (بہار شریعت، حصہ ششم، ۱/۱۰۳۶ تا ۱۰۴۳، ملتقطاً بتغیر قلیل)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج ایک عظیم عِبادت ہونے کے ساتھ ساتھ دُعاؤں کی قَبُولیّت کے بَہُت سے مقامات پر حاضری کا سبب بھی ہے، حطیم کعبہ ہو یا میزابِ رحمت، مقامِ ابراہیم ہو یا عَرَفات کا میدان، مِنٰی ہو یا مُزْدَلفہ، غارِ حراء ہو یا مکۂ مُکَرَّمہ کی حَسین و دِلکش وادِیاں، اَلْغرض ہر جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی چھما چھم رحمتوں کا نزول جاری و ساری رہتا ہے، حاجیوں کے لئے دن رات قبولیتِ دعا اور رحمت و رِضوان کے دروازے کُھلے رہتے ہیں اور مغفرت و بخشش کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں لہٰذا حاجی کو چاہئے کہ وہ اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے، اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے رو رو کر گِڑگِڑاتے ہوئے دُعائیں مانگے، بالخصوص یہ دُعا کرنا نہ بھولے کہ الٰہی عَزَّوَجَلَّ! اس حج کو ہمارے لئے حجِ مَبْرُور یعنی مقبول حج بنادے کیونکہ حجِ مَبْرُور کی بڑی فضیلت و اہمیت ہے، اسی لیے دورانِ حج بھی بار بار

یہ دعا پڑھی جاتی ہے: اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ (یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حجِ مَبْرُور (یعنی مقبول حج) نصیب کر، ہمارے گناہ بخش دے، ہماری کوشش مقبول فرما اور ہمیں ایسی تجارت نصیب کر جس میں ہر گز نقصان نہ ہو۔ (بہشت کی کنجیاں، ص۱۰۷)

دِکھا ہر برس تُو حرم کی بہاریں تُو مکّہ مدینہ دِکھا یا اِلٰہی
شَرف ہر برس حج کا پاؤں خدایا چلے طَیْبَہ پھر قافلہ یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص100)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حجِ مقبول کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارکہ میں حجِ مَبْرُور یعنی مقبول حج کے فضائل اور اِس حج سے کیا مراد ہے؟ اِس کا بیان بھی موجود ہے۔ آیئے! اب **مقبول حج** کے فضائل پر مشتمل مزید 3 احادیثِ مُبارکہ سنئے اور جھومئے: چنانچہ

1. نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حجِ مقبول کا ثواب جنت سے کم نہیں۔ عرض کی گئی: مقبول سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ایسا حج جس میں کھانا کھلایا جائے اور اچھی گفتگو کی جائے۔ (معجم اوسط، من اسمہ موسی، ۶/۱۷۳، حدیث: ۸۴۰۵)
2. پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حجِ مَقْبُول کی جزا جنّت ہی ہے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حجِ مقبول کیا ہے؟ اِرْشاد

فرمایا: ایسا حج جس میں (بھوکے کو) کھانا کِھلانا ہو اور سَلام کو عام کرنا۔(کنز العمال، کتاب الحج والعمرة، الفصل الاول...الخ، الجزء۵، ۳/۷، حدیث:۱۱۸۳۰)

3. اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے اَفْضَل عمل وہ ایمان ہے، جس میں شک نہ ہو، وہ جنگ ہے جس میں خیانت نہ ہو اور حجِ مقبول۔(ابن حبان، کتاب السیر، ذکر البیان بان الجهاد...الخ، ۷/۵۹، حدیث:۴۵۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نوازنے کے لئے کیسے کیسے اَسباب پیدا فرمائے ہیں، بِلاشُبہ یہ سب اُس کا فضل و کرم ہی تو ہے کہ لاکھوں لاکھ عُشّاق ہر سال اُس کی پاک بارگاہ کی حاضری کا شرف پاتے ہیں، نیز مقاماتِ مُقَدَّسہ پر جاکر رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے اور حج کی قبولیت کی اُمید لگائے دِیوانہ وار "لَبَّيْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ" کی صدائیں بلند کرتے اور دعا واِستِغفار میں مشغول رہتے ہیں۔تو اے حج کے فارم بھرنے والے عاشقانِ رسول! اے حج کی تیاریاں کرنے والے عاشقانِ رسول! آپ سب کو مبارَک ہو کہ وہی خانۂ کعبہ کہ جسے صرف تصویروں میں دیکھ دیکھ کر آنکھوں کو ٹھنڈا کرلیا کرتے، ٹھنڈی آہیں بھرتے اور دیدار کی تڑپ میں آنسو بہالیا کرتے تھے، جس کے دیدار کے شوق میں ایک بڑی رقم جمع کی ہے، ساری زندگی جس پاک در کی حاضری کے لئے نہ صرف خود، آپ نے دعائیں مانگیں بلکہ دوسروں سے بھی کروائیں نیز اِسی حسرت میں دن کٹے تھے کہ ہمیں بھی کبھی اس پاک دَر کی حاضری نصیب ہوگی، ہم بھی بیداری کے عالَم میں سر کی آنکھوں سے خانۂ کعبہ

کی زیارت کریں گے، وہاں جاکر آبِ زم زم پینا نصیب ہو گا، مُلتَزَم سے چمٹ کر اپنا اَفسانہ سنائیں گے، مقاماتِ مُقدَّسہ پر جاکر رو رو کر، گڑگڑا کر مَغفِرَت و رِضْوان کی بھیک طلب کریں گے، مبارک صد ہزار مُبارَک کہ کچھ ہی دنوں بعد اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ اُسی عظمت والے شہر کی پُر کیف فضاؤں کی بَرَکتیں لُوٹیں گے اور اپنی جاگتی آنکھوں سے خانۂ کعبہ کے اَنوار و تجلّیات کا نَظارہ کرکے اپنی پیاس بجھائیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے حج کو حجِ مقبول بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ زائرینِ حج کی مدنی تربیت فرماتے ہوئے مختلف مدنی مذاکروں میں مدنی پھول عطا فرماتے ہیں:

♣ حاجی جب اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر کا اِرادہ کرے، اُس کے دِل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت کا چراغ ہو اور اُس کا سِینہ، عشقِ رسول کا مدینہ ہو تو بات ہی کچھ اور ہو گی!

♣ حاجی کے ساتھ سفر میں کم از کم ایک سُنّی مُتَصَلِّب (مسلک میں پکا)، یارسول اللہ کہنے والا عالمِ دین ہونا چاہیے کہ وہاں قدم قدم پر شرعی رہنمائی ہو گی اور ایمان کی حفاظت کا بھی سامان ہو گا۔

♣ کاش! حج کرنے والے "حاجی" کہلانے کی نیت سے نہیں بلکہ رِضائے الٰہی کے لیے حاجی بنیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری

رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ حَرَمَینِ طَیِّبَیْن کے پُرنور مناظر کی یادوں سے مالامال حسرت دِل میں لیے اپنے ایک کلام میں فرماتے ہیں:

حج کا سفر پھر اے مِرے مولیٰ نصیب ہو　　　عَرَفات کا مِنٰی کا نظارہ نصیب ہو
کعبے کے جلوؤں سے دِلِ مُضطر ہو کاش! شاد　　　لطفِ طوافِ خانۂ کعبہ نصیب ہو
مکّے میں اُن کی جائے وِلادت پہ یا خدا　　　پھر چشمِ اشکبار جمانا نصیب ہو
ہم جا کے خوب لوٹیں مدینے کی دُھول پر　　　آنکھوں میں خاکِ طَیْبَہ لگانا نصیب ہو

(وسائلِ بخشش، مُرمّم، ص89،90)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُعاشرے میں پائی جانے والی طرح طرح کی ناجائز رُسومات سے بچنے کا ذِہن پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 12 مدنی کاموں میں خُوب خُوب حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" میں بھرپُور شرکت کیجئے۔ نیکی کی دعوت دینا ایک ایسا اَہم کام ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور خود سیّدُ الانبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اسی مقصد کیلئے دنیا میں بھیجا گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مختلف مُشکلات و تکالیف برداشت کرنے کے بعد بھی اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کے اِس عظیم

کام کو بَحُسن و خوبی سر انجام دیا۔ ہمیں بھی وقت نکال کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہیے۔اس کے علاوہ ہر جمعرات کو ہونے والے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کے ساتھ ساتھ ہر ہفتے کو بعد نمازِ عشا ہونے والے مدنی مذاکرے میں شرکت کو بھی اپنا معمول بنایئے اور ہر ماہ تین (3) دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت بھی حاصل کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔ آیئے ترغیب کیلئے میں آپ کو ایک مدنی بہار سُنتے ہیں:

19 سال پرانا مرض

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے ناظم آباد کے مقیم ایک عمر رسیدہ اسلامی بھائی مدنی قافلے سے حاصل ہونے والی برکات کا کچھ اس طرح تذکرہ کرتے ہیں کہ میں تقریباً 19 سال سے سانس کے مرض میں مُبتلا تھا۔ بسا اَوقات مرض کی شِدّت کی وجہ سے مجھے شدید اَذِیّت کا سامنا کرنا پڑتا۔ کبھی آدھی رات کو طبیعت بگڑ جاتی تو اسی وقت ڈاکٹر کے پاس جانا پڑتا، الغرض میں بے حد پریشان رہتا تھا۔ علاج مُعالَجہ میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ ہر روز کم و بیش 150 روپے دوائیوں پر خرچ ہوتے، جس سے وقتی طور پر تو آرام ہو جاتا، مگر مجھے مُستقل سُکون میسر نہ تھا۔ ہر وَقْت اسی فکر و پریشانی میں رہتا کہ اس مرض سے کیونکر شِفا ملے گی۔ میری خُوش قسمتی کہ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے ہمراہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل ہوئی۔ مدنی قافلے کی برکت سے جہاں میرے روز و شب عبادتِ الٰہی میں گزرے اور علمِ دین حاصل کرنے کا موقع ملا۔ وہیں مجھے دیگر برکات بھی نصیب ہوئیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان 3 دن میں مجھے نہ انجکشن کی حاجت پیش آئی، نہ ہی کسی ڈاکٹر کے پاس جانا پڑا، بلکہ مدنی قافلے میں ایسا اطمینان اور سکون ملا کہ جو اس سے پہلے کبھی نہ ملا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے

کی برکت سے میرے 19سال پُرانے مرض میں نُمایاں کمی آئی۔ اب میں نے نِیَّت کرلی ہے کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کروں گا۔

دِل میں گر دَرد ہو دَر سے رُخ زرد ہو پاؤ گے فرحتیں قافلے میں چلو
آفتوں سے نہ ڈَر، رکھ کرم پر نظر لینے آسائشیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات بھی ذَہن نشین رہے کہ مقبول حج کا مفہوم بہُت وسیع ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ بعض عُلمائے کرام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن نے اپنی کتابوں میں مقبول حج کی قَبولِیَّت کی شرائط تحریر فرمائیں نیز حجِ مقبول کے فَضائل پر مُشتمل احادیثِ طَیِّبہ کی شُرُوحات کے تحت بڑے واضح انداز میں اِس کی نشانیوں کو بیان فرمایا ہے۔ آیئے! مقبول حج کی شرائط اور اِس کی نِشانیوں کو سُنتے ہیں تاکہ حج کی سعادت ملنے پر ہم سب بھی اور بالخُصُوص اِس سال اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے مہمان بننے والے مُسلمان اِن سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گُلدستے میں سجا کر حجِ مقبول کی خُوشخَبری پانے والوں میں اپنا نام لکھوانے میں کامیاب ہوسکیں چنانچہ

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمّد اَمجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قبولِ حج کے لیے تین (3) شرطیں ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ ۙ وَ لَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ؕ ترجَمۂ کنزالایمان: تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ، نہ کسی سے جھگڑا۔ (پ۲، البقرۃ:۱۹۷)

تو اِن باتوں سے نہایت ہی دُور رہنا چاہیے، جب غُصّہ آئے یا جھگڑا ہو یا کسی گناہ کا خیال آئے، فوراً سَر جُھکا کر دل کی طرف مُتوجّہ ہو کر اِس آیت کی تلاوت کرے اور دو ایک بار لَاحَول شریف (یعنی لَاحَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم) پڑھے، یہ بات جاتی رہے گی، یہی نہیں کہ اُسی کی طرف سے اِبتِدا ہو یا اُس کے ساتھی ہی کے ساتھ جھگڑا بلکہ بعض اوقات امتحاناً راہ چلتوں کو پیش کر دیا جاتا ہے کہ بے سبب اُلجھتے بلکہ گالی گلوچ اور لَعنت ومَلامت کرنے کو تیار ہوتے ہیں، لہٰذا حاجی کو ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیے، خدا نہ کرے ایک دو کلمے میں ساری محنت اور رُوپیہ برباد ہو جائے۔ (بہار شریعت، حصہ ششم، ۱/۱۰۶۱-۱۰۶۰ بتغیر قلیل)

یاد رہے کہ گناہ کا کام اور لڑائی جھگڑا تو ہر جگہ ہی ممنوع ہے لیکن چونکہ حج ایک عظیم اور مُقدّس عِبادت ہے، اِسی لئے اِس عِبادت کے دوران اِن سے بچنے کی بطورِ خاص تاکید کی ہے۔ (صراط الجنان، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۹۷، ۱/۳۱۴ بتغیر قلیل)

چُوموں عَرَب کی وادیاں اے کاش! جا کے پھر　　صَحرا میں اُن کے گھومنا پھرنا نصیب ہو
کعبے کے جلوؤں سے دِلِ مُضطَر ہو کاش! شاد　　لُطفِ طوافِ خانۂ کعبہ نصیب ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۸۹)

آیئے! اب ہم حج مقبول کی نشانیوں کے بارے میں سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

مقبول حج کی نشانیاں

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے، قَبولیّتِ حج کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ حاجی جن نافرمانیوں میں پہلے مُبتَلا تھا، اُنہیں چھوڑ دے اور اپنے بُرے

دوستوں کو چھوڑ کر نیکوں کی صحبت اختیار کرے، کھیل کُود اور غفلت کی مجالس کو چھوڑ کر ذِکر وفِکر اور بیداری کی محافل اختیار کرے۔(احیاء العلوم،۱/۸۰۳)

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مَبرُور(حجِ مقبول)کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔(فتاویٰ رضویہ،۲۴/۴۶۷)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمّد اَمجد علی اعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:(حاجی کو چاہئے کہ وہ)حاجت سے زیادہ زادِ راہ لے کہ ساتھیوں کی مدد اور فقیروں پر صدقہ کرتا چلے، کہ یہ حجِ مقبول کی نشانی ہے۔(بہارِ شریعت، حصہ ششم،۱/۱۰۵۱ بتغیر قلیل)

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مقبول وہ حج ہے کہ جس کے دوران حاجی کوئی گناہ کا کام نہ کرے، نہ ہی رِیاکاری اور شہرت کا کوئی شک وشُبہ ہو، بلکہ محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ہو۔(بہشت کی کنجیاں، ص۱۰۷ بتغیر قلیل)(ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: حج کے لئے روانہ ہوتے وقت)رقم یا زادِ راہ جو کچھ ساتھ لے چلے مالِ حلال سے لے ورنہ حج، مقبول ہونے کی اُمید نہیں اگرچہ فَرض ادا ہو جائے گا، اگر اپنے مال میں کچھ شُبہ ہو تو چاہئے کہ کسی سے قرض لے کر حج کو جائے اور وہ قرض اپنے مال سے ادا کرے، رقم اور زادِ راہ اپنی حاجت سے کچھ زیادہ ہی لے تاکہ اپنے ساتھیوں کی مدد کرے اور فقیروں کو صَدَقہ دیتا چلے کہ یہ حجِ مقبول کی نشانی ہے۔(جنتی زیور، ص۳۶۷ بتغیر قلیل)

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی مختلف مقامات پر مقبول

حج کی نشانیوں کو بیان فرمایا ہے چنانچہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ❀ حجِ مقبول وہ ہے جو لڑائی جھگڑے، گناہ اور دِکھلاوے سے خالی ہو اور صحیح ادا کیا جائے۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۸۷ بتغیر قلیل) ❀ حجِ مقبول ہوتا ہی وہ ہے جو نمازیں وغیرہ ادا کر کے کیا جائے۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/ ۱۴۶) ❀ حجِ مقبول سے مراد وہ حج ہے، جس میں گناہ سے بچا جائے یا وہ حج جس میں دِکھلاوا اور شُہرت سے پرہیز ہو یا ❀ حجِ مقبول وہ حج ہے جس کے بعد حاجی مرتے وقت تک گناہوں سے بچے، حج برباد کرنے والا کوئی عمل نہ کرے۔

حضرت سَیِّدُنا حسن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ❀ حجِ مقبول وہ ہے جس کے بعد حاجی دنیا سے بے رغبت اور آخرت میں رغبت رکھنے والا ہو کر رہے، یا ❀ حجِ مقبول وہ ہے جو حاجی کا دل نَرم کر دے کہ اُس کے دل میں سوز اور آنکھوں میں تَری رہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/ ۱۴۱ بتغیر قلیل) ❀ حجِ مقبول وہ حج ہے کہ جو حَلال کمائی اور صحیح طریقے سے ادا کیا جائے، اِخلاص کے ساتھ ہو اور مرتے دم تک کوئی ایسی حَرکت نہ ہو، جس سے حج باطِل ہو جائے یعنی مقبول کا بدلہ صرف دُنیاوی غذا اور گناہوں کی معافی یا دوزخ سے نجات یا عذاب میں کمی کی صورت میں نہ ہو گا بلکہ جنّت ضرور ملے گی۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/ ۹۶ بتغیر قلیل)

حج کا شَرَف ہو پھر عطا یاربِّ مصطفٰے　　میٹھا مدینہ پھر دِکھا یا ربِّ مصطفٰے
دیدے طوافِ خانۂ کعبہ کا پھر شَرَف　　فرما یہ پورا مُدَّعا یا ربِّ مصطفٰے

(وسائلِ بخشش، مُرَمَّم، ص ۱۲۹)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب ! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ حجِ مقبول کی نعمت پانے کے لئے اِخلاص کا ہونا اور رِیاکاری سے بچنا کس قدر ضروری ہے، یادرہے! اِخلاص قبولیّت کی چابی ہے، اِخلاص کے بغیر کئے جانے والے بڑے بڑے اَعمال بھی بارگاہِ الٰہی میں نامقبول قرار پاتے ہیں، لہٰذا حاجی اگر اِخلاص کی دولت سے مالا مال ہے تو یہی حجِ مقبول کی نِشانی ہے جبکہ دِکھلاوا، حُبِّ جاہ اور طلبِ شُہرت دیگر نیک اعمال کی قبولیّت کے ساتھ ساتھ حج کی قبولیت کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹیں ہیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن"** میں فرماتے ہیں: یادرکھئے! ہر عِبادت کی قبولیّت کے لئے اِخلاص شَرط ہے۔ آہ! اب عِلْمِ دین اور اَچّھی صحبت سے دُوری کی بِنا پر اَکثر عبادات رِیاکاری کی نذر ہوجاتی ہیں۔ جس طرح اب عُموماً ہر کام میں نُمُودو نُمائش کا عمل دَخل ضَروری سمجھا جانے لگا ہے، اِسی طرح حج جیسی عظیم سَعادت بھی دِکھاوے کی بَھینٹ چڑھتی جارہی ہے، مَثَلاً بے شُمار اَفراد حج ادا کرنے کے بعد اپنے آپ کو اپنے مُنہ سے کسی حکمت وضَرورت کے بغیر **"حاجی"** کہتے اور اپنے قلم سے لکھتے ہیں۔ آپ شاید چونک پڑے ہوں گے کہ اِس میں آخِر کیا حَرَج ہے؟ ہاں! واقعی اِس صورت میں کوئی حَرَج بھی نہیں کہ لوگ آپ کو اپنی مرضی سے حاجی صاحِب کہہ کر پکاریں مگر آج کل عجیب تَماشا ہے! نُمُودو نُمائش کی اِنتہا ہوگئی، حاجی صاحِب حج کو جاتے اور جب لوٹ کر آتے ہیں تو بغیر کسی اچّھی نِیّت کے پوری عمارت روشنیوں سے سجاتے اور گھر پر **"حج مُبارَک"** کا بورڈ لگاتے ہیں، بلکہ

توبہ! توبہ! کئی حاجی تو اِحرام کے ساتھ خُوب تصاویر بناتے ہیں۔ آخِر یہ کیا ہے؟ کیا بھاگے ہوئے مجرِم کا اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اِس طرح دُھوم دھام سے جانا مناسب ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ روتے ہوئے اور آہیں بھرتے ہوئے، لَرزتے، کانپتے ہوئے جانا چاہیے۔

غالباً نماز، روزہ وغیرہ کے مقابلے میں حج میں بہُت زیادہ بلکہ قدم قدم پر **"رِیاکاری"** کے خطرات پیش آتے ہیں، حج ایک ایسی عِبادت ہے جو ایک تو کھلم کُھلّا کی جاتی ہے اور دوسرے ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی، اِس لئے لوگ حاجی سے عاجِزی سے ملتے، خوب اِحتِرام بجالاتے، ہاتھ چُومتے، گَجرے پہناتے اور دُعاؤں کی دَرخواستیں کرتے ہیں۔ ایسے موقع پر حاجی سخت امتحان میں پڑجاتا ہے کیوں کہ لوگوں کے عَقیدت مَندانہ سُلُوک میں کچھ ایسی لذّت ہوتی ہے کہ اِس کی وجہ سے عبادت کی بڑی سے بڑی مَشَقَّت بھی پُھول معلوم ہوتی اور بسا اوقات بندہ حُبِّ جاہ اور رِیاکاری کی تباہ کاری کی گہرائی میں گِر چکا ہوتا ہے، مگر اُسے کانوں کان اِس کی خبر تک نہیں ہوتی! اُس کا جی چاہتا ہے کہ سب لوگوں کو میرے حج پر جانے کی اِطّلاع ہوجائے، تاکہ مجھ سے آآکر ملیں، مبارکبادیاں پیش کریں، تحفے دیں، میرے گلے میں پُھولوں کے ہار ڈالیں، مجھ سے دعاؤں کیلئے عَرض کریں، مدینے میں سَلام عَرض کرنے کی گِڑگِڑا کر دَرخواست کریں اور مجھے رُخصت کرنے ایئر پورٹ تک آئیں وغیرہ وغیرہ خُواہِشات کے ہُجوم اور عِلمِ دین کی کمی کے سبب حاجی بعض اوقات **"شیطان کا کِھلونا"** بن کر رہ جاتا ہے لٰہذا شیطان کے وار سے خبردار رہتے ہوئے، اپنے دل کے اندر خوب عاجِزی پیدا کیجئے، نُمائشی انداز سے خود کو بچایئے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! رِیاکاری کا عذاب کسی سے بھی برداشت نہیں ہوسکے گا۔

(رفیق الحرمین، ص ۵۱ تا ۵۶ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 616 صَفْحات پر مشتمل کتاب **"نیکی کی دعوت (حصّہ اوّل)"** صَفْحَہ 79 پر فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: بے شک جَہَنَّم میں ایک وادی ہے جس سے جَہَنَّم روزانہ چار سو (400) مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ کے اُن رِیاکاروں کے لئے تیّار کی ہے جو کتابُ اللہ کے حافِظ، غیرُ اللہ کے لئے صَدَقہ کرنے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا میں نکلنے والے ہوں گے۔ (معجم کبیر، الحسن عن ابن عباس، ۱۲/۱۳۶، حدیث: ۱۲۸۰۳)

عطا کردے اِخلاص کی مجھ کو نعمت نہ نزدیک آئے رِیا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ اللہ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سُنا آپ نے کہ رِیاکاری کا مُوذِی مرض اپنے اندر کس قدر ہلاکت خَیزِیاں رکھتا ہے کہ اِس کی نُحُوست سے نہ صرف حفظِ قرآن، صَدَقہ، حج اور راہِ خدا میں نکلنے جیسی بڑی بڑی نیکیاں کرنے والوں کو اپنی نیکیوں سے ہاتھ دھونے پڑ جاتے ہیں بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جَہَنَّم کی ایک پُرخطر وادی بھی اُن کا ٹھکانہ ہوگی۔ لہٰذا اگر شیطان مَردُود ہمیں حج یا کسی بھی عِبادت پر رِیاکاری کرنے، عزّت وشُہرت کی خواہش کرنے پر اُبھارے تو ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ

کی بے نیازی سے ڈریں اور خود کو یوں سمجھائیں کہ لوگوں کا میری تعریف میں چند جُملے بُول دینا یا مجھے تعریف بھری نگاہوں سے دیکھنا، یا مجھے شُہرت مل جانا، نَفس کے لئے یقیناً باعثِ لذّت ہے مگر اُن کی تعریف نہ تو میرے ثواب میں اِضافہ کرواسکتی ہے اور نہ ہی میدانِ مَحْشر میں مجھے کامیابی دِلواسکتی ہے، البتہ اگر میں لوگوں کے تعریف کرنے پر رِیاکاری کی آفت میں مبتلا ہو گیا تو میری عِبادت قَبُولیّت کا درجہ حاصل نہ کرسکے گی، لہٰذا ایسی تعریف کی خواہش رکھنے کا کیا فائدہ؟ میں لوگوں کو دکھانے کے لئے نیک عمل کیوں کروں، مجھے صرف اور صرف اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے عِبادت کرنی چاہئے۔ اگر رِیاکاری کے شیطانی وسوسے آنے پر ہم اس طرح خود کو سمجھائیں گے اور اپنے نفس کو آئینہ دکھائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ریاکاری سے بچنے میں کافی حد تک کامیاب ہو جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج کے فضائل و مسائل جاننے اور ریاکاری کی آفت سے پیچھا چُھڑانے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف **"رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن"** کا مطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ نے اِس کتاب میں حج و عمرہ کرنے کی نیتیں، اِن کا طریقہ، سفر کے 26 مدنی پُھول، اِحرام باندھنے کا طریقہ، مختلف دُعائیں، دِلچسپ حِکایات، ضروری احتیاطیں، بارگاہِ رسالت میں حاضری کے مدنی پُھول، مکّے مدینے کے مُقَدَّس مقامات کی مفید مَعلُومات، حج سے مُتَعَلِّق اَہم سُوالات وجَوابات اور دیگر

کئی مدنی پھولوں کو بیان فرمایا ہے ، لہٰذا آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اِس کا مُطالَعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلایئے، بلکہ ہو سکے تو حُصُولِ ثواب کی نِیَّت سے حسبِ توفیق زیادہ تعداد میں طَلَب فرما کر عازِمینِ حج کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں دِیگر عِبادات کے ساتھ ساتھ حج جیسی اَہم ترین عِبادت کے مَعامَلے میں بھی اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا طرزِ عمل پیشِ نظر رکھنا چاہئے، اللہ والوں کا اندازِ حج بھی بڑا نِرالہ ہوتا ہے، شب و روز اپنے مالک و مولیٰ کی یاد اور اس کی اِطاعت میں مشغول رہنے اور ارکانِ حج کی کامل طریقے سے ادائیگی کرنے اور حج کی قَبُولیّت میں رُکاوٹ بننے والی چیزوں سے دُور رہنے کے باوجود بھی اُن پر یہی خوف طارِی رہتا ہے کہ کہیں ہمیں اِس دَر سے دُھتکار نہ دیا جائے۔ حالانکہ بارگاہِ الٰہی میں اِن مبارک ہستیوں کی زَبَردَست مَقْبُولیّت کے باعث ہی بعض اوقات تمام حاجیوں کا حج قبول کرلیا جاتا ہے۔ آیئے! حج کی دو (2) ایمان افروز حکایات سُنئے اور نصیحت کے مدنی پھول چُنئے چنانچہ

لَبَّیْک کہتے ہی بے ہوش ہو گئے

خاندانِ اَہلِ بَیت کے چَشم و چَراغ حضرت امام زَیْنُ العابدین عَلِی بن حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حج کا شَرَف حاصل کیا، جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِحرام باندھا اور سُواری پر سُوار ہوئے تو چہرۂ مُبارَک

پِیلا ہو گیا، تھر تھر کانپنے لگے اور لَبَّیْكَ نہ کہہ پائے۔ عرض کی گئی: آپ لَبَّیْكَ کیوں نہیں پڑھتے ؟ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں لَبَّیْكَ کہوں اور جواباً ''لَا لَبَّیْكَ'' نہ کہہ دیا جائے! آپ سے کہا گیا کہ (حُضُور!) اِحرام باندھ کر (نِیَّتِ حج کر لینے کے بعد کم از کم ایک مرتبہ) لَبَّیْكَ کہنا تو ضَروری ہے، لہٰذا جُوں ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے لَبَّیْكَ پڑھی تو بے ہوش ہو کر سُواری سے گِر پڑے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر یِہی کَیفِیَّت طاری رہی حتی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنا حج مکمل کیا۔ (تهذيب التهذيب، حرف العين: من اسمه علی، علی بن حسين...الخ، ۵ / ۶۷۰، رقم: ۴۸۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدَتُنا رابعہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کا حج

حضرت سَیِّدَتُنا رابِعہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے ننگے پاؤں پیدل حج کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں جو بھی کھانا عطا فرماتا، اِیثار کر دیا کرتیں۔ جب آپ کَعبۂ مُشَرَّفہ کے قریب پہنچیں تو بے ہوش ہو کر گِر پڑیں۔ جب ہوش میں آئیں تو اپنا رُخسار بیتُ اللہ شریف (کی چوکھٹ) پر رکھ کر عرض کی: یا اللہ! یہ تیرے بندوں کی پناہ گاہ ہے اور تُو اُن سے مَحَبَّت فرماتا ہے، مولیٰ! اب تو آنکھوں میں آنسو بھی ختم ہو چکے ہیں۔ پھر طواف کیا اور سعی کی، جب وُقوفِ عَرَفہ کا ارادہ کیا تو باری کے دن شُروع ہو گئے، روتے ہوئے عرض گزار ہوئیں: اے میرے مالِک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! اگر یہ مُعامَلہ تیرے سِوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو میں ضَرور تیری بارگاہ میں شِکایت کرتی، مگر یہ تو تیری ہی مرضی سے ہوا ہے، لہٰذا شِکْوَہ کیوں کر سکتی ہوں! یہ کہتے ہی اُنہیں غیب کی آواز دینے والے فرشتے کی جانب سے آواز آئی:

اے رابِعہ !ہم نے تیرے سبب تمام حاجیوں کا حج قبول کرلیا اور تیری اِس کمی کی وجہ سے ان کی کَمیاں بھی پوری کردِیں۔(الروض الفائق، المجلس الثلمن فی ذکر حجاج...الخ، ص ۶۰)

یاخدا! حج پہ بُلا آکے میں کعبہ دیکھوں کاش! اِکبار میں پھر میٹھا مدینہ دیکھوں
پھر مُیَسَّر ہو مجھے کاش! وُقُوفِ عَرَفات جلْوَہ میں مُزدَلِفہ اور مِنیٰ کا دیکھوں

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص ۲۶۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ دونوں حکایات کو سُن کر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ والوں اور اللہ والیوں کا حج، بارگاہِ خداوندی میں قبولیت کے کس اعلیٰ مرتبے پر ہوتا ہے، دورانِ حج حضرت سَیِّدَتُنارابعہ بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے اِیثار کا جذبہ بھی لائقِ تحسین تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا اپنا کھانا بھی راہِ خدا میں ایثار کر دیا کرتیں، مگر خود بھوکی رہتیں، ارکانِ حج کے دوران باری کے اَیّام آنے کے باوجود زبان پر شکوۂ رنج واَلَم لانے کے بجائے صَبر و شُکر کا مُظاہرہ کیا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی یہ ادا اِس قدر پسند آئی کہ اُس نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے طُفَیل سارے حاجیوں کا حج قبول فرمالیا۔ بَیان کَردَہ حِکایت میں ہم سب ہی کے لئے نَصِیحت کے مدَنی پُھول موجود ہیں کہ اگر مُقدّر نے ساتھ دیا اور ہم میں سے کسی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے حج کی سعادت ملی اور اِس مبارک سفر میں ہمیں کوئی تکلیف پہنچی مثلاً دورانِ حج اگر گرمی کی شِدَّت زیادہ ہوئی، بیماری آ آئی، سامان یارقم وغیرہ چوری ہوا، مُناسِب رِہائش گاہ نہ ملی یا اِس کے علاوہ کوئی اور صَدمہ پہنچا تو پیشگی

ذہن بنالینا چاہیے کہ اِن تکالیف پر صَبر کرکے اَجْر و ثواب کا خَزانہ لُوٹنے کی کوشش کروں گا، عُشّاق کے لئے اِس مبارک سفر کا تو کانٹا بھی پُھول کی طرح ہوتا ہے جبکہ مَخْلُوق کے آگے اپنی پریشانی کا اِظْہار کرنا ہرگز عَقْلمندوں اور عِشْق والوں کا شیوہ نہیں۔

مکّہ بھی ہو نصیب مدینہ نصیب ہو　　دشتِ عَرَب نصیب ہو صَحرا نصیب ہو
کعبے کے جلووں سے دلِ مُضْطَر ہو کاش! شاد　　لُطفِ طوافِ خانۂ کعبہ نصیب ہو

(وسائلِ بخشش، مرمم، ص۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس حج و عمرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم بہت خوش نصیب ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں دعوتِ اِسْلامی کا مَدَنی ماحول عطا فرمایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کَرَم سے دعوتِ اِسْلامی تبلیغِ دین کے 103 شُعْبَہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، اِنہی شُعْبَہ جات میں سے ایک شُعْبَہ **"مجلسِ حج و عُمرہ"** بھی ہے جو حج و عُمرہ کے لئے جانے والے اِسْلامی بھائیوں اور اِسْلامی بہنوں کی باقاعدہ تَرْبِیَت کرنے، اُنہیں بارگاہِ خُداوندی اور بارگاہِ مُصْطفوی کے آداب اور ضروری مسائل سکھانے کے لیے قائم گئی ہے۔ اِس مجلس میں شامل تَرْبِیَت یافتہ مُبلّغین اِسْلامی بھائی ہر سال حج کے مَوسمِ بہار میں حاجی کَیمپوں میں جاکر حاجیوں کی تَرْبِیَت کرتے ہیں جبکہ مُبلّغات اِسْلامی بہنیں حَجّنوں کی تَرْبِیَت کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس مجلس کے تَحت حج و زیارتِ مدینہ کے لئے مکّے مدینے جانے

والوں کو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ کتابیں **"رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن"** اور **"رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن"** بھی تحفۃً پیش کی جاتی ہیں تا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے مہمان اور حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عُشّاق اِس عِبادت کو اَحسن طریقے سے بَجالانے میں کامیاب ہو جائیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نیکیوں کے خود بھی حریص ہیں اور اُمّتِ مسلمہ کو بھی نیکیوں کی ترغیب دِلاتے رہتے ہیں، آپ نے **"برائے حج وسفرِ مدینہ 19 مدنی انعامات"** بصورتِ سوالات عطا فرمائے ہیں۔ ان مدنی انعامات کو اپنانے والوں کو جو آپ نے دُعا دی ہے وہ سُن لیجئے:

"یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی عمرہ شریف کے سفر میں ان مدنی انعامات کے مطابق اپنے اوقات گزارے، اُسے **مرتے وقت جلوۂ محبوب دِکھا**"۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ ہر حاجی کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ وہ حج کی بَرَکات اور اِس سے حاصل ہونے والے اُخْرَوِی فَوائد و ثَمَرات سمیٹ کر ہی واپس پلٹے اور اُس کا شُمار بھی اُن خُوش نصیبوں میں ہو، جن کے حج بارگاہِ خُداوندی میں قَبُولیّت کا شَرَف پاتے ہیں، لہٰذا جن خُوش نصیبوں کو حج و عُمرہ کی سَعادت حاصل ہو، اُنہیں چاہئے کہ اچھی طرح غور کر لیں کہ جس مال سے وہ حج و عُمرہ کرنے جا رہے ہیں وہ حلال وطیّب بھی ہے یا نہیں، کیونکہ حج کی قَبُولیّت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی بَیان کی گئی ہے کہ وہ حج حلال مال سے کیا گیا ہو، یاد رہے! کہ صرف حج ہی نہیں بلکہ ہر قِسْم کی مالی عِبادت کے

لئے ضروری ہے کہ وہ پاک و حلال مال سے ادا کی جائے۔ آیئے! اِس ضمن میں 2 عِبرت آموز حدیثیں سنیئے اور خوفِ خدا سے لرزیئے چنانچہ

﴿1﴾ جب کوئی حاجی حلال مال کے ساتھ حج کرنے کے لئے نکلتا ہے اور اپنی سُواری کی رِکاب میں پاؤں رکھ کر (یعنی سفر کا ارادہ کرکے) لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کہتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ تیرا زادِ راہ حلال ہے، تیری سُواری حلال ہے، تیرا حج، مَقْبُول اور تُو گناہوں سے پاک ہے اور جب کوئی حاجی حَرام مال کے ساتھ حج کرنے کے لئے نکلتا ہے اور اپنی سُواری کی رِکاب میں پاؤں رکھ کر (یعنی سفر کا ارادہ کرکے) لَبَّیْكَ کہتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے لَا لَبَّیْكَ وَلَا سَعْدَیْكَ تیرا زادِ راہ حرام ہے اور بال بچّوں کا خَرچ حرام ہے اور تیرا حج، مَقْبُول نہیں ہے۔ (معجم اوسط، من اسمه محمد، ۶۵/۴، حدیث: ۵۲۲۸)

﴿2﴾ جو بندہ مالِ حرام حاصل کرے پھر اُسے خَرچ کرے تو اُس میں بَرَکت نہیں دی جائے گی، صَدَقہ کرے تو مقبول نہیں اور اپنے بعد چھوڑ کر مرے تو جَہَنَّم میں جانے کا سامان ہے۔ (مسند احمد، مسند عبد اللّٰہ بن مسعود، ۳۴/۲، حدیث: ۳۶۷۲)

مالِ حرام سے حج کرنے والے کی شامت

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 541 پر فرماتے ہیں: سُود کے رُوپے سے جو نیک کام کیا جائے، اِس میں ثواب حاصل نہیں ہو گا۔ حدیث شَریف میں ہے: جو مالِ حرام سے حج کو جاتا ہے جب لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کہتا ہے، اللہ تعالیٰ

اِرشاد فرماتا ہے:نہ تیری لَبَّیْكَ قبول ہے اور نہ ہی تیری خدمت مقبول اور تیرا حج مَرْدود ہے۔ (اتحاف السادة،کتاب اسرار الحج،الباب الثالث فی آداب الدقیقة...الخ، ۴/۷۲۷) یہاں تک کہ تُو یہ مالِ حرام جو کہ تیرے قبضے میں ہے، اُس کے مُستَحِقّوں کو واپس دے۔حدیث میں ہے: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللهَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا اے لوگو!بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے، پاک چیز کو ہی قَبول فرماتا ہے۔

(مُسلِم،کتاب الزکاۃ،باب قبول الصدقة...الخ،ص ۵۰۶، حدیث: ۱۰۱۵)(فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۵۴۲-۵۴۶ بتغیر قلیل)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ،اپنے ایک کلام میں اُمّتِ مسلمہ کومالِ حرام کی نحوستوں سے بچنے کے لیے گویانصیحت کے مدنی پھول عطا فرمارہے ہیں:

نارِ دوزخ میں نہ لے جائے کہیں مالِ حرام کر لو توبہ چھوڑ دو اے بھائیو !سب ہیرپھیر

(وسائل بخشش مرمم، ص ۲۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی مالِ حرام کی نُحُوست کے نَتائج اِنْتہائی خطرناک ہوتے ہیں کہ یہ حج اور صَدَقے جیسی بڑی بڑی عِبادتوں کو بھی نہ صرف ضائع کروادیتاہے، بلکہ مالِ حرام مَرنے کے بعد مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جہنّم میں لے جانے کا سامان بھی بن سکتا ہے، لہٰذا مالِ حرام سے حج کرنے والوں کو قَبُولیّتِ حج کی اُمید لگانے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا چاہئے کہ اگر مالِ حرام سے کئے ہوئے حج کے سبب ہی پکڑ ہو گئی تو ذِلّت و رُسوائی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ لہٰذا جن

جن لوگوں نے مالِ حرام سے کبھی حج کیا تھا، اُن پر لازم ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مالِ حرام سے حج کرنے، حرام کمانے اور کھانے کِھلانے سے سچّی پکّی توبہ کریں اور آئندہ حرام مال سے بچتے ہوئے رزقِ حلال ہی کمانے اور اسی سے صدقہ وحج وغیرہ نیکیاں بجالانے کا پختہ عزم کریں نیز جمع شدہ حرام مال سے مُتَعَلِّق دارُالِافتاءاہلسنت سے شَرعی رَہنُمائی بھی حاصل کرلیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان میں ہم نے حج کی فَضِیلت اور حجِ مقبول کی نشانیوں کے بارے میں ہم نے سُنا کہ:

❖ **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ حاجی جن نافرمانیوں میں پہلے مُبتَلا تھا، اُنہیں چھوڑ دے اور اپنے بُرے دوستوں کو چھوڑ کر نیکوں کی صحبت اختیار کرے، کھیل کُود اور غفلت کی مجالس کو چھوڑ کر ذِکرو فِکر اور بیداری کی محافل اختیار کرے۔

❖ **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ حاجی پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔

❖ **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ (حاجی کو چاہئے کہ وہ) حاجت سے زیادہ زادِ راہ لے کہ ساتھیوں کی مدد اور فقیروں پر صدقہ کرتا چلے۔

❖ **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ حج کے دوران حاجی کوئی گناہ کا کام نہ کرے، نہ ہی رِیاکاری اور شہرت کا کوئی شک وشُبہ ہو، بلکہ محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ہو۔

❖ **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ حج لڑائی جھگڑے، گناہ اور دِکھلاوے سے خالی ہو اور صحیح ادا کیا جائے، نمازیں وغیرہ ادا کرکے کیا جائے۔

❖ **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ جس کے بعد حاجی دنیا سے بے رغبت اور آخِرت میں رغبت رکھنے والا ہو کر رہے، یا حاجی کا دل نَرم کردے کہ اُس کے دل میں سوز اور آنکھوں میں تَری رہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدَقے ہم سب کو حجِ مقبول اور سفرِ مدینہ کی سَعادت نصیب فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔(1)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

مسواک کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے مسواک کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ❀ دو (2) رَکْعَت مِسواک کرکے پڑھنا بغیر مِسواک کی ستّر (70) رَکعتوں سے اَفْضَل ہے۔[1] ❀ مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور ربّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے۔[2] ❀ حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ مِسواک میں دس (10) خُوبِیاں ہیں: (چند یہ ہیں) مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے مضبوط بناتی، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی، منہ کی بدبُو ختم کرتی اور سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، ربّ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔ ❀ حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار (4) چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا استِعمال، نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے عِلم پر عمل کرنا۔[3] ❀ مسواک پِیلو یا زَیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو، مِسواک کی موٹائی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ❀ مِسواک جب نا قابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ سنّت کی ادائیگی کا آلہ ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

1...اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، کتاب الطھارۃ، الترغیب فی السواک...الخ، ۱/۱۲۷، حدیث: ۳۳۷

2...مُسندِ احمد، مسند عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

3...اِحیاءُ العُلوم، کتاب آداب الاکل، فصل: یجمع آدابا...الخ، ۲/۲۷

سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر   چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائل بخشش (مرمم)، ص۴۲۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سَرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: قِیامت کے روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین (3) شَخْص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ اِرْشاد فرمایا: (1) وہ شَخْص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔ (البدور السّافرۃ فی امور الاخرۃ للسیوطی ص ۱۳۱ حدیث ۳۶۶)

یاالٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

(حدائقِ بخشش، ص: ۱۳۲)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ماہِ ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرام کی اُنتیسویں (29ویں) شب ہے، ذُوالحِجَّۃِ الْحَرام کا مہینہ تشریف لا کر اپنی برکتیں لُٹانے کو ہے، اس ماہ کی 4 تاریخ کو آفتابِ رضویت، ضِیاءُ الْمِلّت، شیخُ الفضیلت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، مُرید و خلیفۂ اعلیٰ حضرت، شَیْخُ الْعَرَبِ وَ الْعَجَم، **قُطبِ مدینہ** حضرت علّامہ مَولانا ضیاء الدّین احمد مَدَنی قادری رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس شریف منایا جاتا ہے۔ اسی مناسبت سے آج ان کی مُبارَک زِندگی کے کچھ واقعات سننے کی سعادت حاصِل کریں گے۔ آیئے! پہلے ایک حکایت سنتے ہیں:

پانی ذخیرہ مت کرو!

---

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

سیّدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُرید و خلیفہ حَضرت مولانا عارف ضِیائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حج کے دنوں میں مدینہ شریف میں پانی کی شدید قِلّت ہوگئی، اُنہی ایّام میں قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاں مہمانوں کی کثرت ہوتی تھی، اس لیے پانی کا استعمال بھی زیادہ ہوتا تھا، کبھی کبھی ایسا بھی ہوا کہ پینے کے لیے بھی پانی مَوْجُود نہ ہوتا تھا۔ میرا یہ مَعمُول تھا کہ ایک جگہ سے پانی بھر کر لاتا، کوشش کرتا کہ پانی کی چند ٹینکیاں ہمیشہ مَوْجُود رہیں، ایک دن حُضُور قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وُضو کے لیے گئے تو آپ کی نظر پانی کی ٹینکیوں پر پڑ گئی، مجھ سے پوچھا: اِن زمزمیوں (یعنی ٹینکیوں) میں کیا رکھا ہے؟ عَرْض کی: حُضُور! چونکہ پانی کی قِلّت ہے اس لیے ان میں پانی بھر رکھا ہے تاکہ رات کو مہمان آئیں تو پانی کی تنگی نہ ہو، فرمایا: یہ تو درست نہیں، پانی کی قِلّت ہے اور تم نے پانی جمع کر رکھا ہے؟! ابھی اسے لے جاؤ اور لوگوں کو دے دو۔ اُن دنوں حُجّاج کا بہت ہجوم تھا اور گلیاں بھی تنگ تھیں، پانی بھر کر لانا آسان نہ تھا، لیکن آپ کے حکم کی تعمیل سے انکار بھی ممکن نہ تھا اس لیے آپ نے جیسا حکم فرمایا تھا ایسے ہی کیا۔ (سیدی ضیاء الدین احمد قادری، ۱/۴۲۱ بتغیر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

توکّل کی اہمیت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ سیّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کیسا کامِل یقین تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیسے عالیشان توکّل کے مالک تھے۔ ذرا سوچئے! اگر ہم میں سے کسی کے گھر مہمان آنے کے اِمکانات ہوں تب گھر میں تیاری کا عالَم کیا ہوتا ہے؟ وہ آئیٹم (Item) جن کے استعمال ہونے کے تھوڑے بہت بھی امکان ہوں وہ بھی پہلے

سے منگوا کے رکھے جاتے ہیں تاکہ عین موقع پر پریشانی نہ ہو، جبکہ وہ شَے جس کا اِستِعمال میں آنا یقینی ہو اس کا تو خاص طور پر اِہتِمام کیا جاتا ہے، پانی ایسی چیز ہے جو کثرت سے اِستِعمال ہوتی ہے، ہونا تو یوں چاہیے تھا کہ سیّدی قطبِ مدینہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ مہمانوں کے لیے پانی کا ذخیرہ کرنے پر خُوشی کا اِظہار کرتے اور شاباش دیتے، لیکن کسی بھی چیز کو ذخیرہ کرنا اور اسے مَحفُوظ (Save) کر کے رکھنا یہ بُزرگانِ دین کی سوچ کے خلاف ہے، اِسی لیے حکم صادِر فرمادیا کہ یہ پانی تقسیم کر دیں!

عاشقِ مُصطفےٰ ضِیاءُ الدّین | زاہد و پارسا ضِیاءُ الدّین

کیسے بھٹکوں گا میرے ہیں میرے | رہبر و رہنما ضِیا ضِیاءُ الدّین

(وسائلِ بخشش، مُرَمَّم، ص:562)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

توکّل کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہوا ہمارے بُزرگانِ دین خود بھی توکّل کے پیکر ہوتے تھے اور دوسروں کو بھی اسی کی تَرغیب دیتے تھے، ہمیں بھی خود میں توکّل کی صِفَت پیدا کرنی چاہیے، افسوس! کہ آج کے اِس نَفسا نَفسی کے دور میں ہم توکّل سے بہت دُور ہو گئے ہیں، حالانکہ اِسلام توکّل کی بڑی ترغیب دیتا ہے، توکُّل کے معنیٰ ہیں اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی پر اعتماد کرنا اور کاموں کو اُس کے سِپُرد کر دینا، (توکّل سے) مقصود یہ (ہوتا) ہے کہ بندے کا اعتماد تمام کاموں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہونا چاہیے (بندوں پر نہیں)۔ (خزائن العرفان، ص:۱۴۱) یہ یاد رہے کہ "اسباب کو بالکل ہی چھوڑ دینا توکُّل نہیں ہے بلکہ توکُّل یہ ہے کہ (اسباب کو اپنا کر) بندہ صرف **مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہی اعتماد کرے۔"

(کیمیائے سعادت، ۲/ ۹۳۸، بتغیر)

کیا ہم توکّل کرتے ہیں؟

توکّل کی تعریف کا خُلاصہ یہ ہے کہ اسباب کو اِختیار کرنے کے بعد نتیجہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر چھوڑ دیا جائے، ہمیں سوچنا چاہیے کہ کیا ہم ایسا کرتے ہیں؟ کیا واقعی ہم میں توکّل پایا جاتا ہے؟ کیا ہم بھی اَسباب کو اختیار کرنے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر بھروسا کرتے ہیں؟ عُموماً جب بھی کوئی بڑا اور اَہم کام درپیش ہو تو سب سے پہلے ہم اس کام کو سر انجام دینے کی پلاننگ (Planing) کرتے ہیں، پھر اس پلاننگ (Planing) کے ایک ایک گوشے پر عمل کرتے ہیں، اب اگر نتیجہ (Result) ہماری منشا (یعنی مرضی) کے خِلاف نکل آئے تو اس وَقْت ہماری کیا حالت ہوتی ہے؟ ہم کس قَدَر دلبر داشتہ ہوتے ہیں؟ اور مایوسی کے کیسے گہرے سَمُندروں میں ڈُوب جاتے ہیں؟ اس کی بُنیادی وجہ یہی ہے کہ ہم پلان (Plan) ترتیب دینے کے بعد اس بات سے بے خبر ہو جاتے ہیں کہ ایک ذات ایسی بھی ہے جس کی قُدرت ہماری پلاننگ (Planing) پر غالب ہے، ہم یہ بات بُھول جاتے ہیں پلان (Plan) بنانا اور اس پر عمل کرنا تو ہمارا کام ہے لیکن اُس سے نتیجہ (Result) نکالنا یہ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے دستِ قُدرت میں ہے، یعنی ہم توکّل سے مَحروم ہوتے ہیں، اِسی وجہ سے صحیح نتائج نہ ملنے پر ہم مایُوس اور دلبر داشتہ ہو جاتے ہیں، حالانکہ ہمیں اپنے ہر ایک کام میں توکّل کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے، توکّل سے منہ موڑنا کس قدر خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اس کا اندازہ اس حِکایت سے لگائیے۔

ایک کفن چور نے حضرت بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاتھ پر توبہ کی، حضرت بایزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قبروں کے اَحوال کے مُتَعَلِّق اُس سے سُوال کیا تو اس نے جواب دیا: میں نے تقریباً ہزار (1000) قَبْروں سے کفن چُرائے، لیکن سوائے دو (2) مُردوں کے باقی تمام کے منہ قبلے کی جانب

سے پھرے ہوئے تھے، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ان لوگوں کو رِزق کے بارے میں اللہ تَعَالٰی پر توکّل نہیں تھا۔ اس لیے قبر میں اُن کے چہرے قبلہ سے پھرے ہوئے تھے۔ (منہاج العابدین ص: ۱۰۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مقامِ غور ہے کہ توکّل سے منہ موڑتے ہوئے فقط وسائل ہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھنا کس قدر خطرناک ثابت ہو سکتا ہے؟ اس لیے اپنے اندر توکّل پیدا کرنے کی کوشش کیجئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں توکّل جیسی عالیشان صِفَت سمیت تمام نیک اعمال بجالانے کی تَوفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تُو عَطا حِلم کی بھیک کر دے — میرے اَخلاق بھی ٹھیک کر دے
تجھ کو فاروق کا واسِطہ ہے — یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے
عِشقِ احمد میں آنسو بہاؤں — حُبِّ دُنیا سے خُود کو بچاؤں
ایسی تَوفیق دے اِلتجا ہے — یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے
(وسائلِ بخشش، مُرَمَّم، ص:۱۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام ونسب وتاریخ پیدائش!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم حُضُور سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیاتِ مُبارکہ کے مُتعلّق سُن رہے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام ضِیاءُ الدین احمد ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود اِرشاد فرماتے تھے کہ میرا پیدائشی نام ''احمد مختار'' ہے، میرے دادا حضرت شیخ قُطبُ الدین قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بعد میں میرا نام ''ضِیاءُ الدِّین'' رکھ دیا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بروز پیر ربیعُ

الاوّل 1294ھ بمُطابِق 1877ء کو بمقام قصبہ کلاس والا، ضلع ضیاء کوٹ (سیالکوٹ) میں پیدا ہوئے۔

(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۱۶۴، ملتقطاً)

حُلیہ مبارک!

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ درمیانے قد سے تھوڑے بلند، گندُمی رنگت کے ساتھ بارُعب اور پُرکشش شخصیّت کے مالک تھے، کتابی چہرہ، کُشادہ اور نُورانی پیشانی جس کے درمیان میں ایک بارِیک رَگ ہمیشہ ظاہر رہتی، بینی (ناک) مُبارَک اُونچی، آنکھیں سیاہ، بڑی اور خُوب رَوشن، لمبے اور بارِیک اَبرو جو آپس میں قدرے مِلے ہوئے تھے، پلکیں لمبی اور گھنی، رُخسار سُرخی مائل قدرے بھرے ہوئے ان میں سے دائیں رُخسار پر تِل، داڑھی مُبارَک گھنی، خَم دار ایک مُٹھی کے برابر، لمبی گردن، چَوڑا سینہ، ہاتھوں کی اُنگلیاں لمبی، ہتھیلیاں گوشت سے پُر اور بے حد نَرم تھیں۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۵۶۷) اَلْغَرَض! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت حَسِین اور دلکش حُلیے کے مالک تھے۔

ابتدائی تعلیم!

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِبتِدائی تعلیم اپنے دادا جان سے حاصِل کی، پھر ضِیاء کوٹ (سیالکوٹ) کے مشہور عالِم وعارِف حضرت علّامہ مَولانا محمد حُسَین نقشبندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پڑھا، اس کے بعد مرکزُ الاَولیاء (لاہور) گئے اور وہاں کے بڑے بڑے علمائے کرام سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد مشہور محدّث اور عالِمِ دین حضرتِ علّامہ وصی احمد مُحَدِّثِ سُورتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں شامل ہوگئے اور تقریباً چار (4) سال تک اُن سے تعلیم حاصِل کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔

سیّدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے پنجاب سے حدیث شریف کا دورہ کرنے

کے لیے لوگ پِیلی بِھیت (ہند) میں بھیجے جاتے تھے۔ وہاں حَضرت شاہ وَصی احمد مُحَدِّثِ سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بہت بڑے بُزرگ اور کامل اَولیاءُ اللہ میں سے تھے، میں بھی اُن کی خِدمت میں حاضر ہو کر حدیث شریف کے دَورے میں شریک رہا۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری،۱/ ۱۶۷) وہاں سے درسِ نظامی کی تکمیل کی اور دَورَۂ حدیث شریف کے بعد سندِ فَراغت حاصل کی۔ سرکارِ اَعلیٰ حَضرت شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خود اپنے ہاتھوں سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دستار بندی فرمائی۔ بعد میں حَضرت مُحَدِّثِ سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے خِلافت کا شَرَف بھی پایا۔

(سیدی ضیاء الدین احمد القادری،۱/ ۱۶۷)

بیعت وخلافت!

سیِّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے استاذ حَضرت وصی احمد سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو امامِ اہلسنّت، مجدّدِ اعظم شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے شدید مَحَبَّت تھی، وہ ہر جُمعرات کو اعلیٰ حَضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مُلاقات کی خاطر بریلی شریف تشریف لے جاتے اور اُن کے ساتھ نمازِ جُمُعہ ادا کرکے، کھانا وغیرہ تناوُل فرما کے پھر پِیلی بِھیت (ہند) واپس تشریف لے جاتے، حَضرتِ محدّثِ سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ ان کے دو(2) شاگرد بھی بریلی شریف حاضر ہوتے، ان میں سے ایک حَضرت سیّدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے، خود سیّدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: حَضرتِ علّامہ وصی احمد مُحَدِّثِ سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عادتِ مُبارکہ تھی کہ ہر جمعرات ظہر کی نماز پڑھی، کھانا کھایا، عَصر کے قریب ٹرین (Train) کا وَقت ہوتا جو بریلی جاتی اس گاڑی میں بیٹھ جاتے اور مَغرِب سے پہلے بریلی شریف پہنچ جاتے، جُمُعہ کی رات (یعنی شبِ جُمُعہ) اور جُمُعہ کا دن اعلیٰ

حَضْرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدمَت میں رہتے، نمازِ جُمعہ کے بعد کھانا کھاتے اور پھر پیلی بِھیت (ہند) واپس آجاتے، اس طرح تین (3) برس سے زیادہ اعلیٰ حَضْرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زِیارَت ہوتی رہی۔ اِنہی حاضریوں کے دوران سیِّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے 1314ھ میں بَیْعت ہوگئے اور 1315ھ میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کو شرفِ خِلافت سے بھی نواز دیا، اُس وَقْت آپ کی عمر مُبارک صرف اکیس (21) برس تھی۔

سرکارِ اعلی حَضْرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے شرفِ خِلافت پانے والوں میں آپ کی ذاتِ گرامی گیارہویں (11th) نمبر پر تھی۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۱۷۳، ملتقطاً)

سفرِ بغداد:

سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عُلُوم وفُنُون کی تکمیل کے بعد اپنے شیخ سرکارِ اعلیٰ حَضْرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اجازت سے اپنے وطن واپس ہوئے، کچھ مدّت تک ضِیاء کوٹ (سیالکوٹ) میں قِیام فرمایا، سیالکوٹ کے قریب ہی "کلاس والا" میں آپ کی جاگیر تھی، وہاں تشریف لے گئے اور پھر وہاں سے بغدادِ مُقدّس کے سفر کا آغاز فرمایا۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۲۲۵) حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جِیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خانقاہِ معلیٰ میں تقریباً نو (9) برس سے کچھ زائد عرصے تک قِیام پذیر رہے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۲۲۷، ۲۲۶) اس دوران سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی بُزرگانِ دِین کی زیارتیں کیں اور ان سے فَیض حاصل کیا۔

مدینہ منورہ میں رہائش!

1327ھ کو سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عرب شریف میں حاضر ہوئے اور ہمیشہ کے لیے

مدینہ شریف میں ہی رہنے لگے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ص:۱۷۳) جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینہ شریف میں داخل ہوئے اس وَقْت تُرکوں کی حُکومت تھی جبھی وہاں کئی جَیِّد عُلمائے کِرام جلوہ فگن تھے، اسی لیے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دربارِ سیِّدُ الانبیاصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں بار بار حاضری کی سَعادت ملنے کے ساتھ ساتھ وہاں کے کئی مشائِخ کِرام سے فَیض یاب ہونے کا شرف بھی نصیب ہوا۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۲۷۹، ملخصًا) مشہور عاشقِ رَسُول اور بہت بڑے عالمِ دِین، علّامہ شیخ یوسُف بن اسمٰعیل نَبہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو اکثر مدینۂ طَیِّبہ میں حاضِر رہتے، سیِّدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُن سے بھی ایک طویل عرصے تک اِستِفادہ کیا۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۲۸۰)

حصولِ عِلْمِ دِین کا شوق!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غَور کیجئے! سیِّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عِلْمِ دِین کے کیسے شیدائی تھے کہ اپنے عَلاقے میں عِلْمِ دِین حاصِل کرنے کے ساتھ ساتھ مرکزالاولیاء (لاہور)، ہند اور بغداد شریف تک کا سفر کِیا، پھر جب مدینہ شریف حاضِر ہوئے وہاں بھی مَوقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے طلبِ عِلْمِ دِین میں مشغول ہوگئے اور اپنے وَقْت کے کئی مشہور علماء سے عِلْمِ دِین کے جام بھر بھر کے پیے۔ یقیناً یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عَطا اور عِلْمِ دِین کا فَیضان ہی تھا کہ ضیاء کوٹ (سیالکوٹ) کے ایک غیر معروف قصبے میں پیدا ہونے کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں بھر میں قُطبِ مدینہ کی حَیثیت سے مشہور و معروف ہوگئے۔ ہمیں بھی طلبِ **عِلْمِ دِین** کا شَوق پیدا کرنا چاہیے کیونکہ **عِلْمِ دِین** ہی دُنیا و آخِرت کی کامیابیوں کا سبب ہے۔ **عِلْمِ دِین** تمام فضائل کا جامع ہے اور اپنی طلب کرنے والے کو بھی بہت سی خُوبیوں اور کثیر اچھائیوں کا پیکر بنا دیتا ہے، **عِلْمِ دِین** انبیا

عَلَیْہِمُ السَّلَام کی مِیراث ہے، **عِلْمِ دِین** قُربتِ الٰہی پانے کا راستہ ہے، **عِلْمِ دِین** خَوفِ خُدا بیدار کرنے کا نسخہ ہے، **عِلْمِ دِین** ہِدایَت کا سرچشمہ ہے، **عِلْمِ دِین** گناہوں سے بچنے کا سبب ہے، **عِلْمِ دِین** خَشیّتِ الٰہی بیدار کرنے کا آلہ ہے، **عِلْمِ دِین** مُردہ دلوں کی حیات ہے، **عِلْمِ دِین** خَلقِ خُدا کی مَحبَّت پانے کا سبب ہے، اَلْغَرَض! **عِلْمِ دِین** بے شُمار خوبیوں کا مجموعہ ہے، ایک سچے مُسلمان کو اس کی طلب کی کوشش کرنی چاہیے، اَحادیثِ طیّبہ میں کئی مقامات پر **عِلْمِ دِین** حاصل کرنے کے فَضائل وارِد ہوئے ہیں۔ آیئے! اِسی مُتعلّق دو(2) احادیثِ طیّبہ سننے کی سَعادت حاصِل کرتے ہیں:

1. جو عِلْمِ دِین حاصِل کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مُشکِلات کو آسان فرمادے گا اور اسے وہاں سے رِزْق عَطا فرمائے گا جہاں اُس کا گمان بھی نہ ہو گا۔ (جامع بیانِ العم وفضلہ، باب جامع فی فضل العلم، الحدیث: ۱۹۸، ص ۶۶)
2. جو کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَرائِض کے مُتعلّق ایک(1) یا دو (2) یا تین(3) یا چار(4) یا پانچ(5) کلمات سیکھے اور اُسے اچّھی طرح یاد کرلے اور پھر لوگوں کو سکھائے تو وہ جنّت میں داخِل ہو گا۔(اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب، ۱/ ۵۴حدیث: ۲۰، چندے کے بارے میں سوال جواب، ص:۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ **عِلْمِ دِین** حاصِل کرنا ایسا عظیم کام ہے کہ جس کی وجہ سے مشکلات میں آسانی، رِزْق میں فِراوانی کے ساتھ ساتھ جَنَّت میں داخلے کی بھی ضَمانت ہے، اس لیے ہمیں بھی زیادہ سے زیادہ **عِلْمِ دِین** سیکھنا چاہیے، دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول **عِلْمِ دِین** کی مَدَنی مہک سے مُعطّر ہے، سُنّتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی مُذاکرے، مختلف کورسز، درس وبیان وغیرہ سبھی **عِلْمِ دِین** پھیلانے کا سبب ہیں، **عِلْمِ دِین** سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا بھی

ہے، لہٰذا عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین (3) دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علمِ دین پھیلانے اور سُنّتوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو! سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو!
علم حاصل کرو جَہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو!

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص669)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عِلْمِ دِین کی بے پناہ برکتیں ہیں، یہی علم ایک عام سے اِنسان کو فرش سے عرش پر پہنچا دیتا ہے، حُضُور شہنشاہِ بغداد، قُطب الاَقطاب، سرکارِ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا فرمان ہے، **دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْباً** (یعنی میں عِلْم کا درس لیتا رہا یہاں تک کے مقامِ قُطبیَّت پر فائز ہو گیا) (قصیدہ غوثیہ، از غیبت کی تباہ کاریاں، ص:۴۹۵) ہمارا حُسنِ ظن ہے کہ سیّدی قُطبِ مدینہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینہ مُنَوَّرہ میں مقامِ قُطبیت پر فائز تھے، اسی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں بھر میں "قُطبِ مدینہ" کے لقب سے یاد کیے جاتے تھے اور آج بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہی لقب ہر خاص و عام کی زبان پر ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو "قطبِ مدینہ" کیوں کہتے ہیں؟ آپ کو یہ لقب کیسے ملا؟ آیئے اِس حوالے سے ایک اِیمان افروز واقعہ سنتے ہیں:

قطبِ مدینہ کا لقب!

1949ء میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پوتے حَضرتِ علّامہ مَولانا ابراہیم رضا خان جِیلانی

میاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مدینۂ مُنوَّرہ حاضری ہوئی، واپسی پر بریلی شریف میں اپنے گھر میں یہ واقعہ سنایا: میں حُضُور سرکارِ ابد قرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیارِ پاک مدینۂ مُنوَّرہ میں حاضِر تھا، ایک دن حَضْرتِ مَولانا ضِیاءُالدّین صاحِب قادِری رَضْوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے درِ دَولت پر حاضری دی، اس کے بعد حُضُور سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُواجہ شریف میں حاضر ہوا اور دعا کی کہ حُضُور! آپ کے کرم سے مدینۂ طَیِّبہ کے قُطب سے بھی مُلاقات ہو جائے؟ پھر جِیلانی میاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں اپنی قِیام گاہ واپس آیا تو دیکھا کہ حَضْرت مولانا ضیاءُ الدین صاحب تشریف لائے ہیں، کیونکہ وہ بہت کم گھر سے نکلتے تھے اس لیے مجھے انہیں اچانک دیکھ کر شدید حیرت ہوئی تو میں نے تعجُّب سے کہا: حَضْرت! ابھی تو آپ سے مُلاقات ہوئی تھی، پھر ایک دَم کیسے تشریف آوری ہوئی؟ مولانا ضِیاءُ الدین صاحب نے فرمایا: میرے دل میں اچانک خیال پیدا ہوا کہ آپ سے ملاقات کروں، کیونکہ آپ نے ہی تو طلب فرمایا ہے! اس کے بعد وہ خاموش ہو گئے۔ حُضُور جِیلانی مِیاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اِدھر میرا دربارِ مُصطَفٰے میں عَرْض کرنا اور اُدھر سیّدی قُطبِ مدینہ سے ملاقات ہوگئی، اِس سے مَعلُوم ہوتا ہے کہ حَضْرت مَولانا ضِیاءُالدین صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینۂ پاک کے قُطب ہیں، جِیلانی میاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مزید اِرشاد فرمایا: جن کے خلیفہ کی یہ شان ہو کہ مدینۂ پاک میں قطب ہیں، ان کے پِیر و مُرشِد، سیدی اعلیٰ حَضْرت، عَظِیمُ البَرَکت کے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں قُرب کا کیا مقام و حال ہو گا۔ (سیّدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۴۶۹)

تم کو قطبِ مدینہ یا مُرشِد!   عُلماء نے کہا ضِیاءُ الدّین
مجھ کو اپنا بناؤ دِیوانہ   واسطہ غوث کا ضِیاءُ الدّین
(وسائلِ بخشش، مُرَمَّم، ص:562)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جب مُرید ایسا ہے تو پیر کیسا ہو گا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی جُز کو دیکھ کر کُل پر حکم لگایا جاتا ہے، شاگرد کی قابلیت دیکھ کر اُستاذ کی وُسعتِ علمی کا پتہ چلتا ہے، اسی طرح مُرید کے مقام کو دیکھ کر پیر کا مرتبہ مَعْلُوم ہوتا ہے۔ جب حُضُور قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینۂ مُنوَّرہ کے قُطب ہوں تو ان کے پیر، سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مَقام و مرتبہ بارگاہِ خُدا و مُصْطَفٰے میں کس قدر بُلند ہو گا۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے وَقْت کے بہت بڑے ولی اور عظیم عالمِ ربّانی تھے۔ آیئے! حُصُولِ برکت کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بھی کچھ تذکرہ سنتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت کے معمولات!

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ساری زندگی شریعت کی پاسداری میں بسر ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شَخْصِیَّت حقیقی معنوں میں سُنّتوں کی آئینہ دار تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا معمول تھا کہ کبھی قہقہہ لگا کے نہ ہنستے ۞ جماہی آنے پر اُنگلی دانتوں میں دبا لیتے اور کوئی آواز پیدا نہ ہوتی ۞ قِبلہ کی طرف رُخ کر کے کبھی نہ تُھوکتے ۞ نہ ہی قبلہ کی طرف پائے مُبارَک (پاؤں) دراز کرتے ۞ نمازِ پنجگانہ مَسجد میں باجَماعت اَدا کرتے ۞ فرض نماز با عِمامہ پڑھا کرتے ۞ لَوہے کے قلم سے اِجتِناب فرماتے ۞ مِسواک کِیا کرتے ۞ اور سرِ مُبارَک میں تیل بھی ڈلواتے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص:۱۱۴) ۞ کسی بھی چیز کے لینے دینے میں سیدھا ہاتھ ہی اِستعمال فرماتے، اگر کبھی لینے والے نے اپنا اُلٹا ہاتھ آگے بڑھا دیا تو آپ فوراً دستِ مُبارَک روک لیتے اور فرماتے کہ سیدھے ہاتھ میں لیجئے کہ اُلٹے ہاتھ میں شیطان لیتا ہے۔ (فیضانِ اعلیٰ

حضرت، ص۱۱۱) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مَساجِد کا بہت اَدب کرتے، مسجد میں داخِل ہوتے ہوئے ہمیشہ دایاں قدم پہلے داخِل فرماتے، جبکہ باہر آتے ہوئے پہلے بایاں قدم جُوتے کے بالائی حصے پر رکھتے پھر سیدھے پاؤں میں جوتا پہن کر اُلٹے پاؤں میں جوتا پہنتے(تاکہ سُنّت کے مُطابِق عمل ہو جائے)۔ ایک روز نمازِ فَجْر ادا کرنے کے لیے خلافِ مَعمُول تھوڑی دیر ہو گئی، نمازیوں کی نگاہیں بار بار کاشانۂ اَقدس کی طرف اُٹھ رہی تھیں کہ عین اِنتظار میں جلدی جلدی تشریف لائے، اس جلدی کی کیفیت میں اتّباعِ سنّت کا عالَم یہ تھا کہ دروازۂ مسجد کے زِینے (یعنی سیڑھیوں) پر جس وَقْت قدمِ مُبارَک پہنچا تو سیدھا، مسجد کے نئے فرش اور پُرانے فَرش پر قدم پہنچا تو سیدھا، آگے صحنِ مَسجد میں ایک صَف بچھی تھی اُس پر قدم پہنچا تو سیدھا، اور اِسی پر بَس نہیں ہر صَف پر پہلے سیدھا ہی قدم رکھا، یہاں تک کہ محراب میں مُصلّٰی پر بھی سیدھا قدم ہی پہنچایا۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت ۱۲۲، بتغیر)

سنّتیں اپنانے میں ہی عظمت ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اعلیٰ حَضْرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیسے مُتبعِ سُنّت (یعنی سنّت کی کیسی اِتّباع کرتے) تھے کہ ہر کام سُنّت کے مُطابِق کرنے کا اِہتِمام فرماتے، ہمیں بھی اپنے معمولات میں سُنّتوں کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہیے، خُصُوصاً ہر نیک اور جائز کام سیدھی طرف سے سیدھے ہی ہاتھ سے شُروع کرنے کی عادَت بنانی چاہیے، کیونکہ سُنّتیں اپنانے میں ہی عظمت ہے، اس کے ساتھ ساتھ سادہ زِندَگی گزاریں، عاجزی اور اِنکساری کا پیکر بنیں، ہمیشہ دُوسروں سے حُسنِ اَخلاق سے پیش آئیں، بڑوں کی عِزّت اور چھوٹوں پر شَفْقت کریں، اپنے ماتحتوں سے اَچّھا سُلوک کریں، مُسلمانوں کی خَیر خواہی میں ہمیشہ پیش پیش رہیں، اَلْغَرَض! ہم بھی سِیرت کے

ساتھ ساتھ اپنی صُورَت کو بھی سُنّتوں کے مُطابِق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ آقا کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کے مُطابِق ایک مُٹھی داڑھی ہو، سُنّت کے مُطابِق زُلفیں ہوں، پیارے پیارے عِمامہ شریف کا تاج سر پر سجا ہو، سُنّتوں کا آئینہ دار مدنی لباس ہو، مُسکرا کر مِلنا مَعمُول ہو، سلام کو عام کرنے کی دُھن ہو، کھانا مٹّی کے برتنوں میں دَسترخوان پر کھائیں، ایسا کرنے سے دُنیا بھی اَچّھی ہوگی اور آخِرت میں بھی فائدہ ملے گا۔ اگر ہم اپنے بُزرگانِ دین کے حالاتِ زندگی کا مُطالَعہ کریں تو ہمیں مَعلُوم ہوگا ان کے مَعمُولات سُنّتوں کے عین مُطابِق تھے، حُضُور سیدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی سُنّتوں کے پیکر اور بہت ہی نیک بزرگ تھے۔

اخلاق وعادات!

سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت ہی پسندیدہ اَوصاف و اَخلاق سے مُتَّصِف تھے، ہمیشہ یادِ خُدا میں ڈُوبے رہتے، شب بیدار اور تہجُّد گزار بُزرگ تھے، اِشراق، چاشت اور اوّابین کی نمازیں ادا کرنا آپ کا مَعمُول تھا، کمزوری اور بُڑھاپے کے باوجود ایّامِ بِیض (ہر قمری یعنی مدنی ماہ کی 13، 14، 15 تاریخ) کے روزے تَرک نہیں فرماتے تھے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۴۸۶، بتغیر)

ہمیں بھی فرض نمازوں کے ساتھ اِن نوافِل کو اَدا کرنے اور نفل روزے رکھنے کی عادت بنانی چاہیے، سیّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں مَنقُول ہے کہ آپ کو اُٹھنے بیٹھنے میں بڑی تکلیف ہوتی تھی مگر پھر بھی وضو کے لیے جاتے وَقت کسی کا سہارا نہ لیتے تھے، دُشواری کے باجود خُود ہی کھڑے ہوتے (اور وضو فرماتے)۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۴۸۶) سادگی آپ کا شِعار تھی، سُنّتِ رسول کی اِتّباع میں آپ نے بھی بکریاں پال رکھی تھیں، اُن کے دودھ سے مہمانانِ رسول کی ضِیافت

فرماتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گھر حُجاج و زائرین کا ٹھکانہ تھا۔(سیدی ضیاءالدین احمد القادری، ۱/۴۸۸) عرب شریف میں آپ بہت مَشْہور رہتے تھے، عَرب و عَجَم میں آپ کے مُریدین اور خُلَفا پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گفتگو بہت کم فرماتے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ص:۴۸۹، بتغیر) آپ کے ہاں ہر روز بعدِ نمازِ عِشا مُستَقِل محفلِ مِیلاد مُنعَقِد ہوتی تھی، جو اُن کے وصال تک جاری رہی۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۴۹۵) عربوں جیسی مہمان نوازی آپ کا خاصّہ تھی۔

مہمان نوازی کی عادت!

چائے کے تین (3) تھرماس آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ہمیشہ بھرے رکھے رہتے تھے، مہمانانِ مُصْطَفٰے کو ان میں سے چائے پیش کی جاتی، جیسے ہی ایک تھرماس خالی ہوتا تو اوپر گھر میں بھیج دیا جاتا کچھ دیر کے بعد چائے سے بھرا ہوا واپس لوٹ آتا۔ سارا دن یہی سلسلہ جاری رہتا، رات کو لنگر کے بعد سب کی چائے سے تواضُع کی جاتی، پھر حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھرماسوں کی طرف اشارہ کرکے فرماتے ان میں کچھ ہے؟ اگر کچھ بچی ہوتی تو عَرض کی جاتی: بس ایک تھرماس میں تھوڑی سی چائے باقی ہے۔ فرماتے: یہ بھی ایک ایک گھونٹ پلا دو پھر فرماتے فریج میں دیکھو اگر کچھ ہو تو وہ بھی تقسیم کردو۔ (سیّدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۴۲۲) دُنیا سے بے پرواہی کا عالم یہ تھا کہ فریج میں آپ کے اہلِ خانہ کے گھر کی ضروریات کا سامان رکھا ہوتا تھا، اُسے بھی تقسیم کر دینے کا حکم فرماتے تھے۔(سیّدی ضِیاءُ الدِّین احمد القادری، ۱/۴۲۲) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں جو بھی آتا حسبِ مَراتب اُس کی پذیرائی فرماتے، آپ کا دروازہ سب کے لیے کھلا ہوتا اور دستر خوان سب کے لیے عام ہوتا، آپ کے پاس جتنے پیسے بھی آتے سب کے سب خَرچ فرما دیتے کچھ بچا کر نہ رکھتے اور اکثر مہمانوں پر خرچ فرماتے۔ (انوارِ قطبِ مدینہ: ۲۴۰)

مہمان نوازی سنّتِ انبیا ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سیّدی قُطبِ مدینہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قدر مہمان نواز تھے؟ یوں لگتا ہے جیسے مہمان نوازی آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی فطرت بن چکی تھی، اپنے دولت کدے پر آنے والے ہر شَخْص کی اس کے مرتبہ کے مُطابِق مہمان نوازی کرتے، مہمان نوازی جنّت میں لے جانے والے کاموں سے ایک کام اور کئی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سُنَّت بھی ہے، حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں مَنقُول ہے کہ جب تک آپ کے دستر خوان پر مہمان نہیں آجاتے تھے آپ کھانا تناول نہیں فرماتے تھے۔(عجائب القرآن مع غرائب القرآن:۳۷۶) اس رِوایت سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کو مہمان نوازی کس قدر مَحْبُوب یعنی پسندیدہ ہے، مہمان نوازی ایک ایسا نیک کام ہے کہ جس میں ثوابِ کثیر کے ساتھ ساتھ مَحَبَّتوں کا فَروغ، آپس میں تعلُّقات کی مضبوطی بھی ہے، لہٰذا جب بھی مہمان آئیں اپنی وُسعَت کے مطابق ان کی خوب مہمان نوازی کیجئے کیونکہ یہ ایک ایسا عمل ہے کہ جس میں ہماری دنیا کے ساتھ ساتھ آخِرت بھی بہتر ہوتی ہے۔

مہمان نوازی کا معیار!

افسوس! کہ ہمارے مُعاشَرے میں مہمان نوازی جیسی پیاری صِفَت بھی دَم توڑتی جارہی ہے، اب مہمان نوازی کا پہلے جیسا جوش و خروش اور جذبہ نظر نہیں آتا، آج کل ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض لوگ مہمان نوازی تو کرتے ہیں لیکن انہوں نے گویا یہ معیار قائم کرلیا ہے کہ جتنی اُن کی تکریم اور تواضُع کی جائے گی، وہ بھی اُتنی ہی دوسروں کی تکریم اور تواضُع کریں گے، یوں مہمان نوازی جیسی عبادت کو "جیسا کرو گے ویسا بھرو گے" کا مِصداق بنا دیا گیا ہے، حالانکہ یہ تو ایک عُمدہ عِبادت، اَنبیا کی سُنَّت اور اَجْر و

فَضِیلت والا عمل ہے۔ اسی طرح آج کل ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جن کا یہ مَعمُول ہوتا ہے کہ اگر کوئی ان کی مہمان نوازی کرے تب وہ بھی اُس کی مہمان نوازی کرتے ہیں لیکن اگر کوئی اُن کی مہمان نوازی نہ کرپائے تب وہ بھی ایسوں کی مہمان نوازی سے محروم رہتے ہیں، ایسے اَفْراد اس حدیثِ پاک سے مُشکبار مدنی پھول چُن کر اپنے دل کے گلدستے میں سجالیں۔

حضرت مالک بن نفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بَیان ہے کہ ایک بار میں نے عَرض کی: یَا رَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ اِرشاد فرمایئے کہ میں ایک شَخْص کے یہاں گیا، اُس نے میری مہمانی نہیں کی، اب وہ میرے یہاں آئے تو اُس کی مہمانی کروں یا بدلہ دُوں؟ اِرشاد فرمایا: نہیں! بلکہ تم اس کی مہمانی کرو! (سنن الترمذی، کتابُ البِرّ والصلة، باب ماجاء في الأحسان والعفو، الحدیث: ۲۰۱۳، ۳/۴۰۵)

اسی طرح ہمارے ہاں مہمان نوازی کرنے میں یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ وہ اَفْراد جن سے ہمیں مُستَقْبِل میں کوئی کام پڑنے کا اِمکان ہو، بالخصوص جن سے کوئی دُنیوی مقصد نکلتا ہوا نظر آتا ہو، ایسے اَفْراد کی خاص طور پر معمول سے ہٹ کر زیادہ تَواضُع اور عزّت افزائی کی جاتی ہے لیکن وہ لوگ کہ جن سے زیادہ تَعَلُّق اور واسِطہ نہ ہو یا جن کی طرف سے اِن سے بڑھ کر کوئی مہمان نوازی نہ کرنے والا ہو تو ایسے اَفْراد پر عُمُوماً زیادہ تَوَجُّہ نہیں دی جاتی اور نہ ہی اُن کی تَواضُع کو زیادہ اَہمِیَّت دی جاتی ہے، حالانکہ مہمان نوازی میں سب کے ساتھ اُن کے مقام و مرتبے کے مطابق معاملہ کرنا چاہیے اور ہر مہمان کی عزّت کرنی چاہیے۔

مہمانوں کی اقسام!

یاد رکھئے! کہ مہمانوں کی مُخْتلِف اقسام ہیں، ان میں سے ہر ایک کے اپنے حُقُوق و آداب ہیں، لہٰذا

انہیں ملحوظ رکھا جائے، بعض مہمان وہ ہوتے ہیں جو گھنٹے دو گھنٹے کیلئے آتے ہیں اور چائے، پانی پینے کے بعد چلے جاتے ہیں ان کے کیلئے خاص اہتمام ضروری نہیں ہوتا، جبکہ بعض وہ ہوتے ہیں جنہیں ہم شادی بیاہ، عقیقے وغیرہ کسی تَقرِیب میں دَعوَت دے کر خود بُلاتے ہیں، اِس میں امیر و غریب کا فرق کیے بغیر کھلانے پلانے اور بٹھانے میں سب کیلئے یکساں اہتمام کرنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ امیر و کبیر لوگ تو شاہانہ انداز میں بیٹھے خُوب اَنواع واَقسام کے عُمدہ کھانوں سے لُطف اٹھائیں مگر مُفلِس، مُتوسِّط اور غریب لوگوں کو عام کھانے کھلائے جائیں، ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے کہ اس سے مسلمانوں کی دل شکنی اور دل آزاری ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض مہمان جیسے بہن، بھائی یا قریبی رشتہ دار ایسے بھی ہوتے ہیں جو کچھ دنوں کیلئے رہنے آتے ہیں، ان کی مہمان نوازی بھی کرنی چاہیے۔

بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ نمبر 391 پر فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو شَخْص اللہ عَزَّوَجَلَّ اور قِیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ مہمان کا اِکرام کرے، ایک دن رات اُس کا جائزہ ہے (یعنی ایک دن اس کی پوری خاطر داری کرے، حسبِ استطاعت اس کے لیے پُر تکلُّف کھانا تیار کروائے) اور ضِیافت تین (3) دن ہے (یعنی ایک دن کے بعد ما حضر (جو گھر میں موجود ہو) پیش کرے) اور تین (3) دن کے بعد صدقہ ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب إکرام الضیف... إلخ، الحدیث: ۶۱۳۸، ۴/۱۳۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مہمان نوازی سمیت تمام نیک اعمال کرنے اور اچھی خصلتیں اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

واسطہ میرے پیر و مرشد کا مجھ کو تو متقی بنا یارب!
دل کا اجڑا چمن ہو پھر آباد کوئی ایسی ہوا چلا یا رب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مزاراتِ اولیاء!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم سیدی قطب مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زِندگی کے مختلف گوشوں کے بارے میں سن رہے ہیں۔ اپنے اسلاف کا تذکرہ بیان کرنے کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ ہم ان کے سیرت وکردار اوران کی مُقدّس زِندگی کے مُتَعَلِّق سُن کراُن جیسا بننے کی کوشش کریں۔

بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر ہر اِسلامی بھائی و اِسلامی بہن کو ان بُزرگانِ دین کی تعظیم وتکریم کرنے اور ان کی سیرت وکردار کو اپنانے کا درس دیتے رہتے ہیں۔ آپ کے اسی درس کا نتیجہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ کے تحت ایک شعبہ بنام "مجلسِ مزاراتِ اولیاء" قائم ہے جس کا کام ان اولیائے کرام کی خانقاہوں اور درگاہوں پر حاضر ہونے والے عاشقانِ رسول کو نماز کی پڑھنے کی دعوت دینا، کیونکہ بدقسمتی سے ایسا بھی دیکھاجاتا ہے کہ مزار پرحاضری دینے والے نماز کے معاملے میں بہت سُستی کا مظاہرہ کرتے ہیں، دعوتِ اسلامی **"مسجد بھرو تحریک"** ہے، اس مدنی ماحول میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نماز کی پابندی کا مدنی ذہن دِیا جاتا کہ دُنیا اِدھر سے اُدھر ہو جائے، مگر ہماری نماز نہیں جانی چاہئے، اس مجلس کا کام، صاحبِ مزار کی مُبارک سیرت کے حوالے سے لوگوں کی رہنمائی کرنا اوراِن کے نقشِ قدم پر چلنے کی ترغیب دِلانا، اس مجلس کا کام، مزارات پر ہونے والی خرافات (یعنی خرابیوں کو) حکمتِ عملی کے ساتھ روکنا، اس مجلس کا کام، مزار کے اطراف کی مسجد میں مدنی قافلوں کو سفر کروانا، اس مجلس کا کام مدنی قافلے کے جدول کے مطابق مختلف اوقات میں ہونے والے حلقوں میں زائرین کو شرکت کروانا اور اِنہیں بھی مدنی قافلوں میں سفر کرنے اور مدنی انعامات پر عمل کرنے کی دعوت دینا ہے، اس مجلس کا کام تقسیمِ رسائل کے ذریعے زائرین تک نیکی کی

دعوت و دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام پہنچانا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہماری خوش بختی ہے کہ آج ہم نے بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک ولی اور سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ کے ایک عَظِیم بُزرگ سیّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کے مُتَعَلِّق سننے کا شرف حاصل کیا، ہمیں بھی ان جیسا بننے کی کوشش کرنی چاہیے۔

رسالے کا تعارف!

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زِندگی کے بارے میں مزید معلومات کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے رسالے "**سیّدی قطبِ مدینہ**" کا مطالعہ بے حد مُفِید رہے گا، لہٰذا آج ہی اِس رسالے کو ہدیۃً طلب فرما کر اس کا مُطالَعہ فرمائیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری خوش نصیبی ہے کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سیّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُرید بھی ہیں اور ان کے خلیفہ بھی ہیں، سیّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فیضان حاصل کرنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بَیْعت کرلی جائے، اس سے حُضُور سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فَیضان نصیب ہونے کے ساتھ ساتھ سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ کے بڑے بڑے اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کا فیضان بھی نصیب ہو گا، مُرید ہونے میں نُقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی فائدہ ہے۔

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا
بول بالے مِری سرکاروں کے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُریدین کی اصلاح!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیّدی قطبِ مدینہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ سُنّتوں کی پاسداری کرتے، آپ خود بھی شریعت پر عمل کرتے اور مُریدین کو بھی شریعتِ مُطَہَّرہ پر ہی عمل کرنے کی ہدایت فرماتے، خُصُوصاً نماز کی پابندی کی بہت تاکید فرماتے، اکثر فرماتے کہ نماز کے بغیر کچھ نہیں، اگر کوئی نصیحت کے لیے عَرْض کرتا تو فرماتے: بیٹا! نماز پڑھا کرو! نماز کو مضبوطی سے پکڑ لو! مُریدین، مُخْلِصِین کی اِصلاح ہر وَقْت ان کے پیشِ نظر ہوتی۔ عقائد و اعمال میں دُرستگی کی ہمیشہ تاکید فرماتے، آپ کی صحبت میں غُرَبا اور فُقرا کو دیکھ کر پُرانے بزرگوں کی یاد تازہ ہوتی، تَواضُع و اِنکسار آپ کا مِزاج تھا۔ (انوارِ قطبِ مدینہ، ص: ۲۴۰، ملتقطاً)

وصالِ پُر ملال اور تدفین:

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی شفقتیں اور مَحَبَّتیں ہمیشہ لُٹاتے رہے یہاں تک کہ 4 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام 1401 ؁ھ بمطابق 81-10-2 بروز جمعہ مسجدِ نبوی شریف کے مؤذن نے "اللہ اکبر اللہ اکبر" کہا اور سیدی قطبِ مدینہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کلمہ شریف پڑھا اور آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ بعدِ غُسل شریف کفن بچھا کر سرِ اقدس کے نیچے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حجرۂ مَقْصُورہ شریف کی خاک مُبارَک رکھی گئی، سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کا غسّالہ شریف اور مُختلِف تبرکات ڈالے گئے۔ پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعدِ نمازِ عصر دُرُود و سلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گُونج میں جنازۂ مُبارَکہ اُٹھایا گیا۔

عاشِق کا جَنازہ ہے ذرا دُھوم سے نکلے

مَحْبُوب کی گلیوں میں ذرا گُھوم کے نکلے

بالآخر بے شُمار سوگواران کی مَوجُودگی میں سیدی قطب مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کی آرزو کے مُطابِق جنّت البقیع کے اس حصے میں جگہ نصیب ہوئی، جہاں اہلبیتِ اطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آرام فرما ہیں، وہاں سَیِّدَۃُ النِّسا فَاطِمَۃُ الزَّھْرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مزارِ پُراَنوار سے صرف دو(2) گز کے فاصلے پر سپرد ِخاک کیا گیا۔ (سیّدی قطبِ مدینہ، ص۱۷) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے پیرومرشِد سے اِنتہائی محبت وعقیدت کا اِظہار کرتے ہوئے اپنے مجموعہ کلام "**وسائلِ بخشش**" میں لکھتے ہیں:

جامِ عشقِ نبی پلا کے مجھے — مست و بے خود بنا ضِیاءُ الدّین

میرے دشمن ہیں خون کے پیاسے — مجھ کو ان سے بچا ضِیاءُ الدّین

موت آئے مجھے مدینے میں — کردو حق سے دعا ضِیاءُ الدّین

حشر میں دیکھ کر پکاروں گا — مرحبا مرحبا ضِیاءُ الدّین

مجھ کو دیدو بقیعِ غَرقَد میں — اپنے قدموں میں جا ضِیاءُ الدّین

مصطفٰے کا پڑوس جنّت میں — مجھ کو حق سے دلا ضِیاءُ الدّین

بے عمل ہی سہی مگر عطارؔ — کس کا ہے؟ آپکا ضِیاءُ الدّین

(وسائلِ بخشش، مُرَمَّم، ص:563)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشرۂ ذوالحجہ کے فضائل:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالحِجَّۃِ الْحَرام کی بھی کیا ہی بات ہے، خاص طور پر اس کے ابتدائی عشرہ کی عظمت ورِفعت کے کیا کہنے! احادیثِ طَیِّبہ میں ان دنوں کے ایک روزے کو سال بھر کے روزوں کے برابر اور ایک شب کے قیام کو شبِ قدر کے قیام کے برابر بتایا گیا ہے، چنانچہ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اللہ عَزَّوَجَلَّ کو عَشَرہ ذُوالْحِجَّہ سے زیادہ کسی دن میں اپنی عِبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں **اِس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قِیام شبِ قَدْر کے برابر ہے۔** (جامع ترمذی ج۲ ص۱۹۲ حدیث ۷۵۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگایئے کہ پہلے عشرۂ ذوالحجہ کی کیسی برکتیں ہیں، فیضانِ سنت جلد اوّل میں لکھا ہے: بعض احادیثِ مُبارکہ کے مطابِق ذُوالحِجَّۃِ الْحَرام کا پہلا عَشَرہ (یعنی اِبتِدائی 10 دن) رَمَضانُ الْمُبارَک کے بعد سب دِنوں سے افضل ہیں۔ (فیضانِ سنت، ص:۱۴۰۳) بلکہ دن تو رَمَضان سے بھی افضل ہیں جبکہ راتیں رَمَضان کی افضل ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ان دنوں کو فضولیات میں ضائع کرنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں ہی بسر کریں، دن روزے سے اور شب عِبادت میں گزاریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مہینے کے اِبتِدائی عشرے میں روزانہ نمازِ عشا کے بعد مَدَنی مُذاکَرہ بھی مَدَنی چینل پر براہِ راست (Live) نشر کیا جاتا ہے، جس میں شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ علم و حکمت کے مَدَنی پھول لٹاتے ہوئے عاشقانِ رسول کے سُوالات کے جوابات عَطا فرماتے ہیں، OB وین کے ذریعے مختلف شہروں کے عاشقانِ رسول بھی ان مدنی مذاکروں میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں،

مَدَنی مذاکرے میں شرکت ہمیں بہت سے گناہوں سے بچا کر کئی نیکیوں کا حق دار بنا سکتی ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت"

ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت کرنا ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام ہے۔ **مَدَنی مذاکرہ** علمِ دین حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، **مَدَنی مذاکرہ** اچھی صحبتیں پانے کا بہترین ذریعہ ہے، **مَدَنی مذاکرے** میں شِرکت کرنے سے نیک اعمال اپنانے کا جذبہ بیدار ہوتا ہے، **مَدَنی مذاکرے** میں شِرکت کرنے سے بندہ گناہوں سے بیزار اور نیکیوں سے پیار کرنے لگتا ہے، اَلْغَرَض! **مَدَنی مذاکرے** میں شرکت دِین و دُنیا کی اِصلاح کا سبب ہے، لہٰذا ہفتہ وار مَدَنی مذاکرے میں شرکت کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں ڈھیر اِسلامی بھائی مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے گناہوں سے منہ موڑ کر سُنّتوں کے پیکر بن چکے ہیں، آیئے اسی ضمن میں ایک مَدَنی بہار مُلاحظہ کیجیے!

میں نے ویڈیو سینٹر کیوں بند کیا؟

مرکز الاولیاء (لاہور، پاکستان) کے رہائشی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی سے قبل مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا ایک ویڈیو سینٹر تھا، جہاں سارا دن بیٹھا میں خود بھی فلمیں ڈرامے دیکھتا رہتا اور دُوسرے لوگوں کو فلموں کی سی، ڈیز فراہم کر کے اپنی بربادیٔ آخِرت کا سامان کرتا۔ مجھے ایک دن مَدَنی چینل کا سلسلہ "مَدَنی مذاکرہ" دیکھنے کا موقع ملا۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ عاشقانِ رسول کے سُوالات کے بڑے دلنشین انداز میں جوابات اِرشاد فرما رہے تھے، جس کی وجہ سے میں بھی توجُّہ کے ساتھ مَدَنی مذاکرہ سننے لگا، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے

نصیحت آموز اور فکرِ آخرت سے مَعمُور مَلفُوظات نے میرے دل کی دُنیا بدل دی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے اپنی گناہوں بھری زندگی سے تَوبہ کی اور اپنا ویڈیو سینٹر ہمیشہ کے لیے بند کر دیا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکیوں کی شاہراہ پر گامزن ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مَدَنی ماحول کی برکت سے میں نمازِ پنجگانہ کا پابند بن گیا۔ اپنے چہرے پر داڑھی شریف اور سر پر عمامہ شریف کا تاج سجالیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے شُعبہ جات!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی مسجد بھرو تحریک دعوتِ اسلامی 100 سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے۔ مُلک وبیرونِ مُلک دعوتِ اسلامی کے تحت سینکڑوں جامعاتُ المدینہ (للبنین وللبنات) قائم ہیں، جن میں ہزاروں طلبہ وطالبات درسِ نظامی کر رہے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدارس المدینہ سے حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کرنے والے حُفّاظِ کرام ہر سال سینکڑوں مساجدِ اہلسنّت میں ماہِ رمضان میں تراویح میں قرآنِ پاک (مصلی) سُنتے، سُناتے ہیں۔ ♣ اس سال مدرسۃ المدینہ و جامعۃ المدینہ کے تقریباً **18034** (اٹھارہ ہزار چونتیس) حُفاظ نے ماہِ رمضان میں تراویح میں قرآنِ پاک (مصلی) سُننے / سُنانے کی سعادت حاصل کی۔

♣ پاکستان میں اس وقت **2438** (دو ہزار چار سو اڑتیس) **مدرسۃ المدینہ** ہیں، جن میں تقریباً **110201** (ایک لاکھ دس ہزار دو سو ایک) مدنی مُنّے و مدنی مُنّیاں ہیں، اِسی طرح بیرونِ ملک **188** مدرسۃ المدینہ

اور **8983** (آٹھ ہزار نو سو تراسی) مدنی مُنّے و مدنی مُنّیاں

♣ پاکستان بھر میں کم و بیش **5540** (پانچ ہزار پانچ سو چالیس) مدرسۃ المدینہ بالغان ہیں، جن میں پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً **39114** (اُنتالیس ہزار ایک سو چودہ) ہے۔

♣ پاکستان بھر میں کم و بیش **2693** (دو ہزار چھ سو ترانوے) مدرسۃ المدینہ بالغات ہیں، جن میں پڑھنے والیوں کی تعداد کم و بیش **29080** (اُنتیس ہزار اَسّی) ہے۔

مدرسۃ المدینہ آن لائن: پاکستان بھر میں مدرسۃ المدینہ آن لائن کی **13 شاخیں** (Branches) قائم ہیں، جن میں پڑھنے والوں کی تعداد کم و بیش **4700** (چار ہزار سات سو) ہے۔ **86 ممالک** کے طلبہ انٹرنیٹ کے ذریعے تعلیمِ قرآن حاصل کررہے ہیں۔ اس کے علاوہ مَدَنی تربیت گاہیں، مختلف تربیتی کورسز کے علاوہ مَدَنی چینل جو کے بے شُمار مُسلمانوں کی اِصلاح اور غیر مُسلِموں کے قبولِ اسلام کا سبب بن رہا ہے نیز اس کے ذریعے لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول علمِ دین سے مالا مال ہورہے ہیں، دارُالمدینہ، کئی دارُالافتاء اہلسنّت، المدینۃ العلمیہ، مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ جس سے ماہانہ لاکھوں لاکھ مسلمان مُستَفِیض ہورہے ہیں، اس کے علاوہ سینکڑوں مَدَنی مراکز (یعنی فیضانِ مدینہ) اور کثیر مساجد کی تعمیرات و انتظامات، مدارس المدینہ آن لائن، اسی طرح سینکڑوں ہفتہ وار اجتماعات، بڑی راتوں کے اجتماعات، پورے ماہِ رَمَضان کا اجتماعی اعتکاف سینکڑوں اور آخری عشرے کا اجتماعی اعتکاف ہزاروں مقامات پر ہوتا ہے، جن میں ہزارہا اسلامی بھائی مُعْتَکِف ہوتے ہیں، اِسی طرح مُلک و بیرونِ ملک اسلامی بہنوں کے سینکڑوں مقامات پر باپردہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات، ہزاروں مقامات پر مدرسۃ المدینہ بالغات، مَدَنی تربیت گاہیں، مختلف تربیتی کورسز، مختلف شعبہ جات سے وابستہ اسلامی بہنوں میں مدنی کام، غرض

یہ کہ دعوتِ اسلامی کے ہر شعبے میں ہونے والے مدنی کاموں کو منظّم طریقے سے جاری رکھنے اور آگے سے آگے بڑھانے کے لئے خطیر رقم درکار ہوتی ہے۔

قربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی کو دیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان تمام شعبہ جات کو چلانے کیلئے کروڑوں نہیں، اربوں روپے کے اَخراجات ہوتے ہیں۔ جو مُخَیَّر حضَرات کے تعاوُن سے ہی پورے ہوتے ہیں، مَدَنی کاموں کے لیے پیش آنے والے ان اَخراجات کو پورا کرنے کے لیے بقر عید کے موقع پر قربانی کی کھالیں بھی جمع کی جاتی ہیں۔ابھی بھی بقر عید بالکل قریب ہے اور انہی دنوں میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں مالی معاونت کے لیے کھالیں جمع کی جاتی ہیں۔ دعوتِ اسلامی کا خدمتِ دین کا یہ عظیم کام آپ سب کے سامنے ہے، لہٰذا آپ سے مَدَنی اِلتجاہے کہ نہ صرف اپنے جانور کی قربانی کی کھال دعوتِ اِسلامی کو دینی ہے بلکہ اپنے عزیز واقرباء کو بھی دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کا تعارف پیش کرتے ہوئے ان کا بھی ذہن بنانے کی کوشش کریں کہ یہ بھی قربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی کو جمع کروائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! پاکستان کے کم و بیش ہر چھوٹے بڑے شہر میں کئی مقامات پر دعوتِ اسلامی کے تحت "قربانی کی کھالوں" کے لیے مکتب لگائے جاتے ہیں، اگر آپ کے اپنے جانور کی کھال پہنچانے کے حوالے سے کوئی دُشواری ہو تو قربانی کی کھالوں کے مکتب میں رابطہ کیجئے۔

اِجتماعی قُربانی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے تحت پاکستان بھر میں سینکڑوں مقامات پر "**اِجتماعی قربانی**" کا بھی باقاعدہ اِہتمام ہو گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اجتماعی قربانی میں حصہ لینے کے لیے اپنے شہر کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی سے رابطہ کیجئے۔

قُربانی کی کھالوں کے لیے آپ کا تعاون بھی خدمتِ دین ہی ہے، نیز حُصولِ ثواب کی خاطر اپنے گھر ،رِشتہ داروں اور اَہلِ مَحلہ کے ساتھ ساتھ مُختلف عَلاقوں میں جاجاکر دعوتِ اِسلامی کے شُعْبہ جات کا تعارُف کرواتے ہوئے قُربانی کی کھالیں جَمْع بھی کیجئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہمیں مرید و خلیفۂ اعلیٰ حضرت، سیدی قطبِ مدینہ حضرتِ علامہ مولانا **ضیاء الدین احمد مَدَنی قادری رضوی** رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ گرامی کے مُتَعَلِّق مَدَنی پھول سننے کی سَعادت حاصِل ہوئی۔

♣ سیدی قُطبِ مدینہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر بھروسا کرنے والے،نہایت سخی اور مہربان بزرگ تھے۔

♣ سیدی قُطبِ مدینہ ،نہایت ہی خوبصورت حُلیے کے مالک تھے، پیلی بھیت(ہند) میں مُحدِّثِ سُورتی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس دورانِ تعلیم ہی آپ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مرید ہوگئے اور بہت جلد خلافت سے بھی نوازے گئے۔

♣ سیدی قُطبِ مدینہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے طلبِ علمِ دین کے لیے مرکز الاولیاء لاہور، ہند اور بغداد شریف کے سفر کیے، اِشراق، چاشت اور اوّابین کی نمازیں ادا کرنا آپ کا معمول تھا۔

♣ سیدی قُطب مدینہ ، مہمان نوازی میں اپنی مثال آپ تھے۔

♣ سیدی قُطبِ مدینہ خود بھی شریعت پر عمل کرتے اور اپنے مریدین کو بھی شریعتِ مُطَہَّرہ پر عمل کی ہدایت فرماتے،عاجزی واِنکساری آپ کا شیوہ تھا۔

♣ سیدی قُطبِ مدینہ کا 4 ذوالحج 1401 سنہ ھ بروز جمعہ وِصال ہوا اور آرزو کے مُطابِق جنت البقیع میں آپ کی تدفین ہوئی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت ،نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج۱ ص۵۵ حدیث۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مطبوعہ رسالے "**101 مدنی پھول**" سے سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول سنتے ہیں:

(1) سُنَنِ اِبنِ ماجہ کی روایت میں ہے "تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثْمِد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔" (سُنَن ابن ماجہ ج ۴ص ۱۱۵ حدیث ۳۴۹۷) **(2)** پتھّر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سُرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۹) **(3)** سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سُنَّت ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۶، ص ۱۸۰) **(4)** سُرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (الٹی) میں دو (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ج ۵ ص ۲۱۸۔ ۲۱۹) اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پرَوَرْدْگار
سنّتوں کی تربیت کے قافِلے میں بار بار

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت سیِّدنا ابو بکر شبلی بغدادی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے مرحوم پڑوسی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولا: میں سخت ہولناکیوں سے دوچار ہوا، مُنکر نکیر کے سُوالات کے جوابات بھی مجھ سے نہیں بن پڑ رہے تھے، میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا! اتنے میں آواز آئی: دنیا میں زَبان کے غیر ضَروری استِعمال کی وجہ سے تجھے یہ سزا دی جارہی ہے۔ اب عذاب کے فِرِشتے میری طرف بڑھے۔ اتنے میں ایک صاحِب جو حُسن و جمال کے پیکر اور مُعطَّر مُعطَّر تھے وہ میرے اور عذاب کے درمیان حائل (Intervening) ہوگئے اور انہوں نے مجھے مُنکر نکیر کے سُوالات کے جوابات یاد دلا دیئے اور میں نے اُسی طرح جوابات دے دیئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عذاب مجھ سے دُور ہوا۔ میں نے اُن بُزرگ سے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ فرمایا: تیرے کثرت کے ساتھ دُرود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے ہر مصیبت کے وقت تیری اِمداد پر مامُور کیا گیا

ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع، ص ۲٦٠)

آپ کا نامِ نامی اے صَلِّ عَلٰی
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسَلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ [1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

---

1 ...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو ایک مُخْتَصَر وقت کے لئے ایک خاص مقصد یعنی اپنی عبادت کے لئے دنیا میں بھیجا ہے، اب انسان کو اس مُخْتَصَر وقت میں قبر وحشر کے طویل ترین مُعاملات کے لئے تیاری کرنی ہے، لہٰذا انسان کو چاہئے کہ خوب خوب نیک اعمال کرے اور اپنے آپ کو ہر قسم کے گناہ سے بچائے، بالخصوص زبان کے ذریعے ہونے والے گناہوں سے کیونکہ یہ گناہ ہمارے معاشرے (Society) میں اس قدر عام ہو چکے ہیں کہ بہت سے لوگ انہیں گُناہ تصور ہی نہیں کرتے، انہی گناہوں میں سے ایک گناہ **"غیبت"** بھی ہے جو کہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن غیبت کو بہت ناپسند کیا کرتے تھے، وہ حضرات اپنے آپ کو غیبت سے اس قدر دُور رکھا کرتے تھے کہ جہاں کسی مسلمان کی غیبت کی جارہی ہو، وہاں بیٹھنا بھی گوارانہ فرماتے۔ آیئے! اس تعلق سے ایک فکر انگیز حکایت سُنتے ہیں چنانچہ:

دعوت میں غیبت کی حکایت

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہیں کھانے کی دعوت پر تشریف لے گئے، لوگوں نے آپس میں کہا کہ فُلاں شخص ابھی تک نہیں آیا۔ ایک شخص بولا: وہ موٹا تو بڑا سُست ہے۔ اس پر حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے آپ کو ملامت کرتے ہوئے فرمانے لگے: افسوس! میرے پیٹ کی وجہ سے مجھ پر یہ آفت (Trouble) آئی ہے کہ میں ایک ایسی مجلس (یعنی بیٹھک) میں پہنچ گیا جہاں ایک مسلمان کی غیبت ہو رہی ہے۔ یہ کہہ کر وہاں سے واپَس تشریف لے گئے اور (اس صدمے سے) 3 دن تک کھانا نہ کھایا۔ (تنبیہ الغافلین ص ۸۹)

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا حَزم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود کسی کی غیبت کرتے اور نہ اپنے سامنے کسی کو غیبت کرنے دیتے بلکہ اگر کوئی غیبت کرنے کی کوشش کرتا تو اسے منع فرمادیتے اگر وہ باز آجاتا تو ٹھیک ورنہ آپ وہاں سے اُٹھ کھڑے ہوتے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۳/۱۲۷، رقم: ۳۴۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے مسلمان کی آبروریزی بالکل برداشت نہیں کرتے اور ایسی بیٹھکوں اور دعوتوں کو بھی ترک کر دیتے تھے، جہاں مسلمانوں کی غیبتوں کا سلسلہ ہو۔ کیا کبھی ہم بھی کسی غیبتوں بھری دعوت یا بیٹھک سے "واک آؤٹ" ہوئے؟ ہاں، وہاں سے اٹھ کر چل دینے سے پہلے اپنی بات کا وزن دیکھنا ہوگا یعنی اگر یہ ظنِّ غالِب ہو کہ سمجھانے سے غیبت کرنے والے توبہ کرلیں گے تب تو اُنہیں غیبت سے باز رکھنا، ہم پر واجِب ہو جائے گا اور اگر ایسی صورت نہیں تو جس طرح ممکن ہو، غیبت سننے سے بچئے اور اگر فِتنہ وفساد کا خوف نہ ہو تو وہاں سے اُٹھ کر چل دیجئے۔ البتہ سمجھانے اور اُٹھ کر جانے والے کے پاس اتنا علم ہونا ضَروری ہے، جس سے وہ یہ طے کر سکے کہ واقعی گناہوں بھری غیبت ہو رہی ہے۔ اِس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پیٹھ پیچھے کسی کو "موٹا" اور سُست" کہنا بھی غیبت میں داخل ہے۔ موٹا اور سُست دونوں الگ الگ الفاظ (Words) ہیں یعنی اگر کسی بھاری بھرکم آدمی کو پیچھے سے بلا اجازتِ شرعی موٹا کہا، تب بھی غیبت ہے اِسی طرح بِلا اجازتِ شرعی پیچھے سے کسی کو * سُست * کاہل * ناکارہ * ڈھیلا * کام چور * نکمّا * نکھٹّو * گنوار * جاہل * ان پڑھ * کم عقل * احمق * بے وقوف * نادان * پگلا * باؤلا * پاگل * دیر سے سمجھنے والا * موٹی عقل والا وغیرہ کہنا بھی غیبت ہے۔

مِرے سر پہ عِصیاں کا بار آہ مولیٰ! بڑھا جاتا ہے دم بدم یاالٰہی

زمیں بوجھ سے میرے پھٹتی نہیں ہے یہ تیرا ہی تو ہے کرم یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین سے دُوری اور جہالت کے سبب غیبت سے بچنا تو دور کی بات آج ہماری اکثریت کو اس کی تعریف (Definition) تک معلوم نہیں، آیئے! غیبت کی تعریف سُنتے ہیں: حضرت سیِّدُنا اِمام احمد بن حَجَر مکی شَافِعِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: **"انسان کے کسی ایسے عیب کا ذِکر کرنا، جو اس میں موجود ہو غیبت کہلاتا ہے"**، اب وہ عیب چاہے اُس کے دین، دنیا، ذات، اَخلاق، مال، اولاد، بیوی، خادِم، عِمامہ، لباس، حرکات وسکنات، مسکراہٹ، دیوانگی، تُرش رُوئی اور خوش روئی وغیرہ کسی بھی ایسی چیز میں ہو، جو اس سے تعلق رکھتی ہو۔ جسمانیت میں غیبت کی مثالیں: اندھا، لنگڑا، گنجا، ٹِھگنا، لمبا، کالا وغیرہ کہنا۔

دِین میں غیبت کی مثالیں: فاسِق، چور، خائن، ظالم، نَماز میں سُستی کرنے والا اور والِدَین کا نافرمان وغیرہ کہنا۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر، ۲/۲۴)

معلوم ہوا کہ انسان کے کسی ایسے عیب (Defect) کا ذِکر کرنا، جو اس میں موجود ہو اور اس کی غیر موجودگی میں بیان کرنا **غیبت** کہلاتا ہے اور اگر وہ عیب اس میں موجود نہ ہو تو یہ بہتان ہے جو غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے، چنانچہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستِفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو، غیبت کیا ہے؟ عرض کی گئی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: (غیبت یہ ہے کہ) تم اپنے بھائی کا اِس طرح ذکر کرو جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کی گئی: اگر وہ بات اس میں موجود ہو تو؟ فرمایا: جو بات تم کہہ رہے ہو اگر وہ اُس میں موجود ہو تو تم نے اس

کی غیبت کی اور اگر اس میں نہ ہو تو تم نے اُس پر بہتان(Slander) باندھا۔(مسلِم،کتاب البر والصلة والآداب،باب تحریم الغیبة،ص ١٠٧١،حدیث: ٢٥٨٩)

یاد رکھئے! غیبت کرنا گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، قرآنِ کریم میں اسے مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا گیا ہے چنانچہ پارہ 26 سُوْرَۃُ حُجُرات کی آیت نمبر 12 میں خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **باقی**

وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًاؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا۔ (پ٢٦، الحجرات:١٢)

اس آیتِ کریمہ کے تحت صدرُ الافاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسلمان بھائی کی غیبت بھی گوارا نہ ہونی چاہئے کیونکہ اس کو پیٹھ پیچھے بُرا کہنا، اس کے مرنے کے بعد اس کا گوشت کھانے کے مثل ہے کیونکہ جس طرح کسی کا گوشت کاٹنے سے اس کو ایذا ہوتی ہے، اسی طرح اس کو بدگوئی سے قلبی تکلیف ہوتی ہے اور درحقیقت آبرو(یعنی عزت) گوشت سے زیادہ پیاری ہے۔

"تفسیر خزائن العرفان" میں اس کا **شانِ نزول** یوں بیان کیا گیا ہے کہ:

سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب جہاد کے لئے روانہ ہوتے اور سفر فرماتے تو ہر دو مالداروں کے ساتھ ایک غریب مسلمان کو کر دیتے کہ وہ غریب ان کی خدمت کرے، وہ اُسے کھلائیں پلائیں، ہر ایک کا کام چلے، اسی طرح حضرت سَیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دو آدمیوں کے ساتھ کئے گئے تھے، ایک

روز وہ سو گئے اور کھانا تیار نہ کر سکے تو ان دونوں نے انہیں کھانا طلب کرنے کے لئے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں بھیجا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خادمِ مطبخ (یعنی باورچی خانے کے خادم) حضرت اُسامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے، ان کے پاس کچھ رہا نہ تھا، انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں، حضرت سیّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہی آکر کہہ دیا تو ان دونوں رفیقوں نے کہا کہ اُسامہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے بُخل کیا (یعنی کنجوسی کی)، جب وہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، فرمایا: میں تمہارے منہ میں گوشت کی رنگت دیکھتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا: ہم نے گوشت کھایا ہی نہیں، فرمایا: تم نے غیبت کی اور جو مسلمان کی غیبت کرے، اُس نے مسلمان کا گوشت کھایا۔ (خزائن العرفان، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ:۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ قرآن وحدیث میں غیبت کرنے کو اپنے مرے بھائی کا گوشت کھانے جیسا بدترین فعل قرار دیا گیا ہے، مگر اس کے باوجود بدقسمتی آج کل ماں باپ، بھائی بہن، میاں بیوی، ساس بَہو، سُسَر داماد، نَند بھاوَج بلکہ اہلِ خانہ و خاندان، استاد وشاگرد، سیٹھ ونوکر، تاجِر و گاہک، افسر و مزدور، مالدار و نادار، حاکم و محکوم، دنیا دار و دِیندار، بوڑھا ہو یا جوان اَلْغَرَض تمام دینی اور دُنیوی شُعبوں سے تعلُّق رکھنے والے مسلمانوں کی بھاری اکثریّت غیبت کی خوفناک آفت کی لپیٹ میں ہے، افسوس! صد کروڑ افسوس! بے جا بک بک کی عادت کے سبب آج کل ہماری کوئی مجلس (Gathering) عُمُوماً غیبت سے خالی نہیں ہوتی۔ بہت سارے پرہیز گار نظر آنے والے لوگ بھی بِلا تکلُّف غیبت سنتے، سناتے، مسکراتے اور تائید میں سر ہِلاتے نظر آتے ہیں، چُونکہ غیبت بہت زیادہ عام ہے اِس لئے عُموماً کسی کی اِس طرف توجُّہ ہی نہیں ہوتی کہ غیبت کرنے والا نیک پرہیز گار نہیں بلکہ فاسِق و گنہگار اور

عذابِ نار کا حقدار ہوتا ہے۔

آیئے!اب چند ایسے جملے سُنتے ہیں جو ہمارے مُعاشرے میں عام بولے جاتے ہیں مگر بِلا اِجازتِ شرعی بولنے پر اُن جملوں کا شُمار غیبت، تہمت، بدگمانی یا پھر چغلی جیسے گُناہوں میں ہوتا ہے مثلاً * دنیا دار * بیوی پر ظلم کرتا ہے * قرضہ دبالیا ہے * چور * خائن * بددِیانت * گھپلے باز * پیسے کھا گیا ہے * خشک مزاج * سخت دل * بے وفا * اس کا تو مالِ مفت دلِ بے رحم والا حساب ہے * احسان فراموش ہے * بھگوڑا * باؤلا * پگلا * عقل کا اندھا ہے * اس کی عقل گھاس چرنے گئی ہے * اس کے دماغ میں بُھوسا بھرا ہوا ہے * شکّی مزاج * وَسوَسِیَہ ہے * ڈیوٹی پوری نہیں دیتا * حرام کا مال کھاتا ہے * مغرور * اکڑ فُوں ہے * اِس کا دماغ ہر وقت آسمان پر رہتا ہے * لالچی * حریص (Greedy) * بخیل * کنجوس مکھی چُوس ہے * کسی کی چلنے نہیں دیتا * کسی کو آگے نہیں آنے دیتا * اپنی لیڈری چمکاتا ہے * اپنے نمبر بناتا ہے * نخرے باز * ڈِھیٹ * جدھر پیسہ دیکھتا ہے اُدھر لُڑھک جاتا ہے * غریبوں کو گھاس بھی نہیں ڈالتا * خوشامدی ہے * ہر معاملے میں ٹانگ اَڑاتا ہے * بڑا بے حیا ہے، آج پھر نماز میں اس کا موبائل بج رہا تھا * خود کو بڑا عقل مند (Intelligent) سمجھتا ہے۔ * فُلاں کا ذِہن مذہبی نہیں ہے * ہماری مسجد کے امام کی کیا بات کرتے ہو وہ تو تنخواہ دار مولوی ہے * ہمارا مؤذن (یا فُلاں) پیسے والوں سے ترکیبیں بناتا رہتا ہے * وہ بے عمل ہے * دینی معلومات سے کورا ہے * اُس کو نماز بھی نہیں آتی * اس سے تو فُلاں زیادہ با عمل ہے * دنیا کو نصیحت کرتا ہے اور گھر والوں کو چھوڑ رکھا ہے جبھی تو اس کی بیٹی یا بہن یا بیوی بے پردہ گھومتی ہے * اس سے تو اچھے پڑے ہیں * "میں میں" کرتا ہے * اپنے منہ میاں مِٹّھو بنتا ہے * اپنی تعریف سننے کا بڑا شوق ہے * اپنے نام کی پڑی ہے * نام کیلئے کرتا ہے * اپنی واہ واہ چاہتا ہے * خوشامد پسند ہے * بہُت پھَیل

گیا ہے* آگے آگے بیٹھنے کا بڑا شوق ہے * اُس کو مُووی میں آنے کا بَہُت جذبہ ہے* چُغُل خور * دو رُخا * دوغلا * دھوکے باز * وعدہ خِلاف ہے * اس نے غیبت کی * تہمت لگائی * بد گمانی کی * جھوٹ بولا * غلط کام کیا* لوفر * جُواری * شرابی(Drinker) * نَشَئِی * چرسی * بھنگڑی * ہیروئینچی * اَفیونی * بد چلن، میرا باپ حلال حرام روزی کی پروا نہیں کرتا * بڑا بھائی بے نمازی ہے * بہن بے پردہ ہے * میرے والدین آپس میں لڑتے رہتے ہیں * گھر میں کوئی بھی قرآن نہیں پڑھا ہوا * چھوٹا بھائی فلمیں ڈِرامے دیکھتا ہے* باتیں تو بڑی صوفیانہ کرتا ہے * نماز ایک نہیں پڑھتا* کل تک تو اس کے پاس چائے پینے کے پیسے نہیں ہوتے تھے، آج اس کے پاس مہنگی گاڑی نہ جانے کہاں سے آگئی ! * ضرور مسجِد (یامدرسے) کے چندے پر ہاتھ مارا ہو گا! * تقریر میں پہلے اپنے قصیدے پڑھے گا پھر موضوع (Topic) پر آئے گا * یہ تو دوسرے مقررین کا وقت بھی کھا جاتا ہے * بڑے جلسے (یا اجتماع) میں تو خوب گرجتا برستا ہے * جب اپنا مطلب تھا تو وقت بے وقت فون کرتا تھا * مطلب نکل گیا تو پلٹ کر حال تک نہیں پوچھا * (بیٹے کیلئے ماں کہے) جب بیوی گھر میں تھی تو روز فون (Call) کرتا تھا، اب ہمیں گھاس بھی نہیں ڈالتا * اسے اتنی توفیق کہاں کہ فون کرے، جب بھی کیا ہے، میں نے ہی کیا ہے *(ماں کہے) سسرال میں اگر دو دن فون نہ کرے تو بے چین ہو جاتا ہے اور اپنے گھر مہینوں گزر جائیں کوئی فکر ہی نہیں ہوتی *(ماں باپ کہیں) دوسروں کو فون کرنے کیلئے، اس کے پاس وقت بھی ہے اور پیسے بھی، ہمارے لئے اس کے پاس ٹائم (Time) ہی نہیں * شادی کے بعد ہمیں بالکل ہی بھول گیا ہے * جان بوجھ کر فون نہیں کرتا۔* دھاندلی کر کے اِنتِخاب جِیتا ہے * اِس نے بَہُت سارے آدمی مَروائے ہیں * بد مَعاش * دہشت گرد * ظالم (سرکش) * تھالی کا بینگن * پیسوں کا بھوکا ہے * فنڈ غریبوں کو دینے کے بجائے خود کھا گیا ہے * ووٹ لینے کے وقت پیچھے

پیچھے پھرتا ہے * اب گھاس نہیں ڈالتا * سرکاری خزانے پر عیش کر رہا ہے * ہم نے اسے ووٹ دیئے مگر اس نے ہمارے لئے کچھ نہیں کیا * وطن کا غدّار (Betrayer) ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح کے ہزاروں جملے مختلف طبقوں اور شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد روزمرہ کی بُنیاد پر بولتے ہیں یا پھر سُن کر ہاں میں ہاں ملاتے ہیں اور یوں اپنے نامۂ اعمال کو مسلمانوں کی غیبتوں، تہمتوں، بہتانوں اور چُغلیوں سے پُر کرتے ہیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه فرماتے ہیں: بعض لوگ تو بڑے ہی عجیب ہوتے ہیں ،بات بات پر خوامخواہ اس طرح تائید طلب کرتے ہیں: * ہاں بھئی کیا سمجھے؟ * میری بات کا مطلب سمجھ گئے نا؟ البتّہ ضرورتاً شاگردوں یا ماتحتوں سے استاذ یا بزرگوں وغیرہ کا پوچھنا کبھی مُفید بھی ہوتا ہے تاکہ کسی کو سمجھ میں نہ آیا ہو تو سمجھایا جا سکے۔ ایسے موقع پر سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں سامنے والے کو چاہئے کہ جھوٹ موٹ ہاں میں ہاں نہ ملائے * کیوں بھئی! ٹھیک ہے نا؟ * میں غَلَط تو نہیں کہہ رہا!؟ * کیا خیال ہے آپ کا؟ اب بات لاکھ ناقابلِ قَبول ہو یا غیبت پر مشتمل ہو مگر بسا اوقات مُرُوَّت میں ہاں میں ہاں ملا کر بارہا جھوٹ اور غیبت کی تائید کے گناہ کرنے پڑتے ہیں! ایسے ابُوالفُضُول اور باتونی لوگوں کی اصلاح کی ہمّت نہ پڑتی ہو تو پھر ان سے کوسوں دُور رہنے ہی میں عافیّت (Safety) ہے کہ ان کی غیبتوں اور تہمتوں وغیرہ گناہوں بھری باتوں میں بھی ہاں میں ہاں ملانا کہیں جہنّم میں نہ پہنچا دے! یہاں تک کہ اس طرح کے بکواسی لوگ کبھی تو گمراہی کی باتیں بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کُفریات بک کر بھی حسبِ عادت تائید حاصل کرنے کیلئے: کیوں جی ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟ کہہ کر سامنے والے سے ہاں کہلوا کر بعض اوقات اُس کا بھی ایمان برباد کروا دیتے ہیں۔ کیونکہ ہوش وحواس کے ساتھ کفر کی تائید بھی کفر ہے۔

اَلعِیاذُ بِاللہ عَزَّوَجَلَّ

یاد رکھئے! صرف غیبت و چُغلی کرنا ہی منع نہیں ہے بلکہ غیبت و چُغلی کرنے والے سے کسی مسلمان کی غیبت و چُغلی خاموشی، رِضامندی اور دِلچسپی سے سُنتے رہنا بھی منع ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ نبیِ کریم، رَءُوفٌ رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے گانا گانے اور گانا سُننے سے اور غیبت کرنے اور غیبت سُننے سے اور چُغلی کرنے اور چُغلی سُننے سے منع فرمایا۔ (الجامع الصغیر للسیوطی، ص ۵۶۰، حدیث: ۹۳۷۸)

حضرت علامہ عبدُ الرَّءُوف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: غیبت سُننے والا بھی غیبت کرنے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔ (فیض القدیر، ۳/۲۱۲، تحت الحدیث: ۳۹۶۹)

یا رَبّ! نہ ضرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں
اللہ زباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۹۳)

کتاب "غیبت کی تباہ کاریاں" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت جیسے حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام کی مزید نحوستیں ہلاکتیں، تباہ کاریاں اور اِس **مُہلک** (ہلاک کردینے والے) مرض سے نجات پانے کے طریقوں کی معلومات حاصل کرنے اور اس سے خود بھی بچنے، دُوسروں کو بچانے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی 504 صفحات پر مشتمل مایہ ناز کتاب "**غیبت کی تباہ کاریاں**" کا مطالعہ (Study) کیجئے، اس کتاب کا مطالعہ کرنا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ غیبت، چغلی، بہتان اور مسلمانوں کی عیب جوئی سے بچنے کیلئے ہمارے حق میں کافی حد تک مفید

ثابت ہو گا،اس کتاب میں غیبت کی تعریفات،غیبت کی ممانعت پر آیات واحادیث اور بزرگانِ دین کے فرامین، غیبت کرنے والوں کے دردناک عذاب کے واقعات، چغل خوری و تکبر وغیرہ گناہوں کی آفات، غیبت جیسے ہلاکت خیز مرض کے علاج،مسلمانوں کے عُیوب چُھپانے کے فضائل، عیب اچھالنے کی وعیدیں، مختلف موضوعات پر غیبت کی **کم وبیش1800** یعنی ایک ہزار8 سو مثالیں اور بہت سے مفید مدنی پھول نہایت آسان اور تاثیر کُن انداز میں بیان کئے گئے ہیں، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ سے ھدِیَّۃً طلب فرمایئے،خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو رِیڈ(یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے،ڈاؤن لوڈ **(Download)** اور پرنٹ آؤٹ(Printout)بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صرف اپنے عیبوں کو دیکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت سے بچنے کا ایک بہترین حل(Solution) یہ ہے کہ جب کبھی دوسرے کے عیب بیان کرنے کو دل چاہے تواس وقت اپنے عیوب کی طرف متوجہ ہو کران کو دور کرنے میں لگ جانا چاہئے کہ یہ بہت بڑی سعادت مندی کی بات ہے کہ انسان دوسرے کے عیبوں کو چھوڑ کر اپنے عیبوں کو دُور کرنے میں مصروف ہو جائے۔ چنانچہ ❀ سرکارِ دوعالَم،نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کیلئے خوشخبری ہے، جسے اُس کے عُیوب نے دوسروں کی عیب جوئی سے روک دیا۔(اَلْفِرْدَوْس بماثور الْخَطّاب ج ۲ ص ۴۶، حدیث: ۲۳۴۷)

❀ ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے تو خُدائے ستّار عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے روز اُس کی

عیب پوشی فرمائے گا۔ (بخاری، کتاب المظالم والغصب، ۲/ ۱۲۶، حدیث: ۲۴۴۲)

❀حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما کا فرمان ہے: جب تُو کسی کے عیوب بیان کرنے کا ارادہ کرے تو اپنے عیبوں کو یاد کر لیا کر۔ (موسوعہ لِابْنِ اَبِی الدُّنْیا، ۴/ ۳۵۷، رقم ۵۶)

❀حضرت سَیِّدُنا زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وہ شخص کیسا عجیب ہے، جسے معلوم ہے کہ مجھ میں فلاں عیب ہے پھر بھی اپنے آپ کو اچھا انسان سمجھتا ہے جبکہ اپنے مسلمان بھائی کو صرف شک (یا سُنی سُنائی بات) کی بنیاد پر بُرا آدمی تصور کرتا ہے۔ (تنبیہ المغترین ص ۱۹۷)

اَوروں کے عیب چھوڑ نظر خوبیوں پہ رکھ
عیبوں کی اپنے بھائی مگر خوب رکھ پرکھ
(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۸۴)

جہنم میں چیخ رہے ہوں گے!

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سنا آپ نے عیب پوشی کی فضیلت واہمیت کے بھی کیا کہنے کہ دوسروں کے عُیوب پر پردہ ڈالنے اور بِلاوجہِ شرعی لوگوں کے سامنے ظاہر نہ کرنے والے خوش نصیب کے عیبوں پر خود اللہ ستّار و غفّار عَزَّوَجَلَّ پردہ ڈالے گا۔ مگر **یاد رکھئے!** جو چیز آخرت کیلئے جس قدر اہم (Important) اور مفید ہوتی ہے شیطان اس سے روکنے کی اسی قدر کوشش کرتا ہے لٰہذا وہ ہرگز نہیں چاہے گا کہ مسلمان ایک دوسرے کے عیب اُچھالنے اور غیبتیں کرنے سے باز رہیں، شاید یہی وجہ ہے کہ لوگوں کی اکثریت چغلی، تہمت، بدگمانی ،غیبت اور دوسروں کے عیبوں کا چرچا کرنے میں مشغول ہے، کوئی کسی کا عیب چھپانے کیلئے تیار ہی نہیں ہوتا بلکہ بسا اوقات تو فخریہ دوسروں کے آگے بیان کردیتا ہے اور اگر کبھی عیب چھپانے کی توفیق مل بھی

جائے توجوں ہی کچھ ناراضی ہوئی، جتنے عیب چھپا رکھے تھے، سب پر سے ایک دم پردہ اُٹھادیتے ہیں، آہ! خوفِ آخرت دل سے نکل گیا، یادر کھئے! جہنم کی سزا برداشت نہیں ہو گی، حضرت سَیِّدُ نا عیسٰی رُوحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرماتے ہیں: کتنے ہی صحت مند بدن، خوبصورت چہرے اور میٹھی بولی بولنے والے کل جہنم کے طبقات میں چیخ رہے ہوں گے۔ (مُکاشَفۃُ القُلوب ص ۱۵۲)

غیبت کی تباہ کاریاں ایک نظر میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہماری عافیت اسی میں ہے کہ آج ہی ہم اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچی توبہ اور آئندہ چغلی وغیبت وغیرہ گناہوں سے بچنے کی پکی نیت کرلیں ورنہ یاد رکھئے! غیبت کی ہلاکت خیزیاں نہایت خطرناک ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی 504 صفحات پر مشتمل کتاب "**غیبت کی تباہ کاریاں**" میں قرآن و حدیث اور اقوالِ بُزرگانِ دین سے منتخب کردہ غیبت کی 20 تباہ کاریاں بیان فرمائی ہیں۔ آیئے! سُنتے ہیں اور غیبت سے بچنے کی سچی پکی نیت کرتے ہیں: * غیبت ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے * غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے * بکثرت غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی * غیبت سے نَماز روزے کی نورانیَّت چلی جاتی ہے * غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں * غیبت نیکیاں جلا دیتی ہے * غیبت کرنے والا توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخر میں جنَّت میں داخِل ہو گا، اَلغَرض غیبت گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے * غیبت زِنا سے سخت تر ہے * مسلمان کی غیبت کرنے والا سُود سے بھی بڑے گناہ میں گرفتار ہے * غیبت کو اگر سمندر (Ocean) میں ڈال دیا جائے تو سارا سمندر بدبُو دار ہو جائے * غیبت کرنے والے کو جہنَّم میں مُردار کھانا پڑے گا * غیبت

مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مُترادِف ہے * غیبت کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہو گا! * غیبت کرنے والا تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کو بار بار چِھیل رہا تھا * غیبت کرنے والے کو اُس کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کاٹ کر کھلایا جا رہا تھا * غیبت کرنے والا قیامت میں کتّے کی شکل میں اٹھے گا * غیبت کرنے والا جہنَّم کا بندر ہو گا * غیبت کرنے والے کو دوزخ میں خود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا * غیبت کرنے والا جہنَّم کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان موت مانگتا دوڑ رہا ہو گا اور اس سے جہنَّمی بھی بیزار ہوں گے * غیبت کرنے والا سب سے پہلے جہنَّم میں جائے گا۔

جَلا دے نہ نارِ جہنّم کرم ہو
پئے بادشاہِ اُمم یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"مدنی دورہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ دنیا میں زبان کا غیر ضروری استعمال آخرت کیلئے کس قدر نقصان دہ ہے اور مسلمانوں کی غیبتیں کرنے کی کتنی آفتیں ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ غیبت وغیرہ گُناہوں کی آفتوں سے خود کو بچانے کے ساتھ ساتھ اپنے اندر نماز روزے کی پابندی اور سُنّتوں پر عمل کا جذبہ بیدار کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیں اور 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"مدنی دورہ"** بھی ہے جس کے ذریعے گھر گھر، دُکان دُکان لوگوں کے پاس جا جا کر انہیں نیکی کی دعوت دی جاتی ہے، نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اہم فریضہ (Obligation) ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بلکہ خود سَیِّدُ الانبیاء، محبوب خدا صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی اسی مقصد کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا ان مقدس ہستیوں نے مشکلات اور تکلیفیں برداشت کیں، لیکن نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے روکنے کے اس عظیم فریضے کو بحُسن وخوبی سرانجام دیا، ہمیں بھی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور سَیِّدُ الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اس پیاری پیاری سُنّت پر عمل کرتے ہوئے ہر ہفتے **"مدنی دورہ"** کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دیتے رہنا چاہئے، یہ بہت ہی فضیلت والا عمل ہے۔ جیسا کہ

حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی، یَا اللہ عَزَّوَجَلَّ جو اپنے بھائی کو بُلائے ،اسے نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے تو اس کی جزا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: میں اس کی ہر بات پر ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیاء آتی ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، باب فی الامر والمعروف ،ص ۴۸)

ہمیں چاہیے کہ گُناہوں سے بچنے، خود نیکیاں کرنے اور دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں بلکہ اپنے گھر میں مدنی ماحول قائم کرنے کیلئے 100 فیصدی اسلامی چینل یعنی مدنی چینل (Madani Channel) کو بھی نافذ کیجئے۔ آیئے! بطورِ ترغیب مدنی چینل کی برکتوں سے مالامال غیبت سے بچنے کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں:

مدنی چینل کی برکت سے غیبت سے بچنے کا جذبہ

زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارے گھر والوں نے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے 100 فیصدی اسلامی چینل یعنی مَدَنی چینل پر **"غیبت کی تباہ کاریوں"** کے موضوع پر ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کا بیان سنا۔ جس میں

اُنہوں نے مُعاشَرے میں بولے جانے والے غیبت کے اَلفاظ کی طرف بھی توجُّہ دلائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس بیان کو سُن کر غیبت سے بچنے کا بَہُت ذِہن بنا۔ ایک مرتبہ میں نے گھر کے اندر کہا کہ "چھوٹا بھائی فُلاں چیز لے کر ابھی تک واپس نہیں آیا، بہت سُست ہے۔" تو میری والِدۂ محترمہ نے فوراً میری گرفت فرمائی کہ یہ تو تم نے اُس کی غیبت کرڈالی کیونکہ تم نے اُس کو "بہت سُست" کہہ کر اُس کی بُرائی کی! چُنانچِہ میں نے فوراً توبہ و معافی کی ترکیب بنائی۔ اب گھر کے افراد کی یہ حالت ہے کہ بات بات پر ایک دوسرے کی توجُّہ دلاتے ہیں کہ ابھی جو بات ہوئی یا فُلاں لفظ بولا کہیں یہ غیبت تو نہیں؟

غیبت سے کیسے بچا جائے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کی تباہ کاریاں اور بزرگانِ دین کی غیبت سے نفرت کے متعلق سُن کر یقیناً ہمارا بھی ذہن بنا ہوگا کہ ہمیں بھی غیبت سے بچنا چاہئے مگر سوال یہ ہے کہ آخر غیبت سے خود کو کس طرح روکا جائے؟ اس کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت نے کتاب "**غیبت کی تباہ کاریاں**" کے صفحہ 257 پر انتہائی تفصیل کے ساتھ **غیبت سے بچنے کے 10 علاج** تجویز فرمائے ہیں، آیئے! مختصراً سُنتے ہیں: ❀ دِینی مَشغلوں اور دُنیا کے ضَروری کاموں سے فَراغت کے بعد خَلْوَت یعنی تنہائی اختیار کیجئے یا صِرف ایسے سنجیدہ اور سنّتوں کے پابند اسلامی بھائیوں کی صُحبت حاصل کیجئے جن کی باتیں خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں اضافے کا باعِث بنیں اور وہ وقتاً فوقتاً ظاہری بُرائیوں اور باطِنی بیماریوں کی نشاندہی کرتے اور ان کا علاج تجویز فرماتے ہوں۔ ❀ ذاتی دوستیوں سے قَطعاً اِجتِناب (یعنی پرہیز) کیا جائے کیوں کہ اب اکثر ماحول ایسا ہو گیا ہے کہ جب دو مل کر تیسرے کا منفی (Negative) تذکِرہ شروع کریں تو قریب قریب ناممکن ہے کہ غیبت، چُغلی، بد گُمانی و اِلزام تراشی وغیرہ سے بچ

نکلیں۔ ❀ غیبت کا یہ علاج بھی فائدے مند ہے کہ آپ اپنے ذہن میں یہ بات ایک دم جما لیجئے کہ جب کوئی میری غیبت کرتا ہے تو مجھے تکلیف ہوتی ہے، اِسی طرح میں جس کی غیبت کروں گا اُسے بھی تو اَذیّت ہو گی، تو جو کام مجھے اپنے لئے ناپسند ہے وہ دوسرے مسلمان بھائی کیلئے کیوں کروں؟ ❀ کسی نے دل دُکھا دیا، سخت غصّہ آگیا اور صبر کا دامن ہاتھ سے چُھوٹ گیا اِس سبب سے دِل دُکھانے والے کے بارے میں اگر کسی کے آگے "**بھڑاس**" نکلنے لگی تو سمجھو کہ جہنَّم کی آگ اکٹّھی ہونی شروع ہوگئی کہ اب غیبت و بُہتان تراشی جیسے کبیرہ گناہ، حرام اور دوزخ میں لیجانے والے کام سے آپ کو شاید کوئی نہ بچا پائے ❀ جب کسی کی پیٹھ پیچھے بُرائی کرنے کو جی چاہے تو **غیبت کے عذابات** کو یاد کیجئے، مَثَلًا تانبے کے ناخُنوں سے اپنے چِہرے اور سینے کو نوچنے والا عذاب، اپنے ہی پہلوؤں (یعنی کروٹوں) کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھلائے جانے کا عذاب نیز تصوُّر کیجئے کہ بروزِ قِیامت اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا پڑے گا اور غیبت کرنے والا منہ بگاڑے چِلّاتا ہوا اُسے کھائے گا۔ اب سوچئے کہ حلال جانور کا تازہ گوشت بھی کچّا نہیں کھایا جاتا تو مرے ہوئے انسان کا گوشت کس طرح کھایا جاسکے گا؟ ❀ اپنے نفس پر بار (بوجھ) ڈالے مَثَلًا اگر غیبت کی تو 5 روپے خیرات کروں گا۔ خدا کی قسم! 5 روپے تو کچھ بھی نہیں ہیں، حضرتِ سیِّدُنا وُہَیب بن وَرد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے نزدیک غیبت کو ترک کرنا سونے کا پہاڑ صَدَقہ کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص ۱۹۲) ❀ سب سے زیادہ غیبت زَبان سے کی جاتی ہے لہٰذا اِس کو قابو کرنا بَہُت ضَروری ہے۔ ❀ جب کسی کی غیبت کرنے کو جی چاہے تو خود کو یوں ڈرایئے کہ بروزِ قِیامت کس قَدَر حسرت کا مقام ہو گا، اگر غیبت کرنے کے سبب میری نیکیاں دوسروں کے نامۂ اَعمال میں اور اُن کے گناہوں کا بوجھ میرے سر پر آپڑا اور غیبت کے گناہ کے باعث فِرِشتے مجھے سُوئے جہنَّم لے چلے تو میرا کیا بنے گا! ❀ جب کبھی دوسرے کے عیب بیان کرنے کو جی چاہے، اُس

وقت اپنے عُیُوب کی طرف مُتوَجِّہ ہو کر ان کو دُور کرنے میں لگ جانا چاہئے۔ ❀ کسی بھی مَرَض سے بچنے کا جذبہ پانے کیلئے اُس کے مُہلِکات یعنی تباہ کاریاں جاننا مفید ہوتا ہے۔ لہٰذا دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" حصّہ 16 صَفحَہ 169 تا 182 اور اِحیاءُ العُلوم جلد 3 سے **غیبت کا بیان** ضَرور پڑھ لیجئے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ، "فیضانِ سنّت" جلد 2 کا باب **غیبت کی تباہ کاریاں** مکمَّل پڑھ لینے کے بعد بھی وقتاً فوقتاً مُطالَعے میں رکھئے، خاص کر اس کا درس گھر کے اندر ضَرور جاری کیجئے کہ آج کل اکثر گھر "**غیبت کدے**" بنے ہوئے ہیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حیرت انگیز طور پر گھر درس کی بَرَکتیں سامنے آجائیں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس آئی ٹی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں خدمتِ دین کا کام کر رہی ہے، انہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ "**مجلس آئی ٹی**" بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلس آئی ٹی (I.T) کا بنیادی مقصد انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ذریعے دنیا بھر کے لوگوں کی اصلاح کرنا اور ان تک درست اسلامی تعلیمات پہنچانا ہے۔ اس مقصد کے تحت "**مجلس آئی ٹی**" نے کمپیوٹر صارفین کیلئے امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن کنزُ الایمان، آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ "**فتاویٰ رضویہ**"، سینکڑوں کتب کا مطالعہ کرنے اور مواد کاپی (Copy) کرنے کی سہولت سے آراستہ "**المدینہ لائبریری**" اور دنیا بھر میں نمازوں کے درست اوقات کی معلومات کیلئے "**اوقاتِ نماز**" (Prayer Time) سافٹ ویئرز بھی متعارف کروائے ہیں۔ اس کے علاوہ موبائل فون پر شرعی مسائل

کے حل کیلئے بے شمار تصدیق شدہ فتاویٰ جات پر مشتمل **"دارُالاِفتا اَہلسنت"** تلاوتِ قرآن کرنے یا سننے کی سعادت پانے کیلئے **"اَلْقُرْاٰنُ الْکَرِیْم"** گھر بیٹھے تجوید و قرأت سیکھنے اور اپنے تلفظ کو درست کرنے کیلئے **"مدنی قاعدہ"**، 40 اسمائے الٰہیہ پر مشتمل اوراد و وظائف سے روحانی، معاشی اور زندگی کے دیگر مسائل حل کرنے کیلئے **"روحانی علاج"**،،، حج و عمرے کے احکام کو بآسانی سمجھنے اور انہیں بہتر طریقے سے سرانجام دینے کے لئے **"حج و عمرہ"**، شرعی مسائل سیکھنے اور سمجھنے کیلئے **"بہارِ شریعت"**، چند لمحوں میں دن بھر کی مصروفیت کا محاسبہ کرنے کیلئے **"مدنی انعامات** (نیک بننے کا نسخہ)"، "علمِ دِین" کے قیمتی موتیوں سے مالا مال، منفرد، معلوماتی اور دلچسپ ایپلی کیشن **"ذہنی آزمائش"**، تنظیمی ذمہ داریوں کو روزانہ کی بنیاد پر ترتیب دینے، کارکردگی جانچنے اور ہر ماہ باقاعدگی سے جمع کرانے کی سہولت کیلئے **"کارکردگی"**، مدنی چینل کے مختلف سلسلے براہِ راست اپنے موبائل پر دیکھنے کیلئے **"مدنی چینل"** جیسی انتہائی اہم، مفید اور دلچسپ معلومات سے بھرپور موبائل ایپلیکیشنز (Mobile Applications) تعارف کروانے کا شرف حاصل کیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **"مجلس آئی ٹی"** کے تیار کردہ سافٹ ویئرز مکتبۃُ المدینہ سے ھدیۃً طلب کئے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح تمام ایپلیکیشنز (Mobile Applications)، پلے سٹور (Play Store) سے اِنسٹال (Install) بھی کی جاسکتی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ کی سیرت کے گوشے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذُوالْقَعْدَةِ الْحَرَام کا مہینا(Month) شروع ہو چکا ہے، اس ماہِ محترم کی دوسری شب میں دُنیائے سُنّیت کے عظیم پیشوا، سُنّیوں کے رہبر و رہنما، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صاحبِ بہارِ شریعت، صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس دارِ فانی سے پردہ فرمایا، لہٰذا 2 ذُوالْقَعْدَةِ الْحَرَام کو آپ کا عرس مبارک منایا جاتا ہے، آیئے! اسی مناسبت سے صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ مُبارکہ کے چند گوشے سنتے اور یوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کے ذکرِ خیر سے برکتیں حاصل کرتے ہیں۔

ابتدائی حالات

صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ۱۳۰۰ ھجری بمطابق 1882 عیسوی میں مشرقی یوپی (ہند) کے قصبے مدینۃُ العلماء گھوسی میں پیدا ہوئے، آپ کے والدِ ماجد حکیم جمالُ الدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دادا حضور خُدا بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فَنِّ طِب کے ماہر تھے، ابتدائی تعلیم اپنے دادا حضرت مولانا خدا بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے گھر پر حاصل کی، پھر اپنے قصبہ ہی میں مدرسہ ناصرُ العلوم میں جاکر گوپال گنج کے مولوی الٰہی بخش صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کچھ تعلیم حاصل کی، پھر جونپور پہنچے اور اپنے چچازاد بھائی اور مولانا محمد صدیق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کچھ اسباق پڑھے، پھر حضرت علامہ ہدایتُ اللہ خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے علمِ دین کے چھلکتے ہوئے جام نوش کئے اور یہیں سے درسِ نظامی کی تکمیل (Completion) کی، پھر دورۂ حدیث شریف کی تکمیل پیلی بھیت میں استاذُ المحدثین مولانا وصی احمد مُحدِّثِ سورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کی، محدث سورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ہونہار شاگرد کی اعلیٰ صلاحیتوں کا اعتراف ان الفاظ میں

کیا: "مجھ سے اگر کسی نے پڑھا تو امجد علی نے"۔ (تذکرۂ صدر الشریعه، ص ۵ بتغیر قلیل)

حُلیہ مبارک

صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا چہرۂ مبارک وَجِیہ (یعنی پُر وقار) اور بارونق تھا، گندمی رنگت اور کشادہ پیشانی (Forehead) کے ساتھ بڑی بڑی چمکدار آنکھیں تھیں، آپ کی بھنویں گھنی اور داڑھی مبارک بھی کافی گھنی تھی، جسمِ مُبارک بھرا ہوا، لَحِیم، شَحِیم اور سڈول (Smart) تھا اور آپ کا قد مبارک میانہ اور مُعْتَدِل تھا۔ (سوانحِ صدر الشریعه، ص ۱۰، ملخصاً)

صدرُ الشریعہ کے کارنامے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شریعت کے امام، طریقت کے چاند، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنی ساری زندگی شریعت و طریقت کی خدمت میں گزاری۔ آپ نے اپنی اس حیاتِ طیبہ میں ایسے کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ جن پر آج بھی عقلِ عالَم، حیران ہے۔ آیئے! آپ کے چند عِلمی کارناموں کے بارے میں سُنتے ہیں۔ چنانچہ

بہارِ شریعت، فقہِ حنفی کا انسائیکلوپیڈیا:

صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے علمی کارناموں میں سرِ فہرست "**بہارِ شریعت**" کی تصنیف ہے، یہ کتاب (Book) اُردو زبان میں عقائد سے لے کر معاملات تک تمام ضروری مسائل کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور خاص صدرُ الشریعہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے قلم سے سترہ (17) حصوں پر مشتمل ہے، منقول ہے، فقہ حنفی کی مشہور کتاب فتاویٰ عالمگیری سینکڑوں علمائے دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ

الْمُبِیْن نے حضرت سیدنا شیخ نظامُ الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نگرانی میں عربی زبان میں مرتب فرمائی، مگر قربان جایئے کہ صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہی کام اردوزبان میں تنہاکر دکھایااور علمی ذخائر سے نہ صرف مُفْتٰی بہ اقوال(یعنی وہ اقوال جن کے مطابق فتویٰ دیا جاتا ہے) چن چن کر بہارِ شریعت میں شامل کئے بلکہ سینکڑوں آیات اوراحادیثِ مبارکہ بھی موضوع کی مناسبت سے درج کیں، آپ خود تحدیثِ نعمت کے طورپر ارشادفرماتے ہیں: اگر اورنگزیب عالمگیراس کتاب(یعنی بہارِ شریعت)کودیکھتے تو مجھے سونے (Gold)سے تولتے۔(تذکرۂ صدر الشریعہ، ص ۴۵)یقیناًیہ آپ کاپاک وہند کے مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے ضخیم(بہت بڑی) عربی کُتُب میں پھیلے ہوئے فقہی مسائل کوتحریر میں لاکرایک مقام پر جمع کردیا،ان میں بے شمار مسائل ایسے بھی ہیں جن کا سیکھنا ہر اسلامی بھائی اوراسلامی بہن پر فرضِ عین ہے، اس کی تَصْنِیف کے اَسباب کا ذکر کرتے ہوئے،صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں:اُردو زبان میں اب تک کوئی ایسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی، جو صحیح مسائل پر مشتمل ہو اور ضروریات کے لئے کافی ہو۔(تذکرۂ صدر الشریعہ،ص ۴۵،ملتقطاً)

اسی غرض سے آپ نے یہ عظیمُ الشّان کتاب تحریر فرمائی۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں:اس کتاب میں یہ کوشش ہوگی کہ عبارت بہت آسان ہو کہ سمجھنے میں دِقّت نہ ہو اور کم علم اور عورتیں اور بچے بھی اس سے فائدہ (Benefit)حاصل کرسکیں۔(تذکرۂ صدر الشریعہ،ص ۴۶) بہارِشریعت کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بہارِ شریعت کے دوسرے، تیسرے اور چوتھے حصے کا مطالعہ فرما کر ان پر تقریظ بھی تحریر فرمائی ہے(یعنی کتاب و مصنف کی تعریف پر مشتمل اپنے خیالات کااظہار فرمایا ہے)۔

مُصَنِّف بھی، مُقَرِّر بھی، فقیہِ عصرِ حاضر بھی

وہ اپنے آپ میں تھا اک اِدارہ علم و حکمت کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بہارِ شریعت میں جگہ جگہ فرض عُلُوم کے ساتھ ساتھ، قرآنی آیات کے انوار، احادیثِ طَیِّبَہ کے گلزار اور ہر حصے میں پھیلے ہوئے بے شمار خوشبو دار شرعی مسائل اپنی مہک لٹا رہے ہیں، یقیناً اس کتاب کو پڑھنے سے نہ صرف کئی معاملات میں شرعی رہنمائی نصیب ہوتی ہے بلکہ دل و دماغ بھی روشن ہوتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہارِ شریعت کے اس عظیم علمی ذخیرے کو مفید سے مفید تر بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کی مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیہ کے "**مدنی علمائے کرام**" نے تخریج و تسہیل اور کہیں کہیں حواشی لکھنے کی بھی کوشش کی ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ مکمل کتاب مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر بھی آچکی ہے، سادہ ایڈیشن (Edition) تین (3) جلدوں میں اور رنگین جہیز ایڈیشن چھ (6) جلدوں میں مکتبۃُ المدینہ سے ھدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو ریڈ (یعنی پڑھا)، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Printout) بھی کیا جاسکتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "آئی ٹی مجلس" کو سلامت رکھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آئی ٹی مجلس کی طرف سے اب تو مزید سہولت فراہم کر دی گئی ہے اور وہ یہ کہ **بہارِ شریعت** جیسی مفید اور ضروری کتاب اب باقاعدہ موبائل ایپلی کیشن کے طور پر آچکی ہے، جس کے ذریعے نہ صرف اپنے ضرورت کے مسائل کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے بلکہ درپیش مسئلے کا حل فوری طور پر تلاش بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وصال پُر ملال

حضرت علامہ قاری محمد مُصلِحُ الدّین صدّیقی قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُصنفِ بہارِ شریعت، صدرُ الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ مجھے مدینۃُ الاولیاء احمد آباد (ہند) میں حضرت سَیِّدُنا شاہ عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دربار میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی، ان دونوں تختوں کے نیچے حاضر ہوئے (مشہور ہے وہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں) اپنے اپنے دل کی دعائیں کرکے جب ہم فارغ ہوئے تو میں نے اپنے پیر و مرشد صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: حضور آپ نے کیا دعا مانگی؟ فرمایا: **ہر سال حج نصیب ہونے کی،** میں سمجھا آپ کی دعا کا منشا یہی ہوگا کہ جب تک زندہ رہوں حج کی سعادت ملے لیکن یہ دعا خوب قبول ہوئی کہ اسی سال حج کا ارادہ فرمایا سفینۂ مدینہ میں سوار ہونے کے لئے اپنے وطن مدینۃ العلماء گھوسی (ضلع اعظم گڑھ ہند) سے بمبئی تشریف لائے، وہاں آپ کو نمونیہ ہوگیا اور سفینے (Ship) میں سوار ہونے سے قبل ہی ۱۳۶۷ ہجری بمطابق 6 ستمبر 1948ء، ذوالقعدۃِ الحرام کی دوسری شب 12 بجکر 26 منٹ پر آپ وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب بخشش ہو۔ اٰمین

مدینے کا مسافر ہند سے پہنچا مدینے میں
قدم رکھنے کی بھی نوبت نہ آئی تھی سفینے میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے زبان کی حفاظت اور غیبت کی تباہ کاریوں، وعیدوں اور ہولناکیوں کے بارے میں سنا۔ مثلاً * **غیبت** کرنے والا جہنم کا بندر ہوگا۔ * **غیبت** کرنے والا سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوگا۔ * **غیبت** کرنے والے کو دوزخ میں خود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا۔ * **غیبت** کرنے والا قیامت میں کتے کی شکل میں اٹھایا جائے گا۔ * **غیبت** کرنے والے کو اس کے پہلو سے گوشت کاٹ کاٹ کر کھلایا جائے گا۔

***غیبت** کرنے والا تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کو بار بار چھیل رہا ہو گا۔ ***غیبت** کرنے والا جہنم کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان موت مانگتا دوڑ رہا ہو گا اور اس سے جہنمی بھی بیزار ہوں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو غیبت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص۴۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چلنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے چلنے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں:

پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 37 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

---

1 . . . مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ ترجَمۂ کنزالایمان : اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

❀فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: ایک شَخْص دو(2) چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، وہ قیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[1] ❀رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ چلتے تو تھوڑا آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[2] ❀اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جا رہا ہے اور نہ اِتنا آہستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ❀راہ چلتے وقت بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ ❀چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ❀راستے میں دو(2) عورتیں کھڑی ہوں یا جا رہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعت آئی ہے۔[3] ❀بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قطعاً غیر مُہذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے۔

---

1 ...مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی ...الخ، ص ۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸

2 ...الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللہ، ص ۸۷، رقم: ۱۱۸

3 ...ابوداود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/ ۴۷۰، حدیث: ۵۲۷۳

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدنی پھول، ص ۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول

دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص جُمعہ کے دن مجھ پر دُرُود شریف پڑھے گا، تو بروزِ قیامت اُس کی شفاعت میرے ذِمَّۂ کرم پر ہو گی۔ (کنزالعمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ علی آلہ، ۱/۲۵۵، الجزء الاول، حدیث: ۲۲۳۶)

شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم درد کو کر دو دوا تم پہ کروروں درود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَ تاًسِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اورانفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"عیون الحکایات (حصہ دوم)"** کے صفحہ نمبر 240 پر ایک نہایت سبق آموز حکایت موجود ہے، آیئے! ہم بھی نہایت توجہ کے ساتھ سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، چنانچہ

حاتِم طائی کی سخاوت

حضرت سیِّدُنا مِلحان طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے، حاتِم طائی کی زوجہ نے اس کی سَخاوت کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ایک مرتبہ قَحط سالی نے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، زمین

---

1 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی. . . الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نے بالکل سبزہ نہ اُگایا۔ آسمان سے پورا سال بارش نہ ہوئی۔ اُونٹ (Camel) سارا سارا دن پانی کی تلاش میں پھرتے لیکن انہیں ایک قطرہ پانی نہ ملتا۔ ہر ذِی رُوح (جاندار) بُھوک وپیاس سے بے تاب تھا۔ ایک رات سردی نے اپنا پورا زور دکھا رکھا تھا اور ہمارے گھر میں کھانے کیلئے ایک لُقْمہ بھی نہ تھا۔ ہمارے بچے، عبدُ اللہ، عَدِی، اور (ایک بیٹی) سِفَّانَہ بھوک سے بِلْبِلا رہے تھے۔ بالآخر رات کافی دیر بعد تھک ہار کر دونوں بچے سو گئے۔ ہم نے انہیں ایک چٹائی پر لِٹا دیا، پھر تیسرے کو بہلانے لگے، بالآخر وہ بھی سو گیا۔ حاتم طائی نے کہا: آج نہ جانے مجھے نیند کیوں نہیں آرہی؟ پھر وہ اِدھر اُدھر ٹہلنے لگا۔ اچانک ہمارے گھر کے باہر کسی کی آہٹ سُنائی دی، حاتم طائی نے بلند آواز سے کہا: کون ہے؟ لیکن کسی نے جواب نہ دیا۔ میں باہر گئی اور حالات کا جائزہ لے کر واپس آئی اور حاتم طائی کو بتایا: آپ کی فُلاں پڑوسن ہے، اس کَڑے وقت میں آپ کے علاوہ کوئی اور اسے نظر نہ آیا جس کے پاس جاکر پناہ لیتی۔ اپنے بُھوکے بچوں کو آپ کے پاس لائی ہے۔ وہ بھوک سے اس طرح بلبلا رہے ہیں جیسے کسی جانور کے بچے چیختے ہیں۔ یہ سُن کر حاتم طائی نے کہا: اسے جلدی سے میرے پاس لاؤ۔ میں نے کہا: ہمارے اپنے بچے بُھوک سے مرے جارہے ہیں، انہیں دینے کیلئے ہمارے پاس کچھ نہیں تو پھر بیچاری پڑوسن اور اس کے بچوں کی ہم کیا مدد کریں گے؟ حاتم طائی نے کہا: خاموش رہو، اللہ تعالیٰ ضرور تمہارا اور ان سب کا پیٹ بھرے گا۔ جاؤ! جلدی سے اس دُکھیاری ماں کو اندر بُلالو۔ میں نے اسے بُلا لیا۔ اس غریب نے 2 بچے اپنی گود میں اُٹھائے ہوئے تھے اور 4 بچے اس سے لپٹے اس کے پیچھے آرہے تھے۔ حاتم طائی نے انہیں کمرے میں بٹھایا اور اپنا ایک عُمدہ جانور ذبح کرکے آگ جلائی۔ جب شُعلے بُلند ہونے لگے تو چُھری لے کر اس کی کھال اُتاری پھر اس عورت کی طرف چُھری بڑھاتے ہوئے کہا: کھاؤ! اور اپنے بچوں کو بھی کھلاؤ پھر مجھ سے کہا: تم بھی کھاؤ اور بچوں کو بھی جگادو تاکہ وہ بھی اپنی بھوک مِٹا سکیں۔ ہماری پڑوسن

تھوڑا تھوڑا گوشت کھا رہی تھی اس کی جھجک کو محسوس کرتے ہوئے حاتم طائی نے کہا: کتنی بُری بات ہے کہ تم ہماری مہمان (Guest) ہو کر تھوڑا تھوڑا کھا رہی ہو۔ یہ کہہ کر وہ ہمارے قریب ہی ٹہلنے لگا۔ ہم سب کھانے میں مصروف تھے اور حاتم طائی ہماری جانب دیکھ رہا تھا۔ ہم نے خوب سیر ہو کر کھایا، لیکن بخدا! حاتم طائی نے ایک بوٹی بھی نہ کھائی، حالانکہ وہ ہم سب سے زیادہ بھوکا تھا۔ صبح زمین پر ہڈیوں اور کُھروں کے سوا کچھ نہ بچا تھا۔ (عیون الحکایات، ۲/۲۴۰، ملخصا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت نصیحت کے کئی مدنی پھولوں کو اپنے دامن میں سَموئے ہوئے ہے، مثلاً پہلے کے لوگوں میں پڑوسیوں کی خیر خواہی اور ان کی تکلیفوں کا اِحساس کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، حاتم طائی جو زمانۂ جاہلیت میں سخاوت میں کافی مشہور سمجھا جاتا تھا، خُصوصاً اپنے پڑوسیوں (Neighbours) پر بہت زیادہ مہربان، ان کا سچا خیر خواہ اور حاجت مند پڑوسیوں کا سہارا تھا، اس کے پڑوس میں کوئی تکلیف میں مُبتلا ہوتا تو اس کی راتوں کی نیندیں اُڑ جاتیں اور اس پر بے سُکونی کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ پڑوسیوں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آنا، زمانۂ قدیم سے ہی لوگوں کے درمیان رائج تھا، پھر جب اسلام کا سُورج طُلوع ہوا تو اس عالمگیر مذہب اور بندوں کے حقوق کے سب سے بڑے عَلَمبَردار دِین نے پڑوسیوں کے حُقوق کی اہمیّت کو مزید چار چاند لگا دیئے، چنانچہ دینِ اسلام کی خاطر مر مٹنے والوں، خدا تعالیٰ کے احکامات کے آگے سَرِ تسلیم خَم کرنے والوں اور مُصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شیدائیوں نے اپنے اَقوال و کردار سے پڑوسیوں کے حقوق کی اَدائیگی اور ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک بجالانے کی وہ عظیم مثالیں قائم کر دکھائیں کہ جن کی مثال تاریخِ عالَم میں ملنی مشکل ہے۔

آیئے! بطورِ ترغیب پڑوسی کے ساتھ حُسنِ سُلوک پر مشتمل ایک ایمان افروز حکایت سُنتے ہیں اور

نصیحت کے مدنی پھول چنتے ہیں، چنانچہ

ایک پڑوسی کی توبہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن رجاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ کُوفہ میں امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پڑوس میں ایک موچی (Cobbler) رہتا تھا جو تمام دن تو محنت مزدوری کرتا اور رات گئے گھر میں مچھلی یا(کسی اور جانور کا) گوشت لے کر آتا پھر اسے بُھون کر کھاتا۔ اس کے بعد شراب پیتا، جب شراب کے نشے میں دُھت ہو جاتا تو خوب شوروغل کرتا۔ اس طرح رات گئے تک سلسلہ رہتا یہاں تک کہ اسے نیند گھیر لیتی۔ کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس شوروغل سے بے حد تکلیف ہوتی، لیکن آپ تمام رات نماز میں مشغول رہتے۔ ایک رات اس ہمسایہ موچی کی آواز نہ سُنی۔ صبح کو اس کے بارے میں اِسْتفسار فرمایا تو آپ کو بتایا گیا کہ کل رات اس کو سپاہیوں نے پکڑ لیا ہے اور وہ قید میں ہے۔ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نمازِ فجر ادا کی اور اپنی سواری پر سوار ہو کر خلیفہ (Caliph) کے پاس پہنچے اور اپنے آنے کی خلیفہ کو اطلاع بھجوائی۔ خلیفہ نے حکم دیا، آپ کی سواری کی لگام تھام کر نہایت ہی احترام کے ساتھ فرشِ شاہی تک لے آؤ اور آپ کو سواری سے نہ اُترنے دیا جائے۔ سپاہیوں نے ایسا ہی کیا۔ خلیفہ نے دریافت کیا: کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: میرا ایک ہمسایہ موچی تھا جسے کل رات سپاہیوں نے پکڑ لیا ہے اُس کی آزادی کا حُکم فرمائیے۔ خَلِیفہ نے فرمان جاری کر دیا کہ اُس موچی (Cobbler) کو فوراً رِہا کر دو اور ہر اُس قیدِی کو بھی رِہا کر دو، جو آج کے دن پکڑا گیا ہے، چنانچہ سب کو آزاد کر دیا گیا۔

پھر امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سواری پر سوار ہو کر چل دیئے۔ وہ ہمسایہ ان کے پیچھے پیچھے چلنے

لگا تو امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: اے نوجوان! کیا ہم نے تمہیں کوئی تکلیف دی؟ اس نے عرض کی: نہیں بلکہ آپ نے تو میری مدد فرمائی اور میری سفارش فرمائی، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہتر جزا عطا فرمائے کہ آپ نے ہمسائے کی حرمت اور حق کی رعایت فرمائی۔ اس کے بعد اس شخص نے توبہ کر لی اور گناہوں سے باز آ گیا۔ (مناقب الامام الاعظم، ص۲۲۵، ۲۲۴، ملخصًا)

خیر خواہ ہم بھی پڑوسی کے بنیں یہ کرم یامصطفٰے فرمایئے
نعمتِ اَخلاق کر دیجئے عطا یہ کرم یا مصطفٰے فرمایئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے امامِ اعظم اَبُو حَنِیفہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ کیسا حُسنِ سُلوک کا برتاؤ کرتے تھے، باوجود یہ کہ آپ کا پڑوسی شراب کے نشے میں بدمست ہو کر رات گئے تک آپ کو اَذِیَّت دیتا اور آپ کی عبادات میں خلل کا سبب بنتا، مگر قُربان جایئے کہ وقت کے اتنے بڑے امام ہو کر بھی آپ نے اپنے پڑوسی کی اس تکلیف دہ حرکت پر اسے اینٹ کا جواب پتھر سے دینے یا کسی بھی طرح کی بدسُلوکی کرنے کے بجائے صبر کا مُظاہرہ کیا اور مسلسل دَرگُزر فرماتے رہے، حتّٰی کہ جب اسی پڑوسی کو کسی جُرم میں گرفتار کیا گیا تو آپ کے پاس یہ موقع تھا کہ اس کے خلاف مُقدّمہ بنوا دیتے یا خلیفہ وقت سے اس کی شکایت کر کے اسے سزا دلواتے مگر آپ نے ایسا کچھ نہیں کیا بلکہ حقِ پڑوس کی رعایت کرتے ہوئے خَلیفۂ وقت کے پاس جا کر اس کی جائز سفارش کر کے اسے قَید سے آزاد کروا دیا۔ آپ کے اس حُسنِ اخلاق کا اس کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ اس نے اپنے پچھلے تمام گُناہوں سے سچی توبہ کی اور ہمیشہ کیلئے گُناہوں سے باز آ گیا۔

ہے دھوم چاروں طرف سَخا کی بھری ہے جھولی ہر ایک گدا کی

عطا ہو مجھ کو بھی طیبہ کا غم   اِمامِ اعظم ابو حنیفہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 573)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ پڑوسی کی جانب سے اگر کوئی تکلیف پہنچ جائے تو ہمیں جذبات میں آکر اس کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنے، اس کے خلاف تادیبی کاروائی کرنے یا اسے کسی طرح کا نُقصان پہنچانے کے بجائے صبر کا مُظاہرہ کرنا چاہیے، کیونکہ پڑوسی کی تکلیفوں پر صبر کرنے کی برکت سے انسان اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بن جاتا ہے۔ چنانچہ

مَحبوبِ رَبُّ العزّت، مُحسنِ انسانیت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جن لوگوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ محبت فرماتا ہے ان میں وہ شخص بھی شامل ہے، جس کا بُرا پڑوسی اسے ایذا دے تو وہ اس کی اِیذا رَسانی پر صبر کرے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی زندگی یا موت کے ذریعے کفایت فرمائے۔

(معجم کبیر، ۱۵۲/۲، حدیث:۱۶۳۷)

حقِّ پڑوس کیا ہے؟

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یاد رکھئے! حَقِ پڑوس صرف یہ نہیں کہ پڑوسی کو تکلیف پہنچانے سے اجتناب کیا جائے، بلکہ پڑوسی کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف کو برداشت (Tolerate) کرنا بھی حقِ پڑوس میں شامل ہے۔ کیونکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص اپنے پڑوسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا اور وہ اس کے بدلے اسے تکلیف نہیں دیتا، حالانکہ اس طرح پڑوس کا حق ادا نہیں ہوتا، لہٰذا صرف تکلیفوں کو برداشت کرنے پر ہی اِکتفانہ کرے بلکہ ضروری ہے کہ اس کے ساتھ نرمی اور اچھے طریقے کے ساتھ پیش آئے۔ (احیاء العلوم، کتاب اداب الالفۃ۔۔۔الخ، ۲۶۷/۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آئیں اگر وہ کسی آزمائش میں مُبتلا ہو مثلاً اس کا بچہ گم ہو جائے، اس کے یہاں فوتگی یا ڈکیتی ہو جائے، مکان یا چھت گِر جائے، آگ لگ جائے یا وہ لائٹ، پانی، بیماری، روزگار، گھریلو ناچاکی یا جھوٹے مُقدّمے جیسے مسائل سے دوچار ہو تو ہمیں فوراً اپنی طاقت کے مطابق اس کی حاجت روائی کرتے ہوئے اسے مسائل کی دلدل سے نکالنے کی کوشش کرنی چاہیے، کیونکہ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سُلوک کرنا ایسا بہترین عمل ہے کہ جس کی تعلیم خود ہمارا ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ ہمیں ارشاد فرما رہا ہے۔ چنانچہ پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَاء کی آیت نمبر 36 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْــٴًـا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ﴿۳۶﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اِترانے والا بڑائی مارنے والا۔

اس آیتِ مقدسہ کے تحت تفسیراتِ احمدیہ میں ہے کہ قریب کے ہمسائے سے مراد وہ ہے جس کا گھر اپنے گھر سے ملا ہوا ہو اور دُور کے ہمسائے سے مراد وہ ہے جو محلہ دار تو ہو مگر اس کا گھر اپنے گھر سے ملا ہوا نہ ہو یا جو پڑوسی بھی ہو اور رشتہ دار بھی وہ قریب کا ہمسایہ ہے اور وہ جو صرف پڑوسی ہو،

رشتہ دار نہ ہو وہ دُور کا ہمسایہ یا جو پڑوسی بھی ہو اور مسلمان بھی وہ قریب کا ہمسایہ اور وہ جو صرف پڑوسی ہو مسلمان نہ ہو وہ دُور کا ہمسایہ ہے۔(تفسیرات احمدیہ، النساء، تحت الآیۃ: ۳۶، ص۲۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اسلام کتنا پیارا مذہب ہے کہ جو نہ صرف ہمیں والدین اور رشتے داروں کے ساتھ بھلائی کا درس دیتا ہے بلکہ یہ بھی سکھاتا ہے کہ ہمیں اپنے قریبی اور دُور کے ہمسایوں کے ساتھ کس طرح کا سُلوک کرنا چاہئے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم کے علاوہ احادیثِ مُبارکہ میں بھی کثرت کے ساتھ پڑوسیوں کی اہمیّت، ان کے ساتھ حُسنِ سُلُوک بجالانے اور ان کے حُقوق کی بجاآوری کا ذِہن دیا گیا ہے۔ آیئے !اس ضمن میں ایک بہت ہی پیاری حدیث پاک سُنتے ہیں اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گُلدستے میں سجانے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ

نبیِ کریم ،رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **تمہیں معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہے ؟**(پھر خود ہی ارشاد فرمایا:) کہ جب وہ تم سے مدد مانگے، مدد کرو اور جب قرض مانگے قرض دو اور جب مُحتاج ہو تو اسے دو اور جب بیمار ہو عیادت کرو اور جب اسے خیر پہنچے تو مبارک باد دو اور جب مُصیبت پہنچے تو تعزیت کرو اور مر جائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ اور بغیر اجازت اپنی عمارت بُلند نہ کرو کہ اس کی ہوا روک دو اور اپنی ہانڈی سے اس کو ایذا نہ دو، مگر اس میں سے کچھ اسے بھی دو اور میوے خریدو تو اس کے پاس بھی ہدیہ کرو اور اگر ہدیہ نہ کرنا ہو تو چُھپا کر مکان میں لاؤ اور تمہارے بچے اسے لے کر باہر نہ نکلیں کہ پڑوسی کے بچوں کو رنج ہوگا۔ **تمہیں معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہے ؟قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! مکمل طور پر پڑوسی کا حق ادا کرنے والے تھوڑے ہیں، وہی ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مہربانی ہے۔** حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پڑوسیوں کے مُتَعلّق مسلسل وَصیّت

فرماتے رہے یہاں تک کہ لوگوں نے گُمان کیا کہ پڑوسی کو وارث کر دیں گے۔ پھر حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے فرمایا: پڑوسی 3 قسم کے ہیں، بعض کے 3 حق ہیں، بعض کے 2 اور بعض کا ایک حق ہے۔ جو پڑوسی مسلم ہو اور رشتہ دار ہو، اس کے 3 حق ہیں۔ حقِ جوار اور حقِ اسلام اور حقِ قَرابت۔ مسلم پڑوسی کے 2 حق ہیں، حقِ جوار اور حقِ اسلام اور غیر مسلم پڑوسی کا صرف ایک حقِ جوار ہے۔

(شعب الایمان، باب فی اکرام الجار، حدیث: ۹۵۶۰، ۷/۸۳-۸۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے ہر عقلمند شخص اچھی طرح یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ پڑوسیوں کے حُقوق کی بجا آوری، ان کی خبر گیری و حاجت روائی کرنے، ان کی دِلجوئی کرنے، ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے، انہیں خوش رکھنے اور انہیں تکلیف (Trouble) نہ پہنچانے کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کتنی شاندار ہیں کہ اگر آج مسلمان صحیح معنٰی میں ان حسین تعلیمات کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں اور ان کے مطابق عمل پیرا ہو جائیں تو وہ دن دُور نہیں کہ ہمارے معاشرے میں حقیقی معنٰی میں مدنی انقلاب برپا ہو جائے اور مُعاشرہ امن کا گہوارہ بن جائے، مگر افسوس! کہ جیسے جیسے ہم زمانہ نَبوِی سے دُور ہوتے جارہے ہیں دیگر مُعاملات کے ساتھ ساتھ اب پڑوسیوں کے حُقوق کی ادائیگی کے مُعاملے میں بھی پستی کے گہرے گڑھے میں گِرتے جارہے ہیں، ایک ہی گلی، محلے میں سالہا سال گُزر جانے کے باوُجود اپنے پڑوسی کی پہچان، اس کی موجودگی اور حقِّ پڑوس سے غَفلت کا یہ عالَم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے کسی عزیز سے ملنے آئے اور ہم سے اسی گلی یا محلے میں رہنے والے اپنے کسی عزیز کا پتا معلوم کرے تو ہم بغلیں جھانکتے اور سَر کھجاتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں بالکل خبر نہیں ہوتی کہ ہمارے پڑوس میں کون رہتا ہے، اس کا نام کیا ہے، کام کیا کرتا ہے، ہم تو بس اپنی مستی میں ایسے مست رہنے والے ہیں کہ پڑوس میں میت ہو جائے، کوئی بیمار ہو یا کسی پریشانی کا شکار ہو جائے تو ہمیں تعزیت و عیادت کرنے یا اسے

دِلاسہ دینے کی بھی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔

ہاں! مالداروں، سیٹھوں، افسروں، وزیروں، صاحبِ مَنْصَب لوگوں، مخصوص دوستوں، برادری والوں یا ایسے پڑوسی کہ جن سے ہمیں اپنا کام نکلوانا ہو ان کے یہاں تو ہم خُوشی غمی کے مَواقع پر پیش پیش نظر آتے یا انہیں اپنے یہاں کی تقریبات (Functions) میں بُلاتے ہیں، مگر غریب پڑوسیوں کی خیر خواہی کرنا یا ان کے ساتھ تعلُّقات قائم رکھنا ہم اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں، بعض نادان تو اس قدر بے حِس ہوتے ہیں کہ گھر کے اندر موجود بُھوک و پیاس، بیماری یا آزمائش میں مُبتلا بھائیوں، بہنوں حتّٰی کہ والدین تک کو ہی نہیں پوچھتے تو اندازہ لگایئے کہ وہ گھر کے باہر والے پڑوسیوں کا کیا خیال رکھیں گے اور کیا ان کے حُقُوق ادا کریں گے۔ پڑوسیوں کے حُقُوق کی اَہمیّت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ کئی بُزرگوں نے نہ صرف خود پڑوسیوں کے حُقُوق ادا فرمائے، بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دلائی ہے۔ چنانچہ

پڑوسیوں کے عام حقوق

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پڑوسیوں کے حُقُوق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: پڑوسیوں کے ساتھ سلام میں پہل کرے ❀... ان کے ساتھ طویل گفتگو نہ کرے، ❀... ان کے حالات کے بارے میں زیادہ سوال نہ کرے، ❀... جب وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت کرے ❀... مُصیبت کے وقت ان کی غم خواری کرے، ❀... مُشکل وقت میں ان کا ساتھ دے، ❀... خوشی میں ان کو مبارک باد دے، ❀... ان کی خوشی میں شرکت کرے، ❀... ان کی لغزشوں کو مُعاف کرے، ❀... اپنے گھر کی چھت پر سے ان کے گھر میں مت جھانکے، ❀... ان کی دیوار پر شہتیر رکھ کر، ان کے

پرنالے میں پانی گِرا کر اور ان کے صحن میں مٹی وغیرہ ڈال کر انہیں تکلیف نہ پہنچائے، ❀...ان کے گھر کے راستے کو تنگ نہ کرے، ❀...جو کچھ وہ اپنے گھر لے جارہے ہوں اس پر نظر نہ گاڑے، ❀ ...اگر ان کے عُیُوب اس پر ظاہر ہوں تو انہیں چُھپائے، ❀...اگر انہیں کوئی حادثہ پیش آجائے تو فوراً ان کی مدد کرے، ❀... پڑوسیوں کی غیر موجودگی میں ان کے گھر کی حفاظت (Safety) کرنے میں غفلت کا مُظاہرہ نہ کرے، ❀...ان کے خلاف کوئی بات نہ سُنے، ❀...ان کی (عورتوں) کے سامنے نگاہیں نیچی رکھے، ❀...ان کی اولاد کے ساتھ نرمی سے گفتگو کرے، ❀...دِین و دنیا کے جس مُعاملے میں انہیں رہنمائی کی ضرورت ہو(تو) اس میں ان کی رہنمائی کرے۔ (احیاء العلوم، ۲/ ۲۷۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسلافِ کرام کو خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے جہاں دیگر بہت سی عُمدہ خوبیوں سے آراستہ فرمایا، وہیں یہ عظیمُ الشّان وصف بھی ان کی مُبارک طبیعتوں میں راسخ تھا کہ یہ حضرات پڑوسیوں کے مُعاملے میں انتہائی مُحتاط تھے، پڑوسیوں کو اسلام میں کیا مقام و مرتبہ حاصل ہے، ان کے کیا حقوق ہیں؟ ان کی جانب سے ملنے والی تکلیفوں کے جواب میں ان کے ساتھ کس طرح کا سُلُوک کرنا چاہئے یہ حضرات ان تمام چیزوں کو دوسروں کے مُقابلے میں بہتر طور پر جانتے تھے، ہم تو پڑوسیوں کا بُرا چاہنے والے اور اِینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے قائل ہیں جبکہ یہ اللہ والے پوری زندگی حُقُوقُ اللہ اور حُقُوقُ الْعِباد کی رعایت کرنے بالخصوص پڑوسیوں کے حقوق کی بجاآوری، ان کی خیر خواہی، ان کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے کا عملی مُظاہرہ فرماتے تھے۔ آیئے! بطورِ ترغیب اس بارے میں بُزرگانِ دین کی چند ایمان افروز حکایات سُن کر ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں پر عمل کی نیت کرتے ہیں، چنانچہ

غیر مسلم مسلمان ہو گیا!

حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے ایک مکان کرایہ پر لیا۔ اُس مکان کے بالکل مُتَّصِل ایک غیر مسلم کا مکان تھا۔ وہ بُغض وعِناد کی بنیاد پر پرنالے کے ذَرِیعے گندا پانی اور غلاظت آپ کے کاشانۂ عظمت میں ڈالتا رہتا، مگر آپ خاموش ہی رہتے۔ آخر کار ایک دن اُس نے خود ہی آکر عَرض کی، جناب! میرے پرنالے سے گزرنے والی نَجاست کی وجہ سے آپ کو کوئی شکایت تو نہیں؟ آپ نے نہایت ہی نرمی(Softness) کے ساتھ فرمایا: پرنالے سے جو گندگی گرتی ہے اُس کو جھاڑو دے کر دھو ڈالتا ہوں۔ اس نے کہا، آپ کو اتنی تکلیف ہونے کے باوُجود غُصّہ نہیں آتا؟ فرمایا آتا تو ہے مگر پی جاتا ہوں کیونکہ (پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 134 میں) خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ مَحبّت نشان ہے:

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور غصّہ پینے والے اور لوگوں سے در گزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

(پ۴، آل عمران: ۱۳۴)

جواب سن کر وہ غیر مسلم مسلمان ہو گیا۔ (تذکِرۃُ الاولیاء، ص ۵۱)

اَخلاق ہوں اچھے مِرا کِردار ہو سُتھرا محبوب کا صدقہ تُو مجھے نیک بنا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص 115)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پُورا گھرانہ مسلمان ہو گیا

حضرت بایزید بسطامی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا ایک غیر مسلم پڑوسی سفر میں گیا، اس کے بال بچے گھر

رہ گئے، رات کو اس کا بچہ روتا تھا، آپ نے (اس کی بیوی سے) پوچھا کہ بچہ کیوں روتا ہے؟ وہ بولی گھر میں چراغ (Lamp) نہیں ہے، بچہ اندھیرے میں گھبراتا ہے۔ اس دن سے آپ روزانہ چراغ میں خوب تیل بھر کر روشن کرتے اور اس کے گھر بھیج دیا کرتے، جب وہ غیر مسلم سفر سے واپس آیا تو اس کی بیوی نے یہ واقعہ سنایا، وہ غیر مسلم بولا کہ جس گھر میں بایزید کا چراغ آگیا، وہاں اندھیرا کیوں رہے، وہ سب کے مسلمان ہوگئے۔ (مرآۃ المناجیح،۶/ ۵۷۳، ملخصًا)

سہل تستری کا پڑوسی سے حسنِ سلوک

حضرت سَیِّدُنا سہل تُستری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک غیر مسلم پڑوسی کے بیتُ الخَلا میں حضرت سہل تُستری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر کی طرف ایک سُوراخ تھا جس سے نجاست گِرتی تھی، آپ رات کو دن بھر میں گِرنے والی گندگی ایک کونے میں جمع کر دیا کرتے تھے، جب آپ بیمار ہوئے تو آپ نے اس کو بلا کر اسے واقعہ بتایا اور مَعْذرت خواہانہ انداز میں کہا: مجھے ڈر ہے کہ (میری وفات کے بعد) میرے ورثا اس بات کو برداشت نہ کر سکیں گے اور تم سے جھگڑ پڑیں گے۔ اسے آپ کے اتنی بڑی اِیذا پر صبر کرنے پر بڑا تعجب ہوا، اس نے عرض کی: آپ اتنے طویل عرصہ سے میرے ساتھ ایسا مُعاملہ کرتے رہے اور میں ہوں کہ اب تک کفر پر قائم ہوں اپنا ہاتھ بڑھایئے تاکہ میں مسلمان ہو جاؤں۔ آپ نے ہاتھ بڑھایا اور وہ (غیر مسلم اسی وقت کلمہ پڑھ کر) مسلمان ہو گیا، اس کے بعد آپ کا بھی وصال ہو گیا۔ (کتاب الکبائر، ص ۲۴۱، ملخصا)

40 گھروں پر خرچ کیا کرتے

حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن ابی بکر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پڑوس کے گھروں میں سے دائیں بائیں اور

آگے پیچھے کے 40،40 گھروں کے لوگوں پر خرچ کیا کرتے تھے، عید کے موقع پر انہیں قربانی کا گوشت (Meat) اور کپڑے بھیجتے اور ہر عید پر 100 غلام آزاد کیا کرتے تھے۔ (المستطرف، ۱/۲۷۶)

خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور پڑوسیوں کے حقوق

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پڑوسیوں کا بہت خیال رکھا کرتے، ان کی خبر گیری فرماتے، اگر کسی پڑوسی کا انتقال ہو جاتا تو اس کے جنازے کے ساتھ ضرور تشریف لے جاتے، اس کی تدفین کے بعد جب لوگ واپس ہو جاتے تو آپ تنہا اس کی قبر کے پاس تشریف فرما ہو کر اس کے حق میں مغفرت و نَجات کی دُعا فرماتے اور اس کے اہلِ خانہ کو صبر کی تلقین کرتے اور انہیں تسلّی دیا کرتے۔ (معین الارواح، ص ۱۸۸، بتغیر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ پڑوسیوں کے حقوق کے مُعاملے میں ہمارے بُزرگانِ دِین کا انداز کس قدر شاندار تھا کہ جن کے حُسنِ سُلُوک کی برکتیں نہ صرف مسلمان پڑوسیوں کو میسر تھیں، بلکہ غیر مسلم (Non muslim) پڑوسی بھی ان کے حُسنِ سُلُوک سے بے حد مُتاثر تھے، باوجود یہ کہ ان کا پڑوسی انہیں اذیّت دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑتا مگر یہ حضرات صبر و رِضا کے پیکر بن کر پڑوسی کی جانب پہنچنے والی اَذِیتوں کو برداشت کرتے، انہیں عید کی خُوشیوں میں اپنے ساتھ شریک کرتے حتّٰی کہ پڑوسی کے انتقال کے بعد اس کے جنازے میں تشریف لے جاتے، اس کے حق میں دُعائے مغفرت فرماتے اور اس کے اَہلِ خانہ کو صبر کی تلقین فرماتے اور یہی اسلامی تعلیمات کا تقاضا ہیں۔ افسوس! صد افسوس! آج ہر شخص اپنے حُقُوق کیلئے تو آواز بلند کرتا ہے مگر اپنے پڑوسیوں کے حقوق کی بالکل پروا نہیں کرتا، ہم خود تو کثیر نعمتوں سے فیضیاب ہوتے اور مرغّن غذاؤں پر ہاتھ صاف کرتے ہیں، لیکن ہمارے

پڑوسی کن حالات سے گزرتے ہیں، ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں، اگر ہمارا کوئی ضرورت مند پڑوسی ہم سے کسی چیز کا ہی سوال کربیٹھے تو اس کی حاجت روائی پر قدرت کے باوجود بھی ہم کنجوسی کا مظاہرہ کرتے ہیں، بسا اوقات تو انتہائی ناپسندیدہ سلوک سے پیش آتے ہیں، اسی طرح بعض نادانوں کا یہ حال ہے کہ وہ اپنا کچرا مثلاً پھلوں یا سبزیوں کے چھلکے، قربانی کے جانور کا خون، اس کی دُم یا چھیچھڑے وغیرہ پھینکنے، گندا پانی چھوڑنے، بِلا اجازت اس کے گھر میں جھانکنے، شادی یا دیگر تقریبات پر گانے (Songs) چلانے، فائرنگ یا آتش بازی کرنے، اس کے گھر یا دُکان کے آگے بِلا وجہ رُکاوٹ لگانے، اس کے گھر کی گھنٹی بجانے، اس کے بچوں کو دھمکانے مارنے، اس کی ذات یا اس سے مُتعلِّق چیزوں مثلاً قربانی کے جانور، مکان، دکان یا گاڑی وغیرہ میں عیب نکالنے، اس کی دیواروں کو پان گٹکے کی پچکاریوں سے آلُودہ کرنے وغیرہ معاملات کے ذریعے اپنے پڑوسی کو ستا کر اور اس کا چین و سکون برباد کرکے اپنی قبر و آخرت کو داؤ پر لگادیتے ہیں۔ ایسوں کو چاہیے کہ وہ پڑوسیوں کے حقوق پامال کرنے اور انہیں ستانے سے ڈریں، کیونکہ پڑوسیوں کو ستانے کے سبب اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوگیا، اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رُوٹھ گئے، تو یاد رکھئے! نماز، روزوں اور صدقہ و خیرات کی کثرت بھی جہنّم کے عذاب سے نہیں بچاسکے گی۔

آئیے! پڑوسیوں کے ساتھ بدسُلُوکی کی وعیدوں پر مشتمل 4 فرامینِ مُصْطَفٰے سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بہت سے پڑوسی قیامت کے دن اپنے پڑوسیوں کا دامن پکڑلیں گے، مظلوم پڑوسی عرض کرے گا: یارب عَزَّوَجَلَّ! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھ پر اپنا دروازہ بند کررکھا تھا اور اپنی ضرورت سے زائد چیزیں مجھ سے روکی تھیں۔ (کنز العمال، کتاب الصحبۃ،

باب الرابع فی حقوق...الخ، ۵/۲۳، جزء ۹، حدیث:۲۴۸۹۴)

ایک شخص نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! فُلاں عورت کا تذکرہ اس کی نماز صدقہ اور روزوں کی کثرت کی وجہ سے کیا جاتا ہے، مگر وہ اپنی زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف دیتی ہے۔ تو رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: وہ جہنمی ہے۔ اس نے پھر عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! فُلاں عورت نماز و روزے کی کمی اور پنیر کے ٹکڑے صدقہ کرنے کے باعث پہچانی جاتی ہے اور اپنے پڑوسیوں کو اِیذا بھی نہیں دیتی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: وہ جنّتی ہے۔ (مسند احمد، ۳/۴۴۱، رقم ۹۶۸۱)

بارگاہِ رسالت میں ایک شخص نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں نے فُلاں قبیلے کے محلے میں رہائش اختیار کی ہے لیکن ان میں سے جو مجھے سب سے زیادہ تکلیف دیتا ہے وہ میرا سب سے زیادہ قریبی پڑوسی ہے۔ تو سرکارِ والا تبار، بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق اور حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق اور حضرت سَیِّدُنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھیجا وہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر زور زور سے یہ اعلان کرنے لگے کہ بے شک 40 گھر پڑوس میں داخل ہیں اور جس کے شر سے اس کا پڑوسی خوفزدہ ہو وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔ (معجم کبیر، ۱۹/۷۳، حدیث: ۱۴۳)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جس نے اپنے پڑوسی کو اِیذا دی بے شک اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی، جس نے اپنے پڑوسی سے جھگڑا کیا اس نے مجھ سے جھگڑا کیا اور جس نے مجھ سے لڑائی کی بے شک اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے لڑائی کی۔ (کنز العمال، کتاب الصحبۃ، ۵/۲۵، جزء ۹، حدیث: ۲۴۹۲۲)

"مدرسۃ المدینہ بالغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ پڑوسیوں کو ستانا کس قدر تباہ کُن ہے کہ پڑوسیوں کو تکلیف دینے کے سبب بندہ جنت سے محروم (Deprived) ہو کر جہنّم کا حقدار قرار پاتا ہے، ایسا شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایذا دیتا اور ان سے لڑائی مول لیتا ہے۔ لہٰذا پڑوسیوں کے ہر معاملے کی خبر رکھئے ، انہیں تکلیف پہنچانے سے بچیے اور عملی طور پر اپنے پڑوسیوں کے ہمدرد و خیر خواہ بن جائیے، پڑوسیوں کے حقوق کی بجا آوری اور ان کے ساتھ حُسنِ سلوک کا ذہن بنانے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اِسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جانا بھی ہے، کیونکہ اس ماحول میں پڑوسیوں کے حقوق کی بجا آوی کا خوب خوب ذہن دیا جاتا ہے، لہٰذا پڑوسیوں کے حقوق کی بجا آوری اور ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا جذبہ بڑھانے کے لئے اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر **12 مدنی کاموں** میں مشغول ہو جائیے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مدرسۃ المدینہ بالغان"** میں پڑھنا / پڑھانا بھی ہے۔ جس میں بالغ اسلامی بھائیوں کو درست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم فِی سَبِیْلِ اللہ پڑھانے کا سلسلہ ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کرنے اور اس کی تلاوت کرنے کی برکتوں کے تو کیا کہنے کہ صاحبِ جُود و نوال، محبوبِ رَبِّ ذُوالجلال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **قرآنِ پاک سیکھنا، اس کی کثرت سے تلاوت کرنا اور اس کے عجائبات میں غور و فکر کرنا اپنے اوپر لازم کرلو، اس کے ذریعہ تم جنت میں (بلند) درجات کو حاصل کرلوگے۔** (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السابع فی تلاوۃ القرآن وفضائلہ، ۱/۲٦٦، حدیث: ۲۳٦۵)

آیئے! بطورِ ترغیب مدرسۃُ المدینہ بالغان میں پڑھنے کی ایک ایمان افروز مدنی بہار سُنئے اور مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے کی نیّت کیجئے، جو دُرست قرآنِ کریم پڑھنا جانتے ہیں، وہ دُوسروں کو قرآنِ

کریم پڑھا کر علمِ قرآن کو عام کریں، چنانچہ

اِسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میرے گناہ بہُت زیادہ تھے۔ جن میں مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ V.C.R کی لِیڈ سپلائی کرنا، روزانہ دو بلکہ تین تین فلمیں دیکھنا، وِرائٹی پروگرامز (Programmes) میں راتیں کالی کرنا شامل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بابُ المدینہ کراچی کے عَلاقے نیا آباد کے ایک اسلامی بھائی کی مسلسل اِنفِرادی کوشِش کی بَرَکت سے عَلاقے کے مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں جانے کی ترکیب بنی اور اس طرح عاشقانِ رسول کی صُحبت ملی اور میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر مَدَنی کاموں میں مصروف ہو گیا۔

گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں نہ صرف اپنی بلکہ دوسروں کی اصلاح کی بھی ترغیب دلاتا، بلکہ نمازی اور سُنَّتوں کا پیکر بھی بناتا ہے، ممکن ہے کہ اِبتدا میں ہم پر بھی کسی نے اِنْفرادی کوشش کی ہوگی، جس کی بدولت آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم بھی اس مدنی ماحول کی برکتیں لُوٹ رہے ہیں، لہٰذا اسی طرح ہمیں چاہئے کہ ہم بھی انفرادی کوشش کے ذریعے دیگر مسلمانوں خُصوصاً اپنے پڑوسیوں کو نیکی کی دعوت دے کر انہیں بھی نمازوں کی ادائیگی، سنّتوں پر عمل کرنے، مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے، راہِ خدا میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلوں کا مسافر بننے، مکتبۃ المدینہ سے شائع کردہ کتب ورسائل کا مطالعہ کرنے اور سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت

کرنے وغیرہ جیسے نیک کاموں کا ذہن دیتے رہیں۔ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں گناہوں میں مُبتَلا دیکھیں تو پیار و مَحَبَّت اور شفقت و نرمی کے ساتھ روکنے کی کوشش کریں۔ پڑوسیوں کو نیکی کی دعوت دینا اور انہیں گناہوں سے منع کرنا کس قدر اہم ہے۔ آیئے! ایک حدیثِ مبارک سے اس کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ

ایک دن دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور مسلمانوں کے کچھ گروہوں کی تعریف فرمائی، پھر ارشاد فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنے پڑوسیوں کو نہ سمجھاتے نہ سکھاتے اور نہ ہی نصیحت کرتے، نہ نیکی کی دعوت دیتے اور نہ ہی بُرائی سے منع کرتے ہیں، اور ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنے پڑوسیوں سے نہیں سیکھتے، نہ ان سے سمجھتے اور نہ ہی نصیحت طلب کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! چاہیے کہ ایک قوم اپنے پڑوسیوں کو ضرور دِین سکھائے، سمجھائے، نصیحت کرے اور نیکی کی دعوت دے، اسی طرح دوسری قوم کو چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں سے دِین سیکھے، سمجھے اور نصیحت حاصل کرے ورنہ جلد ہی انہیں اس کا اَنجام بھگتنا پڑے گا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر شریف سے نیچے تشریف لے آئے، تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے (ایک دوسرے سے) اِسْتِفْسار فرمایا: آپ کے خیال میں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان لوگوں سے کون سے لوگ مراد لئے ہیں؟ تو دوسروں نے انہیں بتایا: ان سے مراد اَشعری قبیلہ والے ہیں کیونکہ وہ فقہا کی قوم ہے اور ان کے پڑوسی جفاکار اعرابی ہیں۔

جب یہ بات اشعریوں تک پہنچی تو وہ خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے ایک قوم کی بھلائی اور ایک کی بُرائی کا ذِکر فرمایا، ہم ان میں سے کس میں ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

ارشاد فرمایا: چاہئے کہ ایک قوم اپنے پڑوسیوں کو ضرور دِین سکھائے، انہیں سمجھائے، نصیحت کرے، نیکی کی دعوت دے اور بُرائی سے منع کرے، اسی طرح دوسری قوم کو چاہئے کہ اپنے پڑوسیوں سے دِین سیکھے، سمجھے اور ان سے نصیحت طلب کرے ورنہ جلد دنیا میں ہی اس کا اَنجام بھگتے گی۔ انہوں نے دوبارہ عرض کی، یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ! کیا ہم دوسرے لوگوں کو نصیحت کریں؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہی بات دُہرائی، اُنہوں نے پھر یہی عرض کی، کیا ہم دوسروں کو نصیحت کریں۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے۔ اُنہوں نے پھر عرض کی: ہمیں ایک سال کی مُہلت دیجئے۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں ایک سال کی مُہلت عطا فرمادی تاکہ یہ لوگوں کو دِین سکھائیں اور نصیحت کریں۔ (مجمع الزوائد، کتاب العلم، باب فی تعلیم من لا یعلم، ۱/۴۰۲، حدیث:۷۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ پڑوسیوں کو نیکی کی دعوت دینا، ان سے علمِ دین سیکھنا، سکھانا، انہیں نصیحت (Advise) کرنا اور ان سے نصیحت طلب کرنا کس قدر اہمیت رکھتا ہے کہ خود ہمارے آقا و مولیٰ، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ حقّ ترجمان سے اس کی ترغیب دلا کر اسے خوب واضح فرمادیا تاکہ تاقیامت آنے والے مسلمان آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ان حسین تعلیمات کو خوب سمجھ لیں اور اس مُعاملے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے بزرگانِ دین تعلیماتِ نَبوِی پر دل وجان سے عمل پیرا رہے، یہی وجہ ہے کہ ان حضرات کا شمار اپنے زمانے کے ان عظیم لوگوں میں ہوتا تھا کہ جو اپنے پڑوسیوں کے حقوق سے اچھی طرح واقف، ان پر بہت زیادہ مہربان اور ان کی آخرت کی بہتری کیلئے انہیں نیکی کی دعوت دینے کے عادی تھے۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سُنئے اور جھومئے۔ چُنانچِہ

نیکی کی دعوت سے متاثر ہو کر پڑوسی مسلمان ہو گیا

شَمعُون نامی ایک غیر مسلم حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پڑوسی تھا۔جب اُس کے انتِقال کا وَقت قریب آیا، تو آپ اُس کے پاس تشریف لے گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ اُس کا سارا جسم آگ کے دُھویں کی وجہ سے سیاہ پڑ گیا ہے! آپ نے اِنفِرادی کوشِش کرتے ہوئے اُسے اسلام قَبول کرنے کی دعوت پیش کی اور رَحمتِ الٰہی کی اُمّید دلائی۔اُس نے عَرض کی کہ میں 3 چیزوں کی وجہ سے اسلام سے دُور ہوں:(۱)جب اسلام کے نزدیک ''دُنیا'' بَہُت بُری شے ہے تو پھر تم لوگ اس کے حُصُول کی جُستجو کیوں کرتے ہو؟ (۲)موت کو یقینی تصوُّر کرنے کے باوُجُود اُس کے لئے تیّاری کیوں نہیں کرتے؟(۳)تمہارے کہنے کے مطابِق دیدارِ الٰہی بَہُت بڑی نعمت ہے تو پھر تم دنیا میں اُس کی مرضی کے خِلاف کام کیوں کرتے ہو؟

حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا:ان سب چیزوں کا تعلُّق تو اعمال سے ہے عَقائد سے نہیں، تم یہ تو غور کرو کہ غیرِ خدا کی عبادت میں وَقت ضائع کرکے تمہیں حاصل کیا ہوا؟مُؤمِن خواہ جیسا بھی ہو کم از کم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وَحدانیّت(یعنی ایک ہونے) کو تو تسلیم کرتا ہے۔ دیکھو!تم نے 70سال تک غَیرِ خدا کی عِبادَت کی اِس کے باوُجُود ہم دونوں اگر آگ میں کُودیں تو یہ ہم دونوں کو برابر جلائے گی، یقیناً تمہارا غَیرِ خدا کی عبادت کرنا تمہیں نہیں بچا سکے گا،ہاں میرے مالِک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ میں ضَرور یہ طاقت ہے کہ اگر وہ چاہے تو یہ آگ مجھے ذرّہ برابر نقصان نہ پہنچا سکے۔یہ فرما کر آپ نے اپنے ہاتھ میں آگ اُٹھالی ، لیکن اُس نے آپ کو کوئی نُقصان نہ پہنچایا۔یہ دیکھ کر شَمعُون بڑا مُتاثِر ہوا مگر اُداس ہو کر کہنے لگا: میں سَتَّر(70) سال غَیرِ خدا کی عبادت میں مبتلا رہا،اب آخِری وَقت میں کیا مسلمان ہُوں گا؟آپ نے اُس پر اِنفِرادی کوشِش جاری رکھی، آخِرکار اُس نے عرض کی: میں اِس شَرط پر مسلمان ہو سکتا ہوں کہ آپ مجھے یہ عَہد نامہ لکھ کر دیں کہ میرے مسلمان ہو جانے کے

بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے تمام گناہوں کی بَخشِش فرمادے گا۔ آپ نے اُسی مضمون کا عَہد نامہ لکھ کر اُس کے حوالے کر دیا، لیکن اُس نے کہا: اِس پر عادِل لوگوں کی گواہی بھی دَرج کروایئے۔ آپ نے اُس کا یہ مطالَبہ بھی پورا کر دیا۔ اِس کے بعد وہ مسلمان ہو گیا اور وصیَّت کی کہ میرے مرنے کے بعد مجھے آپ خود غسل دے کر یہ **"عہد نامہ"** میرے ہاتھ میں تھما دیجئے گا تاکہ میدانِ مَحشَر میں میرے مُؤمِن ہونے کا ثُبُوت بن سکے۔ یہ وصیَّت کرنے کے بعد اُس نے کلمۂ شہادت پڑھا اور اُس کی روح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی۔ آپ نے اُس کی وصیَّت پوری فرمائی۔ اُسی شب آپ نے خواب میں دیکھا کہ وہ بہُت قیمتی لباس اور نقش و نِگار سے مُزَیَّن تاج پہنے جنَّت کی سَیر میں مصروف ہے۔ آپ نے پوچھا: تجھ پر کیا گزری؟ اُس نے عرض کی، خدا عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفِرت فرما دی اور مجھے ایسے ایسے اِنعامات سے نوازا کہ میں بتا نہیں سکتا، لہٰذا! اب آپ پر کوئی بوجھ نہیں اور یہ **"عہد نامہ"** واپَس لے لیجئے، کیونکہ اب مجھے اِس کی حاجت نہیں۔ جب بیدار ہوئے تو وہ عہد نامہ آپ کے ہاتھ میں موجود تھا۔ آپ نے اِس کامیابی پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ۱/۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی بھی کیا شان ہے کہ وہ نیکی کی دعوت بھی دیتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عنایت سے کرامت بھی دکھاتے ہیں اور ایمان کی نعمت دلا کر جنَّت میں داخِلے کی صورت بھی بنا دیتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی اپنے پڑوسی کی فِکر رکھنی چاہئے اور اُسے نیکی کی دعوت سے محروم نہیں کرنا چاہئے۔ ہاں! غیر مُسلم سے دوستی رکھنے کی اِجازت نہیں کہ ایک عام آدمی یہ ذِہن بنائے کہ میں اِس سے دوستی کر کے اِس کو مسلمان کر لوں گا۔ البتّہ جو عالِمِ دین اُس غیر مسلِم کے مذہب اور باطِل عقیدوں کے رَد پر قدرت رکھتا ہو وہ بے شک شَریعت کے دائرے میں رہ کر اُسے اسلام میں لانے کیلئے اپنے قریب کرے اور اُس کو اسلام کی طرف رغبت دِلائے اور اُس کے

اِعْتِراضات کے جوابات دے۔

مجلس اِصلاح برائے کھلاڑیان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بھی ہمیں یہی مدنی سوچ فراہم کرتا ہے کہ ہم اپنے پڑوسیوں بلکہ ان سے تعلُّق رکھنے والی کسی بھی چیز کو نُقصان پہنچانے، ان کے جانوروں اور پرندوں کو بھی تکلیف دینے سے بچ کر اپنے لئے راہِ جنت کو آسان بنائیں، ہم بھی یہ مدنی سوچ پانے کے لئے اس مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 100 سے زائد شُعبہ جات میں خدمتِ دین کا کام سَرانجام دے رہی ہے، انہی شعبہ جات میں سے ایک شُعبہ **"مجلس اصلاح برائے کھلاڑیان"** قائم کیا گیا ہے جس کا بُنیادی مقصد کھیلوں سے وابستہ لوگوں میں دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"** کے مُطابق زندگی گزارنے کا مدنی ذہن دینا ہے، وقتاً فوقتاً اس شعبے سے وابستہ افراد کے گھروں، اکیڈمیز وغیرہ میں مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت) اور مدنی حلقے وغیرہ کی ترکیب ہوتی ہے۔ اس شعبے کے افراد دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے کے ساتھ ساتھ مدنی قافلے میں بھی سفر کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی کھلاڑیوں اور ان کے گھر والوں کو مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"** کا ذِہن دینے کی کوشش جاری ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجلس اصلاح برائے کھلاڑیان کو مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے پڑوسیوں کے حقوق کے مُتَعَلِّق سننے کی سعادت حاصل کی

❄ پڑوسیوں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا، زمانۂ قدیم سے ہی لوگوں کے درمیان رائج ہے۔

❄ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سُلُوک کرنے کی تعلیم خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمائی۔

❄ پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں کئی احادیثِ مُبارَکہ میں ترغیب دلائی گئی ہے۔

❄ پڑوسیوں کی جانب سے اگر کوئی تکلیف پہنچ جائے تو ہمیں صبر کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

❄ اگر ہمارا پڑوسی کسی آزمائش میں مبتلا ہو تو ہمیں فوراً اس کی حاجت روائی کرنی چاہیے۔

❄ پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین پر عمل کرنے والے ہیں۔

❄ پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے بزرگانِ دین کی سیرت پر چلنے والے ہیں۔

❄ پڑوسی کی طرف سے ملنے والی تکلیف پر صبر کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ہیں۔

❄ پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ مہربان ہوتا ہے۔

❄ پڑوسی کے ساتھ بُرا سُلُوک کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کرنے والے ہیں۔

❁ پڑوسی کے ساتھ بُرا سُلوک کرنے والا جنت میں داخلے سے محروم کردیا جائے گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں کسی قسم کا رنج اور تکلیف پہنچانے سے محفوظ فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھینکنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے چھینکنے کی سنّتیں وآداب سُنتے ہیں۔

دو فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔ (بُخارِی، ۴/۱۶۳، حدیث:۶۲۲۶) ❀ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے

1... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

۔(مُعْجَم کبِیر، ۱۱/ ۳۵۸ ،حدیث:۱۲۲۸۴) ❀ چھینک کے وَقت سر جھکایئے، منہ چُھپایئے اور آواز آہِستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔(رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۴) ❀ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائنُ العرفان صَفْحہ 3 پر طَحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ❀ سُننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ الله (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۱۹) ❀ جواب سن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ کہے: یَھْدِیْکُمُ اللهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے)۔(فتاویٰ ھندیة، ۵/ ۳۲۶) ❀ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ (مرآۃُ المناجیح،۶/ ۳۹۶) ❀ حضرت سَیِّدُنا مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مُبْتَلا نہیں ہو گا۔ (مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیْح، ۸/ ۴۹۹، تَحتَ الحدیث: ۴۷۳۹) ❀ چھینکنے والے کو چاہیے کہ زور سے حمد کہے تاکہ کوئی سنے اور جواب دے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/ ۶۸۴) ❀ چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجِب ہے، دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجِب نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔ (فتاویٰ ھندیة، ۵/ ۳۲۶) ❀ جواب اس صورت میں واجب ہو گا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔(بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۲۰) ❀ خطبے کے وقت کسی کو چھینک آئی تو سننے والا اس کو جواب نہ دے۔(فتاویٰ قاضیخان، ۲/ ۳۷۷) ❀ کئی اسلامی بھائی موجود ہوں تو بعض حاضِرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہو گا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔(رَدُّالْمُحتار، ۹/ ۶۸۴)

❀ دیوار کے پیچھے کسی کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو سننے والا اس کا جواب دے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۶۸۴/۹) ❀ نماز میں چھینک آئے تو سُکوت کرے (یعنی خاموش رہے) اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو بھی نماز میں حَرَج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارِغ ہو کر کہے۔ (فتاویٰ ھندیۃ، ۹۸/۱) ❀ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب کی نیّت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو آپ کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ (فتاویٰ ھندیۃ، ۹۸/۱) ❀ غیر مسلم کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو جواب میں یَھْدِیْکَ اللہُ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے ہدایت کرے) کہا جائے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۶۸۴/۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رسالہ **"163 مدنی پھول"** اور **"101 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر   چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائل بخشش مرمم، ص۴۲۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

ابوعَرُوبہ الحرانی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه کا معمول تھا کہ آپ کے سامنے جب کوئی احادیث پڑھتا تو آپ دُرُود و سلام پڑھے بغیر نہ رہتے اور خُوب ظاہر کر کے پڑھتے اور کہا کرتے کہ حدیث شریف پڑھنے کی ایک بَرَکت یہ ہے کہ دُنیا میں کثرت سے دُرُود و سلام پڑھنے کی سعادت ملتی ہے اور آخرت میں اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ جَنَّت کی نعمتیں ملیں گی۔ (سعادۃ الدارین، الباب الخامس فی المواطن التی تشرع فیھا الصلاۃ...الخ، ص۱۹۸)

گندے نکمّے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین کون ہمیں پالتا تم پہ کروروں درود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۰)

مختصر وضاحت: اے میرے آقا! آپ کی کرم نوازی ہے کہ آپ نے ہم جیسے نکمّوں کو اپنی غلامی میں قبول فرمایا، ورنہ ہم تو ایسے نکمّے اور ناکارہ اور گندے ہیں کہ ہم جیسوں کو کوئی ایک کوڑی کے تین تین بھی نہ خریدے، اگر آپ ہمارے

سرپرنہ ہوتے تو ہمیں کون منہ لگاتا؟۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا، ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا، ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا، ❀ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"عیون الحکایات (حصہ اول)"** صفحہ نمبر 269 سے ایک سبق آموز حکایت سنئے اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کی مہکتی

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

خوشبو سے اپنے دل کے مدنی گلدستے کو بھی مشکبار کرنے کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ

گناہوں سے حفاظت کی انوکھی دُعا

حضرت سَیِّدُنا مالک بن انس رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا یونس بن یوسف رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے زمانے کے مشہور اولیائے کرام میں سے تھے۔ زیادہ تر وَقْت مسجد میں گُزارتے اور اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول رہتے۔ عالَمِ شباب (یعنی جوانی کا عالَم) تھا۔ انہوں نے اپنی جوانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیلئے وقف کی ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ آپ مسجد سے باہر آرہے تھے کہ اچانک راستے میں ایک نوجوان عورت پر نظر پڑگئی اور دل کچھ دیر کے لئے اس کی طرف مائل ہوگیا لیکن پھر فوراً اپنے اس فعل پر نادِم ہوئے اور بارگاہِ الٰہی میں دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے اور ان الفاظ میں دعا مانگنے لگے: اے میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! بے شک تُو نے مجھے آنکھیں عطا فرمائیں جو کہ بہت بڑی نعمت ہیں لیکن مجھے خطرہ لگ رہا ہے کہ کہیں ان آنکھوں کی وجہ سے میں عذاب میں مُبْتلا نہ ہوجاؤں اور یہ آنکھیں میرے لئے ہلاکت کا باعث نہ بن جائیں، اے میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تُو میری آنکھوں کی بینائی سلب کرلے۔ جیسے ہی آپ دُعا سے فارغ ہوئے، آپ کی بینائی ختم ہوچکی تھی اور آپ نابینا (Blind) ہوگئے تھے چنانچہ آپ اپنے بھتیجے کو اپنے ساتھ رکھتے جو نمازوں کے اوقات میں آپ کو مسجد تک لے جاتا اور دیگر حاجات میں بھی آپ اس سے مدد لیتے۔ آپ کا بھتیجا آپ کو مسجد میں چھوڑ جاتا اور خود بچوں کے ساتھ کھیلنے لگتا۔ جب آپ کو کوئی حاجت درپیش ہوتی تو اسے بُلا لیتے اسی طرح وَقْت گُزرتا رہا۔ ایک مرتبہ آپ مسجد میں تھے کہ آپ کو اپنے جسم پر کوئی چیز رِینگتی ہوئی محسوس ہوئی، آپ نے بھتیجے کو آواز دی لیکن وہ بچوں کے ساتھ کھیل میں مگن رہا اور آپ کے پاس نہ آسکا۔

آپ کو خطرہ تھا کہ کوئی نُقصان نہ پہنچادے۔ چنانچہ آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دوبارہ فریاد کی اوران الفاظ کے ساتھ اپنے مالکِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگنے لگے: اے میرے رحیم و کریم پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تُو نے مجھے آنکھوں کی دولت سے نوازا جو کہ بہت بڑی نعمت تھی لیکن پھر مجھے خوف ہوا کہ کہیں ان آنکھوں کے غلط استعمال کی وجہ سے میں مبتلائے عذاب نہ ہو جاؤں، چنانچہ میں نے تجھ سے دعا کی کہ میری بینائی سلب کرلے، اے میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! اب مجھے یہ خوف ہے کہ اگر میری بینائی واپس لوٹ کر نہ آئی تو کہیں یہ میرے لئے آزمائش اور رُسوائی کا باعث نہ بن جائے کیونکہ میں اب دیکھ تو نہیں سکتا، کوئی مُوذی جانور مجھے نُقصان پہنچا سکتا ہے اور بار بار اپنی حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے دوسروں کی مدد دَرکار ہوتی ہے جس سے مجھے بڑی کوفت (تکلیف) ہوتی ہے، اے میرے مالک ومختار پروردگار عَزَّوَجَلَّ! مجھے میری بینائی لوٹادے تاکہ میں رُسوائی اور لوگوں کی مُحتاجی سے بچ جاؤں۔ حضرت سَیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ابھی وہ مردِ صالح اپنی دُعا سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ ان کی بینائی واپس لوٹ آئی اور اب وہ خود دوسروں کی مدد کے بغیر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوگئے۔ میں نے آپ کو دونوں حالتوں میں دیکھا یعنی اس حال میں بھی دیکھا کہ آپ کی بینائی ختم ہوچکی تھی اور اس حالت میں بھی دیکھا کہ دعا کی برکت سے آپ کو دوبارہ آنکھوں کی نعمت عطا کردی گئی۔ آپ پہلے کی طرح اب بھی خود مسجد کی طرف جاتے اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے بزرگانِ دین کس قدر خوفِ خدا والے، حیادار، نمازوں کے پابند، مُستجابُ الدَّعوات اور شکر گزار بندے تھے کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کی ہوئی نعمتوں (Blessings) کی حقیقی معنیٰ میں قدر و قیمت جانتے تھے، بے خیالی میں اگر کسی اَجنبیہ پر ان کی نظر پڑ جاتی تو یہ حضرات شیطان کے بہکاوے میں آکر بے حیا لوگوں کی طرح اس کے حُسن وجمال

میں گم ہو جانے، اس کا پیچھا کرنے اور ذِہن میں اس کے مُتعَلِّق گندے خیالات لانے کے بجائے اپنے اس عمل کے سبب بہت شرمندہ ہوتے کیونکہ انہیں اس حقیقت کا علم تھا کہ آنکھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک عظیمُ الشَّان نعمت ہے، جسے نیک و جائز کاموں میں استعمال کرنا اس نعمت کا شکر جبکہ غیر شرعی کاموں میں استعمال کرنا سراسر بیوقوفی اور نعمت کی ناقدری کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو جہنَّم کا حقدار بنانا ہے، جب یہ دیکھتے کہ اب ہم سے اس نعمت کا حق ادا نہیں ہو پائے گا تو بارگاہِ الٰہی میں اس نعمت کے سلب ہو جانے کیلئے دستِ دعا بلند فرما دیتے تاکہ دوبارہ کسی غیر عورت پر نظر نہ پڑ جائے، یہاں یہ مسئلہ بھی ذہن نشین رکھئے کہ بے خیالی میں اچانک کسی اجنبیہ عورت پر نظر پڑ جانے کے بعد فوراً ہٹالینا شرعاً واجب ہے جبکہ دوبارہ نظر کرنا جائز نہیں چنانچہ سرکارِ مدینہ مُنورہ، سردارِ مکّہ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا مولا مشکل کشا، علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے ارشاد فرمایا: اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بِلا قصد کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹالو اور دوبارہ نظر نہ کرو) کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری نظر جائز نہیں۔ (ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی نظرۃ الفجاءۃ، حدیث: ۲۷۸۶، ۴/۳۵۶)

حکیم الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ پہلی نِگاہ سے مُراد وہ نِگاہ ہے جو بغیر قَصْد (یعنی ارادے کے بغیر) اَجنبی عَورَت پر پڑ جائے اور دوسری نِگاہ سے مُراد دوبارہ اسے قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) دیکھنا ہے۔ اگر پہلی نظر بھی جَمائے رکھی تو بھی دوسری نگاہ کے حکم میں ہوگی اور اس (پہلی نظر کرنے) پر بھی گناہ ہوگا۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/۱۷)

بیان کردہ حکایت سے ہمیں یہ مدنی پھول بھی ملا کہ آنکھ کی نعمت سے محروم ہونے کے باوجود بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے مَسجد میں جاکر نمازِ باجماعت کی ادائیگی کرتے اوران کا یہ ذہن بنا ہوتا تھا کہ

آنکھ کی نعمت موجود نہیں تو کیا ہوا دیگر نعمتیں مثلاً ہاتھ پاؤں وغیرہ اَعضاء تو سلامت ہیں، لہٰذا یہ حضرات نمازِ باجماعت کی ادائیگی کی سعادت پانے کے لئے کسی کا سہارا لیکر مسجد پہنچ جایا کرتے تھے۔ اے کاش! ان بُزرگانِ دِین کے طفیل ہمیں بھی نعمتوں کی صحیح معنیٰ میں قدر نصیب ہو جائے، **آنکھوں کی حفاظت** اور **مسجد میں حاضری** کی سعادت مل جائے، نمازِ باجماعت کی ادائیگی کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مسلمانوں کو مساجد میں حاضر ہو کر نمازِ باجماعت کی پابندی کا ذہن دینے کے لئے مَدَنی اِنعام نمبر 2 میں ارشاد فرماتے ہیں: **"کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟"**

اس مَدَنی اِنعام کے متعلق امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"نیک بننے کا نُسخہ"** میں فرماتے ہیں: **"صرف اس ایک مَدَنی اِنعام پر اگر کوئی صحیح معنوں میں کاربند ہو جائے تو اُس کا بیڑا پار ہو جائے۔"**

میں بن جاؤں سراپا "مدنی انعامات" کی تصویر
بنوں گا نیک یا اللہ اگر رحمت تری ہو گی

(وسائلِ بخشش، ص۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ آج سائنس و ٹیکنالوجی کا

شعبہ ترقی و عروج (Peak) پر ہے اور آئے دن نئی سے نئی تحقیقات واِیجادات ہو رہی ہیں، حتّٰی کہ جدید ترین آلات کی مدد سے لاکھوں، کروڑوں، اربوں، کھربوں بلکہ بے شمار چیزوں کا حساب و کتاب بآسانی لگایا جاسکتا ہے، مگر قُربان جائیے کہ اس قدر ترقی کے باوجود آج تک کوئی ایسا آلہ کار ایجاد نہ ہوسکا کہ جو رَبّ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرسکے، اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے حساب ہیں، انہیں آج تک نہ کوئی شُمار کرسکا ہے اور نہ ہی آئندہ کوئی ان کا حساب لگا سکے گا۔

پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحْل آیت نمبر 18 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی نعمتوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ　ترجَمۂ کنزالایمان: اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کرسکوگے۔ (پ۱۴، النحل: ۱۸)

تفسیر صراطُ الجِنان میں اس آیتِ مقدسہ کے تحت لکھا ہے کہ بندے کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی جتنی نعمتیں ہیں، جیسے تندرست بدن، آفات سے محفوظ جسم، صحیح آنکھیں، عَقلِ سلیم، ایسی سماعت جو چیزوں کو سمجھنے میں مددگار ہے، ہاتھوں کا پکڑنا، پاؤں کا چلنا وغیرہ اور جتنی نعمتیں بندے پر فرمائی ہیں، جیسے بندے کی دِینی اور دُنیوی ضروریات کی تکمیل کیلئے پیدا کی گئیں تمام چیزیں، یہ اتنی کثیر ہیں کہ ان کا شمار (Counting) ممکن ہی نہیں حتّٰی کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی چھوٹی سی نعمت کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرے تو وہ حاصل نہ کرسکے گا تو ان نعمتوں کا کیا کہنا جنہیں تمام مخلوق مل کر بھی شمار نہیں کرسکتی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنے کی کوشش کرو اور اس کام میں اپنی زندگیاں صَرف کردو تو بھی اس پر قادر نہیں ہوسکتے۔

(خازن، النحل، تحت الآیۃ: ۱۸، ۳/۱۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ہم اپنی کئی زندگیاں تو ختم کرسکتے ہیں مگر لاکھ

کوششوں کے باوُجود بھی اس پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو ہرگز ہرگز شُمار نہیں کرسکتے اور نہ ان نعمتوں میں سے کسی ایک نعمت کا حق ادا کرسکتے ہیں۔ لہٰذا عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ جس طرح ہم امیری، تندرستی، خوشحالی، جوانی اور عافیت وغیرہ ہی کو نعمتیں تصور کرتے اور صرف انہی حالتوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کے گُن گاتے اور ان نعمتوں پر اس کے شکر گزار بن کر رہتے ہیں، اسی طرح ہمیں چاہیئے کہ غُربت واَفلاس، بیماری، معذوری، بدحالی، بڑھاپے وکمزوری اور مصائب و آلام کی حالت میں بھی لوگوں کے آگے شکوے شکایات کرنے اور اپنے دُکھڑے سُنانے کے بجائے اس کی دیگر نعمتوں کو یاد کرتے ہوئے صابر وشاکر بنیں اور ان نعمتوں پر اس کا خوب خوب شکر بجالائیں کیونکہ حقیقت میں ہم ناقدرے تو اس قابل(Capable) بھی نہیں تھے کہ ہمیں کوئی نعمت دی جاتی، نعمتیں ملنے پر ہونا تو یہ چاہیئے کہ ہم اس کے شکرانے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا والے کام کرتے اور نافرمانی والے کاموں سے بچتے، مگر افسوس! کہ غیروں کی دیکھا دیکھی اب کثیر مسلمان عقیقہ، منگنی، شادی بیاہ اور یومِ آزادی وغیرہ خُوشی کے موقع پر تقریبات میں شکرِ الٰہی کے بجائے معاذاللہ عَزَّوَجَلَّ دل کھول کر گانے باجوں، عجیب کھیل تماشوں، نامحرم مَردوں اور عورتوں سے میل جَول اور غیر شرعی رُسومات وغیرہ جیسے شیطانی کاموں کے ذریعے اپنی آخرت برباد کرتے اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی مول لیتے ہیں۔

یاد رکھئے! نعمتوں پر شکر بجالانے کا یہ طریقہ ہرگز درست نہیں بلکہ یہ تو نعمتوں کی شدید ناقدری ہے کیونکہ گانے باجے، سننا سنانا ناجائز وحرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے خصوصاً نعمت ملنے پر گانے باجے بجانا تو بہت ہی بُرا ہے۔ آیئے! **گانے باجوں کی تباہ کاریوں** پر مشتمل 3 روایات سنئے اور عبرت حاصل کیجئے:

(1) دو آوازوں پر دنیا و آخِرت میں لعنت ہے: (1) نِعمت کے وقت باجا (2) مصیبت کے وقت

چِلّانا۔(اَلْکامِل فِی ضُعَفاءِ الرِّجال، ۷/ ۲۹۹)

(2)جو گانے والی کے پاس بیٹھے، کان لگا کر دھیان سے سُنے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قِیامت اُس کے کانوں میں سیسہ اُنڈیلے گا۔ (ابنِ عَساکِر ج ۵۱ ص ۲۶۳)

(3)حضرت سَیِّدُنا علّامہ جلالُ الدّین سُیوطی شافعی رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ نَقل فرماتے ہیں: گانے باجے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیوں کہ یہ شَہوَت کو اُبھارتے اور غیرت کو برباد کرتے ہیں اور یہ شراب کے قائم مقام ہیں، اس میں نشے کی سی تاثیر ہے۔(شُعَبُ الْایمان، ۴/ ۲۸۰، حدیث: ۵۱۰۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزرگانِ دین میں نعمتوں کا شکر بجالانے کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ حضرات طرح طرح کی آزمائشوں میں گھرے ہونے کے باوُجُود کسی کے آگے اپنی پریشانی ظاہر کرکے ناشکری کے مُرتکب نہیں ہوتے تھے، اگر کوئی ان کی آزمائشوں کے باوجود انتہائی پُرسکون زندگی (Life) گزارنے اور صابر وشاکر رہنے پر تعجب کرتا تو یہ حضرات ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی دیگر نعمتوں، کرم نوازیوں اور احسانات کا اس حسین انداز میں تذکرہ فرماتے، جسے سُن کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے انہیں ہر طرح کا عیش و آرام میسر ہے۔ آیئے! ایسے ہی صابر وشاکر بزرگ کی ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ

12 سواروں کا قافلہ

حضرت سَیِّدُنا امام اَوزاعی رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک بُزرگ نے یہ واقعہ سُنایا کہ میں اولیائے کرام کی تلاش میں ہر وقت سرگرداں (حیران وپریشان) رہتا اور ان کی قیام گاہوں کو ڈھونڈنے

کے لئے صحراؤں، پہاڑوں اور جنگلوں میں پھرتا تاکہ ان کی صحبت سے فیض یاب ہوسکوں۔ ایک مرتبہ اسی مقصد (Purpose) کے لئے مصر کی طرف روانہ ہوا، جب میں مصر کے قریب پہنچا تو ویران سی جگہ میں ایک خیمہ دیکھا، جس میں ایک ایسا شخص موجود تھا، جس کے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں (جُذّام کی) بیماری سے ضائع ہوچکی تھیں لیکن اس حالت میں بھی وہ مردِ عظیم ان الفاظ کے ساتھ اپنے ربعَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کررہا تھا کہ اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں تیری وہ حمد کرتا ہوں جو تیری تمام مخلوق کی حمد کے برابر ہو۔ اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! بے شک تُو تمام مخلوق کا خالق ہے اور تُو سب پر فضیلت رکھتا ہے، میں اس انعام پر تیری حمد کرتا ہوں کہ تُو نے مجھے اپنی مخلوق میں کئی لوگوں سے افضل بنایا۔

وہ بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس شخص کی یہ حالت دیکھی تو میں نے کہا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس شخص سے یہ ضرور پوچھوں گا کہ کیا حمد کے یہ پاکیزہ کلمات تمہیں سکھائے گئے ہیں یا تمہیں اِلہام (Revelation) ہوئے ہیں؟ چنانچہ اسی ارادے سے میں اس کے پاس گیا اور اسے سلام کیا، اس نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے کہا: اے مردِ صالح! میں تم سے ایک چیز کے مُتَعَلِّق سوال کرنا چاہتا ہوں، کیا تم مجھے جواب دو گے؟ وہ کہنے لگا: اگر مجھے معلوم ہوا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرور جواب دوں گا۔ میں نے کہا: وہ کونسی نعمت ہے جس پر تُم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کر رہے ہو اور وہ کونسی فضیلت ہے جس پر تُم شکر ادا کر رہے ہو؟ (حالانکہ تمہارے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں وغیرہ سب ضائع ہوچکی ہیں پھر بھی تُم حمد بجالا رہے ہو) وہ شخص کہنے لگا: کیا تُو دیکھتا نہیں کہ میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے میرے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، میں سب دیکھ چکا ہوں۔ پھر وہ کہنے لگا: دیکھو! اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو مجھ پر آسمان سے آگ برسا دیتا جو مجھے جلا کر راکھ بنا دیتی، اگر وہ پروردگار عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو پہاڑوں کو حکم دیتا اور وہ مجھے تباہ و برباد کر ڈالتے، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو سمندر کو حکم فرماتا جو مجھے غرق

کر دیتا یا پھر زمین کو حکم فرماتا تو وہ مجھے اپنے اندر دھنسا دیتی لیکن دیکھو، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ان تمام مصیبتوں سے محفوظ رکھا پھر میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کیوں نہ ادا کروں، ؟اس کی حمد کیوں نہ کروں ؟اوراس پاک پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت کیوں نہ کروں ؟(عیون الحکایات،۱/۱۴۶ملخصًا)

مِرے سر پہ عِصیاں کا بار آہ مولیٰ! بڑھا جاتا ہے دم بدم یاالٰہی
زمیں بوجھ سے میرے پھٹتی نہیں ہے یہ تیرا ہی تو ہے کرم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص110)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے بعض نعمتوں سے محروم رہنے کے باوجود بھی ایسے صابر وشاکر رہتے ہیں کہ جیسے وہ نعمتیں کبھی ان سے زائل ہی نہیں ہوئیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی ان نیک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آزمائشوں پر صبر اور نعمتوں پر شکر کی عادت اپنائیں کیونکہ یہ دونوں ایسی عظیمُ الشّان اور پیاری عادتیں ہیں کہ جن کی برکت سے بندہ صدیقیت جیسے اعلیٰ ترین مَنْصَب پر فائز ہو جاتا ہے، چنانچہ

صبر کرنے والوں کا مرتبہ

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلی چیز لَوحِ محفوظ میں یہ لکھی کہ میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہوں، میرے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں! محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میرے رسول ہیں۔ جس نے میرے فیصلے کو تسلیم کرلیا اور میری نازل کی ہوئی مُصیبت پر صبر کیا اور میری نعمتوں کا شکر ادا کیا تو میں نے اس کو "صِدِّیق" لکھا ہے اور اس کو صِدِّیقین کے ساتھ اُٹھاؤں گا اور جس نے میرے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا اور میری نازِل کی ہوئی مُصیبت پر صَبْر نہیں کیا اور

میری نعمتوں کا شکر ادا نہیں کیا وہ میرے سوا جسے چاہے اپنا معبود بنا لے۔(تفسیر قرطبی، پ ۳۰، البروج، تحت الآیۃ: ۲۲، ۱۰/ ۲۱۰)

حضرت علامہ محمد عبد الرَّءُوف مناوی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: مومن کا ہر مُعاملہ تَعَجُّب خیز ہے اس لئے کہ اس کے تمام کاموں میں بھلائی ہی بھلائی ہے جبکہ کُفار و مُنافقین کو بالکل بھی یہ فضیلت حاصل نہیں، اگر مومن کو صحت و سلامتی پہنچتی ہے تو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتا ہے، یہ اس کیلئے بہتر ہے کیونکہ اسے شاکرین میں لکھ دیا جاتا ہے اور جب کوئی تکلیف دِہ بات پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے اور صابرین میں لکھ دیا جاتا ہے، جن کی تعریف(Praise) قرآنِ کریم میں بیان کی گئی ہے، پھر جب تک وہ تکلیف میں مبتلا رہتا ہے، اس پر رحمت کے دروازے کُھلے رہتے ہیں، تو یہ بھی اس کے لئے بہتر ہے لہٰذا ہر مومن کو چاہیے کہ نعمت ملنے پر نعمت دینے والے کا شکر بجا لائے اور مصیبت پہنچنے پر صبر کرے اور جن چیزوں کا اسے حکم ہے، اُنہیں بجالائے، جن سے منع کیا گیا ہے، ان سے پرہیز کرے۔(فیض القدیر، حرف العین، ۴/ ۳۹۹، تحت الحدیث: ۵۳۸۲ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنی ذات میں غور و فکر کریں تو یہ حقیقت کُھل کر ہمارے سامنے آجائے گی کہ ہمارا پورا جسم ہی رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی بے شمار نعمتوں کا مرکز ہے مثلاً اس نے زندگی کو باقی رکھنے کیلئے ہمیں سانسیں، چلنے کیلئے پاؤں، پکڑنے کیلئے ہاتھ، دیکھنے کیلئے آنکھیں، سننے کیلئے کان، سُونگھنے کیلئے ناک، بولنے کیلئے زبان، کھانا ہضم کرنے کیلئے پیٹ سمیت کئی نعمتوں سے نوازا ہے، اس کے علاوہ نہ جانے اور کیسی کیسی بے مثال اور بے شُمار نعمتیں ہیں کہ جن سے ہم دن رات لطف اندوز ہورہے ہیں مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کبھی ہم نے ان نعمتوں کا شکر ادا کرکے ان کا حق ادا کرنے کی کوشش کی یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی والے کاموں میں استعمال کرکے

قہرِ قہار و غضبِ جبّار کے حقدار ٹھہرے؟ یاد رکھئے! جن قوموں نے عیش و عشرت میں مبتلا ہو کر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی نافرمانیاں کیں وہ بربادی کے گڑھے میں گِرتی چلی گئیں۔ چنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر "**صِراطُ الْجِنان**" جلد 4 صفحہ 27 پر کچھ یوں ہے:

قوموں کے عُروج وزَوال سے متعلق قانونِ الٰہی

قُدرت کا یہ قانون ہے کہ کسی قوم کو نعمت دے کر اس وقت تک اس نعمت کو عذاب سے تبدیل نہیں کیا جاتا جب تک وہ قوم خُود اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے اپنے آپ کو اس نعمت کا نااہل ثابت نہیں کرتی۔ گزری ہوئی اور موجودہ قوموں کے عُروج وزوال کیلئے یہی اَٹل قانون ہے کہ نعمت کا شکر اور حق اَدا کرنے پر نعمت بڑھ جاتی ہے اور ناشکری کرنے پر سزا دی جاتی ہے۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ قُدرت کا یہ قانون صرف غیر مسلم قوموں کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ مسلمان بھی اگر اُسی رَوِش پر چلیں تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ ان سے بھی اپنی دی ہوئی نعمتیں واپس لے لیتا ہے اور انہیں بھی ذِلّت ورُسوائی کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے جیسا کہ مسلمانوں کے عُروج وزَوال کے اَسباب کی معرفت رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ جب تک مسلمان اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی دی ہوئی نعمتوں اور ان کا حق اَدا کرتے رہے، تب تک عُروج کی ان مَنازِل پر فائز رہے کہ دنیا کی بڑی بڑی سپر پاورز (Super powers) ان کے زیرِ حکومت رہیں اور غیر مسلم مسلمانوں کا نام سُن کر لرزتے رہے اور جب سے مسلمانوں نے نعمت کے شکر اور اس کے حق کی اَدائیگی سے مُنہ موڑا تب سے ان کی طاقت اور غیر مسلموں پر تَسلُّط ختم ہونا شُروع ہو گیا۔ (صراط الجنان: ۴/ ۲۷، بتغیر قلیل)

جو کچھ بھی ہیں سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعضائے جسمانی کا شکر کیا ہے؟

حضرت سیِّدُنا محمد بن ہانی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے کسی دوست کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابُو حازِم رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: اے ابُو حازم! آنکھوں کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ان کے ذریعے کوئی اچھی بات دیکھو تو اسے عام کرو اور اگر بُری بات دیکھو تو اُسے چھپالو۔ عرض کی: کانوں کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر ان کے ذریعے اچھی بات سُنو تو اسے یاد کر لو اور اگر بُری بات سُنو تو پوشیدہ رکھو۔ عرض کی: ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ان سے ایسی چیز (مثلاً مالِ حرام وغیرہ) حاصل نہ کرو، جو تیرے لئے جائز نہیں اور ان میں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق ہے (جیسا کہ صدقاتِ واجبہ وغیرہ) اس کو نہ روکو۔ عرض کی: پیٹ کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: پیٹ کا شکر یہ ہے کہ اس کے نچلے حصے میں کھانا ہو جبکہ اُوپری حصّہ علم سے لبریز ہو۔ عرض کی: شرمگاہ کا شکر کیا ہے؟ جواب میں آپ نے (پارہ 18 سُورۂ مومنون) کی یہ آیاتِ مقدسہ تلاوت فرمائیں:

وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾ (پ۱۸، المؤمنون، ۵،۶،۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

عرض کی: پاؤں کا شکر کیا ہے؟ارشاد فرمایا: اگر تم کسی ایسے زندہ کو دیکھو جس پر تمہیں رشک ہو تو، ان پاؤں سے اس شخص جیسے عمل کرو (یعنی نیک عمل کرو) اور اگر کسی ایسے مُردہ کو دیکھو جس سے تم بیزار (Disgust) ہو تو اِن پاؤں کو اس شخص جیسے عمل سے روک لو (یعنی بُرائی کی طرف قدم نہ اُٹھاؤ)۔ اس طرح تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنے والے بن جاؤ گے اور جس نے صرف زبانی شکر کیا بقیہ اَعْضاء سے نہ کیا، تو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کے پاس ایک کپڑا ہو اور وہ اس کا ایک کنارہ پکڑ لے لیکن پہنے نہیں تو وہ کپڑا اسے گرمی، سردی، برف اور بارش سے بچنے کا فائدہ نہ دے گا۔

(حلیۃ الاولیاء، ۳/۲۷۹، رقم: ۳۹۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "شکر کے فضائل" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے شکر گزار ولی حضرت سیِّدُنا ابُو حازِم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جب کسی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں یعنی جسمانی اعضاء کے شکر سے مُتَعَلِّق سوالات دریافت کئے تو آپ نے ان نعمتوں کے شکر بجالانے سے متعلق پوچھے گئے سوالات کے نہایت دلچسپ اور نصیحتوں پر مُشتمل جوابات ارشاد فرمائے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی ان احتیاطوں اور نصیحتوں پر مشتمل مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجا کر اپنی قبر و آخرت کی بہتری کے لئے ان نعمتوں کی قدر کرتے ہوئے ان قیمتی اعضاء کے ذریعے صرف جائز کام ہی لیں اور انہیں بُرے کاموں میں استعمال ہونے سے بچا کر ربّ تعالیٰ کے شکر گزار بندوں میں شامل ہو جائیں۔ یقیناً یہ سب اسی صورت میں ممکن ہے کہ جب ہم صحیح معنوں میں نعمتوں کی قدر کرنے والے بن جائیں گے۔ نعمتوں کی قدر جاننے اور

شکر کے فضائل و فوائد سے فیضیاب ہونے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"شکر کے فضائل"** کا مُطالعہ کرنا نہایت مفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں بُزرگوں کے اندازِ شکر، اَدائے شکر کے طریقے، شکر گزاروں کی حکایات، نعمت میں اضافے کے اسباب، مختلف دُعائیں، شکر ادا کرنے کے فضائل اور نہ کرنے کی وعیدیں اور اس کے علاوہ کئی ایمان افروز مدنی پھول شکر بجالانے کی ترغیب دلا رہے ہیں، لہٰذا آج ہی اِس انمول کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اِس کا مُطالَعہ فرمایئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو پڑھا جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ ہمارے بزرگوں کی پاکیزہ زندگیاں ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں، ناشکری کا لفظ تو گویا ان کی ڈِکشنری میں کبھی شامل ہی نہیں ہوا کیونکہ یہ حضرات نعمتوں کے حقیقی معنٰی میں قدر دان (Appreciators) تھے، یہ اللہ والے خدائے حنّان و منّان عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتوں کو یاد رکھنے اور ان کا شکر بجالانے سے کبھی غافل نہیں ہوتے تھے، ان حضرات کا اندازِ شکر اتنا حسین تھا کہ جب کھاتے پیتے، لباس پہنتے یا کوئی بھی کام کرتے تو ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا چرچا کرتے بسا اوقات تو اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے احسانات کو شمار کرتے کرتے، ان کی راتیں کٹ جاتیں، حتّٰی کہ یہ سلسلہ صبح تک یونہی جاری رہتا۔ آیئے! بطورِ ترغیب چند بزرگوں کا اندازِ شکر ملاحظہ کیجئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں پر اس کا شکر بجالانے کی عادت بنایئے، چنانچہ

سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کو عبداً شکوراً کہنے کی وجہ؟

حضرت سیِّدُنا سعد بن مسعود ثقفی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو (قرآنِ کریم میں) **"عَبۡدًا شَکُوۡرًا"** (یعنی بڑا شکر گزار بندہ) اس لئے فرمایا گیا کہ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب بھی نیا لباس پہنتے یا کھانا تناول فرماتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتے۔ (شکر کے فضائل، ص ۲۶)

حضرت سیِّدُنا ابن نباتہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم قضائے حاجت کو جاتے تو یہ دعا پڑھتے: "بِسۡمِ اللہِ الۡحَافِظِ الۡمُؤَدِّیۡ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے جو حفاظت کرنے والا، پایۂ تکمیل تک پہنچانے والا ہے۔" پھر جب فراغت پاتے تو دستِ مبارک سے شکمِ مبارک کو چھوتے اور فرماتے: یَا لَہَا مِنۡ نِّعۡمَۃٍ لَوۡ یَعۡلَمُ الۡعِبَادُ شُکۡرَہَا یعنی کتنی عظیم نعمت ہے، کاش! لوگ اس کا شکر بجالانا جان لیں۔

(شعب الایمان، باب فی تعدیل، حدیث: ۴۴۶۸، ۱۱۳/۴)

سیِّدُنا حسن بصری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اندازِ شکر

حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گفتگو شروع کرتے وقت یوں کہتے تھے کہ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اے ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ! تیرا شکر ہے کہ تُو نے ہمیں پیدا کیا، ہمیں رزق دیا، ہدایت دی، علم دیا، نجات بخشی اور ہم سے تکلیف دُور فرمادی، اسلام اور قرآن کی نعمت پر تیرا شکر ہے، اہل و عیال، مال و زر اور صحت و عافیت کی نعمت پر بھی تیرا شکر ہے۔ تُو نے ہمارے دُشمنوں کو رُسوا کیا، ہمارے رِزق میں وُسعت فرمائی، اس اُمّت کو غلبہ دیا، ہم بکھرے ہوؤں

کو اکٹھا کیا، ہمیں بہترین صحت و عافیت عطا فرمائی، اے ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ! ہم نے تجھ سے جو مانگا تُونے ہمیں عطا فرمایا، پس اس پر تیرا بے انتہا شکر ہے اور تیری عطا کردہ ہر نعمت پر تیرا شکر ہے، خواہ نئی ہو یا پُرانی، پوشیدہ ہو یا ظاہر، خاص ہو یا عام، باقی ہو یا ختم ہو گئی ہو اور موجود ہو یا غائب، تیرا شکر ہے یہاں تک کہ تُو راضی ہو جائے اور جب تُو راضی ہو جائے تب بھی تیرا شکر ہے۔(شکر کے فضائل، ص ۲۴)

رات بھر نعمتوں کا ہی تذکرہ رہا

حضرت سیِّدُنا ابنِ اَبی حواری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا فُضیل بن عیاض اور حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا ایک رات صبح تک ایک دوسرے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا تذکرہ کرتے رہے، چنانچہ حضرت سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں یہ نعمتیں عطا فرمائیں، وہ نعمتیں عطا فرمائیں، ہم پر یہ احسان فرمایا، وہ احسان فرمایا۔ (یوں یہ سلسلہ صبح تک جاری رہا) (شعب الایمان، باب فی تعدید، حدیث:۴۴۵۲، ۴/۱۱۰)

شُکر ایک کرم کا بھی اَدا ہو نہیں سکتا
دِل تم پہ فِدا جانِ حسن تم پہ فِدا ہو

(ذوقِ نعت، ص ۱۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مسجد درس"

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سنا آپ نے کہ ہمارے بزرگانِ دین کتنے دلنشین انداز میں اپنے معبودِ حقیقی کی نعمتوں کو یاد رکھتے اور پوری پوری رات ان کا چرچا کرتے رہتے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم دنیوی رنگینیوں

میں گم ہونے اور ناشکروں کی صحبتوں میں وقت گنوانے کے بجائے ہمیشہ ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کریں کہ جن کی صحبت کی برکت سے ہمیں نعمتوں کی قدر اور ان پر خدا تعالیٰ کا شکر بجالانے کا جذبہ نصیب ہو۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پُر فتن دَور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں پر شکر بجالانے اور نعمتوں کی حقیقی معنیٰ میں قدر کرنے کا ذہن عطا کرتا ہے۔ ہمیں بھی اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اس پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کرنی چاہئے۔12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مسجد دَرْس"** بھی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجد دَرْس دینے اور سُننے والوں کو عِلْمِ دِیْن سیکھنے اور سکھانے کا موقع نصیب ہوتا ہے اور یہ کام کس قدر عظیمُ الشّان ہے،اس کا اندازہ ان 2 روایات سے لگایئے۔

1. سب سے **افضل صدقہ** یہ ہے کہ مسلمان علم سیکھے، پھر اپنے اسلامی بھائی کو سکھائے۔

(سنن ابن ماجہ ،کتاب السنہ ،باب ثواب معلم الناس بالخیر، رقم ۲۴۳،ج ۱،ص ۱۵۸)

2. جب تم لوگ **جنت کے باغات** میں سے گزرو تو میوہ چُن لیا کرو۔" اس پر کسی نے عرض کی: جنت کے باغات کیاہیں ؟تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:"**علم کی مجالس**۔"

(معجم کبیر،۱۱/ ۷۸،حدیث:۱۱۱۵۸)

فلموں کا شوقین کیسے تائب ہوا؟

مسجد درس دینے، سُننے کا ذوق و شوق پیدا کرنے کے لیے آیئے ! بطورِ ترغیب مسجد دَرْس کی ایک **مَدَنی بہار** سُنتے ہیں، چنانچہ

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستگی سے

قَبل میں فلمیں ڈرامے دیکھنے کا بے حد شوقین تھا، میری زِندَگی میں کچھ اِس طرح مدنی بہار آئی کہ ہمارے علاقے کی مسجد میں ایک اسلامی بھائی **مدنی درس** (دَرسِ فَیضانِ سُنّت) دیا کرتے تھے، ایک روز میں بھی دَرس میں شریک ہو گیا، فِکرِ آخرت پر مُشْتَمِل باتیں سُن کر دل کی کَیفِیَّت ہی بدل گئی۔ یوں روزانہ **مدنی درس** (دَرسِ فَیضانِ سُنّت) میں شرکت کرنا میرا معمول (Routine) بن گیا اور اِس طرح دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول سے ملاقات بھی رہنے لگی، اسلامی بھائیوں کی اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں ایک مرتبہ مجھے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ تلاوت و نعت اور سنّتوں بھرے بَیان نے میرے دل و دِماغ پر بڑا اَثر کیا۔ اِجتماع کے آخِر میں اسلامی بھائیوں نے ایک آواز ہو کر ذِکْرُ الله شُروع کیا اور ذِکر کے بعد مانگی جانے والی رِقّت انگیز دُعا نے میرے دل کی دُنیا بدل کر رکھ دی ۔ خوفِ خُدا سے میرا رُواں رُواں کانپ اُٹھا، میں نے رو رو کر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور اپنے گناہوں سے تَوبہ کی اور آئندہ سُنّتوں بھری زِندَگی بَسَر کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر   گُناہوں کی دیگا دوا مَدَنی ماحول
شِفائیں ملیں گی بَلائیں ٹلیں گی   یقیناً ہے برکت بھرا مدنی ماحول
گنہگارو آؤ سِیہ کارو آؤ   گناہوں کو دیگا چُھڑا مدنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی   دِلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸۔۶۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ناشکری کی عادت سے بچنے کیلئے بُزرگانِ دِین کے اقوال کی روشنی میں آیئے اب نعمتوں کی ناشکری کی چند وعیدیں بھی سنتے ہیں۔ چنانچہ

ناشکری کی وعیدیں

امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: نعمتوں کے زوال سے بچو کہ جو زائل ہو جائے وہ پھر سے نہیں ملتی۔ مزید فرماتے ہیں: جب تمہیں یہاں وہاں سے نعمتیں ملنے لگیں تو ناشکرے بن کر ان کے تسلسل کو خود سے دُور نہ کرو۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص۵۱۵)

حضرت سیِّدُنا مُغِیْرَہ بن شعبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جو تجھے نعمت عطا کرے تُو اس کا شکر ادا کر اور جو تیرا شکریہ ادا کرے تُو اُسے نعمت سے نواز کیونکہ ناشکری سے نعمت باقی نہیں رہتی اور شکر سے نعمت کبھی زائل نہیں ہوتی۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص۵۱۴)

حضرت سیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: منقول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے کو کوئی نعمت عطا کرے پھر وہ اس نعمت کے مُتَعَلِّق ظلم وزیادتی سے کام لے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس نعمت کو ضرور اس سے زائل کر دیتا ہے۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص۵۱۶)

حضرت سیِّدُنا کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی بندے پر انعام کرے پھر وہ اس نعمت کا اللہ تعالیٰ کے لئے شکر ادا کرے اور اس نعمت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں اس نعمت سے نفع دیتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے آخرت میں درجات بلند فرماتا ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں انعام فرمایا اور اس نے شکر ادا نہ کیا اور نہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس نے تواضع کی تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس نعمت کا نفع اس سے روک لیتا ہے اور اس کے

لئے جہنم کا ایک طبق کھول دیتا ہے، پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اسے (آخرت میں) عذاب دے گا یا اس سے درگزر فرمائے گا۔ (رسائل ابن ابی الدنیا، التواضع والخمول، ۳/۵۵۵، رقم:۹۳)

”مجلس المدینہ لائبریری“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتوں پر شکر ادا کرنے کے بجائے شیطان کے راستے پر چلتے ہوئے ناشکری کا اِرتکاب کرنا کس قدر تباہ کن ہے کہ نعمتوں کی ناقدری و ناشکری کرنے کی نحوست سے نہ صرف نعمتوں سے محرومی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے بلکہ یہ عمل جہنّم میں جانے کا بھی سبب بن سکتا ہے۔ لہٰذا صرف خوش حالی میں ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا نہ کریں بلکہ خستہ حالی، پریشانی، بیماری، تکلیف میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دیگر نعمتوں پر نظر رکھتے ہوئے ناشکری سے بچنا چاہیے۔ **یاد رہے!** دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر خدمتِ دِین کے کاموں میں اپنے آپ کو مشغول رکھنا بھی ناشکری کی آفت سے چھٹکارا پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں خدمتِ دین کے 103 سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، انہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **”مجلس المدینہ لائبریری“** بھی ہے۔ علمِ دین کی روشنی پھیلانا اور لوگوں کو درست اسلامی تعلیمات سے روشناس کروانا، اس مجلس کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے۔ مختلف مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) میں (مسجد و فنائے مسجد کے علاوہ) قائم المدینہ لائبریری میں مطالعہ کرنے کے لئے خوشگوار ماحول میں سنّتوں بھرے آڈیو، ویڈیو بیانات، مدنی مذاکرے سننے اور مدنی چینل دیکھنے کے لئے کمپیوٹرز /LCDs کی ترکیب بنائی گئی ہے۔ جن عاشقانِ رسول کو **کتب و رسائل** خرید کر مطالعہ کرنے میں دُشواری ہو یا کسی وجہ سے **مدنی**

چینل دیکھنے سے محرومی ہو تو"**المدینہ لائبریری**"کے ذریعے کتب و رسائل کا مطالعہ بھی کیا جاسکتا ہے، 100 فیصدی اسلامی چینل "**مدنی چینل**"کے علمِ دین سے مالا مال ایک سے بڑھ کر ایک سلسلوں کے ذریعے ہم بھی دولتِ علمِ دین جمع کرسکتے ہیں۔

مرحومین کے **ایصالِ ثواب** کے لیے"المدینہ لائبریری"میں مختلف موضوعات پر مشتمل امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور علمائے اہلسنت کی کتب و رسائلCD،s ۔ VCD،s اور میموری کارڈز وغیرہ رکھنے کی ترکیب بھی کی جاسکتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجلس المدینہ لائبریری کو مزید ترقیاں اور عروج نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شکرِ الٰہی بجالانے کے چند طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے نعمتوں پر شکر کی برکتیں اور ناشکری کی وعیدیں سُنیں، اُمید ہے کہ دل میں نعمتوں کی قدر، نعمتوں پر شکر بجالانے اور ناشکری سے بچنے کا مدنی ذہن بنا ہوگا۔ مگر یاد رہے! اس مدنی سوچ کے مطابق عمل کرنے اور اس پر استقامت(Steadfastness)پانے کیلئے ضروری ہے کہ ہمیں نعمتوں پر شکر بجالانے کے کچھ نہ کچھ طریقے بھی معلوم ہوں۔ تو آیئے! اب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتوں پر اس کا شکر بجالانے کے چند طریقے بھی سنتے ہیں تاکہ ان کی برکت سے ہم اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے شکر گزار بندے بن جائیں، چنانچہ

شکر سے متعلق مطالعہ کیجئے!

(1)جب بھی موقع ملے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو

بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃ المدینہ کی دیگر کتب ورسائل کا مطالعہ کیجئے،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا اور ساتھ ساتھ نعمتوں پر شکر کا ذہن بھی بنے گا۔ شکر سے متعلق معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"شکر کے فضائل"** اور حُجۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تصنیف **"اِحیاءُ العلوم"** جلد4صفحہ239 کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔

اپنے سے کم حیثیت لوگوں کو دیکھئے

(2)شکر کی عادت بنانے کیلئے ہمیشہ اپنے سے کم حیثیت والے کو دیکھئے اور یوں ذہن بنایئے کہ میرے پاس تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی کثیر نعمتیں اور طرح طرح کی آسائشیں موجود ہیں جبکہ فُلاں تو بے چارہ معذور ہے، ہر وقت بیماریوں، پریشانیوں کا شکار ہے ،فُلاں کے پاس تو اپنا ذاتی مکان یا گاڑی اور اچھا لباس بھی نہیں ہے حتّٰی کہ وہ تو2وقت کی روٹی کیلئے بھی دُوسروں کا محتاج ہے۔

نعمتوں پر غور کیجئے

(3)شکر کی عادت بنانے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ڈھیروں نعمتوں پر غور کیجئے کہ اس نے ہمیں اشرفُ المخلوقات بنایا، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت میں پیدا فرمایا، صحابہ و اہلِ بیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ، بزرگانِ دین ،علمائے اہلسنت،مرشدِ کریم کی نسبت اوران کے صدقے مدنی ماحول عطافرمایا،ہمیں قرآن، ایمان، مبارک راتیں اورایام، مکّۂ مکرمہ و مدینۂ منورہ جیسے بابرکت شہر،مساجد، مدارس، جامعات، والدین،بہن بھائی،جسمانی اعضاء، عقل وحواس،ہوا،پانی، مٹی،روشنی، مکان،روزگار،سردی، گرمی ، خزاں،بہار،زمین، آسمان، پہاڑ،چاندسورج، نیند، صحت، اَناج،حیوانات،نباتات،بارشیں،دن اور

رات وغیرہ جیسی عَظِیمُ الشَّان نعمتیں نصیب فرمائی ہیں، اگر ہمیں کوئی ایک نعمت نہ ملے تو ہم اتنی ساری نعمتوں کو فراموش کر دیتے ہیں، ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔

اعضاء کے ذریعے شکر کیجئے

(4)زبان کے ساتھ ساتھ دیگر اعضاء مثلاً ہاتھ، پاؤں اور آنکھوں وغیرہ کے ذریعے بھی یوں شکر ادا کیا جائے کہ ان سے صرف جائز اور ثواب والے کام کیے جائیں، ناجائز و حرام بلکہ فضول کاموں میں ان اعضا کو استعمال کرنے سے بچا جائے، حضرت سَیِّدُنا زِیاد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ سے منقول ہے: نعمت پانے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک حق یہ ہے کہ وہ اس نعمت کے ذریعے نافرمانی کا مرتکب نہ ہو۔

(تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، زیاد بن عبید، ۱۹/ ۱۹۱)

مصیبت میں صبر کیجئے

(5)مصیبت کی حالت میں بھی شکر کی عادت بنانی چاہئے، مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ اس نے کوئی بڑی مصیبت یا بیماری نہیں بھیجی۔ہمارے بزرگ تو مصیبت پہنچنے پر خوش ہوتے تھے جیسا کہ منقول ہے کہ

حضرتِ سَیِّدُنا فتح مُوصلی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ کو دردِ سر ہُوا تو خوش ہو کر ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے وہ مَرَض عنایت فرمایا جو انبیائے کرام عَلَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو در پیش ہوتا تھا، لہٰذا اب اس کا شکرانہ یہ ہے کہ میں 400 رَکعَت نفل پڑھوں۔(152 رحمت بھری حکایات ص۱۷۱)

(6)ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کیجئے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے اور

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع و ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت کی عادت بنالیجئے، تاکہ اچھی صُحبت ملِے اوراچھی صُحبت کی برکت سے اللہ تعالٰی کا شکر گزار بندہ بننے کا شرف حاصل ہو۔

(7) مدنی چینل کے سلسلے دیکھنے کا معمول بنالیجئے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نعمتوں پر شکر بجالانے کی عادت بن جائے گی۔

یومِ آزادی کی نعمت پر اندازِ شکر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عنقریب یومِ آزادی یعنی "**14 اگست**" بھی آنے والا ہے، خوشی کے اِس عظیم موقع پر اللہ تبارک و تعالٰی کی عظیم نعمت "**آزادی**" کا شکر ادا کرنے کے بجائے کس کس انداز سے **غیر شرعی و غیر قانونی معاملات** کیے جاتے ہیں، کسی سے ڈَھکے چُھپے نہیں ہیں۔

قربان جائیے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدنی سوچ اورآپ کی "**وطنِ عزیز ملکِ پاکستان**" سے سچی محبت پر کہ آپ نے مختلف موقعوں پر مدنی مذاکروں میں "**یومِ آزادی**" کی نعمت پر جو مُفید مَدَنی پھول عَطا فرمائے، آیئے وہ بھی سُنتے ہیں تاکہ ہم بھی اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی سے بچتے ہوئے،یومِ آزادی کی نعمت پر شکر بجالائیں۔ چنانچہ

آپ اِرشاد فرماتے ہیں: ایک بہت بڑی تعداد جو کہ جشنِ آزادی غلط طریقے سے مناتی ہے، خُوب ہَلّہ گُلّہ اورہُلڑ بازیاں کرتی ، ہوائی فائرنگ اور نہ جانے کیا کچھ کرتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کرے مُسلمان ان خُرافات سے بچ کر مسجد میں آکر ہمارے ساتھ جشنِ آزادی منائیں، اگر دُور ہوں تو مدنی چینل دیکھ کر جشنِ آزادی منائیں تواِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ وَقت بھی آئے گا کہ ہم جہنّم سے آزادی کا جشن منائیں گے

ہاں! یہ جہنّم سے آزادی کا جَشن جیتے جی نہیں ہو سکے گا (پھر امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ جشنِ آزادی پر خُرافات میں پڑنے والوں کو بچنے کا ذہن دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں) کیا عجب جنہوں نے گناہوں کا بھرپور پروگرام (Program) بنا رکھا ہے، وہ گناہوں کا وَقْت شروع ہونے سے پہلے پَیکِ اجل کو لَبَّیْک کہہ دیں اور اُنہیں موت آجائے، کیا عجب! اِس رات ہونے والی فائرنگ میں کسی گولی پر کسی کا نام لکھا ہو کہ میں اُس کی کھوپڑی میں جاؤں گی، اُس کے سینے کو چھلنی کروں گی اور قبر کا گڑھا اُس کے لیے کھود کر تیار ہو، کفن اُس کے لیے متعیّن ہو کہ یہ کفن آج اُس نے پہننا ہے، یا ہسپتال کا کوئی بیڈ (Bed) اُس کا منتظر ہو، گناہ کرتے کرتے مَرنا یا گُناہ کا پکا ارادہ ہو، اس حالت میں موت سے ہمکنار ہونا اچھا نہیں ہے، کاش گناہ کرتے ہوئے ہمیں یہ احساس ہو کہ میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ مجھے دیکھ رہا ہے، میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہو گیا تو کہیں میں اپنی آخرت خراب نہ کر بیٹھوں، اے میرے ہم وطنو! اگر گناہ کے سلسلے آپ نے سوچ رکھے ہیں، مہربانی کرکے باز آجایئے، توبہ کر لیجیے ایسا نہ ہو کہ گناہ کرتے کرتے آپ لوگوں کی موت آئے اور ہم لوگوں کو بھی پتہ چل جائے، پھر ہم عبرت کے طور پر آپ کا بیان کریں بلکہ جو گُناہ کا عزمِ مُصمّم کرے اور اب توبہ کرلے اس کے لیے بھی فضیلت ہے۔ (مدنی مذاکرے کے مدنی پھول)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس وطنِ عزیز سے بے حد محبت فرماتے ہیں، اس وطنِ عزیز کی حفاظت کیلئے دُعائیں فرماتے ہیں اور اپنے ایک کلام میں وطنِ عزیز، مُلکِ پاکستان کیلئے کتنے پیارے انداز میں دُعا فرما رہے ہیں اور مُلکِ پاکستان کے ہر عاشقِ رسول کی گویا مدنی تربیت بھی

فرمارہے ہیں کہ ہم بھی اپنے وطنِ عزیز کے لیے کس طرح دُعا کریں۔

یا خدا پاک وطن کی تُو حفاظت فرما — فضل کر اس پہ سدا سایۂ رحمت فرما
شُکُر صد شُکُر غلامی سے ملی آزادی — پھر عنایت ہمیں کھوئی ہوئی شوکت فرما
آج ہے امن وطن کا میرے پارہ پارہ — پھر مہیا میرے مولا اسے راحت فرما
ہائے بدمست گناہوں میں ہوئے اہلِ وطن — یا خدا سب کو عطا نیک ہدایت فرما
لُطف سے تیرے ملی پاک وطن کی سوغات — فضل سے اب اسے جنت بھی عنایت فرما
بچہ بچہ ہو نمازی میرے پاکستان کا — ہو عطا جذبہ پابندی سنت فرما
واسِطہ شاہِ مدینہ کا اے پیارے اللہ — دُور عطارؔ سے دنیا کی محبت فرما

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نعمت کا شُکْر کیسے ادا کریں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے یومِ آزادی منانے کے غلط طریقوں کے بارے میں سنا کہ جشنِ آزادی کے نام پر گانے بجانا، جشنِ آزادی کے نام پر رَقص وسُرُور کی محفلیں سجانا، جشنِ آزادی کے نام پر بندوں کے حُقُوق پامال کرنا، جشنِ آزادی کے نام پر لوگوں کو جانی ومالی نقصان پہنچانا، جشنِ آزادی کے نام پر شراب نوشی کرنا، یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت جو ہمیں وطنِ عزیز کی صُورت میں حاصل ہوئی، اس کی ناقدری کرنا ہے۔ اگر ہمیں اِس موقع پر خوشی کا اظہار کرنا ہی ہے تو ایسے طریقے سے کریں، جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا شامل ہو مثلاً،

نوافل ادا کیجئے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اور اس نعمت(یعنی وطنِ عزیز کے ملنے) کا شُکْر ادا کرنے کی نیت سے نوافل ادا کیجئے۔سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ !نوافل پڑھنے کی بھی کیا پیاری فضیلت ہے:

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:"جو شخص وضو کرے اور اچھا وُضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو(2)رکعت پڑھے،اُس کے لیے **جنّت واجب ہو جاتی ہے۔**

پھر یوں دُعا بھی کیجئے کہ یارَبّ عَزَّوَجَلَّ !تُو نے ہمیں آزاد ملک کی صورت میں جو نعمت عطا فرمائی ہے، ہمیں اس کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرما، اس میں تیرے ہی احکامات اور تیری رضا والے کام کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہر اس کام سے بچنے کی توفیق عطا فرما،جس سے تُو اور تیرے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ناراض ہوتے ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلے میں سفر کیجئے: اِس عظیم نعمت کے شُکرانے میں زہے نَصِیب !اگر ہر ایک اسلامی بھائی خود بھی مدنی قافلے میں سفر کرے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی جشنِ آزادی کے موقع پر مدنی قافلے میں سفر کی دعوت دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اُمید ہے،بالخصوص جشنِ آزادی کے موقع پر سفر کرنے والے مدنی قافلوں کی برکت سے کئی عاشقانِ رسول،بالخصوص اس موقع پر کیے جانے والے گناہوں سے نہ صرف خود بھی بچیں گے بلکہ کئی عاشقانِ رسول تک نیکی کی دعوت پہنچا کر ان کو بھی گناہوں سے بچانے کا سبب بنیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

خوشخبری: جشنِ آزادی کے موقع پر پاکستان بھر میں کثیر عاشقانِ رسول مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں گے،بالخصوص تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اور بالعموم تمام عاشقانِ رسول ان مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کیجئے، جن کی واقعی پکی نیّت بنتی ہو،اس نیّت سے کہ دُوسروں کو

بھی ترغیب ملے، ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہئے !اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

♣ فیضانِ مدنی قافلہ جاری رہے گا ♣ فیضانِ مدنی قافلہ جاری رہے گا ♣ فیضانِ مدنی قافلہ جاری رہے گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

محبوبِ عطار کی وِلادت وِرحلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ذُوالقعدۃُ الحرام کا مبارک مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے، اس کی 21 تاریخ، **تاجدارِ مدنی انعامات** حاجی زم زم عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **کا یوم** ہے۔ آپ 10 ستمبر 1965ء (بمطابق 14 جُمادَی الاُولٰی 1385ھ) میں باب الاسلام سندھ کے شہر حیدر آباد میں پیدا ہوئے۔ 20 سال کی عمر میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے سے شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے غلاموں میں شامل ہوئے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے اور 15 رَمَضانُ المبارَک 1425ھ بمطابق 30 اکتوبر 2004ء کو دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن بن گئے اور سالہا سال تک مَدَنی کاموں کی خوب دُھومیں مچائیں۔ طویل عَلالت کے بعد 21 ذوالقعدہ 1433ھ بمطابق 8 اکتوبر 2012ء کو پیر اور منگل کی درمیانی شب تقریباً 11 بج کر 45 منٹ پر بابُ المدینہ کراچی میں انتِقال فرماگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

تاجدارِ مدنی انعامات کے چند اوصاف

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نیک، متقی، سُنّتوں کے عامل، صبر ورِضا کے پیکر، حُسنِ اخلاق، عاجزی وانکساری اور سخاوت کے خُوگر تھے، مریضوں کی عیادت، غریبوں کی مدد جیسی پاکیزہ صفات آپ کے کردار کا حصہ تھیں۔ آپ بہت نرم مزاج تھے، اپنے بچوں بلکہ بچوں کی امی سے بھی معافی مانگنے میں شرم

محسوس نہیں کرتے تھے ،والدۂ محترمہ کے فرمانبردار، پیر و مرشد کے سچے عاشق بلکہ فَنَافِی الشَّیخ اور مریدِ صادق تھے، علمِ دین سیکھنے، مطالعہ کرنے، مدنی مذاکروں میں شرکت کا ذوق وشوق رکھنے والے اور مدنی انعامات کے پکّے عامل تھے۔ مکتبۃُ المدینہ کی نئی کتب و رسائل شائع ہونے پر آپ کی خوشی قابلِ دید ہوتی، خود بھی مطالعہ فرماتے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب (Persuasion)دلاتے، اعضاء کا قفلِ مدینہ لگاتے بالخصوص آنکھوں اور زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے، لکھ کر گفتگو فرماتے اور قفلِ مدینہ کا عینک بھی استعمال کرتے۔ **محبوبِ عطّار** کی سیرت سے متعلق مزید دلچسپ معلومات جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 208 صفحات پر مشتمل کتاب **"محبوبِ عطار کی 122 حکایات"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طلب فرما کر اس کا مطالعہ کیجئے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ(**Download**) اور پرنٹ آؤٹ(**Print Out**) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے نعمتوں کی قدر کرنے اور ان پر شکر بجالانے کے طریقوں کے متعلق مدنی پھول چننے کی سعادت حاصل کی ،ہم نے سُنا کہ نعمتوں سے صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری والے کام لئے جائیں کہ یہی بُزرگانِ دین کی سیرت سے ہمیں پتا چلا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں اس قدر زیادہ ہیں کہ انہیں شمار کرنا کسی کے بس میں نہیں۔

نعمتوں پر شکر بجالانا، انہیں یاد رکھنا، ان کا چرچا کرنا اور ہر حال میں ناشکری سے بچتے رہنا ،اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کے پسندیدہ معمولات میں شامل ہے۔

نعمتوں پر شکر بجالانے کی برکت سے بندہ مقامِ صدّیقیّت پر فائز ہو جاتا ہے۔

نعمتوں پر شکر کی برکت سے بندے کو شاکرین (یعنی شکر کرنے والوں) میں لکھ دیا جاتا ہے۔

نعمتوں کا شکر ادا کرنا **قوموں کے عروج** کا سبب ہے۔

نعمتوں کا شکر بجالانا **نعمت میں اضافے** جبکہ **ناشکری کرنا زوالِ نعمت** کا سبب ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں حقیقی معنٰی میں نعمتوں کی قدر کرنے، ان پر شکر کرنے اور ناشکری کی تباہ کاری سے محفوظ فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

ان سب مبلّغوں کے خوابوں میں اب کرم ہو آقا جو سنّتوں کی خدمت بجا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۹۹)

مسواک کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے مسواک شریف کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں: پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ❀ دو رَکعت مِسواک کر

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

کے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے۔(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، ۱/۱۰۲، حدیث:۱۸) ❀ مِسواک کااِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں منہ کی صفائی اور رب تعالیٰ کی رِضا کا سبب ہے ۔(مُسندِاحمد، ۲/۴۳۸،حدیث: ۵۸۶۹) ❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 228 پر صاحب بہارِ شریعت حضرتِ علّامہ مولانامفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: مَشائخ کِرام فرماتے ہیں:جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا،حضرتِ سیّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خوبیاں ہیں: منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رب راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے۔(جمع الجوامع،۵/ ۲۴۹، حدیث:۱۴۸۶۷) ❀ سیّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا استِعمال، نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔(اِحیاءُ الْعُلوم، ۳ /۲۷) ❀ مِسواک پیلو یازیتون یانیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ❀ مِسواک کی موٹائی چھنگلیایعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسواک ایک بالِشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ❀ اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا(GAP) کاباعث بنتے ہیں ❀ مِسواک تازہ ہوتوخوب(یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نرم کرلیجئے ❀ مناسب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وقت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے ❀ دانتوں کی چوڑائی میں مِسواک کیجئے ❀ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے ❀ ہر بار دھو لیجئے ❀ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین

اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو ❀ پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے ❀ مٹھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ❀ مِسواک وضو کی سنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وقت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۶۲۳) ❀ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو ۔۔۔ پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے ۔۔۔ ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، جنابِ صادق و امین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَمِدَ الرَّبَّ یعنی جس نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بیان کی، وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ وَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ اور پھر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کی، فَقَدْ طَلَبَ الْخَیْرَ مَکَانَہٗ، تو یقیناً اس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کر لیا۔

(تفسیر در منثور ج:۸ ص:۶۹۸ بیروت)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

مختصر وضاحت: یعنی ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجتے ہیں جو ہر بے سہارے کا سہارا اور آسرا ہیں اور ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلام بھیجتے ہیں جو ہم غافلوں کی خیر خبر رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روزی کا وسیلہ:

منقول ہے کہ مسجِدُ الحَرام شریف (مکہ مکرمہ) میں ایک عابِد (عبادت گزار شخص) رات بھر عبادت میں مشغول رہا کرتا، دن کو روزہ رکھتا، روزانہ شام کو ایک شخص اسے 2 روٹیاں دے جاتا، وہ اُس سے اِفطار کرلیتا اور پھر دوسرے دن تک کیلئے عبادت میں مشغول ہو جاتا۔ ایک روز اس کے دل میں خیال آیا کہ

1 . . . معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

یہ کیسا توکُّل ہے کہ میں تو ایک انسان کی دی ہوئی روٹی پر تکیہ (بھروسا) کرکے بیٹھا ہوں! اور مخلوق کے رزّاق عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا نہیں کیا، شام کو جب روٹیاں لے کر آنے والا آیا تو عابِد نے واپَس کر دیں۔ اِسی طرح 3 روز گُزار دیئے۔ جب بھوک کا غَلَبہ (Domination) ہوا تو اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے فریاد کی۔ شب کو خواب میں دیکھا، کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں اپنے بندے کے ذَرِیعے جو کچھ بھیجتا تھا تُو نے اُسے کیوں لوٹا دیا؟ عابِد نے عرض کی: مولا! میرے دل میں خیال آیا کہ تیرے سوا دوسرے پر تکیہ (بھروسا) کر بیٹھا ہوں۔ ربّ تعالیٰ نے فرمایا: وہ روٹیاں کون بھیجا کرتا تھا؟ عابِد نے عرض کی، یا اللہ! تُو ہی بھیجنے والا ہے۔ حکم ہوا! اب میں بھیجوں تو واپَس نہ لوٹانا۔ اُسی خواب کے دَوران یہ بھی دیکھا کہ روٹیاں لانے والا شخص رَبُّ الْعٰلمین جَلَّ جَلَالُہٗ کے دربار میں حاضِر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس سے پوچھا: تُو نے اس عابِد کو روٹیاں دینی کیوں بند کر دیں؟ اُس نے عرض کی: اے مالِک و مولا! تجھے خوب معلوم ہے۔ پھر پوچھا: اے بندے! وہ روٹیاں تُو کسے دیتا تھا؟ اس بندے نے عرض کی: میں تو تجھے (یعنی تیری ہی راہ میں دیتا تھا) ارشاد ہوا: تُو اپنا عمل جاری رکھ، میری طرف سے تیرے لئے اِس کے عِوَض میں جنّت ہے۔ (رَوض الرِیاحین ص ۱۳۳، ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رِضا کے پیشِ نظر کیا جانے والا صدقہ جنت میں داخلے کا سبب بن جاتا ہے، وُہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک اور پرہیز گار بندے اس پر توکُّل کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوتے ہیں۔ وہ عبادت گزار شخص شب بھر عبادت میں مصروف رہتا، دن کو روزہ رکھتا یُوں رات دن عبادت میں بسر کرتا، اسے یقین (Believe) تھا کہ وہ ذات کہ جس کی میں عبادت میں مصروف ہوں، روزی دینا اور اپنے بندوں کا پیٹ پالنا، اسی کا کام ہے، میں اس کے کام میں مصروف ہوں اور اس کی عبادت کر رہا ہوں تو وہ مُسَبِّبُ الاَسْباب (یعنی

اسباب مُہیّا کرنے والا) بھی میری روزی کے اسباب بنا ہی دے گا اور ایسا ہی ہوتا، روزانہ ایک بندہ شام کے وقت آکر اسے 2 روٹیاں دے جاتا، جس سے وہ روزہ افطار کرتا اور پھر سے عبادت پر کمربستہ ہو جاتا۔

یقیناً اللہ تعالیٰ کی ذات پر اس طرح کا توکُّل کرنا، اس کے محبوب بندوں کا شیوہ ہے۔ اس حکایت سے توکُّل سے مالامال مدنی پھول ملنے کے ساتھ ساتھ قناعت کی ترغیب بھی ملتی ہے، غور کیجئے! کہ ہم جب رمضان کے فرض روزے رکھتے ہیں تو افطار میں اپنے کھانے کیلئے طرح طرح کی عُمدہ اور عالیشان نعمتیں جمع کرتے ہیں، ایک مَرغُوب چیز بھی کم ہو جائے تو گھر والوں سے خَفا ہوتے ہیں، جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وہ عبادت گزار بندہ روزانہ روزہ رکھتا مگر افطار میں فقط 2 روٹیوں پر ہی اِکتفا کرتا، وہ اپنے نفل روزوں کیلئے ہمارے فرض روزوں سے بھی زیادہ عُمدہ اور بہترین افطار کا اہتمام کرنے کے بجائے قناعت اِختیار کرتا، اس کی عالیشان قناعت پر کہ روزانہ 2 ہی روٹیوں سے افطار کرتا اور انہیں اپنے لیے کافی سمجھتا۔ ہمیں بھی قناعت (Contentment) کی عادت اپنانی چاہیے، آج ایک تعداد رِزق میں کمی اور مال میں بے برکتی کا شکار نظر آتی ہے، ایسوں کو چاہیے کہ رِزق میں اضافے اور برکت کے ساتھ ساتھ اپنے لئے قناعت کی دولت ملنے کی دُعا بھی کیا کریں، کیونکہ قناعت جس بندے کو نصیب ہو جائے اسے دُنیا و مافیہا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس) سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ قناعت بندے کو غیر کے دروازے پر جھکنے اور کسی کے سامنے دَستِ سوال دراز کرنے سے بچا کر صرف رَزّاقِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرنا سکھاتی ہے۔ قناعت بندے میں خودداری اور غیرت پیدا کرتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی انسان کو غلام بنا کر رکھ دیتی ہے۔

ضرورت سے زِیادہ مال و دولت کا نہیں طالب رہے بس آپ کی نظرِ عنایت یارسولَ اللہ!
رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یارسولَ اللہ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قناعت کی تعریف:

قناعت کہتے کسے ہیں؟ اس کی تعریف بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ عبدُالمصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: انسان کو جو کچھ خدا عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مل جائے، اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے، حِرص اور لالچ کے چھوڑ دینے کو "**قناعت**" کہتے ہیں۔ قناعت کی عادت انسان کے لئے خدا عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے، قناعت پسند انسان سُکون کی دولت سے مالا مال رہتا ہے جبکہ حریص اور لالچی انسان ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ (جنتی زیور، ص۱۳۶ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً قَناعت اعلیٰ ترین انسانی صفات میں سے ایک بہت ہی پیاری صفت ہے، قناعت کرنے والا اپنی خواہشات کو روکنے میں کامیاب ہو جاتا ہے جبکہ قناعت سے مُنہ موڑنے والا نفس کا غلام بن کر ہمیشہ اِدھر اُدھر بھٹکتا رہتا ہے۔ قناعت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانے کی توفیق ملتی ہے جبکہ قناعت سے مُنہ موڑنے والے کی اگر ایک بھی خواہش پوری نہ ہو تو وہ شکوہ شکایت پر اُتر آتا ہے۔ قناعت کرنے والا مزید کی خواہش کے بجائے صبر کے دامن میں پناہ لیتا ہے۔ قناعت انسان کی بُلند ہمتی، عالی سوچ، بُزرگی، تقویٰ اور صبر کی علامت بنتی ہے، جبکہ خواہشات کی پیروی انسان کی نَفْس پرستی، حرص، بُخْل اور اِنْفاق فِیْ سَبِیْلِ اللہ سے دُوری کا سبب بنتی ہے۔ قناعت کی اَہمیَّت جاننے کے لیے اتنا کافی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نیک اور مُقرَّب بندوں کو ہی یہ پاکیزہ خَصْلت (Habit) اور عادت عطا فرماتا ہے۔ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عظام رَحِمَہُمُ

اللہُ السَّلَام کی مبارک زِندگیاں، قناعت کے مدنی پھول چُننے کے لیے ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں۔

مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قناعت پہ لاکھوں سلام!

ہمارے پیارے آقا، کائنات کے والی، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ساری زندگی صبر و قناعت سے بھری ہوئی ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طیبہ میں کہیں بھی آرام، عیش اور راحت کا سامان نظر نہیں آتا اور نہ کبھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان چیزوں کے حُصُول کی کوشش کی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالِ غنیمت پر مُشتمل بڑے بڑے خزانے ملتے، مگر آپ وہ سب مسلمانوں میں تقسیم فرما دیتے، صحابیِ رسول، حضرت سَیِّدُنا ابُو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر والوں نے 3 دن تک کبھی بھی پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ (بخاری، کتاب الاطعمہ، باب وقول اللہ تعالی: کلوا۔۔۔ الخ، ج ۳/ ۵۲۰، حدیث: ۵۳۷۴)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **قناعتِ مُصطفیٰ** کو نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص304)

مختصر وضاحت: سارا جہاں جن کی ملکیت و اختیار میں ہے اُن کی غذا کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ جَو کی روٹی پر گُزارا کیا کرتے تھے، اُن کے شکمِ اطہر کی قناعت پر لاکھوں سلام۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دو جہاں کے سردار ہونے کے باوجود آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چٹائی پر آرام فرماتے، سرِ انور رکھنے کیلئے کھجور کی چھال بھرا ہوا چمڑے کا تکیہ استعمال فرماتے۔ (المواھب اللدنیہ مع شرح الزرقانی، تکمیل، ج۵، ص:۹۶، ملخصاً) کبھی لذیذ اور پُر تکلف کھانوں کی خواہش ہی نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ کبھی آپ نے چپاتی نہیں کھائی، جَو کی موٹی موٹی روٹیاں اکثر غذا میں استعمال فرماتے۔ (سیرتِ مُصطفٰی، ص:۵۸۵، ۵۸۶ ملخصاً)

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ سیّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفاتِ ظاہری تک حُضُور کے اہلِ بَیتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے کبھی جَو کی روٹی بھی 2روز برابر نہ کھائی۔ یہ بھی حدیث میں ہے کہ پورا پورا مہینا گزر جاتا تھا، دَولت سَرائے اَقدس (یعنی مکانِ عالی شان) میں (چولھے میں) آگ نہ جلتی تھی، چند کھجوروں اور پانی پر گُزر کی جاتی تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے، آپ (رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فرماتے ہیں کہ (اے لوگو!) میں چاہتا تو تم سے اچّھا کھانا کھاتا اور تم سے بہتر لباس (Dress) پہنتا، لیکن میں اپنا عیش و راحت اپنی آخِرت کے لئے باقی رکھنا چاہتا ہوں۔ (خزائِنُ العِرفان، ص:۹۲۸، از فیضان سنّت، ص۶۴۶)

کھانا تو دیکھو جَو کی روٹی — بے چھنا آٹا روٹی بھی موٹی
وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا — صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
کون و مکاں کے آقا ہو کر — دونوں جہاں کے داتا ہو کر
ہیں فاقے سے شاہِ دو عالَم — صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
قبضے میں جس کے ساری خدائی — اُس کا بچھونا ایک چٹائی

نظروں میں کتنی ہیچ ہے دُنیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، حبیبِ کبریا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دونوں جہاں کے خزانوں کا مالک ہو کر بھی قناعت سے بھرپور زندگی بسر کی ہے، ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اپنے مکی آقا، مدنی داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ قدم پر چلیں، انہی کی اتباع کریں اور قناعت کرنے والے بنیں۔ قناعت کے کئی **دُنیوی و اُخروی فوائد** ہیں، آیئے! ان میں سے کچھ سُنتے ہیں:

قناعت کے فوائد اور اتباعِ خواہشات کے نقصانات:

1) قناعت دل سے دنیا کی مَحبَّت ختم کر دیتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی کرنے والا، دُنیا کی مَحبَّت میں گرفتار ہوتا چلا جاتا ہے اور ایک وقت پر دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھتا ہے، جو کہ دِین کے لیے زہرِ قاتل ہے۔

2) قناعت کرنے والا اَسباب سے زیادہ خالقِ اسباب عَزَّوَجَلَّ پر نظر رکھتا ہے، اس طرح وہ غیروں کی مُحتاجی سے بچ جاتا ہے۔ جبکہ قَناعت سے عاری شخص اسباب پر نظریں جما کر اِنہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھتا ہے، اسی طرح وہ لوگوں سے اُمیدیں باندھتا اور ان سے توقعات وابستہ کرلیتا ہے۔

3) قناعت انسان کو خواہشات کا پیروکار بننے سے بچالیتی ہے اور اس کی برکت سے زندگی سُکون اور اطمینان (Satisfaction) سے بسر ہوتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی بے سکونی اور ذہنی دباؤ کو جنم دیتی ہے۔

4) قناعت سے حِرْص و لالچ اور بُخْل جیسی بُری عادتیں ختم ہوتی ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رہنے، راہِ خُدا میں خرچ کرنے کا جذبہ پیدا کرنے میں قناعت بے حد مؤثر ہے۔ جبکہ قناعت سے خالی شخص میں حِرْص اور بُخْل جیسی بُری عادتیں پیدا ہو سکتی ہیں، نیز ایسا شخص کسی خواہش کے پورا نہ ہونے پر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا پر اعتراض کرنے لگتا ہے۔

5) سب سے بڑھ کر قناعت کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اُس شخص کے لیے خوشخبری ہے، جو اسلام کی ہدایت پائے اور اس کی روزی بقدرِ ضرورت ہو اور وہ اس پر قناعت کرے۔

(ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الکفاف والصبر علیہ، ج ۴، ص ۱۵۶، حدیث: ۲۳۵۵)

رہیں سب شاد گھر والے شَہا تھوڑی سی روزی پر
عَطا ہو دَولتِ صَبر و قناعت یَارَسُوْلَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قناعت توکُّل کا زِینہ ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قناعت کی طرح توکُّل بھی ان صفات میں سے ہے، جو انسان کے اخلاق کو بہترین بناتی ہیں۔ قناعت اور توکُّل کا آپس میں گہرا تعلُّق (Connection) ہے۔ قناعت توکُّل کی سیڑھی ہے، قناعت انسان کو توکُّل پر اُبھارتی ہے اور بندہ کم مال پر اِکتفا کرتے ہوئے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل ایمان کے واجبات وفرائض میں سے ایک اہم فریضہ ہے، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کرنا

فرضِ عین ہے۔(فضائلِ دعا،ص:۲۸۷) جس کے دل میں توکُّل کا نور نہیں اس کا ایمان کامل نہیں اور اس کا دل اندھیر نگری کے سوا کچھ نہیں۔ توکُّل ایمان کی روح ہے۔توکُّل ایسا عمل ہے،جو بندے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قریب اور لوگوں سے دُور کرتا ہے۔ مشکلات اور پریشانیوں میں توکُّل ہی بندے کو اِسْتِقامت کے ساتھ ان کے مُقابلے کی قُوّت(Power) دیتا ہے۔ مُصیبتوں میں توکُّل ہی انسان کی اُمیدیں جگانے کا باعث بنتا ہے۔

توکُّل کا معنی و مفہوم:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر''**صِراطُ الجنان**'' جلد3 صفحہ 520 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا امام فخرُ الدِّین رازی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:'' توکُّل کا یہ معنی نہیں کہ انسان اپنے آپ کو اور اپنی کوششوں کو بیکار اور فُضول سمجھ کر چھوڑ دے جیسا کہ بعض جاہل کہتے ہیں بلکہ توکُّل یہ ہے کہ انسان ظاہری اسباب کو اختیار کرے لیکن دل سے ان اَسباب پر بھروسا نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کی مدد اس کی تائید اور اس کی حمایت پر بھروسا کرے۔(تفسیرکبیر،اٰل عمران،تحت الآیۃ: ۱۵۹، ۳/۴۱۰) اس بات کی تائید اس حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے:

حضرت سیّدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:'' ایک شخص نے عرض کی: یا رَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، میں اپنے اُونٹ کو باندھ کر توکُّل کروں یا اسے کُھلا چھوڑ کر توکُّل کروں؟ ارشاد فرمایا ''تم اسے باندھو پھر توکُّل کرو۔(ترمذی، کتاب صفۃ یوم القیامۃ، ۴/۲۳۲، الحدیث:۲۵۲۵)یعنی توکُّل اس چیز کا نام ہے کہ کسی بھی کام کے کرنے میں اسباب سنتِ مُصطفٰے سمجھ کر اختیار کیے جائیں اس کے بعد نتیجہ اللہ ربُّ العزت عَزَّوَجَلَّ پر چھوڑ دینا چاہیے۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اَسباب کا نام نہیں بلکہ اسباب پر اِعتماد کا ترک توکُّل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۳۷۹، ملخصاً) یعنی اسباب کو چھوڑ دینا توکُّل نہیں بلکہ اَسباب پر اِعْتماد نہ کرنے اور ربّ تعالیٰ کی ذات پر اعتماد کرنے کا نام توکُّل ہے۔

لوگوں کے ذریعے رِزق پہنچانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہے!

مَرْوِی ہے کہ ایک زاہِد (بہت نیک آدمی) آبادی سے کَنارہ کشی کرکے پہاڑ کے دامن میں بیٹھ گیا اور کہنے لگا: ''جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے میرا رِزق نہ دے گا، میں کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا۔'' ایک ہفتہ گُزر گیا اور رِزق نہ آیا، جب مرنے کے قریب ہوگیا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض گزار ہوا: ''اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! تُو نے مجھے پیدا کیا ہے، لہٰذا میری تقدیر میں لکھا ہوا رِزق مجھے عطا کر دے ورنہ میری رُوح قبض کرلے۔'' غیب سے آواز آئی: ''میری عزّت وجلال کی قسم! میں تجھے رزق نہیں دوں گا یہاں تک کہ تُو آبادی میں جائے اور لوگوں کے درمیان بیٹھے۔'' وہ نیک شخص آبادی میں گیا اور بیٹھ گیا، کوئی کھانا لے کر آیا تو کوئی پانی لایا، اس نے خوب کھایا اور پیا لیکن دل میں شک (Doubt) پیدا ہوگیا تو غیب سے آواز آئی: ''کیا تُو اپنے دنیاوی زُہد سے میرا طریقہ بدل دینا چاہتا ہے، کیا تُو نہیں جانتا کہ اپنے دستِ قدرت سے لوگوں کو رِزق دینے کے بجائے مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ لوگوں کے ہاتھوں سے لوگوں تک رِزق پہنچاؤں۔'' (احیاء العلوم، ۴/۳۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ رِزق کمانے کیلئے ضروری ہے کہ بندہ اسباب کو اختیار کرے، ہاتھ پر ہاتھ دھرے، اسباب اختیار کرنے سے بے نیاز ہو کر صرف توکُّل توکُّل کی رٹ لگانا توکُّل نہیں ہے، اسی طرح صرف اپنی تدبیر کو سب کچھ سمجھ بیٹھنا یا صرف اسباب پر ہی تکیہ کرکے

بیٹھ جانا، یہ بھی توکُّل نہیں ہے۔ حقیقی توکُّل یہ ہے کہ اسباب اختیار کیے جائیں، مقدور بھر کوشش کی جائے اور تدبیر کے دروازے پر دستک دی جائے اور پھر ان اسباب پر بھروسانہ کیا جائے بلکہ اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی ذات پر بھروسا کیا جائے۔ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عادت ہے کہ تمام کام کسی نہ کسی سبب سے ہی واقع ہوتے ہیں۔ پیٹ تبھی بھرتا ہے جب بندہ کھانا کھاتا ہے، کھانا کھائے بغیر پیٹ نہیں بھر سکتا، بارش تبھی ہوگی جبکہ بادل موجود ہوں گے، بغیر بادلوں کے بارش نہیں ہوتی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

توکُّل قرآنِ پاک کی روشنی میں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کامل بھروسا کرنا اور اپنے تمام اُمور کے انجام کو اسی کے سپرد کر دینا ایک بہترین صفت ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر ہمارا ایسا کامل بھروسا ہونا چاہیے کہ جب بھی کسی نیک و جائز کام کا اِرادہ یا آغاز کریں تو صرف اسباب پر نظر رکھنے کے بجائے خالقِ اسباب عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر نظر ہونی چاہیے کیونکہ اسباب تو عارضی اور فانی ہوتے ہیں۔ جو مسلمان بیماریوں، پریشانیوں، آفتوں، بلاؤں، مصیبتوں بلکہ اپنے ہر مُعاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر بھروسا کرتا ہے تو اس کے وارے ہی نیارے ہوجاتے ہیں کیونکہ توکُّل کی برکت سے اللہ تعالیٰ نہ صرف اس کا حامی و ناصِر ہوتا ہے بلکہ اس کی برکت سے وہ کریم رَبّ عَزَّوَجَلَّ اسے اِنعام و اِکرام سے بھی نوازتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ (پارہ 28 سُوْرَۃُ طَلَاق کی آیت نمبر 3 میں) ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ پر بھروسا کرے تو وہ اسے کافی ہے۔ (پ۲۸، طلاق:۳)

اور (پارہ 4 سُورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 159 میں) ارشادِ ربّانی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ ﴿۱۵۹﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک توکُّل والے اللہ کو پیارے ہیں۔

"اِحیاءُ العلوم" میں حُجَّۃُ الاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان آیاتِ مُبارکہ کے بعد فرماتے ہیں: وہ مقام کتنا عظیم ہے، جس پر فائز شخص کو اللہ تعالٰی کی مَحَبَّت حاصل ہو اور اس کو اللہ تعالٰی کی طرف سے کفایت کی ضَمان بھی حاصل ہو، تو جس شخص کے لئے اللہ تعالٰی کفایت فرمائے، اس سے مَحَبَّت کرے اور اس کی رعایت فرمائے، اس نے بہت بڑی کامیابی (Success) حاصل کی کیونکہ جو محبوب ہوتا ہے اسے نہ تو عذاب ہوتا ہے، نہ دُوری ہوتی ہے اور نہ ہی وہ پردے میں ہوتا ہے۔ (احیاء العلوم، ۴/۳۰۰)

قرآنِ کریم میں ایک اور مقام پر توکُّل کرنے والوں کو مومنِ کامل بتایا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال آیت نمبر 2 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۲﴾

تَرْجَمۂ کنز الایمان: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اس آیتِ کریمہ میں ایمان میں سچے اور کامل لوگوں کے 3 اوصاف بیان ہوئے ہیں۔ (1) جب ربّ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کیا جائے تو ان کے دِل ڈر جاتے ہیں۔ (2) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات سُن کر ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ (3) وہ اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ پر ہی بھروسا کرتے ہیں۔ (صراط الجنان، ۳/۵۱۹، ملتقطاً) افسوس! آج ہم توکُّل سے بہت دور ہوتے جا رہے ہیں،

دَھن کمانے کی دُھن ہم پر ایسی غالب آچکی ہے کہ توکُّل کا کشکول ہاتھ سے چھوٹ چکا ہے۔

توکُّل اور احادیثِ طیبہ:

احادیثِ طیبہ میں کئی مقامات پر توکُّل کی اَہمیّت بتائی گئی ہے۔ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مختلف انداز میں توکُّل کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ آیئے"توکُّل" کے چار حُروف کی نِسبَت سے چار (4) فرامینِ مُصطفٰےصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اس طرح بھروسا کرو، جیسے اس پر بھروسا کرنے کا حق ہے، تو وہ تمہیں اس طرح رزق عطا فرمائے گا، جیسے پرندے کو عطا فرماتا ہے کہ وہ صبح کے وقت خالی پیٹ نکلتا اور شام کو سیر ہو کر لوٹتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب فی التوکُّل علی اللہ، ۴/ ۱۵۴، حدیث: ۲۳۵۱)
2. ارشاد فرمایا: 4 چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب بندے ہی کو عطا فرماتا ہے (۱) خاموشی اور یہی عبادت کی ابتدا ہے (۲) توکُّل (۳) تواضع (۴) اور دنیا سے بے رغبتی۔ (اتحاف السادة المتقین، کتاب ذم الکبر، ج۱۰، ص۲۵۶)
3. ارشاد فرمایا: جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ طاقتور ہو جائے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کرے اور جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ (زمانے میں) باعزّت ہو جائے تو اسے چاہئے کہ تقویٰ اختیار کرے اور جس کو یہ بات پسند ہو کہ سب لوگوں سے زیادہ دولتمند ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے پاس موجود شے سے زیادہ اس شے پر اعتماد کرے، جو اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہے۔ (منہاج العابدین ص۱۰۴)
4. ارشاد فرمایا: مجھے تمام اُمّتیں دکھائی گئیں (میں نے دیکھا) کہ کوئی نبی اپنی اُمَّت کو لئے جارہا ہے،

کوئی گروہ کو، کوئی 10 افراد کو، کوئی 5 کو اور کوئی نبی اکیلا ہی جا رہا ہے، پھر ایک بہت بڑی جماعت پر میری نظر پڑی تو میں نے جبرائیل سے پوچھا: اے جبرائیل! کیا یہ میری اُمَّت ہے؟ تو جبرائیل نے کہا: نہیں! بلکہ آپ آسمان کی طرف دیکھیں! جب میں نے آسمان کی طرف نظر کی تو مجھے ایک بہت بڑی جماعت نظر آئی، تو جبرائیل نے کہا: آپ کی اُمَّت یہ ہے، ان میں سے سَتَّر (70) ہزار آدمی حساب کتاب کے بغیر ہی سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے، تو میں نے کہا اس کی کیا وجہ ہے؟ تو جبرائیل نے کہا! یہ وہ لوگ ہیں جو نہ (زخم پر گرم لوہے وغیرہ سے) داغ لگواتے ہیں (یعنی اگرچہ زخم داغنا جائز ہے مگر چونکہ زمانۂ جاہلیت میں داغ کو مرض دُور کرنے کے لیے مستقل عِلّت مانا جاتا تھا، اس لیے حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کو توکل کے خلاف قرار دیا)، نہ جنتر منتر کرتے ہیں (یعنی کفّار کے جھاڑ پھونک سے بچتے ہیں ورنہ قرآنی آیات، دُعائے ماثُورہ سے دَم کرنا سنت ہے اور نہ ہی (شگون لینے کے لیے) پرندے اُڑاتے ہیں، اور یہ لوگ صرف اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کرتے ہیں، حضرت عُکَاشہ بن مِحْصَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے لیے دُعا فرمایئے کہ اللہ تعالٰی مجھے بھی ان (خوش نصیب) لوگوں میں سے کر دے، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دعا فرمائی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! عُکَاشہ کو بھی ان میں سے کر دے، پھر ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی، یَارَسُوْلَ اللّٰہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میرے لیے بھی دُعا فرمایئے کہ اللہ تعالٰی مجھے بھی ان میں سے کر دے، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا (اس دُعا میں) عُکَاشہ تم پر سبقت لے گئے۔ (بخاری، ج ۴، ص ۲۵۸، حدیث: ۶۵۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک کا مقصد یہ ہے کہ ہم توکُّل کے عادی بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بے حساب جنت میں داخل ہو جائیں۔ توکُّل کی عادت اپنانے، نیکیاں کرنے، حرص ولالچ اور دوسرے گناہوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے، سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے، 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"مدنی مذاکرے"** میں اَوّل تا آخر شرکت بھی ہے، مدنی مذاکرے کی کیا ہی بات ہے کہ اس میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے مختلف سُوالات کے دلچسپ جوابات کی صورت میں عِلْمِ دِیْن حاصل ہوتا ہے اور علمِ دین کی فضیلت کے بارے میں حضرت سَیِّدُنا ابُوذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:

نبیِ اکرم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابُوذر! تمہارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو، یہ تمہارے لئے 100 رکعتیں نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے علم کا ایک باب سیکھا ہو، جس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، تو یہ تمہارے لئے ایک ہزار (1000) رکعت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجۃ، کتاب السنۃ، باب فی فضل من تعلم القرآن۔۔۔ الخ، ج ۱، ص ۱۴۲، حدیث: ۲۱۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول اچھی صُحبت فراہم کرتا ہے، اس کی برکت سے لاکھوں لوگ گُناہوں بھری زندگی سے تائب ہوئے اور نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو کر قرآن و سُنَّت کے مُطابق زِندگی گُزارنے والے بن گئے، آیئے! ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔ چنانچہ

نیوائیر نائٹ منانے سے رک گیا

گوجرانوالہ (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً 35سال) کا بیان کچھ یوں ہے کہ میرا تعلق ایک کھاتے پیتے گھرانے سے تھا مگر نماز و قرآن سے دور طرح طرح کی بُرائیوں میں مبتلا تھا ،ایک مرتبہ میں نے اپنے ڈیرے پر نیوائیر نائٹ(New Year Night) منانے کا پروگرام بنایا، شراب نوشی وبدکاری کے تمام لوازمات جمع کیے،31 دسمبر کی رات میرے یارِ بداطوار سب میرے ڈیرے پر جمع ہوگئے، تقریباً 10 بجے میں گھر آیا کہ 12 بجے تک واپس آجاؤں گا، گھر پہنچ کر میں نے ٹی وی لگایا اور چینل بدلتے بدلتے مدنی چینل میرے سامنے آگیا جس پر ایک بزرگ (یعنی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ) نیوائیر نائٹ منانے والوں کو سمجھا رہے تھے، انداز ایسا پیارا اور دلچسپ(Interesting) تھا کہ میں نے وہ بیان سننا شروع کردیا، اس بیان سے مجھے بڑی معلومات ملیں اور عبرت ہوئی کہ ہم کیا کرنے جارہے تھے ، میں خوفِ خدا سے رونے لگا بالآخر میں نے نیوائیر نائٹ میں خرافات کرنے اور دیگر گناہوں سے توبہ کرلی اور گناہوں اور بُری صحبت سے کنارہ کشی کی اور قادری عطاری سلسلے میں بیعت ہوکر شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مُرید بن گیا اولاً 3 دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کیا، پھر دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام ہونے والا پورے ماہِ رمضان کا اعتکاف بھی کیا، داڑھی شریف بھی سجالی اور مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنا بھی شروع کردیا۔

مدنی چینل کی مہم ہے نفس وشیطاں کے خلاف جو بھی دیکھے گا کریگا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِعتراف

نفسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار کہ ندامت کے سبب ہو گا گنہگار اشکبار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ تراجم کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی جہاں مسلمانوں کی اصلاح کیلئے کوشاں ہے، وہیں ساری دُنیامیں عشقِ رسول کی شمعیں، روشن کرنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 100 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، انہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ "**مجلسِ تراجم**" بھی ہے جس نے انتہائی قلیل عرصے میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا دنیا کی مختلف زبانوں مثلاً، انگلش، عربی، فارسی، فرنچ، جرمن، چائینز، اٹالین، رشین، ہندی، گجراتی، سندھی، بنگالی کے علاوہ کم وبیش 36 زبانوں میں ترجمہ کرنے کی خدمت سَرانْجام دے رہی ہے تاکہ اردو پڑھنے والوں کے ساتھ ساتھ دنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ بھی فیضیاب ہوسکیں اوران کا بھی یہ مدنی ذِہن بن جائے کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ** ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلس تراجم کی تمام کتب ورسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** پر موجود ہیں، اس کے علاوہ "**مدنی چینل لائبریری**" کے نام سے موبائل اپیلی کیشن بھی ہے، جس کی مدد سے آپ کتب ورسائل کا نہ صرف خود مطالعہ کرسکتے ہیں بلکہ اپنے دوست واحباب کو اس اپیلی کیشن کا لِنک (Link) شئیر کرکے ثوابِ جاریہ کا سامان کرسکتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو !

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

متوکّلین کے واقعات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم توکُّل کے بارے میں سن رہے ہیں، جسے توکُّل کی نعمت مل جائے وہ بڑا خوش نصیب ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے توکُّل کی صفت سے مُتَّصِف ہوتے ہیں۔ آیئے! توکُّل کا جذبہ بڑھانے کے لیے توکُّل کرنے والوں کی دو (2) حکایات سنتے ہیں۔

شیطان میرا خادم ہے

حضرتِ سیِّدُنا ایوب حمَّال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک مُتوکِّل نوجوان رہتا تھا۔ وہ عبادت ورِیاضت اور توکُّل کے معاملے میں بہت مشہور تھا۔ لوگوں سے کوئی چیز نہ لیتا۔ جب بھی کھانے کی حاجت ہوتی اپنے سامنے سِکّوں سے بھری ایک تھیلی پاتا۔ اسی طرح وہ اپنے شب وروز عبادتِ الٰہی میں گزارتا اور اسے غیب سے رزق دیا جاتا۔ ایک دفعہ لوگوں نے اس سے کہا: ”اے نوجوان! تُو سِکّوں کی وہ تھیلی لینے سے ڈر! ہو سکتا ہے شیطان تجھے دھوکا دے رہا ہو اور وہ تھیلی اسی کی طرف سے ہو۔“ نوجوان نے کہا: ”میری نظر تو اپنے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی طرف ہوتی ہے، میں اس کے علاوہ کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتا، جب میرا مولیٰ عَزَّوَجَلَّ مجھے رِزق عطا فرماتا ہے تو میں قبول کرلیتا ہوں۔ بالفرض اگر وہ سِکّوں کی تھیلی میرے دشمن شیطان کی طرف سے ہو تو اس میں میرا کیا نقصان بلکہ مجھے فائدہ ہی ہے کہ میرا دشمن میرے لئے مُسَخَّر کر دیا گیا ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے میرا خادم بنائے رکھے۔ اس سے زیادہ اچھی بات اور کیا ہوسکتی ہے کہ میرا سب سے بڑا دشمن خادم بن کر میری خدمت کرے اور میں اس کی طرف نظر نہ رکھوں بلکہ یہ سمجھوں کہ میرا پروردگار عَزَّوَجَلَّ مجھے دشمن کے ذریعے رِزق عطا فرمارہا ہے۔ اور واقعی تمام جہانوں کو وہی خالقِ کائنات

رِزق عطا فرماتا ہے جو میرا معبود ہے۔ مُتوکّل نوجوان کی یہ بات سُن کر لوگ خاموش ہوگئے اور سمجھ گئے کہ اس کو واقعی غیب سے رِزق دیا جاتا ہے۔ (عیون الحکایات ج۲،ص۱۰۵)

اسی طرح توکُّل سے مُتعلِّق ایک اور بہت پیاری حکایت سُنئے، چنانچہ

انوکھی شہزادی:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تالیف "فیضانِ سنت" صفحہ 501 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا شیخ شاہ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شہزادی جب شادی کے لائق ہوگئی اور پڑوسی ملک کے بادشاہ کے یہاں سے رشتہ آیا تب آپ نے (وہ رشتہ) ٹھکرا دیا اور مسجِد مسجِد گھوم کر کسی پارسا نوجوان کو تلاشنے لگے۔ ایک نوجوان پر ان کی نگاہ پڑی جس نے اچّھی طرح نَماز ادا کی اور گِڑ گِڑا کر دُعا مانگی۔

شیخ نے اُس سے پوچھا، تمہاری شادی ہو چکی ہے؟ اُس نے نَفی میں جواب دیا۔ پھر پوچھا، کیا نِکاح کرنا چاہتے ہو؟ لڑکی قراٰنِ مجید پڑھتی ہے، نَماز روزہ کی پابند ہے اور خوب سیرت ہے۔ اُس نے کہا، بھلا میرے ساتھ کون رِشتہ کریگا! شیخ نے فرمایا، میں کرتا ہوں! لو یہ کچھ دِرہم، ایک دِرہم کی روٹی، ایک دِرہم کا سالن اور ایک دِرہم کی خوشبو خرید لاؤ۔ اِس طرح شاہ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی دُخترِ نیک اختر کا نِکاح اُس سے پڑھا دیا۔ دُلہن جب دُولہا کے گھر آئی تو اُس نے دیکھا پانی کی صُراحی پر ایک روٹی رکھی ہوئی ہے۔ اُس نے پوچھا، یہ روٹی کیسی ہے؟ دُولہا نے کہا، یہ کل کی باسی روٹی ہے میں نے اِفطار کے لئے رکھی ہے۔ یہ سُن کر وہ واپَس ہونے لگی۔ یہ دیکھ کر دُولہا بولا، مجھے معلوم تھا کہ شیخ شاہ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شہزادی مجھ غریب انسان کے گھر نہیں رُک سکتی۔ دُلہن بولی، میں آپکی مُفلِسی کے باعِث نہیں جارہی بلکہ اس لئے لوٹ کر جارہی ہوں کہ ربُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ پر آپ کا یقین بہُت کمزور

نظر آرہا ہے، جبھی تو کل کیلئے روٹی بچا کر رکھتے ہیں، مجھے تو اپنے باپ پر حیرت ہے کہ اُنہوں نے آپ کو پاکیزہ خصلت اور صالح کیسے کہہ دیا! دُولہا یہ سُن کر بَہُت شرمِندہ ہوا اور اُس نے کہا، اس کمزوری سے معذرت خواہ ہوں۔ دُلہن نے کہا، اپنا عُذر آپ جانیں البتّہ میں ایسے گھر میں نہیں رُک سکتی، جہاں ایک وَقت کی خوراک جَمع رکھی ہو، اب یا تو میں رہوں گی یا روٹی۔ دُولہا نے فوراً جاکر روٹی خیرات کر دی اور ایسی دَرویش خَصلت انوکھی شہزادی کا شوہر بننے پر اللہ تعالٰی کا شکر ادا کیا۔ (روضُ الریاحین ص ۱۹۲، ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مُتوکِّلین کی بھی کیا خوب ادائیں ہوتی ہیں۔ شہزادی ہونے کے باوُجُود ایسا زبردست توکُّل کہ کل کیلئے کھانا بچانا گوارا ہی نہیں! یہ سب یقینِ کامل کی بہاریں ہیں کہ جس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آج کِھلایا ہے وہ آئندہ کل بھی کِھلانے پر یقیناً قادر ہے۔ چرندے پرندے وغیرہ کون سا بچا کر رکھتے ہیں! ایک وقت کا کھالینے کے بعد دوسرے وقت کیلئے بچا کر رکھنا ان کی فطرت میں ہی نہیں۔ مُرغی کا توکُّل مُلاحَظہ ہو، اس کو پانی دیجئے۔ حسبِ ضَرورت پی چکنے کے بعد پیالے پر پاؤں رکھ کر پانی بہا دے گی۔ گویا یہ مرغی خاموش مُبلِّغہ ہے! اور ہمیں نصیحت کر رہی ہے کہ اے لوگو! برسوں کا جَمع کر لینے کے باوُجُود بھی تمہیں قرار نہیں آتا! جبکہ میں ایک بار پی لینے کے بعد دوبارہ کیلئے بے فکر ہو جاتی ہوں کہ جس نے ابھی پانی پلایا ہے وہ بعد میں بھی پلا دے گا۔ کاش! کہ ہمیں بھی توکُّل کی نعمت نصیب ہو جائے۔ افسوس! آج کا بے عمل مسلمان توکُّل تو دُور فقط ایک لقمہ کے لئے بعض اوقات قتل و غارت گری تک پہنچ جاتا ہے۔ ڈھیروں ڈھیر مال و دولت اور عمدہ غذائیں ہونے کے باوجود دوسروں کے مالوں پر نظریں جمی ہوتی ہیں، رہنے کی اچھی جگہیں ہونے کے باوجود دوسروں کے بنگلوں اور کوٹھیاں ہتھیانے کے طریقے سوچتا ہے، کبھی دوسروں کا مال ہتھیانے کے لیے

ڈکیتی اور چوری سے کام لیتا ہے تو کبھی دھمکیوں کے ذریعے لوگوں کے مال پر قبضہ جماتا ہے اور انہیں خوف زدہ کرتا ہے، ان سب باتوں کا بنیادی سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل نہ ہونا ہے۔ حالانکہ ایک بندے کے لیے یہی بات کافی ہونی چاہیے کہ جتنا اس کے نصیب میں ہے، اُسے ضرور مل کر رہے گا، وہ ربّ عَزَّوَجَلَّ جو پتھروں میں موجود کیڑوں کو رِزق دینے پر قادر ہے، وہ میرے پیٹ کے لیے بھی اسباب بنا دے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے دوسروں سے ان کا مال چھیننا تو دُور، دوسروں پر بھروسا کرنے سے بھی کتراتے ہیں، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خراز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں ایک جنگل میں پہنچا تو زادِ راہ کچھ نہ تھا، مجھے شدید بھوک کا احساس ہوا تو دُور ایک بستی نظر آئی، میں خوش ہو گیا، لیکن پھر اپنے اوپر یوں غور و فکر کیا کہ میں نے دوسروں پر بھروسا (Trust) کیا ہے اور دوسروں سے سکون حاصل کرنا چاہا، لہٰذا میں نے قسم کھائی کہ بستی میں اس وقت تک داخل نہ ہوں گا، جب تک اُٹھا کر نہ لے جایا جائے، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، میں نے ایک گڑھا کھود کر اس کی ریت میں اپنے جسم کو سینے تک چھپالیا، آدھی رات کو ایک بلند آواز آئی، اے بستی والو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی نے اپنے آپ کو ریت میں چھپالیا ہے تم ان کے پاس جاؤ، لوگ آئے اور مجھے ریت سے نکالا اور اُٹھا کر بستی میں لے گئے۔

(احیاء العلوم، ۳۴۳/۴ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حضرتِ سَیِّدُنا ابُو سعید خراز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کیسا پختہ یقین اور کامل بھروسا تھا کہ بھوک کی شدّت میں ایک بستی کے نظر آنے پر خوش ہونے کو بھی توکُّل کے خلاف سمجھا، توکُّل کا یہ اعلیٰ مرتبہ اِنہی کا حصہ تھا، ہمیں چاہیے کہ اسباب کے اختیار کرنے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر بھروسا کریں اور اس پر کامل یقین رکھیں۔ توکُّل کی صفت پیدا کرنے

سے بندہ جہاں اس دنیا کی بے شمار آلودگیوں سے بچ جاتا ہے، وہیں آخرت میں کامیابی کیلئے بھی توکُّل کی صفت بہت کام آتی ہے۔ آیئے اسی سے متعلق ایک حکایت سنتے ہیں۔

توکُّل بہترین چیز ہے:

حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ آیئے ہم اور آپ یہ عہد کریں کہ ہم دونوں میں سے جو بھی پہلے وصال کرے وہ خواب میں آکر اپنا حال دوسرے کو بتادے، میں نے کہا کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں مومن کی رُوح آزاد رہتی ہے، رُوئے زمین میں جہاں چاہے جاسکتی ہے، اسکے بعد حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال ہو گیا، پھر میں ایک دن قیلولہ (دوپہر کے کھانے کے بعد کچھ دیر کے لئے آرام) کر رہا تھا تو اچانک حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے سامنے آگئے اور بلند آواز سے انہوں نے کہا: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ**، میں نے جواب میں: **وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ**، کہا اور ان سے دریافت کیا کہ وصال کے بعد آپ پر کیا گزری؟ اور آپ کس مرتبہ پر ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں بہت ہی اچھے حال میں ہوں اور میں آپ کو یہ نصیحت (Advise) کرتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر توکُّل کرتے رہیں، کیونکہ توکُّل بہترین چیز ہے، توکُّل بہترین چیز ہے، توکُّل بہترین چیز ہے اس جملے کو انہوں نے 3 مرتبہ ارشاد فرمایا۔ (شواھد النبوۃ، رکن سادس در بیان شواھد ودلایلی...الخ، سلمان فارسی...الخ، ص۲۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ توکُّل دنیا و آخرت دونوں کے لئے مفید ہے، آیئے!

اس کے مزید دنیوی واُخروی فوائد سنتے ہیں۔

توکُّل کے فوائد:

(1) توکُّل کرنے والے پریشانیوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن میرے مرشدِ برحق نے بَیْتُ الْجِن سے دِمَشْق جانے کا ارادہ فرمایا، بارش کی وجہ سے مجھے کیچڑ میں چلنے میں دشواری ہو رہی تھی مگر جب میں نے اپنے مرشد کی طرف دیکھا تو آپ کے کپڑے اور جوتیاں خشک تھیں، میں نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی (اور اس حیرت انگیز واقعے کی حکمت دریافت کی) تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: ہاں! جب سے میں نے توکُّل کی راہ میں اپنے اِرادے کو ختم کر کے باطن کو لالچ کی وحشت سے محفوظ (Safe) کیا ہے، اس وقت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے کیچڑ سے بچالیا ہے۔ (کشف المحجوب، ص ۲۵۵) یعنی توکُّل کی برکت سے دُنیوی مصیبتوں سے مجھے آزادی دے دی گئی ہے۔

(2) توکُّل مخلوق کی مُحتاجی سے بچالیتا ہے بلکہ توکُّل اگر کامل ہو تو لوگ توکُّل کرنے والے کے مُحتاج ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت سلیمان خواص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر کوئی شخص صدقِ نیت سے اللہ سُبحانہ وتعالیٰ پر توکُّل کرے، تو اُمَراء اور غیر اُمَراء سب اس کے محتاج ہو جائیں گے، اور وہ کسی کا محتاج نہیں ہو گا، کیونکہ اس کا مالک عَزَّوَجَلَّ غنی و حمید ہے۔ (منہاج العابدین، ص ۱۰۴)

(3) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہماری کامیابی میں سب سے بڑا کردار ذہنی اور قلبی سکون کا ہوتا ہے اور اس کی بدولت ہی انسان دنیا و آخرت میں سُرخرو ہوتا ہے۔ یقیناً ذہنی و قلبی سکون مال و دولت سے زیادہ بیش قیمت خزانہ ہے اور یہ توکُّل کی برکت سے حاصل کر کے دولت مند بنا جاسکتا ہے۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں: میرے شیخ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر دفعہ مجلس میں فرمایا کرتے تھے۔ اپنی تدبیر اس ذات کے سپرد کردے جس نے تجھے پیدا فرمایا، تُو راحت پائے گا۔ (منہاج العابدین ص ۱۱۳)

(4) توکل کی بے شمار برکتوں میں سب سے بڑی برکت یہ ہے کہ اس کی بدولت ایمان کی حفاظت ہوتی ہے کیوں کہ شیطان جب کسی کے ایمان پر حملہ (Attack) کرتا ہے تو سب سے پہلے اس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر یقین اور بھروسا کمزور کر دیتا ہے، لہٰذا اگر ہم اپنے ایمان کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کامل بھروسا رکھیں، ایک بزرگ فرماتے ہیں: میرے ایک دوست نے مجھ سے ذکر کیا کہ میری ایک نیک آدمی سے ملاقات ہوئی تو میں نے پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا۔ "حال تو ان کا ہے، جن کا ایمان محفوظ ہے اور وہ صرف متوکِّلین ہی ہیں، جن کا ایمان محفوظ ہے۔ (منہاج العابدین، ص ۱۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے توکُّل کے فوائد سُنے، توکُّل پریشانیوں سے حفاظت، مخلوق کی محتاجی سے بچنے، ذہنی و قلبی سکون کے حصول کے ساتھ ساتھ ایمان کی سلامتی کا باعث بھی ہے۔ اسی طرح توکُّل نہ کرنے سے پریشانیوں میں مبتلا ہونے، مخلوق کی محتاجی، ذہنی و قلبی بے چینی میں رہنے کے ساتھ ساتھ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا خطرہ (Risk) ہے۔ اس لیے ہمیں ہر وقت اپنے رحیم، کریم ربّ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر بھروسا کرنا چاہیے، اُس سے اچھی امید رکھنی چاہیے اور ہر وقت اس سے توکُّل، قناعت کی دولت ملنے کی دُعا مانگتے رہنا چاہیے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے **قناعت** اور **توکُّل** سے مُتَعَلِّق سُنا، **قناعت** اور **توکُّل** ایمان میں ترقی، عمل میں بہتری اور بے شمار دِینی اور دُنیوی فوائد پانے کا سبب ہیں۔

1. **قناعت** اِختیار کرنے والے کو اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا حاصل ہوتی

ہے۔

2. **قناعت** کرنے والا اسباب سے زیادہ **خالقِ اسباب پر نظر** رکھتا ہے۔

3. **قناعت** اختیار کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی عادت ہے، **قناعت** کرنے والے دنیا کے بے شمار غموں اور پریشانیوں سے نجات پا جاتے ہیں۔

4. **قناعت** بندے کو حرص اور لالچ سے بچائے رکھتی ہے۔

5. **قناعت** اِنسان کو خواہشات کا پیروکار بننے سے بچالیتی ہے اور اس کی برکت سے زندگی سکون اور اِطمینان سے بسر ہوتی ہے۔

6. **قناعت** کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرنے کا جذبہ ملتا ہے۔

7. **قناعت** ،دل سے دُنیا کی مَحَبَّت ختم کر دیتی ہے۔

8. **قناعت** کرنے والا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے مدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں محبوب بنتا ہے۔

9. **توکُّل** کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پیارے ہیں۔

10. **توکُّل** بندۂ مومن کے دل میں نورِ ایمان کو مزید بڑھاتا ہے، پریشانیوں اور مصیبتوں میں **توکُّل** ہی استقامت، صبر اور برداشت کا درس دیتا ہے۔

11. **توکُّل** کرنے والے پریشانیوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

12. **توکُّل** مخلوق کی محتاجی سے بچالیتا ہے۔

13. **توکُّل** کرنے والے کو دُنیا و آخرت کی بھلائی نصیب ہوتی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں **توکُّل** اور **قناعت** کی دولت سے مالامال فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں بھی توکُّل و قناعت کی عظیم دولت نصیب ہو جائے تو ہمیں اس کے لئے بارگاہِ الٰہی میں دُعا بھی کرنی چاہئے نیز توکُّل و قناعت کے فضائل اور حِرص و کنجوسی کے وبال کا مطالعہ کرنا چاہئے، اس کے علاوہ عمدہ اخلاق اور اچھے اوصاف کے حامل نیک لوگوں کی صحبت بھی اختیار کرنی چاہئے کہ صحبت انسان کے کردار اور اس کی گفتار پر لازمی اثر انداز ہوتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناخن کاٹنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی

دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالہ **"101 مدنی پھول"** سے ناخن کاٹنے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں۔ ❀ جمعہ کے دن ناخن کاٹنا مستحب ہے، ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جمعہ کا انتظار نہ کیجئے۔ (دُرِّمُختار، ج ۹ ص ۶۶۸) صدرالشریعہ، بدرُ الطریقہ مولینا امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں منقول ہے جو جمعہ کے روز ناخن ترشوائے (کاٹے) اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے جمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین 3 دن زائد یعنی دس دن تک، ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جمعہ کے دن ناخن ترشوائے (کاٹے) تو رحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتَار ج ۹ ص ۶۶۸، بہارِشریعت حصّہ ۱۶ ص ۲۲۶، ۲۲۵) ❀ ہاتھوں کے ناخن کاٹنے کے منقول طریقے کا خلاصہ پیش خدمت ہے پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سمیت ناخن کاٹے جائیں، مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے، اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۶۷۰، اِحیاءُ العُلُوم ج ۱ ص ۱۹۳) ❀ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیاں سمیت ناخن کاٹ لیجئے ❀ جنابت کی حالت (یعنی غسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخن کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالَمگیری ج ۵ ص ۳۵۸) ❀ دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے برص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے ❀ ناخن کاٹنے کے بعد ان کو دفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حرج نہیں ❀ ناخن کا تراشہ (یعنی کٹے ہوئے ناخن) بیت الخلا یا غسل خانے میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے ❀ بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ برص یعنی کوڑھ ہو جانے کا اندیشہ ہے البتہ اگر انتالیس (39) دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹا تو چالیس 40 دن سے

زائد ہو جائیں گے تو اس پر واجِب ہو گا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لیے کہ چالیس دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے ❀ لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔

(اِتحافُ السّادَة للزّبیدی ج ۲ ص ۶۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالعہ فرمایئے سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ (۱) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (۲) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (۳) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (اَلْبُدورُ السّافرۃ لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱ حدیث: ۳۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ! ہم نرمی (Softness) کے متعلق سننے کی سعادت حاصل کریں گے، یاد رکھئے! نرمی ایسا پیارا وصف ہے کہ جس میں یہ ہو اس کے اخلاق بہتر ہوتے چلے جاتے ہیں اور لوگ بھی ایسے شخص سے محبت کرتے ہیں۔ آیئے! نرمی کے حوالے سے ایک ایمان افروز واقعہ سماعت فرمایئے چنانچہ

تورات کے عالم کا قبولِ اسلام

حضرت زید بن سعنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو قبولِ اسلام سے قبل تورات کے عالم تھے، انہوں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کھجوریں خریدی تھیں۔ کھجوریں دینے کی مدت میں ابھی ایک دو دن باقی تھے کہ انہوں نے بھرے مجمع میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سختی کے ساتھ تقاضا کیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامن اور چادر پکڑ کر تیز نظروں سے آپ کی طرف دیکھا، یہ منظر دیکھ کر حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپے سے باہر ہو گئے اور نہایت غضب ناک اور زہریلی نظروں سے گھور گھور کر کہا کہ اے خدا کے دشمن! تُو خدا کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایسی گستاخی کر رہا ہے؟ خدا کی قسم! اگر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ادب مانع نہ ہوتا تو میں ابھی اپنی تلوار سے تیرا سر اڑا دیتا۔ یہ سُن کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اے عمر! (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) تم کیا کہہ رہے ہو؟ تمہیں تو یہ چاہئے تھا کہ مجھے ادائے حق کی ترغیب دے کر اسے نرمی کے ساتھ تقاضا کرنے کی ہدایت کر کے ہم دونوں کی مدد کرتے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا کہ اے عمر! (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) اس کو اس کے حق کے برابر کھجوریں دے دو، اور کچھ زیادہ بھی دینا، حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب حق سے زیادہ کھجوریں دیں تو حضرت زید بن سعنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا کہ اے عمر! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے حق سے زیادہ کیوں دے رہے ہو؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: چونکہ میں نے ٹیڑھی ترچھی نظروں سے دیکھ کر تمہیں خوفزدہ کر دیا تھا، اس لئے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمہاری دلجوئی و دلداری کے لئے تمہارے حق سے کچھ زیادہ دینے کا مجھے حکم دیا ہے۔

یہ سن کر حضرت زید بن سعنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا کہ اے عمر! کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ میں زید بن سعنہ ہوں؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ تم وہی زید بن سعنہ ہو جو تورات کا بہت بڑا عالم ہے، انہوں نے کہا جی ہاں! یہ سن کر حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دریافت فرمایا کہ پھر تم نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایسی گستاخی کیوں کی؟ حضرت زید بن سعنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب دیا: اے عمر! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ در

اصل بات یہ ہے کہ میں نے تورات میں نبی آخرُ الزَّمان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جتنی نشانیاں پڑھی تھیں ، ان سب کو میں نے ان کی ذات میں دیکھ لیا، مگر دو نشانیوں کے بارے میں مجھے ان کا امتحان کرنا باقی رہ گیا تھا۔ ایک یہ کہ ان کا حِلم (Mildness) غالب رہے گا اور جس قدر زیادہ ان کے ساتھ جہل کا برتاؤ کیا جائے گا، اسی قدر اِن کا حِلم بڑھتا جائے گا۔ چنانچہ میں نے اس ترکیب سے ان دونوں نشانیوں کو بھی ان میں دیکھ لیا اور میں شہادت دیتا ہوں کہ یقیناً یہ نبی بر حق ہیں اور اے عمر! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ میں بہت ہی مالدار آدمی ہوں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنا آدھا مال حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت پر صدقہ کر دیا پھر یہ بارگاہِ رسالت میں آئے اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ (دلائل النبوۃ ج ۱ ص ۲۳ و زرقانی ج ۴ ص ۲۵۳ بتصرف قلیل)

سو بار تیرا دیکھ کے عَفْو اور تَرَحُّم　　　ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کس طرح نرمی کا مُظاہَرہ فرمایا کہ اس کے بدتمیزی سے پیش آنے کے باوجود پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے معافی سے نوازا، یہی وجہ تھی کہ تورات کا اتنا بڑا عالم بھی آپ کے کردار سے متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور کلمہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا، لہٰذا اپنے آقا و مولا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیبہ پر عمل کرتے ہوئے اپنے اندر نرمی جیسی پیاری عادت (Habit) پیدا کرنے کی کوشش کریں، لوگوں کی غلطیوں کے باوجود انہیں معاف کرنا سیکھیں، کوئی کتنا ہی غصّہ دلائے اَوَل فَوَل بکنے کے بجائے اپنی زَبان کو قابو میں رکھیں کہ اس میں ہماری دنیا و آخرت کی بھلائی ہے، کیونکہ جب زَبان بے قابو ہوتی ہے تو بندہ سختی پر اُتر آتا ہے جس کے سبب بنے بنائے کھیل بگڑ جاتے ہیں۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں　　　ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

ڈُوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طُغیانی میں   جس کی کَشتی ہو محمد کی نگہبانی میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نرمی کی کس قدر اہمیت ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ جب اللہ کریم نے حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فرعون کی طرف بھیجا تاکہ اسے اسلام کی دعوت دیں تو اللہ پاک نے اس کے ساتھ نرمی سے بات کرنے کا حکم ارشاد فرمایا چنانچہ پارہ 16 سُورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر 44 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰى ﴿۴۴﴾ ترجمۂ کنز الایمان: تو اس سے نرم بات کہنا اس امید پر کہ وہ دھیان کرے یا کچھ ڈرے۔ (پ ۱۶، طٰہٰ: ۴۴)

بیان کردہ آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر خازن میں ہے: یعنی جب تم فرعون کے پاس جاؤ تو اسے نرمی کے ساتھ نصیحت فرمانا۔ بعض مفسرین کے نزدیک فرعون کے ساتھ نرمی کا حکم اس لئے تھا کہ اس نے بچپن میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت کی تھی اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ نرمی سے مراد یہ ہے کہ آپ اس سے وعدہ کریں کہ اگر وہ ایمان قبول کرے گا تو تمام عمر جوان رہے گا کبھی بڑھاپا نہ آئے گا، مرتے دم تک اس کی سلطنت باقی رہے گی، کھانے پینے اور نکاح کی لذتیں تادمِ مرگ باقی رہیں گی اور مرنے کے بعد جنت میں داخلہ نصیب ہو گا۔ جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرعون سے یہ وعدے کئے تو اسے یہ بات بہت پسند آئی لیکن وہ کسی کام پر ہامان سے مشورہ لئے بغیر فیصلہ نہیں کرتا تھا اور اس وقت ہامان موجود نہ تھا (اس لئے اس نے کوئی فیصلہ نہ کیا) جب وہ آیا تو فرعون نے اسے یہ خبر دی اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ہدایت پر ایمان قبول کر لوں۔ یہ سُن کر ہامان کہنے لگا: میں تو تجھے عقلمند اور دانا سمجھتا تھا (لیکن یہ کیا) تُو ربّ ہے اور بندہ بننا چاہتا

ہے، تُو معبود ہے اور عابد بننے کی خواہش کرتا ہے؟ فرعون نے کہا: تُو نے ٹھیک کہا (یوں وہ ایمان قبول کرنے سے محروم رہا)۔ (تفسیر خازن، ۳/۲۵۴، طٰہٰ، تحت الآیۃ: ۴۴)

رحمتِ الٰہی کی جھلک:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تفسیرِ صراط الجنان میں ہے کہ اس آیت سے اللہ پاک کی رحمت کی جھلک بھی نظر آتی ہے کہ اپنی بارگاہ کے باغی اور سرکش کے ساتھ کس طرح اس نے نرمی فرمائی اور جب اپنے نافرمان بندے کی ساتھ اس کی نرمی کا یہ حال ہے تو اطاعت گزار اور فرمانبردار بندے کے ساتھ اس کی نرمی کیسی ہو گی؟۔ حضرت یحیٰ بن معاذ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے سامنے جب اس آیت کی تلاوت کی گئی تو آپ رونے لگے اور عرض کی: (اے اللہ کریم) یہ تیری اُس بندے کے ساتھ نرمی ہے جو کہتا ہے کہ میں معبود ہوں تو اس بندے کے ساتھ تیری نرمی کا کیا حال ہو گا جو کہتا ہے کہ صرف تُو ہی معبود ہے اور یہ تیری اس بندے کے ساتھ نرمی ہے جو کہتا ہے: میں تم لوگوں کا سب سے اعلیٰ ربّ ہوں تو اس بندے کے ساتھ تیری نرمی کا کیا عالَم ہو گا جو کہتا ہے: میرا وہ ربّ پاک ہے جو سب سے بلند ہے۔ (صراط الجنان، ۶/ ۲۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نرمی کے فضائل:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ جب کسی کو نیکی کی دعوت دینے کا موقع ملے تو شفقت و محبت اور نرمی کے ساتھ دعوت پیش کریں کیونکہ اس انداز سے نیکی کی دعوت دینے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری بات میں اثر پیدا ہو گا اور ہم جسے نصیحت کر رہے ہیں وہ ہماری بات توجہ

سے سن کر عمل کی کوشش بھی کرے گا۔ قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دل کی نرمی کو اپنی رحمت قرار دیا ہے چنانچہ

پارہ 4 سُوْرَۂ اٰلِ عِمْرَان کی آیت نمبر 159 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ ترجمۂ کنزالایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے۔ (پ۴، آل عمران: ۱۵۹)

اس آیت میں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ (Manners) کا بیان کیا جارہا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ "اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم، اللہ پاک کی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کتنی بڑی رحمت ہے کہ اس نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم کو نرم دل، شفیق اور رحیم و کریم بنایا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم کے مزاج میں اِس درجہ لُطف و کرم اور شفقت و رحمت پیدا فرمائی کہ غزوۂ اُحد جیسے موقع پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غضب کا اظہار نہ فرمایا حالانکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم کو اس دن کس قدر اَذِیّت و تکلیف پہنچی تھی اور اگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم سخت مزاج ہوتے اور میل برتاؤ میں سختی سے کام لیتے تو یہ لوگ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دُور ہو جاتے۔ تو اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم آپ ان کی غلطیوں کو معاف کر دیں اور ان کیلئے دعائے مغفرت فرمادیں تا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم کی سفارش پر اللہ پاک بھی انہیں معاف فرمادے۔ (صراط الجنان، ۲/ ۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نرمی کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح سونا نَرم ہو کر زیور بنتا ہے ، لوہا نرم ہو کر ہتھیار بن جاتا ہے اور مٹی نرم ہو کر کھیتوں کی ہریالی کا سبب بنتی ہے، اسی طرح اِسلامی تعلیمات کے مطابق کی جانے والی **"نرمی"** ایسی خوبی ہے جس کی بدولت انسان کے اندر رحمت، شفقت، آسانی، عَفو و دَرگُزر اور بُردُباری جیسے خوشبودار پھول کھلتے ہیں۔ آیئے! ترغیب کیلئے نرمی کے فضائل پر مشتمل 3 فرامینِ مصطفٰے سنئے۔

1. ارشاد فرمایا: " اے عائشہ ! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہا، اللہ پاک رفیق ہے اور رِفق یعنی نرمی کو پسند فرماتا ہے اور اللہ پاک نرمی کی وجہ سے وہ چیزیں عطا کرتا ہے جو سختی یا کسی اور وجہ سے عطا نہیں فرماتا۔

مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۲، الحدیث: ۲۶۰۱

2. ارشاد فرمایا: " نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے وہ اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکال دی جاتی ہے، اُسے بد صورت کر دیتی ہے۔ مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۳، الحدیث: ۲۶۰۲۔

3. ارشاد فرمایا: مومن آسانی کرنے والا نرم ہوتا ہے، جیسے نکیل والا اونٹ کہ کھینچا جائے تو کھنچ جاتا ہے اور چٹان پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جائے۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الرفق والحیاء... إلخ، ۲/۲۳۰، حدیث: ۵۰۸۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ نرمی کی کس قدر اہمیت ہے، نرمی اللہ پاک کو بے حد پسند ہے، جس شے میں نرمی ہوتی ہے اسے زینت دیتی ہے جبکہ جو شخص نرمی جیسی پیاری صفت سے محروم ہوتا ہے وہ ہر وقت غُصّے میں بھرا رہتا ہے، بات بات پر دوسروں کو جھڑکتا ہے، غلطی کرنے والے کو سب کے سامنے ذلیل ورُسوا کرتا ہے۔ اب چاہے وہ کتنا ہی بڑا عبادت گزار ہو، تہجد گزار ہو، پورے سال کے روزے رکھنے والا ہو، ساری رات قیام کرنے والا ہو لیکن اگر اس کے مزاج (Humor) میں سختی ہو گی اور وہ بِلاوجہ مسلمانوں کی دل آزاری کرتا ہو گا تو یہ عمل بروزِ قیامت اس کی پکڑ کا سبب بن

سکتا ہے۔ یاد رکھئے! غصے میں آ کر کسی مسلمان کی دل آزاری کرنا، سب کے سامنے کسی کو ذلیل و رُسوا کرنا **حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام** ہے۔ فی زمانہ ہمارے معاشرے میں غصے کی حالت یا مذاق مسخری کرتے وقت کسی کا مذاق اڑانا، سب کے سامنے شرمندہ کرنا، اس پر تنقید کے تِیر برسانا اور اس کی باتوں پر قہقہہ لگانا بالکل معیوب (Defective) نہیں سمجھا جاتا۔ جس کا مذاق اُڑایا جاتا ہے بسا اوقات وہ بھی مذاق اُڑانے والوں کے ساتھ قہقہہ مار کر ہنس رہا ہوتا ہے۔ ایسے میں شیطان یوں مطمئن کر دیتا ہے کہ اس ہنسی مذاق سے یہ بھی خوش ہو رہا ہے حالانکہ وہ بیچارہ خوش نہیں بلکہ ہو سکتا ہے اپنی جھینپ (شرم) مٹانے کیلئے ہنستا ہو اور اندر ہی اندر اس کے دل کے ٹکڑے ہو رہے ہوں۔ لہٰذا ہمیں ہر اس کام سے بچنا چاہیے، جس سے کسی مسلمان کی دل آزاری ہوتی ہے اور اگر کوئی ہمارے لئے بھی سخت الفاظ استعمال کرے تو فوراً غصے میں آگ بگولا ہونے کے بجائے نرمی اختیار کرتے ہوئے اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے آیئے! اس بارے میں ایک حکایت سنئے، چُنانچہ

میٹھے بول کی میٹھی حکایت

خُراسان کے ایک بُزُرگ رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه کو خواب میں حکم ہوا: تاتاری قوم میں اسلام کی دعوت پیش کرو! اُس وَقت ہلاکو کا بیٹا تگودار بر سرِ اِقتِدار تھا۔ وہ بُزُرگ رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه سفر کر کے تگودار کے پاس تشریف لے آئے۔ سنّتوں کے پیکر باریش مسلمان مبلّغ کو دیکھ کر اُسے مسخری سُوجھی اور کہنے لگا: میاں! یہ تو بتاؤ تمہاری داڑھی کے بال اچّھے یا میرے کُتّے کی دُم؟ بات اگرچِہ غصّہ دلانے والی تھی مگر چونکہ وہ ایک سمجھدار مبلّغ تھے، لہٰذا نہایت نرمی کے ساتھ فرمانے لگے: میں بھی اپنے خالق و مالِک کا کتّا ہوں، اگر جاں نثاری اور وفاداری سے اسے خوش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو میں اچّھا ورنہ آپ

کے کُتّے کی دُم ہی مجھ سے اچّھی۔ چُونکہ وہ ایک باعمل مُبلّغ تھے غیبت وچُغلی، عیب جوئی اور بد کلامی نیز فُضول گوئی وغیرہ سے دُور رہتے ہوئے اپنی زَبان ذِکرُ اللہ سے ہمیشہ تر رکھتے تھے، لہٰذا ان کی زَبان سے نکلے ہوئے میٹھے بول تاثیر کا تیر بن کر تگودار کے دل میں پَیوَست ہوگئے کہ جب اس نے اپنے زہریلے کانٹے کے جواب میں اس باعمل مبلّغ کی طرف سے خوشبودار مَدَنی پھول پایا تو پانی پانی ہوگیا اور نرمی سے بولا: آپ میرے مہمان ہیں، میرے ہی یہاں قِیام فرمایئے۔ چُنانچِہ آپ اُس کے پاس مُقیم ہوگئے۔ تگودار روزانہ رات آپ کی خدمت میں حاضِر ہوتا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت ہی شفقت کے ساتھ اسے نیکی کی دعوت پیش کرتے۔ آپ کی اِنفِرادی کوشش نے تگودار کے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا کردیا! وُہی تگودار جو کل تک اسلام کو صَفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے تھا، آج اسلام کا شیدائی بن چکا تھا۔ اسی باعمل مبلّغ کے ہاتھوں تگودار اپنی پوری تاتاری قوم سمیت مسلمان ہوگیا۔ اس کا اسلامی نام احمد رکھا گیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایک مبلغ کے **میٹھے بول** کی بَرَکت سے تاتاری سلطنت اسلامی حکومت سے بدل گئی۔ (غیبت کی تباہ کاریاں ص ۱۵۵)

شہا! دیتا پھروں نیکی کی دعوت یارَسُوْلَ اللہ   تبلیغ مجھے تم یارَسُوْلَ اللہ دے دو جذبۂ

(وسائلِ بخشش ص ۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی زَبان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! ہمارے بزرگانِ دین کس طرح نرم دلی کا مظاہرہ فرماتے کہ سامنے والے کے کڑوے انداز اور تیکھے جملے سن کر بھی کبھی غُصّے میں نہ آتے بلکہ صبر و تحمل

سے کام لیتے ہوئے، حسنِ اخلاق کا مظاہرہ فرماتے یہی وجہ تھی کہ ان کی باتیں سامنے والے کے دل میں گھر کر جاتی تھیں۔ یادرکھئے! میٹھی زبان میں خرچ کچھ نہیں ہوتا ہے مگر اس سے نفع بہت ہوتا ہے، جبکہ تیکھی زبان استعمال کرنے میں سراسر نقصان ہی نقصان ہے۔

کسی نے کیا خوب انوکھی بات کہی کہ طوطا مِرچ کھا کر بھی میٹھے بول بولتا ہے اور اِنسان میٹھا کھا کر بھی کڑوی باتیں کرتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ مزاج کے خلاف بات سننے پر غُصّہ آہی جاتا ہے مگر ایسے میں جوش سے کام لینے کے بجائے ہوش سے کام لیتے ہوئے صبر و تحمل کا دامن چھوڑنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ آیئے !اس بارے میں شیخِ طریقت ،امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ایک واقعہ سنئے اوراس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے گلدستے میں سجالیجئے، چنانچہ

کمالِ ضبط کا مظاہرہ:

یہ ان دنوں کی بات ہے جب دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع دعوتِ اسلامی کے اوّلین مدنی مرکز گلزارِ حبیب مسجد گلستانِ شفیع اوکاڑوی (سولجر بازار) باب المدینہ کراچی میں ہوتا تھا۔ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اجتماع میں شرکت کے لئے اسلامی بھائیوں کے ساتھ جب سینیما گھر کے قریب سے گزرے تو ایک نوجوان جو فلم کا ٹکٹ لینے کی غرض سے قِطار (Line) میں کھڑا تھا، اس نے (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) بلند آواز سے اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو مخاطب کرکے کہا: مولانا بڑی اچھی فلم لگی ہے، آکر دیکھ لو۔ اس سے پہلے کہ آپ کے ہمراہ اسلامی بھائی جذبات میں آکر کچھ کرتے، اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بلند آواز سے سلام کیا اور قریب پہنچ کر بڑی ہی نرمی کے ساتھ

انفرادی کوشش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بیٹا میں فلمیں نہیں دیکھتا البتہ آپ نے مجھے دعوت پیش کی تو میں نے سوچا کہ آپ کو بھی دعوت پیش کروں، ابھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گلزارِ حبیب مسجد میں سُنّتوں بھرا اجتماع ہوگا، آپ سے شرکت کی درخواست ہے، اگر آپ ابھی نہیں آسکتے تو پھر کبھی ضرور تشریف لائیے گا۔ پھر آپ نے اسے ایک عطر کی شیشی تحفہ میں پیش کی۔

چند سالوں بعد اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں سُنّتوں کے عامل ایک اسلامی بھائی سبز عمامہ سجائے حاضر ہوئے اور کچھ اس طرح سے عرض کی، حضور چند سال قبل ایک نوجوان نے آپ کو (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) فلم دیکھنے کی دعوت دی تھی اور آپ نے کمالِ ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے ناراض ہونے کے بجائے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی تھی، وہ نوجوان میں ہی ہوں۔ میں آپ کے عظیم حُسنِ اخلاق سے بے حد متأثر ہوا اور ایک دن اجتماع میں آگیا، پھر آپ کی نظرِ کرم ہوگئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں گناہوں سے توبہ کرکے مدنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ (تعارف امیر اہلسنت، ص ۴۰)

تنہا چلا تُو ساتھ تِرے ہوگیا جہاں
میٹھا تیرا کلام ہے اِلیاس قادِری

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکام کے مطابق زندگی گزارنے، نماز، روزہ اور نفل عبادات کی پابندی کرنے اور بُزرگانِ دِین کی سیرت پر عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی

کام **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** بھی ہے۔اس مدنی کام کے بے شُمار دینی ودُنیوی فوائد ہیں، ✤ **مدنی مذاکرے کی** برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ✤ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ✤ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے دِینی معلومات (Islamic Information) کے ساتھ اَخلاقی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اِس مدنی کام کی برکت سے بے شُمار لوگ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے۔ آیئے! بطورِ تَرغیب ایک مَدنی بَہار سُنئے اور پابندی کے ساتھ **مدنی مذاکرے** میں شرکت کرنے کی نِیَّت کیجئے۔ چنانچہ

گناہوں سے توبہ کرلی!

واہ کینٹ (پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی معاشرے کے دیگر نوجوانوں کی طرح متعدد اَخلاقی برائیوں میں مُبتلا تھے۔ مثلاً فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقْت برباد کرنا، موبائل فون اور انٹرنیٹ میں وقت صرف کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ ایک دن انہیں مدنی چینل پر مدنی مذاکرہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدنی مذاکرہ دیکھنے اور سننے کی برکت سے انہیں کافی سکون ملا اور انہوں نے اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرلی اور فرائض وواجبات کا عامِل بننے کے لئے کوشاں ہوگئے، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی سجالی ہے اور سُنّت کے مطابق مدنی حُلیہ بھی اپنالیا ہے، اللہ کریم کا مزید کرم یہ ہوا کہ والدین نے بخوشی اُنہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے **"وقفِ مدینہ"** کردیا۔

مدنی چینل کی مُہِم ہے نفس وشیطاں کے خلاف جو بھی دیکھے گا کریگا اِنْ شَآءَاللہ اِعتراف
نفسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار شرمِ عصیاں کے سبب ہوگا گنہگار اشکبار

(وسائلِ بخشش، ص ۶۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبتیں بڑھانے، نفرتیں مٹانے اور آپس میں بھائی چارے کی فضا قائم کرنے کیلئے ہمیں اپنے اندر نرمی پیدا کرنی ہوگی۔

یاد رکھئے! گھر میں مدنی ماحول قائم کرنا ہے تو اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی، والد اور والدہ کو نیکی کی دعوت دینی ہے تو اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی، بہن بیٹی کو باپردہ بنانا ہے تو اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی، اپنے بیٹے کو نمازی بنانا ہے تو اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی، دوستوں کو بُرے اعمال سے بچانا ہے تو اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی، اپنے آفس والوں کو سُنّتوں بھرے اجتماع میں لانا ہے تو اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی، اپنے ماتحتوں کو اپنا بنانا ہے تو اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی، مدنی قافلہ، مدنی انعامات، مدرسۃ المدینہ بالغان اور دِیگر مدنی کاموں کے لیے اسلامی بھائیوں کا ذہن بنانا ہے تو اپنے اندر نرمی نرمی اور نرمی پیدا کرنی ہوگی۔ یَا اللہ! پاک تیرے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی **مسکراہٹ کا صدقہ ہمیں نرمی** عطا فرمادے۔

اس بات کا مشاہدہ ہے کہ جو شخص سخت مزاج ہوتا ہے لوگ اس کے قریب آنے اور اس سے بات کرنے سے کَتراتے ہیں اور ایسے سخت مزاج افراد کو معاشرے میں عزّت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا اور ان کے بارے میں یوں باتیں کی جاتی ہیں کہ ”بھئی فلاں سے بچ کر رہنا بڑا سخت مزاج ہے“، ”چھوٹی چھوٹی باتوں پر سب کے سامنے ذلیل کردیتا ہے“ ”ہر وقت غُصّے سے منہ پھلائے رہتا ہے“” اس کے رعب (fear) کی وجہ سے بیوی بچے اس کے ساتھ نہیں بیٹھتے“ وغیرہ وغیرہ۔ ذرا غور کیجئے کہ کہیں ہمارے بارے میں بھی لوگوں کے یہ تاثرات تو نہیں ہوتے؟ کہیں ہم بھی لوگوں پر بے جا سختی کرکے خود سے مُتَنَفِّر تو نہیں کررہے؟ کہیں ہمارے بچے بھی ہماری شفقت و محبت سے محروم تو

نہیں رہ گئے ؟ اگر ایسا ہے تو آج ہی سے اپنے مزاج میں نرمی پیدا کرنے کی کوشش کیجئے کہ جس کا دل نرم ہوتا ہے اس کی عزّت میں اضافہ ہوتا ہے، چنانچہ

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: اللہ پاک جن لوگوں پر کرم فرماتا ہے ان کے دلوں میں نرمی ڈال دیتا ہے وہ لوگوں پر نرمی کرتے ہیں، جس سے ان کی عزّت اور بڑھ جاتی ہے اور جن لوگوں پر اللہ پاک قہر فرماتا ہے انہیں نرمیِ دل سے محروم کر دیتا ہے، ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں، لوگوں سے سختی سے پیش آتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۶۵۴۔)

عموماً اس بات کا مشاہدہ بھی ہے کہ جو سخت مزاج کا مالک ہو وہ لوگوں کا دل جیتنے میں ناکام رہتا ہے جبکہ نرم دل شخص ہر دل عزیز ہوتا ہے۔ آیئے! اس بارے میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ کی سیرتِ طیّبہ سے مدنی پھول چننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں چنانچہ

تند مزاجی اور سخت دلی سے نفرت:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ کو معلوم تھا کہ لوگ میری سختی سے خوفزدہ رہتے ہیں، اس لیے آپ نے اپنے اس مزاج کو کافی حد تک بدلنے کی کوشش فرمائی۔ چنانچہ جیسے ہی منصبِ خلافت پر فائز ہوئے تو بارگاہِ الٰہی میں یوں دعا کی: ”یَا اللہ! میں سخت ہوں تُو مجھے نرم فرمادے۔“ آپ کی یہ دعا قبول ہوئی اور آپ کی ذاتِ گرامی شفقت و نرمی و مہربانی سے معمور ہو گئی۔ یہ تمام باتیں آپ کی خاص صفات بن گئیں۔ عہدِ رسالت و عہدِ صدیقی میں لوگ صرف آپ کی سختی کو جانتے تھے لیکن آپ کے عہد میں لوگوں کے نزدیک آپ جیسی رحم دل شخصیت کوئی نہ تھی، ہر طرف آپ کی شفقت و محبت ہی کے چرچے تھے۔ (فیضانِ فاروقِ اعظم، ۲/ ۷۴ ملتقطا)

نرمی اور ہمارا معاشرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کس طرح اپنے سخت مزاج کو تبدیل کیا، جس کے سبب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کے درمیان رحم دل، شفقت کرنے والے اور محبت کرنے والے مشہور ہو گئے، جبکہ آج اگر ہم اپنے معاشرے کا جائزہ لیں تو ہمارے معاشرے میں نرمی کی جگہ بے جا سختی نے لے لی ہے، یہی وجہ ہے کہ لوگوں کی ایک تعداد سے خیر خواہی، رحم دلی اور حُسنِ سلوک کا جذبہ بھی دم توڑ رہا ہے۔ ہمارے مزاج اس بجھتی ہوئی چنگاری کی مانند ہو چکے ہیں جسے ہوا کا ہلکا سا جھونکا دوبارہ آگ میں تبدیل کر دیتا ہے۔ بات بات پر جھگڑنا، چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر آگ بگولہ ہو جانا اور لڑنے مرنے کو تیار ہو جانا، یہ سب ہمارے معاشرے میں عام ہوتا جا رہا ہے جس کا بنیادی سبب نرمی کا ختم ہو جانا ہے۔ یاد رکھئے! نرمی ایک بہت ہی پیاری صفت ہے جو انسان کو رحم پر اُبھارتی، ظلم سے روکتی، تکبُّر سے بچاتی اور عاجزی پر اُکساتی ہے۔ زندگی کا ویران کھنڈر نرمی کے سبب عالیشان محل میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ نرمی پیدا کرنے کے لیے لازمی ہے کہ دل کو نرم کیجئے کیونکہ انسان کا دل اعضاء کا بادشاہ ہے، جب یہ نرم ہو گیا تو ہمارے کِردار میں خود ہی نرمی پیدا ہو جائے گی۔ دل میں نرمی کیسے پیدا ہو؟ آیئے! اس بارے میں چند طریقے سنتے ہیں۔

(1) غفلت سے بیدار ہو جایئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہر وقت ذِکر و درود میں مشغول رہیں گے تو اس کی برکت سے ہمارا دل نرم ہو جائے گا ورنہ یادِ الٰہی سے غافل رہنے کی نحوست سے دل سخت ہو سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے، نبی کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا"اللہ پاک کے ذکر کے سوا زیادہ گفتگو نہ کرو کیونکہ اللہ پاک کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام کرنا دل کی سختی (کا باعث ہے) اور سخت دل آدمی اللہ پاک سے بہت دور ہوتا ہے۔(ترمذی، کتاب الزهد، ٦٢-باب منه، ۴/١٨۴، حدیث: ٢۴١٩۔)

(2)گناہوں کے خلاف اعلانِ جنگ کیجیے:

دل کو نرم کرنے کیلئے خوب خوب نیک اعمال کیجئے اور ہر چھوٹے بڑے ظاہری باطنی گناہوں سے بچنے کی کوشش کی جائے کیونکہ گناہ کا ارتکاب کرنے سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ لہٰذا دل میں نرمی پیدا کرنے کے لیے اللہ پاک کا خوف پیدا کیجئے اور گناہوں کے سبب ملنے والی اُخروی تکالیف اور عذابات کو یاد کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دل کی سختی دُور ہو جائے گی۔

(3)معاف کرنے کی عادت بنائیے!

اپنے اندر نرمی پیدا کرنے کیلئے خود کو اس بات کا عادی بنالیجئے کہ جب بھی کسی سے جانے انجانے میں کوئی تکلیف پہنچی تو اِینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے غُصّے کو قابو میں رکھتے ہوئے معاف کر دیجئے اور یہ اُصول ذہن میں رکھئے کہ اگر نجاست کسی چیز پر لگ جائے تو اسے پانی سے پاک کیا جاتا ہے نجاست سے نہیں، اگر ہم اس گندگی کو گندگی سے پاک کرنے کی کوشش کریں گے تو وہ پاک ہونے کے بجائے مزید ناپاک ہو جائے گی۔ اسی طرح کوئی ہمارے ساتھ نادانی (Unknowingly) میں شدّت بھرا سُلوک کرے اور جواب میں ہم بھی اس کے ساتھ ویسا ہی رویہ اختیار کریں یا اس سے بڑھ کر بُری طرح پیش آئیں تو بات ختم ہونے کے بجائے مزید بڑھ جائے گی اور دشمنی اور لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچ جائے گی جبکہ اگر اُس کے ساتھ نرمی و مَحبَّت بھرا سُلوک کیا جائے اور اس کی

غلطی کو نظر انداز کرتے ہوئے درگزر سے کام لیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس کے مُثْبَت (Positive) نتائج دیکھ کر کلیجہ ضَرور ٹھنڈا ہو گا۔ قرآنِ کریم میں پارہ 24 سورۂ حٰمٓ اَلسَّجْدَہ کی آیت نمبر 34 میں اللہ پاک نے ہمیں اسی بات کا حکم ارشاد فرمایا ہے:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾

ترجمہ کنز الایمان: اے سننے والے بُرائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اُس میں دُشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔ (پ ۲۴، حم السجدہ: ۳۴)

تفسیرِ صِراطُ الْجِنَان میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت یہ لکھا ہے کہ تم بُرائی کو بھلائی کے ساتھ دُور کردو مثلاً غُصّے کو صبر سے (دُور کردو ،) لوگوں کی جہالت کو حِلم سے (دُور کردو) اور بد سلوکی کو عَفْو و درگُزر سے (دُور کردو) کہ اگر تیرے ساتھ کوئی بُرائی کرے تُو اسے معاف کر دے، تو اس خصلت (عادت) کا نتیجہ یہ ہو گا کہ دشمن دوستوں کی طرح تجھ سے محبت کرنے لگیں گے۔ (صراط الجنان، ۸/۶۳۹)

(3) کم کھانے کی عادت بنائیے!

نرمی پیدا کرنے کیلئے بھوک سے کم کھانے کی عادت بنانا بھی بے حد مفید ہے جبکہ پیٹ بھر کر کھانے سے جہاں عبادت میں سُستی اور صحت خراب ہوتی ہے وہیں اس کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا دل کی سختی کا سبب بھی بنتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ شَبِعَ وَنَامَ قَسٰی قَلْبُهٗ یعنی جو پیٹ بھر کر کھانا کھائے اور سو جائے تو اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: لِكُلِّ شَیْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْبَدَنِ الْجُوْعُ یعنی ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکوٰۃ بھوکا رہنا ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فی الصوم

زکاۃ الجسد، ۲/۳۴۷، حدیث:۵ ۱۷۴ بتغیر)

(4)اچھی صحبت اختیار کرنا:

نرمی پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بُرے لوگوں کی صُحبت سے دُور رہا جائے اور نیک پرہیزگار لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے۔ مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”جیسے لوہا(Iron) نرم ہو کر اَوزار اور سونا(Gold) نرم ہو کر زیور اور مٹی نرم ہو کر کھیت یا باغ، آٹا نرم ہو کر روٹی وغیرہ بنتے ہیں ایسے ہی انسان دل کا نرم ہو کر ولی، صُوفی، عارف وغیرہ بنتا ہے۔ دل کی نرمی اللہ (پاک) کی بڑی نعمت ہے، یہ دل کی نرمی بُزرگوں کی صحبت اور ان کے پاک کلمات سے نصیب ہوتی ہے۔“(مرآۃ المناجیح،۷/۲)

(5)یتیم و مسکین کی خیر خواہی کیجیے:

نرمی پیدا کرنے کا ایک نسخہ یہ بھی ہے کے یتیم(Orphan) و مسکین کے ساتھ خیر خواہی کیجئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی ترغیب موجود ہے۔ حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، ایک شخص نے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے دل کی سختی کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا **تجھے** یہ پسند ہے کہ **تیرا** دل نرم ہو جائے ؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: **جب تیرے** پاس کوئی یتیم آئے تو اس کے سر پہ ہاتھ پھیر اور اپنے کھانے میں سے اسے **بھی کھلا**، تیرا دل نرم ہو جائے گا اور تیری حاجتیں بھی پوری ہوں گی۔(مصنف عبدالرزاق، کتاب الجامع، باب اصحاب الاموال، ۱۰/۱۳۵، الحدیث: ۲۰۱۹۸)

(6)دل کی سختی کے نقصانات پر غور کیجئے

دل کی سختی کی نحوست یہ ہے کہ اس پر نصیحت کی کوئی بات اثر نہیں کرتی اور دل نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتا اور دل کی سختی کے سبب بندہ اللہ پاک کی ناراضی اور اس کی طرف سے لعنت (یعنی اُس کی رحمت سے دُوری) کا مُستَحِق ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ نذیر، محبوبِ ربِّ قدیر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: میری اُمّت کے رحمدل لوگوں سے بھلائی طلب کرو ان کے قریب رہا کرو اور سنگدل (سخت دل) لوگوں سے بھلائی نہ مانگو کیونکہ ان پر لعنت اُترتی ہے۔ (مستدرک ،کتاب الرقاق ،باب اشقی الاشقیاء من اجتمع ،،، الخ ،۵/۴۵۸، حدیث: ۷۹۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس ائمہ ٔ مساجد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی دینِ متین کی خدمت کرنے ،نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 104 سے زائد شُعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"ائمہ ٔ مساجد"** بھی ہے، جو مَساجد کی آبادکاری کیلئے ائمہ و مُؤذِّنین کی تقرُّرِی کا کام سَرانجام دیتی ہے اور ان کی خَیرخواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرَّر کرتی ہے ،تاکہ یہ اسلامی بھائی مُعاشی پریشانیوں سے آزاد ہو کر خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرتے رہیں۔ مَساجد کو آباد کرنے میں اَئمہ و مُؤذِّنین کا اَہَم کردار ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مُنسلک اَئمہ ٔ کرام، صدائے مدینہ، اِنْفِرادی کوشش کے ذَریعے نمازِ باجماعت کی طرف رَغبت، دَرسِ فیضانِ سُنَّت ، نمازِ فجر کے بعد مَدنی حلقے میں شِرکت اور سُنَّتوں کی مدنی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں کی بَرکت سے مَسجدوں کو آباد رکھتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر خُوب خُوب مدنی قافلوں میں

سُنَّتوں بھرا سفر کرنے، ”فکرِ مدینہ“ کے ذَریعے روزانہ مدنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرنے اور عشقِ رسول سے اپنے دل کی اُجڑی بستی آباد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سنا کہ ☆ پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت ہی نرمی فرمانے والے تھے۔

☆ نرمی کا حکم اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں بھی ارشاد فرمایا۔

☆ نرمی سے کی گئی نصیحت سامنے والا قبول کرتا ہے۔

☆ نرمی کرنے سے انسان کی طبیعت میں شفقت، مہربانی، عفو و درگزر اور بردباری پیدا ہوتی ہے۔

☆ اللہ پاک نرمی کو پسند فرماتا ہے۔

☆ اللہ پاک جن لوگوں پر کرم فرماتا ہے، ان کے دلوں میں نرمی ڈال دیتا ہے۔

☆ نرم دل انسان لوگوں کی آنکھوں کا تارا بن جاتا ہے۔

☆ نرمی ایک ایسی صفت ہے جو انسان کو رحم پر اُبھارتی، ظلم سے روکتی، تکبر سے بچاتی اور عاجزی پر اُکساتی ہے۔

اللہ پاک ہمارے دلوں کو نرم فرمائے اور سخت دلی جیسی بیماری سے ہمیں محفوظ فرمائے۔

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں		بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یا ربّ

(وسائلِ بخشش، ص۷٦)

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت ، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں ۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تُم اپنا بنانا

پڑوسی کے بارے میں مدنی پھول!

آیئے ! شیخِ طریقت ، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"قیامت کا امتحان"** سے پڑوسی کے چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں پہلے دو فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو۔ (تِرمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی حق الجوار، ۳/ ۳۷۹، حدیث: ۱۹۵۱) (2) فرمایا: جس نے اپنے پڑوسی کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے اللہ پاک کو اِیذا دی۔ (الترغیب والترھیب، ۳/ ۲۸۶، حدیث: ۳۹۰۷) ☆ "نُزہۃُ القاری" میں ہے: پڑوسی کون ہے اس کو ہر شخص اپنے عُرف اور معاملے سے سمجھتا ہے۔ (نزہۃ القاری، ۵/ ۵۶۸) ☆ امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پڑوسی کے حُقُوق میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے سلام کرنے میں پَہَل کرے۔ ☆ اُس سے طویل گفتگو نہ کرے

---

1 ... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

،☆اُس کے حالات کے بارے میں زیادہ پُوچھ گچھ نہ کرے۔☆ وہ بیمار ہو تو اُس کی مزاج پُرسی کرے،☆مصیبت کے وَقت اُس کی غم خواری کرے اور اُس کا ساتھ دے۔☆خوشی کے موقع پر اُسے مبارَک باد دے اور اُس کے ساتھ خوشی میں شرکت ظاہِر کرے۔☆اُس کی لغزِشوں سے درگزر کرے،☆چھت سے اس کے گھر میں نہ جھانکے،☆اُس کے گھر کا راستہ تنگ نہ کرے۔☆وہ اپنے گھر میں جو کچھ لے جا رہا ہے اُسے دیکھنے کی کوشش نہ کرے۔☆اُس کے عیبوں پر پردہ ڈالے،☆اگر وہ کسی حادِثے یا تکلیف کا شکار ہو تو فوری طور پر اُس کی مدد کرے۔☆جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اُس کے گھر کی حفاظت سے غفلت نہ بَرتے۔☆اُس کے خلاف کوئی بات نہ سنے اور اُس کے اَہلِ خانہ سے نگاہوں کو پست (یعنی نیچی) رکھے۔☆اُس کے بچّوں سے نَرم گُفتگو کرے،☆اُسے جن دینی یا دُنیوی اُمور کا علم نہ ہو اِن کے بارے میں اُس کی رَہنمائی کرے۔(اِحیاء العلوم، ۲/۲۶۷، ملخصاً)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات) 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف   (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کاثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے کہ **نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، محبوبِ ربُّ العزّت** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: "مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ کَانَتْ شَفَاعَةٌ لَّهٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ (یعنی) جو شخص جُمعہ کے دن مجھ پر **دُرُود شریف** پڑھے گا تو بروزِ قیامت اُس کی شفاعت میرے ذِمّہ کرم پر ہو گی۔" (کنزالعمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ

علیہ،الجزء الاول، ۱/۲۵۵،حدیث: ۲۲۳۶)

شافِعِ روزِ جزا تم پہ کروروں دُرُود　　دافِعِ جُملہ بَلا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول:(۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نِگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا☆بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دورِ حاضِر (یعنی آج کا زمانہ) قِیامت کی نشانیوں اور اِس سے پہلے ظاہِر

ہونے والے بے شمار فتنوں سے بھرا ہوا ہے۔ ہر نیا دن نئے نئے فتنوں کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ کتنے اَفسوس کی بات ہے کہ جس اُمّت کے حقیقی خَیر خواہ حُضور نبیِّ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی حیاتِ ظاہری میں فتنوں کے دَور کی ہولناکیوں کے بارے میں فکر مند رہا کرتے تھے کہ آزمائشوں، پریشانیوں اور فتنوں کے اِس ہولناک زمانے میں میری اُمّت کہیں راہِ حق سے بھٹک نہ جائے، آج اُسی اُمّت کے افراد اُن فتنوں میں پڑ کر اپنے ہی ہاتھوں دِین و دیانت، حق و اَمانت اور باہمی مَحبَّت وشَرافت کا کُھلے عام قَتْلِ عام کر رہے ہیں۔ لہٰذا حالات اِس بات کا تقاضا کر رہے ہیں کہ ہر طبقے سے تَعَلُّق رکھنے والے مسلمانوں تک نبیِّ غیب دان، مکی مدنی سُلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ اِرشاداتِ عالی شان پہنچائے جائیں، جن میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ کریم کے عطا کردہ عِلْمِ غَیب کے ذریعے 14 سو سال پہلے ہی موجودہ اور آیندہ دور کے فِتنوں کی پیشن گوئی فرماتے ہوئے ہمیں اِن کی بھڑکتی آگ سے اُٹھنے والے شُعلوں سے اپنا دامن بچانے کی ترغیب دلائی ہے۔ آیئے! اِس بارے میں چند اَحادیثِ مبارکہ اور اِن سے حاصِل ہونے والے نصیحت کے مَدَنی پھول چنتے ہیں، چنانچہ

گھر والوں کے ہاتھوں ہلاکت

غَیبوں کے جاننے والے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اُس شخص کے عِلاوہ کسی دِین والے کا دِین محفوظ نہ رہے گا، جو اپنے دِین کو لے کر (یعنی اُس کی حفاظت کی خاطر) ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک غار سے دوسرے غار کی طرف بھاگے ۔ اُس وَقْت مَعِیْشَت (یعنی روزی روٹی وغیرہ) کا حُصول اللہ پاک کو ناراض کیے بغیر نہ ہوگا۔ جب یہ صورتِ حال ہوگی تو آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاکت میں پڑ جائے گا، اگر بیوی بچے نہ ہوں گے تو والِدَین

کے ہاتھوں اُس کی ہلاکت ہو گی اور اگر والِدَین بھی نہ ہوں تو اُس کی ہلاکت رشتے داروں یا پڑوسیوں کے ہاتھوں ہو گی۔" صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے عَرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیسے ہو گا؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: وہ اُسے تنگیِ مَعِیشت پر عار (شرم) دِلائیں گے، اُس وَقت وہ اپنے آپ کو ہلاکت کی جگہوں میں لے جائے گا۔" (الزھد الکبیر للبیھقی، الجزء الثانی، فصل فی ترک الدنیا...الخ، ص۱۸۳، حدیث:۴۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں جس طرح مَردوں کے لئے عبرت و نصیحت کے مَدَنی پھول ہیں، وہیں اُن عَورتوں کے لئے بھی اِس میں عبرت ہے، جو اپنے شوہروں کو اُن کی آمدنی پر طرح طرح کے کوسنے دیتے ہوئے کچھ اِس طرح کی جلی کٹی باتیں سُناتی ہیں: "ارے فُلاں کے پاس تو کئی بنگلے، فیکٹریاں اور جائیدادیں (Properties) ہیں مگر آپ نے مجھے کرائے کے چھوٹے سے مکان میں رکھا ہوا ہے، میرا تو یہاں پر دَم گُھٹتا ہے، مجھے کُھلا گھر چاہئے، فُلاں کو تو دیکھو اپنی فیملی کے ساتھ عالیشان گاڑیوں میں گھومتا پھرتا ہے لیکن آپ مجھے بسوں، ٹیکسیوں اور رکشوں کے دھکّے کھلاتے ہیں، فُلاں نے تو لوڈشیڈنگ سے بچنے کے لئے جنریٹر لیا ہوا ہے آپ کم از کم یوپی ایس (U.P.S) یا چارجنگ فین ہی لے لیجئے، فُلاں نے تو اِس عِید پر اپنے بچوں کی اَمّی کو اِتنے ہزار کا لباس یا سونے (Gold) کا سیٹ بنوا کر دیا ہے مگر آپ مجھے عِید پر سونے کی انگوٹھی یا بریس لیٹ یا بالیاں ہی دِلوادیں، فُلاں نے اپنے بچوں کی اَمّی کو فلاں شاپنگ مال سے شاپنگ کروائی ہے لہٰذا مجھے بھی کسی اچھے شاپنگ مال سے شاپنگ کرنی ہے۔ فُلاں کو دیکھو کتنا خوشحال ہو گیا ہے، آپ بھی تو کچھ کیجئے، فُلاں کی تنخواہ لاکھوں میں ہے مگر آپ اتنا عرصہ کام کرنے کے بعد بھی وہیں کے وہیں کھڑے ہیں۔" وغیرہ جبکہ بچوں کی فرمائشیں اِس کے علاوہ ہیں۔ تو آئے روز جب بندہ فرمائشوں اور طعنوں کو سُنتا ہے تو ذِہنی اَذِیَّت اور مایُوسی اُسے ہر طرف سے گھیر لیتی ہے،

اُسے کچھ سمجھ نہیں آرہا ہوتا کہ آخر وہ کرے تو کرے کیا، چونکہ اُسے بیوی بچوں کی فرمائشیں بھی پُوری کرنی ہوتی ہیں اور اُس کے پاس وسائل بھی کم ہوتے ہیں، لہٰذا وہ اُن کی بے جا فرمائشیں پوری کرنے کے لئے حرام و حلال کی پرواکیے بغیر ناجائز ذرائع اختیار کر کے اپنی قبرو آخرت کو داؤ پر لگا دیتا ہے، جیسا کہ

حلال و حرام کے مُعاملے میں بے پروائی

حضرت سَیِّدُنا ابُوہُرَیْرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَام** یعنی لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کو اِس بات کی کوئی پروا نہ ہوگی کہ اُس نے (مال) کہاں سے حاصِل کیا حرام سے یا حلال سے۔ (بخاری، کتاب البیوع، باب من لم یبال من...الخ، ۲/۷، حدیث: ۲۰۵۹)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی آخر زمانہ میں لوگ دِین سے بے پروا ہو جائیں گے، پیٹ کی فِکْر میں ہر طرح پھنس جائیں گے، آمدنی بڑھانے، مال جمع کرنے کی فِکْر کریں گے، ہر حرام و حلال لینے پر دِلیر (بے خوف) ہو جائیں گے جیسا کہ آج کل عام ہے۔" (مرآۃ المناجیح، ۴/۲۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جن اَہل و عیال کے لیے ہم دن رات کماتے ہیں، وہی کل بروزِ قیامت ہماری رُسوائی کا سبب بن سکتے ہیں۔ اگرچہ ماں باپ، بیوی بچوں اور قَرابت داروں کے حُقُوق کی ادائیگی یقیناً ہماری ذِمَّہ داریوں میں شامل ہے، لیکن اگر ہم اُن کی خواہشات پُوری کرنے اور اُن کے طعنوں سے بچنے کے لئے حرام و حلال کی پروا کئے بغیر مال و دَولت جمع کرتے رہے، مشکل وَقْت میں اُنہیں صَبْر و شُکْر، تَوَکُّل و قناعت کا ذِہن نہ دیا اور حلال و حرام کی تمیز نہ سکھائی تو ہو سکتا ہے کہ کل بروزِ

قِیامت یہی ہمارے خلاف بارگاہِ الٰہی میں مُقَدَّمہ کر دیں اور ہماری پکڑ ہو جائے، جیسا کہ

بارگاہِ الٰہی میں دعویٰ

حضرت سَیِّدُنا فقیہ اَبُواللَّیث سَمرقندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل کرتے ہیں: مَرْوِی ہے کہ مرد سے تَعَلُّق رکھنے والوں میں پہلے اُس کی زَوجہ اور اُس کی اَوْلاد ہے، یہ سب (یعنی بیوی، بچّے قیامت میں) اللہ پاک کی بارگاہ میں عَرْض کریں گے: اے ہمارے رَبِّ کریم! ہمیں اِس شخص سے ہمارا حق دِلا، کیونکہ اِس نے کبھی ہمیں دِینی اُمور کی تعلیم نہیں دی اور یہ ہمیں حرام کھلاتا تھا، جس کا ہمیں عِلْم نہ تھا، پھر اُس شخص کو حرام کمانے پر اِس قَدَر مارا جائے گا کہ اُس کا گوشت جَھڑ جائے گا، پھر اُسے میزان (ترازو) کے پاس لایا جائے گا، فِرِشتے پہاڑ کے برابر اُس کی نیکیاں لائیں گے تو اُس کے بال بچّوں میں سے ایک شخص آگے بڑھ کر کہے گا: "**میری نیکیاں کم ہیں**" تو وہ اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، پھر دوسرا آکر کہے گا: "**تُو نے مجھے سود کھلایا تھا**" اور اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، اِس طرح اُس کے گھر والے اُس کی سب نیکیاں لے جائیں گے اور وہ اپنے اَہل وعیال کی طرف رَنج ومایُوسی سے دیکھ کر کہے گا: "اب میری گردن پر وہ گُناہ و مَظالم رہ گئے جو میں نے تمہارے لئے کئے تھے۔" فِرِشتے کہیں گے: "یہ وہ بدنصیب شخص ہے، جس کی نیکیاں اِس کے گھر والے لے گئے اور یہ اُن کی وجہ سے جہنَّم میں چلا گیا۔"[1]

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی
ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یاربّ!
دَرْدِ سَر ہو یا بُخار آئے تڑپ جاتا ہوں

---

1 ...الروض الفائق، الباب الثامن فی عقوبة قاتل...الخ، ص ۴۰۱

میں جہنّم کی سزا کیسے سہوں گا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اُس شخص کی بد نصیبی کا کیا عالَم ہو گا جس کی تمام نیکیاں اُس کے گھر والے لے جائیں گے اور وہ خود قلّاش (کنگال) رہ جائے۔ لٰہذا موقع غنیمت جانتے ہوئے خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے، اللہ پاک اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرماں برداری کرتے ہوئے اپنی اولاد کی دِینی تربیت کیجئے، دُنیوی تعلیم کی فِکر نہیں بلکہ اپنی اولاد کو قرآنِ کریم پڑھنا بھی سکھایا جائے، وضو و غُسل، پاکی و ناپاکی وغیرہ، اسلامی آداب بھی سکھائے جائیں، ان کے اَخلاق بھی سنوارنے کی کوشش کی جائے، اللہ پاک اور اُس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت سکھائی جائے۔ فکرِ آخرت دِلائی جائے، موت کی تیاری کروائی جائے، مختلف گناہوں کے بارے میں بتایا جائے اور اِن گناہوں سے بچایا بھی جائے۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ وَقْت (Time) آجائے جس کی نشاندہی اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمائی تھی کہ جس میں سُنّت پر عمل کرنا، دِین پر قائم رہنا اور اِس راہ میں آنے والی تکالیف پر صَبْر کرنا بہت مشکل ہو گا۔ آیئے! اِس بارے میں 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے اور اپنے آپ کو سُنّت کا پابند بنانے کی کوشش کیجئے:

سُنّتیں اپنانا اَنگارہ تھامنے کی طرح ہو گا

(1) اِرشاد فرمایا: **اَلْمُتَمَسِّکُ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ اِخْتِلَافِ اُمَّتِیْ کَالْقَابِضِ عَلَی** الْجَمْر یعنی فَسادِ اُمّت کے وَقْت میری سُنّت کو تھامنے والا آگ کا اَنگارہ تھامنے والے کی طرح ہو گا۔ (نوادر الاصول، الاصل

الثالث عشر، الجزء الاول، ص۶۸، حدیث:۸۷)

(2) اِرشاد فرمایا: **یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِیْھِمْ عَلٰی دِیْنِہٖ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرِ** یعنی لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اُن میں اپنے دِین پر صَبْر کرنے والا اَنگارہ پکڑنے والے کی طرح ہو گا۔"

(ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی النھی عن سب الریاح، ۱۱۵/۴، حدیث:۲۲۶۷)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ زمانہ قریبِ قِیامت ہوگا جس کی اِبتدا آج ہوچکی ہے۔ فی زمانہ دِین دار بن کر رہنا مشکل ہے۔ آج داڑھی رکھنا، نماز کی پابندی کرنا مشکل ہوگیا ہے۔ سُود سے بچنا تو قریباً ناممکن ہی ہے۔ مزید فرماتے ہیں: جیسے ہاتھ میں اَنگارہ رکھنا بہت ہی بڑے صابِر کا کام ہے یُوں ہی اُس وَقْت مُخْلِص، کامِل مسلمان بننا سخت مشکل ہوجاوے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/ ۱۷۲ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دِین پر چلنے والوں کے لئے آزمائش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مفتی صاحِب نے حدیثِ پاک کی یہ شرح اپنے دور میں فرمائی تھی اور اب تو اِس سے کئی گنا بڑھ کر بے باکی اور بے راہ روی کا دور دورہ ہے، یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ فی زمانہ جو اسلامی بہنیں بُرقع پہنتی، شَرعی پردہ کرتی اور شریعت وسُنّت کے مطابق زندگی گزارنا چاہتی ہیں، اُن کے لیے سخت آزمائش ہے، جو اسلامی بھائی شریعت کے مطابق جائز لباس پہنتے ہیں، اپنے سَر پر عمامے شریف کا تاج سجاتے ہیں، سُنّتوں کا پیکر بن کر شریعت وسُنّت کی پابندی کرنا چاہتے ہیں، ان کے لیے بھی سخت آزمائش ہے، وہ اسلامی بھائی جو دیانت داری کے ساتھ اپنے فرائضِ مَنْصَبِی کو ادا کرتے ہوئے سُود و

رِشوت کی نحوست سے بچتے ہوئے رِزقِ حلال کمانا چاہتے ہیں اُن کے لئے بھی سخت آزمائش ہے۔وہ عاشقانِ رسول جو شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے، ناجائز رسموں سے بچتے ہوئے شادی کی تقریب کرنا چاہتے ہیں، اُن کے لیے بھی سخت آزمائش ہے۔ ایک طرف تو مُعاشَرے(Society) کے اَفراد اُن بے چاروں کو طرح طرح سے ستاتے، اُن کا دل دُکھاتے اور اُن کی حوصَلہ شِکَنی کرتے ہیں اور دوسری طرف نیک اَعمال کی بجا آوری میں نَفْس وشَیطان آڑے آجاتے ہیں۔

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے ایک کلام میں اِن حالات کی کچھ اِس طرح عکّاسی فرمائی ہے:

تِری سُنّت پہ چلتا ہوں تو طعنے لوگ دیتے ہیں شہنشاہِ مدینہ! نَفْس بھی مجھ کو ستاتا ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص۴۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خود اِنصاف کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنسان سے غَلَطیاں ہوتی رہتی ہیں لیکن قابلِ اَفسوس بات یہ ہے کہ اگر کسی مَذہبی اور دِین پر عمل کرنے والے شخص سے کوئی غَلَطی ہوجائے تو اُسے خوب اُچھالا جاتا ہے، یوں ہی اسلام اور شریعت و سُنّت پر چلنے والوں کو بدنام کیا جاتا ہے جس سے لوگوں کے دل میں اُن کے بارے میں نفرت پیدا ہوتی ہے نتیجۃً لوگ اُن سے بدظن ہوتے، اُن کو نَظرِ حقارت سے دیکھتے اور اپنی دنیا و آخرت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔ایسے مشکل حالات میں دِین پر کاربند اور صَلوٰۃ و سُنّت کے پابند اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو مزید محتاط ہونا چاہئے۔

یاد رکھئے! معمولی سی بے اِحتیاطی بھی کبھی کبھی بہت بڑے نقصان(Loss) کا باعِث بنتی ہے، اگر ہم

واقعی مَدَنی کام کرنا چاہتے ہیں تو جب تک شریعت حکم نہ دے، ہرگز کسی سُنّی کو اپنا مُخالِف مت بنایئے۔ آپ کی ایک ایک حَرَکت کو لوگ بغور دیکھتے ہوں گے لٰہذا کوئی ایسا کام مت کیجئے کہ دعوتِ اسلامی پر اُنگلی اُٹھے۔ بہرحال اِحتیاط کے باوُجود مشکلات ہوں، لوگ طعنے دیں یا گھر والے سُنّتوں کے مطابق زندگی گزارنے میں رُکاوٹیں ڈالیں تو گھبرانا نہیں چاہئے کہ جس کام میں دشواریاں زیادہ ہوں اُس کا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے۔ آیئے! اِس بارے میں 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سُنئے چنانچہ

(1) فرمایا: افضل ترین عبادت وہ ہے جس میں زَحمت زیادہ ہو۔ (کشف الخفاء، حرف الھمزۃ مع الفاء، ۱/۱۴۱)

(2) فرمایا: جو فسادِ اُمّت کے وَقْت میری سُنّت کو مضبوط تھامے اُسے **سو(100) شہیدوں کا ثواب** ملے گا۔ (الزھد الکبیر للبیھقی، ص۱۱۸، حدیث:۲۰۷)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: کیونکہ شہید تو ایک بار تلوار کا زخم کھا کر پار ہو جاتا ہے مگر یہ اللہ (پاک) کا بندہ عُمْر بھر لوگوں کے طعنے اور زبانوں کے گھاؤ کھاتا رہتا ہے۔ اللہ (پاک) اور رسول (صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی خاطر سب کچھ برداشت کرتا ہے۔ اِس کا جہاد، جِہادِ اَکبر (نَفْس کے خلاف جِہاد) ہے، جیسے اِس زمانہ میں داڑھی رکھنا، سُود سے بچنا وغیرہ۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۱۷۳)

اے عاشقانِ رسول! یہ ذہن بنالیجئے کہ کچھ بھی ہو جائے ہم دامنِ مُصطفٰے نہیں چھوڑیں گے۔

زمانہ رُوٹھ جائے چھُوٹ جائے خلق تو کیا غم نہ چھُوٹے ہاتھ سے دامن تمہارا یا رسول اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ظاہر میں دوست، باطن میں دشمن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئندہ زمانے میں سَر اُٹھانے والے فِتنوں کے بارے میں ایک حدیث شریف میں ہے کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ظاہر میں دوست اور باطِن میں (یعنی اندرونی طور پر) دشمن ہوں گے، عَرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیونکر ہوگا؟ اِرْشاد فرمایا: (اپنی دنیا کو بہتر بنانے کے لئے) ایک دوسرے کی طرف رَغْبَت (لالچ) اور ایک دوسرے سے ڈرنے کی وجہ سے ہوگا۔ (مسند احمد، مسند الأنصار، ۸/۲۴۴، حدیث: ۲۲۱۱۶)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: قریبِ قِیامت ایسے لوگ (ظاہر) ہوں گے جو اپنی نیکیاں عَلانیہ (ظاہر کرنا) پسند کریں گے تاکہ لوگ اُن کی واہ واہ کریں۔ تنہائی میں یا تو اَعمال کریں گے ہی نہیں یا کریں گے تو معمولی طریقے سے۔ (مزید فرماتے ہیں کہ) اُن لوگوں کے دلوں میں اللہ پاک کا خَوف، اللہ (پاک) سے اُمّید نہ ہوگی یا کم ہوگی، لوگوں کا خَوف، لوگوں سے اُمّید اُن پر غالِب ہوگی۔ اِس فرمانِ عالی میں عُلَما، عابِدین (عبادت گزار)، زاہِدین (دنیا سے رَغْبَت نہ رکھنے والے)، سَخِی (سخاوت کرنے والے) وغیرہ سب ہی داخل ہیں۔ ہر عمل اِخلاص سے قبول ہوتا ہے۔ اِس میں وہ بھی داخِل ہیں جو لوگوں سے ظاہری مَحبَّت کریں اور وہ بھی غَرَض (مطلب) کے لئے جب غَرَض (مطلب) نکل جاوے دوستی (Friendship) بھی ختم ہو جاوے۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/۱۴۰-۱۴۱)

آیئے! بارگاہِ رسالت میں فریاد کرتے ہیں:

خُوب مُخْلِص بنوں، میں رِیا سے بچوں ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۴۹)

میرے لئے کیا عمل کیا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! مسلمان کا ہر کام اللہ پاک کی رِضا کے لئے ہونا چاہئے، حتّٰی کہ اگر کوئی کسی سے دوستی رکھے تو بھی اللہ پاک کی رِضا کی خاطِر اور دشمنی رکھے تو بھی اللہ پاک کی رِضا کے لئے، جیسا کہ

مَرْوِی ہے کہ اللہ پاک نے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس وَحی بھیجی کہ فُلاں زاہِد (پرہیز گار) سے کہہ دو کہ تمہارا زُہد اور دُنیا سے بے رَغبتی اپنے نَفْس کی راحت ہے اور سب سے جدا ہو کر مجھ سے تَعَلُّق رکھنا یہ تمہاری عزّت ہے، جو کچھ تم پر میرا حق ہے اُس کے مقابِل کیا عمل کیا۔ عَرْض کی، اے ربِّ کریم! وہ کون سا عمل ہے؟ اِرْشاد فرمایا: کیا تم نے میری وجہ سے کسی سے دشمنی کی اور میرے بارے میں کسی ولی سے دوستی کی؟ (حلیۃ الاولیاء، طبقات اھل المشرق، ذکر جماعۃ من اعلام البغدادیین، ۱۰/۳۳۷، حدیث: ۱۵۳۸۴)

ہمیں بھی چاہئے کہ دوستی ودُشمنی، مَحَبَّت وعداوت بلکہ ہر قسم کے جائز تَعَلُّقات میں رِضائے الٰہی کو پیشِ نظر رکھیں۔ جو خوش نصیب اللہ پاک کے لئے ایک دوسرے سے دوستی رکھتے ہیں اُنہیں مبارک ہو کہ حدیثِ پاک کے مطابِق ایسے لوگ کامِل اِیمان والے ہیں اور اللہ پاک اُن کو بروزِ قِیامت ایک ساتھ جمع فرمادے گا، وہ خوش نصیب عَرْش کے گِرد یاقُوت کی کُرسیوں (Chairs) پر ہوں گے اور جنّت میں یاقُوت کے سُتونوں پر مُشْتَمِل زَبَرجَد کے بالاخانے اُن کے ٹھکانے ہوں گے۔ آیئے! اِس بارے میں 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے چنانچہ

رضائے الٰہی کے لئے محبت کرنے والوں کی جزا

(1) فرمایا: جو کسی سے اللہ پاک کے لئے مَحبَّت رکھے، اللہ پاک کے لئے دُشمنی رکھے اور اللہ پاک کے لئے دے اور اللہ پاک کے لئے مَنْع کرے، اُس نے اپنا اِیمان کامِل کرلیا۔ (ابو داود، کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادۃ...الخ، ۴/۲۹۰، حدیث: ۴۶۸۱)

(2) فرمایا: دو شخصوں نے اللہ پاک کے لئے آپس میں مَحبَّت کی، ایک مَشْرِق میں ہے، دُوسرا مَغْرِب میں، قِیامت کے دن اللہ پاک دونوں کو جمع کردے گا اور فرمائے گا: "یہی وہ (شخص) ہے جس سے تُو نے میرے لئے مَحبَّت کی تھی۔" (شعب الایمان، باب فی مقاربۃ...الخ، فصل فی المصافحۃ...الخ، ۶/۴۹۲، حدیث: ۹۰۲۲)

(3) فرمایا: اللہ پاک کے لئے مَحبَّت رکھنے والے عَرش کے اِرد گرد یاقُوت کی کُرسیوں پر ہوں گے۔ (معجم کبیر، سلیمان بن عطاء...الخ، ۴/۱۵۰، حدیث: ۳۹۷۳)

(4) فرمایا: جنّت میں یاقُوت کے سُتون ہیں، اُن پر زَبَرجد کے بالاخانے ہیں، وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمکدار ستارے۔ لوگوں نے عرض کی: "یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اُن میں کون رہے گا؟" فرمایا: "وہ لوگ جو اللہ پاک کے لئے آپس میں مَحبَّت رکھتے ہیں، ایک جگہ بیٹھتے ہیں، آپس میں مِلتے ہیں۔" (شعب الایمان، باب فی مقاربۃ...الخ، فصل فی المصافحۃ...الخ، ۶/۴۸۷، حدیث: ۹۰۰۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! جو خوش قسمت لوگ اللہ پاک کی خاطِر ایک دوسرے سے مَحبَّت رکھتے ہیں، اللہ پاک کل بروزِ قِیامت اُنہیں کیسے کیسے اِنعامات سے نوازے گا مگر افسوس! فی زمانہ ہمارے مُعاشَرے میں مَفاد پَرَستی اِس قدر عام ہوچکی ہے کہ دُنیوی مُعامَلات تو ایک طرف اب تو دِینی مُعامَلات میں بھی لوگ اپنی غَرَض اور اپنا مفاد تلاش کرتے پھرتے ہیں مثلاً سلام ہی کو لے لیجئے جو ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت ہے بلکہ ابُو الْبَشَر حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی بھی

سُنّت ہے۔(مرآۃ المناجیح،۶/۳۱۴) مگر بد قسمتی سے آج کل لوگوں کی اَکْثَرِیَّت اِس سُنّت سے غافِل نظر آرہی ہے۔ عُموماً جس سے جان پہچان نہ ہو اُسے تو سلام کرنا گوارہ ہی نہیں کیا جاتا، اگر کچھ لوگ ایک جگہ موجود ہوں تو نیا آنے والا اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو نظر انداز کر کے خاص خاص یا جاننے والوں کو سلام کرتا ہے اور وہ بھی کسی فائدے کے لئے۔

بہر حال ہمیں چاہئے کہ ہم سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس پیاری پیاری سُنّت پر عمل کرتے ہوئے ہر مسلمان کو سلام کیا کریں خواہ ہم اُسے جانتے ہوں یا نہیں۔ روزانہ پابندی کے ساتھ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرنا بھی سلام کو عام کرنے اور سلام کی سُنّت پر اِستقامت پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، چنانچہ **مدنی انعام نمبر 6** اور **مدنی انعام نمبر 9** میں اس کی ترغیب موجود ہے۔

میں بن جاؤں سراپا "مَدَنی اِنعامات" کی تصویر
بنوں گا نیک یااللہ اگر رحمت تِری ہوگی

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "صَدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی مَحبَّت حاصِل کرنے کا طریقہ جاننے، سلام کرنے کی عادت بنانے اور مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ بڑھانے کے لئے عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے۔ ذیلی

حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"صدائے مدینہ"** لگانا بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو **"صدائے مدینہ"** لگانا کہتے ہیں۔اِس مدنی کام کا رِسالہ بنام **"صدائے مدینہ"** بھی منظرِ عام پر آچکا ہے۔

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **"صدائے مدینہ"** کی برکت سے نمازِ تہجد کی سعادت مل سکتی ہے۔ ☆ **"صدائے مدینہ"** کی برکت سے نماز کی حفاظت ہوتی ہے۔ ☆ **"صدائے مدینہ"** کی برکت سے مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ ☆ **"صدائے مدینہ"** کی برکت سے **"نیکی کی دعوت"** دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔ ☆ **"صدائے مدینہ"** کی برکت سے دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور تشہیر ہوگی۔ ☆ **"صدائے مدینہ"** لگانے والا بار بار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں، اس کے حق میں بھی قبول ہوں گی۔ ☆ **"صدائے مدینہ"** میں پیدل چلنے کی برکت سے صحت بھی اچھی ہوگی۔ ☆ **"صدائے مدینہ"** لگانا مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانا ہے اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ مصطفےٰ ہے، مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ داوٗدی ہے، مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ حیدری وسُنّتِ فاروقی ہے، چنانچہ

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔(طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳ مفهوماً) آیئے! بطورِ ترغیب صدائے مدینہ لگانے کی ایک مَدَنی بہار سنئے اور جھومئے، چنانچہ

صدائے مدینہ کی بَرَکت سے فیضانِ مدینہ کیلئے زمین مل گئی

ایک اسلامی بھائی عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دَعْوَتِ اِسْلامی کے مَدَنی قافلے کے ساتھ ایک

شہر میں گئے، اَذانِ فَجر کے بعد وہ صدائے مدینہ لگاتے جارہے تھے کہ اچانک ایک گھر سے ایک ماڈرن نوجوان ان کے ساتھ شامِل ہوا اور اُس نے فَجر کی نَماز مَسْجِد میں باجَماعَت ادا کی۔ بعد میں اُس نوجوان کے والِد مَدَنی قافلے والے عاشقانِ رسول سے ملنے آئے۔ یہ صاحِبِ ثَرْوَت تھے۔ انہوں نے آکر بتایا کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے ان کا نافرمان ماڈرن (Modern) بے نَمازی بیٹا پنج وقتہ نَماز پڑھنے لگا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس ماڈرن نوجوان کے والِد نے مُتَاَثِّر ہو کر اُس شہر میں مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ کے لیے زمین عطیہ کر دی۔

لگا فَجر میں بھائی گھر گھر پہ جاکر ذرا دل لگا کر "صدائے مدینہ"

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئندہ زمانے میں سَر اُٹھانے والے فِتنوں کے بارے میں ایک حدیث شریف میں یہ مضمون بھی موجود ہے کہ زُہد و تقویٰ رِوَایتی اور بَناوَٹی ہو کر رہ جائے گا، چنانچہ

زُہد و تقویٰ روایتی اور بناوٹی ہو گا

ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قِیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ زُہدرِوَایتی اور تقویٰ بَناوَٹی طور پر رہ جائے گا۔ (حلیۃ الاولیاء، حسان بن ابی سنان، ۳/۱۴۱، حدیث: ۳۴۷۳)

علّامہ عَبْدُ الرَّءُوف مُناوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کی شَرْح میں فرماتے ہیں: "قِصّہ گو اور وَعْظ گو کی طرح لوگ صالِحِیْن (نیک لوگوں) کے زُہد و تَقْویٰ کی روایتیں ایک دوسرے کو سُنا سُنا کر روئیں گے اور ایسی زبانی کلامی باتیں کریں گے جو اُن کے دل میں نہ ہوں گی۔" (فیض القدیر، ۶/۵۴۳، تحت الحدیث: ۹۸۵۶)

اللہ پاک کے ساتھ اِعلانِ جنگ کرنے والے کون؟

حضرت عَدِیّ بِن حاتِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ کرم والے رسول، آمنہ کے پھول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: قِیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنّت کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا، یہاں تک کہ جب وہ جنّت کے قریب پہنچ کر اُس کی خوشبو سُونگھیں گے، اُس کے مَحلّات اور اُس میں اَہلِ جنّت کے لئے اللہ پاک کی تیّار کردہ نعمتیں دیکھ لیں گے، تو نِدا دی جائے گی: اِنہیں جنّت سے لوٹا دو کیونکہ اِن کا جنّت میں کوئی حِصّہ نہیں۔ (یہ ندا سُن کر) وہ ایسی حَسْرَت کے ساتھ لوٹیں گے کہ اُس جیسی حَسْرَت کے ساتھ اُن سے پہلے لوگ نہ لوٹیں ہوں گے، پھر وہ عَرْض کریں گے: اے ربِّ کریم! اگر تُو اپنا ثواب اور اپنے ولیوں کے لئے تیّار کردہ نعمتیں دکھانے سے پہلے ہی ہمیں جہنم میں داخل کر دیتا تو یہ ہم پر زیادہ آسان ہوتا۔ اللہ پاک اِرْشاد فرمائے گا: میں نے اِرادۃً تمہارے ساتھ ایسا کیا ہے (اور اِس کی وجہ یہ ہے کہ) جب تم تنہائی میں ہوتے تو بڑے بڑے گناہ کر کے میرے ساتھ اِعلانِ جنگ کرتے اور جب لوگوں سے ملتے تو عاجِزی و اِنکساری کے ساتھ ملتے تھے، تم لوگوں کو اپنی وہ حالت دکھاتے تھے جو تمہارے دلوں میں میرے لئے نہیں ہوتی تھی، تم لوگوں سے ڈرتے اور مجھ سے نہیں ڈرتے تھے، تم لوگوں کی عزّت کرتے اور میری عزّت نہ کرتے تھے، تم لوگوں کی وجہ سے بُرا کام کرنا چھوڑ دیتے لیکن میری وجہ سے بُرائی نہ چھوڑتے تھے، آج میں تمہیں اپنے ثواب سے مَحروم کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے عذاب کا مزہ بھی چکھاؤں گا۔ (معجم اوسط، باب المیم، ۱۳۵/۴-۱۳۶، حدیث:۵۴۷۸)

تُو ڈر اپنا عنایت کر رہیں اس ڈر سے آنکھیں تر   مٹا خوفِ جہاں دل سے مٹا دنیا کا غم مولیٰ
تُو بس رہنا سدا راضی، نہیں ہے تابِ ناراضی   تُو ناخوش جس سے ہو برباد ہے تیری قسم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص98)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبر کا بھیانک انجام

حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم تَیْمِی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں مَوت اور (مرنے کے بعد ہڈّیوں کی) بوسیدگی کو یاد کرنے کے لئے کثرت سے قَبرِستان میں آتا جاتا تھا، ایک رات میں قَبرِستان میں تھا کہ مجھ پر نیند غالِب آگئی اور میں سو گیا، میں نے خواب میں ایک کُھلی ہوئی قَبْر دیکھی اور ایک کہنے والے کو یہ کہتے ہوئے سُنا: یہ زنجیر پکڑو اور اِس کے مُنہ میں داخِل کر کے اِس کی شَرمگاہ سے نکالو۔ تو وہ مُردہ کہنے لگا: اے ربِّ کریم! کیا میں نے قرآن نہیں پڑھا؟ کیا میں نے تیرے حُرمَت والے گھر کا حج (Hajj) نہیں کیا؟ پھر وہ اِسی طرح ایک کے بعد دوسری نیکی گنوانے لگا تو میں نے سُنا: تُو لوگوں کے سامنے یہ اَعمال کیا کرتا تھا لیکن جب تُو تنہائی میں ہوتا تو نافرمانیوں کے ذریعے مجھ سے مُقابَلہ کرتا اور تُو نے میرا کچھ خیال نہ کیا۔ (الزواجر، مقدمة فی تعریف الکبیرة، ۱/ ۳۱)

چُھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گناہ وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
کام زِنداں کے کیے اور ہمیں شوقِ گلزار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۶۷)

اشعار کی مختصر وضاحت: یعنی تُم اپنے گمان میں لوگوں سے چُھپ چُھپ کر گُناہ کرتے ہو مگر سوچو! اللہ پاک سے کیسے چُھپوگے؟ کیونکہ وہ تمہارے حالوں کی خبر رکھتا ہے۔ ہماری سوچ بھی کیسی بچگانہ ہے کہ کام تو قید خانے میں رہنے کے ہیں اور اُمیدیں جنّت کے باغوں میں لے جانے کی

باندھی ہوئی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس ذرائع آمدورفت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اللہ پاک کے عِلاوہ کسی اور کے لئے عمل کرنا کس قدر تباہ کُن ہے کہ اِس کی نحوست کے سبب بڑی بڑی نیکیاں بھی ضائع ہو جاتی ہیں۔ لِہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے ظاہِر و باطِن کو ایک رکھیں، اپنے دل میں حقیقی خوفِ خدا پیدا کریں، رِیاکاری کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو بچائیں، ہر عمل صِرْف وصِرْف رِضائے اِلٰہی کے لئے ہی بجالائیں اور یہ سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت کم و بیش 104 شعبہ جات قائم ہیں، اِنہی میں سے ایک **"مجلسِ ذرائع آمدو رفت"** بھی ہے، اِس شعبے کا کام ایئرلائنز، ایئر پورٹس ، ریلویز، پبلک ٹرانسپورٹ، پرائیوٹ ٹرانسپورٹ، گُڈز اسٹیشنز اور اِن سے تَعَلُّق رکھنے والے مُختلِف اِسٹینڈز (مثلاً بس، ٹرک، ٹیکسی، موٹر سائیکل و سائیکل اسٹینڈ، تمام قسم کی ورکشاپس، اسپیئر پارٹس دوکانیں وغیرہ) اور مارکیٹس و شورومز (مثلاً کار، رکشہ، موٹر سائیکل، سائیکل) سے وابستہ اسلامی بھائیوں میں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی پیغام کو عام کرنا اور اُنہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اِس مَدَنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ" کے مطابق زندگی گزارنے کا مَدَنی ذِہن دینا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں   اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُعاشَرے میں پائی جانے والی بُرائیوں میں سے ایک بُرائی یہ بھی ہے کہ مساجِد میں بیٹھ کر دُنیا کی باتیں کی جاتی ہیں حالانکہ اِس کے بارے میں حدیثِ پاک میں سخت وَعِید آئی ہے، چنانچہ

مساجد میں دنیاوی باتیں ہوں گی

سَرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجِد میں دنیا کی باتیں ہوں گی، تم اُن کے ساتھ نہ بیٹھو کہ اللہ پاک کو اُن سے کچھ کام نہیں۔ (شعب الایمان، باب فی الصلوات، فصل المشی الی المساجد، ۸۶/۳، حدیث: ۲۹۶۲)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیث کی شَرح میں فرماتے ہیں: یعنی اللہ (پاک) اُن پر کرم نہ کرے گا، ورنہ ربِّ (کریم) کو کسی بندے کی ضرورت نہیں، وہ ضرورَتوں سے پاک ہے۔ (مِرآۃ المناجیح، ۱/۴۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسجد میں دُنیاوی باتیں کرنے والے کتنے بدنصیب ہیں کہ کرم والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کی ہم نشینی وصحبت اِختیار کرنے سے بھی منع فرما دیا۔ مگر بدقسمتی سے اب مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا عام ہوتا جارہا ہے، عِلْمِ دین سے دُوری کے باعث آج مسجد میں بیٹھ کر اِنتہائی بے باکی اور غیر سنجیدگی (Non-Seriousness) سے نہ صِرف دُنیاوی باتیں کی جاتی ہیں بلکہ جانے اَنجانے میں بہت سارے ایسے کام کئے جاتے ہیں جو آدابِ مسجد کے خلاف ہوتے ہیں۔

مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے کا وبال

یاد رکھئے: دنیا کی باتوں کے لئے مسجد میں جاکر بیٹھنا حرام ہے۔ مسجد میں دنیا کا کلام نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ یہ مُباح (جائز) باتوں کا حکم ہے پھر اگر باتیں خود بُری ہوئیں تو اِس کا کیا ذِکر ہے، دونوں سَخت حرام دَر حرام ، مُوجِبِ عذابِ شدید (سخت عذاب کا سبب) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ،۸/۱۱۲)

یہ بھی یاد رکھئے! مسجد میں شور وشَر کرنا حرام ہے اور دُنیوی بات کے لئے مسجد میں بیٹھنا حرام، اور نماز کے لئے جاکر دُنیوی تذکِرہ مسجد میں مَکرُوہ اور وُضو میں بے ضرورت دُنیوی کلام نہ چاہئے، اور غِیْبَت کرنے والوں اورتُہمت اُٹھانے والوں مُنافِقوں مُفْسِدوں (خرابی پیدا کرنے والوں) کو نکلوا دینے پر قادِر ہو تو نکلوا دے جبکہ فِتْنہ نہ اُٹھے ورنہ خود اُن کے پاس سے اُٹھ جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۸/۱۱۲)

اللہ کریم ہمیں **مسجد کے آداب** کو ملحوظِ خاطر رکھنے کی تَوفِیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان میں ہم نے سُنا کہ

☆ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دِین پر چلنا بہت مشکل ہو جائے گا۔

☆ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کو اِس بات کی کوئی پروانہ ہو گی کہ اُس نے مال حرام سے حاصِل کیا یا حلال سے۔

☆ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دِین پر صَبْر کرنے والا انگارہ پکڑنے والے کی طرح ہو گا۔

☆ آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو ظاہِر میں دوست اور باطِن میں دشمن ہوں گے۔

☆قِیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ زُہد رِوَایتی اور تقویٰ بَناوَٹی طور پر رہ جائے گا۔

☆ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ مساجد میں دُنیاوی باتیں کریں گے۔

اللہ پاک ہمیں ہر طرح کے فتنے سے محفوظ فرمائے اور آخرت کی تیّاری کرنے کی تَوفِیق عطا فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فتنوں سے کیسے بچا جائے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشبہ آج کا دور فتنوں سے بھرپور ہے، ہر گزرتے دن کے ساتھ ہی ایک نیا فتنہ سَر اُٹھارہا ہے، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم ان فتنوں سے اپنے آپ کو کیسے بچا سکتے ہیں؟ تو آیئے! موجودہ دور کے فتنوں سے بچنے کے لئے چند طریقے پیشِ خدمت ہیں۔ سنئے اور عمل کی کوشش کیجئے:

(1) فتنوں سے حفاظت اور سلامتیِ ایمان کے لئے **اچھی صحبت اختیار** کی جائے۔فی زمانہ عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو مدنی تحریک دعوتِ اسلامی اچھی صحبت پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی مسلمانوں کو فتنوں سے بچاتی، انہیں سلامتیِ ایمان کا ذہن دیتی اور انہیں حقیقی معنٰی میں سُنّتوں کا آئینہ دار بناتی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے اب تک بے شمار لوگوں کی اِصلاح ہوئی، اِیمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنا۔

(2) اپنے آپ کو فتنوں سے بچانے کے لئے **ضرورت کے علاوہ گھر سے باہر** نکلنے سے بچا جائے کہ اسی میں عافیت ہے۔بسا اوقات اِنسان اپنے نفس پر اعتماد کرکے بِلا ضرورت گھر سے نکل پڑتا ہے، مگر

جانے انجانے میں کسی نہ کسی فتنے کا شکار ہو کر گمراہی کے گہرے گڑھے میں گِر پڑتا ہے، لہٰذا اس معاملے میں اپنے نفس پر بالکل بھی اعتماد نہیں کرنا چاہئے کیونکہ نفس پر اعتماد کرنے والا بڑے کَذّاب (یعنی بَہُت بڑے جھوٹے) پر اعتماد کرتا ہے۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص۲۵۴)

(3) دورِ جدید میں **سوشل میڈیا** (Social Media) فتنوں کو پھیلانے کا ایک خطرناک ترین ہتھیار بنتا جارہا ہے، اسلام دشمن قُوّتیں اپنے مذموم مقاصد کی خاطر اس کا غلط استعمال کرکے کھلم کھلا شعائرِ اسلام کا مذاق اڑا رہی ہیں، سوشل میڈیا کے ذریعے اسلام کے خلاف سازشیں کی جارہی ہیں، اسی کے ذریعے مسلمانوں کو بے حیائی اور فحاشی کی دلدل میں دھکیلا جارہا ہے، لہٰذا سوشل میڈیا کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بچا کر رکھئے، بالفرض اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو پھر دارالافتا اہلسنّت سے اس بارے میں شرعی رہنمائی ضرور لے لینی چاہئے۔

(4) دعوتِ اسلامی کے تحت **مساجد** کے علاوہ مارکیٹ / دفاتر وغیرہ میں مختلف اوقات میں لگنے والے **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں پڑھنا یا پڑھانا بھی فتنوں سے بچنے میں بہت معاون و مددگار ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکت سے عاشقانِ رسول کی صحبت میسر آئے گی، مسجد میں بیٹھنے کا ثواب ملے گا اور بہت سے شیطانی فتنوں سے ہماری حفاظت رہے گی۔ (5) فتنوں سے بچنے بچانے کے لئے 100 فیصد اسلامی چینل، **مدنی چینل** دیکھنے دکھانے کا معمول بنائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی چینل وہ واحد چینل ہے جس پر نشر ہونے والا ہر سلسلہ عین شریعت کے مطابق ہوتا ہے، مدنی چینل عشقِ رسول کے جام پلاتا ہے، مدنی چینل پر درست اسلامی تعلیمات کو اُجاگر کیا جاتا ہے، مدنی چینل مقدس ہستیوں کا ادب سکھاتا ہے، لہٰذا خود بھی مدنی چینل دیکھئے اور گھر والوں کو بھی دیکھنے کی ترغیب دلائیے۔

(6) **مدنی قافلوں میں سفر** کرنا بھی فتنوں سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی

قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت ملتی ہے، **تلاوتِ قرآن، نماز، علمِ دین، سُنّتیں و آداب** سیکھنے سکھانے کے حلقوں میں شرکت کی سعادت نصیب ہوتی ہے، فکرِ آخرت کا جذبہ ملتا ہے اور موت کی تیاری کا ذہن بنتا ہے، لہٰذا دعوتِ اسلامی کے تحت سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالینا چاہئے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فتنوں سے حفاظت رہے گی۔

(7) فتنوں سے حفاظت کے لئے ذیلی حلقے کے **12 مدنی کاموں** میں عملی طور پر شرکت کی سعادت حاصل کرنی چاہئے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھنا نصیب ہوں گی۔اللہ کریم ہر طرح کے فتنے سے ہماری حفاظت فرمائے، ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو بھی ان فتنوں سے محفوظ فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں   نیک ہوجائیں مُسلمان مدینے والے

سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے سُرمہ لگانے

---

[1] ...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثْمِد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔(ابن ماجه، کتاب التحفه، باب الکحل بالاثمد، ۴/ ۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷)

☆پتھّر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔(فتاویٰ ھندیه، ۵/۳۵۹) ☆سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سنت ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۶/ ۱۸۰) ☆سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے:(1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں،(2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اُلٹی) میں دو،(3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔(شعب الایمان، فصل فی الکحل، ۵/ ۲۱۸، حدیث: ۶۴۲۸) ☆اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔☆ تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

"قافلے" کو جو ہر وقت تیّار ہے مرحبا اس سے عطاؔر کو پیار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۵۷)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم ط بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰه

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔**یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ،اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

نبیِ کریم، رءُوْف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحبّت کی وجہ سے تین تین (3،3) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گُناہ بخش دے۔ (مُعْجَمِ کبیر، ۱۸/ ۳۶۲، حدیث: ۹۲۸)

کعبہ کے بدرُالدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھّی نیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عبادت کیلئے جاگنے کا عجیب انداز

حضرت سیِّدُنا صَفْوان بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پنڈلیاں نماز میں زیادہ دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے سُوج گئی تھیں۔ آپ اس قدر کثرت سے عبادت کیا کرتے تھے کہ بِالفرض آپ سے کہہ دیا

---

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

جاتا کہ کل قِیامت ہے تو بھی اپنی عبادت میں کچھ اِضافہ نہ کرسکتے (یعنی ان کے پاس عبادت میں اضافہ کرنے کے لئے وقت کی گنجائش ہی نہ تھی)۔ جب سردی کا موسم آتا تو آپ مکان کی چھت پر سویا کرتے تاکہ سردی آپ کو جگائے رکھے اور جب گرمیوں کا موسم آتا تو کمرے میں آرام فرماتے تاکہ گرمی اور تکلیف کے سبب سونہ سکیں (کیونکہ A.C تو کُجا اس زمانے میں بجلی کا پنکھا بھی نہیں ہوتا تھا)۔ سجدے کی حالت میں ہی آپ کا اِنتقال ہوا۔ آپ دعا کیا کرتے تھے: یااللہ! میں تیری ملاقات کو پسند کرتا ہوں تُو بھی میری ملاقات کو پسند فرما۔ (اتحاف السادۃالمتقین، ۱۳/۲۴۷-۲۴۸)

مری زندگی بس تِری بندگی میں

ہی اے کاش گزرے سدا یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین نیکیاں کمانے کے معاملے میں کس قدر حَریص (Desirous) ہوا کرتے تھے کہ ہر لمحہ عبادت میں گزارنے کے باوجود بھی اللہ پاک سے ڈرتے اور مزید نیکیاں کرنے کی جستجو میں مگن رہتے، سردیوں کی راتوں میں چھت پر اور گرمیوں میں بند کمرے میں عبادت کرتے تاکہ غفلت کی نیند سو کر اللہ پاک کی یاد سے غافل نہ ہو جائیں اور پھر عبادت کا یہ حال تھا کہ راتوں کے قیام کی وجہ سے پنڈلیاں سُوج جاتیں لیکن عبادت میں کوئی کمی نہ آتی۔ ان مقدس ہستیوں کی بس یہی خواہش ہوتی کہ جب تک زندگی باقی ہے اس کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیاں کرکے اپنی آخرت بہتر بنالی جائے۔ مگر افسوس! ہمیں اپنی آخرت کی کوئی فکر نہیں، دن بھر نہ جانے کیسے کیسے گناہوں میں مشغول رہتے ہیں اور جب رات آتی ہے تو پھر نت نئے گناہوں کا

سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور پھر گناہوں میں مگن رہتے ہوئے غفلت کی نیند سو جاتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! ہم کس طرح اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو اللہ پاک کی نافرمانی اور فضولیات میں برباد کر رہے ہیں حالانکہ حدیثِ پاک میں مومن کو ہر وقت نیکیاں کرنے اور **نیکیوں کی حرص** رکھنے کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُکَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَلَا تَعْجَزْ، یعنی اس پر حرص کرو جو تمہیں نفع دے اور اللہ سے مدد مانگو عاجز نہ ہو۔ (مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ... الخ، حدیث: ۲۶۶۴، ص۱۰۹۸)

حضرت علامہ شرفُ الدّین نَوَوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اللہ پاک کی عبادت میں خوب حِرص کرو اور اس پر اِنعام کا لالچ رکھو مگر اِس عبادت میں بھی اپنی کوشش پر بھروسا کرنے کے بجائے اللہ پاک سے مدد مانگو۔ (شرح نووی، جزء ۱۶، ۸/۲۱۵، ملخصاً)

کچھ نیکیاں کما لے جلد آخرت بنا لے کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مال آزمائش ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! بسا اوقات زیادہ مال بھی بندے کیلئے آزمائش بن جاتا ہے مگر پھر بھی اس کے حصول کیلئے کتنی ہی تکلیفیں (Difficulties) اٹھانی پڑیں، اس کی پروا نہیں کی جاتی اور لوگ ہر وقت دنیا کی دولت کمانے کی دُھن میں مصروف رہتے ہیں اور دن رات اسی جذبے کے تحت نئی نئی ترکیبیں سوچتے رہتے ہیں کہ کن کن طریقوں سے زیادہ مال حاصل کیا جاسکتا ہے اگرچہ

اس کے حصول کیلئے حرام ذریعہ ہی کیوں نہ اختیار کرنا پڑے بس مال آنا چاہئے، چاہے جس طرح سے بھی آئے اور جہاں سے بھی آئے۔ حالانکہ ہمیں تو ان کاموں کی حرص ہونی چاہیے، جن سے اللہ پاک کی رضا، حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت، آخرت کو اچھا بنانے اور جنت میں جانے کی ضمانت ملتی ہو۔ اللہ پاک پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 133 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ (پ ۴، آل عمران، ۱۳۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و زمین آجائیں پرہیزگاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ مقدسہ کے تحت **تفسیرِ صراطُ الْجِنان** میں ہے کہ گناہوں سے توبہ کرکے، اللہ پاک کے فرائض کو ادا کرکے، نیکیوں پر عمل پیرا ہوکر اور تمام اعمال میں اِخلاص پیدا کرکے اپنے ربِّ کریم کی بخشش اور جنت کی طرف جلدی کرو۔ (صراط الجنان، ۲/۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں سے توبہ کرکے جنت کی طرف پیش قدمی کیجئے۔ اللہ پاک کے **فرائض کو ادا کرکے** جنّت کی طرف پیش قدمی کیجئے، **نیکیاں** اِختیار کرکے جنّت کی طرف آگے بڑھئے، **تمام اعمال میں اِخلاص** پیدا کرکے ربّ کی بخشش اور جنّت کی طرف آگے بڑھئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں سے سچی توبہ کیجئے، اللہ پاک کی نافرمانیوں سے توبہ کیجئے، نماز میں سُستی سے توبہ کیجئے اور نمازِ پنجگانہ شروع کردیجئے۔ نِت نئے نشوں سے توبہ کیجئے اور نشہ چھوڑ کر **عشقِ مصطفےٰ** کے نشے میں سرشار ہوجائیے۔

والدین کی نافرمانی سے توبہ کیجئے، **سُود کے لین دَین** سے توبہ کیجئے، **یتیم کا مال ناحق** کھانے سے توبہ

کیجئے، **رمضان کے روزے** بِلا عُذر چھوڑ دینے سے توبہ کیجئے، **بدکاری** سے توبہ کیجئے، کسی پر **ظلم** کرنے سے توبہ کیجئے، **شراب** پینے، پِلانے، بیچنے، خریدنے سے توبہ کیجئے، **تکبر** کرنے سے توبہ کیجئے، **جھوٹ** بولنے سے توبہ کیجئے، کسی کے **مال میں خیانت** کرنے سے توبہ کیجئے، **چوری** سے توبہ کیجئے، **ڈاکہ زنی** سے توبہ کیجئے، **جھوٹی قسمیں** کھانے سے توبہ کیجئے، **خودکُشی** کے بُرے اِرادے سے توبہ کیجئے، **ریاکاری** سے توبہ کیجئے، بِلا عذرِ شرعی **رِشتہ داریاں** ختم کرنے سے توبہ کیجئے، **چُغلی** سے توبہ کیجئے، **مُسلمانوں کو اذیت** دینے سے توبہ کیجئے، کسی کی پرائی زمین و جائیداد پر **ناجائز قبضہ** کرنے سے توبہ کیجئے، **ناحق جھگڑنے** سے توبہ کیجئے، **ماپ تول میں کمی** کرنے سے توبہ کیجئے، **جُوا کھیلنے** سے توبہ کیجئے۔

اللہ پاک کے **فرائض** کو ادا کرکے بخشش کی طرف بڑھیے، جنّت کی طرف بڑھئے، **فرض نمازوں** کی ادائیگی کرکے جنّت کی طرف بڑھئے، **فرض روزے** رکھ کر جنّت کی طرف بڑھئے، **فرض حج** ادا کرکے جنّت کی طرف بڑھئے۔

اچھی اچھی نیّتیں کرکے جنّت کی طرف بڑھئے، صبح و شام **اللہ** پاک کا ذِکر کرکے جنّت کی طرف بڑھئے، **تِلاوتِ قرآن** کو اپنا معمول بنا کر جنّت کی طرف بڑھئے، **دُرودِ پاک** کی کثرت کرکے جنّت کی طرف بڑھئے، پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری **پیاری سُنّتوں پر عمل** کرکے جنّت کی طرف بڑھئے، اپنے ہر عمل میں **اِخلاص** پیدا کرنے کی کوشش کیجئے۔

پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّساء کی آیت نمبر 124 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا (۱۲۴) (پ۵، النساء:۱۲۴)	تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مُسلمان تو وہ جنّت میں داخل کئے جائیں گے اور انہیں تِل بھر نُقصان نہ

	دیا جائے گا۔

حکیمُ الاُمّت مُفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اس آیتِ کریمہ کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: جو بھی اِنسان مرد ہو یا عورت بَقدرِ طاقت عمل کرے نیک اور ہو وہ مومن صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ اُس کی جَزاء یہ ہے کہ وہ بعدِ قیامت جنَّت میں جائے گا۔ مُطابقِ اعمال اسے جنّت کا دَرَجہ ملے گا اور ان پر تِل برابر بھی ظُلم نہ ہو گا کہ وہ ہوں تو بڑے دَرَجہ کے مُستَحِق اور بِلا قصور ان کا دَرَجہ گھٹا کر انہیں اَدنیٰ دَرَجہ میں داخل کر دیا جائے یہ ہر گز نہ ہو گا۔ (تفسیرِ نعیمی، ۵/۴۳۳)

اللہ کرم اتنا گنہ گار پہ فرما جنّت میں پڑوسی مِرے آقا کا بنادے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اہلِ جنت نعمتوں کے مزے لیتے ہوئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہوا کہ صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ مومن کو اس کے اَعمال کی جزاء کے طور پر جنَّت میں داخل کیا جائے گا اور اس کے اَعمال کے برابر اسے جنَّت میں دَرَجہ ملے گا۔ قرآنِ پاک میں کئی مَقامات پر اہلِ جنَّت کو ملنے والی نعمتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ چُنانچہ ان نعمتوں کی مَنظر کَشی کرتے ہوئے پارہ 27، سُوْرَۃُ الْواقِعہ کی آیت نمبر 15 تا 24 میں اِرشاد ہوتا ہے:

عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿۱۶﴾ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِیْقَ ﵙ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا	تَرجَمۂ کنز الایمان: (جنّتی لوگ) جڑاؤ تختوں پر ہوں گے، ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے ان کے گرد لئے پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے،

وَ لَا يُنۡزِفُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوۡنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَحۡمِ طَيۡرٍ مِّمَّا يَشۡتَهُوۡنَ ﴿۲۱﴾ وَ حُوۡرٌ عِيۡنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمۡثَالِ اللُّؤۡلُؤِ الۡمَكۡنُوۡنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۴﴾ (پ۲۷،واقعة: ۱۵تا۲۴)	کوزے اور آفتابے اور جام آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کے اس سے نہ اُنہیں دردِ سر ہو نہ ہوش میں فرق آئے اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں اور بڑی آنکھ والیاں حوریں جیسے چُھپے رکھے ہوئے موتی، صلہ ان کے اعمال کا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! قرآنِ پاک کی ان مُبارَک آیات میں اہلِ جنَّت کو دی جانے والی جنّتی نعمتوں کی کیسی مَنظر کَشی کی گئی ہے کہ اہلِ جنّت باغات میں آمنے سامنے تکیہ لگائے چین سے بیٹھے ہوں گے، ان کی خِدْمت پر مامُور غُلام چھلکتے جام، لَبالَب کُوزے، اور آفتابے اُٹھائے ان کے دائیں بائیں حکم کے مُنْتَظِر ہوں گے، سامنے بہتی پاکیزہ شرابیں، مَن پسند غِذائیں اور عُمدہ میووں سے ان کی تَواضُع ہوگی، الغرض جنَّت میں اہلِ جنّت اپنے رَبِّ کریم کی رحمت کے مَزے لے رہے ہوں گے اور طرح طرح کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ یاد رکھئے! جنَّت میں ملنے والی کسی بھی نعمت کو دُنیا (World) کی کسی بھی چیز سے اَدْنیٰ نِسبَت بھی حاصل نہیں ہے۔ جنَّت میں اللہ پاک کی رحمت سے ملنے والے اِنْعامات واِکْرامات کا دُنیا میں مُیسَّر آنے والی اَشْیاء سے کوئی بھی مُوازَنہ نہیں ہے۔

احادیثِ مُبارَکہ:

آیئے ”جنّت“ کے 3 حُروف کی نِسبت سے 3 احادیثِ مُبارَکہ سُنتے ہیں:

(1) ارشاد فرمایا: ”اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا خیال گُزرا۔ (مسلم،

كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها،ص ١١٦٢،حديث:٢٨٢٤)

(2) ارشاد فرمایا: جَنّت میں 100 درجے ہیں، ہر دو دَرَجوں میں آسمان و زمین جِتنا فاصِلہ ہے اور فِردَوس سب سے بُلند دَرَجہ ہے۔ اُس سے جَنّت کے چار دریا بہہ رہے ہیں اور اُس کے اُوپر عَرش ہے، سَو جب تم اللہ پاک سے سُوال کروتو فردوس کا سُوال کرو۔(ترمذی،کتاب صفة الجنة،باب ماجاء فی...الخ، حديث: ۴، ۲۳۸/۲۵۳۹)

(3) ارشاد فرمایا: جنَّت کی اتنی جگہ جس میں کَوڑا (دُرّہ) رکھ سکیں، دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے۔ (بخاری،کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفة الجنة...الخ، ۲/ ۳۹۲،حديث: ۳۲۵۰)

گدا بھی منتظر ہے خلد میں نیکوں کی دعوت کا
خدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

(حدائقِ بخشش، ص ۳۷)

مختصر وضاحت: یعنی جنّت میں اَنواع و اقسام کے لذیذ کھانوں سے نیکوکاروں کی مہمان نوازی کی جائے گی، فقیر یعنی احمد رضا بھی مُنْتَظِر ہے کہ اللہ پاک خیر سے وہ دن بھی لائے کہ جب اِسے بھی ان نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں مہمانی کے مزے لُوٹنے کا شرف ملے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی بخشش ومغفرت کروانے اور خود کو جنت کے اعلیٰ درجات کا حقدار بنانے کیلئے ایسے کام کرنے چاہئیں کہ جن میں ہماری آخرت کا فائدہ ہو، مگر افسوس! صد افسوس! دنیا کی مَحبَّت اور فکرِ آخِرت سے غفلت کے سبب ہمارے معاشرے کی بھاری اکثریَّت شوقِ عِبادت سے بہت دُور اور گناہوں کی حَرِیص ہوتی جارہی ہے۔ آج کا نوجوان قِطار میں لگ کر مہنگے داموں ٹکٹ خرید

کر ساری رات گناہوں بھرے میوزک پروگرام دیکھنے سننے کو تو تیار ہے مگر نماز ادا کرنے کی غرض سے چند منٹ کے لئے مسجد کا رُخ کرنے سے کتراتا ہے، کئی کئی گھنٹے رِیموٹ (Remote) ہاتھ میں پکڑے کیبل پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کیلئے وقت مل جاتا ہے مگر علمِ دین سیکھنے کے لئے 100 فیصد اسلامک چینل ''مَدَنی چینل'' دیکھنے میں شیطان رُکاوٹ بن جاتا ہے، روزانہ سینکڑوں لائنوں پر مشتمل اخبار پڑھنے والوں کو کئی کئی مہینے قرآنِ کریم کی چند آیات کی تلاوت کیلئے فُرصت نہیں ملتی، بُرے دوستوں کی صحبت میں روزانہ کئی کئی گھنٹے اپنا وَقْت برباد کرنے والے ہفتے میں صِرْف ایک دن وہ بھی چند منٹ کیلئے اُمّتِ مُسلمہ تک **نیکی کی دعوت** عام کرنے کے لیے مدنی دورے میں شرکت کو تیار نہیں ہوتے۔ کمپیوٹر یا موبائل فون کے ذریعے سوشل میڈیا اور نائٹ پیکجز (Night Packages) پر کئی کئی گھنٹے ضائع کر دینے والوں کو ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع یا علمِ دین سے مالامال مدنی مذاکرے میں شرکت کی دعوت دی جائے تو فوراً گھر کے کام یاد آجاتے ہیں، یاد رکھئے! غفلت اور گناہوں میں مبتلا ہونے کا اَنجام ہلاکت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں، اس سے پہلے کہ موت کا پیغام آئے اور ہم اس دُنیا کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر اندھیری قبر میں جا پہنچیں ہمیں اپنی بقیہ زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے دنیا کی رونقوں سے منہ موڑ کر اللہ پاک کی خوشنودی کیلئے نیک اعمال میں مشغول ہو جانا چاہیے۔ آیئے! دنیا سے بے رغبت اور فکرِ آخرت میں مشغول رہنے والوں کا ایک واقعہ سنئے، چنانچہ

ایک عجیب وغریب قوم

منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا ذُوالقرنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک قوم کے پاس سے گزرے تو دیکھا ان کے پاس دُنیاوی سازوسامان نہ تھا، انہوں نے بہت سی قبریں کھود رکھیں تھیں، صبح کے وقت وہاں کی

صفائی کرتے اور نماز ادا کرتے پھر صرف سبزیاں کھا کر پیٹ بھر لیتے کیونکہ وہاں کوئی جانور ہی موجود نہ تھا جس کا وہ گوشت کھاتے۔ حضرتِ سَیِّدُنا ذُوالقرنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ان کا سادہ ترین طرزِ زندگی دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی، چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان کے سردار سے پوچھا: میں نے تم لوگوں کو ایسی حالت میں دیکھا ہے کہ جس پر کسی دوسری قوم کو نہیں دیکھا اس کی کیا وجہ ہے؟ سردار نے سوال کی تفصیل پوچھی تو فرمایا: میرا مطلب یہ کہ تمہارے پاس دنیا کی کوئی چیز نہیں ہے، تم سونا اور چاندی سے بھی نفع نہیں اٹھاتے! سردار کہنے لگا: ہم نے سونے اور چاندی کو اس لئے بُرا جانا کہ جس کے پاس تھوڑا بہت سونا یا چاندی آجاتی ہے وہ انہی کے پیچھے دوڑنے لگتا ہے۔ آپ نے پوچھا: تم لوگ قبریں کیوں کھودتے ہو؟ اور جب صبح ہوتی ہے تو ان کو صاف کرتے ہو، وہاں نماز پڑھتے ہو۔ بولا: اس لئے کہ اگر ہمیں دنیا کی کوئی حرص و طمع ہو جائے تو قبروں کو دیکھ کر ہم اس سے باز رہیں۔

آپ نے پوچھا: تمہارا کھانا صرف زمین کی سبزی (Vegetable) کیوں ہے؟ تم جانور کیوں نہیں پالتے تاکہ ان کا دودھ حاصل کرو، ان پر سواری کرو اور ان کا گوشت کھاؤ؟ سردار نے کہا: اس سبزی سے ہماری گزر اوقات ہو جاتی ہے اور انسان کو زندگی گزارنے کے لیے ادنیٰ چیز ہی کافی ہے اور ویسے بھی حَلْق سے نیچے پہنچ کر سب چیزیں ایک جیسی ہو جاتی ہیں، ان کا ذائقہ پیٹ میں محسوس نہیں ہوتا۔

حضرتِ سَیِّدُنا ذُو القرنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کی دانائی بھری باتیں سن کر پیش کش کی: میرے ساتھ چلو، میں تمہیں اپنا مشیر بنالوں گا اور اپنی دولت میں سے بھی حصہ دوں گا۔ مگر اس نے معذرت کرلی کہ میں اسی حال میں خوش ہوں۔(تاریخ مدینه دمشق، ذکر من اسمه ذو القرنین، ۱۷/ ۳۵۳ تا ۳۵۵، ملخصاً)

نفس نے لذّتوں میں پھنسایا مجھ پہ لطف و کرم ہو خدایا
دِل سے چاہت مِٹا ماسِوا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے
میں گناہوں میں لِتھڑا ہوا ہوں بد سے بدتر ہوں بگڑا ہوا ہوں
عَفْوِ جُرم و قُصور و خطا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۲۶،۱۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ پاک کے ایسے نیک بندے بھی ہوتے ہیں جنہیں دنیاوی چیزوں کی کوئی فکر نہیں ہوتی، بس سادہ غذائیں کھاکر پیٹ بھر لیتے اور نیک اعمال پر کمر بستہ رہتے ہیں اور دنیاوی عزّت و منصب کی طرف رغبت نہیں رکھتے۔ لیکن جو لوگ بُرے کاموں کی حرص رکھتے ہیں اور اسی کی تلاش میں مگن رہتے ہوئے طرح طرح کی خواہشات پال لیتے ہیں وہ انہی خواہشات میں مبتلا ہو کر اپنی زندگی کے شب و روز اللہ پاک کی نافرمانی اور گناہوں میں برباد کرتے چلے جاتے ہیں اور ان کی خواہشات کا پیالہ کبھی نہیں بھرتا، جیسا کہ

خواہشات کا پیالہ

کسی سلطنت کا ایک بادشاہ بڑا طاقتور اور شان و شوکت والا تھا۔ اُسے اپنی عظیمُ الشّان سلطنت، سونا اُگلتی زمینوں اور سونے اور جواہرات کے خزانوں پر بڑا ناز تھا۔ برسوں کی محنت سے اُس نے اپنے اِقتدار کو اِس قدر مُستحکم کر دیا تھا کہ اب اُسے کسی دشمن کا خطرہ نہیں تھا۔ ایک روز وہ اپنے دارُ الحکومت میں دَورے کے لیے نکلا۔ وزیر اور کچھ درباریوں کے علاوہ محافظوں کا دستہ بھی ساتھ تھا۔ بادشاہ کو شہر کا

چکر لگانا بڑا پسند تھا۔ شان و شوکت کے مظاہرے کے ساتھ ساتھ کچھ فریادیوں کی دادرَسی کا موقع بھی مل جاتا۔ واپسی پر محل کے قریب اُسے ایک فقیر نظر آیا جو پُرانے کپڑوں میں ملبوس ایک طرف بے نیاز بیٹھا تھا۔ بادشاہ نے نَرم لہجے میں دریافت کیا: اپنی کوئی ضرورت بتاؤ، تاکہ میں اسے پورا کر سکوں۔ فقیر کی ہنسی نکل گئی۔ بادشاہ نے قدرے سختی سے پوچھا: اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے! اپنی خواہش بتاؤ، میں تمہیں ابھی مالا مال کر دوں گا۔ فقیر نے کہا: بادشاہ سلامت! پیشکش تو آپ ایسے کر رہے ہیں جیسے میری ہر خواہش پوری کر سکتے ہوں؟ اب بادشاہ نے ناراضی سے کہا: بے شک میں تمہاری ہر بات پوری کر سکتا ہوں، میں بہت طاقتور بادشاہ ہوں، تمہاری کوئی خواہش ایسی نہیں، جو میں پوری نہ کر پاؤں۔ فقیر نے اپنی جھولی سے ایک بھیک مانگنے والا کشکول نکالا اور کہا: اگر آپ کو اپنی دولت پر اتنا ہی ناز ہے تو اس پیالے کو بھر دیجئے۔ بادشاہ نے حیرت سے کشکول کو دیکھا، وہ سیاہ رنگ کا عام سا لکڑی کا خالی پیالہ تھا۔ اُس نے اِشارے سے ایک وزیر کو قریب بلایا اور حکم دیا: اس پیالے کو سونے کی اَشرفیوں سے بھر دو، یہ فقیر بھی کیا یاد کرے گا کہ کس فیاض اور سخی بادشاہ سے پالا پڑا تھا! وزیر نے حکم کی تعمیل میں کمر سے بندھی اشرفیوں کی تھیلی کھولی اور پیالے میں خالی کر دی۔ لیکن سکّے فوراً غائب ہو گئے۔ وزیر نے حیرت سے پیالے میں جھانکا، پھر ایک اور تھیلی کھولی اور پیالے میں ڈال دی۔ اس بار بھی سکے غائب ہو گئے، بادشاہ کے اِشارے پر وزیر نے سپاہیوں کو بھیجا کہ محل میں رکھی اشرفیوں کی کچھ تھیلیاں لے آئیں۔ وہ تھیلیاں بھی ختم ہو گئیں مگر پیالہ ویسے کا ویسا خالی ہی رہا۔ یہ ماجرا دیکھ کر بادشاہ نے خزانے سے قیمتی موتیوں سے بھری ایک بوری منگوائی، وہ بھی خالی ہو گئی۔ اب کی بار بادشاہ کا چہرہ سرخ ہو گیا، اُس نے ضِدّی لہجے میں وزیر سے کہا: اور بوریاں منگوالو، جو کچھ بھی ہے اِس پیالے میں ڈال دو، اسے ہر حال میں بھرنا چاہیے۔ وزیر نے ایسا ہی کیا۔ دوپہر ہو گئی لیکن پیالہ

(Bowl) بدستور خالی رہا کیونکہ جو چیز پیالے میں ڈالی جاتی وہ فوراً ہی غائب ہو جاتی اور پیالہ ویسے کا ویسے خالی رہتا۔ آخر شام ہونے کو آئی تو بادشاہ کے چہرے پر بے بسی جھلکنے لگی، حیرانی و پریشانی کے عالَم میں اس نے آگے بڑھ کر فقیر کا ہاتھ تھام لیا، نظریں جھکا کر اس سے معافی مانگی اور عرض کی: اے مردِ درویش! اب تم ہی بتاؤ کہ اس پیالے میں ایسا کیا راز ہے جو یہ بھرتا ہی نہیں؟ فقیر نے سنجیدگی سے جواب دیا: اس میں کوئی خاص راز کی بات نہیں ہے، دراصل یہ پیالہ **انسانی خواہشات** سے بنا ہے۔ انسان کی خواہشات کبھی پوری نہیں ہو سکتیں، جتنا چاہو ڈال دو، خواہشات اور تمناؤں کا پیالہ ہمیشہ خالی رہتا ہے، ہمیشہ مزید کی طلب میں کُھلا رہتا ہے۔ (حرص، ۱۷۲ تا ۱۷۴، ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی انسان چاہے کتنا ہی بڑا امیر و کبیر بن جائے یا پھر کوڑی کوڑی کا محتاج ہو کر بالکل غریب ہو جائے مگر اس کی خواہشات کا پیالہ کبھی نہیں بھرتا، ہمارے معاشرے کے اکثر افراد اپنی حالت پر مطمئن دکھائی نہیں دیتے اور ان کی خواہشات کے درخت میں نئی نئی شاخیں نکلتی رہتی ہیں۔ کسی کے پاس سائیکل ہے تو وہ موٹر سائکل کی خواہش رکھتا ہے، موٹر سائیکل والا کار خریدنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے، کسی کے پاس کار ہے تو وہ پجارو (Pajero) کا مالک بننے کے سپنے دیکھتا ہے جبکہ کوئی پجارو والا اس سے بہتر گاڑی کیلئے دن رات کوششوں میں لگا ہوا ہے۔ اسی طرح عمدہ گھر، فُل ایئر کنڈیشنڈ بنگلے، مہنگے ترین فرنیچر، چمکتی دَمکتی قیمتی گاڑیاں اور نت نئے کپڑے، نوکر چاکر رکھنے والوں میں بھی کچھ اور ہونا چاہئے کی خواہش باقی رہتی ہے، چنانچہ

کوئی اپنی آمدنی پر راضی نہیں

منقول ہے کہ ایک بُزرگ جن کی دعائیں قبول ہوتی تھیں، ان کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اپنی

تنگدستی کا رونا روتے ہوئے کہنے لگا: حضرت! میرے گھر میں چار آدمی کھانے والے ہیں اور میری آمدنی صِرف پانچ ہزار روپے ماہانہ ہے جس سے میرے اَخراجات پورے نہیں ہوتے، آپ میرے حق میں دعا کیجئے کہ میری آمدنی میں کچھ اضافہ ہو جائے۔ انہوں نے دعا کردی۔ پھر ایک دکاندار آیا اور عَرض کی: حضور! میرے یہاں چار آدمی کھانے والے ہیں جبکہ کمانے والا میں اکیلا ہوں، مجھے 10 ہزار روپے مہینے کے ملتے ہیں، میرا خرچ پورا نہیں ہوتا، آمدنی میں اِضافے کی دعا کردیجئے۔ جب وہ چلا گیا تو ایک تاجر آیا اور اِلتجاء کی: حضرت! میرا کنبہ (Family) 4 افراد پر مشتمل ہے اور میری ماہانہ آمدنی فقط 50 ہزار ہے، خرچہ پورا نہیں ہوتا میرے لئے دعا کیجئے۔ وہ بزرگ حاضِرین سے فرمانے لگے: لگتا ایسا ہے کہ ہم میں سے کوئی اپنی قسمت پر راضی نہیں اگرچہ اس کو دوسرے سے زیادہ ملتا ہے اگر انسان خود کو دنیا میں خوش اور آخرت میں کامیاب رکھنا چاہتا ہے تو اس پر لازِم ہے کہ جو کچھ اللہ پاک نے اسے دیا ہے اس پر قناعت کرے اور صبر و شکر کرتا رہے کہ اس کی برکت سے مالک کریم اس کو زیادہ دے گا۔ (حرص، ۱۷۸-۱۷۹)

رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر

عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یا رسول اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی فی زمانہ ہماری عملی حالت بھی کچھ ایسی ہی ہے اگر کسی کو 20 ہزار ملتے ہیں تو وہ 30 ہزار کی خواہش رکھتا ہے، کسی کو 30 ملتے ہیں تو وہ 50 کے خواب دیکھتا ہے، جب کسی سے ملیں تو زبان پے یہی ہوتا ہے دعا کیجئے رزق میں برکت نہیں، کاروبار صحیح نہیں چل رہا وغیرہ۔

یاد رکھئے! ناشکرا اور حریص انسان کبھی خوش نہیں رہتا، اسے دنیا کی ساری دولت اور سہولتیں بھی مل جائیں تو اس کی حرص میں مزید اضافہ ہی ہوتا چلا جاتا ہے، جیسا کہ

رَسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اگر ابنِ آدم کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو چاہے گا کہ اس کے پاس 2وادیاں ہوں اور اس کے منہ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو اللہ پاک سے توبہ کرے تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب مایتقی من فتنۃ المال، ۴/ ۲۲۹، حدیث: ۶۴۳۹)

نفس و شیطان ہو گئے غالب ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یا ربّ
نیم جاں کر دیا گناہوں نے مرضِ عِصیاں سے دے شِفا یا ربّ
حرصِ دُنیا نکال دے دِل سے بس رہوں طالبِ رِضا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۷۹،۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! دُنیا کی مَحبَّت شیطان کا ایسا جال ہے کہ اس میں پھنس کر انسان نیک کاموں سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے، پہلے مستحبات سے دُور ہوتا ہے، پھر سُنَّتوں سے غافل ہوتا ہے، اس کے بعد فرائض و واجبات چھوڑنے کی عادت بنتی ہے اور گناہوں کی حرص میں مبتلا ہو کر اس فانی دنیا کی مَحبَّت میں کھو جاتا ہے اور طرح طرح کے خواب دیکھنے لگتا ہے، دُنیاوی کاموں میں بہت مشغول رہنے والوں کی جب ظاہری آنکھ بند ہوتی ہے (یعنی موت آتی) ہے تو سارے خواب دَھرے کے دَھرے رہ جاتے ہیں کیونکہ اگر دنیا کی حقیقت کو جان لیتے تو کبھی بھی اس سے دل نہ لگاتے لیکن اس وقت افسوس کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "چوک درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سلامتی اسی میں ہے کہ ہم موت سے پہلے ہی اس کی تیاری میں مشغول ہوکر نیکیوں کے حریص بن جائیں، نیکیوں کا حریص بننے، گناہوں سے بچنے اور فکرِ آخرت کا جذبہ پانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام چوک درس بھی ہے ♣ چوک درس کی برکت سے مسلمانوں کو نیکی دعوت دینے کا ثواب ملتاہے۔ ♣ چوک درس لوگوں کو سُنّتوں کے قریب کرنے کا سبب بنتاہے ♣ چوک درس کی برکت سے بے نمازیوں کو نمازی بنانے میں کامیابی ملتی ہے۔ ♣ چوک درس کی برکت سے دِین کی باتیں سیکھنے کا جذبہ ملتاہے۔ ♣ چوک درس امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دعائیں حاصل کرنے کا سبب ہے۔ کیونکہ درس دینے والوں کو امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ یوں **دُعائے مدینہ** سے نوازتے ہیں۔

جو دے روز دو **"درسِ فیضانِ سنّت"**
میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۶۹)

آیئے! ترغیب کے لئے چوک درس کی ایک مدنی بہار سنئے اور جھومئے، چنانچہ

رانا بدمعاش کیسے سدھرا

صوبہ اُترانچل (ہند) کے ایک 20 سالہ نوجوان اسلامی بھائی بُری صحبت کے باعث کم وبیش 14 سال کی عمر ہی سے جرائم کے دلدل میں پھنس چکے تھے۔ شراب پینا اور عورتوں کا پیچھا کرنا ان کا محبوب

مشغلہ تھا۔ پھر انہوں نے بدمَعاشی شروع کردی۔ لوگوں سے بے وجہ لڑنا، مارپیٹ کرنا، ان کی عادت میں شامل ہوگیا، یہاں تک کہ وہ رانا بدمعاش کے نام سے پہچانے جانے لگے۔ وہ عمر میں ضَرور چھوٹے تھے مگر کسی سے ڈرے بِغیر سامنے والے پر پے درپے وار کردیتے تھے۔ ہر طرف ان کی دھاک بیٹھ گئی تھی، لوگ ان کے نام سے ڈرتے تھے۔ والِدَین ان سے بیزار ہوچکے تھے مگر بے بس تھے۔ ان کے کالے کرتُوت دن بدِن بڑھتے جارہے تھے۔ ایک دن گلی(Street)کے کونے پر ایک سبز عمامے والے اسلامی بھائی کو چوک درس دیتے دیکھ کر یہ بھی قریب جاکر کھڑے ہوگئے، جو کچھ سُنا وہ ان کو بَہُت اچّھا لگا۔ کتاب پر نظر ڈالی تو اس پر فیضانِ سنّت لکھا تھا۔ درس دینے والے اسلامی بھائی نے بڑی مَحَبَّت کے ساتھ ملاقات کی اور اِنفِرادی کوشِش کرتے ہوئے انہیں مدنی قافلے میں سفر کی دعوت پیش کی، فیضانِ سنّت کے درس نے ان کے اندر ہلچل مچا رکھی تھی، لہذا انہوں نے حامی بھر لی اور عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین دن کیلئے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں سفر کرتے ہوئے جنگ پور پہنچے اور مزید 3 دن کیلئے راہِ خدا میں جگن ناتھ پور جانے والے مَدَنی قافلے کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصِل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! چوک درس اور مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصِل کرنے کی بَرَکت سے ان کے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوگیا، انہوں نے پچھلے گناہوں سے توبہ کرلی اور داڑھی شریف سجانے کی بھی نیّت کرلی۔

جذبہ گو سرد ہو، قافلے میں چلو تم جواں مرد ہو، قافِلے میں چلو
بخت کُھل جائیں گے، قافلے میں چلو جُرم دُھل جائیں گے، قافلے میں چلو

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص۳۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکیوں کی حرص بڑھانے کے اسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہماری خواہش بھی یہی ہونی چاہیے کہ اے کاش! ہمارے دل سے دنیا کی محبت نکل جائے۔اے کاش! ہمارے دل میں فکرِ آخرت پیدا ہو جائے۔اے کاش! لمبی لمبی امیدیں باندھنے کی عادت ختم ہو جائے اور اے کاش! ہماری گناہوں کی حرص ختم ہو جائے اور نیکیوں کی حرص پیدا ہو جائے۔ آیئے! نیکیوں کا جذبہ پانے کیلئے چند مدنی پھول سنتے ہیں جن پر عمل کی برکت سے ہمارے دل میں نیکیوں کی حرص پیدا ہو جائے گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

(1) بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجئے۔

نیکیوں کی حرص پیدا کرنے کا ایک طریقہ (Method) یہ ہے کہ گناہوں کی حرص سے بچنے کیلئے دعا کی جائے کیونکہ دعا انسان کو مصیبتوں اور تکلیفوں سے بچاتی ہے اور دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ: یعنی دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ (مسند ابی یعلی، ۲/۲۰۱، حدیث: ۱۸۰۶)

ہم بھی اس ہتھیار کو حرص کے خلاف استعمال کریں اور حرص سے نجات کیلئے بارگاہِ ربِّ کائنات میں گڑگڑا کر دعا مانگیں۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مال و دولت سے بچنے، نیکیوں کی تمنا اور رِضائے الٰہی حاصل کرنے کیلئے بارگاہِ الٰہی میں یوں عَرض کرتے ہیں:

تاج و تخت و حکومت مت دے　　کثرتِ مال و دولت مت دے
اپنی رِضا کا دیدے مُژدہ　　یااللہ میری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) روزانہ کچھ نہ کچھ نیکیوں کا ہدف بنا لیجئے۔

نیکیوں کی حرص پیدا کرنے کیلئے روزانہ فرائض کے ساتھ ساتھ تلاوتِ قرآن پاک، ذِکر و اَوراد اور دیگر نیک اعمال کی عادت بنائی جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے نیکیوں کا مزید شوق پیدا ہو گا ۔لہٰذا اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے ہمیں روزانہ کچھ نہ کچھ نیک اعمال کرنے کا ہدف بنا لینا چاہیے تاکہ نیک اعمال کی عادت پختہ ہوتی جائے۔اس کا ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مدنی انعامات پر عمل اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کیا جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی انعامات روزانہ نیکیاں کمانے کا وہ عظیم مدنی نسخہ ہے کہ جس کے ذریعے صبحِ صادق سے لیکر رات سونے تک نیکیاں کرنے کے کثیر مواقع ملتے ہیں۔مثلاً صبح نمازِ فجر سے پہلے مسلمانوں کو نماز کیلئے جگانا یعنی صدائے مدینہ لگانا، بعد فجر مدنی حلقے میں 3 آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کرنا یا سننا، اشراق وچاشت کے نوافل پڑھنا، پانچوں نمازیں باجماعت پہلی صف میں ادا کرنا، نمازِ پنجگانہ کے بعد اور سوتے وقت کم از کم ایک ایک بار آیۃ الکرسی، سورۂ اخلاص اور تسبیحِ فاطمہ پڑھنا، رات میں سورۂ ملک پڑھنا یا سننا، مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت وغیرہ) دینے یا سننے کی سعادت پانا، مختلف اوقات میں مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا یا پڑھانا۔ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے اور مدنی دورے میں شرکت کے علاوہ دیگر مدنی انعامات پر عمل کے ذریعے ثواب کا ڈھیروں خزانہ حاصل کرسکتے ہیں۔

ہمارے بُزرگانِ دین بھی روزانہ نیک اعمال کرنے کا ایک ہدف بنا کر اس پر عمل کی بھرپور کوشش

فرماتے اور ہدف مکمل ہونے کے بعد بھی مصروفِ عبادت رہتے تھے ۔ چنانچہ ”حضرت سَیِّدُنا عامر بن عبدِ قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے زمانے کے عابدوں میں سب سے افضل تھے۔ اُنہوں نے اپنے اُوپر یہ بات لازم کرلی تھی کہ میں روزانہ ایک ہزار (One Thousand) نوافل پڑھوں گا۔ چُنانچہ وہ اِشراق سے لے کر عصر تک (دن کا اکثر حصّہ) نوافل میں مشغول رہتے، پھر جب گھر آتے تو ان کی پنڈلیاں اور قدم سُوجے ہوئے ہوتے، ایسا لگتا جیسے ابھی پھٹ جائیں گے۔ اتنی عبادت کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عاجزی کا یہ عالم تھا کہ اپنے نفس کو مخاطب کرکے کہتے: ”اے بُرائیوں پر اُبھارنے والے نَفْس! تُو عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہے، خدا کی قسم! میں اتنے نیک اعمال کروں گا کہ تجھے ایک پل بھی سکون میسر نہ ہو گا اور تُو بستر سے بالکل دُور رہے گا، میں تجھے ہر وَقْت مصروفِ عمل رکھوں گا۔“ (عیون الحکایات، ۱/۱۵۴)

مِری زِندگی بس تِری بندگی میں

ہی اے کاش گُزرے سدا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۶)

(3) بزرگانِ دین کی سیرت کا مطالعہ کیجئے

نیکیوں کی حرص پیدا کرنے کیلئے بزرگانِ دِین کی سیرت پر چلتے ہوئے زندگی گزارنے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے نیکیوں کا جذبہ بڑھے گا اور اس راہ میں پیش آنے والی مشقتوں کو برداشت کرنے کا حوصلہ (Courage) پیدا ہو گا۔ یہ نیک ہستیاں عام لوگوں کی طرح اپنی دنیا بہتر بنانے کی فکر میں مگن نہیں رہتیں بلکہ انہیں تو ہر وقت اپنی آخرت سنوارنے کی فکر کھائے جاتی ہے اور اسی وجہ سے ان کا ہر ہر لمحہ نیکیوں میں بسر ہوتا ہے۔ آیئے! ان نیک لوگوں کے نیک اعمال کی حرص

کے واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

آخری وقت تلاوتِ قرآن

حضرتِ سَیِّدُنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وقتِ نَزع قرآنِ پاک پڑھ رہے تھے، ان سے پوچھا گیا: اس وَقت میں بھی تلاوت؟ اِرشاد فرمایا: میرا نامہ اَعمال لپیٹا جارہا ہے تو جلدی جلدی اس میں اِضافہ کررہا ہوں۔ (صید الخاطر لابن الجوزی، ص۲۲۷)

عبادت کی مٹھاس

منقول ہے کہ کچھ لوگ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عیادت کے لئے حاضرِ خدمت ہوئے، جن کے ساتھ ایک دُبلا پتلا (Weak) نوجوان بھی تھا۔ حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے پوچھا: اے نوجوان! میں تمہیں اتنا کمزور کیوں دیکھ رہا ہوں؟ اس نے عرض کی: امیر المؤمنین! چند بیماریوں کی وجہ سے۔ آپ نے فرمایا: تمہیں اللہ پاک کا واسطہ سب کچھ سچ سچ بتاؤ۔ اس نے کہا: امیر المؤمنین! میں نے دُنیاوی عیش و عشرت دیکھی تو اسے بدمزہ پایا، میری نظر میں اس کی رونق اور مٹھاس حقیر ہوگئی، اس کا سونا اور پتھر برابر ہو گئے، اب میری حالت ایسی ہے کہ میں عرشِ باری تعالٰی کو دیکھ رہا ہوں، لوگوں کو جنت اور جہنم کی طرف جاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، بس اسی وجہ سے میں دن میں روزے رکھتا ہوں اور رات کو قیام کرتا ہوں پھر بھی میرا یہ عمل اللہ پاک کی جانب سے دیئے جانے والے ثواب و عذاب کے لئے بہت کم ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، ۵/۱۴۳)

ہمارے اَسلاف اور ہم!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے ! اللہ والوں کی زندگی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ خوب نیکیاں کرکے اللہ پاک کو راضی کریں اور اپنی آخرت کو سنوار لیں۔ یقیناً ہمارے بُزرگانِ دین بھی دن بھر رِزقِ حلال کیلئے تجارت کرتے تھے لیکن ان کی راتیں ہماری طرح فضول کاموں میں برباد نہیں ہوتی تھیں بلکہ وہ نیک لوگ ساری ساری رات عبادت و تلاوت میں مشغول رہتے تھے۔ ہمارے بُزرگانِ دین تو اپنے آخری دَم تک نیکیاں کمانے کی دُھن میں مگن رہا کرتے تھے جبکہ ہم میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنی ساری زندگی غفلت میں گُزار کر بُڑھاپے میں بھی نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتے، ہمارے بُزرگانِ دِین تو نمازوں کی ایسی پابندی فرماتے کہ کبھی ان کی تکبیرِ اُولیٰ فوت نہ ہوتی جبکہ ہم کئی کئی مہینوں مَسجدوں کا منہ تک نہیں دیکھتے، بعض تو ہفتے میں نمازِ جمعہ یا سال میں عیدین کی نماز کیلئے نہایت اِہتمام کے ساتھ مسجد کا رُخ کرلیتے ہیں لیکن بعض اس سعادت سے بھی محروم نظر آتے ہیں۔ ہمارے بُزرگانِ دین تو پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کے ایسے دیوانے تھے کہ ان کا ہر عمل سنت کے مطابق ہوا کرتا تھا جبکہ ہم فیشن (Fashion) کے مَتوالے دنیا کی رنگینیوں کے مَستانے بن چکے ہیں، ہمارے اَسلاف نہ صرف خود نیکیاں کرتے بلکہ دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دیا کرتے جبکہ ہم نہ تو خود گناہوں سے بچتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی گناہوں کے مواقع فراہم کرتے ہیں، ہمارے بزرگان دین اسلام کی سَربُلندی کی خاطر اپنی جان و مال، اہل و عیال کی قُربانی دے کر راہِ خدا میں سفر کرتے جبکہ ہم اپنے وقت کی قربانی دے کر اسلام کی تعلیمات سیکھنے کی کوشش نہیں کرتے۔

یاد رکھئے! عنقریب ہمیں مرنا ہے، اندھیری قبر میں اُترنا ہے اور اپنی کرنی کا پھل بُھگتنا ہے۔ لہٰذا اپنی سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر گناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں میں مشغول ہونا ہی عقلمندی ہے، عِلمِ دِین سیکھنے کیلئے مدنی

قافلوں میں سفر کیجئے، مدنی انعامات پر عمل شروع کر دیجئے اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع اور مدنی مذاکرے میں شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ڈھیروں نیکیاں کرنے کے کثیر مواقع میسر آئیں گے۔

مجلس مدنی عطیات بکس

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں خدمتِ دین کے کم و بیش 104 شعبہ جات میں سُنّتوں کی دُھومیں مچا رہی ہے، جن میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدنی عطیات بکس"** بھی ہے۔ اس شعبے کا کام عاشقانِ رسول کی دکانوں، مارکیٹوں، بازاروں، سپر اسٹورز، کلینک، ہسپتال، دفاتر وغیرہ پر مدنی عطیات بکس رکھنا، دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو عام کرنا، ان کو مدنی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کرنا، ہفتہ وار مدنی مذاکرے اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت وغیرہ دینا ہے۔

اگر ہم بھی اپنی یا اپنے جاننے والوں کی دکان پر **مدنی عطیات بکس** رکھوانا چاہتے ہیں، مجلس مدنی عطیات بکس کے ذمہ داران سے رابطہ کیجئے، یا مجلس کے آفیشل رابطہ نمبر **0315-6261292** پر کال / **Sms** / واٹس ایپ کے ذریعے صبح 9:00 تا شام 5:00 (علاوہ اتوار) رابطہ کیا جاسکتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تاجدارِ مدنی انعامات کا مختصر تعارف!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ذُوالقعدۃُ الحرام کا مبارک مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے، اس کی 21 تاریخ، **تاجدارِ مدنی انعامات** حاجی زم زم عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **کا یوم** ہے۔ آپ 10 ستمبر 1965ء (بمطابق 14 جُمادَی الْاُولٰی 1385ھ) میں باب الاسلام سندھ کے شہر زم زم نگر حیدر

آباد میں پیدا ہوئے۔20 سال کی عمر میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے سے شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے غلاموں میں شامل ہوئے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے اور 15 رَمَضانُ المبارک 1425 ھ بمطابق 30 اکتوبر 2004 ء کو دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن بن گئے اور سالہا سال تک مَدَنی کاموں کی خوب دُھومیں مچائیں۔ طویل عَلالت کے بعد 21 ذوالقعدہ 1433 ھ بمطابق 8 اکتوبر 2012 ء کو پیر اور منگل کی درمیانی شب تقریباً 11 بج کر 45 منٹ پر بابُ المدینہ کراچی میں انتِقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

تاجدارِ مدنی انعامات کے چند اوصاف!

تاجدارِ مدنی انعامات حاجی محمد زم زم رضا عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نیک، متقی، سُنّتوں کے عامل، صبر و رِضا کے پیکر، حُسنِ اخلاق، عاجزی وانکساری اور سخاوت کے خُوگر تھے، مریضوں کی عیادت، غریبوں کی مدد جیسی پاکیزہ صفات آپ کے کردار کا حصہ تھیں۔ آپ بہت نرم مزاج تھے، اپنے بچوں بلکہ بچوں کی امی سے بھی معافی مانگنے میں شرم محسوس نہیں کرتے تھے، والدۂ محترمہ کے فرمانبردار، پیر و مرشد کے سچے عاشق بلکہ فَنَا فِی الشَّیخ اور مریدِ صادق تھے، علمِ دین سیکھنے، مطالعہ کرنے، مدنی مذاکروں میں شرکت کا ذوق وشوق رکھنے والے اور مدنی انعامات کے پکّے عامل تھے۔ مکتبۃُ المدینہ کی نئی کتب ورسائل شائع ہونے پر آپ کی خوشی قابلِ دید ہوتی، خود بھی مطالعہ فرماتے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب (Persuasion) دلاتے، اعضاء کا قفلِ مدینہ لگاتے بالخصوص آنکھوں اور زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے، لکھ کر گفتگو فرماتے اور قفلِ مدینہ کا عینک بھی استعمال کرتے۔ **محبوبِ عطّار** کی سیرت کے بارے مزید دلچسپ معلومات جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"محبوبِ عطار کی 122 حکایات"** مکتبۃ

المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طلب فرما کر اس کا مطالعہ کیجئے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ(**Download**) اور پرنٹ آؤٹ(**Print Out**) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سُنا کہ

☆ نیکیوں کی حرص پیدا کرنے کے لئے قرآنِ پاک میں ترغیب دلائی گئی ہے۔

☆ نیکیوں کی حرص دونوں جہاں میں فائدے مند ہوتی ہے۔

☆ نیکیوں کی حرص سے بندۂ مومن کو جنت میں داخلہ مل سکتا ہے۔

☆ نیکیوں کی حرص میں ہمارے بزرگانِ دین پیش پیش ہوا کرتے تھے۔

☆ نیکیوں کی حرص بڑھانے کے لئے دنیا سے نفرت اور اَوْراد و وظائف کی کثرت کی جائے۔

☆ نیکیوں کی حرص حاصل کرنے کے لئے دنیاوی خواہشات کو ترک کرنا ضروری ہے۔

☆ نیکیوں کی حرص سے بندہ صبر و شکر کا عادی بن جاتا ہے۔

☆ دنیا کے حریص آدمی کی دنیاوی خواہشات کبھی ختم نہیں ہوتیں۔

☆ دنیا کا حریص آدمی مال و دولت جمع کرنے کے لئے حلال و حرام کی تمیز بُھول جاتا ہے۔

☆ دنیا کا حریص آدمی حرص و لالچ کی وجہ سے اپنی آخرت کو بُھول جاتا ہے۔

اللہ پاک ہمیں بُزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چل کر نیکیوں کے حریص بننے اور بُری چیزوں کی حرص سے بچنے اور دوسروں کو بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حرصِ دُنیا نکال دے دِل سے بس رہوں طالبِ رِضا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۱)

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیت کے آداب اور چند مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے **نیت کے آداب** اور چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: ''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات'' یعنی اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔ (بخاری، ۱/۵، حدیث: ۱) (2) فرمایا: ''نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ'' مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر للطبرانی، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲) ☆ ہر جائز کام میں ایک سے زیادہ اچھی نیتیں کی جا سکتی ہیں۔ (بہارِ نیت، ص۱۰) ☆ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی نیک کام کا ثواب نہیں ملتا۔ (ثواب بڑھانے کے نسخے، ص۳) ☆ عملِ خیر میں اچھی نیت کا مطلب یہ کہ دل عمل کی طرف متوجہ ہو اور وہ عمل رضائے الٰہی کے لئے کیا جا رہا ہو۔ (بہارِ نیت، ص۱۰) ☆ نیت دل کے اِرادے کو کہتے ہیں، دل میں نیت ہوتے ہوئے زبان سے بھی کہہ لینا زیادہ بہتر ہے۔ (بہارِ نیت، ص۱۰) ☆ نیت سے عبادت کو ایک دوسرے سے الگ کرنا یا عبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔ (بہارِ نیت، ص۱۱) ☆ دل میں نیت نہ ہو تو زبان سے نیت کے الفاظ ادا کر لینے سے نیت نہیں ہو گی۔ (بہارِ نیت، ص۱۰) ☆ جو اچھی نیتوں کا عادی نہیں اسے شروع میں بہ تکلف اس کی عادت بنانی پڑے گی، (ثواب بڑھانے کے نسخے، ص۳) ☆ نیتوں کی عادت بنانے کے لئے ان کی اہمیت پر نظر رکھتے

ہوئے سنجیدگی کے ساتھ پہلے اپنا ذہن بنانا پڑے گا۔(ثواب بڑھانے کے نسخے، ص۳) ☆حضرت نعیم بن حماد رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے تھے کہ ہماری پیٹھ کا کوڑوں کی مار کھانا ہمارے لئے نیتِ صالحہ سے زیادہ آسان ہے۔(تنبیہ المغترین، ص۲۵) ☆سَیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: بندے کو اچھی نیت پر وہ انعامات دیئے جاتے ہیں جو اچھے عمل پر بھی نہیں دیئے جاتے کیونکہ نیت میں ریاکاری نہیں ہوتی۔

(جہنم میں لے جانے والے اعمال، ص۱۵۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کاثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ،البتّہ اگراِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یاسونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضاہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تواِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے،کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے(یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سوسکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس پر دس(10) رَحمتیں نازِل فرمائے گا،اُس کے دس(10) دَرَجات بلند فرمائے گا،اُس کے لئے دس(10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس(10) گناہ مٹادے گا۔

(سنن کبری، کتاب عمل الیوم...الخ، باب ثواب الصلاۃ...الخ، ۶/۲۱، حدیث: ۹۸۹۲)

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرُود سے   بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج ہم "**رِشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک**" کرنے کے تعلق سے سُنیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اِس تعلق سے آیتِ قرآنی

---

[1] ۔۔۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بھی سُنیں گے ، **احادیثِ مبارکہ** میں بھی رِشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی ترغیبات موجود ہیں، اُنہیں بھی سُنیں گے ، **رِشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک** کرنے کے تعلق سے **سیرتِ مُصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے لیے بہت ہی بہترین نمونہ ہے، آپ اپنے رِشتے داروں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے تھے ، اِس کی جھلک بھی آج ہم سُنیں گے ، رِشتے داروں کے ساتھ ہم اچھا سلوک کرنے سے کیوں محروم رہتے ہیں، یہ مدنی پھول بھی پیش کیے جائیں گے ، رِشتے داروں کے ساتھ اگر بدسلوکی کی جائے تو کیا کیا **اُخروی نقصانات** ہوسکتے ہیں، یہ بھی سُنیں گے ، اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

جیسی کرنی ویسی بھرنی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی نصیحت و عبرت کے مَدَنی پھولوں سے بھرپُور حکایات پر مُشْتَمِل بہت ہی پیاری کتاب **"جیسی کرنی ویسی بھرنی"** میں ہے کہ دو سگی بہنوں نے اپنی اولاد کے رشتے آپس میں طے کیے ، لڑکی کی نظر کمزور تھی، جس کی وجہ سے وہ چشمہ لگاتی تھی۔ کچھ عرصے بعد دونوں بہنوں کے درمیان اِختلافات نے سَر اُٹھایا، بات یہاں تک پہنچی کہ ایک بہن دوسری سے کہنے لگی: میں اپنے صحیح سلامت بیٹے کی شادی تمہاری اَندھی بیٹی (Blind Daughter) سے نہیں کرسکتی۔ یہ سُن کر دوسری بہن کے دل پر گویا تیروں کی برسات ہوگئی کہ عیب نکالنے والی کوئی اور نہیں اُس کی سگی بہن تھی، بہرحال طعنہ دینے والی رشتہ توڑ کر جاچکی تھی۔ دوسری طرف جب وہ گھر پہنچی تو اُسے خیال آیا کہ لوہے کے پائپ نیچے صحن میں رکھے ہوئے ہیں اُنہیں چھت پر مُنْتَقِل کر دیتی ہوں، اُس نے اپنے بیٹے

کو بھی اِس کام میں شامل کر لیا۔ خدا کی کرنی ایسی ہوئی کہ اچانک لوہے کا پائپ اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر سیدھا بیٹے کی آنکھ پر جالگا اور اُس کی آنکھ پپوٹے سمیت باہر نکل پڑی، اُس کے دل پر قِیامت گزر گئی اور اُس کے ذِہن میں اپنی سگی بہن کو کہے گئے اَلفاظ گُونجنے لگے کہ میں اپنے صحیح سلامت بیٹے کی شادی تمہاری اَندھی لڑکی سے نہیں کر سکتی، اب اُسے اپنے اَنداز پر نَدامت (شرمندگی) ہونے لگی لیکن اب کیا فائدہ! بیٹے کی آنکھ تو جاچکی تھی۔ (جیسی کرنی ویسی بھرنی، ص ۴۷-۴۸)

سچ ہے کہ بُرے کام کا اَنجام بُرا ہے دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! جو لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں کو بُنیاد بنا کر بِلا وجہ رشتے داروں سے ناطہ توڑ ڈالتے ہیں، اُن کی عزّت خراب کرتے ہیں اور اُن کی دل آزاری کے گناہ میں مُبْتَلا ہوتے ہیں تو اُنہیں کس قدر ذِلّت و رُسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، مگر افسوس! صد کروڑ افسوس! آج ہمارے مُعاشَرے میں رِشتہ داری گویا کچّے دھاگے کی طرح نازُک و حسّاس ہو چکی ہے۔ اپنی نفسانی ضِد کی خاطِر رشتے دار آپس میں ہی ایک دوسرے کے خُون کے پیاسے ہو چکے ہیں، معمولی نوک جھونک کے سبب منگنیاں توڑ دی جاتی ہیں، مالدار رشتے داروں سے تو سب ملنا پسند کرتے ہیں مگر بے چارے غریب رشتے داروں کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا، اَولاد اپنے والِدَین سے منہ موڑے بیٹھی ہے، بھائیوں میں مَحَبَّتیں خَتم ہو رہی ہیں، سگی بہنوں کی آپس میں ٹَھنی ہوئی ہے، سگے بہن بھائیوں میں نفرتوں کا طُوفان مچا ہے، لوگ اپنے دوستوں (Friends) وغیرہ سے تو بڑے اچھے طریقے سے ملتے ہیں مگر جب اِنہی کا کوئی رشتے دار آجائے تو اُس سے سلام تک کرنا بھی گوارا نہیں کرتے حالانکہ ہمیں ہمارے ربِّ کریم نے رِشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک کرنے کا حُکم اِرشاد فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 21 سُوْرَۃُ الرُّوْم کی آیت نمبر 38 میں اللہ کریم اِرشاد فرماتا ہے:

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ٘ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(۳۸) (پ ۲۱، الروم:۳۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو رِشتہ دار کو اُس کا حق دو اور مسکین اور مسافِر کو یہ بہتر ہے اُن کے لئے جو اللہ کی رِضا چاہتے ہیں اور انہیں کا کام بنا۔

پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 83 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ (پ ۱، البقرۃ:۸۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رِشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے۔

بیان کردہ آیتِ مُقَدَّسہ کے تحت حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جو بیان فرمایا ہے اس کا خلاصہ مدنی پھولوں کی صورت میں سنتے ہیں: (۱) آیت میں اپنے رشتہ داروں سے احسان کرنے کا حکم ہے۔ (۲) سب سے زیادہ حق ماں باپ کا ہے کہ ان کے ساتھ احسان کیا جائے، باقی رشتے دار ان کے بعد ہیں۔ (۳) **ذِی الْقُرْبٰى** وہ لوگ ہیں جن کا رشتہ والدین کے ذریعے ہو، انہیں **"ذِی رِحم"** بھی کہتے ہیں۔ (۴) ذی رحم تین طرح کے ہیں۔ **ایک** باپ کے رشتے دار جیسے دادا، دادی، چچا، پھوپھی وغیرہ، **دوسرے** ماں کے رشتے دار جیسے نانا، نانی، ماموں، خالہ۔ **تیسرے** دونوں کے رشتے دار جیسے حقیقی بھائی بہن۔ (۵) ذی محرم میں جس کا رشتہ قوی ہو اس کا حق بھی زیادہ ہو گا۔ بہن بھائی کا رشتہ چچا اور ماموں سے زیادہ قوی ہے لہٰذا پہلا حق ان کا ہو گا۔ (۶) رشتہ دار دو قسم کے ہیں۔ **ایک** وہ جن سے نکاح حرام جیسے پھوپھی، خالہ وغیرہ۔ ضرورت کے وقت ان کی خدمت کرنا فرض ہے، نہ کرنے والا گناہ گار ہو گا۔ **دوسرے** ایسے رشتہ دار جن سے نکاح حلال ہوتا ہے جیسے خالہ، ماموں اور چچا کی اولاد۔ ان کے ساتھ احسان و سلوک کرنا سنّتِ مؤکدہ اور ثواب کا باعث ہے۔ (۷) باقی رشتہ داروں بلکہ تمام مسلمانوں سے اچھے سلوک سے پیش آنا ضروری اور انہیں ایذا پہنچانا حرام

ہے۔(۸) سسرالی اور دودھ کے رشتہ داروں میں کچھ محرم ہیں جیسے ساس اور دودھ کی ماں۔ جبکہ کچھ محرم نہیں ہوتے۔ ان سب کے حقوق ہیں۔ اسلام میں تو پڑوسیوں کے بھی حقوق ہیں۔ مگر اس آیت میں یہ لوگ داخل نہیں۔(تفسیرِ نعیمی، ۱/۷۴۴، ملخصاً)

(1) کس رشتے دار سے کیا برتاؤ کرے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رشتوں کی نوعیت بدلنے کے ساتھ رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کے درجات بھی بدلیں گے۔ رشتوں میں سب سے بڑھ کر مرتبہ والدین کا ہے، پھر جن سے نسب کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو ان کا مرتبہ ہے۔ پھر ان کے بعد باقی رشتے دار اپنے رشتے کے حساب سے حسنِ سلوک کے مستحق ہوں گے۔(رَدُّالمُحتار، ۹/۶۷۸ ملخصاً)

(2) رشتے دار سے حسنِ سُلوک کی صورتیں

یاد رہے! صِلۂ رِحم (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک) کی مُختلِف صورَتیں ہیں، اِن کو ہَدِیّہ و تحفہ دینا، اگر اِن کو کسی جائز بات میں تمہاری اِعانت (یعنی اِمداد) درکار ہو تو اِس کام میں اِن کی مدد (Help) کرنا، اِنہیں سلام کرنا، اِن کی ملاقات کو جانا، اِن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اِن سے بات چیت کرنا، اِن کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔(کتاب الدُرَر الحکام، ۱/۳۲۳)

(3) پردیس ہو تو خط بھیجا کرے

اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رشتے والوں کے پاس خط بھیجا کرے، اُن سے خط و کتابت جاری رکھے تاکہ بے تَعَلُّقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہو سکے تو وطن آئے اور رشتے داروں سے تَعَلُّقات (Relations) تازہ کرلے، اِس طرح کرنے سے مَحَبَّت میں اِضافہ ہو گا۔(رَدُّالمُحتار، ۹/۶۷۸) (موبائل

فون یا انٹر نیٹ کے ذَرِیعے بھی رابطے کی ترکیب مفید ہے، ٹیکنالوجی کے اس دور میں ایک دُوسرے سے رابطہ کرنا گویا بہت آسان ہو گیا ہے، چاہے دُنیا کے کسی بھی کونے میں ہوں رابطہ ہو ہی جاتا ہے)

(4) پردیس میں ہو، ماں باپ بلائیں تو آنا پڑے گا

اگر کوئی پردیس میں ہے، والِدَین اِسے بلاتے ہیں تو آنا ہی ہو گا، خط لکھنا (میل کرنا، کال کرنا یا بذریعہ انٹرنیٹ رابطہ کرنا) کافی نہیں ہے۔ یوہیں والِدَین کو اِس کی خدمت کی حاجت ہو تو آئے اور اِن کی خدمت کرے، باپ کے بعد دادا اور بڑے بھائی کا مرتبہ ہے کہ بڑا بھائی باپ کے قائم مقام ہوتا ہے، بڑی بہن اور خالہ، ماں کی جگہ پر ہیں، بعض عُلَمَا نے چچا کو باپ کی مِثْل بتایا اور حدیث: عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ [1] (یعنی آدمی کا چچا باپ کی طرح ہوتا ہے) سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ اِن کے علاوہ اَوروں کے پاس خط یا تحفہ بھیجنا کفایت کرتا ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۷۸)

(5) کس کس رشتے دار سے کب کب ملے؟

رشتے داروں سے ناغہ دے کر ملتا رہے یعنی ایک دن ملنے کو جائے دوسرے دن نہ جائے وَعَلٰی هٰذَا الْقِیَاس (یعنی اِسی پر اندازہ لگا کر) کہ اِس سے مَحَبَّت و اُلفت زیادہ ہوتی ہے، بلکہ اَقْرِبا (یعنی قرابت داروں) سے جُمعہ جُمعہ ملتا رہے یا مہینے میں ایک بار اور تمام قبیلے اور خاندان کو ایک (یعنی مُتَّحِد) ہونا چاہیے، جب حق اُن کے ساتھ ہو (یعنی وہ حق پر ہوں) تو دوسروں سے مقابَلہ (مُقا۔بَ۔لہ) اور اِظہارِ حق (حق کو ظاہر کرنے) میں سب مُتَّحِد ہو کر کام کریں۔ (کتاب الدُرَر الحکام، ۱/۳۲۳)

دورِ حاضر کی جدّت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ای میل (E-Mail)، واٹس ایپ (WhatsApp)،

---

1 ... ترمذی، کتاب المناقب، باب ابی الفضل عم النبی ... الخ، ۵/۴۲۲، حدیث: ۳۷۸۳

فون، صوتی پیغام (Voice Message) کے ذریعے بھی دِلجوئی کی جائے۔

(6) رشتے دار حاجت پیش کرے تو رَدّ کر دینا گناہ ہے

جب اپنا کوئی رشتے دار کوئی حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت روائی کرے، اُس کو رَد کر دینا قَطعِ رِحم (یعنی رِشتہ توڑنا) ہے۔ (کتاب الدُّرَر الحکام، ۱/۳۲۳) (یاد رہے! صِلَۂ رِحم واجِب ہے اور قَطعِ رِحم، گناہ، حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے)

(7) صِلَۂ رِحم یہ ہے کہ وہ توڑے تب بھی تم جوڑو

صِلَۂ رِحمی (رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک) اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بَدلا (Reciprocation) کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً **صِلَۂ رِحم** یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے، لاپرواہی کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقوق کی مُراعات (یعنی لحاظ ورعایت) کرو۔ (رَدُّالمُحتار، ۹/۶۷۸)

تُو بَرائے وَصل کَردَن آمَدی

نے بَرائے فَصل کَردَن آمَدی

ترجمہ: یعنی تُو جوڑ پیدا کرنے کیلئے آیا ہے توڑ پیدا کرنے کیلئے نہیں آیا۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُسنِ ظن رکھنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ ساتوں **مَدَنی پھول** نہایت توَجُّہ کے قابِل ہیں، بالخُصوص

ساتویں **مَدَنی پھول** جس میں **"اَدلے بدلے"** کا ذِکر ہے اِس کے بارے میں عَرض ہے کہ آج کل عُموماً یہی **"ادلا بدلا"** ہو رہا ہے۔ ایک رشتے دار اگر اِس کو شادی کی دعوت (Invitation) دیتا ہے جبھی یہ اُس کو دیتا ہے اگر وہ نہ دے تو یہ بھی نہیں دیتا۔ اگر اُس ایک نے اِس کو زیادہ افراد کی دعوت دی اور یہ اگر اُس کو کم افراد کی دعوت دے تو اِس کا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا جاتا، خوب تنقیدیں اور غیبتیں کی جاتی ہیں۔ بد قِسمتی سے علمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے آج کل معاشرے میں یہ ماحول بھی عام ہوتا جارہا ہے کہ کسی موقع پر **لَین دَین** کے معاملات میں بھی یہی انداز اختیار کیا جاتا ہے کہ جتنے پیسے فُلاں نے دیے، ہم بھی اُتنے ہی دیں گے، حتّٰی کہ بعض نادان کسی رِشتہ دار کے فوت ہونے پر **نمازِ جنازہ میں شرکت** نہیں کرتے، ایک دُوسرے کی **خوشی اور غم میں شریک** نہیں ہوتے کیونکہ چھوٹی چھوٹی ناراضیوں کے سبب یہ ایک دُوسرے کے دُشمن بن چکے ہوتے ہیں۔ اِسی طرح جو رِشتے دار اِس کے یہاں کسی تقریب میں شرکت نہیں کرتا تو یہ اُس کے یہاں ہونے والی تقریب کا بائیکاٹ کر دیتا ہے اور یُوں فاصلے مزید بڑھائے جاتے ہیں۔ حالانکہ کوئی ہمارے یہاں شریک نہ ہوا ہو تو اُس کے بارے میں اچھا گمان رکھنے کے کئی پہلو نکل سکتے ہیں، مَثَلاً وہ نہ آنے والا بیمار ہو گیا ہو گا، بھول گیا ہو گا، ضروری کام آپڑا ہو گا، یا کوئی سخت مجبوری ہو گی جس کی وضاحت اُس کے لئے دشوار ہو گئی ہو گی وغیرہ۔ وہ اپنی غیر حاضری کا سبب بتائے یا نہ بتائے، ہمیں حُسنِ ظن رکھ کر ثواب کمانا اور جنّت میں جانے کا سامان کرتے رہنا چاہئے۔ چُنانچِہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَۃِ** یعنی حُسنِ ظن عمدہ عبادت سے ہے۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب فی حسن الظن، ۴/۳۸۸، حدیث: ۴۹۹۳)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے مُختلف مطالِب بَیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں سے اچھا گمان کرنا، اُن پر **بدگمانی** نہ کرنا، یہ بھی اچھی

عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔ (مِرآۃُ المناجیح، ۶/۶۲۱)

جنت کا محل اُس کو ملے گا جو۔۔۔

بالفرض ہمارا کوئی رشتے دار سُستی کے سبب یا کسی بھی وجہ سے جان بوجھ کر ہمارے یہاں نہیں آیا یا ہمیں اپنے یہاں مَدْعُو نہیں کیا (یعنی دعوت میں نہیں بُلایا) بلکہ اُس نے کُھلَّم کھلا ہمارے ساتھ بد سُلوکی کی، تب بھی ہمیں بڑا حوصلہ رکھتے ہوئے تعلُّقات برقرار رکھنے چاہئیں۔ حضرت سَیِّدُنا اُبَی بِن کَعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم، نورِ مُجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مکرّم ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنّت میں) مَحَل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بُلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظُلْم کرے، یہ اُسے معاف کرے، جو اُسے محروم کرے، یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قَطعِ تَعَلُّق کرے (یعنی تعلُّق توڑے) یہ اُس سے ناطہ (یعنی تعلُّق) جوڑے۔ (مُستَدرَک للحاکم، کتاب التفسیر، ۳/۱۲، حدیث: ۳۲۱۵)

بِلا حِساب ہو جنَّت میں داخِلہ یاربّ!
پڑوس خُلْد میں سَرور کا ہو عطا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ۸۲)

دشمنی چھپانے والے رشتے دار کو صَدَقہ دینا افضل صدقہ ہے

بہر حال کوئی ہمارے ساتھ حُسنِ سُلوک کرے یا نہ کرے ہمیں حُسنِ سُلوک جاری رکھنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو کینہ پرور (دِل میں دُشمنی رکھنے والے) رشتہ دار کو دیا جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ کینہ پرور رشتہ دار کو صدقہ دینے میں صدقہ بھی ہے اور قطعِ رِحمی کرنے

والے سے صِلۂ رِحمی بھی۔ (مستدرک، کتاب الزکاۃ، باب افضل الصدقۃ۔۔الخ، ۲/۲۷، حدیث:۱۵۱۵)

اللہ پاک ہم سبھی کو اپنے رشتے داروں سے ہمیشہ حُسنِ سُلوک کرتے رہنے کی توفِیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بہن کا حق ادا نہیں کیا!

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”**عاشقانِ رسول کی 130 حکایات** مع مکے مدینے کی زیارتیں“ کے صفحہ نمبر 77 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا مجاہِد بن یحییٰ بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک خُراسانی شخص ساٹھ (60) سال سے مکّے شریف میں رَہتا تھا اور بڑا ہی عابِد و زاہِد شخص تھا، دن کو قرآنِ کریم پڑھتا اور ساری رات طواف کرتا تھا۔ ایک نیک و صالح آدمی کی اُس خُراسانی سے دوستی (Friendship) تھی۔ (ایک مرتبہ) اُس آدمی نے اپنے خُراسانی دوست کو دس ہزار (10,000) دینار بطورِ اَمانت دیئے اور سفر پر چلا گیا۔ جب سفر سے لوٹا تو پتا چلا کہ اُس کا خُراسانی دوست فوت ہو چکا ہے، یہ اُس کے وارِثوں کے پاس گیا اور اپنی اَمانت مانگی، اُنہوں نے لاعِلمی کا اِظہار کیا۔ اُس صالِح (نیک) شخص نے مکّے شریف کے عُلماء سے اِس واقِعے کا ذِکر کیا۔ اُنہوں نے فرمایا: ہمیں اُمّید ہے کہ مَرحوم خُراسانی جنّتی ہوگا اور جنّتیوں کی رُوح زَم زَم نامی کنوئیں میں ہوتی ہے، تم آدھی رات کے بعد زَم زَم نامی کنوئیں کے اندر جھانک کر اِس طرح آواز دینا: اے خُراسانی! میں نے تمہیں اَمانت دی تھی، وہ کہاں ہے؟ وہ جواب دے دے گا۔ اُس نے ایسا ہی کیا مگر زَم زَم کے کُنویں سے جواب نہ آیا۔ اُس نے پھر مکّے شریف کے عُلماء سے رابِطہ کیا، اُنہوں نے اِظہارِ افسوس کرتے ہوئے کہا: شاید وہ

جنّتیوں میں سے نہیں، اب تم یَمن میں بَرہُوت نامی کنوئیں پر جا کر اُسی طرح بُلاؤ۔ وہ کُنواں جہنّم کے کَنارے پر ہے، وہاں جہنّمیوں کی رُوحیں ہوتی ہیں۔ چنانچہ یہ یمن پہنچا اور بَرہُوت نامی کنوئیں میں جھانک کر آواز دی: اے خُراسانی! میں نے تمہیں اَمانت دی تھی، وہ کہاں ہے؟۔ اُس نیک شخص کا بَیان ہے: کچھ ہی دیر بعد میں نے مرحوم خُراسانی دوست کی آواز سُنی اور اُس سے پوچھا: تم یہاں کیسے؟ تم تو عابِد و زاہِد تھے! خُراسانی نے کہا: میری ایک معذور بہن تھی، جس سے میں نے لاپروائی اور قَطعِ رِحمی کی (یعنی رِشتہ توڑے رکھا) جس کی وجہ سے (میری) ساری عبادت تباہ ہوگئی اور اب مُبتَلائے عذاب ہوں۔ اُس نے پوچھا: میری اَمانت کہاں ہے؟ خُراسانی نے کہا: میرے مکان کے فُلاں کونے میں مدفون ہے، جا کر نکال لو!۔ چُنانچہ وہ نیک شخص خُراسانی کے مکان پر گیا، وہاں سے اپنی رقم نکالی اور پھر اُس کی بہن کے پاس پہنچا، اُس کی ضَروریات پُوری کیں، وہ خوش ہوگئی۔ نیک شخص نے مکّے شریف حاضِر ہو کر زَم زَم نامی کنوئیں میں جھانک کر آواز دی، مرحوم خُراسانی نے جواب دیا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بَرہُوت کنویں سے نَجات مل گئی ہے اور اب میں زَم زَم نامی کنوئیں میں اَمن وچین سے ہوں۔

یاالٰہی! رشتے داروں سے کروں حُسنِ سُلوک   قَطعِ رِحمی سے بچوں اِس میں کروں نہ بھول چُوک

(عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص۷۷-۷۹ ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! رشتے داروں بالخُصوص بھائی بہنوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک نہ کرنا اور اُن کے حُقوق سے لاپروائی کرنا کس قدر ہلاکت وبربادی کا باعث ہے، جس کی نُحُوست کے سبب بندے کے نیک اَعمال برباد ہوجاتے ہیں۔ بَیان کردہ حکایت میں بالخصوص اُن لوگوں کے لئے عبرت کے مَدَنی پھول موجود ہیں، جو نماز روزوں کی تو خوب پابندی کرتے ہیں، حج وعمرے کی سعادتیں بھی پاتے ہیں، راہِ خدا

میں بھی دل کھول کر خَرْچ کرتے ہیں، مساجِد و مَدارِس کی آباد کاری میں بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیتے ہیں، خوب مدنی کام کرتے ہیں، صبح و شام نیکی کی دعوت دینے میں گزارتے ہیں، غُرَبا و مساکین کی خیر خواہی میں بھی پیش پیش رہتے ہیں، اپنے دوستوں پر خَرْچ کرنے، اُن کی خبر گیری کرنے اور بُرے وَقْت میں اُن کے کام آنے میں بھی اُن کا کوئی ثانی نہیں ہوتا، ایسے لوگ خود بھی عیش و راحت کی زندگی گزارتے، اپنی اَوْلاد کو بھی مہنگی ترین کاریں، بنگلے، اسکوٹریں، کمپیوٹرز، لیپ ٹاپ (Laptop)، آئی پیڈ (I.Pad)، ٹیبلیٹس (Tablets) اور دیگر عیش و راحت کا ساز و سامان فراہم کرتے ہیں، اُن کی بھاری فیسیں بھی بخوشی بھرتے ہیں، اپنی اَوْلاد کی شادیوں پر بھی پانی کی طرح پیسہ بہاتے ہیں مگر آہ! اپنی گلی، محلے، علاقے، برادری، شہر یا ملک میں موجود محتاج و ضرورت مند رشتے داروں خُصوصاً بہنوں (Sisters) کے ساتھ اچھا سُلوک کرنا، اُن کی ضروریات کو پورا کرنا اور اُنہیں وراثت میں سے حِصّہ دینا تک انہیں گوارا نہیں ہوتا۔ بالفرض بہنیں اپنے حق کا مطالبہ کرڈالیں تو بے چاریوں کو ڈرا دھمکا کر خوف زدہ کر کے، یہ جتلا کر کہ " **تیری شادی میں ہم نے اِتنا اِتنا خرچ کیا** " کہہ کر خاموش کرا دیا جاتا ہے۔ یقیناً یہ اسلامی تعلیمات کے سَر اَسَر خلاف ہے۔ اِس معاملے میں نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پاکیزہ کردار ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی رَضاعی (دودھ شریک) بہن کے ساتھ کس قدر شفقت بھرا سُلوک فرمایا۔ آیئے! اِس کی چند ایمان افروز جھلکیاں مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ

رَضاعی بہن سے حُسنِ سُلوک

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ اپریل 2017 کے **"ماہنامہ**

فیضانِ مدینہ " کے صَفحہ نمبر **46** پر ہے: نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی رَضاعی (دودھ شریک) بہن حضرت **شَیْمَاء** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہا کے ساتھ یُوں حُسنِ سُلُوک فرمایا: (1) اُن کے لئے قِیام فرمایا (یعنی کھڑے ہوئے) (سبل الھدی و الرشاد، ۵/۳۳۳ ملتقطاً و ملخصاً) (2) اپنی مُبارَک چادر بچھا کر اُس پر بٹھایا اور (3) یہ اِرشاد فرمایا: مانگو، تمہیں عطا کیا جائے گا، سِفارش کرو، تمہاری سِفارش قبول کی جائے گی۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، ۵/۱۹۹ ملتقطاً) اِس مثالی کرم نوازی کے دَوران آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، (4) یہ بھی اِرشاد فرمایا: اگر چاہو تو عزّت و تکریم کے ساتھ ہمارے پاس رہو، (5) واپس جانے لگیں تو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین (3) غلام، ایک لونڈی اور ایک یا دو (2) اُونٹ بھی عطا فرمائے، (6) جب جِعرَانَہ میں دوبارہ اِنہی رَضاعی بہن سے ملاقات ہوئی تو بھیڑ بکریاں بھی عطا فرمائیں۔ (سبل الھدی و الرشاد، ۵/۳۳۳ ملتقطاً و ملخصاً)

ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنی رَضاعی بہن سے حُسنِ سُلُوک ہر بھائی کو یہ اِحساس دِلانے کے لیے کافی ہے کہ بہنیں کس قَدر وقت، پیار اور اچھے سُلُوک کی حق دار ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا جابِر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُما نے محض اپنی نو (9) یا سات (7) بہنوں کی دیکھ بھال، اُن کی کنگھی چوٹی اور اچھی تَربِیَت کی خاطر بیوہ عورت سے نکاح کیا۔ (مسلم، کتاب الرضاع، باب استحباب نکاح البکر، ص ۵۹۴، ۵۹۳، حدیث: ۳۶۴۱، ۳۶۳۸ ملخصاً)

نیکیوں میں یا رَسُولَ اللہ دل لگ جائے کاش!
اور گناہوں سے مجھے ہو جائے نفرت یارسول!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شَیطان کا جال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! دُنیا کی مَحَبَّت شیطان کا ایسا جال (Trap) ہے کہ اِس میں پھنس کر اِنسان نیک کاموں سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے، مثلاً پہلے تو مُسْتَحَبّات سے دُور ہوتا ہے، پھر سُنَّتوں سے غافِل ہوتا ہے، اِس کے بعد فرائض و واجبات چھوڑنے کی عادت بنتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ حرام کاموں کا عادی بن جاتا ہے۔ جھوٹ بولنے، غیبت کرنے، دوسروں کا دل دُکھانے، گانے باجے سُننے اور طرح طرح کے حرام اور ناجائز کاموں میں زندگی بسر ہونے لگتی ہے۔ اِس کے عِلاوہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ عموماً دنیا میں بہت مشغول رہنے والا اپنوں کو بُھلا بیٹھتا ہے، دنیا میں بہت مشغول رہنے والا مُخْلِص دوستوں سے محروم ہوجاتا ہے، دنیا میں بہت مشغول رہنے والا غریبوں کو حقیر و کم تر سمجھنے لگتا ہے، دُنیا میں مشغول رہنے والا کنجوس ہوجاتا ہے، دُنیا میں مشغول رہنے والا تکبُّر کی آفت میں مُبْتَلا ہوجاتا ہے، دنیا میں بہت مشغول رہنے والے پر نصیحت اَثر نہیں کرتی، دنیا میں بہت مشغول رہنے والا حلال و حرام میں تمیز نہیں کرپاتا، دنیا میں بہت مشغول رہنے والا حُقُوقُ اللہ کے ساتھ ساتھ حُقُوقُ الْعِبَاد یعنی بندوں کے حُقُوق سے بھی غافِل ہوجاتا ہے، دنیا میں بہت مشغول رہنے والا چوروں، لُٹیروں اور ڈاکوؤں کا شکار ہوجاتا ہے۔ الغرض دنیا میں بہت مشغول رہنے والا طرح طرح کی آفات میں مُبْتَلا رہتا ہے۔ دنیا میں بہت مشغول رہنے والے اگر دنیا کی حقیقت کو جان لیتے تو کبھی بھی اِس سے دل نہ لگاتے۔

قرآنِ کریم کی مُخْتَلِف آیاتِ مُقدَّسہ میں دُنیا کی حقیقت کو بَیان کیا گیا ہے چنانچہ پارہ 27 سُوْرَۃُ الْحَدِیْد کی آیت نمبر 20 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ   تَرجَمۂ کنزالایمان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر

زِيۡنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيۡنَكُمۡ وَتَكَاثُرٌ فِى الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَوۡلَادِ ؕ (پ ۲۷، الحدید: ۲۰)

کھیل کُود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا۔

بَیان کردہ آیتِ مُقدَّسہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنان میں لکھا ہے: اِس آیت میں دُنیا کی حقیقت بَیان کی جارہی ہے تاکہ مسلمان اُس کی طرف راغِب نہ ہوں کیونکہ دُنیا بہت کم نَفْع (فائدہ) والی اور جلد خَتْم ہو جانے والی ہے۔ اِس آیت میں اللہ پاک نے دُنیا کے بارے میں پانچ (5) چیزیں بَیان فرمائی ہیں (1،2) ...دنیا کی زندگی تو صِرْف کھیل کُود ہے جو کہ بچّوں کا کام ہے اور صِرْف اُس کے حُصول میں مِحْنَت ومَشَقَّت کرتے رہنا وَقْت ضائع (Wasting Time) کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ (3)...دنیا کی زندگی زِینت و آرائش کا نام ہے جو کہ عَورَتوں کا شیوہ ہے۔ (4،5)...دُنیا کی زندگی آپس میں فَخْر و غُرور کرنے اور مال اور اَولاد میں ایک دوسرے پر زیادَتی چاہنے کا نام ہے اور جب دنیا کا یہ حال ہے اور اِس میں ایسی قباحتیں (بُرائیاں) موجود ہیں تو اِس میں دل لگانے اور اِس کے حُصول کی کوشش کرتے رہنے کی بجائے اُن کاموں میں مشغول ہو جانا چاہئے جن سے اُخْرَوِی زندگی سَنْوَر سکتی ہے۔ (صراط الجنان، ۹/ ۷۴۰-۷۴۱)

دُنیا کو تُو کیا جانے یہ بِس کی گانٹھ ہے حَرّافہ ... صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے
شہد دِکھائے زہر پلائے، قاتل، ڈائن، شوہر کُش ... اس مُردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

مختصر وضاحت: (1) یہ دنیا جو بظاہر تجھے بھولی بھالی اور سیدھی سادی نظر آتی ہے، تُو نہیں جانتا کہ یہ ظالم دنیا کیسی مکّار اور زہر کی گٹھڑی ہے، اس نے بڑے بڑوں کا خانہ خراب اور بیڑا غرق کیا ہے۔ **(2)** یہ دنیا ظالم اور مکّار ہے شہد دکھا کر زہر پلاتی ہے۔ ایسی قاتل ہے کہ اپنے خاوند (جو اس سے محبت کرتا ہے اس) کا ہی خون چُوس لیتی ہے اور اس کو تباہ وبرباد کر دیتی ہے، تو پھر ایسی مُردار دنیا پر کیوں

مرا جائے، ہزاروں لوگ اس کو آزما چکے ہیں اور آزمائی ہوئی چیز کو مزید کیا آزمانا؟

دُنیا اور مالِ دنیا کی مَحَبَّت میں اندھے ہو کر رشتے ناطے توڑ ڈالنے والوں کو بروزِ قِیامت کس قدر ذِلّت ورُسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آئیے! اِس بارے میں 2 عبرت آموز حکایت سُنئے اور عبرت سے سَر دُھنئے، چنانچہ

نیلی آنکھوں والی بد صورت بڑھیا

حضرت سَیِّدُنا فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں، حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: بروزِ قِیامت ایک نیلی آنکھوں والی نہایت بد صُورت بُڑھیا، جس کے دانت آگے کی طرف نکلے ہوں گے، لوگوں کے سامنے ظاہر ہو گی اور اُن سے پوچھا جائے گا: اِس کو جانتے ہو؟ لوگ کہیں گے: ہم اِس کی پہچان سے اللہ پاک کی پناہ چاہتے ہیں۔ کہا جائے گا: یہ وُہی دُنیا ہے جس پر تم فَخر کیا کرتے تھے، اِسی کی وجہ سے رشتے داریاں کاٹتے تھے، اِسی کے سبب ایک دوسرے سے حَسَد اور دشمنی کرتے تھے۔ پھر اُس (بڑھیا نُما دنیا) کو جہنّم میں ڈالا جائے گا تو پُکارے گی: اے میرے پَروَردگار! میری پیروی کرنے والے اور میری جماعت کہاں ہے؟ اللہ پاک فرمائے گا: اُن کو بھی اِس کے ساتھ کر دو۔

(موسوعۃ لابن ابی الدنیا، ۵/ ۷۲، رقم: ۱۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجیے! کہ وہ نادان کہ جنہوں نے **دنیا کی خاطر** ڈھیروں گناہ کئے، جو **دنیا کی خاطر** نیکیوں سے دُور رہے، جنہوں نے **دنیا کی خاطر** اعمالِ حسنہ سے منہ موڑا، جو **دنیا کی خاطر** حسد اور غیبت جیسے گناہوں میں مبتلا ہوئے، جنہوں نے **دنیا کی خاطر** جھوٹ بولا اور بد عہدیاں کی، جو **دنیا کی خاطر** بد دیانتی اور چوری میں ملوث ہوئے، جو **دنیا کی خاطر** عَداوت اور دُشمنی کی آگ میں جُھلستے

رہے، **دنیا کی خاطر** جو آپس کی رشتہ داریاں ختم کر بیٹھے، جنہوں نے **دنیا کی خاطر** فرائض و واجبات ترک کئے، جنہوں نے **دنیا کی خاطر** حلال و حرام کی پروانہ کی اور جس **دنیا کی خاطر** ہم اچھے نیک اور صالح مسلمان نہ بن سکے، قیامت کے دن اسی دنیا کے ساتھ ان بد نصیبوں کو بھی آگ کی نذر کر دیا جائے گا۔ اللہ پاک دنیا کی محبت کو ہمارے دلوں سے نکال کر نماز روزے کی محبت عطا فرمائے۔

مِٹا خوفِ جہاں دِل سے مِٹا دُنیا کا غم مولیٰ
تُو ڈر اپنا عنایت کر رہیں اس ڈر سے آنکھیں تَر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

مالِ دنیا کی تباہ کاریاں

حضرت سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: زمین سونے چاندی کے سُتونوں جیسے اپنے جگر پارے اُگل دے گی، قاتل دیکھ کر کہے گا: اِسی (مال و دَولت) کی وجہ سے تو میں نے قتل کیا تھا، رشتہ داری توڑنے والا کہے گا: اِسی (مال و دَولت) وجہ سے تو میں نے رشتہ داری توڑی تھی، چور دیکھ کر کہے گا: اِسی مال کی وجہ سے تو میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا۔ پھر سب اُس مال کو چھوڑ دیں گے اور کوئی اُس میں سے کچھ نہیں لے گا۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ... الخ، ص ۳۹۲، حدیث: ۱۰۱۳)

بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس وقت سونا چاندی بہت حقیر ہو جائیں گے، ان کی بہتات انہیں معمولی چیز بنادے گی۔ تب مجرمین افسوس کرتے ہوئے کہیں گے کہ افسوس اس حقیر چیز پر ہمارے اعضاء کاٹے گئے۔ (مراۃ

(مراٰۃ المناجیح، ۷ / ۲۵۸)

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مَدَنی قافِلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! دنیا اور مالِ دنیا کی مَحبّت کس قدر تباہ کُن ہے جو انسان کو رشتے داری توڑنے پر مجبور کردیتی ہے، لہٰذا ابھی بھی وَقْت ہے، ہوش میں آجانا چاہئے، دنیا اور مالِ دنیا کی مَحبّت سے پیچھا چھڑالینا چاہئے، ذرا ذرا سی بات پر رشتے داروں سے رُوٹھنے کی غیر مناسب عادت کو اپنے اندر سے نکال دینا چاہئے، رِشتہ داروں کے لئے اپنے دل میں نرم گوشہ رکھئے، ہمارا کوئی عزیز ہم سے معافی مانگے تو اپنی دَولت یا مَنْصب پر ناز کرنے کے بجائے اُسے معافی سے نوازنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے، ہم چاہے لکھ پتی ہوں یا اَرب پتی مگر ناراض رشتے داروں سے خود آگے بڑھ کر صُلح کرکے ثوابِ آخرت کے حقدار بن جایئے، اُن کے حُقُوق ادا کرنے میں غفلت سے کام نہ لیجئے، بِلاوَجہِ شرعی رشتہ کاٹنے سے ہمیشہ کے لئے سچّی توبہ کیجئے اور یہ سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوکر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیجئے۔

یاد رکھئے! 12 مَدَنی کام **"اللہ پاک اور رسولِ کریم** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا پانے والے مدنی کام ہیں، **"12 مَدَنی کام"** جنّت کا حقدار بننے میں بہت معاوِن و مددگار ہیں، **"12 مَدَنی کام"** اپنے ذاتی کِردار کو نکھارنے کے بہترین مدنی نُسخے ہیں، **"12 مَدَنی کام" نمازِ باجماعت کا پابند بنانے والے** ہیں، **"12 مَدَنی کام"** تِلاوتِ قرآن کرنے / سُننے کی سعادت عطا فرمانے والے ہیں، **"12 مدنی کام"** مساجد کی کم ہونے والی رونق کو بڑھانے کا ذریعہ ہیں، **"12 مَدَنی کام"** تعلیمِ قرآن کی دَولت سے مالامال کرنے والے ہیں، **"12 مَدَنی کام"** دُنیوی کام کاج میں مصروف ہوکر زِندگی کے قیمتی اَیّام کو فُضول گزارنے والوں کے لیے **بیداری کا پیغام** دینے والے ہیں، **"12 مَدَنی کام"** گناہوں کی دَلدل میں پھنس کر نیکیوں سے دُور ہونے والوں کو رحمتِ اِلٰہی کی طرف مُتَوجّہ کرنے والے ہیں، **"12 مَدَنی کام"** مساجد کی آبادکاری کا ذریعہ ہیں،

"12مَدَنی کام" شریعت کے مطابق زِندگی گزارنے میں بہترین مددگار ہیں، **"12مَدَنی کام"** نیکی کی دعوت کے ذریعے ثواب کا لازوال خزانہ جمع کرنے کا ذریعہ ہیں، **"12مَدَنی کام"** بہت ساری پریشانیوں، غموں کو راحت و آرام میں بدلنے کا سبب ہیں، **"12مَدَنی کام" عاشقانِ رسول** کی مسجد بھرو تحریک، دعوتِ اسلامی کی دُنیا بھر میں تشہیر کا ذریعہ ہیں، **"12مَدَنی کام"** دُنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی پانے کا راستہ ہیں، **"12مَدَنی کام"** قَبْر کی تیّاری کے لیے رہنمائی کرنے والے ہیں، **"12مَدَنی کام"** جاہل کو دَولتِ عِلْم سے مالامال کرنے والے ہیں۔ اِن **"12مَدَنی کاموں"** میں سے **"5مَدَنی کام"** روزانہ کے ہیں، **"5مَدَنی کام"** ہفتہ وار اور **"2مَدَنی کام"** ماہانہ ہیں۔

ہوسکتا ہے کہ **"12مَدَنی کاموں"** کے فضائل سُن کر یہ ذِہْن بنا ہو کہ اب تو ذِمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی کے ساتھ مل جُل کر اِن **"12مَدَنی کاموں"** میں عَمَلی طور پر شامل ہوجانا چاہیے۔ تو آیئے! **"12مَدَنی کاموں"** کے ذریعے **"اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش"** کے مُقدّس جذبے کو پانے کے لئے ابھی سے کمربستہ ہوجایئے۔

آیئے! اپنے اِس پختہ عزم کا اِظہار کرتے ہوئے مل کر نعرہ لگاتے ہیں کہ

صبح وشام ☆ 12مَدَنی کام -- صبح وشام ☆ 12مَدَنی کام --- صبح وشام ☆ 12مَدَنی کام

اللہ کریم ہمیں **12مَدَنی کاموں** میں خوش دلی کے ساتھ حِصّہ لینے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

یاد رہے! ذیلی حلقے کے **12مَدَنی کاموں** میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام **"مَدَنی قافِلہ"** بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلوں کی بَرَکت سے نہ جانے کتنے لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہوچکا ہے۔ ☆مَدَنی قافِلے میں سفر کرنے سے نیک لوگوں کی صحبت مُیَسَّر آتی ہے۔ ☆مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے مسجد میں نَفْلی اِعتکاف کرنے کی سعادت ملتی ہے۔ ☆مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے بے نمازیوں کو

نمازوں کی اَہَمِّیَّت معلوم ہوتی ہے۔☆مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے بہت سے دِینی مسائل سیکھنے کی سعادت ملتی ہے۔☆مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے مسجدوں میں ذِکْر و اَذکار، دَرْس و بَیانات کا سِلْسِلہ جاری رہتا ہے۔☆مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔☆مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے! حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکْر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ پاک اُس سے ایسے خوش ہوتا ہے، جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ، کتاب المساجد... الخ، باب لزوم المساجد... الخ، ۱/۴۳۸، رقم: ۸۰۰)

آیئے! بطورِ ترغیب مَدَنی قافلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

19سال پرانے مرض میں کمی آگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے عَلاقے ناظم آباد کے مقیم ایک عمر رسیدہ اسلامی بھائی تقریباً 19 سال سے سانس کے مَرَض میں مُبتَلا تھے۔ بسا اوقات مَرَض کی شِدَّت کی وجہ سے اُنہیں شدید تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا، کبھی آدھی رات کو طبیعت بگڑ جاتی تو اُسی وَقْت ڈاکٹر (Doctor) کے پاس جانا پڑتا۔ الغَرَض عِلاج میں کوئی کمی نہ چھوڑی جاتی۔ اُن کی خوش قسمتی کہ ایک مرتبہ عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین (3) دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصِل ہوئی، مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے جہاں اُن کے شب و روز عبادتِ الٰہی میں گزرے، عِلْمِ دِین حاصِل کرنے کا موقع ملا اور وہیں اُنہیں دیگر بَرَکات بھی نصیب ہوئیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے کے دوران اُنہیں اِنجکشن کی حاجت پیش آئی نہ ہی کسی ڈاکٹر کے پاس جانا پڑا بلکہ وہاں ایسا اِطمینان اور سُکون ملا کہ جو اِس سے پہلے کبھی نہ ملا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے اُن کے 19 سال پُرانے مَرَض میں نُمایاں کمی آگئی۔

دُور بیماریاں اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں، قافِلے میں چلو
ہوگا لُطفِ خُدا، آؤ بھائی دُعا مِل کے سارے کریں، قافلے میں چلو
فائدہ آخِرت کے بنانے میں ہے سب مُبلِّغ کہیں، قافِلے میں چلو
(وسائلِ بخشش مرمم،۶۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صُلح کرنے تشریف لے گئے

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کی احادیثِ مبارکہ بیان فرمارہے تھے، اِس دَوران فرمایا: ہر وہ شخص جو رشتے داری توڑنے والا ہو وہ ہماری محفِل سے اُٹھ جائے۔ ایک نوجوان اُٹھ کر اپنی پُھوپھی کے ہاں گیا، جس سے اُس کا کئی سال پُرانا جھگڑا تھا، جب دونوں ایک دوسرے سے راضی ہوگئے تو پُھوپھی نے اُس نوجوان سے کہا: تم جاکر اِس کا سبب پوچھو، آخِر ایسا کیوں ہوا؟ (یعنی سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اِعلان کی کیا حکمت ہے؟) نوجوان نے حاضِر ہوکر جب پوچھا تو حضرت سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: میں نے حُضورِ انور، شاہِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم سے یہ سُنا ہے: جس قوم میں رشتے داری توڑنے والا موجود ہو، اُس قوم پر اللہ کریم کی رَحمت کا نُزُول نہیں ہوتا۔ (الزواجر، قطع الرحم، ۲/۱۵۳)

مجلس "مَدَنی اِنعامات"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! پہلے کے مسلمان کس قَدَر خوفِ خدا رکھنے والے ہُوا کرتے تھے! خوش نصیب نوجوان نے اللہ کریم کے ڈر کے سبب فوراً اپنی پھوپھی کے پاس خود حاضِر ہو

کر صُلح کی ترکیب کرلی۔ سبھی مسلمان غور کریں کہ خاندان میں کس کس سے اَن بَن ہے، جب معلوم ہو جائے تو اب اگر شَرعی عذر نہ ہو تو فوراً ناراض رشتے داروں سے **"صُلح و صفائی"** کی ترکیب شُروع کردیں۔ اگر جُھکنا بھی پڑے تو بے شک رِضائے الٰہی کیلئے جُھک جائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سَر بُلندی پائیں گے ۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ** یعنی جو اللہ پاک کے لئے عاجِزی کرتا ہے اللہ کریم اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۲۷۶/۶، حدیث: ۸۱۴۰) رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک کی مَدَنی سوچ پانے کا ایک بہترین ذریعہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہوجانا بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس مَدَنی انعامات"** بھی ہے۔ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہش کے مُطابق اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور جامعاتُ المدینہ و مَدارِسُ المدینہ کے طلبہ و طالبات کو باعمل بنانے اور اِنہیں مَدَنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب دِلانے کے لئے **"مجلس مَدَنی اِنعامات"** کا قِیام عمل میں لایا گیا ہے۔ امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: کاش! دیگر فرائض و سُنَن کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں مَدَنی انعامات کو اپنی زندگی کا معمول بنالیں۔ کاش! تمام ذِمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی بھی اپنے اپنے حلقوں میں مَدَنی اِنعامات کے رسائل کو عام کردیں۔ کاش! ہر مسلمان اپنی قبر و آخرت کی بہتری کے لئے مَدَنی اِنعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ پاک کے فضل و کرم سے جنّتُ الفِردوس میں مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین اِنعام پالے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صِلَۂ رِحمی کے مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے صِلَۂ رِحمی کے بارے میں چند مدنی پھول سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔ پہلے دو فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1): ہر حُسنِ سُلوک صَدَقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔(مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/ ۳۳۱، رقم: ۴۷۵۴)(2): جس نے والدین سے حُسنِ سُلوک کیا اُسے مبارک ہو کہ اللہ پاک نے اُس کی عُمر بڑھادی۔(مستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب من بر والدیہ...الخ، ۵/ ۲۱۳، حدیث: ۷۳۳۹)

☆ صِلَۂ رِحم واجِب ہے اور قَطعِ رِحم حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔(بہار شریعت، ۳/ ۵۵۸)

☆ رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدَلا بدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً صِلَۂ رِحمی یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کی رِعایت ولحاظ کرو۔(رَدُّالمُحتار، ۹/ ۶۷۸) ☆ صِلَۂ رِحمی کی مُختلِف صورَتیں ہیں، اُن کو ہَدِیّہ و تحفہ دینا اور اگر اُنہیں کسی بات میں تمہاری اِمداد درکار ہو تو اِس کام میں اُن کی مدد کرنا، اُنہیں سلام کرنا، اُن کی ملاقات کو جانا، اُن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اُن سے بات چیت کرنا، اُن کے ساتھ لُطف ومہربانی سے پیش آنا۔(کتاب الدُرَر الحکام، ۱/ ۳۲۳) ☆ رشتے داروں سے ناغہ دے

کر ملتا رہے یعنی ایک دن ملنے کو جائے دوسرے دن نہ جائے کہ اِس طرح کرنے سے مَحبّت واُلفت زیادہ ہوتی ہے، بلکہ قَرابَت داروں سے جُمعہ جُمعہ ملتا رہے یا مہینے میں ایک بار۔(کتاب الدُرَرالحکام، ۱/ ۳۲۳) ☆حق اور جائز باتوں میں قبیلے اور خاندان والوں کو مُتَّحد ہونا چاہئے یعنی اگر رشتے دار حق پر ہوں تو دوسروں سے مقابلہ اور اِظہارِ حق میں سب مُتَّحِد ہو کر کام کریں۔(کتاب الدُرَرالحکام، ۱/ ۳۲۳) ☆رشتے دار حاجت پیش کرے تو رَدّ کر دینا گناہ ہے، جب اپنا کوئی رشتے دار کوئی حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت روائی کرے، اس کو رَد کر دینا رِشتہ توڑنا ہے۔(کتاب الدُرَرالحکام، ۱/ ۳۲۳) صِلَۂ رِحمی کے حوالے سے مزید معلومات حاصِل کرنے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صُلح کر لی"** کا مطالَعہ کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفْحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ "**فتاویٰ شامی**" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فَرمانِ رَحمت نِشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغْفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[1]

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے میری فُضول گوئی کی عادَت نکال دو

---

[1] ...معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/ ۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھّی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کے لیے جب تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہے "**ناچاقیوں کا علاج**"۔ چونکہ ناچاقیوں کا علاج، اس کے اسباب جانے بغیر ناممکن ہے، لہٰذا ناچاقیوں کے اسباب اور ان کی تباہ کاریوں کے تعلق سے آیاتِ مبارکہ، احادیثِ کریمہ اور نصیحت و عبرت کے مدنی پھول یہاں بیان کئے جائیں گے۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

سننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔**اللہ** پاک ہمارے گھروں کو شریعت و سُنّت کا گہوارہ بنائے۔ اٰمِیْن

بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَوس و خَزرَج کی داستان

مدینۂ منورہ میں عرب کے دو قبیلے رہتے تھے، ایک کا نام "اَوس" تھا، دوسرے کا نام "خَزرَج"۔ اَوس و خزرج پہلے تو بڑے اتفاق و اتحاد کے ساتھ مِل جُل کر رہتے تھے مگر پھر عربوں کی فطرت کے مطابق اِن دونوں قبیلوں میں لڑائیاں شروع ہو گئیں۔ یہاں تک کہ آخری لڑائی جو "جنگ بُعاث" کے نام سے مشہور ہے، یہ جنگ اس قدر ہولناک اور خونریز تھی کہ اس میں اَوس و خزرج کے تقریباً تمام نامور بہادر لڑ بھڑ کر مر گئے، یوں آپس کے جھگڑوں اور باہمی دشمنی کی وجہ سے یہ دونوں قبیلے بے حد کمزور ہو گئے۔

اِسلام قبول کرنے کے بعد رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مقدس تعلیم و تربیت کی بدولت اوس و خزوج کے تمام پُرانے اختلافات ختم ہو گئے اور یہ دونوں قبیلے آپس میں محبت اور پیار کے ساتھ رہنے لگے۔ اِن لوگوں نے اسلام اور مسلمانوں کی بے پناہ امداد و نصرت کی، اِس لئے تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان خوش بختوں کو "**انصار**" کے معزز لقب سے سرفراز فرمایا۔ یہاں تک کہ ان سے پیار کو ایمان کی نشانی قرار دیا، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ شاہِ بنی آدم، تاجدارِ حرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ایمان کی نشانی انصار سے محبت کرنا ہے اور منافقت کی نشانی انصار سے بغض رکھنا ہے۔(بخاری،

کتاب مناقب الانصار، باب حبّ الانصار، ۲/۵۵۵، الحدیث: ۳۷۸۴)

ایک بار اَوس و خَزرَج کے کچھ افراد مل جل کر ایک چوپال میں بیٹھے محبت بھری باتیں کر رہے تھے کہ ادھر سے ایک یہودی گزرا، اس نے جب دیکھا کہ اسلام نے اَوس و خزرج کے درمیان اختلافات کو دُور کر کے انہیں محبت و خلوص کے رنگ میں رنگ دیا ہے، یہ دیکھ کر وہ حسد میں مبتلا ہو گیا اور اس نے ایک یہودی نوجوان کو وہ نظمیں یاد کروائیں جو بُعاث کی جنگ کے بارے میں اَوس و خزرج کے شاعروں نے کہی تھیں، پھر اس سے کہا کہ جاکر اَوس و خزرج کے مجمع میں بیٹھ کر انہیں یہ نظمیں سناؤ، جب اس نے یہ نظمیں سنائیں تو اوس و خزرج کے جذبات پھر سے بھڑک اٹھے اور دونوں بولے کہ آؤ پھر سے دو دو ہاتھ ہو جائیں۔ یہاں تک کہ سب اسلحہ لے کر جنگ کے میدان میں پہنچ گئے۔ جب رسولِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ بڑی جلدی سے میدانِ جنگ پہنچے، فریقین کو روکا اور فرمایا: میں تمہارے درمیان موجود ہوں اور تم جاہلیت کی جنگ لڑنے جا رہے ہو؟

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نصیحت سن کر ان دونوں نے سمجھ لیا کہ یہ شیطانی چال اور یہود کی سازش تھی، چنانچہ دونوں نے توبہ کی اور ایک دوسرے کو گلے لگایا اور محبت کے ساتھ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قیادت میں واپس اپنے اپنے گھروں کو آ گئے۔ (صراط الجنان، ۲/۹ ملخصاً)

دنیا کے جھگڑوں سے یکسر چھڑا کر غیروں کی اُلفت کو دِل سے مٹا کر
شاہِ والا مجھے اپنا بنالو اپنا بنالو مجھے اپنا بنالو

(سامانِ بخشش، ص ۱۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَوس و خزرج کی اس داستان سے دو مدنی پھول حاصل ہوتے ہیں۔

ایک مدنی پھول تو یہ ملا کہ جب بھی کہیں لڑائی جھگڑے کی آگ سلگنے لگے تو ایک سچے اور اچھے مسلمان کا کام ہے کہ اپنے کریم آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے لڑائی جھگڑے کی آگ کو بجھانے کی کوشش کرے۔ جبکہ صلح صفائی کے نام پر اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر لگانا، ساتھ میں مرچ مصالحہ بھی شامل کر دینا، باہمی تنازع کو مزید ہوا دینا اور لڑائی جھگڑے کا طلبگار رہنا، یہ شیطان اور اس کے ساتھیوں کا طریقہ ہے۔

دوسرا مدنی پھول یہ بھی حاصل ہوا کہ لڑائی جھگڑا امن کی فضا کو خراب کرنے کے ساتھ ساتھ فریقین کو کمزور کرتا اور انہیں معاشی اور معاشرتی خسارے میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جیسا کہ **اَوس و خزرج** کے قبائل جب جنگ لڑتے تو ان کا مال بھی ضائع ہوتا، جانیں بھی ضائع ہو جاتیں جبکہ ہاتھ کچھ نہ آتا، بلکہ اُلٹا یہ بے حد کمزور ہو جاتے۔ لڑائی جھگڑے کے انہی نقصانات کے پیشِ نظر کہا جاتا ہے کہ لڑائی جھگڑا شیطانی کام ہے۔ شیطان ہی اس کوشش میں رہتا ہے کہ کسی طرح لڑائی جھگڑے کی آگ کو سلگا دے، چنانچہ شیطان کے اِس خطرناک وار سے خَبر دار کرتے ہوئے **پارہ 15 سُورۂ بَنِیْ اِسرائیل کی آیت نمبر 53** میں اللہ کریم اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا(۵۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک شیطان اُن کے آپس میں فَساد ڈال دیتا ہے بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔

اِسی طرح **پارہ 7 سُوْرَۃُ مَآئِدَہ کی آیت نمبر 91** میں ارشادِ رحمٰن ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ

ترجَمۂ کنزالایمان: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور

وَالْبَغْضَآءَ (پ۷، المائدۃ:۹۱)　　دشمنی ڈلوادے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ آیاتِ کریمہ کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم اپنے معاشَرے پر نظر دوڑائیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ آج شیطان اپنے اِس وار میں کامیاب ہورہا ہے، مثلاً کہیں خاندان کے چھوٹا بڑا ہونے پر جھگڑا ہورہا ہے تو کہیں اپنی قوم کی بے جاطرفداری کی وجہ سے ایک دوسرے سے اُلجھے ہوئے ہیں، کہیں اِدارے والوں سے گالم گلوچ کا سلسلہ ہے تو کہیں اَساتِذہ وطَلَبہ میں ٹھنی ہوئی ہے، کہیں میاں بیوی کے درمیان جھگڑا زور پکڑتا جارہا ہے تو کہیں ساس بہو میں اَن بَن ہے، کہیں دکاندار و کاروباری حصّے دار آپس میں دست و گریباں ہیں تو کہیں مالک مکان و کرائے داروں میں ہاتھاپائی ہورہی ہے، کہیں کنڈیکٹر اور سُواریوں میں لڑائی جھگڑا ہورہا ہے تو کہیں ٹھیہ لگانے والوں میں تلخ کلامی ہورہی ہے، کہیں ڈاکٹر و مریض ایک دُوسرے سے بے صبری کا مظاہرہ کررہے ہیں تو کہیں ٹھیکیدار و ملازمین آپس میں گتھم گُتھا ہیں، کہیں پڑوسی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں تو کہیں رشتے داروں میں خانہ جنگی کا ماحول گرم ہے، کہیں امام و مقتدیوں میں دُوریاں بڑھتی جارہی ہیں تو کہیں مسجد کمیٹی اور نمازی حضرات آپس میں راضی نہیں ہیں، کہیں جان قربان کرنے کے دعوے کرنے والے دوستوں (Friends) میں ناچاقیوں کا سلسلہ ہے تو کہیں پورا گھر ہی گویا میدانِ جنگ کا تصور پیش کررہا ہے۔ اگر ہم رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فَرامین پر عمل پیرا ہوتے تو آج ہمارے مُعاشرے میں ناچاقیوں کی بھرمار نہ ہوتی اور ہر طرف الفت و بھائی چارے کے نظارے ہوتے۔

آیئے! **لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریوں** پر مُشتَمِل چار(4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور عبرت کے مَدَنی پھول چنئے:

لڑائی جھگڑوں کی مذمت پر 4 فرامینِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

(1) فرمایا: بندہ اِیمان کی حقیقت میں اُس وَقت تک کَمال کو نہیں پہنچ سکتا، جب تک کہ وہ حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑانہ چھوڑدے۔ (موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، ۷/ ۱۰۱، حدیث: ۱۳۹)

(2) فرمایا: جو شخص بے جا جھگڑتا ہے، وہ ہمیشہ اللہ پاک کی ناراضی میں ہوتا ہے، یہاں تک کہ اُسے چھوڑدے۔ (موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الصَّمْت وآداب اللِّسان، باب ذم الخصومات، ۷/ ۱۱۱، حدیث: ۱۵۳)

(3) فرمایا: کوئی قوم ہدایت پر رہنے کے بعد گمراہ نہیں ہوئی مگر جھگڑوں کے سبب۔ (ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة الزخرف، ۵/ ۱۷۰، حدیث: ۳۲۶۴)

(4) فرمایا: اللہ پاک کے ہاں سب سے ناپسندیدہ شخص وہ ہے، جو بہت زیادہ جھگڑالو ہو۔ (بخاری، کتاب المظالم، باب قول اللّٰہ تعالی: وھو الد الخصامِ، ۲/ ۱۳۰، حدیث: ۲۴۵۷)

جبکہ جو شخص جھگڑانہ کرے اس کے بارے میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو غلطی پر ہوتے ہوئے جھگڑنا چھوڑدے اس کے لئے جنت کے کنارے پر ایک گھر بنایا جائے گا اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑنا چھوڑدے گا اس کے لئے جنت کے درمیان میں ایک گھر بنایا جائے گا۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی المراء، حدیث: ۲۰۰۰، ۳/ ۴۰۰)

آیئے! ہم نیت کرتے ہیں کہ آئندہ کبھی بھی لڑائی جھگڑے میں مبتلا نہیں ہوں گے اور ہمیشہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے صلح صفائی کی کوشش کریں گے۔ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے ایک شعر کے ذریعے کتنی پیاری نصیحت فرماتے ہیں۔

کوئی دُھتکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صَبْر کر مَت جھگڑ، مت بڑبڑا، پا اَجر ربّ سے صَبْر کر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بے جا غُصّہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بے جا غُصَّہ بھی ایک ایسا خطرناک مرض ہے جو بڑے بڑے فتنے پیدا کرتا اور ناچاقیوں کے دروازے کھولتا ہے۔ غُصّہ نفس کے اُس جوش کا نام ہے، جو دوسرے سے بدلہ لینے یا اسے دَفع (دُور) کرنے پر اُبھارے۔ (مرآۃ المناجیح،۶/۶۵۵)

بے جا غُصّے سے جنم لینے والی 16 بُرائیوں کی نشاندہی

بے جا غُصّے کے سبب بَہُت ساری بُرائیاں جنم لیتی ہیں جو آخِرت کیلئے تباہ کُن ہیں، مَثَلاً☆غصے کے سبب حسد پیدا ہو جاتا ہے۔☆غصے کے سبب غیبتیں ہوتی ہیں۔☆غصہ چغلی لگانے پر اُبھارتا ہے۔☆غصہ کینے (یعنی دل میں چھپی ہوئی دُشمنی) کو جنم دیتا ہے۔☆غصہ رشتے داریاں ختم کرواتا ہے۔☆غصہ جھوٹ کی طرف لے جاتا ہے۔☆غصے کے سبب انسان لوگوں کی عزّتوں کو تار تار کر دیتا ہے۔☆غصے کے سبب اپنے سے کم مرتبے والے مسلمانوں کو کم تر سمجھنے کی گھٹیا سوچ جنم لیتی ہے۔☆غصے کے سبب فریقین میں گالی گلوچ کا سلسلہ چل نکلتا ہے۔☆غصے کے سبب انسان تکبُّر میں مُبتَلا ہو جاتا ہے۔☆غصے میں مُبتَلا انسان بے جا مار دھاڑ پر اُتر آتا ہے۔☆غُصّے والا انسان دوسروں کا مذاق اُڑاتا ہے۔☆غُصّہ انسان کو دوسروں کی کاٹ کرنے پر اُکساتا ہے۔☆غُصّے والا کسی کا لحاظ نہیں رکھتا۔☆بعض اوقات بے جا غُصّے کی نحوست کی وجہ سے ہنستا بستا گھر اُجڑ جاتا ہے، یعنی میاں بیوی میں طلاق تک نوبت پہنچ جاتی ہے، پھر شوہر بعد میں افسوس کرتا ہے کہ یہ سب کچھ غُصّے میں ہو گیا ہے، مجھے

تو پتہ ہی نہیں چلا، ہاں! پتہ اُس وقت چلتا ہے جب پانی سر سے گزر چکا ہوتا ہے۔☆غُصّے میں مبتلا شخص اپنے مخالف کے نقصان پر راضی اور خوش ہوتا ہے اور☆غصہ کرنے کے سبب اِحسان فراموشی جیسی خراب عادت جنم لیتی ہے وغیرہ۔

بعضوں کا غُصّہ دل میں چُھپا رہتا ہے اور برسوں تک نہیں جاتا، اسی غُصّے کی وجہ سے وہ شادی غمی کے مواقع پر ایک دُوسرے کے ہاں شرکت نہیں کرتے۔ بعض لوگ اگر بظاہر نیک بھی ہوتے ہیں پھر بھی غُصّہ دل میں چُھپا کر رکھتے ہیں، اس کا اظہار یوں ہوجاتا ہے کہ اگر پہلے اس پر اِحسان کرتے تھے تو اب نہیں کرتے، اب اُس کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش نہیں آتے، نہ ہمدردی کا مُظاہَرہ کرتے ہیں، اگر اس نے کوئی اجتِماعِ ذکر و نعت وغیرہ کا اِہتِمام کیا تو مَعاذَ اللہ صرف نفس کیلئے ہونے والی ناراضی اور غُصّہ کی وجہ سے اس میں شرکت سے اپنے آپ کو محروم کرلیتے ہیں۔ بعض رشتے دار ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے ساتھ آدمی لاکھ اچھا سُلوک کرے مگر وہ راہ پر آتے ہی نہیں، مگر ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ "جامِعِ صغیر" میں ہے: صِلْ مَنْ قَطَعَكَ یعنی جو تجھ سے رِشتہ کاٹے تُو اس سے جوڑ۔ (جامع صغیر، ص ۳۰۹، حدیث: ۵۰۰۴)

آیئے! ہم نیت کرتے ہیں کہ آئندہ بے جا غُصّہ نافذ کرنے سے بچنے کی پوری کوشش کریں گے۔

سُن لو نقصان ہی ہوتا ہے بِالآخِر ان کو
نفس کے واسطے غُصّہ جو کیا کرتے ہیں

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۲۹۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چغلی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! چغلی بھی ایک ایسی منحوس بیماری ہے جو بہت سی چیزوں کی تباہی وبربادی اور آپس میں ناچاقی کا سبب بنتی ہے۔

چغلی کسے کہتے ہیں؟

امام نَوَوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے منقول ہے: **کسی کی بات نقصان پہنچانے کے ارادے سے دوسروں کو پہنچانا چغلی ہے۔** (عمدۃ القاری، ۲/۵۹۴، تحت الحدیث: ۲۱۶)

لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کے لئے ایک کی بات دوسرے تک پہنچانا چغلی کہلاتا ہے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، البلب الثانی، الکبیرۃ الثانیۃ والخمسون بعد المأتین: النمیمۃ، ۲/۴۶)

چغلی کی مثالیں

مثلاً کسی طالب علم کا کسی دُوسرے کو سزا دِلوانے کے لیے اُستاذ سے شکایت کرنا، میاں بیوی کے درمیان تلخیاں پیدا کرنے کی خاطر ان کے سامنے ایک دوسرے کی کمزوریاں بیان کرنا، بھائی کو بھائی سے لڑوانے کے لیے اُس کے عیب ظاہر کرنا، اولاد کو ماں باپ سے دُور کرنے کے لیے ان میں پائی جانے والی بُرائیوں کا ذکر کرنا وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب مثالیں موقع محل کی مناسبت سے چُغلی میں شامل ہوں گی۔

چغل خوری کی تباہ کاریاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! افسوس صد افسوس! آج ہمارے معاشرے میں چغلی کا مرض تیزی کے ساتھ عام ہوتا جارہا ہے۔ پہلے کے لوگوں میں احترامِ مسلم کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر

بھرا ہوا ہوتا تھا اور ہر مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کی عزّت کی حفاظت کرتا تھا، مگر آہ! اب ہر طرف نفرتوں کی دیواریں قائم ہوچکی ہیں۔ چُغلی کی اس تباہ کن بیماری کے سبب گویا کہ اب گھر گھر میدانِ جنگ بنا ہوا ہے، چنانچہ کَل تک جو ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے کے دعوے کیا کرتے تھے، جو ایک دوسرے کی عزّت کی حفاظت کرنے والے تھے، جن کی دوستی اور اُن کے اِتّفاق واِتّحاد کی مثالیں دی جاتی تھیں، جنہیں ایک دوسرے کے خلاف ایک لفظ سُننا بھی گوارا نہ تھا، جو ایک دوسرے کے بغیر کھانا تک نہیں کھاتے تھے، جو بُرے وَقْت میں ایک دوسرے کے کام آتے تھے، جو ایک دوسرے کو نیکی کے کاموں کی ترغیبیں دِلایا کرتے تھے، چغل خوری جیسے مَنحوس شیطانی کام کی نَحوست کے سبب اُن کے درمیان نفرتوں کی ایسی مضبوط دیواریں قائم ہوجاتی ہیں کہ پھر وہ ایک دوسرے کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ یوں سمجھئے کہ جس طرح آگ(Fire) گھروں، فیکٹریوں، کمپنیوں، گوداموں، جنگلات، گاؤں دیہات اور مختلف چیزوں کو گھنٹوں نہیں بلکہ مِنٹوں میں جَلا کر تباہ و برباد کرڈالتی ہے، اِسی طرح نسلوں، قوموں، گھروں، خاندانوں، اداروں، تنظیموں اور تحریکوں کا اَمن خراب کرنے اور دلوں میں نفرتوں کا بیج بونے میں اکثر **چغل خوری** ہی کی تباہ کاریاں نظر آتی ہیں۔

آیئے! عبرت کے لئے 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:

چغلی کے متعلق 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

(1) ارشاد فرمایا: غیبت اور چغلی ایمان کو اس طرح کاٹ دیتی ہیں جیسے چرواہا درخت کو کاٹ دیتا ہے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، رقم: ۴۳۶۲، ج۳، ص ۴۰۵)

(2)ارشاد فرمایا: چغلی کھانے کے لئے اِدھر اُدھر پھرنے والے، دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنے والے اور بے عیب لوگوں کی خامیاں نکالنے والے اللہ پاک کے بدترین بندے ہیں۔(مسند امام احمد، مسند الشامیین، حدیث عبد الرحمن بن غنم الاشعری، ۲۹۱/۶، حدیث:۱۸۰۲۰)

(3)ارشاد فرمایا: لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ یعنی چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(بخاری، کتاب الادب، باب مایکرہ من النمیمۃ، ۱۱۵/۴، حدیث ۶۰۵۶)

بیان کردہ آخری حدیثِ مبارکہ کے تحت حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قَتّات وہ شخص ہے جو دو مخالفوں کی باتیں چھپ کر سُنے اور پھر انہیں زیادہ لڑانے کے لیے ایک کی بات دوسرے تک پہنچائے، اگر یہ شخص ایمان پر مرا تو جنت میں اوّلاً نہ جائے گا بعد میں جائے تو جائے، اگر کفر پر مرا تو کبھی وہاں نہ جائے گا۔(مرآۃ المناجیح، ۴۵۲/۶)

آیئے! ہم نیت کرتے ہیں کہ آئندہ نہ چغلیاں کریں گے اور نہ ہی چغلیوں پر کان دھریں گے۔

محبتوں کے چور،،، چغل خور،،،، چغل خور،،، محبتوں کے چور،،،، چغل خور،،، چغل خور

قفلِ مدینہ ----لگا رہے گا---- اِنْ شَآءَ اللہ

خطاؤں کو میری مِٹا یاالٰہی! مجھے نیک خصلت بنا یاالٰہی!
مجھے غیبت و چُغلی و بدگمانی کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۱۰۰ او ۱۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جھوٹ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ناچاقیوں اور آپس کی اَن بَن کا ایک اہم سبب جھوٹ بولنا بھی ہے۔

جھوٹ کی تعریف

کسی کے بارے میں خلافِ حقیقت خبر دینا(جھوٹ کہلاتا ہے)۔ قائل (یعنی جھوٹی خبر دینے والا) گنہگار اس وقت ہوگا جبکہ (بلاضرورت) جان بوجھ کر جھوٹ بولے۔(حدیقۃندیۃ،القسم الثانی،المبحث الاول، ۱۰/۴)

آیئے!اَحادیثِ مُبارَکہ میں بَیان کردہ جُھوٹ کی مُختلف تباہ کاریاں سُنتے ہیں، چنانچہ

جُھوٹ کے بھیانک نَتائج

☆جب بندہ جُھوٹ بولتاہے، اس کی بَدبُو سے فِرشتہ ایک مِیْل دُور ہو جاتا ہے۔(ترمذی، باب ماجاء في الصدق والکذب، ۳/ ۳۹۲، حدیث: ۱۹۷۹) ☆جُھوٹ بولنا سب سے بَڑی خِیانت ہے۔(ابوداود،کتاب الادب، باب في المعاریض، ۴/ ۳۸۱، حدیث: ۴۹۷۱) ☆جُھوٹ ایمان کے مُخالِف ہے۔(مسند امام احمد،مسندابي بکرالصدیق، حدیث: ۱،۱۶/ ۲۲) ☆لوگوں کوہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے والے کیلئے ہَلاکت ہے۔(ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء من تکلم بالکلمۃ لیضحک الناس، ۴/ ۱۴۲، حدیث: ۲۳۲۲) ☆لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے والا دوزخ کی اِتنی گہرائی میں گِرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے سے زِیادہ ہے۔(شعب الایمان، باب في حفظ اللسان، حدیث: ۴، ۲۱۳/۴۸۳۲) ☆جھوٹ بولنے سے مُنہ کالا ہو جاتا ہے۔(شعب الایمان،باب في حفظ اللسان، ۲۰۸/۴، حدیث:۴۸۱۳) ☆جھوٹی بات کہنا کبیرہ گُناہ ہے۔(معجم کبیر،

حدیث:۱۸ ،۱۴۰/۲۹۳ ملخصاً) ☆جُھوٹ بولنا مُنافِق کی نشانیوں میں سے ایک نِشانی ہے۔(مسلم،کتاب الایمان،باب خصال المنافق،حدیث:۱۰۶ ،ص۵۰)☆جھوٹ بولنے والے قِیامت کے دن،اللہ کریم کے نزدیک سب سے زِیادہ ناپسندیدہ اَفراد میں شامِل ہوں گے۔(کنزالعمال،۱۶/۳۹،حدیث:۴۴۰۳۷)

میں جُھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نِکالوں!   اللہ مَرَض سے تُو گُناہوں کے شِفا دے!

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۱۱۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جُھوٹ آخِرت کیلئے کتنی نُقْصان دِہ چیز ہے۔اس لیے عَقْلمند وہی ہے کہ جو جُھوٹ سے پیچھا چُھڑا کر ہمیشہ سچ کا دامَن تھامے رہے۔سچ بولنے سے اِنْسان نہ صِرف جھوٹ کی اِن وَعِیدوں سے بچ سکے گا بلکہ سچ بولنے کے فَوائد سے بھی مالامال ہو گا۔ چُنانچہ

سچ بولنے کے 10 فوائد

حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:(1)جو شَخْص سچ بولنے کا عادی ہوجائے،اللہ کریم اُسے نیک کار بنادے گا۔(2)اس کی عادت اچھے کام کرنے کی ہوجائے گی۔(3)اُس کی بَرَکت سے وہ مرتے وَقْت تک نیک رہے گا۔(4) بُرائیوں سے بچے گا۔(5) جو اللہ کریم کے نزدیک صِدّیق ہوجائے اس کا خاتِمہ اچھا ہوتا ہے۔(6)وہ ہر قسم کے عَذاب سے مَحْفُوظ رہتا ہے۔(7) ہر قسم کا ثَواب پاتا ہے۔(8) دُنیا بھی اُسے سچّا کہنے، اچھا سمجھنے لگتی ہے۔(9)اُس کی عزّت لوگوں کے دِلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔(مرآۃ المناجیح،۶/۴۵۲)(10)سچ ایک ایسا نُور ہے جو سچ بولنے والوں کے دلوں کی ہدایت کا سبب بنتا ہے، جس قَدَر اُنہیں اپنے رَبِّ کریم کا قُرب حاصِل ہوتا ہے، اُتنا ہی اُنہیں وہ نُور حاصِل ہوتا جاتا

ہے۔(تفسیر روح البیان، پ ۲۲،الاحزاب،تحت الآیۃ:۵ ۳،۷/۱۷۵)

آیئے!ہم نیت کرتے ہیں کہ آئندہ جھوٹ سے بچیں گے اور ہمیشہ سچ بولنے کی کوشش کریں گے۔

غیبت سے اور تہمت و چغلی سے دُور رکھ
خُوگر تُو سچ کا دے بنا یا ربِّ مصطفٰے

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۱۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گھر درس والے مدنی انعام کی ترغیب

سُبْحٰنَ اللہ !سُنا آپ نے!سچ بولنے والے کو سچ بولنے کی کیسی کیسی برکتیں نصیب ہوتی ہیں،لہٰذا جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہئے اور سچ کا دامن مضبوطی سے تھام لیجئے،اس کی برکت سے معاشرے سے ناچاقیوں کا خاتمہ اور اتفاق واتحاد کا فیضان عام ہو جائے گا۔یاد رہے!جس طرح گھر سے باہر ناچاقیوں کا علاج ہونا ضروری ہے،اسی طرح گھر کے اندر بھی اگر ناچاقی کا اندھیرا ہو جائے تو اس کو بھی روشنی میں تبدیل کرنا بہت ضروری ہے۔گھر کے اندر ناچاقی کو ختم کرنے،گھر میں اتفاق واتحاد کی فضا قائم رکھنے اور مدنی ماحول بنانے کا ایک مؤثر ترین ذریعہ **"گھر درس"** بھی ہے۔**"گھر درس"** وہ مدنی انعام ہے جس کی ترغیب امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی نے 72 مدنی انعامات میں اِرشاد فرمائی ہے،چنانچہ

مدنی انعام نمبر12 ہے:کیا آج آپ نے فیضانِ سُنّت سے دو درس (مسجد،گھر،دکان،بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) **دیئے یا سنے؟** (دو میں سے گھر کا ایک درس ضروری ہے)

آیئے! **گھر درس** کی ایک بہت پیاری مدنی بہار سنتے ہیں:

غفلتوں بھری زندگانی

تحصیل پنڈ داد نخان (ضلع جہلم) کے رہائشی اسلامی بھائی کی زندگی دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں آنے سے پہلے گناہوں میں کٹ رہی تھی۔ اس غفلت بھری زندگی سے نجات پانے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے کا سبب **ماہِ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف** بنا۔ چنانچہ رمضان المبارک آتے ہی معتکف ہوگئے۔ جب عاشقانِ رسول کا قُرب مِلا تو ان کے اخلاق وکردار دیکھ کر بہت زیادہ متاثر ہوئے، سنّتوں بھرے بیانات، دُعاؤں سے ان کے دل کی مُرجھائی کلیاں کِھل اُٹھیں، مبلغین کے سُنّتوں بھرے بیانات سُن کر ان کے دل میں خوفِ خدا کی ایسی کیفیت پیدا ہوگئی کہ انہوں نے فلمیں، ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے سے توبہ کرلی اور سُنّتیں اپنانے کا عزم بھی کرلیا۔ اعتکاف کے بعد جب وہ گھر لوٹے، انہوں نے گھر میں مدنی **درسِ فیضانِ سنت** کی ترکیب شروع کردی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ درسِ فیضانِ سنت کی برکت سے دیکھتے ہی دیکھتے ان کے گھر میں بھی مدنی ماحول کا فیضان جاری ہوگیا اور گھر کے تمام افراد امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دامن سے وابستہ ہوکر سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں داخل ہوگئے۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ   تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدنی ماحول
بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر   کے اچھوں کے پاس آکے پا مَدنی ماحول
سَنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ   تم اپنائے رکھو سَدا مَدنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ   گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶ تا ۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گالی گلوچ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم گھریلو ناچاقیوں اور لڑائی جھگڑوں کی وجوہات اور اسباب سے متعلق بیان سننے کی سعادت حاصل کررہے تھے، یقیناً ہر شخص جانتا ہے کہ گالی گلوچ بھی ان اعمال میں سے ہے جو بہت سی مصیبتوں ناچاقیوں اور جھگڑوں کا سبب بنتے ہیں، اس لئے اس نحوست سے بھی خود کو بچانا چاہئے، آج بد قسمتی سے ہمارے گھروں، دفتروں بازاروں وغیرہ میں بھی گالی گلوچ کا معاملہ عام ہوگیا ہے، یہی وجہ ہے کہ گھر کے بچے بھی اسی لئے چھوٹی سی عمر میں ہی گالیاں سیکھ جاتے ہیں، یوں ان کی تربیت پر بُرا اثر پڑتا ہے، اسی طرح باہر کا ماحول بھی بُری طرح گالیوں کی لپیٹ میں آچکا ہے، بہت سے ایسے بھی مسلمان ہیں جو معاذ اللہ بِلا جھجک گالیاں دِیئے جارہے ہوتے ہیں اور اس بات پر انہیں کسی قسم کی شرمندگی بھی محسوس نہیں ہورہی ہوتی، ایسے لوگوں کو جان لینا چاہیے کہ گالی دینا گناہ اور مسلمان کی شان سے بہت دور ہے، کئی احادیثِ کریمہ میں ایک دوسرے کو گالی دینے کی مذمت بیان کی گئی ہے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ اسے گالی دیتا ہے۔ (شرح السنہ، کتاب البر والصلۃ، باب الستر، ۶/۴۸۹، الحدیث:۳۴۱۲)

(2) ارشاد فرمایا: آپس میں گالی دینے والے دو آدمی جو کچھ کہیں تو وہ (یعنی اس کا وَبال) ابتداء کرنے والے پر ہے جب تک کہ مظلوم حد سے نہ بڑھے۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب النہی عن السباب، ص۱۳۹۶، الحدیث:۶۸ (۲۵۸۷))

آیئے! ہم نیت کرتے ہیں کہ کبھی بھی گالی گلوچ میں مبتلا نہیں ہوں گے۔

میں جھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نکالوں
اللہ مرض سے تُو گناہوں کے شفا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۱۵)

مجلس "اِزدِیادِ حُبّ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ گالی گلوچ کرنا مسلمانوں کو زیب نہیں دیتا، لہٰذا مسلمانوں کو اس طرح کے بُرے کاموں سے خود بھی بچنا چاہیے اور دوسروں کو بھی بچنے کی ترغیب دلانی چاہیے، تاکہ مسلمانوں میں محبت و الفت کا پودا پروان چڑھے اور نفرت کا منحوس سایہ ختم ہو جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی مسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے، نیک بنانے، بچھڑے ہوؤں کو آپس میں مِلانے، رُوٹھوں کو منانے اور انہیں مُتَّحِد رکھنے کے لئے ہر وَقْت کوشاں ہے۔ جس کی ایک واضح جھلک عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت قائم **"مجلس اِزْدِیادِ حُبّ"** بھی ہے۔ **"مَدَنی انعام نمبر 55"** کو باقاعدہ تنظیمی طور پر عَمَلی جامہ پہناتے ہوئے وہ پُرانے اسلامی بھائی جو پہلے آتے تھے مگر اب نہیں آتے اُنہیں مَدَنی ماحول میں فَعال کر کے **"مسجد بھرو تحریک"** میں شامل کرنا، اُن سے پیشگی وَقْت لے کر اِنْفِرادی طور پر دُکان، گھر یا دفتر جاکر ملاقات کرنا، اُنہیں سُنّتوں بھرے اِجتماعات و مَدَنی مذاکروں میں آنے کا ذہن دینا اور مشکلات میں مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کی ترکیب کرنا وغیرہ اِس مجلس کے مقاصِد میں شامل ہے۔ اللہ کریم **"مجلس اِزدِیادِ حُبّ"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غیبت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم ناچاقی کے اسباب اور ان کی تباہ کاریوں کے متعلق سُن رہے تھے۔ یاد رہے! ناچاقی کا ایک سبب غیبت بھی ہے۔ غیبت کی تعریف یہ ہے کہ انسان کے کسی ایسے عیب کا ذِکر کرنا، جو اس میں موجود ہو **غیبت** کہلاتا ہے، اب وہ عیب چاہے اُس کے دِین، دنیا، ذات، اَخلاق، مال، اولاد، بیوی، خادِم، عِمامہ، لباس، حرکات وسکنات، مسکراہٹ، دیوانگی، تُرش رُوئی اور خوش روئی وغیرہ کسی بھی ایسی چیز میں ہو، جو اس سے تعلق رکھتی ہو۔ **جسمانیت میں غیبت کی مثالیں:** اندھا، لنگڑا، گنجا، ٹھگنا، لمبا، کالا اور زرد وغیرہ کہنا۔ **دِین میں غیبت کی مثالیں:** فاسِق، چور، خائن، ظالم، نماز میں سُستی کرنے والا، اور والِدَین کا نافرمان وغیرہ کہنا۔ مزید آگے چل کر نقل فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے: غیبت میں کھجور کی سی مٹھاس اور شراب جیسی تیزی اور سُرُور ہے۔ اللہ کریم اس آفت سے ہماری حفاظت فرمائے اور ہماری طرف سے غیبت والوں کے حُقُوق اپنے فضل و کرم سے خود ہی ادا فرمائے کیونکہ اُس ربِ کریم کے علاوہ انہیں کوئی شمار نہیں کرسکتا۔ (اَلزَّواجِر، ۲/۲۵، ۲۴)

یاد رکھئے! ☆غیبت کے سبب ہنستے بستے گھر اُجڑ جاتے ہیں، ☆غیبت کے سبب برسوں کی دوستیاں ملیامیٹ ہوجاتی ہیں، ☆غیبت کے سبب رِشتے ٹُوٹ پھُوٹ کا شکار ہوجاتے ہیں، ☆غیبت ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔ ☆غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے۔ ☆کثرت سے غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ ☆غیبت سے نماز روزے کی نورانیّت چلی جاتی ہے۔ ☆غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں۔

☆غیبت نیکیاں جَلادیتی ہے۔☆غیبت کرنے والا توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخِر میں جنّت میں داخِل ہو گا۔☆غیبت کرنے والا قیامت میں کتّے کی شکل میں اُٹھے گا۔☆غیبت کرنے والا دوزخ کا بندر ہو گا۔☆غیبت کرنے والے کو دوزخ میں خود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا۔اور☆ قرآنِ کریم میں غیبت کرنے کو مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا گیا ہے، چنانچہ

پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرَات کی آیت نمبر 12 میں اللہ کریم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًاؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہو گا۔ (پ۲۶،الحجرات:۱۲)

مجھے غیبت و چغلی و بدگمانی

کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۱)

غیبت کے خلاف جنگ۔۔۔۔۔۔جاری رہے گی۔اِنْ شَآءَ اللہ

نہ غیبت کریں گے نہ سنیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صلح کر لیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے ناچاقیوں کے اسباب اور ان کی تباہ کاریوں کے بارے میں سُنا، **اللہ** کرے کہ ہم غصّہ، جھوٹ، غیبت، چغلی گالی گلوچ وغیرہ ترک کریں

،**اللہ** پاک کی پاک بارگاہ میں سچی توبہ کریں اور تمام ناچاقیوں کو ختم کرکے آپس میں صُلح کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

یاد رکھئے! صلح کرنا اور کروانا ربِّ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ کو خوش کرنے والا کام ہے، صلح کرنے سے اللہ پاک راضی ہوتا ہے، صلح کروانا پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری سُنّت ہے، صلح کروانا اسلاف کا معمول رہا ہے، صلح کرنے اور کروانے سے مسلمانوں کے دل خوش ہوتے ہیں، صلح کرنے اور کروانے سے شیطان ناراض ہوتا ہے، صلح کرنے سے اللہ پاک کی رحمت اُترتی ہے، حتّٰی کہ قیامت کے دن ربِّ کریم اپنے بندوں کے درمیان صلح کروائے گا۔ آیئے !اس ضمن میں ایک بہت ہی پیاری روایت سنتے ہیں،

اللہ پاک صُلح کروائے گا

امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "**ناچاقیوں کا علاج**" صَفْحَہ نمبر30تا32پر فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک روز سرکارِ دوعالم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تبسُّم فرمایا۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی:" یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر میرے ماں باپ قربان! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کس لئے تبسُّم فرمایا؟ ارشاد فرمایا: میرے دو اُمّتی اللہ پاک کی بارگاہ میں دوزانُو گر پڑیں گے، ایک عرض کرے گا: اے رب کریم !اِس سے میرا اِنصاف دِلا کہ اِس نے مجھ پر ظلم کیا تھا۔ اللہ پاک دعویٰ کرنے والے سے فرمائے گا: اب یہ بے چارہ (یعنی جس پر دعویٰ کیا گیا ہے وہ) کیا کرے، اس کے پاس تو کوئی نیکی

باقی نہیں۔ مظلوم (یعنی دعویٰ کرنے والا) عرض کرے گا: میرے گناہ اس کے ذِمّے ڈال دے اِتنا ارشاد فرما کر سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رو پڑے۔ فرمایا: وہ دن بہت عظیم دن ہو گا۔ کیونکہ اس وقت (یعنی قِیامت کے دن) ہر ایک اس بات کا ضرورت مند ہو گا کہ اس کا بوجھ ہلکا ہو۔ اللہ پاک مظلوم سے فرمائے گا: دیکھ تیرے سامنے کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! میں اپنے سامنے سونے کے بڑے شہر اور بڑے بڑے محلات دیکھ رہا ہوں جو موتیوں سے آراستہ ہیں۔ یہ شہر اور عمدہ محلات کس پیغمبر یا صدیق یا شہید کے لئے ہیں؟ اللہ پاک فرمائے گا: یہ اُس کے لئے ہیں جو اِن کی قیمت ادا کرے۔ بندہ عرض کرے گا: ان کی قیمت کون ادا کر سکتا ہے؟ اللہ پاک فرمائے گا: تُو ادا کر سکتا ہے۔ وہ عرض کرے گا: وہ کس طرح؟ اللہ کریم فرمائے گا: اس طرح کہ تُو اپنے بھائی کے حقوق معاف کر دے۔ بندہ عرض کرے گا: اے رب کریم! میں نے سب حقوق معاف کئے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑو اور دونوں اکٹھے جنّت میں چلے جاؤ۔ پھر سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک سے ڈرو اور مخلوق میں صلح کرواؤ کیونکہ ربِّ کریم بھی قِیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کروائے گا۔ (مستدرک، ۵/۷۹۵، حدیث:۸۷۵۸)

گناہگار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں
کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! 2 ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرَام کو صدرُالشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عُرس مبارک منایا جاتا ہے۔ آیئے! اِسی مُناسَبَت سے

صَدْرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ مُبارَکہ ایک نظر میں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

نام و نسب، سنِ ولادت و وصال

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نام محمد امجد علی، والد کا نام حکیم جمال الدین اور دادا کا نام مولانا خدا بخش ہے۔ صدرُ الشّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت 1300 ہجری بمطابق 1882 عیسوی میں مشرقی یوپی (ہند) کے قصبے مَدِیْنَۃُ الْعُلَمَاء گھوسی سابقہ ضلع اعظم گڑھ حال ضلع مئو میں ہوئی۔ 1367 ہجری کی دوسری شب 12 بج کر 26 منٹ پر بمطابق 6 ستمبر 1948 کو وصالِ ظاہری ہوا، مدینۃُ الْعُلَمَاء گھوسی (ضلع اعظم گڑھ) میں آپ کا مزار زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

صَدْرُ الشّریعہ کی شان و عظمت کی جھلکیاں

☆ صدر الشّریعہ کو سیدی اعلیٰ حضرت جیسے مجدّدِ دین و ملّت، امامِ اہلسنّت نے ہند کا قاضیِ اسلام مقرر فرمایا۔ ☆ صدرُ الشّریعہ کو اعلیٰ حضرت نے اپنی خلافت عطا فرمائی تھی۔ ☆ صدرُ الشّریعہ آستانۂ مُرشد کے باوفا تھے۔ ☆ صدرُ الشّریعہ چھوٹے بچوں پر بہت شفیق و مہربان تھے۔ ☆ صدرُ الشّریعہ سنّت پر عمل کرتے ہوئے گھر کا کام کاج انتہائی مصروفیت کے باوجود خود اپنے ہاتھوں سے کیا کرتے۔ ☆ نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتوں پر سختی سے عمل پیرا رہتے۔ ☆ آپ گھر یا باہر کبھی نماز قضا نہ کرتے، شدید بیماری میں بھی نماز کی پابندی فرماتے۔ ☆ نمازِ باجماعت کا ایسا جذبہ تھا کہ مرحبا! اگر کبھی مؤذن مقررہ وقت سے لیٹ ہو جاتا تو خود ہی اذان دے دیتے۔ ☆ روزوں سے ایسی محبت تھی کہ سخت بیماری میں بھی آپ روزے نہ چھوڑتے۔ ☆ کیسی ہی مصروفیت ہوتی نمازِ فجر کے بعد قرآنِ پاک کے ایک پارے کی تلاوت فرمایا کرتے۔ ☆ بعدِ نمازِ جمعہ بلاناغہ 100 بار دُرودِ رضویہ پڑھا کرتے۔

☆اپنی اولاد اور طلبہ کی عملی تعلیم و تربیت کا خصوصی خیال فرمایا کرتے۔ ☆صدر الشّریعہ ایسے عاشقِ رسول تھے کہ جب نعت شریف سُنتے تو ادب سے دونوں ہاتھ باندھ لیتے، آنکھیں بند کر لیتے اور آنکھوں سے عشقِ رسول میں آنسو بہنے لگتے۔ ☆آپ نے سفر مدینہ میں وفات پائی۔ ☆آپ کے مبارک مزار سے پاکیزہ خوشبو کئی دن تک محسوس کی گئی۔ ☆آپ کا بہت بڑا علمی کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اُمّتِ مصطفےٰ کو "**فتاویٰ امجدیہ**" اور "**بہارِ شریعت**" عطا کی۔

جس کے دم سے بہارِ شریعت ملی

ایسے صدرِ شریعت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور صلح کروانے کے چند مدنی پھول بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سُنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صُلح کے مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کے درمیان صُلح کروانا سُنّتِ اِلٰہیہ ہے۔ (فیصلہ

[1] ...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث:۱۷۵

کرنے کے مدنی پھول، ص ۱۳ ملخصًا) حدیثِ پاک میں ہے: مخلوق میں صُلح کرواؤ کیونکہ اللہ کریم بھی بروزِ قیامت مسلمانوں میں صُلح کروائے گا۔ (مستدرک، ۵/۷۹۵، حدیث: ۸۷۵۸) مسلمانوں کے درمیان پیار ومحبت پیدا کرنا اور صُلح کروانا پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی (بھی) سُنّت ہے۔ (صراط الجنان، ۲/۱۹) چنانچہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَوس و خَزرَج دو قبیلوں کے درمیان صُلح کروائی۔ (درمنثور، اٰلِ عمران، تحت الآیۃ: ۲، ۱۰۰/۲۷۹ ماخوذاً) جھوٹ بول کر دو مَردوں یا مَرد اور عورت کے درمیان صُلح کروانا جائز ہے۔ (جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۲/۲۳۷) چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: جھوٹ کہیں ٹھیک نہیں مگر تین جگہوں میں: (1) مَرد کا اپنی عورت کو راضی کرنے کے لیے (جھوٹی) بات کرنا، (2) لڑائی میں جھوٹ بولنا اور (3) لوگوں کے درمیان صُلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء في إصلاح ذات البين، حدیث: ۱۹۴۵، ۳/۳۷۷) جو شخص لوگوں کے درمیان صُلح کرواتا ہے اللہ پاک اُسے ہر کَلِمہ کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اُس کے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، ۳/۳۹۰، رقم: ۴۳۱۸ ملتقطاً) ایسی صلح جائز نہیں جس کی وجہ سے حلال کو حرام کرنا پڑے۔ چنانچہ حُضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صُلح کروانا جائز ہے مگر وہ صُلح (جائز نہیں) جو حرام کو حلال کردے یا حلال کو حرام کردے۔ (ابوداود، کتاب الاقضیة، باب فی الصلح، ۳/۴۲۵، حدیث: ۳۵۹۴)

یاد رہے! بدمذہبوں سے دوستی اور تعلق نہیں رکھنا چاہئے اور نہ ہی ان کے ساتھ رشتہ داری قائم کرنی چاہئے۔ (صراط الجنان، ۶/۴۰۳) بے دِینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول، رسم وراہ، مَوَدَّت ومحبت اُن کی ہاں میں ہاں ملانا اُن کی خوشامد میں رہنا یہ سب منع ہے۔ (صراط الجنان، ۴/۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔**یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی 271 صفحات پر مشتمل کتاب **"آبِ کوثر"** کے صفحہ نمبر 202، 201 پر جو درود شریف کی فضیلت درج ہے، وہ سُنیے اور کثرتِ درود کی سچے دل سے نیّت کیجئے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ایک مریض نزع کی حالت میں تھا (یعنی اُس کی روح جسم سے نکلنے ہی والی تھی)، اس کا دوست تیمار داری کے لیے آیا اور دیکھ کر پوچھا! اے دوست، جاں کنی (موت کے وقت سانس

اُکھڑنے) کی کڑواہٹ کا کیا حال ہے ؟ جواب دیا: مجھے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہو رہی، کیونکہ میں نے علمائے کرام سے سُن رکھا ہے کہ جو شخص حبیبِ خدا، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک کی کثرت کرے، اُسے اللہ پاک موت کی تلخی سے امن دیتا ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً وہ اِسلامی بھائی بہت خُوش نصیب ہیں جو اُٹھتے، بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے، وضو بے وضو، درود پڑھتے ہی رہتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ کثرتِ درود کی سعادت حاصل کرنے کی برکت سے نزع کی سختیاں آسان ہو جائیں گی اور قبر و آخرت کی منزلیں بھی سہولت سے طے ہوں گی۔ اے کاش! ہمارا حال یہ ہو جائے کہ۔۔۔

بیٹھتے اُٹھتے جاگتے سوتے ہو اِلٰہی مرا شِعار دُرُود
جان نکلے تو اس طرح نکلے تجھ پر اے غمزدوں کے یار دُرُود
دل میں جلوے بسے ہوئے تیرے لب سے جاری ہو بار بار دُرُود

(ذوقِ نعت، ص۱۲۵، ۱۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثَواب کی خَاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

موت کی کڑواہٹ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی 649 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب **"حکایتیں اور نصیحتیں"** کے صفحہ 553 پر ہے: (ایک بار اللہ پاک کے نبی) حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ، حضرتِ سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا سام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی قَبْر سے گُزرے تو بنی اِسرائیل نے عَرض کی: "اے رُوْحُ اللہ! اللہ پاک کی بار گاہ میں دُعا فرمائیں کہ وہ اس قَبْر والے کو زِندہ کرے تاکہ ہم اِس سے موت کا تذکرہ سُنیں۔" چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس قَبْر کے قریب دو رَکعت نماز اَدا کرنے کے بعد اللہ پاک سے حضرتِ سام بن نوح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو زِندہ کرنے کی دُعا کی تو اللہ پاک نے اُنہیں زِندہ فرما دیا۔ وہ سَر سے مٹی جھاڑتے ہوئے کھڑے ہو گئے، ان کے سَر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پوچھا: یہ سفیدی تو تمہارے زَمانے میں نہیں تھی؟ اُنہوں نے فرمایا: یَا رُوْحَ اللہ! میں آواز سُن کر سمجھا کہ قِیامت قائم ہو چکی ہے، اِس کے خوف سے میرے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے۔ حضرتِ

سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پوچھا: تمہارے اِنتقال کو کتنا عرصہ ہوا؟ اُنہوں نے بتایا: میرے انتقال کو چار ہزار (4000) سال گزر چکے ہیں، مگر اب تک **موت کی سختی اور کڑواہٹ** مجھ سے نہیں گئی۔ (حکایتیں اور نصیحتیں ۵۵۳)

جاں کَنی کی تکلیفیں ذَبح سے ہیں بڑھ کر کاش! | مُرغ بن کے طَیبہ میں ذَبح ہو گیا ہوتا
کاشکے میں دُنیا میں پیدا نہ ہُوا ہوتا | قبر و حشر کا ہر غم خَتم ہو گیا ہوتا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۵۸۔۱۶۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ **موت کا ذائقہ** بہت تلخ ہے، اس کی کڑواہٹ بڑی تیز ہے۔ غور کیجئے کہ جب 4 ہزار سال گزرنے کے بعد بھی موت کی کڑواہٹ ختم نہیں ہوئی تو جس وقت موت آئے گی، اُس وقت جو موت کی کڑواہٹ اور تلخی محسوس ہو گی اس کا حال کیا ہو گا اور اس میں کتنی شدّت ہو گی؟

دوسری بات یہ بھی سماعت فرمائیں کہ اس روایت میں ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت سام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا کہ ان کے بال کیسے سفید ہو گئے جبکہ ان کے دور میں سفید نہیں ہوتے تھے، تو یاد رکھیں کہ رُوئے زمین پر سب سے پہلے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے بال سفید ہوئے، ان سے پہلے لوگ بوڑھے ہوتے تھے مگر ان کے بال سفید نہیں ہوتے تھے، سب سے پہلے جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے بال سفید ہوئے تو آپ نے اللہ پاک سے عرض کی: مالک یہ کیا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا: یہ وقار ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے ربّ! میرے وقار کو مزید بڑھا دے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۱۹۳ ملخصًا) تو حضرت سام بن نوح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا زمانہ چونکہ حضرت

ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سے پہلے کا ہے، اس لیے ان کے دور میں بال سفید نہیں ہوتے تھے، اسی لیے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان سے پوچھا کہ بال سفید کیوں ہوئے ہیں؟

یہاں اس مدنی پھول پر بھی غور کیجئے! کہ حضرت سام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے جَلِیْلُ الْقَدر اور اُوْلُوالْعَزْم(حوصلے والے) نبی حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے شہزادے ہیں، یہ اُن چند خُوش نصیبوں میں شامل تھے جو حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لائے تھے۔ نبی کا بیٹا اور مقرّبِ الٰہی ہونے کے باوُجود ان کا حال یہ ہے کہ قیامت آجانے کے خوف نے ان کے سارے بال سفید کر دیئے۔ انہیں ایسا خوف لاحق ہوا کہ اِن کے سارے بال سفید ہوگئے۔ ہمیں خود کو دیکھنا چاہیے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں؟

قیامت کیا ہے؟

یقیناً بطورِ مسلمان ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ قیامت برحق ہے۔ قیامت کہتے کسے ہیں؟ آیئے! سماعت کیجئے: اللہ پاک نے ہر ایک کو نیکیوں کی جزا اور گناہوں کی سزا دینے کے لیے ایک دن مقرر فرمایا ہے اس دن کا نام "**قیامت**" ہے، اسے آخِرت اور **یومِ حساب** بھی کہتے ہیں۔ قیامت تب قائم ہوگی کہ جب رُوئے زمین پر اللہ پاک کا نام لینے والا کوئی بھی انسان نہ رہے گا۔ (مسلم،کتاب الایمان، باب ذھاب الایمان آخر الزمان،ص۸۰،حدیث:۳۷۵) تب اللہ پاک کے حکم سے حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام صُور پھونکیں گے جسے سُن کر لوگ بے ہوش ہوجائیں گے اور پھر مرجائیں گے۔ زمین و آسمان، ملائکہ و جنّات، تمام جہان والے مر جائیں گے یہاں تک کہ صُور اور حضرتِ اِسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو بھی موت آئے گی۔

پھر جب اللہ پاک چاہے گا، حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو زندہ کرے گا اور صُور کو پیدا کرکے

اسے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا۔ صُور پھونکتے ہی پھر تمام لوگ، ملائکہ و جنّات اور سب حیوانات دوبارہ زندہ ہو جائیں گے۔(شعب الایمان، باب فی حشر الناس بعد ما یبعثون من قبورھم ،فصل فی صفۃ یوم القیامۃ ، ۱/۳۱۲، حدیث:۳۵۳ملتقطاً) مُردے قبروں سے اُٹھیں گے اور میدانِ محشر کی طرف جائیں گے۔(بخاری،کتاب احادیث الانبیاء ، باب قول اللہ تعالی :وتخذاللہ ---الخ ، ۲/۴۲۰، حدیث: ۳۳۴۹ملخصاً) وہاں ہر ایک کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہو گا۔(پ۱۳، ابراھیم:۴۸) **اس کو قیامت کہتے ہیں۔**

کیا ہم قیامت سے ڈرتے ہیں؟

آج ہمیں غور کرنا چاہیے کہ ہم قیامت سے کتنا ڈرتے ہیں؟ آج ہمیں غور کرنا چاہیے کہ ہم قیامت سے کتنا خوف کھاتے ہیں؟ آج ہمیں غور کرنا چاہیے کہ قیامت کا کتنا ڈر ہمارے دلوں میں ہے؟ آج ہماری لاپرواہیوں اور غفلتوں کا سلسلہ بڑھتا جا رہا ہے، بظاہر یوں لگتا ہے جیسے قیامت کا ڈر، جہنم کے عذاب کا ڈر، پُل صراط کا ڈر، میدانِ محشر کی ہولناکیوں کا ڈر، حساب کتاب کا ڈر، عذابِ قبر کا ڈر اور موت کا ڈر ہمارے دلوں سے نکلتا جا رہا ہے۔

غور تو کیجئے کہ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا** تو کیا ہماری کوئی نماز قضا ہو سکتی تھی؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا** تو کیا **فرض** روزے رکھنے میں سُستیاں ہو سکتی تھیں؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہم زکوٰۃ دینے میں کوتاہی کرتے؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا دوسروں کی غیبتیں سرزد ہوتیں؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہماری زبان جھوٹ سے آلودہ ہوتی؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہمارے ہاتھ حرام کی طرف بڑھتے؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہماری آنکھیں حرام کی طرف

اُٹھتیں؟☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہمارے پاؤں حرام کی طرف چل کر جاتے؟ ☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہمارے کان حرام سننے میں مشغول ہوتے؟☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہماری زبان حرام سے آلودہ ہوتی؟☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا حرام کمائی ہمارے گھر میں داخل ہوتی؟☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا ہم دوسروں کے حقوق پامال کرتے؟اَلْغَرَض!☆**اگر خوفِ قیامت ہمارے دل میں ہوتا تو** کیا گناہوں میں ہمارا دل لگتا یا ہم نیکیاں کرنے والے بنتے؟یقیناً اگر ہم غور کریں تو قیامت کا خوف ہمارے دلوں سے کم ہوتا جارہا ہے۔

اے کاش! ہماری نگاہِ عبرت بیدار ہو جائے اور ہم موت سے ڈرنے والے بن جائیں، **اے کاش!** ہم قبر سے ڈرنے والے بن جائیں۔**اے کاش!** ہم میدانِ محشر کی گرمی اور اس کی ہولناکیوں سے ڈرنے والے بن جائیں۔ **اے کاش!** ہم حساب کتاب کی سختی سے ڈرنے والے بن جائے۔ **اے کاش!** ہم پُل صراط سے گزرنے کو یاد کرتے ہوئے ڈرنے والے بن جائیں۔ **اے کاش!** ہم جہنم کے عذاب سے ڈرنے والے بن جائیں۔یاد رکھئے! آج اگر ہم دنیا میں خوفِ خدا سے سرشار رہے تو یہی خوفِ خدا ہمیں پُل صراط پار کروائے گا، چنانچہ حَضرتِ سَیِّدُنا فُضَیل بِن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فرمانِ عافیَّت نِشان کے مُطابِق خوفِ خدا کے سَبَب کمزور ضعیف اور ناتواں رہنے والے پُل صِراط کو بآسانی پار کر لیں گے۔ آج اگر دنیا میں ہم جہنم سے پناہ مانگتے رہے تو آخرت میں بھی اس سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ جو بَندہ جَہنَّم سے پناہ مانگتا ہے، جَہنَّم کہتا ہے: اے رَبّ! یہ مجھ سے پَناہ مانگتا ہے، تُو اُس کو پَناہ دے۔(مسند أبي يعلى، ۵/ ۷۹ ۳، حديث: ۶۱۶۴، بہارِ شریعت، ۱/ ۱۶۳)

میں رحمت، مغفرت، دوزخ سے آزادی کا سائل ہوں
مہِ رمضان کے صدقے میں فرما دے کرم مولیٰ!

براٴت دے عذابِ قبر سے نارِ جہنّم سے مہِ شعبان کے صدقے میں کر فضل و کرم مولیٰ!
تُو بس رہنا سدا راضی نہیں ہے تابِ ناراضی تُو ناخوش جس سے ہو برباد ہے تیری قسم مولیٰ!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! موت کا ذائقہ، موت کی تلخی اور موت کی کڑواہٹ یہ ہمارا موضوع ہے۔ جب اس بات میں کوئی شک نہیں کہ موت آنی ہے تو یہ بات بھی یقینی ہے کہ نزع کی کیفیت کا سامنا بھی ہونا ہے۔ نزع کی سختیاں، سکرات کی کیفیت، ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھنا، روح نکلنے کی تکلیف کا سامنا کرنا یہ سب آزمائش بھرے کام ہیں۔ اللہ پاک جنہیں چاہتا ہے ان میں آسانیاں عطا فرماتا ہے۔ اے کاش کہ ان مراحل میں رحمتِ الٰہی ہمارے بھی شاملِ حال ہو جائے۔ آج عمومی صورتحال یہ ہے کہ ایک کثیر تعداد ہے جو موت اور اس کی سختیوں سے غافل دکھائی دیتی ہے۔ حالانکہ موت اور اس کی سختیوں سے زیادہ مشکل شاید کوئی اور مرحلہ اس دنیا میں نہیں ہے۔ جب کسی پر جاں کنی کا عالَم طاری ہوتا ہے اور جِسْم سے رُوح نکل رہی ہوتی ہے اس وقت کی تکلیف جیسی کوئی اور تکلیف نہیں، اس وقت کے درد جیسا کوئی اور درد نہیں اور اس وقت کی آزمائش جیسی کوئی اور آزمائش نہیں۔ نَزع کے وَقْت پیش آنے والی سختیوں کا ذِکْر قرآنِ مجید میں بھی مَوجُود ہے۔ چُنانچہ اِرشادِ باری تَعَالٰی ہے:

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِیْدُ ﴿۱۹﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اورآئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ ہے جس سے تُو بھاگتا تھا۔

(پ٢٦، ق:١٩)

موت کی تکلیف مُردہ ہی جانتا ہے

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں مُبلّغِ اسلام، حضرت علّامہ شُعیب حَرِیْفِیْش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: سر کی آنکھوں سے موت کو دیکھنا اور مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام کا مُشاہدہ کرنا اور اس وقت دل میں پیدا ہونے والے خوف اور گھبراہٹ کو جھیلنا ایک ایسا اَمْر ہے جس کی حقیقت بیان کرنے سے ہر بیان کرنے والے کی عِبارَت قاصِر ہے اور اس کی ہولناکی کا اِحاطہ کرنے سے ہر وَضاحت کرنے والا عاجِز ہے۔اِس کی حقیقت وُہی جانتا ہے جو اس مَرحلے سے گُزر چکا ہو۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۱۸۳)

نزع کی شِدّت اور فرامینِ مُصطفٰے:

نزع کے وقت آنے والی تکلیف کو میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کئی مقامات پر بیان فرمایا ہے، آیئے! اس بارے میں چند فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں:

1. حضرت سَیِّدُنا حَسَن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے موت کی تکالیف اور اُس کے حلق میں اَٹک جانے کا ذِکْر کرتے ہوئے فرمایا: یہ تکلیف تلوار کے تین سو (300) وار کے برابر ہے۔[1]
2. بارگاہِ رِسالت میں موت اور اس کی شِدّت کے بارے میں سُوال ہوا تو ارشاد فرمایا: آسان ترین موت ایک کانٹے دار ٹہنی کی طرح ہے جو کہ رُوئی میں پھنسی ہوئی ہو، لہٰذا جب بھی اسے

---

1 ... موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الخوف من اللہ، ۵/ ۴۵۳، حدیث: ۱۹۲

رُوئی سے نکالا جائے گا اِس کے ساتھ رُوئی ضرور آئے گی۔[1]

3. دو جہاں کے راج والے مصطفٰے، عرش کی معراج والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مَریض کی عِیادت کی، پھر اِرْشاد فرمایا: میں جانتا ہوں کہ اس پر کیا گُزر رہی ہے، اس کی کوئی رَگ بھی ایسی نہیں ہے جس پر علیحدہ علیحدہ موت کی تکلیف کا اَثَر نہ ہو رہا ہو۔[2]

4. آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اگر مُردے کا ایک بال بھی زمین وآسمان والوں پر رکھا جائے تو سب کے سب اللہ پاک کے حکم سے مَر جائیں کیونکہ ہر بال میں موت ہوتی ہے اور جس چیز پر بھی موت پڑ جائے وہ بھی مر جاتی ہے۔[3]

5. ایک اور مقام پر فرمایا: **مُعَالَجَةُ مَلَكِ الْمَوْتِ اَشَدُّ مِنْ اَلْفِ ضَرْبَةٍ بِالسَّيْفِ** "یعنی موت کا ہر جھٹکا ہزار ضَربِ تلوار سے سَخْت تر ہے"۔ (کنز العمال، کتاب الموت، باب الثانی، ۲۴۰/۱۵، حدیث ۴۲۱۸۳)

عَطا کر عافیّت تُو نَزع و قَبْر و حَشْر میں یارَبّ وَسیلہ فاطمہ زَہرا کا کر لُطف و کرم مَولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

موت کی تکالیف اور ہماری نازک مزاجی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! ان احادیثِ طیبہ میں روح نکلتے وقت کی تکلیف اور شدت کو جس طرح بیان کیا گیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرنے والا شدید تکلیف

---

1 . . . موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الخوف من اللہ، ۴۵۳/۵، حدیث: ۱۹۴

2 . . . مسند البزار، مسند سلمان الفارسی، ۴۸۰/۶، حدیث: ۲۵۱۲

3 . . . موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الخوف من اللہ، ۴۵۲/۵، حدیث: ۱۹۰

اور درد میں مبتلا ہوتا ہے۔ ہمیں غور کرنا چاہیے کہ ہم تو بہت نازک مزاج ہیں، ہم یہ سب کیسے برداشت کریں گے؟ ہمارا حال تو یہ ہے کہ مچھر کا ڈنک بھی ہمیں برداشت نہیں ہوتا، ہمارا حال تو یہ ہے کہ معمولی سی تکلیف ہو، ہم پورا گھر سر پر اُٹھا لیتے ہیں، ہمارا حال یہ ہے کہ ہمیں نزلہ وزکام بھی ہو جائے تو ہم سے سہا نہیں جاتا، ہمارا حال تو یہ ہے کہ پاؤں میں موچ بھی آجائے تو ہم شور شرابا کرتے ہیں، ہمارا حال یہ ہے کہ سر میں درد ہو تو ہم اس پر بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے گویا کہ سب کے سر میں درد کر دیتے ہیں، ہمارا حال یہ ہے کہ جسم کا ہلکا پھُلکا درد بھی ہمیں بستر سے اٹھنے نہیں دیتا، جب ہم اتنے نازک مزاج ہیں تو وقتِ نزع طاری ہونے والی تکالیف کی شدّت کو کیسے برداشت کریں گے؟ **اللہ** پاک ہمیں دُنیا وآخرت میں **عافیت،عافیت اور عافیت** نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

آمنہ کے پسر ، خیر سے ہوں بسر زِیست کے پیچ و خم، تاجدارِ حرم

(وسائل بخشش مرمم، ص ۲۴۸)

مختصر وضاحت: اے آمنہ کے پیارے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ایسا کرم فرما دیجئے کہ ہماری زندگی کے معاملات خیر سے گزر جائیں۔

موت کو یاد کر پیارے!

ذرا سوچئے تو سہی، وہ کیسا منظر ہوگا ☆**جب ہماری روح** ہمارے بدن کا ساتھ چھوڑ رہی ہوگی، ☆**موت کے فِرِشتے** رگ رگ سے رُوح نکال رہے ہوں گے، ☆**ہمارے ہوش وحواس خطا ہو چکے ہوں گے**، ☆**ہم سب سمجھ رہے ہوں گے** مگر دوسروں کو سمجھانے سے عاجز ہوں گے، ☆**ہم سب دیکھ رہے ہوں گے** مگر بیان کرنے کی ہمت نہیں ہوگی، ☆**روح نکالنے والے فرشتے** ہمارے سامنے ہوں

گے ☆ **روح لے جانے والے فرشتے** ہمیں گھیر لیں گے، ☆ **وہ موت جسے ہم ناپسند کرتے تھے**، وہ اپنی تمام تر حقیقتوں کے ساتھ ہمارے سامنے ہو گی، ☆ **وہ موت جس سے ہم بھاگتے تھے** آج ہمیں وہ بھاگنے نہیں دے گی، ☆ **وہ موت جس سے ہم غافل ہو گئے تھے** آج وہ ہماری غفلت کا پردہ چاک کرنے کو ہو گی، ☆ **وہ موت جسے ہم نے بُھلا دیا تھا** آج وہ ہمیں خوب یاد آ رہی ہو گی۔ ☆ دنیا کا وہ ساز و سامان جو ایک ایک کر کے ہم نے اکٹھا کیا ہو گا **سب ہم سے چُھوٹ رہا ہو گا**، ☆ **مال و دَولت** بھی چھُوٹ رہے ہوں گے، ☆ **بنگلہ و گاڑی** بھی جُدا ہو رہے ہوں گے، ☆ **بینک بیلنس** سے بھی ہم نااُمید ہو رہے ہوں گے، ☆ **اہل و عیال** بھی ساتھ چھوڑ رہے ہوں گے، ☆ **ہمارا جسم ٹھنڈا پڑ رہا ہو گا**، ☆ **پہلے پاؤں ٹھنڈے پڑیں گے**، ☆ **پھر پنڈلیاں ٹھنڈی پڑ جائیں گی**، ☆ **پھر ٹانگوں سے روح نکل جائے گی**، ☆ پھر آہستہ آہستہ **سارا بدن بے جان ہو جائے گا**۔ ☆ جسم کی گرمی آہستہ آہستہ ٹھنڈک میں بدل رہی ہو گی، ☆ **ایڑی سے ایڑی ملائی جارہی ہو گی**، ☆ **زبان تالو سے چپک رہی ہو گی**، ☆ **آنکھوں کے ڈھیلے** اوپر کی طرف چڑھ رہے ہوں گے، ☆ **سر ایک طرف ڈھلکنے لگے گا**، ☆ **ہونٹ سُوکھ رہے ہوں گے**، ☆ **زَبان شکڑ رہی ہو گی**، ☆ **اُنگلیاں نیلی پڑ رہی ہوں گی**، ☆ **جسم کا سرخ و سفید رنگ** مٹیالے رنگ میں بدل رہا ہو گا، اَلْغَرَض! عجیب بے بسی کا سماں ہو گا۔ غور کیجئے! اُس وَقْت ہم پر کیا گزر رہی ہو گی۔ اُس وقت تکلیف تو اتنی شدت کی ہو گی کہ **اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ!**

حالتِ نَزع کی مَنظر کَشی

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نَزع کی تکلیف کی شدت اور اس کی کیفیات کی مَنظر کَشی کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: نَزع اُس تکلیف کا نام ہے جو براہِ راست رُوح پر نازِل ہوتی ہے اور تمام اَجزاء کو گھیر لیتی ہے یہاں تک کہ رُوح کا وہ حِصّہ بھی تکلیف محسوس کرتا ہے جو

بدن کی گہرائیوں میں ہے۔ نَزع کی تکالیف براہِ راست رُوح پر حملہ آور ہوتی ہیں اور پھر یہ تکالیف تمام بدن میں یوں پھیل جاتی ہیں کہ ہر ہر رَگ، پٹھے، حصّے اور جوڑ سے رُوح کھینچی جاتی ہے، ہر بال کی جڑ سے یہاں تک کہ سَر سے لے کر پاؤں تک کھال کے ہر حصّے سے رُوح نکالی جاتی ہے، لہٰذا اُس وَقْت کی تکلیف اور درد کا کون اَندازہ کر سکتا ہے۔ بُزرگوں نے تو یہاں تک فرمادیا ہے کہ موت کی تکلیف تلوار کے وار، آرے کے چِیرنے اور قینچی کے کاٹنے سے بھی زِیادہ تکلیف دہ ہے کیونکہ جب تلوار کا وار بدن پر پڑتا ہے تو بدن کو تکلیف اسی وَجہ سے محسوس ہوتی ہے کہ اس کا رُوح کے ساتھ تَعَلُّق قائم ہے۔ تو ذرا اَندازہ کرو کہ اس وَقْت کس قدر تکلیف ہو گی جب تلوار براہِ راست رُوح پر پڑے گی؟ جب کسی کو تلوار سے زَخْمی کیا جائے تو مدد مانگ سکتا ہے، چیخ وپُکار کر سکتا ہے، کیونکہ اس کے زَبان و جسم میں طاقت مَوجُود ہے، جبکہ مرنے والے کی آواز اور چیخ وپُکار تکلیف کی وَجہ سے خَتم ہو جاتی ہے کیونکہ **موت کی تکلیف** اس وَقْت دل پر غَلَبہ کر لیتی ہے، **موت کی تکلیف** پورے بدن کی طاقت چھین کر ہر حصّے کو کمزور کر دیتی ہے، **موت کی تکلیف** کسی بھی حصّے میں مدد مانگنے کی طاقت نہیں رہنے دیتی، **موت کی تکلیف** سوچنے سمجھنے کی صلاحیّت پر غالب آکر اسے حیران و پریشان کر دیتی ہے، **موت کی تکلیف** زَبان کو گُونگا اور باقی جِسْمانی حِصّوں کو بے جان کر دیتی ہے، یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص نزع کے وَقْت رونا چاہے، چِلّانا چاہے، مدد مانگنا چاہے تب بھی ایسا نہیں کر سکتا اور اگر کچھ طاقت باقی بھی ہو تو اس وَقْت حلق اور سینے سے غَرغَرہ اور گائے بیل کے ڈکرانے کی آواز ہی آتی ہے، رَنگ مٹیالا ہو جاتا ہے گویا مٹی سے بنا تھا تو مرتے وقت بھی مٹی ظاہِر ہوتی ہے، ہر رَگ سے رُوح نکالی جاتی ہے، جس کی وَجہ سے تکلیف جسم کے اَندر باہر ہر جگہ پھیل جاتی ہے، آنکھوں کے ڈھیلے اُوپر چڑھ جاتے ہیں، ہونٹ سُوکھ جاتے ہیں، زبان سُکڑ جاتی ہے اور اُنگلیاں نیلی پڑ جاتی ہیں، جس بدن کی ہر ہر رَگ سے رُوح نکالی جا چکی ہو، اس کی حالت

مَت پُوچھو کیونکہ اگر جِسْم کی ایک رَگ بھی کھنچ جائے تو بہت زِیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ پوری رُوح کو ایک رَگ سے نہیں بلکہ ہر ہر رَگ سے نکالا جاتا ہے تو کس قَدر تکلیف ہوتی ہوگی؟ اور پھر آہستہ آہستہ جسم کے ہر ہر حِصّے پر موت طاری ہوتی ہے، پہلے قدم ٹھنڈے پڑتے ہیں، پھر پنڈلیاں اور پھر رانیں ٹھنڈی پڑ جاتی ہیں اور یوں جِسْم کے ہر ہر حِصّے کو سختی کے بعد پھر سختی اور تکلیف کے بعد پھر تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہاں تک کہ رُوح حلق تک کھینچ لی جاتی ہے، یہی وہ وَقْت ہوتا ہے جب مرنے والے کی اُمّیدیں دُنیا اور دُنیا والوں سے ختم ہو جاتی ہیں اور پھر حسرت و ندامت اسے چاروں جانب سے گھیر لیتی ہے۔ (احیاء العلوم، ۵/۲۰۸ ملتقطاً)

نزع میں رَبِّ غَفّار تجھ سے موت سے قبل بیمار تجھ سے
طالبِ جلوۂ مُصْطَفٰے ہے یا خُدا تجھ سے میری دُعا ہے

وِردِ لب کلمہ طَیِّبہ ہو اور ایمان پر خاتمہ ہو
آ گیا ہائے وقتِ قضا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

یاخدا ماہِ رَمضاں کے صدقے سچی توبہ کی توفیق دیدے
نیک بن جاؤں جی چاہتا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۱۳۵، ۱۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

موت سے پہلے سچی توبہ کر لیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ☆ قبل اس کے کہ ہم بھی نَزع کی دَرْدناک کیفیت

میں مبتلا ہو جائیں، ☆ **قبل اس کے کہ** روح نکلنے کی تکلیف سے ہمارا جسم بھی مفلوج ہو جائے، ☆ **قبل اس کے کہ** ہمیں بھی موت کے فرشتے گھیر لیں، ☆ **قبل اس کے کہ** وقتِ اَجل (موت کا وقت) آن پہنچے اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے، ☆ **قبل اس کے کہ** حسرت وندامت ہمیں گھیر لے، ہمیں اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کر لینی چاہیے۔ ہمیں موت آنے سے پہلے پہلے اللہ پاک سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لینی چاہیے۔ **اے کاش!** ہم ہر رات کو اپنی زِندگی کی آخری رات تصور کریں، ہر رات سونے سے قبل اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر کے سوئیں، اے کاش! **صَلٰوۃُ التَّوبہ** والے **مدنی انعام** پر عمل کی سعادت ملتی رہے، آیئے! سُنتے ہیں کہ وہ مدنی انعام کیا ہے؟

مدنی انعام نمبر 16 ہے: کیا آج آپ نے کم از کم ایک بار (بہتر یہ ہے کہ سونے سے قبل) **صَلٰوۃُ التَّوبہ** پڑھ کر دن بھر کے بلکہ سابقہ ہونے والے تمام گناہوں سے **توبہ** کر لی؟ نیز خدانخواستہ گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً **توبہ** کر کے آیندہ وہ گناہ نہ کرنے کا عہد کیا؟

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے میں اگر اِستقامت مل گئی تو اس کی برکت سے اِس مدنی انعام پر بھی عمل ہوتا رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! گناہ انسان سے ہی ہوتے ہیں لیکن گناہوں پر ڈَٹے رہنا، ان پر اِصرار کرتے رہنا اور توبہ سے منہ موڑ لینا بہت بڑی حماقت ہے، بندۂ مومن کی شان یہ ہے کہ اگر اس سے کوئی گناہ سَرزَد ہو جائے تو وہ فوراً توبہ کرتا ہے، پھر گناہ ہو جائے تو وہ پھر توبہ کرتا ہے پھر گناہ ہو جائے تو وہ پھر توبہ کرتا ہے، اَلْغَرَض! بار بار توبہ کرنا ایمان کے تقاضوں میں سے ایک تقاضا ہے۔ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر توبہ کرنے اور اپنے گناہوں سے معافی مانگنے کا حکم فرمایا ہے اور جو لوگ اللہ پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کر لیتے ہیں، اللہ پاک ان سے بہت خُوش

ہوتا اور ان پر اپنا خُصُوصِی فَضل و کرم بھی فرماتا ہے۔ چُنانچہ پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمَائِدہ کی آیت نمبر 39 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۳۹)

ترجَمۂ کنزُالایمان: تو جو اپنے ظُلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مِہر (مہربانی) سے اس پر رُجوع فرمائے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(پ ۶، المائدة: ۳۹)

تفسیر "صِراطُ الجِنان" میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت لکھا ہے کہ توبہ نِہایت نَفیس شے ہے، کتنا ہی بڑا گُناہ ہو، اگر اس سے توبہ کر لی جائے تو اللہ پاک اپنا حق مُعاف فرما دیتا ہے اور توبہ کرنے والے کو عذابِ آخرت سے نَجات دے دیتا ہے۔ (صِراط الجنان، ۲/ ۴۳۰)

بڑی کوششیں کی گُنہ چھوڑنے کی
رہے آہ! ناکام ہَم یاالٰہی!
مجھے سچّی تَوبہ کی تَوفیق دیدے
پئے تاجدارِ حَرَم یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدنی انعامات"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ

اسلامی کے مدنی ماحول میں بار بار توبہ کرنے اور توبہ پر ثابت قدم رہنے کا ذہن دیا جاتا ہے، ہم بھی توبہ کا ذہن بنانے اور اپنی توبہ پر ثابت قدمی پانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ ملایئے۔ ذیلی حلقوں کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"مَدَنی اِنْعامات"** کے مُطابِق روزانہ فِکرِ مدینہ کرتے ہوئے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمَّہ دار کو مَدَنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا بھی ہے۔

یاد رہے! **مدنی انعامات** پر خود عمل کرتے ہوئے دیگر عاشقانِ رسول میں مدنی انعامات کے رسائل تقسیم کرنا اور پھر مہینا ختم ہونے پر ان سے وصول کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ 12 مدنی کاموں میں سے اس مدنی کام **"مدنی انعامات"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"مدنی انعامات"** کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اور بالخصوص ذمہ داران اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ سے طلب کرنے کے ساتھ ساتھ سے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ اس رسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے، ☆ مدنی انعامات کیا ہیں؟ ☆ فکرِ مدینہ کیسے کی جائے؟ ☆ مدنی انعامات کے مقاصد ☆ مدنی انعامات کی درجہ بندی، ☆ چند مدنی انعامات کے طبّی و سائنسی فوائد، ☆ اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ ☆ مدنی انعامات کی برکتیں، ☆ مدنی انعامات کے متعلق فرامینِ امیر اہلسنّت ☆ مدنی انعامات کے بارے میں مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں کے مدنی پھول ☆ مدنی انعامات سے مُتَعَلِّق شرعی و تنظیمی احتیاطوں پر مشتمل سوالات جوابات وغیرہ۔

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسخہ ہیں، ☆ مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور

اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں☆مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصطَفٰے کی لازوال دَوْلت ہاتھ آتی ہے☆مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ(Gift)بزرگانِ دِین رَحمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی یاد دِلاتا ہے،☆مَدَنی اِنعامات بُزرُگانِ دِین کے نَقشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحَاسَبَہ کرنے کا بہترین ذَرِیْعَہ ہے۔

مدنی انعامات کی برکتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مدنی انعامات کی وجہ سے کثیر اسلامی بھائیوں کو برکتیں حاصل ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ چنانچہ

صوبہ پنجاب کے شہر فیصل آباد کے اطراف میں رہنے والے ایک اسلامی بھائی کا ڈیڑھ سال میں کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ انہوں نے فکرِ مدینہ (اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کو دعوتِ اسلامی کی اِصطلاح میں فکرِ مدینہ کہا جاتا ہے) نہ کی ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی انعامات پر عمل کی برکت سے انہیں سورۂ ملک زبانی یاد ہوگئی، اسی طرح حیدرآباد بابُ الاسلام، سندھ کے ایک اسلامی بھائی کو ماہِ رجب المرجب 1426 ھ کی ایک رات خواب میں مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لبہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مدنی انعامات سے متعلق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ پاک اس کی مغفرت فرمادے گا۔

مِرے تم خَواب میں آؤ، مِرے گھر روشنی ہوگی مِری قسمت جگا جاؤ، عِنایت یہ بڑی ہوگی
مجھے گر دِید ہوجائے، تو میری عِید ہوجائے تِرا دِیدار جب ہوگا، مجھے حاصِل خوشی ہوگی
میں بَن جاؤں سَراپا "مَدَنی اِنعامات" کی تَصویر بَنُوں گا نیک یااللہ اگر رَحمت تِری ہوگی

(وسائل بخشش مُرمَّم، ص۳۹۱-۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بزرگوں کے بتائے ہوئے احوالِ موت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم موت کی تلخی اور اس کے ذائقے کے بارے میں سُن رہے تھے، اس میں شک نہیں کہ مرتے وقت مُردے کو جو تکلیف ہوتی ہے، اسے لَفْظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا، لیکن بعض بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے اپنی وفات کے اوقات میں ہمیں سمجھانے اور موت کی سختیوں کا اِحْساس دِلانے کیلئے انہیں مثالوں کے ذَریعے بیان کیا ہے۔ آیئے! اسی بارے میں چند روایات سنتے ہیں:

مرنے والے پر تعجُّب

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللهُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میرے والِدِ مُحترم حضرت عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللهُ عَنْہُ فرمایا کرتے تھے: "مجھے مرنے والے انسان پر تعجُّب ہوتا ہے کہ عقل اور زبان ہونے کے باوُجُود وہ کیوں موت اور اس کی کیفیَّت بیان نہیں کرتا۔" آپ رَضِیَ اللهُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب میرے والِدِ محترم رَضِیَ اللهُ عَنْہُ کا وقتِ وِصال قریب آیا تو میں نے عرض کی: "اے بابا جان (رَضِیَ اللهُ عَنْہُ)! آپ تو ایسے ایسے فرمایا کرتے تھے۔" تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا: "اے میرے بیٹے! موت اس سے زِیادہ سَخْت ہے کہ اس کو بیان کیا جائے، پھر بھی میں کچھ بیان کئے دیتا ہوں۔ اللہ پاک کی قسم! گویا میرے کندھوں پر رَضْوٰی (ایک مشہور پہاڑ) اور تہامہ کے پہاڑ رکھ دیئے گئے ہیں اور گویا میری رُوح سُوئی کے ناکے سے نکالی جارہی ہے، گویا میرے پیٹ میں ایک کانٹے دار ٹہنی ہے اور آسمان، زمین سے مل گیا ہے اور میں ان دونوں کے دَرمیان ہوں۔ (المستدرک،کتاب معرفة الصحابة، باب وصف الموت فی حالة

النزع، ۵/ ۵۶۹، حدیث ۵۹۶۹)

موت ایسے جیسے زندہ چڑیا کو بھوننا

منقول ہے کہ حضرتِ سیّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے اللہ کریم نے پوچھا کہ موت کو کیسا پایا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے جواب دیا: موت اس چڑیا کی مانند ہے جسے زندہ کڑاہی میں بھُونا جارہا ہو، اب نہ تو وہ مرے کہ راحت پائے اور نہ نجات پائے کہ اُڑ جائے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب الذکر والموت ومابعدھا، باب ثالث فی سکرات الموت۔۔۔الخ، ۵/ ۲۱۰)

موت کی شِدّت

ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ بیماروں کی عِیادت بہت زِیادہ کیا کرتے اور پوچھتے: تم موت کو کیسا پاتے ہو؟ جب ان کا آخری وَقْت آیا تو کسی نے پُوچھا: آپ موت کو کیسا پاتے ہیں؟ فرمایا: گویا آسمانوں کو زمین سے مِلادِیا گیا ہے اور میری رُوح سُوئی برابر سُوراخ سے نکل رہی ہے۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۵۱۷)

یاالٰہی بُھول جاؤں نَزع کی تکلیف کو
شادیِ دِیدارِ حُسنِ مُصْطَفٰے کا ساتھ ہو!

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۲)

مختصر وضاحت: یعنی اے مالکِ کریم! موت کی سختیاں اور تکالیف بہت شدید ہیں، لہٰذا اگر مرتے وقت تیرے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حسین جلووں کا نظارہ ہو جائے تو اِس خوشی میں موت کی سختیوں کی شِدَّت کو ہی بھُول جاؤں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم موت کی تلخی کے بارے میں سُن رہے تھے، یقیناً گناہوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب اور بُری صحبتوں نے ہمیں فکرِ آخرت اور فکرِ موت سے بہت دُور کردیا ہے، ہمارے بزرگوں کا یہ طریقہ تھا کہ وہ پاکیزہ لوگ کثرت سے موت کو یاد کرتے تھے، ہمیں بھی موت کو یاد کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔ بعض بزرگوں کے بارے میں تو منقول ہے کہ جب ان کے سامنے موت اور قبر و آخرت کی بات کی جاتی تو ان کی حالت غیر ہو جاتی، کسی کا جسم سُن پڑ جاتا تو کسی کے آنسوؤں کی لڑی بن جاتی، کوئی آہ وزاری میں مصروف ہو جاتا تو کوئی خوف سے بے قرار ہو جاتا۔

اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! جن بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے **واقعات** ہم نے سُنے، یہ وہ عظیم ہستیاں ہیں جن کے دن رات گناہوں سے بچ کر **اللہ** پاک کی عبادت میں گزرتے تھے، یہ وہ عظیم ہستیاں ہیں جن کی **زبان فضول گوئی** سے بچ کر **اللہ** پاک کا ذِکر کرتی تھی، یہ وہ عظیم ہستیاں ہیں جن کی آنکھیں **اللہ** پاک کے خوف سے جُھکی رہتی تھیں، جبکہ ہمارا حال اس کے بالکل اُلٹ ہے، ہم تو ہنس ہنس کر گناہ کر رہے ہوتے ہیں اور ندامت و شرمندگی بھی نہیں ہوتی، **ہمارا بنے گا کیا؟** ہمارے دِل کی سختی کس قدر بڑھ چکی ہے کہ موت کا تذکرہ اچھا نہیں لگتا، کوئی موت اور آخرت کی تیاری کی بات کرے تو دِل اُکتانے لگتا ہے، ذہن کوئی نصیحت کی بات قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا، **اے کاش!** ہم بھی اپنے بزرگوں کی طرح موت اور قبر کے خوف سے بے قرار رہنے والے بن جائیں۔ اس میں شک نہیں کہ موت کی سختیاں بے پناہ ہیں، لیکن اُس وَقْت اگر کَرَم ہو جائے اور پیارے آقا، حبیبِ کبریا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جَلْوہ گری ہو جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ مَوت کی تمام سَخْتِیاں آسان ہو جائیں، حضرت علامہ مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیح میں لکھتے ہیں: "عُلَماء فرماتے ہیں

کہ اب بھی حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے خاص خُدَّام کو اُن کے مرتے وقت کَلِمہ پڑھانے تَشْرِیف لاتے ہیں، ایسے لوگ(بھی) دیکھے گئے(ہیں) جنھوں نے مرتے وَقْت حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَشْرِیف آوری کی خبر حاضِرین کو دی، خُود بسترِ مَرْگ پر اُٹھ کھڑے ہوئے، حاضِرین سے کہا، تَعْظِیم کرو، حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آ گئے۔"(مرآۃ المناجیح،۲/۴۲۶) کاش ہم گُناہگاروں پر بھی کرم ہو جائے اور مرتے وَقْت جلوۂ مُصْطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جھلک نصیب ہو جائے۔

یہ عرض گنہگار کی ہے شاہِ زمانہ
جب آخِری وَقت آئے مجھے بُھول نہ جانا

سکرات کی جب سختیاں سرکار ہوں طاری
لِلّٰہ! مجھے اپنے نظاروں میں گُمانا

ڈر لگتا ہے ایماں کہیں ہو جائے نہ برباد
سرکار بُرے خاتمے سے مجھ کو بچانا

جب روح مِرے تن سے نکلنے کی گھڑی ہو
شیطانِ لعیں سے مِرا ایمان بچانا

جب دم ہو لبوں پر اے شَہَنشاہِ مدینہ
تم جلوہ دکھانا مجھے کلمہ بھی پڑھانا

آقا مِرا جس وَقت کہ دم ٹُوٹ رہا ہو
اُس وَقت مجھے چہرۂ پُرنور دِکھانا

سرکار! مجھے نَزْع میں مت چھوڑنا تنہا
تم آ کے مجھے سورۂ یاسین سُنانا

(وسائلِ بخشش، ص۳۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس تجہیز و تکفین

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم نے موت کے ذائقے اور تلخی سے متعلق بیان سُنا، یقیناً یہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہی ہے جو ہمیں دنیا کے ساتھ ساتھ فکرِ آخرت کی بھی تلقین کرتا ہے، ہم سب اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر موت کو یاد رکھتے ہوئے آخرت کی تیاری میں لگ

جائیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی اس وقت 107 شعبہ جات کے ذریعے دنیا بھر میں دِین کا پیغام عام کر رہی ہے، انہی شعبہ جات میں سے **ایک** شعبہ **"مجلس تجہیز و تکفین"** بھی ہے،اس مجلس کے کاموں میں ،شریعت اور مدنی مرکز کے دیے گئے طریقِ کار کے مطابق مسلمان میّتوں کے غسل و کفن اور لواحقین کی غمگساری کے تمام معاملات سرانجام دے کر ثواب کمانا ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجلس تجہیز و تکفین کے تحت وقتاً فوقتاً،ملک و بیرونِ ملک ذِمہ داران و عاشقانِ رسول کے سُنّتوں اجتماعات کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے۔ مجلس تجہیز و تکفین کے تحت تِیجے، چہلم اور برسی کے موقع پر ایصالِ ثواب کے اجتماع کی بھی ترکیب کی جاتی ہے اور ان میں تقسیمِ رسائل کی ترکیب کی جاتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجلسِ تجہیز و تکفین اور مجلسِ آئی ٹی کی مشترکہ کوشش سے عاشقانِ رسول کی آسانی کے لئے موبائل اپلی کیشن بنام "Muslim's Funeral"(تجہیز و تکفین) بھی بنائی گئی ہے، جس میں نزع کے وقت کے اہم اُمور، غُسلِ میّت کا مکمل طریقہ کار، کفن تیار کرنے کا طریقہ، نمازِ جنازہ کا طریقہ، قبر بنانے اور تدفین کے تمام معاملات بذریعہ Video 3D سکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ رکھنے والے اسلامی بھائی اس اپلی کیشن کو پلے اسٹور(Play Store) سے "Muslim's Funeral" کے نام سے سرچ (Search) کر کے انسٹال (Install) کر سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور **قبر و دفن** کے چند مدنی پھول بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے

مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

قَبْر و دفن کے مَدَنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! قَبْر و دَفن کے بارے میں چند مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔☆ایک قَبْر میں ایک سے زیادہ مُردے بِلا ضَرورت دَفن کرنا جائز نہیں اور ضَرورت ہو تو کر سکتے ہیں۔(بہار شریعت ۱/۸۴۶، عالمگیری ۱/۱۶۶) ☆ جنازہ قَبْر سے قبلے کی جانِب رکھنا مُستَحب ہے تاکہ میِّت قبلے کی طرف سے قَبْر میں اُتاری جائے۔ قَبْر کی پائنْتی (یعنی پاؤں کی جانِب والی جگہ) رکھ کر سَر کی طرف سے نہ لائیں۔(بہارِ شریعت، ۱/ ۸۴۴) ☆حَسْبِ ضَرورت دو یا تین اور بہتر یہ ہے کہ قَوی (طاقت ور) اور نیک آدمی قَبْر میں اُتریں۔ عَورت کی میِّت مَحارِم اُتاریں یہ نہ ہوں تو دیگر رِشتے دار یہ بھی نہ ہوں تو پرہیز گاروں سے اُتروائیں۔(عالمگیری، ۱/ ۱۶۶) ☆عَورت کی میِّت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چُھپائے رکھیں۔☆قَبْر میں اُتارتے وَقْت یہ دُعا پڑھیں: بِسْمِ اللہِ وَبِاللہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللہ۔(تنویر الابصار، ۳/ ۱۶۶) ☆قَبْر کچّی اینٹوں سے بند کر دیں اگر زَمین نَرْم ہو تو (لکڑی کے) تختے لگانا بھی جائز ہے۔(بہارِ شریعت، ۱/ ۸۴۴) ☆اب مِٹّی دی جائے، مُستَحَب یہ ہے کہ سِرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹّی ڈالیں۔(جوھرہ، ص ۱۴۱) ☆ جتنی مِٹّی قَبْر سے نکلی ہے اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔(فتاویٰ ھندیة، ۱/ ۱۶۶) قَبْر چَوکھونٹی (یعنی چار کونوں والی) نہ بنائیں بلکہ اِس میں ڈھال رکھیں جیسے اُونٹ کا کوہان، (دفن کے بعد) اِس پر پانی چھڑکنا بہتر ہے، قَبْر ایک بالشت اُونچی ہو یا معمولی سی زائد۔ (بہار شریعت، ۱/ ۸۴۶ مُلَخَّصاً) ☆دفن کے بعد قَبْر پر اذان دینا کارِ ثواب اور میِّت کے لئے نہایت نَفْع بخش ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۳۷۰ ماخوذاً)

---

1 ...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب و السنة، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

سَعَادَۃُ الدَّارَین میں ہے کہ ایک شخص نے دَربارِ رسالت میں حاضِر ہو کر تنگدستی اور تنگیِ رِزْق کی شِکایت کی تو قاسمِ نعمت، نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر میں داخل ہوا کرو تو سلام کرلیا کرو، چاہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سَلام کہا کرو اور ایک مرتبہ سورۂ اِخلاص یعنی **قُلْ ھُوَ اللہ** شریف پڑھ لیا کرو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ پاک نے اس پر رِزْق کھول دیا حتّٰی کہ

اس کے ہمسایوں (Neighbours) اور رِشتے داروں کو بھی اس رِزْق سے حصّہ پہنچا۔[1]

قلیل روزی پہ دو قناعت، فُضُول گوئی سے دیدو نفرت   دُرُود پڑھتا رہوں بکثرت، نبیِ رحمت شفیعِ اُمت

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنی اور دوسروں کی **اصلاح** کے لیے کوشش کرنا اسلام کے بنیادی مقاصد میں سے ہے۔ آج ایک تعداد ہے جو اس مقصد کو بُھولتی جارہی ہے، اصلاح کا

---

[1] ... سعادۃ الدارین، الباب الثانی فیما ورد فی فضل الصلاۃ و التسلیم... الخ، حرف الجیم، ص ۸۴

[2] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

ایک بہترین ذریعہ مُحاسَبۂ نفس (یعنی غوروفکر) بھی ہے، آج ہم مُحاسَبۂ نفس کی اہمیت اور اس کے فوائد سے متعلق سُنیں گے۔ بزرگوں کے مُحاسَبۂ نفس کے کچھ واقعات بھی سُنیں گے، آج کے دور میں ہم روزانہ کی بنیاد پر اپنے اعمال کا جائزہ کس طرح کرسکتے ہیں؟ اس بارے میں بھی کچھ مدنی پھول بیان کئے جائیں گے۔ اللہ کرے کہ سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب ہوجائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! سب سے پہلے **مُحاسَبۂ نَفس** کی برکت پر ایک حکایت سنتے ہیں:

اے نَفس! اللہ سے ڈر!

بنی اسرائیل کا ایک شخص نہایت عِبادت گُزار تھا۔ وہ رات میں اللہ پاک کی عِبادت میں مصروف رہتا اور دن میں گھُوم پھر کر کچھ چیزیں لوگوں کو بیچا کرتا۔ وہ اکثر اپنے نَفس کا مُحاسَبہ کرتے (یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لیتے) ہوئے کہتا: "اے نَفس! **اللہ سے ڈر۔**" ایک دن وہ حسبِ معمول اپنے گھر سے روزی کمانے کے لئے نکلا اور چلتے چلتے ایک امیر کے دروازے کے قریب پہنچا اور اپنی اشیا بیچنے کے لئے آواز لگائی۔ امیر کی بیوی نے جب اس حَسِین شَخْص کو اپنے دروازے کے قریب دیکھا تو اُسے بہانے سے محل کے اندر بُلا لیا پھر اُس سے کہنے لگی: اے تاجر! میرا دل تمہاری طرف مائل ہوچکا ہے، میرے پاس بہت مال ہے اور بہترین لِباس ہیں، تم یہ کام چھوڑ دو میں تمہیں ریشمی لِباس اور بہت سا مال دُوں گی۔ یہ پیش کش سُن کر اس کا نَفس اس عورت کی طرف مائل ہونے لگا، مگر فوراً اس نے اپنی عادت کے مطابق (نَفس کو مُخاطب کرتے ہوئے) کہا: **"اے نَفس! اللہ سے ڈر!"** پھر اس عورت کو جواب دیا: "مجھے اپنے رَبّ کریم کا خوف ہے۔" وہ عورت کہنے لگی: "تم میری خواہش پوری کئے بغیر یہاں سے نہیں جاسکتے۔" اس شخص نے پھر

کہا: **"اے نَفْس! اللہ سے ڈر۔"** اور نَجات کا طریقہ سوچنے لگا۔ بالآخر اس نے عورت سے کہا: "مجھے مُہلت دو کہ میں وُضُو کر کے دو رَکعتیں ادا کر لوں۔" اجازت ملنے پر اس نے وُضُو کیا اور چھت پر چلا گیا، وہاں اس نے دو رَکعَت نماز ادا کرنے کے بعد چھت سے نیچے جھانکا تو اس کی اونچائی (تقریباً) بیس (20) گز تھی۔ اس نے بے بسی سے اللہ پاک سے دعا کی: "اے میرے مالک! میں طویل عرصے سے تیری عِبادت میں مشغول ہوں، مجھے اس آفت سے نجات عطا فرما۔" یہ کہہ کر وہ چھت سے کُود گیا، اللہ پاک نے حضرت سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دِیا: "جاؤ میرے بندے کو زمین تک پہنچنے سے پہلے سنبھال لو، کیونکہ اس نے میری ناراضی کے خوف سے چھلانگ لگائی ہے۔" حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے نہایت تیزی سے آکر اس شخص کو تھام لِیا اور زمین پر بٹھا دیا۔ اس آفت سے بچ کر وہ خوشی خوشی اپنے گھر کی طرف چل دیا۔ گھر پہنچا تو دیکھا کہ اس کے گھر والے بھوک اور پیاس کی شدت سے غم ناک تھے، وہ بھی انہی کے ساتھ بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر میں اس کا ایک پڑوسی آیا اور اس نے اس عابد سے کہا کہ کچھ روٹیاں دے دو، عابد کہنے لگا: اللہ کی قسم ہمارے پاس تو کھانے کو کچھ بھی نہیں، تنور دیکھو اس میں بھی کچھ نہیں ہے۔ وہ پڑوسی تنور کی طرف بڑھا تو اس میں اسے پکی ہوئی روٹیاں نظر آئیں۔ اس نے عابد کو اس بات کی خبر دی۔ جب اس کے گھر والوں نے یہ معاملہ دیکھا تو انہیں بڑا تعجب ہوا، اس عابد کی بیوی کہنے لگی: یقیناً اس میں ہمارا کچھ کمال نہیں بلکہ یہ سب تیری برکت اور کرامت کی وجہ سے ہے، بتاؤ اس کا راز کیا ہے؟ پھر اس عابد نے اپنا راز کھولا اور وہ مکمل واقعہ بیان کیا جس کی برکت سے اس پر یہ انعامات ہوئے تھے۔ (1)

---

[1] ...دُرّۃُ الناصحین، المجلس التاسع والستون...الخ، ص۲۷۰ ملخصاً

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

(ذوقِ نعت، ص۱۸)

مختصر وضاحت: اے حسنؔ! میں اللہ پاک کا بندہ ہوں جو ہر شے پر قادر ہے اور ہر بگڑا کام بنانے والا ہے، اس لیے میرے مشکل کام خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حکایت سے حاصل شدہ مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنے اعمال کا محاسبہ کرتا رہے یعنی غور و فکر کرتا رہے اور خود کو ہر وقت **اللہ** پاک سے ڈراتا رہے تو یہ نیک عمل اسے دنیا کی آزمائشوں سے بھی بچالیتا ہے اور آخرت میں بھی اس کے لیے فائدے کا سبب بنتا ہے۔

دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ اپنا محاسبہ کرتے رہنے کی عادت سے بندہ گناہوں سے بھی بچ جاتا ہے۔ ابھی ہم نے سُنا کہ وہ عابد جب عورت کی دعوتِ گناہ کی طرف مائل ہوا تو اپنا مُحاسبہ کرنے کی عادت کی وجہ سے فوراً ہی اُس کے منہ سے یہ جُملہ نِکلا: **"اے نَفْس! اللہ سے ڈر"** اور پھر اُس پر خوفِ خُدا ایسا غالب ہوا کہ وہ گناہ سے بچ گیا۔

تیسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ مُشکل وقت میں نیکیاں ہمیشہ کام آتی ہیں، بلکہ نیکیوں کی برکت سے مشکل وقت میں بھی **اللہ** پاک کی مدد شامل ہوتی ہے، جب وہ نیک شخص گُناہ سے چُھٹکارا پانے کے لئے چھت (Roof) سے کُودا تو مَدَدِ اِلٰہی کی وجہ سے جانی ہلاکت وجسمانی مُصِیبت سے محفوظ رہا۔ یقیناً یہ اس کی نیکیوں کی برکت ہی تھی کہ مددِ الٰہی اس کے شاملِ حال ہوئی۔ یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ

ہماری شریعت میں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کی اجازت نہیں ہے۔ بہرحال ہمیں چاہیے کہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہوئے خود کو گناہوں سے بچائیں اور کثرت سے نیک اعمال کریں۔

رزق میں برکت کا ایک ذریعہ!

چوتھی بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ جو اللہ پاک کے خوف کی وجہ سے گناہوں سے بچتا ہے، تو ربِّ رحمٰن اُسے ایسی جگہوں سے رزق عطا فرماتا ہے کہ جس کی طرف گمان بھی نہیں جاسکتا۔ قرآنِ پاک میں بھی اسی بات کو بیان کیا گیا ہے، چنانچہ پارہ 28 سُورۂ طلاق آیت 3،2 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاۙ(۲) وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُؕ

(پ ۲۸، الطلاق: ۲، ۳)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اس کا گمان نہ ہو

تفسیر صراطُ الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے کہ اللہ سے ڈرنے والے کو اس جگہ ایک بشارت دی جارہی ہے کہ اللہ اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو گا۔ (صراط الجنان، ۱۰/ ۲۰۲)

معاشی پریشانیاں، آخر کیوں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ خوفِ خدا کی وجہ سے گناہوں کو چھوڑ دینا رزق میں برکت کا سبب بنتا ہے، جو بھی خوفِ خدا کی وجہ سے کسی گناہ سے رکتا ہے تو اللہ پاک اُسے ایسے اسباب سے رِزق عطا فرما دیتا ہے کہ جن کی طرف اس کا خیال بھی نہیں جاتا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ایک تعداد ہے جو رزق روزی اور دیگر معاشی پریشانیوں میں مبتلا نظر آتی ہے، کسی کے گھر کے

اخراجات پورے نہیں ہوتے تو کوئی ہزاروں کما کر بھی کچھ بچا نہیں پاتا۔ کسی کو کاروبار میں رکاوٹ نظر آتی ہے تو کسی کی دکان (Shop) ٹھیک طرح سے نہیں چلتی، کوئی بے روزگار ہے تو کوئی قرضوں کا شکار ہے، اَلْغَرَض! ہمارے معاشرے میں تنگدستی، فقروفاقہ کشی، بے روزگاری اور رِزْق میں بے برکتی کا رونا رونے والے بہت ہیں، غور کیجئے کہ کہیں اس کی وجہ یہ تو نہیں کہ ہم گناہ کرتے نہیں ڈرتے؟ مصیبتوں اور رِزْق میں بے برکتیوں کا سبب کہیں ہماری اپنی ہی بداعمالیاں ہی تو نہیں ہیں؟ کیونکہ آج کل ہمارے معاشرے میں گُناہوں کا بازار اس قدر گرم ہے کہ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ۔ بدقسمتی سے لوگوں کی بھاری اکثریّت بے عملی کا شکار ہے، نہ تو بندوں کے حقوق کی ادائیگی کا پاس ہے اور نہ ہی حقوقُ اللہ کی پامالی کا کوئی احساس، نیکیاں کرنا نفس کیلئے بے حد دُشوار اور گناہ کرنا بَہُت آسان ہوچکا ہے، ضَروریات وسَہولیات حاصل کرنے کی حد سے زیادہ کوشش نے مسلمانوں کی بھاری تعداد کو فکرِ آخرت سے مکمل غافل کردیا ہے۔ گالی دینا، تہمت لگانا، بدگمانی کرنا، غیبت کرنا، چغلی کھانا، لوگوں کے عیب جاننے کی جستجو میں لگے رہنا، لوگوں کے عیب اُچھالنا، جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خون بہانا، کسی کو بِلا اجازتِ شَرعی تکلیف دینا، قرض دبالینا، کسی کی چیز وقتی طور پر لے کر واپَس نہ کرنا، مسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پکارنا، کسی کی چیز اُسے ناگوار گزرنے کے باوُجُود بِلا اجازت استعمال کرنا، شراب پینا، جُوا کھیلنا، چوری کرنا، بدکاری کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، سُود ورِشوت کا لین دَین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور انہیں ستانا، امانت میں خِیانت کرنا، بدنگاہی کرنا، عورَتوں کا مَردوں کی اور مردوں کا عورَتوں کی مُشابہَت (یعنی نقّالی) کرنا، بے پردگی، غُرُور، تکبر، حَسَد، رِیاکاری، اپنے دل میں کسی مسلمان کا بُغض وکینہ رکھنا، شُماتَت (یعنی کسی مسلمان کو مرض، تکلیف یا نقصان پہنچنے پر خوش ہونا)،

غصّہ آجانے پر شریعت کی حدیں توڑ ڈالنا، گناہوں کی حرص، حُبِّ جاہ(یعنی عزّت کی خواہش)، بُخْل، خود پسندی وغیرہ مُعاملات ہمارے مُعاشَرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔ ذرا سوچئے کہ اس قدر گُناہوں کے باوجود بھی اگر ہمیں رِزْق میں تنگی و محرومی کا سامنانہ ہو تو کیا ہو؟ گناہوں کی ایسی کثرت کے باوُجود بھی ہم پر رزق کے دروازے بند نہ ہوں تو کیا ہو؟ ایک حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا گیا: **لَا یَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ** یعنی دُعا سے تقدیر پلٹ جاتی ہے **وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ** اور نیکیوں سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے، **فَاِنَّ الرَّجُلَ لَیُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ یُصِیْبُہٗ** بے شک بندہ گناہ کی وجہ سے اس رِزْق سے محروم کر دیا جاتا ہے جو اسے پہنچنا ہوتا ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اگر ہم مُعاشی ترقی وبرکت کے خواہش مند ہیں اور طرح طرح کی مصیبتوں اور رِزْق کی محرومیوں سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں گُناہوں کی مصیبت سے چُھٹکارا حاصل کرنا ہوگا، نیکیوں سے تعلق جوڑنا ہوگا، ابھی ہم نے آیتِ کریمہ میں بھی سنا کہ جو اللہ پاک کے خوف کی وجہ سے گناہوں سے بچتا ہے اُسے ایسے مقام سے رزق دیا جاتا ہے کہ جہاں اس کا گمان بھی نہیں پہنچتا۔ اللہ کرے کہ ہم گناہوں سے بچنے والے بن جائیں اور ہماری معاشی پریشانیاں دور ہو جائیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَمیرِ اہلسنّت، حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کیا خُوب فرماتے ہیں:

عاشقِ مال اس میں سوچ آخر کیا عُروج و کمال رکھا ہے؟
تجھ کو مل جائے گا جو قسمت میں تیری رزقِ حلال رکھا ہے

(وسائل بخشش مُرمّم، ص ۴۴۴)

[1] ... المستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر، باب: لا یرد القدر... الخ، ۲/ ۱۶۲، حدیث ۱۸۵۷

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُحاسبۂ نفس اور قرآن

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کی کثرت کرنے کا ایک بہترین طریقہ استقامت کے ساتھ اپنے اَعْمال پر غور و فکر کرنا بھی ہے۔ جو مسلمان بھی اس بہترین عادت کو اپنا لے اور روزانہ اپنا محاسبہ (Self accountability) کرے تو اس کے گُفتار و کردار میں خود بخود نکھار پیدا ہوتا چلا جاتا ہے، وہ گناہوں سے پیچھا چھڑانے لگتا ہے، اعمال کے بارے میں غور و فکر کی اَہَمِّیَّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن و حدیث میں باقاعدہ اس کی تَرْغِیب دِلائی گئی ہے، چُنانچہ پارہ 28 سُوْرَۃُ الْحَشْر کی آیت نمبر 18 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍۚ (پ۲۸، الحشر:۱۸) ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لئے کیا آگے بھیجا۔

اس آیتِ کریمہ میں فرمایا گیا کہ: اپنا مُحاسَبہ کرلو، اس سے پہلے کہ تمہارا مُحاسَبہ کیا جائے اور غور کرو کہ تم نے قیامت کے دن اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے نیک اَعْمال کا کتنا ذخیرہ جمع کیا ہے۔[1] تفسیر **صراطُ الْجِنان** میں ہے: اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایک گھڑی غور و فکر کرنا بہت سے ذکر کرنے سے بہتر ہے۔ اپنے اعمال کے بارے میں سوچنا بہت افضل عمل ہے اور یہی مُراقبہ ہے۔(صراط الجنان، ۱۰/۸۹ملتقطاً)

احادِیثِ کریمہ میں رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی بارہا اَعْمال کا مُحاسَبہ کرنے کی

[1] ... تفسیر ابنِ کثیر، پ۲۸، الحشر، تحت الآیۃ: ۱۸، ۸/ ۱۰۶

تَرغیب اِرشاد فرمائی ہے، آیئے اس ضمن میں کچھ فرامینِ مُصطفٰے سُنتے ہیں:

اِحْتِساب (غور و فکر) کے مُتَعَلِّق فرامینِ مُصطفٰے

1. فرمایا: جب تم کسی کام کو کرنا چاہو تو اس کے **انجام کے بارے میں غور** کرلو، اگر وہ اچھا ہے تو اسے کر گُزرو اور اگر اس کا نتیجہ (Result) غَلَط ہو تو اس سے باز رہو۔[1]
2. عَقَل مند کے لئے ایک ساعت ایسی ہونی چاہئے جس میں وہ اپنے **نفس کا مُحاسبہ** کرے۔[2]
3. (اُمُورِ آخرت میں) **گھڑی بھر غور و فِکْر** کرنا ساٹھ (60) سال کی عِبادت سے بہتر ہے۔[3]

مُحاسَبۂ نفس کے فوائد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیتِ مبارکہ، اس کی تفسیر اور فرامینِ مصطفٰے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے دِین میں اپنا محاسبہ کرنے کی زبردست ترغیب دلائی گئی ہے، کیونکہ ☆ **مُحاسَبۂ نفس** کی وجہ سے انسان گناہوں سے بچنے لگتا ہے۔ ☆ **مُحاسَبۂ نفس** کی وجہ سے نیکیاں کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ ☆ **مُحاسَبۂ نفس** کی وجہ سے حُقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد کی پاسداری کا ذہن بنتا ہے۔ ☆ **مُحاسَبۂ نفس** کی وجہ سے دل میں خوفِ خدا بیدار ہوتا ہے۔ ☆ **مُحاسَبۂ نفس** کی وجہ سے انسان کے ظاہر و باطن میں نکھار پیدا ہوتا ہے، ☆ **مُحاسَبۂ نفس** کی وجہ سے **موت سے پہلے موت کی تیاری** کا ذہن بنتا ہے۔ ☆ **مُحاسَبۂ نفس** کی وجہ سے اللہ پاک کے نیک بندوں کے نقشِ قدم پر چلنے کا ذہن بنتا ہے۔ ☆ **مُحاسَبۂ نفس** کی وجہ سے اچھی عادتیں بنتی ہیں، ☆ **مُحاسَبۂ نفس** کی وجہ سے بُری خصلتوں سے چھٹکارے کا ذہن بنتا ہے،

---

1 ...کنز العمال، کتاب الاخلاق، حرف التاء، التودۃ والتانی والتبیین، الجزء ۳، ۲/ ۴۴، حدیث: ۵۶۷۳

2 ...شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللہ... الخ، ۴/ ۱۶۴، حدیث: ۴۶۷۷

3 ...کنز العمال، کتاب الاخلاق، التفکر، الجزء ۳، ۲/ ۴۸، حدیث: ۵۷۰۷

☆**مُحاسَبۂ نفس** کی وجہ سے دنیا میں بھی آسانیاں ہوجاتی ہیں اور☆**مُحاسَبۂ نفس** کی وجہ سے آخرت بھی اچھی ہوجاتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارادِین **مُحاسَبۂ نفس** کی بڑی تلقین کرتا ہے، آیئے!اب ہم **مُحاسَبۂ نفس** کی تعریف سنتے ہیں، تاکہ ہم زیادہ اچھے انداز میں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے میں کامیاب ہوسکیں، چنانچہ

مُحاسَبہ کیا ہے؟

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی مشہور کتاب **"اِحیاء العلوم"** میں فرماتے ہیں: اعمال کی کثرت اور مقدار میں زیادتی اور نُقصان پہچاننے کے لیے جو غور کیا جاتا ہے اسے **مُحاسَبہ** کہتے ہیں، اگر بندہ اپنے دن بھر کے اعمال کو سامنے رکھے تاکہ اسے کمی بیشی کا علم ہوجائے، یہی مُحاسَبہ ہے۔ (احیاء العلوم، ۵/۳۱۹)

غور و فکر کسے کہتے ہیں؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفتن دور میں ہمیں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کا ذہن دیا ہے، انسان کو چاہیے کہ اُخْرَوی اِعتبار سے اپنے معمولاتِ زندگی پر غور و فِکْر کرے، پھر جو کام اُس کی آخرت کے لئے نُقْصان دہ ثابت ہوسکتے ہوں، اُن کی اِصْلاح کی کوشش کرے اور جو کام اُخْرَوی اِعتبار سے نَفْع بَخْش نظر آئیں اُن میں بہتری کے لئے اِقْدامات کرے۔ اِسْتِقامت کے ساتھ اپنے اعمال کا جائزہ لینے سے خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ بُزرگانِ دِین نہایت اِسْتِقامت کے ساتھ اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے تھے اور اس سے کسی صُورت بھی غفلت اِختیار نہ کرتے تھے، آیئے! اسی بارے میں بزرگانِ دِین کے کچھ واقعات سنتے ہیں:

اے عمر! اللہ سے ڈرتے رہو!

حضرت اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں ایک باغ میں گیا تو وہاں اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی آواز سُنی، ہم دونوں کے درمیان ایک دِیوار حائل تھی اور وہ کہہ رہے تھے: عمر، خَطّاب کا بیٹا اور امیر المومنین کا منصب! واہ کیا خوب! اے عمر! اللہ پاک سے ڈرتے رہو ورنہ اللہ پاک تمہیں سخت عذاب دے گا۔ (تاریخ الخلفاء، عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، فصل فی نبذمن سیرتہ، ص ۱۰۲)

اے عاشقانِ صحابہ و اہل بیت! غور کیجئے! اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اللہ کے پیارے حبیب، دُکھیا دِلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابی ہیں، اور **یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں** جن کے سائے سے شیطان بھاگتا تھا۔ (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۲/ ۵۲۶، حدیث: ۳۶۸۳ مفہوماً) ☆**یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں** جن کو حضورِ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ مُبارک سے جنّتی ہونے کی خوشخبری دی ہے۔ (بُخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۲/ ۵۲۵، حدیث: ۳۶۷۹ مفہوماً) ☆**یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں** جن کے بارے میں اللہ کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ دعا فرمائی ہے کہ اے اللہ کریم! عُمر بن خَطّاب کے ذَرِیعے اِسلام کو عزّت عَطا فرما! (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، فضل عمر، ۱/ ۷۷، حدیث: ۱۰۵) ☆**یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں،** جن کی رائے کے مطابق قرآنِ کریم کی آیاتِ مُبارکہ نازل ہوئیں۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۹۶، الصواعق المحرقۃ، ص ۹۹)

کردارِ فاروقی پر عمل کیجئے!

اتنی بلند وبالا شان و شوکت کے باوجود اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ

اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے اور خود کو نصیحتیں کرتے کہ **اے عمر اللہ سے ڈرتے رہو۔ اے عمر اللہ سے ڈرتے رہو۔** جب ان کے محاسبۂ نفس کا یہ حال ہے تو ہم جو گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، ہم جو شب و روز غفلتوں میں زندگی گزار رہے ہیں، ہم جن کے پاس نیکیاں نام کو نہیں ہیں، ہمیں اپنے محاسبۂ نفس کرنے کی کتنی ضرورت ہوگی؟۔ آیئے! اللہ پاک کے ایک نیک بندے کا واقعہ سنتے ہیں کہ وہ اپنا محاسبہ کس طرح کرتے تھے۔

دنوں اور گناہوں کا حساب

حضرت سَیِّدُنا تَوبہ بِن صِمَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے ایک دن حساب لگایا تو ان کی عمر 60 سال تھی، دنوں کا حساب کیا تو اِکّیس ہزار پانچ سو (21500) دن بنے۔ انہوں نے چیخ ماری اور فرمایا: ہائے افسوس! (اگر میں نے روزانہ ایک گناہ بھی کیا ہو تو) میں حقیقی بادشاہ سے اِکیس ہزار پانچ سو (21500) گناہوں کے ساتھ ملاقات کروں گا اور جب روزانہ دس ہزار (10,000) گناہ ہوں، تو کیا صورتِ حال ہوگی، یہ سوچ کر آپ غش کھا کر گِر پڑے اور آپ کا اِنتقال ہوگیا۔ لوگوں نے کسی کہنے والے کو ان کے متعلق کہتے ہوئے سُنا: "اے شخص! فردوسِ اعلیٰ کی طرف جاؤ۔" (احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، بیان حقیقۃ المحاسبۃ بعد العمل، ۱۳۹/۵)

اے عاشقانِ رسول! آیئے ہم بھی سب سے اعلیٰ جنّت، فردوس کی دُعا مانگتے ہیں:

نہ کرنا حَشْر میں پُرسِش مِری ہو بے سبب بخشش
عطا کر باغِ فردوس از پئے شاہِ اُمَم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ تو سوچا بھی نہیں جاسکتا کہ حضرت سَیِّدُنا تَوبہ بِن صِمّہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ گناہوں میں مبتلا ہوں گے، یقیناً ان کی پاکیزہ زندگی گناہوں سے بہت دُور ہوگی، لیکن اس حکایت سے ہم اپنی حالت پر غور کریں۔ یقیناً ہماری حالت یہ ہے کہ ہم دن میں ایک نہیں درجنوں بلکہ سینکڑوں گناہ کرتے ہوں گے، کیونکہ بدقسمتی سے اب تو قدم قدم پر گناہوں کے مواقع نظر آتے ہیں۔ پہلے بندہ تنہائی اختیار کرکے گناہوں سے بچنے میں کامیاب ہو سکتا تھا، مگر اب موبائل کی صورت میں گناہوں سے بچنے والی تنہائی بھی کسی کسی کو نصیب ہوتی ہوگی، دن بھر میں کئے جانے والے ان گناہوں کو اپنی زندگی کے ایام سے ضرب دیں گے تو نتیجہ شاید لاکھوں میں آئے، غور کیجئے! اتنے سارے گناہوں کے ساتھ ہم اللہ پاک کی بارگاہ میں کیسے پیش ہوں گے۔ اس لیے ابھی بھی وقت ہے، ابھی ہم ہاتھوں ہاتھ پکی سچی توبہ کرلیں اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا پکّا اِرادہ کرلیں اور **اے کاش!** کہ ہر روز سونے سے قبل دن بھر کے اعمال پر غور و فکر کرنے کی توفیق بھی نصیب ہوجائے۔

اس حکایت سے ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ جو کوئی اپنے اعمال پر غور و فکر کرتے ہوئے اس دنیا سے جاتا ہے، اللہ پاک بندوں میں یہ اعلان (Announcement) کرواتا ہے کہ وہ جنت میں چلا گیا۔ لہٰذا ہمیں بھی محاسبۂ نفس یعنی فکرِ مدینہ کو اپنا معمول بنانا چاہیے۔

محاسبۂ نفس کی اہمیت

یاد رکھیں جس طرح دُنیاوی کاروبار سے تَعَلُّق رکھنے والا کوئی بھی شخص اسی وقت کامیاب تاجر بن سکتا ہے، جب وہ اپنے خرچ کیے ہوئے مال سے کئی گُنا زیادہ نفع کمانے میں کامیاب ہوجائے اور اس کا اَصل سرمایہ بھی مَحْفُوظ رہے۔ اِس مَقْصد کے حُصُول کے لئے وہ اپنے کاروبار (Business) کا روزانہ، ماہانہ اور سالانہ حساب کتاب کرتا ہے، پھر اُس پر مختلف پہلوؤں سے نہ صرف زبانی غور و فِکر کرتا ہے بلکہ اُس

کو تحریری طور پر محفوظ رکھنے کی کوشش کرتا ہے، جہاں کسی قسم کی خامی نظر آئے، اُسے دُرُست کرتا ہے اور جو چیز نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ نظر آتی ہے اس کو دُور کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے کاروباری مُعامَلات کا مُحاسَبہ نہ کرے تو اُسے نفع حاصل ہونا تو در کِنار، اُلٹا نُقصان کا سامنا بھی ہو سکتا ہے اور اگر اس نُقصان کے بعد بھی وہ غفلت کی گہری نیند سے بیدار نہ ہو تو ایک دن ایسا بھی آتا ہے کہ اُس کا اَصل سرمایہ بھی باقی نہیں رہتا اور وہ کوڑی کوڑی کا مُحتاج ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جو شخص "کاروبارِ آخرت" میں نفع کمانے کا آرزُو مَنْد ہو، اُسے بھی چاہئے کہ اپنے کئے گئے اَعْمال پر غور کرے، جو اَعْمال اُس کو نفع دِلوانے میں مُعاون (Contributor) ثابت ہوں، اُن کو مزید بہتر کرے اور جو کام اِس نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ بن رہے ہوں، اُنہیں چھوڑ دے، جو شخص اس طرح اپنا اِحْتِساب جاری رکھے گا، وہ اللہ پاک کی توفیق سے کامیابی سے ہمکِنار ہو گا اور بطورِ نفع اِنْ شَآءَ اللہ اُسے جنّت میں داخلہ نصیب ہو گا اور اگر ایسا کرنے کی بجائے "خوابِ غفلت" کا شکار ہو جائے تو وہ خسارے میں رہے گا، جس کا نتیجہ جہنّم میں داخلے کی صُورت میں سامنے آسکتا ہے۔(وَالْعِیاذُ بِاللہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے آسان اور بہتر انداز میں غور و فکر کرنے کے بارے میں جو رہنمائی فرمائی ہے، وہ اپنی مثال آپ ہے، آپ نے اِس پُرفِتَن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشْتَمِل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام "**مَدَنی اِنعامات**" بَصُورت سُوالات عطا فرمایا ہے۔ **اسلامی بھائیوں** کے لئے 72، **اسلامی بہنوں** کے لئے 63، **طَلَبۂ علمِ دین** کے لئے 92، **دِینی طالبات** کے لئے 83، **مَدَنی مُنّوں** اور **مدنی مُنّیوں** کے لئے 40، **خُصُوصی** (یعنی گونگے بہرے) **اسلامی بھائیوں** کے لئے 27 **مَدَنی اِنعامات** عطا فرمائے ہیں۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی انعامات پر عمل کرنے والوں کے لیے

ولایت کی دُعا فرماتے ہوئے اللہ پاک کی بارگاہِ عالی میں دُعا کرتے ہیں۔

تُو ولی اپنا بنالے اس کو ربِّ لم یَزَل

"مدنی انعامات" پر کرتا ہے جو کوئی عمل

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ٦٣٥)

مدنی انعامات کی اہمیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! "**مَدَنی انعامات**" کا عظیم تحفہ نہ صرف اَسْلاف رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کی یاد دِلاتا ہے بلکہ اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ کرنے کا بہترین ذریعہ بھی ہے، ان مدنی انعامات پر عمل کر کے ہم اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا عظیم جذبہ پاسکتے ہیں، مَدَنی اِنعامات کے رسالے کو کھول کر اس میں دیئے گئے سُوالات کے جوابات میں خود ہی "ہاں" یا "نا" کے ذریعے اپنے اَعْمال کے اچھے بُرے ہونے کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی غلَطیوں کو سُدھار سکتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بے شُمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ و طالبات روزانہ "فکرِ مدینہ" کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کے رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں، جس کی برکت سے نیک بننے اور گُناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ پاک کے فَضْل و کرَم سے دُور ہوتی چلی جاتی ہیں اور پابندِ سُنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بھی بنتا ہے۔ اگر آپ یہ رسالہ خرید کر اپنے پاس رکھیں گے بار بار دیکھتے رہیں گے، فکرِ مدینہ کرتے رہیں گے تو نہ صرف آخرت کی یاد پیدا ہوگی بلکہ نیک اعمال کرنے اور گناہوں سے بچنے کا بھی ذہن بنے گا۔ مدنی انعامات کا یہ رسالہ خود کو نصیحت کرنے کا بہترین ذریعہ (Source) ہے۔ ہمارے بزرگانِ دین بھی خود کو نصیحت کے لیے مختلف ترکیبیں استعمال کرتے تھے،

اپنا احتساب کرنے والے بزرگ

جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے اپنی مسجد میں ایک چابک لٹکا رکھا تھا اور فرماتے: "چوپاؤں سے زیادہ میں اس کا حقدار ہوں۔" جب کچھ سُستی محسوس کرتے تو اپنی پنڈلی پر چابک سے ایک یا دو ضربیں لگاتے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ص ۲/۲۰۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حضرت سَیِّدُنا ابو مسلم خولانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کثرت سے عبادت کرتے، لیکن پھر بھی انہوں نے سُستی سے بچنے کے لیے مسجد میں چابک یعنی کوڑا لٹکا رکھا تھا۔ مدنی انعامات کا رسالہ اگر ہمارے پاس ہو گا تو اس کے مطابق غور و فکر کر کے ہماری بھی سُستیوں کی کاٹ ہو گی اور نیک اعمال کی رغبت ہو گی۔ یقین مانیے! مدنی انعامات کے رسائل اپنی اصلاح کا بہترین نسخہ ہیں۔ اور "**مَدَنی اِنْعامات**" کے مُطابِق روزانہ غور و فکر کرتے ہوئے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو مَدَنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا ذیلی حلقوں کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام بھی ہے۔

یادرہے! **مَدَنی انعامات** پر خود عمل کرتے ہوئے دیگر عاشقانِ رسول میں مدنی انعامات کے رسائل تقسیم کرنا اور پھر مہینا ختم ہونے پر ان سے وصول کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ 12 مدنی کاموں میں سے اس مدنی کام "**مدنی انعامات**" کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے "**مدنی انعامات**" کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اور بالخصوص (Especially) ذمہ داران اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ کے بستے پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ اس رسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے، ☆ مدنی انعامات کیا ہیں؟ ☆ فکرِ مدینہ کیسے کی جائے؟ ☆ مدنی انعامات کے

مقاصد☆ مدنی انعامات کی درجہ بندی،☆چند مدنی انعامات کے طبّی و سائنسی فوائد،☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ☆مدنی انعامات کی برکتیں،☆مدنی انعامات کے متعلق فرامینِ امیر اہلسنّت☆ مدنی انعامات کے بارے میں مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں کے مدنی پھول☆مدنی انعامات سے مُتَعَلِّق شرعی و تنظیمی احتیاطوں پر مشتمل سوالات جوابات وغیرہ۔

☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسخہ ہیں،☆مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں☆مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَولت ہاتھ آتی ہے☆مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ(Gift)بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی یاد دِلاتا ہے،☆مَدَنی اِنعامات بُزرگانِ دِین کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحَاسَبَہ کرنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے۔

مدنی انعامات کی برکتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مدنی انعامات کی وجہ سے کثیر اسلامی بھائیوں کو برکتیں حاصل ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ چنانچہ

صوبہ پنجاب کے شہر فیصل آباد کے اطراف میں رہنے والے ایک اسلامی بھائی کا تحریری بیان ہے کہ گُزَشْتَہ 12 سال سے ایک مرتبہ بھی مَدَنی اِنْعَامَات کا رِسَالَہ جَمْع کروانے میں ناغہ نہیں کیا، بلکہ گُزَشْتَہ ڈیڑھ سال میں کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ انہوں نے فِکرِ مدینہ نہ کی ہو۔ چُنَانْچِہ مَدَنی اِنْعَامَات پر عَمَل کی بَرَکَت سے نہ صِرف انہیں سُورۂ مُلْک زبانی یاد ہوچکی ہے، بلکہ اللہ پاک کے فَضْل وکَرَم

سے انہیں کئی بار خواب میں شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دیدار کی سَعادَت بھی مل چکی ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس وَقْت وہ اسلامی بھائی ڈویژن ذِمّہ دار کی حیثِیَّت سے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے میں مَصرُوف ہیں۔

میں بَن جاؤں سَراپا "مَدَنی اِنْعامات" کی تَصویر بَنُوں گا نیک یااللہ اگر رَحمت تِری ہوگی

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۹۱-۳۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تاجدارِ مدنی انعامات حاجی زم زم رضا کا یوم اور خدماتِ دِینی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم مدنی انعامات پر عمل کی ترغیبات سُن رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ابھی جو مہینا (Month) چل رہا ہے یعنی ماہِ ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرام اسے محبوبِ عطار، تاجدارِ مدنی انعامات، حاجی زم زم رضا عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے بھی نسبت ہے۔ اس ماہ کی 21 تاریخ کو **تاجدارِ مدنی انعامات حاجی زم زم عطاری** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **کا یوم** ہے۔

مدنی انعامات کے فروغ، ان پر عمل کی ترغیب میں حاجی زم زم عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بڑی خدمات ہیں۔ کئی مدنی انعامات ایسے ہیں، جو شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حاجی زم زم رضا عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی درخواست پر ترتیب دیئے۔ (محبوبِ عطار کی 122 حکایات، ص۹۵) حاجی زم زم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خود مدنی انعامات کے بڑے عامل اور قُفلِ مدینہ کے پیکر (یعنی فضولیات سے بچنے والے اور خاموشی پر کاربند) تھے۔ اللہ پاک ہمیں بھی حاجی زم زم عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے مدنی انعامات کا عامل اور قفلِ مدینہ کا پیکر بنائے۔ امین

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حاجی زم زم عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے تیجے کے اِیصالِ

ثواب اجتماع میں ان سے اپنی جن محبتوں کا اظہار فرمایا، آیئے! اس میں کچھ مدنی پھول سنتے ہیں: ☆ صحیح بات یہ ہے کہ میں حاجی زم زم رضا عطاری کی صحبت پسند کرتا تھا۔ ان کے سبب اپنے اندر بہتریاں محسوس کرتا اور اپنے لیے اصلاح کا سامان کرتا تھا۔☆میں نے کبھی حاجی زم زم کو اپنی زندگی میں قہقہہ مار کر ہنستے نہیں دیکھا۔ قہقہہ نہ لگانا سنت ہے، اس سنت پر یہ سختی سے عامل تھے۔☆حاجی زم زم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے اور ایمان داری کی بات ہے کہ بڑی یادیں انہوں نے چھوڑی ہیں۔☆ مدنی انعامات کے تعلق سے حاجی زم زم کا مجھ پر بڑا احسان ہے، بہت ہی بڑا احسان ہے کہ مدنی انعامات اتنے کامیاب نہیں ہو رہے تھے، حاجی زم زم نے میرا بہت حوصلہ بڑھایا۔☆حاجی زم زم نے جب سوالات کا نام مدنی انعامات رکھا، مدنی انعامات عام کرنے کی کوششیں کی تو یہ کہاں سے کہاں نکل گئے اور آج مدنی انعامات دعوتِ اسلامی کی روح (Essence) ہیں۔ اس روح کو دعوتِ اسلامی والوں کے اندر اُتارنے میں ہمارے حاجی زم زم رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه کا بہت بڑا کردار ہے۔ (محبوبِ عطار کی 122 حکایات، ص۱۷۷تا۱۷۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنت کی عاجزی اور دُوسری بات غور کیجئے کہ! جو پیر اپنے مُرید کے لیے کہے کہ ان کا مجھ پر احسان ہے، جو پیر اپنے مُرید کے لیے کہے کہ ان کی صحبت میں اپنے لیے بہتریاں محسوس کرتا تھا، جو پیر اپنے مُرید کے لیے کہے کہ مجھے ان کی صحبت پسند تھی، ایسا مُرید کتنا خوش نصیب اور خوش قِسمت ہو گا۔

اللہ کریم! ہمیں بھی اپنے پیر و مُرشد سے سچی محبت عطا فرمائے اور حاجی زم زم رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه کے صدقے ہمیں بھی مدنی انعامات کا سچا عامل بنائے۔ اٰمِین بِجَاهِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس "المدینہ لائبریری"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنے اعمال پر غوروفکر کرنے کا پابند بننے اور مدنی انعامات پر عمل کرنے کا جذبہ پانے کے لیے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں 107 شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کررہی ہے، انہی میں سے ایک شُعْبہ بنام **"مجلس المدینہ لائبریری"** بھی ہے۔ اس مجلس کے تحت مدنی مراکز **فیضانِ مدینہ** (عینِ مسجد کے علاوہ کسی اور مقام) میں **"المدینہ لائبریری"** کے نام سے ایک اسلامی کتب خانہ قائم کیاجاتاہے جس میں **مخصوص اوقات** میں مُطالعہ کے لئے خُوشگوار ماحول، آڈیو، ویڈیو بیانات و مدنی مذاکرے سُننے اور مدنی چینل دیکھنے کے لئے کمپیوٹرز (Computers) وغیرہ کا اِنتظام کیاجاتاہے۔

"المدینہ لائبریری" میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کے تحریر کردہ مختلف مَوضُوعات پر مُشتمِل کُتُب و رَسائل رکھے جاتے ہیں۔ اللہ کریم **"مجلس المدینہ لائبریری"** کومزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے

مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [1]

سُنَّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عیادت کرنے کے مدنی پھول

"عیادت کرنا رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتِ مُبارَکہ ہے آیئے! اس بارے میں چند مَدَنی پھول سنئے۔ ☆2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: {۱} عُوْدُوا الْمَرِیْضَ یعنی مریض کی عِیادت کرو (الادب المفرد، ص۱۳۷، حدیث۵۱۸){۲} جس نے اچھّے طریقے سے وُضو کیا پھر اپنے مسلمان بھائی کی ثواب کی نیّت سے عِیادت کی تو اسے جہنَّم سے 70 سال کے فاصلے تک دور کر دیا جائیگا(ابوداؤد ج۳ص۲۴۸ حدیث۳۰۹۷) ☆مریض کی عِیادت کرنا سنّت ہے اگر معلوم ہے کہ عِیادت کیلئے جانے سے اُس بیمار پر گراں (یعنی ناگوار) گزرے گا، ایسی حالت میں عِیادت کیلئے مت جایئے (بہار شریعت ج۳ص۵۰۵) ☆اگر مریض سے آپ کے دل میں رَنجش یا طبیعت کو اس سے مُناسبَت نہیں پھر بھی عِیادت کیجئے ☆اتّباعِ سنّت کی نیّت سے عِیادت کیجئے اگر مَحض اس لیے بیمار پُرسی کی کہ جب میں بیمار پڑوں تو وہ بھی میری تیمارداری کیلئے آئے تو ثواب نہیں ملے گا☆کسی کی عِیادت کیلئے جائیں اور مَرَض کی سختی دیکھیں تو اُس کو ڈرانے والی باتیں نہ کریں مَثَلًا تمہاری حالت خراب ہے اور نہ ہی اِس انداز پر سَر ہلائیں جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے ☆عیادت کے موقع پر مریض یا دُکھی شخص کے سامنے اپنے چِہرے پر رنج و غم کی کیفیت نُمایاں کیجئے ☆ بات چیت کا انداز ہرگز ایسا نہ ہو کہ مریض یا اُس کے عزیز کو وَسوَسہ آئے کہ یہ ہماری پریشانی پر خوش ہو رہا ہے۔☆مریض کے گھر والوں سے بھی اظہارِ ہمدردی کیجئے اور

---

[1]... مشکاۃ الصابیح ،کتاب الایمان ،باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ،الفصل الثانی، ۱/ ۵۵،حدیث: ۱۷۵

جو خدمت یا تعاوُن کر سکتے ہوں کیجئے ☆ مریض کے پاس جا کر اُس کی طبیعت پوچھئے اور اُس کیلئے صحّت وعافیت کی دُعا کیجئے۔ ☆ مریض سے اپنے لیے دُعا کروائیے کہ مریض کی دُعا رَد نہیں ہوتی ☆عیادت کرتے ہوئے موقع کی مناسبَت سے مریض کو نیکی کی دعوت بھی پیش کیجئے، خُصوصاً نماز کی پابندی کا ذِہن دیجئے کہ بیماریوں میں کئی نمازی بھی نمازوں سے غافِل ہو جاتے ہیں ☆ مریض کے پاس زیادہ دیر تک نہ بیٹھیے اور نہ شوروغل کیجئے ہاں اگر بیمار خود ہی دیر تک بٹھائے رکھنے کا خواہش مند ہو تو ممکنہ صورت میں آپ اُس کے جذبات کا احتِرام کیجئے ☆ مریض کی عیادت کے موقع پر تحفے لانا عُمدہ کام ہے مگر نہ لانے کی صورت میں عِیادت ہی نہ کرنا اور دل میں یہ خَیال کرنا کہ اگر کچھ نہ لے کر جائے گا تو وہ کیا سوچیں گے کہ خالی ہاتھ عیادت کے لیے آ گئے۔ خالی ہاتھ بھی عِیادت کر ہی لینی چاہئے نہ کرنا ثواب سے محرومی کا باعث ہے ☆آپ عِیادت کے لئے جاتے ہوئے اگر پھل اور بِسکٹ وغیرہ و تحائف لے جانے لگیں تو مشورہ ہے کہ مکتبۃ المدینہ کے کچھ مَدَنی رسائل بھی لے جا کر مریض کو پیش کیجئے تا کہ وہ ملاقاتیوں ، (اور اگر اسپتال میں ہو تو) پڑوسی مریضوں اور ان کے عزیزوں کو تحفۃً دے سکیں بلکہ زہے نصیب! مریض خود بھی کچھ مَدَنی رسائل ہَدِیَّۃً منگوا کر اِس غَرَض سے اپنے پاس رکھ کر ثواب کمائے ☆ فاسِق کی عِیادت بھی جائز ہے، کیونکہ عِیادت حُقُوقِ اسلام سے ہے اور فاسِق بھی مسلم ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۵۰۵)

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ "**فتاویٰ شامی**" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جب جمعرات کا دن آتا ہے، اللہ کریم فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جمعرات اور شبِ جمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔ (1)

---

1 . . . کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ . . . الخ، الجزء ۱، ۱/ ۲۵۰، رقم: ۲۱۷۴

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سدا مَیں
اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گا☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا

1 ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

موضوع ہے **"بیماری کے فائدے"**۔ جس میں ہم بیماری کے فضائل، بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کے واقعات وحکایات اور دیگر مدنی پھول سنیں گے۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اٰمین

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ **"وسائلِ بخشش"** میں لکھتے ہیں:

یہ تِرا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر   یہ مَرَض تیرے گناہوں کو مِٹاجاتا ہے
اصل بربادکُن اَمراض گناہوں کے ہیں   بھائی کیوں اِس کو فراموش کیا جاتا ہے
اصل آفت تو ہے ناراضیِ ربِّ اکبر   اس کو کیوں بھول کے برباد ہوا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۴۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیماری رحمت ہے

حضرت سَیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ روایت کرتے ہیں، حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مومن پر تعجب ہے کہ وہ بیماری سے ڈرتا ہے، اگر وہ جان لیتا کہ بیماری میں اُس کے لئے کیا ہے؟ تو ساری زندگی بیمار رہنا پسند کرتا۔ پھر نبیِّ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور مسکرانے لگے۔ عرض کی گئی، یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ نے آسمان کی طرف سر اُٹھاکر تبسّم کیوں فرمایا؟ ارشاد فرمایا: میں دو فرشتوں پر حیران ہوں کہ وہ دونوں ایک بندے کو ایک مسجد میں تلاش کررہے تھے، جس میں وہ نماز پڑھا کرتا تھا، جب انہوں نے اسے نہ پایا تو واپس چلے گئے اور عرض کی، اے ربِّ کریم! ہم تیرے فُلاں بندے کے دن اور رات میں کئے

ہوئے اعمال لکھتے تھے، پھر ہم نے دیکھا کہ تو نے اُسے آزمائش میں مبتلا فرما دیا۔ تو اللہ پاک فرماتا ہے: میرا بندہ دن اور رات میں جو عمل کیا کرتا تھا، اس کے لئے وہ عمل لکھو اور اس کے اجر میں کمی نہ کرو، جب تک وہ میری طرف سے آزمائش میں ہے، اس کا ثواب میرے ذِمّہ کرم پر ہے اور جو اعمال وہ کیا کرتا تھا، اس کے لئے ان کا بھی ثواب ہے۔ (معجم اوسط، ۲/۱۱، حدیث:۲۳۱۷)

جے میں ویکھا عملاں وَلے کُجھ نئیں میرے پلّے
جے میں ویکھاں رحمت ربّ دی بلّے بلّے بلّے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ حدیثِ پاک سے ہمیں چند مدنی پھول حاصل ہوئے:

(1) **پہلا مدنی پھول** یہ مِلا کہ بات کرتے ہوئے مُسکرانا سنّت ہے۔ (مکارِمُ الاخلاق، ص۳۱۹، رقم:۲۱) مسکرا کر ملنا، مسکرا کر کسی کو سمجھانا عُمُوماً نیکی کی دعوت کے مدنی کام کو نہایت آسان بنا دیتا اور حیرت انگیز نتائج کا سبب بنتا ہے۔ ہماری معمولی سی مُسکراہٹ کسی کا دل جیت کر اُس کی گناہوں بھری زندگی میں مدنی انقلاب برپا کر سکتی ہے۔ لہٰذا سُنّت کی نِیَّت سے مُسکرا کر ملنے اور بات کرنے کی عادت بنانے کی کوشش جاری رکھنی چاہئے اور اس کے فوائد (Benefits) اپنی کھلی آنکھوں سے ملاحظہ فرمائیے۔

(2) **دوسرا مدنی پھول** یہ ملا کہ بیمار شخص کو چاہئے کہ وہ عارضی تکلیف کے باعث اپنی بیماری کو ہرگز ہرگز ناپسند نہ کرے، بیماری کو بُرا نہ کہے بلکہ بیماری کو ربِّ کریم کی ایک عظیمُ الشّان نعمت سمجھے اور اس نعمت پر اللہ کریم کا شکر ادا کرے، اس لئے کہ بیماری کے سبب مریض (Patient) کو ایسی

ایسی برکتیں ملتی اور فوائد و ثمرات نصیب ہوتے ہیں کہ اگر مریض کو ان کا علم ہو جائے تو بیمار رہنا ہی پسند کرے، چنانچہ

بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے

بہارِ شریعت کے مُصَنِّف حضرت مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے، اس کے مَنافِع بے شمار ہیں، اگرچِہ آدمی کو بظاہر اس سے تکلیف پہنچتی ہے مگر حقیقۃً راحت و آرام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ یہ ظاہری بیماری جس کو آدمی بیماری سمجھتا ہے، حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے۔ حقیقی بیماری اَمراضِ رُوحانیہ (مَثَلاً دُنیا کی مَحَبَّت، دولت کا لالچ، کنجوسی، دل کی سختی وغیرہ) ہیں کہ یہ البتّہ بہت خوف کی چیز ہے اور اِسی کو مرضِ مُہلِك (مُہ۔لِک۔یعنی ہلاک کرنے والی بیماری) سمجھنا چاہیے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۷۹۹)

یہ تِرا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر یہ مَرَض تیرے گناہوں کو مِٹاجاتا ہے
اصل بربادکُن امراض گناہوں کے ہیں بھائی کیوں اِس کو فراموش کیا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۴۳۲)

مختصر وضاحت: یعنی تجھے اس بات سے ہرگز گھبرانا نہیں چاہئے کہ تیرا جسم بیماری میں مُبْتَلا ہے، اس لئے کہ یہ مرض تو حقیقت میں تیرے گناہوں کو مٹانے آیا ہے، اگر گھبرانا ہی ہے تو گناہوں کے امراض سے گھبرانا چاہئے کیونکہ یہ انسان کی بربادی کا سبب بنتے ہیں، مگر افسوس! تُو تو گناہوں کی تباہ کاریوں کو بالکل ہی بُھلا بیٹھا ہے۔

(3) **تیسرا مدنی پھول** یہ فرشتوں، جنّوں اور انسانوں کے سردار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے جیسے بشر نہیں، فرشتوں کو دیکھنا تو دُور کی بات ہے ہمیں تو مخصوص فاصلے پر موجود انسان یا بڑی چیز کو دیکھنے میں بھی بڑی دُشواری پیش آتی ہے، مگر قُربان جائیے! نگاہِ مُصْطَفٰے پر جنہوں نے نہ صرف چُھپی ہوئی نوری مخلوق یعنی فرشتوں کو دیکھ لیا بلکہ وہ کس مقصد کے لئے، کس جگہ پر اور کس کو تلاش کرنے کے لئے آئے، نمازی کس وجہ سے عبادات سے عاجز ہوا، فرشتوں نے واپس جاکر ربِّ کریم سے کیا عرض کی اور اللہ پاک نے انہیں بیمار کے متعلق کیا حکم ارشاد فرمایا، یہ تمام معاملات بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ملاحظہ فرمالئے۔

نگاہِ مُصْطَفٰے کی شان و عظمت

نگاہِ مُصْطَفٰے کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے ہر اُمّتی اور اس کے ہر عمل سے خبردار ہیں۔ حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہیں اندھیرے، اُجیالے، کھلی، چُھپی، موجود و معدوم (ختم ہونے والی) ہر چیز کو دیکھ لیتی ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/۴۳۹)

امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"سیاہ فام غلام"** کے صفحہ نمبر 17 پر لکھتے ہیں: اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے ربِّ کریم کی عطا سے اپنے غلاموں کی عُمروں سے بھی باخبر ہیں اور ان کے ساتھ جو کچھ ہونے والا ہے، اسے بھی جانتے ہیں۔ قرآنِ پاک کی کئی آیاتِ مبارکہ سے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے **علمِ غیب** کا ثُبوت ملتا ہے، چُنانچہ

پارہ 30 سُوْرَۃُ تَکْوِیْر کی آیت نمبر 24 میں ارشادِ باری ہے:

وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ تَرجَمۂ کنز الایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (پ ۳۰، التکویر: ۲۴)

پارہ 29 سورۂ جِنّ کی آیت نمبر 26 اور 27 میں ارشادِ باری ہے:

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (پ ۲۹، الجن: ۲۶،۲۷) ترجمۂ کنزالایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مُسلّط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

اسی طرح پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 179 میں خُدائے رحمن کا ارشادِ پاک ہے:

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ترجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چُن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ (پ ۴، اٰلِ عمران: ۱۷۹)

حضرت سَیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رَبّ کو دیکھا، اس نے اپنا دستِ قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا، میرے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی، اسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا۔ (ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة ص، ۵/۱۶۰، حدیث: ۳۲۴۶)

امامِ عشق و محبت، اعلیٰ حضرت اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش"** میں لکھتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

شعر کی وضاحت: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کی شانِ عَظمت نشان کے کیا کہنے!

معراج کی رات جاگتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مبارک سر کی آنکھوں سے اپنے ربِّ کریم کا دِیدار کیا، تو یوں اللہ کریم جو کہ غیبوں سے بھی غیب ہے، وہ بھی اپنے فضل و کرم سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر ظاہر ہو گیا تو اب کوئی اور غیب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس طرح نہاں یعنی چُھپا رہ سکتا ہے۔

(4) **چوتھا مدنی پھول** یہ ملا کہ بیماری کے سبب اگر مریض وہ نیک اعمال نہ کر پائے جو وہ تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا تو ربِّ کریم اپنے فضل و کرم سے اُسے ان اعمال کا بھی ثواب عطا فرما دیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم **تندرستی کی حالت میں بھی** اپنے آپ کو نیکیوں کا عادی بنائیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** پانچوں وَقْت کی نمازِ باجماعت کے ساتھ ساتھ سُنّتیں اور نوافل بھی ادا کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** فرائض و واجبات اور سُنّتوں پر عمل بجالائیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزے بھی رکھیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** تلاوتِ قرآن کی کثرت کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** قرآنِ کریم کے احکام پر عمل بجالائیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** ذِکْر و دُرود سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** صدقہ و خیرات (Charity) کو اپنا معمول بنائیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** مسلمانوں کی خیر خواہی میں پیش پیش رہیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** والدین کی خدمت بجالائیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** اللہ پاک اور بندوں کے حقوق پورے پورے ادا کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** صرف و صرف حلال روزی ہی کمائیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** عِلْمِ دین سیکھیں اور سکھائیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ کتب و رسائل کا مطالعہ کرتے رہیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** دن کا اکثر حصّہ فضول گوئی سے بچتے ہوئے خاموشی اختیار کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** محتاجوں اور غریبوں کی امداد کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** مدنی انعامات کا رِسالہ پُر

کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات و مَدَنی مذاکروں میں شرکت کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں مشغول رہیں، **تندرستی کی حالت میں بھی** مَدَنی مشوروں میں شرکت کریں اور **تندرستی کی حالت میں بھی** مدنی قافلوں میں سفر کرتے رہیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ، اللہ پاک کی رحمت سے بیماری کی حالت میں بھی ہماری نیکیوں کا میٹر چلتا رہے گا اور گناہوں سے ہماری حفاظت ہوتی رہے گی۔

(5)**پانچواں مدنی پھول** یہ بھی قبول کیجیے کہ ہر بیماری میں نماز و روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں، بلکہ جن پر جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے تو کئی بیماریوں میں ان پر جماعت بھی واجب رہتی ہے۔

(6)**چھٹا مدنی پھول** یہ بھی قبول کیجیے کہ ہمارے ہاں بسا اوقات ذرا سی بیماری میں بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، ہر بیمار کو اس کی اجازت بھی نہیں کہ وہ فرض و واجب نمازیں اور فجر کی سُنّتیں بیٹھ کر پڑھے۔ اس کے تفصیلی مسائل جاننے کے لیے "**بہارِ شریعت**" اور رِسالہ "**کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام**" کا مطالعہ فرمائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! یقیناً اللہ پاک اپنے بندوں پر ماں سے بڑھ کر مَحَبَّت فرمانے والا ہے۔ راحت و آسانی، دُکھ اور تکلیف، بیماریاں، گناہوں کی معافی اور توبہ کی توفیق ملنا سب اُسی کی عطاؤں کے کرشمے ہیں۔ دنیا میں اگر کوئی جُرم کرتا ہے تو مجرم کو اس کے کیے کی سزا ملتی ہے، مقدمہ چلایا جاتا ہے، جیل بھیجا جاتا ہے، ریمانڈ لیا جاتا ہے، جرم سخت تر ہو تو رحم کی اپیلیں رد کر کے اس کی موت کا ریڈ وارنٹ جاری کر دیا جاتا ہے، مگر اللہ پاک اور بندوں کا معاملہ ہی نرالہ ہے، اس کے بندے دن رات گناہوں کے سمندر میں ڈُوبے رہتے ہیں، مگر اس کے باوجود اس کی نعمتیں دن رات انہیں فیض یاب

کر رہی ہوتی ہیں، وہ سورج کی کرنوں، چاند ستاروں کی رونقوں اور ہواؤں کو ان سے نہیں روکتا بلکہ مبارک ایّام، مبارک راتیں اور بے شمار نعمتیں عطا فرما کر، طرح طرح کی مصیبتوں اور آزمائشوں میں مُبْتَلا کر کے اور بیماری جیسی نعمت و رحمت سے سرفراز فرما کر انہیں گناہوں کی بیماری سے شفا اور مغفرت کی بھیک عطا فرماتا ہے۔

آیئے! ترغیب کے لئے 6 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان بیمار ہوتا ہے تو اس کو کیا کیا برکات نصیب ہوتی ہیں، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: اللہ کریم جسے کسی جسمانی بیماری میں مُبْتَلا فرمائے تو وہ بیماری اس کے لیے **مغفرت کا باعث** ہے۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ۲۶۰/۴۷)

(2) ارشاد فرمایا: جب مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ پاک اسے گناہوں سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے بھٹّی لوہے کے زنگ کو صاف کر دیتی ہے۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، ۱۴۶/۴، حدیث: ۴۲)

(3) ارشاد فرمایا: مریض کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتّے جھڑتے ہیں۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، ۱۴۸/۴، حدیث: ۵۶)

(4) ارشاد فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: "محتاجی میرا قید خانہ جبکہ بیماری میری زنجیر ہے اور مخلوق میں سے جسے محبوب رکھتا ہوں، اسے اس کے ساتھ باندھ دیتا ہوں۔ (قوت القلوب، شرح مقام التوکل ووصف احوال المتوکلین، ۳۸/۲)

(5) ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے کہ جا کر دیکھو میرا بندہ کیا کہتا ہے۔ بیمار اگر اللہ کریم کی حمد و ثنا کرتا (مَثَلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتا) ہے تو فرشتے اللہ پاک کی بارگاہ میں جا کر اس کا قول عرض کرتے ہیں اور اللہ کریم خوب جانتا ہے۔ ارشادِ الٰہی ہوتا

ہے: اگر میں نے اِس بندے کو اس بیماری میں موت دے دی تو اسے جنّت میں داخل کروں گا اور اگر صحّت عطا کی تو اسے پہلے سے بھی بہتر گوشت اور خون دوں گا اور اس کے گناہ کو مُعاف کر دوں گا۔

(موطّا امام مالک، ۲/۴۲۹، حدیث:۱۷۹۸)

(6) ارشاد فرمایا: جب بندہ بیمار یا مسافر ہوتا ہے تو اس کے وہی عمل لکھے جاتے ہیں جو وہ تندرستی اور گھر میں کرتا تھا۔ (بخاری، کتاب الجھاد، باب یکتب للمسافر...الخ، ۲/۳۰۸، حدیث:۲۹۹۶)

بیان کردہ آخری حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ لکھتے ہیں: یعنی اگر بیماری یا سفر کی وجہ سے وہ تہجد وغیرہ نوافل نہ پڑھ سکے یا جماعت میں حاضر نہ ہو سکے تو اس کو ان کا ثواب مل جائے گا بشرطیکہ تندرستی میں ان چیزوں کا پابند ہو۔ حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بیماری یا سفر میں فرائض معاف ہو جاتے ہیں، وہ تو ادا کرنے ہی پڑیں گے اور اگر وہ رہ گئے ہوں تو ان کی قضاء واجب ہو گی۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۴۱۳)

سُبۡحٰنَ اللہ! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ☆ **بیماری** مغفرت کا سبب ہے، ☆ **بیماری** گناہوں سے پاک کرنے کا ذریعہ ہے، ☆ **بیماری** کے سبب گناہ جھڑ جاتے ہیں، ☆ **بیماری** میں مبتلا مسلمان کو اللہ پاک اپنا محبوب بنا لیتا ہے، ☆ **بیماری** کی حالت میں حمدِ الٰہی کرنے والا اگر اسی بیماری میں انتقال کر جائے تو جنت کا حق دار قرار پاتا ہے، ☆ **بیماری** کی حالت میں حمدِ الٰہی کرنے والا اگر صحت یاب ہو جائے تو پہلے سے بہتر گوشت اور خون ملنے کی خوشخبری ہے اور ☆ **بیماری** کی حالت میں بندے کے وہی اعمال لکھ دیئے جاتے ہیں جو وہ تندرستی اور گھر میں کیا کرتا تھا۔ مگر افسوس! بعض لوگ بیماریوں کے فضائل وبرکات کو پیشِ نظر رکھنے کے بجائے بیماریوں کو بُرا بھلا کہنے اور شکوے شکایات کرنے لگتے ہیں، مثلاً ”یہ بخار (Fever) بھی بڑی منحوس بیماری ہے، یہ دردِ سر بھی کتنا بُرا مرض ہے کہ اس نے تو

مجھے کہیں کا بھی نہیں چھوڑا، اس نزلے زکام نے تو مجھے آدھا کر دیا ہے کہ اس کے سبب تو میری ساری روٹین ہی ڈِسٹرب ہوگئی ہے" وغیرہ۔

بیماریوں کو بُرا کہنا ہرگز عقلمندی نہیں خصوصاً بخار اور دردِ سر کو، اس لئے کہ بخار اور دردِ سر وہ مبارک بیماریاں ہیں، جنہیں نبیوں کی بارگاہ میں حاضری کا شرف نصیب ہوا ہے۔ حدیثِ پاک میں بھی بخار کو بُرا کہنے سے منع فرمایا گیا ہے، چنانچہ

بخار کو بُرا نہ کہو

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سائب رَضِیَ اللہُ عَنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا: تمہیں کیا ہوگیا ہے جو کانپ رہی ہو؟ عرض کی: بخار آگیا ہے، اللہ پاک اس میں برَکت نہ کرے۔" اِس پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بخار کو بُرا نہ کہو کہ یہ تو آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دُور کرتا ہے جیسے بھٹّی لوہے کے مَیل کو دُور کر دیتی ہے۔" (مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن... الخ ص ۱۰۶۸، حدیث: ۲۵۷۵)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بیماریاں ایک یا دو عُضْو کو ہوتی ہیں مگر بخار سر سے پاؤں تک ہر رَگ میں اثر کرتا ہے، لہٰذا یہ سارے جسم کی خطاؤں اور گناہوں کو مُعاف کرائے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۴۱۳)

جب شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ ارشاد فرمایا: "بخار گناہوں کا کفارہ ہے۔" (مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن... الخ، ص۱۰۶۸، حدیث:۲۵۷۵، مفهومًا) تو حضرت سیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے ہمیشہ بخار میں رہنے کی دعا کی۔ چنانچہ انتقال فرمانے تک آپ رَضِیَ اللہُ

عَنْہ پر بخار کی کیفیت طاری رہی۔ (قوت القلوب، شرح مقام التوکل و وصف احوال المتوکلین، ۲/۳۹)

چند انصاری صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بھی یہی دعا کی تو ان پر بھی (انتقال فرمانے تک) بخار کی کیفیت طاری رہی۔ (احیاء العلوم، ۴/۸۵۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے فضائلِ دُعا کے صفحہ نمبر 173 پر ہے کہ ہلکا بخار، زکام، دردِ سر اور اس طرح کے دیگر **ہلکے امراض** بلا و مصیبت نہیں بلکہ نعمت ہیں۔ (ان کی دعا کی جا سکتی ہے)

یاد رہے! بیماری اگرچہ نعمت ہی ہے، مگر ہم کمزوروں کو اپنے لیے بیماری کی نہیں بلکہ **عافیت کی دُعا** کرنی چاہیے۔ حدیثِ پاک میں اس دعا کی ترغیب بھی موجود ہے: چنانچہ طبیبوں کے طبیب، پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دعا مانگا کرتے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ الۡمُعَافَاۃَ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ" یعنی اے اللہ پاک! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سُوال کرتا ہوں۔ (ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب الدعاء بالعفو... الخ، ۴/۲۷۳، حدیث: ۳۸۵۱)

ہمیں بھی وقتاً فوقتاً **عافیت کی دعا** مانگتے رہنا چاہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بخار کے شکرانے میں نوافل ادا کرنے والے بُزُرگ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: دردِ سر اور بخار وہ مبارک امراض ہیں جو انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو ہوتے تھے، ایک وَلِیُّ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دردِ سر ہوا، آپ نے اس شکریہ میں تمام رات نوافل میں گزاردی کہ ربُّ العزت نے مجھے وہ مرض دیا جو انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو ہوتا تھا۔ اَللہُ اَکْبَر! یہاں یہ حالت کہ اگر برائے نام درد معلوم ہوا تو یہ خیال

ہوتا ہے کہ جلد نماز پڑھ لیں۔ پھر فرمایا: ہر ایک مرض یا تکلیف جسم کے جس مَوضِع (یعنی جگہ) پر ہوتی ہے وہ زیادہ کفّارہ اسی موقع کا ہے کہ جس کا تعلق خاص اس سے ہے، لیکن بخار وہ مرض ہے کہ تمام جسم میں سرایت کرجاتا ہے جس سے بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی (یعنی اللہ کریم کے حکم سے) تمام رَگ رَگ کے گناہ نکال لیتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ مجھے اکثر حرارت ودردِ سر رہتا ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۱۱۸تا۱۱۹)

دردِ سر ہو یا بخار آئے تڑپ جاتا ہوں میں جہنّم کی سزا کیسے سہوں گا یا رب!
عَفُو کر اور سدا کیلئے راضی ہو جا گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یا رب!

(وسائل بخشش مُرمَّم، ص۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عموماً بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جب بیمار ہوجائیں اور کوئی مزاج پوچھنے آئے تو ایسے لوگ خواہ مخواہ ان کے سامنے شکوے شکایات کے انبار لگادیتے ہیں۔ مثلاً "ارے بھائی! کیا بتاؤں؟ بیماریاں جان نہیں چھوڑتیں"۔ "علاج کروا کروا کر تھک گیا ہوں مگر کہیں سے بھی افاقہ نہیں ہورہا"۔ "اتنا پرہیز کرتا ہوں مگر **"مَرَض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی"** کے مِصداق مرض میں مسلسل اضافہ ہی ہوتا جارہاہے"۔ "مہنگے ترین ڈاکٹروں اور حکیموں کے پاس بھی گیا"۔ "مہنگے ترین ہسپتالوں اور دوا خانوں کے دھکے بھی کھائے"۔ "مہنگی دوائیں بھی استعمال کیں، ایک عرصے سے تعویذات بھی استعمال کررہا ہوں، کئی بار مدنی قافلوں میں بھی سفر کرچکا ہوں مگر بیماریاں ہیں کہ جان چھوڑنے کا نام نہیں لیتیں"۔ "ارے بھائی! حال کیا پوچھتے ہو؟ بیماریوں نے تو جوانی میں ہی بوڑھا کردیا"۔ "معدہ خراب رہتا ہے"۔ "کمزوری بڑھتی جارہی ہے"۔ "شوگر Sugar، بلڈ پریشر (B.P.) اور یورک ایسڈ (Uric acid) بڑھ چکے ہیں"۔ "دل، گُردے یا جگر نے کام کرنا چھوڑ

دیا ہے"۔ "بیماریوں کے سبب تو میں زندگی کی حقیقی خوشیوں کو ترس گیا ہوں۔" وغیرہ وغیرہ۔

یاد رکھئے! بیماری کی حالت میں صبر کرنے کے بجائے لوگوں کو اپنے دُکھڑے سنانے، بیماریوں کا رونا رونے اور بے صبری کا مظاہرہ کرنے سے مرض ٹھیک ہونے سے تو رہا، اُلٹا اس سے بیماری کی برکتوں سے محرومی گلے پڑ سکتی ہے، جیسا کہ

فرشتوں کی دعا سے محروم بیمار

حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو اللہ پاک دو فرشتوں کو حکم فرماتا ہے: دیکھو! یہ شخص عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے؟ اگر وہ اللہ پاک کا شکر بجالائے اور اچھی بات کہے تو دونوں فرشتے اسے دعا دیتے ہیں اور اگر شکوہ کرے اور بیماری کو بُرا کہے تو دونوں کہتے ہیں: تُو اسی حال میں رہ۔ (موطا امام مالک، کتاب العین، باب ما جاء فی اجر المریض، ۲/ ۴۲۹، حدیث: ۱۷۹۸، بتغیر قلیل۔ موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب المرض والکفارات، ۴/ ۲۳۸، حدیث: ۴۷، بتغیر قلیل)

شکوہ عبادت کی لذّت کو ختم کر دیتا ہے

مشہور بزرگ حضرت سَیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے اپنی مصیبت کا کسی سے شکوہ کیا اسے کبھی عبادت کی لذّت نصیب نہیں ہو گی۔ (منہاج القاصدین، کتاب الصبر والشکر، ص ۳۲۳)

بخار کی شکایت، درد کی شکایت؟

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عوام و خواص کے یہ بھی زبان زد (مشہور و معروف) ہے کہ بخار کی شکایت ہے، دردِ سر کی شکایت ہے، زکام کی شکایت ہے، وغیرہ وغیرہ۔ یہ نہ (کہنا) چاہیے، اس لیے کہ جُملہ (تمام) اَمراض کا ظہور (آنا) مِنْ جانبِ اللہ (اللہ

کریم کی طرف سے)ہوتا ہے تو شکایت کیسی !۔(حیاتِ اعلیٰ حضرت،۳/۹۴)

اگر ہم اللہ والوں کی سیرت کا مطالعہ کریں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ یہ حضرات دُشوار ترین حالات میں بھی صابر وشاکر رہتے ہیں۔ حتّٰی کہ شدید بیماری میں بھی ان کے لبوں پر کبھی ناشکری کے الفاظ نہیں سُنے جاتے اور نہ ہی یہ حضرات اپنی بیماریوں کا رونا روتے ہیں، آیئے! ترغیب کے لئے دو مختصر واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

بخار کا تذکرہ زبان پر نہیں لائے

حَنۡبَلِیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیِّدُنا اِمام اَحمد بن حنبل رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ سے کسی نے پوچھا: اے ابو عبدُاللہ ! آپ کیسے ہیں؟ فرمایا: خیر وعافیت سے ہوں۔ کہنے لگا: سُنا ہے کل رات آپ کو بخار تھا؟ فرمایا: جب تمہیں کہہ چکا ہوں کہ خیر وعافیت سے ہوں تو کافی ہے، جو بات کہنا نہیں چاہتا وہ مت پوچھو۔
(منہاج القاصدین، کتاب الصبر والشکر، ص۳۲۳)

شکایت کیسی؟

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا بیان ہے: ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت (رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ) بیمار تھے، میں عیادت کو گیا، حسبِ محاورہ پوچھا: حضور! اب شکایت کا کیا حال ہے؟ فرمایا: شکایت کس سے ہو؟ اللہ (پاک) سے نہ تو شکایت پہلے تھی نہ اب ہے، بندہ کو خدا سے کیسی شکایت! (صَدرُالشَّریعہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں:) میں نے زندگی بھر کے لئے اس محاورے سے توبہ کرلی ۔(فتاویٰ امجدیہ،۲/۳۸۸)

زَباں پر شِکوۂ رنج واَلَم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "صَدائے مدینہ"

اے عاشقانِ رَسُول اسلامی بھائیو! معلوم ہوا ☆ اللہ والے بیماری کو اللہ کریم کی رحمت جانتے ہیں، ☆ اللہ والے بیماری کے سبب پریشان نہیں ہوتے، ☆اللہ والے بیماری میں بھی ربِّ کریم کی رضا پر راضی رہتے ہیں، ☆اللہ والے بیماری میں بھی اپنے اعصاب پر قابو رکھتے ہیں، ☆ اللہ والے بیماری میں بھی بے صبری و ناشکری نہیں کرتے، ☆ اللہ والے اپنی مصیبت و بیماری کو چھپاتے ہیں، ☆اللہ والے بیماری میں بھی شکرِ الٰہی بجالاتے ہیں اور ☆ اللہ والے بیماری میں بھی شکوے شکایات کرنے جیسی بُری عادت سے ہمیشہ دُور ہی رہتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی ان اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے بیماری میں صبر و شکر سے کام لینے، ربِّ کریم کی رضا پر راضی رہنے اور ہر کسی کو اپنے دُکھڑے سنانے کے بجائے بیماری کی برکتیں لُوٹنے والے بن جائیں۔ اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلنے کا جذبہ پانے اور بیماری کی حقیقی برکتیں لُوٹنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12مَدَنی کاموں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیجئے۔ 12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "**صَدائے مدینہ**" بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کی طرف سے اِس مَدَنی کام کا رِسالہ بنام "**صَدائے مدینہ**" بھی مَنْظَرِ عام پر آچکا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے اس مدنی کام "**صَدائے مدینہ**" کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے "**صَدائے مدینہ**" کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اور بالخصوص تنظیمی ذمہ داران اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ کے بستے پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

اس رسالے کے مطالعے کی بَرَکت سے آپ جان سکیں گے،☆صدائے مدینہ کیا ہے ؟☆نماز صدائے مدینہ میں مسلمانوں کے لئے دعا،☆صدائے مدینہ کے دنیوی فوائد،☆صدائے مدینہ کے چند مَدَنی پھول،☆گلی میں صدائے مدینہ لگانے کا طریقہ،☆صدائے مدینہ کی مَدَنی بہاریں وغیرہ وغیرہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ☆**"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے نمازِ تَہَجُّد کی سَعادت مِل سکتی ہے۔☆**"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے نماز کی حِفاظت ہوتی ہے۔☆**"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔☆**"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے **"نیکی کی دعوت"** دینے کا ثواب بھی کمایا جا سکتا ہے۔☆**"صَدائے مدینہ"** کی بَرَکت سے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کی مشہوری اور نیک نامی ہوتی ہے۔☆**"صَدائے مدینہ"** لگانے والا بار بار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں اُس کے حق میں بھی قَبول ہوں گی۔☆**"صَدائے مدینہ"** میں پیدل چلنے کی بَرَکت سے صِحّت (Health) بھی اچھی ہوگی یہ ضِمنی فائدہ ہے، نیت ثواب ہی کی ہونی چاہیے۔☆دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو **"صَدائے مدینہ"** لگانا کہتے ہیں اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانا سُنّتِ مُصطفٰے اور سُنّتِ صحابہ سے ثابت ہے، چنانچہ

اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔ (طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳ مفہوماً) آیئے! بطورِ ترغیب صَدائے مدینہ لگانے کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چنانچہ

صدائے مدینہ کی بَرَکتیں

ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے مدینے شریف کی حاضری کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور یہ سب صدائے مدینہ کی برکتیں ہیں کہ میں پابندی سے صدائے مدینہ لگاتا ہوں۔

ایک اسلامی بھائی عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دَعْوَتِ اِسْلَامی کے مَدَنی قافِلے کے ساتھ ایک شہر میں گئے، اَذانِ فَجْر کے بعد وہ صدائے مدینہ لگاتے جارہے تھے کہ اچانک ایک گھر سے ایک ماڈرن نوجوان اُن کے ساتھ شامِل ہوا اور اُس نے فَجْر کی نَماز مَسْجِد میں باجَماعَت ادا کی۔ بعد میں اُس نوجوان کے والِد مَدَنی قافِلے والے عاشِقانِ رسول سے ملنے آئے۔ جو صاحِبِ ثَرْوَت بھی تھے۔ اُنہوں نے آکر بتایا کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے اُن کا نافرمان ماڈرن (Modern) بے نَمازی بیٹا پَنْج وَقْتَہ نَماز پڑھنے لگ گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُس ماڈرن نوجوان کے والِد نے اُس شہر میں مَدَنی مَرکَز فَیضانِ مدینہ کے لیے زمین بھی دے دی۔

پڑوسی بَنا مجھ کو جنّت میں اُن کا   خدائے محمد برائے مدینہ
لگا فَجْر میں بھائی گھر گھر پہ جاکر   ذرا دل لگا کر ”صدائے مدینہ“

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عموماً بعض لوگ جب مسلسل بیماری میں مبتلا رہنے لگیں یا ایک کے بعد ایک بیماری آپڑے تو ان کے ذہنوں میں عجیب وغریب منفی خیالات اور وسوسے گردش کرنے لگتے ہیں، مثلاً ”میں نے تو کبھی کسی کا بُرا نہیں چاہا“۔ ”کسی کا حق نہیں کھایا یا دبایا“۔ ”کسی

کو تکلیف نہیں پہنچائی"۔ "کسی کا دل نہیں توڑا"۔ "کسی کا کچھ نہیں بگاڑا مگر پھر بھی نہ جانے میں کیوں بیماریوں میں جکڑا رہتا ہوں" وغیرہ۔! ایسوں کیلئے عرض ہے کہ "دوسروں کا بُرا چاہنا یا کچھ بگاڑنا" ہی بیماریوں کے آنے کا باعث نہیں ہوتا، بسا اوقات یہی بیماریاں انسان کو نیک لوگوں کے مرتبے تک پہنچانے کا ذریعہ بن جاتی ہیں، چنانچہ

بیماری میں مبتلا کئے جانے کی حکمت

حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ سے روایت ہے: دو عبادت گزار پچاس (50) سال تک اللہ پاک کی عبادت کرتے رہے، پچاسویں سال کے آخر میں ان میں سے ایک کے جسم (Body) میں ایک خطرناک بیماری لگ گئی، اس نے رونا شروع کیا اور اللہ پاک کی بارگاہ میں اس طرح التجا کرنے لگا: اے میرے پاک ربِّ کریم! میں نے اتنے سال مسلسل تیرا حکم مانا، تیری عبادت کرتا رہا پھر بھی مجھے اتنی خطرناک بیماری میں مبتلا کر دیا، اس میں کیا حکمت ہے؟ میں تو آزمائش میں ڈال دیا گیا ہوں، اللہ پاک نے فرشتوں کو حکم فرمایا، اس سے کہو "تُو نے جو عبادت کی وہ ہماری ہی عطا کردہ توفیق ہے، وہ میرے احسان اور میری مدد کا نتیجہ ہے۔ باقی رہی بیماری تو اس میں میں نے تجھے اس لئے مبتلا کیا تاکہ تجھے اچھے اور نیک لوگوں کے مرتبہ پر فائز کر دوں۔ تجھ سے پہلے کے لوگ تو بیماری و مصیبتوں کے خواہش مند ہوا کرتے تھے اور تجھے تو میں نے بِن مانگے عطا کر دی۔ (عیون الحکایات، ۲/۱۹۶)

بنادے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ گُناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۰۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا ☆ اللہ پاک کے

عبادت گزار بندے بھی آزمائشوں میں مبتلا ہوتے ہیں، ☆اللہ پاک کے عبادت گزار بندے بھی بیماریوں کے ذریعے آزمائے جاتے ہیں، ☆اللہ پاک بیماریوں کے ذریعے بندوں کو اچھوں اور نیک لوگوں کے مرتبے پر فائز کرنے کا ارادہ فرماتا ہے، ☆ اللہ پاک بن مانگے ہی بیماری جیسی نعمت و رحمت بندے کو عطا فرما دیتا ہے، لہٰذا جب بھی حالتِ بیماری میں وسوسے آنے لگیں، تو اپنا یوں ذہن بنائیے کہ بیماریوں میں بے شمار حکمتیں ہیں، مگر مجھے ان کا علم نہیں، اگر میں بیماری میں مبتلا نہ ہوتا تو شاید میں یادِ الٰہی، دِینی کام و احکام، قبر و آخرت کے معاملات سے غافل ہو جاتا، میرے سبب دِین کا نقصان ہو جاتا، میں کسی فتنے کا شکار ہو جاتا، کسی خطرناک بُرائی مَثَلاً غُرور و تَکَبُّر میں مبتلا ہو جاتا تو یقیناً ہلاکت و بربادی میرا مقدَّر بن جاتی، جیسا کہ

جسم بیمار نہ ہو تو

حضرت سَیِّدُنا امام زینُ العابدین علی بن حُسین رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: اگر جسم بیمار نہ ہو تو وہ اکڑ جاتا ہے اور اکڑنے والے جسم میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۳/۱۹۴)

فرعون کے خدائی کا دعوٰی کرنے کی وجہ

ایک بزرگ رَحمَۃُ اللہ عَلَیہ فرماتے ہیں: فرعون کے خدائی کا دعوٰی کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ طویل عرصہ تک صحت مند (Healthy) رہا کہ 400 سال گزر گئے مگر اس کے سر میں نہ درد ہوا نہ کبھی بخار ہوا اور نہ ہی کبھی کسی رَگ میں تکلیف ہوئی، اللہ پاک کی اس پر لعنت ہو، اگر کسی دن آدھے سر میں بھی درد ہو جاتا تو خدائی کا دعوٰی کرنا تو دور کی بات فضول کاموں سے ہی جان چھڑا لیتا۔ (احیاء العلوم، ۴/۸۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس ذرائع آمد و رفت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بیماری باعثِ زحمت نہیں، باعثِ رحمت ہوتی ہے، لہٰذا بیماری کو غنیمت جانئے اور ہر حال میں اللہ کریم کی رِضا پر راضی رہنے والی مدنی سوچ اپنے اندر بیدار کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں ہر حال میں صابر و شاکر رہنے کا ذہن دیتا ہے، لہٰذا ہم بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے خدمتِ دِین میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت **107 شعبہ جات** قائم ہیں، اِنہی میں سے ایک **"مجلسِ ذرائع آمد و رفت"** بھی ہے، اِس شعبے کا کام ایئرلائنز، ایئر پورٹس، ریلویز، پبلک ٹرانسپورٹ، پرائیوٹ ٹرانسپورٹ، گُڈز اِسٹیشنز اور اِن سے تَعَلُّق رکھنے والے مُختلف اِسٹینڈز اور مارکیٹس و شورُومز سے وابستہ اسلامی بھائیوں میں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی پیغام کو عام کرنا اور اُنہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اِس مَدَنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے" کے مطابق زندگی گزارنے کا مَدَنی ذِہن دینا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں — اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تذکرۂ امیرِ ملّت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذُوالْقَعْدَۃُ الْحَرَام کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا

ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مبارک مہینے کی 26 تاریخ کو مشہور عاشقِ رسول بزرگ، امیرِ ملّت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ نقشبندی مُحدِّث علی پوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا عُرس بھی منایا جاتا ہے۔ آئیے! اسی مناسبت سے ہم آپ کی سیرت کے چند روشن پہلوؤں کے بارے میں سنتے ہیں:

☆ **امیرِ ملت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادت 1257ھ بمطابق 1841ء میں علی پور سیداں (ضلع نارووال، پنجاب، پاکستان) میں ہوئی۔ ☆ **امیرِ ملت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حفظِ قرآن کریم کی سعادت اور ابتدائی تعلیم اپنے محلے ہی میں حاصل کی۔ ☆ **امیرِ ملت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مزید دِینی تعلیم کے لئے مشہور علمائے کرام سے فیض حاصل کر کے تمام علوم میں مہارت حاصل کی۔ ☆ **امیرِ ملت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ علومِ ظاہری میں کامل مہارت حاصل کرنے کے بعد روحانی تربیت کے لئے حضرت باباجی خواجہ فقیر محمد چوراہی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں مُرید ہو کر تھوڑی ہی مدت کے بعد خلافت و اجازت سے مشرّف ہوئے۔ ☆ **امیرِ ملت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ باعمل عالمِ دین، شیخِ طریقت، عظیم مُبلِّغِ اسلام اور مُتَحَرِّك (Active) راہنما تھے۔ ☆ **امیرِ ملت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے تبلیغِ اسلام کے سلسلے میں قیمتی خدمات انجام دِیں۔ ☆ **امیرِ ملت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کوششوں سے کئی غیر مسلم اسلام کے دامن سے وابستہ ہوئے۔ ☆ **امیرِ ملت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے سینکڑوں مسجدیں اور کئی مدرسے قائم فرمائے ☆ **امیرِ ملّت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے تحریکِ پاکستان میں بھی بھرپور حصّہ لیا۔ (تذکرہ اکابر اہلِ سنّت، ص ۱۱۳ تا ۱۱۵ ملتقطاً) ۔ ☆ **امیرِ ملت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیماری کی حالت میں بھی تمام نمازیں باجماعت ادا فرماتے رہے۔ (سیرت امیر ملت، ص ۴۹۹)۔ ☆ **امیرِ ملت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا وصال 26 ذوالقعدۃ الحرام 1370ھ بمطابق 30 اگست 1951ء کو ہوا۔ ☆ **امیرِ ملت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مزار علی پور سیّداں (ضلع نارووال، پنجاب، پاکستان) میں اپنے جلوے لُٹا رہا ہے۔ (تذکرہ اکابر اہلِ سنّت، ص ۱۱۶۔۱۱۷)

اَمیرِ مِلّت رَحمَۃُ اللہ عَلَیہ کا سفرِ مدینہ

اَمیرِ مِلّت حضرت مَولانا پیر سیِّد جماعت علی شاہ مُحدِّث علی پُوری رَحمَۃُ اللہ عَلَیہ ایک مَرتبہ مَدِیْنۂ مُنَوَّرہ گئے تواُن کے کسی مُرید نے مَدِیْنۂ مُنَوَّرہ کے ایک کُتّے کو اِتّفاقاً ڈھیلا (ڈھے۔لا) مار دِیا جس کی چوٹ سے کُتّا چیخا، حضرت اَمیرِ مِلّت رَحمَۃُ اللہ عَلَیہ سے کسی نے کہہ دِیا کہ آپ کے فُلاں مُرید نے مدینے شریف کے ایک کُتّے کو مارا ہے۔ یہ سُن کر آپ بے چین ہوگئے اور اپنے مُریدوں کو حُکم دِیا کہ فوراً اُس کتّے کو تلاش کر کے یہاں لاؤ چُنانچِہ کُتّا لایا گیا، حضرت اَمیرِ مِلّت رَحمَۃُ اللہ عَلَیہ اُٹھے اور روتے ہوئے اُس کتّے سے مُخاطِب ہو کر کہنے لگے: اے دِیارِ حبیب کے رہنے والے! لِلّٰہ (یعنی اللہ پاک کے واسطے) میرے مُرید کی اِس لَغزِش (غَلَطی) کو مُعاف کر دے۔ پھر گوشت و دُودھ منگوایا اور اُسے کِھلایا پلایا، پھر اُس سے کہا: جماعت علی شاہ تجھ سے مُعافی چاہتا ہے، خُدارا! اِسے مُعاف کر دینا۔ [1]

آپ کی گلیوں کے کُتّوں پہ تَصَدُّق جاؤں　　کہ مدینے کے وہ کُوچوں میں پِھرا کرتے ہیں
آپ کی گلیوں کے کُتّے مجھ سے تو اچّھے رہے　　ہے سُکوں اُن کو مُیَسَّر سبز گُنبد دیکھ کر

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۲۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور **عیادت کے مدنی پھول** بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت

1 . . . سنّی علماء کی حکایات نمبر: ۳۷، ص ۲۱۱ ملخصًا

کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

عیادت کے مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! عیادت کے مَدَنی پھول سنتے ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جاتا ہے تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنت کے پھل چننے میں رہتا ہے۔ (مسلم، کتاب البروالصله، باب فضل عيادة المريض، ص۱۰۶۵، حدیث: ۲۵۶۸)۔ ☆ مریض کی **عِیادت** کرنا سُنَّت ہے۔ ☆ اگر معلوم ہے کہ **عِیادت** کو جائے گا تو اس بیمار پر ناگوار گزرے گا ایسی حالت میں **عِیادت** نہ کرے۔ ☆ **عِیادت** کو جائے اور مرض کی سختی دیکھے تو مریض کے سامنے یہ ظاہر نہ کرے کہ تمہاری حالت خراب ہے اور نہ سر ہلائے جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے۔ ☆ اس کے سامنے ایسی باتیں کرنی چاہیے جو اس کے دل کو بھلی معلوم ہوں۔ ☆ اس کی مزاج پُرسی کرے۔ ☆ اس کے سر پر ہاتھ نہ رکھے مگر جبکہ وہ خود اس کی خواہش کرے۔ ☆ فاسق کی **عِیادت** بھی جائز ہے کیونکہ **عِیادت** حُقوقِ اسلام سے ہے اور فاسِق بھی مسلم ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶،۳/۵۰۵ملخّصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312صفحات)اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک

---

1 . . . مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب و السنة، ۱/۹۷، حديث:۱۷۵

بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ "**فتاویٰ شامی**" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: **قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، 3 قسم کے افراد اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے: (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے، (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا اور (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔** (اَلْبُدُوْرُ السّافِرة لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱، حدیث: ۳۶۶)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود ان پہ سدا میں اور ذکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۱۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ [1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے اس ہفتہ وار اجتماع کے بیان کا موضوع ہے **"حج کے مہینے کے اِبتدائی عظیم 10 دن"**۔ جس میں ہم ماہِ ذُوالْحِجَّہ کے فضائل سُنیں گے، قربانی کے فضائل و مسائل، گوشت (Meat) کے طِبّی فوائد اور زیادہ کھانے کے نقصانات بھی بیان کئے جائیں گے،

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

ماہ ذُوالْحِجَّہ کے ابتدائی 10 دنوں میں عبادت کے حوالے سے بھی سُنیں گے، ضِمناً ذِکْرُ اللہ کے فضائل اور **نفل روزوں کے فضائل** بھی سُنیں گے جبکہ آخر میں عرب و عجم کے شیخ، خلیفہ اعلیٰ حضرت سیدی قُطبِ مدینہ حضرت علّامہ مَولانا ضیاء الدّین احمد مَدَنی قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ پاک کی چند جھلکیاں بھی بیان ہوں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کس چیز نے روزہ رکھنے پر آمادہ کیا؟

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے روایت ہے کہ ایک جَوَان جو اَحادِیثِ رسول کو سُنا کرتا تھا، جب ذُوالْحِجَّہ کا چاند نظر آیا تو اُس نے روزہ رکھ لیا، جب پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ خبر ملی تو اُمّت پر مہربان، دوجہاں کے سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے بُلایا اور پوچھا: تجھے کس چیز نے روزہ رکھنے پر آمادہ کیا؟ اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم)! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ **حج و قربانی** کے دن ہیں، شاید کہ اللہ پاک مجھے بھی ان کی دعاؤں میں شامل فرمالے۔ حضورِ پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تیرے ہر دن کے روزے کا اجر سو (100) **غلام آزاد** کرنے کے برابر، سو (100) **اُونٹوں کی قربانیوں** اور راہِ خدا میں دیئے گئے سو (100) **گھوڑوں کے اَجر** کے برابر ہے۔ جب آٹھویں ذُوالْحِجَّہ کا دن ہوگا تو تجھے اس دن کے روزہ کا ثواب دو ہزار (2000) غلام آزاد کرنے، دو ہزار (2000) اُونٹ کی قربانی کرنے اور راہِ خدا میں سواری کیلئے دو ہزار (2000) گھوڑے دینے کے برابر حاصل ہوگا۔ جب نویں کا دن ہوگا تو تجھے اس دن کے

روزہ کا ثواب ہزار (1000) غلام آزاد کرنے، ہزار (1000) اُونٹوں کی قربانی اور راہِ خدا میں سواری کے لئے دیئے گئے ہزار (1000) گھوڑوں کے اَجر کے برابر ہو گا۔ (اللآلیء المصنوعة للسیوطی، کتاب الصیام، ۲/۹۱ ملتقطاً) (البتہ **"حج کرنے والے پر جو عَرَفات میں ہے، اسے عَرَفَہ (یعنی 9 ذُوالحِجّۃ الحرام) کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔"** (بہارِ شریعت، حصہ: پنجم، ۱/۱۰۱۰))

روزہ داروں کے واسطے وَاللہ مغفرت کی نوید ہوتی ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ذُوالْحِجّہ شریف کے ابتدائی 10 دن میں کیا کریں؟

سُبْحٰنَ اللہ! سنا آپ نے ماہِ ذُوالْحِجّہ شریف کے ابتدائی 10 دن بھی کس قدر برکتوں اور رحمتوں والے ہوتے ہیں، جن میں ربِّ کریم کی رحمت بندوں پر جُھوم جُھوم کر برس رہی ہوتی ہے، جو کوئی خوش نصیب ان دنوں میں رِضائے الٰہی کے لئے پہلی ذُوالْحِجّۃ سے نویں ذُوالْحِجّۃ تک روزے رکھنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اللہ کریم اس کو ہزاروں غلام آزاد کرنے، ہزاروں **اُونٹوں کی قربانی** کرنے اور راہِ خدا میں دیئے گئے **ہزاروں گھوڑوں** کے برابر اَجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! ان مبارک دنوں میں ایک، ایک روزہ رکھنے پر اس قدر ثواب عطا کیا جارہا ہے تو جو خوش نصیب مسلمان ان دنوں میں مختلف (Different) عبادات مثلاً دن کے روزوں اور راتوں کو جاگ کر عبادات کرنے میں گزارتے ہوں گے تو ان کے ثواب کا اندازہ کون لگا سکتا ہے اور اللہ کریم ان کو عبادات بجالانے پر کیسے کیسے انعام و اِکرام سے نوازے گا، لہٰذا اے

عاشقانِ رسول **ان 10 دنوں** کو ہر گز ہر گز غفلت میں نہیں گزارنا چاہئے، **ان 10 دنوں** میں اپنے آپ کو عبادت میں مشغول رکھنا چاہئے، **ان 10 دنوں** میں 10 ذُوالْحِجَّۃ کے دن کے علاوہ باقی دنوں کے روزے رکھنے چاہئیں، یادرہے! 10 ذُوالْحِجَّۃ الحرام کو روزہ رکھنا **مکروہِ تحریمی** اور گناہ ہے۔

(بہارِ شریعت، ۱/۹۶۷ ملخّصًا، دُرِّ مُختار وردالمحتار، ۳/۳۹۱ ملخّصًا)

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نَفْل روزوں کے بھی بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں اور ثواب تو اس قدر زیادہ ہے کہ جی چاہتا ہے بس روزے رکھتے ہی چلے جائیں۔ مثلاً ایمان کی حفاظت، جہنَّم سے نَجات اور جنَّت کا حُصُول، روزے میں دن کے اندر کھانے پینے میں خرچ ہونے والے وَقْت اور اَخراجات کی بچت، پیٹ کی اِصلاح اور بَہُت سارے امراض سے حفاظت کا سامان ہے۔ سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ روزے دار سے اللہ پاک راضی ہو جاتا ہے، لہٰذا ہمیں کوشش کرکے ہر ماہ کچھ نہ کچھ نفل روزے بھی رکھنے چاہیں، بالخصوص پیر شریف، جمعرات اور ایّامِ بِیْض (یعنی ہر اسلامی مہینے کی 13، 14، 15 تاریخ) کے روزے رکھنا تو سُنّتِ مبارکہ بھی ہے۔ چنانچہ

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے روایت ہے، نبیوں کے سرور، رسولوں کے افسر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔ (ترمذی، ابواب الصوم، باب ماجاء في صوم یوم الاثنین والخمیس، ۲/۱۸۶، حدیث:۷۴۵ ملخصا) حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما سے روایت ہے، اللہ پاک کے نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایامِ بِیض میں بغیر روزہ کے نہ ہوتے، نہ سفر میں، نہ سفر کے علاوہ میں۔ (نسائي، کتاب الصیام، باب صوم النبی... إلخ، ص۳۸۶، حدیث:۲۳۴۲) سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو تیرہ (13)، چودہ (14) اور پندرہ (15) کو رکھو۔ (ترمذی، ابواب الصوم، باب ماجاء في صوم ثلاثۃ ایام من کل

شہر...الخ، ۹۳/۲، حدیث: ۱۷۶۱) امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مَدَنی انعامات میں نفل عبادات کا شوق دِلاتے ہوئے ہر پیر شریف کو روزہ رکھنے کی ترغیب بھی دلائی ہے، چنانچہ مَدَنی انعام نمبر 58 ہے، **کیا آپ نے اس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کثیر عاشقانِ رسول پیر شریف کے روزے کا اہتمام کرتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذُوالْحِجَّۃ کے **ان 10 دنوں** میں کثرت سے تلاوت کی جائے، **ان دس (10) دنوں** میں اپنی زبان کو ذکر و دُرود سے تر رکھنا چاہیے، **ان دس (10) دنوں** میں خوب خوب نفل عبادت کی جائے، **ان دس (10) دنوں** کی راتوں میں بھی جاگ کر ربِّ کریم کی عبادت کی جائے، **ان دس (10) دنوں** میں بھی گناہوں سے بچنا اور بچانا چاہیے، **ان دس (10) دنوں** میں راہِ خدا میں دل کھول کر خرچ کرنا چاہیے، **ان دس (10) دنوں** میں بالخصوص **ہفتہ وار اجتماع** میں شرکت کرنی چاہیے، **ان دس (10) دنوں** میں مسجدوں کو آباد کرنا چاہیے، **ان دس (10) دنوں** میں مدنی کاموں کی دُھو میں مچانی چاہیے، **ان دس (10) دنوں** میں ایک ایک گھر پہ جا کر اپنی چہیتی تحریک دعوتِ اسلامی کی خاطر قربانی کے جانوروں کی کھالوں کے لئے رابطے کرنے چاہئیں، **ان دس دنوں** میں نہ صرف خود مَدَنی قافلوں میں سفر بلکہ عاشقانِ رسول کو بھی مَدَنی قافلوں میں سفر کروانا چاہیے۔ اللہ کریم ہمیں **ماہِ ذُوالْحِجَّۃ** کے **ان دس (10) دنوں** کی خوب خوب برکتیں عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عبادت میں گزرے مری زندگانی کرم ہو کرم یا خدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام اسلامی سال کا وہ بارہواں مہینا ہے جو حُرمت والے مہینوں میں شامل ہے۔ حُرمت یعنی احترام والے مہینے چار ہیں: (1) ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرَام (2) ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام (3) مُحَرَّمُ الْحَرَام اور (4) رَجَبُ الْمُرَجَّب۔ ان میں سے افضل ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام ہے بالخصوص اس کے پہلے دس دن اور راتوں کے فضائل تو بہت زیادہ ہیں۔ قرآنِ کریم نے بھی اس مہینے کی پہلی دس راتوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے، چنانچہ

پارہ 30 سُورۂ فَجر کی آیت نمبر 1 اور 2 میں ارشادِ باری ہے:

وَالْفَجْرِ ﴿۱﴾ وَلَیَالٍ عَشْرٍ ﴿۲﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی۔

(پارہ ۳۰، الفجر: ۱، ۲)

حضرت سیدنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ ان دس راتوں سے مراد ذُوالْحِجَّہ کی پہلی دس راتیں ہیں کیونکہ یہ زمانہ حج کے اعمال میں مشغول ہونے کا زمانہ ہے۔ (خازن، الفجر، تحت الآیۃ: ۲، ۴/۴۰۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ احادیثِ مبارکہ میں بھی مختلف مقامات پر ان دس دنوں اور راتوں کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے 5 فرامینِ مصطفےٰ سنتے ہیں، چنانچہ

ذوالحجۃ کے پہلے دس دنوں کے فضائل پر مشتمل 5 روایات

(1) **ارشاد فرمایا:** اللہ کریم کے نزدیک کوئی بھی دن عشرۂ **ذُوالْحِجَّہ** سے زیادہ نہ عظیم ہے اور نہ ان دنوں سے بڑھ کر کسی دن کا نیک عمل اسے محبوب ہے، لہٰذا ان دنوں میں تہلیل (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا

اللہُ)، تکبیر (یعنی اَللہُ اَکْبَر) اور تحمید (یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) کی کثرت کرو۔ (مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/۳۶۵، حدیث: ۵۴۴۷)

(2) **ارشاد فرمایا:** اللہ پاک کے نزدیک عشرۂ ذُوالْحِجَّہ کے دنوں سے افضل کوئی دن نہیں۔ (ابن حبان، کتاب الحج، باب الوقوف بعرفۃ...الخ، ذکر رجاء العتق من النار...الخ، ۶/۶۲، حدیث: ۳۸۴۲)

(3) **ارشاد فرمایا:** جن دنوں میں اللہ پاک کی عبادت کی جاتی ہے، ان میں سے کوئی دن ذُوالْحِجَّہ کے دس دنوں سے زیادہ پسندیدہ نہیں، ان میں سے (دس ذُوالْحِجَّہ کے علاوہ) ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور (دس ذُوالْحِجَّہ سمیت) ہر رات کا قیام لَیْلَۃُ الْقَدْر کے قیام کے برابر ہے۔ (ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی العمل فی ایام العشر، ۲/۱۹۲، حدیث: ۷۵۸)

(4) **ارشاد فرمایا:** اللہ کریم کے نزدیک حج کے ان دس دنوں سے افضل اور پسندیدہ کوئی دن نہیں لہٰذا ان دنوں میں **سُبْحٰنَ اللہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور اَللہُ اَکْبَرْ** کی کثرت کیا کرو۔ ایک روایت میں ہے کہ ان دنوں میں **سُبْحٰنَ اللہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ** اور ذِکْرُ اللہ کی کثرت کیا کرو اور ان میں سے ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان دنوں میں عمل کو 700 گُنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الصیام، فصل تخصیص ایام العشر...الخ، ۳/۳۵۶، رقم: ۳۷۵۸)

(5) **ارشاد فرمایا:** حج کے دس دنوں میں کیا گیا عمل اللہ پاک کو بقیہ دنوں میں کئے جانے والے عمل سے زیادہ محبوب ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا، یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا راہِ خدا میں لڑنا بھی؟ ارشاد فرمایا: ہاں! راہِ خدا میں لڑنا بھی، سوائے اس شخص کے جو اپنی جان و مال کے ساتھ نکلے اور ان دونوں میں سے کچھ بھی واپس نہ لائے۔ (بخاری، کتاب العیدین، باب فضل العمل

...الخ، ۱/۳۳۳، حدیث:۹۶۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذُوالْحِجَّہ کے ان 10 دنوں میں جتنا ہو سکے اپنی نیکیوں میں اضافہ کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے اور اپنی زبان کو فالتو باتوں سے بچاتے ہوئے ذِکْرُاللہ سے تر رکھا جائے کہ ذِکْرُاللہ کے بے شمار فضائل ہیں۔ آیئے! **اللہ** پاک کے ذِکر کے چند فضائل سُنتے ہیں:

☆ یہ کلمات اللہ پاک کو پیارے ہیں: **سُبْحَانَ اللہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، اَللہُ اَکْبَر** (ترمذی ،کتاب الدعوات، باب ۶۰، رقم: ۳۴۷۳، ۵/۲۸۶)۔ ☆ **سُبْحَانَ اللہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، اَللہُ اَکْبَر**، ان میں سے کوئی بھی کلمہ کہنے سے جنت میں ایک پودا لگا دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ ،کتاب الادب، باب فضل التسبیح، رقم: ۳۸۰۷، ۴/۲۵۲) ☆ **سُبْحَانَ اللہِ** کہنے سے 20 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور 20 گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ (مستدرک ،کتاب الدعاء والتکبیر الخ، باب فضیلۃ التسبیح، رقم: ۱۹۲۹، ۲/۱۹۲) ☆ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ** کہنے سے 20 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور 20 گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ (ایضاً) ☆ **اَللہُ اَکْبَر** کہنے سے 20 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور 20 گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ (ایضاً) ☆ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن** کہنے سے 30 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور 30 گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ (ایضاً) ☆ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ** جنت کی چابی ہے۔ (مسند احمد، رقم: ۲۲۱۶۳، ۸/۲۵۷)۔ ☆ **سُبْحَانَ اللہِ** کہنا آدھے میزان کو بھر دیتا ہے۔ ☆ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** کہنا پورے میزان کو بھر دیتا ہے۔ ☆ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ** سب سے افضل ذکر ہے۔ (ابن ماجہ ،کتاب الادب، باب فضل الحامدین، رقم: ۳۸۰۰، ۴/۲۴۸) اور ☆ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** سب سے افضل دعا ہے۔ (ایضاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ابھی جو ہم نے **اللہ** پاک کے ذِکر کے فضائل سنئے، ان فضائل سے پہلے

جو احادیثِ کریمہ بیان ہوئیں ان سے یہ معلوم ہوا! ذِی الْحِجَّہ کے پہلے دس دن بہت عظیم دن ہیں، ذِی الْحِجَّہ کے پہلے دس دنوں کا عمل اللہ کو بہت پسند ہے، ذِی الْحِجَّہ کے پہلے دس دن بہت زیادہ فضیلت والے ہیں، ذِی الْحِجَّہ کے پہلے دس دنوں میں سے ممنوعہ دنوں کے علاوہ ہر دن کا روزہ) ایک سال کے روزوں اور ہر رات کا قیام **لَیْلَۃُ الْقَدْر** کے قیام کے برابر ہے، ذِی الْحِجَّہ کے پہلے دس دنوں میں کئے جانے والے اعمال بہت زیادہ پاکیزہ اور ثواب والے ہیں، ذُو الْحِجَّہ کے پہلے دس دنوں میں عمل کا ثواب 700 گنا بڑھا دیا جاتا ہے، ذِی الْحِجَّہ کے پہلے دس دنوں میں کیا جانے والا عمل بقیہ دنوں میں کئے جانے والے عمل کے مقابلے میں راہِ خدا میں لڑنے سے زیادہ اللہ پاک کو پسند ہیں، الغرض ذِی الْحِجَّہ کے پہلے دس دن کئی فضائل و برکات اور خصوصیات (Specialities) سے مالا مال ہیں۔

ہر سال گیارہ ماہ بعد ذِی الْحِجَّہ کے مقدس مہینے میں یہ مبارک دن تشریف لاتے ہیں اور اپنا فیضان تقسیم کر کے گیارہ ماہ کے لئے تشریف لے جاتے ہیں، مگر افسوس! ایک تعداد ہے جو کہ ان دس دنوں کو بھی دیگر دنوں کی طرح غفلتوں میں گزار دیتے ہیں، مثلاً بعض من چلے نوجوان ان دس دنوں میں اپنا ٹائم پاس کرنے اور سیر و تفریح کی خاطر روزانہ اور بعض تو ایک، ایک دن میں کئی، کئی مرتبہ مویشی منڈی دیکھنے نکل پڑتے ہیں، مویشی منڈی میں جا کر بھاری بھر کم جانوروں کے ساتھ سیلفیاں بنواتے ہیں، پورا پورا دن بلکہ بعض پوری پوری راتیں مویشی منڈیوں میں گھومنے پھرنے اور قربانی کے جانوروں کو دیکھنے میں گزار دیتے ہیں، قربانی کے جانوروں کو گلیوں اور سڑکوں پر بِلا وجہ دوڑاتے ہیں، الغرض یہ دس دن عبادات میں بسر ہونے کے بجائے عام دِنوں کی طرح **غفلت** میں گزر جاتے ہیں، جس کے سبب یہ نادان **مَعَاذَ اللہ** فرض نمازوں بلکہ بہت سارے نیک اعمال کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اللہ کریم مسلمانوں کے حالِ زار پر رحم فرمائے، انہیں خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر ماہِ ذُوالْحِجَّہ

کے ان دس دنوں کی خوب قدر کرنے اور انہیں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال میں گزارنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمین

عبادت میں لگتا نہیں دل ہمارا ہیں عصیاں میں بدمست ہم یاالٰہی
مجھے دے دے ایمان پر استقامت پئے سیدِ مُحتَشَم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۰۹۔۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام اپنی بہاریں لُٹا رہا ہے، اس کی آمد ہوتے ہی **سُنّتِ ابراہیمی** کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں، ہر سال لاکھوں لاکھ مُسلمان اس ماہِ مُقدّس میں اللہ پاک کے حکم کی بجا آوری، **سُنّتِ ابراہیمی** اور **سُنّتِ مُصْطَفٰے** کی ادائیگی کے لئے کمربستہ دِکھائی دیتے ہیں۔ لہٰذا جو مسلمان قربانی کرنے کی طاقت رکھتا ہو، اُسے چاہیے کہ وہ رِضائے اِلٰہی کے حُصُول اور سُنَّتِ ابراہیمی کی اَدائیگی کی نِیَّت سے اس مہینے میں مالِ حلال سے قُربانی کا فریضہ سَراَنجام دے، کیونکہ یہ بہت بڑی سعادت کی بات ہے، چنانچہ

پارہ 30 سُوْرۂ کوثر کی آیت نمبر 2 میں ارشادِ باری ہے:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿۲﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: تو تم اپنے ربّ کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ (پ۳۰، الکوثر، ۲)

مشہور مفسرِ قرآن امام فخرُ الدین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: حنفی علمائے کرام نے اس آیت سے یہ اِسْتِدلال فرمایا کہ **قُربانی واجب** ہے۔ (تفسیرکبیر، ۳۱۸/۱۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَحادیثِ مُبارکہ قربانی کے **فضائل و مَسائل** سے مالا مال ہیں۔ آیئے! قُربانی کے فضائل پر مُشتمل چار(4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں، چنانچہ

ارشاد فرمایا: قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔ (تِرمِذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، ۳/۱۶۲، حدیث:۱۴۹۸)

ارشاد فرمایا: جس نے خُوش دِلی سے طالبِ ثواب ہو کر قربانی کی، تو وہ دوزخ کی آگ سے آڑ ہو جائے گی۔ (معجم کبیر، حسن بن حسن بن علی عن ابیہ، ۳/۸۴، حدیث: ۲۷۳۶)

اپنی پیاری شہزادی، خاتونِ جنّت سے پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **ارشاد فرمایا:** اے فاطِمہ! اپنی قربانی کے پاس مَوْجُود رہو کیونکہ اِس کے خُون کا پہلا قطرہ گرے گا تمہارے سارے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (سنن کبریٰ لِلْبَیْہَقِی، کتاب الضحایا، باب مایستحب للمرء... الخ، ۹/ ۴۷۶، حدیث: ۱۹۱۶۱)

ارشاد فرمایا: انسان قربانی کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ پاک کو خُون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قِیامت میں اپنے سِینگوں بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خُون زمین پر گِرنے سے پہلے اللہ پاک کے ہاں قَبول ہو جاتا ہے۔ لٰہذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔ (تِرمِذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، ۳/ ۱۶۲ حدیث: ۱۴۹۸)

حضرت علّامہ شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قربانی، اپنے کرنے والے کے نیکیوں کے پلّے میں رکھی جائے گی جس سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا۔ (اشعۃُ اللّمعات، ۱/۶۵۴)

حضرت سَیِّدُنا علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر اس کے لئے سُواری بنے گی جس کے ذَرِیعے یہ شخص بآسانی پُل صِراط سے گُزرے گا اور اُس (جانور) کا ہر عُضو مالِک (یعنی قُربانی پیش کرنے والے) کے ہر عُضْو (کیلئے دوزخ سے آزادی) کا فِدیہ بنے گا۔ (مِرْقاۃُ الْمَفاتِیح، ۳/۵۷۴، تحت الحدیث: ۱۴۷۰،

مرآۃ المناجیح، ۲ / ۳۷۵)

دے نزع و قبر و حشر میں ہر جا امان، اور دوزخ کی آگ سے بچا یا ربِّ مصطفٰے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۱۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عیدِ قربان پر اللہ پاک قربانی کا فریضہ سَر اَنجام دینے والے خُوش نصیبوں کو ان کے جانوروں کے **ہر بال کے بدلے ایک نیکی** عطا فرماتا ہے، قربانی کرنے والوں کو **دوزخ کی آگ سے نجات** ملتی ہے، جانور کے خُون کا پہلا قطرہ زمین پر گِرنے سے پہلے پہلے **گُناہ معاف** کر دیئے جاتے ہیں، بروزِ محشر قربانی **نیکیوں کے پلڑے** میں رکھی جائے گی تو وہ بھاری (Heavy) ہو جائے گا اور قُربانی کرنے والا اپنے جانور پر سُوار ہو کر **پُل صراط سے بآسانی** گزر جائے گا۔ لہٰذا جو مسلمان (مرد و عورت، بالغ، مقیم) مالکِ نصاب ہو (یعنی اُس شخص کے پاس ساڑھے باوَن تولے چاندی یا اُتنی مالیَّت کی رقم یا اتنی مالیَّت کا تجارت کا مال یا اتنی مالیَّت کا حاجتِ اَصلِیَّہ کے علاوہ سامان ہو اور اُس پر اللہ کریم یا بندوں کا اِتنا قَرضہ نہ ہو جسے ادا کر کے ذِکر کردہ نصاب باقی نہ رہے) تو ایسے شخص پر شرعاً قربانی واجب ہے۔ (ابلق گھوڑے سوار، ص6) لہٰذا اُسے چاہیے کہ وہ خوش دلی کے ساتھ قربانی کا فریضہ سر انجام دے اور ساتھ ساتھ قربانی کے مسائل بھی سیکھنے کی کوشش کرے کیونکہ جس شخص پر شرعی اُصُولوں کی بنا پر قُربانی واجب ہے، اس پر قُربانی سے مُتعلِّق مسائل سیکھنا بھی لازم ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی ہمارے روز مرّہ کے کئی معاملات میں ہماری رہنمائی کرتی ہے، اِسی طرح **قُربانی** کرنے والوں کی آسانی کے لیے **"آن لائن قربانی کورس"** بھی کروایا جاتا ہے، یہ کورس صرف **7 دِن** کا ہوتا ہے، جس میں روزانہ صرف **آدھے گھنٹے** (30 منٹ) کی

کلاس ہوتی ہے، بالخصوص وہ عاشقانِ رسول جو اس سال **قربانی** کی سعادت حاصل کریں گے، مشورہ ہے کہ وہ یہ **قربانی کورس** ضرور کرنے کی کوشش کریں، تاکہ ہماری قربانی غلطیوں سے بچ کر **شریعت کے مطابق** دُرست طریقے سے ہوسکے۔

آیئے! قربانی سے مُتعلِّق چند ضروری مسائل سنتے ہیں:

قُربانی کے ضروری مسائل

(1) بعض لوگ پورے گھر کی طرف سے صِرف ایک بکرا قُربان کرتے ہیں، حالانکہ بعض اَوقات گھر کے کئی اَفراد صاحِبِ نصاب ہوتے ہیں اور اِس بِنا پر ان ساروں پر قربانی واجِب ہوتی ہے ان سب کی طرف سے الگ الگ قربانی کی جائے۔ ایک بکرا جو سب کی طرف سے کیا گیا کسی کا بھی واجِب ادا نہ ہوا کہ بکرے میں ایک سے زیادہ حِصّے نہیں ہوسکتے، کسی ایک طے شدہ فرد ہی کی طرف سے بکرا قُربان ہوسکتا ہے۔

(2) بڑا جانور (یعنی بیل، گائے، بچھڑا، بھینس وغیرہ) اور اُونٹ میں 7 قربانیاں ہوسکتی ہیں۔ (فتاویٰ هندية، ۵/۳۰۴ ملخَّصاً)

(3) نابالغ کی طرف سے اگرچِہ واجِب نہیں مگر کر دینا بہتر ہے (اور اجازت بھی ضَروری نہیں)۔ بالغ اولاد یا زَوجہ کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو اُن سے اجازت طلب کرے اگر ان سے اجازت لئے بِغیر کر دی تو ان کی طرف سے واجِب ادا نہیں ہو گا۔ (بہارِ شریعت، ۳/۳۳۴)

اجازت دو طرح سے ہوتی ہے: (1) صَراحَۃً مَثَلاً ان میں سے کوئی واضح طور پر کہہ دے کہ میری طرف سے قربانی کر دو۔ (2) دَلالَۃً مَثَلاً یہ اپنی زوجہ یا اولاد کی طرف سے قربانی کرتا ہے

اور اُنہیں اس کا عِلْم ہے اور وہ راضی ہیں۔(ابلق گھوڑے سوار،ص ۹)

(4) قربانی کے وَقْت میں قربانی کرنا ہی لازِم ہے، کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتی مَثَلاً بجائے قربانی کے بکرا یا اُس کی قیمت صَدَقہ (خیرات) کر دی جائے یہ ناکافی ہے۔

(فتاویٰ ھندیة،۵/۲۹۳، بہارِ شریعت،۳/۳۳۵)

(5) قربانی کا جانور بے عَیب ہونا ضَروری ہے، اگر تھوڑا سا عیب ہو (مَثَلاً کان میں چِیر یا سُوراخ ہو) تو قربانی مکروہ ہو گی اور زیادہ عَیب ہو تو قربانی نہیں ہو گی۔(بہارِ شریعت،۳/۳۴۰)

قربانی سے متعلق مزید مسائل جاننے کے لئے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"ابلق گھوڑے سوار"** اور **"بہارِ شریعت"**، حصہ 15 صفحہ 327 تا 353 کا مطالعہ فرمائیے۔

جنّت کا مینڈھا کیسا تھا؟ جنّتی مینڈھے کے گوشت کا کیا ہوا؟ **کعبہ شریف کو آگ** کب اور کس طرح لگی؟، حضرت سیدنا ابراہیم علی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے **10 مخصوص فضائل** جاننے کے لیے رِسالے **"بیٹا ہو تو ایسا!"** کا مطالعہ اِنتہائی فائدہ مند رہے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی دورہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قربانی کے شرعی احکام سیکھنے اور قربانی کو ضائع ہونے سے بچانے کی سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں کی دھومیں مچائیے۔12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"مدنی دَورہ"** بھی ہے، جس کے ذریعے گھر گھر، دُکان دُکان لوگوں کو نیکی کی دعوت دی جاتی ہے۔ سُنّتوں کی

تربیت کے لیے سفر کرنے والے مدنی قافلے کے شیڈول میں توروزانہ بعد نمازِ عصر "**مَدَنی دَورہ**" کی ترکیب ہوتی ہے، اس کے علاوہ عَلاقوں، حلقوں میں **ہفتہ وار** (Weekly) یہ مدنی کام تنظیمی طور پر طے ہے۔ کئی خوش نصیب عاشقانِ رسول ہفتے میں ایک سے زائد بار بھی "**مَدَنی دَورہ**" کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، "**مَدَنی دَورہ**" بہت ہی اہم مدنی کام ہے، کیونکہ اس مدنی کام کے ذریعے **مسجدیں آباد** ہوتی ہیں، "**مَدَنی دَورہ**" نیکی کی دعوت کے فضائل پانے کا بہترین ذریعہ ہے، "**مدنی دَورے**" کے ذریعے عِلْمِ دِین سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے، "**مَدَنی دَورے**" کی بَرَکت سے **نفل اعتکاف** کی سعادت ملتی ہے، "**مَدَنی دَورہ**" "**مدنی تربیت** کا بہترین ذریعہ ہے، "**مَدَنی دَورے**" کی بَرَکت سے "**سلام**" کی سُنّت بھی عام ہوتی ہے۔ "**مَدَنی دَورے**" میں **نفس کی کاٹ** اور **تکبُّر** کا علاج بھی کیا جا سکتا ہے، "**مَدَنی دَورہ**" **مَدَنی قافلے** سفر کروانے کی مشین ہے۔ "**مَدَنی دَورہ**" دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی **ترقّی** کو نمایاں کرتا ہے۔

آیئے! بَطورِ تَرغیب **مدنی دورے** کی ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور پابندی کے ساتھ **مدنی دورہ** کرنے کی نِیَّت کیجئے۔ چنانچہ

مسجد کی طرف چل پڑے

سندھ کے شہر ٹنڈوآدم میں 3 دن کیلئے عاشقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ پہنچا۔ نمازِ عصر کے بعد گونگے بہرے اسلامی بھائی عمومی اسلامی بھائیوں کے ہمراہ **مدنی دورے** کیلئے گئے اور مسجد کے قریب ایک میدان میں کرکٹ (Cricket) کھیلنے والے نوجوانوں کے پاس پہنچے۔ پھر ایک عمومی اسلامی بھائی نے بتایا کہ ہمارے ساتھ سُننے اور بولنے کی طاقت سے محروم اسلامی بھائی بھی ہیں، یہ آپ کو اشاروں کی زبان میں **نیکی کی دعوت** پیش کریں گے۔ گونگے بہرے اسلامی بھائی نے اشاروں کی زبان میں نیکی کی دعوت پیش کی اور انہیں مسجد میں اپنے ساتھ چلنے کی دعوت پیش کی۔ اس کے بعد عمومی

اسلامی بھائی نے بھی ترغیب دلائی: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ **"مدنی دورے"** میں نیکی کی دعوت سُن کر وہ کرکٹ کھیلنے والے نوجوان سر جھکائے مبلغ کے ساتھ مسجد کی طرف چل پڑے اور اس طرح **"مدنی دورے"** کی بَرَکت سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا۔

نہ "نیکی کی دعوت" میں سُستی ہو مجھ سے
بنا شائقِ قافلہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اِسلامی مہینے ذِی الْحِجَّہ کی فضیلت اور قربانی کے فضائل و مسائل سُن رہے تھے۔ عموماً عیدِ قُربان کے موقع پر گوشت کی کثرت کے باعث سبزیاں اور دالیں پکانے کھانے کا رُجحان تقریباً نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے اور گوشت سے بنے کھانے پکانے کو ہی زیادہ ترجیح دی جاتی ہے، جس کے باعث گوشت سے جو فوائد و ثمرات ہمیں ملنے تھے، بہت زِیادہ استعمال کی وجہ سے ہم ان فوائد سے محروم اور گوشت خوری کی آفت میں مُبْتَلا ہونے کے سبب ڈاکٹروں اور حکیموں کے دھکے کھانے پر مجبور ہو جاتے ہیں، لہٰذا گوشت کے مُعاملے میں مِیانہ رَوی سے کام لینا چاہئے اور گوشت کے نقصان دِہ اَثرات کو کم کرنے کے لئے اس کے ساتھ سبزیوں (Vegetables) کا استعمال ضرور رکھئے۔ آیئے! گوشت کے چند طِبّی فوائد اور زِیادہ گوشت کھانے کے نُقصانات کے بارے میں سنتے ہیں، چُنانچہ

گوشت کے طِبّی فوائد

حکیموں کا کہنا ہے کہ گوشت کھانے سے (بدن کی) 70 قُوّتوں میں اِضافہ ہوتا ہے، اس سے دیکھنے

کی قوت زیادہ ہوتی ہے، گوشت بدن کے رنگ کو نکھارتا ہے، پیٹ کو بڑھنے نہیں دیتا، اخلاق وعادات کو بہتر بناتا ہے، گردن کا گوشت عُمدَہ لَذِیذ، جلد ہضم ہونے والا اور ہلکا ہوتا ہے، دَسْت کا گوشت سب سے ہلکا، لذیذ تَرین، جلد ہضم ہونے والا اور بیماری سے خالی ہوتا ہے، بچھڑے کا گوشت بالخصوص جب کہ بچھڑا فربہ ہو، نہایت درمیانہ، لذیذ، عُمدہ اور پسندیدہ ہوتا ہے، گرم تَر ہوتا ہے اور اگر عُمدَہ طَرِیقے سے ہضم ہو جائے تو اس کا شمار قُوَّت بخش غذا میں ہوتا ہے۔ عام طور پر استعمال کے لئے شوربے والا گوشت بہتر رہتا ہے، سب سے بہتر گوشت بکرے کا ہوتا ہے، بکرے کے گوشت میں دَستی اور شانہ وہ مقامات ہیں جہاں پر ریشے موٹے نہیں ہوتے، ایسا گوشت جلد گلتا اور مُلائم ہوتا ہے، پُشت (Back) کے گوشت کا ریشہ ران سے کم موٹا ہوتا ہے، اس میں خون پیدا کرنے والے اجزا ملتے ہیں، گوشت بدن کو بڑھا کر طاقت بخشتا ہے، گوشت کے فوائد جانوروں کے حساب سے مختلف ہیں، بکری کا گوشت صاف خون پیدا کرتا اور گرم مزاجوں کے لئے مفید ہے۔

زیادہ گوشت کھانے کے نقصانات

آیئے! اب کثرت سے گوشت کھانے کے "**نقصانات**" بھی سُنتے ہیں:

یاد رکھئے! انسانی جسم کیلئے ہفتے میں دو تین (3/2) بار سے زیادہ گوشت کا استعمال نُقصان دہ ہے، بڑے جانور کا گوشت زیادہ کھانا "**آ بیل مجھے مار**" والی بات ہے کیونکہ اس سے مسوڑھے اور دانت خراب ہوتے ہیں، گوشت کی کثرت سے گُردوں (Kidneys) میں یُورِک ایسڈ (Uric Acid) کی زِیادتی ہو جاتی ہے، گُردے اسے بآسانی خارج نہیں کرتے، گوشت کا زیادہ استعمال **جگر** (Liver) کے لئے بھی نُقصان دہ ہے، زیادہ مقدار میں گوشت کھانے سے **کینسر** (Cancer) کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ لہٰذا عافیت اسی

میں ہے کہ انسان اپنی صحت کو غنیمت سمجھے، اپنے آپ کو لذّتوں، چٹخارے دار کھانوں، تیل و گھی میں تلی ہوئی اور چکناہٹ والی غذاؤں کا عادی نہ بنائے، گوشت خوری کے سبب ہونے والی تباہ کاریوں کو ذہن میں رکھے، اپنے نفس کو کنٹرول میں رکھے، گوشت کھانے میں احتیاط کا دامن تھامے، خصوصاً دعوتوں اور دوستوں کے ساتھ کھانا کھاتے وقت تو بہت ہی زیادہ احتیاط کرنی چاہئے تاکہ گوشت خوری کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات سے بچا جاسکے۔

اللہ پاک ہمیں کھانے سمیت ہر جائز کام میں درمیانہ انداز اپنانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

نفس نے لذّتوں میں پھنسایا مجھ پہ لطف و کرم ہو خدایا
دل سے چاہت مٹا ما سِوا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس اجتماعی قربانی

اے عاشقانِ رسول! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے 107 شعبہ جات ہیں، جن میں سے ایک شعبہ **"مجلس اجتماعی قربانی"** بھی ہے، یہ مجلس دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والی **اجتماعی قربانی** کے تمام انتظامات سنبھالتی ہے۔ یہ مجلس اوّلاً اجتماعی قربانی کی بکنگ کرتی ہے، اس مجلس سے وابستہ حتی الامکان اس شعبے کے ماہر اور تجربہ کار اسلامی بھائی مویشی منڈی جاکر جانوروں کی خریداری شرعی اُصولوں کے مطابق کرتے ہیں۔ جانوروں کا چارہ، پانی، ان کی دیکھ بھال، ان کی حفاظت کا انتظام، قصاب سے جانور ذبح کرنے اور ان کی کٹائی کی اُجرت طے کرنا، شرعی ذبح کے بعد ہر جانور

کے الگ الگ حصے بنا کر شرعی اُصولوں کے مطابق گوشت حصے داروں کے سپُرد کرنا اور اجتماعی قربانی سے بچ جانے والی رقم حصے داروں تک پہنچانا وغیرہ، اسی مجلس کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

اللہ کریم **مجلس اجتماعی قربانی** کی کاوشیں اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی کو دیجئے!

اے عاشقانِ رسول! ابھی آپ نے سُنا کہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے 107 شعبہ جات میں مصروفِ عمل ہے۔ یاد رہے! ان تمام شعبہ جات پر سالانہ (Yearly) کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ جو مُخَیَّر حضرات کے تعاون سے پورے ہوتے ہیں، اس کے علاوہ بقر عید کے موقع پر ان شعبہ جات کو چلانے کے لئے **قربانی کی کھالیں** بھی جمع کی جاتی ہیں۔ بقر عید کی آمد آمد ہے۔ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا خدمتِ دین کا عظیم کام آپ سب کے سامنے ہے، لہٰذا آپ سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ نہ صرف اپنے جانور کی **قربانی کی کھال** دعوتِ اِسلامی کو دیجئے بلکہ اپنے رشتے داروں کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں اور مختلف شعبہ جات کا تعارف پیش کرتے ہوئے ان کا بھی ذہن بنانے کی کوشش کیجئے کہ وہ بھی **قربانی کی کھالیں** دعوتِ اسلامی ہی کو دیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! پاکستان کے کم و بیش ہر چھوٹے بڑے شہر میں کئی مقامات پر دعوتِ اسلامی کے تحت **"قربانی کی کھالوں"** کے لیے اسٹال (Stall) لگائے جاتے ہیں، اگر آپ کو جانور کی کھال پہنچانے کے حوالے سے کوئی دُشواری ہو تو اپنے عَلاقے یا قریبی ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی سے فوراً رابطہ کیجئے، تاکہ قربانی کی کھال بروقت محفوظ ہو کر اس کا دُرست اِستعمال ہو سکے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

سیدی قُطبِ مدینہ کی سیرت کی چند جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذُوالحِجَّۃِ الحرام کا مبارک مہینا اپنی بہاریں لٹا رہا ہے۔اس مقدس مہینے میں ایک عظیم شخصیت خلیفۂ اعلیٰ حضرت **قُطبِ مدینہ** حضرت علّامہ مَولانا ضیاء الدّین احمد مَدَنی قادری رضوی رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْه کا عُرس مبارک ہے۔آیئے!بَرَکت حاصل کرنے کے لیے ان کی پاکیزہ سیرت کی چند جھلکیاں ملاحظہ کرتے ہیں، چنانچہ

نام ونسب و تاریخِ پیدائش!

☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کا نام ضِیاءُ الدین احمد ہے،☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کا پیدائشی نام"احمد مختار"ہے،☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کے دادا حضرت شیخ قُطب الدین قادری رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے بعد میں آپ کا نام"ضِیاءُ الدِّین"رکھ دیا تھا،☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** بروز پیر ربیعُ الاوّل 1294 ھ بمطابق 1877ء کو بمقام قصبہ کلاس والا، ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۱۶۴، ملتقطاً) ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** امیرِ اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرشِد ہیں،☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** سے لاکھوں کروڑوں دعوتِ اسلامی والے محبت و عقیدت رکھتے ہیں،☆یہی وجہ ہے کہ **سَیِّدی قطبِ مدینہ** کی وِلادت کے مکانِ عالیشان کو خرید کر دعوتِ اسلامی نے **مسجد و مدرسۃ المدینہ** میں تبدیل کر دیا ہے۔☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** نے اِبتدائی تعلیم اپنے داداجان (Grandfather) سے حاصِل کی،سَیِّدی قطبِ مدینہ نے سیالکوٹ (پنجاب پاکستان) کے مشہور عالِم حضرت علّامہ مَولانا محمد حُسَین نقشبندی رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْه سے پڑھا☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** اس کے بعد مشہور محدّث حضرتِ علّامہ وصی احمد مُحدّثِ سُورتی

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں شامل ہو گئے، ☆**سیِّدی قطبِ مدینہ** نے تقریباً چار (4) سال تک اُن سے تعلیم حاصِل کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۱۶۷ ملخصًا) اسی دوران آپ، اُستادِ محترم کے ہمراہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مُرید ہوئے اور پھر خلافت سے نوازے گئے۔

اخلاق وعادات!

☆**سیِّدی قطبِ مدینہ** نہایت ہی پسندیدہ اَوصاف و اَخلاق کے مالک تھے، ☆**سیِّدی قطبِ مدینہ** ہمیشہ یادِ خُدا میں ڈُوبے رہتے، ☆**سیِّدی قطبِ مدینہ** شب بیدار اور تہجُّد گزار تھے، ☆**سیِّدی قطبِ مدینہ** اِشراق، چاشت اور اوّابین کی نمازوں کے پابند تھے، ☆**سیِّدی قطبِ مدینہ** کمزوری اور بُڑھاپے کے باوجود اسلامی مہینے کی 13، 14، 15 تاریخ کے روزے نہیں چھوڑتے تھے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۴۸۶، بتغیر) ☆ سیدی قطبِ مدینہ **77 سال** مدینہ شریف میں مقیم رہے ☆سیدی قطبِ مدینہ کے مکانِ عالی شان پر روزانہ محفلِ نعت منعقد ہوتی تھی۔

وصالِ پُرملال اور تدفین

☆**سیِّدی قطبِ مدینہ** کا وصال 4 ذُوالحِجَّۃِ الحرام 1401ھ بمطابق 1981-10-2 بروزِ جمعہ دورانِ اذان ہوا، ☆**سیِّدی قطبِ مدینہ** کے غُسل شریف کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کفن کو اس مبارک پانی سے دھویا گیا جس پانی سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کو غُسل دیا گیا اور مُختلف تبرُّکات رکھے گئے، پھر کفن شریف باندھا گیا۔ ☆**سیِّدی قطبِ مدینہ** کا جنازۂ مبارکہ بعد نمازِ عصر دُرُود و سلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گُونج میں اُٹھایا گیا، ☆**سیِّدی قطبِ مدینہ** کو ان کی آرزو کے مُطابق جنّت البقیع میں اَہلِ بَیتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے قرب میں دفن کیا گیا۔ (سیّدی قطبِ مدینہ، ص۱۷)، ☆**سیِّدی**

قطبِ مدینہ کی سیرت سے متعلق مزید معلومات کے لئے امیرِ اہلسنت کا رسالہ **"سیدی قطبِ مدینہ"** کا مطالعہ فرمائیے۔ اس رسالے کو **دعوتِ اسلامی** کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے پڑھا جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ **(Download)** اور پرنٹ آؤٹ **(Print Out)** بھی کیا جاسکتا ہے۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے پیر و مرشد کی بارگاہِ بے کس پناہ میں یوں عرض کرتے ہیں:

مجھ کو دیدو بقیعِ غَرقَد میں　　　اپنے قدموں میں جا ضِیاءُ الدّین
مُصطفٰے کا پڑوس جنّت میں　　　مجھ کو حق سے دِلا ضِیاءُ الدّین

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۵۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۵۵ حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا　　　جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

قربانی کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! چونکہ بقر عید کی آمد آمد ہے تو آیئے! اسی مناسبت سے قربانی کی سُنتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا:

قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔(ترمذی،کتاب الاضاحی،باب ماجاء فی فضل الضحیة، ۱۶۲/۳، حدیث:۱۴۹۸)(2) فرمایا: جس شخص میں قُربانی کرنے کی گنجائش ہو پھر بھی وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔(اِبن ماجہ،کتاب الاضاحی، باب الاضاحی واجبة ام لا؟، ۵۲۹/۳، حدیث:۳۱۲۳)☆ہر بالِغ، مُقیم، مسلمان مرد و عورت، مالکِ نصاب پر قربانی واجِب ہے۔(فتاویٰ ھندیة، ۲۹۲/۵)☆اگر کسی پر قربانی واجِب ہے اور اُس وَقت اس کے پاس روپے نہیں ہیں تو قرض لے کر یا کوئی چیز فروخت کرکے قربانی کرے۔(فتاویٰ امجدیہ، ۳/۳۱۵ ملخصاً)☆قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذَبْح کرنا افضل اور ذَبْح کے وَقْت آخرت کے ثواب کی نِیَّت سے وہاں حاضِر رہنا بھی افضل ہے۔(ابلق گھوڑے سوار، ص۱۷)☆نابالغ کی طرف سے اگرچہ واجِب نہیں مگر کر دینا بہتر ہے(اور اجازت بھی ضَروری نہیں)۔(ابلق گھوڑے سوار، ص۹)☆بالغ اولاد یا زوجہ کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو اُن سے اجازت طلب کرے، اگر ان سے اجازت لئے بِغیر کر دی تو ان کی طرف سے واجِب ادا نہیں ہو گا۔(بہارِ شریعت، ۳/۳۳۴، حصہ ۱۵ ملخصاً)☆قربانی کے جانور کی عمر: **اُونٹ 5 سال** کا، بکرا (اس میں بکری، دُنبہ، دُنبی اور بھیڑ نر و مادہ دونوں شامل ہیں) **1 سال** کا۔اس سے کم عمر ہو تو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔(بہارِ شریعت، ۳/۳۴۰، حصہ ۱۵ ملخصاً)☆قربانی کا جانور بے عَیب ہونا ضَروری ہے، اگر تھوڑا سا عیب ہو (مَثَلاً کان میں چِیرا یا سُوراخ ہو) تو قربانی مکروہ ہو گی اور زیادہ عیب ہو تو قربانی نہیں ہو گی۔(بہارِ شریعت، ۳/۳۴۰، حصہ ۱۵ ملخصاً)☆قربانی سے پہلے اُسے چارا پانی دے دیں، ایک کے سامنے دوسرے کو ذَبْح نہ کریں اور پہلے سے چُھری تیز کر لیں جانور گرانے کے بعد اُس کے سامنے چُھری تیز نہ کی جائے۔(بہارِ شریعت، ۳/۳۵۲، حصہ ۱۵ ملخصاً)☆سنّت یہ چلی آرہی ہے کہ ذَبْح کرنے والا اور جانور دونوں قبلہ رُو (قبلہ کی طرف) ہوں۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۰/۲۱۶)☆بہتر یہ ہے کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے

کرے جبکہ اچّھی طرح ذَبْح کرنا جانتا ہو۔(بہارِ شریعت،۳/۳۴۴، حصہ ۱۵ملخصًا)☆اگر اچّھی طرح نہ جانتا ہو تو دوسرے کو ذَبْح کرنے کا حکم دے مگر اِس صورت میں بہتر یہ ہے کہ وقتِ قربانی وہاں حاضِر ہو۔(بہارِ شریعت،۳/۳۴۴، حصہ ۱۵ملخصًا)☆دوسرے سے ذَبْح کروایا اور خود اپنا ہاتھ بھی چُھری پر رکھ دیا کہ دونوں نے مل کر ذَبْح کیا تو دونوں پر بسم اللہ کہنا واجب ہے۔(بہارِ شریعت،۳/۳۵۱، حصہ ۱۵)

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ16(312صفحات)اور 120صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمائیے سنتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

بیان کی اَھَمِّیَّت

تقریر اور بیان کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اپنا مقصود پہنچایا جاسکتا ہے۔ آج کے دور میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین و احکامات اور دِینی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ بیان بھی ہے۔ خود رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان و تقریر کو رونق بخشی، آپ کے دلکش و دل نشیں بیانات کا اثر تھا کہ لوگوں کے دلوں کی دنیا تبدیل ہونے لگی، جہالت کے اندھیرے چھٹنے لگے اور اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پھیلنے لگی۔ بیان کے متعلق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، ۵/ ۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱) رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے تقریر اور بیان کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے دِین کی تبلیغ کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک "تقریر و بیان" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں، ان اجتماعات کا ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ امیر اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں الگ ایک بیان ہوتا ہے اور بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں الگ ایک بیان ہوتا ہے۔ یہ تمام بیانات دعوتِ اسلامی کی

مجلس اَلْمَدِینَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کا شعبہ "بیاناتِ دعوتِ اسلامی" تیار کرتا ہے۔

شعبے کی ضمنی تقسیم

کام کی بہتری اور بروقت تکمیل کیلئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی اس وقت **تین** ضمنی شعبوں پر مشتمل ہے۔

(1)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے پاکستان:** دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات اسی شعبے میں اردو زبان میں تیار اور فائنل کئے جاتے ہیں۔ پھر یہی بیانات مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے دنیا بھر میں بھیجے جاتے ہیں۔

(2)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے اسلامی بہنیں:** اس شعبے کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات کو تمام ضروری مراحل سے گزار کر کتابی صورت میں شائع کروانا ہے۔ ہر چار مہینوں کے بیانات ایک جلد کی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک یہ شعبہ محرم الحرام تا ربیع الآخر 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 1** کی صورت میں شائع کر چکا ہے، جمادی الاولی تا شعبان المعظم 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 2** بھی شائع کر چکا ہے، جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔

(3)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے بیرونِ ملک:** اس شعبے کے تحت بیرونِ ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پر کام کیا جاتا ہے۔

بیانات کی تیاری کے اہم مراحل

شعبہ بیانات میں تیار ہونے والے تمام تر بیانات تقریباً 16 مراحل سے گزار کر فائنل کئے جاتے

ہیں۔ مراحل اور ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(1)انتخابِ موضوع: سب سے پہلے شعبہ بیانات میں مکمل 1 سال کے بیانات کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ اسلامی سال کے ایونٹس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ موقع مناسبت اور ایام کے اعتبار سے ہی موضوع کا انتخاب کیا جائے۔

(2)تلاشِ مواد: فہرست فائنل ہو جانے کے بعد مختلف اسلامی بھائی اس کے لیے تلاشِ مواد میں لگ جاتے ہیں، اس کے لیے موضوع کے مطابق بزرگانِ دین کی تصانیف، دعوتِ اسلامی کے مبلغین بالخصوص، امیر اہلسنت اور اراکینِ شوریٰ کے اسی موضوع پر ہونے والے بیانات سے مدد لی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی کی طرف سے تیار کردہ سافٹ ویئر اور مکتبہ شاملہ سے بھی تلاشِ مواد کیا جاتا ہے۔

(3)جمع مواد: تلاشِ مواد کے بعد اس کی ثقاہت کو پرکھا جاتا ہے، اسلامی بھائی اپنے متعلقہ ذمہ دار کو کسی بھی موضوع پر جمع ہونے والا سارا مواد چیک کرواتا ہے اور باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے کہ کون سا مواد بیان میں شامل کیا جائے۔ یوں اسے سرسری ترتیب دی جاتی ہے اور بیان کا خاکہ بنایا جاتا ہے۔

(4)بیان کی ترتیب: بیان کے خاکے کے بعد اسے مکمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ چھوٹے سائز کے تقریباً 24 سے 25 صفحات موضوع سے متعلق مواد کے ہوتے ہیں جبکہ 5 سے 7 صفحات میں تنظیم سے متعلق مواد بھی بیان میں شامل کیا جاتا ہے۔

(5) فارمیشن: مکمل بیان ترتیب دینے کے بعد اس کی جزوی فارمیشن بھی کی جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ شعبہ کے بعض اسلامی بھائی بیان بناتے ہوئے فارمیشن بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو بیان کی ترتیب کے بعد فارمیشن کی جاتی ہے۔

(6) شعبہ ذمہ دار کا اسے فائنل کرنا: فارمیشن کے بعد ماتحت اسلامی بھائی بیان شعبہ ذمہ دار کو بھیج دیتا ہے۔ جہاں از اول تا آخر مکمل بیان گہری نظر سے چیک کیا جاتا ہے۔ جہاں تبدیلی کی حاجت ہو وہاں مواد یا ترتیب کو تبدیل بھی کیا جاتا ہے اور مکمل بیان کو فائنل کیا جاتا ہے۔

(7) نگرانِ علمیہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش: شعبہ ذمہ دار کے فائنل کرلینے کے بعد نگرانِ المدینۃ العلمیہ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری مدظلہ بیان کی تنظیمی تفتیش کرتے ہیں اور ضرورتاً بیان میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہیں۔

(8) مکمل بیان کی تفتیش و تخریج: نگرانِ علمیہ سے بیان فائنل ہونے کے بعد مکمل بیان کی تخریج و تفتیشِ تخریج ہوتی ہے۔ تمام حوالہ جات اصل کتب سے شامل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

(9) دارالافتا کے مفتی صاحب سے مکمل بیان کی شرعی تفتیش: تخریج و تفتیشِ تخریج کے بعد بیان شرعی تفتیش کیلئے دارالافتا کے مفتی صاحب کے پاس بھیجا جاتا ہے جو مکمل بیان کی شرعی تفتیش کرتے ہیں اور جہاں تبدیلی کی حاجت ہو اس کی اصلاح بھی فرماتے ہیں۔

(10) مجلسِ تراجم سے انگلش الفاظ کی چیکنگ: اردو کے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی جگہ انگریزی کے الفاظ زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ دارالافتا سے آنے کے بعد بیان میں مشکل الفاظ کو ہٹا کر آسان

اردو الفاظ ورنہ بریکٹ میں انگلش الفاظ بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ پھر ان الفاظ کی انگلش چیکنگ کیلئے بیان مجلسِ تراجم کو بھیجا جاتا ہے جو ان انگلش الفاظ کو سیاق و سباق کی روشنی میں چیک کرتے ہیں اور ضروری تبدیلیاں بھی کرتے ہیں۔

(11) پیج سیٹ اپ: ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد المدینۃ العلمیہ کے طے شدہ مدنی پھولوں کے مطابق مکمل بیان کا پیج سیٹ اپ کیا جاتا ہے۔

(12) فائنل پروف ریڈنگ: یوں تو اب تک کئی بار بیان کی سرسری پروف ریڈنگ ہو چکی ہوتی ہے مگر غلطی کے امکان کو ختم کرنے کیلئے اس مرحلے پر مکمل بیان کی از اول تا آخر باریک نظر سے پروف ریڈنگ کی جاتی ہے۔ بیان میں موجود آیاتِ کریمہ اوران کے ترجمہ کا بھی تقابل کیا جاتا ہے۔

(13) نگرانِ پاک کابینہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش: ان تمام مراحل سے گزار کر اسلامی بھائیوں کا بیان نگرانِ پاک کابینہ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابورجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کے پاس فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے جو بیان کو از اول تا آخر پڑھتے اور اس کی تنظیمی تفتیش فرماتے اور ضرورت پڑنے پر بیان میں تبدیلیاں بھی کرواتے ہیں، ان سے چیک ہو کر بیان دوبارہ المدینۃ العلمیہ آتا ہے اور اس میں ضرورتاً تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور بیان کابینہ مکتب بھیجا جاتا ہے۔ پھر کابینہ مکتب سے وہ بیان فائنل کر کے پاکستان بھر میں متعلقہ مقامات تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(14) بیرونِ ملک کے اعتبار سے تبدیلیاں: اسلامی بھائیوں کا فائنل ہونے والا یہی بیان بعد میں پاکستان کے سوا دنیا بھر میں ہوتا ہے۔ یوں ہر بیان میں بیرونِ ملک کے اعتبار سے بھی تبدیلیاں کی جاتی

ہیں۔ اور اسے اسلامی بہنوں کے اعتبار سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

(15) اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری: اسلامی بھائیوں کا بیان جب پیج سیٹ اپ کے مراحل سے گزر جاتا ہے تو اب اسی بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں تیار کیا جاتا ہے اور اسلامی بہنوں کے اعتبار سے اس میں مناسب تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ مذکر کے صیغوں اور جملوں کو مؤنث کے صیغوں اور جملوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اور جو مواد اسلامی بہنوں سے متعلق نہیں ہوتا اسے بھی بیان سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(16) اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ: بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھال کر اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیک کروایا جاتا ہے اور ان کے نشان زدہ مقامات پر تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی کارکردگی

(1) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مارچ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں ساڑھے چار سو (450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

(2) اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کے اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے بیانات کی پہلی جلد "**سُنّتوں بھرے بیانات**" کے نام سے **شعبان المعظم 1439 سن ہجری مطابق 27 اگست 2017 سن عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا رَبیعُ الآخِر** کے اصلاحی موضوعات پر 18 سنتوں بھرے بیانات شامل کئے گئے

ہیں۔

(3)مزید بر آں کہ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں / پاکستان)اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے ایک کتاب بنام "**اسلامی بیانات** جلد1" **ذوالحجۃ الحرام 1441سنِ ہجری مطابق 11 اگست 2019سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔اس دیدہ زیب جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا ربیع الآخر** کے اصلاحی موضوعات پر 19 سنتوں بھرے بیانات شامل ہیں۔

(4)اسی طرح شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی(برائے اسلامی بہنیں) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے دوسری کتاب بنام "اسلامی بیانات جلد2" **ربیع الآخر 1441سنِ ہجری مطابق دسمبر 2019سنِ عیسوی** میں چھپ کر شائع ہوچکی ہے۔ اس جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **جُمادَی الْاُولٰی تا شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1441ھ مطابق جنوری 2020 تا اپریل 2020سنِ عیسوی** کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات شامل ہیں۔

(5)جبکہ **اسلامی بیانات جلد3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ اپریل کی ابتدا میں یہ کتاب بھی شائع ہو جائے گی اور مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہو گی۔

پاکستان کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

اب تک کی معلومات کے مطابق صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے ہونے والے اجتماعات کی تعداد **751** ہے جس میں لاکھوں اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں۔ جبکہ اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد **7340** اور شرکائے اجتماع کی تعداد **241462** ہے۔پاکستان

بھر میں جہاں جہاں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں وہاں تمام مقامات پر ہونے والے بیانات کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے۔

بیرونِ ملک کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) سے جو بیانات فائنل ہو جاتے ہیں کچھ ماہ کے فرق سے وہی بیانات ضروری تبدیلیوں کے ساتھ بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں کے لئے مرتب کئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ تادمِ تحریر بیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں کے اجتماعات کی مجموعی تعداد 747 اور شرکائے اجتماعات کی تعداد 33808 ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے اجتماعات کے مقامات کی تعداد 3047 اور شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 106786 ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”غورو فکر“ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مَدَنی اِنعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

ISBN 978-969-631-113-3
0109784

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

مبلغین و مبلغات کیلئے ماہِ ذوالحِجّۃ سے متعلق
اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

ذُوالحِجّۃِ الحَرام کے
25 بیانات

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مبلغین و مبلغات کیلئے ماہِ ذو الحِجّۃ سے متعلق

اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

ذُوالحِجّۃِ الْحَرَام کے

25 بیانات

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

نام کتاب : ذُوالحِجّۃِ الحرام کے 25 بیانات

صفحات : 755

پہلی بار : ذوالقعدۃ ۱۴۴۱ ہجری مطابق جولائی 2020

تعداد : ویب ایڈیشن

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیۡنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہوگی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شخص کو ہوگی جس نے عِلْم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی خود اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عَساکِر، ۵۱/۱۳۸)

اجمالی فہرست

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** منظم اور مربوط طریقے سے دین کا کام کرنے والی تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بھائیوں کے بارہ اور اسلامی بہنوں کے آٹھ مدنی کام دعوتِ دین پھیلانے کے بڑے اہم ذرائع ہیں۔ ان مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔ ان ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں لاکھوں اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے لوازمات میں سے ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ یہ بیانات اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے تحت تیار ہوتے ہیں۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے 500 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔ بیان کیسے مرتب کیا جاتا ہے اور کتنے مراحل سے گزارا جاتا ہے؟ ہر مرحلے کا کیا انداز ہے؟ نیز شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی اب تک کیا خدمات ہیں؟ اس کی تفصیل کتاب کے آخر میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے **تفصیلی تعارف** میں موجود ہے۔

نگرانِ المدینۃُ العلمیۃ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدّظلّہ العالی کی تجویز پر شعبہ قائم ہونے سے لے کر اب تک ہر اسلامی ماہ کے تحت ہونے والے بیانات کو یکجا کیا جاتا ہے اور انہیں کتابی صورت دے کر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ یوں **جُمادَی الاولیٰ تا ذوالقعدۃ الحرام کے ٹوٹل 158 بیانات** سات ضخیم کتابوں کی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کر دیئے گئے ہیں۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اب **ذوالحجۃ الحرام کے 25 بیانات** پر مشتمل مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔

اس کتاب کے حوالے سے چند باتوں کی وضاحت ذہن نشین فرمالیں:

?اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ

ان بیانات میں بر قرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کالحاظ رکھیں۔

ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے درودِ پاک اور دعائیں ختم کر دی گئی ہیں۔

بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید بر آں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تا کہ استفادہ میں آسانی رہے۔

طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، مآخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "المدینۃ العلمیۃ" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃُ العلمیّۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

درود شریف کی فضیلت

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔"

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاۃ علی النبی، الحدیث ۱۷۲۹۸، ج ۱۰، ص ۲۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تقویٰ ہو تو ایسا

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم فرماتے ہیں: "میں نے بعض مشائخ سے پوچھا کہ میں رزق حلال کس طرح اور کہاں سے حاصل کروں۔" میرے اس سوال پر مشائخ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اگر تُو رزق حلال کا طالب ہے تو ملک شام چلا جا، وہاں تجھے رزق حلال کمانے کے وسائل میسر آجائیں گے۔" میں نے ملک شام کی طرف کوچ کیا اور اس کے ایک شہر "مصیصہ" میں پہنچ گیا۔ وہاں میں کافی دن رہا اور لوگوں سے پوچھتا رہا کہ میں کون سا کام کروں جس کے ذریعے مجھے

رزقِ حلال حاصل ہو اور اس میں کسی قسم کا شبہ نہ ہو لیکن میری صحیح طرح کوئی رہنمائی نہ کر سکا۔

بالآخر میں نے اپنا مسئلہ وہاں کے مشائخ کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے فرمایا: "اگر تُو رزق حلال کا طالب ہے تو "طر سوس" نامی شہر میں چلا جا۔ وہاں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تجھے کسب حلال کے ذریعے رزق حلال میسر آجائے گا۔ چنانچہ مَیں طرسوس شہر پہنچا اور وہاں اپنے مقصد کی خاطر اِدھر اُدھر گھومتا رہا۔ ایک دن میں ساحلِ سمندر پر گیا تاکہ وہاں کوئی کام تلاش کروں جس کے ذریعے رزقِ حلال حاصل ہو سکے۔ میں ساحلِ سمندر پر تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا: "مجھے اپنے انگوروں کے باغ کی دیکھ بھال کے لئے ایک باغبان کی ضرورت ہے کیا تم اُجرت پر میرے باغ کی نگہبانی کے لئے تیار ہو؟ "میں نے کہا: "جی ہاں! میں تیار ہوں۔"

چنانچہ میں اس شخص کے ساتھ چلا گیا اور خوب محنت و لگن سے اپنا کام کرتا رہا۔ مجھے اس باغ میں کام کرتے ہوئے جب کافی دن گزر گئے تو ایک دن باغ کا مالک اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ باغ میں آیا اور مجھے بلا کر کہا: "ہمارے لئے بہترین قسم کے میٹھے انگور توڑ کر لاؤ۔" یہ سن کر میں نے اپنی ٹوکری اُٹھائی اور ایک بیل سے کافی انگور لا کر اس باغ کے مالک کے سامنے رکھ دیئے۔ جب اس نے انگور کا دانہ کھایا تو وہ کھٹا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا: "اے باغبان! تجھ پر افسوس ہے، کیا تجھے حیا نہیں آتی کہ تُو اتنے دنوں سے اس باغ میں کام کر رہا ہے اور ابھی تک تجھے کھٹے اور میٹھے انگوروں کی پہچان نہ ہو سکی حالانکہ تُو یہاں سے انگور وغیرہ خوب کھاتا ہو گا۔"

میں نے کہا: "اللہ عزوجل کی قسم! میں نے آج تک اس باغ سے انگور کا ایک دانہ بھی نہیں کھایا، پھر مجھے

کھٹے اور میٹھے انگوروں کی پہچان کس طرح حاصل ہو سکتی ہے، مجھے تو صرف اس باغ کی دیکھ بھال کے لئے خادم رکھا گیا تھا، لہٰذا میں دیکھ بھال تو کرتا رہا لیکن اس باغ میں سے انگور کا ایک دانہ بھی نہ کھایا۔"

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ جواب سن کر باغ کا مالک اپنے دوستوں کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: "تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا اس سے بھی زیادہ کوئی عجیب بات ہو سکتی ہے کہ ایک شخص اتنے عرصہ تک باغ میں رہے اور پھر اِتنی ایمانداری سے رہے کہ وہاں سے ایک دانہ بھی نہ کھائے؟ یہ شخص تو ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح متقی اور پرہیز گار معلوم ہوتا ہے (اس باغ والے کو معلوم نہ تھا کہ یہی حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں) حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "پھر میں اپنے کام میں لگ گیا اور باغ کا مالک وہاں سے رخصت ہو گیا۔"

دوسرے دن میں نے دیکھا کہ آج پھر باغ کا مالک بہت سارے لوگوں کے ساتھ باغ کی طرف آرہا ہے۔ مَیں سمجھ گیا کہ میرے اس واقعہ کی خبر اس نے لوگوں کو دی ہو گی اس لئے لوگ مجھے ملنے آرہے ہیں۔ چنانچہ میں چھپ کر باغ سے نکل گیا، وہ لوگ باغ میں داخل ہوئے، ان کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ وہ مجھے باغ میں تلاش کرتے رہے لیکن میں انہیں نہ ملا، مَیں وہاں ہوتا تو انہیں ملتا میں تو وہاں سے باہر آگیا تھا۔ وہ لوگ کافی دیر تک مجھے ڈھونڈتے رہے بالآخر تھک ہار کر واپس چلے گئے اور میں نے کسی سے بھی ملاقات نہ کی۔ (عیون الحکایات ۱/ ۲۲۴، ۲۲۳)

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو.. اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! تقوی ہو تو ایسا کہ اتنا عرصہ باغ میں رہنے کے باوجود بھی وہاں سے کوئی چیز نہ کھائی حالانکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اگر وہاں سے انگور کھاتے تو مالک کو کوئی اعتراض نہ ہوتا لیکن یہ ہمارے بزرگان دین رحمھم اللہ المبین کی شان ہے کہ وہ تقوی و پرہیز گاری کے پیکر اپنے پیٹ میں حرام تو کیا بلکہ ایسا لقمہ بھی نہیں جانے دیتے کہ جس میں ذرہ برابر بھی شک ہوتا، نیز یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا و آخرت کی بھلائیوں کے حصول کا بہترین ذریعہ تقویٰ و پرہیز گاری ہے، تَقْویٰ مشکلات سے نجات، رزق میں فَراخی اور مہمات (اہم اُمور) میں آسانی کا ذریعہ ہے۔ جنت پرہیز گاروں کا ٹھکانہ ہے۔ انہیں موت کے وقت سہولت و آسانی نصیب ہو گی۔ اُن کی عزت افزائی کی جائے گی۔ اور جو تقوی اختیار کر لیتا ہے وہ اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے حرام چیزوں سے مکمل طور پہ بچ جاتا ہے۔ اگر ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کے مطابق تَقْویٰ اِختیار کر لیں تو دنیا و آخرت کی نعمتیں ہمارا مُقَدَّر بن جائیں گی۔

رہوں مست و بے خود میں تیری ولا میں
پلا جام ایسا پلا یاالٰہی

تقویٰ کیا ہے؟

حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی تقوی کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ہر اس چیز اور کام سے بچنے کا نام تقویٰ ہے جس سے دین میں نقصان پہنچنے کا خوف واندیشہ ہو۔(

منہاج العابدین، ص ٦٠)

تقویٰ کے ارکان

مُفَسِّر شہِیر حَکِیمُ الاُمَّت مُفتِی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان تقوی کے ارکان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: تقوی کے دو رکن ہیں: اچھے کام کرنا، برے کاموں سے بچنا مگر اس کا رکن اعلیٰ برے کاموں سے بچنا ہے۔ عبادات آسان ہیں مگر محرمات سے پرہیز، برے معاملات سے بچنا بہت ہی مشکل ہے۔ (مرآۃ ٦/ ٨٩٣)

تقویٰ کے فضائل قرآن میں

خدائے احکم الحاکمین جل جلالہ نے قرآن پاک میں جابجا اپنے بندوں کو تقویٰ و پرہیز گاری کی تاکید فرمائی ہے۔ یقیناً ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ اللہ عزوجل کا محبوب و مقرب بندہ بن جائے، تو اللہ عزوجل کے مقرب بندے وہی ہیں جو سب سے زیادہ تقوی و پرہیز گاری والے ہیں چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے۔ "اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔ (پ۲۶، الحجرات، ۱۳)

نیز خدائے حنّان و منّان عزوجل نے اہلِ تقویٰ کے لئے قرآن کریم میں مختلف مقامات پر بہت سے دینی و دنیوی فوائد بیان کیے ہیں۔

مغفرت کا پروانہ

اہلِ تقویٰ کو حق وباطل کے درمیان فرق کرنے کی قوت عطا کی جاتی ہے، ان کی خطائیں مٹا کر انہیں بخشش ومغفرت کا پروانہ دیا جاتا ہے چنانچہ خدائے غفار عَزَّوَجَلَّ کا فرمان مغفرت نشان ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ یُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ﴿۲۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اگر اللہ سے ڈرو گے، تو تمہیں وہ دے گا جس سے حق کو باطل سے جدا کرلو اور تمہاری برائیاں اتار دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ (پ۹، الانفال۔ ۲۹)

حضرت سَیِّدُنا امام خازن ابو الحسن علاءُ الدین علی بن محمد بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اللہ عزوجل کی اطاعت کرو اور گناہوں سے اجتناب کرو تو وہ تمہیں نُور دے گا اور تمہارے دلوں میں یہ توفیق دے گا کہ تم حق اور باطل کے درمیان فرق کرلوگے۔ حضرتِ سَیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہ الْواحِد فرماتے ہیں: اللہ عزوجل تمہارے لئے دنیا وآخرت میں نجات کی راہ نکال دے گا تمہارے سابقہ گناہوں کو مٹا دے گا، دنیا وآخرت میں تمہارے گناہوں کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اور اللہ عزوجل بڑے فضل والا ہے، یعنی وہی تم پر فضل فرماتا ہے اور سب مخلوق پر اسی کا فضل ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اطاعت گزاروں پر اس کا فضل یہ ہے کہ ان کی نیکیاں قبول فرمالے اور گناہگاروں پر اس کا فضل یہ ہے کہ ان کے گناہ معاف فرمادے۔

(تفسیر خازن پ۹، الانفال، تحت الآیۃ: ۲۹، ۲/ ۱۹۱ ملتقطا)

تقویٰ انمول خزانہ ہے

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی تقویٰ کی فضیلت واہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: تقویٰ ایک نادِر خزانہ ہے اگر تم اس خزانے کو پالینے میں کامیاب ہوگئے تو تمہیں اس میں بیش قیمت موتی وجواہرات ملیں گے اور علم وروحانی دولت کا بہت بڑا خزانہ ہاتھ آئے گا، رزق کریم تمہارے ہاتھ آجائے گا تم بہت بڑی کامیابی حاصل کرلوگے، بہت بڑی غنیمت پالوگے اور مُلکِ عظیم (جنت) کے مالک بن جاؤ گے، یوں سمجھو کہ دنیا و آخرت کی بھلائیاں تقویٰ میں جمع کردی گئی ہیں۔ تم ذرا قراٰنِ حکیم میں غور تو کرو کہ کہیں ارشاد فرمایا: اگر تم تقویٰ اختیار کروگے تو ہر قسم کی خیر وبرکت کے مالک بن جاؤ گے۔ کہیں تقویٰ اختیار کرنے پر اجر وثواب کے وعدے فرمائے گئے ہیں اور کہیں فرمایا گیا کہ سعادت کا ذریعہ تقویٰ وپرہیز گاری اختیار کرنا ہے۔

(منہاج العابدین، ص۵۵)

جنت کا وعدہ:

اہلِ تقویٰ کے لئے جنت کا وعدہ ہے۔ چنانچہ اللہ رب العالمین عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:"وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ ﴿۳۱﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور پاس لائی جائے گی جنت پرہیز گاروں کے کہ ان سے دور نہ ہوگی۔ (پ۲۶،ق۔۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان کے علاوہ بھی تقویٰ کے بے شمار فوائد و ثمرات اور فضائل

وکمالات ہیں تاہم اس کی عظمت و شرافت کے لئے اتنی بات ہی کافی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں تقریباً 90 سے زائد مقامات پر اس کا ذِکر فرمایا ہے۔ اسی طرح احادیثِ کریمہ میں بھی تقویٰ و پرہیز گاری کی ترغیب اور اس کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ آیئے اس ضمن میں چند احادیث مبارکہ سنتے ہیں۔

تقویٰ کے فضائل پر احادیث

تقویٰ و پاکدامنی کی دعا

(1): حضرتِ سَیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے میرے پَرْوَرْدگار! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور تونگری کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم کتاب الذکر والدعا والتوبۃ والاستغفار، باب التعوذ من شر ما عمل و من شر مالم یعمل، ص ۱٤٥٧، حدیث: ۲۷۲۱)

مُفَسِّرِ شہیر حَکِیْمُ الاُمَّت مُفْتِی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ہدایت سے مراد اچھے عقائد ہیں، تقویٰ سے مراد اچھے اعمال، پاکدامنی سے مراد برائیوں سے بچنا ہے اور تَوَنگری (دولتمندی) سے مراد مخلوق کا محتاج نہ ہونا، اللہ و رسول (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کا حاجتمند رہنا ہے، اس (دعا) میں دین کی تمام بھلائیاں مانگ لی گئیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ٤ / ۷۱)

دین کا بہترین عمل

(2): نبیِّ کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت

سے بڑھ کر ہے اور تمہارے دین کا بہترین عمل تقویٰ (پرہیز گاری) ہے۔ (طبرانی اوسط، من اسمہ علی ۹۲/۳ حدیث: ۳۹۶۰)

سب سے زیادہ عزت والا کون؟

(3): حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے عرض کی گئی: یارسولَ اللہ (صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ فرمایا: وہ جو لوگوں میں سب سے زیادہ متقی ہو۔ (بخاری، کتاب احادیث الانبیائ، باب قولہ تعالٰی واتخذ اللّٰہ ابراہیم خلیلا، ۲/ ۴۲۱، حدیث: ۳۳۵۳)

حدیثِ مذکور میں سب سے مُعَزَّز ترین اسے بتایا گیا جو سب سے زیادہ متقی ہو، تقویٰ بہت بڑی دولت ہے جسے یہ نصیب ہو جائے اس کے لئے جنت کی عظیم نعمتوں کا وعدہ ہے تمام نیکیوں کی اصل ہی تقویٰ ہے جو جتنا تقویٰ اختیار کرے گا اتنا ہی بڑا عالم بن جائے گا، اس ضمن میں ایک بہت ہی پیاری حدیثِ پاک ملاحظہ فرمایئے!

دنیا وآخرت میں کامیابی کے بہترین اُصول

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو الْعَبَّاس مُسْتَغْفِرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں علم دین کی طلب میں مصر گیا تاکہ وہاں مشہور مُحَدِّث حضرتِ سَیِّدُنا امام ابو حامد مصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے حضرتِ سَیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ کی حدیث سنوں۔ جب وہاں پہنچا تو انہوں نے فرمایا: پہلے ایک سال روزے رکھو پھر حدیث سناؤں گا۔ چنانچہ حدیث کی طلب میں میں نے ایک سال کے روزے رکھے اور شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے یہ حدیث پاک سنائی:

حضرتِ سَیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ سے دنیا اور آخرت کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہوں؟ رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو! اس نے عرض کی: میں سب سے بڑا عالم بننا چاہتا ہوں؟ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلّ سے ڈرتے رہو سب سے زیادہ علم والے بن جاؤ گے۔ عرض کی: میں سب سے زیادہ غنی بننا چاہتا ہوں؟ فرمایا: قناعت اختیار کرو سب سے زیادہ غنی بن جاؤ گے۔ عرض کی: سب سے بہتر بننا چاہتا ہوں؟ فرمایا: لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچاتا ہو لہٰذا تم لوگوں کو نفع پہنچانے والے بن جاؤ! عرض کی: سب سے زیادہ عدل کرنے والا بننا چاہتا ہوں؟ فرمایا: لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو تو سب سے بڑے عادل بن جاؤ گے۔ عرض کی: اَللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص بندہ بننا چاہتا ہوں؟ فرمایا: اَللہ عَزَّوَجَلَّ کا کثرت سے ذکر کرو اس کے خاص بندے بن جاؤ گے۔ عرض کی: میں مُحۡسِنِیۡن میں شامل ہونا چاہتا ہوں؟ فرمایا: اَللہ عَزَّوَجَلَّ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو وہ تو تمہیں ضرور دیکھ رہا ہے۔

عرض کی: میں چاہتا ہوں کہ میرا ایمان کامل ہو جائے؟ فرمایا: اپنے اخلاق اچھے کر لو، تمہارا ایمان کامل ہو جائے گا۔ عرض کی: میں اَللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبرداروں میں ہونا چاہتا ہوں؟ فرمایا: اَللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرائض ادا کرو اس کے فرمانبرداروں میں شامل ہو جاؤ گے۔ عرض کی: میں گناہوں سے پاک وصاف ہو کر اَللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملنا چاہتا ہوں۔ فرمایا: پاک ہونے کے لئے جنابت سے غسل کیا کرو قیامت کے دن اَللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملو گے کہ تم پر کوئی گناہ نہ ہو گا۔ عرض کی: چاہتا ہوں کہ بروزِ قیامت

مجھے نور عطا کیا جائے ؟ فرمایا: کبھی بھی کسی پر ظلم نہ کرنا قیامت کے دن تمہارا حشر نور میں ہو گا۔ عرض کی: میں چاہتا ہوں کہ میرا رب مجھ پر رحم کرے ؟ فرمایا: اپنے آپ پر رحم کرو اور مخلوقِ خدا پر رحم کرو، خالقِ کائنات تم پر رحم فرمائے گا۔ عرض کی: میں اپنے گناہوں میں کمی چاہتا ہوں ؟ فرمایا: اَللہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کیا کرو تمہارے گناہ کم ہو جائیں گے۔

عرض کی: میں لوگوں میں معزز ترین بندہ بننا چاہتا ہوں ؟ فرمایا: مخلوق سے اَللہ عَزَّوَجَلَّ کی شکایت نہ کیا کرو لوگوں میں معزز ہو جاؤ گے ۔ عرض کی: میں اپنے رزق میں وُسعت چاہتا ہوں ؟ فرمایا: طہارت پر ہمیشگی اختیار کرو تمہارے رزق میں وُسعت کر دی جائے گی۔ عرض کی: میں اَللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول کا محبوب بننا چاہتا ہوں ؟ فرمایا: جسے اَللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول محبوب رکھتے ہیں تم بھی اسے محبوب رکھو اور جسے وہ مبغوض سمجھتے ہوں اسے تم بھی مبغوض سمجھو۔ عرض کی: میں غضبِ الٰہی سے محفوظ رہنا چاہتا ہوں ؟: فرمایا: کسی پر غصہ نہ کیا کرو اَللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب سے محفوظ رہو گے۔

عرض کی: میں اپنی دعاؤں کی قبولیت چاہتا ہوں ؟ فرمایا: حرام کاموں سے بچتے رہو تمہاری دعائیں قبول ہو نگی۔ عرض کی: چاہتا ہوں کہ بروزِ قیامت مجھے سرِ عام رُسوا نہ کیا جائے ؟ فرمایا: اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرو تاکہ بروزِ قیامت تمہیں سب کے سامنے رُسوا نہ کیا جائے۔ عرض کی: میں چاہتا ہوں کہ اَللہ عَزَّوَجَلَّ میرے عُیوب پر پردہ ڈالے رکھے ؟ فرمایا: اپنے بھائیوں کے عیبوں کی پردہ پوشی کیا کرو اَللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری عیب پوشی فرمائے گا۔ عرض کی: کونسی چیز میری خطاؤں کو مٹادے گی ؟ فرمایا: آنسو، خُضُوُع اور اَمراض۔ عرض کی: کون سی نیکی اَللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں افضل ہے ؟ فرمایا: حُسنِ اخلاق، تواضع، آزمائش

کے وقت صبر اور رضا بِالقضا۔ عرض کی: سب سے بڑی برائی کونسی ہے۔ فرمایا: بد خُلقی اور بخل۔ عرض کی: کونسی چیز اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو مٹاتی ہے ؟۔ فرمایا: چُھپا کر صدقہ دینا اور صلہ رحمی کرنا۔ عرض کی: کونسی چیز جہنم کی آگ کو بجھاتی ہے ؟ فرمایا: روزہ دوزخ کی آگ کو بجھاتا ہے۔ (کنز العمال، کتاب المواعظ والرقائق والخطب والحکم، قسم الافعال، ۸/۵۳، حدیث: ٤٤١٤٧، الجزء السادس عشر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی گلدستہ

"خوفِ خدا" کے 6 حروف کی نسبت سے حدیثِ مذکور اوراس کی وضاحت سے ملنے والے 6 مدنی پھول ملاحظہ کیجئے۔

(1) بارگاہِ خداوندی میں سب سے معزز ترین وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو۔

(2) حسب ونسب اسی وقت فائدہ مند ہے جب اسلام کے ساتھ ہو، جس نے اسلام قبول نہیں کیا تو اس نے خود اپنے ہاتھوں اپنی عزت وشرافت ضائع کرلی۔

(3) جو زمانہ کفر میں اپنی قوم میں اعلیٰ وافضل ہو وہ مسلمان ہو کر بھی اعلیٰ وافضل ہی رہے گا اور اگر وہ عالم باعمل بن جائے تو اس کی عزت وشرافت مزید بڑھ جائے گی۔

(4) جو علم کی روشنی سے نور بار ہونا چاہے اسے تقویٰ اختیار کرنا چاہیئے۔

(5) ہر نیکی کی اصل تقویٰ وپرہیز گاری ہے۔

(6) مُتَّقِین کے لئے جنت اور اس کی اعلیٰ ترین نعمتوں کی بشارت ہے۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تقویٰ واِخلاص

کی دولت سے مالامال فرمائے، دنیا و آخرت میں بھلائی عطا فرمائے! اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(فیضان ریاض الصالحین ۱/ ۵۹۲۔۵۹۵)

جنت میں داخل کرنے والا عمل

(4): حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے لوگوں کو کثرت سے جنت میں داخل کرنے والے عمل کے بارے میں سوال کیا گیا: تو فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا اور حُسنِ اَخلاق۔ (ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب حسن الخلق، ۱/ ۳٤۹، حدیث: ٤۷٦)

(۵): خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحمۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں ان میں سے ایک بھی نہ ہو کُتّا اس سے بہتر ہے: (۱) ایسا تقوی جو اسے اللہ عزوجل کی حرام کردہ اشیاء سے بچائے (۲) ایسا حلم (یعنی بردباری) جس سے وہ جاہل کی جہالت کا جواب دے اور (۳) ایسا حسنِ اخلاق جس سے وہ لوگوں کے ساتھ پیش آئے۔" (شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی الحلم۔۔۔۔الخ، الحدیث: ۸۴۲۳، ج ۶، ص ۳۳۹)

(٦): ام المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ارشاد فرماتی ہیں: "میرے سر تاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سوائے صاحبِ تقویٰ کے دنیا کی کوئی چیز اور نہ کوئی شخص خوش کرتا تھا۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عائشۃ، الحدیث: ۲٤٤۵۷، ج۹، ص ۳٤۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ ہمارے پیارے پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم متقی شخص کو پسند فرماتے ہیں۔ تقویٰ ایک ایسی خصلت ہے کہ جو اسے اختیار کرلیتا ہے دنیاو آخرت کی بھلائیاں اس میں جمع ہو جاتی ہیں۔ اسلام میں اس کی عظمت اور عُلمائے حقہ کی نظر میں اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ حضرات اپنے خطبوں، بیانات اور مواعظ کا آغاز تقویٰ کی نصیحت سے کرتے ہیں۔ اسی طرح اکابرین سے جب کوئی نصیحت کا طلبگار ہوتا تو یہ حضرات اسے اکثر و بیشتر تقویٰ وپرہیز گاری کی نصیحت کیا کرتے۔

تقویٰ کی اہمیت

تقوی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ "علم کو اس وجہ سے شرافت وعظمت حاصل ہے کہ علم تقوی تک پہنچنے کا وسیلہ ہے اور تقوی کی وجہ سے بندہ اللہ عزوجل کے حضور بزرگی اورابدی سعادت کا مستحق ہو جاتا ہے"۔

(راہ علم ۱۵)

بازار کی روٹی

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب فیضان سنت صفحہ 189 پر تقوی سے متعلق ایک بزرگ کا واقعہ نقل فرماتے ہیں: حضرت سیدنا امام برہان الدین ابراھیم زرنوجی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، امام جلیل حضرت سیدنا محمد بن فضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دوران تعلیم کبھی بھی بازار سے کھانا نہیں کھایا ان کے والد صاحب ہر

جمعہ کو اپنے گاؤں سے ان کیلئے کھانا لے آتے تھے۔ ایک مرتبہ جب وہ کھانا دینے آئے تو ان کے کمرے میں بازار کی روٹی رکھی دیکھ کر سخت ناراض ہوئے اور اپنے بیٹے سے بات تک نہیں کی۔ صاحبزادے نے معذرت کرتے ہوئے عرض کی، ابا جان! یہ روٹی بازار سے میں نہیں لایا میرا رفیق میری رضامندی کے بغیر خرید کر لایا تھا۔ والد صاحب نے یہ سن کر ڈانٹتے ہوئے فرمایا، اگر تمہارے اندر تقویٰ ہوتا تو تمہارے دوست کو کبھی بھی یہ جرأت نہ ہوتی۔ (تعلیم المتعلم طریق التعلم ص۶۷ باب المدینہ کراچی)

بازاری کھانا بے برکت ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگان دین رحمہم اللہ المبین تقوے کا کس قدر خیال رکھتے تھے اور اپنی اولاد کی کیسی زبردست تربیت فرماتے تھے کہ ہوٹل کی اور بازاری غذائیں انہیں نہیں کھانے دیتے تھے۔ حضرت امام زرنوجی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، "اگر ممکن ہو تو غیر مفید اور بازاری کھانے سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ بازاری کھانا انسان کو خیانت و گندگی کے قریب اور ذکر خداوندی عزوجل سے دور کر دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بازار کے کھانوں پر غرباء اور فقراء کی نظریں بھی پڑتی ہیں اور وہ اپنی غربت و افلاس کی بنا پر جب اس کھانے کو نہیں خرید سکتے تو دل برداشتہ ہو جاتے ہیں اور یوں اس کھانے سے برکت اٹھ جاتی ہے۔" (ایضاً ص۸۸)

بازاروں میں ٹھیلوں اور بستوں وغیرہ پر طرح طرح کی چٹپٹی غذاؤں کے چٹخارے لینے والے اس سے درس عبرت حاصل کریں۔ جب بازار میں کھانا برا ہے تو فلمی گیتوں کی دھنوں میں ہوٹلوں کے اندر وقت بے وقت کھانا، چائے کی چسکیاں لینا اور ٹھنڈے مشروبات پینا کس قدر معیوب ہوگا! اگر

گانے نہ بھی بج رہے ہوں تب بھی ہوٹلوں کا ماحول اکثر غفلتوں بھرا ہوتا ہے، ان میں جا کر بیٹھنا شرفاء اور باشرع حضرات کے شایانِ شان نہیں۔ لہٰذا ضرورت ہو تب بھی خرید کر کسی محفوظ جگہ پر کھانے پینے ہی میں بھلائی ہے۔

(۷): حضرتِ سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "اے ابو ذر! تدبیر سے بڑھ کر کوئی عقل نہیں اور گناہ سے باز رہنے سے بڑھ کر کوئی تقوی نہیں اور حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی شرافت نہیں۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی الخلق الحسن، رقم ۱۲، ج۳، ص ۲۷۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیث پاک سے ہمیں پتہ چلا کہ تقوی کا اعلیٰ درجہ گناہ سے باز رہنا ہے، لہذا انسان کو چاہیے کہ اپنے آپ کو گناہ سے بھی بچائے نیز ہر اس کام سے بچائے جو گناہ کی طرف لے جانے والا ہو۔ لیکن اگر بتقاضائے بشریت کوئی گناہ سرزد ہو بھی جائے تو فوراً سے پیشتر صدق دل سے توبہ واستغفار کرے اور آئندہ گناہ سے بچنے کا عزم مصمم کرے، کیونکہ جو سچے دل سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں جھک جاتا ہے، اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ "گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس سے گناہ ہوا ہی نہیں"۔

مگر افسوس! فی زمانہ مسلمانوں کی بدحالی وبد اعمالی کا یہ حال ہے گناہ ہو جانے پر اس کا احساس تک نہیں

ہوتا، ہمارا ہر ہر لمحہ گناہوں میں بسر ہو رہا ہے، توبہ تو ہم اس وقت کریں نا کہ جب ہمیں یہ احساس بھی ہو کہ ہم نے گناہ کیا ہے۔جب احساس ہی نہیں ہو گا تو توبہ کی طرف کیسے آئیں گے۔اس سے پہلے کہ موت ہم سے توبہ کی مہلت بھی چھین لے، خدارا سنبھل جایئے اور شیطان کی دوستی چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی سے صلح کر لیجیے، دعوت اسلامی کے مدنی ماحول اور عاشقان رسول کی صحبت کو اپنائے رکھیے، ان شاء اللہ عزوجل متقی، نیک بننے اور توبہ کر کے اپنی آخرت سنوارنے کا جذبہ ملے گا، آیئے، تقوی کے متعلق صحابہ کرام رحمہم اللہ السلام اور بزرگان دین رحمہم اللہ المبین کے کچھ فرامین سنتے ہیں۔

تقویٰ کے متعلق آثار

حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:"جس کا سرمایہ تقویٰ ہو زبانیں اس کا نفع بیان نہیں کر سکتیں۔"

(الرسالۃ القشریۃ، باب التقوی، ص١٤٣، قول ابو الحسن زنجانی.)

ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبرستان والوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:"اے اہل قبور! تمہارے مرنے کے بعد تمہارے مال تقسیم ہو گئے، عورتوں نے نئے نکاح کر لئے، یہ تو تمہارے بعد ہماری خبر ہے، اب تم بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟"پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:"اے لوگو! اگر انہیں کلام کرنے کی اجازت ہوتی تو اس طرح کہتے:"بے شک بہترین زادِ راہ تقوی ہے۔"

(عیون الحکایات ٢٣٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حصولِ تقویٰ کا طریقہ

حضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی حصولِ تقویٰ کا طریقہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: نفس کو پورے عزم و ثبات (استقامت) سے ہر معصیت (گناہ) اور ہر طرح کے فضول حلال (مباح) سے دور رکھا جائے۔ ایسا کرنے سے بدن کے ظاہری و باطنی اعضا صفتِ تقویٰ سے موصوف ہو جائیں گے۔ آنکھ، کان، زبان، دل، پیٹ، شرمگاہ اور باقی جملہ اعضا اور اجزائے بدن میں تقویٰ پیدا ہو جائے گا۔ اور نفس تقویٰ کی لگام میں اچھی طرح آجائے گا۔ دین کو ضرر و نقصان سے بچانے کے لیے ان مذکورہ پانچ اعضا (آنکھ، کان، زبان، دل، پیٹ، شرمگاہ) کو ہر معصیت (نافرمانی)، ہر حرام، ہر فضول حلال اور ہر اِسراف سے حفاظت میں رکھنا ضروری ہے، جب ان اعضا کی حفاظت ہو گئی تو امید ہے کہ بدن کے باقی اعضا بھی محفوظ ہو جائیں گے اور بندہ مکمل طور پر تقویٰ کی صفت سے موصوف ہو جائے گا۔

(منہاج العابدین، ص ٦١)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُتَّقِی و پرہیز گار شخص کے لیے صرف یہ کافی نہیں کہ وہ بکثرت نوافِل پڑھتا یا بہُت نفلی روزے رکھتا رہے یا اکثر تسبیح ہاتھ میں رکھے اور خوب ذکرو اذکار اور گڑگڑا کر دُعائیں کرتا رہے یا صدقہ خیرات بہُت کرے بلکہ نیک اعمال کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچنا بھی بے حد ضروری ہے۔ اب اگر کوئی شخص نیک اعمال کرتا رہے اور ساتھ ہی بدنگاہی بدکلامی، مسلمانوں کی دل

آزاری اور دیگر حرام کاریوں میں بھی ملوث رہے ،ایسا شخص ہرگز ہرگز متقی کہلوانے کا حق نہیں رکھتا۔لہٰذا ہمیں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ بندہ بننے کے لئے گناہوں سے بچتے ہوئے اس کی رضا والے کام کرنے چاہئیں۔

رحمتِ عالَم ،نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تین دن میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات کے ذریعے جو کلام فرمایا اس میں یہ بھی تھا: اے موسیٰ! میرے لئے عمل کرنے والوں نے دنیا سے بے رغبتی جیسا کوئی عمل نہیں کیا اور مقربین نے ان پر میری حرام کردہ اشیاء سے بچنے جیسے کسی اور عمل سے میرا قرب حاصل نہیں کیا اور میری عبادت کرنے والوں نے میرے خوف سے رونے جیسی کوئی عبادت نہیں کی۔ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ساری کائنات کے رَبّ عَزَّوَجَل اور روزِ جزا کے مالک! یاذَا الْجَلال والاِکرام! تو نے ان کے لئے کیا تیار کیا ہے اور تو انہیں کیا بدلہ عطا فرمائے گا؟ فرمایا: دنیا سے بے رغبتی رکھنے والوں کے لئے تو میں اپنی جنت کو مُباح کردوں گا وہ اس میں جہاں چاہیں ٹھکانا بنالیں اور اپنی حرام کردہ چیزوں سے پرہیز کرنے والوں کو یہ انعام دوں گا کہ بروزِ قیامت ان کے علاوہ ہر بندے سے سخت حساب لوں گا کیونکہ میں پرہیز گاروں سے حیا کروں گا اور انہیں عزت واِکرام سے نوازوں گا پھر انہیں بغیر حساب جنت میں داخل فرماؤں گا اور میرے خوف سے رونے والوں کیلئے رفیقِ اعلیٰ ہوگا جس میں ان کا کوئی شریک نہ ہوگا۔(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب ماجاء فی فضل الورع والزھد، ۱۰/ ۵۲۹،حدیث:۱۸۱۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سبحن اللہ عزوجل! اللہ جل شانہ کی طرف سے ڈرنے والوں کے لیے

کیسی کیسی عظیم بشارتیں ہیں۔ ہمیں بھی متقی و پرہیز گاراور رب تعالی کا فرمانبر دار بننے کے لیے بری صحبتیں چھوڑ کر اچھی صحبت اپنانی ہو گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کا مدنی ماحول کسی نعمت عظمی سے کم نہیں،اس کی برکت سے تقوی و پرہیز گای اختیار کرنے، گناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے کا ذہن دیا جاتا ہے لہذا آپ بھی دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور دعوت اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کے مسافر بن جایئے اور روزانہ فکر مدینہ کر کے مدنی انعامات کا رسالہ ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجیے۔

دعوت اسلامی کے تربیتی اعتکاف کی کیا بات ہے!

اس کے علاوہ تقوی و پرہیز گاری اختیار کرنے اور نیک بننے کا ایک ذریعہ دعوت اسلامی کے زیر اہتمام رمضان المبارک میں ہونے والے تربیتی اعتکاف میں شرکت بھی ہے۔اعتکاف کی برکتیں لوٹنے کے لیے ابھی سے یہ ذہن بنالیجئے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلّ اس رمضان المبارک پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری سنت پر عمل کی نیت سے اعتکاف میں ضرور ضرور شرکت کروں گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!ہمارے پیارے پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم بھی ماہ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے،یوں تو اعتِکاف کے بے شُمار فضائل ہیں مگر عُشّاق کیلئے تو اتنی ہی بات کافی ہے کہ آخِری عَشَرہ کا اِعتِکاف سُنّت ہے۔ یہ تصوُّر ہی ذَوق اَفزا ہے کہ ہم پیارے سرکار،مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ایک پیاری پیاری سُنّت ادا کر رہے

ہیں۔ عاشِقوں کی تو دُھن یِہی ہوتی ہے کہ فُلاں فُلاں کام ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کیا ہے بس اسی لئے ہمیں بھی کرنا ہے۔

اور دعوتِ اسلامی کے تربیتی اعتکاف کی تو کیا بات ہے کہ اس میں پنجگانہ نمازیں باجماعت ادا کرنے کے ساتھ ساتھ تہجد، چاشت واشراق اور دیگر نفلی عبادات کی سعادت نصیب ہوتی ہے، تربیتی حلقوں میں وضو و غسل، نماز و روزے سے متعلق علم دین کے انمول موتی بھی سمیٹنے کا موقع ملتا ہے۔ اس کے علاوہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکرے کے ذریعے عقائد و اَعمال، فضائل و مَنَاقِب، شریعت وطریقت، تاریخ وسیرت، سائنس وطِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی معلومات، معاشی و معاشرتی و تنظیمی معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات کے متعلق سوالات کے جوابات ارشاد فرماتے ہیں، جن کی برکت سے بھی معلومات میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔ ہمیں بھی حصول علم کے اس اہم ترین موقع کو اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیے ورنہ روز قیامت حسرت وندامت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ چنانچہ

قِیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ واٰلہٖ وسلَّم ہے سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہوگی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شَخص کو ہوگی جس نے عِلْم

حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عَساکِر ج 51 ص 138 دار الفکر بیروت)

ہزار گنا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہماری خوش نصیبی کہ ہمیں رمضان المبارک میں علم دین سیکھنے کا موقع مل رہا ہے کہ اس مبارک مہینے میں نیکیوں کا اَجر بہُت بڑھ جاتا ہے لہٰذا ہمیں کوشِش کر کے زیادہ سے زیادہ نیکیاں جمع کر لینی چاہئیں۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعِی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: "ماہِ رَمَضان میں ایک دن کا روزہ رکھنا ایک ہزار دن کے روزوں سے افضل ہے اور ماہِ رَمَضان میں ایک مرتبہ تسبیح کرنا (یعنی سبحٰن اللہ کہنا) اس ماہ کے علاوہ ایک ہزار مرتبہ تسبیح کرنے (یعنی سبحٰن اللہ) کہنے سے افضل ہے اور ماہِ رَمَضان میں ایک رَکعَت پڑھنا غیر رَمَضان کی ایک ہزار رَکعتوں سے افضل ہے۔

(اَلدُّرُّ الْمَنْثُور ج ۱ ص ۴۵۴)

میری کمر کا درد چلا گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعتِکاف کی عظمت کے کیا کہنے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے معاشرے کے بگڑے ہوئے کئی افراد گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نہ صرف نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو گئے بلکہ اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے دعوت اسلامی کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بن گئے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور بارہ مدنی کام کرنے والے بن جائیں۔

ان 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کیے جانے والے پانچ مدنی کام یہ ہیں (1)صدائے مدینہ (2) بعدِ فجر مدنی حلقہ (3) مسجد درس (4) مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت (5) چوک درس۔

اسی طرح ہفتہ وار پانچ مدنی کام یہ ہیں (1) ہفتہ واراجتماع میں اول تا آخر شرکت (2) یومِ تعطیل اعتکاف (3) ہفتہ وار مدنی مذاکرہ / مسجد اجتماع / تربیتی حلقہ (4) کیسٹ/VCD اجتماع اور (5) علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت۔

جبکہ ماہانہ صرف دو مدنی کام ہیں (1) مدنی قافلے میں عاشقان رسول کے ساتھ شرکت اور (2) مدنی انعامات پر عمل۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہی 12 مدنی کاموں کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کو وہ ترقی ملی کہ دن بدن ہزاروں لوگ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے لگے اور ان کی زندگیوں میں قابلِ قدر مدنی انقلاب رونما ہو گیا۔

چور کی توبہ

باب المدینہ (کراچی) کے علاقے کورنگی نمبر 2 کے اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا۔ دنیا کی محبت اور پیسوں کی لالچ نے مجھے اندھا کر رکھا تھا۔ میں فکر آخرت سے غافل ہو کر اپنے ایامِ حیات برباد کر رہا تھا مزید بُرے دوستوں کی صحبت بد نے مجھے چوری جیسے گناہ کا عادی بنا دیا تھا، اس عادت بد کی وجہ سے لوگوں کی نظروں سے گر چکا تھا مجھے نفرت و حقارت سے دیکھا جاتا مگر مجھے اس کا کچھ احساس نہیں تھا، یوں میرے شب و روز چوریاں کرنے اور دیگر برائیوں میں گزرتے تھے۔ اگر مجھے کوئی سمجھاتا تو میں

اس کی ایک نہ سنتا بلکہ میں اپنی موج مستی میں گم رہتا آہ ! اسی طرح گناہوں بھری زندگی گزر رہی تھی۔ قسمت اچھی تھی کہ دعوت اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول میسر آگیا سب کچھ اس طرح بنا کہ ایک دن میں نے دیکھا کہ میرا ایک دوست جو کل تک چوریاں کرتا تھا وہ آج دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہے جس کی برکت سے بری حرکات چھوڑ چکا ہے اور عاشقانِ رسول کے ساتھ صلوٰۃ وسنّت کے مطابق زندگی بسر کر رہا ہے اوراس پر بھی دعوتِ اسلامی کا مدنی رنگ چڑھتا جا رہا ہے۔ اس کے بعد میں بھی اس کے ساتھ اجتماعات میں شرکت کرنے لگا پھر ایک اسلامی بھائی نے مجھ پر انفرادی کوشش کرکے رمضانُ المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنے کا ذہن بنایا تو میں اعتکاف میں بیٹھ گیا ۔جہاں میں نے نماز، وضو، غسل کے مسائل پاکی ناپاکی کے مسائل سیکھے اور امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا پُر سوز بیان "پل صراط کی دہشت" سنا تو دل میں خوفِ خدا کا غلبہ ہو گیا اور پل صراط کے خوفناک مناظر میری نظروں میں گھومنے لگے لہذا اس کی دہشتوں اور ہولناکیوں سے بچنے کے لیے میں نے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اشکباری کرتے ہوئے اپنے سابقہ گناہوں سے پکی سچی توبہ کی اور نیکیوں بھری زندگی گزارنے کے لیے دعوت اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا، نمازِ پنجگانہ کے ساتھ ساتھ نماز تہجد بھی ادا کرنے لگا۔ سنّتوں بھرے اعتکاف کی بَرَکت سے دل میں قراٰن پاک پڑھنے کا شوق پیدا ہوا تو میں نے مدرسۃ المدینہ برائے بالغان میں داخلہ لے لیا جہاں میں نے قراٰن پاک صحیح مخارج کیساتھ پڑھنا سیکھ لیا۔ یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول نے میری زندگی یکسر بدل دی۔ تادم تحریر مدنی انعامات کے ذمہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کر رہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"مدینے کی حاضِری" کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے گھر میں آنے جانے کے 12 مَدَنی پھول

(1): جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: " بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔

(ابوداود، ج ۴ ص ۴۲۰ حدیث ۵۰۹۵)

اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہُ الصَّمد عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی۔

(2): گھر میں داخل ہونے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَ عَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔ (اَیضاً۔ حدیث ۵۰۹۶)

(ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے رب اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہم نے بھروسہ کیا) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بار گاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سورۃُ الاخلاص شریف پڑھے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی۔

(3): اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے۔

(4): اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلاً بسم اللہ کہے بِغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے۔

(5): اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِیْن (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سلام کا

جواب دیں گے۔(رَدُّالْمُحتارج۹ص٦٨٢)

یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ(یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رُوحِ مبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔(بہارِ شریعت حصّہ١٦ ص٩٦، شرح الشّفاء للقاری ج٢ص١١٨)

(6): جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: السلامُ علیکم کیا میں اندر آسکتا ہوں؟

(7): اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو۔

(8): جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سنّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہَر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مثلًا کہے:" محمد الیاس۔" نام بتانے کے بجائے اس موقع پر" مدینہ!"، میں ہوں!"" دروازہ کھولو" وغیرہ کہنا سنّت نہیں۔

(9): جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے۔

(10): کسی کے گھر میں جھانکنا ممنوع ہے۔ بعض لوگوں کے مکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مکانات ہوتے ہیں لہٰذا بالکونی وغیرہ سے جھانکتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے گھروں میں نظر نہ پڑے۔

(11): کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی

ہے۔

(12): واپَسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی ادا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سنّتوں بھرا رسالہ وغیرہ بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شَفاعت کی بِشارت:

حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ میٹھے میٹھے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص صُبح و شام مجھ پر دس دس بار دُرُود شریف پڑھے گا بروزِ قِیامت میری شَفَاعت اُسے پہنچ کر رہے گی۔

(اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب ج ۱ ص ۲۶۱ حدیث ۲۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سننے کی نیّتیں : نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ضَرورتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا صَلُّوا عَلَی

الْحَبِیب، اُذْکُرُوااللہ، تُوبُوْااِلَی اللہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نِیّتیں: میں بھی نیت کرتا ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا دیکھ کر بیان کروں گا پارہ 14، سورۃُ النَّحْل، آیت125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ**(ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے)اور بُخاری شریف (حدیث4361)میں وارِد اِس فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃ۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا نظر کی حفاظت بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! آج مَیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غَنی رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حَیاتِ طَیِّبہ کے حَسین گوشے بَیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ مثلاً آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام و نَسَب، قَبولِ اِسلام اور اُس کے بعد پیش آنے والے مَصائِب اور اُن پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا صَبر و اِستِقلال، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان میں نازِل شُدہ چند آیات، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں منقول چند اَحادیثِ مُبارکہ، پُراَسرار اَجنَبی کی ایک حِکایت جس میں ہمیں مَعلوم ہوگا کہ آپ کے گستاخ کا کیا اَنجام ہوا، مَزید آپ کی شَرم و حَیاء، عشقِ رسول و خَوفِ خُدا، فِکرِ آخرت اور چند کرامات کا تذکِرہ کرکے آپ کی سیرتِ مُبارکہ سے حاصل ہونے والے مَدنی پُھول پیش کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

پُراَسرار اَجنَبی:

آیئے! سَب سے پہلے ایک پُراَسرار اَجنَبی کی حکایت سُنتے ہیں چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابُوقِلابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بَیان ہے کہ مَیں نے مُلکِ شام کی سَرزمین میں ایک آدمی دیکھا جو بار بار یہ صدا لگا رہا تھا: ہائے اَفسوس! میرے لئے جہنَّم ہے۔ مَیں اُٹھ کر اُس کے پاس گیا تو یہ دیکھ کر حَیران رہ گیا کہ اُس کے دونوں ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہیں، دونوں آنکھوں سے اَندھا ہے اور مُنہ کے بَل زمین پر اَوندھا پڑا ہوا بار بار یِہی کہہ رَہا ہے: ہائے اَفسوس! میرے لئے جَہنَّم ہے۔ مَیں نے اُس سے پوچھا: اے آدمی! تم یہ کِس وَجہ سے کہہ رہے ہو؟ جواب دیا: اے شخص! میرا حال نہ پوچھ، مَیں اُن بَدنصیبوں میں سے ہوں جو اَمیرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شَہید کرنے کیلئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مَکان میں داخِل ہوگئے تھے، مَیں جَب تلوار لے کر قریب پہنچا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زَوجہ مُحترمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا مُجھے زور زور سے ڈانٹنے لگیں تو مَیں نے غُصّے میں آکر بی بی صاحِبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو تھپّڑ مار دیا! یہ دیکھ کر اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ دُعا مانگی: "اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹے، تجھے اَندھا کرے اور تجھ کو جہنَّم میں جھونک دے۔" اے شخص!

اَمیرُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا پُر جَلال چہرہ دیکھ کر اوراُن کی یہ قاہِرانہ دُعاسُن کر میرے بدَن کا ایک ایک رُونگٹا کھڑا ہو گیا اور مَیں خَوف سے کانپتا ہوا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔ مَیں اَمِیرُ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی چار دُعاؤں میں سے تین کی زَد میں تو آچکا ہوں، تُم دیکھ ہی رہے ہو کہ میرے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹ چکے اور آنکھیں بھی بے نُور ہو گئیں، آہ! اب صِرف چوتھی دُعا یَعْنی میرا جَہنَّم میں داخِل ہونا باقی رہ گیا ہے۔ (اَلرِّیاضُ النَّضرة لِلْمُحِبِّ الطَّبَرِی ج۳ص۴۱)

دو جہاں میں دشمنِ عثماں، ذلیل و خَوار ہے
بَعْد مرنے کے عذابِ نار کا حقْدار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ اگرچہ بڑا غَفورٌ رَّحیم ہے، لیکن اگر کوئی بدنصیب اُس کے محبوب بَندوں کی شان میں گُستاخی و بے ادَبی کرتا ہے تو اُس کی قَہّاری وجَبّاری اُس گُستاخ کو مُعاف نہیں فرماتی، دُنیا و آخرت کے بڑے بڑے عَذابوں میں گرِفتار کرتی ہے اور وہ دونوں جہان میں قَہرِ قَہّار و غَضَبِ جَبّار کا اِس طرح سزاوار ہوتا ہے کہ دُنیا میں ذلیل و خَوار ہوتا ہے اگر بِغیر توبہ کیے مر گیا تو آخرت میں عَذابِ نار کا حقْدار ٹھہرتا ہے۔ اِن نُفُوسِ قُدْسِیّہ کی بے اَدَبی وگُستاخی بَذاتِ خود اِن کی حَیات میں اِن کے ساتھ کی جائے یا اِن کے اَہل وعَیال کو تکالیف پہنچائی جائیں یا ان کی وفاتِ ظاہری کے بعد ان کے مُقدَّس مَزارات کی بے حُرمتی کی جائے بَہَر صُورت دُنیا و آخرت کی تَباہی و بَربادی کا باعِث ہے۔

یاد رکھئے اُمَّت کے بِہترین اَفراد میں سَب سے اَفْضل صَحابۂ کِرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان ہیں کہ جو حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی قُربت وصُحبَت سے فَیض یاب ہوتے رہے، شَب وروز آپ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے شَربتِ دِیدار سے سیراب ہوتے ، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم پر نُزولِ وَحی کے اَثْرات مُلاحَظہ کرتے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی ذات سے صادِر ہونے والے بہت سے مُعجِزات کا ظُہور بھی اپنی نِگاہوں سے دیکھتے۔چُونکہ اِن اَفراد کی تَعلیم وتربیّت خُود نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم فرمایا کرتے تھے اِسی وجہ سے اِن کے ذِہنوں میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی سوچ، آنکھوں میں نُبُوَّت کا سراپا، زِندگی میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا کردار رَچا بَسا ہوتا تھا۔ اور حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسَّلَام کی مَعِیَّت (مَعِیْ۔یَتْ) سے شَرفیاب ہونے کے طُفیل آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم پر نازِل ہونے والے اَنْوار وتَجَلِّیات سے اُنہیں بھی حِصّہ ملتا رہا۔اِسی وجہ سے صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مَقام ومرتبہ اُمَّت میں سَب سے بُلند وبالا ہے۔

اور جس طرح دیگر تمام اَنْبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سب سے اَفْضل اور اَعلیٰ ہمارے آقا ومَولیٰ، تاجدارِ اَنبیاء، مالکِ ہر دوسرا، صاحبِ جُودو عَطا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اِسی طرح دیگر تَمام اَنبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کے صَحابہ میں بھی سب سے اَفضل مَقام ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَصحاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہم کا ہے۔ اور پھر تمام صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہم میں سب سے اَفْضل خُلَفائے راشدین (یعنی حضرت سیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق، حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق، حضرت سیِّدُنا عُثمانِ غَنی اور حضرت سیِّدُنا علیُّ الْمُرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ) ہیں۔اور اِنہی خُلَفائے راشِدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہم میں سے تیسرے خَلیفۂ راشد وہ ہیں جِن کا ذکرِ خَیر ہم سُنیں گے۔

نام ولقب اور کُنیت:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نامِ نامی، اِسمِ گرامی "عُثمان" اور کُنیت "ابو عَمْرو" ہے۔ جبکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

عَنْہ کے اَلْقاب میں سے ''اَمیرُالْمُؤمنین، ذُوالنُّورَین، کاملُ الْحیاءِ وَالْاِیمان، مُجَہِّزُ جَیْشِ الْعُسْرَۃ۔'' (فتاوی رضویہ، ج۲۹، ص۳۵۶) جامِعُ القرآن صاحِبُ الْھِجْرَتَیْن، مَحبوبِ مُصطفٰے، سَیِّدُ الْاَسْخِیَاء، عُثمانِ باحَیا وغیرہ مشہور ہیں ۔'' (کرامات عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، ص۳،۵،۱۱) مگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے تمام اَلْقاب میں سے آپکا لقب ''ذُوالنُّورَین'' بہت مَشہور ہے۔ اِس لَقب کا سبَب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نُور، شافِعِ یوم النُّشور، شاہِ غَیُّور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی دو شہزادیاں یکے بَعْد دِیگرے اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نکاح میں دِی تھیں۔ اِسی طرف اِشارہ کرتے ہوئے سَیِّدی اَعلیٰ حضرت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں۔

نُور کی سَرکار سے پایا دوشالہ نُور کا
ہو مُبارَک تم کو ذُوالنُّورَین جوڑا نور کا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قبولِ اِسلام اور مصائب:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اُن حضراتِ صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ میں سے ہیں جو اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اِنفرادی کوشش سے آغازِ اِسلام ہی میں اِسلام لائے تھے۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق، حضرت سَیِّدُنا علی اور حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہم کے بعد اِسلام قَبول کیا۔

(تاریخ مدینۃ دمشق، عثمان بن عفان، ۳۹/۲۶)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خود اِرشاد فرماتے ہیں: ''اِنِّیْ لَرَابِعُ اَرْبَعَۃٍ فِی الْاِسْلَامِ یعنی مَیں اِسلام قبول کرنے

والے چار اَشْخاص میں سے چوتھا ہوں۔" (معجم کبیر، نسبۃ عثمان بن عفان، ج۱، ص۸۵، حدیث:۱۲۴)

جِس سال آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِسلام قَبول کیا اُس سال آپ کے عِلاوہ کثیر تَعداد میں صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حلقۂ اِسلام میں داخِل ہوئے اُن میں حضرت سیِّدُنا زُبیر بن عَوّام، حضرت سیِّدُنا سَعد بن ابی وَقاص، حضرت سیِّدُنا عبدُ الرَّحمن بن عَوف اور حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبیدُاللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے اَسمائے مبارکہ سرِفہرست ہیں۔

(طبقات کبری، ج۳، ص۴۰، اسد الغابۃ، ج۱، ص۷۴۹، سیرت سید الانبیاء، ص۷۳)

دنیا چھوڑ سکتا ہوں پر اِیمان نہیں:

جب اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اِسلام لائے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نہ صِرف اپنے گھر والوں بلکہ پُورے خاندان کی شدید مُخالفت کا سامنا کرنا پڑا، اِسی وَجہ سے آپ کو زدو کوب بھی کیا گیا۔ یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا چچا حَکَمْ بن اَبِی الْعاص اِس قَدر ناراض اور بَرہَم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پکڑ کر ایک رَسّی سے باندھ دیا اور کہا: تُم نے اپنے باپ دادا کا دِین چھوڑ کر ایک دُوسرا نَیا مذہب اِختیار کرلیا ہے، جب تک کہ تُم اُس نئے مَذہب کو نہیں چھوڑو گے ہَم تُمہیں نہیں چھوڑیں گے اِسی طرح باندھ کر رکھیں گے۔ یہ سُن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: خُدائے ذُوالْجَلال کی قسم! مَذہبِ اسلام کو میں کبھی نہیں چھوڑ سکتا" اور نہ کبھی اس دولت سے دَسْت بَردار (دَسْتْ۔ بَرْ۔ دَارْ) ہوسکتا ہوں، میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالو یہ ہوسکتا ہے مگر دل سے دینِ اسلام نکل جائے یہ ہرگز نہیں ہوسکتا، حَکَمْ بن اَبی العاص نے جب اِس طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اِسْتِقْلال دیکھا تو مجبور

ہو کر آپ کو رہا کر دیا۔ (تاریخ مدینۃ دمشق، عثمان بن عفان، ۳۹/۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! سُنا آپ نے اِیمان لانے کے بَعد حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر آپ کے اَہلِ خانہ نے کس قَدر ظُلم و سِتم کیے مگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اُنہیں بَرداشت کرتے ہوئے ثابِت قَدَم رہے۔ اِس واقِعے سے ایسے اَفراد کو ہِمّت و حَوصلے سے کام لینا چاہیے کہ جو اِسلامی تَعلیمات سے مُتاثِر ہو کر دائرۂ اِسلام میں تو داخل ہو گئے، مگر اُن کے اَہلِ خانہ پر ابھی تک اِسلام کی حقَّانِیّت واضِح نہیں ہوئی، تو وہ اُن پر ظُلم و زِیادتی کرتے ہیں، طرح طرح سے سَتاتے ہیں تاکہ کسی طرح مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ دینِ اِسلام سے پھر کر مُرتدّ ہو جائیں۔ مگر یاد رکھئے! ہر حالت میں اِیمان کی حِفاظت اِنْتہائی ضَروری ہے، چاہے کیسی ہی آفت آن پڑے اِیمان ہرگز مُتَزَلْزِل نہیں ہونا چاہیے بلکہ مَزید دینِ اِسلام کی پُختگی کے لئے علمِ دین حاصِل کرنا چاہیے۔ اِس کا ایک اَہم ذریعہ عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافِلے میں سفر کرنا بھی ہے۔

مدنی قافلے میں سفر کیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تَحریک دَعوتِ اِسلامی ساری دُنیا میں نیکی کی دَعوت عام کرنے کا عَزمِ مُصَمَّم رکھتی ہے۔ اِس سِلسِلے میں دَعوتِ اِسلامی کے سُنَّتوں کی تربیّت کے بے شُمار مَدنی قافِلے 3 دن، 12 دن، 1 ماہ (30 دن) اور 12 ماہ کے لئے مُلک بہ مُلک، شہر بہ شہر اور قَریہ بہ قَریہ سفَر کر کے علمِ دین اور سُنّتوں کی بہاریں لُٹا رہے اور نیکی کی دَعوت کی دُھومیں مچا رہے ہیں۔ یقیناً راہِ خُدا میں سفَر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے اُن مَدنی قافلوں میں سفَر کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ اِن مَدنی قافلوں کی بَرَکت سے پَنْج وَقْتہ نماز و نوافِل کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنَّتیں بھی سیکھنے کو ملتی ہیں اوریوں علمِ دین حاصل کرنے کا مَوقع مُیَسَّر آتا ہے۔ علمِ دین کے لیے سَفر کے بے شُمار فضائل ہیں۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو عِلْم کی تلاش میں نکلتا ہے وہ واپس لوٹنے تک اللہ تَعَالٰی کی راہ میں ہوتا ہے۔" (ترمذی، کتاب العلم، رقم ۲۶۵۶، ج۴، ص ۲۹۴)

حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "عِلْم کا ایک باب جسے آدمی سیکھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ہزار رَکعت نَفْل پڑھنے سے زِیادہ پسندیدہ ہے اور جب کسی طالبُ الْعِلْم کو عِلْم حاصل کرتے ہوئے مَوت آجائے تو وہ شہید ہے۔"

(الترغیب والترہیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم، رقم ۱۶، ج ۱، ص ۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اب کوئی عمل نقصان نہ پہنچائیگا:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یُوں تو تمام صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھم ہی صَحابِیَّت کے عظیم مَنْصَب پر فائز ہیں اور اِسی مَقام و مَرتَبے کے سبب حُضُور شافعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام اُمّت سے اَفْضَل اور اعلیٰ ہیں لیکن بَعض خُوش نصیب صَحابۂ کِرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان ایسے بھی ہیں کہ جو اپنے اعلیٰ اَوصاف اور عُمدہ خَصائل کی وَجہ سے بارگاہِ رِسالت علٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں بہت زِیادہ مَقْبول تھے اور اُن کے فَضائل خُود خَلْق کے رَہبَر، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ مُقدَّس سے اِرشاد فرمائے ہیں۔ اِس کے ساتھ ساتھ بَعض خُوش نصیب صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھم ایسے بھی ہیں کہ جِنھوں نے ایسے کارنامے

سَر اَنجام دیئے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اُن کے حَق میں آیتیں نازِل فرمائیں۔ اِنہی جَلیلُ الْقَدر صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم میں سے ایک اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہیں جِن کے مُتعلّق قُرآنِ پاک کی آیتیں نازل ہوئیں۔ چُنانچہ

جنگِ تَبُوک کا واقعہ ایسے وَقْت میں پیش آیا جب کہ مَدینۂ مُنوّرہ میں سَخت قَحْط پڑا ہوا تھا اور عام مُسلمان بہت زِیادہ تنگی میں تھے۔ یہاں تک کہ دَرخْت کے پتے کھا کر گُزارہ کرتے تھے۔ اِسی لیے اِس جنگ کے لشکر کو جَیشِ عُسرَہ (یعنی تنگدستی کا لشکر) کہا جاتا ہے۔ اور جیشِ عُسرہ کی تیاری کے لئے اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک ہزار دِینار اپنے کُرتے کی آستین میں بھر کر لائے (دینار ساڑھے چار ماشہ سونے کا سکہ ہوتا تھا) اور اِن دیناروں کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے رسولِ مَقْبول، بی بی آمنہ کے مہکتے پُھول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گود میں ڈال دیا۔

حضرت عَبدُ الرّحمٰن بن سَمُرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: مَیں نے دیکھا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُن دِیناروں کو اپنی گود میں اُلٹ پلٹ کر دیکھتے اور فرماتے: آج کے بَعد عُثمان کو اُن کا کوئی عمل نُقْصان نہیں پہنچائے گا۔ سرکارِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کے بارے میں اِس جملہ کو دو بار فرمایا۔ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عثمان، الحدیث: ۵، ۳۷۲۱/۳۹۲) (مشکوۃ المصابیح ،کتاب المناقب، باب مناقب عثمان، الحدیث: ۲، ۶۰۷۳/۴۲۴)

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: اِس فرمانِ عالی میں حضرت عثمانِ غنی کو تین بشارتیں دی گئیں: ایک یہ کہ اُن کے سارے گُزشتہ گُناہ

اور خَطائیں مُعاف ہوگئیں اُن کا آج کا یہ عمل اُن کا کفارہ بن گیا۔ دوسرے یہ آئندہ وہ گناہوں سے محفوظ رہیں گے۔ تیسرے یہ کہ اُن کا خاتمہ اِیمان پر ہوگا۔ (مرآۃ المناجیح)

راہِ خدا میں خرچ کرنے پر قرآن کی بشارت:

جب اَمِیْرُالْمُؤْمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جَیشِ عُسرہ کی اِس طرح مدد فرمائی کہ ایک ہزار اُونٹ سازوسامان کے ساتھ پیش فرمائے اور ایک ہزار دینار چندہ بھی دیا اور حَضرت عبدُالرحمن بن عَوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی صَدَقہ کے چار ہزار درہم بارگاہِ رِسالت میں پیش کیے تو اِن دونوں حضرات کے بارے میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی: چنانچہ پارہ 3، سورۃ البقرہ، آیت نمبر 262 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتۡبِعُوۡنَ مَاۤ اَنۡفَقُوۡا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًی ۙ لَّہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۲۶۲﴾

(پارہ3، البقرہ: 262)

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ جو اپنے مال اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دیے پیچھے نہ اِحسان رکھیں نہ تکلیف دیں اُن کا نیگ اُن کے رَبّ کے پاس ہے اور اُنہیں نہ کچھ اَندیشہ ہو نہ کچھ غَم.

درَخت کے بدلے باغ دے دیا:

حضرت علّامہ اِسماعیل حَقّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں کہ مَدینۂ مُنوّرہ میں ایک مُنافق رہتا تھا۔ اُس کا دَرَخت ایک اَنصاری پڑوسی کے مَکان پر جُھکا ہوا تھا جس کا پھل اُن کے مَکان میں گرتا

تھا۔ اَنصاری نے سرکارِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِس کا ذکر کیا۔ اُس وقت تک مُنافق کا نِفاق لوگوں پر ظاہِر نہیں ہوا تھا۔ حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس سے فرمایا کہ تُم درخت اَنصاری کے ہاتھ بیچ ڈالو اِس کے بدلے تمہیں جنّت کا درخت ملے گا۔ مگر مُنافِق نے اَنصاری کو درخت دینے سے اِنکار کردیا۔ جب اِس واقِعہ کی خبر حضرت عُثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ہوئی کہ مُنافِق نے حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فَرمان کو مَنظور نہیں کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پُورا ایک باغ دے کر درخت کو اُس سے خریدا اور انصاری کو دے دیا۔ اِس پر حضرت عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تعریف اور مُنافق کی برائی میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی: چنانچہ اِرشاد ہوتا ہے۔

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿۱۰﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿۱۱﴾ الَّذِىْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: عنقریب نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے۔ اور اُس سے وہ بڑا بدبخت دور رہے گا جو سب سے بڑی آگ میں جائے گا۔ (سورۃ الاعلیٰ، الایۃ ۱۰، ۱۲، ۱۱، پ ۳۰)

اِس آیت مبارکہ میں ﴿مَنْ يَّخْشٰى﴾ سے مراد حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور ﴿اَشْقٰى﴾ سے مراد اس درخت کا مالک منافق ہے۔

(تفسیر روح البیان، سورۃ الاعلیٰ، تحت الایۃ ۱۰، ۱۱، ۱۰/۴۰۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اَمیرُالمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے غزوۂ تَبُوک کے موقع پر کس طرح دل کھول کر راہِ خدا میں خرچ کیا۔ اور مُنافق کے ایک درخت کے بدلے اپنا پورا باغ دے دیا، اُن کے اِس طرح خرچ کرنے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اسکے کے پیارے حبیب صَلَّی

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیسی مَسَرَّت کا اظہار فرمایا۔ لہٰذا ہمیں بھی دل کھول کر راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنا چاہیے ۔ کیونکہ صَدَقہ کرنے میں سراسر ہمارا ہی فائدہ ہے۔ نبیِّ کریم، روفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بلاشبہ مُسلمان قِیامت کے دن اپنے صَدَقہ کے سائے میں ہو گا۔ (شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۲۱۲/۳، حدیث: ۳۳۴۷)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ بے شک مُسلمان کا صَدَقہ عمر بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے صَدَقہ دینے والے سے تَکَبُّرو تفاخُر (بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت) دور کر دیتا ہے۔ (المعجم الکبیر، ۲۲/۱۷، حدیث: ۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا راہِ خُدا میں خَرچ کرنے سے نہ صِرف اَجر و ثواب ملتا ہے بلکہ ہماری آخِرَت بھی سَنْور جاتی ہے، لہٰذا جو لوگ مال جمع کرنے کی حِرص میں مُبتَلا رہتے ہیں اُنہیں یہ سوچنا چاہیے کہ سب مال و مَتاع فانی ہے، یہ سب یہیں رہ جائے گا اور سب کچھ چھوڑ کر قَبْر میں تنہا جانا ہو گا۔ لہٰذا بہتری اِسی میں ہے کہ حصولِ ثواب کی خاطر دل کھول کر نہ صرف خود بڑھ چڑھ کر ہر جائز و نیک کام میں اپنا مال خرچ کرنا چاہیے بلکہ دوسروں پر بھی انفرادی کوشش کرتے ہوئے مَساجد، مَدارس اور دیگر دینی کاموں میں خرچ کرنے کا ذہن دینا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج (یعنی ۱۴۳۵ھ میں) دعوتِ اسلامی تقریباً دو سو ممالک میں پہنچ چکی ہے اور تقریباً 96 شُعبوں میں سُنَّتوں کی خِدمت میں مَشغول ہے۔ ان تمام شُعبہ جات کو چلانے کیلئے کروڑوں کے اَخراجات ہوتے ہیں۔ ہمیں بھی حُصولِ ثواب کی خاطِر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی ترقّی کے لیے اپنے گھر، رِشتہ داروں اور اَہلِ مَحلہ کے ساتھ ساتھ مُختلف

عَلاقوں میں جا جا کر دعوتِ اسلامی کے شُعْبہ جات کا تعارف کرواتے ہوئے مدنی عطیات جَمْع کرنے چاہئیں اور نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت پر چلتے ہوئے راہِ خدا میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اے اُحُد ! ٹھہر جا: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کے ساتھ ساتھ احادیثِ مُبارکہ میں بھی اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بے شُمار فضائل بیان ہوئے ہیں۔ آیئے! سَیِّدُ الْمُرسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ اَقْدس سے اَمِیْرُالْمُؤمِنِین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فضائل آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینۂ مُنوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق، حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم اور حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اُحُد پہاڑ پر تشریف لے گئے تو وہ (خوشی کے مارے) ہلنے لگا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اسے ٹھوکر مار کر فرمایا: اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّ شَھِیْدَانِ۔ اُحُد! ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صِدّیق اور دو شہید ہیں۔ (صحیح بُخاری ج ۲ ص ۵۲۴ حدیث ۳۶۷۵)

ایک ٹھوکر میں اُحُد کا زلزلہ جاتا رہا

رکھتی ہیں کتنا وَقار اللہُ اکبر اَیڑیاں (حدائقِ بخشش شریف)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے اَظْهَرُمِنَ الشَّمْسِ وَ اَبْیَنُ مِنَ الْاَمْسِ (یعنی سورج سے زیادہ روشن اور روزِ گزشتہ سے زیادہ قابلِ یقین) ہوا کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کو عطائے الٰہی سے علمِ غیب ہے جبھی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے جَبَلِ اُحُد شریف سے ارشاد فرمادیا کہ تجھ پر "ایک نبی" ایک صِدّیق اور دو شہید ہیں۔ کسی کے بارے میں اُس کے جیتے جی بتا دینا کہ یہ شہید ہے، یہ غَیْب کی خبر نہیں تو اور کیا ہے۔ اِس حدیثِ پاک کے تحت مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان مراٰۃ جلد8 صَفْحَہ 408 تا 409 پر فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے مقبول بندے ساری خَلقَت (یعنی شَجَر و حَجَر دریاو پہاڑ سبھی) کے مَحبوب (اور پیارے) ہوتے ہیں، ان کی تشریف آوری سے سب خُوشیاں مَناتے ہیں، انہیں پتھّر اور پہاڑ بھی جانتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: یہ بھی معلوم ہوا کہ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم) سب کے اَنجام (یعنی اچّھا یا بُرا خاتِمہ ہونے) سے خبر دار ہیں کہ فرمایا: ان میں سے دو صَحابہ شہید ہو کر وفات پا جائیں گے۔ (مِراٰۃ ج۸ ص۴۰۸)

رب کی عطا سے سب کچھ جانے دیکھے بَعِید و قریب
غیب کی خبریں دینے والا اللہ کا وہ حبیب
اللہ اللہ، اللہ ھُو، لا اِلٰہَ اِلاَّ ھُو

شہادت کا اِنتظار:

اس پیش گوئی کے بعد حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خُوب جانتے تھے کہ نَدی کا بہتا

ہوا دھارا تو رُک سکتا ہے۔ درخت بھی اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے۔ بلکہ پہاڑ بھی اپنی جگہ بدل سکتا ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان نہیں ٹل سکتا۔ اِس لیے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی شہادت کا انتظار فرماتے تھے۔ تو یہ اور ان کے علاوہ دوسرے لوگ جو اپنی شہادت کے مُنْتَظِر تھے تو ان کے حق میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی: چنانچہ پارہ 21، سُورۃ الاحزاب، آیت نمبر 23 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ﳲ (پارہ 21، الاحزاب: 23)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو ان میں کوئی اپنی مَنَّت پوری کر چُکا (جیسے حضرت حمزہ و مصعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما کہ یہ لوگ جہاد پر ثابت رہے یہاں تک کہ جنگِ اُحُد میں شہید ہو گئے) اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے۔ (جیسے حضرتِ عثمان اور حضرت طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما)

(تفسیر البیضاوی، سورۃ الاحزاب، تحت الآیۃ ۲۳، پ ۲۱ بحوالہ خلفائے راشدین، ص ۱۹۳)

فرشتے بھی حیا کرتے ہیں:

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ ایک روز رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مکان میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ران یا پنڈلی مبارک سے کپڑا ہٹا ہوا تھا۔ اتنے میں حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آئے اور اُنہوں نے حاضری کی اجازت چاہی۔ حُضُور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کو بلایا اور وہ اندر آ گئے مگر حُضُورِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے۔ اِس کے بعد حضرت عُمر رَضِیَ

اللہ تَعَالٰی عَنْہ بھی آ گئے۔ اُنہوں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کو بھی اجازت دے دی اور وہ بھی اندر آ گئے لیکن حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پھر بھی بدَسْتُور اِسی طرح لیٹے رہے یعنی ران یا پنڈلی سے کپڑا ہٹا رہا۔ پھر حضرتِ عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آ گئے اور آپ نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو دُرُست کر لیا۔ اِس کے بعد حضرت عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اندر آنے کی اجازت مَرحَمَت فرمائی۔

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ جب یہ لوگ چلے گئے تو میں نے حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دَرْیافت کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا وجہ ہے کہ میرے والد حضرت صدّیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بدَسْتُور لیٹے رہے پھر حضرت فاروقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آئے مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بدَسْتُور لیٹے رہے۔ اور جُنْبِش بھی نہیں فرمائی۔ لیکن جب حضرتِ عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آئے تو آپ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو دُرُست کر لیا۔

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے اس سوال کے جواب میں سرکارِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں اس شخص سے حَیا نہ کروں جس سے فَرِشتے بھی حَیا کرتے ہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، الحدیث: ۲۴۰۱، ص ۱۳۰۷)

بیان کردہ حدیثِ پاک میں ران مُبارک سے کپڑا ہٹنے کا ذکر ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ نہیں کہ (ران) بالکل ننگی تھی، یہ مطلب

بھی ہو سکتا ہے کہ ران سے قمیض ہٹی ہوئی تھی تہبند شریف اس جگہ پر تھا۔ (مراٰۃ المناجیح، شرح مشکاۃ المصابیح، ج ہشتم، ص ۳۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شرم وحَیا کے بھی کیا کہنے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم بھی آپ سے حیا فرماتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمیشہ نہایت عمدہ اَوصاف کے حامل رہے، یہاں تک کہ زمانۂ جاہلیت میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کئی برائیوں سے دور رہے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خود اپنے بعض اَوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میں نے نہ کبھی فُضول اَشعار گُنگنائے اور نہ ہی ان کی تمنا کی، زمانۂ جاہلیت اور زمانۂ اسلام دونوں میں کبھی شراب نہ پی اور جب سے میں نے دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیعت کی ہے تب سے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہیں چھوا۔ (تاریخ ابن عساکر، ج۳۹، ص ۲۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شرم وحیا تھی جبکہ ہمارے ہاں بے شرمی و بے حیائی کا عالم یہ ہے کہ لوگ ٹی وی پر فلموں ڈراموں کے فحش مَناظر بڑی دِلچسپی سے دیکھتے ہیں، ہمارے یہاں شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں بیہودہ فنکشنز (پروگرام) کا انتظام کیا جاتا ہے جن میں مرد و زَن کا اِختلاط اور ہنسی مَذاق کیا جاتا ہے۔ اکثر گھر سینما گھروں اور اکثر مَجالس نَقّار خانوں (یعنی نوبت وڈھول وغیرہ بجانے کی جگہوں) کا سَماں پیش کرتی ہیں، اب تو کُفارِ بد اَطوار نے شیطان کے اِیما (اشارے) پر گانوں میں فحش اَشعار کے ساتھ ساتھ کُفریہ کلمات کے ایسے ایسے زہر گھول دیئے ہیں جنہیں دلچسپی سے سُننا اور گُنگنانا کُفر ہے مگر اس طرف کسی کی توجُّہ ہی نہیں

جاتی۔اس کے علاوہ بے حیائی کو فروغ دینے والے مُتعدَّد رسائل وڈائجسٹ میں چھپنے والے عِشقیہ وفِسقیہ مَضامین بڑے اِنہماک سے پڑھے جاتے ہیں۔ جب بے پردہ خواتین شرم وحَیا کو بالائے طاق رکھتے ہوئے گلی بازاروں کی زِینت بنتی ہیں تو مرد بھی اپنی آنکھوں سے حَیا دھو ڈالتے ہیں اور ایسی خواتین کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا گویا کہ اپنا حق سمجھتے ہیں۔الغرض ہمارا مُعاشَرہ فحاشی، عُریانی وبے حَیائی کی آگ کی لپیٹ میں بڑی تیزی سے آتا جارہا ہے جس کے سبب خاص کر نئی نسل اخلاقی بے راہ روی و شدید بَدعملی کا شکار ہوتی جارہی ہے۔جب ہمارے معاشرے میں حَیا ہی ختم ہوچکی تو شاید اسی وجہ سے آج ہم سرِعام ناجائزوحرام کام اورڈھیروں گناہ کرتے بالکل نہیں شرماتے۔ گالی دینا، تُہمت لگانا، بدگُمانی، غیبت، چُغلی، جھوٹ بولنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خون بہانا، مسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پکارنا، شراب، جُوا، چوری،ڈکیتی، سُود و رِشوت کا لین دین،ماں باپ کی نافرمانی،اَمانت میں خِیانت،غُرور و تکبر، حَسَد و رِیاکاری، حُبِّ جاہ،بخل وخود پسندی وغیرہ وغیرہ جیسے گناہوں کا ارتکاب ہمارے مُعاشَرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شرم وحَیا ہمیں چُھو کر بھی نہیں گزری۔ہمارا مُعاملہ تو یہ ہو چُکا ہے کہ

دن لَہو میں کھونا تجھے، شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی، خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (حدائقِ بخشش)

اے کاش!! کہ ہمیں بھی حیائے عُثمانی کے صدقے شرم وحَیاء نصیب ہو جائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!ایک مسلمان کے لیے عشقِ رسول عظیم دولت اور ایمان کامل کے لیے

شرط ہے۔ سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذات اس کے نزدیک تمام رشتوں سے بڑھ کر محبوب ہونی چاہیے۔ نبیِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زِیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول... الخ، ۱/۱۷، حدیث: ۱۵

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عشقِ رسول سے سرشار ہو کر جس شاندار انداز میں اپنے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اپنی مَحبَّت و عقیدت کا اِظہار کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ان حضرات نے اپنے کردار سے رہتی دُنیا تک کے مسلمانوں کو یہ بتا دیا کہ ایک اُمّتی کو اپنے نبی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کیسا تَعلُّق اور کیسا عشق ہونا چاہیے۔ اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عشقِ رسول کا بھی یہی حال تھا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اطاعتِ رسول میں اپنی پوری زندگی بسر کر دی۔ نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک ادائیں ہر وقت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پیشِ نظر رہا کرتیں، جو چیز حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو پسند ہوتی اسے محبوب رکھتے اور جس چیز کو حُضور ناپسند فرماتے اسے آپ بھی ناپسند کرتے، مُشکل سے مُشکل وقت میں بھی فرمانِ رسالت پر عمل کرنے میں ذرا بھی نہ ہچکچاتے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی گُفتگو میں ذِکرِ رسول لازمی طور پر شامل ہوتا، لباس بھی سُنَّتِ نَبوِی کے مُطابق زَیبِ تَن فرماتے۔ بارگاہِ رسالت میں جانی و مالی قُربانی پیش کرنے کے لیے ہمہ وَقت تیار رہتے، نسبتِ رسول کا حَد درجہ اَدب واِحترام فرماتے۔ غرض یہ کہ دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی طرح عشقِ رسول اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مُبارک زِندگی میں نُمایاں طور پر نظر آتا۔ آیئے اپنے دل کو اَنْوارِ عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سے روشن کرنے کے لیے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عشقِ رسول کے چند واقعات سُنتے ہیں۔ چنانچہ

وُضو کر کے خَنداں ہوئے شاہِ عُثمان:

ایک بار آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک مقام پر پہنچ کر پانی منگوایا اور وضو کیا پھر یکایک مُسکرائے اور رُفقاء سے فرمانے لگے: ”جانتے ہو میں کیوں مسکرایا؟ پھر اس سوال کا خود ہی جواب دیتے ہوئے فرمایا: ایک بار سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسی جگہ وضو فرمایا تھا اور بعدِ فراغت مُسکرائے تھے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا تھا: ”جانتے ہو میں کیوں مُسکرایا؟“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ یعنی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب آدمی وُضو کرتا ہے تو ہاتھ دھونے سے ہاتھوں کے، چہرہ دھونے سے چہرے کے اور سر کا مَسح کرنے سے سر کے اور پاؤں دھونے سے پاؤں کے گُناہ جھڑ جاتے ہیں۔“ (مسند احمد، ج۱، ص۱۳۰، حدیث: ۴۱۵)

وُضو کر کے خَنداں ہوئے شاہِ عثماں	کہا کیوں تبسُّم بھلا کر رہا ہوں؟
جوابِ سوالِ مُخالف دیا پھر	کسی کی اَدا کو اَدا کر رہا ہوں

سخت سردی میں بھی فرمانِ نَبَوِی پر عمل:

ایک دفعہ اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے غلام ”حُمران“ سے وُضو کے لیے پانی مانگا، حضرت سَیِّدُنا حُمران رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں: میں اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں پانی لے کر حاضر ہوا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے ہاتھ اور منہ دھوئے، میں نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو کفایت کرے رات تو بہت ٹھنڈی ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

عَنْہ نے جواباً ارشاد فرمایا: میں نے دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے کہ: ''جو بندہ کامل وضو کرتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے اگلے پچھلے گُناہ بخش دیتا ہے۔'' (مسند البزار، مسند عثمان بن عفان، ج ۲، ص ۵۷،۵ ، الحدیث: ۴۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سخت سردی میں اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا فرمانِ مُصْطَفٰی پر عمل کرنا سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی مَحبَّت کی دلیل ہے اور ایک مُسلمان بالخصوص عاشقِ رسول اپنے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی ہر ہر ادا کو اپنانا اَوَّلین ترجیح اور سعادت سمجھتا ہے۔ بعض اوقات بظاہر نظر آنے والا نُقْصان سُنَّتوں پر عمل کرنے میں رُکاوٹ بن جاتا ہے اور شیطانی وَسْوَسوں کا شکار ہو کر ہم سُنَّت پر عمل کا ثواب پانے سے محروم ہو جاتے ہیں، لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشق و مَحبَّت رکھنے والا کسی صورت بھی خلافِ سُنَّت کام نہیں کرتا اور ہر مُعاملے میں سُنَّتِ رسول کی پیروی کو باعثِ سعادت سمجھتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں کا پیکر بننے کے لیے لوگوں سے شرم محسوس نہ کریں، سُنَّتوں پر عمل کی وجہ سے لوگ باتیں بنائیں تو ہمیں ان کی باتوں پر بالکل کان نہیں دھرنے چاہئیں۔ اور کیسی ہی کڑی آزمائش کیوں نہ آجائے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنَّتوں کے مُطابق زندگی بسر کرنی چاہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سُنَّتوں پر عمل کی بَرَکت سے زِندگی گلزار بن جائے گی۔

تیری سُنَّتوں پہ چل کر میری رُوح جب نکل کر
چلے، تم گلے لگانا مدنی مدینے والے (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خطبے میں ادائے مصطفٰے کا تذکرہ:

اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے ایک خُطبے میں نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک اَدا کا ذِکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: قبر کو مُلاحظہ کرتے ہوئے اور اس کا ذِکر کرتے ہوئے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں سے اَشک جاری ہو جاتے۔" (تاریخ ابن عساکر، ج ۱۲، ص ۱۱۴)

یہی وجہ تھی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی فکرِ آخرت سے مَعْمُور ادائے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَدا کرنے کے لیے قَبر کو دیکھ کر رویا کرتے، جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں عرض کی جاتی: جنّت و دوزخ کے تَذکرے پر آپ اتنا نہیں روتے جس قَدر اس مَوقع پر روتے ہیں تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فکرِ آخرت میں ڈوبا ہوا جواب ارشاد فرماتے: قَبر مَنازِلِ آخرت میں سب سے پہلی مَنْزِل ہے، اس سے نَجات پانے والے کے لیے بعد والی منازل بھی آسان ہو جائیں گی اور اس سے نجات نہ پانے والے کے لیے دیگر مَنازِلِ آخرت سَخْت تر آزمائش کا سبب بنیں گی۔

(الزھد لابن السری، باب عذاب القبر، ج ۱، ص ۲۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے یہ رِقّت انگیز کلمات عقلمندوں کیلئے زَبَردَسْت تازیانۂ عِبرت ہیں مگر افسوس! ہماری اکثریَّت آج دُنیا کی مَتْوالی اور فکرِ آخرت سے خالی ہے، ہم میں سے کچھ تو وہ ہیں جو فانی دُنیا کی لذّتوں کے باعِث مَسرور وشاداں، زَوال و فَنا سے بے خوف،

موت کے تصوُّر سے نا آشنا، لذّاتِ دُنیا میں بد مَسْت ہیں تو بعض وہ ہیں جو اِس دارِ ناپائیدار میں یکایک موت سے ہمکنار ہونے کے اَندیشے سے نابَلَد، سَہولتوں اور آسائشوں کے حُصُول میں اس قدر مگن ہوگئے کہ قبر کے اندھیروں، وحشتوں اور تنہائیوں کو بھول گئے۔ آہ! آج ہماری ساری توانائیاں صِرف و صِرف دُنیوی زندگی ہی بہتر بنانے میں صَرف ہو رہی ہیں، آخرت کی بہتری کے حُصول کی فِکر بہت کم دکھائی دیتی ہے۔ ذرا غور تو کیجئے کہ اس دُنیا میں کیسے کیسے مالدار لوگ گزرے ہیں، جو دولت و حکومت، جاہ و حَشمت، اَہل و عِیال کی عارِضی اُنسِیّت، دوستوں کی وَقتی مُصاحَبت اور خُدّام کی خُوشامدانہ خِدمت کے بھرم میں قَبْر کی تنہائی کو بھولے ہوئے تھے۔ مگر آہ! یکایک فَنا کا بادَل گرجا، موت کی آندھی چلی اور دُنیا میں تادیر رہنے کی اِن کی اُمّیدیں خاک میں مل کر رہ گئیں، ان کے مَسرّتوں اور شادمانیوں سے ہنستے بستے گھر موت نے ویران کر دیئے۔ روشنیوں سے جگمگاتے محلّات و قُصور سے اُٹھا کر انہیں گُھپ اندھیری قُبُور میں منتقل کر دیا گیا۔ آہ! وہ لوگ کل تک اَہل و عِیال کی رونقوں میں شادمان و مَسرور تھے اور آج قُبُور کی وَحشتوں اور تنہائیوں میں مغموم و رَنجُور ہیں۔

اَجَل نے نہ کِسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا	ہر اِک لیکے کیا کیا نہ حسرت سِدھارا
اِسی سے سِکندر سا فاتح بھی ہارا	پڑا رہ گیا سب یُونہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے	یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قَبر کا مُعاملہ انتہائی تَشوِیش ناک ہے کوئی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہو گا

؟ لہٰذا سمجھدار وہی ہے جو زِندگی کو غنیمت جانتے ہوئے دنیا میں رہ کر قبر و آخرت کی تیاری میں مشغول ہو جائے کیونکہ دُنیا ہی آخِرت کی تیّاری کیلئے مَخصُوص ہے۔ جیسا کہ

دنیا فانی اور آخِرت باقی ہے:

اَمِیرُالمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنا سب سے آخِری خُطبہ جو ارشاد فرمایا ،اس میں یہ بھی ہے: اللہ تعالیٰ نے تمہیں دُنیا صرف اس لئے عطا فرمائی ہے کہ تم اس کے ذَرِیعے آخِرت کی تیّاری کرو اوراِس لئے عطا نہیں فرمائی کہ تم اسی کے ہو کر رَہ جاؤ، بے شک دُنیا فانی اور آخِرت باقی ہے۔ تمہیں فانی (دنیا) کہیں بَہکا کر باقی (آخرت) سے غافِل نہ کر دے، فنا ہو جانے والی دُنیا کو باقی رہنے والی آخِرت پر تَرجیح نہ دو کیونکہ دُنیا مُنْقَطِع ہونے والی ہے اور بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لَوٹنا ہے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ڈرو کیونکہ اس کا ڈر اس کے عذاب کیلئے (رُوک اور) ڈھال اوراُس تک پہنچنے کا ذَرِیعہ ہے۔(موسوعۃ ابن ابی الدنیا،کتاب ذم الدنیا،۵/۸۳، حدیث:۱۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کراماتِ عثمانِ غَنی: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!اَمِیرُالمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذاتِ مُبارکہ سے وقتاً فوقتاً کئی ایسی کرامتوں کا صُدور ہوا کہ جن کو سُن کر عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں۔ آیئے ہم بھی حُصولِ بَرَکت کے لیے کچھ سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

ایک دفعہ ایک شخص نے سرِ راہ کسی عورت کو غَلَط نگاہوں سے دیکھا پھر جب وہ اَمِیرُالمُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمتِ باعَظَمت میں حاضِر ہوا تو حضرتِ اَمِیرُالمُؤمِنِین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نہایت ہی پُر جَلال لہجے میں فرمایا: تم لوگ ایسی حالت میں میرے سامنے آتے ہو کہ تمہاری

آنکھوں میں بدکاری کے اَثرات ہوتے ہیں! اُس شخص نے کہا: کیا رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد اب آپ پر وَحْی اُترنے لگی ہے؟ آپ کو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ میری آنکھوں میں بدکاری کے اثرات ہیں؟ ارشاد فرمایا: "مجھ پر وحی تو نازِل نہیں ہوتی لیکن میں نے جو کچھ کہا بالکل سچی بات ہے۔ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ایسی فِراست (نورانی بصیرت) عنایت فرمائی ہے جس سے میں لوگوں کے دِلوں کے حالات وخیالات جان لیتا ہوں۔"

(طَبَقاتُ الشّافِعِیّۃ الکُبرٰی لِلسُّبْکِی ج ۲ ص ۳۲۷ وغیرہ)

آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اہلِ بصیرت اور صاحبِ باطن تھے لہٰذا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی نگاہِ کرامت سے اُس شخص کی آنکھوں سے کی جانے والی مَعْصِیَّت (نافرمانی) مُلاحَظہ فرمالی اور اُس کی آنکھوں کو بدکار قَرار دیا۔ بے شک اَجْنَبِیَّہ یعنی نامَحْرَمہ کہ جس سے شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو اُس کی طرف بِلا اجازتِ شَرْعی نظر کرنا بہُت بڑی جُرأت ہے۔ منقول ہے: "جو شخص شَہْوت سے کسی اَجْنَبِیَّہ کے حُسن وجمال کو دیکھے گا قِیامت کے دن اسکی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔" (ھدایہ ج ۴ ص ۳۶۸)

یاد رکھئے! بدنگاہی سے بچنا بے حد ضَروری ہے ورنہ اِس پر ہونے والا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ منقول ہے: "جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کرے گا قِیامت کے روز اُس کی آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی۔" (مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب ص ۱۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی نگاہوں کی حفاظت کرنے کیلئے آنکھوں کا قُفلِ مدینہ لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنے مَدفن کی خبر دے دی:

حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق فرماتے ہیں کہ اَمیرُالْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک مرتبہ مدینۂ منورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً کے قبرستان "جَنَّتُ الْبَقِیْع" کے اُس حصّے میں تشریف لے گئے جو"حَشِّ کَوْکَب"(ایک انصاری شخص کے باغ والی جگہ) کہلاتا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہاں ایک جگہ پر کھڑے ہو کر فرمایا:"عنقریب یہاں ایک مردِ صالح کو دفن کیا جائے گا۔" چُنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اِس فرمان کے تھوڑے ہی عرصے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت ہوگئی اور باغیوں نے جنازۂ مُبارَکہ کے ساتھ اس قَدَر اُودَھم بازی کی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نہ تو رَوْضۂ مُنوَّرہ کے قریب دفن کیا جاسکا اور نہ ہی آپ جَنَّتُ الْبَقِیْع کے اُس حصّے میں مَدفون کئے جاسکے جو اکابر یعنی بڑے بڑے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا قبرستان تھا بلکہ سب سے دُور الگ تھلگ اسی مقام ''حَشِّ کَوْکَب'' میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تدفین کی گئی جس کے بارے میں کچھ عرصہ پہلے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا تھا۔(ریاض النضرۃ،ج۳،ص۴۱،کراماتِ صحابہ ص۹۶،ازالۃ الخفاء،مقصد دوم،ج۴،ص۳۱۵)

اللہ سے کیا پیار ہے عُثمانِ غنی کا

محبوبِ خدا، یار ہے عُثمانِ غنی کا(وسائلِ بخشش)

شہادت کی تاریخ: حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ۳۵ھ ماہِ ذُو الْحِجَّہ کے ایامِ تشریق میں شہید ہوئے جبکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عُمر بیاسی سال کی تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے **جنازہ کی نماز** حضرت سَیِّدُنا زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پڑھائی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حشِ کوکب کے مَقام پر

جنَّتُ الْبَقِیْع میں دفن کیے گئے۔(الریاض النضرۃ،الفصل الحادی عشر،ذکر تاریخ مقتلہ، ۲ /۷۳)(اسد الغابۃ، عثمان بن عفان، مقتلہ، ۳/۷ ۱ ۲)(الصواعق المحرقۃ، الباب السابع فی فضائلہ، الفصل الثالث، ص ۱ ۱ ۱)

دُرِّ منثور قرآں کی سلک بہی زَوجِ دو نُورِ عِفَّت پہ لاکھوں سَلام

یعنی عُثمان صاحبِ قمیص ہدیٰ حُلَّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سیرت و کردار پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیان کا خُلاصہ: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے اَمِیرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت کے مُتعلِّق سنا، سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گُستاخ کا عِبرت ناک اَنجام سُنا، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نیک بندوں کی گُستاخی کرنے والوں کو دُنیا و آخرت میں ذَلیل ورُسوا کرتا ہے۔ ہمیں بھی اَولیاءُ اللہ کی شان میں گُستاخی کرنے والوں کی صُحبتِ بد سے بچنا چاہیے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبولِ اسلام کے بارے میں سنا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے چوتھے نمبر پر اسلام قبول کیا اور جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اَہلِ خانہ کو علم ہوا اور اُنہوں نے ظُلم وسِتَم شُروع کر دیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بَرداشت کرتے رہے اور اسلام پر ثابِت قَدَم رہے۔ پھر ہم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سَخاوَت کے بارے میں سُنا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے راہِ خدا میں ایک مَوقعے پر ایک ہزار اُونٹ بمع سازو سامان اور ایک ہزار دینار خَرچ کیے اور ایک مُنافق سے ایک درخت

لے کر انصاری صحابی کو دے دیا اور اس کے بدلے پورا باغ دے دیا، آپ کی سخاوت و راہِ خدا میں خرچ کرنے پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آیات نازل فرمائیں۔ بیان کے دوران ہم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شرم و حیا سے مُتعلّق بھی سُنا کہ فرشتے بھی آپ سے حیا فرماتے ہیں۔ مزید آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عشقِ رسول سے مُتعلّق سنا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں سے بے حد مَحَبَّت فرماتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر ادا کو اپناتے، ہمیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے سُنَّتوں پر عمل کرنا چاہیے۔ سُنَّتوں بھری زندگی بسر کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے خُوب سُنَّتیں سیکھ کر ان پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کا جذبہ نصیب ہو گا۔ اس کے علاوہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فکرِ آخرت سے مُتعلّق سنا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قبر کا تذکرہ سُن کر خُوب آہ و زاری کرتے اور فرماتے کہ قَبر آخرت کی پہلی مَنزل ہے اس سے نَجات پانے والے کے لیے بعد کی منازل آسان ہو جائیں گی اور اس سے نَجات نہ پانے والے کیلئے مَنازلِ آخرت سَخت تر آزمائش کا سبب بنیں گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی مرنے سے پہلے قَبر و حشر کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے اَسلاف خاص کر خُلفائے راشدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہم کے نَقْشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بارہ مدنی کام کیجئے! میٹھے اسلامی بھائیو! خُلفائے راشدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہم کی سیرت پر تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی

شائع کردہ کتب و رسالہ "خُلفائے راشدین و فیضانِ صدّیقِ اکبر" اور رسالہ "کراماتِ عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ" ہدیۃً حاصل کیجئے اور خود بھی مُطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی تُحفۃً پیش کیجئے۔ اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن جایئے۔12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام روزانہ **"مسجد درس"** بھی ہے۔ یادرہے مسجد میں درس دینا، علمِ دین سیکھنا سکھانا صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سُنَّت اوراس میں شِرکت کرنا خود پیارے آقا، مکی مَدنی مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت ہے۔ چنانچہ حضرتِ عبدُاللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک دن اپنے حُجرے سے باہر تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے تو دو حلقوں کو مُلاحظہ فرمایا۔ ایک حلقے والے تلاوتِ قرآن اور دُعا میں مشغول تھے اور دوسرے حلقے میں علمِ دین سیکھنے سکھانے کا عمل جاری تھا۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دونوں ہی بھلائی کے کاموں میں مصروف ہیں ۔ یہ حلقے والے تلاوتِ قرآن اور دُعا میں مشغول ہیں اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو اِنہیں عطا فرمائے اور اگر چاہے تو روک دے۔ اور یہ دوسرے حلقے والے مُذاکرۂ عِلْم میں مَصروف ہیں۔ اور بیشک مجھے مُعَلِّم (سکھانے والا) بناکر مَبْعُوث کیا گیا ہے ۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم علمِ دین کے حلقے میں بیٹھ گئے ۔ (سنن ابن ماجہ، ج۱، ص۱۵۱، حدیث ۲۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ مسجدِ نَبَوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں لگنے والے حلقوں میں حُضُور سَیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس حَلقے میں شریک ہوئے کہ جس میں علمِ دین کی

باتیں ہورہی تھیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مسجد درس** میں بھی علمِ دین ہی کی باتیں سکھائی جاتی ہیں۔ آپ بھی روزانہ **مسجد درس** دینے یاسننے کی نیّت کر لیجئے۔ اس سے دینی معلومات کے ساتھ ساتھ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ادائے سُنَّت کاثواب بھی ملے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بَرَکت سے بہت سے اسلامی بھائی گُناہوں بھری زِندگی چھوڑ کر سُنَّتوں کے مُطابق زندگی گزارنے والے بن رہے ہیں۔ آیئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔ چُنانچہ

فَتْح پور کمال (ضلع رحیم یار خان، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ مَدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں نماز تو پابندی سے پڑھتا تھا مگر اس کے باوجود مختلف گناہوں کا عادی تھا۔ مثلاً گانے باجے سُننا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، تاش کھیلناوغیرہ۔ میں ہمیشہ کالج جاتے ہوئے اپنی سائیکل ایک اسلامی بھائی کی دُکان پر کھڑی کرتا تھا۔ رَجَبُ المُرجّب کے ایّام تھے ایک روز جب میں اپنی سائیکل دُکان پر کھڑی کرنے کے لئے گیاتواُس اسلامی بھائی نے شبِ معراج کے سلسلے میں ہونے والے اجتماعِ ذِکر ونعت کی دعوت دی۔ میں نے شرکت کی ہامی بھرلی اوراِس رات اکیلا اپنی بستی سے جو کہ کچھ فاصلے پر تھی، آیااور پوری رات اجتماعِ ذِکر ونعت میں شرکت کی۔ مجھے اس اجتماعِ پاک میں بہت ہی سُکون ملا جس کی وجہ سے میں نے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کرناشُروع کر دی۔ اس دوران رَمَضانُ الْمُبارَک کا بابَرَکت مہینہ بھی تشریف لاچکا تھا۔ اسلامی بھائیوں نے مجھ پر انفرادی کوشش کر کے اِعتکاف کے لئے تیار کیا۔ میں مُتَاثّر (مُتَ۔اَث۔ثِر) توپہلے ہی ہو چکا تھا۔ چنانچہ اِعتکاف کے لیے تیار ہو گیا۔ دس روزہ اِعتکاف میں مجھے سیکھنے کو بہت کچھ ملا اوراِسی میں میں نے اَلْحَمْدُ

لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عمامہ شریف کا تاج سجالیا اوراس دن سے داڑھی بھی رکھ لی اور گُناہوں بھری زندگی سے بھی نفرت ہوگئی۔ تادمِ تحریر ڈویژن مدنی انعامات کے ذمّہ دار کی حیثیت سے مدنی کاموں میں مصروف ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی ماحول میں اِستقامت عطا فرمائے۔ (کفن کی واپسی، ص۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج کے مہینے کے مقدس دن چل رہے ہیں، ان دِنوں میں روزہ رکھنے کے خصوصی فضائل ہیں، آیئے میں آپ کو فیضانِ سُنّت جلد اوّل سے کچھ فضائل عرض کرتا ہوں۔۔

بعض احادیثِ مُبارَکہ کے مطابِق ذُوالحِجَّۃُ الْحرام کا پہلا عَشَرہ (یعنی اِبتِدائی دس دن) رَمَضانُ الْمُبارَک کے بعد سب دِنوں سے افضل ہے۔

''اللہ'' کے چار حُرُوف کی نسبت سے عَشَرَۂ ذُوالحِجَّۃُ الْحرام کے مُتَعَلِّق چار رِوایات

نیکیاں کرنے کے پسندیدہ ترین اَیّام: مدینہ ۱: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، محبوبِ ربِّ غفّار عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ نور بار ہے: '''ان دس ۱۰ دنوں سے زیادہ کسی دن کا نیک عملِ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو محبوب نہیں۔'' صَحابہ کِرام علیہم الرضوان نے عرض کی، ''یارسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور نہ راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں جِہاد؟'' فرمایا، '''اور نہ راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں جِہاد، مگر وہ کہ اپنے جان ومال لیکر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپَس نہ لائے۔ (یعنی صِرف وہ مُجاہِد افضل ہوگا جو جان ومال قربان کرنے میں کامیاب ہوگیا) (صحیح بخاری، ج۱، ص۳۳۳، حدیث۹۶۹)

شبِ قَدر کے برابر فضیلت: مدینہ ۲: حدیثِ پاک میں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو عَشَرَۂ ذُوالحِجَّہ سے زیادہ کسی دن میں اپنی عِبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں اِس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب

کاقیام شبِ قدْر کے برابر ہے۔'' (جامع ترمذی، ج ۲، ص ۱۹۲، حدیث ۷۵۸)

عَرَفہ کا روزہ: مدینہ ۳: حضرتِ سَیِّدُنا ابو قَتادہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، سُلطانِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعَطّر پسینہ، باعِثِ نُزُولِ سکینہ صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''مجھے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر گمان ہے کہ عَرَفہ (یعنی ۹ ذُوالحِجّۃُ الحرام) کا روزہ ایک سال قَبل اور ایک سال بعد کے گُناہ مٹا دیتا ہے۔''

(صحیح مُسلم، ص ۵۹۰، حدیث ۱۹۶)

ایک روزہ ھزار روزوں کے برابر: مدینہ ۴: اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا سے رِوایت ہے، رسولُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: عَرَفہ (یعنی ۹ ذوالحِجّۃُ الحرام) کا روزہ ہزار روزوں کے برابر ہے۔

(شُعَبُ الایمان، ج ۳، ص ۳۵۷، حدیث ۳۷۶۴)

مگر حج کرنے والے پر جو عَرَفات میں ہے اُسے عَرَفہ (یعنی ۹ ذوالحِجّۃُ الحرام) کے دِن روزہ مکروہ ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ خُزَیمہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ حضرتِ سَیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حُضُورِ پُر نُور، شافعِ یومُ النُّشُور صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے عَرَفہ کے دِن (یعنی ۹ ذوالحِجّۃُ الحرام کے روز حاجی کو) عَرَفات میں روزہ رکھنے سے منْع فرمایا۔ (صحیح ابن خُزیمہ

، ج ۳، ص ۲۹۲، حدیث ۲۱۰۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔

تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت ،نَوشَۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(اِبنِ عَساکِر ج۹ص ۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

’’کرم یارَسُولَ اللہ‘‘ کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے پانی پینے کے 13 مَدَنی پھول:

مَدَنی پھول: دو فرامینِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

اُونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قَبل بِسْمِ اللہ پڑھو اور فَراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہا کرو۔

(تِرمِذی ج۳ص ۳۵۲حدیث ۱۸۹۲)

نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے مَنْع فرمایا ہے۔

(ابوداوٗد ج۳ص ۴۷۴حدیث ۳۷۲۸)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ مُنہ کرکے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو) گرم دُودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراٰۃ ج۶ص ۷۷) البتّہ درودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ

نیّتِ شفا پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں۔ پینے سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھ لیجئے، چوس کر چھوٹے گُھونٹ پئیں، بڑے بڑے گُھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ پانی تین سانس میں پئیں۔ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے لَوٹے وغیرہ سے وُضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شِفا ہے کہ یہ آبِ زم زم شریف کی مُشابہَت رکھتا ہے، ان دو (یعنی وُضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے عِلاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۵۷۵ ج ۲۱ ص ۶۶۹)

یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں۔ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نُقصان دِہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے۔ (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج ۵ ص ۵۹۴)

پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہیے۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: بِسْمِ اللہ پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخِر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے۔

(اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۲ ص ۸)

گلاس میں بچے ہوئے مُسلمان کے صاف سُتھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خواہ مخواہ پھینکنا نہ چاہیے، منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفاء ہے۔

(الفتاوی الفقہیۃ الکبری لابن حجر الہیتمی ج ۴ ص ۱۱۷، کشف الخفاء ج ۱ ص ۳۸۴)

پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سُنَّتیں اورآداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

درود شریف کی فضیلت:

سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فِرِشتہ میری قَبْر پر مُقَرَّر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عَطا فرمائی ہے، پس قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے کہ فُلاں بن فُلاں نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اس وَقْت دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔(مسند البزار، ۲۵۵/۴، حدیث: ۱۴۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم **"نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِه"** مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سننے کی نیّتیں : نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ

دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ضَرورتاً سمٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا صلُّوا عَلَی الْحبیب، اُذکُرُوا اللہ، تُوبُوْا اِلَی اللہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں: میں بھی نیت کرتا ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا دیکھ کر بیان کروں گا پارہ 14، سورۃُ النَّحل ، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا نظر کی حفاظت بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم ”فکرِ مدینہ یعنی مُحاسَبۂ نَفْس“ سے مُتعلِّق مدنی پُھول سُننے کی سعادت حاصل کریں گے، سب سے پہلے ایک عابد وزاہد کی فکرِ آخرت سے بھرپور نصیحت آموز حکایت بیان کی جائے گی جس کو سُن کر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَعمال کا مُحاسَبہ کرنے اور فکرِ آخرت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔ اسکے بعد آیاتِ قُرآنی اور تفاسیر کی روشنی میں ہم پر یہ بات آشکار ہوگی کہ ہمارے یہ اَعْضا جو آج ہماری بداعمالیوں پر خاموش رہتے ہیں روزِ قیامت ہمارے ہی خلاف گواہی دیں گے، اس کے علاوہ فکرِ مدینہ (اعمال کا محاسبہ کرنے) سے مُتعلِّق احادیثِ مُبارکہ اور بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِیْن کے حِکمت بھرے چند اَقوال سن کر عمل کی بھی کوشش کریں گے۔ امام غزالی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَالِی کے بیان کردہ اپنی ذات کی خامیوں کو مَعلوم کرنے کے چار طریقے سن کر اپنی خامیوں کو دور کریں گے۔ روز مَرَّہ کے معمولات سے مُتعلِّق فکرِ مدینہ کا طریقہ سُن کر روزانہ اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کرنے کی نِیَّت بھی کریں گے، بیان کے اِختتام پر مِسْواک سے مُتعلِّق مَدنی پُھول سن کر سُنَّت کی نیت سے مسواک کی عادت بھی بنائیں گے۔ آیئے سب سے پہلے ایک عابد کی فکرِ آخرت سے بھرپور حکایت سُنتے ہیں۔

فکرِ آخرت کے لئے کوئی نہیں روتا:

حضرت سَیِّدُنا یَزید بن صَلْتُ الجوشی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے ایک عابد وزاہد دوست سے ملنے بَصْرہ گیا۔ جب میں ان کے گھر پہنچا تو دیکھا کہ ان کی حالت بہت نازُک ہے اور شِدَّتِ مرض سے قَرِیبُ الْمَرْگ ہیں، ان کے بچے، زَوجہ اور ماں باپ اِردگِرد کھڑے رو رہے ہیں اور

سب کے چہروں پر مایوسی عَیاں ہے۔ میں نے جا کر سلام کیا اور پوچھا: "آپ اس وقت کیا محسوس کر رہے ہیں؟" یہ سُن کر میرے وہ دوست کہنے لگے: "میں اس وقت ایسا محسوس کر رہا ہوں جیسے میرے جسم کے اَندر چیونٹیاں گُھوم پھر رہی ہوں۔"

اتنی دیر میں ان کے والد رونے لگے تو میرے دوست نے پوچھا: "اے میرے شَفیق باپ! آپ کو کس چیز نے رُلایا؟" کہنے لگے: "میرے لال! تیری جُدائی کا غم مجھے رُلا رہا ہے، تیرے مَرنے کے بعد ہمارا کیا بنے گا۔" پھر ان کی ماں، بچے اور زَوجہ بھی رونے لگے۔ میرے دوست نے اپنی والدہ سے پوچھا: "اے میری مہربان و شفیق ماں! تم کیوں رو رہی ہو؟" ماں نے جواب دیا: "میرے جِگر کے ٹکڑے! مجھے تیری فُرقَت کا غَم رُلا رہا ہے، میں تیرے بِغیر کیسے رہ پاؤں گی۔" پھر اپنی بیوی سے پوچھا: "تمہیں کس چیز نے رونے پر مجبور کیا؟" اس نے بھی کہا: "میرے سرتاج! آپ کے بِغیر ہماری زِندگی اَجیرن ہو جائے گی، جُدائی کا غَم میرے دل کو گھائل کر رہا ہے، آپ کے بعد میرا کیا بنے گا؟" پھر اپنے روتے ہوئے بچوں کو قَریب بُلایا اور پوچھا: "میرے بچو! تمہیں کس چیز نے رُلایا ہے؟" بچے کہنے لگے: "آپ کے وِصال کے بعد ہم یتیم ہو جائیں گے، ہمارے سر سے سایہ پِدری اُٹھ جائے گا، آپ کے بعد ہمارا کیا بنے گا؟ آپ کی جُدائی کا غَم ہمیں رُلا رہا ہے۔"

ان سب کی یہ باتیں سُن کر میرے دوست نے کہا: "مجھے بٹھا دو۔" جب اُنہیں بٹھا دیا گیا تو گھر والوں سے کہنے لگے: "تم سب دُنیا کے لئے رو رہے ہو۔ تم میں سے ہر شخص میرے لئے نہیں بلکہ اپنا نَفع خَتم ہو جانے کے خَوف سے رو رہا ہے، کیا تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جسے اس بات نے رُلایا ہو کہ مرنے کے بعد قَبْر میں میرا کیا حال ہو گا، عنقریب مجھے وَحشَت ناک تنگ و تاریک قبر میں چھوڑ دیا جائے گا، کیا تم

میں سے کوئی اس بات پر بھی رویا کہ مجھے مرنے کے بعد مُنْکَر نَکِیْر سے واسطہ پڑے گا؟ کیا تم میں سے کوئی اس خَوف سے بھی رویا کہ مجھے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے سامنے (حساب وکتاب) کے لئے کھڑا کیا جائے گا، تم میں سے کوئی بھی میری اُخروی پریشانیوں کی وَجہ سے نہیں رویا بلکہ ہر ایک اپنی دُنیا کی وَجہ سے رورہا ہے، پھر ایک چیخ ماری اور ان کی رُوح قَفَسِ عُنْصَری سے پرواز کر گئی۔"

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور انکے صَدَقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حِکایت میں اس عابد وزاہِد نے اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی فِکرِ آخرت کا کیسا مدنی ذِہن دیا۔ واقعی ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ دُنیوی نِعمتوں کے چِھن جانے پر تو ہم خوب روتے ہیں، کیا کبھی اپنی بد اَعمالیوں کے سبب جنَّت کی نعمتیں نہ ملنے اور جہنَّم کے دَرْدناک عذاب کے حَقْدار بننے کے خوف سے بھی رونا آیا، دُنیوی نعمتوں کے حُصُول کے لیے تو ہم خُوب کوشش کرتے ہیں کیا کبھی جنَّت کی نعمتیں پانے کیلئے نَفْس کی مُخالَفَت کرتے ہوئے نیک اَعمال کیلئے بھی جُستجو کی ؟ دُنیامیں اگر کوئی ہمارا امتحان لیتا ہے تو ہمارے پسینے چُھوٹ جاتے ہیں ،جواب یاد ہونے کے باوجود گھبراہٹ کے سبب جَواب بُھول جاتے ہیں ، کیا کبھی قَبْر وحَشْر کے اِمتحان کے خَوف سے بھی لَرزا طاری ہوا یا کبھی اس اِمتحان کی تیاری کا ذِہن بنا؟ یادرکھئے! یہ دنیا اور اس کی تمام نعمتیں فانی ہیں۔ لہٰذا دُنیا کی ان فانی آسائشوں اور نِعمتوں سے لُطف اَنْدوز ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ذِہن میں بٹھالینی چاہیے کہ آخرت میں ان سب نعمتوں کا حساب بھی دینا ہوگا۔ صرف کھانے پینے یا استعمال کی ضَروری چیزوں کے بارے میں ہی پوچھ گچھ نہیں ہوگی بلکہ اعمال کے بارے میں بھی پُرسِش ہوگی اور ہمیں ہر ہر عمل

کا حساب دینا ہو گا۔ لہٰذا کوئی بھی کام کرنے سے پہلے لَمْحَہ بھر کے لیے یہ ضَرور سوچنا چاہیے کہ میں جس کام کو کرنے کا اِرادہ رکھتا ہوں اس میں میری آخرت کا فائدہ ہے بھی یا نہیں کیونکہ فُضُول ولَغْو کاموں کے اِرْتِکاب پر آخرت میں میری پکڑ ہو سکتی ہے۔ یادر ہے روزِ قیامت ہمارے اِن اَعْضا کے بارے میں بھی سوال ہو گا جن سے ہم بِلا جھجک دن رات ڈھیروں گُناہ کرتے ہیں۔ جیسے آنکھ کہ ہم اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی والے بہت سے کام کرتے ہیں۔ بد نگاہی کرنا، فلموں ڈراموں کے حَیا سوز مَناظر سے لُطف اندوز ہونا۔ اسی طرح ہمارے کان بھی حَرام کردہ کاموں میں مَصروف رہتے ہیں اور ہم دن رات گانے باجے، فُضُول اور فُحش لطیفے، غِیبت و چُغْلی سُننے اور کسی کے عُیُوب کو سُننے جیسے گُناہوں کے مُرتَکِب ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہمارا دل بھی بُرے خَیالات، بُغْض و کینہ، حَسد وغیرہ جیسی باطِنی بیماریوں کا عادی ہوا جارہا ہے۔ لہٰذا سمجھدار وہی ہے جو آخِرت کے حِساب و کتاب سے ڈَرتے ہوئے اپنے اَعْضا کو گُناہوں سے بچانے میں کامیاب ہو جائے ورنہ روزِ قِیامت جب ان اَعْضا کے بارے میں پوچھا جائے گا تو ہمارے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں پ 15 سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 36 میں ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔"

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۶)

اس آیتِ کریمہ کے تَحت تفسیرِ قُرطبی میں ہے کہ "ان میں سے ہر ایک سے اس کے اِستعمال کے بارے میں سوال ہو گا، چُنانچہ دل سے پوچھا جائے گا کہ اس کے ذَریعے کیا سوچا گیا اور پھر کیا

اِعتِقاد رکھا گیا جبکہ آنکھ اور کان سے پوچھا جائے گا تمہارے ذَریعے کیا دیکھا اور کیا سُنا گیا۔"(ج۲۰،ص ۱۳۹)

علامہ سَیِّد محمود آلُوسی بَغدادی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡھَادِی تفسیر رُوحُ الۡمَعانِی میں فرماتے ہیں: یہ آیت اس بات پر دَلیل ہے کہ آدمی کے دل کے اَفعال پر بھی اس کی پکڑ ہو گی مثلاً کسی گُناہ کا پُختَہ اِرادہ کر لینا یا دل کا مُختلف بیماریوں مثلاً کینہ ،حَسد اور خُود پَسندی وغیرہ میں مُبتلا ہو جانا،ہاں عُلَماء نے اس بات کی تَصرِیح فرمائی کہ دل میں کسی گُناہ کے بارے میں مَحض سوچنے پر پکڑ نہ ہو گی جبکہ اس کے کرنے کا پُختَہ اِرادہ نہ رکھتا ہو۔

(ج۱۵،ص۹۷)

حَکیمُ الۡاُمَّت ، مُفتی احمد یار خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنَّان فرماتے ہیں: دل کے برے اِرادے یا بُرے عَقیدوں پر پکڑ ہو گی،ہاں دل کے وَسوَسے جو بے اِختیار دل میں آجاویں وہ مُعاف ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: ان ظاہری باطِنی اَعضاء کے مُتعلِّق قِیامت میں سوال ہو گا کہ تم نے ان سے ناجائز کام تو نہیں کئے؟ اس لئے ان سے جائز کام ہی کرو، یہ سوالات رَبّ کے عِلم کے لئے نہیں، بلکہ مُجرِم سے اِقرارِ جُرم کرانے کو ہوں گے۔

(تفسیر نورالعرفان مع ترجمہ کنزالایمان، ص ۴۵۵)

محشر کا ہولناک منظر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ قِیامت کے ھَیبَت ناک دن میں جب زَمین تانبے کی ہو گی، سُورج سَوا مِیل کے فاصلے پر رَہ کر آگ برسا رہا ہو گا، نَفۡسِیۡ نَفۡسِیۡ کا عالَم ہو گا، کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہو گا، پیاس کی شِدَّت سے زبان سُوکھ کر کانٹا ہو جائے گی، ایسے کَڑے وقت میں جب ہمارے

اَعْضائے بدن سے ان کے مُتعلِّق سوالات کیے جائیں تو اس وقت ہمارا کیا بنے گا؟ دُنیا میں تو ہم اپنے کسی عَمَل کی وَضاحَت کرتے ہوئے سامنے والے کو کسی نہ کسی طرح بہلا پُھسلا کر اور باتیں بنا کر کام چلا لیتے ہیں، کبھی یہ کہہ کر کہ آپ کو غَلَط فہمی ہوئی ہے، شاید آپ میری بات سمجھ نہیں رہے، کبھی جھوٹ کا سہارا لے کر واقعے ہی سے مُکَر جاتے ہیں اور کبھی جان چُھڑانے کیلئے ایک لَفْظ "مَعْذِرت" کہہ کر جان چُھڑا لیتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیے! یہ سب یہاں تو چل جاتا ہے لیکن وہاں یہ سب نہیں چل سکے گا۔ سَیِّدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

چُھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گُناہ
وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
واں نہیں بات بنانے کی مَجال
چارہ اِقْرار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش شریف، حصہ اول، ص۱۶۹)

شَرحِ کلامِ رضا: یعنی وہاں وہ عَدالت ہو گی کہ جہاں جُھوٹ، بَہانہ، مَکْر وفَریب چل ہی نہیں سکتے۔ سِوائے اِقْرار کر لینے اور مان لینے کے کوئی چارہ کار نہ ہو گا۔

(شرح حدائق بخشش، از مولانا حسن قادری، ص۴۹۳)

ہمارے اَعضاء، ہمارے خِلاف:

ہمارے یہ اَعضائے بدن جو آج ہر اچھے اور بُرے کام میں ہمارے مُعاون ہیں، کسی بھی نیکی کے کام پر حوصلہ اَفزائی یا گُناہ کے اِرتِکاب پر مَلامت کرنے کی بجائے بالکُل خاموش رہتے ہوئے ہمیں اَپنے تاثرات (تَ۔ اَثُ۔ ثُرات) سے مکمل طور پر "مَحروم" رکھتے ہیں۔ لیکن بروزِ قِیامت یہی اَعضاء ہمارے خِلاف

گواہی دیں گے کہ فُلاں فُلاں دِن اور رات میں اِس شخص نے مجھ سے یہ گناہ کیا۔ چُنانچہ قُرآنِ پاک میں پارہ 18، سورۂ نور کی آیت نمبر 24 میں اِرشاد ہوتا ہے:

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جِس دِن اُن پر گواہی دیں گی اُن کی زبانیں، اُن کے ہاتھ اور اُن کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے۔(پ۱۸، النور:۲۴)

تفسیر رُوحُ المَعانی میں اِس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے کہ مذکورہ اَعضاء کی گواہی کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی قُدرتِ کامِلہ سے اِنہیں بولنے کی قُوَّت عطا فرمائے گا، پھر اِن میں سے ہر ایک اُس شخص کے بارے میں گواہی دے گا کہ وہ اِن سے کیا کام لیتا رہا ہے۔ (تفسیرِ رُوحُ المعانی، ج۱۸، ص۴۴۲)

صَدرُ الاَفاضِل مُفتی نَعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی فَرماتے ہیں: زبانوں کا گواہی دینا تو اُن کے مُونہوں پر مُہریں لگائے جانے سے قبل ہو گا اور اُس کے بعد مُونہوں پر مُہریں لگا دی جائیں گی جِس سے زبانیں بَند ہو جائیں گی اور اَعضاء بولنے لگیں گے اور دُنیا میں جو عَمَل کئے تھے اُن کی خبر دیں گے۔

(تفسیر خزائن العرفان، پارہ۱۸، تحت الایۃ ۲۴)

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے:

خُدارا اَپنے حالِ زار پر رَحم کیجئے کیونکہ ہمارے نازک جِسم قَبْر وحَشْر کے دَرْدناک عذاب کو سہنے کی ہر گز طاقت نہیں رکھتے، لِہٰذا زِندَگی کو غنیمت جانتے ہوئے جَلد اَز جَلد گُناہوں بھری زِندَگی سے تَوبہ کرلیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسَلَّم کی اِطاعت وفَرمانبرداری والے کاموں میں لگ جایئے، اگر یُونہی گُناہوں کا سِلسِلہ چلتا رہا، تَوبہ کی توفیق نصیب نہ

ہوئی اور یَک دَم یہ چلتی سَانسیں رُک گئیں اور روزِ مَحشر ہمارے اَعْضاء نے ہماری عصیاں سے بھرپور زِنْدگی کی داستان سُنانی شُروع کی تو یاد رکھئے سِوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ مُناسِب یہی ہے کہ آج ہی ہم اِسی دُنیا میں اپنے تمام کاموں کا مُحاسَبہ کریں اور ہر کام کرنے سے پہلے یہ سوچنے کی عادَت ڈالیں کہ مَیں یہ کام کیوں اور کِس لیے کر رہا ہوں؟ کہیں میرے اِس عَمَل سے میری آخِرت کا نُقصان تو نہیں ہو رہا؟۔ اے کاش! کہ لوگوں سے چُھپ کر گُناہ کرتے وقْت ہمارا یہ ذِہْن بَن جائے کہ ہمارا رَبّ ہمیں ہر آن دیکھ رہا ہے وہ ہمارے ہر ہر عَمَل سے باخبَر ہے۔ آج ہم کوئی بھی کام کرتے وقْت دِن کے اُجالے یا رات کی تاریکی کی مُطلقاً پَرواہ نہیں کرتے۔ لیکن یادرکھئے! کہ بَروزِ قِیامَت یہ بھی ہماری نیکی یا بَدی پر گواہ ہوں گے۔ جیسا کہ حَضْرت سَیِّدُنا مَعْقِل بن یَسار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ نبیِّ پاک، صاحِبِ لَوْلَاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں جو دُنیا میں آئے اور یہ نِداء نہ کرے: اے اِبنِ آدَم! مَیں تیرے ہاں جَدید مَخلوق ہوں، آج تُو مُجھ میں جو عمل کریگا میں کل قِیامَت کے دن اُس کی گواہی دُوں گا، تو مجھ میں نیکی کر! تاکہ مَیں تیرے لئے کل قِیامَت میں نیکی کی گواہی دوں، میرے چلے جانے کے بَعْد تُو کبھی مُجھے نہ دیکھ سکے گا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فَرمایا: اور رات بھی یُوں ہی اِعلان کرتی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، ج ۲، ص ۳۴۴، رقم الحدیث ۲۵۰۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَفسوس! کہ دِن اور رات کے اِس طرح مُطَّلِع کرنے کے باوجود بھی ہم دُنیا کی رنگینیوں میں بدمَسْت رہتے ہیں بلکہ ہمارا ہَر آنے والا دِن پچھلے سے بڑھ کر گُناہوں میں بسَر ہوتا ہے۔ اَفسوس! گُناہوں کی عادت نے کچھ ایسا ڈِھیٹ بنا چھوڑا ہے کہ گُناہ کرنے سے دِل بھی قَطعاً نہیں لرزتا، ہائے! ہائے! گناہوں کی نُحُوست کہیں بربادیٔ اِیمان کا سبَب نہ بن جائے! گُناہوں کے

عادیوں کو خبر دار کرتے ہوئے حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سیِّدُنا اِمام مُحمّد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی صالحین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِیْن کا اِرشادِ عالی نَقل فرماتے ہیں: ”بیشک گُناہ کرنے سے دِل کالا ہو جاتا ہے، اور دِل کی سِیاہی کی عَلامَت و پہچان یہ ہے کہ گُناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، اِطاعَت کی سَعادَت نہیں ملتی اور نصیحت اثر نہیں کرتی۔ اے عزیز! تُم کسی بھی گناہ کو مَعمولی مَت سمجھو اور کبیرہ گناہوں پر اِصرار کرنے کے باوُجُود اپنے آپ کو توبہ کرنے والا گمان نہ کرو۔“

(منہاج العابدین ص35)

کر کے توبہ مَیں پھر گناہوں میں
ہو ہی جاتا ہوں مبتلا یا رَبّ
نِیم جاں کر دیا گناہوں نے
مَرضِ عِصیاں سے دے شِفا یا رَبّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے کاش! ہمیں فِکرِ آخرت نصیب ہو جائے اور ہم دِن بھر میں کیے جانے والے اَعمال کا مُحاسَبہ کرنے والے بَن جائیں، اگر کوئی نیک عَمَل کیا تو اُسے اِستقامت کے ساتھ ہمیشہ کرنے کی نِیّت کیجئے اور رَب تعالی سے دُعا کیجئے، اور اگر کوئی گُناہ سَر زَد ہو گیا ہو تو بار گاہِ الٰہی میں خُوب گِڑگِڑا کر سچی تَوبہ کیجئے اور ہر وَقْت آخرت کی فِکر میں مَصروف رہیے کہ لمحہ بھر کے لیے آخرت کے بارے میں غَور و فِکر کرنا کئی سال کی عِبادَت سے بہتر ہے جیسا کہ دو عالَم کے مَالِک و مُختار، حَبیبِ پَروَردِگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فَرمانِ خُوشبودار ہے: (اُمورِ آخرت میں) گھڑی بھر غَور و فِکر کرنا ساٹھ سال کی عِبادَت سے بہتر ہے۔ (کنز العمال، ج۳، ص۴۸، رقم الحدیث ۵۷۰۷)

سَب سے بڑی بے وقوفی:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! مَعلوم ہوا کہ گھڑی بھر کا تَفَکُّر ساٹھ سال کی عِبادَت سے بہتر ہے، مگر ہمارا حال تو یہ ہے کہ اَوّلاً تو نیکیاں کرتے نہیں ہیں اور کرلیں تو اَپنی نیک نامی بڑھانے، عِبادَت وریاضَت کا چرچا کروانے اور اَپنے تقویٰ و پرہیز گاری کی دَاسْتانیں سُنانے سے عَمَل ہی ناقِص کر دیتے ہیں، لِہٰذا ہمیں اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے یہ سوچنا چاہیے کہ کیا ہم نے یہ نیک عَمَل خالِص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے کیا ہے یا اِس سے لوگوں پر اپنی عِبادَت وریاضَت کی دھاک بِٹھانا مقصود تھی؟ اِسی طرح بُرے اَعمال کے بارے میں بھی سوچیں کہ برے کاموں میں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی ناراضی ہے۔ تو میں نے یہ گُناہ کا کام کیا کیوں؟ اور پھر فَوراً ہی تَوبہ کرلیں۔ یاد رکھئے اپنے نَفْس کی ہر بات ماننا بہت بڑی حَماقت ہے اور پھر اِس فعل پر اپنا محاسَبہ نہ کرنا یہ اِس سے بھی بڑی بے وقوفی ہے۔ آیئے فکرِ مَدینہ (اَعمال کا مُحاسَبہ) کرنے سے مُتَعلِّق چند رِوایات سُنتے ہیں۔

نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شَہَنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فَرمانِ نَصیحت نِشان ہے: سمجھ دار وہ شخص ہے جو اپنا محاسَبہ کرے اور آخرت کی بہتری کے لئے نیکیاں کرے اور اَحمق وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہِشات کی پیروی کرے اور اللہ تَعَالٰی سے اِنعامِ آخرت کی اُمّید رکھے۔ (مسند احمد بن حنبل، ج۶، ص۸۰۷، رقم ۱۲۳۱۷ امرویات شداد بن اوس)

سَرورِ عالَم، نُورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ کرو اِس سے پہلے کہ تُمہارا مُحاسَبہ کیا جائے۔ (ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، باب حدیث الکیس ۔۔۔۔۔ الخ، الحدیث ۲۴۵۹، ص۱۸۹۹)

ایک اور رِوایت میں ہے عقل مَند کے لئے چار گھڑیاں ہونی چاہئیں جن میں سے ایک گھڑی وہ اپنے نفس کے مُحاسَبہ کرنے کے لئے مُقرَّر کرے۔"(شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللہ وشکرھا، فصل فی فضل العقل، الحدیث ۴۶۷۷، ج ۴، ص ۱۶۴)

جنّت کا حُصول کیسے مُمکن:

حَضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا گیا کہ بَندے کو جنّت کیسے حاصِل ہوتی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: پانچ باتوں سے جنّت حاصِل ہوتی ہے۔(۱) ایسی اِستقامَت جِس میں جُھول نہ ہو۔(۲) ایسا اِجتِہاد جِس میں بُھول نہ ہو۔(۳) ظاہِر و باطن میں اللہ تَعَالٰی کو سامنے دیکھنا(مُراقبہ)۔(۴) تیّاری کے ساتھ مَوت کا اِنتظار۔(۵) اور نَفْس کا اِحتِساب کرنا اِس سے پہلے کہ اُسکا محاسَبہ کیا جائے۔ فیضان احیاء العلوم ص ۸۳

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بَیان کردہ رِوایات سے فِکرِ مَدینہ (یعنی اعمال کا محاسبہ کرنے) کی اَہمِیّت معلوم ہوئی۔ لِہٰذا ہمیں بھی وَقتاً فوقتاً فِکرِ مَدینہ کرنی چاہیے۔ اگر ہم اَپنی زِندَگی میں اپنے اَعمال کے بارے میں غَور و فِکر نہیں کریں گے تو مَرنے کے بَعد اپنے پَروَرْدِگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر اپنے اَعمال کا حِساب ضَرور دیناہے۔ جِس کے بَعد اگر رَحمتِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ شامِلِ حال رہی تو جنّت کی اَعلٰی نعمتیں ہمارا مُقدّر بنیں گی یا پھر **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ گُناہوں کی شَامَت کے سبَب جہنّم کی ہَولناک سَزائیں ہَمارا نَصیب ہوں گی۔ لِہٰذا! دُنیَوی رَونَقوں، مَسرَّتوں اور رَعنائیوں میں کھو کر حِسابِ آخرت سے بے خَوف ہو جانا سَراسَر نادَانی ہے۔ نَجات اِسی میں ہے کہ ہَم اَپنے خَالِق و مالِک عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حَبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کے مُطابِق زِندَگی بسَر کریں۔

سیِّدُنا فاروقِ اَعظم اور مُحاسَبۂ نَفْس:

اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خَطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا فرمان ہے: "خُود اپنا مُحاسَبہ کرلو اِس سے پہلے کہ تُمہارا مُحاسَبہ کیا جائے اور اپنے اَعمال کا وَزْن کئے جانے سے پہلے خُود ہی اِن کا وَزْن کرلو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضور پیش ہونے والے سَب سے بڑے دِن کے لئے خُود کو تیّار کرلو کہ جس دِن تُم پیش کئے جاؤ گے کُچھ بھی مَخفی نہ رہے گا، بے شک آخرت میں اُسی قوم کا حِساب آسان ہو گا جس نے دُنیا ہی میں اَپنا مُحاسَبہ کیا اور اُسی قوم کے نامۂ اَعمال روزِ قیامت وَزْنی ہوں گے جس نے دُنیا میں اپنے نُفوس کے اَعْمال کا وَزْن کیا ہو گا، مِیزان کا حَق یہ ہے کہ اُس میں سِوائے حَق کے کُچھ نہ رَکھا جائے جو بھاری ہی ہو گا۔ (قوت القلوب، ص ۱۷۳)

یِہی وَجہ ہے کہ اَمِیْرُالْمُؤمِنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے اَعمال کا سختی سے مُحاسَبہ کیا کرتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس ایک رِجسٹر تھا جس میں اپنے ہَفْتہ وار اَعْمال لکھا کرتے تھے۔ جَب جُمُعَہ کا دِن آتا تو اپنے اَعْمال کا جائزہ لیتے اور جس عَمَل کو (اپنے گمان میں) رِضائے اِلٰہی کے لئے نہ پاتے تو اَپنے آپ کو دُرَّہ مارتے اور فَرماتے، "تُم نے یہ کیوں کیا؟" (درۃ الناصحین، المجلس الخامس والستون، ص ۲۹۳)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اَب ذرا غَور کیجئے کہ اَمِیْرُالْمُؤمِنین حَضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کس قَدر عالیشان مَرتبے اور بَلند مَنْصَب پر فائِز ہونے کے باوُجُود بھی اپنے اَعْمال ایک رِجسٹر میں نوٹ کرتے رہتے اور ہَفْتَہ وار فِکرِ مَدینہ کرتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ سارا دِن گُناہوں کے دَلْدَل میں دَھنسے رہنے کے باوُجود اپنے اَعْمال کی فِکر نہیں کرتے۔ حَضرت سَیِّدُنا مکحول شامی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

فرماتے ہیں کہ ، اِنسان جَب بِستر پَر آرام کرنے لگے تو اَپنا مُحاسَبہ کرے کہ آج اُس نے کیا اَعْمال کئے ؟ پھر اگر اُس نے اَچھے اَعْمال کئے ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکر کرے اور اگر اُس سے گُناہ سَرزَد ہوئے ہوں تو تَوبہ واِسْتغفار کرے ۔ کیونکہ اگر یہ ایسا نہ کریگا تو اُس تاجِر کی طرح ہو گا جو خَرچ کرتا جائے لیکن حِساب کِتاب نہ رکھے تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ کنگال ہو جائے گا۔(تنبیہ الغافلین۔باب التفکر، ص۳۰۹)

فِکرِ مدینہ کی اَہَمِّیَّت:

آیئے فِکرِ مدینہ (یَعنی اَعمال کا مُحاسبہ کرنے)کا ذِہن بنانے کے لیے اِس کی اہمیت سے مُتعلق بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین کے چَند اَقْوال آپ کے گوش گزار کرتا ہوں:

1): اَمِیْرُ الْمُؤمِنین حَضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: دُنیا کی فِکر دِل میں اَندھیرا جَب کہ آخرت کی فِکر روشنی و نُور پیدا کرتی ہے۔

(المنبہات علی الاستعداد لیوم المعاد، ص ۴)

2): حَضرت سَیِّدُنا فُضَیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تفکر ایک ایسا شِیشہ ہے جو تجھے تیری نیکیاں اور بُرائیاں دِکھاتا ہے۔(اِحیاء العلوم، کتاب التفکر، ج۵، ص۱۶۲)

3): ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قَول ہے، دانائی میں اِضافہ چار اَشیاء کے سبَب ہوتا ہے، (۱) دُنیا کی مَصروفیّات سے بدَن کا فارِغ ہونا، (۲) دُنیا کے کھانوں سے پیٹ کا خَالی ہونا، (۳) دُنیاوی سَامان سے ہاتھ کا خالی ہونا، (۴) اپنی عَاقِبت کے بارے میں سوچنا کہ نہ جانے کیسی ہو گی ؟ کیا خَبَر میرے اَعْمال قُبول کئے گئے یا نہیں ؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو پاکیزہ اور سُتھرے اَعمال ہی قبول فرماتا ہے۔(تنبیہ الغافلین۔باب التفکر، ص ۳۰۹)

4): حَضرت سَیِّدُنا مالِک بِنْ دِیْنار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فَرماتے ہیں: اللہ تَعَالٰی اُس بَندے پر رَحْم فرمائے جو (اپنا محاسبہ کرتے ہوئے) اپنے آپ سے کہے: "کیا تُو ایسا نہیں؟ کیا تُو ویسا نہیں؟" (مکاشفة القلوب، فی بیان المحبة ومحاسبة النفس، ص ۲۶۵)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اَب تک ہم اپنی زِنْدَگی کی نہ جانے کتنی سَانسیں لے چُکے ہیں اور اِس دارِ فانی میں کتنے اَنمول ہِیرے گنوا چکے ہیں، بَچْپن، جَوانی اور بُڑھاپے میں سے ہم اپنی عُمر کے کتنے اَدْوَار گُزار چکے ہیں۔ کیا اِس دَوران کبھی ہمارے بَدن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ڈر سے لَرزہ طارِی ہوا؟ کیا کبھی ہماری آنکھوں سے خَشیَّتِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کی وَجہ سے آنسو نکلے؟ کیا کسی گُناہ کے لئے اُٹھتے ہوئے قَدَم اُس کے نتیجے میں ملنے والی سزا کا سوچ کر واپس ہوئے؟ کیا کبھی اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں حاضِری اور اُس کی طرف سے کی جانے والی گرِفت کے ڈر سے زِنْدَگی کی کوئی رات روتے ہوئے کاٹی؟ کیا ہمیں رَبّ تَعَالٰی کی ناراضی کا سوچ کر کبھی گُناہوں سے وَحشت مَحْسوس ہوئی؟ کیا کبھی اپنے مالک عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کو پالینے کی خَواہش سے ہمارے دِل کی دُنیا زیر وزبَر ہوئی؟

اگر جوَاب ہاں میں ہو تو سوچئے کہ اگر ہم نے اِن کَیفیّات کو محسوس کیا بھی تو کیا خوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ کے عملی تَقاضوں پر عَمَل پیرا ہونے کی سَعادَت حاصِل کی یا مَحْض اِن کَیفیّات کے دِل پر طاری ہونے پر مطمئن ہو گئے؟ کیا اِن کَیفیّات کے بَعْد ہم نے اَپنا تَعلُّق گُناہوں سے توڑا یا گُناہوں کی ڈور یُونہی بندھی رہنے دی؟ صِرف یہی نہیں بلکہ اِن کَیفیّات کے بار بار اِحْسَاس کے لئے کوئی دُعا بھی لَبوں پر نہ آئی۔

اگر ان سُوالات کا جَواب نَفْی (اِنکار) میں آئے تو غور کیجئے کہیں ایسا تو نہیں کہ گُناہوں کی کَثْرت کے نتیجے میں ہمارا دل سَخْت سے سَخْت تر ہو چُکا ہو جس کی وَجہ سے ہم اِن کَیفیّات سے اب تک نا آشْنا ہوں۔ یاد رکھئے! دل کا سَخْت ہو جانا بہت بڑی آفت ہے، اِسکی وَجہ سے انسان اپنے عُیُوب سے

اَندھا ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جو اسے اسکے عُیُوب بتائے اسکو بھی اپنا دُشمن سمجھتا ہے۔ حُجَّةُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: اب حالت یہ ہے کہ کوئی ہمیں ہمارے عُیُوب پر مُطَّلَع کرے تو ہمیں یہ سُن کر خُوشی نہیں ہوتی اور نہ ہی ہم اس کے کہنے پر ان عُیُوب کو دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ ہم نَصِیحَت کرنے والے کو تنقید کا نِشانہ بناتے ہیں اور اسے کہتے ہیں کہ تم میں بھی تو فلاں فُلاں عَیب ہیں، اس طرح ہم اس کی بات سے نَصِیحَت حاصل کرنے کے بجائے اس کی دُشمنی مَول لیتے ہیں۔ اس عَیب جُوئی کی وَجہ دل کی سَخْتی ہے جس کا نتیجہ گُناہوں کی کَثْرت کی صُورت میں سامنے آتا ہے۔

بَدقسمتی سے آج ہم اپنی ذات میں پائی جانے والی بُرائیوں کو نَظر اَنداز کرتے ہوئے اپنی اِصْلاح کرنے کے بجائے دوسروں میں عَیب تلاش کرنے کیلئے خُوب کوششیں کرتے ہیں، کسی کی خامی ہمیں معلوم ہو جائے تو اسے چُھپانے کے بجائے اسے ذَلیل ورُسوا کیے بِغیر چَین سے نہیں بیٹھتے۔ دوسروں کے عُیُوب تلاش کرنے سے بہتر ہے کہ ہم اپنی خامیوں پر نَظر رکھیں اور اپنی اِصْلاح کی کوشش کریں۔ حُجَّةُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی اپنے نَفْس کے عُیُوب مَعلوم کرنے کے چار طریقے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نَفْس کے عُیُوب معلوم کرنے کے چار طریقے:

پہلا طریقہ: ایسے شَیخ ومُرشد کے پاس بیٹھے جو نَفْس کے عَیبوں کی خَبر رکھتا ہو اور پوشیدہ آفات کو جانتا ہو۔ خُود کو اس کے حَوالے کر دے اور اس کے بتائے ہوئے طریقے کے مُطابِق مُجاھَدَہ ورِیاضَت کرے، مُرید کی اپنے شَیخ کے ساتھ اور شاگرد کی اپنے اُستاد کے ساتھ یہی حالت ہونی چاہئے۔ مُرشد و شَیخ

اسے عُیُوب کی پہچان کرائے اور اس کے عِلاج کا طَریقہ بتائے لیکن اس زَمانے میں ایسے شیخ و مُرشد کا وُجُود نایاب ہے۔

دوسرا طریقہ: کسی سچّے صاحبِ بَصیرت اور دِین دار دوست کو تلاش کرے اور اسے اپنے نَفْس پر نگہبان بنائے تا کہ وہ اِس کے اَحوال اور اَفعال پر نظر رکھے اور ظاہر و باطن میں جو برائی بھی دیکھے اِس پر اُسے تنبیہ کرے، عَقْل مَنْد لوگ اور اکابر اَئِمّہ دین اسی طرح کیا کرتے تھے۔

مجھ میں کون سی بات آپ کو ناپسندیدہ معلوم ہوتی ہے؟

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خِدْمَت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے پوچھا: اے سلمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ!) مجھ میں کون سی بات آپ کو ناپسندیدہ معلوم ہوتی ہے؟ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بتانے سے مَعْذرت کی تو اَمِیْرُالْمُؤمِنِین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے باِصْرار پوچھا جس پر اُنہوں نے عرض کی: ”مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ ایک دَسْتر خوان پر دو کھانے جَمْع کرتے ہیں اور آپ کے پاس کپڑے کے دو جوڑے ہیں ایک دن میں پہنتے ہیں اور دُوسرا رات میں زَیْبِ تَن کرتے ہیں۔“ اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”اس کے علاوہ کوئی اور بات؟“ عرض کی: ”نہیں۔“ اس پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”ان دو باتوں کے مُتعلّق آپ تَسلّی رکھئے۔

تیسرا طریقہ: اپنے دُشمنوں کی زَبان سے اپنے عُیُوب پر مُطَّلَع ہو کہ وہ عُیُوب کی تلاش میں لگے رہتے ہیں۔ شاید اسی وَجہ سے انسان اَکثر تعریف کرنے والے چاپلوس دوست جو اس کی خُوشامد میں لگا رہتا ہے اور اس کے عُیُوب کو چُھپا کر رکھتا ہے اِس کے مُقابلے میں عَیب نکالنے والے دُشمن سے زیادہ نَفْع

اُٹھاتا ہے مگر انسان فِطری طور پر دُشمن کو جُھوٹا قَرار دیتا اور اس کی بات کو حَسد پر محمُول کرتا ہے لیکن صاحبِ بصیرت شخص دُشمنوں کی باتوں سے ضَرور فائدہ اُٹھاتا ہے کیونکہ بُرائیاں لازماً اُن کی زَبان پر آجاتی ہیں (جنہیں معلوم کرکے وہ خُود سے ان برائیوں کو دُور کرلیتا ہے)۔

چوتھا طریقہ: لوگوں کے ساتھ مِل جُل کر رہے ان میں جو ناپسندیدہ بات دیکھے اسے اپنے نَفْس میں گُمان کرے کیونکہ ایک مومن دوسرے مومن کے لئے آئینہ ہوتا ہے جس میں وہ دوسروں کے عُیُوب کے ذَریعے اپنے عَیب دیکھتا ہے اور یہ بات جان لینی چاہئے کہ طبیعتیں خَواہش کی پیروی میں قَریب قَریب ہوتی ہیں جو بات ایک میں ہوگی وہ دوسرے میں بھی ہوگی اب یا تو وہ بڑھ کر ہوگی یا پھر کم، لہٰذا اپنے نَفْس کا خیال رکھتے ہوئے جیسے دوسروں میں قابلِ مذمت دیکھے اس سے نَفْس کو پاک کرے۔ تادِیب کا یہ طریقہ کافی ہے، اگر تمام لوگ اسی طرح دُوسروں کو دیکھ کر اُن میں جو ناپسندیدہ باتیں ہوں اُن کو اپنے سے دُور کریں تو انہیں کسی اَدب سکھانے والے کی ضَرورت نہیں رہے گی۔

حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے پوچھا گیا: آپ کو اَدب کس نے سکھایا؟ ارشاد فرمایا: ''مجھے کسی نے اَدَب نہیں سکھایا، مجھے جاہل کی جہالت بُری معلوم ہوئی تو میں نے خُود کو اس سے بچایا۔''

حُجَّۃُ الْاِسْلَام امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں: آخر کے یہ تین طریقے اس کے لئے ہیں جو ایسے مُرشد و شیخ کو نہ پائے جو عارِف، ذَہین، لوگوں کے عُیُوب سے باخَبر، شَفیق، دِینی نَصِیحَت کرنے والا، اپنے نَفْس کی تَربیَّت سے فارِغ اور لوگوں کا خَیرُ خواہ ہو کر ان کی تَربیَّت میں مَشْغُول ہونے والا ہو اور

جو ایسے کو پائے تو اس نے طبیب کو پالیا اب وہ اس کے ساتھ وابستہ رہے کہ وہ اسے مَرَض سے خَلاصی عطا کرے گا اور جس ہلاکت میں وہ پڑا ہے اس سے نَجات دِلائے گا۔

(احیاء العلوم، ج ۳، ص ۱۹۴ تا ۱۹۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے پُرفِتن دَور میں پیری مُریدی کا سلسلہ وَسیع تَر ضَرور ہے، مگر کامِل اور ناقِص پیر کا اِمتیاز مُشکل ہے۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم ہے! کہ وہ ہر دَور میں اپنے پیارے مَحبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی اُمّت کی اِصلاح کیلئے اپنے اَولیاء کرام رَحِمھُم اللہ السَّلام ضَرور پیدا فرماتا ہے۔ جو اپنی مومنانہ حِکمت وفَراست کے ذَریعے لوگوں کو یہ ذِہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں کہ "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

فی زَمانہ مُرشِدِ کامل کی ایک مثال بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضوی دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہیں، جن کی نگاہِ ولایت نے لاکھوں مُسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کی زِندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا کر دیا۔ آپ دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضویہ عطاریہ میں مُرید کرتے ہیں، اور قادری سلسلے کی تو کیا بات ہے! کہ حُضُور غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "میرا مُرید چاہے کتنا ہی گُناہ گار ہو بغیر توبہ کے نہیں مرے گا۔ (اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ)

(آدابِ مرشد کامل ص ۲۲)

جو کسی کا مُرید نہ ہو اُسکی خِدمت میں مَدَنی مَشورہ ہے کہ اپنی دُنیا و آخرت کی بہتری کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مُرید ہو جائے۔ یقیناً مُرید ہونے میں نُقصان کا کوئی پہلو نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی فائدہ ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی دُوسروں کے عُیُوب تَلاش کرنے کے بجائے امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالی کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرتے ہوئے اپنی خامیوں کو تلاش کرکے اُن کی اِصلاح کی کوشش کرنی چاہیے اور نَفْس وشیطان کے بہکاوے میں آکر ہرگز ہرگز کسی کا عَیب تلاش نہیں کرنا چاہیے۔ اور اگر ہمارا نَفْس نیکیوں میں سُستی اور گُناہوں میں چُستی دِکھائے تو بُزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے وقتاً فوقتاً اس پر سَخْتی بھی کرنی چاہیے۔ جیسا کہ (1): حضرت سَیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک شخص ننگے پاؤں گرم ریت اور پتھروں پر چل رہا تھا، پھر ان پر لوٹ پوٹ ہوتے ہوئے کہنے لگا: اے مُردار نَفْس! تُو کب تک یُوں رات دن سَرکَشی پر آمادہ رہے گا؟ اتنے میں رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہاں تشریف لے آئے اور اس سے پُوچھا، اے بندۂ خدا! کیوں اپنے آپ کو ہَلکان کرتا ہے؟ اس شخص نے جَواب دیا، اس لئے کہ یہ نَفْس مجھ پر غالِب آنا چاہتا ہے (کیمیائے سعادت ج۲، ص۸۹۳)

2): حضرت سَیِّدُنا مجمع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک مرتبہ اُوپر کی طرف دیکھا تو ایک چھت پر مَوجُود کسی عورت پر نظر پڑ گئی۔ آپ نے فوراً نگاہ جُھکالی اور اس قَدر پشیمان ہوئے کہ عَہْد کرلیا کہ "آئندہ کبھی اوپر نہ دیکھوں گا۔" (کیمیائے سعادت ج۲، ص۸۹۳)

3): حضرت سَیِّدُنا اَحْنَف بِن قَیْس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رات کے وَقت چَراغ ہاتھ میں اُٹھالیتے اور اس کی لو پر اپنا انگوٹھا رکھ کر اس طرح اپنا مُحاسَبہ فرماتے کہ: اے نَفْس! تُو نے فُلاں وَقت فُلاں کام کیوں کیا؟ اور فلاں چیز کیوں کھائی؟" (کیمیائے سعادت ج۲، ص۸۹۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور انکے صَدَقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روز مَرَّہ کے معمولات کے حوالے سے "فکرِ مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کبھی کبھار آنکھیں بند کر کے اپنے روز مرہ کے معمولات کا اس طرح بھی مُحاسَبَہ کرنا چاہیے کہ "کل صُبْح سے لے کر اب تک جس اَنداز سے میں اپنا وَقت گُزار چُکا ہوں، کیا یہ انداز ایک مُسلمان کو زَیب دیتا ہے؟ افسوس! اپنی عادت کے مُطابق میں نے جگائے جانے کے باوَجُود سُستی کرتے ہوئے فجر کی جماعت چھوڑ دی اور گھر میں پڑھ لی، پھر اپنی دُکان پر جانے کے لئے تیار ہوتے ہوئے داڑھی شریف جو کہ عظیم سُنَّت ہے، کو مونڈ کر (معاذاللہ) گندی نالی تک میں بہا دینے سے بھی دَریغ نہیں کیا، ناشتہ پسند نہ آنے پر والدہ سے بَدتَمیزی کر کے ان کا دل بھی تو دُکھایا تھا، ابا جان نے ایسا کرنے سے منع کیا تو انہیں بھی آڑے ہاتھوں لیا تھا، جب گھر سے روانہ ہوا تو چلتے چلتے اپنے پڑوسیوں کے دروازے سے دَانِستہ طور پر اَندر جھانکا بھی تھا، بس میں ایک مُسافر سے خَوا مخَواہ اُلجھ کر دو چار گالیاں بھی تو بَکی تھیں اور بس کی کھڑکی سے فُٹ پاتھ پر چلنے والی بے پردہ خواتین کو ٹِکٹِکی باندھ کر دیکھا بھی تو تھا، پھر دُکان پر آنے والے گاہکوں میں سے کسی کے ساتھ جھُوٹ بولا، کسی کے سامنے جُھوٹی قسم تک اُٹھائی، کسی کو عَیب دار مال بِغیر عَیب بتائے بھی تو بیچ ڈالا تھا، سارا دن دُکان پر اتنا "مصروف" رہا کہ ظُہر و عَصر و مَغرب کی نماز کی ادائیگی کا "وقت" ہی نہ ملا، گھر پہنچ کر "شدید تھکاوٹ" کی بناء پر عِشاء کی نماز بھی نہ پڑھ سکا اور رات کا کھانا کھانے کے بعد "فریش (Fresh)" ہونے کے لئے گلی میں آوارہ دوستوں کی مَحفل میں جا بیٹھا، فُحش کلامی، گالی گلوچ، تاش، رات گئے تک گلی ہی میں کرکٹ وغیرہ کھیلنا اور اُودَھم مچا کر محلے داروں کی ناک میں دَم کرنا ہم تمام دوستوں کا "مَحبُوب مَشْغَلَہ" تھا، جب رات گئے گھر لوٹا تو سب گھر والے سو چکے تھے، لہٰذا میں "ذِہنی سُکون" کے لئے فلمیں دیکھنے بیٹھ گیا تھا، یہاں تک کہ نیند کے

مارے میری آنکھیں بوجَھل ہونے لگیں، میں نے کمپیوٹر / ٹی وی بند کیا اور سونے کے لئے بِستر پر چلا گیا، یوں میں نے کل کا سارا وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں گُزار دیا۔ اس مَقام پر پہنچ کر اپنی آنکھیں کھول کر اپنے آپ سے یُوں مُخاطِب ہوں کہ، "اے نادان! تُو کب تک اسی مَنحُوس طرزِ زندگی کو اپنائے رکھے گا؟ کیا روزانہ یُونہی تیرے نامۂ اَعمال میں گُناہوں کی تعداد بڑھتی رہے گی؟ کیا تجھے نیکیوں کی بالکل حاجَت نہیں؟ کیا تجھ میں دَوزَخ کے عَذابات بَرداشْت کرنے کی ہِمَّت و طاقت ہے؟ کیا تُو جنَّت سے مَحرُومی کا دُکھ بَرداشْت کرپائے گا؟ یاد رکھ اگر اب بھی تُو خوابِ غَفلَت سے بیدار نہ ہوا تو موت کے جَھٹکے بالآخر تجھے جھنجھوڑ کر اُٹھا دیں گے، لیکن اَفسوس! اس وقت بہت دیر ہو چُکی ہو گی، پچھتانے کے سِواء کچھ حاصل نہ ہو گا، لہٰذا زِندگی کو غنیمت سمجھتے ہوئے خُدائے اَحکَمُ الحاکِمین عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت اور اس کے حبیب، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں کی اِتباع میں مَشْغُول ہو جا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرا حامی وناصر ہو۔ آمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زِندَگی کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے رہنا چاہیے اور جہاں نیکیوں میں سُستی کرتا پائیں تو قَبرو حَشر کے سَخت تَرین حِساب وکتاب کا تَصوُّر باندھ کر خُود کو ڈرائیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں یُونہی غَفلَت کی حالت میں موت آجائے اور سِوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہ آئے۔ امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی اَعمال کا مُحاسَبہ (فکرِ مدینہ) کرنے کا ایک بہترین طریقہ ارشاد فرماتے ہیں جس سے ہمارے تمام اَعمال ہمارے سامنے ہونگے اور ہم بآسانی اپنے ہر ہر عمل کے بارے میں اپنا مُحاسَبہ کر سکیں گے۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ "ہر شخص کے پاس ایک کاپی ہونی چاہیے، جس پر ہَلاکت میں ڈالنے والے اُموراور نَجات دینے والی تمام صِفات کا ذِکر ہو نیز تمام گُناہوں اور عِبادت کا بھی تذکرہ ہو اور وہ روزانہ اس کی مدد سے اپنا مُحاسبہ کرے۔"

(احیاء العلوم، کتاب التفکر، ج ۵، ص ۱۷۱)

ہمیں بھی اپنے مَطْلُوبہ اَعْمال کی فہرست روز مَرَّہ، ہفتہ وار، ماہانہ اور سالانہ اِعْتِبار سے بنالینی چاہیے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہر شخص ایسی فہرست مُرتَّب کرنے کی صلاحِیَّت نہیں رکھتا جو اس کی دُنیا وآخرت کو بہتر بنانے والے اُمور پر مُشْتَمِل ہو، لہٰذا میرا مَشْوَرہ ہے کہ آپ پہلی فُرصَت میں، شیخِ طریقت، امیر اہلسُنَّت حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مَدَنی اِنْعامات کا رسالہ حاصل کرلیں (اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، اسکولز، کالجز اور جامِعات کے طلباء کے لئے 92، طالبات کے لئے 83، اور مدرسۃُ المدینہ کے مدنی مُنّوں کے لئے 40 مَدَنی اِنعامات ہیں، اِسی طرح خصوصی یعنی گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں اور قیدیوں کے لیے بھی مدنی انعامات مرتّب کیے گئے ہیں)، مدنی انعامات کے رسائل مکتبۃ المدینہ سے طلب کیے جاسکتے ہیں، ان کا بغور مُطالَعَہ کرنے کے بعد آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ دَرْ اَصْل خُود اِحتِسابی کا ایک جامع نِظام ہے جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرَم سے آہستہ آہستہ دُور ہوجاتی ہیں اوراس کی بَرَکت سے پابندِ سُنَّت بننے، گُناہوں سے نَفْرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بنتا ہے۔ اس رسالہ کو پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ (یعنی قمری مہینے) کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے علاقے کے ذِمَّہ دار اسلامی بھائی کو جمع کروانے کا

معمول بنا لیجئے۔ مدنی انعامات کے سلسلے میں درکار وضاحت کے لئے "جنّت کے طلب گاروں کے لیے مدنی گلدستہ" نامی کتاب مکتبۃُ المدینہ سے حاصل فرما کر اس کا مُطالَعہ کیجئے۔

بیان کا خُلاصہ: میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے مُحاسَبہ کی اَہَمِیّت کے بارے میں سُنا۔ سب سے پہلے ایک عابد کی حکایت سے ہمیں یہ مَدنی پُھول ملے کہ دُنیا کی نِعمتوں سے لُطف اَندوز ہونے کے ساتھ ساتھ ہمیں آخِرت کی تیاری کیلئے خُوب خُوب نیک اَعمال کرنے چاہئیں۔ حکایت کے بعد ہمیں قرآنِ کریم کی آیات اور مُختلف تَفاسیر سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے یہ اَعضاء جن کو ہم دن رات گُناہوں میں مصروف رکھتے ہیں روزِ قیامت ہمارے ایک ایک عمل کی گواہی دیں گے، اُس وقت سِوائے حَسرت وندامت کے کچھ حاصل نہ ہو گا لہٰذا ابھی وقت ہے اپنی سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے قَبر و حَشر کی تیاری اور وقتاً فوقتاً اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کرتے رہنا چاہیے، کیونکہ جو لوگ دُنیا میں اپنا مُحاسَبہ کرتے ہیں اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرتِ سیّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قول کے مُطابق آخرت میں ان کا حساب آسان ہو گا۔ بیان کے دوران ہم نے فکرِ مدینہ سے مُتعلِّق اَحادیثِ مُبارَکہ بھی سُننے کی سعادت حاصل کی، ایک حدیثِ پاک کے مَفْہوم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص آخرت کی بہتری کے لیے نیکیاں کرے اور اپنا مُحاسَبہ کرے وہ سمجھدار ہے اور جو اپنے نَفْس کی خواہشات کی پیروی کرے وہ بے وقُوف ہے۔ ہم نے یہ بھی سُنا کہ فکرِ مدینہ (اپنے اعمال کا مُحاسَبہ) ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا بھی طریقہ رہا ہے جیسا کہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن

حضرتِ سیّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک رجسٹر میں پورے ہفتے کے اعمال لکھا کرتے اور پھر جُمعہ کے دن اپنے اعمال کا جائزہ لیتے اگر کوئی عمل رضائے الٰہی سے خالی پاتے تو خُود کو ایک دُرّہ لگاتے۔ اس کے بعد ہم نے امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی کے بیان کردہ اپنے عُیُوب کو تلاش کرنے کے چار طریقے سیکھے، اس کے علاوہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فکرِ مدینہ کا طریقہ یہ بھی بتایا کہ ہر شخص کے پاس ایک کاپی ہو جس میں وہ مُنْجِیات (نجات دلانے والے) اور مُہلِکات (ہلاکت میں ڈالنے والے) تمام اَعمال کی فہرست بنائے اور اس کو سامنے رکھ کر اپنا مُحاسَبہ کرے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مَدَنی انعامات کی صُورت میں یہ فہرست مُرتَّب فرمائی ہے۔ یقیناً اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کرنے کیلئے اِس سے بہتر اور کوئی صورت نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اِس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلوں میں سفر کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم مَدَنی اِنعامات کی صُورت میں روزانہ فکرِ مدینہ کو اپنا معمول بنالیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے بہت سی بے اِحتیاطیاں، کمزوریاں اور خامیاں سامنے آئیں گی تو اس

طرح ہم اپنی اِصلاح کی کوشش بھی کریں گے۔ اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا جَذبہ پانے کیلئے عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلوں میں سفر کا بھی معمول بنالیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اِس سِلسلے میں دَعوتِ اِسلامی کے سُنَّتوں کی تربیّت کے بے شُمار مَدَنی قافِلے 3 دن، 12 دن، ایک ماہ اور 12 ماہ کے لئے مُلک بہ مُلک، شہر بہ شہر اور قَریہ بہ قَریہ سفر کر کے علمِ دین اور سُنّتوں کی بہاریں لُٹا رہے ہیں اور نیکی کی دَعوت کی دُھومیں مچا رہے ہیں۔

یقیناً راہِ خُدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ اِن کی بَرَکت سے جہاں خُود پَنْج وَقْتَہ نمازو نوافِل کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنَّتیں سیکھنے کو ملتی ہیں اور علمِ دین حاصل کرنے کا مَوقع مُیَسَّر آتا ہے وہیں نیکی کی دعوت کے ذریعے مُعاشرے کے بگڑے ہوئے اَفراد کی اِصلاح بھی ہو جاتی ہے۔

بارہ مدنی کام کیجئے!

آپ سے بھی مَدنی اِلْتِجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور نیکی کے کاموں میں مزید تَرَقّی کیلئے دعوتِ اسلامی کے بارہ مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"چوک درس"** بھی ہے اور چوک درس دینا یقیناً سعادَت کی بات ہے کیونکہ یہ بھی اِشاعتِ علمِ دین کا ایک بہترین ذَریعہ ہے۔ آج اس پُرفِتَن دَور میں جبکہ ہمارے بازار گُناہوں کے مَرکز بنے ہوئے ہیں ایسے حالات میں اُسی بازار میں گُناہوں سے بچانے، صلوٰۃ و سُنَّت کی راہ پر چلانے اور علمِ دین کو پھیلانے کے لیے لوگوں کو جمع کر کے نیکی کی دعوت دینا اور انہیں دینی تعلیمات سے آگاہ کرنا بھی

ڈھیروں ثواب کا باعث ہے۔ حدیثِ پاک میں علمِ دین سکھانے کے بے شُمار فَضائل وارد ہوئے ہیں ۔چُنانچہ

سرورِ عالم نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ”جس نے عِلْم کا ایک باب اس لئے سیکھا کہ لوگوں کو اس کی تعلیم دے گا تو اسے ستّر صِدّیقین کا ثواب عطا کیا جائے گا۔“ (نیک بننے اور بنانے کے طریقے، ص ۲۴)

نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو بڑا سَخی کون ہے ؟عرض کی گئی: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: اللہ تَعَالٰی بڑا جَوَّاد ہے پھر اولادِ آدم میں مَیں بڑا سَخی ہوں اور میرے بعد وہ شخص بڑا سَخی ہے جو عِلْم سیکھے اور پھر پھیلائے وہ قِیامت کے دن ایک جماعت ہو کر آئے گا۔ (نیک بننے اور بنانے کے طریقے، ص ۲۳) (شعب الایمان، باب فی نشر العلم، حدیث ۱۷۶۷، ج ۲، ص ۲۸۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے علمِ دین پھیلانے کے کس قدر فَضائل ہیں اور چوک درس میں بھی علمِ دین ہی سکھایا جاتا ہے لہٰذا ہمیں بھی چوک درس کے ذریعے خُوب خُوب نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانی چاہئیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے جہاں بہت سے لوگ دِینی تعلیمات سے آگاہ ہوئے، گنہگار نیکیوں کی راہ پر گامزن ہوئے وہیں کئی بدعَقیدہ اَفراد توبہ کرکے صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ مُسلمان بن گئے۔ جیسا کہ

دُشمنِ صحابہ، مُحبِّ صحابہ بن گیا

صوبہ پنجاب (پاکستان) کے رہائشی اسلامی بھائی اپنی زندگی میں آنے والے مدنی اِنقلاب کا تذکرہ کچھ یُوں کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ احسان کہ اس نے مجھے مُسلمان گھرانے میں پیدا کیا مگر

افسوس! بد قسمتی میرے آڑے آئی اور عَقْل و خِرَدْ کی دَہلیز پر قَدَم رکھنے سے پہلے ہی مجھے بُرے دوستوں کی صُحْبَت مُیَسَّر آگئی اور یہی نہیں بلکہ میرے وہ دوست بُرائیوں میں مُبتلا ہونے کے ساتھ ساتھ بدعَقیدہ بھی تھے یہی وَجہ تھی کہ اُنہوں نے میرے ذِہن میں بدعَقیدگی کا زہر گھول دیا، بے مُرَوّتی کی اِنتہا یہ تھی کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے مُتَعلِّق گستاخانہ جُملے بکنے اور ان کی شان میں زبانِ طَعْن دَراز کرنے میں ذَرا نہیں لَجاتے تھے، ایک مرتبہ بَسِلسلۂ روزگار میرا پنجاب سے بابُ المدینہ (کراچی) آنا ہوا تواِنہی دِنوں خُوش قسمتی سے میرا گُزر ایک ایسے راستے سے ہوا جہاں مین چوک پر سَفید لباس میں مَلبوس سروں پر سبز سبز عمامے سجائے کُچھ اسلامی بھائی موجود تھے، تَجَسُّس کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں ان کے قریب گیا تو دیکھا کہ ان میں سے ایک اسلامی بھائی ''فیضانِ سُنَّت'' نامی ضَخیم کتاب تھامے دَرْس دے رہے ہیں اور بَقیَّہ توَجُّہ کے ساتھ دَرْس سُننے میں مَصْروف ہیں، دَرسِ اَثْنا ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر مجھ سے مُصَافَحہ کیا اور مَحبَّت کے ساتھ مجھ سے شرکت کی دَرخواسْت کی لہٰذا میں بھی دَرْس سُننے کھڑا ہو گیا۔ عشقِ مُصْطَفٰی اور عظمتِ صَحابہ سے بھرپُور اَلفاظ میرے کانوں میں رَس گھولنے لگے، میرے دل و دماغ کو تازگی ملی اور مجھے احساس ہونے لگا کہ میں آج تک گُمراہی کی زِندگی بسر کرتا رہا ہوں اس خیال کے آتے ہی میری آنکھوں کی وادیوں سے آنسوؤں کے چشمے بہنے لگے، خَوفِ خدا کی بدولت میں نے اپنے تمام سابِقہ گُناہوں سے توبہ کرلی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت پہ قُربان کہ جس نے مجھے چوک دَرْس کی بَرَکت سے دُشمنانِ صحابہ کی صَفْ سے نکال کر مُحبانِ صحابہ کی صَفْ میں شامل فرمادیا۔ دل مَذہبِ اَہْلسُنَّت کی حقَّانیَّت کی گواہی دینے لگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِسْتقامت عطا فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فَضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوّت، مصطفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ص۳۴۳)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

”مسواک کرنا سُنّتِ مُبارَکہ ہے“ کے بیس حُرُوف کی نسبت سے مسواک کے 20 مَدَنی پھول

پہلے دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: دو رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے(اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب ج ا ص ۱۰۲ حدیث ۱۸) مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کر لو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی اور رَبّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے(مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۴۳۸ حدیث ۵۸۶۹) دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 288 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی لکھتے ہیں، مَشایخ کِرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے

روایت ہے کہ مِسواک میں دس خوبیاں ہیں: منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رب راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۵ ص۲۴۹ حدیث۱۴۸۶۷) حضرتِ سیِّدُنا عبدالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نقل کرتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر شبلی بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کو وضو کے وَقت مِسواک کی ضَرورت ہوئی، تلاش کی مگر نہ ملی، لہٰذا ایک دینار (یعنی ایک سونے کی اشرفی) میں مِسواک خرید کر استعمال فرمائی۔ بعض لوگوں نے کہا: یہ تو آپ نے بَہُت زیادہ خرچ کر ڈالا! کہیں اتنی مہنگی بھی مِسواک لی جاتی ہے؟ فرمایا: بیشک یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مچھّر کے پر برابر بھی حیثیّت نہیں رکھتیں، اگر بروزِ قِیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے یہ پوچھ لیا تو کیا جواب دوں گا کہ: ”تو نے میرے پیارے حبیب کی سنّت (مِسواک) کیوں ترک کی؟ جو مال و دولت میں نے تجھے دیا تھا اُس کی حقیقت تو (میرے نزدیک) مچھر کے پر برابر بھی نہیں تھی، تو آخر ایسی حقیر دولت اِس عظیم سُنَّت (مِسواک) کو حاصل کرنے پر کیوں خرچ نہیں کی؟“ (مُلَخَّص از لواقح الانوار ص۳۸) سیِّدُنا امام شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا اِستِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا (اِحیاءُ العُلوم ج۳ ص۲۷) مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو مِسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو مِسواک ایک بالِشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں مِسواک تازہ ہو تو خوب (یعنی بہتر)

ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نرم کرلیجئے مناسب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہیئے کہ رَیشے اُس وقت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تَلخی باقی رہے دانتوں کی چَوڑائی میں مِسواک کیجئے جب بھی مِسواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے ہر بار دھو لیجئے مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے مٹھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے مِسواک وضو کی سنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سنَّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وقت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ا ص ۶۲۳) مِسواک جب نا قابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلہ ٔ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 294 تا 295 کا مطالعہ فرمالیجئے)

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھیئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ ، سلطانِ باقرینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: مجھ پر دُرود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہو گا۔(فردوسُ الاخبار ۱/ ۴۲۲، حدیث: ۳۱۴۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِه**" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سننے کی نیّتیں : نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ضَرورتاً سمٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا دھکّا وغیرہ لگا

تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا صلُّوا عَلَی الْحبیب، اُذْکُرُوااللہ، تُوبُوْا اِلَی اللہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں: میں بھی نیت کرتا ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا دیکھ کر بیان کروں گا پارہ 14، سورۃُ النَّحل، آیت125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے)اور بُخاری شریف (حدیث 4361)میں وارِد اِس فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو''میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! آج میں اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ آپ کے سامنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت سے مُتَعَلِّق مَدَنی پُھول بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ مثلاً صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان کس قَدر بُلند ہے ، ان کی مَحَبَّت الله عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت ہے، ان سے بُغْض الله و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم سے بُغْض کی دلیل ہے ۔سب سے پہلے میں آپ کے سامنے حضرت سَیِّدُنا بشر حافی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللهِ الْکافی کا واقعہ بیان کروں گا کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کواس قدر بُلند مرتبہ کیسے حاصل ہوا، پھر میں صَحابی کی تعریف ، صحابۂ کرام و اَوْلیائے عِظَام میں اَفضل کون ہے نیز صحابۂ کرام میں اَفْضَلِیَّت کی ترتیب آپ کے گوش گُزار کرنے کی سعادت حاصل کروں گا ،اس کے بعد ہم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت سے مُتَعَلِّق آیاتِ مُبارکہ اور احادیثِ طیِّبہ سُن کر ان نُفُوسِ قُدْسِیّہ کے مَقام و مرتبہ کو دل میں بٹھانے اور ان کی گُستاخی و بے ادبی سے بچنے اور بے ادبوں کی صحبت سے دور رہنے کی بھی نیت کریں گے ، پھر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت اور ان کی پیروی سے مُتَعَلِّق چند فرامینِ مُصْطفٰے اور ان کے طریقے پر چلنے کی بَرَکت سے اُخْروِی فوائد پانے والوں کے چند واقعات بھی بیان کیے جائیں گے۔بیان کے اِخْتتام پر میں آپ کو صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی محبت کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے اس تعلق سے بھی کچھ مہکتے مہکتے مدنی پھول پیش کروں گا اور پھر مُصافَحَہ کرنے (یعنی ہاتھ ملانے) کے مدنی پُھول پیش کرنے کی بھی سعادت حاصل کروں گا۔ان شآء اللہ عزوجل

آیئے !سب سے پہلے حضرتِ عبد المصطفی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شانِ صحابہ میں لکھی ہوئی

منقبت کے اشعار پیش کرتا ہوں، پھر ان شآءَ اللہ عزوجل سَیِّدُنا بشر حافی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکافی کی حکایت سُنتے ہیں:

شانِ صحابہ (منقبت)

دو عالم نہ کیوں ہو نثارِ صحابہ | کہ ہے عرش منزل وقارِ صحابہ
امیں ہیں یہ قرآن و دینِ خدا کے | مدارِ ہدیٰ اعتبارِ صحابہ
رسالت کی منزل میں ہر ہر قدم پر | نبی کو رہا انتظارِ صحابہ
خلافت، امامت، ولایت، کرامت | ہر اک فضل پر اقتدارِ صحابہ
نمایاں ہے اسلام کے گلستاں میں | ہر اک گل پہ رنگِ بہارِ صحابہ
کمالِ صحابہ، نبی کی تمنا | جمالِ نبی ہے قرارِ صحابہ
یہ مہریں ہیں فرمانِ ختم الرسل کی | ہے دینِ خدا شاہکارِ صحابہ
صحابہ ہیں تاجِ رسالت کے لشکر | رسولِ خدا تاجدارِ صحابہ
انہیں میں ہیں صدیق و فاروق و عثماں | انہیں میں علی شہسوارِ صحابہ
انہیں میں ہیں بدر و اُحد کے مجاہد | لقب جن کا ہے جاں نثارِ صحابہ
انہیں میں ہیں اصحابِ شجرہ نمایاں | جنہیں کہتے ہیں رازدارِ صحابہ
انہیں میں حسین و حسن، فاطمہ ہیں | نبی کے جو ہیں گل عذارِ صحابہ
پس مرگ اے اعظمیؔ یہ دعا ہے | بنوں میں غبارِ مزارِ صحابہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیِّدُنا بِشْر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کا واقعہ

حضرتِ سیِّدُنا بشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: ”میں ایک بار خواب میں حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت سے مُشرَّف ہوا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ”اے بِشْر! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں تمہارے ہم عَصْر اَوْلیاء (اپنے زمانے کے اولیاء) سے زِیادہ بُلند مَرتبہ کیوں عطا فرمایا؟“ مَیں نے عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اس کا سبب نہیں جانتا۔“ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بِاِتِّبَاعِكَ لِسُنَّتِی، کہ تم میری سُنَّت کی پیروی کرتے ہو۔ وَخِدْمَتِكَ لِلصَّالِحِیْنَ، اور صالحین کی خِدمت کرتے ہو۔ وَنَصِیْحَتِكَ لِاِخْوَانِكَ، اور اپنے اسلامی بھائیوں کی خَیر خواہی (یعنی انہیں نصیحت) کرتے ہو، وَمَحَبَّتِكَ لِاَصْحَابِیْ وَاَهْلِ بَیْتِیْ اور میرے صحابہ اور میرے اہلِ بیت (رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) سے مَحبَّت کرتے ہو۔ یہی سبب ہے کہ جس نے تمہیں اَبْرار (یعنی نیک لوگوں) کی مَنازِل تک پہنچا دیا ہے۔“ (الرسالۃ القشیریۃ، ص ۳۱)

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور نجم ہیں اور ناؤ ہے عطرت رسول اللہ کی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا بشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کو اہلِ بیتِ اطہار اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے مَحبَّت اور ان کی پیروی کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کس قَدر اِنْعام واِکْرام سے نوازا کہ اِنہیں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت بھی نصیب ہوئی اور اپنے ہم عَصْر اولیا میں بُلند مَرتبہ پر فائز بھی فرما دیا۔ ہمیں بھی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحبَّت کو دل میں بسا کر ان کے طریقے پر چلتے ہوئے زِندگی بَسر کرنی چاہیے اور جو لوگ ان کی شان میں زبانِ

طَعن دَراز کرتے ہیں ان کی صُحبت سے دور رہ کر ایسے عاشقانِ رسول کی صُحبت اپنا لینی چاہیے کہ جو صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی خُوب خُوب شان بیان کرتے ہوں، ان کا نام لیتے وقت زبانوں پر تَعۡظِیماً رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۡهُم جاری ہو جاتا ہو۔ یاد رکھئے! صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی تعظیم ہر مسلمان پر لازم و ضروری ہے ۔انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان تمام انسانوں میں سب سے زیادہ تعظیم وتَوقِیر کے لائق ہیں یہ وہ مُقدّس ومُبارک ہستیاں ہیں، جنہوں نے امامُ الانصارِ وَالمہاجِرین، جنابِ رحمۃٌ لِّلعٰلمین صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی دعوت پر لَبَّیۡك کہا، دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے اور تَن مَن دَھن سے اسلام کے آفاقی اور اَبدی پیغام کو دُنیا کے گوشے گوشے میں پہنچانے کے لیے کمربَستہ ہوگئے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ان مُبارک ہستیوں نے قرآن وحدیث کی تعلیمات کو عام کرنے اور پرچمِ اسلام کی سربلندی کے لیے ایسی بے مثال قربانیاں دی ہیں کہ آج جن کا تَصوُّر بھی مُشکل ہے۔ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے رُوئے زیبا کی زِیارت وہ عَظیم سعادت ہے کہ دُنیا جہاں کی کوئی نعمت اس کے برابر نہیں ہوسکتی اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنۡهُم تو وہ ہیں کہ شب و روز آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی زِیارت اور آپ کی صُحبتِ فَیض سے مُستَفیض ہوتے رہے، قرآن و دین کو حُضُور پُرنُور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی مُبارک زبان سے سُنا اور بے واسِطہ اللہ تبارک وتعالٰی کے اَوامِر ونَواہِی (احکامات) کے مُخاطَب رہے۔ ان مُقدّس ہستیوں پر **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کا بے حد فَضل وکرم ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ دونوں جہاں میں کامیابی کے لیے ان پاکیزہ نُفُوس کی مَحبّت دل میں بسائیں اور ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں۔ آیئے! صحابی کی تعریف سُنتے ہیں:

صحابی کی تعریف

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: شریعت میں صحابی وہ انسان ہے جو ہوش و ایمان کی حالت میں حُضُورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھے یا صُحبت میں حاضر ہوا اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہو جاوے۔

(مراۃ المناجیح، ۸/۳۳۴)

صحابہ وہ صحابہ جن کی ہر صُبح عید ہوتی تھی
خُدا کا قُرب حاصل تھا نبی کی دِید ہوتی تھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَحابہ کرام اَفْضَلُ الْاَوْلِیاء ہیں

یاد رکھئے! تمام علماء و اکابرِ اُمَّت کا اس مسئلہ پر اِتّفاق ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ''اَفْضَلُ الْاَوْلِیَاء'' (یعنی تمام اولیاء کرام سے افضل) ہیں۔ یعنی قیامت تک کے تمام اولیاء اگرچہ درجۂ وِلایت کی بلند ترین منزل پر فائز ہو جائیں، ہرگز ہرگز کبھی بھی وہ کسی صحابی کے کمالاتِ ولایت تک نہیں پہنچ سکتے۔ **اللہ** ربُّ الْعٰلمین عزوجل نے اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شمعِ نَبُوَّت کے پروانوں کو مرتبۂ وِلایت کا وہ بُلند و بالا مَقام عطا فرمایا ہے اور ان مُقدّس ہَستیوں کو ایسی ایسی عظیمُ الشّان کَرامتوں سے سرفراز فرمایا ہے کہ دوسرے تمام اولیاء کے لیے اس مِعْراجِ کمال کا تَصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اس میں شک نہیں کہ حضراتِ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے اس قَدر زِیادہ کَرامتوں کا صُدُور نہیں ہوا، جس قدر کہ دوسرے اَوْلیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے کَرامتیں منقول ہیں لیکن یاد رہے، کثرتِ کرامت، اَفضلیتِ وِلایَت کی دلیل نہیں کیونکہ وِلایَت دَرْ حقیقت قُربِ اِلٰہی کا نام ہے۔ یہ قُربِ

اِلٰہی جس کو جس قدر زِیادہ حاصل ہو گا، اُسی قدر اُس کی وِلایت کا دَرَجہ بُلند سے بُلند تر ہو گا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان چونکہ نگاہِ نَبُوَّت کے اَنْوار اور فیضانِ رِسالت کے فُیُوض وبَرَکات سے مُسْتَفِیْض ہیں، اس لیے بار گاہِ خُداوَنْدی میں ان ہَستیوں کو جو قُرْب وتَقَرُّب حاصل ہے، وہ دوسرے اَوْلِیَاءُ اللہ کو حاصل نہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 252 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: تمام صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَہْلِ خَیر وصَلاح (یعنی بھلائی اور تقوے والے) ہیں اور عادِل، اُن کا جب ذِکر کیا جائے تو خَیر (یعنی بھلائی) ہی کے ساتھ ہونا فَرض ہے۔ کسی صحابی کے ساتھ سُوءِ عقیدت (بُری عقیدت) بدمذہبی و گمراہی واِسْتِحْقاقِ جہنّم (یعنی جہنم کی حقداری) ہے۔

مزید فرماتے ہیں: تمام صَحابۂ کرام اَعْلٰی واَدْنٰی (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنّتی ہیں، وہ جہنّم (میں داخل تو کیا ہوں گے اُس) کی بِھنک (یعنی ہلکی سی آواز تک) نہ سُنیں گے اور ہمیشہ اپنی مَن مانتی مُرادوں میں رہیں گے، مَحشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، فِرِشتے ان کا اِسْتِقْبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وَعدہ تھا، یہ سب مَضْمون قرآنِ عظیم کا ارشاد ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۲۵۴)

صحابہ میں افضلیت کی ترتیب

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، عظیم المرتبت مجددِ دین وملت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ''فتاوٰی رَضَویہ'' شریف 28 ویں جلد صفحہ 478 پر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں اَفْضَلِیَّت کی ترتیب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "اہلِ سُنَّت وجماعت نَصَرَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کا اِجماع (اِتفاق) ہے کہ مُرسلینِ

ملائکہ ورُسُل و انبیائے بشر صَلَواتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَتَسْلِیْمَاتُہ عَلَیْہِمْ کے بعد حضراتِ خُلفائے اَرْبعہ رِضْوانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ تمام مخلوقِ الٰہی سے افضل ہیں، تمام اُمَمِ اَوَّلین وآخرین میں کوئی شخص ان کی بُزرگی وعَظمت وعزت ووَجاہت وقبول وکَرامت وقُرب ووِلایت کو نہیں پہنچتا۔

(فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۴۷۸)

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علامہ مولانا مُفْتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: خُلفائے اَرْبعہ راشدین کے بعد بقیہ عَشْرۂ مُبَشَّرہ و حضراتِ حَسَنَیْن و اَصحابِ بَدْر و اصحابِ بَیْعَۃُ الرِّضْوان کے لیے اَفْضلِیَّت ہے اور یہ سب قَطعی جنَّتی ہیں۔

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جو (شخص) حضرات شَیخین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما کو مَعاذَ اللہ بُرا کہے، کافر ہے، اور اگر مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو صدیقِ اکبر اور عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے اَفْضل بتائے تو کافر نہ ہو گا مگر گُمراہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

انہی صحابۂ کرام میں سے حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی جَلِیْلُ الْقَدْر صحابی ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کاتبِ وحی اور شاہانِ اسلام میں سے پہلے بادشاہ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بادشاہی اگرچہ سَلْطَنَت ہے مگر کس کی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی۔ حضرت سَیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خود خِلافت امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سِپُرد کرکے ان کے ہاتھ پر بیعت فرمائی۔ حضرت سَیِّدُنا امیر مُعاوِیہ یا آپ کے والد حضرت سَیِّدُنا ابو سُفْیان یا والدہ ماجدہ حضرتِ ہِندہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھم کی شان میں بے اَدَبی کرنا بھی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایذا دینا ہے۔ (ہمارا اسلام، ص ۱۱۲، ملخصًا)

نیز صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے باہم جو واقعات ہوئے، ان میں پڑنا حرام، حرام، سخت حرام ہے، مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں۔ (بہارِ شریعت)

قرآنِ پاک اور شانِ صحابہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان نُفُوسِ قُدْسِیَّہ کی فَضیلت ومَدح میں قرآنِ پاک میں جا بَجا آیاتِ مُبارَکہ وارِد ہوئی ہیں، جن میں ان کے حُسنِ عمل، حُسنِ اَخلاق اور حُسنِ ایمان کا تذکرہ ہے اور انہیں دُنیا ہی میں مَغْفِرت اور اِنعاماتِ اُخروِی کا مُژدہ سُنایا گیا ہے۔ جن مُقَدَّس ہستیوں کے اَوصافِ حمیدہ اللہ عَزَّوَجَلَّ خود بیان فرمائے تو ان کی عَظمت ورِفعت کا اَندازہ کون لگا سکتا ہے۔ چنانچہ پارہ 10، سورۃُ الاَنفال کی آیت:74 میں فرمانِ خُدائے ذُوالجَلال ہے۔

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْۤا اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّاؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۷۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنہوں نے جگہ دی اور ان کی مدد کی۔ وُہی سچے ایمان والے ہیں انکے لیے بخشش ہے اور عِزّت کی روزی۔

اسی طرح پارہ 11 سورۂ توبہ کی آیت 100 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ صحابۂ کرام کو اپنی رِضا، جنّت اور کامیابی کا مُژدہ سُناتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ

خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ﴿۱۰۰﴾

ترجمہ کنزالایمان: **اللہ** ان سے راضی اور وہ **اللہ** سے راضی اور ان کیلئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

احادیثِ مبارکہ اور شانِ صحابہ

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان کس قدر بلند وبالا ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان کے اَعمال قبول فرماکر انہیں اپنی رِضا کا مُژدہ، جنّت کی بشارت اور بڑی کامیابی کی نوید سُنادی، **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی مُختلف مَواقع پر اپنے پیارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی عَظَمت وشان بیان فرمائی ہے: آیئے ہم بھی حُصُولِ بَرَکت کیلئے صحابہ کے پانچ حروف کی نسبت سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت پر 5 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم سُنتے ہیں۔

صحابہ کے پانچ حروف کی نسبت سے صحابہ کرام کی عظمت پر 5 فرامینِ مصطفٰے

1. میرے صحابہ کے مُعاملے میں میرا لحاظ کرنا کیونکہ وہ میری اُمّت کے بہترین لوگ ہیں۔(حلیۃ الاولیا، ۱/۳۱۱)
2. ایک شخص نے نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم سے پوچھا، کون لوگ بہتر ہیں؟ ارشاد فرمایا: بہتر لوگ اس زَمانے کے ہیں جس میں، مَیں ہوں اِس کے بعد دوسرے زَمانے کے اور اُس کے بعد تیسرے زَمانے کے۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، ص ۱۳۷۱، حدیث: ۲۵۳۳)

3. اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے صحابہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ) کو نبیوں اور رَسُولوں (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کے علاوہ تمام جہانوں پر فَضِیلَت دی ہے۔" (مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ماجاء فی اصحاب رسول اللہ، ۹/۷۳۶، حدیث: ۱۶۳۸۳)

4. اس مسلمان کو جہنَّم کی آگ نہیں چُھوئے گی جس نے میری یا میرے صحابی کی زِیارت کا شَرَف حاصل کیا ہو۔ (ترمذی باب ماجاء فی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وصحبہ، ۵/۴۶۱، حدیث: ۳۸۸۴)

5. میرے صَحابہ میں سے جو صحابی جس سَرزَمین میں فوت ہو گا تو قیامت کے دن ان کے لیے نُور اور رہنما بنا کر اُٹھایا جائے گا۔" (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سبَّ اصحاب النبی، ۵/۴۶۴ ،حدیث: ۳۸۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یقیناً صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان بہت بُلند وبالا ہے، کوئی بھی نماز و روزہ و دیگر نیک اعمال کے ذَریعے ان کے مَقام و مرتبہ کو ہرگز ہرگز نہیں پا سکتا۔ حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مَسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "(اے لوگو!) تم نماز، روزہ اور اِجتہاد میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بڑھنا چاہتے ہو (یاد رکھو! ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ) وہ تم سے بہتر ہیں۔" لوگوں نے عرض کی: "اے ابو عبدُ الرَّحْمٰن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ! اس کی کیا وجہ ہے؟" ارشاد فرمایا: "وہ دُنیا میں سب سے زیادہ زُہد اِختیار کرتے اور آخرت میں سب سے بڑھ کر رَغبَت رکھتے (اس لئے تمہارے اَعمال اگر ان سے زیادہ ہو بھی جائیں تب بھی اَجر و ثواب میں کم ہی رہیں گے)۔" (مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزہد، کلام ابن مسعود، ج۸، ص ۱۶۲، الحدیث ۳۵)

ایک دن اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فجر کی نماز پڑھ کر بے قَراری کے ساتھ ہاتھ مَلتے ہوئے مسجد سے باہر نکلے اور فرمایا کہ میں نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو جس حال میں دیکھا ہے، آج میں کسی آدمی میں ان کی مُشابَہت کا اَثر نہیں دیکھتا۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم رات بھر جاگ کر نمازوں میں قرآنِ مجید پڑھا کرتے تھے۔ صُبْح کو ان کے بال پَراگَندہ اور چہرہ زَرْد دِکھائی دیتا تھا۔ اور وہ ڈُگمگاتے ہوئے چلا کرتے تھے اور ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تَر رہا کرتی تھیں اور آج لوگوں کا یہ حال ہے کہ ہر طرف لوگ غَفْلت اور بے خَوفی کے ساتھ اِدھر اُدھر پھر رہے ہیں، کسی کے چہرے پر خَوفِ خُداوَنْدی کا اَثر نظر ہی نہیں آتا۔ آپ نے جس دن یہ فرمایا اس کے بعد پھر کسی نے کبھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ (احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابۃ والتابعین والسلف الصالحین ج ۴، ص ۲۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اپنے دَور کے مُسلمانوں کی عَملی حالت پر کُڑھن کا اِظہار کرتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عِبادت ورِیاضت، قرآنِ پاک کی تِلاوت پر اِستِقامت کو یاد فرما رہے ہیں۔ جبکہ ہمارا مُعاملہ یہ ہے کہ دِن بَدن گُناہوں کی دَلْدَل میں دَھنستے جارہے ہیں، ہمارے شب وروز اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانیوں میں بسر ہو رہے ہیں۔ اَوّلاً تو نیک عمل کرتے نہیں اگر کوئی نیکی کر بھی لیں تو یہ تمنّا ہمیں تنگ کرتی رہتی ہے کہ لوگوں میں ہماری واہ واہ ہوتی رہے۔ نیک نامی بڑھتی رہے۔ اے کاش! ہمیں یہ سعادت مل جائے کہ ہم اپنی نیکیوں کو بھی اُسی طرح چُھپائیں جس طرح اپنے گناہوں

کو چُھپاتے ہیں، اور بس اِسی کو کافی سمجھیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری نیکیاں جانتا ہے۔ بِالخُصُوص پوشیدہ نیکی کرنے کے بعد نَفْس کی خُوب نگرانی کی جائے کیوں کہ ہو سکتا ہے یہ عِبادت ظاہر کرنے کی حِرْص نَفْس کے اَنْدر جوش مارے اور وہ کچھ اِس طرح پھنسانے کی ترکیب کرے کہ اپنی یہ عبادت لوگوں پر ظاہر کر دے کہ اِس طرح نیکیاں چُھپائے رکھنے سے جب لوگوں کو تیرے مَقام و مَرتبے کا علم ہی نہیں ہو گا تو وہ بے چارے تیری پَیروی سے مَحْرُوم رہ جائیں گے، ایسے میں تو لوگوں کا مُقْتَدا (یعنی پیشوا و رَہنُما) کیسے بنے گا؟ تیرے ذَرِیعے نیکی کی دعوت کیسے عام ہو گی؟ وغیرہ۔ ایسی صورت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِسْتِقامت و ثابِت قَدَمی کی دُعا کرنی چاہیے اور اپنے عمل کے بدلے میں ملنے والی جنَّت کی عظیمُ الشّان دائمی نعمت یاد کرنی چاہیے۔ خود کو ڈرانا چاہیے کہ جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کے ذَرِیعے اس کے بندوں سے اَجر (یعنی بدلے) کا طالِب ہوتا ہے، اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا غَضَب نازِل ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دوسروں کے سامنے اپنا عمل ظاہر کرنے کی وجہ سے وہ ان کے نزدیک تو محبوب (یعنی پیارا) ہو جائے لیکن اللہ تَعَالٰی کے نزدیک اُس کا مقام و مرتبہ گر جائے! تو کہیں اِس طرح میرا عمل بھی ضائع نہ ہو جائے! پھر نفس کو اِس طرح سمجھائے کہ میں کس طرح اس عمل کو لوگوں کی تعریف کے بدلے بیچ دوں وہ تو خود عاجِز و لاچار ہیں نہ تو وہ مجھے رِزْق دے سکتے ہیں اور نہ ہی موت و حَیات کے مالِک ہیں۔

یاد رکھیے! عِبادت و رِیاضت، قرآنِ پاک کی تِلاوت اور دیگر نیک اعمال کرتے وقت خالصۃً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا مَقْصود ہونی چاہیے ورنہ عمل کا ثواب تو ہاتھ سے جائے گا ہی بلکہ ایسا شخص ریاکاری کی تباہ کاری میں گرفتار ہو کر ناراضیٔ رَبِّ قہّار کا بھی حَقْدار ہو سکتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی صحابۂ کرام

عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے فقط اپنی رِضا کی خاطر نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت میں زندگی گزارتے ہوئے ایمان وعافیّت کیساتھ شہادت کی موت عطا فرمائے اور جنّت میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے پیارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا پڑوس عطا فرمائے۔ کیونکہ جو دُنیا میں جس سے مَحَبَّت کرتا ہے وہ اسی کے ساتھ رہے گا۔

احادیثِ مبارکہ اور محبتِ صحابہ

حضرتِ سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی، "قیامت کب آئے گی؟" فرمایا، "تُو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟" اس نے عرض کی، "کچھ نہیں مگر میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کرتا ہوں۔ حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: "تم اُسی کے ساتھ رہو گے جس سے مَحبّت کرتے ہو۔" حضرتِ سَیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کسی شے سے اتنی خُوشی نہیں ہوئی جتنی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس قول سے ہوئی کہ "تم جس سے مَحَبَّت کرتے ہو اُسی کے ساتھ رہو گے" حضرتِ سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیق و عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ساتھ مَحَبَّت کرتا ہوں اور مجھے اُمّید ہے کہ ان سے مَحَبَّت کرنے کی وجہ سے میں انہی کے ساتھ رہوں گا۔ (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن خطاب۔۔۔الخ، ۲/۵۲۷، حدیث: ۳۶۸۸)

سب صحابہ سے ہمیں تو پیار ہے

اِن شآءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

حضرتِ سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالِک و مختار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نور بار ہے: ”جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت کرتا ہے، اُسے چاہیے کہ وہ مجھ سے مَحَبَّت کرے اور جو مجھ سے مَحَبَّت کرتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ میرے صحابہ سے مَحَبَّت کرے اور جو میرے صحابہ سے مَحَبَّت کرتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ قرآنِ پاک سے مَحَبَّت کرے اور جو قرآنِ پاک سے مَحَبَّت کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ مَساجد سے مَحَبَّت کرے۔ کیونکہ یہ ایسی عمارتیں ہیں، جنہیں اللہ تَعَالٰی نے بنانے اور پاک رکھنے کا حکم دیا اور ان میں بَرَکت رکھی۔ پس یہ خَیر و بَرَکت والی جگہیں ہیں اور ان کے رہنے والے بھی خَیر و بَرَکت میں ہیں۔ یہ پسندیدہ جگہیں ہیں اور ان میں رہنے والے بھی پسندیدہ ہیں۔ یہ لوگ اپنی نمازوں میں ہوتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی ضَرورت پوری فرماتا ہے۔ یہ مَساجد میں ہوتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو اپنے مَقاصد میں کامیابی عطا فرماتا ہے۔“ (المجروحین لابن حبان، ابو معمر، ج۲، ص۵۱۰، الرقم ۱۷۲ ابتغیرٍ، بحوالہ حکایتیں اور نصیحتیں ص۴۸۷)

حضرتِ سیِّدُنا ابو ذَر غِفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے حُضُور سراپا نُور، شافعِ یوم النُّشور، فیض گنجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ پُر نُور ہے: ”جس نے میرے کسی صحابی کو خوش کیا، اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا، اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خوش کیا اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خوش کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ وہ اسے خوش کر کے جنّت میں داخل فرمادے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیِّدُنا ابواَیُّوب سَختِیانی کا قول

حضرت سیِّدُنا ابواَیُّوب سَختِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی فرماتے ہیں: جس نے اَمِیرُالْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَحَبَّت کی, اس نے دین کی نشانی قائم کی ۔ جس نے اَمِیرُالْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَحَبَّت کی اس نے دین کا راستہ واضح کیا۔ جس نے اَمِیرُالْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَحَبَّت کی اس نے نورِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے روشنی پائی۔ جس نے اَمِیرُالْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجہَہُ الْکَرِیْم سے مَحَبَّت کی اس نے عُروَۂ وُثْقٰی یعنی مضبوط رسی کو تھام لیا۔ جس نے کہا: حضور عَلَیْہِ السَّلَام کے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں خیر ہی خیر ہے وہ نِفاق سے بری ہو گیا۔(الزواجر عن اقتراف الکبائر)

جس وقت تھے خدمت میں اُن کی بو بکر و عمر، عثمان و علی
اُس وقت رسولِ اکرم کے دربار کا عالم کیا ہو گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اتباعِ صحابہ کا حکم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مُبارَکہ سے **معلوم ہوا** کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت حُصُولِ جنَّت ،جنَّت میں ان کی مَعیَّت (ہمراہی)،نِفاق سے بَراءَت (منافقت سے چھٹکارا) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے کا ذَریعہ ہے۔تو جو خوش نصیب بھلائی کے ساتھ ان نُفُوسِ قُدسِیّہ (یعنی پاک ہستیوں) کی پیروی کرتا ہے وہ رضائے رَبُّ الْاَنَام عَزَّوَجَلَّ پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ارشادِ

باری تعالیٰ ہے۔ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

(پ۱۱، التوبہ: ۱۰۰)

صدرالافاضل حضرت مولانا سیّد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ایک قول یہ ہے کہ پیرو ہونے والوں سے قیامت تک کے وہ اِیماندار مُراد ہیں جو ایمان وطاعت و نیکی میں اَنصار و مُہاجرین کی راہ چلیں۔

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے سلطانِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمْ اِقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ" یعنی میرے صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ستاروں کی مانند ہیں پس تم ان میں سے جس کی بھی اقتدا کروگے ہدایت پا جاؤ گے۔ (مشکاۃ، باب مناقب الصحابہ، ۲/۴۱۴، حدیث: ۶۰۱۸)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: سُبْحَانَ اللہ! کیسی نفیس تشبیہ ہے، حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اپنے صحابہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم) کو ہدایت کے تارے فرمایا اور دوسری حدیث میں اپنے اہلِ بیت (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم) کو کشتیٔ نُوح فرمایا، سمندر کا مُسافر کشتی کا بھی حاجت مَنْد ہوتا ہے اور تاروں کی رَہبری کا بھی کہ جہاز ستاروں کی رَہنُمائی پر ہی سمندر میں چلتے ہیں۔ اس طرح اُمَّتِ مُسْلِمہ اپنی اِیمانی زِندگی میں اہلِ بیت اَطہار (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم) کے بھی مُحتاج ہیں اور صحابۂ کِبار (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کے بھی حاجت مَنْد، اُمَّت کے لئے

صحابہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمۡ) کی اِقْتِدا ء میں ہی اِہْتِدا ء یعنی ہدایت ہے۔ (مرآۃ ج ۸، ص ۳۴۵)

شاعرِ خوش بیان امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

اَہلِ سُنَّت کا ہے بیڑا پار، اَصحابِ حُضُور

نَجم ہیں اور ناؤ ہے عِترت رَسُولُ اللہ کی

حضرتِ سیّدُنا عِرباض بن سارِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک روز صبح کی نماز کے بعد حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجوَر، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں چند نصیحتیں فرمائیں جن سے آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور ہمارے دلوں پر گھبراہٹ طاری ہوگئی، ایک شخص نے کہا کہ یہ تو کسی بچھڑ کر جانے والے کی نصیحت معلوم ہوتی ہے ایسے میں آپ ہم سے کیا عہد لینا چاہیں گے۔ تو حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا، میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے نیز اَمیر کی بات سُن کر اس کی اِطاعت کرنے کی وَصِیَّت کرتا ہوں اگرچہ کسی غُلام کو تمہارا اَمیر بنادیا جائے اور تم میں سے جو زِندہ رہے گا وہ بہت سے اِختلافات دیکھے گا لہٰذا اِنتہائی گُمراہ کُن بدعتوں سے بچتے رہنا تم میں سے جو شخص وہ وقت پائے اس کے لئے میری اور میرے ہدایت یافتہ خُلفائے راشدین کی سُنَّت پر عمل کرنا ضَروری ہے اسی سُنَّت پر سختی سے کاربند رہنا۔ (ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة، ۴/۳۰۸، حدیث: ۲۶۸۵)

حضرتِ سیّدُنا حَسَن بَصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ”جو کسی کی پیروی کرنا چاہتا ہو وہ اَسلاف کی پیروی کرے، جو حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ ہیں، یہی اس اُمَّت کے بہترین لوگ ہیں، ان کے دل نیکی و بھلائی میں سب لوگوں

سے بڑھ کر ہیں، ان کا علم سب سے وسیع اور ان میں تکلُّف (یعنی بناوٹ و نمائش) نہ ہونے کے برابر تھا۔ یہ وہ نُفُوسِ قُدسِیّہ تھے جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبت اور دین کی تبلیغ کے لئے مُنتَخَب فرمایا، پس تم ان کے اخلاق وعادات اور ان کے طَور طریقوں پر چلو کیونکہ وہ حضرت سَیِّدُنا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ ہیں، ربِّ کعبہ کی قسم! یہی حضرات ہدایت کے سیدھے راستے پر گامزن تھے۔ (حلیۃ الاولیا)

صِدّیق و عُمر کا وَسیلہ کام آگیا

ایک شخص کا بیان ہے کہ میرے استاذ کے ایک رفیق فوت ہوگئے۔ استاذ صاحب نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: "مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ" یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟" جواب دیا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مَغفِرت فرمادی۔" پوچھا: "مُنکَر نَکِیر کے ساتھ کیسی رہی؟" جواب دیا: اُنھوں نے مجھے بِٹھا کر جب سوالات شُروع کئے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے دل میں ڈالا اور میں نے فِرشتوں سے کہہ دیا: "حضرتِ سیّدُنا صدّیقِ اکبر اور حضرتِ سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے واسطے مجھے چھوڑ دیجئے۔" یہ سُن کر ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا: "اس نے بڑی بُزرگ ہستیوں کا وَسِیلہ پیش کیا ہے لہٰذا اس کو چھوڑ دو۔" چنانچہ اُنہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور تشریف لے گئے۔ (شرح الصدور، باب فتنۃ القبر وسوال الملکین، ص ۱۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر مُسلمان کو چاہیے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا اِنتہائی اَدَب واِحترام کے ساتھ ذِکرِ خیر کرے، ان کی عَقِیدت و مَحبّت کو دل میں جگہ دے۔ کیونکہ ان کی مَحبّت میں

اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت ہے اور ان سے بُغْض رکھنا مُنافقت کی علامت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت کا سبب ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو سعید خُدرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، مَحبوبِ رَبُّ الْعزت، مُحْسِنِ انسانیَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو میرے صحابہ میں سے کسی کو بھی بُرا کہے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو۔''

(معجم الاوسط، ۱/۵۰۰، حدیث: ۱۸۴۶)

سَیِّدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

جن کے دُشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
ان سب اہلِ مَحبَّت پہ لاکھوں سلام

نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے انہیں (صحابہ کو) ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا، اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی پکڑ فرمائے۔'' (مشكاة المصابيح، كتاب المناقب، باب مناقب الصحابة، الفصل الثانی، ۲/۴۱۴، حدیث: ۶۰۱۴)

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس کی شرح میں فرماتے ہیں: صحابۂ کرام میں سے کسی کو ستانا در حقیقت مجھے ستانا ہے۔ امام مالک (رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) فرماتے ہیں کہ صحابہ کو بُرا کہنے والا قَتْل کا مُسْتَحِق ہے کہ اس کا یہ عمل عَداوتِ رسول کی دلیل ہے۔'' (مرقاۃ) اور عَداوتِ رسول،

عَداوتِ رَبّ ہے۔ ایسا مردود دوزخ ہی کا مُسْتَحِق ہے۔" (مرآۃ ج۸، ص ۳۴۳، ملخصًا)

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: میرے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بُرا مت کہنا، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی (راہِ خدا میں) خَرچ کر لے تو بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے مُد (یعنی سیر بھر) یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔"

(ابو داؤد، کتاب السنة، باب فی النهی عن سبّ أصحاب رسول الله، ۴/۲۸۲، حدیث: ۴۶۵۸)

اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: "بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر ابُو بکر، عُمر، عُثمان اور علی (رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کی مَحَبَّت کو فرض کر دیا ہے، جیسے نماز، روزہ، زکوۃ اور حج کو تم پر فرض کیا ہے تو جو ان میں سے کسی ایک سے بھی بُغض رکھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی نماز قَبول فرمائے گا، نہ زکوۃ، نہ روزہ اور نہ ہی حج۔ اور اسے قبر سے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسند الفردوس، ۱/۱۷۳، حدیث: ۶۴۵)

وسیلہ تجھ کو بو بکر و عمر، عثمان و حیدر کا الٰہی تُو عطا کر دے ہمیں بھی گھر مدینے میں

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اعلانِ جنگ

امام ابنِ حجر مکی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جس نے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان یا ان میں سے کسی ایک کو بھی گالی دی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اعلانِ جنگ کیا اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اعلانِ

جنگ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ہلاک اور ذَلیل ورُسوا کر دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ عُلمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں کہ اگر کسی کے سامنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان کا بُرائی سے ذِکْر کیا جائے مثلاً ان کی طرف کسی عَیب کی نِسبت کی جائے تو اس میں مُبتلا ہونے سے روکنا نہ صرف واجب ہے بلکہ تمام بُرائیوں کی طرح حَسبِ اِستطاعت پہلے اپنے ہاتھ، پھر زبان اور پھر دل سے اس کا اِنکار کرنا واجب ہے، بلکہ یہ گُناہ سب سے زِیادہ بُرا اور قَبِیْح ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام پر "لعن طعن" کرنا بہت قبیح فعل (یعنی بُرا کام) ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو اُن کی تعریف کرتے ہیں اور یہ گُستاخ ان کی ذات کو طَعَن وتَشْنِیْع کا نشانہ بناتا ہے یقیناً اس کا یہ فعل عقیدے کی کمزوری اور نِفاق کے سبب سے ہے۔ ایسے لوگ آخرت میں تو ذَلیل وخوار اور عذابِ نار کے حَقْدار ہونگے دُنیا میں بھی لوگوں کیلئے نشانِ عبرت بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ

گُستاخ بندر بن گیا

حضرت سیِّدُنا نورُ الدّین عبد الرحمٰن جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی اپنی مشہور کتاب شَواھِدُ النُّبُوَّۃ میں نقل کرتے ہیں تین افراد یَمَن کے سفر پر نکلے ان میں ایک کُوفی (یعنی کوفے کا رہنے والا) تھا جو شیخینِ کریمین (حضرت ابو بکر صِدّیق اور حضرت عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما) کا گُستاخ تھا، اُسے سمجھایا گیا لیکن وہ باز نہ آیا۔ جب یہ تینوں یمن کے قریب پہنچے تو ایک جگہ قیام کیا اور سو گئے۔ جب کُوچ کا وقت آیا تو ان میں

سے دو نے اُٹھ کر وضو کیا اور پھر اُس گستاخ کُوفی کو جگایا۔ وہ اُٹھ کر کہنے لگا: افسوس! میں تم سے اِس منزل میں پیچھے رہ گیا ہوں تم نے مجھے عین اُس وقت جگایا جب شَہَنْشاہِ عرب و عجم، مَحبوبِ ربِّ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم میرے سرہانے تشریف فرما ہو کر ارشاد فرما رہے تھے: اے فاسق! اللہ عَزَّوَجَلَّ فاسِق کو ذلیل و خوار کرتا ہے، اِسی سفر میں تیری شکل بدل جائے گی۔" جب وہ گُستاخ اُٹھ کر وضو کے لیے بیٹھا تو اُس کے پاؤں کی اُنگلیاں مَسخ ہونا (بگڑنا) شُروع ہو گئیں، پھر اُس کے دونوں پاؤں بندر کے پاؤں کے مُشابہ ہو گئے، پھر گُھٹنوں تک بندر کی طرح ہو گیا، یہاں تک کہ اس کا سارا بدن بندر کی طرح بن گیا۔ اُس کے رُفقاء نے اُس بندر نُما گستاخ کو پکڑ کر اُونٹ کے پالان کے ساتھ باندھ دیا اور اپنی منزِل کی طرف چل دیئے۔ غُروبِ آفتاب کے وقت وہ ایک ایسے جنگل میں پہنچے جہاں کچھ بندر جمع تھے، جب اُس نے اُن کو دیکھا تو مُضطرِب (یعنی بے تاب) ہو کر رسّی چُھڑائی اور اُن میں جاملا۔ پھر سبھی بندر اِن دونوں کے قریب آئے تو یہ خائِف (یعنی خوفزدہ) ہو گئے مگر اُنہوں نے ان کو کوئی اَذِیّت نہ دی اور وہ بندر نُما گُستاخ ان دونوں کے پاس بیٹھ گیا اور اِنہیں دیکھ دیکھ کر آنسو بہاتا رہا۔ ایک گھنٹے کے بعد جب بندر واپَس گئے تو وہ بھی اُن کے ساتھ ہی چلا گیا۔ (شواہد النبوۃ ص ۲۰۳)

گردن میں لپٹا ہوا سانپ

حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزّاق فرماتے ہیں: مجھے ایک میِّت کو غسل دینے کے لیے بلایا گیا، جب میں نے اُس کے چِہرے سے کپڑا ہٹایا تو اُس کی گردن میں سانپ لپٹا ہوا تھا، لوگوں نے بتایا کہ یہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان کو گالیاں دیتا تھا۔ (شَرحُ الصُّدور ص ۱۷۳)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاؔر قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اس واقعے کے تحت فرماتے ہیں: **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو گالیاں دینا گناہ، بہُت سخت گناہ، قَطعی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ حضرتِ صَدْرُ الْاَفاضِل مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: مُسلمان کو چاہیے کہ صَحابۂ کِرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوان) کا نہایت اَدَب رکھے اور دل میں ان کی عقیدت و مَحَبَّت کو جگہ دے۔ ان کی مَحَبَّت حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی مَحَبَّت ہے اور جو بَدنصیب صَحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوان) کی شان میں بے اَدَبی کے ساتھ زَبان کھولے وہ دُشمنِ خُدا ورسول ہے۔ مُسلمان ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھے۔ (سوانح کربلا ص ۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت کو دل میں بٹھا کر ان کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے زندگی گُزارنی چاہیے اور جو لوگ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں زبانِ طَعن دراز کرتے ہیں ان کی صُحبتِ بد سے دُور رہنا چاہیے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مزید شان و عظمت جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتابیں کراماتِ صحابہ اور صحابۂ کرام کا عشقِ رسول کا مُطالعہ کیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت پر چلتے ہوئے زِندگی بَسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم نے صحابۂ کرم عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے فَضائل سے مُتعلِّق بیان سُنا، سب سے پہلے آپ نے حضرت سَیِّدُنا بشر حافی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکَافِی کی حکایت سماعت فرمائی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو صحابۂ کرام اور اہلِ بیت اطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے طریقے پر چلنے اوران سے محبت کرنے کے طفیل نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مشرف فرما کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی زبانِ مبارک سے یہ خوشخبری بھی عطا فرمادی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے زمانے کے اولیائے کرام میں بلند وبالا مقام پر فائز ہیں۔ اس حکایت کے بعد ہم نے صحابی کی تعریف سُنی کہ صحابی وہ خوش نصیب انسان ہوتا ہے جو ہوش و ایمان کی حالت میں حُضُورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھے یا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبتِ بابرکت میں حاضر ہوا ہو اور اس کا خاتمہ بھی ایمان پر ہوا ہو سُبْحَانَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! خدا کی قسم کسی عابد کی عبادت نہ کسی ولی کی کَرامت اس مرتبہ کو پہنچ سکتی ہے جو مرتبہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو ایک دیدار سے مل گیا یہ ایسی نعمت ہے جس کے سبب صحابۂ کرام سَعادتوں کی مِعراج پر جا پہنچے۔ نیز آج کے بیان سے ہمیں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ صحابۂ کرام میں بعدِ انبیاء ومُرسَلین وملائکہ تمام مخلوق سے افضل حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں پھر حضرت عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پھر حضرت عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پھر مولی علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم پھر بقیہ عشرۂ مبشرہ یعنی وہ دس خوش نصیب صحابۂ کرام کہ جنہیں حُضور جانِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مِنْبرِ اَقْدس پر جلوہ فرما ہو کر جنّت کی بشارت مَرحمت فرمائی اور حضراتِ حسنین و اصحابِ بدر و اصحابِ بَیْعَۃُ الرِّضْوان کے لیے اَفْضلِیّت ہے اور یہ سب قَطعی جنّتی ہیں۔ اس کے بعد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں نازل ہونے والی آیاتِ مُقدَّسہ اور احادیثِ مُبارَکہ سے مزید ان نُفُوسِ قُدسِیّہ کا مَقام ومرتبہ واضح ہوا۔ پھر اِتباعِ صحابہ کے بارے میں یہ فرمانِ مصطفےٰ بھی سنا کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی پیروی کروگے راہ پا جاؤ گے، اس کے بعد یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام کا وسیلہ بہت ہی فائدہ مند ہے اس کی برکت سے ایک شخص کو قبر میں مُنْکَر نَکِیْر کے سوالات سے نَجات مل گئی۔ اس کے علاوہ گُستاخِ صحابہ کے عِبرت ناک انجام سے مُتعلِّق چند واقعات سُن کر ہمیں یہ بھی درس ملا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں

کی شان میں اَدْنی سی گُستاخی بھی آخرت میں سَخْت سے سَخْت مُشکل میں مُبتلا کرسکتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت اور ان کے طریقے پر چلتے ہوئے زندگی گزارنے اور بے ادب و گُستاخوں کی صحبت سے دور رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت سینوں میں بسانے کے لئے چند مدنی پھول پیشِ خدمت ہیں:

(1) کتب کا مطالعہ کیا جائے۔ مثلاً مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتابیں حکایتیں اور نصیحتیں، خلفائے راشدین، کراماتِ صحابہ، صحابہ کا عشقِ رسول وغیرہ۔

(2) صحابہ کرام علیہم الرضوان سے عقیدت و محبت رکھنے والوں کی صحبت اختیار کی جائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے طریقے پر چلنے کیلئے ایسے عاشقانِ رسول کی صُحْبت انتہائی ضَروری ہے کہ جو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مَحَبَّت کرتے ہوں اَوْلیاءُ اللہ کو مانتے ہوں، جن کے دل فکرِ مدینہ سے معمور ہوں، دن رات آخِرت کی فَلاح کے لئے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشِش میں مَصروف رہتے ہوں، اُن کی آنکھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے روتی اور عِشْقِ رسول میں آنسو بَہاتی ہوں، تو قَوی اُمّید ہے کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہی کیفیّات ہمارے دل میں بھی سَرایَت کرجائیں گی۔

مدرسۃ المدینہ (بالغان): اچّھی صُحبت پانے کے لئے پریشان ہونے کی قطعاً ضَرورت نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اچھی صُحبت پانے کا بہترین ذَریعہ ہے آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور نیکی کی دعوت عام

کرنے کیلئے بارہ مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ حصہ لیجئے ،ان بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام مدرسۃُ المدینہ بالغان بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مختلف مَساجِد میں عُموماً عشا کی نماز کے بعد ہزارہا مدرسۃالمدینہ بالغان کی ترکیب ہوتی ہے جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مَخارِج سے حُرُوف کی دُرُست اَدائیگی کے ساتھ فی سبیل اللہ قراٰنِ کریم سیکھتے ہیں۔

قراٰنِ مجید، فُرقانِ حمید رَبُّ الْاَنام عَزَّوَجَلَّ کا مُبارَک کلام ہے، اس کا پڑھنا، پڑھانا اور سُننا سُنانا سب ثواب کا کام ہے۔ مگر یہ ثواب اسی صورت میں ملے گا جب قرآنِ پاک کو دُرُست تَلَفُّظ کے ساتھ پڑھا گیا ہو ورنہ بسااَوقات ثواب کے بجائے بندہ عذاب کا مُستَحِق بن جاتا ہے مثلاً اَلحَمْدُ میں اگر کوئی (ح) کو (ہ) پڑھے تو اَلْھَمْدُ کا معنی "ہلکا اور کمزور ہو جانا" ہے جبکہ اَلْحَمْدُ کا معنی "تمام تعریفیں" ہے۔ مذکورہ مثال سے معلوم ہوا کہ قراٰنِ مجید کی تِلاوت میں تَلَفُّظ کی غلطی کی وجہ سے کیا سے کیا معنی بن جاتے ہیں اور ایسا کرنے والا قراٰنِ پاک سے اِکْتسابِ فَیض کے بجائے عذاب کا مُستَحِق ہو جاتا ہے۔ قراٰنِ مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنے کے بارے میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "بِلاشُبہ اتنی تجوید جس سے تصحیح (تَص۔حِی۔حِ) حُرُوف ہو (یعنی قواعدِ تجوید کے مطابِق حُرُوف کو دُرُست مخارِج سے ادا کر سکے) اور غَلَط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، فرضِ عَین ہے۔" (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج۶ص۳۴۳)

قراٰنِ مجید پڑھنا اور پڑھانا دونوں ہی باعثِ فضیلت ہیں چنانچہ نبیِّ مُکَرَّم نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُراٰنَ وَعَلَّمَہٗ۔ یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قراٰن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔

(صَحِیحُ البُخارِی ج۳ص۴۱۰حدیث۵۰۲۷)

حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمن سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مسجِد میں قراٰنِ پاک پڑھایا کرتے اور فرماتے: اِسی حدیثِ مبارک نے مجھے یہاں بٹھا رکھا ہے۔

(فَیضُ القَدیر ج۳ص۶۱۸ تحتَ الحدیث ۳۹۸۳)

شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ با قرینہ ہے: "جو شخص جوانی میں قرآن سیکھے قرآن اُس کے گوشت اور خون میں پیوست ہو جاتا ہے اور جو اسے بڑھاپے میں سیکھے اور اسے قرآن بار بار بھول جاتا ہو اور اس کے باوجود وہ اسے نہ چھوڑتا ہو تو اس کیلئے دو اجر ہیں۔" (کنز العمال کتاب الاذکار الحدیث ۲۳۷۸ ج ا ص ۲۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً قرآن پاک پڑھنے کا ثواب اسی صورت میں ملے گا کہ ہم نے حروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ پڑھا ہو گا۔ جو اسلامی بھائی کسی مجبوری کے سبب ابھی تک قرآن پاک نہیں پڑھ سکے تو مدرسۃ المدینہ (بالغان) ان کے لیے بہترین موقع ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ اس کے ذریعے درست مخارج کے ساتھ قرآنِ پاک سیکھنے کے ساتھ ساتھ مختلف دعائیں، نماز و روزہ غُسل وطہارت کے ضروری مسائل اور بہت سی سُنَّتیں اور آداب بھی سیکھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مدرسۃ المدینہ (بالغان) کی برکت سے بہت سے بے عمل افراد کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا اور وہ اپنی گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو گئے۔ آیئے اسی ضمن میں ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

گھر میں مدنی انقلاب: مدینہ پور (دنیاپور، ضلع لودھراں، پنجاب) کے مُقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے پہلے میری عملی حالت اِنتہائی افسوس ناک تھی، نماز روزے سے دور، فَحاشی و بد نگاہی کا دِلدادہ اور دِینی معلومات سے نابلد تھا۔ ہمارا پورا گھرانا ہی

فلموں، ڈراموں کا بے حد شوقین تھا۔ میری تاریک زِندگی میں نیکیوں کی صُبح اس وقت طُلوع ہوئی کہ جب ہم خانیوال شہر میں رہتے تھے ایک دن دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں تَجْوِید و قرأت کے مُطابق قراٰنِ پاک پڑھنے کا ذِہن دیا۔ ان کے سمجھانے پر میں نے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں داخلہ لے لیا اور پابندی سے شرکت کرنے لگا۔ اس کی برکت سے نماز روزہ، وضو وغسل وغیرہ کے مسائل سیکھے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے قریب تر ہوتا چلا گیا، اسی دوران امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل پڑھنے سے فکرِ آخرت کا ذہن ملا۔ جب میں مکمل طور پر مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا تو گھر والوں پر بھی انفرادی کوشش شُروع کر دی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دیئے گئے گھر میں مدنی ماحول بنانے کے 19 مدنی پھولوں پر عمل کی بَرَکت سے ان میں بھی مدنی اِنْقلاب برپا ہو گیا گھر کے تمام افراد دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فلموں ڈراموں کا سلسلہ بھی بند ہو گیا۔ سبھی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر عطاری بن چکے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضِیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نَبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"ہاتھ ملانا سنّت ہے" کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے ہاتھ ملانے کے 14 مَدَنی پھول

(1) دو مُسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحَہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سُنَّت ہے (2) رُخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی مِلا سکتے ہیں (3) نبیِ مُکَرَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ مُعَظَّم ہے: "جب دو مسلمان مُلاقات کرتے ہوئے مُصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خَیرِیت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے رحمتیں زیادہ پُرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خَیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔" (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرانِیّ ج ۵ ص ۳۸۰ رقم ۷۶۷۲)

(4) "جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحَہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم) پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔" (شُعَبُ الْاِیْمَان لِلْبَیْہَقِیّ حدیث ۸۹۴۴ ج ۶ ص ۴۷۱)

(5) ہاتھ مِلاتے وقت دُرُود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے: "یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُم" (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) (6) دو مسلمان ہاتھ مِلانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِنْ

شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قَبول ہو گی ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مَغْفِرت ہو جائے گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

(مُسنَد اِمام احمد بن حَنبل ج۴ ص۲۸۶ حدیث ۱۲۴۵۴)

(7) آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے (8) فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو مُسلمان اپنے بھائی سے مُصافحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے سے عَداوَت نہ ہو تو ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ دونوں کے گزَشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحَبَّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(کَنْزُ الْعُمّال ج۹ ص۵۷)

(9) جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ مِلا سکتے ہیں (10) دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سُنَّت نہیں مُصافَحہ دو ہاتھ سے کرنا سُنَّت ہے (11) بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سُنَّت نہیں (12) ہاتھ مِلانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔ ہاتھ ملانے کے بعد اپنی ہتھیلی چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۱۵ مُلَخَّصاً)

(13) اگر اَمرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے ہاتھ مِلانے میں شَہوت آتی ہو تو اس سے ہاتھ مِلانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شَہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گُناہ ہے (دُرِّ مُختار ج ۲ ص ۹۸)

(14) مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سُنَّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۹۸)

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16

(312صفحات) نیز120صَفَحات کی کتاب "سُنَّتیں اور آداب" ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربِیَّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ　　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ　　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش ہوتے وَقْت اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہو، اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے۔

(فِردوسُ الاخبار بماثور الخطاب، ج ۲ ص ۲۸۴، حدیث ۶۰۸۳)

بیٹھتے، اُٹھتے، جاگتے، سوتے

ہو اِلٰہی مِرا شِعار دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ضَرورتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا دیکھ کر بَیان کروں گا پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً**۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیروی کروں گا نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا قہقہہ لگانے اور

لگوانے سے بچوں گا؟ نظر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الِامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خواب سچ کر دکھایا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرام اپنی خُوشبوئیں، بہاریں اور برکتیں لُٹا رہا ہے۔ یہ وہ مُبارک مہینہ ہے کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی، حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے صاحبزادے حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیْل ذَبِیْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ مِل کر صَبْر و رِضا کا ایسا مَنظر پیش فرمایا کہ جس کی نَظِیر (مثال) نہیں ملتی۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ذُوالْحِج کی آٹھویں (8) رات ایک خواب دیکھا جس میں کوئی کہنے والا یہ کہہ رہا ہے: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اپنے بیٹے کو ذَبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔“ نَویں (9) رات پھر وہی خواب دیکھا، دَسویں (10) رات پھر وہی خواب دیکھنے کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے صُبح اس خواب پر عمل کرنے یعنی بیٹے کی قُربانی کا پکّا اِرادہ فرمالیا۔ (تفسیرِ کبیر، ۹/۳۴۶، از بیٹا ہو تو ایسا، ص ۲۔۳، ملتقطاً) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے بیٹے کی قُربانی کے لئے حضرتِ اِبراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب اپنے پیارے بیٹے حضرتِ اِسمٰعِیْل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جن کی عمر اُس وَقت 7 سال (یا 13 سال یا اِس سے تھوڑی زائد) تھی لے کر چلے۔ (بیٹا ہو تو ایسا، ص ۳) پھر جس طرح حضرت اِسمٰعِیْل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کہا تھا ان کو اُسی طرح باندھ دیا، اپنی چُھری تیز کی، حضرت اِسمٰعِیْل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پیشانی کے بَل لِٹا دیا، اُن کے چہرے سے نظر ہٹالی اور ان کے گلے پر چُھری چلادی، لیکن چُھری نے اپنا کام نہ کیا یعنی گَلا نہ کاٹا۔ اِس وَقت

حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر وَحی نازِل ہوئی۔ چنانچہ پارہ 23 سُوْرَۃُ الصّٰفّٰت آیت نمبر 104 تا 107 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَ فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۰۷﴾	تَرجَمۂ کنزالایمان: ”اور ہم نے اسے نِدا فرمائی کہ اے اِبراہیم بیشک تُو نے خواب سچ کر دِکھائی، ہم ایسا ہی صِلہ دیتے ہیں نیکوں کو، بیشک یہ روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذَبیحہ اس کے صَدْقہ میں دے کر اسے بچالیا۔“

(تفسیر خازن ج ۴ ص ۲۲ ملخّصاً، از بیٹا ہو تو ایسا، ص ۱۲)

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اَعْلٰی مَقامِ صَبْر و رِضا ثابت ہوتا ہے، وہیں حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا حد دَرَجہ مُطِیع و فرمانبردار ہونا بھی ظاہر ہوتا ہے۔

کیا ہر کوئی خواب دیکھ کر اپنا بیٹا ذَبح کر سکتا ہے؟

یاد رہے! کوئی شخص خواب یا غیبی آواز کی بُنْیاد پر اپنے یا دوسرے کے بچّے یا کسی اِنسان کو ذَبح نہیں کر سکتا، کرے گا تو سخت گُنہگار اور عذابِ نار کا حقدار قرار پائے گا۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جو خواب کی بِنا پر اپنے بیٹے کی قُربانی کے لئے تیّار ہو گئے، یہ حَق ہے کیوں کہ آپ نبی ہیں اور نبی کا خواب وَحیِ اِلٰہی ہوتا ہے۔ ان حضرات کا اِمتحان تھا، حضرتِ جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام جَنَّتی دُنبہ لے آئے اور اللہ تعالٰی

کے حکم سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے پیارے بیٹے کے بجائے اُس جَنَّتی دُنبے کو ذَبح فرمادیا۔

(بیٹا ہو تو ایسا، ص۱۹)

آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام ''ابراہیم'' ہے۔ اِبراہیم سُریانی زبان کا لَفظ ہے۔ اس کے معنیٰ ہیں اَبٌ رَحِیْمٌ (یعنی مہربان باپ) چُونکہ آپ بچّوں پر بہت مہربان تھے۔ نیز مہمان نَوازی اور رَحْم و کرم میں آپ مَشْہور ہیں، اسی لیے آپ کو اِبْراہیم کہا جاتا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اِبْراہیم اَصْل میں ابرم تھا۔ جس کے مَعْنیٰ ہیں بُزُرگ، چُونکہ آپ بہت سے اَنْبیائے کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے والد ہیں اور سارے دِینوں میں آپ کی عِزّت، حتّٰی کہ مُشرکینِ عَرَب بھی آپ کی عَظمت کرتے تھے، اس لیے آپ کا نامِ نامی اِبْراہیم ہوا۔ (تفسیرِ نعیمی ۱/۶۱۸، ملتقطاً) آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کُنْیَت اَبُوالضَّیْفان (بہت مہمان نواز) ہے۔ کیونکہ آپ کا گھر سڑک کے کِنارے تھا جو بھی وہاں سے گُزرتا آپ اس کی مہمان نوازی کرتے تھے۔ (تفسیرِ خازن، تحت قولہ و من احسن دینا ممن اسلم، ۱/۴۳۴) آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وِلادت سرزمینِ ''اَہْواز'' کے مقام ''سوس'' میں ہوئی پھر آپ کے والد آپ کو ''بابِل'' ملکِ نَمْرود میں لے آئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حکمت و دانائی سے سَرفراز فرمایا اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو زمین و آسمان کی تمام اَشْیاء کا مُشاہدہ بھی کرایا۔ چُنانچہ اِرْشادِ رَبّانی ہے: ﴿وَ كَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ۝۷۵﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اسی طرح ہم اِبْراہیم کو دِکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور اس لئے کہ وہ عَیْنُ الْیَقِیْن والوں میں ہو جائے۔ (پارہ:۷، الانعام:۷۵)

10 خاص فضیلتیں:

آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دس (10) ایسی فضیلتیں حاصل ہیں جو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ

خاص ہیں۔وہ فضیلتیں یہ ہیں:❓... رَسُولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سب سے اَفْضَل ہیں ❓... حضرت اِبْراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہی اپنے بعد آنے والے سارے اَنْبِیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے والِد ہیں۔(بہارِ شریعت،۱/۵۲)❓... ہر آسمانی دِیْن میں آپ ہی کی پَیْرَوِی اور اِطاعَت ہے ❓... ہر دِیْن والے آپ کی تَعْظِیم کرتے ہیں ❓... آپ ہی کی یاد قربانی ہے ❓... آپ ہی کی یادگار حَج کے اَرْکان ہیں ❓... آپ ہی کَعْبہ شریف کی پہلی تَعْمِیْر کرنے والے یعنی اسے گھر کی شَکْل میں بنانے والے ہیں ❓... جس پتھر (مَقامِ اِبْراہیم) پر کھڑے ہو کر آپ نے کَعْبہ شریف بنایا وہاں قِیام اور سجدے ہونے لگے ❓... مُسلمانوں کے فوت ہو جانے والے بچّوں کی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور آپ کی بیوی صاحِبہ حضرتِ سارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا عالَمِ بَرزَخ میں پَروَرِش کرتے ہیں ❓... قیامت میں سب سے پہلے آپ ہی کو عُمدہ لباس عَطا ہو گا اس کے فوراً بعد ہمارے حُضورِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو۔(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۶۲۱ مُلَخَّصًا، از بیٹا ہو تو ایسا، ص:۲۱، بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سب سے اَولیٰ و اَعْلیٰ ہمارا نبی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آخری فضیلت کہ قِیامت والے دن سب سے پہلے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عُمدہ لباس ملے گا بعد میں ہمارے نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو، اسے سُن کر کسی کے ذِہن میں یہ خیال آسکتا ہے کہ حضرت سَیِّدُنا اِبْراہیم عَلَیْہِ السَّلَام حُضُور سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اَفْضَل ہیں۔ بروزِ قیامت سب سے پہلے حضرتِ سَیِّدُنا اِبْراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو حُلَّہ عَطا کیا

جانا اپنی جگہ، مگر اَفْضَل ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرہ کی آیت نمبر 253 میں اِرْشاد فرماتا ہے:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ	تَرْجَمۂ کنزالایمان: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔

صَدْرُ الاَفاضِل حضرتِ علامہ مُفْتی سَیِّد محمد نَعِیْمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان کہ "کوئی وہ ہے جسے سب پر دَرَجوں بُلند کیا" کے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں: اس سے مُراد حُضُور پُرنُور سَیِّدِ اَنْبیاء محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں کہ آپ کو بدَرَجاتِ کَثِیرہ (بہت سے دَرجوں کے سبب) تمام اَنْبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام پر اَفْضَل کیا۔ اس پر تمام اُمَّت کا اِجْماع ہے اور بکثرت اَحادِیث سے ثابت ہے۔ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وہ خَصائِص و کَمالات جن میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تمام اَنْبیاء پر فائِق و اَفْضَل ہیں اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کوئی شریک (یعنی ہم پلّہ) نہیں، بے شُمار ہیں کہ قرآنِ کریم میں یہ اِرْشاد ہوا "دَرَجوں بُلند کیا" ان دَرَجوں کی کوئی شُمار قرآنِ کریم میں ذِکْر نہیں فرمائی تو اب کون حد لگا سکتا ہے۔ (خزائن العرفان، پارہ:۳، بقرہ: تحت الآیہ: ۲۵۳، ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا و مَولیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام اَنْبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام سے اَفْضَل ہیں۔ یہاں تک کہ جنابِ اِبْراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی جو خَصائِص و کَمالات اور بُلند مَراتِب حاصل ہوئے وہ بھی ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا صَدْقہ

ہے۔ کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدْقے سے ہی دُنْیَاوَمَافِیْھَا(دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب) کو پیدا کیا گیا۔ اَعْلٰی حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی حقیقت کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہوتے کہاں خلیل و بِنا، کَعبہ و مِنٰی
لَوْلاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۳)

بنے دو جہاں تمہارے لیے:

یعنی اَعْلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ فرمارہے ہیں: ہر کسی کا وُجود حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فَیضِ نُور سے ہے۔ اگر حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نہ ہوتے تو نہ کعبہ تعمیر کرنے والے حضرت خَلِیْلُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام ہوتے، نہ کعبہ شریف کی بُنیاد رکھی جاتی اور نہ ہی مِنٰی کی رونقیں ہوتیں۔(شرح حدائقِ بخشش از مولانا حسن قادری، ص:۵۸۵) تو عالَم کی پیدائش بھی حُضُورِ پُرنُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طُفیل ہوئی ہے اور اس کائناتِ رنگ و بُو میں چہل پہل بھی میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَم قَدَم سے ہے۔ جب خالقِ اَرْض و سَماوات عَزَّوَجَلَّ نے کائنات بَسانے کا اِرادہ فرمایا تو اس نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نُور کی تخلیق فرمائی، اس وَقْت نہ جِنّ تھے نہ اِنْسان، نہ لَوح تھی نہ قَلَم، نہ جَنَّت و دوزخ، نہ حُور و مَلک تھے، نہ زمین و فَلَك اور نہ ہی یہ مِہر و ماہ وُجود میں آئے تھے۔ اس وَقْت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب کے نُور سے لَوح و قَلَم اور عَرش و کُرسی پیدا فرمائے، پھر اس نُورِ پاک سے آسمان و زمین اور جَنَّت و دوزخ کو بنایا، غرض یہ کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ پاک ہی مَقْصَدِ تخلیقِ

کائنات ہے۔ جیسا کہ حدیثِ قُدسی کا مفہوم ہے۔

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو وَحی بھیجی: اے عیسیٰ! محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر اِیمان لاؤ! اور تمہاری اُمّت میں سے جو لوگ اُن کا زمانہ پائیں، انہیں بھی حکم کرنا کہ اُن پر ایمان لائیں ''فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَاخَلَقْتُ اٰدَمَ وَلَا الْجَنَّۃَ وَلَا النَّارَ'' یعنی کیونکہ اگر محمدِ عربی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی نہ ہوتی تو میں نہ آدم کو پیدا کرتا اور نہ ہی جَنَّت و دوزخ بناتا۔'' جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا تو وہ اس وَقت جُنبِش کر رہا تھا میں نے اس پر ''لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ'' لکھ دیا، پس وہ ٹھہر گیا۔ (الخصائص الکبریٰ، باب خصوصیتہ بکتابۃ اسمہ الشریف... الخ، ۱/۱۴) گویا کہ اس کائنات کی سب رونقیں حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہی کے سبب سے ہیں۔

حدیثِ قُدسی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے: لَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنْیَا وَاَھْلَھَا لِاُعَرِّفَھُمْ کَرَامَتَکَ وَمَنْزِلَتَکَ عِنْدِیْ وَلَوْلَاکَ یَامُحَمَّدُ! مَاخَلَقْتُ الدُّنْیَا۔ یعنی اے میرے حبیب (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! میں نے دُنیا اور اَہلِ دُنیا کو اس لیے پیدا کیا کہ جو عِزّت و مَنزِلت تمہاری میرے یہاں ہے، میں ان کو اس کی پہچان کرادوں اور اے میرے حبیب (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اگر تم نہ ہوتے تو میں دُنیا کو پیدا نہ کرتا۔ (تاریخ دمشق، ۳/۵۱۸، از ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۵۲۱) معلوم ہوا کہ دُنیا کی تمام اَشیا یہاں تک کہ جُملہ اَنبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی وُجُود کی دولت ہمارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے تَوَسُّل سے ملی ہے، آپ ہی اَصلِ کائنات اور مَنبعِ مَوجُودات ہیں۔ اسی لیے تو اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں۔

(1) زمین و زماں تمہارے لیے، مکین و مکاں تمہارے

چُنیِں و چُناں تمہارے لیے، بنے دو جہاں تمہارے لیے

(2) فِرِشتے خِدَم، رسولِ حِشَم، تمامِ اُمَم، غلامِ کَرَم

وُجُود و عَدَم، حُدُوث و قِدَم، جہاں میں عِیاں تمہارے لیے

(حدائقِ بخشش، ص۳۴۸)

اشعار کی وضاحت:

(1) یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ ساری زمین آپ کی خاطر بنائی گئی، جتنے بھی زمانے آئے، آپ ہی کی خاطر، یہ مکان یعنی آبادیاں بھی آپ کی خاطر اور ان مکانوں کے مکین بھی آپ کی خاطر، چنین وچناں یعنی ایساویسا ہر شئے آپ کی خاطر بلکہ دونوں جہاں ہی آپ کے لیے ہیں۔

(2) یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! فرشتے آپ کے خدمت گزار ہیں، انبیاء ورُسل عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خیر خواہ ہیں، تمام اُمّتیں آپ کے کرم کی بھکاری ہیں، وجود ہو یاعِدَم یعنی ہونا ہو یانہ ہو، عالَمِ حدُوث ہو یاقِدَم یعنی زندگی ہو یاموت، نیاہو یاپُرانا، رات ہو یادِن ان سب کی جلوہ سامانیاں آپ کی ذاتِ بابرکات کے طفیل ہیں۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قوم کو نیکی کی دعوت دینا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ اِبۡراہیم خَلِیۡلُ اللّٰہ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد تمام اَنۡبیا عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں سب سے بڑا

رُتبہ عَطا فرمایا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مُقرَّب و محبوب بندوں کو آسانیوں کے ساتھ ساتھ بہت سی مُشکلات میں مُبتلا فرما کر ان کی آزمائش بھی فرماتا ہے اور یہ نُفُوسِ قُدسیہ حَرفِ شکایت زبان پر لانے کے بجائے ہمیشہ خَندہ پیشانی کے ساتھ ان مَصائِب و آلام کو برداشت کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی کئی چیزوں کے ذریعے آزمایا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے ہر اِمتحان میں کامیاب ہوئے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم شِرک کی لَعنَت میں مُبتلا تھی۔ جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اِعلانِ نَبوّت فرمایا تو سب سے پہلے اپنے اَہل و عِیال میں سے اپنے چچا سے آغاز فرمایا اور اُسے شِرک سے باز رہنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ہی مَعبودِ حقیقی ماننے کی دعوت دی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا چچا آپ کی بات ماننے کی بَجائے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا دُشمن ہو گیا۔ قرآنِ پاک میں یہ واقعہ یُوں بیان کیا گیا ہے: چُنانچہ پارہ 16، سورۂ مریم، آیت نمبر 42،43 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَ لَا یُبْصِرُ وَ لَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْــٴًـا ﴿۴۲﴾ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ یَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِیْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِیًّا ﴿۴۳﴾	تَرجَمۂ کنزالایمان: جب اپنے باپ سے بولا اے میرے باپ کیوں ایسے کو پُوجتا ہے جو نہ سنے نہ دیکھے اور نہ کچھ تیرے کام آئے اے میرے باپ بیشک میرے پاس وہ علم آیا جو تجھے نہ آیا تو تُو میرے پیچھے چلا آمیں تجھے سیدھی راہ دِکھاؤں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیتِ مُبارکہ میں حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے چچا کو باپ سے تعبیر کیا گیا ہے، اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے حضرتِ صَدرُ الْاَفاضِل مولانا مُفتی سیّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قامُوس میں ہے کہ آزر، حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے چچا کا نام

ہے۔امام علامہ جلالُ الدِّین سِیُوطی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے مَسالک الحُنَفاء میں بھی ایسا ہی لکھا ہے، چچا کو باپ کہنا تمام مُمالک میں معمول ہے بالخُصُوص عرب میں ،قرآنِ کریم میں ہے ﴿نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآىٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا﴾''اس میں حضرت اِسْمٰعِیْل کو حضرت یعقوب کے آباء میں ذِکر کیا گیا ہے باوُجُود یکہ آپ عَم (یعنی چچا) ہیں۔(خزائن العرفان، ص ۲۶۱)

اَلْغَرَض آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے چچا کو ہر طرح سے سمجھایا، لیکن وہ اپنے آباوَاَجداد کے دِیْن کو چھوڑنے پر راضی نہ ہوا اور اِنْتِہائی سَخْت لہجے میں جواب دیا، جسے قرآنِ پاک نے پارہ 16، سورۂ مریم کی آیت نمبر 46 میں ان لَفْظوں سے بیان فرمایا ہے:

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰۤاِبْرٰهِیْمُۚ لَىٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَ اهْجُرْنِیْ مَلِیًّا(۴۶)	تَرْجَمَۂ کنزالایمان: بولا کیا تُو میرے خُداؤں سے مُنہ پھیرتا ہے اے ابراہیم بیشک اگر تُو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھراؤ کروں گا اور مجھ سے زَمانہ دراز تک بے علاقہ ہو جا۔

ٹھنڈی آگ:

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے چچا نے جب آپ کی بات ماننے سے اِنکار کیا اور وہ بھی آپ کا دُشمن ہو گیا تو اس کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کو دعوت دی تو اُنہوں نے بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی بات ماننے سے اِنکار کر دیا۔ مگر آپ عَلَیْہِ السَّلَام مُسلسل اپنی قوم کو نیکی کی دعوت دینے اور اُنہیں کُفر و شِرک کی اَندھیری وادِیوں سے نکالنے کے لیے کمربستہ رہے مگر وہ باز نہ آئے اور وہ بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے دُشمن ہو گئے اور

کہنے لگے۔﴿قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ﴾ترجَمۂ کنزالایمان: بولے انہیں قتل کردو یا جلادو۔ (پارہ:۲۰، العنکبوت:۲۴)صَدرُ الاَفاضِل حضرت مُفتی سَیِّد محمد نَعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نمرود اور اس کی قوم آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو جلا ڈالنے پر مُتَّفِق ہو گئی اوراُنہوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک مکان میں قید کر دیا اور قَریہ کُوثٰی میں ایک عِمارت بنائی اور ایک مہینہ تک بکوششِ تمام قسم قِسم کی لکڑیاں جَمْع کیں اورایک عظیم (بڑی) آگ جلائی، جس کی تَپِش سے ہَوا میں پرواز کرنے والے پَرندے جَل جاتے تھے اور ایک منجنیق (مَن۔جَ۔نِیق۔پتھر پھینکنے کی توپ) کھڑی کی اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو باندھ کراس میں رکھ کر آگ میں پھینکا، اس وَقْت آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی زبانِ مُبارَک پر تھاحَسْبِیَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے کافی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز)، جبریلِ اَمین عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے عَرض کیا کہ کیا کچھ کام ہے ؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا تم سے نہیں، جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: تو اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے سوال کیجئے ! فرمایا: سوال کرنے سے اس کا میرے حال کو جاننا میرے لئے کفایت کرتا ہے۔(خزائن العرفان، پارہ:۱۷، الانبیا، تحت الآیۃ:۶۸)تب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس آگ کو حکم فرمایا ﴿یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ ﴿۶۹﴾﴾ترجَمۂ کنزالایمان: اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر۔ (پارہ:۱۷، الانبیا:۶۹) تو آگ نے سوا آپ کی بندش (رسیوں وغیرہ) کے اور کچھ نہ جلایا اور آگ کی گرمی زائل ہو گئی اور روشنی باقی رہی۔ (خزائن العرفان، پارہ:۱۷، الانبیا، تحت الآیۃ:۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آزمائش پر صَبْر انبیاء کا طریقہ ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے

اپنی قوم کو دِیْنِ حق کی دعوت دینے میں کیسی ہِمّت، اِستقامت، حوصلے اور صَبْر سے کام لیا۔ پہلے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے گھر والے آپ کے دُشمن ہوئے، پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم بھی دُشمن ہوگئی، اس کے باوُجُود آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے دعوتِ دِیْن پہنچانا تَرک نہ فرمایا، بلکہ ان کی اِصْلاح کی کوشش جاری رکھی۔ یہاں تک کہ اُنہوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو زِنْدہ آگ میں جَلانے کا فیصلہ کر لیا، تَب بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان کے آگے جُھکنا گوارا نہ کیا اور کَمالِ صَبْر دیکھئے! اُس وَقْت حضرتِ سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے حاضِر ہو کر عرض بھی کی کہ کوئی حاجت ہے تو فرمائیں پُوری کر دوں؟ مگر قُربان جایئے! حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر کہ اس وَقْت بھی صَبْر و رِضا کے پیکر بنے رہے۔ اِس واقعے سے اُن اسلامی بھائیوں کو بھی دَرْس حاصل کرنا چاہیے جو راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں نیکی کی دعوت دیتے ہوئے پیش آنے والی مُصیبتوں پر شِکْوہ کرتے نظر آتے ہیں۔ یاد رکھئے! دِیْن کی تبلیغ کرنا اَنْبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سُنَّتِ کریمہ ہے اور اس راہ میں ملنے والی تکلیفوں پر صَبْر کرنا بھی اِنہی مُقَدَّس ہستیوں کا طریقہ ہے۔ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اَنبیا و مُرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم اور اَوْلیائے کاملین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کی آزمائش فرماتا ہے اور ان مَصائِب و آلام پر صَبْر کرنے پر وہ رَحیم و کریم رَبّ عَزَّوَجَلَّ اپنی رحمت سے اُنہیں بے شُمار اَجْر و ثواب اور بُلند دَرَجات سے بھی نوازتا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی نیکی کی دعوت دیتے وَقْت کہیں مُشکلات اور مُصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے تو رِضائے اِلٰہی کی خاطِر اسے برداشت کرتے ہوئے صَبْر سے کام لیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے اَجْر و ثواب کا خزانہ ہمارے ہاتھ آئے گا۔ اس ضِمن میں دو فَرامینِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے اور عمل کا جذبہ پیدا کیجئے۔

(1)"جس نے مُصیبت پر صَبْر کیا یہاں تک کہ اس (مُصیبت) کو اچّھے صَبْر کے ساتھ لوٹا دیا تواللہ تبارَکَ وَتعالیٰ اس کے لئے تین سو(300) دَرَجات لکھے گا، ہر ایک دَرَجہ کے مابَین (یعنی درمیان) زمین وآسمان کا فاصِلہ ہو گا۔" (اَلْجَامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطِی ص۳۱۷حدیث ۵۱۳۷)

(2)"اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کو تکلیف میں مُبتلا رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ تکلیف اس کے تمام گُناہ مِٹا دیتی ہے۔ (المستدرک، کتاب الجنائز، باب المریض یکتب لہ من۔۔۔۔۔۔الخ، الحدیث:۱۳۲۶، ج۱، ص۶۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِشْق کے اِمتحاں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجہ مُحْتَرمہ حضرت بی بی ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بَطْنِ مُبارَک سے پیدا ہوئے۔ان کی پیدائش کے بعد آپ (حضرت سَیِّدُنا ابراہیم) عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر وَحْی نازِل ہوئی کہ آپ حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور اِسْمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کو اُس سَر زمین میں چھوڑآئیں جہاں بے آب و گیاہ (یعنی بے رونق) میدان اور خُشک پہاڑیوں کے سِوا کچھ بھی نہیں ہے۔ چُنانچہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور حضرت اِسْمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کو ساتھ لے کر سفر فرمایا اور اُس جگہ آئے جہاں کَعْبۂ مُعَظَّمہ ہے۔ یہاں اس وَقْت نہ کوئی آبادی تھی نہ کوئی چشمہ، نہ دُور دُور تک پانی یا آدمی کا کوئی نام و نشان تھا۔ ایک توشہ دان میں کچھ کھجوریں اور ایک مشک میں پانی، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام وہاں رکھ کر روانہ ہو گئے۔ حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فریاد کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی اس سُنسان بیابان میں جہاں نہ کوئی مُونِس ہے نہ غمخوار، آپ ہمیں بے یارومَدَدگار چھوڑ کر کہاں جارہے ہیں؟ کئی بار حضرت ہاجرہ رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے آپ کو پُکارا مگر آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آخر میں حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے سُوال کیا کہ آپ اِتنا فرما دیجئے کہ آپ نے اپنی مَرضی سے ہمیں یہاں لاکر چھوڑا ہے یا خُداوَندِ قُدُّوس عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے آپ نے ایسا کیا ہے؟ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ اے ہاجرہ! میں نے جو کچھ کیا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے کیا ہے۔ یہ سُن کر حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا کہ اب آپ جایئے، مجھے یقینِ کامل اور پُورا پُورا اِطمینان ہے کہ اللہ کریم عَزَّوَجَلَّ مجھے اور میرے بچے کو ضائع نہیں فرمائے گا۔ چند دنوں میں کھجوریں اور پانی خَتْم ہو جانے پر حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر بُھوک اور پیاس کا غَلَبہ ہوا اور ان کے سینے میں دُودھ خُشک ہو گیا اور بچہ بُھوک و پیاس سے تڑپنے لگا۔ حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پانی کی تلاش و جُستجو میں سات (7) چکر صَفا و مَروَہ کی دونوں پہاڑیوں کے لگائے، مگر پانی کا کوئی سُراغ دُور دُور تک نہیں ملا۔ حضرت اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام پیاس کی شدت سے ایڑیاں پٹک پٹک کر رو رہے تھے۔ حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ کی ایَڑیوں کے پاس زَمین پر اپنا پیر مار کر زمزم کا چشمہ جاری کر دیا۔ ایک روایت کے مُطابِق حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ایڑی سے جاری ہوا (مراۃ المناجیح، ۴/۶۷) اس پانی میں دُودھ کی خاصِیَّت تھی کہ یہ غِذا اور پانی دونوں کا کام کرتا تھا۔ چنانچہ یہی زَمْزَم کا پانی پی پی کر حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور حضرت اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام زِندہ رہے۔ یہاں تک کہ حضرت اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام جوان ہو گئے اور شِکار کرنے لگے تو شِکار کے گوشت اور زَمْزَم کے پانی پر گُزر بسر ہونے لگی۔ پھر قبیلہ جُرہُم کے کچھ لوگ اپنی بکریوں کو چَراتے ہوئے اس میدان میں آئے اور پانی کا چشمہ دیکھ کر حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اِجازت سے یہاں آباد ہو گئے اور اس قبیلہ کی ایک لڑکی سے حضرت اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام کی شادی بھی ہو گئی اور رَفتہ رَفتہ یہاں ایک آبادی ہو گئی۔

(عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۱۴۵، ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِطاعت گُزار ہو تو ایسا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ حضرت سَیِّدُنا اِبْراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اپنے رَبّ تَعَالٰی کے بہت ہی اِطاعت گُزار اور فرمانبردار تھے کہ (آپ نے رِضائے اِلٰہی کی خاطر اپنا) وہ بچہ جس کو بڑی دُعاؤں کے بعد بڑھاپے میں پایا تھا، جو آپ کی آنکھوں کا نُور اور دل کا سُرور تھا، فِطری طور پر حضرت اِبْراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اس کو کبھی اپنے سے جُدا نہیں کرسکتے تھے، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر اپنے پیارے فَرزَند اور زوجہ کو وادیٔ بَطحا کی اُس سُنسان جگہ پر چھوڑ آئے جہاں سَر چُھپانے کو دَرَخْت کا پتّا اور پیاس بُجھانے کو پانی کا ایک قَطرہ بھی نہیں تھا، نہ وہاں کوئی یار ومَدَدگار، نہ کوئی مُونِس و غمخوار۔ ہم میں سے کوئی ہوتا تو شاید اِس کے تَصَوُّر ہی سے اُس کے سینے میں دل دَھڑکنے لگتا، بلکہ شِدَّتِ غَم سے دل پَھٹ جاتا۔ مگر حضرت ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ حکم سُن کرنہ فِکْر مَند ہوئے، نہ ایک لمحہ کے لئے سوچ بِچار میں پڑے، نہ رَنج و غَم سے نِڈھال ہوئے بلکہ فوراً ہی اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا حکم بَجالانے کے لئے بیوی اور بچے کو لے کر مُلکِ شام سے سَرزمینِ مکہ میں چلے گئے اور وہاں بیوی بچے کو چھوڑ کر ملکِ شام واپس آگئے۔ اَللّٰہُ اَکْبَر! اس جذبۂ اِطاعَت شِعاری اور جوشِ فرمانبرداری پر ہماری جاں قُربان!

اے کاش! ہم بھی رِضائے اِلٰہی کی خاطِر اِسلام کی تَروِیج واِشاعَت کرنے، سُنَّتیں سیکھنے اور لوگوں میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے خُود بھی اور اپنے جِگر پاروں، آنکھوں کے تاروں کو خُود سے

جُدا کر کے کئی سالوں یا مہینوں کیلئے نہیں بلکہ مہینے میں صِرف تین (3) دن کیلئے راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر پر روانہ کرنے والے بن جائیں۔ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں اپنے سمجھدار اور بڑے بچوں کے ساتھ خُود بھی شِرکت کرنا ہمارا مَعْمُول بن جائے۔ داڑھی، عمامہ شریف اور دیگر سُنَّتوں پر عمل کرنے اور اپنے بچوں کو بھی سُنَّتوں پر عمل کی ترغیب دِلانے کی سَعادَت نصیب ہو جائے۔

سُنَّتوں کی کروں خُوب خِدمت ہر کسی کو دُوں نیکی کی دعوت
نیک میں بھی بنوں اِلتجا ہے یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

راضی برضائے اِلٰہی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ساری زِنْدگی راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں قُربانیاں دیتے ہوئے گُزری۔ جب بھی حکمِ خُداوَنْدی آیا تو آپ نے تعمیل کرتے ہوئے کبھی گھر والوں کو شِرک سے روکا تو کبھی قوم کو نیکی کی دعوت دے کر ان کی مُخالَفَت جھیلی، کبھی بادشاہِ وَقْت کو توحید و رِسالت کا پیغامِ حق سُنایا تو کبھی اپنے قوم کے ہاتھوں آتَش کَدے میں جلنا پڑا، بڑی چاہتوں اور مُرادوں کے بعد بُڑھاپے میں حاصل ہونے والے شِیر خوار بیٹے کو اس کی والدہ کے ساتھ لَق ودَق (یعنی ویرانہ) بیابان اور چٹیل میدان (وہ میدان جہاں کوئی سایہ دار درخت نہ ہو) میں رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے بِغَیْر کسی دُنیوی سَہارے کے اَکیلا چھوڑ دیا، تو کبھی اسی بیٹے کی نرم و نازُک گردن پر اپنے ہاتھوں سے چُھری

چلانے تک گُریز نہ کیا۔ اَلْغَرَض آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی تمام زِندگی اِطاعتِ الٰہی میں بَسَر ہوتی نظر آتی ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی داستانِ حیات کا ایک ایک گوشہ رِضائے اِلٰہی میں راضی رہنے کا دَرْس دیتا ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا ہر حال میں راضی بَرضائے اِلٰہی رہنے کا جَذبہ صَد کروڑ مَرحبا! کاش! کہ ہم بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرح اپنے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا میں راضی رہنے والے بن جائیں، کاش! کہ ہم بھی اِطاعتِ اِلٰہی سے مَعْمُور زِندگی بَسر کرنے والے بن جائیں۔

حضرت سَیِّدُنا اِبْراہیم عَلَیْہِ السَّلَام راہِ خُدا میں اپنی اَوْلاد تک قربان کرنے کو تیار ہوگئے، اے کاش! ہم اپنا کچھ وَقْت ہی راہِ خُدا میں صَرف کرنے والے بن جائیں۔ خُوب خُوب مدنی قافلوں میں سَفر کرنے کے ساتھ ساتھ مدنی اِنْعامات کے عامل اور مدنی کاموں کی دُھوم مَچانے والے بن جائیں۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حَیاتِ طَیِّبہ سے ہمیں یہ بھی دَرْس مِلتا ہے کہ ہم پر کتنی ہی بڑی مُصِیبت کیوں نہ آجائے اور کیسی ہی بڑی آزمائش میں کیوں نہ مُبْتلا ہو جائیں، لیکن اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا میں راضی رہتے ہوئے صَبْر و شُکْر کے ساتھ اُس وَقْت کو گُزارنا چاہیے۔ بالفرض! اگر ہم کسی مُصِیبت کا شکار ہو بھی جائیں، تَب بھی واویلا مَچانے کے بجائے خُود کو ملنے والے ثوابِ عظیم کی طرف نظر کرنی چاہیے۔ کتنی ہی نعمتیں ایسی ہیں جو بن مانگے ہمیں عطا ہوئی ہیں اور ان کا سلسلہ بڑھتا ہی چلا جارہا ہے۔ یقیناً خُدائے اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن عَزَّوَجَلَّ کی بے شُمار نِعْمتیں ساری کائنات کے ذَرّے ذَرّے پر بارِش کی بُوندوں، دَرَخْتوں کے پتّوں، سمندر کے قطروں اور ریت کے ذرّوں سے زیادہ ہر لمحہ، ہر گھڑی بن مانگے طُوفانی بارشوں سے تیز تَر برس رہی ہیں۔ جن کو شُمار کرنے کا تَصَوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا اور اس کا اِعْلان اللہ عَزَّوَجَلَّ خُود اپنے پیارے کلام میں فرمارہا ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ (پارہ:۱۳، ابراہیم:۳۴)	تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کر سکو گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اس میں کوئی شک نہیں کہ بندہ کسی وَقْت، کسی لمحے، کسی بھی حالت میں اپنے خالق ومالک عَزَّوَجَلَّ کی بے حَدو بے عَدد نعمتوں سے لا تعلُّق نہیں ہو سکتا۔ اس لیے اگر کوئی آزمائش کی گھڑی مُقدَّر میں آ ہی جائے، یا کوئی نِعْمت خَتم ہو جائے، تب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دوسری لا تَعداد نِعْمتیں تو مَوْجُود ہوتی ہیں۔ لہٰذا عقلمند وہی ہے جو ایسے لمحات میں صَبْر کا دامن نہ چھوڑے اور رِضائے اِلٰہی کی خاطر اسے برداشت کرے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے اَجْر و ثواب کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ ہمارے ہاتھ آئے گا۔ چنانچہ دو فرامینِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے:

مُسلمان کو جو بھی تکلیف، اَذِیَّت، اَندیشہ، غم اور مَلال پہنچے یہاں تک کہ اگر اس کو کانٹا بھی چُبھ جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان تکالیف کے سبب اس کے گُناہ مِٹا دیتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب کفارۃ المرض، الحدیث ۵۶۴۰، ج۴، ص۳)

قیامت کے دِن جب مُنادی نِدا کریگا: کون ہے جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قَرض ہے؟ تو مخلوق کہے گی: ایسا کون ہے جس کا قرض اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہو؟ فِرشتے کہیں گے: وہ جسے (دُنیا میں) ایسی مُصیبت میں مُبْتلا کیا گیا جس سے اس کا دِل غمگین ہوا، آنکھوں سے آنسو بَہے لیکن اس نے ثواب کی اُمید پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے صَبْر کیا آج وہ کھڑا ہو جائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنا اَجر لے لے۔

(نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں، ص ۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قُربانی کی اَہمیَّت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے اَندر صَبْر و شُکْر جیسی عادات پیدا کرنے کی کوشش کریں اوران اَوصافِ حمیدہ کو اپنی ذات پر نافذ کرنے کا ایک بہترین ذَرِیعہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنے اَسْلاف کی سیرت و کردار کا مُطالَعہ کریں۔ جب اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اَوْلیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے واقعات پڑھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کے کرداروں کی مَدَنی مَہک سے ہماری زِندگی بھی مَہک اُٹھے گی۔ آج ہم نے حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُتَعَلِّق سُنا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ساری زِنْدگی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت و فرمانبرداری میں گُزاری، حکمِ خُداوَنْدی میں اپنا تَن، مَن، دھن فِدا کرنے کا عملی مُظاہَرہ کیا، یہاں تک کہ چاند سا بیٹا بھی راہِ خدا میں قُربان کرنے سے دَریغ نہیں کیا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی یہ اَدا اتنی پسند آئی کہ تمام اُمَّتِ مُسلمہ کو حکم فرمادیا کہ تم بھی میرے خلیل (عَلَیْہِ السَّلَام) کی اس اَدا پر عمل کرتے ہوئے جانور ذَبْح کیا کرو۔ چُنانچہ ہر بالغ، مُقیم، مُسلمان مَرد و عورت، مالکِ نِصاب پر قُربانی واجِب ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۲، ملتقطاً) مالکِ نصاب ہونے سے مُراد یہ ہے کہ اُس شخص کے پاس ساڑھے باوَن (52.5) تولے چاندی یا اُتنی مالیَّت کی رَقم یا اِتنی مالیَّت کا تِجارت کا مال یا اتنی مالیَّت کا (حاجاتِ اصلیہ سے زائد) سامان ہو اور اُس پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یا بندوں کا اِتنا قَرضہ نہ ہو جسے اَدا کرکے بیان کردہ نِصاب باقی نہ رہے۔ (عالمگیری، ۱/۱۸۷، ملخصاً) فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: حاجتِ اَصلِیّہ (یعنی ضَروریاتِ زندگی) سے مُراد وہ چیزیں ہیں جن کی عُموماً انسان کو ضَرورت ہوتی ہے اور ان کے بِغیر گُزر اَوْقات میں شدید تنگی و دُشواری محسوس ہوتی ہے جیسے رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے، سُواری، علمِ دین سے مُتَعَلِّق کتابیں اور پیشے سے مُتَعَلِّق اَوزار وغیرہ۔

(عالمگیری، ۱/ ۲۱۷، ملخصًا)

کئی اَحادیثِ مُبارَکہ میں قُربانی کے فَضائل وارِد ہوئے ہیں۔ آیئے! ان میں سے دو(2) فرامینِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

1. حضرتِ سَیِّدُنا زید بن اَرْقم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی، "یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ قُربانیاں کیا ہیں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: تمہارے باپ اِبْراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سُنَّت ہیں۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ان میں ہمارے لئے کیا ثواب ہے؟ فرمایا: ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔ عرض کی: اور اُون میں؟ فرمایا: اس کے ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیہ، رقم ۳۱۲۷، ج۳، ص ۵۳۱)

2. ایک اور حدیثِ مُبارَکہ میں ہے: اے لوگو! خُوش دِلی سے قُربانی کیا کرو اور ان کے خُون پر رِضائے اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ اور اَجر کی اُمید رکھو اگرچہ وہ زمین پر گر چکا ہو، کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حِفاظَت میں گِرتا ہے۔ (المعجم الاوسط، الحدیث: ۸۳۱۹، ج۶، ص ۱۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جس شخص پر شَرْعی اُصولوں کی بِنا پر قُربانی واجِب ہے اس پر قُربانی سے مُتعلِّق مَسائل سیکھنا بھی لازِم ہیں۔ فِی زمانہ عِلْمِ دِیْن سے دُوری کے باعث مُسلمان اس اَہَم فَرِیضہ کو بھی کَمَاحَقُّہٗ (جیسا کہ اس کا حق ہے) اَدا نہیں کرپاتے، ہمارے معاشرے کی ایک تعداد ایسی ہے جن کی دِیْنی مَعْلُومات کا حال یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں رہنے والے مُخْتلِف مالکِ نِصاب اَفْراد پُورے گھر کی طرف سے ایک ہی بکرا قُربان کر دیتے ہیں اور قُربانی کے لیے کیسا جانور ہونا چاہیے؟ یا کس عَیْب کی وجہ سے قُربانی نہیں ہوگی؟ انہیں معلوم ہی نہیں ہوتا اور وہ قُربانی کرنے کے بعد اس خُوش فہمی میں

مُبتلا رہتے ہیں کہ ہم نے بھی سُنَّتِ اِبراہیمی پر عمل کرلیا اور ہمارا واجِب اَدا ہو گیا۔ حالانکہ ان کے ذِمّہ واجب کی اَدائیگی باقی رہتی ہے۔ اس لیے قُربانی کے اَحکامات کا عِلْم ہونا بہت ضَروری ہے۔ قُربانی میں پیش آنے والے مسائل کے مُتَعَلِّق شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے 48 صفحات پر مُشْتَمِل رِسالے "اَبلَق گھوڑے سُوار" کا مُطالَعہ بہت مُفید رہے گا۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ قُربانی کرنے سے پہلے کم اَزْ کم ایک بار توضَرور اس رِسالے کا مُطالَعہ فرمالیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علمِ دین کا ڈھیروں ڈھیر ذَخیرہ ہاتھ آئے گا اور قُربانی کے بہت سے مَسائل سے بھی آگاہی ہو گی۔ قُربانی کے مُتَعَلِّق مزید مَعْلُومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "بہارِ شریعت جلد 3 حصہ 15" سے قُربانی کے مَسائل کا مُطالَعہ کیجئے یادارُالْاِفتاء اَہلسُنَّت سے رُجوع کیجئے۔

قُربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی کو دیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قُرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی، خِدْمتِ دین کے کم و بیش 97 شُعبوں میں سُنَّتوں کی خِدْمت میں مَشْغول ہے۔ ان تمام شُعْبہ جات کو چلانے کیلئے ماہانہ کروڑوں روپے کے اَخراجات ہوتے ہیں۔ ہمیں بھی حُصُولِ ثواب کی خاطِر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی ترقّی کیلئے اپنے گھر، رِشتہ داروں اور اَہلِ محلہ کے ساتھ ساتھ مُختلف عَلاقوں میں جاجاکر دعوتِ اسلامی کے شُعْبہ جات کا تَعارُف کرواتے ہوئے قُربانی کی کھالیں جَمْع کرنے کی بھرپور کوشش بھی کرنی ہے اور اپنے عزیز و اقارِب کو یہ ترغیب بھی دِلانی ہے کہ وہ بھی اپنی قربانی کے جانور کی کھال دعوتِ اسلامی کو دے کر نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی سعادت

حاصل کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حضرت سَیِّدُنا اِبْراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی قُربانیوں کے بارے میں سُنا اور ضِمْناً ان سے مُتَعَلِّق مدنی پُھول حاصل کیے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی ساری زِنْدگی اِطاعتِ خُداوَنْدی اور رِضائے اِلٰہی میں بَسر فرمائی۔ وَقْتاً فَوَقْتاً مَصائب و مُشکلات کا سامنا ہوا مگر آپ نے صَبْر و شُکْر اور رِضائے اِلٰہی میں راضی رہنے کو تَرجیح دی اور کبھی حَرفِ شکایت زَباں پر نہ لائے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی زِنْدگی کو اِطاعتِ اِلٰہی میں گُزاریں، ہر مُعاملے میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں کی پیروی کرتے رہیں۔ آزمائشوں پر صَبْر اور نعمتیں ملنے پر شُکْرِ اِلٰہی بَجالائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں سَعادتیں ہمارا مُقدَّر ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مزاراتِ اولیاء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سُنّتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلْمِ دِین کی شمعیں جلانے میں مصروف ہے۔ دنیا کے کم و بیش 192 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو مُنَظَّم کرنے کے لئے تقریباً 95 سے زیادہ شعبہ جات قائم ہیں، انہی میں سے ایک شعبہ "مجلسِ مزاراتِ اولیاء" بھی ہے، اس مجلس کے ذِمہ داران

دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دِین کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہوکر مختلف دینی خِدمات سرانجام دیتے ہیں۔ مثلاً حتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکر ونعت کا اِنعِقاد، مزارات سے مُلحِقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کروانا اور بالخُصُوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگانا ، جن میں وُضو، غُسل، تیمم، نمازاور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت ، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب بھی دلائی جاتی ہے، ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کے تحائف پیش کرنا نیز صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفا اور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات، جامعاتُ المدینہ ومدارِسُ المدینہ اور ملک و بیرونِ ملک ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرنا وغیرہ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو دن دُگنی رات چُگنی ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اِسلامی تیری دُھوم مَچی ہو

12 مَدَنی کاموں میں حصّہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی سُنَّتوں کی خِدمت کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کام مُسلمانوں کو راہِ سُنّت پر چلانے میں بہت مُعاوِن ہیں۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدرسۃُ المدینہ بالِغان" میں پڑھنا پڑھانا بھی

ہے۔ قرآنِ پاک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُبارَک کلام ہے، اس کا پڑھنا، پڑھانا اور سُننا سُنانا سب ثواب کا کام ہے، لیکن یہ ثواب اسی وَقْت ملے گا جبکہ دُرُست تَلَفُّظ کے ساتھ پڑھا گیا ہو ورنہ بَسا اَوْقات ثواب کے بجائے بندہ عذاب کا مُسْتَحِق بن جاتا ہے۔ میرے آقا اَعْلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنَّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''بِلا شُبہ اتنی تَجوِید جس سے تَصحِیح (تَصْ۔ حِی۔ ح) حُروف ہو (قواعدِ تجوید کے مُطابِق حُرُوف کو دُرُست مَخارِج سے اَدا کر سکے) اور غَلَط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، فرضِ عَین ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ مُخرَّجہ ج ۶ ص ۳۴۳) قرآنِ کریم پڑھنا اور پڑھانا کس قدر باعثِ فضیلت ہے۔ چُنانچہ نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: **خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ۔** یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (صَحِیحُ البُخارِی ج ۳ ص ۴۱۰ حدیث ۵۰۲۷) حضرتِ سیِّدُنا ابُو عبد الرحمٰن سُلَمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسجِد میں قرآنِ پاک پڑھایا کرتے اور فرماتے: اِسی حدیثِ مُبارَک نے مجھے یہاں بٹھا رکھا ہے۔ (فَیضُ القَدیر ج ۳ ص ۶۱۸ تحتَ الحدیث ۳۹۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی دُرُست قواعد و مَخارِج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنے کے خواہشمند ہیں اور پڑھنا بھی چاہئے تو مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں ضَرور شرکت کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مختلف مَقامات اور مَساجِد وغیرہ میں عُموماً بعد نمازِ عشاء ہزارہا مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی ترکیب ہوتی ہے، جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مَخارِج سے حُروف کی دُرُست اَدائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھتے اور دُعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ دُرُست کرتے اور سُنَّتوں کی تعلیم مُفت حاصل کرتے ہیں۔ علاوہ اَزیں دُنیا کے مختلف مُمالِک میں گھروں کے اَندر تقریباً روزانہ ہزاروں مَدارِس بنام مدرَسۃُ المدینہ (برائے بالِغات) بھی لگائے جاتے ہیں، جن میں اسلامی بہنیں قرآنِ پاک، نماز اور سُنّتوں

کی مُفت تعلیم پاتیں اور دعائیں یاد کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکت سے کئی اسلامی بھائیوں کی اصلاح بھی ہوئی ہے۔ آیئے اسی حوالے سے ایک ایمان افروز مدنی بہار سنتے ہیں۔

میری زندگی میں بہار آگئی:

زم زم نگر، حیدرآباد (باب الاسلام، سندھ) کے علاقے آفندی ٹاؤن میں مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے: میں ایک فیشن پرست نوجوان تھا، دنیا کی موج مستی میں گم، اپنی آخرت کے انجام سے غافل ایامِ حیات بسر کر رہا تھا کہ میری سوئی ہوئی قسمت جاگ اُٹھی، مجھے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی رُوحانی فضائیں تو کیا مُیَسَّر آئیں میری تو خُوش بختی کے سفر کا آغاز ہو گیا۔ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی برکات نے میرے تاریک دل کو خوفِ خدا اور عشقِ مُصْطفےٰ کے چراغ سے مُنَوَّر کر دیا۔ اس میں مجھے قرآنِ کریم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سُنَّتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا اور ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں پڑھنے کی برکت سے میری زندگی میں بہار آگئی، فیشن پرستی و موج مستی سے نجات حاصل ہو گئی اور میں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر مدنی قافلہ ذِمہ دار کی حیثیت سے مدنی کاموں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سفر کی سُنّتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری

سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج۱ص۵۵حدیث۱۷۵دارالکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اکثر و بیشتر ہمیں سفر کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے، لہٰذا ہم کوشش کر کے سفر کی بھی کچھ نہ کچھ سُنّتیں اورآداب سیکھ لیں تاکہ ان پر عمل کر کے ہم اپنے سفر کو بھی حصولِ ثواب کاذریعہ بنا سکیں۔

...ممکن ہو تو جمعرات کوسفر کی ابتداء کی جائے کہ جمعرات کوسفر کی ابتداء کرنا سُنَّت ہے۔ (اشعۃاللمعات،ج۵،ص۱۶۱) ...اگر سہولت ہو تو رات کو سفر کیا جائے کہ رات کو سفر جلد طے ہوتا ہے ...اگر چند اسلامی بھائی مل کر مدنی قافلے کی صورت میں سفر کریں توکسی ایک کو امیر بنا لیں۔ ...چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے قصور معاف کروائیں اور جن سے معافی طلب کی جائے ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کر دیں۔(بہارِشریعت،حصہ۶،ص۱۹) ...لباسِ سفر پہن کر اگر وقت مکروہ نہ ہو توگھر میں چار(4) رکعت نفل "اَلْحَمْدُ وَقُلْ" سے پڑھ کر باہر نکلیں، وہ رکعتیں واپسی تک اہل ومال کی نگہبانی کریں گی ...ہم جب بھی سفر پر روانہ ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اہل ومال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کر کے جائیں۔ بلکہ ہو سکے تو اپنے گھر والوں کو ذیل کے کلمات کہہ کر سفر پر روانہ ہوں۔ **اَسْتَوْدِعُكَ اللهَ الَّذِیْ لَایُضِیْعُ وَدَائِعَهٗ**۔ ترجمہ: میں تم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کرتا ہوں جو سونپی ہوئی امانتوں کو ضائع نہیں کرتا۔(سنن ابن ماجه ،كتاب الجهاد ،باب تشبيع الغزوة ووداعهم، الحديث،

۲۸۲۵، ج۳، ص ۲۷۲) ؟... سفر تجارت کرنے والے اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ یہ پانچ (5) سورتیں پڑھ لیا کریں (۱) قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ آخر تک (۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ آخر تک (۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ آخر تک (۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر تک (۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخر تک ؟... جب سیڑھیوں پر چڑھیں یا اونچی جگہ کی طرف چلیں، یا ہماری بس وغیرہ کسی ایسی سڑک سے گزرے جو اونچائی کی طرف جا رہی ہو تو "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہنا سنت ہے اور جب سیڑھیوں سے اُتریں یا ڈھلان کی طرف چلیں تو "سُبْحَانَ اللّٰهِ" عَزَّوَجَلَّ کہنا سنت ہے ؟... مسافر کو چاہیے کہ وہ دعا سے غفلت نہ کرے کہ یہ جب تک سفر میں ہے اس کی دُعا قبول ہوتی ہے بلکہ جب تک گھر نہیں پہنچتا اس وقت تک دعاء مقبول ہے۔ ؟... منزل پر اُتریں تو وقتاً فوقتاً یہ دعا پڑھیں، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ ہر نقصان سے بچیں گے۔ دعا یہ ہے: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کلماتِ تامہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا۔ (کنز العمال، کتاب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، الحدیث ۱۷۵۰۸، ج۶، ص ۳۰۱)

؟... سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے کوئی تحفہ لے آئیں کہ یہ سنّتِ مبارکہ ہے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے، اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔ (کنز العمال، کتاب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، الحدیث ۱۷۵۰۲، ج۶، ص ۳۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدیۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ

سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِىَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جُمُعہ کے دن مجھ پر دُرودِ پاک کی کثرت کِیا کرو کیونکہ یہ حاضِری کا دن ہے کہ اِس میں فِرِشتے حاضِر ہوتے ہیں اور جو شَخْص بھی مجھ پر دُرود پڑھتا ہے اُس کا دُرود میری بارگاہ میں پیش کِیا جاتا ہے۔ راوِی فرماتے ہیں کہ میں نے عَرض کی: کِیا وِصالِ ظاہِری کے بعد بھی؟ پیارے آقا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہاں، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر انبیاء (عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ السَّلَام) کے جِسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی زِندہ ہیں، اُنہیں روزی دی جاتی ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمل

[1] ...ابنِ ماجه، كتاب ماجاء في الجنائز، باب ذكر وفاته ودفنه، ۲/۲۹۱، حديث: ۱٦۳۷

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیْر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث: 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ''بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً''[2] یعنی

---

[1] ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

[2] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۴۶۲/۲، حدیث: ۳۴۶۱

پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا۔ ؟ نیکی کا حُکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ؟ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ؟ مَدَنی قافِلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ؟ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ؟ نَظَر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ماہِ ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرَام اپنی بَرَکتیں لُٹا رہا ہے، یہ وہ مُبارَک اَیّام ہیں کہ جن میں لاکھوں خُوش قسمت عازِمینِ حج، حج کی سعادت پاکر مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی زِیارَت سے لُطف اَندوز ہوتے ہیں، یقیناً ذِکْرِ مدینہ عاشِقانِ رسول کے لئے باعِثِ تسکینِ دل وجان ہے، عُشّاقِ مدینہ اِس کی فُرقَت (جُدائی) میں تڑپتے اور زِیارَت کے بے حد مُشْتاق رہتے ہیں۔ دُنیا کی جِتنی زبانوں میں جس قدر قصیدے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے ہِجر وفِراق (جُدائی) اور اِس کے دیدار کی تمنّا میں پڑھے گئے، اُتنے دنیا کے کسی اور شہر یا خِطّے (سرزمین) کے لئے نہیں پڑھے گئے، جسے ایک بار بھی مدینے کا دِیدار ہوجاتا ہے وہ اپنے آپ کو بَخْت بیدار (خُوش قسمت) سمجھتا اور مدینے میں گُزرے ہوئے حَسین لمحات کو ہمیشہ کے لئے یادگار قَرار دیتا ہے۔ کسی عاشِقِ رسول نے مدینے کی پُرنُور فضاؤں میں گُزری ہوئی ساعَتوں کو یاد کرتے ہوئے کیا خُوب کہا ہے کہ

وُہی ساعَتیں تھیں سُرور کی، وُہی دن تھے حاصِلِ زِندگی
بَحُضورِ شافِعِ اُمَّتاں مِری جن دِنوں طَلَبی رہی

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سفرِ مدینہ

عاشقِ ماہِ رِسالت، اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مُجدِّدِ دِین وملّت مَولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے دُوسرے سَفرِ حج میں مَناسکِ حج (اَرْکانِ حج) ادا کرنے کے بعد شدید عَلیل (یعنی سخت بیمار) ہوگئے مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِمْتِدَادِ مَرَض (یعنی بیماری کے طَوِیل ہوجانے) میں مجھے زِیادہ فِکْر، حاضِرِیِ سَرکارِ اَعظم (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی تھی۔ جب بُخار کو اِمْتِدَاد (یعنی طُول) پکڑتا دیکھا، میں نے اُسی حالت میں قَصْدِ حاضِری کیا، یہ عُلَماء مانِع ہوئے (یعنی روکنے لگے)۔ اَوّل تو یہ فرمایا کہ حالت تو تمہاری یہ ہے اور سَفر طَوِیل! میں نے عَرض کی: ”اگر سچ پُوچھئے تو حاضِری کا اَصْلِ مقصود زِیارتِ طَیِّبَہ ہے، دونوں بار اِسی نیّت سے گھر سے چلا، مَعَاذَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) اگر یہ نہ ہو تو حج کا کچھ لُطف (مزہ) نہیں۔“ اُنہوں نے پھر اِصرار اور میری حالت کا اِشْعَار کیا (یعنی مجھے میری حالت یاد دِلائی)۔ میں نے حدیث پڑھی: ”مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ[1] یعنی جس نے حج کیا اور میری (قبر کی) زِیارت نہ کی اُس نے مجھ پر جَفا کی“ فرمایا: تم ایک بار تو زِیارت کر چکے ہو۔ میں نے کہا: میرے نزدیک حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ عُمر میں کتنے ہی حج کرے زِیارت ایک بار کافی ہے بلکہ ہر حج کے ساتھ زِیارت ضرور (یعنی لازمی) ہے، اب آپ دُعا فرمایئے کہ میں سَرکار (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) تک پہنچ لُوں۔ رَوضَۂ اَقدَس پر ایک نِگاہ پڑ جائے اگرچہ اُسی وَقت دَم نکل جائے۔[2]

اُس کے طُفیل حج بھی خُدا نے کرا دِیے　　اَصلِ مُراد حاضِری اُس پاک دَر کی ہے

---

[1] ...کشف الخفاء، حرف المیم، ۲/۲۱۸، حدیث: ۲۴۵۸

[2] ...عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زِیارتیں، ص ۱۴۵

(حدائقِ بخشش ص202)

چلوں دُنیا سے میں اِس شان سے اے کاش! یااللہ
شَہِ اَبرار کی چوکھٹ پہ سَر ہو میرا خَم مَولیٰ

سُنہری جالیوں کے سامنے اے کاش! ایسا ہو
نکل جائے رسولِ پاک کے جلووں میں دَم مولیٰ

(وسائلِ بخشش ص98)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ عاشقوں کے اِمام، اعلیٰ حضرت مَولانا شاہ اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ فائِضُ الاَنْوار کی حاضِری کے لئے کِس قدر بے قَرار رہا کرتے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چاہتے تو کچھ مُدَّت کے بعد اِس سَعادَت سے مُشَرَّف ہو جاتے مگر عشقِ رسول چُونکہ آپ کا سَرمایہ اور حاضِریِ بارگاہِ رسول آپ کی منزلِ مقصود تھی، لِہٰذا سَخْت عَلالَت (بیماری) بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو درِ رسول کی حاضِری سے نہ روک سَکی، الغَرَض آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر ایک ہی دُھن سُوار تھی کہ بس کسی طرح رَوْضَۂ رسول کی ایک جَھلک دیکھ لُوں اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر لُوں، پھر بَھلے میری جان بھی چلی جائے تو مجھے کوئی پَروانہ ہو گی نیز آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ جُملہ بھی تاریخ میں سُنہری حُروف سے لکھنے کے قابِل ہے کہ **"اگر سچ پوچھئے تو حاضِری کا اَصْلِ مقصود زِیارَتِ طَیِّبَہ ہے، دونوں بار اِسی نِیَّت سے گھر سے چلا، مَعَاذَ اللّٰہ اگر یہ نہ ہو توحج کا کچھ لُطف نہیں۔"**

اے کاش! ہمیں بھی حُضورِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا حقیقی عشق اور مدینے کی سچّی تڑپ نصیب ہو جائے، یقیناً جن کے دِل میں مدینے جانے کا شوق رہتا ہے، اُن پر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ضرور کرم ہوتا ہے اور اَسباب و وسائل نہ ہونے کے باوُجود بھی اُنہیں حَیرت انگیز طور پر حاضِری کی سَعادَت نصیب ہو جاتی ہے، بلکہ اگر یُوں کہا جائے تو شاید غَلَط نہ ہو گا کہ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ و مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً وہ مُقَدَّس مقامات ہیں جہاں لوگ خُود نہیں جاتے بلکہ بُلائے جاتے ہیں، آیئے اب مدینے کی تڑپ دِل میں پیدا کرنے کے لئے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً اور رَوْضَۂ اَقْدَس کی حاضِری کے فضائل سے مُتَعَلِّق تین (3) فَرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنْتے ہیں:

مدینہ لوگوں کو پاک وصاف کر دیتا ہے

﴿1﴾ اَلْمَدِیْنَۃُ تَنْفِی النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ یعنی مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً) لوگوں کو یُوں پاک وصاف کر دیتا ہے جیسے بَھٹّی لوہے کا زنگ صاف کر دیتی ہے۔[1]

شفاعت کا پَروانہ

﴿2﴾ جو شَخْص میری (قَبْر کی) زِیارَت کے لئے آئے اور میری زِیارَت کے سِوا اُس کا کوئی مَقْصَد نہ ہو تو مجھ پر حق ہے کہ میں قِیامت کے روز اُس کی شفاعت کروں۔[2]

میری قَبْر کی زِیارت کرنا میری ہی زِیارت کرنا ہے

﴿3﴾ مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ جس نے میری وَفاتِ ظاہری کے بعد حج کیا پھر میری قَبْرِ مبارَک کی زِیارَت کی تو گویا اُس نے میری حیات ہی میں میری زِیارَت کی۔[3]

---

1 ...مسلم، کتاب الحج، باب المدینۃ تنفی شرارھا، ص۷۱۷، حدیث: ۱۳۸۲

2 ...معجم کبیر، سالم عن ابنِ عمر، ۱۲/ ۲۲۵، حدیث: ۱۳۱۴۹

3 ...دارِقُطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، ۲/ ۳۵۱، حدیث: ۲۶۶۷

زِیارتِ رَوضہ اَقدَس کے دس(10) فوائد

مُبَلِّغِ اِسلام شیخ شُعَیب حَرِیفِیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قَبرِ اَقدَس کی زِیارَت کرنے والے کے لئے دس(10) کرامات یعنی عِزّتیں ہیں: (۱) وہ بُلند مَرتبہ ہو گا (۲) حُصولِ مقصد میں کامیاب ہو گا (۳) اُس کی حاجت پُوری ہو گی (۴) اُسے عَطِیّات خَرچ کرنے کی توفیق مِلے گی (۵) وہ ہلاکت و بَربادی سے اَمن میں رہے گا (۶) عُیوب ونَقائِص سے پاک ہو گا (۷) اُس کی مُشکِلات آسان ہوں گی (۸) حادِثات سے اُس کی حِفاظت ہو گی (۹) اُسے آخِرت میں اچّھا بدلہ مِلے گا اور (۱۰) مَشرِق و مَغرِب کے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت مِلے گی۔[1]

یارَبّ! تیرے مَحبوب کا جلوہ نظر آئے ‏ ‏ اُس نُورِ مجَسَّم کا سَراپا نظر آئے
اے کاش! کبھی ایسا بھی ہو خواب میں میرے ‏ ‏ ہُوں جس کی غُلامی میں وہ آقا نظر آئے
تابِندہ مُقدّر کا سِتارہ نظر آئے ‏ ‏ جب آنکھ کُھلے گُنبدِ خَضرا نظر آئے
جس در کا بنایا ہے گَدا مجھ کو الٰہی ‏ ‏ اُس دَر پہ کبھی کاش! یہ منگتا نظر آئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ‏ ‏ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے کہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ (زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا) کی حاضِری کس قدر باعِثِ سعادت ہے کہ اِس کی بَرَکت سے گُناہ دُھل جاتے ہیں، حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شَفاعت نصیب ہوتی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جس خُوش نصیب کو قَبرِ اَنور کی زِیارَت نصیب ہو جائے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے اُسے خُود حُضورِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارَت

[1] ...الروض الفائق، المجلس الثانی والخمسون: فی زیارۃ النبی، ص۳۰۸-۳۰۷ ملخصاً

نصیب ہو گئی، بَہر حال ہمیں مدینے کی یاد میں ہر دم تڑپتے ہوئے اپنے بُلاوے کا مُنْتَظِر رہنا چاہئے اور صلوٰۃ و سلام کی کثرت کرنے کے ساتھ ساتھ ہر سال حج کے پُر بَہار موسم میں عازِمینِ حج و زائرینِ مدینہ کے ذریعے خُصُوصی طور پر اپنا سلام، بارگاہِ خَیْرُ الاَنام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں پَہُنچانا چاہئے۔

سلام بھیجنے والوں کو جوابِ سلام

نبیِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جو کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ میری رُوح کو مجھ میں لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اُس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔[1]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ یہاں رُوح سے مراد تَوَجّہ ہے نہ وہ جان جس سے زندگی قائم ہے، حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) تو بحَیاتِ دائمی (ہمیشہ کی زندگی کے ساتھ) زندہ ہیں۔ اِس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ میں ویسے تو بے جان رہتا ہوں کسی کے دُرود پڑھنے پر زِندہ ہو کر جواب دیتا رہتا ہوں ورنہ ہر آن حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر لاکھوں دُرود پڑھے جاتے ہیں تو لازم آئے گا کہ ہر آن لاکھوں بار آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی رُوح نکلتی اور داخِل ہوتی رہے۔ خیال رہے کہ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ایک آن میں بے شمار دُرود خوانوں کی طرف یکساں (برابر) تَوَجّہ رکھتے ہیں، سب کے سلام کا جواب دیتے ہیں جیسے سُورج بیک وقت سارے عالَم پر تَوَجّہ کر لیتا ہے، ایسے (ہی) آسمانِ نُبُوَّت کے سورج ایک وقت میں سب کا دُرود و سَلام سُن بھی لیتے ہیں اور اُس کا جواب بھی دیتے ہیں، لیکن اِس میں آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو کوئی تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی، کیوں نہ ہو کہ مظہرِ ذاتِ کِبْرِیا ہیں،

[1] ... ابو داود، کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور، ۲/۳۱۵، حدیث: ۲۰۴۱

(جیسے) رَبّ تعالیٰ بَیَک وقت سب کی دُعائیں سُنتا ہے (ویسے ہی اُس کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس کی عطا سے ایک ہی وقت میں بے شُمار عاشقوں کا دُرود و سلام سُنتے ہیں۔)(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب حاضریِ مدینہ اور سفرِ مدینہ سے مُتَعَلِّق بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین کے چند اِیمان اَفروز واقعات اور اُن سے حاصِل ہونے والے مَدَنی پُھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چُنانچِہ،

صحابیِ رسول کا عقیدہ

مَروان اپنے زمانہ تَسَلُّط (زمانہ حکومت) میں ایک دن کہیں چلا جارہا تھا کہ اُس نے کسی شَخْص کو دیکھا کہ وہ حُضور سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قَبرِ اَنوَر پر اپنا چہرہ رکھے ہوئے ہے۔ مَروان نے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم کیا کررہے ہو؟ جب وہ مَروان کی طرف مُتَوَجِّہ ہوئے تو پتا چلا کہ وہ تو حضرتِ سَیِّدُنا ابُو اَیُّوب اَنصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، اُنہوں نے فرمایا: ہاں، میں کسی پتّھر کے پاس نہیں آیا، میں تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُضُور حاضِر ہوا ہوں میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُن رکھا ہے کہ دِین پر اُس وقت آنسو نہ بہانا جب اُس کی ذِمَّہ داری لائِق و اَہل کے پاس ہو، دِین پر اُس وقت آنسو بہانا جب اُس کی ذِمَّہ داری نالائق و نااَہل کے پاس ہو۔(2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس واقعے سے معلوم ہوا کہ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پیارے آقا صَلَّی

---

1 ... مرآۃ المناجیح ۲/۱۰۱

2 ... مسند احمد، حدیث ابی ایوب الانصاری، ۹/۱۴۸، حدیث: ۲۳۶۴۶

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بے پناہ محبّت کیا کرتے تھے اور اُن کا یہ عقیدہ تھا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی قبرِ اَنور میں زِندہ ہیں، یہی وجہ ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوایّوب اَنصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مَرْوان کو اِنتہائی کَھرا جواب دیا کہ میں کسی پتّھر کے پاس نہیں آیا جو کہ بے جان ہوتا ہے نہ سُن سکتا ہے نہ بول سکتا ہے بلکہ میں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لَبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضِر ہوا ہوں جو آج بھی اپنی قبرِ اَنور میں حَیاتِ باکمال کے ساتھ مُتَّصِف ہیں، لہٰذا ہمیں بھی شیطانی وَسْوَسوں سے بچتے ہوئے اِسی عقیدے پر ثابِت قدم رہنا چاہیے کہ نہ صِرف سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بلکہ تمام کے تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی قَبْروں میں زندہ ہیں جیسا کہ

رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ حقیقت بنیاد ہے: "اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِی قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ یعنی انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی قبروں میں زِندہ ہیں (اور) نمازیں (بھی) ادا فرماتے ہیں۔"[1] ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسموں کو کھانا، زمین پر حرام کردیا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی زِندہ ہیں، روزی دِیے جاتے ہیں۔[2]

تُو زِندہ ہے واللہ　تُو زِندہ ہے واللہ
مِرے چشمِ عالَم سے چھُپ جانے والے

(حدائقِ بخشش ص158)

---

[1] ...مسند ابی یعلٰی، مسند انس بن مالک، ۳/۲۱۶، حدیث: ۳۴۱۲

[2] ...ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب: ذکر وفاته ودفنه، ۲/۲۹۱، حدیث: ۱۶۳۷

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قطبِ وقت حضرت سَیِّد اَحمد کبیر رِفاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سفرِ مدینہ

اِمامُ العارِفین، غَوثِ زماں حضرت سَیِّد احمد کبیر رِفاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حج سے فارِغ ہو کر مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً) روضۂ اَنور پر حاضِر ہوئے تو عَرَبی میں یہ دو اشعار پڑھے:

فِیْ حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُھَا تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ فَھِیَ نَائِبَتِیْ

وَھٰذِہٖ دَوْلَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ فَامْدُدْ یَمِیْنَكَ کَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ

"یعنی دُوری کی حالت میں، میں اپنی رُوح کو خِدمتِ اَقدس میں بھیجا کرتا تھا تو وہ میری نائب بن کر آستانۂ مُبارکہ کو چوما کرتی تھی اور اب بدن کے ساتھ حاضِر ہو کر مِلنے کی باری آئی ہے تو اپنا دستِ مُبارَک دراز فرمائیے تاکہ میرے ہونٹ دَست بوسی کا شَرَف حاصِل کر سکیں۔" جونہی یہ اَشعار خَتْم ہوئے قَبرِ مُنَوَّر سے دستِ مُبارَک ظاہر ہوا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دَست بوسی کی سَعادت حاصل کر لی۔[1]

واہ کیا جُود و کَرَم ہے شہِ بَطحا تیرا "نہیں" سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ہمارے اَکابِر و بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مدینے کی حاضِری کے لئے بہُت بے چین رہا کرتے تھے جیسا کہ اِمامُ العارِفین حضرت سَیِّد اَحمد کبیر رِفاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں ہم نے سُنا کہ اُن پر یادِ طیبہ اور عشقِ رسول کا غَلَبہ رہا کرتا تھا بلکہ

---

[1] ...الحاوی للفتاوی، کتاب البعث، تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک، ۳۱۴/۲

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تسکینِ عشق کی خاطر جسمانی طور پر نہ سہی پر رُوحانی طور پر پیارے آقا، مکّی مَدَنی مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درِ اقدس کی چوکَھٹ کو چُوم آیا کرتے تھے، مگر اِس کے باوُجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جِسْم و رُوح کے ساتھ دیارِ محبوب سے بُلاوے کے مُنْتَظِر رہا کرتے تھے۔ پھر جب اُن کی قسمت چمکی، اِنتِظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور بار گاہِ رسالت سے اُنہیں بُلاوا آیا تو جِسْم و رُوح کے ساتھ جانبِ مدینہ روانہ ہوئے اور آستانۂ عالِیَہ میں پہُنچ کر عقیدت سے بھرپور اَشعار بار گاہِ اَقدس میں ہدیۃً پیش کئے، کرم بالائے کرم ہوا کہ بار گاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں عاشقِ زار کے اَشعار دَرَجۂ قَبولیّت حاصِل کر گئے ، رَحمتِ مُصطَفٰے کو جوش آیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قَبْرِ اَنور سے اپنا دَستِ اَطہر باہر نِکال کر اپنے سچّے عاشق کی دَست بوسی کی دیرینہ (دے۔رِی۔نہ، یعنی پُرانی) خواہش کو ہاتھوں ہاتھ پُورا فرمادِیا۔

لب واہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے
منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دَین تھی دُوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَمیرِ مِلَّت کا سفرِ مدینہ

پنجاب (پاکستان) کے مشہور عاشقِ رسول بُزُرگ اَمیرِ مِلّت حضرت مَولانا پیر سیِّد جماعت علی شاہ مُحَدِّث علی پُوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مَرتبہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا گئے تو اُن کے کسی مُرید نے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے ایک کُتّے کو اِتّفاقاً ڈھیلا (ڈھے۔لا) مار دِیا جس کی چوٹ سے کُتّا

پہنچا، حضرت اَمیرِ مِلّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے کہہ دِیا کہ آپ کے فُلاں مُرید نے مدینے شریف کے ایک کُتّے کو مارا ہے۔ یہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے چین ہو گئے اور اپنے مُریدوں کو حُکم دِیا کہ فوراً اُس کتّے کو تلاش کر کے یہاں لاؤ چُنانچہ کُتّا لایا گیا، حضرت اَمیرِ مِلّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُٹھے اور روتے ہوئے اُس کتّے سے مُخاطِب ہو کر کہنے لگے: اے دِیارِ حبیب کے رہنے والے! لِلّٰہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے واسطے) میرے مُرید کی اِس لَغزِش (غَلَطی) کو مُعاف کر دے۔ پھر بُھنا ہوا گوشت و دُودھ منگوایا اور اُسے کِھلایا پِلایا، پھر اُس سے کہا: جماعت علی شاہ تجھ سے مُعافی چاہتا ہے، خُدارا! اِسے مُعاف کر دینا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے جانوروں سے بھی کس قدر مَحَبَّت فرماتے تھے، اُنہیں ہر گز یہ گوارا (منظور) نہ تھا کہ کوئی دِیارِ محبوب کے کُتّوں کے ساتھ بھی نارَوا (نامُناسِب) سُلوک کرے اور اُنہیں اَذِیّت پہنچائے۔ یہی وجہ ہے کہ اَمیرِ مِلّت پیر سیِّد جماعت علی شاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جیسے ہی یہ معلوم ہوا کہ میرے کسی مُرید نے اِس مُقَدَّس شہر کے ایک کُتّے کو ڈھیلا (ڈھے۔لا) مارا ہے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا چین و قَرار جاتا رہا، بے قَراری کے عالَم میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فوراً حُکم صادِر (جاری) فرمایا کہ کسی بھی صُورت میں اُس کُتّے کو ڈُھونڈو اور میرے پاس لاؤ چُنانچہ جب اُس کُتّے کو لایا گیا تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ مشہورِ زمانہ عاشقِ رسول، لاکھوں مریدین کے پیشوا اور ایک ولیِ کامِل نے گِریہ و زاری کرتے ہوئے اُس کُتّے سے نہ صِرف اپنے مُرید کی لَغزِش (غَلَطی) کی مُعافی مانگی بلکہ عُمدہ غِذاؤں سے اُس

---

[1] ... سنّی علماء کی حکایات نمبر: ۷۳، ص ۲۱۱ ملخصًا

کی خَیر خواہی اور دِلجُوئی بھی فرمائی نیز جب دل مُطْمَئِن نہ ہوا تو ایک بار پھر اُس سے مُعافی کی درخواست کرنے لگے۔

وسوسہ

ممکن ہے کہ کسی کے ذِہن میں یہ وَسْوَسَہ آئے کہ کُتّا تو بَظاہر ایک معمولی جانور ہے، لٰہٰذا اُس کے ساتھ اُس طرح کا بَرتاؤ (سُلوک) کرنا اور اُس کے آگے گِڑگِڑاتے ہوئے مُعافی مانگنا ایک ولیِ کامِل کو اور وہ بھی سفرِ مدینہ جیسے پاکیزہ و مُقدَّس لَمحات کے مَوقَع پر ہرگز ہرگز زیب نہیں دیتا۔

جوابِ وسوسہ

یاد رکھئے! کُتّا اگرچہ بَظاہر ایک معمولی جانور ہے مگر اُسے یا کسی بھی جانور کو بِلاوَجہ مارنا منْع ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ”بہارِ شریعت“ جِلد 3 صَفْحہ 660 پر ہے: **”بِلاوجہ جانور کو نہ مارے اور سَر یا چہرہ پر کسی حالت میں ہرگز نہ مارے کہ یہ بِالاِجماع ناجائز ہے۔“** رہا ایک ولیِ کامِل کا ایک کُتّے کے ساتھ حُسنِ برتاؤ (اچّھے سُلوک) سے پیش آنا، تو یہاں یہ بات ذِہن نَشین رکھنا نِہایَت ضروری ہے کہ جب کسی معمولی چیز کو کسی نبی، ولی یا کسی مُقدَّس چیز کی صُحبت یا اُن سے نِسبت حاصِل ہو جاتی ہے تو اُس صُحبت و نِسبت کی بَرَکت سے وہ معمولی چیز معمولی نہیں رہتی بلکہ غیر معمولی، اَہَم اور اَنمول ہو جایا کرتی ہے جیسا کہ قِطْمِیْر اگرچہ سگِ اَصحابِ کَہف (یعنی اَصحابِ کَہف کا کُتّا) تھا مگر اللہ والوں کی صُحبت و نِسبت کی بدولت، اَہَمِیَّت حاصِل کر گیا نیز اِسی بِنا پر قرآنِ کریم میں اُس کا تذکِرہ بھی مَوجود ہے اور وہ جنّت میں بھی جائے گا جیسا کہ مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تَحریر فرماتے ہیں: چند جانور جنّت میں جائیں گے، حُضور (عَلَیْہِ السَّلَام) کی اُونٹنی

قَصْوا، اَصحابِ کَہف کا کُتّا، حضرت صالِح عَلَیْہِ السَّلَام کی اُونٹنی (اور) حضرت عیسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کا دراز گوش (یعنی گدھا۔)[1]

لہٰذا جس کُتّے کو اَمیرِ مِلَّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُرید نے ڈھیلا (ڈھے۔لا) مارا تھا وہ بھی کوئی عام کُتّا نہ تھا بلکہ اُسے حبیبِ کِبْرِیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے شہر مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ سے نِسبت حاصِل تھی وہ دِیارِ محبوب کے گلی کُوچوں سے تَعَلُّق رکھنے والا تھا، اِسی وجہ سے اَمیرِ مِلَّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُس کتے کا اَدَب و اِحتِرام بَجالائے اور اُس سے مُعافی کے طَلَبْگار ہوئے، بَہر حال یہ عشق و مَحبَّت کی باتیں ہیں اور عشق و مَحبَّت والے ہی اِنہیں سمجھ سکتے ہیں۔

کہ مدینے کے وہ کُوچوں میں پھرا کرتے ہیں آپ کی گلیوں کے کُتّوں پہ تَصَدُّق جاؤں
ہے سُکوں اُن کو مُیَسَّر سبز گُنبد دیکھ کر آپ کی گلیوں کے کُتّے مجھ سے تو اچّھے رہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے دَرْد تیری جگہ تو میرے دل میں ہے

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۱۳۹۰ ھ میں حج و زِیارَت کی سَعادَت حاصِل کی، اِس ضِمن میں سفرِ مدینہ کا ایک اِیمان اَفروز واقِعہ بَیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں پھسل کر گر گیا، داہنے ہاتھ کی کَلائی کی ہڈّی ٹُوٹ گئی، دَرْد زِیادَہ ہوا تو میں نے اُسے بوسہ دے کر کہا: اے مدینے کے درد! تیری جگہ میرے دل میں ہے تو تو مجھے یار کے دروازے سے مِلا ہے۔

---

[1] ... مرآۃ المناجیح، ۷/۵۰۱

مجھے دَرد دینے والے تری بندہ پَروَری ہے　　تِرا دَرد میرا دَرماں تِرا غم مِری خوشی ہے

(فرماتے ہیں کہ) دَرد تو اُسی وَقت سے غائب ہو گیا مگر ہاتھ کام نہیں کرتا تھا، سترہ(17) دن کے بعد مُسْتَشْفٰی مَلِک یعنی شاہی اَسپتال میں ایکسرے لِیا تو ہڈّی کے دو ٹکڑے آئے، جن میں قدرے فاصِلہ ہے مگر ہم نے عِلاج نہیں کرایا، پھر آہستہ آہستہ ہاتھ کام بھی کرنے لگا، مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً کے اُس اَسپتال کے ڈاکٹر محمد اسمٰعیل نے کہا کہ یہ خاص کَرِشْمَہ ہوا ہے کہ یہ ہاتھ طِبّی لحاظ سے حَرَکت بھی نہیں کر سکتا، وہ ایکسرے (X-Ray) میرے پاس ہے، ہڈی اب تک ٹُوٹی ہوئی ہے، اِس ٹُوٹے ہاتھ سے تفسیر لکھ رہا ہوں، میں نے اپنے اِس ٹُوٹے ہوئے ہاتھ کا عِلاج صِرف یہ کِیا کہ آستانۂ عَالِیَہ پر کھڑے ہو کر عرض کِیا کہ حُضور! میرا ہاتھ ٹُوٹ گیا ہے، اے عبدُ اللہ بن عَتِیک (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی ٹُوٹی پنڈلی جوڑنے والے! اے مُعَاذ بن عَفْرَاء (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا ٹُوٹا بازو جوڑ دینے والے! میرا ٹُوٹا ہاتھ جوڑ دو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا کیسا مَدَنی ذِہن تھا کہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں پیش آنے والے مَصائب و آلام کو نہ صِرف خَندہ پیشانی سے سہہ لیا کرتے تھے بلکہ اُنہیں اپنے لئے باعِثِ سَعادت تصوُّر کِیا کرتے تھے جیسا کہ بَیان کردہ واقعے سے صاف ظاہر ہے کہ مفتی صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کَلائی کی ہڈّی ٹُوٹ گئی مگر آپ کے صَبْر و اِستِقلال اور سعادت مَندی کا یہ حال تھا کہ آہ و بُکا اور چیخ و پُکار کرنے کے بجائے اُس کے سبب ہونے والے دَرد کو اپنے لئے تَمْغا (اِنعامی عَلامت) سمجھ کر قبول کرلیا کہ یہ تو میرے لئے دِیارِ نبی کی ایک عُمدہ سوغات ہے۔ بَہر حال یہ اُنہی

---

[1] ... تفسیرِ نعیمی، ۹/۳۸۸

مُبارک ہستیوں کا خاصّہ تھا کہ اُنہیں راہِ مدینہ کا کانٹا بھی پُھول محسوس ہوتا تھا، اے کاش! ہمیں بھی اِن بُزرگوں کا صَدَقہ نصیب ہوجائے اور اے کاش! ہم بھی جب عازِمِ مدینہ ہوں تو سفرِ مدینہ کی خُوب خُوب بَرَکتیں پائیں اور اِس دَوران مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً اور مکینِ گُنبدِ خضراء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت میں اِس قدر فَناہوجائیں کہ اِس راہ میں آنے والے مَصائب و آلام ہمارے لئے نہ صِرف رَاحت و اِطمینان کا ذریعہ ہوں بلکہ غمِ دنیا و غمِ مال سے نَجات اور ہمارے گُناہوں کی بخشش کا سبب بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سفرِ مدینہ کے پُرکیف و نِرالے انداز کے بارے میں سُنتے ہیں کیونکہ بِلاشُبہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی عشقِ رسول کے ایسے دَرَجے پر فائز ہیں کہ جس کی وجہ سے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شُمار بھی عاشقانِ رسول کی صَفِ اَوّل میں ہوتا ہے، اَمیرِ اَہلسنّت کے سفرِ مدینہ کے اَحوال سُن کر یقیناً ہمیں بہُت کچھ سیکھنے کو ملے گا،

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سفرِ مدینہ

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو کئی مرتبہ سَفَرِ حج و سَفَرِ مدینہ کی سعادت حاصِل ہوئی، جن میں مجموعی طور پر جو کَیفیَّت رہی اُسے کَمَا حَقُّہٗ تو بیان نہیں کیا جاسکتا البتّہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ایک سَفَرِ مدینہ کے مُخْتَصَر اَحوال سُنتے ہیں چنانچہ جب مدینۂ پاک زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً کی طرف آپ دَامَتْ

بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی روانگی کی مبارَک گھڑی آئی تو ائیر پورٹ پر عاشقانِ رسول کا ایک جَمِّ غَفیر (بہت بڑا ہُجوم) آپ کو اَلوَداع کہنے کے لئے مَوجود تھا، مدینے کے دیوانوں نے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو جُھرمَٹ (حلقے) میں لے کر نعتیں پڑھنا شروع کر دیں۔ سوزو گُداز میں ڈُوبی ہوئی نعتوں نے عُشّاق کی آتشِ عشق کو مزید بھڑکا دیا۔ غمِ مدینہ میں اُٹھنے والی آہوں اور سِسکیوں سے فضا سوگوار ہوئی جارہی تھی، خود عاشقِ مدینہ، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کَیفیَّت بڑی عجیب تھی۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جَھڑی لگی ہوئی تھی اور آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے اِن اَشْعار کے مِصداق نَظر آرہے تھے

آنسوؤں کی لڑی بن رہی ہو اور آہوں سے پھٹتا ہو سینہ
وِردِ لَب ہو مدینہ مدینہ جب چلے سُوئے طیبہ سفینہ

عشق واُلفت کا یہ نِرالا انداز ہر ایک کی سمجھ میں تو آنہیں سکتا کیونکہ حاضِریِ طیبہ کے لئے جانے والے تو عُموماً ہنستے ہوئے، مبارَکبادیاں وُصول کرتے ہوئے جاتے ہیں۔ ایسے زائرینِ مدینہ کا آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے ایک کلام میں اِس طرح سے مَدَنی ذِہن بنانے کی کوشش کی ہے:

ارے زائرِمدینہ! تُو خوشی سے ہنس رہا ہے! دلِ غمزَدہ جو پاتا تو کچھ اَور بات ہوتی

بِالآخِر اِسی مَحْوِیَّت (مدینے کے خیال میں گم ہو جانے) کے عالَم میں سَفَرِ مدینہ کا آغاز ہوا، جُوں جُوں منزِل قریب آتی رہی، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عشق کی شِدّت بھی بڑھتی رہی۔ اُس پاک سرزمین پر پَہُنچتے ہی آپ نے جُوتے اُتار لئے۔ اللہ! اللہ! مِزاجِ عشقِ رسول سے اِس قدر آشنا (جان پہچان رکھنے والے) کہ خُود ہی کلام میں فرماتے ہیں:

ہوش کر تُو ہوش کر غافل! مدینہ آگیا　　　پاؤں میں جُوتا ارے محبوب کا کُوچہ ہے یہ

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه اُس پاک سر زمین کے آداب کا اِس قدر خیال رکھتے کہ ۱۴۰۶ھ کے سَفرِ حج میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی طبیعت ناساز تھی۔ سَخت نزلہ ہو گیا، ناک سے شِدّت کے ساتھ پانی بہہ رہا تھا۔ اِس کے باوُجود آپ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے کبھی بھی مدینۂ پاک کی سَر زمین پر ناک نہیں سِنکی بلکہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی ہر ادا سے ادب کا ظُہور ہوتا۔ جب تک مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں رہے حتّی الاِمکان گُنبدِ خضرا کو پیٹھ نہ ہونے دی۔

کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے دِلبر مدینے میں　　　مدینہ اس لئے عطّار جان و دل سے ہے پیارا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ! دَرْدِ مدینہ تو کوئی عاشقِ مدینہ، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه سے سیکھے کہ جب آپ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه مدینے شریف سے دُور ہوتے ہیں، اُس وَقْت بھی آپ کے لَبوں پر ہر دم ذِکْرِ مدینہ و ذِکْرِ شاہِ مدینہ جاری رہتا ہے، مگر جب بے چین دِلوں کے چین، رَحمتِ دارین صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہ سے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کو سَفرِ مدینہ کا مُژدہ مِلتا ہے تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے دل کی دُنیا زیرو زَبر ہو جاتی ہے، اَشکوں کا تھما ہوا طُوفان آنکھوں کے ذریعے اُمنڈ آتا ہے اور گویا آپ اِن اَشعار کی عَمَلی تصویر بن جاتے ہیں:

جَبیں اَفسُردہ اَفسُردہ بدن لَرزیدہ لَرزیدہ　　　مدینے کا سَفَر ہے اور میں نَمدیدہ نَمدیدہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللّٰه عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی عاشقِ مدینہ، اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے صَدَقے غمِ مدینہ کی

لازوال دَولت سے سَرفَراز فرمائے اور بار بار اپنے مرشِدِ کریم کے ساتھ سَفَرِ مدینہ کی سعادت اور مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً کی بااَدَب حاضِری نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً میں رَوْضَۂ رسول کے رُوبرُو سَلام پیش کرنا بہُت بڑی سعادت ہے۔ اے کاش! ہماری زِندگی میں بھی وہ مُبارَک لَمحات آئیں مگر یہ بھی یاد رکھئے کہ جسے اِس دَر کی حاضِری نصیب ہو اُس کے لئے ضَروری ہے کہ اِس بارگاہِ عالی کے آداب کا خاص خیال رکھے، کیونکہ ذَرا سی بے اِحتیاطی سَخْت مَحرومی کا سبب بَن سکتی ہے۔ آیئے! اب خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی لکھی ہوئی عظیم الشان و مایہ ناز کتاب "بہارِ شریعت" کی روشنی میں سَفَرِ مدینہ اور رَوضۂ اَقْدَس کی حاضِری کے کچھ آداب سُنتے ہیں چنانچہ،

حاضِریِ بارگاہ کے آداب

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مَولانا مفتی محمد امجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رَوضَۂ رسول پر حاضِری کے آداب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ❓ حاضِری میں خالص زِیارتِ اَقدَس کی نِیَّت کرو ❓ حج اگر فرض ہے تو حج کرکے مَدِیْنَۂ طَیِّبَہ حاضِر ہو۔ ہاں! اگر مَدِیْنَۂ طَیِّبَہ راستہ میں ہو تو بغیر زِیارت حج کو جانا سَخْت مَحرومی و قَساوتِ قلبی (دل کی سختی) ہے اور اِس حاضِری کو قَبولِ حج و سَعادتِ دِینی و دُنیَوِی کے لیے ذریعہ و وسیلہ قرار دے اور اگر حج نَفْل ہو تو اِختیار ہے کہ پہلے حج سے پاک صاف ہو کر محبوب کے دربار میں حاضِر ہو یا سرکار (یعنی بارگاہِ مَحبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میں پہلے حاضِری دے کر

(اُس حاضِری کو) حج کی مقبولیَّت و نُورانیَّت کے لیے وسیلہ کرے ✿ راستے بھر دُرود و ذِکر شریف میں ڈوب جاؤ اور جس قدر مَدِیْنَۂ طَیِّبَہ قریب آتا جائے، شَوق وذَوق زِیادہ ہوتا جائے ✿ جب حَرَمِ مدینہ آئے بہتر یہ کہ پِیادہ (پیدل) ہولو، روتے، سَر جُھکائے، آنکھیں نیچی کیے، دُرود شریف کی اَور کثرت کرو اور ہو سکے تو ننگے پاؤں چلو،

حَرَم کی زمین اور قدَم رکھ کے چلنا　　　اَرے سَر کا مَوقَع ہے او جانے والے!

✿ جب قُبّۂ اَنْوَر (یعنی نُورانی گُنبد) پر نِگاہ پڑے، دُرود و سلام کی خُوب کثرت کرو ✿ حاضِرِیِ مسجد سے پہلے (اُن) تمام ضَرورِیات سے (کہ) جن کا لگاؤ دل بٹنے کا باعِث ہو، نہایت جلد فارِغ ہو، ان کے سِوا کسی بیکار بات میں مَشْغُول نہ ہو معاً (فوراً) وُضُو و مِسْواک کرو اور غُسْل بہتر، سفید پاکیزہ کپڑے پہنو اور نئے بہتر، سُرمہ اور خُوشْبُو لگاؤ اور مُشک اَفْضَل ✿ اب فوراً آستانۂ اَقْدَس کی طرف نہایت خُشُوع و خُضُوع سے مُتَوجّہ ہو، رونا نہ آئے تو رونے کا مُونھ (مُنہ) بناؤ اور دل کو بَزور (کوشش کرکے) رونے پر لاؤ اور اپنی سنگ دِلی سے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف اِلتجا کرو ✿ جب درِ مسجِد پر حاضِر ہو، صلوٰۃ و سلام عرض کرکے تھوڑا ٹھہرو جیسے سرکار سے حاضِری کی اِجازت مانگتے ہو، (پھر) بِسْمِ اللّٰہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کر ہمہ تَن اَدَب ہو کر داخِل ہو ✿ اُس وقت جو اَدَب و تَعْظِیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، دل سب خیالِ غیر سے پاک کرو، مسجد اَقْدَس کے نَقْش و نِگار نہ دیکھو ✿ اگر کوئی ایسا سامنے آئے جس سے سلام کلام ضَرور ہو تو جہاں تک بنے کَترا جاؤ، ورنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھو پھر بھی دل سرکار (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ہی کی طرف ہو ✿ ہرگز ہرگز مسجدِ اَقْدَس

میں کوئی حرف چِلاّ کر نہ نکلے ❓ یقین جانو کہ حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سچّی حقیقی دُنیاوی جِسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے، اُن کی اور تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مَوْت صِرف وعدۂ خُدا کی تَصْدِیق کو ایک آن کے لیے تھی۔[1] ❓ اب اَدب و شوق میں ڈُوبے ہوئے گردن جھکائے، آنکھیں نیچی کئے، آنسو بہاتے، لَرزتے کانپتے، گُناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے، سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فَضْل و کَرَم کی اُمّید رکھتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَدَمینِ شَرِیفَین کی طرف سے سنہری جالیوں کے رُوبرُو(یعنی سامنے) مُواجَہہ شریف میں حاضِر ہوں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مزارِ پُر اَنوار میں رُو بَقبلہ (رُوبہ قِبلہ یعنی قبلہ رُو) جلوہ اَفروز ہیں، لہٰذا مُبارَک قدموں کی طرف سے اگر آپ حاضِر ہوں گے تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نِگاہِ بے کس پناہ، براہِ راست آپ کی طرف ہو گی اور یہ بات بیحد(بے حد) ذَوق اَفزا ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے سَعادتِ دَارَین(یعنی دُنیا و آخرت کی سعادت) کا سبب بھی ہے ❓ قبلہ کو پیٹھ کئے کم اَز کم چار ہاتھ (یعنی دو گز) دُور نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اَنور کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہوں کہ فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں یہی اَدَب لکھا ہے کہ یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃ، یعنی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَربار میں اِس طرح کھڑا ہو جس طرح نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ یاد رکھیں! سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مزارِ پُر اَنوار میں عین حیاتِ ظاہری کی طرح زِندہ ہیں اور آپ کو یعنی حاضری دینے والے کو بھی دیکھ رہے ہیں بلکہ آپ کے

---

[1] ... بہارِ شریعت، حصہ ۶، ۱ / ۱۲۲۲ تا ۱۲۲۳ ملتقطاً

یعنی زائر کے دِل میں جو خَیالات آ رہے ہیں اُن پر بھی مُطَّلع ہیں۔ خبر دار! جالی مُبارَک کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچیں کہ یہ خِلافِ اَدَب ہے کہ ہمارے ہاتھ اِس قابِل ہی نہیں کہ جالی مُبارَک کو چُھو سکیں، لہٰذا چار (4) ہاتھ (یعنی دو گز) دُور ہی رہیں، (ذرا سوچئے کہ) یہ شَرَف کیا کم ہے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو یعنی زائر کو اپنے مُواجَہَۂ اَقْدَس کے قریب بُلایا اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نِگاہِ کَرَم اب خُصُوصِیَّت کے ساتھ آپ کی (یعنی زائر کی) طرف ہے؟ اب (جبکہ) دل کی طرح آپ کا (یعنی زائر کا) مُونھ (مُنہ) بھی اس پاک جالی کی طرف ہو گیا، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوبِ عظیمُ الشّان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آرام گاہ ہے، اَدَب اور شوق کے ساتھ دَرد بھری آواز میں اِن اَلفاظ کے ساتھ سلام عرض کیجئے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَکَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللهِ،اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللهِ،اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ،اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاُمَّتِكَ اَجْمَعِیْنَ، [1]

مگر خیال رہے کہ سلام عرض کرتے ہوئے آواز نہ تو بہت بُلند اور سخت ہو کہ تمام اَعمال ہی ضائع ہو جائیں اور نہ ہی بہت آہستہ ہو بلکہ مُعْتَدِل (درمیانی) آواز ہونی چاہئے۔ [2]

محفوظ سَدا رکھنا شَہا! بے اَدَبوں سے　　　اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو [3]

---

1 ...یعنی اے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر سلام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت اور بَرَکتیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ پر سلام۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تمام مخلوق سے بہتر، آپ پر سلام۔ اے گُناہ گاروں کی شَفاعَت کرنے والے آپ پر سلام۔ آپ پر، آپ کی آل واَصحاب پر اور آپ کی تمام اُمَّت پر سلام۔

2 ... بہارِ شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۲۲۵-۱۲۲۴، ملتقطاً و مفہوماً

3 ... وسائلِ بخشش، ص ۱۹۳

؟ حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سے اپنے اور اپنے ماں باپ، پیر، اُستاد، اَوْلاد، عزیزوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لیے شفاعت مانگئے، بار بار عرض کیجئے: اَسْأَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔(یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں آپ سے شفاعت مانگتا ہوں)؟ پھر اگر کسی نے عرضِ سلام کی وصیّت کی ہو تو بجالایئے۔ شَرْعاً اس کا حکم ہے؟ جب تک مدینہ طَیِّبہ کی حاضری نصیب ہو، ایک سانس بھی بیکار نہ جانے دیجئے، ضَرورِیات کے سِوا اکثر وقت مسجد شریف میں باطَہارت حاضر رہیئے، نماز و تلاوت و دُرود میں وقت گزاریئے، دُنیا کی بات کسی بھی مسجد میں نہ چاہیے نہ کہ صرف یہاں؟ مدینہ طَیِّبہ میں روزہ نصیب ہو، خُصُوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدۂ شفاعت ہے؟ یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار(50,000) لکھی جاتی ہے، لہٰذا عبادت میں زیادہ کوشش کیجئے، کھانے پینے کی کمی ضرور کیجئے اور جہاں تک ہوسکے تَصَدُّق (صَدَقہ) کیجئے؟ روضۂ اَنْور پر نظر عبادت ہے جیسے کَعْبۂ مُعَظَّمہ یا قرآنِ کریم کا دیکھنا تو اَدَب کے ساتھ اِس کی کثرت کیجئے اور دُرود و سلام عرض کرتے رہیئے؟ پنجگانہ (دن میں 5 مرتبہ) یا کم از کم صبح و شام مُواجَہہ شریف میں عرضِ سلام کے لئے حاضر ہوں؟ شہر میں خواہ شہر سے باہر جہاں کہیں گُنْبدِ مُبارَک پر نظر پڑے، فوراً دَسْت بَسْتہ (ہاتھ باندھ کر) اُدھر مُونھ (مُنہ) کرکے صلوٰۃ وسلام عرض کیجئے، اِس کے بغیر ہرگز نہ گُزریے کہ خلافِ ادب ہے؟ قبرِ کریم کو ہرگز پیٹھ نہ کی جائے اور حتَّی الاِمکان نماز میں بھی ایسی جگہ نہ کھڑے ہوں کہ پیٹھ کرنی پڑے؟ روضَۂ اَنْور کا نہ طواف کیجئے، نہ سجدہ، نہ اُس کے سامنے اتنا جھکئے کہ رُکوع کے برابر ہو۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم اُن کی اطاعت میں ہے (اور روضَۂ اَنْور کا سجدہ و طواف

کرنا یا اُس کے آگے رُکوع کی حد تک جھکنا اِطاعتِ رسول کے خِلاف ہے)۔ (1)

کتاب ”عاشقانِ رسول کی 130 حکایات“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کے سفرِ مدینہ و حاضریِ مدینہ سے مُتَعَلِّق مزید دلچسپ حِکایات اور مکّہ و مدینہ کے بارے میں حیرت انگیز واقعات کی معلومات جاننے اور اپنے دل میں حاضریِ مدینہ کی سچّی تڑپ پیدا کرنے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَوْلانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مُرتَّب کردہ کتاب بنام ”عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکّے مدینے کی زیارتیں“ کا مُطالعہ نہایت مُفید ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس کتاب میں زائرینِ مدینہ کی 51، مشہور عاشقِ رسول بُزرگ حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک کی 12، حاجیوں کی 42، صالحات کی 6، عُلمائے اہلسنّت کی 17، جِنّات کی 7 اور حَیوانات کی 9 حِکمت سے بھرپُور حِکایات تحریر فرمائی ہیں نیز اِس کے علاوہ بھی اِس میں بہت سی مَعْلُومات فَراہم کی گئی ہیں۔ آپ تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی اِلتجا ہے کہ اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ سے ھَدِیّۃً طَلَب فرما کر نہ صرف خُود اِس کا مُطالعہ کیجئے بلکہ حسبِ اِستِطاعت زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر سفرِ مدینہ کی سعادت پانے والے خُوش نصیبوں میں ثواب کی نِیَّت سے مُفت تقسیم بھی فرمایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] ... بہار شریعت، حصہ ۱،۶ / ۱۲۲۵ تا ۱۲۲۸ ملتقطاً بتغیر قلیل

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے عاشقانِ رسول کے سَفَرِ مدینہ سے مُتَعَلِّق دِل کُشا و دِلرُبا واقعات سُنے، اِن واقعات سے جہاں یہ مَعْلُوم ہوا کہ ہمارے اَسلاف دَرِ مَحْبُوب کی حاضری کے لئے بے چین رہا کرتے تھے، وہیں یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ گُنبدِ سبز اور روضۂ اَقدس کی زیارت اُنہیں اپنی زندگی سے بھی زیادہ عزیز تھی، ہمارے اکابر و بُزرگانِ دین کو جب بھی مدینے شریف کی حاضری نصیب ہوتی تو وہ حضرات، بارگاہِ عالی کا ایسا اِحْتِرام بجالاتے کہ جسے سُن کر عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں، اگر اِس مُبارک سَفَر میں کوئی تکلیف پیش آتی تو اُسے اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھ کر برداشت کر جاتے بلکہ اُس دَر سے ملنے والے دَرْد کی دَوا کرنے کے بجائے اُسے محبوب کی طرف سے مِلنے والا عظیم تحفہ سمجھتے، محبوب کی بارگاہ بلکہ گلی کُوچوں سے نسبت رکھنے والی مَعْمُولی چیز کو بھی نہایت عزّت و مقام دیتے، اگر پیارے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے بُلاوے میں تاخیر ہوتی تو رُوحانی طور پر دَرِ اَقْدَس کے بوسے لے آتے اور جب حاضری نصیب ہوتی تو اَشکبار آنکھوں سے سَفَرِ مدینہ کی سعادت حاصل کرتے، نیز اُس پاک سر زمین پر پہنچ کر اَدَب کی وجہ سے سُواری پر سُوار ہونے بلکہ چَپّل یا جُوتے پہننے سے بھی گُریز کرتے۔ یقیناً اِن واقعات میں ہم سب کے لئے اور بالخُصوص اُن خُوش نصیبوں کے لئے بے شُمار مدنی پھول ہیں جنہیں عنقریب پیارے آقا، مکّی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضَۂ اَنْور پر حاضری کی سعادت حاصل ہونے والی ہے، لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ زندگی میں جب بھی مدینۂ مُنَوَّرہ کی حاضری کی سعادت حاصل ہو، ان مدنی پھولوں اور بہارِ شریعت کی روشنی میں بیان کئے گئے

حاضریِ بارگاہ کے آداب کا خاص خیال رکھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو مُرشد کے ساتھ مدینے کی باادَب حاضری نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت تادمِ تحریر 97 سے زیادہ شعبے قائم ہیں، اِنہی میں سے ایک شعبہ "مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ" بھی ہے جو کہ شب و روز پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی غمخواری کرنے میں مَصرُوفِ عمل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ غمخواریِ اُمّت کی خوشبوؤں سے لبریز اس مجلس کی طرف سے ہر ماہ تقریباً ایک لاکھ پچیس ہزار (1,25,000) بیماروں اور پریشان حال لوگوں میں کم و بیش 4 لاکھ سے زائد تعویذات و اَورادِ عطّاریہ رِضائے الٰہی کے لئے بالکل مُفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ یاد رہے! اِس مجلس کی برکتیں فقط کسی مَخْصُوص عَلاقے یا شہر تک ہی مَحْدُود نہیں بلکہ پاکستان کے سارے صُوبوں کے سینکڑوں شہروں میں سینکڑوں بستے لگائے جارہے ہیں نیز پاکستان کے علاوہ دِیگر مُمالک مثلاً ساؤتھ افریقہ، کینیڈا، ماریشس، امریکہ، اسپین، یونان، ہانگ کانگ، ساؤتھ کوریا، افریقہ کے شہر (ممباسا، تنزانیہ، یوگنڈا)، اِنگلینڈ (کے شہر بریڈ فورڈ، برمنگھم)، بنگلہ دیش اور ہند میں بھی تعویذاتِ عطّاریہ کے سینکڑوں بستوں کی ترکیب ہے۔ مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ سے وابستہ اسلامی بھائی دُکھی اِنسانیّت کی خالِصَۃً غمخواری کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو عام کرنے میں مَصرُوف ہیں۔ اے کاش!

ہم سب کو مدنی کام کرنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں ◆ اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں حصّہ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے، اپنے دل میں مکّے مدینے کی تڑپ پیدا کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سَفَر کو اپنا مَعْمُول بنالیجئے نیز ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام روزانہ "صدائے مدینہ" لگانا بھی ہے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نمازِ فَجْر کے لئے مسلمانوں کو جگانا "صدائے مدینہ" کہلاتا ہے۔ نمازِ فَجْر کے لئے مُسلمانوں کو جگانا عظیم سعادت اور حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سُنّت ہے۔ مَنْقُول ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ عادتِ مُبارَکہ تھی کہ جب نمازِ فَجْر کے لئے اپنے گھر سے تشریف لاتے تو راستے میں لوگوں کو نماز کے لئے جگاتے ہوئے آتے نیز اذانِ فَجْر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا تو اُسے بھی جگا دیتے۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَمِیْرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مُرِیْدِین و مُتَعَلِّقِیْن و مُحِبِّیْن اور تمام دعوتِ اسلامی والوں کو مدنی اِنعامات میں سے ایک مدنی اِنعام صدائے مدینہ لگانے کا بھی عطا فرمایا ہے، بِلا شُبہ روزانہ سینکڑوں اسلامی بھائی فَجْر کے وَقْت مُسلمانوں کو نمازِ فَجْر کے

---

[1] ... طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳

لئے جگاتے اور اَدائے فاروقی پر عمل کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں۔ آیئے اسی ضمن میں ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

جُواری مزدور تائب ہو گیا

مہاراشٹر (ہند) کے اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی سے قَبْل میں مَرَضِ عِصیاں (یعنی گُناہوں کی بیماری) میں اِنتہاء درجے تک مُبتلا ہو چُکا تھا۔ دن بھر مَزدوری کرنے کے بعد جو رَقَم حاصل ہوتی، رات کو اُسی سے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شراب خرید کر خُوب عیّاشی کرتا، شور شرابا کرتا، گالیاں تک بکتا اور والدین واَہلِ محلّہ کو خُوب تنگ کرتا، اِس کے عِلاوہ میں پرلے درجے کا جُواری و بے نمازی بھی تھا۔ اِسی غفلت میں میری زندگی کے قیمتی اَیّام ضائع ہوتے رہے آخر کار میری قسمت کا سِتارہ چمکا۔ ہُوا یوں کہ خُوش قسمتی سے میری مُلاقات دعوتِ اسلامی کے ایک ذِمَّہ دار اسلامی بھائی سے ہوئی۔ انہوں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدنی قافلے میں سَفَر کرنے کی ترغیب دِلائی۔ مجھ سے اِنکار نہ ہو سکا اور میں ہاتھوں ہاتھ 3 دن کے مدنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔ مدنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کی صحبت ملی اور بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کے رسائل بھی سننے کو ملے۔ جس کی برکت سے مجھ جیسا پکا بے نمازی، شرابی وجُواری تائِب ہو کر نہ صرف نماز پڑھنے والا بن گیا بلکہ صدائے مدینہ لگانے والا اور دوسروں کو مدنی قافلوں کا مسافِر بنانے والا بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ میری اِنفرادی کوشش سے اب تک 30 اسلامی بھائی مدنی قافلوں کے مسافِر بن چکے ہیں۔ تادمِ تحریر میں ایک مسجد میں مؤذِّن ہوں اور خُوب مدنی کاموں کی دُھوم میں مچا رہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پانی پینے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدَنی پُھول" سے پانی پینے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ❓ اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مَت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قَبْل بِسْمِ اللہ پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو[2] ❓ نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔[3] مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ منہ کر کے سانس لو (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو)، گرم دُودھ یا

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 ... تِرمِذی، ۳/۳۵۲، حدیث: ۱۸۹۲

3 ... ابوداود، ۳/۴۷۴ حدیث: ۳۷۲۸

چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے (تھوڑی) ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔[1] البتّہ دُرودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شفا پانی پر دَم کرنے میں حَرَج نہیں ❓ چُوس کر چھوٹے چھوٹے گُھونٹ پئیں، بڑے بڑے گُھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ❓ پانی تین سانس میں پئیں ❓ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ❓ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نُقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے[2] ❓ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہیے ❓ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اُس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے ❓ گلاس میں بچے ہوئے مُسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ اِستِعمال ہونے کے باوُجود خوا مَخواہ پھینکنا نہ چاہئے ❓ مَنقُول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعَہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تین دن ہر ماہ جو اپنائے مدنی قافلہ
بے حساب اس کا خُدایا! خُلد میں ہو داخِلہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۶/۷۷

2 ... اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی، ۵/۵۹۴

3 ... الفتاوی الفقهية الكبرى لابن حجر الهيتمي، ۴/۱۱۷، كشف الخفاء، ۱/۳۸۴

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا شیخ ابو الحسن بِسطامی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: "میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کی کہ مجھے خواب میں ابُو صالح مُؤَذِّن کی زِیارت ہو جائے۔" میری دُعا مقبول ہوئی، چنانچہ ایک رات میں نے ان کو خواب میں بڑی اچھی حالت میں دیکھا۔ میں نے ان سے دریافت کیا: "اے ابُو صالح! اپنے یہاں کی کچھ خبر دیجئے۔" اُنہوں نے جواب دیا: اے ابُو الحسن! اگر میں نے سرکارِ نامدار صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں ہلاک ہو جاتا۔"

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ۔۔۔ الخ، ص ۲۶۰)

میرے اَعمال کا بدلہ تو جہنَّم ہی تھا میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا

(سامانِ بخشش، ص ۶۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبَرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نِگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا دیکھ کر بَیان کروں گا پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری

شریف(حدیث4361)میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ :بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً۔یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا ؟نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ؟اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ؟مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرہ برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ؟قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ؟نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے مثال واقعہ:

مَنْقُول ہے، اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن خطاب اور اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما سرکارِ والاتَبار، شَفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کسی کام میں مشغول تھے کہ نمازِ عَصْر کا وَقْت ہوگیا۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُمرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو آگے بڑھ کر اِمامت کرانے کا کہا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرْض کی: آپ اس کے مجھ سے زِیادہ حَق دار ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کو مُقَدَّم فرمایا اور آپ کی تعریف کی۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے سرکارِ مدینہ، قَرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ اِرْشاد فرماتے سُنا: ''عُثْمان کتنا اچھا اِنْسان ہے، میرا داماد ہے اور میری دو بیٹیوں کا شوہر ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس میں میرا نُور اِکٹھا کر دیا ہے۔'' حضرتِ سَیِّدُنا عُثْمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عُمر کے ذریعے اِسلام کو مکمل فرمایا۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا، کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ: عُثمان سے فِرِشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عُمر کے ذَرِیعے دِیْن کی تکمیل فرمائی اور مُسلمانوں کو عزت بخشی۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ: عُثمان قرآنِ پاک کو جَمْع کرے گا اور یہ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کا محبوب ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا کہ: عُمر کتنا اچھا اِنْسان ہے، بیواؤں اور یتیموں کی خبر گیری کرتا ہے، اُن کے لئے اس وَقْت کھانا لاتا ہے جب لوگ عالَمِ خواب میں ہوتے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جَیْشُ الْعُسْرَہ (یعنی غزوۂ تبوک کا لشکر) تیار کرنے والے عُثمان کی مغفرت فرمادی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عُثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا، کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ دُعا فرماتے سُنا کہ: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! عُمر بن خطاب کے ذَرِیعے اِسلام کو عزّت عَطا فرما! اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کا نام فارُوق رکھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ذَرِیعے حق و باطل کے دَرمیان فَرق کیا۔ اس واقعہ کی خبر جب حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دونوں کے لئے دُعا فرمائی اور ایک دوسرے سے حُسنِ اَدَب کے ساتھ پیش آنے پر ان کی تعریف فرمائی۔

(الروض الفائق، ص:۳۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی آپس میں مَحَبَّت واُلْفَت اورایک دوسرے کا اِحْتِرام کرنے کا مُقَدَّس جَذبہ معلوم ہوا وہیں سَیِّدُنا فارُوقِ اَعْظَم اور سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی عظمت وشان بھی واضح ہوگئی۔ مزید اس سے یہ مدنی پُھول بھی ملا کہ جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ایک دوسرے کے مَقام ومرتبے کا اِحْتِرام کرتے ہیں، تو ہمیں تو ان کی عظمت وشوکت کو خوب خوب بیان کرنا چاہیے اور نہ صِرف خُود اِن کی مَحَبَّت کو اپنے دل میں بٹھائے رکھیں بلکہ اپنی اَوْلاد کو بھی صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت اور ان کا اَدَب سکھائیں۔ اس کا ایک بہترین ذریعہ یہ بھی ہے کہ اپنے بچوں کو صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے واقعات سُنائیں، ان کی سِیرت وکِردار کے بارے میں بتائیں اوران کے طریقے پر چلنے کی ترغیب بھی دِلائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ نے 695 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "**اللہ والوں کی باتیں** (جلد اَوّل)" شائع کرنے کی سَعادَت حاصل کی ہے، اس کتاب میں 97 صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مُخْتصر حالات و واقعات کے ساتھ ساتھ بے شُمار مَدَنی پُھول بھی جابجا اپنی خُوشبوئیں لُٹا رہے ہیں۔ آپ بھی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کرلیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ہم اپنے اَسْلاف کی سیرت و کردار سے واقِف ہوکر ان کے نَقْشِ قدم پر چلنے کی کوشِش بھی کریں گے۔ اسی طرح مکتبۃ المدینہ کی ایک اور بڑی پیاری کتاب "**کراماتِ صحابہ**" کا مطالعہ فرمائیں، اسی طرح صحابہ کی سیرت کے متعلق مکتبۃ المدینہ کی ایک اور بہت ہی پیاری کتاب ہے، اس کا نام "**خلفائے راشدین**"۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نامِ نامی، اسمِ گرامی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح تمام اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سب سے اَفْضل واَعْلیٰ ہمارے آقا ومَولیٰ، تاجدارِ اَنْبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، اسی طرح دیگر تمام انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اَصْحاب میں بھی سب سے اَفْضل مَقام ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کا ہے اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہم اَجْمَعِیْن میں سب سے اَفْضل خُلَفائے راشِدین (یعنی اَمِیْرُ المُؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق، اَمِیْرُ المُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوق، اَمِیْرُ المُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی اور اَمِیْرُ المُؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن) ہیں۔ آج ہم ان خُلفائے عِظام میں سے تیسرے خلیفۂ راشد، اَمِیْرُ المُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان وعظمت کے بارے میں سُنیں گے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نامِ نامی اِسْمِ گرامی زمانۂ جاہِلیّت (اسلام لانے سے پہلے) اور زمانۂ اسلام دونوں میں "عُثمان" ہی رہا۔ (ریاض النضرۃ، ج ۲، ص ۵)۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نَسَب کی اَفْضَلِیَّت:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ عظیم سَعادت حاصل ہے کہ آپ کا نَسَب پانچویں پُشت میں حضرت سَیِّدُنا عبدِ مَناف پر جاکر سیّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نَسَبِ مُبارک سے جاملتا ہے۔ اس طرح اَمِیْرُ المُؤمنین حضرت سَیِّدُنا مولا علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نَسَب سب سے کم یعنی فقط پانچ (5) واسطوں سے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نَسَب سے جاملتا ہے۔ (ریاض النضرۃ، ج ۲، ص ۵ ماخوذاً)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنْیَت اور اس کی وجہ:

زمانۂ جاہِلیَّت میں (اسلام لانے سے پہلے) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنْیَت ''اَبُوعَمْرو'' تھی، بعد میں جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لَخْتِ جگر حضرت سَیِّدَتُنا رُقَیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نکاح ہوا، ان سے ایک شہزادے حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُاللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت ہوئی تو اُن کے نام سے کُنْیَت ''اَبُوعبداللہ'' رکھ لی۔ پھر آپ کے ایک اور بیٹے حضرت سیّدُنا عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت ہوئی تو ان کے نام سے کُنْیَت ''اَبُوعَمْرو'' رکھ لی، دونوں مشہور ہیں لیکن ''ابُوعَمْرو'' زِیادہ مشہور ہے۔ (طبقات کبریٰ، عثمان بن عفان، ج۳، ص۳۹، ریاض النضرۃ، ج۲، ص۶)

دَورِ جاہِلیَّت میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اَوْصاف:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ زمانۂ جاہِلیَّت میں بھی اپنی قوم کے شریف اور عزّت دار لوگوں میں شُمار کیے جاتے تھے۔ طبیعت کا جَمال، آپ کے جَلال پر غالب تھا، یہی وجہ ہے کہ نِہایت ہی شیریں کلام فرماتے تھے، بہت ہی شفیق و مہربان تھے۔ جاہ و حشمت (شان و شوکت) کے مالک، نہایت ہی مالدار مگر شَرم وحَیا کے پیکر تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ مُبارَک تمام صِفاتِ رَذِیلہ (بُری صِفات) سے پاک تھی، بلکہ جاہِلیَّت کے دَور میں بھی آپ ایسی باکمال صِفات سے مُتَّصِف تھے کہ خُود قُریش کے لوگ بھی آپ سے بے پناہ محبّت کیا کرتے تھے۔ چُنانچہ، قُریش کی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے محبّت اتنی مشہور تھی کہ ضَربُ الْمثل بن گئی اور مائیں جب رات کو اپنے بچوں کو سُلاتیں تو اُنہیں اپنا پیار جتاتے ہوئے یُوں کہتیں: ''اُحِبُّكَ وَالرَّحْمٰنُ حُبَّ قُرَيْشٍ عُثْمَان۔ یعنی میں اور میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ تجھ سے محبّت کرتے ہیں، جیسے قُریش (سیِّدُنا) عُثمانِ غنی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے محبّت کرتے ہیں۔'' (تاریخ ابن عساکر، ج۳۹، ص۲۵۱، ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سراپائے اَقدس:

اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہت خُوبصورت حُلیے کے مالک اور اِنتہائی خُوبرو اِنسان تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قد مُبارک نہ بالکل چھوٹا تھا اور نہ ہی بہت بڑا بلکہ مُتوسِّط تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا چہرہ نِہایت ہی حَسین و جمیل، رنگ سُرخی مائل گورا (یعنی گُلابی) تھا۔ دونوں رُخسار بڑے بڑے، کان لمبے، مبارک دانت نہایت ہی خُوبصُورت، سینہ مُبارَک چوڑا، دونوں کندھوں کے دَرمیان فاصلہ ہونے کے ساتھ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پنڈلیاں مضبوط اور دِیدہ زیب، جبکہ بازو مُبارک قدرے لمبے تھے۔ سَر اَقدس پر گھنگھریالی زُلفیں نہایت ہی گھنی اور کانوں کے نیچے تک تھیں۔ اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی داڑھی کی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی داڑھی بھی گھنی تھی۔ جِلد باریک لیکن سنہری بالوں سے پُر تھی، اس قدر حُسن و جَمال اور خُوبصُورتی کے مالک ہونے کے باوُجُود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ شَرم و حَیا کے پیکر تھے۔

(طبقات کبری، عثمان بن عفان، ج۳، ص ۴۲، الاصابۃ، عثمان بن عفان، ج۴، ص۳۷۷، ریاض النضرۃ، ج۲، ص۶)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنتہائی مالدار ہونے کے باوُجُود قیمتی لباس پہننے کے بجائے حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لباس کی پَیروی کیا کرتے تھے اور عشق و مَحبّت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ظاہری حُلیہ بھی پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّتوں کا آئینہ دار ہو۔ چُنانچہ

لباس میں بھی اِتّباعِ سُنّت:

حضرت سَیِّدُنا سَلَمَہ بن اَکْوَع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اَمیرُ المُومنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ

غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تہبند نصف پنڈلی تک ہوا کرتا اور اس کی وجہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرشاد فرمایا کرتے کہ "**ھٰکَذَا کَانَتْ اِزْرَۃُ صَاحِبِیْ** یعنی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تہبند بھی اسی طرح (یعنی نصف پنڈلی تک) ہوتا تھا۔" (الشمائل المحمدیۃ، باب ماجاء فی صفۃ ازار۔۔۔الخ، ص ۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سُنَّتِ رسول پر عمل کا جَذبہ مرحبا! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لباس پہننے میں بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی فرمایا کرتے۔ ہمیں بھی سُنَّت کے مُطابِق بدن پر سفید لباس، سر پر زُلفیں نیز گنبدِ خَضریٰ کی یادوں سے مال مال سبز سبز عمامہ، چہرے پر شریعت کے مُطابِق ایک مُٹھی داڑھی، آنکھوں میں سُرمہ، سر میں تیل لگا کر سُنَّتوں کی چلتی پھرتی تصویر بن جانا چاہیے اور فیشن والے تنگ و چُست لباس پہننے سے نہ صِرف خُود بچنا چاہیے بلکہ دوسروں کو بھی شَفْقَت و محبّت سے سمجھاتے ہوئے سُنَّتوں پر عمل کی ترغیب دِلانی چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! اب اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چند اَلْقابات اور ان کی وُجُوہات سُنتے ہیں۔

پہلا لقب، ذُوالنُّورَین:

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ایک مشہور و معروف لقب "**ذُوالنُّوْرَیْن** یعنی دو نُور والا" بھی ہے۔ اس لَقَب کی زِیادہ مشہور وجہ یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے حُضُور پُر نُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیاں حضرت سَیِّدَتُنا رُقَیَّہ اور حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ

کُلْثُوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا آئیں، اسی وجہ سے آپ کو "ذُوالنُّوْرَین" کہا جاتا ہے۔(تھذیب الاسماء، باب العین والثاء المثلثہ، ج۱، ص ۴۵۳) اَعْلٰی حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی بات کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نُور کی سرکار سے پایا دوشالہ نُور کا
ہو مُبارَک تم کو ذُوالنُّوْرَیْن جوڑا نُور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُوسرا لقب، جامِعُ القرآن:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ایک لقب "جامعُ القرآن" بھی ہے۔اَمِیْرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابُوبکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے عہد میں اَمِیْرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمرِ فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مشورے سے مُتَفَرِّق مَقامات سے قرآنِ پاک کے تمام صَحائِف جَمْع کرلیے تھے، مگر اس میں تین(3) کام باقی تھے، جَمْع کیے گئے صحائف کو ایک مُصْحَف میں نَقْل کرنا، پھر اس ایک مُصْحَف کے مُخْتَلِف نُسْخے اسلامی مَمالک کے بڑے بڑے شہروں میں تقسیم کرنا اور سب کو لہجہ ٔقُرَیش پر پڑھنے کا حکم دینا۔ یہ تینوں کام اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اَمِیْرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے لیے اور قرآنِ عظیم کا جَمْع کرنا وعدۂ الٰہیّہ کے مُطابِق تامّ و کامِل (مکمل) ہوا، اس لیے اَمِیْرُالمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو **"جامِعُ القرآن"** کہتے ہیں۔(فتاوی رضویہ، ج۲۶، ص ۴۵۲، فیضان صدیق اکبر، ص۴۱۹، ملخصًا)

تمہیں کو جامعِ قرآن کا حق نے دیا مَنْصَب
عطا قرآں کو کر کے جَمْع کی اُمّت کو آسانی

(وسائلِ بخشش، ص ۵۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیسرا لقب، مُجَہِّزُجَیْشِ الْعُسْرَۃ:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ایک لَقَب ''مُجَہِّزُجَیْشُ الْعُسْرَۃ'' بھی ہے، جس کا مَعْنٰی ہے تنگی والے لشکر کی مالی مُعاوَنت کرنے والا۔ جنگِ تَبُوک کے موقع پر جو اسلامی لشکر تیار ہوا تھا اسے جَیْشُ الْعُسْرَۃ کہاجاتاہے کیونکہ غزوۂ تَبوک نہایت ہی دُشوار مَقام اور شدید گرمی کے موسم میں ہوا۔ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُالرحمن بن خَبّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ میں بارگاہِ نَبوی عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضِر تھا اور حُضورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو ''جَیشِ عُسرت'' (یعنی غزوۂ تَبوک) کی تیّاری کیلئے ترغیب اِرشاد فرمارہے تھے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُثمان بن عفّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُٹھ کرعَرض کی: یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پالان اور دیگر مُتَعَلِّقَہ سامان سَمیت سو (100) اُونٹ میرے ذِمّے ہیں۔ حُضور سراپا نور، فیض گنجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پھر تَرغِیباً فرمایا۔ توحضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دوبارہ کھڑے ہوئے اور عَرض کی: یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں تمام سامان سَمیت دوسو(200) اُونٹ حاضِر کرنے کی ذِمّہ داری لیتا ہوں۔ دوجہاں کے سُلطان، سَرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پھر تَرغِیباً اِرشاد فرمایا توحضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی: یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں مع سامان تین سو(300) اُونٹ اپنے ذِمّے قبول کرتا ہوں۔ یہ سُن کر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت خُوش ہوئے۔ اسی لیے آپ کو ''مُجَہِّزُجَیْشِ الْعُسْرَۃِ'' یعنی تنگی والے لشکر کی مالی مُعاوَنت کرنے والا کہتے ہیں۔ (ترمذی، کتاب المناقب، مناقب عثمان بن عفان، ج۵، ص۳۹۱، حدیث: ۳۷۲۰)

اِمامُ الْاَسْخِیاء! کر دو عطا حصہ سخاوت کا
قَناعَت ہو عِنایت، دیں نہ دَولت کی فَراوانی

(وسائلِ بخشش، ص۵۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل کچھ لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی جَذبات میں آکر چندہ دینے کا لکھوا تو دیتے ہیں مگر جب دینے کی باری آتی ہے تو ان پر بھاری پڑ جاتا ہے، حتّٰی کہ بعض تو دیتے بھی نہیں! مگر قُربان جائیے! محبوبِ مُصطفٰے، سیِّدُ الْاَسْخیا، عُثمانِ باحَیا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جُودو سَخا پر کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے اِعلان سے بَہُت زِیادہ چندہ پیش کِیا۔ مُفسّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت، حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ تواُن کا اعلان تھا مگر حاضِر کرنے کے وَقْت آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے950اُونٹ، 50گھوڑے اور 1000 اَشْرَفیاں پیش کیں، پھر بعد میں 10 ہزار اَشْرَفیاں اور پیش کیں۔ (مُفْتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں) خیال رہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پہلی بار میں ایک سو(100) کا اعلان کِیا، دُوسری بار100 اُونٹ کے علاوہ اور200کا، تیسری باراور300 کا کل600اُونٹ(پیش کرنے) کا اِعلان فرمایا۔

(مراٰۃ المناجیح ج۸ص۳۹۵،از کراماتِ عثمانِ غنی، ص۶)

مجھے اپنی سَخاوت کے سَمُندر سے کوئی قطرہ
عَطا کر دو نہیں دَرْکار مجھ کو تاجِ سُلطانی

(وسائلِ بخشش، ص۵۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چوتھا لَقَب، صاحِبُ الْھِجْرَتَیْن:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جس طرح دِیْنِ اسلام کی سَربُلندی کے لیے اپنا مال لُٹاتے تھے، اسی طرح خُود بھی پیچھے نہیں رہتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان چند صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن میں سے ہیں جنہوں نے راہِ خدا میں دوبار ہجرت کی، ایک بار حبشہ کی طرف اور دوسری بار مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی طرف۔ اسی لیے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو "صاحِبُ الْھِجْرَتَیْن" کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ جس کا مطلب ہے دو ہجرتیں کرنے والا۔

(طبقات کبری، عثمان بن عفان، ج۳، ص ۴۰، اسد الغابۃ، عثمان بن عفان، ج ۱، ص ۷۴۹، کرامات عثمان غنی، ص ۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو آپ کی عَظَمت کے پیشِ نظر کِن کِن اَلقابات سے یاد کیا جاتا ہے۔ یقیناً ایک آدمی کے عُمدہ اَوصاف جتنے زِیادہ ہوں گے اتنا ہی اسے اچھے اَلْقاب اور اچھے اَنداز سے یاد کیا جائے گا۔ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اتنے اَلْقابات کا ہونا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عظمت و شان کی علامت ہے۔

احادیثِ مُبارکہ اور شانِ عثمان غَنی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ ایک غلام تو اپنے آقا کی عنایتوں اور اس کے

لُطف وکرم کے سبب اس کی تعریف میں رَطبُ اللِّسان رہتا ہے۔ لیکن کمال یہ ہے کہ جب آقا بھی اپنے غُلام کی خُوبیوں پر اس کی تعریف کرے اور اس سے قائم ہونے والے والہانہ تَعَلُّق کا اِظہار کرے۔ اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شُمار بھی ان خُوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے کہ جن کے حق میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لَبِ جاں بخش نے کئی بار جُنْبِش فرمائی، کبھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دربارِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ سے جَنَّت کا مُژدہ عطا ہوا، تو کبھی آپ کو میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا جَنَّتی رفیق قرار دیا، کبھی آپ کو کامل حیا کی سَنَد عطا فرمائی تو کبھی آپ کی شَفاعت کے ذَرِیعے لوگوں کے جَنَّت پانے کا اعلان فرمایا۔ آیئے شانِ عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مُتَعَلِّق چار (4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. عُثمان مجھ سے ہے اور میں عُثمان سے ہوں۔ (تاریخِ دمشق، ۳۹/ ۱۰۲)
2. جَنَّت میں ہر نبی کا ایک رفیق ہو گا اور میرے رفیق عُثمان بن عفّان ہیں۔ (تاریخِ دمشق، ۳۹/ ۱۰۴)
3. بروزِ قِیامت عُثمان کی شفاعت سے سَتّر ہزار (70000) ایسے آدمی بِلا حساب جَنَّت میں داخل ہوں گے جن پر جَہنَّم واجب ہو چکی ہو گی۔ (تاریخِ دمشق، ۳۹/ ۱۲۲)
4. حَیا ایمان سے ہے اور میری اُمَّت میں سب سے زِیادہ حیادار عثمان ہیں۔ (تاریخِ دمشق، ۳۹/ ۹۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شرم وحیا کے بھی کیا کہنے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی آپ سے حیا فرماتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہمیشہ نہایت عُمدہ اَوصاف کے حامل رہے، یہاں تک کہ زمانۂ جاہلیّت میں بھی کئی بُرائیوں سے دُور رہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خُود اپنے بعض اَوصاف بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: میں نے نہ کبھی فُضُول اَشعار گُنگنائے

اور نہ ہی ان کی تمنّا کی، زَمانۂ جاہلیت اور زَمانۂ اسلام دونوں میں کبھی شراب نہ پی اور جب سے میں نے دو جہاں کے تاجور، سُلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بَیْعَت کی ہے، تَب سے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہیں چُھوا۔ (تاریخ ابن عساکر، ج۳۹، ص۲۲۵) مزید فرماتے ہیں: میں بند کمرے میں غُسل کرتا ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حَیا کی وجہ سے سِمَٹ جاتا ہوں۔ (مرقاۃُ المَفَاتِیح ج۸ ص۸۰۳، تحت الحدیث ۵۰۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شرم وحَیا تھی، جبکہ ہمارے ہاں بے شَرمی و بے حَیائی کا عالَم یہ ہے کہ بعض لوگ ٹی وی پر فلموں ڈراموں کے فُحش (بیہودہ) مَناظر کبھی تنہا تو کبھی پوری فیملی کے بیچ میں بڑی دِلچسپی سے دیکھتے ہیں، اب تو معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہ اِس قدر عام ہوگیا ہے کہ موبائل وانٹرنیٹ کے ذریعے نہ جانے کیسے کیسے گناہوں کا اِرتکاب بآسانی کیا جاتا ہوگا۔ سوشل میڈیا کے ذریعے ترقی کی منازل کی تلاش اور دُنیوی معلومات سے اپنے آپ کو ہر وقت اپ ڈیٹ رکھنے کی سوچ میں شاید کئی لوگ گناہوں کے سمندر میں اُتر کر اپنے قیمتی وقت کو برباد کرتے ہوں گے، شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں بیہودہ فنکشنز (Function) کا اِنتظام کیا جاتا ہے، جن میں مرد وعورت کا اِختلاط (مَیل جَول) اور ہنسی مذاق کیا جاتا ہے۔ اکثر گھر سینما گھروں اور اکثر مجالس نَقّار خانوں (یعنی نوبت وڈھول وغیرہ بجانے کی جگہوں) کا سَماں پیش کرتی ہیں، بے پردہ خواتین شرم وحَیا کو بالائے طاق رکھتے ہوئے گلی بازاروں کی زِینت بنتی ہیں تو مرد بھی اپنی آنکھوں سے حَیا دھو ڈالتے ہیں اور ایسی خواتین کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا گویا کہ اپنا حق سمجھتے ہیں۔ الغرض ہمارا مُعاشَرہ فحاشی، عُریانی و بے حَیائی کی آگ کی لپیٹ میں بڑی تیزی سے آتا جارہا ہے، جس کے سبب خاص کر نئی نَسل اَخلاقی بے راہ رَوی و شدید بَدعملی کا شکار ہوتی جارہی ہے۔ ہمارے مُعاشرے میں حَیا ختم ہونے کے سبب ہی ہم سرِعام ناجائز وحرام کام اور ڈھیروں گُناہ کرتے بالکل نہیں شرماتے۔ گالی دینا، تُہمت لگانا، بدگُمانی، غیبت، چُغلی،

جُھوٹ بولنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خُون بہانا، مسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پُکارنا، شراب، جُوا، چوری ،ڈکیتی ، سُود ورِشْوت کالَیْن دَیْن، ماں باپ کی نافرمانی، اَمانت میں خِیانت، غُرُور وتکبُّر، حَسَد ورِیاکاری، حُبِّ جاہ، بخل وخُود پَسندی وغیرہ وغیرہ گُناہوں کا اِرْتِکاب ہمارے مُعاشَرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شرم وحَیا ہمیں چُھو کر بھی نہیں گُزری۔ ہمارا مُعاملہ تو یہ ہو چُکا ہے کہ

دن لَہْو میں کھونا تجھے، شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی، خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (حدائقِ بخشش)

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل میں خوفِ خُدا بڑھانے اور شرم وحَیا اَپنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہئے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنَّتوں کی تَربِیَت کیلئے سفر اِخْتیار کیجئے اور کامیاب زِنْدگی گُزارنے اور اپنی آخرت سَنوارنے کیلئے روزانہ "فکر مدینہ" کے ذریعے مدنی اِنْعامات کا رِسالہ پُر کیجئے۔ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه ایک مدنی مذاکرے میں مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانے کے حوالے سے مدنی پھول عطا فرماتے ہیں کہ: "ہر روز فکرِ مدینہ کرکے مدنی انعامات کے رِسالے کے خانے پُر کریں اور ذِمہ دار کو ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو جمع کروادیں، 10 تاریخ کا اِنتظار نہ کریں"۔ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتِماع میں شرکت کیجئے اور دعوتِ اسلامی کا ہر دلعزیز 100 فیصد اسلامی چینل "مَدَنی چینل" خود بھی دیکھتے رہیے اور دُوسروں کو بھی دیکھنے کی ترغیب دِلاتے رہئے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

حضرت عُثمان کا مُسلمانوں کے لیے پانی خریدنا:

مَنْقُول ہے کہ جب مُہاجرین، مکہ مُعَظَّمہ زَادَهَا اللهُ شَرَفًا وَّ تَعْظِيْمًا سے ہجرت فرما کر مدینہ مُنَوَّرہ زَادَهَا

اللہُ شَہَرًا فَاوًّ تَعْظِیًا آئے تو یہاں کا نمکین پانی انہیں راس نہ آیا۔ بنی غفّار سے تعَلُّق رکھنے والے ایک شَخْص کی مِلک میں پانی کا ایک میٹھا چشمہ تھا جسے "رُومہ" کہا جاتا تھا۔ وہ اس کی ایک مشک ایک "مُد" کے عِوَض بیچتے تھے۔ رحمتِ عالَم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن سے فرمایا: یہ چشمہ میرے ہاتھ ایک چشمۂ بِہِشت (جنّتی چشمے) کے عِوَض بیچ دو۔ اُنہوں نے عَرض کی: "یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا اور میرے بچوں کا گُزر بَسر اسی پر ہے، مجھ میں ایسا کرنے کی اِستِطاعت نہیں۔" جب یہ خبر حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تک پہنچی تو آپ نے وہ چشمہ مالِک سے پینتیس ہزار (35000) دِرْہَم میں خرید لیا، پھر بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر عَرض کی: "**یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَجْعَلُ لِی مِثْلَ الَّذِی جَعَلْتَہٗ لَہٗ عَیْنًا فِی الْجَنَّۃِ اِنِ اشْتَرَیْتُھَا؟**" یعنی یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا جس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس شَخْص کو جَنّتی چشمہ عَطا فرما رہے تھے، اگر میں یہ چشمہ اس سے خرید لوں تو حُضُور مجھے عَطا فرمائیں گے؟" آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ہاں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی: میں نے وہ چشمہ خرید کر مُسلمانوں پر وَقْف کر دیا۔ (معجم کبیر، بشیر الاسلمی ابوبشر، ج ۲، ص ۴۱)

سرکار سے پائیں گے مُرادوں پہ مُرادیں
دربار پہ دُربار ہے عُثمانِ غنی کا

(ذوقِ نعت، ص: ۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جس وَقْت مُسلمانوں کو پانی کے حوالے سے شدید پریشانی تھی تو اَمِیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وہ پُورا چشمہ خرید کر راہِ خدا میں وَقْف کر دیا۔ ہمیں بھی چاہیے اگر کسی مُسلمان کو پریشانی یا کسی مُصیبت میں مُبتلا دیکھیں اور اس کی حاجت پُوری کرنے کی اِستِطاعت رکھتے ہوں تو اس کی مُشکِلات دُور کرنے کی کوشش کریں۔

وہ شخص بڑا ہی خُوش نصیب ہے جو مُحتاجوں کی مدد کرتا، غَریبوں کی دادرَسی کرتا، غمگینوں کی غمگساری اور پریشان حالوں کی پریشانی دُور کرتا ہے کیونکہ جو مخلوق پر رَحْم کرتا ہے، اللہ کریم عَزَّوَجَلَّ بھی اس پر رَحْم وکرم کی ایسی بارش فرماتا ہے کہ اس کی زِنْدگی میں ہر طرف بہاریں ہی بہاریں آجاتی ہیں ۔ آیئے! دو(2) فرامینِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

1. جس نے مومن کی دُنیوی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دُور کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن اس کی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دُور فرمائے گا، جو دُنیامیں تنگ دَست کو آسانی فَراہَم کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت میں اس کیلئے آسانیاں پیدا فرمائے گا، جو دُنیامیں کسی مُسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس وَقْت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القران، رقم ۲۶۹۹، ص ۱۴۴۷)
2. جو شخص اپنے بھائی کی حاجت رَوائی کے لئے چلے، اس کا یہ عمل اس کے لیے دس(10) سال اِعْتکاف کرنے سے بہتر ہے اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ایک دن اعتکاف کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اور جہنَّم کے درمیان تین(3) خَنْدَقیں حائل فرمادیتا ہے اور ان میں سے دو (2) خَنْدَقوں کا دَرمیانی فاصلہ مَشْرِق ومَغْرِب کے فاصلے سے زِیادہ ہے۔" (الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین.. الخ رقم ۸، ج ۳، ص ۲۶۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اپنے مُسلمان بھائیوں کی خبر گیری کرنے اوران کی مُشکِلات حل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ساقیِ کوثر نے سیراب فرمادیا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو شخص اپنے مُسلمان بھائی کی حاجتوں کو پُورا کرتا ہے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ بندہ بن جاتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ غیب سے اس کی حاجات کو پُورا فرماتا ہے۔ چونکہ اَمِیْرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی ساری زِندگی لوگوں کی حاجتیں پُوری کرنے، ان کی مُشکلات حل کرنے اور غریبوں کی مدد کرنے میں بَسر فرمائی، اس لیے جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر آزمائش آئی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر پانی بند کر دیا گیا تو جنابِ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خُود آکر حضرتِ عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سیراب فرمایا۔ چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ جن دِنوں باغیوں نے اَمِیْرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مکانِ رَفِیعُ الشّان کا مُحاصَرہ کیا ہوا تھا، اُن کے گھر میں پانی کی ایک بوند تک نہیں جانے دی جارہی تھی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیاس کی شِدّت سے تڑپتے رہتے تھے۔ میں آپ سے مُلاقات کے لیے حاضِر ہوا تو آپ نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا: "**مَرْحَبًا بِاَخِیْ** یعنی اے میرے بھائی! خوش آمدید۔" پھر اِرْشاد فرمایا کہ اے عبدُ اللہ بن سلام! میں نے آج رات رَحمتِ عالمیان، مدینے کے سُلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اِس رَوشن دان میں دیکھا، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِنتہائی مُشْفِقانہ (یعنی ہمدردانہ) لہجے میں اِرْشاد فرمایا: اے عُثمان! ان لوگوں نے قید کرکے اور پانی بند کرکے تمہیں پیاس سے بے قرار کر دیا ہے؟" میں نے عَرْض کی: "جی ہاں۔" تو فوراً ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک ڈول میری طرف لٹکادیا جو پانی سے بھرا ہوا تھا، میں نے اُس میں سے پینا شُروع کیا یہاں تک کہ سیراب ہوگیا

اوراب اِس وَقْت بھی اُس پانی کی ٹھنڈک اپنی دونوں چھاتیوں اور دونوں کندھوں کے دَرمیان محسوس کررہاہوں ۔ پھر حُضُورِ اکرم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: ''اِنْ شِئْتَ نَصَرْتُ عَلَيْهِمْ وَاِنْ شِئْتَ اَفْطَرْتَ عِنْدَنَا یعنی اگر تمہاری خواہش ہو تو میں ان لوگوں کے مُقابلے میں تمہاری مدد کروں اور اگر تم چاہو تو ہمارے پاس آکر روزہ اِفْطار کرو۔'' تو میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دربارِ پُراَنوار میں حاضر ہو کر روزہ اِفْطار کرنا پسند کیا۔(حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں اس کے بعد رُخصت ہو کر چلا آیا) اور اُسی روز باغیوں نے اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثْمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شہید کردیا۔ حضرتِ علّامہ جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ علّامہ اِبْنِ باطِیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قول کے مُطابِق اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثْمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیدار والا یہ واقعہ خواب میں نہیں بلکہ بیداری کی حالت میں پیش آیا۔'' (الحاوی للفتاوی، ج۲، ص۳۱۵، کراماتِ عثمانِ غنی، ص:۱۲)

رکھا مَحْصُور ان کو، بند ان پر کر دیا پانی
شہادت حضرتِ عُثمان کی بےشک ہے لاثانی

(وسائلِ بخشش، ص۵۸۵)

بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم اوراس کی عطا سے اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثْمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے تمام حالات ظاہر و آشکار تھے، ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بے کسوں کے مددگار بھی ہیں جبھی تو فرمایا: ”اِنْ شِئْتَ نَصَرْتُ عَلَيْهِمْ یعنی اگر تمہاری خواہش ہو تو ان لوگوں کے مُقابلے میں تمہاری اِمداد کروں؟۔“

وَسْوَسہ: اس روایت کو سُن کر ہوسکتا ہے شیطان کسی کے ذِہن میں یہ وسوسہ ڈالے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذاتِ پاک کے ہوتے ہوئے، کسی غیر سے مدد مانگنے کی کیا ضرورت ہے؟ جب وہ اپنے بندوں کی سنتا ہے اور مدد بھی کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی سے مدد مانگنی چاہیے۔

جواب: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرکھئے! یہ شیطان کا خوفناک وار ہے، اس طرح کی باتیں کرنے والے بعض اوقات اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی توہین کرجاتے ہیں اور توہینِ اَنْبیاء کے سبب کُفر میں جاپڑتے ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ایسے لوگوں کی صُحبت سے نہ صِرف خُود بچیں بلکہ دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں۔

غیر اللہ سے مدد مانگنا کیسا؟

اس وَسْوَسے کی کاٹ کرنے کیلئے یہ یادرکھئے! حقیقتاً مدد کرنا صِرف اور صِرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات کے ساتھ خاص ہے۔ اس کی عَطا کے بغیر ایک ذرّہ بھی فائدہ نہیں دے سکتا، اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، اَوْلیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اس کی دی ہوئی طاقت واِجازت سے مدد فرماتے ہیں۔ یہ اسی طرح ہے جیسے کسی فیکٹری یا کارخانے کا مالک وہاں کام کرنے والے مزدُوروں پر ایک سُپر وائزر یا ناظم مُقرّر کرے اور پھر یہ حکم جاری کردے کہ ماہانہ تنخواہ اسی سے وُصُول کی جائے۔ اب اگر کوئی مزدُور یُوں اِعْتراض کرے کہ مالک کے ہوتے ہوئے سُپر وائزر یا ناظم کی کیا ضرورت؟ اور ہم مالک کے ہوتے ہوئے کسی اور سے تنخواہ کیوں لیں گے؟ ہم تو مالک سے ہی پیسے لیں گے۔ تو یقیناً اس مُلازم کی بات کو

بیوقوفی اورمالک کی مخالفت ہی سمجھا جائے گا۔ کیونکہ سُپر وائزر کا تنخواہ دینا مالک کا ہی دینا ہے، حقیقتاً تنخواہ دینے والا مالک ہی ہے، سُپر وائزر اور ناظم تو اس کے قائم کیے ہوئے وسیلے ہیں۔ بالکل اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا اور ان نیک ہستیوں کا عَطائے الٰہی سے اِمداد کرنا بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کا اِمداد فرمانا ہے۔ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہی اپنی عَطا سے انہیں دادرسی کرنے پر مُقرَّر فرمایا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنے کی ترغیب تو خُود قرآنِ پاک میں بھی مَوْجُود ہے۔ چُنانچہ پارہ نمبر 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرہ، آیت نمبر 45 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرْشاد فرماتا ہے:

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ (پارہ:۱، بقرہ:۴۵)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور فرمایئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ حکم فرمارہا ہے کہ صبر اور نماز سے مدد مانگو۔ اب اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ مدد مانگنا ناجائز ہوتا تو خدا عَزَّوَجَلَّ یہ حکم کیوں اِرْشاد فرماتا کہ صبر اور نماز سے مدد چاہو! کیونکہ صبر اور نماز خدا نہیں بلکہ غَیرِ خدا ہیں۔ اسی طرح پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسآء کی آیت نمبر 64 میں اِرْشاد فرمایا:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾ (پارہ:۵، النسآء:۶۴)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اِمامِ اَہلسنّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: کیا اللہ تعالیٰ (اپنے محبوب کی امت کے گُناہوں کو) اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا۔ پھر یہ کیوں فرمایا کہ اے نبی! تیرے پاس حاضر ہوں اور تُو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) سے ان کی بخشش چاہے تو یہ دولت ونعمت پائیں گے۔ (اللہ عَزَّوَجَلَّ کا گُناہگاروں کو دَرِ مُصْطَفٰے پہ حاضری کا حکم دینا اور وہاں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنا سِفارشی بنانا یہی غَیْرُاللہ سے مدد مانگنا ہے اور) یہی ہمارا مطلب ہے۔ جو قرآن کی آیت صاف فرمارہی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ: ۲۱/ ۳۰۵)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے "مکتبۃُ المدینہ" کی مطبوعہ 274 صفحاتِ پر مُشتمل کتاب "صحابۂ کرام کا عشقِ رسول" کے صفحہ نمبر 92 پر ہے کہ، حضرتِ رَبیعہ بن کعب اَسْلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بَیان ہے کہ میں رات کو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اَقْدس میں رہا کرتا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وُضو کیلئے پانی لایا کرتا تھا اور دیگر خدمت بھی بجالایا کرتا تھا۔ ایک روز آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: **سَلْ** (یعنی مانگو، کیا مانگتے ہو!) میں نے عَرض کی: **اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِی الْجَنَّۃِ۔** میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بِہشت (جنّت) میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کے عِلاوہ اورکچھ؟ حضرتِ ربیعہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی کہ میرا مقصود تو وہی ہے (یعنی جنّت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رفاقت ہی مجھے کافی ہے)۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا تو کثرتِ سجدہ سے میری مدد کرو (یعنی خود بھی اس مقامِ بلند کی شان پیدا کرو، میری عطا کے ناز پر کثرتِ عبادت سے غافل نہ ہو جاؤ)۔ (صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب فضل السجود، الحدیث ۴۸۹، ص ۲۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک میں میٹھے میٹھے آقا، سرورِ ہر دوسرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ ربیعہ سے فرمایا: **اَعِنِّیْ** یعنی میری اعانت کرو! اور اسی کو اِسْتِعانت

وِاسْتِمْداد یعنی مدد مانگنا کہتے ہیں۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عِلاوہ کسی سے مدد مانگنا ناجائز ہوتا تو پیارے آقا، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کبھی بھی یہ اِرْشاد نہ فرماتے۔ معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عِلاوہ دوسروں سے مدد مانگنا، انہیں اپنا حامی و مددگار ماننا جائز ہے۔ غَیْرُ اللہ سے مدد مانگنے کے مُتَعَلِّق مزید معلومات کیلئے شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "کراماتِ شیرِ خدا" صفحہ 56 تا 95 کا مطالعہ کرلیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس وَسْوَسے کی کاٹ ہوجائے گی۔

غم ہو گئے بے شُمار آقا! بندہ ترے نِثار آقا!
بگڑا جاتا ہے کھیل میرا آقا! آقا! سنوار آقا!
مجبور ہیں ہم تو کیا فکر ہے تم کو تو ہے اِختیار آقا!
میں دُور ہوں تم تو ہو مِرے پاس سُن لو میری پُکار آقا!

(حدائقِ بخشش، ص۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنے مدفن کی خبر دے دی۔۔۔!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی عطا سے اپنے محبوب بندوں کو لوگوں کی اِمداد کرنے پر قُدرت عَطا فرماتا ہے، اسی طرح وہی رَبُّ الْعالمین عَزَّوَجَلَّ ان نیک ہستیوں میں سے جسے چاہتا ہے عِلْمِ غیب بھی عطا فرماتا ہے۔ منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اَمِیْرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک مرتبہ مدینہ مُنورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے قبرستان "جَنَّتُ الْبَقِیْع" کے اُس حصے میں تشریف لے گئے جو "حَشِ کَوْکَب" (ایک انصاری شَخْص

کے باغ والی جگہ) کہلاتا تھا، آپ نے وہاں ایک جگہ پر کھڑے ہو کر فرمایا: عنقریب یہاں ایک مَردِ صالح کو دَفن کیا جائے گا۔" چُنانچہ آپ کے اس فرمان کے تھوڑے ہی عرصے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت ہوگئی اور باغیوں نے جنازۂ مُبارَک کے ساتھ اس قَدَر اُودَھم بازی کی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نہ تو روضۂ مُنوَّرہ کے قریب دفن کیا جاسکا اور نہ ہی جَنَّتُ الْبَقِیْع کے اُس حصّے میں مَدفُون کئے جاسکے جو اکابر یعنی بڑے بڑے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا قبرستان تھا، بلکہ سب سے دُور الگ تھلگ اسی مَقام "حَشِ کَوْکَب" میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تدفین کی گئی جس کے بارے میں کچھ عرصہ پہلے آپ نے اِرْشاد فرمایا تھا، نیز یہ وہ مَقام تھا جہاں کسی کی تدفین کے مُتَعَلِّق کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا، کیونکہ اُس وَقْت تک وہاں کوئی قبر ہی نہ تھی۔ (ریاض النضرۃ، ج ۳، ص ۴۱ ملخصًا، کراماتِ صحابہ ص ۹۶، ازالۃ الخفاء، مقصد دوم، ج ۴، ص ۳۱۵، ملخصًا)

علمِ غیب اور اَوْلِیاءُ اللہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے اَوْلیاء کو اِن باتوں کا علم عطا فرمادیتا ہے کہ وہ کب اور کہاں وفات پائیں گے اور کس جگہ ان کی قبر بنے گی؟ اور کسی کام کے اَنْجام اور مُسْتَقْبِل کے حالات کو جان لینا علمِ غیب کہلاتا ہے۔ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثْمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جیسا اِرْشاد فرمایا ویسا ہی ہوا۔ اب ذرا سوچئے! جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایک صحابی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے غیب کی خبریں اِرْشاد فرمارہے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کس قدر علمِ غیب سے نوازا ہوگا؟ چُنانچہ پارہ 30 سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر آیت نمبر

24میں اِرشادِ باری تَعالٰی ہے۔﴿وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾﴾(پ:۳۰،التکویر:۲۴)تَرجَمۂ کنزالایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بَخِیل نہیں۔

اِس آیتِ مُبارَکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لوگوں کو علمِ غیب بتاتے ہیں اور ظاہر ہے بتائے گا وُہی جو خُود بھی جانتا ہو۔(خوفناک جادوگر، ص۱۳)

حضرت امام علّامہ احمد بن محمد خطیب قَسطلانی شافعی رَحمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سَیِّدِ عالَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عِلمِ غیب پر مُطّلع (باخبر) ہیں، یہ بات صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں بہت مشہور اور ہر ایک کی زبان پر تھی۔(المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، المقصد الثامن فی طبہ... الخ، الفصل الثالث فی انبائہ بالانباء المغیبات، ج۳، ص۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے اَمِیْرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان کے مُتَعلِّق بَیان سُنا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

- نہایت ہی حلیم، سخی، نرم دل، نرم گُفتار، شَرافت و عاجزی کے پیکر، شرم و حَیا کے مَظْہَر ہونے کے ساتھ ساتھ ہر دلعزیز شَخْص تھے۔
- سَخاوت کے مَظْہَر تھے، راہِ خُدا میں قُربان کرنے کے لیے اپنے گھر بار، جان اور اولاد کی بھی پروا نہیں کرتے تھے، اسی لیے جب ہجرت کا موقع آیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے گھر والوں کے ساتھ پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور پھر مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی طرف بھی ہجرت فرمائی۔
- آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سُنّتِ رسول پر عمل کرنے کا جذبہ مرحبا! صد مرحبا۔

- آپ کو مختلف کئی ایک القابات سے یاد کیا جاتا ہے مثلاً "ذُوالنّورین، جامع القرآن، جَیْشُ الْعُسْرَۃِ"یعنی تنگی والے لشکر کی مالی مُعاونت کرنے والے،صَاحِبُ الْھِجْرَتَیْن یعنی 2ہجرتیں کرنے والے۔
- آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے میٹھے پانی کا چشمہ 35000ہزار دِینار میں خرید کر مسلمانوں کی سہولت وآسانی کے لیے راہِ خدا میں وقف کیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم بھی امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے حلم کے پیکر، سخاوت کے مظہر، نرمی اور عاجزی کے خُوگر بنیں۔ اس سے نہ صرف ہمارے اخلاق میں بہتری آئے گی بلکہ لوگوں کے دلوں میں ہماری مَحبَّت بھی پیدا ہوگی اور نیکی کی دعوت دینا بھی آسان ہوگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے نقشِ قدم پر چلنے اور حسنِ اخلاق کا پیکر بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس اَلْمدینہ لائبریری کا تَعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی سُنَّتوں کی خِدمت کے لیے کم وبیش 97شُعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے۔ آسان انداز سے علمِ دین کی روشنی پھیلانے اور لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے رُوشَناس کروانے کیلئے ان شعبوں میں ایک شُعبہ "المدینہ لائبریری" بھی قائم کِیا گیا ہے ۔جس میں مُطالَعہ کے لیے خُوشگوار ماحول، آڈیو، ویڈیو بیانات ومدنی مذاکرے سُننے اور مَدَنی چینل دیکھنے کے لیے کمپیوٹر وغیرہ کی ترکیب بنائی

جاتی ہے۔المدینہ لائبریری میں مُختلف مَوضُوعات پر مُشتمِل شیخِ طریقت ،امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، عُلَمائے اہلسنت کَثَّرَھُمُ اللّٰہ تَعَالٰی اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کی کُتُب ورَسائِل اور CDs,VCDs وغیرہ رکھنے کی مجلس کی طرف سے طے شدہ نظام کے مطابق رکھنے کی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔ ہم بھی اِس سَہولَت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے علمِ دین کی برکات سے مالا مال ہوسکتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنَّتوں کی خدمت کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام،ہر ماہ3 دن کے ”مَدَنی قافلے میں سفر کرنا“ بھی ہے۔اَمِیْرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی بنو اُمَیَّہ بن زید (کے محلے) میں رہتے تھے، جو مدینۂ پاک کی بُلندی پر تھا،ہم باری باری سرکارِ والا تَبار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے،ایک دن وہ مدینۂ مُنوّرہ جاتے اور واپس آکر اس دن کی وحی کا حال مجھ کو بتادیتے اور ایک دن میں جاتا اور آکر اس دن کی وحی کی خبر کا حال ان کو بتلاتا۔(صحیح بُخاری ج ا ص ۵۰ حدیث ۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا عِلْمِ دِیْن سیکھنے کا جذبہ صد کروڑ مرحبا!ہمیں بھی ہر ماہ کم از کم تین(3) دن کے مدنی قافلے میں ضرور سفر کرنا چاہیے ۔ اس سے جہاں

ہمیں علمِ دین سیکھنے کا موقع ملے گا، وہیں نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔ مدنی قافلے میں سفر کی بڑی برکتیں ہیں، آیئے ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

جوڑوں کی بیماری بھی گئی اور بے روزگاری بھی گئی

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میری ایک طرف بے روزگاری تھی تو دوسری طرف جوڑوں کے درد کی پُرانی بیماری تھی، تنگدستی اور شدید درد کے باعِث سخت بیزاری تھی، بَہُت علاج کروایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کسی اسلامی بھائی نے انفِرادی کوشِش کے ذَرِیعے ذِہن بنا کر دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے سنّتوں کی تربیَّت کے مَدَنی قافلے میں سنّتوں بھرے سفر کی ترکیب بنادی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سُنّتوں بھرے سفر اور عاشقانِ رسول کی شفقت بھری صحبت کی بَرَکت سے میری برسوں پُرانی جوڑوں کی بیماری بالکل صحیح ہوگئی۔ مَدَنی قافلے سے واپَسی پر دوسرے ہی دن ایک اسلامی بھائی آئے اور انہوں نے مجھے کام پر لگا کر میرے روزگار کی ترکیب بھی بنادی۔ یہ بیان دیتے ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے، میرا کام ایک دن بھی بند نہیں ہوا اور درد بھی پلٹ کر نہیں آیا۔

جوڑ جوڑ آپکے، ہوں اگر دُکھ رہے ۔۔۔ کر کے ہمّت چلیں، قافِلے میں چلو
تنگدستی مِٹے، رزق سُتھرا ملے ۔۔۔ در کرم کے کھلیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ

رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ا ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سُرمہ لگانے کے مَدَنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے دعوتِ اسلامی کے مَطبُوعہ رسالے "101 مَدَنی پھول" سے سرمہ لگانے کے مدنی پھول سنتے ہیں۔

(1) فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ "اِثْمد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔" (سُنَن ابن ماجہ ج ۴ ص ۱۱۵ حدیث ۳۴۹۷) (2) پتھّر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۹) (3) سُرمہ سوتے وقت اِستعمال کرنا سنت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج ٦، ص ۱۸۰) (4) سرمہ استعمال کرنے کے تین (3) منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (الٹی) میں دو، (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ج ۵ ص ۲۱۸۔۲۱۹)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت

حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نَفْلی اِعتکاف کی نِیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر آپس میں مَحَبّت رکھنے والے جب باہَم ملیں اور مُصافَحہ کریں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بَخش دیئے جاتے ہیں۔[1]

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اچّھی اچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

---

1 . . . مسند ابی یعلٰی، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱

2 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُنّنے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دُوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ''بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً''[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے

---

[1] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ؟ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات نیز عَلاقائی دَوْرَہ برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔ ؟ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ؟ نظر کی حفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حرص کی تباہ کاریاں

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ "**عُیونُ الحکایات**" جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 396 پر حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن علی جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک دِلچسپ و سَبَق آموز حکایت نَقْل کی ہے کہ کسی گھر میں ایک عجیب و غریب سانپ رہا کرتا تھا جو روزانہ سونے کا ایک انڈہ دِیا کرتا تھا۔ گھر کا مالک مُفت کی دَولت ملنے پر بہت خُوش تھا۔ اُس نے گھر والوں کو تاکید کررکھی تھی کہ وہ یہ بات کسی کو نہ بتائیں۔ کئی ماہ تک یہ سِلْسِلہ یونہی چلتا رہا۔ ایک دن سانپ اپنے بِل سے نِکلا اور اُس نے اُن کی بکری کو ڈَس لِیا۔ اُس کا زَہر ایسا جان لیوا تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے بکری کی مَوت واقع ہوگئی۔ یہ دیکھ کر اُس کے گھر والے گھبرا گئے مگر اُس شخص نے یہ کہہ کر اُنہیں تسلّی دی کہ ہمیں سانپ سے ملنے والا نفع بکری کی قیمت سے کہیں زِیادہ ہے لہٰذا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کچھ عرصے بعد سانپ نے اُن کے پالتو گدھے کو ڈَس لِیا جو فوراً مر گیا۔ اب تو وہ شخص بھی گھبرا گیا مگر لالچ کے مارے اُس نے فوراً خُود پر قابو پایا اور کہنے لگا: میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ سانپ ہمیں مُسلسل نُقصان پہنچا رہا ہے مگر جب تک یہ نُقصان جانوروں تک مَحْدُود ہے میں صبر کروں گا اِس کے بعد نہیں۔ پھر دو(2) سال کا عرصہ گُزر گیا مگر سانپ نے کسی کو نہیں ڈَسا، اَہْلِ خانہ بھی اپنے جانوروں کے نُقصان کو بُھول گئے۔ پھر ایک دن سانپ نے اُن کے

غُلام کو ڈَس لیا۔ اُس بے چارے نے مَدد کے لئے اپنے مالک کو پُکارا مگر اِس سے پہلے کے مالک اُس تک پہنچتا، زَہر کی وجہ سے غُلام کا جِسْم پھٹ چُکا تھا۔ اب وہی شخص پریشان ہو کر کہنے لگا: اُس سانپ کا زہر تو بہت خطرناک ہے، اُس نے جس جس کو ڈَسا وہ فوراً مَوت کے گھاٹ اُتر گیا، اب کہیں یہ میرے گھر والوں میں سے کسی کو نہ ڈَس لے۔ کئی دن اِسی پریشانی میں گُزر گئے کہ اُس سانپ کا کیا کیا جائے؟ دَولت کی حرْص نے ایک بار پھر اُس شخص کی آنکھوں پر پٹّی باندھ دی اور اُس نے یہ کہہ کر اپنے گھر والوں کو مُطْمَئِن کر دِیا کہ اگرچہ اُس سانپ کی وجہ سے ہمیں نُقْصان ہو رہا ہے مگر سونے کے انڈے بھی تو ملتے ہیں لہٰذا ہمیں زیادہ پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ کچھ دِنوں بعد سانپ نے اُس کے بیٹے کو ڈَس لیا۔ فوراً تِرْیاق (یعنی زہر کا اثَر ختم کرنے والی دَوا) کا اِنتِظام کیا گیا لیکن اُس کا کوئی فائدہ نہ ہوا اور اُس لڑکے کی مَوت واقع ہو گئی۔ جوان بیٹے کی مَوت میاں بیوی پر بجلی بن کر گِری اور وہ دونوں غَضَبْناک ہو کر کہنے لگے: اب اس سانپ میں کوئی بھلائی نہیں، بہتر یہی ہے کہ اِس مُوذی کو فوراً قتل کر دِیا جائے۔ سانپ نے اُن کی یہ باتیں سُنیں تو وہ کچھ دِنوں کے لئے غائب ہو گیا، اِس طرح اُنہیں سونے کا انڈہ بھی نہ مِل سکا۔ جب کافی عرصہ گُزر گیا تو سونے کا انڈہ نہ ملنے کی وجہ سے اُن کی لالچی طبیعت میں بے چینی ہونے لگی چُنانچہ وہ دونوں میاں بیوی سانپ کے بِل کے پاس آئے اور دُھونی دے کر گویا اُسے صُلح کا پیغام دِیا۔ حَیْرت انگیز طور پر وہ واپس آ گیا اور اُنہیں پھر سے سونے کا انڈہ ملنے لگا۔ مال و دَولت کی حرْص نے اُنہیں اندھا کر دِیا اور وہ اپنے بیٹے اور غُلام کی مَوت کو بھی بُھول گئے۔ پھر ایک دن سانپ نے اُس کی زَوْجہ کو سوتے میں ڈَس لیا، عورت چلّائی تو شوہر نے فوراً تِرْیاق کے ذریعے اُس کا عِلاج کرنا چاہا مگر تھوڑی ہی دیر میں اُس نے بھی تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ اب وہ لالچی شخص اکیلا رہ گیا تو اُس نے سانپ والی بات اپنے بھائیوں اور دوستوں کو بتا ہی دی۔ سب

نے یہی مشورہ دِیا کہ تم نے بہت بڑی غَلَطی کی،اب بھی وقت ہے سنبھل جاؤاور جتنی جلدی ہو سکے اُس خطرناک سانپ کو مارڈالو۔چُنانچہ گھر آکر وہ شخص سانپ کو مارنے کے لئے گھات لگا کر بیٹھ گیا۔اچانک اُسے سانپ کے بِل کے قریب ایک قیمتی موتی نظر آیا جسے دیکھ کر اُس کی لالچی طبیعت خُوش ہوگئی۔دَولت کی ہَوَس نے اُسے سب کچھ بُھلا دِیا،وہ کہنے لگا:وقت طبیعتوں کو بدل دیتا ہے،یقیناً اُس سانپ کی طبیعت بھی بدل گئی ہوگی کہ جس طرح یہ سونے کے انڈوں کے بجائے اب موتی دینے لگا ہے،اِسی طرح اُس کا زَہر بھی ختم ہوگیا ہوگا لہٰذا اب مجھے اُس سے کوئی خطرہ نہیں۔یہ سوچ کر اُس نے سانپ کو مارنے کا اِرادہ ترک کر دِیا۔روزانہ ایک قیمتی موتی ملنے پر وہ لالچی شخص بہت خُوش رہنے لگا اور سانپ کی پرانی دھوکے بازی کو بُھول گیا۔ایک دن اُس نے سارا سونا اور موتی ایک برتن میں ڈال کر اُسے دَفنا دِیا اور اُس جگہ پر سَر رکھ کر سو گیا۔اُسی رات سانپ نے اُسے بھی ڈَس لیا۔جب اُس کی چیخیں بلند ہوئیں تو اُس کے پڑوسی،رِشتے دار اور دوست اَحباب بھاگم بھاگ وہاں پہنچے اور اُس کی حالت دیکھ کر کہنے لگے کہ تم نے اُسے مارنے میں سُستی کی اور لالچ میں آکر اپنی جان داؤ پر لگادی۔لالچی شخص شرم کے مارے کچھ نہ بول سکا،سونے سے بھرا برتن نکال کر اُن کے حوالے کر دِیا جسے دیکھ کر وہ سب کہنے لگے کہ آج کے دن یہ مال تیرے کسی کام کا نہیں کیونکہ اب یہ دُوسروں کا ہوجائے گا پھر کچھ ہی دیر میں اُس کا انتقال ہوگیا۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...عیون الحکایات،الحکایۃ الثامنۃ بعد الخمسمائۃ،ص ۴۳۹،ملخصاً

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ مال ودَولت کی حرص نے ہنستے بستے گھرانے کو اُجاڑ کرر کھ دِیا۔ یقیناً حَرِیص کی نِگاہ مَحدود ہوتی ہے جو صِرف وقتی فائدہ دیکھتی ہے جس کی وجہ سے وہ دُرُست فیصلے کرنے میں ناکام رہتا ہے اور نُقصان اٹھاتا ہے۔ بیان کردہ حکایت میں گھر کے سربراہ کو سنبھلنے کے کئی مَواقع ملے۔ یُوں کہ جب پہلے پہل گدھے اور غُلام کو سانپ نے شِکار کِیا تھا تو یہی اُس کے لئے خطرے کی گھنٹی تھی کہ وہ شخص ہوشیار ہو جاتا اور آئندہ حرص سے ہمیشہ کے لئے کَنارہ کَشی اِختیار کرتے ہوئے آئندہ ایسے دَرْدناک واقعات کی روک تھام کا اِنتظام کرتا مگر افسوس! اُس نے اِس واقعے سے عبرت حاصِل کرنے کے بجائے اُسے نظر انداز کر دِیا کیونکہ اُس بدنصیب پر تو سونے کا انڈہ ملنے کی حرص کا خُمار چڑھا ہوا تھا لہٰذا سانپ نے اِسی پر بَس نہ کِیا بلکہ حَرِیص کی غفلت کا بھرپور فائدہ اُٹھاتے ہوئے اُس کے بیٹے اور بیوی کو بھی مَوت کے گھاٹ اُتار دِیا۔ بھائیوں اور دوستوں کی نصیحت کے باوُجود حرص کی وجہ سے وہ اُس سانپ کو نہ مار سکا جس کے نتیجے میں وہ خُود بھی مَوت کے مُنہ میں جا پہنچا۔

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت　　　سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم میں پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 128 میں حرص کا ذِکْر اِن اَلفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے:

وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ (پ۵، النسآء:۱۲۸)　　تَرجَمۂ کنزالایمان: اور دل لالچ کے پھندے میں ہیں۔

تفسیرِ خازِن میں اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت ہے: لالچ دل کا لازِمی حِصّہ ہے کیونکہ یہ اِسی طرح بنایا گیا ہے۔[1]

حرص کسی بھی چیز کی ہوسکتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ حرص کا تَعَلُّق صِرف مال و دَولت کے ساتھ ہوتا ہے حالانکہ ایسا نہیں کیونکہ حرص تو کسی بھی چیز کی مزید خَواہش کرنے کا نام ہے خواہ وہ چیز مال ہو یا کچھ اَور، جیسا کہ شَیخُ الحدیث حضرتِ علّامہ عبدُالمُصطَفیٰ اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: لالچ اور حرص کا جذبہ خوراک، لباس، مکان، سامان، دَولت، عزّت، شہرت الغرض ہر نعمت میں ہوا کرتا ہے۔[2] چُنانچہ مزید مال کی خَواہش رکھنے والے کو "مال کا حَرِیص" کہیں گے تو مزید کھانے کی خَواہش رکھنے والے کو "کھانے کا حَرِیص" کہا جائے گا اسی طرح نیکیوں میں اِضافے کے تمنَّائی کو "نیکیوں کا حَرِیص" جبکہ گُناہوں کا بوجھ بڑھانے والے کو "گُناہوں کا حَرِیص" کہیں گے۔

حرص کسے کہتے ہیں؟

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: دَرازیِ عُمُر (یعنی لمبی عُمُر) کی آرزو اَمَل (یعنی خواہش) ہے اور کسی چیز سے سَیر نہ ہونا، ہمیشہ زِیادَتی کی خواہش کرنا حرص (کہلاتا ہے)۔ یہ دونوں چیزیں اگر دُنیا کے لئے ہیں تو بُری ہیں (اور) اگر آخرت کے لئے ہیں تو اچھی، اِس لئے

---

1 ... تفسیرِ خازن، پ۵، النسآء، تحت الآیۃ: ۱۲۸، ۱/۴۳۷

2 ... جنتی زیور، ص۱۱۱

دَراز (یعنی لمبی) عُمر چاہنا کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی عبادت زِیادہ کرلوں، اچھا ہے۔[1] معلوم ہوا کہ حرص کے اچّھا اور بُرا ہونے کا دار و مَدار اُسی چیز پر ہے کہ جس کے حُصول کی حرص مطلوب ہے۔ اگر تو اُس کا تعلُّق طاعات و عبادات سے ہو تو ایسی حرص ہرگز مذموم (بُری) نہیں نیز یہ بھی پتا چلا کہ یہ مال و دَولت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اِس کی نَحوست کئی اُمور میں کارفرما ہوسکتی ہے۔ حَرِیص انسان اِنتہائی قابلِ رَحم ہوتا ہے کیونکہ اُس پر ہر لَمحہ اپنی حرص کو عَمَلی جامہ پہنانے کا بُھوت سُوار رہتا ہے اور پھر آگے چل کر یہی مُوذِی مرض اُسے غُلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیتا اور خُوب رُسوا کرواتا ہے چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حرص یہ ہے کہ انسان کبھی اِس چیز کی کبھی اُس چیز کی طَلَب میں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سب کچھ حاصِل کرلینا چاہتا ہے اور اِس مقصد کے حُصول کے لئے اُس کا واسطہ مختلف لوگوں سے پڑتا ہے۔ جب وہ اُس کی ضرورتیں پوری کریں گے تو (اپنی مَرضی کے مُطابِق) اُس کی ناک میں نکیل ڈال کر جہاں چاہیں گے لے جائیں گے، وہ اُس سے اپنی عزّت چاہیں گے حتی کہ حَرِیص رُسوا ہوجائے گا اور اِسی محبَّتِ دُنیا کے باعث جب بھی وہ اُن کے سامنے سے گُزرے گا تو اُنہیں سلام کرے گا اور جب وہ بیمار ہوں گے تو عِیادت کرے گا مگر اُس کے یہ تمام اَفعال خُدا کی رِضا کے لئے نہیں ہوں گے۔[2] آیئے! حرص کی آفتوں پر مَبْنِی تین (3) رِوایات سُنتے اور نصیحت کے مدنی پُھول چُنتے ہیں۔ چُنانچہ

حرص کے مُتَعَلِّق تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1. ... مرآۃ المناجیح، ۷/۸۶
2. ... مکاشفۃ القلوب، الباب الثالث والثلاثون، فی فضل القناعۃ، ص ۱۲۴ بتغیر قلیل

1. لوگ کہتے ہیں یا تم میں سے کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ لالچی انسان ظالم سے زیادہ دھوکے باز ہوتا ہے حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک لالچ سے بڑا ظلم کون سا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات پر اپنی عزّت، عظمت اور جلال کی قسم بیان فرماتا ہے کہ جنّت میں کوئی لالچی یا بَخیل شخص داخل نہیں ہو گا۔[1]

2. لالچ سے بچتے رہو کیونکہ تم سے پچھلی قوموں کو لالچ ہی نے ہلاکت میں ڈالا، لالچ نے اُنہیں جُھوٹ پر اُبھارا تو وہ جُھوٹ بولنے لگے، ظُلم پر اُبھارا تو ظُلم کرنے لگے اور قَطعِ رَحمی کا خیال دِلایا تو قَطعِ رَحمی کرنے لگے۔[2]

3. دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دِیا جائے وہ اِتنا نُقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال و دَولت کی حِرْص اور حُبِّ جاہ (عزّت و شہرت کی مَحبَّت) انسان کے دِین کو نُقصان پہنچاتے ہیں۔[3]

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی اَحمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: نِہایَت نفیس تَشبِیہ ہے۔ مقصد یہ ہے کہ مومن کا دِین گویا بکری ہے اور اُس کی حرْصِ مال (اور) حرْصِ عزّت گویا دو بھوکے بھیڑیئے ہیں مگر یہ دونوں بھیڑیئے مومن کے دِین کو اِس سے زیادہ بَرباد کرتے ہیں جیسے ظاہری بھوکے بھیڑیئے بکریوں کو تباہ کرتے ہیں کہ انسان مال کی حرْص میں حرام و حلال کی تمیز نہیں کرتا، اپنے عزیز اَوقات کو مال حاصِل کرنے میں ہی خَرچ کرتا ہے، پھر عزّت حاصِل

---

1 ...کنزالعمال، کتاب الاخلاق، الفصل الاول، حرف الباء، البخل من الاکمال، الجزء: ۲، ۳/ ۱۸۲، حدیث: ۷۴۰۴

2 ...کنزالعمال، کتاب الاخلاق، الفصل الاول، حرف الباء، البخل من الاکمال، الجزء: ۲، ۳/ ۱۸۲، حدیث: ۷۴۰۲

3 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب-ت: ۴۳، ۴/ ۱۶۶، حدیث: ۲۳۸۳

کرنے کے لئے ایسے جَتَن کرتا ہے جو بالکل خلافِ اسلام ہیں جیسا آج مُمبری، وَزارت چاہنے والوں کو دیکھا جارہا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارکہ اوران کی شَرح کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ حرص کے باعث انسان کے دِین واِیمان کو طرح طرح کے خطرے لاحِق ہوجاتے ہیں اور یہ اِس قدر تباہ کُن باطنی بیماری ہے کہ اِس میں مُبتلا ہو کر انسان جھوٹ، ظُلم اور قَطعِ رَحمی جیسے کبیرہ گُناہوں کا مُرتکِب ہو جاتا ہے، لہٰذا عافِیَّت اِسی میں ہے کہ اپنا بینک بیلنس بڑھانے، خزانوں کے اَنبار جَمع کرنے ،عُمدہ و مہنگی گاڑیوں میں گھومنے، دُوسروں کی جائیدادیں ہتھیانے اور ٹھاٹ باٹ سے رہنے کی حرص پالنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے جو نعمتیں عطا کی گئیں ہیں اُنہی پر قناعت کرتے ہوئے اُس کی رِضا پر راضی رہتے ہوئے حرص کی آلودَگیوں سے خُود کو بچانا چاہئے کہ جو خُوش نصیب لوگ حرص و لالچ سے اپنے آپ کو دُور رکھتے ہیں اُن کے لئے کامیابی کی بِشارت ہے چُنانچہ پارہ 28 سُورۃُ الحشر کی آیت نمبر 9 میں اِرشادِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَۚ﴿۹﴾ (پ۲۸، الحشر: ۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے نَفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

شَیخُ الحدیث حضرت علّامہ عبدُ المُصطفٰی اَعظمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لالچ بہت ہی بُری خَصلَت اور نِہایَت خراب عادت ہے، اللہ تعالٰی کی طرف سے بندے کو جو رِزْق و نعمت اور مال و دَولت یا جاہ (یعنی عزّت) و مَرتَبہ مِلا ہے، اُس پر راضی ہو کر قناعت کرلینی چاہئے۔ دُوسروں کی دَولتوں اور

---

[1] ... مرآۃ المناجیح، ۷/۱۹

نعمتوں کو دیکھ دیکھ کر خُود بھی اُس کو حاصِل کرنے کے پھیر میں پریشان حال رہنا اور غلط و صحیح ہر قسم کی تدبیروں میں دن رات لگے رہنا یہی جذبۂ حرص ولالچ کہلاتا ہے اور حرص و طمع دَرْ حقیقت انسان کی ایک پیدائشی خَصلَت ہے۔[1]

حدیث شریف میں ہے کہ اگر انسان کے پاس مال کی دو(2)وادِیاں بھی ہوں تو وہ تیسری وادی کی تمنّا کرے گا اور اِبنِ آدم کے پیٹ کو قبر کی مٹّی کے سِوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھا آپ نے کہ سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کس قدر جامِع اَنداز سے حرص سے مُتَعَلِّق ہماری رَہنمائی فرمائی کہ انسان کی حرص کبھی پوری نہیں ہوتی، اگر اُسے سونے سے بھری وادِیاں بھی مِل جائیں تب بھی مزید کی خواہش کرتا ہے اور ہر گز وہ یہ نہیں سمجھتا کہ بس اب مجھے مال و دَولت کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ چیز تو اُس مَرِیْضُ الْحِرْص (حرص کے مریض) کی رَگ وپے میں خُون کی طرح رَچ بَس چکی ہوتی ہے، لہٰذا وقت گُزرنے کے ساتھ ساتھ اُس کی حرص میں کمی آنے کے بجائے مزید اِضافہ ہو جاتا ہے، بالآخِر وقتِ اَجَل آپہنچتا ہے، مَوت اُس کی زندگی کا چَراغ گُل کر دیتی ہے اور ایک ہی جھٹکے میں اُس کے خوابوں کا محل چکنا چُور ہو جاتا ہے۔ بے شک جس خُوش نصیب کے پاس قناعت کی دَولت ہوتی ہے وہ سُکون واِطمینان کی زندگی بَسر کرتا ہے، اس کے برعکس جس کے دِل و دماغ میں حرص کی نَحوست گھر کر جاتی ہے اُسے بسا اَوقات جیتے جی اُس حرص کا اَنجام بُھگتنا پڑتا ہے۔ آیئے! ایک ایسے اَحمق اور حَرِیص شخص کا واقعہ سُنتے ہیں جسے عزّت کی دال روٹی نصیب تھی مگر اچّھا کھانے کی حرص نے اُسے ایک مالدار دوست کے تلوے چاٹنے پر مجبور کر دِیا، جس

[1] ... جنتی زیور، ۱۱۰

[2] ... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لو ان لابن آدم وادیین لابتغی ثالثاً، ص ۵۲۱، رقم: ۱۰۴۸

کی وجہ سے نہ صرف اُس کی عزّتِ نفس مَجْرُوح ہو کر رہ گئی بلکہ اُسے ذِلّت ورُسوائی کا سامنا بھی کرنا پڑا چُنانچہ

لالچ بُری بلا ہے

ایک غریب آدمی کے 3 بیٹے تھے، جو کچھ اُسے دال روٹی مُیَسَّر آتی خُود بھی کھاتا اور اُنہیں بھی کھلاتا۔ اُن میں سے ایک بیٹا باپ کی غُربت اور دال روٹی سے ناخُوش رہتا تھا چُنانچہ اُس نے ایک دولت مند نوجوان سے دوستی کرلی اور اچّھا کھانا ملنے کے لالچ میں اُس کے گھر آنے جانے لگا۔ ایک دن اُن کے درمیان کسی بات پر اَن بَن ہو گئی۔ دَولت مند نے اپنی اَمیری کے غُرُور میں اُسے خُوب مارا پیٹا اور اُس کے دانت توڑ ڈالے۔ تب وہ غریب دل ہی دل میں تَوبہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میرے باپ کی پیار سے دی ہوئی دال روٹی اِس مار دھاڑ اور ذِلّت کے تَرنَوالے سے بہتر ہے، اگر میں اچّھے کھانے پینے کی حرص نہ کرتا تو آج اِتنی مار نہ کھاتا اور میرے دانت نہیں ٹُوٹتے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت میں بالخُصُوص اُن لوگوں کے لئے عبرت کے بے شمار مدنی پھول ہیں کہ جو جائز وناجائز اور حرام و حلال کی پروا کئے بغیر مال و دَولت یا جاہ (یعنی عزّت) و مَنصب وغیرہ کی ہَوَس میں اپنی آخرت کو داؤ پر لگا دیتے، دَر دَر کی ٹھوکریں کھاتے اور پھر بعد میں پچھتاتے ہیں۔ یاد رکھئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس کا جتنا رِزْق مُقَدَّر فرمادِیا ہے اُسے وہ مِل کر رہے گا، لہٰذا زیادہ کی خَواہش رکھنا بے کار ہے جیسا کہ ایک دیہاتی نے اپنے بھائی کو حرص کرنے پر مَلامَت کرتے ہوئے کہا: اے میرے بھائی! ایک چیز کو تم ڈھونڈ رہے ہو اور ایک چیز خُود تمہیں ڈھونڈ رہی ہے، جو چیز تمہیں

ڈھونڈ رہی ہے (یعنی موت) تم اُس سے بچ نہیں سکتے اور جو چیز تم ڈھونڈ رہے ہو (یعنی رِزق) وہ تو تمہیں پہلے ہی حاصِل ہے۔ شاید تم یہ سمجھتے ہو کہ جو (دُنیا کا) حریص ہوتا اُسے سب کچھ مِل جاتا ہے اور جو (اِس سے) بے رَغبتی اِختیار کرنے والا ہوتا ہے وہ مَحرُوم رہ جاتا ہے (حالانکہ یہ تمہاری بہت بڑی غلط فہمی ہے۔)[1]

واقعی اُس اعرابی کی یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ نہ تو حرص کے سبب بندے کے رِزق میں اِضافہ ہوتا ہے اور نہ ہی بے رَغبتی کی وجہ سے کمی ہوتی ہے، لہٰذا حرص سے بچتے ہوئے **قناعت اِختیار کرنی چاہئے** کیونکہ قناعت اختیار کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے جبکہ حرص میں دُنیا و آخرت کا خسارہ ہی خسارہ ہے جیسا کہ

بَلعَم بِن باعُوراء کی بربادی کا سبب

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 539 صفحات پر مشتمل کتاب "**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**" کے صفحہ نمبر 367 پر ہے: (بَلْعَم باعُوراء) بنی اِسرائیل میں بہت بڑا عالِم تھا۔ مُسْتَجابُ الدَّعوَات تھا (یعنی اُس کی دُعا قبول ہوتی تھی) لوگوں نے اُس کو بہت سا مال دِیا کہ (حضرت سَیِّدُنا) موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے بد دُعا کرے۔ **خبیث لالچ میں آگیا** اور بد دُعا کرنی چاہی، جو اَلفاظ (حضرت سَیِّدُنا) موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے کہنا چاہتا تھا، اپنے لئے نکلتے تھے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے اُس کو ہلاک کر دِیا۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نُمُونے   مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُونے
کبھی غَور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے   جو آباد تھے وہ مَحَل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے   یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ بَلْعَم بن باعُوراء جو کہ اپنے دَور کا بہت بڑا عالِم اور

---

[1] ...اِحیاء العلوم، کتاب ذم البخل...الخ، بیان ذم الحرص...الخ، ۳/۲۹۶ ملتقطاً

عابِد وزاہِد تھا، اِس کو اِسمِ اعظم کا بھی علم تھا، یہ اپنی جگہ بیٹھا ہوا اپنی رُوحانِیَّت سے عرشِ اعظم کو دیکھ لِیا کرتا تھا، مُسْتَجَابُ الدَّعوَات تھا یعنی بار گاہِ الٰہی میں اُس کی دعائیں مقبول ہوا کرتی تھیں، اُس کے شاگردوں کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی۔ مشہور یہ ہے کہ اُس کی دَرس گاہ میں طُلَبائے عِلْمِ دِین کی دَوَاتیں بارہ ہزار (12000) تھیں مگر آہ! اِس قدر مقبولِ بار گاہ ہونے کے باوُجود مال و دَولت پانے کی حرص نے بَلْعَم بن باعُوراء جیسے عابِد و زاہِد کو کہیں کا نہ چھوڑا، حرص کی وجہ سے وہ بد بخت، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی ناشُکری کرتے ہوئے اُس کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خِلاف بد دُعا کرنے پر آمادہ ہو گیا، نتیجۃً بار گاہِ الٰہی سے دُھتکار دِیا گیا، اُس کی ساری عبادتیں ضائع ہو گئیں، اُس کی وِلایت سَلْب ہو گئی اور ذِلَّت و رُسوائی اُس کا مُقَدَّر بن گئی۔ یہ حِکایت اُن لوگوں کے لئے زبر دست تازِیانۂ عبرت ہے کہ جنہیں دِینی یا دُنیوِی مَنْصَب ملنے کے سبب مخلوقِ خُدا میں عزّت و شہرت اور خاص مقام و مرتبہ حاصِل ہوتا ہے مگر وہ اپنے رُتبے کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہیں اور شرعی حُدود و قوانین سے تجَاوُز کرتے ہوئے نہ صِرف خِیانت کے مُرتکِب ہوتے ہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور مخلوقِ خُدا کی دل شِکَنی کا سبب بھی بنتے ہیں، ایسوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفْیَہ تدبیر سے ہر گز بے خَوف نہیں رہنا چاہئے۔

دَولتِ دُنیا سے بے رَغبَت مجھے کر دیجئے
میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مال دار[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] . . . وسائل بخشش، ص۲۱۸

آیئے !اب ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک دُنیادار شخص کو کی گئی نصیحت پر مَبْنِی ایک سبق آموز حِکایت سُنئے اور عبرت کے مدنی پھول چنئے۔ چُنانچہ،

حریص شخص فکرِ آخرت سے غافل ہوتا ہے

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ایک دُنیادار مسلمان بھائی کو نصیحت آموز خط لکھا کہ مجھے بتایئے کہ آپ دُنیا کے کاموں میں اَنتھک کوشش کرتے اور دُنیا ہی کے کاموں کا لالچ کرتے ہیں، کیا آپ کو دُنیا میں وہ چیز ملی جو آپ چاہتے تھے اور کیا آپ کی ساری تمنّائیں پُوری ہوگئیں ؟اُس شخص نے جواب دِیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم ! نہیں۔ بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: غور کیجئے ! جس چیز کے آپ اس قدر حَرِیص ہیں جب وہ آپ کو نہیں مل سکی تو آخِرت جس کی طرف آپ کی بالکل تَوَجُّہ ہی نہیں اور جس سے آپ نے چَشم پوشی اِختیار کی ہوئی ہے ،اُس کی نعمتیں کیسے حاصِل کر سکیں گے ؟ میرے خیال میں آپ صرف ٹھنڈے لوہے پر ضَرب لگا رہے ہیں۔ (یعنی آپ ایک بے فائدہ کام کر رہے ہیں)[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اُن بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کتنے پیارے انداز میں اُس حَرِیص اور دُنیادار کو نصیحت کرتے ہوئے یہ مدنی سوچ فراہم کی کہ دیکھو! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو راضی کرنے اور اپنی قَبْر و آخِرت سنوارنے کے بجائے شب وروز اِس فانی و بے وفا دُنیا کے دھوکے میں مُبْتَلا ہوکر مَحْض فانی مال و جاہ کے حُصول کی حِرْص لئے اُس کی تگ و دو میں مَشْغُول ہو، حالانکہ جو دُنیا کے پیچھے بھاگتا ہے دُنیا اُسے اَور بھگاتی ہے ،جو اِس دُنیا سے دل لگاتا ہے بالآخر وہ رَنج و غم پاتا ہے۔ وقت، صِحّت، موسِم اور حالات کی پروا کئے بغیر اِس قدر خُون پسینہ بہانے کے

---

1 . . . قوت القلوب، الفصل الثامن و العشرون، ذکر المقال الاول من المراقبۃ، ۱/ ۱۷۸

باوُجود بھی اگر تمہاری رسائی مال و دولت اور دُنیاوی آسائشوں تک نہیں ہو سکی تو اُخروی نعمتوں اور آسائشوں تک تمہاری رسائی کس طرح ممکن ہے حالانکہ اس کے لئے تم نے کوئی محنت و کوشش بھی نہیں کی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمیں بھی چاہئے کہ صرف دُنیا کی فکر کرنے کے بجائے جتنا قلیل عرصہ دُنیا میں رہنا ہے، اتنی دُنیا کی فکر کریں اور جتنا طویل عرصہ قبر و آخرت کا ہے اتنی قبر و آخرت کی فکر کیا کریں، ہمارے اَسلاف و بُزرگانِ دین دُنیا کی کم اور آخرت کی زیادہ فکر کیا کرتے تھے اور دُوسروں کو بھی اِسی کی ترغیب دِلایا کرتے تھے جیسا کہ،

طویل سَفَر کا زادِ راہ

حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو ذَر غِفَاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کعبے کے پاس کھڑے ہو کر پُکارا: اے لوگو! میں جُندب غِفاری ہوں، اِدھر آؤ اپنے خیر خواہ شَفِیق بھائی کے پاس، جب تمام لوگ اُن کے اِرد گرد جمع ہو گئے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُن سے پوچھا: یہ بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کا سَفَر کا اِرادہ ہو تو کیا وہ اپنے ساتھ زادِ راہ نہ لے گا جو اُسے کام آئے اور منزلِ مَقصُود تک پہنچا دے؟ سب نے عَرض کی: ہاں، کیوں نہیں، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (اُنہیں دُنیا کی حرص سے بچانے اور آخرت کی حرص کی ترغیب دِلانے کے لئے نصیحت کرتے ہوئے) اِرشاد فرمایا: یقیناً سَفَرِ آخرت اُس سَفَر سے کہیں زیادہ طویل ہے جس کا تم (یہاں) اِرادہ کرتے ہو، لہٰذا (اُس کے لئے) وہ چیزیں لے لینا جو تمہیں فائدہ دیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کیا چیزیں ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: عظیم مَقاصِد کے

لئے حج کرو، قیامت کے طویل دن کے پیشِ نظر سخت گرمی میں روزہ رکھو، قبر کی وحشت سے بچنے کے لئے رات کی تاریکی میں نوافِل پڑھو، (اُس) بڑے دن میں کھڑے ہونے کا خیال کرتے ہوئے اچھی بات کہو اور بُری بات سے باز رہو، قیامت کی دُشواری سے بچنے کی اُمّید پر اپنے مال سے صَدَقہ اَدا کرو، دُنیا میں دو (2) مَجْلسیں اِختیار کرو ایک طلبِ حلال کے لئے اور دُوسری طلبِ آخرت کے لئے اِن کے علاوہ تیسری مَجْلس کا اِرادہ نہ کرنا کیونکہ وہ فائدے کے بجائے تمہیں نُقْصان پہنچائے گی۔ اِسی طرح مال کے دو حِصّے کرلو، ایک حِصّہ اپنے اہل و عیال پر حلال طریقے سے خرچ کرو اور دُوسرا اپنی آخرت کے لئے آگے بڑھا دو (یعنی صَدَقہ کردو) ان کے علاوہ کوئی تیسرا حِصّہ نہ کرنا کہ وہ تمہیں فائدے کے بجائے نُقْصان پہنچائے گا۔ پھر بُلند آواز میں پُکارتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اے لوگو! حرص (سے بچو کہ اِس) میں تمہارے لئے ہلاکت ہے، تم حرص کو کبھی پُورا نہیں کرسکتے ہو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکیوں کی حرص پیدا کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ہم میں سے ہر ایک کو آخرت کا طَوِیل سَفَر درپیش ہے اور کامیابی سے منزلِ مَقْصُود تک پہنچنے کے لئے بطورِ زادِ راہ بکثرت نیک اَعمال کی ضرورت ہے، اگر قیامت کے دن نیکیوں کا پلڑا بھاری ہونے کے لئے ایک بھی نیکی کم پڑ گئی تو ماں باپ، بہن بھائی اور بیوی بچّوں میں سے کوئی بھی کام نہ آئے گا، لہٰذا اگر حریص بننا ہی ہے تو نیکیوں کے حَرِیص بننا چاہئے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی وقتاً فوقتاً آخرت سے مَحَبَّت کرنے اور نیکیوں کا

---

[1] ... صفة الصفوة، ابو ذر جُنْدُب بن جُنَادة، الجزء: ۱، ۱/۳۰۱-۳۰۲، رقم: ۶۴

حَرِیص بننے کی ترغیب اِرشاد فرمائی ہے۔ آیئے اِس ضمن میں چار (4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. جو شخص اپنی دُنیا سے مَحَبَّت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نُقصان پہنچاتا ہے اور جو شخص اپنی آخرت سے مَحَبَّت کرتا ہے وہ اپنی دُنیا کو نُقصان پہنچاتا ہے، پس فنا ہونے والی (دُنیا) پر باقی رہنے والی (آخرت) کو ترجیح دو۔[1]
2. حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ یعنی دُنیا کی مَحَبَّت ہر گُناہ کی اَصل ہے۔[2]
3. یَاعَجَبًا کُلَّ الْعَجَبِ لِلْمُصَدِّقِ بِدَارِ الْخُلُوْدِ وَھُوَیَسْعٰی لِدَارِ الْغُرُوْرِ یعنی اُس شخص پر بہت تعجُّب ہے جو ہمیشہ کے گھر (یعنی آخرت) کی تَصْدِیق کرتا ہے حالانکہ وہ دھوکے والے گھر (یعنی دُنیا) کے لئے کوشش کر رہا ہوتا ہے۔[3]
4. اَحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللہِ وَلَا تَعْجِزْ یعنی اُس چیز پر حرص کرو جو تمہیں نفْع دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد مانگو اور عاجز نہ ہو جاؤ۔[4]

شارحِ مُسْلِم حضرت سَیِّدُنا علّامہ شَرَفُ الدِّین نَوَوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آخری حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں خُوب حرص کرو اور اِس پر اِنعام کا لالچ رکھو مگر اِس

---

1 ... مسند امام احمد، حدیث ابی موسی الاشعری، ۷/۱۶۵، حدیث ۱۹۷۱۷

2 ... موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، الجزء الاوّل، ۵/۲۲، حدیث ۹

3 ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب ماذکر عن نبینا فی الزھد، ۸/۱۳۳، حدیث ۶۱

4 ... مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ... الخ، حدیث: ۲۶۶۴، ص ۱۴۳۲

عبادت میں بھی اپنی کوشش پر بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔[1]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ دُنیاوی چیزوں میں قَناعت اور صَبْر اچھا ہے مگر آخِرَت کی چیزوں میں حرْص اور بے صَبْری اعلیٰ ہے، دِین کے کسی دَرَجہ پر پہنچ کر قناعت نہ کرلو آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! معلوم ہوا کہ ہر حرْص قبیح (بُری) نہیں بلکہ جو حرْص آخِرَت سے مُتَعَلِّقَہ اُمور پر مَبْنی ہو وہ قابلِ تعریف ہے، نیز یہ بھی پتا چلا کہ انسان کتنی ہی نیکیاں کرلے مگر نیکیوں کی حرص میں کمی نہیں آنی چاہئے، البتّہ دُنیاوی مُعاملات میں قناعت کرنا اچھی چیز ہے۔ آیئے! قناعت کی تعریف اور اُس کی فضیلت کے بارے میں سُنتے ہیں۔

قناعت کی تعریف

شَیۡخُ الحدیث حضرتِ علّامہ عبدُ المُصطفیٰ اَعْظمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ انسان کو جو کچھ خُدا (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف سے مِل جائے اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے حرص اور لالچ کو چھوڑ دینے کو قناعت کہتے ہیں۔[3] جبکہ علّامہ مِیر سَیِّد شریف جُرجانی حَنَفی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ قناعت کی تعریف بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: هِیَ السُّکُوۡنُ عِنۡدَ عَدَمِ الۡمَاْلُوۡفَاتِ یعنی روزمرّہ اِستِعْمال ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قناعت ہے۔[4]

---

1 ... شرح نووی، باب الایمان للقدر والاذعان له، الجزء: ١٦، ٨/ ٢١٥ ملخصاً

2 ... مرآۃ المناجیح، ٧/ ١١٢

3 ... جنتی زیور، ص ١٣٦ بتغیر قلیل

4 ... التعریفات للجرجانی، باب القاف، تحت اللفظ: القناعة، ص ١٢٦

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ اَصل مالداری یہ نہیں کہ انسان کے پاس کثیر مال و دولت ہو بلکہ اَصل مالداری تو یہ ہے کہ اگرچہ مال کم ہو مگر اُس پر قناعت حاصِل ہو، کیونکہ مال و دولت والا شخص ایسا مالدار رہے کہ اُسے کتنا ہی کثیر مال مِل جائے مگر مزید مال کی خواہش باقی رہتی اور اِس مال میں کمی بھی آتی رہتی ہے جبکہ قناعت کرنے والا شخص ایسا مالدار رہے کہ اُس کے پاس کتنا ہی کم مال کیوں نہ ہو مگر وہ مزید کی تمنّا نہیں کرتا نیز قناعت کی دولت میں کمی بھی نہیں آتی، بہرحال قناعت عُمدہ عادت ہے اور جسے نصیب ہو جائے وہ دُنیا و آخرت میں کامیاب ہے۔ آیئے قناعت کی رغبت اپنے دل میں پیدا کرنے کے لئے اِس ضمن میں چند رِوایات سُنتے ہیں:

زیادہ مالدار کون؟

حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عَرض کی، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ مالدار کون ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: وہ شخص جو میری دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہے۔[(1)]

حقیقی مالداری

نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَۃِ الْعَرَضِ، وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ یعنی تونگری (مالداری) یہ نہیں کہ سازوسامان کی کثرت ہو بلکہ اَصل تونگری تو دل کا تونگر (یعنی مالدار) ہونا ہے۔[(2)]

---

[1] ...ابنِ عساکر، موسیٰ بن عمران بن یصھر بن قامث، ۶۱/ ۱۳۹، رقم: ۷۷۴۱

[2] ...صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب الغنی غنی النفس، ۴/ ۲۳۳، حدیث ۶۴۴۶

کامیاب مسلمان

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں، نبیِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللهُ بِمَا آتَاهُ یعنی بے شک کامیاب ہو گیا وہ شخص جو اِسلام لایا اور اُسے بَقَدْرِ کِفایت رِزْق دِیا گیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُسے جو کچھ دِیا اُس پر قناعت بھی عطا فرمائی۔[1]

دولتِ بے زوال

رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اَلْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَا يَفْنٰى یعنی قناعت کبھی نہ خَتم ہونے والا خزانہ ہے۔[2]

دُعائے رَسُول

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَرْوِی ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُعا کی: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی آل کو صرف ضرورت کے مُطابق رِزق عطا فرما۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ رِوَایات میں اُن لوگوں کے لئے ڈھارس ہے جو قلیل وسائل و کم آمدنی کا رونا رونے کے بجائے بقدرِ ضرورت رِزق و مال پر قناعت کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

---

[1] ... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص ۵۲۴، حدیث: ۱۰۵۴

[2] ... الزھد الکبیر، ص ۸۸، حدیث: ۱۰۴

[3] ... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص ۵۲۴، الحدیث: ۱۰۵۴

رِضا پر راضی رہتے ہیں اور زبان پر شِکوہ رَنج واَلَم لانے سے بچتے ہیں۔ یقیناً یہ سب اِسی قناعت کے دائمی خزانے کی بَرَکات ہیں۔ نیز یہ بھی پتا چلا کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اپنے اہل وعیال کے لئے صرف بقدرِ ضرورت رِزق عطا ہونے کی دُعا مانگی، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ قلیل وسائل پر قناعت کرکے اِس کی بَرَکتیں حاصِل کریں۔ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سراپا قناعت ہُوا کرتے تھے، اُن کے نزدیک مال کی کوئی وَقْعَت واَہَمِّیَّت نہ تھی یہی وجہ ہے کہ وہ حضرات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا پر راضی رہتے ہوئے نِہایت سادَگی سے زِندگی گُزارا کرتے تھے۔ آیئے! آپ کی ترغیب و تَحْرِیص کے لئے قناعت پسندی کے دو (2) انتہائی دلچسپ اور نصیحت آموز واقعات عَرْض کرتا ہوں۔ چُنانچہ

ایک ولیِ کامِل کا اندازِ قناعت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ''**فَیضانِ سُنّت**'' جِلد اَوّل صَفْحہ 491 پر شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اپنے دَور کے جَیِّد عالِم حضرتِ سَیِّدُنا خلیل بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں اَہواز سے اَمیر (یعنی حاکم) سُلَیمان بن علی کا نُمائندہ خُصوصی حاضر ہو کر عَرْض گُزار ہُوا: شہزادوں کی تعلیم و تَرْبِیَت کیلئے حاکم نے آپ کو شاہی دربار میں طَلَب فرمایا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا خلیل بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سُوکھی روٹی کا ٹکڑا دِکھاتے ہوئے جواب اِرشاد فرمایا: میرے پاس جب تک یہ سُوکھی روٹی کا ٹکڑا موجود ہے مجھے دربارِ شاہی کی چاکَری کی کوئی حاجت نہیں۔

مُفتیِ دعوتِ اسلامی کی قناعت پسندی

اسی طرح مُفتیِ دعوتِ اسلامی، مُفتی محمد فاروق عطاری المدنی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کا جذبۂ قناعت بھی حیرت انگیز اور لائقِ تقلید تھا۔ جامعۃُ المدینہ ہو یا دارُ الاِفتاء، مُفتیِ دعوتِ اسلامی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے کبھی تنخواہ بڑھانے کا مُطالَبہ نہیں کیا۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مُدَّ ظِلُّہُ الۡعَالِی کا بیان ہے کہ حال ہی میں (یعنی اُن کی وفات سے کچھ عرصہ قَبْل) اُن کا مُشاہَرہ (یعنی وظیفہ) بڑھا تھا تو یہ میرے گھر خود تشریف لائے۔ انتہائی پریشانی کے عالَم میں تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ میری تنخواہ کافی بڑھ گئی ہے، مجھے اِس زائد رقم کی حاجت نہیں ہے، لہٰذا مجھ پر کرم کیا جائے اور میرا مُشاہَرہ (یعنی وظیفہ) نہ بڑھایا جائے۔ اپنے اِنتقال سے کچھ عرصہ قَبْل مُفتیِ دعوتِ اسلامی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے اپنی اسکوٹر (موٹر سائیکل) اور لیپ ٹاپ (Laptop)، کمپیوٹر وغیرہ سب بیچ دِیا تھا اور فرمایا کہ اب مجھے اِس کی ضرورت نہیں ہے۔ اِسی طرح ایک مرتبہ جب آپ کرائے پر مکان لینا چاہ رہے تھے تو کسی نے مَشْوَرہ دِیا کہ آپ مکان خرید کیوں نہیں لیتے؟ تو فرمایا کہ مُخْتَصَر زندگی ہے، کِرائے کا مکان ہی کافی ہے۔[1]

سُبۡحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی سوچ کس قدر عُمدہ ہُوا کرتی تھی کہ اگر اُنہیں جائز طریقے سے بھی ضرورت سے زائد مال وغیرہ مِل رہا ہوتا تو پریشان ہو جاتے اور حتَّی الاِمکان مالِ دُنیا کو اپنے آپ سے دُور رکھتے۔ آیئے اِس ضِمن میں شَیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسُنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی مدنی سوچ اور مالِ دُنیا سے بے رغبتی کے بارے میں بھی سُنتے ہیں:

اَمیرِ اَہلسنّت کی دُنیا سے بے رَغْبَتی

[1] ... مفتی دعوت اسلامی، ص ۴۴

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کُرتے پر سینے کی طرف دو جیبیں ہوتی ہیں۔ مِسْواک شریف رکھنے کے لئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے اُلٹے ہاتھ (یعنی دل کی جانب) والی جیب کے برابر ایک چھوٹی سی جیب بنواتے ہیں۔ اِس کا سبب آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے یہ اِرشاد فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ آلۂ اَدائے سنّت (یعنی مِسْواک) میرے دل سے قریب رہے۔ اِس کے بَرعَکْس دُنْیَوِی دَولت سے بے رَغْبتی کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو دیکھا گیا ہے کہ جب کبھی ضرورتاً جیب میں رَقَم رکھنی پڑے تو سیدھے ہاتھ والی جیب میں رکھتے ہیں۔ اِس کی حکمت دَرْیافت کرنے پر فرمایا: میں اُلٹے ہاتھ والی جیب میں رَقَم اِس لئے نہیں رکھتا کہ دُنْیَوِی دَولت دل سے لگی رہے گی اور یہ مجھے گوارا نہیں، لہٰذا میں ضرورت پڑنے پر رَقَم سیدھی جانب والی جیب میں ہی رکھتا ہوں۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اسلاف و بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے غیر ضروری مال کا خیال اپنے دل سے نکال کر قناعت کی دولتِ لازوال سے خُود کو مالا مال کریں، یقین کیجئے کہ اگر قناعت کی دولت ہمیں نصیب ہوگئی تو حرصِ مال کی آفت سے خُود بخُود نجات حاصِل ہو جائے گی۔

کتاب "حرص" کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ سے کتاب بنام "حرص" شائع

---

1 . . . فکرِ مدینہ، ص ۱۲۱

ہوئی ہے، جس میں حرص و قناعت کے مُتَعَلِّق انتہائی اَنمول مَعلومات فراہم کی گئی ہیں مثلاً حرص کسے کہتے ہیں؟ حرص کِن کِن چیزوں میں ہوسکتی ہے؟ اِس کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہمیں کون سی چیزوں کی حرص رکھنی چاہئے؟ کن اَشیاء کی حرص دُنیا و آخرت کے لئے نُقصان دہ ہے؟ ایسی حرص کو کیسے ختم کیا جاسکتا ہے؟ مال کی حرص کب اَچّھی ہے اور کس صورت میں بُری ہے نیز اِس کے ساتھ ساتھ قناعت کے فضائل و بَرَکات اور قناعت سے مُتَعَلِّق بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے واقعات بھی اس کتاب میں موجود ہیں، لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی اِلتجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ سے اس کتاب کو ھَدِیَّۃً حاصِل کرکے نہ صِرف خُود اس کا مُطالَعَہ کیجئے بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلایئے۔ اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان میں ہم نے حرص کے نُقْصانات اور قناعت کی برکات کے بارے میں سُنا جس سے پتا چلا کہ حرص انسان کو اندھا کردیتی ہے، جس شخص کے دل میں حرص کی بیماری پیدا ہو جائے، گویا اُس کی آنکھوں پر لالچ کی پٹی بندھ جاتی ہے، اُسے اپنے نفع و نُقصان کی پہچان نہیں ہوتی، وہ رات دن مال و دولت جمع کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے، مال کی لالچ اُسے مالداروں کے آگے جھکنے، اُن کا غُلام بننے اور حصولِ مال کے ناجائز ذرائع اختیار کرنے پر مجبور کردیتی ہے حتی کہ حرص و لالچ کی خصلتِ بد، لالچی آدمی کو بے حِس، بے رَحم اور ظالم و جفاکار بنا دیتی ہے، حُصولِ مال کے لئے وہ اپنے پرائے

کسی کا خیال نہیں کرتا، دینی اعتبار سے حرص کے نُقصان کا اندازہ اِس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ دو (2) بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں اِس قدر نُقصان کا باعث نہیں بنتے کہ جس قدر لالچ، انسان کے دِین کے لئے نُقصان کا باعث بنتا ہے، لہٰذا حرصِ دُنیا و مال سے بچتے ہوئے قناعت اختیار کرنی چاہئے کیونکہ دُنیاوی مال تو ختم ہو جاتا ہے مگر قناعت جو کہ حقیقی دولت ہے کبھی ختم نہیں ہوتی، حدیثِ پاک کی رُو سے کامیاب شخص وہ ہے جو اسلام لایا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُسے بقدرِ ضرورت رِزق عطا فرما کر اُس پر صبر و قناعت کرنے کی توفیق بخشی، خُود ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اپنے اہلِ بیتِ اَطہار رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے لئے بقدرِ ضرورت رِزق ہی کی دُعا مانگی، ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی غیر ضروری مال سے بچتے اور جو کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مِل جاتا اُسی پر صبر و شکر کرتے ہوئے زندگی گُزارا کرتے تھے، البتہ وہ نُفُوسِ قُدسیہ نیکیوں کے معاملے میں دُنیاوی حَرِیص سے بھی کہیں زیادہ حَرِیص ہُوا کرتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی حرص کی تباہ کاریوں سے محفُوظ فرمائے اور بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دُنیاوی مُعامَلات میں قناعت اور اُخروی مُعامَلات میں حرص سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دارُ الاِفتا اَہلِ سُنَّت کا قِیام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حرصِ مال و زَر سے بچنے، نیکیوں کی حرص اپنے دل میں پیدا کرنے اور دِین کا خُوب خُوب مدنی کام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی تادمِ تحریر 97 شُعبہ جات میں دِین کا کام کر رہی ہے، اِنہی میں سے ایک

شعبہ ”دارالافتاء اہلسنت“ بھی ہے۔ دورِ جدید میں مُسلمانوں کو مختلف شُعبہ ہائے زندگی میں آئے دن ایسے سینکڑوں نِت نئے مسائل کا سامنا رہتا ہے کہ جن کے حل کے لئے بیدار مَغْز اور اَعْلیٰ عِلمی صلاحیّت رکھنے والے مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ تَعَالٰی کی بارگاہ میں رُجوع کرنا بیحد ضروری تھا، لہٰذا وقت کی ضرورت کے پیشِ نظر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کو دعوتِ اسلامی کے تحت دارالافتاء اہلسنت قائم کرنے کی شدید خواہش ہوئی، جس کا اِظہار ایک مرتبہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے یُوں فرمایا ”اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ہم 12 دارُالاِفتا کھولیں گے۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا یہ خواب ۱۵ شَعْبانُ الْمُعَظَّم ۱۴۲۱ھ کو اُس وقت پُورا ہوا کہ جب جامع مسجد کنزُالایمان، بابری چوک بابُ المدینہ (کراچی) میں تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تَحت دارُالاِفتا اَہلسنّت کا آغاز ہوا، تادمِ تحریر دارُالاِفتا سے مُتَعَلِّق کم و بیش 42 عُلمائے کرام، جن میں مُصدِّق و مُفتی بھی ہیں، نائب مفتی اور مُتَخَصِص بھی ہیں، یہ مختلف شہروں میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی شرعی رَہنمائی میں مصروف ہیں، جن سے شرعی رہنمائی کے لئے نہ صرف بِالْمُشَافَہ مُلاقات کی جاسکتی ہے بلکہ تَحریری فتویٰ بھی حاصِل کیا جاسکتا ہے۔ اس کے عِلاوہ ”دارالافتاء اہلسنت“ کے تحت کام کرنے والے شعبے ”دارُالافتاء آن لائن“ کے عُلمائے کرام بھی اِنتہائی ذِمّہ داری کے ساتھ ٹیلی فون اور اِنٹرنیٹ پر دُنیا بَھر کے مُسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مَسائل کا حتَّی الاِمکان ہاتھوں ہاتھ شرعی حَل بتاتے ہیں۔ دارُالافتاء آن لائن سے، اِنٹرنیٹ کے ذریعے، دُنیا بھر سے اس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) سے سُوالات کے جَوابات پوچھے جاسکتے ہیں۔ دُنیا بھر سے ہاتھوں ہاتھ شَرعی رَہنُمائی حاصِل کرنے کے لئے، ان نمبرز پر رابِطہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ نمبر نوٹ

فرمالیجئے۔

0300-0220113 0300-0220112

0300-0220115 0300-0220114

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہتے ہوئے عِلمِ دِین حاصِل کرنے، نیکیوں کی حرص پیدا کرنے، دُنیا و مالِ دُنیا کی حرص سے بچنے اور گُناہوں سے پیچھا چُھڑانے کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لینا چاہیے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع** میں شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُلک و بیرونِ مُلک میں بے شُمار مقامات پر یہ اِجتماع ہوتا ہے، جس میں کثیر ہا کثیر عاشقانِ رسول ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشنودی کی خاطر اپنی مصروفیات تَرک کرکے خُود بھی تشریف لاتے اور اِس کی بَرَکتیں پاتے ہیں اور دیگر اسلامی بھائیوں پر اِنفرادی کوشش کرکے اُنہیں بھی اپنے ہمراہ اِجتماع میں لاکر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاتے ہیں۔ اِن اِجتماعات میں تلاوت و ذِکر و نعت کے عِلاوہ سُنّتوں بھرا بیان بھی ہوتا ہے جس کے ذریعے کثیر علمِ دین حاصِل ہوتا ہے۔ یاد رہے! کہ علمِ دین کی مَجْلس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پسندیدہ مَجْلس ہے، خُود نبیِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اَصحابِ صُفّہ کو علمِ دین سکھانے میں مشغول رہا کرتے تھے نیز ایک مرتبہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی مسجد میں دو مجلسوں کے پاس سے گُزرے تو اِرشاد فرمایا: دونوں مجلسیں اَچّھی ہیں مگر ایک، دُوسری سے افضل ہے، (پھر ایک مَجْلس کے بارے میں اِرشاد فرمایا کہ) یہ لوگ

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرتے ہیں اور اُس کی طرف رَغبت کرتے ہیں، اگر وہ چاہے تو اِن کو عطا کر دے اور چاہے تو منع کر دے (اور دُوسری مجلس کے بارے میں فرمایا کہ) یہ لوگ فقہی مَسائل اور عِلم سیکھتے ہیں اور دُوسروں کو سکھاتے ہیں یہی لوگ اَفضل ہیں اور بے شک میں مُعَلِّم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔" پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِسی مجلس میں تشریف فرما ہوگئے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے پُرفِتَن دَور میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" مختلف مُمالک اور شہروں میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کا اِنعِقاد کر کے اُمّتِ مسلِمہ کو سُنّتوں بھرا پاکیزہ مدنی ماحول مُہیّا کرنے کے ساتھ ساتھ اُنہیں علمِ دین کی دولت سے مالا مال کر رہی ہے۔ اِن اِجتماعات کی برکت سے دن بہ دن بے شُمار لوگ گناہوں سے تائب ہو کر نیکیوں کی طرف مائل ہو رہے ہیں آیئے! آپ کی ترغیب کے لئے ایک اِیمان اَفروز مدنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں چُنانچہ

ملیر (بابُ المدینہ کراچی) کے علاقے اعظم پُورہ، سبز ٹاؤن کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول مُیَسَّر آنے سے قبل میری زندگی کے رات دن گُناہوں میں بَسَر ہو رہے تھے۔ خُوش قسمتی سے میری قسمت کا سِتارہ چمک اُٹھا جس کا سبب کچھ یُوں بنا کہ ایک روز میں اپنے چچا زاد بھائی سے ملنے گیا جنہیں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نصیب تھا۔ انہوں نے میرے ساتھ خیر خواہی کرتے ہوئے مجھے دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے

---

[1] ...دارمی، باب في فضل العلم والعالم، ۱/۱۱۱، حدیث: ۳۴۹

اجتماع کی نہ صرف زبانی طور پر دعوت پیش کی بلکہ اپنے ساتھ ہی اجتماع میں لے گئے اور یُوں زندگی میں پہلی بار مجھے فیضانِ مدینہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ فیضانِ مدینہ کی بارونق فضاؤں میں میری دلی کیفیت بدل گئی، وہاں مجھے بہت قلبی سُکون مِل رہا تھا۔ پُرسوز تلاوت و نعت، اِصلاح سے بھرپُور بیان، دل کو جِلا دینے (یعنی زِندہ کردینے) والے ذِکر اور رِقّت انگیز دُعا نے میری زِندگی میں مدنی انقلاب برپا کر دِیا۔ میں نے اپنے سابقہ گُناہوں سے توبہ کی اور مدنی ماحول سے مُنْسَلِک ہوگیا، سر پر سبز سبز عمامے کا تاج سجالیا اور اپنے چہرے کو داڑھی شریف کے نُور سے روشن کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر حلقہ مُشاورت میں مدنی انعامات ذِمہ دار کی حیثیت سے مدنی کاموں کی ترقّی کے لئے کوشاں ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جَنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جَنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوتے پہننے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

"101 مَدَنی پُھول" سے جوتے پہننے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ پہلے دو (2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ❓ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جوتے بَکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جُوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔[1] ❓ جُوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے ❓ پہلے سیدھا جُوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جُوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتِدا کرنی چاہئے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتِدا کرنی چاہئے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔[2] ❓ مَرد مردانہ اور عورت زنانہ جُوتا استعمال کرے ❓ کسی نے حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے کہا کہ ایک عَورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ اُنھوں نے فرمایا: رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔[3] صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی عورَتوں کو مردانہ جُوتا نہیں پہننا چاہئے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورَتوں کا اِمتِیاز ہوتا ہے اُن میں ہر ایک کو دُوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے مُمانَعَت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (چال ڈھال) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔[4] ❓ جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔

---

1 ... مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب استحباب لبس النعال... الخ، ص ۱۱۶۱، حدیث: ۲۰۹۶

2 ... بخاری، کتاب اللباس، باب ینزع نعل الیسری، ۴/۶۵، حدیث: ۵۸۵۵

3 ... ابو داود، کتاب اللباس، باب لباس النسآء، ۴/۸۴، حدیث: ۴۰۹۹

4 ... بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶،۳/ ۴۲۲

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حِصّہ 16(312صفحات) نیز120 صَفْحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر | چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! | صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله　　وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله　　وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے اُس کا دُرود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔(1)

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غفُور　　بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے

[1] ...معجم اوسط، من اسمه احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول:(۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲)جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ⁉ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ⁉ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ⁉دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ⁉صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ⁉بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خواب سچ کر دکھایا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃِالْحَرام وہ مُبارَک مہینہ ہے کہ جس میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے خلیل حضرتِ سَیِّدُنا اِبْراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے صاحبزادے حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل ذَبِیْحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ مِل کر صَبْر و رِضا کا ایسا مَنْظر پیش فرمایا کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ حضرتِ سَیِّدُنا اِبْراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ذُوالْحج کی آٹھویں(8) رات خواب

---

[1] ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دیکھا جس میں کوئی کہنے والا یہ کہہ رہا ہے: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اپنے بیٹے کو ذَبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔“ نَویں(9) رات پھر وہی خواب دیکھا، دَسویں(10) رات پھر وہی خواب دیکھنے کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے صُبح اس خواب پر عمل کرنے یعنی بیٹے کی قُربانی کا پکّا اِرادہ فرما لیا۔

(تفسیرِ کبیر، ۹/ ۳۴۶، از بیٹا ہو تو ایسا، ص ۲-۳، ملتقطاً)

جب حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ سارا ماجرا اپنے کم عُمر بیٹے حضرت اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کو بھی بتا دیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے کہ میں تمہیں ذَبح کروں، اب تم بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خُود بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر حکم پر سَرِ تسلیم خَم کرنے والے تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے جو جواب دیا اسے قرآنِ پاک نے پارہ 23 سُوْرَۃُ الصّٰفّٰت کی آیت نمبر 102 میں ان الفاظ سے بیان کیا ہے:

قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ٘ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾	تَرجَمۂ کنزالایمان: کہا اے میرے باپ! کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے، خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔

مجھے رسّیوں سے مضبوط باندھ دیجئے

تَفسیرِ خازِن میں ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے والدِ مُحترم سے عرض کی: ابُو جان! ذَبح کرنے سے پہلے مجھے رَسّیوں سے مَضْبُوط باندھ دیجئے تاکہ میں ہِل نہ سکوں، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرے ثواب میں کمی نہ ہو جائے اور میرے خُون کے چھینٹوں سے اپنے کپڑے بچا کر رکھئے تاکہ انہیں دیکھ کر میری امّی جان غمگین نہ ہوں۔ چُھری خُوب تیز کر لیجئے تاکہ میرے گلے پر اچھی طرح

چل جائے (یعنی گلا فوراً کٹ جائے) کیونکہ موت بہُت سخت ہوتی ہے، آپ مجھے ذَبح کرنے کے لئے پیشانی کے بَل لِٹایئے (یعنی چہرہ زمین کی طرف ہو) تاکہ آپ کی نظر میرے چہرے پر نہ پڑے اور جب آپ میری اَمّی جان کے پاس جائیں تو انہیں میرا سَلام پہنچا دیجئے اور اگر آپ مُناسِب سمجھیں تو میری قمیص انہیں دے دیجئے، اس سے ان کو تَسلّی ہوگی اور صَبْر آجائے گا۔ حضرتِ اِبْراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اِرْشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر عمل کرنے میں میرے کیسے عُمدہ مَدَدگار ثابت ہو رہے ہو! پھر جس طرح حضرتِ اِسْمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا تھا ان کو اُسی طرح باندھ دیا، اپنی چُھری تیز کی، حضرت اِسْمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کو پیشانی کے بَل لِٹا دیا، ان کے چِہرے سے نظر ہٹالی اور ان کے گلے پر چُھری چلادی، لیکن چُھری نے اپنا کام نہ کیا یعنی گَلا نہ کاٹا۔ (تفسیر خازن، ۴/ ۲۲، ملخصًا)

جنّتی مینڈھا اور مُبارَک کلمات کا مجموعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا اِبْراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے جب حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کو ذَبح کرنے کے لئے زمین پر لِٹایا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے حضرتِ جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام بَطورِ فِدیہ جَنَّت سے ایک مینڈھا (یعنی دُنبہ) لئے تشریف لائے اور دُور سے اُونچی آواز میں فرمایا: **اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ**، جب حضرت اِبْراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ آواز سُنی تو اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور جان گئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آنے والی آزمائش کا وَقت گُزر چُکا ہے اور بیٹے کی جگہ فِدیے میں مینڈھا بھیجا گیا ہے، لِہٰذا خُوش ہو کر فرمایا: **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ**، جب حضرتِ اِسْمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ سُنا تو فرمایا: **اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ**، اس کے بعد سے اِن تینوں پاک حضرات کے اِن مُبارَک اَلفاظ کی اَدائیگی کی یہ سُنّت قیامت تک کیلئے

جاری وساری ہوگئی۔(بِنایَہ شرح ہِدایَہ ج۳ص:۱۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان مُبارک کلمات کو **تکبیرِ تشریق** کہتے ہیں اور یہ نویں (9) ذُوالحِجۃُ الحَرام کی نمازِ فَجر سے تیرھویں (13) کی نمازِ عصر تک پانچوں وَقت کی فرض نمازیں جو مسجد کی جماعتِ مُستَحَبّہ کے ساتھ اَدا کی گئیں ان میں ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے اور 3 بار افضل ہے۔ تکبیرِ تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً کہنا واجِب ہے ۔تکبیرِ تشریق یہ ہے: **اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ** (بہارِ شریعت ج۱ص ۷۸۴، تنوِیرُالْاَبصار ج۳ص ۷۱، دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتار ج۳ص ۷۳) تکبیرِ تشریق کے بارے میں مزید معلومات کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "**نمازِ عید کا طریقہ**" (حنفی) صفحہ 8 اور 9 کا مُطالعہ کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعۂ قربانی میں ہمارے لئے کئی مدنی پُھول موجود ہیں، سب سے پہلے تو یہ معلوم ہوا کہ حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم اور حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں اطاعتِ الٰہی کا کیسا جذبہ تھا کہ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے رِضائے اِلٰہی کی خاطر اپنا وہ بچہ جس کو بڑی دُعاؤں کے بعد بڑھاپے میں پایا تھا، جو آپ کی آنکھوں کا نُور اور دل کا سُرُور تھا، مگر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر اس کی قربانی کیلئے تیار ہوگئے اور بیٹا ہو تو ایسا کہ وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم سُن کر غمگین اور خوفزدہ ہونے کے بجائے فَرحَت و مُسرَّت سے گویا جُھومنے لگا کہ میری خُوش قسمتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری قُربانی کو طَلَب فرمایا ہے اور بَخُوشی اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قربان ہونے کے لئے تیار ہوگیا۔اس سے یہ

بھی معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے برگزیدہ بندوں کو مختلف طریقوں سے آزماتا ہے، جو جس قدر مُقَرَّب و محبوب ہوتا ہے اس پر آزمائش بھی زیادہ آتی ہے، تاکہ یہ نُفُوسِ قُدسِیہ اس کی رضا پر راضی رہتے ہوئے آنے والی آزمائش پر صبر کرکے بطورِ انعام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے بُلند مَراتِب حاصل کرسکیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب بندے کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کوئی مرتبہ مقرر ہو اور وہ اس مرتبے تک کسی عمل سے نہ پہنچ سکے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جسم، مال یا اولاد کی آزمائش میں مبتلا فرماتا ہے، پھر اُسے اِن تکالیف پر صبر کی توفیق عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اپنے مقرر درجے تک پہنچ جاتا ہے۔[1] نیز واقعۂ قربانی سے تربیتِ اَولاد اور والدین کی اِطاعت کا بھی درس ملتا ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے نُورِ نظر کی تربیت کی تو آزمائش کے وَقْت حضرت سَیِّدُنا اسمعیل عَلَیْہِ السَّلَام بھی اپنے والد کی اطاعت کرتے ہوئے بخوشی قربانی کیلئے تیار ہوگئے۔ ہمیں بھی اپنے والدین کے ساتھ حُسنِ سُلُوک کرتے ہوئے ان کی اطاعت میں زندگی بسر کرنی چاہیے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قربانی کرنے کیلئے تقویٰ واِخلاص ہونا بھی بے حد ضروری ہے، کیونکہ اگر کوئی نیک عمل لوگوں کو دِکھانے اور نُمود و نمائش یا کسی اور غرض سے کیا جائے تو وہ ہرگز قابلِ قبول نہ ہوگا جیسا کہ قرآنِ پاک میں حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے دونوں بیٹوں کی قربانی کا واقعہ مذکور ہے کہ جب حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ اقلیما کا نکاح کرنا چاہا تو قابیل نے اس فیصلے کو تسلیم نہ کیا اور اقلیما سے نکاح کی خواہش ظاہر کی، حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے سمجھایا کہ اقلیما تیری بہن ہے اور اس کے ساتھ تیرا نکاح نہیں ہوسکتا، مگر قابیل اپنی ضِد پر اَڑا رہا۔

---

[1] . . . ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب الامراض المکفرة . . . الخ، ۳/۲۴۶، حدیث: ۳۰۹۰

بالآخر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے حکم دیا کہ تم دونوں اپنی اپنی قُربانیاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں پیش کرو۔ جس کی قربانی مقبول ہو گی وہی اقلیما کا حق دار ہو گا۔ اس زمانے میں قربانی کی مقبولیت کی یہ نشانی تھی کہ آسمان سے ایک آگ آتی اور جو قُربانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقبول ہوتی تو اس کو کھالیا کرتی تھی۔ چُنانچہ قابیل نے گیہوں کی کچھ بالیں اور حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک بکری قربانی کے لئے پیش کی۔ آسمانی آگ نے حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قربانی کو کھالیا اور قابیل کے گیہوں کو چھوڑ دیا۔ اس بات پر قابیل کے دل میں بُغْض و حسد پیدا ہو گیا اور اس نے حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قتل کر دینے کی ٹھان لی اور ہابیل سے کہہ دیا کہ میں تجھ کو قتل کر دوں گا۔ حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ قربانی قبول کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کام ہے اور وہ تقوی واِخلاص والوں کی قُربانی قبول کرتا ہے، اگر تُو مُتَّقی ہوتا تو ضَرور تیری قربانی قبول ہوتی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قابیل کی قُربانی تقویٰ اور رِضائے الٰہی کیلئے نہ تھی بلکہ اس کا مقصد صرف اقلیما کو حاصل کرنا تھا، جب وہ نہ ملی تو اس نے بُغض و حسد میں حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قتل کردیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اعمال کی قبولیت کیلئے تقویٰ اوراِخلاص کا ہونا اِنتہائی ضروری ہے۔ مگر افسوس ہمارا حال تو یہ ہے کہ اوّل تو نَفْس و شیطان ہمیں نیکیاں کرنے دیتے نہیں اور اگر کوئی نیکی کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو شیطان ہماری عِبادت کو ضائع کرنے کے لئے اپنا پورا زور لگا کر یا تو اس عبادت میں کوئی غلطی کروادیتا ہے یا پھر اس عمل میں رِیاکاری کرواکر وہ عمل ہی ضائع کروادیتا ہے۔ یاد رکھئے! ہمیں قربانی اور اس کے علاوہ دیگر نیک اعمال اخلاص واستقامت کے ساتھ اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی رِضاو خوشنودی کیلئے کرنے چاہئیں، اگر ہم لوگوں کی رِضا حاصل کرنے، نام و نمود کیلئے مہنگا جانور قربان کریں گے لوگ تو پھر بھی خوش نہیں ہوں گے اور طرح طرح کی باتیں بنائیں گے۔ مثلاً کسی نے قربانی کیلئے اپنے علاقے میں سب سے مہنگا جانور خریدا تو لوگ اس کے بارے میں یُوں بدگمانی اور غیبتیں کرتے نظر آتے ہیں کہ اس کو دیکھو شہرت کمانے کیلئے کتنا مہنگا جانور خرید کر لایا ہے، بھئی! اتنا مہنگا جانور تو حلال کی کمائی میں ہرگز نہیں آسکتا، حرام کی کمائی سے قربانی کرنے کا کیا فائدہ!!۔ اب اگر کوئی لوگوں کے طعن و تشنیع سے بچنے کیلئے قربانی کا سستا جانور خرید لائے تو لوگ تب بھی باتیں بناتے ہیں کہ اپنے بچوں کی شادی میں فُضول رُسومات میں تو اس نے پانی کی طرح پیسا بہادیا مگر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرنے کا موقع آیا تو اس کی جیب سے پیسا نکلتا ہی نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے کثیر مال و دولت سے نوازا ہے مگر دیکھو تو سہی قربانی کیلئے کتنا کمزور سا جانور خرید لایا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ قربانی کرتے وَقْت سب کو راضی کرنے کے بجائے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کی کوشش کریں اور تَقْویٰ واِخْلاص کو پیشِ نظر رکھیں، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں وہی قُربانی مقبول ہے جس میں تَقْویٰ واِخلاص شامل ہو ورنہ ہم نے جس جانور کی قربانی کرنی ہے، اس کا گوشت اور دیگر مَنافع ہم ہی حاصل کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں جانور کا کوئی حصہ نہیں پہنچتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں تو قُربانی کرنے والے کا اِخلاص و تقویٰ پہنچتا ہے جیسا کہ پارہ 17 سُوْرَۃُ الْحج کی آیت نمبر 37 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کو ہر گز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیز گاری اس تک باریاب ہوتی ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ لوگوں کو دِکھانے اور اپنا نام کمانے کی غرض سے ہرگز کوئی عمل نہ کریں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خوشنودی کیلئے نیک عمل کرنے کی عادت بنائیں۔

عطا کر دے اِخلاص کی مجھ کو نعمت　　نہ نزدیک آئے ریا یاالٰہی
مری زِندگی بس تری بندگی میں　　ہی اے کاش گزرے سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص106)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالْحِجَّةِ الْحَرام اپنی بہاریں لُٹا رہا ہے، اس کی آمد ہوتے ہی سُنّتِ ابراہیمی کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں، ہر سال لاکھوں لاکھ مُسلمان اس ماہِ مُقدّس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی بجا آوری، سنّتِ ابراہیمی اور سُنّتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی ادائیگی کے لئے کمربستہ دِکھائی دیتے ہیں۔ ہر صاحبِ استطاعت مسلمان کو چاہیے کہ وہ رِضائے اِلٰہی کے حُصُول اور سُنّتِ ابراہیمی کی ادائیگی کی نیّت سے اس مہینے میں مالِ حلال سے قُربانی کا فریضہ سر انجام دے، کیونکہ یہ بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ قُربانی کا ذِکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: تو تم اپنے رب کے لئے

نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ (پ۳۰،الکوثر،۲)

امام فخرُ الدین رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ حنفی علمائے کرام نے اس آیت سے یہ اِسْتِدلال فرمایا کہ قُربانی واجب ہے۔(تفسیر کبیر،۱۱/۳۱۸)

حضرت علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ''اکثر (عُلمائے کرام) اس بات پر مُتَّفِق ہیں کہ نحر سے مُراد قُربانیوں کا ذَبح کرنا ہے اور بعض نے وُجوبِ قربانی پر اس آیت سے اِسْتِدلال کیا ہے۔(تفسیر روح المعانی، پ۳۰،الکوثر،تحت الآیة:۳۰،۲/۲۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَحادیثِ مُبارکہ قربانی کے **فضائل ومَسائل** سے مالا مال ہیں۔ آیئے! قُربانی کے فضائل پر مُشتمل چار(4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں، چنانچہ

﴿1﴾ قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں **ایک نیکی** ملتی ہے۔(تِرمِذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیة، ۳/۱۶۲، حدیث:۱۴۹۸)

﴿2﴾ جس نے خُوش دِلی سے طالبِ ثَواب ہو کر قربانی کی، تو وہ **آتَشِ جہنَّم** سے **حِجاب** (یعنی رَوک) ہو جائے گی۔(معجم کبیر، حسن بن حسن بن علی عن ابیه، ۳/۸۴، حدیث:۲۷۳۶)

﴿3﴾ اے فاطِمہ! اپنی قربانی کے پاس مَوْجُود رہو کیونکہ اِس کے خُون کا پہلا قطرہ گرے گا تمہارے سارے **گُناہ مُعاف** کر دیئے جائیں گے۔(سنن کبری لِلْبَیْہَقِی، کتاب الضحایا، باب مایستحب للمرء...الخ، ۹/ ۴۷۶، حدیث: ۱۹۱۶۱)

﴿4﴾ انسان قربانی کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خُون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قِیامت میں اپنے سِینگوں بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خُون زمین پر گرنے

سے پہلے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے **ہاں قبول** ہو جاتا ہے۔ لہٰذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔(تِرمِذی،کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیة، ۱۶۲/۳ حدیث:۱۴۹۸)

حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **قربانی، اپنے کرنے والے کے نیکیوں کے پلّے میں رکھی جائے گی جس سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا۔**(اشعۃ اللّمعات ج۱ص۶۵۴) حضرتِ سیِّدُنا علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **پھر اس کے لئے سُواری بنے گی جس کے ذَرِیعے یہ شخص بآسانی پُل صراط سے گُزرے گا اور اُس (جانور) کا ہر عُضو مالِک (یعنی قُربانی پیش کرنے والے) کے ہر عُضْو (کیلئے جہنَّم سے آزادی) کا فِدیہ بنے گا۔**(مِرقاۃُ المَفاتیح ج۳ص۵۷۴ تحت الحدیث ۱۴۷۰، مراٰۃ ج۲ص۳۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے قُربانی کے فضائل سُنے کہ عیدِ قربان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ قربانی کا فریضہ سَر اَنْجام دینے والے خُوش نصیبوں کو ان کے جانوروں کے **ہر بال کے بدلے ایک نیکی** عطا فرماتا ہے، قربانی کرنے والوں کو **جہنَّم کی آگ سے نجات** عطا فرماتا ہے، جانور کے خُون کا پہلا قطرہ زمین پر گِرنے سے پہلے پہلے **گُناہ معاف** کر دیئے جاتے ہیں، بروزِ محشر قربانی **نیکیوں کے پلڑے** میں رکھی جائے گی تو وہ بھاری ہو جائے گا اور قُربانی کرنے والا اپنے جانور پر سوار ہو کر **پُل صراط سے بآسانی** گزر جائے گا۔ لہٰذا جو مسلمان (مرد و عورت، بالغ، مقیم) مالکِ نصاب ہو (یعنی اُس شخص کے پاس ساڑھے باوَن تولے چاندی یا اُتنی مالیَّت کی رقم یا اتنی مالیَّت کا تجارت کا مال یا اتنی مالیَّت کا حاجتِ اَصلیَّہ کے علاوہ سامان ہو اور اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ یا بندوں کا اِتنا قَرضہ نہ ہو جسے ادا کر کے ذِکر کردہ نصاب باقی نہ رہے) تو ایسے شخص پر شرعاً قربانی واجب ہے۔

لٰہذا اُسے چاہیے کہ وہ ٹال مٹول سے کام لینے نیز مختلف حیلے بہانے بنا کر ربِّ ذُوالجلال جَلَّ جَلَالُہٗ کے قَہر وغَضَب کا حقدار بننے سے بچے۔

یاد رکھئے! قربانی واجب ہونے کے باوجود اس کی ادائیگی نہ کرنا گناہ ہے اور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا: جس شخص میں قُربانی کرنے کی وُسعَت ہو پھر بھی وہ قُربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (اِبن ماجہ ج۳ص۵۲۹ حدیث ۳۱۲۳)

کیا قرض لے کر بھی قربانی کرنی ہوگی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ قربانی کی اِستِطاعت (یعنی طاقت) رکھنے کے باوُجُود اپنی واجِب قربانی ادا نہیں کرتے، ان کے لیے لمحۂ فکریہ ہے، اوّل یہی خسارہ (یعنی نقصان) کیا کم ہے کہ قربانی نہ کرنے سے اتنے بڑے ثواب سے محروم ہوگئے مزید یہ کہ وہ گناہ گار اور جہنَّم کے حقدار بھی ٹھہرے۔ نیز قربانی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اگر قربانی واجب ہو، لیکن پیسے نہیں تو قرض (loan) لے کر قربانی کرے، چُنانچہ فتاوٰی امجدیہ جلد 3 صَفحہ 315 پر ہے:

"اگر کسی پر قربانی واجِب ہے اور اُس وَقت اس کے پاس روپے نہیں ہیں تو قَرض لے کر یا کوئی چیز فروخت کرکے قربانی کرے۔"

یاد رہے! کہ جس شخص پر شَرعی اُصولوں کے مطابق قُربانی واجِب ہے اس پر قُربانی سے مُتعلِّق مَسائل سیکھنا بھی لازِمی ہیں۔ فِی زمانہ عِلمِ دِین سے دُوری کے باعث مسلمانوں کی ایک تعداد اس اَہم فَریضہ کو بھی کَماحَقُّہٗ (جیسا اس کا حق ہے) اَدا نہیں کرپاتی، ہمارے مُعاشرے (Society) میں ایک تعداد ایسی ہے جن کی دِینی مَعلُومات

کا حال یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں رہنے والے مُختلف مالکِ نصاب اَفراد پُورے گھر کی طرف سے ایک ہی بکرا قُربان کردیتے ہیں اور قُربانی کے لیے کیسا جانور ہونا چاہیے ؟ یا کس عَیب (Fault) کی وجہ سے قُربانی نہیں ہوگی؟ انہیں معلوم ہی نہیں ہوتا اور وہ قُربانی کرنے کے بعد اس خُوش فہمی میں مُبتلا رہتے ہیں کہ ہم نے بھی سُنَّتِ اِبراہیمی پر عمل کرلیا اور ہمارا واجِب اَدا ہوگیا۔ حالانکہ ان کے ذِمّہ واجب کی اَدائیگی باقی رہتی ہے۔ اس لیے قُربانی کے اَحکامات کا عِلْم ہونا بہت ضَروری ہے۔ قُربانی میں پیش آنے والے مسائل کے مُتَعَلِّق شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 48 صفحات پر مُشتمل رِسالہ "اَبْلَق گھوڑے سُوار" کا مُطالَعہ بہت مُفید رہے گا۔ اس رسالے میں قربانی کے فضائل، قُربانی کے 12 مدنی پُھول، قربانی کا طریقہ، عیب دار جانوروں کی تفصیل، اندازے سے گوشت تقسیم کرنے کے طریقے، ذَبْح اور ذبیحہ سے مُتَعَلِّق اِحتیاطیں اور کھالوں وغیرہ سے مُتَعَلِّق اَہَم معلومات کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً طلب فرمایئے نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاوَن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عیدِ قُربان سال میں صرف ایک بار تشریف لاتی ہے، بِلا شُبہ یہ دُوریاں مِٹانے اور خُوشیاں پھیلانے کا اِنتہائی اَہَم موقع ہوتا ہے۔ شریعتِ مُطہرہ نے جس طرح ہمیں عام حالات میں رِشتے داروں، ہمسایوں، فقیروں اور مسکینوں کی خَیرخواہی کرنے، خُوشی غمی کے موقع پر

ان کی دِلجوئی کرنے اور مشکل وَقْت میں ان کی مدد کرنے کی ترغیب دِلائی ہے، اسی طرح عیدِ قربان کے پُرمُسَرَّت لمحات میں بھی ان کے ساتھ خیر خواہی کرنے اور ان کے لئے قُربانی کے گوشت میں حِصَّہ مُقرَّر کرنے کو مستحب (یعنی ثواب کا کام) قرار دیا ہے۔

قُربانی کے گوشت کے مصارف

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"ابلق گھوڑے سوار"** کے صفحہ نمبر 23 پر فرماتے ہیں: (قربانی کرنے والا) قربانی کا گوشت خُود بھی کھا سکتا ہے اور دُوسرے شخص مالدار یا فقیر کو دے سکتا ہے، کِھلا سکتا ہے بلکہ اس میں سے کچھ کھالینا قُربانی کرنے والے کے لیے مُستحب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ گوشُت کے تین (3) حصّے کرے ایک حصّہ فُقرا کے لیے اور ایک حصّہ دوست و اَحباب کے لیے اور ایک حصّہ اپنے گھر والوں کے لیے۔ اگر سارا گوشُت خود ہی رکھ لیا تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تین (3) حصّے کرنا صِرف اِسْتِحْبابِی اَمر (یعنی مُستحب کا حکم رکھتا) ہے کچھ ضَروری نہیں، چاہے تو سب اپنے استعمال میں کرلے یا سب عزیزوں، غریبوں کو دے دے، یا سب مساکین کو بانٹ دے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۰/۲۵۳)

مگر بھلائی اسی میں ہے کہ ان بابرکت اَیّام میں اپنے عزیز و اَقارب، دوست و اَحباب اور فُقراء و مَساکین کو بھی اپنی خُوشیوں میں شریک کریں اور قربانی کے گوشت میں سے گھر والوں کا حِصَّہ نکال کر بقیہ حِصّہ فُقراء و مساکین کے لئے مُتَعَیَّن کردیں تاکہ لالچ، کنجوسی، قطعِ تعلقی اور غُرُور و تکبُّر جیسی بُرائیاں ہم سے دُور رہیں جبکہ صِلَۂ رِحمی، اُخُوّت و بھائی چارے اور محبتوں کے رشتوں کا تسلسل برقرار رہے نیز

ہمیں بھی فُقرا و مَساکین کی دُعاؤں میں سے حِصّہ نصیب ہو۔

بعض علاقوں میں مسلمانوں کی آبادی میں **غیر مسلم** بھی رہتے ہیں، **یاد رکھئے!** اِنہیں قربانی کا گوشت دینے کی **شرعی اِجازت نہیں** ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　**صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ" بھی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فرض عُلوم سیکھنے نیز اپنے اندر دِین کی خاطِر قُربانی دینے کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے نیز ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام **"مَدَنی قافِلہ"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت سَفَر کرنے والے سُنّتوں کی تَربِیَت کے مَدَنی قافِلوں کی بَرَکت سے اب تک بے شُمار لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب آنے کی مدنی خبریں سُننے کو ملتی ہیں، چونکہ یہ مدنی قافلے عُموماً مَساجد ہی میں ٹھہرتے ہیں، لہٰذا کئی مَساجد بھی اِنہی مَدَنی قافِلوں کی بدولت آباد ہوچکی ہیں۔ مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے، حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔

(ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد، ۱/۴۳۸، رقم: ۸۰۰)

آیئے! ترغیب کے لئے مَدَنی قافلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

جوڑوں کی بیماری اور بے روز گاری سے نجات

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے کہ میرے ایک طرف بے روز گاری تھی تو دُوسری طرف جوڑوں کے دَرد کی پُرانی بیماری، تنگدستی اور شدید دَرد کے باعث سخت بیزاری تھی، بہُت علاج کروایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کسی اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کے ذَرِیعے ذِہن بنا کر دعوتِ اسلامی کے تحت عاشقانِ رسول کے سُنّتوں کی تربِیَت کے مَدَنی قافِلے میں سُنّتوں بھرے سَفَر کی ترکیب بنادی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں سُنّتوں بھرے سَفَر اور عاشقانِ رسول کی شفقت بھَری صحبت کی بَرَکت سے میری برسوں پُرانی جوڑوں کی بیماری بالکل ختم ہوگئی۔ مَدَنی قافِلے سے واپسی پر دوسرے ہی دن ایک اسلامی بھائی آئے اور اُنہوں نے مجھے کام پر لگا کر میرے روز گار کی ترکیب بھی بنادی۔ یہ بَیان دیتے ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک سال سے زیادہ عرصہ گُزر چکا ہے، میرا کام ایک دن بھی بند نہیں ہوا اور دَرد بھی پلٹ کر نہیں آیا۔

سُنّتوں کی تربِیَت کے واسطے پھر جلد تَر! یا خُدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کے ساتھ کاش!
مدنی ماحول اے خُدا ہم سے نہ چھُوٹے عُمر بھر خُوب خِدمت سُنّتوں کی ہم سَدا کرتے رہیں

(وسائلِ بخشش (مُرَمَّم)، ص ۶۳۷-۶۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عیدُ الاضحیٰ کی برکتوں کے بھی کیا کہنے کہ ان دنوں میں سُنّتِ ابراہیمی کی اَدائیگی کا جوش و جذبہ قابلِ دِید ہوتا ہے، جو صاحبِ اِستطاعت اَفراد سُنّتِ

ابراہیمی کی اَدائیگی کی نِیَّت سے اپنے جانوروں کو راہِ خُدا میں قُربان کرتے ہیں، وہ غریبوں مسکینوں کو گوشت پہنچا کر ان کی مدد بھی کرتے ہیں۔ اس طرح وہ غُرباء و مَساکین بھی اپنے گھر والوں اور دیگر عزیز و اَقارب کی لذیذ کھانوں کے ذریعے مہمان نوازی کرتے ہیں۔ عیدِ قُرباں کے موقع پر اکثر گھروں میں گوشت کافی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے، اس گوشت کو محفوظ رکھنے کے لئے ہم ڈِیپ فریزر (Deep Freezer) کا استعمال کرتے ہیں، مگر اس کے باوُجُود بھی گوشت خراب ہونے کی شکایات سامنے آتی ہیں۔ لہٰذا زیادہ عرصے تک گوشت اور کھانے کی دیگر اَشیاء محفوظ رکھنے کا ایک نُسخہ سماعت کیجئے، چنانچہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"فیضانِ سُنَّت"** میں فرماتے ہیں: کچّا گوشت اگر بڑے پتیلے یا ٹوکرے میں بھر کر ڈِیپ فریزر میں رکھیں گے تو اندرونی حصّہ میں ٹھنڈک (Cooling) کم پہنچنے کے باعث خراب ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے، لہٰذا اس کی حفاظت کا طریقہ اچّھی طرح سمجھ لیجئے۔ پہلے ٹوکَری کی تہ میں برف بچھایئے، اب اس پر گوشت کی تہ جما دیجئے پھر اس پر برف کی تہ بچھایئے، پھر اُوپر گوشت کی اور اب ڈِیپ فریزر میں رکھ دیجئے۔ اس طرح کرنے سے نیچے اوپر اور اندر ہر طرف ٹھنڈک ہی ٹھنڈک رہے گی اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کافی دنوں تک گوشت خراب نہیں ہو گا۔ (فیضانِ سنت، ص ۵۷۴)

نیز اس بات کا بھی خیال رکھئے کہ "ڈِیپ فریزر" برابر کام کر رہا ہے یا نہیں، گرمیوں میں بعض اوقات وولٹیج (Voltage) کم ہو جانے کی صورت میں ٹھنڈک (Cooling) کم ہو جاتی اور غِذا خراب ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے، ایسے مَواقع پر کھانے پینے کی اشیاء کو پھیلا کر کھُلی ہوا میں بھی رکھا جا سکتا ہے، گوشت کو دیوار وغیرہ کی ٹیک کے بغیر کھُلی ہوا میں لٹکا دینے سے دیر تک تازہ رہ سکتا ہے۔ جب بھی پکا ہوا کھانا یا سالن

فریزر میں رَکھیں تو برتن کا ڈھکّن ضَرور کھول دیا کریں تا کہ ٹھنڈک اندر پَہُنچ سکے۔ چھوٹے برتنوں، تھالوں یا پلاسٹک کی چھوٹی تھیلیوں میں رکھنا مُناسب ہوتا ہے، کھانے سے پُر بڑے پتیلے کے اندرونی حصّے میں ٹھنڈک (Cooling) نہ پہنچنے کے سبب کھانا خراب ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ خُصوصاً کِھچڑے اور پکی ہوئی دال میں زِیادہ اِحتیاط کی ضَرورت ہے ورنہ یہ جلد خراب ہو جاتے ہیں۔ اِسی طرح ایسی غذائیں جن میں ٹماٹر یا کھٹائی زِیادہ مقدار میں ہو ان کے بھی جلد خراب ہو جانے کا اِمکان رہتا ہے۔

یاد رکھئے! ڈاکٹرز کی تحقیق کے مطابق **10 دن سے زیادہ** رکھا ہوا، فریزر کا گوشت طِبّی (Medically) لحاظ سے نقصان دہ ہے، اس لیے کوشش کرکے 10 دن سے پہلے پہلے گوشت اِستعمال کرلیں یا کسی کو دے دیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے لئے بے شُمار نعمتیں پیدا فرمائی ہیں اور ہر نعمت کو طرح طرح کے فوائد سے مُزَیَّن فرمایا ہے، گوشت بھی اس کی ایک عظیمُ الشَّان نعمت اور ایسا ذَوق اَفزا کھانا ہے کہ اگر ہم مُناسِب مقدار میں میانہ روی کے ساتھ اسے استعمال میں لائیں تو ہم ان فائدوں کو سمیٹنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ اسے کھانے سے ہمیں سُنَّت پر عمل کا ثواب حاصل ہوتا ہے، کیونکہ یہ ہمارے آقا، مکی مدنی مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّتِ مُبارَکہ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پسندیدہ کھانوں میں شامل رہا ہے، چنانچہ

حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کھانوں میں سب سے زیادہ گوشت پسندیدہ تھا، سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: گوشت کانوں کی سَماعت بڑھاتا ہے اور دنیا و آخرت میں کھانوں کا سردار ہے۔ اگر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سُوال کرتا کہ مجھے روزانہ گوشت کِھلائے تو وہ ضرور ایسا کرتا۔

(اتحاف السادة، کتاب آداب المعیشة، ۲۳۸/۸)

اس کے علاوہ عیدِ قُربان کے موقع پر عُموماً گوشت کی کثرت کے باعث سبزیاں اور دالیں پکانے کھانے کا رُجحان تقریباً نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے اور گوشت سے بنے کھانے پکانے کو ہی زیادہ ترجیح دی جاتی ہے لہٰذا پھر گوشت سے جو فوائد و ثمرات ہمیں ملنے تھے کثرتِ استعمال کی وجہ سے ہم ان فوائد سے محروم ہوجاتے ہیں اور گوشت خوری کی آفت میں مبتلا ہونے کے سبب ڈاکٹروں اور حکیموں کے دھکے کھانے پر مجبور ہوجاتے ہیں، لہٰذا گوشت کے مُعامَلے میں مِیانہ رَوی سے کام لیجئے اور گوشت کے نقصان دہ اَثرات کو کم کرنے کے لئے اس کے ساتھ سبزیوں (Vegetable) کا استعمال ضرور رکھئے۔ آیئے! اب گوشت کے چند طبی فوائد اور زِیادہ گوشت کھانے کے نُقصانات بھی سنتے ہیں، چُنانچہ

گوشت کے طبی فوائد اور زیادہ گوشت کھانے کے نقصانات

اَطِبّاء کا کہنا ہے کہ گوشت کھانے سے (بدن کی) 70 قُوّتوں میں اِضافہ ہوتا ہے، اس سے بصارت (دیکھنے کی قوت) زیادہ ہوتی ہے، گوشت بدن کے رنگ کو نکھارتا ہے، پیٹ کو بڑھنے نہیں دیتا، اخلاق و عادات کو بہتر بناتا ہے، گردن کا گوشت عُمدہ لَذِیذ، جلد ہضم ہونے والا اور ہلکا ہوتا ہے، دَسْت کا گوشت سب سے ہلکا، لذیذ تَرین، جلد ہضم ہونے والا اور بیماری سے خالی ہوتا ہے، بچھڑے کا گوشت بالخصوص جب کہ بچھڑا فربہ ہو، نہایت مُعتدِل، لذیذ، عُمدہ اور پسندیدہ ہوتا ہے، گرم تَر ہوتا ہے اور اگر عُمدہ طَرِیقے سے ہضم ہوجائے تو اس کا شمار قوت بخش غذا میں ہوتا ہے۔ عام طور پر استعمال کے لئے شوربے والا گوشت بہتر رہتا ہے، سب سے بہتر گوشت بکرے کا ہوتا ہے، بکرے کے گوشت میں دَسْتی اور شانہ وہ

مقامات ہیں جہاں پر ریشے موٹے نہیں ہوتے اور گوشت جلد گلتا اور مُلائم ہوتا ہے، پُشت کے گوشت کا ریشہ ران سے کم موٹا ہوتا ہے اس میں خون پیدا کرنے والے اجزا ملتے ہیں، گوشت بدن کو بڑھا کر طاقت بخشتا ہے، گوشت کے فوائد جانوروں کے حساب سے مختلف ہیں، بکری کا گوشت صاف خون پیدا کرتا ہے، گرم مزاجوں کے لئے مفید ہے۔

آیئے اب کثرت سے گوشت کھانے کے **نُقصانات** بھی سُنتے ہیں، انسانی جسم کیلئے ہفتے میں دو تین (3/2) بار سے زیادہ گوشت کا استعمال نُقصان دہ ہے، بڑے جانور کا گوشت زیادہ کھانے سے مسوڑھے اور دانت خراب ہوتے ہیں، گوشت کی کثرت سے گُردوں (Kidneys) میں یُورِک ایسِڈ (Uric Acid) کی زِیادتی ہو جاتی ہے، گُردے اسے بآسانی خارج نہیں کرتے، گوشت کا زیادہ استعمال **جگر** (Liver) کے لئے بھی نُقصان دہ ہے، زیادہ مقدار میں گوشت کھانے سے **کینسر** (Cancer) کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلا شبہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہمارے لئے کسی نعمتِ عظمٰی سے کم نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے دل میں مسلمانوں کی شرعی و اَخلاقی رہنمائی کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ اپنے سُنّتوں بھرے اصلاحی بیانات اور علم و حکمت سے بھرپُور مدنی مذاکروں وغیرہ کے ذریعے وَقتاً فوقتاً اپنے مُریدین اور چاہنے والوں کی مدنی تَربِیَت فرماتے اور انہیں شریعت کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھنے کی بھرپور انداز میں ترغیب ارشاد فرماتے رہتے ہیں، مثلاً جب عیدِ قرباں کے پُر مُسرّت لمحات تشریف لاتے ہیں تو تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ

اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کثیر ہا کثیر اسلامی بھائی اپنے پیر و مُرشد اور مدنی مرکز کے فرمان پر لبیک کہتے ہوئے اپنی قیمتی مصروفیات کی قُربانی دے کر قربانی کی کھالیں اکٹھی کرتے ہیں اور مدنی کاموں کی ترقی میں مُعاونت کا سبب بنتے ہیں، لہٰذا قُربانی کی کھالیں جمع کرنے کے دوران ہونے والی بے اِحتیاطیوں کے پیشِ نظر آپ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے دعوتِ اسلامی کے لئے قُربانی کی کھالیں اِکٹھی کرنے والوں کے لئے 22 **نیتوں اور اِحتیاطوں پر مُشتمل ایک مدنی گُلدستہ** عطا فرمایا ہے۔ آیئے! **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے رسالے **"ابلق گھوڑے سوار"** کے صفحہ نمبر 41 تا 44 سے ان 22 نیتوں اور احتیاطوں کو توجہ کیساتھ سُنئے اور عمل کرنے کی نیّت کرلیجئے۔

قُربانی کی کھالیں جمع کرنے والے کیلئے 20 نیّتیں اور احتیاطیں

(1) رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیتیں کرتا ہوں (2) ہر حال میں شَریعت وسُنّت کا دامن تھامے رہوں گا (3) قربانی کی کھالوں کے لئے بھاگ دوڑ کے ذَرِیعے دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاوُن کروں گا (4) کوئی لاکھ بد سُلوکی کرے مگر اظہارِ غُصّہ اور (5) بد اَخلاقی سے پرہیز کرکے دعوتِ اسلامی کی ناموس و عزّت کی حفاظت کروں گا (6) قربانی کی کھالوں کے سبب لاکھ مصروفیّت ہوئی بِلا عُذرِ شَرعی کسی بھی نَماز کی جماعت تو کیا تکبیرِ اولیٰ بھی تَرک نہیں کروں گا (7) پاک لباس مع عِمامہ شریف اور تہبند شاپر (تھیلی) وغیرہ میں ڈال کر نمازوں کیلئے ساتھ رکھوں گا (حسبِ ضَرورت بستے وغیرہ پر بھی رکھ سکتے ہیں۔ اِس کی خاص تاکید ہے، کیونکہ ذَبح کے وَقت نکلا ہوا خون نَجاستِ غَلِیظہ اور پیشاب کی طرح ناپاک ہے اور کھالیں جمع کرنے والے کا اپنے کپڑے پاک رکھنا انتہائی دُشوار ہے۔ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 389 پر ہے: نَجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک دِرہَم سے زیادہ لگ جائے تو اُس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نَماز پڑھ لی تو ہو گی ہی

نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیّتِ استخفاف (یعنی اِس حکمِ شریعت کو ہلکا جان کر) ہے تو کُفر ہوا اور اگر دِرہَم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجِب ہے کہ بے پاک کیے نَماز پڑھی تو مکروہِ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نَماز کا اِعادہ واجِب ہوا اور قصداً (جان بوجھ کر) پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر دِرہَم سے کم ہے تو پاک کرنا سنّت ہے کہ بے پاک کیے نَماز ہو گئی مگر خِلافِ سنّت ہوئی اور اس کا اِعادہ بہتر ہے۔) (8) مسجِد، گھر، مکتب اور مدرسے وغیرہ کی دَرِیوں، چٹائیوں، کارپیٹ اور دیگر چیزیں خون آلود ہونے سے بچاؤں گا (وُضو خانے کے گیلے فرش یا پائیدان وغیرہ پر بھی خون آلود پاؤں سَمیت جانے سے بچنے اور وُضُو کرتے ہوئے خُوب اِحتیاط کرنے کی ضَرورت ہے، ورنہ نَجاست کی آلُودَگی اور ناپاک پانی کے چھینٹوں سے اپنے ساتھ دوسروں کو بھی ناپاک کر ڈالنے کا اِحتمال رہے گا) (9) خون آلُود بدبو دار کپڑوں سَمیت مسجِد میں نہیں جاؤں گا (بدبُو نہ بھی آتی ہو تب بھی ناپاک بدن یا کپڑا یا چیز مسجد میں لے جانا منع ہے۔ زخم، پھوڑے، کپڑے، عمامے، چادر، بدن یا ہاتھ مُنہ وغیرہ سے بدبُو آتی ہو تو تب بھی مسجِد کے اندر داخِل ہونا حرام ہے۔ فیضانِ سُنَّت جلد اوّل صفحہ 1217 پر ہے: مسجِد کو (بد) بُو سے بچانا واجِب ہے وَلہٰذا مسجِد میں مِٹّی کا تیل جلانا حرام، مسجِد میں دِیاسَلائی (یعنی ماچس کی تِیلی) سُلگانا حرام، حتّٰی کہ حدیث میں ارشاد ہوا: مسجِد میں کچّا گوشت لے جانا جائز نہیں۔ (اِبنِ ماجه، کتاب الصلاة، باب مایکره ...الخ، ۱/۴۱۴، حدیث: ۷۴۸ ماخوذاً) حالانکہ کچّے گوشت کی (بد) بُو بَہُت خَفِیف (یعنی ہلکی) ہے۔)

(10) قلم، رسید بُک، پیڈ، گلاس، چائے کے پیالے وغیرہ پاک چیزوں کو ناپاک خون نہیں لگنے دُوں گا۔ (فتاوٰی رضویہ، جلد 4 صفحہ 585 پر ہے: پاک چیز کو (بِلا اجازتِ شرعی) ناپاک کرنا حرام ہے) (11) جو دُوسرے اِدارے کو کھال دینے کا وعدہ کر چکا ہو گا اُس کو بدعَہدی کا مَشوَرہ نہیں دُوں گا (آسان طریقہ یہ ہے کہ اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ آپ سارا ہی سال متوجہ رہئے اور خود ہی پَہَل کر کے کھال بُک کروا کر رکھئے)

(12)جو کھال دے گا ہو سکا تو اُس کو کوئی رِسالہ یا پمفلٹ تحفۃً پیش کروں گا(13)نیز اُس کو ''شکریہ، جَزَاكَ الله'' کہوں گا۔ (14) کھال دینے والے پر انفِرادی کوشش کر کے اُس کو سنّتوں بھرے اجتِماع اور(15) مَدَنی قافِلوں میں سفر وغیرہ کی رغبت دِلاؤں گا(16)بعد میں بھی اُس سے رابِطہ رکھ کر کھال دینے کے اِحسان کے بدلے میں اُسے مَدَنی ماحول میں لانے کی کوشِش کروں گا اگر(17)وہ مَدَنی ماحول میں ہوا تو اُسے مَدَنی قافِلے کا مُسافِر یا (18)مَدَنی اِنعامات کا عامِل بناؤں گا یا(19) کوئی نہ کوئی مزید مَدَنی ترکیب کروں گا(ذمّے داران کو چاہیے کہ بعد میں وَقت نکال کر کھال دینے والوں کا شکریہ ادا کرنے ضَرور جائیں نیز ان سب مُحسنین کو علاقائی سطح پر یا جس طرح مناسِب ہو اکٹھا کر کے مختصراً نیکی کی دعوت اور تقسیمِ رسائل وغیرہ کی ترکیب فرمائیں۔ رَسَائل کی دعوتِ اسلامی کے چندے سے نہیں جُدا گانہ ترکیب کرنی ہو گی)(20)دُور و نزدیک جہاں سے بھی کھال اُٹھانے(یابستہ یا کوئی سا کام سنبھالنے) کا ذمّے دار اسلامی بھائی حکم فرمائیں گے، ضِدّ و انکار کئے بغیر اِطاعت کروں گا۔ (یہ نیّتیں بہُت کم ہیں، علمِ نیّت سے آشنا مزید بہُت ساری نیّتیں نکال سکتا ہے)

مدنی چینل کا تعارف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت کو عام کرنے، لوگوں کو غفلت کی نیند سے بیدار کرنے، گناہوں اور گمراہیوں کے سیلاب سے بچانے کیلئے کم و بیش 103 شُعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، اِنھی میں سے ایک اِنتہائی اَہَم شُعبہ **مدنی چینل** بھی ہے۔ ؟ مَدَنی چینل کے ذریعے خوفِ خدا اور عشقِ مُصطفٰے کی شمع فروزاں رکھنے کا پیغام گھر گھر پہنچانے کا سفر جاری ہے۔ ؟...مَدَنی چینل نے بینَ الْاَقوامی سَطْح پر

اِسلام کے پیغام کو اس موئثر اور دل نشین اَنداز میں دُنیا کے گوشے گوشے تک پہنچایا ہے جہاں اس کے بغیر رَسائی بے حد مُشکل تھی۔ ...مَدَنی چینل وہ واحد 100 فیصد اسلامی چینل ہے جس پر عورتوں کو نہیں دِکھایا جاتا۔ اس لحاظ سے اسے ایک **آئیڈیل اِسلامک چینل** کہا جاسکتا ہے۔ ...مَدَنی چینل بے حیائی اور فَحاشی و عُریانی کی فَضا میں بِگڑی ہوئی مُعاشرتی اَقدار کی اِصْلاح کے لیے روشن آفتاب کا کردار اَدا کر رہا ہے۔ ...مَدَنی چینل پر عَقائد و عبادات، اَخلاق، مُعاملات اور مُعاشرت سے مُتعلِّق مسائل کو اِنْتہائی اِحْتیاط اور ذِمّہ داری کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آپ سے مدنی اِلتجا ہے کہ مدنی چینل دیکھتے رہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کا جَذبہ پانے کے ساتھ ساتھ فلمیں، ڈرامے، گانے باجے وغیرہ گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے اور عشقِ رسول میں ڈُوبے رہنے کا ذِہن بھی بنے گا۔

مدنی چینل کے سبب نیکی کی دعوت عام ہو عام دُنیا بھر میں یارَبّ دِین کا پیغام ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم نے قُربانی کے فَضائل و مَسائل سے مُتعلِّق بیان سُنا ♣ قُربانی سُنّتِ مُحمدی اور سُنّتِ ابراہیمی ہے ♣ قُربانی کرنے والے خوش نصیب کو جانور کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملنے کی بشارت ہے، ♣ قُربانی ثواب کی نیّت سے کرے تو وہ قُربانی، جہنّم کی آگ سے رُکاوٹ بنے گی ♣ قُربانی کرنے والے کے لیے گناہوں سے معافی کی بِشارت ہے ♣ قُربانی کے گوشت کے ذریعے غریب رِشتے داروں، ہمسایوں، فقیروں اور مِسکینوں کی دِلجوئی کرکے عظیم

ثواب کمایا جا سکتا ہے۔♣ قُربانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خوش کرتی ہے ♣ قُربانی شیطان کی ناراضی کا سبب ہے ♣ قربانی رحمتیں لاتی ہے ♣ قربانی سے بَلائیں ٹلتی ہیں ♣ قربانی کرنے والے کو دِین و دُنیا کی بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں۔

جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قربانی کی اِستطاعت دی ہے، اسے چاہیے کہ وہ ضرور اِخلاص کے ساتھ حصولِ ثواب کے لیے قُربانی کرے تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کا مُستَحِق قرار پائے۔

اِجتماعی قُربانی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے تحت پاکستان بھر میں سینکڑوں مقامات پر "**اِجتماعی قربانی**" کا بھی باقاعدہ اِہتمام ہو گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اجتماعی قربانی میں حصہ لینے کے لیے اپنے شہر کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی سے رابطہ کیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دِین کی خاطر جانی، مالی اور وقت کی قربانی دینے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

سنّت کے مطابِق میں ہر اک کام کروں کاش تُو پیکرِ سنّت مجھے اللہ! بنادے

(وَسائلِ بخشش (مرمم)، ص۱۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہاتھ ملانے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **101 مدنی پھول** سے ہاتھ ملانے کی چند سنتیں و آداب سنتے ہیں: پہلے دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ؟ جب دو(2) مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو (100) رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے (99) رحمتیں زیادہ پرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔ (معجم اوسط، ۳۸۰/۵، رقم: ۷۶۷۲) ؟ جب دو(2) دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (شعب الایمان، ۴۷۱/۶، حدیث: ۸۹۴۴)

؟ دو(2) مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کرکے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ ؟ رخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں۔ ؟ ہاتھ ملاتے وقت دُرُود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُم (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے۔) ؟ دو (2) مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہو گی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (مسند احمد، ۲۸۶/۴،

حدیث: ۱۲۴۵۴) ❓ دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں مصافحہ دو(2) ہاتھ سے کرنا سنّت ہے۔ ❓ بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں ❓ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶،۳/ ۴۷۲بتغیر قلیل) ❓ اگر اَمرَد(یعنی خوبصورت لڑکے) سے ہاتھ ملانے میں شہوت آتی ہو تو اس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے۔(دُرِّمُختار، ۹۸/۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16(312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصِل کرو، جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: "اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً، یعنی قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زِیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔" (ترمذی، اَبواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

مُفسّرِ شہیر حکیم الاُمّت حضرت مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: "قیامت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا جو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہے اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہمراہی نصیب ہونے کا ذَرِیعہ دُرُود شریف کی کثرت ہے، اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنّت ملتی ہے

اور اس سے بزمِ جنّت کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملتے ہیں۔" (مراٰۃ، ۲/۱۰۰)

یانبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُوْد و سلام
اس پہ ہے ناز مجھ کو ہوں تیرا غلام
اپنی رحمت سے تُو شاہِ خیر الانام
مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص481)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا؟ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا؟ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا؟ دھکّا

وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا؟ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا؟ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام نے باپ کو نُمایاں اور امتیازی مقام عطا فرمایا ہے، باپ اولاد کیلئے ایک ایسی عظیم نعمت ہے کہ جس کی کوئی مثال نہیں، لیکن اسلام نے جہاں باپ کی قدر و منزلت اوراہمیت کو اُجاگر کیا ہے، وہیں بحیثیتِ باپ اس پر کچھ ذمہ داریاں بھی سونپی ہیں، چنانچہ باپ کی بنیادی ذِمَّہ داریوں میں سے ایک انتہائی اَہَم ترین ذمہ داری "**اولاد کی اچھی تربیت کرنا**" ہے۔ لہٰذا آج ہم اسی موضوع پر چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گے، آیئے! سب سے پہلے ایک حکایت سنتے ہیں ۔ چنانچہ

میرے بیٹے نے مجھے مارا ہے

سمرقند کے ایک عالِم حضرت سَیِّدُنا ابُو حفص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: میرے بیٹے نے مجھے مارا ہے اور تکلیف دی ہے۔ انہوں نے حیرانگی سے پوچھا: کیا کبھی بیٹا بھی باپ کو مارتا ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! ایسا ہوا ہے۔ ابو حفص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے پوچھا: کیا تُو نے اسے عِلْم وادب سکھایا ہے؟ اس شخص نے نفی میں جواب دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: قرآنِ کریم سکھایا ہے؟ اس نے پھر نفی میں جواب دیا تو آپ نے پوچھا: پھر وہ کیا کرتا ہے؟ اس نے بتایا: وہ کھیتی

باڑی کرتا ہے۔ ابُو حفص رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم ہے کہ اس نے تجھے کیوں مارا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ ابُو حفص رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس پر چوٹ کی(یعنی سمجھایا): میرا خیال تو یہ ہے کہ جب صبح کے وقت وہ گدھے پر سوار ہو کر کھیت کی طرف جارہا ہو گا، بیل(Bull) اس کے آگے اور کُتا(Dog) اس کے پیچھے ہو گا، قرآن اسے پڑھنا آتا نہیں، لہٰذا وہ کچھ گُنگُنا رہا ہو گا، ایسے میں تم اس کے سامنے آئے ہو گے۔ اس نے سمجھا ہو گا کہ گائے ہے اور تمہارے سر پر کوئی چیز دے ماری ہو گی، شکر کرو کہ تمہارا سر نہیں پھوڑ دیا۔ (تنبیہُ الغافلین، باب حقِ الولد علی الوالد، ص ٦٨)

بچپن ہی سے اولاد کی تربیت شروع کر دیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس نصیحت آموز حکایت میں ہر اُس شخص کیلئے درس کے مدنی پھول موجود ہیں جو اپنے بچوں کو عِلمِ دِین سے آگاہ کرنے اور اسلامی تربیت کرنے میں کوتاہی سے کام لیتا ہے اور لاپرواہی کا مُظاہرہ کرتے ہوئے یہ ذہن بنائے رکھتا ہے کہ ابھی تو میرا بچہ بہت چھوٹا ہے، ناسمجھ ہے، ابھی اسے اچھے بُرے کی تمیز کہاں؟ کچھ بڑا تو ہو جائے پھر اس کی تربیت شروع کروں گا۔ ایسے والد کو چاہیے کہ اس انتظار میں نہ بیٹھے بلکہ بچپن ہی سے اپنی اولاد کی تربیت پر بَھرپُور توجہ دے کیونکہ بچے کی زندگی کے ابتدائی سال بقیہ زندگی کو بہتر بنانے کیلئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں، بچہ جو اچھی بُری بات چھوٹی عمر میں سیکھتا ہے وہ ساری زندگی کیلئے اس کے ذہن میں راسخ ہو جاتی ہے، اگر بچوں کو شروع ہی سے سلام کرنے، سنّت کے مطابق کھانے پینے، سنّت کے مطابق بیٹھنے، سنّت کے مطابق جُوتا پہننے، سنّت

کے مطابق لباس وغیرہ پہننے کا عادی بنا دیا جائے تو وہ نہ صرف خود ان پاکیزہ عادات کو اپنائے رکھے گا بلکہ اس کے یہ اوصاف اس کی صحبت میں رہنے والے دیگر بچوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہو جائیں گے، اس طرح بڑے ہو کر بھی نیکیوں میں رغبت اور گناہوں سے نفرت قائم رہے گی۔ یاد رکھئے! نیک اولاد ماں باپ کیلئے بڑی نعمت ہوتی ہے۔ خُود انبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نیک اولاد کی دعا کیا کرتے تھے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا زکریا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی اولادِ صالح (یعنی نیک اولاد) کے لئے یوں دُعا مانگی:

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ (پ۳، اٰل عمران:۳۸)	ترجَمۂ کنزالایمان: اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بیشک تُو ہی ہے دُعا سننے والا

اسی طرح حضرت سیدنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی آنے والی نسلوں کو نیک بنانے کی دعا کی، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ (پ۱۳، ابرٰھیم:۴۰)	ترجَمۂ کنزالایمان: اے میرے رب مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو اے ہمارے رب اور میری دعا سُن لے۔

اچھی تربیت نہ کرنے کا انجام!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ نیک اولاد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کس قدر عظیم نعمت ہے کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بھی اس کے حُصُول کی دعائیں مانگ رہے ہیں، نیک اولاد ہی دنیا میں اپنے والدین کیلئے راحتِ جان اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان بنتی ہے۔ بچپن میں اُن کے دل کا سُرور، جوانی میں آنکھوں کا نُور اور بُڑھاپے میں خِدمَت کرکے اُن کا سَہارا بنتی ہے۔ یہ سب اُسی وَقْت ممکن ہوسکے گا کہ جب باپ نے بھی اپنی ذِمہ داری نبھاتے ہوئے اَولاد کی اسلامی اُصولوں کے مطابق مدنی تربیت کی ہوگی۔ مگر بدقسمتی سے آج ہمارے مُعاشرے میں باپ اپنی ذِمّہ داری سے مُنہ موڑ کر اولاد کو اسلامی تعلیمات اور اَخلاقیات سکھانے کے بجائے دنیوی عُلُوم وفُنُون سکھانے، بڑا آدمی بنانے اور خوب مال کمانے کے سپنے دکھانے کی فکر میں لگا ہوا ہے، شاید اسی وجہ سے ہماری نئی نسل کے اَخلاق و کردار تباہ ہو کر رہ گئے، چھوٹے بڑے کا لحاظ ختم ہو چکا ہے، رشتہ داروں، ہمسایوں، عام مسلمانوں حتّٰی کہ ماں باپ کے حقوق بھی پامال ہو رہے ہیں، جس بیٹے کے مستقبل کو روشن بنانے کیلئے باپ نے بے دریغ پیسہ لگایا، آج وہی بیٹا باپ کے ریٹائر ہونے کے بعد اسے بیکار اور فالتو سمجھتا ہے، باپ کی ذرا ذراسی بات اسے انتہائی بُری معلوم ہوتی ہے، بعض اوقات یہ بگڑی اولاد، اس بوڑھے باپ کو اپنے ساتھ رکھنا گوارہ نہیں کرتی اور اسے "اَولڈ ہاؤس" کے سپرد کر دیتی ہے جہاں وہ گھر بار سے دُور سِسَک سِسَک کر جیتا اور بالآخر دم توڑ جاتا ہے۔ اور اگر باپ امیر وکبیر ہو اور بڑھاپے کو پہنچ جائے تو یہی جوان اولاد باپ کی جائیداد اپنے نام کروانے کیلئے اپنے باپ سے لڑتی جھگڑتی، گالیاں دیتی اور بعض اوقات تو ظلم کی حدود پار کر کے صرف پیسوں یا جائیداد کی خاطر اپنے ماں باپ کا خون کرنے سے بھی گریز نہیں کرتی، اس کی ایک بہت بڑی وجہ

اولاد کو اسلامی طریقے کے مطابق مدنی تربیّت نہ دینا بھی ہے۔ آیئے اسی ضِمن میں ایک عبرت ناک واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

ایک عبرت ناک واقعہ

ایک تاجر حُصُولِ معاش کی خاطر گھر بار اور بیوی بچوں کو چھوڑ کر بیرونِ ملک چلا گیا، دولت کما کما کر گھر بھیجتا رہا، اچانک ایک دن اسے اطلاع ملی کہ اس کی بیوی کا انتقال ہو گیا ہے، وہ جلدی سے وطن پہنچا، معلوم کرنے پر اسے پتا چلا کہ اس کی بیوی کا قاتل خود اس کا بیٹا ہی ہے، وہ لڑکا اس تاجر کا اِکلوتا بیٹا تھا، بے جا لاڈ پیار اور دولت کی ریل پیل نے اس کی عادتیں بگاڑ دِیں تھیں، حتّٰی کہ بُرے دوستوں کی صحبت میں رہ کر نشے کا عادی بن گیا۔ جب اس کی ماں کو اپنے اکلوتے بیٹے کی ان حرکتوں کا پتا چلا تو اس نے پیسے دینے بند کر دیئے، ضد کرنے پر بھی جب پیسے نہ ملے تو بیٹے نے طیش میں آکر خنجر کے پے در پے وار کیے اور ماں کو وہیں قتل کر دیا، حالانکہ وہ اپنی ماں کا بڑا خدمت گزار تھا مگر نشے کیلئے پیسے نہ ملنے پر سارا جذبۂ اطاعت و خدمت ختم ہو گیا اور اس جرم کی وجہ سے جیل کی سلاخوں کے پیچھے چلا گیا۔ جب اس کا باپ اپنے اکلوتے بیٹے سے ملنے جیل میں گیا تو وہ بیٹا اپنے باپ سے کہنے لگا: اگر آپ صرف دولت کمانے کے بجائے میری اچھی تربیت کرتے اور مجھے بُری صحبت سے بچاتے تو آج آپ کو یہ دن نہ دیکھنا پڑتا، کیا مجھے اس مقام تک پہنچانے میں آپ کا ہاتھ نہیں ہے؟

جو کچھ بھی ہیں سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت

شِکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گِلا ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

تُوبُوْا اِلَی اللہ اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے میں ان لوگوں کیلئے عبرت ہی عبرت ہے جو اپنی اولاد کو آزاد چھوڑ دیتے ہیں یا کسی اور کے سپُرد کر دیتے ہیں کہ آپ میرے بال بچوں کا خیال رکھئے گا، ان کو کسی چیز کی کمی نہ ہونے دینا اور خود دَھن (دولت) کمانے کی دُھن میں ان کی تربیت و پرورش پر توجہ نہیں دیتے تو پھر یہی اَولاد نہ صرف دُنیا میں ان کی پریشانی و مصیبت کا سبب بنتی ہے بلکہ آخرت میں ذِلّت و رُسوائی اور جہنم کی حقداری کا باعث بن سکتی ہے، چُنانچہ

بد نصیب باپ!

فقیہ ابواللّیث سَمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقل کرتے ہیں: مروی ہے کہ مَرد سے تعلُّق رکھنے والوں میں پہلے اُس کی زَوجہ اور اُس کی اولاد ہے، یہ سب (یعنی بیوی، بچّے قیامت میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے ہمارے رَبّ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اِس شخص سے ہمارا حق دِلا، کیونکہ اِس نے کبھی ہمیں دِینی اُمور کی تعلیم نہیں دی اور یہ ہمیں حرام کِھلاتا تھا، جس کا ہمیں علم نہ تھا، پھر اس شخص کو حرام کمانے پر اس قدَر مارا جائے گا کہ اس کا گوشت جھڑ جائے گا، پھر اس کو میزان (یعنی ترازو) کے پاس لایا

جائے گا، فِرِشتے پہاڑ کے برابر اس کی نیکیاں لائیں گے تو اس کے عیال (یعنی بال بچّوں) میں سے ایک شخص آگے بڑھ کر کہے گا: میری نیکیاں کم ہیں۔ تو وہ اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، پھر دُوسرا آکر کہے گا: تُو نے مجھے سُود کھلایا تھا اور اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، اِس طرح اُس کے گھر والے اس کی سب نیکیاں لے جائیں گے اور وہ اپنے اَہل وعِیال کی طرف حسرت ویاس (یعنی رنج ومایوسی) سے دیکھ کر کہے گا: اب میری گردن پر وہ گناہ و مظالِم رہ گئے جو مَیں نے تمہارے لئے کئے تھے۔ (اُس وَقت) فِرِشتے کہیں گے: یہ وہ (بدنصیب) شخص ہے جس کی نیکیاں اِس کے گھر والے لے گئے اور یہ اُن (یعنی گھر والوں) کی وجہ سے جہنَّم میں چلا گیا۔ (قُرَّۃُ العُیُون ومفرح القلب المحزون، الباب الثامن فی عقوبۃ قاتل النفس۔۔۔ الخ، فصل فی مایلزم الرجل۔۔۔ الخ، ص ۴۰۱)

اِلٰہی جہنّم سے آزاد کر دے
میں فِردوس میں داخلہ مانگتا ہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماں باپ کی دنیا و آخِرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ عَین شَرِیعت و سُنَّت کے مطابِق ابتدا ہی سے اولاد کی اچھی تربیَّت کریں، جس طرح ان کی صحت کا خیال رکھتے ہوئے مختلف حفاظتی تدابیر اختیار کی جاتی ہیں، گندگی والی جگہ سے بچایا جاتا ہے کہ کہیں کوئی بیماری نہ لگ جائے، اسی طرح انہیں بُرے ماحول کی آلودگیوں سے بچا کر اچھی صحبت فراہم کریں، ان کی اصلاح و مدنی تربیت میں جو رُکاوٹیں ہوں، انہیں دُور کریں اور انہیں اچھے اَخلاق و آداب سکھائیں۔

نبیِ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اپنی اولاد کے ساتھ نیک سُلوک کرو اورانہیں اچھے ادب سِکھانے کی کوشِش کرو۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب بر الوالد والاحسان الی البنات، ۴/ ۱۸۹-۱۹۰، الحدیث: ۳۶۷۱) اسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: کسی باپ نے اپنے بچے کو ایسا عطیہ نہیں دیا، جو اچھے ادب سے بہتر ہو۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی ادب الولد، ۳/ ۳۸۳، الحدیث: ۱۹۵۹)

نیک اولاد قبر میں کام آتی ہے

حکیم الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اچھے ادب سے مُراد بچے کو دِیندار، مُتّقی، پرہیز گار بنانا ہے۔ اولاد کے لئے اس سے اچھا عطیہ کیا ہو سکتا ہے کہ یہ چیز دِیْن و دنیا میں کام آتی ہے۔ ماں باپ کو چاہئے کہ اولاد کو صرف مالدار بنا کر دنیا سے نہ جائیں، اِنہیں دِیندار بنا کر جائیں جو خود انہیں بھی قبر میں کام آئے کہ زندہ اولاد کی نیکیوں کا ثواب مُردہ کو قبر میں ملتا ہے۔

(مراۃ المناجیح، باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق، الفصل الثانی، ۶/ ۵۶۵، تحت الحدیث)

یقیناً نیک اولاد والدین کے مرنے کے بعد بھی کام آتی ہے، جی ہاں! چنانچہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب آدمی کا اِنتقال ہو جاتا ہے تو تین (3) اعمال کے علاوہ اس کے تمام اعمال مُنقطع ہو جاتے ہیں: (۱) صدقۂ جاریہ (۲) ایسا علم جس سے نفع اُٹھایا جائے اور (۳) نیک اولاد جو اس کے لئے دُعا کرے۔ (صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ، باب مایلحق الانسان، الحدیث ۱۶۳۱، ص۸۸۶) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ بے شک اللہ تعالٰی جنّت میں ایک نیک بندے کا درجہ بلند فرمائے گا تو وہ کہے گا کہ اے میرے رَبّ! عَزَّوَجَلَّ مجھے یہ مرتبہ کہاں سے ملا؟ تو اللہ تعالٰی فرمائے گا کہ تیرے بیٹے نے تیرے لیے مغفرت کی دعا مانگی

ہے،اس لیے تجھے یہ درجہ ملا ہے۔ (مشکاۃالمصابیح، کتاب الدعوات،باب الاستغفار والتوبۃ، ۱/۴۴۰، حدیث: ۲۳۵۴)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت پہ قربان! بیٹے کے سبب باپ کو نوازا جارہا ہے۔ اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد دُنیا میں ہماری اطاعت گزار ہونے کے ساتھ ساتھ آخرت میں ہماری نجات کا سبب بنے تو ہمیں خود بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جانا چاہئے اور اپنے بچوں کی بہتر تعلیم و مدنی تربیت کیلئے مدرسۃ المدینہ، دارُالمدینہ اور جامعۃُ المدینہ میں داخل کروایئے،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے مدنی نتائج آپ خُود ہی ملاحظہ فرمائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(1) بے جالاڈپیار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: آیئے! اب اَولاد کی تربیت کے حوالے سے چند مدنی پُھول سنتے ہیں، جن کی روشنی میں ہم اپنے بچوں کی صحیح مدنی تربیت کرسکتے ہیں۔ بچوں کے بِگڑنے کی ایک بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بچپن ہی سے باپ ان کی ہر خواہش کو پوری کرتا چلا جاتا ہے، نتیجتاً بچے ضِدّی اور اپنی بات منوانے کے عادی بن جاتے ہیں، اس کا نُقصان یہ ہوتا ہے کہ بعض اوقات کسی مجبوری کے سبب، باپ ان کی کوئی خواہش پوری نہ کرسکے تو بچے رونا دھونا شروع کردیتے ہیں اور پھر باپ کو چاہتے، نہ چاہتے ہوئے، ان کی بات ماننی ہی پڑتی ہے، جب بچے کا یہ ذِہن بن جاتا ہے کہ "جو روتا ہے اس کا کام ہوتا ہے" تو پھر آئے دن روپیٹ کر نِت نئی فرمائشیں پوری کروانا ان کا معمول بن جاتا ہے اوراس طرح یہ سلسلہ تھمنے کے

بجائے مزید بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ لہٰذا اس کا حل یہی ہے کہ بچوں کی بے جا ضد کے آگے خود کو بے بس سمجھ کر ان کی ہر بات اور مُطالبات کو پورا کرنے سے گریز کیجئے، ورنہ یہ لاڈ پیار ان کے بگاڑ کا سبب بن سکتا ہے۔

(2) اولاد پر کڑی نظر رکھئے!

اسی طرح باپ کی ایک ذِمّہ داری یہ بھی ہے کہ اپنی اولاد پر کڑی نظر رکھے کہ اس کا اُٹھنا بیٹھنا کن لوگوں کے ساتھ ہے، لیکن فی زمانہ لوگ اس پر توجہ نہیں دیتے اور بعض کو یہ بھی کہتے سنا ہے کہ ہمارے گھر کا ماحول سُلجھا ہوا ہے، ہم نے اپنے بچے کی اچھی تربیت کی ہے، ہمیں یقین ہے وہ کسی غلط راستے پر نہیں جا سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے گھر کا ماحول اچھا ہو مگر آپ کا بچہ جس اسکول یا کالج میں جاتا ہے، یا گلی محلے کے دوستوں کے ساتھ اُٹھتا بیٹھتا ہے، ان میں ہر طرح کے اچھے بُرے لوگ ہوتے ہیں، اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ اسے وہاں بھی گھر جیسا ہی ماحول میسر ہو گا۔ لیکن باپ اسی خوش فہمی میں مبتلا رہتا ہے کہ میرا بچہ بہت شریف ہے اور بچہ بُرے دوستوں کی صحبت میں پھنس کر جرائم کی دنیا میں غرق ہو جاتا ہے اور باپ کو اس وَقْت ہوش آتا ہے جب اس کا ہونہار بیٹا منشیات یا فحاشی کے اڈّوں سے گرفتار ہو کر جیل کی سلاخوں کے پیچھے چلا جاتا ہے۔ لہٰذا باپ کی ذمہ داری صرف یہی نہیں کہ پیسہ بنانے کی مشین بن کر خوب دولت اکٹھی کرے اور اپنی اولاد کو اچھے سے اچھا کھلائے پلائے اور دنیا کی ہر آسائش وسہولت انہیں مُہیا کرنے کی کوشش کرے بلکہ ان کی اچھی پرورش کے ساتھ ساتھ انہیں دینی تعلیم سکھانا، قرآن پڑھانا، فرض علوم سکھانا، نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت سکھانا، اَخلاق اچھے کرنے کی

کوشش کرنا، نیکیوں کی طرف راغب کرنا اور بُری صحبت سے بچانا بھی باپ پر لازم ہے، بروزِ قیامت اس کے بارے میں بھی اس سے پوچھا جائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن کے مدنی مُنّے یا مدنی مُنّیاں مدرسۃ المدینہ یا دارالمدینہ میں پڑھتے ہیں، بسا اوقات ان کے والدین اس وجہ سے ان کی تربیت کی طرف کم توجہ دیتے ہوں گے کہ یہاں تو مدنی ماحول ہوتا ہے، اساتذہ کی طرف سے جو ان کی مدنی تربیت کی جاتی ہے وہی کافی ہو گی، اگرچہ ایسا ہی ہو، لیکن پھر بھی ایسے والدین کو گھر میں اپنی اولاد کی مدنی تربیت کے لیے وقت دینا چاہیے۔ ان کی پڑھائی اور جو کچھ سیکھا ہو، وقتاً فوقتاً ان سے بھی پوچھ گچھ کا سلسلہ ہوتے رہنا چاہیے، ہمارے بُزرگانِ دِین کا اندازِ تربیت کیسا ہوتا تھا، آیئے اس حکایت سے ہم بھی مدنی تربیت کے مدنی پھول چُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں چنانچہ

اللہ مجھے دیکھ رہا ہے:

حضرت سیِّدُنا سہل بن عبداللہ تُستری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "میری عمر 3 سال تھی اور میں رات کو اُٹھ کر اپنے ماموں حضرت سَیِّدُنا محمد بن محمد بن سوّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تنہائی میں نماز پڑھتے دیکھتا تھا۔ ایک دن میرے ماموں نے مجھ سے پوچھا: "کیا تُو اُس **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو یاد نہیں کرتا جس نے تجھے پیدا کیا؟" میں نے پوچھا: "میں اسے کس طرح یاد کروں؟" انہوں نے فرمایا: "جب تم بستر پر لیٹنے لگو تو 3 بار زبان کو حرکت دیئے بغیر محض دل میں یہ کلمات کہو: "اَللّٰہُ مَعِیَ، اَللّٰہُ نَاظِرٌ اِلَیَّ، اَللّٰہُ شَاھِدِیْ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میرے ساتھ ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے دیکھ رہا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میرا گواہ ہے۔" آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

ارشاد فرماتے ہیں: ”میں نے چند راتیں یہ کلمات پڑھے پھر انہیں بتایا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”ہر رات 7 مرتبہ پڑھو۔“ میں نے انہیں پڑھا، پھر بتایا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”ہر رات 11 مرتبہ یہ کلمات پڑھو۔“ میں نے اسی طرح پڑھا، تو میں نے اس کی لذّت اپنے دل میں محسوس کی۔ جب ایک سال گزر گیا تو میرے ماموں نے مجھ سے فرمایا: ”میں نے جو کچھ تمہیں سکھایا ہے اسے یاد رکھو اور قبر میں جانے تک ہمیشہ پڑھتے رہنا، تمہیں دنیا و آخرت میں نفع دے گا۔“ میں نے کئی سال تک ایسا کیا تو اپنے اندر اس کی لذّت کو محسوس کیا۔ پھر ایک دن میرے ماموں نے فرمایا: ”اے سہل! اللہ عَزَّوَجَلَّ جس شخص کے ساتھ ہو، اسے دیکھتا ہو اور اس کا گواہ ہو، وہ اس کی نافرمانی کیسے کر سکتا ہے؟ لہٰذا اپنے آپ کو گناہ سے بچاؤ۔“ (الرسالۃ القشیریۃ، ابو محمد سہل بن عبد اللہ التستری، ص ۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حضرت سَیِّدُنا محمد بن محمد بن سوّار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بھانجے کی کس پیارے انداز سے مدنی تربیت فرمائی کہ بغیر ڈانٹے، جھڑکے مدنی پھول عطا فرمایا کہ ”کیا تو اُس اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد نہیں کرتا جس نے تجھے پیدا کیا؟“۔ پھر بھانجے بھی کیسے باعمل تھے کہ اپنے ماموں جان سے ملنے والے مدنی پھول کو دِل و جان سے قبول کرتے ہوئے، اس پر عمل کرنا شروع کر دیا اور اس کی برکت سے کیسے کیسے انوار و تجلّیات سے نوازے گئے۔ جی ہاں! یہ خوش نصیب مدنی مُنّے آگے چل کر مقامِ ولایت پر فائز ہوئے، جن کو دُنیا اب بھی **حضرت سیِّدُنا سہل بن عبد اللہ تُستری** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نام سے یاد کرتی ہے اور جن کا فیضان اب بھی جاری و ساری ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بچوں کی مدنی تربیت کے مدنی گلدستے وقتاً فوقتاً مدنی چینل پر بھی چلائے جاتے ہیں تاکہ اِنہیں دیکھ کر ہم بھی تربیت کرنا سیکھیں، گویا کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، تربیت کرنے والوں کی بھی مدنی تربیت فرمارہے ہوتے ہیں کہ اولاد کی تربیت کیسے کرنی ہے، اس لیے ہمیں مدنی چینل بھی دیکھتے رہنا چاہیے، بالخصوص ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں اوّل تا آخر شرکت کو یقینی بنائیں، اولاد کی مدنی تربیت کا انداز سیکھنے کے ساتھ ساتھ علمِ دِین کے کئی قیمتی موتی حاصل ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کون کس کا جواب دہ ہو گا

یاد رکھئے! اگر سستی سے کام لیتے ہوئے اولاد کی اچھی تَرْبِیَت نہ کی تو بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس کا جواب دینا ہو گا، حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: "تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ بادشاہ نگران ہے، اس سے اس کی رِعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے اہل وعیال کا نگران ہے اس سے اس کے اہل وعیال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے، اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (صحیح البخاری، کتاب العتق، باب کراہیۃ التطاول ....الخ، الحدیث ۲۵۵۴، ج۲، ص۱۵۹)

موبائل فون، ٹیبلٹ پی سی اور ٹی وی کا غلط استعمال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بروزِ قیامت اس جواب دِہی سے بچنے کیلئے اپنے بچوں کی مدنی تربیت کیجئے اوران کے بگڑنے والے اسباب کو بھی فراموش نہ کیجئے، جیسے آج کل موبائل فون، ٹیبلٹ پی سی(Tablet P.C)، ٹی وی اوراِنٹرنیٹ کا غلط استعمال بھی نئی نسل کی تباہی اور بگڑنے کا ایک سبب ہیں، اِبتداءً والدین خُود ہی یہ چیزیں بچوں کو دلاتے ہیں کہ ہمارے بچے دورِ جدید کی ان اِیجادات سے کیوں بے خبر رہیں لیکن جب بچے ان چیزوں میں پانی کی طرح پیسہ بہاکر، راتوں کی نیندیں اُڑاکر گناہوں کی گندگی میں ڈُبکیاں لگاکر خُوب لت پت ہوجاتے ہیں تو اس وقت باپ کی آنکھ کھلتی ہے مگر ”اب پچھتائے کیاہُوَت جب چڑیا چُگ گئیں کھیت“ کے مصداق اب افسوس کرنا بے کار ہوتا ہے(یعنی نقصان ہو جانے کے بعد پریشان ہونے سے کیا فائدہ؟)۔اب اگر باپ اس گندگی سے نکالنا چاہے بھی تو بچے ان چیزوں کو چھوڑنے کو تیار نہیں۔ لہٰذا اگر بچوں کو ضرورتاً یہ جدید چیزیں دینی ہی ہیں تو آپ بحیثیتِ باپ پیار محبّت سے ان چیزوں کے غلط استعمال کے نُقصانات بھی ضرور بتایئے، صحیح استعمال سکھایئے، ضرورت ہو تو سادہ موبائل دلوایئے اور ان کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ کا وِزٹ کروایئے ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس ویب سائٹ پر قرآنِ کریم، ترجمہ کنزالایمان اور تفاسیر کے علاوہ اصلاحی موضوعات پر مشتمل اردو انگلش، عربی ہندی گجراتی اوردنیا کی مختلف 36 زبانوں میں کتب رسائل کا نہ صرف آن لائن مطالعہ کیا جاسکتا ہے بلکہ ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ کی سہولت بھی دستیاب ہے۔اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے

کیے گئے مختلف سوالات کے دلچسپ جوابات پر مشتمل مدنی مُذاکرے، نگرانِ شُوریٰ و مبلغینِ دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے بیانات، حمد و نعت و منقبت اوردِینی معلومات سے مالا مال مختصر مدنی گلدستے (Short clips) بھی مَوجُود ہیں۔شرعی مسائل میں رہنمائی کیلئے آن لائن دارالافتاء اہلسنّت اور دُکھی انسانیت کی غمخواری اور رُوحانی علاج کیلئے تعویذاتِ عطاریہ، آن لائن کاٹ اوراستخارہ بھی کرواسکتے ہیں۔ المدینہ لائبریری سافٹ وئیر (Soft Ware) بھی موجود ہے، جسے آپ کمپیوٹر میں انسٹال کرکے سرچنگ آپشن کی مدد سے 200 سے زائد کتب ورسائل سے استفادہ کرسکتے ہیں۔اس کے علاوہ اوقَاتُ الصَّلوٰۃ سافٹ وئیر (Soft Ware) کے ذریعے مختلف ممالک اور شہروں میں نماز کے اوقات بھی معلوم کرسکتے ہیں ۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دورِ جدید کی ان ایجادات کا صحیح استعمال کرنے کی توفیق عطافرمائے اور ان کے غلط استعمال کے ذریعے خود بچنے اور اپنے بچوں کو گناہوں سے بچانے کی توفیق عطافرمائے۔اٰمین بجاہِ النبی الاٰمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ
گُناہوں سے ہر دَم بچا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نرم لہجے میں اصلاح کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بچوں کی مدنی تربیت کے حوالے سے اس مدنی پھول کو بھی پیشِ نظر رکھئے کہ اگر غلطی ہو جانے پر ان کی اصلاح کرنی ہو تو شفقت و مَحَبَّت سے سمجھایئے، کیونکہ بے جا سختی بھی بچوں کو ڈِھیٹ بنا دیتی ہے، ہمارے سمجھانے کا غلط انداز بھی ہو سکتا ہے کہ اُس کی تربیت میں رُکاوٹ کا سبب بنے، ایسا بھی ہوتا ہو گا کہ خوش اَخلاقی و نرمی صرف دوست احباب کے لیے ہوتی ہو گی، کھانے پلانے میں بھی دوستوں پر خوب خرچ کیا جاتا ہو گا، تحفے تحائف بھی دیئے ہیں تو گھر سے باہر، مگر گھر والوں بالخصوص اولاد کو سمجھاتے وَقْت بعض افراد انتہائی کرَخت (سخت) لہجہ اختیار کرتے ہیں اور کبھی لہجہ تو نرم ہوتا ہے مگر جملے انتہائی سخت اور ایسے تنقید بھرے ہوتے ہیں کہ بچہ سمجھنے کے بجائے بدظن اور مزید ڈِھیٹ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا بچوں کو ڈرانے دھمکانے مار پیٹ کرنے کے بجائے حکمتِ عملی اور شفقت و مَحَبَّت سے سمجھایئے کہ اس طرح ہماری بات میں بھی اثر ہو گا اور بچے بھی فرمانبردار بن جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ہر بنا کام بِگڑ جاتا ہے نادانی میں　　ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سب کے سامنے مَت جِھڑکیے

بچوں کی تربیت کرنے میں ایک اِحتیاط یہ بھی کیجئے کہ ان کی غلطی پر سمجھاتے وقت سب کے سامنے بلند آواز سے سمجھانے، ڈانٹنے یا جِھڑکنے سے بچیے کیونکہ اس انداز سے قوی امکان ہے کہ اُن کی

دِل آزاری بھی ہو اور بات بھی بے اثر ہو جائے اور اس طرح سمجھانے سے بچہ بھی ڈِھیٹ بن سکتا ہے، لہٰذا موقع پاکر تنہائی میں سمجھائیے، جیسا کہ حضرت سیدنا ابُو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ "جس نے اپنے بھائی کو سب کے سامنے نصیحت کی، اس نے اس کو ذلیل کر دیا اور جس نے تنہائی میں نصیحت کی، اس نے اس کو مُزَیّن (آراستہ) کر دیا۔ (شعب الایمان، ۶/ ۱۱۲، حدیث: ۷۶۴۱)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کتنے پیارے انداز میں کسی کی مدنی تربیت کا انداز سکھا رہے ہیں، فرماتے ہیں کہ:

تُو نرمی کو اپنانا جھگڑے مٹانا
رہے گا سَدا خوشنُما مدنی ماحول
تُو غصّے جِھڑکنے سے بچنا وگرنہ
یہ بدنام ہو گا ترا مدنی ماحول

(وسائل بخشش مُرمّم، ص646)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دل سوزی سے دعا کیجیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد کی مدنی تربیت کے ان طریقوں کے علاوہ اولاد کے نیک بننے کیلئے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں سچے دل سے خوب گِڑگِڑا کر دُعا کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ آپ کی مخلصانہ کوششیں ضرور رنگ لائیں گی اور دعا کی برکت سے اولاد نیک بن جائے گی چنانچہ حدیثِ پاک میں

ہے ”تین (3) دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: (۱) مظلوم کی دعا (۲) مسافر کی دعا اور (۳) باپ کی اپنے بیٹے کے حق میں بد دُعا۔ (جامع الترمذی، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فی دعوة الوالدین، ج۳، الحدیث: ۱۹۱۲، ص ۳۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی قدم قدم پر اُمّتِ مسلمہ کی خیر خواہی کرنے کے جذبے سے سرشار مختلف مواقع پر مدنی پھول عطا فرماتے رہتے ہیں، یہ مدنی پھول ایسے قیمتی ہوتے ہیں کہ اگر واقعی کوئی اِخلاص کے ساتھ ان مدنی پھولوں کو اپنے دِل کے مدنی گلدستے میں سجا کر ان پر عمل کرنا شروع کرتا ہے تو اس کی مدنی بہاریں وہ خود دیکھتا ہے، جی ہاں! آپ بھی چاہیں تو اِن مدنی پھولوں کے مطابق عمل کرنے کی سعادت حاصل کریں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اُمید ہے، اولاد کی تربیت کا سامان ہونے کے ساتھ ساتھ ہماری زِندگی میں اس کی مدنی بہاریں نصیب ہوں گی۔

"72 مدنی انعامات" کے رِسالے کے آخر میں **"گھر میں مدنی ماحول بنانے کے 19 مدنی پھول"** رنگ برنگی خوشبوئیں لُٹا رہے ہیں، آپ بھی ان کا مطالعہ کیجیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان مدنی پھولوں کی خوب برکتیں حاصل ہوں گی۔ اِنہی 19 مدنی پھولوں میں سے مدنی پھول نمبر 15 میں ایک آیتِ قرآنی بھی دِی ہوئی ہے، جس کی فضیلت میں لکھا ہے کہ: "ہر نماز کے بعد یہ دُعا اوّل و آخر دُرود شریف کے ساتھ ایک بار پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **بال بچے سُنّتوں کے پابند بنیں گے اور گھر میں مدنی ماحول قائم** ہو گا"۔ (دُعا یہ ہے)۔ (اَللّٰھُمَّ آیتِ قرآنی کا حصّہ نہیں)

(اَللّٰھُمَّ) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا﴿۷۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ہمارے ربّ ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی

ٹھنڈک اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا (پارہ19، الفرقان:74)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

پہلے اپنی تربیت کرے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد کی مدنی تربیت میں سب سے اہم چیز باپ کی اپنی عملی حالت ہے اگر باپ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنا چاہتا ہے تو پہلے خود اپنے اعمال و کردار کی اصلاح کرنی ہوگی کیونکہ اِسلامی طریقے پر اولاد کی تربیت کا خواب اسی وَقْت شرمندۂ تعبیر ہوسکے گا، جب ماں باپ اور دیگر اہلِ خانہ بھی شریعت کے پابند ہوں گے، نماز، روزے کے پابند ہوں گے، تلاوتِ قرآن کرنے والے ہوں گے، فلموں ڈراموں، گناہوں بھرے چینلز دیکھنے سے بچنے والے ہوں گے، جھوٹ، چُغلی، غیبت جیسے امراض سے بچنے والے ہوں گے، کھانے پینے، اُٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے میں سُنّت کی پیروی کرنے والے ہوں گے۔ مگر افسوس صد کروڑ افسوس! آج کل جہاں باپ مغربی تہذیب اوراَغیار کی عادت واطوار سے متأثر ہوکر ان جیسے کام کرنے میں مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فخر محسوس کرتا، اسلامی لباس کو چھوڑ کر غیروں جیسا لباس پہنتا ہے، وہیں آج کی ماؤں نے بھی پردے کو خیر باد کہہ کر گلی بازاروں میں بے پردہ گھومنا، فیشن کے نام پر تنگ و چُست لباس پہن کر بدنگاہی کا سامان بننا شروع کردیا ہے اور بے حیائی اور فحاشی سے بھرپور ناچ گانے، فلمیں ڈرامے نہ صرف خود بلکہ بچوں کو بھی اپنے ساتھ بٹھا کر دکھاتے، ذرا نہیں شرماتے، بچوں کی تعلیم و تربیت کا حال یہ ہے کہ انہیں دینی علوم و فنون سکھانے کے بجائے مغربی تہذیب کے نمائندہ اداروں کے مخلوط ماحول Co-Education (یعنی جہاں لڑکے اور لڑکیاں

اکٹھے پڑھتے ہوں) میں تعلیم دلوانے میں کوئی شرم و عار محسوس نہیں کرتے۔ یاد رکھئے! ماں باپ کی بد اعمالی، مغربی تہذیب سے محبت اور روشن خیالی کے نام پر اخلاقی قدروں کی پامالی یقیناً اولاد کے بگڑنے کی ایک بڑی وجہ ہے۔ لہٰذا ماں باپ کو چاہیے کہ پہلے خود اپنی عملی حالت درست کریں، نماز وروزے کی پابندی اور پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں سے مَحَبَّت اور ان پر عمل کی کوشش کریں۔ جب ہمارے بچے ہمیں نیکیوں میں مشغول دیکھیں گے تو انہیں بھی رغبت ملے گی اور وہ بھی نیکیوں کی طرف مائل ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بچوں کی دِینی تربیت کرنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ دُنیا میں راحت و سکون، عزّت و وقار حاصل ہوگا، آخرت میں ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُس کے کرم سے اولاد کی تربیت کے معاملے میں نہ صرف بَری ہوں گے بلکہ اجر و ثواب بھی پائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام مدنی قافلہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خود بھی نیک بننے، بُرائیوں سے بچنے اور اپنی اولاد کو بھی نیک بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کسی نعمت سے کم نہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی ماحول کی برکت سے گُناہوں سے بچنے کی توفیق اور نیکیاں کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ ہمیں بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کی دعوت عام کرنا اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں حصہ لینا چاہئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام 3 دن کے "مدنی قافلے" میں سفر کرنا

بھی ہے۔مَدَنی قافلوں کی بَرَکت سے پَنْجْ وَقْتَہ نمازونوافِل کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری سُنَّتیں سیکھنے کو ملتی ہیں اوریُوں علمِ دین حاصِل کرنے کا مَوقع مُیَسَّر آتا ہے۔ علمِ دین کیلئے سَفر کرنا بڑی فضیلت کی بات ہے کہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو عِلْم کی تلاش میں نکلتا ہے وہ واپس لوٹنے تک اللہ تَعالٰی کی راہ میں ہوتا ہے۔(ترمذی، کتاب العلم، رقم ٢٦٥٦، ج۴، ص ٢٩۴)

مدنی قافلے کی برکت سے اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ بچوں کی اصلاح و مدنی تربیت کا بھی جذبہ نصیب ہوتا ہے، بطورِ ترغیب مَدَنی قافِلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں چُنانچِہ

پورا گھرانہ سُدھر گیا

فتح جنگ (ضلع اٹک پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لباب ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، آوارہ گردی کرنا، کھیل کُود میں مگن رہنا میرا محبوب مشغلہ تھا، مَعَاذَاللہ نمازیں قضا کرنے کے گناہِ عظیم میں بھی مبتلا تھا، میری اصلاح کا سبب کچھ یُوں بنا کہ ایک دن ہمارے گاؤں کی مسجد میں ایک مدنی قافلہ تشریف لایا، عاشقانِ رسول کی آمد سے مسجد میں رونق ہوگئی، درس وبیان اور عصر کے بعد علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کا ایمان افروز سلسلہ شروع ہوگیا، میری خوش قسمتی کہ ایک دن ایک اسلامی بھائی میرے پاس آئے اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے مسجد میں نماز ادا کرنے اور مدنی قافلے والوں کے ساتھ مدنی حلقے میں شرکت کرنے کی دعوت دی تو میں ان کے ساتھ مسجد میں چلا گیا، عاشقانِ رسول نے

بڑی محبت سے ملاقات کی، پہلی بار اس قدر محبت وپیار دیکھ کر میں اس قدر متأثر ہوا کہ دعوتِ اسلامی والوں کی محبت دل میں گھر کر گئی اور مدنی حلقے میں علم کے موتی سمیٹنے لگا، اسی دوران جب امیرِ مدنی قافلہ نے مدنی انعامات کے رسالے کا تعارف کروایا تو مدنی انعامات کے رسالے کی صورت میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اصلاحِ اُمت کی کُڑھن دیکھ کر میں نے ہاتھوں ہاتھ بیعت کیلئے اپنا نام پیش کر دیا اور مرید ہو گیا۔ ایک ولیِ کامل سے نسبت کی برکت سے میری زندگی میں مدنی بہار آ گئی اور میں نے سابقہ بداعمالیوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ مدنی ماحول کی برکت سے نیکی کی دعوت کا جذبہ ملا اور اسی مقدس جذبے کے تحت میں نے اہلِ خانہ کو بھی نیکی کی دعوت دینا شروع کر دی، جس کی برکت سے ہمارے اور ماموں اور خالہ جان کے گھر والے بھی شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں داخل ہو گئے، نمازوں کی پابندی شروع کر دی، فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے ترک کر دیے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب مدنی چینل کے علمی اور اصلاحی ایمان افروز سلسلے دیکھتے ہیں۔

بے عمل باعمل بن گئے خاص کر
آپ بھی دیکھ لیں قافلے میں چلو
آپ اعمالِ بد اور افعالِ بد
سے جو بیزار ہیں، قافلے میں چلو
کر سفر آئیں گے، تو سُدھر جائیں گے

اب نہ سُستی کریں، قافلے میں چلو

(وسائل بخشش مُرمّم، ص ٦٧٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعارفِ ابُوعطار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر تَربِیَت کرنے والا باپ یا سرپرست خود نیک، نمازی، گُناہوں سے بچنے والا، سُنّتوں سے مَحَبَّت کرنے والا ہو تو بچوں پر بھی اس کی نیکیوں کا اثر پڑتا ہے اور اولاد بھی نیکیوں کی طرف راغب ہوتی ہے۔ دورِ حاضِر میں اس کی نمایاں مِثال شَیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ مُبارکہ بھی ہے کہ آپ کے والدِ ماجد **حاجی عبدالرّحمن قادِری** رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نیک سیرت، تقوی و پرہیز گاری اور شریعت و سُنَّت کے پیکر تھے، اکثر نگاہیں نیچی رکھ کر چلنے کے عادی تھے، آپ کے دل میں دنیاوی مال و دولت جمع کرنے کی لالچ بالکل نہ تھی۔ ابوعطار **حاجی عبدالرّحمن قادِری** صاحب مساجد سے مَحَبَّت اور ان کی خوب خدمت کیا کرتے تھے 1979 میں جب شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ''کولمبو'' (سی لنکا) تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں کو والد صاحب سے بہُت متاثر پایا، کیونکہ آپ کے والد صاحب نے وہاں کی عالیشان حَنَفی میمن مسجد کے انتظامات سنبھالے تھے اور اس مسجد کی کافی خدمت بھی کی تھی۔ آپ سلسلۂ عالیہ قادِریہ میں بیعت تھے اور قصیدۂ غوثیہ کا وِرد فرماتے، کولمبو میں قیام کے دوران امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے خالو نے دورانِ گفتگو آپ کو بتایا کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جب کبھی چارپائی پر بیٹھ کر آپ

کے والد صاحب قصیدۂ غوثیہ پڑھتے تو ان کی چارپائی زمین سے بلند ہو جاتی تھی۔

واہ واہ کیا ہے رُتبہ ابو عطارؔ کا

ہے کرم ان پر خدا اور میرے سرکار کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سفرِ حج میں وصال

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ عالَمِ شِیْر خوار گی (یعنی دودھ پینے کی عمر) میں ہی تھے کہ آپ کے والدِ محترم ۱۳۷۰ھ مطابق 1951ء میں سفرِ حج پر روانہ ہوئے۔ ایامِ حج میں منٰی میں سخت لُو چلنے کی وجہ سے کئی حجاجِ کرام فوت ہو گئے تھے، ابو عطارؔ حاجی عبد الرحمن بھی مختصر علالت (بیماری) کے بعد ۱۴ ذوالحِجَّۃ الحرام ۱۳۷۰ھ کو اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! باپ کا نیک و پرہیز گار ہونا اولاد کیلئے ایک بہت بڑی نعمت ہے کہ باپ اگر خود نیک خصلت ہو، لیکن حکمتِ خُداوندی کے تحت اولاد کی ولادت سے قبل یا اس کے بچپن میں ہی انتقال کر جائے تو باپ کی نیکیوں کی برکت سے بچے بھی سیدھی راہ پر قائم رہتے ہیں اگرچہ باپ کو بچوں کی تربیت کرنے کا موقع نہ ملا ہو۔

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ انسان کی نیکو کاری سے اس کی اولاد اور اولاد، دَر اولاد کی اصلاح فرمادیتا ہے اور اس کی نسل اور اس کے پڑوسیوں

میں اس کی حفاظت فرماتا ہے اور وہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے پردہ اور امان میں رہتے ہیں۔

(تفسیر دُرِّ منثور ج ۵ ص ۴۲۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت کے والدِ محترم حاجی عبد الرحمن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چونکہ انتہائی متقی و پرہیز گار، خوفِ خدا اور سُنَّتوں سے مَحَبَّت رکھنے والے بزرگ تھے، امیر اہلسنّت کم عمر ہی تھے کہ والدِ محترم کا انتقال ہو گیا۔ باپ کا سایہ ٔشفقت اُٹھ جانے اور ان کی تربیت سے محروم ہونے کے باوجود بھی امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے کے ایسے پیکر بنے کہ ان کی نگاہِ وِلایت سے لاکھوں لاکھ بے نمازی، نمازی بنے، چور، ڈاکو تائب ہوئے، دُوسروں کی عزّتیں خراب کرنے والے، عزّتوں کے محافظ بن گئے، مختلف جرائم میں مُلَوَّث جیل کی سلاخوں کے پیچھے زندگی کے اندھیرے دن گزارنے والے، راہِ خدا میں مدنی قافلوں کے مسافر بن کر سُنّتوں کے پھول لُٹانے والے مبلغ بن گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یتیم کے ساتھ ہمارا برتاؤ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ والد صاحب کا سایہ ٔ شفقت اُٹھ جانے کے بعد نہ صرف خود نیک، نمازی سنتوں کے عادی بنے بلکہ لوگوں کو بھی یہ مدنی ذہن عطا فرمادیا کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ“ مگر افسوس کہ آج ہمارے معاشرے میں اگر کوئی بچہ یتیم ہو جائے تو بیگانے تو دور کی بات، اس کے اپنے ہی اس سے منہ موڑ لیتے ہیں اور پھر اس کی تربیت اور کَفالت کرنے والا کوئی نہیں ہوتا، حالانکہ ہونا تو یہ

چاہیے تھا کہ ان کو سینے لگا کر ان کے سر پر دستِ شفقت پھیرا جاتا، ان کی بہتر تعلیم و پرورش کی ذمہ داری قبول کی جاتی۔ یاد رکھئے! یتیم بچوں سے مَحَبَّت کرنے اور ان کی کفالت کرنے کے بڑے فضائل ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

1. جب کسی قوم کے دستر خوان پر کوئی یتیم بیٹھتا ہے تو شیطان ان کے دستر خوان کے قریب نہیں آتا۔ (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الایتام ولارامل، رقم ۱۳۵۱۲، ج۸، ص ۲۹۴)

2. اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے پسندیدہ گھر وہ ہے، جہاں یتیم کی عزّت کی جاتی ہو۔ (المعجم الکبیر، رقم ۱۳۴۳۴، ج۱۲، ص۲۹۶)

3. جس نے تین (3) یتیموں کی پرورش کی، وہ رات کو قیام کرنے والے، دن کو روزہ رکھنے والے اور صبح وشام، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اپنی تلوار سونتنے والے کی طرح ہے اور میں اور وہ جنت میں دو (2) بھائیوں کی طرح ہوں گے جیسا کہ یہ دو (2) بہنیں ہیں۔ اور اپنی انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کو ملایا۔ (سنن ابن ماجۃ، ابواب الادب، باب حق الیتیم، الحدیث: ۳۶۸۰، ج۴، ص ۱۹۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی حیثیت کے مطابق یتیم و بے سہارا اور مفلس و غریب افراد کی مدد کرنے اور ان کی حاجتوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے سُنا کہ باپ، اولاد کی تربیت کیسے کرے؟۔

♣ان میں سب سے اہم مدنی پھول یہ ہے کہ باپ خود شریعت و سنت کا پابند ہو گا تو اس کی اولاد بھی اس کے دیکھا دیکھی نیکیوں کی طرف راغب ہو گی اور نماز روزے کی عادی بنے گی۔

♣اولاد کی تربیت کے لیے باپ دِینی مطالعہ کرے، مثلاً "تربیتِ اولاد، اولاد کے حقوق، سیرتِ مصطفٰی، سیرتِ رسولِ عربی" پڑھے۔

♣تربیتِ اولاد اور اولاد کے حقوق پڑھنے سے اولاد کے حقوق معلوم ہوں گے اور کن کن باتوں کی تربیت کرنی ہے، اس سے آگاہی ہو گی۔

♣بچوں کی تربیت کا اندازِ مصطفٰی کیا تھا، یہ "سیرتِ مصطفٰی اور سیرتِ رسولِ عربی" پڑھنے سے معلوم ہو گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکَاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سفر کرنے کی سنتیں اور آداب:

؟ مُمکِن ہو تو جمعرات کو سَفَر کی اِبتِداء کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی اِبتِداء کرنا سُنَّت ہے۔ (اشعة اللمعات، ج۵، ص۱۶۱) چنانچہ حضرت سیدُنا کَعب بِن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ حُضُور نبیِّ کَرِیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غَزوَہ تَبُوک کے لئے جُمعرات کے دِن رَوانہ ہوئے اورآپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعرات کے دن روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔ (صحیح البخاری، کتاب الجھاد، باب من اراد غزوۃ فورّی ....الخ، الحدیث ۲۹۵۰، ج۲، ص۲۹۶) ؟ اگر سہولت ہو تو رات کو سفر کیا جائے کہ رات کو سفر جلد طے ہوتا ہے حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں، "سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "رات کو سفر کیا کرو، کیونکہ رات کو زمین لَپیٹ دی جاتی ہے۔" (سنن ابی داؤد، کتاب الجھاد، باب فی الدرجة، الحدیث ۲۵۷۱، ج۳، ص۴۰) ؟ اگر چند اسلامی بھائی مل کر قافلے کی صُورت میں سَفَر کریں تو کسی ایک کو امیر بنالیں۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:"جب تین (3) آدمی سفر پر روانہ ہوں تو وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الجھاد، باب فی القوم یسافرون۔۔۔۔۔الخ، الحدیث ۲۶۰۹، ج۳، ص ۵۲،۵۱) ؟ چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے قُصُور مُعاف کروائیں اور جن سے مُعافی طلب کی جائے ان پر لازِم ہے کہ دل سے مُعاف کر دیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۶، ص۱۹) ؟ ہم جب بھی سفر پر روانہ ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اہل ومال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کر کے جائیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے۔ ؟ دورانِ سفر ذکرُ

اللہ کرتے رہیں۔ٹرین یا بس وغیرہ میں بِسۡمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکۡبَرُ، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ اورسُبۡحَانَ اللّٰہِ سب تین (3) تین (3) بار، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک بار۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ دو (2) کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ’’سُنّتیں اور آداب‘‘ ھَدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سُنت کے پُھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔ (1)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سدا میں
اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

---

1 ...کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاة...الخ، الجزء ۱، ۱/ ۲۵۰، رقم: ۲۱۷۴

ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ؟ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ؟ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ؟ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ؟ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ؟ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک غریب الوطن حاجی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "**عُیُون الحکایات**" حصہ اوّل، ص 384 پر ایک حکایت نقل ہے، بڑی توجہ کے ساتھ سُنیے اور جھومیے: قُطبِ وقت حضرت سَیِّدُنا ابو اسحاق ابراہیم خَوّاص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مشہور وَلِیُّ اللّٰہ ہیں۔ یہ ایک شخص سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میں تقریباً 17 سال تک جنگلوں اور صحراؤں میں پھرتا رہا اور

---

[1] ...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مختلف مقامات پر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتا رہا۔ ان 17 سالوں میں مجھے جو سب سے زیادہ عجیب واقعہ پیش آیا وہ یہ تھا کہ ایک مرتبہ میں نے جنگل میں ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے دونوں ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے تھے اور وہ گِھسٹ گھسٹ کر چل رہا تھا۔ اس کے علاوہ بھی وہ بہت سی مشکلات سے دوچار تھا۔ میں اسے دیکھ کر بہت حیران ہوا اور مجھے اس پر ترس آنے لگا، میں نے قریب جا کر اسے سلام کیا، اس نے میرا نام لے کر جواب دیا۔ اس کے منہ سے اپنا نام سُن کر مجھے بڑی حیرت ہوئی، میں نے اس سے پوچھا: آپ سے یہ میری پہلی ملاقات ہے، پھر آپ نے میرا نام کیسے جان لیا؟

وہ کہنے لگا: جو ذات تجھے میرے پاس لائی ہے، اُسی نے مجھے تیری پہچان کرادی ہے۔ میں نے کہا: آپ نے بالکل دُرست فرمایا، واقعی میرا پروردگار عَزَّوَجَلَّ ہر چیز پر قادر ہے۔ پھر میں نے اس سے پوچھا: آپ کہاں سے آئے ہیں اور کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: میں شہر بُخارا سے آرہا ہوں اور حَرَمَیۡنِ طَیِّبَیۡن کی طرف جارہا ہوں۔ یہ سُن کر مجھے بڑا تعجب ہوا کہ نہ اس شخص کے ہاتھ ہیں نہ پاؤں۔ پھر یہ بُخارا سے یہاں تک کیسے پہنچا اور اب یہ مَکّۂ مکرّمہ تک جانا چاہتا ہے جو یہاں سے کافی فاصلے پر ہے، یہ اکیلا وہاں تک کیسے پہنچے گا؟ میں انہی خیالات میں گُم حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اس شخص نے میری طرف جلال بھری نگاہ ڈالی اور کہنے لگا: اے ابراہیم! کیا تجھے اس بات پر تعجب ہو رہا ہے کہ قادر وقدیر پروردگار عَزَّوَجَلَّ مجھ جیسے کمزور اور چلنے پھرنے سے معذور بندے کو یہاں تک لے آیا۔ اتنا کہنے کے بعد اس شخص کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور وہ زار و قطار رونے لگا۔ میں نے اسے کہا: آپ بالکل پریشان نہ ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہر شخص کے ساتھ ہے، وہ کسی کو مایوس نہیں کرتا۔ پھر میں اسے وہیں چھوڑ کر آگے روانہ ہو گیا، میرا بھی اس سال حج کا ارادہ تھا، جب میں مکے شریف پہنچا اور طواف کے لئے خانۂ کعبہ میں حاضر ہوا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہی

اپاہج(یعنی معذور) شخص مجھ سے پہلے خانہ کعبہ پہنچا ہوا تھا اور گھسٹ گھسٹ کر طواف کرنے میں مشغول تھا۔(عیون الحکایات حصہ اول، ص384 بتغیر قلیل)

یاخدا ایسے اسباب پاؤں کاش مکے مدینے میں جاؤں
مجھ کو ارمان حج کا بڑا ہے یا خدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جن لوگوں کے سینے مکے و مدینے کی محبت سے سرشار ہوتے ہیں اور حَرَمَیْنِ شَرِیْفَیْن کی حاضری کی تڑپ جن کے دلوں میں گھر کرچکی ہوتی ہے تو بڑی سے بڑی مصیبت و پریشانی بھی ان کے لئے کوئی معنیٰ نہیں رکھتی۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک اللہ والا حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن کی حاضری کا اس قدر شوقین تھا کہ ہاتھ پاؤں کے بغیر، طرح طرح کی تکالیف میں جکڑے ہونے کے باوجود بھی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مایوس نہ تھا، کیونکہ خدا عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کامل بھروسہ رکھنے والے مشکل حالات میں بھی بے سہارا نہیں رہتے، بلکہ رحمتِ الٰہی ان کی دَست گیری فرماتی ہے، لہٰذا اس اللہ والے کا جذبہ بھی کچھ اسی قسم کا تھا، اسی لئے شوقِ حاضری میں حَرَمَیْنِ شَرِیْفَیْن کی زیارت کے لئے دیوانہ وار گھسٹتا ہوا چلا جارہا تھا، اس اللہ عَزَّوَجَلَّ والے کی رفتار کا عالم تو دیکھئے کہ جب حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خَوّاص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طواف کے لئے حاضر ہوئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ شخص ان سے پہلے ہی وہاں پہنچ کر طوافِ کعبہ میں مشغول تھا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکّہ مکرمہ ہو یا مدینہ طیبہ دونوں ہی انتہائی قابلِ احترام و لائقِ تعظیم جگہیں ہیں، جن کی عظمت و رِفعت اور شان و شوکت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مکے اور مدینے کو ربّ تعالیٰ نے جن ظاہری اور باطنی خوبیوں سے نوازا ہے وہ کسی اور شہر کے حصے میں نہ آسکیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ مکے شریف میں مسلمانوں کی عقیدتوں کا مرکز **بَیْتُ اللہ شریف** موجود ہے اور مدینۂ منوّرہ میں سرورِ عالم، نورِ مجسّم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نور برساتا **مزارِ پُر انوار** ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہی وہ مُقدّس مقامات ہیں جن کی تعریف و توصیف آیاتِ قرآنیہ میں موجود ہے۔ چنانچہ

پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 96 میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمانِ عظمت نشان ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما۔ (پ۴، آلِ عمران: ۹۶)

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مقدسہ کے تحت فرماتے ہیں کہ اس میں بتایا گیا کہ سب سے پہلا مکان جس کو اللہ تعالیٰ نے طاعت و عبادت کے لئے مقرر کیا نماز کا قبلہ، حج اور طواف کا مقام بنایا جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں وہ کعبۂ مُعَظَّمہ ہے جو شہر مکّۂ مُعَظَّمہ میں واقع ہے۔

پارہ 30 سُوْرَۃُ الْبَلَد کی آیت نمبر 1۔2 اور 3 میں ارشادِ خداوندی ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا ترجَمۂ کنزالایمان: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب

الْبَلَدِ ۙ﴿۲﴾ وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ۙ﴿۳﴾ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو اور تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور اس کی اولاد کی کہ تم ہو۔ (پ ۳۰: البلد: ۱ تا ۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ مکۂ مکرمہ کی شان کس قدر ارفع و اعلیٰ ہے کہ خود ہمارے پیارے پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں اس مقدس شہر کی قسم ارشاد فرمائی، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنی آنکھوں میں لندن و پیرس دیکھنے کے خواب سجانے کے بجائے مکے مدینے جیسے مقدّس و بابرکت مقامات کی زیارت کی تڑپ اپنے دل میں پیدا کریں اور شب و روز وہاں سے تقسیم ہونے والی عطاؤں، نوازشوں اور لازوال برکتوں سے اپنی خالی جھولیوں کو بھرنے کے لئے وہاں جانے کا سامان کریں۔

وہاں پیارا کعبہ یہاں سبز گنبد
وہ مکّہ بھی میٹھا تو پیارا مدینہ
میں مکےّ میں جا کر کروں گا طواف اور
نصیب آبِ زم زم مجھے ہو گا پینا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص355-370)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ احادیثِ مبارکہ ان مقدّس شہروں کے فضائل سے مالامال ہیں۔ آیئے! اب ہم اپنے سینوں میں مکے مدینے کی زیارت کا شوق بیدار کرنے کے لئے روحانیّت و نورانیّت سے بھرپور ان شہروں کی برکتوں پر مشتمل 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔ چنانچہ

﴿1﴾مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ کے علاوہ کوئی شہر ایسا نہیں جسے عنقریب دَجّال روندتا ہوا نہ جائے، جبکہ ان شہروں کے ہر راستے پر فرشتے صفیں باندھے پہرہ دے رہے ہوں گے، لہٰذا وہ ایک دلدلی زمین پر پڑاؤ ڈالے گا پھر شہرِ مدینہ 3 مرتبہ لرزے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کفر و نفاق میں مبتلا ہر شخص کو وہاں سے نکال دے گا۔(بخاری،کتاب فضائل المدینة،باب لا یدخل الدجال المدینة، ۱/۶۱۹،حدیث: ۱۸۸۱)

﴿2﴾جو شخص حج کے ارادے سے نکلے اور مر جائے اس کے لئے قیامت تک حج کرنے والے کا ثواب لکھا جاتا رہے گا اور جو عمرے کے ارادے سے نکلے اور مر جائے اس کے لئے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جاتا رہے گا اور جو جہاد کے ارادے سے نکلے اور مر جائے تو اس کے لئے قیامت تک جہاد کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا۔(الترغیب والترھیب،کتاب الحج، باب الترغیب فی الحج والعمرة . . . الخ، ۲/۹۷،رقم:۱۷۱۸)

اے کاش! مدینے میں مجھے موت یوں آئے   چوکھٹ پہ تِری سر ہو مِری روح چلی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمم، ص۳۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مکے اور مدینے کو کیسی کیسی خصوصیات سے نوازا ہے کہ دجّال جو ساری زمین کو روندے گا مگر اس کی مجال نہ ہو گی کہ وہ اپنے ناپاک قدم مکّے شریف اور مدینے شریف میں رکھ سکے۔

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی دَجّال کے بارے میں فرماتے ہیں کہ چالیس(40) دن میں حرمَینِ طیّبین کے سوا تمام رُوئے زمین کا گشت کرے گا۔ وہ بہت تیزی کے ساتھ سیر کریگا، جیسے بادل جس کو ہَوا اُڑاتی ہو۔ اُس کا فتنہ بہت شدید ہو گا، ایک باغ اور ایک آگ اُس کے ہمراہ ہوں گی، جن کا نام جنت و دوزخ رکھے گا، جہاں جائے گا یہ بھی جائیں گی، مگر وہ جو

دیکھنے میں جنت معلوم ہوگی وہ حقیقۃً آگ ہوگی اور جو جہنم دکھائی دے گا، وہ آرام کی جگہ ہوگی اور وہ خدائی کا دعویٰ کریگا، جو اُس پر ایمان لائے گا اُسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو انکار کریگا اُسے جہنم میں داخل کریگا، مُردے زندہ کرے گا۔ زمین کو حکم دے گا وہ سبزے اُگائے گی، آسمان سے پانی برسائے گا، اِسی قسم کے بہت سے شُعبدے (یعنی نظر بندی کے کھیل) دِکھائے گا اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے اور شیاطین کے تماشے، اِسی لیے اُس کے وہاں سے جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ رہے گا۔ حرمین شریفین میں جب جانا چاہے گا، ملائکہ اس کا منہ پھیر دیں گے۔ مَدِیْنَہ طَیِّبَہ میں 3 زلزلے آئیں گے کہ وہاں جو لوگ بظاہر مسلمان بنے ہوں گے اور دل میں کافر ہوں گے اور وہ جو علمِ الٰہی میں دجّال پر ایمان لا کر کافر ہونے والے ہیں، اُن زلزلوں کے خوف سے شہر سے باہر بھاگیں گے اور اُس کے فتنہ میں مبتلا ہوں گے۔ (بہار شریعت، حصہ اول، 1/120۔121 ملتقطاً) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو فتنۂ دَجّال سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک کی روشنی میں یہ بھی معلوم ہوا کہ حج و عمرے کے مُبارک سفر کے دوران اگر کسی کو موت آجائے تو اس خوش نصیب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے قیامت تک حج و عمرے کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ مکے مدینے میں مرنے کی تمنّا دل میں پیدا کریں اور اس کے لئے دعائیں بھی مانگا کریں، مدینے شریف میں مرنے کی ترغیب تو خود ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں دی ہے بلکہ مدینے شریف میں مرنے والے خوش نصیب کے لئے شفاعت کی خوشخبری بھی عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ

نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَةِ فَلْیَمُتْ بِهَا تم میں سے جس سے ہو سکے کہ وہ مدینے میں مرے تو مدینے ہی میں مرے، فَاِنِّیْ اَشْفَعُ

لِمَنْ یَمُوْتُ بِھَا کیونکہ میں مدینے میں مرنے والے کی شفاعت کروں گا۔(ترمذی،کتاب المناقب،باب فی فضل المدینۃ،۵/۴۸۳،حدیث:۳۹۴۳)

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ یہ بشارت اور ہدایت سارے مُسلمانوں کو ہے نہ کہ صرف مہاجرین کو یعنی جس مسلمان کی نیت مدینۂ پاک میں مرنے کی ہو، وہ کوشش بھی وہیں مرنے کی کرے تو وہیں قیام کرے، خصوصًا بڑھاپے میں اور بِلا ضرورت مدینۂ پاک سے باہر نہ جائے تاکہ موت و دفن وہیں نصیب ہو۔

مزید فرماتے ہیں: میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ تیس(30) چالیس(40) سال سے مدینۂ منورہ میں ہیں، حدودِ مدینہ بلکہ شہرِ مدینہ سے بھی باہر نہیں جاتے اسی خوف سے کہ موت باہر نہ آجائے، حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بھی یہی دستور رہا، مزید فرماتے ہیں: (حدیثِ مبارکہ میں) شفاعت سے مراد خصوصی شفاعت ہے، گنہگاروں کے سارے گناہ بخشوانے کی شفاعت اور نیک کاروں کے مزید درجے بلند کرنے کی شفاعت، ورنہ حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی ساری ہی اُمّت کی شفاعت فرمائیں گے۔ خیال رہے! کہ مدینۂ پاک میں رہنا بھی افضل وہاں مرنا بھی اعلیٰ اور وہاں دفن ہونا بھی بہتر ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۴/ ۲۲۲ ملتقطاً بتغیرٍ قلیل)

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند   سیدھی سڑک یہ شہرِ شَفاعَت نگر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے کی تو کیا ہی بات ہے، یہ ہمیشہ سے عاشقوں کے دل کی دھڑکن بنا رہا، عاشقانِ رسول مدینے شریف کا تذکرہ سنتے ہی غمِ مدینہ میں اشکبار ہو جاتے ہیں اور مدینے شریف کی

حاضری کے لئے مچلنے لگتے ہیں بلکہ یقیناً ہزاروں عُشّاق کی دلی خواہش ہوگی کہ مدینے شریف میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں موت آجائے اور کیوں نہ ہو کہ مدینے میں مرنے کی ترغیب وفضیلت نہ صرف حدیثِ پاک میں بیان فرمائی گئی ہے بلکہ امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بھی اپنے عمل کے ذریعے ہمیں اس بات کی تعلیم دی کہ ہم غُلامانِ رسول ،مدینے میں مرنے کی آرزو اپنے دل میں پیدا کریں اور اس کے لئے دُعا بھی مانگا کریں۔

حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی ذات سے اور ان سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے بے حد محبت تھی، بالخصوص مدینے شریف سے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بے پناہ محبت تھی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دلی آرزو تھی کہ مجھے موت بھی اُس شہر میں آئے جہاں میرے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم آرام فرماہیں تاکہ جس طرح جیتے جی ان کا قُرب حاصل رہا، مرنے کے بعد بھی اسی طرح اُن کا قُرب نصیب رہے، اسی لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِی سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِی بَلَدِ رَسُوْلِكَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تُو مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہر میں موت عطا فرما۔ (بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب کراھیۃ النبی... الخ، ۱/۶۲۲، حدیث: ۱۸۹۰)

چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مدینۂ منورہ میں شہادت پائی۔ حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اس قابلِ رشک شہادت کی عظمت بیان کرتے ہوئے اور اس پر رشک کا اظہار کرتے ہوئے مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دعا ایسی قبول ہوئی کہ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! فجر کی نماز، مسجدِ نبوی، محرابُ النَّبی، مصلّٰۂ نبی

میں شہادت پائی۔(مراۃ المناجیح،۴/۲۲۲بتغیر قلیل)

اے کاش مدینے میں مجھے موت یوں آئے چوکھٹ پہ تِری سر ہو مِری رُوح چلی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین رَحۡمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی زندگی ہمارے لئے پیروی کرنے کے لائق ہے، وہ حضرات مکے مدینے کی سرزمین سے سچی عقیدت و محبت فرمایا کرتے تھے، ان کی محبت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ بعض بزرگوں کا یہ معمول تھا کہ وہ کسی اور ملک یا شہر کے رہائشی ہونے کے باوجود بھی مکہ ٔمکرّمہ کے فیوض و برکات حاصل کرنے کی غرض سے زندگی کا کثیر حصہ اس مقدس شہر کی خوشبودار و خوش گوار فضاؤں میں سانسیں لیتے گزارا کرتے اور ہر سال استقامت کے ساتھ بَیۡتُ اللہ شریف کے حج کی سعادت سے بھی فیضیاب ہوتے۔ چنانچہ

مجھے حَرَم شریف میں لے چلو

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 568 صفحات پر مشتمل کتاب "**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**" کے صفحہ 198 پر ہے کہ (قطبِ مکہ مکرّمہ) حضرت مولانا عبدُالحق اِلہ آبادی رَحۡمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ہند کے باشِندے اور جَلیلُ القَدر عالِمِ دین تھے، چالیس(40) سال سے زائد مکے شریف میں رہائش اختیار کئے رہے۔ ہر سال ضرور حج کرتے۔ ایک سال زمانہ ٔحج میں آپ بہُت بیمار ہو کر بستر پر پڑے تھے، ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام کی نویں(9) تاریخ کو اپنے شاگردوں سے کہا: مجھے حرم شریف میں لے چلو! کئی افراد اُٹھا کر لائے اور کعبۃُ اللہ کے سامنے بٹھادیا، آپ رَحۡمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے زمزم شریف منگا کر پیا اور دُعا کی کہ الٰہی عَزَّوَجَلَّ! حج سے محروم نہ رکھ۔ اُسی وقت مولیٰ تعالیٰ نے ایسی قوّت عطا

فرمائی کہ اُٹھ کر اپنے پاؤں سے عَرَفات شریف گئے اور حج ادا کیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۹۸ ملخصًا)

دِکھا ہر برس تُو حرم کی بہاریں تُو مکّہ مدینہ دکھا یاالٰہی
شَرَف ہر برس حج کا پاؤں خدایا چلے طَیبہ پھر قافِلہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرَمّم، ص۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سنا آپ نے کہ قطبِ مکہ مکرّمہ حضرت مولانا عبدُ الحق اِلٰہ آبادی مہاجر مکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کس قدر زبردست ولی تھے، باوجود یہ کہ انتہائی بیمار ہیں اور بستر پر تشریف فرما ہیں اور چلنے پھرنے سے عاجز ہیں، کمزوری حد سے زیادہ بڑھ چکی ہے مگر چونکہ ان کا جوش و جذبہ پہاڑ سے بھی زیادہ پختہ تھا، نیز حج کی سعادت حاصل کرنے کی تڑپ بھی اپنے عروج پر تھی، گویا کہ ان کی بس یہی دُھن تھی کہ

ہر سال یاالٰہی مجھے حج نصیب ہو جب تک جیوں میں عالمِ ناپائیدار میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۷۲)

لہٰذا جیسے ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حرمِ کعبہ میں لے جایا گیا تو وہاں پہنچتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زمزم شریف پی کر رَبّ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی تڑپ کا اظہار کر دیا، بس پھر کیا تھا، بابِ کرم کھلا، دریائے رحمت جوش میں آیا، انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے اُنہیں ایسی قوت نصیب ہوئی کہ خود اپنے پاؤں پر چل کر عرفات بھی تشریف لے گئے اور حج کی سعادت بھی پانے میں کامیاب ہو گئے۔

تُو نے مجھ کو حج پہ بُلایا یااللہ مِری جھولی بھر دے

گردِ کعبہ خوب پھرایا یااللہ مِری جھولی بھر دے
میدانِ عَرَفات دکھایا یااللہ مِری جھولی بھر دے
بخش دے ہر حاجی کو خدایا یااللہ مِری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے یہ بھی پتا چلا کہ آبِ زم زم وہ بابرکت پانی ہے جسے پی کر دُعا مانگنے سے دُعا مقبول ہوتی ہے، حدیثِ پاک میں قبولیتِ دُعا کے علاوہ آبِ زم زم کے اَور بھی فوائد و ثمرات بیان کئے گئے ہیں جیسا کہ

نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: آبِ زم زم ہر اس مقصد کے لئے ہے، جس مقصد کے لئے اُسے پیا جائے، اگر تم اسے شفا کی غرض سے پیو گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں شفا دے گا، اگر تم اسے پناہ حاصل کرنے کیلئے پیو گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں پناہ عطا فرمائے گا، اگر تم اسے اپنی پیاس بجھانے کے لئے پیو گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری پیاس بجھا دے گا۔(اس حدیثِ پاک کے راوی بیان کرتے ہیں کہ) حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما جب آبِ زم زم پیتے تو یہ دعا مانگتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم، کشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔ (مستدرک، کتاب المناسک، باب ماء زمزم لماشرب له، ۱۳۲/۲، رقم: ۱۷۸۲)

یہ زم زم اُس لئے ہے جس لئے اس کو پیئے کوئی
اِسی زم زم میں جنّت ہے اِسی زم زم میں کوثر ہے

(ذوقِ نعت، ص ۱۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرزمینِ مکہ کو ایک بہت بڑا اعزاز یہ حاصل ہے کہ اس مبارک سرزمین پر بَیْتُ اللہ شریف جلوہ گر ہے، یوں تو اگر شہرِ مکہ کو صرف یہی ایک شرف حاصل ہوتا تو بھی اس کی شان و عظمت کیلئے کافی تھا مگر قربان جایئے کہ اس کے علاوہ بھی اِس پُر نور شہر کے فضائل و خصوصیات اس قدر زیادہ ہیں کہ دل چاہتا ہے، بس بیان کرتے اور سنتے چلے جائیں کیونکہ اس شہر میں جگہ جگہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے پیارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے نسبت رکھنے والی مُقدَّس و یادگار مساجد، کنویں، غاریں، تعمیرات اور مزارات وغیرہ موجود ہیں۔

آیئے! اب ہم حُصولِ برکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے مکے شریف کی چند خُصوصیات کے مُتعلِّق سُن کر اپنے دل میں اس پاکیزہ شہر کی عظمت مزید بڑھانے کا سامان کرتے ہیں۔ چنانچہ

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **"عاشقانِ رسول کی 130 حکایات"** میں مکے شریف کی دلنشین خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ? نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکے شریف میں پیدا ہوئے، ? پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دینِ اسلام کی تبلیغ کا آغاز یہیں سے فرمایا، ? یہیں کعبہ شریف ہے، ? یہیں اِس کا طواف کیا جاتا ہے اور ? نَماز میں دنیا بھر سے اِسی طرف منہ کیا جاتا ہے ? مسجدُ الحرام شریف یہیں پر ہے جس میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ (100,000) نمازکے برابر ہے ? آبِ زم زم کا کنواں، حجرِ اَسود، مقامِ ابراہیم اور صَفا مَرْوَہ یہیں ہیں، ? مِیقات کے باہَر سے آنے والے بِغیر احرام کے مکّے میں داخِل نہیں ہوسکتے، ? دنیا بھر سے مسلمان حج کی سعادت پانے کے لئے یہیں حاضِر ہوتے ہیں، ? جو اِس شہرِ مُقدَّس میں داخِل ہو جائے اَمن پانے والا ہوگا، ? دن کا کچھ وَقت یہاں کی گرمی پر صبر کرلینے والے کو جہنم کی آگ سے دُور کر دیا

جاتا ہے ﴿یہاں غارِ حِرا ہے جہاں مکّی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پہلی وحی نازِل ہوئی، ﴿یہاں پر ہر موسِم کے پھل ملتے ہیں، ﴿مِعراج اور چاند کے دو ٹکڑے ہونے کے معجزات اِس شہر میں ظاہِر ہوئے، ﴿دنیا کا سب سے پہلا پہاڑ یہیں واقع ہے، ﴿پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی حیاتِ ظاہِری کے 53 برس یہیں گزارے، ﴿حضرت سیِّدُنا امام مَہدی کی آمدِ باسعادت مکے شریف میں ہی ہوگی۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص۲۰۰ بتغیرِ قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے شہرِ مکہ کی برکتوں اور بزرگوں کی اس شہر سے محبتوں پر مشتمل واقعات اور دیگر کئی مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کی۔ آیئے اب ہم عاشقانِ رسول کے دلوں کی دھڑکن، غم کے ماروں، بے سہاروں اور دکھیاروں کی امیدوں کے مرکز یعنی مدینے شریف کی بھی کچھ باتیں کرلیتے ہیں، برادرِ اعلیٰ حضرت، شہنشاہِ سُخَن، اُستادِ زَمن حضرت علامہ مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نعتیہ دیوان **"ذوقِ نعت"** میں فرماتے ہیں:

حسن حج کرلیا کعبہ سے آنکھوں نے ضیا پائی چلو دیکھیں وہ بستی جس کا رستہ دل کے اندر ہے

(ذوقِ نعت، ص۱۶۰)

ہاں ہاں وہی مدینہ کہ جس کا ذِکر عاشقانِ رسول کے سینوں کو سُکون و اطمینان بخشتا ہے، جس کی زیارت کے لئے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیوانے بے حد مشتاق رہتے ہیں، عشاق جب شہر مدینہ یا گنبدِ خضرا کے نور برساتے مناظر کو تصویروں وغیرہ میں دیکھتے یا کسی کی زبانی اس کا تذکرہ سنتے ہیں تو ان کی حالت غیر ہوجاتی ہے، غمِ مدینہ میں ان کی آنکھیں اشکبار اور دل وہاں کی حاضری کے لئے بے قرار ہوجاتے ہیں، گویا اس وقت ان کے دل کی فریاد کچھ اس طرح ہوتی ہے:

مجھے مدینے کی دو اجازت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
پِلاؤ بُلوا کے جامِ الفت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
اگر نہیں میری ایسی قسمت، سدا حُضُوری کی پاؤں لذّت
رُلائے مجھ کو تمہاری فُرقت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
عطا ہو مجھ کو غمِ مدینہ، تَپاں جگر چاک چاک سینہ
بڑھے محبت کی خوب شِدّت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
حُسین ابنِ علی کا صدقہ، ہمارے غوثِ جلی کا صدقہ
عطا مدینے میں ہو شہادت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
ہر اِک نبی ہر ولی کا صدقہ، تجھے تِری ہر گلی کا صدقہ
دے طیبہ میں مرنے کی سعادت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۰۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے شریف کی عظمت و حرمت کی تو کیا ہی بات ہے کہ اس مبارک بستی میں نہ تو دجال داخل ہو سکتا ہے اور نہ ہی طاعون جیسی مُہلک بیماری کیونکہ مدینے شریف کی راہوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اس کے معصوم فرشتے مقرّر ہیں جو ہرگز ہرگز شہر مدینہ کے اندر طاعون اور دَجال کو داخل نہیں ہونے دیں گے جیسا کہ نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مدینے کے راستوں پر فِرِشتے (پہرہ دار) ہیں، لہٰذا اس میں طاعون اور دجّال داخل نہ ہوں گے۔

(بخاری، کتاب فضائل المدینة، باب لا یدخل الدجال المدینة، ۶۱۹/۱، حدیث: ۱۸۸۰)

طاعون ایک وبائی بیماری ہے جس میں بغل یا ران پر پھوڑا نکلتا ہے، اس کا زہر اتنا خطرناک ہوتا

ہے کہ اس بیماری میں مبتلا شخص کے بچ جانے کا امکان بہت ہی کم ہوتا ہے، عموماً اس بیماری میں اُلٹیاں آنے، بیہوشی طاری ہونے اور دل کی دھڑکن بڑھ جانے کا غلبہ رہتا ہے۔ (اردو لغت، ۱۳/ ۵۳ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے شریف کی عظمت و اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جس پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہم بے پناہ محبت کرتے ہیں، خود وہ آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مدینے سے بہت محبت کیا کرتے ہیں، لہٰذا محبتِ رسول کا تقاضا یہ ہے کہ ہم بھی نہ صرف میٹھے مدینے کی محبت بلکہ مدینے کے کُوچہ و بازار کی محبت، وہاں کے گلشن و کوہسار کی محبت، اس کے درودِیوار کی محبت، اس کے پُھول حتی کہ اس کے خار تک کی محبت اپنے دل میں بسائے رکھیں، اس کی یاد میں تڑپیں اور اس کی باادب حاضری کی نہ صرف آرزو کریں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی دُعائیں بھی مانگیں۔

غریب جائے کہاں یاربّ تڑپتی رُوح کو لے کر
تجھے محبوب کا صدقہ تُو پہنچادے مدینے میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رکھئے! کہ محبت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جس سے محبت کی جائے، اس سے نسبت رکھنے والی چیزوں سے بھی محبت کی جائے اور بالخصوص جس سے محبوب کو محبت ہو، اس سے تو انتہائی محبت و عقیدت رکھی جائے، حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مدینے کی سرزمین سے کس قدر محبت تھی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اگر کبھی مدینے سے باہر سفر کو جاتے تو واپسی پر مدینے کے درودیوار دیکھتے ہی جلد سے جلد وہاں قدم رنجا فرمانے کی کوششیں کیا کرتے تھے۔ حدیثِ پاک میں ہے:

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سفر سے آتے اور مدینۂ پاک کی دیواروں کو دیکھتے تو مدینے سے محبت کی وجہ سے اپنی سواری کو تیز فرما دیتے اور اگر گھوڑے پر ہوتے تو اسے اَیڑ لگاتے (بخاری ،کتاب فضائل المدینه، ۱۱-باب، ۱/۶۲۰، حدیث: ۱۸۸۶)

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مدینۂ پاک اتنا پیارا تھا کہ ہر سفر سے واپسی میں یُوں تو معمولی رفتار پر جانور چلاتے تھے مگر مدینۂ پاک کو دیکھتے ہی وہاں جلد پہنچ جانے کے لیے سواری تیز فرمادیتے تھے، اسی محبت کا اثر ہے کہ مسلمان مدینے پر دل و جان سے فِدا ہیں کیونکہ یہ محبوب کا محبوب ہے (مرآۃ المناجیح، ۴/۲۱۹)

مدینہ اس لیے عطّار جان و دِل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سرور مدینے میں

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص283)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکے مدینے کی برکتوں کو سمیٹنے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام "**مدنی قافلہ**" بھی ہے۔ عموماً دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے مساجد میں ٹھہرتے ہیں اور مساجد میں عبادت کی نیت سے ٹھہرنے والوں کی تو کیا ہی بات ہے کہ حدیثِ پاک میں اس خوش نصیب کے بارے میں تین (3) باتیں

ارشاد فرمائی گئیں (1) اس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے (2) یا وہ حکمت بھرا کلام کرتا ہے (3) یا رحمت کا منتظر ہوتا ہے۔(الترغیب والترھیب،کتاب الصلوۃ،باب الترغیب فی لزوم المساجد...الخ، ۱/۱۶۹، رقم:۵۰۳ ماخوذاً) آیئے! بطورِ ترغیب مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں چنانچہ

شرابی سُدھر گیا

ہند کے اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی سے پہلے شراب نوشی، عَیّاشی اور شور شرابا کرنا، گالیاں دینا، والدین اور محلے داروں کو تنگ کرنا، جُوا کھیلنا میرا معمول تھا۔ ایک دن دعوتِ اسلامی کے ایک ذِمَّہ دار اسلامی بھائی نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدنی قافلے میں سَفَر کرنے کی ترغیب دِلائی۔ ان کی ترغیب پر میں 3 دن کے مدنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔ مدنی قافلے کی برکت سے میں گناہوں بھری زندگی سے تائِب ہو کر نمازوں کی پابندی کرنے والا، صدائے مدینہ لگانے والا اور دوسروں کو مدنی قافلوں کا مسافِر بنانے والا بن گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری اِنفرادی کوشش سے اب تک 30 اسلامی بھائی مدنی قافلوں کے مسافِر بن چکے ہیں۔ تادمِ تحریر میں ایک مسجد میں مؤذِّن ہوں اور خُوب مدنی کاموں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

بخت کُھل جائیں گے ، قافِلے میں چلو   جُرم دُھل جائیں گے، قافِلے میں چلو

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے شریف کی عظمتوں اور برکتوں کو بیان کرتے ہوئے ایک مرتبہ نبیِ کریم ،رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مجھے ایک ایسی بستی کی طرف (ہجرت) کا

حکم ہوا جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی (یعنی سب پر غالِب آئے گی) لوگ اسے یَثرِب کہتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ ہے، (یہ بستی) لوگوں کو اس طرح پاک و صاف کرے گی جیسے بھٹّی لوہے کے مَیل کو صاف کر دیتی ہے۔ (مشكاة المصابيح، كتاب المناسك، باب حرم المدينة... الخ، ۵۰۹/۲، حديث: ۲۷۳۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کھا جانے کے معنی یہ ہیں کہ یہاں کے لوگ تمام ملکوں کو فتح کریں گے اور ان کے مال اور خزانے مدینے میں پہنچ جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ شام، فارس اور رُوم کے خزانے مدینے پہنچے (مزید فرماتے ہیں کہ) مدینۂ منورہ کے نام سو (100) سے بھی زیادہ ہیں، طیبہ، طابہ، بطحٰی، مدینہ، اَبْطَح وغیرہ، ہجرت سے پہلے لوگ اسے یثرِب کہتے تھے، اس لیے کہ یہاں قومِ عَمَالِقَہ کا جو پہلا آدمی آیا اس کا نام یثرِب تھا۔ حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جو مدینۂ منورہ کو یثرب کہے وہ توبہ کرے، حضرت سَیِّدُنا امام بخاری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ جو ایک بار اسے یثرب کہے وہ بطورِ کفّارہ دس (10) بار مدینہ کہے۔ صُوفیا رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی خبیث وہاں مر کر دفن بھی ہو جائے تو فرشتے وہاں سے اس کی نعش کسی دوسری جگہ منتقل کر دیتے ہیں اور اگر کوئی وہاں کا عاشق دوسری جگہ دفن ہو جائے تو اس کی نعش مدینۂ منورہ پہنچا دیتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/ ۲۱۵-۲۱۶ ملخصاً وملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک اور اس کی شرح سے معلوم ہوا کہ جس طرح زنگ آلود لوہا اگر بھٹی میں ڈال دیا جائے، پھر مقررہ وقت پر اسے نکالا جائے تو اس پر میل کچیل کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا، اسی طرح مدینۂ طیبہ بھی اپنی پُر کیف فضاؤں میں آنے والوں کو صاف سُتھرا کر دیتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ سے بار بار وہاں جانے بلکہ وہاں پر

دفن ہونے کی بھیک طلب کرتے رہیں کہ ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑی اور کیا سعادت کی بات ہوسکتی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے محبوب شہر یعنی مدینۂ منورہ میں موت اور ہزاروں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے وجودِ مسعود کے فیوض و برکات سے مالا مال بقیعِ پاک میں دفن ہونے کی نعمت عطا فرمادے کہ وہاں پر مرنا اور جنت البقیع میں دفن ہو جانا مقدر والوں کا ہی حصہ ہے۔

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے کہ (قیامت میں جب سب کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا) سب سے پہلے میری پھر ابو بکر و عمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کی قبریں شَق ہوں گی، پھر میں جنّت البقیع والوں کے پاس جاؤں گا، تو وہ میرے ساتھ اکٹھے ہوں گے، پھر میں اہلِ مکہ کا انتظار کروں گا حتّٰی کہ حرمینِ شریفین کے درمیان انہیں بھی اپنے ساتھ کرلوں گا۔ (ترمذی، ابواب المناقب، باب (م: تابع ۱۷، ت: ۵۶)...الخ، ۵/۳۸۸، حدیث: ۳۷۱۲)

عاشقِ مدینہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدینے پاک میں مرنے اور بقیعِ پاک میں دفن ہونے کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اپنے نعتیہ دیوان "وسائلِ بخشش" میں لکھتے ہیں کہ

عطا کر دو عطا کر دو بقیعِ پاک میں مدفن مِری بن جائے تُربت یا شہِ کوثر مدینے میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک سے ہمیں یہ مدنی پھول بھی حاصل ہوا کہ مدینے شریف کو یثرب کہنا منع ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم یہ لفظ بولنے اور لکھنے سے بچیں۔ افسوس کہ اب جہالت کا دور دورہ ہے، بعض نادان مسلمان علمِ دین سے دُوری کی بنا پر مدینے پاک کا ذِکرِ خیر کرنے کے لئے قرآن و حدیث میں بیان کردہ ناموں کے بجائے لفظِ یثرِب لکھتے اور پڑھتے ہیں، حالانکہ لفظِ یثرِب

اپنے معنیٰ کے اعتبار سے کسی بھی طرح مدینے شریف کے شایانِ شان نہیں، جیسا کہ

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یثرب کا معنیٰ ہے "مصیبت و آفات کی جگہ"، چونکہ پہلے یہ جگہ بڑی بیماریوں والی تھی اس لیے یثرِب کہلاتی تھی، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی برکت سے طَیْبَہ یعنی صاف کی ہوئی زمین ہوگئی اب وہ جگہ بجائے دارُ الوَباء (یعنی مقامِ مصیبت) کے دارُ الشِّفاء بن گئی۔(مرآۃ المناجیح،۶/۲۹۴)

عاشقانِ رسول کے لئے اس لفظ سے بچنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے پاکیزہ شہر کو یثرب کہنے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **مَنْ قَالَ لِلْمَدِیْنَۃِ یَثْرِبَ فَکَفَّارَتُہٗ اَنْ یَّقُوْلَ الْمَدِیْنَۃَ عَشَرَ مَرَّاتٍ** یعنی جو شخص (غیر ارادی طور پر) مدینے کو یثرب کہہ بیٹھے اسے کفّارے کے طور پر دس (10) مرتبہ مدینہ کہنا چاہیے۔(کنز العمال،کتاب الفضائل،فضائل الامکنۃ والازمنۃ،فضائل المدینۃ...الخ،الجزء۶، ۱۲/۱۱۶، حدیث:۳۴۹۳۸)

مدینے شریف کو یثرِب کہنا تو اس قدر بُرا ہے کہ عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے مدینۂ طیّبہ کو یثرِب کہنا ناجائز و گناہ قرار دِیا ہے چنانچہ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: مدینۂ طیّبہ کو یَثرِب کہنا ناجائز و ممنوع اور گناہ ہے اور کہنے والا گنہگار۔

رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: جو مدینے کو یَثرِب کہے اُس پر توبہ واجِب ہے، مدینہ طابہ ہے، مدینہ طابہ ہے۔ علّامہ مُنَاوِی (حدیثِ پاک کی مشہور کتاب) جامعِ صغیر کی شرح میں فرماتے ہیں: اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدینۂ طیّبہ کا یَثرِب نام رکھنا حرام ہے کہ یَثرِب کہنے سے توبہ کا حکم فرمایا اور توبہ گناہ ہی سے ہوتی ہے۔(فتاویٰ رضویہ،۲۱/۱۱۶ بتغیر قلیل)

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے　　اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو
(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ”عاشقانِ رسول کی 130 حکایات“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حرمین شریفین کی برکتوں سے مالامال ہونے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف بنام **”عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں“** کا مُطالعہ فرمایئے۔ جس میں آپ نے زائرینِ مدینہ کی 51، مشہور عاشقِ رسول بزرگ حضرت سَیِّدُنا امام مالک کی 12، حاجیوں کی 42، مستورات کی 6، علمائے اَہلسنّت کی 17، جنات کی 7 اور حیوانات کی 9 عشق و محبت سے بھرپور حکایات تحریر فرمائی ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے **ھدیۃً** طلب فرما کر خود بھی پڑھئے اور زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر ثواب کی نِیَّت سے مُفت تقسیم بھی فرمایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام اپنی بَرَکتیں لُٹا رہا ہے، یہ وہ مُبارَک اَیّام ہیں کہ جن میں لاکھوں خُوش قسمت عازِمینِ حج، حج کی سعادت پا کر شہرِ مُصْطَفٰے کی زِیارت سے لُطف اَندوز ہوتے ہیں، یقیناً ذِکرِ مدینہ عاشِقانِ رسول کے دل و جان کی تسکین کا باعث ہے، عُشّاقِ

مدینہ اِس کی جُدائی میں تڑپتے اور زِیارت کے بے حد مُشتاق رہتے ہیں۔ دُنیا کی جتنی زبانوں میں جس قدر قصیدے مدینے شریف کی جُدائی اور اِس کے دیدار کی تمنّا میں پڑھے گئے، اُتنے دنیا کے کسی اور شہر کے لئے نہیں پڑھے گئے، جسے ایک بار بھی مدینے کا دِیدار ہو جاتا ہے، وہ اپنے آپ کو خُوش قسمت سمجھتا اور مدینے میں گُزرے ہوئے حَسین لمحات کو ہمیشہ کے لئے یادگار قرار دیتا ہے۔

آیئے! اب ہم عاشقانِ مدینہ کے عشق و مستی سے بھرپور واقعات سن کر اپنے دلوں میں محبتِ مدینہ کو بڑھانے اور ذکرِ مدینہ سے برکتیں پانے کی سعادت حاصل کریں:

امامِ مالک رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور تعظیمِ خاکِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دروازے پر خُراسان یا مصر کے گھوڑے بندھے ہوئے دیکھے۔ ان سے زیادہ عمدہ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے عرض کی: یہ کتنے عمدہ گھوڑے ہیں۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے میں دیتا ہوں۔ میں نے عرض کی: ایک گھوڑا آپ اپنے لئے رکھ لیں۔ تو فرمایا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ اِس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے روندوں، جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں۔ (احیاء العلوم، ۱/ ۱۱۴ ملخصًا)

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے
اللہ اکبر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک حسرت ملائکہ کو جہاں وَضعِ سَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۷)

شرحِ کلامِ رضا: پہلے شعر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ زائرِ مدینہ کو نصیحت کے مدنی پھول

دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے عاشقِ مدینہ! یاد رکھ! تُو کسی معمولی جگہ پر نہیں جارہا بلکہ مدینے کے سفر پر جارہا ہے، لہٰذا غفلت کو چھوڑ اور عشقِ رسول سے سرشار ہو کر چل اور یاد رکھ کہ راہِ مدینہ کی عظمت تو یہ ہے کہ اس پر پاؤں رکھ کر چلنے کے بجائے آنکھوں اور سر کے بل چلا جائے۔

دوسرے شعر میں سرزمینِ مدینہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اللہ اکبر! ہمارے قدم اس خاکِ پاک پر ہیں کہ جسے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدمین شریفین کا بوسہ لینے کی سعادت ملی اور جہاں پر فرشتے بھی اپنے سر رکھنے کی حسرت رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سَفَرِ مدینہ

عاشقِ ماہِ رِسالت، اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مَولانا شاہ امام اَحمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے دُوسرے سَفَرِ حج میں اَرْکانِ حَج ادا کرنے کے بعد سخت بیمار ہوگئے، مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیماری کے لمبا ہو جانے سے زیادہ مجھے سرکارِ اعظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے در کی حاضری کی فکر تھی۔ بُخار نے شدت اختیار کی لیکن میں نے اس حالت میں بھی درِ حبیب کی حاضری کا ارادہ کرلیا، مکے شریف کے علمائے کرام نے کہا کہ آپ تو شدید بیمار ہیں اور سفر بھی کافی لمبا ہے (لہٰذا اپنا ارادہ بدل دیجئے)! میں نے عَرض کی: اگر سچ پُوچھئے تو در حقیقت میرے یہاں آنے کا اصل مقصد مدینۂ منورہ کی زیارت ہے، دونوں بار اِسی نیّت سے اپنے گھر سے چلا، مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر زیارتِ مدینہ نہ ہو تو حج کا کچھ مزہ نہیں آتا۔ اُنہوں نے پھر روکا اور مجھے میری حالت یاد دلائی۔ میں نے ان کے سامنے یہ حدیثِ

پاک پڑھی: مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ[1] یعنی جس نے حج کیا اور میری (قبر کی) زِیارَت نہ کی اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔ علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے فرمایا: آپ ایک بار پہلے بھی تو زِیارَت کر چکے ہیں۔ جواباً میں نے کہا: میرے نزدیک حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ عُمر میں کتنے ہی حج کرے زِیارَت ایک بار کافی ہے بلکہ ہر حج کے ساتھ زِیارَت لازمی ہے، اب آپ دُعا فرمایئے کہ میں سَرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (کی بارگاہ) تک پہنچ جاؤں۔ رَوضَۂ اَقدَس پر ایک نِگاہ پڑ جائے اگرچِہ اُسی وَقت دَم نکل جائے۔[2]

اُس کے طفیل حج بھی خدا نے کرادیئے ۔۔۔ اصلِ مُراد حاضری اس پاک در کی ہے
کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا ۔۔۔ پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نہضَت کدھر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۳-۲۰۲)

شرح کلامِ رضا: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے نعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش"** میں ان دو (2) اشعار کے ذریعے اپنے دونوں مرتبہ کے سفرِ حج کی منظر کشی فرمائی ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دو (2) بار حج کی سعادت سے مُشَرَّف فرمایا تھا، پہلا حج فرض جبکہ دوسرا نفلی تھا، جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس مبارک سفر کے بارے میں پوچھا جاتا کہ کہاں کا ارادہ ہے تو یہ نہ فرماتے کہ بَیْتُ اللّٰہ کے حج کے لئے جارہا ہوں بلکہ فرماتے کہ حاضریِ طَیْبَہ کا ارادہ ہے، مراد یہ ہے کہ حج سے میرا مقصودِ اصلی درِ رسول کی حاضری ہے کہ یہی تو وہ در ہے کہ جس کے طفیل اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ایک نہیں بلکہ دو مرتبہ اپنے مُقَدَّس گھر کی زیارت کے شرف سے نوازا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...کشف الخفاء، حرف المیم، ۲/ ۲۱۸، حدیث: ۲۴۵۸

2 ...عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زِیارَتیں، ص۱۴۵ بتغیر قلیل

علّامہ کاظمی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور خارِ مدینہ

غزالیِ زماں حضرت علّامہ سیّد احمد سعید کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مدینۂ منوّرہ کی پہلی حاضری کے موقع پر میرے پاؤں میں ایک کانٹا چُبھ گیا، جس سے سخت تکلیف ہو رہی تھی، نکالنے لگا تو اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مکے مدینے کے کانٹوں سے محبّت یاد آگئی تو میں وہیں رُک گیا اور پاؤں سے کانٹا نہ نکالا کئی دن کے بعد خود بخود درد رُک گیا۔

(انوارِ قطبِ مدینہ، ص۵۳ بتغیر قلیل)

تاجدارِ اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا مصطفٰی رضا خان نوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نعتیہ دیوان "سامانِ بخشش" میں مدینۂ منورہ کے کانٹوں سے عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نظر میں کیسے سمائیں گے پھول جنت کے	کہ بس چکے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

(سامانِ بخشش، ص۱۳۱)

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سفرِ مدینہ

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو کئی مرتبہ سَفَرِ حج و سَفَرِ مدینہ کی سعادت حاصِل ہوئی، جن میں مجموعی طور پر جو کَیفِیَّت رہی اُسے کَمَاحَقُّہٗ تو بَیان نہیں کِیا جاسکتا البتَّہ آپ کے ایک سَفَرِ مدینہ کے مُخْتَصَر اَحوال سُنتے ہیں چنانچہ

جب مدینۂ پاک کی طرف آپ کی روانگی کی مبارَک گھڑی آئی تو ائیر پورٹ(Airport) پر عاشقانِ رسول آپ کو اَلوَداع کہنے کے لئے مَوجود تھے، مدینے کے دیوانوں نے آپ کو حلقے(یعنی دائرے) میں

لے کر نعتیں پڑھنا شروع کر دیں۔ سوز و گُداز میں ڈُوبی ہوئی نعتوں نے عُشّاق کی آتشِ عشق کو مزید بھَڑکا دیا۔ غمِ مدینہ میں اُٹھنے والی آہوں اور سِسکیوں سے فَضا سوگُوار ہوئی جارہی تھی، خود عاشقِ مدینہ اَمیرِ اَہلسنّت کی کَیفیَّت بڑی عجیب تھی۔ آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جَھڑی لگی ہوئی تھی اور آپ اپنے اِن اَشعار کے مِصداق نظر آرہے تھے کہ

آنسوؤں کی لَڑی بن رہی ہو اور آہوں سے پَھٹتا ہو سینہ
وردِ لَب ہو "مدینہ مدینہ" جب چَلے سُوئے طیبہ سفینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۸۸)

عشق و اُلفت کا یہ نِرالا انداز ہر ایک کی سمجھ میں تو آنہیں سکتا کیونکہ حاضرِیِ طیبہ کے لئے جانے والے تو عُموماً خوش ہوتے ہوئے، مبارَکبادیاں وُصول کرتے ہوئے جاتے ہیں اور یہ کوئی ناجائز بھی نہیں البتہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے کلام میں ایسے زائرینِ مدینہ کا مَدَنی ذِہن بناتے ہوئے فرماتے ہیں:

ارے زائرِ مدینہ! تُو خوشی سے ہنس رہا ہے دلِ غمزَدہ جو لاتا تو کچھ اَور بات ہوتی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۸۵)

بِالآخر اِسی مدینے کے خیال میں گم ہو جانے کے عالَم میں سَفَرِ مدینہ کا آغاز ہوا، جُوں جُوں منزِل قریب آتی رہی، آپ کے عشق کی شِدّت بھی بڑھتی رہی۔ اُس پاک سرزمین پر پَہُنچتے ہی آپ نے جُوتے اُتار لئے۔ اللہ! اللہ! مِزاجِ عشقِ رسول سے اِس قدر جان پہچان رکھنے والے کہ خُود ہی کلام میں فرماتے ہیں:

پاؤں میں جُوتا ارے! محبوب کا کُوچہ ہے یہ ہوش کر تُو ہوش کر غافل! مدینہ آگیا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۰۲)

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُس پاک سَرزمین کے آداب کا اِس قدر خیال رکھتے کہ ۱۴۰۶ھ کے سَفَرِ حج میں آپ کی طبیعت ناساز تھی۔ سَخت نزلہ ہوگیا، ناک سے شِدّت کے ساتھ پانی بِہہ رہا تھا۔ اِس کے باوُجود آپ نے کبھی بھی مدینۂ پاک کی سَرزمین پر ناک نہیں سِنکی بلکہ آپ کی ہر اَدا سے ادب کا ظُہور ہوتا۔ جب تک مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں رہے حتّی الاِمکان گُنبدِ خضرا کو پیٹھ نہ ہونے دی۔ (تعارف امیر اہلسنت، ص ۳۲ تا ۳۴ ملتقطاً) الغرض اس مبارک سفر میں گویا آپ اِن اَشعار کی عَمَلی تصویر بنے رہے:

مدینے کا سَفَر ہے اور میں نَمدیدہ نَمدیدہ   جَبِیں اَفسُردہ اَفسُردہ بدن لَرزیدہ لَرزیدہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس حج و عمرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم بہت خوش نصیب ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں دعوتِ اِسلامی کا مدنی ماحول عطا فرمایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضل و کَرم سے دعوتِ اِسلامی تبلیغِ دین کے 100 سے زائد شُعْبَہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، اِنہی شُعْبَہ جات میں سے ایک شُعْبَہ **"مجلسِ حج و عُمرہ"** بھی ہے جو حج و عُمرہ کے لئے جانے والے اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کی باقاعدہ تَربِیَت کرنے، اُنہیں بارگاہِ خُداوندی اور بارگاہِ مُصْطَفَوِی کے آداب اور ضروری مسائل سکھانے کیلئے قائم کی گئی ہے۔ اِس مجلس میں شامل تَربِیَت یافتہ مُبلّغین اِسلامی بھائی ہر سال حج کے مَوسمِ بہار میں حاجی کَیمپوں میں جاکر حاجیوں کی تَربِیَت کرتے ہیں جبکہ مُبلّغات اِسلامی

بہنیں حجّنوں کی تَربِیَت کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس مجلس کے تَحت حج وزیارتِ مدینہ کے لئے مکّے مدینے جانے والوں کو امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ کتابیں "رَفِیْقُ الْحَرَمَین" اور "رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن" بھی تحفۃً پیش کی جاتی ہیں تاکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے مہمان اور حبیبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عُشّاق اِس عِبادت کو اَحسن طریقے سے بَجالانے میں کامیاب ہو جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب ہم حُصولِ برکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے مدینے شریف کی بھی چند خُصوصیات کے مُتَعَلِّق سُن کر اپنے دل میں اس پاکیزہ شہر کی عظمت مزید بڑھانے کا سامان کرتے ہیں۔ چنانچہ

؟رُوئے زمین کا کوئی ایسا شہر نہیں جس کے اسمائے گرامی یعنی مبارک نام اتنے زیادہ ہوں جتنے مدینۃُ المنوَّرہ کے نام ہیں، حتّٰی کہ بعض عُلماء نے اس کے 100 نام تحریر فرمائے ہیں ؟مدینۃُ المنوَّرہ ایسا شہر ہے جس کی مَحَبَّت اور یاد میں دنیا میں سب سے زیادہ زبانوں اور تعداد میں قصیدے لکھے گئے، لکھے جارہے ہیں اور لکھے جاتے رہیں گے ؟اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی طرف ہجرت کی اور یہیں قیام پذیر رہے ؟اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس کا نام طابہ رکھا ؟سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب سفر سے واپَس تشریف لاتے تو مدینۃُ الْمنوَّرہ کے قریب پہنچ کر اس سے محبت اور شوق کی وجہ سے اپنی سُواری تیز کر دیتے ؟مدینۃُ المنوَّرہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قلبِ مبارک سُکون پاتا ؟یہاں کا گرد وغبار اپنے چہرۂ انور سے صاف نہ فرماتے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بھی اس سے مَنْع فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ خاکِ مدینہ میں شفاء ہے۔ (جذب

القلوب، ص ۲۲) ❓جب کوئی مسلمان زیارت کی نیّت سے مدینۃُ المنوَّرہ آتا ہے تو فرِشتے رَحمت کے تحفوں سے اُس کا استِقبال کرتے ہیں۔(جذب القلوب ص ۲۱۱) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مدینہ ٔمنوَّرہ میں مرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ❓ یہاں مرنے والے کی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شَفاعت فرمائیں گے ❓ جو وُضو کرکے آئے اور مسجدِ نَبوِی شریف میں نَماز ادا کرے اسے حج کا ثواب ملتا ہے ❓حجرۂ مبارَکہ اور منبرِ منوّر کے درمیان کی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ (یعنی جنّت کی کیاری) ہے ❓مسجدِ نَبوِی شریف میں ایک نماز پڑھنا پچاس ہزار (50,000) نمازوں کے برابر ہے (ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۷۶ حدیث ۱۴۱۳) ❓مدینہ ٔمنوَّرہ کی سرزمین پر مزارِ مصطفٰے ہے جہاں صبح و شام ستر ستر ہزار (70,000) فرشتے حاضر ہوتے ہیں ❓(عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص ۲۵۹ تا ۲۶۲ ملتقطاً)

رہیں اُن کے جلوے بسیں اُن کے جلوے
مِرا دل بنے یادگارِ مدینہ

(ذوق نعت، ص ۱۳۱)

بَیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سنا کہ:

❖ مکے مدینے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بہت سی خصوصیات سے آراستہ فرمایا ہے۔
❖ مکہ و مدینہ وہ مقدس ترین شہر ہیں کہ جن کا ذکرِ خیر رَبّ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا نیز ایک مقام پر شہر مکہ کی قسم بھی ارشاد فرمائی۔

❖ مدینے میں مرنے والے خوش نصیبوں کے لئے حدیثِ پاک میں شفاعت کی خوشخبری بیان فرمائی گئی ہے۔

❖ جب سفر سے واپسی پر مدینے شریف میں مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد ہوتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم محبتِ مدینہ کے سبب اپنی سواری کی رفتار تیز فرمادیا کرتے تھے۔

❖ خلیفۂ ثانی امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مدینے شریف میں شہادت کی دُعا مانگا کرتے تھے۔

❖ مدینۂ منورہ طاعُون کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔

❖ مکہ و مدینہ فتنۂ دجّال سے محفوظ رہیں گے۔

❖ مدینۂ منورہ ایسی انوکھی بھٹی ہے جو لوگوں کو پاک و صاف کر دیتی ہے۔

❖ علمائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے مدینۂ منورہ کو یثرب کہنا گناہ و حرام قرار دیا ہے۔

❖ مدینے شریف کو یثرب کہنے والے کے لئے حدیثِ پاک میں کفارے کے طور پر دس(10) مرتبہ مدینہ کہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اللہ تعالٰی حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کے طفیل ہمیں بھی بار بار پیارا پیارا مکہ اور میٹھا میٹھا مدینہ دکھائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی

اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تَو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 **مَدَنی پھول**" سے سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ فرمان مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: "تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ "اِثْمِد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔[2] پتّھر کا سُرمہ اِسْتِعْمال کرنے میں حَرَج نہیں اور سیاہ سُرمہ یا کاجَل زینت کی نِیَّت سے مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔[3] سُرمہ سوتے وقت اِسْتِعْمال کرنا سُنَّت ہے۔[4] سُرمہ استعمال کرنے کے تین (3) منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (2) کبھی دائیں (یعنی سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (یعنی اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 ... ابن ماجہ، ۴/۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷

3 ... فتاوٰی ھندیۃ، ۵/۳۵۹

4 ... مرآۃ المناجیح، ۶/۱۸۰

میں لگایئے۔[1] اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ یاد رکھئے! تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۷۰-۲۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] ... شُعَبُ الْاِیمان، ۵/۲۱۸-۲۱۹

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فَضِیلت

سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ (یعنی جُمُعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔[1]

ذات ہوئی اِنتِخاب وَصف ہوئے لاجواب نام ہوا مُصطَفٰی تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے

[1] ...ابن عساکر، علی بن محمد بن احمد بن ادریس...الخ، ۱۴۲/۴۳، رقم: ۵۰۱۲

ہیں۔فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ؟ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ؟ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ؟ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ؟ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ؟ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ان سے تو فرشتے بھی حیا کرتے ہیں

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ ایک بار رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری چادر اوڑھے ہوئے اپنے بستر میں جلوہ فرما تھے۔اسی دوران ابوبکر (صدیق) (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کو اجازت دے دی، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کی ضرورت پوری فرما دی اور وہ چلے گئے جبکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چادر میں اسی حال

میں تشریف فرما رہے، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے (حضرت) عمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے اجازت طلب کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اجازت دے دی اور ان کی ضرورت بھی پوری فرمادی تو وہ بھی چلے گئے جبکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چادر میں اسی حال میں تشریف فرما رہے، پھر (حضرت) عثمان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے آنے کی اجازت طلب کی تشریف لائے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور (سَیِّدَہ) عائشہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) سے فرمایا: اپنی چادر لے لو! پھر (حضرت) عثمان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی حاجت پوری کی تو وہ بھی چلے گئے، (اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت) عائشہ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! ابوبکر اور عمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما) کی آمد پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ویسا اہتمام نہیں فرمایا جیسا (حضرت) عثمان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے لیے فرمایا؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: عثمان بہت حیا دار شخص ہے، اگر اُسے اسی حال میں اجازت دے دیتا تو یہ اندیشہ تھا کہ اُس کی ضرورت پوری نہ ہوتی، (یعنی وہ بغیر بات کیے واپس چلے جاتے۔) (مسلم، باب فضائل عثمان ابن عفان، ص:۱۳۰۷، حدیث:۲۴۰۲)

یا اِلٰہی دے ہمیں بھی دولتِ شرم و حیا
حضرتِ عثماں غنیِ با حیا کے واسطے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے ہمارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تَرْبِیَت یافتہ پیارے صحابی حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی ذُو النُّورَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کس قدر شرم و حیا والے تھے کہ خود شرم و حیا کے پیکر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی آپ کی حیا کا احترام فرماتے اور اللہ تعالیٰ کے مَعْصُوم فرشتے بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے حیا کرتے تھے۔ حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عامر بن

ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں (محاصرے کے دن) ہم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے نہ تو زمانۂ جاہلیت میں کبھی بدکاری کی تھی اور نہ ہی اسلام قبول کرنے کے بعد۔ (بلکہ) اسلام قبول کرنے کے بعد میری حیاء میں مزید اضافہ ہوا۔" (سنن النسائی، کتاب المحاربۃ، باب ذکر ما یحل بہ دم المسلم، الحدیث ۴۰۲۴، ص ۲۳۵۱، مختصرا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی ذُوالنُّورین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بہت ہی پیارے وصف "شرم و حیا" کے بارے میں ایمان افروز واقعہ سُنا، 18 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یومِ عُرس، یومِ شہادت منایا گیا۔ آیئے! اِسی مناسبت سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مبارکہ کی چند جھلکیاں سُنتے ہیں:

♣ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام "عثمان" کُنیت "ابوعَمرو" اور القابات "جامِعُ القرآن اور ذُوالنّورین" ہیں ♣ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خُلَفائے راشِدین میں تیسرے خلیفہ ہیں ♣ سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی 2 شہزادیاں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نکاح میں یکے بعد دِیگرے آئیں ♣ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شکل و صورت میں حضرت سیدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت مشابہ تھے ♣ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان میں آیاتِ قرآنی نازل ہوئیں ♣ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فِرشتے بھی حیا کرتے تھے ♣ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے راہِ خدا میں 2 مرتبہ ہجرت فرمائی ♣ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہت بڑے تاجر اور بے حد سخی تھے ♣ نبیِ رحمت، مالکِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جنّت کی خوشخبری سُنائی ♣ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے 82 سال کی عمر پائی۔ ♣ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بڑی ہی مظلومیت کے ساتھ، روزے کی حالت میں تلاوتِ قرآن کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرمایا۔

رکھا محصور ان کو بند ان پر کر دیا پانی
شہادت حضرتِ عثمان کی بے شک ہے لاثانی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص584)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی آقا کی شرم وحیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ جب آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایک صحابی کی شرم وحیا کا یہ عالم ہے تو خود شرم وحیا کے پیکر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیا کا عالم کیا ہو گا، چنانچہ مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شرم وحَیا کے مُتَعَلِّق مشہور صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا ابُوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِ اکرم، رسولِ مُحتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے بھی زیادہ شرمیلے تھے جیسی کنواری لڑکی اپنے پردے میں شرمیلی ہوتی ہے۔(مشکاۃ،کتاب احوال القیامۃ...الخ، ۲/۳۶۵، حدیث:۵۸۱۳)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیث کی شرح میں ارشاد فرماتے ہیں: کنواری لڑکی کی جب شادی ہونے والی ہوتی ہے تو اسے گھر کے ایک گوشے میں بٹھا دیا جاتا ہے۔ اسے اردو میں مایوں بٹھانا کہا جاتا ہے، اس زمانہ میں لڑکی بہت ہی شرمیلی ہوتی ہے، گھر والوں سے بھی شرم کرتی ہے، کسی سے کُھل کر بات نہیں کرتی، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شرم اس سے بھی زیادہ تھی، حیا انسان کا خاص جوہر ہے جتنا ایمان قوی (ہو گا) اتنی حیا (بھی) زیادہ ہو گی۔

(مرآۃ المناجیح،۸/۷۳)

آقا کی حیا سے جُھکی رہتی نظر اکثر　　　آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش، ص ۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً زندگی میں انسان کو تین حالتوں سے گزرنا پڑتا ہے (1) بچپن (2) جوانی اور (3) بڑھاپا۔ بچپن میں انسانی طبیعت کھیل کُود کی جانب مائل ہوتی ہے، بڑھاپے میں اعضا کمزور پڑ جاتے ہیں، بیماریاں گھیر لیتی ہیں، گناہ کی جانب رُجحان کم ہو جاتا ہے اور عبادت کی طرف رغبت پیدا ہو جاتی ہے، جبکہ جوانی زندگی کا وہ اَہم دَور ہے کہ جس میں انسانی طبیعت پر نفسانی خواہشات کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے، چونکہ زندگی کے اس حصّے میں اعضائے جسم سلامت و تندرست ہوتے ہیں تو نوجوان **"جوانی دیوانی ہوتی ہے"** کے مصداق بن کر اپنے مقصدِ حیات کو بھول جاتے ہیں اور زندگی کے ان قیمتی لمحات کو رضائے الٰہی والے کاموں میں گزارنے کے بجائے بے حیائی کے کاموں میں برباد کر دیتے ہیں۔ لہٰذا نوجوان نسل کو بے حیائی کی تباہی سے بچانے کے لئے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کی مثالی زندگی ایک آئیڈیل کی حیثیت رکھتی ہے، ان نیک ہستیوں کو نفس و شیطان لاکھ برائی پر اُبھارتا مگر یہ نفوسِ قُدسیہ بھری جوانی میں بھی حیا کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھتے اور اس کے صلے میں اللہ تعالٰی کی بارگاہ سے انعام واکرام کے مُستَحِق قرار پاتے۔ آیئے! ایسے ہی ایک باحیا نوجوان کی ایمان افروز حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

بے شک مجھے دو (2) جنّتیں عطا کی گئیں

حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانۂ مبارک میں ایک نوجوان بہت متقی و

پرہیز گار و عبادت گزار تھا۔ حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی اس کی عبادت پر تعجب کیا کرتے تھے۔ وہ نوجوان نمازِ عشاء مسجد میں ادا کرنے کے بعد اپنے بوڑھے باپ کی خدمت کرنے کے لئے جایا کرتا تھا۔ راستے میں ایک خوبصورت عورت اسے اپنی طرف بُلاتی تھی، لیکن یہ نوجوان اس پر توجہ دیئے بغیر نگاہیں جھکائے گزر جاتا۔ آخر کار ایک دن وہ نوجوان شیطان کے وسوسے اور اس عورت کی دعوت پر بُرائی کے ارادے سے اس کی جانب بڑھا، لیکن جب دروازے پر پہنچا تو اسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانِ عالیشان یاد آگیا: پارہ 9، سُوْرَۃُ اَعْرَاف، آیت نمبر 201

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ (پ ۹، الاعراف ۲۰۱)

اس آیتِ مُبارکہ کے یاد آتے ہی اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اس قدر غالب ہوا کہ وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر گیا۔ جب یہ بہت دیر تک گھر نہ پہنچا تو اس کا بوڑھا باپ اسے تلاش کرتا ہوا وہاں پہنچا اور لوگوں کی مدد سے اسے اُٹھوا کر گھر لے آیا۔ ہوش آنے پر باپ نے تمام واقعہ دریافت کیا، نوجوان نے پورا واقعہ بیان کر کے جب اس آیتِ پاک کا ذکر کیا، تو ایک مرتبہ پھر اس پر اللہ تعالیٰ کا شدید خوف غالب ہوا، اس نے ایک زور دار چیخ ماری اور اس کا دَم نکل گیا۔ راتوں رات ہی اس کے غسل اور کفن دَفن کا اِنتظام کر دیا گیا۔ صبح جب یہ واقعہ حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس کے باپ کے پاس تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس سے فرمایا کہ ہمیں رات کو ہی اطلاع کیوں نہیں دی، ہم بھی جنازے میں شریک ہو

جاتے ؟اس نے عرض کی ، امیر ُالمو منین ! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے آرام کا خیال کرتے ہوئے مُناسب معلوم نہ ہوا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے فرمایا کہ مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔وہاں پہنچ کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی: پارہ27، سُوۡرَۃُ رَحۡمٰن، آیت نمبر46

وَ لِمَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ (پ۲۷، الرحمن ۴۶)		ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے ربّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنّتیں ہیں۔

تو قبر میں سے اس نوجوان نے بلند آواز کے ساتھ پُکار کر کہا: یا امیر المو منین ! بے شک میرے رَبّ تعالیٰ نے مجھے دو جنّتیں عطا فرمائی ہیں۔ (شرح الصدور، ص ۲۱۳)

فرما کے شفاعت مِری اے شافعِ محشر!
دوزخ سے بچا کر مجھے جنّت میں بسانا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص354)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ والوں کا عالَمِ جوانی میں بھی عبادات بجالانے اور بے حَیائی سے بچنے کا کس قدر پختہ مدنی ذِہن بنا ہوا تھا کہ جوانی میں بھی اکثر اوقات عبادتِ الٰہی اور والدین کی خدمت میں بسر ہوتے تھے، یہ حضرات شیطانی چالوں سے ہر دَم ہوشیار رہتے، اسی وجہ سے گُناہ پر قُدرت کے باوُجود بھی اپنی نگاہوں کی حفاظت کرتے اور اپنا پاک دامن بے حیائی والے کاموں سے داغدار ہونے سے بچایا کرتے تھے۔ یاد رکھئے! شیطان مسلمان کا ازلی دشمن ہے اس کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کو نیک لوگوں کے راستے سے ہٹا کر برائیوں کی راہ پر لگا دے تاکہ

معاشرے سے حیا کا وجود مٹ جائے اور بے شرمی و بے حیائی زیادہ سے زیادہ عام ہوتی چلی جائے۔ لہٰذا عقلمند کو چاہیے کہ وہ شرم و حیا کے ان علمبرداروں یعنی اسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھے اور شیطانِ لعین کے خلاف جنگ جاری رکھے اور ہر گز ہر گز شیطان کے بہکاوے میں نہ آئے۔

شیطان کے خلاف جنگ۔۔۔جاری رہے گی ♣♣ شیطان کے خلاف جنگ۔۔۔جاری رہے گی
شیطان کے خلاف جنگ۔۔۔جاری رہے گی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ تعالٰی نے مسلمانوں کو شیطان کی پیروی سے منع فرمایا ہے، چنانچہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 169 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ (پ ۲، البقرۃ: ۱۶۸-۱۶۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تو تمہیں یہی حکم دے گا بدی اور بے حیائی کا اور یہ کہ اللہ پر وہ بات جوڑو جس کی تمہیں خبر نہیں۔

شیطان کا کام کیا ہے؟

ان آیات کے تحت تفسیر میں ہے کہ شیطان کا کام ہی یہ ہے کہ وہ لوگوں کو برائی کی طرف بلائے، کفر و شرک کی طرف، اللہ تعالٰی کے متعلق غلط عقائد منسوب کرنے کی طرف یا اس کے حلال کردہ کو حرام کہنے اور اس کے حرام کردہ کو حلال کہنے کی طرف، بُرے کاموں مثلاً جھوٹ، غیبت، چغلی، وعدہ

خلافی، بُہتان، لڑائی فساد، حسد، بغض وکینہ وغیرہ چیزوں کی طرف بُلائے۔یونہی بے حیائی کے کام گانے، باجے، فلمیں، ڈرامے، ناچ، بدنگاہی، فحش گفتگو، گندی باتیں ،ناجائز تعلقات، بُری نیت سے دیکھنا، چھُونا، بدکاری وغیرہ گناہوں کی طرف بُلانا شیطان کا کام ہے۔افسوس کی بات ہے کہ آج کل ان بُرائیوں میں سے بہت سی چیزوں کی طرف بلانے میں گھر والوں اور دوست احباب، گھر، بازار، معاشرہ، افسر وغیرہ کا تعاون یا ترغیب ہوتی ہے۔

فی زمانہ اس ترقی یافتہ دور میں بے حیائی وبے شرمی کی ایسی کئی مثالیں مَوْجُود ہیں کہ ایک باپ اپنی بیٹی اور شوہر اپنی بیوی جنہیں ان کو غیر مردوں سے پردہ کرواناتھا، وہ خود ہی شادی بیاہ ودیگر تقریبات میں غیر مردوں سے باپ اپنی بے پردہ بیٹی کا یوں تعارف کرواتا ہے کہ **"ان سے ملیئے یہ میری بیٹی ہے۔"** شوہر کہتا ہے **"یہ میری بیوی(Wife)ہے۔"** اور پھر وہ اجنبی شخص بھی بے شرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا اور بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے کہتا ہے **"آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔"** لوگوں کے اس انداز سے تو گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے معاشرے سے شرم وحیا ختم ہی ہوچکی ہے۔ ایسے لوگوں کی مذمّت کرتے ہوئے نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں، جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنّت حرام فرمادی ہے ،ایک وہ شخص جو ہمیشہ شراب پیئے، دوسرا وہ شخص جو اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرے اور تیسرا وہ دَیُّوث جو اپنے گھر والوں میں بے غیرتی کے کاموں کو برقرار رکھے۔(مسند احمد ۲ /۳۵۱حدیث ۵۳۷۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی اور اپنے گھر والوں، عزیزوں ،رشتہ داروں اور تمام مسلمانوں کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے اور انہیں اسلامی تعلیمات کے مطابق شرعی پردہ کرنے کا

ذہن دینا چاہیے کیونکہ اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو عورت کی عزّت و عِصْمَت کا محافظ ہے، جبھی تو اسے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہوئے، امورِ خانہ داری کے ساتھ ساتھ بچوں کی اچھی تعلیم وتربیت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں پارہ 22 سُوْرَۃُ اَحْزَاب کی آیت نمبر 33 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى (پ۲۲،الاحزاب:۳۳)		تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے: پارہ 18، سُوْرَۃُ نُوْر، آیت نمبر 31

وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ ۪ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ (پ۱۸،النور:۳۱)		تَرجَمۂ کنزالایمان: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاشرے کے بگاڑ اور سُدھار میں عورت کا ایک بہت بڑا کردار ہوتا ہے، مثلاً اگر عورت نیک، پرہیز گار اور حیادار ہو گی تو یہی خوبیاں اس کی نسلوں میں بھی منتقل ہوں گی لہٰذا عورتوں کو چاہیے کہ وہ ناجائز فیشن اپنانے، بلاضرورت شاپنگ سینٹروں، بازاروں، مخلوط تفریح گاہوں، مخلوط تعلیمی اداروں اور بے حیائی کے مقامات کی زینت بننے کے بجائے اُمَّہَاتُ الْمُؤمِنِین اور آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شہزادیوں بالخصوص شہزادیِ کونین، خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی پاکیزہ سیرت وکردار سے سبق حاصل کرتے ہوئے چادر اور چار دیواری میں رہنے کو اپنی عادت میں

شامل کریں، کیونکہ یہی وہ مقدّس ہستیاں ہیں کہ صحبتِ مصطفےٰ کی بدولت جن میں حیا کا مادہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ خُصوصاً آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لاڈلی شہزادی خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کی حیا کا عالَم تو اِنتہائی قابلِ دید اور لائقِ تقلید ہے۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کی بے مثال شرم وحیا پر مشتمل ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

خاتونِ جنّت کا پردہ

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد خاتونِ جنّت، شہزادیِ کونَین، حضرت سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا پر غمِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِس قَدَر غَلَبہ ہوا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کے لَبوں کی مسکراہٹ ہی خَتْم ہوگئی! اپنے وِصال سے قبل صِرف ایک ہی بار مُسکراتی دیکھی گئیں۔ اِس کا واقِعہ کچھ یوں ہے کہ حضرت سیِّدَتُنا خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کو یہ تشویش تھی کہ میں نے عُمر بھر تو غیر مَردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے، اب کہیں بعدِ وفات میری کَفَن پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا نے کہا: میں نے حَبشہ میں دیکھا ہے کہ جَنازے پر دَرَخْت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈولی کی سی صُورَت بنا کر اُس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر اُنہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑ کر اُس پر کپڑا تان کر سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کو دِکھایا۔ آپ بَہُت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔ بس یہی ایک مسکراہٹ تھی جو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہِری کے بعد دیکھی گئی۔ (جذب القلوب الی دیار المحبوب، ص۱۵۹)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! چشمِ فلک نے حیا کا ایسا انوکھا نظارہ شاید ہی کہیں اور دیکھا ہو گا، باوجود یہ کہ

وصالِ مُصْطَفٰے کے بعد عمر بھر غمِ مصطفٰے کا غلبہ رہا، مگر اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا نے آخری سانس تک حیا کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کو فقط یہی فکر دامن گیر رہی کہ کہیں مرنے کے بعد میرے کفن پر کسی غیر مرد کی نظر نہ پڑ جائے۔

اسی طرح صحابیہ ٔ رسول حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ خلاّد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کا واقعہ ہے کہ ایک جنگ میں ان کا بیٹا شہید ہو گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا ان کے بارے میں معلومات حاصِل کرنے کیلئے چِہرے پر نِقاب ڈالے باپردہ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضِر ہوئیں، اِس پر کسی نے حیرت سے کہا: اِس وقت بھی آپ نے مُنہ پر نِقاب ڈال رکھا ہے! کہنے لگیں: **میں نے بیٹا ضَرور کھویا ہے، حیا نہیں کھوئی۔**

(سُنَنُ اَبِی دَاو، دج ۳ص ۹ حدیث ۲۴۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! پردے کا اہتمام کہ بیٹا شہید ہو جانے کے باوُجُود سیِّدَتُنا اُمِّ خلاّد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا نے "پردہ" برقرار رکھا۔ مگر افسوس! فی زمانہ مغربی تہذیب سے متاثر ہوکر ہمارے معاشرے میں پردے کو مَعَاذَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ بوجھ سمجھنا شروع کر دیا ہے ۔ یادرکھئے! شیطان یہی چاہتا ہے کہ کسی طرح عورت کو بے پردہ کرکے شرم و حیا کو سَرِ بازار تار تار کر دیا جائے اور مردوں کو بدنگاہی کی آفت میں ڈال کر انہیں بھی ناراضیِ ربِّ قہار اور جہنم کے عذاب کا سزاوار بنادیا جائے، جبھی تو شیطان اور اس کے پیروکاروں نے پہلے یہ نَعرہ بُلَند کیا کہ "مرد وعورت شانہ بشانہ چلیں، اس کی نُحُوست یہ ظاہر ہوئی کہ گھر کی چاردیواری میں مَحفوظ عورت بے پردہ ہو کر گھر سے باہر نکل آئی اور کچھ مدّت بعد ہی یہ جملہ بھی سننے کو ملا کہ لیڈیز فرسٹ(Ladies First)یعنی "پہلے خواتین"۔یعنی پہلے تو عورت کو مرد کے ساتھ کندھے سے کَندھا مِلا کر کھڑا کیا اور پھر

ایک قدم اور آگے پہنچا دیا۔ ہماری خواتین یہ سمجھنے لگیں کہ اس جُملے کے ذریعے معاشرے میں ہمیں عِزت و قار دیا جارہا ہے حالانکہ اس جُملے کا مَقْصَد اس صِنفِ نازُک کو بے وُقُوف بنا کر اس کے حُسن و جَمال کو اپنے مالی فَوائد کے حُصُول کا ذِرِیعہ بنانا ہے، جس کا مُظَاہَرہ فیشن شَوز (Fashion Shows)، بِل بورڈز (Billboards) اور اِشْتِہارات (Advertisement) کے ذریعے سرِ عام ہوتا ہے۔ اسی طرح دفتروں (Offices)، بینکوں (Banks) اور ہسپتالوں (Hospitals) غرض جہاں جائیں بِالخُصُوص اِسْتِقْبالِیَہ (Receptions) پر ماڈَرن لڑکیوں (Modern Girls) کو ہی رکھا جاتا ہے تاکہ لوگوں کی توجہ حاصل کرکے اپنے کاروبار (Business) کو تَرَقّی دی جائے بلکہ اب تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نوجوان عورتوں سے ہاتھ مِلانے (Handshake) تک کو بُرا مَحْسُوس نہیں کیا جاتا۔ آیئے! سُنیے، اگر کوئی بے شرم و بے حیا کسی غیر عورت سے ہاتھ مِلاتا ہے تو اُس کی آخرت میں کیا سزا ہے چنانچہ

غیر عورت سے ہاتھ ملانے کی سزا:

شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا فرمانِ عبرت نشان ہے:** جس نے کسی اَجنبیہ عورت سے مصافحہ کیا (یعنی ہاتھ ملایا) وہ بروزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کا ہاتھ آگ کی زنجیر سے گردن کے ساتھ بندھا ہوگا۔ (نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں، ص38)

کرلے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی
آخرت میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عورت کا مختلف اداروں میں بے پردہ جاب (job) کرنے، باریک

لباس پہن کر بازاروں اور تفریح گاہوں کا رخ کرنے سے بے شرمی و بے حیائی مزید بڑھتی جارہی ہے اوراس بے پردگی کی وجہ سے مَردوں میں بدنگاہی بھی عام ہوتی جارہی ہے۔ آج ہمارے نوجوان بدنگاہی کے عادی ہوتے چلے جارہے ہیں، وہ اپنے اس گندے مَقصد کی خاطِر گلی محلوں، بازاروں، شاپنگ سینٹروں، تفریح گاہوں، سکولوں، کالجوں الغرض جہاں جہاں بے پردہ عورتوں کا مجمع ہوتا ہے، وہاں مارے مارے پھرتے، خوب بدنِگاہی کرتے اور اپنی دنیا و آخرت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! عورت کو گندی نظر سے دیکھنا انسان کا نہیں بلکہ شیطان کا کام ہے۔ آیئے بدنگاہی کی مذمت پر تین (3) فرامینِ مصطفے سنتے ہیں:

1. **اَلْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَھَا الشَّیْطَانُ۔** عورت عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے۔(ترمذی، ۲/ ۳۹۲، حدیث:۱۱۷۶)
2. **زِنَا الْعَیْنِ النَّظَرُ۔** آنکھوں کی بدکاری دیکھنا ہے۔(ابو داود، کتاب النکاح، باب فی مایؤمر به من غض البصر، ۲/ ۳۵۸، حدیث: ۲۱۵۲)
3. اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حلاوت نشان ہے کہ حدیثِ قُدسی ہے: نظر ابلیس کے تِیروں میں سے زہر میں بُجھا ہوا ایک تِیر ہے، پس جو شخص میرے خوف سے اسے ترک کردے تو میں اسے ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پائے گا۔(معجم الکبیر، ۱۰/ ۱۷۳، حدیث: ۱۰۳۶۲)

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی **مِنْھَاجُ الْعَابِدِیْن** میں فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے منقول ہے کہ خود کو بدنِگاہی سے بچاؤ کیونکہ بدنِگاہی دل میں

شہوت کا بیج بوتی ہے، پھر شہوت بدنِگاہی کرنے والے کو فتنہ میں مبتلا کر دیتی ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے احادیثِ مُبارکہ میں بدنگاہی کی کیسی مذمت بیان کی گئی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اس عادتِ بد سے توبہ کریں اور اس سے چھٹکارا پانے کی کوشش بھی کریں ورنہ یاد رکھئے! کہ بدنگاہی انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی، اس کی وجہ سے بندہ نہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی مول لیتا ہے بلکہ ہر وقت اس کے دل و دماغ پر شیطان سوار رہتا ہے، عجیب سی بے سکونی اور نفسانی خواہشات وخیالات غالب رہتے ہیں اور بندہ نفس کی تسکین کیلئے مزید ہلاکت خیز گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ آیئے! بزرگانِ دین کی شرم وحیا اور نظر کی حفاظت کے مزید واقعات سنتے ہیں۔

منقول ہے: حضرتِ سیِّدُنا اَسْوَد بن کُلْثُوم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت ہی باحیا اور صالح نوجوان تھے۔ چلتے وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نگاہیں ہمیشہ اس طرح جھکی رہتیں کہ پاس سے گزرنے والوں کی بھی خبر نہ ہوتی۔ اس وَقْت گھروں کی دیواریں اتنی بلند نہ ہوتی تھیں۔ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گھروں کے قریب سے گزر رہے تھے کہ کسی عورت نے دوسری عورتوں سے کہا: جلدی سے گھروں کے اندر چلی جاؤ، ایک نوجوان آرہا ہے۔ یہ سُن کر دوسری عورتوں نے کہا: ارے! یہ تو حضرتِ سیِّدُنا اَسْوَد بن کُلْثُوم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں، ان کی نظریں تو زمین سے اُٹھتی ہی نہیں پھر یہ کسی غیر عورت پر نظر کیونکر ڈالیں گے۔ (عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ والسبعون بعد الثلاثمائۃ، ص۳۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آئندہ کبھی بھی اُوپر نہ دیکھوں گا

---

1 منہاج العابدین، تقویٰ الاعضاء الخمسۃ، الفصل الاول: العین، ص ۶۲

حضرت سیِّدُنا مُجَمِّع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ اوپر کی طرف دیکھا تو ایک چھت پر موجود کسی عورت پر نظر پڑ گئی۔ فوراً نِگاہ جُھکا لی اوراِس قَدَر پَشیمان ہوئے کہ عہد کر لیا آئندہ کبھی بھی اُوپر نہ دیکھوں گا۔(احیاء العلوم،۵/۱۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شرم وحیا بہت پیارا وصف ہے، مگر بد قسمتی کے ساتھ آج کے دور میں گناہوں کے نِت نئے انداز نے گویا کہ غیرت کا جنازہ نکال دِیا ہے۔ شرم وحیا کی چادر تار تار ہوتی چلی جا رہی ہے، جوان لڑکے اور لڑکیوں کی دوستیاں، مخلوط تعلیمی اِداروں(Co-Education) میں ایک ساتھ "اعلیٰ تعلیم" حاصل کرنے کے نام پر غیرتِ ایمانی ختم ہوتی جا رہی ہے، موبائل، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا(Social Media) کے ذریعے نہ جانے کس کس غیر شرعی انداز سے ایک دُوسرے سے روابط قائم کرکے آخرت کی بربادی کا سامان اکٹھا کیا جارہا ہے۔ جی ہاں! اب نوبت صرف ایک دُوسرے سے بات کرنے تک نہیں بلکہ ایک دُوسرے کو تصویریں بھیجی جاتی ہیں، اب تو معاذاللہ عَزَّ وَجَلَّ کئی موقعوں مثلاً عیدِ سعید پر تو کبھی جشنِ آزادی کے نام پر، کبھی غیر مسلموں کی نقّالی کرتے ہوئے "ویلنٹائن ڈے" کے نام پر تو کبھی "اپریل فُول" کے نام پر، کبھی "پتنگ بازی" کے نام پر تو کبھی بچے کی سالگرہ کے نام پر اہتمام کے ساتھ گانے باجے سُنے جاتے ہیں، گویا کہ بے شرمی و بے حیائی عُروج پر ہوتی ہے، معاذاللہ عَزَّ وَجَلَّ بے پردہ عورتیں بن سنور کر دعوتِ نظارہ پیش کر رہی ہوتی ہیں۔ اب تو سفر چاہے بس میں ہو یا ٹرین میں، کوچ میں ہو یا ہوائی جہاز میں، ہر جگہ بے شرمی و بے حیائی کے مناظر سے اپنے آپ کو بچانا اِنتہائی دُشوار ہو گیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے، زبان، آنکھ، کان اور جسم کے دیگر اعضاء کا قُفلِ مدینہ نصیب فرمائے۔

دوزخ کی کہاں تاب ہے کمزور بدن میں

ہر عُضْو کا عطارؔ لگا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص95)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آنکھوں سے پیاری رضائے الٰہی

اپنے زمانے کے مشہور ولی حضرت سَیِّدُنا یونس بن یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جوان تھے، اکثر وقت مسجد میں ہی گزارتے تھے ایک مرتبہ مسجد سے گھر آتے ہوئے اچانک ایک عورت پر نظر پڑی اور دل اس طرف مائل ہوا لیکن پھر فوراً ہی شرمندہ ہو کر تائب ہوئے اور بارگاہِ الٰہی میں یوں دعا کی: ”اے میرے پاک پروردگار! آنکھیں اگرچہ بہت بڑی نعمت ہیں، لیکن اب مجھے خطرہ محسوس ہونے لگا ہے کہ کہیں یہ میری ہلاکت کا باعث نہ بن جائیں اور میں ان کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤں، میرے مالک! تُو میری بینائی سلب کر لے چنانچہ ان کی دعا قبول ہوئی اور وہ نابینا ہو گئے۔ (عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ والاربعون بعد المائۃ، ۱۶۵)

گناہوں سے بھرپور نامہ ہے میرا
مجھے بخش دے کر کرم یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص110)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے ہمارے اسلاف کیسی شرم وحیا والے تھے کہ اگر کسی عورت پر اچانک نظر پڑ جاتی تو فوراً نظریں جھکا لیتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرتے،

مگر افسوس اولیاءُ اللہ کو ماننے والے، ان کے ایصالِ ثواب کے اجتماعات کرنے والے تو بہت ہیں، مگر ان کی سیرتِ مبارکہ پر عمل کی کوشش کرنے والے تو کم اور بہت ہی کم ہیں، نگاہوں کی حفاظت کرنے والے بہت کم ہیں، شرم وحیا کے پیکر بہت کم ہیں، "اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے" یہ توجہ رکھنے والے بہت کم ہیں، "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ فرما رہے ہیں" یہ توجہ رکھنے والے بہت کم ہیں، آخرت کا خوف رکھنے والے بہت کم ہیں، اُخروی عذابات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے گناہوں سے بچنے والے بہت کم ہیں، نگاہوں کی حفاظت کا ذہن رکھنے والے تو بہت کم کم اور کم ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دورِ حاضر میں اَسلاف کی سیرت پر نہ صرف خود عمل کرتے ہیں بلکہ اپنے متعلقین ومریدین ومحبین کو بھی ان نیک ہستیوں کی پیروی کی ترغیب دلاتے ہوئے خوفِ خدا، شرم وحیا اور نگاہوں کی حفاظت کا مدنی ذہن دیتے رہتے ہیں، چنانچہ

ایک مرتبہ عرب امارات سے بابُ المدینہ (کراچی) تشریف لانے سے قبل آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نگاہ کی حفاظت سے متعلق انفرادی کوشش پر مشتمل ایک ای میل E.Mail اپنے بڑے شہزادے اور جانشین حضرت مولانا الحاج ابو اسید عبید رضا عطاری مدنی مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کو بھیجی، جس کا کچھ حصہ پیشِ خدمت ہے:

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب P.I.A کے ذریعے رات تقریباً 12 بجے روانگی ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رات کے تین (3) بجے باب المدینہ کے ائیر پورٹ (Air port) پر اُتر جائیں گے۔ چونکہ ائیر پورٹ (Air port) پر بے پردہ عورتوں سے بھرا گندا سا ماحول ہوتا ہے، اس

لئے ذہن یہ بن رہا ہے کہ میں کسی کو بھی ایئرپورٹ(Air port) آنے کا نہ کہوں کہ کہیں میرے کہنے کے سبب وہ آئیں اور بدنگاہیوں سے نہ بچ پائیں اور کہیں آخرت میں مجھے بھی اس کا حساب نہ دینا پڑ جائے کہ تُو جب حالات سے واقف تھا کہ ہر ایک آنکھوں کا قفلِ مدینہ نہیں لگا پائے گا تو اپنے نفس کو خوش کرنے کیلئے لوگوں کو مطار(ایئرپورٹ) پر کیوں جمع کرتا رہا؟ آہ! حساب کے سامنے کی تاب نہیں، میں نے سارے گناہوں سے بار بار توبہ کی ہے، آپ کو گواہ رکھ کر بھی توبہ کرتا ہوں۔ استقامت کی دعا فرمادیجئے۔ (لیکن) حارِسین (حفاظتی اُموروالوں) کی آمد ہماری مجبوری ہے، زہے نصیب کہ صرف گاڑیوں کے ڈرائیور اور حارسین تشریف لائیں اور وہ بھی کارپارکنگ کی جگہ تشریف رکھیں۔ (انفرادی کوشش، ص۱۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ آنکھوں کی حفاظت کے معاملے میں کس قدر حساس(Sensitive) طبیعت کے مالک ہیں کہ اپنی آمد کے استقبال کے لئے آنے کی خواہش رکھنے والے عاشقانِ رسول کو ایئرپورٹ کے حیاسوز ماحول کے پیشِ نظر اپنی روانگی سے قبل ہی ایئرپورٹ نہ آنے کی ترغیب ارشاد فرمائی بلکہ نہ آنے کی وجہ بھی بتادی کہ اس مقام پر بدنگاہی سے بچنا انتہائی دُشوار ہوتا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلافِ کرام کی شرم وحیا کا صدقہ پانے اور بے حیائی کی آفت

سے پیچھا چھڑانے کیلئے اپنی گلی محلے میں نیکی کی دعوت کو عام کیجئے، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا وہ عظیم الشّان کام ہے کہ جسے حدیثِ مبارکہ میں جِہاد کی قسموں میں (شمار کیا گیا) (حِلْیَۃُ الْاَولیاء، محمد بن سوقۃ، ۵/۱۱، حدیث: ۶۱۳۰ ماخوذاً) جبکہ ایک اور حدیثِ پاک میں نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے والے کو بہتر لوگوں میں شمار فرمایا گیا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، ۶/۲۲۰، حدیث: ۷۹۵۰ ماخوذاً)

آیئے! بطورِ ترغیب **"علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** پر مشتمل ایک مَدَنی بہار سنئے اور اپنے اندر نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ بیدار کرنے کی کوشش کیجئے چنانچہ

نیّت صاف منزل آسان

علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت "کے دَوران عاشقانِ رسول کا ایک شرابی سے آمنا سامنا ہوگیا، عاشِقانِ رسول نے اُس پر خُوب اِنفرادی کوشش کی تو وہ ہاتھوں ہاتھ اُن کے ساتھ چل پڑا، عاشقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے اسے گناہوں سے سچی توبہ، داڑھی مُبارَک، سبز عمامے کے تاج اور مَدَنی لباس کی توفیق نصیب ہوئی، 6 دن مَدَنی قافِلے میں سفر کر سکا، مزید 92 دن کے لئے نیّت کی مگر سفر کے اَخراجات نہ تھے۔ اس کے ایک رشتے دار نے جب مُعاشَرے کے بدنام شخص کو مَدَنی حُلیے میں دیکھا تو حیران رہ گیا، جب اُس کو 92 دن کے سفر کی ترکیب بتائی گئی تو اُس رشتے دار نے کہا، پیسوں کی فِکر مَت کرو۔ 92 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کا خرچ مجھ سے قبول کرلو اور ساتھ میں 92 دن تک گھر کے اَخراجات بھی اپنے ذمّہ لیتا ہوں، یوں وہ دیوانہ 92 دن کے لئے مَدَنی قافِلے کا مُسافر بن گیا۔

یا خُدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کے ساتھ کاش! سُنّتوں کی تربیت کے واسطے پھر جلد تر!
خُوب خِدمت سُنّتوں کی ہم سَدا کرتے رہیں مدنی ماحول اے خُدا ہم سے نہ چُھوٹے عُمر بھر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فضول و فحش گفتگو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس پُر فتن دَور میں جہاں ہماری اکثریت بے شرمی و بے حیائی والے دیگر کاموں میں مشغول نظر آتی ہے، وہیں فُضُول گوئی اور فحش کلامی بھی ہمارے معاشرے میں اس قدر عام ہو چکی ہے کہ ہماری کوئی بیٹھک اس گناہ سے محفوظ ہو بہت مشکل ہے، جہاں چند دوست جمع ہوئے ، ہنسی مذاق کا سلسلہ شروع ہوا تو کئی کئی گھنٹے تک انجامِ آخرت سے بے خوف ہو کر بیہودہ اور فحش گفتگو میں مگن رہتے ہیں، انہیں اس بات کی بالکل فکر نہیں ہوتی کہ ہماری یہ گفتگو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب بن سکتی ہے، اس نے تو ہمیں ایسی باتیں کرنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحل کی آیت نمبر 90 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ یَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْیِ ۚ (پ ۱۴، النحل: ۹۰)		تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بُری بات اور سرکشی سے۔

ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے اس کی رضا و خوشنودی والے کاموں میں زندگی بسر کریں اور اس کی نافرمانی والے کاموں سے بچتے ہوئے کامل مومن بننے کی کوشش کریں، کیونکہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مطابق مومن عیب نکالنے والا، لعنت کرنے والا، فحش

گو اور بے حیا نہیں ہوتا۔[1] ہمارے بزرگانِ دین کی شرم و حیا کا عالم یہ تھا کہ فحش اور بُری باتوں سے نہ صرف خود بچتے تھے بلکہ اپنے متعلقین کو فحش باتیں سننے سے بھی منع فرماتے تھے۔ جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا احمد بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ "ایک دن حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قندیلوں کے بازار سے نکلے تو ہم آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑے دیکھا کہ ایک شخص کسی عالم کو بیہودہ باتیں کہہ رہا تھا، حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: "فحش کلامی سننے سے اپنے کانوں کو پاک رکھو جیسے تم اپنی زبانوں کو بُرے کلام سے پاک رکھتے ہو کیونکہ (قصداً) سننے والا کہنے والے کے ساتھ شریک ہوتا ہے اور بے وقوف آدمی ہی اپنے برتن (یعنی دماغ) میں سے سب سے بُری بات تمہارے برتنوں (یعنی دماغوں) میں ڈالنے کی حرص کرتا ہے۔ اگر بے وقوف کی بات اسی کی طرف لوٹا دی جائے تو لوٹانے والا نیک بخت ہوتا ہے جس طرح کہ اس کا قائل بد بخت ہوتا ہے۔ (لباب الاحیا، ص ۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اگر کسی مجلس میں فحش اور بیہودہ گفتگو کی جارہی ہو اور ہم روکنے کی قدرت بھی رکھتے ہوں تو انہیں روکنا چاہیے، ورنہ کم از کم دل میں تو بُرا جانتے ہوئے وہاں سے دُور ہو جانا چاہیے۔ بعض ایسے افراد بھی پائے جاتے ہیں کہ جو خود تو فحش گوئی سے بچتے ہیں لیکن اگر کسی کو فحش گوئی اور بد کلامی کرتا دیکھیں تو اس کی فحش گوئی اور بد کلامی سے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت محظوظ اور لُطف اندوز ہوتے ہیں اور ان کو بد کلامی سے روکنے کے بجائے ان کی حوصلہ اَفزائی کرتے ہوئے اپنی آخرت کی تباہی کا سامان کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں

---

1 ...سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی اللعنة، ۳/۳۹۳، حدیث: ۱۹۸۴

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان سنئے: چار (4) طرح کے جہنّمی کہ جو کھولتے پانی اور آگ کے مابَین (یعنی درمیان) بھاگتے پھرتے وَیل وثُبُور (ہلاکت) مانگتے ہوں گے۔ ان میں سے ایک وہ شخص کہ اس کے مُنہ سے پِیپ اور خون بہتے ہوں گے۔ جہنّمی کہیں گے: ”اس بدبخت کو کیا ہوا ہماری تکلیف میں اضافہ کئے دیتا ہے؟“ کہا جائے گا: ”یہ بدبخت خبیث اور بُری بات کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر اس سے لذّت اٹھاتا تھا جیسا کہ جِماع کی باتوں سے۔“

(اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج۹ ص187 دار الکتب العلمیہ بیروت)

حضرت سیِّدُنا شُعیب بن ابی سعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی، فرماتے ہیں: ”جو بے حیائی کی باتوں سے لذّت اُٹھائے بروزِ قِیامت اس کے منہ سے پِیپ اور خون جاری ہوں گے۔“ (اَیضاً ص ۱۸۱)

کُتّے کی شکل میں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شہوت کی تسکین کی خاطر تیری شادی، میری شادی کہتے ہوئے بے شَرمی کی باتیں کرنے والے ڈِراموں کے شائقین، فُحش فلمیں دیکھنے والے، سینما گھروں میں جانے والے، فلمی گانے گُنگُنانے والے بیان کردہ حدیثِ پاک سے درسِ عبرت حاصل کریں۔ یاد رکھئے! حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ: ”فُحش کلامی (یعنی بے حیائی کی باتیں) کرنے والا قِیامت کے دن کُتّے کی شکل میں آئے گا۔“ (اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج9 ص190)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: خیال رہے کہ تمام انسان قبروں سے بشکلِ انسانی اُٹھیں گے پھر محشر میں پہنچ کر بعض کی صورتیں مسخ ہو جائیں گی۔

(مراۃ ج6 ص660)

رِسالہ "باحیانوجوان" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلافِ کرام عَلَیۡہِم رَحۡمَۃُ اللهِ السَّلَام کی شرم وحیا اور حیا کے موضوع سے متعلق اہم معلومات کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کا 64 صفحات پر مشتمل رسالہ "**باحیا نوجوان**" کا مطالعہ کیجئے۔ آپ نے اپنے اس رسالے میں حیا کی تعریف، اس کی قسمیں، حیا کے احکام، دَیُّوث اور فاسق کی تعریف، عورتوں کی اصلاح کی طریقہ، اعضا کی حیا کا بیان اور دیگر کئی مدنی پھولوں کو بیان کیاہے، مکتبۃ المدینہ نے ایک اور رِسالہ تذکرۂ امیرِ اہلسنّت قسط7 بنام "**پیکرِ شرو حیا**" بھی شائع کیا ہے، اس رِسالے میں امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی مبارک زندگی کے کچھ واقعات ہماری تربیت کے لیے بہترین رہنمائی فرمارہے ہیں، لہٰذا آج ہی ان دونوں رسائل کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طلب کیجئے اور دوسروں کو بھی بطورِ تحفہ پیش کیجئے۔ یہ دونوں رسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے رِیڈ (یعنی پڑھے) بھی سکتے ہیں، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیے جاسکتے ہیں۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　　صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسانوں میں شرم وحیا کے حوالے سے مختلف طبقے ہیں، ان میں سے بعض اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وہ نیک بندے ہیں جو اس کا خوف رکھتے ہوئے بے حیائی اور گناہ کے کاموں سے دُور رہتے ہیں، بعض لوگوں کے سامنے بدنامی کے خوف اور شرم کی وجہ سے بُرے کاموں سے بازرہتے ہیں مگر بعض شرم وحیا سے عاری افراد ایسے بھی ہیں جنہیں بدنامی کی پروانہیں ہوتی،

ایسے لوگ بے دھڑک ہر گناہ کر گزرتے، اَخلاقیات کی حُدُود توڑ کر بداَخلاقی کے میدان میں اُتر آتے اورانسانیت سے گِرے ہوئے کام کرنے میں ذرا شرم محسوس نہیں کرتے، دن رات ان کے ہاتھ پاؤں، زبان اور آنکھ اوردل ودماغ گناہوں میں ملوث رہتے ہیں۔ یاد رکھئے! ہمارے یہ سلامت اعضا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہیں، ہمیں شکرِ الٰہی ادا کرتے ہوئے ان اعضا کو گناہوں سے بچا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کا حق ادا کرنا چاہیے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرنے کا معنٰی

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابہ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہم سے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرو جیسا حیا کرنے کا حق ہے۔ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کی: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرتے ہیں اور سب خوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے ہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ نہیں، بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کما حقُّہ، حیا کرنے کے معنٰی یہ ہیں کہ سر اور سر میں جتنے اَعضا ہیں ان کی اور پیٹ کی اور پیٹ جن جن اَعضا کو گھیرے ہے اُن کی حفاظت کرے اور موت اور مرنے کے بعد گلنے سڑنے کو یاد کرے اور آخِرت کو چاہنے والا دنیا کی زَیب وزِینت چھوڑ دیتا ہے تو جس نے ایسا کیا اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے شرمانے کا حق ادا کر دیا۔ (مسند امام احمد، ۲/ ۳۳، حدیث: ۳۶۷۱)

اوراگر ہم نے ساری زندگی ہاتھ پاؤں کو گناہوں میں مشغول رکھا، زبان کو فحش باتوں کا عادی بنایا، آنکھوں سے بد نگاہی کرتے رہے تو یاد رکھئے! یہی اعضا کل بروزِ قیامت ہمارے خلاف گواہ بن جائیں گے، جیسا کہ پارہ 18 سُوْرَۂ نُوْر کی آیت نمبر 24 میں ارشادِ خداوندی ہے:

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: جس دن ان پر گواہی دیں گی ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ڈر جایئے اور گھبرا کر جھٹ پٹ توبہ کرلیجئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ آج جن اعضا سے ہم بے حیائی والے کام کرتے ہوئے نہیں شرماتے اور بِلا جھجک اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں میں مشغول ہو جاتے ہیں، کل قیامت کے دن بار گاہِ الٰہی میں یہی اعضا ہمارے خلاف گواہ بن کر ہمیں جہنم میں نہ پہنچادیں۔ لہٰذا آج ہی تمام گناہوں سے سچی توبہ کیجئے اور آئندہ بے حیائی کے تمام کاموں سے بچنے کی نیت کیجئے اور شرم وحیا اپنانے کی کوشش کیجئے۔ آیئے! اب شرم وحیا اپنانے کے چند طریقے سنتے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یہ ایک فِطری بات ہے کہ اگر ہمیں تنہائی میں گناہ کرتے وقت ہمارا کوئی جاننے والا دیکھ لے تو ہم مارے شرم کے پانی پانی ہو جاتے ہیں اور اس کا سامنا کرنے سے بھی کَتراتے ہیں، اگر ہم یہی ذہن اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں بھی بنالیں کہ "**اللہ عَزَّوَجَلَّ** ہمیں دیکھ رہا ہے" تو اِس طرح گناہوں سے بچنے کے ساتھ ساتھ ہمارے اندر شرم وحیا بھی پیدا ہو گی۔

آنکھوں کا قُفلِ مدینہ لگانے کا ایک مَدَنی نسخہ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غَزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِحْیاءُ الْعُلُوم میں نَقْل فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت سیدنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: نگاہیں نیچی رکھنے پر میری کون سی بات مدد کر سکتی ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ ذہن بناؤ کہ جس کی طرف تم نظر کر رہے ہو اس سے پہلے

تمہیں ایک دیکھنے والا (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) دیکھ رہا ہے۔ (احیاء العلوم، ۵ / ۳۲۵)

حیا کے فضائل اور بے حیائی کی وعیدیں:

شرم وحیا کی عادت اپنانے کیلئے بار بار حیا کے فضائل اور بے حیائی کی وَعِیدیں پڑھتے یا سنتے رہئے اور اس بارے میں غور و فکر کیجئے، دوسروں کو بھی یہ روایات سنا کر ان کا بھی ذہن بنائیے۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا یہ روایات ہمارے ذہن میں محفوظ رہیں گی اور بے حیائی اور بُرے کاموں سے بچتے ہوئے شرم وحیا نصیب ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بُزرگانِ دین کی سیرت کا مطالعہ کیجئے:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! شرم وحَیا پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بُزرگانِ دین کے واقعات اور اُن کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے، بعض اوقات اللہ والوں کی سیرت و کردار سے متاثر ہو کر بے حیائی اور گُناہ کے کاموں سے نفرت، نیکیوں کی طرف رغبت اور اُن جیسا بننے کی چاہت پیدا ہوتی ہے۔ صحابیِ رسول حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شرم وحیا سے متعلق آپ کا فرمان سنئے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں "میں مروں پھر زندہ ہوں، پھر مروں پھر زندہ ہوں، پھر مروں پھر زندہ ہوں تب بھی میرے نزدیک یہ اس سے بہتر ہے کہ میں کسی کے سِتْر (یعنی شرمگاہ) کو دیکھوں یا کوئی میرے سِتْر کو دیکھے۔ (تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن ص ۲۵۸)

اچھی صحبت اپنایئے!

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حیا کی نَشو و نُما میں ماحول اور تربیَّت کا بھی بَہُت عمل دَخْل

ہوتا ہے۔ حیادار ماحول مُیَسَّر آنے کی صورت میں حیا کو خوب نِکھار ملتا ہے جبکہ بے حیا لوگوں کی صحبت قلب و نگاہ کی پاکیزگی سَلب کرکے بے شرم کر دیتی ہے اور بندہ بے شمار غیر اَخلاقی اور ناجائز کاموں میں مُبتلا ہو جاتا ہے۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی صحبت اختیار کرے اور کسی کی صحبت اختیار کرنے سے پہلے یہ غور کرلے کہ وہ کس کی صحبت اختیار کر رہا ہے، کیونکہ دیندار دوست تلاش کرنے کی ترغیب دِلاتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں "سچے دوست تلاش کرو اوران کی پناہ میں زندگی گُزارو کیونکہ وہ خوشی کی حالت میں زینت اور آزمائش کے وقت سامان ہیں اور کسی گناہگار کی صحبت اختیار نہ کرو ورنہ اس سے گناہ کرنا ہی سیکھو گے۔

(احیاء العلوم، ۲/ ۲۱۴)

بے حیائی کے نقصانات پر غور کرے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بے حیائی کے اُخروی نُقصانات تو اپنی جگہ ہیں، اس کے دنیاوی نُقصانات بھی کم نہیں ہیں، بے حیا انسان معاشرے میں ذلیل وخوار ہوتا ہے، اُس کا رُعب و دَبدبہ بھی ختم ہو جاتا ہے، لوگوں کے دِلوں میں اس کے لیے ذرا سی بھی عزت و وُقعت نہیں رہتی، اس کے علاوہ اور بھی کئی نُقصانات ہیں بہر حال اپنے اندر شرم وحیاء پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم بے حیائی کے نُقصانات پہ غور کریں اور اِس کے اُخروی نُقصانات تو اور زیادہ سخت ہیں جیسا کہ حضرتِ سیّدُنا ابراہیم بن مَیْسَرہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ: "فحش کلامی (یعنی بے حیائی کی باتیں) کرنے والا قِیامت کے دن کُتّے کی شکل میں آئے گا۔ (اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج۹ ص ۱۹۰)

تُوبُوۡا اِلَی اللہ　　اَسۡتَغۡفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلَاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے اسلاف کرام کی شرم وحیا کے متعلق بیان سنا۔

♣حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شرم و حیا کیسی تھی کہ شرم و حیا کے پیکر، دوجہاں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی آپ کی شرم و حیا کا اِکرام فرماتے♣حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مبارک دور کے متقی وپرہیز گار نوجوان کو خوفِ خدا وشرم وحیا کے سبب مرنے کے بعد 2 جنّتیں عطا کی گئیں۔♣خاتونِ جنّت، شہزادیِ کونَین، حضرت سیّدَتُنا فاطِمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی شرم و حیا سے مالا مال واقعہ اُمّتِ مسلمہ کی عورتوں کے لیے ایک بہترین نمونہ ہے♣ شرم وحیاء انسان کی زندگی میں نکھار پیدا کرکے اس کو معاشرے کا معزّز فرد بنا دیتی ہے اور اس کے برعکس بے حیائی انسان کو ذلیل ورسوا کر دیتی ہے♣بے حیائی بد بختی کی علامت ہے♣بے حیائی دل کو پتھر کی طرح سخت کر دیتی ہے♣بے حیائی انسان کو معاشرے کا ذلیل فرد بنا دیتی ہے♣ بے حیائی مُنافق کی علامت ہے♣ بے حیائی جنّت سے دُور اور جہنم کے قریب کر دیتی ہے♣ بے حیائی ذلّت کو انسان کا مقدّر بنا دیتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو شرم وحیاء کی دولت سے مالا مال فرمائے اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت، چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے

جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵)

تری سُنَّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر
چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

بیٹھنے کی سُنتیں اور آداب

بیٹھنے کی سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں ❓ سُرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں، اس طرح بیٹھنا بھی سنّت ہے (لیکن اس دوران گھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لینا بہتر ہے۔) (مرآۃ المناجیح، ۶/۳۷۸) ❓ چارزانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے۔ ❓ جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رُخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔ (ابو داود، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل و الشمس، حدیث ۴۸۲۱، ج ۴، ص ۳۳۸) ❓ قبلہ رُخ ہو کر بیٹھیں۔ (رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص ۲۲۹) ❓ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مَولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: پِیر واُستاد کی نشست پر ان کی غَیبَت (یعنی غَیر مَوجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۲۴-۳۶۹) ❓ جب کبھی اِجتماع یا مجلِس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ❓ جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیں آپ کے

قَدَم آرام پائیں گے۔(جامع صغیر، حدیث:۵۵۴،ص۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب ''سُنّتیں اورآداب'' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّابَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضورِ اکرم، نُورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔ (مُعْجَم اَوسَط، من اسمہ محمد، ۵/۲۵۲ حدیث: ۷۲۳۵)

میری زبان تر رہے ذِکر و دُرُود سے
بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فضُول

(وسائلِ بخشش، ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ [1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

20 بار پیدل سفرِ حج

راکبِ دوشِ مُصْطَفٰے (یعنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کے مُبارک کندھوں پر سُواری کرنے والے)، سَیِّدُ الْاَسْخِیاء (یعنی سخیوں کے سردار) سیِّدُنا امام حسن مُجْتَبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک مرتبہ فرمایا: میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرتا ہوں کہ اُس سے اس حال میں ملاقات کروں میں اس کے پاک گھر (یعنی

---

[1] ...معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

کعبۂ مُشرَّفہ) تک کبھی پیدل (On foot) چل کر نہیں آیا۔ چنانچہ آپ 20 بار مدینۂ مُنوَّرہ سے مکۂ مکرمہ حج کیلئے پیدل آئے۔ (**مستطرف**، الباب الاول، الفصل الخامس فی الحج وفضلہ، ۲۴/۱)۔

امام حسن مجتبٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھا گیا کہ آپ نے خانۂ کعبہ کا طواف کیا پھر مقامِ ابراہیم پر حاضر ہو کر 2 رَکعت نَماز (واجبُ الطّواف) ادا کی، پھر اپنا رخسارِ مبارَک مقامِ ابراہیم پر رکھ دیا اور زار و قِطار روتے ہوئے اِس طرح مُناجات (دُعا) کی: (اے میرے ربِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ!) تیرا حقیر بندہ تیرے دروازے پر حاضِر ہے، تیرا بِھکاری تیرے دروازے پر حاضِر ہے، تیرا مسکین بندہ تیرے دروازے پر حاضِر ہے، انہی الفاظ کو بار بار دُہراتے اور روتے رہے، پھر جب آپ واپس جانے لگے تو آپ کا گزر چند مسکینوں کے پاس سے ہوا جو بیٹھے (صَدَقے کی) روٹیوں کے ٹکڑے کھا رہے تھے، آپ نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے آپ کو کھانے کی دعوت پیش کی، آپ (ان کی دلجوئی کی خاطر) اُن کے ساتھ بیٹھ گئے اور فرمایا: اگر یہ ٹکڑے (Pieces) صدقے کے نہ ہوتے تو میں آپ حضرات کے ساتھ کھانے میں ضَرور شرکت کرتا، پھر فرمایا: کھڑے ہو کر میرے ساتھ میرے گھر چلئے۔ چنانچہ مساکین آپ کے ساتھ چل دیئے، آپ نے انہیں کھانا کھلایا، لباس پہنایا اور خادمین کو حکم دیا کہ انہیں دراہم بھی پیش کئے جائیں۔ (مستطرف، الباب الاول، الفصل الخامس فی الحج وفضلہ، ۲۳/۱)

حَسَنِ مُجتبٰی سَیِّدُ الاَسْخِیا

راکِبِ دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۰۹)

مختصر وضاحت: تمام سخیوں کے سردار حضرت سَیِّدُنا امام حسن مجتبٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی

ذاتِ مبارکہ پر لاکھوں سلام ہوں جنہوں نے حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک کاندھوں (کندھوں) پر سواری کی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حج کیلئے 20 مرتبہ پیدل سفر فرمایا اور مکۂ مکرمہ میں عاجزی وانکساری کے پیکر بن کر بارگاہِ الٰہی میں زار وقطار روتے ہوئے اپنے لئے دعائیں بھی مانگیں، معلوم ہوا جب کسی کو حرمینِ طیبین کے سفر کی سعادت نصیب ہو تو مُناسِب بھی یہی ہے کہ انتہائی عاجزی وانکساری اور احترام کے ساتھ حاضری کی سعادت پائے۔ حرمینِ طیّبین کے سفرِ سعادَت کی تمنّا ہر عاشق کے دل میں ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہیے بعض خُوش نصیبوں کی مُرادیں بَر آتی ہیں اور وہ بَیْتُ اللہ شریف کی زِیارت اور مَناسکِ حج کی اَدائیگی کی پُرکَیف بہاروں سے مُسْتَفِیْض ہوتے ہیں اور بعض عاشقانِ رسول ہر وقت حرمین شریفین کی حاضری کیلئے بے چین رہتے ہیں، ان کی دِلی تمنّا ہوتی ہے کہ بس کسی طرح اس مقدّس سفر کی سعادت نصیب ہو جائے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے دل میں عشقِ مُصْطَفٰے کی شمع جلائے رکھیں، حج وزیارتِ مدینۂ مُنورہ کے شوق (Desire) کو دل میں بسائے رکھیں اور سرکارِ مکۂ مکرمہ، سردارِ مدینۂ مُنوَّرہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی نظرِ کرم کی اُمید لگائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی نہ کبھی ہم گناہگاروں پر بھی نظرِ عنایت ہوگی اور ایک دن ہم بھی جانبِ حرمین روانہ ہوں گے۔

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے
بُلاوا اب آئیگا کب یاالٰہی
میں مکّے میں آؤں مدینے میں آؤں
بنا کوئی ایسا سبب یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رکھئے! کعبۂ مُعَظَّمہ اور گنبدِ خضرا کی زِیارت کیلئے جانا، حَج ہو یا عُمرہ، الغرض کسی بھی اچھی نِیَّت سے سُوئے حَرَم قدم بڑھانا یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت اور بڑے نصیب کی بات ہے، یہ ایسا مبارک سفر ہے کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، قدم قدم پر نیکیوں کی سعادت ملتی ہے، جب یہ خوش نصیب مسافر اپنی منزلِ مقصود پر پہنچتا ہے تو گویا اس کے مُقدَّر کا ستارہ اپنے عُروج (بلندی) پر ہوتا ہے۔ زَہے نصیب! ان مبارک لمحات میں ان مقدّس مقامات پر ہی دَم نکل جائے اور وہی پر مدفن نصیب ہو جائے تو اس سے بڑھ کر ایک عاشق کیلئے اور کیا اِنعام ہو سکتا ہے اور اگر واپس آنا ہی پڑ جائے تو زہے نصیب! دوبارہ جانے کا تصور کرے کہ یہ بھی عاشقانِ رسول کے ذوق کی تسکین کا باعث ہوتا ہے۔ الغرض! اس مبارک سفر (Journey) کے بڑے فوائد ہیں۔ آیئے! اس بارے میں 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: یہ گھر (یعنی بیتُ اللہ) اسلام کے ستونوں میں سے ایک سُتُون ہے، تو جس نے بیتُ اللہ کا حج کیا یا عُمرہ کیا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے، لہٰذا اگر وہ مر گیا تو اللہ تعالٰی اُسے داخلِ جنَّت فرمائے گا اور اگر وہ (سلامتی کیساتھ) اپنے گھر کی طرف لوٹ آیا تو اَجر و غنیمت کے ساتھ لوٹے گا۔ (معجم اوسط، من اسمہ مقدام، ۶/ ۳۵۲، حدیث: ۹۰۳۳)

2. ارشاد فرمایا: جو حاجی، غازی یا عُمرہ کرنے والا ہو کر نکلا پھر راستے میں ہی فوت ہو گیا، تو اللہ تعالٰی اس کے لئے بھی قیامت تک غازی، حاجی اور عُمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی المناسک، فضل الحج و العمرة، ۳/ ۴۷۴، حدیث: ۴۱۰۰)

3. ارشاد فرمایا: جو اس راہ میں حج یا عمرے کیلئے نکلا اور مر گیا اُس کی پیشی نہ ہو گی، نہ ہی حساب ہو گا اور اس سے کہا جائے گا کہ **"جنّت میں داخل ہو جا"**۔ (معجم اوسط، من اسمہ محمد، باب المیم، ۴/۱۱۱، حدیث: ۵۳۸۸)

طیبہ میں مَر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شَفاعت نگر کی ہے
زِندہ رہیں تو حاضریِ بارگہ نصیب
مَر جائیں تو حیاتِ اَبد عیش گھر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۲۱، ۲۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حج کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج ارکانِ اِسلام میں سے ایک بنیادی رُکن اور اَہم عِبادت ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے صاحبِ استطاعت لوگوں پر اسے فرض فرمایا ہے، جو فرض ہونے کے باوجود اس کی ادائیگی میں کوتاہی (Negligence) کرے سخت گنہگار اور جہنّم کا حقدار ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 4 سُورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 97 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾ (پ۴، اٰلِ عمران: ۹۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر سال لاکھوں مُسلمان اِس فَرِیضے کی ادائیگی کیلئے ایک جیسا لباس پہن کر سَر

زمینِ حَرَم پر اِکٹھے ہوتے ہیں، یہ لمحہ حاجیوں کیلئے کسی نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں ہوتا کیونکہ ربّ عَزَّوَجَلَّ ان خُوش نصیبوں پر خُصُوصی کرم نوازیاں فرماتا اوراِن کو حج کے بدلے ایسے عظیمُ الشَّان انعامات سے نوازتا ہے جن کے مُتَعَلِّق سُن کر مُسلمانوں کے دلوں میں بھی ان مُقدَّس مقامات کی زِیارت کا ذوق و شوق مزید مچلنے لگتا ہے، آیئے! حج کے فَضائل اور حاجیوں کو ملنے والے اِنعاماتِ باری تعالیٰ کے مُتَعَلِّق 4فَرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: حاجی اپنے گھر والوں میں سے 400(مُسلمانوں) کی شَفَاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نِکل جائے گا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔(کنزالعمال، حرف الحاء، کتاب الحج والعمرۃ، الفصل الاول فی فضائل الحج، الجزء:۵، ۳/۷، حدیث:۱۱۸۳۷)
2. ارشاد فرمایا: حج کیا کرو! کیونکہ حج گناہوں کو اِس طرح دھو دیتا ہے جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔ (معجم اوسط، من اسمہ القاسم، ۳/۴۱۶، حدیث:۴۹۹۷)
3. ارشاد فرمایا: جب تم کسی حاجی سے مُلاقات کرو تو اُس سے سلَام و مُصَافَحہ کرو اور اس سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے کیونکہ اُس کی مغفرت ہوچکی ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب المناسک، الفصل الثالث، ۱/۴۷۲، حدیث:۲۵۳۸)
4. ارشاد فرمایا: جو حج کے اِرادے سے نکلا، پھر مر گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے قیامت تک حج کرنے والے کا ثَواب لکھ دے گا اور جو عُمرے کے اِرادے سے نکلا، پھر مر گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے قیامت تک عُمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دے گا۔(مسند ابی یعلیٰ، مسند ابی ھریرۃ، ۵/۴۴۱، حدیث:۶۳۲۷)

حضورِ کعبہ حاضر ہیں حرم کی خاک پر سر ہے
بڑی سرکار میں پہنچے مُقدَّر یاوَری پر ہے

نہ ہم آنے کے لائق تھے نہ قابل مُنہ دکھانے کے
مگر ان کا کرم ذرہ نواز و بندہ پَرْوَر ہے
خبر کیا ہے بھکاری کیا کیا نعمتیں پائیں
یہ اُونچا گھر ہے اس کی بھیک اندازہ سے باہر ہے

(ذوقِ نعت، ص۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! ربّ عَزَّوَجَلَّ حاجیوں پر کیسی کیسی کرم نوازیاں فرماتا ہے کہ ان کے تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے، ان کو مغفرت کا پروانہ عطا فرماتا ہے اور حاجی کی دعا کی برکت سے لوگوں کی بخشش و مغفرت کی قوی اُمید ہوتی ہے اور جو حج کے اِرادے سے نکلا اور راستے میں مر جائے تو اس کیلئے قیامت تک حج کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے۔ یاد رکھئے! مَکّۂ مُکَرَّمہ و مدینۂ مُنوَّرہ کی حاضری ایسا اَنمول موقع ہے کہ یہ نصیب والوں کو ہی ملتا ہے، کتنے ہی مالدار لوگ دن رات لندن و پیرس کے سُہانے سپنے دیکھتے ہیں اور بعض تو ان ممالک کی سیر و سیاحت سے لُطف اندوز بھی ہو جاتے ہیں مگر استطاعت (Ability) کے باوجود حج جیسے اَہَم فریضے اور روضَۂ رسول کی حاضری کی سعادت سے محروم رہتے ہیں مگر کئی عاشقانِ مکہ و مدینہ انتہائی غریب ہونے کے باوجود سچی تڑپ اور اخلاص واستقامت کے ساتھ دعائیں کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی دعائیں قبول فرما کر انہیں حج وزیارتِ مدینہ کی حاضری کا شرف عطا فرماتا ہے۔

دعا جو نکلی تھی دل سے آخر پلٹ کے مقبول ہو کے آئی
وہ جذبہ جس میں تڑپ تھی سچی وہ جذبہ آخر کو کام آیا

جس خوش نصیب کو یہ سعادت نصیب ہو وہ اپنی خُوش بَخْتی پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے اور اس سفر کے دوران اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے اپنے گُناہوں کو یاد کرے اور اس مُبارک سفر کو دُنیا کے دیگر سفروں کی طرح محض سیر و تفریح (Entertainment) سمجھ کر اس کے مُبارک لمحات کو فُضولیات میں برباد نہ کرے اور حُدودِ حرم میں پہنچ کر ہر وقت عبادت و تلاوت اور نیک اعمال کی کثرت میں اپنا وقت بسر کرے کیونکہ مکۂ مکرمہ میں ایک نیکی کا ثواب **ایک لاکھ نیکیوں** کے برابر ملتا ہے، چنانچہ

حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے کہ "مکۂ مکرمہ میں ایک دن کا روزہ **ایک لاکھ روزوں** کے برابر ہے۔ ایک درہم صدقہ کرنا **ایک لاکھ درہم** کے برابر ہے۔ اسی طرح ہر نیکی **ایک لاکھ نیکیوں** کے برابر ہے۔" (احیاء العلوم، ۱/۳۴۷ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ مکۂ مکرمہ کی ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے یقیناً یہ بات قابلِ مسرت ہے مگر یہ بھی ذہن نشین رکھئے کہ وہاں کا ایک گناہ بھی **ایک لاکھ گناہوں** کے برابر ہے، لہٰذا جس خوش نصیب کو مقاماتِ مقدسہ کی حاضری کی سعادت نصیب ہو تو اسے احتیاط، احتیاط اور سخت احتیاط کی ضرورت ہے کہ جانے انجانے میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو جائے۔ افسوس صد افسوس! بعض نادان ان مُقدس مقامات (Places) کے آداب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بِلا تکلُّف گناہوں کا اِرتکِاب کرتے نظر آتے ہیں اور بدنِگاہی، جھوٹ، غیبت، چغلی، وعدہ خِلافی، بِلا وجہِ شَرْعی مسلمان کی دِل آزاری وغیرہ گناہوں سے باز نہیں آتے، آہ! حَرَمِ پاک میں اگر صِرْف ایک بار جھوٹ بولا، بِلا اجازتِ شَرْعی کسی ایک فرد کی دِل آزاری کرڈالی، ایک مرتبہ غیبت یا چُغلی کا اِرتکِاب کیا تو کسی اور مقام پر گویا ایک ایک لاکھ بار یہ گناہ صادِر ہوئے اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ خدارا! ہوش میں آیئے اور

دورانِ حج خوب نیکیاں کر کے اپنے حج کی قبولیت کیلئے دعائیں کیجئے اور فضول کاموں سے بچنے کی بھرپور مَشق اور کوشش کیجئے۔ بعض افراد جنہیں ہر وقت موبائل فون استعمال(Use) کرنے کا مرض لاحق ہوتا ہے،وہ وہاں بھی اس کے استعمال سے اجتناب نہیں کرتے اور سوشل میڈیا(Social Media) کے ذریعے اپنے چاہنے والوں کو پل پل کے حالات سے باخبر رکھتے ہیں۔

حج وعمرہ اور سیلفی

شیخِ طریقت،اَمیرِ اَہلسنّت،بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"سیلفی کے 30 عبرت ناک واقعات" صفحہ 17 پر فرماتے ہیں:** سفرِ حج وعمرہ کے دوران بھی سیلفی(Selfie) کے شائقین اپنا شوق پورا کرتے پائے جاتے ہیں،انہیں جہاں کوئی منظر اچّھا لگتا ہے جھٹ سیلفی بناتے اور سوشل میڈیا(Social Media) کے ذریعے اس کی تشہیر کر دیتے ہیں۔ حجرِ اَسْوَد کو بوسہ دیتے وقت، سَعی اور طواف کے دوران بھی سیلفیز بنائی جاتی ہیں، جس سے طواف وسعی کرنے والوں کی رَوانی میں فرق آتا ہے،لوگ ایک دوسرے پر گِر پڑتے ہیں یا پھر ٹکرا جاتے ہیں جس سے انہیں پریشانی ہوتی ہے ،خود سیلفی بنانے والوں کا ذوقِ عبادت متاثّر ہوتا ہے، سنہری جالیوں کے پاس مُواجَہہ شریف کے سامنے حاضری کے وقت بھی سیلفی بنانے والے پائے جاتے ہیں،اس مقصد کے لئے بعض بے باک اپنی پیٹھ مُواجَہہ شریف کی طرف کرلیتے ہیں۔ **اے کاش!** ہمارا یہ ذہن بن جائے کہ سفرِ حَرَمَینِ طَیِّبَین سیلفی بنانے کے لئے نہیں ثواب کمانے کے لئے ہوتا ہے۔

حرم کی زَمیں اور قدم رکھ کے چلنا

ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

(حدائق بخشش، ص۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن خُوش نصیبوں کو حج و عمرہ کی سعادت حاصل ہو، اُنہیں چاہئے کہ مقدس مقامات پر حاضری کے آداب کو ملحوظِ خاطر رکھیں، فضول گفتگو اور موبائل فون کے بے جا استعمال سے بچتے ہوئے ہر وقت ذِکرُ اللہ، تلاوتِ قرآنِ کریم، درود و سلام، تسبیح و تہلیل کا وِرد جاری رکھیں، اس کے ساتھ ساتھ بزرگانِ دِین کے حج پر جانے کے واقعات، دورانِ سفر اور مُقدَّس مقامات پر حاضری کے وقت ان کے معمولات کو پیشِ نظر رکھیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے حج کا ذوق و شوق دوبالا ہو جائے گا، آیئے! سفرِ حج سے متعلق بُزرگانِ دین کے واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

بہترین ہم سفر

ایک شخص نے حضرت سیدنا حاتمِ اصم رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا ہم سفر بتایئے جس کی صحبت کی برکتیں لُوٹتے ہوئے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو سکوں کیونکہ میں نے سفرِ حج کا ارادہ کر رکھا ہے، آپ نے فرمایا: اے بھائی! اگر تم ہم نشین چاہتے ہو تو تلاوتِ قرآن کو اپنا ہم نشین بنالو اور اگر ساتھی چاہتے ہو تو ملائکہ (یعنی فرشتوں) کو اپنا ساتھی بنالو اور اگر دوست چاہتے ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دوستوں کے دلوں کا مالک ہے اور اگر سفر کے لئے توشہ چاہتے ہو تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر یقین سب سے بہترین توشہ ہے اور کعبۃ اللہ کو اپنے سامنے تصور کرتے ہوئے خوشی سے اس کا طواف کرو۔ (آنسوؤں کا دریا، ص ۱۷۰)

شیخ شبلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حج

حضرت سیِدنا شیخ شبلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب وقوفِ عرفات کی سعادت حاصل کی تو بالکل خاموش ہوگئے حتّٰی کہ سُورج غُروب ہوگیا، (دَورانِ سعی) جب مِیلَینِ اَخضَرَین سے آگے بڑھے تو آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور آپ نے یہ اَشعار پڑھے: میں چل رہا ہوں اِس حال میں کہ میں نے اپنے دِل پر تیری محَبَّت کی مُہر لگا رکھی ہے تاکہ اِس دِل پر تیرے سِوا کسی کا گزر نہ ہو، اے کاش کہ میں اپنی آنکھوں کو بند کرنے کی قدرت پاتا تو اُس وَقت تک کسی کو نہ دیکھتا کہ جب تک تجھے نہ دیکھ لیتا، جب آنسو رُخساروں پر بہنے لگتے ہیں تو ظاہِر ہو جاتا ہے کہ کون واقِعی رو رہا ہے اور کس کا رونا بناوَٹی ہے۔

(رَوضُ الرَّیاحین، الحکایۃ التاسعۃ والخمسون، ص ۱۰۰ ملتقطاً)

میں کیوں نہ روؤں؟

منقول ہے کہ حضرت سیِدنا ابو جعفر محمد بن علی بن حسین علی بن ابی طالب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حج کے لئے (اپنے گھر سے) نکلے، جب آپ مسجِدالحرام میں داخِل ہوئے تو بیتُ اللہ شریف کو دیکھ کر رونے لگے حتّٰی کہ آپ کی آواز بلند ہوگئی، آپ سے عَرض کی گئی: بے شک سب لوگوں کی نظریں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں لہٰذا اپنی آواز میں کچھ نرمی پیدا کیجئے، ارشاد فرمایا: میں کیوں نہ روؤں؟ شاید کہ میرے رونے کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر نظرِ رحمت فرمادے اور میں بروزِ قیامت اُس کی بارگاہ میں کامیاب ہو جاؤں، پھر آپ نے بیتُ اللہ کا طَواف کیا اور مقامِ ابراھیم پر نماز پڑھی، جب آپ نے سجدے سے سر اُٹھایا تو سجدے کی جگہ آپ کے آنسوؤں سے تَر تھی۔ (رَوضُ الرَّیاحین، الحکایۃ الثانیۃ والسبعون، ص ۱۱۳)

اعلیٰ حضرت کا سفرِ حج:

اعلیٰ حضرت کو **بَیْتُ الله شریف** اور حَرَمَیْن شَرِیْفَیْن سے عِشق تھا،اس کا تذکرہ سوز و گداز سے پُر ھے،دُوسرے حج کے موقع پر جبکہ آپ مَکَّۂ مُعَظَّمَہ میں تھے،شدید بُخار میں مبتلا ہوئے،ایک تُرکی ڈاکٹر رمضان آفندی نے بہت قلیل مِقدار میں نمک دِیا اور کہا کہ آبِ زمزم میں مِلا کر پی لو،اعلیٰ حضرت یہ سُن کر خوش ہوئے،فرماتے ہیں:ڈاکٹر صاحب نے دوا وہ بتائی جو مجھے بالطبع محبوب اور مرغوب(طبیعت کے لحاظ سے پیاری اور پسند)تھی،یعنی **زمزم شریف**۔میری عادت ہے کہ باسی پانی نہیں پیتا اور اگر پیوں تو فوراً زُکام ہو جاتا ہے،مگر زمزم کی برکت دیکھئے کہ صحت میں،مرض میں،دن میں،رات میں،تازہ،باسی کثرت سے پانی پیا،بخار کی شدّت میں رات کو جب آنکھ کھلتی،کُلّی کرتا اور زمزم پیتا،وضو سے پہلے پیتا،وضو کے بعد پیتا،پونے تین مہینے **مَکَّۂ مُعَظَّمَہ** کے قِیام میں میں نے حساب کیا تو تقریباً **4 من آبِ زمزم** میرے پینے میں آیا ہوگا۔(انوارِ رضا،ص382)

یہ زمزم اِس لیے ہے جس لیے اس کو پیے کوئی
اِسی زمزم میں جنّت ہے اِسی زمزم میں کوثر ہے

(ذوقِ نعت،ص177)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین جب سَفرِ حج پر روانہ ہوتے تھے تو ہر وَقْت ذِکْرُ الله اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہتے اور خوفِ خُدا کے سبب آنسو بہایا کرتے اور وہاں آبِ زم زم کی برکتوں سے خوب محظوظ (لطف اندوز) ہوتے تھے،لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی حج کی سعادت نصیب ہو تو ایسی حرکتوں سے پرہیز (Avoid) کریں کہ جس سے خود

اپنے حج کے ساتھ ساتھ دوسروں کے ذَوق وشَوق میں خلل پیدا ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "یومِ تعطیل اعتکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی نے جہاں تحریری کام کے ذریعے مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے اور انہیں نیکی کے کاموں میں لگانے کا بیڑا اُٹھایا ہے، وہیں 12 مدنی کاموں کے ذریعے بھی نیکی کی دعوت عام کرنے کی کوشش جاری ہے۔12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"یومِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف"** بھی ہے۔اِس مدنی کام کے ذریعے **شہر کے وہ علاقے یا اطراف** (گاؤں، دیہات ، گوٹھ وغیرہ) جہاں ابھی **مدنی کام شروع کرنا** ہے یا مدنی کام کو **مزید مضبوط** کرنا ہے، نیکی کی دعوت کو عام کرنے والے **مبلغین** تیار کرنے ہیں، **وِیران مساجد کو آباد** کرنا ہے، اس مدنی کام کے ذریعے ان مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ **"یومِ تعطیل اعتکاف"** کے **جدول** میں، ہفتے میں چھٹی کے دن، جمعہ تا عصر یا عصر تا مغرب مقامی لوگوں کو سُنّتیں و آداب سکھانا، روز مرّہ کی دُعائیں یاد کروانا، نماز کے بُنیادی مسائل سے آگاہی وغیرہ شامل ہے۔ مقامی ذمہ داران کے ساتھ **جامعۃ المدینہ** کے طلبۂ کرام بھی **"یومِ تعطیل اعتکاف"** والا مدنی کام کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **یومِ تعطیل اِعْتِکاف** کا سارا جدول مسجد میں ہی ہوتا ہے، جس کی برکت سے مساجد بھی آباد رہتی ہیں۔ حضرت **سَیِّدُنا ابُو سَعِیْد خُدْرِی** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ **تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوّت** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمدورَفت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ (پارہ10 سُورۂ توبہ کی آیت

نمبر 18 میں)اللہ خالق ومالک عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ پاک ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ (پ۱۰، التوبہ:۱۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔[1]

حضرت سَیِّدُنا ابُوسَعِید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو مسجد سے مَحَبَّت کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مسجد بھرو تحریک میں شامل ہو جائیں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ مدنی ماحول مسجدیں آباد کرنے، لوگوں کو نمازی بنانے، گناہوں سے بچانے اور انہیں صلوٰۃ وسُنَّت کے راستے پر چلانے کی کوشش کرتا ہے، اس مدنی ماحول کی برکت سے اب تک کئی بگڑے ہوئے لوگوں کی اصلاح ہوئی اور ان کی زندگیوں میں حقیقی مدنی انقلاب برپا ہوا ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب، فلموں، ڈراموں سے توبہ کرنے والے ایک عاشقِ رسول کی زندگی میں برپا ہونے والے **مدنی اِنقلاب** کی ایک ایمان افروز مدنی بہار مُلاحَظہ کیجئے، چنانچہ

فلموں کے شیدائی کی توبہ

قصور (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ بہت سے نوجوانوں کی طرح میں بھی متعدد اخلاقی برائیوں میں مبتلا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وقت برباد کرنا میرا محبوب

---

[1] ...ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمة الصلوة، رقم: ۲۶۲۶، ۲۸۰/۴

[2] ...مجمع الزوائد، کتاب الصلوة، باب لزوم المساجد، رقم: ۲۰۳۱، ۱۳۵/۲

مشغلہ تھا۔ ایک مرتبہ رمضان المبارک تشریف لایا تو مجھ گناہ گار کو بھی نمازوں کے لئے مسجد میں حاضری کی سعادت ملنے لگی۔ وہاں دعوتِ اسلامی کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی فیضانِ سنت سے درس دیتے تھے۔ درس کے بعد وہ بڑی مِلنساری سے ملاقات کیا کرتے، ان کا حُسنِ اخلاق دیکھ کر میں بہت متأثر ہوا۔ بالخصوص اُن کا **"میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو"** کہنا کافی دیر تک میرے کانوں میں رس گھولتا رہتا۔ ایک دن میری اُن سے ملاقات ہوئی تو وہ بڑے پُرتپاک انداز میں ملے اور جمعرات کو ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں نے شرکت کی نیت کرلی۔ جمعرات آنے سے پہلے ہی مجھے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے بیان کا کیسٹ بنام **"پُل صراط کی دہشت"** کہیں سے میسّر آگیا۔ میں نے نہایت توجہ سے بیان سننا شروع کیا۔ **"پُل صراط"** کا نام تو میں نے پہلے بھی سُن رکھا تھا مگر پُل صراط عُبُور کرنے کا مرحلہ اتنا دہشت ناک ہے، اس کا پتا مجھے یہ بیان سُن کر چلا۔ جب میں نے اپنے گناہوں، پھر کمزور بدن کی طرف نظر کی تو میری آنکھوں میں آنسو آگئے کہ میں پُل صراط کیونکر پار کرسکوں گا چنانچہ میں نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں سے توبہ کرکے سُدھرنے کا پختہ ارادہ کرلیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول کی برکت سے سنت کے مطابق داڑھی شریف، عمامہ اور سفید لباس میرے بدن کا حصہ بن چکے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس حج و عمرہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اِسلامی تبلیغِ دین کے کم و بیش 104 شُعْبَہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، اِنہی شُعْبَہ جات میں سے ایک شُعْبَہ **"مجلسِ حج و عُمرہ"** بھی ہے جو حج و عُمرہ کے لئے جانے والے اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کی باقاعدہ مدنی تَربِیَت کرنے، اُنہیں بارگاہِ خُداوندی اور بارگاہِ مُصْطَفَوِی کے آداب اور ضروری مسائل سکھانے کیلئے قائم کی گئی ہے۔ اِس مجلس میں شامل تَربِیَت یافتہ مُبلّغین اِسلامی بھائی ہر سال حج کے مَوسمِ بہار میں حاجی کیمپوں میں جاکر حاجیوں کی تَربِیَت کرتے ہیں جبکہ مُبلّغات اِسلامی بہنیں حجّنوں کی تَربِیَت کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس مجلس کے تحت حج وزیارتِ مدینہ کے لئے مکّے مدینے جانے والوں کو امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ کتابیں **"رَفِیْقُ الْحَرَمَین"** اور **"رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن"** بھی تحفۃً پیش کی جاتی ہیں تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے مہمان اور حبیبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے عُشّاق اِس عِبادت کو اَحسَن طریقے سے بَجالانے میں کامیاب ہو جائیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نیکیوں کے خود بھی حریص ہیں اور اُمّتِ مسلمہ کو بھی نیکیوں کی ترغیب دِلاتے رہتے ہیں، آپ نے **"برائے حج وسفرِ مدینہ" 19 مدنی انعامات** بصورتِ سوالات عطا فرمائے ہیں۔ ان مدنی انعامات کو اپنانے والوں کو جو آپ نے دُعا دی ہے وہ سُن لیجئے: "یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی عمرہ شریف کے سفر میں ان مدنی انعامات کے مطابق اپنے اوقات گزارے، اُسے **مرتے وقت جلوۂ محبوب دِکھا**"۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادت کا ذَوق وشوق بر قرار رکھنے کیلئے حاجی ہو یا غیر حاجی سب کیلئے چند مفید مدنی پُھول ہیں۔ آیئے! توجہ سے سن کر انہیں اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ

پہلا طریقہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات کو ذوق وشوق سے ادا کرنے، اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر عمل کرنے، نمازاور دیگر عبادات کی فی الفور ادائیگی کرنے کیلئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کا ذہن بنایئے کہ جب یہ ذہن (Mind) بن جائے گا کہ ہمیں ہر ہر معاملے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس پیارے رسول کی فرمانبرداری کرنی ہے تو حج ہو یا نماز، روزہ ہو یا زکوٰۃ کسی بھی معاملے میں شرعی احکامات کی خلاف ورزی نہیں کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

دُوسرا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادت کا شوق بر قرار رکھنے کیلئے اطاعتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر بھی پختہ یقین رکھئے، بالخصوص ان دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہمیشہ ذہن نشین کرلیجئے۔ (1) حاجی اپنے گھر والوں میں سے 400 (مسلمانوں) کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (کنز العمال، کتاب الحج والعمرۃ، الفصل الاول فی فضائل الحج، الجزء: ۳، ۵/ ۷، حدیث: ۱۱۸۳۷)

(2) حج کیا کرو کیونکہ حج گناہوں کو اس طرح دھو دیتا ہے جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔

(معجم اوسط، من اسمہ القاسم، ۳/۴۱۶، حدیث: ۴۹۹۷)

تو جب حاجی کو اس بات کا یقین ہو گا کہ حج کی برکت سے میرے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے اور میرے نامۂ اعمال سے گناہوں کی سیاہی دُھل چکی ہے تو اب عبادت کی طرف اُس کا شوق اور میلان پیدا ہو گا اور اس کا دل گناہوں سے نفرت کرنے لگے گا اور نیک اعمال کی طرف راغب ہو جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیسرا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادت کا ذوق و شوق باقی رکھنے کیلئے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا بھی بے حد مُفید ہے۔ اگر ہم ایسے نیک لوگوں کی صحبت میں رہیں گے جو ہر وقت عبادت و تلاوت، ذکر و درود کی کثرت، نیک اجتماعات میں شرکت اور دیگر نیک کاموں میں رغبت رکھتے ہوں تو انہیں دیکھ کر ہمارے اندر بھی عبادت کا شوق اور ان اُمور کو بجالانے کا ذوق بیدار ہو گا اور ہم بھی نیکیاں بجالانے میں کامیاب ہوں گے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اچھے ماحول کی پہچان کیسے ہو؟

یاد رکھئے کہ بہترین مُعاشَرے اور ایک اچھے ماحول کی پہچان یہ ہے کہ جس کی بُنیاد خوفِ خُدا، تقویٰ اور نیکی و پرہیز گاری پر قائم ہو، جس میں لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ایک دوسرے سے مَحبَّت کرتے اور ایک دوسرے کے حُقُوق کا خیال رکھتے ہوں۔ اس ماحول سے تعلُّق رکھنے والے افراد اعلیٰ سیرت و کِردار کے مالک ہوں کہ اگر کوئی ان کی صُحبَت اختیار کرے تو وہ بھی اُنہی کے رنگ میں رنگ جائے۔ حدیث شریف میں ہمیں اچھے دوست کی پہچان یہ بتائی گئی ہے کہ اچھا ہمنشین وہ ہے

کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے، اس کی گفتگو(Conversation)سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔(جامع صغیر، حرف الخاء، ص۲۴۷، حدیث:۴۰۶۳)

لہٰذا بالخصوص حاجیوں اور بالعموم ہم سبھی کو چاہئے کہ ہم اپنی دُنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے دُنیا کے ضَروری کاموں سے فَراغت کے بعد خَلْوَت یعنی تنہائی اختیار کریں یا صِرْف ایسے سنجیدہ اور سنّتوں کے پابند اسلامی بھائیوں کی صُحبت میں بیٹھیں کہ جن کی باتیں خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے میں اضافے کا باعِث بنیں ،جو وقتاً فوقتاً ظاہری بُرائیوں اور باطنی بیماریوں کی نشاندہی اوران کا علاج تجویز فرماتے رہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسے نیک بندوں کی خدمت میں حاضِری کی سعادت بسااوقات باعِثِ مغفرت ہو جاتی ہے، چُنانچِہ حضرت سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید واسِطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پُوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے بخش دیا گیا۔ میں نے کہا: کس سبب سے ؟ فرمایا: ایک مرتبہ جُمُعہ کے دن بعد نمازِ عصر حضرت سیِّدُنا ابُو عَمْرو بَصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے ،انہوں نے دُعا کی تو ہم نے اٰمین کہی، پس جب ہم تم سے جدا ہوئے تو ہماری مغفرت کر دی گئی۔(شَرْحُ الصُّدُور ص۲۸۲)

مجھے بے حساب بخش دے میرے مولیٰ
تجھے واسِطہ نیک بندوں کا یا ربّ

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص۲۵۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ موجُودہ دَور میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے لئے ایک عظیم نعمت ہے۔ یہ بات کسی سے ڈَھکی چُھپی نہیں ہے کہ دعوتِ اسلامی

کے مدنی ماحول کی برکت سے راہِ راست سے بھٹکے ہوئے بے شُمار افراد خوفِ خُدا اور عشقِ مُصطفٰے کے پیکر بن گئے۔ دعوتِ اسلامی نے مُعاشرے کی اِصلاح،نوجوانوں کی علمی، عَمَلی اور اَخلاقی تَرْبِیَت (Tranning) کیلئے جو اِقدامات کئے ہیں وہ روزِ روشن کی طرح واضح ہیں۔ آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکتیں حاصل کیجئے اور عمل کا جذبہ بڑھائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چوتھا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک اعمال کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے روزانہ اپنا ایک ہدف بنالیجئے کہ میں دن بھر میں پنج وقتہ نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اتنی تعداد میں نفل عبادات کی بھی پوری کوشش کروں گا کہ اس طرح کرنے سے نیک اعمال کی طرف رغبت باقی رہے گی۔ ہمارے بُزرگانِ دِین بھی روزانہ نیک اعمال کرنے کا ایک ہدف بنالیا کرتے اور پھر اس پر عمل کی بھرپور کوشش فرماتے جبکہ ہدف (Target) مکمل کرلینے کے بعد بھی یہ حضرات اپنے آپ کو عبادت ورِیاضت میں ہی مشغول رکھتے۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عامر بن عبدِ قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (اپنے زمانے کے) سب سے افضل عبادت گزاروں میں سے تھے۔ آپ نے روزانہ ایک ہزار (1000) رکعت نوافل کی ادائیگی کو اپنے اُوپر لازم کرلیا تھا۔ لہٰذا آپ اِشراق کے وقت سے لے کر عصر کے وقت تک مسلسل نماز میں مشغول رہتے، پھر آپ نماز سے فراغت پاکر اس حال میں گھر تشریف لے جاتے کہ آپ کی پنڈلیاں اور قدم سُوجے ہوئے ہوتے، (اس قدر عبادت کے باوجود عاجزی کا یہ عالم تھا کہ) اپنے نفس کو مخاطب کرکے کہتے: اے

نفس !تُو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے یا بُرائی کا حکم دینے کے لئے ؟خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم !میں تجھے(نیک)اعمال میں اس قدر مصروف رکھوں گا کہ بستر بھی تجھے نصیب نہ ہو گا۔

(عیون الحکایات، الحکایۃ السادسۃ والسبعون، ص۹۷)

مِری زِندگی بس تِری بندگی میں

ہی اے کاش گُزرے سدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زندگی کا بھروسا نہیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً زندگی کا کوئی بھروسا نہیں کہ سانسوں کی یہ مالا نہ جانے کب ٹُوٹ کر بکھر جائے، خدانخواستہ ہمیں گُناہوں سے توبہ کا وَقْت بھی نہ مل سکے اور ہماری آخرت برباد ہو جائے، اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں **بُری موت** سے بچائے، **خاتمہ بالخیر ایمان** پر عافیت کے ساتھ نصیب ہو، ہمیں اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے روزانہ کچھ نہ کچھ نیک اعمال کرنے کاہدف بنالیناچاہیے تاکہ نیک اعمال پر استقامت حاصل ہو سکے۔اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مدنی انعامات پر عمل اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے **مدنی انعامات** کارسالہ پُر کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی انعامات روزانہ نیکیاں کمانے کا وہ عظیم مدنی نسخہ ہے کہ جس کے ذریعے صبح سے لیکر رات سونے تک نیکیاں کرنے کے کثیر مواقع ملتے ہیں مثلاً صدائے مدینہ لگانا یعنی صبح نمازِ فجر سے پہلے مسلمانوں کو نماز کیلئے جگانا، بعدِ فجر مدنی حلقے میں 3 آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کرنا یا سننا،

اشراق وچاشت کے نوافل پڑھنا، پانچوں نمازیں باجماعت پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنا، نمازِ پنجگانہ کے بعد اور سوتے وقت کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سورۂ اِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ پڑھنا، رات میں سورۂ مُلک پڑھنا یا سننا، مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت وغیرہ) دینے یا سننے کی سعادت پانا، عشاء کی نماز کے بعد یا کسی بھی مناسب وقت مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا یا پڑھانا۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت اور مدنی دورہ کے علاوہ دیگر کئی مدنی انعامات پر عمل کے ذریعے ثواب کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اخلاص واستقامت کے ساتھ عبادت و تلاوت کی سعادت نصیب فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر عاشقِ صادِق کی یہ تمنّا ہوتی ہے کہ کاش اس کا ٹھکانا ہی مدینۂ طیبہ بن جائے، وہیں زندگی کے باقی ایّام گزریں اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں ہی جینا اور مرنا نصیب ہو جائے، اِنہی خوش نصیبوں میں ایک سیدی **قُطبِ مدینہ "ضیاءُ الدّین احمد مدنی** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں، آیئے! آپ کی سیرتِ مبارکہ کی مختصر اً چند جھلکیاں سنتے ہیں چنانچہ

سیدی قطبِ مدینہ کا مختصر تعارف

حُضُور سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام **ضِیاءُالدین احمد** ہے، آپ فرماتے تھے کہ میرا پیدائشی نام "**احمد مختار**" ہے، میرے دادا حضرت شیخ قُطبُ الدین قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بعد میں میرا نام "**ضِیاءُ الدِّین**" رکھ دیا تھا، آپ بروز پیر ربیعُ الاوّل 1294ھ میں بمقام قصبہ کلاس والا، ضلع سیالکوٹ (دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں سیالکوٹ کو ضیاء الدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نسبت سے "**ضیاء کوٹ**"

کہتے ہیں) میں پیدا ہوئے۔(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۱۶۴ ملخصاً بتقدم وتاخر)

ابتدائی تعلیم!

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے دادا جان سے حاصِل کی، پھر ضِیاء کوٹ (سیالکوٹ) کے مشہور عالِم وعارِف حضرت علّامہ مَولانا محمد حُسَین نقشبندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پڑھا، اس کے بعد مرکزُالاَولیاء (لاہور) گئے اور وہاں کے بڑے بڑے علمائے کرام سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد مشہور مُحدّث اور عالِمِ دین حضرت علامہ وصی احمد محدث سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں شامل ہوگئے اور تقریباً چار(4) سال تک اُن سے تعلیم حاصِل کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۱۶۷ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وِصالِ پُرملال اور تدفین:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 1327ھ کو بغدادِ معلّٰی سے مدینۂ منورہ حاضر ہوئے اور تقریباً 75 سال آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہاں قیام کا شرف ملا اور 60 مرتبہ حج کی سعادت نصیب ہوئی۔(سیدی قطبِ مدینہ ص۸، انوارِ قطب مدینہ، ص307) یہاں تک کہ 4 ذُوالْحِجَّۃِالْحَرام 1401ھ بمطابق 81-10-2 بروز جمعہ مسجدِ نبوی شریف کے مؤذن نے "اللہ اکبر اللہ اکبر" کہا اور سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کلمہ شریف پڑھا اور آپ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی، بعدِ غُسل شریف کفن بچھا کر سرِ اقدس کے نیچے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حجرۂ مقصورہ شریف کی خاک مُبارَک رکھی گئی، سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کا غسالہ شریف اور مُختلف تبرکات ڈالے گئے، پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعدِ نمازِ عصر

دُرُود و سلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گُونج میں جنازۂ مُبارَکہ اُٹھایا گیا۔ سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جنّت البقیع میں سَیِّدَۃُ النِّسا فَاطِمَۃُ الزَّھْرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے مزار پر انوار سے صرف دو (2) گز کے فاصلے پر سپردِ خاک کیا گیا۔ (سیدی قطبِ مدینہ ص ۱۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشرۂ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کے فضائل:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیکیاں کمانے کا ایک بہترین موقع آ گیا ہے، جی ہاں! ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کا بابرکت مہینا شروع ہو چکا ہے۔ اس مبارک مہینے کی برکتوں کے کیا کہنے کہ احادیثِ مُبارَکہ کے مطابِق ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام کا پہلا عَشَرہ رَمَضانُ الْمُبارَک کے بعد سب دِنوں سے افضل ہے۔ آیئے! نیکیوں کی حرص پیدا کرنے اور اپنے آپ کو عبادت میں مشغول رکھنے کیلئے ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کے ابتدائی 10 دن کے فضائل پر مشتمل 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور جھومئے، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک حج کے ان 10 دنوں سے افضل اور پسندیدہ کوئی دن نہیں لہٰذا ان دنوں میں تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ) اور تکبیر (اَللہُ اَکْبَرُ) کی کثرت کیا کرو۔ "کیونکہ یہ تہلیل، تکبیر اور ذِکْرُ اللہ کے دن ہیں۔ (شعب الایمان، باب فی الصیام، فصل تخصیص ایام العشر۔۔۔ الخ، ج۳، ص۳۵۶، حدیث:۳۷۵۸)

2. ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کو عَشَرۂ ذُوالْحِجَّہ سے زیادہ کسی دن میں اپنی عِبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں، اِس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قِیام شبِ قَدْر کے برابر

ہے۔(ترمذی ج ۲ ص ۱۹۲ حدیث۷۵۸)

3. ارشاد فرمایا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر گُمان ہے کہ عَرَفہ (یعنی 9 ذوالحجّۃِ الحرام) کا روزہ ایک سال قَبْل اور ایک سال بعد کے گُناہ مِٹا دیتا ہے۔(مُسلم ص ۵۹۰ حدیث ۱۹۶)

4. ارشاد فرمایا: عَرَفہ (یعنی 9 ذوالحجّۃِ الحرام) کا روزہ ہزار روزوں کے برابر ہے۔(شُعَبُ الایمان ج ۳ ص ۳۵۷ حدیث ۳۷۶۴) مگر حج کرنے والے پر جو عَرَفات میں ہے اُسے عَرَفہ (یعنی 9 ذوالحجّۃِ الحرام) کے دِن روزہ مکروہ ہے کہ

حضرت سَیِّدُنا ابنِ خُزَیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرتِ سَیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے راوی ہیں کہ حُضُورِ پُر نُور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے عَرَفہ کے دِن (یعنی 9 ذوالحجّۃِ الحرام کے روز حاجی کو) عَرَفات میں روزہ رکھنے سے مَنْع فرمایا۔(ابن خُزیمہ، ۲۹۲/۳، حدیث: ۲۱۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے "حج کے فضائل" سنُے۔ مثلاً ♣ حج کرنے والا اپنے گھر والوں میں سے 400کی شفاعت کرے گا۔ ♣ حج کرنےوالوں کےگناہ بخش دیے جاتے ھیں۔♣ حج کرنےوالے کو رب عَزَّوَجَلَّ اوراسکے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا نصیب ہوتی ہے۔♣ حج کرنے والا اگر راستے میں مرجائے، اس کے لئے قیامت تک حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ ♣ حاجی کے لیے کتنی عظیم خوشخبری ہے کہ جس نے بیتُ اللہ کا حج کیا یا عُمرہ کیا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّہ کرم پر ہے، لہٰذا اگر وہ مرگیا تو اللہ تعالٰی اُسے داخلِ جنّت فرمائے گا اور اگر وہ (سلامتی کیساتھ) اپنے گھر کی طرف لوٹ آیا تو اَجر و غنیمت کے ساتھ لوٹے گا۔♣ جو حاجی، غازی یا عُمرہ کرنے والا ہو کر نکلا پھر راستے میں ہی فوت ہو گیا، تو اللہ تعالٰی اس کے لئے بھی قیامت تک غازی، حاجی اور عُمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔♣

جو اس راہ میں حج یا عمرے کیلئے نکلا اور مر گیا اُس کی پیشی نہ ہو گی، نہ ہی حساب ہو گا اور اس سے کہا جائے گا کہ "**جنَّت میں داخل ہو جا**"۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی بار بار **حجِ بیت اللہ** کی سعادت نصیب فرمائے، حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن کی باادب حاضری نصیب ہو، جو خوش نصیب اس سال حج کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ ان **کا خرچ کرنا، ان کا سفر کرنا اور ان کا حج** اپنی پاک بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

کاش! نیکی کی دعوت میں دوں جا بجا سنّتیں عام کرتا رہوں جا بجا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۰۲)

عمامہ باندھنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتوں پر پابندی سے عمل کرنے سے ہم اپنی زندگی کے اخلاقی، روحانی اور معاشی بلکہ ہر معاملے میں بلند و بالا مقام حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سُنّتیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اندازِ زندگی تمام مسلمانوں کے لئے نجات و بخشش کا سبب ہے۔ انہی پیاری سُنّتوں میں

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

سے ایک سنت عمامہ شریف باندھنا بھی ہے۔ جی ہاں! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بہت ہی پیاری سنّت ہے۔ آیئے عمامے شریف کی چند سنّتیں وآداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ ❀ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں تو عمامہ باندھو تمہاری بُردباری (قوتِ برداشت) میں اضافہ ہو گا اور جو عمامہ باندھے اسے ہر پیچ کے بدلے ایک نیکی عطا ہو گی اور جب (دوبارہ پہننے کے ارادے سے) اتارے تو ہر پیچ کھولنے پر ایک گناہ مٹادیا جائے۔[1] ❀ عمامہ شریف باندھنا سُنَنِ زوائد (یعنی سنّتِ غیر مؤکدہ) میں سے ہے اور سُنَنِ زوائد کا حکم مستحب والا ہوتا ہے۔ لہٰذا عمامہ باندھنے والا ثواب کا حقدار ہے اور نہ باندھے تو گناہگار نہیں۔ البتہ عُشّاق کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتِ مبارک ہے۔[2] ❀ عمامہ میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ اور اس کی بندش گنبد نما ہو۔[3] عمامے کی چوڑائی نصف ہاتھ تک ہونی چاہئے یا اس سے کچھ کم یا زیادہ، اس کمی بیشی میں کوئی حرج نہیں۔[4] ❀ عمامہ باندھنے میں دیگر سنّتوں کا بھی اِلتزام کیا جائے جیسے سیدھی جانب سے شروع کرنا، بسم اللہ پڑھنا، لباس کی دعا پڑھنا نیز عمامہ کی متعلقہ سنّتوں مثلاً شملہ چھوڑنا اور سات ہاتھ یا اس کے برابر ہونا۔ ❀ مسجد میں ہوں یا گھر میں ہر جگہ عمامہ شریف کھڑے ہو کر باندھنا چاہئے، بلا عذرِ شرعی بیٹھ کر عمامہ نہیں باندھنا چاہئے کیونکہ عمامہ بیٹھ کر باندھنے میں نقصان ہی نقصان ہے۔ چنانچہ حدیث میں

---

1. ...کنزالعمال، کتاب المعیشۃ...الخ، فرع فی العمائم، الجز:۱۵، ۱۳۳/۸، حدیث:۴۱۱۳۸
2. ...عمامہ کے فضائل، ص۴۹
3. ...فتاویٰ رضویہ، ۱۸۶/۲۲
4. ...کشف الالتباس...الخ، ذکر عمامہ، ص۳۸

ہے: جس نے بیٹھ کر عمامہ باندھا یا کھڑے ہو کر شلوار پہنی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ایسی مصیبت میں مبتلا فرما دے گا جس کی کوئی دوا نہیں۔[1] ❀ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں میری اُمت ہمیشہ فِطرت پر رہے گی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھیں گے۔[2]

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دے گا سِکھا مَدَنی ماحول
تُو داڑھی بڑھا لے عمامہ سجا لے نہیں ہے یہ ہرگز بُرا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...کشف الالتباس...الخ، ذکر شملہ، ص ۳۹

2 ...کنز العمال، کتاب المعیشۃ...الخ، فرع فی العمائم، الجز: ۱۵، ۸/۱۳۳، حدیث: ۴۱۱۴۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جمعہ کے دن مجھ پر دُرودِ پاک کی کثرت کیا کرو، کیونکہ ہر جمعہ کے دن میری اُمّت کا دُرود میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے، تو ان میں سے جو سب سے زیادہ دُرودِ پاک پڑھنے والا ہوگا وہ میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔

(سنن کبری للبیھقی، کتاب الجمعة، باب مایؤمرہ فی لیلة الجمعة، ۳/۳۵۳، حدیث: ۵۹۹۵)

خوب بھیجو مل کے دیوانو! ادب سے جھوم کر تم مدینے کے حسین گلزار پر لاکھوں سلام

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ؟ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ؟ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ؟ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ؟ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ؟ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وزارت کیوں قربان کی؟

منقول ہے کہ خلیفہ ہارونُ الرَّشید کے وزیر حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مشرف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک دن ہارونُ الرَّشید کے سامنے بیٹھے تھے۔ اُنہوں نے پوچھا: اے مسلمانوں کے خلیفہ! اگر کوئی شخص آپ کے دربار میں درخواست (Request) کرے کہ میرا غلام فرار ہو کر آپ کے پاس آگیا ہے آپ مجھے میرا غلام لوٹا دیں، تو کیا آپ اُس کا غلام واپس کر دیں گے؟ خلیفہ نے کہا: کیوں نہیں۔ تو حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُشَرَّف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: جناب! میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا غلام ہوں، جو اپنے مالکِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے فرار ہو کر آیا ہوں، آپ مجھے اس کی خدمت میں حاضر

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

ہونے کے لئے چھوڑ دیں، تاکہ میں دوبارہ اس کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤں۔ یہ سُن کر خلیفہ ہارونُ الرَّشید اور وہاں موجود تمام حاضرین رو دیئے پھر خلیفہ کہنے لگے: ہم میں سے یہ شخص نجات پا گیا، جبکہ ہم یہاں بیٹھے اِس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے خلیفہ ہارونُ الرَّشید نے انہیں چلے جانے کی اجازت دے دی، اجازت نامہ سُن کر حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُشرَّف رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اُٹھے اور اسی وَقْت احرام باندھ کر لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کہتے ہوئے حرمِ پاک کی طرف روانہ ہو گئے۔ راستے میں حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه ان سے ملے اور دیکھا کہ وہ زمین پر مَحوِ خواب ہیں، مٹی اُڑ اُڑ کر ان کے چہرے پر پڑ رہی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے سلام کے بعد ان سے دریافت فرمایا: اے عبدُ اللہ! سب کچھ چھوڑنے کا عوض اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے کیا دیا؟

آپ نے فرمایا: اے سُفیان! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اپنی وزارت اور دیگر ساز و سامان قربان کرنے کے عوض اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے یہ دیا کہ "مجھے اپنی رِضا عطا فرما دی" جس میں، مَیں اِس وقت ہوں۔ جب حرمِ پاک کے مَشائخِ عظام کو نیک بخت وزیر کے آنے کی خبر ملی تو وہ سلام پیش کرنے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، ان کی لاغری اور غُبار آلُودَگی کو دیکھ کر اُنہوں نے پوچھا: بغیر پانی کے، بغیر سائے والے میدان میں سفر آپ نے کیسے برداشت کر لیا؟

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُشرف رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے جواب دیا: جس مُجرم غلام کا دل اُسے آقا کے دروازے کی طرف لے جا رہا ہو، وہ اپنے آقا کی بارگاہ میں کیسے آتا ہے؟ اگر مجھے قدرت ہوتی تو میں سَر کے بل آتا۔ یہ کہتے کہتے آپ رونے لگے، پوچھا گیا: کیوں رو رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: میں نے اپنا شفیع (مددگار) آگے بھیج دیا ہے، شاید! اُس کی شفاعت قبول ہو جائے۔ جب ان کی نظر بَیْتُ اللہ شریف پر پڑی تو ایک زوردار چیخ ماری اور ان کی رُوح جسم سے جُدا ہو گئی۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۲۶۹)

بے سبب اے خدا کر دے بخشش حشر میں مجھ سے کرنا نہ پُرسش
نام غفّار مولیٰ ترا ہے یا خدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہمارے بُزرگانِ دین نے راہِ خدا میں بہت سی قُربانیاں دِیں کبھی مال کی قربانی تو کبھی جان کی قربانی، کبھی بادشاہت کی قُربانی تو کبھی وزارت کی قربانی، الغرض جب، جہاں، جس چیز کی قُربانی کی ضرورت پیش آئی اُنہوں نے اُسی چیز کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قُربان کر دیا جیسا کہ بیان کردہ حکایت میں ایک وزیر نے صرف اور صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر اپنی وزارت، اپنا مال و دولت، اپنا دُنیوی عیش و عشرت سب کچھ قُربان کر دیا، شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت (Worship) میں گُزار کر اس دُنیا سے رُخصت ہو گئے اور صَدیاں گُزرنے کے بعد بھی ان کی عظیم قُربانیوں کے چرچے آج بھی ہر طرف گونج رہے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم صرف باتیں بنانے، فارغ بیٹھے رہنے، فُضولیات میں وقت گنوانے اور حیلے بہانے تراشنے کے بجائے عملی طور پر ان اللہ والوں کی مُبارک زندگیوں سے مدنی پھول حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا کر کے اپنے اندر دِین کی خاطر قُربانیاں دینے کا جذبہ بیدار کرنے کی کوشش کریں۔

یاد رکھئے! انبیائے کرام، صحابہ ٔکرام اور بعد میں آنے والے بُزرگانِ دِین نے اپنے اپنے مرتبے کے مطابق راہِ خدا میں قُربانیاں دِیں اور قربانیوں کا یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانے میں آپ کے شہزادے حضرت سَیِّدُنا ہابیل رضی اللہ تعالٰی عنہ نے رِضائے اِلٰہی کی خاطر تقوٰی اختیار کرتے ہوئے پہلے اپنا مال (یعنی بکری) قربانی کیلئے پیش کیا اور پھر اپنی

جان قربان کر دی، جس کا ذِکر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پارہ 6 سُوْرَۃُ مَائِدَۃ میں فرمایا اور مفسّرین نے اس واقعے کو تفصیل کے ساتھ نقل کیا۔ چنانچہ

ہابیل کی قربانی

"ہابیل" اور "قابیل" دونوں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے فرزند (یعنی بیٹے) ہیں۔ منقول ہے کہ رُوئے زمین پر سب سے پہلا قاتل قابیل اور سب سے پہلا مقتول ہابیل ہے، ان دونوں کا واقعہ یوں ہے کہ حضرت حوّاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے ہر حمل میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے۔ اور ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حمل کی لڑکی سے نکاح کیا جاتا تھا۔ اس دستور کے مطابق حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے قابیل کا نکاح "لیُوْذا" سے جو ہابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی کرنا چاہا، مگر قابیل اس پر راضی نہ ہوا کیونکہ اِقْلِیْما زیادہ خوبصورت تھی، اس لئے وہ اس کا طلب گار ہوا۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے بہت سمجھایا کہ اِقْلِیْما تیرے ساتھ پیدا ہوئی ہے، اس لئے وہ تیری بہن ہے، اس کے ساتھ تیرا نکاح نہیں ہو سکتا، مگر قابیل اپنی ضد پر اَڑا رہا۔ بالآخر حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے حکم دیا کہ تم دونوں اپنی اپنی قُربانیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں پیش کرو۔ جس کی قربانی مقبول ہو گی، وہی اِقْلِیْما کا حق دار ہو گا۔ اس زمانے میں قربانی کی مقبولیت کی یہ نشانی تھی کہ آسمان سے ایک آگ آتی اور جو قُربانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقبول ہوتی تو اس کو کھا لیا کرتی تھی۔ چُنانچہ قابیل نے گیہوں (Wheats) کی کچھ بالیں اور حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک بکری قربانی کے لئے پیش کی۔ آسمانی آگ نے حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قربانی کو کھا لیا اور قابیل کے گیہوں کو چھوڑ دیا۔ اس بات پر قابیل کے دل میں بُغض و حسد پیدا ہو گیا اور اس نے حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قتل کر دینے کی ٹھان لی اور ہابیل سے کہہ دیا کہ میں تجھ کو قتل کر دوں

گا۔ حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ قربانی قبول کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کام ہے اور وہ تقویٰ واِخلاص والوں کی قُربانی قبول کرتا ہے، اگر تُو مُتّقی ہوتا تو ضَرور تیری قربانی قبول ہوتی۔(عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص٨٦-٨٥، ملخصاً، صراط الجنان، ٢/٤١٦، تحت الآیۃ ٢٧، ملخصا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ قرآنی واقعے سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قُربانیاں دینے کی اِبتدا آدم عَلَیْہِ السَّلام کے دَور سے ہوئی اور یہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا مُبارک طریقہ رہا ہے۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشنودی کیلئے دُشوار گزار سفر کئے، تکلیفیں جھیلیں، باطِل قُوّتوں کا ڈَٹ کر مقابلہ کیا، اپنے شہروں اور مُلکوں سے ہجرتیں کیں، اپنی زِندگیاں وقف کیں اور جہاں ضرورت پیش آئی وہاں اپنی مُقدّس جانوں کا نذرانہ بھی پیش کیا۔ چنانچہ

انبیاء علیہم السلام کی قربانیاں

حضرتِ سَیِّدُنا ابو عُبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قیامت کے دن کن لوگوں کو سب سے زیادہ عذاب ہو گا؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے نبی کو قتل کیا یا نیکی کا حکم دینے والے اور بُرائی سے روکنے والے کو قتل کیا، پھر رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ ۙ وَّ یَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۱﴾ (پ٣ سورۂ اٰل عمران، ٢١)

تَرجَمۂ کنزالایمان: وہ جو اللہ کی آیتوں سے مُنکر ہوتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں انہیں خوشخبری دو دردناک عذاب کی۔

پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے ابو عُبیدہ! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بنی اسرائیل نے صبح کے اوّل وقت میں 43 نبیوں کو شہید کر دیا، بنی اسرائیل کے 112 عبادت گزار عُلماء کھڑے ہوئے اُنہوں نے انہیں نیکی کا حکم دیا، بُرائی سے روکا، تو بنی اسرائیل نے اس دن کے آخری حصّہ میں ان سب کو بھی شہید کر دیا۔ (جامع البیان، ۲۱۶/۳، رقم: ۶۷۷۷)

ٹُوٹے گو سر پہ کوہِ بلا صبر کر اے مبلغ نہ تُو ڈگمگا صبر کر
لَب پہ حرفِ شکایت نہ لا صبر کر ہاں یہی سُنّتِ شاہِ ابرار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ مُبارکہ سے معلوم ہوا کہ بہت سے انبیائے کرام نے راہِ حق میں اپنی جانوں کی قربانیاں پیش فرمائیں۔ آیئے! اب حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قربانیوں کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر نہ صرف اپنی اولاد اور اہل و عیال (Family) کو جنگل بیابان میں تنہا چھوڑ کر عظیم قربانی کا شرف حاصل کیا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اپنی اولاد قربان کرنے سے بھی پیچھے نہ ہٹے۔ چنانچہ

عِشق کے اِمتحان

حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیدائش کے بعد اُن کے والد ماجِد حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر وحی آئی کہ آپ حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اور حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس سرزمین میں لے جائیں جہاں اب مکہ مکرمہ ہے۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان دونوں کو اپنے ساتھ بُراق پر سوار کر کے شام سے سرزمینِ حرم میں لائے اور کعبہ مُقدّسہ کے نزدیک اُتارا، یہاں اُس

وقت نہ کوئی آبادی تھی نہ کوئی چشمہ نہ پانی، ایک توشہ دان (Cartouch) میں کھجوریں اور ایک برتن میں پانی انہیں دے کر آپ واپس ہوئے اور مُڑ کر اُن کی طرف نہ دیکھا، حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عرض کی: آپ کہاں جاتے ہیں اور ہمیں اس وادی میں انیس و رفیق (یعنی کسی جان پہچان والے) کے بغیر چھوڑے جاتے ہیں ؟ لیکن حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا اور اِس کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے چند مرتبہ یہی عرض کیا اور جواب نہ پایا تو کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے ؟ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: ہاں۔ یہ سُن کر انہیں اطمینان ہو گیا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تشریف لے گئے ۔

حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دُودھ پلانے لگیں ، جب ان کے پاس موجود پانی ختم ہو گیا اور پیاس کی شدّت ہوئی اور صاحبزادے کا حلق شریف بھی پیاس سے خشک ہو گیا تو آپ پانی کی جستجو یا آبادی کی تلاش میں **صَفا و مَروہ** کے درمیان دوڑیں، ایسا 7 مرتبہ ہوا، یہاں تک کہ فرشتے کے پَر مارنے سے یا حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قدم مبارک سے اس خشک زمین میں ایک چشمہ (زمزم) نمودار ہوا۔ (صراط الجنان، ۵/ ۱۸۳)

تینوں رات ایک طرح کا خواب

حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بچپن میں حضرتِ سَیِّدُنا اِبْرَاہِیْم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ذُوالحج کی آٹھویں رات خواب دیکھا، کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اپنے بیٹے کو ذَبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔ آپ صُبح سے شام تک غور فرماتے رہے کہ یہ خواب اللہ عَزَّوَجَلَّ

کی طرف سے ہے یا شیطان کی جانب سے؟ اِسی لئے آٹھ (8) ذُوالحِجَّہ کا نام یَوْمُ التَّرْوِیَہ (یعنی سوچ بچار کا دن) رکھا گیا۔ نویں رات پھر وہی خواب دیکھا اور صُبْح یقین کرلیا کہ یہ حکم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے، اِسی لئے (9) ذُوالحِجَّہ کو یومِ عرفہ (یعنی پہچاننے کا دن) کہا جاتا ہے۔ دسویں رات پھر وہی خواب دیکھنے کے بعد آپ نے صُبْح اس خواب پر عمل کرتے ہوئے بیٹے کی قُربانی کا پکّا اِرادہ فرمالیا، جس کی وجہ سے (10) ذُوالحِجَّہ کو یَوْمُ النَّحْر (یعنی ذَبْح کا دن) کہا جاتا ہے۔ (تفسیرِ کبیر، ۹/۳۴۶)

اِطاعت گُزار ہو تو ایسا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا مَقام ومَرتبہ ساری مَخلوق میں بُلند وبالا ہے، لہٰذا ان پر آنے والے اِمتحانات بھی اسی قَدر شدید ہوتے، مگر قُربان جائیے! ان مُقدَّس ہستیوں کے صَبْر واِستقلال پر کہ انہوں نے اس راہ میں آنے والی مُشکلات کو خُوشی خُوشی برداشت کیا اور بارگاہِ اِلٰہی میں سُرخُرو ہو کر بُلند دَرَجات حاصل کیے۔ ان کی یہی عظیم قُربانیاں رہتی دُنیا تک کے لوگوں کیلئے مَشْعَلِ راہ ہیں۔ جیسا کہ بیان کردہ واقعے سے معلوم ہوا کہ حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقَرَّب اور بَرگُزِیدہ نبی ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو خُصوصی اِنْعام واِکْرام سے نوازا ہے، یہی وجہ تھی کہ آپ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے جتنی بھی آزمائشیں آئیں، آپ ان میں تَوفیقِ اِلٰہی سے ثابِت قَدَم رہے اور دل و جان سے اس قربانی کیلئے تیار ہوگئے، جس کا حکم اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے والد کو دیا تھا۔ اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے بہت ہی اِطاعت گُزار اور فرمانبردار بندے تھے کہ (آپ نے رِضائے اِلٰہی کی خاطر اپنا) وہ بچہ جس کو بڑی دُعاؤں کے بعد بُڑھاپے میں پایا تھا، جو آپ کی آنکھوں کا نُور اور دل کا سُرُور تھا، فِطْری طور پر حضرت اِبراہیم

عَلَیْہِ السَّلَام اس کو کبھی اپنے سے جُدا نہیں کر سکتے تھے، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر اپنے پیارے فَرزَنْد اور زوجہ کو وادیٔ بَطحا کی اُس سُنسان جگہ پر چھوڑ آئے جہاں سَر چُھپانے کو دَرَخْت کا پتّا اور پیاس بُجھانے کو پانی کا ایک قَطرہ بھی نہیں تھا، نہ وہاں کوئی یار و مَدَدگار، نہ کوئی مُونِس و غمخوار۔ ہم میں سے کوئی ہوتا تو شاید اِس کے تَصَوُّر ہی سے اُس کے سینے میں دل تیز دَھڑکنے لگتا، بلکہ شِدَّتِ غَم سے شاید پَھٹ جاتا۔ مگر حضرت ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ حکم سُن کر نہ فِکْر مَنْد ہوئے، نہ ایک لمحہ کیلئے سوچ بِچار میں پڑے، نہ رَنج و غَم سے نِڈھال ہوئے بلکہ فوراً اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا حکم بجالانے اور رِضائے الٰہی پانے کیلئے بیوی اور بچے کو لے کر مُلکِ شام سے سَرزمینِ مکہ چلے گئے اور وہاں بیوی بچے کو چھوڑ کر مُلکِ شام واپس آ گئے۔

آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قربانیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیگر انبیائے کرام کی طرح ہمارے آقائے مہربان، رحمتِ عالمیان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی بے شُمار قربانیاں دیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دی ہوئیں قربانیوں سے کون واقف نہیں، اعلانِ رسالت ہوتے ہی کفارِ ناہنجار کی طرف سے جَور و جَفا کی آندھیاں چلنے لگیں، کبھی ظُلم و سِتم کے پہاڑ توڑے جانے لگے تو کبھی طرح طرح کے اِلزامات عائد کئے گئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جھوٹا، کاہن، جادُوگر کہا گیا، راہ میں کانٹے بچھائے گئے، پتھروں کی بارش کی گئی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے والوں پر قاتلانہ حملے کئے گئے، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خانۂ کعبہ پر اَشکبار نگاہ ڈالتے ہوئے مکۂ مکرمہ سے مدینۂ منورہ کی جانب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے ہجرت فرمائی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کو مدینۂ منورہ پہنچنے پر بھی سکون سے نہ بیٹھنے دیا۔ کفارِ بد اطوار کا غیظ و غضب اِس قدر بڑھا کہ وہ آقائے مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ساتھ اہلِ مدینہ کی جان کے بھی دشمن ہو گئے اِن کی طرف سے جنگیں مسلط کر دی گئیں۔ (سیرتِ مصطفٰے، ص ۱۱۴تا۱۱۶ ملتقطاو ملخصا)

وہ دینِ حق کے واسطے طائف میں زخم کھائیں افسوس ہم پھنسے رہیں بس کاروبار میں

گم ہو کے عشقِ مصطفٰے میں اے خدائے پاک کرتا رہوں بیان سدا اَشکبار میں

تبلیغِ دین کے لئے دَر دَر پھروں اے کاش! طالِب ہوں ایسے وَلْوَلے کا کِردِگار میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۷۶،۲۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سیرت پر چلتے ہوئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی رِضائے اِلٰہی کی خاطِر اِسلام کی تَروِیج واِشاعَت، سُنَّتیں سیکھنے اور لوگوں میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے خُود بھی اور اپنے جِگر پاروں، آنکھوں کے تاروں کو خُود سے جُدا کرکے کئی سالوں یا مہینوں کیلئے نہیں بلکہ مہینے میں صِرف 3 دن کیلئے راہِ خُدا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر پر روانہ کرنے والے بن جائیں۔ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں اپنے سمجھدار اور بڑے بچوں کے ساتھ خُود بھی شرکت کرنا ہمارا مَعْمُول بن جائے۔ داڑھی، عمامہ شریف اور دیگر سُنَّتوں پر عمل کرنے اور اپنے بچوں کو بھی سُنَّتوں پر عمل کی ترغیب دِلانے کی سَعادَت نصیب ہو جائے۔

بسا اوقات دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ اپنے بچوں کی ہدایت کے لیے، ان کے نیک بننے کے لیے دُعا کرنے کا کہتے ہیں، **حضرت دُعا کیجئے**، میرا بیٹا بس نمازی بن جائے، اس کے بُرے دوستوں کی دوستی کی وجہ سے ہم بڑے پریشان ہیں، ہماری مانتا نہیں ہے، بس آپ دُعا کریں یہ **نیک بن جائے**۔ اِس

پر ہمیں بھی غور کرنا چاہئے کہ کیا ہمیں خود نیک نہیں بننا؟ کیا ہمیں نماز کی پابندی نہیں کرنی؟ کیا قرآنِ کریم کی تلاوت ہم نہیں کریں گے؟ سُنّتوں کے پابند ہم نہیں بنیں گے؟۔ آیئے! آج سے ہم سبھی یہ **پکّا اِرادہ** کرتے ہیں کہ ہم بھی اپنی زِندگی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے **حبیب** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کے **احکامات** کے **مطابق** گزاریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

سُنّتوں کی کروں خُوب خِدمت ہر کسی کو دُوں نیکی کی دعوت
نیک میں بھی بنوں اِلتِجا ہے یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص۱۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام کی قربانیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح انبیائے کرام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشنودی کے لئے جگہ بہ جگہ قُربانیاں پیش کیں، اسی طرح صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان نے بھی اپنے دَور میں بہت سی قربانیاں دیں، بعض صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان نے اپنا گھر بار چھوڑ کر مکّے سے مدینے کی طرف ہجرت کی اور مہاجر کا لقب پایا۔ مدینۂ منورہ میں رہنے والے صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان بھی قربانی دینے میں پیچھے نہ رہے بلکہ فَراخ دِلی سے اپنے مُہاجر بھائیوں کے لئے اپنے مکانات، زمینیں، گھر اور دیگر ضرورت کی اشیاء ایثار (Sacrifice) کر کے اَنْصار (مددگار) ہونے کی مثال قائم فرمائی۔ صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان کی بڑی تعداد نے اسلام کی سَربُلندی کیلئے اپنی جانیں قُربان کیں اور شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔ بعض نے اپنے مال کی قربانی پیش فرمائی۔ آیئے! اب صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان کے چند واقعات سننے کی سعادت

حاصل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے رِضائے الٰہی کیلئے دینِ اسلام کی خاطر کس طرح اپنے مال اور جان کی قربانیاں دیں۔

ایک صحابی کی مالی قربانیاں

یوں تو تمام ہی صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان نے مختلف انداز میں قربانیاں پیش فرمائیں لیکن جلیلُ القدر صحابی حضرت سیّدنا **عبدُالرحمٰن بن عوف** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا انداز بھی نرالا ہے۔ چنانچہ آپ نے (۱) نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ مُبارکہ میں ایک بار 4 ہزار دِینار خیرات کیے (۲) ایک بار 40 ہزار دِینار (دینار سونے کے سکّے کو کہتے ہیں) راہِ خدا میں دیئے (۳) ایک بار 500 گھوڑے مجاہدوں کو دیئے (۴) ایک بار 1500 اُونٹ راہِ خدا میں دیئے (۵) وفات کے وقت 50 ہزار دِینار خیرات کرنے کی وصیت فرمائی (۶) ایک بار جب آپ بیمار ہوئے تو اپنا تہائی مال خیرات کرنے کی وصیت کی مگر بعد میں آرام ہو گیا تو وہ مال خود ہی خیرات کر دیا (۷) ایک بار صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان سے کہا کہ جو اہلِ بدر میں سے ہو اُسے فی کس 400 دِینار میں دُوں گا (۸) ایک بار ایک دن میں ڈیڑھ لاکھ (1,50,000) دِینار خیرات کیے، رات کو حساب لگایا پھر بولے کہ میرا سارا مال مہاجرین وانصار پر صدقہ ہے حتّٰی کہ فرمایا: میری قمیض فُلاں کو اور میرا عمامہ فُلاں کو (دے دینا) (حضرت سیّدنا) جبریلِ امین (بارگاہِ رسالت میں) حاضر ہوئے، عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! عبدالرحمٰن کے صدقات قبول (ہوئے)، انہیں بے حساب جنّتی ہونے کی خبر دے دیجئے (۹) آپ نے 30 ہزار غلام آزاد کیے (۱۰) اَزواجِ مُطہرات کی خدمت میں ایک باغ (Garden) پیش کیا (جو 40 ہزار میں فروخت ہوا)۔

(مرآۃ المناجیح، ۸/ ۴۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی انعامات"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! حضرت سَیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دینِ اسلام کی آبیاری کیلئے مختلف مواقع پر اپنا کثیر مال راہِ خدا میں قُربان کر دیا۔ یقیناً بُزرگانِ دین کے ان کارناموں کا جب جب تذکرہ کیا جاتا ہے ہمارے دلوں میں بھی ایسے کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، ان مبارک ہستیوں کے یہ واقعات آج بھی ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی دینِ متین کی سربلندی اور سُنّتوں کی دعوت کو عام کرنے کی خاطر اپنے تَن مَن دَھن اور وقت کی قربانی دینے کا جذبہ (Passion) بیدار کریں۔ یہ مدنی جذبہ پانے کا بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جانا اور 12 مَدَنی کاموں میں عملی طور پر حصہ لینا بھی ہے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے "مدنی انعامات پر عمل" روزانہ فکرِ مدینہ اور پھر مہینا ختم ہونے پر اپنے ذمہ دار کو مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا بھی ہے۔ ہر دعوتِ اسلامی والے کو چاہیے کہ خود بھی مدنی انعامات پر عمل کرنے اور مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانے کے ساتھ ساتھ ہر ماہ کچھ نہ کچھ مثلاً 26 رسائل دُوسرے اسلامی بھائیوں میں تقسیم بھی کریں، جن کو رِسالہ دیں، ان کا نام، رابطہ نمبر / واٹس ایپ نمبر بھی آپ کے پاس موجود ہو، ان کو وقتاً فوقتاً مدنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب کے لیے اِنفرادی کوشش کا سلسلہ بھی جاری رہے اور مدنی انعامات کے رِسالے کی وُصولی کے لیے بھی ترکیب کی جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے بزرگانِ دِین خود بھی اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے اور لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے تھے، چنانچہ

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اے لوگو! اپنے اَعمال کا حساب کر لو، اس سے پہلے کہ قیامت آجائے اور تم سے ان کا حساب لیا جائے۔ (حلیۃ الاولیاء، عمر بن

خطاب، ۱/۸۸،رقم ۱۳۵)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے آسان(Easy)اور بہتر انداز میں فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرنے کے حوالے سے ہماری جو رہنمائی فرمائی ہے، وہ واقعی قابلِ تحسین اور لائقِ عمل ہے، آپ نے اِس پُرفِتَن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طریقہ کار پر مُشْتَمِل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام **"مَدَنی اِنعامات"** بَصُورتِ سُوالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، طَلَبۂ علمِ دین کے لئے 92، دِینی طالِبات کے لئے 83، مَدَنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کے لئے 40 اور خُصُوصی (یعنی گونگے بہرے) اسلامی بھائیوں کے لئے 27 مَدَنی اِنعامات ہیں۔ آیئے! مدنی انعامات کے رسالے کی ایک مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے۔ چُنانچہ

مَدَنی انعامات کے رسالے کی بَرَکت

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، اُنہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا ایک رسالہ تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے۔ مَدَنی انعامات کا رسالہ ملنے کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لیے مسجد میں حاضر ہو گئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور مدنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

مَدنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی

یاالٰہی! خوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اولیائے کرام کی قربانیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام کی رُشد و ہدایت سے معمور روشن تعلیمات سے سارے عالم کو مُنوَّر کرنے کیلئے اولیائے عظام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں نے بھی صرف اور صرف اس کی رِضا حاصل کرنے کیلئے خوب خوب قربانیاں دیں۔ شہنشاہِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے صرف 17 سال (اور ایک قول کے مطابق 18 سال) کی عمر میں اپنی ماں سے اجازت لے کر جیلان شریف سے بغدادِ مُعلّٰی کا سفر اختیار فرمایا۔ دورِ طالبِ علمی میں بھوک، پیاس، فاقے اور گوشہ نشینی کی آزمائشوں پر صبر واِستقامت کے ساتھ قائم رہ کر عظیم مقام پایا اور ساری زندگی دینِ اسلام کی اِشاعت اور نیکی کی دعوت کیلئے وقف فرمائی۔ (قلائد الجواھر، ص ۱۰ مفھوما)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا اُونچے اُونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۱۹)

خواجہ غریب نواز کی قربانی!

سلطانُ الہند، خواجہ غریبِ نواز معینُ الدین چِشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تقریباً 15 سال کی عمر میں بُخارا، سمرقند، نیشاپور کا سفر اختیار کیا۔ جب مدینے کے تاجور، نبیوں کے سرور، حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ منور میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو معینُ الدّین (دین کا مددگار) کا خِطاب (Title) عطا ہوا اور نیکی کی دعوت کی خاطر ہِند کے شہر اجمیر جانے کا حکم ہوا۔ آپ کی نیکی کی دعوت کی برکت

سے بیشمار غیر مسلم حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔ آپ نے ساری زندگی رسولِ ہاشمی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ارشاداتِ عالیہ کو عام کرنے کے لئے وقف فرمادی۔

(اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۰۸ تا ۵۱۳، ملتقطا)

یا خواجہ کرم کیجئے ہوں ظُلمتیں کافُور باطِل نے بڑے زور سے سر اپنا اُٹھایا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۳۲)

داتا صاحب کی قربانی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام کی تعلیمات کو عام کرنے کیلئے ہی حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گھر بار چھوڑنے کی قربانی دی، شہر غزنی (افغانستان) کے محلے ہجویر سے سفر کیا اور مرکزُ الاولیاء لاہور کو اپنے مَسکن و مَدفَن کے لئے مُنتخب فرمایا۔ اسی طرح بیشمار اولیائے کرام نے عیش و آرام اور اپنا گھر بار چھوڑا، مشقتیں جھیلیں، زندگیاں وقف کیں اور جانیں قربان کیں۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی قربانیاں

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مبارک زندگی بھی سُنَّت کو زندہ کرنے اور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری اُمّت کی اِصلاح کے لئے وقف ہے۔ آپ نے تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کو بابُ المدینہ کراچی سے شروع کیا اور آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام دنیا بھر میں عام ہے۔ اصلاحِ اُمَّت کے عظیم و مُقدس جذبے کے تحت کئی کتابوں کے ساتھ ساتھ شُہرۂ آفاق، پاکستان میں سب سے زیادہ شائع ہونے والی، بے شمار سُنَّتوں کا مجموعہ، "فیضانِ سنت"، جیسی ضخیم و عظیم کتاب اور مختلف موضوعات پر مشتمل کئی کتب و رسائل بھی لکھے۔

عقائد و اعمال کی اصلاح کیلئے سینکڑوں موضوعات پر بیانات، شرعی، تنظیمی، تاریخی اور طِبّی وغیرہ معلومات سے معمور مدنی مذاکروں کا سلسلہ سالہا سال سے جاری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ

شہا عطارؔ پر ہر آن رحمت کی نظر رکھنا کرے دن رات یہ سنّت کی خدمت یا رسول اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

نفس کی قربانی

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ۱۴۲۴ھ میں عیدُالاضحیٰ کے موقع پر مُلک سے باہر تھے۔ بعض ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کے بے حد اصرار پر آپ نے عیدُالاضحیٰ پاکستان میں منانے کی حامی بھر لی لیکن عید سے صرف چند روز پہلے ای میل کے ذریعے یہ پیغام بھجوایا: شبِ جمعہ (۸ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۴ھ) کو پرواز تھی، بُدھ کو دل میں ہلچل پیدا ہوگئی۔ میں نے بہت غور کیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ میں عید بابُ المدینہ میں آکر دھوم دھام سے خُوب رونق بھرے ماحول میں بچوں، گھر والوں اور کثیر اسلامی بھائیوں کے ساتھ مناؤں۔ بابُ المدینہ آنے میں نفس کی پیروی ہے اور بیرونِ ملک میں رہ کر تحریری کام کرنے میں آخرت کی بہتری، بابُ المدینہ میں عوام کی بھیڑ میں گُناہوں کی کثرت اور یہاں تنہائی کے باعث مَعاصی سے کافی بچت، عوام کی گہما گہمی میں زبان و آنکھ کی حفاظت نہایت ہی مشکل جبکہ یہاں اپنے گھر پر زبان اور آنکھوں کا قفلِ مدینہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کافی حد تک حاصل۔ (اس لئے) سوچا فی الحال بابُ المدینہ میں جاکر سوائے نفس کو خُوش کرنے کے دِین کے اَہم کام کو سَر انجام دینے کی بظاہر کوئی صورت سامنے نہیں ہے، قربانی کے دن ہیں اور ظاہر ہے قربانی وہی ہے جو نَفْس کو گراں گُزرے، لہٰذا! نفس کی قربانی دینا ہی مناسب ہے، لہٰذا! آخِرت کی بہتری پر نظر رکھتے ہوئے میں نے بابُ المدینہ آنے کا اِرادہ مُلتوی کر دیا ہے۔ (تعارفِ امیر اہلسنت، ص ۶۵)

رسائل ”جوشِ ایمانی“ ”حُسینی دُولھا“ اور ”ابوجہل کی مَوت“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلافِ کرام کے بیان کردہ اخلاص سے بھرپور عظیم قربانیوں پر مشتمل فکر انگیز واقعات سُن کر ہوسکتا ہے کہ ہمارا بھی رِضائے الٰہی کی خاطر قربانی دینے کا ذہن بنا ہو۔ اسلافِ کرام کی قربانیوں سے متعلق مزید معلومات جاننے کیلئے امیرِ اَہلسُنّت کے 3 رسائل بنام **”جوشِ اِیمانی، حسینی دُولھا اور ابوجہل کی موت“** کا مُطالعہ کرنا بھی انتہائی مفید ہے۔ مسلمانوں کو بھی رِضائے الٰہی کی خاطر راہِ خدا میں قربانی دینے کا خُوگر بنانے کے لئے یادگارِ اَسلاف، امیرِ اہلسنَّت نے اپنے ان مُنفرد رسائل میں صحابۂ کرام اور دیگر بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی شُجاعت و بہادری اور راہِ خدا میں دینِ متین کی خاطر پیش کی جانے والی بے مثل و بے مثال اور شاندار قربانیوں پر مشتمل رِقّت انگیز واقعات کو انتہائی خوبصورت اور آسان انداز میں تحریر فرمایا ہے، لٰہذا آج ہی مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ان تینوں رسائل کو ھدیۃً طلب فرما کر خود بھی مطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ان رسائل کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (PrintOut) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دینِ اسلام میں قُربانی کی اَہمیَّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ قربانی کے واقعات سے ہمیں یہ مدنی پھول حاصل ہوئے کہ ہم اپنے اَندر صَبْر و شُکْر جیسی عادات پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قُربانیاں دینے کا ذہن بنائیں تاکہ وقت آنے پر بغیر کسی شک و شبہہ کے ہم راہِ خدا میں قربانیاں دے سکیں۔ ان

اَوصافِ حمیدہ (پسندیدہ و نیک اوصاف) کو اپنی ذات پر نافذ کرنے کا ایک بہترین ذَرِیعہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنے اَسلاف کی سیرت و کردار کا مُطالَعہ کریں، جب ہم اَنبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام اور اَولیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے واقعات پڑھیں گے، تواِنۡ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صدقے ہمیں بھی قربانیاں دینے اور مصیبتوں پر صبر کرنے کا ذہن بھی بنے گا۔ آج ہم نے حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُتَعَلِّق سُنا۔ آپ عَلَیۡہِ السَّلَام نے ساری زِندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت و فرمانبرداری میں گزاری، حکمِ خُداوندی میں اپنا تَن، مَن، دھن فِدا کرنے کا عملی مُظاہَرہ کیا، یہاں تک کہ چاند سا بیٹا بھی راہِ خدا میں قُربان کرنے سے دَریغ نہیں کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو آپ عَلَیۡہِ السَّلَام کی یہ اَدا اتنی پسند آئی کہ تمام اُمَّتِ مُسلمہ کو حکم فرمادیا کہ تم بھی میرے خلیل (عَلَیۡہِ السَّلَام) کی اس اَدا پر عمل کرتے ہوئے جانور ذَبح کیا کرو۔

ہر بال کے بدلے ایک نیکی

حضرتِ سَیِّدُنا زید بن اَرْقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں: صَحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوان نے عرض کی: یا رَسُوۡلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ قُربانیاں کیا ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: تمہارے باپ اِبراہیم عَلَیۡہِ السَّلَام کی سُنَّت ہیں۔ صَحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوان نے عرض کی: یا رَسُوۡلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ان میں ہمارے لئے کیا ثواب ہے؟ فرمایا: ہر بال کے بَدلے ایک نیکی ہے۔ عرض کی: اور اُون میں؟ فرمایا: اس کے ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیہ، ۳/۵۳۱، رقم:۳۱۲۷)

قربانی محفوظ ہوتی ہے

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! خُوش دِلی سے قُربانی کیا کرو اور ان کے خُون پر رِضائے اِلٰہی

اور اَجر کی اُمید رکھو اگرچہ وہ زمین پر گر چکا ہو کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حِفاظت میں گرتا ہے۔

(معجم اوسط، ۱۴۸/۶، حدیث: ۸۳۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جس شخص پر شَرعی اُصولوں کی بِنا پر قُربانی واجِب ہے اس پر قُربانی سے مُتعلِّق مَسائل سیکھنا بھی لازِم ہیں۔ فِی زَمانہ عِلمِ دِین سے دُوری کے باعث مُسلمان اس اَہَم فَریضہ کو بھی کَمَاحَقُّہٗ (یعنی جیسا کہ اس کا حق ہے) اَدا نہیں کرپاتے، ہمارے معاشرے کی ایک تعداد ایسی ہے جن کی دِینی مَعلُومات کا حال یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں رہنے والے مُختلِف مالکِ نِصاب اَفراد پُورے گھر کی طرف سے ایک ہی بکرا قُربان کر دیتے ہیں، جی ہاں! ایک ہی بکرے یا دُنبے کی قُربانی میں بھی 2 / 3 بھائی حصّہ مِلا لیتے ہوں گے۔ قُربانی کے لئے جانور کیسا ہونا چاہئے؟ یا کس عَیب کی وجہ سے قُربانی نہیں ہوگی؟ یہ معلوم ہی نہیں ہوتا اور وہ قُربانی کرنے کے بعد اس خُوش فہمی میں مُبتلا رہتے ہیں کہ ہم نے بھی سُنَّتِ اِبراہیمی پر عمل کرلیا اور ہمارا واجِب اَدا ہوگیا حالانکہ ان کے ذِمّہ واجب کی اَدائیگی باقی رہتی ہے، لہٰذا قُربانی کے اَحکامات کا عِلم ہونا بہت ضَروری ہے۔ قُربانی میں پیش آنے والے مسائل کے مُتعَلِّق شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے 48 صفحات پر مُشْتَمِل رِسالہ **"اَبْلَق گھوڑے سُوار"** یا مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"بہارِ شریعت جلد 3 حصہ 15"** سے قُربانی کے مَسائل کا مُطالَعہ کیجئے یا دارُ الاِفتا اہلسُنَّت سے رُجوع کیجئے۔

قُربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی کو دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قُرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک

دعوتِ اسلامی خِدْمتِ دین کے کم و بیش 104 شُعبوں میں سُنَّتوں کی خِدْمت میں مَشْغول ہے۔ان تمام شُعْبہ جات کو چلانے کے لئے ماہانہ کروڑوں روپے کے اَخْراجات ہوتے ہیں۔ہمیں بھی حُصُولِ ثواب کی خاطِر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی ترقّی کے لئے اپنے گھر،رِشتہ داروں اور اَہْلِ مَحلہ کے ساتھ ساتھ مُختلف عَلاقوں میں جا جا کر دعوتِ اسلامی کے شُعْبہ جات کا تَعارُف کرواتے ہوئے قُربانی کی کھالیں جَمْع کرنے کی بھی بھرپور کوشش کرنی ہے اور اپنے عزیز و اَقارِب کو یہ ترغیب بھی دِلانی ہے کہ وہ بھی اپنی قربانی کے جانور کی کھال دعوتِ اسلامی کو دے کر نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی سعادت حاصل کریں۔

مجلسِ رابطہ بالعلما والمشائخ

آیئے!اپنے اندر مدنی کاموں کو کرنے کی کُڑھن اُجاگر کرنے اور اپنی معلومات میں اضافے کی نیت سے دعوتِ اسلامی کے ایک اہم ترین شعبے بنام **"مجلسِ رابطہ بالعلما والمشائخ"** کا مختصر اَتعارف سنتے ہیں۔یاد رہے! **"مجلسِ رابطہ بالعلما والمشائخ"** کا بنیادی مقصد سُنّی علمائے کرام ومشائخ عظام مثلاً ائمۂ مساجد، خطبا اور پیرانِ طریقت وغیرہ کو دعوتِ اسلامی کی دِینی خدمات سے آگاہ کرنا، مدنی کاموں میں ان کی مدد حاصل کرنا، ان کی دعائیں لینا اور سُنّی جامعات و مدارس میں مدنی کاموں کی ترکیب بنانا، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و ہفتہ وار مدنی مُذاکرے، مختلف تربیتی اجتماعات میں سُنّی جامعات و مَدارس کے طلبۂ کرام کی شرکت کروانا، ان کیلئے مناسب خیر خواہی کا اِنتظام کرنا ہے تاکہ اس طبقے میں دعوتِ اسلامی سے متعلق اچھے تاثرات قائم ہوں، ان کی دعاؤں اور ان کی رہنمائی کی برکت سے دعوتِ اسلامی مزید ترقیوں کی منازل طے کرتی چلی جائے۔

اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی اور "مجلس رابطہ بالعلما والمشائخ" کو مزید ترقیاں اور عروج عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ابو عطار کا ذکرِ خیر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام میں شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ محترم کا وصالِ پُر ملال ہوا اسی مناسبت سے کچھ ان کی سیرت کے بارے میں سنتے ہیں۔ آپ کے والدِ ماجد **حاجی عبدالرَّحمٰن قادِری** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نیک سیرت، تقویٰ وطہارت اور شریعت وسُنّت کے پیکر تھے، آپ کی عادت تھی کہ اکثر نگاہیں نیچی رکھ کر چلا کرتے، آپ کے دل میں دُنیاوی مال و دولت جمع کرنے کی لالچ (Avarice) بالکل نہ تھی۔ آپ مساجد سے مَحَبَّت اور ان کی خوب خدمت کیا کرتے تھے۔ 1979 میں جب شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "کولمبو" تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں کو آپ کے والد صاحب سے بہُت متأثر پایا کیونکہ اُنہوں نے وہاں کی عالیشان حَنَفی میمن مسجد کے انتظامات سنبھالے تھے اور اس مسجد کی کافی خدمت بھی کی تھی۔ آپ سلسلۂ عالیہ قادِریہ میں بیعت تھے اور قصیدہ غوثیہ کا ورد فرماتے، کولمبو میں قیام کے دوران امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے خالو نے دورانِ گفتگو آپ کو بتایا کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جب کبھی چارپائی (Bedstead) پر بیٹھ کر آپ کے والد صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قصیدۂ غوثیہ پڑھتے تو ان کی چارپائی زمین سے بلند ہو جاتی تھی۔

سفرِ حج میں وِصال

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ عالَمِ شِیر خوارگی (یعنی دُودھ پینے کی عمر) میں ہی تھے کہ آپ کے والدِ محترم سَنہ ۱۳۷۰ھ میں سفرِ حج پر روانہ ہوئے۔ ایامِ حج میں مِنٰی میں سخت لُو چلنے کی وجہ سے کئی حجاجِ کرام فوت ہوگئے تھے، ابُو عطار حاجی عبد الرحمن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی مختصر علالت کے بعد ۱۴ ذوالحِجَّۃ الحرام سَنہ ۱۳۷۰ھ کو اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ (تعارفِ امیر اہلسنت، ص ۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِضائے الٰہی کی خاطر اسلافِ کرام کی قربانیوں کے متعلق ہم نے سُننے کی سعادت حاصل کی۔

❀ رحمتِ عالمیان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بے شُمار قربانیاں دِیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دی ہوئیں قربانیوں سے کون واقف نہیں، جَور و جَفا کی آندھیاں چلائی گئیں، کبھی ظُلم و سِتم کے پہاڑ توڑے گئے تو کبھی طرح طرح کے اِلزامات عائد کئے گئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ جھوٹا، کاہن، جادُوگر کہا گیا، راہ میں کانٹے بچھائے گئے، پتھروں کی بارش کی گئی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے والوں پر قاتلانہ حملے کئے گئے۔

❀ انبیائے کرام، صحابۂ کرام اور بعد میں آنے والے بُزرگانِ دِین نے اپنے اپنے مرتبے کے مطابق راہِ خدا میں قُربانیاں دِیں اور قربانیوں کا یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔

❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قُربانیاں دینے کی اِبتدا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے دَور سے ہوئی اور یہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مُبارک طریقہ رہا ہے۔

❀ حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر نہ صرف اپنی اولاد اور اہل وعیال(Family) کو جنگل بیابان میں تنہا چھوڑ کر عظیم قربانی کا شرف حاصل کیا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اپنی اولاد قربان کرنے سے بھی پیچھے نہ ہٹے۔

❀ انبیائے کرام کو راہِ خدا میں بہت ستایا گیا، حتّٰی کہ ایک دن میں 43 نبیوں کو شہید کیا گیا۔

❀ انبیائے کرام کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کامل بھروسا تھا، لہٰذا یہی وجہ ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اپنے لختِ جگر حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو راہِ خدا میں قربان کرنے کے لئے فوراً تیار ہوگئے۔

❀ انبیائے کرام نے راہِ خدا میں آنے والے مَصائب و آلام کو بخوشی برداشت کیا اور ثابت قدم رہے۔

❀ اسلافِ کرام رِضائے الٰہی کی خاطر دُنیوی وزارت و مَنْصَب کو بخوشی قربان کردیتے تھے۔

❀ اسلافِ کرام رضائے الٰہی کی خاطر اپنی جان، گھربار حتّٰی کہ خاندان کو بھی قُربان کرنے سے گریز نہیں کرتے تھے۔

❀ اسلافِ کرام کی زندگی کا لمحہ لمحہ گویا رِضائے الٰہی کے کاموں کیلئے وقف تھا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ اَسلافِ کرام کے طُفیل ہمیں بھی رضائے الٰہی کی خاطر قُربانیاں دینے کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دیتے ہیں فیض عام اَولیائے کرام لوٹنے سب چلیں قافِلے میں چلو
اولیا کا کرم، تم پہ ہو لاجَرَم خوب جلوے ملیں، قافِلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۲-۶۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں

اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سفر کرنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! سفر کرنے کی چند سنّتیں و آداب سنتے ہیں: ممکن ہو تو جمعرات کو سفر کی ابتدا کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی ابتدا کرنا (Startout) سنت ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ۱۶۱/۵) اگر سہولت ہو تو رات کو سفر کیا جائے کہ رات کو سفر جلد طے ہوتا ہے اگر چند اسلامی بھائی مل کر قافلے کی صورت میں سفر کریں تو کسی ایک کو امیر بنالیں۔ چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے قصور معاف کروائیں اور جن سے معافی طلب کی جائے ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کردیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۶، ص۱۹) ہم جب بھی سفر پر روانہ ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اہل ومال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے (Resign) کرکے جائیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے۔ ٹرین یا بس وغیرہ میں بِسْمِ اللہ، اَللہُ اَکْبَر اور سُبْحٰنَ اللہ 3، 3 بار، لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہ ایک بار پھر کہے: سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ۝ وَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۝ (پ۲۵، الزخرف ۱۳، ۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بُوتے (قابو) کی نہ تھی اور بے شک ہمیں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف پلٹنا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۷۲۸/۱۰) سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے کوئی تحفہ (Gift) لے

[1] ... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۵۵/۱، حدیث: ۱۷۵

آئیں کہ یہ سنتِ مبارکہ ہے۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے، اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر (Stone) ہی ڈال لائے۔ (کنز العمال ،کتاب السفر ،الفصل الثانی فی آداب السفر ، حدیث: ۱۷۵۰۲، ۳۰۱/۶)

طرح طرح کی ہزاروں سُنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب (1) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (2) 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"**، اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شَریف کی فضیلت

جنابِ صادِق و امین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دل نشین ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ درودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ درودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروزِ قیامت شُہداء کے ساتھ رکھے گا۔ (مُعْجَم اَوسَط ج۵ ص ۲۵۲ حدیث ۷۲۳۵)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں　　اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

مُختصر وضاحت: ہمارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بے حد دُرُود و سلام ہوں جو بے سہاروں کا سہارا ہیں اور ہر بے خبر کی خبر رکھنے والے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اپنی زندگیاں عشقِ رسول سے سرشار ہو کر جس انداز میں گُزاریں اور اپنے آقا و مولا، مکی مَدَنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کیا، وہ اپنی مِثال آپ ہے، ان حضرات نے اپنے کردار اور عمل سے رہتی دنیا تک کے مسلمانوں کو یہ انداز سکھادیا کہ ایک اُمّتی کو اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کیسا عشق ہونا چاہیے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بے پناہ عِشق و محبت کرنے والوں میں خلیفۂ سوم اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ

[1] ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

تَعَالٰی عَنْہُ کی شخصیت بھی نمایاں ہے۔ آپ کی حیاتِ طیبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت اور عشق کی عکاسی کرتی ہے۔ آپ کے ہر عمل کا اصل مقصد اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا تھی، آیئے! اپنے دلوں کو عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے روشن کرنے کیلئے حضرتِ سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عشقِ رَسُول کے واقعات سنتے ہیں۔ چنانچہ

مہمان نوازی کا نرالا انداز

ایک روز حضرتِ سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اپنے دوستوں سمیت میرے گھر تشریف لایئے اور جو میسر ہو تناول فرمایئے۔ نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دعوت قبول فرمالی، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے چلتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قَدَم مبارک شمار کرنے لگے، نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عثمان! میرے قدم کیوں گن رہے ہو؟ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے ماں باپ آپ پر قُربان! میں چاہتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم و توقیر کی خاطر آپ کے ہر ہر قدم کے بدلے ایک ایک غلام (Slave) آزاد کروں۔ چنانچہ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر تک حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جس قدر قدم مُبارَک لگے آپ نے اُسی قدر غلام آزاد کئے۔ (جامع المعجزات، ص۲۵۷، ملخصا)

مجھ کو دُنیا کی دولت نہ زر چاہیے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہیے

حوالہ (وسائلِ بخشش مرمم، ۵۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کس طرح نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عشق میں آپ کے ہر ہر قدم پر ایک ایک غلام آزاد فرمایا۔ واقعی یہ وہ ہستی ہیں جن کی چمک دَمک سے پورا عالَم جگمگا رہا ہے، ان کا دل مَحبّتِ رسول میں کس قدر روشن تھا، عشقِ رسول کی چاشنی اُن کی رَگ وجاں میں کس قدر سرایت کر چکی تھی کہ اِنہیں محبوب آقا، مکی مدنی مصطفٰے، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات سے بڑھ کر کوئی چیز عزیز نہ تھی، آیئے آپ کی سیرتِ مبارکہ کا مختصر تعارف سنتے ہیں۔ چنانچہ

نام و لقب اور کُنیت:

آپ کا نامِ نامی، اِسمِ گرامی "عُثمان" اور کُنیَت "ابو عَمْرو" ہے۔ جبکہ آپ کے القابات "اَمیرُالمُؤمنین، ذُوالنُّورَین (یعنی دو نور والا)، کاملُ الْحَیاءِ وَالْاِیْمان، (حیا اور ایمان میں کامل)۔ جامِعُ القرآن (یعنی قرآن جمع کرنے والے)، سَیِّدُ الْاَسْخِیَاء (یعنی سخیوں کے سردار)، عُثمان باحَیا وغَیرہ مشہور (Famous) ہیں۔ (کراماتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، ص ۳، ۱۱، ۵) مگر آپ کے تمام اَلقابات میں سے "ذُوالنُّورَین" (یعنی دو نور والا) زیادہ مَشہور ہے۔ اِس لَقب کا سبَب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نُور، شافعِ یوم النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شَہزادیاں یکے بعد دِیگرے آپ کے نکاح میں آئیں۔ اِسی طرف اِشارہ کرتے ہوئے سیّدی اَعلیٰ حضرت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

فرماتے ہیں۔

نُور کی سَرکار سے پایا دو شالہ نُور کا
ہو مُبارَک تم کو ذُوالنُّورَین جوڑا نور کا

(حدائقِ بخشش شریف، ۲۴۶)

مختصر وضاحت: اے دو نوروں والے پیارے عثمانِ غنی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! آپ کو بہت بہت مبارک ہو! کہ آپ نے نُور والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بار گاہ سے نور کی دو چادریں (یعنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو صاحبزادیاں اپنے نکاح میں) لینے کا شرف حاصل کیا ہے۔ (شرح حدائقِ بخشش، ص۷۱۶)

دنیا چھوڑ سکتا ہوں پر اِیمان نہیں:

اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: **اِنِّیْ لَرَابِعُ اَرْبَعَةٍ فِی الْاِسْلَامِ** یعنی میں اِسلام قَبول کرنے والے چار اَشخاص میں سے چوتھا ہوں۔ (معجم کبیر، نسبة عثمان بن عفان، ج ۱، ص۸۵، حدیث: ۱۲۴) جب آپ اِسلام لائے تو نہ صِرف اپنے گھر والوں بلکہ پُورے خاندان کی شدید مُخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کو زدو کوب کیا (مارا پیٹا) گیا یہاں تک کہ آپ کا چچا حَکَمْ بن اَبی الْعاص تو اِس قَدر ناراض ہوا کہ آپ کو پکڑ کر ایک رَسّی سے باندھ کر کہنے لگا: تُم نے اپنے باپ دادا کا دِین چھوڑ کر دُوسرا مذہب اِختیار کر لیا ہے، جب تک تُم نئے مَذہب کو نہیں چھوڑو گے ہَم تمہیں نہیں چھوڑیں گے، اِسی طرح باندھ کر رکھیں گے۔ یہ سُن کر حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: خُدائے ذُوالْجَلال کی قسم! میں اسلام کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا، نہ کبھی اس دولت سے دَسْتْ بَردار ہو سکتا ہوں، دل سے دینِ اسلام نکل جائے یہ ہر گز نہیں ہو سکتا۔ حَکَمْ بن اَبی العاص نے جب آپ کا یہ جذبہ (Passion) دیکھا تو مَجبور ہو کر آپ کو قید سے آزاد کر دیا۔

(تاریخ مدینۃ دمشق، عثمان بن عفان، ۲۶/۳۹)

شاہِ مدینہ دِین کی دولت اپنی اُلفت بھی دی اور اپنی غلامی مجھ کو عطا کی تُو نے بڑا احسان کیا
حق کی راہ میں پتھر کھائے خُوں میں نہائے طائف میں دِین کا کتنی محنت سے کام آپ نے اے سلطان کیا
رونا مصیبت کا مت رو تُو پیارے نبی کے دیوانے کرب و بلا والے شہزادوں پر بھی تُو نے دھیان کیا
پیارے مبلغ معمولی سی مشکل پر گھبراتا ہے دیکھ حسین نے دین کی خاطر سارا گھر قربان کیا

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۹۷،۱۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عشقِ رسول میں اپنی جان، مال و دولت سب کچھ لٹانے کو تیار رہتے تھے کیونکہ نبیِّ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت ہی دِین کی بنیاد ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے محبوبِ دو جہاں، سرورِ کون و مکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی محبت کریں اور اپنی خواہشات، گھربار، مال و اَسباب، یہاں تک کہ اپنی اولاد سے بھی بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کو اپنے دل میں بسائیں، کیونکہ ان کی محبت ہی دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کا ذریعہ ہے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 10 سورۂ توبہ آیت نمبر 24 میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ اِ۟قْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

ترجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ

وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو (انتظار
یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی کرو) یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں
الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ۠ (۲۴) (پ۱۰، التوبۃ: ۲۴) کو راہ نہیں دیتا۔

حضرت علامہ قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیت میں نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کے لازم اور فرض ہونے کی ترغیب بھی ہے، اس پر تنبیہ (Emphasis) بھی ہے اور اس کی دلیل بھی ہے۔کیونکہ آیتِ کریمہ کے اس حصّے ("فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ" تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنا حکم لائے) کے ذریعے وَعِید سنائی گئی اور اُس شخص کو ڈرایا گیا ہے، جسے اپنے مال، اہل اور اولاد اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ محبوب ہوں۔اس آیت کے آخر میں ایسوں کو بتا دیا گیا ہے کہ وہ گمراہ لوگوں میں سے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔(الشفا، القسم الثانی، الباب الثانی فی لزوم محبّتہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ص۱۸، الجزء الثانی)

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہاں میں کوئی معزز، کوئی عزیز، کوئی مال، کوئی چیز رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ محبوب ہو، وہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے مردود ہے، اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی طرف راہ نہ دے گا، ایسے شخص کو عذابِ الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے۔(فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۳۱۰-۳۰۹) کیونکہ خود نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایماندار نہیں ہو سکتا، جب تک وہ اپنے ماں باپ، اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ کرے۔(بخاری، کتاب الایمان، باب حبّ الرسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم من الایمان، ۱/ ۱۷، الحدیث: ۱۵)

جانِ ایماں ہے محبّت تری جانِ جاناں

جس کے دل میں یہ نہیں خاک مسلماں ہوگا
دردِ فُرقت کا مداوا نہ ہوا اور نہ ہو
کیا طبیبوں سے مرے درد کا دَرماں ہوگا

(سامانِ بخشش، ص ۶۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا رحمتِ عالَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت مسلمان کے ایمان کی تکمیل(Completion) کا سبب ہے کہ ایمَان اُسی وَقت کامل ہوتا ہے کہ جب وہ سَرورِ کونین، رحمتِ دارین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے عزیزوں، قَرابت داروں اور جان ومال سے بھی بڑھ کر محبوب وعزیز جانے۔ یاد رکھئے! علماءِ کرام نے نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت کی کثیر علامات بیان فرمائی ہیں، آیئے! ان میں سے چند علامات سُنتے ہیں، چنانچہ

محبتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی علامات:

(1) اقوال وافعال میں حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروِی کرنا یعنی سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جو کام کرنے کا حکم دیا انہیں کرنا اور جن سے منع کیا اُن سے رک جانا اور نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عمل کرنا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُالْمُؤمِنِین، حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ زبر دست عاشقِ رسول بلکہ عشقِ مصطفٰے کا عملی نَمُونہ(Embodiment) تھے، سردی گرمی کی پروا کئے بغیر اپنے اقوال واَفعال میں محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّتیں اور ادائیں خوب خوب اپنایا کرتے تھے

۔ آیئے! حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین اور سُنّتوں سے محبت کے 3 واقعات ملاحظہ فرمایئے۔ چنانچہ

حضرت عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اِتباعِ رَسُول

ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مسجدکے دروازے پر بیٹھ کر بکری کی دَستی کا گوشت منگوایا اور کھایا اور بِغیر تازہ وُضو کئے نَماز ادا کی پھر فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی اِسی جگہ بیٹھ کر یِہی کھایا تھا اور اِسی طرح کیا تھا۔ (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۱۳۷ حدیث ۴۴۱)

حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک بار وُضو کرتے ہوئے مُسکرانے لگے! لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے: میں نے ایک مرتبہ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اسی جگہ پر وُضو فرمانے کے بعد مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔ (اَیضاً ص ۱۳۰ حدیث ۴۱۵ مُلَخّصاً)

وُضو کرکے خَنداں ہوئے شاہِ عثماں ۔۔۔ کہا: کیوں تَبسُّم بھلا کررہا ہوں ؟
جوابِ سُوالِ مُخاطَب دیا پھر ۔۔۔ کسی کی ادا کو ادا کررہا ہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سخت سَردی میں بھی فَرمانِ نَبَوِی پر عَمَل:

اَمیرُالمُومِنِین حضرتِ سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک سرد رات میں جب نماز کا ارادہ فرمایا: تو اپنے غلام حضرت حُمران رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے وضو کے لیے پانی مانگا۔ غلام نے پانی پیش کیا تو آپ اُس سے ہاتھ اور منہ دھونے لگے۔ (وُضو شروع فرمایا تو) غلام نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو محفوظ فرمائے، آپ

وُضو فرمارہے ہیں جبکہ رات تو بہت ٹھنڈی (Cold) ہے۔ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواباً ارشاد فرمایا: میں نے دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر وبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے: جو بندہ کامل وضو کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔ (مسند البزار، مسند عثمان بن عفان، ج ۲، ص ۷۵، الحدیث: ۴۲۲)

تیری سُنّتوں پہ چل کر، میری رُوح جب نکل کر
چلے تُو گلے لگانا مدنی مدینے والے
ملے سُنّتوں کا جذبہ میرے بھائی چھوڑیں مولیٰ
سبھی داڑھیاں منڈانا مدنی مدینے والے
مری آنے والی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں
اُنہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سخت سردی میں اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وضو کر کے عشق و محبت پر مشتمل جو جملہ ارشاد فرمایا: اس میں ہمارے لئے بے شمار مدنی پھول ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی محبت کا تقاضا یہی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل ہماری اوّلین ترجیح (Preference) ہو، کیونکہ ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے بھی اپنی محبت کا دار ومدار اپنے محبوب کی پیروی میں رکھا ہے کہ اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو تمہیں میرے محبوب کی اتباع کرنی ہو گی۔ چنانچہ پارہ 3 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 31 میں ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ **تَرجَمۂ کنزالایمان:** اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر

اللّٰہُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۱﴾ تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(پ ۳، ال عمران، ۳۱)

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت ہی محبتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی دلیل ہے اور اسی پر نجات کا دارومدار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کا حُصُول، اپنی خُوشنودی اور قُرب کو حُضُور پُرنُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کے ساتھ جوڑ دیا، اب کسی کو رضا و قُربِ الٰہی ملے گا تو محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی غلامی کے صدقے ملے گا ورنہ اگر دنیا جہان کے اعمال جمع کر کے لے آئے، اگر اس میں عشق اور اِطاعتِ مُصطفےٰ موجود نہ ہوگی تو وہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں قطعاً مردود ہو گا۔ (صراط الجنان، ۱/۴۶۱، تحت الآیۃ ۳۱)

ہمیں چاہئے کہ ہر مُعاملے میں نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احکامات پر عمل اور منع کردہ کاموں سے باز رہیں کیونکہ محبت کا دعویٰ اُسی صورت میں سچا ہوگا، جب ہم حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِتباع میں زندگی بسر کریں گے، یقیناً آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارک زندگی ہمارے لئے بہترین نَمُونہ ہے جس کو ربِّ کریم نے خود قُرآنِ کریم کے پارہ 21 سُورۂ اَحْزاب کی آیت نمبر 21 میں اس طرح بیان فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ　ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک تمہیں رَسُوْلُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

(پ ۲۱، احزاب: ۲۱)

حضرت علامہ مولانا سَیِّد محمد نَعِیْمُ الدِّین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اُن کی اچھی طَرح اِتباع کرو، دِینِ الٰہی کی مدد کرو اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ نہ چھوڑو، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر چلو یہ بہتر (Better) ہے۔ (تحت الآیۃ، ۲۱)

تِرے خُلق کو حَق نے عظیم کہا تِری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالقِ حُسن و اَدا کی قسم

مختصر وضاحت: اے میرے رحمت والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی خُلقِ مُبارک کو عظیم (بہت بڑا) قرار دیا ہے اور آپ کی وِلادَتِ باسعادت ہزاروں سَعادَتیں اور برکتیں لے کر آئی، ایسی نرالی و حَسِین کسی کی پیدائش نہ ہوئی۔ میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! بھلا آپ کی طرح کا کون ہو سکتا ہے؟ ہاں ہاں! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی قسم ہے "آپ جیسا کوئی نہیں"۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس فی زمانہ اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو ہم نہ صرف سُنّتوں سے دُور ہیں، بلکہ مسلمانوں کی اکثریت مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرضوں میں کوتاہی کرتی نظر آتی ہے، حالانکہ محبتِ رسول کا تقاضا تو یہ ہے کہ بندہ اپنے محبوب کی سُنّتوں کو چھوڑ کر غیروں کے طور طریقوں کو کبھی بھی نہ اپنائے، آیئے! آج مل کر نیت کرتے ہیں کہ اپنے کریم آقا، مکی مدنی مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عمل کریں گے، نماز، روزے میں کوتاہی نہیں کریں گے، داڑھی نہیں کٹوائیں گے، سُنّتوں کے مطابق لباس (Dress) پہنیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
عالموں پر ہنسیں، پھبتیاں بھی کسیں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
جو کہ گانے سنیں، فلم بینی کریں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
بد نگاہی کریں، بد کلامی کریں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول

کھائیں رزقِ حرام ، ایسے ہیں بد لگام ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
عہد توڑا کریں ، جھوٹ بولا کریں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
جو ستاتے رہیں دل دکھاتے رہیں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
چغلیوں تہمتوں ، میں جو مشغول ہوں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈھکیں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
داڑھیاں جو منڈائیں کریں غیبتیں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
کاش ! عطّار کا طیبہ میں خاتمہ ہو کرو یہ دعا عاشقانِ رسول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نعتِ سرکار بزبانِ عثمان بن عفّان

(2) محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے جو شخص جس سے مَحَبَّت کرتا ہے، کثرت سے اُسے یاد بھی کرتا ہے ،اپنے محبوب کے اعلیٰ اوصاف کی تعریفیں بھی کرتا ہے، حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بھی اپنے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نثر میں بھی تعریف فرمائی اور نظم یعنی اشعار کی صورت میں بھی تعریف فرمائی: آیئے! دو اشعار کا ترجمہ سنتے ہیں۔

رَسُوْلٌ عَظِیْمُ الشَّانِ یَتْلُوْ کِتَابَہٗ لَہٗ کُلُّ مَنْ یَّبْغِیْ التِّلَاوَۃِ وَامِقٌ

مُحَبٌّ عَلَیْہِ کُلَّ یَوْمٍ طلاوۃٌ وَاِنْ قَالَ قَوْلًا فَالَّذِیْ قَالَ صَادِقٌ

ترجمہ: (۱) وہ عظیمُ المرتبت رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو اپنی کتاب کی تلاوت فرماتے ہیں کہ ہر پڑھنے والا اُس (کتاب) کا عاشق ہو جائے۔

(۲) وہ محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں جن کیلئے ہر روز تروتازگی وخوبصورتی ہے اور اگر کوئی بات

کہیں تو یقیناً وہ سچی ہے۔ (سیرت ابن اسحاق، ص ۱۸۰)

سچی بات سکھاتے یہ ہیں سیدھی راہ دکھاتے یہ ہیں
ڈُوبی ناویں تِراتے یہ ہیں ہلتی نیویں جماتے یہ ہیں
ٹُوٹی آسیں بندھاتے یہ ہیں چُھوٹی نبضیں چلاتے یہ ہیں
قصرِ دنیٰ تک کس کی رسائی جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں
ربّ ہے معطی یہ ہیں قاسِم رزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں
سَلِّم سَلِّم کی ڈھارس سے پُل پر ہم کو چلاتے یہ ہیں

بارگاہِ رسالت میں وصفِ رسالت کا بیان:

حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان یوں بھی بیان فرمائی: ”اِنَّ اللہَ مَا اَوقَعَ ظِلَّكَ عَلَى الْاَرْضِ لِئَلَّا يَضَعَ اِنْسَانٌ قَدَمَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ الظِّلِّ“ یعنی یا رسول اللہ بے شک اللہ تعالٰی نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سایہ زمین (Earth) پر نہ پڑنے دیا کہ کوئی شخص اس پر پاؤں نہ رکھ دے۔ (تفسیر النسفی، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۱۱، الجز ۱۸، ص ۷۷۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے اخلاص و ادب کے ساتھ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُوب خُوب مدح سرائی کرنے، نعتیں پڑھنے اور سننے والا بنائے اور سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان و عظمت میں نَقْص و عیب تلاش کرنے والوں سے ہمیں اور ہماری نسلوں کو بھی محفُوظ فرمائے اور سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت بیان کرنے والے

عاشقانِ رسول میں ہی موت عطا فرمائے۔

خُلد میں ہو گا ہمارا داخلہ اس شان سے
یا رسول اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

(وسائلِ بخشش مرمم،۴۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اہلِ بیتِ اطہار سے محبت

(3) نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مبارکہ سے محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جن سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مَحبَّت ہو عاشقِ صادق بھی انہیں محبوب رکھے۔ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے اہلِ بیتِ اطہار سے بہت مَحبَّت تھی جس کا اندازہ اس حدیثِ مُبارکہ سے لگایا جاسکتا ہے، چنانچہ

نبیِ اکرم ،رحمتِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کوئی بندہ (اُس وقت تک) کامل ایمان والا نہیں ہوتا جب تک میں اُسے اُس کی جان سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں، میری اولاد اُسے اُس کی اولاد سے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے زیادہ پیاری نہ ہو اور میرے اہل اُسے اُس کے اہل سے زیادہ محبوب نہ ہو جائیں۔

(شعب الایمان للبیہقی، باب فی حب النبی، فصل فی براءتہ فی النبوۃ، ۲/۱۸۹، الحدیث:۱۵۰۵)

محمد کی محبت جانِ جاں ہے عینِ ایماں ہے یہی آواز آتی ہے مرے ٹُوٹے ہوئے دل سے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رشتہ داروں اور اہلِ بیتِ

اظہار سے بے پناہ مَحَبَّت فرماتے، اُن کی خدمت میں اپنا مال و دولت پیش فرماتے۔ چنانچہ

رسولُ اللہ کے اہلِ بیت سے محبت:

اُمُّ المُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ ایک بار رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر والوں نے چار دن تک کچھ نہ کھایا حتّٰی کہ بچے بے چین ہونے لگے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے اور فرمایا: کیا میرے بعد تم لوگوں نے کوئی چیز پائی؟ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے دستِ مبارک سے نہ لائے تو کہاں سے آئے گی؟ یہ سن کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وضو فرمایا اور مسجد تشریف لے گئے کبھی ایک جگہ نماز ادا فرماتے اور دعا کرتے تو کبھی دوسری جگہ نماز ادا فرماتے اور دعا کرتے۔ دن کے آخری حصے میں حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حاضر ہوئے اور داخل ہونے کی اجازت طلب کی، میں نے چاہا کہ ان سے ہمارا یہ معاملہ پوشیدہ رہے لیکن پھر سوچا کہ یہ مالدار مسلمانوں میں سے ہیں، ہو سکتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اہلِ بیت کی خیر خواہی کیلئے بھیجا ہو۔ میں نے انہیں اجازت دی تو وہ اندر آئے اور کہا: امی جان! رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کہاں ہیں؟ میں نے سارا ماجرہ بیان کر دیا۔ یہ سن کر حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ رونے لگے اور کہنے لگے دنیا کا ناس ہو، اے اُمُّ المُؤمنین! آپ نے مجھے، عبد الرحمٰن بن عوف، ثابت بن قیس اور دیگر مالدار مسلمانوں کو اپنی اس حالت کی خبر کیوں نہ کی؟ پھر آپ باہر آئے۔ آٹا، گندم اور کھجور کے تھیلے، ایک کھال اُتری ہوئی بکری اور ایک تھیلی بھیجی، جس میں 300 درہم تھے۔ پھر فرمایا: یہ سب سامان جلدی میں بھیجا ہے بعد میں روٹیاں اور بُھنا ہوا گوشت لے آئے اور فرمایا: آپ یہ تناول فرمایئے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیلئے بھی رکھ دیجئے،

پھر مجھے قسم دے کر کہا: آئندہ جب بھی ایسا معاملہ ہو تو مجھے ضرور خبر دیجئے، تھوڑی دیر بعد حضور تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی تشریف لے آئے اور اِستِفسار فرمایا: اے عائشہ! کیا میرے بعد تم لوگوں نے کوئی چیز پائی ہے، میں نے عرض کی: جی ہاں یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے علم تھا کہ آپ ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کیلئے باہر تشریف لے گئے ہیں اور مجھے یہ بھی علم تھا کہ ربّ تعالیٰ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعا کو رد نہیں فرمائے گا۔ فرمایا: تم لوگوں کو کیا ملا؟ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا نے عرض کی: اتنا آٹا، گندم، کھجور، ایک کھال اُتری بکری، 300 درہم کی تھیلی، روٹیاں اور بُھنا ہوا گوشت۔ فرمایا: یہ کس کی طرف سے آیا ہے؟ میں نے عرض کی: عثمان (غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی طرف سے، وہ خود ہی آئے تھے، جب میں نے انہیں سارا ماجرا بتایا تو رونے لگے، دنیا کی بُرائی بیان کی اور مجھے قسم دی کہ آئندہ ایسی حالت کی میں انہیں ضرور خبر دوں۔ یہ سُن کر سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما نہ ہوئے بلکہ مسجدِ نبوی میں تشریف لے گئے اور بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اُٹھا کر عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کیلئے 3 باریوں دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں عثمان سے راضی ہوں، تُو بھی اس سے راضی ہو جا۔

(تاریخ مدینہ دمشق، ج ۳۹، ص ۵۳)

اللہ سے کیا پیار ہے عثمانِ غنی کا
محبوبِ خدا یار ہے عثمانِ غنی کا
اللہُ غنی حد نہیں انعام و عطا کی
وہ فیض پہ دربار ہے عثمانِ غنی کا
جو دل کو ضیاء دے جو مقدّر کو جِلائے

وہ جلوۂ دیدار ہے عثمانِ غنی کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جس کو جو ملتا ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے ہی ملتا ہے۔ کائنات کی ہر شے کو نورِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فیض پہنچتا ہے، اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ چاہتے تو سونے (Gold) کے پہاڑ آپ کے ساتھ ساتھ چلتے لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خود ہی آخرت کو دنیا پر ترجیح دی اور کئی کئی دن ایسے گُزرے کہ کھانے پینے کو کچھ نہ ہوتا۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں، شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کئی راتیں مُسلسل فاقہ فرماتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اہلِ خانہ کو رات کی روٹی میسّر نہ آتی اور اکثر جَو کی روٹی کھاتے۔ (جامِع تِرمِذی، ج ۴، ص ۱۶۰، رقم الحدیث: ۲۳۶۷)

کبھی جو کی موٹی روٹی تو کبھی کھجور پانی ترا ایسا سادہ کھانا مدنی مدینے والے
ہے چٹائی کا بچھونا کبھی خاک ہی پہ سونا کبھی ہاتھ کا سرھانا مدنی مدینے والے
تری سادگی پہ لاکھوں تری عاجزی پہ لاکھوں ہوں سلامِ عاجزانہ مدنی مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رکھئے! ہمارے مکی مدنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فقر اختیاری تھا، اپنی اُمَّت کو سکھانا تھا کہ مَصائب اور تکالیف میں بے صبری نہ کریں، شکوہ وشکایت اور بے صبری کے قریب بھی نہ جائیں بلکہ ربّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مزید اضافہ کریں جیسا کہ خود نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک عمل سے معلوم ہوا کہ کھانے کے لئے کچھ بھی نہ ہونے کے باوجود آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نوافل ادا کرنے اور دُعا مانگنے میں مصروف ہوگئے۔فی زمانہ اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو چھوٹی چھوٹی آزمائشوں پر شِکوہ شِکایت اور واویلا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں،حالانکہ دنیا میں تکلیف برداشت کرنے والے اور آزمائشوں پر صبر کرنے والے بروزِ قیامت بہت زیادہ خُوشحال ہوں گے۔

زباں پر شِکوۂ رنج واَلم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رَسُوْلُ اللہ کے بغیر طواف کیسے کروں؟

جب نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مشورے پر حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو صلحِ حدیبیہ کا پیغام (Message) دے کر مکہ مکرمہ میں قریش کی طرف روانہ فرمایا تو کئی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس بات پر رشک کررہے تھے کہ حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مکہ مکرمہ جانے کا شرف حاصل ہُوا ہے اب وہ بیتُ اللہ شریف کی زیارت اور طوافِ کعبہ کریں گے،جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اپنے اس رشک بھرے جذبات کا اظہار بارگاہِ رسالت میں کیا تو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:مجھے یقین ہے جب تک ہم مَحصُور ہیں،عثمان کعبہ کا طواف نہیں کریں گے،صحابۂ کرام نے عرض کی:یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ انہیں اس حوالے سے کوئی رکاوٹ درپیش نہیں،پھر عثمانِ غنی کو طوافِ کعبہ سے کون سی چیز روک رکھے گی؟ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی اس الجھن کو دور کرنے کیلئے ارشاد فرمایا مجھے یقین ہے کہ وہ ہمارے بغیر خانہ کعبہ کا طواف نہیں کریں گے۔

جب حضرتِ سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ واپس آئے تو صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان نے آپ سے پوچھا: اے ابو عَبدُاللہ طوافِ کعبہ کرنے کے بعد آپ اطمینان محسوس کررہے ہوں گے؟ حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: آپ حضرات نے میرے بارے میں غلط اندازہ لگایا، پھر آپ نے جو کلمات ارشاد فرمائے، وہ ہم جیسے محبتِ رسول کا دعوی کرنے والوں کے لئے کئی مدنی پھول اپنے اندر لئے ہوئے ہیں، فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے، اگر مکۂ مکرمہ میں میرا قیام سال بھر بھی ہوتا تو میں سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بغیر طواف نہ کرتا جبکہ قریش نے میرے لئے طوافِ کعبہ کے لیے کسی قسم کی کوئی رُکاوٹ کھڑی نہیں کی تھی۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ارسال النبی، ج ۴، ص ۱۳۳ ملتقطا)

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مَفَر مَقَر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۰۷)

مختصر وضاحت: قسم اللہ کی یہ بات بہت پکی ہے کہ خدا کا دروازہ وہی ہے جو مصطفٰے کا دروازہ ہے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ کے علاوہ نہ کہیں امن و قرار نصیب ہو سکتا ہے اور نہ ہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ کے علاوہ کوئی جائے پناہ ہے۔ (شرح حدائقِ بخشش، ص ۳۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرتِ عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کیسی تعظیم و توقیر کی اور ہمیں یہ مدنی پھول عطا فرمائے کہ

تم جہاں بھی رہو تعظیمِ رسول تم پر لازم ہے کیونکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم وتکریم کرنا عشقِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی روشن نشانی ہے، جیسا کہ اگر کوئی شخص کسی سے مَحَبَّت کرتا ہو تو وہ خود بھی اپنے محبوب کی تعظیم کرتا ہے اور دوسروں سے بھی ایسی ہی توقع رکھتا ہے، یہ تو عام محبوب کی بات ہے جبکہ سرورِ عالَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو کائنات کے ساتھ ساتھ خالقِ کائنات عَزَّ وَجَلَّ کے بھی محبوب ہیں، اسی لئے ان کی تعظیم وتوقیر کا حکم خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے دیا ہے۔ چنانچہ پارہ 26، سورۂ فَتْح کی آیت نمبر 9 میں ارشاد ہوتا ہے۔

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ **تَرجَمۂ کنزالایمان:** تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔

امامِ اہلسنت، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: تو سب میں مُقَدَّم ایمان ہے کہ بغیر اس کے تعظیمِ رسول مقبول نہیں، اس کے بعد تعظیمِ رسول ہے کہ بغیر اس کے نماز اور کوئی عبادت مَقْبُول (Accepted) نہیں، یوں تو عبد اللہ (اللہ کا بندہ) تمام جہان ہے سچا عبد اللہ وہ ہے جو عبدِ مصطفی (یعنی غلام مصطفی) ہے ورنہ عبدِ شیطان ہو گا۔ (ملفوظات اعلی حضرت، ص ۱۲۳، بتغیر قلیل)

اُن کی تعظیم کرے گا نہ اگر وقتِ نماز
ماری جائے گی تیرے منہ پہ عبادت تیری

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "vcd اجتماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اپنے دل میں عشقِ رسول کا جذبہ بیدار کرنے اور نبیِ کریم

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے اور خود کو گناہوں سے بچانا چاہتے ہیں تو اس پُرفتن دَور میں تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقہ کے 12 مدنی کاموں میں حِصَّہ لیجئے، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"Vcd اجتماع"** بھی ہے، جس میں شریک ہو کر کثیر اسلامی بھائی اجتماعی صورت میں سُنّتوں بھرا بیان دیکھنے سننے کے ذریعے علمِ دین کی دولت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعی صورت میں علمِ دین سیکھنے کی بڑی برکتیں ہیں، آیئے! بطورِ ترغیب ایک حدیثِ پاک سُنئے اور جھومئے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نُورِ مجسم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرا کرو تو اس میں سے خوب چن لیا کرو، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی، یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جنت کی کیاریاں کونسی ہیں؟ فرمایا: علم کی محفلیں۔

(معجم کبیر، ۱۱/۷۸، حدیث: ۱۱۱۵۸)

آیئے! بطورِ ترغیب vcd اجتماع میں شرکت کی ایک ایمان افروز مدنی بہار سنتے ہیں۔ چنانچہ

سنجیدہ ہو گئے!

پنجاب (پاکستان) کے شہر رحیم یار خان کے ذمہ دار اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہمارے علاقے کی ایک جامع مسجد میں ۱۴۲۸ھ میں رَمَضان المبارک کے آخری عشرے کے اعتکاف میں کم و بیش 30 نوجوان اسلامی بھائی معتکف تھے، اعتکاف جیسی سعادت پانے کے باوجود وہ مسجد کا احترام پامال کرتے ہوئے آپس میں ہنسی مذاق اور ایک دُوسرے کی دِل آزاریوں میں مَصروف رہتے، مسجد کی اِنتظامیہ اُن کی حرکتوں کی وجہ سے بہت پریشان تھی، 28 رمضان المبارک کو دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار اسلامی بھائیوں نے اس مسجد میں

VCD اجتماع کی ترکیب بنائی، اس اجتماع میں **"بَیْنَ الاَقْوامی اجتماع واجتماعی اعتکاف"** کی جھلکیوں پر مشتمل VCD دکھائی گئی، اس VCD میں دعوتِ اسلامی کی شان وشوکت اور امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی رِقَّت انگیز دعا دیکھ کر شرکائے اجتماع اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور رونے لگے، بعضوں کی تو ہچکیاں بندھ گئیں، اس VCD کو دیکھنے کے بعد معتکفین اسلامی بھائی ایسے سنجیدہ ہوئے کہ مسجد کی انتظامیہ حیران رہ گئی اور VCD اجتماع کرنے والے ذمہ داران کا شکریہ ادا کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اس VCD کو دیکھ کر اکثر اسلامی بھائیوں نے مدنی قافلوں میں سفر اور سنت کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی نیتیں بھی کیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! VCD اجتماع میں ہوتا یہ ہے کہ ذیلی حلقہ سطح پر کسی اسلامی بھائی کے گھر پر چند اسلامی بھائی جمع ہو کر امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکرے / بیانات یا مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے دِیگر مبلغین کے بیانات کی VCD دیکھتے یا کیسٹ سُنتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ یہ VCD اجتماع ہر ہفتے مقام بدل بدل کر وقتِ مقرّرہ پر کسی کا انتظار کئے بغیر شروع ہو جاتا ہے، جس کا آغاز تلاوت ونعت سے ہوتا ہے اور اختتام مختصر صلوٰۃ وسلام اور دُعا پر ہوتا ہے، آخر میں تقسیمِ رسائل کا سلسلہ بھی ہوتا ہے۔

بُری صحبتوں سے کنارہ کشی کر　　اور اچھوں کے پاس آکے پا مدنی ماحول
تمہیں لطف آجائے گا زندگی کا　　قریب آکے دیکھو ذرا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ شُعبۂ تعلیم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی جہاں دُنیا بَھر میں مسلمانوں کو نیکی کے کاموں کی طرف

گامزن کررہی ہے وہیں تمام گورنمنٹ وپرائیویٹ اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور مُختلف تعلیمی اِداروں سے مُنسلک لوگوں میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنے کیلئے مجلس شُعبۂ تعلیم کا قِیام عمل میں لایا گیا، جس کا بُنیادی مقصد ان اِداروں سے وابستہ لوگوں کو دعوتِ اسلامی سے وابستہ کرتے ہوئے سُنّتوں کے مُطابِق زندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے، یہ مجلس کالجز اور یونیورسٹیز کے اَساتذہ (Teachers) وطلبہ (Students) سے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ مَراسِم قائم کر کے اِنہیں تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبُوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں سے رُوشناس کرواتی ہے۔ نیز تعلیمی اِداروں میں مدنی اِنعامات کا سِلسِلہ جاری کرتی اور ہاسٹل میں مدرسۃ المدینہ بالِغان قائم کر کے ان مُستَقبِل کے مِعماروں کو تعلیمِ قراٰن کی لازوال دولت سے مالامال کرتی، ان کی دِینی و اَخلاقی تربِیَت کی ہر مُمکن کوشش کرتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شعبے سے وابستہ ہزاروں عاشقانِ رسول، گناہوں سے تائب ہو کر نمازی اور سُنّتوں کے عادی بن چکے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کو برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو:

(4) محبتِ رَسُول کی ایک علامت یہ ہے کہ بندہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا وخوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرے، کیونکہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا عین رضائے الٰہی ہے۔ جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 10 سورۂ توبہ آیت نمبر 62 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۲﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ و رسول کا حق زائد تھا کہ اسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے۔

امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا پانے کیلئے ہر وقت تیار رہتے، آپ کی بس یہی کوشش ہوتی کہ کسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم راضی ہو جائیں، آیئے! آپ کے رِضائے رسول کے حصول کے واقعات سنتے ہیں۔ چنانچہ

رضائے رَسُول کے حُصُول کا نِرالا انداز!

رحمتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب مسجدِ حرام کی توسیع کا ارادہ فرمایا تو اہلِ مکہ کے ایک شخص سے ارشاد فرمایا: تم مجھے اپنا گھر فروخت کر دو تاکہ میں اسے مسجدِ حرام میں شامل کرکے تمہارے لئے جنت میں مکان کا ضامن بن جاؤں، اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے سوا میرا اور کوئی گھر نہیں ہے اور نہ ہی مکہ میں میرے اور میرے گھر والوں کیلئے کوئی پناہ گاہ ہے لہٰذا وہ یہ مکان فروخت (Sell) کرنے پر رضامند نہ ہوا، یہ شخص زمانۂ جاہلیت میں امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا دوست تھا، جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے وہ گھر 10 ہزار دِینار میں خرید لیا، پھر آپ بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ فُلاں کے گھر کو مسجدِ حرام میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اس کیلئے جنت کے ضامن ہیں؟ حُضُور! اب وہ گھر میرا ہے کیا حُضُور مجھ سے جنت میں ایک مکان کے عِوَض لیتے ہیں، جس کے حُضُور میرے لئے ضامن ہو جائیں، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہاں، پھر نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے وہ مکان لیا اور انہیں ایک جنّتی مکان کی ضمانت عطا فرما کر مسلمانوں کو اس معاملے پر گواہ بنایا۔ (ریاض النضرۃ، ج ۲، ص ۲۲)

مرے جس قدر ہیں احباب انہیں کردیں شاہ بیتاب
ملے عشق کا خزانہ مدنی مدینے والے

مری آنیوالی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص429)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا حاصل کرنے کیلئے 10 ہزار دینار میں وہ گھر خرید کر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔ ذرا غور کیجئے کہ ایک وہ زمانہ تھا جس میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا و محبت میں اپنے گھر اور مال و دولت وغیرہ لٹا دیتے تھے، لیکن افسوس کہ فی زمانہ زکوٰۃ و فطرہ اور دیگر فرائض و واجبات کی ادائیگی میں رقم خرچ کرنے کے بجائے نوٹ چھپا چھپا کر رکھے جاتے ہیں۔ ہر وقت ذہن (Mind) میں یہی خیال رہتا ہے کہ کسی طرح اور بڑھ جائیں اور اگر کبھی راہِ خدا میں صدقہ و خیرات کرنے کا ذہن بن بھی جائے تو شیطان حرص و بُخل جیسی بیماریوں میں مبتلا کر کے اس جذبے کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ **یاد رکھئے!** آخرت میں وہی مال کام آئے گا جو دنیا میں ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے نیک کاموں میں خرچ کیا ہو گا۔

امامُ الْاَسخیا! کر دو عطا حصّہ سخاوت کا قناعت ہو عنایت، دیں نہ دولت کی فراوانی
مجھے اپنی سخاوت کے سمندر سے کوئی قطرہ عطا کر دو نہیں درکار مجھ کو تاجِ سلطانی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ”صحابۂ کرام کا عشقِ رسول“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرح

عشقِ رسول سے سرشار ہو کر حضور نبیِ کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سُنّتوں کے عامل بن جائیں اور ہمارے دلوں میں بھی مَحَبَّتِ رسول پیدا ہو جائے، تو اس کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی 274 صفحات پر مُشْتَمِل عِشْقِ رسول کے جام پلانے والی بہت ہی پیاری کتاب **"صحابۂ کرام کا عشقِ رسول"** کا مُطالَعہ بے حد مفید ہے۔ اس کتاب میں صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عشقِ رسول، محبتِ رسول اور تعظیمِ رسول کے بہت ہی پیارے واقعات موجود ہیں، لہٰذا آج ہی اِس انمول کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اِس کا مُطالَعہ (Study) فرمائیے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلائیے۔ اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے پڑھا بھی جا سکتا ہے۔ ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جا سکتا ہے۔ رِسالہ **"کراماتِ عثمانِ غنی"** کا مطالعہ بھی مُفید رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن سے محبت کرنا

(5) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت کی علامات میں سے ایک علامت قرآنِ کریم سے مَحَبَّت، اس کی تلاوت کی عادت، اس کے احکامات پر عمل اور منع کردہ کاموں سے بچنا بھی ہے۔ امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ محبت کی اس علامت میں بھی بے مثال تھے، آپ رات کو قیام کی حالت میں مکمل قرآنِ کریم کی تلاوت فرماتے تھے۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن تیمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک بار مقامِ ابراہیم پر رات ہو گئی، میں عشاء کی نماز ادا کر کے مقامِ ابراہیم پر پہنچ کر میں کھڑا ہوا تو ایک شخص نے میرے کندھوں کے

درمیان ہاتھ رکھا، میں نے دیکھا تو وہ حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے، کچھ دیر بعد آپ نے سُورَۂ فاتحہ سے قرآنِ کریم کی تلاوت شروع فرمائی یہاں تک کہ پورا قرآن پاک ختم کرلیا، پھر رکوع و سجود کرکے نماز ختم کی اور اپنے جُوتے لے کر چل دیئے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ص ۱۳۲، ملخصا)

حضرت سَیِّدُنا محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شہید کرنے کیلئے دشمنوں نے گھیرا ہوا تھا، تو اس وقت آپ کی زوجۂ محترمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے دشمنوں سے کہا کہ اگر تم انہیں شہید کردو یا چھوڑ دو تو یہ ایسی شخصیت ہیں کہ پوری رات ایک ہی رکعت میں قرآنِ کریم ختم کرلیا کرتے ہیں۔ (المعجم الکبیر، ۱/۸۷، رقم ۱۳۰)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قرآنِ کریم سے کیسی عقیدت و مَحَبَّت تھی کہ ساری ساری رات قیام فرماتے، ایک ہی رکعت میں مکمل قرآنِ پاک تلاوت (Recite) فرمالیتے۔ لیکن افسوس ہماری اکثریت تلاوتِ قرآن سے غافل ہے، حالانکہ ہمارے بزرگانِ دین روزانہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے بعض تو ایسے تھے کہ ہر روز مکمل قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے تھے۔ آیئے! قرآنِ کریم کی تلاوت سے مُتَعَلِّق حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے 3 فرامین سنتے ہیں۔ چنانچہ

❖ ارشاد فرمایا: اگر ہمارے دل پاک ہوں تو ہم کبھی بھی کَلَامُ اللہ سے سَیر نہیں ہوسکتے۔

(البدایۃ والنہایۃ، ۵/۳۰۷)

❖ ارشاد فرمایا: میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میرا کوئی دن بغیر قرآنِ کریم کو دیکھے گزر جائے۔

(البدایۃ والنہایۃ، ۵/۳۰۷)

❖ ارشاد فرمایا: مجھے دنیا میں 3 چیزیں محبوب ہیں، بُھوکوں کو کھانا کھلانا، بے لباسوں کو کپڑے پہنانا اور قرآن کی تلاوت کرنا۔ (ارشاد العباد الاستعداد لیوم المعاد، ص ۸۸)

تمہیں کو جامعِ قرآن کا حق نے دیا منصب

عطا قرآں کو کر کے جمع کی اُمّت کو آسانی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دُنیا میں ان چیزوں کو پسند فرمایا، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا کا سبب ہیں، لیکن اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو ہماری پسندیدہ چیزیں زیادہ سے زیادہ مال و دولت کمانا، بینک بیلنس بڑھانا، بُلند و بالا عمارتیں بنانا، لوگوں کی نگاہ میں مَقام و مَرتَبہ بنانا ہیں۔ یاد رکھئے! قرآنِ کریم اپنے تلاوت کرنے والے کی بروزِ قیامت رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں شفاعت کر کے اپنے ساتھ جنّت میں لے جائے گا اور جو اس کی تلاوت نہیں کرتے ان کو جہنّم میں داخل کروائے گا۔ چنانچہ

قرآن شفاعت کرے گا

اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: قرآن شفاعت کرے گا اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور جھگڑے گا تو اس کی تصدیق کی جائے گی۔ جو شخص اسے اپنے پیشِ نظر رکھے گا یہ جنت تک اس کی قیادت کرے گا اور جو اسے پَسِ پُشت ڈال دے گا یہ اُسے ہانکتا ہوا جہنّم میں لے جائے گا۔ (معجم کبیر، ج ۱۰، ص ۱۹۸، رقم ۱۰۴۵۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ قرآنِ کریم اپنی تلاوت کرنے والوں کی شفاعت کرے گا، معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والوں کی تو شان ہی نرالی ہے کیونکہ ان کو جنت میں بھی

قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کی توفیق ملے گی، یہاں تک کہ ان سے فرمایا جائے گا کہ قرآن کی تلاوت کرتے جاؤ اور جنت کے درجات طے کرتے جاؤ۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات طے کرتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ، جیسا کہ تُو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا، تو جہاں آخری آیت پڑھے گا، وہیں تیرا ٹھکانا ہو گا۔ (ابو داود، کتاب الوتر، باب استحباب الترتیل فی القراءۃ، ج ۲، ص ۱۰۴، حدیث: ۱۴۶۴)

فلموں سے ڈراموں سے عطا کر دے تُو نفرت

بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خدا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی پوری زندگی نبیِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عشق و مَحَبَّت میں بسر کی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں کی پیروی کی، آپ کی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اہلِ بیت کی تعظیم میں زندگی گزاری تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی شہادت کے بعد جنت میں اعلیٰ درجات کے ساتھ ساتھ جنتی دُولہا بننے کا شرف بھی عطا فرمایا: جیسا کہ

جنّتی دولہا

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما نے خواب دیکھا کہ حضورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک چتکبرے گھوڑے پر سوار کہیں تشریف لے جارہے ہیں۔ سرِ انور پر نُورانی عمامہ شریف جگمگارہا ہے۔ قدمین شریفین میں سبز گھاس سے بنے ایسے مُبارک جوتے ہیں جن کے تسمے چمکدار موتیوں سے مُزَیَّن ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّتی درخت کی ایک شاخ بھی تھام رکھی ہے۔

حضرتِ سیّدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں: میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سلام پیش کیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواب عنایت فرمایا۔ میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ! (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میرے ماں باپ آپ پر قُربان! میں آپ کی زیارت کیلئے بے تاب ہوں جبکہ آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جلدی میں کہیں تشریف لے جارہے ہیں؟ یہ سُن کر نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری طرف مُتوجّہ ہوئے اور مُسکرا کر ارشاد فرمایا: بے شک عُثمان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو جنّت میں عالیشان دُولہا بنایا گیا ہے، میں اُسی دعوت میں جارہا ہوں۔

(الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ذکر رؤیا ابن عباس۔۔الخ، ۲/۶۷)

عشقِ نبی کونین کی دولت عشقِ نبی بخشش کی ضمانت
اس سے بڑھ کر دستِ طلب میں ہے کوئی سوغات نہ پوچھو

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مُبارکہ پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام جاری و ساری ہے، اس ماہِ مبارک میں ایک عظیم ہستی کا عُرسِ پاک منایا جاتا ہے، جنہیں دُنیا "صدرالافاضل" کے نام سے جانتی اور پکارتی ہے۔

سِیرتِ مُبارَکہ کی چند جھلکیاں

صدرالافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادت 21 صَفرالْمُظَفَّر ۱۳۰۰ھ بمطابق یکم جنوری 1883 بروز پیر شریف **"ہند"** کے شہر **"مرادآباد"** میں ہوئی، آپ کا نام **"محمد نعیم الدّین"** رکھا گیا، آپ کے والد حضرت مولانا سید محمد معین الدین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین کے کئی فرزند قُرانِ پاک کے حافظ ہونے کے بعد وفات پا چکے تھے، صَدرُالافاضِل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پیدائش پر آپ کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نذر مانی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زندگی بخشی تو خدمتِ دین کے لئے اس بیٹے کو وقف کردوں گا۔

تعلیم و تربیت

صَدرُ الاَفاضِل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اردو اور فارسی کی تعلیم والدِ گرامی حضرت مولانا سید محمد مُعین الدِّین نُزہَت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حاصل کی، پھر حضرت مولانا ابوالفضل فضل احمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عربی کی چند کتب پڑھیں۔ صَدرُ الافاضِل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اُستاذِ محترم حضرت مولانا ابوالفضل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کو ساتھ لے کر شیخ الحدیث، امامُ العلماء، حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد گُل قادِری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوئے اور عرض کی: یہ صاحبزادے نہایت ذکی و فہیم (یعنی نہایت ذہین و سمجھدار) ہیں، میری خواہش ہے کہ بقیہ درسِ نظامی کی تکمیل آپ سے کریں۔ حضرت نے قبول فرمایا۔ تو صَدرُ الافاضِل رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہی سے درسِ نظامی کی تکمیل فرمائی۔

وقتِ رُخصَت

حضرت مولانا مفتی سید غلام مُعِینُ الدِّین نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے 11:00 بجے کا وقت تھا، کمرے میں میرے اور حضرت کے سوا کوئی نہ تھا، تھوڑی دیر مجھ سے گفتگو فرمائی، اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاموش ہوگئے کچھ دیر کے بعد فرمانے لگے میرا بازو دباؤ، چنانچِہ میں بیٹھ کر بازو اور کمر دبانے لگا، دیکھا کہ کچھ فرمارہے ہیں اور چہرہ پر بے حد پسینہ (Sweat) ہے، میں نے رومال سے چہرے کا پسینہ خشک کیا، آپ نے نظر اٹھاکر میری طرف دیکھا، پھر آواز سے کلمہ طیبہ: **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ**۔ پڑھنا شروع کیا، کلمہ شریف پڑھتے ہوئے، 19 **ذُوالحجۃ الحرام ۱۳۶۷**ھ کو اس دُنیا سے رُخصَت ہوگئے۔ جامعہ نعیمیہ (مرادآباد ہند) کی مسجد کے بائیں گوشے میں آپ کی آخری آرام گاہ ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسالے تذکرۂ صدرُ الافاضل کی روشنی میں صدرُ الْاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات کے متعلق کچھ مدنی پھول سنتے ہیں:

♣ آپ نے درسِ نظامی مکمل کرنے کے بعد شعبۂ تدریس سے اپنا تعلق قائم کرکے درسِ نظامی پڑھانا شروع کی اور کئی نامور و مشہور علما و مفتیانِ کرام کو خدمتِ دِین کے لئے تیار کیا۔

♣ آپ فَنِّ تصنیف و تالیف سے بھی وابستہ رہے۔

♣ آپ نے 20 سال کی عمر میں اپنے دورِ طالبِ علمی میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علمِ غیب

کے ثبوت پر دلائل سے مزین ایک کتاب تحریر فرمائی۔

♣ آپ کا سب سے عظیم کارنامہ ترجمہ کنزالایمان کا حاشیہ بنام خزائنُ العرفان ہے۔

♣ آپ کی یادگار تصانیف کی تعداد 21 ہے۔

♣ آپ دارُالافتا سے بھی وابستہ رہے اور کئی استفتاء کے جوابات تحریر فرمائے۔

♣ آپ کا فنِّ افتاء میں اس قدر کمال تھا کہ بغیر کتابوں کو دیکھے سوالوں کے جوابات تحریر فرماتے تھے۔

♣ آپ نے امامت و خطابات اور حمدِ باری تعالیٰ و نعتِ رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اشعار کی صورت میں ڈھال کر اس کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں محبتِ الٰہی اور عشقِ رسول کے دِیے (چراغ) روشن کئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سِیرتِ مُبارَکہ کا مُختصر تَعارُف(Introduction) اور آپ کے عشقِ رسول کے مختلف واقعات سُنے کہ اطاعتِ رسول ہو یا اتباعِ رسول، محبتِ رسول ہو یا محبتِ اہلِ بیت، محبتِ قرآن ہو یا رضائے رَسُول کا حُصُول، الغرض محبتِ رسول کے ہر پہلو(Aspect) میں آپ کی زندگی کامل عشقِ رسول کا نُمُونہ تھی اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کرنے کی ضروری علامات سنیں۔ مثلاً

♣ مَحبتِ رسول کے لئے اِطاعتِ رسول اور اِتباعِ رسول ضروری ہے۔

♣ مَحبتِ رسول کے لئے اہلِ بیتِ اطہار سے مَحَبَّت ضروری ہے۔

♣ محبتِ رسول کے لئے پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا والے کام ضروری ہیں۔

♣ محبتِ رسول کے لئے قرآن سے مَحَبَّت اور اس کی تلاوت کرنا ضروری ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ ہمیں بھی سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے صدقے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سچی محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمع بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث:۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پانی پینے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے پانی پینے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں، دو فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ۞ اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بسم اللہ پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو۔ (تِرمِذی ج۳ ص ۳۵۲ حدیث ۱۸۹۲) ۞ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد ج۳ ص ۴۷۴ حدیث ۳۷۲۸)

) مشہور مُفسرِ قرآن مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے اور سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ مُنہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراٰۃ المناجیح ج۶ ص۷۷) البتہ درودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شِفا پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں ۞ پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیجئے ۞ چوس کر چھوٹے چھوٹے گُھونٹ پئیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ۞ پانی تین سانس میں پئیں۔ ۞ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ۞ لَوٹے وغیرہ سے وضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شِفا ہے کہ یہ آبِ زم زم شریف کی مُشابہَت رکھتا ہے ان دو (یعنی وضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے عِلاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔ (ماخوذاز: فتاوی رضویہ ج۴ ص۵۷۵ ج ۲۱ ص ۶۶۹) یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں ۞ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے۔ (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدیج ۵ ص ۵۹۴) ۞ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیے ۞ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیدنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں بِسْمِ اللہ پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۲ ص ۸) ۞ گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہئے۔ ۞ منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شفا ہے۔ (الفتاوی الفقھیة الکبری لابن حجر الھیتمی ج ۴ ص۱۱۷) ۞ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمایئے سُنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو   لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو   پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتِکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جُمُعہ کے دن مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ یہ حاضِری کا دن ہے کہ اِس میں فِرِشتے حاضِر ہوتے ہیں اور جو شَخْص بھی مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ راوِی فرماتے ہیں کہ میں نے عَرض کی: کیا وِصالِ ظاہری کے بعد بھی؟ پیارے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر انبیاء (عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام) کے جِسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی زِندہ ہیں، اُنہیں روزی دی جاتی ہے۔[1]

جِنّ و بَشَر سلام کو حاضِر ہیں اَلسَّلام
یہ بارگاہ مالکِ جِنّ و بَشَر کی ہے
چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے دُرُود
بدلے ہیں پہرے بدلے میں بارش دُرَر کی ہے

[1] ...ابنِ ماجه، كتاب ماجاء في الجنائز، باب ذكر وفاته ودفنه، ۲/۲۹۱، حديث: ۱۶۳۷

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۹۔۲۱۹)

مختصر وضاحت: یعنی جن ّ ہوں یا انسان ہر کوئی حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بار گاہِ عالیہ میں باادب حاضر ہے کیونکہ یہ بارگاہ اس ذاتِ عالی مَرتَبَت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہے جو تمام جنّوں اور انسانوں کے مالک ہیں اور روزانہ صبح ستّر(70) ہزار اور شام ستّر(70) ہزار فرشتے دربارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہو کر دُرود پڑھتے ہیں اور ان کا دُرود پڑھنا گویا کہ سفید موتیوں کی بارش ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❓ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❓ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❓ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❓ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ،

---

[1] ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ؟ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام ومُصَافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کا حاضریٔ مدینہ کا ذوق و شوق

اعلیٰ حَضْرت، اِمامِ اَہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین ومِلّت مولانا شاہ اِمام اَحمد رضاخان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے دُوسرے سَفَرِ حج میں اَرْکانِ حج ادا کرنے کے بعد سخت بیمار (Sick) ہوگئے مگر اس کے باوُجود حاضریِ مدینہ کے ذَوق وشوق میں کوئی کمی نہ آئی۔ بُخار کی شدّت کی وجہ سے علمائے کرام آپ کو روکنے لگے تو اس موقع پر یہ ارشاد فرمایا: ''اگر سچ پُوچھئے تو حاضِری کا اَصْلِ مقصود زِیارتِ طَیِّبَہ ہے، دونوں بار اِسی نیّت سے گھر سے چلا، مَعَاذَاللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) اگر یہ نہ ہو تو حج کا کچھ لُطْف (مزہ)(Enjoyment) نہیں۔'' جب آپ کی طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے علمائے کرام کا اِصرار بڑھنے لگا تو آپ نے یہ حدیث پڑھی: ''مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ[1] یعنی جس نے حج کِیا اور میری (قَبْر کی) زِیارت نہ کی، اُس نے مجھ سے جَفا کی'' پھر فرمایا: میرے نزدیک حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ عُمْر میں کتنے ہی حج کرے زِیارت ایک بار کافی ہے بلکہ ہر حج کے ساتھ زِیارت ضرور (Compulsory) ہے، اب آپ دُعا فرمایئے کہ میں سَرکار (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤں۔ رَوضَۂ اَقدَس پر ایک نِگاہ پڑ جائے، اگرچِہ اُسی وَقت دَم نکل جائے۔[2]

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے مجموعۂ کلام ''وسائلِ بخشش'' میں اپنے

---

1 ...کشف الخفاء، حرف المیم، ۲/۲۱۸، حدیث: ۲۴۵۸

2 ...عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص۱۴۵، ۱۴۶ بتصرف

عِشق بھرے جذبات کا اِظہار کرتے ہیں:

چلُوں دُنیا سے میں اِس شان سے اے کاش! یَااللہ — شہِ اَبرار کی چوکھٹ پہ سَر ہو میرا خَم مَولیٰ
سُنہری جالیوں کے سامنے اے کاش! ایسا ہو — نکل جائے رسولِ پاک کے جلوؤں میں دَم مولیٰ

(وسائلِ بخشش ص98)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ عاشقوں کے اِمام، اعلیٰ حضرت مَولانا شاہ اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینے کی حاضِری کے لئے کِس قدر بے قَرار رَہا کرتے، آپ چاہتے تو کچھ مُدَّت کے بعد اِس سَعادَت سے مُشَرَّف ہو جاتے مگر عشقِ رسول چُونکہ آپ کا سَرمایہ اور حاضِریِ مدینہ آپ کی منزلِ مقصود تھی، لہٰذا سَخْت بیماری بھی آپ کو درِ رسول کی حاضِری سے نہ روک سَکی، الغَرَض آپ پر ایک ہی دُھن سُوار تھی کہ بس کسی طرح رَوْضَۂ رسول کی ایک جَھلک (Glimpse) دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرلُوں، پھر بَھلے میری جان بھی چَلی جائے تو مجھے کوئی پَروا نہ ہوگی، آپ کا یہ جُملہ بھی سُنہری حُروف سے لکھنے کے قابِل ہے کہ **"اگر سچ پوچھئے تو حاضِری کا اَصْلِ مقصود زِیارَتِ طَیِّبَہ ہے، دونوں بار اِسی نِیَّت سے گھر سے چَلا، مَعَاذَاللہ اگر یہ نہ ہو تو حج کا کچھ لُطف نہیں۔"**

ان کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے
اصلِ مُراد حاضری اُس پاک در کی ہے

وضاحت:۔ یعنی روضۂ رسولِ انام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ نے حج بھی ادا کرادیئے کیونکہ اصل مقصد حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار کی حاضری ہے۔ اور

پھر اعلیٰ حضرت اپنے سفرِ حج کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب اس مبارک سفر کے بارے میں کسی نے بھی پوچھا کہ کہاں کی روانگی ہے تو چونکہ اصل مقصود حاضریِ مدینہ تھی لہٰذا ہر پوچھنے والے کو یہی بتایا پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضے کی طرف روانگی ہے، جن کے دَم قدم سے کعبہ و منیٰ جیسی مقدس چیزیں ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضے کی حاضری بہت بڑی سَعادَت کی بات ہے، جس کی تمنا (Desire) ہر عاشقِ رسول کے دل میں مچلتی رہتی ہے اور وہ اسی اُمید پر اپنے شب و روز گُزارتا ہے کہ کبھی تو سبز گُنبد کا اُجالا ہم بھی دیکھیں گے اور جس عاشقِ رَسُول کا دربارِ نبی سے بُلاوا آجاتا ہے تو پھر وہ اپنے اس مُبارَک سَفر کی تیاریاں شروع کر دیتا ہے اور وہ گویا زبانِ حال سے کہہ رہا ہوتا ہے کہ

شُکرِ خُدا کہ آج گھَڑی اُس سَفر کی ہے
جِس پَر نِثار جان فَلاح و ظَفر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ۲۰۱)

مختصر وضاحت: یعنی یا اللہ! تیرا شکر ہے کہ تُو نے مجھے دیارِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف وہ مبارک سفر کرنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائی کہ جس پر صرف کامیابی ہی نہیں بلکہ کامیابیوں اور کامرانیوں کی جان بھی قربان ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عظمتِ مدینہ کے بارے میں احادیث مبارکہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ وہ مبارک شہر ہے، جسے ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شَرَفِ قیام بخشا، سرزمینِ مدینہ کو اپنے قدموں کے بوسے لینے کی سعادت عطا فرمائی، ان سعادتوں سے فیضیاب ہوکر شہرِ مدینہ نے عظمت و رِفعت پائی، اسے رحمت و برکت مُیسّر آئی، جس کی بدولت یہ مُبارک شہر مُنور و مُعطّر ہوا اور مدینے میں رہنا **عافیت کی علامت** اور مدینے میں مرنا **شَفَاعت کی ضمانت** قرار پایا۔ آیئے! حاضری مدینہ کا شوق اور تڑپ بڑھانے اور دل میں مَحَبَّتِ مدینہ میں اِضافے کی نیّت سے عظمتِ مدینہ سے مُتَعَلِّق 3 فرامینِ مصطفےٰ سنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: مدینے میں داخل ہونے کے تمام راستوں پر فِرِشتے ہیں، اس میں طاعُون اور دَجَّال داخل نہ ہوں گے۔[1]
2. ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے دَستِ قُدرت میں میری جان ہے! مدینے میں نہ کوئی گھاٹی ہے نہ کوئی راستہ مگر اُس پر دو فِرِشتے ہیں جو اِس کی حفاظت کر رہے ہیں۔"[2] امام نَوَوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس روایت میں مدینۂ مُنَوَّرَہ کی فَضیلت کا بیان ہے اور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں اس کی حفاظت کی جاتی تھی، کثرت سے فِرِشتے حفاظت کرتے اور اُنہوں نے تمام گھاٹیوں کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عِزّت اَفزائی کے لئے گھیرا ہوا ہے۔[3]

ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی

---

[1] ...بُخاری، کتاب فضائل مدینه، ۱/ ۶۱۹ حدیث ۱۸۸۰

[2] ...مسلم، کتاب الحج، ص ۷ ۵۴ ، حدیث ۱۳۷۴

[3] ...شرح صحیح مسلم للنووی ج ۵ جزء ۹ ص ۱۴۸

شَب و روز خاکِ مَزارِ مَدِیْنَہ
مِری خاک یاربّ نہ برباد جائے
پسِ مرگ کردے غُبارِ مدینہ
جدھر دیکھئے باغِ جنّت کُھلا ہے
نظر میں ہے نقش و نِگارِ مدینہ

(ذوقِ نعت ص۱۴۸)

3. والیِٔ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مدینے میں مر سکے وہ وَہیں مرے کیونکہ میں مدینے میں مرنے والوں کی شَفاعت کروں گا۔[1]

طَیبہ میں مَر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند سِیدھی سَڑک یہ شَہرِ شَفاعَت نگر کی ہے

(حدائقِ بخشش،۲۲۲)

مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی خُصُوصِیات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کے فضائل بے شمار ہیں ایسے ہی اس مبارک شہر کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بے شمار خصوصیات سے نوازا ہے، مثلاً ❓ رُوئے زمین میں مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کے علاوہ کسی شہر کے اتنے کثیر نام نہیں، بعض عُلمانے 100 تک نام تحریر فرمائے ہیں۔ ❓ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی مَحبَّت اور ہجر و فُرقت میں دنیا کی سب سے زیادہ زبانوں میں لاتعداد (Uncountable) قصیدے لکھے گئے، لکھے جارہے ہیں اور لکھے جاتے رہیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ❓ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی طرف ہجرت کی اور یہیں قیام پذیر رہے۔ ❓ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے

---

[1] ... ترمذی ج۵، ص۴۸۳ حدیث ۳۹۴۳

اِس کانام **طَابَہ** (یعنی پاک و صاف اور خوشبو دار جگہ) رکھا۔ **؟** سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سفر سے واپَس تشریف لاتے تو مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کے قریب پہنچ کر زیادتیِ شوق سے اپنی سُواری تیز کر دیتے۔ **؟** مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قلبِ مبارک سُکون پاتا **؟** حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جب غزوۂ تَبوک سے واپس تشریف لارہے تھے تو تبوک میں شامل ہونے سے رہ جانے والے کچھ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ملے، انہوں نے گرد اُڑائی، ایک شخص نے اپنی ناک ڈھانپ لی، آپ نے ان کی ناک سے کپڑا ہٹایا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرَت میں میری جان ہے! مدینے کی خاک میں ہر بیماری سے شفا ہے۔ (جامع الاصول، ۹/ ۲۹۷ حدیث: ۶۹۶۲)

اے خاکِ مدینہ! ترا کہنا کیا تجھے قربِ شاہِ مدینہ ملا ہے
شرفِ مصطفٰے کے قدم چُومنے کا تجھے بارہا خاکِ طیبہ ملا ہے
معطّر ہے کتنی تُو خاکِ مدینہ کہ خوشبوؤں سے ذرّہ ذرّہ بسا ہے
لگاؤ تم آنکھوں میں خاکِ مدینہ کوئی اس سے بہتر بھی سُرمہ بھلا ہے!
مریضو! اُٹھا کر کے خاکِ مدینہ کو لے جاؤ! اس میں یقیناً شفا ہے
مدینے کی مٹّی ذرا سی اُٹھا کر پیو گھول کر ہر مرض سے شفا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۶۵)

؟ جب کوئی مسلمان زیارت کی نیّت سے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ آتا ہے تو فِرِشتے رَحمت کے تحفوں سے اُس کا استِقبال کرتے ہیں۔ (جذب القلوب ص ۲۱۱)

لاکھوں قدسی ہیں کامِ خدمت پر

لاکھوں گردِ مزار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۰)

؟ یہاں مرنے والے کی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شَفاعت فرمائیں گے۔ ؟ حجرۂ مُبارَکہ اور منبرِ منوّر کے درمیان کی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ (جنّت کی کیاری) ہے۔ ؟ مسجِدِ نَبَوِی شَرِیف میں ایک نماز پڑھنا 50 ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ (ابن ماجہ، ج۲ص۱۷۶حدیث:۱۴۱۳) ؟ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی سرزمین پر مزارِ مصطفٰے ہے جہاں صُبح وشام 70، 70 ہزار فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

ستّر ہزار صبح ہیں ستّر ہزار شام
یوں بندگیِ زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رُخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار بار
عاصی پڑے رہیں تو صَلا عمر بھر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۲۰)

وضاحت:۔ یعنی صبح و شام روزانہ ستّر (70) ہزار فرشتے روضۂ انور پر حاضر ہو کر حسین و جمیل آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رُخِ وَالضُّحٰی اور زلفِ وَاللَّیْل کی دن رات تعریف و توصیف بیان کرتے ہیں اور جو فرشتہ روضۂ انور پر ایک بار حاضر ہو جائے پھر قیامت تک اسے دوبارہ حاضری نصیب نہیں ہوتی کیونکہ اللہ تعالٰی کی بارگاہ سے ایک ہی بار حاضری کی اجازت ہے۔ مگر قربان جائیں امّتِ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نصیب پر کہ ایک گناہ گار شخص کئی کئی بار روضۂ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حاضری سے مشرف ہوتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

؟ یہاں کی زمین کا وہ مبارک حصّہ جس پر رسولِ انور، مدینے کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جسمِ مُنوَّر تشریف فرما ہے، وہ ہر مقام حتّٰی کہ خانۂ کعبہ، بیتُ المعمور، عرش و کرسی اور جنّت سے بھی افضل ہے۔

عرشِ عُلیٰ سے اعلیٰ میٹھے نبی کا روضہ ہے ہر مکاں سے بالا میٹھے نبی کا روضہ
کیسا ہے پیارا پیارا یہ سبز سبز گنبد کتنا ہے میٹھا میٹھا میٹھے نبی کا روضہ
مکّے سے اِس لئے بھی افضل ہوا مدینہ حصّے میں اس کے آیا میٹھے نبی کا روضہ
کعبے کی عظمتوں کا منکر نہیں ہوں لیکن کعبے کا بھی ہے کعبہ میٹھے نبی کا روضہ
ہوگی شفاعت اس کی جس نے مدینے آکر خواہ اک نظر بھی دیکھا میٹھے نبی کا روضہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

؟ دجّال مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ ؟ اہلِ مَدِیْنَہ سے بُرائی کا ارادہ کرنے والا عذاب میں گرفتار ہو گا۔ ؟ یہاں کا قبرستان (Graveyard) جنّتُ البقیع دنیا کے تمام قبرستانوں سے افضل ہے، یہاں تقریباً 10 ہزار صحابۂ کرام و اَجِلَّہ اہلِ بیتِ اَطہار اور بے شُمار تابعینِ کرام و اولیائے عِظام اور دیگر خوش نصیب مسلمان مَدفُون ہیں۔ (1)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ بقیعِ پاک میں جگہ ملنے کی تمنّا لیے بارگاہِ ربِّ مصطفےٰ میں

---

1 . . . عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص ۲۶۲، ۲۶۱

سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا واسطہ پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

مجھ کو بقیعِ پاک میں مدفن نصیب ہو
غوثُ الوریٰ کا واسطہ یا ربِّ مُصطفٰے

(وسائلِ بخشش، مُرمّم ص133)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

محبوب کی بارگاہ میں حاضری کے نرالے انداز!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگوں کا بارگاہِ رسالت میں حاضری کا یہ انداز بھی تھا کہ کوئی کتنا ہی امیر و کبیر ہونے کے باوجود خُود کو دَرِ مُصطَفٰے کا فقیر سمجھنے میں خُوشی مَحسُوس کرتا اور ملنے والی تمام نعمتوں کو اِسی دَر کا صَدَقہ تَصَوُّر کرتا جیسا کہ کسی نے سلطان محمود غزنوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حاضریِ مدینہ کے دَوران مسجِدِ نبَوِی شَرِیف میں فقیرانہ لباس پہنے، کندھے پر مشکیزہ اُٹھائے زائرینِ حرم کو پانی پلاتے دیکھ کر کہا: آپ غزنی کے شَہَنْشاہ نہیں؟ یہ کیا حال بنا رکھا ہے! جواب دیا: میں شَہَنْشاہ ہوں مگر غزنی میں، اِس دربار میں تو شَہَنْشاہ بھی فقیر و گدا ہوتے ہیں۔ پوچھنے والے کو یہ دیوانگی بھرا جواب بہُت ہی پیارا لگا۔ کچھ دیر بعد اُس نے دیکھا کہ مِصر کا شَہَنْشاہ شاہی کَرّ و فَر اور رُعب داب کے ساتھ چلا آرہا ہے، اُس شخص نے بڑھ کر کہا: آپ نے اتنی بڑی جَسارت کی! مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی حاضِری اور یہ شاہی دبدبہ! جو جواب (Answer) مِصری شَہَنْشاہ نے دیا وہ بھی سنہری حُروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ شاہِ مِصر بولا: اے سُوال کرنے والے! یہ بتاؤ یہ بادشاہی کس ہَستی نے عطا کی؟ یقیناً مدینے والے آقا نے ہی عنایت فرمائی ہے۔ لہٰذا شاہی تاج و لباس کے ساتھ حاضِر ہوا ہوں تاکہ دینے والا اپنی مبارَک آنکھوں سے دیکھ لے۔ (1)

---

[1] ... عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زِیارَتیں، ص۵۱

اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۹۹)

وضاحت: یعنی میں اس عالیشان گلی کا بھکاری ہوں جس گلی میں بڑے بڑے بادشاہ اپنا خالی کاسا پھیلائے مانگتے پھرتے ہیں اور وہ گلی سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گلی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زِیارتِ رَوضۂ اَقدَس کے دس (10) فوائد

مُبَلِّغِ اِسلَام شَیخ شُعَیب حَرِیْفِیْش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ اَقدَس کی زِیارَت کرنے والے کے لئے دس (10) کرامات یعنی عزّتیں ہیں: (1) وہ بُلند مَرتَبہ ہوگا۔ (2) حُصولِ مقصد میں کامیاب ہوگا۔ (3) اُس کی حاجت پُوری ہوگی۔ (4) اُسے عطِیّات خَرچ کرنے کی تَوفیق مِلے گی۔ (5) وہ ہلاکت وبَربادی سے اَمن میں رہے گا۔ (6) عُیوب ونَقائِص سے پاک ہوگا۔ (7) اُس کی مُشکِلات آسان (Easy) ہوں گی۔ (8) حادِثات سے اُس کی حِفاظت ہوگی۔ (9) اُسے آخِرَت میں اچّھا بدلہ مِلے گا اور (10) مَشرِق و مَغرِب کے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت مِلے گی۔[1]

رہیں ان کے جلوے بسیں ان کے جلوے مِرا دل بنے یادگارِ مدینہ

(ذوقِ نعت، ص۱۴۸)

---

[1] ...الروض الفائق، المجلس الثانی والخمسون: فی زیارۃ النبی، ص۳۰۸-۳۰۷ ملخصاً

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُزرگانِ دین بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر فریاد کرتے اور منہ مانگی مُرادیں پاتے، چنانچہ اِمامُ العارِفین حضرت سَیِّد احمد کبیر رِفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر یادِ طیبہ اور عشقِ رسول کا غَلَبہ رہا کرتا تھا بلکہ آپ تسکینِ عشق کی خاطر جسمانی طور پر نہ سہی پر رُوحانی طور پر پیارے آقا، مکّی مَدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے درِ اَقدس کی چوکھٹ کو چُوم آیا کرتے تھے، مگر اِس کے باوُجود آپ جِسْم و رُوح کے ساتھ دیارِ مَحبُوب سے بُلاوے کے مُنْتَظِر رہا کرتے تھے۔ پھر جب اُن کی قسمت چمکی، اِنتِظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور بارگاہِ رسالت سے اُنہیں بُلاوا آیا تو جِسْم و رُوح کے ساتھ جانبِ مدینہ روانہ ہوئے اور آستانۂ عالِیَہ میں پَہُنچ کر عَقِیدَت سے بَھرپُور اَشعار بارگاہِ اَقدس میں پیش کئے، جن کا ترجمہ کچھ یوں ہے: ”دُوری کی حالت میں، میں اپنی رُوح کو خِدمَتِ اَقدس میں بھیجا کرتا تھا تو وہ میری نائب بن کر آستانۂ مُبارَکہ کو چُوما کرتی تھی اور اب بدَن کے ساتھ حاضِر ہو کر مِلنے کی باری آئی ہے تو اپنا دَستِ مُبارَک دراز فرمائیے تاکہ میرے ہونٹ دَست بوسی کا شَرَف حاصِل کر سکیں۔“ کَرَم بالائے کَرَم ہُوا کہ بارگاہِ رِسالَت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں عاشِقِ زار کے اَشعار دَرَجۂ قَبولِیَّت حاصِل کر گئے، رَحمتِ مُصْطَفٰے کو جوش آیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قَبْرِ اَنور سے اپنا دَستِ اَطہر باہر نِکال کر اپنے سچّے عاشِق کی دَست بوسی کی دِیرِینہ (پُرانی) خواہش کو ہاتھوں ہاتھ پُورا فرما دِیا۔[1]

یارَبّ! تیرے مَحبوب کا جلوہ نظر آئے | اُس نُورِ مجسَّم کا سَراپا نظر آئے
اے کاش! کبھی ایسا بھی ہو خواب میں میرے | ہُوں جس کی غُلامی میں وہ آقا نظر آئے
تابَندہ مُقدّر کا سِتارہ نظر آئے | جب آنکھ کھُلے گُنبدِ خَضرا نظر آئے

---

[1] ... الحاوی للفتاوی، کتاب البعث، تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک، ۳۱۴/۲ ملخصاً

جس در کا بنایا ہے گدا مجھ کو الٰہی　　اُس دَر پہ کبھی کاش! یہ منگتا نظر آئے

اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین جب زیارتِ مدینہ کی سعادت پاتے اور کسی آزمائش (Trial) میں مبتلا ہو جاتے تو زبان سے شکایت کرنے یا کسی اور کے در پر جانے کے بجائے بارگاہِ رسالت میں اپنی فریاد پیش کرتے چنانچہ

(1) حضرت سیدنا ابنُ الْجَلَاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں حاضر ہوا تو مجھ پر ایک دو فاقے گزرے۔ میں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ پُر انوار پر حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اَنَا ضَیْفُكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یعنی ”یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں آپ کا مہمان ہوں۔“ پھر مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا، والیِ دو جہاں، رحمتِ عالمیاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خواب میں تشریف لا کر مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی، میں خواب میں ہی کھانے لگا ، ابھی آدھی ہی کھائی تھی کہ آنکھ کُھل گئی اور باقی آدھی ابھی میرے ہاتھ میں موجود تھی۔[1]

ہم بھکاری وہ کریم ان کا خدا ان سے فُزوں　　اور نہ کہنا نہیں عادت رسولُ اللّٰہ کی

مختصر وضاحت: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم اپنے آقا کے در کے بھکاری ہیں اور ہمیں ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب کچھ عطا فرماتے ہیں کیونکہ وہ کریم ہیں اور ان کا خدا ان کو عطا فرماتا ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان سے بڑا کریم ہے بلکہ خود ان کو کریم بنانے والا ہے اور ہمارے نبی کی شان یہ ہے کہ منگتے کو منع کرنا ان کی عادت ہی نہیں۔

---

[1] ... مصباح الظلام، باب ماجاء فیمن استغاث بہ...الخ، ص ٦١

(2)حضرت سیّدنا شیخ ابوالعَبّاس احمد بن نفیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک بار مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں سخت بھوک وپیاس کے عالم میں سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ پُر انوار پر حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں بھوکا(Hungry) ہوں۔ یکایک میری آنکھ لگ گئی، اسی دوران کسی نے مجھے جگادیا اور ساتھ چلنے کی دعوت دی چنانچہ میں اُن کے ساتھ اُن کے گھر آیا، میزبان نے کھجوریں، گھی، اور گندم کی روٹی پیش کرکے کہا: "پیٹ بھر کر کھالیجئے کیونکہ مجھے میرے جَدِّامجد، مکی مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی میزبانی کا حکم دیا ہے۔" آئندہ بھی جب کبھی بھوک محسوس ہو تو ہمارے پاس تشریف لایا کریں۔[1]

عاشقِ ماہِ رِسالت، سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، **عطائے دربارِ مُصطفٰی کی انوکھی اداؤں** کو بہت ہی پیارے انداز میں اپنے ایک کلام میں لکھتے ہیں:

لب وا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں | کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے
منگتا کا ہاتھ اُٹھتے ہی داتا کی دَین تھی | دُوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ۲۲۸، ۲۲۶)

مختصر وضاحت: یعنی ہونٹ دعا کیلئے کھلے ہوئے ہیں، آنکھیں شرم سے بند ہیں، آنکھ ملانے کے قابل نہیں اور جھولیاں پھیلی ہوئی ہیں، اے میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کے دَر کی بھیک کتنی پُرلطف ہے کہ منگتے نے جیسے ہی اپنا ہاتھ آپ کے سامنے پھیلایا آپ نے عطاؤں کی بارش کردی، گویا مانگنے میں اور مانگ پوری ہونے میں صرف ہاتھ اُٹھانے ہی کی دیر ہے۔

---

[1] . . . حجۃ اللہ علی العالمین، الفصل الثالث فی ذکر من استغاث۔۔۔الخ، ص ۵۷۳

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حاضریِ مدینہ کے دوران صبر کرنے کا انعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگانِ دِین راہِ مدینہ میں آنے والی تکلیف کو اپنے لئے باعِثِ سَعادَت تصوُّر کیا کرتے چنانچہ مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے سفرِ مدینہ کا ایک اِیمان اَفروز واقعہ بَیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں پھسل کر گِر گیا، داہنے ہاتھ کی کَلائی کی ہڈّی ٹُوٹ گئی، دَرْد زِیادہ ہوا تو میں نے اُسے بوسہ دے کر کہا: اے مدینے کے درد! تیری جگہ میرے دل میں ہے تُو تو مجھے یار کے دروازے سے مِلا ہے۔

تِرا دَرْد میرا دَرماں تِرا غم مِری خوشی ہے مجھے دَرْد دینے والے تری بندہ پَرْوَرِی ہے

(مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں کہ) دَرْد تو اُسی وَقْت سے غائب ہو گیا مگر ہاتھ کام نہیں کرتا تھا، سترہ (17) دن کے بعد اَسپتال میں ایکسرے لِیا تو ہڈّی کے دو ٹکڑے آئے، جن میں قدرے فاصِلہ تھا، مگر ہم نے عِلاج نہیں کرایا، پھر آہِستہ آہِستہ ہاتھ کام بھی کرنے لگا، مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کے اُس اَسپتال کے ڈاکٹر محمد اسمٰعیل نے کہا کہ یہ خاص کَرِشْمَہ ہوا ہے کہ یہ ہاتھ طِبّی لحاظ سے حَرَکت بھی نہیں کر سکتا، وہ ایکسرے (X-Ray) میرے پاس ہے، ہڈی اب تک ٹُوٹی ہوئی ہے، اِس ٹُوٹے ہاتھ سے تفسیر لکھ رہا ہوں، میں نے اپنے اِس ٹُوٹے ہوئے ہاتھ کا عِلاج صِرْف یہ کِیا کہ آستانۂ عَالِیَہ (روضۂ اَقدس) پر کھڑے ہو کر عرض کِیا کہ حُضور! میرا ہاتھ ٹُوٹ گیا ہے، اے عبدُ اللّٰہ بن عَتِیک (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی ٹُوٹی پنڈلی جوڑنے والے! اے مُعَاذ بن عَفْرَاء (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا ٹُوٹا بازو جوڑ دینے والے! میرا ٹُوٹا ہاتھ جوڑ دو۔ [1]

---

[1] ... تفسیرِ نعیمی، ۹/۳۸۸

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے صاف ظاہر ہے کہ مُفتی صاحِب کی کلائی کی ہڈّی ٹُوٹ گئی مگر آپ کے صَبْر واِستِقامت اور سَعادت مَندی کا یہ حال تھا کہ آہ وبُکا اور چیخ وپُکار کرنے کے بجائے اِس دَرْد کو اپنے لئے اِنعام سمجھ کر قبول کرلیا کہ یہ تو میرے لئے دِیارِ نبی کی ایک عُمدہ سوغات ہے۔

مُفتی صاحِب کا درِ مُصطفےٰ سے مانگنے کا نِرالا انداز اور یقینِ کامل دیکھئے کہ آپ کو پتہ تھا کہ میں نے اُس ہستی کے سامنے دستِ سُوال دراز کیا ہے جہاں اِنکار نہیں ہے، جہاں مریضوں کو بھی شفائیں ملتی ہیں، جہاں دُکھ درد کے ماروں کو خوشیاں ملتی ہیں، جہاں صرف ایک بار مانگنے کے بعد دروازہ بند نہیں کیا جاتا بلکہ خالی جھولیوں کو مُرادوں سے بھرنے کے بعد بھی گویا کہ پھر اُمیدیں وہیں حاضری دیتی ہیں، **اے کاش!** ہمیں بھی درِ مُصطفےٰ سے مانگنے کا سلیقہ آجائے۔

بَہرحال یہ اُنہی مُبارَک ہستیوں کا خاصّہ تھا کہ اُنہیں راہِ مدینہ کا کانٹا (Thorn) بھی پُھول محسوس ہوتا تھا، اے کاش! ہمیں بھی اِن بُزرگوں کا صَدَقہ نصیب ہوجائے اور اے کاش! ہم بھی جب عازِمِ مدینہ ہوں تو سفرِ مدینہ کی خُوب خُوب بَرَکتیں پائیں اور اِس دَوران مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ اور مکینِ گُنبدِ خضرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت میں اِس قَدَر فنا ہوجائیں کہ اگر اِس راہ میں مشکلات اور پریشانیاں آئیں تو وہ ہمارے لئے نہ صِرف رَاحت واِطمینان کا ذَریعہ ہوں بلکہ غمِ دنیا و غمِ مال سے نَجات اور ہمارے گُناہوں کی بخشش کا سبب بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اہلِ مدینہ کو تکلیف دینے والے کے لئے وعید

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگانِ دِین جب حاضریِ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کا شرف پاتے تو ان

کا ایک انداز یہ بھی ہوتا کہ وہ مدینے کی ہر شے حتّٰی کہ جانوروں سے بھی کس قدر مَحبَّت فرماتے، اُنہیں ہر گز یہ منظور نہ تھا کہ کوئی دِیارِ محبوب کے کُتّوں کے ساتھ بھی نامُناسب سُلوک (Behaviour) کرے اور اُنہیں اَذِیّت پہنچائے چنانچہ پنجاب (پاکستان) کے مشہور عاشقِ رسول بُزُرگ اَمیرِ مِلّت حضرت مَولانا پیر سیِّد جماعت علی شاہ مُحدِّث علی پُوری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ایک مرتبہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا گئے تو اُن کے کسی مُرید نے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا کے ایک کُتّے کو اِتِّفاقاً ڈھیلا (ڈھے۔لا) مار دِیا، جس کی چوٹ سے کُتّا چیخا، جیسے ہی آپ کو یہ معلوم ہوا کہ میرے کسی مُرید نے اِس مُقَدَّس شہر کے ایک کُتّے کو ڈھیلا (ڈھے۔لا) مارا ہے تو آپ کا چین و قَرار جاتا رہا، بے قَراری کے عالَم میں آپ نے فوراً حُکم جاری فرمایا کہ کسی بھی صُورت میں اُس کُتّے کو ڈھونڈ کر میرے پاس لاؤ چنانچہ جب اُس کُتّے کو لایا گیا تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ مشہورِ زمانہ عاشقِ رسول، لاکھوں مریدین کے پیشوا اور ایک ولیِ کامِل گِریہ و زاری کرتے ہوئے اُس کتّے سے مُخاطِب ہو کر یوں کہہ رہے ہیں: اے دِیارِ حبیب کے رہنے والے! لِلّٰہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے واسطے) میرے مُرید کی اِس لَغزِش (غَلَطی) (Mistake) کو مُعاف کر دے۔ پھر بُھنا ہوا گوشت اور دُودھ منگوایا اور اُسے کِھلایا پِلایا، پھر اُس سے کہا: جماعت علی شاہ تجھ سے مُعافی چاہتا ہے، خُدارا! اِسے مُعاف کر دینا۔[1]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں خوب خرچ کیجئے

ہمارے بُزُرگانِ دِین کا مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی حاضری کے وقت ایک انداز یہ بھی تھا کہ اہلِ مدینہ کے

---

[1] ... سنّی علماء کی حکایات، ص ۲۱۱ ملخصًا

ساتھ نہایت شفقت و محبت سے پیش آتے اور ان پر خوب خرچ فرماتے چنانچہ جب مدینۂ طیبہ قریب آتا تو امیرِ ملت پیر جماعت شاہ نقشبندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا چہرہ ہشاش بشاش نظر آنے لگتا اور یہ ارشاد فرماتے: ”اب وقت آگیا ہے، خوب تقسیم کرو! بہت اجر ملے گا۔ یہ لوگ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمسائے ہیں، یہ بہت مستحق ہیں، ہم ان کی خدمت کرنے کے لیے تو یہاں آتے ہیں، ہر روز یہ موقع کہاں نصیب ہوتا ہے۔“ خود بھی اتنا دیتے کہ لوگ لیتے لیتے تھک جاتے، حضرت امیرِ ملت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اِتّباع میں ہمراہی (آپ کے ساتھ والے) بھی کھلے دل سے خرچ کرتے تو آپ بہت خوش ہوتے۔ جو کوئی جتنا زیادہ خرچ کرتا اسے اتنا ہی زیادہ شاباشی دیتے اور فرماتے: ڈرو مت، کھلے دل سے خرچ کرو، مجھے یہاں سے قرض مل جاتا ہے میں یہاں سے لے کر دوں گا۔[1]

اے زائرِ مدینہ! آپ بھی مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کے حاجت مندوں کی داد رسی اور مسلمانوں کی دلجوئی کے لیے خرچ کرنے کی نیت کر لیجئے۔ مسلمانوں کی حاجتیں پوری کرنا دنیا و آخرت میں آسانی کا سبب ہے جیسا کہ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے:

نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو تنگدست پر آسانی کرے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی کرے گا۔[2] ظاہر ہے کہ جو شخص تنگدستی کا شکار اور رنج و غم میں گرفتار ہو اور اس مشکل وقت میں ہم نے اس کی مدد کر دی تو وہ ضرور ہمارے لیے دعا کرے گا اور دُکھیاروں کی دُعا قبول (Accept) ہوتی ہے جیسا کہ والدِ اعلیٰ حضرت رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین حضرتِ علامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی کتابِ بے مثال جس کو مکتبۃ المدینہ نے **فضائلِ دُعا** کے نام سے شائع کیا

---

1 . . . سیرت امیر ملت، ص ۱۲۳ ملتقطاً

2 . . . مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القران، ص ۱۱۱۰، حدیث: ۲۶۹۹ ملتقطا

ہے، اس کتاب کے صفحہ 111 پر ہے، جن لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، اُن میں سب سے پہلے نمبر پر لکھا ہے: اوّل: مُضطر (یعنی دُکھیارا) اس کے حاشیہ میں سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”اس کی طرف یعنی دُکھیارے اور لاچار و ناشاد کی دعا کی قبولیّت کی طرف تو خود قرآنِ کریم میں ارشاد موجود ہے:

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ

ترجَمۂ کنزالایمان: یا وہ جو لاچار کی سُنتا ہے جب اُسے پُکارے اور دُور کر دیتا ہے برائی۔ (پ ۲۰، النمل ۶۲)

لہٰذا حاضریٔ مدینہ یا جب کبھی موقع ملے، تنگدست و مجبور کی مدد کیجیے اور دعائیں لیجئے، دنیا میں بھی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے امید ہے کہ مظلوم کی دادرسی مغفرت کی خوشخبری کا سبب بنے گی جیسا کہ ایک شخص (زمانۂ گزشتہ میں) لوگوں کو اُدھار دیا کرتا تھا، وہ اپنے غلام سے کہا کرتا: ”جب کسی تنگدست مقروض کے پاس جانا اُس کو معاف کر دینا اس اُمّید پر کہ خدا ہم کو معاف کر دے۔“ جب اُس کا انتقال ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مُعاف فرما دیا۔[1]

12 مَدَنی کاموں میں حِصَّہ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مشکلات و مصائب میں لوگوں کی مدد (Help) کرنے، تنگدست و محتاج افراد کا ساتھ دینے کا جذبہ پانے، اچھی اچھی عادتیں اپنانے اور بُری عادتوں سے نجات پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کی دعوت عام کیجئے اور 12 مَدَنی کاموں میں عملی طور پر

---

[1] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، ۲/۴۷۰، حدیث: ۳۴۸۰، بہارِ شریعت، ۲/۷۶۲

حصہ لیجئے۔12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام بعدِ فجر مَدَنی حَلْقہ بھی ہے۔ جس میں روزانہ، 3 آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع تَرْجَمۂ کنز الایمان و تفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نورُالعرفان / تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور منظوم شَجْرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ بعدِ فجر مدنی حلقے کی برکت سے مسجد آباد رہتی ہے، تلاوتِ قرآن سُننے کا موقع ملتا ہے، مختلف موضوعات پر علمِ دِین کے رنگ برنگے مدنی پھول چُننے کو ملتے ہیں، قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کی تو کیا بات ہے چنانچہ

نبیِّ مکرّم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فَرمانِ مُعظَّم بُخاری شریف میں ہے: **خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ** یعنی تم میں بہترین شَخْص وہ ہے جس نے قُرآن سیکھا اور دُوسروں کو سِکھایا۔[1]

مَدَنی چینل سے مُتأثّر ہو کر 12 افراد کا قبولِ اسلام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" اسی طرح دیگر مدنی کاموں کے ذریعے نہ صرف مسلمانوں میں نیکی کی دعوت پھیلانے میں مصروفِ عمل ہے بلکہ مدنی کاموں اور مدنی چینل کی برکت سے اب تک کئی غیر مسلم، مسلمان ہو گئے ہیں، چُنانچہ

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ایک مرتبہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں بروز جُمُعۃُ المبارَک (۲ جُمادَی الاُخریٰ ۱۴۳۲ھ بمطابق 6 مئی 2011ء) کم و بیش 4 بجے دن سبز عمامے والے ایک نوجوان سے ملاقات ہوئی دورانِ گفتگو انہوں نے انکشاف کیا: میں بمبئی (ہند) کا رہنے والا ہوں، مجھ سمیت ہمارے گھر کے تمام یعنی 12 افراد نے) اسلام قبول کیا ہے۔ قبولِ اسلام کی وُجُوہات بتاتے ہوئے انہوں نے کچھ یوں کہا: ہمارے گھر والے کچھ عرصے سے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی چینل دیکھنے

---

1 ... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم...الخ، ۳/۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷

لگے تھے۔اس کے سلسلوں میں مسلمانوں کا اسلامی حُلیہ ،اُن کے مسکراتے چہرے اور بیان کی سادَگی ہمیں بہُت اچّھی لگتی تھی۔حالانکہ اس سے پہلے ہم لوگ بے عمل مسلمانوں کی حرکتیں دیکھ کر انتہائی بد ظن تھے مگر اب ”مَدَنی چینل“ پر اسلام کی حقیقی تصویر دیکھ کر ہم اسلام سے مُتَاَثِّر ہونے لگے۔ بالخصوص دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغین کا بار بار نگاہیں جُھکانے کی ترغیب دینا ہمیں بہُت بھاتا اور آنکھوں کے قفلِ مدینہ کے فوائد کا تذکرہ سُن کر ہم بہُت خوش ہوتے،میری والِدہ (Mother) سب سے کہتیں:اِس گئے گزرے زمانے میں بھی یہ لوگ نگاہیں نیچی رکھنے کا درس دیتے ہیں،واقعی نِگاہیں جھکا کر ہی رکھنی چاہئیں۔مَدَنی چینل کے سلسلے دیکھتے دیکھتے ہمارے دل میں اسلام کی مَحَبَّت اتنی بڑھ گئی کہ گھر میں اسلام قبول کرنے کی باتیں ہونے لگیں مگر ہم خوفزدہ تھے کہ لوگ کیا کہیں گے؟اس سُوال کا جواب بھی ہمیں مَدَنی چینل سے ہی ملا، ہُوا یوں کہ نگرانِ شوریٰ و مبلِّغ دعوتِ اسلامی حاجی ابو حامد محمد عمران عطّاری سَلَّمَہُ الْبَارِی نے جب ”لوگ کیا کہیں گے؟“ کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان فرمایا تو سب گھر والوں کا ذِہن بن گیا کہ اب ہمیں لوگوں کی پروا نہیں کرنی چاہئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم کلمہ پڑھ کر اسلام کے دامن میں آگئے۔ اُنہوں نے گُنبدِ خضرا کے سائے میں اپنے عزم کا اظہار کیا کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب میں دیگر غیر مسلموں کو بھی دامنِ اسلام سے وابَستہ کرنے کی بھرپور کوشش کروں گا۔[1]

مدنی چینل سے جسے بھی والہانہ پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دوجہاں میں اس کا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ... نیکی کی دعوت، ص ۳۱۸

مدینے میں سُواری سے پرہیز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی حاضری کے وقت ہمارے بُزُرگانِ دِین کا ایک انداز یہ بھی تھا کہ اس دوران اس مبارک شہر کا خوب ادب فرماتے چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دروازے پر خُراسان یا مصر کے گھوڑے بندھے دیکھے جو آپکو بطورِ ہدیہ (Gift) پیش کئے گئے تھے، اِس قدر اعلیٰ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے عرض کی: یہ گھوڑے کتنے عمدہ ہیں۔ فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے میں دیتا ہوں، میں نے عرض کی: ایک گھوڑا اپنے لئے تو رکھ لیجئے فرمایا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ اُس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے رَوندُوں جس میں بی بی آمنہ کے دلبر، مدینے کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم موجود ہیں یعنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا روضۂ اَنور ہے۔ (1)

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافِل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارگاہِ رسالت میں حاضری کے آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں رَوْضَۂ رسول کے رُوبرُو سلام پیش کرنا بہُت بڑی سعادت ہے۔ اے کاش! ہماری زِندگی میں بھی وہ مُبارک لَمحات آئیں مگر یہ بھی یاد رکھئے کہ جسے اِس دَر کی حاضِری نصیب ہو، اُس کے لئے ضروری ہے کہ اِس بارگاہِ عالی

[1] ...احیاء العلوم ج ۱ ص ۴۸، الروض الفائق ص ۲۱۷

کے آداب کا خاص خیال رکھے، کیونکہ ذَرا سی بے اِحتیاطی سَخت مَحرومی کا سبب بَن سکتی ہے۔ آیئے! **صدرُالشّریعہ** مُفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف سے عطا ہونے والے حاضریِ دربارِ مُصطفٰے کے چند آداب سُنتے ہیں:

❓ حاضِری میں خالص زِیارتِ اَقدَس کی نِیَّت (Intention) کیجئے۔ ❓حج اگر فرض ہے تو حج کرکے مَدِیْنَۂ طَیِّبَہ حاضِر ہو۔ ❓راستے بھر دُرود و ذِکر شریف میں مشغول رہئے۔ ❓جب حَرَمِ مدینہ آئے بہتر یہ کہ روتے، سَر جُھکائے، آنکھیں نیچی کیے، دُرود شریف کی کثرت کرتے اور ہوسکے تو ننگے پاؤں چلئے۔ ❓مسجدِ نبوی پر حاضر ہوکر پہلے صلوٰۃ و سلام عرض کیجئے، پھر تھوڑا ٹھہرو جیسے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے حاضری کی اِجازت مانگتے ہوں۔ ❓ نہایت خُشُوع و خُضُوع سے روضۂ اَقْدَس پر حاضری دیجئے، رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت بنالیجئے۔ ❓قبلہ کو پیٹھ کئے کم اَز کم چار ہاتھ (یعنی دو گز) دُور نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور کی طرف رُخ کرکے کھڑے ہوں ❓ اس دوران دل سرکار (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ہی کی طرف متوجہ رکھنے کی کوشش کیجئے۔ ❓جب تک مدینہ طَیّبہ کی حاضِری نصیب ہو، ایک سانس بھی بیکار نہ جانے دیجئے، ضَرورِیات کے سِوا اکثر وقت مسجد شریف میں باطَہارت حاضر رہئے، نماز و تلاوت و دُرود میں وقت گزاریئے، دُنیا کی بات کسی بھی مسجد میں نہ چاہیے نہ کہ صرف یہاں۔ ❓ مدینہ طَیّبہ میں روزہ نصیب ہو، خُصُوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدۂ شفاعت ہے۔ ❓یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار (50,000) لکھی جاتی ہے، لہٰذا عبادت میں زیادہ کوشش (Effort) کیجئے، کھانے پینے کی کمی ضرور کیجئے اور جہاں تک ہوسکے صدقہ کیجئے۔ ❓شہر میں خواہ شہر سے باہر جہاں کہیں گُنبدِ مُبارَک پر نظر پڑے، فوراً دَست بَستہ (ہاتھ باندھ کر) اُدھر مُنہ کرکے صلوٰۃ و

سلام عرض کیجئے، اِس کے بغیر ہر گز نہ گُزریے کہ خلافِ ادب ہے۔ ؟ قبرِ کریم کو ہر گز پیٹھ نہ کی جائے اور حتّی الاِمکان نماز میں بھی ایسی جگہ نہ کھڑے ہوں کہ پیٹھ کرنی پڑے۔ (1)

زائرو پاسِ ادب رکھو ہوس جانے دو　　　آنکھیں اندھی ہوئی ہیں ان کو ترس جانے دو

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۸)

مختصر وضاحت: اے زائرینِ مدینہ! اگرچہ مدینے کی محبت اور اب تک محبوب سے جدا رہنے کی تڑپ اس بات پر تمہیں اُبھار رہی ہے کہ بس اب روضے کی جالیوں سے چمٹ جائیں اور در و دیوار کو سینے سے لگا کر روئیں، مگر دیوانگی کا یہ انداز ادب کے اعتبار سے بالکل مناسب نہیں کیونکہ یہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دربار ہے۔ خبردار! ادب ملحوظ رکھا جائے۔

کتاب ”عاشقانِ رَسُول کی 130 حکایات“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کے سفر مدینہ و حاضرِیِ مدینہ سے مُتَعَلِّق مزید دلچسپ حِکایات اور مکّہ و مدینہ کے بارے میں حیرت انگیز واقعات کی معلومات حاصل کرنے اور اپنے دل میں حاضرِیِ مدینہ کی سچّی تڑپ پیدا کرنے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَوْلانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مُرَتَّب کردہ کتاب بنام **”عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکّے مدینے کی زِیارَتیں“** کا مُطالعہ نہایت مُفید ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ آپ پڑھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے آنسوؤں کو روک نہ سکیں گے۔ امیر اہلسنّت نے اس کتاب میں زائرینِ مدینہ کی 51، مشہور عاشقِ رسول بُزرگ حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک کی 12، حاجیوں کی 42، صالحات

---

[1] . . . بہار شریعت، ج۱، حصہ ۶، ۱۲۲۲/ تا ۱۲۲۸ ملتقطاً

کی 6، عُلمائے اہلسنّت کی 17، جِنّات کی 7 اور حَیْوانات کی 9 حِکْمت سے بھرپُور حِکایات تحریر فرمائی ہیں، اِس کے علاوہ بھی اِس میں بہت سی مَعْلُومات فَراہَم کی گئی ہیں۔ آپ تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی اِلْتِجا (Request) ہے کہ اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کرنہ صرف خُود اِس کا مُطالعہ کیجئے بلکہ حَسبِ اِسْتِطاعت زیادہ تعداد میں حاصِل فرما کر سَفرِ مدینہ کی سعادت پانے والے خُوش نصیبوں میں ثواب کی نِیَّت سے مُفْت تقسیم بھی فرمائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مبارک حیات بزرگانِ دین کی سیرت کی آئینہ دار ہے، حاضریِ مدینہ سے متعلق آپ کا شوق، تڑپ، لگن اور ادب کے نرالے انداز ہمیں بزرگانِ دین کی یاد دلاتے ہیں۔ بِلاشُبہ آپ بھی عشقِ رسول کے ایسے دَرَجے پر فائز ہیں کہ جس کی وجہ سے آپ کا شُمار بھی موجودہ دور کے عاشقانِ رسول کی صَفِ اَوّل میں ہوتا ہے۔ دَرْدِ مدینہ تو کوئی عاشقِ مدینہ، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے سیکھے کہ جب آپ ظاہری طور پر مدینے شریف سے دُور ہوتے ہیں، اُس وَقْت بھی آپ کے لَبوں پر ہر دم ذِکْرِ مدینہ و ذِکْرِ شاہِ مدینہ جاری رہتا ہے، مگر جب بے چین دِلوں کے چین، رَحمتِ دارَین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ سے آپ کو سَفرِ مدینہ کا مُژدَہ (Happy news) مِلتا تو آپ کے دل کی دُنیا زیر و زَبر ہو جاتی، اَشکوں کا تھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذریعے اُمَنڈ آتا اور گویا آپ اِن اَشعار کی عَمَلی

تصویر بن جاتے:

مدینے کا سَفَر ہے اور میں نَمدیدہ نَمدیدہ　　　جَبِیں اَفسُردہ اَفسُردہ بدن لَرزیدہ لَرزیدہ

اَمیرِ اَہلسنّت کے سفرِ مدینہ کے اَحوال سُن کر یقیناً ہمیں بہُت کچھ سیکھنے کو ملے گا۔ آیئے! اب شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سفر مدینہ کے پُر کیف و نِرالے انداز کے بارے میں سُنتے ہیں: آپ کو کئی مَرتبہ سَفرِ حج و سَفرِ مدینہ کی سَعادَت حاصِل ہُوئی، جن میں مجمُوعی طور پر جو کَیفیّت رہی اُسے کَمَا حَقُّہٗ تو بَیان نہیں کِیا جاسکتا البتّہ آپ کے ایک سَفرِ مدینہ کے مُختَصَر اَحوال سُنتے ہیں چنانچہ جب مدینۂ پاک کی طرف آپ کی روانگی کی مبارک گھڑی آئی، عاشقِ مدینہ، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کَیفیّت بڑی عجیب تھی۔ آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جَھڑی لگی ہوئی تھی اورآپ اپنے اِن اَشعار کے مِصداق نظر آرہے تھے:

آنسوؤں کی لَڑی بن رہی ہو　　　اور آہوں سے پھٹتا ہو سینہ
وِردِ لَب ہو مدینہ مدینہ　　　جب چلے سُوئے طیبہ سفینہ

عشق واُلفت کا یہ نِرالا انداز ہر ایک کی سمجھ میں تو آنہیں سکتا کیونکہ حاضِرِی طیبہ کے لئے جانے والے تو عُموماً ہنستے ہوئے، مبارکبادیاں وُصول کرتے ہوئے جاتے ہیں۔ ایسے زائرینِ مدینہ کا آپ نے اپنے ایک کلام میں اِس طرح سے مَدَنی ذِہن بنانے کی کوشش کی ہے:

ارے زائرِ مدینہ! تُو خوشی سے ہنس رہا ہے!　　　دلِ غمزَدہ جو پاتا تو کچھ اَور بات ہوتی

بِالآخِر اِسی کیفیت (Condition) میں سَفَرِ مدینہ کا آغاز ہوا، جُوں جُوں منزِل قریب آتی رہی، آپ کے عِشق کی شِدّت بھی بڑھتی گئی۔ اُس پاک سَر زمین پر پہُنچتے ہی آپ نے جُوتے اُتار لئے۔ اللہ! اللہ! مِزاجِ عشقِ رَسُول سے اِس قدر آشنا (جان پہچان رکھنے والے) کہ خُود ہی کلام میں فرماتے ہیں:

پاؤں میں جُوتا ارے محبوب کا کُوچہ ہے یہ   ہَوش کر تُو ہَوش کر غافِل! مَدِینہ آگیا

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُس پاک سَر زمین کے آداب کا اِس قدر خیال رکھتے کہ ۱۴۰۶ھ کے سَفَرِ حج میں آپ کی طبیعت ناساز تھی۔ سَخْت نزلہ ہو گیا، ناک سے شِدّت کے ساتھ پانی بِہہ رہا تھا۔ اِس کے باوُجود آپ نے کبھی بھی مدینۂ پاک کی سَرزمین پر ناک نہیں سِنکی بلکہ آپ کی ہر ادا (Expression) سے ادب کا ظُہور ہوتا۔ جب تک مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں رہے حتَّی الاِمکان گُنبدِ خضرا کو پیٹھ نہ ہونے دی۔

مدینہ اس لئے عطّارؔ جان و دل سے ہے پیارا   کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے دِلبر مدینے میں

کبھی کبھی میٹھے مدینے کی گلیوں سے گزرتے ہوئے وہاں کے جاروب کشوں (صفائی کرنے والوں) کے ہاتھ سے جھاڑو لے کر آپ نے مدینے کی گلیوں میں جاروب کشی کی سعادت بھی حاصل کی ہے۔ اس کی تمنّا کرتے ہوئے ولی کامل، عاشقِ صادق حضور مفتی اعظم ہند مصطفی رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

خدا خیر سے لائے وہ دن بھی نوریؔ   مدینے کی گلیاں بُہارا کروں میں

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی عاشقِ مدینہ، اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے صَدَقے غمِ مدینہ کی لازوال دَولَت سے سَرفَراز فرمائے اور بار بار سَفَرِ مدینہ کی سعادت اور مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی باادب حاضِری نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمارا انداز!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین کی اِن حکایات کو سُن کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اِن کا سفر مدینہ نیکیوں کا خزینہ اورادب و احترام کا گنجینہ ہوا کرتا، یہ حضرات حاضریِ مدینہ کے لمحات کو قیمتی(Precious) اوران مبارک فضاؤں میں گزرنے والی ساعتوں کو رحمت بھری بنانے کے لئے خوب کوشش فرماتے **اے کاش!** ہمیں ان مبارک ہستیوں کے صدقے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی با ادب حاضری نصیب ہوجائے، مدینے کی پُر بہار اور مُعَطَّر مُعَطَّر فضاؤں کے صدقے ہمارے سینے سے کینہ دور ہوجائے، آنکھوں میں حیا پیدا ہو اور دل حسد، تکبر اور ریاکاری جیسے باطنی امراض سے شفاء پا جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مُقَدَّس مَقامات کا اَدب واحترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حاضری مدینہ کی سعادت پانے والے عاشقانِ رسول یقیناً خوش نصیب ہیں۔

- حاضری مدینہ کے لئے کیا جانے والا سفر کوئی عام سَفَر نہیں بلکہ یہ بہت مُبارَک سَفَر ہے۔
- ہمارے اکابر و بُزرگانِ دِین کو جب بھی مدینے شریف کی حاضری نصیب ہوتی تو وہ حضرات بارگاہِ عالی کا خُوب ادب واِحترام بجالاتے۔
- اگراِس مُبارک سَفَر میں کوئی تکلیف پیش آتی تواُسے اپنے لئے باعثِ سَعادَت سمجھ کر بَرداشت کرتے۔

- اُس دَر سے ملنے والے دَرْد کی دَوا کرنے کے بَجائے اُسے محبوب کی طرف سے ملنے والا **عظیم تحفہ** سمجھتے۔
- مَحبُوب کی بارگاہ بلکہ گلی کُوچوں سے نِسبَت (Relation) رکھنے والی چیزوں کی بھی **تعظیم و تکریم** کرتے۔
- اُس پاک سرزمین پر پہنچ کر اَدَب کی وجہ سے سُواری پر سُوار ہونے بلکہ چپّل یا جُوتے پہننے سے بھی گُریز کرتے۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی مدینے پاک کا خوب ادب کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہم سب کو مُرشدِ کَرِیم کے سَاتھ بار بار مدینے شریف کی بااَدَب حاضری نصیب فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آسماں گر ترے تلووں کا نظارہ کرتا روز اک چاند تصدق میں اُتارا کرتا
دلِ حیراں کو کبھی ذوقِ تپش پر لاتا تپشِ دل کو کبھی حوصلہ فرسا کرتا
کبھی کہتا کہ یہ کیا جوشِ جنوں ہے ظالم کبھی پھر گر کے تڑپنے کی تمنّا کرتا
آہ کیا خوب تھا گر حاضرِ در ہوتا میں ان کے سایہ کے تلے چین سے سویا کرتا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: **جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔**(1)

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کے مَدَنی پھول

آیئے! سر میں تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کے حوالے سے چند مدنی پھول سنتے ہیں:

حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سرِ اقدس میں اکثر تیل لگاتے اور داڑھی مبارک میں کنگھی کرتے تھے اور اکثر سرِ مُبارَک پر کپڑا (یعنی سر بند شریف) رکھتے تھے یہاں تک کہ وہ کپڑا تیل سے تر ہو جاتا تھا (اَلشَّمائِلُ الْمُحَمَّدِیَّۃ لِلتِّرمِذی ص ۴۰ حدیث ۳۲) معلوم ہوا "سر بند" کا استعمال سنّت ہے، اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ جب بھی سر میں تیل ڈالیں، ایک چھوٹا سا کپڑا سر پر باندھ لیا کریں، سر اور داڑھی کے بال صابن وغیرہ سے دھونے کا جن کا معمول نہیں ہوتا اُن کے بالوں میں اکثر بدبُو (Smell) ہو جاتی ہے خود کو اگرچہ بدبُو نہ آتی ہو مگر دوسروں کو آتی ہے۔ منہ، بالوں، بدن اور لباس وغیرہ سے بدبو آتی ہو اِس حال میں مسجِد کا داخِلہ حرام ہے کہ اس سے لوگوں اور فِرِشتوں کو ایذا ہوتی ہے۔ ہاں بدبو ہو مگر چھپی ہوئی ہو جیسے بغل کی بدبو تو اِس میں حرج نہیں، حضرتِ سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما دِن میں دو مَرتَبہ تیل لگاتے تھے (مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ، ج ۶ ص ۱۱۷) بالوں میں تیل کا بکثرت استعمال خُصُوصاً اہلِ علم حَضرات کے لئے مُفید ہے کہ اس سے سر میں خشکی نہیں ہوتی، دِماغ تر اور حافِظہ قوی (strong) ہوتا ہے، فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو بھنوؤں (یعنی اَبروؤں) سے شروع کرے، اس سے سر کا درد دُور ہوتا ہے۔" (اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص ۲۸، حدیث: ۳۶۹) "کَنْزُ الْعُمّال" میں ہے: پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب تیل استعمال فرماتے تو پہلے اپنی اُلٹی ہتھیلی پر تیل ڈال لیتے تھے، پھر پہلے دونوں اَبروؤں

پر پھر دونوں آنکھوں پر اور پھر سرِ مبارک پر لگاتے تھے۔(کَنْزُ الْعُمّال ج ۴، ص ۴۶، حدیث: ۱۸۲۹۵) ''طَبرانی'' کی روایت میں ہے: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب داڑھی مبارک کو تیل لگاتے تو ''عَنْفَقَہ ''(یعنی نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں) سے اِبتِداء فرماتے تھے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۵ ص ۳۶۶ حدیث ۷۶۲۹) داڑھی میں کنگھی کرنا سنّت ہے (اَشِعَّۃُ اللَّمعات ج ۳ ص ۶۱۶) بغیر بِسمِ اللہ پڑھے تیل لگانا اور بالوں کو خشک اور پَراگندہ (پَرا۔گندہ یعنی بکھرے ہوئے) رکھنا خلافِ سنّت ہے، حدیثِ پاک میں ہے: جو بغیر بِسمِ اللہ پڑھے تیل لگائے تو 70 شیاطین اس کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں (عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ لابن السنی ص ۸۷ حدیث: ۱۷۵)۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

تین دن ہر ماہ جو اپنائے مدنی قافلہ
بے حساب اس کا خُدایا! خُلد میں ہو داخِلہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ تعالٰی کی رِضا ہو۔

دُرُود شَریف کی فَضِیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **جب جمعرات کا دِن آتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کو بھیجتا ہے، جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔** (اَلْفِردوس بماثور الْخِطاب ج ۱ ص ۱۸۴ حدیث ۶۸۸)

یا نبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام اس پہ ہے ناز مجھ کو ہُوں تیرا غلام

اپنی رحمت سے تُو شاہِ خیرُ الاَنام مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ہے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جہنَّم کی دل ہِلا دینے والی کیفیت

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرت سَیِّدُنا عمر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سَیِّدُنا کَعْبُ الْاَحبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (مشہور تابِعی بُزُرگ) سے اِرشاد فرمایا: اے کَعْب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! ہمیں ڈر والی کچھ باتیں سنایئے! حَضرت سَیِّدُنا کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تعمیلِ اِرشاد کرتے ہوئے عَرض کی: یا امیرالمؤمنین! اگر آپ

[1] ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

قِیامت کے دن سَتَّر (70) اَنبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اعمال لے کر آئیں تب بھی مَحشر کے اَحوال دیکھ کر انہیں بہُت ہی کم جاننے لگیں گے۔ یہ سُن کر امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کچھ دیر کے لئے سر جُھکالیا پھر جب (رِقَّت میں) کمی آئی تو اِرشاد فرمایا: اے کَعب! مزید سنایئے۔ عرض کی: یا امیرَالمؤمنین! اگر جہنَّم (Hell) میں سے بَیل کی ناک کے سوراخ جتنا حصّہ مشرِق میں کھول دیا جائے تو مغرِب میں موجود شخص کا دِماغ اُس کی گرمی کی وجہ سے اُبل کر بَہ جائے۔ اِس پر امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے (رِقَّت کے سبب) کچھ دیر کے لئے سر جُھکا لیا۔ حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مزید بتایا: جب قِیامت کا دن آئے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سب اَگلوں پچھلوں کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا، پھر فِرِشتے نازِل ہو کر صَفیں بنائیں گے۔ اِس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرمائے گا: اے جبرائیل! جہنَّم کو لے آؤ۔ تو حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام جہنم کو اس طرح لے کر آئیں گے کہ اس کی سَتَّر (70) ہزار لگاموں کو کھینچا جارہا ہو گا، پھر جب جہنّم مخلوق سے 100 برس کی راہ کے فاصلے پر رہ جائے گی تو اِس زور سے گرجے گی کہ جس سے مخلوق کے دل دَہَل جائیں گے، پھر جب دوبارہ گرجے گی تو ہر مُقرَّب فِرِشتہ اور نبیِّ مُرسَل گُھٹنوں کے بَل گر جائے گا، پھر جب تیسری مرتبہ گرجے گی تو لوگوں کے دل گلے تک پہنچ جائیں گے اور عقلیں گھبرا جائیں گی، یہاں تک کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عرض کریں گے: یاالٰہی! میں تیرے خلیل ہونے کے صَدقے سے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عرض گُزار ہوں گے: یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ! میں اپنی مُناجات کے صَدقے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عرض کریں گے: یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ تُو نے مجھے جو عزّت (Respect) دی ہے اُس کے صدقے میں صرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج ۱ ص ۴۹، ملتقطاً، از نیکی کی دعوت، ص ۳۳۹)

جَلا دے نہ نارِ جہنّم کرم ہو پئے بادشاہِ اُمَم یاالٰہی
مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے ہو مجھ ناتُواں پر کرم یاالٰہی
تُو عطّار کو بے سبب بخش مَولیٰ کرم کر کرم کر کرم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص:۱۱۱،۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے بروزِ قِیامت جَب جَہَنَّم کو لایا جائے گا تو وہ کیسا جان کو پگھلا دینے والا مَنظر ہو گا؟ ذرا تَصوُّر کیجئے! اِس وقت سُورج چار ہَزار (4000) بَرس کی راہ پَر ہے اور اِس طرف اُس کی پیٹھ ہے، قِیامت کے دِن سُورج صِرف سَوا مِیل پَر ہو گا اور اُس کا مُنہ اِس طرف ہو گا، اس کی تپش (Heat) سے بھیجے کھولتے ہوں گے اور اِس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ سَتّر (70) گز زمین میں جَذب ہو جائے گا، پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اُوپر چڑھے گا، کسی کے ٹخنوں تک ہو گا، کسی کے گھٹنوں، کسی کی کَمر، کسی کے سِینے، کسی کے گلے تک اور غیر مسلم کے تو مُنہ تک چڑھ کر مثلِ لگام کے جکڑ جائے گا، جس میں وہ ڈُبکیاں کھائے گا۔ اِس گرمی کی حالَت میں پیاس کی جو کیفیت ہو گی مُحتاجِ بَیان نہیں، زَبانیں سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی، بعضوں کی زَبانیں مُنہ سے باہَر نکل آئیں گی، دِل اُبل کر گلے کو آجائیں گے، ہر مُبتلا بَقَدرِ گُناہ تکلیف میں مُبتلا کیا جائے گا، پھر باوُجود اِن مُصیبَتوں کے کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہو گا، بھائی سے بھائی بھاگے گا، ماں باپ اولاد سے پیچھا چُھڑائیں گے، بی بی بچے الگ جان چُرائیں گے، ہر ایک اپنی اپنی مُصیبَت میں گِرِفتار ہو گا، کوئی کِسی کا مدد گار نہ ہو گا۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص۱۵۷، ملتقطاً) یہ سَب مَصائِب کیا کم ہوں گے کہ اِس کَڑے وَقت میں جَہَنَّم کو بھی لایا جائے گا کہ اِس کے بَھڑکنے سے مخلُوق (Creature) کے دِل دِہل جائیں گے، اَلغَرض! میدانِ محشر کی سختیاں ایسی ہوں گی کہ بڑے بڑے

نیک اعمال بھی وہاں کم محسوس ہوں گے ، بڑے بڑے ہوشیاروں کی عقلوں کے چراغ گل ہوجائیں گے، یہاں تک کہ انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام جو یقیناً بخشے بخشائے ہیں،وہ بھی نفسی نفسی کی فریاد کریں گے، غور کیجئے! کہ اُس کڑے وقت میں ہمارا کیا بنے گا؟

آج ہم لوگ سرتاپا گُناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں،رات دن غفلتوں میں بسر ہو رہے ہیں،ہمیشہ رہنے والی زندگی کو بُھلا کر اس دنیا کی عارضی حیات پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں،دَھن کمانے کی دُھن میں ہم ایسے مگن ہیں کہ اپنی پیدائش کا مقصدِ حقیقی بُھلا بیٹھے ہیں، ہمیں نہ موت کی سختیوں کی پرواہے نہ قبر کے تاریک گڑھے کا کچھ خوف، ذرا سوچئے ! کہ ہم میدانِ محشر کی سختیوں کو کیسے برداشت کرپائیں گے ؟لہٰذا ہماری بہتری اسی میں ہے کہ اپنے اندر خوفِ خدا پیدا کریں، اپنی آخرت کی فکر کریں، نیک اعمال کی کثرت کریں، گناہوں سے دُور رہیں اور نیک لوگوں کی صحبتیں اپنائیں۔ یاد رکھئے! شیطان ہمارا دشمن ہے وہ مردُود کبھی نہیں چاہے گا کہ ہم گناہوں بھری راہ چھوڑ کر نیکیوں کے راستے پر گامزن ہوجائیں، اس لیے وہ طرح طرح کے وسوسے بطورِ مشورہ (Advice) ہمارے ذہنوں میں ڈالنے کی کوشش کرے گا، مثلاً جَذباتی فیصلہ اچھا نہیں ہوتا،رَفتہ رَفتہ اپنی اِصلاح کرلینا۔ ایک دَم سے مولوِی مَت بن جانا، ہاتھوں ہاتھ سُنّتوں کی تَربِیَت کے مَدَنی قافلے میں سَفر کرنا مُناسِب نہیں،بَس دِھیرے دِھیرے کوشِش جاری رکھو! ابھی تو سارِی زندگی پڑی ہے، ابھی تو تُمہاری عُمر (Age)ہی کیا ہے، ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی، شادی کے بعد داڑھی بڑھالینا بلکہ حَج کو چلے جانا اور مَدینۂ مُنوَّرہ سے داڑھی رَکھ کر آنا، جب بُوڑھے ہوجاؤ تو عِمامہ سَجالینا وغیرہ وغیرہ۔

حُبِّ دُنیا میں دل پھنس گیا ہے　　　نَفسِ بدکار حاوِی ہوا ہے

ہائے شیطاں بھی پیچھے پڑا ہے　　　یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص:134)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! یہ سَب شیطانی خیالات انتہائی خَطرناک ہیں۔ آہِستہ آہِستہ سُدھرنے کا ذہن بنائے رکھنے میں نُقصان ہی نُقصان ہے۔ اِس سے جہاں گُناہوں میں اضافہ ہو سکتا ہے، وہیں اِس بات کی بھی کوئی گارنٹی نہیں کہ ہمیں توبہ کرنے کی مُہلت ملے گی بھی یا نہیں؟ کیوں کہ موت صرف بُوڑھوں، کینسر(Cancer) یا دِل(Heart) کے مریضوں ہی کو آتی ہو، ایسا نہیں ہے۔ روزانہ نہ جانے کتنے ہی کَڑیل نوجوان حادِثات کا شکار ہو کر اَچانک موت کے گھاٹ اُتر جاتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ موت آئے اور ہماری سانسوں کی مالا ٹُوٹ کر بکھر جائے فوراً اپنے ربّ کی بارگاہ میں جھک جانا چاہیے، گناہوں سے سچی اور پکّی توبہ کرنی چاہیے اور نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو جانا چاہیے۔

بڑی کوششیں کی گناہ چھوڑنے کی　　　رہے آہ! ناکام ہم یاالٰہی!

مجھے سچی توبہ کی توفیق دیدے　　　پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص:۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نماز میں گریہ وزاری!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے ایک حکایت اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں میں میدانِ محشر کی کیفیتوں کے ساتھ ساتھ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہ کا خوفِ خدا بھی ملاحظہ کیا۔ آپ کا شمار **عشرۂ مبشرہ** (عشرۂ مبشرہ یعنی وہ 10 خوش نصیب صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جن کو مالکِ جنت و کوثر، شفیعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی زندگی میں ہی ان کو جنّت کی بشارت عطا فرمائی) میں ہوتا ہے، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فیض یافتہ اور تربیت یافتہ ہیں، کامل علم و عمل والے اور وقت کے اَمِیْرُالمؤمنین یعنی مُسلمانوں کے خلیفہ (Caliph) ہونے کے باوُجود آپ خوفِ خدا کے سبب اکثر گریہ وزاری فرماتے، نماز میں خوفِ خدا سے مُتَعَلِّق آیات سُن کر آپ کی حالت غیر ہو جاتی تھی۔ چنانچہ

آپ کے شہزادے صحابیِ رسول، حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پیچھے نماز ادا کی تو میں نے 3 صفوں کے پیچھے سے آپ کے رونے کی آواز سُنی۔ (حلیۃ الاولیا، عمر بن الخطاب، ۱/۸۸، از فیضان فاروقِ اعظم، ۲/۵۳)

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن سائب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک بار اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کسی سبب سے نمازِ عشا میں تاخیر (Delay) ہو گئی تو میں نے نمازِ عشا کی امامت کروائی، آپ بعد میں تشریف لے آئے اور نماز میں شامل ہو گئے۔ میں نے سُوْرَۃُ الذّٰرِیات کی تلاوت کی اور جب میں اس آیتِ مبارکہ (آیت نمبر 22) پر پہنچا:

﴿وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور آسمان میں تمہارا رِزق ہے اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے﴾ تو سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بلند آواز سے رونے لگے۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابۃ، فضائل الفاروق، الجزء ۶، ۱۲/۲۵۷، حدیث: ۳۵۷۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیرتِ فاروقی کا مظہر بن جایئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً نماز کو اس کی حقیقی لذّت کے ساتھ ادا کرنا ہی عبادت کی معراج ہے اور حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خُشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا فرماتے، نماز میں خوفِ خدا سے روتے اور عبادت کا حقیقی لُطف اُٹھاتے تھے، مگر اَفسوس! جبکہ ہمارا حال شاید اس کے بالکل برعکس ہے، ہمیں تو **خُشُوع و خُضُوع** کے معنٰی بھی پتہ نہیں ہوں گے کہ خُشُوع و خُضُوع کہتے کس کو ہیں، نماز کے فرائض وواجبات، نماز کی سُنّتیں اوراس کے مُستحبّات کی ہمیں شاید صحیح طرح معلومات ہی نہ ہوں گی، **یادرکھئے!** حُقُوقُ اللہ میں سے نَمازانتہائی اَہَمِّیّت کی حامِل ہے، جس کا اَندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا کہ بروزِ قِیامَت سب سے پہلے اسی کے مُتَعَلِّق سوال کیا جائے گا۔ حَدِیْثِ پاک میں ہے ”**اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُه**“ یعنی کل قِیامَت کے دن بندے سے سب سے پہلے اس کی نَماز کے بارے میں سوال ہو گا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ نَماز کو اپنے تمام تر دنیوی معاملات پر ترجیح دیں اور نَماز کا وَقْت ہوتے ہی سارے کام کاج چھوڑ کر نَماز کی تیاری میں مَصروف (Busy) ہو جایا کریں اور نِہایَت ہی خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ باجماعت نَماز اَدا کیا کریں کیونکہ صحیح طور پر نَماز پڑھنے سے جہاں دِیْن و دُنیا کی بے شُمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں، وہیں اس کا ایک بہترین اُخْرَوِی فائدہ یہ بھی ہے کہ کل بروزِ قِیامَت یہی نَماز ہماری نَجات و مَغْفِرت کا باعث بن جائے گی۔ جیسا کہ

خُشُوع و خُضُوع سے نَماز پڑھنے والے کی مَغْفِرت

نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے پانچ (5) نَمازیں فَرض فرمائی ہیں، جو ان کے لئے بہتر طَریقے سے وضو کرے اور انہیں ان کے وَقْت میں اَدا کرے اور ان کے رُکوع وسُجود، خُشُوع کے ساتھ پورے کرے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذمّۂ کرم پر ہے کہ اس کی مَغْفِرت فرمادے اور جو

انہیں اَدا نہیں کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّے اس کے لئے کچھ نہیں، چاہے تو اسے مُعاف فَرمادے اور چاہے تو اسے عَذاب دے۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، باب المحافظۃ علی وقت الصلوات، ج ۱، ص ۱۸۶، رقم: ۴۲۵)

اے کاش! ہم بھی سیرتِ فاروقی پر عمل کرنے والے بن جائیں، اے کاش! ان کے جذبۂ عبادت کے صدقے ہم بھی خُشوع و خُضوع سے عبادت کرنے والے بن جائیں، اے کاش! ان کے خوفِ خدا اور تقویٰ کے صدقے ہم بھی خوفِ خدا سے رونے والے بن جائیں۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ
میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ”فیضانِ فاروقِ اعظم“ کا تعارُف

عاشقِ ماہِ رسالت، پیکرِ عدل وانصاف، حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت اور آپ کے خوفِ خدا سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **”فیضانِ فاروقِ اعظم“** کا مُطالَعہ کرنا اِنتہائی مُفید ہے۔ اس کتاب میں فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت کے مختلف حَسین پہلو، مثلاً آپ کے بچپن، جوانی، قبولِ اسلام سے قبل اور بعد کے حالات، آپ کے اَوصاف، ہجرت و غزوات، جاں نثاری اور وَفاشعاری کے ایمان افروز واقعات اور آپ کے دیگر روشن پہلوؤں کو اِنتہائی دِلکش انداز میں تحریر کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً

طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالَعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُالمؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خوفِ خدا کے بارے میں مزید واقعات سن کر ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل میں سجاتے جائیے۔ آیئے! اس سے پہلے آپ کا تعارف (Introduction) سنتے ہیں۔

♣ آپ کی کُنیت "ابُو حَفْص" اور لقب "فارُوقِ اَعظم" ہے۔ ♣ ایک روایت میں ہے آپ 39 مَردوں کے بعد، خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُعا سے اِعلانِ نبوّت کے چھٹے سال اِیمان لائے، اسی لئے آپ کو مُتَمِّمُ الْاَرْبَعِین یعنی "40 کا عدد پُورا کرنے والا" کہتے ہیں۔ ♣ آپ کے اِسلام قبول کرنے سے مُسلمانوں کو بے حد خُوشی ہوئی اور اُن کو بہُت بڑا سہارا مل گیا، یہاں تک کہ حُضُور رحمتِ عالَم، جانِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَمِ مُحْتَرَم میں اِعْلانیہ نماز ادا فرمائی۔ ♣ آپ اِسلامی جنگوں میں مُجاہِدانہ شان کے ساتھ بَرسرِ پیکار رہے اور تمام مَنْصُوبہ بندیوں میں شاہِ خَیْرُ الْاَنام، رسُولِ عالی مَقام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وزیر و مُشیر کی حَیثیّت سے وَفادار رفیقِ کار رہے۔ ♣ خلیفۂ اَوَّل، اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے بعد حضرتِ سَیِّدُنا فارُوقِ اَعْظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو خلیفہ مُنْتَخَب (choose) فرمایا، ♣ آپ نے تَخْتِ خِلافت پر رَونق اَفروز ہ کر جانَشینیِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تمام تَر ذِمّے داریوں کو بہت ہی اچھے انداز سے سر اَنجام دیا۔ ♣ آپ مُرادِ

رسول تھے (یعنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُعاؤں کی قبولیت کا نتیجہ تھے) ♣ آپ کا قلب انوارِ الٰہی سے خوب روشن تھا، شمعِ رسالت، ماہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے روشنی پانے کے بعد آپ خود بھی نورِ ہدایت کا ایسا سرچشمہ بنے بلکہ جوان کے نقشِ قدم پر چلا، اس نے بھی اپنی دنیا و آخرت روشن کرلی، ♣ آپ بصیرت اور دانشمندی کے روشن چراغ تھے، مستقبل کے پردوں میں چھپے ہوئے واقعات کا پہلے ہی اِدراک کر لیا کرتے تھے، سچ اور جھوٹ کی پہچان میں مکمل مہارت رکھتے تھے، ♣ آپ کی جرأت و بہادری، عاجزی و سادگی، ہمت و مردانگی، حوصلہ و استقامت، دیانت و امانت، ذہانت و فَطانت اور صبر کی مثالیں آج بھی تاریخ کے اوراق میں نقش ہیں۔ ♣ آپ کی ذاتِ مبارکہ میں بھی انسانی خواہشات موجود تھیں، مگر آپ کی شان و عظمت یہ تھی کہ نہ تو کبھی بھوک (Hunger) کی شدت میں کوئی ناپسندیدہ فعل صادر ہوتا نہ خواہشاتِ نفس کی پیروی کرتے، نہ تو غُصّے میں کبھی دامنِ اعتدال سے تجاوز کرتے اور نہ کبھی خوشی میں یادِ خدا سے غافل ہوتے، ♣ آپ نے اپنی ایک ایک عادت کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھال رکھا تھا، اَلغَرَض! آپ گفتار و کردار کے حقیقی غازی تھے۔ بالآخر نمازِ فَجْر میں ایک بدبخت نے آپ پر خنجر سے وار کیا اور آپ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شَرَفِ شہادَت سے سَرفَراز ہوگئے۔ بوَقْتِ وَفات آپ کی عُمر شریف 63 برس تھی۔ ♣ حضرتِ سَیِّدُنا صُہَیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ کی نَمازِ جنازہ پڑھائی اور گوہرِ نایاب، فیضانِ نَبُوَّت سے فَیض یاب خلیفۂ رِسالت مآب حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روضۂ مُبارَکہ کے اندر حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پہلوئے اَنور میں مَدفُون ہوئے، جو کہ سرکارِ اَنام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُبارَک پہلو (Side) میں آرام فرما ہیں۔

(الرّیاض النضرۃ فی مناقب العَشرۃ، ج ۱، ص ۲۸۵، ۴۰۸، ۴۱۸، ملخصاً)

شہادت اے خُدا عطّآر کو دیدے مدینے میں
کرم فرما اِلٰہی! واسطہ فاروقِ اعظم کا

(وسائل بخشش مرمم، ص527)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم کا خوفِ خدا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِن بے شمار خوبیوں کے ساتھ ساتھ خوفِ خدا، تقویٰ وپرہیز گاری کے خُوگر تھے، آپ کی نصیحت آمیز گفتگو خوفِ خدا سے بھرپور ہوتی تھی۔ بسا اوقات آپ پر خوفِ خدا کا ایسا غلبہ ہوتا کہ قبر وحشر کے حساب وکتاب کے خوف سے اس بات کی تمنّا کرتے: "اے کاش! میں اپنے گھر والوں کا دُنبہ ہوتا جسے وہ خوب کھلاتے پلاتے حتّٰی کہ میں خوب موٹا تازہ ہوجاتا۔ پھر ان کے پیارے دوست مہمان بنتے تو وہ مجھے ان کے لیے ذبح کرتے، میرے کچھ گوشت کو بھونتے، کچھ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے (Pieces) کر کے کھا جاتے، اے کاش! میں انسان نہ ہوتا۔ (شعب الایمان للبیھقی، باب فی الخوف من اللّٰہ تعالی، ۴۸۵/۱،حدیث:۷۸۷، ازفیضانِ فاروقِ اعظم، ۱۵۲/۱)

ایک بار آپ نے زمین سے ایک مٹی کا ڈھیلا اٹھایا اور فرمایا: "اے کاش! میں مٹی کا ڈھیلا ہوتا، اے کاش! میری ماں نے مجھے نہ جَنا ہوتا، اے کاش! میں کچھ بھی نہ ہوتا، اے کاش! میں کوئی بُھولی بِسری شے ہوتا۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام عمر بن خطاب، ۱۵۲/۸، حدیث:۳۹، از فیضانِ فاروقِ اعظم، ۱۵۳/۱)

کاش کے نہ دنیا میں پیدا میں ہوا ہوتا　　قبر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا

آہ! سلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے　　کاش کے مِری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص:159)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خوفِ خدا کے سبب رب عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے بطورِ عاجزی دُنبہ اور مٹّی کا ڈَھیلا بننے کی خواہش کررہے ہیں، کیونکہ مٹّی اور جانور کو بُرے خاتمے کا خوف نہیں ہوتا، اُنہیں نَزع کی سختیوں ،قبر کی وَحشتوں اور جہنَّم کی سزاؤں سے واسِطہ نہیں پڑے گا۔ غور کیجئے کہ جب حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قطعی جنّتی ہونے کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں، تو ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر کا کس قدر خوف اور ایمان کی سلامتی کی کتنی زیادہ فکر (Worry) کرنی چاہیے۔

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ عُلمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: جس کو (زندگی میں) سلبِ ایمان (ایمان چھِن جانے) کا خوف نہ ہو، نزع کے وقت اس کا ایمان سلب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔ اسی وجہ سے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اپنے خوف سے ڈرتے رہنے اور آخری دم تک اسلام پر ثابت قدم رہنے کی تاکید فرماتے ہوئے پارہ 4 سُوْرَۂ آلِ عِمران کی آیت نمبر 102 میں ارشاد فرمایا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہر گز نہ مرنا مگر مسلمان۔

مشہور مُفسّر قرآن حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اسلام پر خاتمہ ہونے کا اِعتبار ہے، اگر عمر بھر مومن رہے، مرتے وَقت کافر ہو جائے تو

وہ اصلی کافر کی طرح ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اچھا خاتمہ نصیب فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزرگانِ دین اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے رونے والے، اس کی خفیہ تدبیر سے ڈرنے والے، ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھنے والے تھے، بِلاشبہ یہ لوگ ایمان کے حقیقی معنی میں قدر دان تھے، انہیں اپنے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس فرمان **"اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم" اعمال کا دار ومدار خاتمے پر ہے۔** (بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم، ۴/۲۷۴، حدیث:۶۶۰۷) پر پورا پورا یقین ہوتا تھا جبھی تو ان کے شب وروز صرف اسی فکر میں بسر ہوتے ہیں کہ کہیں ہمارا ایمان ہم سے چھین نہ لیا جائے، ایمان سلامت رہا تو آخرت میں عیش وراحت کا سامان ہے اور ایمان سلب کر لیا گیا تو اعمال بھی برباد (Destroy) ہوں گے اور دونوں جہاں میں ذِلَّت ورُسوائی کا بھی سامنا کرنا پڑے گا، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ فانی دُنیا کے دھوکے میں مُبتلا رہنے اور اپنا قیمتی وقت فضولیات بلکہ ناجائز وحرام کاموں میں برباد کرنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ایمان کی حفاظت کیلئے کوشاں رہیں، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے توبہ واِستغفار کریں اور اپنے ظاہر وباطن کو گُناہوں سے پاک رکھیں، ہر عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے کریں اور ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہیں، حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ قطعی جنّتی ہونے کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے بہت ڈرتے تھے۔

خفیہ تدبیر سے ڈرنا

نبیِ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جنّت کی بشارت عطا فرمائی مگر اس کے باوُجود آپ نے فتنوں اور مُنافقین سے مُتعلّق احوال میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے راز

دار صحابی حَضرت سَیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اِستفسار فرمایا: اے حُذیفہ! کیا مُنافقین میں میرا نام بھی ہے؟ تو حَضرت سَیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ ان میں سے نہیں۔ حَضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میرے نفس نے میرے احوال کو مُشْتَبَہ (Doubtful) تو نہیں کر دیا اور میرے عیوب کو مجھ سے چھپا تو نہیں لیا اور یہ خوف اتنا زیادہ ہوا کہ انہوں نے رسولِ کائنات، فَخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے ملنے والی جنَّت کی بشارت کو چند ایسی شرائط سے مشروط جانا جو آپ میں نہ پائی جاتی تھیں، لہٰذا آپ نے اس بشارت سے اپنے آپ کو مطمئن (Satisfy) نہ کیا۔

خوفِ خدا کے سبب آپ کا حال یہ تھا کہ بسا اوقات چھوٹے چھوٹے بچوں کا ہاتھ پکڑ کر لے آتے اور ان سے فرماتے: اُدْعُ لِیْ فَاِنَّكَ لَمْ تُذْنِبْ بَعْدُ یعنی میرے لیے دعا کرو کیونکہ تم نے ابھی تک گناہ نہیں کیا۔ (فیضانِ فاروقِ اعظم، ۱/۱٦٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ کیفیت ہمارے لیے لمحۂ فکریہ ہے! ہمارا حال یہ ہے کہ شب و روز غفلتوں میں کٹ رہے ہیں، خوفِ خدا اور تقویٰ و پرہیز گاری سے کوسوں دُور ہیں، کوئی حُسنِ عمل نہیں ہے، گناہوں کا بھاری بوجھ ہے مگر ہمیں اپنی عاقبت کی کوئی پروا نہیں ہے۔ حالانکہ ایک مسلمان کو سب سے زیادہ عزیز اپنی آخرت ہی ہونی چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی آخرت کی فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یا مُصطفٰے! گُناہوں کی عادتیں نکالو — جذبہ مجھے عَطا ہو سُنَّت کی پیروی کا
اِیماں پہ ربِّ رَحمت دیدے تُو اِستقامت — دیتا ہوں واسِطہ میں تجھ کو ترے نبی کا
کچھ نیکیاں کَما لے جلْد آخِرت بنا لے — کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زِندگی کا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص:178،177)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم کے خوفِ خدا پر اقوالِ صحابہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً جب بندے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف پیدا ہوتا ہے تو اس کے دن رات کے معمولات بدل جاتے ہیں، اس کے شب و روز عبادت میں بسر ہوتے ہیں۔ وہ اس دنیا کی ناپائیدار زندگی پر بھروسا (Trust) کرنے کے بجائے ہمیشہ باقی رہنے والے زندگی کو ترجیح دیتا ہے۔ خوفِ خدا رکھنے والا شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری، خوفِ خدا سے اشکباری، ہر لمحہ تقویٰ و پرہیز گاری کے ساتھ ساری زندگی قبر و آخرت کی تیاری میں گزار دیتا ہے تو اس کے صحبت یافتہ اور قریبی افراد اس میں تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں بھی کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی متفقہ رائے ہے کہ آپ نہایت متّقی، خوفِ خدا رکھنے والے اور دُنیا سے بے رغبت رہنے والے انسان تھے۔ آیئے! آپ کے بارے میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے چند اقوال سنتے ہیں:

1. حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبیدُاللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: **"مَا کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَوَّلِنَا اِسْلَامًا وَلَا اَقْدَمِنَا ھِجْرَۃً وَلٰکِنَّہٗ کَانَ اَزْھَدَنَا فِی الدُّنْیَا وَاَرْغَبَنَا فِی الْاٰخِرَۃِ** یعنی امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نہ تو ہم سے پہلے ایمان لائے اور نہ ہی ہم سے پہلے ہجرت کی، مگر آپ ہم سے بڑھ کر دنیا سے بے رغبت اور آخرت کے شائق (Fancier) تھے۔

(اسد الغابہ، ج ۴، ص ۱۶۷)

2. حضرت سَیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: **"وَاللہِ مَا کَانَ عُمَرُ بِاَقْدَمِنَا ھِجْرَۃً وَقَدْ**

عَرَفْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ فَضَّلَنَا كَانَ اَزْهَدَنَا فِي الدُّنْيَا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہم سے پہلے ہجرت نہیں کی، لیکن میں نے اس بات کو جان لیا ہے کہ وہ کیوں ہم پر فضیلت و سبقت لے گئے ہیں؟ اور وہ بات یہ ہے کہ آپ ہم میں سب سے زیادہ زُہد وتقویٰ والے تھے۔" (اسد الغابہ، ج ۴، ص ۱۶۷)

3. حضرت سیّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "كَانَ اَكْثَرُ كَلَامِ عُمَرَ اَللهُ اَكْبَرُ یعنی اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زبان پر اکثر اَللّٰہُ اَکْبَر جاری رہتا تھا۔" (الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۳۶۴)

4. حضرت سیّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنا وظیفہ پڑھنے کے دوران بسا اوقات اتنا روتے کہ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آتے، ایک دو روز تک اپنے گھر سے بھی نہ نکل پاتے اور لوگ آپ کی تیمار داری کیلئے آتے۔"

(شعب الایمان، ج ۲، ص ۳۶۴، حدیث: ۲۰۵۶)

بھٹک سکتا نہیں ہر گز کبھی وہ سیدھے رستے سے
کرم جس بخت وَر پر ہو گیا فاروقِ اعظم کا
خدا کے فضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
خدا اُن کا محمد مصطفٰی فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص:526،527)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مَدَنی انعامات پر عمل"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خوفِ خدا اور تقویٰ کی اعلیٰ صِفّات کی مدنی خوشبوؤں سے معطر ہو کر ہمارا بھی مدنی ذہن بنا ہو کہ مجھے بھی خوفِ خدا کا پیکر بننا ہے، مجھے بھی مُتّقی بننا ہے پھر ہمیں ایسے لوگوں کی صحبت(Company) حاصل کرنی ہوگی، جن کی صحبت سے ہم بھی خوفِ خدا اور تقویٰ و پرہیز گاری کے پیکر بن جائیں،اس کے لیے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بہترین مُعاون و مددگار ہے۔ آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی صحبتوں کی برکت سے خوفِ خدا اور عشقِ مُصطفٰے کی دولت ملے گی۔ 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ بارہ (12) مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام، اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے مَدنی انعامات پر عمل کرنا، روزانہ فکرِ مدینہ کر کے مدنی انعامات کے رِسالے کے خانے پُر کرنا(یعنی فکرِ مدینہ کرنا) اور مدنی ماہ مکمل ہوتے ہی مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروا دینا بھی ہے۔ ہمارے اَسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِین بھی نہ صرف خُود فکرِ آخرت میں اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے، بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذِہْن دیا کرتے جیسا کہ حضرت محمد بن علی کتّانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: بظاہر تو تم دُنیا میں رہو، لیکن دل آخِرت(کی تیاری) میں مَشْغُول رہے۔ (طبقات الصوفية للسلمی، الطبقة الرابعة، ص ۲۸۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفِتَن دَور میں آخِرت کی تیارِی کا ذِہْن بنانے، نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طَریقوں پر مُشْتَمِل مَدَنی اِنْعامات بَصُورتِ سُوالات عطا فرمائے ہیں، لہٰذا ہمیں بھی روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے، مَدَنی اِنْعامات کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذِمّہ دار کو جَمع کروانے کا مَعْمُول بَنا لینا چاہئے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہنا چاہئے، اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِین و دُنیا کی

ڈھیروں ڈھیر بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ آیئے! اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 22 "اِنفرادی کوشش" والے مدنی اِنعام کی برکتوں سے مالامال ایک مَدَنی بہار سُنئے۔ چُنانچہ

میٹھے بولوں میں کھو گئے

بابُ المدینہ (کراچی) میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں بَحرِ عِصیاں میں مُسْتَغْرِق (ڈُوبا ہوا) اپنی زِندگی کے "انمول ہیرے" غَفْلت کی نذر کئے جا رہا تھا، رات گئے تک دوستوں کے ساتھ خُوش گپیوں میں مصروف رہنا میرا معمول تھا۔ 18 رَمضانُ المبارک ۱۴۲۹ھ بمطابق 19 ستمبر 2008ء کو حسبِ معمول ہم دوست مل کر بیٹھے مذاق مسخریوں میں مشغول تھے، اِسی دوران دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک عاشقِ رسول ہمارے پاس تشریف لائے، اُنہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے اور ہمیں نہایت عُمدہ مدنی پُھولوں سے نوازا، ہم ان کے میٹھے بولوں میں کھو گئے۔ دورانِ گُفتگو فکرِ آخرت واِصلاحِ اُمّت کا موضوع (Topic) بھی زیرِ بحث رہا۔ دوسری رات ہم پھر اسی جگہ محفل سجائے ان اسلامی بھائی کے منتظر تھے کہ حَسبِ اُمید وہ تشریف لائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ چلنے کی دعوت پیش کی، میں ان کے ساتھ فیضانِ مدینہ پہنچ گیا۔ وہاں کے رُوح پَرور مدنی ماحول نے میرے دل میں مدنی اِنقلاب برپا کر دیا اور یُوں اس عاشقِ رسول کی "اِنفرادی کوشش" کی برکت سے مجھے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نصیب ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدرسۃ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک

دعوتِ اسلامی جہاں لوگوں کو نیک اعمال کی طرف رغبت دلا رہی ہے، وہیں 103 سے زائد شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروف ہے، جن میں سے ایک شعبہ مَدَنی مُنّوں کی تعلیم و تربیت کیلئے مدرسۃ المدینہ (للبنین) اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے مدرسۃ المدینہ (للبنات) قائم ہیں۔ جن میں تجوید و قرأت کے ساتھ قرآنِ کریم حفظ و ناظرہ پڑھایا جاتا ہے۔ مدرسۃ المدینہ میں مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو دِینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ بالخصوص ان کی **اَخلاقی تربیت** پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے، **اسلامی احکامات** کے مطابق **اسلامی زندگی** گزارنے کا انداز سکھایا جاتا ہے، **سُنّتیں وآداب** بتائے اور سکھائے جاتے ہیں، **ماں باپ کا ادب واحترام** سکھایا جاتا ہے، **چھوٹوں سے شفقت اور بڑوں کا ادب** کرنا سکھایا جاتا ہے، **نمازوں کا پابند اور سُنّتوں کا عامل** بنانے کی کوشش کی جاتی ہے، **جھوٹ بولنے** سے بچنے کا مدنی ذہن دِیا جاتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃ المدینہ سے حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کرنے والے ہزاروں خوش نصیب **حُفّاظ** ہر سال ملک و بیرونِ ملک **نمازِ تراویح میں قرآنِ کریم** (مُصلّٰی) سُننے، سُنانے کی سعادتِ عظمٰی حاصل کرتے ہیں، اس وقت بھی سینکڑوں وہ حُفّاظ جو مدرسۃ المدینہ سے حافظ بنے، دعوتِ اسلامی کے **مختلف شعبہ جات** میں اپنی دِینی خدمات پیش کر رہے ہیں، **کوئی اِمامت کے مُصلّے** پر ہے تو **کوئی تدریس کے منصبِ اعلیٰ** پر فائز ہو کر **تعلیمِ قرآن** کو دُنیا بھر میں عام کر رہا ہے۔

قُرآنِ کریم کا پڑھنا، پڑھانا اور سُننا سُنانا سب ثواب کا کام ہے۔ اس کا ایک حَرف پڑھنے پر 10 نیکیاں ملتی ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک ہر مُسلمان کیلئے ہدایت کا سَرچشمہ بھی ہے، اس پر عمل کرنا دونوں جہان میں کامیابی کا سبب ہے، لیکن یاد رکھئے! عمل کرنے کیلئے اسے صحیح پڑھنا، سیکھنا اور سمجھنا ضَروری ہے لیکن اَفسوس صد اَفسوس! کہ ہماری اَکْثریّت قُرآنِ کریم کو پڑھنے، سیکھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے دُور ہوتی جارہی ہے۔ حالانکہ اس کی تعلیم کے بارے میں پیارے

مُعَلِّمِ کائنات، فَخْرِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ**۔ یعنی تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قُرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

(صحیح البخاری، الحدیث: ۵۰۲۷، ج۳، ص۴۱۰)

قرآنِ کریم کس قدر سیکھنا ضَروری ہے اس کے مُتَعَلِّق سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: اتنی تَجْوِید (سیکھنا) کہ ہر حَرْف دوسرے حَرْف سے صَحِیح مُمتاز ہو فَرضِ عَیْن ہے۔ بغیر اس کے نماز قَطْعاً باطِل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مخرجہ، ج۳، ص۲۵۳) ہمیں خود بھی دُرست قرآنِ کریم پڑھنا آنا چاہیے، اپنے مدنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو تَجوید و قراءَت کے ساتھ قُرآنِ کریم کی تعلیم دلوانے، ان کی اَخلاقی تربیَّت کے ذَرِیعے انہیں نیک بنانے اور اپنے لیے صَدَقۂ جارِیہ بنانے کیلئے مدرسۃُ المدینہ میں داخل کروادیجئے۔

عطا ہو شوق مَوْلیٰ مَدرَسے میں آنے جانے کا
خُدایا ذَوق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا کہتے کسے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً خوفِ خدا بہت بڑی نعمت ہے، جب تک یہ عظیم دولت حاصل نہ ہو گناہوں سے فرار اور نیکیوں سے پیار تقریباً ناممکن (Impossible) ہے۔ لیکن جب یہ عظیم دولت نصیب ہو جائے تو نیکیاں کرنا اور گناہوں سے بچنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ بندۂ مومن کے دل میں پیدا ہونے والے خوفِ خدا کی شمع اسے گناہوں کی تاریک راہ سے بچا کر نیک اعمال کے سیدھے راستے

پر گامزن رکھتی ہے۔ یہ عظیم نعمت ہوتی کیا ہے؟ خوفِ خدا کہتے کسے ہیں؟ آیئے! اس بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایۂ ناز تالیف **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** صفحہ 26 پر فرماتے ہیں: **"خوفِ خدا"** سے مراد یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گَرِفت (پکڑ)، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں، اس کے غضب اور اس کے نتیجے میں ایمان کی بربادی وغیرہ سے خوف زدہ رہنے کا نام **"خوفِ خدا"** ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ ربُّ الْعٰلَمِیْن نے مومنین کو کئی مقامات پر اس پاکیزہ صفت کو اختیار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا: چنانچہ پارہ 5، سُوْرَۃُ النِّسَاء، آیت نمبر 131 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ لَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِیَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بے شک تاکید فرمادی ہے ہم نے ان سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور تم کو کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ (پ۵، النساء: ۱۳۱)

اسی طرح پارہ 22، سورہ أحزاب آیت نمبر 70 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۙ۝۷۰

تَرجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔ (پ۲۲، الاحزاب: ۷۰)

پارہ 4 سورۂ آلِ عمران آیت نمبر 175 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝۱۷۵

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔ (پ۴، آلِ عمران: ۱۷۵)

امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه یہ آیتِ کریمہ نقل کرنے کے بعد ترغیب دیتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: اے کاش! اِس آیتِ مقدّسہ کے صدقے غفلت کا پردہ چاک ہو جائے اور امّیدِ رحمت کے ساتھ ساتھ ہمیں صحیح معنوں میں خوفِ خدا بھی مُیَسر آ جائے، دُنیا کی بے ثَباتی کا حقیقی معنوں میں اِحساس ہو جائے، **کاش! کاش! کاش!** بُرے خاتِمے کا ڈر دل میں گھر کر جائے، اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی ناراضگیوں کا ہر دم دھڑ کا لگا رہے، نَزع کی سختیوں، مَوت کی تلخیوں، اپنے غسلِ میّت و تکفین و تدفین کی کیفیّتوں، قبر کی اندھیریوں اور وَحشتوں، منکَر و نکیر کے سُوالوں، قَبر کے عذابوں، مَحْشَر کی گرمیوں اور گھبراہٹوں، پُل صراط کی دَہشتوں، بارگاہِ الٰہی کی پیشیوں، میدانِ قِیامت میں چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی پُرسِشوں اور سب کے سامنے عیب (Defect) کھلنے کی رُسوائیوں، جہنَّم کی خوفناک چِنگھاڑوں، دوزخ کی ہولناک سزاؤں اور اپنے نازوں کے پلے بدن کی نَزاکتوں، جنّت کی عظیم نعمتوں سے محرومیوں وغیرہ وغیرہ کا خوف ہمیں بے چین کرتا رہے اور اے **کاش!** یہ خوف ہمارے لئے ہدایت و رحمت کا ذَرِیعہ بن جائے جیسا کہ پارہ 9 سورۂ اَعراف آیت نمبر 154 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ (پ ۹، الاعراف: ۱۵۴)

ترجَمۂ کنزُالایمان: ہدایت اور رحمت ہے ان کے لئے جو اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں۔

خدایا بُرے خاتمے سے بچالے
گنہگار ہے جاں بَلَب یاالٰہی
نظر میں محمد کے جلوے بسے ہوں
چلوں اس جہاں سے میں جب یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیاتِ کریمہ کے علاوہ کئی احادیثِ طیبّہ میں بھی خوفِ خدا کی ترغیب دلائی گئی ہے، آیئے! خوفِ خدا کی فضیلت پر مشتمل 3 فرامینِ مُصْطفٰے سنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: جس مؤمن کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو نکلتا ہے، اگرچہ مکّھی کے سَر کے برابر ہو، پھر وہ آنسو اُس کے چہرے کے ظاہری حصّے تک پہنچے، اللہ تعالیٰ اُسے جہنّم پر حَرام کر دیتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۹۰، حدیث: ۸۰۲)

2. ارشاد فرمایا: جب مؤمن کا دل اللہ تعالیٰ کے خَوف سے لَرزتا ہے، تو اُس کی خطائیں اس طرح جَھڑتی ہیں، جیسے خشک درخت سے پتّے جَھڑتے ہیں۔

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۹۱، حدیث: ۸۰۳)

3. ارشاد فرمایا: جو شخص خوفِ خدا سے روتا ہے وہ ہرگز جہنّم میں نہیں جائے گا حتّٰی کہ دودھ تھن میں واپس آجائے۔ (سُنَنُ التِّرمذی، ۳/۲۳۶، حدیث: ۱۶۳۹)

مرے اَشک بہتے رہیں کاش ہردم　　ترے خوف سے یا خدا یا الٰہی!
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ　　میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الٰہی!

(وسائل بخشش ص ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے اندر تقویٰ و پرہیز گاری جیسی پاکیزہ صفات پیدا کریں اور ہر وَقت خوفِ خدا سے اشکباری کریں اور ذِکرِ الٰہی میں مصروف (Busy) رہیں، عذابِ

الٰہی، میدانِ محشر اور جہنم کے احوال کے بارے میں آیاتِ کریمہ سن کر سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہو جاتا۔ چنانچہ

سورۂ براءت تو سناؤ!

❖ منقول ہے کہ حضرت عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان لوگوں میں سے تھے جو سب سے اچھی آواز میں قرآن پڑھتے، ایک مرتبہ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے فرمایا: اے ابنِ عامر! آج مجھے سورۂ براءت سناؤ! انہوں نے اس کی تلاوت شروع کی تو حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بہت زیادہ روئے۔ پھر فرمایا: میرا گمان یہ ہے کہ یہ سورت ابھی نازل ہوئی ہے۔ (موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب الرقۃ والبکاء، ص ۱۸۰، حدیث: ۲۷)

ایک مہینے تک عیادت:

ایک مرتبہ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کسی شخص کے گھر کے پاس سے گزرے، وہ شخص اس وقت سورۂ طُور کی تلاوت کر رہا تھا۔ آپ ٹھہر کر اس کی تلاوت سننے لگے، جب وہ شخص اس آیتِ کریمہ پر پہنچا: ﴿اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ﴿۸﴾﴾ کنزُالایمان: بے شک تیرے ربّ کا عذاب ضرور ہونا ہے اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔ (پ ۲۷، الطور: ۸، ۷) تو آپ اپنے دراز گوش سے نیچے تشریف لا کر دیوار کے سہارے کھڑے ہو گئے اور کافی دیر تک ان آیات میں غور و فکر فرماتے رہے، اس کے بعد اپنے گھر واپس تشریف لائے اور ایک مہینے تک بیمار رہے۔ لوگ آپ کی عیادت کے لئے آتے تھے لیکن کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ آپ کی بیماری کا سبب کیا ہے۔ (احیاء العلوم، ۴/۲۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی روزانہ ترجمہ و تفسیر کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنی چاہیے اور سیرتِ فاروقی پر عمل کرتے ہوئے آیاتِ مبارکہ میں عذابات کا تذکرہ پڑھ کر رونے کی کوشش کرنی چاہیے اور رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت ہی بنا لینی چاہیے، مگر یاد رکھئے! کہ قبر و حشر اور حساب و میزان وغیرہ کے حالات سن کر یا پڑھ کر محض چند آہیں بھر لینا...یا...اپنے سر کو چند مرتبہ اِدھر اُدھر پھرا لینا...یا...کفِ افسوس مل لینا...یا پھر...چند آنسو بہا لینا ہی کافی نہیں، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ خوفِ خدا کے عملی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے گناہوں کو ترک کر دینا اور اطاعتِ الٰہی میں مشغول ہو جانا بھی اُخروی نجات کے لئے بے حد ضروری ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اپنا محاسبہ کریں اور سوچیں کہ اب تک ہم اپنی زندگی (Life) کی کتنی سانسیں لے چکے ہیں، اس دنیائے فانی میں اپنی حیات کے کتنے ایام گزار چکے ہیں، بچپن، جوانی، بڑھاپے میں سے اپنی عمر کے کتنے اَدوار ہم گزار چکے ہیں؟ اور اس دوران کتنی مرتبہ ہم نے اس نعمتِ عظمیٰ کو اپنے دل میں محسوس کیا؟ کیا کبھی ہمارے بدن پر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ڈر سے لرزہ طاری ہوا؟ کیا کبھی ہماری آنکھوں سے خشیتِ الٰہی کی وجہ سے آنسو نکلے؟ کیا کبھی کسی گناہ کے لئے اٹھے ہوئے ہمارے قدم اس کے نتیجے میں ملنے والی سزا کا سوچ کر واپس ہوئے؟ کیا کبھی ہم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری اور اس کی طرف سے کی جانے والی گرفت کے ڈر سے زندگی کی کسی رات کی کوئی گھڑی خوف میں کاٹی؟ کیا کبھی ربّ تعالیٰ کی ناراضی کا سوچ کر ہمیں گناہوں سے وحشت (Fear) محسوس ہوئی؟ کیا کبھی اپنے مالک عَزَّوَجَلَّ کی رضا کو پا لینے کی خواہش سے ہمارے دل کی دنیا زیر و زبر ہوئی؟ اگر جواب ہاں میں ہو تو سوچئے کہ اگر ہم نے ان کیفیات کو محسوس بھی کیا تو کیا خوفِ خدا کے عملی تقاضوں پر عمل پیرا ہونے کی سعادت حاصل کی یا محض ان کیفیات کے دل پر طاری ہونے پر مطمئن ہو گئے کہ ہم اللہ تعالیٰ

سے ڈرنے والوں میں سے ہیں؟

اگر ان سوالات کا جواب نفی(Negative) میں آئے تو غور کرنا چاہئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ گناہوں کی کثرت کے نتیجے میں ہمارا دل سخت سے سخت تر ہوچکا ہو، جس کی وجہ سے ہم ان کیفیات سے اب تک نا آشنا ہوں۔ اگر واقعی ایسا ہے تو مقامِ تشویش ہے کہ ہماری کساوتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی غفلت کہیں ہمیں جہنم کی اتھاہ گہرائیوں میں نہ گرادے۔(مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ)

بُری اور اچھی صحبت کا اثر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سچا خوف پیدا کرنے کیلئے اچھی صحبت ہونا بے حد ضروری ہے کیونکہ اچھی صحبت انسان کو نیکیوں کی راہ پر گامزن رکھتی ہے، جبکہ بُری صحبت دن بدن گناہوں کے دلدل(Marsh) میں دھنساتی جاتی ہے۔ افسوس! آج ہم بُرے دوستوں سے باز نہیں آتے، اپنے قیمتی لمحات کو دوستوں کے ساتھ فضول باتوں، مذاق مسخریوں اور غیر سنجیدہ حرکتوں میں گنوادیتے ہیں۔ یادرکھئے! بُرا دوست ایمان کیلئے باعثِ نقصان ثابت ہو سکتا ہے۔ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے اُسے یہ دیکھنا چاہئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔**(مُسند احمد، ۱۶۸/۳، حدیث:۸۰۳۴)

مشہور مفسرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: کسی سے دوستانہ کرنے سے پہلے اسے جانچ لو کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا فرماں بردار ہے یا نہیں۔ صُوفیا فرماتے ہیں کہ انسانی طبیعت میں اَخذ یعنی لے لینے کی خاصیّت (Quality) ہے۔ حَریص کی صحبت سے حرص، زاہد کی صُحبت سے زُہد و تقوٰی ملے گا۔(مرآۃ المناجیح، ۵۹۹/۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہی وجہ ہے کہ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خود خوفِ خدا رکھنے والے تھے تو آپ کی صحبتِ بابرکت سے فیض پانے والے بھی خوفِ خدا کے پیکر بن جاتے تھے۔ جیسا کہ حضرت سیِّدُنا مِسوَر بن مَخرَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: "**کُنَّا نَلْزَمُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَتَعَلَّمُ مِنْهُ الْوَرَعَ** یعنی ہم لوگ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ ہی رہتے تھے تاکہ تقویٰ و پرہیز گاری سیکھیں۔ (طبقات کبری، ج ۳، ص ۲۲۰) اور آپ جس طرح خُود مُتّقی و پرہیز گار تھے، اسی طرح دوسروں کو بھی تقویٰ و پرہیز گاری کی نصیحت فرماتے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن جعدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک بار اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُنا سامر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا اور اِرشاد فرمایا: "**وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللهُ وَاُوْصِیْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ** یعنی اس ربّ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی وصیت (Advise) کرتا ہوں۔" (مصنف عبدالرزاق، ج ۱، ص ۴۱۴، حدیث ۲۱۳۷)

آپ فرماتے ہیں: "**کَرَمُ الْمُؤْمِنِ تَقْوَاهُ** یعنی مومن کی عزّت اس کا تقویٰ و پرہیز گاری ہے۔" (جامع الاصول، ۱۱/۶۵۴) آپ کے اس فرمان کا اشارہ قرآنِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمانِ عالیشان کی طرف ہے: ﴿**اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ**﴾ (پ۲۶، الحجرات: ۱۳) تَرجَمۂ کنزُالایمان: "**بیشک اللہ** کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مبارکہ پر چلتے ہوئے، آپ کی عبادت گزاری، تقویٰ و پرہیز گاری اور خوفِ خدا سے اشکباری جیسی پاکیزہ صفات اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے خلیفۂ ثانی، اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خوفِ خدا کے بارے میں سُنا کہ آپ خوفِ خدا کے پیکر تھے اور خوفِ خدا ہی کی وجہ سے آپ ♣ دنیا سے بے رغبت رہتے ♣ اکثر اوقات ذِکْرُ اللہ کرتے رہتے۔ ♣ آپ حقیقی عبادت گزار تھے۔ ♣ آپ کی ساری زندگی زُہد اور تقویٰ سے معمور تھی۔ ♣ آپ کی آنکھیں اکثر اوقات خوفِ خدا سے تر رہتیں۔ ♣ خوفِ خدا کا یہ عالم تھا کہ آپ اس دنیا میں پیدا نہ ہونے کی تمنا (Wish) کرتے۔ ♣ دوسروں کو بھی تقویٰ اور پرہیز گاری کا درس دیا کرتے۔ ♣ دوسروں سے خوفِ خدا پر مبنی باتیں سنا کرتے۔ ♣ متّقی اس پائے کے تھے کہ آپ کی صحبت میں رہنے والے بھی خوفِ خدا کے پیکر بن جاتے۔ ♣ بچوں سے اپنے لیے دعا کرواتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ہمیشہ ڈرتے رہتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(

مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث:۱۷۵)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زُلفیں رکھنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"سنتیں اور آداب"** سے زُلفیں رکھنے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں۔ ہمارے پیارے مدنی آقا مدینے والے مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنت کریمہ ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیشہ اپنے سر مبارک کے بال شریف پورے رکھے کبھی نصف کان مبارک تک تو کبھی کان مبارک کی لو تک اور بعض اوقات آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گیسو شریف بڑھ جاتے تو مبارک شانوں کو جھوم جھوم کر چومنے لگتے(۱) چاہیں تو آدھے کانوں تک گیسو رکھئے کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مدینے والے آقا، شبِ اسراء کے دولہا، محمد مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بال مبارک آدھے کانوں تک تھے۔(جامع الترمذی، الشمائل باب ماجاء فی شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم الحدیث ۲۴ ص۵۰۷) چاہیں تو پورے کانوں تک گیسو رکھیئے کہ حضرت سیدنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ سلطان مدینہ، راحت قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قد مبارک درمیانہ تھا، دونوں مبارک شانوں کے درمیان فاصلہ تھا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گیسو مبارک مقدس کانوں کو چومتے تھے۔(شمائل ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ، الحدیث۳، ص۱۷) چاہیں تو شانوں تک گیسو بڑھائیے کہ امّ المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سر اقدس پر جو بال مبارک ہوتے وہ کان مبارک کی لو سے ذرا نیچے

ہوتے اور مبارک شانوں کو چومتے۔(شمائل ترمذی ،باب ماجاء فی خلق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه ،الحدیث۲۵،ص۳۵) سر کے بیچ میں سے مانگ نکالئے کہ سنت ہے جیسا کہ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہارِ شریعت میں لکھتے ہیں بعض لوگ داہنے یا بائیں جانب مانگ نکالتے ہیں، یہ سنت کے خلاف ہے سنت یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے اور بعض لوگ مانگ نہیں نکالتے بلکہ بالوں کو سیدھے رکھتے ہیں یہ یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب ”**بہارِ شریعت**“ حِصّہ 16(312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب ”**سُنّتیں اور آداب**“ ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمایئے سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو　　لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً یعنی قِیامَت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہوگا۔ (ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث:۴۸۴)

مشہور مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت اِرشَاد فرماتے ہیں: قِیامت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا، جو حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ رہے اور حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ہَمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ دُرُود شریف کی کَثْرت ہے۔ اس سے مَعْلُوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جَنّت ملتی ہے اور اس سے بَزمِ جَنّت کے دُولہا (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) ملتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۲/۱۰۰) اسی لئے تو امام اہلسنت رَحمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں۔

حشر میں کیا کیا مزے وار فتگی کے لُوں رَضا   لوٹ جاؤں پا کے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۰۴)

مختصر وضاحت:

اے رضا! میدانِ حشر میں اللہ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جب اپنے عُشّاق اور دیوانوں پر فَضْل وکَرَم فرما رہے ہوں گے تو اس عالَم میں میری بے خودی کا عالَم کیسا ہو گا؟ بس میں تو سرکارِ والا تبار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامَن تھام لُوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

---

[1] ۔۔۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔ الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ۔☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اِجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قُربانی کے ایّام قریب ہیں، لہٰذا آج کے بیان میں ہم قربانی کی اہمیت، **قُربانی کی تعریف اور فضائل** سُنیں گے، بد قسمتی سے کئی بد نصیب لوگ جانوروں پر **ظلم کرتے ہیں**، اُس ظلم کی مثالیں بیان کی جائیں گی اور جو خوش نصیب **جانوروں پر رحم کرتے ہیں**، اِس کے کیا کیا **فوائد** ہیں، یہ بھی پیش کیے جائیں گے، کسی نے کُتّے کو پانی پِلایا تو اُس کی بخشش ہو گئی، یہ واقعہ بھی بیان کیا جائے گا۔اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قربانی کی اہمیت و فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا بے حد فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمیں طرح طرح کی نعمتوں سے نوازا، ان بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت جانور(Animal) بھی ہیں کہ انسان حلال

جانوروں کے گوشت، دودھ اور بالوں وغیرہ سے کثیر فوائد حاصل کرتا ہے، ان پر اپنی ضرورت کا سامان لاد کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتا ہے، ان کے ذریعے سفر بھی طے کرلیتا ہے اور بطورِ کاروبار انہیں فروخت کر کے اپنے لئے رزقِ حلال کمانے کا ذریعہ بھی بناتا ہے۔ الغرض ان جانوروں سے ہمیں بہت سی نعمتیں میسر آتی ہیں، جن کے شکرانے میں شریعت نے سال میں صرف ایک مرتبہ ہم سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ استطاعت ہونے کی صورت میں ان حلال جانوروں کو اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے اور **سنتِ ابراہیمی** پر عمل کرنے کے لئے قربان کیا جائے۔ لہٰذا قربانی واجب ہونے کی صورت میں خُوش دِلی کے ساتھ اس حکمِ شریعت پر عمل کرتے ہوئے قربانی کرنی چاہیے کیونکہ اس میں ہمارے لئے بڑا اجر و ثواب ہے، جیسا کہ

حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم، رؤفٌ رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! اُٹھو اور اپنی قربانی کا جانور لے کر آؤ کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ گِرتے ہی تمہارے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور قیامت کے دن اس کا خون اور اس کا گوشت ستّر (70) گنا اضافے کے ساتھ تمہارے میزان میں رکھا جائے گا۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابو سَعِید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا یہ بشارت صرف آلِ محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ خاص ہے کیونکہ یہ ہر خیر کے ساتھ خاص کئے جانے کے اہل ہیں یا یہ بشارت آلِ محمد کے لئے خاص ہے اور تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: آلِ محمد کے لئے خاص اور دیگر مسلمانوں کے لئے عام ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الضحایا، باب ما یستحب للمرء۔۔۔۔۔الخ، ۹/۴۷۶، حدیث: ۱۹۱۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ قربانی کرنے والے کیلئے کیسا اجر و ثواب ہے کہ جانور کے خون کا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے ہی قربانی کرنے والے کی مغفرت ہو جاتی ہے اور بروزِ قیامت جانور کے خون اور گوشت کو ستّر (70) گُنا اضافے کے ساتھ میزانِ عمل میں رکھا جائے گا۔ لہٰذا جس مسلمان پر قربانی واجب ہو جائے تو اس کی ادائیگی میں سُستی سے کام لینے کے بجائے خُوش دلی اور رِضائے اِلٰہی کیلئے قربانی کرنی چاہیے۔ **یاد رہے!** قربانی کرنا حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مُبارک سُنت ہے، جو اس اُمت کے لئے باقی رکھی گئی۔ (بہارِ شریعت، ۳/۳۲۷)

قربانی کی تعریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مخصوص جانور کو مخصوص دن میں بہ نیتِ ثواب ذبح کرنا قربانی کہلاتا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۳۲۷) چونکہ اس قربانی کے فریضے سے حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اطاعتِ خداوندی کی یاد تازہ ہوتی ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام حکمِ خداوندی کی بجا آوری کرتے ہوئے بیٹے کی قربانی کیلئے تیار ہوئے اور حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام بھی حکمِ اِلٰہی پر عمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے قربان ہونے کیلئے راضی ہوگئے۔ جو لوگ اس سنتِ ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے اپنی استطاعت کے مطابق قربانی کرتے ہیں، وہ بارگاہِ اِلٰہی سے کثیر اجر و ثواب کے حقدار ہوتے ہیں۔ آیئے! قربانی کے فضائل پر مشتمل 3 فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں، چنانچہ

قربانی کے فضائل:

- ارشاد فرمایا: قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔ (ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، ۳/۱۶۲ حدیث ۱۴۹۸)

- ارشاد فرمایا: جس نے خُوش دِلی سے طالبِ ثواب ہو کر قربانی کی، تو وہ آتَشِ جہنم (یعنی دوزخ کی آگ) سے حِجاب (یعنی رُکاوٹ) ہو جائے گی۔ (مُعْجَم کبِیر، ۳/۸۴، حدیث: ۲۷۳۶)
- ارشاد فرمایا: انسان بَقَر عید کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا، جو اللہ پاک کو (جانور کا) خون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قِیامت میں اپنے سینگوں بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خون زمین پر گِرنے سے پہلے اللہ پاک کے ہاں قَبول ہو جاتا ہے۔ لہٰذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔ (ترمذی ج۳ص ۱۶۲ حدیث ۱۴۹۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ قربانی کی استِطاعت (یعنی طاقت) رکھنے کے باوُجُود اپنی واجِب قربانی ادا نہیں کرتے، ان کے لیے لمحۂ فکریہ ہے، اوّل یہی خسارہ (یعنی نقصان) کیا کم تھا کہ قربانی نہ کرنے سے اتنے بڑے ثواب سے محروم ہو گئے مزید یہ کہ وہ گناہگار بھی ہوئے۔ فتاوٰی امجدیہ جلد 3 صَفحَہ 315 پر ہے: اگر کسی پر قربانی واجِب ہے اور اُس وَقت اس کے پاس روپے نہیں ہیں تو قرض (Loan) لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے قربانی کرے۔ (فتاوی امجدیہ، ۳/۳۱۵)

اللہ کریم ہمیں قربانی جیسے عظیم فریضے کی ادائیگی کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور ساری زندگی ربِّ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری میں بسر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں کی پیدائش کا مقصد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کریم نے اپنی تمام مخلوق کو کسی نہ کسی مقصد (Purpose) کے

لئے پیدا فرمایا ہے، اسی طرح حیوانات کی پیدائش کا بھی مقصد ہے۔ ان جانوروں سے ہمیں گوشت اور دودھ حاصل ہوتا ہے اور دودھ سے دَہی، مکھن، گھی وغیرہ مفید چیزیں حاصل ہوتی ہیں، ان کی کھال سے گرم لباس اور جوتے بنائے جاتے ہیں، اس کے علاوہ ان کی خرید و فروخت سے کاروبار بھی کیا جاتا ہے اور ان جانوروں کی مدد سے ہم اپنا سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاسکتے ہیں اور یہی جانور ہماری سواری کے کام بھی آتے ہیں الغرض جانوروں کی پیدائش میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ چنانچہ **اللہ** پاک حیوانات کی پیدائش کا مقصد بیان کرتے ہوئے پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحل کی آیت نمبر 8 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَّالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِیْنَةًؕ وَیَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ⑧

(پ۱۴، النحل، آیت:۸)

تَرْجَمَۂ کنزالایمان: اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لئے اور وہ پیدا کرے گا جس کی تمہیں خبر نہیں۔

تفسیر صراطُ الجنان جلد 5 صفحہ 284 پر ہے: اللہ پاک نے گھوڑے، خچر اور گدھے بھی تمہارے نفع کے لئے پیدا کئے تا کہ تم ان پر سواری کرو اور ان میں تمہارے لئے سواری اور دیگر جو فوائد ہیں ان کے ساتھ ساتھ یہ تمہارے لئے زینت ہیں۔ علمائے کرام فرماتے ہیں: ہمیں اونٹ، گائے، بکری، گھوڑا اور خچر وغیرہ جانوروں کا مالک بنادینا، انہیں ہمارے لئے نرم کر دینا، ان جانوروں کو اپنا تابع کرنا اور ان سے نفع اٹھانا ہمارے لئے مباح کر دینا اللہ پاک کی ہم پر رحمت ہے۔ (قرطبی، النحل، الجزء العاشر، تحت الآیة: ۵، ۸/۵۵)(صراط الجنان، ۵/۲۸۴)

لہٰذا ہمیں ان بے زبان جانوروں کو انہی مقاصد کیلئے استعمال کرنا چاہیے جن کیلئے انہیں پیدا کیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان کے چارے پانی وغیرہ کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیے کیونکہ انسان اگر بھوکا

پیاسا ہو تو اپنی زبان سے کھانا پانی مانگ سکتا ہے مگر یہ بے زبان(Speechless) اپنی بھوک پیاس کی شکایت کسی سے نہیں کر سکتے اس لئے کبھی بھی ان کے چارہ پانی کی کمی نہیں ہونی چاہئے۔

اسی طرح ان پر سوار ہونے یا سامان لادتے وقت بھی ان کی طاقت کے مطابق ہی وزن ڈالا جائے جسے وہ بآسانی اُٹھا سکیں، ایسا نہ ہو کہ وزن کی وجہ سے بے چارے جانور کو چلنے میں شدید دشواری ہو اور ہم مطمئن رہیں کہ وزن اُٹھا کر چل تو رہا ہے آرام دینے کیلئے کسی مُناسب مقام پر روک لیں گے۔ کچھ دیر بعد ہم اپنی سوچ کے مطابق جانور کو آرام پہنچانے کیلئے روک تو دیتے ہیں مگر اس پر لَدا ہوا سامان تو جُوں کا تُوں رکھا ہوا ہے، جس کی وجہ سے بے چارے جانور کو کھڑا رہنے میں شدید تکلیف ہوتی ہو گی۔ **یاد رکھئے!** جانوروں پر ظلم کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ احادیثِ کریمہ میں ان پر بِلاضرورت سوار ہونے سے منع کیا گیا ہے، چنانچہ

جانوروں کو کرسی نہ بنالو

ارشاد فرمایا: ان جانوروں پر اچھی طرح سواری کرو اور (جب ضرورت نہ ہو تو) ان سے اُتر جاؤ، راستوں اور بازاروں میں گفتگو کرنے کے لئے انہیں کرسی نہ بنالو کیونکہ کئی سواری کے جانور اپنے سوار سے بہتر اور اس سے زیادہ اللہ پاک کا ذکر کرنے والے ہوتے ہیں۔ (جامع الاحادیث، ۱/۴۰۴، حدیث: ۲۷۶۵)

گائے نے شکایت کی

ارشاد فرمایا: ایک شخص گائے پر سوار ہو کر اسے ہانکے جا رہا تھا۔ اس نے گائے کو مارا تو وہ بول پڑی: ہمیں سواری کے لئے نہیں بلکہ کاشتکاری کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، ۲/۴۶۶ حدیث: ۳۴۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ جانوروں کو جس مقصد

کے لئے پیدا کیا گیا ہے انہیں اسی کام کیلئے استعمال کرنا چاہیے ۔اللہ پاک ہمارے دلوں کو نرم فرمائے، بے زبانوں پر ظلم وستم کرنے سے محفوظ فرمائے اور جن مقاصد کیلئے ان جانوروں کو ہمارے لئے بنایا گیا ہے، اِنہی کاموں میں ان کا استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ورنہ یاد رکھئے! اگر ان پر ظلم کرنے کی وجہ سے آخرت میں اس کا بدلہ بھی دینا پڑے گا، چنانچہ

گدھے کی نصیحت

حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ میں گدھے پر سوار تھا، میں نے اُسے دو تین مرتبہ مارا تو اس نے اپنا سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور کہنے لگا: اے ابو سلیمان! قیامت کے دن اس مارنے کا بدلہ لیا جائے گا، اب تمہاری مرضی ہے کم مارو یا زیادہ۔ تو میں نے کہا: اب میں کسی کو بھی نہیں ماروں گا۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۲/۱۷۴)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں
بچانا ظُلم و سِتَم سے مجھے سَدا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قربانی کے موقع پر جانور ذبح کرنا بڑی سعادت کی بات ہے۔ مگر یاد رکھئے! قربانی سے پہلے یا ذبح کرتے وقت جانور پر کوئی ظلم وستم نہ کیا جائے کیونکہ ہمیں ان جانوروں کی عزت کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتّٰی کہ انہیں سواری کے لئے استعمال کرنا یا ان پر سامان وغیرہ لادنا بھی منع ہے جیسا کہ بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 347 پر ہے کہ قربانی کے جانور پر سوار ہونا یا اس پر کوئی چیز لادنا یا اس کو اُجرت

پر دینا غرض اس سے منافع (Benefits) حاصل کرنا منع ہے۔ تو جب سوار ہونے، سامان لادنے کی ممانعت ہے تو پھر اس پر ظلم کرنا کتنا بڑا گناہ ہو گا۔ آج ہمارے معاشرے میں قربانی کے جانور پر بہت ظلم کیا جاتا ہے آیئے! اس بارے میں ستمبر 2017 کے **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** سے کچھ مدنی پھول سنتے ہیں:

قربانی کے جانوروں پر ہونے والے ظلم کی مثالیں:

مویشی منڈیوں میں لائے گئے بے زبان جانوروں پر ظلم کی مثالیں:

(1) دُور دراز علاقوں سے لائے جانے والے جانوروں کو دورانِ سفر مناسب خوراک نہیں دی جاتی۔ (2) چھوٹی گاڑی میں بڑا جانور، یا کم جگہ میں کئی کئی جانور یوں سوار کر دیئے جاتے ہیں کہ وہ تھک جانے کی صورت میں بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ (3) بہت سے لوگ جانور کو سوار کرتے وقت گاڑی میں ریت یا بھُوسہ وغیرہ نہیں ڈالتے، جس کی وجہ سے بسا اوقات جانور اپنے ہی گوبر اور پیشاب سے پھسل کر گرتے ہیں، جس کی وجہ سے بعض اوقات ان کی ٹانگ ٹوٹ جاتی ہے یا وہ زخمی ہو جاتے ہیں۔ (4) منڈی میں پہنچنے والے جانوروں کو گاڑی سے اُتارنے یا چڑھانے کے لئے مناسب جگہ کا انتظام نہیں ہوتا تو اپنی آسانی کے لیے گاڑی سے چھلانگ لگوادی جاتی ہے، جس سے کئی بار جانور زخمی بھی ہو جاتے ہیں اور قربانی کے قابل نہیں رہتے۔ (5) منڈی میں خرچہ بچانے کے لئے بھی بے زبان جانوروں کو بھوکا رکھا جاتا ہے، ایک مرتبہ کسی نے اونٹ خریدا تو بیچنے والے نے اس کے کان میں کہا کہ یہ کئی دن سے بھوکا ہے، اس کو چارہ کھلا دینا۔ (6) منڈی جانے والوں میں تماشہ دیکھنے والوں کی بھی ایک تعداد ہوتی ہے جو بلاوجہ جانوروں کے دانت دیکھنے کا تقاضا کرتے (جس پر جانور کا مالک اس کے منہ کو بڑی بے دردی سے کھولتا ہے اور بِکنے سے پہلے جانور غالباً درجنوں بار اس تکلیف سے گزرتا ہے)، بیٹھے ہوئے جانور کو ٹھوکر یا چھڑیاں مار کر اٹھاتے، خوامخواہ بھیڑ لگا

کر شور مچا کر جانور کو خوفزدہ کرتے ہیں۔(7)جب جانور منڈی سے خرید کر گھر لایا جاتا ہے تو اُتارتے وقت بچے اور بڑے شور و غُل کر کے جانور کو پریشان کرتے اور اس کے اُچھلنے کُودنے سے لُطف اُٹھاتے ہیں۔ جس سے بعض اوقات تو جانور ڈر کر بھاگ جاتا ہے، کسی کو زخمی کر دیتا ہے یا گڑھے وغیرہ میں گِر کر اپنی ٹانگ تڑوا بیٹھتا ہے۔(8)جانور کو گھمانے کے نام پر بچے اور بڑے بِلا وجہ اُس کا کان مروڑتے، دُم گھماتے، شور مچاتے ہیں، جس سے جانور بِدکتے اور ڈرتے ہیں۔ جانوروں پر ظلم کرنے والے سنبھل جائیں کہ بروزِ قیامت اس کا حساب کیسے دے سکیں گے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شریعت نے ہمیں نفع کے حصول کے لئے اگرچہ جانوروں کو ذَبح کرنے کی اجازت دی ہے لیکن اس میں بھی ہر اُس کام سے منع کیا گیا ہے کہ جو بِلاوجہ جانور کے لیے تکلیف کا باعث بنے یا اُس کی تکلیف میں اضافہ کرے۔ چنانچہ

قربانی کے جانوروں پر رحم کرنا

1. ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے ہر چیز کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے، لہٰذا جب تم (قربانی کے جانور) ذَبح کرو تو خوب عمدہ طریقے سے ذَبح کرو اور تم اپنی چُھری کو اچّھی طرح تیز کر لیا کرو اور ذَبیحہ کو آرام دیا کرو۔(مُسلِم، کتاب الصید والذبائح، باب الامر باحسان الذبح والقتل۔۔الخ، ۸۲۳، حدیث:۵۰۵۵)
2. ایک مرتبہ ایک صَحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے بکری ذَبح کرنے پر رَحم آتا ہے۔ فرمایا: اگر اس پر رَحم کرو گے اللہ پاک بھی تم پر رَحم فرمائے گا۔(مُسندِ احمد، مسند المکیین، حدیث معاویۃ بن فرۃ، ۵/۳۰۴، حدیث:۱۵۵۹۲)

فَضْل کر رَحْم کر تُو عَطا کر اور مُعاف اے خُدا ہر خَطا کر

واسِطہ پنجتن پاک کا ہے　　یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں پر رحم کی اپیل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بوقتِ ذَبْح رِضائے اِلٰہی کی نیّت سے جانور پر رَحْم کھانا کارِ ثواب ہے مگر ہمارے معاشرے میں وقتِ ذبح بھی بڑا ظلم کیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو ظلم سے روکنے اور ان کی اصلاح کرنے کیلئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے **"ابلق گھوڑے سوار"** کے صفحہ 15 پر چند مدنی پھول بیان فرمائے ہیں: گائے وغیرہ کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تَعَیُّن کرلیا جائے، لِٹانے کے بعد بِالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رُخ کرنا بے زبان جانور کیلئے سخت اذیّت کا باعث ہے۔ ذَبْح کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چُھری گردن کے مُہرے (ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور مکمَّل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، ذَبْح کرلینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے چُھری کٹے ہوئے گلے پر مَس (TOUCH) کریں نہ ہی ہاتھ۔ بعض قصّاب جلد "ٹھنڈی" کرنے کیلئے ذَبْح کے بعد تڑپتی گائے کی گردن کی زندہ کھال اُدھیڑ کر چُھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اِسی طرح بکرے کو ذَبْح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن چٹخا دیتے ہیں، بے زَبانوں پر اِس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔ جس سے بن پڑے اس کے لئے ضروری ہے کہ جانور کو بِلا وجہ ایذا پہنچانے والے کو روکے۔ اگر باوُجُودِ قدرت نہیں روکے گا تو خود بھی گنہگار اور جہنَّم کا حقدار ہوگا۔

یاد رکھئے: جانور پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے بدتر ہے، کیونکہ اللہ پاک کے سِوا جانور کا کوئی مددگار نہیں۔(ملخص از بہارِ شریعت،۳/۶۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رکھئے! جس طرح قربانی کے جانوروں کو تکلیف دینا منع ہے اسی طرح دیگر جانوروں اور حیوانات کو مارنا، قید کرکے بھوکا پیاسا رکھنا، ان کی ضروریات پوری نہ کرنا، ان سے طاقت سے زیادہ کام لینا، انہیں ڈنڈوں اور پتھروں سے مار کر زخمی کر دینا یا انہیں جلا دینا بھی بہت بڑا ظلم اور ناجائز و حرام کام ہے۔ یاد رکھئے! ہم تو انسان ہیں اگر دنیا میں کسی طاقتور جانور نے بھی کسی کمزور کو مارا ہوگا یا زخمی کیا ہوگا تو بروزِ قیامت ان سے بھی بدلہ لیا جائے گا جیسا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد پاک ہے: **قیامت کے دن سب جانوروں کو لایا جائے گا جبکہ لوگ کھڑے ہوں گے، پھر ان کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا، یہاں تک کہ سینگوں والی بکری سے بغیر سینگوں والی بکری کے لئے بدلہ لیا جائے گا اور چیونٹی سے چیونٹی کا بدلہ لیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: مٹی ہو جاؤ۔**(موسوعة لابن ابی الدنیا،کتاب الاھوال،ذکر الحساب...الخ،حدیث:۲۲۴،۶/۲۳۱)

غور کیجئے کہ جب بروزِ قیامت ایک جانور سے دوسرے جانور کا بدلہ دلوایا جائے گا تو پھر اگر کوئی انسان کسی جانور پر ظلم کرے، اسے مارے پیٹے، بھوکا پیاسا رکھے تو وہ کس قدر مستحق عذاب ہوگا۔ جو لوگ جانوروں پر ظلم کرتے ہیں، محض تفریح(Enjoyment) کیلئے بھگاتے پھرتے ہیں، بیٹھے ہوئے جانور کو تنگ کرکے اٹھا دیتے ہیں، بیچنے کیلئے جانوروں کے دانت نکال دیتے ہیں، بار بار زور سے لگام کھینچنے کی وجہ سے جانوروں کے منہ میں زخم کر دیتے ہیں اور جانوروں کو آپس میں لڑوا کر زخمی کر دیتے ہیں، انہیں ڈر جانا چاہیے کہ بروزِ قیامت اگر بدلہ لے لیا گیا اور اس ظُلم کے سبب جنت میں جانے سے روک دیا گیا تو اس وقت کیا کریں گے؟ لہٰذا خود بھی جانوروں پر ظلم کرنے سے بچئے اور اگر کسی کو ظلم کرتا دیکھیں تو

اسے آخرت کے عذاب سے ڈراتے ہوئے روکنے کی کوشش کیجئے کہ ہمارے بزرگانِ دِین کے سامنے کسی جانور پر ظلم ہوتا تو فوراً اسے روک دیا کرتے تھے، جیسا کہ

ذبح کیلئے ٹانگ مت گھسیٹو!

ایک مرتبہ اَمیرُ المُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک شخص کو دیکھا جو بکری کو ذبح کرنے کے لئے اسے ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹ رہا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا: تیرے لئے خرابی ہو، اسے موت کی طرف اچھے انداز میں لے کر جاؤ۔ (مُصَنَّف عَبدُالرَّزّاق، باب سنة الذبح، ۳۷۶/۴، حدیث: ۸۶۳۶)

جانور کو باندھ کر نشانہ بنانا

اسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا عَبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قریش کے بچوں کے پاس سے گزرے، وہ لوگ ایک پرندے کو باندھ کر اس پر پتھروں سے نشانہ بازی کر رہے تھے۔ جب انہوں نے آپ کو آتے دیکھا تو بھاگ گئے۔ آپ نے دریافت فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے اس طرح (جانوروں کو مُثلہ کرنے والے) پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری، کتاب الذبائح والصید، باب ما یکرہ من المثلة... الخ، ۵۶۳/۳، حدیث: ۵۵۱۵)

حکیم الاُمّت، حضرت مُفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُثلہ کے لغوی معنٰی ہیں سخت سزا۔ اصطلاح میں مُردہ کے ہاتھ پاؤں، آنکھ ناک وغیرہ کاٹنے کو کہتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۲۶۷/۵ بتصرف)

جانوروں کو جلا دینا

حضرتِ سَیِّدُنا عَبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم حضور رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ

وَسَلَّمَ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا(Sparrow) دیکھی، جس کے دو بچے تھے، ہم نے انہیں پکڑ لیا۔ چڑیا آئی اور پھڑ پھڑانے لگی۔ سرکارِ ذی وقار، مکے مدینے کے تاجدار، رسولِ پُرانوار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے اور دریافت فرمایا: کس نے اسے اس کے بچوں کے معاملہ میں تکلیف پہنچائی ہے؟ اس کے بچے اسے لوٹا دو۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے چیونٹیوں کا ایک بِل ملاحظہ فرمایا: جسے ہم نے جلا دیا تھا، تو فرمایا: اسے کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم نے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: آگ کے مالک یعنی اللہ پاک کے سوا کسی کے لئے آگ کے ذریعے تکلیف دینا جائز نہیں۔ (ابو داؤد، کتاب الجہاد، باب فی کراھیۃ حرق العدو بالنار، ۳/۷۵، حدیث: ۲۶۷۵)

پرندوں اور جانور کو مارنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنے بُزرگوں کی سیرت پر چلتے ہوئے جانوروں کو ظالموں کے ظلم سے نجات دلانے کی کوشش کرنی چاہیے، کسی کو ظلم کرتا دیکھیں تو استطاعت کے مطابق ایسے لوگوں کو ظلم سے باز رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ آج کل دیکھا جاتا ہے کہ گلی محلوں میں بچے اور کئی نوجوان بلّی ، کتّے، گدھے اور دیگر جانوروں کو بِلاوجہ مار رہے ہوتے ہیں بلکہ بعض علاقوں میں چڑیا، کبوتر، طوطے اور دیگر چھوٹی چھوٹی مخلوق کو پکڑ کر قید کر دیا جاتا ہے، یا انہیں باندھ کر خوب کھیل تماشا بنایا جاتا ہے، والدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو ایسے کام کرنے سے منع کریں کہ حضور نبیِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جانوروں کو قتل کرنے کے لئے قید کرنے سے منع فرمایا۔ (مسلم، کتاب الصید، باب النھی عن...الخ ، حدیث: ۵۰۵۷، ص ۸۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک کام "مدنی دورہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دلوں کو نرم کرنے اور نیک لوگوں کی سیرت اپنانے، جانوروں پر رحم کرنے کی عادت بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"مَدَنی دورہ"** بھی ہے۔

"مدنی دورے" میں گھر گھر، دکان دکان جاکر **نیکی کی دعوت** دی جاتی ہے، ذیلی حلقوں میں ہفتہ وار مدنی دورہ کرنے کے ساتھ ساتھ مدنی قافلے کے جدول کے مطابق روزانہ **"مدنی دورے"** کی ترکیب ہوتی ہے۔ ☆ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اَہَم فریضہ ہے کہ تمام ہی اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بلکہ خُود سیّدُ الْانبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی اسی مقصد کے لئے دُنیا میں بھیجا گیا، ان مُقدّس ہستیوں نے ڈھیروں مُشکلات اور تکلیفیں برداشت کیں لیکن نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے روکنے کے اِس عظیم فریضے کو بخُوبی سَر اَنجام دیا۔ ☆ **"مدنی دورے"** کی بَرَکت سے کئی لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہوا ہے۔ ☆ **"مدنی دورہ"** کی برکت سے مسجد میں نمازیوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ ☆ **"مدنی دورہ"** مُعاشرے کے بگڑے ہوئے اَفْراد کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ ☆ **"مدنی دورے"** کی برکت سے اسلامی بھائی فرائض کے ساتھ ساتھ صلوٰۃ و سُنَّت پر عمل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی وَقْت نکال کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ: مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے 12 مدنی کاموں میں سے اِس ہفتہ وار مدنی کام کارِسالہ بنام "**مدنی دورہ**" بھی مکتبۃ المدینہ سے شائع ہوچکا ہے، **مدنی دورے کے بارے میں مزید اہم تنظیمی معلومات** جاننے کے لیے اِس رِسالے کا مطالعہ کیجئے۔ آیئے! بطورِ ترغیب مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔ چنانچہ

مسجد کی طرف چل پڑے

باب الاسلام سندھ کے شہر ٹنڈو آدم میں 3 دن کیلئے عاشقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ پہنچا۔ نمازِ عصر کے بعد گونگے بہرے اسلامی بھائی عمومی اسلامی بھائیوں کے ہمراہ **مدنی دورے** کیلئے گئے اور مسجد کے قریب ایک میدان میں کرکٹ (Cricket) کھیلنے والے نوجوانوں کے پاس پہنچے۔ پھر ایک عمومی اسلامی بھائی نے بتایا کہ ہمارے ساتھ قوتِ سماعت و گویائی سے محروم اسلامی بھائی بھی ہیں، یہ آپ کو اشاروں کی زبان میں **نیکی کی دعوت** پیش کریں گے۔ گونگے بہرے اسلامی بھائی نے اشاروں کی زبان میں نیکی کی دعوت پیش کی اور انہیں مسجد میں اپنے ساتھ چلنے کی دعوت پیش کی۔ اس کے بعد عمومی اسلامی بھائی نے بھی ترغیب دلائی: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "**مدنی دورے**" میں نیکی کی دعوت سُن کروہ کرکٹ کھیلنے والے نوجوان سر جھکائے مبلغ کے ساتھ مسجد کی طرف چل پڑے اور اس طرح "**مدنی دورے**" کی برکت سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا۔

جسے نیکی کی دعوت دوں اسے دیدے ہدایت تُو
زباں میں دے اثر کردے عطا زورِ قلم مولیٰ

(وسائل بخشش مرمم، ص۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں پر رحم کرنے کے فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ضرورت کے پیشِ نظر اگرچہ جانور پالنا منع نہیں، مگر ان کے چارے پانی کا خیال رکھنا، سردی و گرمی میں ان کی دیکھ بھال کرنا بہت اہم معاملہ ہے، اکثر لوگ اس بات کا خیال نہیں رکھتے بس اپنا شوق پورا کرتے ہیں اور ان بے زبان جانوروں کو بِلاوجہ تکلیف پہنچاتے رہتے ہیں۔ اسی معاشرے میں ایسے بھی رحم دل لوگ موجود ہیں، جو ان بے زبان جانوروں پر رحم کرتے ہیں، بھوکے پیاسے چرند و پرند کو دانہ پانی دیتے ہیں۔ اس طرح جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنا بہت بڑی نیکی ہے، جو ہماری بخشش و مغفرت کا سبب بن سکتی ہے۔ آیئے! اس بارے میں دو واقعات سنئے، چنانچہ

کتّے کو پانی پلانے والا

منقول ہے کہ راستہ چلتے ہوئے ایک شخص پر پیاس کا غلبہ ہوا تو اس کو ایک کنواں ملا، اُس نے کنویں میں اُتر کر پانی پی لیا پھر جب وہ کنویں میں سے نکلا تو اچانک یہ دیکھا کہ ایک کتّا (Dog) زبان نکالے ہوئے گیلی مٹی چاٹ رہا ہے تو اس آدمی نے دل میں یہ سوچا کہ جیسی پیاس مجھ کو لگی تھی ایسی ہی پیاس اس کتّے کو بھی لگی ہے تو وہ کنویں میں اُتر کر اپنے موزے میں پانی بھر کر لایا پھر کتّے کو پلایا تو اس کا یہ عمل ربِ کریم کو پسند آگیا اور اس کی بخشش و مغفرت فرما کر جنت میں داخل فرما دیا۔ یہ سُن کر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا ہمارے لئے چوپایوں کے ساتھ احسان کرنے میں ثواب ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! ہر جاندار کے ساتھ احسان (بھلائی) کرنے میں ثواب ہے۔

(بخاری، کتاب المظالم، باب الآبار علی الطرق ... الخ، ۲/۱۳۳، حدیث: ۲۴۶۶)

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک فاعلِ مختار ہے، وہ چاہے تو ایک بہت ہی ادنیٰ سے نیک عمل کرنے والے کو اپنے فضل و کرم سے بخش دے، اس کے دربار میں عمل کے وزن اور مقدار (Quantity) کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ اس کی بارگاہ میں خلوصِ نیت اور اخلاصِ عمل کی قدر ہے، بہت ہی معمولی عمل اگر بندہ اِخلاص و نیک نیتی کے ساتھ کرے تو وہ ربِّ کریم اس عمل کے ثواب میں بندے کو اپنے رضوان و غُفران (یعنی رضا اور مغفرت) کی نعمتوں سے سرفراز فرما کر اس کو جنَّتُ الفردوس کا مکین بنا دیتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا: یعنی خدا کی رحمت بندوں کو بخشنے کا بہانہ ڈھونڈتی ہے، خدا کی رحمت بندوں سے مغفرت کی قیمت نہیں طلب کرتی۔

(منتخب حدیثیں، ص۱۴۲)

بَخش دے میری ساری خَطائیں کھول دے مجھ پر اپنی عَطائیں
بَرسا دے رَحمت کی بَرکھا یااللہ مِری جھولی بھر دے!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۲۳)

مکھی پر رَحم کرنا باعثِ مغفِرت ہو گیا

کسی شخص نے خواب میں حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھ کر پوچھا: ما فَعلَ اللهُ بِكَ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ پاک نے مجھے بخش دیا، پوچھا: مغفِرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مکّھی سیاہی (Ink) پینے کے لئے میرے قلم پر بیٹھ گئی، میں لکھنے سے رُک گیا، یہاں تک کہ وہ فارِغ ہو کر اُڑ گئی۔ (لطائفُ الْمِنَنِ وَالْاَخلاق، ص۳۰۵)

مکھی کو مارنا کیسا؟

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"ابلق گھوڑے سوار"** میں فرماتے ہیں: یاد رہے ! مکھیاں(Flies) تنگ کرتی ہوں تو ان کو مارنا جائز ہے تاہم جب بھی فائدہ حاصِل کرنے یا نقصان دُور کرنے کیلئے مکھی یا کسی بھی بےزَبان کی جان لینی پڑے تو اُس کو آسان سے آسان طریقے پر مارا جائے خوامخواہ اُس کو بار بار زندہ کچلتے رہنے یا ایک وار میں مار سکتے ہوں پھر بھی زخم کھا کر پڑے ہوئے پر بِلاضَرورت ضَربیں لگاتے رہنے یا اُس کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے اُس کو تڑپانے وغیرہ سے گُریز کیا جائے۔ اکثر بچّے نادانی کے سبب چیونٹیوں کو کچلتے رہتے ہیں، اُن کو اِس سے روکا جائے۔ چیونٹی بہت کمزور ہوتی ہے چٹکی میں اٹھانے یا ہاتھ یا جھاڑو سے ہٹانے سے عُموماً زخمی ہو جاتی ہے، موقع کی مُناسَبَت سے اس پر پھونک مار کر بھی کام چلایا جاسکتا ہے۔ (ابلق گھوڑے سوار، ص ۲۱ ملخصا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین نے جہاں ہر معاملے میں ہماری رہنمائی فرمائی وہیں جانوروں پر شفقت کرنے کے حوالے سے بھی ہمیں ذہن دیا، جانوروں کے بنیادی حقوق ادا کرنے کی ترغیب دلائی اور ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالنے سے منع فرمایا۔ آیئے! جانوروں پر شفقت کرنے کے معاملے میں اللہ پاک کے ایک ولی کا اندازِ شفقت سُنتے ہیں۔ چنانچہ

مچھر، ٹِڈی اور بلّی پر شفقت

حضرتِ سیِّدُنا احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جسم پر اگر مچھر بیٹھ جاتا تو اُسے نہ ہی خود اُڑاتے اور نہ کسی کو اُڑانے دیتے بلکہ فرماتے: اللہ پاک نے جو خون (Blood) اس کے حصے میں لکھ دیا ہے وہی پی رہا ہے اور جب آپ دھوپ میں چل رہے ہوتے اور کوئی ٹِڈی آپ کے کپڑوں میں سایہ دار جگہ پر بیٹھ

جاتی تو جب تک اُڑ نہ جاتی آپ اُسی جگہ ٹھہرے رہتے اور فرماتے: اس نے ہم سے سایہ حاصل کیا ہے۔ اسی طرح جب آستین پر بلّی سو جاتی اور نماز کا وقت ہو جاتا تو آستین کو کاٹ دیتے مگر بلّی کو نہ جگاتے، اور نماز سے فَراغت کے بعد آستین دوبارہ سی لیتے۔ (فیضانِ سید احمد کبیر رفاعی، ص ۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ حضرتِ سیِّدُنا احمد کبیر رفاعی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ مچّھر مکھّی اور ٹڈیوں جیسے معمولی جانوروں کی خاطر خود تکلیف برداشت کر لیتے مگر انہیں اُڑانا گوارا نہ کرتے۔ لہٰذا ہمیں بھی ان کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے جانوروں کا خیال رکھنا چاہیے اور ان پر کسی بھی طرح کا ظلم نہیں کرنا چاہیے۔

خلق کے دادرَس سب کے فریاد رس　　　کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ۲۹۷)

مختصر وضاحت: اے ساری مخلوق کے مددگار، اے سب کی فریاد رسی کرنے والے اور اے قیامت کے دن مصیبت کے ماروں کو پناہ دینے والے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ پر اللہ کریم کی لاکھوں رحمتیں نازل ہوں۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدی قُطبِ مدینہ کی سیرت کی چند جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہ ذُوالحِجَّۃِ الۡحَرام بہت ہی برکت والا مہینا ہے، اس مہینے میں بہت سے بُزرگانِ دِیۡن رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کا عرس منایا جاتا ہے، انہیں نیک سیرت لوگوں میں سے ایک بہت ہی معزز شخصیت، آفتابِ رضویت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، خلیفۂ اعلیٰ حضرت قُطبِ

مدینہ حضرت علّامہ مَولانا ضیاءالدّین احمد مَدَنی قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس مبارک منایا جاتا ہے۔ آیئے! برکت حاصل کرنے کے لیے ان کی مُبارَک سیرت کی چند جھلکیاں ملاحظہ کرتے ہیں۔ چنانچہ

نام و نسب و تاریخِ پیدائش!

حُضُور سَیِّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام ضِیاءُالدین احمد ہے، آپ خود ارشاد فرماتے تھے کہ میرا پیدائشی نام "احمد مختار" ہے، میرے دادا حضرت شیخ قُطبُ الدین قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بعد میں میرا نام "ضِیاءُالدّین" رکھ دیا تھا۔ آپ بروز پیر ربیعُ الاوّل 1294ھ بمطابق 1877ء کو بمقام قصبہ کلاس والا، ضلع ضیاء کوٹ (سیالکوٹ) میں پیدا ہوئے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۱۶۴، ملتقطاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین مدنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرشِد ہیں، لاکھوں کروڑوں دعوتِ اسلامی والے ان سے محبت و عقیدت رکھتے ہیں، ان کی وِلادت کے مکانِ عالیشان کو خرید کر دعوتِ اسلامی نے مسجد و مدرسۃ المدینہ میں تبدیل کر دیا ہے۔

آپ نے اِبتدائی تعلیم اپنے داداجان سے حاصِل کی، پھر ضِیاء کوٹ (سیالکوٹ) کے مشہور عالِم حضرت علّامہ مَولانا محمد حُسَین نقشبندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پڑھا، اس کے بعد مشہور محدّث حضرتِ علّامہ وصی احمد مُحدّثِ سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں شامل ہوگئے اور تقریباً چار (4) سال تک اُن سے تعلیم حاصِل کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۱۶۷ ملخصا)

اخلاق و عادات!

سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت ہی پسندیدہ اَوصاف و اَخلاق سے مُتَّصِف تھے، ہمیشہ

یادِ خُدا میں ڈُوبے رہتے، شب بیدار اور تہجُّد گزار بُزرگ تھے، اِشراق، چاشت اور اوّابین کی نمازیں ادا کرنا آپ کا مَعمُول تھا، کمزوری اور بُڑھاپے کے باوجود ایّامِ بِیض(ہر مدنی ماہ (قمری مہینے) کی 15،14،13 تاریخ) کے روزے تَرک نہیں فرماتے تھے۔(سیدی ضیاء الدین احمد القادری،۱/۴۸۶،بتغیر)

وصالِ پُر ملال اور تدفین

4ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام 1401ھ بمطابق 1981-10-2 بروزِ جمعہ مسجدِ نبوی شریف کے مؤذن نے "اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہا اور سیدی قطبِ مدینہ نے کلمہ شریف پڑھا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ غُسل شریف کے بعد کفن بچھا کر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کا غسّالہ شریف اور مُختلف تبرکات رکھے گئے پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعد نمازِ عصر دُرُود و سلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گُونج میں جنازۂ مُبارَکہ اُٹھایا گیا اور آپ کو ان کی آرزو کے مُطابِق جنّت البقیع میں اہلبیتِ اطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے قرب میں سپردِ خاک کیا گیا۔(سیّدی قطبِ مدینہ، ص۱۷)

مجھ کو دید و بقیعِ غَرقَد میں | اپنے قدموں میں جا ضِیاءُ الدّین
مُصطفٰے کا پڑوس جنّت میں | مجھ کو حق سے دلا ضِیاءُ الدّین

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۵۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس "آئی ٹی"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی لوگوں کے دلوں میں عشقِ مصطفی اور محبتِ اولیاء اُجاگر کرنے اور دُنیا بھر میں اِسلام کی دعوت عام پہنچانے کے لئے 104 سے

زائد شُعْبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کررہی ہے، انہی شعبوں میں سے ایک شُعْبہ بنام **"مجلسِ آئی ٹی"** بھی ہے جس کا کام انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ذریعے دُنیا بھر کے لوگوں کو اِسلام کے مہکے مہکے مدنی پھول پیش کرنا ہے، **"مجلسِ آئی ٹی"** نمایاں کاموں میں سے اَعْلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فتاویٰ رضویہ شریف اور شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن کنزالایمان کو سافٹ وئیر کی شکل میں پیش کرنا بھی ہے جو لائقِ صد تحسین ہے، مجلسِ توقیت کے تعاون سے ایک ایسا سافٹ وئیر بھی متعارف کروایا گیا ہے جو کمپیوٹر اور موبائل وغیرہ پر نمازوں کے دُرست اوقات کی نشاندہی میں حد درجہ مفید ہے۔

المدینہ لائبریری سوفٹ ویئر کے ذریعے کثیر کتب کا بآسانی مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجلسِ آئی ٹی کے تیار کردہ یہ تمام سافٹ وئیرز مکتبۃُ المدینہ سے حاصِل کئے جاسکتے ہیں۔

اب تک کم و بیش 26 مختلف اپلی کیشنز (Applications) لاؤنچ (Lounch) ہوچکی ہیں۔ اللہ پاک ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہ کر دِینِ متین کی خوب خدمت کرنے، نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے، مدنی انعامات پر عمل کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　　اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ

جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا   جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

قربانی کی سُنتیں اور آداب

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: انسان بقرہ عید کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ کریم کو خون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قیامت میں اپنے سینگوں بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے ہاں قبول ہو جاتا ہے، لہٰذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔(تِرمِذی، ۱۶۲/۳، حدیث: ۱۴۹۸) ☆ قربانی کے جانور کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تَعَیُّن کر لیا جائے، لِٹانے کے بعد بِالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رُخ کرنا بے زَبان جانور کیلئے سخت اذیَّت کا باعث ہے۔ ☆ ذَبح کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مُہرے(ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے۔ ☆ جب تک جانور مکمل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، ذَبح کر لینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے چھری کٹے ہوئے گلے پر مَس(TOUCH) کریں نہ ہی ہاتھ۔ بعض قصّاب جلد "ٹھنڈی" کرنے کیلئے ذَبح کے بعد تڑپتی گائے کی گردن کی زندہ کھال اُدھیڑ کر چُھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اِسی طرح بکرے کو ذبح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن چٹخا دیتے ہیں، بے زَبانوں پر اِس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔ ☆ جس سے بن پڑے اس کے لئے ضروری ہے کہ جانور کو بِلا وجہ اِیذا پہنچانے والے کو روکے، اگر باوُجودِ قدرت نہیں روکے گا تو خود بھی گنہگار اور

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۵۵/۱، حدیث: ۱۷۵

جہنم کا حقدار ہو گا۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی 1197 صفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد3 صفحہ 660 پر ہے: جانور پر ظُلم کرنا ذِمّی کافر پر (اب دنیا میں سب کافر حَربی ہیں) ظلم کرنے سے زیادہ بُرا ہے اور ذِمّی پر ظلم کرنا مسلم پر ظلم کرنے سے بھی بُرا ہے کیونکہ جانور کا کوئی مُعین و مددگار اللہ کریم کے سوا نہیں اس غریب کو اس ظلم سے کون بچائے!۔(دُرِّمُختار و رَدُّالمُختار، ۹/ ۶۶۲) ☆ قربانی کرنے سے کچھ گھنٹے پہلے جانوروں کو بھوکا پیاسا رکھا جاتا ہے جس سے انہیں سخت تکلیف پہنچتی ہے۔

حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: قربانی سے پہلے اُسے چارا پانی دے دیں یعنی بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں اور ایک کے سامنے دوسرے کو نہ ذبح کریں اور پہلے سے چُھری تیز کر لیں ایسا نہ ہو کہ جانور گرانے کے بعد اُس کے سامنے چُھری تیز کی جائے۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۳۵۲) ☆ قربانی کرنے کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے رسالے **"ابلق گھوڑے سوار"** کا مطالعہ کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312 صفحات) 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئندہ ہفتہ وار اجتماع کے بیان کا موضوع بھی بہت اہم ہے، جس

میں ہم **"والد کے ساتھ اچھا سُلوک"** کرنے کے بارے میں سُنیں گے ، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس بارے میں آیاتِ قرآنی اور ان کی تفسیر بھی سُنیں گے ، کئی **احادیثِ مبارکہ** میں بھی والد کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے کی ترغیبات موجود ہیں ، اُنہیں بھی سُننے کی سعادت حاصل کریں گے ، **والد کے ساتھ اچھا سُلوک** کرنے سے ایک بیٹے کو کیسی کیسی برکتیں نصیب ہوئیں ، یہ واقعہ بھی سنیں گے ، والد کے ساتھ بُرا سلوک کرنے والوں کے چند عبرت ناک واقعات بھی بیان کئے جائیں گے ، اولاد کی درست تربیت نہ کی جائے تو اس کے کیا کیا **نقصانات سامنے آتے ہیں** ، یہ بھی سُنیں گے ۔ **ابو عطار** یعنی امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے **والدِ محترم حاجی عبد الرحمٰن قادِری** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **کا یوم** بھی قریب ہے ، لہٰذا آپ کی سیرت کی چند جھلکیاں بھی ہم سُنیں گے ۔

آئندہ جمعرات بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے ، نہ صرف آنے کی بلکہ اِنفرادی کوشش کر کے دُوسروں کو بھی لانے کی نیّت کیجئے ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ،اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس پر دس(10) رَحمتیں نازِل فرمائے گا، اُس کے دس(10) دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس(10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس(10) گناہ مٹادے گا۔[1]

میری زبان تَر رہے ذِکر و دُرُود سے   بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

[1] ...سنن کبریٰ، کتاب عمل الیوم...الخ، باب ثواب الصلاۃ...الخ، ۶/۲۱، حدیث: ۹۸۹۲

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (1) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں ملتا۔

(2) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔☆دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! آج ہم "**والد کے ساتھ اچھا سُلوک** کرنے کے بارے میں سُنیں گے، اِس بارے میں آیاتِ قرآنی اور ان کی تفسیر بھی سُنیں گے، کئی **احادیثِ مبارکہ** میں بھی والد کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے کی ترغیبات موجود ہیں، اُنہیں بھی سُننے کی سعادت حاصل کریں گے، **والد کے ساتھ اچھا سُلوک** کرنے سے ایک بیٹے کو کیسی کیسی بَرَکتیں نصیب

---

[1] ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

ہوئیں، یہ واقعہ بھی سنیں گے، والد کے ساتھ بُرا سلوک کرنے والوں کے چند **عبرت ناک واقعات** بھی بیان کئے جائیں گے، اولاد کی دُرست تربیت نہ کی جائے تو اس کے کیا کیا **نقصانات ہوسکتے ہیں**، یہ بھی سُنیں گے، اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　**صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دِینِ اسلام نے باپ جیسی محترم ہستی کے بہت سے حقوق بیان فرمائے ہیں اور ہمیں باپ جیسی مہربان ذات کے ساتھ حُسنِ سُلوک بجالانے کا واضح حکم ارشاد فرمایا ہے۔ لہٰذا جس طرح ہم اپنی ماں کی خدمت کرتے ہیں، اس کے حقوق کی رعایت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ حُسنِ سُلوک بجالاتے ہیں اسی طرح ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے والد کی بھی قدر کریں، ان کے حقوق بجالائیں، ان کا ادب کریں اور ان کی خدمت کرتے رہنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ باپ کی خدمت کرنا بہت ہی بڑی سعادت مندی کی بات اور رضائے الٰہی کے حُصول کا ذریعہ ہے۔ باپ کی خدمت کرنے کے بدلے میں اللہ پاک اولاد کو کیسے کیسے اِنعام واکرام سے نوازتا ہے۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت ملاحظہ کیجئے اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجاتے جایئے، چنانچہ

والد کی خدمت کا صلہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**اللہ والوں کی باتیں**" جلد 4 صفحہ نمبر 14 پر ہے: ایک شخص کے 4 بیٹے تھے، وہ بیمار ہوا تو ان میں سے ایک نے کہا: "یا تو تم تینوں والد کی تیمارداری کرو اور ان کی میراث سے اپنے لئے کچھ حصہ نہ لو یا میں ان کی تیمارداری کرتا ہوں اور ان کی میراث سے کچھ حصہ

نہیں لیتا۔"تینوں نے کہا: "تم تیمارداری (یعنی بیماری کی حالت میں خدمت وغیرہ) کرو اور میراث سے کچھ حصہ نہ لو۔" چنانچہ وہ والد کی تیمارداری کرتا رہا حتّٰی کہ والد کا انتقال ہو گیا، لہٰذا اس نے میراث میں سے کچھ حصہ نہ لیا۔ ایک رات اس نے خواب میں کسی کہنے والے کو یہ کہتے سُنا: "فُلاں جگہ جاؤ اور وہاں سے 100 دِینار (یعنی سونے کے سِکّے) لے لو۔" لڑکے نے پوچھا: "کیا اس میں برکت ہے؟" جواب ملا: "نہیں۔" صبح ہوئی تو اس نے خواب اپنی بیوی کو سنایا، بیوی نے کہا: "تم ان دیناروں کو لے لو، ان کی برکت یہ ہے کہ ہم ان سے کپڑے بنوائیں اور زندگی گزاریں۔" لڑکے نے انکار کر دیا۔ اگلی رات پھر اس نے خواب میں کسی کو کہتے سنا: "فلاں جگہ جاؤ اور وہاں سے 10 دِینار لے لو۔" اس نے پوچھا: "کیا ان میں برکت ہے؟" جواب ملا: "نہیں۔" صبح اس نے اپنی بیوی کو خواب سنایا تو بیوی نے پہلے کی طرح کہا، مگر اس نے پھر لینے سے انکار کر دیا، تیسری رات پھر اس نے خواب میں سنا: "فلاں جگہ جاؤ اور 1 دِینار لے لو۔" اس نے پوچھا: "کیا اس میں برکت ہے؟" جواب ملا: "ہاں۔" چنانچہ لڑکا گیا اور دِینار لے کر بازار روانہ ہو گیا، اسے ایک آدمی ملا جو دو مچھلیاں اٹھائے ہوئے تھا، لڑکے نے کہا: "ان کی قیمت کیا ہے؟" اس نے کہا: "1 دِینار۔" لڑکے نے 1 دِینار کے بدلے دونوں مچھلیاں لیں اور چل دیا۔ گھر آکر ان کا پیٹ چاک کیا تو دونوں میں سے ہر ایک کے پیٹ سے ایک ایسا موتی نکلا جس کی مثل لوگوں نے نہ دیکھا تھا۔ ادھر بادشاہ نے ایک شخص کو ایسا ہی موتی تلاش کرنے اور خریدنے بھیجا تو وہ موتی اس لڑکے کے پاس ملا، لہٰذا اس نے وہ موتی سونے سے لدے ہوئے 30 خچروں کے عوض بیچ دیا۔ جب بادشاہ نے موتی دیکھا تو کہا: "اس کا فائدہ اسی صورت میں ہے کہ اس کی مثل ایک اور بھی ہو۔" لہٰذا بادشاہ نے خدام سے کہا: اس کی مثل ایک اور تلاش کرو اگرچہ قیمت دُگنی دینی پڑے۔ چنانچہ وہ اسی لڑکے کے پاس آئے اور کہا: "جو موتی ہم نے تم سے خریدا تھا اس کی مثل اور بھی ہو تو ہمیں دے دو ہم تمہیں دُگنی رقم دیں گے۔ لڑکے نے پوچھا: "کیا تم واقعی اتنا دو گے؟" انہوں نے

کہا: ”ہاں۔“ چنانچہ لڑکے نے دوسرا موتی دُگنی قیمت میں (یعنی سونے سے لدے ہوئے 60 خچروں کے عوض) فروخت کر دیا۔(اللہ والوں کی باتیں،۴/۱۴)

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے اَللہُ رَحْمٰن کی، اللہ کریم کس طرح اپنے بندوں کو نوازتا ہے، سُبْحٰنَ اللہ!

بَرادرِ اعلیٰ حضرت، اُستاذِ زَمن، حضرت مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیا خوب فرماتے ہیں:

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ　　بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کار ساز کا

(ذوقِ نعت، ص۶)

اللہ پاک اپنے کرم اور اپنی رحمت سے اپنے بندوں کے کام بناتا ہے۔ آیئے! اس تعلق سے ایک آیتِ مبارکہ سُنتے ہیں۔ چنانچہ

پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، آیت نمبر 48 میں ارشادِ باری ہے:

وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ﴿۴۸﴾　تَرْجَمَۂ کنز الایمان: اور اللہ پر بھروسا کرو اور اللہ بس (کافی) ہے کارساز۔

بیان کردہ آیتِ مقدسہ کے تحت تفسیر صِراطُ الجنان میں ہے: جو دُنیوی اور اُخروی اُمور میں اللہ پاک پر بھروسہ رکھے تو اللہ پاک اُسے کافی ہے۔(روح البیان، الاحزاب، تحت الآیۃ:۴۸، ۷/۲۰۰-۱۹۹، جلالین مع صاوی، الاحزاب، تحت الآیۃ:۴۸، ۵/۱۶۴۵-۱۶۴۶ ملتقطاً)(صراط الجنان، ۸/۶۱)

معلوم ہوا! اللہ پاک پر توکل یعنی بھروسا کرنا عظیم کام ہے، لہٰذا بندے کو چاہئے کہ وہ اسباب اِختیار کرے مگر اللہ پاک کی ذات پر کامل بھروسا کرے اور اپنے مُعاملات اُس کے سپرد کر دے۔

آیئے! بارگاہِ رِسالت میں فریاد کرتے ہیں کہ ہم پر ایسی نظرِ کرم ہو جائے کہ بڑے بہن بھائیوں کا کہنا بھی مانیں اوراپنے ماں باپ کی خوب خوب خدمت بھی کریں۔

کروں ماں باپ کی دِن رات خدمت یارسولَ اللہ　　　بڑے بھائی بہن کا میں کہا مانا کروں ہر دم

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۳۱)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! قربان جایئے! اُس سعادت مند اور عقلمند بیٹے کی سمجھداری پر! بِلاشبہ اگر وہ چاہتا تو اپنے دیگر نالائق بھائیوں کی طرح اپنے حصے کا مال لے کر والدِ محترم کی شفقتوں، ان کی خدمت کے بدلے ملنے والے بہت بڑے ثواب سے اپنے آپ کو محروم کرلیتا مگر یہ خوش نصیب خوددار، وفادار، غیرت منداور سمجھدار بیٹا تھا، فانی دنیوی مال ودولت کی وجہ سے باپ کے احسانات کو بُھلانے والا نہ تھا، اسے معلوم تھا کہ باپ کی خدمت کرنے سے اللہ پاک اوراُس کے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا و خوشنودی حاصل ہوتی ہے، ہاں! ہاں! یہی وہ معزز شخصیت ہے جس کی خدمت اولاد کو جنّت کا حقدار بنادیتی ہے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ دولت تو آنے جانے والی چیز بلکہ ہاتھوں کا میل ہے، مال جاتا ہے تو جائے مگر باپ کی خدمت کی سعادت ہاتھوں سے ہر گز نہ چُھوٹنے پائے، لہٰذا اس باکمال و وفادار بیٹے نے فانی مال و دولت کو ٹھکرا کر اپنے بیمار والد کا سہارا بننے کو ترجیح دی اور آخری دم تک ان کی دیکھ بھال کرنے میں مشغول رہا، حتّٰی کہ اس کا باپ دنیا سے رُخصت ہو گیا، اللہ پاک کو اس لائق بیٹے کا اپنے والد کی خدمت کرنے کا عمل اس قدر پسند آیا کہ اس نے اس وفا شعار بیٹے سے راضی ہو کر دنیا میں ہی اپنی نعمتوں کی برسات فرمادی۔ اللہ کریم ہر مسلمان کو اپنے والد کا مطیع و فرمانبردار بنائے اور ان کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! باپ کے اپنی اولاد پر اس قدر احسانات ہیں کہ اگر اولاد کو ایک تو کیا کئی زندگیاں بھی مل جائیں تب بھی وہ اپنے باپ کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتا۔ **"باپ "** قُدرت کا اَنمول تحفہ ہے، **باپ** کا فرمانبردار اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے، **باپ** خاندان میں اَولاد کی پہچان کا ذریعہ ہے، **باپ** کا خدمت گار چین وسُکون کی زندگی گزارتا ہے، **باپ** کو راضی رکھنا اولاد پر لازم ہے، **باپ** کے حُقُوق سے آزاد ہونا ناممکن ہے، **باپ** صبح سویرے کام کاج کے لئے گھر سے نکل پڑتا اور سارا دن محنت مزدوری کرکے اولاد کا پیٹ بھرتا ہے، **باپ** اَولاد کی ترقّی کے لئے ہمیشہ کُڑھتا رہتا ہے، **باپ** اپنی اَولاد کی بھلائی چاہنے والا ہوتا ہے، **باپ** اپنی اولاد پر احسانات کرتا ہے، **باپ** بیمار اَولاد پر خرچ بھی کرتا ہے اور وقت بھی دیتا ہے، **باپ** بیمار اَولاد کی خاطر سخت سردیوں میں بھی ساری ساری رات جاگ کر گزارتا ہے، **باپ** بیمار اولاد کی خاطر مہنگے ہسپتالوں کے چکر لگاتا اور مہنگی دوائیں بھی خرید لیتا ہے، **باپ** اَولاد کے مستقبل کو سَنوارنے کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں اَولاد کے لئے وَقْف کر دیتا ہے، **باپ** اَولاد کے لئے سایہ دار درخت کی طرح ہوتا ہے، **باپ** خود گرمی برداشت کرکے اَولاد کو آرام و سُکون پہنچاتا ہے، **باپ** اَولاد کی راحت کی خاطر خود تکلیفیں جھیل لیتا ہے، **باپ** اَولاد کے ناز نخرے اُٹھاتا ہے، **باپ** قَرْض لے کر بھی اَولاد کی خواہشات کو پُورا کرتا ہے، **باپ** اپنے بچوں کی امی کی وَفات کے بعد اَولاد کو ان کی ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دیتا، **باپ** اَولاد کی پیدائش سے پہلے، پیدائش کے دَوران اور بعد کے اَخراجات کو برداشت کرتا ہے، **باپ** اَولاد کو اچّھا انسان بناتا ہے، **باپ** اولاد کو کامیاب اِنسان دیکھنا پسند کرتا ہے، **باپ** اولاد کو عموماً آسائشیں مہیا کرتا ہے، **باپ** اولاد کی تعلیم کا خرچہ برداشت کرتا ہے، **باپ** اولاد کو مایوسی کے دلدل سے نکالنے میں اپنا کردار ادا کرتا ہے، **باپ** عموماً اولاد کے حق میں اچھا ہی سوچتا ہے، **باپ** وقتاً فوقتاً اپنی اولاد کو مفید

مشوروں سے نوازتا ہے، **باپ** اولاد کو اپنی زندگی کے تجربات سے آگاہ کرتا ہے، **باپ** اولاد کو موجودہ اور آئندہ آنے والے خطرات و فتنوں سے باخبر کرتا ہے، **باپ** اولاد کو کامیاب زندگی گزارنے کے اُصول سکھاتا ہے، **باپ** اولاد کو اپنے پرائے کا فرق بتاتا ہے، **باپ** اولاد کو خوش دیکھ کر خوش ہوتا اور اولاد کو دُکھ تکلیف میں مُبْتَلا دیکھ کر بے قرار ہوجاتا ہے، ایسا بھی ہوتا ہے کہ **باپ** اولاد کی جلی کٹی باتیں سُن کر بھی خاموش رہتا ہے، **باپ** اولاد کے چہرے سے ہی ان کی حاجات و پریشانیاں بھانپ لیتا ہے، **باپ** مشکلات میں اَولاد کی ہمت بندھاتا ہے، **باپ** معذور اَولاد کو بھی بے سہارا نہیں چھوڑتا، **باپ** نافرمان اَولاد کے لئے بھی اپنی محبتوں کے دروازے کھُلے رکھتا ہے، **باپ** نہ ہو تو گھر ویران ہوجاتا ہے اور **باپ** سے حُسنِ سُلوک کرنے کا حکم قرآنِ کریم واحادیثِ کریمہ میں بَیان ہوا ہے، چنانچہ

پارہ 15 سُورۂ بَنی اِسرائیل کی آیت نمبر 23 اور 24 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًاؕ ﴿۲۴﴾

(پ ۱۵، اسراء: ۲۳-۲۴)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور تمہارے ربّ نے حکم فرمایا کہ اُس کے سِوا کسی کو نہ پُوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سُلوک کرو اگر تیرے سامنے اُن میں ایک یا دونوں بُڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن سے ہُوں (اُف تک) نہ کہنا اور اُنھیں نہ جِھڑکنا اور اُن سے تعظیم کی بات کہنا اور اُن کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نَرم دِلی سے اور عَرض کر کہ اے میرے ربّ تُو اُن دونوں پر رَحم کر جیسا کہ اُن دونوں نے مجھے چھٹپن (چھوٹی عُمر) میں پالا۔

حضرت علّامہ مَولانا سَیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِن آیاتِ مُبارَکہ کے

تحت فرماتے ہیں: جب والِدَین (ماں باپ) پر ضُعف (کمزوری) کا غَلَبہ ہو، اَعضاء میں قُوَّت نہ رہے اور جیسا تُو بچپن میں اُن کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخرِ عُمر میں تیرے پاس ناتُواں (کمزور) رہ جائیں۔ تو کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالنا، جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ گِرانی (بوجھ) ہے۔ نہ اُنہیں جِھڑکنا نہ تیز آواز سے بات کرنا بلکہ کمالِ حُسنِ اَدب (نہایت اچھے ادب) کے ساتھ ماں باپ سے اِس طرح کلام کر جیسے غُلام و خادِم (اپنے) آقا سے کرتا ہے۔ اُن سے نَرمی و تَواضُع سے پیش آ، اور اُن کے ساتھ تھکے وَقْت میں شَفقت و مَحبَّت کا برتاؤ کر کہ اُنہوں نے تیری مجبوری کے وَقْت تجھے مَحبَّت سے پَروَرِش کیا تھا اور جو چیز اُنہیں دَرکار ہو وہ اُن پر خَرْچ کرنے میں دَرِیغ (بُخل) نہ کر۔ مُدَّعا (مطلب) یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سُلُوک اور خدمت میں کتنا بھی مُبالَغَہ کیا جائے لیکن والِدَین کے اِحسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے بندے کو چاہیئے کہ بارگاہِ اِلٰہی میں اُن پر فَضْل و رَحمت فرمانے کی دُعا کرے اور عَرض کرے کہ یاربّ! میری خدمتیں اُن کے اِحسان کی جَزا (بدلہ) نہیں ہو سکتیں تُو اُن پر کرم کر کہ اُن کے اِحسان کا بدلہ ہو۔

ماں باپ کی عزّت کی بھی توفیق خُدا دے   اُستاد کی کرتا رہوں ہر دم میں اِطاعت

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں باپ کی شان اور باپ سے اچھا سُلوک کرنے کی اہمیت پر مشتمل 6 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے، تیری مرضی ہے، اس کی حفاظت کر یا اسے چھوڑ دے۔ (ترمذی، کتاب البر و الصلۃ، باب: ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۳/۳۵۹، حدیث: ۱۹۰۶)

(2) ارشاد فرمایا: بیٹا اپنے باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ بیٹا اپنے باپ کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔ (مسلم، کتاب العتق، باب فضل عتق الوالد، حدیث: ۳۷۹۹، ص ۶۲۴)

(3) ارشاد فرمایا: ربّ کی رضا باپ کی رضامندی میں ہے اور ربّ کی ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۳/۳۶۰، حدیث: ۱۹۰۷)

(4) ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی اطاعت والد کی اطاعت کرنے میں ہے اور اللہ پاک کی نافرمانی والد کی نافرمانی کرنے میں ہے۔ (معجم اوسط، باب الالف، من اسمه: احمد، ۱/۶۱۴، حدیث: ۲۲۵۵)

(5) ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور ان سے حُسنِ سلوک نہ کیا وہ اللہ کریم کی رحمت سے دور ہوا اور غضبِ خدا کا مستحق ہوا۔ (معجم کبیر، ۱۲/۶۶، حدیث: ۱۲۵۵۱)

(6) ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے باپ کو ہرگز گالی نہ دے۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کوئی شخص اپنے باپ کو کیسے گالی دے سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ کسی شخص کے باپ کو گالی دے گا تو وہ اِس کے باپ کو گالی دے گا۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب الکبائر واکبرھا، حدیث: ۲۶۳، ص ۶۰ ملخصاً)

آیئے! بارگاہِ الٰہی میں دُعا کرتے ہیں:

مُطِیْع اپنے ماں باپ کا کر میں اُن کا ہر ایک حکم لاؤں بجا یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۱۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اللہ پاک نے باپ کو کیسی اونچی شان کا مالک بنایا ہے کہ اللہ پاک نے اپنی رضا و فرمانبرداری کو باپ کی رضا و فرمانبرداری پر موقوف فرما دیا۔ ہونا تو یہ چاہیے

تھا کہ ہم اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر لبیک کہتے ہوئے دل و جان کے ساتھ ماں باپ کی خدمت کرکے ان سے دعائیں لیتے،ماں باپ کے حقوق کو پورا کرتے،ماں باپ کے ہر جائز حکم کی بجاآوری کرتے،ماں باپ کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے ان کی بارگاہ میں دوڑے دوڑے چلے آتے،ماں باپ کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر مقدم رکھتے،ماں باپ کی نافرمانی سے اپنے آپ کو بچاتے،مشکل حالات،بیماری اور بڑھاپے میں اُن کا سہارا بنتے،الغرض ہر طرح سے ماں باپ کو راضی رکھنے کی کوشش کرتے مگر افسوس!صد ہزار افسوس!عِلْمِ دِین سے دُوری کے باعث آج باپ مظلوم ترین لوگوں کی صف میں شامل ہوچکا ہے،بیٹیاں تو عموماً باپ کا خیال کرتی ہیں مگر بیٹوں کی جانب سے اکثر باپ کو دکھوں اور تکلیفوں کا ہی منہ دیکھنا پڑتا ہے،افسوس!کُفّار اور اِسلام دُشمنوں کی دیکھا دیکھی اب باپ جیسی عظیم ہستی کے ساتھ نوکروں والا سُلوک کیا جارہا ہے،بدقسمتی کے ساتھ باپ کے ساتھ بدسُلوکی کے واقعات میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے،گھر کے سارے کام باپ سے کروائے جارہے ہیں ،حتّٰی کہ گھر کا کچرا اُٹھانے اور گٹر کھلوانے کا کام بھی باپ سے لیا جارہا ہے،پہلے کے دور میں بچے ڈرتے تھے کہ کہیں باپ ناراض نہ ہوجائے مگر اب حال یہ ہے کہ باپ ڈرتا ہے کہ کہیں بچے ناراض نہ ہوجائیں،ایک اکیلا باپ 5 بچوں کو تو پال لیتا ہے مگر 5 بچے ایک باپ کو سنبھال نہیں پاتے،باپ نصیحت کردے تو جھڑک کر اس کی بات کو سُنی اَن سُنی کردیا جاتا ہے،باپ خرچہ مانگے تو طرح طرح کے حیلے بہانوں سے معذرت کرلی جاتی ہے،باپ اولاد کی بہتری کے لئے کچھ سخت کلمات کہہ دے تو پیشانی پر بل آجاتے ہیں اور نادان اولاد زبان درازی پر اُتر آتی ہے،باپ بیمار ہوجائے تو اسے ہسپتال لے جانے کے لئے کوئی تیار نہیں ہوتا،باپ جب تک کمانے کی مشین بنا رہے تو بہت اچھا لگتا ہے لیکن اگر بیمار ہوجائے،کام کاج کے لائق نہ رہے،اولاد کے مزاج کے خلاف کوئی فیصلہ کردے،اولاد کو کسی نقصان

پہنچانے والے کام سے منع کر دے، ایسی صورت میں بھی اولاد کی سمجھ میں نہیں آتا، باپ خرچہ نہ دے پائے یا بڑھاپے کی دہلیز کو پہنچ جائے تو اولاد کے نزدیک اس کی اہمیت کسی بیکار چیز سے کم نہیں رہ جاتی، بچوں کی اَمّی کے انتقال کے بعد عُموماً باپ کی دنیا بے رونق سی ہو جاتی ہے، اسے تنہائیاں چُبھتی ہیں، ایسے میں اسے اولاد کی ہمدردی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے مگر اولاد اپنے آپ میں کچھ ایسی مگن ہوتی ہے کہ اس کے پاس باپ کا حال پوچھنے کے لئے چند لمحات بھی نہیں نکل پاتے، خصوصاً شادی کے بعد باپ پر ظلم و ستم کے جو پہاڑ توڑے جاتے ہیں اس کا تصور ہی دل دہلا دینے والا ہے، باپ لاکھوں روپے خرچ کر کے بچوں کی شادیاں کرواتا ہے مگر شادی ہوتے ہی اولاد اور ان کی بیویاں اس کا جینا مشکل کر دیتے ہیں، وہ اولاد جس کو باپ نے بڑے ناز نخروں سے پالا تھا، جسے رو رو کر اللہ پاک سے مانگا تھا، علاج معالجے پر زندگی بھر کی جمع پونجی خرچ کر ڈالی تھی، اولیائے کرام رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِم اجمعین کے مزارات پر جا کر دُعائیں مانگی تھیں، اللہ پاک اور اُس کے نیک بندوں سے دعائیں کروائی تھیں، افسوس! ایک دن وہی اولاد اپنی بیوی کو خوش کرنے کی خاطر اپنے باپ کو ناراض کرتی، ان کا دل دکھاتی اور دھکے دے کر بے گھر کر دیتی یا پھر اولڈ ہاؤس (Old House) چھوڑ آتی ہے، جہاں اسے اولاد کے ساتھ گزارے لمحات اور ان کی یادیں بے حد ستاتی اور خوب رُلاتی ہیں، باپ ہر گزرتے دن یہی امید لگاتا ہے کہ شاید آج میرا وہ لختِ جگر مجھے لینے آئے گا جس کو میں نے بڑی مشقتوں سے اپنے خونِ جگر سے پالا تھا، جس کی بیماری پر اس کا علاج کراتے ہوئے میری رات کی نیندیں قربان ہوئی تھیں، آج میرا وہ بیٹا لینے آئے گا جس کی دِل لُبھاتی آواز سے میری دن بھر کی ساری تھکن دُور ہو جاتی تھی، میرا بیٹا مجھے سینے سے لگائے گا، مجھے گھر لے جائے گا مگر آہ! صبح و شام گزرتے جاتے ہیں لیکن نہ کوئی لینے آتا ہے نہ ہی کسی کا فون آتا ہے۔ اَلۡاَمَانُ وَالۡحَفِیۡظ۔

مشہور کہاوت ہے: **"جیسی کرنی ویسی بھرنی"**! تو آج اگر ہم اپنے باپ کے ساتھ اس طرح کا ناپسندیدہ سُلوک کریں گے تو ممکن ہے کہ کل کو ہمارے بچے بھی ہمارے ساتھ اسی طرح کا سلوک کریں ، جیسا کہ

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

حدیثِ پاک میں ہے: کَمَا تَدِیۡنُ تُدَانُ یعنی جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔[1]

حضرت علّامہ عبدُالرؤف مُناوی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ **"کَمَا تَدِیۡنُ تُدَانُ"** کی وضاحت میں لکھتے ہیں: یعنی جیسا تم کام کرو گے ویسا تمہیں اس کا بدلہ ملے گا، جو تم کسی کے ساتھ کرو گے وہی تمہارے ساتھ ہو گا ۔(التیسیر بشرح الجامع الصغیر، ۲/۲۲۲)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: بے عقل اور شریر اور نا سمجھ جب طاقت و توانائی حاصل کر لیتے ہیں تو بوڑھے باپ پر ہی زور آزمائی کرتے ہیں اور اس کے حکم کی خلاف ورزی اختیار کرتے ہیں جلد نظر آجائے گا کہ جب خود بوڑھے ہوں گے تو اپنے کئے ہوئے کی جزا اپنے ہاتھ سے چکھیں گے ۔(فتاوی رضویہ، ۲۴/۴۲۴)

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا اَنجام بُرا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب دل تھام کر **باپ سے بدسلوکی** کرنے کے عبرت ناک انجام پر مشتمل 3 فکر انگیز حکایات سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

(1) باپ کے ساتھ بدسلوکی کا انجام

[1] ... مصنف عبدالرزاق، کتاب الجامع، باب الاغتیاب والشتم، ۱۰/۱۸۹، حدیث: ۲۰۴۳۰

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسلِم بن قُتَیْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب ''اَرْدَشِیْر'' نامی بادشاہ نے اپنی حکومت (Government) کو مستحکم کرلیا تو چھوٹے چھوٹے بادشاہوں نے اس کے تابع رہنے کا اقرار کرلیا۔ اب اس کی نظر بہت بڑی قریبی سلطنت ''سُرْیَانِیّہ'' کی طرف تھی۔ چنانچہ اَرْدَشِیْر نے اس ملک پر چڑھائی کردی، وہاں کا بادشاہ ایک بڑے شہر میں قلعہ بند تھا۔ اَرْدَشِیْر نے شہر کا محاصرہ کرلیا لیکن کافی عرصہ گزرنے کے باوجود بھی وہ اس شہر کو فتح نہ کرسکا۔ ایک دن بادشاہ کی بیٹی قلعہ کی دیوار پر چڑھی تو اچانک اس کی نظر اَرْدَشِیْر پر پڑی۔ شہزادی اس کی محبت میں گرفتار ہوگئی اور عشق کی آگ میں جلنے لگی، بالآخر نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے ایک تِیر پر یہ عبارت لکھی: ''اے حسین و جمیل بادشاہ! اگر تم مجھ سے شادی کرنے کا وعدہ کرو تو میں تمہیں ایسا خفیہ راستہ بتاؤں گی، جس کے ذریعے تم تھوڑی سی مشقت کے بعد بآسانی اس شہر کو فتح کرلو گے۔'' پھر شہزادی نے وہ تیر اَرْدَشِیْر بادشاہ کی جانب پھینک دیا۔ اس نے تِیر پر لکھی عبارت پڑھی اور ایک تِیر پر یہ جواب لکھا: ''اگر تم نے ایسا راستہ بتادیا تو تمہاری خواہش ضرور پوری کی جائے گی یہ ہمارا وعدہ ہے۔'' اور تِیر شہزادی کی جانب پھینک دیا۔ شہزادی نے یہ عبارت پڑھی تو فوراً خفیہ راستے کا پتہ لکھ کر تِیر بادشاہ کی طرف پھینک دیا۔ شہوت کے ہاتھوں مجبور ہونے والی اس بے مُرُوَّت شہزادی کے بتائے ہوئے راستے سے اَرْدَشِیْر بادشاہ نے بہت جلد اس شہر کو فتح کرلیا ۔

غفلت و بے خبری کے عالم میں بہت سارے سپاہی ہلاک ہوگئے اور شہر کا بادشاہ یعنی اس شہزادی کا باپ بھی قتل کردیا گیا۔ حسبِ وعدہ اَرْدَشِیْر نے شہزادی سے شادی کرلی، شہزادی کو نہ تو اپنے باپ کی ہلاکت کا غم تھا اور نہ ہی اپنے ملک کی بربادی کی کوئی پروا۔ بس اپنی نفسانی خواہش کے مطابق ہونے والی شادی پر وہ بے حد خوش تھی۔ دن گزرتے رہے، اس کی خوشیوں میں اضافہ ہوتا رہا۔ ایک رات جب

شہزادی بستر پر لیٹی تو کافی دیر تک اسے نیند نہ آئی وہ بے چینی سے بار بار کروٹیں بدلتی رہی۔ **اَرْدَشِیْر** نے اس کی یہ حالت دیکھی تو کہا: "کیا بات ہے؟ تمہیں نیند کیوں نہیں آرہی؟" شہزادی نے کہا: "میرے بستر پر کوئی چیز ہے جس کی وجہ سے مجھے نیند نہیں آرہی۔" **اَرْدَشِیْر** نے جب بستر دیکھا تو چند دھاگے ایک جگہ جمع تھے ان کی وجہ سے شہزادی کا انتہائی نرم و نازک جسم بے چین ہورہا تھا۔ **اَرْدَشِیْر** کو اس کے جسم کی نرمی و نزاکت پر بڑا تعجب ہوا۔ اس نے پوچھا: "تمہارا باپ تمہیں کون سی غذا کھلاتا تھا جس کی وجہ سے تمہارا جسم اتنا نرم و نازک ہے؟" شہزادی نے کہا: "میری غذا مکھن، ہڈیوں کا گُودا، شہد اور مغز ہوا کرتی تھی۔" **اَرْدَشِیْر** نے کہا: "تیرے باپ کی طرح آسائش و آرام تجھے کبھی کسی نے نہ دیا ہوگا۔ تُو نے اس کے احسان اور قرابت کا اتنا بُرا بدلہ دیا کہ اسے قتل کروا ڈالا۔ جب تُو اپنے شفیق باپ کے ساتھ بھلائی نہ کرسکی تو میں بھی اپنے آپ کو تجھ سے محفوظ نہیں سمجھتا۔" پھر **اَرْدَشِیْر** نے حکم دیا: "اس کے سر کے بالوں کو طاقتور گھوڑے (Powerful horse) کی دُم سے باندھ کر گھوڑے کو تیزی سے دوڑایا جائے۔" چنانچہ حکم کی تعمیل ہوئی اور چند ہی لمحوں میں اس نفس پرست شہزادی کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔

(عیون الحکایات، ۲/ ۲۳۱)

دُنیا کو تُو کیا جانے یہ بِس کی گانٹھ ہے حَرَّافہ
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے
شہد دِکھائے زہر پلائے، قاتل، ڈائن، شوہر کُش
اس مُردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

مختصر وضاحت:

(1) یہ دنیا جو بظاہر تجھے بھولی بھالی اور سیدھی سادی نظر آتی ہے، تُو نہیں جانتا کہ یہ ظالم دنیا کیسی مکّار اور زہر کی گٹھڑی ہے، اس نے بڑے بڑوں کا خانہ خراب اور بیڑا غرق کیا ہے۔

(2) یہ دنیا ظالم اور مکار ہے شہد دکھا کر زہر پلاتی ہے۔ایسی قاتل ہے کہ اپنے خاوند (جو اس سے محبت کرتا ہے اس) کا ہی خون چُوس لیتی ہے اور اس کو تباہ و برباد کر دیتی ہے، تو پھر ایسی مُردار دنیا پر کیوں مرا جائے، ہزاروں لوگ اس کو آزما چکے ہیں اور آزمائی ہوئی چیز کو مزید کیا آزمانا؟

(2) یہ اسی کا بدلہ ہے

حضرت سَیِّدُنا ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی مقام پر ایک آدمی اپنے باپ کو مار رہا تھا ۔لوگوں نے اسے ملامت کی کہ اے بدبخت! یہ کیا ہے؟ اس پر باپ بولا: اسے چھوڑ دو کیونکہ میں بھی اسی جگہ اپنے باپ کو مارا کرتا تھا، یہی وجہ ہے کہ میرا بیٹا بھی مجھے اسی جگہ مار رہا ہے، یہ اسی کا بدلہ ہے اسے ملامت مت کرو۔(تنبیہ الغافلین، باب حق الولد علی الوالد، ص ۶۹)

(3) کل یہی انجام میرا ہو گا

کہتے ہیں ایک جوان اپنے بوڑھے باپ سے تنگ آکر اس کو دریا میں پھینکنے گیا۔باپ نے کہا: بیٹا! مجھے ذرا اور آگے گہرائی میں جا کر پھینکو۔بیٹے نے کہا: یہاں کنارے پہ کیوں نہیں اور وہاں گہرائی میں کیوں؟ باپ نے جواب دیا: اس لئے کہ یہاں تو میں نے اپنے باپ کو پھینکا تھا۔یہ سن کر بیٹا کانپ اٹھا کہ کل یہی انجام میرا ہو گا۔وہ باپ کو گھر لے آیا اور اس کی خدمت شروع کر دی۔(جیسی کرنی ویسی بھرنی، ص ۹۰)

دِل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا   ورنہ ہے اِس میں خَسارہ آپ کا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۷۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدرسۃُ المدینہ بالِغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! باپ سے بد سُلوکی کرنا کس قدر تباہ کن ہے کہ اللہ پاک دنیا میں ہی اس کی سزا بندے کو دے دیتا ہے۔ تو آیئے! آج ہم سب نِیَّت کرتے ہیں کہ آج سے بالخصوص اپنے والد کو نہیں ستائیں گے، ان کا دِل نہیں دُکھائیں گے، والد کے ہر جائز حکم کی بجا آوری کریں گے، والد کی رِضا والے کام کریں گے، والد کی ناراضی والے کاموں سے بچیں گے، جس کام سے وہ منع کریں گے اگر کوئی شرعی خرابی نہ ہوئی تو فوراً اس کام سے رک جائیں گے، پوری زندگی ان کی فرمانبرداری کریں گے، یہ مدنی سوچ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہ کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں حصہ لیتے رہیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان"** میں پڑھنا یا پڑھانا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے دُرُست قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیَسَّر آتی ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین کی دَولت نصیب ہوتی ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ مِلتا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ سے رِسالہ **"مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان"** بھی شائع ہوچکا ہے، اِس عظیم الشّان رِسالے میں معلومات کا انمول خزانہ ہے، اِس رِسالے کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے: **قرآنِ کریم پڑھنے کے فضائل، قرآنِ پاک سکھانے کے لیے صحابۂ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان کا دُور دراز کا سفر، دُرست قرآنِ کریم پڑھنے کا شرعی حکم، مدرسۃ المدینہ کے 7 مدنی مقاصد،**

مدرستہ المدینہ بالغان کے طالبِ علم مفتی کیسے بنے؟

آیئے! ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

ماں باپ کی عزّت کرنے والا بن گیا

مرکزالاولیاء (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی گناہوں کی وادیوں میں گم تھے، نہ حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف کوئی توجہ تھی اور نہ ہی حقوق العباد کی فکر۔ دوسری طرف والدین کی نافرمانی اور بہن بھائیوں کو مار پیٹ کر ان کی سخت دل آزاری کا باعث بنتے تھے۔ ان کی سعادتوں کی معراج کا سفر کچھ یوں شروع ہوا کہ ایک روز ایک بارِیش وباعمامہ مبلغِ دعوتِ اسلامی سے ان کی ملاقات ہوگئی، سلام ومصافحے کے بعد انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی، چنانچہ وہ دیگر اسلامی بھائیوں کے ساتھ اجتماع میں شریک ہوگئے۔ انہیں تلاوت ونعت کے بعد ہونے والے سُنّتوں بھرے بیان میں بڑا لطف آیا۔ انہوں نے صدقِ دل سے گناہوں سے توبہ کی اور اختتامِ اجتماع پر سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں مرید ہونے کے لئے اپنا نام پیش کر دیا۔ اس کے بعد وہ مسلسل ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شرکت کرنے لگے یہاں تک کہ سر پر سبز سبز عمامے کا تاج سجالیا اور داڑھی کے نور سے اپنے چہرے کو آراستہ کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول کی برکت سے والدین سے معافی تلافی کرکے نہ صرف ان کی عزّت کرنے لگے بلکہ رشتہ دار ومحلے دار سبھی کے نزدیک باوقار اور عزّت دار بن گئے۔

بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آکے پا مَدَنی ماحول
تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا قریب آکے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً ہر باپ کی یہ دِلی خواہش ہوتی ہے کہ **"میری اولاد میری فرمانبردار رہے، میرے ساتھ اچھا سلوک کرے، نیک، متقی و پرہیز گار بنے، مُعاشرے میں عزّت داراور پاکیزہ کردار والی ہو"** مگر اکثر نتیجہ اس کے اُلٹ ہی آتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ جو باپ تربیتِ اولاد کے بنیادی اسلامی اُصولوں سے ہی ناواقف، بے عمل اور اچھے ماحول کی برکتوں سے محروم ہو گا تو بھلا وہ کیونکر اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرپائے گا؟۔ شاید اسی وجہ سے آج اولاد کی تربیت کا معیار یہ بن چکا ہے کہ بچہ اگر کام کاج نہ کرے، اسکول، کوچنگ سینٹر، ٹیوشن یا اکیڈمی سے چھٹی کرلے یا اس معاملے میں سُستی کا شکار ہو، کسی تقریب میں جانے کا یا مخصوص لباس و جوتے پہننے کا کہا جائے اور وہ اس پر راضی نہ ہو، اسی طرح دیگر دنیوی معاملات میں وہ **"اگر مگر"** اور **"چونکہ چنانچہ"** سے کام لے یا ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرے تو اس کا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا جاتا ہے، کھری کھری سُنائی جاتی ہے، گھنٹوں لیکچر دیئے جاتے ہیں، حتّٰی کہ مارپیٹ سے بھی گُریز نہیں کیا جاتا، لیکن اگر وہی بچہ نمازیں قضا کرے یا جماعت سے نماز نہ پڑھے، مدرسے یا جامعہ کی چھٹی کرلے یا تاخیر سے جائے، پوری پوری رات آوارہ گردی کرے، موبائل اور سوشل میڈیا (Social Media) کے ذریعے نامحرموں سے ناجائز تعلقات قائم کرے، موبائل یا نیٹ کا غلط استعمال کرے، عشقِ مجازی کی آفت میں گرفتار ہو جائے، فلمیں ڈرامے دیکھے، گانے باجے سُنے، نت نئے فیشن اپنائے، حرام و حلال کی پروانہ کرے، شراب پیئے، جُوا کھیلے، جھوٹ بولے، غیبتیں کرے، رشوتوں کا لین دین کرے، ناجائز فیشن اپنائے، بدعقیدہ لوگوں کی صحبت میں بیٹھے، فُضول کاموں میں پیسہ برباد کرے، الغرض طرح طرح کی بُرائیوں میں مُبْتَلا ہو جائے مگر ان مُعاملات میں اس سے پوچھ گچھ کرنا تو دُور کی بات ہے باپ کی پیشانی پر بَل تک نہیں آتا، یہ

نظارے بھی دیکھنے کو ملتے ہیں کہ کوئی اصلاح کرے بھی تو باپ کہتا ہے"ابھی تو یہ بچہ ہے"، "نادان ہے"، "آہستہ آہستہ سمجھ جائے گا"، "بچوں پر اتنی بھی سختی نہیں کرنی چاہئے" وغیرہ۔ اسلامی تربیت سے محروم، حد سے زیادہ لاڈ پیار اور ڈِھیل دینے کے سبب وہی بچہ جب باپ، خاندان اور معاشرے کی بدنامی کا سبب بنتا ہے، ڈانٹ ڈپٹ کرنے یا پیسے نہ دینے پر باپ کو آنکھیں دکھاتا، جھاڑتا یا باپ پر ہاتھ اُٹھاتا ہے تو اس وقت باپ کو خیر خواہوں کی نصیحتیں یاد آنے لگتی ہیں، اب باپ اس کی اصلاح کے لئے کڑھتا، دعائیں کرتا اور کرواتا ہے مگر اصلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، اس وقت پانی سر سے بہت اُونچا ہوچکا ہوتا ہے اور سوائے پچھتانے کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ گویا کہ والدین کی تھوڑی سی لاپروائی کی وجہ سے ایک **قیمتی موتی** ضائع ہوچکا ہوتا ہے۔

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام برا ہے

اولاد کی مدنی تربیت نہ کرنے اور انہیں حد سے زیادہ ڈھیل دینے کے سبب باپ کو کیسے کیسے دن دیکھنے پڑتے ہیں۔ آیئے! اس بارے میں 2 سبق آموز حکایات سنئے اور اولاد کی اسلامی طریقے کے مطابق تربیت کرنے کی نِیَّت کیجئے، چنانچہ

اولاد کی اسلامی تربیت نہ کرنے کا نقصان

ایک شخص نے اپنے باپ سے کہا: آپ نے میرے بچپن میں (اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت نہ کرکے) مجھے ضائع کیا لہٰذا اب میں آپ کے بڑھاپے میں آپ کو ضائع کروں گا۔ (فیض القدیر، ۱/۲۹۲، تحت الحدیث: ۳۱۱)

بے اولاد کو جب اولاد ملی!

امیرِ اَہلسُنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

کتاب "**نیکی کی دعوت**" میں تحریر فرماتے ہیں: ایک مالدار شخص کے یہاں اولاد نہ تھی، اُس نے اس کیلئے بڑے جتن کئے مگر کامیابی نہ ملی، کسی نے مشورہ دیا کہ مکۂ مکرّمہ حاضِر ہو اور مسجدُ الحرام شریف کے اندر مقامِ ابراہیم کے پاس دعا مانگئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا کام ہو جائے گا۔ اُس نے ایسا ہی کیا اور اللہ کریم نے اُسے چاند سا بیٹا دیا۔ اُس نے بڑے ناز سے اُس کی پرورش کی، اِکلوتے بچّے کو ضَرورت سے زیادہ پیار مِلا اور دُرُست تربیت نہ کی گئی، جس کے سبب وہ آوارہ اور اُڑاؤ خَرچ (فضول خرچ) ہو گیا۔ باپ کو بہُت دیر میں ہوش آیا، اُس نے اپنے بِگڑے ہوئے بیٹے کو پیسے دینے بند کر دیئے، اِس سے وہ اپنے باپ کا مخالِف ہو گیا اور جہاں اس کے باپ نے اولاد کیلئے دعا مانگی تھی جس کا یہ ثمر (یعنی نتیجہ) تھا وہیں یعنی مکۂ مکرّمہ حاضِر ہو کر مقامِ ابراہیم کے پاس یہ نالائق بیٹا اپنے باپ کے مرنے کی دعائیں مانگنے لگا تا کہ باپ کی موت کی صورت میں اِسے تَرکے (یعنی وِرثے) میں اُس کی دولت ہاتھ آ جائے۔ (نیکی کی دعوت، ص۵۷۷)

مجلس اِصلاح برائے کھلاڑیان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! اولاد کی درست اسلامی تربیت سے غفلت برتنا باپ کو افسوس اور شرمندگی کی دلدل میں دھکیل سکتا ہے۔ لہٰذا خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے، تربیتِ اولاد کے اُصول سیکھنے چاہئیں، اولاد کے معاملے میں شرعی احکام کو نظر انداز مت کیجئے، اپنی اولاد کو اللہ پاک کا فرمانبردار بندہ اور رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سچا پکّا غلام بنائیے، اپنے کردار کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش جاری رہنی چاہئے۔ یہ مدنی سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر سُنّتوں کی خدمت میں مصروف ہو جائیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں خدمتِ دین کا مدنی کام سَرانجام دے رہی ہے، انہی شعبہ جات میں سے ایک شُعبہ **"مجلس اصلاح برائے کھلاڑیان"** قائم کیا گیا

ہے جس کا بُنیادی مقصد کھیلوں (Sports) سے وابستہ لوگوں میں دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"** کے مُطابق زندگی گزارنے کا مدنی ذہن دینا ہے، وقتاً فوقتاً اس شعبے سے وابستہ افراد کے گھروں، اکیڈمیز وغیرہ میں مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت) اور مدنی حلقے وغیرہ کی ترکیب ہوتی ہے۔ اس شعبے کے افراد دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے کے ساتھ ساتھ مدنی قافلے میں بھی سفر کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اللہ پاک **"مجلس اصلاح برائے کھلاڑیان"** کو مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

تربیتِ اولاد کے بارے میں مزید معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"تربیتِ اولاد"** اور رسالہ **"اولاد کے حُقوق"** کا مطالعہ کرنا انتہائی مفید ہے۔ ماں باپ کی شان و عظمت سے آگاہی کے لیے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رِسالہ **"سمندری گنبد"** کا مطالعہ کرنا بھی بے حد مفید ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے۔ اس مہینے کی **14 تاریخ** کو امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ محترم کا یوم منایا جاتا ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے آپ کی سیرت کے چند پہلوؤں کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

ابو عطار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذِکرِ خیر

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ ماجد **حاجی عبد الرَّحمٰن قادِری** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نیک سیرت ، تقویٰ و طہارت اور شریعت و سنّت کے پیکر تھے، آپ کی عادت تھی کہ اکثر نگاہیں نیچی رکھ کر چلا کرتے، آپ کے دل میں دُنیوی مال و دولت جمع کرنے کی لالچ بالکل نہ تھی۔ آپ مساجد سے مَحَبَّت اور خوب خدمت کیا کرتے تھے 1979ھ میں جب امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **"کولمبو(سری لنکا)"** تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں کو آپ کے والد صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بہُت متأثر پایا کیونکہ اُنہوں نے وہاں کی عالیشان حَنَفی میمن مسجد کے انتظامات سنبھالے تھے اور اس مسجد کی کافی خدمت بھی کی تھی۔ آپ سلسلۂ عالیہ قادِریہ میں بیعت تھے اور قصیدۂ غوثیہ کا وِرد فرماتے تھے۔ کولمبو میں قیام کے دوران امیر اَہلسنّت کے خالو نے دورانِ گفتگو بتایا کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جب کبھی چارپائی پر بیٹھ کر آپ کے والد صاحب قصیدۂ غوثیہ پڑھتے تو ان کی چارپائی زمین سے بلند ہو جاتی تھی۔

سفر حج میں وصال

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ عالَمِ شِیر خوارگی (یعنی دُودھ پینے کی عمر) میں ہی تھے کہ آپ کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ۱۳۷۰ھ میں سفرِ حج پر روانہ ہوئے۔ ایامِ حج میں منٰی میں سخت لُو چلنے کی وجہ سے کئی حجاجِ کرام فوت ہو گئے تھے، ابُو عطار حاجی عبد الرَّحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی مختصر علالت (بیمار رہنے) کے بعد 14 ذُوالْحِجَّۃِ الحرام ۱۳۷۰ھ کو اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ (تعارفِ امیر اہلسنت، ص ۱۱)

اللہ کریم کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے آیئے! گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:

(1)فرمایا:اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ،بے شک جس گھر میں (سورۂ) بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔(مسلم،کتاب صلاۃ المسافرین،باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ۔۔۔الخ،ص۳۰۶،حدیث:۱۸۲۴)

(2)فرمایا:جس گھر میں اللہ پاک کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس گھر میں اللہ پاک کا ذکر نہیں کیا جاتا،ان کی مثال زندہ اور مُردہ کی ہے۔(بخاری،کتاب الدعوات،باب فضل ذکر اللہ،۴/۲۲۰،حدیث:۶۴۰۷) ☆گھر میں آتے جاتے بُلند آواز سے سلام کریں۔☆والد یا والدہ کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہوجائیں۔☆دِن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والد صاحب اور اسلامی بہنیں ماں کا ہاتھ اور پاؤں چُوما کریں۔☆والدین کے سامنے آواز دِھیمی رکھیں،ان سے آنکھیں ہرگز نہ ملائیں۔☆ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خِلافِ شرع نہ ہو فوراً کر ڈالیں۔☆کاش!تہجد میں آنکھ کھل جائے ورنہ کم از کم نمازِ فجر تو بآسانی (مسجد کی پہلی صف میں باجماعت)مُیسر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سُستی نہ ہو۔☆گھر میں اگر نمازوں کی سُستی،بے پردگی،فلموں،ڈراموں اور گانے باجوں کا سلسلہ ہو تو بار بار نہ ٹوکیں۔☆گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے،صبر صبر اور صبر کیجئے،اگر آپ زبان چلائیں گے تو"**مدنی ماحول**" بننے کی کوئی اُمید نہیں بلکہ مزید بِگاڑ پیدا ہوسکتا ہے ☆بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضدی بنا دیتا ہے۔لہٰذا غصہ،چڑچڑاپن اور جھاڑنے وغیرہ کی عادت بالکل ختم کر دیں۔☆گھر میں روزانہ فیضانِ سُنّت کا درس ضرور ضرور دیں یا سُنیں۔☆اپنے گھر والوں کی دُنیا و آخرت کی بہتری

کیلئے دِل سوزی کے ساتھ دُعا بھی کرتے رہیں کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔☆گھر والوں کو گناہوں بھرے **چینلز** سے چھٹکارا دلا کر صرف اور صرف **مدنی چینل** دکھانے کی ترکیب بنایئے۔(فیضانِ داتا علی ہجویری، ص۷)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات)اور 120 صَفْحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔سُنّتوں کی تَرْبِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

اگلے ہفتہ واراجتماع کے بیان کی جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئندہ ہفتہ وار اِجتماع کا بیان حضرت سَیِّدُنا **عثمانِ غنی** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی **سخاوت** کے متعلق ہو گا۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے **غزوۂ تبوک** سمیت کئی مواقع پر **اپنا کثیر مال راہِ خدا میں پیش کیا**، اسلام قبول کرنے کے بعد آپ کو کس قدر ستایا گیا،اس بارے میں بھی ایک دلسوز واقعہ سُنیں گے، آپ کی **عبادت و ریاضت** کے چند واقعات بھی سُنیں گے، آپ **کس قدر زبردست عاشقِ رسول تھے**،اس کا بیان بھی آئندہ ہفتے کیا جائے گا،یہ بھی سُنیں گے کہ آپ کو **"جامعُ القرآن"** کا لقب کیوں عطا کیا گیا،اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُرید و خلیفہ **صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ** کا **عُرس مبارک** بھی قریب ہے، لِہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کی چند جھلکیاں بھی ہم سُنیں گے۔

آئندہ جمعرات بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے، نہ صرف آنے کی بلکہ اِنفرادی کوشش کرکے دُوسروں کو بھی لانے کی نیّت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ،اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فَرمانِ رَاحت نِشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغْفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲)

ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے میری فُضُول گوئی کی عادَت نِکال دو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! آج ہم اللہ کے رسول، گلشنِ رِسالت کے مہکتے پھول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تیسرے خلیفہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ طیّبہ کے چند ایمان افروز واقعات سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ سب سے پہلے ہم حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی **سخاوت** کی جھلکیاں ملاحظہ کریں گے کہ آپ نے **غزوۂ تبوک** سمیت کئی مواقع پر **اپنا کثیر مال راہِ ربِّ ذُوالْجَلال میں پیش کیا**، اسلام قبول کرنے کے بعد آپ

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

کو کس قدر ستایا گیا، اس بارے میں بھی ایک دِلسوز واقعہ پیش کیا جائے گا، آپ کی **عبادت و ریاضت** کے چند واقعات بھی ہم سُنیں گے، آپ کس **قدر زبردست عاشقِ رسول تھے**، اس بارے میں بھی عشقِ رسول سے مالامال ایک واقعہ بیان ہو گا، یہ بھی سُنیں گے کہ آپ کو **"جامعُ القرآن"** کا لقب کیوں عطا کیا گیا۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

جنّتی حُور سے نکاح

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی بہت ہی پیاری کتاب **"نیکیاں ضائع ہونے سے بچایئے"** کے صفحہ نمبر 20 اور 21 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانۂ خلافت میں قحط پڑا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے لوگوں سے فرمایا: تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی یہاں تک کہ اللہ پاک تمہیں اس قحط سے نجات دے گا۔ پھر جب اگلا دن ہوا تو ان کے پاس خوشخبری دینے والا آگیا کہ حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس گندم اور سامانِ خوراک کے ایک ہزار اونٹ (1000) آرہے ہیں۔ (پھر جب حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس گندم اور دیگر کھانے کی چیزوں کے ایک ہزار اُونٹ آئے) تو اگلے روز تاجر لوگ آپ کے گھر پہنچ گئے اور ان کے دروازے پر دستک دی۔

آپ باہر تشریف لائے اور ان سے پوچھا: تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ کے گندم اور دیگر اشیاء کے ایک ہزار (1000) اونٹ آئے ہیں، آپ وہ ہمیں فروخت کر دیں تاکہ مدینۂ منورہ کے ضرورت مندوں پر رِزْق کی وسعت ہو جائے۔ حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: اندر آجاؤ۔ وہ لوگ اندر گئے تو آپ نے ان سے پوچھا: تم لوگ ملکِ شام کے بھاؤ کے مطابق کیا نفع دو گے؟ انہوں نے کہا: 10 کے 12 یعنی دوگنا نفع دیں گے، آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس سے زیادہ نفع مل رہا ہے۔ تاجروں نے کہا: 10 کے 14 لے لیں۔ فرمایا: مجھے زیادہ ملتا ہے۔ انہوں نے کہا: 10 کے 15 لے لیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: مجھے اس سے زیادہ نفع مل رہا ہے۔ انہوں نے کہا: مدینے کے تاجر (Dealers) تو ہم ہیں، آپ کو کون زیادہ نفع دے رہا ہے؟

حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک روپے پر 10 روپے منافع مل رہا ہے، تم اس سے زیادہ دو گے؟ انہوں نے کہا: ہم اتنا نفع نہیں دے سکتے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اے تاجروں کی جماعت! اس بات پر گواہ ہو جاؤ کہ میں نے یہ تمام اشیاء مدینے کے ضرورت مندوں کے لئے صدقہ کر دی ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں جب رات کو سویا تو خواب میں رسولِ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نور کی چادر پہن رکھی تھی، مبارک ہاتھوں میں نور کی چھڑی اور پاؤں مبارک میں جو نعلین تھے، ان کے تسمے بھی نورانی تھے۔ میں نے عرض کی: **بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللہ! لَقَدْ طَالَ شَوْقِیْ اِلَیْکَ** یعنی میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف میرا شوق بڑھتا جاتا ہے۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں جلدی میں ہوں، عثمان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے ایک ہزار (1000) اونٹ کا بوجھ گندم وغیرہ صدقہ کیا ہے۔ اللہ کریم نے عثمان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا یہ عمل قبول فرما کر جنّتی حُور سے ان کا نکاح فرمایا ہے۔ (الریاض النضرۃ، ذکر صدقاتہ، ۲/۴۳ ملتقطاً)

اِمامُ الْاَسْخِیا! کر دو عطا حِصّہ سخاوت کا　　قَناعَت ہو عِنایت، دیں نہ دَولت کی فَراوانی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسلمانوں کے کس قدر زبردست خیر خواہ اور سخاوت کے سمندر تھے۔ یہ بھی پتہ چلا کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُمّت کے حال سے ہر وقت باخبر ہیں، یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پاک نے امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا عمل قبول فرما کر جنّتی حُور سے اُن کا نکاح فرمادیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ کریم کی عطا سے معلوم ہے کہ کس کا عمل اللہ پاک کی بارگاہ میں قبول ہوا اور اُسے کیا اِنعام عطا ہوا۔

امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ شانِ مُصْطَفٰے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اُمّت کے حال سے ہیں آگاہ ہر گھڑی آپ
خوابوں میں آرہے ہیں بگڑی بنا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۹۸)

یاد رہے! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سخاوت کا یہ پہلا موقع نہ تھا بلکہ آپ کا دریائے سخاوت ہر وقت جوش پر رہتا تھا اور آپ نے اپنی مبارک زندگی میں کئی مرتبہ اپنا کثیر مال راہِ خدا میں پیش کیا۔ آیئے! آپ کی سخاوت کا ایک اور دلنشین واقعہ سنئے، چنانچہ

سیدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شانِ سخاوت

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الرحمن بن خَبّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ میں بارگاہِ نَبَوی میں حاضر تھا اور مکی مدنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو ”جَیْشِ عُسْرَت“ (یعنی غزوۂ

تَبوک) کی تیّاری کیلئے ترغیب اِرشاد فرمارہے تھے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُثمان بن عفّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُٹھ کر عَرض کی:یارَسُولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پالان اور دیگر مُتَعلِّقَہ سامان سَمیت سو(100) اُونٹ میرے ذِمّے ہیں۔ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پھر ترغیب ارشاد فرمائی۔ توحضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دوبارہ کھڑے ہوئے اور عَرض کی:یارَسُولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم !میں تمام سامان سَمیت دوسو(200)اُونٹ حاضِر کرنے کی ذِمّہ داری لیتا ہوں۔ رسولِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پھر ترغیب ارشاد فرمائی:توحضرت سَیِّدُناعُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی:یارَسُولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!میں مع سامان تین سو(300) اُونٹ اپنے ذِمّے قبول کرتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں:میں نے دیکھا کہ حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ سُن کر مِنبرِ مُنَوَّر سے نیچے تشریف لاکر دومرتبہ فرمایا:آج سے عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)جو کچھ کرے، اُس پر پوچھ گچھ نہیں۔(ترمذی،کتاب المناقب،مناقب عثمان بن عفان،۵/ ۳۹۱،حدیث:۳۷۲۰)

زاہدِ مسجدِ اَحمدی پر دُرُود دولتِ جیشِ عُسرت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش،ص۳۱۲)

مختصر وضاحت: یعنی ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تیسرے خلیفہ حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر درود ہوں جو غنی و مالدار ہوکر بھی احمدِ مجتبٰی، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مسجدِ شریف میں زُہد و تقویٰ کی زندگی گزاررہے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر لاکھوں سلام ہوں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تنگی کے لشکر یعنی غزوۂ تبوک کے موقع پر مسلمانوں پر دل کھول کر اپنامال و دولت خرچ فرمایا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً بعض لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی جذبات میں آکر چندہ دینے کا لکھوا تو دیتے ہیں مگر جب دینے کی باری آتی ہے تو ان پر بھاری پڑ جاتا ہے، حتّٰی کہ بعض تو دیتے بھی نہیں! مگر قُربان جائیے! حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے اِعلان سے بہُت زِیادہ چندہ (Funds) راہِ خدا میں پیش کِیا۔ چنانچہ حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تَحْت لکھتے ہیں: خیال رہے کہ یہ تو اُن کا اعلان تھا مگر حاضِر کرنے کے وَقْت آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے 950 اُونٹ، 50 گھوڑے اور 1000 اَشْرَفیاں پیش کیں، پھر بعد میں 10 ہزار اَشْرَفیاں اور پیش کیں۔ (مُفْتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں) خیال رہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پہلی بار میں ایک سو (100) کا اعلان کِیا، دُوسری بار 100 اُونٹ کے علاوہ اور 200 کا، تیسری بار اور 300 کا کل 600 اُونٹ (پیش کرنے) کا اِعلان فرمایا۔ (مر آۃ المناجیح، ۸/ ۳۹۵)

مجھے اپنی سَخاوت کے سَمُندر سے کوئی قَطرہ عَطا کر دو نہیں دَرْکار مجھ کو تاجِ سُلطانی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آئیے! اب امیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مختصر تعارف سُنئے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مختصر تعارف

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نامِ نامی، اِسمِ گرامی "عُثمان" اور کُنْیَت "ابوعَمْرو" ہے۔ "اَمیرُ الْمُؤمنین، ذُوالنُّوْرَین (یعنی دو نور والا)، کامِلُ الْحَیاءِ وَالْاِیمان، (حیا اور ایمان میں کامل)، جامِعُ القرآن (قرآن جمع کرنے والے)، سَیِّدُ الْاَسْخِیاء (سخیوں کے سردار)، عُثمان باحَیا وغیرہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مشہور (Famous) القابات ہیں

۔(کراماتِ عثمانِ غنی، ص۳،۱۱،۵) مگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے تمام اَلقابات میں سے **"ذُوالنُّوْرَین"** (یعنی دو نور والا) زیادہ مشہور ہے۔ اس لَقَب کی زِیادہ مشہور وجہ یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے حُضُورِ پُر نُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دو شہزادیاں حضرت سَیِّدَتُنا رُقَیَّہ اور حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کُلثُوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا آئیں، اسی وجہ سے آپ کو **"ذُوالنُّوْرَیْن"** (یعنی دو نور والا) کہا جاتا ہے۔ (تھذیب الاسماء، باب العین والثاء المثلۃ، ۱/۲۹۷)

اَعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی بات کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نُور کی سرکار سے پایا دوشالہ نُور کا　　ہو مُبارَک تم کو ذُوالنُّوْرَیْن جوڑا نُور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۶)

مختصر وضاحت: یعنی امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بارگاہِ رسالت سے دو نورانی چادریں عطا کی گئیں یعنی حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دو شہزادیاں حضرت سیدتنا رُقَیَّہ و اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یکے بعد دیگرے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نکاح میں آئیں۔ اے دو نور والے پیارے صحابی! یہ نورانی جوڑا آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خُلفائے راشِدین میں تیسرے خلیفہ ہیں۔ (جنّتی زیور، ص۱۸۲ ملخصًا) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کوششوں سے اسلام لائے اور اسلام قبول کرنے والوں میں آپ کا شمار چوتھے نمبر پر ہوتا ہے، جیسا کہ آپ خود اِرشاد فرماتے ہیں: اِنِّیْ لَرَابِعُ اَرْبَعَۃٍ فِی الْاِسْلَامِ یعنی میں اِسلام قبول کرنے والے 4 اَشخاص میں سے چوتھا ہوں۔ (معجم کبیر، ۱/۸۵، حدیث: ۱۲۴) (اسد الغابۃ، عثمان بن عفان، ۳/۶۰۶ ملخصاً) حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بروز جمعہ 35 ہجری ماہِ ذُوالْحِجَّہ میں

شہید کیا گیا۔ حضرت سَیِّدُنا جُبَیْرْ بن مُطْعِم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ جَنَّتُ الْبَقِیْع میں سُپردِ خاک کئے گئے۔ (اسد الغابۃ، عثمان بن عفان، ۳/ ۶۱۶-۶۱۴ ملخصاً)

دُرِّ منثور قرآں کی سِلک بہی زَوجِ دو نُور عِفت پہ لاکھوں سلام
یعنی عثمان صاحبِ قمیصِ ہدیٰ حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش، ص ۳۱۲)

پہلے شعر کی وضاحت: امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ عظیم صحابی ہیں، جنہوں نے قرآنِ کریم کے بکھرے ہوئے موتیوں یعنی آیاتِ قرآنیہ کو نہایت عمدگی سے ایک لڑی میں پرو دیا یعنی انہیں ایک جگہ جمع کر دیا۔ دو پاکیزہ نوروں یعنی آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیوں کے شوہر پر لاکھوں سلام ہوں۔

دوسرے شعر کی وضاحت: امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خلافت و ہدایت کی مبارک قمیص زیبِ تن فرمائی ہوئی تھی اور آپ نے شہادت کا جنّتی لباس پہنا ہوا تھا یعنی آپ نے جامِ شہادت نوش فرمایا تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے، جن پر اسلام قبول کرنے کے بعد ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے، طرح طرح سے ستایا گیا اور بہت ہی دردناک سُلوک کیا گیا، مگر قربان جایئے! نبیِّ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس جاں نثار صحابی حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے **عزم و استقلال** پر! جو اس قدر ظلم سہہ کر بھی باطل کے آگے ڈٹے رہے اور دینِ اسلام سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہ ہوئے۔

جولائی، اگست 2018 کے **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** کے صفحہ نمبر 4 پر ہے کہ ایمان، اَعمالِ صالحہ (نیک اعمال)، گناہوں سے اِجتِناب (بچنے) پر ڈَٹے رہنا اِستقامت کہلاتا ہے۔یُوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اِستقامت یہ ہے کہ ایمان ضائع نہ ہو، نیک اَعمال، مثلاً: نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ترک نہ ہوں۔ تلاوت، ذِکْر، دُرود، تسبیحات واذکار، صدَقات و خیرات، دوسروں کی خیر خواہی وغیرہا پر ہمیشگی ہو، تمام گناہوں سے بچنے کی عادت پختہ رہے، یہ تمام چیزیں اِستقامت میں داخل ہیں، البتّہ ہر اِستقامت کا حکم جُدا ہے، جیسے: صحیح عقائد پر جمے رہنا سب سے بڑا فرض ہے۔ فرائض پر ہمیشگی بھی فرض ہے، گناہوں سے بچتے رہنا بھی لازم ہے اور مستحبّات کی پابندی بھی اعلیٰ درجے کا مستحب ہے، اس اعتبار سے استقامت کی 3 قسمیں بنتی ہیں۔(1) ایمان پر اِستقامت، جیسے: حضرتِ بلال وابوذر غفاری اور دیگر کثیر صحابۂ کِرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کہ جنہیں ایمان لانے کے بعد شدید آزمائشوں سے گزرنا پڑا لیکن وہ ایمان پر ڈَٹے رہے اور آج ایمان پر اِستقامت کا نام آتے ہی اِن مُبارَک ہستیوں کا تصوّر ذِہن میں آجاتا ہے۔ (2) فرائض پر اِستقامت یہ ہے کہ کبھی ترک نہ ہوں، جیسے: نماز (3) مستحبات پر اِستقامت یعنی ان پر ہمیشگی ہو، جیسے: تلاوت، ذِکْر، دُرود، صدَقہ، حُسنِ اَخلاق، عفو و کَرَم اور تہجّد وغیرہا پر اِستقامت۔ یہ اِستقامت بھی اللہ پاک کو بہت محبوب ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اِستقامت کا لفظ ہم بارہا سنتے، پڑھتے ہیں لیکن اپنی ذات پر غور بھی کرنا چاہیے کہ کیا ہمیں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے پر اِستقامت حاصل ہے؟ وقتی جذبات میں آکر نوافل، تلاوت، ذِکْر و دُرود اور درس و مطالعہ سب شروع کرتے ہیں لیکن چند ہی دنوں بعد جذبات ٹھنڈے اور اعمال غائب ہوجاتے ہیں۔ یونہی ماہِ رمضان میں یا نیک اجتماع میں یا مُرید ہوتے وقت گناہ چھوڑنے کا پختہ ارادہ کرتے ہیں اور چند دن خود کو گناہوں سے بچا بھی لیتے ہیں، لیکن تھوڑے دنوں بعد

وہی گناہوں کا بازار گرم ہوتا ہے اور ہم گناہوں میں لتھڑے ہوتے ہیں۔ نیک ارادوں پر استقامت کا ذہن بنانے میں سب سے مفید و اہم چیز قوتِ ارادی اور ہمت نہ ہارنا ہے۔ اس بنیادی مدنی پھول کو ذِہن میں بٹھالیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِستِقامت نصیب ہو جائے گی۔ (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، ص ۴ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس میں بالخصوص ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اور بالعموم تمام عاشقانِ رسول جو نیکی کی دعوت کو عام کرنے کی کوششیں کرتے ہیں، مگر سامنے سے بھرپور تعاون نہ ملنے کی وجہ سے جلد پریشان ہو جاتے ہیں یا گھبرا کر گھر بیٹھ جاتے ہیں، جو ہمّت ہار کر نیکی کی دعوت کے عظیمُ الشّان مدنی کام سے اپنے آپ کو ثواب سے محروم کر لیتے ہیں، ایسوں کی ہمّت بندھانے کے لیے کیسا پیارا اندازِ فاروقی ہے کہ دِین کی راہ میں آنے والی تکالیف سے گھبرانے کے بجائے ان کا مقابلہ کیا جائے۔

اِس پُرفتن دور میں اگرچہ کیسی ہی مشکلات و پریشانیاں آجائیں لیکن شاید ایسی نہیں ہوں گی جیسی ہمارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے برداشت کی ہوں گی، اُن مصائب و تکالیف کا تصور ہی لرزا دینے کے لیے کافی ہے، آیئے! ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ چاہے کیسا ہی مشکل وقت آجائے، ہم دینِ اسلام کا دامن ہرگز نہیں چھوڑیں گے، نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے عظیم مقصد کو دُنیا بھر میں پہنچانے کے لیے اپنی جان کا نذرانہ بھی پیش کرنا پڑا تو پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

مساجد کو آباد کرنے کے لیے "نیکی کی دعوت" دینا اور بُرائی سے منع کرنا بہت ضروری ہے، اِس کے لیے ہمیں حوصلہ بُلند رکھنا ہو گا اور پہلے سے یہ ذہن بنائے رکھنا ہو گا کہ دِین کی راہ میں **تکالیف** آتی ہیں، مجھے اِس سے گھبرا کر پیچھے نہیں ہٹنا۔ زور سے کہیے! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اگرچہ جان جائے خدمتِ سُنّت نہ چھوڑوں گا

شہا! کرتے رہیں مشکل کُشائی یارسول اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۵۰)

دنیا چھوڑ سکتا ہوں پر اِیمان نہیں

اَمیرُالْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب اِسلام لائے تو نہ صِرف اپنے گھر والوں بلکہ پُورے خاندان(Family) کی شدید مُخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کو مارا پیٹا گیا یہاں تک کہ آپ کا چچا حَکَم بن اَبی الْعاص تو اِس قَدر ناراض ہوا کہ آپ کو پکڑ کر ایک رَسّی سے باندھ کر کہنے لگا: تُم نے اپنے باپ دادا کا دِین چھوڑ کر دُوسرا مَذہب اِختیار کر لیا ہے، جب تک تُم نئے مَذہب کو نہیں چھوڑو گے ہَم تمہیں نہیں چھوڑیں گے، اِسی طرح باندھ کر رکھیں گے۔ یہ سُن کر حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: خُدائے ذُوالْجَلال کی قسم! میں اسلام کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا، نہ کبھی اس دولت سے دَسْت بَردار ہو سکتا ہوں۔ حَکَم بن اَبی العاص نے جب آپ کا یہ جذبہ دیکھا تو مجبور ہو کر آپ کو قید سے آزاد کر دیا۔

(تاریخ مدینۃ دمشق، عثمان بن عفان، ۲۶/۳۹)

اگرچہ لاکھ دشمن دھمکیاں دے جان لینے کی کسی سے کیوں ڈرے تیرا فدائی یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۵۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اِیمان لانے کے بعد حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر آپ کے اَہلِ خانہ نے کس قَدر ظُلم و سِتم ڈھائے مگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُنہیں بَرداشت کرتے ہوئے ثابِت قَدم رہے۔ اِس واقِعے سے ایسے اَفراد کو ہِمّت و حَوصلے سے کام لینا چاہیے کہ جو اِسلامی تَعلیمات سے مُتأثر ہو کر دائرۂ اِسلام میں تو داخل ہو گئے، مگر اُن کے اَہلِ خانہ پر ابھی تک اِسلام کی

حقّانِیَّت واضح نہیں ہوئی، تو وہ اُن پر ظُلم وزِیادتی کرتے ہیں، طرح طرح سے سَتاتے ہیں تاکہ کسی طرح مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ دینِ اِسلام سے پھر کر مُرتدّ ہوجائیں۔ مگر یاد رکھئے! ہر حالت میں اِیمان کی حِفاظت اِنتہائی ضَروری ہے، چاہے کیسی ہی آفت آن پڑے دولتِ ایمان ہاتھ سے نہیں جانی چاہیے بلکہ ایمان پر استقامت کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کرتے رہنا چاہئے۔

اِیمان پر خاتمے کے لیے "**شجرۂ قادِریہ، رضویہ، عطاریہ**" میں ایک بہت ہی پیارا وظیفہ بھی ہے، جو کوئی **صبح و شام 3،3 مرتبہ** اس کو پڑھ لیا کرے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پڑھنے والے کا **خاتمہ اِیمان** پر ہو۔ وہ پیارا وظیفہ **شجرہ شریف** کے صفحہ نمبر 15 پر موجود ہے۔

سیرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ میں ان اسلامی بھائیوں کے لئے سیکھنے کا مدنی پھول ہے جنہیں گھر والوں یا دیگر رشتے داروں کی طرف سے سنّتوں کی خدمت کرنے کے سبب طرح طرح سے ستایا جاتا ہے تو وہ ہمت ہار کر مدنی ماحول کی برکتوں سے اپنے آپ کو محروم کر لیتے ہیں، انہیں چاہئے کہ وہ اس طرح کی رکاوٹوں کے سبب ہرگز دل برداشتہ نہ ہوں بلکہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلام اور بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین خُصوصاً شہدائے کربلا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اجمعین پر آنے والے مصائب و آلام اور ان پر ان کی ثابت قدمی کو پیشِ نظر رکھیں، سُنّتوں کی خدمت کے سلسلے کو جاری رکھیں اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے ساتھ مضبوطی کے ساتھ جُڑے رہیں کیونکہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنا بھی **اِیمان پر استقامت** پانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

اللہ کریم ہمیں ایمان پر استقامت، دعوتِ اسلامی اور امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی سچی پکی غلامی نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ آیئے! بارگاہِ الٰہی میں سلامتیِ ایمان کی دعا کرتے ہیں:

اِیماں پہ ربِّ رحمت دیدے تُو استقامت دیتا ہوں واسطہ میں تجھ کو ترے نبی کا

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کی پاکیزہ سیرت کا ایک روشن پہلو یہ بھی تھا کہ آپ ساری ساری رات ربِّ کائنات کی بارگاہ میں سجدہ و قیام کی حالت میں گزار دیا کرتے، آخرت سے ڈرتے اور اپنے ربِّ کریم کی رحمت کی آس لگائے رکھتے تھے۔ دن کے اوقات سخاوت وروزہ کی حالت میں گزرتے توراتیں بارگاہِ خداوندی میں سجدہ و قیام میں کٹ جاتی تھیں ۔ آیئے! آپ کے شوقِ عبادت وذوقِ تلاوت پر مشتمل 4 واقعات سنئے اور نصیحت کے مدنی پھول چنئے، چنانچہ

عثمانِ غنی کا شوقِ عبادت وتلاوت

(1) حضرت سیِّدُنا زبیر بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ ہمیشہ روزہ رکھتے اورابتدائی رات میں کچھ آرام کرکے پھر ساری رات عبادت میں بسر کرتے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ،کتاب صلاۃ التطوع۔۔۔الخ،باب من کان یامر...الخ،ج ۲،ص ۱۷۳، حدیث:٦)

(2) حضرت سیِّدُنا مسروق رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ اَشْتَر (یعنی حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شہید کرنے والے) سے ملے تو پوچھا: ”کیا تُو نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کیا ہے؟“ اس نے کہا: ”ہاں۔“ تو آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اللہ پاک کی قسم! تُو نے روزہ دار اور عبادت گزار شخص کو شہید کیا ہے۔ (معجم کبیر، ۸۱/۱، حدیث:۱۱۴)

(3) جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کیا گیا تو آپ کی زوجہ نے

قاتلوں سے فرمایا: ''تم نے اس شخص کو شہید کیا، جو ساری رات عبادت کرتا اور ایک رکعت میں قرآنِ کریم ختم کرتا ہے۔(الزھد للامام احمد، زھد عثمان بن عفان، ص ۱۵۳، حدیث: ۶۷۳)

(4) حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمن تیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''مجھے ایک بار مقامِ ابراہیم پر رات ہو گئی۔ میں عشاء کی نماز ادا کرکے مقامِ ابراہیم پر پہنچا یہاں تک کہ میں اس میں کھڑا ہوا تو اتنے میں ایک شخص نے میرے کندھوں (Shoulders) کے درمیان ہاتھ رکھا۔ میں نے دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ کچھ دیر بعد آپ نے سورۂ فاتحہ سے قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ پورا قرآنِ کریم ختم کرلیا۔''(الزھد لابن المبارک، باب فضل ذکر اللہ، ص ۴۵۲، حدیث: ۱۲۷۶ ملخصاً)

نبی نے تیرے بدلے ''بیعتِ رضواں'' میں کی بیعت کہا قرآن نے دستِ نبی کو دستِ یزدانی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۸۴)

مختصر وضاحت: یعنی امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بیعتِ رضوان میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بدلے بیعت کی۔ قرآن نے نبیِّ اکرم، شفیعِ امم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دستِ مبارک کو ربِّ کریم کا دستِ مبارک قرار دیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے تو سہی! وہ صحابیِ رسول جنہیں اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیوں کا یکے بعد دیگر شوہر بننے کی سعادت ملی، جن کو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ حقِّ ترجمان سے جنت کی خوشخبری سنائی، ان کی عبادت و ریاضت

سے محبت اور تلاوتِ قرآن سے عشق کا یہ عالم ہے کہ شب و روز عبادت و ریاضت اور تلاوتِ قرآن کرتے کرتے بسر ہوتے تھے۔ دوسری جانب ہم جیسوں کا حال ہے، جن کا اکثر وقت فضولیات میں برباد ہو جاتا ہے، ہمارے شب و روز غفلتوں کی نذر ہو رہے ہیں، ہمارے پاس نہ تو عبادت کے لئے وقت ہے اور نہ ہی تلاوتِ قرآن کے لئے، ہاں! دنیاوی معاملات کے لئے ہمارے پاس وقت ہی وقت ہے، ہمارے گھنٹوں اخبارات کا مطالعہ کرنے اور خبریں (News) دیکھنے، سننے / پڑھنے میں گزر جاتے ہیں، رات دیر تک ہوٹلوں اور چوراہوں پر بیٹھنا نہ جانے کتنوں کا معمول بن چکا ہے، اللہ پاک کی پناہ اب تو جگہ جگہ ایسے کئی "چائے کیفے" ملیں گے کہ جہاں بالخصوص نوجوان رات کو دیر تک بیٹھ کر گپ شپ لگاتے ہیں، تاش، لُڈو اور ویڈیو گیمز کھیل کر اپنا قیمتی وقت برباد کرتے ہیں بلکہ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ عین نمازِ فجر کے وقت غفلت کی نیند سو جاتے ہوں گے۔ بعض نادان موبائل و انٹرنیٹ استعمال کرنے میں اس قدر مگن ہو جاتے ہیں کہ وقت کا پتا ہی نہیں چل پاتا، کام کاج کی چھٹی کرنا تو کُجا چند منٹوں کی تاخیر سے جانا بھی گوارا نہیں کرتے مگر آہ! فرائض و واجبات کی ادائیگی، نفل عبادات کی بجا آوری، نمازِ باجماعت کی حاضری اور تلاوتِ قرآن کرنے کے حوالے سے اِنتہائی غفلت و سُستی کا دَور دورہ ہے۔ آیئے! اپنے اندر عبادت و تلاوت کا ذوق و شوق بیدار کرنے کے لئے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اور عبادات و تلاوت کرنے کی عادت بنایئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اے انسان! تُو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ غنا سے بھر دُوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا اور اگر تُو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے دونوں ہاتھ مصروفیات سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند نہیں کروں گا۔

(ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، ۳۰-باب، ۲۱۱/۴، حدیث: ۲۴۷۴)

(2)ارشاد فرمایا: "بے شک لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں۔" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی، یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: **قرآن پڑھنے والے کہ یہی لوگ اللہ والے اور خواص (خاص لوگوں) میں شامل ہیں۔** (ابنِ ماجه، کتاب السنة، باب فی فضل من تعلم القرآن وعلمه، ۱/۱۴۰، رقم: ۲۱۵)

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت　رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا عشقِ رسول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عشقِ رسول ایک ایسا خزانہ ہے کہ جسے یہ خزانہ عطا ہوجاتا ہے اس کے تو وارے ہی نیارے ہوجاتے ہیں، اگر ہم حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ طیّبہ کا مطالعہ کریں تو ہم پر یہ حقیقت واضح ہوجائے گی کہ رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جاں نثار صحابی امیرُالْمُؤمِنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بھی یہ خزانہ عطا ہوا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک سچے عاشقِ رسول بلکہ عشقِ مصطفٰے اعلیٰ درجے پر پہنچ چکے تھے۔ گویا عشقِ رسول میں جینا اور مرنا ہی آپ کا مقصدِ حیات بن گیا تھا۔ عشقِ رسول کی چاشنی آپ کی رَگ و جاں میں اس قدر سرایت کرچکی تھی کہ محبوب آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑھ کر آپ کو کچھ بھی عزیز نہ تھا، الغرض آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پُوری زندگی عشقِ رسول کے مشکبار پھولوں سے سجی ہوئی ہے۔

آئیے! امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ رسول پر مبنی ایک ایمان افروز واقعہ سنئے اور جھومئے، چنانچہ

اپنے آقا سے پہلے طواف نہیں کروں گا!

جب نبیِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مشورے پر حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو صلحِ حُدَیْبِیَہ کا پیغام (Message) دے کر مکۂ مکرمہ میں قریش کی طرف روانہ فرمایا تو کئی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس بات پر رشک کر رہے تھے کہ حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مکہ مکرمہ جانے کا شرف حاصل ہُوا ہے، اب وہ بیتُ اللہ شریف کی زیارت اور طوافِ کعبہ کریں گے، جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اپنے اس رشک بھرے جذبات کا اظہار بارگاہِ رسالت میں کیا تو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مجھے یقین ہے جب تک ہم محصُور ہیں، عثمان کعبے کا طواف نہیں کریں گے، صحابۂ کرام نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ انہیں اس حوالے سے کوئی رکاوٹ درپیش نہیں، پھر عثمانِ غنی کو طوافِ کعبہ سے کون سی چیز روک رکھے گی؟ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی اس الجھن کو دور کرنے کیلئے ارشاد فرمایا مجھے یقین ہے کہ وہ ہمارے بغیر خانہ کعبہ کا طواف نہیں کریں گے۔

جب حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ واپس آئے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ سے پوچھا: اے ابو عَبدُاللہ طوافِ کعبہ کرنے کے بعد آپ اطمینان محسوس کر رہے ہوں گے؟ حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: آپ حضرات نے میرے بارے میں غلط اندازہ لگایا، پھر آپ نے جو کلمات ارشاد فرمائے، وہ ہم جیسے محبتِ رسول کا دعوی کرنے والوں کے لئے کئی مدنی پُھول اپنے اندر لئے ہوئے ہیں، فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے، اگر مکّۂ مکرمہ میں میرا قیام سال بھر بھی ہوتا تو میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بغیر طواف نہ کرتا جبکہ قریش نے میرے لئے طوافِ کعبہ کے لیے کسی قسم کی کوئی رُکاوٹ کھڑی نہیں کی تھی۔(دلائل النبوۃ

للبیهقی، باب ارسال النبی۔۔۔الخ، ۴/۱۳۴-۱۳۳ ملتقطاً)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لئے ۔۔۔ مِرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمتِ عالَم
یہی تو ایک سہارا ہے زندگی کے لئے ۔۔۔ تمہاری یاد کو کیسے نہ زندگی سمجھوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کیسے سچے عاشق تھے۔ جن کی ہر ہر ادا سے عشقِ رسول کا ظہور ہوتا تھا۔ مگر آہ! آج کا مسلمان بھی عشقِ رسول کا دعویٰ تو کرتا ہے، مگر رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خُوش کرنے والے کام کرتے ہوئے شرم محسوس کرتا ہے، نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''**جُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ** یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک **نماز** میں ہے۔''(معجم کبیر، زیادہ بن علاقۃ عن المغیرۃ، ۲۰/۴۲۰، حدیث: ۱۰۱۲) ذرا سوچئے! وہ کیسا عاشقِ رسول ہے جو نماز سے جی چُرا کر، نماز جان بُوجھ کر قضا کرکے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ مبارک کے لئے تکلیف کا سبب بنتا ہے۔ یہ کون سی مَحَبَّت اور کیسا عشق ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ماہِ رمضان کے روزوں کی تاکید فرمائیں، مگر خُود کو عاشقانِ رسول میں شمار کرنے والے اِس حکم سے منہ موڑ کر ناراضیِ مُصْطَفٰے کا سبب بنیں، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں: ''مُونچھیں خُوب پست (یعنی چھوٹی) کرو اور داڑھیوں کو مُعافی دو (یعنی بڑھاؤ)''(شرح معانی الآثار للطحاوی، کتاب الکراهۃ، باب حلق الشارب، حدیث: ۶۴۲۲، ج ۴، ص ۲۸) مگر عشقِ رسول کے دعوے دار اور فیشن کے پرستار، دُشمنانِ سرکار جیسا چہرہ بنائیں، کیا یہی عشقِ رسول ہے؟ یقیناً نہیں اور ہرگز نہیں۔

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
عالموں پر ہنسیں، پھبتیاں بھی کسیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
جو کہ گانے سُنیں، فلم بینی کریں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
کھائیں رزق حرام ، ایسے ہیں بد لگام اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
داڑھیاں جو منڈائیں کریں غیبتیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۵۰،۶۴۹)

اے عاشقانِ رسول! نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر نثار ہو جایئے، سنتوں سے محبت کیجئے، فیشن سے منہ موڑیئے، مَدَنی قافلوں کے مسافر اور مدنی انعامات کے عامل بن جایئے، اپنا چہرہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عاشقوں والا بنالیجئے یعنی اپنے چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی سجالیجئے، فیشن والے بالوں کے بجائے سُنّت کے مطابق زُلفیں رکھ لیجئے اور ننگے سر گُھومنے کے بجائے عمامے شریف کا تاج سجالیجئے۔ بس اپنے ظاہر و باطن پر مَدَنی رنگ چڑھالیجئے۔ اے کاش! ہمارا اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، کھانا پینا، سونا جاگنا، لینا دینا، جینا مرنا میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں کے مُطابق ہو جائے۔

فنا اتنا تو ہو جاؤں میں تیری ذاتِ عالی میں
جو مجھ کو دیکھ لے اُس کو ترا دیدار ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مسجد درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیشن سے پیچھا چھڑانے، عشقِ رسول کا جام پینے اور سنتوں سے محبت کا جذبہ

بڑھانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے کچھ نہ کچھ وقت ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں دینے کی کوشش کریں۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے تو روزانہ کم از کم 2 گھنٹے مدنی کاموں کے لیے دینے کی ترغیب اِرشاد فرمائی گئی ہے، یقیناً جو جتنا زِیادہ وقت دے گا، اُس کے لیے ثواب کمانے کے مواقع بھی اُسی قدر زِیادہ ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

یاد رہے! ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مسجد درس"** بھی ہے۔ ☆**"مسجد درس"** سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆**"مسجد درس"** سے انفرادی کوشش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ☆**"مسجد درس"** سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆**"مسجد درس"** کی برکت سے بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے۔ بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کی تو کیا ہی بات ہے چنانچہ

منقول ہے کہ اللہ کریم نے حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَولِیاء، ۶/۵، حدیث: ۷۶۲۲) بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سُنَّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سُننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اَندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہو گا۔ آیئے! بطورِ ترغیب **"مسجد درس"** کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

بغض و عناد نکل گیا

تحصیل بھلوال (پنجاب، پاکستان) کے مقیم ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے بد مذہبیت کی تاریک وادیوں میں بھٹک رہے تھے، بد مذہبوں کی صحبت کی نحوست کا رنگ

اس قدر غالب تھا کہ دعوتِ اسلامی کے نام سے بھی چِڑتے تھے،ان کے شب وروز اسی بغض و عناد میں بسر ہو رہے تھے۔ایک روز وہ اپنے محلے کی مسجد میں نمازِ مغرب کی ادائیگی کے لئے گئے، نماز کے بعد مسجد میں **مدنی درس** (درسِ فیضانِ سُنّت) ہو رہا تھا،ان کی خوش قسمتی کہ وہ **مدنی درس** میں شریک ہو گئے۔ اس کے بعد انہوں نے اس اسلامی بھائی سے جارِحانہ (لڑائی جھگڑے کے) انداز میں بحث مباحثہ شروع کر دیا مگر وہ اسلامی بھائی بڑے پیارے انداز میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بر کتیں بتانے کے ساتھ ساتھ سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کا ذہن بھی دیتے رہے،اللہ کریم کے فضل و کرم سے وہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہو گئے، سُنّتوں بھرے اجتماع میں مبلغِ دعوتِ اسلامی کا بیان پھر ذِکْرُ اللہ اور آخر میں رقت انگیز دعا نے توان کے دل کی دنیا ہی بدل دی۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! انہوں نے سچے دل سے توبہ کی اور سُنّتوں بھری زندگی بسر کرنے کیلئے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

مسجد مسجد گھر گھر پڑھ کر،اسلامی بھائی سناتا رہے ہے تجھ سے دعا ربِّ اکبر! مقبول ہو"فیضانِ سُنّت"

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پاکیزہ سیرت کا ایک لائقِ فخر پہلو یہ بھی تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مسلمانوں کو قرآنِ کریم کے ایک نسخے پر جمع کر کے اُمّتِ محبوب پر بہت بڑا احسان کیا، لہٰذا اسی سبب سے آپ کو **"جامعُ القرآن"** کا عظیمُ الشّان لقب عطا کیا گیا۔

عطا قرآں کو کرکے جَمْع کی اُمَّت کو آسانی تمہیں کو جامعِ قرآن کا حق نے دیا مَنْصَب

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس "المدینہ لائبریری"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن کی مَحَبَّت کو دل میں بسانے، تلاوت کا ذوق و شوق بڑھانے اور فیضانِ عثمانِ غنی سے فیضیاب ہونے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاپئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کر رہی ہے، انہی میں سے ایک شُعبہ بنام **"مجلس المدینہ لائبریری"** بھی ہے۔ اس مجلس کے تحت مدنی مراکز **فیضانِ مدینہ** (عینِ مسجد کے علاوہ کسی اور مقام) میں **"المدینہ لائبریری"** کے نام سے ایک اسلامی کتب خانہ قائم کیا جاتا ہے جس میں **مخصوص اوقات** میں مُطالعہ کے لئے خُوشگوار ماحول، آڈیو، ویڈیو بیانات و مدنی مذاکرے سُننے اور مدنی چینل دیکھنے کے لئے کمپیوٹرز (Computers) وغیرہ کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔

"المدینہ لائبریری" میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کے تحریر کردہ مختلف مَوضُوعات پر مُشتمِل کُتُب و رَسائل رکھے جاتے ہیں۔ اللہ کریم **"مجلس المدینہ لائبریری"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کا برکتوں والا مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے، اس مہینے کی 19 تاریخ کو صدرالافاضِل حضرت علامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیم الدین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یومِ عرس منایا جاتا ہے، آیئے! اسی مناسبت سے آپ کی سیرتِ مُبارکہ کی چند جھلکیاں ملاحظہ

کیجئے، چنانچہ

سیرتِ "صدرالافاضل" کی چند جھلکیاں

صدرالافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی وِلادتِ مُبارکہ 21 صَفرالمُظَفَّر ۱۳۰۰ھ بمطابق یکم جنوری 1883 بروز پیر شریف **"ہند"** کے شہر **"مراد آباد"** میں ہوئی، آپ کا نام **"محمد نعیم الدِّین"** رکھا گیا۔ آپ کے والدِ ماجد حضرت مولانا سید محمد معین الدین نُزہت اور جدِّ امجد (یعنی داداجان) حضرت مولانا سید امین الدین راسخ اپنے اپنے دور میں اردو اور فارسی کے استاذ مانے گئے۔

(تذکرہ صدرالافاضل، ص ۳-۲ ملخصاً)

۱۳۲۰ھ بمطابق 1902 عیسوی میں 20 سال (Twenty years) کی عمر میں آپ کی دستاربندی ہوئی۔ بالآخر 19 **ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرَام ۱۳۶۷ھ** کو اِس دُنیا سے رُخصت ہو گئے، جامعہ نعیمیہ (مراد آباد ہند) کی مسجد کے بائیں گوشے میں آپ کی آخری آرام گاہ ہے۔ (تذکرہ صدرالافاضل، ص ۲۲ تا ۲۴ ملخصاً)

وقتِ رُخصت کے حالات

خلیفہ صَدرُ الافاضِل حضرت مولانا مفتی سید غلام معینُ الدِّین نعیمی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا بیان ہے: گیارہ بجے کا وقت تھا، صَدرُ الافاضِل رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اپنے کمرے کے تینوں دروازے بند کرادیئے ۔کمرے میں میرے اور حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے سوا کوئی نہ تھا۔ تھوڑی دیر مجھ سے گفتگو فرمائی، اس کے بعد آپ خاموش ہو گئے۔ تقریباً ساڑھے گیارہ بجے فرمایا، پنکھا کھول دو، میں نے کھول دیا، پھر فرمایا: کم کردو، میں نے کم کر دیا، پھر فرمایا اور کم کردو، میں نے پھر کم کر دیا، کچھ وقفے کے بعد فرمایا اور کم کردو، اب میں نے پنکھے کا رُخ دِیوار کی طرف کر دیا، تاکہ دِیوار سے ٹکرا کر ہوا پہنچے کچھ وقفے کے بعد

فرمایا: بند کر دو۔ اس کے بعد فرمانے لگے: میرا بازو دباؤ۔ چُنانچہ میں چارپائی کی داہنی جانب بیٹھ کر بازو اور کمر دبانے لگا، دیکھا کہ زَبانِ اقدس سے کچھ فرمارہے ہیں اور چہرۂ اقدس پر بے حد پسینہ ہے۔ میں نے رومال سے چہرے کا پسینہ خشک کیا۔ آپ نے نظر مبارک اٹھا کر میری طرف ملاحَظہ فرمایا، پھر آواز سے کلمۂ پاک لَآاِلٰہَ اِلَّااللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ پڑھنا شروع کیا۔ آواز ہلکی ہوتی چلی گئی، ٹھیک بارہ بج کر 25 مِنَٹ پر مجھے پھیپھڑوں کی حَرَکت بند ہوتی معلوم ہوئی، خود ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قبلے کی جانب ہو کر اپنے ہاتھ پیر سیدھے کر لئے۔ یوں 19 ذُوالحجۃ الحرام ۱۳۶۷ھ کو کلمہ شریف پڑھتے ہوئے جانِ پاک، جانِ آفریں کے سِپرد ہوئی۔ (تذکرہ صدر الافاضل، ص 23)

آیئے! مکتبۃُ المدینہ کے رسالے **"تذکرۂ صدرُ الافاضل"** کی روشنی میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات کے بارے میں کچھ مدنی پھول سُنتے ہیں، چنانچہ

صَدرُ الاَفاضِل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دینی خدمات

☆صدرالافاضِل حضرت علامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے درسِ نظامی مکمل کرنے کے بعد پڑھانا شروع کیا اور کئی مشہور علما و مفتیانِ کرام کو خدمتِ دِین کے لئے تیار کیا۔ ☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فنِ طِب اور تصنیف و تالیف کے شعبے سے بھی وابستہ رہے۔ ☆20 سال کی عمر میں اپنے دورِ طالبِ علمی میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علمِ غیب کے ثبوت پر دلائل سے مزین ایک کتاب تحریر فرمائی۔ ☆آپ دارُالاِفتا سے بھی وابستہ رہے اور کئی استفتا (اِس۔تِف۔تا یعنی سوالات) کے جوابات تحریر فرمائے۔ ☆آپ کو فنِ اِفتا میں اس قدر کمال تھا کہ بغیر کتابوں کو دیکھے سوالوں کے جوابات تحریر فرماتے تھے۔ ☆آپ کا سب سے عظیم کارنامہ **"تفسیر خزائنُ العرفان"** ہے۔ (تذکرہ صدر الافاضل، ص۸ تا ۱۳ ملخصاً وملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سُنَّت کا جو آئنہ دار ہے　　بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسواک کرنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدَنی پھول" سے مِسْواک کے مَدَنی پھول سُنتے ہیں۔ پہلے دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے: (1) دو رکعت مِسواک کرکے پڑھنا بغیر مِسواک کی سَتّر (70) رَکعتوں سے اَفضل ہے۔ (الترغیب والترھیب، ۱/۱۰۲، حدیث: ۱۸) (2) مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور ربِّ کریم کی رِضا کا سبب ہے۔ (مسندِاحمد، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹) ☆ حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسْواک میں دس (10) خُوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مَضْبُوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافق ہے، فِرِشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے۔ (جمع الجوامع، ۵/

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

۲۴۹، حدیث:۱۴۸۶۷) ☆مسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔ ☆مسواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ☆مسواک ایک بالِشت سے زِیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ ☆اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سخت رَیشے دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان خَلا کا باعث بنتے ہیں۔ ☆مسواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نرم کر لیجئے۔ ☆مُناسِب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وَقْت تک کار آمد رہتے ہیں جب تک ان میں تَلخی باقی رہے۔ ☆دانتوں کی چَوڑائی میں مسواک کیجئے۔ ☆جب بھی مِسواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے۔ ☆ہر بار مسواک دھو لیجئے۔ ☆مسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو۔ ☆پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسْواک کیجئے۔ ☆مُٹھی بند ھ کر کے مسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ☆مسواک کے فضائل اور فوائد کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"مسواک شریف کے فضائل"** کا مطالعہ کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب آپس میں ملیں اور مُصافَحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی، ج۳ص۹۵ حدیث ۲۹۵۱)

کعبہ کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اِجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج ہم آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دکھیاری امت کی خیر خواہی سے متعلق بزرگانِ دین کے واقعات سنیں گے، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خیر خواہیِ امت کے کچھ واقعات بھی سنیں گے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذکرِ خیر بھی

---

[1] ...معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

سنیں گے، خیر خواہی کی تعریف بھی سنیں گے، اس سے متعلق احادیثِ طیبہ بھی سنیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سمیت دیگر بزرگوں کے خیر خواہی کے کچھ واقعات اور ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھول بھی سنیں گے۔ خیر خواہی کے دنیوی اور اخروی فوائد بھی سنیں گے۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ایک خاندان کی دادرسی

ایک رات حضرت سیدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مدینہ منورہ کا دورہ فرمارہے تھے کہ ایک خیمے پر نظر پڑی، جب قریب گئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کسی کے تکلیف میں مبتلا ہونے کی آواز آئی، اس خیمے کے باہر ایک شخص بیٹھا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سلام کے بعد اس سے حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ خلیفۂ وقت سے ہی ملنے آیا ہے البتہ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ خلیفۂ وقت اس کے سامنے کھڑے ہیں۔ بہر حال اس نے بتایا کہ اس کی زوجہ امید سے ہے اور بچے کی پیدائش کا وقت قریب ہے۔ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے گھر تشریف لائے اور اپنی زوجۂ محترمہ حضرت سیدتنا اُمّ کلثوم بنت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے فرمایا: کیا تم ثواب کمانا چاہتی ہو، اللہ پاک نے اسے خود تم تک پہنچایا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: حضور! کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک عورت کے بچے کی ولادت کا وقت قریب ہے اور اس کے پاس کوئی بھی نہیں ہے۔ عرض کیا: اگر آپ راضی ہیں تو میں چلتی ہوں۔ فرمایا: ٹھیک ہے تم ضروری سامان وغیرہ لے لو۔ جب وہاں پہنچے تو آپ نے اپنی زوجہ کو اندر بھیج دیا اور خود اس شخص کے پاس بیٹھ گئے۔ اس سے فرمایا: آگ جلاؤ۔ اس نے آگ جلائی تو آپ

نے ہانڈی اس کے اوپر رکھ دی۔ جب ہانڈی پک گئی تو دوسری طرف بچے کی ولادت بھی ہو گئی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زوجہ (Wife) نے اندر سے آواز دی: اے امیر المؤمنین! اپنے ساتھی کو بیٹے کی خوشخبری دے دیجئے۔ جیسے ہی اس شخص نے لفظ ''امیر المؤمنین'' سنا تو ڈر گیا اور عاجزی کے ساتھ تھوڑا سا پیچھے ہٹ کے بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: ''جیسے بیٹھے تھے ویسے ہی بیٹھے رہو۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ہانڈی اٹھا کر اپنی زوجہ کو دی اور فرمایا: خاتون کو پیٹ بھر کر کھلاؤ۔ پھر آپ نے اس شخص کو بھی کھانے کے لیے دیا اور فرمایا: کل صبح میرے پاس آنا میں تمہاری ضروریات کو پورا کر دوں گا۔ جب وہ شخص صبح آپ کے پاس آیا تو آپ نے اس کے بچے کا وظیفہ بھی جاری کیا اور اسے بھی مال وغیرہ عطا کیا۔ (التبصرة، المجلس التاسع والعشرون فی فضل۔۔۔ الخ، ج ۱، ص ۴۲۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! سَیِّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کس طرح حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمت کے ایک پریشان حال کی خیر خواھی فرمائی، اپنی نگرانی میں آگ روشن کروائی، اپنے ھاتھوں سے ھانڈی چڑھائی اور کھانے کی ترکیب بنائی، پھر خود ھی کھانا نکال کر اپنی زوجہ محترمہ کےذریعے اس عورت کیلئے بھیجا۔ یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں جن کے سائے سے شیطان بھاگتا ہے۔ (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۵۲۶/۲، حدیث: ۳۶۸۳) یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں جن کو حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ مُبارک سے جنّتی ہونے کی خوشخبری (Good News) دی ہے۔ (بُخاری، ۵۲۵/۲، حدیث ۳۶۷۹) یہ وہی فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں جن کے بارے میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ دعا فرمائی ہے کہ اے اللہ کریم! عُمر بن خطاب کے ذَرِیعے اِسلام کو عزّت عَطا فرما! (ابن ماجه، کتاب السنة، فضل عمر، ۷۷/۱، حدیث: ۱۰۵) یہ وہی فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں جو یتیموں بے سہارا لوگوں کی خیر خواہی کیلئے راتوں کو جاگ کر دورہ

فرمایا کرتے تھے۔یہ وہی فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں جن کی رائے کے مطابق قرآنِ کریم کی آیاتِ مُبارکہ نازل ہوئیں۔(تاریخ الخلفاء، ص ۹۶، الصواعق المحرقۃ، ص ۹۹) یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں جن کا فرمان ہے لَوْ مَاتَتْ شَاۃٌ عَلٰی شَطِّ الْفُرَاتِ ضَائِعَۃً لَظَنَنْتُ أَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی سَائِلِی عَنْھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اگر نہرِ فُرات کے کنارے بکری کا بچہ بھی پیاسا مر گیا تو میں ڈرتا ہوں کہ اللہ پاک مجھ سے اس کے بارے میں حساب نہ لے لے۔(حلیۃ الاولیاء، ۸۹/۱) سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اتنی بلند وبالا شان و شوکت کے باوجود حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت کے ساتھ خیرخواھی اور حاجت روائی فرمارھے ھیں۔لہٰذا اگر ھمارا کوئی مسلمان بھائی کسی تکلیف میں ھو یا کسی بھی معاملے میں اسے ھماری ضرورت ھو اور ھم اس کی پریشانی (Distress) دور کرنے کی قدرت بھی رکھتے ھوں تو ھمیں بھی حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت پر عمل کرتے ھوئے اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواھی کرنی چاھیے۔حضرتِ سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خیر خواہیِ امت کے مزید واقعات بھی ہم سُنیں گے لیکن اس سے پہلے آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مختصر تعارف سنئے، چُنانچہ

مختصر تعارف:

♣ آپ کی کُنیَت "اَبُو حَفْص"، لقب "فاروقِ اَعْظَم" اور نام "عمر" ہے۔♣ آپ کے اِسلام قَبول کرنے سے مُسلمانوں کو بے حَد خُوشی ہوئی اور اُن کو بہُت بڑا سہارا مل گیا، یہاں تک کہ حُضُور رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَمِ مُحتَرَم میں اِعْلانیہ نَماز اَدا فرمائی۔ ♣ آپ اِسلامی جنگوں میں مُجاہِدانہ شان کے ساتھ شامل ہوئے اور تمام مَنْصُوبہ بندیوں میں رسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وزیر و مُشیر کی حَیثیَّت سے وَفادار و رفیقِ کار رہے۔♣ آپ نے تَخْتِ خِلافت پر رَونق اَفروز رہ کر جانَشینیِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تمام تر ذِمّہ داریوں کو بہت ہی اچھے انداز سے سر اَنجام

دیا۔♣ آپ مُرادِرسول تھے (یعنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُعاؤں کی قبولیت کا نتیجہ تھے) ♣ آپ کا قلب انوارِالٰہی سے خوب روشن تھا۔♣ آپ بصیرت اور دانشمندی کے روشن چراغ تھے،♣ آپ کی جرأت و بہادری، عاجزی و سادگی، ہمت و مردانگی، حوصلہ واستقامت، دیانت و امانت، ذہانت وفَطانت اور صبر کی مثالیں آج بھی تاریخ کے اوراق میں نقش ہیں۔♣ آپ نے اپنی ایک ایک عادت کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھال رکھا تھا، اَلغرض! آپ گفتارو کردار کے حقیقی غازی تھے۔♣ بالآخر نمازِ فجر میں ایک بدبخت نے آپ پر خنجر (A Dagger) سے وار کیا اور آپ زَخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شَرفِ شَہادَت سے سَرفَراز ہوگئے۔ بَوَقْتِ وَفات آپ کی عُمر شریف 63 برس تھی۔♣ حضرتِ سَیِّدُنا صُہَیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ کی نَمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روضَۂ مُبارَکہ کے اندر حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پہلوئے اَنور میں مَدفُون ہوئے۔(الرّیاض النضرة فی مناقِب العَشرة، ۱/۴۱۸-۴۰۸-۲۸۵، ملخصاً، ملتقطا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر المؤمنین سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ اپنی رعایا کی ہر وقت خبر گیری فرماتے رہتے، صحرائے عرب کی سخت دھوپ اور رات کی تاریکی بھی رعایا کی خبر گیری سے آپ کو نہ روک سکی۔ آپ کی سیرتِ طیبہ کے بے شمار ایسے واقعات ہیں جن میں آپ نے اپنی رعایا کی خبر گیری کرتے ہوئے ان کے مختلف مسائل کو حل فرمایا۔ آیئے! اسی طرح کے کچھ واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

بھوکے بچوں والی خاتون کی دادرسی:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے خادم حضرت اسلم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ رات کے وقت مدینہ منورہ

کا دورہ فرمارہے تھے، ایک خاتون اپنے بچوں کے ساتھ اپنے گھر میں موجود تھی، جو رات کے وقت اپنے بچوں کو بہلانے کے لیے ہنڈیا میں پانی ڈال کر چولہے پر چڑھائے بیٹھی تھی، سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کی دادرسی فرمائی، اپنے کاندھوں پر کھانے کا سامان لے کر آئے، خود اپنے ہاتھوں سے پکا کر اس خاتون کے بچوں کو کھلایا، جب تک وہ بچے سو نہ گئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہیں رہے، بعد ازاں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تشریف لے آئے۔ (الکامل فی التاریخ، ۲/۴۵۳ ملخصاً)

اپاہج، نابینا، بوڑھی عورت کی مدد:

حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک بار رات کے وقت امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے گھر سے نکلے تو حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انہیں دیکھ لیا اور چپکے چپکے ان کا پیچھا کرنے لگے کہ دیکھوں امیر المؤمنین اس وقت کہاں جارہے ہیں؟ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک گھر میں داخل ہوگئے۔ کچھ دیر کے بعد باہر آئے اور پھر ایک اور گھر میں داخل ہوگئے۔ حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس گھر کو ذہن میں بٹھالیا اور صبح اس گھر میں گئے تو دیکھا کہ اس گھر میں ایک بوڑھی، اپاہج نابینا خاتون رہتی ہے۔ اس سے پوچھا: "مَا بَالُ ھٰذَا الرَّجُلِ یَاْتِیْكَ؟" یعنی یہ شخص تمہارے گھر میں کیوں آتا ہے؟ اس نے کہا: یہ شخص میرے پاس کافی عرصے سے آرہا ہے، (میں چونکہ معذور ہوں لہٰذا) یہ میرے گھریلو کام کاج کر دیتا ہے، میری تکالیف دور کر دیتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، عمر بن الخطاب، ۱/۸۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو امت کی خیر خواہی کا کیسا جذبہ تھا کہ مسلمانوں کے امیر، خَلِیْفَۃُ الْمُسْلِمِیْن ہونے کے باوجود لوگوں کے گھروں میں جاکر ان کے گھریلو کام تک کر دیا کرتے۔ یاد رکھئے!

کسی مسلمان کی تکلیف دُور کرنا اور مشکل وقت میں اس کی مدد کرنا بڑی سعادت کی بات ہے۔ اگر ہم اپنا یہ ذہن بنالیں کہ اپنے گھر والوں، رشتہ داروں، ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والوں، کام کاج کرنے والوں سمیت اپنے کسی بھی مسلمان بھائی کو خواہ اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں، کسی پریشانی میں مبتلا پائیں گے تو رضائے الٰہی اور امت کی خیر خواہی کیلئے اپنی استطاعت کے مطابق ان کی مدد کریں گے۔ اس کی برکت سے اجر وثواب کے ساتھ ساتھ اِنْ شَآءَ اللّٰہعَزَّ وَجَلَّ ایک پُرامن معاشرہ بنانے میں بھرپور معاونت ملے گی۔

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفےٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کہ سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: اَلدِّیْنُ نَصِیْحَۃٌ یعنی دین مسلمانوں کی خیر خواہی ہی ہے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الدین النصیحۃ، ص ۵۱، حدیث: ۱۹۶) فرماتے ہیں: ”دوسروں کا بھلا چاہنا“ اور ہر مسلمان کے ساتھ ”خیر خواہی“ کرنا، اس کے مفہوم میں بڑی وُسْعَت ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ ”ہر مسلمان کی خیر خواہی“ یہ ایک ایسا عملِ خیر ہے کہ اگر ہر مسلمان اس تعلیمِ نبوت کو حِرزِ جان بناکر اس پر عمل شروع کردے تو ایک دَم مسلمانوں کے بگڑے ہوئے معاشرے کی کایا پلٹ جائے اور ”مسلم معاشرہ“ آرام و راحت اور سکون و اطمینان کا ایک ایسا گہوارہ بن جائے کہ دنیا ہی میں بِہِشْت (جنت) کے سکون و اطمینان کا جلوہ نظر آنے لگے۔ ظاہر ہے کہ جب ہر مسلمان اپنی زندگی کا یہ نصب العین بنالے گا کہ میں ہر مسلمان کی خیر خواہی کروں گا تو ہر قسم کے مکرو فریب، نقصان و ضرر، ظلم و ستم، بُغْض و حسد، خِلاف و شِقاق، عِناد و نِفاق، بدخواہی و اِیذارَسانی تمام قبِیح (بُری) خصلتوں (Features) کا مسلمانوں کے گھروں سے جنازہ نکل جائے گا اور ہر مسلمان ہر ایک مسلمان کے لیے صلاح و فلاح اور نفع رَسانی و بھلائی کے سوا نہ کچھ کرسکے گا، نہ کچھ سوچ سکے گا، نہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کے ساتھ خیانت کرے گا، نہ چغلی، غیبت اور بہتان تراشی کا مرتکب ہوگا، نہ ظلم کے کسی پہلو کو بھی اپنے گوشۂ خیال میں آنے دے گا، نہ کسی کے بنتے ہوئے کام میں روڑا اَٹکائے گا بلکہ وہ سب کا بھلا چاہے گا اور سب کے ساتھ بھلائی کرے گا۔ جس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ بھی اس کی خیر خواہی اور بھلائی کریں گے اور وہ بھی ہر نُقصان سے محفوظ رہے گا

اور ہمیشہ اس کا بھلا ہوتا رہے گا۔(منتخب حدیثیں، ص ۲۳۱)

خیر خواہی کی تعریف:

حکیم الامّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خیر خواہی کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اصطلاح میں کسی کی خالص خیر خواہی کرنا جس میں بدخواہی کا شائبہ نہ ہو یا خُلوصِ دل سے کسی کا بھلا چاہنا نصیحت (یعنی خیر خواہی) ہے۔(مراۃ المناجیح،۶/۵۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لفظِ خیر خواہی اپنے مفہوم کے اعتبار سے عام ہے مثلاً مسلمانوں کے ساتھ نرمی و بھلائی سے پیش آنا، ان کی مالی مدد کرنا، ان کی پریشانی دُور کرنا، انہیں کپڑے پہنانا، انہیں کھانا کھلانا، انہیں آرام و سکون مہیا کرنا، ان کی ضروری خواہشات کو پورا کرنا، شرعی رہنمائی کرنا یا کروا دینا، بھٹکے ہوؤں کو راہِ راست پر لانا، الغرض کسی بھی طرح سے اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ خیر خواہی کرنا ثواب کا کام ہے۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم **"یا شیخ اپنی اپنی دیکھ"** کے تحت صرف اپنے معاملات سُلجھانے کی فکر میں رہتے ہیں۔☆ ہمارے آس پاس کتنے مسلمان پریشان حال ہیں ہمیں اس کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔☆ وہ لوگ جن سے ہمارا روزانہ واسطہ ہے ان میں سے کتنے خوش دلی سے اور کتنے پریشان چہروں سے ہمیں ملتے ہیں ہم اس کی کوئی فکر نہیں کرتے۔ ☆ ہمارے جاننے والوں میں سے کتنے قرضوں میں جکڑے ہوئے ہیں بلکہ خاندان میں ہمارے کتنے رشتہ دار غربت و افلاس کی چکی میں پِس رہے ہیں ہمیں اس کی کوئی خبر نہیں۔☆ ہمارے پڑوسیوں کو دو وقت کا کھانا بھی نصیب ہوتا ہے یا نہیں ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں، ☆ پہننے کے لئے مناسب کپڑے بھی میسر آتے ہیں یا نہیں ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔☆ کتنے بیماروں کی راتوں کی نیند اور دن کا سکون پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے برباد ہو رہا ہے اس طرف ہماری توجہ ہی نہیں ہوتی۔ یاد رکھئے! ایک اچھا مسلمان وہی ہوتا ہے جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرے۔ آیئے! اپنے اندر پیارے آقا صَلَّی

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمَّت کی خیر خواہی کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے (3) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں، چنانچہ

خیرخواھی کے فضائل

- ♣ ارشاد فرمایا: لوگوں کیلئے بھی وہی پسند کرو، جو اپنے لیے کرتے ہو اور جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو اسے دوسروں کے لیے بھی ناپسند کرو، جب تم بولو تو اچھی بات کرو یا خاموش رہو۔(مسند احمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل، ۲۶۶/۸، حدیث: ۲۲۱۹۳)
- ♣ ارشاد فرمایا: مؤمن اس وقت تک اپنے دین میں رہتا ہے جب تک اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی چاہتا ہے اور جب اس کی خیر خواہی سے الگ ہو جاتا ہے تو اس سے توفیق کی نعمت چھین لی جاتی ہے۔(فردوس الاخبار للدیلمی، باب اللام الف، ۴۲۹/۲، حدیث: ۷۷۲۲)
- ♣ ارشاد فرمایا: دین مسلمانوں کی خیر خواہی ہی ہے، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کس کے لیے؟ ارشاد فرمایا: اللہ کے لئے، اس کی کتاب کے لئے، اس کے رسول کے لئے، مسلمانوں کے اماموں اور عوام کے لئے۔(مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الدین النصیحۃ، ص ۵۱، حدیث: ۱۹۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آخری حدیثِ پاک کے تحت حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ۞اللہ کے لیے نصیحت یہ ہے کہ ☆اللہ پاک کی ذات و صفات کے متعلق خالص اسلامی عقیدہ رکھنا، ☆خلوصِ دل سے اس کی عبادت کرنا، ☆اس کے محبوبوں سے محبت، ☆دشمنوں سے عداوت رکھنا، ☆اس کے متعلق اپنے عقیدے خالص رکھنا۔ ۞کتابُ اللہ یعنی قرآنِ مجید کی نصیحت یہ ہے کہ ☆اس کے کتابُ اللہ ہونے پر ایمان رکھنا، ☆اس کی تلاوت کرنا،

☆اس میں بقدرِ طاقت غور(Ponder) کرنا،☆اس پر صحیح عمل کرنا۔۞**اللہ کے رسول یعنی** حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نصیحت یہ ہے کہ ☆انہیں تمام نبیوں کا سردار ماننا۔☆ان کی تمام صفات کا اِعْتراف کرنا☆جان و مال و اَولاد سے زیادہ انہیں پیارا رکھنا☆ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا۔☆ان کا ذکر بلند کرنا۔۞**اماموں سے** مراد یا تو اسلامی بادشاہ اسلامی حکام ہیں یا علماءِ دین مجتہدینِ کاملین اولیاء و اصولیین ہیں۔ان کی نصیحت یہ ہے کہ ☆ان کے ہر جائز حکم کی بقدرِ طاقت تعمیل کرنا،☆لوگوں کو ان کی اطاعتِ جائزہ کی طرف رغبت دینا،☆آئمہ مجتہدین کی تقلید کرنا،☆ان کے ساتھ اچھا گمان رکھنا، ☆علماء کا ادب کرنا۔۞**عام مسلمانوں کی** نصیحت (یعنی خیر خواہی) یہ ہے کہ ☆بقدرِ طاقت ان کی خدمت کرنا،☆ان سے دینی و دنیاوی مصیبتیں دور کرنا،☆ان سے محبت کرنا،☆ان میں عِلْمِ دین پھیلانا،☆نیک اعمال کی رغبت دینا،☆جو چیز اپنے لیے پسند نہ کرے ان کے لیے پسند نہ کرنا۔(مرآۃ المناجیح،۶/۵۵۷،ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے کے بڑے فضائل ہیں،یہی وجہ ہے کہ ہمارے بُزرگوں کے دلوں میں اُمّت کی خیر خواہی اور غمخواری کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا،وہ مُقدَّس ہستیاں لوگوں کی خیر خواہی کرتے اور اپنے دلوں کو راحت(Comfort) پہنچاتے تھے۔

ایک شرابی کو سیِّدُنا فاروقِ اعظم کی نصیحت

چنانچہ امیر المومنین سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک مرتبہ ملک شام کے ایک بہادر شخص کو تلاش کیا لیکن وہ نہ ملا، آپ کو بتایا گیا کہ وہ شخص شراب کا عادی ہو گیا ہے۔ آپ نے اپنے کاتب سے فرمایا لکھو: عمر بن خطاب کی طرف سے فلاں کے نام! تم پر سلامتی نازل ہو، میں تمہارے متعلق اللہ پاک کا شکر گزار ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو گناہوں کو بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت سزا دینے والا، بڑے انعام والا ہے،اس کے سوا کوئی معبود نہیں،اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر آپ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کے حق میں دعا کی کہ اللہ پاک اسے بیماری سے شفاعطا فرمادے، اس کے دل کو پھیر دے، اس کو توبہ کی توفیق دے دے۔ جب قاصد وہ مکتوب لے کر اس کے پاس پہنچا، اس شخص نے مکتوب پڑھا تو کہنے لگا: میرا رب گناہوں کو بخشنے والا ہے، یقیناً اللہ پاک نے میری مغفرت کا مجھ سے وعدہ فرمالیا ہے اور وہی توبہ کو قبول کرنے والا، اس کی پکڑ بڑی سخت ہے، اللہ پاک نے مجھے اپنے عذاب سے ڈرایا ہے، وہ بڑے انعام والا ہے اور اس کا اِنعام خیرِ کثیر ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ وہ بار بار یہی کہتا رہا یہاں تک کہ زاروقطار رونے لگا۔ پھر اس نے شراب نوشی سے سچی پکی توبہ کی اور اسے بالکل ترک کر دیا۔ جب سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ خبر ملی تو آپ نے فرمایا: تم لوگ بھی اسی طرح کیا کرو، جب تم دیکھو کہ تمہارا کوئی بھائی پھسل گیا ہے تو اسے سیدھے راستے پر لانے کی کوشش کرو اور اس کی طرف خصوصی توجہ کرو، اس کے لیے دعا کرو کہ اللہ پاک اسے توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنا کرو۔ (حلیۃ الاولیاء، یزید بن الاصم، ۴/۱۰۲)

سخت گوئی کی مِٹ جائے خصلت　　نرم گوئی کی پڑ جائے عادت

واسطہ خلقِ محبوب کا ہے　　یا خدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے امیر المؤمنین سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم لوگوں کی دینی تربیت اور ان کی اصلاح کے بارے میں کیسی کوشش فرماتے۔ یقیناً سیّدُنا فاروقِ اعظم کی یہ مدنی تربیت سب کے لیے ایک مشعلِ راہ ہے، آپ خلیفۂ وقت اور بے پناہ مصروفیات کے باوجود اپنی مجلس میں آنے والے ایک ایک فرد کی غیر حاضری کو فوراً محسوس کر لیتے، پھر اسے نظر انداز نہیں کرتے بلکہ اس کے بارے میں دریافت فرماتے تاکہ اگر اس کے ساتھ کوئی مسئلہ (Problem) پیش آگیا ہو تو اسے حل کر کے حاجت روائی اور خیر خواہی کا ثواب حاصل کریں۔ بالفرض اگر وہ بیمار ہو گیا ہے تو اس کا علاج

کرائیں تاکہ وہ تندرست ہو جائے۔ کسی پریشانی میں مبتلا ہے تو اس کی پریشانی دور کریں۔ مگر آہ! آج ہماری حالت تو یہ ہے کہ ایک تعداد ہے جو غیر تو کیا اپنے سگے بھائیوں تک کی کوئی خیر خبر نہیں لیتے۔ ہمارے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے، آفس میں کام کرنے والے دوست احباب، آفس کے خادم وغیرہ میں سے کوئی غیر حاضر ہو جائے تو ہمیں معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وہ کہاں ہے اور کیوں نہیں آرہا؟ اور نہ ہی ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس کی کوئی خیریت معلوم کرلیں کہ کہیں اس بے چارے کے ساتھ کوئی آزمائشی معاملہ تو درپیش نہیں آگیا؟ کہیں وہ بیمار تو نہیں ہو گیا؟ کاش! ہم بھی سیرتِ فاروقی پر عمل کرنے والے بن جائیں، تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے والے بن جائیں۔ اگر ہمارے ساتھ رہنے والا، ساتھ کام کرنے والا، ساتھ نمازیں پڑھنے والا، نیکی کی دعوت دینے والا، مدنی دورے میں شرکت کرنے والا، درس و بیان سننے والا، مدنی مذاکرے کی پابندی کرنے والا، ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں جانے والا الغرض کوئی بھی اسلامی بھائی کسی دن نہ آسکے تو اس کے گھر جاکر یا کم از کم فون کرکے ہی اس کی خیریت تو دریافت کر ہی لیا کریں۔ آیئے اس بارے میں شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے معمولات سنتے ہیں۔

اَمیرِ اہلسنت اور خیر خواہی امت

شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی فرماتے رہتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو جب کسی کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی آزمائش میں مبتلا یا بیمار ہے تو اس کی عیادت کرتے ہیں، بیماروں کیلئے شفایابی اور پریشان حالوں کی پریشانی دور ہونے کی دعائیں کرتے ہیں، کسی اسلامی بھائی کا انتقال ہو جائے تو حتی المقدور فون (Phone) کرکے یا صوتی یا صوری پیغام کے ذریعے ان کے عزیز و اَقارب سے تعزیت فرماتے، مرحوم کے لئے بخشش و مغفرت کی دعا فرماتے اور

خیر خواہی فرماتے ہوئے اہلِ خانہ کو نیکی کی دعوت اور صبر کے فضائل پر مشتمل مدنی پھولوں سے نوازتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں مدنی انعامات کا جو تحفہ عطا فرمایا ہے اس میں بھی اس بات کی ترغیب دلائی ہے، چنانچہ مدنی انعام نمبر 53 میں ہے: کیا آپ نے اس ہفتے کم از کم ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سنت کے مطابق غمخواری کی؟ اور اس کو تحفہ (مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ یا پمفلٹ) پیش کرنے کے ساتھ ساتھ تعویذاتِ عطّاریہ کے استعمال کا مشورہ دیا؟

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ صرف خود ہی مسلمانوں کی خیر خواہی نہیں فرماتے، بلکہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے تربیت پانے والے بھی اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی کے جذبے سے سرشار ہوتے ہیں، جیسا کہ محبوبِ عطار، حاجی زم زم رضا عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بچّوں کی امّی کا کہنا ہے کہ مرحوم کو دُکھیاروں کی حاجت روائی اور مالی امداد کا بہت جذبہ تھا، خود تو غریب تھے مگر مُخَیّر اسلامی بھائیوں کے ذریعے ضَرورتمندوں کی مالی مشکِلات حل (Solve) فرما دیتے اور رِیا سے بچنے کیلئے اِسے چُھپانے کی بھی ترکیب فرماتے، مجھ سے بھی چھپاتے البتّہ کبھی کبھی باہَر سے معلوم ہو جاتا۔ (محبوب عطار کی 122 حکایات، ۱۲۳)

اسی طرح مرحوم نگرانِ شوریٰ، بلبلِ روضۂ رسول حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی امت کی خیر خواہی میں پیش پیش رہتے تھے۔ آپ کی سیرت کی خوشبوؤں سے لبریز دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "عطار کا پیارا" کے صفحہ نمبر 40 پر ہے: ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے استادِ محترم ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے مدرسۃ المدینہ بالغان میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے درست تلفظ و مخارج کے ساتھ قرآن کریم پڑھنا سیکھا ہے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں دیگر صفاتِ عظیمہ سے مُزَیّن تھے انہیں میں ایک یہ بھی تھی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دوسروں کی پریشانیوں اور دکھ درد کو اپنا درد سمجھتے تھے، دل میں کوئی پریشانی ہو اگر

ان کو بتادی جاتی تو وہ اپنا دکھ سمجھ کر اتنا پیارا مشورہ عنایت فرمایا کرتے کہ غمزدہ کو تسلّی ہو جاتی جبکہ خود کبھی کسی سے اپنی پریشانی بیان نہ کرتے اور ہر دم دامن صبر و شکر تھامے رکھتے۔(عطار کا پیارا، ص ۴۰)

زباں پر شِکوہ رنج و اَلَم لایا نہیں کرتے　　　نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

(عطار کا پیارا، ص ۴۰)

ایک رُکنِ شوریٰ کا بیان ہے کہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ میں شمولیت کے کچھ عرصے بعد میرے بچوں کی امّی کے گلے میں کچھ اس طرح کی تکلیف ہوئی کہ ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کر دیا۔ اس آزمائش کی وجہ سے میں کافی پریشان تھا۔ اس دوران مجھے سب سے زیادہ فون مرحوم نگرانِ شُوریٰ حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کیے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فون پر فرماتے: ”بھائی گھر میں سب کی طبیعت کیسی ہے؟ بچوں کی امّی کی طبیعت کیسی ہے؟ آپ مدنی کاموں کا جدول اپنے اعتبار سے بنائیے گا، پہلے گھر کو دیکھیے، آپریشن (Operation) کروایا یا نہیں کروایا؟، کیا رپورٹ آئی؟ کیسی طبیعت ہے؟ گھر والوں کا خیال رکھئے گا۔“ گفتگو کا اختتام یوں فرماتے: ”میرے لائق کوئی خدمت ہو تو ضرور ارشاد فرمائیے گا، کسی چیز کی ضرورت ہو تو ضرور یاد فرمائیے گا۔“ اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خوب دعاؤں سے نوازتے۔ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دل جوئی اور خیر خواہی کے یہ مُخلصانہ انداز آج بھی یاد آتے ہیں اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شفقتوں کی مہک آج بھی میرے دل و دماغ کو معطر کر دیتی ہے۔(عطار کا پیارا، ص ۱۴۲) آیئے! اپنے اور مسلمانوں کے لیے اللہ پاک سے دعا کرتے ہیں:

جو ہیں بیمار صحّت کے طالب　　　ان پہ فرما کرم ربِّ غالب
تجھ سے رَحم و کرم کی دُعا ہے　　　یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے
میری جان آفتوں سے چھڑانا　　　مُوذی اَمراض سے بھی بچانا

یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے تجھ کو صِدّیق کا واسطہ ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۳۶،۱۳۷)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی مذاکرہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! دعوت اسلامی کے مدنی ماحول اور اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَـرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت کی برکت سے کس طرح مسلمانوں کو اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کا جذبہ ملتا ہے۔ آپ بھی خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کا پیکر بننے، گناہوں سے نفرت کرنے، نیکی کی دعوت اور اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی و غمخواری کا جذبہ پانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"مدنی مذاکرہ"** ہے، اس مدنی کام کے بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں۔ چنانچہ ☚ **مدنی مذاکرے کی** برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ☚ **مدنی مذاکرے کی** برکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ☚ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے دِینی معلومات کے ساتھ اَخلاقی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ ☚ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی کا جذبہ نصیب ہوتا ہے۔ ☚ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے عاشقانِ رسول کی صحبت نصیب ہوتی ہے۔ آیئے! بَطورِ تَرغیب ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور **مدنی مذاکرے** میں شرکت کرنے کی نِیَّت کیجئے۔ چنانچہ

گناہوں سے توبہ کرلی

واہ کینٹ (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی دیگر نوجوانوں کی طرح متعدد اَخلاقی برائیوں میں مبتلا تھے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقْت برباد کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ ایک دن انہیں گھر میں مدنی

چینل چلنے کی برکت سے مدنی مذاکرہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدنی مذاکرہ دیکھنے کی برکت سے ان کو پچھلے گناہوں سے توبہ نصیب ہوئی اور وہ فرائض وواجبات کا عامِل بننے کے لئے کوشاں ہوئے، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی مُبارکہ سجالی۔ اللہ پاک کا مزید فضل وکرم یہ ہوا کہ ان کے والدین نے بخوشی ان کو دعوت اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے **"وقفِ مدینہ"** کر دیا۔

گر سنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دے گا سکھا مدنی ماحول
تمہیں لطف آجائے گا زندگی کا قریب آکے دیکھو ذرا مدنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مقروض کی امداد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم اُمَّت کی خیر خواہی کے بارے میں بُزرگانِ دین کے واقعات سُن رہے تھے۔ ہمارے بزرگانِ دین خیر خواہِ امت کے لیے ہر وقت تیار رہتے، اور خیر خواہی کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی پاکیزہ سیرتوں اور عمدہ حسنِ اخلاق کی خوشبوئیں آج بھی ماحول کو معطر کر رہی ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا بہاءُالدین زکریاملتانی سہروردی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اُمتِ مُسلمہ کے عظیم خیر خواہوں میں سے ایک ہیں۔ جود وسخاوت، مہر ومحبت اور مہربانی وشفقت میں آپ اپنی مثال آپ تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خزانے کا منہ غریبوں اور مستحق افراد کے لیے ہر وقت کھلا رہتا۔ محتاج ومسکین آتے اور آپ کے دربار سے مالامال ہو کر جاتے۔ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے کمرے میں مصروفِ عبادت تھے۔ چند درویش بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک آپ اپنے مُصَلّے سے اُٹھے اور رقم کی ایک تھیلی ہاتھ میں لیے باہر نکل گئے۔ درویش بھی حیرانی کے عالَم میں آپ کے ساتھ ہو لیے، باہر آکر دیکھا کہ چند آدمی ایک غَریبُ الحال شخص کو اپنے قرض کی وصولی کے لئے

تنگ (Disturb) کر رہے ہیں اور اس شخص کے پاس ایک کوڑی بھی نہیں تھی۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قرض خواہوں کو بُلا کر فرمایا: یہ تھیلی لے لو اور جس قدر اس شخص سے لینے ہیں نکال لو۔ ایک قرض خواہ نے اپنے قرض سے کچھ روپے زیادہ لینے چاہے۔ فوراً اس کا ہاتھ خشک ہو گیا۔ چِلّا کر بولا: حضور! معاف فرمایئے، میں زیادہ لینے سے توبہ کرتا ہوں۔ فوراً اس کا ہاتھ ٹھیک ہو گیا۔ مفلوکُ الحال مقروض آپ کو دعائیں دینے لگا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ درویشوں کے ہمراہ واپس تشریف لے آئے اور فرمایا: اللہ پاک نے مجھے اس شخص کی مدد کے لئے بھیجا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ! اس کا مطلب پورا ہو گیا۔ (فیضان بہاء الدین زکریا ملتانی، ۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بزرگانِ دین مسلمانوں کی خیر خواہی کرکے ان کی مشکلات کو دور کرتے۔ اپنے پلے سے خرچ کر کے ان کے قرض اترواتے اور ان کی خوشیوں کے اسباب پیدا کرتے۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہماری حالت یہ ہے کہ ☆ہم اپنا کام کروانے کے لئے کبھی سگے بھائی کو تکلیف پہنچاتے ہیں تو کبھی کسی پڑوسی کو، ☆کبھی کسی کو دھمکی دے کر اپنا کام نکلواتے ہیں تو کبھی دھوکہ دہی سے دوسروں کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہیں، ☆کبھی کسی کو دُھونس دھڑلّے سے قابو کرتے ہیں تو کبھی جھوٹ بول کر راہ کی رکاوٹیں صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بس ہماری یہی دُھن ہوتی ہے کہ اپنا کام ہونا چاہئے اگرچہ اس سے دوسرے کا بنا بنایا کام بگڑ جائے۔ یاد رکھئے! دینِ اسلام انسانیت کا سب سے بڑا خیر خواہ ہے اور اپنے ماننے والوں کو بھی دوسروں سے خیر خواہی کرنے اور ان سے بھلائی کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ مسلمانوں کی خیر خواہی میں مشغول رہنا جہاں دنیا و آخرت میں سعادت کا باعث ہے وہیں رحمتِ الٰہی کے حصول کا بھی ذریعہ ہے جیسا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ** یعنی

اللہ پاک بندہ کی مدد پر رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد پر رہے۔(مسلم،کتاب الذکر والدعاء۔۔۔الخ ،باب فضل الاجتماع۔۔۔الخ،ص۱۱۱۰،حدیث:۶۸۵۳)

مسلمانوں کی خیر خواہی

خیر خواہیِ امت کے جذبے سے سرشار ہمارے بزرگانِ دین میں سے ایک حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔ آپ نے سیال شریف میں اپنا خانقاہی نظام اعلیٰ پیمانے پر قائم کیا اور سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ کی خوب اشاعت فرمائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاں لنگر کا خاص اہتمام ہوتا تھا، تمام زائرین اور مسافروں کو کھانا لنگر خانے سے ملتا تھا، شہر کے مفلسوں اور بے کسوں کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لنگر کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے۔ قیام کا بھی بہت اچھا انتظام (Arrangement) تھا۔ ہر آنے والے کو چارپائی اور بستر مہیا کیے جاتے تھے جو لوگ مستقل خانقاہ میں رہتے تھے ان کو کپڑے بھی دیئے جاتے تھے۔(فیضان شمس العارفین، ص۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی خانقاہ میں مسلمانوں کی حاجت روائی اور ان کی خیر خواہی کے لئے کیسا زبردست نظام بنایا ہوا تھا، ذرا سوچئے! آج ہم اپنے لئے یہ پسند کرتے ہیں کہ ہمیں کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے، ہم سے سچ بولا جائے، ہمارا احترام کیا جائے، ہمارے حقوق مکمل ادا کئے جائیں، ہمیں عزت و تعظیم کی نگاہ سے دیکھا جائے، ہمیں اپنا جائز مقام دیا جائے، جس طرح ہم یہ سب اپنے لیے پسند کرتے ہیں ہمیں اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی انہی چیزوں کو پسند کرنا چاہیے۔ اسی طرح جب ہم اپنے لئے یہ ناپسند کرتے ہیں کہ ہمیں دھوکہ دیا جائے، ہماری غیبت کی جائے، ہمیں تہمت لگائی جائے، ہمارا مال چرایا جائے، ہم سے رشوت (Bribe) لی جائے، ہم پر ظلم کیا جائے، ہمیں دھوکا دیا جائے، ہم سے "مہینا" طلب کیا جائے، ملاوٹ والا مال خالص

کہہ کر بیچا جائے، ہماری بے عزتی کی جائے، جس طرح ہم یہ سب اپنے لیے ناپسند کرتے ہیں ہمیں اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی انہی چیزوں کو ناپسند کرنا چاہئے اور ایسی چیزوں سے بچنا چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیماروں کی عیادت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیمار کی عیادت کرنا بھی خیر خواہی کی ایک صورت ہے۔ اپنے مسلمان بھائی کی بیماری کا احساس کرکے، دل جوئی اور دلداری کی خاطر اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر عیادت کے لیے جانا دین و دنیا کے کئی فوائد کا سبب ہے۔ نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک جنت کے پھل چننے میں رہا۔ (مسلم، کتاب البر.. إلخ، باب فضل عيادة المريض، ص۱۰۶۵، حديث: ۶۵۵۱) معلوم ہوا عیادت کرنا بڑا فضیلت بھرا کام ہے۔ ہمارے بزرگانِ دین اس وصف میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ بسا اوقات وہ فقط اس نیک کام کے لیے کئی کئی دن کا سفر کرتے۔ چنانچہ سِلسلۂ رفاعیہ کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امام احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ گاؤں کے کسی شخص کی بیماری کا سنتے تو اس کے پاس جاکر اس کی عیادت کرتے اگرچہ راستہ کتنا ہی دور کیوں نہ ہوتا اور (کبھی کبھار) جانے آنے میں ایک دو دن لگ جاتے، کبھی یوں بھی ہوتا کہ آپ راستوں پر کھڑے ہو کر نابیناؤں کا انتظار کرتے اگر کوئی مل جاتا تو ہاتھ پکڑ کر انہیں منزل تک پہنچا دیا کرتے۔ (فیضان سید کبیر احمد رفاعی، ص۱۳)

عمر رسیدہ لوگوں پر شفقت

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب کسی عُمر رسیدہ شخص کو دیکھتے تو اس کے محلے والوں کے پاس جاتے اور انہیں سمجھاتے ہوئے یہ حدیثِ پاک سناتے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

جو بوڑھے مسلمان کی عزت کرتا ہے اللہ پاک اس کے بُڑھاپے کے وقت کسی اور کو اس کی عزت (Respect) کرنے پر مُقرر فرمادیتا ہے۔(ترمذی،کتاب البر والصله،باب ماجاء فی اجلال الکبیر،۳/ ۴۱۱، حدیث: ۲۰۲۹)(فیضان سید کبیر احمد رفاعی، ص ۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگوں کا طرزِ زندگی کس قدر خوب تھا کہ کہیں کسی کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آتے تو کہیں بیماروں کی تیمارداری کیا کرتے، کہیں محتاجوں اور پریشان حالوں کی دَسْت گیری فرماتے تو کہیں نابیناؤں اور عمر رسیدہ لوگوں کی خَیر خواہی اور دِلجوئی فرمایا کرتے۔ غرض یہ حضرات میٹھے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمانِ ذیشان: خَیْرُ النَّاسِ اَنْفَعُھُمْ لِلنَّاسِ یعنی بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔(جامع صغیر، ص ۲۴۶ ،حدیث: ۴۰۴۴) کی عملی تصویر ہوا کرتے تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر اس گئے گزرے دَور میں ہم سب ایک دوسرے کی غمخواری و غُمگساری میں لگ جائیں تو آناً فاناً دُنیا کا نقشہ ہی بدل کر رَہ جائے۔ آج بھی اگر خیر خواہی کی مشکبار ہوا ہمارے معاشرے میں چل پڑے تو قتل و غارت گری، دھوکا دہی، بدنیّتی، چوری چکاری، جھوٹ اور بددیانتی، غیبت اور بدنگاہی جیسے ہزاروں ناسور اپنی موت آپ مر جائیں گے۔ لیکن آہ! اب تو بھائی بھائی کے ساتھ ٹکرا رہا ہے، آج مسلمان کی عزّت وآبرو اور اُس کے جان ومال مسلمان ہی کے ہاتھوں پامال ہوتے نظر آرہے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں نفرتیں مٹانے اور محبّتیں بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

خیر خواہی کی مختلف صورتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اُمّتِ مسلمہ کی خیر خواہی کا جذبہ اپنے اندر بیدار کرنے کے لئے خیر خواہی اُمّت کی مختلف صورتیں سنتے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی کرنے کا ثوابِ عظیم

حاصل کر سکتے ہیں، چنانچہ

☆**کسی بیمار کی عیادت کرنا خیر خواہی ہے،** فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے مریض کی عیادت کی، جب تک وہ بیٹھ نہ جائے دریائے رحمت میں غوطے لگاتا رہتا ہے اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت میں ڈوب جاتا ہے۔(مسند امام احمد، مسند جابر بن عبداللہ، ۵/۳۰، رقم: ۱۴۲۶۴) ☆**مسلمان کی تکلیف دور کرنا خیر خواہی ہے،** فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ پاک قِیامت کی تکلیفوں میں سے اُس کی تکلیف دُور فرمائے گا۔ (مُسلِم، کتاب البرو الصلۃ۔۔الخ، ص ۱۰۶۹ حدیث: ۲۵۸۰) ☆**مسلمان کی عزت کی حفاظت کرنا خیر خواہی ہے،** فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو سے روکے (یعنی کسی مسلم کی آبروریزی ہوتی تھی اس نے منع کیا) تو اللہ پاک پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کو جہنّم کی آگ سے بچائے۔(شرحُ السنّۃ، ۶/۴۹۴، حدیث: ۳۴۲۲) ☆**مسلمان کا دل خوش کرنا خیر خواہی ہے،** فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: فرائض کے بعد سب اعمال میں اللہ پاک کو زیادہ پیارا مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر، ۱۱/۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹) ☆**عفو ودرگزر سے پیش آنا خیر خواہی ہے،** فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: اللہ پاک بندے کے عفو ودرگزر کی وجہ سے اس کی عزت میں اضافہ فرمادیتا ہے اور جو شخص اللہ پاک کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ پاک اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔(مسلم، کتاب البر، باب استحباب العفو والتواضع، ص ۱۰۷۱، حدیث: ۶۵۹۲) ☆**نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا خیر خواہی ہے،** حضرت کعب الاحبار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جنت الفردوس خاص اس شخص کے لئے سجائی جاتی ہے جو نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے۔(تنبیہ المغترین، ص ۲۳۶) ☆**غریب مسلمانوں کی مدد کرنا خیر خواہی ہے،** ارشاد فرمایا: جس نے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کی وہ ایسا ہے جیسے اُس نے ساری عمر اللہ پاک کی عبادت کی۔(کنز العمال، کتاب الزکوٰۃ، باب قضاء الحوائج

۔۔۔الخ، ۶/۱۸۹، حدیث: ۱۶۴۵۳) ☆**علم دین سیکھنے سکھانے کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کرنا خیر خواہی ہے،** فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو اللہ پاک کے لئے علم سیکھنے نکلتا ہے اللہ پاک اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیتا ہے اور فرشتے اس کے لئے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں۔(شعب الایمان، باب فی طلب العلم، ۲/۲۶۳، حدیث: ۱۶۹۹) ☆**مظلوم کی مدد کرنا خیر خواہی ہے،** فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے کسی غمزدہ مومن کی مشکل دور کی یا کسی مظلوم کی مدد کی تو اللہ پاک اس شخص کے لئے 73 مغفرتیں لکھ دیتا ہے۔(شعب الایمان للبیھقی، باب فی التعاون علی البرو التقوی، ۶/۱۲۰، الحدیث: ۷۶۷۰، بتغیر قلیل) ☆**مقروض کے ساتھ نرمی کرنا خیر خواہی ہے،** فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو تنگدست کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر دے اللہ پاک اُسے جہنم کی گرمی سے محفوظ فرمائے گا۔(مسندامام احمدبن حنبل، مسند عبداللّٰہ بن عباس، ۱/۷۰۰، حدیث: ۳۰۱۷) ☆**انتقال پر لواحقین سے تعزیت کرنا خیر خواہی ہے،** فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت کرے گا اللہ پاک اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ پاک اسے جنت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہوسکتی۔(المعجم الاوسط للطبرانی، من اسمه هاشم، ۶/۴۲۹، حدیث: ۹۲۹۲) اللہ پاک ہمیں خیرخواہی کرنے والا بنائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ مدنی بستہ کا تعارف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کم و بیش 104 شُعبہ جات میں اپنی خدمات سر انجام دے رہی ہے۔ ان میں سے ایک اہم شعبہ **"مدنی بستہ مجلس"** بھی ہے۔ **"مدنی بستہ**

مجلس "مدنی عطیات جمع کرنے کے لیے ڈونیشن سیل/ڈونیشن کاونٹر(مدنی بستہ)/جھولیاں لگاتی ہے۔ اس کے لیے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات، جمعۃ المبارک، مدنی مذاکرہ اور پُر ہجوم مقامات مثلاً لاری اڈہ، سبزی منڈی، مویشی منڈیاں، جمعہ بازار اور مارکیٹوں میں بستے لگائے جاتے ہیں۔ "**مدنی بستہ مجلس** "مدنی عطیات جمع کرنے والوں کی خَیر خواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرَّر کرتی ہے تاکہ ایسے اسلامی بھائی مُعاشی پریشانیوں سنتوں کی خدمت کے لیے کوشاں رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اورآداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

مہمان نوازی کی سنتیں اورآداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! مہمان نوازی کی سُنّتیں اورآداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے (3) فرامینِ مصطفے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) جو شخص (باوُجودِ قدرت) مہمان نوازی نہیں کرتا اُس میں بھلائی نہیں۔ (مُسند احمد، ۶/۱۴۲، حدیث: ۱۷۴۲۴) (2) آدمی کی کم عقلی ہے کہ وہ اپنے مہمان سے خدمت لے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر، ص۲۸۸، حدیث: ۴۶۸۶) (3) سنّت یہ ہے کہ آدمی مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جائے۔ (ابن ماجه، ۴/۵۲، حدیث: ۳۳۵۸) ☆مہمان کو چاہئے

---

[1] ... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

کہ اپنے میزبان کی مصروفیات اور ذِمّے داریوں کا لحاظ رکھے۔☆صَدرُ الشَّریعہ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مہمان کو چار باتیں ضَروری ہیں: (۱) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔ (۲) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو، (یہ نہ ہو کہ کہنے لگے: اس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتا ہوں یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ)۔ (۳) میزبان سے اجازت لئے بِغیر وہاں سے نہ اُٹھے اور (۴) جب وہاں سے جائے تو اس کے لیے دُعا کرے۔ (عالمگیری، ۵/۳۴۴)☆گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعامَلات میں کسی قسم کی تنقید کرے نہ ہی جھوٹی تعریف۔ میزبان بھی مہمان کو جھوٹ کے خطرے میں ڈالنے والے سُوالات نہ کرے مثلاً کہنا ہمارا کھانا کیسا تھا؟ آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ ایسے موقع پر اگر نہ پسند ہونے کے باوُجُود مِہمان مُرَوَّت میں کھانے کی جھوٹی تعریف کریگا تو گنہگار ہو گا۔ اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ "آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟" کہ یہاں بھی جواباً جھوٹ کا اندیشہ ہے کہ عادتِ کم خوری یا پرہیزی یا کسی بھی مجبوری کے تحت کم کھانے کے باوُجُود اصرار و تکرار سے بچنے کیلئے مِہمان کو کہنا پڑ جائے کہ "میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے۔"☆میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ "اور کھاؤ" مگر اس پر اِصرار نہ کرے۔ (عالمگیری، ۵/۳۴۴) کہیں اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لیے نقصان دہ ہو۔☆میزبان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہیے اور یہ بھی نہ کرنا چاہیے کہ کھانا رکھ کر غائب ہو جائے بلکہ وہاں حاضر رہے۔ (عالمگیری، ۵/۳۴۵)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے !** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم (یعنی آپس میں) ملیں، ہاتھ ملائیں اور نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مسند ابی یعلی، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱)

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود　　طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

مختصر وضاحت: اے کعبۂ معظمہ میں طلوع ہو کر کفر و شرک کے تمام اندھیروں کو مٹانے والے چودھویں کے چاند اور اے پوری دنیا کو اپنے نور سے روشن کر دینے والے آفتابِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر اللہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضوع ہے **"اللہ کی نعمتوں کی قدر کیجئے"** آج ایک تعداد ہے جو اس دنیا میں اللہ پاک کی دی ہوئی کثیر نعمتیں استعمال کرتی ہے، کتنی نعمتیں استعمال کرتی ہے یہ تو کوئی بھی شمار نہیں کر سکتا بلکہ ایک لمحے میں ہم پر اس کریم کی کس قدر نعمتیں اور کرم نوازی ہے، کوئی اس کی کامل پہچان نہیں رکھتا مگر جسے اللہ پاک خود جتنی پہچان عطا فرمائے، حقیقت تو یہ ہے کہ ہمیں جن نعمتوں کا جتنا شعور ہے ہم ان نعمتوں کی بھی ٹھیک طرح قدر کرنے والے نہیں ہیں۔ اور ان نعمتوں پر اس خالق و مالک کا شکر کرنے والے تو شاید بہت کم ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ایک نعمت بھی اگر چلی جائے تو بعض اوقات شکوہ شکایت اور دیگر نعمتوں کی ناقدری کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، ہمیں اپنی سوچ کو کیسا رکھنا چاہیے اور کس طرح سے صبر و شکر کا سلسلہ جاری رکھنا چاہیے، آج ہم اس بارے میں سُنیں گے۔ اللہ کرے کہ سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننے کی سعادت مل جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آیئے پہلے ایک حکایت سنتے ہیں:

12 سُواروں کا قافلہ

حضرت سَیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک بُزرگ نے یہ واقعہ سُنایا کہ میں اولیائے کرام کی تلاش میں رہتا اور ان کی قیام گاہوں کو ڈھونڈنے کے لئے صحراؤں، پہاڑوں اور جنگلوں میں پھرتا تاکہ ان کی صحبت سے فیض یاب ہو سکوں۔ ایک مرتبہ اسی مقصد (Purpose) کے لئے مصر کی طرف روانہ ہوا، جب میں مصر کے قریب پہنچا تو ایک ویران سی جگہ میں خیمہ دیکھا، جس میں ایک ایسا شخص موجود تھا، جس کے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں (جُذّام کی) بیماری سے ضائع ہو چکی تھیں۔

اس حالت میں بھی وہ شخص ان الفاظ کے ساتھ اپنے ربّ کی حمد وثنا کر رہا تھا کہ اے میرے پَرْوَرْدْگار! میں تیری وہ حمد (تعریف) کرتا ہوں جو تمام مخلوق کی حمد کے برابر ہو۔ اے میرے پَرْوَرْدْگار! بے شک تُو تمام مخلوق کا خالق (بنانے والا) ہے اور تُو سب پر فضیلت رکھتا ہے، میں اس انعام پر تیری حمد کرتا ہوں کہ تُو نے مجھے مخلوق میں کئی لوگوں سے افضل بنایا۔

وہ بزرگ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس شخص کی یہ حالت دیکھی تو میں نے کہا: خدا کی قسم! میں اس شخص سے یہ ضرور پوچھوں گا کہ کیا حمد کے یہ پاکیزہ کلمات تمہیں سکھائے گئے ہیں یا تمہیں اِلہام ہوئے ہیں؟ چنانچہ اسی ارادے سے میں اس کے پاس گیا اور اسے سلام کیا، اس نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے کہا: اے مردِ صالح! میں تم سے ایک چیز کے مُتَعَلِّق سوال کرنا چاہتا ہوں، کیا تم مجھے جواب دو گے؟ وہ کہنے لگا: اگر مجھے معلوم ہوا تو اِنْ شَآءَ اللہ ضرور جواب دوں گا۔ میں نے کہا: (تمہارے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں وغیرہ سب ضائع ہو چکی ہیں پھر) وہ کون سی نعمت ہے جس پر تُم اللہ کی حمد کر رہے ہو اور وہ کونسی فضیلت ہے جس پر تُم اس کا شکر کر رہے ہو؟ وہ شخص کہنے لگا: کیا تُو دیکھتا نہیں کہ میرے ربّ نے میرے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، میں سب دیکھ چکا ہوں۔ پھر وہ کہنے لگا: دیکھو! اگر اللہ پاک چاہتا تو مجھ پر آسمان سے آگ برسا دیتا جو مجھے جلا کر راکھ کر دیتی، اگر وہ پَرْوَرْدْگار چاہتا تو پہاڑوں کو حکم دیتا اور وہ مجھے تباہ وبرباد کر ڈالتے، اگر اللہ چاہتا تو سمندر کو حکم فرماتا جو مجھے غرق کر دیتا، اگر اللہ چاہتا تو زمین کو حکم فرماتا تو وہ مجھے اپنے اندر دھنسا دیتی۔ لیکن دیکھو، اللہ پاک نے مجھے ان تمام مصیبتوں سے محفوظ رکھا، پھر میں اپنے رَبّ کا شکر کیوں نہ ادا کروں؟ اس کی حمد کیوں نہ کروں؟ اور اس پاک پَرْوَرْدْگار سے مَحَبَّت کیوں نہ کروں؟

(عیون الحکایات، ص ۹۴ ملخصاً)

مِرے سَر پہ عِصیاں کا بار آہ مولیٰ! بڑھا جاتا ہے دَم بدم یاالٰہی!
زمیں بوجھ سے میرے پھٹتی نہیں ہے یہ تیرا ہی تو ہے کرم یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نعمتوں کا طویل سلسلہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں انسانی جسم کے اہم اعضا (Important Parts of body) میں شمار ہوتے ہیں، ان تینوں میں سے کوئی ایک بھی کم ہو جائے تو زندگی سے ٹھیک طرح لطف اندوز ہونا بہت سوں کے لیے ممکن نہیں رہتا، ایسی حالت میں شکر تو کیا شکوہ سے بھی اگر گریز کر لیا جائے تو ہمارے لیے بہت بڑی سعادت ہو، لیکن اللہ والوں کے معمولات دیکھئے، ابھی ہم نے سُنا کہ وہ بزرگ بیماری کی وجہ سے اپنے ہاتھ، پاؤں اور آنکھوں سے محروم ہو گئے تھے مگر پھر بھی شکوہ شکایت تو دور کی بات ہے، اللہ پاک کے شکر سے اپنی زبان تر رکھے ہوئے تھے اور اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے گویا انہوں نے ہمیں سکھا دیا کہ اگر اس بے نیاز ربّ نے مجھ سے ہاتھ، پاؤں اور آنکھوں کی صورت میں اپنی کچھ نعمتیں واپس لے بھی لیں تو کیا ہوا؟ میرا بقیہ جسم تو سلامت ہے یہ بھی تو اس مالک وخالق کی نعمت ہے، میں بول سکتا ہوں میری زبان سلامت ہے، یہ بھی اللہ کریم کی نعمت ہے، میں سُن سکتا ہوں، میرے کان سلامت ہیں، یہ بھی تو اس ربِّ کریم کی نعمت ہے، میرا دل دھڑک رہا ہے یہ بھی تو اس کریم پَروَرْدگار کی عطا ہے، میری سانسیں چل رہی ہیں یہ بھی تو اس پَروَرْدگار کی نعمت ہے، میرے جسم کے دیگر اعضا بھی سلامت ہیں اور کام بھی کر رہے ہیں یہ بھی تو

اللہ پاک کی نعمتیں ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ میں ہاتھ ضائع ہونے، پاؤں ضائع ہونے اور آنکھیں ضائع ہونے کے باوجود اس روزی دینے والے مالک و مولا کا شکر ادا کر رہا ہوں، مجھے اس نیک کام کی توفیق ملی ہوئی ہے یہ بھی تو اس ربِّ کریم کی نعمت ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی ایسوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے یہ پتہ چلا کہ شکر ادا کرنے کی چابی کیا ہے؟ وہ ہے اللہ پاک کی نعمتوں کو جاننا، ان پر غور کرنا اور اللہ پاک کے احسانات کو ماننا۔ یاد رہے "شکر" مُنْجِیات (یعنی نجات دلانے والے اعمال) میں سے ایک عمل ہے اور اس نجات دلانے والے عمل کو ہم کیسے اپنا سکتے ہیں، اس کی معلومات کا حاصل کرنا ہم پر لازم ہے۔ اگر ہم اللہ پاک کی نعمتوں پر غور کریں تو خُدا کی قسم شکوہ و شکایت کا سوچ بھی نہ سکیں گے۔ خود اللہ پاک اپنا شکر ادا کرنے کے بارے میں حکم دیتے ہوئے پارہ 2 سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 152 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔ (پ ۲، البقرۃ: ۱۵۲)

نعمت کیوں چِھنی جاتی ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جو ایمان افروز حکایت بیان ہوئی، اس سے یہ درس بھی حاصل ہوا کہ اگر کبھی اللہ پاک اپنی کوئی نعمت ہم سے واپس لے لے، تب بھی اس کی ہم پر نعمتیں اتنی زیادہ ہوتی ہیں کہ ہم ان پر اس کریم ربّ کا شکر ادا نہیں کرسکتے۔ اس لیے اگر کوئی نعمت ہم سے جُدا ہو جائے تو ہمیں اس جُدا ہونے والی نعمت پر نظر رکھنے اور اس کا غم منانے کی بجائے بقیہ جو نعمتیں

اس نے ہمیں عطا کی ہوئی ہیں ان پر نظر رکھتے ہوئے اس کا شکر ہی ادا کرنا چاہیے۔ تقدیر میں کیا لکھا ہے اسے کوئی نہیں جانتا لیکن اس میں شک نہیں کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی نعمت جو اللہ پاک نے ہمیں عطا کی ہوئی ہوتی ہے وہ ہمارے لیے باعثِ زحمت بننے والی ہوتی ہے کہ اتنے میں وہ ربِّ کریم ہم پر رحم فرماتے ہوئے اسے واپس لے لیتا ہے، بتایئے! اس میں تو ہمارا فائدہ ہی ہوا کہ وہ نعمت جو عنقریب ہمارے لیے پریشانی کا سبب (Reason) بننے والی تھی، اس رحیم و کریم ربّ نے ہمارے کہے بغیر اسے ہم سے اس طرح سے واپس لے لیا کہ ہمیں کسی بھی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ اب اس پر تو اس مہربان و عظیم ربّ کا شکر ادا کرنا چاہیے نہ کہ اس سے شکوہ کرنا چاہیے۔ چنانچہ اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۠ (۲۱۶)

(پ۲، البقرۃ: ۲۱۶)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بُری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیر صراطُ الجِنان میں ہے کہ تمہیں طبعی طور پر کوئی چیز ناگوار ہونا اس بات کی علامت نہیں کہ وہ چیز ناپسندیدہ اور نقصان دہ ہے جیسے کڑوی دوائی، انجکشن اور آپریشن طبعی طور پر ناپسند ہوتے ہیں لیکن نقصان دہ نہیں بلکہ نہایت فائدہ مند ہیں۔ یونہی کسی چیز کا تمہیں پسند ہونا اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ اچھی اور مفید ہے۔ بچے کو پڑھائی کی جگہ ہر وقت کھیلتے رہنا پسند ہوتا ہے، شوگر کے مریض کو مٹھائی پسند ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ چیزیں اس کیلئے مفید بھی ہیں بلکہ

نقصان دہ ہیں۔ لہٰذا اچھا یا بُرا ہونے کا مدار اپنی سوچ پر نہ رکھو بلکہ اللہ کریم کے حکم پر رکھو۔

اللہ پاک نے جس چیز کا حکم دیا وہ بہر حال ہمارے لئے بہتر ہے اور جس سے منع فرمایا وہ بہر حال ہمارے لئے بہتر نہیں ہے۔ (صراط الجنان، پ ۲، البقرۃ، تحت الایۃ: ۲۱۶، ۱ / ۳۳۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسی طرح کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی نعمت کے چلے جانے یا کسی مصیبت میں مبتلا ہونے میں کوئی اور حکمت کار فرما ہوتی ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہر حال میں صبر کا دامن تھامے رہیں اور شکوہ و شکایت کی بجائے شکر سے اپنی زبان تر رکھیں۔ ربِّ کریم کا شکر ادا کرنے کے بے شمار فائدے ہیں: ☆ شکر کرنے والے کو **اللہ کریم پسند** فرماتا ہے ☆ شکر کی برکت سے بندے کو **تکالیف سے نجات** حاصل ہوتی ہے ☆ شکر کرنے سے بندے کی **نعمتوں کی حفاظت** ہوتی ہے ☆ شکر کرنے سے **نعمتوں میں اضافہ** ہوتا ہے ☆ ☆ شکر کرنا **اللہ والوں کا طریقہ** ہے ☆ شکر **اعلیٰ درجے کی عبادت** ہے ☆ شکر کرنے والا اللہ کریم اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا **محبوب بندہ** بن جاتا ہے ☆ شکر کرنے سے **نیکیوں میں اضافہ** ہوتا ہے ☆ ربِّ کریم کا شکر ادا کرنا **ربّ کو راضی** کرنے کا ذریعہ ہے ☆ اللہ پاک کا شکر ادا کرنے سے **شیطان ذلیل و رُسوا** ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی اس نیک عادت کو اپنانا چاہیے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم سُن رہے تھے کہ نعمت کیوں چلی جاتی ہے، اس بارے میں قندیلِ نورانی، غوثِ صمدانی، محبوبِ سبحانی، شہبازِ لامکانی، عالمِ ربانی حضرت سَیِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تین وجوہات کی بنا پر آدمی مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے۔

ایک وجہ یہ ہے کہ کبھی بندہ گناہوں کی سزا کے طور پر مصیبتوں میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ جو مصیبت گناہوں کی سزا کے لیے ہو گی اس کی علامت یہ ہے کہ بندہ صبر کی بجائے مخلوق کے سامنے

شکوہ شکایت کرے گا۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ کبھی گناہوں کو مٹانے اور ان کے میل سے پاک کرنے کے لیے کفّارے کے طور پر بندہ مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ جو مصیبت گناہوں اور جرائم کے لیے کفّارہ کے طور پر ہو گی، اس کی علامت یہ ہے کہ اس میں دوسروں کے سامنے شکوہ شکایت کی بجائے صبر جمیل سے کام لے گا، دینی احکامات کی اطاعت اور ادائیگی میں ٹال مٹول سے کام نہیں لے گا۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ کبھی درجات کی بلندی، معرفت و قربِ الٰہی کے اعلیٰ مراتب تک پہنچانے کے لیے بندہ مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ جو مصیبت بلندیِ درجات اور حصولِ قرب و معرفتِ الٰہی کے اعلیٰ مراتب پر پہنچنے کے لیے ہو، اس کی علامت یہ ہے کہ رِضائے الٰہی سے موافقت پائی جائے گی اور نفس کو اللہ پاک کے ذکر میں اطمینان اور سکون نصیب ہو گا۔ (قلائد الجواھر بھامشہ فتوح الغیب، ص۸۸،۸۷ ملخصاً)

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نصیحت کرتے ہوئے کتنے پیارے انداز میں سمجھانے کی کوشش فرمارہے ہیں کہ

تُو کمر بستہ رہا کر خدمتِ اسلام پر		راہِ مولیٰ میں جو آفت آئے اس پر صبر کر

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۶۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!		صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نعمتیں ہی نعمتیں!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ اللہ پاک کی نعمتیں بے انتہاء

ہیں، اُس کی دی ہوئی نعمتوں کا کوئی حساب نہیں، اگر کوئی اس کی نعمتوں کو گننا شروع کر دے تو اس میں شک نہیں کہ زندگی تو ختم ہو جائے گی مگر نعمتوں کی تعداد ختم نہیں ہوگی، آج کے اس ترقی یافتہ دور میں جبکہ سائنس اپنے عروج (Climax) پر ہے، کائنات کے کئی راز سائنس کی وجہ سے آشکار ہو رہے ہیں، آئے دن نئی ایجادات و تحقیقات ہو رہی ہیں، جدید ترین آلات کی مدد سے لاکھوں، کروڑوں، اربوں، کھربوں بلکہ بے شمار چیزوں کا حساب و کتاب لگایا جاسکتا ہے، لیکن آج تک کوئی ایسی مشین ایجاد نہیں ہوئی جو اللہ پاک کی نعمتوں کا شمار کر سکے، یقیناً اس کریم ربّ کی نعمتیں بے حساب ہیں، انہیں نہ تو کوئی شمار کر سکا ہے نہ کوئی شمار کر سکے گا۔ خود اللہ پاک قرآنِ کریم میں اپنی نعمتوں کے مُتَعَلِّق ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَاؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے۔ (پ۱۴، النحل:۱۸)

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا کہ ہماری زندگیاں ختم ہو سکتی ہیں، مگر لاکھ کوششوں کے باوجود ہم اللہ پاک کی نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتے، اگر ہم میں سے ہر ایک خود کو ملنے والی نعمتوں کا جائزہ لے تو اندازہ ہو گا کہ ہم کتنی نعمتوں میں گھرے ہوئے ہیں۔

کھانے میں استعمال شدہ نعمتیں

ذرا غور کیجئے! ہم جو کھانا کھاتے ہیں، اس کھانے میں ہمارے لیے کتنی نعمتیں چھپی ہوئی ہیں، سب سے پہلے یہ غور کیجئے ایک بیج جو زمین کے اندر ڈالا جاتا ہے، اللہ پاک اُسے نکالتا ہے اور ہمارے کھانے کے لائق بناتا ہے، پھر اس بیج کو پیسنے کے لیے انسان کو دِماغ کی نعمت دی کہ اُس نے ایک ایسی **مشین** بنائی،

جو چند منٹوں میں کئی من دانے پِیس کر آٹا بنا دیتی ہے۔ پھر جب وہ بیج پیس کر آٹا بن جائے تو اسے گُوندھنے کے لیے پانی کی نعمت عطا فرمائی، پھر اس گوندھے ہوئے آٹے کو پکانے کے لیے آگ کی نعمت عطا فرمائی، پھر جب وہ پک جائے اور روٹی کی صورت میں ہمارے سامنے آئے تو اسے عزّت و تعظیم سے کھانے کے لیے ہمیں ہاتھوں کی نعمت عطا فرمائی، ہم ہاتھوں سے اس کھانے کو اُٹھا کر اپنے منہ کے قریب کرتے ہیں، منہ کے اوپر ناک کی صورت میں کھانے کے خوشبودار یا بدبودار ہونے کی جانچ کے لیے ایک نعمت عطا کی ہے، پھر کھانے کا لقمہ ہم اپنے منہ میں ڈالتے ہیں، اب سوچیں کتنی ساری نعمتیں اس کے لیے استعمال ہوتی ہیں، اس کھانے کو چبانے کے لیے اللہ پاک نے ہمیں دانتوں کی نعمت عطا فرمائی، اگر کھانے میں کوئی ایسی چیز ہو، جو کھانے کے لائق نہ ہو، جیسے کوئی پتھر، ہڈی وغیرہ تو دانتوں سے ٹکراتے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ یہ ہمیں نہیں کھانا، ہم اسے نکال دیتے ہیں، پھر اگر وہ شے نرم ہو جیسے بال، دھاگہ وغیرہ تو زبان کی نعمت ہمیں بتاتی ہے کہ یہ ہمیں نہیں کھانا اور ہم اسے نکال دیتے ہیں، پھر اس کھانے کو معدے تک لے جانے کے لیے اللہ پاک نے ہمیں لُعاب (تُھوک) کی نعمت عطا فرمائی، منہ میں خود بخود بننے والا یہ پانی اس کھانے کو آنتوں کے ذریعے معدے تک لے جاتا ہے، معدے کے ساتھ اللہ پاک نے پِتّے کی صورت ایک نعمت عطا فرمائی، جہاں سے اس کھانے پر تیزاب کے قطرے پڑتے ہیں جس سے وہ کھانا گل جاتا ہے، اب اس سے نمکیات علیحدہ ہوتے ہیں، اس سے خون کے سُرخ سیل (Red Cell) الگ ہوتے ہیں، سفید سیل (White Cell) الگ ہوتے ہیں، فائدے مند پروٹین الگ ہوتے ہیں، اَلْغَرَض! بدن کے لیے تمام مفید چیزیں اس غذا سے خود کار سسٹم کے تحت جُدا ہوتی ہیں اور باقی فُضلے کی صورت میں پیٹ سے باہر آجاتی ہیں، غور کیجئے! کھانا کھانے سے لے کر ہضم ہونے تک ہر ہر چیز ایک نعمت ہے۔ یہ تو وہ نعمتیں ہیں جو صرف کھانے کے لیے استعمال ہوتی ہیں، اس کے علاوہ نعمتوں کا ایک طویل سلسلہ ہے جن

سے ہم دن رات فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ایک نعمت کا بھی شکر ادا کرنا ممکن نہیں

اگر ہم ان میں سے ایک بھی نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیں تو ہماری زندگی ختم ہو جائے مگر نعمت کا شکر ختم نہ ہو، اس لیے ہمیں ہر حال میں اللہ کریم کی نعمتوں کی قدر کرتے ہوئے مَولا کریم کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے۔ یاد رکھئے! اگر بندہ تمام عمر گناہوں سے بچتا رہے اور تمام عمر نیکیوں میں گزار دے تب بھی یہ ساری عبادت ربِّ کریم کی دی ہوئی، صرف ایک نعمت کا صلہ (Reward) نہیں بن سکتی، آیئے! اسی بارے میں ایک حدیثِ طیبہ سنتے ہیں:

حضرتِ سیِّدُنا واثلہ بن اسقع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے محبوب، دو جہاں کے مطلوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ پاک ایک بندے کو زندہ فرمائے گا، جس کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہ ہو گا۔ اللہ کریم اس سے فرمائے گا: تجھے دونوں باتوں میں سے کیا پسند ہے کہ تجھے تیرے اعمال کا بدلہ دُوں یا اپنے احسان اور فضل کے ساتھ بدلہ دوں؟ بندہ کہے گا: مَولا! تُو جانتا ہے کہ میں نے کبھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ اللہ کریم فرمائے گا: ”میرے بندے کو میری نعمتوں میں سے کسی ایک کے بدلے پکڑلو۔“ اب اس کے پاس کوئی نیکی باقی نہ رہے گی، ساری نیکیاں ایک نعمت گھیر لے گی۔ بندہ کہے گا: ”مولا! اپنی رحمت اور فضل سے بدلہ عطا فرما۔“ ربِّ کریم فرمائے گا: ”میری رحمت اور میرے فضل (سے بدلہ ملے گا)۔“ اتنے میں ایک اور شخص کو لایا جائے گا جس کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہو گا۔ اللہ پاک فرمائے گا: کیا تُو میرے اولیا سے دوستی رکھتا تھا؟ وہ کہے گا: میں تو لوگوں سے دُور رہتا تھا۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: کیا تُو میرے دشمنوں سے دشمنی رکھتا تھا؟ بندہ کہے گا: ”مولا! میری کسی

سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔" اللہ پاک فرمائے گا: جو میرے اولیا سے دوستی اور میرے دشمنوں سے دشمنی نہ رکھے، وہ میری رحمت سے محروم ہے۔(معجم کبیر، ۵۹/۲۲، حدیث:۱۴۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ زندگی بھر اگر بندہ گناہوں سے بچتا رہے اور پوری زندگی صرف اور صرف عبادت اور نیکیوں میں ہی گزار دے، تب بھی یہ تمام عبادت اللہ کریم کی دی ہوئی ایک ہی نعمت کا شکریہ نہیں بن سکتی، جبکہ اس ربّ کی دی ہوئی نعمتیں تو بے عدد اور بے حساب ہیں، لہٰذا عقلمندی یہی ہے کہ ہمیشہ اللہ کریم کے ذکر اور شکر میں زبان کو مشغول رکھنا چاہیے اور اُس سے عافیت کی دعا مانگتے رہنا چاہیے۔

شُکر ایک کرم کا بھی اَدا ہو نہیں سکتا
دِل اُن پہ فِدا جانِ حسن اُن پہ فِدا ہو

(ذوقِ نعت، ص۲۰۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نعمتوں کی قدر کے بارے میں سُن رہے تھے، یقیناً ہماری زندگی کا ایک ایک پل اللہ پاک کی دی ہوئی کثیر نعمتوں کے بوجھ (Burden) میں دبا ہوا ہے، اس پر ہم اس کریم ربّ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے، نعمتوں کی ناقدری کرنے میں ایک بات ہمارے ہاں یہ بھی عام ہے کہ اگر کوئی چھوٹی سی بھی نعمت ہم سے جُدا ہو جائے تو ایک تعداد ہے جس کا حال یہ ہوتا ہے کہ وہ اسی کا رونا روتے نظر آتے ہیں، حالانکہ اس گئی ہوئی نعمت کے علاوہ اور بے شمار نعمتیں ہمیں حاصل ہوتی ہیں، مگر ہم وہ نعمتیں ہوتے ہوئے بھی انہیں فراموش کر دیتے ہیں، حالانکہ ہمیں چاہیے کہ اگر ایک نعمت چلی بھی جائے تو اسے اپنے پَرْوَرْدْگار کی مرضی سمجھ کر صبر اور شکر سے کام لیتے ہوئے دوسری نعمتوں پر نظر رکھیں اور اس کا شکریہ ہی ادا کریں۔ اگر ہم اپنے اسلاف کے معمولات دیکھیں تو

ہمیں اندازہ ہوگا کہ ان کا حال یہ تھا کہ اگر ایک نعمت ان سے جدا ہو بھی جاتی، یا کبھی کوئی مشکل درپیش آ بھی جاتی تو وہ ربّ کریم کی اور نعمتوں کو یاد کرتے اور اسی پر اس کا شکریہ ادا کرنے میں لگ جاتے۔ آیئے! اسی بارے میں کچھ حکایات سنتے ہیں:

مصیبت میں بھی نعمت ہے

(1) حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن ابی رواد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھ پر ایک بڑی پھنسی (پھوڑا) دیکھ کر بڑا پریشان ہوا، آپ نے میرے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھ کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس پھنسی کے سبب مجھ پر کتنا بڑا انعام ہوا؟ میرے خاموش رہنے پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: (شکر ہے کہ) اللہ پاک نے اسے میری آنکھ کی سیاہی، میری زبان اور میرے پوشیدہ اعضا پر نہیں نکالا بلکہ (میرے ہاتھ پر نکال کر) اسے مجھ پر ہلکا کر دیا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۲/۳۹۹)

شکر کی عظیم مثال

(2) حضرتِ سیِّدُنا وَھْب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو نابینا (Blind) ہونے کے ساتھ ساتھ برص اور جُذّام (کوڑھ کے مرض) میں مبتلا تھا اور کہہ رہا تھا: اللہ پاک کی نعمتوں پر اس کا شکر ہے، سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ ایک شخص تھا وہ کہنے لگا: اب اللہ پاک کی کونسی نعمت تیرے پاس رہ گئی ہے جس پر تُو شُکْر ادا کر رہا ہے؟ نابینا مریض نے کہا: شہر والوں کی طرف دیکھو کہ ان کی تعداد کتنی زیادہ ہے اور ان میں میرے سوا کوئی بھی ربِّ کریم کو نہیں پہچانتا، کیا میں پھر بھی اس کا شکر ادا نہ کروں؟ (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۴/۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نعمت آزمائش بھی ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور تو کیجئے کہ نابینا ہو جانا، برص کے مرض میں مبتلا ہو جانا اور کوڑھ جیسی بیماری کا آ جانا اور پھر بھی ربّ کا شکر ادا کرنا شکر کا کتنا اعلیٰ مقام ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے بزرگانِ دین اللہ پاک کی دی ہوئی نعمتوں کے حقیقی قدر دان تھے، اے کاش کہ ہمیں بھی نعمتوں کی قدر نصیب ہو جائے۔ یاد رکھیے! نعمتوں کی قدر کرتے ہوئے ان پر شکر ادا کرتے رہنا ہی حقیقی عقلمندی ہے، اگر نعمت پا کر بھی اس کی ناشکری کی جائے تو وہ نعمت باعثِ زحمت بھی بن سکتی ہے، چنانچہ مشہور تابعی حضرت سَیِّدُنا کعبُ الْاَحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک بندے کو دنیا میں جو نعمت عطا کرے پھر وہ بندہ اس پر شکر کرے اور عاجزی کا اظہار کرے تو اللہ پاک اُسے دنیا میں بھی اس نعمت سے نفع عطا فرماتا ہے اور جنت میں اس کا درجہ بھی بلند فرماتا ہے اور جو بندہ اللہ پاک کی نعمت پر شکر ادا نہ کرے اور نہ ہی عاجزی کرے تو اللہ پاک اس بندے سے اس نعمت کا دنیاوی نفع بھی روک لیتا ہے اور اس کے لئے جہنم کا ایک طبقہ کھول دیتا ہے۔ اب اللہ پاک چاہے اسے عذاب دے اور چاہے تو معاف کر دے۔ (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۶/۴۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نعمت کا شکر ادا کرنا اور اس پر عاجزی اختیار کرتے رہنا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ہر ہر نعمت کے صحیح استعمال اور اس کا شکر بجالانے کا ذہن دیا جاتا ہے، آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بن

جائیں۔12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام ”3 دن کا قافلہ“ بھی ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”3 دن کا قافلہ“

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ قافلوں کی بَرَکت سے نہ جانے کتنے لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہوچکا ہے۔☆ قافِلے میں سفر کرنے سے نیک لوگوں کی صحبت مُیَسَّر آتی ہے۔☆ قافلے کی بَرَکت سے مسجد میں نَفْل اِعتکاف کرنے کی سعادت مل سکتی ہے۔☆ قافِلے کی بَرَکت سے بے نمازیوں کو نمازوں کی اَہَمِّیَّت معلوم ہو سکتی ہے۔

☆ قافِلے کی بَرَکت سے نئے نئے اسلامی بھائی نمازاوراس کے اذکار سیکھتے ہیں ☆ قافِلے کی بَرَکت سے سُنّتیں اورآداب سیکھتے ہیں ☆ قافلے کی بَرَکت سے درس و بیان کرنا سیکھتے ہیں ☆ قافِلے کی بَرَکت سے اِنفرادی کوشش کرنا، صدائے مدینہ لگانا اور عَلاقائی دورہ وغیرہ کرنا سیکھتے ہیں ☆ قافِلے کی بَرَکت سے بہت سے دِینی مسائل سیکھنے کی سعادت ملتی ہے۔☆ قافِلے کی بَرَکت سے مسجدوں میں ذِکْر و اَذکار، دَرْس وبَیانات کا سِلْسِلہ جاری رہتا ہے۔☆ قافِلے کی بَرَکت سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔☆ مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے! حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکْر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ پاک اُس سے ایسے خوش ہوتا ہے، جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔(ابن ماجه،کتاب المساجد...الخ، باب لزوم المساجد...الخ، ۱/۴۳۸، حدیث:۸۰۰)

آیئے! بطورِ ترغیب قافِلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

قافلے کی برکت سے روزگار مل گیا

مُلتان (پنجاب، پاکستان) کے رہائشی ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ وہ کافی عرصہ سے

روز گار کے سلسلے میں پریشان تھے، متعدد جگہوں پر انٹرویو بھی دیئے مگر کوئی جواب نہ آیا۔ اسی دوران خوش قسمتی سے ان کی ملاقات دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ہو گئی، انہوں نے تسلی دیتے ہوئے کہا: پیارے بھائی گھبرانے کی کوئی بات نہیں آپ دعوتِ اسلامی کے قافلے میں سفر کریں، وہاں بیروزگاری سے نجات کی دعا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ کرم ہو گا۔ کچھ ہی دنوں میں ایک کمپنی میں ان کا انٹرویو تھا، انہوں نے ارادہ کر لیا کہ انٹرویو کے بعد 3 دن قافلے میں سفر کریں گے۔ انٹرویو کے بعد وہ قافلے کے مسافر بن گئے۔ ابھی قافلے کا دوسرا ہی دن تھا کہ انہیں خبر ملی کہ آپ انٹرویو میں کامیاب ہو چکے ہیں، چنانچہ قافلے سے واپسی کے چند روز بعد ہی انہیں کمپنی کی طرف سے لیٹر بھی مل گیا۔ یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ قافلے کی برکت سے انہیں روزگار مل گیا۔

نوکری چاہیے، آیئے قافلے میں چلیں ، قافلے میں چلو
تنگدستی مٹے دور آفت ہٹے لینے کو بَرَکتیں ، قافلے میں چلو
دُور بیماریاں اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں، قافلِے میں چلو
سُن لے عطارؔ کی، اپنے غمخوار کی یہ ندا "سب چلیں"! قافلِے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۷۵، ۶۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نعمتوں کا شکر کیسے ادا کریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نعمتوں کی قدر کرنے کے بارے میں سُن رہے تھے، افسوس کہ ایک تعداد کو تو یہ بھی نہیں معلوم کہ اللہ پاک کی دی ہوئی نعمت پر اس کا شکر ادا کیسے کریں، کچھ لوگ نعمتوں پر زبانی کلامی یوں کہتے سنائی دیتے ہیں، **بھئی اللہ پاک کا دیا سب کچھ ہے،** کرم

ہے مالک کا، اس کا شکر ہے سب کچھ عطا فرمایا، یہ بھی غنیمت ہے جبکہ بعض علم سے دُور اور نا سمجھ لوگ نعمتوں کو تو مَعَاذَ اللہ گناہوں میں استعمال کر رہے ہوتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ شکر بھرے جملے بھی کہہ رہے ہوتے ہیں۔ یاد رکھیں! نعمت کا حقیقی شکر یہی ہے کہ اس نعمت پر زبان سے بھی شکر ادا کیا جائے اور اس نعمت کو نیکیاں کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جائے۔

حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ابو عبد اللہ! نعمت پر شکرِ خداوندی یہ ہے کہ تُو اُس کی حمد (تعریف) کرے اور اس نعمت سے نیکی پر مدد حاصل کرے۔ جس نے نعمتِ الٰہی سے گُناہ پر مدد لی، اُس نے اللہ پاک کا اس کی نعمت پر شکر ادا نہیں کیا۔ (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۷/۳۲۸) جبکہ جسمانی اعضاء کا شکر کیسے ادا ہوتا ہے، آیئے سنتے ہیں:

اعضائے جسمانی کا شکر کیا ہے؟

ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابُو حازِم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: اے ابُو حازم! آنکھوں کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ان کے ذریعے کوئی اچھی بات دیکھو تو اسے عام کرو اور اگر بُری بات دیکھو تو اُسے چھپالو۔

افسوس! ہماری ایک تعداد ہے جن کی آنکھیں اچھے کام اور اچھی باتیں دیکھنے سے بہت دُور رہتی ہیں جبکہ بُرے کام بُری باتیں دیکھنے کی جستجو میں رہتی ہیں۔

عرض کی: کانوں کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر ان کے ذریعے اچھی بات سُنو تو اسے یاد کر لو اور اگر بُری بات سُنو تو پوشیدہ رکھو۔

افسوس ہماری ایک تعداد ہے جن کے کان علمِ دین، نیکی کی دعوت اور وعظ و نصیحت پر مشتمل اچھی باتیں سننے کے مواقع ملنے سے بھی فائدہ نہیں اُٹھاتے، جبکہ بُری باتیں سننے کی ٹوہ میں رہتے ہیں اور جب سُن لیں تو دو چار کو بتائے بغیر چین سے نہیں رہتے۔

عرض کی: ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ان سے ایسی چیز (مثلاً مالِ حرام وغیرہ) حاصل نہ کرو، جو تیرے لئے جائز نہیں اور ان میں جو اللہ پاک کا حق ہے (جیسا کہ صدقاتِ واجبہ وغیرہ) اس کو نہ روکو۔

افسوس! ایک تعداد ہے جو حلال و حرام کا فرق کیے بغیر مال کمانے کی دُھن میں لگے رہتے ہیں، جبکہ فطرہ، زکوٰۃ، عُشر وغیرہ جیسے لازمی صدقات بھی دینے میں یا تو سُستی کرتے ہیں یا پھر نکالتے ہی نہیں۔

عرض کی: پیٹ کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: پیٹ کا شکر یہ ہے کہ اس کے نچلے حصے میں کھانا ہو جبکہ اُوپری حصّہ علم سے لبریز ہو۔

افسوس! ایک تعداد ہے کہ جنہیں یہ فکر ہوتی ہے کہ پیٹ کھانے سے بھر جائے، علم بھی اس میں آئے یہ ضروری نہیں۔

عرض کی: **شرمگاہ کا شکر** کیا ہے؟ جواب میں آپ نے (پارہ 18 سُورۂ مومنون) کی یہ آیاتِ مقدسہ تلاوت فرمائیں:

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝٥ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝٦ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ ان

فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَۚ(۷) پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔ (پ۱۸،المؤمنون،۷،٦،۵)

عرض کی: **پاؤں کا شکر** کیا ہے؟ارشاد فرمایا: اگر تم کسی ایسے زندہ کو دیکھو جس پر تمہیں رشک ہو تو ان پاؤں سے اس شخص جیسے عمل کرو(یعنی نیک عمل کرو) اور اگر کسی ایسے مُردہ کو دیکھو جس سے تم بیزار ہو تو اِن پاؤں کو اس شخص جیسے عمل سے روک لو(یعنی بُرائی کی طرف قدم نہ اُٹھاؤ)۔

افسوس! ایک تعداد ہے کہ جس نے اپنے لیے بطورِ نمونہ فلمی ایکٹر، کھلاڑی، سیاست دان اور نہ جانے کون کون سے افراد منتخب کئے ہوتے ہیں، کس کس کو اپنا **آئیڈیل** بنایا ہوا ہے؟

یہ سب بیان کرنے کے بعد حضرت سَیِّدُنا ابو حازم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرمانے لگے: اس طرح تم اللہ پاک کا شکر ادا کرنے والے بن جاؤ گے اور جس نے صرف زبانی شکر کیا بقیہ اَعضاء سے نہ کیا، تو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کے پاس ایک کپڑا ہو اور وہ اس کا ایک کنارہ پکڑ لے لیکن پہنے نہیں تو وہ کپڑا اسے گرمی، سردی، برف اور بارش سے بچنے کا فائدہ نہ دے گا۔(حلية الاولياء، ۲۷۹/۳، رقم:۳۹٦۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا ابو حازم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی نصیحتوں پر ہمیں بھی عمل کی کوشش کرنی چاہیے اور اللہ پاک کی دی ہوئی ہر نعمت پر شکر کرتے رہنا چاہیے اور اسے نیک کام میں ہی استعمال کرنا چاہیے۔

آزادی کی نعمت کا شُکْر کیسے ادا کریں؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰه ہمارا یہ آزاد وطنِ عزیز بھی اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے اور عنقریب **یومِ آزادی** (Independence Day) یعنی **"14 اگست"** بھی آنے والا ہے، افسوس کہ خوشی کے اِس عظیم موقع

پر اللہ پاک کی عظیم نعمت "**آزادی**" کا شکر ادا کرنے کی بجائے ایسے **غیر شرعی و غیر قانونی معاملات** کیے جاتے ہیں، جو کسی سے ڈَھکے چُھپے نہیں ہیں۔ یاد رکھئے! **جشنِ آزادی** کے نام پر گانے بجانا، جشنِ آزادی کے نام پر **رَقص وسُرُود** کی محفلیں سجانا، جشنِ آزادی کے نام پر **بندوں کے حُقُوق** پامال کرنا، جشنِ آزادی کے نام پر لوگوں کو **جانی ومالی نقصان** پہنچانا، جشنِ آزادی کے نام پر **شراب نوشی** کرنا، جُوا کھیلنا، یقیناً اللہ پاک کی نعمت جو ہمیں **وطنِ عزیز پاکستان** کی صُورت میں حاصل ہوئی ہے، اس کی ناقدری کرنا ہے۔

اُس منظر کو ذرا تصور میں لائیے کہ جب اِس **وطنِ عزیز کی آزادی** کے لیے **لاکھوں جانوں کی قُربانی** دی گئی جن میں بچے، بوڑھے، مرد عورتیں بھی تھیں، اِس **وطنِ عزیز کی آزادی** کے لیے لوگوں نے اپنی **جائیدادیں** چھوڑیں، گھر بار چھوڑا، **اے وطنِ عزیز پاکستان کے عاشقانِ رسول!** اپنے آپ سے سوال کیجئے، کیا یہ **رَقص وسُرُود کی محفلیں** سجانے کا موقع ہے؟ کیا یہ **شرابیں** پینے کا موقع ہے؟ کیا یہ **حیا کی چادر** اُتار کر سرِعام بے حیائی کو پروان چڑھانے کا موقع ہے؟ کیا یہ **ناچ گانے** کا موقع ہے؟ کیا یہ **وَن وِیلنگ** (One Wheeling) کرکے اپنی اور دوسروں کی جان خطرے میں ڈالنے کا موقع ہے؟

اگر ہمیں اِس موقع پر خوشی کا اظہار کرنا ہی ہے تو ایسے طریقے سے کریں، جس میں اللہ پاک کی رِضا شامل ہو مثلاً،

نوافل ادا کیجئے

اللہ پاک کی رِضا اور اس نعمت (یعنی وطنِ عزیز کے ملنے) کا شُکر ادا کرنے کی نیت سے نوافل ادا کیجئے۔ سُبْحٰنَ اللہ! **نوافل پڑھنے کی بھی کیا پیاری فضیلت ہے:**

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص وضو کرے اور اچھا وُضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو (2) رکعت پڑھے، اُس کے لیے **جنّت واجب ہو جاتی ہے**۔ (مسلم، کتاب **الطھارۃ، باب الذکر۔۔۔، ص۱۱۸، حدیث: ۵۵۳)**

پھر یوں دُعا بھی کیجئے کہ یاربّ! تُو نے ہمیں آزاد ملک کی صورت میں جو نعمت عطا فرمائی ہے، ہمیں اس کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرما، اس میں تیرے ہی احکامات اور تیری رِضا والے کام کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہر اس کام سے بچنے کی توفیق عطا فرما، جس سے تُو اور تیرے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ناراض ہوتے ہوں۔

امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدنی سوچ اور آپ کی **"وطنِ عزیز ملکِ پاکستان"** سے سچی محبت پر کہ آپ نے مختلف موقعوں پر مدنی مذاکروں میں **"یومِ آزادی"** کی نعمت پر جو مُفید ارشادات عَطا فرمائے، آیئے وہ بھی سُنتے ہیں تاکہ ہم بھی اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی سے بچتے ہوئے، **یومِ آزادی کی نعمت** پر شکر بجالائیں۔ چنانچہ آپ اِرشاد فرماتے ہیں: ایک بہت بڑی تعداد جو کہ جَشْنِ آزادی غلط طریقے سے مناتی ہے، خُوب ھَلّہ گُلّہ اور ہُلّڑ بازیاں کرتی، ہوائی فائرنگ اور نہ جانے کیا کچھ کرتی ہے، اللہ کرے کہ مُسلمان ان خُرافات (بُرائیوں) سے بچ کر مسجد میں آکر ہمارے ساتھ جشنِ آزادی منائیں، اگر دُور ہوں تو مدنی چینل دیکھ کر جَشْنِ آزادی منائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ وہ وَقْت بھی آئے گا کہ ہم **جہنّم سے آزادی** کا جَشْن منائیں گے ہاں! یہ جہنّم سے آزادی کا جَشْن جیتے جی نہیں ہو سکے گا (پھر امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جشنِ آزادی پر خُرافات (بُرائیوں) میں پڑنے والوں کو بچنے کا ذہن دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں) کیا عجب جنہوں نے گناہوں کا بھرپور پروگرام (Program) بنا رکھا ہے، وہ گناہوں کا وَقْت شروع ہونے سے پہلے پیکِ اجل (یعنی موت) کو

لَبَّیْكَ کہہ دیں اور اُنہیں موت آجائے، کیا عجب! اِس رات ہونے والی فائرنگ میں کسی گولی پر کسی کا نام لکھا ہو کہ میں اُس کی کھوپڑی میں جاؤں گی، اُس کے سینے کو چھلنی کروں گی اور قبر کا گڑھا اُس کے لیے کھود کر تیار ہو، کفن اُس کے لیے متعیّن ہو کہ یہ کفن آج اُس نے پہننا ہے، یا ہسپتال کا کوئی بیڈ(Bed) اُس کا منتظر ہو، گناہ کرتے کرتے مَرنا یا گُناہ کا پکا ارادہ ہو، اس حالت میں موت سے ہمکنار ہونا اچھا نہیں ہے، کاش گناہ کرتے ہوئے ہمیں یہ احساس ہو کہ میرا ربّ کریم مجھے دیکھ رہا ہے، میرا ربّ کریم ناراض ہو گیا تو کہیں میں اپنی آخرت خراب نہ کر بیٹھوں، اے میرے ہم وطنو! اگر گناہ کے سلسلے آپ نے سوچ رکھے ہیں، مہربانی کر کے باز آجایئے، توبہ کر لیجیے ایسا نہ ہو کہ گناہ کرتے کرتے آپ لوگوں کی موت آئے اور ہم لوگوں کو بھی پتہ چل جائے، پھر ہم عبرت کے طور پر آپ کا بیان کریں بلکہ جو گُناہ کا عزمِ مُصمم کرے اور اب توبہ کر لے اس کے لیے بھی فضیلت ہے۔(مدنی مذاکرے کے مدنی پھول)

اے عاشقانِ رسول! آیئے! امیرِ اہلسنت کا لکھا ہوا دُعائیہ کلام ہم بھی پڑھتے، سُنتے ہیں کہ آپ نے اس وطنِ عزیز کی **جشنِ آزادی** سے متعلق کتنا پیارا کلام لکھا ہے:

یا خُدا پاک وطن کی تُو حفاظت فرما — فضل کر اس پہ سدا سایۂ رحمت فرما
مرحبا پاک وطن پاک وطن پاکستان — دے ترقی تُو عنایت اسے برکت فرما
اس کو تُو قلعۂ اسلام بنا دے یاربّ! — میرے پیارے وطنِ پاک پہ رحمت فرما
شُکر صد شُکر غلامی سے ملی آزادی — پھر عنایت ہمیں کھوئی ہوئی شوکت فرما
آج ہے امن وطن کا میرے پارہ پارہ — پھر مہیا میرے مولا اسے راحت فرما
چور ڈاکو سے مِرے پاک وطن کو کر پاک — مُلک سے دُور تُو رشوت کی نحوست فرما

بچہ بچہ ہو نمازی میرے پاکستان کا اور عطا جذبۂ پابندیِ سُنّت فرما

واسِطہ شاہِ مدینہ کا اے پیارے اللہ دُور عطاؔر سے دنیا کی مَحَبَّت فرما

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس امامت کورس

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں خدمتِ دین کے 107 شعبہ جات میں سُنّتوں کی دُھومیں مچارہی ہے، جن میں سے ایک شعبہ **"مجلس امامت کورس"** بھی ہے۔ امامت ایک ایسا مقدس شعبہ ہے کہ ہر شخص دل سے اس کی قدر کرتا ہے۔ امیرِ اہلِسُنَّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: امامت اسلام کی بہترین خدمت اور رزقِ حلال کے حصول کا عظیم ذریعہ ہے۔ **"مجلس امامت کورس"** کی ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ یہ اندرون و بیرونِ ملک کی مساجد کے لیے اہل و ذمہ دار امام و مؤذن مہیا کرے۔ یہ مجلس اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ دعوتِ اسلامی کے تحت ذمہ داریاں سر انجام دینے والے ائمہ کرام امامت و نماز سے متعلق بنیادی فرض علوم سے مکمل آگاہی رکھتے ہوں، وہ متقی ہونے کے ساتھ باعمل بھی ہوں، دِین و مسلک کا درد رکھنے والے ہوں، مدنی مرکز کے طریقِ کار کے مطابق 12 مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے والے ہوں۔ ائمہ کرام اچھا بیان کرنے کی صلاحیت، عقائد میں پختگی، امامت و خطابت کی اہلیت، تجوید و قراءت سے تلاوتِ قرآن کرنے کی صلاحیت سے مالامال ہونے کے ساتھ ساتھ حُسنِ معاشرت سے زندگی گزارنے والے ہوں۔ اسی لئے امامت کورس میں بنیادی عقائد، نماز و امامت سے متعلق ضروری فقہی مسائل، تجوید و قرأت اور

اخلاقیات سکھانے کے ساتھ تنظیمی تربیت کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امامت کورس کی برکت سے کئی افراد اپنی نمازیں درست کرنے کے ساتھ امام بن کر رخصت ہوتے اور معاشرے میں عزت کا مقام پاتے ہیں۔ لہٰذا جسے بھی موقع ملے اسے ضرور امامت کورس کے ذریعے علمِ دین حاصل کرنا چاہیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عید الاضحیٰ قریب ہے، آپ سے گزارش ہے کہ اپنے ہاں کے جانوروں کی قربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی کو دیجئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلایئے۔ اللہ پاک خوب برکتیں نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور قربانی کی کھالیں جمع کرنے والے کے لئے چند نیتیں اور احتیاطیں بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵ حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قربانی کی کھالیں جمع کرنے والے کے لئے نیتیں اور احتیاطیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! امیرِ اَہلسنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس

عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"ابلق گھوڑے سوار"** سے قربانی کی کھالیں جمع کرنے والے کے لئے نیّتیں اور احتیاطیں سُنتے ہیں: جو جو عاشقانِ رسول قربانی کی کھالیں جمع کرنے کی سعادت حاصل کریں گے، وہ ابھی سے یہ نیّتیں کرلیں، اللہ پاک کی رحمت سے امید ہے کہ ثواب ملنا شروع ہو جائے گا۔☆ رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتیں کرتا ہوں☆ ہر حال میں شَریعت و سنّت کا دامن تھامے رہوں گا☆ قربانی کی کھالوں کے لئے بھاگ دوڑ کے ذَرِیعے دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاوُن کروں گا☆ کوئی لاکھ بد سُلوکی کرے مگر اظہارِ غصّہ اور☆ بد اَخلاقی سے پرہیز کرکے دعوتِ اسلامی کی ناموس و عزّت کی حفاظت کروں گا☆ قربانی کی کھالوں کے سبب لاکھ مصروفیّت ہوئی بِلا عُذرِ شَرعی کسی بھی نَماز کی جماعت تو کیا تکبیرِ اولیٰ بھی ترْک نہیں کروں گا۔☆خون آلود بدبو دار کپڑوں سَمیت مسجِد میں نہیں جاؤں گا☆ قلم(Pen/Pencil)، رسید بُک، پیڈ، گلاس، چائے کے پیالے(کپ Cup)وغیرہ پاک چیزوں کو ناپاک خون نہیں لگنے دوں گا(فتاوٰی رضویہ مخرجہ جلد 4 صفحہ 585 پر ہے"پاک چیز کو(بِلا اجازتِ شرعی)ناپاک کرنا حرام ہے")☆ اپنی طے شُدہ کھال اگر کسی عاشقِ رسول کے اِدارے کا آدمی لینے نہیں پہنچا، یا☆ غَلَطی سے میرے پاس آگئی تو بہ نیّتِ ثواب اُدھر دے آؤں گا☆ جو کھال دے گا ہو سکا تو اُس کو مکتبۃُ المدینہ کا کوئی رسالہ یا پمفلٹ تحفۃً پیش کروں گا☆ نیز اُس کو "شکریہ، جَزَاكَ الله" کہوں گا(فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللہَ۔ یعنی جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہ کیا اس نے اللہ پاک کا بھی شکر ادا نہ کیا۔(تِرمِذی ج ۳ ص ۳۸۴ حدیث ۱۹۶۲))☆ کھال دینے والے پر انفِرادی کوشِش کرکے اُس کو سنّتوں بھرے اجتِماع اور☆ قافِلوں میں چلنے کی رغبت دلاؤں گا☆ بعد میں بھی اُس سے رابِطہ رکھ کر کھال دینے کے اِحسان کے بدلے میں اُسے مَدَنی ماحول میں لانے کی کوشِش کروں گا اگر☆ وہ مَدَنی ماحول میں ہوا تو اُسے قافِلے کا مسافِر یا☆ مَدَنی اِنعامات کا عامِل بناؤں گا یا☆ کوئی

نہ کوئی مزید سیٹنگ کروں گا(ذمّے داران کوچاہئے کہ بعد میں وَقت نکال کر کھال دینے والوں کاشکریہ ادا کرنے ضَرور جائیں نیز ان سب مُحسنین کو علاقائی سطح پر یا جس طرح مناسِب ہو اکٹّھا کر کے مختصراً نیکی کی دعوت اور تقسیمِ رسائل وغیرہ کی سیٹنگ فرمائیں۔رسائل کی دعوتِ اسلامی کے چندے(فنڈ) سے نہیں جُداگانہ سیٹنگ کرنی ہوگی)

(ابلق گھوڑے سوار، ص۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312صفحات)اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اورامیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔سُنّتوں کی تربیّت کاایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرمانِ عالیشان ہے: **اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم (یعنی آپس میں) ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔**

(مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵، حدیث ۲۹۵۱)

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود   طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

مختصر وضاحت: کعبۃُ اللہ میں کفر و ظلمت کی اندھیریوں میں چودھویں رات کا چاند بن کر چمکنے والے! آپ پر کروڑوں مرتبہ دُرود نازل ہو، آپ مدینے شریف کے لئے چاشت کے وَقْت کے سورج ہیں! آپ پر کروڑوں دُرود نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ...معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذُوالْحِجَّۃِ الحرام کا مہینا ہمارے درمیان اپنی رحمتوں اور برکتوں کی بارش برسا رہا ہے، اس ماہ کی **18 تاریخ** کو تیسرے خلیفۂ راشد، رسولِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک کے بعد دُوسری شہزادی سے نکاح کا شرف پانے والے، انتہائی ظالمانہ طریقے سے شہید ہونے والے، بہت زیادہ سخاوت فرمانے والے، صبر و شفقت فرمانے والے، بہت زیادہ شرم وحیا کرنے اور غریبوں سے بہت مَحبَّت فرمانے والے، اللہ پاک اور اس کے رسول عَلَیْہِ السَّلَام کے پیارے اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا یومِ شہادت ہے اور عَنقریب یہ دن آنے کو ہے، اسی مناسبت سے آج ہم ان کی سیرت و کردار سے مُتَعَلِّق آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا تذکرۂ خیر سننے کی سعادت حاصل کریں گے، اَوّلاً اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے عشقِ رسول پر ایک حکایت سُنیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی دِینی خدمات اور آپ کی فضیلت پر احادیث بھی سماعت کریں گے۔ آپ کے عشقِ رسول سے متعلق **ایمان افروز معلومات** حاصل کریں گے۔

صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیمُ الدّین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور اَمیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ گرامی حاجی عبد الرحمٰن قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا یوم ہے، آخر میں اس مناسبت سے ان کی سیرتِ مبارکہ کے بارے میں بھی کچھ مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔

اللہ پاک دل جمعی کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سننے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مہمانی کا نرالا انداز

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "صحابہ کرام کا عشقِ رسول" صفحہ 53 پر ہے کہ ایک روز حضرتِ سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اپنے دوستوں سمیت میرے گھر تشریف لایئے اور جو میسر ہو تناول فرمایئے۔ نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دعوت قبول فرمالی، جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے گھر کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے چلتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قَدَم مبارک شمار کرنے لگے، سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عثمان! میرے قدم کیوں گِن رہے ہو؟ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے ماں باپ آپ پر قُربان! میں چاہتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم و توقیر کی خاطر آپ کے ہر ہر قدم کے بدلے ایک ایک غلام (Slave) آزاد کروں۔ چنانچہ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے گھر تک حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جس قدر قدم مُبارَک لگے آپ نے اُسی قدر غلام آزاد کئے۔ (جامع المعجزات، ص۲۵۷ ملخصاً) (صحابہ کرام کا عشقِ رسول، ص۵۳ تا۵۴)

مجھ کو دُنیا کی دولت نہ زر چاہیے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہیے
رات دن عِشق میں تیرے تڑپا کروں
یا نبی ایسا سوزِ جگر چاہیے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کس طرح رسولِ عظیم، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عشق میں آپ کے ہر ہر قدم پر ایک ایک غلام آزاد فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دل میں عشقِ رسول اور محبتِ رسول کا چراغ روشن تھا، عشقِ رسول کی چاشنی اُن کی رَگ وجاں میں کس قدر سرایت کرچکی تھی کہ اِنہیں محبوب آقا، مکی مدنی مصطفٰے، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات سے بڑھ کر کوئی چیز عزیز نہ تھی۔

خود قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کا حکم دیا ہے، چنانچہ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْفَتْح کی آیت نمبر 9 میں ارشادِ باری ہے:

لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ۝۹

ترجمۂ کنزالایمان: تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔ (پ ۲۶، فتح: ۹)

بیان کردہ آیت کے تحت تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان میں لکھا ہے: اس آیت سے معلوم ہوا! اللہ کریم کی بارگاہ میں حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم اور توقیر انتہائی مطلوب اور بے انتہا اَہمیت کی حامل ہے کیونکہ یہاں اللہ پاک نے اپنی تسبیح (پاکی بیان کرنے) پر اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر کو مُقَدَّم فرمایا ہے اور جو لوگ ایمان لانے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کرتے ہیں ان کے کامیاب اور بامُراد ہونے کا اعلان کرتے ہوئے اللہ (کریم) ارشاد فرماتا ہے:

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان لائیں

اتَّبَعُوا النُّوۡرَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ مَعَہٗۤ ۙ اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۵۷﴾ اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ (پ ۹، اعراف: ۱۵۷)

(تفسیر صراط الجنان، پ ۲۶، الفتح، تحت الآیۃ: ۹، ۹/ ۳۴۷)

اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا! صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان اُمّت کو تعظیمِ مُصۡطَفٰے کے طریقے بیان کرنے والے ہیں، بلکہ قیامت تک تعظیمِ مُصۡطَفٰے کے جو بھی طریقے ہوں گے اور شریعت سے نہ ٹکراتے ہوں، وہ پسندیدہ ہیں، جیسے حضرت امام مالک رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے تعظیمِ مُصۡطَفٰے کی خاطر مدینے پاک میں جانور پر سواری نہ کی۔

اس میں شک نہیں کہ عشقِ حقیقی اگر نصیب ہو جائے تو اظہار کے طریقے بھی آ جاتے ہیں اور صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سے بڑا عاشقِ رسول کون ہو سکتا ہے؟ ہر صحابی اپنی اپنی جگہ الفتِ رسول اور محبتِ رسول کا چمکتا ستارہ تھا۔ عشقِ رسول کی جو مثالیں ان مقدس ہستیوں نے پیش کیں ان کی مثال نہیں ملتی۔ جو شان و عظمت انہیں نصیب ہوئی وہ کسی غَیرِ صحابی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ سُلطانِ عَرَب، محبوبِ ربّ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **تمہارا پہاڑ بھر سونا خَیرات کرنا میرے کسی صحابی کے سَوا سیر جَو خَیرات کرنے بلکہ اُس کے آدھے کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔** (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لوکنت متخذا خلیلا، ۲/ ۵۲۲، حدیث: ۳۶۷۳ ملخصاً)

صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی خدمات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی شان ایسی بے مثال ہے کہ کوئی بھی ان کے مقام و مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہوں نے سب

سے پہلے اسلام قبول کیا۔☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہوں نے سب سے پہلے رسولِ خدا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت پر لبیک کہا۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہوں نے آقا کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار کیا اور ان کے معجزات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جو اُمت میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جن کے اچھے اوصاف خود ربِّ کریم نے قرآن میں بیان فرمائے۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** کہ احادیثِ طیّبہ میں ان کی شانیں بیان کی گئی ہیں۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہیں اللہ پاک نے اپنے محبوبِ پاک عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی رفاقت کے لیے منتخب فرمایا۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہیں سب سے پہلے تبلیغِ اسلام کی سعادتیں ملیں۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہوں نے دِینِ اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے کُفّار کے ظلم و ستم کو برداشت کیا۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جن کی اَن تھک کوششوں سے پرچمِ اسلام پورے عالم میں بلند ہو گیا۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہوں نے دِین کی تبلیغ کیلئے اپنا تن من دھن سب قربان کر دیا۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہوں نے ابتدائے اسلام کے مشکل ماحول میں بھوک پیاس برداشت کر کے، پیٹ پر پتھر باندھ کر، قریبی رشتہ داروں کی دشمنیاں مول لے کر اور ان سے جنگیں لڑ کر بھی پرچمِ اسلام کو اُونچا رکھا ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جن کی اَن تھک محنتوں اور لازوال قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج ہم اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نام لیوا ہیں، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سمیت تمام صحابۂ کرام سے محبت کریں اور ان کی محبت اپنی اولاد کو بھی سکھائیں۔

صحابہ ہیں تاجِ رِسالت کے لشکر
رسولِ خُدا تاجدارِ صحابہ
اِنہیں میں ہیں صِدیق و فاروق و عثماں
اِنہیں میں علی شہسوارِ صحابہ

پسِ مَرگ اے اعظمی! یہ دُعا ہے بنوں میں غُبارِ مزارِ صحابہ

(کراماتِ صحابہ، ص۳۰)

ہر صحابیِ نبی *****جنّتی جنّتی ہر صحابیِ نبی *****جنّتی جنّتی
چار یارِ نبی *****جنتی جنتی ابو بکر و عمر بھی *****جنّتی جنّتی
عثمانِ غنی *****جنّتی جنّتی فاطمہ اور علی *****جنّتی جنّتی
حسن بھی حسین بھی *****جنّتی جنّتی ہر صحابیِ نبی *****جنّتی جنّتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی سیرت سے مُتَعَلِّق سُن رہے تھے، حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی خدمات کا کون اندازہ کر سکتا ہے، دین کی خاطر جو قربانیاں آپ نے دِیں وہ آپ ہی کا حصہ ہیں۔ ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اُن خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں شامل ہیں جو شروعِ اسلام میں ایمان لائے تھے ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے دو مرتبہ راہِ خدا میں ہجرت کا شرف حاصل کیا ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ وہ شخصیت ہیں جنہیں جامع القرآن ہونے کا شرف حاصل ہے، ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا نام ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی فہرست میں شامل ہے جو رشتہ داروں کی تمام تر تکالیف سہنے کے باوجود ایمان پر ثابت قدم رہے، ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو یہ شرف

حاصل ہے کہ سراپانُور، شافعِ یومِ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شَہزادیاں یکے بعد دِیگرے ان کے نکاح میں آئیں، ☆حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سیرت میں بھی بے مثال تھے، صورت میں بھی بے مثال تھے، ☆حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا شمار اللہ کریم کے ان مقرب بندوں میں ہوتا ہے جو ساری ساری رات عبادت و بندگی میں گزار دیتے تھے، ☆حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ان لوگوں میں شامل تھے جو ہر وقت خوفِ خدا اور تقویٰ و پرہیز گاری سے رہتے تھے، ☆حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ایسے تحمل مزاج تھے کہ خود جامِ شہادت نوش کرلیا مگر رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہرِ مبارک کو خون آلود نہیں ہونے دیا، ☆حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سخاوت میں اپنی مثال آپ تھے، ☆حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حِلْم اور صبر و شفقت میں بھی اپنی مثال آپ تھے، ☆حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ عاجزی و انکساری والے بزرگ تھے۔

حضرت عثمانِ غنی اور اتباعِ رسول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیگر اوصافِ کریمہ کی طرح اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اِتباعِ رسول میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ سردی گرمی کی پرواہ کئے بغیر اپنے اقوال واَفعال میں محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں اور ادائیں خوب خوب اپنایا کرتے تھے۔ آیئے! حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین اور سُنّتوں سے محبت کے 3 واقعات ملاحظہ فرمایئے۔ چنانچہ

ایک دن حضرتِ سیّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر بکری کی دَستی کا گوشت منگوایا اور کھایا اور بِغیر تازہ وُضو کئے نَماز ادا کی پھر فرمایا: رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی

اِسی جگہ بیٹھ کر یہی کھایا تھا اور اِسی طرح کیا تھا۔(مسند احمد، مسند عثمانِ بن عفان، ۱/۱۳۷، حدیث: ۴۴۱)

حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ایک بار وُضو کرتے ہوئے مُسکرانے لگے! لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے: میں نے ایک مرتبہ سرکارِ نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی جگہ پر وُضو فرمانے کے بعد مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔(مسند احمد، مسند عثمانِ بن عفان، ۱/۱۳۰، حدیث: ۴۱۵)

سخت سردی میں بھی فرمانِ نبوی پر عمل:

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک سرد رات میں جب نماز کا ارادہ فرمایا: تو اپنے غلام حضرت حُمران رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے وضو کے لیے پانی مانگا۔ غلام نے پانی پیش کیا تو آپ اُس سے ہاتھ اور منہ دھونے لگے۔(وُضو شروع فرمایا تو) غلام نے عرض کی: اللہ پاک آپ کو محفوظ فرمائے، آپ وُضو فرمارہے ہیں جبکہ رات تو بہت ٹھنڈی (Cold) ہے۔ حضرت سیِّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جوابًا ارشاد فرمایا: میں نے دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحروبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُنا ہے: جو بندہ کامل وضو کرتا ہے، اللہ پاک اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔(مسند البزار، مسند عثمانِ بن عفان، ۲/۷۵، الحدیث: ۴۲۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ہمیں بھی غور کرنا چاہیے کہ کیا ہمیں بھی اچھے طریقے سے وضو کرنا آتا ہے؟ اگر نہیں آتا تو ہم سیکھیں، کیا ہم بھی فرائض و نوافل کے پابند ہیں؟ کیا ہم بھی سُنّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں؟ اللہ کریم ہمیں فرائض وواجبات اور سُنن و مُستحبات کی بجا آوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

تیری سُنّتوں پہ چل کر ،مری رُوح جب نکل کر
چلے تُو گلے لگانا مدنی مدینے والے
ملے سُنّتوں کا جذبہ مِرے بھائی چھوڑیں مولیٰ
سبھی داڑھیاں منڈانا مدنی مدینے والے
مری آنیوالی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں
اُنہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے

(وسائل بخشش مرمم، ص۴۲۸۔۴۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

احادیثِ کریمہ اور شانِ عثمانِ غنی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اتباعِ رسول کی بڑی برکتیں ہیں، کاش! حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے صدقے ہم بھی کامل اتباعِ رسول کرنے والے بن جائیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ ایک غلام تو اپنے آقا کی عنایتوں اور اس کے لُطف وکرم کے سبب اس کی تعریف کرتا رہتا ہے۔ لیکن کمال یہ ہے کہ جب آقا بھی اپنے غُلام کی خُوبیوں پر اس کی تعریف کرے، حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا شُمار بھی ان خُوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے کہ جن کے حق میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لَبہائے مبارکہ نے کئی بار جُنْبِش فرمائی، کبھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دربارِ رسالت سے جَنَّت کا مُژدہ عطا ہوا، تو کبھی آپ کو میٹھے مُصْطَفٰے، شہنشاہِ دَوسَرا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا جَنَّتی رفیق قَرار دیا، کبھی آپ کو

کامل حَیا کی سَنَد عطا فرمائی تو کبھی آپ کی شَفاعت کے ذَرِیعے لوگوں کے جَنَّت پانے کا اعلان فرمایا۔

حضور نبیِ کریم، رسولِ رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کی شان میں جو تعریفی کلمات ارشاد فرمائے۔ آیئے ان میں سے 5 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: "عثمان مجھ سے ہے اور میں عثمان سے ہوں۔" (ابن عساکر، عثمانِ بن عفان، ۱۰۲/۳۹، حدیث:۷۸۷۸)
2. ارشاد فرمایا: "جَنَّت میں ہر نبی کا ایک رفیق ہو گا اور میرے رفیق عثمان بن عَفّان ہیں۔" (ابن عساکر، عثمانِ بن عفان، ۱۰۴/۳۹، حدیث: ۷۸۸۱)
3. ارشاد فرمایا: "بروزِ قِیامت عثمان کی شفاعت سے سَتّر ہزار (70000) ایسے آدمی بِلاحساب جَنَّت میں داخل ہوں گے جن پر جَہنَّم واجب ہو چکی ہو گی۔" (ابن عساکر، عثمانِ بن عفان، ۱۲۲/۳۹، حدیث:۷۹۱۶)
4. ارشاد فرمایا: "میری اُمّت میں سب سے زیادہ پیکر شرم و حیا اور معزز و مکرم عثمان بن عفّان ہیں۔" (مسند الفردوس، ۲۵۰/۱، حدیث:۱۷۹۰)
5. ارشاد فرمایا: "میری امت میں سب سے زیادہ باحیا انسان عثمان بن عفّان ہیں۔"

(مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب حبر ھذہ الامۃ عبداللہ بن عباس، ۶۸۹/۴، الحدیث:۶۳۳۵)

عُلُوِّ شان کا کیوں کر بیاں ہو آپ کی پیارے | حیا کرتی ہے مولیٰ آپ سے مخلوقِ نورانی
مجھے اپنی سَخاوت کے سمندر سے کوئی قطرہ | عطا کردو نہیں درکار مجھ کو تاجِ سلطانی
عداوت اور کینہ ان سے جو رکھتا ہے سینے میں | وہی بدبخت ہے ملعون ہے مردود شیطانی

(وسائل بخشش مُرمَّم، ص۵۸۵)

مختصر وضاحت:(1) آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بلند شان کس طرح بیان ہو سکتی ہے! آپ کی شان کا تو عالَم یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے نورانی مخلوق یعنی فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔(2) مجھے تخت و تاج کی کوئی ضرورت نہیں، مجھے تو بس آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سخاوت کے سمندر سے ایک قطرہ چاہئے۔(3) جو اپنے سینے میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی دُشمنی اور کینہ رکھتا ہے وہ بہت ہی بڑا بد بخت، ملعون اور مردُود ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی عبادات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بارے میں سُن رہے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی پاکیزہ سیرت کا ایک روشن پہلو یہ بھی تھا کہ آپ ساری ساری رات سجدہ و قیام میں گزار دیا کرتے، کبھی آپ کی راتیں کبھی تلاوتِ قرآن میں کٹتیں تو کبھی سجود و قیام کی لذّتیں پاتے بیت جاتیں۔ آیئے حصولِ ترغیب کے لیے ہم اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے شوقِ عبادت و تلاوت کے واقعات سنتے ہیں:

1. حضرت سیِّدُنا زبیر بن عبدُاللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہمیشہ روزہ رکھتے اور ابتدائی رات میں کچھ آرام کرکے پھر ساری رات عبادت میں بسر کرتے۔(مصنف ابن ابی شیبة، کتاب صلاة التطوع۔۔۔الخ، باب من کان یامر۔۔۔الخ، ۲/۱۷۳، حدیث:۶)
2. جب اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو شہید کیا گیا تو آپ کی زوجہ نے قاتلوں سے فرمایا:"تم نے اس شخص کو شہید کیا ہے، جو ساری رات عبادت کرتے اور ایک رکعت میں قرآنِ کریم ختم کرتے تھے۔"(الزھد للامام احمد، زھد عثمانِ بن عفان، ص ۱۵۳، حدیث:۶۷۳)
3. حضرت سیِّدُنا عبد الرحمن تیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:"مجھے ایک بار مقامِ ابراہیم پر رات

ہو گئی۔ میں عشاء کی نماز ادا کر کے مقامِ ابراہیم پر پہنچا، یہاں تک کہ میں اس میں کھڑا ہوا تو اتنے میں ایک شخص نے میرے کندھوں (Shoulders) کے درمیان ہاتھ رکھا۔ میں نے دیکھا تو وہ اَمِیْرُ المؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ بن عفان رَضِیَ اللہ عَنْہ تھے۔ کچھ دیر بعد آپ نے سورۂ فاتحہ سے قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ پورا قرآنِ کریم ختم کرلیا۔" (الزهد لابن المبارک، باب فضل ذکر الله، ص ۴۵۲، حدیث: ۱۲۷۶ ملخصاً)

نبی نے تیرے بدلے "بیعتِ رضواں" میں کی بیعت کہا قرآن نے دستِ نبی کو دستِ یزدانی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۵۸۴)

مختصر وضاحت: جب نبیِّ کریم، رءوف و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیعتِ رضوان میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بیعت لی تو اس وقت حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ وہاں موجود نہیں تھے، تو حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود اپنا سیدھا ہاتھ اُلٹے ہاتھ پر رکھ کر اس کو حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا ہاتھ قرار دیتے ہوئے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو بیعت میں شامل فرمالیا۔ قرآنِ کریم نے ساقیِ کوثر، مالکِ جنت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دستِ مبارک کو ربِّ کریم کا دستِ مبارک ارشاد فرمایا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

وقت نہیں ملتا!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! عبادت کے ایسے معمولات کس کے ہیں؟ اَمِیْرُ المؤمنین، حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے۔ جن کی شان یہ ہے کہ انہیں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دو شہزادیوں کا یکے بعد دیگرے شوہر بننے کی سعادت ملی، ان کی شان یہ ہے کہ

رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں کئی بار اپنی زبان مبارک سے **جنت کی خوشخبری** عطا فرمائی، ان کی شان یہ ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی ان سے حیا فرماتے۔ ان کی شان یہ ہے کہ اللہ کریم کے معصوم فرشتے بھی ان سے حیا کرتے، ان کی شان یہ ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی خاطر بیعتِ رضوان لی، اتنے بڑے مرتبے پر فائز ہونے کے باوجود وہ توکثرت سے عبادت کرتے تھے، تلاوت کرتے تھے اور زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرنے کی کوشش میں رہتے تھے۔ جبکہ دوسری جانب ہم جیسوں کا حال یہ ہے کہ ہمارا اکثر وقت فضولیات میں برباد ہو جاتا ہے، ہمارے شب وروز غفلتوں کی نذر ہو رہے ہیں، ہمارے پاس نہ توعلمِ دِین سیکھنے کے لیے وقت، نہ لازم عبادات کی معلومات جاننے کے لیے وقت، اور نہ ہی تلاوتِ قرآن کے لئے، نہ تو ہم نیکی کی دعوت دینے کے لیے وقت نکال سکتے ہیں نہ ہم نیکی کی دعوت سننے کی سعادت حاصل کرسکتے ہیں۔ ہم قافلے کے مسافر بھی اس لیے نہیں بن پاتے کہ **وقت نہیں ملتا**، ہم درس وبیان کرنے سننے کی سعادت سے بھی اس لیے محروم رہتے ہیں کہ **وقت نہیں ملتا**، ہم اپنے اعمال کا جائزہ اوراس پر غور وفِکر بھی اس لیے نہیں کرپاتے کہ **وقت نہیں ملتا**، ہم ہفتہ وار اجتماعات میں بھی نہیں آپاتے کہ **وقت نہیں ملتا**، ہم ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت سے بھی اس لیے محروم رہتے ہیں کہ **وقت نہیں ملتا**، افسوس! ایک تعداد تو مَعَاذَاللہ (اللہ پاک کی پناہ) فرض نمازیں بھی اس لیے قضا کردیتی ہے کہ **وقت نہیں ملتا**۔ ایک تعداد فرض علوم بھی اس لیے نہیں سیکھ پاتی کہ **وقت نہیں ملتا**۔ ایک تعداد دِین کے ضروری مسائل سے بھی اس لیے آگاہ نہیں ہے کہ **وقت نہیں ملتا**۔ ایک تعداد دین کی بنیادی اور ضروری معلومات سے اس لیے بے بہرہ ہے کہ **وقت نہیں ملتا**۔ ایک تعداد علمِ دِین اس لیے نہیں سیکھ پاتی کہ **وقت نہیں ملتا**، اَلْغَرَض! دِین سیکھنے، عاقبت سنوارنے اورآخرت کی بہتری کے لیے کوئی کام کرنے کی بات کی جائے تو ایک تعداد ہے جو یہ رونا روتی نظر آتی ہے کہ **وقت نہیں ملتا**۔

یادرہے! دِین کے لازم علوم اور لازم عبادات کے لیے وقت نکالنا اور عبادت اس انداز سے کرنا کہ جس انداز سے ادا کرنے کا حکم ہے، ہماری شرعی ذمہ داری ہے، بلکہ جو شخص جس پیشے یا معاملے سے تعلق رکھتا ہے، اس کے ضروری مسائل سیکھنا اور اس کے لیے وقت نکالنا، اُس شخص کے لیے لازم ہے، آہ! دِین کے ضروری مسائل سیکھنے کے لئے ہمارے پاس وقت نہیں۔ہاں! دنیاوی معاملات کے لئے وقت ہی وقت ہے، گھنٹوں اخبارات کا مطالعہ کرنے اور خبریں(News) دیکھنے، سننے/پڑھنے میں گزر جاتے ہیں مگر پرواہ ہی نہیں ہوتی، رات دیر تک ہوٹلوں اور چوراہوں پر بیٹھنا کتنوں کا معمول بن چکا ہے مگر پرواہ ہی نہیں ہوتی، **اللہ** پاک کی پناہ اب تو جگہ جگہ ایسے کئی **"چائے کیفے"** ملیں گے کہ جہاں بالخصوص نوجوان **رات** کو دیر تک بیٹھ کر گپ شپ اور نہ جانے کیسی اُلٹی سیدھی باتیں کرتے ہیں اور پرواہ ہی نہیں ہوتی۔ **تاش، لُڈّو اور ویڈیو گیمز** کھیل کر اپنا قیمتی وقت برباد کیا جاتا ہے اور اس کی پرواہ ہی نہیں ہوتی۔ بعض نادان موبائل و انٹرنیٹ استعمال کرنے میں اس قدر مگن ہو جاتے ہیں کہ وقت کا پتا ہی نہیں چل پاتا اور انہیں پرواہ بھی نہیں ہوتی۔ایک تعداد ہے جو کام کاج کی چھٹی کرنا تو کُجا چند منٹوں کی تاخیر سے جانا بھی گوارا نہیں کرتی مگر آہ! فرائض و واجبات کی ادائیگی، نفل عبادات کی بجا آوری، نمازِ باجماعت کی حاضری اور تلاوتِ قرآن کرنے کے حوالے سے اِنتہائی غفلت و سُستی کا شکار ہے۔

کاش! ہم دُنیا میں آنے کا مقصد سمجھتے، کاش! نزع کی سختیوں کو یاد کرتے، **کاش!** ہم قبر کی تنہائی، گھبراہٹ کو یاد کرتے، **کاش!** قِیامت کا 50 ہزار سالہ دِن ہمیں یاد رہتا، **کاش!** بارگاہِ اِلٰہی میں پیشی ہمیں یاد رہتی۔

آیئے! اپنے اندر عبادت و تلاوت کا ذوق و شوق بیدار کرنے کے لئے 2 فرامینِ **مُصْطَفٰے** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور عِبادات و تلاوت کرنے کی عادت بنایئے، چنانچہ

(1)ارشاد فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اے انسان! تُو میری **عبادت** کے لئے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ غنا سے بھر دُوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا اور اگر تُو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے دونوں ہاتھ مصروفیات سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند نہیں کروں گا۔

(ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۳۰، ۴/ ۲۱۱، حدیث: ۲۴۷۴)

(2)ارشاد فرمایا: "بے شک لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں۔" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: **قرآن پڑھنے والے کہ یہی لوگ اللہ والے اور خواص** (خاص لوگوں) **میں شامل ہیں**۔ (ابن ماجه، کتاب السنة، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، ۱/ ۱۴۰، حدیث: ۲۱۵)

اے عاشقانِ رسول! آج ایک تعداد ہے جو بے روز گاری کی وجہ سے پریشان ہے، کبھی کسی معاملے میں محتاج تو کبھی کسی کام میں، کیوں نہ ہم یہ ذہن بنائیں کہ ان بے روز گاریوں اور دُوسرے کی محتاجی سے جان چھڑانے کے لیے اپنے مہربان مالک و مولیٰ کی بارگاہ میں حاضری دیں، **فرض نمازوں کی پابندی** کریں، **تلاوتِ قرآن** کتنی عظیم عبادت ہے، ہم کیوں نہ اِس عظیم عبادت کے ذریعے طرح طرح کی نعمتیں عطا فرمانے والے مالکِ کریم سے **محتاجی ختم** ہونے کی دُعا کریں۔

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدرسۃ المدینہ بالغان"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فضولیات سے بچنے اور خود کو نیکیوں میں مصروف

کرنے کے لیے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے **12 مدنی کاموں** بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے **12 مدنی کاموں** میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "**مدرسۃ المدینہ بالغان**" میں شرکت بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کے کئی فوائد اور برکتیں ہیں۔ ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالغان قرآنِ پاک دُرست پڑھنے کا ایک ذریعہ ہے ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ بعض ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیسّر آتی ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین کی دَولت نصیب ہوتی ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ مِلتا ہے۔ آیئے !مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھنے کی بَرَکت پر مُشْتَمِل ایک مَدَنی بہار سُنئے، چُنانچہ

مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکت

کراچی کے مقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے فلمیں ڈِرامے دیکھنے، گانے باجے سُننے اور بدنگاہی کرنے کے عادِی تھے، نمازوں کی پابندی کا بھی ذِہن نہ تھا۔ اِتّفاق سے ایک مرتبہ اُن کی ملاقات ایک اسلامی بھائی سے ہوئی، اُنہوں نے اِنْفِرادی کوشِش کرتے ہوئے اُنہیں مَدْرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں شِرکت کی دعوت دی، اُنہوں نے مَدْرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھنا شُروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدْرَسۃُ المدینہ (بالِغان) کی بَرَکت سے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شِرکت اُن کا معمول بَن گیا، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے مُرِید بھی ہو گئے، نمازی اور مسجد میں دَرْس دینے والے بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کو چھوڑ چکے اور اپنے گھر والوں پر بھی اِنْفِرادی کوشِش کرتے ہوئے اُنہیں بھی نمازی بنانے کی کوششوں میں مصروف

ہیں۔

سَنور جائے گی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سَدا مَدَنی ماحول
تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی کرامت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اَمِیْرُ المؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی سیرت و کردار سے متعلق سُن رہے تھے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی ذاتِ مبارکہ سے وقتاً فوقتاً ایسی کئی کرامتوں کا ظہور ہوا جنہیں سُن کر عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں، آیئے ہم بھی ایک کرامت سنتے ہیں:

ایک دفعہ ایک شخص نے راستے میں کسی عورت کو غَلَط نگاہوں سے دیکھا، پھر جب وہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی خدمتِ باعَظمت میں حاضِر ہوا تو حضرتِ اَمِیْرُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے نہایت ہی پُر جَلال لہجے میں فرمایا: تم لوگ ایسی حالت میں میرے سامنے آتے ہو کہ تمہاری آنکھوں میں بَدکاری کے اَثرات ہوتے ہیں! اُس شخص نے کہا: کیا رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد اب آپ پر وَحْی اُترنے لگی ہے؟ آپ کو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ میری آنکھوں میں بدکاری کے اثرات ہیں؟ ارشاد فرمایا: "مجھ پر وحی تو نازِل نہیں ہوتی لیکن میں نے جو کچھ کہا بالکل سچی بات ہے۔ ربِّ کریم نے مجھے ایسی فِراست (نورانی بصیرت) عنایت فرمائی ہے، جس سے میں لوگوں کے دِلوں کے حالات وخیالات جان لیتا ہوں۔ (طبقات الشافعیہ الکبرٰی للسبکی، ۲/۳۲۷ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ اللہ کریم اپنے نیک اور پاکیزہ بندوں کو ایسی صلاحیتیں عطا فرماتا ہے جو عام لوگوں کو نہیں ملتیں، انہی صلاحیتوں کی بنا پر ان سے عقل میں نہ آنے والے کاموں کا صدور ہوتا ہے جنہیں کرامت (Saintly miracle) کہتے ہیں۔ کرامت کی تعریف یہ ہے کہ اللہ پاک کے ولی سے جو خلافِ عادت بات صادر ہو، اُسے کرامت کہتے ہیں۔[1] خلافِ عادت بات سے مُراد وہ کام ہے جو عام طور پر ہر کسی انسان سے ظاہر نہ ہوتا ہو مثلاً ہوا میں اُڑنا، پانی پر چلنا وغیرہ اَفعال کہ عام طور پر آدمی نہ تو ہوا میں اُڑ سکتا ہے اور نہ ہی پانی پر چل سکتا ہے۔[2] یاد رکھئے کہ! کرامت کا مُنکِر (یعنی اِنکار کرنے والا) گمراہ ہے۔[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم کرامت سے مُتَعلِّق سن رہے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ماہِ ذوالحجۃ الحرام رحمتیں بانٹ رہا ہے، اسی ماہ کی 19 تاریخ کو خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا شاہ نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا یومِ عرس ہے۔ حضرت صدرالافاضل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت بڑے عالم، مفتی اور اللہ پاک کے ولی تھے، آیئے پہلے ان کی ایک کرامت سنتے ہیں پھر ان کا مختصر تعارف بھی سنیں گے۔

حضرتِ صدرُ الافاضل کی کرامت:

---

1 ... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۵۸ بتغیر قلیل

2 ... فیضانِ مزاراتِ اولیاء، ص۴۶

3 ... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۲۶۹

چنانچہ حضرتِ مولانا منظور احمد صاحِب گھوسوی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنامُشاہَدہ بیان فرماتے ہیں کہ صاحِبِ خَزائنُ العِرفان، صدرُ الافاضِل علامہ مولاناسیِّد محمد نعیم الدِّین مُراد آبادی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا روزانہ کا معمول تھا کہ نَمازِ مَحلّہ کی مسجِد میں باجماعت ادا فرماتے، آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مسجِد جانے سے قَبل ہی ایک چار فٹ کے برتن میں چائے کا سامان ڈال دیا جاتا اور آگ جلادی جاتی۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب نَماز پڑھ کر واپَس تشریف لاتے، چائے (Tea) تیّار ہو جاتی۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیٹھک میں تشریف فرما ہو جاتے اور دیکھتے ہی دیکھتے عقیدت مندوں کی اچّھی خاصی بِھیڑ جمع ہو جاتی۔ عام طور پر پچاس سے دوسو آدمیوں تک کا ہجوم ہوتا اور کبھی کبھی تو آنے والوں کی اتنی کثرت ہوتی کہ بیٹھک اور باہَری دالان دونوں میں بِالکل جگہ نہ رہتی۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے تشریف رکھتے ہی خُدّام چائے سے بھرا ہوا ایک کپ، پِرَچ (یعنی چھوٹی طشتری) میں لگا کر چائے کی پیالی پر ایک بسکُٹ رکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کرتے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وہ پیالی اپنے دستِ مبارَک سے اُٹھا کر اپنے دائیں بیٹھنے والے کو دے دیتے، اِسی طرح چار چھ پیالیاں خود تقسیم فرماتے، بَقِیّہ پورے مجمع کو خُدّام اِسی طرح ایک ایک بسکُٹ اور ایک ایک پیالی چائے تقسیم کرتے ایک پیالی چائے اور ایک بسکُٹ کے ساتھ آپ بھی تناوُل فرماتے۔ گویا یہ صبح کا ناشتہ ہوتا تھا۔

حضرت مولانا سیِّد منظور احمد صاحِب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وُثوق کے ساتھ فرماتے ہیں کہ حاضِرین کم ہوں یازِیادہ میں نے یہ بات خاص طور سے نوٹ کی وُہی ایک بار کی بنائی ہوئی چائے روزانہ آنے والے تمام آدَمیوں کے لئے کافی ہوتی، کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حاضِرین کی تعداد زیادہ ہوگئی تو مزید انتِظام کرنے کی ضَرورت محسوس کی ہو۔ حضرت مولانا سیِّد منظور احمد صاحِب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مذکورہ بالا بیان اِس بات کی طرف واضِح اشارہ دے رہا ہے کہ یہ حضرتِ صدرُ الاُفاضِل رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے معمولاتِ یومِیّہ کی

کرامتوں میں سے ایک انتہائی کریمانہ کرامت ہے۔(تاریخِ اسلام کی عظیم شخصیت صدر الافاضل، ص۳۳۳تا۳۳۴، ملخصاً، از فیضانِ سنت، ص۳۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے، حضرت صدر الافاضل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ہاتھوں کی برکت اور کرامت تھی کہ ایک بار کی بنی ہوئی چائے تمام افراد کو کفایت کر جاتی۔ ان کا یومِ عرس بھی اسی مہینے میں ہے۔ آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت کے بارے میں مزید کچھ مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

سیرتِ مُبارکہ کی چند جھلکیاں

صدرالافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کی وِلادت 21 صَفرُ الْمُظَفَّر ۱۳۰۰ھ بمطابق یکم جنوری 1883 بروز پیر شریف **"ہند"** کے شہر **"مرادآباد"** میں ہوئی، آپ کا نام **"محمد نعیم الدّین"** رکھا گیا، آپ کے والد حضرت مولانا سید محمد معین الدین رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کے کئی فرزند قُرانِ پاک کے حافظ ہونے کے بعد وفات پا چکے تھے، صَدرُ الافاضِل رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کی پیدائش پر آپ کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ نے نذر مانی کہ اللہ پاک نے اسے زندگی بخشی تو خدمتِ دین کے لئے اس بیٹے کو وقف کردوں گا اور انہوں نے ایسے ہی کیا۔ حضرت صَدرُ الاَفاضِل رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ بڑے مہمان نواز اور سخی تھے، بہت بڑے عالم ہونے کے باوجود عاجزی و انکساری کے پیکر تھے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بہت قریب تھے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے انہیں خلافت بھی عطا فرمائی تھی۔

وقتِ رُخصت

حضرت مولانا مفتی سید غلام مُعِینُ الدِّین نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے 11:00 بجے کا وقت تھا، کمرے میں میرے اور حضرت کے سوا کوئی نہ تھا، تھوڑی دیر مجھ سے گفتگو فرمائی، اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خاموش ہوگئے کچھ دیر کے بعد فرمانے لگے میرا بازو دباؤ، چنانچہ میں بیٹھ کر بازو اور کمر دبانے لگا، دیکھا کہ کچھ فرمارہے ہیں اور چہرہ پر بے حد پسینہ (Sweat) ہے، میں نے رومال سے چہرے کا پسینہ خشک کیا، آپ نے نظر اٹھا کر میری طرف دیکھا، پھر آواز سے کلمہ طیبہ: **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ**۔ پڑھنا شروع کیا، کلمہ شریف پڑھتے ہوئے، 19 **ذُوالحجۃ الحرام ۱۳۶۷**ھ کو اس دُنیا سے رُخصت ہوگئے۔ جامعہ نعیمیہ (مراد آباد ہند) کی مسجد کے بائیں گوشے میں آپ کی آخری آرام گاہ ہے۔ حضرت صَدرُ الاَفَاضِل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "تذکرۂ صدر الافاضل" ہدیۃً حاصل کیجئے اور مطالعہ فرمایئے۔

اسی ماہِ ذوالحجہ کی 14 تاریخ کو شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ گرامی حاجی عبد الرحمٰن قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بھی یوم ہے۔ ان کو بھی خوب خوب ایصالِ ثواب کیجئے، اللہ پاک ہمارے تمام بزرگانِ دین پر رحمت فرمائے اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس "المدینہ لائبریری"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فیضانِ عثمانِ غنی سے فیضیاب ہونے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں 107 شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کررہی

ہے، انہی میں سے ایک شُعبہ بنام **"مجلس المدینہ لائبریری"** بھی ہے۔

اس مجلس کے تحت بعض مدنی مراکز **فیضانِ مدینہ** (عینِ مسجد کے علاوہ کسی اور مقام) میں **"المدینہ لائبریری"** کے نام سے ایک اسلامی کتب خانہ قائم کیا جاتا ہے جس میں **مخصوص اوقات** میں مُطالعہ کے لئے خُوشگوار ماحول، آڈیو، ویڈیو بیانات و مدنی مذاکرے سُننے اور مدنی چینل دیکھنے کے لئے کمپیوٹرز (Computers) وغیرہ فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

"المدینہ لائبریری" میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کے تحریر کردہ مختلف مَوضُوعات پر مُشتمِل کُتُب و رَسائل رکھے جاتے ہیں۔ اللہ کریم **"مجلس المدینہ لائبریری"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور مسواک کی سنتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

ان کی سُنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

---

[1] ... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مسواک کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ''163 مدنی پھول'' سے مسواک کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ☆دو رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی ستّر (70) رَکعتوں سے اَفضل ہے۔[1] ☆مسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی اور (یہ) اللہ پاک کی رِضا کا سبب ہے۔[2] ☆حضرت سَیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: (چند یہ ہیں) مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبّ کریم راضی ہوتا ہے۔ ☆حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فُضُول باتوں سے پرہیز، مسواک کا استِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صُحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔[3] ☆مسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو، مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ☆مسواک جب ناقابلِ استعمال ہوجائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ اَدائے سُنَّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کردیجئے یا پتھر وغیرہ وَزن باندھ کر سمندر میں ڈَبو دیجئے۔

---

[1] ...الترغیب والترھیب، ۱/۱۰۲، حدیث:۱۸

[2] ...مسند احمد، مسند عبد اللّٰہ بن عمر، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

[3] ...(حیاۃ الحیوان، ۲/۱۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ16(312صفحات)اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جب تم رسولوں (عَلَیْہِمُ السَّلَام) پر دُرُودِ پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں بھی اللہ کا رسول ہوں۔

(جمع الجوامع للسیوطی، ۱/۳۲۰، حدیث ۲۳۵۴)

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرُود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(1)

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہے **"جلد بازی کے نقصانات"**۔ جلد بازی کرنے کی وجہ سے کیا کیا نقصانات ہو سکتے ہیں، معاشرے میں کن کاموں میں جلد بازی کی جاتی ہے اور کن کاموں میں جلدی کرنی چاہئے، یہ سب اور دیگر نکات بیان ہوں گے۔ **اے کاش!** ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت

---

[1] ...معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

نصیب ہو جائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**جلد بازی کے نقصانات**" کے صفحہ نمبر 27 پر ایک سبق آموز حدیثِ پاک لکھی ہے، آیئے! سنتے ہیں، چنانچہ

دو بار نماز پڑھوائی

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، ایک شخص مسجد میں آیا، حضور رحمتِ عالَم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد کے ایک کونے میں جلوہ گر تھے، اس شخص نے نَماز پڑھی اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام کیا، اس سے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وَعَلَیْكَ السَّلَام لَوٹ جاؤ نَماز پڑھو تم نے نَماز نہیں پڑھی۔ وہ لَوٹ گیا نَماز پڑھی پھر آیا سلام کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وَعَلَیْكَ السَّلَام لوٹ جاؤ نَماز پڑھو تم نے نَماز نہیں پڑھی۔ اس نے تیسری بار یا اس کے بھی بعد عَرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے سکھا دیجئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم نَماز کی طرف اٹھو تو وُضو پورا کرو پھر کعبے کو منہ کرو، پھر تکبیر کہو، پھر جس قدر قرآن آسان ہو پڑھ لو پھر رُکوع کرو حتّٰی کہ رُکوع میں مطمئن ہو جاؤ، پھر اُٹھو حتّٰی کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو حتّٰی کہ سجدے میں مطمئن ہو جاؤ، پھر اٹھو حتّٰی کہ اِطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر سجدہ کرو حتّٰی کہ سجدے میں مطمئن ہو جاؤ، پھر اُٹھو حتّٰی کہ اِطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر اپنی ساری نَماز میں یہی کرو۔ (بخاری، کتاب الاستئذان، باب من رد فقال: علیک السلام، ۴/۱۷۱، حدیث: ۶۲۵۱)

ایسا کرم ہو نیکیوں میں دل لگا کرے
پڑھتا ہوں گر نماز بھی تو بے دِلی کے ساتھ

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۲۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے 4 نکات حاصل ہوئے: (1) پہلا نکتہ یہ کہ پہلے کے لوگ سلام جیسی پیاری پیاری سُنّت پر عمل کرنے والے ہوتے تھے، خواہ کتنی ہی بار ملاقات کرنی ہوتی مگر وہ سلام ضرور کرتے تھے۔ افسوس! آج کل دیگر سُنّتوں کی طرح یہ سُنّت بھی ختم ہوتی نظر آرہی ہے۔ لوگ جب آپس میں ملتے ہیں تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ سے ابتدا کرنے کی بجائے "**آداب عرض**" "کیا حال ہے؟" "**مزاج شریف**" "**صبح بخیر**"، "**شام بخیر**" وغیرہ وغیرہ عجیب و غریب کلمات سے ابتدا کرتے ہیں، یونہی بعض لوگ ہاتھ کے اشاروں اور کلائیوں سے سلام کرتے اور اسی طرح سلام کا جواب دینے میں سُستی کی جاتی ہے، یہ سب خلافِ سُنّت ہے۔ بعض لوگوں کی بے باکی کا یہ عالَم ہے کہ وہ ملاقات کے وَقْت سلام کرنے کی بجائے **مَعَاذَاللہ** گالی سے کلام کا آغاز کرتے ہیں، جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سُنا سلام کی جگہ (لوگوں کو) گالی بکتے ہوئے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۵۰) اے کاش! ہر مسلمان سلام کی اہمیت کو سمجھ جائے اور ایک بار پھر یہ سُنّت عام ہو جائے۔ سلام کی عظیم سُنّت سے متعلق مزید معلومات کے لئے امیر اہلسنت کا رسالہ **101 مدنی پھول** اور مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" کا مطالعہ فرمائیے۔

(2) دوسرا نکتہ یہ ملا کہ اگر کوئی ہمیں ہمارے عیبوں سے آگاہ کرے، ہماری کوئی کمزوری بیان کرے، ہماری اصلاح کرے تو ہمیں غصّے میں آنے اور اپنی ضد پر اَڑ جانے کی بجائے اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے، افسوس! حالات بہت زیادہ نازک ہوتے جارہے ہیں، اگر کوئی کسی کو اس کے عیب

بتائے یا نصیحت کر دے تو اس بیچارے کی شامت آجاتی ہے، اس پر طعن و تشنیع کے تِیر برسائے جاتے ہیں، مثلاً جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ہوئے آئے بڑے نصیحت کرنے والے، چار کتابیں کیا پڑھ لی ہیں، اپنے آپ کو پتا نہیں کیا سمجھ بیٹھے ہو، پہلے اپنے آپ کو تو نیک بنالو پھر ہمیں کہنا، بس بس ہمیں سب پتا ہے ہمیں مت سمجھایا کرو، چلو چلو اپنا کام کرو۔۔وغیرہ۔

ناصِحا! مت کر نصیحت دل مِرا گھبرائے ہے
اُس کو دشمن جانتا ہوں جو مجھے سمجھائے ہے

مختصر وضاحت: یعنی اے نصیحت کرنے والے مجھے نصیحت مت کر! تیری نصیحت سے میرا دل گھبراتا ہے اور جو بھی مجھے نصیحت کرتا ہے مجھے تو وہ اپنا دشمن ہی لگتا ہے۔

لہٰذا اگر کوئی مسلمان ہمیں ہمارے عیب بتائے، ہمیں نصیحت کرے اور اچھی نِیَّت سے ہماری اصلاح کرے تو ہمیں اس کو اپنا دشمن (Enemy) نہیں بلکہ اپنا مُحسن سمجھتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کرنا چاہئے، آیئے! اس بارے میں اللہ والوں کا طرزِ عمل ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

امیرُ المؤمنین حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: مجھے وہ شخص محبوب (یعنی پیارا) ہے جو میرے عُیُوب سے مجھے آگاہ کرے۔ (الطبقات لابن سعد، رقم: ۵۶، عدی بن کعب، ۲۲۲/۳)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: انصاف پسند تو اُس کے مَمْنُون (یعنی شکر گزار) ہوتے ہیں جو انہیں صَوَاب (یعنی دُرُستی) کی راہ بتائے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۲۰)

(3) تیسرا نکتہ یہ معلوم ہوا! اصلاح کرنے میں اچھے اخلاق اور نرمی کا نہایت اہم کردار ہوتا ہے۔ بعض اسلامی بھائی اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا جذبہ بھی رکھتے ہیں، گناہوں میں مبتلا لوگوں کی اصلاح کے لئے کُڑھتے بھی ہیں، خوب انفرادی و اجتماعی کوششیں بھی کرتے ہیں کہ

مُعاشرے سے بُرائیوں کا خاتمہ ہو اور ہر طرف سُنّتوں کی بہاریں آجائیں، لیکن سخت لہجے، بداخلاقی، غُصّہ، کڑوے الفاظ، تنقیدی ذہن اور سب کے سامنے ڈانٹ کر سمجھانے جیسی عادات کے باعث انہیں اپنے مقصد میں خاطر خواہ کامیابی نہیں مل پاتی، بلکہ اُلٹا نقصان ہی ہوتا ہے، لہٰذا اگر ہم واقعی اُمّت کی اصلاح کے جذبے میں مخلص ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم اصلاح کرتے وقت نرم لہجہ رکھیں، اچھے اخلاق سے پیش آئیں، درگزر سے کام لیں، میٹھے بول بولیں، تنقیدیں کرنے سے بچیں اور جہاں تک ممکن ہو تنہائی میں سمجھانے کی کوشش کریں، اِنْ شَآءَ اللہ اس کے بہترین نتائج (results) سامنے آئیں گے۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب **"نیکی کی دعوت"**، رسالہ **"میٹھے بول"** اور **"عفو و درگزر کے فضائل"** کا مطالعہ کرنے سے معلومات ملیں گی کہ نیکی کی دعوت عام کرنے والے ایک **مبلغ کو کیسا ہونا چاہئے**؟ مبلغ کا **حُسنِ اخلاق** کیسا ہونا چاہئے، ایک دُوسرے کو **معاف** کرنے کا جذبہ کیسا ہونا چاہئے؟

بَنا دو صَبر و رِضا کا پیکر، بنوں خوش اَخلاق ایسا سرور
رہے سدا نَرم ہی طبیعت، نبیِّ رَحمت شَفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۲۰۸)

(4) چوتھا نکتہ یہ ملا کہ جلد بازی ایسی بُری آفت ہے کہ اگر یہ عبادت میں شامل ہو جائے تو بسا اوقات اس کو نامکمل بلکہ ضائع ہی کروا دیتی ہے۔ افسوس! فی زمانہ مسلمانوں کی بہت کم تعداد نَماز پڑھتی ہے اور جو پڑھتے ہیں اُن میں سے بھی بعض نادان جلد بازی کی وجہ سے اپنی نَمازیں برباد کر بیٹھتے ہیں۔ ایسوں کو نَماز کا چور قرار دیا گیا ہے، چُنانچہ

نماز کا چور

اُمّتیوں پر مہربان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: سب سے بَدتَر چور وہ ہے جو اپنی **نماز میں چوری** کرتا ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کوئی شخص اپنی نماز میں کس طرح چوری کرسکتا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ اس کے رُکوع و سُجود پورے نہیں کرتا۔ یا اِرشاد فرمایا: وہ رکوع و سجود میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔ (مسند احمد، مسند ابی سعید خدری، ۱۱۲/۴، حدیث: ۱۱۵۳۲)

حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس حدیثِ پاک کے تحت جو فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے: نماز کا چور بدترین چور اس لیے ہے، کیونکہ **مال کا چور** اگر سزا پاتا ہے تو کچھ نفع بھی اُٹھالیتا ہے مگر نماز کا چور سزا پوری پائے گا نفع کچھ نہیں اُٹھاتا۔ **مال کا چور** بندے کا حق مارتا ہے جبکہ نماز کا چور **اللہ پاک** کا حق مارتا ہے۔ **مال کا چور** یہاں سزا پاکر عذابِ آخرت سے بچ جاتا ہے مگر نماز کے چور میں یہ بات نہیں۔ **مال کے چور** کو بعض صورتوں میں مالک معاف کرسکتا ہے لیکن نماز کے چور کی معافی کی کوئی صورت نہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۷۸ ملخصًا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ رکوع و سجود میں کوتاہی کرنا نماز میں چوری ہے اور جلدی جلدی نماز پڑھنا اس طور پر کہ رکوع و سجود پوری طرح ادا نہ ہوں یہ ہرگز ہرگز فخر و کمال کی بات نہیں بلکہ باعثِ تشویش ہے، اس طرح نماز پڑھنا بربادیِ ایمان کا بھی سبب بن سکتا ہے، نماز **اللہ پاک** کے مقرر کئے ہوئے **فرائض** میں سے ایک **فرض** ہے، نماز ایک **اہم ترین عبادت** ہے، نماز پڑھنے والے خوش نصیب کو یہ سیکھنا چاہئے کہ **دُرست نماز** کیسے پڑھنی ہے؟ نماز کے **فرائض، واجبات، سُنتیں** کیا کیا ہیں؟ کن افعال سے **نماز ہوتی ہی نہیں**، کن افعال سے **نماز ٹُوٹ** جاتی ہے، **کن افعال** سے **نماز دوبارہ** پڑھنی ہوتی ہے، **شرعی سفر** کے دوران نماز کیسے پڑھی جاتی ہے، جس کے

ذِمے کئی نمازیں **قضا** ہوں، وہ کیسے ادا کرے؟ **اللہ** پاک عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کو تا قِیامت ترقیاں نصیب فرمائے کہ جس نے لاکھوں لاکھ بے نمازیوں کو نمازی بنایا، نماز پڑھنے والوں کی نماز کو دُرست کیا، جی ہاں! اگر ہم بھی نماز دُرست پڑھنا سیکھنا چاہتے ہیں تو آیئے **"فیضانِ نماز کورس"** کرنے کی سعادت حاصل کرلیں۔ اس کورس کی برکت سے نماز سے متعلق بہت سے بُنیادی مسائل سیکھنے کو ملیں گے، دُنیاوی ترقیاں حاصل کرنے کے لیے، بڑی بڑی ڈِگریاں لینے کے لیے کئی کئی ماہ کے مختلف کورسز کیے جاتے ہیں، ہزاروں روپے فیس بھی ادا کرتے ہوں گے، **اے کاش! اللہ** پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لیے ہم بھی **فیضانِ نماز کورس** کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اس کورس کی **کوئی فیس نہیں ہوتی**، بلکہ یہ کورس کرنے والوں کو **رہائش** دی جاتی ہے، **کھانا کھلایا** جاتا ہے، اس کورس میں داخلے کے لیے مقامی ذمہ داران سے معلومات لی جاسکتی ہیں۔

عاشقانِ رسول کے لیے خوشخبری ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! **عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی** میں ہر **انگریزی ماہ کی پہلی**(1) **تاریخ، 11 تاریخ اور 21 تاریخ** کو صرف **7 دن** کا **"فیضانِ نماز کورس"** ہوتا ہے جس کو جہاں آسانی ہو، یہ کورس کرنے کی سعادت حاصل کرلینی چاہیے۔

فیضانِ نماز کورس سے متعلق مزید معلومات کے لیے اس نمبر پر رابطہ بھی کیا جاسکتا ہے۔

0311-1021226

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بُرے خاتمے کی وعید

حضرت حُذَیفہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک شخص کو دیکھا جو نَماز پڑھتے ہوئے رُکوع اور سُجود

پورے ادا نہیں کرتا تھا تو اُس سے فرمایا: ”تم نے جو نَماز پڑھی اگر اسی نَماز کی حالت میں اِنتقال کر جاؤ تو حضرت سیِّدُنا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقہ پر تمہاری موت واقع نہیں ہوگی۔

(بخاری، کتاب الاذان، باب اذالم یتم السجود، ۱/۲۸۴، حدیث:۸۰۸)

نسائی شریف کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پوچھا: تم کب سے اِس طرح نَماز پڑھ رہے ہو؟ اُس نے کہا: چالیس(40) سال سے۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس سے اِرشاد فرمایا: تم نے چالیس(40)سال سے بالکل نَماز ہی نہیں پڑھی اور اگر اِس حالت میں تمہیں موت آگئی تو دینِ محمدی پر نہیں مروگے۔ (نسائی، کتاب السھو، باب تطفیف الصلاۃ، ص ۲۲۵ حدیث: ۱۳۰۹)

مسلماں ہے عطار تیری عطا سے　　ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

نماز سے متعلق ضروری احکام جاننے اور سیکھنے کے لئے امیر اہلسنت کی کتاب **”نماز کے احکام“** کا مطالعہ فرمایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

افسوس! قرآنی احکامات اور تعلیماتِ مصطفوی سے دُوری کے سبب آج معاشرے کا ایک بڑا طبقہ جلد بازی کی اس بُری آفت میں مُبْتَلا دکھائی دیتا اور بعد میں پچھتاتا ہے۔ آیئے! جلد بازی کے چند مزید نقصانات کے بارے میں سنتے ہیں تاکہ اگر ہم میں سے کوئی اس بُری آفت میں مُبْتَلا ہو تو اسے اپنا احتساب کرنے کا موقع (Chance) مل سکے:

جلد بازی کے نقصانات

یاد رکھئے! ☆ **جلد بازی** اللہ پاک کو ناپسند ہے، ☆ **جلد بازی** شیطان کی طرف سے ہوتی ہے، ☆ **جلد بازی** سے بنے ہوئے کام بھی بگڑ جاتے ہیں، ☆ **جلد بازی** ناکامیوں کا منہ دکھاتی ہے، ☆ **جلد بازی** پچھتاوے کا سبب بنتی ہے، ☆ **جلد بازی** سے عزّت و وقار دونوں خراب ہوتے ہیں، ☆ **جلد بازی** کے باعث بار بار معافیاں مانگنی پڑتی ہیں، ☆ **جلد بازی** ترقی کی راہ میں رُکاوٹ بن جاتی ہے، ☆ **جلد بازی** دوسروں کی نظر میں شرمندہ کروادیتی ہے، ☆ **جلد بازی** مالدار کو کنگال کروادیتی ہے، ☆ **جلد بازی** کرنے سے انسان اپنے حق سے بھی محروم ہوجاتا ہے، ☆ **جلد بازی** بسا اوقات ہاتھ پاؤں تُڑوادیتی ہے، ☆ **جلد بازی** انسان کو ہسپتال کے بستر تک پہنچادیتی ہے، ☆ **جلد بازی** انسان کو موت کے منہ میں لے جاتی ہے، ☆ **جلد بازی** انسان کو قبر کے گڑھے تک پہنچادیتی ہے، ☆ **جلد بازی** کے سبب نمازیں اور دیگر عبادات مثلاً نماز، روزہ، حج اور قربانی وغیرہ ضائع ہوسکتی ہیں، ☆ **جلد بازی** کرنے سے رشتے ٹُوٹ جاتے ہیں، ☆ **جلد بازی** دوسروں کا نقصان کروادیتی ہے، ☆ **جلد بازی** کے سبب ایک ہی کام کو بار بار کرنا پڑتا ہے جس کے سبب دیگر کام بھی تاخیر کا شکار ہوتے اور وقت بھی ضائع ہوتا ہے، ☆ **جلد بازی** کرنے کے سبب دوسروں کا اعتماد اُٹھ جاتا ہے، ☆ **جلد بازی** کے سبب مطلوبہ مقاصد و اَہداف حاصل نہیں ہوپاتے، ☆ **جلد بازی** میں کوئی کتاب یا رسالہ پڑھنا کبھی فائدہ نہیں دیتا اور اس کے مضامین ذہن میں نقش بھی نہیں ہوپاتے، ☆ **جلد بازی** کے باعث تحریر، بیان اور گفتگو بے اثر و بے جان ہوجاتے ہیں ☆ **جلد بازی** کے سبب میاں بیوی کا مقدّس رشتہ چکنا چُور ہوجاتا ہے، ☆ **جلد بازی** اکثر تنظیمی معاملات کے لئے بھی نقصان کا سبب بن جاتی ہے، ☆ **جلد باز** انسان مخلص لوگوں سے محروم ہوجاتا ہے، ☆ **جلد باز** انسان دلوں میں نفرتوں کے بیج بوتا ہے، ☆ **جلد باز** انسان بڑے بڑے خطرے مول لیتا ہے، ☆ **جلد باز** انسان غلط فیصلے کرتا ہے، ☆ **جلد بازی** کرنے والے کا مستقبل تاریک ہوسکتا ہے،

☆**جلد باز** انسان عملی قدم اٹھانے سے پہلے اس کے اچھے اور بُرے پہلوؤں پر غور نہیں کر پاتا اور یوں اکثر وہ اپنا نقصان کر بیٹھتا ہے، ☆**جلد باز** انسان اچھائی کو بُرائی اور بُرائی کو اچھائی سمجھ بیٹھتا ہے، ☆**جلد بازی میں مُبْتَلا** شخص ہر ایک پر اندھا اعتماد (trust) کر بیٹھتا ہے، ☆**جلد باز** شخص ہر کسی پر شرعی حکم لگانے میں بے باک ہو جاتا ہے، ☆**جلد باز** انسان کھانے پینے کے معاملے میں بھی بے احتیاطی سے کام لیتا ہے، ☆**جلد باز** شخص اپنی تحریک، تنظیم اور اپنے ادارے کو نقصان پہنچاتا ہے، ☆**جلد باز** انسان کی مثال اس شخص کی طرح ہے "**جو سُنے سب کی کرے مَن کی**"، ☆**جلد باز** شخص اپنا حق لینے کے چکر میں دوسروں کے حقوق ضائع کر دیتا ہے، ☆**جلد باز** انسان جلدی دھوکہ کھا جاتا ہے، ☆**جلد باز** شخص مسلمانوں کو تکلیفیں دینے کا بھی سبب بنتا ہے، ☆**جلد باز** کی مَذَمَّت قرآنِ کریم میں بھی بیان کی گئی ہے، چنانچہ

پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 11 میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۱)	ترجمۂ کنزالایمان: اور آدمی بُرائی کی دعا کرتا ہے جیسے بھلائی مانگتا ہے اور آدمی بڑا جلد باز ہے۔

جلد بازی کی مَذَمَّت

بیان کردہ آیتِ مُقدّسہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجنان میں لکھا ہے: اس آیت کے آخر میں فرمایا گیا کہ **آدمی بڑا جلد باز** ہے۔ اسے سامنے رکھتے ہوئے دیکھا جائے تو ہمارے مُعاشرے میں لوگوں کی ایک تعداد ایسی نظر آتی ہے جو دینی اور دنیوی دونوں طرح کے کاموں میں نامطلوب جلد بازی سے کام

لیتے ہیں، جیسے وضو کرنے میں، نماز ادا کرنے میں، تلاوتِ قرآن کرنے میں، روزہ افطار کرنے میں، تراویح ادا کرنے میں، قربانی کرنے میں، ذبح کے بعد جانور کی کھال اُتارنے میں، ارکانِ حج ادا کرنے میں، دعا کی قبولیت میں، بددُعا کرنے میں، کسی کو گناہگار قرار دینے میں، کسی کے خلاف بدگمانی کرنے میں، دنیا طلب کرنے میں، نہ ملنے پر شکوہ کرنے میں، رائے قائم کرنے میں، کسی سے جھگڑا مول لینے میں، کسی پر غصہ نافذ کرنے میں، کسی کے خلاف یا کسی کام سے متعلق فیصلہ کرنے میں، گاڑی چلانے میں، گاڑی سے اُترنے یا چڑھنے میں اور سڑک پار کرنے وغیرہ بے شمار دینی اور دُنیوی اُمور میں لوگ جلد بازی کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض اوقات(Sometimes)لوگوں کی عبادات ہی ضائع ہو جاتی ہیں اور کبھی وہ دنیوی معاملات میں بھی شدید نقصان سے دوچار ہو جاتے ہیں اور ان کے پاس ندامت اور پچھتاوے کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔(تفسیر صراطُ الجنان،پ۱۵،بنی اسرائیل، تحت الآیۃ:۱۱،۵/۴۲۸)

آیئے! اس ضمن میں دو احادیثِ پاک اور دو بزرگانِ دِین کے اقوال سنئے اور جلد بازی کی آفات و نقصانات سے خود کو بچانے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

حضرت عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا فرماتے ہیں: رسولِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شیخ عبدُالقیس سے فرمایا: تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ کریم کو محبوب ہیں، (1)بُردباری اور (2)**جلد بازی نہ کرنا**۔(ترمذی،کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی التأنّی والعجلۃ،۳/۴۰۷،حدیث:۲۰۱۸)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اطمینان اللہ کریم کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے

ہے۔(ترمذی،کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی التّأنّی والعجلة، ۴۰۷/۳، حدیث:۲۰۱۹)

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں:یعنی دنیاوی اور دِینی کاموں کو اطمینان سے کرنا اللہ پاک کے اِلہام سے ہے اور ان میں جلد بازی سے کام لینا شیطانی وسوسہ ہے۔ اس ترجمہ اور شرح سے معلوم ہوگیا کہ یہ حدیث اس آیتِ کریمہ کے خلاف نہیں:**وَ سَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ**(پ۴،اٰل عمرٰن:۱۳۳)ترجمۂ کنزالایمان:اور دوڑو اپنے ربّ کی بخشش کی طرف)اور نہ اس آیت کے خلاف ہے: **یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِؕ** (پ۴،اٰل عمرٰن:۱۱۴،ترجمۂ کنزالایمان:نیک کاموں پر دوڑتے ہیں۔) کہ وہاں سُرعت یعنی دینی کام میں دیر نہ لگانے، جلد ادا کرلینے کی تعریف ہے اور یہاں خود کام میں جلد بازی کرنا کہ کام بگڑ جائے اس سے مُمانَعت ہے بعض لوگ دو منٹ میں چار رکعتیں پڑھ لیتے ہیں یہ ہے عُجلت(جلد بازی)، نفسِ عبادت میں جلدی بُری ہے۔(مرآۃ المناجیح،۶/۶۲۵)

حضرت علامہ امام احمد بن حجر مکّی شافعی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:جلد بازی ہوتی تو شیطان کی طرف سے ہے مگر وہ خود جلد باز نہیں ہوتا بلکہ انسان کو اِس طرح آہستہ آہستہ بُرائی میں مبتلا کرتا ہے کہ اُسے خبر بھی نہیں ہوتی، لیکن جو شخص کوئی عملی قدم اُٹھانے سے پہلے خوب غور و فِکر کرلیتا ہے تو اُسے اِس کام میں بصیرت حاصِل ہو جاتی ہے، لہٰذا جب تک کسی کام میں بصیرت حاصِل نہ ہو تو اُس میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے، سِوائے اُس کام کے جس کا فوراً کرنا واجِب ہو اور اُس میں غور و فِکر کی کوئی گنجائش ہی نہ ہو۔(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۱/۱۸۱)

بڑھا جاتا ہے ہردم آہ! غلبہ نفس و شیطاں کا
یہ ہر نیکی میں ہو جاتے ہیں حائل یارَسُوْلَ اللہ
(وسائلِ بخشش مرمَّم،ص۳۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گاڑی چلانے اور سڑک پار کرنے میں جلد بازی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے ملک میں ٹریفک حادثات میں تیزی کے ساتھ **اضافہ** ہوتا جارہا ہے۔ سڑکوں کی دیکھ بھال سے مُتَعَلِّق پاکستان کے قومی ادارے کے مطابق ملک کی بڑی شاہراہوں پر ہونے والے **ٹریفک حادثات** میں سالانہ تقریباً15 سے 16 ہزار افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ایک اندازے کے مطابق مجموعی طور پر **ٹریفک حادثات** میں ہر سال ہلاکتوں کی تعداد تقریباً30 ہزار سے زائد ہے۔ ریلوے اور فضائی حادثوں میں ہونے والی اموات اس کے علاوہ ہیں۔(مختلف ویب سائٹ سے ماخوذ)

اے عاشقانِ رسول! کیا کبھی ہم نے غور کیا کہ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ اس کا ایک بہت بڑا سبب جلد بازی بھی ہے۔اسی جلد بازی کے سبب گاڑیوں والے آپس میں ٹکرا رہے ہیں، اسی جلد بازی کے سبب گاڑیوں کو شدید نقصان پہنچتا ہے، اسی جلد بازی کے سبب راہ چلتے لوگ کچلے جاتے ہیں، اسی جلد بازی کے سبب گاڑی چلانے والا نہ صرف اپنا بلکہ دوسروں کا بھی نقصان کر بیٹھتا ہے، اسی جلد بازی کے سبب کئی لوگ زخمی بھی ہو جاتے ہیں، اسی جلد بازی کرنے کے نتیجے میں زندگی بھر کے لئے معذوری گلے پڑ جاتی ہے، اسی جلد بازی کے سبب بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں، وغیرہ۔

یاد رکھئے! منزل تک پہنچنے کی کوشش میں گاڑی یا موٹر سائیکل چلانے میں تیز رفتاری اور سڑک پار کرنے میں جلد بازی کرنا انسان کو گھر کے بجائے قبرستان بھی پہنچا سکتا ہے، لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ گاڑی چلانے اور سڑک پار کرنے میں جلد بازی کرنے سے بچا جائے، صبر و احتیاط سے کام لیا

جائے اور ایسے ٹریفک قوانین(Traffic Rules)جو خلافِ شرع نہ ہوں،ان کی پابندی کی جائے۔اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے حادثات میں واضح کمی نظر آئے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کھانا کھانے میں جلد بازی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کھانا کھانے میں جلد بازی کئی حوالے سے نقصان پہنچاتی ہے۔ حرص کے مارے لوگ کھانے کو بغیر چبائے جلد بازی میں معدے میں اُتارنے کی کوشش کرتے ہیں،یاد رہے!کھانے کو اچّھی طرح چبا کر کھانا چاہئے کیونکہ جلد بازی کے باعث اچھی طرح چبائے بِغیر نگل جانے سے ہَضم کرنے کیلئے مِعدے کو سَخت تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے،یوں دانتوں کا کام آنتوں سے لیا جاتا ہے۔اسی طرح بعض لوگوں کو گرما گرم کھانا اور چائے بہت پسند ہوتے ہیں،اسی شوق کی وجہ سے وہ اپنا منہ بھی جلا بیٹھتے ہیں۔یاد رکھئے!تیز گرم کھانے یا خوب گرما گرم چائے یا کافی وغیرہ پینے سے مُنہ اور گلے کے چھالے،مِعدے میں وَرَم وغیرہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔اس پر فوراً ٹھنڈا پانی پینا مسُوڑھوں اور مِعدے کو نقصان پہنچاتا ہے،لہٰذا کھانے کو تھوڑا ٹھنڈا کر کے ہی کھانا چاہئے،چنانچہ

امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **"فیضانِ سُنّت"** جلد اوّل(Volume 1)کے صفحہ نمبر 280 پر تحریر فرماتے ہیں:

حضرت سیدنا جابِر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا:گرم کھانا ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرم کھانے میں بَرَکت نہیں ہوتی۔

(مستدرک،کتاب الاطعمۃ،باب ابردوا الطعام الحار،۵/۱۶۲،حدیث:۷۲۰۷)

کھانا کتنا ٹھنڈا کیا جائے؟

حضرت جُوَیْرِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے رِوایَت ہے کہ رسولِ کریم، محبوبِ ربِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کھانے کی بھاپ ختم ہونے سے پہلے اُسے کھانے کو ناپسند فرماتے۔(معجم کبیر، ۲۴/۶۲، حدیث: ۱۷۲)

گرم کھانے کے نقصانات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کھانا ٹھنڈا کر کے کھانا چاہئے مگر یہ ضَروری نہیں کہ اتنا ٹھنڈا کر دیں کہ جم کر بدمزہ ہو جائے بلکہ کچھ ٹھنڈا ہو لینے دیں کہ بھاپ (Steam) اُٹھنا بند ہو جائے۔ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کھانے کا قَدرے (یعنی کچھ) ٹھنڈا ہو جانا اور پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرنا باعثِ بَرَکت ہے، اس لئے کھانے میں بھی تکلیف نہیں ہوتی۔(مرآۃ المناجیح، ۶/۵۲)

آج جدید میڈیکل سائنس بھی اس بات کی تائید کر رہی ہے کہ بہت زیادہ گرم کھانا صحت کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق بہت زیادہ گرم کھانا دوبارہ پیٹ کی نالی میں آسکتا ہے جس سے اُلٹی کی شکایت پیدا ہو سکتی ہے۔ بار بار گرم کھانا منہ سمیت دانتوں کو، گالوں کو اور مسوڑھوں کو جلا دیتا ہے، اس سے ایک ایسی بیماری پیدا ہو سکتی ہے جس میں کھانے کا ذائقہ محسوس ہونا ختم ہو جاتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق بہت زیادہ گرم کھانا اور بہت زیادہ گرم مشروب پینا خوراک کی نالی کے کینسر کا سبب بن سکتا ہے۔ جبکہ بہت زیادہ گرم چائے استعمال کرنے سے خوراک کی نالی کے کینسر کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم کھانے کو ٹھنڈا کر کے کھائیں۔ مزید کھانا کھانے کے آداب اور اس سے متعلق بہت سی معلومات جاننے کے لئے امیر اہلسنت کی کتاب **"فیضانِ سُنّت"** کا باب **"پیٹ کا قُفلِ**

مدینہ"، "**آدابِ طعام**"اور رِسالہ "**کھانے کا اسلامی طریقہ**"کا مطالعہ کرنا انتہائی مفید ہے۔

دعا ہے کچھ نہ کچھ لقمے خدا کے واسطے چھوڑوں رِضائے حق کی خاطِر لذّتِ دنیا سے منہ موڑوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار اجتماع"

اے عاشقانِ رسول! آپ نے سنا کہ معاشرے میں کس کس طرح جلد بازی کا مظاہرہ کیا جارہا ہے اور اس کے کیسے کیسے خطرناک نتائج کا سامنا کرنا پڑرہا ہے، لٰہذا ہمیں چاہئے کہ ہم جلد بازی سے پیچھا چھڑائیں اور ایسوں کی صحبت اپنائیں جن کی صحبت کی بَرَکت سے ہمارے کام جلد بازی کی تباہ کاریوں سے محفوظ ہوجائیں۔ تو آیئے! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوکر عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کرلیجئے اور ان کے ساتھ مل کر ذیلی حلقے کے **12 مدنی کاموں** کو اپنے علاقے میں مضبوط بنایئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام "**ہفتہ وار اجتماع**" بھی ہے۔ ☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں تلاوت و نعت اور علمِ دین سے بھرپور سُنّتوں بھرا بیان سننے، اجتماعی طور پر ذِکرُ اللہ کرنے اور رِقّت انگیز دُعا میں اپنے گُناہوں سے تائب ہونے کے ساتھ ساتھ بُری صحبت سے بچنے اور اچھی صحبت اِختیار کرنے کے مواقع بھی مُیَسَّر آتے ہیں۔ ☆ یقیناً اچھی صحبت اِختیار کرنا اور مل کر اللہ کریم کا ذِکر کرنا قابلِ فضیلت عمل ہے۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: **جب لوگ کسی مجلس میں اِکٹھے ہو کر اللہ کریم کا ذِکر کرتے ہیں، پھر جب وہ فارغ ہوتے ہیں تو اُن سے کہا جاتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ، بے شک تمہارے گُناہوں کو بخش دِیا گیا ہے اور تمہاری بُرائیوں کو نیکیوں سے بدل دِیا گیا ہے۔** (شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ، ۱/۴۵۴، حدیث: ۶۹۵) ☆ "**ہفتہ وار اجتماع**" تلاوتِ قرآن، نعتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ، سُنّتوں بھرے بیان،

رِقَّت انگیز دُعا، ذِکر و دُرُود کے مدنی پھولوں اور عِلْمِ دین کے گُلدستوں سے سَجا ہوتا ہے۔

12 **مدنی کاموں** میں سے ہفتہ وار اِس مدنی کام "**ہفتہ وار اجتماع**" کی **تفصیلی معلومات** جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے "**ہفتہ وار اجتماع**" کا مطالعہ کیجئے۔ یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ پر دَستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اِس رِسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے۔☆ **اِجتماعات کی اہمیّت** ☆ **دعوتِ اسلامی اور اِجتماعات کا اِہتمام** ☆ ہفتہ وار اِجتماع کیا ہے؟ ☆ اجتماع کا **مکمل شیڈول** ☆ اجتماع میں شرکت کرنے کے 13 **فضائل وبرکات** ☆ ہفتہ وار اِجتماع سے **متعلق مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے مدنی مشوروں کے نکات ☆ **خیر خواہ** کے 19 **مدنی پھول** ☆ ہفتہ وار اجتماع سے **متعلق اِحتیاطوں اور مفید معلومات** پر مبنی سوال جواب ☆ ہفتہ وار اجتماع کی **شرعی و تنظیمی اِحتیاطیں** وغیرہ۔

آیئے! بطورِ ترغیب "**ہفتہ وار اجتماع**" میں شرکت کرنے والے ایک عاشقِ رسول کی مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

فلموں، ڈراموں کا شوقین نمازی بن گیا

چک 66 دَھاندرہ (فیصل آباد) کے ایک اسلامی بھائی نے ایک بار فیصل آباد کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اجتماع میں جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عبید رضا عطاری مَدَنی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ بیان سن کر وہ اسلامی بھائی خوفِ خدا سے آبدیدہ ہوگئے اور آنسوؤں کی صورت میں دل کا میل نکلنے لگا۔ اجتماع کے بعد جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔ آپ نے قفلِ مدینہ لگانے (یعنی زبان کو فضول بولنے سے بچانے، نگاہوں کو فضول دیکھنے سے بچانے وغیرہ)، باعمل بننے اور نمازِ تہجد پابندی سے پڑھنے کی ترغیب دلائی، جسے سُن کر ان میں نیک

بننے کا جذبہ پیدا ہوا، انہوں نے پچھلے گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی اور سُنّتوں کے سائے میں زندگی گزارنا شروع کردی۔ نمازوں کے پابند ہوگئے، ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شرکت کرنے لگے اور حُلیہ بھی سُنّت کے مطابق کرلیا۔ مدنی بہار بیان کرتے وقت **نگرانِ حلقہ مشاورت** کی حیثیت سے دِین کی خدمت کے لیے کوشاں ہیں۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ! سِیَہ کارو آؤ! گناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ تمہیں عاشقِ مُصطفےٰ مَدَنی ماحول
(وسائلِ بخشش مرمَّم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم جلد بازی کے نقصانات کے بارے میں سُن رہے تھے۔ یاد رکھئے! جلد بازی اگرچہ شیطانی کام ہے مگر بعض کام ایسے بھی ہیں جن میں جلدی کرنا ضروری اور شریعت کو پسند ہے اور ان کو کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے، مگر جلدی کا مطلب یہ ہے کہ ان کو انجام دینے کے لئے جلد قدم بڑھائے نہ کہ ان کاموں کو جلدی جلدی کرنے کی کوشش میں بگاڑ بیٹھے یا ادھورا (Incomplete) چھوڑ دے۔ خیال رہے کہ ہر کام میں تاخیر و احتیاط سے کام کرے مگر اُخروی کاموں میں جلدی کرنا بہتر کہ موت کی خبر نہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۶۲۴) جیسا کہ

آخِرت کے کام میں جلدی کرنی چاہئے

حدیث پاک میں ہے: اِطمینان ہر چیز میں ہو، سوائے آخِرت کے کام کے۔

(ابوداود، کتاب الادب، باب فی الرفق، ۴/۳۳۵، حدیث: ۴۸۱۰)

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی دُنیاوی کام میں دیر لگانا اچھا ہے کہ ممکن ہے وہ کام خراب ہو اور دیر لگانے میں اس کی خرابی معلوم ہو جائے اور ہم اس سے باز رہیں مگر آخرت کا کام تو اچھا ہی اچھا ہے، اسے موقع (Chance) ملتے ہی کرلو کہ دیر لگانے میں شاید موقع جاتا رہے۔ بہت دیکھا گیا کہ بعض کو (حج کا) موقع ملا نہ کیا پھر نہ کرسکے۔ ربِّ کریم فرماتا ہے: فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ؕ بھلائیوں میں جلدی کرو۔ (پ۲، البقرۃ: ۱۴۸) شیطان کارِ خیر میں دیر لگوا کر آخر اس سے روک دیتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۶۲۷ ملخصاً)

آیئے! اب سُنتے ہیں کہ وہ کون سے کام ہیں جن میں جلدی کرنا ضروری ہے، چنانچہ

چھ 6 کاموں میں جلدی ضروری ہے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**حکایتیں اور نصیحتیں**" کے صفحہ نمبر 164 پر لکھا ہے: منقول ہے: جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے مگر اِن چھ کاموں میں جلدی کرنا شیطان کی طرف سے نہیں وہ یہ ہیں: (1) جب نماز کا وقت ہو جائے تو اس میں جلدی کرنا (2) مہمان آئے تو اس کی مہمان نوازی کرنا (3) کسی کے مرنے پر اس کی تجہیز و تکفین (کفن دفن کا انتظام) کرنا (4) بچی کے بالغ ہونے پر اس کی شادی کرنا (5) قرض کی ادائیگی کا وقت آجائے تو اُسے جلد ادا کرنا اور (6) کوئی گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کرنا۔ (الروض الفائق، المجلس الثالث عشر فی ذکر جهنم، باب صفة الفقیر، ص ۸۶)

کن کاموں میں دیر نہیں کرنی چاہئے؟

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**جلد بازی کے نقصانات**" کے صفحہ نمبر 137 پر لکھا ہے: ☆نماز کے لئے اُٹھنے میں دیر نہ کیجئے ☆نَماز کا وقت آجانے پر نماز کی ادائیگی میں تاخیر نہ کیجئے ☆ادائے قرض میں جلدی کیجئے ☆سلام میں پہل کیجئے ☆حجِ فرض کے لئے جانے میں دیر نہ کیجئے ☆غُسل فرض ہونے پر غُسل کرنے میں جلدی کیجئے، گناہوں سے جلد توبہ کرلیجئے ☆نیک بننے میں جلدی کیجئے ☆راہِ خدا میں خَرچ کرنے میں دیر نہ کیجئے ☆اولاد جوان (Young) ہو جائے تو جلد شادی کر دیجئے ☆مہمان کو جلد کھانا کھلا دیجئے ☆کسی کی اِصلاح کرنے میں دیر نہ کیجئے ☆جنازہ حاضر ہو تو نَمازِ جنازہ ادا کرنے میں دیر نہ کیجئے ☆حق ضائع کرنے کی معافی مانگنے میں جلدی کیجئے ☆ثوابِ جاریہ کمانے میں جلدی کیجئے۔

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخِرت بنالے
کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زِندگی کا

(وسائلِ بخشش مرمَّم، ص۱۷۸)

مجلس "آئی ٹی"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی لوگوں کے دلوں میں عشقِ مصطفےٰ اور محبتِ اولیاء اُجاگر کرنے اور دُنیا بھر میں اِسلام کی دعوت عام پہنچانے کے لئے 107 سے زائد شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کر رہی ہے، انہی شعبوں میں سے ایک شُعبہ بنام "**مجلسِ آئی ٹی**" بھی ہے جس کا کام انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ذریعے دُنیا بھر کے لوگوں کو اِسلام کے مہکے مہکے مدنی پھول پیش کرنا ہے، "**مجلسِ آئی ٹی**" کے نمایاں کاموں میں سے اَعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فتاویٰ رضویہ شریف اور شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن کنزالایمان کو سافٹ وئیر کی شکل میں پیش

کرنا بھی ہے جو لائقِ صد تحسین ہے، مجلسِ توقیت کے تعاون سے ایک ایسا سافٹ وئیر بھی متعارف کروایا گیا ہے جو کمپیوٹر پر کم و بیش 27 لاکھ مقامات اور موبائل پر کم و بیش 26 ہزار مقامات کے نمازوں کے دُرست اوقات کی نشاندہی میں حد درجہ مفید ہے۔

المدینہ لائبریری سافٹ وئیر کے ذریعے کثیر کتب کا بآسانی مطالعہ کِیا جاسکتا ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مجلسِ آئی ٹی کے تیار کردہ یہ تمام سافٹ وئیرز مکتبۃُ المدینہ سے حاصِل کئے جاسکتے ہیں۔

اب تک کم و بیش 26 مختلف ایپلی کیشنز(Applications) لاؤنچ(Lounch) ہو چکی ہیں۔اللہ پاک ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہ کر دِینِ متین کی خوب خدمت کرنے،نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے، مدنی انعامات پر عمل کرنے اوردوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　　اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدنا عبد اللہ شاہ غازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے تعارف کی جھلکیاں

20 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام حضرت سید عبد اللہ شاہ غازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا عُرس مبارک کلفٹن کراچی میں منایا جاتا ہے، آیئے!اِسی نسبت سے کچھ سُنتے ہیں۔☆حضرت سید عبد اللہ شاہ غازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ 98ھ میں اس دنیا میں جلوہ گر ہوئے۔☆حضرت سید عبد اللہ شاہ غازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے مدینۂ منورہ میں آنکھ کھولی۔☆آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے والد صاحب کا نام حضرت سید محمد نفس ذکیہ تھا۔☆حضرت سید عبد اللہ

شاہ غازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ حَسَنی حُسینی سیّد ہیں۔☆ آپ کی تعلیم و تربیت آپ کے والد صاحب کے زیرِ سایہ مدینۂ منورہ میں ہی ہوئی۔☆ آپ علمِ حدیث میں ماہر تھے۔☆ آپ میں علم کے جوہر موجود تھے، آپ نے اپنے علم کی روشنیوں سے کئی لوگوں کو منوّر کیا۔☆ آپ 12 برس تک اسلام کی تبلیغ میں سرگرداں رہے اور مقامی آبادی کے سینکڑوں لوگوں کو اسلام سے مشرف کیا۔☆ آپ نہایت عابد و زاہد متقی بلند ہمت، دِین کا درد رکھنے والے اور لوگوں پر انتہائی شفیق اور مہربان تھے۔☆ آپ کے اخلاقِ کریمانہ سے بہت سے لوگ متاثر ہوئے۔☆ حضرت سید عبداللہ شاہ غازی سندھ میں داخل ہونے والے پہلے سادات بزرگ و مُبلغ تھے۔☆ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام 151ھ میں آپ شہید ہوئے۔☆ کراچی کے ساحلی علاقے کلفٹن میں آپ کا مزارِ پُر انوار اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے اور اپنی نورانیت اور برکت سے اس شہر کو خصوصاً اور پورے پاکستان کو عموماً اپنی رحمت میں لیے ہوئے ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پڑوسی کے بارے میں نکات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے پڑوسی کے بارے میں کچھ نکات بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔

پڑوسی کے بارے میں رہنما اُصول

آیئے! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**قیامت کا امتحان**" سے پڑوسی کے حوالے سے چند نکات سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، پہلے دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو۔ (ترمذی، کتاب

البر والصلة، باب ماجاء فی حق الجوار، ۳/۳۷۹، حدیث: ۱۹۵۱) (2) فرمایا: جس نے اپنے پڑوسی کو ایذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے اللہ پاک کو اِیذا دی۔ (الترغیب والترہیب، کتاب البر والصلة، باب الترھیب من اذی الجار... الخ، ۳/۲۴۱، حدیث: ۱۳) ☆ "نُزہۃُ القاری" میں ہے: پڑوسی کون ہے اس کو ہر شخص اپنے عُرف اور معاملے سے سمجھتا ہے۔ (نزہۃ القاری، ۵/۵۶۸) ☆ امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پڑوسی کے حُقُوق میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے سلام کرنے میں پَہَل کرے۔ ☆ اُس سے طویل گفتگو نہ کرے، ☆ اُس کے حالات کے بارے میں زیادہ پُوچھ گچھ نہ کرے۔ ☆ وہ بیمار ہو تو اُس کی مزاج پُرسی کرے، ☆ مصیبت کے وَقت اُس کی غم خواری کرے اور اُس کا ساتھ دے۔ ☆ خوشی کے موقع پر اُسے مبارَک باد دے اور اُس کے ساتھ خوشی میں شرکت ظاہِر کرے۔ ☆ اُس کی لغزِشوں سے درگزر کرے، ☆ چھت سے اس کے گھر میں نہ جھانکے۔ ☆ اُس کے گھر کا راستہ تنگ نہ کرے۔ ☆ وہ اپنے گھر میں جو کچھ لے جارہا ہے اُسے دیکھنے کی کوشش نہ کرے۔ ☆ اُس کے عیبوں پر پردہ ڈالے، ☆ اگر وہ کسی حادِثے یا تکلیف کا شکار ہو تو فوری طور پر اُس کی مدد کرے۔ ☆ جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اُس کے گھر کی حفاظت سے غفلت نہ بَرتے۔ ☆ اُس کے خلاف کوئی بات نہ سُنے اور اُس کے اَہلِ خانہ سے نگاہوں کو نیچی رکھے۔ ☆ اُس کے بچّوں سے نَرم گُفتگو کرے، ☆ اُسے جن دینی یا دُنیوی اُمور کا علم نہ ہو اِن کے بارے میں اُس کی رَہنمائی کرے۔ (احیاء العلوم، ۲/۲۶۷، ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیاہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ عُمَربن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: "اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، یعنی دُعا زمین وآسمان کے درمیان روکی جاتی ہے جب تک تُو اپنے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم پر دُرُود نہ بھیجے بلند نہیں ہوپاتی۔"

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی...الخ، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۶)

پڑھتا رہوں کثرت سے درود اُن پہ سدا میں اور ذکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[(1)]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نِگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسلامی سال کے آخری مہینے ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کے آخری ایام ہیں، عنقریب ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرَام کا چاند اپنی روشنی بکھیرے گا اور **نیا اسلامی سال** شروع ہو جائے گا۔ اسلامی سال کے پہلے مہینے مُحَرَّمُ الْحَرَام کو کئی نسبتیں حاصل ہیں، جیسے **اس مہینے میں حق**

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

وباطل کا عظیم معرکہ **"واقعۂ کربلا"** پیش آیا، **اسی مہینے میں** حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مدد فرمائی گئی اور فرعون اوراس کے پیروکار ہلاک ہوئے۔ **اسی مہینے میں** حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی کشتی "جُودی پہاڑ" پر ٹھہری۔ **اسی مہینے میں** حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔ **اسی مہینے میں** حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی توبہ قبول ہوئی۔(عمدۃ القاری،کتاب الصوم، تحت الباب صیام یوم عاشوراء، ۸/۲۳۳ ملخصاً) ان کے علاوہ اور بھی کئی نسبتیں ہیں لیکن اس کی پہلی تاریخ کو اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین، مُسلمانوں کے عظیم خلیفہ، حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے بھی نسبت ہے کہ اسی دن آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شہادت ہوئی۔ اسی مناسبت سے آج ہم حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شان سے متعلق بیان سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اللہ کرے کہ ہم سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کرنے والے بن جائیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! سب سے پہلے ایک حکایت سنتے ہیں:

حق و صداقت کے امین کا جنّتی محل

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ فاروقِ اعظم"** جلد 2 کے صفحہ 169 پر ہے: اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرت علی المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے بتایئے کہ معراج کی رات آپ نے جنت میں کیا کیا دیکھا؟ دوجہاں کے راج والے آقا، عرش کی معراج والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اے عمر بن خطاب! اگر میں تمہارے درمیان اتنا عرصہ رہوں جتنا عرصہ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم میں (ایک ہزار سال تک) رہے اور پھر میں تمہیں وہ جنّتی واقعات ومشاہدات بتاؤں تو بھی وہ ختم نہ ہوں۔ لیکن اے عمر! جب تم نے مجھے

یہ بول ہی دیا ہے کہ مجھے جنت کی باتیں بتائیے تو پھر میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں جو تمہارے علاوہ میں نے کسی کو نہ بتائی۔ (اور وہ یہ ہے کہ) میں نے جنت میں ایک ایسا عالیشان محل دیکھا جس کی چوکھٹ جنّتی زمین کے نیچے تھی اور اس کا اوپر والا حصہ عرش کے درمیان میں تھا۔ میں نے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: اے جبریل! کیا تم اس عالیشان محل کے بارے میں جانتے ہو جس کی چوکھٹ جنّتی زمین کے نیچے اور اوپر والا حصہ عرش کے درمیان میں ہے۔؟ تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نہیں جانتا۔ میں نے پھر پوچھا: اے جبریل! اس محل کی روشنی (Light) تو ایسی ہے جیسے دنیا میں سورج کی روشنی، چلو یہی بتادو کہ اس تک کون پہنچے گا اور اس میں کون رہائش اختیار کرے گا؟ تو حضرت جبریل امین نے عرض کیا: یَسْکُنُھَا وَ یَصِیْرُ اِلَیْھَا مَنْ یَّقُوْلُ الْحَقَّ وَیَھْدِیْ اِلَی الْحَقِّ وَاِذَا قِیْلَ لَہُ الْحَقُّ لَمْ یَغْضِبْ وَمَاتَ عَلَی الْحَقِّ یعنی یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس محل میں وہ رہے گا جو صرف حق بات کہتا ہے اور حق بات کی ہدایت دیتا ہے اور جب اسے کوئی حق بات کہتا ہے تو وہ غُصّہ نہیں کرتا اور اس کا حق پر ہی انتقال ہو گا۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! کیا تمہیں اس کا نام معلوم ہے؟ عرض کیا: جی ہاں! یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ ایک ہی شخص تو ہے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! وہ ایک کون ہے؟ عرض کیا: **عمر بن خطاب**۔ یہ سُن کر اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ پر رِقَّت طاری ہوگئی اور آپ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔ حضرت عبد اللہ بن حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: ”اس واقعے کے بعد ہم نے فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے چہرے پر کبھی ہنسی نہ دیکھی، حتّٰی کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل صحابہ، فضل الفاروق، ۲۶۴/۶، حدیث: ۳۵۸۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شان بڑی نرالی ہے، آپ کی شان یہ ہے کہ نوری فرشتوں کے سر دار، حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام بھی آپ کی شان بیان کرتے نظر آتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہاں سیکھنے کی بات یہ ہے کہ اپنے فضائل سُن کر بھی اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ عاجزی و اِنکساری کے پیکر رہے اور دیکھنے والوں نے یہ بھی دیکھا کہ اس واقعے کے بعد سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے **چہرے پر کبھی ہنسی نہ آئی**، یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔ **اے کاش!** سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے صدقے ہمیں بھی حقیقی **عاجزی و اِنکساری** نصیب ہو جائے۔

اس میں شک نہیں کہ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ عاجزی و انکساری کے پیکر تھے، آیئے! آپ کی عاجزی بھرا ایک اور ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں:

اچانک دو(2) شیر آپہنچے

چنانچہ مَنْقُول ہے کہ ملکِ رُوم کے بادشاہ کا بھیجا ہوا ایک عجمی شخص مَدِیْنَةُ الْمُنَوَّرَہ آیا اور لوگوں سے حضرت عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا پتہ پُوچھا، لوگوں نے بتادیا کہ وہ دوپہر کو شہر سے کچھ دُور کھجور کے باغوں میں آرام فرماتے ہوئے تمہیں ملیں گے۔ یہ عجمی شخص ڈُھونڈتے ڈُھونڈتے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس پہنچ گیا اور یہ دیکھا کہ آپ اپنا چمڑے کا دُرَّہ (ہنٹر) اپنے سر کے نیچے رکھ کر زمین پر گہری نیند سو رہے ہیں۔ عجمی شخص اِس ارادے سے تَلْوار کو نیام سے نِکال کر آگے بڑھا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو قتل کر کے بھاگ جائے، مگر وہ جیسے ہی آگے بڑھا، اچانک اس نے دیکھا کہ دو(2) شیر مُنہ پھاڑے، اس پر حملہ کرنے والے ہیں۔ یہ خوفناک منظر دیکھ کر وہ خوف و دَہشَت سے چیخ پڑا، جس کی وجہ سے آپ رَضِیَ

اللہُ عَنْہُ بیدار ہو گئے اور مُلاحظہ فرمایا کہ عجمی شخص ننگی تلوار ہاتھ میں لئے ہوئے تھر تھر کانپ رہا ہے ۔ آپ نے اس کی چیخ اور دَہشَت کا سبب (Reason) دَرْیافت فرمایا تو اس نے سَچ سَچ سارا واقِعہ بیان کر دیا اور پھر بلند آواز سے کلمہ پڑھ کر مُشَرَّف بہ اِسلام ہو گیا اور اَمِیْرُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس کے ساتھ نہایت ہی شَفْقَت والا برتاؤ فرما کر اس کے قُصُور کو مُعاف کر دیا۔ (ازالۃ الخفاء، فصل رابع، ۴/۱۰۹)

خدا کے فضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
خدا ان کا محمد مصطفےٰ فاروقِ اعظم کا
کرم اللہ کا ہر دم نبی کی مجھ پہ رحمت ہے
مجھے ہے دو جہاں میں آسرا فاروقِ اعظم کا
رہے تیری عطا سے یاخدا! تیری عنایت سے
ہمارے ہاتھ میں دامن سدا فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین ہیں، ساڑھے بائیس لاکھ مُرَبَّع میل پر تنِ تنہا حکمران ہیں، ہزاروں کی تعداد پر مشتمل فوج کے کمانڈر اور لاکھوں کروڑوں لوگ آپ کے تحت ہیں، آپ اگر چاہتے تو عالی شان مَحلات بنواتے، ان محلات میں ہر طرح کی سہولیات (Facilities) کا انتظام کرتے، ان محلات میں دنیا جہاں کی آرائش و زیبائش جمع کرواتے، ان محلات میں دل فریب سبزہ زار بنواتے، بڑے بڑے باغ تعمیر کرواتے،

خوبصورت پرندے اور دلکش جانور جمع کرواتے، صاف پانی کے عالیشان حوض بنواتے، نوکروں اور غلاموں کی ریل پیل ہوتی، ان محلات میں عالیشان کمرے بنوا کر ان میں ریشم کے قالین اور پردے لگواتے، آرام کرنے کو آرام دہ بستر جماتے اَلْغَرَض! اگر حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ چاہتے تو عیش و عشرت سے معمور زندگی گزارتے، مگر آپ نے ایسا کچھ نہ کیا بلکہ حال یہ ہے کہ آپ زمین پر ہی آرام فرما رہے ہیں۔ ذرا غور کیجئے! ایک طرف تو مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضْرتِ عمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہیں کہ جو تمام سہولیات کو ٹھکرا کر عاجزی کا پیکر بنے رہے اور ایک ہم ہیں کہ دولت اور دُنیوی منصب کے نشے میں مدہوش ہو کر نہ جانے کیوں غُرور و تکبُّر کی دَلدَل میں پھنستے جا رہے ہیں۔ ہم میں سے ایک تعداد ہے کہ جنہیں کوئی منصب مل جائے، کوئی بڑا عہدہ مل جائے تو پُھولے نہیں سماتے، بعض تو مَعَاذَ اللہ دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں اور ان کی پُھوں پھاں (اکڑ) ختم ہی نہیں ہوتی۔

حالانکہ جو دُنیوی مال و دولت اور شہرت کے مالک ہیں انہیں تو زِیادہ اِحتیاط کی حاجت ہے کہ کہیں یہ دُنیوی نعمتیں انہیں تکبُّر کی آفت میں مُبتلا کر کے اللہ پاک کی ناراضی کا سبب نہ بن جائیں۔ تکبُّر ایسی بُری صفت ہے کہ جس کی وجہ سے بندہ دنیا و آخرت میں ذلیل و رُسوا ہو جاتا ہے جیسا کہ نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو اللہ پاک کے لئے عاجِزی اختیار کرے، اللہ پاک اُسے بُلندی عطا فرمائے گا، وہ خود کو کمزور سمجھے گا مگر لوگوں کی نظروں میں عظیم ہو گا اور جو تکبُّر کرے اللہ پاک اُسے ذلیل کر دے گا، وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہو گا مگر خُود کو بڑا سمجھتا ہو گا یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک کُتّے اور خِنزِیر سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ (کنز العمال کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، ۲/۵۰، حدیث: ۵۷۳۴)

ایک اور مقام پر آقا کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا بھی ایمان ہو گا، وہ جہنّم میں داخل نہ ہو گا اور جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبّر ہو گا وہ جنّت میں داخل نہ ہو گا۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانه، ص ۶۱، حدیث: ۱۴۸)

تکبر کی علامات و نقصانات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! تکبُّر ایسا مُہلِک (یعنی ہلاک کرنے والا) باطنی مرض ہے کہ اپنے ساتھ دیگر کئی بُرائیوں کو لاتا ہے اور کئی اچھائیوں سے انسان کو محروم کر دیتا ہے۔ حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُتَکَبِّر شخص جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے، اپنے مسلمان بھائی کے لئے پسند نہیں کر سکتا، ایسا شخص عاجزی پر بھی قادر نہیں ہوتا، جو تقوٰی و پرہیزگاری کی جڑ ہے، کینہ (یعنی دل میں چُھپی ہوئی دُشمنی) بھی نہیں چھوڑ سکتا، اپنی عزّت بچانے کے لئے جُھوٹ بولتا ہے، اس جھوٹی عزّت کی وجہ سے غُصّہ نہیں چھوڑ سکتا، حسد سے نہیں بچ سکتا، کسی کی خیر خواہی نہیں کر سکتا، دوسروں کی نصیحت قبول کرنے سے محروم رہتا ہے، لوگوں کی غیبت میں مُبتلا ہو جاتا ہے، مُتَکَبِّر آدمی اپنا بھرم رکھنے کے لئے ہر بُرائی کرنے پر مجبور اور ہر اچھے کام کو کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔ (احیاء العلوم، ۳/۴۲۳) مزید فرماتے ہیں تکبُّر کا اظہار کبھی تو انسان کی حَرَکات و سَکَنات سے ہوتا ہے، جیسے (سامنے والے کو گھٹیا اور اپنے آپ کو اس سے اعلیٰ ثابت کرنے کے لیے) منہ بُھلانا، ناک چڑھانا، ماتھے پر بَل ڈالنا، گُھورنا، سر کو ایک طرف جُھکانا، ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھنا، ٹیک لگا کر کھانا، اَکَڑ کر چلنا وغیرہ اور کبھی گُفتگو سے مثلاً کسی کو یہ کہنا: (تم میرے سامنے کچھ بھی نہیں ہو)، تمہاری یہ ہمت کہ مجھے جواب دیتے ہو" یوں مختلف اَحوال، اَقوال اور اَفعال کے ذریعے تکبُّر کا اظہار ہو سکتا ہے، پھر بعض متکبّرین میں اِظہار کے تمام

انداز پائے جاتے ہیں اور کچھ متکبّرین میں بعض۔ لیکن یاد رہے کہ یہ تمام باتیں اُسی وقت تکبُّر کے زُمرے میں آئیں گی جبکہ دل میں تکبُّر موجود ہو، محض ان چیزوں کو تکبُّر نہیں کہا جاسکتا۔(ماخوذ از احیاء العلوم، ۳/۴۳۴)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ "تکبُّر" کی ضروری معلومات اور اس مہلک (یعنی ہلاک کرنے والے) مرض سے بچنے کے طریقوں کو جاننا بھی فرض ہے اور ابھی ہم نے سُنا کہ تکبُّر کس قدر ہلاکت خیز بیماری ہے کہ جس بدنصیب کو یہ بیماری لگ جائے اُسے تباہی و بربادی کے دہانے پر لا کھڑا کرتی اور بالآخر اسے جہنم کا حقدار بنا دیتی ہے، لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم اپنے کمزور بدن پر ترس کھائیں اور جہنم کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو ڈرائیں، جب بھی نفس و شیطان کسی مسلمان کو حقیر جاننے اور غرور و تکبُّر کا مظاہرہ کرنے پر اُبھاریں تو انسان کو اپنے ماضی، اپنی اوقات اور اللہ پاک کی عطاؤں پر غور کرنا چاہئے۔ اللہ پاک ہم سب کو عاجزی اختیار کرنے اور تکبُّر سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا
یا ربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پہلی حکایت میں ہم نے سنا کہ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا وصف یہ بیان فرمایا تھا کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ حق بات کرتے ہیں، حق کی طرف ہدایت دیتے ہیں اور حق کے ساتھ ہی اس

دنیا سے تشریف لے جائیں گے، واقعی اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شان یہ تھی کہ آپ کی زبان سے حق ہی نکلتا تھا، آپ حق ہی کی طرف ہدایت دیتے تھے اور حق کے ساتھ ہی اس دنیا سے تشریف لے گئے، اس سے بڑھ کر آپ کے حق فرمانے کی اور کیا دلیل ہوسکتی ہے کہ کئی بار ایسا ہوا کہ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ جس بارے میں کچھ فرما دیتے تو قرآنِ پاک کی آیات اسی مضمون کے ساتھ نازل ہوتیں جو حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا ہوتا تھا۔

حضرت مجاہد رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: **كَانَ عُمَرُ يَرَى الرَّأْيَ فَيَنْزِلُ بِهِ الْقُرْآنُ** یعنی اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ جب کوئی رائے (Opinion) پیش فرماتے تو اس کے مطابق قرآنِ پاک نازل ہوجاتا۔ (تاریخ الخلفاء، ص۹۶، الصواعق المحرقۃ، ص۹۹) جبکہ

اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے صاحبزادے حضرت عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ: جب کسی معاملے میں مختلف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے رائے طلب کی جاتی اور ساتھ ہی میرے والدِ گرامی حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ بھی اپنی رائے پیش کرتے تو قرآنِ کریم آپ کی رائے کے مطابق نازل ہوتا۔ (فضائل الصحابۃ، و من فضائل عمر بن الخطاب، ۱/۴۱۵، حدیث: ۴۸۸، تاریخ الخلفاء، ص۹۶)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کی کم و بیش بیس (20) آیاتِ مبارکہ ایسی ہیں جو اَمِیْرُالمؤمنین حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے قول یا فعل کی موافقت (Conformity) میں نازل ہوئیں۔ آیئے! ایسی ہی کچھ آیاتِ کریمہ مع شانِ نزول سنتے ہیں:

پہلی آیتِ مبارکہ مقامِ ابراہیم سے متعلق

حدیث کی مشہور کتاب **بخاری شریف** میں حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ارشاد فرمایا کہ تین باتوں میں ربِّ کریم کی طرف سے میری موافقت ہوئی (ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ) میں نے بار گاہِ رسالت میں عرض کیا: **لَوِاتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى** یعنی یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر ہم مقامِ ابراہیم کو مُصَلّٰی (یعنی نماز پڑھنے کی جگہ) بنائیں (تو کیسا رہے گا؟) تو اللہ پاک نے یہی آیتِ مبارکہ میری تائید میں نازل فرما کر مقامِ ابراہیم کو مُصَلّٰی بنانے کا حکم ارشاد فرمادیا: ﴿ **وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى** ؕ (پ ۱، البقرۃ: ۱۲۵) ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔﴾ (بخاری، کتاب الصلوۃ، باب ما جاء فی القبلۃ۔۔۔الخ، ۱/۱۵۸، حدیث:۴۰۲ ملتقطا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! ابھی ہم نے سُنا کہ **مقامِ ابراہیم** کو نماز پڑھنے کی جگہ بنانے کا مشورہ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم کا تھا، آپ کی موافقت میں قرآنِ پاک کی آیت نازل ہوئی، جس میں مقامِ ابراہیم کو مصلّٰی (یعنی نماز کا مقام) بنانے کا حکم موجود تھا۔ **مقامِ ابراہیم کیا ہے؟** کہاں سے آیا، آیئے! اس بارے میں سنتے ہیں:

مقامِ ابراہیم کیا ہے؟

مقامِ ابراہیم وہ مبارک پتھر ہے جس پر چڑھ کر اللہ پاک کے پیارے رسول، حضرت ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کعبۃُ اللہ شریف کی دیواریں بلند فرمائی تھیں، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے جیسے ہی اس پر اپنے قدم رکھے تو خاص وہ حصہ ربِّ کریم کی قدرتِ کاملہ سے مٹی کی طرح نرم (Soft) ہو گیا اور

آپ کے قدموں کا نقش اس میں ثبت (ظاہر) ہو گیا جبکہ بقیہ حصہ ویسا ہی رہا۔ یہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا بہت ہی عظیم معجزہ تھا۔

حضرتِ عبدُاللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے سُنا: رکن (حَجَرِ اسود) اور مقامِ ابراہیم جنّت کے یاقُوتوں میں سے دو یاقُوت ہیں، اگر اللہ پاک ان دونوں کا نُور نہ مٹا دیتا تو یہ مشرق و مغرب کی ہر چیز کو روشن کر دیتے۔ (ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی فضل الحجر۔۔۔ الخ، ۲/۲۴۸، حدیث: ۸۷۹)

مقامِ ابراہیم خانۂ کعبہ سے تقریباً سوا 13 میٹر مشرق کی جانب قائم ہے۔ اس پتھر میں ایک قدم مبارک کے نشان کی گہرائی دس سینٹی میٹر اور دوسرے کی نو سینٹی میٹر ہے، ان پتھروں پر اب حضرت ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مبارک انگلیوں (Fingers) کے نشانات نہیں ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتداءً یہ پتھر کسی فریم یا بکس وغیرہ میں محفوظ نہیں تھا اور عُشّاق اس سے برکات لینے کے لیے اس کو چُھوتے اور بوسے لیتے تھے، اسی سبب سے انگلیوں کے نشانات باقی نہ رہے۔ اب بھی یہ پتھر بَیْتُ اللہ شریف کی عمارت کے ساتھ شیشے کے ایک باکس (Box) میں بند ہے، اس کی زیارت بھی کی جا سکتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں بَیْتُ اللہ شریف، مقامِ ابراہیم کی زیارت سمیت مکے مدینے کی بار بار باادب حاضری کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کعبہ شریف کے پیارے پیارے نظاروں کو یاد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حجرِ اَسود، باب و میزاب و مقام و مُلتَزم
اور غلافِ کعبہ کے رنگیں نظاروں کو سلام

مُستَجار و مُستَجاب و بیرِ زم زم اور مَطاف
اور حَطیم پاک کے دونوں کناروں کو سلام
جو مسلماں خانۂ کعبہ کا کرتے ہیں طواف
ان کو بھی اور سارے ہی سجدہ گُزاروں کو سلام
(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۶۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ہم اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی موافقت میں نازل ہونے والی آیاتِ کریمہ سُن رہے تھے، آیئے! ایک اور آیتِ کریمہ جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی رائے کے موافق نازل ہوئی اس کا شانِ نزول اور مزید تفصیل سنتے ہیں:

دوسری آیتِ مبارکہ پردے کے حکم سے متعلق

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: **اِنَّ نِسَاءَکَ یَدْخُلُ عَلَیْکَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالْحِجَابِ** یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کے پاس نیک اور بد ہر قسم کے لوگ آتے ہیں، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمَّہاتُ المؤمنین (یعنی مومنوں کی ماؤں کو) کو حجاب (پردے) میں رہنے کا حکم دیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی موافقت میں یہ آیتِ حجاب نازل ہوگئی:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ

ترجَمۂ کنز الایمان: اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو

جَلَابِیۡبِہِنَّ ؕ ذٰلِکَ اَدۡنٰۤی اَنۡ یُّعۡرَفۡنَ فَلَا یُؤۡذَیۡنَ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۵۹﴾

(پ۲۲،الاحزاب:۵۹)

کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے مُنہ پر ڈالے رہیں، یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ لا تدخلوا۔۔۔الخ، ۳/۳۰۴، حدیث:۴۷۹۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تفسیر صراطُ الْجِنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: (اس آیت میں اللہ پاک نے) ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ اپنی اَزواجِ مُطَہَّرات، اپنی صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادیں کہ جب اِنہیں کسی حاجت کے لئے گھر سے باہر نکلنا پڑے تو وہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈال کر رکھیں۔ (صراط الجنان، ۸/۹۴)

پردہ اور خواتین

اے عاشقانِ رسول! اس آیتِ کریمہ میں سب مسلمان عورتوں کو حکم دیا جارہا ہے کہ جب بھی باہر نکلیں تو حجاب (پردہ) کرکے اور اچھی طرح جسم ڈھانپ کے نکلیں۔ لیکن افسوس! آج غیروں سے ملنے والی بے شرمی اور بے حیائی سے بھرپور اندھی تہذیب معاشرے میں قائم شرم وحیا کی چادر کو تار تار کرتی نظر آرہی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے دینِ اسلام کو یہ اعزاز (Honour) حاصل ہے کہ اس نے پاکیزہ معاشرے کے قیام کے لئے ہمیں سنہری اُصول عطا کیے ہیں۔ وہ چیزیں جو معاشرے میں شرم وحیا کو عام کرنے میں رکاوٹ ہیں، ہمارے دین نے انہیں ختم کرنے کے لئے بھی انتہائی احسن اور پیاری تعلیمات عطا کی ہیں۔ جنسی جذبات کو بھڑکانے والی تحریریں اور بے حیائی، پاکیزہ معاشرے کے لئے زہرِ قاتل کی

حیثیت رکھتے ہیں ، دینِ اسلام نے جہاں ان چیزوں کو ختم کرنے پر زور دیا ہے، وہیں ان اسباب کو ختم کرنے کی طرف بھی توجہ کی جن سے فحاشی، عُریانی اور بے حیائی پھیل سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآنِ کریم میں اللہ پاک نے عورتوں کو یہ حکم ارشاد فرمایا ہے کہ وہ اپنے گھروں میں ٹھہری رہا کریں اور شرعی ضرورت و حاجت کے بغیر اپنے گھر سے باہر نہ نکلیں۔ پردہ کے اس حکم پر ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ نے کیسا عمل کیا، آیئے! اس کی چند مثالیں سنتے ہیں۔

(1) رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زوجۂ مطہرہ حضرت سودہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے ایک حج اور عمرہ کیا تھا اس کے علاوہ حج اور عمرہ نہیں کرتی تھیں اور اس کی وجہ یہ بتاتی تھیں: میں نے حج بھی کیا ہے اور عمرہ بھی کیا ہے اور اللہ پاک نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں گھر میں رہوں۔ اللہ پاک کی قسم! میں دوبارہ گھر سے نہیں نکلوں گی۔ راوی کا بیان ہے کہ اللہ پاک کی قسم! وہ اپنے دروازے سے باہر نہ آئیں یہاں تک کہ وہاں سے آپ کا جنازہ ہی نکالا گیا۔ (در منثور، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ۶/ ۵۹۹-۶۰۰)

(2) حضرت بی بی عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: ہم ازواجِ مطہرات (حج کے سفر میں) رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ احرام کی حالت میں تھیں، جب سوار ہمارے سامنے سے گزرنے لگتے تو ہم میں سے ہر ایک اپنی چادر کو اپنے سر سے لٹکا کر چہرے کے سامنے کر لیتی اور جب وہ آگے بڑھ جاتے تو ہم چہرہ کھول لیتی تھیں۔ (ابو داؤد، کتاب المناسک، باب فی المحرمۃ تغطی وجھھا، ۲/ ۲۴۱، حدیث: ۱۸۳۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ازواجِ مطہرات کے پردے کا یہ حال تھا جبکہ ہماری خواتین کے پردے کی حالت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے، اللہ پاک ہماری عورتوں کو ہدایت اور عقلِ سلیم عطا فرمائے اور اپنی بگڑی حالت سُدھارنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں سنّتوں پر عمل کرنے، گناہوں سے بچنے اور نیک بننے اور نیکوں کے نقشِ قدم پر چلنے کا ذہن دیا جاتا ہے، آپ بھی عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن جائیں۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ہفتہ وار "مدنی مذاکرہ"

ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** بھی ہے۔اس مدنی کام کے بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں، ☚ **مدنی مذاکرے کی** برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ☚ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ☚ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے شرم وحیا جیسی نیک اور اچھی خصلت کو نکھارنے کا ذہن بنتا ہے۔ ☚ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے سنتوں پر عمل کا ذہن ملتا ہے۔ ☚ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے دِینی معلومات(Islamic knowledge)کے ساتھ اَخلاقی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ !اِس مدنی کام کی برکت سے بے شُمار لوگ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے۔

بعض اسلامی بھائی مدنی مذاکرے میں شرکت سے اس لیے سستی کرتے ہیں کہ رات بہت دیر ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے نیند پوری نہیں ہو پاتی۔ سوچنا چاہیے کہ دنیوی تقریبات ہوں اور رات گئے تک جاری رہیں، تب وہاں اس طرح کے وسوسے نہیں آتے۔ رات گئے تک شادیوں میں بھی تو شرکت کی جاتی ہے۔ رات گئے تک مختلف دعوتوں میں بھی تو شرکت کی جاتی ہے۔ رات گئے تک اپنے ذاتی کام بھی تو کئے جاتے ہیں،رات گئے تک سوشل میڈیا(Social Media)کا بھی تو استعمال کیا جاتا ہے،رات گئے تک اور بھی تو مختلف کام

کیے جاتے ہیں۔ جب ایسے کاموں کے لیے وقت نکال لیا جاتا ہے تو علمِ دین سیکھنے کے لیے بھی ضرور وقت نکالنا چاہیے، اگر علمِ دین سیکھنے کے لیے زیادہ وقت بھی دینا پڑے تو پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے۔ ہمارے بزرگوں کا کیا معمول تھا؟ آیئے سنتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرتِ ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نمازِ عشا کے بعد اَمیرُ الْمُومِنین حضرتِ عُمَر فَارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی خِدْمَت میں حاضِر ہوئے تو انہوں نے پوچھا: مَا جَآءَ بِكَ؟ کیسے آنا ہوا؟ عَرْض کی: کچھ ضروری کام تھا۔ اِرشَاد فرمایا: اس وَقْت؟ عَرْض کی: حُضُور! یہ کام شرعی مسائل سیکھنے سکھانے سے تَعَلُّق رکھتا ہے۔ اِرشَاد فرمایا: ایسا ہے تو آجایئے! اس کے بعد دونوں حضرات رات گئے تک عِلْمی مذاکرے میں مَصْرُوف رہے، پھر جب (تقریباً سحری کے وَقْت) حضرت سَیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے جانے کی اِجازَت طَلَب کی تو حضرت فَارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: بیٹھ جایئے! کہاں جا رہے ہیں؟ عَرْض کی: (نمازِ فَجْر کا وَقْت ہونے والا ہے، اس سے پہلے پہلے) میں چاہتا ہوں کہ کچھ نوافل ادا کرلوں۔ اِرشَاد فرمایا: ہم نماز ہی میں ہیں (کہ گھڑی بھر دینی مسائل کی باتیں کرنا رات بھر کی عِبَادَت سے بہتر ہے)۔ چُنَانْچِہ وہ پھر بیٹھ گئے اور دونوں حضرات دوبارہ شَرْعی مَسَائِل کے بارے میں باتیں کرنے لگے یہاں تک کہ فَجْر کا وَقْت ہو گیا۔ (شرح صحیح بخاری لابن بطال، کتاب العلم، باب السمر فی العلم، ۱۹۲/۱ مفهوما)

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! صحابۂ کرام کا علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ مرحبا! ہمیں بھی اپنے اندر علمِ دین سیکھنے کی تڑپ پیدا کرنی چاہیے اور 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام مدنی مذاکرہ علمِ دِین سیکھنے کا بہترین ذریعہ ہے لہٰذا اس میں بھی پابندی کے ساتھ شرکت کی سعادت حاصل کرنی چاہیے۔

اس مدنی کام **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کے 72صفحات پر مشتمل رسالے **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** کا مطالعہ کیجئے۔ تمام ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اس رسالے کالازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃُ المدینہ پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹwww.dawateislami .netسے بھی پڑھاجاسکتاہے۔

اس رسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے ☚ مدنی مذاکرہ کی اہمیت ☚ اجتماعی مدنی مذاکرے میں شرکت کے طریقے ☚ مدنی مذاکرے کے بارے میں امیرِ اہلسنت کے نکات ☚ مدنی مذاکرے کے متعلق مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نکات ☚ مدنی مذاکرے کے 26نکات ☚ مدنی مذاکرے کی شرعی وتنظیمی احتیاطیں وغیرہ۔

آیئے!بطورِ تَرغیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور پابندی کے ساتھ **مدنی مذاکرے** میں شرکت کی نیت کیجئے، چنانچہ

مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت

حیدر آباد(سندھ) کے علاقے پھُلیلی پار کے مقیم ایک اسلامی بھائی کے زندگی کے قیمتی ایّام غَفْلَت میں بسر ہو رہے تھے کہ خوش قسمتی سے ایک بار کسی مُبَلِّغِ دَعْوَتِ اِسْلَامی سے ان کی مُلاقات ہوگئی، جنہوں نے ان سے پوچھا: کیا آپ اَمِیْرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیانات سُنتے ہیں؟جواب دیا: نہیں۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ اَمِیْرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **جو روزانہ ایک بیان سنتا ہے میں اس سے خوش ہوتا ہوں**۔ ان اَلْفَاظ نے ان کے دل میں چھُپی اپنے مرشدِ کریم سے مَحَبَّت کو جگا دیا۔ چنانچہ انہوں نے روزانہ ایک مَدَنی مُذاکرہ سننے کی سَعَادَت حاصل کی۔

اَمِیْرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پُر تاثیر گفتگو کی بَرَکَت سے دن بدن گناہوں سے نَفْرَت اور

نیکیوں سے مَحَبَّت بڑھنے لگی ، ابھی چند ہی مَدَنی مُذاکرے سنے تھے کہ ان کے حُلیے، کردار اور اَندازِ زِنْدَگی میں تبدیلی آنے لگی۔ انہیں نہ صرف سُنّتوں پر عَمَل کا جذبہ ملا بلکہ اَلْحَمْدُلِلّٰہ وہ مَدَنی کاموں میں بھی دلچسپی لینے لگے۔ اَلْغَرَض مَدَنی مذاکروں کے ذریعے ان کی ایسی مَدَنی تَرْبِیَت ہوئی جو 26 سالہ زندگی میں کبھی نہ ہوئی تھی۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پلا کر مئے عشق دیگا بَنا یہ تمہیں عاشِقِ مُصْطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بہت سی خوبیوں والے تھے، کون سا ایسا نیک وصف ہے جو آپ کی ذات میں نہ پایا جاتا ہو۔ ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ **خوفِ خدا** کے پیکر تھے، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ **حقیقی عبادت گزار** تھے، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی ساری زندگی **زُہد و تقویٰ** سے معمور تھی ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی آنکھیں اکثر **خوفِ خدا** سے تر رہتی تھیں ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ دوسروں کو بھی **تقویٰ و پرہیز گاری** کا درس دیا کرتے تھے، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ایسے **متقی** (یعنی پرہیز گار) تھے کہ جو آپ کی صحبت میں رہتا وہ بھی **متقی** بن جاتا تھا، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ دوسروں سے **خوفِ خدا** پر مبنی باتیں سنا کرتے تھے۔ ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا معمول تھا کہ بچوں سے اپنے لیے بخشش کی دعائیں کرواتے تھے، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہمیشہ اللہ پاک کی **خفیہ تدبیر** سے ڈرتے رہتے تھے، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ **عاجزی و انکساری** کے پیکر تھے۔

حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے دِین کی سربلندی کے لیے بے شمار خدمات انجام دی ہیں، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا دورِ خلافت اسلام کے **سنہری دور** میں شمار کیا جاتا ہے، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا دَور **دِین داری** اور **عدل و انصاف** کا دور تھا، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ **علم و حکمت** کے چراغ تھے، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ **اسلام کا فخر** (Proud) تھے، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ایک **ناقابلِ فراموش شخصیت** تھے، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ایک **عہد ساز شخصیت** تھے۔ اللہ پاک ہمیں بھی آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی خصوصیات اور خدمات اتنی ہیں جن کا شمار نہیں کیا جاسکتا، اس کے مُتَعَلِّق مزید معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ فاروقِ اعظم"** کا مُطالَعہ کرنا اِنتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! یہ عظیم کتاب **2 جِلدوں** میں شائع ہوچکی ہے، آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالَعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

فضائلِ عمر بزبانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی عظمت و شان کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ان خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں شامل ہیں، جن کی فضیلت اور شان پر مُتَعَدَّد فَرامینِ رسول مَوجُود ہیں۔ اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو بارگاہِ رسالت سے بے شمار ایسے فضائل عطا ہوئے جن میں کوئی آپ کا شریک نہیں ہے۔ آیئے! ہم بھی ان فضائل میں سے کچھ سنتے ہیں:

☆رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو خود علم عطا فرمایا۔[1] ☆ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے دورِ خلافت کی قوت کو بیان فرمایا۔[2] ☆رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا کہ شیطان آپ کو دیکھ کر اپنا راستہ ہی تبدیل کرلیتا ہے۔[3]☆رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا کہ یہ نبی نہ ہونے کے باوجود انبیاء کی طرح کلام کرنے والے ہیں۔[4]☆ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے قبولِ اسلام کی دعا فرمائی۔[5]☆ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا کہ ان کے قبولِ اسلام پر آسمان والوں نے بھی خوشیاں منائیں ۔[6]☆رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔[7]☆رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا: میرے بعد حق عمر کے ساتھ ہو گا وہ جہاں بھی ہوں۔[8] ☆رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا: فاروقِ اعظم کی

---

1 ...(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر۔۔۔الخ، ۲/۵۲۵، حدیث: ۳۶۸۱ ملخصا)

2 ...(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر۔۔۔الخ، ۲/۵۲۵، حدیث: ۳۶۸۲ ملخصا)

3 ...(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر۔۔۔الخ، ۲/۵۲۶، حدیث: ۳۶۸۳)

4 ...(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر۔۔۔الخ، ۲/۵۲۸، حدیث: ۳۶۸۹)

5 ...(ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔۔الخ، ۵/۳۸۳، حدیث: ۳۷۰۳)

6 ...(ابن ماجه، کتاب السنة، فضل عمر، ۱/۷۶، حدیث: ۱۰۳)

7 ...(ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔۔الخ، ۵/۳۸۵، حدیث: ۳۷۰۶)

8 ...(مسند بزار، عطاء بن ابی رباح۔۔۔الخ، ۶/۹۸، حدیث: ۲۱۵۴)

محبت ایمان کی ضمانت ہے۔[1] ☆رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو جنت کی خوشخبری عطا فرمائی۔[2] ☆رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا کہ شیطان بھی ان سے خوف کھاتا ہے۔[3] ☆رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا کہ جس سے عمر ناراض ہو جائے اُس سے اللہ پاک بھی ناراض ہو جاتا ہے۔[4]

وہ عمر جس کے اَعدا پہ شَیدا سَقَر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، حصہ دوم، ص ۳۱۲)

مختصر وضاحت: وہ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جن کے دُشمنوں پر وہ دوزخ عاشق ہے جو فوراً ان کو ہڑپ کر جائے گی، ایسے اللہ کے ولی پر ہماری طرف سے لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ تراجم!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے نقشِ قدم پر چلنے نیکیوں سے رشتہ جوڑنے اور گناہوں سے بچنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی

---

[1] ...(کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل الشیخین۔۔۔الخ، ۸/۷، حدیث: ۳۶۱۱۱)

[2] ...(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر۔۔۔الخ، ۵۲۹/۲، حدیث: ۳۶۹۳)

[3] ...(ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔۔الخ، ص۸۴۷، حدیث: ۳۷۱۱)

[4] ...(جمع الجوامع، ۸۳/۱، حدیث ۴۳۴)

کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں دنیا بھر میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچا رہی ہے، وہیں 107 شُعبہ جات کے ذریعے زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی بھی اِصلاح کی کوشش کر رہی ہے، اِنہی شُعْبہ جات میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ تَراجِم"** بھی ہے جو امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب و رَسائل کا مختلف زَبانوں میں تَرجمہ (Translation) کرنے کی خِدمت سَراَنجام دے رہی ہے تاکہ اُردو پڑھنے والوں کے ساتھ ساتھ دُنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ بھی ان کتابوں سے فیض یاب ہو سکیں اوران کا بھی یہ مدنی ذِہن بن جائے کہ **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کرنی ہے۔** اِنْ شَآءَ اللّٰہ

اِنتہائی قلیل عرصہ میں اب تک اس مجلس کے تحت دُنیا کی مختلف زَبانوں میں امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت سی تصانیف اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا تَرجمہ ہو چُکا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا خُود بھی مُطالَعہ کریں اوردوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیں، تقسیم کا سلسلہ بھی جاری رکھیں اور ہو سکے تو نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیّت سے تحائف (Gifts) میں کتب ورسائل دیتے رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور

جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے   بس وُہی تَو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مہمان نوازی کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! مہمان نوازی کی سُنّتیں اورآداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے (3) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) جو شخص (باوُجُودِ قدرت) مہمان نوازی نہیں کرتا اُس میں بھلائی نہیں۔(مُسند احمد، ۶/ ۱۴۲، حدیث: ۱۷۴۲۴) (2) آدمی کی کم عقلی ہے کہ وہ اپنے مہمان سے خدمت لے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر، ص۲۸۸، حدیث:۴۶۸۶) (3)سنّت یہ ہے کہ آدمی مہمان (Guest) کو دروازے تک رخصت کرنے جائے۔(ابن ماجه، ۴/ ۵۲، حدیث: ۳۳۵۸)☆مہمان کو چاہئے کہ اپنے میزبان کی مصروفیات کا لحاظ رکھے۔☆صَدْرُ الشَّریعہ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مہمان کو چار باتیں ضَروری ہیں: (۱) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔(۲) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو،(یہ نہ ہو کہ کہنے لگے: اس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتا ہوں یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ)۔(۳) میزبان سے اجازت لئے بِغیر وہاں سے نہ اُٹھے اور (۴) جب وہاں سے جائے تو اس کے لیے دُعا کرے۔(عالمگیری، ۵/ ۳۴۴)☆گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعامَلات میں کسی قسم کی تنقید کرے نہ ہی جھوٹی تعریف۔ میزبان بھی مہمان کو جھوٹ کے خطرے میں

---

[1] ... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

ڈالنے والے سُوالات نہ کرے مثلًا کہنا ہمارا کھانا کیسا تھا؟ آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ ایسے موقع پر اگر نہ پسند ہونے کے باوُجُود مہمان مُرَوَّت میں کھانے کی جھوٹی تعریف کریگا تو گنہگار ہو گا۔ اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ "آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟" کہ یہاں بھی جواباً جھوٹ کا اندیشہ ہے کہ عادت کم خوری یا پرہیزی یا کسی بھی مجبوری کے تحت کم کھانے کے باوُجُود اصرار و تکرار سے بچنے کیلئے مِہمان کو کہنا پڑ جائے کہ "میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے۔" ☆میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ "اور کھاؤ" مگر اس پر اِصرار نہ کرے۔ (عالمگیری، ۵/۳۴۴) کہیں اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لیے نقصان دہ ہو۔ ☆میزبان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہیے اور یہ بھی نہ کرنا چاہیے کہ کھانا رکھ کر غائب ہو جائے بلکہ وہاں حاضر رہے۔ (عالمگیری، ۵/۳۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

بیان کی اَہَمِّیَّت

تقریر اور بیان کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اپنا مقصود پہنچایا جا سکتا ہے۔ آج کے دور میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین و احکامات اور دِینی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ بیان بھی ہے۔ خود رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان و تقریر کو رونق بخشی، آپ کے دلکش و دل نشیں بیانات کا اثر تھا کہ لوگوں کے دلوں کی دنیا تبدیل ہونے لگی، جہالت کے اندھیرے چھٹنے لگے اور اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پھیلنے لگی۔ بیان کے متعلق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، ۵ /۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱) رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے تقریر اور بیان کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے دِین کی تبلیغ کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک "تقریر وبیان" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں، ان اجتماعات کا ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ امیر اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں الگ ایک بیان ہوتا ہے اور بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں الگ ایک بیان ہوتا ہے۔ یہ تمام بیانات دعوتِ اسلامی کی

مجلس اَلْمَدِینۃُ الْعِلْمِیۃ کا شعبہ ”**بیاناتِ دعوتِ اسلامی**“ تیار کرتا ہے۔

شعبے کی ضمنی تقسیم

کام کی بہتری اور بروقت تکمیل کیلئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی اس وقت **تین** ضمنی شعبوں پر مشتمل ہے۔

(1) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے پاکستان: دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات اسی شعبے میں اردو زبان میں تیار اور فائنل کئے جاتے ہیں۔ پھر یہی بیانات مختلف زبانوں میں ترجمہ کرکے دنیا بھر میں بھیجے جاتے ہیں۔

(2) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے اسلامی بہنیں: اس شعبے کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات کو تمام ضروری مراحل سے گزار کر کتابی صورت میں شائع کروانا ہے۔ ہر چار مہینوں کے بیانات ایک جلد کی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک یہ شعبہ محرم الحرام تا ربیع الآخر 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 1** کی صورت میں شائع کر چکا ہے، جمادی الاولی تا شعبان المعظم 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 2** بھی شائع کر چکا ہے، جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔

(3) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے بیرونِ ملک: اس شعبے کے تحت بیرونِ ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پر کام کیا جاتا ہے۔

بیانات کی تیاری کے اہم مَراحِل

شعبہ بیانات میں تیار ہونے والے تمام تر بیانات تقریباً 16 مراحل سے گزار کر فائنل کئے جاتے

ہیں۔ مراحل اور ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(1) انتخابِ موضوع: سب سے پہلے شعبہ بیانات میں مکمل 1 سال کے بیانات کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ اسلامی سال کے ایونٹس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ موقع مناسبت اور ایام کے اعتبار سے ہی موضوع کا انتخاب کیا جائے۔

(2) تلاشِ مواد: فہرست فائنل ہو جانے کے بعد مختلف اسلامی بھائی اس کے لیے تلاشِ مواد میں لگ جاتے ہیں، اس کے لیے موضوع کے مطابق بزرگانِ دین کی تصانیف، دعوتِ اسلامی کے مبلغین بالخصوص، امیر اہلسنت اور اراکینِ شوریٰ کے اسی موضوع پر ہونے والے بیانات سے مدد لی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی کی طرف سے تیار کردہ سافٹ ویئر اور مکتبہ شاملہ سے بھی تلاشِ مواد کیا جاتا ہے۔

(3) جمع مواد: تلاشِ مواد کے بعد اس کی ثقاہت کو پرکھا جاتا ہے، اسلامی بھائی اپنے متعلقہ ذمہ دار کو کسی بھی موضوع پر جمع ہونے والا سارا مواد چیک کرواتا ہے اور باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے کہ کون سا مواد بیان میں شامل کیا جائے۔ یوں اسے سرسری ترتیب دی جاتی ہے اور بیان کا خاکہ بنایا جاتا ہے۔

(4) بیان کی ترتیب: بیان کے خاکے کے بعد اسے مکمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ چھوٹے سائز کے تقریباً 24 سے 25 صفحات موضوع سے متعلق مواد کے ہوتے ہیں جبکہ 5 سے 7 صفحات میں تنظیم سے متعلق مواد بھی بیان میں شامل کیا جاتا ہے۔

(5) فارمیشن: مکمل بیان ترتیب دینے کے بعد اس کی جزوی فارمیشن بھی کی جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا

ہے کہ شعبہ کے بعض اسلامی بھائی بیان بناتے ہوئے فارمیشن بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو بیان کی ترتیب کے بعد فارمیشن کی جاتی ہے۔

(6)**شعبہ ذمہ دار کا اسے فائنل کرنا:** فارمیشن کے بعد ماتحت اسلامی بھائی بیان شعبہ ذمہ دار کو بھیج دیتا ہے۔ جہاں از اول تا آخر مکمل بیان گہری نظر سے چیک کیا جاتا ہے۔ جہاں تبدیلی کی حاجت ہو وہاں مواد یا ترتیب کو تبدیل بھی کیا جاتا ہے اور مکمل بیان کو فائنل کیا جاتا ہے۔

(7)**نگرانِ علمیہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** شعبہ ذمہ دار کے فائنل کر لینے کے بعد نگرانِ المدینۃ العلمیہ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری مدظلہ بیان کی تنظیمی تفتیش کرتے ہیں اور ضرورتاً بیان میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہیں۔

(8)**مکمل بیان کی تفتیش و تخریج:** نگرانِ علمیہ سے بیان فائنل ہونے کے بعد مکمل بیان کی تخریج و تفتیشِ تخریج ہوتی ہے۔ تمام حوالہ جات اصل کتب سے شامل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

(9)**دارالافتا کے مفتی صاحب سے مکمل بیان کی شرعی تفتیش:** تخریج و تفتیشِ تخریج کے بعد بیان شرعی تفتیش کیلئے دارالافتا کے مفتی صاحب کے پاس بھیجا جاتا ہے جو مکمل بیان کی شرعی تفتیش کرتے ہیں اور جہاں تبدیلی کی حاجت ہو اس کی اصلاح بھی فرماتے ہیں۔

(10) **مجلسِ تراجم سے انگلش الفاظ کی چیکنگ:** اردو کے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی جگہ انگریزی کے الفاظ زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ دارالافتا سے آنے کے بعد بیان میں مشکل الفاظ کو ہٹا کر آسان اردو الفاظ ورنہ بریکٹ میں انگلش الفاظ بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ پھر ان الفاظ کی انگلش چیکنگ کیلئے

بیان مجلسِ تراجم کو بھیجا جاتا ہے جو ان انگلش الفاظ کو سیاق و سباق کی روشنی میں چیک کرتے ہیں اور ضروری تبدیلیاں بھی کرتے ہیں۔

(11) **پیج سیٹ اپ:** ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد المدینۃ العلمیہ کے طے شدہ مدنی پھولوں کے مطابق مکمل بیان کا پیج سیٹ اپ کیا جاتا ہے۔

(12) **فائنل پروف ریڈنگ:** یوں تو اب تک کئی بار بیان کی سرسری پروف ریڈنگ ہو چکی ہوتی ہے مگر غلطی کے امکان کو ختم کرنے کیلئے اس مرحلے پر مکمل بیان کی از اول تا آخر باریک نظر سے پروف ریڈنگ کی جاتی ہے۔ بیان میں موجود آیاتِ کریمہ اور ان کے ترجمہ کا بھی تقابل کیا جاتا ہے۔

(13) **نگرانِ پاک کابینہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** ان تمام مراحل سے گزار کر اسلامی بھائیوں کا بیان نگرانِ پاک کابینہ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کے پاس فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے جو بیان کو از اول تا آخر پڑھتے اور اس کی تنظیمی تفتیش فرماتے اور ضرورت پڑنے پر بیان میں تبدیلیاں بھی کرواتے ہیں، ان سے چیک ہو کر بیان دوبارہ المدینۃ العلمیہ آتا ہے اور اس میں ضرورتاً تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور بیان کابینہ مکتب بھیجا جاتا ہے۔ پھر کابینہ مکتب سے وہ بیان فائنل کر کے پاکستان بھر میں متعلقہ مقامات تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(14) **بیرونِ ملک کے اعتبار سے تبدیلیاں:** اسلامی بھائیوں کا فائنل ہونے والا یہی بیان بعد میں پاکستان کے سوا دنیا بھر میں ہوتا ہے۔ یوں ہر بیان میں بیرونِ ملک کے اعتبار سے بھی تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ اور اسے اسلامی بہنوں کے اعتبار سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

(15)اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری: اسلامی بھائیوں کا بیان جب پیج سیٹ اپ کے مراحل سے گزر جاتا ہے تو اب اسی بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں تیار کیا جاتا ہے اور اسلامی بہنوں کے اعتبار سے اس میں مناسب تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ مذکر کے صیغوں اور جملوں کو مؤنث کے صیغوں اور جملوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اور جو مواد اسلامی بہنوں سے متعلق نہیں ہوتا اسے بھی بیان سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(16)اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ: بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھال کر اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیک کروایا جاتا ہے اور ان کے نشان زدہ مقامات پر تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی کارکردگی

(1) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مارچ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں ساڑھے چار سو (450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

(2) اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کے اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے بیانات کی پہلی جلد **"سُنّتوں بھرے بیانات"** کے نام سے **شعبان المعظم 1439 سن ہجری مطابق 27 اگست 2017 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا رَبِیْعُ الْاٰخِر** کے اصلاحی موضوعات پر 18 سنتوں بھرے بیانات شامل کئے گئے ہیں۔

(3) مزید بر آں کہ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں / پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے

تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے ایک کتاب بنام "**اسلامی بیانات جلد 1**" **ذوالحجۃ الحرام 1441 سنِ ہجری مطابق 11 اگست 2019 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔اس دیدہ زیب جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا ربیع الآخر** کے اصلاحی موضوعات پر 19 سنتوں بھرے بیانات شامل ہیں۔

(4)اسی طرح شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی(برائے اسلامی بہنیں) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے دوسری کتاب بنام "اسلامی بیانات جلد 2" **ربیع الآخر 1441 سنِ ہجری مطابق دسمبر 2019 سنِ عیسوی** میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **جُمادَی الاُولیٰ تا شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1441ھ مطابق جنوری 2020 تا اپریل 2020 سنِ عیسوی** کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات شامل ہیں۔

(5)جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ اپریل کی ابتدا میں یہ کتاب بھی شائع ہو جائے گی اور مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہو گی۔

پاکستان کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

اب تک کی معلومات کے مطابق صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے ہونے والے اجتماعات کی تعداد 751 ہے جس میں لاکھوں اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں۔ جبکہ اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد 7340 اور شرکائے اجتماع کی تعداد 241462 ہے۔پاکستان بھر میں جہاں جہاں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں وہاں تمام مقامات پر ہونے والے بیانات کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے۔

بیرونِ ملک کے اجتماعات وشرکائے اجتماعات کی تعداد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) سے جو بیانات فائنل ہو جاتے ہیں کچھ ماہ کے فرق سے وہی بیانات ضروری تبدیلیوں کے ساتھ بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں کے لئے مرتب کئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تادمِ تحریر بیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں کے اجتماعات کی مجموعی تعداد 747 اور شرکائے اجتماعات کی تعداد 33808 ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے اجتماعات کے مقامات کی تعداد 3047 اور شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 106786 ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''غورو فکر'' کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی انعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

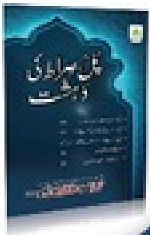
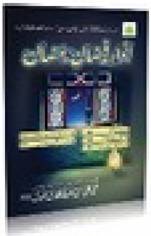
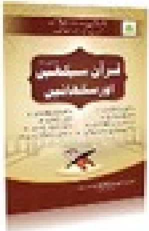
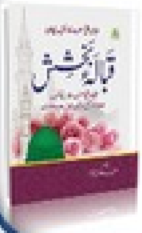

ISBN 978-969-631-113-3
0109784

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net